قرآن

ہمیں کیا کہتا ہے

بسم الله الرحمن الرحيم

هو الله | الذي لا إله | إلا هو | الرحمن

الرحيم | الملك | القدوس | السلام | المؤمن

المهيمن | العزيز | الجبار | المتكبر

الخالق | البارئ | المصور | الغفار | القهار

الوهاب | الرزاق | الفتاح | العليم

القابض | الباسط | الخافض | الرافع | المعز

المذل | السميع | البصير | الحكم

العدل | اللطيف | الخبير | الحليم | العظيم

الغفور | الشكور | العلي | الكبير

الحفيظ | المقيت | الحسيب | الجليل | الكريم

الرقيب | المجيب | الواسع | الحكيم

Marfat.com

الودود المجيد الباعث الشهيد

الحق الوكيل القوي المتين الولي

الحميد المحصي المبدئ المعيد

المحيي المميت الحي القيوم الواجد

الماجد الواحد الاحد الصمد

القادر المقتدر المقدم المؤخر الاول

الآخر الظاهر الباطن الوالي

المتعالي البر التواب المنتقم العفو

الرؤف مالك الملك ذو الجلال والاكرام المقسط

الجامع الغني المغني المانع الضار

النافع النور الهادي البديع

الباقي الوارث الرشيد القدير الصبور

لا اله الا الله محمد رسول الله

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

قرآن
کیا کہتا ہے

Marfat.com

اللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

اللّٰهُمَّ
بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

Marfat.com

قرآن

ہمیں کیا کہتا ہے؟

مؤلف

احقر العباد رنگ الٰہی

طاہر سنز پبلشرز
۳۔بی، اُردو بازار۔لاہور
فون: 7234137 فیکس: 7312159
Website: www.tahirsonspublishers.com
E-mail: info@tahirsonspublishers.com

Marfat.com

(جملہ حقوق محفوظ ہیں)

نام کتاب	....	قرآن ہمیں کیا کہتا ہے
مؤلف	....	احقر العباد رنگ الٰہی
ٹائٹل ڈیزائن	....	سیّد عمران زیدی
کمپوزنگ	....	وقار الحسن صاحب، محمد سعید صاحب، عمران صاحب شہباز صاحب، عثمان بٹ صاحب
فارمیٹنگ	....	عاصم شہزاد (طاہر سنز آرٹ سیکشن)
ناشر	....	فرحان زیدی نے طاہر سنز پبلشرز اُردو بازار لاہور سے شائع کیا
مطبع	....	زین نعمان پرنٹرز
ہدیہ	30%	R$ 1560 روپے

اسٹاکسٹ

مشتاق بک کارنر	الکریم مارکیٹ اُردو بازار لاہور	فون: 042-37230350
الرحمٰن بک ہاؤس	مین اُردو بازار کراچی	فون: 021-32711735
ویلکم بک پورٹ	مین اُردو بازار کراچی	فون: 021-32633151
شمع بک اسٹال	بھوانہ بازار فیصل آباد	فون: 041-2613449
کتاب گھر	اقبال روڈ کمیٹی چوک راولپنڈی	فون: 051-5552929
اشرف بک ایجنسی	کمیٹی چوک راولپنڈی	فون: 051-5531610

نوٹ: کتاب ہذا میں اگر کوئی لفظی یا اعرابی غلطی رہ گئی ہو تو ادارہ کو مطلع کر کے اپنا دینی فرض پورا کریں۔
تاکہ اسے اگلے ایڈیشن میں درست کیا جا سکے۔ ادارہ آپ کے تعاون کا مشکور ہوگا۔

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

''یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔ نہیں کوئی شک اس (کے کتاب الٰہی ہونے) میں ہدایت ہے اللہ سے ڈرنے والوں کے لیے۔''

(سورۃ البقرۃ ۲/۲)

''اور ہم ان کے پاس ایک کتاب لائے ہیں جسے ہم نے علم کی رو سے کھول کر بیان کر دیا ہے۔ اور جو ایمان والوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔''

(سورۃ الاعراف ۵۲/۷)

تفصیلات القرآن الحکیم

''اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت اور جو سینوں میں ہے اس کی شفا، اور مومنوں کے لیے ہدایت اور رحمت آ گئی ہے۔''

(سورۃ یونس ۵۷/۱۱)

''ان کے بیان میں عقل والوں کے لیے یقیناً نصیحت اور عبرت ہے۔ یہ قرآن جھوٹ بنائی ہوئی بات نہیں۔ بلکہ یہ تصدیق ہے ان کتابوں کی جو اس سے پہلے کی ہیں۔ کھول کھول کر بیان کرنے والا ہے ہر چیز کو اور ہدایت اور رحمت ہے ایماندار لوگوں کے لیے۔

(سورۃ یوسف ۱۱۱/۱۲)

''الٓر۔ یہ عالی شان کتاب ہم نے آپ کی طرف اُتاری ہے کہ آپ لوگوں کو اندھیروں سے اُجالے کی طرف لائیں ان کے پروردگار کے حکم سے، زبردست اور تعریفوں والے اللہ تعالیٰ کی طرف۔''

(سورۃ ابراہیم ۱/۱۴)

Marfat.com

فہرست مضامین

باب ۱ :

اللہ تعالیٰ، ربّ العالمین

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
اللہ تعالیٰ ایک ہے	27	اللہ تعالیٰ سے زمین و آسمان میں ایک ذرہ بھی پوشیدہ نہیں	58
اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کا رعب	31	اللہ تعالیٰ کا رنگ	59
اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی اطاعت	31	اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا گناہ کبیرہ ہے	59
اللہ اور رسول کی جماعت، حزب اللہ والرسول ﷺ	33	اللہ تعالیٰ فرشتوں کے جلوس میں میدان حشر میں جلوہ فرما ہوں گے	61
اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی مخالفت	34	اللہ تعالیٰ قدردان ہے	61
اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی نافرمانی	35	اللہ تعالیٰ قریب ہے، قرب اللہ	61
اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کا فرمان سنو اور مانو	38	اللہ تعالیٰ قوت والا زبردست ہے	62
اللہ تعالیٰ اور رسول کو ایذا دینا	38	اللہ تعالیٰ کا حکم	62
اللہ تعالیٰ باریک بین ہے	38	اللہ تعالیٰ کا دشمن	64
اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے	38	اللہ تعالیٰ کا فضل، فضل ربی	65
اللہ تعالیٰ بس باقی ہوس، ہر چیز فنا ہونے والی ہے ماسوا اللہ تعالیٰ	39	اللہ تعالیٰ کافی ہے	69
اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے	41	اللہ تعالیٰ کبھی اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا	69
اللہ تعالیٰ پر بھروسہ، توکل علی اللہ	42	اللہ تعالیٰ کسی پر ظلم نہیں کرتا	70
اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنا برگزیدہ بناتا ہے	45	اللہ تعالیٰ کن لوگوں کو پسند کرتا ہے	71
اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے، مشیت ایزدی	45	اللہ تعالیٰ کن لوگوں کو پسند نہیں کرتا	72
اللہ تعالیٰ دلوں کے بھید جانتا ہے، ہر چیز اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے	52	اللہ تعالیٰ کو بھول جانا	74
اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے، اللہ اکبر	56	اللہ تعالیٰ کو پکارتے رہو	74
اللہ تعالیٰ سب کچھ سننے والا، دیکھنے والا ہے	56	اللہ تعالیٰ کی اولاد قرار دینا بہت بڑا جرم ہے	75
اللہ تعالیٰ ستار العیوب ہے	57	اللہ تعالیٰ کی بادشاہت	78
اللہ تعالیٰ سے محبت، حب الٰہی	57	اللہ تعالیٰ کی پکڑ	79
اللہ تعالیٰ سے راضی	58	اللہ تعالیٰ کی پناہ، اعوذ باللہ	80
		اللہ تعالیٰ کی تدبیریں	83

Marfat.com

عنوان	صفحہ
اللہ تعالیٰ کی تخلیق	83
اللہ تعالیٰ کی خرید	84
اللہ کی راہ سے روکنا	85
اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہو	86
اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی	86
اللہ تعالیٰ کی رضامندی والے	87
اللہ تعالیٰ کی زمین کشادہ ہے	87
اللہ تعالیٰ کی سنت (دستور)	87
اللہ تعالیٰ کی طرف ہی لوٹنا ہے	88
اللہ تعالیٰ کی ناراضگی	90
اللہ تعالیٰ کے احکام چھوڑ کر دوسروں کے احکام کا اتباع شرک ہے	91
اللہ تعالیٰ کے احسان، نعمت اللہ	92
اللہ تعالیٰ کے ڈراوے	97
اللہ تعالیٰ کے حضور پیشی	98
اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی جائے پناہ نہیں، ماسوا اللہ تعالیٰ	98
اللہ تعالیٰ کے غضب میں گھرا ہوا، مغضوب	105
اللہ تعالیٰ کے محتاج	106
اللہ تعالیٰ گھات میں ہے	106
اللہ تعالیٰ مددگار ہے، استعانت	106
اللہ تعالیٰ مہربان اور رحم کرنے والا ہے	108
ان شاء اللہ	112
اللہ تعالیٰ ہر چیز کا نگہبان ہے	113
اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے	113
اللہ تعالیٰ ہی کا ہے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور زمین میں	113
اللہ تعالیٰ ہی نور ہے زمین و آسمان کا	116
ابتدا کرنے والا، مبدا	116
احکام الٰہی، آیات اللہ	116
اسماء الحسنیٰ فی القرآن	122
افترا، بہتان اللہ تعالیٰ پر	125
اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کے گناہ پر گرفت کرتا تو روئے زمین پر ایک بھی جاندار نہ رہتا	127
الحمد، تعریفیں اللہ تعالیٰ کی	128
الحی، اصلی اور حقیقی زندگی اسی کی ہے	134
العظمت للہ، بڑائی صرف اللہ تعالیٰ کیلئے ہے	134
برکت والا	137
بے کس کا فریاد رس	138
بیٹے اور بیٹیاں دینا اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے	139
پروردگار عالم، رب العالمین	139
تو ہی رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے	142
جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے	142
جسے وہ عطا کر دے اسے کوئی چھین نہیں سکتا، جس سے وہ چھین لے اسے کوئی عطا نہیں کر سکتا	143
حکمت والا خبردار	144
حی وقیوم، ہمیشہ رہنے والا	144
خالق	144
خدا فراموش	149
خدا کی طرف سے دی گئی ڈھیل کو اپنی کامیابی نہ سمجھا جائے	149
خدا کی خدائی سے کہاں نکل بھاگو گے	149
دوبارہ زندگی دینا اللہ تعالیٰ کیلئے بہت آسان ہے	150
ڈرو اللہ تعالیٰ سے، خوف خدا	150
ذکر الٰہی	156
رب تعالیٰ سے ملاقات، دیدار الٰہی	160
رجوع الی اللہ (سارے معاملات اللہ ہی کی طرف رجوع کرتے ہیں)	162
رزاق	163

Marfat.com

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
زندگی موت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے	163	قانونِ الٰہی	177
سب خزانوں کی کنجیاں اسی کے ہاتھ میں ہیں	163	کمال قدرت	178
سچا فیصلہ	163	کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ اللہ کا ذکر سن کر تمہارے دل پگھلیں	185
سچا وعدہ	164	لوگ اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑا کرتے ہیں	185
شعائر اللہ	167	لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی قدر ہی نہیں کی جیسا کہ اس کی قدر کرنے کا حق ہے	186
شکر اللہ تعالیٰ کا	167	مدبر، تدبیر کرنے والا	187
شہادت اللہ تعالیٰ کی	170	مولیٰ حق، سچا مالک	188
عالم الغیب	170	میدان محشر میں اللہ تعالیٰ کا فرمان	189
عالمگیر خدائی نظام	171	نشانیاں اللہ تعالیٰ کی	189
عزت وذلت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے	171	ہر آن وہ نئی شان میں ہے	197
غلبہ وحکمت والا	173	ہر چیز اللہ تعالیٰ کو سجدہ ریز ہے	197
راہ خدا، فی سبیل اللہ	173	ولی، کارساز	198
فاطر	174		
قادر مطلق	174		

باب ۲:

کائنات

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
کائنات	199	مشرق ومغرب	222
تخلیق کائنات کا مقصد	202	زمین	222
عرش	205	خشکی اور سمندر	232
آسمان	207	راستے	233
اجرام فلکی	215	پہاڑ	234
سورج اور چاند	216	پانی	236
بادل	219	دریا اور نہریں	237
بارش	220	درخت، باغ	238
بجلی	222	نباتات	240

Marfat.com

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
غلہ	240	ہوا	244
پھل	241	کشتیاں	245
رات دن، شب وروز	243	تسخیر کائنات	247

باب۳:

مخلوقات

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
ملائکہ، فرشتے	251	انسان بڑی مشقت میں پیدا کیا گیا	294
جن، جن کی حقیقت	258	اشرف المخلوقات، شرف انسانی	296
جنات کی رسائی آسمانوں تک	262	انسان خسارے میں ہے	297
جنات کی سرکشی	262	خلیفۃ اللہ، اللہ تعالیٰ کا نائب	298
شیطان (ابلیس)	262	ناشکرا انسان، کفرانِ نعمت	300
درندے، پرندے وحیوانات وغیرہ	269	غافل انسان	304
انسان	275	ذلیل ترین انسان	306
انسانی پیدائش، حقیقت انسانی	288	امت	307

باب٤:

انبیاء ورسل

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
حضرت آدم علیہ السلام	311	حضرت لوط علیہ السلام	333
حضرت ادریس علیہ السلام	313	حضرت اسماعیل علیہ السلام	336
حضرت نوح علیہ السلام	315	حضرت اسحٰق علیہ السلام	340
حضرت ہود علیہ السلام	320	حضرت یعقوب علیہ السلام	341
حضرت صالح علیہ السلام	322	حضرت یوسف علیہ السلام	344
حضرت ابراہیم علیہ السلام	324	حضرت ایوب علیہ السلام	348
اسوۂ حضرت ابراہیم علیہ السلام	333	حضرت شعیب علیہ السلام	350

Marfat.com

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
حضرت موسیٰ وہارون علیہم السلام	353	حب رسول ﷺ	478
حضرت یونس علیہ السلام	372	حضور ﷺ سے سرگوشی	479
حضرت داؤد علیہ السلام	374	حضور ﷺ کا علم غیب	480
حضرت سلیمان علیہ السلام	379	حضور ﷺ کی تبلیغ کا اثر	480
حضرت الیاس علیہ السلام	385	رسول ﷺ کی تبلیغ	481
حضرت الیسع علیہ السلام	385	حضور ﷺ کی عالمگیر نبوت ورسالت	481
حضرت زکریا علیہ السلام	386	حضور ﷺ کی دعا	483
حضرت یحییٰ علیہ السلام	388	حضور ﷺ کے ساتھ گستاخی	483
حضرت عیسیٰ علیہ السلام	390	خاتم النبیین ﷺ	483
حضرت ذوالکفل علیہ السلام	398	مخالفت رسول ﷺ	483
حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ	398	رسول ﷺ سے بے معنی سوالات کرنا اور ایذا پہنچانا	485
اتباع، اطاعت رسول ﷺ	463	رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی	486
مرتبہ رسول ﷺ	465	درود وسلام بحضور ﷺ	486
قرآن میں القاب رسول ﷺ	476	آپ ﷺ کا دشمن ہی بے نام ونشان ہے	488
قرآن میں نام محمد واحمد	477	حضرت مریم علیہا السلام	488
ایمان لاؤ رسول ﷺ پر	478		

باب ۵:

آسمانی کتابیں

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
وحی	493	قرآن پاک صرف پاک لوگ ہی چھوسکتے ہیں	529
صحفِ ابراہیم	496	خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو قرآن کریم	530
تورات شریف	497	تنسیخ آیات	530
زبور شریف	499	حروف مقطعات	531
انجیل مقدس	500	سبع مثانی، سات آیات	533
الکتاب (قرآن حکیم)	501	سجدۂ تلاوت	533
آیات محکمات ومتشابہات	523	قرآن میں شفا ہے	534
امثال القرآن (تمثیل القرآن)	524	قرآنی دعائیں	536
ترک قرآن	528	قرآن اور سائنس	548

Marfat.com

باب۶:

دُنیا

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُنیا	551	مال کی ہوس	563
زندگی، دنیاوی زندگی	553	دنیادارالعمل ہے، کسب واختیار کی جگہ، امتحان گاہ	563
مال واولاد	559	آزمائش	565
مال کی محبت	562		

باب۷:

حقوق اللہ

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
ایمان	571	امر بالمعروف ونہی عن المنکر (تبلیغ)	620
طہارت، پاکیزگی	585	عدل وانصاف	622
عبادت	587	حلال	627
الصلوٰۃ (نماز)	594	حرام	629
الزکوٰۃ (زکوٰۃ)	605	تبلیغ دین، دعوتِ حق	632
صوم (روزہ)	609	جہاد	637
حج وعمرہ	610	جہادِ اکبر	644
شکر	612	قتال	644
صبر	614	حدود	645

باب۸:

حقوق العباد

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
علم	651	میاں بیوی کے حقوق	658
والدین کے حقوق	655	اولاد کے حقوق	660

Marfat.com

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
رشتے داروں کے حقوق	662	قطع رحمی	674
یتیموں کے حقوق	666	امانت	675
پڑوسیوں کے حقوق	669	عہد،قول وقرار	677
ملازمین کے حقوق	670	حسن کردار	681
فقیروں،مسکینوں کے حقوق	670	اخلاق وآداب	684
سائل کے حقوق	672	صلح	690
قیدیوں کے حقوق	672	خیرات،خرچ،صدقات	692
مسافروں کے حقوق	673	توبہ	697
صلۂ رحمی	673	دُعا	702

باب۹:

ہدایت یافتہ

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
ہدایت (ھدائی)	707	اسلام	726
صراطِ مستقیم،سیدھی راہ	713	دین فطرت	729
تقویٰ،پرہیزگاری	716	مسلمان،مومن،متقی	730
دین	719	مخلص مسلمان	740
دین میں کوئی سختی نہیں	725	مسلمان مومن عورتیں	741

باب۱۰:

گمراہ

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
گمراہ	743	کافر کے اعمال	777
شرک،شریک،مشرک	747	کافر کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں	778
مشرک مرد اور عورتیں	759	مفسد	778
مغضوب،غضب	759	منافق	778
کافر،کفر	760	منافق مرد اور منافق عورتیں	787
کافر کی موت	777		

Marfat.com

باب ۱۱:

آخرت

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
آخرت	789	اعمال کا وزن	847
آخرت فی الواقع ایک حقیقت ہے	797	نیک اعمال	848
قرب قیامت کی نشانیاں	797	برے اعمال	849
آخرت کے متعلق حضورﷺ کی قسمیں	798	اجر وثواب، جزا	850
موت، اجل	799	بخشش، معافی، مغفرت	854
وقت مقرر	803	اصحاب المیمنہ، اصحاب یمین، دائیں ہاتھ والے	855
جان کنی کے وقت ہی انسان پر واضح ہو جاتا ہے کہ وہ نیک		السابقون	856
بخت کی حیثیت سے جا رہا ہے یا بد بخت کی حیثیت سے	803	جنت (جنتی)	857
ڈرو اس دن سے، احوالِ قیامت، یوم حشر	804	جنت میں جنتیوں کی تواضع	865
قیامت کا واقع ہونا	818	دار السلام، سلامتی کا گھر	866
قیامت کے دن انسانی اعضاء گواہی دینگے	818	عذاب	866
فیصلے کا دن	819	اصحاب المشئمہ، اصحاب الشمال، بائیں ہاتھ والے	879
یوم الخروج، قبروں سے نکلنے کا دن	820	عذاب قبر	880
حیات بعد الموت، مرنے کے بعد زندگی	821	نافرمانوں کا انجام	880
یوم الخلود، حیاتِ ابدی کا دن	829	دوزخ (جہنم)	881
آخرت کے منکروں کا انجام	829	آگ	888
آخرت میں دنیاوی زندگی ایک دو دن کی لگے گی	837	آخرت کی کھیتی	890
اعمال	838	آخری سانس	890
نامۂ اعمال	846		

باب ۱۲:

اہل کتاب

عنوان	صفحہ
اہل کتاب	891

Marfat.com

باب۱۳ :

یہودونصاریٰ

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
یہودونصاریٰ	895	مجوسی	898
صابی	898		

باب۱٤ :

افکارومسائل

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
آرائش، زیب وزینت	899	اسراف، بے جاخرچ	918
آزادی فکرومذہب	899	اسلام میں سختی نہیں	919
آسمان پھٹ جائیں	899	اصولِ حکمرانی	920
آنکھوں کی ٹھنڈک	900	اطاعتِ امیر، حکام	925
ابرارفرمانبردار	900	اطمینان، تسکین	926
ابولہب	901	اعتدال	927
اتحاد، مضبوطی سے تھام لواللہ کی رسی	902	اعتکاف	927
اپنے ہاتھوں اپنی بربادی	903	اعراف	928
احادیثِ مبارکہ	903	اعلان عام	928
احتساب، پوچھ گچھ	903	افک	930
احسان جتانا	909	افواہ سازی، پروپیگنڈہ	931
اختلاف	910	اقتدار، صاحبانِ اقتدار	934
اذان	912	اکثریت	939
ارباب	912	المعارج	940
ارذل العمر	913	اللہ سے ڈرنے والے (نیکوکار)، صالح لوگ	940
اسباب پرنظرکرنا	914	الہام	942
استقامت، ثابت قدم	915	امن وامان	943
اسراء، معراج شریف	916	امہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن	945

Marfat.com

عنوان	صفحہ
امین، ناخواندہ	948
انبیاء ورسل کی راہنمائی ضروری ہے	948
انبیاء ورسل کے معجزات	948
انبیاء وصالحین کے تبرکات	953
انتظامی صلاحیتیں	954
انجام	955
اندھیر، تاریکی	955
انسانی اعضاء کی گواہیاں	956
انسانی حقوق	956
ان شاء اللہ	960
انصار مدینہ	961
اولیاء اللہ	962
اہل بیت	964
اہل علم	964
اہل کتاب کے علماء، احبار ورھبان	965
ایصال ثواب	966
اے ایمان والو	967
اے دنیا کے متوالو	974
ایک حالت سے دوسری حالت میں پہنچنا	974
ایک نمازی کی خصوصیات	974
ایمان والوں کی ایمان دار اولاد بھی جنت میں ان کے ساتھ ہوگی	975
اے لوگو	975
باپ دادا کی تقلید	976
بازپرس	977
باعث عبرت، عبرت حاصل کرو	977
بت پرستی	981
بتوں کے نام	985

عنوان	صفحہ
بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو آگ سے	986
بخل، کنجوسی	986
بدبخت	988
بدترین خلائق	988
بدشگونی	989
بدکاری، بے حیائی، فحاشی	989
بدلہ لینا	991
بدو	992
برائیاں	993
برتھ کنٹرول، ضبط ولادت، قتل اولاد	994
برزخ	995
برے القاب	995
بستیاں	996
بشارت، خوشخبری	998
بشر	1000
بشریت اور نبوت کا باہمی تعلق	1002
بعض بیویاں اور بچے دشمن ہیں	1003
بغاوت	1003
بندۂ نفس	1004
بنیاد پرستی، حق پرستی	1005
بودے طالب ومطلوب	1008
بہتان	1008
بہت بڑی خبر	1010
بہترین خلائق	1011
بہرے گونگے اندھے	1011
بھلائیاں، خوبیاں	1012
بھوکے کو کھانا کھلانا	1013
بوجھ	1014

Marfat.com

عنوان	صفحہ
بیت اللہ شریف، خانہ کعبہ	1014
بیت المعمور	1016
بیعت	1016
بیکار لکڑیاں	1017
بیویوں کی رضامندی	1017
بینا	1017
بیہودہ لٹریچر	1017
پاکیزہ معاشرہ	1018
پردہ	1020
پروٹوکول، خوشامدیں	1024
پناہ دینا	1025
پل صراط	1025
پہاڑوں اور پرندوں کی تسبیح	1025
پیغمبر، رسول	1025
پیغمبروں رسولوں کی گواہی	1027
تثلیث	1028
تجسس، جاسوسی، بھید ٹٹولنا	1030
تجلی نور	1031
ترازو، میزان	1031
ترکہ، وراثت	1031
ترقی	1033
تزکیۂ نفس	1034
تسنیم، سلسبیل	1036
تصویر کشی و مجسمے	1036
تغیر و تبدل	1037
تفرقہ بازی، فرقہ بندی	1038
تقدیر، نصیب	1042
تکبر، غرور	1043

عنوان	صفحہ
تکذیب پیغمبراں	1047
تمسخر، مذاق اڑانا	1054
تم کیوں وہ بات کہتے ہو جو کرتے نہیں	1059
تنبیہ، وارننگ	1059
توبۃ النصوح	1060
تیمم	1061
ٹھکانہ متقیوں کا	1062
ٹھکانہ سرکشوں کا	1062
جادو، سحر، جادوگر	1062
جاہ طلبی	1065
جرم وسزا	1066
جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے	1068
جلاوطن	1068
جنات کا علمِ غیب	1070
جنت میں جنتیوں کی گفتگو	1070
جنۃ الماویٰ	1071
جنتی عورتوں کی سردار	1071
جنت میں مزے سے کھانا پینا	1072
جنتی پانی	1072
جنتی دودھ	1073
جنتی شراب	1073
جنتی شہد	1074
جنتی غلمان، نوعمر غلام	1074
جنتی گوشت	1074
جنتی میوے	1075
جنتی بیویاں	1075
جوا	1076
جوڑے، نر، مادہ	1076

Marfat.com

عنوان	صفحہ
جو کرے گا وہ بھرے گا، بدلہ کمائی کا	1078
جہاد میں شامل نہ ہونا	1080
جہالت	1081
جھٹلانے والوں کا انجام	1082
جھوٹ	1087
جھوٹی قسمیں	1089
خوشامدی، چمچے	1089
چاند پھٹ گیا	1090
چوری	1090
چھاؤنیاں، فوجی طاقت	1091
حاسد، حسد	1092
حساب	1093
حدیث وسنت	1093
حرمت والے مہینے	1094
حریص	1095
حق وباطل (حق روشنی، باطل اندھیرا)	1095
حق میں مداہنت جائز نہیں	1098
حق مہر	1098
حقوق نسواں، عورتوں کے حقوق	1099
حکمت، دانائی	1101
حمیت جاہلیہ	1102
حواری	1103
حور	1103
حیض	1104
خادم حرمین شریفین	1105
خائن بیویاں	1105
خبردار کرنا، ڈرانا	1106
خبیث وطیب، پاک وناپاک	1106

عنوان	صفحہ
خدا نے آج تک اس قوم کی حالت کو نہیں بدلا جس کو نہ ہو خیال اپنی حالت آپ بدلنے کا	1107
خواب وتعبیر خواب	1107
خواہشات کی محبت، ساز وسامان دنیا	1108
خودنمائی، اپنے منہ میاں مٹھو	1111
خوراک	1111
خوشیاں مناؤ	1112
خوشخبری	1112
خوف، غم	1113
خیانت، دغابازی	1113
خیر	1115
درجات	1115
دشمن	1117
دعائے مغفرت	1117
دلوں پر مہر، قفل دلوں پر	1117
دلوں کی ٹیڑھ یا مرض	1118
دودھ پلائی	1119
دنیا کی کھیتی	1119
دما دم مست قلندر	1120
دودھ	1120
دوزخ میں دوزخیوں کا تکرار	1121
دوزخیوں کا پانی	1121
دوزخیوں کا کھانا	1121
دوزخیوں کیلئے سایہ	1122
دوستیاں	1122
دوڑو مغفرت کی طرف	1122
دوسروں کی خواہشات پر چلنا	1122
دہریہ	1124

Marfat.com

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دہشت گردی	1125	سارے جہانوں کی راہنمائی کرنے والے	1151
دھواں، قیامت کی نشانیاں	1127	سامانِ حرب، نیوٹیکنالوجی	1151
ڈاکہ زنی، ڈکیتی	1127	سامری	1155
ذلیل ترین	1128	سبقت لے جانے والے	1155
رافہ ورحمتہ، ترس اور رحم	1128	سایہ	1155
رجم، سنگساری	1128	سجدہ تعظیمی	1156
رحمت	1130	سجدۂ عبادت وانقیاد وخضوع	1157
رزق	1134	سجین	1157
رشوت	1138	سچ	1157
رنج وراحت، غمی وخوشی	1138	سخت مشقت کرنے والے	1158
روح	1138	سدرۃ المنتہیٰ	1159
روحانیت	1139	سرغنہ کفر	1159
روحانی علم، کتاب الٰہی کا علم	1140	سرگوشی	1159
روشن چہرے	1142	سکینہ، سکون	1160
رومی	1142	سماعِ موتیٰ	1161
رونا	1143	سود، ربا	1162
رہبانیت	1143	سورج پرستی	1162
رہن باقبضہ	1144	سوسائٹی، مجلس	1163
زبان	1145	سیاسی خیرات، ریاکاری	1163
زبردست پکار	1146	سیاہ چہرے	1164
زرپرستی	1146	شراب، نشہ	1165
زقوم کا درخت	1147	شرح صدر، سینہ کا کھل جانا	1166
زمین کا بوجھ	1148	شرم وحیا	1167
زنا	1148	شرمگاہوں کی حفاظت	1167
زنگ آلود	1150	شریعت	1169
زندہ (مومن)	1150	شعراء	1170
سابقہ اقوام کی خبریں	1151	شفاء	1171
ساخت میں ردوبدل	1151	شفاعت، سفارش	1171

Marfat.com

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
شک وشبہ	1175	عبادت خانوں کا احترام	1209
شہابِ ثاقب	1176	عدت	1209
شہد	1178	عصائے موسیٰ	1210
شہد کی مکھی	1178	عفو ودرگزر	1211
شہید	1179	علم غیب	1211
شیطان اور مشرکوں کا مکالمہ	1180	علم نجوم	1215
شیطان کی جماعت	1181	علیین	1215
شیطانی غلبہ	1181	عمدہ شہر اور بخشنے والا رب	1216
شیطانی قوتیں	1181	عورت	1216
صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین	1182	عورت کی حکمرانی	1221
صدقہ دینے والے مرد اور عورتیں	1188	عیب جوئی، غیبت	1221
صدیق	1188	عید الاضحیٰ، قربانی	1223
صلح حدیبیہ	1188	غارِ ثور	1225
صور	1189	غافل، غفلت	1225
ضابطہ حیات	1191	غبن	1226
طاغوت	1191	غداری	1226
طعن وتشنیع	1192	غریب چاہت والے	1227
طلاق	1192	غزوات	1228
طوفانِ نوح علیہ السلام	1195	غصہ	1234
طواف	1196	غضِ بصر، نظر بچانا	1234
طویٰ مقدس	1197	غلام	1235
ظالم	1197	غلبہ وحکومت	1237
ظالم کا انجام	1202	غور وفکر کرو	1237
ظلم وزیادتی	1202	فاسق وفاجر	1241
ظن وگمان	1204	فتح	1243
ظہار	1206	فدیہ	1244
عالم ارواح	1207	فرض کی ادائیگی	1244
عباد الرحمٰن	1208	فرعون کی قوم کا مومن	1245

Marfat.com

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
فرعون کی کجراہی	1245	قیدی	1278
فرمانبرداروں اور مجرموں کے ساتھ سلوک	1246	کتمان حق، حق کا چھپانے والے	1279
فریب، حیلہ، مکر	1246	کراماً کاتبین (حفظہ) نگہبان	1280
فساد، فتنہ	1248	کرپشن، بددیانتی	1281
فساد فی الارض	1251	کفار سے دوستی	1281
فقہ، فہم و فراست	1252	کفار کی سرکشی	1283
فلاح پانے والے، کامیاب لوگ	1253	کفار کا عذاب کو دیکھ کر آرزو	1290
فیء	1256	کفر اپنے فریب کے گڑھے میں خود ہی گرے گا	1290
فیصلۂ حق	1257	کلیم اللہ	1290
قارون	1257	کُن	1291
قبر، سونپے جانے کی جگہ	1258	کنواں	1291
قبلہ، کعبہ	1260	کوثر	1291
قتل و غارت	1261	کوہ طور	1292
قحط	1263	کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھاتا	1293
قذف	1263	کھوکھلی بنیاد کی عمارت	1293
قرب قیامت کی نشانیاں	1263	کھیت	1294
قرض	1263	کھیل کود	1294
قرض حسنہ	1265	کیا خدانخواستہ ہم بھی یہود و نصاریٰ کے نقش قدم پر نہیں چل رہے؟	1295
قریش	1266		
قسم	1267	کیلنڈر	1295
قسمیں جو مختلف چیزوں کی اللہ تعالیٰ نے اٹھائیں	1269	گالی	1296
قصاص	1273	گروہی تقسیم، پارٹی بازی	1297
قصر نماز	1274	گناہ کبیرہ	1297
قلب سلیم	1274	گناہ، گنہگار	1297
قوموں کا عروج و زوال	1275	گناہ کا عزم اور اس کے ابتدائی اقدامات بھی جرم ہیں	1299
قومی ترقی	1276	گناہ گار کا کھانا	1300
قومی تنزلی	1277	گواہی مت چھپاؤ	1300
قید	1278	گھر	1302

Marfat.com

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
گھڑی، ٹائم پیس، اوقات	1302	مسجد اقصیٰ	1327
لباس	1303	مسجد الحرام	1327
لعان	1304	مسجد ضرار	1328
لعنت	1304	مسجد قبا	1329
لغویات وفضولیات	1306	مسلم اور کافر میں فرق، دوقومی نظریہ	1329
لقمان	1306	مشکل اور آسانی	1331
لوح محفوظ، کتاب مبین، واضح کتاب	1307	مشکلات ومصائب سے نجات حاصل کرنے کا طریقہ	1331
لؤلؤ (بڑا موتی)، مرجان (چھوٹا موتی)	1308	مشورہ کرنا، شوریٰ	1332
لوہا	1308	مصر	1333
لیلۃ القدر	1308	مصیبت	1334
ماشاء اللہ	1310	مضبوط بنیاد کی عمارت	1335
مادہ پرستی	1310	مضبوط علم والے، راسخ العلم	1335
مادی اسباب کے ساتھ دعا کی اہمیت	1311	مظلوم	1335
مال غنیمت	1312	معاف کرنا	1336
متاع الغرور، دھوکے کا سامان	1313	مباہلہ	1337
متاع الحسن، سامانِ دنیا	1314	معبودانِ باطل	1337
متبنیٰ	1314	معیشت، اسلامی معیشت، تجارت	1338
متعہ	1315	مغلوب اقوام	1343
مٹی	1316	مقام محمود	1344
مجاہدہ، کوشش	1316	مقتسمین، کتاب الٰہی کے ٹکڑے کرنے والے	1344
مجرم	1317	مکہ معظمہ	1344
محارم، جن سے پردہ نہیں	1318	ملت ابراہیم	1347
محسنین، احسان کرنے والے	1318	منحوس	1348
محلات	1319	من وسلویٰ	1348
مدینہ طیبہ	1320	موت کا فرشتہ	1349
مرتد	1321	مہاجر وانصار	1349
مردے	1322	مہمان نوازی	1350
مساجد	1323	میاں بیوی کے جھگڑے	1351

Marfat.com

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
اعتدال، میانہ روی	1351	نماز جنازہ	1378
میدان جنگ میں نماز	1352	نماز جمعہ	1378
میدان محشر میں منکرین کی آپس میں تکرار	1352	نماز خوف	1379
ناامیدی	1353	نمود ونمائش کی عمارات	1380
ناپ تول	1353	نور	1381
ناپاک، نجس	1355	نیت	1383
نازوں میں پلے ہوئے	1355	نیک بخت	1383
نامۂ اعمال	1356	نیکی	1384
نامراد	1356	نیند وبیداری، سونا جاگنا	1385
نذر، منت	1357	وحدت ادیان	1386
نسلی منافرت، عناد	1358	وسوسے	1388
نسئ، مہینے کو آگے پیچھے کرنا	1360	وسیلہ، ذریعہ	1389
نصیحت	1360	وصیت	1390
نظر بد	1366	وضو	1391
نظم وضبط	1367	وہ کس قصور میں ماری گئی	1392
نعمتوں کا سوال ضرور ہوگا	1367	ہامان	1393
نفاق، بدعہدی	1368	ہار جیت	1393
نفس	1368	ہتک عزت	1393
نفس امارہ	1369	ہجرت	1394
نفس کی حرص، شحّ نفس	1369	ہنسنا	1395
نفس لوامہ	1369	یثرب	1395
نفس مطمئنہ	1370	ید بیضاء	1395
نفع ونقصان	1370	یقین محکم	1396
نکاح	1372	یوم التناد	1397
نکاح جن عورتوں سے جائز ہے	1374	یوم جمعہ	1397
نکاح جن عورتوں سے جائز نہیں	1375	یوم سبت	1398
نماز تہجد	1377		

Marfat.com

باب ۱۵:

قصص القرآن

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
ہاروت وماروت	1399	قصہ حضرت موسیٰ و حضرت خضرؑ	1404
طالوت	1399	ذوالقرنین	1405
ہابیل وقابیل	1400	یاجوج ماجوج	1406
درویش مردود	1400	ملکۂ سباء	1406
زلیخا	1401	قصہ باغ والوں کا	1410
اصحاب کہف	1401	اصحاب رس، اصحاب اخدود، خندق والے	1410
متکبر مشرک اور مومن کی مثال	1403	اصحاب فیل	1411

باب ۱۶:

سابقہ اقوام

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
قوم نوح	1413	مصر آمد بمطابق قرآن حکیم	1427
قوم عاد	1416	قوم شعیبؑ، مدین والے، اصحاب ایکہ	1431
قوم ثمود	1420	قوم عمالقہ	1434
قوم ابراہیم	1423	نمرود	1435
قوم لوط	1424	فرعون	1435
بنی اسرائیل	1426	اقوام تبع، قوم سبا	1440

●●●

Marfat.com

حرفِ تمنا

اللّٰھم انی اسئلك علم النافع میں کیا اور میری بساط کیا کہ میں قرآنِ پاک کے متعلق کچھ لکھ سکوں جبکہ نزولِ قرآن حکیم سے لے کر آج تک ہزاروں علماء و فضلاء نے مختلف انداز میں اتنی تفاسیر اور تفاصیل لکھی ہیں حتیٰ کہ قرآن کریم کے ہر ہر حرف اور زیر زبر تک گنتی کر چھوڑی ہے۔ جتنی تحقیقات اور تفصیلات اس مقدس کتاب کی لکھی گئی ہیں دُنیا میں آج تک کسی بھی اور کتاب کے متعلق اتنا کچھ نہیں لکھا گیا گویا ہر ایک محقق نے اپنی اپنی طرز کا گلدستہ بنا کر پیش کر دیا اور کر رہے ہیں۔ جس سے شروع سے لے کر آج تک دُنیا مستفید ہو رہی ہے اور ہوتی رہے گی۔ ایسے میں مجھ جیسا ایک بے علم گلدستہ بنا کر پیش کرنے کی جسارت کر رہا ہے جو کہ میری ایک دیرینہ تمنا تھی جس کی ابتداء یوں ہوئی کہ میں نے بچپن میں جہاں قرآن حکیم کی تعلیم حاصل کرنا شروع کی تو وہاں میرے اُستاد ایک بریلوی عالم تھے۔ کچھ عرصہ بعد وہ چلے گئے ان کی جگہ جو دوسرے عالم آئے وہ دیوبند کے عالم تھے۔ اس طرح میں دونوں مکتبۂ فکر کے علماء کا درس سنتا رہا چونکہ بچپنا تھا جس سے میں کوئی رائے قائم نہیں کر سکا لیکن میرے دل و دماغ میں ایک سوال اُبھرتا تھا کہ ''ہمیں قرآن کیا کہتا ہے؟'' لیکن اس سوال کو حل کرنے کے لئے اس وقت نہ میرا کوئی علم تھا نہ طریقہ۔ حتیٰ کہ ۱۹۴۵ء میں تحریک پاکستان کا زور شروع ہو گیا اور میں اپنے ہم خیال ساتھیوں کے ساتھ اس تحریک میں شامل ہو گیا۔ ہم نے باقاعدہ ایک تنظیم بنائی اور نیم فوجی تربیت حاصل کرنا شروع کی۔ اسی دوران ۱۹۴۶ء میں میٹرک بھی کر لیا۔ ۱۹۴۶ء میں ہی تحریک کا بہت زور شروع ہو گیا اور انگریز حکومت نے ہمارے کچھ لیڈر گرفتار کر لیے تھے۔ جس سے سول نافرمانی کی تحریک شروع ہونے والی تھی۔ جس کی ابتداء بفضل تعالیٰ ہم نے کی اور شرقپور سے جا کر لاہور میں گرفتاری دی۔ جو متحدہ پنجاب سے پہلا دستہ تھا۔ اس طرح ملک کے لئے جیلیں کاٹیں۔ ۱۹۴۷ء میں بفضل خداوند تعالیٰ پاکستان بن گیا۔ اور میں نے کاروبار شروع کر دیا۔ اسی دوران میں نے نیشنل گارڈ میں شامل ہو کر فوجی تربیت بھی حاصل کی۔ کاروباری سلسلے میں مجھے زمانے کے حالات کا اندازہ ہوا۔ کہتے ہیں کہ زمانہ بھی ایک اُستاد ہے۔ میں نے کاروباری سلسلہ میں مختلف جگہوں پر مختلف کاروبار آزمائے۔ اس طرح مجھے کاروباری سلسلہ میں حساب کتاب رکھنے کی مہارت حاصل ہو گئی یعنی کہ کھاتہ جات کا اندراج وغیرہ اور اسی سے میری وہی دیرینہ خواہش کہ ''قرآن ہمیں کیا کہتا ہے؟'' کی ترکیب حاصل ہو گئی۔ ۱۹۹۸ء کے آخر میں کاروباری مصروفیات کم کر کے اللہ کے بھروسے پر قرآن حکیم کا کام شروع کر دیا۔

جب میں نے قرآن کریم کا کام شروع کیا تو میں نے جائزہ نہیں لیا کہ اس طرح کا کام پہلے بھی ہوا ہے یا نہیں کیونکہ میں یہ کام اپنی تسکین اور شوق کے لئے کرنا چاہتا تھا۔ میرے پاس صرف مولانا شبیر احمد عثمانیؒ، مولانا احمد رضا خان بریلویؒ، مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ کے قرآن پاک بمعہ تفسیرات و حواشی اور انوار القرآن از ڈاکٹر مولانا غلام مرتضیٰ صاحب، موجود تھے۔ جن کا میں مطالعہ کیا کرتا تھا اور انہیں سے میں نے ابتداء کی۔ جس ترتیب سے ترجمہ لکھا گیا، درج ذیل ہے:

Marfat.com

پارہ ا تا پارہ ۵ تک کا ترجمہ از قرآن آسان تحریک لاہور مرتبہ سید شبیر احمد سے لکھا۔

پارہ ۶ تک پارہ ۱۲ سورۃ ہود تک کا ترجمہ دی چلڈرن سوسائٹی لاہور، ڈاکٹر کرنل محمد ایوب خان سے لکھا۔

پارہ ۱۲ سورۃ یوسف تا پارہ ۳۰ والناس تک کا ترجمہ شاہ فہد قرآن کریم کمپلیکس مدینہ منورہ سے لکھا۔

تفسیر یا احادیث لکھیں وہ جس قرآن یا کتاب سے لکھیں اس کا حوالہ دیا گیا مثلاً از قرآن علامہ شبیر احمد عثمانی'' یا کنز الایمان مولانا احمد رضا خان'' صاحب بریلوی یا تفہیم القرآن مولانا مودودی'' سے یا از انوار القرآن یا دستور قرآن وغیرہ وغیرہ۔ اسماء الحسنیٰ جہاں پہلی مرتبہ اللہ کا اسم مبارک لکھا ملا وہ لکھ لیا گیا حالانکہ وہی اسم بعد میں بھی آتے رہے۔ مثلاً بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے اللہ، الرحمٰن، الرحیم لکھے گئے۔ قرآنی دُعاؤں میں عربی دُعائیں بھی لکھی گئیں تا کہ اصل عربی الفاظ سے استفادہ کیا جا سکے اور دُعا کے کوائف بھی درج کر دیئے گئے ہیں۔ انبیاء و رسل کے متعلق مختصری تاریخ یعنی ان کی پیدائش و ضروری حالات و واقعات اور وفات اور آیات جو ان کی شان میں اُتریں درج کر دی گئی ہیں اور جس کتاب سے کوائف لیے گئے اس کا حوالہ بھی درج کر دیا گیا ہے۔ اس کتاب میں ۶ ابواب بنائے گئے ہیں موضوع کے مطابق مضمون درج ہیں۔ مثلاً باب نمبرا ''اللہ تعالیٰ ربّ العالمین'' میں آپ کو اسی باب میں اللہ تعالیٰ کے متعلق پورے قرآن کے سب مضمون مل جائیں گے۔ اسی طرح باب نمبر ۲ ''کائنات'' باب نمبر ۳ ''مخلوقات''...... باب نمبر ۶ تک موضوعات کے مطابق مضامین مل جائیں گے۔ ہر آیت کے لئے سورت کا نام اور نمبر اور آیت کا نمبر بھی درج کر دیا گیا ہے۔ مثلاً سورۃ البقرۃ ۲ آیت نمبر ۲۸۵ وغیرہ۔ اگر آپ کے سامنے قرآن کریم موجود ہے تو آپ مطلوبہ آیت پلک جھپکتے ہی نکال لیں گے۔ تفسیر کے لئے نشان [] اور باب نمبر اور مضمون کا نام اور آیت نمبر دیا گیا ہے۔ جہاں حدیث مبارک کا حوالہ دیا گیا وہاں ☆ کا نشان دیا گیا ہے۔

مشاہدات میری اپنی قلم سے ہیں ہر آدمی کا اکثر واسطہ پڑتا ہوگا کہ ان کے ساتھ یا ارد گرد کوئی ایسا واقعہ گزرا ہو جو عبرت ناک ہو اسی طرح میں نے مشاہدات والے معاملات دیکھے، سنے یا اخبارات میں پڑھے، لکھ دیئے ہیں اور جیسے جیسے میں لکھتا گیا اور میرے پڑوسیوں، عزیزوں اور دوستوں کو پتہ چلا تو وہ میری ہمت افزائی کرتے رہے اور مفید مشورے دیتے رہے اور اپنی طرف سے قرآن حکیم یا کتابیں بڑی محبت سے فراہم کیں۔ جناب حاجی امان اللہ صاحب یونس (کراچی والے) ''تفہیم القرآن'' کا پورا سیٹ اور ''قصص القرآن'' از مولانا حفظ الرحمٰن اور ''مضامین قرآن'' از زاہد ملک فراہم کیے۔ جناب بریگیڈیر (ر) افتخار احمد گل صاحب (مرحوم) نے ''معجزہ نما متوسط قرآن شریف'' فراہم کیا، جناب بریگیڈیر (ر) عبدالرشید قریشی صاحب نے کمپیوٹر کی غلطیوں کی تصحیح فرمائی جناب سکوارڈن لیڈر (ر) محمد ظفر علی صاحب (مرحوم) نے قرآن ترجمہ اُردو و تفسیر حسینی و تفسیر قادری فراہم کی۔ جناب محمد شریف چوہدری صاحب ممبر انکم ٹیکس (سی بی آر) نے ''نصوص القرآن'' اور ''دستور القرآن'' فراہم کیے جو ان کتابوں کے مؤلف بھی ہیں۔ جناب حاجی شیخ مسعود احمد صاحب نے قرآن کریم (تفسیر احسن البیان) کمپلیکس مدینہ منورہ، چوہدری حمید صاحب نے ''الکتاب'' مؤلفہ ڈاکٹر محمد عثمان فراہم کیا۔ ڈاکٹر سرفراز احمد نعیمی صاحب شہید مہتمم جامعہ نعیمیہ نے ''ضیاء القرآن'' اور پروفیسر منظور علی شیخ صاحب نے کتاب ''فلاح'' فراہم کی۔ ان سب قرآن اور کتب کا بھی میں بوقت ضرورت مطالعہ کرتا رہا۔ اس کے علاوہ

۱) جناب پروفیسر مولانا ظفر اللہ شفیق صاحب، شعبہ اسلامک سٹڈیز، ایچی سن کالج، لاہور

۲) جناب حافظ صلاح الدین یوسف صاحب، مفسر قرآن کریم (تفسیر احسن البیان) کمپلیکس مدینہ منورہ

Marfat.com

۳)　ڈاکٹر سرفراز احمد نعیمی صاحب شہید، مہتمم جامعہ نعیمیہ، لاہور

۴)　جناب مولانا سرفراز احمد صاحب، خطیب جامعہ مسجد، اللہ اکبر، ڈیفنس، لاہور

ان صاحبان سے میں وقتاً فوقتاً اصلاح لیتا رہا۔ جنرل (ر) ایم ایچ انصاری صاحب مرحوم، جناب بریگیڈیر (ر) محمد اقبال صاحب صدر خالد مسجد کیولری گراؤنڈ لاہور اس کے علاوہ اور بہت سے صاحبان بھی میرے پاس تشریف لاتے رہے، میرے کام کو دیکھ کر خوش ہوتے رہے اور میری کامیابی کے لئے دُعا فرماتے رہے۔ کمپیوٹر کمپوزنگ کا فریضہ وقارالحسن صاحب، محمد سعید صاحب، عمران صاحب، شہباز صاحب اور عثمان بٹ صاحب نے سرانجام دیا۔ میں اُن سب کی معاونت کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں اور دُعا گو ہوں۔ علاوہ ازیں اپنے بچوں اور سب اہل خانہ کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے مجھ سے تعاون کیا اور اس عظیم فریضہ کو سرانجام دینے کے لئے موقع فراہم کیا۔

میری یہ کاوش ان طالب علموں کے لئے ہے جو حصولِ علم کے لئے کوشاں ہیں اور مستقبل قریب میں دُنیا کی اہم ذمہ داریوں کو سنبھالنے والے ہیں تاکہ وہ قرآنی علوم سے بہرہ ور ہو کر دُنیا کو اس کی افادیت سے فیضیاب کر سکیں۔ میری یہ کاوش انسانی معاشرے کے ان باشعور افراد کے لئے ہے جو ہمیشہ سچائی اور انصاف کی لگن میں مصروف ہیں تاکہ ایک استحصال سے پاک انسانی معاشرت کو جنم دے سکیں۔ میری یہ لگن قانون بنانے والے ایوانوں کے ان مکینوں کے لئے ہے جو قانون کی بالادستی کے لئے کوشاں ہیں۔ میری یہ آواز سیاست کے ان رہنماؤں کے لئے ہے جو اپنی عظمتوں سے دُنیا کو ایک امن کا گہوارہ بنانا چاہتے ہیں اور دینوی اور دُنیاوی نعمتوں سے مالا مال کر دینا چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے میری پھر دُعا ہے کہ یہ کتاب ہمارے لیے علم حاصل کرنے، رحمت، ہدایت اور شفاعت کا ذریعہ بنے۔ آمین!

احقر العباد زنگ الٰہی

سوموار ۲۳ ربیع الثانی ۱۴۳۰ھ، بمطابق ۲۰ اپریل ۲۰۰۹ء

●●●

Marfat.com

باب ۱:

اللہ تعالیٰ، ربُّ العالمین

اللہ تعالیٰ ایک ہے، وحدانیت

(سورۃ البقرۃ ۲)---۱۳۳۔ "کیا تھے تم حاضر اس وقت جب قریب آیا یعقوبؑ کی موت کا وقت۔ جب پوچھا تھا اس نے اپنے بیٹوں سے کہ کس کی عبادت کرو گے تم میرے بعد؟ ان سب نے کہا عبادت کریں گے ہم تیرے معبود کی اور تیرے آباؤ اجداد ابراہیمؑ، اسماعیلؑ اور اسحٰقؑ کے معبود کی، جو الٰہ واحد ہے اور ہم سب اسی کے فرمانبردار ہیں۔" O ---۱۶۳۔ "اور تم سب کا معبود ایسا معبود ہے جو ایک ہی ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود اس کے سوا بڑا مہربان نہایت رحم والا۔" O ---۱۶۴۔ "بیشک پیدا کرنے میں آسمانوں اور زمین کے اور ایک دوسرے کے پیچھے آنے جانے میں شب و روز کے اور کشتیوں میں جو چلتی ہیں سمندر میں وہ (چیزیں) لے کر جو نفع بخش ہیں انسانوں کے لیے اور یہ جو نازل کیا اللہ نے آسمان سے پانی پھر زندگی بخشی اس کے ذریعہ سے زمین کو مردہ ہونے کے بعد اور پھیلائی اس میں ہر طرح کی جاندار مخلوق اور ہواؤں کی گردش میں اور بادلوں میں جو تابع فرمان بنا کر رکھے گئے ہیں درمیان آسمان و زمین کے یقیناً ان سب چیزوں میں نشانیاں ہیں عقلمندوں کے لیے۔" O ---۲۵۵۔ "اللہ تعالیٰ کہ نہیں معبود سوائے اس کے زندہ و جاوید ہے پوری کائنات کو سنبھالے ہوئے ہے، نہیں آتی اس کو اونگھ اور نہ نیند، اسی کا ہے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں، کون ہے جو سفارش کر سکے اس کے حضور بغیر اس کی اجازت کے، وہ جانتا ہے اسے بھی جو بندوں کے سامنے ہے اور وہ بھی جو ان سے اوجھل ہے اور نہیں احاطہ کر سکتے وہ، ذرا بھی اس کے علم میں سے مگر جس قدر وہ چاہے، حاوی ہے اس کی کرسی آسمانوں اور زمین پر اور نہیں تھکاتی اس کو نگہبانی ان دونوں کی اور وہی ہے برتر اور عظیم۔" O

(سورۃ آل عمران ۳)---۲۔ "اللہ کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اس کے زندہ جاوید ہے پوری کائنات کو قائم رکھنے والا ہے۔" O ---۱۸۔ "گواہی دی خود اللہ نے اس بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اس کے اور (گواہی دی) فرشتوں نے اور علم والوں نے بھی وہی قائم رکھنے والا ہے (نظام کائنات کو) عدل کے ساتھ، نہیں ہے کوئی معبود سوائے اس کے وہ غالب اور بڑی حکمت والا ہے۔" O

(سورۃ النساء ۴)---۸۷۔ "اللہ (وہ ذات ہے کہ) نہیں ہے کوئی معبود سوائے اس کے ضرور جمع کرے گا وہ تم سب کو قیامت کے روز کہ نہیں ہے کوئی شک جس (کے آنے) میں اور کون ہے زیادہ سچا اللہ تعالیٰ سے بات میں۔" O ---۱۷۱۔ "اے اہل کتاب! اپنے دین میں مبالغہ نہ کرو اور نہ اللہ تعالیٰ کی نسبت کسی حق کے سوا کوئی بات کہو۔ مسیح ابن مریم صرف اللہ تعالیٰ کا رسول اور اس کا کلمہ تھا جسے اس نے مریمؑ کی طرف ڈالا اور اس کی طرف سے ایک روح تھا، پس اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ مگر "تین نہ کہو"، باز آجاؤ تمہارے لیے بہتر ہوگا۔ اللہ تعالیٰ تو صرف ایک ہی ہے وہ اس بات سے پاک ہے کہ اس کا کوئی بیٹا ہو جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اس کا ہے، اور اللہ تعالیٰ کا کارساز ہونا کافی ہے۔" O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: تثلیث)

(سورۃ المائدۃ ۵)---۷۳۔ "یقیناً کافر ہوئے وہ جنہوں نے کہا کہ بلاشبہ اللہ تین میں کا تیسرا ہے، حالانکہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے الٰہ واحد کے اور اگر وہ باز نہ آئے اس بات سے جو وہ کہتے ہیں تو ضرور پہنچے گا ان لوگوں کو جنہوں نے کفر کیا ان میں سے، دردناک عذاب۔" O

(سورۃ الانعام ۶)---۱۔ "تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور اندھیرے اور روشنی بنائی پھر بھی کافر (دوسروں کو) اپنے رب کے ساتھ برابری دیتے ہیں۔" O ---۲۔ "وہی ہے جس نے تم کو مٹی سے بنایا پھر ایک مدت ٹھہرا دی اور مدت اس کے ہاں مقرر ہے پھر بھی تم شک کرتے ہو۔" O ---۳۔ "اور وہی آسمانوں اور زمین میں اللہ ہے وہ تمہاری چھپی اور کھلی باتوں کو جانتا ہے اور جانتا ہے جو کچھ تم کماتے ہو۔" O ---۴۔ "مگر ان کے رب کے نشانوں میں سے جو نشان بھی ان کے پاس آتا ہے اس سے وہ کنارا کر جاتے ہیں۔" O ---۱۹۔ "کہو کون سی شے گواہی میں سب سے بڑھ کر ہے، کہو اللہ میرے اور تمہارے درمیان گواہ ہے اور یہ قرآن میری طرف وحی کیا گیا ہے تاکہ میں تمہیں اور اسے جس تک یہ پہنچے اسکے ذریعہ سے خبردار کروں، کیا تم واقعی گواہی دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرے خدا بھی ہیں؟ کہہ میں گواہی نہیں دیتا۔ کہو وہ صرف اکیلا خدا ہے اور میں ان سے جنہیں تم شریک بتاتے ہو لاتعلق ہوں۔" O (تفسیر کیلئے باب ۷، مضمون: تبلیغ دین) ---۷۹۔ "بیشک میں نے کر لیا اپنا رخ اس ہستی کی طرف جس نے پیدا کیے ہیں آسمان اور زمین، یکسو ہو کر اور نہیں ہوں میں مشرکوں میں سے۔" O ---۱۰۲۔ "یہ ہے اللہ تمہارا رب اس کے سوا کوئی خدا نہیں۔ وہ ہر چیز کا بنانے والا ہے۔ پس اس کی عبادت

Marfat.com

کرو۔ اور وہ ہی ہر چیز کا کارساز ہے۔"O---۱۰۲۔"تو اس کی جو تیری طرف تیرے رب کی جانب سے وحی کیا گیا ہے، پیروی کر۔ اس کے سوا کوئی خدا نہیں۔ اور مشرکوں سے کنارہ کرلے۔"O---۱۶۲۔"فرمادیجئے! میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا سارے جہاں کے آقا اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔"O---۱۶۳۔"جسکا کوئی شریک نہیں اور اسی بات کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور سب سے پہلا فرمانبردار میں ہوں۔"O---۱۶۴۔"فرمادیجئے! کیا میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی آقا تلاش کروں جبکہ وہی ہر چیز کا آقا ہے۔"O

(**سورۃ الاعراف ۷**)---۵۹۔"ہم نے نوحؑ کو اسکی قوم کی طرف بھیجا تو اس نے کہا۔ اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ اسکے علاوہ تمہارا کوئی خدا نہیں۔ میں تم پر ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈراتا ہوں۔"O---۶۵۔"اور عاد کی طرف ان کے بھائی ہودؑ کو (بھیجا)، اس نے کہا۔ اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو۔ اس کے علاوہ تمہارا کوئی خدا نہیں۔ کیا تم ڈرتے نہیں؟"O---۷۰۔"وہ کہنے لگے۔ کیا تو اس لیے آیا ہے کہ ہم صرف اکیلے خدا کی عبادت کریں اور انہیں چھوڑ دیں جنکی عبادت ہمارے باپ دادا کیا کرتے تھے؟ اچھا پھر لے آ"O---۷۳۔"جس کا تو ہم سے وعدہ کرتا ہے اگر تو سچا ہے۔O" ---اور ثمود کی طرف انکے بھائی صالحؑ کو (بھیجا)، اس نے کہا۔ اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی خدا نہیں۔"O---۸۵۔"اور مدین کی طرف انکے بھائی شعیبؑ کو۔ اس نے کہا۔ اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی خدا نہیں۔"O---۱۰۴۔"اور موسیٰؑ نے کہا، فرعون! میں سارے جہان کے آقا کا بھیجا ہوا ہوں۔"O---۱۰۵۔"مجھ پر لازم ہے کہ میں اللہ کے متعلق حق کے سوا کچھ نہ کہوں۔ میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک واضح دلیل لایا ہوں پس تو بنی اسرائیل کو میرے ساتھ بھیج دے۔"O---۱۵۸۔" کہہ دیجئے۔ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ تعالیٰ کا رسول ﷺ ہوں اس کا جس کی بادشاہت آسمانوں اور زمین پر ہے، جس کے سوا کوئی خدا نہیں۔ جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔ پس تم اللہ اور اس کے بے پڑھے نبی رسول ﷺ پر جو اللہ تعالیٰ اور اس کی باتوں پر ایمان رکھتا ہے۔ ایمان لاؤ اور اس کی پیروی کرو تاکہ ہدایت پاؤ۔"O

(**سورۃ التوبہ ۹**)---۳۱۔"انہوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اپنے عالموں، اپنے گوشہ نشینوں اور مسیح ابن مریم کو رب بنالیا ہے۔ حالانکہ انہیں صرف یہ حکم دیا گیا تھا کہ اکیلے خدا کی جس کے سوا کوئی خدا نہیں عبادت کریں۔ وہ ان سے پاک ہے جنہیں وہ اس کا شریک ٹھہراتے ہیں۔"O---۱۲۹۔"پھر بھی اگر وہ منہ موڑ لیتے ہیں تو کہہ دیجئے۔ مجھے اللہ کافی ہے۔ جس کے سوا کوئی خدا نہیں۔ میں اسی پر بھروسہ کرتا ہوں کہ وہی بڑے تخت کا مالک ہے۔"O

(**سورۃ ھود ۱۱**)---۱۴۔"پھر اگر وہ تمہیں جواب نہ دے سکیں تو جان لو کہ وہ اللہ کے علم کے ساتھ اترا ہے۔ اور یہ کہ اس کے سوا اور کوئی خدا نہیں۔ تو کیا تم فرمانبردار بنو گے؟"O

(**سورۃ یوسف ۱۲**)---۳۹۔"اے میرے قید خانے کے ساتھیو! کیا متفرق کئی ایک پروردگار بہتر ہیں؟ یا ایک اللہ زبردست طاقتور؟"O---(یہ حضرت یوسفؑ نے کہا)---۴۰۔"اس کے علاوہ تم جن کی پوجا پاٹ کر رہے ہو وہ سب نام ہی نام ہیں۔ جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے خود ہی گھڑ لیے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی کوئی دلیل نازل نہیں فرمائی۔ فرمانروائی صرف اللہ ہی کی ہے اس کا فرمان ہے کہ تم سب سوائے اس کے کسی اور کی عبادت نہ کرو۔ یہی دین درست ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔"O

(**سورۃ الرعد ۱۳**)---۱۶۔"آپ پوچھیے کہ آسمانوں اور زمین کا پروردگار کون ہے؟ کہہ دیجئے! اللہ تعالیٰ۔ کہہ دیجئے! کیا تم۔ پھر بھی اس کے سوا اوروں کو حمایتی بنا رہے ہو جو خود اپنی جان کے بھی بھلے برے کا اختیار نہیں رکھتے۔ کہہ دیجئے کہ کیا اندھا اور بینا برابر ہو سکتا ہے؟ یا کیا اندھیرا اور روشنی برابر ہو سکتی ہے۔ کیا جنہیں یہ اللہ تعالیٰ کے شریک ٹھہرا رہے ہیں انہوں نے بھی اللہ کی طرح مخلوق پیدا کی ہے کہ ان کی نظر میں پیدائش مشتبہ ہو گئی ہو۔ کہہ دیجئے کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی تمام چیزوں کا خالق ہے وہ اکیلا ہے اور زبردست غالب ہے۔"O---۳۰۔"اسی طرح ہم نے آپ کو اس امت میں بھیجا ہے جس سے پہلے بہت سی امتیں گزر چکی ہیں کہ آپ انہیں ہماری طرف سے جو وحی آپ پر اتری ہے پڑھ کر سنائیے۔ یہ اللہ تعالیٰ رحمٰن کے منکر ہیں۔ آپ کہہ دیجئے کہ میرا پالنے والا تو وہی ہے اس کے سوا درحقیقت کوئی بھی لائق عبادت نہیں اسی پر میرا بھروسہ ہے اور اسی کی جانب میرا رجوع ہے۔"O

(**سورۃ ابراہیم ۱۴**)---۴۸۔"جس دن زمین اس زمین کے سوا اور ہی بدل دی جائے گی اور آسمان بھی۔ اور سب کے سب اللہ واحد غلبے والے کے روبرو ہوں گے۔"O---۵۲۔"یہ قرآن تمام لوگوں کے لیے اطلاع نامہ ہے کہ اس کے ذریعہ سے وہ ہوشیار کر دیئے جائیں اور بخوبی معلوم کر لیں کہ اللہ تعالیٰ ایک ہی معبود ہے اور تاکہ عقلمند لوگ سوچ سمجھ لیں۔"O

(**سورۃ النحل ۱۶**)---۲۲۔"تم سب کا معبود صرف اللہ تعالیٰ اکیلا ہے اور آخرت پر ایمان نہ رکھنے والوں کے دل منکر ہیں اور وہ خود تکبر سے بھرے ہوتے ہیں۔"O---۵۱۔"اللہ تعالیٰ ارشاد فرما چکا ہے کہ دو معبود نہ بناؤ۔ معبود تو صرف وہی اکیلا ہے۔ پس تم سب صرف میرا ہی ڈر خوف رکھو۔"O---۵۳۔ "تمہارے پاس جتنی بھی نعمتیں ہیں سب اسی کی دی ہوئی ہیں۔ اب بھی جب تمہیں کوئی مصیبت پیش آجائے تو اسی کی طرف نالہ و فریاد کرتے ہو۔"O---

Marfat.com

[جب سب نعمتوں کا دینے والا صرف ایک اللہ ہے تو پھر عبادت کسی اور کی کیوں؟ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ایک ہونے کا عقیدہ قلب و وجدان کی گہرائیوں میں راسخ ہے جو اس وقت ابھر کر سامنے آ جاتا ہے جب ہر طرف سے مایوسی کے بادل گھرے ہو جاتے ہیں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ بنی اسرائیل ۱۷**)---۴۵۔ ''تو جب قرآن پڑھتا ہے ہم تیرے اور ان لوگوں کے درمیان جو آخرت پر یقین نہیں رکھتے ایک پوشیدہ حجاب ڈال دیتے ہیں۔" O---۴۶۔ ''اور ان کے دلوں پر ہم نے پردے ڈال دیئے ہیں کہ وہ اسے سمجھیں اور ان کے کانوں میں بوجھ اور جب تو صرف اللہ ہی کا ذکر اس کی توحید کے ساتھ، اس قرآن میں کرتا ہے تو وہ روگردانی کرتے پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑے ہوتے ہیں۔" O

(**سورۃ الکہف ۱۸**)---۱۱۰۔ "آپ کہہ دیجئے کہ میں تو تم جیسا ہی ایک انسان ہوں۔ (ہاں) میری جانب وحی کی جاتی ہے کہ سب کا معبود صرف ایک ہی معبود ہے، تو جسے بھی اپنے پروردگار سے ملنے کی آرزو ہو اسے چاہیئے کہ نیک اعمال کرے اور اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو بھی شریک نہ کرے۔" O (تفسیر کیلئے باب ۱۱، مضمون: اعمال)

(**سورۃ مریم ۱۹**)---۳۶۔ "میرا اور تم سب کا پروردگار صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے تم سب اسی کی عبادت کرو، یہی سیدھی راہ ہے۔" O

(**سورۃ الانبیاء ۲۱**)---۱۰۸۔ " کہہ دیجئے! میرے پاس تو بس وحی کی جاتی ہے کہ تم سب کا معبود ایک ہی ہے، تو کیا تم بھی اس کی فرمانبرداری کرنے والے ہو؟؟" O

(**سورۃ الحج ۲۲**)---۳۱۔ "اللہ کی توحید کو مانتے ہوئے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتے ہوئے۔ سنو! اللہ کے ساتھ شریک کرنے والا گویا آسمان سے گر پڑا اب یا تو اسے پرندے اچک لے جائیں گے یا ہوا کسی دور دراز کی جگہ پھینک دے گی۔" O---۳۴۔ "اور ہر امت کے لیے ہم نے قربانی کے طریقے مقرر فرمائے ہیں تاکہ وہ ان چوپائے جانوروں پر اللہ کا نام لیں جو اللہ نے انہیں دے رکھے ہیں۔ سمجھ لو کہ تم سب کا معبود برحق صرف ایک ہی ہے تم اسی کے تابع فرمان ہو جاؤ عاجزی کرنے والوں کو خوشخبری سنا دیجئے!" O

(**سورۃ المومنون ۲۳**)---۹۱۔ "نہ تو اللہ نے کسی کو بیٹا بنایا اور نہ اس کے ساتھ اور کوئی معبود ہے، ورنہ ہر معبود اپنی مخلوق کو لیے لیے پھرتا اور ہر ایک دوسرے پر چڑھ دوڑتا۔ جو اوصاف یہ بتلاتے ہیں ان سے اللہ پاک (اور بے نیاز) ہے۔" O---۱۱۶۔ "اللہ تعالیٰ سچا بادشاہ ہے وہ بڑی بلندی والا ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی بزرگ عرش کا مالک ہے۔" O

(**سورۃ العنکبوت ۲۹**)---۴۶۔ "اور اہل کتاب کے ساتھ بحث و مباحثہ نہ کرو مگر اس طریقہ پر جو عمدہ ہو، مگر ان کے ساتھ جو ان میں ظالم ہیں اور صاف اعلان کر دو کہ ہمارا تو اس کتاب پر بھی ایمان ہے جو ہم پر اتاری گئی ہے اور اس پر بھی جو تم پر اتاری گئی، ہمارا تمہارا معبود ایک ہی ہے۔ ہم سب اسی کے حکم بردار ہیں۔" O

(**سورۃ الصّٰفّٰت ۳۷**) یقیناً تم سب کا معبود ایک ہی ہے۔" O---[فرشتوں کے ان تین مقدس گروہوں کی قسمیں اٹھانے کے بعد بتایا کہ تمہارا خدا وحدہ لا شریک لہ ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

(**سورۃ ص ۳۸**)---۵۔ "کیا اس نے اتنے سارے معبودوں کا ایک ہی معبود کر دیا واقعی یہ بہت ہی عجیب بات ہے۔" O---[یعنی ایک ہی اللہ تعالیٰ ساری کائنات کا نظام چلانے والا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اسی طرح عبادت اور نذر و نیاز کا مستحق بھی وہی ایک ہے؟ یہ ان کے لیے تعجب انگیز بات تھی۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۶۵۔ "کہہ دیجئے! کہ میں تو صرف خبردار کرنے والا ہوں اور بجز اللہ تعالیٰ واحد غالب کے اور کوئی لائق عبادت نہیں۔" O

(**سورۃ الزمر ۳۹**)---۴۔ "اگر اللہ تعالیٰ کا ارادہ اولاد ہی کا ہوتا تو اپنی مخلوق میں سے جسے چاہتا چن لیتا۔ (لیکن) وہ تو پاک ہے، وہ وہی اللہ تعالیٰ ہے یگانہ اور قوت والا۔" O---۴۵۔ "جب اللہ اکیلے کا ذکر کیا جائے تو ان لوگوں کے دل نفرت کرنے لگتے ہیں جو آخرت کا یقین نہیں رکھتے اور جب اس کے سوا (اوروں کا) ذکر کیا جائے تو ان کے دل کھل کر خوش ہو جاتے ہیں۔" O

(**سورۃ المومن ۴۰**)---۱۲۔ "یہ (عذاب) تمہیں اس لیے ہے کہ جب صرف اکیلے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا تو تم انکار کر جاتے تھے اور اگر اس کے ساتھ کسی کو شریک کیا جاتا تھا تو تم مان لیتے تھے پس اب فیصلہ اللہ تعالیٰ بلند و بزرگ ہی کا ہے۔" O---[یہ ان کے جہنم سے نہ نکالے جانے کا سبب بیان فرمایا کہ تم دنیا میں اللہ کی توحید کے منکر تھے اور شرک تمہیں مرغوب تھا، اس لیے اب جہنم کے دائمی عذاب کے سوا تمہارے لیے کچھ نہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ حم السجدۃ ۴۱**)---۶۔ "آپ فرما دیجئے میں انسان ہی ہوں (بظاہر) تمہاری مانند۔ (البتہ) وحی کی جاتی ہے میری طرف کہ تمہارا معبود خداوند یکتا ہی ہے پس متوجہ ہو جاؤ اس کی طرف اور مغفرت طلب کرو اس سے۔ اور ہلاکت ہے مشرکوں کیلئے۔" O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: بہرے گونگے)---۳۰۔"

Marfat.com

(واقعی) جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے پھر اسی پر قائم رہے ان کے پاس فرشتے (یہ کہتے ہوئے) آتے ہیں کہ تم کچھ بھی اندیشہ اور غم نہ کرو (بلکہ) اس جنت کی بشارت سن لو جس کا تم وعدہ دیئے گئے ہو۔" O

(**سورۃ الاخلاص ۱۱۲**) ---۱۔ ''(اے حبیب!) فرما دیجئے وہ اللہ ہے یکتا۔'' O --- [اگر آپ اقوام عالم کے مذہبی عقائد کا مطالعہ کریں تو آپ ششدر ہو کر رہ جائیں گے خالق کائنات کے بارے میں بھانت بھانت کی بولیاں سن کر آپ کا دماغ چکرانے لگے گا اور دل ڈوبنے لگے گا بعض نے تو کسی خدا کو ماننے ہی سے انکار کر دیا ہے ان کے نزدیک یہ جہان رنگ و بو اتفاقاً محض بطور حادثہ پیدا ہو گیا ہے کسی کی حکمت، کسی کے علم، کی قدرت کا اس میں ذرا دخل نہیں یہ چرخ نیلوفری، یہ کرۂ زمین، اس میں فلک بوس پہاڑ، ان میں اُبلتے ہوئے چشمے، رواں دواں ندیاں، ان کے دامن میں رنگین مہکتے پھول اور چبھتے ہوئے کانٹے، شبنم کے قطرے اور سمندروں کی بیکرانیاں خود بخود ظہور پذیر ہو گئیں۔ نیلگوں فضا میں ان گنت ستاروں کے چراغ خود ہی روشن ہو گئے آفتاب و ماہتاب کی تابانیاں کسی خالق کی ندرت تخلیق کا کرشمہ نہیں۔ بعض اقوام ایک خدا کی قائل تھیں، مگر ایسا خالق جو علم و حکمت اور قوت تدبر سے یکسر عاری ہے بعض نے دو اور بعض نے ان گنت خدا بنا ڈالے ان خداؤں کے معاشقوں کی داستانیں بڑی اخلاق سوز ہیں، ان میں رقابت کی آگ بھی بھڑکی انہوں نے ایک دوسرے کی بیویوں کو اغوا تک کیا ان سے بد معاشی سے بھی باز نہ آئے۔ ان کے درمیان خونریز جنگیں بھی ہوئیں ان کی اولاد بھی پیدا ہوئی غرضیکہ اس سلسلے میں بد تمیزی کا وہ طوفان برپا ہے کہ الامان والحفیظ۔ لطف یہ ہے کہ ان خرافات کو ماننے والے، ان پر ایمان رکھنے والے، بڑے جوش و خروش سے ان کا پرچار کرنے والے، معمولی قسم کے آدمی نہ تھے۔ ان میں فلاسفر بھی تھے، منطقی بھی، ان میں چوٹی کے سائنس دان بھی تھے اور ریاضی دان بھی، کشور فصاحت کے تاجدار بھی تھے اور نغز گو شاعر بھی، دانشوروں، عقل و فہم کے مجسموں، مذہبی رہنماؤں اور سیاسی قائدوں اور بے نظیر فاتحوں کا ایک جم غفیر ٹھاٹھیں مارتا ہوا نظر آتا ہے، ہند، چین، روم، یونان اور مصر جہاں تہذیب و تمدن کے چراغ روشن تھے، یہ کیفیت وہاں کی تھی۔ اللہ تعالیٰ کا حبیب، توحید کا علمبردار، دعوت حق کا مبلغ اعظم، سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس ملک میں تشریف لائے وہاں تو سونے، تانبے، فولاد، پتھر اور لکڑی کے بے شمار خداؤں کی خدائی کا ڈنکا بج رہا تھا۔ جب اس ہادی برحق نے صفا کی چوٹی پر کھڑے ہو کر قولو لا الٰہ الا اللہ کا اعلان کیا تو لوگوں کے ذہنوں میں کھلبلی مچ گئی سوالات و استفسارات کا ایک سیلاب امڈ آیا۔ فرمائشوں پر فرمائشیں ہونے لگیں کوئی کہتا انسب لنا ربک۔ ذرا اپنے رب کا نسب نامہ تو بیان فرمائیے۔ آخر آپ کے رب کا کیا مادہ ہے؟ کوئی بے تابی سے پوچھ رہا ہوتا کہ آپ کے رب کی خوراک کیا ہے؟ جس نے تنہا اپنے کاندھوں پر کائنات کی تخلیق اور تدبیر کا بار گراں اٹھایا ہوا ہے، وہ کھاتا کیا ہے؟ ان کے ذہنوں کی تنگ دامانی اور ان کے افکار کی کجی عجیب و غریب سوالات کے پیکر میں ظاہر ہو رہی تھی اس اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ سورۃ مبارکہ نازل کی اور اس کی چند آیتوں میں گمراہی کی انگنت صورتوں کا قلع قمع کر دیا۔ حکم قل ھو اللہ احد یعنی آپ ان پوچھنے والوں کو بتا دیجئے کہ جس معبود کی طرف میں تمہیں بلا رہا ہوں، جس کی حریم ناز تک میں تمہیں لے جانا چاہتا ہوں، وہ تمہارے اندھے، بہرے بتوں کی طرح پتھر، تانبے، لکڑی کا بنا ہوا نہیں ہے وہ اللہ ہے جو احد ہے، جو یکتا ہے احد: اس ایک کو کہتے ہیں جس کا دوسرا نہ ہو نہ ذات میں، نہ صفات میں، نہ کمالات میں، اس اعلان کے ہوتے ہی سونے، چاندی، لوہے، تانبے، پتھر، لکڑی کے بنے ہوئے جو معبود صدیوں سے خدائی کی مسند پر بڑے کروفر سے براجمان تھے منہ کے بل زمین پر اوندھے گر پڑے۔ (از تفسیر ا ضیاء القرآن)] ---۲۔ ''اللہ صمد ہے۔'' O --- [یعنی سب اس کے محتاج ہیں، وہ کسی کا محتاج نہیں۔ (از تفسیر ۲ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۳۔ ''نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ وہ جنا گیا۔'' O --- [صرف جاہل اور غیر متمدن اقوام ہی اللہ تعالیٰ کی اولاد تسلیم نہیں کرتی تھیں، بلکہ اس گمراہی میں وہ قومیں بھی بری طرح مبتلا تھیں جو انبیاء و رسل پر ایمان لے آئی تھیں اور جن کے پاس آسمانی کتب موجود تھیں اگر عرب کے جاہل مشرک، فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں کہا کرتے، تو یہودی موسیٰ علیہ السلام کی امت اور تورات کے حامل حضرت عزیر علیہ السلام کو خدا کا فرزند کہتے اور عیسائی یسوع مسیح پسر مریم کو بڑے طمطراق سے اللہ تعالیٰ کا بیٹا کہا کرتے۔ اس آیت نے ان کے ان باطل تصورات کو مٹا کر رکھ دیا۔ فرمایا نہ اس کا کوئی بیٹا ہے اور نہ وہ کسی کا بیٹا ہے۔ یہ تو فانی اور حادث اشیاء کی خصوصیتیں ہیں میرا پروردگار لم یزل لایزال ہے، فنا و حدوث سے منزہ اور پاک ہے انسانوں کی طرح وہ بیٹیوں کا محتاج نہیں، ساری مخلوق، چھوٹی اور بڑی، عزیز اور حقیر جسکے سامنے بندگی کا پٹہ گلے میں ڈالے سر جھکائے کھڑی ہو اس کو کیا ضرورت ہے کہ کسی کو اپنا بیٹا بنائے۔ (از تفسیر ۳ ضیاء القرآن)] ---۴۔ ''اور نہ ہی اس کا کوئی ہمسر ہے۔'' O --- [کفو کہتے ہیں ہمسر کو جو قدرت، علم، حکمت اور دیگر صفات میں ہم پلہ اور ہم پایہ ہو اس جہان میں ایسی کوئی چیز نہیں جو کسی پہلو، کسی جہت اور کسی انداز سے اللہ تعالیٰ کی ہمسری کا دعویٰ کر سکے۔ سب اس کے بندے ہیں، اس کی مخلوق ہیں، اس کے حضور سجدہ ریز ہیں، اس کے ہر حکم کے سامنے طوعاً یا کرہاً سر تسلیم خم کیے ہوئے ہیں۔ (از تفسیر ۴ ضیاء القرآن)]

Marfat.com

اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رُعب

(سورۃ الحشر ۵۹)---۲۔"وہی ہے جس نے اہل کتاب میں سے کافروں کو ان کے گھروں سے پہلے حشر کے وقت نکالا' تمہارا گمان (بھی) نہ تھا کہ وہ نکلیں گے اور وہ خود (بھی) سمجھ رہے تھے کہ ان کے (سنگین) قلعے انہیں اللہ تعالیٰ (کے عذاب) سے بچالیں گے پس ان پر اللہ تعالیٰ (کا عذاب) ایسی جگہ سے آپڑا کہ انہیں گمان بھی نہ تھا اور ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے رعب ڈال دیا وہ اپنے گھروں کو اپنے ہی ہاتھوں اجاڑ رہے تھے اور مسلمانوں کے ہاتھوں (برباد کروا رہے تھے) پس اے آنکھوں والو! عبرت حاصل کرو"O---[اس رعب کی وجہ سے ہی انہوں نے جلاوطنی پر آمادگی کا اظہار کیا' ورنہ عبداللہ بن ابی (رئیس المنافقین) اور دیگر لوگوں نے انہیں پیغامات بھیجے تھے کہ تم مسلمانوں کے سامنے جھکنا نہیں' ہم تمہارے ساتھ ہیں- علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خصوصی وصف عطا فرمایا تھا کہ دشمن ایک مہینے کی مسافت پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مرعوب ہو جاتا تھا- اس لیے سخت دہشت اور گھبراہٹ ان پر طاری ہوگئی- اور تمام تر اسباب و وسائل کے باوجود انہوں نے ہتھیار ڈال دیئے اور صرف یہ شرط مسلمانوں سے منوائی کہ جتنا سامان وہ لاد کر لے جاسکتے ہیں انہیں لے جانے کی اجازت ہو' چنانچہ اس اجازت کی وجہ سے انہوں نے اپنے گھروں کے دروازے اور شہتیر تک اکھیڑ ڈالے تاکہ انہیں اپنے ساتھ لے جائیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت

(سورۃ آل عمران ۳)---۳۲۔" کہہ دو! اطاعت کرو اللہ تعالیٰ کی اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر اگر وہ منہ موڑیں (تو وہ کافر ہیں) اور بیشک اللہ نہیں پسند کرتا کافروں کو-"O

(سورۃ النساء ۴)---۱۳ا۔"یہ حدیں (مقرر کردہ) ہیں اللہ کی۔ اور جو اطاعت کرے گا اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی داخل کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو ایسی جنتوں میں کہ بہتی ہیں ان کے نیچے نہریں، سدا رہیں گے ایسے لوگ ان میں اور یہی ہے عظیم کامیابی-"O---۵۹۔"اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ تعالیٰ کی اور اطاعت کرو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اور صاحبان اقتدار و اختیار کی جو تم میں سے ہوں پھر اگر جھگڑا ہو جائے تمہارے درمیان کسی معاملہ میں تو پھیر دو اسے (فیصلے کے لئے) اللہ کی طرف اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اگر تم (واقعی) ایمان رکھتے ہو اللہ پر اور روز آخرت پر۔ یہی طریقہ کار ہے بہتر اور بہت اچھا انجام کے اعتبار سے-"O---۶۴۔"ہم نے ہر ہر رسول کو صرف اسی لئے بھیجا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کی فرمانبرداری کی جائے اور اگر یہ لوگ جب انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا، تیرے پاس آجاتے اور اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتے اور رسول بھی ان کے لئے استغفار کرتے، تو یقیناً یہ لوگ اللہ تعالیٰ کو معاف کرنے والا مہربان پاتے-"O---۶۹۔"اور جس نے اطاعت کی اللہ کی اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سو یہی ہیں جو (ہوں گے) ساتھ ان لوگوں کے کہ انعام کیا ہے اللہ نے ان پر یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین کے اور بہت اچھے ہیں یہ لوگ بطور رفیق-"O---[اللہ و رسول کی اطاعت کا صلہ بتایا جا رہا ہے اس لیے حدیث میں آتا ہے "آدمی انہی کے ساتھ ہوگا جن سے اس کو محبت ہوگی" حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "صحابہ رضی اللہ عنہم کو جتنی خوشی اس فرمان رسول سن کر ہوئی اتنی کبھی نہیں ہوئی۔" کیونکہ وہ جنت میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفاقت پسند کرتے تھے۔ اس کی شان نزول کی روایات میں بتایا گیا ہے کہ بعض صحابہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے گا اور ہمیں اس سے فروتر مقام ہی ملے گا اور یوں ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس صحبت و رفاقت اور دیدار سے محروم رہیں گے جو ہمیں دنیا میں حاصل ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتار کر ان کی تسلی کا سامان فرمایا۔ (از شاہ فہد تفسیر نمبر ۲)]---۷۰۔"یہ ہے فضل خاص اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور بس کافی ہے اللہ سب کچھ جاننے والا-"O

(سورۃ المائدہ ۵)---۹۲۔"اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو اور بچتے رہو۔ لیکن اگر تم نے منہ موڑ لیا تو جان لو کہ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمے تو صرف صاف صاف پیغام پہنچا دینا ہی ہے-"O

(سورۃ الانفال ۸)---۱۔"تجھ سے مال غنیمت کے متعلق پوچھتے ہیں۔ کہو، مال غنیمت اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ سو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور آپس میں صلح رکھو اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو اگر تم مومن ہو-"O---۲۰۔"اے ایمان والو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو اور حکم سن کر اس سے منہ نہ موڑو-"O---۲۴۔"اے ایمان والو! اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم مانو جب وہ تمہیں اس بات کی طرف بلائے جو تمہیں زندگی بخشتی ہے اور جان لو اللہ آدمی اور اس کے دل کے درمیان حائل ہے۔ اور یہ کہ اسی کی طرف تم اکٹھے کیے جاؤ گے-"O---۴۶۔"اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کہنا مانو اور آپس [illegible]"O---

Marfat.com

میں جھگڑا نہ کرو ورنہ تم حوصلہ ہار جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی اور صبر کرو کہ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔"O

(**سورۃ التوبہ ۹**) ---۷۱۔ "اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے رفیق ہیں۔ وہ پسندیدہ باتوں کی تلقین کرتے ہیں۔ ناپسندیدہ باتوں سے منع کرتے ہیں۔ نماز قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرتے ہیں۔ ان ہی لوگوں پر اللہ رحم کرے گا۔ اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے۔"O---۹۱۔ "کمزوروں پر گناہ نہیں اور نہ بیماروں پر ہے اور نہ ان پر ہے جو خرچ کرنے کے لئے کچھ نہیں پاتے۔ جب وہ اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ سے خیر خواہی کرتے ہوں۔ نیک کام کرنے والوں پر کوئی الزام نہیں اور اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔"O

(**سورۃ الرعد ۱۳**) ---۱۸۔ "جن لوگوں نے اپنے رب کے حکم کی بجا آوری کی ان کے لئے بھلائی ہے۔"O

(**سورۃ النحل ۱۶**) ---۸۷۔ "اس دن وہ سب (عاجز ہو کر) اللہ تعالیٰ کے سامنے اطاعت کا اقرار پیش کریں گے اور جو بہتان بازی کیا کرتے تھے، وہ سب ان سے گم ہو جائے گی۔"O---۱۲۰۔ "بیشک ابراہیمؑ پیشوا اور اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار اور یکطرفہ مخلص تھے۔ وہ مشرکوں میں نہ تھے۔"

(**سورۃ النور ۲۴**) ---۵۴۔ "کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم مانو، رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرو، پھر بھی اگر تم نے روگردانی کی تو رسول کے ذمے تو صرف وہی ہے جو اس پر لازم کر دیا گیا ہے اور تم پر اس کی جوابدہی ہے جو تم پر رکھا گیا ہے۔ ہدایت تو تمہیں اسی وقت ملے گی جب رسول کی ماتحتی کرو۔ سنو رسول کے ذمے تو صرف صاف طور پر پہنچا دینا ہے۔"O---[کوئی اس کی دعوت کو مانے یا نہ مانے جس طرح دوسرے مقام پر فرمایا "اے پیغمبر! تیرا کام صرف (ہمارے احکام) پہنچا دینا ہے (کوئی مانتا ہے یا نہیں) یہ حساب ہماری ذمہ داری ہے"۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]---۵۶۔ "نماز کی پابندی کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ تعالیٰ کے رسول کی فرمانبرداری میں لگے رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔"O---[یہ گویا مسلمانوں کو تاکید کی گئی کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور مدد حاصل کرنے کا طریقہ یہی ہے جس پر چل کر صحابہ کرام کو یہ رحمت اور مدد حاصل ہوئی۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(**سورۃ الاحزاب ۳۳**) ---۶۶۔ "اس دن ان کے چہرے آگ میں الٹ پلٹ کیے جائیں گے۔ (حسرت و افسوس سے) کہیں گے کہ کاش ہم اللہ تعالیٰ اور رسول کی اطاعت کرتے۔"O---۷۰۔ "اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سیدھی سیدھی (سچی) باتیں کیا کرو۔"O---۷۱۔ "تا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے کام سنوار دے اور تمہارے گناہ معاف فرما دے اور جو بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی تابعداری کرے گا اس نے بڑی مراد پالی۔"O

(**سورۃ الزمر ۳۹**) ---۳۔ "خبردار! اللہ تعالیٰ ہی کے لیے خالص عبادت کرنا ہے اور جن لوگوں نے اس کے سوا اولیاء بنا رکھے ہیں (اور کہتے ہیں) کہ ہم ان کی عبادت صرف اس لیے کرتے ہیں کہ یہ (بزرگ) اللہ تعالیٰ کی نزدیکی کے مرتبہ تک ہماری رسائی کرا دیں، یہ لوگ جس بارے میں اختلاف کر رہے ہیں اس کا (سچا) فیصلہ اللہ تعالیٰ (خود) کرے گا۔ جھوٹے اور ناشکرے (لوگوں) کو اللہ تعالیٰ راہ نہیں دکھاتا۔"O---[بعض صاحبان حصول دعا کے لیے اولیاء کرام کی خدمت میں حاضری کو بھی اسی ضمن میں شمار کرتے ہیں اور حاضر ہونے والوں پر بڑی بے رحمی سے شرک کا الزام لگاتے ہیں، وہ خود ہی انصاف فرمادیں کہ جب کوئی مسلمان کسی ولی یا بزرگ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے اور دعا کے لیے عرض کرتا ہے تو کیا وہ ان کی عبادت کر رہا ہوتا ہے۔ العیاذ باللہ۔ اگر صرف طلب دعا کے لیے بھی کسی کے پاس جانا عبادت اور شرک ہے تو ان صاحبان کا صحابہ کرام کے متعلق کیا فتویٰ ہے جو حضور سرورِ عالم رحمت مجسم ﷺ کی خدمت اقدس و اطہر میں کبھی بارش کے نزول کے لیے، کبھی بارش کے رکنے کے لیے، کبھی بیماری سے شفایاب ہونے کے لیے، کبھی دیگر مقاصد کے لیے حاضر ہوتے اور دعا کے لیے عرض کرتے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام دعا کے لیے دستِ مبارک بارگاہِ الٰہی میں اٹھاتے تو مشکلیں آسان ہو جاتیں۔ لاعلاج مریض شفایاب ہو جاتے، طویل خشک سالی کے بعد آنِ واحد میں گھنگھور گھٹائیں برسنے لگتیں اور برستے ہی چلی جاتیں۔ ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ اس بات پر محکم یقین رکھے کہ اللہ تعالیٰ کے بغیر کسی کی عبادت کفر ہے۔ شرک بے گمراہی ہے اور ابدی عذاب کا موجب ہے اور ان بے رحم مفتیوں سے بھی مؤدبانہ التماس ہے کہ وہ شمع توحید کے پروانوں پر شرک کی جھوٹی تہمت لگانے کا شغل ترک کریں اور کوئی مفید مشغلہ اختیار فرمادیں۔ جس سے انہیں بھی فائدہ ہو اور ان کی قوم کا بھی بھلا ہو۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]---[یہ اسی اخلاص عبادت کی تاکید ہے جس کا حکم اس سے پہلی آیت میں ہے کہ عبادت و اطاعت صرف ایک اللہ ہی کا حق ہے نہ اس کی عبادت میں کسی کو شریک کرنا جائز ہے۔ نہ اطاعت ہی کا اس کے علاوہ کوئی حق دار ہے۔ البتہ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کو چونکہ خود اللہ تعالیٰ نے اپنی ہی اطاعت قرار دیا ہے اس لیے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت اللہ تعالیٰ ہی کی اطاعت ہے، کسی غیر کی نہیں۔ تاہم عبادت میں یہ بات بھی نہیں۔ اس لیے عبادت اللہ تعالیٰ کے سوا کسی بڑے سے بڑے رسول کی بھی جائز نہیں ہے۔ چہ جائیکہ عام افراد و اشخاص کی جنہیں لوگوں نے اپنے طور پر خدائی اختیارات کا حامل قرار دے رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر کوئی دلیل نہیں ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]---۵۴۔ "تم (سب) اپنے پروردگار کی طرف جھک پڑو اور اس کی حکم برداری کیے جاؤ اس سے قبل کہ تمہارے پاس عذاب آجائے اور پھر تمہاری مدد نہ کی جائے۔"O

(**سورۃ الشوریٰ ۴۲**) ---۳۷۔ "اور کبیرہ گناہوں سے اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں اور غصے کے وقت (بھی) معاف کر دیتے ہیں۔"O---۳۸۔ "اور

Marfat.com

اپنے رب کے فرمان کو قبول کرتے ہیں اور نماز کی پابندی کرتے ہیں اور ان کا (ہر) کام آپس کے مشورے سے ہوتا ہے اور جو ہم نے انہیں دے رکھا ہے اس میں سے (ہمارے نام پر) دیتے ہیں۔'' O ---[یعنی اس کے حکم کی اطاعت اُس کے رسول کا اتباع اور اس کے زواجر سے اجتناب کرتے ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)] ---۳۹۔ ''اور جب ان پر ظلم (و زیادتی) ہو تو وہ صرف بدلہ لے لیتے ہیں۔'' O ---[یعنی بدلہ لینے سے وہ عاجز نہیں ہیں اگر بدلہ لینا چاہیں تو لے سکتے ہیں تاہم قدرت کے باوجود وہ معافی کو ترجیح دیتے ہیں جیسے نبی کریم ﷺ نے فتح مکہ والے دن اپنے خون کے پیاسوں کے لیے عفو عام کا اعلان فرمایا' حدیبیہ میں آپ نے ان ۸۰ آدمیوں کو معاف فرما دیا' جنہوں نے آپ کے خلاف سازش تیار کی تھی' لبید بن عاصم یہودی سے بدلہ نہیں لیا جس نے آپ پر جادو کیا تھا' اس یہودیہ عورت کو آپ نے کچھ نہیں کہا جس نے آپ کے کھانے میں زہر ملا دیا تھا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(**سورۃ محمد** ۴۷) ---۳۳۔ ''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور رسول کا کہا مانو اور اپنے اعمال کو غارت نہ کرو۔'' O ---۳۸۔ ''خبردار! تم وہ لوگ ہو کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کے لیے بلائے جاتے ہو تو تم میں سے بعض بخیلی کرنے لگتے ہیں اور جو بخل کرتا ہے وہ تو دراصل اپنی جان سے بخیلی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ غنی ہے اور تم فقیر (اور محتاج) ہو اور اگر تم روگردان ہو جاؤ تو وہ تمہارے بدلے تمہارے سوا اور لوگوں کو لائے گا جو پھر تم جیسے نہ ہوں گے۔'' O ---[بلکہ تم سے زیادہ اللہ اور رسول کے اطاعت گزار اور اللہ کی راہ میں خوب خرچ کرنے والے ہوں گے۔ نبی کریم ﷺ سے اس کی بابت پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کندھے پر ہاتھ مبارک رکھ کر فرمایا ''اس سے مراد یہ اور اس کی قوم ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' اگر ایمان ثریا (ستارے) کے ساتھ بھی لٹکا ہوا ہو تو اس کو فارس کے کچھ لوگ حاصل کر لیں گے''۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(**سورۃ الحجرات** ۴۹) ---۱۵۔ ''مومن تو وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول ﷺ پر (پکا) ایمان لائیں پھر شک و شبہ نہ کریں اور اپنے مالوں سے اور اپنی جانوں سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے رہیں' (اپنے دعویٰ ایمان میں) یہی سچے اور راست گو ہیں۔'' O

(**سورۃ المجادلۃ** ۵۸) ---۱۳۔ ''کیا تم اپنی سرگوشی سے پہلے صدقہ نکالنے سے ڈر گئے؟ پس جب تم نے یہ نہ کیا اور اللہ تعالیٰ نے بھی تمہیں معاف فرما دیا تو اب (بخوبی) نمازوں کو قائم رکھو زکوٰۃ دیتے رہا کرو اور اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی تابعداری کرتے رہو۔ تم جو کچھ کرتے ہو اس (سب) سے اللہ تعالیٰ (خوب) خبردار ہے۔'' O ---[یعنی فرائض و احکام کی پابندی' اس صدقے کا بدل بن جائے گی' جسے اللہ تعالیٰ نے تمہاری تکلیف کے لیے معاف فرما دیا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

اللہ اور رسول ﷺ کی جماعت، حزب اللہ والرسول ﷺ

(**سورۃ البقرۃ** ۲) ---۲۵۶۔ ''دین کے بارے میں کوئی زبردستی نہیں، ہدایت ضلالت سے روشن ہو چکی ہے، اس لئے جو شخص اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے معبودوں کا انکار کر کے اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اس نے مضبوط کڑے کو تھام لیا، جو کبھی نہ ٹوٹے گا اور اللہ تعالیٰ سننے والا، جاننے والا ہے۔'' O

(**سورۃ آل عمران** ۳) ---۱۰۱۔ ''(گو یہ ظاہر ہے کہ) تم کیسے کفر کر سکتے ہو؟ باوجودیکہ تم پر اللہ تعالیٰ کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں اور تم میں رسول اللہ ﷺ موجود ہیں۔ جو شخص اللہ تعالیٰ (کے دین) کو مضبوط تھام لے تو بلاشبہ اسے راہ راست دکھا دی گئی۔'' O (تفسیر کیلئے باب: ۴۰، ۱۴، مضمون: استقامت)

(**سورۃ النساء** ۴) ---۱۷۴۔ ''اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے سند اور دلیل آ پہنچی اور ہم نے تمہاری جانب واضح اور صاف نور اتار دیا۔'' O ---۱۷۵۔ ''پس جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور اسے مضبوط پکڑ لیا انہیں وہ عنقریب اپنی رحمت اور فضل میں لے لے گا اور انہیں اپنی طرف کی راہ راست دکھا دے گا۔'' O

(**سورۃ المائدۃ** ۵) ---۵۵۔ ''تمہارے ساتھی تو صرف اللہ تعالیٰ اس کا رسول ﷺ اور ایمان والے ہیں وہ جو نماز قائم کرتے ہیں زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور سر جھکائے رکھتے ہیں۔'' O ---۵۶۔ ''اور جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ اور ایمان والوں کو ساتھی بنائیں گے تو اللہ تعالیٰ کا وہ گروہ ہی غالب آنے والا ہے۔'' O

(**سورۃ الاعراف** ۷) ---۱۵۷۔ ''جو لوگ بے پڑھے نبی رسول ﷺ کی پیروی کرتے ہیں جسے وہ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں جو انہیں پسندیدہ باتوں کی تلقین کرتا ہے نا پسندیدہ باتوں سے منع کرتا ہے، پاکیزہ چیزوں کو ان کے لئے حلال کرتا ہے، گندی چیزوں کو ان پر حرام کرتا ہے اور ان کے بوجھ اور طوق جو ان پر چڑھے ہوئے اتروا تا ہے۔ ہاں! جو لوگ اس پر ایمان لائے اس کی حمایت کی اس کی مدد کی اور اس نور کے پیچھے چلے جو اس کے ساتھ نازل کیا گیا وہی کامیاب ہوں گے۔'' O ---۱۷۰۔ ''اور وہ لوگ جو کتاب خدا کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں بیشک ہم اصلاح

Marfat.com

کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتے۔''O

(سورۃ الحج ۲۲)---۷۸۔''اور اللہ کی راہ میں ویسا ہی جہاد کرو جیسے جہاد کا حق ہے۔اسی نے تمہیں برگزیدہ بنایا ہے اور تم پر دین کے بارے میں کوئی تنگی نہیں ڈالی' دین اپنے باپ ابراہیم (علیہ السلام) کا قائم رکھو' اسی اللہ نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے۔اس قرآن سے پہلے اور اس میں بھی تا کہ پیغمبر تم پر گواہ ہو جائے اور تم تمام لوگوں کے گواہ بن جاؤ۔پس تمہیں چاہیے کہ نمازیں قائم رکھو اور زکوٰۃ ادا کرتے رہو اور اللہ کو مضبوط تھام لو وہی تمہارا ولی اور مالک ہے۔پس کیا ہی اچھا مالک ہے اور کتنا ہی بہتر مددگار ہے۔''O

(سورۃ القصص ۲۸)---۳۵۔''اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم تیرے بھائی کے ساتھ تیرا بازو مضبوط کر دیں گے اور تم دونوں کو غلبہ دیں گے فرعونی تم تک پہنچ ہی نہ سکیں گے' بسبب ہماری نشانیوں کے' تم دونوں اور تمہاری تابعداری کرنے والے ہی غالب رہیں گے۔''O

(سورۃ لقمان ۳۱)---۲۲۔''اور جو (شخص) اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے تابع کر دے اور ہو بھی وہ نیکوکار یقیناً اس نے مضبوط کڑا تھام لیا' تمام کاموں کا انجام اللہ تعالیٰ کی طرف ہے۔''O

(سورۃ الصّٰفّٰت ۳۷)---۱۷۱۔''اور البتہ ہمارا وعدہ پہلے ہی اپنے رسولوں کے لیے صادر ہو چکا ہے۔''O---۱۷۲۔''کہ یقیناً وہ ہی مدد کیے جائیں گے۔''O---۱۷۳۔''اور ہمارا ہی لشکر غالب (اور برتر) رہے گا۔''O---۱۷۴۔''اب آپ کچھ دنوں تک ان سے منہ پھیر لیجیے۔''O---۱۷۵۔''اور انہیں دیکھتے رہیے' اور یہ بھی آگے چل کر دیکھ لیں گے۔''O[یعنی کچھ زیادہ مدت نہ گزرے گی کہ اپنی شکست اور آپ کی فتح کو یہ لوگ خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے۔یہ بات جس طرح فرمائی گئی تھی اُسی طرح پوری ہوئی۔ان آیات کے نزول پر بمشکل ۱۴۔۱۵ سال گزرے تھے کہ کفار مکہ نے اپنی آنکھوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فاتحانہ داخلہ اپنے شہر میں دیکھ لیا' اور پھر اس کے چند سال بعد انہی لوگوں نے یہ بھی دیکھ لیا کہ اسلام نہ صرف عرب پر' بلکہ روم و ایران کی عظیم سلطنتوں پر بھی غالب آ گیا۔(تفسیر از تفہیم القرآن)]

(سورۃ المؤمن ۴۰)---۵۱۔''یقیناً ہم اپنے رسولوں کی اور ایمان والوں کی مدد زندگانی دنیا میں بھی کریں گے اور اس دن بھی جب گواہی دینے والے کھڑے ہوں گے۔''O---۵۲۔''جس دن ظالموں کو ان کی (عذر) معذرت کچھ نفع نہ دے گی ان کے لیے لعنت ہی ہوگی اور ان کے لیے برا گھر ہوگا۔''O

(سورۃ المجادلۃ ۵۸)---۲۱۔''اللہ تعالیٰ لکھ چکا ہے کہ بیشک میں اور میرے پیغمبر غالب رہیں گے۔یقیناً اللہ تعالیٰ زور آور اور غالب ہے۔''O---۲۲۔ ''اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والوں کو آپ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرنے والوں سے محبت رکھتے ہوئے ہرگز نہ پائیں گے گو وہ ان کے باپ یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کے کنبہ (قبیلے) کے (عزیز) ہی کیوں نہ ہوں۔یہی لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کو لکھ دیا ہے اور جن کی تائید اپنی روح سے کی ہے اور جنہیں ان جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جہاں یہ ہمیشہ رہیں گے' اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہے اور یہ اللہ سے خوش ہیں یہ خدائی لشکر ہے' آگاہ رہو بیشک اللہ تعالیٰ کے گروہ والے ہی کامیاب لوگ ہیں۔''O

اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت

(سورۃ الانفال ۸)---۱۲۔''اس وقت کو یاد کرو جب کہ آپ کا رب فرشتوں کو حکم دیتا تھا کہ میں تمہارا ساتھی ہوں سو تم ایمان والوں کی ہمت بڑھاؤ میں ابھی کفار کے قلوب میں رعب ڈالے دیتا ہوں سو تم گردنوں پر مارو اور ان کے پور پور کو مارو۔O[یہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے ذریعے سے اور خاص اپنی طرف سے جس جس طریقے سے مسلمانوں کی بدر میں مدد فرمائی اس کا بیان ہے (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]---۱۳۔''یہ اس بات کی سزا ہے کہ انہوں نے اللہ کی اور اس کے رسول کی مخالفت کی اور جو اللہ کی اور اس کے رسول کی مخالفت کرتا ہے سو بیشک اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے۔O[(تفسیر کیلئے باب ۴، مضمون: مخالفت رسول صلی اللہ علیہ وسلم)]

(سورۃ التوبۃ ۹)---۶۳۔''کیا وہ نہیں جانتے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرتا ہے اس کے لئے دوزخ کی آگ ہو گی جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔یہی بڑی رسوائی ہے۔''O

(سورۃ المجادلۃ ۵۸)---۵۔''بیشک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ ذلیل کیے جائیں گے جیسے ان سے پہلے کے لوگ ذلیل کیے گئے تھے' اور بیشک ہم واضح آیتیں اتار چکے ہیں اور کافروں کے لیے تو ذلت والا عذاب ہے۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: اصول حکمرانی]---۶۔''جس دن اللہ تعالیٰ ان سب کو اٹھائے گا پھر انہیں ان کے کیے ہوئے عمل سے آگاہ فرمائے گا' جسے اللہ تعالیٰ نے شمار رکھا ہے اور جسے یہ بھول گئے تھے

Marfat.com

اور اللہ تعالیٰ ہر چیز سے واقف ہے۔" O---(تفسیر کے لیے باب ۱۱، مضمون: اعمال)---۲۰۔ "بیشک اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی جو لوگ مخالفت کرتے ہیں وہی لوگ سب سے زیادہ ذلیلوں میں ہیں۔" O---۲۲۔ "اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والوں کو آپ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرنے والوں سے محبت رکھتے ہوئے ہرگز نہ پائیں گے گو وہ ان کے باپ یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کے کنبہ (قبیلے) کے (عزیز) ہی کیوں نہ ہوں۔ یہی لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کو لکھ دیا ہے اور جن کی تائید اپنی روح سے کی ہے اور جنہیں ان جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جہاں یہ ہمیشہ رہیں گے، اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہے اور یہ اللہ سے خوش ہیں یہ خدائی لشکر ہے، آگاہ رہو بیشک اللہ تعالیٰ کے گروہ والے ہی کامیاب لوگ ہیں۔" O

(سورۃ الحشر ۵۹)---۴۔ "یہ اس لیے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی مخالفت کی اور جو بھی اللہ تعالیٰ کی مخالفت کرے گا تو اللہ تعالیٰ بھی سخت عذاب کرنے والا ہے۔" O

اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی

(سورۃ النساء ۴)---۱۴۔ "اور جو نافرمانی کرے گا اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تجاوز کرے گا اس کی (مقرر کردہ) حدوں سے، ڈالے گا اللہ تعالیٰ اس کو آگ میں، پڑا رہے گا وہ اس میں ہمیشہ اور اس کے لئے عذاب ہے رسوا کن۔" O---۱۱۵۔ "اور جس نے مخالفت کی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اس کے بعد بھی کہ کھل کر آ چکی ہے اس کے سامنے ہدایت اور چلا اہل ایمان کی راہ کے خلاف تو چلنے دیں گے ہم اس کو اسی (راستے) پر جدھر وہ مڑ گیا اور ڈالیں گے ہم اسے جہنم میں اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔" O

(سورۃ الانعام ۶)---۱۵۔ "آپ کہہ دیجئے کہ میں اگر اپنے رب کا کہنا نہ مانوں تو میں ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔" O

(سورۃ الانفال ۸)---۱۳۔ "یہ اس لئے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی اور کوئی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی سخت سزا دینے والا ہے۔" O

(سورۃ التوبہ ۹)---۲۴۔ "کہو! اگر تمہارے باپ، تمہارے بیٹے، تمہارے بھائی، تمہاری بیویاں، تمہاری برادری، مال جو تم نے کمائے ہیں، تجارت جس کے مندا پڑنے سے تم ڈرتے ہو اور گھر جنہیں تم پسند کرتے ہو، تمہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ پیارے ہیں تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا حکم جاری کرے اور اللہ نافرمان لوگوں کو راہ نہیں دکھاتا۔" O---۵۳۔ "کہہ دیجئے! خوشی سے خرچ کرو یا ناخوشی سے تم سے قبول نہیں کیا جائے گا کہ تم نافرمان لوگ ہو۔" O---۵۹۔ "مگر کاش! وہ اس پر جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیا خوش ہو جاتے اور کہتے، ہمیں اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے، ہمیں اللہ اپنے فضل سے اور دے گا اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی، ہم اللہ کی طرف توجہ کرتے ہیں۔ (مگر وہ تو اللہ تعالیٰ کے نافرمان تھے اس لئے انہوں نے ایسا نہیں کیا)" O---۶۲۔ "وہ تمہارے سامنے اللہ تعالیٰ کی قسمیں کھاتے ہیں تاکہ تمہیں راضی رکھیں۔ لیکن اگر وہ مومن ہیں تو اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ انہیں راضی رکھا جائے۔" O---۶۳۔ "کیا وہ نہیں جانتے کہ جو شخص اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرتا ہے اس کے لئے دوزخ کی آگ ہوگی جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔ یہی بری رسوائی ہے۔" O---۸۱۔ "پیچھے رہ جانے والے لوگ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے اپنے بیٹھ رہنے پر خوش ہوئے اور انہوں نے ناپسند کیا کہ اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کریں اور کہا گرمی میں مت نکلو۔ کہو، دوزخ کی آگ بہت ہی سخت گرم ہوگی۔ کاش! وہ سوچ سکتے۔" O---۸۳۔ "اب اگر اللہ تعالیٰ تجھے ان میں سے کسی گروہ کے پاس واپس لے جائے۔ پھر وہ تجھ سے نکلنے کی اجازت مانگیں تو کہنا، تم کبھی میرے ساتھ نہ نکلو گے اور کبھی میرے دشمن سے نہیں لڑو گے۔ تم پہلی بار بیٹھے رہنے پر خوش ہو گئے تھے۔ اب پیچھے بیٹھے رہنے والوں کے ساتھ بیٹھے رہو۔" O---۹۶۔ "جب تم ان کے پاس پلٹ کے جاؤ گے تو وہ تمہارے سامنے اللہ تعالیٰ کی قسمیں کھائیں گے۔ تاکہ تم ان سے کنارا کر لو۔ ہاں! تم ان سے کنارا ہی کر لو۔ بیشک وہ ناپاک ہیں اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ اس کے بدلے میں جو وہ کماتے تھے۔" O

(سورۃ یونس ۱۰)---۱۵۔ "اور جب انہیں ہماری واضح آیتیں سنائی جاتی ہیں تو وہ لوگ جو ہمیں ملنے کی توقع نہیں رکھتے، کہتے ہیں، اس کے علاوہ کوئی قرآن لے آ۔ یا اسے بدل دے۔ کہو! مجھے روا نہیں میں اسے اپنی طرف سے بدل دوں۔ میں تو صرف اس کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف وحی کیا جاتا ہے۔ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو میں ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔" O---۳۳۔ "اس طرح تیرے رب کی بات نافرمانوں کے بارے میں سچ ہو گئی ہے کہ وہ ایمان نہیں لائیں گے۔" O---۹۰۔ "اور ہم نے بنی اسرائیل کو سمندر کے پار کر دیا۔ پھر فرعون اور اس کے لشکر نے سرکشی کی اور دشمنی سے ان کا

Marfat.com

پیچھا کیا، یہاں تک کہ وہ غرق ہونے لگا تو بولا، میں ایمان لاتا ہوں کہ کوئی خدا نہیں سوائے اس کے جس پر بنی اسرائیل ایمان رکھتے ہیں اور میں فرمانبرداروں میں ہوتا ہوں۔'' O---۹۱۔ ''اب! مگر پہلے تو تو نے نافرمانی کی اور تو فسادیوں میں تھا۔'' O

(**سورۃ ھود ۱۱**)---۴۵۔ ''اور نوحؑ نے اپنے رب کو پکارا اور کہا میرے رب! میرا بیٹا میرے گھرانے میں سے ہے اور تیرا وعدہ سچا ہے اور تو حاکموں کا بڑا حاکم ہے۔'' O---۴۶۔ ''اس نے کہا نوحؑ! وہ تیرے گھرانے میں سے نہیں اس کا عمل نادرست تھا پس مجھ سے وہ نہ مانگ جس کا تجھے علم نہیں، میں تجھے نصیحت کرتا ہوں کہ تو کہیں نادانوں میں نہ ہو جائے۔'' O---۴۷۔ ''اس نے کہا میرے رب! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کہ تجھ سے وہ مانگوں جس کا مجھے علم نہیں، اور اگر تو نے مجھے نہ بخشا اور رحم نہ کیا تو میں نقصان اٹھانے والوں میں ہو جاؤں گا۔'' O---۵۸۔ ''اور جب ہمارا حکم آ پہنچا تو ہم نے اپنی رحمت سے ھودؑ کو اور ان کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے بچا لیا اور ہم نے انہیں سخت عذاب سے بچا لیا۔'' O---۵۹۔ ''اور یہ تھے عاد جنہوں نے اپنے رب کی نشانیوں کا انکار کیا، اور اس کے رسولوں کی نافرمانی کی، اور ہر جابر دشمن خدا کے حکم پر چل پڑے۔'' O---۶۰۔ ''اور ان کے پیچھے اس دُنیا میں اور روزِ قیامت کو لعنت لگا دی گئی۔ سنو! عاد نے اپنے رب کا انکار کیا۔ سنو! دور دفع ہوئی عاد، ھودؑ کی قوم۔'' O---۶۳۔ ''اس نے کہا اے میری قوم! کیا تم نے غور کیا کہ اگر میں اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل پر ہوا اور اس نے مجھے اپنی طرف سے رحمت عطا کی ہو تو اگر میں اس کی نافرمانی کروں تو کون مجھے اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں مدد دے گا۔'' O (یہ حضرت صالحؑ نے اپنی قوم ثمود کو کہا)---۶۷۔ ''اور ظالموں کو ایک چنگھاڑ نے آ پکڑا، سو وہ اپنے گھروں میں یوں اوندھے پڑے رہ گئے۔'' O---۶۸۔ ''گویا وہ کبھی وہاں بسے ہی نہ تھے، سنو! ثمود نے اپنے رب کا انکار کیا۔ سنو! دور دفع ہوئے ثمود۔'' O---۷۷۔ ''اور جب ہمارے فرشتے لوطؑ کے پاس پہنچے تو وہ ان کی وجہ سے پریشان ہوا، مگر ان کے سامنے بے بس تھا۔ وہ کہنے لگا، یہ تنگی کا دن ہے۔'' O---۷۸۔ ''اور اس کی قوم اس کے پاس بے اختیار بھاگتی ہوئی آئی اور اس سے پہلے وہ برے کام کیا کرتے تھے۔ اس نے کہا، اے میری قوم! یہ میری بیٹیاں ہیں جو تمہارے لئے بہت ہی پاکیزہ ہیں۔ سو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور مجھے میرے مہمانوں میں رسوا نہ کرو۔ کیا تم میں کوئی سمجھدار آدمی نہیں؟'' O---۷۹۔ ''وہ کہنے لگے، تو جانتا تو ہے کہ تیری بیٹیوں پر ہمارا کوئی حق نہیں اور تو یقیناً جانتا ہے جو ہم چاہتے ہیں۔'' O---۸۰۔ ''وہ کہنے لگا، کاش! مجھ میں تمہارے مقابلے کی قوت ہوتی یا میں کسی مضبوط سہارے کے پاس جگہ پاتا۔'' O---۸۱۔ ''وہ (فرشتے) بولے۔ لوطؑ! ہم تیرے رب کے بھیجے ہوئے ہیں۔ وہ تجھ تک نہیں پہنچ سکیں گے۔ تو اپنے گھر والوں کے ساتھ رات کے ایک حصے میں چل پڑ اور تم میں کوئی پیچھے نہ مڑے۔ مگر ہاں! تیری بیوی کہ اس پر وہی مصیبت آنے والی ہے جو ان پر آ پہنچی ہے۔ ان کے وعدے کا وقت صبح ہے۔ کیا صبح قریب ہی نہیں؟'' O---۸۲۔ ''پھر جب ہمارا حکم آ پہنچا تو ہم نے اس (بستی) کے اوپر کو نیچے کر دیا اور اس پر تیرے رب کے ہاں سے (۸۳) نشان کئے ہوئے کھنگر والے پتھر تہ بہ تہ برسائے اور وہ جگہ ان ظالموں سے کچھ دور بھی نہیں۔'' O---۸۹۔ ''اور اے میری قوم! میری مخالفت تمہیں یوں نہ اُکسائے کہ تم پر ویسی ہی مصیبت آ جائے جیسی قوم نوحؑ یا قوم ھودؑ یا قوم صالحؑ پر پڑی تھی اور قوم لوطؑ تم سے کچھ دور بھی نہیں۔'' O (یہ حضرت شعیبؑ نے اپنی قوم سے کہا)---۹۰۔ ''اور اپنے رب سے بخشش مانگو۔ پھر اس کی طرف رجوع کرو، میرا رب رحم کرنے والا محبت کرنے والا ہے۔'' O---۹۱۔ ''وہ کہنے لگے۔ شعیبؑ! جو تو کہتا ہے اس میں سے بہت کچھ ہم نہیں سمجھتے اور تجھے اپنے درمیان کمزور دیکھتے ہیں اور اگر تیری برادری نہ ہوتی تو ہم تجھے سنگسار کر دیتے اور تو ہم پر کچھ زور آور بھی نہیں۔'' O---۹۲۔ ''اس نے کہا۔ اے میری قوم! کیا میری برادری اللہ تعالیٰ سے زیادہ تم پر زور آور ہے اور اسے تم نے اپنے سے الگ پیٹھ پیچھے ڈال رکھا ہے۔ بیشک میرے رب نے تمہارے عملوں کو گھیرا ہوا ہے۔'' O---۹۳۔ ''اور اے میری قوم! تم اپنی جگہ کام کرو میں بھی کام کرتا ہوں۔ تم جلدی جان لو گے کہ کس پر وہ عذاب جو اسے رسوا کر دے گا آتا ہے اور کون جھوٹا ہے اور دھیان رکھو میں بھی تمہارے ساتھ دھیان رکھتا ہوں۔'' O---۹۴۔ ''اور جب ہمارا حکم آ پہنچا تو ہم نے اپنی رحمت سے شعیبؑ کو اور ان کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے بچا لیا اور ظالموں کو ایک چنگھاڑ نے آ پکڑا اور وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔'' O---۹۵۔ ''گویا وہ وہاں کبھی بسے ہی نہ تھے۔ سنو! دور دفع ہوئے مدین جیسے دور ہوئے ثمود۔'' O

(**سورۃ الرعد ۱۳**)---۱۸۔ ''جن لوگوں نے اپنے رب کے حکم کی بجا آوری کی ان کے لئے بھلائی ہے اور جن لوگوں نے اس کی حکم برداری نہ کی اگر ان کے لئے زمین میں جو کچھ ہے سب کچھ ہو اور اسی کے ساتھ ویسا ہی اور بھی ہو تو وہ سب کچھ اپنے بدلے میں دے دیں، یہی ہیں جن کے لئے برا حساب ہے اور جن کا ٹھکانہ جہنم ہے جو بہت بری جگہ ہے۔'' O

(**سورۃ بنی اسرائیل ۱۷**)---۱۶۔ ''اور جب ہم کسی بستی کی ہلاکت کا ارادہ کر لیتے ہیں تو وہاں کے خوشحال لوگوں کو (کچھ) حکم دیتے ہیں اور وہ اس بستی میں کھلی نافرمانی کرنے لگتے ہیں تو ان پر (عذاب کی) بات ثابت ہو جاتی ہے پھر ہم اسے تباہ و برباد کر دیتے ہیں۔'' O---[اس میں وہ اصول بتلایا گیا ہے جس کی رو سے قوموں کی ہلاکت کا فیصلہ کیا جاتا ہے اور وہ یہ کہ ان کا خوش حال طبقہ اللہ تعالیٰ کے حکموں کی نافرمانی شروع کر دیتا ہے اور انہی کی تقلید پھر دوسرے

Marfat.com

لوگ کراتے ہیں یوں اس قوم میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی عام ہو جاتی ہے اور وہ مستحق عذاب قرار پا جاتی ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(**سورۃ الکہف ۱۸**)---۵۰۔ اور جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ تم آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا، یہ جنوں میں سے تھا، اس نے اپنے پروردگار کی نافرمانی کی، کیا پھر بھی تم اسے اور اس کی اولاد کو مجھے چھوڑ کر اپنا دوست بنا رہے ہو؟ حالانکہ وہ تم سب کا دشمن ہے۔ ایسے ظالموں کا کیا ہی برا بدل ہے۔ [illegible]

(**سورۃ طٰہٰ ۲۰**)---۱۱۷۔ ''تو ہم نے کہا اے آدم! یہ تیرا اور تیری بیوی کا دشمن ہے (خیال رکھنا) ایسا نہ ہو کہ وہ تم دونوں کو جنت سے نکلوا دے کہ تو مصیبت میں پڑ جائے۔'' O---۱۱۸۔ ''یہاں تو تجھے یہ آرام ہے کہ نہ تو بھوکا ہوتا ہے نہ ننگا۔'' O---۱۱۹۔ ''اور نہ تو یہاں پیاسا ہوتا ہے نہ دھوپ سے تکلیف اٹھاتا ہے۔'' O---۱۲۰۔ ''لیکن شیطان نے اسے وسوسہ ڈالا، کہنے لگا کہ کیا میں تجھے دائمی زندگی کا درخت اور بادشاہت بتلاؤں کہ جو کبھی پرانی نہ ہو۔'' O ---۱۲۱۔ ''چنانچہ ان دونوں نے اس درخت سے کچھ کھا لیا پس ان کے ستر کھل گئے اور بہشت کے پتے اپنے اوپر ٹانکنے لگے۔ آدم (علیہ السلام) نے اپنے رب کی نافرمانی کی پس بہک گیا۔'' O

(**سورۃ الاحزاب ۳۳**)---۳۶۔ ''اور (دیکھو) کسی مومن مرد و عورت کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے فیصلہ کے بعد اپنے کسی امر کا کوئی اختیار باقی نہیں رہتا، (یاد رکھو) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی جو بھی نافرمانی کرے گا وہ صریح گمراہی میں پڑے گا۔'' O---[ابن عباس، مجاہد، قتادہ، عکرمہ اور مقاتل بن حیان کہتے ہیں کہ یہ آیت اُس وقت نازل ہوئی تھی جب نبی ﷺ نے حضرت زیدؓ کے لیے حضرت زینبؓ کے ساتھ نکاح کا پیغام دیا تھا اور حضرت زینبؓ اور ان کے رشتہ داروں نے اسے نامنظور کر دیا تھا۔ ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ جب حضور ﷺ نے یہ پیغام دیا تو حضرت زینبؓ نے کہا ''میں اُس سے نسب میں بہتر ہوں''۔ ابن سعد کا بیان ہے کہ انہوں نے جواب میں یہ بھی کہا تھا کہ ''میں اُسے اپنے لیے پسند نہیں کرتی' میں قریش کی شریف زادی ہوں''۔ اسی طرح کا اظہارِ ناراضمندی اُن کے بھائی عبداللہ بن جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی کیا تھا۔ اس لیے کہ حضرت زید نبی ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے اور حضرت زینب حضور ﷺ کی پھوپھی (اُمیمہ بنت عبدالمطلب) کی صاحبزادی تھیں۔ ان لوگوں کو یہ بات سخت ناگوار تھی کہ اتنے اونچے گھرانے کی لڑکی، اور وہ بھی کوئی غیر نہیں بلکہ حضور ﷺ کی اپنی پھوپھی زاد بہن ہے، اور اس کا پیغام آپ ﷺ اپنے آزاد کردہ غلام کے لیے دے رہے ہیں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی، اور اسے سنتے ہی حضرت زینبؓ اور ان کے سب خاندان والوں نے بلا تامل سرِ اطاعت خم کر دیا۔ اس کے بعد نبی ﷺ نے ان کا نکاح پڑھایا، خود حضرت زیدؓ کی طرف سے دس دینار اور ۶۰ درہم مہر ادا کیا، چڑھاوے کے کپڑے دیئے اور کچھ سامان خوراک گھر کے خرچ کے لیے بھجوا دیا۔ یہ آیت اگرچہ ایک خاص موقع پر نازل ہوئی ہے، مگر جو حکم اس میں بیان کیا گیا ہے وہ اسلامی آئین کا اصل الاصول ہے اور اس کا اطلاق پورے اسلامی نظام زندگی پر ہوتا ہے۔ اس کی رُو سے کسی مسلمان فرد یا ادارے، یا عدالت، یا پارلیمنٹ، یا ریاست کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ جس معاملہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے کوئی حکم ثابت ہو اُس میں وہ خود اپنی آزادی رائے استعمال کرے۔ مسلمان ہونے کے معنی ہی خدا اور رسول ﷺ کے آگے اپنے آزادانہ اختیار سے دستبردار ہو جانے کے ہیں۔ کسی شخص یا قوم کا مسلمان بھی ہونا اور اپنے لیے اِس اختیار کو محفوظ بھی رکھنا' دونوں ایک دوسرے کی نفی کرتے ہیں۔ کوئی ذی عقل انسان ان دونوں رویّوں کو جمع کرنے کا تصور نہیں کر سکتا۔ جسے مسلمان رہنا ہو اس کو لازماً حکم خدا اور رسول ﷺ کے آگے جھک جانا ہوگا۔ اور جسے نہ جھکنا ہو اس کو سیدھی طرح ماننا پڑے گا کہ وہ مسلمان نہیں ہے۔ نہ مانے گا تو چاہے اپنے مسلمان ہونے کا وہ کتنا ہی ڈھول پیٹے، خدا اور خلق دونوں کی نگاہ میں وہ منافق ہی قرار پائے گا۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(**سورۃ الحجرات ۴۹**)---۱۔ ''اے ایمان والے لوگو! اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہا کرو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ سننے والا' جاننے والا ہے۔'' O---[حقیقت تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے نبی کریم پر ایمان لانے کے بعد کسی کو یہ حق ہی نہیں پہنچتا کہ وہ اپنے رب کریم اور اس کے رسول مکرم کے ارشاد کے علی الرغم کوئی بات کہے یا کوئی کام کرے۔ جب انسان اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کرتا ہے تو وہ اس امر کا بھی اعلان کر رہا ہوتا ہے کہ آج کے بعد اس کی خواہش' اس کی مرضی، اس کی مصلحت خدا اور اس کے رسول کے حکم پر بلا تامل قربان کر دی جائے گی۔ یہ ارشاد فقط اہل ایمان کی شخصی اور انفرادی زندگی تک ہی محدود نہیں بلکہ قومی اور اجتماعی زندگی کے تمام گوشوں' سیاسی، اقتصادی، اور اخلاقی کو بھی محیط ہے۔ نہ کسی فرد کو یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ کوئی ایسا قانون بنائے جو کتاب و سنت سے متصادم ہو اور نہ کسی عدالت کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ احکام شرعی کے برعکس کوئی فیصلہ کرے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

(**سورۃ الذّٰریٰت ۵۱**)---۴۶۔ ''اور نوح (علیہ السلام) کی قوم کا بھی اس سے پہلے (یہی حال ہو چکا تھا) وہ بھی بڑے نافرمان لوگ تھے۔'' O

(**سورۃ الحاقۃ ۶۹**)---۲۵۔ ''لیکن جسے اس (کے اعمال) کی کتاب اس کے بائیں ہاتھ میں دی جائے گی' وہ تو کہے گا کہ کاش کہ مجھے میری کتاب دی ہی نہ جاتی۔'' O---۲۶۔ ''اور میں جانتا ہی نہ کہ حساب کیا ہے۔'' O---۲۷۔ ''کاش! کہ موت (میرا) کام ہی تمام کر دیتی۔'' O---۲۸۔ ''میرے مال نے بھی مجھے کچھ نفع نہ دیا۔'' O---۲۹۔ ''میرا غلبہ مجھ سے جاتا رہا۔'' O---۳۰۔ ''(حکم ہوگا) اسے پکڑ لو پھر اسے طوق پہنا دو۔'' O---۳۱۔ ''پھر اسے

Marfat.com

دوزخ میں ڈال دو۔''O---۳۲۔''پھر اسے ایسی زنجیر میں جس کی پیمائش ستر ہاتھ کی ہے، جکڑ دو۔''O---۳۳۔''بیشک یہ اللہ عظمت والے پر ایمان نہ رکھتا تھا۔''O---۳۴۔''اور مسکین کے کھلانے پر رغبت نہ دلاتا تھا۔''O[یعنی عبادت واطاعت کے ذریعے سے اللہ کا حق ادا کرتا تھا اور نہ وہ حقوق ادا کرتا تھا جو بندوں کے بندوں پر ہیں۔گویا اہل ایمان میں یہ جامعیت ہوتی ہے کہ وہ حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کی ادائیگی کا اہتمام کرتے ہیں۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن)]---۳۵۔''پس آج اس کا نہ کوئی دوست ہے۔''O---۳۶۔''اور نہ سوائے پیپ کے اس کی کوئی غذا ہے۔''O---۳۷۔''جسے گناہ گاروں کے سوا کوئی نہیں کھائے گا۔''O

(سورۃ الجن ۷۲)---۲۲۔''فرما دیجئے کہ مجھے ہرگز کوئی اللہ سے بچا نہیں سکتا اور میں ہرگز اس کے سوا کوئی جائے پناہ بھی پا نہیں سکتا۔''O---[تفسیر کے لئے باب ہذا،مضمون اللہ کی پناہ]---۲۳۔''البتہ (میرا کام) اللہ کی بات اور اس کے پیغامات (لوگوں کو) پہنچا دینا ہے'(اب) جو بھی اللہ اور اس کے رسول کی نہ مانے گا اس کے لیے جہنم کی آگ ہے جس میں ایسے لوگ ہمیشہ رہیں گے۔''O

اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کا فرمان سنو اور مانو

(سورۃ التغابن ۶۴)---۱۲۔''لوگو! اللہ کا کہنا مانو اور رسول ﷺ کا کہنا مانو پس اگر تم اعراض کرو تو ہمارے رسول کے ذمہ صرف صاف صاف پہنچا دینا ہے۔''O---۱۶۔''پس جہاں تک تم سے ہو سکے اللہ سے ڈرتے رہو اور سنتے اور مانتے چلے جاؤ اور اللہ کی راہ میں خیرات کرتے رہو جو تمہارے لیے بہتر ہے اور جو شخص اپنے نفس کی حرص سے محفوظ رکھا جائے وہی کامیاب ہے۔''O[یعنی اللہ اور رسول ﷺ کی باتوں کو توجہ اور غور سے سنو اور ان پر عمل کرو۔اس لیے کہ صرف سن لینا بے فائدہ ہے، جب تک عمل نہ ہو۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کو ایذا دینا

(سورۃ الاحزاب ۳۳)---۵۷۔''جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کی پھٹکار ہے اور ان کے لیے نہایت رسوا کن عذاب ہے۔''O---[اللہ تعالیٰ کو ایذا دینے کا مطلب ان افعال کا ارتکاب ہے جسے وہ ناپسند فرماتا ہے۔ورنہ اللہ تعالیٰ کو ایذا پہنچانے پر کون قادر ہے؟ جیسے مشرکین' یہود اور نصاریٰ وغیرہ اللہ تعالیٰ کے لیے اولاد ثابت کرتے ہیں۔یا جس طرح حدیث قدسی میں ہے'*اللہ تعالیٰ فرماتا ہے''ابن آدم مجھے ایذا دیتا ہے' زمانے کو گالی دیتا ہے' حالانکہ میں ہی زمانہ ہوں اس کے رات اور دن کی گردش میرے ہی حکم سے ہوتی ہے''۔*یعنی یہ کہنا کہ زمانے نے یا فلک کج رفتار نے ایسا کر دیا' یہ صحیح نہیں' اس لیے کہ افعال اللہ تعالیٰ کے ہیں' زمانے یا فلک کے نہیں۔اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کو ایذا پہنچانا' آپ ﷺ کی تکذیب' آپ ﷺ کو شاعر' کذاب' ساحر وغیرہ کہنا ہے۔علاوہ ازیں بعض احادیث میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو ایذا پہنچانے اور ان کی تنقیص و اہانت کو بھی آپ ﷺ نے ایذا قرار دیا ہے۔لعنت کا مطلب' اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دوری اور محرومی ہے۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

اللہ تعالیٰ باریک بین ہے

(سورۃ لقمان ۳۱)---۱۶۔''پیارے بیٹے! اگر کوئی چیز رائی کے دانے کے برابر ہو پھر وہ (بھی) خواہ کسی چٹان میں ہو یا آسمانوں میں ہو یا زمین میں ہو اسے اللہ تعالیٰ ضرور لائے گا اللہ تعالیٰ بڑا باریک بین اور خبردار ہے۔

(سورۃ الشوریٰ ۴۲)---۲۷۔''اگر اللہ تعالیٰ اپنے (سب) بندوں کی روزی فراخ کر دیتا تو وہ زمین میں فساد برپا کر دیتے لیکن وہ اندازے کے ساتھ جو کچھ چاہتا ہے نازل فرماتا ہے۔وہ اپنے بندوں سے پورا خبردار اور خوب دیکھنے والا ہے۔''O

(سورۃ التغابن ۶۴)---۱۱۔''کوئی مصیبت اللہ کی اجازت کے بغیر نہیں پہنچ سکتی' جو اللہ پر ایمان لائے اللہ اس کے دل کو ہدایت دیتا ہے اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔''O

اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے

(سورۃ الحدید ۵۷)---۲۸۔''اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہا کرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی رحمت کا دوہرا

Marfat.com

حصہ دے گا اور تمہیں نور دے گا جس کی روشنی میں تم چلو پھرو گے اور تمہارے گناہ بھی معاف فرما دے گا' اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔'' O

(سورۃ المنافقون ۶۳) ---۴۔ ''جب آپ انہیں دیکھ لیں تو ان کے جسم آپ کو خوشنما معلوم ہوں' یہ جب باتیں کرنے لگیں تو آپ ان کی باتوں پر (اپنا) کان لگائیں' گویا کہ یہ لکڑیاں ہیں دیوار کے سہارے سے لگائی ہوئیں' ہر (سخت) آواز کو اپنے خلاف سمجھتے ہیں۔ یہی حقیقی دشمن ہیں ان سے بچو اللہ انہیں غارت کرے کہاں سے پھرے جاتے ہیں۔'' O ---۵۔ ''اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ تمہارے لیے اللہ کے رسول استغفار کریں تو اپنے سر مٹکاتے ہیں اور آپ دیکھیں گے کہ وہ تکبر کرتے ہوئے رک جاتے ہیں۔'' O ---[علامہ قرطبی نے اک بڑی بصیرت افروز بات لکھی ہے کہ عبداللہ بن اُبی کو جب اس کے قبیلہ والوں نے سمجھایا کہ اب بھی حاضرِ خدمت ہو کر معافی مانگ لو۔ حضور تیری بخشش کے لیے دُعا فرمائیں گے، تیری شقاوت، سعادت سے بدل جائے گی تو اس نے از راہِ کبر و نخوت نفی میں سر ہلایا اور کہنے لگا۔ امرتمونی ان اُومن فقد امنت وان اعطی زکوۃ مالی فقد اعطیت فما بقی الا ان اسجد لمحمد (صلی اللہ علیہ وسلم) یعنی تم نے مجھے ایمان لانے کا حکم دیا تو میں ایمان لے آیا۔ تم نے مجھے اپنے مال کی زکوۃ دینے کا حکم دیا تو میں نے زکوۃ بھی ادا کر دی۔ اب ایک ہی بات باقی ہے کہ میں محمد (صلی اللہ علیہ الصلوۃ والسلام) کو سجدہ کروں۔ میں یہ نہیں کروں گا۔ اس روایت میں آپ غور کریں۔ منافق کا ذہن کس طرح غلط راہ پر چلتا ہے۔ اس کی سوچ میں کس قدر بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے۔ بارگاہِ نبوت میں حاضری اور اللہ تعالیٰ کے محبوب سے اپنی مغفرت کی دُعا کرانے میں اس کو صریح شرک نظر آنے لگتا ہے۔ وہ اپنے اعمال، نماز، زکوۃ وغیرہ پر ہی نازاں رہتا ہے اور یہ ضرورت محسوس نہیں کرتا کہ اللہ تعالیٰ کے حبیب کے درِ کرم پر حاضر ہو کر اس کی رحمتوں سے اپنے دامن کو لبریز کرے۔ اس زمانہ میں بھی ہمیں ایسے لوگ نظر آتے ہیں جنہیں بارگاہِ رسالت میں حاضری شرک اور بدعت معلوم ہوتی ہے۔ خود بھی اس سعادت سے بہرہ ور نہیں ہوتے اور لوگوں کو بھی محروم رکھنے میں ایڑی چوٹی کا زور صرف کرتے ہیں اور اس کو اپنے موحد ہونے کا معیار قرار دیتے ہیں۔ وہ ذرا اس آیت میں اور اس روایت میں تو غور کریں کہیں ان کا رویہ منافقین کے رویہ سے مشابہت تو نہیں رکھتا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسے حجابوں سے بچائے اپنے محبوب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضری کی سعادت نصیب فرمائے۔ حضور کی دُعا کی برکت سے ہمارے گناہوں کو بخشے اور ہمیں دونوں جہان کی سعادتوں سے بہرہ ور فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ (از تفسیر نمبر ۹ ضیاء القرآن)] ---۶۔ ''ان کے حق میں آپ کا استغفار کرنا اور نہ کرنا دونوں برابر ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہرگز نہ بخشے گا۔ بیشک اللہ تعالیٰ (ایسے) نافرمانوں کو ہدایت نہیں دیتا۔'' O ---[اس آیت میں دو مضمون بیان کیے گئے ہیں۔ ایک یہ کہ دُعائے مغفرت صرف ہدایت یافتہ لوگوں ہی کے حق میں مفید ہو سکتی ہے۔ جو شخص ہدایت سے پھر گیا ہو اور جس نے اطاعت کی بجائے فسق و نافرمانی کی راہ اختیار کر لی ہو، اس کے لیے کوئی عام آدمی تو درکنار، خود اللہ کا رسول بھی مغفرت کی دُعا کرے تو اسے معاف نہیں کیا جا سکتا۔ دوسرے یہ کہ ایسے لوگوں کو ہدایت بخشنا اللہ کا طریقہ نہیں ہے جو اس کی ہدایت کے طالب نہ ہوں۔ اگر ایک بندہ خود اللہ تعالیٰ کی ہدایت سے منہ موڑ رہا ہو، بلکہ ہدایت کی طرف اسے بلایا جائے تو سر جھٹک کر غرور کے ساتھ اس دعوت کو رد کر دے، تو اللہ کو کیا ضرورت پڑی ہے کہ اس کے پیچھے پیچھے اپنی ہدایت لیے پھرے اور خوشامد کر کے اسے راہ راست پر لائے۔ (از تفسیر نمبر ۱۴ تفہیم القرآن)]

(سورۃ الملک ۶۷) ---۱۲۔ ''بیشک جو لوگ اپنے پروردگار سے غائبانہ طور پر ڈرتے رہتے ہیں ان کے لیے بخشش ہے اور بڑا ثواب ہے۔'' O ---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۱، مضمون خوف خدا]

اللہ تعالیٰ بس باقی ہوس، ہر چیز فنا ہونے والی ہے ماسوا اللہ تعالیٰ

(سورۃ البقرۃ ۲) ---۱۳۷۔ ''پھر اگر وہ ایمان لے آئیں وہ بھی اسی طرح جیسے ایمان لائے ہو تم تو ہدایت پا گئے وہ اور اگر انحراف کریں تو پھر اصل بات یہ ہے کہ وہ ہٹ دھرمی میں پڑ گئے ہیں۔ سو کافی ہے تمہارے لیے ان کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ اور وہ ہر بات کا سننے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔'' O ---[صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی اسی مذکورہ طریقے پر ایمان لائے تھے اس لیے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی مثال دیتے ہوئے کہا جا رہا ہے کہ اگر وہ اسی طرح ایمان لائیں جس طرح اے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم! تم ایمان لائے ہو تو پھر یقیناً وہ ہدایت یافتہ ہو جائیں گے۔ اگر وہ ضد اور اختلاف میں منہ موڑیں گے تو گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے' ان کی سازشیں آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گی کیوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی کفایت کرنے والا ہے۔ چنانچہ چند سالوں میں ہی یہ وعدہ پورا ہوا اور بنو قینقاع اور بنو نضیر کو جلا وطن کر دیا گیا اور بنو قریظہ قتل کیے گئے۔ تاریخی روایات میں ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے وقت ایک مصحف عثمان ان کی اپنی گود میں تھا اور اس آیت کے جملہ پر ان کے خون کے چھینٹے گرے بلکہ دھار بھی۔ کہا جاتا ہے یہ مصحف آج بھی ترکی میں موجود ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

Marfat.com

(سورۃ النساء ۴)---۴۵۔ ''اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے تمہارے دشمنوں کو اور کافی ہے اللہ تعالیٰ کارساز اور کافی ہے اللہ تعالیٰ مددگار۔'' O---۷۹۔ ''جو پہنچتی ہے تم کو کسی قسم کی بھلائی سو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جو پہنچتی ہے تم کو کسی قسم کی برائی سو تمہارے نفس کی طرف سے ہے اور بھیجا ہے ہم نے تم کو (اے محمد ﷺ!) لوگوں کے لیے رسول بنا کر۔ اور کافی ہے اللہ تعالیٰ (اس بات پر) گواہ۔'' O---[یعنی اس کے فضل و کرم سے ہے یعنی کسی نیکی یا اطاعت کا صلہ نہیں ہے۔ کیونکہ نیکی کی توفیق بھی دینے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ علاوہ ازیں اسکی نعمتیں اتنی بے پایاں ہیں کہ ایک انسان کی عبادت و طاعت اس کے مقابلے میں کوئی حیثیت ہی نہیں رکھتی۔ اسی لیے ایک حدیث پاک میں نبی ﷺ نے فرمایا* جنت میں جو بھی جائے گا محض اللہ تعالیٰ کی رحمت سے جائے گا (اپنے عمل کی وجہ سے نہیں) صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ﷺ بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت کے بغیر جنت میں نہیں جائیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''ہاں جب تک اللہ تعالیٰ مجھے بھی اپنے دامانِ رحمت میں نہیں ڈھانک لے گا جنت میں نہیں جاؤں گا''۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(سورۃ الانفال ۸)---۶۲۔ ''اور اگر وہ تجھے دھوکا دینا چاہیں گے تو اللہ تعالیٰ تجھے کافی ہوگا۔ اسی نے اپنی مدد سے اور مومنوں کے ذریعے سے تجھے قوت دی ہے۔'' O---۶۴۔ ''اے نبی! تجھے اللہ تعالیٰ کافی ہے اور وہ مومن جو تیری پیروی کرتے ہیں۔'' O

(سورۃ التوبہ ۹)---۱۲۹۔ ''پھر بھی اگر وہ منہ موڑ لیتے ہیں تو کہہ دے ''مجھے اللہ کافی ہے، جس کے سوا کوئی خدا نہیں، میں اسی پر بھروسہ کرتا ہوں کہ وہی بڑے تخت کا مالک ہے''۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۵، مضمون قرآنی دُعائیں]

(سورۃ یونس ۱۰)---۲۹۔ ''ہاں! ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ کی گواہی کافی ہے، ہم تو تمہاری عبادت سے بے خبر ہیں۔'' O

(سورۃ الحجر ۱۵)---۹۵۔ ''آپ سے جو لوگ مسخرا پن کرتے ہیں ان کی سزا کے لیے ہم کافی ہیں۔'' O

(سورۃ طٰہٰ ۲۰)---۱۳۱۔ ''اور اپنی نگاہیں ہرگز ان چیزوں کی طرف نہ دوڑانا جو ہم نے ان میں سے مختلف لوگوں کو آرائش دنیا کی دے رکھی ہیں تاکہ انہیں اس میں آزمالیں تیرے رب کا دیا ہوا ہی (بہت) بہتر اور بہت باقی رہنے والا ہے۔'' O---[اس سے مراد آخرت کا اجر و ثواب ہے جو دنیا کے مال و اسباب سے بہتر بھی ہے اور اس کے مقابلے میں باقی رہنے والا بھی۔ حدیث ایلاء میں آتا ہے کہ حضرت عمرؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' دیکھا کہ آپ ایک کھری چٹائی پر لیٹے ہوئے ہیں اور بے سروسامانی کا یہ عالم' کہ گھر میں چمڑے کی دو چیزوں کے علاوہ کچھ نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں بے اختیار آنسو آ گئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا' عمر کیا بات ہے' روتے کیوں ہو؟ عرض کیا یا رسول اللہ! قیصر و کسریٰ' کس طرح آرام و راحت کی زندگی گزار رہے ہیں اور آپ کا' باوجود اس بات کے کہ آپ افضل الخلق ہیں' یہ حال ہے؟ فرمایا' عمر کیا تم اب تک شک میں ہو۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کو ان کے آرام کی چیزیں دنیا میں ہی دے دی گئی ہیں۔'' یعنی آخرت میں ان کے لئے کچھ نہیں ہوگا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)] [یعنی اصناف و اقسام کفار یہود و انصاریٰ وغیرہ کو جو دُنیوی ساز و سامان دیا ہے مؤمن کو چاہیے کہ اس کو استحسان و اعجاب کی نظر سے نہ دیکھے، حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نافرمانوں کے طمطراق نہ دیکھو لیکن یہ دیکھو کہ گناہ اور معصیت کی ذلت کس طرح ان کی گردنوں سے نمودار ہے۔ (تفسیر از کنز الایمان)]

(سورۃ القصص ۲۸)---۸۸۔ ''اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہ پکارنا بجز اللہ تعالیٰ کے کوئی اور معبود نہیں' ہر چیز فنا ہونے والی ہے مگر اسی کا منہ۔ (اور ذات) اسی کے لیے فرمانروائی ہے اور تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔'' O

(سورۃ العنکبوت ۲۹)---۵۲۔ ''کہہ دیجئے کہ مجھ میں اور تم میں اللہ تعالیٰ گواہ ہونا کافی ہے وہ آسمان و زمین کی ہر چیز کا عالم ہے' جو لوگ باطل کے ماننے والے اور اللہ تعالیٰ سے کفر کرنے والے ہیں وہ زبردست نقصان گھاٹے میں ہیں۔'' O

(سورۃ الاحزاب ۳۳)---۳۔ ''آپ اللہ تعالیٰ ہی پر توکل رکھیں' وہ کارسازی کے لیے کافی ہے۔'' O---۲۵۔ ''اور اللہ تعالیٰ نے کافروں کو غصے میں بھرے ہوئے ہی (نامراد) لوٹا دیا انہوں نے کوئی فائدہ نہیں پایا' اور اس جنگ میں اللہ تعالیٰ خود ہی مومنوں کو کافی ہو گیا اللہ تعالیٰ بڑی قوتوں والا اور غالب ہے۔'' O---[یعنی مسلمانوں کو ان سے لڑنے کی ضرورت ہی پیش نہیں آئی' بلکہ اللہ تعالیٰ نے ہوا اور فرشتوں کے ذریعے سے اپنے مومن بندوں کی مدد کا سامان بہم پہنچا دیا۔ اسی لیے نبی ﷺ نے فرمایا ''ایک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' اس نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا' اپنے بندے کی مدد کی' اپنے لشکر کو سرخرو کیا' اور تمام گروہوں کو اکیلے اس نے ہی شکست دے دی' اس کے بعد کوئی شے نہیں''۔ یہ دُعا حج' عمرہ اور سفر سے واپسی پر بھی پڑھنی چاہیے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]
---۳۹۔ ''یہ سب ایسے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام پہنچایا کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ ہی سے ڈرتے تھے اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تھے' اور اللہ تعالیٰ حساب لینے کے لیے کافی ہے۔'' O---۴۸۔ ''اور کافروں اور منافقوں کا کہنا نہ مانیے! اور جو ایذا (ان کی طرف سے پہنچے) اس کا خیال بھی نہ کیجئے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیے رہیں' اور کافی ہے اللہ تعالیٰ کام بنانے والا۔'' O

(سورۃ الزُّمر ۳۹)---۳۶۔ ''کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے لیے کافی نہیں؟ یہ لوگ آپ کو اللہ تعالیٰ کے سوا اوروں سے ڈرا رہے ہیں اور جسے اللہ تعالیٰ

Marfat.com

گمراہ کر دے اس کی رہنمائی کرنے والا کوئی نہیں۔" O---۳۸۔ "اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمان و زمین کو کس نے پیدا کیا ہے؟ تو یقیناً وہ یہی جواب دیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے۔ آپ ان سے فرمائیے کہ اچھا یہ تو بتاؤ جنھیں تم اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو اگر اللہ تعالیٰ مجھے نقصان پہنچانا چاہے تو کیا یہ اس کے نقصان کو ہٹا سکتے ہیں؟ یا اللہ تعالیٰ مجھ پر مہربانی کا ارادہ کرے تو کیا یہ اس کی مہربانی کو روک سکتے ہیں؟ آپ فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کافی ہے' توکل کرنے والے اسی پر توکل کرتے ہیں۔" O

(سورۃ المومن ۴۰)---۶۴۔ "اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو ٹھہرنے کی جگہ اور آسمان کو چھت بنا دیا اور تمہاری صورتیں بنائیں اور بہت اچھی بنائیں اور تمہیں عمدہ عمدہ چیزیں کھانے کو عطا فرمائیں' یہی اللہ تمہارا پروردگار ہے' پس بہت ہی برکتوں والا اللہ ہے سارے جہاں کا پرورش کرنے والا۔" O

(سورۃ الفتح ۴۸)---۲۸۔ "وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ اسے ہر دین پر غالب کرے' اور اللہ تعالیٰ کافی ہے گواہی دینے والا۔" O

(سورۃ الرحمن ۵۵)---۲۶۔ "زمین پر جو ہیں سب فنا ہونے والے ہیں۔" O---[یہاں سے آیت ۳۰ تک جن و انس کو دو حقیقتوں سے آگاہ کیا گیا ہے: ایک یہ کہ نہ تم خود لافانی ہو اور نہ وہ سروسامان لازوال ہے جس سے تم اس دنیا میں متمتع ہو رہے ہو۔ لافانی اور لازوال تو صرف اُس خدائے بزرگ و برتر کی ذات ہے جس کی عظمت پر یہ کائنات گواہی دے رہی ہے اور جس کے کرم سے تم کو یہ کچھ نعمتیں نصیب ہوئی ہیں۔ اب اگر تم میں سے کوئی شخص ہم چومن دیگرے نیست کے گھمنڈ میں مبتلا ہوتا ہے تو یہ محض اس کی کم ظرفی ہے۔ اپنے ذرا سے دائرۂ اختیار میں کوئی بے وقوف کبریائی کے ڈنکے بجا لے، یا چند بندے جو اُس کے ہتھے چڑھیں، اُن کا خدا بن بیٹھے، تو یہ دھوکے کی ٹٹی کتنی دیر کھڑی رہ سکتی ہے۔ کائنات کی وسعتوں میں جس زمین کی حیثیت ایک مٹر کے دانے برابر بھی نہیں ہے، اُس کے ایک کونے میں دس بیس یا پچاس ساٹھ برس جو خدائی اور کبریائی چلے اور پھر قصۂ ماضی بن کر رہ جائے، وہ آخر کیا خدائی اور کیا کبریائی ہے جس پر کوئی پھولے۔ زمین سے آسمانوں تک اِس ناپیدا کنار کائنات میں جو کچھ ہو رہا ہے، تنہا ایک خدا کے حکم سے ہو رہا ہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]---۲۷۔ "صرف تیرے رب کی ذات جو عظمت اور عزت والی ہے باقی رہ جائے گی۔" O

اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے

(سورۃ الانعام ۶)---۱۳۳۔ "اور تیرا رب بے نیاز اور رحمت والا ہے۔ وہ اگر چاہے تو تمہیں اٹھا لے جائے اور تمہارے بعد جسے چاہے جانشین بنا دے، اسی طرح جیسے اس نے تمہیں ایک دوسری قوم کی نسل سے اٹھایا۔" O

(سورۃ یونس ۱۰)---۶۸۔ "وہ کہتے ہیں کہ اللہ اولاد رکھتا ہے۔ سبحان اللہ! وہ کسی کا محتاج نہیں اسی کی ملکیت ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ تمہارے پاس اس پر کوئی دلیل نہیں۔ کیا اللہ کے ذمہ ایسی بات لگاتے ہو جس کہ تم علم نہیں رکھتے۔" O

(سورۃ ابراہیم ۱۴)---۸۔ "موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا کہ اگر تم سب اور روئے زمین کی تمام انسان اللہ کی ناشکری کریں تو بھی اللہ بے نیاز اور تعریفوں والا ہے۔" O (تفسیر کے باب ہذا، مضمون: العظمت للہ)

(سورۃ الحج ۲۲)---۶۴۔ "آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اسی کا ہے اور یقیناً اللہ وہی ہے بے نیاز تعریفوں والا۔" O

(سورۃ العنکبوت ۲۹)---۶۔ "اور ہر ایک کوشش کرنے والا اپنے ہی بھلے کی کوشش کرتا ہے۔ ویسے تو اللہ تعالیٰ تمام جہان والوں سے بے نیاز ہے۔" O

(سورۃ لقمان ۳۱)---۱۲۔ "اور ہم نے یقیناً لقمان کو حکمت دی تھی کہ تو اللہ تعالیٰ کا شکر کر' ہر شکر کرنے والا اپنے ہی نفع کے لیے شکر کرتا ہے جو بھی ناشکری کرے وہ جان لے کہ اللہ تعالیٰ بے نیاز اور تعریفوں والا ہے۔" O---۲۶۔ "آسمانوں میں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ سب اللہ تعالیٰ ہی کا ہے یقیناً اللہ تعالیٰ بہت بڑا بے نیاز اور سزاوار حمد و ثنا ہے۔" O

(سورۃ فاطر ۳۵)---۱۵۔ "اے لوگو! تم اللہ تعالیٰ کے محتاج ہو اور اللہ تعالیٰ بے نیاز خوبیوں والا ہے۔" O---[وہ اتنا بے نیاز ہے کہ سب لوگ اگر اس کے نافرمان ہو جائیں تو اس سے اس کی سلطنت میں کوئی کمی اور سب اس کے اطاعت گزار بن جائیں' تو اس سے اس کی قوت میں زیادتی نہیں ہوگی۔ بلکہ نافرمانی سے انسانوں کا اپنا ہی نقصان ہے اور اس کی عبادت و اطاعت سے انسانوں کا اپنا ہی فائدہ ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(سورۃ الزمر ۳۹)---۷۔ "اگر تم ناشکری کرو تو (یاد رکھو کہ) اللہ تعالیٰ تم (سب سے) بے نیاز ہے اور وہ اپنے بندوں کی ناشکری سے خوش نہیں اور اگر تم

Marfat.com

شکر کروتو وہ اسے تمہارے لیے پسند کرے گا۔ اور کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھاتا پھر تم سب کا لوٹنا تمہارے رب ہی کی طرف ہے۔ تمہیں وہ بتلادے گا جو تم کرتے تھے۔ یقیناً وہ دلوں تک کی باتوں کا واقف ہے۔'' O

(**سورۃ الحدید ۵۷**)---۲۴۔ ''جو (خود بھی) بخل کریں اور دوسروں کو (بھی) بخل کی تعلیم دیں۔ سنو! جو بھی منہ پھیرے اللہ تعالیٰ بے نیاز اور سزاوار حمد و ثنا ہے۔'' O

(**سورۃ التغابن ۶۴**)---۶۔ ''یہ اس لیے کہ ان کے پاس ان کے رسول واضح دلائل لے کر آئے تو انہوں نے کہہ دیا کہ کیا انسان ہماری رہنمائی کرے گا؟ پس انکار کر دیا اور منہ پھیر لیا اور اللہ نے بھی بے نیازی کی، اور اللہ تو ہے ہی بہت بے نیاز سب خوبیوں والا۔'' O---[اسی کو کسی کی عبادت سے کیا فائدہ اور اس کی عبادت سے انکار کرنے سے کیا نقصان؟ (از تفسیر شاہ فہد قرآن)]

(**سورۃ الاخلاص ۱۱۲**)---۱۔ ''(اے حبیب!) فرما دیجئے وہ اللہ ہے یکتا۔'' O---۲۔ ''اللہ صمد ہے۔'' O---[یعنی سب اس کے محتاج ہیں، وہ کسی کا محتاج نہیں۔ (از تفسیر ۲ شاہ فہد قرآن)]---۳۔ ''نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ وہ جنا گیا۔'' O---[صرف جاہل اور غیر متمدن اقوام ہی اللہ تعالیٰ کی اولاد تسلیم نہیں کرتی تھیں، بلکہ اس گمراہی میں وہ قومیں بھی بری طرح مبتلا تھیں جو انبیاء و رسل پر ایمان لے آئی تھیں اور جن کے پاس آسمانی کتب موجود تھیں اگر عرب کے جاہل مشرک، فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں کہا کرتے، تو یہودی موسیٰ علیہ السلام کی امت اور تورات کے حامل حضرت عزیر علیہ السلام کو خدا کا فرزند کہتے اور عیسائی یسوع مسیح پسر مریم کو بڑے طمطراق سے اللہ تعالیٰ کا بیٹا کہا کرتے۔ اس آیت نے ان کے ان باطل تصورات کو مٹا کر رکھ دیا۔ فرمایا نہ اس کا کوئی بیٹا ہے اور نہ وہ کسی کا بیٹا ہے۔ یہ تو فانی اور حادث اشیاء کی خصوصیتیں ہیں میرا پروردگار لم یزل، لایزال ہے، فنا و حدوث سے منزہ اور پاک ہے، انسانوں کی طرح وہ بیٹیوں کا محتاج نہیں، ساری مخلوق، چھوٹی اور بڑی، عزیز اور حقیر جسکے سامنے بندگی کا پٹہ گلے میں ڈالے، سر جھکائے کھڑی ہو اس کو کیا ضرورت ہے کہ کسی کو اپنا بیٹا بنائے۔ (از تفسیر ۳ ضیاء القرآن)]---۴۔ ''اور نہ ہی اس کا کوئی ہمسر ہے۔'' O---[کفو کہتے ہیں ہمسر کو، جو قدرت، علم، حکمت اور دیگر صفات میں ہم پلہ اور ہم پایہ ہو اس جہان میں ایسی کوئی چیز نہیں جو کسی پہلو، کسی جہت اور کسی انداز سے اللہ تعالیٰ کی ہمسری کا دعویٰ کر سکے۔ سب اس کے بندے ہیں، اس کی مخلوق ہیں، اس کے حضور سجدہ ریز ہیں، اس کے ہر حکم کے سامنے طوعاً یا کرہاً سر تسلیم خم کیے ہوئے ہیں۔ (از تفسیر ۴ ضیاء القرآن)]

اللہ تعالیٰ پر بھروسہ، توکّل علی اللہ

(**سورۃ آل عمران ۳**)---۱۲۲۔ ''جب قصد کیا تھا دو گروہوں نے تم میں سے بزدلی دکھانے کا حالانکہ اللہ ان کا حامی و مددگار تھا اور محض اللہ ہی پر چاہیے کہ بھروسہ کریں مومن۔'' O---۱۵۹۔ ''سو یہ کتنی بڑی رحمت ہے اللہ تعالیٰ کی کہ ہو تم (اے محمد ﷺ) نرم مزاج ان کیلئے اور اگر کہیں ہوتے تم سخت مزاج اور سنگدل تو ضرور منتشر ہو جاتے یہ تمہارے گرد و پیش سے سو تم معاف کر دو اور دعائے مغفرت کرو ان کے حق میں اور مشورہ لیتے رہو ان سے دین کے کام میں پھر جب پختہ فیصلہ کر لو تم تو توکل کرو اللہ پر (اور کر گزرو) بیشک اللہ دوست رکھتا ہے توکل کرنے والوں کو۔'' O---[تفسیر کے لیے باب ۱۴، مضمون اصول حکمرانی]---۱۶۰۔ ''اگر مدد کرے تمہارا اللہ تو نہیں ہے کوئی غالب آنے والا تم پر اور اگر چھوڑ دے وہ تم کو تو کون ہے وہ جو تمہاری مدد کرے اس کے بعد اور محض اللہ ہی پر توکل کرنا چاہیے مومنوں کو۔'' O---۱۷۳۔ ''یہ وہ ہیں کہ کہا تھا ان سے لوگوں نے کہ بہت لوگ جمع ہو رہے ہیں تمہارے مقابلہ کے لئے لہٰذا ڈرو ان سے سو زیادہ کر دیا اس بات نے ان کا ایمان اور انہوں نے کہا، کافی ہے ہمارے لئے اللہ تعالیٰ اور وہی بہترین کارساز ہے۔'' O

(**سورۃ النساء ۴**)---۸۱۔ ''اور کہتے ہیں ہم فرمانبردار ہیں مگر جب چلے جاتے ہیں تمہارے پاس سے تو راتوں کو مشورہ کرتا ہے ایک گروہ ان کا خلاف اس کے جو تم کہتے ہو اور لکھ رہا ہے اللہ تعالیٰ جو مشورے یہ کرتے ہیں سو پرواہ نہ کرو ان کی اور بھروسہ کرو اللہ تعالیٰ پر اور کافی ہے اللہ کارساز۔'' O

(**سورۃ المائدۃ ۵**)---۱۱۔ ''اے ایمان والو! اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کی وہ نعمت یاد کرو جب ایک قوم نے ارادہ کر لیا کہ تم پر اپنے ہاتھ بڑھائیں۔ پھر اس نے تم سے ان کے ہاتھ روک دیئے اور اللہ تعالیٰ پر ہی مومنوں کو بھروسہ کرنا چاہیے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب ۱، مضمون نعمت اللہ]

(**سورۃ الاعراف ۷**)---۸۹۔ ''ہم اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھوٹ گھڑیں گے اگر ہم تمہارے طور طریقے پر اس کے بعد کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس سے نجات دی ہے، لوٹ گئے۔ مگر ہمارے لئے ممکن نہیں کہ ہم اس پر لوٹ جائیں سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ ہمارا آقا یوں چاہے۔ ہمارے رب کا علم ہر چیز پر حاوی ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہیں (یہ حضرت شعیبؑ نے اپنی قوم سے کہا اور دعا کی۔) اے ہمارے رب! ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حق پر فیصلہ کر دے کہ تو بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔'' O

Marfat.com

(**سورۃ الانفال ۸**) ---۲۔ ''مومن صرف وہ لوگ ہیں جن کے دل جب اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے ڈر جاتے ہیں۔ اور جب انہیں اس کی آیتیں سنائی جاتی ہیں تو وہ ان کا ایمان بڑھا دیتی ہیں۔ اور وہ اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔'' ○---۴۹۔ ''جب منافق اور وہ لوگ جن کے دلوں میں بیماری تھی، کہتے تھے۔ ان لوگوں کو ان کے دین نے دھوکے میں ڈال رکھا ہے۔ مگر کوئی اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے۔'' ○[جنگ بدر میں مٹھی بھر اللہ والے متوکل اپنے سے دس گنا زیادہ کفار سے بھڑ گئے تو منافقین وغیرہ نے ایسے کہا]

(**سورۃ التوبہ ۹**) ---۵۱۔ ''کہہ دیجئے! ہمیں کچھ نہیں ہو سکتا سوائے اس کے جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے لکھ دیا ہے۔ وہی ہمارا مولا ہے اور اللہ تعالیٰ پر ہی مومنوں کو بھروسہ کرنا چاہئے۔'' ○---۵۹۔ ''مگر کاش! وہ اس پر جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے انہیں دیا خوش ہو جاتے اور کہتے، ہمیں اللہ تعالیٰ کافی ہے ہمیں اللہ اپنے فضل سے اور دے گا اور اس کا رسول ﷺ بھی ہم اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کرتے ہیں۔'' ○---۱۲۹۔ ''پھر بھی اگر وہ منہ موڑ لیتے ہیں تو کہہ دیجئے! مجھے اللہ تعالیٰ کافی ہے۔ جس کے سوا کوئی خدا نہیں۔ میں اسی پر بھروسہ کرتا ہوں، کہ وہی بڑے تخت کا مالک ہے۔'' ○

(**سورۃ یونس ۱۰**) ---۷۱۔ ''اور انہیں نوحؑ کی خبر سنا، جب اس نے اپنی قوم سے کہا، اے میری قوم! اگر میرا کھڑا ہونا اور اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے ذریعے میرا نصیحت کرنا تم پر بھاری ہے تو اللہ تعالیٰ پر میں بھروسہ کرتا ہوں۔ اب تم بھی اپنے معاملے اور اپنے شریکوں کو پختہ کر لو، پھر تمہیں اپنے معاملے میں کوئی شبہ نہ رہے۔ پھر میرے ساتھ نبٹ لو اور مجھے مہلت بھی نہ دو۔'' ○---۸۴۔ ''اور موسیٰ نے کہا۔ اے میری قوم! اگر تم اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو تو اسی پر بھروسہ کرو۔ اگر تم فرمانبردار ہو۔'' ○---۸۵۔ ''تب وہ بولے۔ ہم اللہ پر بھروسہ کرتے ہیں۔ ہمارے رب! ہمیں ظالم قوم کی آزمائش نہ بنا۔'' ○---۸۶۔ ''اور اپنی رحمت سے ہمیں کافر قوم سے بچا لے۔'' ○

(**سورۃ ھود ۱۱**) ---۵۶۔ ''میں اللہ تعالیٰ پر جو میرا رب بھی ہے اور تمہارا رب بھی بھروسہ کرتا ہوں کوئی جاندار ایسا نہیں مگر اس نے اس کی چوٹی کو پکڑ رکھا ہے۔ میرا رب سیدھے رستے پر ہے۔'' ○---(حضرت ھودؑ نے اپنی قوم سے کہا) [تفصیل کے لئے باب نمبر۴، مضمون انبیاء و رسل، حضرت ھودؑ] ---۶۳۔ ''اس نے کہا۔ اے میری قوم! کیا تم نے غور کیا کہ اگر میں اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل پر ہوا اور اس نے مجھے اپنی طرف سے رحمت عطا کی ہو تو اگر میں اس کی نافرمانی کروں تو کون مجھے اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں مدد دے گا؟ پھر تم میرے لئے نقصان کے علاوہ کچھ زیادہ نہیں کرو گے۔'' ○---۸۰۔ ''وہ کہنے لگا کاش! مجھ میں تمہارے مقابلے کی قوت ہوتی یا میں کسی مضبوط سہارے کے پاس جگہ پاتا۔'' ○---[قوت سے اپنے دست و بازو اور اپنے وسائل کی قوت یا اولاد کی قوت مراد ہے اور رکن شدید (مضبوط آسرا) سے خاندان، قبیلہ یا اسی قسم کا کوئی مضبوط سہارا مراد ہے۔ یعنی نہایت بے بسی کے عالم میں آرزو کر رہے ہیں کہ کاش! میرے اپنے پاس کوئی قوت ہوتی یا کسی خاندان اور قبیلے کی پناہ اور مدد مجھے حاصل ہوتی تو آج مجھے مہمانوں کی وجہ سے یہ ذلت و رسوائی نہ ہوتی۔ میں ان بدقماشوں سے نبٹ لیتا اور مہمانوں کی حفاظت کر لیتا۔ حضرت لوطؑ کی یہ آرزو اللہ تعالیٰ پر توکل کے منافی نہیں ہے۔ بلکہ ظاہری اسباب کے مطابق ہے۔ اور توکل علی اللہ کا صحیح مفہوم و مطلب بھی یہی ہے کہ پہلے تمام ظاہری اسباب وسائل بروئے کار لائے جائیں اور پھر اللہ پر توکل کیا جائے۔ یہ توکل کا نہایت غلط مفہوم ہے کہ ہاتھ پیر توڑ کر بیٹھ جاؤ اور کہو کہ ہمارا بھروسہ اللہ پر ہے۔ اس لئے حضرت لوطؑ نے جو کچھ کہا ظاہری اسباب کے اعتبار سے بالکل بجا کہا جس سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اللہ کا پیغمبر جس طرح عالم الغیب نہیں ہوتا اسی طرح وہ مختار کل بھی نہیں ہوتا (جیسا کہ آج کل لوگوں نے یہ عقیدہ گھڑ لیا ہے) اگر نبی دنیا میں اختیارات سے بہرہ ور ہوتے تو یقیناً حضرت لوطؑ اپنی بے بسی کا اور اس آرزو کا اظہار نہ کرتے جو انہوں نے مذکورہ الفاظ میں کیا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن)] ---۸۸۔ ''وہ کہنے لگا۔ اے میری قوم! کیا تم نے غور کیا کہ میں اپنے رب کی واضح دلیل پر ہوں اور اس نے مجھے اپنی طرف سے عمدہ رزق دیا ہے اور میں نہیں چاہتا کہ جس بات سے میں تمہیں روکتا ہوں اس میں تمہارے خلاف کروں۔ میں تو صرف جہاں تک ہو سکے اصلاح چاہتا ہوں۔ اور میری توفیق تو صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ اسی پر میں بھروسہ کرتا ہوں، اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔'' ○---(یہ حضرت شعیبؑ نے اپنی قوم سے کہا۔ [تفصیل کے لئے باب نمبر۴، مضمون انبیاء و رسل، حضرت شعیبؑ] ---۱۲۳۔ ''اور آسمانوں اور زمین کی چھپی باتیں اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہیں۔ اور اسی کی طرف سب معاملے لوٹائے جاتے ہیں۔ پس تو اس کی عبادت کر اور اس پر بھروسہ کر۔ کیونکہ تیرا رب تمہارے عملوں سے غافل نہیں۔'' ○

(**سورۃ یوسف ۱۲**) ---۶۷۔ ''اور (یعقوبؑ) نے کہا! اے میرے بچو! تم سب ایک دروازے سے نہ جانا۔ بلکہ کئی جدا جدا دروازوں میں سے داخل ہونا۔ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والی کسی چیز کو تم سے ٹال نہیں سکتا۔ حکم صرف اللہ تعالیٰ ہی کا چلتا ہے۔ میرا کامل بھروسہ اسی پر ہے اور ہر ایک بھروسہ کرنے والے کو اسی پر بھروسہ کرنا چاہئے۔'' ○

(**سورۃ الرعد ۱۳**) ---۳۰۔ ''اسی طرح ہم نے آپ کو اس امت میں بھیجا ہے جس سے پہلے بہت سی امتیں گزر چکی ہیں کہ آپ انہیں ہماری طرف سے جو وحی آپ پر اتری ہے پڑھ کر سنایئے۔ یہ اللہ رحمٰن کے منکر ہیں۔ آپ کہہ دیجئے کہ میرا پالنے والا تو وہی ہے۔ اس کے سوا درحقیقت کوئی بھی لائق عبادت نہیں۔

Marfat.com

اسی کے اوپر میرا بھروسہ ہے اور اسی کی جانب میرا رجوع ہے۔'' O

(سورۃ ابراہیم ۱۴)---۱۱۔ ''ان کے پیغمبروں نے ان سے کہا۔ کہ یہ تو سچ ہے کہ ہم تم جیسے ہی انسان ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنا فضل کرتا ہے۔ اللہ کے حکم کے بغیر ہماری مجال نہیں کہ ہم کوئی معجزہ تمہیں لا دکھائیں اور ایمانداروں کو صرف اللہ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیے۔'' O---۱۲۔ ''آخر کیا وجہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ پر بھروسہ نہ رکھیں جبکہ اسی نے ہمیں ہماری راہیں بجھائی ہیں۔ واللہ جو ایذائیں تم ہمیں دو گے ہم ان پر صبر ہی کریں گے۔ توکل کرنے والوں کو یہی لائق ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی پر توکل کریں۔'' O

(سورۃ النحل ۱۶)---۴۱۔ ''جن لوگوں نے ظلم برداشت کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی راہ میں ترک وطن کیا ہے ہم انہیں بہتر سے بہتر ٹھکانہ دُنیا میں عطا فرمائیں گے۔ اور آخرت کا ثواب تو بہت ہی بڑا ہے۔ کاش کہ لوگ اس سے واقف ہوتے۔'' O---۴۲۔ ''وہ جنہوں نے دامن صبر نہ چھوڑا اور اپنے پالنے والے ہی پر بھروسہ کرتے رہے۔'' O---۹۸۔ ''قرآن پڑھنے کے وقت راندے ہوئے شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔'' O---۹۹۔ ''ایمان والوں اور اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھنے والوں پر اس کا زور مطلقاً نہیں چلتا۔'' O

(سورۃ الفرقان ۲۵)---۵۸۔ ''اس ہمیشہ زندہ رہنے والے اللہ تعالیٰ پر توکل کریں جسے کبھی موت نہیں اور اسکی تعریف کے ساتھ پاکیزگی بیان کرتے رہیں' وہ اپنے بندوں کے گناہوں سے کافی خبردار ہے۔'' O

(سورۃ الشعرآء ۲۶)---۲۱۷۔ ''اپنا پورا بھروسہ غالب مہربان اللہ پر رکھ۔'' O---۲۱۸۔ ''جو تجھے دیکھتا رہتا ہے جبکہ تو کھڑا ہوتا ہے۔'' O

(سورۃ النمل ۲۷)---۷۹۔ ''پس آپ یقیناً اللہ ہی پر بھروسہ رکھیے' یقیناً آپ سچے اور کھلے دین پر ہیں۔'' O

(سورۃ العنکبوت ۲۹)---۵۹۔ ''وہ جنہوں نے صبر کیا اور اپنے رب تعالیٰ پر بھروسہ رکھتے ہیں۔'' O

(سورۃ الاحزاب ۳۳)---۳۔ ''آپ اللہ تعالیٰ ہی پر توکل رکھیں' وہ کارسازی کے لیے کافی ہے۔'' O---۴۸۔ ''اور کافروں اور منافقوں کا کہنا نہ مانیے! اور جو ایذا (ان کی طرف سے پہنچے) اس کا خیال بھی نہ کیجئے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیے رہیں' اور کافی ہے اللہ تعالیٰ کام بنانے والا۔'' O

(سورۃ الزُّمَر ۳۹)---۳۸۔ ''اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمان وزمین کو کس نے پیدا کیا ہے؟ تو یقیناً وہ یہی جواب دیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے۔ آپ ان سے فرمایئے کہ اچھا یہ تو بتاؤ جنہیں تم اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو اگر اللہ تعالیٰ مجھے نقصان پہنچانا چاہے تو کیا یہ اس کے نقصان کو ہٹا سکتے ہیں؟ یا اللہ تعالیٰ مجھ پر مہربانی کا ارادہ کرے تو کیا یہ اس کی مہربانی کو روک سکتے ہیں؟ آپ فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کافی ہے' توکل کرنے والے اسی پر توکل کرتے ہیں۔'' O---[ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے روایت نقل کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ''جو شخص چاہتا ہو کہ سب انسانوں سے زیادہ طاقت ور ہو جائے اسے چاہیے کہ اللہ تعالیٰ پر توکل کرے۔ اور جو شخص چاہتا ہو کہ سب سے بڑھ کر غنی ہو جائے اُسے چاہیے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اُس پر زیادہ بھروسہ رکھے بہ نسبت اُس چیز کے جو اُس کے اپنے ہاتھ میں ہے' اور جو شخص چاہتا ہو کہ سب سے زیادہ عزت والا ہو جائے اسے چاہیے کہ اللہ عزوجل سے ڈرے''۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(سورۃ الشوریٰ ۴۲)---۱۰۔ ''اور جس جس چیز میں تمہارا اختلاف ہو اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ ہی کی طرف ہے' یہی اللہ تعالیٰ میرا رب ہے جس پر میں نے بھروسہ کر رکھا ہے اور جس کی طرف میں جھکتا ہوں۔'' O---۳۶۔ ''تو تمہیں جو کچھ دیا گیا ہے وہ زندگانی دنیا کا کچھ یونہی سا اسباب ہے اور اللہ تعالیٰ کے پاس جو ہے وہ اس سے بدرجہ بہتر اور پائیدار ہے' وہ ان کے لیے ہے جو ایمان لائے اور صرف اپنے رب ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔'' O---۳۷۔ ''اور کبیرہ گناہوں سے اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں اور غصے کے وقت (بھی) معاف کر دیتے ہیں۔'' O---۳۸۔ ''اور اپنے رب کے فرمان کو قبول کرتے ہیں اور نماز کی پابندی کرتے ہیں اور ان کا (ہر) کام آپس کے مشورے سے ہوتا ہے' اور جو ہم نے انہیں دے رکھا ہے اس میں سے (ہمارے نام پر) دیتے ہیں۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۷، مضمون نماز]

(سورۃ المجادلۃ ۵۸)---۱۰۔ ''(بُری) سرگوشیاں' پس شیطانی کام ہے جس سے ایمان داروں کو رنج پہنچے۔ گو اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر وہ انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اور ایمان والوں کو چاہیے کہ اللہ ہی پر بھروسہ رکھیں۔'' O---[لیکن یہ سرگوشیاں اور شیطانی حرکتیں' مومنوں کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتیں مگر یہ کہ اللہ کی مشیت ہو اس لیے تم اپنے دشمنوں کی ان اوچھی حرکتوں سے پریشان نہ ہوا کرو۔ بلکہ اللہ پر بھروسہ رکھو اس لیے کہ تمام معاملات کا اختیار اسی کے ہاتھ میں ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے' نہ کہ یہود اور منافقین' جو تمہیں تباہ و برباد کرنا چاہتے ہیں۔ سرگوشی کے سلسلے میں ہی مسلمانوں کو ایک اخلاقی ہدایت یہ دی گئی ہے کہ جب تم تین آدمی اکٹھے ہو' تو اپنے میں سے ایک کو چھوڑ کر دو آدمی آپس میں سرگوشی نہ کریں' کیونکہ یہ طریقہ اس ایک آدمی کو غم میں ڈال دے گا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(سورۃ الممتحنۃ ۶۰)---۴۔ ''(مسلمانو!) تمہارے لیے حضرت ابراہیم اور ان کے ساتھیوں میں بہترین نمونہ ہے جب کہ ان سب نے اپنی قوم سے برملا کہ

Marfat.com

دیا کہ ہم تم سے اور جن جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو ان سب سے بالکل بیزار ہیں ہم تمہارے (عقائد کے) منکر ہیں۔ جب تک تم اللہ کی واحدانیت پر ایمان نہ لاؤ ہم میں تم میں ہمیشہ کیلئے بغض و عداوت ظاہر ہو گئی۔ لیکن ابراہیم کی اتنی بات تو اپنے باپ سے ہوئی تھی کہ میں تمہارے لیے استغفار ضرور کروں گا اور تمہارے لیے مجھے اللہ کے سامنے کسی چیز کا اختیار کچھ بھی نہیں۔ اے ہمارے پروردگار تجھی پر ہم نے بھروسہ کیا ہے اور تیری ہی طرف رجوع کرتے ہیں اور تیری طرف ہی لوٹنا ہے۔"O [توکل کا مطلب ہے۔ امکانی حد تک ظاہری اسباب و وسائل اختیار کرنے کے بعد معاملہ اللہ کے سپرد کر دیا جائے۔ یہ مطلب نہیں کہ ظاہری وسائل اختیار کیے بغیر ہی اللہ پر اعتماد اور توکل کا اظہار کیا جائے۔ اس سے ہمیں منع کیا گیا ہے اس لیے توکل کا یہ مفہوم بھی غلط ہو گا۔☆ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور اونٹ کو باہر کھڑا کر کے اندر آ گیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا تو کہا میں اونٹ اللہ کے سپرد کر آیا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ یہ توکل نہیں ہے پہلے اسے کسی چیز سے باندھ پھر اللہ پر بھروسہ کر۔☆ انابت کا مطلب ہے اللہ کی طرف رجوع کرنا۔]

(سورۃ التغابن ۶۴)۔۔۔۱۳۔ "اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور مومنوں کو اللہ ہی پر توکل رکھنا چاہیے۔ [یعنی تمام معاملات اسی کو سونپیں، اسی پر اعتماد کریں اور صرف اسی سے دعا و التجا کریں کیونکہ اس کے سوا کوئی حاجت روا اور مشکل کشا ہے ہی نہیں (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(سورۃ الطلاق ۶۵)۔۔۔۳۔ "اور اسے ایسی جگہ سے روزی دیتا ہے جس کا اسے گمان بھی نہ ہو اور جو شخص اللہ پر توکل کرے گا اللہ اسے کافی ہو گا۔ اللہ تعالیٰ اپنا کام پورا کر کے ہی رہے گا۔ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے۔"O [یعنی جو شخص اپنا کام اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیتا ہے وہ اس کا ذمہ دار ہو جاتا ہے۔ اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ توکل کا معنی عمل سے لاتعلق ہو جاتا ہے اور اسباب سے قطع نظر کرنا ہے۔ توکل کا یہ مقصد نہیں۔ بلکہ اس کا یہ مقصد ہے کہ اسباب بجا لائے لیکن نتائج کے ظہور کے لیے اسباب پر اعتماد نہ کرے۔ صرف اپنے رب پر بھروسہ کرے۔ بے عملی اور جدوجہد سے بیزاری کا اسلام کے نظریہ توکل سے دور کا واسطہ بھی نہیں۔ (از تفسیر نمبر ۱ ضیاء القرآن)]

(سورۃ الملک ۶۷)۔۔۔۲۹۔ "آپ فرما دیجیے! کہ وہی رحمٰن ہے ہم تو اس پر ایمان لا چکے اور اسی پر ہمارا بھروسہ ہے۔ تمہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ صریح گمراہی میں کون ہے؟"O ۔۔۔[ہم تو اپنے پروردگار پر، جو رحمٰن ہے، صدق دل سے ایمان لے آئے ہیں۔ اسی پر ہمارا بھروسہ ہے کہ اس دنیا میں بھی وہ ہمیں کامیاب و کامران فرمائے گا، دین کا ڈنکا چار دانگ عالم میں بجنے لگے گا اور آخرت میں بھی وہ اپنی رحمت اور رافت سے نوازے گا۔ تم بتاؤ جن کا رحمٰن اور رحیم خدا پر ایمان ہے نہ اس پر بھروسہ ہے تمہارا انجام کیا ہو گا۔ تمہارے یہ بے جان بت، تمہارے کیا کام آئیں گے، اب تم ہی فیصلہ کرو کہ گمراہ کون ہے خداوند رحمٰن پر ایمان لانے والے یا اس کا انکار کر کے بتوں کو خدا بنانے والے، اس قادر و توانا پر توکل کرنے والے، یا اصنام و اوثان پر تکیہ رکھنے والے۔ (از تفسیر ۳۸ ضیاء القرآن)]

اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنا برگزیدہ بناتا ہے

(سورۃ الشوریٰ ۴۲)۔۔۔۱۳۔ "اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے وہی دین مقرر کر دیا ہے جس کے قائم کرنے کا اس نے نوح (علیہ السلام) کو حکم دیا تھا اور جو (بذریعہ وحی) ہم نے تیری طرف بھیج دی ہے، اور جس کا تاکیدی حکم ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ (علیہم السلام) کو دیا تھا، کہ اس دین کو قائم رکھنا اور اس میں پھوٹ نہ ڈالنا۔ جس چیز کی طرف آپ انہیں بلا رہے ہیں وہ تو (ان) مشرکین پر گراں گزرتی ہے اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنا برگزیدہ بناتا ہے اور جو بھی اس کی طرف رجوع کرے وہ اس کی صحیح رہنمائی کرتا ہے۔"O ۔۔۔[یہاں پھر وہی بات دہرائی گئی ہے جو اس سے پہلے آیت ۸-۹ میں ارشاد ہو چکی ہے۔ اس جگہ یہ بات ارشاد فرمانے کا مدعا یہ ہے کہ تم ان لوگوں کے سامنے دین کی صاف شاہراہ پیش کر رہے ہو اور یہ نادان اس نعمت کی قدر کرنے کے بجائے الٹے اس پر بگڑ رہے ہیں۔ مگر انہی کے درمیان انہی کی قوم میں وہ لوگ موجود ہیں جو اللہ کی طرف رجوع کر رہے ہیں اور اللہ بھی انہیں کھینچ کھینچ کر اپنی طرف لا رہا ہے۔ اب یہ اپنی اپنی قسمت ہے کہ کوئی اس نعمت کو پائے اور کوئی اس پر خار کھائے۔ مگر اللہ کی بانٹ اندھی بانٹ نہیں ہے۔ وہ اسی کو اپنی طرف کھینچتا ہے جو اس کی طرف بڑھے۔ دور بھاگنے والوں کے پیچھے دوڑنا اللہ کا کام نہیں ہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے، مشیت ایزدی

(سورۃ البقرۃ ۲)۔۔۔۲۰۔ "قریب ہے کہ بجلی اچک لے جائے بصارت ان کی۔ جب ذرا بجلی چمکی تو چلنے لگتے ہیں اس (کی روشنی) میں اور جونہی اندھیرا چھا جاتا ہے ان پر تو کھڑے ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ اگر چاہتا اللہ تعالیٰ تو سلب کر لیتا ان کی سماعت اور بصارت ہی کو۔ یقیناً اللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر

Marfat.com

ہے۔''O---۹۰۔ ''بہت بری ہے وہ چیز کہ بیچ دیا ہے انہوں نے اس کے بدلے میں اپنی جانوں کو۔ وہ یہ کہ انکار کرتے ہیں وہ اس کا جو نازل کیا ہے اللہ تعالیٰ نے محض اس ضد کی بنا پر کہ نازل کر رہا ہے اللہ تعالیٰ اپنا فضل جس پر چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے، سو وہ گرفتار ہو گئے (اللہ تعالیٰ کے) پے در پے غضب میں اور کافروں کے لئے ہے عذاب ذلت آمیز۔''O---۱۰۵۔ ''نہیں پسند کرتے وہ لوگ جو کافر ہیں اہل کتاب میں سے اور نہیں (پسند کرتے) مشرک اس بات کو کہ نازل ہو تم پر کوئی خیر تمہارے رب کی طرف سے مگر اللہ تعالیٰ خاص کر لیتا ہے اپنی رحمت کے ساتھ جس کو چاہے اور اللہ تعالیٰ مالک ہے فضل عظیم کا۔''O---۱۱۷۔ ''موجد بے مثال آسمانوں اور زمین کا اور جب فیصلہ کرتا ہے وہ کسی کام کا تو بس حکم دیتا ہے اسے کہ ہو جا اور وہ ہو جاتا ہے۔''O---۱۴۲۔ ''ضرور کہیں گے بیوقوف لوگ کہ کس چیز نے پھیر دیا ہے مسلمانوں (کے رخ) کو ان کے اس قبلے سے کہ تھے پہلے یہ جس پر۔ کہو (اے نبی ﷺ) اللہ تعالیٰ ہی مشرق اور مغرب کو چلاتا ہے وہ جسے چاہتا ہے سیدھے راستے پر۔''O---۲۱۳۔ ''تھے سب انسان ایک ہی امت۔ (پھر ان میں اختلافات ہو گئے) تو بھیجے اللہ تعالیٰ نے انبیاء بشارت دینے والے اور خبردار کرنے والے۔ اور نازل کی ان کے ساتھ اپنی کتاب مبنی بر حق تاکہ فیصلہ کرے وہ لوگوں کے درمیان ان باتوں کا اختلاف کرتے تھے وہ جن میں اور نہیں اختلاف کیا کتاب میں مگر ان لوگوں نے جنہیں دی گئی تھی وہ اس کے بعد کہ آ چکے تھے ان کے پاس واضح احکام محض آپس کی ضد کی بنا پر پھر ہدایت دی اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو جو ایمان لائے (محمد ﷺ پر) ان باتوں میں جن میں اختلاف کیا کرتے تھے (پہلے لوگ) حق کی اپنے حکم سے اور اللہ تعالیٰ ہی ہدایت دیتا ہے جسے چاہے سیدھے رستے کی۔''O---۲۲۰۔ ''امور دینی اور دنیوی کو۔ اور تجھ سے یتیموں کے بارے میں بھی سوال کرتے ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ ان کی خیر خواہی بہتر ہے، تم اگر ان کا مال اپنے مال میں ملا بھی لو تو وہ تمہارے بھائی ہیں، بدنیت اور نیک نیت ہر ایک کو اللہ خوب جانتا ہے اور اگر اللہ چاہتا تو تمہیں مشقت میں ڈال دیتا، یقیناً اللہ تعالیٰ غلبہ والا اور حکمت والا ہے۔''O---۲۴۷۔ ''اور کہا ان سے ان کے نبی نے کہ اللہ نے مقرر کیا ہے تمہارے لئے طالوت کو بادشاہ، کہنے لگے، کیونکر ہو سکتا ہے اسے حق حکمرانی ہم پر جبکہ ہم زیادہ حقدار ہیں حکمرانی کے اس سے اور نہیں دی گئی ہے اسے بہت سی دولت، نبی نے کہا بیشک اللہ نے فضیلت دی ہے اسے تم پر اور عطا فرمائی ہے اس کو فراوانی علم و عقل میں اور جسمانی طاقت میں اور اللہ عطا فرماتا ہے اپنا ملک جس کو چاہتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہے وسعت والا اور سب کچھ جاننے والا۔''O---۲۵۱۔ ''پس شکست دے دی انہوں نے کافروں کو اللہ تعالیٰ کے اذن سے اور قتل کر دیا داؤدؑ نے جالوت کو اور عطا کی اس کو اللہ تعالیٰ نے سلطنت اور حکمت اور سکھایا اس کو جو کچھ چاہا اور اگر نہ ہٹاتا رہتا اللہ انسانوں کے ایک گروہ کو دوسرے گروہ کے ذریعہ سے تو نظام بگڑ جاتا زمین کا۔ لیکن اللہ بڑا مہربان ہے اہل عالم پر۔''O---۲۵۳۔ ''یہ سب رسول، فضیلت دی ہے ہم نے ان میں سے بعض کو بعض پر۔ ان میں سے کوئی ایسا تھا جس سے ہم کلام ہوا اللہ تعالیٰ اور بلند کئے بعض کے مرتبے اور عطا کیں ہم نے عیسیٰ ابن مریم کو کھلی نشانیاں اور مدد کی ہم نے اس کی روح القدس سے اور اگر چاہتا اللہ تعالیٰ تو نہ لڑتے آپس میں وہ لوگ جو ان رسولوں کے بعد ہوئے۔ اس کے بعد کہ آ چکی تھیں ان کے پاس کھلی نشانیاں۔ لیکن انہوں نے باہم اختلاف کیا۔ پھر کوئی تو ان میں سے ایمان لے آیا اور کسی نے کفر اختیار کیا اور اگر چاہتا اللہ تو نہ لڑتے یہ لوگ آپس میں لیکن اللہ تعالیٰ کرتا ہے وہی جو چاہتا ہے۔''O---[اس مضمون کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کئی جگہ بیان فرمایا ہے۔ مطلب اس کا یہ نہیں ہے کہ اللہ کے نازل کردہ دین میں اختلاف پسندیدہ ہے۔ یہ اللہ کو سخت ناپسند ہے، اس کی پسند (رضا) تو یہ ہے کہ تمام انسان اس کی نازل کردہ شریعت کو اپنا کر نار جہنم سے بچ جائیں۔ اسی لیے اس نے کتابیں اتاریں، انبیاء علیہم السلام کا سلسلہ قائم کیا تا آنکہ نبی کریم ﷺ پر رسالت کا خاتمہ فرما دیا۔ تاہم اس کے بعد بھی خلفا اور علما و دعاۃ کے ذریعے سے دعوت حق اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا سلسلہ جاری رکھا گیا اور اس کی سخت اہمیت و تاکید بیان فرمائی گئی۔ کس لیے؟ اسی لیے تاکہ لوگ اللہ کے پسندیدہ راستے کو اختیار کریں۔ لیکن چونکہ اس نے ہدایت اور گمراہی دونوں راستوں کی نشان دہی کر کے انسانوں کو کوئی ایک راستہ اختیار کرنے پر مجبور نہیں کیا ہے بلکہ بطور امتحان اسے اختیار اور ارادہ کی آزادی سے نوازا ہے، اس لیے کوئی اس اختیار کا صحیح استعمال کر کے مومن بن جاتا ہے اور کوئی اس اختیار و آزادی کا غلط استعمال کر کے کافر۔ یہ گویا اس کی حکمت و مشیت ہے، جو اس کی رضا سے مختلف چیز ہے۔ (تفسیر نمبر ۳ از شاہ فہد قرآن)]---۲۵۵۔ ''اللہ تعالیٰ کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اس کے زندہ جاوید ہے، پوری کائنات کو سنبھالے ہوئے ہے۔ نہیں آتی اس کو اونگھ اور نہ نیند۔ اسی کا ہے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں۔ کون ہے جو سفارش کر سکے اس کے حضور بغیر اس کی اجازت کے۔ وہ جانتا ہے اسے بھی جو بندوں کے سامنے ہے اور وہ بھی جو ان سے اوجھل ہے اور نہیں احاطہ کر سکتے وہ ذرا بھی اس کے علم میں سے مگر جس قدر وہ چاہے۔ حاوی ہے اس کی کرسی آسمانوں اور زمین پر اور نہیں تھکاتی اس کو نگہبانی ان دونوں کی اور وہی ہے برتر اور عظیم۔''O---۲۶۱۔ ''مثال ان لوگوں کی جو خرچ کرتے ہیں اپنے مال اللہ کی راہ میں ایسی ہے جیسے ایک دانہ، اگائے سات بالیں، ہر بال میں ہوں سو دانے اور اللہ بڑھاتا ہے جس کے لئے چاہتا ہے اور اللہ ہے بڑی وسعت والا اور سب کچھ جاننے والا۔''O---۲۶۹۔ ''عطا فرماتا ہے حکمت جسے چاہے اور جسے مل گئی حکمت سو در حقیقت مل گئی اسے خیر کثیر اور نہیں نصیحت قبول کرتے مگر اہل عقل۔''O[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون حکمت]---۲۷۲۔ ''نہیں ہے تم پر (اے نبی ﷺ) ذمہ داری ان کو راہ پر لانے کی بلکہ اللہ تعالیٰ ہدایت بخشتا ہے

Marfat.com

جسے چاہتا ہے اور جو بھی خرچ کرتے ہو تم کوئی مال (بطور خیرات) تو اس کا فائدہ تم ہی کو ہے اس لئے کہ نہیں خرچ کرتے ہو تم مگر حاصل کرنے کے لئے اللہ کی رضا اور جو بھی تم خرچ کرتے ہو کوئی مال (بطور خیرات) پورا پورا دے دیا جائیگا وہ تمہیں اور تمہاری حق تلفی نہ کی جائے گی۔'' O

(**سورۃ آل عمران ۳**) ---۶۔ ''وہی تو ہے جو شکل و صورت بناتا ہے تمہاری ماؤں کے پیٹ میں جیسی چاہے۔ نہیں کوئی معبود سوائے اس کے۔ وہ سب پر غالب بڑی حکمت والا ہے۔'' O---۱۳۔ ''بے شک تھی تمہارے لئے بڑی نشانی ان گروہوں میں جو ایک دوسرے سے نبرد آزما ہوئے۔ ایک گروہ جنگ کر رہا تھا اللہ کی راہ میں اور دوسرا گروہ کافر تھا۔ دیکھ رہے تھے وہ ان کو (دوگنا) اپنے سے کھلی آنکھوں سے اور اللہ قوت بہم پہنچاتا ہے اپنی نصرت سے جس کو چاہے۔ بے شک اس میں ایک بڑا سبق ہے دیدہ بینا رکھنے والوں کے لئے۔'' O---۲۶۔ ''کہہ دیجئے! اے اللہ مالک بادشاہی کے۔ دیتا ہے تو حکومت جسے چاہے اور چھین لیتا ہے حکومت جس سے چاہے اور عزت دیتا ہے تو جسے چاہے اور ذلت دیتا ہے جسے چاہے۔ تیرے ہاتھ میں ہے خیر۔ بیشک تو ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے۔'' O---۲۷۔ ''داخل کرتا ہے تو رات کو دن میں اور داخل کرتا ہے دن کو رات میں اور نکالتا ہے جاندار کو بے جان سے اور نکالتا ہے بے جان کو جاندار سے اور رزق دیتا ہے جسے چاہے تو بے حساب۔'' O---۴۰۔ ''زکریا نے کہا۔ اے میرے مالک! کیونکر ہوگا میرے ہاں لڑکا جبکہ میں ہو چکا ہوں بوڑھا اور بیوی میری بانجھ ہے۔ جواب دیا اسی طرح اللہ تعالیٰ کرتا ہے جو چاہے۔'' O---۴۵۔ ''اس وقت کہا تھا فرشتوں نے اے مریم! بیشک اللہ بشارت دیتا ہے تم کو کلمۃ من اللہ کی، جس کا نام مسیح عیسیٰ ابن مریم ہوگا۔ ذی وجاہت دُنیا اور آخرت میں اور اللہ کے مقرب بندوں میں سے ہوگا۔'' O---۴۶۔ ''اور باتیں کرے گا لوگوں سے گہوارے میں بھی اور ادھیڑ عمر میں بھی اور صالحین میں سے ہوگا۔'' O---۴۷۔ ''مریم نے کہا (ہائے) میرے رب! کہاں سے ہوگا میرے ہاں بچہ جبکہ نہیں چھوا ہے مجھے کسی مرد نے۔ جواب دیا، اسی طرح اللہ تعالیٰ پیدا کرتا ہے جو چاہے۔ جب فیصلہ کر لیتا ہے وہ کسی امر کا تو بس حکم دیتا ہے اسے کہ ہو جا اور وہ ہو جاتا ہے۔'' O---۷۳۔ ''اور مت بات مانو، مگر اس شخص کی جو کرتا ہو پیروی تمہارے دین کی (یہ یہود نے آپس میں کہا)۔ کہہ دو! بیشک حقیقی ہدایت تو اللہ کی ہدایت ہے (اور یہ اسی کی دین ہے) کہ دیا جائے کسی کو ویسا ہی جو (کبھی) تم کو دیا گیا تھا۔ یا یہ کہ ان کو (تمہارے خلاف) تو ی حجت مل جائے، تمہارے رب کے حضور سے۔ کہو! فضل تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ دیتا ہے وہ اپنا فضل جسے چاہے اور اللہ تعالیٰ وسعتوں کا مالک سب کچھ جاننے والا ہے۔'' O---۷۴۔ ''وہ مختص کر لیتا ہے اپنی رحمت کے لئے جسے چاہتا ہے اور اللہ تعالیٰ مالک ہے فضل عظیم کا۔'' O---۱۲۸۔ ''نہیں ہے تمہیں (یہ خطاب حضور ﷺ کو ہے) اس معاملہ میں (اختیار) ذرا بھی۔ (سارا اختیار اللہ کے پاس ہے) چاہے تو وہ توبہ قبول کر لے ان کی اور چاہے تو عذاب دے انہیں کیونکہ بلاشبہ وہ ظالم ہیں۔'' O---۱۲۹۔ ''اور اللہ تعالیٰ ہی کا ہے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور جو کچھ ہے زمین میں۔ بخش دے جسے چاہے اور عذاب دے جسے چاہے اور اللہ تعالیٰ تو ہے ہی بڑا معاف کرنے والا بہت رحم کرنے والا۔'' O---۱۷۹۔ ''نہیں ہے اللہ تعالیٰ کہ چھوڑ دے مومنوں کو اس حالت میں کہ ہو تم جس میں۔ حتی کہ الگ نہ کر دے ناپاک کو پاک سے اور نہیں ہے اللہ تعالیٰ کہ مطلع کرے تم کو غیب پر۔ لیکن اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں میں سے جسے چاہے (غیب کی باتیں بتانے کے لئے) لہٰذا ایمان رکھو تم اللہ پر اور اس کے رسولوں پر اور اگر تم ایمان پر قائم رہے اور تقویٰ اختیار کیا تو تمہارے لئے ہے اجر عظیم۔'' O[تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون علم غیب]

(**سورۃ النساء ۴**) ---۲۶۔ ''چاہتا ہے اللہ کہ کھول کر بیان کرے تمہارے لئے (اپنے احکام) اور چلائے تم کو طریقوں پر ان لوگوں کے جو (تھے) تم سے پہلے اور قبول کرے تمہاری توبہ اور اللہ ہے ہر بات جاننے والا بڑی حکمت والا۔'' O---۲۷۔ ''اور اللہ تو چاہتا ہے کہ توبہ قبول کرے تمہاری۔ مگر چاہتے ہیں وہ لوگ جو پیروی کرتے ہیں خواہشات نفس کی کہ دور ہٹ جاؤ تم (راہ راست سے) بہت زیادہ دور۔'' O---۲۸۔ ''چاہتا ہے اللہ کہ ہلکا کرے بوجھ تمہارا کیونکہ پیدا کیا گیا ہے انسان کمزور۔'' O---۴۸۔ ''بے شک اللہ تعالیٰ نہیں معاف کرتا یہ (گناہ) کہ شرک کیا جائے اس کے ساتھ اور معاف کر دیتا ہے شرک کے علاوہ (باقی گناہ) جس کے لئے چاہے۔ اور جس نے شریک ٹھہرایا اللہ کا کسی کو اس نے بہتان باندھا اللہ پر (اور ارتکاب کیا) بہت بڑے گناہ کا۔'' O---۴۹۔ ''کیا نہیں دیکھا تم نے ان لوگوں کو جو پاکیزہ قرار دیتے ہیں اپنی ذات کو۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو پاک کرتا ہے جسے چاہتا ہے اور (جنہیں اللہ پاک نہیں کرتا) نہیں ظلم کیا جائے گا ان پر بھی ذرہ برابر۔'' O---۱۳۳۔ ''اگر چاہے تو لے جائے تم کو (زمین سے) اے انسانو! اور لے آئے دوسروں کو۔ اور ہے اللہ اس پر پوری طرح قادر۔'' O

(**سورۃ المائدۃ ۵**) ---۶۔ ''اے ایمان والو! جب تم نماز کے لئے اٹھو تو اپنے منہ اور کہنیوں تک اپنے ہاتھ اور ٹخنوں تک اپنے پاؤں دھو لو اور اپنے سر کا مسح کر لو اور اگر تم ناپاکی کی حالت (جنابت) میں ہو تو نہا کر پاک صاف ہو جاؤ۔ لیکن اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی جائے ضرورت سے آیا ہو یا تم نے عورتوں کو چھوا ہو پھر پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی لو اور اس سے اپنے چہروں اور اپنے ہاتھوں کا مسح کر لو۔ اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ تم پر تنگی ڈالے مگر چاہتا ہے کہ تمہیں پاک صاف کرے اور تم پر اپنی نعمت پوری کرے تاکہ تم شکر کرو۔'' O---۱۸۔ ''اور یہود و نصاریٰ کہتے ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ کے بیٹے ہیں اور اس کے محبوب ہیں۔ کہو،

Marfat.com

پھر وہ کیوں تمہیں تمہارے گناہوں پر عذاب دیتا ہے۔ نہیں بلکہ تم بشر ہو ان میں سے جو اس نے پیدا کئے ہیں۔ وہ جسے چاہتا ہے بخشتا ہے اور جسے چاہتا ہے عذاب دیتا ہے اور آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب پر بادشاہت اللہ تعالیٰ ہی کی ہے اور اسی کی طرف واپسی ہوگی۔'' O---۵۴۔ ''اے ایمان والو! تم میں سے کوئی اپنے دین سے پھر جائے تو اللہ تعالیٰ جلد ہی ایسے لوگ پیدا کر دے گا جن سے وہ محبت کرے گا اور جو اس سے محبت کریں گے۔ جو مومنوں کے سامنے دبے ہوئے اور کافروں کے سامنے سر اٹھائے ہوئے ہوں گے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔ یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ تعالیٰ وسعت والا علم والا ہے۔'' O

(سورۃ الانعام ۶)---۳۹۔ ''مگر جو لوگ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں وہ اندھیروں میں بہرے گونگے پڑے ہیں۔ جسے اللہ چاہتا ہے گمراہ کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے سیدھے راستے پر ڈال دیتا ہے۔'' O---۴۰۔ ''کہو! کیا تم نے غور کیا کہ اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آ جائے یا تم پر وہ گھڑی آ پہنچے تو کیا تم اللہ کے سوا کسی کو پکارو گے اگر تم سچے ہو۔'' O---۴۱۔ ''نہیں اسی کو تم پکارو گے پھر اس نے چاہا تو جس بات کے لئے تم اسے پکارو گے اسے دور کر دے گا اور جنہیں تم اس کا شریک بناتے ہو بھول جاؤ گے۔'' O---۷۳۔ ''اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو حق پر پیدا کیا ہے اور جس دن وہ کہے گا ہو جا، وہ ہو جائے گا۔ اس کا قول حق ہے۔ اور حکومت اس کی ہوگی جس دن صور پھونکا جائے گا۔ وہ غیب اور ظاہر کا جاننے والا ہے اور وہ دانا اور خبردار ہے۔'' O---۱۱۱۔ ''اور اگر ہم ان کی طرف فرشتے اتارتے اور مردے ان سے باتیں کرتے اور ہر چیز ہم ان کے سامنے اکٹھی کر دیتے تو بھی وہ ایمان لانے والے نہ تھے۔'' O---۱۲۵۔ ''ہاں! جسے اللہ چاہتا ہے کہ اسے راہ دکھائے، اس کا سینہ فرمانبرداری (اسلام) کے لئے کھول دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے کہ گمراہ کرے اس کے سینے کو تنگ اور گھٹا ہوا کر دیتا ہے۔ گویا وہ آسمان کو چڑھا جا رہا ہے۔ اس طرح اللہ ان لوگوں پر جو ایمان نہیں لاتے گندگی ڈال دیتا ہے۔'' O---۱۳۳۔ ''اور تیرا رب بے نیاز اور رحمت والا ہے۔ وہ اگر چاہے تو تمہیں اٹھا لے جائے اور تمہارے بعد جسے چاہے جانشین بنا دے۔ اسی طرح جیسے اس نے تمہیں ایک دوسری قوم کی نسل سے اٹھایا۔'' O---۱۳۷۔ ''اور اسی طرح بہت سے مشرکوں کے لئے ان کے شریکوں نے ان کی اولاد کا قتل خوش نما بنا رکھا ہے تاکہ انہیں ہلاک کر دیں اور ان کے دین کو ان کے لئے الجھن بنا دیں۔ لیکن اگر اللہ چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے، سو تو انہیں اور جو باتیں وہ گھڑتے ہیں رہنے دے۔'' O---۱۴۸۔ ''مشرک کہیں گے، اگر اللہ چاہتا تو ہم شرک نہ کرتے اور نہ ہمارے باپ دادا کرتے اور نہ ہم کوئی شے حرام ٹھہراتے۔ اسی طرح ان سے پہلے لوگ بھی جھٹلا چکے ہیں۔ یہاں تک کہ انہوں نے ہماری سختی کا مزہ چکھا۔ کہہ کیا تمہارے پاس کوئی علم ہے تو اسے ہمارے سامنے لاؤ؟ تم تو صرف وہم و گمان کے پیچھے چلتے ہو اور تم تو صرف اٹکلیں دوڑاتے ہو۔'' O---۱۴۹۔ ''کہہ فیصلہ کن دلیل اللہ ہی کی ہے اگر وہ چاہتا تو تم سب کو ہدایت دے دیتا۔'' O

(سورۃ الاعراف ۷)---۸۹۔ ''ہم اللہ کے بارے میں جھوٹ گھڑیں گے۔ اگر ہم تمہارے طور طریقے پر اس کے بعد کہ اللہ نے ہمیں اس سے نجات دی ہے لوٹ گئے۔ مگر ہمارے لئے ممکن نہیں کہ ہم اس پر لوٹ جائیں، سوائے اس کے کہ اللہ ہمارا آقا یوں چاہے۔ ہمارے رب کا علم ہر چیز پر حاوی ہے۔ ہم اللہ پر بھروسہ کرتے ہیں۔ اے ہمارے رب! ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حق پر فیصلہ کر دے کہ تو بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔'' O---۱۷۵۔ ''اور انہیں اس شخص کی خبر سنا جسے ہم نے اپنی آیتیں دیں، مگر وہ ان سے نکل گیا۔ پھر شیطان اس کے پیچھے لگ گیا اور وہ بہکنے والوں میں ہو گیا۔'' O---۱۷۶۔ ''لیکن اگر ہم چاہتے تو ان کے ذریعے سے اسے بلند کر دیتے۔ مگر وہ زمین کے ساتھ لگ گیا اور اپنی خواہش پر چل پڑا۔ ہاں! اس کی مثال کتے کی سی تھی۔ اگر تو اس پر حملہ کرے تو وہ زبان نکال دیتا ہے، یا اسے چھوڑ دے تو بھی زبان نکال دیتا ہے۔ یہی ان لوگوں کی مثال ہے جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں۔ ہاں! یہ قصہ سنا دے شاید وہ غور کریں۔'' O---۱۷۸۔ ''جسے اللہ تعالیٰ راہ دکھائے وہی راہ پر آتا ہے اور جسے گمراہ کرے وہی نقصان اٹھاتے ہیں۔'' O---۱۸۸۔ ''کہہ دیجئے! میں اپنے لئے کسی نفع اور نقصان کا اختیار نہیں رکھتا، مگر جو اللہ چاہے اور اگر میں چھپی باتوں کو جانتا تو ضرور بہت سا مال حاصل کر لیتا اور مجھے برائی نہ پہنچتی۔ میں تو صرف ان لوگوں کو جو ایمان رکھتے ہیں ڈرانیوالا اور خوشخبری دینے والا ہوں۔'' O

(سورۃ الانفال ۸)---۷۔ ''اور جب اللہ تم سے دو گروہوں میں سے ایک کا وعدہ کر رہا تھا کہ وہ ضرور تمہارا ہو گا اور تم چاہتے تھے کہ بے ہتھیار (گروہ) تمہارا ہو مگر اللہ چاہتا تھا کہ اپنے کلمات سے حق کو حق ثابت کر دے اور کافروں کی جڑ کاٹ دے۔ تاکہ وہ حق کو حق ثابت کر دے اور جھوٹ کو جھوٹ کر دے۔ اگرچہ مجرم ناخوش ہوں۔'' O

(سورۃ التوبہ ۹)---۵۵۔ ''ہاں! ان کے مال اور ان کی اولاد تجھے حیران نہ کریں۔ اللہ تو صرف یہ چاہتا ہے کہ ان کے ذریعے سے انہیں دنیا کی زندگی میں عذاب دے اور ان کی جانیں نکلیں تو وہ کافر ہوں۔'' O---۸۵۔ ''اور ان کے مال اور ان کی اولاد تجھے حیران نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ تو صرف یہ چاہتا ہے کہ ان چیزوں سے انہیں دنیا میں سزا دے اور ان کی جانیں نکلیں اور وہ کافر ہوں۔'' O

(سورۃ یونس ۱۰)---۱۶۔ ''کہو! اگر اللہ چاہتا تو میں تمہیں یہ نہ سناتا اور نہ وہ تمہیں اس کی خبر دیتا۔ ہاں! میں اس سے پہلے تمہارے درمیان عمر بھر رہ چکا ہوں تو

Marfat.com

کیا تم سمجھو گے نہیں؟'' O---۱۹۔ ''اور سب انسان صرف ایک ہی امت ہیں۔ پھر بھی اختلاف کرتے ہیں اور اگر تیرے رب کی طرف سے ایک بات طے نہ ہو چکی ہوتی تو ان کے درمیان ان باتوں کا جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں فیصلہ ہو چکا ہوتا۔'' O---۲۵۔ ''اور اللہ سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے اور جسے چاہتا ہے سیدھے رستے کی طرف ہدایت دیتا ہے۔'' O---۴۹۔ ''کہہ دیجئے! میں تو اپنے لئے بھی کسی نقصان اور نفع کا اختیار نہیں رکھتا مگر جو اللہ چاہے۔ ہر امت کے لئے ایک مقررہ وقت ہوتا ہے۔ جب ان کا وقت آ جاتا ہے تو وہ نہ ایک گھڑی پیچھے رہ سکتے ہیں اور نہ آگے بڑھ سکتے ہیں۔'' O---۹۹۔ ''اور اگر تیرا رب چاہتا تو وہ سب لوگ جو زمین پر ہیں سارے کے سارے ایمان لے آتے۔ پر کیا تو لوگوں پر جبر کرے گا یہاں تک کہ وہ مومن بن جائیں۔'' O---۱۰۷۔ ''اور اگر اللہ تعالیٰ تجھے کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا کوئی اسے ہٹانے والا نہیں اور اگر وہ تیری بھلائی چاہے تو کوئی اس کی مہربانی کو پھیرنے والا نہیں۔ وہ اسے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے ڈال دیتا ہے اور وہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔'' O

(**سورۃ هود ۱۱**) ۳۲۔ ''وہ کہنے لگے (قوم نوحؑ) اے نوحؑ! تو نے ہم سے بہت جھگڑا کیا ہے اور ہم سے جھگڑے کو بہت بڑھایا بھی ہے۔ اب لے آ جس کا (عذاب) تو ہم سے وعدہ کرتا ہے، اگر تو سچوں میں ہے۔'' O---۳۳۔ ''اس نے کہا، اس کو صرف اللہ تعالیٰ لائے گا اگر اس نے چاہا اور تم اسے کوئی عاجز کرنے والے نہیں۔'' O---۳۴۔ ''اور اگر اللہ تمہیں بہکانا چاہے تو میری خیر خواہی اگرچہ میں تمہاری خیر خواہی کرنا چاہوں تمہیں نفع نہ دے گی۔ وہی تمہارا رب ہے اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔'' O---۷۶۔ ''ابراہیمؑ! اس بات کو چھوڑ، تیرے رب کا حکم پہنچ چکا ہے اور ان پر نہ لوٹنے والا عذاب آنے والا ہے۔'' O---۱۰۳۔ ''بیشک اس میں اس شخص کے لئے جو عذاب آخرت سے ڈرتا ہے ایک نشان ہے وہ لوگوں کے جمع ہونے کا دن ہوگا اور وہ حاضری کا دن ہوگا۔'' O---۱۰۴۔ ''اور ہم اسے صرف گنی ہوئی مدت کے لئے پیچھے کیے ہوئے ہیں۔'' O---۱۰۶۔ ''پھر وہ جو بدبخت ہوں گے وہ آگ میں ہوں گے۔ جہاں ان کی چیخیں اور کراہیں ہوں گی۔'' O---۱۰۷۔ ''وہاں وہ ہمیشہ رہیں گے، جب تک زمین اور آسمان رہتے ہیں۔ مگر جو تیرا رب چاہے، بیشک تیرا رب جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے۔'' O---۱۰۸۔ ''اور وہ جو نیک بخت ہوں گے وہ جنت میں ہوں گے جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے، جب تک آسمان اور زمین رہتے ہیں مگر جو تیرا رب چاہے۔'' O---۱۱۰۔ ''یہ عطیہ ہوگا نہ ختم ہونے والا۔ اور ہم نے موسیٰؑ کو بھی کتاب دی، پھر اس میں اختلاف کیا گیا اور اگر تیرے رب کی بات پہلے سے طے نہ ہو چکی ہوتی تو ان کے درمیان فیصلہ ہو چکا ہوتا اور وہ یقیناً اس کے بارے میں دل میں کھٹکنے والے شک میں ہیں۔'' O---۱۱۸۔ ''اور اگر تیرا رب چاہتا تو سب لوگوں کو ایک ہی امت بنا دیتا، لیکن وہ اختلاف کرتے ہی رہتے ہیں۔'' O---۱۱۹۔ ''سوائے ان کے جن پر تیرے رب کا رحم ہوا اور اسی بات کے لئے اس نے انہیں پیدا کیا تھا اور تیرے رب کی وہ بات پوری ہوگئی ہے کہ میں جنوں اور انسانوں سب سے جہنم کو بھر دوں گا۔'' O

(**سورۃ یوسف ۱۲**) ---۱۵۔ ''پھر جب اسے لے چلے اور سب نے مل کر ٹھان لیا کہ اسے غیر آباد گہرے کنوئیں کی تہہ میں پھینک دیں۔ ہم نے یوسفؑ کی طرف وحی کی کہ یقیناً (وقت آ رہا ہے کہ) تو انہیں اس ماجرا کی خبر اس حال میں دے گا کہ وہ جانتے ہی نہ ہوں۔'' O---۱۹۔ ''اور ایک قافلہ آیا اور انہوں نے اپنے پانی لانے والے کو بھیجا، اس نے اپنا ڈول لٹکا دیا۔ کہنے لگا واہ واہ خوشی کی بات ہے یہ تو ایک لڑکا ہے۔ انہوں نے اسے مال تجارت قرار دے کر چھپا دیا اور اللہ اس سے باخبر تھا جو وہ کر رہے تھے۔'' O---۲۰۔ ''اور انہوں نے اسے بہت ہی ہلکی قیمت پر گنتی کے چند درہموں پر ہی بیچ ڈالا۔ وہ تو یوسفؑ کے بارے میں بہت ہی بے رغبت تھے۔'' O---۲۱۔ ''مصر والوں میں سے جس نے اسے خریدا تھا اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ اسے بہت عزت و احترام کے ساتھ رکھو۔ بہت ممکن ہے کہ یہ ہمیں فائدہ پہنچائے یا اسے ہم اپنا بیٹا ہی بنا لیں۔ یوں ہم نے مصر کی سرزمین میں یوسفؑ کا قدم جما دیا کہ ہم اسے خواب کی تعبیر کا کچھ علم سکھا دیں۔ اللہ اپنے ارادے پر غالب ہے لیکن اکثر لوگ بے علم ہوتے ہیں۔'' O---۲۲۔ ''اور جب (یوسفؑ) پختگی کی عمر کو پہنچ گئے ہم نے اسے قوت فیصلہ اور علم دیا۔ ہم نیک کاروں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں۔ ۲۳۔ ''اس عورت نے جس کے گھر میں یوسفؑ تھے یوسف کو بہلانا پھسلانا شروع کیا کہ وہ اپنے نفس کی نگرانی چھوڑ دے۔ اور دروازے بند کر کے کہنے لگی تو آ جاؤ۔ یوسفؑ نے کہا اللہ کی پناہ! وہ میرا رب ہے، مجھے اس نے بہت اچھی طرح رکھا ہے۔ بے انصافی کرنے والوں کا بھلا نہیں ہوتا۔'' O---۲۵۔ ''دونوں دروازے کی طرف دوڑے اور اس عورت نے یوسفؑ کا کرتا پیچھے کی طرف سے کھینچ کر پھاڑ ڈالا اور دروازے کے پاس ہی عورت کا شوہر دونوں کو مل گیا، تو کہنے لگی جو شخص تیری بیوی کے ساتھ برا ارادہ کرے بس اس کی سزا یہی ہے کہ اسے قید کر دیا جائے یا کوئی دردناک سزا دی جائے۔'' O---[تفصیل کیلئے باب نمبر ۳، مضمون انبیاء و رسل حضرت یوسفؑ] ---۳۵۔ ''پھر ان تمام نشانیوں کو دیکھ لینے کے بعد بھی انہیں یہی مصلحت معلوم ہوئی کہ یوسفؑ کو کچھ مدت کے لئے قید خانہ میں رکھیں۔'' O---۴۲۔ ''اور جس کی نسبت یوسفؑ کا گمان تھا کہ ان دونوں میں سے یہ چھوٹ جائے گا۔ اس سے کہا کہ اپنے بادشاہ سے میرا ذکر بھی کر دینا۔ پھر اسے شیطان نے اپنے بادشاہ سے ذکر کرنا بھلا دیا اور یوسفؑ نے کئی سال قید خانے میں ہی کاٹے۔'' O---۴۳۔ ''بادشاہ نے کہا۔ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ سات موٹی تازی فربہ گائیں ہیں جن کو سات لاغر دبلی پتلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات بالیں ہیں ہری ہری اور دوسری سات بالکل خشک۔ اے درباریو! میرے اس خواب کی تعبیر بتلاؤ اگر تم خواب کی تعبیر دے سکتے ہو۔'' O---

Marfat.com

۴۵۔''ان دو قیدیوں میں سے جو رہا ہوا تھا اسے مدت کے بعد یاد آ گیا اور کہنے لگا میں تمہیں اس کی تعبیر بتلا دوں گا مجھے جانے کی اجازت دیجئے۔''O ---۵۰۔''اور بادشاہ نے کہا یوسفؑ کو میرے پاس لاؤ۔ جب قاصد یوسفؑ کے پاس پہنچا تو انہوں نے کہا، اپنے بادشاہ کے پاس واپس جا اور اس سے پوچھ کہ ان عورتوں کا حقیقی واقعہ کیا ہے جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لئے تھے؟ ان کے حیلے کو (صحیح طور پر) جاننے والا میرا پروردگار ہی ہے۔''O---۵۱۔''بادشاہ نے پوچھا اے عورتو! اس وقت کا صحیح واقعہ کیا ہے۔ جب تم داؤ فریب کر کے یوسفؑ کو اس کی دلی منشا سے بہکانا چاہتی تھیں۔ انہوں نے صاف جواب دیا کہ معاذ اللہ ہم نے یوسف میں کوئی برائی نہیں پائی۔ پھر تو عزیز کی بیوی بھی بول اٹھی کہ اب تو سچی بات نتھر آئی۔ میں نے ہی اسے ورغلایا تھا اس کے جی سے اور یقیناً وہ سچوں میں سے ہے۔''O---۵۴۔''بادشاہ نے کہا اسے میرے پاس لاؤ کہ میں اسے اپنے خاص کاموں کے لئے مقرر کرلوں۔ پھر جب اس سے بات چیت کی تو کہنے لگا کہ آپ ہمارے ہاں آج سے ذی عزت اور امانت دار ہیں۔''O---۹۰۔''انہوں (برادران یوسفؑ) نے کہا کیا واقعی تو ہی یوسفؑ ہے۔ جواب دیا کہ ہاں میں یوسفؑ ہوں اور یہ میرا بھائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہم پر فضل وکرم کیا۔ بات یہ ہے کہ جو بھی پرہیز گاری اور صبر کرے تو اللہ کسی نیکو کار کا اجر ضائع نہیں کرتا۔''O---۹۹۔''جب یہ سارا گھرانہ یوسفؑ کے پاس پہنچ گیا تو یوسفؑ نے اپنے ماں باپ کو اپنے پاس جگہ دی اور کہا کہ اللہ کو منظور ہے تو آپ سب امن وامان کے ساتھ مصر میں آؤ۔''O---۱۰۰۔''اور اپنے تخت پر اپنے ماں باپ کو اونچا بٹھایا اور سب اس کے سامنے سجدے میں گر گئے۔ تب کہا کہ ابا جی! یہ میرے پہلے کے خواب کی تعبیر ہے۔ میرے رب نے اسے سچا کر دکھایا۔ اس نے میرے ساتھ بڑا احسان کیا، جب کہ مجھے جیل خانے سے نکالا اور آپ لوگوں کو صحرا سے لے آیا، اس اختلاف کے بعد جو شیطان نے مجھ میں اور میرے بھائیوں میں ڈال دیا تھا۔ میرا رب جو چاہے اس کے لئے بہترین تدبیر کرنے والا ہے اور وہ بہت علم وحکمت والا ہے۔''O[تفصیل کے لئے باب نمبر۴، مضمون انبیاء ورسل، حضرت یوسفؑ]

(**سورۃ الرعد** ۱۳)---۳۱۔''اگر (بالفرض) کے کسی قرآن آسمانی کتاب) کے ذریعہ پہاڑ چلا دیئے جاتے یا زمین ٹکڑے ٹکڑے کر دی جاتی یا مردوں سے باتیں کرا دی جاتیں (پھر بھی وہ ایمان نہ لاتے) بات یہ ہے کہ سب کام اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔ تو کیا ایمان والوں کو اس بات پر دل جمعی نہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو تمام لوگوں کو ہدایت دے۔ کفار کو تو ان کے کفر کے بدلے ہمیشہ ہی کوئی نہ کوئی سخت سزا پہنچتی رہے گی یا ان کے مکانوں کے قریب نازل ہوتی رہے گی۔ تاوقتیکہ وعدہ الٰہی آ پہنچے۔ یقیناً اللہ وعدہ خلافی نہیں کرتا۔''O---[تفسیر کے لئے باب ۵، مضمون قرآن حکیم]

(**سورۃ ابراہیم** ۱۴)---۴۔''ہم نے ہر ہر نبی کو اس کی قومی زبان میں ہی بھیجا ہے تاکہ ان کے سامنے وضاحت سے بیان کر دے۔ اب اللہ جسے چاہے گمراہ کر دے اور جسے چاہے راہ دکھا دے، وہ غلبہ اور حکمت والا ہے۔''O---۲۷۔''ایمان والوں کو اللہ پکی بات کے ساتھ مضبوط رکھتا ہے، دُنیا کی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی۔ ہاں ناانصاف لوگوں کو اللہ تعالیٰ بہکا دیتا ہے اور اللہ جو چاہے کر گزرے۔''O

(**سورۃ الحجر** ۱۵)---۱۰۔''ہم نے آپ سے پہلے اگلی امتوں میں بھی اپنے رسول برابر بھیجے۔''O---۱۱''اور لیکن جو بھی رسول آتا وہ اس کا مذاق اڑاتے۔''O---۱۲''گنہگاروں کے دلوں میں ہم اسی طرح یہی رچا دیا کرتے ہیں۔''O---۱۳''وہ اس پر ایمان نہیں لاتے اور یقیناً اگلوں کا طریقہ گزرا ہوا ہے۔''O

(**سورۃ النحل** ۱۶)---۳۷۔''گو آپ ان کی ہدایت کے خواہش مند رہے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ اسے ہدایت نہیں دیتا جسے گمراہ کر دے اور نہ ان کا کوئی مددگار ہوتا ہے۔''O---۹۳۔''اگر اللہ چاہتا تم سب کو ایک ہی گروہ بنا دیتا لیکن وہ جسے چاہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہے ہدایت دیتا ہے، یقیناً تم جو کچھ کر رہے ہو اس کے بارے میں باز پرس کی جانے والی ہے۔''O---۱۰۷۔''یہ اس لئے کہ انہوں نے دُنیا کی زندگی کو آخرت سے زیادہ محبوب رکھا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ کافر لوگوں کو راہ راست نہیں دکھاتا۔''O---۱۰۸۔''یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں پر اور جن کے کانوں پر اور جن کی آنکھوں پر اللہ نے مہر لگا دی ہے اور یہی لوگ غافل ہیں۔''O

(**سورۃ بنی اسرائیل** ۱۷)---۹۷۔''اللہ تعالیٰ جس کی راہنمائی کرے وہ تو ہدایت یافتہ ہے اور جسے وہ راہ سے بھٹکا دے ناممکن ہے کہ تو اس کا مددگار اس کے سوا کسی اور کو پائے، ایسے لوگوں کا ہم بروز قیامت اوندھے منہ حشر کریں گے، در آں حالیکہ وہ اندھے گونگے اور بہرے ہوں گے، ان کا ٹھکانہ جہنم ہوگا جب کبھی وہ بجھنے لگے گی ہم ان پر اسے اور بھڑکا دیں گے۔[میری تبلیغ ودعوت سے کون ایمان لاتا ہے، کون نہیں، یہ بھی اللہ کے اختیار میں ہے، میرا کام صرف تبلیغ ہی ہے۔''O---[از تفسیر شاہ فہد قرآن][حدیث میں آتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے تعجب کا اظہار کیا کہ اوندھے منہ کس طرح حشر ہوگا؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا''جس اللہ نے ان کو پیروں سے چلنے کی قوت عطا کی ہے، وہ اس بات پر بھی قادر ہے کہ انہیں منہ کے بل چلا دے۔[از تفسیر شاہ فہد قرآن]

(**سورۃ الکہف** ۱۸)---۱۷۔''آپ دیکھیں گے کہ آفتاب بوقت طلوع ان کے غار سے دائیں جانب کو جھک جاتا ہے اور بوقت غروب ان کے بائیں جانب کترا جاتا ہے اور وہ اس غار کی کشادہ جگہ میں ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ جس کی رہبری فرمائے وہ راہ راست پر ہے اور جسے وہ

Marfat.com

گمراہ کر دے ناممکن ہے کہ آپ اس کا کوئی کارساز اور راہنما پا سکیں۔" O

(سورۃ الحج ۲۲)---۱۴۔ "ایمان اور نیک اعمال والوں کو اللہ تعالیٰ لہریں لیتی ہوئی نہروں والی جنتوں میں لے جائے گا۔ اللہ جو ارادہ کرے اسے کر کے رہتا ہے۔" O---۱۸۔ "کیا تو نہیں دیکھ رہا کہ اللہ کے سامنے سجدے میں ہیں سب آسمانوں والے اور سب زمینوں والے اور سورج اور چاند اور ستارے اور پہاڑ اور درخت اور جانور اور بہت سے انسان بھی۔ ہاں بہت سے وہ بھی ہیں جن پر عذاب کا مقولہ ثابت ہو چکا ہے' جسے رب ذلیل کر دے اسے کوئی عزت دینے والا نہیں' اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔" O

(سورۃ الفرقان ۲۵)---۱۰۔ "اللہ تعالیٰ تو ایسا بابرکت ہے کہ اگر چاہے تو آپ کو بہت سے ایسے باغات عنایت فرما دے جو ان کے کہے ہوئے باغ سے بہت ہی بہتر ہوں جن کے نیچے نہریں لہریں لے رہی ہوں اور آپ کو بہت سے (پختہ) محل بھی دے دے۔" O

(سورۃ الشعرآء ۲۶)---۴۔ "اگر ہم چاہتے تو ان پر آسمان سے کوئی ایسی نشانی اتارتے کہ جس کے سامنے ان کی گردنیں خم ہو جاتیں۔" O---[تفسیر کے لیے باب ۱۰، مضمون کفار]

(سورۃ النمل ۲۷)---۸۷۔ "جس دن صور پھونکا جائے گا تو سب کے سب آسمانوں والے اور زمین والے گھبرا اٹھیں گے مگر جسے اللہ تعالیٰ چاہے' اور سارے کے سارے عاجز و پست ہو کر اس کے سامنے حاضر ہوں گے۔" O

(سورۃ القصص ۲۸)---۶۸۔ "اور آپ کا رب جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے چن لیتا ہے' ان میں سے کسی کو کوئی اختیار نہیں' اللہ ہی کے لیے پاکی ہے وہ بلند تر ہے ہر اس چیز سے کہ لوگ شریک کرتے ہے۔" O

(سورۃ السجدۃ ۳۲)---۱۳۔ "اگر ہم چاہتے تو ہر شخص کو ہدایت نصیب فرما دیتے' لیکن میری یہ بات بالکل حق ہو چکی ہے کہ میں ضرور ضرور جہنم کو انسانوں اور جنوں سے پر کر دوں گا۔" O

(سورۃ الفاطر ۳۵)---۱۶۔ "اگر وہ چاہے تو تم کو فنا کر دے اور ایک نئی مخلوق پیدا کر دے۔" O---[یہ بھی اس کی شان بے نیازی ہی کی ایک مثال ہے کہ اگر وہ چاہے تو تمہیں فنا کے گھاٹ اتار کے تمہاری جگہ ایک نئی مخلوق پیدا کر دے' جو اس کی اطاعت گزار ہو' اس کی نافرمان نہیں یا یہ مطلب ہے کہ ایک نئی مخلوق اور نیا عالم پیدا کر دے جس سے تم ناآشنا ہو۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]---۱۷۔ "اور یہ بات اللہ تعالیٰ کو کچھ مشکل نہیں۔" O

(سورۃ الزّمر ۳۹)---۷۔ "اگر تم ناشکری کرو تو (یاد رکھو کہ) اللہ تعالیٰ تم (سب سے) بے نیاز ہے' اور وہ اپنے بندوں کی ناشکری سے خوش نہیں اور اگر تم شکر کرو تو وہ اسے تمہارے لیے پسند کرے گا۔ اور کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھاتا پھر تم سب کا لوٹنا تمہارے رب ہی کی طرف ہے۔ تمہیں وہ بتلا دے گا جو تم کرتے تھے۔ یقیناً وہ دلوں تک کی باتوں کا واقف ہے۔" O---[یہ یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت اور اللہ تعالیٰ کی رضا دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ دُنیا میں کسی خیر و شر کا اچھی اور بُری چیز کا ظہور مشیت الٰہی کے بغیر نہیں ہو سکتا' لیکن خیر اور نیکی پر وہ راضی ہوتا ہے اور شر اور بُرائی پر وہ راضی نہیں ہوتا۔ چور' چوری کرتا ہے۔ ڈاکو' ڈاکہ ڈالتا ہے۔ قاتل' قتل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی قوتوں سے یہ اعمال سرزد ہوتے ہیں۔ اگر اس کی مشیت اور ارادہ نہ ہو تو کوئی فعل بھی صادر نہیں ہو سکتا۔ لیکن ان میں سے کوئی فعل اللہ تعالیٰ کی رضا کا باعث نہیں بلکہ یہ امور اس کے قہر و غضب کو دعوت دیتے ہیں۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

(سورۃ الشوریٰ ۴۲)---۸۔ "اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ان سب کو ایک ہی امت کا بنا دیتا لیکن وہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کر لیتا ہے اور ظالموں کا حامی اور مددگار کوئی نہیں۔" O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون رحمت]---۱۴۔ "ان لوگوں نے اپنے پاس علم آ جانے کے بعد ہی اختلاف کیا (اور وہ بھی) باہمی ضد بحث سے اور اگر آپ کے رب کی بات ایک وقت مقرر تک کے لیے پہلے ہی سے قرار پا گئی ہوئی نہ ہوتی تو یقیناً ان کا فیصلہ ہو چکا ہوتا اور جن لوگوں کو ان کے بعد کتاب دی گئی ہے وہ بھی اس کی طرف سے الجھن والے شک میں پڑے ہوئے ہیں۔" O---۲۷۔ "اگر اللہ تعالیٰ اپنے (سب) بندوں کی روزی فراخ کر دیتا تو وہ زمین میں فساد برپا کر دیتے لیکن وہ اندازے کے ساتھ جو کچھ چاہتا ہے نازل فرماتا ہے۔ وہ اپنے بندوں سے پورا خبردار اور خوب دیکھنے والا ہے۔" O

(سورۃ الزخرف ۴۳)---۲۰۔ "اور کہتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ہم ان کی عبادت نہ کرتے۔ انہیں اس کی کچھ خبر نہیں' یہ تو صرف اٹکل پچو (جھوٹ باتیں) کہتے ہیں۔" O---[یعنی اپنے طور پر اللہ کی مشیت کا سہارا' یہ ان کی ایک بڑی دلیل ہے کیوں کہ ظاہراً یہ بات صحیح ہے کہ اللہ کی مشیت کے بغیر کوئی کام نہیں ہوتا نہ ہو سکتا ہے۔ لیکن یہ اس بات سے بے خبر ہیں کہ اس کی مشیت' اس کی رضا سے مختلف چیز ہے۔ ہر کام یقیناً اس کی مشیت ہی سے ہوتا ہے لیکن راضی وہ انہی کاموں سے ہوتا ہے جن کا اس نے حکم دیا ہے نہ کہ ہر اس کام سے جو انسان اللہ کی مشیت سے کرتا ہے' انسان چوری' بدکاری' ظلم اور بڑے بڑے گناہ کرتا ہے اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو کسی کو یہ گناہ کرنے کی قدرت ہی نہ دے فوراً اس کا ہاتھ پکڑ لے' اس کے قدموں کو روک دے اس کی نظر سلب کر لے۔ لیکن یہ جبر کی

Marfat.com

صورتیں ہیں جب کہ اس نے انسان کو ارادہ واختیار کی آزادی دی ہے تا کہ اسے آزمایا جائے' اسی لیے اس نے دونوں قسم کے کاموں کی وضاحت کردی ہے' جن سے وہ راضی ہوتا ہے ان کی بھی اور جن سے ناراض ہوتا ہے' ان کی بھی۔ انسان دونوں قسم کے کاموں میں سے جو کام بھی کرے گا' اللہ اس کا ہاتھ نہیں پکڑے گا' لیکن اگر وہ کام جرم ومعصیت کا ہوگا تو یقیناً وہ اس سے ناراض ہوگا کہ اس نے اللہ کے دیئے ہوئے اختیار کا استعمال غلط کیا۔ تاہم یہ اختیار اللہ دنیا میں اس سے واپس نہیں لے گا' البتہ اس کی سزا قیامت والے دن دے گا۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]---۲۱۔ ''کیا ہم نے انہیں اس سے پہلے کوئی (اور) کتاب دی ہے جسے یہ مضبوط تھامے ہوئے ہیں۔''O---[یعنی قرآن سے پہلے کوئی کتاب' جس میں ان کو غیر اللہ کی عبادت کرنے کا اختیار دیا گیا ہے جسے انہوں نے مضبوطی سے تھام رکھا ہے؟ یعنی ایسا نہیں ہے بلکہ تقلید آبا کے سوا ان کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]---۲۲۔ ''(نہیں نہیں) بلکہ یہ تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک مذہب پر پایا اور ہم انہی کے نقش قدم پر چل کر راہ یافتہ ہیں۔''O

(**سورۃ الدھر ۷۶**)---۳۰۔ ''اور تم نہ چاہو گے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ ہی چاہے بیشک اللہ تعالیٰ علم والا باحکمت ہے۔''O---[یعنی تم میں سے کوئی اس بات پر قادر نہیں ہے کہ وہ اپنے کو ہدایت کی راہ پر لگالے' اپنے لیے کسی نفع کو جاری کرلے' ہاں اگر اللہ چاہے تو ایسا ممکن ہے' اس کی مشیت کے بغیر تم کچھ نہیں کرسکتے۔ البتہ صحیح تصدونیت پر وہ اجر ضرور عطا فرماتا ہے ''اعمال کا دارومدار' نیتوں پر ہے' ہر آدمی کے لئے وہ ہے جس کی وہ نیت کرے'']---۳۱۔ ''جسے چاہے اپنی رحمت میں داخل کرلے' اور ظالموں کے لیے اس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔''O

(**سورۃ التکویر ۸۱**)---۲۶۔ ''پھر تم کہاں جارہے ہو۔''O---۲۷۔ ''یہ تو تمام جہان والوں کے لیے نصیحت نامہ ہے۔''O---۲۸۔ ''(بالخصوص) اس کے لیے جو تم میں سے سیدھی راہ پر چلنا چاہے۔''O---۲۹۔ ''اور تم بغیر پروردگار عالم کے چاہے کچھ نہیں چاہ سکتے۔''O---[اور حقیقت تو یہ ہے کہ تم از خود اس کی خواہش بھی نہیں کرسکتے جب تک توفیق الٰہی دستگیری نہ کرے' فہم وخرد کے سارے چراغ بجھے رہتے ہیں' راہ راست پر ایک قدم بھی نہیں اٹھ سکتا اور جب اس کی نظر لطف چارہ سازی کرتی ہے تو سب حجاب اٹھ جاتے ہیں' ساری رکاوٹیں دور ہوجاتی ہیں اور انسان پوری یکسوئی کے ساتھ اس منزل کی طرف رواں دواں ہوجاتا ہے۔ (از تفسیر ۲۱ ضیاء القرآن)]

(**سورۃ الاعلیٰ ۸۷**)---۷۔ ''مگر جو کچھ اللہ چاہے۔ وہ ظاہر اور پوشیدہ کو جانتا ہے۔''O

اللہ دلوں کے بھید جانتا ہے، ہر چیز اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے

(**سورۃ البقرہ**)---۳۳۔ ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اے آدمؑ! بتاؤ ان کو نام ان کے۔ پھر جب بتادیئے آدمؑ نے فرشتوں کو نام ان کے سب کے تو فرمایا، کیا نہیں کہا تھا میں نے تم سے کہ بیشک میں ہی جانتا ہوں سب راز آسمانوں کے اور زمین کے بھی اور جانتا ہوں ہر اس چیز کو جو تم ظاہر کرتے ہو اور وہ بھی جو تم چھپا رہے ہو''O---۷۷۔ ''اور کیا نہیں جانتے وہ کہ بیشک اللہ جانتا ہے ہر وہ بات جو وہ چھپاتے ہیں اور وہ بھی جو وہ ظاہر کرتے ہیں؟''O

(**سورۃ آل عمران ۳**)---۵۔ ''بے شک اللہ وہ ہے کہ نہیں پوشیدہ اس سے کوئی چیز زمین میں اور نہ آسمان میں۔''O---۲۹۔ ''کہہ دو! خواہ تم چھپاؤ اسے جو تمہارے سینوں میں ہے یا ظاہر کرو، جانتا ہے اسے اللہ اور وہ تو جانتا ہے ہر اس چیز کو جو آسمانوں میں ہے اور اس کو بھی جو زمین میں ہے اور اللہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے۔''O---۱۶۷۔ ''اور اس لئے کہ دیکھ لے ان لوگوں کو جو منافق ہیں اور کہا گیا تھا ان سے کہ آؤ جنگ کرو اللہ کی راہ میں یا دفاع کرو انہوں نے کہا اگر ہم جانتے کہ لڑائی ہوگی تو ضرور ساتھ چلتے ہم تمہارے۔ یہ لوگ کفر سے اس دن زیادہ قریب تھے بہ نسبت ایمان کے، کہتے ہیں اپنے منہ سے ایسی باتیں جو نہیں ہیں ان کے دلوں میں اور اللہ خوب جانتا ہے اس کو جو وہ چھپاتے ہیں۔''O

(**سورۃ النساء ۴**)---۱۰۸۔ ''چھپا سکتے ہیں یہ (اپنی حرکات) لوگوں سے لیکن نہیں چھپا سکتے اللہ سے اس لئے کہ وہ تو ان کے ساتھ ہوتا ہے۔ اس وقت بھی جب یہ مشورے کرتے ہیں راتوں کو ایسی باتوں کے بارے میں جنہیں نہیں پسند کرتا اللہ اور ہے اللہ (کا علم) ان کے اعمال پر محیط۔''O

(**سورۃ المائدۃ ۵**)---۷۔ ''اور اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرو اور اس کا وہ اقرار جس کے ساتھ اس نے تمہیں باندھا ہے، جب تم نے کہا ہم نے سنا اور ہم نے مانا اور اللہ سے ڈرو کہ اللہ سینوں کے راز جانتا ہے۔''O---۹۹۔ ''رسول ﷺ کے ذمے تو صرف پیغام کو پہنچا دینا ہے اور اللہ ہی جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو۔''O

(**سورۃ الانعام ۶**)---۳۸۔ ''اور زمین میں کوئی جانور نہیں اور نہ کوئی پرندہ جو اپنے دو پروں پر اڑتا ہے مگر وہ تمہاری طرح کی امتیں ہیں، ہم نے (اپنی) کتاب میں کوئی چیز نہیں چھوڑی، پھر وہ اپنے رب کی طرف اکٹھے کیے جائیں گے۔''O---۵۹۔ ''اور پوشیدہ چیزوں کی کنجیاں اسی کے پاس ہیں جنہیں اس

Marfat.com

کے سوا کوئی نہیں جانتا، اور وہ جانتا ہے جو خشکی اور سمندر میں ہے، اور کوئی پتہ نہیں گرتا مگر اسے وہ جانتا ہے، اور زمین کے اندھیروں میں کوئی دانہ نہیں اور نہ کوئی تر یا خشک شے ہے، مگر وہ ایک واضح کتاب میں موجود ہے۔'' O ---۱۱۷۔ ''بیشک تیرا رب ہی خوب جانتا ہے کہ کون اس کی راہ سے بھٹک رہا ہے اور وہی راہ پر چلنے والوں کو بھی خوب جانتا ہے۔'' O

(**سورۃ الانفال ۸**)---۲۴۔ ''اے ایمان والو! اللہ اور رسول ﷺ کا حکم مانو، جب وہ تمہیں اس بات کی طرف بلائے جو تمہیں زندگی بخشتی ہے اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ آدمی اور اس کے دل کے درمیان حائل ہے اور یہ کہ اسی کی طرف تم اکٹھے کئے جاؤ گے۔'' O---۴۳۔ ''جب اللہ تعالیٰ تجھے تیرے خواب میں انہیں کم کر کے دکھاتا تھا اور اگر وہ انہیں زیادہ دکھاتا تو تم ضرور حوصلہ ہار جاتے اور ضرور اس معاملے میں باہم جھگڑ پڑتے لیکن اللہ نے بچالیا، وہ سینوں کا حال جانتا ہے۔'' O

(**سورۃ التوبہ ۹**)---۷۸۔ ''کیا وہ نہیں جانتے تھے کہ اللہ ان کے بھید اور ان کی سرگوشی کو جانتا ہے اور یہ کہ اللہ پوشیدہ باتوں کو بہت ہی جاننے والا ہے۔'' O

(**سورۃ یونس ۱۰**)---۶۱۔ ''اور تو جس حال میں بھی ہو اور تو اس بارے میں جو قرآن بھی پڑھتا ہو اور تم لوگ جو کام بھی کرتے ہو ہم تمہیں دیکھ رہے ہوتے ہیں، جب تم اس میں مشغول ہوتے ہو اور تیرے رب سے ذرہ برابر شے نہ زمین میں چھپتی ہے اور نہ آسمانوں میں اور نہ اس سے چھوٹی اور نہ بڑی، مگر وہ ایک واضح کتاب میں ہوتی ہے۔'' O---[اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ اور مومنین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ تمام مخلوقات کے احوال سے واقف ہے اور ہر لحظہ اور ہر گھڑی انسانوں پر اس کی نظر ہے، زمین و آسمان کی کوئی بڑی چھوٹی چیز اس سے مخفی نہیں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن)]

(**سورۃ ھود ۱۱**)---۵۔ ''سنو! وہ اپنے سینوں کو دہرا کرتے ہیں تا کہ اس سے (اپنے راز) چھپالیں۔ سنو! جس وقت وہ اپنے کپڑے اوڑھ لیتے ہیں تو وہ جانتا ہے جو وہ چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں کہ وہ سینوں کے راز جانتا ہے۔'' O---[یہ ان مسلمانوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو غلبۂ حیا کی وجہ سے قضائے حاجت اور بیوی سے ہم بستری کے وقت برہنہ ہونا پسند نہیں کرتے تھے کہ اللہ ہمیں دیکھ رہا ہے۔ اس لئے ایسے موقعوں پر وہ شرم گاہ کو چھپانے کے لئے اپنے سینوں کو دہرا کر لیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ رات کو اندھیرے میں جب وہ بستروں میں اپنے آپ کو کپڑوں سے ڈھانپ لیتے تھے، تو اس وقت بھی وہ ان کو دیکھتا اور ان کی چھپی اور علانیہ باتوں کو جانتا ہے۔ مطلب یہ کہ شرم و حیا کا جذبہ اپنی جگہ بہت اچھا ہے لیکن اس میں غلو اور افراط بھی صحیح نہیں۔ اس لئے جس ذات کی خاطر وہ ایسا کرتے ہیں اس سے تو پھر بھی وہ نہیں چھپا سکتے، تو پھر اس طرح کے تکلف کا کیا فائدہ؟۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]---۶۔ ''اور زمین میں کوئی جاندار نہیں جس کا رزق اللہ پر منحصر نہ ہو، اور وہ اس کے ٹھہرنے کی جگہ اور اس کے سونپے جانے کی جگہ کو جانتا ہے، ہر بات ایک واضح کتاب میں لکھی ہے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب ۱۴، مضمون رزق]

(**سورۃ الرعد ۱۳**)---۸۔ ''مادہ اپنے شکم میں جو کچھ رکھتی ہے، اسے اللہ بخوبی جانتا ہے اور پیٹ کا گھٹنا بڑھنا بھی۔ ہر چیز اس کے پاس اندازے سے ہے۔'' O---۹۔ ''ظاہر و پوشیدہ کا وہ عالم ہے (سب سے) بڑا اور (سب سے) بلند و بالا۔'' O---۱۰۔ ''تم میں سے کسی کا اپنی بات کو چھپا کر کہنا اور با آواز بلند اسے کہنا اور جو رات کو چھپا ہوا ہو اور جو دن میں چل رہا ہو، سب اللہ تعالیٰ پر برابر و یکساں ہے۔'' O

(**سورۃ الحجر ۱۵**)---۲۴۔ ''اور تم میں سے آگے بڑھنے والے اور پیچھے ہٹنے والے بھی ہمارے علم میں ہیں۔'' O---۲۵۔ ''آپ کا رب سب لوگوں کو جمع کرے گا یقیناً وہ بڑی حکمتوں والا بڑے علم والا ہے۔'' O

(**سورۃ بنی اسرائیل ۱۷**)---۲۵۔ ''جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اسے تمہارا رب بخوبی جانتا ہے اگر تم نیک ہو تو وہ تو رجوع کرنے والوں کو بخشنے والا ہے۔'' O---۵۵۔ ''آسمانوں و زمین میں جو بھی ہے آپ کا رب سب کو بخوبی جانتا ہے۔ ہم نے بعض پیغمبروں کو بعض پر بہتری اور برتری دی ہے اور داؤد کو زبور ہم نے عطا فرمائی ہے۔'' O

(**سورۃ الکہف ۱۸**)---۲۶۔ ''آپ کہہ دیں کہ اللہ تعالیٰ ہی کو ان کے ٹھہرے رہنے کی مدت کا بخوبی علم ہے، آسمانوں اور زمینوں کا غیب صرف اسی کو حاصل ہے وہ کیا ہی اچھا دیکھنے سننے والا ہے۔ سوائے اللہ کے ان کا کوئی مددگار نہیں، اللہ تعالیٰ اپنے حکم میں کسی کو شریک نہیں کرتا۔'' O

(**سورۃ طٰہٰ ۲۰**)---۷۔ ''اگر تو اونچی بات کہے تو وہ تو ہر ایک پوشیدہ بلکہ پوشیدہ سے پوشیدہ تر چیز کو بھی بخوبی جانتا ہے۔'' O

(**سورۃ الانبیاء ۲۱**)---۴۔ ''پیغمبر نے کہا میرا پروردگار ہر اس بات کو جو زمین و آسمان میں ہے بخوبی جانتا ہے، وہ بہت ہی سننے والا اور جاننے والا ہے۔'' O---۱۱۰۔ ''البتہ اللہ تعالیٰ تو کھلی اور ظاہر بات کو بھی جانتا ہے اور جو تم چھپاتے ہو اسے بھی جانتا ہے۔'' O

(**سورۃ الحج ۲۲**)---۷۰۔ ''کیا آپ نے نہیں جانا کہ آسمان و زمین کی ہر چیز اللہ کے علم میں ہے۔ یہ سب لکھی ہوئی کتاب میں محفوظ ہے۔ اللہ تعالیٰ پر تو یہ امر بالکل آسان ہے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب ۱۴، مضمون تقدیر]---۷۶۔ ''وہ بخوبی جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اور اللہ

Marfat.com

ہی کی طرف سب کام لوٹائے جاتے ہیں۔''O
(سورۃ المؤمنون ۲۳)---۹۲۔''وہ غائب حاضر کا جاننے والا ہے اور جو شرک یہ کرتے ہیں اس سے بالاتر ہے۔''O
(سورۃ الفرقان ۲۵)---۶۔''کہہ دیجئے کہ اسے تو اس اللہ نے اتارا ہے جو آسمان وزمین کی تمام پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے۔ بیشک وہ بڑا ہی بخشنے والا مہربان ہے۔''O
(سورۃ النمل ۲۷)---۷۴۔''بیشک آپ کا رب ان چیزوں کو بھی جانتا ہے جنہیں ان کے سینے چھپا رہے ہیں اور جنہیں ظاہر کر رہے ہیں۔''O---۷۵۔''آسمان وزمین کی کوئی پوشیدہ چیز بھی ایسی نہیں جو روشن اور کھلی کتاب میں نہ ہو۔''O
(سورۃ القصص ۲۸)---۶۹۔''ان کے سینے جو کچھ چھپاتے اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں آپ کا رب سب کچھ جانتا ہے۔''O
(سورۃ العنکبوت ۲۹)---۵۔''جسے اللہ تعالیٰ کی ملاقات کی امید ہو پس اللہ تعالیٰ کا ٹھہرایا ہوا وقت یقیناً آنے والا ہے' وہ سب کچھ سننے والا' سب کچھ جاننے والا ہے۔''O---۱۰۔''اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو زبانی کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے ہیں لیکن جب اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوئی مشکل آن پڑتی ہے تو لوگوں کی ایذا دہی کو اللہ تعالیٰ کے عذاب کی طرح بنا لیتے ہیں' ہاں اگر اللہ تعالیٰ کی مدد آجائے تو پکار اٹھتے ہیں کہ ہم تو تمہارے ساتھی ہیں کیا دنیا جہان کے سینوں میں جو کچھ ہے اس سے اللہ تعالیٰ دانا نہیں ہے؟''O---۴۲۔''اللہ تعالیٰ ان تمام چیزوں کو جانتا ہے جنہیں وہ اس کے سوا پکار رہے ہیں' وہ زبردست اور ذی حکمت ہے۔''O---۵۲۔''کہہ دیجئے کہ مجھ میں اور تم میں اللہ تعالیٰ گواہ ہونا کافی ہے وہ آسمان وزمین کی ہر چیز کا عالم ہے' جو لوگ باطل کے ماننے والے اور اللہ تعالیٰ سے کفر کرنے والے ہیں وہ زبردست نقصان اور گھاٹے میں ہیں۔''O
(سورۃ لقمان ۳۱)---۲۳۔''کافروں کے کفر سے آپ رنجیدہ نہ ہوں' آخر ان سب کا لوٹنا تو ہماری جانب ہی ہے پھر ہم ان کو بتائیں گے جو انہوں نے کیا ہے' بے شک اللہ تعالیٰ سینوں کے بھیدوں تک سے واقف ہے۔''O
(سورۃ السجدۃ ۳۲)---۶۔''یہی ہے چھپے کھلے کا جاننے والا' زبردست غالب بہت ہی مہربان۔''O
(سورۃ الاحزاب ۳۳)---۲۔''جو کچھ آپ کی جانب آپ کے رب کی طرف سے وحی کی جاتی ہے اس کی تابعداری کریں (یقین مانو) کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ہر ایک عمل سے باخبر ہے۔''O---۵۴۔''تم کسی چیز کو ظاہر کرو یا مخفی رکھو اللہ تعالیٰ تو ہر ہر چیز کا بخوبی علم رکھنے والا ہے۔''O
(سورۃ فاطر ۳۵)---۸۔''کیا پس وہ شخص جس کے لیے اس کے برے اعمال مزین کر دیئے گئے ہیں پس وہ انہیں اچھا سمجھتا ہے (کیا وہ ہدایت یافتہ شخص جیسا ہے)' (یقین مانو) کہ اللہ تعالیٰ جسے چاہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہے راہ راست دکھاتا ہے۔ پس آپ کو ان پر غم کھا کھا کر اپنی جان ہلاکت میں نہ ڈالنی چاہیے' یہ جو کچھ کر رہے ہیں اس سے یقیناً اللہ تعالیٰ بخوبی واقف ہے۔''O---۳۸۔''بیشک اللہ تعالیٰ جاننے والا ہے آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ چیزوں کا' بیشک وہی جاننے والا ہے سینوں کی باتوں کا۔''O
(سورۃ الزمر ۳۹)---۷۔''اگر تم ناشکری کرو تو (یاد رکھو کہ) اللہ تعالیٰ تم (سب سے) بے نیاز ہے' اور وہ اپنے بندوں کی ناشکری سے خوش نہیں اور اگر تم شکر کرو تو وہ اسے تمہارے لیے پسند کرے گا۔ اور کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھاتا پھر تم سب کا لوٹنا تمہارے رب ہی کی طرف ہے۔ تمہیں وہ بتلا دے گا جو تم کرتے تھے۔ یقیناً وہ دلوں تک کی باتوں کا واقف ہے۔''O---۴۶۔''آپ فرما دیجئے! کہ اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے' چھپے کھلے کے جاننے والے تو ہی اپنے بندوں میں ان امور کا فیصلہ فرمائے گا جن میں وہ الجھ رہے تھے۔''O
(سورۃ المؤمن ۴۰)---۱۹۔''وہ آنکھوں کی خیانت کو اور سینوں کی پوشیدہ باتوں کو (خوب) جانتا ہے۔''O
(سورۃ حم السجدۃ ۴۱)---۴۷۔''قیامت کا علم اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹایا جاتا ہے اور جو پھل اپنے شگوفوں میں سے نکلتے ہیں اور جو مادہ حمل سے ہوتی ہے اور جو بچے وہ جنتی ہے سب کا علم اسے ہے اور جس دن اللہ تعالیٰ ان (مشرکوں) کو بلا کر دریافت فرمائے گا میرے شریک کہاں ہیں' وہ جواب دیں گے کہ ہم نے تو تجھے کہہ سنایا کہ ہم میں سے تو کوئی اس کا گواہ نہیں۔''O---[یہ اللہ کے علم کامل و محیط کا بیان ہے اور اس کی اس صفت علم میں کوئی اس کا شریک نہیں ہے۔ یعنی اس طرح کا علم کامل کسی کو حاصل نہیں۔ حتیٰ کہ انبیاء علیہم السلام کو بھی نہیں۔ انہیں بھی اتنا ہی علم ہوتا ہے جتنا اللہ تعالیٰ انہیں وحی کے ذریعے سے بتلا دیتا ہے۔ اور اس علم وحی کا تعلق بھی منصب نبوت اور اس کے تقاضوں کی ادائیگی سے متعلق ہی ہوتا ہے نہ کہ دیگر فنون و معاملات سے متعلق۔ اس لیے کسی بھی نبی اور رسول کو، چاہے وہ کتنی ہی عظمت شان کا حامل ہو، عَالِمُ مَاکَانَ وَ مَایَکُوْنُ کہنا جائز نہیں۔ کیونکہ یہ صرف ایک اللہ کی شان اور اس کی صفت ہے۔ جس میں کسی اور کو شریک ماننا شرک ہوگا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]
(سورۃ الشوریٰ ۴۲)---۱۲۔''آسمانوں اور زمین کی کنجیاں اسی کی ہیں' جس کی چاہے روزی کشادہ کر دے اور تنگ کر دے' یقیناً وہ ہر چیز کو جاننے والا

Marfat.com

ہے۔"O---۲۴۔"کیا یہ کہتے ہیں کہ (پیغمبر نے) اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھا ہے؟ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو آپ کے دل پر مہر لگا دے اور اللہ تعالیٰ اپنی باتوں سے جھوٹ کو مٹا دیتا ہے اور سچ کو ثابت رکھتا ہے۔ وہ سینے کی باتوں کو جاننے والا ہے۔"O---۲۵۔"وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور گناہوں سے درگزر فرماتا ہے اور جو کچھ تم کر رہے ہو (سب) جانتا ہے۔"O

(**سورۃ الحدید ۵۷**)---۳۔"وہی پہلے ہے اور وہی پیچھے، وہی ظاہر ہے اور وہی مخفی اور وہ ہر چیز کو بخوبی جاننے والا ہے۔"O---۶۔"وہی رات کو دن میں لے جاتا ہے اور وہی دن کو رات میں داخل کر دیتا ہے اور سینوں کے بھیدوں کا وہ پورا عالم ہے۔"O

(**سورۃ الممتحنہ ۶۰**)---۱۔"اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو! میرے اور (خود) اپنے دشمنوں کو اپنا دوست نہ بناؤ تم تو دوستی سے ان کی طرف پیغام بھیجتے ہو اور وہ اس حق کے ساتھ جو تمہارے پاس آ چکا ہے کفر کرتے ہیں، پیغمبر کو اور خود تمہیں بھی محض اس وجہ سے جلاوطن کرتے ہیں کہ تم اپنے رب پر ایمان رکھتے ہو، اگر تم میری راہ میں جہاد کیلئے اور میری رضامندی کی طلب میں نکلتے ہو (تو ان سے دوستیاں نہ کرو) تم ان کے پاس محبت کا پیغام پوشیدہ پوشیدہ بھیجتے ہو اور مجھے خوب معلوم ہے جو تم نے چھپایا اور وہ بھی جو تم نے ظاہر کیا، تم میں سے جو بھی اس کام کو کرے گا وہ یقیناً راہ راست سے بہک جائے گا۔"O

(**سورۃ التغابن ۶۴**)---۴۔"وہ آسمان و زمین کی ہر ہر چیز کا علم رکھتا ہے اور جو کچھ تم چھپاؤ اور جو ظاہر کرو وہ (سب کو) جانتا ہے۔ اللہ تو سینوں کی باتوں تک کو جاننے والا ہے۔"O---[یعنی وہ انسان کے صرف ان اعمال ہی سے واقف نہیں ہے جو لوگوں کے علم میں آ جاتے ہیں بلکہ ان اعمال کو بھی جانتا ہے جو سب سے مخفی رہ جاتے ہیں۔ مزید برآں وہ محض اعمال کی ظاہری شکل ہی کو نہیں دیکھتا بلکہ یہ بھی جانتا کہ انسان کے ہر عمل کے پیچھے کیا ارادہ اور کیا مقصد کارفرما تھا اور جو کچھ اس نے کیا کس نیت سے کیا اور کیا سمجھتے ہوئے کیا۔ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس پر انسان غور کرتے تو اسے اندازہ ہو سکتا ہے کہ انصاف صرف آخرت ہی میں ہو سکتا ہے اور صرف خدا ہی کی عدالت میں صحیح انصاف ہونا ممکن ہے۔ انسان کی عقل خود یہ تقاضا کرتی ہے کہ آدمی کو اس کے ہر جرم کی سزا ملنی چاہیے۔ لیکن آخر یہ بات کون نہیں جانتا کہ دنیا میں اکثر و بیشتر جرائم یا تو چھپے رہ جاتے ہیں یا ان کے لیے کافی شہادت بہم نہ پہنچنے کی وجہ سے مجرم چھوٹ جاتا ہے، یا جرم کھل بھی جاتا ہے تو مجرم اتنا بااثر اور طاقتور ہوتا ہے کہ اسے سزا نہیں دی جا سکتی۔ پھر انسان کی عقل یہ بھی چاہتی ہے کہ آدمی کو محض اس بنا پر سزا نہیں ملنی چاہیے کہ اس کے فعل کی صورت ایک مجرمانہ فعل کی سی ہے، بلکہ یہ تحقیق ہونا چاہیے کہ جو فعل اس نے کیا ہے بالارادہ سوچ سمجھ کر کیا ہے، اس کے ارتکاب کے وقت وہ ایک ذمہ دار عامل کی حیثیت سے کام کر رہا تھا، اس کی نیت فی الواقع ارتکاب جرم ہی کی تھی، اور وہ جانتا تھا کہ جو کچھ وہ کر رہا ہے وہ جرم ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(**سورۃ الملک ۶۷**)---۱۳۔"تم اپنی باتوں کو چھپاؤ یا ظاہر کرو وہ تو سینوں کی پوشیدگیوں کو بھی بخوبی جانتا ہے۔"O[کوئی چھپ کر بات کرے یا بلند آواز سے، اللہ تعالیٰ کے سامنے سب یکساں ہے، وہ سب کو جانتا ہے، بلکہ تمہارے دل کے پنہاں خانہ میں جو خیالات و افکار انگڑائیاں لے رہے ہیں ان سے بھی وہ آگاہ ہے۔ اہل ایمان اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں اور کفار اسے تسلیم کرنے سے گریزاں ہیں۔ (از تفسیر ۷ ضیاء القرآن)]---۱۴۔ کیا وہی نہ جانے جس نے پیدا کیا؟ پھر وہ باریک بین اور باخبر بھی ہوO[یعنی سینوں اور دلوں اور ان میں پیدا ہونے والے خیالات سب کا خالق اللہ تعالیٰ ہی ہے تو کیا وہ اپنی مخلوق سے بے علم رہ سکتا ہے؟] (از تفسیر ۳ شاہ فہد قرآن)]

(**سورۃ الحاقۃ ۶۹**)---۱۸۔"اس دن تم سب سامنے پیش کیے جاؤ گے تمہارا کوئی بھید پوشیدہ نہ رہے گا۔"O

(**سورۃ العٰدیات ۱۰۰**)---۶۔"بے شک انسان اپنے رب کا بڑا ناشکرگزار ہے۔"O---۷۔"اور وہ اس پر (خود) گواہ ہے۔"O---[اس چیز کو ثابت کرنے کے لئے انسان ناشکرگزار ہے، کسی غیر معمولی غور و خوض کی ضرورت نہیں، انسان کے اپنے اطوار و اعمال اس بات کی شہادت دینے کے لئے کافی ہیں۔ (از تفسیر ۳ ضیاء القرآن)]---۸۔"اور بلاشبہ وہ مال کی محبت میں بڑا سخت ہے۔"O---۹۔"کیا وہ اس وقت کو نہیں مانتا جب نکال لیا جائے گا جو کچھ قبروں میں ہے۔"O---[یہ شخص جو دولت کے جنون میں تمام اقدار کو بڑی بے دردی سے پامال کر رہا ہے، اپنے رب کو بھی بھولے ہوئے ہے اور اس کی مخلوق کو بھی طرح طرح کی تکلیفیں پہنچا رہا ہے، کیا اس نادان کو اتنی بھی خبر نہیں کہ ایک دن آنے والا ہے جب اسے قبر سے نکال کر حشر کے میدان میں کھڑا کر دیا جائے گا اور اس سے اس کے دنیوی زندگی کے بارے میں سختی سے بازپرس کی جائے گی۔ (از تفسیر ۵ ضیاء القرآن)]---۱۰۔"اور ظاہر کر دیا جائیگا جو سینوں میں (پوشیدہ) ہے۔"O---[قال ابن عباس حصل: ابرز۔ یعنی اس کا معنی ظاہر کرنا ہے۔ قیامت کے دن صرف اسی کے ظاہری اعمال کی ہی جانچ پڑتال نہیں ہوگی، بلکہ اس کے ارادوں، نیتوں اور اس کے قلبی جذبات اور باطنی کیفیات سب کی سب آشکارا کر دی جائیں گی اور ہر ایک کو پرکھا جائے گا کہ اس نے جو کچھ کیا اس کے پس منظر میں کون سے جذبات کارفرما تھے، کس نیت سے اس نے یہ سارے کام کیے اس کے وہ گھناؤنے مقاصد، جن پر اس نے حسن بیان کے ریشمی غلاف چڑھا رکھے تھے سب ظاہر کر دیے جائیں گے، نہاں خانہ دل میں کوئی چیز باقی نہیں رہے گی۔ اگرچہ دنیوی عدالتیں بھی مجرم کی نیت اور ارادے کو اہمیت

Marfat.com

دیتی ہیں لیکن ان کے پاس کوئی ایسا آلہ نہیں جس کے لئے وہ اس نازک ذمہ داری کو پورے وثوق کے ساتھ انجام دے سکیں۔ یہ کام صرف عدالت الٰہیہ میں ہی بحسن وخوبی انجام پاسکتا ہے' اس لئے اس عدالت کے فیصلے سراسر حق ہوں گے' عدل وانصاف کے ادنیٰ سے ادنیٰ اور نازک سے نازک تقاضوں کو بھی پورا کیا جائے گا۔ (از تفسیر ۶ ضیاء القرآن)] ---۱۱۔ ''یقیناً ان کا رب ان سے اس روز خوب باخبر ہوگا۔'' O ---[یعنی جو رب ان کو قبروں سے نکال لے گا' ان کے سینوں کے رازوں کو ظاہر کردے گا' اس کے متعلق ہر شخص جان سکتا ہے کہ وہ کتنا باخبر ہے؟ اور اس سے کوئی چیز مخفی نہیں رہ سکتی چنانچہ پھر وہ ہر ایک کو اس کے عملوں کے مطابق اچھی یا بری جزا دے گا یہ گویا ان اشخاص کو تنبیہ ہے جو رب کی نعمتیں تو استعمال کرتے ہیں' لیکن اس کا شکر ادا کرنے کے بجائے' اس کی ناشکری کرتے ہیں اسی طرح مال کی محبت میں گرفتار ہو کر مال کے وہ حقوق ادا نہیں کرتے جو اللہ نے اس میں دوسرے لوگوں کے رکھے ہیں۔ (از تفسیر ۸ شاہ فہد قرآن)]

اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے، اللہ اکبر

(**سورۃ المدثر ۷۴**) ---۳۔ ''اور اپنے رب ہی کی بڑائیاں بیان کر۔'' O ---[یہ ایک نبی کا اولین کام ہے جسے اس دُنیا میں اسے انجام دینا ہوتا ہے' اس کا پہلا کام ہی یہ ہے کہ جاہل انسان یہاں جن جن کی بڑائی مان رہے ہیں ان سب کی نفی کردے اور ہانکے پکارے دُنیا بھر میں یہ اعلان کردے کہ اس کائنات میں بڑائی ایک خدا کے سوا اور کسی کی نہیں ہے' یہی وجہ ہے کہ اسلام میں کلمہ اللہ اکبر کو سب سے زیادہ اہمیت دی گئی ہے' اذان کی ابتدا ہی اللہ اکبر کے اعلان سے ہوتی ہے نماز میں بھی مسلمان تکبیر کے الفاظ کہہ کر داخل ہوتا ہے اور بار بار اللہ اکبر کہہ کر اُٹھتا اور بیٹھتا ہے' جانور کے گلے پر چھری بھی پھیرتا ہے تو بسم اللہ' اللہ اکبر کہہ کر پھیرتا ہے۔ نعرہ تکبیر آج ساری دُنیا میں مسلمان کا سب سے زیادہ نمایاں امتیازی شعار ہے کیونکہ اس امت کے نبی ﷺ نے اپنا کام ہی اللہ اکبر کی تکبیر سے شروع کیا تھا۔ اس مقام پر ایک اور لطیف نکتہ بھی ہے جسے اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے جیسا کہ ان آیات کے شان نزول سے معلوم ہو چکا ہے' یہ پہلا موقع تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت کا عظیم الشان فریضہ انجام دینے کے لئے اٹھ کھڑے ہونے کا حکم دیا گیا تھا' اور یہ بات ظاہر تھی کہ جس شہر اور معاشرے میں یہ مشن لے کر اٹھنے کا آپ کو حکم دیا جا رہا تھا وہ شرک کا گڑھ تھا۔ بات صرف اتنی ہی نہ تھی کہ وہاں کے لوگ عام عربوں کی طرح مشرک تھے' اس کے مجبور تھے۔ ایسی جگہ کسی شخص کا تن تنہا اٹھنا اور شرک کے مقابلے میں توحید کا علم بلند کردینا بڑے جان جوکھوں کا کام تھا۔ اسی لئے ''اٹھو اور خبردار کرو'' کے بعد فوراً ہی یہ فرمانا کہ ''اپنے رب کی بڑائی کا اعلان کرو'' اپنے اندر یہ مفہوم بھی رکھتا ہے کہ جو بڑی بڑی ہولناک طاقتیں اس کام میں تمہیں مزاحم نظر آتی ہیں ان کی ذرا پروا نہ کرو اور صاف صاف کہہ دو کہ میرا رب ان سب سے زیادہ بڑا ہے جو میری اس دعوت کا راستہ روکنے کے لئے کھڑے ہو سکتے ہیں۔ یہ بڑی سے بڑی ہمت افزائی ہے جو اللہ کا کام شروع کرنے والے کسی شخص کی کی جا سکتی ہے۔ اللہ کی کبریائی کا نقش جس آدمی کے دل پر گہرا جما ہوا ہو وہ اللہ کی خاطر اکیلا ساری دُنیا سے لڑ جانے میں بھی ذرہ برابر ہچکچاہٹ محسوس نہ کرے گا۔ (از تفسیر ۳ تفہیم القرآن)]

(**سورۃ التین ۹۵**) ---۸۔ ''کیا نہیں ہے اللہ تعالیٰ سب حاکموں سے بڑا حاکم؟'' O ---[یعنی جب دُنیا کے چھوٹے چھوٹے حاکموں سے بھی تم یہ چاہتے ہو اور یہی توقع رکھتے ہو کہ وہ انصاف کریں' مجرموں کو سزا دیں اور اچھے کام کرنے والوں کو صلہ وانعام دیں' تو خدا کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟ کیا وہ سب حاکموں سے بڑا حاکم نہیں ہے؟ اگر تم اس کو سب سے بڑا حاکم مانتے ہو تو کیا اس کے بارے میں تمہارا یہ خیال ہے کہ وہ کوئی انصاف نہ کرے گا؟ اگر تم یہ توقع رکھتے ہو کہ وہ برے اور بھلے کو ایک جیسا کردے گا؟ کیا اس کی دُنیا میں بدترین افعال کرنے والے اور بہترین کام کرنے والے' دونوں مر کر خاک ہو جائیں گے' اور کسی کو نہ بداعمالیوں کی سزا ملے گی نہ حسن عمل کی جزاء؟ (از تفسیر ۷ تفہیم القرآن)]

اللہ تعالیٰ سب کچھ سننے والا، دیکھنے والا ہے

(**سورۃ لقمان ۳۱**) ---۲۸۔ ''تم سب کی پیدائش اور مرنے کے بعد جلانا ایسا ہی ہے جیسے ایک جی کا' بیشک اللہ تعالیٰ سننے والا دیکھنے والا ہے۔'' O

(**سورۃ المؤمن ۴۰**) ---۵۶۔ ''جو لوگ باوجود اپنے پاس کسی سند کے نہ ہونے کے آیات الٰہی میں جھگڑا کرتے ہیں ان کے دلوں میں بجز نری بڑائی کے اور کچھ نہیں وہ اس تک پہنچنے والے ہی نہیں' سو آپ اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کیجئے' بیشک وہی سب کچھ سننے والا ہے اور سب سے زیادہ دیکھنے والا ہے۔'' O

(**سورۃ محمد ۴۷**) ---۱۹۔ ''سو (اے نبی!) آپ یقین کرلیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگا کریں اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے حق میں بھی' اللہ تعالیٰ لوگوں کی آمد ورفت کی اور رہنے سہنے کی جگہ کو خوب جانتا ہے۔'' O

(**سورۃ الحدید ۵۷**) ---۴۔ ''وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر مستوی ہو گیا۔ وہ (خوب) جانتا ہے اس چیز کو جو زمین

Marfat.com

میں جائے اور جو اس سے نکلے اور جو آسمان سے نیچے آئے اور جو کچھ چڑھ کر اس میں جائے، اور جہاں کہیں تم ہو وہ تمہارے ساتھ ہے اور جو تم کر رہے ہو اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے۔'' O

(سورۃ المجادلۃ ۵۸)۔۔۔۱۔ ''یقیناً اللہ تعالیٰ نے اس عورت کی بات سنی جو تجھ سے اپنے شوہر کے بارے میں تکرار کر رہی تھی اور اللہ تعالیٰ کے آگے شکایت کر رہی تھی، اللہ تعالیٰ تم دونوں کے سوال و جواب سن رہا تھا، بیشک اللہ تعالیٰ سننے دیکھنے والا ہے۔'' O

اللہ تعالیٰ ستار العیوب ہے

(سورۃ محمد ۴۷)۔۔۔۲۹۔ ''کیا ان لوگوں نے جن کے دلوں میں بیماری ہے یہ سمجھ رکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے کینوں کو ظاہر ہی نہ کرے گا۔'' O۔۔۔۳۰۔ ''اور اگر ہم چاہتے تو ان سب کو تجھے دکھا دیتے پس تو انہیں ان کے چہرے سے ہی پہچان لیتا، اور یقیناً تو انہیں ان کی بات کے ڈھب سے پہچان لے گا، تمہارے سب کام اللہ تعالیٰ کو معلوم ہیں۔'' O۔۔۔[یعنی ایک ایک شخص کی اس طرح نشاندہی کر دیتے کہ ہر منافق کو عیاناً پہچان لیا جاتا۔ لیکن تمام منافقین کے لیے اللہ نے ایسا اس لیے نہیں کیا کہ یہ اللہ کی صفت ستاری کے خلاف ہے، وہ بالعموم پردہ پوشی فرماتا ہے، پردہ دری نہیں۔ دوسرا اس نے انسانوں کو ظاہر پر فیصلہ کرنے کا اور باطن کا معاملہ اللہ کے سپرد کرنے کا حکم دیا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]۔

اللہ تعالیٰ سے محبت، حب الٰہی

(سورۃ البقرۃ ۲)۔۔۔۱۶۵۔ ''اور لوگوں میں سے (کچھ ایسے ہیں) جو بناتے ہیں اللہ تعالیٰ کے سوا (دوسروں کو اللہ کا) مد مقابل محبت کرتے ہیں ان سے ایسی محبت جیسی اللہ سے ہونی چاہیے۔ حالانکہ وہ لوگ جو ایمان والے ہیں سب سے بڑھ کر محبوب رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ کو اور کاش سوجھ جائے ان ظالموں کو (آج وہی وہ کچھ جو سوجھنے والا ہے انہیں) اس وقت جب دیکھیں گے عذاب کہ بیشک قوت اللہ ہی کے پاس ہے ساری کی ساری اور یہ کہ بیشک اللہ بہت سخت ہے عذاب دینے میں۔'' O۔۔۔۱۷۷۔ ''نہیں ہے نیکی یہی کہ کرلو تم اپنے چہرے مشرق کی طرف یا مغرب کی طرف بلکہ نیکی (یہ ہے کہ) آدمی ایمان لائے اللہ پر اور روز آخرت پر اور فرشتوں پر اور اللہ کی کتاب پر اور پیغمبروں پر اور دے مال اس کی محبت میں، رشتے داروں کو اور یتیموں کو اور مسکینوں کو اور مسافروں کو اور مانگنے والوں کو اور گردنیں چھڑانے میں اور قائم کرے نماز اور دے زکوٰۃ اور (نیک وہ ہیں جو) پورا کرنے والے ہیں اپنے عہد کو جب عہد کرلیں اور ثابت قدم رہنے والے ہیں تنگدستی میں اور جسمانی تکالیف میں اور جنگ کے وقت یہی لوگ ہیں راست باز اور یہی لوگ ہیں متقی۔'' O

(سورۃ آل عمران ۳)۔۔۔۳۱۔ ''کہہ دو! اگر محبت رکھتے ہو تم اللہ سے تو اتباع کرو میرا، محبت کرے گا تم سے اللہ اور معاف کر دے گا تمہارے گناہ اور اللہ تو ہے ہی بڑا معاف کرنے والا، نہایت رحم کرنے والا۔'' O

(سورۃ المائدۃ ۵)۔۔۔۵۴۔ ''اے ایمان والو! تم سے کوئی اپنے دین سے پھر جائے تو اللہ جلدی ہی ایسے لوگ پیدا کر دے گا جن سے وہ محبت کریگا اور جو اس سے محبت کریں گے۔ جو مومنوں کے سامنے دبے ہوئے اور کافروں کے سامنے سر اٹھائے ہوئے ہوں گے۔ وہ اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔ یہ اللہ کا فضل و کرم ہے جسے چاہے دے اور اللہ تعالیٰ وسعت والا علم والا ہے۔'' O

(سورۃ التوبہ ۹)۔۔۔۱۶۔ ''یا کیا تم سمجھتے ہو کہ تمہیں یونہی چھوڑ دیا جائے گا۔ حالانکہ اللہ نے تم میں سے ان لوگوں کو معلوم ہی نہیں کیا جو جہاد کرتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور مومنوں کے سوا کسی کو ولی دوست نہیں بناتے اور اللہ تمہارے عملوں سے باخبر ہے۔'' O۔۔۔۲۴۔ ''کہو! اگر تمہارے باپ تمہارے بیٹے، تمہارے بھائی، تمہاری بیویاں، تمہاری برادری، مال جو تم نے کمائے ہیں، تجارت جس کے مندا پڑنے سے تم ڈرتے ہو اور گھر جنہیں تم پسند کرتے ہو، تمہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ پیارے ہیں تو انتظار کرو، یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم جاری کرے اور اللہ نافرمان لوگوں کو راہ نہیں دکھاتا۔'' O

(سورۃ الدھر ۷۶)۔۔۔۷۔ ''جو نذر پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی برائی چاروں طرف پھیل جانے والی ہے۔'' O۔۔۔۸۔ ''اور اللہ تعالیٰ کی محبت میں کھانا کھلاتے ہیں مسکین، یتیم اور قیدیوں کو۔'' O[یا طعام کی محبت کے باوجود، وہ اللہ کی رضا کے لئے ضرورت مندوں کو کھانا کھلاتے ہیں، قیدی اگر غیر مسلم ہو تب بھی اس کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید ہے، جیسے جنگ بدر کے کافر قیدیوں کی بابت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو حکم دیا کہ ان کی تکریم کرو، چنانچہ صحابہ پہلے ان کو کھانا کھلاتے، خود بعد میں کھاتے (ابن کثیر) اسی طرح غلام اور نوکر چاکر بھی اسی ذیل میں آتے ہیں جن کے ساتھ حسن سلوک کی

Marfat.com

تاکید ہے' آپ ﷺ کی آخری وصیت یہی تھی کہ "نماز اور اپنے غلاموں کا خیال رکھنا۔ (از تفسیرے شاہ فہد قرآن)]---۹۔"ہم تو تمہیں صرف اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کے لیے کھلاتے ہیں نہ تم سے بدلہ چاہتے ہیں نہ شکر گزاری۔" O---۱۰۔"بیشک ہم اپنے پروردگار سے اس دن کا خوف کرتے ہیں جو اداسی اور سختی والا ہوگا۔" O[وہ کہتے ہیں کہ ہم آج اپنے رب کریم کو راضی کر لینا چاہتے ہیں کیونکہ ہمیں یقین ہے کہ ایک بہت سخت دن آنے والا ہے جس کی ہولناکیوں کا تصور کر کے ہمارے دل آج بھی لرز رہے ہیں اگر ہم نے اپنے رب کو خوش کر لیا تو ہمیں یقین ہے کہ قیامت کے روز ہمیں کوئی کھٹکا نہ ہوگا۔ (از تفسیر ۱۴ ضیاء القرآن)]

اللہ تعالیٰ سے راضی

(سورۃ المجادلۃ ۵۸)---۲۲۔"اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والوں کو آپ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرنے والوں سے محبت رکھتے ہوئے ہرگز نہ پائیں گے گو وہ ان کے باپ یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کے کنبہ (قبیلے) کے (عزیز) ہی کیوں نہ ہوں۔ یہی لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کو لکھ دیا ہے اور جن کی تائید اپنی روح سے کی ہے اور جنہیں ان جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جہاں یہ ہمیشہ رہیں گے' اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہے اور یہ اللہ سے خوش ہیں یہ خدائی لشکر ہے' آگاہ رہو بیشک اللہ تعالیٰ کے گروہ والے ہی کامیاب لوگ ہیں۔" O---[یعنی جب یہ اولین مسلمان' صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ایمان کی بنیاد پر اپنے عزیز واقارب سے ناراض ہو گئے' حتیٰ کہ انہیں اپنے ہاتھوں سے قتل تک کرنے میں تامل نہیں کیا تو اس کے بدلے میں اللہ نے ان کو اپنی رضامندی سے نواز دیا۔ اور ان پر اس طرح اپنے انعامات کی بارش فرمائی کہ وہ بھی اللہ سے راضی ہو گئے۔ اس لیے آیت میں بیان کردہ وہ اعزاز۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ورضوا عنہ۔ خاص صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بارے میں نازل ہوا ہے۔ اہل سنت نے ان کے مفہوم لغوی سے ہٹ کر ان کو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور انبیا علیہم السلام کے علاوہ کسی اور کے لیے بولنا' لکھنا جائز قرار نہیں دیا ہے۔ یہ گویا شعار ہیں۔ رضی اللہ عنہم' صحابہ کے لیے اور علیہم الصلوۃ والسلام انبیائے کرام کے لیے۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے رحمتہ اللہ علیہ (اللہ کی رحمت اس پر ہو' یا اللہ اس پر رحم فرمائے) کا اطلاق لغوی مفہوم کی رو سے زندہ اور مردہ دونوں پر ہو سکتا ہے۔ کیونکہ یہ ایک دعائیہ کلمہ ہے جس کے ضرورت مند زندہ اور مردہ دونوں ہی ہیں۔ لیکن ان کا استعمال مردوں کے لیے خاص ہو چکا ہے۔ اس لیے اسے زندہ کے لیے استعمال نہیں کیا جاتا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

اللہ تعالیٰ سے زمین و آسمان میں ایک ذرّہ بھی پوشیدہ نہیں

(سورۃ لقمان ۳۱)---۱۶۔"پیارے بیٹے! اگر کوئی چیز رائی کے دانے کے برابر ہو پھر وہ (بھی) خواہ کسی چٹان میں ہو یا آسمانوں میں ہو یا زمین میں ہو اسے اللہ تعالیٰ ضرور لائے گا اللہ تعالیٰ بڑا باریک بین اور خبردار ہے۔" O

(سورۃ سبا ۳۴)---۳۔"کفار کہتے ہیں کہ ہم پر قیامت نہیں آئیگی۔ آپ کہہ دیجئے! کہ مجھے میرے رب کی قسم! جو عالم الغیب ہے کہ وہ یقیناً تم پر آئے گی اللہ تعالیٰ سے ایک ذرے کے برابر کی چیز بھی پوشیدہ نہیں نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں بلکہ اس سے بھی چھوٹی اور بڑی ہر چیز کھلی کتاب میں موجود ہے۔" O

(سورۃ الحجرات ۴۹)---۱۶۔"فرما دیجئے! کہ کیا تم اللہ تعالیٰ کو اپنی دینداری سے آگاہ کر رہے ہو اللہ تعالیٰ ہر اس چیز سے جو آسمانوں میں اور زمین میں ہے بخوبی آگاہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔" O---[تو کیا تمہارے دلوں کی کیفیت پر یا تمہارے ایمان کی حقیقت سے وہ آگاہ نہیں؟ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]---۱۸۔"یقین مانو کہ آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ باتیں اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔ اور جو کچھ تم کر رہے ہو اسے اللہ تعالیٰ خوب دیکھ رہا ہے۔" O

(سورۃ الحدید ۵۷)---۴۔"وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر مستوی ہو گیا۔ وہ (خوب) جانتا ہے اس چیز کو جو زمین میں جائے اور جو اس سے نکلے اور جو آسمان سے نیچے آئے اور جو کچھ چڑھ کر اس میں جائے، اور جہاں کہیں تم ہو وہ تمہارے ساتھ ہے اور جو تم کر رہے ہو اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے۔" O

(سورۃ المجادلۃ ۵۸)---۷۔"کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں کی اور زمین کی ہر چیز سے واقف ہے۔ تین آدمیوں کی سرگوشی نہیں ہوتی مگر اللہ تعالیٰ ان کا چوتھا ہوتا ہے اور نہ پانچ کی مگر ان کا چھٹا وہ ہوتا ہے اور نہ اس سے کم کی اور نہ زیادہ کی مگر وہ ساتھ ہی ہوتا ہے جہاں بھی وہ ہوں' پھر قیامت کے دن انہیں ان کے اعمال سے آگاہ فرمائے گا بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز سے واقف ہے۔" O

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کا رنگ

(سورۃ البقرۃ ۲)---۱۳۸۔ ''اللہ تعالیٰ کا رنگ (اختیار کرو) اور کس کا رنگ اچھا ہے اللہ کے رنگ سے اور ہم اسی کی عبادت کرنے والے ہیں۔''O---
[عیسائیوں نے ایک زرد رنگ کا پانی مقرر کر رکھا ہے جو ہر عیسائی بچے کو بھی اور ہر اس شخص کو بھی دیا جاتا ہے جس کو عیسائی بنانا مقصود ہوتا ہے۔ اس رسم کا نام ان کے ہاں ''بپتسمہ'' ہے۔ یہ ان کے نزدیک بہت ضروری ہے' اس کے بغیر وہ کسی کو پاک تصور نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی تردید فرمائی اور کہا کہ اصل رنگ تو اللہ تعالیٰ کا رنگ ہے' اس سے بہتر کوئی رنگ نہیں اور اللہ تعالیٰ کے رنگ سے مراد وہ دین فطرت یعنی دین اسلام ہے' جس کی طرف ہر نبی نے اپنے اپنے دور میں اپنی اپنی امتوں کو دعوت دی۔ یعنی دعوت توحید۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا گناہ کبیرہ ہے

(سورۃ آل عمران ۳)---۱۸۔ ''گواہی دی خود اللہ نے اس بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اس کے اور (گواہی دی) فرشتوں نے اور علم والوں نے بھی وہی قائم رکھنے والا ہے (نظامِ کائنات کو) عدل کے ساتھ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اس کے، وہ غالب اور بڑی حکمت والا ہے۔''O

(سورۃ النساء ۴)---۳۶۔ ''اور بندگی کرو اللہ کی اور نہ شریک بناؤ اس کا (کسی کو) ذرا بھی اور والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کرو اور رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، رشتے دار ہمسایوں، بیگانہ ہمسایوں، پاس کے اٹھنے بیٹھنے والوں، مسافروں اور اپنے لونڈی، غلاموں کے ساتھ بھی (حسنِ سلوک کرو) بے شک اللہ نہیں پسند کرتا ان لوگوں کو جو ہوں مغرور اور شیخی بگھارنے والے۔''O---۴۸۔ ''بے شک اللہ نہیں معاف کرتا یہ (گناہ) کہ شرک کیا جائے اس کے ساتھ اور معاف کر دیتا ہے شرک کے علاوہ (باقی گناہ) جس کے لیے چاہے۔ اور جس نے شریک ٹھہرایا اللہ کا (کسی کو) اس نے بہتان باندھا اللہ پر (اور ارتکاب کیا) بہت بڑے گناہ کا۔''O---۱۱۶۔ ''بے شک اللہ نہیں معاف کرتا یہ (گناہ) کہ شریک ٹھہرایا جائے اس کے ساتھ (کسی کو) اور معاف کر دیتا ہے شرک کے علاوہ (باقی گناہ) جس کے لیے چاہے۔''O

(سورۃ المائدۃ ۵)---۱۷۔ ''وہ لوگ کفر کرتے ہیں جو کہتے ہیں ''مسیح ابنِ مریم ہی اللہ ہے۔'' کہہ دے ''کون اللہ کے سامنے کچھ بھی اختیار رکھتا ہے اگر وہ چاہے کہ مسیح ابنِ مریم، اس کی ماں، اور جو بھی زمین میں ہے سب کو ہلاک کر دے اور آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب پر بادشاہت اللہ ہی کی ہے، وہ جو چاہتا پیدا کرتا ہے، اور اللہ ہر شے پر قادر ہے۔''O---۷۲۔ ''ان لوگوں نے کفر کیا ہے جو کہتے ہیں کہ ''مسیح ابنِ مریم ہی اللہ ہے'' حالانکہ مسیح نے کہا تھا ''اے بنی اسرائیل! اللہ کی عبادت کرو جو میرا رب بھی ہے اور تمہارا رب بھی۔ بے شک جو اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرائے گا اس پر اللہ نے جنت حرام کر دی ہے، اور اس کا ٹھکانا آگ ہوگا، اور ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔''O---۷۳۔ ''ان لوگوں نے کفر کیا ہے جو کہتے ہیں ''اللہ تین میں تیسرا ہے''۔ حالانکہ اکیلے خدا کے سوا کوئی خدا نہیں، لیکن اگر وہ اس بات سے جو وہ کہتے ہیں باز نہ آئے تو ان میں جو کفر کرتے ہیں انہیں ضرور دردناک عذاب پہنچے گا۔''O

(سورۃ الانعام ۶)---۶۴۔ ''کہہ! اللہ ہی تمہیں اس سے اور ہر بے چینی سے نجات دیتا ہے، پھر بھی تم شرک کرتے ہو۔''O---۷۸۔ ''پھر جب اس نے سورج کو چمکتے دیکھا تو کہنے لگا ''یہ ہے میرا رب، یہ سب سے بڑا ہے'' پھر جب وہ بھی ڈوب گیا تو بولا ''اے میری قوم! میں ان سے جنہیں تم (خدا کو) شریک بناتے ہو الگ ہوتا ہوں۔''O---۷۹۔ ''میں یکسو ہو کر اپنا منہ اس کی طرف کرتا ہوں جو آسمانوں اور زمین کو وجود میں لایا ہے، اور میں مشرکوں میں سے نہیں۔''O---۸۰۔ ''اور اس کی قوم نے اس سے جھگڑا کیا۔ اس نے کہا ''کیا تم اللہ کے بارے میں مجھ سے جھگڑا کرتے ہو حالانکہ اس نے مجھے راہ دکھائی ہے، اور میں ان سے نہیں ڈرتا جنہیں تم اس کا شریک بناتے ہو سوائے اس کے کہ میرا رب کچھ چاہے، میرے رب کا علم ہر شے پر حاوی ہے تو کیا تم نصیحت نہ لو گے؟''O---۸۱۔ ''اور میں ان سے کیسے ڈروں جنہیں تم اس کا شریک کرتے ہو جب تم نہیں ڈرتے کہ تم نے ان چیزوں کو اللہ کا شریک بنا لیا ہے جن کی کوئی سند اس نے تم پر نہیں اتاری؟ پھر دو گروہوں میں سے کون سا امن کا زیادہ حقدار ہے اگر تمہیں علم ہے۔''O---۱۰۰۔ ''مگر لوگوں نے جنوں کو اللہ کا شریک بنا لیا ہے حالانکہ اس نے انہیں پیدا کیا ہے، اور انہوں نے بغیر کسی علم کے اس کے بیٹے اور بیٹیاں بھی تراش رکھے ہیں، وہ پاک ہے اور اس سے بلند جو وہ بیان کرتے ہیں۔''O

(سورۃ الاعراف ۷)---۳۳۔ ''کہہ دے ''میرے رب نے صرف بے حیائی کی باتوں کو، جو ان میں ظاہر ہوں اور جو چھپی ہوں، اور گناہ کو اور ناحق کی بغاوت کو حرام کیا ہے، اور اس بات کو کہ تم اللہ کے ساتھ اسے شریک کرو جس کی اللہ نے کوئی سند نہیں اتاری، اور اس بات کو کہ تم اللہ کے بارے میں وہ کہو جو تم

Marfat.com

نہیں جانتے۔'' O---۱۹۱۔ ''کیا وہ اسے شریک کرتے ہیں جو کچھ پیدا نہیں کرتے اور خود پیدا کیے جاتے ہیں۔'' O---۱۹۲۔ ''اور وہ نہ ان کی کوئی مدد کر سکتے ہیں نہ اپنی مدد ہی کر سکتے ہیں۔'' O---۱۹۷۔ ''اور جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ تمہاری مدد نہیں کر سکتے اور نہ اپنی مدد ہی کرتے ہیں۔'' O

(**سورۃ التوبہ ۹**)---۳۱۔ ''انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے عالموں اور اپنے گوشہ نشینوں اور مسیح ابن مریم کو رب بنالیا ہے، حالانکہ انہیں صرف یہ حکم دیا گیا تھا کہ اکیلے خدا کی، جس کے سوا کوئی خدا نہیں، عبادت کریں، وہ ان سے پاک ہے جنہیں وہ اس کا شریک ٹھہراتے ہیں۔'' O

(**سورۃ یونس ۱۰**)---۱۸۔ ''اور وہ اللہ کے سوا ان کی عبادت کرتے ہیں جو نہ انہیں نقصان دیتے ہیں اور نہ انہیں نفع دیتے ہیں، اور کہتے ہیں ''یہ اللہ کے سامنے ہمارے سفارشی ہیں'' کہہ ''کیا تم اللہ کو وہ بات بتاتے ہو جسے وہ نہ آسمانوں میں جانتا ہے اور نہ زمین میں؟'' وہ پاک ہے اور ان سے بہت بلند جنہیں وہ اس کا شریک بناتے ہیں۔'' O---۳۴۔ کہہ ''کیا تمہارے بنائے ہوئے شریکوں میں کوئی ہے جو پیدائش کو شروع کرتا ہے پھر اسے دہراتا ہے؟'' کہہ دو ''اللہ ہی پیدائش کو شروع کرتا ہے پھر اسے دہراتا ہے، پھر تم کدھر الٹے جارہے ہو۔'' O---۳۵۔ کہہ ''کیا تمہارے بنائے شریکوں میں کوئی ہے جو حق کی طرف راہ دکھاتا ہے؟'' کہہ ''اللہ ہی حق کی راہ دکھاتا ہے۔ تو کیا وہ جو حق کی طرف رہنمائی کرتا ہے زیادہ حق دار ہے کہ اس کی پیروی کی جائے یا وہ جو خود ہی راہ نہیں پاتا سوائے اس کے کہ اسے راہ دکھائی جائے؟ پر تمہیں کیا ہو گیا ہے، تم کس طرح کے فیصلے کرتے ہو؟'' O

(**سورۃ ھود ۱۱**)---۱۰۱۔ ''اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ انہوں نے خود اپنے اوپر ظلم کیا پھر جب تیرے رب کا حکم آیا تو ان کے خدا جنہیں وہ اللہ کے سوا پکارتے تھے ان کے کچھ کام نہ آئے، اور انہوں نے ان کی بربادی کے سوا کچھ زیادہ نہ کیا۔'' O

(**سورۃ یوسف ۱۲**)---۳۸۔ ''میں اپنے باپ دادوں کے دین کا پابند ہوں یعنی ابراہیم و اسحاق اور یعقوب کے دین کا، ہمیں ہرگز یہ سزاوار نہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو بھی شریک کریں، ہم پر اور تمام اور لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا یہ خاص فضل ہے، لیکن اکثر لوگ ناشکری کرتے ہیں۔'' O

(**سورۃ الرعد ۱۳**)---۱۶۔ ''آپ پوچھیے کہ آسمانوں اور زمین کا پروردگار کون ہے؟ کہہ دیجیے! اللہ۔ کہہ دیجیے! کیا تم پھر بھی اس کے سوا اوروں کو حمایتی بنا رہے ہو جو خود اپنی جان کے بھی بھلے برے کا اختیار نہیں رکھتے۔ کہہ دیجیے کہ کیا اندھا اور بینا برابر ہو سکتا ہے؟ یا کیا اندھیریاں اور روشنی برابر ہو سکتی ہے۔ کیا جنہیں یہ اللہ کے شریک ٹھہرا رہے ہیں انہوں نے بھی اللہ کی طرح مخلوق پیدا کی ہے کہ ان کی نظر میں پیدائش مشتبہ ہو گئی ہو کہہ دیجیے کہ صرف اللہ ہی تمام چیزوں کا خالق ہے وہ اکیلا ہے اور زبردست غالب ہے۔'' O---۳۶۔ ''جنہیں ہم نے کتاب دی ہے وہ تو جو کچھ آپ پر اتارا جاتا ہے اس سے خوش ہوتے ہیں اور دوسرے فرقے اس کی بعض باتوں کے منکر ہیں۔ آپ اعلان کر دیجیے کہ مجھے تو صرف یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ کی عبادت کروں اور اس کے ساتھ شریک نہ کروں، میں اسی کی طرف بلا رہا ہوں اور اسی کی جانب میرا لوٹنا ہے۔'' O

(**سورۃ ابراہیم ۱۴**)---۳۰۔ ''انہوں نے اللہ کے ہمسر بنا لیے کہ لوگوں کو اللہ کی راہ سے بہکائیں۔ آپ کہہ دیجیے کہ خیر مزے کر لو تمہاری بازگشت تو آخر جہنم ہی ہے۔'' O

(**سورۃ الحجر ۱۵**)---۹۴۔ ''پس آپ اس حکم کو جو آپ کو کیا جارہا ہے کھول کر سنا دیجیے! اور مشرکوں سے منہ پھیر لیجیے۔'' O---۹۵۔ ''آپ سے جو لوگ مسخراپن کرتے ہیں ان کی سزا کے لیے ہم کافی ہیں۔'' O---۹۶۔ ''جو اللہ کے ساتھ دوسرے معبود مقرر کرتے ہیں انہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا۔'' O---۹۷۔ ''ہمیں خوب معلوم ہے کہ ان کی باتوں سے آپ کا دل تنگ ہوتا ہے۔'' O

(**سورۃ النحل ۱۶**)---۳۵۔ ''مشرک لوگوں نے کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ہم اور ہمارے باپ دادے اس کے سوا کسی اور کی عبادت ہی نہ کرتے، نہ اس کے فرمان کے بغیر کسی چیز کو حرام کرتے۔ یہی فعل ان سے پہلے کے لوگوں کا رہا۔ تو رسولوں پر تو صرف کھلم کھلا پیغام کا پہنچا دینا ہے۔'' O

(**سورۃ بنی اسرائیل ۱۷**)---۲۲۔ ''اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہ ٹھہرا کہ آخرش تو برے حالوں بے کس ہو کر بیٹھ رہے گا۔'' O

(**سورۃ الکہف ۱۸**)---۵۲۔ ''اور جس دن وہ فرمائے گا کہ تمہارے خیال میں جو میرے شریک تھے انہیں پکارو! یہ پکاریں گے لیکن ان میں سے کوئی بھی جواب نہ دے گا ہم ان کے درمیان ہلاکت کا سامان کر دیں گے۔'' O

(**سورۃ الفرقان ۲۵**)---۲۔ ''اسی اللہ کی سلطنت ہے آسمانوں اور زمین کی اور وہ کوئی اولاد نہیں رکھتا، نہ اس کی سلطنت میں کوئی اس کا ساجھی ہے اور ہر چیز کو اس نے پیدا کر کے ایک مناسب انداز ٹھہرا دیا ہے۔'' O---۳۔ ''ان لوگوں نے اللہ کے سوا جنہیں اپنے معبود ٹھہرا رکھے ہیں وہ کسی چیز کو پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ خود پیدا کیے جاتے ہیں، یہ تو اپنی جان کے نقصان نفع کا بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ موت و حیات کے اور نہ دوبارہ اٹھنے کے وہ مالک ہیں۔'' O

(**سورۃ لقمان ۳۱**)---۱۳۔ ''اور جب کہ لقمان نے وعظ کہتے ہوئے اپنے لڑکے سے فرمایا کہ میرے پیارے بچے! اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک نہ کرنا بیشک شرک بڑا بھاری ظلم ہے۔'' O

Marfat.com

اللہ تعالیٰ فرشتوں کے جلوس میں میدان محشر میں جلوہ فرما ہوں گے

(سورۃ البقرۃ ۲)---۲۱۰۔ ''کیا انتظار کرتے ہیں یہ لوگ اس بات کا کہ آجائے ان کے پاس خود اللہ، ابر کے سائبانوں میں فرشتے ساتھ لیے اور فیصلہ کر ڈالا جائے معاملہ کا اور اللہ ہی کی طرف لوٹائے جانے والے ہیں سارے معاملات۔'' O

(سورۃ الفرقان ۲۵)---۲۵۔ ''اور جس دن آسمان بادل سمیت پھٹ جائے گا اور فرشتے لگاتار اتارے جائیں گے۔'' O---[اس کا مطلب یہ ہے کہ آسمان پھٹ جائے گا اور بادل سایہ فگن ہو جائیں گے' اللہ تعالیٰ فرشتوں کے جلوس میں' میدان محشر میں' جہاں ساری مخلوق جمع ہوگی' حساب کتاب کے لیے جلوہ فرما ہوگا' جیسا کہ سورۃ بقرۃ' آیت ۲۱۰ سے بھی واضح ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]---۲۶۔ ''اس دن صحیح طور پر ملک صرف رحمٰن کا ہی ہوگا اور یہ دن کافروں پر بڑا بھاری ہوگا۔'' O

(سورۃ الزمر ۳۹)---۶۹۔ ''اور زمین اپنے پروردگار کے نور سے جگمگا اٹھے گی' نامہ اعمال حاضر کیے جائیں گے نبیوں اور گواہوں کو لایا جائے گا' اور لوگوں کے درمیان حق حق فیصلے کر دیے جائیں گے اور وہ ظلم نہ کیے جائیں گے۔'' O---[نبیوں سے پوچھا جائے گا کہ تم نے میرا پیغام اپنی اپنی امتوں کو پہنچا دیا تھا؟ یا یہ پوچھا جائے گا کہ تمہاری امتوں نے تمہاری دعوت کا کیا جواب دیا' اسے قبول کیا یا اس کا انکار کیا؟ امت محمدیہ کو بطور گواہ لایا جائے گا جو اس بات کی گواہی دے گی کہ تیرے پیغمبروں نے تیرا پیغام اپنی اپنی قوم یا امت کو پہنچا دیا تھا' جیسا کہ تو نے ہمیں اپنے قرآن کے ذریعے سے ان امور پر مطلع فرمایا تھا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]---۷۰۔ ''اور جس شخص نے جو کچھ کیا ہے بھرپور دے دیا جائے گا' جو کچھ لوگ کر رہے ہیں وہ بخوبی جاننے والا ہے۔'' O

(سورۃ الفجر ۸۹)---۲۲۔ ''اور تیرا رب (خود) آجائے گا اور فرشتے صفیں باندھ کر (آجائیں گے)۔'' O---[لیکن ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونے کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا' اس لئے لامحالہ اس کو ایک تمثیلی انداز بیان ہی سمجھنا ہوگا جس سے یہ تصور دلانا مقصود ہے کہ اس وقت اللہ تعالیٰ کے اقتدار اور اس کی سلطانی و قہاری کے آثار اس طرح ظاہر ہوں گے جیسے دُنیا میں کسی بادشاہ کے تمام لشکروں اور اعیان سلطنت کی آمد سے وہ رعب طاری نہیں ہوتا جو بادشاہ کے نفس نفیس خود دربار میں آجانے سے طاری ہوتا ہے۔ (از تفسیر ۶ تفہیم القرآن)]---۲۳۔ ''اور جس دن جہنم بھی لائی جائے گی اس دن انسان کو سمجھ آئے گی مگر آج اسکے سمجھنے کا فائدہ کہاں؟'' O---۲۴۔ ''وہ کہے گا کہ کاش کہ میں نے اپنی اس زندگی کے لیے کچھ پیشگی سامان کیا ہوتا۔'' O---۲۵۔ ''پس آج اللہ کے عذاب جیسا عذاب کسی کا نہ ہوگا۔'' O---۲۶۔ ''نہ اس کی قید و بند جیسی کسی کی قید و بند ہوگی۔'' O

اللہ تعالیٰ قدردان ہے

(سورۃ فاطر ۳۵)---۳۲۔ ''پھر ہم نے ان لوگوں کو (اس) کتاب کا وارث بنایا جن کو ہم نے اپنے بندوں میں سے پسند فرمایا۔ پھر بعضے تو ان میں اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہیں اور بعضے ان میں متوسط درجے کے ہیں اور بعضے ان میں اللہ کی توفیق سے نیکیوں میں ترقی کیے چلے جاتے ہیں۔ یہ بڑا افضل ہے۔'' O---۳۳۔ ''وہ باغات میں ہمیشہ رہنے کے جن میں یہ لوگ داخل ہوں گے سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے۔ اور پوشاک ان کی وہاں ریشم کی ہوگی۔'' O---۳۴۔ ''اور کہیں گے کہ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے ہم سے غم دور کیا۔ بیشک ہمارا پروردگار بڑا بخشنے والا بڑا قدردان ہے۔'' O---۳۵۔ ''جس نے ہم کو اپنے فضل سے ہمیشہ رہنے کے مقام میں لا اتارا جہاں نہ ہم کو کوئی تکلیف پہنچے گی اور نہ ہی ہم کو کوئی خستگی پہنچے گی۔'' O

(سورۃ الشوریٰ ۴۲)---۲۳۔ ''یہی وہ ہے جس کی بشارت اللہ تعالیٰ اپنے ان بندوں کو دے رہا ہے جو ایمان لائے اور (سنت کے مطابق) نیک عمل کیے تو فرما دیجئے! کہ میں اس پر تم سے کوئی بدلہ نہیں چاہتا مگر محبت رشتہ داری کی' جو شخص کوئی نیکی کرے ہم اس کے لیے اس کی نیکی میں اور نیکی بڑھا دیں گے۔ بیشک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا (اور) بہت قدردان ہے۔'' O

اللہ تعالیٰ قریب ہے، قرب اللہ

(سورۃ البقرۃ ۲)---۱۱۵۔ ''اور اللہ ہی کا ہے مشرق بھی اور مغرب بھی سو جس طرف بھی تم رخ کرو اسی طرف ہے رخ اللہ کا۔ بیشک اللہ بڑی وسعت والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔'' O---۱۸۶۔ ''اور جب پوچھیں تم سے (اے محمد ﷺ) میرے بندے میرے بارے میں تو بیشک میں تو قریب ہی ہوں۔ جواب دیتا ہوں میں پکارنے والے کی پکار کا جب پکارتا ہے وہ مجھے۔ تو چاہیے کہ وہ حکم مانیں میرا اور یقین رکھیں مجھ پر تاکہ وہ راہ راست پالیں۔'' O---

Marfat.com

[تفسیر کے لئے باب ۸، مضمون: دُعا]

(سورۃ الانفال ۸)---۲۴۔ ''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کا حکم مانو جب وہ تمہیں اس بات کی طرف بلائے جو تمہیں زندگی بخشتی ہے اور جان لو کہ اللہ آدمی اور اس کے دل کے درمیان حائل ہے اور یہ کہ اسی کی طرف تم اکٹھے کئے جاؤ گے۔''O

(سورۃ یونس ۱۰)---۶۱۔ ''اور تو جس حال میں بھی ہو اور تو اس بارے میں جو قرآن بھی پڑھتا ہو اور تم لوگ جو کام بھی کرتے ہو ہم تمہیں دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ جب تم اس میں مشغول ہوتے ہو اور تیرے رب سے ذرہ برابر شے نہ زمین میں چھپتی ہے اور نہ آسمانوں میں اور نہ اس سے چھوٹی اور نہ بڑی، مگر وہ ایک واضح کتاب میں ہوتی ہے۔''O

(سورۃ ھود ۱۱)---۶۱۔ ''اور ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو (بھیجا)۔ اس نے کہا۔ اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے سوا تمہارا کوئی خدا نہیں۔ اسی نے تمہیں زمین سے پیدا کیا ہے اور تمہیں اس میں بسایا ہے۔ پس اس سے بخشش مانگو پھر اس کی طرف رجوع کرو۔ بے شک میرا رب قریب ہے اور دُعا کو قبول کرنے والا ہے۔''O

(سورۃ الاحقاف ۴۶)---۲۷۔ ''اور یقیناً ہم نے تمہارے آس پاس کی بستیاں تباہ کر دیں اور طرح طرح کی ہم نے اپنی نشانیاں بیان کر دیں تا کہ وہ رجوع کر لیں۔''O---۲۸۔ ''پس قرب الٰہی حاصل کرنے کے لیے انہوں نے اللہ کے سوا جن جن کو اپنا معبود بنا رکھا تھا انہوں نے ان کی مدد کیوں نہ کی؟ بلکہ وہ تو ان سے کھو گئے، (بلکہ دراصل) یہ ان کا محض جھوٹ اور (بالکل) بہتان تھا۔''O

(سورۃ ق ۵۰)---۱۶۔ ''ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے اور اس کے دل میں جو خیالات اٹھتے ہیں ان سے ہم واقف ہیں اور ہم اس کی رگ جان سے بھی زیادہ اس سے قریب ہیں۔''O---[یعنی ہماری قدرت اور ہمارے علم نے انسان کو اندر اور باہر سے اِس طرح گھیر رکھا ہے کہ اُس کی رگِ گردن بھی اُس سے اتنی قریب نہیں ہے جتنا ہمارا علم اور ہماری قدرت اس سے قریب ہے۔ اُس کی بات سننے کے لیے ہمیں کہیں سے چل کر نہیں آنا پڑتا، اُس کے دل میں آنے والے خیالات کو ہم براہ راست جانتے ہیں۔ اسی طرح اگر اسے پکڑنا ہوگا تو ہم کہیں سے آ کر اس کو نہیں پکڑیں گے، وہ جہاں بھی ہے ہر وقت ہماری گرفت میں ہے، جب چاہیں گے اسے دھر لیں گے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)] (مزید تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: وسوسے)

(سورۃ الواقعۃ ۵۶)---۸۳۔ ''پس جبکہ روح نرخرے تک پہنچ جائے۔''O---۸۴۔ ''اور تم اس وقت آنکھوں سے دیکھتے رہو۔''O---۸۵۔ ''ہم اس شخص سے بہ نسبت تمہارے بہت زیادہ قریب ہوتے ہیں لیکن تم نہیں دیکھ سکتے۔''O---[یعنی اپنی جہالت کی وجہ سے تمہیں اس بات کا ادراک نہیں کہ اللہ تو تمہاری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے یا روح قبض کرنے والے فرشتوں کو تم دیکھ نہیں سکتے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]---۹۲۔ ''لیکن اگر کوئی جھٹلانے والوں گمراہوں میں سے ہے۔''O---۹۳۔ ''تو کھولتے ہوئے گرم پانی کی مہمانی ہے۔''O---۹۴۔ ''اور دوزخ میں جانا ہے۔''O---۹۵۔ ''یہ خبر سراسر حق اور قطعاً یقینی ہے۔''O

اللہ تعالیٰ قوت والا زبردست ہے

(سورۃ الحدید ۵۷)---۲۵۔ ''یقیناً ہم نے اپنے پیغمبروں کو کھلی دلیلیں دے کر بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب اور میزان (ترازو) نازل فرمایا تا کہ لوگ عدل پر قائم رہیں۔ اور ہم نے لوہے کو اتارا جس میں سخت ہیبت و قوت ہے اور لوگوں کے لیے اور بھی (بہت سے) فائدے ہیں اور اس لیے بھی کہ اللہ تعالیٰ جان لے کہ اس کی اور اس کے رسولوں کی مدد بے دیکھے کون کرتا ہے، بیشک اللہ تعالیٰ قوت والا اور زبردست ہے۔''O (تفسیر کیلئے باب ۷، مضمون: عدل و انصاف)

اللہ تعالیٰ کا حکم

(سورۃ البقرۃ ۲)---۲۴۹۔ ''پھر جب چلا طالوت لشکر لے کر تو اس نے کہا بیشک اللہ تعالیٰ آزمائش کرے گا تمہاری ایک دریا سے سو جو شخص پیئے گا پانی اس میں سے تو وہ نہیں ہے میرا ساتھی اور جو نہ پیئے گا اسے تو وہ بیشک میرا ساتھی ہے۔ ہاں اگر کوئی بھرے چلو بھر (پانی) اپنے ہاتھ سے (تو خیر) مگر پی لیا انہوں نے اس میں سے (سیر ہو کر) سوائے گروہ قلیل کے ان میں سے۔ پھر جب پار ہوا دریا سے وہ خود اور اہل ایمان جو اس کے ساتھ تھے تو کہنے لگے نہیں ہے مقابلے کی طاقت ہم میں آج جالوت اور اس کے لشکر سے۔ کہنے لگے وہ لوگ جو سمجھتے تھے کہ انہیں حاضر ہونا ہے اللہ تعالیٰ کے سامنے کہ بارہا ایک گروہ قلیل غالب آیا ہے بڑے گروہ پر اللہ کے حکم سے اور اللہ تعالیٰ ساتھ ہے صبر کرنے والوں کے۔''O

Marfat.com

(سورۃ آل عمران ۳)---۱۴۵۔ ''اور نہیں ہے (اختیار) کسی جان کو کہ وہ مرے بغیر اللہ کے حکم کے، لکھا ہوا ہے (موت کا) وقت معین اور جو کوئی چاہے بدلہ (اپنے اعمال کا) دُنیا میں، دیتے ہیں ہم اس کو دُنیا میں ہی سے اور جو چاہے بدلہ آخرت کا، دیتے ہیں ہم اس کو آخرت میں سے اور ضرور صلہ دیں گے ہم اپنے شکرگزار بندوں کو۔''O

(سورۃ النساء ۴)---۴۷۔ ''اے لوگو جنہیں دی گئی ہے کتاب، ایمان لاؤ اس کتاب پر جو نازل کی ہے ہم نے جو تصدیق کرنے والی ہے اس کتاب کی جو تمہارے پاس ہے قبل اس کے کہ ہم مسخ کردیں چہروں کو اور پھیر دیں ان کو ان کی پیٹھ کی طرف یا لعنت کریں ہم ان پر جیسے لعنت کی تھی ہم نے اصحاب سبت پر اور (یاد رکھو) ہے اللہ تعالیٰ کا حکم نافذ ہو کر رہنے والا۔''O---[یعنی جب وہ کسی بات کا حکم دے تو نہ کوئی اس کی مخالفت کرسکتا ہے اور نہ اسے روک ہی سکتا ہے۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(سورۃ المائدہ ۵)---۱۔ ''اے ایمان والو! اقرار پورے کرو۔ تم پر چارپائے مویشی سوائے ان کے جو تمہیں سنائے جائیں گے حلال ہیں مگر جب تم احرام باندھے ہو تو شکار کو حلال نہ سمجھو گے۔ اللہ تعالیٰ جو چاہتا فیصلہ کرتا ہے۔''O

(سورۃ الانعام ۶)---۵۷۔ ''آپ کہہ دیجئے کہ میرے پاس تو ایک دلیل ہے میرے رب کی طرف سے اور تم اس کی تکذیب کرتے ہو، جس چیز کی تم جلد بازی کررہے ہو وہ میرے پاس نہیں۔ حکم کسی کا نہیں بجز اللہ تعالیٰ کے اللہ تعالیٰ واقعی بات کو بتلا دیتا ہے اور سب سے اچھا فیصلہ کرنے والا وہی ہے۔''O

(سورۃ الاعراف ۷)---۵۴۔ ''بیشک تمہارا آقا اللہ تعالیٰ ہے، وہ جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں بنایا پھر تخت پر بیٹھ گیا، وہ دن کو رات سے ڈھانپتا ہے جو اس کے پیچھے لپکی چلی آتی ہے، اور سورج اور چاند اور ستارے اس کے حکم میں بندھے ہیں۔ سنو! بنانا اور حکم دینا اسی کا کام ہے۔ کیا برکت والا ہے اللہ سارے جہان کا آقا!''O---۸۷۔ ''اور اگر تم میں ایک گروہ اس پیغام پر ایمان رکھتا ہے جس کے ساتھ مجھے بھیجا گیا ہے اور ایک گروہ ایمان نہیں رکھتا تو صبر کرو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہمارے درمیان فیصلہ کرے اور وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔''O

(سورۃ ھود ۱۱)---۴۵۔ ''اور نوحؑ نے اپنے رب کو پکارا اور کہا، میرے رب! میرا بیٹا میرے گھرانے میں سے ہے اور تیرا وعدہ سچا ہے اور تو حاکموں کا حاکم ہے۔''O

(سورۃ یوسف ۱۲)---۴۰۔ ''اس کے سوا تم جن کی پوجا پاٹ کررہے ہو وہ سب نام ہی نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے خود ہی گھڑ لیے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی کوئی دلیل نازل نہیں فرمائی، فرمانروائی صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ہے، اس کا فرمان ہے کہ تم سب سوائے اس کے کسی اور کی عبادت نہ کرو، یہی دین درست ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔''O---۸۰۔ ''جب یہ اس سے مایوس ہوگئے تو تنہائی میں بیٹھ کر مشورہ کرنے لگے۔ ان میں جو سب سے بڑا تھا اس نے کہا تمہیں معلوم نہیں کہ تمہارے والد نے تم سے اللہ تعالیٰ کی قسم لے کر پختہ قول قرار لیا ہے اور اس سے پہلے یوسفؑ کے بارے میں تم کوتاہی کرچکے ہو۔ پس میں تو اس سرزمین سے نہ ٹلوں گا۔ جب تک والد صاحب خود مجھے اجازت نہ دیں۔ یا اللہ تعالیٰ میرے اس معاملے کا فیصلہ کردے۔ وہی بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔''O

(سورۃ الرعد ۱۳)---۳۶۔ ''جنہیں ہم نے کتاب دی ہے وہ تو جو کچھ آپ پر اتارا جاتا ہے اس سے خوش ہوتے ہیں اور دوسرے فرقے اس کی بعض باتوں کے منکر ہیں آپ اعلان کردیجئے کہ مجھے تو صرف یہی حکم ملا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کروں اور اس کے ساتھ شریک نہ کروں میں اسی کی طرف بلا رہا ہوں اور اسی کی جانب میرا لوٹنا ہے۔''O---۴۱۔ ''کیا وہ نہیں دیکھتے؟ کہ ہم زمین کو اس کے کناروں سے گھٹاتے چلے آرہے ہیں، اللہ حکم کرتا ہے کوئی اس کے احکام پیچھے ڈالنے والا نہیں، وہ جلد حساب لینے والا ہے۔''O

(سورۃ ابراہیم ۱۴)---۱۔ ''الر۔ یہ عالی شان کتاب ہم نے آپ کی طرف اتاری ہے کہ آپ لوگوں کو اندھیروں سے اجالے کی طرف لائیں ان کے پروردگار کے حکم سے زبردست اور تعریفوں والے اللہ کی طرف۔''O---[یعنی پیغمبر کا کام ہدایت کا راستہ دکھانا ہے لیکن اگر کوئی اس راستے کو اختیار کرلیتا ہے تو یہ صرف اللہ کے حکم اور مشیت سے ہوتا ہے کیونکہ اصل ہادی وہی ہے۔ اس کی مشیت اگر نہ ہو تو پیغمبر کتنا بھی وعظ ونصیحت کرلے، لوگ ہدایت کا راستہ اپنانے کے لیے تیار نہیں ہوتے۔ جس کی متعدد مثالیں انبیائے سابقین میں موجود ہیں اور خود نبی کریم ﷺ باوجود شدید خواہش کے اپنے مہربان چچا ابوطالب کو مسلمان نہ کرسکے۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن)]---۱۱۔ ''ان کے پیغمبروں نے ان سے کہا کہ یہ تو سچ ہے کہ ہم تم جیسے ہی انسان ہیں لیکن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنا فضل کرتا ہے۔ اللہ کے حکم کے بغیر ہماری مجال نہیں کہ ہم کوئی معجزہ تمہیں لا دکھائیں اور ایمانداروں کو صرف اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیے۔''O

(سورۃ النحل ۱۶)---۳۳۔ ''کیا یہ اسی بات کا انتظار کررہے ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آجائیں یا تیرے رب کا حکم آجائے؟ ایسا ہی ان لوگوں نے بھی

Marfat.com

کیا تھا جو ان سے پہلے تھے۔ان پر اللہ تعالیٰ نے کوئی ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے رہے۔''O

(**سورۃ الحج ۲۲**)---۵۶۔''اس دن صرف اللہ ہی کی بادشاہت ہوگی وہی ان میں فیصلے فرمائے گا۔ایمان اور نیک عمل والے تو نعمتوں سے بھری جنتوں میں ہوں گے۔''O

(**سورۃ الروم ۳۰**)---۲۵۔''اس کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ آسمان وزمین اسی کے حکم سے قائم ہیں' پھر جب وہ تمہیں آواز دے گا صرف ایک بار کی آواز کے ساتھ ہی تم سب زمین سے نکل آؤ گے۔''O

(**سورۃ الشوریٰ ۴۲**)---۴۷۔''اپنے رب کا حکم مان لو اس سے پہلے کہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے وہ دن آجائے جس کا ہٹ جانا ناممکن ہے' تمہیں اس روز نہ تو کوئی پناہ کی جگہ ملے گی نہ چھپ کر انجان بن جانے کی۔''O

(**سورۃ الجاثیۃ ۴۵**)---۱۲۔''اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے تمہارے لیے دریا کو تابع بنا دیا تاکہ اس کے حکم سے اس میں کشتیاں چلیں اور تم اس کا فضل تلاش کرو اور تاکہ تم شکر بجالاؤ۔''O

(**سورۃ الدھر ۷۶**)---۲۴۔''پس تو اپنے رب کے حکم پر قائم رہ اور ان میں سے کسی گنہگار یا ناشکرے کا کہنا مان۔''O---[یعنی تمہارے رب نے جس کار عظیم پر تمہیں مامور کیا ہے اس کی سختیوں اور مشکلات پر صبر کرو' جو کچھ بھی تم پر گزر جائے اسے پامردی کے ساتھ برداشت کرتے چلے جاؤ اور پائے ثبات میں لغزش نہ آنے دو۔(از تفسیر ۲۹ تفہیم القرآن)]

(**سورۃ عبس ۸۰**)---۲۲۔''پھر جب چاہے گا اسے زندہ کر دے گا۔''O---۲۳۔''ہرگز نہیں' اس نے اب تک اللہ کے حکم کی بجا آوری نہیں کی۔''O---[حکم سے مراد وہ حکم بھی ہے جو اللہ تعالیٰ نے فطری ہدایت کی صورت میں ہر انسان کے اندر ودیعت کر دیا ہے' وہ حکم بھی جس کی طرف انسان کا اپنا وجود اور زمین سے لے کر آسمان تک کائنات کا ہر ذرہ اور قدرت الٰہی کا ہر مظہر اشارہ کر رہا ہے اور وہ حکم بھی جو ہر زمانے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاءؑ اور اپنی کتابوں کے ذریعہ سے بھیجا اور ہر دور کے صالحین کے ذریعہ سے پھیلایا ہے جو حقائق اوپر کی آیتوں میں بیان ہوئے ہیں ان کی بناء پر فرض تو یہ تھا کہ انسان اپنے خالق کی فرمانبرداری کرتا' مگر اس نے الٹی نافرمانی کی راہ اختیار کی اور بندہ مخلوق ہونے کا جو تقاضا تھا اسے پورا نہ کیا۔(از تفسیر ۱۶ تفہیم القرآن)]

(**سورۃ الانشقاق ۸۴**)---۱۔''جب آسمان پھٹ جائے گا۔''O---۲۔''اور اپنے رب کے حکم پر کان لگائے گا اور اسی کے لائق وہ ہے۔''O---[یعنی اللہ اس کو پھٹنے کا جو حکم دے گا' اسے سنے گا اور اطاعت کرے گا۔(از تفسیر ۶ شاہ فہد قرآن)]---۳۔''اور جب زمین (کھینچ کر) پھیلا دی جائے گی۔''O---۴۔''اور اس میں جو ہے اسے وہ اگل دے گی اور خالی ہو جائے گی۔''O---۵۔''اور اپنے رب کے حکم پر کان لگائے گی اور اسی کے لائق وہ ہے۔''O---[یعنی القا اور تخلی کا جو حکم اسے دیا جائے گا' وہ اس کے مطابق عمل کرے گی۔(از تفسیر ۳ شاہ فہد قرآن)]

(**سورۃ الزلزال ۹۹**)---۵۔''کیونکہ آپ کے رب نے اسے (یونہی) حکم بھیجا ہے۔''O---[یعنی زمین کو یہ قوت گویائی اللہ تعالیٰ عطا فرمائے گا' اس لئے اس میں تعجب والی بات نہیں ہے' جس طرح انسانی اعضاء میں اللہ تعالیٰ یہ قوت پیدا فرما دے گا' زمین کو بھی اللہ تعالیٰ متکلم بنا دے گا اور وہ اللہ کے حکم سے بولے گی۔(از تفسیر ۵ شاہ فہد قرآن)]

اللہ تعالیٰ کا دُشمن

(**سورۃ البقرۃ ۲**)---۹۸۔''جو ہے دشمن اللہ کا اور اس کے فرشتوں کا اور اس کے رسولوں کا اور جبرائیلؑ و میکائیلؑ کا تو بیشک اللہ بھی دشمن ہے کافروں کا۔''O

(**سورۃ الانفال ۸**)---۶۰۔''اور تم سے جتنا ہو سکے ان کے (مقابلے کے) لئے قوت اور گھوڑوں کی چھاؤنیاں تیار کرو، جن سے اللہ تعالیٰ کے دشمن اور اپنے دشمن اور ان کے علاوہ دوسروں پر ہیبت طاری کرو۔تم انہیں نہیں جانتے، اللہ انہیں جانتا ہے اور جو کچھ بھی تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے وہ تمہیں پورا دیا جائے گا اور تم پر ظلم نہ ہوگا۔''O

(**سورۃ التوبہ ۹**)---۱۱۴۔''اور ابراہیمؑ کا اپنے باپ کے لئے بخشش کی دُعا مانگنا صرف اس وعدہ کی وجہ سے تھا جو اس نے اس سے کر لیا تھا۔پھر جب اس پر واضح ہو گیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے تو وہ اس سے بے تعلق ہو گیا۔ابراہیمؑ بیشک نرم دل اور بردبار تھا۔''O

(**سورۃ ھود ۱۱**)---۵۹۔''اور یہ تھے عاد جنہوں نے اپنے رب کی نشانیوں کا انکار کیا اور اس کے رسولوں کی نافرمانی کی اور ہر جابر دُشمن خدا کے حکم پر چل پڑے۔''O

Marfat.com

(سورۃ حٰم السجدۃ ۴۱)---۱۹۔ ''اور جس دن اللہ تعالیٰ کے دشمن دوزخ کی طرف لائے جائیں گے اور ان (سب) کو جمع کر دیا جائیگا۔'' O---۲۰۔ ''یہاں تک کہ جب بالکل جہنم کے پاس آ جائیں گے ان پر ان کے کان اور ان کی آنکھیں اور ان کی کھالیں ان کے اعمال کی گواہی دیں گی۔'' O---۲۱۔ ''یہ اپنی کھالوں سے کہیں گے کہ تم نے ہمارے خلاف شہادت کیوں دی' وہ جواب دیں گی کہ ہمیں اس اللہ تعالیٰ نے قوت گویائی عطا فرمائی جس نے ہر چیز کو بولنے کی طاقت بخشی ہے' اس نے تمہیں اول مرتبہ پیدا کیا اور اسی کی طرف تم سب لوٹائے جاؤ گے۔'' O---۲۸۔ ''اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کی سزا یہی دوزخ کی آگ ہے جس میں ان کا ہمیشگی کا گھر ہے (یہ) بدلہ ہے ہماری آیتوں سے انکار کرنے کا۔'' O

اللہ تعالیٰ کا فضل، فضلِ ربی

(سورۃ البقرہ ۲)---۶۴۔ ''پھر تم پھر گئے اس عہد کے بعد۔ سو اگر نہ ہوتا اللہ تعالیٰ کا فضل تم پر اور اس کی رحمت تو ہو چکے ہوتے تم تباہ و برباد۔'' O---(یہ بنی اسرائیل کو کہا گیا)---۹۰۔ ''بہت بری ہے وہ چیز کہ بیچ دیا ہے انہوں نے اس کے بدلے میں اپنی جانوں کو، وہ یہ کہ انکار کرتے ہیں وہ اس کا جو نازل کیا ہے اللہ تعالیٰ نے محض اس ضد کی بنا پر کہ نازل کر رہا ہے اللہ اپنا فضل، جس پر چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے۔ سو وہ گرفتار ہو گئے (اللہ کے) پے در پے غضب میں اور کافروں کے لئے ہے عذاب، ذلت آمیز۔'' O---[تفسیر کے لیے باب ۱۴، مضمون: نسلی منافرت]---۱۰۵۔ ''نہیں پسند کرتے وہ لوگ جو کافر ہیں اہل کتاب میں سے اور نہیں (پسند کرتے) مشرک اس بات کو کہ نازل ہو تم پر کوئی خیر تمہارے رب کی طرف سے۔ مگر اللہ تعالیٰ خاص کر لیتا ہے اپنی رحمت کے ساتھ جس کو چاہے اور اللہ تعالیٰ مالک ہے فضل عظیم کا۔'' O---۲۶۵۔ ''اور مثال ان لوگوں کی جو خرچ کرتے ہیں اپنے مال اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے، دل کے پورے ثبات و قرار کے ساتھ ایسی ہے جیسے ایک باغ ہو اونچی جگہ پر، پڑے اس پر زور کی بارش تو لائے وہ پھل دوگنا اور اگر نہ پڑے اس پر زور کی بارش تو ہلکی پھوار (کافی ہے)۔ اور اللہ تمہارے عملوں کو خوب دیکھ رہا ہے۔'' O

(سورۃ آل عمران ۳)---۷۳۔ ''اور مت بات مانو مگر اس شخص کی جو کرتا ہو پیروی تمہارے دین کی کہہ دو! بیشک حقیقی ہدایت تو اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے (اور یہ اسی کی دین ہے) کہ دیا جائے کسی کو ویسا ہی جو (کبھی) تم کو دیا گیا تھا۔ یا یہ کہ ان کو (تمہارے خلاف) قوی حجت مل جائے تمہارے رب کے حضور سے۔ کہو! فضل تو اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ دیتا ہے وہ اپنا فضل جسے چاہے اور اللہ وسعتوں کا مالک سب کچھ جاننے والا ہے۔'' O---۷۴۔ ''وہ مختص کر لیتا ہے اپنی رحمت کے لئے جسے چاہتا ہے اور اللہ تعالیٰ مالک ہے فضل عظیم کا۔'' O---۱۷۰۔ ''شاداں و فرحاں ہیں اس پر جو عطا فرمایا ہے ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اور مطمئن ہیں ان لوگوں کے بارے میں جو ابھی نہیں پہنچے ان کے پاس ان کے پچھلوں میں سے، اس بنا پر کہ نہ کوئی خوف ہے ان کے لئے اور نہ وہ غمگین ہوتے ہیں۔'' O---۱۷۱۔ ''مطمئن ہیں اللہ تعالیٰ کے انعام پر اور اس کے فضل پر اور (اس پر) کہ اللہ نہیں ضائع کرتا اجر مومنوں کا۔'' O---۱۷۴۔ ''(نتیجہ یہ ہوا کہ) اللہ تعالیٰ کی نعمت و فضل کے ساتھ یہ لوٹے، انہیں کوئی برائی نہ پہنچی، انہوں نے اللہ کی رضامندی کی پیروی کی، اللہ بہت بڑے فضل والا ہے۔'' O---[نعمۃ سے مراد سلامتی ہے اور فضل سے مراد وہ نفع ہے جو بدر صغریٰ میں تجارت کے ذریعے سے حاصل ہوا۔ نبی کریم ﷺ نے بدر صغریٰ میں ایک گزرنے والے قافلے سے سامان تجارت خرید کر فروخت کیا جس سے نفع حاصل ہوا اور آپ ﷺ نے مسلمانوں پر تقسیم کر دیا۔ (تفسیر از شاہ فہد پریس)]---۱۸۰۔ ''اور ہرگز گمان نہ کریں وہ لوگ جو بخل کرتے ہیں اس کے دینے میں جو عطا کیا ہے ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے کہ یہ (بخل) بہتر ہے ان کے حق میں بلکہ یہ بہت برا ہے ان کے لئے۔ ضرور طوق بنا کر ڈالا جائے گا ان کی گردنوں میں اس چیز کا جس کے دینے میں بخل کرتے تھے قیامت کے دن اور اللہ ہی کے لئے ہے میراث آسمانوں کی اور زمین کی اور اللہ ہر اس بات سے جو تم کرتے ہو پوری طرح باخبر ہے۔'' O---[تفصیل کے لیے باب ۸، مضمون: خیرات]

(سورۃ النساء ۴)---۳۲۔ ''اور مت تمنا کرو ایسی بات کی کہ فضیلت دی ہے اللہ نے اس میں تم میں سے بعض کو بعض پر۔ مردوں کے لیے ہے حصہ اس میں جو کمایا انہوں نے اور عورتوں کے لیے ہے حصہ اس میں جو کمایا انہوں نے اور مانگو اللہ سے اس کا فضل۔ بیشک اللہ ہے ہر چیز کے بارے میں سب کچھ جاننے والا۔'' O---[اس کی شان نزول میں بتلایا گیا ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ مرد جہاد میں حصہ لیتے ہیں اور شہادت پاتے ہیں۔ ہم عورتیں ان فضیلت والے کاموں سے محروم ہیں۔ ہماری میراث بھی مردوں سے نصف ہے۔ اس پر آیت نازل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا مطلب یہ ہے کہ مردوں کو اللہ تعالیٰ نے جو جسمانی قوت و طاقت اپنی حکمت و ارادہ کے مطابق عطا کی ہے اور جس کی بنیاد پر وہ جہاد بھی کرتے ہیں اور دیگر بیرونی کاموں میں حصہ لیتے ہیں۔ یہ ان کے لیے اللہ کا خاص عطیہ ہے۔ اس کو دیکھتے ہوئے عورتوں کو مردانہ صلاحیتوں کے کام کرنے کی آرزو نہیں کرنی چاہیے۔ البتہ اللہ کی

Marfat.com

اطاعت اور نیکی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہئے اور اس میدان میں وہ جو کچھ کمائیں گی، مردوں کی طرح ان کا پورا پورا صلہ انہیں ملے گا۔ علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل کا سوال کرنا چاہئے کیونکہ مرد اور عورت کے درمیان استعداد، صلاحیت اور قوت کار کا جو فرق ہے وہ تو قدرت کا ایک اٹل فیصلہ ہے جو محض آرزو سے تبدیل نہیں ہوسکتا۔ البتہ اس کے فضل سے کسب و محنت میں رہ جانے والی کمی کا ازالہ ہوسکتا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)] ---۳۷۔ ''جو لوگ بخل کرتے ہیں اور ترغیب دیتے ہیں لوگوں کو بخل کی اور چھپاتے ہیں اس کو جو دیا ہے ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اور تیار کر رکھا ہے ہم نے ایسے ناشکروں کے لئے رسوا کن عذاب۔'' O---۵۴۔ ''یا پھر یہ حسد کرتے ہیں لوگوں سے اس پر جو عطا کیا ہے ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے۔ سو عطا کی تھی ہم نے تو آل ابراہیمؑ کو بھی کتاب اور حکمت اور عطا کی تھی ہم نے ان کو بہت بڑی سلطنت۔'' O---۱۱۳۔ ''اور اگر نہ ہوتا اللہ تعالیٰ کا فضل تمہارے شامل حال اور اس کی رحمت، تو قصد کر لیا تھا ایک گروہ نے ان میں سے کہ بہکا دیں تم کو۔ حالانکہ نہیں بہکا رہے تھے وہ مگر اپنے آپ کو اور نہیں نقصان پہنچا سکتے تھے وہ تم کو ذرا بھی۔ کیونکہ نازل کی ہے اللہ تعالیٰ نے تم پر کتاب اور حکمت اور سکھایا ہے تم کو وہ کچھ جو تم نہیں جانتے تھے اور ہے اللہ تعالیٰ کا فضل تم پر بہت ہی زیادہ۔'' O ---۱۷۵۔ ''سو وہ جو اللہ پر ایمان لے آئے ہیں اور اسے مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہیں، انہیں وہ اپنی رحمت اور فضل میں داخل کرے گا، اور انہیں اپنی طرف سیدھی راہ دکھائے گا۔'' O

(**سورۃ المائدۃ ۵**) ---۵۴۔ ''اے ایمان والو! تم میں سے کوئی اپنے دین سے پھر جائے تو اللہ جلدی ہی ایسے لوگ پیدا کر دے گا جن سے وہ محبت کرے گا اور جو اس سے محبت کریں گے، جو مومنوں کے سامنے دبے ہوئے اور کافروں کے سامنے سر اٹھائے ہوئے ہوں گے، وہ اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔ یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے، اور اللہ وسعت والا علم والا ہے۔'' O

(**سورۃ التوبہ ۹**) ---۵۹۔ ''مگر کاش! وہ اس پر جو اللہ اور اس کے رسول نے انہیں دیا خوش ہو جاتے اور کہتے ''ہمیں اللہ کافی ہے، ہمیں اللہ اپنے فضل سے اور دے گا اور اس کا رسول بھی، ہم اللہ کی طرف توجہ کرتے ہیں۔'' O---۷۵۔ ''اور ان میں وہ بھی ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ سے وعدہ کیا تھا کہ اگر اس نے اپنے فضل میں سے ہمیں دیا تو ہم ضرور صدقہ دیں گے اور ضرور صالح لوگوں میں ہو جائیں گے۔'' O---۷۶۔ ''پھر جب اس نے انہیں اپنے فضل میں سے دے دیا تو وہ لگے اس میں کنجوسی کرنے اور کنارہ کرتے ہوئے منہ موڑ گئے۔'' O--- [تفصیل کے لیے باب ۱۴، مضمون: نفاق، بدعہدی]

(**سورۃ یونس ۱۰**) ---۵۷۔ ''اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت (قرآن) اور جو سینوں میں ہے اس کی شفا اور مومنوں کے لئے ہدایت اور رحمت آ گئی ہے۔'' O---۵۸۔ ''کہو! یہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور اس کی رحمت سے ہے۔ پس اس پر انہیں خوشی منانا چاہئے۔ یہ ان چیزوں سے بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں۔'' O--- [فرح کسی پیاری اور محبوب چیز کے پانے سے دل کو جو لذت حاصل ہوتی ہے۔ اس کو فرح کہتے ہیں۔ یعنی ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت پر خوش ہونا چاہئے کہ اس نے انہیں مواعظ اور شفاء صدور اور ایمان کے ساتھ دل کی راحت و سکون عطا فرمائے۔ از مولانا احمد رضا خانؒ۔ فرح (خوش ہونا) محمود بھی ہے اور مذموم بھی، کسی نعمت پر اس حیثیت سے خوش ہونا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ملی ہے، محمود ہے۔ اور حطام دُنیا پر خوش ہونا اور اکڑنا خصوصاً یہ خیال کر کے کہ ہم کو اپنی لیاقت سے حاصل ہوئی ہے، سخت مذموم ہے۔ قارون اپنے مال و دولت کی نسبت کہتا تھا کہ مجھے اپنے علم کی وجہ سے ملی ہے۔ اس کو فرمایا، مت خوش ہو اللہ تعالیٰ ایسے شیخی خوروں کو پسند نہیں کرتا۔ (تفسیر از مولانا شبیر احمد عثمانیؒ)] ---۶۰۔ ''مگر ان کا جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھوٹ گھڑتے ہیں روز قیامت کو کیا گمان ہوگا۔ بیشک اللہ تعالیٰ لوگوں پر مہربانی کرنے والا ہے لیکن ان میں اکثر شکر نہیں کرتے۔'' O---۱۰۷۔ ''اور اگر اللہ تعالیٰ تجھے کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا کوئی اسے ہٹانے والا نہیں اور اگر وہ تیری بھلائی چاہے تو کوئی اس کی مہربانی کو پھیرنے والا نہیں۔ وہ اسے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے ڈال دیتا ہے اور وہ بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔'' O--- [خیر کو یہاں فضل سے اس لیے تعبیر فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے ساتھ جو بھلائی کا معاملہ فرماتا ہے، اعمال کے اعتبار سے اگرچہ بندے اس کے مستحق نہیں۔ لیکن یہ محض اس کا فضل ہے کہ وہ اعمال سے قطع نظر کرتے ہوئے، انسانوں پر پھر بھی رحم و کرم فرماتا ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن)]

(**سورۃ یوسف ۱۲**) ---۳۸۔ ''میں اپنے باپ دادوں کے دین کا پابند ہوں۔ یعنی ابراہیمؑ و اسحاقؑ اور یعقوبؑ کے دین کا۔ ہمیں ہرگز یہ سزاوار نہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو بھی شریک کریں۔ ہم پر اور تمام اور لوگوں پر اللہ کا یہ خاص فضل ہے۔ لیکن اکثر لوگ ناشکری کرتے ہیں۔'' O--- (یہ حضرت یوسفؑ نے کہا) ---۹۰۔ ''انہوں نے کہا کیا (واقعی) تو ہی یوسفؑ ہے۔ جواب دیا، ہاں میں ہی یوسفؑ ہوں اور یہ میرا بھائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہم پر فضل و کرم کیا ہے بات یہ ہے کہ جو بھی پرہیزگاری اور صبر کرے تو اللہ تعالیٰ کسی نیکوکار کا اجر ضائع نہیں کرتا۔'' O

(**سورۃ ابراہیم ۱۴**) ---۱۱۔ ''ان کے پیغمبروں نے ان سے کہا کہ یہ تو سچ ہے کہ ہم تم جیسے ہی انسان ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنا فضل کرتا ہے۔ اللہ کے حکم کے بغیر ہماری مجال نہیں کہ ہم کوئی معجزہ تمہیں لا کر دکھائیں اور ایمان داروں کو صرف اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ کرنا چاہئے۔'' O

Marfat.com

(**سورۃ النحل ۱۶**)---۱۴۔ ''اور دریا بھی اسی نے تمہارے بس میں کر دیئے ہیں کہ تم اس میں سے (نکلا ہوا) تازہ گوشت کھاؤ اور اس میں سے اپنے پہننے کے زیورات نکال سکو اور تم دیکھتے ہو کہ کشتیاں اس میں پانی چیرتی ہوئی (چلتی) ہیں اور اس لئے بھی کہ تم اس کا فضل تلاش کرو اور ہو سکتا ہے کہ تم شکر گزاری بھی کرو۔'' O---۷۱۔ ''اللہ تعالیٰ ہی نے تم میں سے ایک کو دوسرے پر روزی میں زیادتی دے رکھی ہے پس جنہیں زیادتی دی گئی ہے وہ اپنی روزی اپنے ماتحت غلاموں کو نہیں دیتے کہ وہ اور یہ اس میں برابر ہو جائیں تو کیا یہ لوگ اللہ کی نعمتوں کے منکر ہو رہے ہیں؟'' O

(**سورۃ بنی اسرائیل ۱۷**)---۱۲۔ ''ہم نے رات اور دن کو اپنی قدرت کی نشانیاں بنائی ہیں، رات کی نشانی کو تو ہم نے بے نور کر دیا ہے اور دن کی نشانی کو روشن بنایا ہے تا کہ تم اپنے رب کا فضل تلاش کر سکو اور اس لیے بھی کہ برسوں کا شمار اور حساب معلوم کر سکو اور ہر ہر چیز کو ہم نے خوب تفصیل سے بیان فرما دیا ہے۔'' O---۶۶۔ ''تمہارا پروردگار وہ ہے جو تمہارے لیے دریا میں کشتیاں چلاتا ہے تا کہ تم اس کا فضل تلاش کرو۔ وہ تمہارے اوپر بہت ہی مہربان ہے۔'' O

(**سورۃ النور ۲۴**)---۳۲۔ ''تم میں سے جو مرد عورت بے نکاح کے ہوں ان کا نکاح کر دو اور اپنے نیک بخت غلام لونڈیوں کا بھی۔ اگر وہ مفلس بھی ہوں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے غنی بنا دے گا۔ اللہ تعالیٰ کشادگی والا اور علم والا ہے۔'' O---۳۸۔ ''اس ارادے سے کہ اللہ انہیں ان کے اعمال کا بہترین بدلہ دے بلکہ اپنے فضل سے اور کچھ زیادتی عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ جسے چاہے بے شمار روزیاں دیتا ہے۔'' O

(**سورۃ النمل ۲۷**)---۱۶۔ ''اور داؤد کے وارث سلیمان ہوئے' اور کہنے لگے لوگو! ہمیں پرندوں کی بولی سکھائی گئی ہے اور ہم سب کچھ میں سے دیئے گئے ہیں۔ بیشک یہ بالکل کھلا ہوا فضل الٰہی ہے۔'' O---۴۰۔ ''جس کے پاس کتاب کا علم تھا وہ بول اٹھا کہ آپ پلک جھپکائیں اس سے بھی پہلے میں اسے آپ کے پاس پہنچا سکتا ہوں۔ جب آپ نے اسے اپنے پاس موجود پایا تو فرمانے لگے یہی میرے رب کا فضل ہے' تا کہ وہ مجھے آزمائے کہ میں شکر گزاری کرتا ہوں یا ناشکری' شکر گزار اپنے ہی نفع کے لیے شکر گزاری کرتا ہے اور جو ناشکری کرے تو میرا پروردگار (بے پروا اور بزرگ) غنی اور کریم ہے۔'' O---۷۳۔ ''یقیناً آپ کا پروردگار تمام لوگوں پر بڑے ہی فضل والا ہے لیکن اکثر لوگ ناشکری کرتے ہیں۔'' O

(**سورۃ القصص ۲۸**)---۷۳۔ ''اسی نے تو تمہارے لیے اپنے فضل و کرم سے دن رات مقرر کر دیے ہیں کہ تم رات میں آرام کرو اور دن میں اس کی بھیجی ہوئی روزی تلاش کرو' یہ اس لیے کہ تم شکر ادا کرو۔'' O---۸۲۔ ''اور جو لوگ کل اس کے مرتبہ پر پہنچنے کی آرزومندیاں کر رہے تھے وہ آج کہنے لگے کہ کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ ہی اپنے بندوں میں سے جس کے لیے چاہے روزی کشادہ کر دیتا ہے اور تنگ بھی؟ اگر اللہ تعالیٰ ہم پر فضل نہ کرتا تو ہمیں بھی دھنسا دیتا' کیا دیکھتے نہیں ہو کہ ناشکروں کو کبھی کامیابی نہیں ہوتی؟'' O (جب قارون اپنے خزانوں سمیت زمین میں دھنس گیا تو لوگوں نے اس کے بارے میں کہا)

(**سورۃ الروم ۳۰**)---۴۵۔ ''تا کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے جزا دے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کیے وہ کافروں کو دوست نہیں رکھتا ہے۔'' O---[یعنی محض نیکیاں دخولِ جنت کے لیے کافی نہیں ہوں گی' جب تک ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا فضل بھی شامل حال نہ ہو گا۔ پس وہ اپنے فضل سے ایک ایک نیکی کا اجر دس سے سات سو گنا تک بلکہ اس سے زیادہ بھی دے گا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]---۴۶۔ ''اس کی نشانیوں میں سے خوشخبریاں دینے والی ہواؤں کو چلانا بھی ہے اس لیے کہ تمہیں اپنی رحمت سے لطف اندوز کرے' اور اس لیے کہ اس کے حکم سے کشتیاں چلیں اور اس لیے کہ اس کے فضل کو تم ڈھونڈو اور اس لیے کہ تم شکر گزاری کرو۔'' O

(**سورۃ الاحزاب ۳۳**)---۱۷۔ ''پوچھیے! تو کہ اگر اللہ تعالیٰ تمہیں کوئی برائی پہنچانا چاہے یا تم پر کوئی فضل کرنا چاہے تو کون ہے جو تمہیں بچا سکے (یا تم سے روک سکے؟) اپنے لیے بجز اللہ تعالیٰ کے نہ کوئی حمایتی پائیں گے نہ مددگار۔'' O---۴۷۔ ''آپ مومنوں کو خوشخبری سنا دیجیے! کہ ان کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت بڑا فضل ہے۔'' O

(**سورۃ السبا ۳۴**)---۱۰۔ ''اور ہم نے داؤد پر اپنا فضل کیا' اے پہاڑو! اس کے ساتھ رغبت سے تسبیح پڑھا کرو اور پرندوں کو بھی (یہی حکم ہے) اور ہم نے اس کے لیے لوہا نرم کر دیا۔'' O

(**سورۃ الفاطر ۳۵**)---۱۲۔ ''اور برابر نہیں دو دریا یہ میٹھا ہے پیاس بجھاتا پینے میں خوشگوار اور یہ دوسرا کھاری ہے کڑوا' تم ان دونوں میں سے تازہ گوشت کھاتے ہو اور وہ زیورات نکالتے ہو جنہیں تم پہنتے ہو۔ اور آپ دیکھتے ہیں کہ بڑی بڑی کشتیاں پانی کو چیرنے پھاڑنے والی ان دریاؤں میں ہیں تا کہ تم اس کا فضل ڈھونڈو اور تا کہ تم اس کا شکر کرو۔'' O---۳۲۔ ''پھر ہم نے ان لوگوں کو (اس) کتاب کا وارث بنایا جن کو ہم نے اپنے بندوں میں سے پسند فرمایا۔ پھر بعضے تو ان میں اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہیں اور بعضے ان میں متوسط درجے کے ہیں اور بعضے ان میں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے نیکیوں میں ترقی کیے چلے جاتے ہیں۔ یہ بڑا فضل ہے۔'' O---۳۳۔ ''وہ باغات ہیں ہمیشہ رہنے کے جن میں یہ لوگ داخل ہوں گے سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے۔ اور

Marfat.com

پوشاک ان کی وہاں ریشم کی ہوگی۔''O---۳۴۔''اور کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے ہم سے غم دور کیا۔ بیشک ہمارا پروردگار بڑا بخشنے والا بڑا قدر دان ہے۔''O---۳۵۔''جس نے ہم کو اپنے فضل سے ہمیشہ رہنے کے مقام میں لا اتارا جہاں نہ ہم کو کوئی تکلیف پہنچے گی اور نہ ہم کو کوئی خستگی پہنچے گی۔''O

(**سورۃ المؤمن** ۴۰)---۶۱۔''اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے رات بنادی کہ تم اس میں آرام حاصل کرو اور دن کو دیکھنے والا بنایا' بیشک اللہ تعالیٰ لوگوں پر فضل و کرم والا ہے لیکن اکثر لوگ شکر گزاری نہیں کرتے۔''O

(**سورۃ الشوریٰ** ۴۲)---۲۲۔''آپ دیکھیں گے کہ یہ ظالم اپنے اعمال سے ڈر رہے ہوں گے جن کے وبال ان پر واقع ہونے والے ہیں' اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے وہ بہشتوں کے باغات میں ہوں گے وہ جو خواہش کریں اپنے رب کے پاس موجود پائیں گے یہی ہے بڑا فضل۔''O---۲۶۔''ایمان والوں اور نیکو کار لوگوں کی سنتا ہے اور انہیں اپنے فضل سے اور بڑھا کر دیتا ہے اور کفار کے لیے سخت عذاب ہے۔''O[یعنی ان کی دُعائیں سنتا ہے اور ان کی خواہشیں اور آرزوئیں پوری فرماتا ہے۔ بشرطیکہ دُعا کے آداب وشرائط کا بھی پورا اہتمام کیا گیا ہو۔☆اور حدیث میں آتا ہے کہ ''اللہ اپنے بندوں کی توبہ سے اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جس کی سواری مع کھانے پینے کے سامان کے' صحرا' بیابان میں گم ہو جائے اور وہ نا امید ہو کر کسی درخت کے نیچے لیٹ جائے کہ اچانک اسے اپنی سواری مل جائے اور فرطِ مسرت سے اس کے منہ سے نکل جائے' اے اللہ تو میرا بندہ اور میں تیرا رب یعنی شدت فرح میں وہ غلطی کر جائے۔'' (صحیح مسلم' کتاب التوبہ' باب فی الحض علی التوبہ والفرح بہا)☆(تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(**سورۃ الدخان** ۴۴)---۵۱۔''بیشک (اللہ تعالیٰ سے) ڈرنے والے امن چین کی جگہ میں ہوں گے۔''O---۵۲۔''باغوں اور چشموں میں۔''O---۵۳۔''باریک اور دبیز ریشم کے لباس پہنے ہوئے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔''O---۵۴۔''یہ اسی طرح ہے اور ہم بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں سے ان کا نکاح کر دیں گے۔''O---۵۵۔''دل جمعی کے ساتھ وہاں ہر طرح کے میووں کی فرمائشیں کرتے ہوں گے۔''O---۵۶۔''وہاں وہ موت چکھنے کے نہیں ہاں پہلی موت (جو وہ مر چکے)' انہیں اللہ تعالیٰ نے دوزخ کی سزا سے بچا دیا۔''O---۵۷۔''یہ صرف تیرے رب کا فضل ہے' یہی ہے بڑی کامیابی۔''O---[جس طرح حدیث شریف میں بھی ہے۔ فرمایا''یہ بات جان لو! تم میں سے کسی شخص کو اس کا عمل جنت میں نہیں لے جائے گا' صحابہ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ! آپ کو بھی؟ فرمایا''ہاں مجھے بھی' مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت اور فضل میں ڈھانپ لے گا''۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(**سورۃ الفتح** ۴۸)---۲۹۔''حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں کافروں پر سخت ہیں آپس میں رحمدل ہیں' آپ انہیں دیکھیں گے کہ رکوع اور سجدے کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل اور رضا مندی کی جستجو میں ہیں' ان کا نشان ان کے چہروں پر سجدوں کے اثر سے ہے' ان کی یہی مثال تورات میں ہے اور ان کی مثال انجیل میں ہے' مثل اس کھیتی کے جس نے اپنا انکھوا نکالا پھر اسے مضبوط کیا اور وہ موٹا ہو گیا پھر اپنے تنے پر سیدھا کھڑا ہو گیا اور کسانوں کو خوش کرنے لگا تا کہ ان کی وجہ سے کافروں کو چڑائے' ان ایمان والوں اور نیک اعمال والوں سے اللہ تعالیٰ نے بخشش کا اور بہت بڑے ثواب کا وعدہ کیا ہے۔''O

(**سورۃ الحجرات** ۴۹)---۸۔''اللہ تعالیٰ کے احسان وانعام سے اور اللہ تعالیٰ دانا اور باحکمت ہے۔''O

(**سورۃ الحدید** ۵۷)---۲۱۔''(آؤ) دوڑو اپنے رب کی مغفرت کی طرف اور اس جنت کی طرف جس کی وسعت آسمان وزمین کی وسعت کے برابر ہے یہ ان کے لیے بنائی گئی ہے جو اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے۔''O---[وہ جس پر چاہتا ہے' اپنا فضل فرماتا ہے' جس کو وہ کچھ دے' کوئی روک نہیں سکتا اور جس سے روک لے' اسے کوئی دے نہیں سکتا' تمام خیر اسی کے ہاتھ میں ہے' وہی کریم مطلق اور جواد حقیقی ہے جس کے ہاں بخل کا تصور نہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]---۲۹۔''یہ اس لیے کہ اہل کتاب جان لیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے کسی حصے پر بھی انہیں اختیار نہیں اور یہ کہ (سارا) فضل اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ ہے وہ جسے چاہے دے' اور اللہ تعالیٰ ہے ہی بڑے فضل والا۔''O

(**سورۃ الجمعۃ** ۶۲)---۴۔''یہ اللہ کا فضل ہے[یہ اشارہ نبوت محمدی (عَلٰی صَاحِبِهَا الصَّلٰوةُ وَالتَّحِيَّةُ) کی طرف بھی ہو سکتا ہے اور اس پر ایمان لانے والوں کی طرف بھی۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)] جسے چاہے اپنا فضل دے اور اللہ تعالیٰ بہت بڑے فضل کا مالک ہے۔''O---۵۔''جن لوگوں کو تورات پر عمل کرنے کا حکم دیا گیا پھر انہوں نے اس پر عمل نہیں کیا ان کی مثال اس گدھے کی سی ہے جو بہت سی کتابیں لادے ہو۔ اللہ کی باتوں کو جھٹلانے والوں کی بڑی بری مثال ہے اور اللہ (ایسے) ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔''O---۶۔''کہہ دیجئے کہ اے یہودیو! اگر تمہارا دعویٰ ہے کہ تم اللہ کے دوست ہو دوسرے لوگوں کے سوا تو تم موت کی تمنا کرو اگر سچے ہو۔''O---۷۔''یہ کبھی بھی موت کی تمنا نہ کریں گے بوجہ ان اعمال کے جو اپنے آگے اپنے ہاتھوں بھیج رکھے ہیں اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔''O---۸۔''اے وہ لوگوں جو ایمان لائے ہو! جمعہ کے دن نماز کی اذان دی جائے تو تم اللہ کے ذکر کی طرف دوڑ پڑو اور خرید وفروخت چھوڑ

Marfat.com

دو۔ یہ تمہارے حق میں بہت ہی بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔“ O---- ”پھر جب نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور بکثرت اللہ کا ذکر کیا کرو تا کہ تم فلاح پالو۔“ O

اللہ تعالیٰ کافی ہے

(سورۃ النساء ۴)---۷۵۔ ”بھلا کیا وجہ ہے کہ تم اللہ کی راہ میں اور ان ناتواں مردوں عورتوں اور ننھے ننھے بچوں کے چھٹکارے کے لئے جہاد نہ کرو؟ جو یوں دُعائیں مانگ رہے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ان ظالموں کی بستی سے ہمیں نجات دے اور ہمارے لئے خود اپنے پاس سے حمایتی مقرر کر دے اور ہمارے لئے خاص اپنے پاس سے مددگار بنا۔“ O

(سورۃ الاحزاب ۳۳)---۲۵۔ ”اور اللہ تعالیٰ نے کافروں کو غصے میں بھرے ہوئے ہی (نامراد) لوٹا دیا انہوں نے کوئی فائدہ نہیں پایا اور اس جنگ میں اللہ تعالیٰ خود ہی مومنوں کو کافی ہو گیا اللہ تعالیٰ بڑی قوتوں والا اور غالب ہے۔“ O

(سورۃ الزمر ۳۹)---۳۶۔ ”کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کیلئے کافی نہیں؟ یہ لوگ آپ کو اللہ کے سوا اوروں سے ڈرا رہے ہیں اور جسے اللہ گمراہ کر دے اس کی رہنمائی کرنے والا کوئی نہیں۔“ O---۳۷۔ ”اور جسے وہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں کیا اللہ تعالیٰ غالب اور بدلہ لینے والا نہیں ہے؟“ O---۳۸۔ ”اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمان اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے؟ تو یقیناً وہ یہی جواب دیں گے کہ اللہ نے۔ آپ ان سے کہیے کہ اچھا یہ تو بتاؤ جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو اگر اللہ تعالیٰ مجھے نقصان پہنچانا چاہے تو کیا یہ اس کے نقصان کو ہٹا سکتے ہیں؟ یا اللہ تعالیٰ مجھ پر مہربانی کا ارادہ کرے تو کیا یہ اس کی مہربانی کو روک سکتے ہیں؟ آپ کہہ دیں کہ اللہ مجھے کافی ہے توکل کرنے والے اسی پر توکل کرتے ہیں۔“ O

(سورۃ الطلاق ۶۵)---۳۔ ”اور اسے ایسی جگہ سے روزی دیتا ہے جس کا اسے گمان بھی نہ ہو اور جو شخص اللہ پر توکل کرے گا اللہ اسے کافی ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اپنا کام پورا کر کے ہی رہے گا۔ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے۔“ O

اللہ تعالیٰ کبھی اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا

(سورۃ المائدۃ ۵)---۹۔ ”اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے ہیں بخشش اور بڑے اجر کا وعدہ کرتا ہے۔“ O

(سورۃ الاعراف ۷)---۴۴۔ ”اور جنتی دوزخیوں کو آواز دیں گے، ہم نے اس وعدے کو جو ہمارے رب نے ہم سے کیا تھا سچا پایا۔ تو کیا تم نے بھی اس وعدے کو جو تمہارے رب نے کیا تھا سچا پایا؟ وہ کہیں گے۔ ہاں، تب ایک اعلان کرنے والا ان کے درمیان اعلان کرے گا کہ ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔“ O

(سورۃ ابراہیم ۱۴)---۴۷۔ ”آپ ہرگز یہ خیال نہ کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبیوں سے وعدہ خلافی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ بڑا ہی غالب اور بدلہ لینے والا ہے۔“ O

(سورۃ الروم ۳۰)---۶۔ ”اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کا خلاف نہیں کرتا لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔“ O

(سورۃ الزمر ۳۹)---۲۰۔ ”ہاں وہ لوگ جو اپنے رب سے ڈرتے رہے ان کے لیے بالا خانے ہیں جن کے اوپر بھی بنے بنائے بالا خانے ہیں (اور) ان کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ رب کا وعدہ ہے اور وہ وعدہ خلافی نہیں کرتا۔“ O

(سورۃ حم السجدۃ ۴۱)---۳۰۔ ”(واقعی) جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے پھر اسی پر قائم رہے ان کے پاس فرشتے (یہ کہتے ہوئے) آتے ہیں کہ تم کچھ بھی اندیشہ اور غم نہ کرو (بلکہ) اس جنت کی بشارت سن لو جس کا تم وعدہ دیئے گئے ہو۔“ O

(سورۃ الجاثیۃ ۴۵)---۳۱۔ ”لیکن جن لوگوں نے کفر کیا تو (میں ان سے کہوں گا) کیا میری آیتیں تمہیں سنائی نہیں جاتی تھیں؟ پھر بھی تم تکبر کرتے رہے اور تم تھے ہی گنہگار لوگ۔“ O---۳۲۔ ”اور جب کبھی کہا جاتا کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ یقیناً سچا ہے اور قیامت کے آنے میں کوئی شک نہیں تو تم جواب دیتے تھے کہ ہم نہیں جانتے قیامت کیا چیز ہے؟ ہمیں کچھ یوں ہی سا خیال ہو جاتا ہے لیکن ہمیں یقین نہیں۔“ O

(سورۃ ق ۵۰)---۳۱۔ ”اور جنت پرہیزگاروں کے لیے بالکل قریب کر دی جائے گی ذرا بھی دور نہ ہوگی۔“ O---۳۲۔ ”یہ ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا ہر اس شخص کے لیے جو رجوع کرنے والا اور پابندی کرنے والا ہو۔“ O---۳۳۔ ”جو رحمٰن کا غائبانہ خوف رکھتا ہو اور توجہ والا دل لایا ہو۔“ O

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کسی پر ظلم نہیں کرتا

(**سورۃ البقرہ ۲**)---۲۷۲۔ ”نہیں ہے تم پر (اے نبی ﷺ) ذمہ داری ان کو راہ پر لانے کی بلکہ اللہ تعالیٰ ہدایت بخشتا ہے جسے چاہتا ہے۔ اور جو بھی خرچ کرتے ہو تم کوئی مال (بطور خیرات) تو اس کا فائدہ تم ہی کو ہے۔ اس لئے کہ نہیں خرچ کرتے تم مگر حاصل کرنے کے لئے اللہ کی رضا۔ اور جو بھی تم خرچ کرتے ہو کوئی مال (بطور خیرات) پورا پورا دے دیا جائے گا وہ تمہیں اور تمہاری حق تلفی نہ کی جائے گی۔“ O---۲۸۱۔ ”اور ڈرو اس دن سے کہ جب لوٹ کر جاؤ گے تم اس دن اللہ تعالیٰ کے حضور۔ پھر پورا پورا دیا جائے گا ہر شخص کو (بدلہ) اس کے کمائے ہوئے عملوں کا اور ان پر ہر گز ظلم نہ ہوگا۔“ O

(**سورۃ آل عمران ۳**)---۲۵۔ ”پھر کیا کیفیت ہوگی جب جمع کریں گے ہم ان کو اس دن کوئی شک نہیں جس کے (آنے میں) اور پورا پورا دیا جائے گا بدلہ ہر شخص کو اس کے عملوں کا اور کسی کی ذرا بھی حق تلفی نہ کی جائے گی۔“ O---۱۰۸۔ ”یہ آیات ہیں اللہ تعالیٰ کی جو پڑھ کر سنا رہے ہیں ہم تمہیں ٹھیک ٹھیک اور اللہ نہیں چاہتا کہ ظلم ہو اہل جہان پر۔“ O---۱۱۷۔ ”مثال اس کی جو خرچ کرتے ہیں یہ لوگ اس دُنیاوی زندگی میں اس ہوا کی سی ہے، جس میں ہو سخت سردی جو چلے کھیتی پر ایسے لوگوں کی جنہوں نے ظلم کیا ہو اپنی جانوں پر اور برباد کر دے وہ اس کھیتی کو اور نہیں کیا ظلم ان پر اللہ نے بلکہ وہ تو خود اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں۔“ O---۱۶۱۔ ”اور نہیں ہے کسی نبی کی یہ شان کہ وہ خیانت کرے۔ اور جو کوئی خیانت کرے گا، حاضر ہوگا اپنی خیانت کے ساتھ قیامت کے دن پھر پورا پورا ملے گا ہر جان کو بدلہ اس کا جو اس نے کمایا تھا اور ان کے ساتھ ناانصافی نہ ہوگی۔“ O---[تفسیر کے لیے باب ۱۴، مضمون: خیانت]---۱۸۲۔ ”یہ بدلہ ہے ان عملوں کا جو (کر کے) آگے بھیجے تمہارے ہاتھوں نے اور یقیناً اللہ تعالیٰ نہیں ہے ذرا بھی ظلم کرنے والا اپنے بندوں پر۔“ O

(**سورۃ النساء ۴**)---۴۰۔ ”بیشک اللہ تعالیٰ نہیں ظلم کرتا ذرہ برابر۔ اور اگر ہو نیکی تو دوگنا چوگنا کرتا ہے اس کو اور دیتا ہے اپنے پاس سے بھی اجر عظیم۔“ O---۴۸۔ ”بیشک اللہ تعالیٰ نہیں معاف کرتا یہ (گناہ) کہ شرک کیا جائے اس کے ساتھ اور معاف کر دیتا ہے شرک کے علاوہ (باقی گناہ) جس کے لئے چاہے۔ وہ جس نے شریک ٹھہرایا اللہ کا (کسی کو) اس نے بہتان باندھا اللہ پر (اور ارتکاب کیا) بہت بڑے گناہ کا۔“ O---۱۲۴۔ ”اور جو شخص کرے گا کوئی نیک کام وہ مرد ہو یا عورت اور ہو وہ مومن تو ایسے سب لوگ داخل ہوں گے جنت میں اور نہیں ناانصافی ہوگی ان کے ساتھ ذرا بھی۔“ O

(**سورۃ الانعام ۶**)---۱۳۰۔ ”اے جن وانس کی جماعت! کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے پیغمبر نہیں آئے جو تمہیں میری آیتیں سناتے تھے اور تمہیں تمہارے اس دن کا سامنا کرنے سے ڈراتے تھے؟ وہ کہیں گے ہم اپنے خلاف گواہی دیتے ہیں۔ کیونکہ انہیں دُنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈالا تھا اور انہوں نے اپنے خلاف گواہی دی کہ وہ کافر تھے۔“ O---۱۳۱۔ ”یہ اس لیے کہ تیرا رب بستیوں کو ظلم سے، جب وہاں کے رہنے والے بے خبر ہوں، ہلاک نہیں کرتا۔“ O---۱۵۲۔ ”اور یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر ایسے طریقے سے جو کہ مستحسن ہے یہاں تک کہ وہ اپنے سن رشد کو پہنچ جائے اور ناپ تول پوری پوری کرو، انصاف کے ساتھ، ہم کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے۔ اور جب تم بات کرو تو انصاف کرو، گو وہ شخص قرابت دار ہی ہو اور اللہ تعالیٰ سے جو عہد کیا اس کو پورا کرو، ان کا اللہ تعالیٰ نے تم کو تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم یاد رکھو۔“ O---۱۶۰۔ ”جو نیکی لایا اس کے لئے اس طرح کی دس ہوں گی اور جو برائی لایا اسے صرف اسی طرح کی جزا ملے گی اور ان پر کوئی زیادتی نہ کی جائے گی۔“ O

(**سورۃ الانفال ۸**)---۵۱۔ ”یہ اس کے سبب ہے جو تمہارے ہاتھوں نے آگے بھیجا اور اللہ تعالیٰ بندوں پر ظلم توڑنے والا نہیں۔“ O---۶۱۔ ”اور جو کچھ بھی تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو گے وہ تمہیں پورا کر دیا جائے گا اور تم پر ظلم نہ ہوگا۔“ O

(**سورۃ التوبہ ۹**)---۷۰۔ ”کیا انہیں اپنے سے پہلی قوموں کی خبر نہیں ملی۔ قوم نوحؑ، عاد، ثمود، قوم ابراہیمؑ، مدین کے رہنے والوں اور الٹی ہوئی بستیوں کی؟۔ ان کے پاس ان کے رسول واضح نشانیاں لائے اور اللہ تعالیٰ ایسا تو نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا، لیکن وہ خود اپنے اوپر ظلم کرتے تھے۔“ O

(**سورۃ یونس ۱۰**)---۴۴۔ ”ہاں! اللہ تعالیٰ لوگوں پر کچھ بھی ظلم نہیں کرتا۔ مگر لوگ خود اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں۔“ O---۴۷۔ ”اور ہر امت کے لئے ایک رسول ہوتا ہے۔ پھر جب ان کا رسول آجاتا ہے تو ان کے درمیان انصاف سے فیصلہ کر دیا جاتا ہے اور ان پر کوئی ظلم نہیں کیا جاتا۔“ O

(**سورۃ ھود ۱۱**)---۱۱۷۔ ”اور تیرا رب ایسا تو نہ تھا کہ بستیوں کو ظلم سے ہلاک کر دیتا جب ان کے رہنے والے اصلاح کرنے والے تھے۔“ O

(**سورۃ النحل ۱۶**)---۳۳۔ ”کیا یہ اسی بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آجائیں یا تیرے رب کا حکم آجائے؟ ایسا ہی ان لوگوں نے بھی کیا تھا جو ان سے پہلے تھے۔ ان پر اللہ تعالیٰ نے کوئی ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے۔“ O---۱۱۸۔ ”اور یہودیوں پر جو کچھ ہم نے حرام کیا تھا اسے ہم پہلے ہی سے آپ کو سنا چکے ہیں۔ ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے رہے۔“ O

Marfat.com

(سورۃ الکہف ۱۸)---۴۹۔ ''اور نامہ اعمال سامنے رکھ دیئے جائیں گے۔ پس تو دیکھے گا کہ گنہگار اس کی تحریر سے خوفزدہ ہو رہے ہوں گے اور کہہ رہے ہوں گے ہائے ہماری خرابی یہ کیسی کتاب ہے جس نے کوئی چھوٹا بڑا بغیر گھیرے کے باقی ہی نہیں چھوڑا اور جو کچھ انہوں نے کیا تھا سب موجود پائیں گے اور تیرا رب کسی پر ظلم وستم نہ کرے گا۔''O

(سورۃ الحج ۲۲)---۹۔ ''جو اپنی پہلو موڑنے والا بن کر اس لیے کہ اللہ کی راہ سے بہکا دے' اسے دنیا میں بھی رسوائی ہوگی اور قیامت کے دن بھی ہم جہنم میں جلنے کا عذاب چکھائیں گے۔''O---۱۰۔ ''یہ ان اعمال کی وجہ سے جو تیرے ہاتھوں نے آگے بھیج رکھے تھے۔ یقین مانو کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں۔''O

(سورۃ المؤمنون ۲۳)---۶۲۔ ''ہم کسی نفس کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے' اور ہمارے پاس ایسی کتاب ہے جو حق کے ساتھ بولتی ہے' ان کے اوپر کچھ بھی ظلم نہ کیا جائے گا۔''O

(سورۃ الشعرآء ۲۶)---۲۰۸۔ ''ہم نے کسی بستی کو ہلاک نہیں کیا ہے مگر اسی حال میں کہ اس کے لیے ڈرانے والے تھے۔''O---۲۰۹۔ نصیحت کے طور پر اور ہم ظلم کرنے والے نہیں ہیں۔''O

(سورۃ العنکبوت ۲۹)---۴۰۔ ''پھر تو ہر ایک کو ہم نے اس کے گناہ کے وبال میں گرفتار کر لیا' ان میں سے بعض پر ہم نے پتھروں کا مینہ برسایا اور ان میں سے بعض کو زوردار سخت آواز نے دبوچ لیا اور ان میں سے بعض کو ہم نے زمین میں دھنسا دیا اور ان میں سے بعض کو ہم نے ڈبو دیا' اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کہ ان پر ظلم کرے بلکہ یہی لوگ اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے۔''O

(سورۃ الروم ۳۰)---۹۔ ''کیا انہوں نے زمین میں چل پھر کر یہ نہیں دیکھا کہ ان سے پہلے لوگوں کا انجام کیسا (برا) ہوا؟ وہ ان سے بہت زیادہ توانا (اور طاقتور) تھے اور انہوں نے (بھی) زمین بوئی جوتی تھی اور ان سے زیادہ آبادکی تھی اور ان کے پاس ان کے رسول روشن دلائل لے کر آئے تھے۔ یہ تو ناممکن تھا کہ اللہ تعالیٰ ان پر ظلم کرتا لیکن (دراصل) وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے۔''O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: ترقی)

(سورۃ المؤمن ۴۰)---۳۰۔ ''اس مومن نے کہا اے میری قوم! (کے لوگو) مجھے تو اندیشہ ہے کہ تم پر بھی ویسا ہی روز (بدعذاب) نہ آئے جو اور امتوں پر آیا۔''O---۳۱۔ ''جیسے امت نوح اور عاد وثمود اور ان کے بعد والوں کا (حال ہوا) اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر کسی طرح کا ظلم کرنا نہیں چاہتا۔''O

(سورۃ حم السجدۃ ۴۱)---۴۶۔ ''جو شخص نیک کام کرے گا وہ اپنے نفع کے لیے اور جو برا کام کرے گا اس کا وبال بھی اسی پر ہے۔ اور آپ کا رب بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں۔''O

(سورۃ الشوریٰ ۴۲)---۳۰۔ ''تمہیں جو کچھ مصیبتیں پہنچتی ہیں وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کے کرتوت کا بدلہ ہے' اور وہ تو بہت سی باتوں سے درگزر فرما دیتا ہے۔''O---۳۱۔ ''اور تم ہمیں زمین میں عاجز کرنے والے نہیں ہو' تمہارے لیے سوائے اللہ تعالیٰ کے نہ کوئی کارساز ہے نہ مددگار۔''O

(سورۃ ق ۵۰)---۲۶۔ ''جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرا معبود بنا لیا تھا پس اسے سخت عذاب میں ڈال دو۔''O---۲۷۔ ''اس کا ہم نشین (شیطان) کہے گا اے ہمارے رب! میں نے اسے گمراہ نہیں کیا تھا بلکہ یہ خود ہی دور دراز کی گمراہی میں تھا۔''O---۲۸۔ ''حق تعالیٰ فرمائے گا بس میرے سامنے جھگڑے کی بات مت کرو میں تو پہلے ہی تمہاری طرف وعید (وعدۂ عذاب) بھیج چکا تھا۔''O---۲۹۔ ''میرے ہاں بات بدلتی نہیں اور نہ میں اپنے بندوں پر ذرا بھی ظلم کرنے والا ہوں۔''O

اللہ تعالیٰ کن لوگوں کو پسند کرتا ہے

(سورۃ البقرۃ ۲)---۱۹۵۔ ''اور خرچ کرو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور نہ ڈالو (خود کو) اپنے ہاتھوں ہلاکت میں اور احسان کا طریقہ اختیار کرو بیشک اللہ محبوب رکھتا ہے اچھے کام کرنے والوں کو۔''O---۲۲۲۔ ''بیشک اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے توبہ کرنے والوں کو اور دوست رکھتا ہے پاکیزگی اختیار کرنے والوں کو۔''O

(سورۃ آل عمران ۳)---۱۳۳۔ ''اور لپکو مغفرت کی طرف اپنے رب کی اور جنت (کی طرف) جس کی وسعت آسمانوں اور زمین (جیسی ہے) وہ تیار کی گئی ہے متقیوں کے لئے۔''O---۱۳۴۔ ''(متقی وہ ہیں) جو خرچ کرتے ہیں خوشحالی میں اور تنگی میں اور پی جانے والے ہیں غصے کو اور معاف کر دینے والے ہیں لوگوں کو۔ اور اللہ محبوب رکھتا ہے حسن عمل کرنے والوں کو۔''O---۱۳۵۔ ''اور ان لوگوں کو جو اگر کر بیٹھیں کوئی کھلا گناہ یا کر گزریں ظلم اپنی جانوں پر تو (فوراً) یاد آ جاتا ہے ان کو اللہ پس معافی مانگتے ہیں وہ اپنے گناہوں کی اور کون ہے جو معاف کرے گناہوں کو سوائے اللہ کے اور نہیں اصرار کرتے وہ اپنے کیے

Marfat.com

پر جان بوجھ کر۔'' O---۱۳۶۔ ''یہی وہ لوگ ہیں کہ ہے صلہ ان کا بخشش ان کے رب کی طرف سے اور جنتیں ایسی کہ بہتی ہیں ان کے نیچے نہریں ہمیشہ رہیں گے وہ ان جنتوں میں اور کیا ہی خوب ہے اجر نیک عمل کرنے والوں کا۔'' O---۱۴۶۔ ''اور کتنے ہی نبی (گزر چکے ہیں) کہ جنگ کی ان کے ساتھ مل کر بہت سے اللہ والوں نے سو نہ تو پست ہمت ہوئے وہ ان مصیبتوں کی وجہ سے جو پہنچیں انہیں اللہ کی راہ میں اور نہ کمزوری دکھائی (دشمن کے آگے) اور نہ بے دست و پا ہو کر بیٹھے اور اللہ تعالیٰ محبوب رکھتا ہے ثابت قدم رہنے والوں کو۔'' O---۱۴۸۔ ''سو عطا فرمایا اللہ نے ان کو صلہ دُنیا کا بھی اور بہترین اجر آخرت کا بھی اور اللہ محبوب رکھتا ہے نیک کام کرنے والوں کو۔'' O---۱۵۹۔ ''پھر جب پختہ فیصلہ کرلو تم تو توکل کرو اللہ پر (اور کر گزرو) بیشک اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے توکل کرنے والوں کو۔'' O

(**سورۃ المائدہ ۵**)---۱۳۔ ''پھر ان کے اپنا عہد توڑنے کے سبب ہم نے ان پر لعنت کردی اور ان کے دلوں کو سخت کر دیا۔ وہ کلمات کو اپنی جگہ سے بدل دیتے ہیں اور اس نصیحت کا جو انہیں کی گئی تھی ایک حصہ بھول گئے ہیں، اور ان میں تھوڑے آدمیوں کو چھوڑ کر تو ان کی دغابازی کی اطلاع پاتا ہی رہے گا، مگر انہیں معاف کر دے اور درگزر کر کہ اللہ نیکی کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔'' O---۴۲۔ ''اور اگر تو فیصلہ کرے تو ان کے درمیان انصاف سے فیصلہ کر، بیشک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔'' O---۹۳۔ ''ان لوگوں پر جو ایمان لائے ہیں اور درست عمل کرتے ہیں اس میں جو وہ کھا پی چکے کوئی گناہ نہیں۔ جب وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور ایمان رکھتے ہیں اور درست عمل کرتے ہیں پھر وہ اللہ سے ڈرتے ہیں اور نیک کام کرتے ہیں اور اللہ نیکوکاروں کو پسند کرتا ہے۔'' O

(**سورۃ التوبہ ۹**)---۴۔ ''مگر وہ مشرک جن سے تم نے عہد باندھا پھر انہوں نے تم سے (عہد میں) کوئی کمی نہیں کی اور تمہارے خلاف کسی کو مدد نہیں دی۔ ان سے ان کا عہد ان کی مدت تک پورا کرو کہ اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کو پسند کرتا ہے۔'' O---۷۔ ''مشرکوں کے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں اور اس کے رسول ﷺ کے ہاں عہد کیسے رہ سکتا ہے، سوائے ان لوگوں کے جن سے تم نے مسجد حرام کے پاس عہد باندھا۔ پھر اگر وہ تمہارے ساتھ قائم رہتے ہیں تو تم بھی ان کے ساتھ قائم رہو کہ اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کو پسند کرتا ہے۔'' O---۱۰۸۔ ''تو اس میں (مسجد ضرار) میں کبھی کھڑے نہ ہونا۔ ہاں! وہ مسجد جسے پہلے دن سے خوف خدا پر بنایا گیا زیادہ حقدار ہے کہ تو اس میں کھڑا ہو۔ اس میں وہ لوگ ہیں جو پاک رہنا پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پاک لوگوں کو پسند کرتا ہے۔'' O

(**سورۃ الممتحنہ ۶۰**)---۸۔ ''جن لوگوں نے تم سے دین کے بارے میں لڑائی نہیں لڑی اور تمہیں جلاوطن نہیں کیا ان کے ساتھ سلوک و احسان کرنے اور منصفانہ بھلے برتاؤ کرنے سے اللہ تعالیٰ تمہیں نہیں روکتا' بلکہ اللہ تعالیٰ تو انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ O[اس میں انصاف کرنے کی ترغیب ہے حتیٰ کہ کافروں کے ساتھ بھی۔ ☆ حدیث میں انصاف کرنے والوں کی فضیلت یوں بیان ہوئی ہے (اِنَّ الْمُقْسِطِيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ، عَلٰی مَنَابِرَ مِنْ نُّوْرٍ، عَنْ يَّمِيْنِ الرَّحْمٰنِ عَزَّوَجَلَّ- وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِيْنٌ- اَلَّذِيْنَ يَعْدِلُوْنَ فِي حُكْمِهِمْ وَاَهْلِيْهِمْ وَمَا وَلُوْا) (صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، باب فضیلۃ الامام العادل) ''انصاف کرنے والے نور کے منبروں پر ہوں گے جو رحمٰن کے دائیں جانب ہوں گے اور رحمٰن کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں' جو اپنے فیصلوں میں' اپنے اہل میں اور اپنی رعایا میں انصاف کا اہتمام کرتے ہیں۔'' ☆ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(**سورۃ الصّف ۶۱**)---۴۔ ''بیشک اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اس کی راہ میں صف بستہ جہاد کرتے ہیں گویا وہ سیسہ پلائی ہوئی عمارت ہیں۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۷، مضمون: جہاد و باب ۱۴، مضمون: چھاونیاں)

اللہ تعالیٰ کن لوگوں کو پسند نہیں کرتا

(**سورۃ البقرۃ ۲**)---۱۹۰۔ ''اور لڑو اللہ تعالیٰ کی راہ میں ان لوگوں سے جو لڑتے ہیں تم سے اور زیادتی نہ کرو۔ بیشک اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا زیادتی کرنے والوں کو۔'' O---۲۰۵۔ ''حالانکہ اللہ تعالیٰ نہیں پسند کرتا فساد کو۔'' O---۲۲۹۔ ''اور جو کوئی تجاوز کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی (مقرر کردہ) حدوں سے تو ایسے ہی لوگ ظالم ہیں۔'' O

(**سورۃ آل عمران ۳**)---۳۲۔ ''کہہ دو! اطاعت کرو اللہ تعالیٰ کی اور رسول ﷺ کی پھر اگر وہ منہ موڑیں (تو وہ کافر ہیں) اور بیشک اللہ تعالیٰ نہیں پسند کرتا کافروں کو۔'' O---۵۷۔ ''اللہ تعالیٰ نہیں پسند کرتا ظالموں کو۔'' O---۱۴۰۔ ''(تم پر یہ وقت اس لئے لایا گیا) تاکہ ظاہر کرے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو سچے مومن ہیں اور بنائے تم میں سے بعض کو شہید اور اللہ نہیں پسند کرتا ظالموں کو۔'' O

(**سورۃ النساء ۴**)---۳۶۔ ''اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ کرو اور والدین، رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، قریبی پڑوسی، اجنبی

Marfat.com

پڑوسی، پاس بیٹھنے والے، راہ گیر اور جس پر تمہارا قبضہ ہو (ملازم) سب سے نیک سلوک کرو کہ اللہ تعالیٰ کسی اترانے والے شیخی خورے کو پسند نہیں کرتا۔'' O
---۱۰۷۔ ''اور ان کی طرف سے جو اپنوں سے دغا کرتے ہیں جھگڑا نہ کر۔ اللہ تعالیٰ ہرگز کسی دغا باز گنہگار کو پسند نہیں کرتا۔'' O

(**سورۃ المائدۃ ۵**)---۶۴۔ ''تاہم تیرے رب کی طرف سے جو تیری طرف نازل کیا گیا ہے وہ ان کے بہتوں میں سرکشی اور کفر ہی بڑھائے گا۔ اور ہم نے ان کے درمیان روز قیامت تک دشمنی اور کینہ ڈال دیا ہے۔ جب بھی وہ جنگ کی آگ بھڑکاتے ہیں اللہ تعالیٰ اسے بجھا دیتا ہے، مگر وہ زمین میں فساد مچانے میں لگے ہی رہتے ہیں۔ حالانکہ اللہ فسادیوں کو پسند نہیں کرتا۔'' O ---۸۷۔ ''اے ایمان والو! پاکیزہ چیزوں کو جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے حلال کی ہیں حرام نہ ٹھہراؤ اور حد سے نہ بڑھو اللہ تعالیٰ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔'' O ---[تفسیر کے لیے باب ۱۴، مضمون: اے ایمان والو]

(**سورۃ الانعام ۶**)---۱۴۱۔ ''اور اسی نے باغ پیدا کیے ہیں وہ بھی جو (ٹیٹوں پر) چڑھائے جاتے ہیں اور وہ بھی جو نہیں چڑھائے جاتے اور کھجوروں کے درخت اور فصلیں جن کی پیداوار مختلف ہوتی ہے اور زیتون اور انار ملتے جلتے اور جدا جدا۔ اس کا پھل کھاؤ، جب وہ پھل دے اور اس کا فصل کٹنے کے دن اس کا حق ادا کرو۔ مگر بے جا خرچ نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔'' O

(**سورۃ الاعراف ۷**)---۳۱۔ ''اے بنی آدم! ہر مقام سجدہ کے لئے آراستہ ہوا کرو۔ کھاؤ اور پیو مگر حد سے نہ بڑھو کہ وہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔'' O ---[تفسیر کے لیے باب ۷، مضمون نماز] ---۵۵۔ ''اپنے رب کو گڑگڑا کر اور چپکے چپکے پکارا کرو۔ وہ حد سے نکلنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔'' O

(**سورۃ الانفال ۸**)---۵۸۔ ''اور اگر تجھے کسی قوم کی دغا بازی کا ڈر ہو تو ان سے برابری کا معاملہ کر کہ اللہ تعالیٰ دغا بازوں کو پسند نہیں کرتا۔'' O

(**سورۃ التوبہ ۹**)---۴۵۔ ''تجھ سے صرف وہی لوگ اجازت مانگتے ہیں جو اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اور ان کے دل شک میں پڑے ہیں اور وہ اپنے شک میں ڈانواں ڈول ہیں۔'' O ---۴۶۔ ''اور اگر وہ نکلنا چاہتے تو اس کے لئے کچھ تیاری ضرور کرتے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کا اٹھنا ناپسند کیا، سو اس نے انہیں ٹھہرا دیا اور کہہ دیا گیا، بیٹھنے والوں کے ساتھ بیٹھے رہو۔'' O

(**سورۃ الحج ۲۲**)---۳۸۔ ''سن رکھو! یقیناً سچے مومنوں کے دشمنوں کو خود اللہ تعالیٰ ہٹا دیتا ہے۔ کوئی خیانت کرنے والا ناشکرا اللہ تعالیٰ کو ہرگز پسند نہیں۔'' O

(**سورۃ القصص ۲۸**)---۷۶۔ ''قارون تھا تو قوم موسیٰ سے، لیکن ان پر ظلم کرنے لگا تھا ہم نے اسے (اس قدر) خزانے دے رکھے تھے کہ کئی کئی طاقتور لوگ بہ مشکل اس کی کنجیاں اٹھا سکتے تھے، ایک بار اس کی قوم نے اس سے کہا کہ اترا مت! اللہ تعالیٰ اترانے والوں سے محبت نہیں رکھتا۔'' O ---۷۷۔ ''اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تجھے دے رکھا ہے اس میں سے آخرت کے گھر کی تلاش بھی رکھ اور اپنے دنیوی حصے کو بھی نہ بھول اور جیسے کہ اللہ نے تیرے ساتھ احسان کیا ہے تو بھی اچھا سلوک کر اور ملک میں فساد کا خواہاں نہ ہو، یقین مان کہ اللہ مفسدوں کو ناپسند رکھتا ہے۔'' O

(**سورۃ الروم ۳۰**)---۴۵۔ ''تاکہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے جزا دے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کیے وہ کافروں کو دوست نہیں رکھتا ہے۔'' O

(**سورۃ لقمان ۳۱**)---۱۸۔ ''لوگوں کے سامنے اپنے گال نہ پھلا اور زمین پر اترا کر نہ چل۔ کسی تکبر کرنے والے شیخی خورے کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا۔'' O

(**سورۃ الشوریٰ ۴۲**)---۴۰۔ ''اور برائی کا بدلہ اسی جیسی برائی ہے، اور جو معاف کر دے اور اصلاح کر لے اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے، (فی الواقع) اللہ تعالیٰ ظالموں سے محبت نہیں کرتا۔'' O ---[اس تنبیہ میں بدلہ لینے کے متعلق ایک تیسرے قاعدے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، اور وہ یہ ہے کہ کسی شخص کو دوسرے کے ظلم کا انتقام لیتے لیتے خود ظالم نہیں بن جانا چاہیے۔ ایک بُرائی کے بدلے میں اُس سے بڑھ کر بُرائی کر گزرنا جائز نہیں ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص کسی کو ایک چپڑ مارے تو وہ اسے ایک ہی تھپڑ مار سکتا ہے۔ لات گھونسوں کی اُس پر بارش نہیں کر سکتا۔ اسی طرح گناہ کا بدلہ گناہ کی صورت میں لینا درست نہیں ہے۔ مثلاً کسی شخص کے بیٹے کو اگر کسی ظالم نے قتل کیا ہے تو اُس کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ جا کر اس کے بیٹے کو قتل کر دے۔ یا کسی شخص کی بہن یا بیٹی کو اگر کسی کمینہ انسان نے خراب کیا ہے تو اس کے لیے یہ حلال نہیں ہو جائے گا کہ وہ اس کی بیٹی یا بہن سے زنا کرے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(**سورۃ الحدید ۵۷**)---۲۳۔ ''تاکہ تم اپنے سے فوت شدہ کسی چیز پر رنجیدہ نہ ہو جایا کرو اور نہ عطا کردہ چیز پر اترا جاؤ اور اترانے والے شیخی خوروں کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا۔'' O ---۲۴۔ ''جو (خود بھی) بخل کریں اور دوسروں کو (بھی) بخل کی تعلیم دیں۔ سنو! جو بھی منہ پھیرے اللہ تعالیٰ بے نیاز اور سزاوار حمد و ثنا ہے۔'' O

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کو بھول جانا

(سورۃ آل عمران ۳)---۹۷۔ ''اس میں ایسی نشانیاں ہیں جو (اپنی صداقت کی) خود گواہ ہیں۔ مقام ابراہیمؑ ہے اور (یہ بات کہ) جو داخل ہوا اس میں مل گیا اسے امن اور اللہ تعالیٰ کا حق ہے لوگوں پر کہ حج کرے اس کے گھر کا ہر وہ شخص جو استطاعت رکھتا ہو اس تک پہنچنے کی اور اگر کوئی انکار کرے تو بیشک اللہ بے نیاز ہے سب جہان والوں سے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۷، مضمون حج]

(سورۃ التوبہ ۹)---۶۷۔ ''منافق مرد اور منافق عورتیں ایک دوسرے جیسے ہیں۔ وہ ناپسندیدہ باتوں کی تلقین کرتے ہیں اور پسندیدہ باتوں سے منع کرتے ہیں اور اپنے ہاتھوں کو بند رکھتے ہیں۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کو بھلا دیا ہے سو اللہ تعالیٰ نے بھی انہیں بھلا دیا ہے۔ بیشک منافق ہی بدکار ہیں۔'' O

(سورۃ یونس ۱۰)---۱۲۔ ''اور جب انسان کو تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اپنے پہلو پر ہو یا بیٹھا ہو یا کھڑا ہو، ہمیں پکارتا ہے پھر جب ہم اس کی تکلیف کو اس سے دور کر دیتے ہیں تو وہ یوں چل دیتا ہے جیسے اس نے اس تکلیف کے لیے جو اسے پہنچی تھی کبھی ہمیں پکارا ہی نہ تھا، حد سے نکلنے والوں کے لیے ان کے عمل اسی طرح خوبصورت بنائے گئے ہیں۔'' O

(سورۃ ھود ۱۱)---۹۔ ''اور اگر ہم انسان کو اپنی طرف سے رحمت کا مزا چکھائیں پھر اسے اس سے چھین لیں---بیشک وہ مایوس اور ناشکرا ہے۔'' O

(سورۃ النحل ۱۶)---۵۳۔ ''تمہارے پاس جتنی بھی نعمتیں ہیں سب اسی کی دی ہوئی ہیں، اب بھی جب تمہیں کوئی مصیبت پیش آ جائے تو اسی کی طرف نالہ وفریاد کرتے ہو۔ (۵۴) اور جہاں اس نے وہ مصیبت تم سے دفع کر دی تم میں سے کچھ لوگ اپنے رب کے ساتھ شرک کرنے لگ جاتے ہیں۔'' O

(سورۃ بنی اسرائیل ۱۷)---۶۷۔ ''اور سمندروں میں مصیبت پہنچتے ہی جنہیں تم پکارتے تھے سب گم ہو جاتے ہیں صرف وہی اللہ باقی رہ جاتا ہے۔ پھر جب وہ تمہیں خشکی کی طرف بچالاتا ہے تو تم منہ پھیر لیتے ہو اور انسان بڑا ہی ناشکرا ہے۔'' O---۶۸۔ ''تو کیا تم اس سے بے خوف ہو گئے ہو کہ تمہیں خشکی کی طرف (لے جا کر زمین) میں دھنسا دے یا تم پر پتھروں کی آندھی بھیج دے۔ پھر تم اپنے لیے کسی نگہبان کو نہ پاسکو۔'' O---۶۹۔ ''کیا تم اس بات سے بے خوف ہو گئے ہو کہ اللہ تعالیٰ پھر تمہیں دوبارہ دریا کے سفر میں لے آئے اور تم پر تیز و تند ہواؤں کے جھونکے بھیج دے اور تمہارے کفر کے باعث تمہیں ڈبو دے۔ پھر تم اپنے لیے ہم پر اس کا دعویٰ (پیچھا) کرنے والا کسی کو نہ پاؤ گے۔'' O

(سورۃ الجاثیہ ۴۵)---۳۱۔ ''لیکن جن لوگوں نے کفر کیا تو (میں ان سے کہوں گا) کیا میری آیتیں تمہیں سنائی نہیں جاتی تھیں؟ پھر بھی تم تکبر کرتے رہے اور تم تھے ہی گنہگار لوگ۔'' O---۳۲۔ ''اور جب کبھی کہا جاتا کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ یقیناً سچا ہے اور قیامت کے آنے میں کوئی شک نہیں تو تم جواب دیتے تھے کہ ہم نہیں جانتے قیامت کیا چیز ہے؟ ہمیں کچھ یوں ہی سا خیال ہو جاتا ہے لیکن ہمیں یقین نہیں۔'' O---۳۳۔ ''اور ان پر اپنے اعمال کی برائیاں کھل گئیں اور جس کا وہ مذاق اڑا رہے تھے اس نے انہیں گھیر لیا۔'' O---[یعنی قیامت کا عذاب، جسے وہ مذاق یعنی انہونا سمجھتے تھے، اس میں وہ گرفتار ہوں گے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]---۳۴۔ ''اور کہہ دیا گیا کہ آج ہم تمہیں بھلا دیں گے جیسے کہ تم نے اپنے اس دن سے ملنے کو بھلا دیا تھا تمہارا ٹھکانا جہنم ہے اور تمہارا مددگار کوئی نہیں۔'' O---[جیسے حدیث شریف میں آتا ہے۔ اللہ اپنے بعض بندوں سے فرمائے گا ''کیا میں نے تجھے بیوی نہیں دی تھی؟ کیا میں نے تیرا اکرام نہیں کیا تھا؟ کیا میں نے گھوڑے اور بیل وغیرہ تیری ماتحتی میں نہیں دیے تھے؟ تو سرداری بھی کرتا اور چنگی بھی وصول کرتا رہا۔ وہ کہے گا ہاں یہ تو ٹھیک ہے میرے رب! اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا ''کیا تجھے میری ملاقات کا یقین تھا؟ وہ کہے گا نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا پس آج میں بھی (تجھے جہنم میں ڈال کر) بھول جاؤں گا جیسے تو مجھے بھولے رہا''۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

اللہ تعالیٰ کو پکارتے رہو

(سورۃ آل عمران ۳)---۱۹۱۔ ''جو یاد کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کو کھڑے، بیٹھے اور اپنے پہلوؤں کے بل اور غور و فکر کرتے رہتے ہیں تخلیق میں آسمانوں کی اور زمین کی (پھر بے اختیار بول اٹھتے ہیں) اے ہمارے رب! نہیں پیدا کیا تو نے یہ سب بے مقصد، پاک ہے تو ہر نقص و عیب سے، پس بچالے ہم کو دوزخ کے عذاب سے۔'' O

(سورۃ الاعراف ۷)---۲۰۵۔ ''اور اپنے رب کو دل ہی دل میں گڑگڑا کر، ڈر ڈر کر اور آواز کو اونچا کیے بغیر صبح و شام یاد کر اور لاپرواہ مت ہو۔'' O---۲۰۶۔ ''بیشک جو لوگ تیرے رب کے پاس ہیں وہ اس کی عبادت سے سرکشی نہیں کرتے اور اس کی تسبیح کرتے ہیں اور اسی کو سجدہ کرتے ہیں۔'' O (آیت سجدہ)

Marfat.com

(سورۃ الحج ۲۲)---۳۵۔ ''انہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جائے ان کے دل تھرا جاتے ہیں' انہیں جو برائی پہنچے اس پر صبر کرتے ہیں' نماز قائم کرنے والے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے وہ اس میں سے بھی دیتے رہتے ہیں۔'' O

(سورۃ النور ۲۴)---۳۶۔ ''ان گھروں میں جن کے بلند کرنے' اور جن میں اپنے نام کی یاد کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے وہاں صبح و شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے ہیں۔'' O---۳۷۔ ''ایسے لوگ جنہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے اور نماز کے قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے سے غافل نہیں کرتی اس دن سے ڈرتے ہیں جس دن بہت سے دل اور بہت سی آنکھیں الٹ پلٹ ہو جائیں گی۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: مساجد)

(سورۃ المؤمن ۴۰)---۱۴۔ ''تم اللہ تعالیٰ کو پکارتے رہو اس کے لیے دین کو خالص کر کے گو کافر برا مانیں۔'' O

(سورۃ الدھر ۷۶)---۲۵۔ ''اور اپنے رب کے نام کا صبح و شام ذکر کیا کر۔'' O (تفسیر کیلئے باب ہذا، مضمون: ذکر الٰہی)

اللہ تعالیٰ کی اولاد قرار دینا بہت بڑا جُرم ہے

(سورۃ الانعام ۶)---۱۰۱۔ ''وہ آسمانوں اور زمین کا موجد ہے۔ اس کے بیٹا کیسے ہو سکتا ہے جب اس کی کوئی ساتھی عورت ہی نہیں؟ اور اس نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے اور وہ ہر چیز کو جانتا ہے۔'' O

(سورۃ التوبہ ۹)---۳۰۔ ''اور یہود کہتے ہیں ''عزیر اللہ کا بیٹا ہے'' اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ ''مسیح اللہ کا بیٹا ہے'' - یہ ان کے مونہوں کی بات ہے، وہ اگلے کافروں کی بات کی ریس کرتے ہیں، اللہ انہیں ہلاک کرے، وہ کدھر الٹے جا رہے ہیں۔'' O

(سورۃ یونس ۱۰)---۶۸۔ ''وہ کہتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے بیٹا بھی بنا رکھا ہے۔ وہ پاک ہے، وہ بے نیاز ہے۔ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ تمہارے پاس اس بات کی کوئی سند نہیں۔ کیا تم اللہ تعالیٰ کے بارے میں ایسی باتیں کرتے ہو جو تم نہیں جانتے۔'' O---۶۹۔ ''کہو! جو لوگ اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھوٹ گھڑتے ہیں وہ کامیاب نہیں ہوں گے۔'' O

(سورۃ بنی اسرائیل ۱۷)---۴۰۔ ''کیا بیٹوں کے لیے تو اللہ نے تمہیں چھانٹ لیا اور خود اپنے لیے فرشتوں کو لڑکیاں بنا لیں؟ بیشک تم بہت بڑا بول بول رہے ہو۔'' O

(سورۃ مریم ۱۹)---۱۶۔ ''اس کتاب میں مریم کا بھی واقعہ بیان کر۔ جبکہ وہ اپنے گھر کے لوگوں سے علیحدہ ہو کر مشرقی جانب آئیں۔'' O---۱۷۔ ''اور ان لوگوں کی طرف سے پردہ کر لیا' پھر ہم نے اس کے پاس اپنی روح (جبرئیل علیہ السلام) کو بھیجا پس وہ اس کے سامنے پورا آدمی بن کر ظاہر ہوا۔'' O---۱۸۔ ''یہ کہنے لگیں میں تجھ سے رحمٰن کی پناہ مانگتی ہوں اگر تو کچھ بھی اللہ سے ڈرنے والا ہے۔'' O---۱۹۔ ''اس نے جواب دیا کہ میں تو اللہ کا بھیجا ہوا قاصد ہوں' تجھے ایک پاکیزہ لڑکا دینے آیا ہوں۔'' O---۲۰۔ ''کہنے لگیں بھلا میرے ہاں بچہ کیسے ہو سکتا ہے؟ مجھے تو کسی انسان کا ہاتھ تک نہیں لگا اور نہ میں بدکار ہوں۔'' O---۲۱۔ ''اس نے کہا بات تو یہی ہے' لیکن تیرے پروردگار کا ارشاد ہے کہ وہ مجھ پر بہت ہی آسان ہے ہم تو اسے لوگوں کے لئے ایک نشانی بنا دیں گے اور اپنی خاص رحمت' یہ تو ایک طے شدہ بات ہے۔'' O---۲۲۔ ''پس وہ حمل سے ہو گئیں اور اسی وجہ سے وہ یکسو ہو کر ایک دور کی جگہ چلی گئیں۔'' O---۲۳۔ ''پھر دردِ زہ اسے ایک کھجور کے تنے کے نیچے لے آیا' بولی کاش! میں اس سے پہلے ہی مر گئی ہوتی اور لوگوں کی یاد سے بھی بھولی بسری ہو جاتی۔'' O---۲۴۔ ''اتنے میں اسے نیچے سے ہی آواز دی کہ آزردہ خاطر نہ ہو' تیرے رب نے تیرے پاؤں تلے ایک چشمہ جاری کر دیا ہے۔'' O---۲۵۔ ''اور اس کھجور کے تنے کو اپنی طرف ہلا' یہ تیرے سامنے تر و تازہ پکی کھجوریں گرا دے گا۔'' O---۲۶۔ ''اب چین سے کھا پی اور آنکھیں ٹھنڈی رکھ' اگر تجھے کوئی انسان نظر پڑ جائے تو کہہ دینا کہ میں نے اللہ رحمٰن کے نام کا روزہ مان رکھا ہے۔ میں آج کسی شخص سے بات نہ کروں گی۔'' O---۲۷۔ ''اب حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کو لئے ہوئے وہ اپنی قوم کے پاس آئیں۔ سب کہنے لگے مریم تو نے بڑی بری حرکت کی ہے۔'' O---۲۸۔ ''اے ہارون کی بہن! نہ تو تیرا باپ برا آدمی تھا اور نہ تیری ماں بدکار تھی۔'' O---۲۹۔ ''مریم نے اپنے بچے کی طرف اشارہ کیا۔ سب کہنے لگے کہ لو بھلا ہم گود کے بچے سے باتیں کیسے کریں۔'' O---۳۰۔ ''بچہ بول اٹھا کہ میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں۔ اس نے مجھے کتاب عطا فرمائی اور مجھے اپنا پیغمبر بنایا ہے۔'' O---۳۱۔ ''اور اس نے مجھے بابرکت کیا ہے جہاں بھی میں ہوں' اور اس نے مجھے نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا ہے جب تک بھی میں زندہ رہوں۔'' O---۳۲۔ ''اور اس نے مجھے اپنی والدہ کا خدمت گزار بنایا ہے اور مجھے سرکش اور بدبخت نہیں کیا۔'' O---۳۳۔ ''اور مجھ پر میری پیدائش کے دن اور میری موت کے دن اور جس دن کہ میں دوبارہ زندہ کھڑا کیا جاؤں گا' سلام ہی سلام ہے۔'' O---۳۴۔ ''یہ ہے صحیح واقعہ عیسیٰ ابن مریم (علیہما السلام) کا' یہی ہے وہ حق بات جس میں لوگ شک و شبہ میں مبتلا ہیں۔'' O

Marfat.com

---۳۵۔ ''اللہ تعالیٰ کے لئے اولاد کا ہونا لائق نہیں' وہ تو بالکل پاک ذات ہے' وہ تو جب کسی کام کے سرانجام دینے کا ارادہ کرتا ہے تو اسے کہہ دیتا ہے کہ ہو جا' وہ اسی وقت ہو جاتا ہے۔''O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ا مضمون: کمالِ قدرت]---۸۸۔ ''ان کا قول تو یہ ہے کہ اللہ رحمٰن نے بھی اولاد اختیار کی ہے۔''O---۸۹۔ ''یقیناً تم بہت بری اور بھاری چیز لائے ہو۔''O---۹۰۔ ''قریب ہے کہ اس قول کی وجہ سے آسمان پھٹ جائیں اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ ریزے ریزے ہو جائیں۔''O---۹۱۔ ''کہ وہ رحمان کی اولاد ثابت کرنے بیٹھے۔''O---۹۲۔ ''شان رحمٰن کے لائق نہیں کہ وہ اولاد رکھے۔''O---۹۳۔ ''آسمان وزمین میں جو بھی ہیں سب کے سب اللہ کے غلام بن کر ہی آنے والے ہیں۔''O---۹۴۔ ''ان سب کو اس نے گھیر رکھا ہے اور سب کو پوری طرح گن بھی رکھا ہے۔''O

(**سورۃ الانبیاء ۲۱**)---۲۶۔ ''(مشرک لوگ) کہتے ہیں کہ رحمٰن اولاد والا ہے (غلط ہے) اس کی ذات پاک ہے' بلکہ وہ سب اس کے باعزت بندے ہیں۔''O---۲۷۔ ''کسی بات میں اللہ پر پیش دستی نہیں کرتے بلکہ اس کے فرمان پر کاربند ہیں۔''O---[اس میں مشرکین کا رد ہے جو فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں کہا کرتے تھے۔ فرمایا' وہ بیٹیاں نہیں' اس کے ذی عزت بندے اور اس کے فرماں بردار ہیں۔ علاوہ ازیں بیٹے' بیٹیوں کی ضرورت' اس وقت پڑتی ہے جب عالم پیری میں ضعف و اضمحلال کا آغاز ہو جاتا ہے تو اس وقت اولاد سہارا بن جاتی ہے' اسی لیے اولاد کو عصائے پیری سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ لیکن بڑھاپا' ضعف و اضمحلال' ایسے عوارض ہیں جو انسان کو لاحق ہوتے ہیں' اللہ تعالیٰ کی ذات ان تمام کمزوریوں اور کوتاہیوں سے پاک ہے۔ اس لیے اسے اولاد کی یا کسی بھی سہارے کی ضرورت ہی کیا ہے؟ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم میں بار بار اس امر کی صراحت کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کوئی اولاد نہیں ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]---۲۸۔ ''وہ ان کے آگے پیچھے کے تمام امور سے واقف ہے وہ کسی کی بھی سفارش نہیں کرتے بجز ان کے جس سے اللہ خوش ہو وہ تو خود ہیبت الٰہی سے لرزاں وترساں ہیں۔''O---۲۹۔ ''ان میں سے اگر کوئی بھی کہہ دے کہ اللہ کے سوا میں لائق عبادت ہوں تو ہم اسے دوزخ کی سزا دیں ہم ظالموں کو اسی طرح سزا دیتے ہیں۔''O---[یعنی ان فرشتوں میں سے بھی اگر کوئی الٰہ ہونے کا دعویٰ کر دے تو ہم اسے بھی جہنم میں پھینک دیں گے۔ یہ شرطیہ کلام ہے' جس کا وقوع ضروری نہیں۔ مقصد' شرک کی تردید اور توحید کا اثبات ہے۔ جیسے ''اگر بالفرض رحمٰن کی اولاد ہو تو میں سب سے پہلے اس کی عبادت کرنے والوں میں سے ہوں گا'' (الزمر:۶۵) ''اے پیغمبر! اگر تو بھی شرک کرے تو تیرے عمل برباد ہو جائیں گے''۔ یہ سب مشروط ہیں جن کا وقوع غیر ضروری ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(**سورۃ المومنون ۲۳**)---۹۱۔ ''نہ تو اللہ نے کسی کو بیٹا بنایا اور نہ اس کے ساتھ اور کوئی معبود ہے' ورنہ ہر معبود اپنی مخلوق کو لیے لیے پھرتا اور ہر ایک دوسرے پر چڑھ دوڑتا۔ جو اوصاف یہ بتلاتے ہیں ان سے اللہ پاک (اور بے نیاز) ہے۔''O

(**سورۃ الفرقان ۲۵**)---۲۔ ''اسی اللہ کی سلطنت ہے آسمانوں اور زمین کی اور وہ کوئی اولاد نہیں رکھتا' نہ اس کی سلطنت میں کوئی اس کا ساجھی ہے اور ہر چیز کو اس نے پیدا کر کے ایک مناسب اندازہ ٹھہرا دیا ہے۔''O

(**سورۃ الصّٰفّٰت ۳۷**)---۱۴۹۔ ''ان سے دریافت کیجئے! کہ کیا آپ کے رب کی تو بیٹیاں ہیں اور ان کے بیٹے ہیں؟''O---۱۵۰۔ ''یا یہ اس وقت موجود تھے جبکہ ہم نے فرشتوں کو مؤنث پیدا کیا۔''O---[یعنی فرشتوں کو جو یہ اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں قرار دیتے ہیں تو کیا جب ہم نے فرشتے پیدا کیے تھے' یہ اس وقت وہاں موجود تھے اور انہوں نے فرشتوں کے اندر عورتوں والی خصوصیات کا مشاہدہ کیا تھا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]---۱۵۱۔ ''آگاہ رہو! کہ یہ لوگ صرف اپنی افتراپردازی سے کہہ رہے ہیں۔''O---۱۵۲۔ ''کہ اللہ تعالیٰ کی اولاد ہے۔ یقیناً یہ محض جھوٹے ہیں۔''O---۱۵۳۔ ''کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے بیٹیوں کو بیٹوں پر ترجیح دی۔''O---۱۵۴۔ ''تمہیں کیا ہو گیا ہے کیسے حکم لگاتے پھرتے ہو؟''O---۱۵۵۔ ''کیا تم اس قدر بھی نہیں سمجھتے؟''O---[کہ اگر اللہ تعالیٰ کی اولاد ہوتی تو ذکور ہوتی' جس کو تم بھی پسند کرتے اور بہتر سمجھتے ہو' نہ کہ بیٹیاں' جو تمہاری نظروں میں کمتر اور حقیر ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]---۱۵۶۔ ''یا تمہارے پاس اس کی کوئی صاف دلیل ہے۔''O---۱۵۷۔ ''تو جاؤ اگر سچے ہو تو اپنی ہی کتاب لے آؤ۔''O---۱۵۸۔ ''اور ان لوگوں نے تو اللہ تعالیٰ کے اور جنات کے درمیان بھی قرابت داری ٹھہرائی ہے' اور حالانکہ خود جنات کو معلوم ہے کہ وہ (اس عقیدہ کے لوگ عذاب کے سامنے) پیش کیے جائیں گے۔''O---۱۵۹۔ ''جو کچھ یہ (اللہ تعالیٰ کے بارے میں) بیان کر رہے ہیں اس سے اللہ تعالیٰ بالکل پاک ہے۔''O

(**سورۃ الزُّمر ۳۹**)---۴۔ ''اگر اللہ تعالیٰ کا ارادہ اولاد ہی کا ہوتا تو اپنی مخلوق میں سے جسے چاہتا چن لیتا۔ (لیکن) وہ تو پاک ہے' وہ وہی اللہ تعالیٰ ہے یگانہ اور قوت والا۔''O---[اولاد کا ہونا تمہارے لیے تقویت اور عزت و وقار کا باعث ہے کیونکہ تم کمزور ہو' ضعیف ہو۔ دشمنوں کا تنہا مقابلہ کرنے سے عاجز ہو' تمہاری اولاد ہو گی تو تم طاقتور بن جاؤ گے۔ نیز تم فنا ہونے والے ہو' تمہیں اولاد کی اس لیے بھی ضرورت ہے کہ تمہارے مرنے کے بعد تمہارا نام تمہاری اولاد کے ذریعے باقی رہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ جو قہار ہے جو حی لایموت ہے اس کے لیے اولاد کی ضرورت کا تصور بھی گستاخی اور بے ادبی ہے۔ وہ ان تمام چیزوں سے

Marfat.com

پاک ہے۔ اس لیے اولاد کا عقیدہ رکھنا اس کی شانِ کبریائی سے جہالت کی دلیل ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]---[یعنی پھر اس کی اولاد لڑکیاں ہی کیوں ہوتیں؟ جس طرح کہ مشرکین کا عقیدہ تھا۔ بلکہ وہ اپنی مخلوق میں سے جس کو پسند کرتا' وہ اس کی اولاد ہوتی' نہ کہ وہ جن کو وہ باور کراتے ہیں' لیکن وہ تو اس نقص سے ہی پاک ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(سورۃ الزخرف ۴۳)---۱۵۔ ''اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے بعض بندوں کو اس کا جز ٹھہرا دیا یقیناً انسان کھلم کھلا ناشکرا ہے۔'' O---[جزء بنا دینے سے مراد یہ ہے کہ اللہ کے کسی بندے کو اُس کی اولاد قرار دیا جائے' کیونکہ اولاد لامحالہ باپ کی ہم جنس اور اس کے وجود کا ایک جزء ہوتی ہے' اور کسی شخص کو اللہ کا بیٹا یا بیٹی کہنے کے معنی ہی یہ ہیں کہ اُسے اللہ کی ذات میں شریک کیا جا رہا ہے۔ اِس کے علاوہ کسی مخلوق کو اللہ کا جزء بنانے کی ایک شکل یہ بھی ہے کہ اُسے اُن صفات اور اختیارات کا حامل قرار دیا جائے جو اللہ ہی کے ساتھ مخصوص ہیں' اور اِسی تصور کے تحت اُس سے دُعائیں مانگی جائیں' یا اُس کے آگے عبودیت کے مراسم ادا کیے جائیں' یا اس کی تحریم و تحلیل کو شریعتِ واجب الاتباع ٹھیرا لیا جائے۔ کیونکہ اس صورت میں آدمی اُلوہیت و ربوبیت کو اللہ اور اس کے بندوں کے درمیان بانٹتا ہے اور اس کا ایک جُز بندوں کے حوالے کر دیتا ہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]---۱۶۔ ''کیا اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے بیٹیاں تو خود رکھ لیں اور تمہیں بیٹوں سے نوازا۔'' O---[اس میں ان کی جہالت اور سفاہت کا بیان ہے جو انہوں نے اللہ کے لیے اولاد بھی ٹھہرائی ہوئی ہے جسے یہ خود ناپسند کرتے ہیں۔ حالاں کہ اللہ کی اولاد ہوتی تو کیا ایسا ہی ہوتا کہ خود تو اس کی لڑکیاں ہوتیں اور تمہیں وہ لڑکوں سے نوازتا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]---۱۷۔ ''(حالانکہ) ان میں سے کسی کو جب اس چیز کی خبر دی جائے جس کی مثال اس نے (اللہ) رحمٰن کے لیے بیان کی ہے تو اس کا چہرہ سیاہ پڑ جاتا ہے اور وہ غمگین ہو جاتا ہے۔'' O---۱۸۔ ''کیا (اللہ تعالیٰ کی اولاد لڑکیاں ہیں) جو زیورات میں پلیں اور جھگڑے میں (اپنی بات) واضح نہ کر سکیں؟'' O---۱۹۔ ''اور انہوں نے فرشتوں کو جو رحمٰن کے عبادت گزار ہیں عورتیں قرار دے لیا۔ کیا ان کی پیدائش کے موقع پر یہ موجود تھے؟ ان کی یہ گواہی لکھ لی جائے گی اور ان سے (اس چیز کی) باز پرس کی جائے گی۔'' O---۲۰۔ ''اور کہتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ہم ان کی عبادت نہ کرتے۔ انہیں اس کی کچھ خبر نہیں' یہ تو صرف اٹکل پچو (جھوٹ باتیں) کہتے ہیں۔'' O---[تفسیر کے لیے باب ۱' مضمون مشیت]---۲۱۔ ''کیا ہم نے انہیں اس سے پہلے کوئی (اور) کتاب دی ہے جسے یہ مضبوط تھامے ہوئے ہیں۔'' O---۲۲۔ ''(نہیں نہیں) بلکہ یہ تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک مذہب پر پایا اور ہم انہی کے نقش قدم پر چل کر راہ یافتہ ہیں۔'' O

(سورۃ الطور ۵۲)---۳۹۔ ''کیا اللہ تعالیٰ کی تو سب لڑکیاں ہیں اور تمہارے ہاں لڑکے ہیں؟'' O

(سورۃ النجم ۵۳)---۲۱۔ ''کیا تمہارے لیے لڑکے اور اللہ تعالیٰ کے لیے لڑکیاں ہیں؟'' O---[مشرکین مکہ فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں قرار دیتے تھے' یہ اس کی تردید ہے' جیسا کہ متعدد جگہ یہ مضمون گزر چکا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]---۲۲۔ ''یہ تو اب بڑی بے انصافی کی تقسیم ہے۔'' O---۲۳۔ ''دراصل یہ صرف نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے ان کے رکھ لیے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کی کوئی دلیل نہیں اتاری۔ یہ لوگ تو صرف اٹکل کے اور اپنی نفسانی خواہشوں کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اور یقیناً ان کے رب کی طرف سے ان کے پاس ہدایت آ چکی ہے۔'' O

(سورۃ الجن ۷۲)---۳۔ ''اور بیشک ہمارے رب کی شان بڑی بلند ہے نہ اس نے کسی کو (اپنی) بیوی بنایا ہے نہ بیٹا۔'' O---۴۔ ''اور یہ کہ ہمارا بیوقوف اللہ کے بارے میں خلاف حق باتیں کہا کرتا تھا۔'' O

(سورۃ الاخلاص ۱۱۲)---۱۔ ''(اے حبیب!) فرما دیجئے وہ اللہ ہے یکتا۔'' O---۲۔ ''اللہ صمد ہے۔'' O---۳۔ ''نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ وہ جنا گیا۔'' O---[صرف جاہل اور غیر متمدن اقوام ہی اللہ تعالیٰ کی اولاد تسلیم نہیں کرتی تھیں' بلکہ اس گمراہی میں وہ قومیں بھی بری طرح مبتلا تھیں جو انبیاء و رسل پر ایمان لے آئی تھیں اور جن کے پاس آسمانی کتب موجود تھیں اگر عرب کے جاہل مشرک' فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں کہا کرتے' تو یہودی موسیٰ علیہ السلام کی امت اور تورات کے حامل حضرت عزیر علیہ السلام کو خدا کا فرزند کہتے اور عیسائی یسوع مسیح پسر مریم کو بڑے طمطراق سے اللہ تعالیٰ کا بیٹا کہا کرتے۔ اس آیت نے ان کے ان باطل تصورات کو مٹا کر رکھ دیا۔ فرمایا نہ اس کا کوئی بیٹا ہے اور نہ وہ کسی کا بیٹا ہے۔ یہ تو فانی اور حادث اشیاء کی خصوصیتیں ہیں میرا پروردگار لم یزل' لایزال ہے' فنا و حدوث سے منزہ اور پاک ہے' انسانوں کی طرح وہ بیٹیوں کا محتاج نہیں' ساری مخلوق' چھوٹی اور بڑی' عزیز اور حقیر جسکے سامنے بندگی کا پٹہ گلے میں ڈالے' سر جھکائے کھڑی ہو اس کو کیا ضرورت ہے کہ کسی کو اپنا بیٹا بنائے۔ (از تفسیر ۳ ضیاء القرآن)]---۴۔ ''اور نہ ہی اس کا کوئی ہمسر ہے۔'' O---[کفو کہتے ہیں ہمسر کو جو قدرت' علم' حکمت اور دیگر صفات میں ہم پلہ اور ہم پایہ ہو اس جہان میں ایسی کوئی چیز نہیں جو کسی پہلو' کسی جہت اور کسی انداز سے اللہ تعالیٰ کی ہمسری کا دعویٰ کر سکے۔ سب اس کے بندے ہیں' اس کی مخلوق ہیں' اس کے حضور سجدہ ریز ہیں' اس کے ہر حکم کے سامنے طوعاً یا کرہاً سر تسلیم خم کیے ہوئے ہیں۔ (از تفسیر ضیاء القرآن)] [حدیث قدسی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''انسان مجھے گالی دیتا ہے' یعنی میرے لئے اولاد ثابت کرتا ہے' حالانکہ میں ایک

Marfat.com

ہوں، بے نیاز ہوں، میں نے کسی کو جنا ہے نہ کسی سے پیدا ہوا ہوں اور نہ کوئی میرا ہمسر ہے‘‘۔ (صحیح البخاری تفسیر سورۃ قل ھو اللہ احد) اس سورت میں ان کا بھی رد ہو گیا جو متعدد خداؤں کے قائل ہیں اور جو اللہ کے لئے اولاد ثابت کرتے ہیں اور جو اس کو دوسروں کا شریک گردانتے ہیں اور ان کا بھی جو سرے سے وجود باری تعالیٰ ہی کے قائل نہیں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

اللہ تعالیٰ کی بادشاہت

(**سورۃ الفاتحہ ۱**)---۱۔ ’’سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو رب ہے سب جہانوں کا۔‘‘ O---۲۔ ’’بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے۔‘‘ O---۳۔ ’’مالک روز جزا کا۔‘‘ O---۴۔ ’’تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔‘‘ O

(**سورۃ آل عمران ۳**)---۲۶۔ ’’کہہ دو! اے اللہ، مالک بادشاہی کے! دیتا ہے تو حکومت جسے چاہے اور چھین لیتا ہے حکومت جس سے چاہے اور عزت دیتا ہے تو جسے چاہے اور ذلت دیتا ہے جسے چاہے۔ تیرے ہی ہاتھ میں ہے خیر۔ بیشک تو ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے۔‘‘ O

(**سورۃ المائدۃ ۵**)---۱۷۔ ’’وہ لوگ کفر کرتے ہیں جو کہتے ہیں ’’مسیح ابن مریم ہی اللہ ہے‘‘ کہہ دے۔ کون اللہ تعالیٰ کے سامنے کچھ بھی اختیار رکھتا ہے۔ اگر وہ چاہے کہ مسیح ابن مریم اس کی ماں اور جو بھی زمین میں ہے سب کو ہلاک کر دے اور آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب پر بادشاہت اللہ تعالیٰ کی ہے۔ وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے۔‘‘ O--- (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: تثلیث)

(**سورۃ الانعام ۶**)---۷۳۔ ’’اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو حق پر پیدا کیا ہے، اور جس دن وہ کہے گا ’’ہو جا‘‘ وہ ہو جائے گا۔ اس کا قول حق ہے، اور حکومت اسی کی ہوگی جس دن صور پھونکا جائے گا، وہ غیب اور ظاہر کا جاننے والا ہے، اور وہ دانا اور خبر دار ہے۔‘‘ O

(**سورۃ الحج ۲۲**)---۵۶۔ ’’اس دن صرف اللہ ہی کی بادشاہت ہوگی وہی ان میں فیصلے فرمائے گا۔ ایمان اور نیک عمل والے تو نعمتوں سے بھری جنتوں میں ہوں گے۔‘‘ O---[یعنی دنیا میں تو عارضی طور پر بطور انعام یا بطور امتحان لوگوں کو بھی بادشاہتیں اور اختیار و اقتدار مل جاتا ہے۔ لیکن آخرت میں کسی کے پاس بھی کوئی بادشاہت اور اختیار نہیں ہوگا۔ صرف اللہ کی بادشاہی اور اس کی فرماں روائی ہوگی اسی کا مکمل اختیار اور غلبہ ہوگا۔ ’’بادشاہی اس دن ثابت ہے واسطے رحمٰن کے اور یہ دن کافروں پر سخت بھاری ہوگا‘‘، اللہ تعالیٰ پوچھے گا۔ ’’آج کس کی بادشاہی ہے؟‘‘ پھر خود ہی جواب دے گا ’’ایک اللہ غالب کی‘‘۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(**سورۃ یٰس ۳۶**)---۸۳۔ ’’پس پاک ہے وہ اللہ تعالیٰ جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی بادشاہت ہے اور جس کی طرف تم سب لوٹائے جاؤ گے۔‘‘ O

(**سورۃ الزمر ۳۹**)---۶۔ ’’اس نے تم سب کو ایک ہی جان سے پیدا کیا ہے' پھر اسی سے اس کا جوڑا پیدا کیا اور تمہارے لیے چوپایوں میں سے (آٹھ نر و مادہ) اتارے وہ تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں ایک بناوٹ کے بعد دوسری بناوٹ پر بناتا ہے تین تین اندھیروں میں' یہی اللہ تعالیٰ تمہارا رب ہے اسی کے لیے بادشاہت ہے' اس کے سوا کوئی معبود نہیں' پھر تم کہاں بہک رہے ہو۔‘‘ O (تفسیر کیلئے باب ۳، مضمون: انسانی پیدائش)---۴۴۔ ’’فرما دیجیے! کہ تمام سفارش کا مختار اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ تمام آسمانوں اور زمین کا راج اسی کے لیے ہے تم سب اسی کی طرف پھیرے جاؤ گے۔‘‘ O

(**سورۃ المؤمن ۴۰**)---۱۶۔ ’’جس دن سب لوگ ظاہر ہو جائیں گے' ان کی کوئی چیز اللہ تعالیٰ سے پوشیدہ نہ رہے گی۔ آج کس کی بادشاہی ہے؟ فقط اللہ تعالیٰ واحد و قہار کی۔‘‘ O---[یہ قیامت والے دن اللہ تعالیٰ پوچھے گا' جب سارے انسان اس کے سامنے میدان محشر میں جمع ہوں گے۔ ’’اللہ تعالیٰ زمین کو اپنی مٹھی میں اور آسمان کو اپنے دائیں ہاتھ میں لپیٹ لے گا' اور فرمائے گا میں بادشاہ ہوں' زمین کے بادشاہ کہاں ہیں؟‘‘ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(**سورۃ الزخرف ۴۳**)---۸۴۔ ’’وہی آسمانوں میں معبود ہے اور زمین میں بھی وہی قابل عبادت ہے اور وہ بڑی حکمت والا اور پورے علم والا ہے۔‘‘ O---۸۵۔ ’’اور وہ بہت برکتوں والا ہے جس کے پاس آسمان و زمین اور ان کے درمیان کی بادشاہت ہے' اور قیامت کا علم بھی اسی کے پاس ہے اور اسی کی جانب تم سب لوٹائے جاؤ گے۔‘‘ O

(**سورۃ الجاثیۃ ۴۵**)---۲۶۔ ’’آپ فرما دیجیے! اللہ تعالیٰ ہی تمہیں زندہ کرتا ہے پھر تمہیں مار ڈالتا ہے پھر تمہیں قیامت کے دن جمع کرے گا جس میں کوئی شک نہیں لیکن اکثر لوگ نہیں سمجھتے۔‘‘ O---۲۷۔ ’’اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اللہ تعالیٰ ہی کی ہے اور جس دن قیامت قائم ہوگی اس دن اہل باطل بڑے نقصان میں پڑیں گے۔‘‘ O---۲۸۔ ’’اور آپ دیکھیں گے کہ ہر امت گھٹنوں کے بل گری ہوئی ہوگی۔ ہر گروہ اپنے نامہ اعمال کی طرف بلایا جائے گا' آج تمہیں اپنے کیے کا بدلہ دیا جائے گا۔‘‘ O---۲۹۔ ’’یہ ہے ہماری کتاب جو تمہارے بارے میں سچ سچ بول رہی ہے ہم تمہارے اعمال لکھواتے جاتے

Marfat.com

تھے۔"O---۳۰۔"پس لیکن جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے تو ان کو ان کا رب اپنی رحمت تلے لے لے گا' یہی صریح کامیابی ہے۔"O
---۳۱۔"لیکن جن لوگوں نے کفر کیا تو (میں ان سے کہوں گا) کیا میری آیتیں تمہیں سنائی نہیں جاتی تھیں؟ پھر بھی تم تکبر کرتے رہے اور تم تھے ہی گنہگار لوگ۔"O---۳۴۔"اور کہہ دیا گیا کہ آج ہم تمہیں بھلا دیں گے جیسے کہ تم نے اپنے اس دن سے ملنے کو بھلا دیا تھا تمہارا ٹھکانا جہنم ہے اور تمہارا مددگار کوئی نہیں۔"O

(سورۃ الفتح ۴۸)---۱۴۔"اور زمین اور آسمانوں کی بادشاہت اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے جسے چاہے بخشے اور جسے چاہے عذاب کرے۔ اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔"O

(سورۃ النجم ۵۳)---۲۴۔"کیا ہر شخص جو آرزو کرے اسے میسر ہے؟"O---۲۵۔"اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ ہے یہ جہان اور وہ جہان۔"O---[ایسا نہیں ہوا کرتا کہ انسان جو چاہے وہ ضرور پورا ہو کر رہے۔ کچھ امیدیں بر آتی ہیں اور کچھ پوری نہیں ہوتیں۔ ہر چیز اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ اس دنیا میں جو کچھ ہوا اور جو کچھ ہو رہا ہے اس کے اذن سے ہو رہا ہے اور عالم آخرت میں جو کچھ ہوگا اس کے حکم سے ہوگا۔ دونوں جہانوں کی بادشاہی اسی کے لیے مخصوص ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

(سورۃ الحدید ۵۷)---۲۔"آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اسی کی ہے' وہی زندگی دیتا ہے اور موت بھی اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔"O---۵۔"آسمانوں کی اور زمین کی بادشاہی اسی کی ہے۔ اور تمام کام اسی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں۔"O

(سورۃ التغابن ۶۴)---۱۔"(تمام چیزیں) جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اللہ کی پاکی بیان کرتی ہیں اسی کی سلطنت ہے اور اسی کی تعریف ہے' اور وہ ہر ہر چیز پر قادر ہے۔"O

(سورۃ الملک ۶۷)---۱۔"بہت بابرکت ہے وہ (اللہ) جس کے ہاتھ میں بادشاہی ہے اور جو ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔"O---["اسی کے ہاتھ میں بادشاہی ہے" یعنی ہر طرح کی قدرت اور غلبہ اسی کو حاصل ہے' وہ کائنات میں جس طرح کا تصرف کرے' کوئی اسے روک نہیں سکتا' وہ شاہ کو گدا اور گدا کو شاہ بنا دے' امیر کو غریب' غریب کو امیر کر دے' کوئی اس کی حکمت و مشیت میں دخل نہیں دے سکتا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن)]

اللہ تعالیٰ کی پکڑ

(سورۃ البقرۃ ۲)---۳۵۔"اور ہم نے کہا کہ: اے آدمؑ! رہو تم اور تمہاری بیوی جنت میں اور کھاؤ اس میں بافراغت، جہاں سے چاہو، مگر نہ قریب جانا اس درخت کے ورنہ شمار ہوگا تمہارا ظالموں میں۔"O---۳۶۔"پھر پھسلایا ان دونوں کو شیطان نے اس درخت کی ترغیب دے کر۔ بالآخر نکلوا دیا ان دونوں کو اس (عیش و آرام) سے، تھے وہ جس میں اور ہم نے حکم دیا کہ اتر جاؤ تم سب (یہاں سے) تم ایک دوسرے کے دشمن ہو اور تمہارے لئے ہے زمین میں ٹھکانہ اور گزر بسر کرنا ایک وقت خاص تک۔"O---۳۷۔"پھر سیکھے آدمؑ نے اپنے رب سے کچھ کلمات (اور توبہ کی) تو قبول کر لی اللہ نے توبہ اس کی۔ بیشک وہی تو ہے بڑا معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا۔"O---۲۱۱۔"پوچھ لو، بنی اسرائیل سے کہ کس قدر دی تھیں ہم نے ان کو کھلی نشانیاں اور جو کوئی بدل دے اللہ تعالیٰ کی نعمت کو اس کے بعد کہ آ چکی ہو وہ اس کے پاس تو بیشک اللہ، بہت سخت ہے عذاب دینے میں۔"O---۲۵۸۔"کیا نہیں غور کیا تم نے اس شخص (کے حال) پر جس نے جھگڑا کیا تھا ابراہیمؑ سے اس کے رب کے بارے میں اس بنا پر کہ عطا کر رکھی تھی اس کو اللہ نے سلطنت جب کہا تھا ابراہیمؑ نے میرا رب وہ ہے جو زندگی بخشتا ہے اور مارتا ہے۔ اس نے کہا میں بھی زندگی بخشتا ہوں اور مارتا ہوں۔ ابراہیمؑ نے کہا اچھا! اللہ تعالیٰ تو نکالتا ہے سورج کو مشرق سے ذرا نکال لا تو اس کو مغرب سے، سو مبہوت ہو کر رہ گیا وہ جو کافر تھا اور اللہ نہیں دیا کرتا ہدایت بے انصاف لوگوں کو۔"O

(سورۃ آل عمران ۳)---۱۰۔"یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہرگز نہ بچا سکیں گے ان کو ان کے مال اور نہ ان کی اولادیں اللہ تعالیٰ (کی پکڑ) سے ذرا بھی اور یہی لوگ ہیں ایندھن دوزخ کا۔"O---۱۱۔"(ان کے پھن) آل فرعون اور ان لوگوں کے پھنوں جیسے ہیں جو ان سے پہلے ہو گزرے، جھٹلایا تھا انہوں نے ہماری آیات کو، سو پکڑ لیا ان کو اللہ نے ان کے گناہوں کی پاداش میں، اور (یاد رکھو) اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔"O

(سورۃ المائدۃ ۵)---۲۔"اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے منسوب نشانوں کو بے حرمت نہ کرو نہ حرمت والے مہینے کو نہ قربانی کے جانوروں کو نہ پٹے والے جانوروں کو اور نہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور خوشی کی تلاش میں خانہ کعبہ کا قصد کرنے والوں کو۔ اور جب تم احرام کھول دو تو شکار کر سکتے ہو اور کسی قوم کی دشمنی اس وجہ سے کہ انہوں نے تمہیں خانہ کعبہ سے روکا تھا تمہیں اس بات پر نہ اکسائے کہ زیادتی کرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو کہ اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے۔"O---۹۸۔

Marfat.com

''جان لو کہ اللہ سخت سزا دینے والا ہے اور یہ کہ اللہ بخشنے والا، رحم کرنے والا بھی ہے۔''O

(سورۃ الاعراف ۷)---۸۲۔ ''مگر نہ تھا جواب اس کی قوم کا سوائے اس کے کہ کہا انہوں نے نکال دو ان لوگوں (حضرت لوط علیہ السلام) کو اپنی بستی سے یقیناً یہ ایسے لوگ ہیں جو بہت پاکباز بنتے ہیں۔''O---۸۳۔ ''آخر کار بچا لیا ہم نے اس کو اور اس کے گھر والوں کو سوائے اس کی بیوی کے جو تھی پیچھے رہ جانے والوں میں۔''O---۸۴۔ ''اور برسائی ہم نے ان پر (پتھروں کی) بارش، سو دیکھو! کیا ہوا تھا انجام مجرموں کا۔''O---۱۳۷۔ ''اور وارث بنا دیا ہم نے ان لوگوں کو جو کمزور بنا کر رکھ دیئے گئے تھے اس سرزمین کے مشرق و مغرب کا، وہ سرزمین کہ برکت عطا فرمائی تھی ہم نے اس میں اور پورا ہو گیا وعدہ تیرے رب کا، خیر کا بنی اسرائیل پر، کیونکہ انہوں نے صبر سے کام لیا تھا اور تباہ و برباد کر دیا ہم نے وہ سب کچھ جو بنایا کرتے تھے فرعون اور اس کی قوم کے لوگ اور جو انہوں نے چڑھا رکھا تھا۔''O---۱۸۲۔ ''اور جو لوگ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں انہیں ہم درجہ بدرجہ اسی طرح لے جائیں گے کہ انہیں معلوم ہی نہ ہو گا۔''O---۱۸۳۔ ''مگر میں انہیں مہلت دے رہا ہوں بیشک میرا داؤ پکا ہے۔''O

(سورۃ الانفال ۸)---۵۲۔ ''مثل فرعونیوں کے حال کے اور ان سے اگلوں کے، کہ انہوں نے اللہ کی آیتوں سے کفر کیا پس اللہ نے ان کے گناہوں کے باعث انہیں پکڑ لیا۔ اللہ تعالیٰ یقیناً قوت والا اور سخت عذاب والا ہے۔''O

(سورۃ التوبہ ۹)---۱۱۴۔ ''ابراہیمؑ کا اپنے باپ کے لئے بخشش کی دعا مانگنا صرف اس وعدے کی وجہ سے تھا جو اس نے اس سے کر لیا تھا۔ پھر جب اس پر واضح ہو گیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے تو وہ اس سے بے تعلق ہو گیا۔ ابراہیمؑ بیشک نرم دل اور بردبار تھا۔''O

(سورۃ ھود ۱۱)---۱۰۲۔ ''اور یوں تھی تیرے رب کی پکڑ جب اس بستیوں کو جو ظالم تھیں پکڑا۔ بیشک اس کی پکڑ دردناک اور سخت ہوتی ہے۔''O

(سورۃ الرعد ۱۳)---۳۲۔ ''یقیناً آپ سے پہلے کے پیغمبروں کا مذاق اڑایا گیا تھا اور میں نے بھی کافروں کو ڈھیل دی تھی پھر انہیں پکڑ لیا تھا پس میرا عذاب کیسا رہا۔''O---[حدیث کے لئے ملاحظہ فرمائیں باب نمبر ۱۴، مضمون: تمسخر]

(سورۃ الکھف ۱۸)---۵۸۔ ''تیرا پروردگار بہت ہی بخشش والا اور مہربانی والا ہے وہ ان کے اعمال کی سزا میں پکڑے تو بیشک انہیں جلد ہی عذاب کر دے بلکہ ان کے لیے ایک وعدہ کی گھڑی مقرر ہے جس سے وہ سرکنے کی ہرگز جگہ نہیں پائیں گے۔''O

(سورۃ المؤمن ۴۰)---۵۔ ''قوم نوح نے اور ان کے بعد کے گروہوں نے بھی جھٹلایا تھا۔ اور ہر امت نے اپنے رسول کو گرفتار کر لینے کا ارادہ کیا اور باطل کے ذریعہ کج بحثیاں کیں، تاکہ ان سے حق کو بگاڑ دیں پس میں نے ان کو پکڑ لیا، سو میری طرف سے کیسی سزا ہوئی۔''O

(سورۃ الدخان ۴۴)---۱۶۔ ''جس دن ہم بڑی سخت پکڑ پکڑیں گے، بالیقین ہم بدلہ لینے والے ہیں۔''O

(سورۃ البروج ۸۵)---۱۲۔ ''یقیناً تیرے رب کی پکڑ بڑی سخت ہے۔''O

اللہ تعالیٰ کی پناہ، اعوذ باللہ

(سورۃ البقرہ ۲)---۲۸۴۔ ''اللہ تعالیٰ ہی کا ہے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور جو کچھ ہے زمین میں۔ اور خواہ ظاہر کرو تم جو تمہارے دلوں میں ہے یا چھپاؤ۔ بہرحال حساب لے گا تم سے اس کا اللہ تعالیٰ۔ پھر بخش دے گا جسے چاہے اور سزا دے جسے چاہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون وسوسے]

(سورۃ الاعراف ۷)---۲۰۰۔ ''اور اگر شیطان کی طرف سے تجھے کوئی اکساہٹ آئے تو اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ کہ وہ سننے والا جاننے والا ہے۔''O---۲۰۱۔ ''جو لوگ خدا سے ڈرتے ہیں انہیں جب شیطان سے کوئی وسوسہ پہنچتا ہے تو وہ چونک جاتے ہیں اور پھر ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔''O

(سورۃ النحل ۱۶)---۹۸۔ ''قرآن پڑھنے کے وقت راندے ہوئے شیطان سے اللہ کی پناہ طلب کرو۔''O---[خطاب اگرچہ نبی کریم ﷺ سے ہے لیکن مخاطب ساری امت ہے۔ یعنی تلاوت کے آغاز میں أعوذ باللہ من الشیطن الرجیم پڑھا جائے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(سورۃ المؤمنون ۲۳)---۹۸۔ ''اور اے رب! میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ وہ میرے پاس آ جائیں۔''O---[اسی لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکید فرمائی کہ ہر اہم کام کی ابتدا اللہ کے نام سے کرو یعنی بسم اللہ پڑھ کر۔ کیوں کہ اللہ کی یاد شیطان کو دور کرنے والی چیز ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]---۵۶۔ ''جو لوگ باوجود اپنے پاس کسی سند کے نہ ہونے کے آیات الٰہی میں جھگڑا کرتے ہیں ان کے دلوں میں بجز نری بڑائی کے اور کچھ نہیں وہ اس تک پہنچنے والے ہی نہیں، سو آپ اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کیجئے، بیشک وہی سب کچھ سننے والا ہے اور سب سے زیادہ دیکھنے والا ہے۔''O

Marfat.com

(سورۃ المؤمن ۴۰) ---۵۶۔ ''جولوگ باوجود اپنے پاس کسی سند کے نہ ہونے کے آیات الٰہی میں جھگڑا کرتے ہیں ان کے دلوں میں بجز نری بڑائی کے اور کچھ نہیں وہ اس تک پہنچنے والے ہی نہیں، سو آپ اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کیجئے' بیشک وہی سب کچھ سننے والا ہے اور سب سے زیادہ دیکھنے والا ہے۔'' O (تفسیر کیلئے باب ا، مضمون: احکام الٰہی)

(سورۃ حٰم السجدۃ ۴۱) ---۳۶۔ ''اور اگر شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ آئے تو اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرو۔ یقیناً وہ بہت ہی سننے والا جاننے والا ہے۔'' O

---[شیطان کو سخت تشویش لاحق ہوتی ہے جب وہ دیکھتا ہے کہ حق وباطل کی جنگ میں کمینگی کا مقابلہ شرافت کے ساتھ اور بدی کا مقابلہ نیکی کے ساتھ کیا جا رہا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ کسی طرح ایک ہی مرتبہ سہی، حق کے لیے لڑنے والوں، اور خصوصاً اُن کے سربرآوردہ لوگوں، اور سب سے بڑھ کر اُن کے رہنما سے کوئی ایسی غلطی کرادے جس کی بنا پر عامتہ الناس سے یہ کہا جا سکے کہ دیکھیے صاحب، بُرائی یک طرفہ نہیں ہے، ایک طرف سے اگر گھٹیا حرکتیں کی جا رہی ہیں تو دوسری طرف کے لوگ بھی کچھ بہت اونچے درجے کے انسان نہیں ہیں، فلاں رکیک حرکت تو آخر انہوں نے بھی کی ہے۔ عامتہ الناس میں یہ صلاحیت نہیں ہوتی کہ وہ ٹھیک انصاف کے ساتھ ایک طرف کی زیادتیوں اور دوسری طرف کی جوابی کاروائی کے درمیان موازنہ کر سکیں۔ وہ جب تک یہ دیکھتے رہتے ہیں کہ مخالفین ہر طرح کی ذلیل حرکتیں کر رہے ہیں مگر یہ لوگ شائستگی وشرافت اور نیکی وراستبازی کے راستے سے ذرا نہیں ہٹتے، اُس وقت تک وہ ان کا گہرا اثر قبول کرتے رہتے ہیں۔ لیکن اگر کہیں ان کی طرف سے کوئی بیجا حرکت، یا ان کے مرتبے سے گری ہوئی حرکت سرزد ہو جائے، خواہ وہ کسی بڑی زیادتی کے جواب ہی میں کیوں نہ ہو، تو ان کی نگاہ میں دونوں برابر ہو جاتے ہیں، اور مخالفین کو بھی ایک سخت بات کا جواب ہزار گالیوں سے دینے کا بہانا مل جاتا ہے۔ اسی بنا پر ارشاد ہوا کہ شیطان کے فریب سے چوکنے رہو۔ وہ بڑا دردمند وخیر خواہ بن کر تمہیں اشتعال دلائے گا کہ فلاں زیادتی تو ہرگز برداشت نہ کی جانی چاہیے، اور فلاں بات کا تو منہ توڑ جواب دیا جانا چاہیے، اور اس حملے کے جواب میں تو لڑ جانا چاہیے ورنہ تمہیں بزدل سمجھا جائے گا اور تمہاری ہوا اُکھڑ جائے گی۔ ایسے ہر موقع پر جب تمہیں اپنے اندر اس طرح کا کوئی نامناسب اشتعال محسوس ہو تو خبردار ہو جاؤ کہ یہ شیطان کی اُکساہٹ ہے جو غصہ دلا کر تم سے کوئی غلطی کرانا چاہتا ہے۔ اور خبردار ہو جانے کے بعد اس زعم میں نہ مبتلا ہو جاؤ کہ میں اپنے مزاج پر بڑا قابو رکھتا ہوں، شیطان مجھ سے کوئی غلطی نہیں کرا سکتا۔ یہ اپنی قوتِ فیصلہ اور قوتِ ارادی کا زعم شیطان کا دوسرا اور زیادہ خطرناک فریب ہوگا۔ اس کے بجائے تم کو خدا سے پناہ مانگنی چاہیے، کیونکہ وہی توفیق دے اور حفاظت کرے تو آدمی غلطیوں سے بچ سکتا ہے۔ اس مقام کی بہترین تفسیر وہ واقعہ ہے جو امام احمد نے اپنی مُسند میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی موجودگی میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بے تحاشا گالیاں دینے لگا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خاموشی کے ساتھ اس کی گالیاں سنتے رہے اور نبی کریم ﷺ انہیں دیکھ کر مسکراتے رہے۔ آخرکار جناب صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پیمانۂ صبر لبریز ہو گیا اور انہوں نے بھی جواب میں اسے ایک سخت بات فرما دی۔ اُن کی زبان سے وہ بات نکلتے ہی حضور اکرم ﷺ پر شدید انقباض طاری ہوا جو چہرۂ مبارک پر نمایاں ہونے لگا اور آپ فوراً اُٹھ کر تشریف لے گئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اُٹھ کر آپ کے پیچھے ہو لیے اور راستے میں عرض کیا کہ یہ کیا ماجرا ہے، وہ مجھے گالیاں دیتا رہا اور آپ خاموش مسکراتے رہے، مگر جب میں نے اسے جواب دیا تو آپ ناراض ہو گئے؟ فرمایا ''جب تک تم خاموش تھے، ایک فرشتہ تمہارے ساتھ رہا اور تمہاری طرف سے اس کو جواب دیتا رہا، مگر جب تم بول پڑے تو فرشتے کی جگہ شیطان آ گیا۔ میں شیطان کے ساتھ تو نہیں بیٹھ سکتا تھا''۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(سورۃ الدُّخان ۴۴) ---۱۹۔ ''اور تم اللہ تعالیٰ کے سامنے سرکشی نہ کرو، میں تمہارے پاس کھلی دلیل لانے والا ہوں۔'' O ---۲۰۔ ''اور میں اپنے اور تمہارے رب کی پناہ میں آتا ہوں اس سے کہ تم مجھے سنگسار کر دو۔'' O ---۲۱۔ ''اور اگر تم مجھ پر ایمان نہیں لاتے تو مجھ سے الگ ہی رہو۔'' O (یہ حضرت موسیٰ نے کہا)

(سورۃ الجن ۷۲) ---۲۲۔ ''فرما دیجیے کہ مجھے ہرگز کوئی اللہ سے بچا نہیں سکتا اور میں ہرگز اس کے سوا کوئی جائے پناہ بھی پا نہیں سکتا۔'' O ---[مشرکین مکہ نے ایک دفعہ آ کر کہا کہ آپ اللہ تعالیٰ کی عبادت چھوڑ دیں تو ہم سب آپ کے محافظ بن جائیں گے، کسی دشمن کی مجال نہیں ہوگی کہ آپ کی طرف انگلی بھی اٹھا سکے۔ ان کی اس بے ہودہ پیش کش کو اس طرح ٹھکرانے کا حکم دیا جا رہا ہے کہ اے محبوب! آپ فرما دیجیے کہ اگر میں تمہارا کہنا مان لوں اور اپنے رب کو ناراض کر بیٹھوں تو اس کے غضب سے مجھے کوئی نہیں بچا سکتا، تم چند ہزار نفوس کی کیا حقیقت ہے سارے جہان کے لشکر جمع ہو جائیں تب بھی مجھے نہیں بچا سکتے۔ اور میرے لیے اس کی بارگاہ کے بغیر اور کہیں پناہ نہیں۔ (از تفسیر ضیاء القرآن)]

(سورۃ الفلق ۱۱۳) ---۱۔ ''آپ عرض کیجیے میں پناہ لیتا ہوں صبح کے پروردگار کی۔'' O ---[اس سورت میں ان امور کا ذکر کیا گیا جو انسان کی جسمانی نشوونما اور صحت وعافیت کے لیے خطرناک۔ اس اور دوسری سورت میں ان خطرات کا ذکر کیا گیا جو اس کے ایمان وایقان کو اس سے چھین لینا چاہتے ہیں۔ اس

Marfat.com

سورت کی پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو حکم دیا اور حضور کے واسطے سے ہر غلام بارگاہ رسالت کو حکم دیا کہ میں پناہ لیتا ہوں صبح کے پروردگار کی جس نے رات کی تاریکی کو صبح کے اجالے سے بدل دیا' رات کے سناٹے اور ویرانے کو دن کی رونقوں سے نواز دیا' جس نے رات کی وحشتوں کو دن کی دلچسپیوں میں تبدیل کر دیا' جو نامساعد حالات کو یوں تبدیل کرنے پر قادر ہے' وہ تیری بگڑی بھی بنا سکتا ہے' تیری امیدوں کی دنیا میں جو گھپ اندھیرا ہے اس کی نظر کرم سے وہ بھی کافور ہو سکتا ہے' اس کی بارگاہ بیکس پناہ میں حاضر ہو کر فریاد تو کر' پھر دیکھ کیا ہوتا ہے؟ (از تفسیر ا ضیاء القرآن)]---۲۔''ہر اس چیز کے شر سے جس کو اس نے پیدا کیا۔''O---[میں ہر چیز کی اذیت رسانی اور شرانگیزی سے پناہ مانگتا ہوں کیونکہ ہم نہ تمام چیزوں کو شمار کر سکتے ہیں اور نہ ہر چیز کی مضرتوں کا اندازہ لگا سکتے ہیں' اپنے ناقص علم کے باعث ہم ایک چیز کو اپنے لئے بڑا فائدہ مند خیال کرتے ہیں درحقیقت وہی چیز ہمارے لئے مضر اور تکلیف دہ ثابت ہوتی ہے اس لئے تفصیلات کو رہنے دو اور یہ عرض کرو کہ جس چیز کا تو خالق ہے اس میں مضرت اور تکلیف کا میرے لئے جو پہلو ہے جسے تو خوب جانتا ہے اور جس کے دور کرنے پر تو قادر ہے' میں تجھ سے ہی اس کی پناہ مانگتا ہوں۔ (از تفسیر ۲ ضیاء القرآن)]---۳۔''اور (خصوصاً) رات کی تاریکی کے شر سے جب وہ چھا جائے۔''O---[رات کی تاریکی کی شدت کا ذکر ہو رہا ہے کہ جب اس کی ظلمت کائنات کی ہر چیز کو اپنے دامن میں لپیٹ لے' ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا پھیل جائے۔ یہ منظر بذات خود بڑا دہشت ناک اور کرب انگیز ہوتا ہے نیز رات کی تاریکی سے فائدہ اٹھا کر چور' چوری کرتا ہے' قاتل' خونریزی کرتا ہے' آبروئیں اور عصمتیں اسی کی اوٹ میں لوٹی جاتی ہیں' شرانگیز قوتیں ہر قسم کی مزاحمت سے بے خوف ہو کر شرانگیزی کی حد کر دیتی ہیں اور جس کو لوٹنا ہوتا ہے وہ خود خواب غفلت میں بے سدھ پڑا ہوتا ہے دشمن بے خبری میں اس کو اپنے نرغے میں لے لیتا ہے' اسے اتنی فرصت بھی نہیں ملتی کہ وہ مدد کے لئے اپنے کسی دوست کو پکار سکے۔ اس لئے رات کی تاریکی کے شر سے بالخصوص پناہ مانگنے کی تلقین کی جا رہی ہے۔ (از تفسیر ۳ ضیاء القرآن)]---۴۔''اور ان کے شر سے جو پھونکے مارتی ہیں گرہوں میں۔''O---[جادوگر' جب جادو کرتے ہیں' تو وہ منتر اور طلسم پڑھ کر ایک دھاگے میں گرہ ڈالتے ہیں اور اس پر پھونک مارتے ہیں' جس طرح پاک کلام کے پاکیزہ اثرات ہوتے ہیں اسی طرح ابلیسی منتروں اور شیطانی طلسموں کے تکلیف دہ نتائج ہوتے ہیں سحر سے کوئی چیز کی حقیقت بدلتی ہے یا نہیں؟ یہ ایک الگ موضوع ہے' لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ اس سے انسان نفسیاتی طور پر ضرور متاثر ہوتا ہے ہاروت و ماروت کے واقعہ میں بھی یہ بتایا گیا ہے کہ شیاطین لوگوں کی باہمی محبت و پیار' نفرت و عداوت سے بدل جاتی۔ ساحران فرعون کے متعلق بھی قرآن کریم میں مذکور ہے کہ جب انہوں نے اپنے منتر پڑھ کر رسیوں پر پھونک ماری تو ہزارہا لوگ جو وہاں دربار میں موجود تھے' ان سب کو یہی نظر آیا کہ وہ رسیاں سانپ بن گئی ہیں اور سانپ کی طرح لہرا رہی ہیں۔ کسی کو کیا خبر کہ کوئی خبث الفطرت انسان اس کے لئے کیسا کیسا جادو کر رہا ہے اور چند ٹکوں کے عوض کس طرح اس کے درپے آزار ہے' اس لئے اس چیز کو بھی خصوصیت کے ساتھ ذکر کیا کہ الٰہی جو بدکیش مجھے دکھ پہنچانے' میرے گھر کا سکون برباد کرنے' میری صحت کو بگاڑنے کے لئے ان ذلیل حرکتوں میں لگے ہوئے ہیں' میں خود ان کے شر سے اپنی حفاظت نہیں کر سکتا۔ اے میرے مولا! اے میرے نگہبان! مجھے اپنی پناہ میں لے لے اور ان کے شر سے مجھے بچا لے۔ (از تفسیر ۴ ضیاء القرآن)]---۵۔''اور (میں پناہ مانگتا ہوں) حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرنے۔''O---[یہ جذبہ انسان کی کمینگی اور خست طبع پر دلالت کرتا ہے' لیکن بات یہاں تک محدود نہیں رہتی' بسا اوقات یہ بڑے بڑے جور و ستم کا سبب بن جاتی ہے جو انسان حسد کی آگ میں جل رہا ہوتا ہے' وہ ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھا نہیں رہتا بلکہ ایسی تدبیریں سوچتا ہے' ایسی سازشیں کرتا ہے' اس قسم کے گٹھ جوڑ کرتا ہے جس سے وہ اپنی ناپاک آرزو کو پورا کر سکے۔ اس سے ایسی ایسی مذموم حرکتیں سرزد ہوتی ہیں جو شرف انسانی سے کوئی مناسبت نہیں رکھتیں قابیل نے ہابیل کو حسد کی وجہ سے ہی قتل کیا تھا ابوجہل اور دیگر اکابر قریش یہ جانتے ہوئے بھی کہ حضور سچے نبی ہیں' محض حسد کی وجہ سے دین اسلام کو قبول نہیں کرتے تھے۔ جس انسان پر اللہ تعالیٰ کا کوئی خصوصی کرم ہوتا ہے اس کے بدخواہ اکثر پیدا ہو جاتے ہیں' وہ ان کی عزت کرتا ہے' ان کی دلجوئی کرتا ہے' جہاں تک بن پڑے ان کی خدمت سے بھی گریز نہیں کرتا' اس کے باوجود حاسدوں کے سینوں میں حسد کی آگ بھڑکتی رہتی ہے وہ بلاوجہ جلتے رہتے ہیں' انسان نہ تو خود ہر حاسد کو پہچان سکتا ہے اور نہ حاسدوں کے منصوبوں سے آگاہ ہو سکتا ہے اور اگر آگاہ ہو بھی جائے تو بسا اوقات ان کا تدارک کرنے سے قاصر ہوتا ہے اس لئے حکم دیا جا رہا ہے کہ تم اپنے رب کریم کے دامن عاطفت میں پناہ لو' بے شک اس حاسدوں کی شرانگیزیوں سے وہی بچ سکتا ہے جسے اس کی پناہ حاصل ہو جائے۔ الٰہی! تیرا یہ زار و ناتواں' ضعیف و نحیف بندہ تیرے دامن لطیف و کرم میں پناہ طلب کرتا ہے تیری پناہ کے بغیر اس کا کوئی ٹھکانا نہیں۔ (از تفسیر ۵ ضیاء القرآن)]

(سورۃ الناس ۱۱۴)---۱۔''(اے حبیب!) عرض کیجئے میں پناہ لیتا ہوں سب انسانوں کے پروردگار کی۔''O---[رب (پروردگار) کا مطلب ہے جو ابتدا سے ہی' جب کہ انسان ابھی ماں کے پیٹ میں ہی ہوتا ہے' اس کے تدبیر و اصلاح کرتا ہے' حتیٰ کہ وہ بالغ عاقل ہو جاتا ہے' پھر وہ یہ تدبیر چند مخصوص افراد کے لئے نہیں' بلکہ تمام انسانوں کے لئے کرتا ہے اور تمام انسانوں کے لئے ہی نہیں' بلکہ اپنی تمام مخلوقات کے لئے کرتا ہے' یہاں صرف انسانوں کا ذکر انسان کے اس شرف و فضل کے اظہار کے لئے ہے جو تمام مخلوقات پر اس کو حاصل ہے۔ (از تفسیر ا شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۲۔''سب انسانوں کے بادشاہ

Marfat.com

کی۔ ''O ---[جوذات' تمام انسانوں کی پرورش اور نگہداشت کرنے والی ہے' وہی اس لائق ہے کہ کائنات کی حکمرانی اور بادشاہی بھی اس کے پاس ہو۔(از تفسیر ۳ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۳۔ ''سب انسانوں کے معبود کی۔'' O ---[اور جو تمام کائنات کا پروردگار ہو' پوری کائنات پر اسی کی بادشاہی ہو' وہی ذات اس بات کی مستحق ہے کہ اس کی عبادت کی جائے اور وہی تمام لوگوں کا معبود ہو' چنانچہ میں اسی عظیم و برتر ہستی کی پناہ حاصل کرتا ہوں۔(از تفسیر ۴ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۴۔ ''بار بار وسوسہ ڈالنے والے' بار بار پسپا ہونے والے کے شر سے۔'' O ---[وسوسہ' مخفی آواز کو کہتے ہیں۔شیطان بھی نہایت غیر محسوس طریقوں سے انسان کے دل میں بری باتیں ڈال دیتا ہے' اسی کو وسوسہ کہا جاتا ہے' الْخَنَّاسِ (کھسک جانے والا) یہ شیطان کی صفت ہے۔جب اللہ کا ذکر کیا جائے تو یہ کھسک جاتا ہے اور اللہ کی یاد سے غفلت برتی جائے تو دل پر چھا جاتا ہے۔(از تفسیر ۵ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۵۔ ''جو وسوسہ ڈالتا رہتا ہے لوگوں کے دلوں میں۔'' O ---[یہ وسوسہ ڈالنے والوں کی دو قسمیں ہیں' شیاطین الجن کو تو اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو گمراہ کرنے کی قدرت دی ہے' علاوہ ازیں ہر انسان کے ساتھ ایک شیطان اس کا ساتھی ہوتا ہے جو اس کو گمراہ کرتا رہتا ہے۔چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات فرمائی تو صحابہؓ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! کیا وہ آپ کے ساتھ بھی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا' ہاں! میرے ساتھ بھی ہے' لیکن اللہ نے اس پر میری مدد فرمائی ہے' اور وہ میرا مطیع ہو گیا ہے۔مجھے خیر کے علاوہ کسی بات کا حکم نہیں دیتا (صحیح مسلم' کتاب صفۃ القیامۃ' باب تحریش الشیطن وبعثہ سرایاہ لفتنۃ الناس......) اسی طرح حدیث میں آتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف فرماتھے کہ آپ ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت صفیہؓ آپ ﷺ سے ملنے کے لئے آئیں۔رات کا وقت تھا' آپ ﷺ انہیں چھوڑنے کے لئے ان کے ساتھ گئے۔راستے میں دو انصاری صحابی وہاں سے گزرے' تو آپ ﷺ نے انہیں بلا کر فرمایا کہ یہ میری اہلیہ' صفیہ بنت حیی ہیں' انہوں نے عرض کیا' یا رسول اللہ! آپ کی بابت ہمیں کیا بدگمانی ہو سکتی تھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا یہ تو ٹھیک ہے' لیکن شیطان انسان کی رگوں میں خون کی طرح دوڑتا ہے' مجھے خطرہ محسوس ہوا کہ کہیں وہ تمہارے دلوں میں کچھ شبہ نہ ڈال دے۔(صحیح بخاری' کتاب الاحکام' والشھادۃ تکون عندالحاکم فی ولایۃ القضاء) دوسرے شیطان' انسانوں میں سے ہوتے ہیں جو ناصح' مشفق کے روپ میں انسانوں کی گمراہی کی ترغیب دیتے ہیں' بعض کہتے ہیں کہ شیطان جن کو گمراہ کرتا ہے یہ ان کی دو قسمیں ہیں' یعنی شیطان انسانوں کو بھی گمراہ کرتا ہے اور جنات کو بھی۔صرف انسانوں کا ذکر تغلیب کے طور پر ہے' ورنہ جنات بھی شیطان کے وسوسوں سے گمراہ ہونے والوں میں شامل ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ جنوں پر بھی قرآن میں ''رجال'' کا لفظ بولا گیا ہے۔(سورۃ الجن' ۶) اس لئے وہ بھی ناس کا مصداق ہیں۔(از تفسیر ۱ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

اللہ تعالیٰ کی تدبیریں

(سورۃ آل عمران ۳)---۵۴۔ ''اور کافروں نے مکر کیا اور اللہ تعالیٰ نے بھی (مکر) خفیہ تدبیر کی اور اللہ تعالیٰ سب خفیہ تدبیر کرنے والوں سے بہتر ہے۔'' O [حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں شام کا علاقہ رومیوں کے زیر نگیں تھا' یہاں ان کی طرف سے جو حکمران مقرر تھا' وہ کافر تھا۔یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خلاف اس حکمران کے کان بھر دیئے کہ یہ نعوذ باللہ بغیر باپ کے اور فسادی ہے وغیرہ وغیرہ۔حکمران نے ان کے مطالبے پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی دینے کا فیصلہ کر لیا۔لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بحفاظت آسمان پر اٹھا لیا اور ان کی جگہ ان کے ہم شکل ایک آدمی کو انہوں نے سولی دے دی' اور سمجھتے رہے کہ ہم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی دی ہے مکر عربی زبان میں لطیف اور خفیہ تدبیر کو کہتے ہیں اور اس معنی میں یہاں اللہ تعالیٰ کو خیر الماکرین کہا گیا ہے گویا یہ مکر سیئی (برا) بھی ہو سکتا ہے' اگر غلط مقصد کے لیے ہو اور خیر (اچھا) بھی ہو سکتا ہے اگر اچھے مقصد کیلئے ہو۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(سورۃ الانفال ۸)---۳۰۔ ''اور اس واقعہ کا بھی ذکر کیجئے! جب کہ کافر لوگ آپ کی نسبت تدبیر سوچ رہے تھے کہ آپ کو قید کر لیں' یا آپ کو قتل کر ڈالیں یا آپ کو خارج وطن کر دیں اور وہ اپنی تدبیریں کر رہے تھے اور اللہ اپنی تدبیر کر رہا تھا اور سب سے زیادہ مستحکم تدبیر والا اللہ ہے۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۱۴' مضمون: انبیاء و رسل کے معجزات)

اللہ تعالیٰ کی تخلیق

(سورۃ لقمان ۳۱)---۱۰۔ ''اسی نے آسمانوں کو بغیر ستون کے پیدا کیا ہے تم انہیں دیکھ رہے ہو اور اس نے زمین میں پہاڑوں کو ڈال دیا تا کہ وہ تمہیں جنبش نہ دے سکے اور ہر طرح کے جاندار زمین میں پھیلا دیئے۔اور ہم نے آسمان سے پانی برسا کر زمین میں ہر قسم کے نفیس جوڑے اگا دیئے۔'' O ---۱۱۔ ''یہ ہے

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کی مخلوق اب تم مجھے اس کے سوا دوسرے کسی کی کوئی مخلوق تو دکھاؤ۔ (کچھ نہیں) بلکہ یہ ظالم کھلی گمراہی میں ہیں۔'' O
(سورۃ ص ۳۸)---۲۷۔ ''اور ہم نے آسمان وزمین اوران کے درمیان کی چیزوں کو ناحق پیدا نہیں کیا' یہ گمان تو کافروں کا ہے سو کافروں کے لیے خرابی ہے آگ کی۔'' O---[بلکہ ایک خاص مقصد کے لیے پیدا کیا ہے اور وہ یہ کہ میرے بندے میری عبادت کریں' جو ایسا کرے گا' میں اسے بہترین جزا سے نوازوں گا اور جو میری عبادت واطاعت سے سرتابی کرے گا' اس کے لیے جہنم کا عذاب ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

اللہ تعالیٰ کی خرید

(سورۃ النساء ۴)---۷۴۔ ''پس جو لوگ دُنیا کی زندگی کو آخرت کے بدلے بیچ چکے ہیں، انہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا چاہیے' اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے شہادت پالے یا غالب آجائے' یقیناً ہم اسے بہت بڑا ثواب عنایت فرمائیں گے۔'' O
(سورۃ التوبہ ۹)---۱۱۱۔ ''اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے مال خرید لئے ہیں کہ بدلے میں انہیں جنت ملے- وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جنگ کرتے ہیں- پھر قتل کرتے ہیں اور قتل کئے جاتے ہیں- یہ سچا وعدہ تورات، انجیل اور قرآن کے مطابق اس کے ذمے ہے اور کون اللہ تعالیٰ سے زیادہ اپنے وعدے کو پورا کرنے والا ہے- سو اپنے سودے پر جو تم نے اس سے کیا ہے خوشیاں مناؤ اور یہی بڑی کامیابی ہے۔'' O---[اس سے زیادہ سودمند تجارت اور عظیم الشان کامیابی کیا ہوگی کہ ہماری حقیر سی جانوں اور فانی اموال کا خداوند قدوس خریدار بنا- ہماری جان ومال جو فی الحقیقت اسی کی مملوک ومخلوق ہے محض ادنیٰ ملابست سے ہماری طرف نسبت کر کے ''مبیع'' قرار دیا جو ''عقد بیع'' میں مقصود بالذات ہوتی ہے- اور جنت جیسے اعلیٰ ترین مقام کو ان کا ''ثمن'' بتلایا جو مبیع تک پہنچنے کا وسیلہ ہے- حدیث میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ''جنت'' میں وہ نعمتیں ہوں گی جن کو نہ آنکھوں نے دیکھا نہ کانوں نے سنا اور نہ کسی بشر کے قلب پر ان کی کیفیات کا خطور ہوا- اب خیال کرو کہ جان ومال جو برائے نام ہمارے کہلاتے ہیں انہیں جنت کا ثمن نہیں بنایا نہ یہ کہا کہ حق تعالیٰ ''بائع'' اور ہم مشتری ہوتے، تلطف ونوازش کی حد ہوگئی کہ اس ذرا سی چیز کے (حالانکہ وہ بھی فی الحقیقت اسی کی ہے) معاوضہ میں جنت جیسی لازوال اور قیمتی چیز کو ہمارے لئے مخصوص کر دیا، جیسا کہ ''بالجنۃ'' کی جگہ ''بانّ لهُمُ الجنّۃ'' فرمانے سے ظاہر ہوتا ہے- پھر یہ نہیں کہ ہمارے جان ومال خرید لئے گئے تو فوراً ہمارے قبضہ سے نکال لئے جائیں صرف اس قدر مطلوب ہے کہ جب موقع پیش آئے جان ومال خدا کے راستہ میں پیش کرنے کے لئے تیار رہیں- دینے سے بخل نہ کریں خواہ وہ لیں یا نہ لیں- اسی کے پاس چھوڑے رکھیں- اسی لئے فرمایا ''یقاتلون فی سبیل اللہ فیقتلون ویقتلون'' یعنی مقصود خدا کی راہ میں جان ومال حاضر کر دینا ہے، بعدہ ماریں یا مارے جائیں- دونوں صورتوں میں عقد بیع پورا ہو گیا اور یقینی طور پر ثمن کے مستحق ٹھہر گئے- ممکن ہے کسی کو وسوسہ گزرتا کہ معاملہ تو بیشک بہت سودمند اور فائدہ بخش ہے لیکن ثمن نقد نہیں ملتا- اس کا جواب دیا- یعنی ''زرِ ثمن کے مارے جانے کا کوئی خطرہ نہیں- خدائے تعالیٰ نے بہت تاکید واہتمام سے پختہ دستاویز لکھ دی ہے جس کا خلاف ناممکن ہے- کیا خدا سے بڑھ کر صادق القول، راستباز اور وعدہ کا پکا کوئی دوسرا ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں- لہٰذا اس کا ادھار بھی دوسروں کے نقد سے ہزاروں درجہ پختہ اور بہتر ہوگا پھر مومنین کے لئے خوش ہونے اور اپنی قسمت پر ناز ان ہونے کا اس سے بہتر کون سا موقع ہوگا کہ خود رب العزت ان کا خریدار بنے اور اس شان سے بنے- سچ فرمایا عبداللہ بن رواحہ نے کہ یہ وہ بیع ہے جس کے بعد اقالت کی کوئی صورت ہم باقی رکھنا نہیں چاہتے- حق تعالیٰ اپنے فضل سے ہم ناتوانوں کو ان مومنین کے زمرہ میں محشور فرمائے- آمین- (از تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانیؒ)]---[راہِ خدا میں جان ومال خرچ کر کے جنت پانے والے ایمان داروں کی ایک تمثیل ہے جس سے کمال لطف وکرم کا اظہار ہوتا ہے کہ پروردگارِ عالم نے انہیں جنت عطا فرمانا ان کے جان ومال کا عوض قرار دیا اور اپنے آپ کو خریدار فرمایا یہ کمال عزت افزائی ہے کہ وہ ہمارا خریدار بنے اور ہم سے خریدے کس چیز کو جو نہ ہماری بنائی ہوئی نہ ہماری پیدا کی ہوئی- جان ہے تو اس کی پیدا کی ہوئی، مال ہے تو اس کا عطا فرمایا ہوا- (تفسیر کنز الایمان مولانا احمد رضا خان بریلوی)]---[یہاں ایمان کے اس معاملے کو جو خدا اور بندے کے درمیان ہوتا ہے بیع سے تعبیر کیا گیا ہے- اس کے معنی یہ ہیں کہ ایمان دراصل ایک معاہدہ ہے جس کی رو سے بندہ اپنا نفس اور اپنا مال خدا کے ہاتھ فروخت کر دیتا ہے اور اس کے معاوضہ میں خدا کی طرف سے اس وعدے کو قبول کر لیتا ہے کہ مرنے کے بعد دوسری زندگی میں وہ اسے جنت عطا کرے گا- (از ترجمہ قرآن حواشی مولانا مودودیؒ)]، [یہ اللہ تعالیٰ کے ایک خاص فضل وکرم کا بیان ہے کہ اس نے مومنوں کو، ان کے جان ومال کے عوض، جو انہوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیے، جنت عطا فرما دی، جب کہ یہ جان ومال بھی اسی کا عطیہ ہے- پھر قیمت اور معاوضہ بھی جو عطا کیا یعنی جنت- وہ نہایت ہی بیش قیمت ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن)۔ یہ مسلمانوں کو کہا جا رہا ہے لیکن یہ خوشی اسی وقت منائی جا سکتی ہے جب مسلمان کو بھی یہ سودا منظور ہو یعنی اللہ کی راہ میں جان ومال کی قربانی سے انہیں دریغ نہ ہو۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]---۱۱۲۔ ''وہ توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، حمد کرنے والے،

Marfat.com

سفر کرنے والے (روزہ دار یا مہاجر) رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، پسندیدہ باتوں کی تلقین کرنے والے، ناپسندیدہ باتوں سے منع کرنے والے اور اللہ تعالیٰ کی حدوں کی حفاظت کرنے والے ہیں اور تو ان مومنوں کو خوشخبری دے۔" O---[مطلب یہ ہے کہ مومن کامل وہ ہے جو قول وعمل میں اسلام کی تعلیمات کا عمدہ نمونہ ہو اور ان چیزوں سے بچنے والا ہو جن سے اللہ نے اسے روک دیا ہے اور یوں اللہ کی حدوں کو پامال نہیں بلکہ ان کی حفاظت کرنے والا ہو۔ ایسے ہی کامل مومن خوشخبری کے مستحق ہیں۔ یہ وہی بات ہے جسے قرآن میں (امنوا وعملوا الصلحت) کے الفاظ میں بار بار بیان کیا گیا ہے۔ یہاں اعمال صالحہ کی قدرے تفصیل بیان کردی گئی ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(**سورۃ الطور ۵۲**) ---۲۱۔ "اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد نے بھی ایمان میں ان کی پیروی کی ہم ان کی اولاد کو ان تک پہنچا دیں گے اور ان کے عمل سے ہم کچھ کم نہ کریں گے ہر شخص اپنے اپنے اعمال کا گروی ہے۔" O---[یہاں "رہن" کا استعارہ بہت معنی خیز ہے۔ ایک شخص اگر کسی سے کچھ قرض لے اور قرض دینے والا اپنے حق کی ادائیگی کے لیے ضمانت کے طور پر اس کی کوئی چیز اپنے پاس رہن رکھ لے تو جب تک وہ قرض ادا نہ کردے اس وقت تک فکِ رہن نہیں ہو سکتا، اور اگر مدت مقررہ گزر جانے پر بھی وہ فکِ رہن نہ کرائے تو شئے مرہونہ ضبط ہو جاتی ہے۔ انسان اور خدا کے درمیان معاملہ کی نوعیت کو یہاں اسی صورتِ معاملہ سے تشبیہ دی گئی ہے۔ خدا نے انسان کو جو سروسامان، جو طاقتیں اور صلاحیتیں اور جو اختیارات دنیا میں عطا کیے ہیں وہ گویا ایک قرض ہے جو مالک نے اپنے بندے کو دیا ہے، اور اس قرض کی ضمانت کے طور پر بندے کا نفس خدا کے پاس رہن ہے۔ بندہ اس سروسامان اور ان قوتوں اور اختیارات کو صحیح طریقے سے استعمال کر کے اگر وہ نیکیاں کمائے جن سے یہ قرض ادا ہو سکتا ہو تو وہ شئے مرہونہ، یعنی اپنے نفس کو چھڑا لے گا، ورنہ اسے ضبط کر لیا جائے گا۔ پچھلی آیت کے معاً بعد یہ بات اس لیے ارشاد فرمائی گئی ہے کہ مومنین صالحین خواہ بجائے خود کتنے ہی بڑے مرتبے کے لوگ ہوں، ان کی اولاد کا فکِ رہن اس کے بغیر نہیں ہو سکتا کہ وہ خود اپنے کسب سے اپنے نفس کو چھڑائے۔ باپ دادا کی کمائی اولاد کو نہیں چھڑا سکتی۔ البتہ اولاد اگر کسی درجے کے بھی ایمان اور اتباعِ صالحین سے اپنے آپ کو چھڑا لے جائے تو پھر یہ اللہ کا فضل اور اس کا کرم ہے کہ جنت میں وہ اس کو نیچے کے مرتبوں سے اٹھا کر اونچے مراتب میں باپ دادا کے ساتھ لے جا کر ملا دے۔ باپ دادا کی نیکیوں کا یہ فائدہ تو اولاد کو مل سکتا ہے، لیکن اگر وہ اپنے کسب سے اپنے آپ کو دوزخ کا مستحق بنا لے تو یہ کسی طرح ممکن نہیں ہے کہ باپ دادا کی خاطر اسے جنت میں پہنچا دیا جائے۔ اس کے ساتھ یہ بات بھی اس آیت سے نکلتی ہے کہ کم درجے کی نیک اولاد کا بڑے درجے کے نیک آباء سے لے جا کر ملا دیا جانا دراصل اُس اولاد کے کسب کا نتیجہ نہیں ہے بلکہ اُن آباء کے کسب کا نتیجہ ہے۔ وہ اپنے عمل سے اِس فضل کے مستحق ہوں گے کہ ان کے دل خوش کرنے کے لیے ان کی اولاد کو ان سے ملایا جائے۔ اسی وجہ سے اللہ اُن کے درجے گھٹا کر انہیں اولاد کے پاس نہیں لے جائے گا بلکہ اولاد کے درجے بڑھا کر اُن کے پاس لے جائے گا، تاکہ اُن پر خدا کی نعمتوں کے اتمام میں یہ کسر باقی نہ رہ جائے کہ اپنی اولاد سے دُوری ان کے لیے باعثِ اذیت ہو۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(**سورۃ الصف ۶۱**) ---۱۰۔ "اے ایمان والو! کیا میں تمہیں وہ تجارت بتلا دوں جو تمہیں دردناک عذاب سے بچا لے؟ O[تجارت وہ چیز ہے جس میں آدمی اپنا مال، وقت، محنت اور ذہانت و قابلیت اس لیے کھپاتا ہے کہ اس سے نفع حاصل ہو۔ اسی رعایت سے یہاں ایمان اور جہاد فی سبیل اللہ کو تجارت کہا گیا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اس راہ میں اپنا سب کچھ کھپاؤ گے تو وہ نفع تمہیں حاصل ہوگا۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)] ---۱۱۔ "اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جانوں سے جہاد کرو۔ یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم میں علم ہو۔" O---۱۲۔ "اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف فرما دے گا اور تمہیں ان جنتوں میں پہنچائے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور صاف ستھرے گھروں میں جو جنتِ عدن میں ہوں گے یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔" O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: معیشت تجارت)

اللہ کی راہ سے روکنا

(**سورۃ محمد ۴۷**) ---۱۔ "جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکا اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال برباد کردیئے۔" O---[جو خود اللہ کے راستے پر آنے سے باز رہے، اور یہ بھی کہ انہوں نے دوسروں کو اس راہ پر آنے سے روکا۔ دوسروں کو خدا کی راہ سے روکنے کی بہت سی صورتیں ہیں۔ اس کی ایک صورت یہ ہے کہ آدمی زبردستی کسی کو ایمان لانے سے روک دے۔ دوسری صورت یہ کہ وہ ایمان لانے والوں پر ایسا ظلم و ستم ڈھائے کہ اُن کے لیے ایمان پر قائم رہنا اور دوسروں کے لیے ایسے خوفناک حالات میں ایمان لانا مشکل ہو جائے۔ تیسری صورت یہ کہ وہ مختلف طریقوں سے دین اور اہلِ دین کے خلاف لوگوں کو ورغلائے اور ایسے وسوسے دلوں میں ڈالے جن سے لوگ اس دین سے بدگمان ہو جائیں۔ اس کے علاوہ ہر کافر اس معنی میں خدا کی راہ سے روکنے والا ہے کہ وہ

Marfat.com

اپنی اولاد کو کفر کے طریقے پر پرورش کرتا ہے اور پھر اس کی آئندہ نسل کے لیے دینِ آبائی کو چھوڑ کر اسلام قبول کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اسی طرح ہر کافر معاشرہ خدا کے راستے میں ایک سنگِ گراں ہے، کیونکہ وہ اپنی تعلیم و تربیت سے، اپنے اجتماعی نظام اور رسم و رواج سے، اور اپنے تعصبات سے دینِ حق کے پھیلنے میں شدید رکاوٹیں ڈالتا ہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]---۳۲۔ ''یقیناً جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے لوگوں کو روکا اور رسول کی مخالفت کی اس کے بعد کہ ان کے لیے ہدایت ظاہر ہو چکی یہ ہرگز ہرگز اللہ تعالیٰ کا کچھ نقصان نہ کریں گے۔ عنقریب ان کے اعمال وہ غارت کر دے گا۔'' O---۳۴۔ ''جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے اوروں کو روکا پھر کفر کی حالت میں ہی مر گئے (یقین کر لو) کہ اللہ تعالیٰ انہیں ہرگز نہ بخشے گا۔'' O

(**سورۃ المنٰفقون** ۶۳)---۲۔ ''انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے پس اللہ کی راہ سے رک گئے بیشک برا ہے وہ کام جو یہ کر رہے ہیں۔'' O

اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہو

(**سورۃ الزُّمر** ۳۹)---۵۳۔ ''(میری جانب سے) فرما دیجئے کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے تم اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ، بالیقین اللہ تعالیٰ سارے گناہوں کو بخش دیتا ہے، واقعی وہ بڑی بخشش بڑی رحمت والا ہے۔'' O---[اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی مغفرت کی وسعت کا بیان ہے۔ اسراف کے معنی ہیں گناہوں کی کثرت اور اس میں افراط۔ ''اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہو'' کا مطلب ہے کہ ایمان لانے سے قبل یا توبہ و استغفار کا احساس پیدا ہونے سے پہلے کتنے بھی گناہ کیے ہوں، انسان یہ نہ سمجھے کہ میں تو بہت زیادہ گناہ گار ہوں، مجھے اللہ تعالیٰ کیونکر معاف کرے گا؟ بلکہ سچے دل سے اگر ایمان قبول کر لے گا یا توبۃ النصوح کر لے گا تو اللہ تعالیٰ تمام گناہ معاف فرما دے گا۔ شانِ نزول کی روایت سے بھی یہی مفہوم ثابت ہوتا ہے۔ کچھ کافر و مشرک تھے جنہوں نے کثرت سے قتل اور زنا کاری کا ارتکاب کیا تھا، یہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ آپ ﷺ کی دعوت، صحیح ہے لیکن ہم لوگ بہت زیادہ خطا کار ہیں، اگر ہم ایمان لے آئیں تو کیا وہ سب معاف ہو جائیں گے؟ جس پر اس آیت کا نزول ہوا۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت و مغفرت کی امید پر خوب گناہ کیے جاؤ، اس کے احکام و فرائض کی مطلق پروا نہ کرو اور اس کے حدود اور ضابطوں کو بے دردی سے پامال کرو۔ اس طرح اس کے غضب و انتقام کو دعوت دے کر اس کی رحمت و مغفرت کی امید رکھنا نہایت نادانش مندی اور خام خیالی ہے۔ یہ تخمِ حنظل بو کر ثمرات و فواکہ کی امید رکھنے کے مترادف ہے۔ ایسے لوگوں کو یہ یاد رکھنا چاہیے کہ وہ جہاں اپنے بندوں کے لیے غفور رحیم ہے وہاں وہ نافرمانوں کے لیے عزیز ذوانتقام بھی ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں متعدد جگہ ان دونوں پہلوؤں کو ساتھ ساتھ بیان کیا گیا، غالباً یہی وجہ ہے کہ یہاں آیت کا آغاز یا عبادی (میرے بندوں) سے فرمایا، جس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ جو ایمان لا کر یا سچی توبہ کر کے صحیح معنوں میں اس کا بندہ بن جائے گا، اس کے گناہ اگر سمندر کے جھاگ کے برابر بھی ہوں گے تو وہ معاف فرما دے گا، وہ اپنے بندوں کے لیے یقیناً غفور و رحیم ہے۔ جیسے حدیث پاک میں سو آدمیوں کے قاتل کی توبہ کا واقعہ ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]---۵۴۔ ''تم (سب) اپنے پروردگار کی طرف جھک پڑو اور اس کی حکم برداری کیے جاؤ اس سے قبل کہ تمہارے پاس عذاب آ جائے اور پھر تمہاری مدد نہ کی جائے۔'' O---۵۵۔ ''اور پیروی کرو اس بہترین چیز کی جو تمہاری طرف تمہارے پروردگار کی طرف سے نازل کی گئی ہے اس سے پہلے کہ تم پر اچانک عذاب آ جائے اور تمہیں اطلاع بھی نہ ہو۔'' O

اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی

(**سورۃ الحدید** ۵۷)---۲۷۔ ''ان کے بعد پھر بھی ہم اپنے رسولوں کو پے در پے بھیجتے رہے اور ان کے بعد حضرت عیسیٰ ابن مریم (علیہما السلام) کو بھیجا اور انہیں انجیل عطا فرمائی اور ان کے ماننے والوں کے دلوں میں شفقت اور رحم پیدا کر دیا ہاں رہبانیت (ترکِ دنیا) تو ان لوگوں نے از خود ایجاد کر لی تھی ہم نے ان پر اسے واجب نہ کیا تھا سوائے اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی کے۔ سو انہوں نے اس کی پوری رعایت نہ کی، پھر بھی ہم نے ان میں سے جو ایمان لائے تھے انہیں ان کا اجر دیا اور ان میں زیادہ تر لوگ نافرمان ہیں۔'' O---[یعنی ہم نے تو ان پر صرف اپنی رضاجوئی فرض کی تھی۔ دوسرا ترجمہ اس کا ہے کہ انہوں نے یہ کام اللہ کی رضا تلاش کرنے کے لیے کیا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے وضاحت فرما دی کہ اللہ کی رضا، دین میں اپنی طرف سے بدعات ایجاد کرنے سے حاصل نہیں ہو سکتی چاہے وہ کتنی ہی خوش نما ہو۔ اللہ کی رضا تو اس کی اطاعت سے ہی حاصل ہوگی۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کی رضامندی والے

(سورۃ الفاتحہ ۱)---۴۔ "مالک روز جزا کا۔ (۵) تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔" O

(سورۃ آل عمران ۳)---۱۶۲۔ "بھلا کیا وہ شخص جو چل رہا ہو اللہ تعالیٰ کی رضا پر مانند اس شخص کے ہوسکتا ہے جو گھر گیا ہو اللہ کے غضب میں اور ٹھکانہ ہو اس کا جہنم جبکہ وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔" O---۱۶۳۔ "یہ (دو قسم کے) لوگ درجے کے لحاظ سے مختلف ہیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک اور اللہ نگران ہے ہر اس عمل پر جو وہ کرتے ہیں۔" O---۱۷۹۔ "نہیں ہے اللہ تعالیٰ کہ چھوڑ دے مومنوں کو اس حالت میں کہ ہو تم جس میں حتیٰ کہ الگ نہ کردے ناپاک کو پاک سے۔" O

(سورۃ المائدۃ ۵)---۱۶۔ "(کتاب مبین آ گئی ہے) جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو اس کی خوشنودی (رضا) پر چلتے ہیں سلامتی کے رستے دکھائے گا اور اپنے حکم سے انہیں اندھیروں سے روشنی کی طرف نکال لے جائے گا اور سیدھی راہ کی طرف ان کی راہنمائی کرے گا۔" O---۱۱۹۔ "اللہ کہے گا یہ وہ دن ہے جب سچوں کو ان کا سچ ہی نفع دے گا، ان کے لئے باغ ہیں جن میں نہریں بہتی ہیں اور جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔" O

(سورۃ التوبہ ۹)---۷۲۔ "اللہ تعالیٰ مومن مردوں اور مومن عورتوں سے ایسے باغوں کا جن میں نہریں بہتی ہیں اور جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے اور ہمیشگی کے باغوں میں پاکیزہ گھروں کا وعدہ کرتا ہے۔ اور اللہ کی خوشنودی اور بڑھ کر ہوگی۔ یہی تو بڑی کامیابی ہے۔" O---۱۰۰۔ "اور مہاجرین اور انصار میں پہل کرنے والے پہلے لوگ اور وہ جنہوں نے نیک عملی کے ساتھ ان کی پیروی کی ان سے اللہ تعالیٰ خوش ہے اور وہ اللہ سے خوش ہیں اور ان کے لئے اس نے ایسے باغ تیار کر رکھے ہیں کہ جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔" O

(سورۃ الرعد ۱۳)---۲۲۔ "اور وہ اپنے رب کی رضامندی کی طلب کے لئے صبر کرتے ہیں اور نمازوں کو برابر قائم رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے اسے چھپے کھلے خرچ کرتے ہیں اور برائی کو بھی بھلائی سے ٹالتے ہیں۔ ان ہی کے لئے عاقبت کا گھر ہے۔" O

(سورۃ الفتح ۴۸)---۲۹۔ "(حضرت) محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں کافروں پر سخت ہیں آپس میں رحمدل ہیں، آپ انہیں دیکھیں گے کہ رکوع اور سجدے کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل اور رضامندی کی جستجو میں ہیں، ان کا نشان ان کے چہروں پر سجدوں کے اثر سے ہے، ان کی یہی مثال تورات میں ہے اور ان کی مثال انجیل میں ہے، مثل اس کھیتی کے جس نے اپنا انکھوا نکالا پھر اسے مضبوط کیا اور وہ موٹا ہوگیا پھر اپنے تنے پر سیدھا کھڑا ہوگیا اور کسانوں کو خوش کرنے لگا تاکہ ان کی وجہ سے کافروں کو چڑائے، ان ایمان والوں اور نیک اعمال والوں سے اللہ تعالیٰ نے بخشش کا اور بہت بڑے ثواب کا وعدہ کیا ہے۔" O

اللہ تعالیٰ کی زمین کشادہ ہے

(سورۃ العنکبوت ۲۹)---۵۶۔ "اے میرے ایماندار بندو! میری زمین بہت کشادہ ہے سو تم میری ہی عبادت کرو۔" O

(سورۃ الزمر ۳۹)---۱۰۔ "فرما دیجئے کہ اے میرے ایمان والے بندو! اپنے رب سے ڈرتے رہو، جو اس دنیا میں نیکی کرتے ہیں ان کے لئے نیک بدلہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی زمین بہت کشادہ ہے صبر کرنے والوں ہی کو ان کا پورا پورا بے شمار اجر دیا جاتا ہے۔" O---[یہ اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ اگر اپنے وطن میں ایمان و تقویٰ پر عمل مشکل ہو تو وہاں رہنا پسندیدہ نہیں، بلکہ وہاں سے ہجرت اختیار کرکے ایسے علاقے میں چلا جانا چاہیے جہاں انسان احکام الٰہی کے مطابق زندگی گزار سکے اور جہاں ایمان و تقویٰ کی راہ میں رکاوٹ نہ ہو۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

اللہ تعالیٰ کی سنت (دستور)

(سورۃ البقرۃ ۲)---۲۵۱۔ "چنانچہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے انہوں نے جالوتیوں کو شکست دے دی اور (حضرت) داؤد (علیہ السلام) کے ہاتھوں جالوت قتل ہوا اور اللہ تعالیٰ نے داؤد (علیہ السلام) کو مملکت و حکمت اور جتنا کچھ چاہا علم بھی عطا فرمایا۔ اگر اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کو بعض سے دفع نہ کرتا تو دنیا میں فساد پھیل جاتا لیکن اللہ تعالیٰ دنیا والوں پر فضل و کرم کرنے والا ہے۔" O[اس میں اللہ کی ایک سنت الٰہی کا بیان ہے کہ وہ انسانوں کے ہی ایک گروہ کے ذریعے سے دوسرے انسانی گروہ کے ظلم و اقتدار کا خاتمہ فرماتا رہتا ہے۔ اگر وہ ایسا نہ کرتا اور کسی ایک ہی گروہ کو ہمیشہ قوت و اختیار سے بہرہ ور کیے رکھتا تو یہ زمین ظلم و فساد

Marfat.com

سے بھر جاتی۔اس لیے یہ قانونِ الٰہی اہل دنیا کیلئے فضل الٰہی کا خاص مظہر ہے۔اس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے سورۂ حج کی آیت ۳۸ اور ۴۰ میں بھی فرمایا ہے۔] (تفسیر ازشاہ فہد قرآن)

(**سورۃ بنی اسرائیل ۱۷**)---۱۵۔''جو راہ راست حاصل کر لے وہ خود اپنے ہی بھلے کیلئے راہ یافتہ ہوتا ہے اور جو بھٹک جائے اس کا بوجھ اسی کے اوپر ہے کوئی بوجھ والا کسی اور کا بوجھ اپنے اوپر نہیں لادے گا اور ہماری سنت نہیں کہ رسول بھیجنے سے پہلے ہی عذاب کرنے لگیں O''

(**سورۃ الحج ۲۲**)---۳۸۔''سن رکھو! یقیناً مومنوں کے دشمنوں کو خود اللہ تعالیٰ ہٹا دیتا ہے۔کوئی خیانت کرنے والا ناشکرا اللہ تعالیٰ کو ہرگز پسند نہیں۔''O

[جس طرح ٦ ہجری میں کافروں نے اپنے غلبے کی وجہ سے مسلمانوں کو مکہ جا کر عمرہ نہیں کرنے دیا' اللہ تعالیٰ نے دو سال کے بعد ہی کافروں کے اس غلبے کو ختم فرما کر مسلمانوں سے ان کے دشمن کو ہٹا دیا اور مسلمانوں کو ان پر غالب کر دیا۔] (تفسیر از شاہ فہد قرآن)---۳۹۔''جن (مسلمانوں) سے (کافر) جنگ کر رہے ہیں انہیں بھی مقابلے کی اجازت دی جاتی ہے کیونکہ وہ مظلوم ہیں۔ بیشک ان کی مدد پر اللہ قادر ہے۔ O---۴۰۔''یہ وہ ہیں جنہیں ناحق اپنے گھروں سے نکالا گیا' صرف ان کے اس قول پر کہ ہمارا پروردگار فقط اللہ ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کو آپس میں ایک دوسرے سے نہ ہٹاتا رہتا تو عبادت خانے اور گرجے اور مسجدیں اور یہودیوں کے معبد اور وہ مسجدیں بھی ڈھا دی جاتیں جہاں اللہ کا نام بکثرت لیا جاتا ہے۔ جو اللہ کی مدد کرے گا اللہ بھی ضرور اس کی مدد کرے گا۔ بیشک اللہ تعالیٰ بڑی قوتوں والا غلبے والا ہے۔''O

(**سورۃ الاحزاب ۳۳**)---۶۲۔''ان سے اگلوں میں بھی اللہ تعالیٰ کا یہی دستور جاری رہا۔ اور تو اللہ تعالیٰ کے دستور میں ہرگز ردوبدل نہ پائے گا۔''O
---[یہ اللہ تعالیٰ کا دستور ہے کہ جو لوگ اس کے رسُول کے ساتھ منافقانہ رویہ اختیار کرتے ہیں اور مارِ آستین بن کر مسلمانوں کو اذیت پہنچاتے رہتے ہیں' ان کے ساتھ ایسا ہی سلوک روا رکھا جاتا ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]---[یعنی یہ اللہ تعالیٰ کی شریعت کا ایک مستقل ضابطہ ہے کہ ایک اسلامی معاشرے اور ریاست میں اس طرح کے مفسدین کو کبھی پھلنے پھولنے کا موقع نہیں دیا جاتا۔ جب بھی کسی معاشرے اور ریاست کا نظام خدائی شریعت پر قائم ہو گا اُس میں ایسے لوگوں کو پہلے متنبہ کر دیا جائے گا تاکہ وہ اپنی روش بدل دیں' اور پھر بھی وہ باز نہ آئیں گے تو سختی کے ساتھ ان کا استیصال کر ڈالا جائے گا۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(**سورۃ فاطر ۳۵**)---۴۲۔''اور ان کفار نے بڑی زوردار قسم کھائی تھی کہ اگر ان کے پاس کوئی ڈرانے والا آئے تو وہ ہر ایک امت سے زیادہ ہدایت قبول کرنے والے ہوں۔ پھر جب ان کے پاس ایک پیغمبر آ پہنچے تو بس ان کی نفرت ہی میں اضافہ ہوا۔''O---۴۳۔''دنیا میں اپنے کو بڑا سمجھنے کی وجہ سے' اور ان کی بری تدبیروں کی وجہ سے اور بری تدبیروں کا وبال ان تدبیر والوں ہی پر پڑتا ہے' سو کیا یہ اسی دستور کے منتظر ہیں جو اگلے لوگوں کے ساتھ ہوتا رہا ہے۔ سو آپ اللہ تعالیٰ کے دستور کو کبھی منتقل ہوتا ہوا نہ پائیں گے۔''O---۴۴۔''اور کیا یہ لوگ زمین میں چلے پھرے نہیں جس میں دیکھتے بھالتے کہ جو لوگ ان سے پہلے ہو گزرے ہیں ان کا انجام کیا ہوا؟ حالانکہ وہ قوت میں ان سے بڑھے ہوئے تھے' اور اللہ تعالیٰ ایسا نہیں ہے کہ کوئی چیز اس کو ہرا دے نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں۔ وہ بڑے علم والا' بڑی قدرت والا ہے۔''O

(**سورۃ الفتح ۴۸**)---۲۳۔''اللہ تعالیٰ کے اس قاعدے کے مطابق جو پہلے سے چلا آیا ہے' تو کبھی بھی اللہ تعالیٰ کے قاعدے کو بدلتا ہوا نہ پائے گا۔''O---
[یعنی اللہ کی یہ سنت اور عادت پہلے سے چلی آ رہی ہے کہ جب کفر و ایمان کے درمیان فیصلہ کن معرکہ آرائی کا مرحلہ آتا ہے تو اللہ تعالیٰ اہل ایمان کی مدد فرما کر حق کو سربلندی عطا کرتا ہے' جیسے اس سنت اللہ کے مطابق بدر میں تمہاری مدد کی گئی۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

اللہ تعالیٰ کی طرف ہی لوٹنا ہے

(**سورۃ القصص ۲۸**)---۷۰۔''وہی اللہ ہے اس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں' دنیا اور آخرت میں اسی کی تعریف ہے۔ اسی کے لیے فرمانروائی ہے اور اسی کی طرف تم سب پھیرے جاؤ گے۔''O---۸۸۔''اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہ پکارنا بجز اللہ تعالیٰ کے کوئی اور معبود نہیں' ہر چیز فنا ہونے والی ہے مگر اسی کا منہ۔ (اور ذات) اسی کے لیے فرمانروائی ہے اور تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔''O

(**سورۃ العنکبوت ۲۹**)---۸۔''ہم نے ہر انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی نصیحت کی ہے' ہاں اگر وہ یہ کوشش کریں کہ آپ میرے ساتھ اسے شریک کر لیں جس کا آپ کو علم نہیں تو ان کا کہنا نہ مانیے' تم سب کا لوٹنا میری ہی طرف ہے پھر میں ہر اس چیز سے جو تم کرتے تھے تمہیں خبر دوں گا۔''O (تفسیر کیلئے باب ۸' مضمون: والدین کے حقوق)---۱۷۔''تم تو اللہ تعالیٰ کے سوا بتوں کی پوجا پاٹ کر رہے ہو اور جھوٹی باتیں دل سے گھڑ لیتے ہو۔

Marfat.com

سنو! جن جن کی تم اللہ تعالیٰ کے سوا پوجا پاٹ کر رہے ہو وہ تو تمہاری روزی کے مالک نہیں پس تمہیں چاہیے کہ تم اللہ تعالیٰ ہی سے روزیاں طلب کرو اور اسی کی عبادت کرو اور اسی کی شکر گزاری کرو اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔'' O---۲۱۔ ''جسے چاہے عذاب کرے جس پر چاہے رحم کرے سب اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔'' O---۵۷۔ ''ہر جاندار موت کا مزہ چکھنے والا ہے اور تم سب ہماری ہی طرف لوٹائے جاؤ گے۔'' O

(سورۃ الروم ۳۰)---۱۱۔ ''اللہ تعالیٰ ہی مخلوق کی ابتدا کرتا ہے پھر وہی اسے دوبارہ پیدا کرے گا پھر تم سب اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔'' O

(سورۃ لقمان ۳۱)---۱۴۔ ''ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے متعلق نصیحت کی ہے' اس کی ماں نے دکھ پر دکھ اٹھا کر اسے حمل میں رکھا اور اس کی دودھ چھڑائی دو برس میں ہے کہ تو میری اور اپنے ماں باپ کی شکر گزاری کر' (تم سب کو) میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۸، مضمون: والدین کے حقوق)---۱۵۔ ''اور اگر وہ دونوں تجھ پر اس بات کا دباؤ ڈالیں کہ تو میرے ساتھ شریک کرے جس کا تجھے علم نہ ہو تو تو ان کا کہنا نہ ماننا' ہاں دنیا میں ان کے ساتھ اچھی طرح بسر کرنا اور اس کی راہ چلنا جو میری طرف جھکا ہوا ہو تمہارا سب کا لوٹنا میری ہی طرف ہے تم جو کچھ کرتے ہو اس سے پھر میں تمہیں خبردار کر دوں گا۔'' O---۲۳۔ ''کافروں کے کفر سے آپ رنجیدہ نہ ہوں' آخر ان سب کا لوٹنا تو ہماری جانب ہی ہے پھر ہم ان کو بتائیں گے جو انہوں نے کیا ہے' بے شک اللہ تعالیٰ سینوں کے بھیدوں تک سے واقف ہے۔'' O

(سورۃ السجدۃ ۳۲)---۱۱۔ ''کہہ دیجئے! کہ تمہیں موت کا فرشتہ فوت کرے گا جو تم پر مقرر کیا گیا ہے پھر تم سب اپنے پروردگار کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۱۱، مضمون: موت)

(سورۃ فاطر ۳۵)---۴۔ ''اور اگر یہ آپ کو جھٹلائیں تو آپ سے پہلے کے تمام رسول بھی جھٹلائے جا چکے ہیں۔ تمام کام اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں۔'' O---۱۸۔ ''کوئی بھی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا' اگر کوئی گراں بار دوسرے کو اپنا بوجھ اٹھانے کے لیے بلائے گا تو وہ اس میں سے کچھ بھی نہ اٹھائے گا گو قرابت دار ہی ہو۔ تو صرف انہی کو آگاہ کر سکتا ہے جو غائبانہ طور پر اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور نمازوں کی پابندی کرتے ہیں اور جو بھی پاک ہو جائے وہ اپنے ہی نفع کے لیے پاک ہوگا۔ لوٹنا اللہ تعالیٰ ہی کی طرف ہے۔'' O

(سورۃ یٰس ۳۶)---۲۲۔ ''اور مجھے کیا ہو گیا ہے کہ میں اس کی عبادت نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا اور تم سب اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔'' O---۸۳۔ ''پس پاک ہے وہ اللہ تعالیٰ جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی بادشاہت ہے اور جس کی طرف تم سب لوٹائے جاؤ گے۔'' O

(سورۃ الزمر ۳۹)---۷۔ ''اگر تم ناشکری کرو تو (یاد رکھو کہ) اللہ تعالیٰ تم (سب سے) بے نیاز ہے' اور وہ اپنے بندوں کی ناشکری سے خوش نہیں اور اگر تم شکر کرو تو وہ اسے تمہارے لیے پسند کرے گا۔ اور کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھاتا پھر تم سب کا لوٹنا تمہارے رب ہی کی طرف ہے۔ تمہیں وہ بتلا دے گا جو تم کرتے تھے۔ یقیناً وہ دلوں تک کی باتوں کا واقف ہے۔'' O---۴۴۔ ''فرما دیجئے! کہ تمام سفارش کا مختار اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ تمام آسمانوں اور زمین کا راج اسی کے لیے ہے تم سب اسی کی طرف پھیرے جاؤ گے۔'' O

(سورۃ المؤمن ۴۰)---۳۔ ''گناہ کا بخشنے والا اور توبہ کا قبول فرمانے والا سخت عذاب والا انعام و قدرت والا' جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اسی کی طرف واپس لوٹنا ہے۔'' O---۴۳۔ ''یہ یقینی امر ہے کہ تم مجھے جس کی طرف بلا رہے ہو وہ تو نہ دنیا میں پکارے جانے کے قابل ہے نہ آخرت میں' اور یہ (بھی یقینی بات ہے) کہ ہم سب کا لوٹنا اللہ تعالیٰ کی طرف ہے اور حد سے گزر جانے والے ہی (یقیناً) اہل دوزخ ہیں۔'' O---۷۷۔ ''(اے حبیب!) آپ (انکی نازیبا حرکتوں پر) صبر فرمائیے' اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے سو ہم خواہ آپ کو دکھائیں اس عذاب کا کچھ حصہ جس کا ان سے ہم نے وعدہ کیا ہے یا (اس سے پہلے ہی) آپکو دنیا سے اٹھالیں (یہ بچ نہیں سکتے) آخر کار ہماری طرف ہی لوٹائے جائینگے۔'' O

(سورۃ حم السجدۃ ۴۱)---۲۱۔ ''یہ اپنی کھالوں سے کہیں گے کہ تم نے ہمارے خلاف شہادت کیوں دی' وہ جواب دیں گی کہ ہمیں اس اللہ تعالیٰ نے قوت گویائی عطا فرمائی جس نے ہر چیز کو بولنے کی طاقت بخشی ہے' اس نے تمہیں اول مرتبہ پیدا کیا اور اسی کی طرف تم سب لوٹائے جاؤ گے۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۱۱، مضمون: قیامت کے دن انسانی اعضاء گواہی دیں گے)

(سورۃ الشوریٰ ۴۲)---۱۵۔ ''پس آپ لوگوں کو اسی طرف بلاتے رہیں اور جو کچھ آپ سے کہا گیا ہے اس پر مضبوطی سے جم جائیں اور ان کی خواہشوں پر نہ چلیں اور فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ نے جتنی کتابیں نازل فرمائی ہیں میرا ان پر ایمان ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ تم میں انصاف کرتا رہوں۔ ہمارا اور تم سب کا پروردگار اللہ تعالیٰ ہی ہے ہمارے اعمال ہمارے لیے ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے لیے ہیں' ہم تم میں کوئی کٹ حجتی نہیں اللہ تعالیٰ ہم (سب) کو جمع کرے گا اور اسی کی طرف لوٹنا ہے۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۷، مضمون: ایمان)

(سورۃ الزخرف ۴۳)---۸۵۔ ''اور وہ بہت برکتوں والا ہے جس کے پاس آسمان و زمین اور ان کے درمیان کی بادشاہت ہے' اور قیامت کا علم بھی اسی

Marfat.com

کے پاس ہے اور اسی کی جانب تم سب لوٹائے جاؤ گے۔"O---[جہاں وہ ہر ایک کو اس کے عملوں کے مطابق جزا اور سزا دے گا۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(سورۃ الجاثیۃ ۴۵)---۱۵۔"جو نیکی کرے گا وہ اپنے ذاتی بھلے کے لیے اور جو برائی کرے گا اس کا وبال اسی پر ہے پھر تم سب اپنے پروردگار کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔"O

(سورۃ النجم ۵۳)---۴۲۔"اور یہ کہ آپ کے رب ہی کی طرف پہنچنا ہے۔"O---[ہر چیز کو روزِ محشر اپنے رب کی بارگاہ میں پیش ہونا ہے۔ کوئی شخص کہیں چھپ نہیں سکے گا اور کوئی شخص کہیں بھاگ کر روپوش نہیں ہو جائے گا۔ نبی کریم ﷺ ایک روز ایک ایسی قوم کے پاس سے گزرے جو ذاتِ الٰہی میں غور و فکر کر رہے تھے تو حضور نے انہیں ارشاد فرمایا مخلوق میں تو بے شک غور و فکر کیا کرو، لیکن ذاتِ خالق کو اپنی سوچ کا موضوع مت بناؤ کیونکہ یہ چیز تمہاری طاقت اور قدرت سے ماوراء ہے۔ حضرت ابوذرؓ سے بھی اسی سے ملتی جلتی حدیث منقول ہے: حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی مخلوق میں تو غور و فکر کیا کرو، لیکن اس کی ذات میں فکر نہ کیا کرو، ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔(تفسیر از ضیاء القرآن)]

(سورۃ الجمعۃ ۶۲)---۸۔"کہہ دیجئے! کہ جس موت سے تم بھاگتے پھرتے ہو وہ تو تمہیں پہنچ کر رہے گی پھر تم سب چھپے کھلے کے جاننے والے (اللہ) کی طرف لوٹائے جاؤ گے اور وہ تمہیں تمہارے کیے ہوئے تمام کام بتا دے گا۔"O

(سورۃ التغابن ۶۴)---۳۔"اسی نے آسمانوں کو اور زمین کو عدل و حکمت سے پیدا کیا اسی نے تمہاری صورتیں بنائیں اور بہت اچھی بنائیں اور اسی کی طرف لوٹنا ہے۔"O---[ان دو باتوں سے جو بیان کی گئی ہیں بالکل ایک منطقی نتیجہ کے طور پر وہ تیسری بات خود بخود نکلتی ہے جو آیت کے تیسرے فقرے میں ارشاد ہوئی ہے کہ "اُسی کی طرف آخر کار تمہیں پلٹنا ہے۔" ظاہر بات ہے کہ جب ایسے ایک حکیمانہ اور بامقصد نظام کائنات میں ایسی ایک با اختیار مخلوق پیدا کی گئی ہے تو حکمت کا تقاضا ہرگز یہ نہیں ہے کہ اسے یہاں شترِ بے مہار کی طرح غیر ذمہ دار بنا کر چھوڑ دیا جائے، بلکہ لازماً اس کا تقاضا یہ ہے کہ یہ مخلوق اُس ہستی کے سامنے جواب دہ ہو جس نے اُسے ان اختیارات کے ساتھ اپنی کائنات میں یہ مقام و مرتبہ عطا کیا ہے۔ "پلٹنے" سے مراد اس آیت میں محض پلٹنا نہیں ہے بلکہ جواب دہی کے لیے پلٹنا ہے، اور بعد کی آیات میں صراحت کر دی گئی ہے کہ یہ واپسی اس زندگی میں نہیں بلکہ مرنے کے بعد دوسری زندگی میں ہوگی، اور اس کا اصل وقت وہ ہوگا جب پوری نوعِ انسانی کو از سر نو زندہ کر کے بیک وقت محاسبہ کے لیے اکٹھا کیا جائے گا اور اس محاسبے کے نتیجے میں جزا و سزا اس بنیاد پر ہوگی کہ آدمی نے خدا کے دیئے ہوئے اختیارات کو صحیح طریقے سے استعمال کیا یا غلط طریقے سے۔ رہا یہ سوال کہ یہ جواب دہی دُنیا کی موجودہ زندگی میں کیوں نہیں ہو سکتی؟ اور اس کا صحیح وقت مرنے کے بعد دوسری زندگی ہی کیوں ہے؟ اور یہ کیوں ضروری ہے کہ یہ جواب دہی اس وقت ہو جب پوری نوعِ انسانی اس دُنیا میں ختم ہو جائے اور تمام اولین و آخرین کو بیک وقت دوبارہ زندہ کر کے اکٹھا کیا جائے؟ آدمی ذرا بھی عقل سے کام لے تو وہ سمجھ سکتا ہے کہ یہ سب کچھ بھی سراسر معقول ہے اور حکمت و دانش کا تقاضا یہ ہے کہ محاسبہ دوسری زندگی ہی میں ہو اور سب انسانوں کا ایک ساتھ ہو۔ اس کی پہلی وجہ یہ ہے کہ انسان اپنے پوری کارنامہ حیات کے لیے جوابدہ ہے۔ اس لیے اس کی جواب دہی کا صحیح وقت لازماً وہی ہونا چاہیے جب اس کا کارنامہ حیات مکمل ہو چکا ہو۔ اور دوسری وجہ اس کی یہ ہے کہ انسان ان تمام اثرات و نتائج کے لیے ذمہ دار ہے جو اس کے افعال سے دوسروں کی زندگی پر مرتب ہوئے ہوں، اور وہ اثرات و نتائج اس کے مرنے کے ساتھ ختم نہیں ہو جاتے بلکہ اس کے بعد مدتہائے دراز تک چلتے رہتے ہیں۔ لہٰذا صحیح محاسبہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب پوری نوعِ انسانی کا کارنامہ حیات ختم ہو جائے اور تمام اولین و آخرین بیک وقت جواب دہی کے لیے جمع کیے جائیں۔(از تفسیر نمبر ۷ تفہیم القرآن)]

(سورۃ الملک ۶۷)---۱۵۔"وہ ذات جس نے تمہارے لیے زمین کو پست و مطیع کر دیا تا کہ تم اس کی راہوں میں چلتے پھرتے رہو اور اللہ کی روزیاں کھاؤ (پیو) اسی کی طرف (تمہیں) جی کر اٹھ کھڑا ہونا ہے۔"O---[یاد رکھو یہ دُنیا اور اس کا مال و متاع سب فانی ہے۔ ایک روز آئے گا اور یقیناً آئے گا جب تم اللہ تعالیٰ کے حضور میں پیش کیے جاؤ گے اور تم سے حساب لیا جائے گا۔ کیا تم نے اس روز کے لئے کچھ تیاری کر لی ہے۔(از تفسیر ۲۰ ضیاء القرآن)]

اللہ تعالیٰ کی ناراضی

(سورۃ فاطر ۳۵)---۳۹۔"وہی ایسا ہے جس نے تم کو زمین میں آباد کیا، سو جو شخص کفر کرے گا اس کے کفر کا وبال اسی پر پڑے گا۔ اور کافروں کے لیے ان کا کفران کے پروردگار کے نزدیک ناراضی ہی بڑھنے کا باعث ہوتا ہے اور کافروں کے لیے ان کا کفر خسارہ ہی بڑھنے کا باعث ہوتا ہے۔"O

(سورۃ المومن ۴۰)---۳۵۔"جو بغیر کسی سند کے جو ان کے پاس آئی ہو اللہ تعالیٰ کی آیتوں میں جھگڑتے ہیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک اور مومنوں کے نزدیک یہ تو بہت بڑی ناراضی کی چیز ہے اللہ تعالیٰ اسی طرح ہر ایک مغرور سرکش کے دل پر مہر کر دیتا ہے۔"O

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کے احکام چھوڑ کر دوسروں کے احکام کا اتباع شرک ہے

(سورۃ الکہف ۱۸) ---۵۱۔ ''میں نے انہیں آسمانوں و زمین کی پیدائش کے وقت موجود نہیں رکھا تھا اور نہ خود ان کی اپنی پیدائش میں' اور میں گمراہ کرنے والوں کو اپنا مددگار بنانے والا بھی نہیں۔'' O---۵۲۔ ''اور جس دن وہ فرمائے گا کہ تمہارے خیال میں جو میرے شریک تھے انہیں پکارو! یہ پکاریں گے لیکن ان میں سے کوئی بھی جواب نہ دے گا ہم ان کے درمیان ہلاکت کا سامان کر دیں گے۔'' O---[یہاں پھر وہی مضمون بیان کیا گیا ہے جو اس سے پہلے بھی کئی جگہ قرآن میں بھی گزر چکا ہے کہ اللہ کے احکام اور اس کی ہدایات کو چھوڑ کر کسی دوسرے کے احکام اور رہنمائی کا اتباع کرنا دراصل اس کو خدائی میں اللہ کا شریک ٹھیراتا ہے، خواہ آدمی اس دوسرے کو زبان سے خدا کا شریک قرار دیتا ہو یا نہ قرار دیتا ہو۔ بلکہ اگر آدمی اُن دوسری ہستیوں پر لعنت بھیجتے ہوئے بھی امرِ الٰہی کے مقابلے میں ان کے اوامر کا اتباع کر رہا ہو تب بھی وہ شرک کا مجرم ہے۔ چنانچہ یہاں شیاطین کے معاملے میں آپ علانیہ دیکھ رہے ہیں کہ دنیا میں ہر ایک ان پر لعنت کرتا ہے، مگر اس لعنت کے باوجود جو لوگ ان کی پیروی کرتے ہیں، قرآن اُن سب کو یہ الزام دے رہا ہے کہ تم شیاطین کو خدا کا شریک بنائے ہوئے ہو۔ یہ شرک اعتقادی نہیں بلکہ عملی ہے اور قرآن اس کو بھی شرک ہی کہتا ہے۔]---[یعنی جہاں تک دلیل و حجت کا تعلق ہے، قرآن نے حق واضح کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی ہے۔ دل اور دماغ کو اپیل کرنے کے جتنے موثر طریقے اختیار کرنے ممکن تھے، وہ سب بہترین انداز میں یہاں اختیار کیے جا چکے ہیں۔ اب وہ کیا چیز ہے جو انہیں قبولِ حق میں مانع ہو رہی ہے؟ صرف یہ کہ انہیں عذاب کا انتظار ہے۔ جوتے کھائے بغیر سیدھے نہیں ہونا چاہتے۔ (تفسیرات از تفہیم القرآن)]

(سورۃ مریم ۱۹) ---۴۳۔ ''اور جو شخص صبر کر لے اور معاف کر دے یقیناً یہ بڑی ہمت کے کاموں میں سے (ایک کام) ہے۔'' O---۴۴۔ ''اور جسے اللہ تعالیٰ بہکا دے اس کا اس کے بعد کوئی چارہ ساز نہیں' اور تو دیکھے گا کہ ظالم لوگ عذاب کو دیکھ کر کہہ رہے ہوں گے کہ کیا واپس جانے کی کوئی راہ ہے۔'' O---[یعنی شیطان کے وسوسے اور اس کے بہکاوے سے آپ جو ایسے بتوں کی پرستش کرتے ہیں جو سننے دیکھنے کی طاقت رکھتے ہیں نہ نفع نقصان پہنچانے کی قدرت' یہ دراصل شیطان ہی کی پرستش ہے۔ جو اللہ کا نافرمان ہے اور دوسروں کو بھی اللہ کا نافرمان بنا کر ان کو اپنے جیسا ہی بنانے پر تلا رہتا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]---۴۵۔ ''اور تو انہیں دیکھے گا کہ وہ (جہنم کے) سامنے لا کھڑے کیے جائیں گے مارے ذلت کے جھکے جا رہے ہوں گے اور کن انکھیوں سے دیکھ رہے ہوں گے' ایمان دار صاف کہیں گے کہ حقیقی زیاں کار وہ ہیں جنہوں نے آج قیامت کے دن اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو نقصان میں ڈال دیا۔ یاد رکھو کہ یقیناً ظالم لوگ دائمی عذاب میں ہیں۔'' O

(سورۃ القصص ۲۸) ---۶۳۔ ''جن پر بات آ چکی وہ جواب دیں گے کہ اے ہمارے پروردگار! یہی وہ ہیں جنہیں ہم نے بہکا رکھا تھا' ہم نے انہیں اسی طرح بہکایا جس طرح ہم بہکے تھے' ہم تیری سرکار میں اپنی دست برداری کرتے ہیں' یہ ہماری عبادت نہیں کرتے تھے۔'' O---[اس سے مراد وہ شیاطینِ جن و انس ہیں جن کو دنیا میں خدا کا شریک بنایا گیا تھا، جن کی بات کے مقابلے میں خدا اور اس کے رسولوں کی بات کو رد کیا گیا تھا، اور جن کے اعتماد پر صراط مستقیم کو چھوڑ کر زندگی کے غلط راستے اختیار کیے گئے تھے۔ ایسے لوگوں کو خواہ کسی نے الٰہ اور رب کہا ہو یا نہ کہا ہو' بہر حال جب ان کی اطاعت و پیروی اُس طرح کی گئی جو خدا کی ہونی چاہیے تو لازماً انہیں خدائی میں شریک کیا گیا۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(سورۃ السبا ۳۴) ---۴۰۔ ''اور ان سب کو اللہ اس دن جمع کر کے فرشتوں سے دریافت فرمائے گا کہ کیا یہ لوگ تمہاری عبادت کرتے تھے۔'' O---۴۱۔ وہ کہیں گے تیری ذات پاک ہے اور ہمارا ولی تو تو ہے نہ کہ یہ بلکہ یہ لوگ جنوں کی عبادت کرتے تھے' ان میں کے اکثر کا انہی پر ایمان تھا۔'' O---[اس آیت سے عبادت کے بھی ایک دوسرے مفہوم پر روشنی پڑتی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عبادت صرف پرستش اور پوجا پاٹ ہی کا نام نہیں ہے بلکہ کسی کے حکم پر چلنا اور اس کی بے چون و چرا اطاعت کرنا بھی عبادت ہی ہے۔ حتیٰ کہ اگر آدمی کسی پر لعنت بھیجتا ہو (جیسا کہ شیطان پر بھیجتا ہے) اور پھر بھی پیروی اسی کے طریقے کی کیے جا رہا ہو تب بھی وہ اس کی عبادت کا مرتکب ہے۔'' (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(سورۃ یٰسین ۳۶) ---۵۹۔ ''اے گناہ گارو! آج تم الگ ہو جاؤ۔'' O---۶۰۔ ''اے اولاد آدم! کیا میں نے تم سے قول قرار نہیں لیا تھا کہ تم شیطان کی عبادت نہ کرنا' وہ تو تمہارا کھلا دشمن ہے۔'' O---۶۱۔ ''اور میری ہی عبادت کرنا۔ سیدھی راہ یہی ہے۔'' O---[یہاں پھر اللہ تعالیٰ نے ''عبادت'' کو اطاعت کے معنی میں استعمال فرمایا ہے۔ اس سلسلہ میں وہ نفیس بحث بھی قابلِ ملاحظہ ہے جو اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے امام رازی نے اپنی تفسیر کبیر میں کی ہے۔ وہ لکھتے ہیں (شیطان کی اطاعت نہ کرو)۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ اس کو محض سجدہ کرنا ہی ممنوع نہیں ہے بلکہ اس کی اطاعت کرنا اور اس کے حکم کی

Marfat.com

تابعداری کرنا بھی ممنوع ہے۔ لہٰذا اطاعت عبادت ہے۔'' اس کے بعد امام صاحب یہ سوال اُٹھاتے ہیں کہ اگر عبادت بمعنی اطاعت ہے تو کیا یہ آیت ''اَطِیعُوا اللّٰہَ وَاَطِیعُوا الرَّسُولَ وَاُولِی الْاَمرِ مِنکُم'' میں ہم کو رسول اور امراء کی عبادت کا حکم دیا گیا ہے؟ پھر اس سوال کا جواب وہ یہ دیتے ہیں کہ: ''ان کی اطاعت جبکہ اللہ کے حکم سے ہو تو وہ اللہ ہی کی عبادت اور اسی کی اطاعت ہوگی۔ کیا دیکھتے نہیں ہو کہ ملائکہ نے اللہ کے حکم سے آدم کو سجدہ کیا اور یہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ تھی۔ امراء کی اطاعت ان کی عبادت صرف اُس صورت میں ہوگی جب کہ ایسے معاملات میں اُن کی اطاعت کی جائے۔ جن میں اللہ نے ان کی اطاعت کا اذن نہیں دیا ہے''۔ پھر فرماتے ہیں: ''اگر کوئی شخص تمہارے سامنے آئے اور تمہیں کسی چیز کا حکم دے تو دیکھو کہ اس کا یہ حکم اللہ کے حکم کے موافق ہے یا نہیں۔ موافق نہ ہو تو شیطان اس شخص کے ساتھ ہے، اگر اس حالت میں تم نے اس کی اطاعت کی تو تم نے اس کی اور اس کے شیطان کی عبادت کی۔ اسی طرح اگر تمہارا نفس تمہیں کسی کام کے کرنے پر اُکسائے تو دیکھو کہ شرع کی رُو سے وہ کام کرنے کی اجازت ہے یا نہیں۔ اجازت نہ ہو تو تمہارا نفس خود شیطان ہے یا شیطان اس کے ساتھ ہے۔ اگر تم نے اس کی پیروی کی تو تم اس کی عبادت کے مرتکب ہوئے''۔ آگے چل کر وہ پھر فرماتے ہیں: ''مگر شیطان کی عبادت کے مراتب مختلف ہیں۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ آدمی ایک کام کرتا ہے اور اس کے اعضاء کے ساتھ اس کی زبان بھی اس کی موافقت کرتی ہے اور دل بھی اس میں شریک ہوتا ہے۔ اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اعضا و جوارح سے تو آدمی ایک کام کرتا ہے مگر دل اور زبان اس کام میں شریک نہیں ہوتے۔ بعض لوگ ایک گناہ کا ارتکاب اس حال میں کرتے ہیں کہ دل اُن کا اس پر راضی نہیں ہوتا اور زبان ان کی اللہ سے مغفرت کر رہی ہوتی ہے اور وہ اعتراف کرتے ہیں کہ ہم یہ بُرا کام کر رہے ہیں۔ یہ محض ظاہری اعضاء سے شیطان کی عبادت ہے۔ کچھ اور لوگ ایسے ہوتے ہیں جو ٹھنڈے دل سے جرم کرتے ہیں اور زبان سے بھی اپنے اس فعل پر خوشی واطمینان کا اظہار کرتے ہیں۔ یہ ظاہر و باطن دونوں میں شیطان کے عابد ہیں''۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(**سورۃ الشوریٰ ۴۲**) ---۲۱۔ ''کیا ان لوگوں نے ایسے (اللہ تعالیٰ کے) شریک (مقرر کر رکھے) ہیں جنہوں نے ایسے احکام دین مقرر کر دیئے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فرمائے ہوئے نہیں ہیں۔ اگر فیصلے کے دن کا وعدہ نہ ہوتا تو (ابھی ہی) ان میں فیصلہ کر دیا جاتا۔ یقیناً (ان) ظالموں کے لیے ہی دردناک عذاب ہے۔'' O ---[اس آیت میں شُرَکَاء سے مراد، ظاہر بات ہے کہ وہ شریک نہیں ہیں جن سے لوگ دُعائیں مانگتے ہیں، یا جن کے آگے پوجا پاٹ کے مراسم ادا کرتے ہیں۔ بلکہ لامحالہ اُن سے مراد وہ انسان ہیں جن کو لوگوں نے شریک فی الحکم ٹھیرالیا ہے، جن کے سکھائے ہوئے افکار و عقائد اور نظریات اور فلسفوں پر لوگ ایمان لاتے ہیں، جن کی دی ہوئی قدروں کو مانتے ہیں، جن کے پیش کیے ہوئے اخلاقی اصولوں اور تہذیب و ثقافت کے معیاروں کو قبول کرتے ہیں، جن کے مقرر کیے ہوئے قوانین اور طریقوں اور ضابطوں کو اپنے مذہبی مراسم اور عبادت میں، اپنی شخصی زندگی میں، اپنی معاشرت میں، اپنے تمدّن میں، اپنے کاروبار اور لین دین میں، اپنی عدالتوں میں، اور اپنی سیاست اور حکومت میں اِس طرح اختیار کرتے ہیں کہ گویا یہی وہ شریعت ہے جس کی پیروی ان کو کرنی چاہیے۔ یہ ایک پورا کا پورا دین ہے جو اللہ رب العالمین کی تشریع کے خلاف، اور اس کے اذن کے بغیر ایجاد کرنے والوں نے ایجاد کیا اور ماننے والوں نے مان لیا۔ اور یہ ویسا ہی شرک ہے جیسا غیر اللہ کو سجدہ کرنا اور غیر اللہ سے دُعائیں مانگنا شرک ہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)] ---۲۲۔ ''آپ دیکھیں گے کہ یہ ظالم اپنے اعمال سے ڈر رہے ہوں گے جن کے وبال ان پر واقع ہونے والے ہیں، اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے وہ بہشتوں کے باغات میں ہوں گے وہ جو خواہش کریں اپنے رب کے پاس موجود پائیں گے یہی ہے بڑا فضل۔'' O

اللہ تعالیٰ کے احسان، نعمت اللہ

(**سورۃ البقرۃ ۲**) ---۲۳۱۔ ''اور مت بناؤ احکام الٰہی کو ہنسی کھیل اور یاد کرو اللہ کے احسان کو جو تم پر کیے اور اس کو بھی کہ نازل کی ان نے کتاب اور حکمت جن کے ذریعے سے نصیحت کرتا ہے تم کو اور ڈرتے رہو اللہ سے اور جان رکھو بیشک اللہ سب کچھ جانتا ہے۔'' O

(**سورۃ آل عمران ۳**) ---۱۲۳۔ ''اور بلاشبہ مدد کر چکا تمہاری اللہ غزوہ بدر میں حالانکہ تم (اس وقت) بہت کمزور تھے سو ڈرو اللہ سے تاکہ تم شکر ادا کر سکو (اس کے اس احسان کا)۔'' O ---[باعتبار قلت تعداد اور قلت سامان کے، کیونکہ جنگ بدر میں مسلمان ۳۱۳ تھے اور یہ بھی بے سر وسامان۔ صرف دو گھوڑے اور ستر اونٹ تھے، باقی سب پیدل تھے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن)] ---۱۲۴۔ ''جب کہہ رہے تھے تم مومنوں سے، کیا نہیں کافی ہے تمہارے لئے یہ کہ مدد دے تم کو تمہارا رب تین ہزار فرشتوں سے جو اتارے جائیں (آسمان سے)۔'' O ---۱۶۴۔ ''یقیناً بڑا احسان کیا ہے اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر کہ بھیجا ان میں ایک رسول ﷺ انہی میں سے جو پڑھ کر سناتا ہے انہیں اللہ تعالیٰ کی آیات اور تزکیہ نفس کرتا ہے ان کا اور تعلیم دیتا ہے ان کو کتاب اللہ کی اور سکھاتا ہے ان کو حکمت اگرچہ تھے وہ اس سے پہلے یقیناً کھلی گمراہی میں۔'' O

Marfat.com

سورۃ المائدۃ ۵)---۳۔ ''تم پر حرام کیا جاتا ہے مردار، خون، خنزیر کا گوشت، وہ جس پر اللہ کے سوا کسی کا نام پکارا گیا ہو، گردن مروڑا ہوا، چوٹ لگنے سے ہوا، گر کر مرا ہوا، سینگ لگنے سے مرا ہوا، جسے درندوں نے کھایا ہو سوائے اس کے جسے تم نے ذبح کر لیا، جو تھانوں پر ذبح کیا گیا ہو، اور یہ کہ تم جوئے کے تیروں سے تقسیم کرو کہ یہ نافرمانی ہے۔ آج کافر تمہارے دین سے مایوس ہو چکے ہیں، پس ان سے مت ڈرو مگر مجھ سے ڈرو۔ آج میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے، اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی ہے، اور تمہارے لئے (اپنی) فرمانبرداری (اسلام) کو دین بنا کر خوش ہو گیا ہوں۔ ہاں! تو کوئی گناہ کی طرف جھکے بغیر بھوک سے لاچار ہو جائے تو اللہ بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔''○---۶۔ ''اے ایمان والو! جب تم نماز کے لئے اٹھو تو اپنے منہ، اور کہنیوں تک اپنے ہاتھ، اور ٹخنوں تک اپنے پاؤں دھو لو، اور اپنے سر کا مسح کر لو۔ اور اگر تم ناپاکی کی حالت (جنابت) میں ہو تو نہا کر پاک صاف ہو جاؤ۔ لیکن اگر تم بیمار ہو، یا سفر میں ہو، یا تم میں سے کوئی جائے ضرورت سے آیا ہو، یا تم نے عورتوں کو چھوا ہو، پھر پانی نہ پاؤ، تو پاک مٹی لو، اور اس سے اپنے چہروں اور اپنے ہاتھوں کا مسح کر لو۔ اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر تنگی ڈالے، مگر چاہتا ہے کہ تمہیں پاک صاف کرے اور تم پر اپنی نعمت پوری کرے تاکہ تم شکر کرو۔''○---۷۔ ''اور اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کی نعمت کو یاد کرو اور اس کا وہ اقرار جس کے ساتھ اس نے تمہیں باندھا ہے جب تم نے کہا ہم نے سنا اور ہم نے مانا اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو کہ اللہ تعالیٰ سینوں کے راز جانتا ہے۔''○---۱۱۔ ''اے ایمان والو! اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کی وہ نعمت یاد کرو جب ایک قوم نے ارادہ کر لیا کہ تم پر اپنے ہاتھ بڑھائیں۔ پھر اس نے تم سے ان کے ہاتھ روک دیئے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اللہ تعالیٰ پر ہی مومنوں کو بھروسہ کرنا چاہیے۔''○---[اشارہ ہے اس واقعہ کی طرف جسے عبداللہؓ بن عباسؓ نے روایت کیا ہے کہ یہودیوں میں سے ایک گروہ نے نبی ﷺ اور آپ کے خاص خاص صحابہؓ کو کھانے کی دعوت پر بلایا تھا اور خفیہ طور پر یہ سازش کی تھی کہ اچانک ان پر ٹوٹ پڑیں گے اور اس طرح اسلام کی جان نکال دیں گے۔ لیکن عین وقت پر اللہ کے فضل سے نبی ﷺ کو اس سازش کا حال معلوم ہو گیا اور آپ دعوت پر تشریف نہ لے گئے۔ (الحواشی ترجمہ قرآن مجید (سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ)]---۲۰۔ ''اور جب موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم! اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کی نعمت یاد کرو جب اس نے تم میں نبی بنائے اور تمہیں بادشاہ بنایا اور تمہیں وہ دیا جو اس نے جہان والوں میں کسی کو نہ دیا۔''○

سورۃ الاعراف ۷)---۶۹۔ ''کیا تم حیران ہوتے ہو کہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے تم ہی میں سے ایک شخص کے ذریعہ سے نصیحت آئی ہے تاکہ تمہیں خبردار کرے؟ مگر یاد کرو جب اس نے قوم نوحؑ کے بعد فرمانروا بنایا اور تمہیں بڑی ڈیل ڈول دی پس اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کرو تاکہ فلاح پاؤ۔''○

سورۃ الانفال ۸)---۵۳۔ ''یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کسی نعمت کو جو وہ کسی قوم کو دیتا ہے نہیں بدلتا جب تک وہ اپنی حالت کو نہ بدلیں اور یہ کہ اللہ تعالیٰ سننے جاننے والا ہے۔''○---[اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک کوئی قوم کفران نعمت کا راستہ اختیار کر کے اور اللہ تعالیٰ کے اوامر و نواہی سے اعراض کر کے اپنے احوال و اخلاق کو نہیں بدل لیتی، اللہ تعالیٰ اس پر اپنی نعمتوں کا دروازہ بند نہیں فرماتا۔ دوسرے لفظوں میں اللہ تعالیٰ گناہوں کی وجہ سے اپنی نعمتیں سلب کر لیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے انعامات کا مستحق بننے کے لیے ضروری ہے کہ گناہوں سے اجتناب کیا جائے۔ گویا تبدیلی کا مطلب یہی ہے کہ قوم گناہوں کو چھوڑ کر اطاعت الٰہی کا راستہ اختیار کرے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

سورۃ ھود ۱۱)---۹۔ ''اور اگر ہم انسان کو اپنی طرف سے رحمت (نعمت) کا مزہ چکھائیں پھر اسے اس سے چھین لیں بیشک وہ مایوس اور ناشکرا ہے۔''○---۱۰۔ ''اور اگر ہم اسے تکلیف کے بعد آسودگی (نعمت) کا مزا چکھائیں تو وہ کہہ دے گا۔ تکلیفیں مجھ سے جاتی رہیں۔ بیشک وہ اترانے والا شیخی مارنے والا ہے۔''○---۳۱۔ ''اور میں (نوحؑ) تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کے خزانے ہیں اور نہ میں چھپی باتیں جانتا ہوں اور نہ میں کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں اور نہ میں ان لوگوں کی نسبت جنہیں تمہاری نگاہیں حقیر دیکھتی ہیں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کوئی بھلائی (نعمت) عطا نہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے جو ان کے اندر ہے کہ اس وقت میں ظالموں میں ہو جاؤں گا۔''○

سورۃ الیوسف ۱۲)---۶۔ ''اور اسی طرح تجھے تیرا پروردگار برگزیدہ کرے گا اور تجھے معاملہ فہمی (یا خوابوں کی تعبیر) بھی سکھائے گا اور ایسی نعمت تجھے عطا فرمائے گا اور یعقوبؑ کے گھر والوں کو بھی۔ جیسے کہ اس نے اس سے پہلے تیرے دادا اور پردادا یعنی ابراہیمؑ و اسحاقؑ کو بھی بھرپور اپنی نعمت دی یقیناً تیرا رب بڑے علم والا اور بڑی حکمت والا ہے۔''○---۱۰۰۔ ''اور اپنے تخت پر اپنے ماں باپ کو اونچا بٹھایا اور سب اس کے سامنے سجدے میں گر پڑے تب کہا ابا جی! یہ میرے پہلے کے خواب کی تعبیر ہے۔ میرے رب نے اسے سچا کر دکھایا۔ اس نے میرے ساتھ بڑا احسان کیا جبکہ مجھے جیل خانے سے نکالا اور آپ لوگوں کو صحرا سے لے آیا۔ اس اختلاف کے بعد جو شیطان نے مجھ میں اور میرے بھائیوں میں ڈال دیا تھا۔ میرا رب جو چاہے اس کے لئے بہترین تدبیر کرنے والا ہے اور وہ بہت علم و حکمت والا ہے۔''○---۱۰۱۔ ''اے میرے پروردگار! تو نے مجھے ملک عطا فرمایا اور تو نے مجھے خواب کی تعبیر سکھائی۔ اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے! تو ہی دنیا و آخرت میں میرا ولی (دوست) اور کارساز ہے۔ تو مجھے اسلام کی حالت میں فوت کر اور نیکوں میں ملا---

Marfat.com

دے۔'' O

(**سورۃ ابراھیم ۱۴**)---۵۔ ''(یاد رکھو جبکہ) ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں دے کر بھیجا کہ تو اپنی قوم کو اندھیروں سے روشنی میں نکال اور انہیں اللہ تعالیٰ کے احسانات یاد دلا۔ اس میں نشانیاں ہیں ہر ایک صبر شکر کرنے والے کے لئے۔'' O---۶۔ ''جس وقت موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے وہ احسانات یاد کرو جو اس نے تم پر کیے ہیں۔ جبکہ اس نے تمہیں فرعونیوں سے نجات دی جو تمہیں بڑے دکھ پہنچاتے تھے۔ تمہارے لڑکوں کو قتل کرتے تھے اور تمہاری لڑکیوں کو زندہ چھوڑتے تھے۔ اس میں تمہارے رب کی طرف سے تم پر بہت بڑی آزمائش تھی۔'' O---۱۱۔ ''ان کے پیغمبروں نے ان سے کہا کہ یہ تو سچ ہے کہ ہم تم جیسے ہی انسان ہیں لیکن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنا فضل کرتا ہے۔ اللہ کے حکم کے بغیر ہماری مجال نہیں کہ ہم کوئی معجزہ تمہیں لا دکھائیں اور ایمان داروں کو صرف اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہئے۔'' O---[رسولوں نے پہلے اشکال کا جواب دیا کہ یقیناً ہم تمہارے جیسے بشر ہی ہیں۔ لیکن تمہارا یہ سمجھنا غلط ہے کہ بشر رسول نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ انسانوں کی ہدایت کے لیے انسانوں میں سے ہی بعض انسانوں کو وحی و رسالت کے لیے چن لیتا ہے اور تم سب میں سے یہ احسان اللہ نے ہم پر فرمایا ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن)]---۲۸۔ ''کیا آپ ﷺ نے ان کی طرف نظر نہیں ڈالی جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی نعمت کے بدلے ناشکری کی اور اپنی قوم کو ہلاکت کے گھر میں لا اتارا۔'' O---[اس کی تفسیر صحیح بخاری میں ہے کہ اس سے مراد کفار مکہ ہیں۔ جنہوں نے رسالت محمد ﷺ کا انکار کر کے اور جنگ بدر میں مسلمانوں سے لڑ کر اپنے لوگوں کو ہلاک کروایا۔ تاہم اپنے مفہوم کے اعتبار سے یہ عام ہے اور مطلب یہ ہوگا کہ حضرت محمد ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے رحمۃ اللعالمین اور لوگوں کے لئے نعمت الٰہیہ بنا کر بھیجا۔ پس جس نے اس نعمت کی قدر کی اسے قبول کیا اس نے شکر ادا کیا وہ جنتی ہو گیا اور جس نے اس نعمت کو رد کر دیا اور کفر اختیار کیے رکھا وہ جہنمی قرار پایا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن)]---۳۴۔ ''اسی نے تمہیں تمہاری منہ مانگی کل چیزوں میں سے دے رکھا ہے۔ اگر تم اللہ تعالیٰ کے احسان گننا چاہو تو انہیں پورے گن بھی نہیں سکتے۔ یقیناً انسان بڑا ہی بے انصاف اور ناشکرا ہے۔'' O---[یعنی اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ان گنت ہیں انہیں کوئی حیطہ شمار میں ہی نہیں لا سکتا۔ چہ جائیکہ کوئی ان نعمتوں کے شکر کا حق ادا کر سکے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن)]۔

(**سورۃ النحل ۱۶**)---۵۔ ''اسی نے چوپائے پیدا کیے جن میں تمہارے لئے گرمی کے لباس ہیں اور بھی بہت سے نفع ہیں۔ اور بعض تمہارے کھانے کے کام آتے ہیں۔'' O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۳، مضمون: پرندے، حیوانات]---۶۔ ''اور ان میں تمہاری رونق بھی ہے جب چرا کر لاؤ تب بھی اور جب چرانے لے جاؤ تب بھی۔'' O---۷۔ ''اور وہ تمہارے بوجھ ان شہروں تک اٹھا لے جاتے ہیں جہاں تم بغیر آدھی جان کیے پہنچ ہی نہیں سکتے تھے۔ یقیناً تمہارا رب بڑا ہی شفیق اور نہایت مہربان ہے۔'' O---۸۔ ''گھوڑوں کو، خچروں کو، گدھوں کو اس نے پیدا کیا کہ تم ان کی سواری لو اور وہ باعث زینت بھی ہیں۔ اور بھی وہ ایسی بہت چیزیں پیدا کرتا ہے جن کا تمہیں علم بھی نہیں۔'' O---[زمین کے زیریں حصے میں اسی طرح سمندر میں اور بے آب و گیاہ صحراؤں اور جنگلوں میں اللہ تعالیٰ مخلوق پیدا فرماتا رہتا ہے۔ جن کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں اور اسی میں انسان کی بنائی ہوئی وہ چیزیں بھی آ جاتی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے دماغ اور صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اسی کی پیدا کردہ چیزوں کو مختلف انداز میں جوڑ کر وہ تیار کرتا ہے مثلاً بس، کار، ریل گاڑی، جہاز، اور ہوائی جہاز اور اسی طرح کی بے شمار چیزیں جو مستقبل میں متوقع ہیں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن)]---۱۰۔ ''وہی تمہارے فائدے کے لئے آسمان سے پانی برساتا ہے جسے تم پیتے بھی ہو اور اسی سے اگے ہوئے درختوں کو تم اپنے جانوروں کو چراتے ہو۔'' O---۱۸۔ ''اور اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شمار کرنا چاہو تو تم اسے نہیں کر سکتے۔ بیشک اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔'' O---۵۳۔ ''تمہارے پاس جتنی بھی نعمتیں ہیں سب اسی کی دی ہوئی ہیں۔ اب بھی جب تمہیں کوئی مصیبت پیش آ جائے تو اسی کی طرف نالہ و فریاد کرتے ہو۔'' O---۵۴۔ ''اور جہاں اس نے وہ مصیبت تم سے دفع کر دی تم میں سے کچھ لوگ اپنے رب کے ساتھ شرک کرنے لگ جاتے ہیں۔'' O---۵۵۔ ''کہ ہماری دی ہوئی نعمتوں کی ناشکری کریں۔ اچھا کچھ فائدہ اٹھا لو آخر کار تمہیں معلوم ہو ہی جائے گا۔'' O---۷۱۔ ''اللہ تعالیٰ ہی نے تم میں سے ایک کو دوسرے پر روزی میں زیادتی دے رکھی ہے۔ پس جنہیں زیادتی دی گئی ہے وہ اپنی روزی اپنے ماتحت غلاموں کو نہیں دیتے کہ وہ اور یہ اس میں برابر ہو جائیں۔ تو کیا یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے منکر ہو رہے ہیں؟'' O---۷۲۔ ''اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے تم میں سے ہی تمہاری بیویاں پیدا کیں۔ اور تمہاری بیویوں سے تمہارے لئے تمہارے بیٹے اور پوتے پیدا کیے۔ اور تمہیں اچھی اچھی چیزیں کھانے کو دیں۔ کیا پھر بھی لوگ باطل پر ایمان لائیں گے؟ اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری کریں گے؟'' O---۸۱۔ ''اللہ تعالیٰ ہی نے تمہارے لئے اپنی پیدا کردہ چیزوں میں سے سائے بنائے ہیں۔ اور اسی نے تمہارے لئے پہاڑوں میں غار بنائے ہیں۔ اور اسی نے تمہارے لئے کرتے بنائے ہیں جو تمہیں گرمی سے بچائیں اور ایسے کرتے بھی جو تمہیں لڑائی کے وقت کام آئیں۔ وہ اسی طرح اپنی پوری پوری نعمتیں دے رہا ہے کہ تم حکم بردار بن جاؤ۔'' O---۸۳۔ ''یہ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں جانتے پہچانتے ہوئے بھی ان کے منکر ہو رہے ہیں۔ بلکہ ان میں سے اکثر ناشکرے ہیں۔'' O---۱۱۴۔ ''جو کچھ حلال اور پاکیزہ روزی اللہ تعالیٰ نے تمہیں دے رکھی ہے اسے کھاؤ اور اللہ کی نعمتوں کا شکر کرو اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو۔'' O---[اس کا مطلب یہ ہوا کہ حلال و طیب چیزوں سے تجاوز کر کے حرام

Marfat.com

اور خبیث چیزوں کا استعمال (یا اعلیٰ کو چھوڑ کر ادنیٰ کا استعمال) اور اللہ کو چھوڑ کر کسی اور کی عبادت کرنا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی ناشکری ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن)]

(**سورۃ العنکبوت ۲۹**)---۶۶۔ ''تاکہ ہماری دی ہوئی نعمتوں سے مکرتے رہیں اور برتتے رہیں۔ ابھی ابھی پتہ چل جائے گا۔''O---۶۷۔ ''کیا یہ نہیں دیکھتے کہ ہم نے حرم کو باامن بنا دیا ہے حالانکہ ان کے اردگرد سے لوگ اچک لیے جاتے ہیں' کیا یہ باطل پر تو یقین رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر ناشکری کرتے ہیں۔''O

(**سورۃ لقمان ۳۱**)---۲۰۔ ''کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کی ہر چیز کو ہمارے کام میں لگا رکھا ہے اور تمہیں اپنی ظاہری و باطنی نعمتیں بھرپور دے رکھی ہیں' بعض لوگ اللہ تعالیٰ کے بارے میں بغیر علم کے اور بغیر ہدایت کے اور بغیر روشن کتاب کے جھگڑا کرتے ہیں۔''O---[ظاہری سے وہ نعمتیں مراد ہیں جن کا ادراک عقل' حواس وغیرہ سے ممکن ہو اور باطنی نعمتیں وہ جن کا ادراک و احساس انسان کو نہیں۔ یہ دونوں قسم کی نعمتیں اتنی ہیں کہ انسان ان کو شمار بھی نہیں کر سکتا۔ تفسیر از شاہ فہد قرآن)]---۳۱۔ ''کیا تم اس پر غور نہیں کرتے کہ دریا میں کشتیاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے چل رہی ہیں اس لیے کہ وہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھائے' یقیناً اس میں ہر ایک صبر و شکر کرنے والے کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴' مضمون: غور و فکر کرو]

(**سورۃ السبا ۳۴**)---۱۵۔ ''قوم سبا کے لیے اپنی بستیوں میں (قدرت الٰہی کی) نشانی تھی ان کے دائیں بائیں دو باغ تھے (ہم نے ان کو حکم دیا تھا کہ) اپنے رب کی دی ہوئی روزی کھاؤ اور اس کا شکر ادا کرو' یہ عمدہ شہر اور وہ بخشنے والا رب ہے۔''O

(**سورۃ فاطر ۳۵**)---۳۔ ''لوگو! تم پر جو انعام اللہ تعالیٰ نے کیے ہیں انہیں یاد کرو۔ کیا اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی بھی خالق ہے جو تمہیں آسمان و زمین سے روزی پہنچائے؟ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ پس تم کہاں الٹے جاتے ہو؟''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۳' مضمون: انسان]

(**سورۃ یٰسین ۳۶**)---۷۱۔ ''کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہم نے اپنے ہاتھوں بنائی ہوئی چیزوں میں سے ان کے لیے چوپائے (بھی) پیدا کر دیئے' جن کے یہ مالک ہو گئے ہیں۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۳' مضمون: درندے' پرندے' حیوانات وغیرہ]---۷۲۔ ''اور ان مویشیوں کو ہم نے ان کا تابع بنا دیا ہے جن میں سے بعض تو ان کی سواریاں ہیں اور بعض کا گوشت کھاتے ہیں۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۳' مضمون: درندے' پرندے' حیوانات وغیرہ]---۷۳۔ ''انہیں ان سے اور بھی بہت سے فائدے ہیں' اور پینے کی چیزیں۔ کیا پھر (بھی) یہ شکر ادا نہیں کریں گے؟''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۳' مضمون: درندے' پرندے' حیوانات وغیرہ]---۷۴۔ ''اور وہ اللہ تعالیٰ کے سوا دوسروں کو معبود بناتے ہیں تاکہ وہ مدد کیے جائیں۔''O---[یہ ان کے کفران نعمت کا اظہار ہے کہ مذکورہ نعمتیں' جن سے یہ فائدہ اٹھاتے ہیں' سب اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ ہیں۔ لیکن یہ بجائے اس کے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں پر اس کا شکر ادا کریں یعنی ان کی عبادت و اطاعت کریں' یہ غیروں سے امیدیں وابستہ کرتے اور انہیں معبود بناتے ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(**سورۃ المومن ۴۰**)---۷۹۔ ''اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے تمہارے لیے چوپائے پیدا کیے جن میں سے بعض پر تم سوار ہوتے ہو اور بعض کو تم کھاتے ہو۔''O---[اللہ تعالیٰ اپنی ان گنت نعمتوں میں سے بعض نعمتوں کا تذکرہ فرما رہا ہے۔ چوپائے سے مراد اونٹ' گائے' بکری اور بھیڑ ہے۔ یہ نر مادہ مل کر آٹھ ہیں۔]---[یہ سواری کے کام میں بھی آتے ہیں' ان کا دودھ بھی پیا جاتا ہے' (جیسے بکری' گائے اور اونٹنی کا دودھ) ان کا گوشت انسان کی مرغوب ترین غذا ہے اور بار برداری کا کام بھی ان سے لیا جاتا ہے۔ (تفسیرات از شاہ فہد قرآن)]---۸۰۔ ''اور بھی تمہارے لیے ان میں بہت سے نفع ہیں اور تاکہ اپنے سینوں میں چھپی ہوئی حاجتوں کو انہی پر سواری کر کے تم حاصل کر لو اور ان چوپایوں پر اور کشتیوں پر سوار کیے جاتے ہو۔''O

(**سورۃ الزخرف ۴۳**)---۱۳۔ ''تاکہ تم ان کی پیٹھ پر جم کر سوار ہوا کرو پھر اپنے رب کی نعمت کو یاد کرو جب اس پر ٹھیک ٹھاک بیٹھ جاؤ' اور کہو پاک ذات ہے اس کی جس نے اسے ہمارے بس میں کر دیا حالانکہ ہمیں اسے قابو کرنے کی طاقت نہ تھی۔''O---[دعا کے لئے باب نمبر ۵' مضمون: قرآنی دعائیں]

(**سورۃ الحجرات ۴۹**)---۸۔ ''اللہ تعالیٰ کے احسان و انعام سے اور اللہ تعالیٰ دانا اور باحکمت ہے۔''O

(**سورۃ الرحمٰن ۵۵**)---۱۳۔ ''پھر (اے انسانو اور جنو!) تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟''O---[یہ انسانوں اور جنوں دونوں سے خطاب ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی نعمتیں گنوا کر ان سے پوچھ رہا ہے۔ یہ تکرار اس شخص کی طرح ہے جو کسی پر مسلسل احسان کرے لیکن وہ اس کے احسان کا منکر ہو' جیسے کہے میں نے تیرا فلاں کام کیا' کیا تو انکار کرتا ہے؟ فلاں چیز تجھے دی' کیا تجھے یاد نہیں؟ تجھ پر فلاں احسان کیا' کیا تجھے ہمارا ذرا خیال نہیں؟ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]---۱۶۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟''O---[اے انسان! تیری اصل مٹی ہے۔ دیکھ تیرے رب نے اس مشت خاک کو کتنا حسین پیکر بخشا ہے اور اس میں بے شمار قوتیں پیدا کر دی ہیں۔ آنکھ دیکھتی ہے' کان سنتے ہیں' زبان کالوتھڑا بولتا ہے' دل تمام جسم میں خون پہنچاتا ہے۔ تیرے کاسہ سر میں کیسے خودکار آلات نصب کر دیے ہیں۔ تیرے شکم میں نظام ہضم کو کیسی مستحکم بنیادوں پر قائم کر دیا ہے۔ یہی حال جنات کا ہے۔ ان کو بھی

Marfat.com

خصوصی حواس اور بے پایاں قوتیں بخشی گئی ہیں۔ اے جن و انس! تم بتاؤ کہ تم اللہ تعالیٰ کی کس کس نعمت پر ناشکری کرو گے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)] ---۱۸۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟'' O ---۲۱۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟'' O ---۲۳۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟'' O --- [یہ جواہر اور موتی زیب و زینت اور حسن و جمال کا مظہر ہیں اور اہل شوق و اہل ثروت انہیں اپنے ذوقِ جمال کی تسکین اور حسن و رعنائی میں اضافے ہی کے لیے استعمال کرتے ہیں' اس لیے ان کا نعمت ہونا بھی واضح ہے۔ یہ مختلف بیماریوں میں بطورِ دوا بھی استعمال ہوتے ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)] ---۲۵۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟'' O --- [ان کے ذریعے سے بھی نقل و حمل کی جو آسانیاں ہیں محتاجِ وضاحت نہیں' اس لیے یہ بھی اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)] ۲۸۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟'' O --- [فنائے دنیا کے بعد جزا و سزا یعنی عدل کا اہتمام ہوگا' لہٰذا یہ بھی ایک نعمتِ عظمیٰ ہے جس پر شکرِ الٰہی واجب ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)] ---۳۰۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟'' O --- [یہاں آلاء کا مفہوم اوصاف ہی زیادہ موزوں نظر آتا ہے۔ ہر شخص جو کسی نوعیت کا شرک کرتا ہے، دراصل وہ اللہ تعالیٰ کی کسی نہ کسی صفت کی تکذیب کرتا ہے۔ کسی کا یہ کہنا کہ فلاں حضرت نے میری بیماری دُور کر دی، اصل میں یہ معنی رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ شافی نہیں ہے بلکہ وہ حضرت شافی ہیں۔ ہر مشرکانہ عقیدہ اور مشرکانہ قول آخری تجزیہ میں صفاتِ الٰہی کی تکذیب ہی پر منتہی ہوتا ہے۔ شرک کے معنی ہی یہ ہیں کہ آدمی دوسروں کو سمیع و بصیر، عالم الغیب، فاعلِ مختار، قادر و متصرف، اور الوہیت کے دوسرے اوصاف سے متصف قرار دے رہا ہے اور اس بات کا انکار کر رہا ہے کہ اکیلا اللہ ہی ان صفات کا مالک ہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)] ---۳۲۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟'' O ---۳۴۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟'' O ---۳۶۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟'' O ---۳۸۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟'' O ---۴۰۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟'' O --- [جرم کی حقیقی بنیاد قرآن کی نگاہ میں یہ ہے کہ بندہ جو اپنے رب کی نعمتوں سے متمتع ہو رہا ہے، اپنے نزدیک یہ سمجھ بیٹھے کہ یہ نعمتیں کسی کی دی ہوئی نہیں ہیں بلکہ آپ سے آپ اسے مل گئی ہیں، یا یہ کہ یہ نعمتیں خدا کا عطیہ نہیں بلکہ اس کی اپنی قابلیت یا خوش نصیبی کا ثمرہ ہیں، یا یہ کہ یہ ہیں تو خدا کا عطیہ مگر اُس خدا کا اپنے بندے پر کوئی حق نہیں ہے، یا یہ کہ خدا نے خود یہ مہربانیاں اُس پر نہیں کی ہیں بلکہ یہ کسی دوسری ہستی نے اُس سے کروا دی ہیں۔ یہی وہ غلط تصورات ہیں جن کی بنا پر آدمی خدا سے بے نیاز اور اُس کی اطاعت و بندگی سے آزاد ہو کر دنیا میں وہ افعال کرتا ہے جن سے خدا نے منع کیا ہے اور وہ افعال نہیں کرتا جن کا اس نے حکم دیا ہے۔ اس لحاظ سے ہر جرم اور ہر گناہ اپنی حقیقت کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ کے احسانات کی تکذیب ہے قطع نظر اس سے کہ کوئی شخص زبان سے ان کا انکار کرتا ہو یا اقرار۔ مگر جو شخص فی الواقع تکذیب کا ارادہ نہیں رکھتا، بلکہ اُس کے ذہن کی گہرائیوں میں تصدیق موجود ہوتی ہے، وہ احیاناً کسی بشری کمزوری سے کوئی قصور کر بیٹھے تو اس پر استغفار کرتا ہے اور اس سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہ چیز اُسے مکذبین میں شامل ہونے سے بچا لیتی ہے۔ اس کے سوا باقی تمام مجرم درحقیقت اللہ کی نعمتوں کے مکذب اور اس کے احسانات کے منکر ہیں۔ اسی لیے فرمایا کہ جب تم لوگ مجرم کی حیثیت سے گرفتار ہو جاؤ گے اُس وقت ہم دیکھیں گے کہ تم ہمارے کس کس احسان کا انکار کرتے ہو۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)] ---۴۲۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟'' O ---۴۵۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟'' O

۴۷۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔'' O ۴۹۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟'' O

۵۱۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔'' O ۵۳۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟'' O

۵۵۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔'' O ۵۷۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟'' O

۵۹۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔'' O ۶۱۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟'' O

۶۳۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔'' O ۶۵۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟'' O

۶۷۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔'' O ۶۹۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟'' O

۷۱۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔'' O ۷۳۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟'' O

۷۵۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔'' O ۷۷۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟'' O

[اللہ تعالیٰ نے انسانوں اور جنوں کو یہاں ۳۱ بار یاد دلایا کہ ا سکی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ نیز مزید تفسیر کے لیے باب نمبر ۱ مضمون: اسماء الحسنیٰ]

(سورۃ الضحیٰ ۹۳) ---۱۱۔ ''اور اپنے رب (کریم) کی نعمتوں کا ذکر فرمایا کیجیے۔'' O --- [یعنی اللہ نے تجھ پر جو احسانات کیے ہیں مثلاً ہدایت اور رسالت و نبوت سے نوازا' یتیمی کے باوجود تیری کفالت و سرپرستی کا انتظام کیا' تجھے قناعت و تونگری عطا کی وغیرہ۔ انہیں جذباتِ تشکر و ممنونیت کے ساتھ بیان

Marfat.com

کرتا رہ۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ کے انعامات کا تذکرہ اوران کا اظہار اللہ کو پسند ہے لیکن تکبر اور فخر کے طور پر نہیں بلکہ اللہ کے فضل وکرم اوراس کے احسان سے زیر بار ہوتے ہوئے اوراس کی قدرت وطاقت سے ڈرتے ہوئے کہ کہیں وہ ہمیں ان نعمتوں سے محروم نہ کردے۔(از تفسیر ۶ شاہ فہد قرآن)]---- [نعمت کا لفظ عام ہے۔جس سے مراد وہ نعمتیں بھی ہیں جو اس سورت کے نزول کے وقت تک اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پاک کو عطا فرمائی تھیں اور وہ نعمتیں بھی جو بعد اس نے اپنے ان وعدوں کے مطابق آپ کو عطا کیں جو اس سورت میں اس نے کیے تھے اور جن کو اس نے بدرجہ اتم پورا کیا پھر حکم یہ ہے کہ اے نبی ﷺ ہر نعمت جو اللہ نے تم کو دی ہے اس کا ذکر اور اس کا اظہار کرو۔اب یہ ظاہری بات ہے کہ نعمتوں کے ذکر واظہار کی مختلف صورتیں ہوسکتی ہیں اور ہر نعمت اپنی نوعیت کے لحاظ سے اظہار کی ایک خاص صورت چاہتی ہے مجموعی طور پر تمام نعمتوں کے اظہار کی صورت یہ ہے کہ زبان سے اللہ کا شکر ادا کیا جائے اوراس بات کا اقرار و اعتراف کیا جائے کہ جو نعمتیں بھی مجھے حاصل ہیں یہ سب اللہ کے فضل واحسان ہیں ورنہ کوئی چیز بھی میرے کسی ذاتی کمال کا نتیجہ نہیں ہے نعمت نبوت کا اظہار اس طریقہ سے ہوسکتا ہے کہ دعوت وتبلیغ کا حق ادا کیا جائے نعمت قرآن کے اظہار کی صورت یہ ہے کہ لوگوں میں زیادہ سے زیادہ اس کی اشاعت کی جائے اوراس کی تعلیمات لوگوں کے ذہن نشین کی جائیں نعمت ہدایت کا اظہار اسی طرح ہوسکتا ہے کہ اللہ کی بھٹکی ہوئی مخلوق کو سیدھا راستہ بتایا جائے اوراس کام کی ساری تلخیوں اور ترشیوں کو صبر کے ساتھ برداشت کیا جائے ،یتیمی میں دستگیری کا جو احسان اللہ تعالیٰ نے کیا ہے اس کا تقاضا یہی ہے کہ یتیموں کے ساتھ ویسے ہی احسان کا سلوک کیا جائے' نادار سے مال دار بنادینے کا جو احسان اللہ نے کیا اس کا اظہار یہی صورت چاہتا ہے کہ اللہ کے محتاج بندوں کی مدد کی جائے۔غرض یہ ایک بڑی جامع ہدایت تھی جو اللہ تعالیٰ نے اپنے انعامات واحسانات بیان کرنے کے بعد اس مختصر سے فقرے میں اپنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو دی۔(از تفسیر ۱۱ تفہیم القرآن)]

(سورۃ التکاثر ۱۰۲)---۸۔''پھر ضرور پوچھا جائے گا تم سے اس دن جملہ نعمتوں کے بارے میں۔''O---[امام مسلم نے اپنی صحیح میں یہ روایت لکھی ہے۔اس کے مطالعہ سے اس آیت کا مفہوم واضح ہوجائے گا' حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک روز حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور ابو بکر و عمر سے ملاقات ہوئی۔حضور نے فرمایا اس وقت تم دونوں اپنے گھروں سے باہر کیسے آئے ہو۔دونوں نے عرض کی اے اللہ کے پیارے رسول! سخت بھوک لگی ہے۔حضور نے فرمایا بخدا میں بھی اسی وجہ سے باہر نکلا ہوں۔حضور دونوں کو ہمراہ لے کر ایک انصاری کے گھر تشریف لے گئے۔(دوسری روایت میں ان کا نام مالک بن التیہان درج ہے)لیکن وہ گھر میں موجود نہ تھے ان کی بیوی نے جب حضور کو دیکھا تو بڑی گرمجوشی سے خوش آمدید کہا۔حضور نے پوچھا تمہارا شوہر کہاں ہے؟ اس نے عرض کیا ہمارے لئے میٹھا پانی لینے گئے ہیں' تھوڑی دیر بعد انصاری آگئے۔جب حضور کو اور حضور کے ساتھیوں کو دیکھا تو خوشی کی انتہا نہ رہی۔کہنے لگے الحمدللہ آج روئے زمین پر کوئی ایسا شخص نہیں ہے جس کے پاس میرے مہمانوں سے زیادہ عزت والے مہمان آئے ہوں۔یہ کہہ کر وہ اپنے باغ کی طرف چلا گیا اور کھجوروں کا ایک گچھا توڑ کر لے آیا جس میں پختہ' نیم پختہ اور تر کھجوریں تھیں۔خدمت اقدس میں رکھا اور تناول فرمانے کی التجا کی۔پھر اس نے چھری پکڑی حضور نے فرمایا شیر دار بکری کو ذبح نہ کرنا۔پس اس نے ایک بکری ذبح کی اور ان معزز مہمانوں نے اس کا گوشت بھی تناول فرمایا اور کھجوریں بھی کھائیں اور ٹھنڈا میٹھا پانی بھی پیا۔جب سیر ہوگئے تو اللہ تعالیٰ کے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے دونوں یاروں سے فرمایا اس خدا کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ روز قیامت تم سے آج کی نعمتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔فاقہ نے تم کو اپنے گھروں سے نکالا اور تم ان نعمتوں سے شادکام ہوکر اب واپس جارہے ہو۔اس آیت میں تمام انسانوں کو اس بات کی طرف متوجہ کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ جو انعام فرمائے وہ اس کا شکر ادا کرنے کی کوشش کریں اوراس بات کو کبھی فراموش نہ کریں کہ ان کے بارے میں ان سے باز پرس ہوگی۔اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی ہر قسم کی نعمتوں سے بہرہ ور فرمائے اور ہمیں ان کا حق ادا کرنے کی بھی توفیق مرحمت فرمائے تاکہ جب قیامت کے روز باز پرس ہو تو ہمیں ندامت نہ ہو۔(از تفسیر ۷ ضیاء القرآن)]

اللہ تعالیٰ کے ڈراوے

(سورۃ القمر ۵۴)---۹۔''ان سے پہلے قوم نوح نے بھی ہمارے بندے کو جھٹلایا تھا اور دیوانہ بتلا کر جھڑک دیا گیا تھا۔''O---۱۰۔''پس اس نے اپنے رب سے دعا کی کہ میں بے بس ہوں تو میری مدد فرما۔''O---۱۱۔''پس ہم نے آسمان کے دروازوں کو زور کے مینہ سے کھول دیا۔''O---۱۲۔''اور زمین سے چشموں کو جاری کردیا پس اس کام کے لئے جو مقدر کیا گیا تھا (دونوں) پانی جمع ہوگئے۔''O---۱۳۔''اور ہم نے اسے تختوں اور کیلوں والی (کشتی) پر سوار کرلیا۔''O---۱۴۔''جو ہماری آنکھوں کے سامنے چل رہی تھی۔بدلا اس کی طرف سے جس کا کفر کیا گیا تھا۔''O---۱۵۔''اور بیشک ہم نے اس واقعہ کو نشانی بنا کر باقی رکھا پس کوئی ہے نصیحت حاصل کرنے والا۔''O---۱۶۔''بتاؤ میرا عذاب اور میری ڈرانے والی باتیں کیسی رہیں؟''O---۱۸۔''قوم عاد

Marfat.com

نے بھی جھٹلایا پس کیسا ہوا میرا عذاب اور میری ڈرانے والی باتیں۔''O---۱۹۔''ہم نے ان پر تیز وتند مسلسل چلنے والی ہوا' ایک پیہم منحوس دن میں بھیج دی۔''O---۲۰۔''جو لوگوں کو اٹھا اٹھا کر دے پٹختی تھی' گویا کہ وہ جڑ سے کٹے ہوئے کھجور کے تنے ہیں۔''O---۲۱۔''پس کیسی رہی میری سزا اور میرا ڈرانا؟''O---۲۷۔''بیشک ہم ان کی آزمائش کے لیے اونٹنی بھیجیں گے۔ پس (اے صالح) تو ان کا منتظر رہ اور صبر کر۔''O---۲۸۔''ہاں! انہیں خبر کر دے کہ پانی ان میں تقسیم شدہ ہے' ہر ایک اپنی باری پر حاضر ہوگا۔''O---۲۹۔''انہوں نے اپنے ساتھی کو آواز دی جس نے (اونٹنی پر) وار کیا اور (اس کی) کوچیں کاٹ دیں۔''O---۳۰۔''پس کیوں کر ہوا میرا عذاب اور میرا ڈرانا۔''O---۳۱۔''ہم نے ان پر ایک چیخ بھیجی پس ایسے ہو گئے جیسے باڑ بنانے والے کی روندی ہوئی گھاس۔''O

اللہ تعالیٰ کے حضور پیشی

(**سورۃ الصّٰفّٰت ۳۷**)---۱۵۸۔''اور ان لوگوں نے تو اللہ تعالیٰ کے اور جنات کے درمیان بھی قرابت داری ٹھہرائی ہے' اور حالانکہ خود جنات کو معلوم ہے کہ وہ (اس عقیدہ کے لوگ عذاب کے سامنے) پیش کیے جائیں گے۔''O

(**سورۃ الحاقۃ ۶۹**)---۱۸۔''اس دن تم سب سامنے پیش کیے جاؤ گے' تمہارا کوئی بھید پوشیدہ نہ رہے گا۔''O---[یہ پیشی اس لئے نہیں ہوگی کہ جن کو اللہ نہیں جانتا' ان کو جان لے' وہ تو سب کو ہی جانتا ہے' یہ پیشی خود انسانوں پر حجت قائم کرنے کے لئے ہوگی۔ ورنہ اللہ سے تو کسی کی کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے۔ (از تفسیر ۵ شاہ فہد قرآن)]

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی جائے پناہ نہیں، ماسوا اللہ تعالیٰ

(**سورۃ البقرۃ ۲**)---۱۶۳۔''اور تم سب کا معبود ایسا معبود ہے جو ایک ہی ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود اس کے سوا بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔''O---۲۵۵۔''اللہ کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اس کے زندہ جاوید ہے، پوری کائنات کو سنبھالے ہوئے ہے۔ نہیں آتی اس کو اونگھ اور نہ نیند۔ اسی کا ہے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور جو کچھ ہے زمین میں۔ کون ہے جو سفارش کر سکے اس کے حضور بغیر اس کی اجازت کے۔ وہ جانتا ہے اسے بھی جو بندوں کے سامنے ہے اور وہ بھی جو ان سے اوجھل ہے اور نہیں احاطہ کر سکتے وہ ذرا بھی اس کے علم میں سے مگر جس قدر وہ چاہے، حاوی ہے اس کی کرسی آسمانوں اور زمین پر اور نہیں تھکاتی اسے نگہبانی ان دونوں کی اور وہی ہے برتر اور عظیم۔''O---[یہ آیت الکرسی ہے جس کی بڑی فضیلت صحیح احادیث سے ثابت ہے مثلاً یہ آیت قرآن کی اعظم آیت ہے۔ اس کے پڑھنے سے رات کو شیطان سے تحفظ رہتا ہے۔ ہر فرض نماز کے بعد پڑھنے کی بڑی فضیلت ہے وغیرہ۔ یہ اللہ تعالیٰ کی صفات، جلال، اس کی علو شان اور اس کی قدرت وعظمت پر مبنی نہایت جامع آیت ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن)]

(**سورۃ آل عمران ۳**)---۱۸۔''گواہی دی خود اللہ تعالیٰ نے اس بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اس کے اور (گواہی دی) فرشتوں نے اور علم والوں نے بھی وہی قائم رکھنے والا ہے (نظام کائنات کو) عدل کے ساتھ۔ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اس کے، وہ غالب اور بڑی حکمت والا ہے۔''O---۶۴۔''کہہ دو! اے اہل کتاب! آؤ ایک ایسی بات کی طرف جو یکساں ہے ہمارے ہاں اور تمہارے ہاں یہ کہ نہ عبادت کریں ہم مگر اللہ تعالیٰ کی اور نہ شریک کریں اس کے ساتھ ذرا بھی اور نہ بنائے ہم میں سے کوئی کسی کو رب اللہ کے سوا۔ پھر اگر منہ موڑیں وہ (اس دعوت سے) تو (اے مسلمانو!) کہہ دو گواہ رہو کہ ہم تو (صرف اللہ ہی کے) عبادت گزار اور اطاعت شعار ہیں۔''O---۷۹۔''نہیں زیب دیتا کسی انسان کو جسے دی ہو اللہ تعالیٰ نے کتاب وحکمت اور نبوت پھر وہ کہے لوگوں سے کہ بن جاؤ تم میرے بندے اللہ کو چھوڑ کر بلکہ (وہ تو یہی کہے گا) کہ بن جاؤ تم اللہ والے کیونکہ تم تعلیم دیتے ہو کتاب الٰہی کی اور اس بنا پر بھی کہ تم پڑھتے ہو خود بھی کتاب اللہ۔''O---[یہ عیسائیوں کے ضمن میں کہا جا رہا ہے کہ انہوں نے حضرت عیسیٰؑ کو خدا بنایا ہوا ہے حالانکہ وہ ایک انسان تھے جنہیں کتاب وحکمت اور نبوت سے سرفراز کیا گیا تھا۔ اور ایسا کوئی شخص یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ اللہ کو چھوڑ کر میرے پجاری اور بندے بن جاؤ بلکہ وہ تو یہی کہتا کہ رب والے بن جاؤ۔ ربانی رب کی طرف منسوب ہے، الف اور نون کا اضافہ مبالغہ کے لیے ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن)]---۸۰۔''اور نہ حکم دے گا وہ تم کو کہ بنالو تم فرشتوں کو اور نبیوں کو اپنا رب۔ کیا وہ حکم دے گا تم کو کفر کا بعد اس کے کہ تم مسلمان ہو چکے ہو۔''O---[یعنی نبیوں اور فرشتوں (یا کسی اور کو) رب والی صفات کا حامل باور کرانا یہ کفر ہے۔ تمہارے مسلمان ہو جانے کے بعد ایک نبی یہ کام بھلا کس طرح کر سکتا ہے؟ کیونکہ نبی کا کام تو ایمان کی دعوت دینا ہے۔ جو اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کا نام ہے۔ بعض مفسرین نے اس کی شان نزول میں یہ بات بیان کی ہے کہ بعض مسلمانوں نے نبی کریم ﷺ سے اس بات کی

Marfat.com

اجازت مانگی کہ وہ آپ کو سجدہ کریں۔ جس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اور بعض نے اس کی شان نزول میں یہ کہا ہے کہ یہودیوں اور عیسائیوں نے جمع ہو کر نبی کریم ﷺ سے کہا کہ کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ ہم آپ کی اس طرح عبادت و پرستش کریں جس طرح عیسائی حضرت عیسیٰؑ کی کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ کی پناہ، اس بات سے کہ ہم اللہ کو چھوڑ کر کسی اور کی عبادت کریں یا کسی کو اس کا حکم دیں، اللہ نے مجھے نہ اس لیے بھیجا ہے نہ اس کا حکم ہی دیا ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن)]

(**سورۃ النساء ۴**)---۸۷۔ ''اللہ تعالیٰ (وہ ذات ہے کہ) نہیں ہے کوئی معبود سوائے اس کے۔ ضرور جمع کرے گا وہ تم سب کو قیامت کے روز کہ نہیں ہے کوئی شک جس (کے آنے) میں اور کون ہے زیادہ سچا اللہ سے بات میں۔''O

(**سورۃ المائدۃ ۵**)---۳۔ ''تم پر حرام کیا جاتا ہے مردار، خون، خنزیر کا گوشت، وہ جس پر اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کا نام پکارا گیا ہو، گردن مروڑا ہوا، چوٹ لگنے سے مرا ہوا، گر کر مرا ہوا، سینگ لگنے سے مرا ہوا، جسے درندوں نے کھایا ہو سوائے اس کے جسے تم نے ذبح کر لیا، جو تھانوں پر ذبح کیا گیا ہو اور یہ کہ تم جوئے کے تیروں سے تقسیم کرو کہ یہ نافرمانی ہے۔ ہاں تو کوئی گناہ کی طرف جھکے بغیر بھوک سے لاچار ہو جائے تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔''O---۱۱۶۔ ''اور جب اللہ تعالیٰ کہے گا۔ عیسیٰ ابن مریم! کیا تو نے لوگوں سے کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ مجھے اور میری ماں کو خدا بنا لو۔ وہ کہے گا تو پاک ہے میرے لئے روا نہیں کہ میں وہ بات کہوں جس کا مجھے کوئی حق نہیں۔ اگر میں ایسا کہتا تو تو یقیناً جان لیتا۔ تو جانتا ہے جو میرے دل میں ہے مگر میں نہیں جانتا جو تیرے دل میں ہے تو ہی پوشیدہ باتوں کا خوب جاننے والا ہے۔''O

(**سورۃ الانعام ۶**)---۱۴۔ ''کہہ'' کیا میں اللہ کے سوا کسی اور کو رفیق بناؤں، وہ جو آسمانوں اور زمین کو وجود میں لانے والا ہے، اور جو کھلاتا ہے مگر اسے کھلایا نہیں جاتا؟'' کہہ ''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں پہلا فرمانبردار بنوں'' اور یہ کہ ''مشرکوں میں ہرگز نہ ہونا''O---۱۷۔ ''اور اگر اللہ تعالیٰ تجھے کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا کوئی دور کرنے والا نہیں اور اگر وہ تجھے کوئی بھلائی پہنچائے تو وہ ہر بات پر قادر ہے۔''O---۱۰۲۔ ''یہ ہے اللہ تمہارا رب، اس کے سوا کوئی خدا نہیں وہ ہر چیز کا بنانے والا ہے، پس اس کی عبادت کرو اور وہی ہر چیز کا کارساز ہے۔''O---۱۰۶۔ ''تو اس کی جو تیری طرف تیرے رب کی جانب سے وحی کیا گیا ہے، پیروی کر۔ اس کے سوا کوئی خدا نہیں اور مشرکوں سے کنارہ کر لے۔''O

(**سورۃ الاعراف ۷**)---۱۹۴۔ ''جنہیں تم اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو وہ تمہاری ہی طرح کے بندے ہیں۔ ہاں! اگر تم سچے ہو تو انہیں پکارو۔ پھر وہ تمہیں جواب دیں۔''O---۱۹۵۔ ''کیا ان کے پاؤں ہیں جن سے وہ چلتے ہیں یا ان کے ہاتھ ہیں جن سے وہ پکڑتے ہیں یا ان کی آنکھیں ہیں جن سے وہ دیکھتے ہیں یا ان کے کان ہیں جن سے وہ سنتے ہیں؟ کہہ دیجئے! اپنے شریکوں کو بلاؤ۔ پھر میرے خلاف داؤ چلاؤ۔ پھر مجھے مہلت بھی نہ دو۔''O---۱۹۶۔ ''بے شک میرا رفیق اللہ تعالیٰ ہے جس نے کتاب نازل کی ہے اور وہی درست کام کرنے والوں کی رفاقت کرتا ہے۔''O---۱۹۷۔ ''اور جنہیں تم اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو وہ تمہاری مدد نہیں کر سکتے اور نہ اپنی مدد ہی کرتے ہیں۔''O

(**سورۃ التوبہ ۹**)---۱۱۸۔ ''اور ان تین پر بھی (کی ہے) جو پیچھے رہ گئے تھے۔ یہاں تک کہ زمین اس کے باوجود کہ وہ کشادہ ہے ان پر تنگ ہو گئی۔ اور اپنا آپ ان پر تنگ ہو گیا۔ اور وہ سمجھے کہ اللہ تعالیٰ سے بچ کر جانے کی کوئی جگہ نہیں مگر خود اس کے پاس۔ پھر اس نے ان پر توجہ کی تاکہ وہ بھی توجہ کریں بیشک اللہ تعالیٰ بڑا توجہ کرنے والا، رحم کرنے والا ہے۔''O---[تفسیر کے لئے باب ۱۴، مضمون: صحابہ کرام]

(**سورۃ یونس ۱۰**)---۱۸۔ ''اور وہ اللہ تعالیٰ کے سوا ان کی عبادت کرتے ہیں جو نہ انہیں نقصان دیتے ہیں اور نہ انہیں نفع دیتے ہیں، اور کہتے ہیں یہ اللہ کے سامنے ہمارے سفارشی ہیں۔ کہہ کیا تم اللہ کو وہ بات بتاتے ہو جسے وہ نہ آسمانوں میں جانتا ہے اور نہ زمین میں؟ ۔ وہ پاک ہے اور ان سے بہت بلند جنہیں وہ اس کا شریک بناتے ہیں۔''O---۲۲۔ ''وہی تمہیں خشکی اور سمندر میں پھراتا ہے۔ یہاں تک کہ جب تم کشتیوں میں ہوتے ہو اور وہ لوگوں کو خوشگوار ہوا کے ساتھ لئے پھرتی ہیں۔ اور وہ اس پر خوش ہوتے ہیں کہ انہیں تند ہوا آ لیتی ہے۔ اور ان پر ہر جگہ سے لہریں آ پہنچتی ہیں۔ اور وہ سمجھتے ہیں کہ وہ گھر گئے ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کی بندگی کو اس کے لئے خالص کر کے پکارتے ہیں، اگر تو نے ہمیں اس سے بچا لیا تو ہم ضرور شکر گزاروں میں ہوں گے۔''O---[یعنی پھر وہ دُعا میں غیر اللہ کی ملاوٹ نہیں کرتے جس طرح عام حالات میں کرتے ہیں۔ عام حالات میں تو وہ کہتے ہیں کہ یہ بزرگ بھی اللہ کے بندے ہیں، انہیں بھی اللہ نے اختیارات سے نواز رکھا ہے اور انہی کے ذریعے سے ہم اللہ کا قرب تلاش کرتے ہیں۔ لیکن جب اس طرح شدائد میں گھر جاتے ہیں تو یہ سارے شیطانی فلسفے بھول جاتے ہیں اور صرف اللہ یاد رہ جاتا ہے اور پھر صرف اسی کو پکارتے ہیں۔ اس سے ایک بات تو یہ معلوم ہوئی کہ انسان کی فطرت میں اللہ واحد کی طرف رجوع کا جذبہ ودیعت کیا گیا ہے۔ انسان ماحول سے متاثر ہو کر اس جذبے یا فطرت کو دبا دیتا ہے لیکن مصیبت میں یہ جذبہ ابھر آتا ہے اور یہ فطرت عود کر آتی ہے۔ جس سے معلوم ہوا کہ توحید، فطرت انسانی کی آواز اور اصل چیز ہے، جس سے انسان کو انحراف نہیں کرنا چاہئے۔ کیونکہ اس سے انحراف فطرت سے

Marfat.com

انحراف ہے جو سراسر گمراہی ہے- دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ مشرکین جب اس طرح مصائب میں گھر جاتے تو وہ اپنے خودساختہ معبودوں کے بجائے صرف ایک اللہ کو پکارتے تھے چنانچہ حضرت عکرمہؓ بن ابی جہل کے بارے میں آتا ہے کہ جب مکہ فتح ہو گیا تو یہ وہاں سے فرار ہو گئے- باہر کسی جگہ جانے کے لئے کشتی میں سوار ہوئے تو کشتی طوفانی ہواؤں کی زد میں آ گئی، جس پر ملاح نے کشتی میں سوار لوگوں سے کہا کہ آج اللہ واحد سے دُعا کرو، تمہیں اس طوفان سے اس کے سوا کوئی نجات دینے والا نہیں ہے- حضرت عکرمہؓ کہتے ہیں میں نے سوچا اگر سمندر میں نجات دینے والا صرف ایک اللہ ہے تو خشکی میں بھی یقیناً نجات دینے والا وہی ہے- اور یہی بات محمد ﷺ کہتے ہیں- چنانچہ انہوں نے فیصلہ کر لیا اگر یہاں سے میں زندہ بچ کر نکل گیا تو مکہ واپس جا کر اسلام قبول کر لوں گا- چنانچہ یہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مسلمان ہو گئے، رضی اللہ عنہ- لیکن افسوس! امت محمدیہ کے عوام اس طرح شرک میں پھنسے ہوئے ہیں کہ شدائد و آلام میں بھی وہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کے بجائے، فوت شدہ بزرگوں کو ہی مشکل کشا سمجھتے اور انہی کو مدد کے لئے پکارتے ہیں- (از تفسیر شاہ فہد قرآن)]---۳۵۔ ''کہو! اللہ تعالیٰ ہی حق کی راہ دکھاتا ہے تو کیا وہ جو حق کی طرف راہنمائی کرتا ہے زیادہ حق دار ہے کہ اس کی پیروی کی جائے یا وہ جو خود ہی راہ نہیں پاتا- سوائے اس کے کہ اسے راہ دکھائی جائے۔'' O---۳۷۔ ''اور یہ قرآن ایسا نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا گھڑ لیا جائے- بلکہ یہ اس کی جو سامنے موجود ہے تصدیق ہے اور اس میں شک نہیں کہ یہ جہاں کے آقا کی طرف سے اس کی کتاب کا کھلا بیان ہے۔'' O---۳۸۔ ''یا کیا وہ کہتے ہیں کہ اس نے اسے گھڑ لیا ہے- کہو، تو تم بھی اس طرح کی کوئی سورت لے آؤ- اور اللہ تعالیٰ کے سوا جسے بلا سکتے ہو بلا لو اگر تم سچے ہو۔'' O---۹۰۔ ''اور ہم نے بنی اسرائیل کو سمندر کے پار کر دیا- پھر فرعون اور اس کے لشکر نے سرکشی کی اور دشمنی سے ان کا پیچھا کیا- یہاں تک کہ وہ غرق ہونے لگا تو بولا- میں ایمان لاتا ہوں کہ کوئی خدا نہیں سوائے اس کے جس پر بنی اسرائیل ایمان رکھتے ہیں اور میں فرمانبرداروں میں ہوتا ہوں۔'' O---۱۰۰۔ ''مگر کسی شخص کے لئے ممکن نہیں کہ وہ ایمان لے آئے سوائے اللہ تعالیٰ کی اجازت کے اور وہ ان لوگوں پر جو عقل نہیں رکھتے پلیدی ڈال دیتا ہے۔'' O[پلیدی سے مراد عذاب یا کفر ہے یعنی جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات پر غور نہیں کرتے وہ کفر میں ہی مبتلا رہتے ہیں اور یوں عذاب کے مستحق قرار پاتے ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]---۱۰۶۔ ''اور اللہ تعالیٰ تجھے کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا کوئی اسے ہٹانے والا نہیں اور اگر وہ تیری بھلائی چاہے تو کوئی اس کی مہربانی کو پھیرنے والا نہیں- وہ اسے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے ڈال دیتا ہے اور وہ بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔'' O

(**سورۃ ھود ۱۱**)---۲۔ ''یہ ہے کہ، اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی بندگی نہ کرو- میں تمہارے لئے اس کی طرف سے ایک خبردار کرنے والا اور خوشخبری دینے والا ہوں۔'' O---۱۴۔ ''پھر اگر وہ تمہیں جواب نہ دے سکیں تو جان لو کہ وہ اللہ تعالیٰ کے علم کے ساتھ اترا ہے اور یہ کہ اس کے سوا کوئی خدا نہیں تو کیا تم فرمانبردار بنو گے؟'' O---۲۰۔ ''وہ زمین میں (خدا کو) عاجز نہیں کر سکتے تھے اور نہ اللہ تعالیٰ کے سوا ان کا کوئی دوست تھا- ان کا عذاب دوگنا کیا جائے گا- وہ سننے کے قابل نہ تھے اور وہ دیکھتے بھی نہ تھے۔'' O---۲۵۔ ''اور ہم نے نوحؑ کو اس کی قوم کی طرف بھیجا (کہ کہے) میں تمہیں صاف خبردار کرنے والا ہوں۔'' O---۲۶۔ ''کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو- میں تم پر ایک دردناک دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔'' O---۵۰۔ ''اور عاد کی طرف ان کے بھائی ہودؑ کو (بھیجا) اس نے کہا- اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو- اس کے سوا تمہارا کوئی خدا نہیں- تم تو محض باتیں گھڑنے والے ہو۔'' O---۶۱۔ ''اور ثمود کی طرف ان کے بھائی صالحؑ کو (بھیجا) اس نے کہا، اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو- اس کے سوا تمہارا کوئی خدا نہیں- اسی نے تمہیں زمین سے پیدا کیا ہے اور تمہیں اس میں بسایا ہے- پس اس سے بخشش مانگو پھر اس کی طرف رجوع کرو- بیشک میرا رب قریب ہے اور دُعا کو قبول کرنے والا ہے۔'' O---۸۴۔ ''اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیبؑ کو (بھیجا)- اس نے کہا- اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو- اس کے سوا تمہارا کوئی خدا نہیں اور ناپ اور تول میں کمی نہ کرو- میں تمہیں آسودہ حال دیکھتا ہوں- مگر تم پر ایک گھیر لینے والے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔'' O---۱۰۱۔ ''اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا- بلکہ انہوں نے خود اپنے اوپر ظلم کیا- پھر جب تیرے رب کا حکم آیا تو ان کے خدا جنہیں وہ اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے تھے ان کے کچھ کام نہ آئے اور انہوں نے ان کی بربادی کے سوا کچھ زیادہ نہ کیا- [تفسیر کے لئے باب ۱۴، مضمون: ظالم]---۱۱۳۔ ''اور ظالموں کی طرف نہ جھکنا ورنہ تمہیں آگ پڑ جائے گی اور اللہ تعالیٰ کے سوا تمہارا کوئی رفیق نہ ہو گا اور پھر تمہیں مدد بھی نہیں ملے گی۔'' O---[تفسیر کے لیے باب ۱۴، مضمون: ظالم]

(**سورۃ یوسف ۱۲**)---۴۰۔ ''اس کے سوا تم جن کی پوجا پاٹ کر رہے ہو وہ سب نام ہی نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے خود ہی گھڑ لئے ہیں- اللہ تعالیٰ نے ان کی کوئی دلیل نازل نہیں فرمائی۔ فرمانروائی صرف اللہ ہی کی ہے- اس کا فرمان ہے کہ تم سب سوائے اس کے کسی اور کی عبادت نہ کرو- یہی دین درست ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔'' O

(**سورۃ الرعد ۱۳**)---۱۱۔ ''اس کے پہرے دار انسان کے آگے پیچھے مقرر ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان کی نگہبانی کرتے ہیں- کسی قوم کی حالت اللہ تعالیٰ نہیں بدلتا جب تک کہ وہ خود اسے نہ بدلیں جو ان کے دلوں میں ہے- اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کی سزا کا ارادہ کر لیتا ہے تو وہ بدلا نہیں کرتا اور سوائے اس کے کوئی

Marfat.com

بھی ان کا کارساز نہیں۔'' O---[تفسیر کے لیے باب ۱، مضمون: نعمت اللہ (سورۃ الانفال آیت نمبر ۵۳ میں دیکھیں)]---۱۴۔ ''اسی کو پکارنا حق ہے۔ جو لوگ اوروں کو اس کے سوا پکارتے ہیں وہ ان (کی پکار) کا کچھ بھی جواب نہیں دیتے۔ مگر جیسے کوئی شخص اپنے دونوں ہاتھ پانی کی طرف پھیلائے ہوئے ہو کہ اس کے منہ میں پڑ جائے، حالانکہ وہ پانی اس کے منہ میں پہنچنے والا نہیں۔ ان منکروں کی جتنی پکار ہے سب گمراہی میں ہے۔'' O---[یعنی پکارنا اسی کو چاہئے جو ہر قسم کے نفع وضرر کا مالک ہے، عاجز کو پکارنے سے کیا حاصل؟ اللہ تعالیٰ کے سوا کون ہے جس کے قبضہ میں اپنے یا دوسروں کا نفع وضرر ہے؟ غیر اللہ کو اپنی مدد کے لئے بلانا ایسا ہے جیسے کوئی پیاسا کنویں کے منہ پر کھڑا ہو کر پانی کی طرف ہاتھ پھیلائے اور خوشامد کرے کہ میرے منہ میں پہنچ جائے۔ ظاہر ہے قیامت تک پانی اس کی فریاد کو پہنچنے والا نہیں۔ بلکہ اگر پانی اس کی مٹھی میں ہو تب بھی خود چل کر منہ تک نہیں جا سکتا۔ کافر جن کو پکارتے ہیں، بعضے محض خیالات واوہام ہیں، بعضے جن اور شیاطین ہیں اور بعضی چیزیں ہیں کہ ان میں کچھ خواص ہیں لیکن اپنے خواص کی مالک نہیں پھر ان کے پکارنے سے کیا حاصل؟ جیسے آگ یا پانی اور شاید ستارے بھی اسی قسم میں ہوں۔ (از تفسیر مولانا شبیر احمد عثمانیؒ)]---۱۶۔ ''آپ پوچھئے کہ آسمانوں اور زمین کا پروردگار کون ہے؟ کہہ دیجئے! اللہ تعالیٰ۔ کہہ دیجئے! کیا تم پھر بھی اس کے سوا اوروں کو حمایتی بنا رہے ہو جو خود اپنی جان کے بھی بھلے برے کا اختیار نہیں رکھتے۔ کہہ دیجئے کہ کیا اندھا اور بینا برابر ہو سکتا ہے؟ کیا اندھیریاں اور روشنی برابر ہو سکتی ہے۔ کیا جنہیں یہ اللہ تعالیٰ کے شریک ٹھہرا رہے ہیں انہوں نے بھی اللہ کی طرح مخلوق پیدا کی ہے کہ ان کی نظر میں پیدائش مشتبہ ہو گئی ہو۔ کہہ دیجئے کہ صرف اللہ ہی تمام چیزوں کا خالق ہے وہ اکیلا ہے اور زبردست غالب۔'' O---۳۰۔ ''اسی طرح ہم نے آپ کو اس امت میں بھیجا ہے جس سے پہلے بہت سی امتیں گزر چکی ہیں کہ آپ انہیں ہماری طرف سے جو وحی آپ پر اتری ہے پڑھ کر سنایئے۔ یہ اللہ رحمٰن کے منکر ہیں۔ آپ کہہ دیجئے کہ میرا پالنے والا تو وہی ہے اس کے سوا در حقیقت کوئی بھی لائق عبادت نہیں۔ اسی کے اوپر میرا بھروسہ ہے اور اسی کی جانب میرا رجوع ہے۔'' O

(**سورۃ بنی اسرائیل ۱۷**)---۲۲۔ ''اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو معبود نہ ٹھہرا کہ آخرش تو برے حالوں بے کس ہو کر بیٹھ رہے گا۔'' O---۲۳۔ ''اور تیرا پروردگار صاف صاف حکم دے چکا ہے کہ تم اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرنا۔ اگر تیری موجودگی میں ان میں سے ایک یا یہ دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کے آگے اف تک نہ کہنا، نہ انہیں ڈانٹ ڈپٹ کرنا بلکہ ان کے ساتھ ادب واحترام سے بات چیت کرنا۔'' O---۵۶۔ ''کہہ دیجئے کہ اللہ کے سوا جنہیں تم معبود سمجھ رہے ہو انہیں پکارو لیکن نہ تو وہ تم سے کسی تکلیف کو دور کر سکتے ہیں اور نہ بدل سکتے ہیں۔'' O---۵۷۔ ''جنہیں یہ لوگ پکارتے ہیں خود وہ اپنے رب کے تقرب کی جستجو میں رہتے ہیں کہ ان میں سے کون زیادہ نزدیک ہو جائے وہ خود اس کی رحمت کی امید رکھتے ہیں اور اس کے عذاب سے خوفزدہ رہتے ہیں، (بات بھی یہی ہے) کہ تیرے رب کا عذاب ڈرنے کی چیز ہی ہے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: وسیلہ]

---۷۵۔ ''پھر تو ہم بھی آپ کو دوہرا عذاب دُنیا کا کرتے اور دوہرا ہی موت کا، پھر آپ تو اپنے لیے ہمارے مقابلے میں کسی کو مددگار بھی نہ پاتے۔'' O

(**سورۃ الکہف ۱۸**)---۱۴۔ ''ہم نے ان کے دل مضبوط کر دیئے تھے جب کہ یہ اٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ ہمارا پروردگار تو وہی ہے جو آسمان وزمین کا پروردگار ہے، ناممکن ہے کہ ہم اس کے سوا کسی اور معبود کو پکاریں اگر ایسا کیا تو ہم نے نہایت ہی غلط بات کہی۔'' O---۱۵۔ ''یہ ہے ہماری قوم جس نے اس کے سوا اور معبود بنا رکھے ہیں۔ ان کی خدائی کی یہ کوئی صاف دلیل کیوں پیش نہیں کرتے اللہ پر جھوٹ افترا باندھنے والے سے زیادہ ظالم کون ہے؟'' O---۱۶۔ ''جب کہ تم ان سے اور اللہ کے سوا ان کے اور معبودوں سے کنارہ کش ہو گئے تو اب تم کسی غار میں جا بیٹھو، تمہارا رب تم پر اپنی رحمت پھیلا دے گا اور تمہارے لیے تمہارے کام میں سہولت مہیا کر دے گا۔'' O---(یہ اصحاب کہف نے آپس میں گفتگو کی)---۲۶۔ ''آپ کہہ دیں کہ اللہ تعالیٰ ہی کو ان کے ٹھہرے رہنے کی مدت کا بخوبی علم ہے، آسمانوں اور زمینوں کا غیب صرف اسی کو حاصل ہے وہ کیا ہی اچھا دیکھنے سننے والا ہے۔ سوائے اللہ کے ان کا کوئی مددگار نہیں، اللہ تعالیٰ اپنے حکم میں کسی کو شریک نہیں کرتا۔'' O---۲۷۔ ''تیری جانب جو تیرے رب کی کتاب وحی کی گئی ہے اسے پڑھتا رہ، اس کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں تو اس کے سوا ہرگز ہرگز کوئی پناہ کی جگہ نہ پائے گا۔'' O---۵۰۔ ''اور جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ تم آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا، یہ جنوں میں سے تھا، اس نے اپنے پروردگار کی نافرمانی کی، کیا پھر بھی تم اسے اور اس کی اولاد کو مجھے چھوڑ کر اپنا دوست بنا رہے ہو؟ حالانکہ وہ تم سب کا دشمن ہے۔ ایسے ظالموں کا کیا ہی برا بدل ہے۔'' O---۱۰۲۔ ''کیا کافر یہ خیال کیے بیٹھے ہیں؟ کہ میرے سوا وہ میرے بندوں کو اپنا حمایتی بنا لیں گے؟ (سنو) ہم نے تو ان کفار کی مہمانی کے لیے جہنم کو تیار کر رکھا ہے۔'' O---[حسب بمعنی ظن ہے اور عبادی (میرے بندوں) سے مراد، ملائکہ، مسیح علیہ السلام اور دیگر صالحین ہیں جن کو حاجت روا اور مشکل کشا سمجھا جاتا ہے، اسی طرح شیاطین وجنات ہیں جن کی عبادت کی جاتی ہے۔ اور استفہام زجر وتوبیخ کے لیے ہے۔ یعنی غیر اللہ کے یہ پجاری کیا یہ سمجھتے ہیں کہ وہ مجھے چھوڑ کر اور میرے بندوں کی عبادت کر کے ان کی حمایت سے میرے عذاب سے بچ جائیں گے؟ یہ ناممکن ہے، ہم نے تو ان کافروں کے لیے جہنم تیار کر رکھی ہے جس میں جانے سے ان کو وہ بندے نہیں روک سکیں گے جن کی یہ عبادت کرتے اور ان کو اپنا حمایتی سمجھتے ہیں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن)]

Marfat.com

(**سورۃ مریم ۱۹**)---۸۱۔ ''انہوں نے اللہ کے سوا دوسرے معبود بنا رکھے ہیں کہ وہ ان کے لئے باعث عزت ہوں۔'' O---۸۲۔ ''لیکن ایسا ہرگز ہونا نہیں۔ وہ تو ان کی پوجا سے منکر ہو جائیں گے' اور اُلٹے ان کے دشمن بن جائیں گے۔'' O---۸۳۔ ''کیا تو نے نہیں دیکھا کہ ہم کافروں کے پاس شیطانوں کو بھیجتے ہیں جو انہیں خوب اکساتے ہیں۔'' O---۸۴۔ ''تو ان کے بارے میں جلدی نہ کر' ہم تو خود ہی ان کے لئے مدت شماری کر رہے ہیں۔'' O

(**سورۃ طٰہٰ ۲۰**)---۸۔ ''وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں' بہترین نام اسی کے ہیں۔'' O---۱۴۔ ''بیشک میں ہی اللہ ہوں' میرے سوا عبادت کے لائق اور کوئی نہیں پس تو میری ہی عبادت کر' اور میری یاد کے لئے نماز قائم رکھ۔'' O---۹۸۔ ''اصل بات یہی ہے کہ تم سب کا معبود برحق صرف اللہ ہی ہے اس کے سوا کوئی پرستش کے قابل نہیں۔ اس کا علم تمام چیزوں پر حاوی ہے۔'' O

(**سورۃ الانبیاء ۲۱**)---۲۴۔ ''کیا ان لوگوں نے اللہ کے سوا اور معبود بنا رکھے ہیں' ان سے کہہ دو لاؤ اپنی دلیل پیش کرو۔ یہ ہے میرے ساتھ والوں کی کتاب اور مجھ سے اگلوں کی دلیل۔ بات یہ ہے کہ ان میں کے اکثر لوگ حق کو نہیں جانتے اسی وجہ سے منہ موڑے ہوئے ہیں۔'' O---۲۵۔ ''تجھ سے پہلے بھی جو رسول ہم نے بھیجا اس کی طرف یہی وحی نازل فرمائی کہ میرے سوا کوئی معبود برحق نہیں پس تم سب میری ہی عبادت کرو۔'' O---۴۳۔ ''کیا ہمارے سوا ان کے اور معبود ہیں جو انہیں مصیبتوں سے بچا لیں۔ کوئی بھی خود اپنی مدد کی طاقت نہیں رکھتا اور نہ کوئی ہماری طرف سے رفاقت دیا جاتا ہے۔'' O---۹۸۔ ''تم اور اللہ کے سوا جن جن کی تم عبادت کرتے ہو' سب دوزخ کا ایندھن بنو گے' تم سب دوزخ میں جانے والے ہو۔'' O

(**سورۃ الحج ۲۲**)---۷۱۔ ''اور یہ اللہ کے سوا ان کی عبادت کر رہے ہیں جس کی کوئی خدائی دلیل نازل نہیں ہوئی نہ وہ خود ہی اس کا کوئی علم رکھتے ہیں۔ ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔'' O---۷۳۔ ''لوگو! ایک مثال بیان کی جا رہی ہے' ذرا کان لگا کر سن لو! اللہ کے سوا جن جن کو تم پکارتے رہے ہو وہ ایک مکھی بھی تو پیدا نہیں کر سکتے' گو سارے کے سارے ہی جمع ہو جائیں' بلکہ اگر مکھی ان سے کوئی چیز لے بھاگے تو یہ تو اسے بھی اس سے چھین نہیں سکتے' بڑا بودا ہے طلب کرنے والا اور بڑا بودا ہے وہ جس سے طلب کیا جا رہا ہے۔'' O

(**سورۃ المومنون ۲۳**)---۲۳۔ ''یقیناً ہم نے نوح (علیہ السلام) کو اس کی قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجا' اس نے کہا کہ اے میری قوم کے لوگو! اللہ کی عبادت کرو اور اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں' کیا تم (اس سے) نہیں ڈرتے۔'' O---۳۲۔ ''پھر ان میں خود ان میں سے (ہی) رسول بھی بھیجا کہ تم سب اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں' تم کیوں نہیں ڈرتے؟'' O

(**سورۃ الفرقان ۲۵**)---۳۔ ''ان لوگوں نے اللہ کے سوا جنہیں اپنے معبود ٹھہرا رکھے ہیں وہ کسی چیز کو پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ خود پیدا کئے جاتے ہیں' یہ تو اپنی جان کے نقصان نفع کا بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ موت وحیات کے اور نہ دوبارہ اٹھنے کے وہ مالک ہیں۔'' O---۱۷۔ ''اور جس دن اللہ تعالیٰ انہیں اور سوائے اللہ کے جنہیں یہ پوجتے رہے' انہیں جمع کر کے پوچھے گا کہ کیا میرے ان بندوں کو تم نے گمراہ کیا یا یہ خود ہی راہ سے گم ہو گئے۔'' O---۱۸۔ ''وہ جواب دیں گے کہ تو پاک ذات ہے خود ہمیں ہی یہ زیبا نہ تھا کہ تیرے سوا اوروں کو اپنا کارساز بناتے بات یہ ہے کہ تو نے انہیں اور ان کے باپ دادوں کو آسودگیاں عطا فرمائیں یہاں تک کہ وہ نصیحت بھلا بیٹھے' یہ لوگ تھے ہی ہلاک ہونے والے۔'' O

(**سورۃ الشعرآء ۲۶**)---۲۱۳۔ ''پس تو اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہ پکار کہ تو بھی سزا پانے والوں میں سے ہو جائے۔'' O

(**سورۃ القصص ۲۸**)---۷۰۔ ''وہی اللہ ہے اس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں' دنیا اور آخرت میں اسی کی تعریف ہے۔ اسی کے لیے فرمانروائی ہے اور اسی کی طرف تم سب پھیرے جاؤ گے۔'' O---۷۱۔ ''کہہ دیجئے! کہ دیکھو تو سہی اگر اللہ تعالیٰ تم پر رات ہی رات قیامت تک برابر کر دے تو سوائے اللہ تعالیٰ کے کون معبود ہے جو تمہارے پاس دن کی روشنی لائے؟ کیا تم سنتے نہیں ہو؟'' O

(**سورۃ العنکبوت ۲۹**)---۱۷۔ ''تم تو اللہ تعالیٰ کے سوا بتوں کی پوجا پاٹ کر رہے ہو اور جھوٹی باتیں دل سے گھڑ لیتے ہو۔ سنو! جن جن کی تم اللہ تعالیٰ کے سوا پوجا پاٹ کر رہے ہو وہ تو تمہاری روزی کے مالک نہیں پس تمہیں چاہیے کہ تم اللہ تعالیٰ ہی سے روزیاں طلب کرو اور اسی کی عبادت کرو اور اسی کی شکر گزاری کرو اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔'' O---۲۱۔ ''جسے چاہے عذاب کرے جس پر چاہے رحم کرے' سب اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔'' O---۲۲۔ ''تم نہ تو زمین میں اللہ تعالیٰ کو عاجز کر سکتے ہو نہ آسمان میں' اللہ تعالیٰ کے سوا تمہارا کوئی والی ہے نہ مددگار۔'' O---۲۵۔ ''(حضرت ابراہیم علیہ السلام نے) کہا کہ تم نے جن بتوں کی پرستش اللہ تعالیٰ کے سوا کی ہے انہیں تم نے اپنی آپس کی دنیوی دوستی کی بنا ٹھہرا لی ہے' تم سب قیامت کے دن ایک دوسرے سے کفر کرنے لگو گے اور ایک دوسرے پر لعنت کرنے لگو گے۔ اور تمہارا سب کا ٹھکانہ دوزخ ہوگا اور تمہارا کوئی مددگار نہ ہوگا۔'' O---۴۱۔ ''جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا اور کارساز مقرر کر رکھے ہیں ان کی مثال مکڑی کی سی ہے کہ وہ بھی ایک گھر بنا لیتی ہے' حالانکہ تمام گھروں سے زیادہ بودا گھر مکڑی کا گھر ہی ہے' کاش! وہ جان لیتے۔'' O---[یعنی جس طرح مکڑی کا جالا (گھر) نہایت بودا' کمزور اور ناپائیدار ہوتا ہے' ہاتھ کے ادنیٰ سے اشارے سے وہ نابود ہو جاتا ہے۔ اللہ

Marfat.com

تعالیٰ کے سوا دوسروں کو اپنا معبود، حاجت روا اور مشکل کشا سمجھنا بھی بالکل ایسا ہی یعنی بالکل بے فائدہ ہے کیونکہ وہ بھی کسی کے کام نہیں آسکتے۔ اس لیے غیر اللہ کے سہارے بھی مکڑی کے جالے کی طرح یکسر ناپائیدار ہیں۔ اگر یہ پائیدار یا نفع بخش ہوتے تو یہ معبود گزشتہ اقوام کو تباہی سے بچا لیتے۔ لیکن دنیا نے دیکھ لیا کہ وہ انہیں نہیں بچا سکتے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)] ---۴۲۔ ''اللہ تعالیٰ ان تمام چیزوں کو جانتا ہے جنہیں وہ اس کے سوا پکار رہے ہیں' وہ زبردست اور ذی حکمت ہے۔'' ○ ---۵۷۔ ''ہر جاندار موت کا مزہ چکھنے والا ہے اور تم سب ہماری ہی طرف لوٹائے جاؤ گے۔'' ○

(**سورۃ لقمان ۳۱**) ---۱۰۔ ''اسی نے آسمانوں کو بغیر ستون کے پیدا کیا ہے تم انہیں دیکھ رہے ہو اور اس نے زمین میں پہاڑوں کو ڈال دیا تا کہ وہ تمہیں جنبش نہ دے سکے اور ہر طرح کے جاندار زمین میں پھیلا دیئے۔ اور ہم نے آسمان سے پانی برسا کر زمین میں ہر قسم کے نفیس جوڑے اگا دیئے۔'' ○ ---۱۱۔ ''یہ ہے اللہ تعالیٰ کی مخلوق اب تم مجھے اس کے سوا دوسرے کسی کی کوئی مخلوق تو دکھاؤ۔ (کچھ نہیں) بلکہ یہ ظالم کھلی گمراہی میں ہیں۔'' ○

(**سورۃ السجدۃ ۳۲**) ---۴۔ ''اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے آسمان و زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کو چھ دن میں پیدا کر دیا پھر عرش پر قائم ہوا' تمہارے لیے اس کے سوا کوئی مددگار اور سفارشی نہیں۔ کیا پھر بھی تم نصیحت حاصل نہیں کرتے۔'' ○ ---[تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسروں کو اپنا حامی و ناصر خیال کرتے ہو۔ سمجھتے ہو کہ اگر خدا نے بفرضِ محال پکڑ بھی لیا تو یہ معبود اور دیوتا تمہیں چھڑا لیں گے یا تمہاری سفارش کریں گے۔ اس خیالِ فاسد کو دل سے نکال دو۔ کسی میں یہ جرأت نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی مرضی اور اجازت کے بغیر تمہیں بچا لے۔ شفاعت کے متعلق کفار و مشرکین کا جو غلط تصور تھا اس کو رد کر دیا۔ اسلام نے جس شفاعت کو جائز قرار دیا ہے وہ شفاعت انبیاء و اولیاء، صلحا، شہدا باذنِ الٰہی کریں گے اور معصوم بچے بھی اپنے ماں باپ کی بخشش کا باعث بنیں گے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

(**سورۃ الاحزاب ۳۳**) ---۱۷۔ ''پوچھئے! تو کہ اگر اللہ تعالیٰ تمہیں کوئی برائی پہنچانا چاہے یا تم پر کوئی فضل کرنا چاہے تو کون ہے جو تمہیں بچا سکے (یا تم سے روک سکے؟) اپنے لیے بجز اللہ تعالیٰ کے نہ کوئی حمایتی پائیں گے نہ مددگار۔'' ○ ---۳۹۔ ''یہ سب ایسے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام پہنچایا کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ ہی سے ڈرتے تھے اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تھے' اور اللہ تعالیٰ حساب لینے کے لیے کافی ہے۔'' ○

(**سورۃ سبا ۳۴**) ---۲۲۔ ''کہہ دیجئے! کہ اللہ تعالیٰ کے سوا جن جن کا تمہیں گمان ہے (سب) کو پکار لو' نہ ان میں سے کسی کو آسمانوں اور زمینوں میں سے ایک ذرہ کا اختیار ہے نہ ان کا ان میں کوئی حصہ ہے نہ ان میں سے کوئی اللہ تعالیٰ کا مددگار ہے۔'' ○

(**سورۃ الصّٰفّٰت ۳۷**) ---۳۵۔ ''یہ وہ (لوگ) ہیں کہ جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں تو یہ سرکشی کرتے تھے۔'' ○ ---۳۶ ''اور کہتے تھے کہ کیا ہم اپنے معبودوں کو ایک دیوانے شاعر کی بات پر چھوڑ دیں؟'' ○ ---۳۷۔ ''(نہیں نہیں) بلکہ (نبی) تو حق (سچا دین) لائے ہیں اور سب رسولوں کو سچا جانتے ہیں۔'' ○

(**سورۃ الزُّمَر ۳۹**) ---۳۔ ''خبردار! اللہ تعالیٰ ہی کے لیے خالص عبادت کرنا ہے اور جن لوگوں نے اس کے سوا اولیا بنا رکھے ہیں (اور کہتے ہیں) کہ ہم ان کی عبادت صرف اس لیے کرتے ہیں کہ یہ (بزرگ) اللہ تعالیٰ کی نزدیکی کے مرتبہ تک ہماری رسائی کرا دیں' یہ لوگ جس بارے میں اختلاف کر رہے ہیں اس کا (سچا) فیصلہ اللہ تعالیٰ (خود) کرے گا۔ جھوٹے اور ناشکرے (لوگوں) کو اللہ تعالیٰ راہ نہیں دکھاتا۔'' ○ ---۶۔ ''اس نے تم سب کو ایک ہی جان سے پیدا کیا ہے پھر اسی سے اس کا جوڑا پیدا کیا اور تمہارے لیے چوپایوں میں سے (آٹھ نر و مادہ) اتارے وہ تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں ایک بناوٹ کے بعد دوسری بناوٹ پر بناتا ہے تین تین اندھیروں میں' یہی اللہ تعالیٰ تمہارا رب ہے اسی کے لیے بادشاہت ہے' اس کے سوا کوئی معبود نہیں' پھر تم کہاں بہک رہے ہو۔'' ○ ---[یہ بڑی شان والا۔ عظیم قدرتوں والا، بالغ حکمتوں والا اللہ تعالیٰ تمہارا پروردگار ہے۔ بلندی و پستی میں، بحر و بر میں، کوہ و دمن میں ارض و سما میں ہر جگہ اس کی حکومت اور بادشاہی کا نقارہ بج رہا ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی خدا نہیں، کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اے لوگو! اس سے منہ موڑ کر تم کدھر جا رہے ہو۔ اگر تم انکار و کفر کی روش نہ چھوڑو گے تو خود عبرتناک انجام سے دوچار ہو گے۔ اللہ تعالیٰ کا تم کیا بگاڑ سکتے ہو' تم ہر بات میں اس کے محتاج ہو اسے تمہاری قطعاً کوئی ضرورت نہیں۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)] ---۳۸۔ ''اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمان و زمین کو کس نے پیدا کیا ہے؟ تو یقیناً وہ یہی جواب دیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے۔ آپ ان سے فرمایئے کہ اچھا یہ تو بتاؤ جنہیں تم اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو اگر اللہ تعالیٰ مجھے نقصان پہنچانا چاہے تو کیا یہ اس کے نقصان کو ہٹا سکتے ہیں؟ یا اللہ تعالیٰ مجھ پر مہربانی کا ارادہ کرے تو کیا یہ اس کی مہربانی کو روک سکتے ہیں؟ آپ فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کافی ہے' توکل کرنے والے اسی پر توکل کرتے ہیں۔'' ○ ---۴۳۔ ''کیا ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا (اوروں کو) سفارشی مقرر کر رکھا ہے؟ آپ فرما دیجئے! کہ گو وہ کچھ بھی اختیار نہ رکھتے ہوں اور نہ عقل رکھتے ہوں۔'' ○ ---۴۵۔ ''جب اللہ اکیلے کا ذکر کیا جائے تو ان لوگوں کے دل نفرت کرنے لگتے ہیں جو آخرت کا یقین نہیں رکھتے اور جب اس کے سوا (اوروں کا) ذکر کیا جائے تو ان کے دل کھل کر خوش ہو جاتے ہیں۔'' ○ ---[جب اللہ تعالیٰ کی توحید کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل گھٹنے لگتے ہیں۔ ان کے

Marfat.com

چہروں پر افسردگی چھا جاتی ہے اور جب کسی محفل میں ان کے بتوں اور جھوٹے خداؤں کی تعریف کی جاتی ہے تو ان کے چہرے خوشی اور فرطِ مسرت سے دمکنے لگتے ہیں- ہمارے بعض مہربان اپنی شوخی مزاج سے مجبور ہو کر اس آیت کو خوب جھوم جھام کر پڑھتے ہیں اور اس کی تفسیر بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے محبوب کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے ثنا خوانوں اور اولیاء اللہ کی مدح سرائی کرنے والوں پر اس آیت کی تطبیق کرتے ہیں- جوش خطابت میں ان کے منہ شریف سے جھاگ اُڑ رہی ہوتی ہے اور فرماتے ہیں کہ یہ سُنّی، یہ بدعتی، یہ چشتی ہر وقت نبی کی توصیف میں رطب اللسان رہتے ہیں- ہر وقت اولیاء کرام کا ذکر کرتے رہتے ہیں، دیکھو قرآن انکے بارے میں کیا کہتا ہے- ان حضرات والاصفات سے اتنا ہی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پہلے قرآن کریم کی ان بیشمار آیات کو نکال دیجئے جن میں قرآن نازل فرمانے والے نے اپنے انبیاء، خصوصا سید الانبیاء، اس کے صحابہ کرام اور اس کے غلاموں کی تعریف وتوصیف کی ہے، پھر ہم کشتگانِ خنجر تسلیم پر مشقِ سخن فرمایئے- زیادہ نہیں تو کم از کم سورۃ والضحیٰ، الم نشرح، الکوثر کی تلاوت کو نمازوں میں ہی بند کرانے کا حکم صادر فرما دیجئے، اگر آپ ایسا کرنے کی سکت رکھتے ہیں- ورنہ جب تک یہ رُوح پرور آیات اور یہ ایمان افروز نُورانی سورتیں قرآن میں موجود ہیں اس الزام سے آپ بھی نہیں بچ سکتے- خدارا غصہ سے اتنے بے قابو نہ ہو جایا کریں کہ حق وصداقت کا دامن بھی ہاتھ سے چھوٹ جائے- (تفسیر از ضیاء القرآن)]---[ہاں جب یہ کہا جائے کہ فلاں فلاں بھی معبود ہیں، یا وہ بھی آخر اللہ تعالیٰ کے نیک بندے ہیں، وہ بھی کچھ اختیار رکھتے ہیں، وہ بھی مشکل کشائی اور حاجت روائی کر سکتے ہیں، تو پھر مشرکین بڑے خوش ہوتے ہیں- منحرفین کا یہی حال آج بھی ہے- جب ان سے کہا جائے کہ صرف ''یا اللہ مدد'' کہو تو سیخ پا ہو جاتے ہیں، یہ جملہ ان کے لیے سخت ناگوار ہوتا ہے- (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]---۶۴- ''آپ فرما دیجئے اے جاہلو! کیا تم مجھ سے اللہ تعالیٰ کے سوا اوروں کی عبادت کو کہتے ہو-'' O

(سورۃ المؤمن ۴۰)---۳- ''گناہ کا بخشنے والا اور توبہ کا قبول فرمانے والا سخت عذاب والا انعام وقدرت والا، جس کے سوا کوئی معبود نہیں- اسی کی طرف واپس لوٹنا ہے-'' O---۲۰- ''اور اللہ تعالیٰ ٹھیک ٹھیک فیصلہ کر دے گا اس کے سوا جنہیں یہ لوگ پکارتے ہیں وہ کسی چیز کا بھی فیصلہ نہیں کر سکتے، بیشک اللہ تعالیٰ خوب سنتا خوب دیکھتا ہے-'' O---۶۲- ''یہی اللہ تعالیٰ ہے تم سب کا رب ہر چیز کا خالق اس کے سوا کوئی معبود نہیں پھر کہاں تم پھرے جاتے ہو-'' O---[یعنی پھر تم اس کی عبادت سے کیوں بدکتے ہو اور اس کی توحید سے کیوں پھرتے اور اینٹھتے ہو- (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]---۶۳- ''اسی طرح وہ لوگ بھی پھیرے جاتے رہے ہے جو اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا انکار کرتے تھے-'' O---[یعنی ہر زمانے میں عوام الناس صرف اس وجہ سے اِن بہکانے والوں کے فریب میں آتے رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں کے ذریعہ سے حقیقت سمجھانے کے لیے جو آیات نازل کیں، لوگوں نے ان کو نہ مانا- نتیجہ یہ ہوا کہ وہ اُن خود غرض فریبیوں کے جال میں پھنس گئے جو اپنی دوکان چمکانے کے لیے جعلی خداؤں کے آستانے بنائے بیٹھے تھے- (تفسیر از تفہیم القرآن)]---۶۵- ''وہ زندہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں پس تم خالص اسی کی عبادت کرتے ہوئے اسے پکارو، تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے-'' O---۶۶- ''آپ فرما دیجئے! کہ مجھے منع کر دیا گیا ہے کہ میں عبادت کروں ان کی جن کو تم پکارتے ہو اللہ تعالیٰ کے سوا (میں ان کی عبادت کیسے کر سکتا ہوں) جب آ گئی ہیں میرے پاس دلیلیں اپنے رب کی طرف سے- اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمام جہانوں کے رب کا تابع فرمان ہو جاؤں-'' O---[چاہے وہ پتھر کی مورتیاں ہوں، انبیاء علیہم السلام اور صلحا ہوں اور قبروں میں مدفون اشخاص ہوں- ان سے امیدیں وابستہ نہ کرو- کیونکہ یہ سب عبادت کی قسمیں ہیں جو صرف ایک اللہ کا حق ہے- (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(سورۃ الشوریٰ ۴۲)---۶- ''اور جن لوگوں نے اس کے سوا دوسروں کو کارساز بنا لیا ہے اللہ تعالیٰ ان پر نگران ہے اور آپ ان کے ذمہ دار نہیں ہیں-'' O---۹- ''کیا ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا اور کارساز بنا لیے ہیں، (حقیقتاً تو) اللہ تعالیٰ ہی کارساز ہے وہی مُردوں کو زندہ کرے گا اور وہی ہر چیز پر قادر ہے-'' O---۳۱- ''اور تم ہمیں زمین میں عاجز کرنے والے نہیں ہو، تمہارے لیے سوائے اللہ تعالیٰ کے نہ کوئی کارساز ہے نہ مددگار-'' O

(سورۃ الزخرف ۴۳)---۸۶- ''جنہیں یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہیں وہ شفاعت کرنے کا اختیار نہیں رکھتے، ہاں (مستحق شفاعت وہ ہیں) جو حق بات کا اقرار کریں اور انہیں علم بھی ہو-'' O

(سورۃ الدخان ۴۴)---۷- ''جو رب ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے- اگر تم یقین کرنے والے ہو-'' O---۸- ''کوئی معبود نہیں اسکے سوا وہی جلاتا ہے اور مارتا ہے، وہی تمہارا رب ہے اور تمہارے اگلے باپ دادوں کا-'' O

(سورۃ الاحقاف ۴۶)---۴- ''آپ فرما دیجئے! بھلا دیکھو تو جنہیں تم اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو مجھے بھی تو دکھاؤ کہ انہوں نے زمین کا کون سا ٹکڑا بنایا ہے یا آسمانوں میں ان کا کون سا حصہ ہے؟ اگر تم سچے ہو تو اس سے پہلے ہی کی کوئی کتاب یا کوئی علم ہی جو نقل کیا جاتا ہو، میرے پاس لاؤ-'' O---[یعنی اللہ کو چھوڑ کر جن بتوں یا شخصیات کی تم عبادت کرتے ہو، مجھے بتلاؤ یا دکھلاؤ کہ انہوں نے زمین وآسمان کی پیدائش میں کیا حصہ لیا ہے؟ مطلب یہ ہے کہ جب آسمان و زمین کی پیدائش میں بھی ان کا کوئی حصہ نہیں ہے بلکہ مکمل طور پر ان سب کا خالق صرف ایک اللہ ہے تو پھر تم ان غیر حق معبودوں کو اللہ کی عبادت میں کیوں شریک

Marfat.com

کرتے ہو؟۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن)]---۵۔''اور اس سے بڑھ کر گمراہ اور کون ہوگا؟ جو اللہ تعالیٰ کے سوا ایسوں کو پکارتا ہے جو قیامت تک اسکی دُعا قبول نہ کر سکیں بلکہ ان کے پکارنے سے محض بے خبر ہوں۔''O---۶۔''اور جب لوگوں کو جمع کیا جائے گا تو یہ ان کے دشمن ہو جائیں گے اور ان کی پرستش سے صاف انکار کر جائیں گے۔''O---۲۶۔''اور بالیقین ہم نے (قوم عاد) کو وہ مقدور دیئے تھے جو تمہیں تو دیئے بھی نہیں اور ہم نے انہیں کان آنکھیں اور دل بھی دے رکھے تھے۔ لیکن ان کے کانوں اور آنکھوں اور دلوں نے انہیں کچھ بھی نفع نہ پہنچایا جبکہ وہ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا انکار کرنے لگے اور جس چیز کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے وہی ان پر الٹ پڑی۔''O---۲۷۔''اور یقیناً ہم نے تمہارے آس پاس کی بستیاں تباہ کر دیں اور طرح طرح کی ہم نے اپنی نشانیاں بیان کر دیں تاکہ وہ رجوع کر لیں۔''O---۲۸۔''پس قربِ الٰہی حاصل کرنے کے لیے انہوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا جن جن کو اپنا معبود بنا رکھا تھا انہوں نے ان کی مدد کیوں نہ کی؟ بلکہ وہ تو ان سے کھو گئے' (بلکہ دراصل) یہ ان کا محض جھوٹ اور (بالکل) بہتان تھا۔''O---۳۲۔''اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے بلانے والے کا کہانہ مانے گا پس وہ زمین میں کہیں (بھاگ کر اللہ تعالیٰ کو) عاجز نہیں کر سکتا' نہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی اس کے مددگار ہوں گے' یہ لوگ کھلی گمراہی میں ہیں۔''O

(سورۃ محمد ۴۷)---۱۹۔''سو (اے نبی!) آپ یقین کر لیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگا کریں اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے حق میں بھی' اللہ تعالیٰ لوگوں کی آمد و رفت کی اور رہنے سہنے کی جگہ کو خوب جانتا ہے۔''O

(سورۃ الطور ۵۲)---۴۳۔''کیا اللہ تعالیٰ کے سوا ان کا کوئی معبود ہے؟ (ہرگز نہیں) اللہ تعالیٰ ان کے شرک سے پاک ہے۔''O

(سورۃ الحشر ۵۹)---۲۲۔''وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں' چھپے کھلے کا جاننے والا مہربان اور رحم کرنے والا۔''O---۲۳۔''وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں' بادشاہ' نہایت پاک' سب عیبوں سے صاف' امن دینے والا' نگہبان' غالب زور آور' اور بڑائی والا' پاک ہے اللہ تعالیٰ ان چیزوں سے جنہیں یہ اس کا شریک بناتے ہیں۔''O

(سورۃ الممتحنہ ۶۰)---۴۔''(مسلمانو!) تمہارے لیے حضرت ابراہیم میں اور ان کے ساتھیوں میں بہترین نمونہ ہے' جبکہ ان سب نے اپنی قوم سے برملا کہہ دیا کہ ہم تم سے اور جن جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو ان سب سے بالکل بیزار ہیں۔ [یعنی شرک کی وجہ سے ہمارا اور تمہارا کوئی تعلق نہیں' اللہ کے پرستاروں کا بھلا غیر اللہ کے پجاریوں سے کیا تعلق؟] ہم تمہارے (عقائد کے) منکر ہیں جب تک تم اللہ کی وحدانیت پر ایمان نہ لاؤ ہم میں تم میں ہمیشہ کیلئے بغض و عداوت ظاہر ہو گئی لیکن ابراہیم کی اتنی بات تو اپنے باپ سے ہوئی تھی کہ میں تمہارے لیے استغفار ضرور کروں گا اور تمہارے لیے مجھے اللہ کے سامنے کسی چیز کا اختیار کچھ بھی نہیں۔ اے ہمارے پروردگار تجھی پر ہم نے بھروسہ کیا ہے اور تیرے ہی طرف رجوع کرتے ہیں اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔''O

(سورۃ التغابن ۶۴)---۱۳۔''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور مومنوں کو اللہ ہی پر توکل رکھنا چاہیے۔''O---[یعنی تمام معاملات اسی کو سونپیں، اسی پر اعتماد کریں اور صرف اسی سے دُعا و التجا کریں، کیونکہ اس کے سوا کوئی حاجت روا اور مشکل کشا ہے ہی نہیں۔ (از تفسیر نمبر ۳ شاہ فہد قرآن)]

(سورۃ المزمل ۷۳)---۹۔''مشرق و مغرب کا پروردگار جس کے سوا کوئی معبود نہیں' آپ اسی کو اپنا کارساز بنا لیں۔''O

اللہ تعالیٰ کے غضب میں گھرا ہوا، مغضوب

(سورۃ الفاتحہ ۱)---۶۔''دکھا ہم کو راستہ سیدھا۔ (۷) راستہ ان لوگوں کا کہ انعام فرمایا ان پر نہ وہ جن پر غضب ہوا (تیرا) اور نہ بھٹکنے والے۔''O

(سورۃ البقرۃ ۲)---۹۰۔''بہت بری ہے وہ چیز کہ بیچ دیا انہوں نے اس کے بدلے میں اپنی جانوں کو، وہ یہ کہ انکار کرتے ہیں وہ اس کا جو نازل کیا ہے اللہ تعالیٰ نے، محض اس ضد کی بنا پر کہ نازل کر رہا ہے اللہ اپنا فضل جس پر چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے۔ سو وہ گرفتار ہو گئے اللہ کے پے در پے غضب میں اور کافروں کے لئے ہے عذاب ذلت آمیز۔''O---[تفسیر کے لیے باب ۱۴، مضمون: نسلی منافرت]

(سورۃ آل عمران ۳)---۱۶۲۔''بھلا کیا وہ شخص جو چل رہا ہو اللہ تعالیٰ کی رضا پر مانند اس شخص کے ہو سکتا ہے جو گھر گیا ہو اللہ کے غضب میں اور ٹھکانہ ہو اس کا جہنم جبکہ وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔''O---۱۶۳۔''یہ (دو قسم کے) لوگ درجے کے لحاظ سے مختلف ہیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک اور اللہ نگران ہے ہر اس عمل پر جو وہ کرتے ہیں۔''O---۱۷۹۔''نہیں ہے اللہ کہ چھوڑ دے مومنوں کو اس حالت میں کہ ہو تم جس میں حتیٰ کہ الگ نہ کر دے ناپاک کو پاک سے۔''O

(سورۃ المائدہ ۵)---۶۰۔''کہہ کیا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے ہاں اس سے بھی بری جزا پانے والی بات بتاؤں؟ وہ جن پر اللہ نے لعنت کی، غضب کیا اور ان

Marfat.com

میں سے بعض کو بندر اور سور بنادیا اور جنہوں نے باغیان خدا کی عبادت کی انہی کا مقام بدترین ہے اور وہی ہموار راہ سے بہت ہی دور بھٹکے ہوئے ہیں۔'' O

(سورۃ الاعراف ۷)---۱۵۲۔''بیشک جن لوگوں نے بچھڑے کو خدا بنایا ان کو دُنیاوی زندگی میں ان کے رب کا غضب اور ذلت پہنچے گی اور جھوٹ گھڑنے والوں کو ہم اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں۔'' O

(سورۃ الانفال ۸)---۱۵۔''اے ایمان والو! جب تم جنگ میں کافروں کا سامنا کرو تو ان کی طرف پیٹھ نہ پھیرو۔'' O---۱۶۔''اور جو اس دن ان کی طرف پیٹھ پھیرے گا سوائے اس کے کہ وہ جنگ میں پہلو بدل رہا ہو یا کسی دستے کے ساتھ جگہ لینے جا رہا ہو۔ وہ اللہ تعالیٰ کے غضب کا مستحق ہو گیا اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہوگا اور وہ کیا بری جگہ ہے۔'' O

(سورۃ الرعد ۱۳)---۳۴۔''ان (کفار) کے لئے دُنیا کی زندگی میں بھی عذاب ہے اور آخرت کا عذاب تو بہت ہی زیادہ سخت ہے۔ انہیں اللہ تعالیٰ کے غضب سے بچانے والا کوئی بھی نہیں۔'' O

(سورۃ النحل ۱۶)---۱۰۶۔''جو شخص اپنے ایمان کے بعد اللہ تعالیٰ سے کفر کرے بجز اس کے جس پر جبر کیا جائے اور اس کا دل ایمان پر برقرار ہو۔ مگر جو لوگ کھلے دل سے کفر کریں تو ان پر اللہ کا غضب ہے اور انہی کے لئے بہت بڑا عذاب ہے۔'' O

اللہ تعالیٰ کے محتاج

(سورۃ القصص ۲۸)---۲۴۔''پس آپ نے خود ان جانوروں کو پانی پلا دیا پھر سائے کی طرف ہٹ آئے اور کہنے لگے اے پروردگار! تو جو کچھ بھلائی میری طرف اتارے میں اس کا محتاج ہوں۔'' O

(سورۃ فاطر ۳۵)---۱۵۔''اے لوگو! تم اللہ تعالیٰ کے محتاج ہو اور اللہ تعالیٰ بے نیاز خوبیوں والا ہے۔'' O---[ناس کا لفظ عام ہے جس میں عوام و خواص حتیٰ کہ انبیاء علیہم السلام و صلحا سب آ جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے در کے سب ہی محتاج ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کسی کا محتاج نہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

اللہ تعالیٰ گھات میں ہے

(سورۃ الفجر ۸۹)---۱۴۔''یقیناً تیرا رب گھات میں ہے۔'' O---[ظالموں اور مفسدوں کی حرکات پر نگاہ رکھنے کے لئے گھات لگائے ہوئے ہونے کے الفاظ تمثیلی استعارے کے طور پر استعمال کیے گئے ہیں گھات اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں کوئی شخص کسی کے انتظار میں اس غرض کے لئے چھپا بیٹھا ہوتا ہے کہ جب وہ زد پر آئے اسی وقت اس پر حملہ کر دے وہ جس کے انتظار میں بیٹھا ہوتا ہے اسے کچھ پتہ نہیں ہوتا کہ اس کی خبر لینے کے لئے کون کہاں چھپا ہوا ہے انجام سے غافل، بےفکری کے ساتھ وہ اس مقام سے گزرتا ہے اور اچانک شکار ہو جاتا ہے یہی صورتحال اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں ان ظالموں کی ہے جو دُنیا میں فساد کا طوفان برپا کیے رکھتے ہیں انہیں اس کا کوئی احساس نہیں ہوتا کہ خدا بھی کوئی ہے جو ان کی حرکات کو دیکھ رہا ہے۔ وہ پوری بے خوفی کے ساتھ روز بروز زیادہ سے زیادہ شرارتیں کرتے چلے جاتے ہیں یہاں تک کہ جب وہ حد آ جاتی ہے جس سے آگے اللہ تعالیٰ انہیں بڑھنے نہیں دینا چاہتا اسی وقت ان پر اچانک اس کے عذاب کا کوڑا برس جاتا ہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

اللہ تعالیٰ مددگار ہے، استعانت

(سورۃ الفاتحہ ۱)---۴۔''مالک ہے روز جزا کا۔ (۵) تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔'' O

(سورۃ البقرۃ ۲)---۴۵۔''اور مدد لو صبر سے اور نماز سے۔ اور بیشک یہ بہت گراں ہے سوائے ان بندوں کے جن کے دلوں میں ڈر اور عاجزی ہے۔'' O---۴۶۔ جو سمجھتے ہیں کہ انہیں ضرور پیش ہونا ہے اپنے رب کے حضور اور آخر کار وہ اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔'' O---۱۵۳۔''اے لوگو جو ایمان لائے ہو مدد حاصل کرو صبر سے اور نماز سے۔ بیشک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب ۷ مضمون: صبر]

---۲۵۷۔''اللہ تعالیٰ حامی و مددگار ہے ان لوگوں کا جو ایمان لائے ہیں نکالتا ہے ان کو تاریکیوں سے روشنی کی طرف اور وہ لوگ جو کفر اختیار کرتے ہیں ان کے حامی و مددگار طاغوت ہیں جو نکالتے ہیں ان کو روشنی سے تاریکیوں کی طرف یہی لوگ ہیں اہل دوزخ، یہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔'' O

(سورۃ آل عمران ۳)---۱۶۰۔''اگر مدد کرے تمہاری اللہ تعالیٰ تو نہیں ہے کوئی غالب آنے والا تم پر اور اگر چھوڑ دے وہ تم کو تو کون ہے وہ جو مدد کرے

Marfat.com

تمہاری اس کے بعد اور محض اللہ ہی پر توکل کرنا چاہیے مومنوں کو۔" O

(سورۃ الاعراف ۷) ---۱۲۸۔ "موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا، اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو اور صبر کرو۔ زمین اللہ کی ہے جس کا وارث اپنے بندوں میں جسے چاہتا ہے بنا دیتا ہے اور انجام ڈرنے والوں کا ہوتا ہے۔" O---۱۹۶۔ "بیشک میرا رفیق اللہ تعالیٰ ہے جس نے کتاب نازل کی ہے اور وہی درست کام کرنے والوں کی رفاقت کرتا ہے۔" O

(سورۃ الانفال ۸) ---۹۔ "جب تم اپنے رب سے مدد کے لئے فریاد کرتے تھے تو اس نے تمہاری دُعا قبول کر لی کہ میں ایک ہزار لگاتار آنے والے فرشتوں سے تمہاری مدد کروں گا۔" O---۱۰۔ "اور اس بات کو تو اللہ نے صرف خوشخبری بنایا تھا اور تا کہ تمہارے دل اس سے تسلی پائیں ورنہ مدد تو صرف اللہ تعالیٰ کے ہاں سے آتی ہے۔ بیشک اللہ غالب اور حکمت والا ہے۔" O---۲۶۔ "اور یاد کرو جب تم تھوڑے سے تھے اور ملک میں بے بس کئے ہوئے ڈرا کرتے تھے کہ لوگ تمہیں اچک نہ لیں۔ پھر اس نے تمہیں جگہ دی اور اپنی مدد سے تمہیں قوت بخشی اور تمہیں پاکیزہ رزق دیا تا کہ تم شکر کرو۔" O---۴۰۔ "اور اگر انہوں نے منہ موڑ لیا تو جان لو کہ اللہ تعالیٰ ہی تمہارا آقا ہے۔ وہ کیا ہی اچھا آقا ہے اور وہ کیا ہی اچھا مدد کرنے والا ہے۔" O---۴۱۔ "اور جان لو کہ جو کچھ تم غنیمت میں لیتے ہو اس کا پانچواں حصہ اللہ تعالیٰ کا ہے اور رسول ﷺ اور رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، اور مسافروں کا ہے۔ اگر تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو اور اس پر جو ہم نے فیصلے کے دن، جس دن دو فوجیں ٹکرائی تھیں، اپنے بندے کو عنایت کیا اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔" O---۴۲۔ "جب تم قریبی کنارے پر تھے اور وہ دور کے کنارے پر اور قافلہ تم سے نیچے کی طرف تھا اور اگر تم نے آپس میں وعدہ کیا ہوتا تو بھی تم مقررہ وقت میں اختلاف کر جاتے۔ لیکن یہ اس لئے ہوا تا کہ اللہ معاملے کو جسے ہو کر رہنا تھا پورا کر دے۔ تا کہ جو ہلاک ہوتا ہے وہ صاف دلیل سے ہلاک ہو جائے اور جو زندہ رہتا ہے وہ صاف دلیل سے زندہ رہے اور اللہ یقیناً سنتا اور جانتا ہے۔" O---۴۳۔ "جب اللہ تعالیٰ تجھے تیرے خواب میں انہیں کم کر کے دکھاتا تھا اور اگر وہ انہیں زیادہ دکھاتا تو تم ضرور حوصلہ ہار جاتے اور ضرور اس معاملہ میں باہم جھگڑ پڑتے۔ لیکن اللہ نے بچا لیا۔ وہ سینوں کا حال جانتا ہے۔" O---۴۴۔ "اور جب وہ اس وقت کہ تم ٹکرائے انہیں تمہاری آنکھوں میں کم دکھاتا تھا۔ اور تمہیں ان کی آنکھوں میں کم کرتا تھا۔ تا کہ اللہ معاملے کو جسے ہو کر رہنا تھا پورا کر دے۔ اور اللہ ہی کی طرف معاملے لوٹائے جاتے ہیں۔" O---۴۷۔ "اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو اپنے گھروں سے اتراتے ہوئے اور لوگوں کو دکھاوے کے لئے نکلے۔ اور وہ اللہ کی راہ سے روکتے تھے، مگر اللہ نے ان کے عملوں کو گھیر رکھا تھا۔" O---[یہ آیت ابوجہل کے متعلق ہے کہ وہ جب جنگ بدر کے لئے نکلا تو بڑے غرور و تکبر سے باجے گاجے کے ساتھ نکلا تا کہ دوسروں پر رعب طاری ہو لیکن اس کی وہاں لاش ہی رہ گئی۔ اوپر کی سب آیات (سورۃ الانفال) جنگ بدر کے متعلق ہیں۔ اللہ نے کیسے مدد فرمائی)]---۶۲۔ "اور اگر وہ تجھے دھوکہ دینا چاہیں گے تو اللہ تجھے کافی ہوگا۔ اسی نے اپنی مدد سے اور مومنوں کے ذریعے سے تجھے قوت دی۔" O---۶۳۔ "اور ان کے دلوں میں الفت ڈال دی ہے۔ اگر تو جو کچھ زمین میں ہے سارا خرچ کر دیتا تو بھی ان کے دلوں میں الفت نہ ڈال سکتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے درمیان الفت ڈال دی ہے۔ وہ غالب اور حکمت والا ہے۔" O---۶۴۔ "اے نبی! تجھے اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے اور وہ مومن جو تیری پیروی کرتے ہیں۔" O

(سورۃ التوبہ ۹) ---۱۴۔ "ان سے لڑو۔ اللہ تعالیٰ انہیں تمہارے ہاتھوں سے عذاب دے گا اور انہیں رسوا کرے گا اور تمہیں ان کے خلاف مدد دے گا اور ایمان والے لوگوں کے سینوں کو شفا دے گا۔" O---۲۵۔ "اللہ تعالیٰ تمہیں بہت سے میدانوں میں مدد دے چکا ہے اور حنین کے دن بھی، جب تمہیں تمہاری کثرت اچھی لگتی تھی، مگر وہ تمہارے کچھ کام نہ آئی اور زمین اس کے باوجود کہ وہ کھلی تھی تم پر تنگ ہو گئی اور پھر تم پیٹھ پھیر کر مڑ گئے۔" O---۴۰۔ "اگر تم اس کی مدد نہ کرو گے تو اللہ تو اس کی مدد کر ہی چکا ہے۔ جب کافروں نے اسے نکال دیا تھا اور وہ دو میں دوسرا تھا۔ جب وہ غار میں تھے۔ جب وہ اپنے ساتھی سے کہتا تھا، غم نہ کر اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ پھر اللہ نے اس پر اپنی تسکین نازل کی۔ اور اسے ان لشکروں سے قوت بخشی جنہیں تم نے نہیں دیکھا اور کافروں کی بات کو نیچا کر دیا اور اللہ کی بات ہی اونچی ہوا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے۔" O

(سورۃ ھود ۱۱) ---۶۳۔ "اس (صالح) نے کہا۔ اے میری قوم! کیا تم نے غور کیا کہ اگر میں اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل پر ہوا۔ اور اس نے مجھے اپنی طرف سے رحمت عطا کی ہو۔ تو اگر میں اس کی نافرمانی کروں تو کون مجھے اللہ کے مقابلے میں مدد دے گا؟ پھر تم میرے لئے نقصان کے علاوہ کچھ زیادہ نہیں کرو گے۔" O

(سورۃ یوسف ۱۲) ---۱۱۰۔ "یہاں تک کہ جب رسول نا امید ہونے لگے اور وہ (قوم کے لوگ) خیال کرنے لگے کہ انہیں جھوٹ کہا گیا ہے، فوراً ہی ہماری مدد ان کے ہاں آ پہنچی جسے ہم نے چاہا اسے نجات دی گئی۔ بات یہ کہ ہمارا عذاب گناہ گاروں سے واپس نہیں جاتا۔" O

(سورۃ الکہف ۱۸) ---۸۳۔ "آپ سے ذوالقرنین کا واقعہ یہ لوگ دریافت کر رہے ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ میں ان کا تھوڑا سا حال تمہیں پڑھ کر سناتا

Marfat.com

ہوں۔'' ---۴۸۔ ''ہم نے اسے زمین میں قوت عطا فرمائی تھی اور اسے ہر چیز کے سامان بھی عنایت کر دیئے تھے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر۱۵، قصہ: ذوالقرنین]

(**سورۃ الحج ۲۲**)---۳۹۔ ''جن (مسلمانوں) سے (کافر) جنگ کر رہے ہیں انہیں بھی مقابلے کی اجازت دی جاتی ہے کیونکہ وہ مظلوم ہیں۔ بیشک ان کی مدد پر اللہ قادر ہے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر۷، مضمون: جہاد]---۴۰۔ ''یہ وہ ہیں جنہیں ناحق اپنے گھروں سے نکالا گیا' صرف ان کے اس قول پر کہ ہمارا پروردگار فقط اللہ ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کو آپس میں ایک دوسرے سے نہ ہٹاتا رہتا تو عبادت خانے اور گرجے اور مسجدیں اور یہودیوں کے معبد اور وہ مسجدیں بھی ڈھادی جاتیں جہاں اللہ کا نام بہ کثرت لیا جاتا ہے۔ جو اللہ کی مدد کرے گا اللہ بھی ضرور اس کی مدد کرے گا۔ بیشک اللہ تعالیٰ بڑی قوتوں والا بڑے غلبے والا ہے۔'' O

(**سورۃ الروم ۳۰**)---۵۔ ''اللہ تعالیٰ کی مدد سے' وہ جس کی چاہتا ہے مدد کرتا ہے۔ اصل غالب اور مہربان وہی ہے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر۱۴، مضمون: رومی]

(**سورۃ المؤمن ۴۰**)---۵۱۔ ''یقیناً ہم اپنے رسولوں کی اور ایمان والوں کی مدد زندگانی دنیا میں بھی کریں گے اور اس دن بھی جب گواہی دینے والے کھڑے ہوں گے۔'' O---[یعنی ان کے دشمن کو ذلیل اور ان کو غالب کریں گے۔ یا مطلب یہ ہے کہ عارضی طور پر بعض دفعہ اللہ تعالیٰ کی حکمت و مشیت کے تحت کافروں کو غلبہ عطا فرما دیا جاتا ہے۔ لیکن بالآخر اہل ایمان ہی غالب اور سرخرو ہوتے ہیں۔ جن یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی دے کر مارنا چاہا' اللہ تعالیٰ نے ان یہودیوں پر رومیوں کو ایسا غلبہ دیا کہ انہوں نے یہودیوں کو خوب ذلت کا عذاب چکھایا۔ پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ اور ان کے رفقا یقیناً ہجرت پر مجبور ہوئے لیکن اس کے بعد جنگ بدر' احد' احزاب' غزوۂ خیبر اور پھر فتح مکہ کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ نے جس طرح مسلمانوں کی مدد فرمائی اور اپنے پیغمبر اور اہل ایمان کو جس طرح غلبہ عطا فرمایا' اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی مدد کرنے میں کیا شبہ رہ جاتا ہے؟ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(**سورۃ محمد ۴۷**)---۷۔ ''اے ایمان والو! اگر تم اللہ تعالیٰ (کے دین) کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں ثابت قدم رکھے گا۔'' O---۱۳۔ ''ہم نے کتنی بستیوں کو جو طاقت میں تیری اس بستی سے زیادہ تھیں جس سے تجھے نکالا ہم نے انہیں ہلاک کر دیا ہے' جن کا مددگار کوئی نہ اٹھا۔'' O---۳۵۔ ''پس تم بودے بن کر صلح کی درخواست پر نہ اتر آؤ جبکہ تم ہی بلند و غالب رہو گے اور اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے' ناممکن ہے کہ وہ تمہارے اعمال ضائع کر دے۔'' O

اللہ تعالیٰ مہربان اور رحم کرنے والا ہے

(**سورۃ الفاتحہ ۱**)---۲۔ ''سب تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں جو رب ہے سارے جہانوں کا، بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا۔'' O

(**سورۃ البقرۃ ۲**)---۳۷۔ ''پھر سیکھے آدمؑ نے اپنے رب سے کچھ کلمات (اور توبہ کی) تو قبول کر لی اللہ تعالیٰ نے توبہ اس کی۔ بیشک وہی تو ہے بڑا معاف کرنے والا، رحم کرنے والا۔'' O---۵۴۔ ''اور جب کہا موسیٰؑ نے اپنی قوم سے۔ اے میری قوم! یقیناً تم نے ظلم کیا ہے اپنی جانوں پر معبود ٹھہرا کر بچھڑے کو۔ پس توبہ کرو تم اپنے خالق کے حضور۔ لہٰذا قتل کرو تم اپنی جانوں کو یہی ہے بہتر تمہارے حق میں تمہارے خالق کے نزدیک، سو توبہ قبول کر لی اللہ تعالیٰ نے تمہاری۔ بیشک وہی تو ہے بڑا معاف کرنے والا، رحم کرنے والا۔'' O---۱۲۸۔ ''اے ہمارے رب! اور بنا ہم دونوں کو فرمانبردار اپنا۔ اور ہماری نسل میں سے (اٹھا) ایک امت جو مطیع فرمان ہو تیری اور بتا ہمیں طریقے اپنی عبادت کے اور قبول فرما ہماری توبہ۔ بیشک تو ہی تو ہے توبہ قبول فرمانے والا رحم فرمانے والا۔'' O---(یہ حضرت ابراہیمؑ نے دعا فرمائی)---۱۴۳۔ ''کہ دیکھیں ہم کون پیروی کرتا ہے رسول ﷺ کی اور کون پھر جاتا ہے اپنے الٹے پاؤں اور بیشک تھا یہ (قبلہ بدلنا) بہت گراں سوائے ان لوگوں کے کہ جنہیں ہدایت دی اللہ تعالیٰ نے۔ اور نہیں ہے اللہ تعالیٰ ایسا کہ ضائع کر دے تمہارا ایمان۔ بیشک اللہ تعالیٰ انسانوں پر بہت ہی شفیق اور رحم کرنے والا ہے۔'' O---۱۶۰۔ ''البتہ وہ لوگ جنہوں نے توبہ کر لی اور اپنی اصلاح کر لی اور بیان کرنے لگے (جو کچھ چھپاتے تھے) تو یہی لوگ ہیں کہ معاف کر دوں گا میں ان کو اور میں ہی تو ہوں بڑا معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا۔'' O---۱۶۳۔ ''اور تم سب کا معبود ایسا معبود ہے جو ایک ہی ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود اس کے سوا، بڑا مہربان، نہایت رحم والا۔'' O---۱۷۳۔ ''اس نے تو بس حرام کیا ہے تم پر مردار، خون، خنزیر کا گوشت، اور ہر وہ چیز کہ پکارا جائے اس پر (نام) غیر اللہ کا۔ پھر جو مجبور ہو جائے جبکہ وہ سرکش بھی نہ ہو اور حد سے بڑھنے والا بھی نہ ہو تو کچھ گناہ نہیں اس پر۔ بیشک اللہ تعالیٰ بہت معاف فرمانے والا اور رحم کرنے والا ہے۔'' O---۱۸۲۔ ''پھر اگر کسی کو اندیشہ ہو وصیت کرنے والے کی طرف سے حق تلفی کا یا کسی گناہ کا اور وہ صلح کرا دے' ان کے

Marfat.com

درمیان تو کوئی گناہ نہیں اس پر- بیشک اللہ تعالیٰ بہت معاف فرمانے والا، رحم کرنے والا ہے۔''O---۱۹۲۔''پھر اگر وہ باز آ جائیں تو بیشک اللہ تعالیٰ معاف فرمانے والا ہر حالت میں رحم کرنے والا ہے۔''O---۲۱۸۔''بیشک جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے ہجرت کی اور جہاد کیا اللہ تعالیٰ کی راہ میں یہی لوگ امیدوار رہتے ہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت کے اور اللہ بہت زیادہ معاف کرنے والا، نہایت مہربان ہے۔''O---۲۲۶۔''ان لوگوں کے لئے جو قسم کھا لیتے ہیں اپنی عورتوں کے پاس نہ جانے کی- مہلت ہے چار مہینے کی پھر اگر رجوع کر لیں تو بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔''O

(**سورۃ آل عمران ۳**)---۳۱۔''کہہ دو! اگر محبت رکھتے ہو تم اللہ تعالیٰ سے تو اتباع کرو میرا- محبت کرے گا تم سے اللہ اور معاف کر دے گا تمہارے گناہ اور اللہ تعالیٰ تو ہے ہی بڑا معاف کرنے والا، نہایت رحم والا۔''O---۸۹۔''مگر وہ جنہوں نے توبہ کر لی اس کے بعد اور اصلاح کر لی اپنی تو بیشک اللہ تعالیٰ بڑا معاف فرمانے والا اور ہر حالت میں رحم کرنے والا ہے۔''O---۱۲۹۔''اور اللہ تعالیٰ ہی کا ہے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور جو کچھ ہے زمین میں- بخش دے جسے چاہے اور عذاب دے جسے چاہے اور اللہ تعالیٰ تو ہے ہی بڑا معاف کرنے والا، نہایت رحم کرنے والا۔''O

(**سورۃ النساء ۴**)---۱۶۔''اور جو دو مرد ارتکاب کریں بدکاری کا تم میں سے تو اذیت دو ان کو (جسمانی اور ذہنی) پھر اگر توبہ کر لیں دونوں اور اپنی اصلاح بھی کر لیں تو پیچھا چھوڑ دو ان کا- بیشک اللہ تعالیٰ ہے بہت توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔''O---۲۳۔''اور حرام کیا گیا ہے یہ بھی کہ جمع کر دو دو بہنوں کو (نکاح میں) مگر جو کچھ پہلے ہو چکا (سو ہو چکا) بیشک اللہ تعالیٰ ہے معاف کرنے والا، ہر حالت میں رحم فرمانے والا۔''O---۲۵۔''یہ (کنیز سے نکاح کی سہولت) اس کے لئے ہے جسے ڈر ہو بدکاری میں مبتلا ہونے کا تم میں سے- اور یہ کہ صبر سے کام لو تم یہ بہتر ہے تمہارے لئے اور اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا، رحم فرمانے والا ہے۔''O---۶۴۔''اور نہیں بھیجا ہم نے کوئی رسول مگر اس لئے کہ اطاعت کی جائے اس کی اللہ تعالیٰ کے حکم سے- اور اگر یہ لوگ جب ظلم کر بیٹھے تھے اپنی جانوں پر تو آ جاتے تمہارے پاس اور معافی مانگتے اللہ تعالیٰ سے اور مغفرت کی دعا کرتے ان کے لئے رسول ﷺ بھی- تو یقیناً پاتے وہ اللہ تعالیٰ کو بڑا معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا۔''O---۹۶۔''یعنی بڑے درجے ہیں اس کی طرف سے اور مغفرت ہے اور رحمت ہے اور ہے اللہ تعالیٰ بے انتہا بخشنے والا اور ہر حال میں رحم کرنے والا۔''O---۱۰۰۔''جو شخص ہجرت کرے گا اللہ تعالیٰ کی راہ میں- پائے گا وہ زمین میں ٹھکانے بہت اور فراخی اور جو نکلا اپنے گھر سے ہجرت کر کے اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی طرف پھر آ لیا اس کو موت نے تو ہو گیا اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمے اور ہے اللہ تعالیٰ بے حد معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا۔''O---۱۰۶۔''اور درخواست کر درگزر کی اللہ تعالیٰ سے- بیشک اللہ تعالیٰ ہے بہت معاف فرمانے والا اور ہر حالت میں رحم کرنے والا۔''O---۱۱۰۔''اور جو بھی کر گزرے کوئی برا کام یا ظلم کر بیٹھے اپنے اوپر- پھر بخشش طلب کرے اللہ تعالیٰ سے تو پائے گا وہ اللہ تعالیٰ کو بے انتہا معاف فرمانے والا، رحم کرنے والا۔''O---۱۲۹۔''اور نہیں قدرت رکھتے تم اس بات کی کہ عدل کر سکو بیویوں کے درمیان خواہ کتنا ہی چاہو تم- لہٰذا نہ جھک جاؤ (کسی ایک طرف) پوری طرح جھکنا کہ چھوڑ دو دوسری بیویوں کو ادھر لٹکتا- اور اگر درست کر لو تم (اپنا طرزِ عمل) اور ڈرتے رہو اللہ تعالیٰ سے تو بیشک اللہ تعالیٰ ہے بہت معاف کرنے والا اور رحم فرمانے والا۔''O---۱۵۲۔''مگر جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے اور ان میں کسی ایک کو بھی جدا نہ کیا- انہیں وہ ان کی اجرتیں جلدی ادا کر دے گا اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔''O

(**سورۃ المائدۃ ۵**)---۳۔''تم پر حرام کیا جاتا ہے مردار، خون، خنزیر کا گوشت، وہ جس پر اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کا نام پکارا گیا ہو، گردن مروڑا ہوا، چوٹ لگنے سے مرا ہوا، گر کر مرا ہوا، سینگ لگنے سے مرا ہوا، جسے درندوں نے کھایا ہو سوائے اس کے جسے تم نے ذبح کر لیا، جو تھانوں پر ذبح کیا گیا ہو اور یہ کہ تم جوئے کے تیروں سے تقسیم کرو کہ یہ نافرمانی ہے- آج کافر تمہارے دین سے مایوس ہو چکے ہیں پس ان سے مت ڈرو مگر مجھ سے ڈرو- آج میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی ہے اور تمہارے لئے (اپنی) فرمانبرداری (اسلام) کو دین بنا کر خوش ہو گیا ہوں- ہاں! تو کوئی گناہ کی طرف جھکے بغیر بھوک سے لاچار ہو جائے تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔''O---۳۴۔''سوائے ان کے جو اس سے پہلے کہ تم ان پر قابو پاؤ توبہ کر لیں- ہاں! جان لو کہ اللہ تعالیٰ بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔''O---۳۹۔''پھر جس نے اپنے ظلم کے بعد توبہ کر لی اور اصلاح کر لی تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرے گا- اللہ تعالیٰ بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔''O---۷۴۔''کیا وہ اللہ تعالیٰ کی طرف نہ لوٹیں گے اور اس سے بخشش نہ مانگیں گے- جبکہ اللہ تعالیٰ بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔''O---۹۸۔''جان لو کہ اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا بھی ہے۔''O

(**سورۃ الانعام ۶**)---۵۴۔''اور جب تیرے پاس وہ لوگ آئیں جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں- تو کہو- تم پر سلامتی ہو- تمہارے رب نے رحم کرنا اپنے اوپر لازم کر رکھا (یعنی) یہ کہ تم میں اگر کوئی نادانی سے کوئی برا کام کرے پھر اس کے بعد توبہ کرے اور اصلاح کرے تو وہ بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔''O---۱۴۵۔''کہہ دیجئے! اس میں جو میری طرف وحی کیا گیا ہے میں کسی کھانے والے پر کوئی چیز جو وہ کھاتا ہے حرام نہیں پاتا- مگر یہ کہ وہ مردار ہو، یا بہتا ہوا خون ہو یا خنزیر کا گوشت ہو کہ وہ ناپاک ہے یا غیر خدا کا نام پکار کر نافرمانی کی گئی ہو- ہاں! کوئی لاچار ہو جائے مگر باغی نہ ہو اور نہ حد سے نکلنے والا ہو تو تیرا رب بخشنے والا،

Marfat.com

رحم کرنے والا ہے۔''O---۱۶۵۔ ''اور اسی نے تمہیں زمین کا فرمانروا بنایا ہے اور ایک دوسرے پر تمہارے درجے بلند کیے ہیں- تا کہ جو کچھ اس نے تمہیں دیا ہے اس میں تمہیں آزمائے- بیشک تیرا رب جلد سزا دینے والا ہے- اور بیشک وہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔''O

(**سورۃ الاعراف ۷**)---۱۵۱۔ ''وہ (موسیٰ) بولا- میرے رب! مجھے اور میرے بھائی کو بخش دے اور ہمیں اپنی رحمت میں داخل کر تو رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔''O---۱۵۳۔ ''مگر جن لوگوں نے برے کام کیے- پھر اس کے بعد توبہ کر لی اور ایمان لائے تو بیشک تیرا رب اس کے بعد بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔''O---۱۶۷۔ ''اور جب تیرے رب نے اذن عام دے دیا کہ وہ ان پر روز قیامت تک ایسے لوگوں کو کھڑا کرتا رہے گا جو انہیں برا عذاب دیں گے- بیشک تیرا رب جلد سزا دینے والا ہے اور بیشک وہ بخشنے والا، رحم کرنے والا بھی ہے۔''O

(**سورۃ الانفال ۸**)---۷۰۔ ''اے نبی ﷺ! ان قیدیوں سے جو تیرے قبضے میں ہیں- کہو- اگر اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں بھلائی معلوم کرے گا تو اس سے جو تم سے لیا گیا ہے تمہیں بہتر دے دیگا- اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔''O

(**سورۃ التوبہ ۹**)---۵۔ ''ہاں! جب حرمت کے مہینے گزر جائیں تو مشرکوں کو قتل کرو جہاں بھی انہیں پاؤ اور انہیں پکڑ لو اور انہیں گھیر لو اور ہر گھات کی جگہ ان کے لئے بیٹھو- پھر اگر وہ توبہ کر لیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں تو ان کی راہ چھوڑ دو کہ اللہ تعالیٰ بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔''O---۲۷۔ ''پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ جس کی چاہے گا توبہ قبول کرے گا کہ اللہ تعالیٰ بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔''O---۹۱۔ ''کمزوروں پر گناہ نہیں اور نہ بیماروں پر ہے اور نہ ان پر ہے جو خرچ کرنے کے لئے کچھ نہیں پاتے- جب وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے خیر خواہی کرتے ہوں- نیک کام کرنے والوں پر کوئی الزام نہیں اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔''O---۱۰۲۔ ''اور دوسرے وہ بھی ہیں جو اپنے گناہوں کو مانتے ہیں، انہوں نے نیک عمل کو ایک دوسرے برے عمل سے ملا دیا ہے- ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی توبہ قبول کرے- اللہ تعالیٰ بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔''O

(**سورۃ یونس ۱۰**)---۱۰۷۔ ''اور اگر اللہ تعالیٰ تجھے کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا کوئی اسے ہٹانے والا نہیں- اور اگر وہ تیری بھلائی چاہے تو کوئی اس کی مہربانی کو پھیرنے والا نہیں- وہ اسے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے ڈال دیتا ہے- اور وہ بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔''O

(**سورۃ ھود ۱۱**)---۱۱۹۔ ''سوائے ان کے جن پر تیرے رب کا رحم ہو اور اسی بات کے لئے اس نے انہیں پیدا کیا تھا اور تیرے رب کی وہ بات پوری ہو گئی ہے کہ میں جنوں اور انسانوں سب سے جہنم کو بھر دوں گا۔''O---[تفسیر کے لیے باب ۶، مضمون: آزمائش]

(**سورۃ الحجر ۱۵**)---۴۹۔ ''میرے بندوں کو خبر دے دو کہ میں بہت ہی بخشنے والا اور بڑا ہی مہربان ہوں۔''O---۵۳۔ ''انہوں نے کہا ڈرو نہیں، ہم تجھے ایک صاحب علم فرزند کی بشارت دیتے ہیں۔''O---۵۴۔ ''کہا کیا اس بڑھاپے کے آ جانے کے بعد تم مجھے خوشخبری دیتے ہو! یہ خوشخبری تم کیسے دے رہے ہو؟''O

(**سورۃ الکہف ۱۸**)---۵۸۔ ''تیرا پروردگار بہت ہی بخشش والا اور مہربانی والا ہے وہ ان کے اعمال کی سزا میں پکڑے تو بیشک انہیں جلد ہی عذاب کر دے بلکہ ان کے لیے ایک وعدہ کی گھڑی مقرر ہے جس سے وہ سرکنے کی ہرگز جگہ نہیں پائیں گے۔''O

(**سورۃ الحج ۲۲**)---۶۵۔ ''کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ ہی نے زمین کی تمام چیزیں تمہارے لئے مسخر کر دی ہیں اور اس کے فرمان سے پانی میں چلتی ہوئی کشتیاں بھی- وہی آسمان کو تھامے ہوئے ہے کہ زمین پر اس کی اجازت بغیر گر نہ پڑے بیشک اللہ تعالیٰ لوگوں پر شفقت و نرمی کرنے والا اور مہربان ہے۔''O

(**سورۃ الفرقان ۲۵**)---۶۔ ''کہہ دیجئے کہ اسے تو اس اللہ نے اتارا ہے جو آسمان و زمین کی تمام پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے- بیشک وہ بڑا ہی بخشنے والا مہربان ہے۔''O

(**سورۃ الشعرآء ۲۶**)---۹۔ ''اور تیرا رب یقیناً وہی غالب اور مہربان ہے۔''O---۶۸۔ ''اور بیشک آپ کا رب بڑا ہی غالب و مہربان ہے۔''O---۱۰۴۔ ''یقیناً آپ کا پروردگار ہی غالب مہربان ہے۔''O---۱۲۲۔ ''اور بیشک آپ کا پروردگار البتہ وہی ہے زبردست رحم کرنے والا۔''O---۱۴۰۔ ''بیشک آپ کا رب وہی ہے غالب مہربان۔''O---۱۵۹۔ ''اور بیشک آپ کا رب بڑا زبردست اور مہربان ہے۔''O---۱۹۱۔ ''اور یقیناً تیرا پروردگار البتہ وہی ہے غلبے والا مہربانی والا۔''O

(**سورۃ النمل ۲۷**)---۱۱۔ ''لیکن جو لوگ ظلم کریں پھر اس کے عوض نیکی کریں اس برائی کے پیچھے تو میں بھی بخشنے والا مہربان ہوں۔''O

(**سورۃ العنکبوت ۲۹**)---۲۱۔ ''جسے چاہے عذاب کرے جس پر چاہے رحم کرے سب اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔''O

(**سورۃ السجدۃ ۳۲**)---۶۔ ''یہی ہے چھپے کھلے کا جاننے والا زبردست غالب بہت ہی مہربان۔''O

Marfat.com

(سورۃ الاحزاب ۳۳)---۲۴۔ ''تا کہ اللہ تعالیٰ سچوں کو ان کی سچائی کا بدلہ دے اور اگر چاہے تو منافقوں کو سزا دے یا ان کی توبہ قبول فرمائے اللہ تعالیٰ بڑا ہی بخشنے والا بہت ہی مہربان ہے۔''O---۵۰۔''اے نبی! ہم نے تیرے لیے تیری وہ بیویاں حلال کر دی ہیں جنہیں تو ان کے مہر دے چکا ہے اور وہ لونڈیاں بھی جو اللہ تعالیٰ نے غنیمت میں تجھے دی ہیں اور تیرے چچا کی لڑکیاں اور پھوپھیوں کی بیٹیاں اور تیرے ماموں کی بیٹیاں اور تیری خالاؤں کی بیٹیاں بھی جنہوں نے تیرے ساتھ ہجرت کی ہے' اور وہ باایمان عورت جو اپنا نفس نبی کو ہبہ کر دے یہ اس صورت میں کہ خود نبی بھی اس سے نکاح کرنا چاہے' یہ خاص طور پر صرف تیرے لیے ہی ہے اور مومنوں کے لیے نہیں' ہم اسے بخوبی جانتے ہیں جو ہم نے ان پر ان کی بیویوں اور لونڈیوں کے بارے میں (احکام) مقرر کر رکھے ہیں' یہ اس لیے کہ تجھ پر حرج واقع نہ ہو' اللہ تعالیٰ بہت بخشنے اور بڑے رحم والا ہے۔''O

(سورۃ سبا ۳۴)---۲۔''جو زمین میں جائے اور جو اس سے نکلے جو آسمان سے اترے اور جو چڑھ کر اس میں جائے وہ سب سے باخبر ہے۔ اور وہ مہربان نہایت بخشش والا ہے۔''O

(سورۃ فاطر ۳۵)---۴۱۔''یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کو تھامے ہوئے ہے کہ وہ ٹل نہ جائیں اور اگر وہ ٹل جائیں تو پھر اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی ان کو تھام بھی نہیں سکتا۔ وہ حلیم غفور ہے۔''O---[اتنی قدرتوں کے باوجود وہ حلیم ہے۔ اپنے بندوں کو دیکھتا ہے کہ وہ کفر و شرک اور نافرمانی کر رہے ہیں پھر بھی وہ ان کی گرفت میں جلدی نہیں کرتا' بلکہ ڈھیل دیتا ہے اور غفور بھی ہے' کوئی تائب ہو کر اس کی بارگاہ میں جھک جاتا ہے' توبہ و استغفار و ندامت کا اظہار کرتا ہے تو وہ معاف فرما دیتا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(سورۃ الزُّمر ۳۹)---۵۔''نہایت اچھی تدبیر سے اس نے آسمانوں اور زمین کو بنایا وہ رات کو دن پر اور دن کو رات پر لپیٹ دیتا ہے اور اس نے سورج چاند کو کام پر لگا رکھا ہے۔ ہر ایک مقررہ مدت تک چل رہا ہے یقین مانو کہ وہی زبردست اور گناہوں کا بخشنے والا ہے۔''O---۵۳۔''(میری جانب سے) فرما دیجئے کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے تم اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ' بالیقین اللہ تعالیٰ سارے گناہوں کو بخش دیتا ہے' واقعی وہ بڑی بخشش بڑی رحمت والا ہے۔''O

(سورۃ حم السجدۃ ۴۱)---۲۔''اتاری ہوئی ہے بڑے مہربان بہت رحم والے کی طرف سے۔''O---۳۲۔''غفور رحیم (معبود) کی طرف سے یہ سب کچھ بطور مہمانی کے ہے۔''O

(سورۃ الشُّوریٰ ۴۲)---۱۹۔''اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بڑا ہی لطف کرنے والا ہے' جسے چاہتا ہے کشادہ روزی دیتا ہے اور وہ بڑی طاقت' بڑے غلبہ والا ہے۔''O

(سورۃ الفتح ۴۸)---۱۴۔''اور زمین اور آسمانوں کی بادشاہت اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے جسے چاہے بخشے اور جسے چاہے عذاب کرے۔ اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔''O

(سورۃ الحجرات ۴۹)---۵۔''اگر یہ لوگ یہاں تک صبر کرتے کہ آپ خود سے نکل کر ان کے پاس آ جاتے تو یہی ان کے لیے بہتر ہوتا' اور اللہ غفور رحیم ہے۔''O---۱۴۔''دیہاتی لوگ کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے۔ آپ فرما دیجئے کہ درحقیقت تم ایمان نہیں لائے لیکن تم یوں کہو کہ ہم اسلام لائے (مخالفت چھوڑ کر مطیع ہو گئے) حالانکہ ابھی تک تمہارے دلوں میں ایمان داخل ہی نہیں ہوا۔ تم اگر اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول ﷺ کی فرمانبرداری کرنے لگو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال میں سے کچھ بھی کم نہ کرے گا۔ بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔''O

(سورۃ النجم ۵۳)---۳۲۔''ان لوگوں کو جو بڑے گناہوں سے بچتے ہیں اور بے حیائی سے بھی سوائے کسی چھوٹے سے گناہ کے۔ بیشک تیرا رب بہت کشادہ مغفرت والا ہے' وہ تمہیں بخوبی جانتا ہے جبکہ اس نے تمہیں زمین سے پیدا کیا اور جبکہ تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں بچے تھے پس تم اپنی پاکیزگی آپ بیان نہ کرو' وہی پرہیزگاروں کو خوب جانتا ہے۔''O (تفسیر کیلئے باب ۱۴ مضمون: خودنمائی۔ اپنے منہ میاں مٹھو)

(سورۃ الحدید ۵۷)---۹۔''وہ (اللہ) ہی ہے جو اپنے بندوں پر واضح آیتیں اتارتا ہے تا کہ وہ تمہیں اندھیروں سے نور کی طرف لے جائے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ تم پر نرمی کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔''O

(سورۃ المجادلۃ ۵۸)---۱۲۔''اے مسلمانو! جب تم رسول اکرم ﷺ سے سرگوشی کرنا چاہو تو اپنی سرگوشی سے پہلے کچھ صدقہ دے دیا کرو یہ تمہارے حق میں بہتر اور پاکیزہ تر ہے ہاں اگر نہ پاؤ تو بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔''O

(سورۃ الحشر ۵۹)---۲۲۔''وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں' چھپے کھلے کا جاننے والا مہربان اور رحم کرنے والا۔''O

(سورۃ الممتحنۃ ۶۰)---۷۔''کیا عجب ہے کہ عنقریب ہی اللہ تعالیٰ تم میں اور تمہارے دشمنوں میں محبت پیدا کر دے۔ اللہ کو سب قدرتیں ہیں اور اللہ (بڑا)

Marfat.com

غفور رحیم ہے۔'' O

(سورۃ التغابن ۶۴) ---۱۴ ''اے ایمان والو! تمہاری بعض بیویاں اور بعض بچے تمہارے دشمن ہیں پس ان سے ہوشیار رہنا اور اگر تم معاف کر دو اور درگزر کر جاؤ اور بخش دو تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔'' O

(سورۃ التحریم ۶۶) ---۱ ''اے نبی! جس چیز کو اللہ نے آپ کے لیے حلال کر دیا ہے اسے آپ کیوں حرام کرتے ہیں؟ (کیا) آپ اپنی بیویوں کی رضا مندی حاصل کرنا چاہتے ہیں اور اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔'' O

(سورۃ المزمل ۷۳) ---۲۰ ''آپ کا رب بخوبی جانتا ہے کہ آپ اور آپ کے ساتھ کے لوگوں کی ایک جماعت قریب دو تہائی رات کے اور آدھی رات کے اور ایک تہائی رات کے تہجد پڑھتی ہے اور رات دن کا پورا اندازہ اللہ تعالیٰ کو ہی ہے وہ (خوب) جانتا ہے کہ تم اسے ہرگز نہ نبھا سکو گے پس اس نے تم پر مہربانی کی لہٰذا جتنا قرآن پڑھنا تمہارے لیے آسان ہو اتنا ہی پڑھو وہ جانتا ہے کہ تم میں بعض بیمار بھی ہوں گے بعض دوسرے زمین میں چل پھر کر اللہ تعالیٰ کا فضل (یعنی روزی بھی) تلاش کریں گے اور کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد بھی کریں گے سو تم بہ آسانی جتنا قرآن پڑھ سکو پڑھو اور نماز کی پابندی رکھو اور زکوٰۃ دیتے رہا کرو اور اللہ تعالیٰ کو اچھا قرض دو۔ اور جو نیکی تم اپنے لیے آگے بھیجو گے اسے اللہ تعالیٰ کے ہاں بہتر سے بہتر اور ثواب میں بہت زیادہ پاؤ گے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے رہو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔'' O

ان شاء اللہ

(سورۃ الکہف ۱۸) ---۲۳ ''اور ہرگز ہرگز کسی کام پر یوں نہ کہنا کہ میں اسے کل کروں گا۔'' O ---۲۴ ''مگر ساتھ ہی ان شاء اللہ کہہ لینا۔ اور جب بھی بھولے، اپنے پروردگار کی یاد کر لیا کرنا اور کہتے رہنا کہ مجھے پوری امید ہے کہ میرا رب مجھے اس سے بھی زیادہ ہدایت کے قریب کی بات کی رہبری کرے۔'' O ---[مفسرین کہتے ہیں کہ یہودیوں نے نبی کریم ﷺ سے تین باتیں پوچھی تھیں، روح کی حقیقت کیا ہے اور اصحاب کہف اور ذوالقرنین کون تھے؟ کہتے ہیں کہ یہی سوالات اس سورت کے نزول کا سبب بنے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں تمہیں کل جواب دوں گا لیکن اس کے بعد ۱۵ دن تک جبرائیلؑ وحی لے کر نہیں آئے۔ پھر جب آئے تو اللہ تعالیٰ نے ان شاء اللہ کہنے کا یہ حکم دیا۔ آیت میں کل (غد) سے مراد مستقبل ہے یعنی جب بھی مستقبل قریب یا بعید میں کوئی کام کرنے کا عزم کرو تو ان شاء اللہ ضرور کہا کرو۔ کیونکہ انسان کو تو پتہ نہیں کہ وہ جس بات کا عزم ظاہر کر رہا ہے اس کی توفیق بھی اسے اللہ کی مشیت سے ملتی ہے یا نہیں۔ اگر کلام یا وعدہ کرتے وقت ان شاء اللہ کہنا بھول جاؤ تو جس وقت بھی یاد آ جائے ان شاء اللہ کہہ لو یا پھر رب کو یاد کرنے کا مطلب اس کی تسبیح و تحمید اور اس سے استغفار ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(سورۃ الفتح ۴۸) ---۲۷ ''یقیناً اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو خواب سچا دکھایا کہ ان شاء اللہ آپ یقیناً پورے امن و امان کے ساتھ مسجد حرام میں داخل ہوں گے سر منڈواتے ہوئے اور سر کے بال کترواتے ہوئے (چین کے ساتھ) نڈر ہو کر وہ ان امور کو جانتا ہے جنہیں آپ نہیں جانتے پس اس نے اس سے پہلے ایک نزدیک کی فتح آپ کو میسر کی۔'' O ---[کفار مکہ نے جس زعم کی بنا پر مسلمانوں کو عمرے سے روکنے کا یہ سارا کھیل کھیلا تھا وہ یہ تھا کہ جس کو ہم عمرہ کرنے دینا چاہیں گے وہ عمرہ کر سکے گا، اور جب ہم اسے کرنے دیں گے اسی وقت وہ کر سکے گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ یہ ان کی مشیت پر نہیں بلکہ ہماری مشیت پر موقوف ہے۔ اس سال عمرے کا نہ ہو سکنا اس لیے نہیں ہوا کہ کفار مکہ نے یہ چاہا تھا کہ وہ نہ ہو، بلکہ یہ اس لیے ہوا کہ ہم نے اس کو نہ ہونے دینا چاہا تھا۔ اور آئندہ یہ عمرہ اگر ہم چاہیں گے تو ہو گا خواہ کفار چاہیں یا نہ چاہیں۔ مسلمان بھی جو عمرہ کریں گے تو اپنے زور سے نہیں کریں گے بلکہ اس بنا پر کریں گے کہ ہماری مشیت یہ ہو گی کہ وہ عمرہ کریں۔ ورنہ ہماری مشیت اگر اس کے خلاف ہو تو ان کا یہ بل بوتا نہیں ہے کہ خود عمرہ کر ڈالیں۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(سورۃ القلم ۶۸) ---۱۷ ''بیشک ہم نے انہیں اسی طرح آزما لیا جس طرح ہم نے باغ والوں کو آزمایا تھا جبکہ انہوں نے قسمیں کھائیں کہ صبح ہوتے ہی اس باغ کے پھل اتار لیں گے۔'' O ---۱۸ ''اور ان شاء اللہ نہ کہا۔'' O ---۱۹ ''پس اس پر تیرے رب کی جانب سے ایک بلا چاروں طرف گھوم گئی اور یہ سوئے رہے تھے۔'' O ---[بعض کہتے ہیں، راتوں رات اسے آگ لگ گئی، بعض کہتے ہیں، جبرائیل علیہ السلام نے آکر اسے تہس نہس کر دیا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن)] ---۲۰ ''پس وہ باغ ایسا ہو گیا جیسے کٹی ہوئی کھیتی۔'' O ---۲۸ ''ان سب میں جو بہتر تھا اس نے کہا کہ میں تم سے نہ کہتا تھا کہ تم اللہ کی پاکیزگی کیوں نہیں بیان کرتے؟'' O ---[بعض نے تسبیح سے مراد یہاں ان شاء اللہ کہنا مراد لیا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن)]

Marfat.com

اللہ تعالیٰ ہر چیز کا نگہبان ہے

(سورۃ الزمر ۳۹)---۶۲۔''اللہ تعالیٰ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی ہر چیز پر نگہبان ہے۔''O

(سورۃ حٰم السجدۃ ۴۱)---۴۰۔''بیشک جو لوگ ہماری آیتوں میں کج روی کرتے ہیں وہ (کچھ) ہم سے مخفی نہیں (بتلاؤ تو) جو آگ میں ڈالا جائے وہ اچھا ہے یا وہ جو امن وامان کے ساتھ قیامت کے دن آئے؟ تم جو چاہو کرتے چلے جاؤ وہ تمہارا سب کیا کرایا دیکھ رہا ہے۔''O

(سورۃ الطارق ۸۶)---۴۔''کوئی جان ایسی نہیں جس کے اوپر کوئی نگہبان نہ ہو۔''O---[نگہبان سے مراد خود اللہ تعالیٰ کی ذات ہے جو زمین و آسمان کی ہر چھوٹی بڑی مخلوق کی دیکھ بھال اور حفاظت کر رہی ہے جس کے وجود میں لانے سے ہر شے وجود میں آئی ہے جس کے باقی رکھنے سے ہر شے باقی ہے جس کے سنبھالنے سے ہر شے اپنی جگہ سنبھلی ہوئی ہے اور جس نے ہر چیز کو اس کی ضروریات بہم پہنچانے اور اسے ایک مدت مقررہ تک آفات سے بچانے کا ذمہ لے رکھا ہے اس بات پر آسمان کی اور رات کی تاریکی میں نمودار ہونے والے ہر تارے اور سیارے کی قسم کھائی گئی ہے (النجم الثاقب کا لفظ اگرچہ لغت کے اعتبار سے واحد ہے لیکن مراد اس سے ایک ہی تارا نہیں بلکہ تاروں کی جنس ہے) یہ قسم اس معنی میں ہے کہ رات کو آسمان میں یہ بے حد وحساب تارے اور سیارے جو چمکتے ہوئے نظر آتے ہیں ان میں سے ہر ایک کا وجود اس امر کی شہادت دے رہا ہے کہ کوئی ہے جس نے اسے بنایا ہے روشن کیا ہے فضا میں معلق رکھ چھوڑا ہے اور اس طرح اس کی حفاظت ونگہبانی کر رہا ہے کہ نہ وہ اپنے مقام سے گرتا ہے نہ بے شمار تاروں کی گردش کے دوران میں وہ کسی سے ٹکراتا ہے اور نہ کوئی دوسرا تارا اس سے ٹکراتا ہے۔(از تفسیر تفہیم القرآن)]

اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے

(سورۃ بنی اسرائیل ۱۷)---۱۔''پاک ہے وہ اللہ تعالیٰ جو اپنے بندے کو رات ہی رات میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گیا جس کے آس پاس ہم نے برکت دے رکھی ہے اس لیے کہ ہم اسے اپنی قدرت کے بعض نمونے دکھائیں یقیناً اللہ تعالیٰ ہی خوب سننے دیکھنے والا ہے۔''O

(سورۃ یٰس ۳۶)---۳۶۔''وہ پاک ذات ہے جس نے ہر چیز کے جوڑے پیدا کیے خواہ وہ زمین کی اگائی ہوئی چیزیں ہوں خواہ خود ان کے نفوس ہوں خواہ وہ (چیزیں) ہوں جنہیں یہ جانتے بھی نہیں۔''O---[یعنی ہر شائبہ نقص وعیب سے پاک، ہر غلطی اور کمزوری سے پاک اور اس بات سے پاک کہ کوئی اس کا شریک وسہیم ہو۔ مشرکین کے عقائد کی تردید کرتے ہوئے بالعموم قرآن مجید میں یہ الفاظ اس لیے استعمال کیے جاتے ہیں کہ شرک کا ہر عقیدہ اپنی حقیقت میں اللہ تعالیٰ پر کسی نہ کسی نقص اور کسی نہ کسی کمزوری اور عیب کا الزام ہے۔ اللہ تعالیٰ کے لیے شریک تجویز کرنے کے معنی ہی یہ ہیں کہ ایسی بات کہنے والا دراصل یہ سمجھتا ہے کہ یا تو اللہ تعالیٰ تنہا اپنی خدائی کا کام چلانے کے قابل نہیں ہے یا وہ مجبور ہے کہ اپنی خدائی میں کسی دوسرے کو شریک کرے یا کچھ دوسری ہستیاں آپ سے آپ ایسی طاقتور ہیں کہ وہ خدائی کے نظام میں دخل دے رہی ہیں اور خدا ان کی مداخلت برداشت کر رہا ہے یا معاذ اللہ وہ انسانی بادشاہوں کی سی کمزوریاں رکھتا ہے جن کی بنا پر وزیروں درباریوں منہ چڑھے مصاحبوں اور چہیتے شہزادوں اور شہزادیوں کا ایک لشکر کا لشکر اسے گھیرے ہوئے ہے اور خدائی کے بہت سے اختیارات ان کے درمیان بٹ کر رہ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے متعلق یہ جاہلانہ تصورات اگر ذہنوں میں موجود نہ ہوتے تو سرے سے شرک کا خیال پیدا ہی نہ ہو سکتا تھا۔ اسی لیے قرآن مجید میں جگہ جگہ یہ بات فرمائی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن تمام عیوب ونقائص اور کمزوریوں سے پاک اور منزہ ہے جو مشرکین اس کی طرف منسوب کرتے ہیں۔(تفسیر از تفہیم القرآن)]

(سورۃ الصّٰفّٰت ۳۷)---۱۸۰۔''پاک ہے آپ کا رب جو بہت بڑی عزت والا ہے ہر اس چیز سے (جو مشرک) بیان کرتے ہیں۔''O---اس میں عیوب ونقائص سے اللہ تعالیٰ کے پاکیزہ ہونے کا بیان ہے جو مشرکین اللہ تعالیٰ کے لیے بیان کرتے ہیں مثلاً اس کی اولاد ہے یا اس کا کوئی شریک ہے۔ یہ کوتاہیاں بندوں کے اندر ہیں اور اولاد یا شریکوں کے ضرورت مند بھی وہی ہیں اللہ تعالیٰ ان سب باتوں سے بہت بلند اور پاک ہے۔ کیونکہ وہ کسی کا محتاج ہی نہیں ہے کہ اسے اولاد کی یا کسی شریک کی ضرورت پیش آئے۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

اللہ تعالیٰ ہی کا ہے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور زمین میں

(سورۃ البقرۃ ۲)---۱۰۷۔''کیا نہیں جانتے تم کہ یقیناً اللہ ہی ہے جس کو سزاوار ہے بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی اور نہیں ہے تمہارا اللہ کے سوا کوئی

Marfat.com

دوست اور نہ کوئی مددگار۔" O---۱۱۵۔ "اور اللہ ہی کا ہے مشرق بھی اور مغرب بھی، سو جس طرف بھی تم رُخ کرو اسی طرف ہے رخ اللہ کا۔ بیشک اللہ بڑی وسعت والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔" O---۱۱۶۔ "اور انہوں نے کہا کہ رکھتا ہے اللہ اولاد، پاک ہے اللہ (ان باتوں سے) حقیقت یہ ہے کہ اسی کا ہے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور زمین میں، سبھی ہیں اس کے مطیع فرمان۔" O---۱۴۲۔ "ضرور کہیں گے بیوقوف لوگ کہ کس چیز نے پھیر دیا ہے مسلمانوں (کے رخ) کو ان کے اس قبلے سے کہ تھے (پہلے) یہ جس پر۔ کہو (اے نبی ﷺ) اللہ تعالیٰ ہی کا ہے مشرق اور مغرب چلاتا ہے وہ جسے چاہتا ہے سیدھے راستے پر۔" O---۲۵۵۔ "اللہ کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اس کے زندۂ جاوید ہے، پوری کائنات کو سنبھالے ہوئے ہے۔ نہیں آتی اس کو اونگھ اور نہ نیند۔ اسی کا ہے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور جو کچھ ہے زمین میں۔" O---۲۸۴۔ "اللہ ہی کا ہے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور جو کچھ ہے زمین میں اور خواہ ظاہر کرو تم جو تمہارے دلوں میں ہے یا چھپاؤ بہر حال حساب لے لے گا تم سے اس کا اللہ۔ پھر بخش دے گا جسے چاہے اور سزا دے جسے چاہے اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔" O

(سورۃ آل عمران ۳)---۱۰۹۔ "اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور جو کچھ ہے زمین میں اور اللہ کے حضور پیش ہوتے ہیں سب معاملات۔" O---۱۲۹۔ "اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور جو کچھ ہے زمین میں۔ بخش دے جسے چاہے اور عذاب دے جسے چاہے۔ اور اللہ تو ہے ہی بڑا معاف کرنے والا بہت رحم کرنے والا۔" O---۱۸۰۔ "اور ہرگز نہ گمان کریں وہ لوگ جو بخل کرتے ہیں اس کے دینے میں جو عطا کیا ہے ان کو اللہ نے اپنے فضل سے کہ یہ (بخل) بہتر ہے ان کے حق میں بلکہ یہ بہت برا ہے ان کے لئے، ضرور طوق بنا کر ڈالا جائے گا ان کی گردنوں میں اس چیز کا جس کے دینے میں بخل کرتے تھے قیامت کے دن اور اللہ ہی کے لئے ہے میراث آسمانوں کی اور زمین کی اور اللہ ہر اس بات سے جو تم کرتے ہو پوری طرح باخبر ہے۔" O---
[تفسیر کے لیے باب ۸، مضمون: خیرات]---۱۸۹۔ "اللہ ہی کے لئے ہے حکومت آسمانوں کی اور زمین کی اور اللہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے۔" O

(سورۃ النساء ۴)---۱۲۶۔ "اور اللہ تعالیٰ ہی کا ہے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور جو کچھ ہے زمین میں اور ہے اللہ تعالیٰ ہر چیز کو پوری طرح جاننے والا۔" O---۱۳۱۔ "جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اللہ تعالیٰ ہی کا ہے اور ہم نے انہیں جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی اور تمہیں تاکید کی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ اور اگر تم کفر کرو گے تو جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اللہ تعالیٰ ہی کا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بے نیاز اور سزاوار حمد ہے۔" O---۱۳۲۔ "اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اللہ تعالیٰ ہی کا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا کارساز ہونا کافی ہے۔" O---۱۷۰۔ "اے لوگو! رسول ﷺ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے حق لے کر آ گیا ہے پس ایمان لے آؤ تمہارے لئے بہتر ہوگا اور اگر تم انکار کر دو گے تو آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اللہ تعالیٰ ہی کا ہے اور اللہ تعالیٰ علم والا، حکمت والا ہے۔" O---۱۷۱۔ "اللہ تعالیٰ تو صرف ایک ہی ہے وہ اس بات سے پاک ہے کہ اس کا کوئی بیٹا ہو۔ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اسی کا ہے اور اللہ تعالیٰ کا کارساز ہونا کافی ہے۔" O

(سورۃ المائدۃ ۵)---۱۷۔ "اور آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب پر بادشاہت اللہ ہی کی ہے وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور اللہ ہر شے پر قادر ہے۔" O---۱۸۔ "اور آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب پر بادشاہت اللہ ہی کی ہے اور اسی کی طرف واپسی ہوگی۔" O---۴۰۔ "کیا تو نہیں جانتا کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے عذاب دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے بخش دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے۔" O---۱۲۰۔ "آسمانوں اور زمین پر اور جو کچھ ان میں ہے ان پر بادشاہت اللہ ہی کی ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔" O

(سورۃ الانعام ۶)---۱۲۔ "کہو آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے کس کا ہے؟ کہو اللہ تعالیٰ کا ہے۔ اس نے اپنے اوپر رحم کرنا لازم کر رکھا ہے۔" O---۱۳۔ "تمہیں روزِ قیامت کو جس میں کوئی شک نہیں ضرور جمع کرے گا۔ جو لوگ اپنا نقصان کرتے ہیں سو وہ نہیں مانتے۔ اور جو بھی رات اور دن میں بستا ہے اسی کا ہے۔ اور وہ سننے والا، جاننے والا ہے۔" O

(سورۃ الاعراف ۷)---۱۵۸۔ "کہہ دیجئے! اے لوگو میں تم سب کی طرف اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ اس کا جس کی بادشاہت آسمانوں اور زمین پر ہے جس کے سوا کوئی خدا نہیں جو زندہ کرتا اور مارتا ہے۔ پس تم اللہ تعالیٰ اور اس کے بے پڑھے نبی رسول پر جو اللہ تعالیٰ اور اس کی باتوں پر ایمان رکھتا ہے ایمان لاؤ اور اس کی پیروی کرو تاکہ ہدایت پاؤ۔" O

(سورۃ التوبہ ۹)---۱۱۶۔ "آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ تعالیٰ ہی کی ہے۔ وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے سوا تمہارا کوئی دوست اور مددگار نہیں۔" O

(سورۃ یونس ۱۰)---۵۵۔ "خبردار! آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اللہ تعالیٰ ہی کا ہے۔ خبردار! اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے۔ مگر ان میں اکثر نہیں جانتے۔ وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور اسی کی طرف تم واپس کئے جاؤ گے۔" O---۶۶۔ "سنو! جو کوئی بھی آسمانوں میں ہے اور جو کوئی بھی زمین پر ہے اللہ تعالیٰ کا

Marfat.com

ہے اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے سوا شریکوں کو پکارتے ہیں وہ کس چیز کی پیروی کرتے ہیں وہ صرف وہم و گمان کی پیروی کرتے ہیں اور وہ صرف اٹکلیں دوڑاتے ہیں۔" O---۶۸۔ "وہ کہتے ہیں- اللہ تعالیٰ نے بیٹا بنا رکھا ہے وہ پاک ہے- وہ بے نیاز ہے- اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے- تمہارے پاس اس بات کی کوئی سند نہیں- کیا تم اللہ تعالیٰ کے بارے میں ایسی باتیں کرتے ہو جو تم نہیں جانتے۔" O

(**سورۃ ابراہیم ۱۴**)---۲۔ "اللہ تعالیٰ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور کافروں کے لئے تو سخت عذاب کی خرابی ہے۔" O

(**سورۃ الحجر ۱۵**)---۲۳۔ "ہم جلاتے ہیں اور مارتے ہیں اور ہم ہی (بالآخر) وارث ہیں۔" O

(**سورۃ النحل ۱۶**)---۵۲۔ "آسمانوں میں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اسی کا ہے اور اسی کی عبادت لازم ہے- کیا پھر تم اس کے سوا اوروں سے ڈرتے ہو۔" O

(**سورۃ مریم ۱۹**)---۴۰۔ "خود زمین کے اور تمام زمین والوں کے وارث ہم ہی ہوں گے اور سب لوگ ہماری ہی طرف لوٹا کر لائے جائیں گے۔" O ---۶۴۔ "ہم بغیر تیرے رب کے اُتر نہیں سکتے، ہمارے آگے پیچھے اور ان کے درمیان کی کل چیزیں اسی کی ملکیت میں ہیں، تیرا پروردگار بھولنے والا نہیں۔" O---۶۵۔ "آسمانوں کا، زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا رب وہی ہے تو اسی کی بندگی کر اور اس کی عبادت پر جم جا- کیا تیرے علم میں اس کا ہمنام ہم پلہ کوئی اور بھی ہے؟" O

(**سورۃ طٰہٰ ۲۰**)---۶۔ "جس کی ملکیت آسمانوں اور زمین اور ان دونوں کے درمیان اور (کرۂ خاک) کے نیچے کی ہر ایک چیز پر ہے۔" O

(**سورۃ الانبیاء ۲۱**)---۱۹۔ "آسمانوں اور زمین میں جو ہے اسی اللہ کا ہے اور جو اس کے پاس ہیں وہ اس کی عبادت سے نہ سرکشی کرتے ہیں اور نہ تھکتے ہیں۔" O---۲۰۔ "وہ دن رات تسبیح بیان کرتے ہیں اور ذرا سی بھی سستی نہیں کرتے۔" O

(**سورۃ الحج ۲۲**)---۶۴۔ "آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اسی کا ہے اور یقیناً اللہ وہی ہے بے نیاز تعریفوں والا۔" O

(**سورۃ النور ۲۴**)---۴۲۔ "زمین و آسمان کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے اور اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹنا ہے۔" O---۶۴۔ "آگاہ ہو جاؤ کہ آسمان و زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ تعالیٰ ہی کا ہے- جس روش پر تم ہو وہ اسے بخوبی جانتا ہے اور جس دن یہ سب اس کی طرف لوٹائے جائیں گے اس دن ان کو ان کے کیے سے وہ خبردار کر دے گا- اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا ہے۔" O

(**سورۃ الفرقان ۲۵**)---۲۔ "اسی اللہ کی سلطنت ہے آسمانوں اور زمین کی اور وہ کوئی اولاد نہیں رکھتا' نہ اس کی سلطنت میں کوئی اس کا ساجھی ہے اور ہر چیز کو اس نے پیدا کر کے ایک مناسب اندازہ ٹھہرا دیا ہے۔" O

(**سورۃ الروم ۳۰**)---۲۶۔ "اور زمین و آسمان کی ہر ہر چیز اسی کی ملکیت ہے اور ہر ایک اس کے فرمان کے ماتحت ہے۔" O

(**سورۃ لقمان ۳۱**)---۲۶۔ "آسمانوں میں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ سب اللہ تعالیٰ ہی کا ہے یقیناً اللہ تعالیٰ بہت بڑا بے نیاز اور سزاوار حمد و ثنا ہے۔" O

(**سورۃ سبا ۳۴**)---۱۔ "تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لیے سزاوار ہیں جس کی ملکیت میں وہ سب کچھ ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے آخرت میں بھی تعریف اسی کے لیے ہے وہ (بڑی) حکمتوں والا اور (پورا) خبردار ہے۔" O

(**سورۃ الصّٰفّٰت ۳۷**)---۵۔ "آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی تمام چیزوں اور مشرقوں کا رب وہی ہے۔" O

(**سورۃ الشوریٰ ۴۲**)---۴۔ "آسمانوں کی (تمام) چیزیں اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے وہ برتر اور عظیم الشان ہے۔" O---۴۹۔ "آسمانوں کی اور زمین کی سلطنت اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے' وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جس کو چاہتا ہے بیٹیاں دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے بیٹے دیتا ہے۔" O[تفسیر کیلئے باب ہذا مضمون: بیٹے اور بیٹیاں اللہ کے اختیار میں ہے]---۵۳۔ "اس اللہ تعالیٰ کی راہ کی جس کی ملکیت میں آسمانوں اور زمین کی ہر چیز ہے- آگاہ رہو سب کام اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹتے ہیں۔" O

(**سورۃ الدخان ۴۴**)---۷۔ "جو رب ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے- اگر تم یقین کرنے والے ہو۔" O---۸۔ "کوئی معبود نہیں اسکے سوا وہی جلاتا ہے اور مارتا ہے' وہی تمہارا رب ہے اور تمہارے اگلے باپ دادوں کا۔" O

(**سورۃ الفتح ۴۸**)---۴۔ "وہی ہے جس نے اتارا اطمینان کو اہلِ ایمان کے دلوں میں تاکہ وہ اور بڑھ جائیں (قوت) ایمان میں اپنے (پہلے) ایمان کے ساتھ- اور اللہ تعالیٰ کے زیرِ فرمان ہیں سارے لشکر آسمانوں اور زمین کے- اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا، بہت دانا ہے۔" O---[یعنی اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو اپنے کسی لشکر (مثلاً فرشتوں) سے کفار کو ہلاک کروا دے- لیکن اس نے اپنی حکمت بالغہ کے تحت ایسا نہیں کیا اور اس کے بجائے مومنوں کو قتال و جہاد کا حکم دیا- اسی لیے آگے اپنی صفت علیم و حکیم بیان فرمائی ہے- یا مطلب ہے کہ آسمان و زمین کے فرشتے اور اسی طرح دیگر ذی شوکت و قوت لشکر سب اللہ کے تابع

Marfat.com

ہیں اور ان سے جس طرح چاہتا ہے کام لیتا ہے۔ بعض دفعہ وہ ایک کافر گروہ کو ہی دوسرے کافر گروہ پر مسلط کر کے مسلمانوں کی امداد کی صورت پیدا فرما دیتا ہے۔ مقصد یہ بیان کرنا ہے کہ اے مومنو! اللہ تعالیٰ تمہارا احتیاج نہیں ہے' وہ اپنے پیغمبر اور اپنے دین کی مدد کا کام کسی بھی گروہ اور لشکر سے لے سکتا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)] ۷۔ ''اور اللہ تعالیٰ کے زیر فرمان ہیں سارے لشکر آسمانوں اور زمین کے۔ اور اللہ تعالیٰ سب پر غالب' بڑا دانا ہے۔''O

(سورۃ النجم ۵۳)---۳۱۔ ''اور اللہ تعالیٰ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے تا کہ اللہ تعالیٰ بُرے عمل کرنے والوں کو ان کے اعمال کا بدلہ دے اور نیک کام کرنے والوں کو اچھا بدلہ عنایت فرمائے۔''O

(سورۃ الحدید ۵۷)---۱۰۔ ''تمہیں کیا ہو گیا ہے جو تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے؟ دراصل آسمانوں اور زمینوں کی میراث کا مالک (تنہا) اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ تم میں سے جن لوگوں نے فتح سے پہلے فی سبیل اللہ دیا ہے اور قتال کیا ہے وہ (دوسروں کے) برابر نہیں' بلکہ ان سے بہت بڑے درجے کے ہیں جنہوں نے فتح کے بعد خیراتیں دیں اور جہاد کیے۔ ہاں بھلائی کا وعدہ تو اللہ تعالیٰ کا ان سب سے ہے جو کچھ تم کر رہے ہو اس سے اللہ تعالیٰ خبردار ہے۔''O

(سورۃ البروج ۸۵)---۹۔ ''جس کے لیے آسمان وزمین کا ملک ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے سامنے ہے ہر چیز۔''O

اللہ تعالیٰ ہی نور ہے زمین وآسمان کا

(سورۃ النور ۲۴)---۳۵۔ ''اللہ نور ہے آسمانوں کا اور زمین کا' اس کے نور کی مثال مثل ایک طاق کے ہے جس میں چراغ ہو اور چراغ شیشہ کی قندیل میں ہو اور شیشہ مثل چمکتے ہوئے روشن ستارے کے ہو وہ چراغ ایک بابرکت درخت زیتون کے تیل سے جلایا جاتا ہو جو درخت نہ مشرقی ہے نہ مغربی خود وہ تیل قریب ہے کہ آپ ہی روشنی دینے لگے اگرچہ اسے آگ نہ بھی چھوئے' نور پر نور ہے' اللہ تعالیٰ اپنے نور کی طرف رہنمائی کرتا ہے جسے چاہے' لوگوں (کے سمجھانے) کو یہ مثالیں اللہ تعالیٰ بیان فرما رہا ہے' اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کے حال سے بخوبی واقف ہے۔''O---[جس طرح اللہ نے یہ مثال بیان فرمائی' جس میں اس نے ایمان کو اور اپنے مومن بندے کے دل میں اس کے راسخ ہونے اور بندوں کے احوال قلوب کا علم رکھنے کو واضح فرمایا کہ کون ہدایت کا اہل ہے اور کون نہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]---[نور اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا معنی یہ ہیں کہ اللہ آسمان وزمین کا ہادی ہے تو اہل سمٰوٰت وارض اسکے نور سے حق کی راہ پاتے ہیں اور اس کی ہدایت سے گمراہی کی حیرت سے نجات حاصل کرتے ہیں بعض مفسرین نے فرمایا معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ آسمان وزمین کا منور فرمانے والا ہے' اُس نے آسمانوں کو ملائکہ سے اور زمین کو انبیاء سے منور کیا۔ اللہ کے نور سے یا تو قلب مؤمن کی وہ نورانیت مراد ہے جس سے وہ ہدایت پاتا اور راہ یاب ہوتا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اللہ کے اس نُور کی مثال جو اُس نے مؤمن کو عطا فرمایا بعض مفسرین نے اس نور سے قرآن مراد لیا اور ایک تفسیر یہ ہے کہ اس نور سے مراد سید کائنات افضل موجودات حضرت رحمتِ عالم ﷺ ہیں۔ (تفسیر از کنز الایمان)]

ابتداء کرنے والا، مبدا

(سورۃ یونس ۱۰)---۴۔ ''تم سب کو اللہ ہی کے پاس جانا ہے' اللہ نے سچا وعدہ کر رکھا ہے۔ بیشک وہی پہلی بار بھی پیدا کرتا ہے پھر وہی دوبارہ بھی پیدا کرے گا تا کہ ایسے لوگوں کو جو کہ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے انصاف کے ساتھ جزا دے اور جن لوگوں نے کفر کیا ان کے واسطے کھولتا ہوا پانی پینے کو ملے گا اور دردناک عذاب ہوگا ان کے کفر کی وجہ سے۔''O

(سورۃ العنکبوت ۲۹)---۱۹۔ ''کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ مخلوق کی ابتدا کس طرح اللہ تعالیٰ نے کی پھر اللہ تعالیٰ اس کا اعادہ کرے گا' یہ تو اللہ تعالیٰ پر بہت ہی آسان ہے۔''O---۲۰۔ ''کہہ دیجئے! کہ زمین میں چل پھر کر دیکھو تو سہی کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے ابتداءً پیدائش کی۔ پھر اللہ تعالیٰ ہی دوسری نئی پیدائش کرے گا' اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔''O

احکام الٰہی، آیات اللہ

(سورۃ البقرہ ۲)---۲۳۱۔ ''اور مت بناؤ احکام الٰہی کو ہنسی کھیل اور یاد کرو اللہ کے احسان کو جو تم پر کیے اور اس کو بھی کہ نازل کی اس نے تم پر کتاب اور حکمت جن کے ذریعے سے نصیحت کرتا ہے تم کو اور ڈرتے رہو اللہ سے اور جان رکھو کہ بیشک اللہ سب کچھ جانتا ہے۔''O

Marfat.com

(**سورۃ آل عمران ۳**)---۴۔ ''اس سے پہلے، انسانوں کی ہدایت کے لئے اور اسی نے نازل کیا فرقان- بے شک جن لوگوں نے انکار کیا، آیات الٰہی کا انہی کے لئے ہے عذاب، سخت ترین۔'' O---۲۱۔ ''بیشک وہ لوگ جو انکار کرتے ہیں احکام الٰہی کا اور قتل کرتے ہیں نبیوں کو ناحق اور قتل کرتے ہیں ان کو جو حکم دیتے ہیں عدل و انصاف کا لوگوں میں سے- سو خوشخبری دے دو انہیں دردناک عذاب کی۔'' O---۲۲۔ ''یہی ہیں وہ لوگ کہ برباد ہو گئے اعمال ان کے دُنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اور نہیں ہے ان کا کوئی مددگار۔'' O---۱۰۸۔ ''یہ آیات ہیں اللہ کی جو پڑھ کر سنا رہے ہیں ہم تمہیں ٹھیک ٹھیک اور اللہ نہیں چاہتا کہ ظلم ہو جہان پر۔'' O

(**سورۃ الانعام ۶**)---۲۱۔ ''اور کون ہے بڑا ظالم اس سے جو باندھے بہتان اللہ پر جھوٹا یا جھٹلائے اس کی نشانیوں کو- یقیناً نہیں فلاح پاتے ایسے ظالم۔'' O---۲۷۔ ''اور کاش! تم دیکھ سکتے وہ وقت جب کھڑے کئے جائیں گے یہ لوگ دوزخ پر اور کہیں گے کاش! ہم واپس بھیج دیئے جائیں اور نہ جھٹلائیں ہم اپنے رب کی نشانیوں کو اور شامل ہو جائیں ایمان والوں میں۔'' O---۳۳۔ ''یقیناً ہم جانتے ہیں کہ ضرور رنجیدہ کرتی ہیں تم کو وہ باتیں جو کہتے ہیں یہ لوگ لیکن واقعہ یہ ہے کہ نہیں جھٹلاتے یہ تم کو بلکہ یہ ظالم تو اللہ کی آیات کا انکار کرتے ہیں۔'' O---۴۹۔ ''مگر جو لوگ ہماری آیتوں کو جھٹلا دیتے ہیں ان پر ان کی نافرمانیوں کے سبب عذاب آ جاتا ہے۔'' O---۵۵۔ ''اور یوں ہم آیتوں کو کھول کر بیان کرتے ہیں تا کہ مجرموں کی راہ واضح ہو جائے۔'' O---۶۵۔ ''دیکھ! ہم کس طرح مختلف طریقوں سے آیتوں کو بیان کرتے ہیں تا کہ وہ بات سمجھیں۔'' O---۶۸۔ ''اور جب تو ان لوگوں کو دیکھے جو ہماری آیتوں پر بحثیں کرتے ہیں تو ان سے کنارہ کر لے یہاں تک کہ وہ کسی اور بات میں لگ جائیں اور اگر شیطان تجھے بھلا دے تو یاد آ جانے کے بعد ظالم لوگوں کے ساتھ مت بیٹھ۔'' O---۱۰۴۔ ''تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے روشن دلائل آ گئے ہیں اب جو دیکھتا ہے وہ اس کے اپنے لئے ہے اور جو اندھا رہا اس کا وبال اسی پر ہو گا اور میں تمہارا کچھ نگہبان نہیں۔'' O---۱۰۵۔ ''اور یوں ہم آیتوں کو طرح طرح سے لاتے ہیں اور تا کہ وہ کہیں تو نے پڑھ دیا ہے- اور تا کہ ہم ان پر جو علم رکھتے ہیں واضح کر دیں۔'' O---۱۵۷۔ ''یا یہ نہ کہو کہ اگر ہم پر کتاب اتاری جاتی تو ہم ان سے زیادہ راہ راست پر ہوتے- لو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک واضح دلیل، ہدایت اور رحمت آ گئی ہے- اب اس سے بڑا ظالم کون ہے جو اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو جھٹلاتا ہے اور ان سے کترا جاتا ہے- جو لوگ ہماری آیتوں سے کترا جاتے ہیں ہم انہیں اس کترانے کا بدلہ برے عذاب سے دیں گے۔'' O

(**سورۃ الاعراف ۷**)---۳۵۔ ''اے بنی آدم! تا ہم تمہارے پاس تم ہی میں سے رسول آئینگے جو تمہارے سامنے میری آیتیں بیان کریں گے تو جس نے خوف خدا کیا اور اصلاح کر لی ایسے لوگوں پر نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ وہ غم کھائیں گے۔'' O---۳۶۔ ''مگر جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلا دیا اور اس سے سرکشی کی وہ آگ کے ساتھی ہوں گے جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔'' O---۳۷۔ ''ہاں اس سے بڑا ظالم کون ہے جس نے اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھوٹ گھڑا یا اس کی آیتوں کو جھٹلایا- انہیں ان کی لکھت کا حصہ ملتا رہے گا یہاں تک کہ جب ان کے پاس ہمارے فرشتے وفات دینے آئیں گے تو وہ کہیں گے وہ کہاں ہیں جنہیں تم اللہ کو چھوڑ کر پکارا کرتے تھے؟ وہ کہیں گے وہ ہم سے گم ہو گئے ہیں- وہ اپنے بارے میں گواہی دیں گے کہ بیشک وہ کافر تھے۔'' O---۱۴۶۔ ''جو لوگ زمین میں ناحق تکبر کرتے ہیں انہیں میں اپنی آیتوں سے پھیر دوں گا اور اگر وہ سب نشانیاں بھی دیکھ لیں گے تو بھی ان پر ایمان نہ لائیں گے- اور اگر وہ سیدھی راہ دیکھیں گے تو اس راہ کو اختیار نہ کریں گے اور اگر وہ ٹیڑھی راہ دیکھیں گے تو اس کو اختیار کر لیں گے- یہ اس لئے کہ انہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان سے لاپروا تھے۔'' O---۱۴۷۔ ''اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں اور آخرت کی ملاقات کو جھٹلایا ان کے عمل اکارت گئے- کیا وہ کوئی بدلہ اپنے عملوں کے سوا بھی پا سکتے تھے۔'' O---۱۷۲۔ ''اور جب تیرے رب نے بنی آدم کی پشتوں سے ان کی نسل کو لیا اور انہیں ان ہی پر گواہ کیا- کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں! ہم اس کی گواہی دیتے ہیں- یہ اس لئے تھا کہ تم کہیں روز قیامت کو یہ نہ کہہ دو کہ ہم اس بات سے بے خبر تھے۔'' O---۱۷۳۔ ''یا کہہ دو کہ ہمارے باپ دادا پہلے سے ہی شرک کرتے تھے اور ہم تو ان کے بعد کی نسل تھے- کیا تو ہمیں اس پر جو غلط کاروں نے کیا ہلاک کر دے گا؟'' O---۱۷۴۔ ''اور اس طرح ہم آیتوں کو کھول کر بتاتے ہیں کہ شاید وہ رجوع کریں۔'' O---۱۷۵۔ ''اور انہیں اس شخص کی خبر سنا جسے ہم نے اپنی آیتیں دیں مگر وہ ان سے نکل گیا پھر شیطان اس کے پیچھے لگ گیا اور وہ بھٹکنے والوں میں ہو گیا۔'' O---۱۷۶۔ ''لیکن اگر ہم چاہتے تو انکے ذریعے سے اسے بلند کر دیتے مگر وہ زمین کے ساتھ لگ گیا اور اپنی خواہش پر چل پڑا- ہاں! اسکی مثال کتے کی سی تھی- اگر تو اس پر حملہ کرے تو زبان نکال دیتا ہے یا اسے چھوڑ دے تو بھی زبان نکال دیتا ہے- یہی ان لوگوں کی مثال ہے جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں یہ قصہ سنا دے شاید وہ غور کریں۔'' O---۱۷۷۔ ''ان لوگوں کی مثال کیا بری ہے جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور اپنے اوپر ظلم کرتے تھے۔'' O [تفسیر کے لئے باب ۱۵، مضمون: قصص القرآن قصہ درویش مردود]---۱۸۲۔ ''اور جو لوگ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں انہیں ہم درجہ بدرجہ اسی طرح لے جائیں گے کہ انہیں معلوم ہی نہ ہو گا۔'' O---۱۸۳۔ ''مگر میں انہیں مہلت دے رہا ہوں بیشک میرا داؤ پکا ہے۔'' O---۱۸۵۔ ''کیا انہوں نے آسمانوں اور زمین اور جو شے بھی اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہے ان کے نظم و نسق پر نظر نہیں کی اور اس بات پر

Marfat.com

کہ ممکن ہے کہ ان کی اجل قریب آ لگی ہو؟ پھر اس کے بعد وہ کس بات پر ایمان لائیں گے۔'' O---۲۰۳۔ ''اور جب تو ان کے پاس کوئی نشانی نہیں لاتا تو وہ کہتے ہیں تو نے خود ہی کیوں نہ چن لی؟ کہو- میں تو صرف اس کی پیروی کرتا ہوں جو میرے رب کی جانب سے میری طرف وحی کیا جاتا ہے۔'' O

(**سورۃ الانفال ۸**)---۲۔ ''مومن صرف وہ لوگ ہیں جن کے دل جب اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے ڈر جاتے ہیں اور جب انہیں اس کی آیتیں سنائی جاتی ہیں تو وہ ان کا ایمان بڑھا دیتی ہیں اور وہ اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔'' O---۵۲۔ ''آل فرعون اور ان سے پہلے لوگوں کے حال کی طرح انہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا انکار کیا پھر اللہ نے انہیں ان کے گناہوں کے سبب پکڑ لیا اللہ تعالیٰ قوت والا سخت سزا دینے والا ہے۔'' O---۵۴۔ ''آل فرعون اور ان سے پہلے لوگوں کے حال کی طرح انہوں نے اپنے رب کی آیتوں کو جھٹلایا- تو ہم نے ان کے گناہوں کے سبب انہیں ہلاک کر دیا- اور آل فرعون کو غرق کر دیا- اور وہ سب ظالم تھے۔'' O

(**سورۃ التوبہ ۹**)---۹۔ ''انہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے عوض تھوڑی سی قیمت لے لی ہے- اور اب اس کی راہ سے روکتے ہیں- کیا برا وہ کرتے ہیں۔'' O---۱۱۔ ''اب اگر وہ توبہ کر لیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں تو تمہارے دینی بھائی ہیں اور ہم علم والے لوگوں کے لئے آیتیں کھول کر بیان کرتے ہیں۔'' O---۸۶۔ ''اور جب کوئی سورت نازل ہوتی ہے کہ اللہ پر اعتماد کرو- اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ ہو کر جہاد کرو- تو ان میں مقدور والے تجھ سے اجازت مانگتے ہیں اور کہتے ہیں ہمیں بیٹھ رہنے والوں کے ساتھ رہنے دے۔'' O

(**سورۃ یونس ۱۰**)---۱۵۔ ''اور جب انہیں ہماری واضح آیتیں سنائی جاتی ہیں تو وہ لوگ جو ہمیں ملنے کی توقع نہیں رکھتے کہتے ہیں- اس کے علاوہ کوئی قرآن لے آ- یا اسے بدل دے- کہو، مجھے روا نہیں کہ میں اسے اپنی طرف سے بدل دوں- میں تو صرف اس کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف وحی کیا جاتا ہے- اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو میں ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔'' O---۱۷۔ ''مگر اس سے بڑا ظالم کون ہے جس نے اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھوٹ گھڑا یا اس کی آیتوں کو جھٹلایا۔'' O---۷۱۔ ''اور انہیں نوحؑ کی خبر سنا- جب اس نے اپنی قوم سے کہا- اے میری قوم! اگر میرا کھڑا ہونا اور اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے ذریعے میرا نصیحت کرنا تم پر بھاری ہے تو اللہ تعالیٰ پر میں بھروسہ کرتا ہوں- اب تم بھی اپنے معاملے اور اپنے شریکوں کو پختہ کر لو- پھر تمہیں اپنے معاملے میں کوئی شبہ نہ رہے- پھر میرے ساتھ نبٹ لو اور مجھے مہلت بھی نہ دو۔'' O---۷۳۔ ''مگر انہوں نے اسے جھٹلا دیا- اور ہم نے اسے اور ان لوگوں کو جو کشتی میں اس کے ساتھ تھے بچا لیا- اور انہیں قائم مقام بنا دیا- اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا انہیں ڈبو دیا- سو دیکھ ڈرائے گئے لوگوں کا انجام کیا ہوا۔'' O---۹۵۔ ''سو تو شک کرنے والوں میں ہرگز نہ ہونا- اور نہ ان میں ہونا جو اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو جھٹلاتے ہیں- ورنہ تو نقصان پانے والوں میں ہو جائے گا۔'' O---[نبی ﷺ کے واسطے سے امت کو سمجھایا جا رہا ہے- (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(**سورۃ ھود ۱۱**)---۹۶۔ ''اور ہم نے موسیٰ کو بھی اپنے نشان اور واضح سند دے کر فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف بھیجا- مگر وہ فرعون کے حکم پر چلے- حالانکہ فرعون کا حکم کچھ درست نہ تھا۔'' O

(**سورۃ یوسف ۱۲**)---۱۔ ''الر- یہ روشن کتاب کی آیتیں ہیں- یقیناً ہم نے اس کو قرآن عربی نازل فرمایا ہے کہ تم سمجھ سکو۔'' O

(**سورۃ الرعد ۱۳**)---۱۔ ''المر- یہ قرآن کی آیتیں ہیں- اور جو کچھ آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے اتارا جاتا ہے- سب حق ہے- لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔'' O

(**سورۃ النحل ۱۶**)---۱۰۱۔ ''اور جب ہم کسی آیت کی جگہ دوسری آیت بدل دیتے ہیں- اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نازل فرماتا ہے اسے وہ خوب جانتا ہے- تو یہ کہتے ہیں کہ تو تو بہتان باز ہے- بات یہ ہے کہ ان میں اکثر جانتے ہی نہیں۔'' O---[تفسیر کے لئے باب ۵، مضمون: تنسیخ آیات]---۱۰۲۔ ''کہہ دیجئے کہ اسے آپ کے رب کی طرف سے جبرائیلؑ حق کے ساتھ لے کر آئے ہیں تا کہ ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائے- اور مسلمانوں کی رہنمائی اور بشارت ہو جائے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب ۵، مضمون: الکتاب قرآن حکیم]---۱۰۴۔ ''جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی راہنمائی نہیں ہوتی- اور ان کے لئے المناک عذاب ہیں۔'' O---۱۰۵۔ ''جھوٹ افترا تو وہی باندھتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کی آیتوں پر ایمان نہیں ہوتا- یہی لوگ جھوٹے ہیں۔'' O---[تفسیر کے لیے باب ا، مضمون: بہتان، افترا]

(**سورۃ الحج ۲۲**)---۱۶۔ ''ہم نے اسی طرح اس قرآن کو واضح آیتوں میں اتارا ہے- جسے اللہ چاہے ہدایت نصیب فرماتا ہے۔'' O

(**سورۃ المومنون ۲۳**)---۶۵۔ ''آج مت بلبلاؤ یقیناً تم ہمارے مقابلہ پر مدد نہ کیے جاؤ گے۔'' O---۶۶۔ ''میری آیتیں تو تمہارے سامنے پڑھی جاتی تھیں پھر بھی تم اپنی ایڑیوں کے بل الٹے بھاگتے تھے۔'' O---۶۷۔ ''اکڑتے اینٹھتے افسانہ گوئی کرتے اسے چھوڑ دیتے تھے۔'' O---۶۸۔ ''کیا انہوں نے اس بات میں غور و فکر ہی نہیں کیا؟ بلکہ ان کے پاس وہ آیا جو ان کے اگلے باپ دادوں کے پاس نہیں آیا تھا؟'' O---۱۰۳۔ ''اور جن کے ترازو کا

Marfat.com

پلہ ہلکا ہو گیا یہ ہیں وہ جنہوں نے اپنا نقصان آپ کر لیا جو ہمیشہ کے لیے جہنم واصل ہوئے۔" O---۱۰۴۔ "ان کے چہروں کو آگ جھلستی رہے گی اور وہ وہاں بدشکل بنے ہوئے ہوں گے۔" O---۱۰۵۔ "کیا میری آیتیں تمہارے سامنے تلاوت نہیں کی جاتی تھیں؟ پھر بھی تم انہیں جھٹلاتے تھے۔" O---
۱۰۶۔ "کہیں گے کہ اے پروردگار! ہماری بدبختی ہم پر غالب آ گئی (واقعی) ہم تھے ہی گمراہ۔" O

(**سورۃ النور ۲۴**)---۱۔ "یہ ہے وہ سورت جو ہم نے نازل فرمائی ہے اور مقرر کر دی ہے اور جس میں ہم نے کھلی آیتیں (احکام) اتارے ہیں تا کہ تم یاد رکھو۔" O---[قرآن کریم کی ساری ہی سورتیں اللہ کی نازل کردہ ہیں' لیکن اس سورت کی بابت جو یہ کہا تو اس سے اس صورت میں بیان کردہ احکام کی اہمیت کو اجاگر کرنا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]---[ان سب فقروں میں "ہم نے" پر زور ہے۔ یعنی اس کا نازل کرنے والا کوئی اور نہیں بلکہ "ہم" ہیں' اس لیے اسے کسی بے زور ناصح کے کلام کی طرح ایک ہلکی چیز نہ سمجھ بیٹھنا۔ خوب جان لو کہ اس کا نازل کرنے والا وہ ہے جس کے قبضے میں تمہاری جانیں اور قسمتیں ہیں اور جس کی گرفت سے تم مر کر بھی نہیں چھوٹ سکتے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]---۱۸۔ "اللہ تعالیٰ تمہارے سامنے اپنی آیتیں بیان فرما رہا ہے' اور اللہ تعالیٰ علم و حکمت والا ہے۔" O---۳۴۔ "ہم نے تمہاری طرف کھلی اور روشن آیتیں اتار دی ہیں اور ان لوگوں کی کہاوتیں جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں اور پرہیزگاروں کے لیے نصیحت۔" O---۵۸۔ "ایمان والو! تم سے تمہاری ملکیت کے غلاموں کو اور انہیں بھی جو تم میں سے بلوغت کو نہ پہنچے ہوں (اپنے آنے کی) تین وقتوں میں اجازت حاصل کرنی ضروری ہے۔ نماز فجر سے پہلے اور ظہر کے وقت جب کہ تم اپنے کپڑے اتار رکھتے ہو اور عشا کی نماز کے بعد' یہ تینوں وقت تمہاری (خلوت) اور پردہ کے ہیں۔ ان وقتوں کے ماسوا نہ تو تم پر کوئی گناہ ہے نہ ان پر۔ تم سب آپس میں ایک دوسرے کے پاس بکثرت آنے جانے والے ہو (ہی)' اللہ اس طرح کھول کھول کر اپنے احکام تم سے بیان فرما رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ پورے علم اور کامل حکمت والا ہے۔" O---۵۹۔ "اور تمہارے بچے (بھی) جب بلوغت کو پہنچ جائیں تو جس طرح ان کے اگلے لوگ اجازت مانگتے ہیں انہیں بھی اجازت مانگ کر آنا چاہیے' اللہ تعالیٰ تم سے اسی طرح اپنی آیتیں بیان فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی علم و حکمت والا ہے۔" O

(**سورۃ الشعراء ۲۶**)---۲۔ "یہ آیتیں روشن کتاب کی ہیں۔" O

(**سورۃ النمل ۲۷**)---۸۱۔ "اور نہ آپ اندھوں کو ان کی گمراہی سے ہٹا کر رہنمائی کر سکتے ہیں۔ آپ تو صرف انہیں سنا سکتے ہیں جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے ہیں پھر وہ فرمانبردار ہو جاتے ہیں۔" O---۸۲۔ "جب ان کے اوپر عذاب کا وعدہ ثابت ہو جائے گا' ہم زمین سے ان کے لیے ایک جانور نکالیں گے جو ان سے باتیں کرتا ہو گا کہ لوگ ہماری آیتوں پر یقین نہیں کرتے تھے۔" O [تفسیر کیلئے باب ۱۱، مضمون: قیامت کی نشانیاں]

(**سورۃ القصص ۲۸**)---۲۔ "یہ آیتیں ہیں روشن کتاب کی۔" O---۲۵۔ "اتنے میں ان دونوں عورتوں میں سے ایک ان کی طرف شرم و حیا سے چلتی ہوئی آئی' کہنے لگی کہ میرے باپ آپ کو بلا رہے ہیں تا کہ آپ نے ہمارے (جانوروں) کو جو پانی پلایا ہے اس کی اجرت دیں' جب حضرت موسیٰ (علیہ السلام) ان کے پاس پہنچے اور ان سے اپنا سارا حال بیان کیا تو وہ کہنے لگے اب نہ ڈر تو نے ظالم قوم سے نجات پائی۔" O---۴۷۔ "اگر یہ بات نہ ہوتی کہ انہیں ان کے اپنے ہاتھوں آگے بھیجے ہوئے اعمال کی وجہ سے کوئی مصیبت پہنچتی تو یہ کہہ اٹھتے کہ اے ہمارے رب! تو نے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہ بھیجا؟ کہ ہم تیری آیتوں کی تابعداری کرتے اور ایمان والوں میں سے ہو جاتے۔" O---۵۱۔ "اور ہم برابر پے در پے لوگوں کے لیے اپنا کلام بھیجتے رہے تا کہ وہ نصیحت حاصل کر لیں۔" O---۵۳۔ "اور جب اس کی آیتیں ان کے پاس پڑھی جاتی ہیں تو وہ کہہ دیتے ہیں کہ اس کے ہمارے رب کی طرف سے حق ہونے پر ہمارا ایمان ہے ہم تو اس سے پہلے ہی مسلمان ہیں۔" O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۳، یہود و نصاریٰ]---۸۷۔ "خیال رکھیے کہ یہ کفار آپ کو اللہ تعالیٰ کی آیتوں کی تبلیغ سے روک نہ دیں اس کے بعد کہ یہ آپ کی جانب اتاری گئیں' تو اپنے رب کی طرف بلاتے رہیں اور شرک کرنے والوں میں سے نہ ہوں۔" O

(**سورۃ العنکبوت ۲۹**)---۲۳۔ "جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیتوں اور اس کی ملاقات کو بھلاتے ہیں وہ میری رحمت سے ناامید ہو جائیں اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔" O---۴۷۔ "اور ہم نے اسی طرح آپ کی طرف اپنی کتاب نازل فرمائی ہے' پس جنہیں ہم نے کتاب دی ہے وہ اس پر ایمان لاتے ہیں اور ان (مشرکین) میں سے بعض اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ہماری آیتوں کا انکار صرف کافر ہی کرتے ہیں۔" O---۴۹۔ "بلکہ یہ (قرآن) تو روشن آیتیں ہیں جو اہل علم کے سینوں میں محفوظ ہیں' ہماری آیتوں کا منکر بجز ظالموں کے اور کوئی نہیں۔" O

(**سورۃ لقمان ۳۱**)---۲۔ "یہ حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں۔" O---۷۔ "جب اس کے سامنے ہماری آیتیں تلاوت کی جاتی ہیں تو تکبر کرتا ہوا اس طرح منہ پھیر لیتا ہے گویا اس نے سنا ہی نہیں گویا کہ اس کے دونوں کانوں میں ڈاٹ لگے ہوئے ہیں' آپ اسے دردناک عذاب کی خبر سنا دیجیے۔" O

(**سورۃ السجدۃ ۳۲**)---۱۵۔ "ہماری آیتوں پر وہی ایمان لاتے ہیں جنہیں جب کبھی ان سے نصیحت کی جاتی ہے تو وہ سجدے میں گر پڑتے ہیں اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح پڑھتے ہیں اور تکبر نہیں کرتے ہیں۔" O---۲۲۔ "اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جسے اللہ تعالیٰ کی آیتوں سے وعظ کیا گیا پھر بھی

Marfat.com

اس نے ان سے منہ پھیر لیا' (یقین مانو) کہ ہم بھی گنہگاروں سے انتقام لینے والے ہیں۔''O---۲۴۔''اور جب ان لوگوں نے صبر کیا تو ہم نے ان میں سے ایسے پیشوا بنائے جو ہمارے حکم سے لوگوں کو ہدایت کرتے تھے' اور وہ ہماری آیتوں پر یقین رکھتے تھے۔''O

(**سورۃ الاحزاب ۳۳**)---۴۴۔''جس دن یہ (اللہ تعالیٰ سے) ملاقات کریں گے ان کا تحفہ سلام ہوگا' ان کے لیے اللہ تعالیٰ نے باعزت اجر تیار کر رکھا ہے۔''O

(**سورۃ سبا ۳۴**)---۵۔''اور ہماری آیتوں کو نیچا دکھانے کی جنہوں نے کوشش کی ہے یہ وہ لوگ ہیں جن کے لیے بدترین قسم کا دردناک عذاب ہے۔''O ---[یعنی جو لوگ ہماری آیتوں کو غلط ثابت کرنے اور جھٹلانے میں شب و روز کوشاں رہتے ہیں اور اس طرح وہ ہمیں مغلوب کرنا چاہتے ہیں۔ یعنی انہیں جو عذاب دیا جائے گا وہ معمولی قسم کا نہیں ہوگا بلکہ بڑا شدید اور المناک ہوگا۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]---۳۸۔''اور جو لوگ ہماری آیتوں کے مقابلہ کی تگ و دو میں لگے رہتے ہیں یہی ہیں وہ عذاب میں پکڑ کر حاضر رکھے جائیں گے۔''O---۴۳۔''اور جب ان کے سامنے ہماری صاف صاف آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ ایسا شخص ہے جو تمہیں تمہارے باپ دادا کے معبودوں سے روک دینا چاہتا ہے (اس کے سوا کوئی بات نہیں)' اور کہتے ہیں کہ یہ تو گھڑا ہوا جھوٹ ہے اور حق ان کے پاس آ چکا پھر بھی کافر یہی کہتے رہے کہ یہ تو کھلا ہوا جادو ہے۔''O

(**سورۃ الزُمَر ۳۹**)---۵۹۔''ہاں (ہاں) بیشک تیرے پاس میری آیتیں پہنچ چکی تھیں جنہیں تو نے جھٹلایا اور غرور و تکبر کیا اور تو تھا ہی کافروں میں۔''O---۶۰۔''اور جن لوگوں نے اللہ پر جھوٹ باندھا ہے تو آپ دیکھیں گے کہ قیامت کے دن ان کے چہرے سیاہ ہو گئے ہوں گے کیا تکبر کرنے والوں کا ٹھکانا جہنم میں نہیں؟''O---۶۳۔''آسمانوں اور زمین کی کنجیوں کا مالک وہی ہے' جن جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا انکار کیا وہی خسارہ پانے والے ہیں۔''O---۷۱۔''کافروں کے غول کے غول جہنم کی طرف ہنکائے جائیں گے' جب وہ اس کے پاس پہنچ جائیں گے اس کے دروازے ان کے لیے کھول دیئے جائیں گے' اور وہاں کے نگہبان ان سے سوال کریں گے کہ کیا تمہارے پاس تم میں سے رسول نہیں آئے تھے؟ جو تم پر تمہارے رب کی آیتیں پڑھتے تھے اور تمہیں اس دن کی ملاقات سے ڈراتے تھے؟ یہ جواب دیں گے کہ ہاں درست ہے لیکن عذاب کا حکم کافروں پر ثابت ہو گیا۔''O

(**سورۃ المومن ۴۰**)---۴۔''اللہ تعالیٰ کی آیتوں میں وہی لوگ جھگڑتے ہیں جو کافر ہیں پس ان لوگوں کا شہروں میں چلنا پھرنا آپ کو دھوکے میں نہ ڈالے۔''O---[اللہ عزوجل کی آیات کے مقابلے میں جو لوگ جھگڑالوپن کا طرزِ عمل اختیار کرتے ہیں' وہ سزا سے کبھی بچ نہیں سکتے۔ لامحالہ ایک نہ ایک روز ان کی شامت آنی ہے۔ اب اگر تم دیکھ رہے ہو کہ وہ لوگ یہ سب کچھ کر کے بھی خدا کی زمین میں اطمینان سے دندناتے پھر رہے ہیں' اور اُن کے کاروبار خوب چمک رہے ہیں' اور ان کی حکومتیں بڑی شان سے چل رہی ہیں' اور وہ خوب دادِ عیش دے رہے ہیں' تو اس دھوکے میں نہ پڑ جاؤ کہ وہ خدا کی پکڑ سے بچ نکلے ہیں' یا خدا کی آیات سے جنگ کوئی کھیل ہے جسے تفریح کے طور پر کھیلا جا سکتا ہے اور اس کا کوئی بُرا نتیجہ اس کھیل کے کھلاڑیوں کو کبھی نہ دیکھنا پڑے گا۔ یہ تو دراصل ایک مہلت ہے جو خدا کی طرف سے ان کو مل رہی ہے۔ اس مُہلت سے غلط فائدہ اُٹھا کر جو لوگ جس قدر زیادہ شرارتیں کرتے ہیں ان کی کشتی اسی قدر زیادہ بھر کر ڈوبتی ہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]---۳۵۔''جو بغیر کسی سند کے جو ان کے پاس آئی ہو اللہ تعالیٰ کی آیتوں میں جھگڑتے ہیں' اللہ تعالیٰ کے نزدیک اور مومنوں کے نزدیک یہ تو بہت بڑی ناراضی کی چیز ہے' اللہ تعالیٰ اسی طرح ہر ایک مغرور سرکش کے دل پر مہر کر دیتا ہے۔''O---۵۶۔''جو لوگ باوجود اپنے پاس کسی سند کے نہ ہونے کے آیات الٰہی میں جھگڑا کرتے ہیں ان کے دلوں میں بجز نری بڑائی کے اور کچھ نہیں وہ اس تک پہنچنے والے ہی نہیں' سو آپ اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کیجئے' بیشک وہی سب کچھ سننے والا ہے اور سب سے زیادہ دیکھنے والا ہے۔''O---[یعنی وہ لوگ جو بغیر آسمانی دلیل کے بحث و حجت کرتے ہیں' یہ محض تکبر کی وجہ سے ایسا کرتے ہیں' تاہم اس سے جو ان کا مقصد ہے کہ حق کمزور اور باطل مضبوط ہو' وہ ان کو حاصل نہیں ہوگا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]---۶۳۔''اسی طرح وہ لوگ بھی پھیرے جاتے رہے جو اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا انکار کرتے تھے۔''O---۶۹۔''کیا تو نے انہیں دیکھا جو اللہ تعالیٰ کی آیتوں میں جھگڑتے ہیں' یہ کہاں بھٹک رہے ہیں۔''O---[انسانی حقیقت اور زندگی موت سمجھانے کے باوجود جو جھگڑتے ہیں انکے لیے تنبیہ ہے]

(**سورۃ حم السجدۃ ۴۱**)---۱۵۔''اب عاد نے تو بے وجہ زمین میں سرکشی شروع کر دی اور کہنے لگے کہ ہم سے زور آور کون ہے؟ کیا انہیں یہ نظر نہیں آیا کہ جس نے انہیں پیدا کیا ہے وہ ان سے (بہت ہی) زیادہ زور آور ہے' وہ (آخر تک) ہماری آیتوں کا انکار ہی کرتے رہے۔''O---[ان معجزات کا جو انبیا علیہم السلام کو ہم نے دیئے تھے' یا ان دلائل کا جو پیغمبروں کے ساتھ نازل کیے تھے یا ان آیات تکوینیہ کا جو کائنات میں پھیلی اور بکھری ہوئی ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]---۲۸۔''اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کی سزا یہی دوزخ کی آگ ہے جس میں ان کا ہمیشگی کا گھر ہے (یہ) بدلہ ہے ہماری آیتوں سے انکار کرنے کا۔''O---۴۰۔''بیشک جو لوگ ہماری آیتوں میں کج روی کرتے ہیں وہ (کچھ) ہم سے مخفی نہیں' (بتلاؤ تو) جو آگ میں ڈالا جائے وہ اچھا ہے یا وہ جو امن و امان کے ساتھ قیامت کے دن آئے؟ تم جو چاہو کرتے چلے جاؤ' وہ تمہارا سب کیا کرایا دیکھ رہا ہے۔''O---[اللہ تعالیٰ کی آیات میں الحاد کا مطلب یہ ہے کہ آدمی

Marfat.com

سیدھی بات میں سے ٹیڑھ نکالنے کی کوشش کرے۔ آیاتِ الٰہی کا ایک صحیح اور صاف مطلب تو نہ لے باقی ہر طرح کے غلط معنی اُن کو پہنا کر خود بھی گمراہ ہو اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتا رہے۔ کفارِ مکہ قرآن مجید کی دعوت کو زک دینے کے لیے جو چالیں چل رہے تھے ان میں سے ایک یہ بھی تھی کہ قرآن کی آیات کو سُن کر جاتے اور پھر کسی آیت کو سیاق وسباق سے کاٹ کر کسی آیت میں لفظی تحریف کر کے، کسی فقرے یا لفظ کو غلط معنی پہنا کر طرح طرح کے اعتراضات جڑتے اور لوگوں کو بہکاتے پھرتے تھے کہ لو سنو آج ان نبی نے کیا فرمادیا ہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(**سورۃ الجاثیۃ** ۴۵)---۳۱۔ ''لیکن جن لوگوں نے کفر کیا تو (میں ان سے کہوں گا) کیا میری آیتیں تمہیں سنائی نہیں جاتی تھیں؟ پھر بھی تم تکبر کرتے رہے اور تم تھے ہی گنہگار لوگ۔'' O---۳۲۔ ''اور جب کبھی کہا جاتا کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ یقیناً سچا ہے اور قیامت کے آنے میں کوئی شک نہیں تو تم جواب دیتے تھے کہ ہم نہیں جانتے قیامت کیا چیز ہے؟ ہمیں کچھ یوں ہی سا خیال ہو جاتا ہے لیکن ہمیں یقین نہیں۔'' O---۳۳۔ ''اور ان پر اپنے اعمال کی برائیاں کھل گئیں اور جس کا وہ مذاق اڑا رہے تھے اس نے انہیں گھیر لیا۔'' O---۳۴۔ ''اور کہہ دیا گیا کہ آج ہم تمہیں بھلا دیں گے جیسے کہ تم نے اپنے اس دن سے ملنے کو بھلا دیا تھا تمہارا ٹھکانا جہنم ہے اور تمہارا مددگار کوئی نہیں۔'' O---۳۵۔ ''یہ اس لیے ہے کہ تم نے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کی ہنسی اڑائی تھی اور دنیا کی زندگی نے تمہیں دھوکے میں ڈال رکھا تھا پس آج کے دن نہ تو یہ (دوزخ) سے نکالے جائیں گے اور نہ ان سے عذر ومعذرت قبول کیا جائے گا۔'' O

(**سورۃ الاحقاف** ۴۶)---۷۔ ''اور انہیں جب ہماری واضح آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو منکر لوگ سچی بات کو جب کہ ان کے پاس آچکی کہہ دیتے ہیں کہ یہ تو صریح جادو ہے۔'' O

(**سورۃ الحدید** ۵۷)---۹۔ ''وہ (اللہ) ہی ہے جو اپنے بندوں پر واضح آیتیں اتارتا ہے تا کہ وہ تمہیں اندھیروں سے نور کی طرف لے جائے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ تم پر نرمی کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔'' O---۱۹۔ ''اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر جو ایمان رکھتے ہیں وہی لوگ اپنے رب کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں ان کے لیے ان کا اجر اور ان کا نور ہے اور جو لوگ کفر کرتے ہیں اور ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں وہ جہنمی ہیں۔'' O

(**سورۃ المجادلۃ** ۵۸)---۵۔ ''بیشک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ ذلیل کیے جائیں گے جیسے ان سے پہلے کے لوگ ذلیل کیے گئے تھے اور بیشک ہم واضح آیتیں اتار چکے ہیں اور کافروں کے لیے تو ذلت والا عذاب ہے۔'' O[اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو آیات کا انکار کرتے ہیں۔ ان کو حق تسلیم نہیں کرتے۔ یہ خیال رہے کہ جاحد اور تارك میں فرق ہے۔ ترکِ احکام سے انسان گنہ گار ضرور ہو جاتا ہے لیکن کافر نہیں ہوتا۔ البتہ اگر احکامِ الٰہیہ کا انکار کرے اور ان کی حقانیت کو تسلیم نہ کرے تو یقیناً کافر ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]---۶۔ ''جس دن اللہ تعالیٰ ان سب کو اٹھائے گا پھر انہیں ان کے کیے ہوئے عمل سے آگاہ فرمائے گا جسے اللہ تعالیٰ نے شمار رکھا ہے اور جسے یہ بھول گئے تھے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز سے واقف ہے۔'' O---[کفار اور منکرین احکامِ الٰہی کا جو انکار کرتے ہیں اور ان کی خلاف ورزیاں کرتے ہیں شاید ان کی نظروں میں یہ غیر اہم باتیں ہوں جن کو محفوظ نہیں رکھا جاتا اور فراموش کر دیا جاتا ہے لیکن یہ ان کی غلط فہمی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی ان تمام حرکتوں کو گن گن کر محفوظ رکھا ہوا ہے جو یہ لوگ فراموش کر چکے ہیں۔ قیامت کے دن جب انہیں قبروں سے اٹھایا جائے گا تو ان کے ایک ایک کرتوت پر انہیں آگاہ کر دیا جائے گا۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

(**سورۃ الجمعۃ** ۶۲)---۲۔ ''وہی ہے جس نے ناخواندہ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت سکھاتا ہے۔ یقیناً یہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔'' O

(**سورۃ التغابن** ۶۴)---۱۰۔ ''اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہی (سب) جہنمی ہیں (جو) جہنم میں ہمیشہ رہیں گے وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔'' O

(**سورۃ الطلاق** ۶۵)---۸۔ ''اور بہت سی بستی والوں نے اپنے رب کے حکم سے اور اس کے رسولوں سے سرتابی کی تو ہم نے بھی ان سے سخت حساب کیا اور انہیں عذاب دیا ان دیکھا (سخت) عذاب۔'' O---[بہت سے ایسے احکام مذکور ہوئے ہیں جن کا تعلق مسلمانوں کی ازدواجی زندگیوں سے ہے، مناسب طور پر ان احکام کی بجا آوری کی تاکید بھی کی گئی ہے۔ اب بڑے کھلے الفاظ میں بتایا جارہا ہے کہ اگر تم نے اپنی پسند اور ناپسند کو احکامِ الٰہیہ پر مقدم رکھا، اپنی نفسانی خواہشات کو ترجیح دی اور ارشاداتِ الٰہیہ کو پسِ پشت ڈال دیا تو اس کا انجام بڑا عبرت ناک ہوگا۔ ذرا ان قوموں کی تاریخ پڑھو اور ان برباد شہروں اور بستیوں کی درد بھری داستانیں سنو جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی کی اور اس کے رسولوں کی اطاعت سے منہ موڑا۔ جنہوں نے تمرد وسرکشی کا راستہ اختیار کیا تو ہم نے ان سے بڑی شدید باز پرس کی اور ان پر ایسا عذاب نازل کیا جس نے ان کو تہس نہس کر کے رکھ دیا۔ (از تفسیر نمبر ۱۲ ضیاء القرآن)]---۹۔ ''پس انہوں نے اپنے کرتوت کا مزہ چکھ لیا اور انجام کار ان کا خسارہ ہی ہوا۔'' O---۱۰۔ ''ان کے لیے اللہ تعالیٰ نے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے پس اللہ سے ڈرو اے عقل مند ایمان والو۔ یقیناً اللہ نے تمہاری طرف نصیحت اتار دی ہے۔'' O---۱۱۔ ''(یعنی) رسول جو تمہیں اللہ کے صاف صاف احکام پڑھ سناتا ہے تا کہ ان

Marfat.com

لوگوں کو جو ایمان لائیں اور نیک عمل کریں وہ تاریکیوں سے روشنی کی طرف لے آئے' اور جو شخص اللہ پر ایمان لائے اور نیک عمل کرے اللہ اسے ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جس کے نیچے نہریں جاری ہیں جن میں یہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ بیشک اللہ نے اسے بہترین روزی دے رکھی ہے۔" O

(**سورۃ المعارج ۷۰**) ---۱۵۔ "(مگر) ہرگز یہ نہ ہوگا' یقیناً وہ شعلہ والی (آگ) ہے۔" O---۱۶۔ "جو منہ اور سر کی کھال کھینچ لانے والی ہے۔" O ---۱۷۔ "وہ ہر اس شخص کو پکارے گی جو پیچھے ہٹتا اور منہ موڑتا ہے۔" O---۱۸۔ "اور جمع کر کے سنبھال رکھتا ہے۔" O---[یعنی جو دُنیا میں حق سے پیٹھ پھیرتا اور منہ موڑتا تھا اور مال جمع کر کے خزانوں میں سینت سینت کر رکھتا تھا' اسے اللہ کی راہ میں خرچ کرتا تھا نہ اس میں سے زکوٰۃ نکالتا تھا۔ اللہ تعالیٰ جہنم کو قوت گویائی عطا فرمائے گا اور جہنم بزبان قال خود ایسے لوگوں کو پکارے گی' جن پر ان کے عملوں کی پاداش میں جہنم واجب ہوگی۔ بعض کہتے ہیں' پکارنے والے تو فرشتے ہی ہوں گے اسے منسوب جہنم کی طرف کر دیا گیا ہے' بعض کہتے ہیں کہ کوئی نہیں پکارے گا' یہ صرف تمثیل کے طور پر ایسا کہا گیا ہے' مطلب ہے کہ مذکورہ افراد کا ٹھکانا جہنم ہوگا۔ (از تفسیر ۶ شاہ فہد قرآن)]---۱۹۔ "بیشک انسان بڑے کچے دل والا بنایا گیا ہے۔" O---۲۰۔ "جب اسے مصیبت پہنچتی ہے تو ہڑ بڑا اٹھتا ہے۔" O---۲۱۔ "اور جب راحت ملتی ہے تو بخل کرنے لگتا ہے۔" O

(**سورۃ المدثر ۷۴**) ---۴۔ "اپنے کپڑوں کو پاک رکھا کر۔" O---۵۔ "ناپاکی کو چھوڑ دے۔" O---۶۔ "اور احسان کر کے زیادہ لینے کی خواہش نہ کر۔" O---۷۔ "اور اپنے رب کی راہ میں صبر کر۔" O---۸۔ "پس جب کہ صور میں پھونک ماری جائے گی۔" O---۹۔ "تو وہ دن بڑا سخت دن ہو گا۔" O---۱۰۔ "(جو) کافروں پر آسان نہ ہوگا۔" O---۱۱۔ "مجھے اور اسے چھوڑ دے جسے میں نے اکیلا پیدا کیا ہے۔" O---۱۲۔ "اور اسے بہت سا مال دے رکھا ہے۔" O---۱۳۔ "اور حاضر باش فرزند بھی۔" O---۱۴۔ "اور میں نے اسے بہت کچھ کشادگی دے رکھی ہے۔" O---۱۵۔ "پھر بھی اس کی چاہت ہے کہ میں اسے اور زیادہ دوں۔" O---۱۶۔ "نہیں نہیں' وہ ہماری آیتوں کا مخالف ہے۔" O---[تفصیل کے لئے باب نمبر ۴' مضمون: مخالفت رسول صلی اللہ علیہ وسلم]---۱۷۔ "عنقریب میں اسے ایک سخت چڑھائی چڑھاؤں گا۔" O---۱۸۔ "اس نے غور کر کے تجویز کی۔" O---۱۹۔ "اسے ہلاکت ہو کیسی (تجویز) سوچی۔" O---۲۰۔ "وہ پھر غارت ہو کس طرح اندازہ کیا۔" O---۲۱۔ "اس نے پھر دیکھا۔" O---۲۲۔ "پھر تیوری چڑھائی اور منہ بنایا۔" O

(**سورۃ النباء ۷۸**) ---۲۱۔ "بیشک دوزخ گھات میں ہے۔" O---۲۲۔ "سرکشوں کا ٹھکانا وہی ہے۔" O---۲۳۔ "اس میں وہ مدتوں تک پڑے رہیں گے۔" O---۲۴۔ "نہ کبھی اس میں خنکی کا مزہ چکھیں گے نہ پانی کا۔" O---۲۵۔ "سوائے گرم پانی اور (بہتی) پیپ کے۔" O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۱۱' مضمون: جہنم]---۲۶۔ "(ان کو) پورا پورا بدلہ ملے گا۔" O---۲۷۔ "انہیں تو حساب کی توقع ہی نہ تھی۔" O---۲۸۔ "اور بے باکی سے ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے تھے۔" O---[یہ ہے وہ سبب جس کی بنا پر وہ جہنم کے اس خوفناک عذاب کے مستحق ہوں گے۔ ایک یہ کہ دُنیا میں وہ یہ سمجھتے ہوئے زندگی بسر کرتے رہے کہ کبھی وہ وقت نہیں آنا ہے جب انہیں خدا کے سامنے حاضر ہو کر اپنے اعمال کا حساب دینا ہو۔ دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء کے ذریعہ سے ان کی ہدایت کے لئے جو آیات بھیجی تھیں انہیں ماننے سے انہوں نے قطعی انکار کر دیا اور ان کو جھوٹ قرار دیا۔ (از تفسیر ۱۷ تفہیم القرآن)]---۲۹۔ "ہم نے ہر ایک چیز کو لکھ کر شمار کر رکھا ہے۔" O---[یعنی ان کے اقوال وافعال' ان کی حرکات وسکنات' حتیٰ کہ ان کی نیتوں اور خیالات اور مقاصد تک کا مکمل ریکارڈ ہم تیار کرتے جا رہے تھے جس سے کوئی چیز چھوٹی ہوئی نہ تھی' اور وہ بے وقوف اس سے بے خبر اپنی جگہ یہ سمجھے بیٹھے تھے کہ وہ کسی اندھیر نگری میں جی رہے ہیں جہاں وہ اپنی مرضی اور خواہش سے جو کچھ چاہیں کرتے رہیں۔ اس کی باز پرس کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ (از تفسیر ۱۸ تفہیم القرآن)]---۳۰۔ "اب تم (اپنے کیے کا) مزہ چکھو ہم تمہارا عذاب ہی بڑھاتے رہیں گے۔" O

اسماء الحسنیٰ فی القرآن

(**سورۃ الفاتحہ ۱**) ---۱۔ (اللہ = اللہ تعالیٰ کا ذاتی نام)، (الرحمٰن = بڑا مہربان)، (الرحیم = نہایت رحم والا) ۲۔ (رب = پالنے والا) ---۴۔ (ملک = مالک)---

(**سورۃ البقرۃ ۲**) ---۲۰۔ (قدیر = قدرت رکھنے والا)، (العلیم الحکیم = سب کچھ جاننے والا، بڑی حکمت والا) ---۳۷۔ (التواب = بڑا معاف کرنے والا) ---۹۶۔ (بصیر = دیکھنے والا) ---۱۰۵۔ (ذوالفضل العظیم = بڑے فضل والا) ۱۰۷۔ (ولی = دوست)، (نصیر = مددگار) ---۱۱۵۔ (واسع = وسعت والا) ---۱۱۷۔ (بدیع = ابتداء پیدا کرنے والا) ۱۲۷۔ (السمیع = سب کچھ سننے والا) ---۱۲۹۔ (العزیز = ہر چیز پر غالب) ---۱۴۳۔

Marfat.com

(رؤف = بہت مہربان، شفیق) ۱۵۸۔ (شاکر = قدردان) ---۱۶۳۔ (الٰہ = معبود)، (واحد = ایک، اکیلا) ---۱۷۳۔ (غفور = بہت معاف کرنے والا)
۲۳۴۔ (خبیر = باخبر) ---۲۳۵۔ (حلیم = بڑا بردبار) ---۲۵۵۔ (الحي = زندۂ جاوید)، (القیوم = قائم رکھنے والا) (العلی = بلند مرتبہ)، (العظیم = بہت بڑا) ---۲۶۳۔ (غنی = بے نیاز) ---۲۶۷۔ (حمید = خوبیوں والا)

(**سورۃ آل عمران ۳**) ---۴۔ (ذوانتقام = بدلہ لینے والا) ---۸۔ (الوھاب = عطا کرنے والا)
---۹۸۔ (شھید = گواہ) ---۱۵۰۔ (مولیٰ = مالک، مولیٰ) ---۱۷۳۔ (الوکیل = کارساز) ---۱۹۱۔ (سبحان = ہر نقص وعیب سے پاک)

(**سورۃ النساء ۴**) ---۱۔ (رقیب = ہر وقت نگہبان) ---۶۔ (حسیب = حساب لینے والا) ---۳۴۔ (کبیراً = بڑائی والا) ---۴۳۔ (عفواً = معاف کرنے والا) ---۱۴۷۔ (شاکراً = قدردان)

(**سورۃ المائدۃ ۵**) ---۱۱۴۔ (الرازقین = رزق دینے والا)

(**سورۃ الانعام ۶**) ---۱۸۔ (القاھرُ = مکمل اختیار والا) ---۱۰۲۔ (خالق = ہر چیز کا پیدا کرنے والا) ---۱۰۳۔ (لطیف = باریک بین)
---۱۰۴۔ (حفیظ = نگہبان)

(**سورۃ الاعراف ۷**) ---۱۸۰۔ ''اور اچھے نام اللہ ہی کے ہیں سوا سے ان (ناموں) سے پکارو اور ان لوگوں کو چھوڑ دو جو اس کے ناموں میں کج راہی کرتے ہیں، وہ اپنے عملوں کا بدلہ پائیں گے۔'' O--- [حسنٰی أحسن کی تانیث ہے۔ اللہ کے ان اچھے ناموں سے مراد اللہ کے وہ نام ہیں جن سے اس کی مختلف صفات، اس کی عظمت وجلالت اور اس کی قدرت وطاقت کا اظہار ہوتا ہے۔ ☆ صحیحین کی حدیث میں ان کی تعداد ۹۹ (ایک کم سو) بتائی گئی ہے۔ اور فرمایا کہ ''جو ان کو شمار کرے گا، جنت میں داخل ہوگا، اللہ تعالیٰ طاق ہے طاق کو پسند فرماتا ہے۔'' شمار کرنے کا مطلب ہے ان پر ایمان لانا یا ان کو گننا اور انہیں ایک ایک کر کے بطور تبرک اخلاص کے ساتھ پڑھنا، یا ان کا حفظ، ان کے معانی کا جاننا اور ان سے اپنے کو متصف کرنا۔ بعض روایات میں ان ۹۹ ناموں کو ذکر کیا گیا ہے لیکن یہ روایات ضعیف ہیں اور علماء نے انہیں مدرج قرار دیا ہے یعنی راویوں کا اضافہ۔ وہ نبی کریم ﷺ کی حدیث کا حصہ نہیں ہیں۔ نیز علماء نے یہ بھی وضاحت کی ہے کہ اللہ کے ناموں کی تعداد ۹۹ میں منحصر نہیں ہے بلکہ اس سے زیادہ ہیں۔ از تفسیر شاہ فہد قرآن۔ الحاد کے معنی ہیں کسی ایک طرف مائل ہونا۔ اسی سے لحد ہے جو اس قبر کو کہا جاتا ہے جو ایک طرف بنائی جاتی ہے۔ دین میں الحاد اختیار کرنے کا مطلب کج روی اور گمراہی اختیار کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں الحاد (کج روی) کی تین صورتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں تبدیلی کردی جائے جیسے مشرکین نے کیا۔ مثلاً اللہ کے ذاتی نام سے اپنے ایک بت کا نام لات اور اس کے صفاتی ناموں عزیز سے عزّیٰ بنالیا۔ ۲، یا اللہ کے ناموں میں اپنی طرف سے اضافے کر لینا جس کا حکم اللہ نے نہیں دیا۔ ۳، یا اس کے ناموں میں کمی کردی جائے مثلاً اسے کسی ایک ہی مخصوص نام سے پکارا جائے اور دوسرے صفاتی ناموں سے پکارنے کو برا سمجھا جائے۔ اللہ کے ناموں میں الحاد کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ ان میں تاویل یا تعطیل یا تشبیہ سے کام لیا جائے جس طرح معتزلہ، معطلہ اور مشبہ وغیرہ گمراہ فرقوں کا طریقہ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ ان سب سے بچ کر رہو۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن)]

(**سورۃ الانفال ۸**) ---۵۲۔ (قوی = قوت والا)

سورۃ ھود ۱۱) ---۶۱۔ (مجیب = دُعا کو قبول کرنے والا) ---۷۳۔ (مجید = بڑی شان والا) ---۹۰۔ (ودود = بہت محبت کرنے والا)

سورۃ یوسف ۱۲) ---۳۹۔ (القھار = زبردست طاقتور)، (حافظ = حفاظت کرنے والا)

سورۃ الرعد ۱۳) ---۹۔ (عالم = عالم)، (المتعال = سب سے بلند وبالا) ---۱۳۔ (المحال = قوت والا)

سورۃ النحل ۱۶) ---۱۔ (تعالیٰ = بالا وبرتر)

سورۃ طٰہٰ ۲۰) ---۸۔ ''وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، بہترین نام اسی کے ہیں۔'' O---۱۱۴ ''پس اللہ عالی شان والا (تعالیٰ اللہ)، سچا اور حقیقی بادشاہ (الملک الحق) ہے تو قرآن پڑھنے میں جلدی نہ کر اس سے پہلے کہ تیری طرف جو وحی کی جاتی ہے وہ پوری کی جائے' ہاں یہ دُعا کر کہ پروردگار! میرا علم بڑھا (رب زدنی علما)۔'' O

سورۃ النور ۲۴) ---۳۵۔ (نور = روشن کرنے والا)

سورۃ الفرقان ۲۵) ---۱۸۔ ''وہ جواب دیں گے کہ تو پاک ذات ہے خود ہمیں ہی یہ زیبا نہ تھا کہ تیرے سوا اوروں کو اپنا کارساز بناتے بات یہ ہے کہ تو نے انہیں اور ان کے باپ دادوں کو آسودگیاں عطا فرمائیں یہاں تک کہ وہ نصیحت بھلا بیٹھے یہ لوگ تھے ہی ہلاک ہونے والے۔'' O--- (سبحان = پاک ذات) ۳۱۔ (ھادی = ہدایت کرنیوالا) ''اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے دشمن بعض گناہ گاروں کو بنا دیا ہے۔ اور تیرا رب ہی ہدایت کرنے والا اور مدد کرنے

Marfat.com

والا کافی ہے۔"O

(**سورۃ النمل** ۲۷)---۴۰۔(کریم = کرم والا)۔"جس کے پاس کتاب کا علم تھا وہ بول اٹھا کہ آپ پلک جھپکائیں اس سے بھی پہلے میں اسے آپ کے پاس پہنچا سکتا ہوں۔ جب آپ نے اسے اپنے پاس موجود پایا تو فرمانے لگے یہی میرے رب کا فضل ہے' تا کہ وہ مجھے آزمائے کہ میں شکر گزاری کرتا ہوں یا ناشکری' شکر گزار اپنے ہی نفع کے لیے شکر گزاری کرتا ہے اور جو ناشکری کرے تو میرا پروردگار (بے پرواور بزرگ) غنی اور کریم ہے۔"O

(**سورۃ الفاطر** ۳۵)---۳۰۔"تا کہ ان کو ان کی اجرتیں پوری دے اور ان کو اپنے فضل سے اور زیادہ دے بیشک وہ بڑا بخشنے والا قدردان (غفورٌ شکورٌ) ہے۔"O

(**سورۃ المومن** ۴۰)---۳۔"گناہ کا بخشنے والا (غافر الذنب) اور توبہ کا قبول فرمانے والا (قابل التوب) سخت عذاب والا (شدید العقاب) انعام و قدرت والا (ذی الطول) جس کے سوا کوئی معبود نہیں (لا الہ) اسی کی طرف واپس لوٹنا ہے (علیہ المصیر)۔"O---۱۵۔"بلند درجوں والا عرش کا مالک وہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے وحی نازل فرماتا ہے' تا کہ وہ ملاقات کے دن سے ڈرائے۔"O

(**سورۃ محمد** ۴۷)---۳۸۔"خبردار! تم وہ لوگ ہو کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کے لیے بلائے جاتے ہو' تو تم میں سے بعض بخیلی کرنے لگتے ہیں اور جو بخل کرتا ہے وہ تو دراصل اپنی جان سے بخیلی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ غنی ہے اور تم فقیر (اور محتاج) ہو اور اگر تم روگردان ہو جاؤ تو وہ تمہارے بدلے تمہارے سوا اور لوگوں کو لائے گا جو پھر تم جیسے نہ ہوں گے۔"O

(**سورۃ الذّٰرِیٰت** ۵۱)---۵۸۔(ھو الرزاق ذو القوۃ المتین = اللہ تعالیٰ تو خود ہی سب کا روزی رساں توانائی والا اور زور آور ہے۔)O

(**سورۃ القمر** ۵۴)---۵۵۔"راستی اور عزت کی بیٹھک میں قدرت والے بادشاہ کے پاس۔"O---[مقتدر = قدرت والا بادشاہ]

(**سورۃ الرحمٰن** ۵۵)---۱۔"رحمٰن نے"---[اس سورۂ مبارکہ میں ان تمام روحانی اور جسمانی' دنیوی اور اخروی نعمتوں کا ذکر تفصیل سے ہو رہا ہے جن سے جن و انس کو ابتدائے آفرینش سے سرفراز فرمایا گیا' سرفراز فرمایا جا رہا ہے یا عالمِ آخرت میں سرفراز فرمایا جائے گا۔ اس لیے اس کی ابتدا الرحمٰن سے ہوئی جو مبالغہ کا صیغہ ہے۔ از حد مہربان' بہت ہی رحمت فرمانے والا۔ جس کا دسترخوانِ جود و کرم اتنا کشادہ ہے کہ مومن و کافر' مطیع و عاصی' اپنے اور بیگانے کسی نہ کسی صورت میں مستفید ہو رہے ہیں اور جس کا دامنِ رحمت اتنا وسیع ہے کہ فقط یہ دنیائے فانی ہی نہیں بلکہ از ازل یا ابد سب اس کے سایہ عاطفت میں پناہ لیے ہوئے ہیں۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]---۷۸۔"تیرے پروردگار کا نام بابرکت ہے جو عزت و جلال والا ہے۔"O---(تبارک، برکت سے ہے اس کا نام ہمیشہ رہنے والا ہے، یا اس کے پاس ہمیشہ خیر کے خزانے ہیں)، (ذَاالْجَلٰلِ وَالْاِکْرَامِ = جو عزت و جلال والا ہے)

(**سورۃ الحدید** ۵۷)---۳۔"وہی پہلے ہے اور وہی پیچھے' وہی ظاہر ہے اور وہی مخفی' اور وہ ہر چیز کو بخوبی جاننے والا ہے۔"O---(الاول = وہی اول)، (الآخر = وہی آخر)، (الظاہر = وہی ظاہر)، (والباطن = وہی باطن)

(**سورۃ الحشر** ۵۹)---۲۳۔"وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، بادشاہ، نہایت پاک، سب عیبوں سے صاف، امن دینے والا، نگہبان، غالب زور آور، اور بڑائی والا، پاک ہے اللہ تعالیٰ ان چیزوں سے جنہیں یہ اس کا شریک بناتے ہیں۔"O---(الملک = بادشاہ۔ جو چاہے کرے اور اس کے فعل پر کسی کو مجالِ اعتراض نہ ہو)، (القدوس = جو ہر شخص سے منزّہ اور ہر عیب سے پاک ہو)، (سلام = یعنی ہر قسم کی خامیوں سے محفوظ)، (المومن = اپنے انبیاء سے معجزات کا اظہار کر کے ان کی رسالت کی تصدیق فرماتا ہے یا اپنے دوستوں کو عذاب سے امن دیتا ہے)، (المھیمن = گواہ۔ اور اس کو بھی کہتے ہیں جو کسی کو خوف سے امان دے)، (العزیز = زبردست۔ سب پر غالب)، (الجبار = اپنی مخلوقات کے امور کو درست کرنے والا اور ان میں ایسا تصرف کرنے والا جس میں ان کی فلاح اور بہبود ہوتی ہے)، (المتکبر = جس کی عظمت و کبریائی انتہا کو پہنچی ہوئی ہو۔ اللہ تعالیٰ کے لیے متکبر ہونا صفت ہے لیکن مخلوق کے لیے یہ مذمت کا سبب ہے)---[☆ علامہ قرطبی لکھتے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ کبریائی میری چادر ہے اور عظمت میری ازار ہے۔ جو ان کو اوڑھنے کی کوشش کرے گا اس کی کمر توڑ دوں گا اور اس کو دوزخ میں پھینک دوں گا۔" ☆ (تفسیر از ضیاء القرآن)]---۲۴۔"وہی اللہ ہے پیدا کرنے والا وجود بخشنے والا' صورت بنانے والا' اسی کیلئے (نہایت) اچھے نام ہیں' ہر چیز خواہ وہ آسمانوں میں ہو خواہ زمین میں ہو اس کی پاکی بیان کرتی ہے' اور وہی غالب حکمت والا ہے۔"O (خالق = اندازہ کرنے والا، باری = اس اندازے اور تجویز کو عملی جامہ پہنانے والا۔ بتا دیا کہ اللہ تعالیٰ کائنات کی ہر ہر چیز کا منصوبہ بھی بناتا ہے، تجویز بھی کرتا ہے، اندازے بھی مقرر کرتا ہے اس لیے وہ خالق ہوا اور ان اندازوں کے مطابق انہیں پیدا بھی کرتا ہے اس لیے وہ باری بھی ہوا۔)

(المصور: تصویر بنانے والا یعنی جس طرح چاہتا ہے اسی قسم کی شکل عطا فرما دیتا ہے۔ کسی کو خوبصورت' کسی کو بدصورت' کسی کو کیسے' کسی کو کیسے۔ انگنت انسان ہیں لیکن کسی کی شکل کسی کے ساتھ ہو بہو نہیں ملتی۔ ہر پیدا ہونے والے انسان کیلئے الگ نقشہ علیحدہ خد و خال بنا دیا اسی کی قدرت کا کرشمہ ہے۔)

Marfat.com

(سورۃ التغابن ۶۴)---۱۷۔ ''اگر تم اللہ کو اچھا قرض دو گے (یعنی اس کی راہ میں خرچ کرو گے) تو وہ اسے تمہارے لیے بڑھاتا جائے گا اور تمہارے گناہ بھی معاف فرما دے گا۔ اللہ بڑا قدر دان بڑا بردبار ہے۔'' O---[شکُورٌ = بڑا قدر دان، حَلِیمٌ = بہت حلم والا]

(سورۃ الملک ۶۷)---۱۴۔ ''کیا وہی نہ جانے جس نے پیدا کیا؟ پھر وہ باریک بین اور باخبر بھی ہو۔'' O[(لطیفٌ = باریک بین) یہ مزید تاکید ہے جس سے مقصد اپنی عظمت قدرت اور وحدانیت کو واضح تر کرنا ہے۔]

(سورۃ الجن ۷۲)---۳۔ ''اور بیشک ہمارے رب کی شان بڑی بلند ہے نہ اس نے کسی کو (اپنی) بیوی بنایا ہے نہ بیٹا۔'' O---[جد کے معنی ہے عظمت و جلال، یعنی ہمارے رب کی عظمت اور اس کا جلال بڑا اعلیٰ وارفع ہے کوئی اس کی ہمسری کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ (از تفسیر ضیاء القرآن)]

(سورۃ البروج ۸۵)---۱۴۔ ''وہ بڑا بخشش کرنے والا اور بہت محبت کرنے والا ہے۔'' O---[الودود = محبت کرنے والا]---۱۵۔ ''عرش کا مالک عظمت والا ہے۔'' O---[المجید = عظمت والا، بڑی شان والا]

افترا، بہتان اللہ تعالیٰ پر

(سورۃ النساء ۴)---۱۷۱۔ ''اے اہل کتاب! اپنے دین میں مبالغہ نہ کرو۔ اور نہ اللہ تعالیٰ کی نسبت حق کے سوا کوئی بات کہو۔ مسیحؑ ابن مریم صرف اللہ تعالیٰ کا رسول اور اس کا کلمہ تھا جسے اس نے مریم کی طرف ڈالا۔ اور اس کی طرف سے ایک روح تھا۔ پس اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ۔ مگر تین نہ کہو۔ باز آ جاؤ۔ تمہارے لئے بہتر ہوگا۔ اللہ تعالیٰ تو صرف ایک ہی ہے۔ وہ اس بات سے پاک ہے کہ اس کا کوئی بیٹا ہو۔ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اسی کا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا کارساز ہونا کافی ہے۔'' O

(سورۃ المائدۃ ۵)---۷۲۔ ''ان لوگوں نے کفر کیا ہے جو کہتے ہیں کہ مسیحؑ ابن مریم ہی اللہ ہے۔ حالانکہ مسیحؑ نے کہا تھا۔ اے بنی اسرائیل! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو جو میرا رب بھی ہے اور تمہارا رب بھی۔ بیشک جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرائے گا اس پر اللہ تعالیٰ نے جنت حرام کر دی ہے۔ اور اس کا ٹھکانہ آگ ہوگا۔ اور ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔'' O---۷۳۔ ''ان لوگوں نے کفر کیا جو کہتے ہیں، اللہ تین میں تیسرا ہے۔ حالانکہ اکیلے خدا کے سوا کوئی خدا نہیں۔ لیکن اگر وہ اس بات سے جو وہ کہتے ہیں باز نہ آئے تو ان میں جو کفر کرتے ہیں انہیں ضرور دردناک عذاب پہنچے گا۔'' O---۷۴۔ ''کیا وہ اللہ تعالیٰ کی طرف نہ لوٹیں گے۔ اور اس سے بخشش نہ مانگیں گے جبکہ اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔'' O---۱۰۳۔ ''اللہ تعالیٰ نے کوئی بحیرہ، سائبہ، وصیلہ یا حامی مقرر نہیں کیے۔ لیکن کافر اللہ تعالیٰ کے متعلق جھوٹ گھڑتے ہیں۔ اور ان میں سے اکثر سمجھتے نہیں۔'' O---[یہ ان جانوروں کی قسمیں ہیں جو اہل عرب اپنے بتوں کی نذر کیا کرتے تھے۔ (۱) بحیرہ۔ جس کا دودھ دوہنا چھوڑ دیا جاتا اور کہا جاتا کہ بتوں کے لئے ہے چنانچہ کوئی شخص اس کے تھنوں کو ہاتھ نہ لگاتا۔ (۲) سائبہ۔ اسے بتوں کے لئے چھوڑ دیتے اور سواری اور بار برداری نہ کرتے۔ (۳) وصیلہ۔ وہ اونٹنی جس سے پہلی بار مادہ پیدا ہوتی اور اس کے بعد پھر دوبارہ بھی مادہ ہی پیدا ہوتی اسے بھی بتوں کے لئے آزاد چھوڑ دیتے۔ (۴) حامی۔ وہ نر اونٹ جس کی نسل سے کئی بچے ہو چکے ہوتے تو اس سے بھی بار برداری یا سواری کا کام نہ لیتے اور بتوں کے لئے چھوڑ دیتے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن)]---۱۱۶۔ ''اور جب اللہ تعالیٰ کہے گا۔ عیسیٰؑ ابن مریم! کیا تو نے لوگوں سے کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ مجھے اور میری ماں کو خدا بنا لو۔ وہ کہے گا، تو پاک ہے، میرے لئے روا نہیں کہ میں وہ بات کہوں جس کا مجھے کوئی حق نہیں۔ اگر میں ایسا کہتا تو یقیناً تو جان لیتا، تو جانتا ہے جو میرے دل میں ہے مگر میں نہیں جانتا جو تیرے دل میں ہے۔ تو ہی پوشیدہ باتوں کو خوب جاننے والا ہے۔'' O

(سورۃ الانعام ۶)---۲۱۔ ''اور اس سے بڑا ظالم کون ہے جس نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ گھڑا یا اس کی آیتوں کو جھٹلاتا ہے۔'' O---۹۳۔ ''اور اس سے بڑا ظالم کون ہے جس نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ گھڑا یا کہا کہ میری طرف وحی کی گئی ہے۔ حالانکہ اس کی طرف کچھ بھی وحی نہیں کیا گیا اور جس نے کہا۔ میں بھی ویسا ہی نازل کر دوں گا جیسا اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے۔ مگر کاش! تو دیکھے جب یہ ظالم موت کی بیہوشیوں میں مبتلا ہوں گے اور فرشتے اپنے ہاتھ بڑھا رہے ہوں گے، اپنی جانیں باہر نکالو۔ آج تمہیں ذلت کا عذاب دیا جائے گا۔ کیونکہ تم اللہ تعالیٰ کے بارے میں ناحق باتیں کرتے تھے۔ اور اس کی آیتوں سے سرکشی کرتے تھے۔'' O

(سورۃ الاعراف ۷)---۳۷۔ ''ہاں! اس سے بڑا ظالم کون ہے جس نے اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھوٹ گھڑا یا اس کی آیتوں کو جھٹلایا؟ انہیں ان کی لکھت کا حصہ ملتا رہے گا۔ یہاں تک کہ جب ان کے پاس ہمارے فرشتے انہیں وفات دینے آئیں گے تو وہ کہیں گے، وہ کہاں ہیں جنہیں تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر پکارا کرتے تھے؟ وہ کہیں گے، وہ ہم سے گم ہو گئے ہیں۔ اور وہ اپنے بارے میں گواہی دیں گے کہ بیشک وہ کافر تھے۔'' O---۸۹۔ ''ہم اللہ تعالیٰ کے بارے

Marfat.com

میں جھوٹ گھڑیں گے اگر ہم تمہارے طور طریقے پر اس کے بعد کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس سے نجات دی ہے لوٹ گئے۔ مگر ہمارے لئے ممکن نہیں کہ ہم اس پر لوٹ جائیں سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ ہمارا آقا یوں چاہے۔ ہمارے رب کا علم ہر چیز پر حاوی ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہیں۔ اے ہمارے رب! ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حق پر فیصلہ کر دے کہ تو بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔'' O --- [تفصیل کے لیے باب ۴، مضمون: انبیاء، رسل۔ حضرت شعیبؑ]

(**سورۃ التوبہ ۹**) --- ۳۰۔ ''اور یہود کہتے ہیں، عزیر اللہ تعالیٰ کا بیٹا ہے اور نصاریٰ کہتے ہیں، مسیح اللہ تعالیٰ کا بیٹا ہے۔ یہ ان کے مونہوں کی بات ہے۔ وہ اگلے کافروں کی بات کی ریس کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہلاک کرے۔ وہ کدھر الٹے جا رہے ہیں۔'' O

(**سورۃ یونس ۱۰**) --- ۵۹۔ ''کہو! کیا تم نے غور کیا کہ اللہ تعالیٰ نے جو رزق تمہارے لئے اتارا ہے اس میں تم نے حرام اور حلال بنا لئے ہیں؟ کہو! کیا اللہ تعالیٰ نے تمہیں اجازت دی ہے یا تم اللہ تعالیٰ کے بارے میں باتیں گھڑ لیتے ہو؟'' O --- ۶۰۔ ''مگر ان کا جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھوٹ گھڑتے ہیں روز قیامت کو کیا گمان ہوگا! بیشک اللہ تعالیٰ لوگوں پر مہربانی کرنے والا ہے۔ لیکن ان میں اکثر شکر نہیں کرتے۔'' O --- ۶۸۔ ''وہ کہتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے بیٹا بھی بنا رکھا ہے۔ وہ پاک ہے، وہ بے نیاز ہے۔ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ تمہارے پاس اس بات کی کوئی سند نہیں۔ کیا تم اللہ تعالیٰ کے بارے میں ایسی باتیں کرتے ہو جو تم نہیں جانتے۔'' O --- ۶۹۔ ''کہو! جو لوگ اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھوٹ گھڑتے ہیں وہ کامیاب نہیں ہوں گے۔'' O

(**سورۃ هود ۱۱**) --- ۱۸۔ ''اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے یہ لوگ اپنے پروردگار کے سامنے پیش کیے جائیں گے اور سارے گواہ کہیں گے کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار پر جھوٹ باندھا، خبردار ہو کہ اللہ کی لعنت ہے ظالموں پر۔'' O --- ۵۰۔ ''اور عاد کی طرف اس کے بھائی ہودؑ کو (بھیجا) اس نے کہا، اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی خدا نہیں۔ تم تو محض باتیں گھڑنے والے ہو (یعنی بتوں کو خدا کا شریک ٹھرا کر اللہ تعالیٰ پر بہتان باندھتے ہو)۔'' O

(**سورۃ النحل ۱۶**) --- ۵۶۔ ''اور جسے جانتے بوجھتے بھی نہیں اس کا حصہ ہماری دی ہوئی روزی میں سے مقرر کرتے ہیں، واللہ تمہارے اس بہتان کا سوال تم سے ضرور ہی کیا جائے گا۔'' O --- ۵۷۔ ''اور وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے لئے لڑکیاں مقرر کرتے ہیں اور اپنے لئے وہ جو اپنی خواہش کے مطابق ہو۔'' O --- [عرب کے بعض قبیلے خزاعہ اور کنانہ فرشتوں کی عبادت کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ اللہ کی بیٹیاں ہیں۔ یعنی ایک ظلم تو یہ کیا کہ اللہ کی اولاد قرار دی، جب کہ اس کی کوئی اولاد نہیں۔ پھر اولاد بھی مؤنث، جسے وہ اپنے لئے پسند ہی نہیں کرتے اللہ کے لئے اسے پسند کیا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)] --- ۶۲۔ ''اور وہ اپنے لئے جو نا پسند رکھتے ہیں اللہ کے لئے ثابت کرتے ہیں اور ان کی زبانیں جھوٹی باتیں بیان کرتی ہیں کہ ان کے لئے خوبی ہے۔ نہیں نہیں، دراصل ان کے لئے آگ ہے اور یہ دوزخیوں کے پیش رو ہیں۔'' O --- ۸۷۔ ''اس دن وہ سب (عاجز ہو کر) اللہ کے سامنے اطاعت کا اقرار پیش کریں گے اور جو بہتان بازی کیا کرتے تھے وہ سب ان سے گم ہو جائے گی۔'' O --- ۱۰۵۔ ''جھوٹ افترا تو وہی باندھتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کی آیتوں پر ایمان نہیں ہوتا۔ یہی لوگ جھوٹے ہیں۔'' O --- [اور ہمارا پیغمبر ﷺ تو ایمانداروں کا سردار اور ان کا قائد ہے، وہ کس طرح اللہ پر افترا باندھ سکتا ہے کہ یہ کتاب اللہ کی طرف سے اس پر نازل نہ ہوئی ہو اور وہ یوں ہی کہہ دے کہ یہ کتاب مجھ پر اللہ کی طرف سے نازل ہوئی ہے۔ اس لئے جھوٹا ہمارا پیغمبر نہیں، یہ جھوٹے ہیں جو قرآن کے منزل من اللہ ہونے کے منکر ہیں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن)] --- ۱۱۶۔ ''کسی چیز کو اپنی زبان سے جھوٹ موٹ نہ کہہ دیا کرو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے کہ اللہ پر جھوٹ بہتان باندھ لو، سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ پر بہتان بازی کرنے والے کامیابی سے محروم ہی رہتے ہیں۔'' O --- ۱۱۷۔ ''انہیں بہت معمولی فائدہ ملتا ہے اور ان کے لئے ہی دردناک عذاب ہے۔'' O

(**سورۃ الکہف ۱۸**) --- ۴۔ ''اور ان لوگوں کو بھی ڈرا دے جو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اولاد رکھتا ہے۔'' O --- ۵۔ ''درحقیقت نہ تو خود انہیں اس کا علم ہے نہ ان کے باپ دادوں کو۔ یہ تہمت بڑی بری ہے جو ان کے منہ سے نکل رہی ہے وہ نرا جھوٹ بک رہے ہیں۔'' O --- ۱۵۔ ''یہ ہے ہماری قوم جس نے اس کے سوا اور معبود بنا رکھے ہیں۔ ان کی خدائی کی یہ کوئی صاف دلیل کیوں پیش نہیں کرتے اللہ پر جھوٹ افترا باندھنے والے سے زیادہ ظالم کون ہے؟'' O

(**سورۃ طٰہٰ ۲۰**) --- ۶۱۔ ''موسیٰ (علیہ السلام) نے ان سے کہا تمہاری شامت آ چکی اللہ تعالیٰ پر جھوٹ اور افترا نہ باندھو کہ وہ تمہیں عذابوں سے ملیا میٹ کر دے یاد رکھو وہ کبھی کامیاب نہ ہوگا جس نے جھوٹی بات گھڑی۔'' O

(**سورۃ الحج ۲۲**) --- ۳۔ ''بعض لوگ اللہ کے بارے میں باتیں بناتے ہیں اور وہ بھی بے علمی کے ساتھ اور ہر سرکش شیطان کی پیروی کرتے ہیں۔'' O --- ۳۰۔ ''یہ ہے اور جو کوئی اللہ کی حرمتوں کی تعظیم کرے اس کے اپنے لیے اس کے رب کے پاس بہتری ہے۔ اور تمہارے لیے چوپائے جانور حلال کر دیئے

Marfat.com

گئے بجز ان کے جو تمہارے سامنے بیان کیے گئے ہیں پس تمہیں بتوں کی گندگی سے بچتے رہنا چاہیے اور جھوٹی بات سے بھی پرہیز کرنا چاہیے۔'' O---[جھوٹی بات میں' جھوٹی بات کے علاوہ جھوٹی قسم بھی ہے' (جس کو حدیث میں شرک اور حقوق والدین کے بعد تیسرے نمبر پر کبیرہ گناہوں میں شمار کیا گیا ہے) اور سب سے بڑا جھوٹ یہ ہے کہ اللہ جن چیزوں سے پاک ہے' وہ اس کی طرف منسوب کی جائیں' مثلاً اللہ کی اولاد ہے' فلاں بزرگ اللہ کے اختیارات میں شریک ہے' یا فلاں کام پر اللہ کس طرح قادر ہوگا! جیسے کفار بعث بعد الموت پر تعجب کا اظہار کرتے رہے ہیں اور کرتے ہیں۔ یا اپنی طرف سے اللہ کی حلال کردہ چیزوں کو حرام اور حرام چیزوں کو حلال کر لینا' جیسے مشرکین بحیرہ سائبہ' وصیلہ اور حام جانوروں کو اپنے اوپر حرام کر لیتے تھے' یہ سب جھوٹ ہیں' ان سے اجتناب ضروری ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(**سورۃ القصص** ۲۸)---۷۵۔ ''اور ہم ہر امت میں سے ایک گواہ الگ کر لیں گے کہ اپنی دلیلیں پیش کرو پس اس وقت جان لیں گے کہ حق اللہ تعالیٰ کی طرف ہے' اور جو کچھ افترا وہ جوڑتے تھے سب ان کے پاس سے کھو جائے گا۔'' O

(**سورۃ سبا** ۳۴)---۸۔ ''(ہم نہیں کہہ سکتے) کہ خود اس نے (ہی) اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھ لیا ہے یا اسے دیوانگی ہے بلکہ (حقیقت یہ ہے) کہ آخرت پر یقین نہ رکھنے والے ہی عذاب میں اور دور کی گمراہی میں ہیں۔'' O

(**سورۃ الصّٰفّٰت** ۳۷)---۱۴۹۔ ان سے دریافت کیجئے! کہ کیا آپ کے رب کی تو بیٹیاں ہیں اور ان کے بیٹے ہیں؟'' O---۱۵۰۔ ''یا یہ اس وقت موجود تھے جبکہ ہم نے فرشتوں کو مؤنث پیدا کیا۔'' O---۱۵۱۔ ''آگاہ رہو! کہ یہ لوگ صرف اپنی افترا پردازی سے کہہ رہے ہیں۔'' O---۱۵۲۔ ''کہ اللہ تعالیٰ کی اولاد ہے۔ یقیناً یہ محض جھوٹے ہیں۔'' O---۱۵۳۔ ''کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے بیٹیوں کو بیٹوں پر ترجیح دی۔'' O---۱۵۴۔ ''تمہیں کیا ہو گیا ہے کیسے حکم لگاتے پھرتے ہو؟'' O---۱۵۵۔ ''کیا تم اس قدر بھی نہیں سمجھتے؟'' O---۱۵۶۔ ''یا تمہارے پاس اس کی کوئی صاف دلیل ہے۔'' O---۱۵۷۔ ''تو جاؤ اگر سچے ہو تو اپنی ہی کتاب لے آؤ۔'' O---۱۵۸۔ ''اور ان لوگوں نے تو اللہ تعالیٰ کے اور جنات کے درمیان بھی قرابت داری ٹھہرائی ہے' اور حالانکہ خود جنات کو معلوم ہے کہ وہ (اس عقیدہ کے لوگ عذاب کے سامنے) پیش کیے جائیں گے۔'' O---۱۵۹۔ ''جو کچھ یہ (اللہ تعالیٰ کے بارے میں) بیان کر رہے ہیں اس سے اللہ تعالیٰ بالکل پاک ہے۔'' O---[تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں، باب ہذا، مضمون: اللہ تعالیٰ کی اولاد قرار دینا بہت بڑا جرم ہے]

(**سورۃ الزُّمَر** ۳۹)---۳۲۔ ''اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولے؟ اور سچا دین جب اس کے پاس آئے تو اسے جھوٹا بتائے؟ کیا ایسے کفار کے لیے جہنم ٹھکانا نہیں ہے؟'' O---[یعنی دعویٰ کرے کہ اللہ تعالیٰ کی اولاد ہے یا اس کا شریک ہے یا اس کی بیوی ہے دراں حالیکہ وہ ان سب چیزوں سے پاک ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]---۶۰۔ ''اور جن لوگوں نے اللہ پر جھوٹ باندھا ہے تو آپ دیکھیں گے کہ قیامت کے دن ان کے چہرے سیاہ ہو گئے ہوں گے کیا تکبر کرنے والوں کا ٹھکانا جہنم میں نہیں؟'' O

(**سورۃ الصّف** ۶۱)---۷۔ ''اس شخص سے زیادہ ظالم اور کون ہو گا جو اللہ پر جھوٹ (افترا) باندھے حالانکہ وہ اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے اور اللہ ایسے ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا۔'' O [یعنی اللہ کی اولاد قرار دے' یا جو جانور اس نے حرام قرار نہیں دیئے' ان کو حرام باور کرائے (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(**سورۃ الجن** ۷۲)---۳۔ ''اور بیشک ہمارے رب کی شان بڑی بلند ہے نہ اس نے کسی کو (اپنی) بیوی بنایا ہے نہ بیٹا۔'' O---۴۔ ''اور یہ کہ ہم میں کا بیوقوف اللہ کے بارے میں خلاف حق باتیں کہا کرتا تھا۔'' O---۵۔ ''اور ہم تو یہی سمجھتے رہے کہ ناممکن ہے کہ انسان اور جنات اللہ پر جھوٹی باتیں لگائیں۔'' O

اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کے گناہ پر گرفت کرتا تو روئے زمین پر ایک بھی جاندار نہ رہتا

(**سورۃ النحل** ۱۶)---۶۱۔ ''اگر لوگوں کے گناہ پر اللہ تعالیٰ ان کی گرفت کرتا تو روئے زمین پر ایک بھی جاندار باقی نہ رہتا' لیکن وہ تو انہیں ایک وقت مقرر تک ڈھیل دیتا ہے' جب ان کا وہ وقت آجاتا ہے تو وہ ایک ساعت نہ پیچھے رہ سکتے ہیں اور نہ آگے بڑھ سکتے ہیں۔'' O---[یہ اس کا حلم ہے اور اس کی حکمت و مصلحت کا تقاضا۔ کہ وہ اپنی نافرمانیاں دیکھتا ہے لیکن پھر بھی وہ اپنی نعمتیں سلب کرتا ہے نہ فوری مؤاخذہ ہی کرتا ہے حالانکہ اگر ارتکاب معصیت کے ساتھ ہی وہ مؤاخذہ کرنا شروع کر دے تو ظلم و معصیت اور کفر و شرک اتنا عام ہے کہ روئے زمین پر کوئی جاندار باقی نہ رہے کیوں کہ جب برائی عام ہو جائے تو پھر عذاب عام میں نیک لوگ بھی ہلاک کر دیئے جاتے ہیں تاہم آخرت میں وہ عند اللہ سرخرو رہیں گے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(**سورۃ فاطر** ۳۵)---۴۵۔ ''اور اگر اللہ تعالیٰ لوگوں پر ان کے اعمال کے سبب دارو گیر فرمانے لگتا تو روئے زمین پر ایک جاندار کو نہ چھوڑتا' لیکن اللہ تعالیٰ

Marfat.com

ان کوایک میعاد معین تک مہلت دے رہا ہے' سو جب ان کی وہ میعاد آپہنچے گی اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو آپ دیکھ لے گا۔'' O

(سورۃ الشوریٰ ۴۲)---۳۲۔ ''اور دریا میں چلنے والی پہاڑوں جیسی کشتیاں اس کی نشانیوں میں سے ہیں۔'' O---۳۳۔ ''اگر وہ چاہے تو ہوا بند کر دے اور یہ کشتیاں سمندروں پر رکی رہ جائیں۔ یقیناً اس میں ہر صبر کرنے والے شکر گزار کے لیے نشانیاں ہیں۔'' O---۳۴۔ ''یا انہیں ان کے کرتوتوں کے باعث تباہ کر دے' وہ تو بہت سی خطاؤں سے درگزر فرمایا کرتا ہے۔'' O---۳۵۔ ''اور تاکہ جو لوگ ہماری نشانیوں میں جھگڑتے ہیں وہ معلوم کر لیں کہ ان کے لیے کوئی چھٹکارا نہیں۔'' O---۳۶۔ ''تو تمہیں جو کچھ دیا گیا ہے وہ زندگانی دنیا کا کچھ یونہی سا اسباب ہے' اور اللہ تعالیٰ کے پاس جو ہے وہ اس سے بدرجہ بہتر اور پائیدار ہے' وہ ان کے لیے ہے جو ایمان لائے اور صرف اپنے رب ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔'' O

الحمد، تعریفیں اللہ تعالیٰ کی

(سورۃ الفاتحہ ۱)---۱ تا ۴۔ ''اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔'' O ''سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو رب ہے سب جہانوں کا۔'' O ''بڑا مہربان نہایت رحم والا۔'' O ''مالک ہے روز جزا کا۔'' O---[تفسیر کے لئے باب ۵، مضمون: سبع مثانی]

(سورۃ البقرۃ ۲)---۳۰۔ ''اور (یاد کرو) جب کہا تیرے رب نے فرشتوں سے کہ یقیناً میں بنانے والا ہوں زمین میں ایک خلیفہ۔ تو انہوں نے کہا تھا کہ کیا تو مقرر کرے گا زمین میں (خلیفہ) اس کو جو فساد برپا کرے گا اس میں اور خون ریزیاں کرے گا جبکہ ہم تسبیح کرتے ہیں تیری حمد و ثنا کے ساتھ اور تقدیس کرتے ہیں تیری۔ اللہ نے فرمایا: یقیناً میں جانتا ہوں وہ کچھ جو تم نہیں جانتے۔'' O---۳۲۔ ''انہوں نے عرض کیا پاک ہے تیری ذات نہیں ہمیں علم مگر اسی قدر جتنا تو نے ہمیں سکھایا۔ بیشک تو ہی سب کچھ جاننے والا، بڑی حکمت والا ہے۔'' O---۱۰۷۔ ''کیا نہیں جانتے تم کہ یقیناً اللہ ہی ہے جس کو سزاوار ہے بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی اور نہیں ہے تمہارا اللہ کے سوا کوئی دوست اور نہ کوئی مددگار۔'' O---۱۱۵۔ ''اور اللہ ہی کا ہے مشرق بھی اور مغرب بھی سو جس طرف بھی تم رخ کرو اسی طرف ہے رخ اللہ کا۔ بیشک اللہ بڑی وسعت والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔'' O---۱۱۶۔ ''اور انہوں نے کہا کہ رکھتا ہے اللہ اولاد۔ پاک ہے اللہ (ان باتوں سے) حقیقت یہ ہے کہ اسی کا ہے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور زمین میں۔ سبھی ہیں اسکے مطیع فرمان۔'' O---۱۶۳۔ ''اور تم سب کا معبود ایسا معبود ہے جو ایک ہی ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود اس کے سوا بڑا مہربان نہایت رحم والا۔'' O---۱۶۴۔ ''بیشک پیدا کرنے آسمانوں کے اور زمین کے اور ایک دوسرے کے پیچھے آنے جانے میں شب و روز کے اور کشتیوں میں جو چلتی ہیں سمندر میں وہ (چیزیں) لے کر جو نفع بخش ہیں انسانوں کے لئے اور یہ جو نازل کیا اللہ نے آسمان سے پانی پھر زندگی بخشی اس کے ذریعہ سے زمین کو مردہ ہونے کے بعد اور پھیلائی اس میں ہر طرح کی جاندار مخلوق اور ہواؤں کی گردش میں اور بادلوں میں جو تابع فرمان بنا کر رکھے گئے ہیں درمیان آسمان و زمین کے یقیناً ان سب چیزوں میں نشانیاں ہیں عقلمندوں کے لئے۔'' O---۲۵۵۔ ''(آیت الکرسی) اللہ کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اس کے۔ زندہ جاوید ہے پوری کائنات کو سنبھالے ہوئے ہے۔ نہیں آتی اس کو اونگھ نہ نیند۔ اسی کا ہے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں۔ کون ہے جو سفارش کر سکے اس کے حضور بغیر اس کی اجازت کے۔ وہ جانتا ہے اسے بھی جو ان کے سامنے ہے اور اسے بھی جو ان سے اوجھل ہے۔ اور نہیں احاطہ کر سکتے وہ ذرا بھی اس کے علم میں سے مگر جس قدر وہ چاہے۔ حاوی ہے اس کی کرسی آسمانوں اور زمین پر اور نہیں تھکاتی اس کو نگہبانی ان دونوں کی۔ اور وہی ہے برتر اور عظیم۔'' O---۲۶۷۔ ''اے ایمان والو! خرچ کرو عمدہ اور پاکیزہ چیزیں اپنی کمائی میں سے اور اس میں سے جو نکالا ہے ہم نے تمہارے لئے زمین سے اور مت قصد کرو ایسی بری چیز اس میں سے خرچ کرنے کا جسے تم خود لینا گوارہ نہ کرو مگر یہ کہ چشم پوشی سے کام لو اس کے بارے میں اور جان رکھو کہ بیشک اللہ ہے بے نیاز اور قابل ستائش۔'' O

(سورۃ آل عمران ۳)---۲۔ ''اللہ کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اس کے زندہ جاوید ہے پوری کائنات کو قائم رکھنے والا ہے۔'' O---[حی اور قیوم اللہ تعالیٰ کی خاص صفات ہیں۔ حی کا مطلب وہ ازل سے ہے اور ابد تک رہے گا۔ اسے موت اور فنا نہیں۔ قیوم کا مطلب ساری کائنات کو قائم رکھنے والا محافظ اور نگران۔ ساری کائنات اس کی محتاج وہ کسی کا محتاج نہیں۔ عیسائی حضرت عیسیٰ کو اللہ یا ابن اللہ یا تین میں سے ایک مانتے تھے۔ گویا ان کو کہا جا رہا ہے کہ جب حضرت عیسیٰ بھی اللہ کی مخلوق ہیں وہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے اور ان کا زمانہ ولادت بھی تخلیق کائنات سے بہت عرصہ بعد کا ہے تو پھر وہ اللہ یا اللہ کا بیٹا کس طرح ہو سکتے ہیں؟ اگر تمہارا عقیدہ صحیح ہوتا تو انہیں مخلوق کے بجائے الوہی صفات کا حامل اور قدیم ہونا چاہیے تھا۔ نیز ان پر موت بھی نہیں آنی چاہیے لیکن ایک وقت آئے گا کہ وہ موت سے بھی ہمکنار ہوں گے۔ اور عیسائیوں کے بقول ہمکنار ہو چکے۔ ☆ احادیث میں آتا ہے کہ تین آیتوں میں اللہ کا اسم اعظم ہے جس کے ذریعے سے دعا کی جائے تو رد نہیں ہوتی ایک آیت الکرسی میں (اللہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم) دوسری یہی آل عمران کی آیت ۲، تیسری سورہ طٰہٰ میں

Marfat.com

(وعنت الوجوه للحی القیوم)(ازتفسیر شاہ فہد قرآن)]---۵۔''بیشک اللہ وہ ہے کہ نہیں پوشیدہ اس سے کوئی چیز زمین میں اور نہ آسمان میں۔''O
---۶۔''وہی تو ہے جو شکل وصورت بناتا ہے تمہاری ماؤں کے پیٹ میں جیسی چاہے۔نہیں کوئی معبود سوائے اس کے وہ سب پر غالب بڑی حکمت والا ہے۔''O---۲۶۔''کہہ دو! اے اللہ مالک بادشاہی کے۔دیتا ہے تو حکومت جسے چاہے اور چھین لیتا ہے حکومت جس سے چاہے اور عزت دیتا ہے تو جسے چاہے اور ذلت دیتا ہے جسے چاہے تیرے ہی ہاتھ میں ہے خیر بیشک تو ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے۔''O---۲۷۔''داخل کرتا ہے تو رات کو دن میں اور داخل کرتا ہے دن کو رات میں اور نکالتا ہے جاندار کو بے جان سے اور نکالتا ہے بے جان کو جاندار سے اور رزق دیتا ہے تو جسے چاہے بے حساب۔''O
---۱۸۰۔''اور اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے میراث آسمانوں کی اور زمین کی اور اللہ تعالیٰ ہر اس بات سے جو تم کرتے ہو پوری طرح باخبر ہے۔''O
(سورۃ النساء۴)---۱۳۱۔''جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اللہ تعالیٰ ہی کا ہے اور ہم نے انہیں جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی اور تمہیں تاکید کی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔اور اگر تم کفر کرو گے تو جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اللہ تعالیٰ ہی کا ہے۔اور اللہ تعالیٰ بے نیاز اور سزاوار حمد ہے۔
(سورۃ الانعام۶)---۱۔''تعریف اللہ کے لیے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور اندھیرے اور روشنی بنائی، پھر بھی کافر (دوسروں کو) اپنے رب کے ساتھ برابری دیتے ہیں۔''O---۴۵۔''اور ظالم قوم کی جڑ کاٹ دی گئی، اور تعریف اللہ کے لیے ہے جو سارے جہان کا آقا ہے۔''O---[اس میں خدا فراموش قوموں کی بابت اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے کہ ہم بعض دفعہ وقتی طور پر ایسی قوموں پر دُنیا کی آسائشیں اور فراوانیوں کے دروازے کھول دیتے ہیں یہاں تک کہ جب وہ اس میں خوب مگن ہو جاتی ہیں اور اپنی مادی خوشحالی وترقی پر اترانے لگ جاتی ہیں تو پھر ہم اچانک انہیں اپنے مؤاخذے کی گرفت میں لے لیتے ہیں اور ان کی جڑ کاٹ کر رکھ دیتے ہیں۔حدیث میں بھی آتا ہے۔☆نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم دیکھو کہ اللہ تعالیٰ نافرمانیوں کے باوجود کسی کو اس کی خواہشات کے مطابق دُنیا دے رہا ہے تو یہ''استدراج''(ڈھیل دینا) ہے۔پھر آپ ﷺ نے یہی آیت تلاوت فرمائی۔قرآن کریم کی اس آیت اور حدیث نبوی ﷺ سے معلوم ہوا کہ دنیوی ترقی اور خوشحالی اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ جس فرد یا قوم کو یہ حاصل ہو تو وہ اللہ کی چہیتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہے جیسا کہ بعض لوگ ایسا سمجھتے ہیں بلکہ بعض تو انہیں (ان الارض یرثھا عبادی الصلحون) کا مصداق قرار دے کر انہیں''اللہ کے نیک بندے'' تک قرار دیتے ہیں۔ایسا سمجھنا اور کہنا غلط ہے، گمراہ قوموں یا افراد کی دنیوی خوش حالی، ابتلا اور مہلت کے طور پر ہے نہ کہ یہ ان کے کفر و معاصی کا صلہ ہے۔(از تفسیر شاہ فہد قرآن)]
(سورۃ الاعراف۷)---۴۳۔''اور ہم ان کے سینے سے جو کدورت بھی ان میں ہے کھینچ لیں گے اور ان کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ کہیں گے تعریف اللہ تعالیٰ کی جس نے ہمیں اس کی راہ دکھائی اور ہم کبھی راہ نہ پا سکتے تھے اگر اللہ تعالیٰ ہمیں راہ نہ دکھاتا۔یقیناً ہمارے رب کے رسول ہمارے پاس حق لے کر آئے تھے اور انہیں آواز دی جائے گی یہ ہے جنت جس کے تم اپنے عملوں کے سبب وارث بنائے گئے ہو۔''O---۱۸۰۔''اور اچھے نام اللہ تعالیٰ ہی کے ہیں سو اسے ان (ناموں) سے پکارو اور ان لوگوں کو چھوڑ دو جو اس کے ناموں میں کج راہی کرتے ہیں۔وہ اپنے عملوں کا بدلہ پائیں گے۔''O
(سورۃ یونس۱۰)---۱۰۔''وہاں ان کی پکار''اے اللہ تعالیٰ تو پاک ہے'' ہوگی اور وہاں ان کی باہمی دُعا''سلام'' ہوگی۔اور ان کی آخری پکار''تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے جو سارے جہان کا رب ہے'' ہوگی۔''O---[یعنی اہل جنت، اللہ کی حمد وتسبیح میں ہر وقت رطب اللسان رہیں گے۔☆جس طرح حدیث میں آتا ہے کہ''اہل جنت کی زبانوں پر تسبیح وتحمید کا اس طرح الہام ہوگا جس طرح سانس کا الہام کیا جاتا ہے۔یعنی جس طرح بے اختیار سانس کی آمد ورفت رہتی ہے اسی طرح اہل جنت کی زبانوں پر بغیر اہتمام کے حمد وتسبیح الٰہی کے ترانے رہیں گے۔(از تفسیر شاہ فہد قرآن)]
(سورۃ ھود۱۱)---۷۱۔''اور اس کی (حضرت ابراہیمؑ کی) بیوی کھڑی تھی۔وہ ہنس پڑی اور ہم نے اسحاق کی خوشخبری دی۔اور اسحاق کے بعد یعقوبؑ کی۔''O---۷۲۔''وہ کہنے لگی۔''ہائے افسوس! کیا میں جنوں گی جبکہ میں بڑھیا ہوں اور میرا یہ خاوند بوڑھا ہے، بیشک یہ عجیب بات ہے۔''O---۷۳۔''وہ (فرشتے) بولے، کیا تو اللہ تعالیٰ کے کام پر حیران ہوتی ہے۔تم پر تو اے اہل بیت! اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکتیں ہیں؟ وہ تعریف والا، بڑی شان والا ہے۔''O
(سورۃ الرعد۱۳)---۲۔''اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں کو بغیر ستونوں کے بلند کر رکھا ہے کہ تم اسے دیکھ رہے ہو۔پھر وہ عرش پر قرار پکڑے ہوئے ہے۔اسی نے سورج اور چاند کو ماتحتی میں لگا رکھا ہے۔ہر ایک میعاد معین پر گشت کر رہا ہے، وہی کام کی تدبیر کرتا ہے وہ اپنے نشانات کھول کھول کر بیان کر رہا ہے کہ تم اپنے رب کی ملاقات کا یقین کر لو۔''O---۳۔''اسی نے زمین پھیلا کر بچھا دی ہے اور اس میں پہاڑ اور نہریں پیدا کر دی ہیں۔اور اس میں ہر قسم کے پھلوں کے جوڑے دوہرے پیدا کر دیے ہیں، وہ رات کو دن سے چھپا دیتا ہے۔یقیناً غور وفکر کرنے والوں کے لئے اس میں بہت سی نشانیاں ہیں۔''O---۴۔

Marfat.com

''اور زمین میں مختلف ٹکڑے ایک دوسرے سے لگتے لگاتے ہیں اور انگوروں کے باغات ہیں اور کھیت ہیں اور کھجوروں کے درخت ہیں، شاخ دار اور بعض ایسے ہیں جو بے شاخ ہیں سب ایک ہی پانی پلائے جاتے ہیں- پھر بھی ہم ایک کو ایک پر پھلوں میں برتری دیتے ہیں اس میں عقل مندوں کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں۔'' O---۱۳۔ ''گرج اس کی تسبیح وتعریف کرتی ہے اور فرشتے بھی اس کے خوف سے، وہی آسمان سے بجلیاں گراتا ہے اور جس پر چاہتا ہے اس پر ڈال دیتا ہے- کفار اللہ تعالیٰ کی بابت لڑ جھگڑ رہے ہیں- اور اللہ تعالیٰ سخت قوت والا ہے۔'' O

(**سورۃ ابراھیم ۱۴**)---۱۔ ''الر- یہ عالی شان کتاب ہم نے آپ کی طرف اتاری ہے کہ آپ لوگوں کو اندھیروں سے اجالے کی طرف لائیں ان کے پروردگار کے حکم سے- زبردست اور تعریفوں والے اللہ تعالیٰ کی طرف۔'' O---۸۔ ''موسیٰ نے کہا کہ اگر تم سب روئے زمین کے تمام انسان اللہ تعالیٰ کی ناشکری کریں تو بھی اللہ تعالیٰ بے نیاز اور تعریفوں والا ہے۔'' O---۳۹۔ ''اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے اس بڑھاپے میں اسماعیل واسحاق (علیہما السلام) عطا فرمائے۔ کچھ شک نہیں کہ میرا پالنہار اللہ دعاؤں کا سننے والا ہے۔'' O

(**سورۃ الحجر ۱۵**)---۹۷۔ ''ہمیں خوب علم ہے کہ ان کی باتوں سے آپ کا دل تنگ ہوتا ہے۔'' O---۹۸۔ ''آپ اپنے پروردگار کی تسبیح اور حمد بیان کرتے رہیں اور سجدہ کرنے والوں میں شامل ہوجائیں۔'' O---۹۹۔ ''اور اپنے رب کی عبادت کرتے رہیں یہاں تک کہ آپ کو موت آجائے۔'' O

(**سورۃ النحل ۱۶**)---۴۸۔ ''کیا انہوں نے اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے کسی کو بھی نہیں دیکھا؟ کہ اس کے سائے دائیں بائیں جھک جھک کر اللہ تعالیٰ کے سامنے سربسجود ہوتے اور عاجزی کا اظہار کرتے ہیں۔'' O---۴۹۔ ''یقیناً آسمان وزمین کے کل جاندار اور تمام فرشتے اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدے کرتے ہیں اور ذرا بھی تکبر نہیں کرتے۔'' O---۵۰۔ ''اور اپنے رب سے جو ان کے اوپر ہے کپکپاتے رہتے ہیں- اور جو حکم مل جائے اس کی تعمیل کرتے ہیں۔'' O---۵۱۔ ''اللہ تعالیٰ ارشاد فرما چکا ہے کہ دو معبود نہ بناؤ- معبود تو صرف وہی اکیلا ہے- پس تم سب صرف میرا ہی ڈر خوف رکھو۔'' O---۶۰۔ ''آخرت پر ایمان نہ رکھنے والوں کی ہی بری مثال ہے- اللہ تعالیٰ کے لئے تو بہت ہی بلند صفت ہے- وہ بڑا ہی غالب اور باحکمت ہے۔'' O---۷۵۔ ''اللہ تعالیٰ ایک مثال بیان فرماتا ہے کہ ایک غلام ہے دوسرے کی ملکیت کا، جو کسی بات کا اختیار نہیں رکھتا اور ایک اور شخص ہے جسے ہم نے اپنے پاس سے معقول روزی دے رکھی ہے، جس میں سے وہ چھپے کھلے خرچ کرتا ہے۔ کیا یہ سب برابر ہوسکتے ہیں؟'' O---[تفسیر کے لیے باب ۵، مضمون: تمثیل القرآن]

(**سورۃ بنی اسرائیل ۱۷**)---۱۔ ''پاک ہے وہ اللہ تعالیٰ جو اپنے بندے کو رات ہی رات میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گیا جس کے آس پاس ہم نے برکت دے رکھی ہے، اس لیے کہ ہم اسے اپنی قدرت کے بعض نمونے دکھائیں یقیناً اللہ تعالیٰ ہی خوب سننے دیکھنے والا ہے۔'' O---۴۳۔ ''جو کچھ یہ کہتے ہیں اس سے وہ پاک اور بالاتر، بہت دور اور بہت بلند ہے۔'' O---۴۴۔ ''ساتوں آسمان اور زمین اور جو بھی ان میں ہے اسی کی تسبیح کر رہے ہیں- ایسی کوئی چیز نہیں جو اسے پاکیزگی اور تعریف کے ساتھ یاد نہ کرتی ہو- ہاں یہ صحیح ہے کہ تم اس کی تسبیح سمجھ نہیں سکتے- وہ بڑا بردبار اور بخشنے والا ہے۔'' O---[یعنی سب اسی کے مطیع اور اپنے اپنے انداز میں اس کی تسبیح وتحمید میں مصروف ہیں- گو ہم ان کی تسبیح وتحمید کو نہ سمجھ سکیں- اس کی تائید بعض اور آیات قرآنی سے بھی ہوتی ہے مثلاً حضرت داؤدؑ کے بارے میں آتا ہے ''ہم نے پہاڑوں کو داؤدؑ کے تابع کر دیا، بس وہ شام کو اور صبح کو اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تسبیح (پاکی) بیان کرتے ہیں۔'' O--- سورۂ ص: ۱۸- بعض پتھروں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''اور بعض اللہ تعالیٰ کے ڈر سے گر پڑتے ہیں۔'' O--- البقرہ: ۷۴- ☆ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے کہ انہوں نے کھانے سے تسبیح کی آواز سنی- ☆ ایک اور حدیث سے ثابت ہے کہ چیونٹیاں اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہیں- ☆ اسی طرح جس تنے کے ساتھ ٹیک لگا کر رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے، جب لکڑی کا منبر بن گیا اور اسے آپ ﷺ نے چھوڑ دیا تو بچے کی طرح اس سے رونے کی آواز آتی تھی- ☆ مکے میں ایک پتھر تھا جو رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا کرتا تھا- ان آیات وصحیح احادیث سے واضح ہے کہ جمادات ونباتات کے اندر بھی ایک مخصوص قسم کا شعور موجود ہے، جسے گو ہم نہ سمجھ سکیں، مگر وہ اس شعور کی بنا پر اللہ کی تسبیح کرتے ہیں- بعض کہتے ہیں کہ اس سے مراد تسبیح دلالت ہے یعنی یہ چیزیں اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ تمام کائنات کا خالق اور ہر چیز پر قادر صرف اللہ تعالیٰ ہے- ہر چیز اس بات پر دلالت کرتی کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے لیکن صحیح بات پہلی ہی ہے کہ تسبیح اپنے حقیقی معنی میں ہے- (از تفسیر شاہ فہد قرآن)]---۱۱۱۔ ''اور یہ کہہ دیجئے کہ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں جو نہ اولاد رکھتا ہے نہ اپنی بادشاہت میں کسی کو شریک وساجھی رکھتا ہے اور نہ وہ کمزور ہے کہ اسے کسی حمایتی کی ضرورت ہو اور تو اس کی پوری پوری بڑائی بیان کرتا رہ۔'' O

(**سورۃ الکھف ۱۸**)---۱۔ ''تمام تعریفیں اسی اللہ کے لیے سزاوار ہیں جس نے اپنے بندے پر یہ قرآن اتارا اور اس میں کوئی کسر باقی نہ چھوڑی۔'' O---۱۰۹۔ ''کہہ دیجئے کہ اگر میرے پروردگار کی باتوں کے لکھنے کے لیے سمندر سیاہی بن جائے تو وہ بھی میرے رب کی باتوں کے ختم ہونے سے پہلے ہی ختم ہوجائے گا، گو ہم اسی جیسا اور بھی اس کی مدد میں لے آئیں۔'' O---[کلمات سے مراد، اللہ تعالیٰ کا علم محیط، اس کی حکمتیں اور وہ دلائل وبراہین ہیں جو اس

Marfat.com

کی وحدانیت پر دال ہیں۔ انسانی عقلیں ان سب کا احاطہ نہیں کر سکتیں اور دُنیا بھر کے درختوں کے قلم بن جائیں اور سارے سمندر بلکہ ان کی مثل اور بھی سمندر ہوں وہ سب سیاہی میں بدل جائیں، قلم گھس جائیں گے اور سیاہی ختم ہو جائے گی لیکن رب کے کلمات اور اس کی حکمتیں ضبط تحریر میں نہیں آسکیں گی۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن)]

(سورۃ النمل ۲۷)---۵۹۔''تو کہہ دے کہ تمام تعریف اللہ ہی کے لیے ہے اور اس کے برگزیدہ بندوں پر سلام ہے۔ کیا اللہ تعالیٰ بہتر ہے یا وہ جنہیں یہ لوگ شریک ٹھہرا رہے ہیں۔''O---۹۳۔''کہہ دیجئے' کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کو سزاوار ہیں وہ عنقریب اپنی نشانیاں دکھائے گا جنہیں تم (خود) پہچان لو گے۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو اس سے آپ کا رب غافل نہیں۔''O

(سورۃ القصص ۲۸)---۷۰۔''وہی اللہ ہے اس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں' دنیا اور آخرت میں اسی کی تعریف ہے۔ اسی کے لیے فرمانروائی ہے اور اسی کی طرف تم سب پھیرے جاؤ گے۔''O

(سورۃ العنکبوت ۲۹)---۶۳۔''اور اگر آپ ان سے سوال کریں کہ آسمان سے پانی اتار کر زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کس نے کیا؟ تو یقیناً ان کا جواب یہی ہو گا اللہ تعالیٰ نے۔ آپ کہہ دیں کہ ہر تعریف اللہ تعالیٰ ہی کے لیے سزاوار ہے' بلکہ ان میں سے اکثر بے عقل ہیں۔''O

(سورۃ الروم ۳۰)---۱۸۔''تمام تعریفوں کے لائق آسمان وزمین میں صرف وہی ہے تیسرے پہر کو اور ظہر کے وقت بھی (اس کی پاکیزگی بیان کرو)۔''O ---۴۰۔''اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا پھر روزی دی پھر مار ڈالے گا پھر زندہ کر دے گا بتاؤ تمہارے شریکوں میں سے کوئی بھی ایسا ہے جو ان میں سے کچھ بھی کر سکتا ہو۔ اللہ تعالیٰ کے لیے پاکی اور برتری ہے ہر اس شریک سے جو یہ لوگ مقرر کرتے ہیں۔''O

(سورۃ لقمان ۳۱)---۲۵۔''اگر آپ ان سے دریافت کریں کہ آسمان وزمین کا خالق کون ہے؟ تو یہ ضرور جواب دیں گے کہ اللہ تعالیٰ' تو کہہ دیجئے کہ سب تعریفوں کے لائق اللہ تعالیٰ ہی ہے' لیکن ان میں کے اکثر بے علم ہیں۔''O---۲۶۔''آسمانوں میں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ سب اللہ تعالیٰ ہی کا ہے یقیناً اللہ تعالیٰ بہت بڑا بے نیاز اور سزاوار حمد وثنا ہے۔''O---۲۷۔''روئے زمین کے (تمام) درختوں کے اگر قلمیں ہو جائیں اور تمام سمندروں کی سیاہی ہو اور ان کے بعد سات سمندر اور ہوں تاہم اللہ تعالیٰ کے کلمات ختم نہیں ہو سکتے' بیشک اللہ تعالیٰ غالب اور باحکمت ہے۔''O

(سورۃ السجدۃ ۳۲)---۱۵۔''ہماری آیتوں پر وہی ایمان لاتے ہیں جنہیں جب کبھی ان سے نصیحت کی جاتی ہے تو وہ سجدے میں گر پڑتے ہیں اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح پڑھتے ہیں اور تکبر نہیں کرتے ہیں۔''O

(سورۃ سبا ۳۴)---۱۔''تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لیے سزاوار ہیں جس کی ملکیت میں وہ سب کچھ ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے آخرت میں بھی تعریف اسی کے لیے ہے' وہ (بڑی) حکمتوں والا اور (پورا) خبردار ہے۔''O

(سورۃ فاطر ۳۵)---۱۔''اس اللہ تعالیٰ کے لیے تمام تعریفیں سزاوار ہیں جو (ابتداء) آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا اور دو دو تین تین چار چار پروں والے فرشتوں کو اپنا پیغمبر (قاصد) بنانے والا ہے' مخلوق میں جو چاہے زیادتی کرتا ہے اللہ تعالیٰ یقیناً ہر چیز پر قادر ہے۔''O---[حمد کہتے ہیں کسی کے کمالاتِ اختیاریہ پر اس کی توصیف اور ثنا کرنا۔ کیونکہ در حقیقت اللہ تعالیٰ کی ذات ہی تمام کمالات اختیاریہ سے موصوف ہے اس لیے حقیقی حمد وثنا اسی کے لیے سزاوار اور اسی کے لیے مخصوص ہے۔ باقی جہاں کہیں کوئی خوبی اور کمال پایا جاتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی عطا اور دین ہے۔ اس لیے جس چیز کی بھی ثنا کی جائے در حقیقت وہ اللہ تعالیٰ کی ہی ثنا ہو گی۔ جس نے اس شخص یا چیز کو اس کمال وخوبی سے متصف فرمایا ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]---[مزید تفسیر کے لیے باب نمبر ۳، مضمون: ملائکہ]

(سورۃ الزُّمر ۳۹)---۷۵۔''اور تو فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کے عرش کے اردگرد حلقہ باندھے ہوئے اپنے رب کی حمد وتسبیح کرتے ہوئے دیکھے گا اور ان میں انصاف کا فیصلہ کیا جائے گا اور کہہ دیا جائے گا کہ ساری خوبی اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پالنہار ہے۔''O---[یعنی پوری کائنات اللہ تعالیٰ کی حمد پکار اُٹھے گی۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(سورۃ المومن ۴۰)---۷۔''عرش کے اٹھانے والے اور اس کے آس پاس کے (فرشتے) اپنے رب کی تسبیح حمد کے ساتھ ساتھ کرتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ایمان والوں کے لیے استغفار کرتے ہیں' کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! تو نے ہر چیز کو اپنی بخشش اور علم سے گھیر رکھا ہے' پس تو انہیں بخش دے جو توبہ کریں اور تیری راہ کی پیروی کریں اور تو انہیں دوزخ کے عذاب سے بھی بچا لے۔''O---۵۵۔''پس (اے محبوب) آپ صبر فرمایئے (کفار کی اذیتوں پر) بیشک اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے اور استغفار کرتے رہیئے اپنی (موہوم) کوتاہی پر اور پاکی بیان کیجئے اپنے رب کی حمد کرتے ہوئے شام کے وقت اور صبح کے وقت۔''O (تفسیر کیلئے باب ۷، مضمون: نماز، باب ۸، مضمون: توبہ)---۶۵۔''وہ زندہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں پس تم خالص اسی کی عبادت

Marfat.com

کرتے ہوئے اسے پکارو' تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔" O

(سورۃ الشوریٰ ۴۲)---۵۔ "قریب ہے آسمان اوپر سے پھٹ پڑیں اور تمام فرشتے اپنے رب کی پاکی تعریف کے ساتھ بیان کر رہے ہیں اور زمین والوں کے لیے استغفار کر رہے ہیں۔ خوب سمجھ رکھو کہ اللہ تعالیٰ ہی معاف فرمانے والا رحمت والا ہے۔" O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۳، مضمون: ملائکہ]

---۲۸۔ "اور وہی ہے جو لوگوں کے ناامید ہو جانے کے بعد بارش برساتا ہے اور اپنی رحمت پھیلا دیتا ہے۔ وہی ہے کارساز اور قابل حمد و ثنا۔" O

(سورۃ الجاثیۃ ۴۵)---۳۶۔ "پس اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے جو آسمانوں اور زمین اور تمام جہان کا پالنہار ہے۔" O---۳۷۔ "تمام (بزرگی اور) بڑائی آسمانوں اور زمین میں اسی کی ہے اور وہی غالب اور حکمت والا ہے۔" O

(سورۃ الفتح ۴۸)---۹۔ "تاکہ (اے لوگو!) تم ایمان لاؤ اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر اور تاکہ تم ان کی مدد کرو اور دل سے ان کی تعظیم کرو۔ اور پاکی بیان کرو اللہ تعالیٰ کی صبح اور شام۔" O

(سورۃ ق ۵۰)---۳۹۔ "پس یہ جو کچھ کہتے ہیں آپ اس پر صبر کریں اور اپنے رب کی تسبیح تعریف کے ساتھ بیان کریں سورج نکلنے سے پہلے بھی اور سورج غروب ہونے سے پہلے بھی۔" O---۴۰۔ "اور رات کے کسی وقت بھی تسبیح کریں اور نماز کے بعد بھی۔" O---[یعنی اللہ کی تسبیح کریں۔ بعض نے اس سے وہ تسبیحات مراد لی ہیں' جن کے پڑھنے کی تاکید نبی کریم ﷺ نے فرض نمازوں کے بعد فرمائی ہے۔ مثلاً ۳۳ مرتبہ سُبحَانَ اللّٰہ۔ ۳۳ مرتبہ الحَمدُ للّٰہ اور ۳۴ مرتبہ اللّٰہ اکبر وغیرہ۔ مگر یہ تسبیحات اس سورت کے نزول کے بہت عرصہ بعد بتائی گئی تھیں۔ بعض نے کہا ہے کہ ادبار السجود سے مراد مغرب کے بعد دو رکعتیں ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(سورۃ الواقعۃ ۵۶)---۷۴۔ "پس اپنے بہت بڑے رب کے نام کی تسبیح کیا کرو۔" O---۹۶۔ "پس تو اپنے عظیم الشان پروردگار کی تسبیح کر۔" O---[حدیث پاک میں آتا ہے کہ دو کلمے اللہ کو بہت محبوب ہیں' زبان پر ہلکے اور وزن میں بھاری۔ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم (آخری حدیث بخاری) (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(سورۃ الحدید ۵۷)---۱۔ "آسمان اور زمین میں جو ہے (سب) اللہ تعالیٰ کی تسبیح کر رہے ہیں' وہ زبردست باحکمت ہے۔" O---[تسبیح کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کو تمام ایسی چیزوں سے منزہ اور پاک سمجھنا جو اس کی شایانِ شان نہیں۔ انسان کا اعتقاد بھی یہی ہو وہ اپنے قول سے بھی اس کا اقرار کرے اور اس کا عمل بھی اس کی شہادت دے رہا ہو۔ آسمانوں اور زمین کی ہر چیز گواہی دے رہی ہے کہ ان کا خالق اور مالک ہر نقص اور ہر عیب سے پاک ہے۔ ان میں سے ذوی العقول کی شہادت تو قولاً ہے۔ فرشتے' انسان اور جنات کہہ رہے ہیں۔ سبحان اللہ، سبحان اللہ۔ البتہ غیر ذوی العقول اپنی زبانِ حال سے اپنے پیدا کرنے والے کی عظمت و کبریائی بیان کر رہے ہیں۔ لیکن زجاج کا قول یہ ہے کہ ہر چیز اپنی زبان سے قولاً اس کی تسبیح بیان کر رہی ہے ورنہ اس آیت کا کیا معنی ہوگا۔ ہر چیز اللہ کی تسبیح بیان کر رہی ہے لیکن تم اس کا ادراک نہیں کر سکتے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]---۳۔ "وہی پہلے ہے اور وہی پیچھے' وہی ظاہر ہے اور وہی مخفی' اور وہ ہر چیز کو بخوبی جاننے والا ہے۔" O

(سورۃ الحشر ۵۹)---۱۔ "آسمانوں اور زمین کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہے' اور وہ غالب باحکمت ہے۔" O---۲۲۔ "وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں' چھپے کھلے کا جاننے والا مہربان اور رحم کرنے والا۔" O---۲۳۔ "وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں' بادشاہ' نہایت پاک' سب عیبوں سے صاف' امن دینے والا' نگہبان' غالب زور آور' اور بڑائی والا' پاک ہے اللہ تعالیٰ ان چیزوں سے جنہیں یہ اس کا شریک بناتے ہیں۔" O---۲۴۔ وہی اللہ ہے پیدا کرنے والا وجود بخشنے والا' صورت بنانے والا' اسی کے لیے (نہایت) اچھے نام ہیں' ہر چیز خواہ وہ آسمانوں میں ہو خواہ زمین میں ہو اس کی پاکی بیان کرتی ہے اور وہی غالب حکمت والا ہے۔" O

(سورۃ الصف ۶۱)---۱۔ "زمین و آسمان کی ہر ہر چیز اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہے اور وہی غالب حکمت والا ہے۔" O[اس آیت سے اس سورت کا آغاز کرنے میں یہ حکمت ہے کہ سابقہ سورت کے آخر میں لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی مدد کرنے کی دعوت دی گئی ہے' کوئی نادان اس غلط فہمی کا شکار نہ ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ بندوں کی امداد کا محتاج ہے اور اگر بندے اپنی جانیں اور اپنے مال قربان نہیں کریں گے تو خدا کی خدائی میں فرق پڑ جائے گا۔ ابتداء میں ہی اس حقیقت کو واضح کر دیا گیا ہے کہ وہ تو عزیز و حکیم ہے۔ آسمان اور زمین کی ہر چیز اس کی تسبیح کر رہی ہے۔ اس کی عظمت کے گیت گا رہی ہے۔ تمہیں جہاد کا جو حکم اس نے دیا ہے اس میں تمہارا اپنا فائدہ ہے۔ حق کا بول بالا ہوگا تو تمہاری جانیں' تمہارے مال' تمہاری آبروئیں محفوظ ہو جائیں گی۔ کوئی طوفان تمہارے ایمان کے چراغ کو نہ بجھا سکے گا اور اگر تم نے جہاد میں بزدلی کا مظاہرہ کیا اور باطل کو غلبہ نصیب ہو گیا تو ساری زمین میں فتنہ و فساد کے شعلے بھڑک اٹھیں گے۔ ہر انسان کا سکھ چین اُٹھ جائے گا۔ حق کا نظامِ عدل و احسان برپا کرنے کیلئے تمہیں اسی لیے دعوت دی جا رہی ہے اور طاغوتی قوتوں کے مقابلہ میں جان کی بازی لگانے کا

Marfat.com

تمہیں فقط اسی لیے شوق دلایا جارہا ہے۔ اگر تم سوچو گے تو تمہیں پتہ چل جائے گا اس میں سراسر تمہارا ہی فائدہ ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

(**سورۃ الجمعۃ ۶۲**)---۱۔''(ساری چیزیں) جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہیں (جو) بادشاہ نہایت پاک (ہے) غالب و باحکمت ہے۔ O[اس کی تسبیح زمانی حدود کی پابند نہیں۔ ازل سے کائنات کی ہر چیز اس کی تسبیح کر رہی ہے اور ابد تک ایسا ہی ہوتا رہے گا۔ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہے وہ اپنی استعداد اپنی مخصوص زندگی اور شعور کے مطابق اسی کی تسبیح بیان کرنے میں منہمک ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

(**سورۃ التغابن ۶۴**)---۱۔''(تمام چیزیں) جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اللہ کی پاکی بیان کرتی ہیں اسی کی سلطنت ہے اور اسی کی تعریف ہے' اور وہ ہر ہر چیز پر قادر ہے۔'' O[موقع و محل کے لحاظ سے اس تمہید کا مطلب یہ ہے کہ زمین سے لے کر آسمانوں کی انتہائی وسعتوں تک جدھر بھی تم نگاہ ڈالو گے، اگر تم عقل کے اندھے نہیں ہو تو تمہیں صاف محسوس ہوگا کہ ایک ذرّے سے لے کر عظیم ترین کہکشاؤں تک ہر چیز نہ صرف خدا کے وجود پر گواہ ہے بلکہ اس بات کی گواہی بھی دے رہی ہے کہ اُس کا خدا ہر عیب اور نقص اور کمزوری اور غلطی سے پاک ہے۔ اُس کی ذات و صفات اور اس کے افعال و احکام میں کسی عیب و خطا، یا کسی کمزوری اور نقص کا ادنیٰ سے ادنیٰ درجے میں بھی کوئی احتمال ہوتا تو یہ کمال درجہ حکیمانہ نظام وجود ہی میں نہ آ سکتا تھا، کجا کہ ازل سے ابد تک ایسے اٹل طریقہ سے چل سکتا۔ (از تفسیر تفہیم القرآن)]

(**سورۃ البروج ۸۵**)---۱۴۔ وہ بڑا بخشش کرنے والا اور بہت محبت کرنے والا ہے۔'' O---۱۵۔''عرش کا مالک عظمت والا ہے۔'' O---۱۶۔''جو چاہے اسے کر گزرنے والا ہے۔'' O[''بخشنے والا ہے'' کہہ کر یہ امید دلائی گئی ہے کہ کوئی اپنے گناہوں سے باز آ کر توبہ کر لے تو اس کے دامن رحمت میں جگہ پاسکتا ہے ''محبت کرنے والا'' کہہ کر یہ بتایا گیا ہے کہ اس کو اپنی خلق سے عداوت نہیں ہے کہ خواہ مخواہ اس کو مبتلائے عذاب کرے' بلکہ جس مخلوق کو اس نے پیدا کیا ہے اس سے وہ محبت رکھتا ہے اور سزا صرف اس وقت دیتا ہے جب وہ سرکشی سے باز ہی نہ آئے۔ ''مالک عرش'' کہہ کر انسان کو یہ احساس دلایا گیا ہے کہ سلطنت کائنات کا فرمانروا وہی ہے' اس سے سرکشی کرنے والا اس کی پکڑ سے بچ کر کہیں نہیں جاسکتا۔ ''بزرگ و برتر'' کہہ کر انسان کو اس کمینہ پن پر متنبہ کیا گیا ہے کہ وہ ایسی ہستی کے مقابلہ میں گستاخی کا رویہ اختیار کرتا ہے اور آخری صفت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ ''جو کچھ چاہے کر ڈالنے والا ہے'' یعنی پوری کائنات میں کسی کی بھی یہ طاقت نہیں۔ ہے کہ اللہ جس کام کا ارادہ کرے اس میں وہ مانع و مزاحم ہو سکے۔ (از تفسیر تفہیم القرآن)]

(**سورۃ الاعلیٰ ۸۷**)---۱۔''اپنے بہت ہی بلند اللہ کے نام کی پاکیزگی بیان کر۔'' O[☆حدیث میں آتا ہے کہ نبی ﷺ اس کے جواب میں پڑھا کرتے تھے، **سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی (مسند احمد ۱/۲۳۲۔ ابو داؤد، کتاب الصلوٰۃ، باب الدعاء فی الصلوٰۃ وقال الالبانی صحیح)** ☆اپنے حبیب کریم ﷺ کو ارشاد فرمایا جارہا ہے کہ اپنے پروردگار کی پاکی بیان کیا کرو۔ یعنی اپنے دل میں بھی یہ اعتقاد رکھو اور اپنی زبان سے بھی اس کا اعتراف کرو کہ میرا پروردگار ہر عیب اور نقص سے پاک ہے۔ وہ ہر چیز پر قدرتِ کاملہ رکھتا ہے۔ ہر قسم کی اختیارات کا مالک ہے۔ اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرنے کے کئی طریقے ہیں۔ اس کیلئے ایسا لفظ استعمال نہ کیا جائے جس میں کسی نقص یا عیب کا شائبہ ہو یا اس کی صفاتِ کمال کے منافی ہوں۔ نیز اس کا ذکر ناپاک جگہ، ناپاک حالات میں نہ کیا جائے۔ ایسی محفل جہاں ملحد قسم کے لوگ ہوں' وہاں اس انداز سے اللہ تعالیٰ کی ذکر نہ کیا جائے کہ وہ مضحکہ اڑانے لگیں۔ اس شخص کے سامنے بھی اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا جائے جو اس کو ادب و شوق سے سننے کیلئے تیار نہ ہو۔ (از تفسیر ضیاء القرآن)]

(**سورۃ النصر ۱۱۰**)---۱۔''جب اللہ کی مدد آ پہنچے اور فتح (نصیب ہو جائے)۔'' O---[فتح سے مراد کسی ایک معرکے میں فتح نہیں بلکہ وہ فیصلہ کن فتح ہے جس کے بعد ملک میں کوئی طاقت اسلام سے ٹکر لینے کے قابل نہ رہے اور یہ امر واضح ہو جائے کہ اب عرب میں اسی دین کو غالب ہو کر رہنا ہے' بعض مفسرین نے اس سے مراد فتح مکہ لی ہے' لیکن فتح مکہ ۸ھ میں ہوئی ہے اور اس سورہ کا نزول ۱۰ھ کے آخر میں ہوا ہے۔ (از تفسیر ا تفہیم القرآن)]---۲۔''اور آپ دیکھ لیں لوگوں کو کہ وہ داخل ہو رہے ہیں اللہ کے دین میں فوج در فوج۔'' O---[یعنی وہ زمان رخصت ہو جائے جب ایک ایک دو دو کر کے لوگ اسلام میں داخل ہوتے تھے اور وقت آجائے جب پورے پورے قبیلے' اور بڑے بڑے علاقوں کے باشندے کسی جنگ اور کسی مزاحمت کے بغیر از خود مسلمان ہونے لگیں۔ یہ کیفیت ۹ھ کے آغاز سے رونما ہونی شروع ہوئی جس کی وجہ سے اس سال کو سالِ وفود کہا جاتا ہے عرب کے گوشے گوشے سے وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے لگے اور اسلام قبول کر کے آپ کے دست مبارک پر بیعت کرنے لگے۔ یہاں تک کہ ۱۰ھ میں جب حضور ﷺ حجۃ الوداع کے لئے تشریف لے گئے اس وقت پورا عرب اسلام کے زیر نگیں ہو چکا تھا اور ملک میں کوئی مشرک باقی نہ رہا تھا۔ (از تفسیر ۲ تفہیم القرآن)]---۳۔ ''تو (اس وقت) اپنے رب کی حمد کرتے ہوئے اس کی پاکی بیان کیجیے اور (اپنی امت کے لیے) اس سے مغفرت طلب کیجیے' بے شک وہ بہت توبہ قبول کرنیوالا ہے۔'' O---[حمد سے مراد اللہ تعالیٰ کی تعریف و ثنا کرنا بھی ہے اور اس کا شکر ادا کرنا بھی اور تسبیح سے مراد اللہ تعالیٰ کو ہر لحاظ سے پاک اور منزہ قرار دینا ہے اس موقع پر یہ ارشاد کہ اپنے رب کی قدرت کا یہ کرشمہ جب تم دیکھ لو تو اس کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرو' اس میں حمد کا مطلب یہ ہے کہ اس عظیم کامیابی کے متعلق

Marfat.com

تمہارے دل میں کبھی اس خیال کا کوئی شائبہ تک نہ آئے کہ یہ تمہارے اپنے کمال کا نتیجہ ہے' بلکہ اس کو سراسر اللہ کا فضل و کرم سمجھو' اس پر اس کا شکر ادا کرو' اور قلب و زبان سے اس امر کا اعتراف کرو کہ اس کامیابی کی ساری تعریف اللہ ہی کو پہنچتی ہے۔ اور تسبیح کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کو اس سے پاک اور منزہ قرار دو کہ اس کے کلمے کا بلند ہونا تمہاری کسی سعی و کوشش کا محتاج یا اس پر منحصر تھا۔ اس کے برعکس تمہارا دل اس یقین سے لبریز ہے کہ تمہاری سعی و کوشش کی کامیابی اللہ کی تائید و نصرت پر منحصر تھی' وہ اپنے جس بندے سے چاہتا اپنا کام لے سکتا ہے اور یہ اس کا احسان ہے کہ اس نے یہ خدمت تم سے لی اور تمہارے ہاتھوں اپنے دین کا بول بالا کرایا۔ اس کے علاوہ تسبیح' یعنی سبحان اللہ کہنے میں ایک پہلو تعجب کا بھی ہے جب کوئی محیر العقول واقعہ پیش آتا ہے تو آدمی سبحان اللہ کہتا ہے اور اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اللہ ہی کی قدرت سے ایسا حیرت انگیز واقعہ رونما ہوا ہے ورنہ دُنیا کی کسی طاقت کے بس میں نہ تھا کہ ایسا کرشمہ اس سے صادر ہو سکتا۔ (از تفسیر ۳ تفہیم القرآن)]

اَلْحَیُّ، اصلی اور حقیقی زندگی اُسی کی ہے

(**سورۃ البقرۃ ۲**)---۲۵۵۔ ''اللہ کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اس کے زندۂ جاوید ہے، پوری کائنات کو سنبھالے ہوئے ہے۔ نہیں آتی اس کو اُونگھ اور نہ نیند۔ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں۔ کون ہے جو سفارش کر سکے اس کے حضور بغیر اس کی اجازت کے۔ وہ جانتا ہے اُسے بھی جو بندوں کے سامنے ہے اور وہ بھی جو ان سے اوجھل ہے اور نہیں احاطہ کر سکتے وہ ذرا بھی اس کے علم میں سے مگر جس قدر وہ چاہے' حاوی ہے اس کی کرسی آسمانوں اور زمین پر اور نہیں تھکاتی اس کو نگہبانی ان دونوں کی اور وہی ہے برتر اور عظیم۔''O

(**سورۃ المؤمن ۴۰**)---۶۵۔ ''وہ زندہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں پس تم خالص اسی کی عبادت کرتے ہوئے اسے پکارو' تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔''O---[یعنی اصلی اور حقیقی زندگی اُسی کی ہے۔ اپنے بل پر آپ زندہ وہی ہے۔ ازلی و ابدی حیات اس کے سوا کسی کی بھی نہیں ہے۔ باقی سب کی حیات عطائی ہے' عارضی ہے' موت آشنا اور فنا در آغوش ہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

العظمت للہ۔ بڑائی صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے

(**سورۃ الفاتحہ ۱**)---۱تا۴۔ ''سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو رب ہے سب جہانوں کا۔''O بڑا مہربان' نہایت رحم والا۔''O ''مالکِ روز جزا۔''O ''تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔''O

(**سورۃ البقرۃ ۲**)---۲۵۵۔ ''اللہ کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اس کے زندۂ جاوید ہے، پوری کائنات کو سنبھالے ہوئے ہے۔ نہیں آتی اس کو اُونگھ اور نہ نیند۔ اسی کا ہے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں۔ کون ہے جو سفارش کر سکے اس کے حضور بغیر اس کی اجازت کے۔ وہ جانتا ہے اُسے بھی جو بندوں کے سامنے ہے اور وہ بھی جو ان سے اوجھل ہے اور نہیں احاطہ کر سکتے وہ ذرا بھی اس کے علم میں سے مگر جس قدر وہ چاہے' حاوی ہے اس کی کرسی آسمانوں اور زمین پر اور نہیں تھکاتی اس کو نگہبانی ان دونوں کی اور وہی ہے برتر اور عظیم۔''O---[کرسی سے بعض نے (قدم رکھنے کی جگہ)' بعض نے علم' بعض نے قدرت و عظمت' بعض نے بادشاہی اور بعض نے عرش مراد لیا ہے۔ لیکن صفات باری تعالیٰ کے بارے میں محدثین اور سلف کا یہ مسلک ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جو صفات جس طرح قرآن و حدیث میں بیان ہوئی ہیں' ان کی بغیر تاویل اور کیفیت بیان کیے' ان پر ایمان رکھا جائے۔ اس لیے یہی ایمان رکھنا چاہیے کہ یہ فی الواقع کرسی ہے جو عرش سے الگ ہے۔ اس کی کیفیت کیا ہے' اس پر وہ کس طرح بیٹھتا ہے؟ اس کو ہم بیان نہیں کر سکتے کیونکہ اس کی حقیقت سے ہم بے خبر ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(**سورۃ آل عمران ۳**)---۲۔ ''اللہ کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اس کے، زندۂ جاوید ہے، پوری کائنات کو قائم رکھنے والا ہے۔''O

(**سورۃ المائدۃ ۵**)---۱۷۔ ''وہ لوگ کفر کرتے ہیں جو کہتے ہیں ''مسیح ابنِ مریم ہی اللہ ہے''۔ کہہ دے ''کون اللہ کے سامنے کچھ بھی اختیار رکھتا ہے اگر وہ چاہے کہ مسیح ابنِ مریم' اس کی ماں' اور جو بھی زمین میں ہے سب کو ہلاک کر دے اور آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب پر بادشاہت اللہ ہی کی ہے' وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے' اور اللہ ہر شے پر قادر ہے۔''O

(**سورۃ الانعام ۶**)---۱۔ ''تعریف اللہ کے لیے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور اندھیرے اور روشنی بنائی' پھر بھی کافر (دوسروں کو) اپنے رب کے ساتھ برابری دیتے ہیں۔''O

Marfat.com

(**سورۃ الاعراف ۷**)---۵۴۔ ''بے شک تمہارا آقا اللہ ہے، وہ جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں بنایا پھر تخت پر بیٹھ گیا، وہ دن کو رات سے ڈھانپتا ہے جو اس کے پیچھے لپکی چلی آتی ہے، اور سورج اور چاند اور ستارے اس کے حکم میں بندھے ہیں۔ سنو! بنانا اور حکم دینا اسی کا کام ہے۔ کیا برکت والا ہے اللہ سارے جہاں کا آقا!'' O---۵۵۔ ''اپنے رب کو گڑگڑا کر اور چپکے چپکے پکارا کرو، وہ حد سے نکلنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔'' O

(**سورۃ الانفال ۸**)---۳۰۔ ''اور جب کافر تیرے بارے میں تدبیریں کر رہے تھے کہ تجھے قید کر دیں، یا تجھے قتل کر دیں، یا تجھے نکال باہر کریں، اور وہ تدبیریں کر رہے تھے اور اللہ بھی تدبیر کر رہا تھا، اور اللہ بہترین تدبیر کرنے والا ہے۔'' O---[ہجرت سے پیشتر کفار مکہ نے دار الندوہ میں جمع ہو کر مشورہ کیا، کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کیا کیا جائے۔ انہوں نے ساری قوم کو پریشان کر رکھا ہے اور باہر کے کچھ لوگ ان کے دام میں پھنستے جاتے ہیں کہیں رفتہ رفتہ بڑی طاقت اکٹھی نہ کر لیں جس کا مقابلہ دشوار ہو۔ اُس وقت رائیں مختلف تھیں، کوئی کہتا تھا، قید کیا جائے اور خوب زخمی کیے جائیں، کسی کی رائے تھی کہ انہیں وطن سے نکال دیا جائے تا کہ ہمیں ہر وقت کے خطرہ سے نجات ملے۔ اخیر میں ابوجہل کی رائے پر فیصلہ ہوا کہ تمام قبائل عرب میں سے ایک ایک جوان منتخب ہو اور وہ سب مل کر آنِ واحد میں ان پر تلوار کا ہاتھ چھوڑیں' تا کہ بنی ہاشم سارے عرب سے لڑائی نہ کر سکیں اور دیت دینی پڑے تو تمام قبائل پر تقسیم ہو جائے۔ یہاں تو وہ اشقیا کی یہ تدبیر تھی' حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرشتہ نے اطلاع کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بستر پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو لٹا کر اُسی مجمع کی آنکھوں میں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کے لئے جمع ہوا تھا خاک جھونکتے ہوئے باہر تشریف لے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور حضرت علیؓ کا بال بیکا نہ ہوا اور دشمن خائب و خاسر رہے۔ پھر جنہوں نے آپ کے قتل کا مشورہ دیا تھا بدر میں وہ ہی قتل کیے گئے۔ اس سے بتلا دیا کہ جب خدا ساتھی ہو تو کوئی کچھ نہیں کر سکتا اور جس طرح اُس نے اپنے پیغمبر کو بچا لیا، تمہارے گھر بار اور اہل و عیال کی بھی جو مکہ میں ہیں حفاظت کر سکتا ہے۔ دشمن اگر قوی است نگہباں قوی تر است۔ (تفسیر از علامہ شبیر احمد عثمانی)]

(**سورۃ التوبہ ۹**)---۱۱۶۔ ''آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے، وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے، اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی دوست اور مددگار نہیں۔'' O---۱۲۹۔ ''پھر بھی اگر وہ منہ موڑ لیتے ہیں تو کہہ دے ''مجھے اللہ کافی ہے، جس کے سوا کوئی خدا نہیں، میں اسی پر بھروسہ کرتا ہوں کہ وہی بڑے تخت کا مالک ہے۔'' O

(**سورۃ یونس ۱۰**)---۴۔ ''اسی کی طرف تم سب کی واپسی ہوگی، یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے، وہی خلقت کو شروع کرتا ہے پھر اسے دہرائے گا تا کہ ان لوگوں کو جو ایمان لاتے اور درست عمل کرتے ہیں انصاف کے مطابق پورا بدلہ دے، اور کافروں کے لئے ان کے کفر کے سبب کھولتا ہوا مشروب اور دردناک عذاب ہوگا۔'' O---۵۔ ''اسی نے سورج کو چمک اور چاند کو اجالا بنایا اور اس کی منزلیں ٹھہرا دیں تا کہ تم سالوں کی گنتی اور حساب جان سکو، اللہ نے ان چیزوں کو صرف حقیقت بنایا ہے، اور وہ ان نشانیوں کو علم والے لوگوں کے لئے کھول کر بیان کرتا ہے۔'' O---۹۔ ''البتہ جو لوگ ایمان لاتے اور درست عمل کرتے ہیں انہیں ان کا رب ان کے ایمان کے ذریعے راہ دکھائے گا، نعمت بھرے باغوں میں ان کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی۔'' O---۱۰۔ ''وہاں ان کی پکار ''اے اللہ تو پاک ہے'' ہوگی، اور وہاں ان کی باہمی دُعا ''سلام'' ہوگی، اور ان کی آخری پکار ''تعریف اللہ کے لئے جو سارے جہاں کا رب ہے'' ہوگی۔'' O---۶۸۔ ''وہ کہتے ہیں ''اللہ نے بیٹا بھی بنا رکھا ہے'' وہ پاک ہے، وہ بے نیاز ہے، اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے، تمہارے پاس اس بات کی کوئی سند نہیں، کیا تم اللہ کے بارے میں ایسی باتیں کرتے ہو جو تم نہیں جانتے۔'' O---۱۰۷۔ ''اور اگر اللہ تجھے کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا کوئی اسے ہٹانے والا نہیں، اور اگر وہ تیری بھلائی چاہے تو کوئی اس کی مہربانی کو پھیرنے والا نہیں، وہ اسے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے ڈال دیتا ہے، اور وہ بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب ا، مضمون: اللہ کا فضل]

(**سورۃ ھود ۱۱**)---۱۲۳۔ ''زمینوں اور آسمانوں کا علم غیب اللہ تعالیٰ ہی کو ہے' تمام معاملات کا رجوع بھی اسی کی جانب ہے' پس تجھے اسی کی عبادت کرنی چاہیے اور اسی پر بھروسہ رکھنا چاہیے اور تم جو کچھ کرتے ہو اس سے اللہ تعالیٰ بے خبر نہیں۔'' O

(**سورۃ الرعد ۱۳**)---۲۔ ''اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں کو بغیر ستونوں کے بلند کر رکھا ہے کہ تم اسے دیکھ رہے ہو۔ پھر وہ عرش پر قرار پکڑے ہوئے ہے اسی نے سورج اور چاند کو ماتحتی میں لگا رکھا ہے۔ ہر ایک میعاد معین پر گشت کر رہا ہے' وہی کام کی تدبیر کرتا ہے وہ اپنے نشانات کھول کھول کر بیان کر رہا ہے کہ تم اپنے رب کی ملاقات کا یقین کر لو۔'' O---۳۔ ''اسی نے زمین پھیلا کر بچھا دی ہے اور اس میں پہاڑ اور نہریں پیدا کر دی ہیں۔ اور اس میں ہر قسم کے پھلوں کے جوڑے دوہرے دوہرے پیدا کر دیے ہیں' وہ رات کو دن سے چھپا دیتا ہے۔ یقیناً غور و فکر کرنے والوں کے لیے اس میں بہت سی نشانیاں ہیں۔'' O---۴۔ ''اور زمین میں مختلف ٹکڑے ایک دوسرے سے لگتے لگاتے ہیں اور انگوروں کے باغات ہیں اور کھیت ہیں اور کھجوروں کے درخت ہیں' شاخ دار اور بعض ایسے ہیں جو بے شاخ ہیں سب ایک ہی پانی پلائے جاتے ہیں۔ پھر بھی ہم ایک کو ایک پر پھلوں میں برتری دیتے ہیں اس میں عقل مندوں کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں۔'' O---۹۔ ''ظاہر و پوشیدہ کا وہ عالم ہے (سب سے) بڑا اور (سب سے) بلند و بالا۔'' O---۱۰۔ ''تم میں سے کسی کا اپنی بات کو چھپا کر کہنا اور با آواز

Marfat.com

بلند اسے کہنا اور جو رات کو چھپا ہوا ہو اور جو دن میں چل رہا ہو سب اللہ پر برابر و یکساں ہیں۔'' O ---۱۱۔ ''اس کے پہرے دار انسان کے آگے پیچھے مقرر ہیں' جو اللہ کے حکم سے اس کی نگہبانی کرتے ہیں۔ کسی قوم کی حالت اللہ تعالیٰ نہیں بدلتا جب تک کہ وہ خود اسے نہ بدلیں جو ان کے دلوں میں ہے۔ اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کی سزا کا ارادہ کر لیتا ہے تو وہ بدلا نہیں کرتا اور سوائے اس کے کوئی بھی ان کا کارساز نہیں۔'' O ---۱۲۔ ''وہ اللہ ہی ہے جو تمہیں بجلی کی چمک ڈرانے اور امید دلانے کے لیے دکھاتا ہے اور بھاری بادلوں کو پیدا کرتا ہے۔'' O ---۱۳۔ ''گرج اس کی تسبیح و تعریف کرتی ہے اور فرشتے بھی اس کے خوف سے۔ وہی آسمان سے بجلیاں گراتا ہے اور جس پر چاہتا ہے اس پر ڈالتا ہے کفار اللہ کی بابت لڑ جھگڑ رہے ہیں اور اللہ سخت قوت والا ہے۔'' O ---۱۴۔ ''اسی کو پکارنا حق ہے۔ جو لوگ اوروں کو اس کے سوا پکارتے ہیں وہ ان کی (پکار) کا کچھ بھی جواب نہیں دیتے مگر جیسے کوئی شخص اپنے دونوں ہاتھ پانی کی طرف پھیلائے ہوئے ہو کہ اس کے منہ میں پڑ جائے حالانکہ وہ پانی اس کے منہ میں پہنچنے والا نہیں' ان منکروں کی جتنی پکار ہے سب گمراہی میں ہے۔'' O ---۱۵۔ ''اللہ ہی کے لیے زمین اور آسمانوں کی سب مخلوق خوشی اور ناخوشی سے سجدہ کرتی ہے اور ان کے سائے بھی صبح و شام۔'' O ---۳۹۔ ''اللہ جو چاہے مٹا دے اور جو چاہے ثابت رکھے لوح محفوظ اسی کے پاس ہے۔'' O [تفسیر کے لیے باب ۵، قرآنی دعائیں]

(سورۃ ابراہیم ۱۴) ---۸۔ ''موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا کہ اگر تم سب اور روئے زمین کے تمام انسان اللہ کی ناشکری کریں تو بھی اللہ بے نیاز اور تعریفوں والا ہے۔'' O --- [مطلب یہ ہے کہ انسان اللہ کی شکر گزاری کرے گا تو اس میں اسی کا فائدہ ہے۔ ناشکری کرے گا تو اللہ کا اس میں کیا نقصان ہے؟ وہ تو بے نیاز ہے۔ سارا جہان ناشکر گزار ہو جائے تو اس کا کیا بگڑے گا؟ جس طرح حدیث قدسی میں آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''اے میرے بندو! اگر تمہارے اول اور آخر اور اسی طرح تمام انسان اور جن' اس ایک آدمی کے دل کی طرح ہو جائیں' جو تم میں سب سے زیادہ متقی اور پرہیز گار ہو' (یعنی کوئی بھی نافرمان نہ رہے) تو اس سے میری حکومت اور بادشاہی میں اضافہ نہیں ہوگا۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے اول و آخر تمام انسان اور جن اس ایک آدمی کے دل کی طرح ہو جائیں' جو تم میں سب سے بڑا نافرمان اور فاجر ہو تو اس سے میری حکومت اور بادشاہی میں کوئی کمی واقع نہیں ہوگی۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے اول و آخر اور انسان و جن' سب ایک میدان میں جمع ہو جائیں اور مجھ سے سوال کریں' پس میں ہر انسان کو اس کے سوال کے مطابق عطا کر دوں تو اس سے میرے خزانے اور بادشاہی میں اتنی ہی کمی ہوگی جتنی سوئی کے سمندر میں ڈبو کر نکالنے سے سمندر کے پانی میں ہوتی ہے''۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(سورۃ الحجر ۱۵) ---۲۳۔ ''ہم ہی جلاتے اور مارتے ہیں اور ہم ہی (بالآخر) وارث ہیں۔'' O ---۲۴۔ ''اور تم میں سے آگے بڑھنے والے اور پیچھے ہٹنے والے بھی ہمارے علم میں ہیں۔'' O ---۲۵۔ ''آپ کا رب سب لوگوں کو جمع کرے گا یقیناً وہ بڑی حکمتوں والا بڑے علم والا ہے۔'' O ---۴۹۔ ''میرے بندوں کو خبر دے دو کہ میں بہت ہی بخشنے والا اور بڑا ہی مہربان ہوں۔'' O ---۵۰۔ ''اور ساتھ ہی میرے عذاب بھی نہایت دردناک ہیں۔'' O ---۹۸۔ ''آپ اپنے پروردگار کی تسبیح اور حمد بیان کرتے رہیں اور سجدہ کرنے والوں میں شامل ہو جائیں۔'' O ---۹۹۔ ''اور اپنے رب کی عبادت کرتے رہیں یہاں تک کہ آپ کو موت آ جائے۔'' O

(سورۃ النحل ۱۶) ---۴۹۔ ''یقیناً آسمان و زمین کے کل جاندار اور تمام فرشتے اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدے کرتے ہیں اور ذرا بھی تکبر نہیں کرتے۔'' O ---۵۰۔ ''اور اپنے رب سے جو ان کے اوپر ہے' کپکپاتے رہتے ہیں اور جو حکم مل جائے اس کی تعمیل کرتے ہیں۔'' O ---۵۱۔ ''اللہ تعالیٰ ارشاد فرما چکا ہے کہ دو معبود نہ بناؤ۔ معبود تو صرف وہی اکیلا ہے' پس تم سب صرف میرا ہی ڈر خوف رکھو۔'' O ---۵۲۔ ''آسمانوں میں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اسی کا ہے اور اسی کی عبادت لازم ہے' کیا پھر تم اس کے سوا اوروں سے ڈرتے ہو؟'' O ---۵۳۔ ''تمہارے پاس جتنی بھی نعمتیں ہیں سب اسی کی دی ہوئی ہیں' اب بھی جب تمہیں کوئی مصیبت پیش آ جائے تو اسی کی طرف نالہ و فریاد کرتے ہو۔'' O ---۵۴۔ ''اور جہاں اس نے وہ مصیبت تم سے دفع کر دی تم میں سے کچھ لوگ اپنے رب کے ساتھ شرک کرنے لگ جاتے ہیں۔'' O ---۵۵۔ ''کہ ہماری دی ہوئی نعمتوں کی ناشکری کریں۔ اچھا کچھ فائدہ اٹھا لو آخر کار تمہیں معلوم ہو ہی جائے گا۔'' O ---۶۶۔ ''تمہارے لیے تو چوپایوں میں بھی بڑی عبرت ہے کہ ہم تمہیں اس کے پیٹ میں جو کچھ ہے اسی میں سے گوبر اور لہو کے درمیان سے خالص دودھ پلاتے ہیں جو پینے والوں کے لیے سہتا پچتا ہے۔'' O ---۶۷۔ ''اور کھجور اور انگور کے درختوں کے پھلوں سے تم شراب بنا لیتے ہو اور عمدہ روزی بھی۔ جو لوگ عقل رکھتے ہیں ان کے لیے تو اس میں بہت بڑی نشانی ہے۔'' O ---۶۸۔ ''آپ کے رب نے شہد کی مکھی کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ پہاڑوں میں درختوں اور لوگوں کی بنائی ہوئی اونچی اونچی ٹٹیوں میں اپنے گھر (چھتے) بنا۔'' O ---۶۹۔ ''اور ہر طرح کے میوے کھا اور اپنے رب کی آسان راہوں میں چلتی پھرتی رہ' ان کے پیٹ سے رنگ برنگ کا مشروب نکلتا ہے' جس کے رنگ مختلف ہیں اور جس میں لوگوں کے لیے شفا ہے غور و فکر کرنے والوں کے لیے اس میں بھی بہت بڑی نشانی ہے۔'' O ---۷۰۔ ''اللہ تعالیٰ نے ہی تم سب کو پیدا کیا ہے وہی پھر تمہیں فوت کرے گا' تم میں ایسے بھی ہیں' جو بدترین عمر کی طرف لوٹائے جاتے ہیں کہ بہت کچھ جاننے بوجھنے کے بعد بھی نہ جانیں۔ بیشک اللہ دانا اور توانا ہے۔'' O ---۸۶۔ ''اور جب مشرکین اپنے شریکوں کو

Marfat.com

دیکھ لیں گے تو کہیں گے اے ہمارے پروردگار! یہی ہمارے وہ شریک ہیں جنہیں ہم تجھے چھوڑ کر پکارا کرتے تھے! پس وہ انہیں جواب دیں گے کہ تم بالکل ہی جھوٹے ہو۔“O

(سورۃ بنی اسرائیل ۱۷)---۱۔”پاک ہے وہ اللہ تعالیٰ جو اپنے بندے کو رات ہی رات میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گیا جس کے آس پاس ہم نے برکت دے رکھی ہے' اس لیے کہ ہم اسے اپنی قدرت کے بعض نمونے دکھائیں' یقیناً اللہ تعالیٰ ہی خوب سننے دیکھنے والا ہے۔“O

(سورۃ الکہف ۱۸)---۱۰۹۔”کہہ دیجئے کہ اگر میرے پروردگار کی باتوں کے لکھنے کے لیے سمندر سیاہی بن جائے تو وہ بھی میرے رب کی باتوں کے ختم ہونے سے پہلے ہی ختم ہو جائے گا' گو ہم اسی جیسا اور بھی اس کی مدد میں لے آئیں۔“O---[تفسیر کے لیے باب ا، مضمون: الحمد]

(سورۃ الحج ۲۲)---۳۷۔”اللہ تعالیٰ کو قربانیوں کے گوشت نہیں پہنچتے نہ ان کے خون بلکہ اسے تو تمہارے دل کی پرہیز گاری پہنچتی ہے۔ اسی طرح اللہ نے ان جانوروں کو تمہارا مطیع کر دیا ہے کہ تم اس کی رہنمائی کے شکریے میں اس کی بڑائیاں بیان کرو' اور نیک لوگوں کو خوشخبری سنا دیجئے۔“O---۷۴۔”انہوں نے اللہ کے مرتبہ کے مطابق اس کی قدر جانی ہی نہیں' اللہ تعالیٰ بڑا ہی زور و قوت والا اور غالب و زبردست ہے۔“O

(سورۃ الروم ۳۰)---۲۷۔”وہی ہے جو اول بار مخلوق کو پیدا کرتا ہے پھر سے دوبارہ پیدا کرے گا اور یہ تو اس پر بہت ہی آسان ہے۔ اسی کی بہترین اور اعلیٰ صفت ہے آسمانوں میں اور زمین میں بھی اور وہی غلبے والا حکمت والا ہے۔“O

(سورۃ الجاثیہ ۴۵)---۳۶۔”پس اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے جو آسمانوں اور زمین اور تمام جہان کا پالنہار ہے۔“O---۳۷۔”تمام (بزرگی اور) بڑائی آسمانوں اور زمین میں اسی کی ہے اور وہی غالب اور حکمت والا ہے۔“O

برکت والا

(سورۃ آل عمران ۳)---۹۶۔”بیشک پہلا گھر جو بنایا گیا (عبادت گاہ) لوگوں کے لئے یقیناً وہی ہے جو مکہ میں ہے برکت والا اور مرکز ہدایت تمام جہان والوں کے لئے۔“O---[تفسیر کے لیے باب ۱۴، مضمون: قبلہ]

(سورۃ الانعام ۶)---۹۲۔”اور یہ (قرآن) بھی ایک کتاب ہے جسے نازل کیا ہے ہم نے برکت والی، تصدیق کرنے والی، ان کی جو اس سے پہلے موجود ہیں اور تاکہ ڈراؤ تم اہل مکہ کو اور ان کو جو اس کے گرد و پیش ہیں اور جو لوگ یقین رکھتے ہیں آخرت پر وہ ایمان لاتے ہیں اس کتاب پر اور وہ اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہی۔“O---۱۵۵۔”اور یہ (قرآن) بھی ایک کتاب ہے جو نازل کی ہم نے برکت والی سو اس کی پیروی کرو اور تقویٰ اختیار کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔“O

(سورۃ الاعراف ۷)---۵۴۔”بیشک تمہارا آقا اللہ تعالیٰ ہے۔ وہ جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں بنایا پھر تخت پر بیٹھ گیا۔ وہ دن کو رات سے ڈھانپتا ہے جو اس کے پیچھے لپکی چلی آتی ہے۔ اور سورج اور چاند اور ستارے اس کے حکم میں بندھے ہیں۔ سنو! بنانا اور حکم دینا اسی کا کام ہے۔ کیا برکت والا ہے اللہ تعالیٰ سارے جہان کا آقا۔“O---۹۶۔”لیکن اگر بستیوں والے ایمان لے آتے اور خدا سے ڈرتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین کی برکتیں کھول دیتے۔ لیکن انہوں نے جھٹلا دیا تو ہم نے اس کے سبب جو وہ کماتے تھے انہیں پکڑ لیا۔“O

(سورۃ ھود ۱۱)---۴۸۔”کہا گیا نوحؑ! ہماری طرف سے اپنے اوپر اور ان امتوں میں سے بعض پر جو تیرے ساتھ ہیں سلامتی اور برکتوں کے ساتھ اتر جا۔ مگر بعض امتوں کو ہم فائدہ دیں گے۔ پھر انہیں ہماری طرف سے دردناک عذاب پہنچے گا۔“O

(سورۃ بنی اسرائیل ۱۷)---۱۔”پاک ہے وہ اللہ تعالیٰ جو اپنے بندے کو رات ہی رات میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گیا جس کے آس پاس ہم نے برکت دے رکھی ہے، اس لیے کہ ہم اسے اپنی قدرت کے بعض نمونے دکھائیں یقیناً اللہ تعالیٰ ہی خوب سننے دیکھنے والا ہے۔“O---[یہ علاقہ قدرتی نہروں اور پھلوں کی کثرت اور انبیاء کا مسکن و مدفن ہونے کے لحاظ سے ممتاز ہے، اس لیے اسے بابرکت قرار دیا گیا ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن)]

(سورۃ الانبیاء ۲۱)---۵۰۔”اور یہ نصیحت و برکت والا قرآن بھی ہمیں نے نازل فرمایا ہے کیا پھر بھی تم اس کے منکر ہو۔“O

(سورۃ المومنون ۲۳)---۱۴۔”پھر نطفہ کو ہم نے جما ہوا خون بنا دیا' پھر اس خون کے لوتھڑے کو گوشت کا ٹکڑا کر دیا۔ پھر گوشت کے ٹکڑے کو ہڈیاں بنا دیں' پھر ہڈیوں کو ہم نے گوشت پہنا دیا' پھر دوسری بناوٹ میں اس کو پیدا کر دیا۔ برکتوں والا ہے وہ اللہ جو سب سے بہترین پیدا کرنے والا ہے۔“O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۳، مضمون: انسانی پیدائش]

Marfat.com

(سورۃ الفرقان ۲۵)---۱۔''بہت بابرکت ہے وہ اللہ تعالیٰ جس نے اپنے بندے پر فرقان اتارا تاکہ وہ تمام لوگوں کے لیے آگاہ کرنے والا بن جائے۔''O---۱۰۔''اللہ تعالیٰ تو ایسا بابرکت ہے کہ اگر چاہے تو آپ کو بہت سے ایسے باغات عنایت فرمادے جوان کے کہے ہوئے باغ سے بہت ہی بہتر ہوں جن کے نیچے نہریں لہریں لے رہی ہوں اور آپ کو بہت سے (پختہ) محل بھی دے دے۔''O---۶۱۔''بابرکت ہے وہ جس نے آسمان میں برج بنائے اور اس میں آفتاب بنایا اور منور مہتاب بھی۔''O---۶۲۔''اور اسی نے رات اور دن کو ایک دوسرے کے پیچھے آنے جانے والا بنایا اس شخص کی نصیحت کے لیے وہ نصیحت حاصل کرنے یا شکر گزاری کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔''O

(سورۃ النمل ۲۷)---۷۔''(یاد ہوگا) جبکہ موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ میں نے آگ دیکھی ہے، میں وہاں سے یا تو کوئی خبر لے کر یا آگ کا کوئی سلگتا ہوا انگار لے کر ابھی تمہارے پاس آجاؤں تاکہ تم سینک تاپ کرلو۔''O---۸۔''جب وہاں پہنچے تو آواز دی گئی کہ بابرکت ہے وہ جو اس آگ میں ہے اور برکت دیا گیا ہے وہ جو اسکے آس پاس ہے اور پاک ہے اللہ جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔''O

(سورۃ المومن ۴۰)---۶۴۔''اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو ٹھہرنے کی جگہ اور آسمان کو چھت بنادیا اور تمہاری صورتیں بنائیں اور بہت اچھی بنائیں اور تمہیں عمدہ عمدہ چیزیں کھانے کو عطا فرمائیں' یہی اللہ تمہارا پروردگار ہے' پس بہت ہی برکتوں والا اللہ ہے سارے جہان کا پرورش کرنے والا۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر۳، مضمون: انسان]

(سورۃ الزخرف ۴۳)---۸۴۔''وہی آسمانوں میں معبود ہے اور زمین میں بھی وہی قابل عبادت ہے اور وہ بڑی حکمت والا اور پورے علم والا ہے۔''O---۸۵۔''اور وہ بہت برکتوں والا ہے جس کے پاس آسمان وزمین اور ان کے درمیان کی بادشاہت ہے' اور قیامت کا علم بھی اسی کے پاس ہے اور اسی کی جانب تم سب لوٹائے جاؤ گے۔''O

(سورۃ الرحمن ۵۵)---۷۸۔''تیرے پروردگار کا نام بابرکت ہے جو عزت وجلال والا ہے۔''O

(سورۃ الملک ۶۷)---۱۔''بہت بابرکت ہے وہ (اللہ) جس کے ہاتھ میں بادشاہی ہے اور جو ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔''O---[یعنی برکت کا معنی ہے نشوونما پانا اور زیادہ ہونا۔ اس کا دوسرا معنی کثرت خیر اور دوام خیر بھی کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر گوناگوں خیرات وبرکات کی بارش اس کثرت سے کرتا ہے کہ اس کا شمار ممکن نہیں ہوتا۔ اس اعتبار سے تبارک کا کلمہ اللہ جل مجدہ کے لئے مستعمل ہوا ہے۔ (از تفسیر ضیاء القرآن)]

بے کس کا فریادرس

(سورۃ البقرۃ ۲)---۱۸۶۔''اور جب پوچھیں تم سے (اے محمد ﷺ) میرے بندے میرے بارے میں تو بیشک میں تو قریب ہی ہوں۔ جواب دیتا ہوں میں پکارنے والے کی پکار کا جب پکارتا ہے وہ مجھے تو چاہیے کہ وہ حکم مانیں میرا اور یقین رکھیں مجھ پر تاکہ وہ راہ راست پالیں۔''O(تفسیر کیلئے باب ۸، مضمون: دُعا)

(سورۃ الانعام ۶)---۶۳۔''کہہ''کون تمہیں خشکی اور سمندر کے اندھیروں سے بچالاتا ہے جب تم اسے گڑگڑا کر اور چپکے چپکے پکارتے ہو' اگر اس نے ہمیں اس سے نجات دی تو ہم ضرور شکرگزار ہوں گے۔''O

(سورۃ یونس ۱۰)---۱۲۔''اور جب انسان کو تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اپنے پہلو پر ہو، یا بیٹھا ہو، یا کھڑا ہو، ہمیں پکارتا ہے، پھر جب ہم اس کی تکلیف کو اس سے دور کردیتے ہیں تو وہ یوں چل دیتا ہے جیسے اس نے اس تکلیف کے لئے جو اسے پہنچی تھی کبھی ہمیں پکارا ہی نہ تھا، حد سے نکلنے والوں کے لئے ان کے عمل اسی طرح خوبصورت بنادیئے گئے ہیں۔''O---۲۲۔''وہی تمہیں خشکی اور سمندر میں پھراتا ہے یہاں تک کہ جب تم کشتیوں میں ہوتے ہو، اور وہ لوگوں کو خوشگوار ہوا کے ساتھ لئے پھرتی ہیں اور وہ اس پر خوش ہوتے ہیں کہ انہیں تند ہوا آلیتی ہے اور ان پر ہر جگہ سے لہریں آپہنچتی ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ وہ گھر گئے ہیں، وہ اللہ کی بندگی کو اس کے لئے خالص کرکے پکارتے ہیں' اگر تو نے ہمیں اس سے بچالیا تو ہم ضرور شکرگزاروں میں ہوں گے۔''O---۲۳۔''پھر جب وہ انہیں بچالیتا ہے تو وہ زمین پر ناحق سرکشی کرنے لگتے ہیں۔''اے لوگو! تمہاری سرکشی تمہارے اپنے خلاف ہے، یہ دنیاوی زندگی کا سامان ہے، پھر تمہاری واپسی ہماری طرف ہی ہوگی اور ہم تمہیں بتائیں گے جو تم کیا کرتے تھے۔''O

(سورۃ بنی اسرائیل ۱۷)---۶۷۔''اور سمندروں میں مصیبت پہنچے جنہیں تم پکارتے تھے سب گم ہوجاتے ہیں صرف وہی اللہ باقی رہ جاتا ہے۔ پھر جب وہ تمہیں خشکی کی طرف بچالاتا ہے تو تم منہ پھیر لیتے ہو اور انسان بڑا ہی ناشکرا ہے۔''O---۶۸۔''تو کیا تم ان سے بے خوف ہوگئے ہو کہ تمہیں خشکی کی

Marfat.com

طرف (لے جا کر زمین) میں دھنسا دے یا تم پر پتھروں کی آندھی بھیج دے۔ پھر تم اپنے لیے کسی نگہبان کو نہ پا سکو۔'' O---۶۹۔ ''کیا تم اس بات سے بے خوف ہو گئے ہو کہ اللہ تعالیٰ پھر تمہیں دوبارہ دریا کے سفر میں لے آئے اور تم پر تیز وتند ہواؤں کے جھونکے بھیج دے اور تمہارے کفر کے باعث تم کو ڈبو دے۔ پھر تم اپنے لیے ہم پر اس کا دعویٰ (پیچھا) کرنے والا کسی کو نہ پاؤ گے۔''O

(**سورۃ النمل ۲۷**)---۶۲۔ ''بے کس کی پکار کو جب کہ وہ پکارے' کون قبول کر کے سختی کو دور کر دیتا ہے؟ اور تمہیں زمین کا خلیفہ بناتا ہے' کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور معبود ہے؟ تم بہت کم نصیحت وعبرت حاصل کرتے ہو۔''O

بیٹے اور بیٹیاں دینا اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے

(**سورۃ الشوریٰ ۴۲**)---۴۹۔ ''آسمانوں کی اور زمین کی سلطنت اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے' وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جس کو چاہتا ہے بیٹیاں دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے بیٹے دیتا ہے۔''O---۵۰۔ ''یا انہیں جمع کر دیتا ہے بیٹے بھی اور بیٹیاں بھی اور جسے چاہے بانجھ کر دیتا ہے' وہ بڑے علم والا اور کامل قدرت والا ہے۔''O---[یعنی جس کو چاہتا ہے' مذکر اور مونث دونوں دیتا ہے۔ اس مقام پر اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی چار قسمیں بیان فرمائی ہیں۔ ایک وہ جن کو صرف بیٹے دیئے۔ دوسرے وہ جن کو صرف بیٹیاں' تیسرے وہ جن کو بیٹے' بیٹیاں دونوں اور چوتھے' وہ جن کو بیٹا نہ بیٹی۔ لوگوں کے درمیان یہ فرق وتفاوت اللہ کی قدرت کی نشانیوں میں سے ہے' اس تفاوت الٰہی کو دنیا کی کوئی طاقت بدلنے پر قادر نہیں ہے۔ یہ تقسیم اولاد کے اعتبار سے ہے۔ باپوں کے اعتبار سے بھی انسانوں کی چار قسمیں ہیں۔ ۱۔ آدم علیہ السلام کو صرف مٹی سے پیدا کیا' ان کا باپ ہے نہ ماں۔ ۲۔ حضرت حوا کو آدم علیہ السلام سے یعنی مرد سے پیدا کیا' ان کی ماں نہیں ہے۔ ۳۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صرف عورت کے بطن سے پیدا کیا' ان کا باپ نہیں ہے۔ ۴۔ اور باقی تمام انسانوں کو مرد اور عورت دونوں کے ملاپ سے۔ ان کے باپ بھی ہیں اور مائیں بھی۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

پروردگارِ عالم، رب العالمین

(**سورۃ الفاتحہ ۱**)---۱۔ ''سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو رب ہے سب جہانوں کا۔''O

(**سورۃ البقرۃ ۲**)---۱۳۱۔ ''(وہ تو ایسا تھا کہ) جب کہا اس (ابراہیمؑ) سے اس کے رب نے کہ مسلم ہو جا۔ اس نے (فوراً) کہا میں فرمانبردار ہو گیا رب کائنات کا۔''O

(**سورۃ آل عمران ۳**)---۱۴۷۔ ''وہ یہی کہتے رہے کہ اے پروردگار! ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہم سے ہمارے کاموں میں جو بے جا زیادتی ہوئی ہے اسے بھی معاف فرما اور ہمیں ثابت قدمی عطا فرما اور ہمیں کافروں کی قوم پر مدد دے۔''O (یہ پچھلے انبیاء اور انکے ساتھیوں نے دُعائیں کیں۔)

(**سورۃ المائدۃ ۵**)---۲۸۔ ''اگر تو نے میری طرف ہاتھ بڑھایا کہ مجھے قتل کر دے تو بھی میں اپنا ہاتھ تیری طرف بڑھانے والا نہیں کہ تجھے قتل کروں۔ میں اللہ تعالیٰ جہانوں کے رب سے ڈرتا ہوں۔''O---[تفصیل کے لئے باب نمبر ۱۵، مضمون: قصص القرآن، قصہ ہابیل قابیل]

(**سورۃ الانعام ۶**)---۴۵۔ ''اور ظالم قوم کی جڑ کاٹ دی گئی اور تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو سارے جہاں کا آقا ہے۔''O---[اس سے پہلی آیات ۴۲ تا ۴۵، باب ۳، مضمون: شیطان میں ملاحظہ کریں]---۷۱۔ ''کہو! کیا ہم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اسے پکاریں جو نہ ہمیں نفع دیتا ہے اور نہ ہمیں نقصان دیتا ہے اور اس کے بعد کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں راہ دکھا دی ہے، الٹے پاؤں پھر جائیں اس شخص کی طرح جسے شیطانوں نے پھسلا کر زمین میں حیران چھوڑ دیا ہو۔ اگرچہ اس کے ساتھی بھی ہوں جو اسے راہ کی طرف بلا رہے ہوں کہ ہمارے پاس چلا آ۔ کہو! اللہ تعالیٰ کی راہنمائی ہی راہنمائی ہے اور ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم سارے جہان کے رب کے فرمانبردار بنیں۔''O

(**سورۃ الاعراف ۷**)---۵۴۔ ''بیشک تمہارا آقا اللہ تعالیٰ ہے۔ وہ جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں بنایا پھر تخت پر بیٹھ گیا۔ وہ دن کو رات سے ڈھانپتا ہے جو اس کے پیچھے لپکی چلی آتی ہے اور سورج، چاند اور ستارے اس کے حکم میں بندھے ہیں۔ سنو! بنانا اور حکم دینا اسی کا کام ہے۔ کیا برکت والا ہے اللہ تعالیٰ سارے جہان کا آقا۔''O---۶۱۔ ''اس (نوحؑ) نے کہا۔ اے میری قوم! مجھ میں کوئی گمراہی کی بات نہیں۔ بلکہ میں سارے جہان کے آقا کی طرف سے پیغام لانے والا ہوں۔''O---۱۰۴۔ ''اور موسیٰؑ نے کہا۔ فرعون! میں سارے جہان کے آقا کا بھیجا ہوا ہوں۔''O---۱۲۰۔ ''اور جادوگر سجدے میں گر گئے۔''O---۱۲۱۔ ''کہنے لگے۔ ہم جہان کے آقا پر ایمان لائے ہیں۔''O---[مکمل تفصیل باب ۴، مضمون: انبیاء ورسل۔ حضرت موسیٰؑ

Marfat.com

وھاروںؒ میں ملاحظہ فرمائیں]

(**سورۃ یونس ۱۰**)---۳۔''بیشک تمہارا آقا اللہ تعالیٰ ہے- وہ جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا، پھر تخت پر بیٹھا کام کی تدبیر کر رہا ہے- کوئی سفارش کرنے والا نہیں مگر اس کی اجازت کے بعد- یہ ہے اللہ تمہارا آقا- پس اس کی بندگی اختیار کرو، تو کیا تم نصیحت نہ لو گے؟''O---۱۰۔''وہاں ان کی پکار اے اللہ تو پاک ہے ہوگی- اور ان کی باہمی دُعا سلام ہوگی اور انکی آخری پکار تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے جو سارے جہاں کا رب ہے ہوگی۔''O---۳۷۔''اور یہ قرآن ایسا نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا گھڑ لیا جائے- بلکہ یہ اس کی جو سامنے موجود ہے تصدیق ہے اور اس میں شک نہیں کہ یہ جہان کے آقا کی طرف سے اس کی کتاب کا کھلا بیان ہے۔''O

(**سورۃ الرعد ۱۳**)---۱۶۔''آپ پوچھئے کہ آسمانوں اور زمین کا پروردگار کون ہے؟ کہہ دیجئے! اللہ تعالیٰ- کہہ دیجئے! کیا تم پھر بھی اس کے سوا اوروں کو حمایتی بنا رہے ہو جو خود اپنی جان کے بھی بھلے برے کا اختیار نہیں رکھتے- کہہ دیجئے کہ کیا اندھا اور بینا برابر ہو سکتا ہے؟ کیا اندھیریاں اور روشنی برابر ہو سکتی ہے- کیا جنہیں یہ اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرا رہے ہیں انہوں نے بھی اللہ تعالیٰ کی طرح مخلوق پیدا کی ہے کہ ان کی نظر میں پیدائش مشتبہ ہو گئی ہو- کہہ دیجئے کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی تمام چیزوں کا خالق ہے وہ اکیلا ہے اور زبردست غالب ہے۔''O

(**سورۃ النحل ۱۶**)---۲۴۔''ان سے جب دریافت کیا جاتا ہے کہ تمہارے پروردگار نے کیا نازل فرمایا ہے؟ تو جواب دیتے ہیں کہ اگلوں کی کہانیاں ہیں۔''O

(**سورۃ بنی اسرائیل ۱۷**)---۵۴۔''تمہارا رب تم سے بہ نسبت تمہارے بہت زیادہ جاننے والا ہے، وہ اگر چاہے تو تم پر رحم کر دے یا اگر وہ چاہے تمہیں عذاب دے- ہم نے آپ کو ان کا ذمہ دار ٹھہرا کر نہیں بھیجا۔''O---۶۶۔''تمہارا پروردگار وہ ہے جو تمہارے لیے دریا میں کشتیاں چلاتا ہے تاکہ تم اس کا فضل تلاش کرو- وہ تمہارے اوپر بہت ہی مہربان ہے۔''O

(**سورۃ الکہف ۱۸**)---۱۴۔''ہم نے ان کے دل مضبوط کر دیئے تھے جب کہ یہ اٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ ہمارا پروردگار تو وہی ہے جو آسمان و زمین کا پروردگار ہے، ناممکن ہے کہ ہم اس کے سوا کسی اور معبود کو پکاریں اگر ایسا کیا تو ہم نے نہایت ہی غلط بات کہی۔''O---۲۸۔''اور اپنے آپ کو انہی کے ساتھ رکھا کر جو اپنے پروردگار کو صبح شام پکارتے ہیں اور اسی کے چہرے کے ارادے رکھتے ہیں (رضامندی چاہتے ہیں) خبردار! تیری نگاہیں ان سے نہ ہٹنے پائیں کہ دنیوی زندگی کے ٹھاٹھ کے ارادے میں لگ جا- دیکھ اس کا کہنا نہ ماننا جس کے دل کو ہم نے اپنے ذکر سے غافل کر دیا ہے اور جو اپنی خواہش کے پیچھے پڑا ہوا ہے اور جس کا کام حد سے گزر چکا ہے۔''O

(**سورۃ الانبیاء ۲۱**)---۴۔''پیغمبر نے کہا میرا پروردگار ہر اس بات کو جو زمین و آسمان میں ہے بخوبی جانتا ہے، وہ بہت ہی سننے والا اور جاننے والا ہے۔''O

---۹۲۔''یہ تمہاری امت ہے جو حقیقت میں ایک ہی امت ہے، اور میں تم سب کا پروردگار ہوں پس تم میری ہی عبادت کرو۔''O

(**سورۃ الحج ۲۲**)---۴۰۔''یہ وہ ہیں جنہیں ناحق اپنے گھروں سے نکالا گیا، صرف ان کے اس قول پر کہ ہمارا پروردگار فقط اللہ ہے- اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کو آپس میں ایک دوسرے سے نہ ہٹاتا رہتا تو عبادت خانے اور گرجے اور مسجدیں اور یہودیوں کے معبد اور وہ مسجدیں بھی ڈھا دی جاتیں جہاں اللہ کا نام بہ کثرت لیا جاتا ہے- جو اللہ کی مدد کرے گا اللہ بھی ضرور اس کی مدد کرے گا- بیشک اللہ تعالیٰ بڑی قوتوں والا بڑے غلبے والا ہے۔''O---۶۷۔''ہر امت کے لیے ہم نے عبادت کا ایک طریقہ مقرر کر دیا ہے، جسے وہ بجا لانے والے ہیں پس انہیں اس امر میں آپ سے جھگڑا نہ کرنا چاہیے آپ اپنے پروردگار کی طرف لوگوں کو بلائیے- یقیناً آپ ٹھیک ہدایت پر ہی ہیں۔''O

(**سورۃ المومنون ۲۳**)---۵۲۔''یقیناً تمہارا یہ دین ایک ہی دین ہے اور میں ہی تم سب کا رب ہوں، پس تم مجھ سے ڈرتے رہو۔''O---۵۷۔''یقیناً جو لوگ اپنے رب کی ہیبت سے ڈرتے ہیں۔''O---۵۸۔''اور جو اپنے رب کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں۔''O---۵۹۔''اور جو اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے۔''O---۶۰۔''اور جو لوگ دیتے ہیں جو کچھ دیتے ہیں اور ان کے دل کپکپاتے ہیں کہ وہ اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔''O

---۶۱۔''یہی ہیں جو جلدی جلدی بھلائیاں حاصل کر رہے ہیں اور یہی ہیں جو ان کی طرف دوڑ جانے والے ہیں۔''O

(**سورۃ الشعراء ۲۶**)---۱۲۳۔''عادیوں نے بھی رسولوں کو جھٹلایا۔''O---۱۲۴۔''جبکہ ان سے ان کے بھائی ہود نے کہا کہ کیا تم ڈرتے نہیں؟''O

---۱۲۵۔''میں تمہارا امانتدار پیغمبر ہوں۔''O---۱۲۶۔''پس اللہ سے ڈرو اور میرا کہا مانو!''O---۱۲۷۔''میں اس پر تم سے کوئی اجرت طلب نہیں کرتا، میرا ثواب تو تمام جہان کے پروردگار کے پاس ہی ہے۔''O

(**سورۃ النمل ۲۷**)---۹۱۔''مجھے تو بس یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں اس شہر کے پروردگار کی عبادت کرتا رہوں جس نے اسے حرمت والا بنایا ہے، جس کی ملکیت

Marfat.com

ہر چیز ہے اور مجھے یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ میں فرماں برداروں میں ہو جاؤں۔" O

(**سورۃ السجدۃ ۳۲**)---۲۔ "بلاشبہ اس کتاب کا اتارنا تمام جہانوں کے پروردگار کی طرف سے ہے۔" O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۵، مضمون: الکتاب]

(**سورۃ فاطر ۳۵**)---۱۳۔ "وہ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور آفتاب و ماہتاب کو اسی نے کام میں لگا دیا ہے۔ ہر ایک میعاد معین پر چل رہا ہے۔ یہی ہے اللہ تعالیٰ تم سب کا پالنے والا اسی کی سلطنت ہے۔ جنہیں تم اس کے سوا پکار رہے ہو وہ تو کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے بھی مالک نہیں۔" O

(**سورۃ ص ۳۸**)---۶۷۔ "آپ فرما دیجئے کہ یہ بہت بڑی خبر ہے۔" O

(**سورۃ المومن ۴۰**)---۶۲۔ "یہی اللہ تعالیٰ ہے تم سب کا رب ہر چیز کا خالق اس کے سوا کوئی معبود نہیں پھر کہاں تم پھرے جاتے ہو۔" O---۶۴۔ "اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو ٹھہرنے کی جگہ اور آسمان کو چھت بنا دیا اور تمہاری صورتیں بنائیں اور بہت اچھی بنائیں اور تمہیں عمدہ عمدہ چیزیں کھانے کو عطا فرمائیں' یہی اللہ تمہارا پروردگار ہے' پس بہت ہی برکتوں والا اللہ ہے سارے جہاں کا پرورش کرنے والا۔" O---۶۵۔ "وہ زندہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں پس تم خالص اسی کی عبادت کرتے ہوئے اسے پکارو' تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔" O---۶۶۔ "آپ فرما دیجئے! کہ مجھے منع کر دیا گیا ہے کہ میں عبادت کروں ان کی جن کو تم پکارتے ہو اللہ تعالیٰ کے سوا (میں ان کی عبادت کیسے کر سکتا ہوں) جب آ گئی ہیں میرے پاس دلیلیں اپنے رب کی طرف سے۔ اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمام جہانوں کے رب کا تابع فرمان ہو جاؤں۔" O

(**سورۃ حم السجدۃ ۴۱**)---۹۔ "آپ فرما دیجئے! کہ کیا تم اس (اللہ) کا انکار کرتے ہو اور تم اس کے شریک مقرر کرتے ہو جس نے دو دن میں زمین پیدا کر دی' سارے جہانوں کا پروردگار وہی ہے۔" O---۳۰۔ "(واقعی) جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے پھر اسی پر قائم رہے ان کے پاس فرشتے (یہ کہتے ہوئے) آتے ہیں کہ تم کچھ بھی اندیشہ اور غم نہ کرو (بلکہ) اس جنت کی بشارت سن لو جس کا تم وعدہ دیئے گئے ہو۔" O

(**سورۃ الشوریٰ ۴۲**)---۱۵۔ "پس آپ لوگوں کو اسی طرف بلاتے رہیں اور جو کچھ آپ سے کہا گیا ہے اس پر مضبوطی سے جم جائیں اور ان کی خواہشوں پر نہ چلیں اور فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ نے جتنی کتابیں نازل فرمائی ہیں میرا ان پر ایمان ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ تم میں انصاف کرتا رہوں۔ ہمارا اور تم سب کا پروردگار اللہ تعالیٰ ہی ہے ہمارے اعمال ہمارے لیے ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے لیے ہیں' ہم تم میں کوئی کٹ حجتی نہیں اللہ تعالیٰ ہم (سب) کو جمع کرے گا اور اسی کی طرف لوٹنا ہے۔" O

(**سورۃ الاحقاف ۴۶**)---۱۳۔ "بیشک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ تعالیٰ ہے پھر اس پر جمے رہے تو ان پر نہ تو کوئی خوف ہو گا اور نہ غمگین ہوں گے۔" O---۱۴۔ "یہ تو اہل جنت ہیں جو سدا اسی میں رہیں گے' ان اعمال کے بدلے جو وہ کیا کرتے تھے۔" O

(**سورۃ الواقعۃ ۵۶**)---۷۵۔ "پس میں قسم کھاتا ہوں ستاروں کے گرنے کی۔" O---۷۶۔ "اور اگر تمہیں علم ہو تو یہ بہت بڑی قسم ہے۔" O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۵، مضمون: الکتاب]---۷۷۔ "کہ بیشک یہ قرآن بہت بڑی عزت والا ہے۔" O---۷۸۔ "جو ایک محفوظ کتاب میں درج ہے۔" O---۷۹۔ "جسے صرف پاک لوگ ہی چھو سکتے ہیں۔" O---۸۰۔ "یہ رب العالمین کی طرف سے اترا ہوا ہے۔" O

(**سورۃ الحشر ۵۹**)---۱۶۔ "شیطان کی طرح کہ اس نے انسان سے کہا کفر کر' جب وہ کفر کر چکا تو کہنے لگا میں تو تجھ سے بری ہوں' میں تو اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوں۔" O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۰، مضمون: منافق]

(**سورۃ المزمل ۷۳**)---۹۔ "مشرق و مغرب کا پروردگار جس کے سوا کوئی معبود نہیں' آپ اسی کو اپنا کارساز بنا لیں۔" O

(**سورۃ النبا ۷۸**)---۳۷۔ "(اس رب کی طرف سے ملے گا جو کہ) آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے ان کا پروردگار ہے اور بڑی بخشش کرنے والا ہے۔ کسی کو اس سے بات چیت کرنے کا اختیار نہیں ہو گا۔" O---[یعنی میدان حشر میں دربار الٰہی کے رعب کا یہ عالم ہو گا کہ اہل زمین ہوں یا اہل آسمان' کسی کی بھی یہ مجال نہ ہو گی کہ از خود اللہ تعالیٰ کے حضور زبان کھول سکے' یا عدالت کے کام میں مداخلت کر سکے۔ (از تفسیر ۲۳ تفہیم القرآن)]---۳۸۔ "جس دن روح اور فرشتے صفیں باندھ کر کھڑے ہوں گے تو کوئی کلام نہ کر سکے گا مگر جسے رحمٰن اجازت دے دے اور وہ ٹھیک بات زبان سے نکالے۔" O

(**سورۃ الیل ۹۲**)---۱۳۔ "اور ہمارے ہی ہاتھ آخرت اور دنیا ہے۔" O---[اس ارشاد کے کئی مفہوم ہیں اور وہ سب صحیح ہیں۔ ایک یہ کہ دُنیا سے آخرت تک تم کہیں بھی ہماری گرفت سے باہر نہیں ہو' کیونکہ دونوں جہانوں کے ہم ہی مالک ہیں۔ دوسرے یہ کہ ہماری ملکیت دُنیا اور آخرت دونوں پر بہر حال قائم ہے خواہ تم ہماری بتائی ہوئی راہ پر چلو یا نہ چلو۔ گمراہی اختیار کرو گے تو ہمارا کچھ نہ بگاڑو گے' اپنا ہی نقصان کر لو گے' اور راہ راست اختیار کرو گے تو ہمیں کوئی نفع نہ پہنچاؤ گے' خود ہی اس کا نفع اٹھاؤ گے' تمہاری نافرمانی سے ہماری ملک میں کوئی کمی نہیں ہو سکتی اور تمہاری فرمانبرداری سے اس میں کوئی اضافہ نہیں ہو سکتا۔

Marfat.com

تیسرے یہ کہ دونوں جہانوں کے مالک ہم ہی ہیں۔ دُنیا چاہو گے تو وہ بھی ہم سے تمہیں ملے گی۔ اور آخرت کی بھلائی چاہو گے تو اس کا دینا بھی ہمارے ہی اختیار میں ہے۔ یہی بات ہے جو سورہ آل عمران آیت ۱۴۵ میں فرمائی گئی ہے کہ ترجمہ: ''جو شخص ثواب دُنیا کے ارادہ سے کام کرے گا اس کو ہم دُنیا ہی میں سے دیں گے اور جو ثواب آخرت کے ارادہ سے کام کرے گا اس کو ہم آخرت میں سے دیں گے''۔ اور اسی کو سورۂ شوریٰ آیت ۲۰ میں اس طرح بیان فرمایا گیا ہے۔ ترجمہ: ''جو کوئی آخرت کی کھیتی چاہتا ہے اس کی کھیتی کو ہم بڑھاتے ہیں اور جو دُنیا کی کھیتی چاہتا ہے اسے دُنیا ہی میں سے دیتے ہیں مگر آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں ہے''۔ (از تفسیر ۸ تفہیم القرآن)]

تو ہی رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے

(**سورۃ البقرۃ ۲**)---۱۶۴۔ ''آسمانوں اور زمین کی پیدائش' رات دن کا ہیر پھیر' کشتیوں کا لوگوں کو نفع دینے والی چیزوں کو لئے ہوئے سمندروں میں چلنا' آسمان سے پانی اتار کر' مردہ زمین کو زندہ کر دینا' اس میں ہر قسم کے جانوروں کو پھیلا دینا' ہواؤں کے رخ بدلنا' اور بادل' جو آسمان اور زمین کے درمیان مسخر ہیں' ان میں عقلمندوں کے لئے قدرت الٰہی کی نشانیاں ہیں۔''O

(**سورۃ آل عمران ۳**)---۲۷۔ ''تو ہی رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں لے جاتا ہے' تو ہی بے جان سے جاندار پیدا کرتا ہے اور تو ہی جاندار سے بے جان پیدا کرتا ہے' تو ہی ہے کہ جسے چاہتا ہے بے شمار روزی دیتا ہے۔''O

(**سورۃ الاعراف ۷**)---۵۴۔ ''بے شک تمہارا رب اللہ ہی ہے جس نے سب آسمانوں اور زمین کو چھ روز میں پیدا کیا ہے' پھر عرش پر قائم ہوا۔ وہ شب سے دن کو ایسے طور پر چھپا دیتا ہے کہ وہ شب اس دن کو جلدی سے آلیتی ہے اور سورج اور چاند اور دوسرے ستاروں کو پیدا کیا ایسے طور پر کہ سب اس کے حکم کے تابع ہیں۔ یاد رکھو اللہ ہی کے لیے خاص ہے خالق ہونا اور حاکم ہونا' بڑی خوبیوں سے بھرا ہوا ہے اللہ جو تمام عالم کا پروردگار ہے۔''O

(**سورۃ یونس ۱۰**)---۶۔ ''بلاشبہ رات اور دن کے یکے بعد دیگرے آنے میں اور اللہ تعالیٰ نے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں پیدا کیا ہے ان سب میں ان لوگوں کے واسطے دلائل ہیں جو اللہ کا ڈر رکھتے ہیں۔''O

(**سورۃ الرعد ۱۳**)---۳۔ ''اسی نے زمین پھیلا کر بچھا دی ہے اور اس میں پہاڑ اور نہریں پیدا کر دی ہیں۔ اور اس میں ہر قسم کے پھلوں کے جوڑے دو ہرے دو ہرے پیدا کر دیے ہیں' وہ رات کو دن سے چھپا دیتا ہے۔ یقیناً غور و فکر کرنے والوں کے لیے اس میں بہت سی نشانیاں ہیں۔''O

(**سورۃ الحدید ۵۷**)---۶۔ ''وہی رات کو دن میں لے جاتا ہے اور وہی دن کو رات میں داخل کر دیتا ہے اور سینوں کے بھیدوں کا وہ پورا عالم ہے۔''O

جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے

(**سورۃ یوسف ۱۲**)---۱۵۔ ''پھر جب اسے لے چلے اور سب نے مل کر ٹھان لیا کہ اسے غیر آباد گہرے کنویں کی تہ میں پھینک دیں۔ ہم نے یوسفؑ کی طرف وحی کی کہ یقیناً (وقت آ رہا ہے کہ) تو انہیں ماجرا کی خبر اس حال میں دے گا کہ وہ جانتے ہی نہ ہوں۔''O---۱۹۔ ''اور ایک قافلہ آیا اور انہوں نے اپنے پانی لانے والے کو بھیجا۔ اس نے اپنا ڈول لٹکایا۔ کہنے لگا واہ واہ خوشی کی بات ہے یہ تو ایک لڑکا ہے۔ انہوں نے اسے مال تجارت قرار دے کر چھپا دیا۔ اور اللہ تعالیٰ اس سے باخبر تھا جو وہ کر رہے تھے۔''O---۲۱۔ ''مصر والوں میں سے جس نے اسے خریدا تھا اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ اسے بہت عزت و احترام کے ساتھ رکھو۔ بہت ممکن ہے کہ یہ ہمیں فائدہ پہنچائے یا اسے ہم اپنا بیٹا ہی بنا لیں۔ یوں ہم نے مصر کی سرزمین میں یوسفؑ کا قدم جما دیا کہ ہم اسے خواب کی تعبیر کا کچھ علم سکھا دیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے ارادے پر غالب ہے۔ لیکن اکثر لوگ بے علم ہوتے ہیں۔''O

مشاہدات:- ۶۶-۱۹۶۵ء کا واقعہ ہے کہ میں مختلف منڈیوں میں مختلف کاروبار آزمائشی طور پر کر رہا تھا۔ چاول کے کاروبار پر گورنمنٹ کی اجارہ داری تھی جس سے مجھے سخت نفرت تھی اور اس لیے میں نے یہ اپنا جدی کاروبار چھوڑا ہوا تھا۔ میں نے کئی اور کاروبار آزمائے مگر مجھے پسند نہ آئے۔ مجبوراً یہ فیصلہ کیا کہ ایک منڈی میں ایک صاحب جو گورنمنٹ کے ساتھ یہ کام کر رہے تھے ان کے ساتھ شراکت کر کے یہ کاروبار کر لوں۔ ان کے ساتھ شراکت نامہ کی شرائط طے کرتے ہوئے سمجھوتہ نہ ہو سکا کیونکہ وہ صاحب کہتے تھے کہ گورنمنٹ سے، بنک یا عام لین دین کے لیے مجھے پاور آف اٹارنی دیا جائے لیکن میں اسے پاور آف اٹارنی دینے کو تیار نہ تھا۔ ویسے تو یہ صاحب باریش اور نمازی بھی تھا لیکن میرا دل ان پر مطمئن نہیں ہوتا تھا۔ میں نے اس منڈی میں ایک چاول کے کارخانہ والوں سے چاول چھڑائی کی شرائط طے کر کے کام شروع کر دیا۔ اس کارخانہ میں جن صاحب سے میری شراکت کی شرائط طے نہیں ہوئیں تھیں کے برادر نسبتی ۱/۲ ۱ کے حصے دار

Marfat.com

تھے اور بقیہ ۱/۲ میں ان کے ایک ہم مسلک حصہ دار تھے۔ اس لیے ان صاحب نے بھی یہیں اپنا کاروبار اپنے برادر نسبتی کے ساتھ مل کر شروع کر دیا۔ ایک بارک برائے چاول میرے پاس تھی اور ایک بارک ان کے پاس۔ لیکن یہ صاحب اس کارخانہ کو اپنا ہی کارخانہ سمجھتے اور اپنی اجارہ داری بنا رکھی تھی۔ والد صاحب اس وقت حیات تھے اور وہ مشینوں کو خود سیٹ کرتے تھے اس بات پر یہ صاحب بہت بگڑتے تھے۔ اور اس بات پر اکثر لڑائی جھگڑا کرتے رہتے تھے۔ ایک دن وہ صاحب آئے تو ہم نے بارک میں تیل والا چولھا جلا رکھا تھا جس پر ہم سالن گرم کر رہے تھے تو انہوں نے اس بات پر پھر جھگڑنا شروع کر دیا کہ یہاں چولھا کیوں جلا رکھا ہے۔ ہم نے کہا کہ یہاں کون سا ڈسٹمپر ہوا ہے جو خراب ہو جائے گا لیکن یہ صاحب کچھ زیادہ ہی بگڑنے لگے۔ میں نے کہا دیکھو بھائی میں اس منڈی میں یہ کاروبار تجرباتی طور پر کر رہا ہوں۔ میں بفضل تعالیٰ اس طرح کا کارخانہ خود ایک ماہ میں لگا سکتا ہوں۔ آپ برائے مہربانی مجھ سے بات چیت نہ کیا کریں نہ ہی آپ کو اس کا حق پہنچتا ہے۔ آپ کے برادر نسبتی اور ان کے فرقہ بند بھائی آپ سے میری زیادہ عزت کرتے ہیں انہوں نے مجھے کبھی کسی بات پر نہیں روکا تو آپ کون ہوتے ہیں مجھ سے جھگڑا کرنے والے۔ خدا کی قدرت دو چار روز بعد ہی یہ جھگڑالو صاحب اپنے برادر نسبتی سے کسی حساب کتاب کے سلسلہ میں الجھ پڑے اور ایک لکڑی اٹھا کر ان کے سر پر دے ماری، لکڑی کچھ زیادہ ہی وزنی تھی اور وہ صاحب وہیں ڈھیر ہو گئے۔ اب اس واقعہ پر کئی دفعہ غور کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ میری زندگی ابھی باقی تھی جوان صاحب سے شراکت نہ کی۔ یہ جو بغیر شراکت کے مجھ سے کئی بار الجھے اگر میری شراکت ہوتی تو لکڑی مجھ پر برستی لیکن خدا تعالیٰ نے مجھ پر اور میرے بچوں پر (جو کہ اس وقت چھوٹے چھوٹے تھے) بڑی مہربانی کی۔

جو وہ عطا کر دے اسے کوئی چھین نہیں سکتا

جس سے وہ چھین لے اسے کوئی عطا نہیں کر سکتا

(**سورۃ یونس ۱۰**)---۱۰۷۔ ''اور اگر اللہ تجھے کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا کوئی اسے ہٹانے والا نہیں، اور اگر وہ تیری بھلائی چاہے تو کوئی اس کی مہربانی کو پھیرنے والا نہیں، وہ اسے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے ڈال دیتا ہے، اور وہ بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔'' O---[وہی نفع و ضرر کا مالک ہے تمام کائنات اسی کی محتاج ہے وہی ہر چیز پر قادر اور جود و کرم والا ہے بندوں کو اسکی طرف رغبت اور اس کا خوف اور اسی پر بھروسہ اور اسی پر اعتماد چاہیے اور نفع و ضرر جو کچھ بھی ہے اسی کی طرف سے ہے۔ (تفسیر از کنز الایمان)]

(**سورۃ المومنون ۲۳**)---۸۸۔ ''پوچھئے کہ تمام چیزوں کا اختیار کس کے ہاتھ میں ہے؟ جو پناہ دیتا ہے اور جس کے مقابلے میں کوئی پناہ نہیں دیا جاتا' اگر تم جانتے ہو تو بتلا دو؟'' O---۸۹۔ ''یہی جواب دیں گے کہ اللہ ہی ہے۔ کہہ دیجئے پھر تم کدھر سے جادو کر دیے جاتے ہو؟'' O---[یعنی پھر تمہاری عقلوں کو کیا ہو گیا ہے کہ اس اعتراف اور علم کے باوجود تم دوسروں کو اس کی عبادت میں شریک کرتے ہو؟ قرآن کریم کی اس صراحت سے واضح ہے کہ مشرکین مکہ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت' اس کی خالقیت و مالکیت اور رزاقیت کے منکر نہیں تھے بلکہ وہ یہ سب باتیں تسلیم کرتے تھے' انہیں صرف توحید الوہیت سے انکار تھا۔ یعنی عبادت صرف ایک اللہ کی نہیں کرتے تھے بلکہ اس میں دوسروں کو بھی شریک کرتے تھے۔ اس لیے نہیں کہ آسمان و زمین کی تخلیق یا اس کی تدبیر میں کوئی اور بھی شریک ہے بلکہ صرف اور صرف اس مغالطے کی بنا پر کہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کے نیک بندے تھے' ان کو بھی اللہ نے کچھ اختیارات دے رکھے ہیں اور ہم ان کے ذریعے سے اللہ کا قرب حاصل کرتے ہیں۔ یہی مغالطہ آج کل کے قبر پرستوں کو ہے جس کی بنیاد پر وہ فوت شدگان کو مدد کے لیے پکارتے' ان کے نام کی نذر نیاز دیتے اور ان کو اللہ کی عبادت میں شریک گردانتے ہیں۔ حالانکہ اللہ نے کہیں بھی یہ نہیں فرمایا کہ میں نے کسی فوت شدہ بزرگ' ولی یا نبی کو اختیارات دے رکھے ہیں' تم ان کے ذریعے سے میرا قرب حاصل کرو' یا انہیں مدد کے لیے پکارو یا ان کے نام کی نذر نیاز دو۔ اسی لیے اللہ نے آگے فرمایا کہ ہم نے انہیں حق پہنچا دیا۔ یعنی یہ اچھی طرح واضح کر دیا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' اور یہ اگر اللہ کی عبادت میں دوسروں کو شریک کر رہے ہیں' تو اس لیے نہیں کہ ان کے پاس اس کی کوئی دلیل ہے' نہیں' بلکہ محض ایک دوسرے کو دیکھا دیکھی اور آبا پرستی کی وجہ سے اس شرک کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ ورنہ حقیقت میں یہ بالکل جھوٹے ہیں۔ نہ اس کی کوئی اولاد ہے نہ اس کا کوئی شریک' اگر ایسا ہوتا' تو ہر شریک اپنے حصے کی مخلوق کا انتظام اپنی مرضی سے کرتا اور ہر ایک شریک دوسرے پر غالب آنے کی کوشش کرتا۔ اور جب ایسا نہیں ہے اور نظام کائنات میں ایسی کشاکشی نہیں ہے تو یقیناً اللہ تعالیٰ ان تمام باتوں سے پاک اور برتر ہے' جو مشرکین اس کی بابت باور کراتے ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]---[یعنی کس شیطانی دھوکے میں ہو کہ توحید و اطاعتِ الٰہی کو چھوڑ کر حق کو باطل سمجھ رہے ہو جب تم اقرار کرتے ہو کہ قدرت حقیقی اسی کی ہے اور اس کے خلاف کوئی کسی کو پناہ نہیں دے سکتا تو دوسرے کی عبادت قطعاً باطل ہے۔ (تفسیر از کنز الایمان)]

Marfat.com

(سورۃ فاطر ۳۵)---۲۔ ''اللہ تعالیٰ جو رحمت لوگوں کے لیے کھول دے سو اس کا کوئی بند کرنے والا نہیں اور جس کو بند کر دے سو اس کے بعد اس کا کوئی جاری کرنے والا نہیں اور وہی غالب حکمت والا ہے۔'' O---[اس کا مقصود بھی مشرکین کی اس غلط فہمی کو رفع کرنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے کوئی انہیں روزگار دلانے والا اور کوئی ان کو اولاد عطا فرمانے والا اور کوئی ان کے بیماروں کو تندرستی بخشنے والا ہے۔ شرک کے یہ تمام تصورات بالکل بے بنیاد ہیں اور خالص حقیقت صرف یہ ہے کہ جس قسم کی رحمت بھی بندوں کو پہنچتی ہے محض اللہ عزّ وجل کے فضل سے پہنچتی ہے۔ کوئی دوسرا نہ اس کے عطا کرنے پر قادر ہے اور نہ روک دینے کی طاقت رکھتا ہے۔ یہ مضمون قرآن مجید اور احادیث میں بکثرت مقامات پر مختلف طریقوں سے بیان کیا گیا ہے تاکہ انسان در در کی بھیک مانگنے سے بچے اور اس بات کو اچھی طرح سمجھ لے کہ اس کی قسمت کا بننا اور بگڑنا ایک اللہ کے سوا کسی دوسرے کے اختیار میں نہیں ہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

حکمت والا خبردار

(سورۃ المؤمنون ۲۳)---۷۹۔ ''اور وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کر کے زمین میں پھیلا دیا اور اسی کی طرف تم جمع کیے جاؤ گے۔'' O---۸۰۔ ''اور یہ وہی ہے جو جلاتا اور مارتا ہے اور رات دن کے رد و بدل کا مختار بھی وہی ہے' کیا تم کو سمجھ بوجھ نہیں؟'' O

(سورۃ سبا ۳۴)---۱۔ ''تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لیے سزاوار ہیں جس کی ملکیت میں وہ سب کچھ ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے آخرت میں بھی تعریف اسی کے لیے ہے' وہ (بڑی) حکمتوں والا اور (پورا) خبردار ہے۔'' O

(سورۃ التغابن ۶۴)---۳۔ ''اسی نے آسمانوں کو اور زمین کو عدل و حکمت سے پیدا کیا' اسی نے تمہاری صورتیں بنائیں اور بہت اچھی بنائیں اور اسی کی طرف لوٹنا ہے۔'' O---[برحق کہنے کا مطلب لامحالہ یہ ہے کہ یہ کائنات کچھ کھیل کے طور پر نہیں بنا دی گئی ہے بلکہ یہ ایک خالق حکیم کا نہایت سنجیدہ کام ہے۔ اس کی ہر چیز اپنے پیچھے ایک معقول مقصد رکھتی ہے، اور یہ مقصدیت اس میں اتنی نمایاں ہے کہ اگر کوئی صاحب عقل انسان کسی چیز کی نوعیت کو اچھی طرح سمجھ لے تو یہ جان لینا اس کے لیے مشکل نہیں ہوتا کہ ایسی ایک چیز کے پیدا کرنے کا معقول اور مبنی بر حکمت مقصد کیا ہو سکتا ہے۔ دُنیا میں انسان کی ساری سائنٹفک ترقی اس بات کی شہادت دے رہی ہے کہ جس چیز کی نوعیت کو بھی انسان نے غور و فکر اور تحقیق و تجسس سے سمجھ لی اس کے بارے میں یہ بات بھی اسے آخر کار معلوم ہو گئی کہ وہ کس مقصد کے لیے بنائی گئی ہے، اور اُس مقصد کو سمجھ کر ہی انسان نے وہ بے شمار چیزیں ایجاد کر لیں جو آج انسانی تمدن میں استعمال ہو رہی ہیں۔ یہ بات ہرگز ممکن نہ ہوتی اگر یہ کائنات کسی کھلنڈرے کا کھلونا ہوتی جس میں کوئی حکمت اور مقصدیت کارفرما نہ ہوتی۔ (از تفسیر نمبر ۷ تفہیم القرآن)]

(سورۃ الدھر ۷۶)---۳۰۔ ''اور تم نہ چاہو گے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ ہی چاہے بیشک اللہ تعالیٰ علم والا با حکمت ہے۔'' O

حیی و قیوم، ہمیشہ رہنے والا

(سورۃ البقرۃ ۲)---۲۵۵۔ ''اللہ کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اس کے زندہ جاوید ہے پوری کائنات کو سنبھالے ہوئے ہے۔ نہیں آتی اس کو اُونگھ اور نہ نیند۔ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں۔ کون ہے جو سفارش کر سکے اس کے حضور بغیر اس کی اجازت کے۔ وہ جانتا ہے اُسے بھی جو بندوں کے سامنے ہے اور وہ بھی جو ان سے اوجھل ہے اور نہیں احاطہ کر سکتے وہ ذرا بھی اس کے علم میں سے مگر جس قدر وہ چاہے' حاوی ہے اس کی کرسی آسمانوں اور زمین پر اور نہیں تھکاتی اس کو نگہبانی ان دونوں کی اور وہی ہے برتر اور عظیم۔'' O

(سورۃ الفرقان ۲۵)---۵۸۔ ''اس ہمیشہ زندہ رہنے والے اللہ تعالیٰ پر توکل کریں جسے کبھی موت نہیں اور اسکی تعریف کے ساتھ پاکیزگی بیان کرتے رہیں' وہ اپنے بندوں کے گناہوں سے کافی خبردار ہے۔'' O

خالق

(سورۃ البقرۃ ۲)---۲۸۔ ''کیسے کفر کا رویہ اختیار کرتے ہو تم اللہ کے ساتھ حالانکہ تھے تم بے جان، پھر زندگی عطا کی اس نے تمہیں، پھر وہی موت دے گا تمہیں، پھر وہی زندہ کرے گا تمہیں، پھر اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے تم۔'' O---۲۹۔ ''وہی تو ہے جس نے پیدا کیا تمہاری خاطر وہ کچھ جو زمین میں ہے سب، پھر توجہ فرمائی آسمان کی طرف اور استوار کر دیے سات آسمان اور وہ تو ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔'' O---۳۰۔ ''اور (یاد کرو) جب کہا تیرے رب نے فرشتوں کو کہ یقیناً میں بنانے والا ہوں زمین میں ایک خلیفہ تو انہوں نے کہا تھا کہ کیا تو مقرر کرے گا زمین میں (خلیفہ) اس کو جو فساد برپا کرے گا اس میں اور

Marfat.com

خونریزیاں کرے گا- جبکہ ہم تسبیح کرتے ہیں تیری- اللہ نے فرمایا یقیناً میں جانتا ہوں وہ کچھ جو تم نہیں جانتے۔'' O---۱۱۷۔ ''موجد بے مثال آسمانوں اور زمین کا اور جب فیصلہ کرتا ہے وہ کسی کام کا تو بس حکم دیتا ہے اسے کہ ہو جا اور وہ ہو جاتا ہے۔'' O---۱۶۴۔ ''بیشک پیدا کرنے میں آسمانوں کے اور زمین کے اور ایک دوسرے کے پیچھے آنے جانے میں شب و روز کے اور کشتیوں میں جو چلتی ہیں سمندر میں وہ (چیزیں) لے کر جو نفع بخش ہیں انسانوں کے لئے اور یہ جو نازل کیا اللہ نے آسمان سے پانی پھر زندگی بخشی اس کے ذریعے سے زمین کو مردہ ہونے کے بعد اور پھیلائی اس میں ہر طرح کی جاندار مخلوق اور ہواؤں کی گردش میں اور بادلوں میں جو تابع فرمان بنا کر رکھے گئے ہیں درمیان آسمان و زمین کے یقیناً ان سب چیزوں میں نشانیاں ہیں عقلمندوں کے لئے۔'' O

(**سورۃ آل عمران ۳**)---۶۔ ''وہی تو ہے جو شکل و صورت بناتا ہے تمہاری ماؤں کے پیٹ میں جیسی چاہے- نہیں کوئی معبود سوائے اس کے وہ سب پر غالب بڑی حکمت والا ہے۔'' O

(**سورۃ الانعام ۶**)---۱۴۔ ''کہہ کیا میں اللہ کے علاوہ کسی کو رفیق بناؤں، جو آسمانوں اور زمین کو وجود میں لانے والا ہے اور جو کھلاتا ہے مگر اسے کھلایا نہیں جاتا- کہہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں پہلا فرمانبردار بنوں اور یہ کہ مشرکوں میں ہرگز نہ ہونا۔'' O---۷۳۔ ''اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو حق پر پیدا کیا ہے اور جس دن وہ کہے گا ہو جا وہ ہو جائے گا- اس کا قول حق ہے اور حکومت اسی کی ہوگی، جس دن صور پھونکا جائے گا- وہ غائب اور ظاہر کا جاننے والا ہے اور وہ دانا اور خبردار ہے۔'' O---۹۵۔ ''بیشک اللہ تعالیٰ ہی بیج اور گٹھلی کو پھاڑنے والا ہے- وہ مردہ سے زندہ کو نکالتا ہے اور زندہ سے مردہ کو نکالنے والا ہے- یہ ہے اللہ تعالیٰ، پھر تم کدھر پھرے جا رہے ہو۔'' O---۹۸۔ ''اور اسی نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا، پھر ایک ٹھہرنے کی جگہ ہے اور ایک سونپے جانے کی جگہ- ہم نے سوچنے والے لوگوں کے لئے آیتیں کھول کھول کر بیان کر دی ہیں۔'' O---۹۹۔ ''اور اسی نے آسمان سے پانی اتارا، پھر ہم نے اس کے ذریعے ہر طرح اگنے والی شے نکالی، پھر اس سے سبزہ نکالا جس سے ہم گھتے ہوئے دانے نکالتے ہیں اور کھجور کے گابھے سے نیچے جھکے ہوئے گچھے، اور انگوروں، زیتون اور انار کے باغ ایک دوسرے سے ملتے جلتے اور الگ الگ- اس کے پھل کو جب وہ لگتا ہے اور اس کے پکنے کو دیکھو- بیشک اس میں ان لوگوں کے لئے جو ایمان رکھتے ہیں کئی نشانیاں ہیں۔'' O---۱۰۱۔ ''اور آسمانوں اور زمین کا موجد ہے- اس کے بیٹا کیسے ہو سکتا ہے، جب اس کی کوئی ساتھی عورت ہی نہیں؟ اور اس نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے اور وہ ہر چیز کو جانتا ہے۔'' O---۱۰۲۔ ''یہ ہے اللہ تعالیٰ تمہارا رب- اس کے سوا کوئی خدا نہیں- وہ ہر چیز کا بنانے والا ہے- پس اس کی عبادت کرو اور وہ ہی ہر چیز کا کارساز ہے۔'' O

(**سورۃ الاعراف ۷**)---۱۱۔ ''اور ہم نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہاری صورت بنائی، پھر فرشتوں سے کہا کہ آدمؑ کو سجدہ کرو۔'' O---۲۹۔ ''جس طرح اس نے تمہیں شروع کیا تھا اسی طرح تم دوبارہ آؤ گے۔'' O---۵۴۔ ''بیشک تمہارا آقا اللہ تعالیٰ ہے- وہ جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں بنایا پھر تخت پر بیٹھ گیا- وہ دن کو رات سے ڈھانپتا ہے جو اس کے پیچھے لپکی چلی آتی ہے اور سورج، چاند اور ستارے اس کے حکم میں بندھے ہوئے ہیں- سنو! بنانا اور حکم دینا اسی کا کام ہے- کیا برکت والا ہے اللہ سارے جہان کا آقا۔'' O---۵۵۔ ''اپنے رب کو گڑگڑا کر اور چپکے چپکے پکارا کرو، وہ حد سے نکلنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔'' O---۱۷۲۔ ''اور جب تیرے رب نے بنی آدمؑ کی پشتوں سے ان کی نسل کو لیا اور انہیں انہی پر گواہ کیا- کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ انہوں نے کہا- کیوں نہیں! ہم اس کی گواہی دیتے ہیں- یہ اس لئے تھا کہ تم کہیں روز قیامت کو یہ نہ کہہ دو کہ ہم اس بات سے بے خبر تھے۔'' O---۱۸۵۔ ''اور کیا انہوں نے آسمانوں اور زمین اور جو شے بھی اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہے ان کے نظم و نسق پر نظر نہیں کی اور اس بات پر کہ ممکن ہے ان کی اجل قریب آ گئی ہو؟ پھر اس کے بعد وہ کس بات پر ایمان لائیں گے؟'' O---۱۸۹۔ ''اسی نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اس کا جوڑا بنایا تا کہ وہ اس میں سکون پائے- پھر جب وہ اسے ڈھانپ لیتا ہے تو وہ ہلکا سا حمل اٹھا لیتی ہے اور لئے پھرتی ہے- پھر جب وہ بوجھل ہو جاتی ہے تو وہ (دو) اپنے آقا اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں اگر تو نے ہمیں صالح بچہ دیا تو ہم ضرور شکر گزار ہوں گے۔'' O

(**سورۃ یونس ۱۰**)---۳۔ ''بیشک تمہارا آقا اللہ تعالیٰ ہے- وہ جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا، پھر تخت پر بیٹھا کام کی تدبیر کر رہا ہے- کوئی سفارش کرنے والا نہیں مگر اس کی اجازت کے بعد- یہ ہے اللہ تمہارا آقا- پس اس کی بندگی اختیار کرو، تو کیا تم نصیحت نہ لو گے؟'' O---۴۔ ''اسی کی طرف تم سب کی واپسی ہوگی- یہ اللہ تعالیٰ کا سچا وعدہ ہے- وہی خلقت کو شروع کرتا ہے، پھر اسے دہرائے گا- تا کہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور درست عمل کرتے ہیں، انصاف کے مطابق پورا بدلہ دے اور کافروں کو ان کے کفر کے سبب کھولتا ہوا مشروب اور دردناک عذاب ہوگا۔'' O---۵۔ ''اسی نے سورج کو چمک اور چاند کو اجالا بنایا اور اس کی منزلیں ٹھہرا دیں تا کہ تم سالوں کی گنتی اور حساب جان سکو، اللہ تعالیٰ نے ان چیزوں کو صرف حقیقت بنایا ہے اور وہ ان نشانیوں کو علم والے لوگوں کے لئے کھول کھول کر بیان کرتا ہے۔'' O---۶۔ ''بیشک رات اور دن کے اختلاف میں اور جو کچھ اللہ نے آسمانوں اور زمین میں بنایا ہے ان (سب) میں ان لوگوں کے لئے جو ڈرتے ہیں کئی نشان ہیں۔'' O---۳۴۔ ''کہہ دیجئے! اللہ تعالیٰ ہی پیدائش کو شروع کرتا ہے، پھر اسے دہراتا ہے، پھر تم کدھر الٹے جا

Marfat.com

رہے ہو۔" O

(**سورۃ ھود ۱۱**)---۷۔ "اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا اور اس کا تخت حکومت پانی پر تھا - تاکہ تمہیں آزمائے کہ تم میں کون زیادہ عمدہ عمل کرتا ہے اور اگر آپ کہیں کہ تم موت کے بعد اٹھائے جاؤ گے تو کافر ضرور کہہ دیں گے، یہ تو محض صاف جادو ہے۔" O---

(**سورۃ الرعد ۱۳**)---۳۔ "اسی نے زمین پھیلا کر بچھا دی ہے اور اس میں پہاڑ اور نہریں پیدا کر دی ہیں اور اس میں ہر قسم کے پھلوں کے جوڑے دوہرے دوہرے پیدا کر دیئے ہیں - وہ رات کو دن سے چھپا دیتا ہے - یقیناً غور وفکر کرنے والوں کے لئے اس میں بہت سی نشانیاں ہیں۔" O---۱۶۔ "آپ پوچھئے کہ آسمانوں اور زمین کا پروردگار کون ہے؟ کہہ دیجئے! اللہ تعالیٰ - کہہ دیجئے کیا تم پھر بھی اس کے سوا اوروں کو حمایتی بنا رہے ہو جو خود اپنی جان کے بھی بھلے برے کا اختیار نہیں رکھتے - کہہ دیجئے کہ کیا اندھا اور بینا برابر ہو سکتا ہے؟ یا کیا اندھیریاں اور روشنی برابر ہو سکتی ہے؟ کیا جنہیں یہ اللہ کے شریک ٹھہرا رہے ہیں انہوں نے بھی اللہ کی طرح مخلوق پیدا کی ہے کہ ان کی نظر میں پیدائش مشتبہ ہو گئی ہو - کہہ دیجئے! کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی تمام چیزوں کا خالق ہے - وہ اکیلا ہے اور زبردست غالب ہے۔" O

(**سورۃ ابراہیم ۱۴**)---۱۰۔ "ان کے رسولوں نے انہیں کہا کہ کیا حق تعالیٰ کے بارے میں تمہیں شک ہے جو آسمانوں اور زمین کا بنانے والا ہے - وہ تو تمہیں اس لئے بلا رہا ہے کہ تمہارے تمام گناہ معاف فرما دے اور ایک مقررہ وقت تک تمہیں مہلت عطا فرمائے - انہوں نے کہا کہ تم تو ہمارے جیسے ہی انسان ہو، تم چاہتے ہو کہ ہمیں ان خداؤں کی عبادت سے روک دو جن کی عبادت ہمارے باپ دادا کرتے رہے - اچھا تو ہمارے سامنے کوئی کھلی دلیل پیش کرو۔" O ---۱۹۔ "کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو بہترین تدبیر کے ساتھ پیدا کیا ہے اگر وہ چاہے تو تم سب کو فنا کر دے اور نئی مخلوق لائے (۲۰) اللہ تعالیٰ پر یہ کام کچھ بھی مشکل نہیں۔" O---۳۲۔ "اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اور آسمانوں سے بارش برسا کر اس کے ذریعے سے تمہاری روزی کے لئے پھل نکالے ہیں اور کشتیوں کو تمہارے بس میں کر دیا ہے کہ دریاؤں میں اس کے حکم سے چلیں پھریں - اسی نے ندیاں اور نہریں تمہارے اختیار میں کر دی ہیں۔" O

(**سورۃ الحجر ۱۵**)---۲۸۔ "اور جب تیرے پروردگار نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں ایک انسان کو کالی اور سڑی ہوئی کھنکھناتی مٹی سے پیدا کرنے والا ہوں۔" O---۲۹۔ "تو جب میں اسے پورا بنا چکوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم سب اس کے لئے سجدے میں گر پڑنا۔" O---۸۵۔ "ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور ان کے درمیان کی سب چیزوں کو حق کے ساتھ ہی پیدا فرمایا ہے اور قیامت ضرور ضرور آنے والی ہے - پس تو حسن و خوبی (اور اچھائی) سے درگزر کر لے۔" O---۸۶۔ "یقیناً تیرا پروردگار ہی پیدا کرنے والا اور جاننے والا ہے۔" O

(**سورۃ النحل ۱۶**)---۳۔ "اسی نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا - وہ اس سے بری ہے جو مشرک کرتے ہیں۔" O---[یعنی محض تماشے اور کھیل کود کے طور نہیں پیدا کیا بلکہ ایک مقصد پیش نظر ہے اور وہ ہے جزا و سزا - (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۷۔ "تو کیا وہ جو پیدا کرتا ہے اس جیسا ہے جو پیدا نہیں کر سکتا؟ کیا تم بالکل نہیں سوچتے۔" O---۷۰۔ "اللہ تعالیٰ نے ہی تم سب کو پیدا کیا ہے، وہی پھر تمہیں فوت کرے گا - تم میں ایسے بھی ہیں جو بدترین عمر کی طرف لوٹائے جاتے ہیں کہ بہت کچھ جاننے بوجھنے کے بعد بھی نہ جانیں - بیشک اللہ دانا اور توانا ہے۔" O---[تفصیل کے لئے باب ۱۴، مضمون: ارذل العمر]---۷۸۔ "اللہ تعالیٰ نے تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹوں سے نکالا ہے کہ اس وقت تم کچھ بھی نہیں جانتے تھے - اسی نے تمہارے کان اور آنکھیں اور دل بنائے کہ تم شکر گزاری کرو۔" O---[تفسیر و حدیث کے لئے باب ۳، مضمون: حقیقت انسانی]---۸۱۔ "اللہ تعالیٰ ہی نے تمہارے لئے اپنی پیدا کردہ چیزوں میں سے سائے بنائے ہیں اور اسی نے تمہارے لئے پہاڑوں میں غار بنائے ہیں اور اسی نے تمہارے لئے کرتے بنائے ہیں جو تمہیں گرمی سے بچائیں اور ایسے کرتے بھی جو تمہیں لڑائی کے وقت کام آئیں - وہ اسی طرح اپنی پوری پوری نعمتیں دے رہا ہے کہ تم حکم بردار بن جاؤ۔" O

(**سورۃ الکہف ۱۸**)---۵۱۔ "میں نے انہیں آسمانوں و زمین کی پیدائش کے وقت موجود نہیں رکھا تھا اور نہ خود ان کی اپنی پیدائش میں، اور میں گمراہ کرنے والوں کو اپنا مددگار بنانے والا بھی نہیں۔" O

(**سورۃ طٰہٰ ۲۰**)---۴۔ "اس کا اتارنا اس کی طرف سے ہے جس نے زمین کو اور بلند آسمانوں کو پیدا کیا ہے۔" O

(**سورۃ الانبیاء ۲۱**)---۱۰۴۔ "جس دن ہم آسمانوں کو یوں لپیٹ لیں گے جیسے طومار میں اوراق لپیٹ دیئے جاتے ہیں، جیسے کہ ہم نے اول دفعہ پیدائش کی تھی اسی طرح دوبارہ کریں گے - یہ ہمارے ذمے وعدہ ہے اور ہم اسے ضرور کر کے (ہی) رہیں گے۔" O

(**سورۃ المومنون ۲۳**)---۱۴۔ "پھر نطفہ کو ہم نے جما ہوا خون بنا دیا، پھر اس خون کے لوتھڑے کو گوشت کا ٹکڑا کر دیا - پھر گوشت کے ٹکڑے کو ہڈیاں بنا دیں، پھر ہڈیوں کو ہم نے گوشت پہنا دیا، پھر دوسری بناوٹ میں اس کو پیدا کر دیا - برکتوں والا ہے وہ اللہ جو سب سے بہترین پیدا کرنے والا ہے۔" O (تفسیر کیلئے

Marfat.com

باب ۳، مضمون: انسانی پیدائش) ---۷۸۔ ''وہ اللہ ہے جس نے تمہارے لیے کان اور آنکھیں اور دل پیدا کیے' مگر تم بہت (ہی) کم شکر کرتے ہو۔'' O ---۷۹۔ ''اور وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کر کے زمین میں پھیلا دیا اور اسی کی طرف تم جمع کیے جاؤ گے۔'' O ---۸۰۔ ''اور یہ وہی ہے جو جلاتا اور مارتا ہے اور رات دن کے رد و بدل کا مختار بھی وہی ہے' کیا تم کو سمجھ بوجھ نہیں؟'' O

(**سورۃ الفرقان ۲۵**) ---۲۔ ''اسی اللہ کی سلطنت ہے آسمانوں اور زمین کی اور وہ کوئی اولاد نہیں رکھتا' نہ اس کی سلطنت میں کوئی اس کا ساجھی ہے اور ہر چیز کو اس نے پیدا کر کے ایک مناسب اندازہ ٹھہرا دیا ہے۔'' O ---۴۵۔ ''کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے رب نے سایے کو کس طرح پھیلا دیا ہے؟ اگر چاہتا تو اسے ٹھہرا ہوا ہی کر دیتا۔ پھر ہم نے آفتاب کو اس پر دلیل بنایا۔'' O ---۴۶۔ ''پھر ہم نے اسے آہستہ آہستہ اپنی طرف کھینچ لیا۔'' O ---۴۷۔ ''اور وہی ہے جس نے رات کو تمہارے لیے پردہ بنایا اور نیند کو راحت بنائی اور دن کو اٹھ کھڑے ہونے کا وقت۔'' O ---۴۸۔ ''اور وہی ہے جو باران رحمت سے پہلے خوش خبری دینے والی ہواؤں کو بھیجتا ہے اور ہم آسمان سے پاک پانی برساتے ہیں۔'' O ---۴۹۔ ''تا کہ اس کے ذریعہ سے مردہ شہر کو زندہ کر دیں اور اسے ہم اپنی مخلوقات میں سے بہت سے چوپایوں اور انسانوں کو پلاتے ہیں۔'' O ---۵۹۔ ''وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی سب چیزوں کو چھ دن میں پیدا کر دیا ہے' پھر عرش پر مستوی ہوا' وہ رحمن ہے' آپ اس کے بارے میں کسی خبردار سے پوچھ لیں۔'' O

(**سورۃ النمل ۲۷**) ---۶۰۔ ''بھلا بتاؤ؟ کہ آسمانوں کو اور زمین کو کس نے پیدا کیا؟ کس نے آسمان سے بارش برسائی؟ پھر اس سے ہرے بھرے بارونق باغات اگا دیئے؟ ان باغوں کے درختوں کو تم ہرگز نہ اگا سکتے' کیا اللہ کے ساتھ اور کوئی معبود بھی ہے؟ بلکہ یہ لوگ ہٹ جاتے ہیں (سیدھی راہ سے)۔'' O ---۶۴۔ ''کیا وہ جو مخلوق کی اول دفعہ پیدائش کرتا ہے پھر اسے لوٹائے گا اور جو تمہیں آسمان اور زمین سے روزیاں دے رہا ہے' کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے کہہ دیجئے کہ اگر سچے ہو تو اپنی دلیل لاؤ۔'' O

(**سورۃ العنکبوت ۲۹**) ---۱۹۔ ''کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ مخلوق کی ابتدا کس طرح اللہ تعالیٰ نے کی پھر اس کا اعادہ کرے گا' یہ تو اللہ تعالیٰ پر بہت ہی آسان ہے۔'' O ---۲۰۔ ''کہہ دیجئے! کہ زمین میں چل پھر کر دیکھو تو سہی کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے ابتداء پیدائش کی۔ پھر اللہ تعالیٰ ہی دوسری نئی پیدائش کرے گا' اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔'' O ---۲۱۔ ''جسے چاہے عذاب کرے جس پر چاہے رحم کرے' سب اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔'' O ---۶۱۔ ''اور اگر آپ ان سے دریافت کریں کہ زمین و آسمان کا خالق اور سورج چاند کو کام میں لگانے والا کون ہے؟ تو ان کا جواب یہی ہو گا کہ اللہ تعالیٰ' پھر کدھر الٹے جا رہے ہیں۔'' O

(**سورۃ الروم ۳۰**) ---۱۱۔ ''اللہ تعالیٰ ہی مخلوق کی ابتدا کرتا ہے پھر وہی اسے دوبارہ پیدا کرے گا پھر تم سب اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔'' O ---۲۷۔ ''وہی ہے جو اول بار مخلوق کو پیدا کرتا ہے پھر سے دوبارہ پیدا کرے گا اور یہ تو اس پر بہت ہی آسان ہے۔ اسی کی بہترین اور اعلیٰ صفت ہے' آسمانوں میں اور زمین میں بھی اور وہی غلبے والا حکمت والا ہے۔'' O ---۴۰۔ ''اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا پھر روزی دی پھر مار ڈالے گا پھر زندہ کر دے گا بتاؤ تمہارے شریکوں میں سے کوئی بھی ایسا ہے جو ان میں سے کچھ بھی کر سکتا ہو۔ اللہ تعالیٰ کے لیے پاکی اور برتری ہے ہر اس شریک سے جو یہ لوگ مقرر کرتے ہیں۔'' O

(**سورۃ لقمان ۳۱**) ---۲۵۔ ''اگر آپ ان سے دریافت کریں کہ آسمان و زمین کا خالق کون ہے؟ تو یہ ضرور جواب دیں گے کہ اللہ تعالیٰ' تو کہہ دیجئے کہ سب تعریفوں کے لائق اللہ تعالیٰ ہی ہے' لیکن ان میں کے اکثر بے علم ہیں۔'' O ---۲۸۔ ''تم سب کی پیدائش اور مرنے کے بعد جلانا ایسا ہی ہے جیسے ایک جی کا' بیشک اللہ تعالیٰ سننے والا دیکھنے والا ہے۔'' O

(**سورۃ السجدۃ ۳۲**) ---۴۔ ''اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے آسمان و زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کو چھ دن میں پیدا کر دیا پھر عرش پر قائم ہوا' تمہارے لیے اس کے سوا کوئی مددگار اور سفارشی نہیں۔ کیا پھر بھی تم نصیحت حاصل نہیں کرتے۔'' O

(**سورۃ فاطر ۳۵**) ---۳۔ ''لوگو! تم پر جو انعام اللہ تعالیٰ نے کیے ہیں انہیں یاد کرو۔ کیا اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی بھی خالق ہے جو تمہیں آسمان و زمین سے روزی پہنچائے؟ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ پس تم کہاں الٹے جاتے ہو؟'' O ---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۳، مضمون: انسان]

(**سورۃ الزمر ۳۹**) ---۳۸۔ ''اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمان و زمین کو کس نے پیدا کیا ہے؟ تو یقیناً وہ یہی جواب دیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے۔ آپ ان سے فرمایئے کہ اچھا یہ تو بتاؤ جنہیں تم اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو اگر اللہ تعالیٰ مجھے نقصان پہنچانا چاہے تو کیا یہ اس کے نقصان کو ہٹا سکتے ہیں؟ یا اللہ تعالیٰ مجھ پر مہربانی کا ارادہ کرے تو کیا یہ اس کی مہربانی کو روک سکتے ہیں؟ آپ فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کافی ہے' توکل کرنے والے اسی پر توکل کرتے ہیں۔'' O ---۴۶۔ ''آپ فرما دیجئے! کہ اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے' چھپے کھلے کے جاننے والے تو ہی اپنے بندوں میں ان امور کا فیصلہ فرمائے گا

Marfat.com

جن میں وہ الجھ رہے تھے۔'' O---۶۲۔ ''اللہ تعالیٰ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی ہر چیز پر نگہبان ہے۔'' O

(سورۃ المؤمن ۴۰)---۶۲۔ ''یہی اللہ تعالیٰ ہے تم سب کا رب ہر چیز کا خالق اس کے سوا کوئی معبود نہیں پھر کہاں تم پھرے جاتے ہو۔'' O---۶۷۔ ''وہ وہی ہے جس نے تمہیں مٹی سے پھر نطفے سے پھر خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا پھر تمہیں بچہ کی صورت میں نکالتا ہے' پھر (تمہیں بڑھاتا ہے کہ) تم اپنی پوری قوت کو پہنچ جاؤ پھر بوڑھے ہو جاؤ۔ تم میں سے بعض اس سے پہلے ہی فوت ہو جاتے ہیں' (وہ تمہیں چھوڑ دیتا ہے) تاکہ تم مدت معین تک پہنچ جاؤ اور تاکہ تم سوچ سمجھ لو۔'' O

(سورۃ حم السجدۃ ۴۱)---۲۱۔ ''یہ اپنی کھالوں سے کہیں گے کہ تم نے ہمارے خلاف شہادت کیوں دی' وہ جواب دیں گی کہ ہمیں اس اللہ تعالیٰ نے قوت گویائی عطا فرمائی جس نے ہر چیز کو بولنے کی طاقت بخشی ہے' اس نے تمہیں اول مرتبہ پیدا کیا اور اسی کی طرف تم سب لوٹائے جاؤ گے۔'' O

(سورۃ الزخرف ۴۳)---۸۷۔ ''اگر آپ ان سے دریافت کریں کہ انہیں کس نے پیدا کیا ہے؟ تو یقیناً یہ جواب دیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے' پھر یہ کہاں الٹے جاتے ہیں؟'' O

(سورۃ ق ۵۰)---۱۶۔ ''ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے اور اس کے دل میں جو خیالات اٹھتے ہیں ان سے ہم واقف ہیں اور ہم اس کی رگ جان سے بھی زیادہ اس سے قریب ہیں۔'' O (تفسیر کیلئے باب ا، مضمون: اللہ تعالیٰ قریب ہے)

(سورۃ الحدید ۵۷)---۴۔ ''وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر مستوی ہو گیا۔ وہ (خوب) جانتا ہے اس چیز کو جو زمین میں جائے اور جو اس سے نکلے اور جو آسمان سے نیچے آئے اور جو کچھ چڑھ کر اس میں جائے' اور جہاں کہیں تم ہو وہ تمہارے ساتھ ہے اور جو تم کر رہے ہو اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے۔'' O

(سورۃ التغابن ۶۴)---۲۔ ''اسی نے تمہیں پیدا کیا ہے سو تم میں سے بعضے تو کافر ہیں اور بعض ایمان دار ہیں' اور جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ تعالیٰ خوب دیکھ رہا ہے۔'' O---۳۔ ''اسی نے آسمانوں کو اور زمین کو عدل و حکمت سے پیدا کیا' اسی نے تمہاری صورتیں بنائیں اور بہت اچھی بنائیں اور اسی کی طرف لوٹنا ہے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب ہذا، مضمون: اللہ تعالیٰ کی طرف ہی لوٹنا ہے]

(سورۃ الطلاق ۶۵)---۱۲۔ ''اللہ وہ ہے جس نے سات آسمان بنائے اور اسی کے مثل زمینیں بھی۔ اس کا حکم ان کے درمیان اترتا ہے تاکہ تم جان لو کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو بہ اعتبار علم گھیر رکھا ہے۔'' O

(سورۃ الملک ۶۷)---۲۔ ''جس نے موت اور حیات کو اس لیے پیدا کیا کہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے اچھے کام کون کرتا ہے' اور وہ غالب (اور) بخشنے والا ہے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۶، مضمون: زندگی و آزمائش اور باب نمبر ۱۱، مضمون: موت]---۳۔ ''جس نے سات آسمان اوپر تلے بنائے۔ (تو اے دیکھنے والے) اللہ رحمٰن کی پیدائش میں کوئی بے ضابطگی نہ دیکھے گا' دوبارہ (نظریں ڈال کر) دیکھ لے کیا کوئی شگاف بھی نظر آ رہا ہے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۲، مضمون آسمان]---۴۔ ''پھر دوہرا کر دو دو بار دیکھ لے تیری نگاہ تیری طرف ذلیل (و عاجز) ہو کر تھکی ہوئی لوٹ آئے گی۔'' O---[پھر دنیا بھر کے نقادوں اور انجینئروں اور علوم لطیفہ کے ماہرین کو دعوت دی جا رہی ہے کہ جو کچھ ہم نے پیدا کیا ہے آسمان' زمین' پہاڑ ہر قسم کی بے جان اور جاندار مخلوق' سب کو دیکھو' غور سے دیکھو' تنقیدی نگاہ سے دیکھو' ایک بار نہیں بار بار دیکھو اور بتاؤ تمہیں اس میں کوئی نقص' کوئی عیب' کوئی رخنہ' کوئی شگاف یا ترتیب و تناسق میں کوئی کوتاہی نظر آتی ہے؟ تم عمر بھر کسی نقص کی تلاش میں سرگرداں رہو' تمہاری نگاہیں تھک کر چور ہو جائیں گی لیکن انہیں کوئی عیب تلاش کرنے میں کامیابی نہیں ہوگی' جو ہم نے بنا دیا ہے' جیسا بنا دیا ہے' اس سے بہتر کا تصور ہی نہیں کیا جا سکتا۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ آسمان کی اتنی بلندی اور اتنا پھیلاؤ نہیں ہونا چاہیے تھا اور اس کی فضا میں جو اربوں تارے جگمگا رہے ہیں ان کی ترتیب درست نہیں ہے' یا جس طرح زمین کو بنایا گیا ہے' اس میں رد و بدل کی گنجائش نہیں ہے' ان بڑی بڑی چیزوں کو رہنے دو۔ ذرا اپنے انسانی پیکر میں غور کرو اور اس کے نقشہ میں کوئی ترمیم پیش کرو۔ چہرے پر ناک' منہ' آنکھیں' ہونٹ' دانت' زبان اور جو کچھ بنایا ہے اس میں کوئی تبدیلی کر کے دکھاؤ۔ اگر کوئی تجویز' کوئی رد و بدل ممکن ہی نہیں۔ جو بنا دیا وہی حرف آخر ہے تو پھر تمہیں ضد نہیں کرنی چاہیے بلکہ سچے دل سے مان لینا چاہیے کہ بیدہ الملك وهو علی كل شيء قدير۔ (از تفسیر ۶ ضیاء القرآن)]---۱۴۔ ''کیا وہی نہ جانے جس نے پیدا کیا؟ پھر وہ باریک بین اور باخبر بھی ہو۔'' O---[تفسیر کے لئے باب ہذا، مضمون: اللہ تعالیٰ دلوں کے بھید جانتا ہے]---۱۵۔ ''وہ ذات جس نے تمہارے لیے زمین کو پست و مطیع کر دیا تاکہ تم اس کی راہوں میں چلتے پھرتے رہو اور اللہ کی روزیاں کھاؤ (پیو) اسی کی طرف (تمہیں) جی کر اٹھ کھڑا ہونا ہے۔'' O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۲، مضمون: تسخیر کائنات]---۱۶۔ ''کیا تم اس بات سے بے خوف ہو گئے ہو کہ آسمانوں والا تمہیں زمین میں دھنسا دے اور اچانک لرزنے لگے۔'' O---۲۳۔ ''فرما دیجئے کہ وہی (اللہ) ہے جس نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے کان آنکھیں اور دل بنائے تم بہت ہی کم شکر گزاری کرتے ہو۔'' O

Marfat.com

(سورۃ الدھر ۷۶)---۲۸۔ ''ہم نے انہیں پیدا کیا اور ہم نے ہی ان کے جوڑ اور بندھن مضبوط کیے اور ہم جب چاہیں ان کے عوض ان جیسے اوروں کو بدل لائیں۔''O---[یعنی ان کی پیدائش کو مضبوط بنایا' یا ان کے جوڑوں کو رگوں اور پٹھوں کے ذریعے سے' ایک دوسرے کے ساتھ ملا دیا ہے' بلفظ دیگر: ان کا مانجھا کڑا کیا۔ (از تفسیر ۵ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ البروج ۸۵)---۱۳۔ ''وہی پہلی مرتبہ پیدا کرتا ہے اور وہی دوبارہ پیدا کرے گا۔''O

(سورۃ العلق ۹۶)---۱۔ ''آپ پڑھیے اپنے رب کے نام کے ساتھ جس نے (سب کو) پیدا فرمایا۔''O---[مطلقاً ''پیدا کیا'' فرمایا گیا ہے' یہ نہیں کہا گیا کہ کس کو پیدا کیا۔ اس سے خود بخود یہ مفہوم نکلتا ہے کہ اس رب کا نام لے کر پڑھو جو خالق ہے' جس نے ساری کائنات کو اور کائنات کی ہر چیز کو پیدا کیا ہے۔ (از تفسیر ۴ تفہیم القرآن)]---۲۔ ''پیدا کیا انسان کو جمے ہوئے خون سے۔''O

خدا فراموش

(سورۃ الزمر ۳۹)---۵۵۔ ''اور پیروی کرو اس بہترین چیز کی جو تمہارے پروردگار کی طرف سے نازل کی گئی ہے' اس سے پہلے کہ تم پر اچانک عذاب آ جائے اور تمہیں اطلاع بھی نہ ہو۔''O---۵۶۔ ''(ایسا نہ ہو کہ) کوئی شخص کہے ہائے افسوس! اس بات پر کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے حق میں کوتاہی کی بلکہ میں تو مذاق اڑانے والوں میں ہی رہا۔''O---۵۷۔ ''یا کہے کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھے ہدایت کرتا تو میں بھی پارسا لوگوں میں ہوتا۔''O---۵۸۔ ''یا عذاب کو دیکھ کر کہے کاش! کہ کسی طرح میرا لوٹ جانا ہو جاتا تو میں بھی نیکوکاروں میں ہو جاتا۔''O

(سورۃ الحشر ۵۹)---۱۹۔ ''اور تم ان لوگوں کی طرح مت ہو جانا جنہوں نے اللہ تعالیٰ (کے احکام) کو بھلا دیا تو اللہ تعالیٰ نے بھی انہیں اپنی جانوں سے غافل کر دیا اور ایسے ہی لوگ نافرمان (فاسق) ہوتے ہیں۔''O---[بڑی ہی اہم حقیقت کی طرف' بڑے ہی دل نشیں پیرایہ میں متوجہ کیا جا رہا ہے۔ بتایا جو خدا کو فراموش کر دیتا ہے وہ صرف خدا فراموش ہی نہیں ہوتا' وہ خود فراموش بھی بن جاتا ہے۔ اسے اپنے نفع و نقصان کا صحیح اندازہ نہیں ہوتا۔ وہ سوچتا ہے کہ یہ کام اس کے لیے مفید ہوگا۔ اس کی فارغ البالی کا سبب بنے گا۔ اس کی عزت کو چار چاند لگائے گا۔ اس کے اقتدار کو استحکام بخشے گا۔ درحقیقت وہ کام اس کی ہلاکت کا پیش خیمہ ثابت ہوتا ہے۔ تاریخ انسانی میں اس کی بیسیوں نہیں سینکڑوں مثالیں موجود ہیں۔ فرعون نے بنی اسرائیل کے بچوں کا قتل عام جاری کر رکھا تا کہ کوئی ایسا بچہ جنم نہ لے سکے جو کل اس کے قصر اقتدار کو مسمار کر دے۔ لیکن یہی اقدام اس کی غیر مقبولیت کا سبب بنا۔ بنی اسرائیل بھی ہمیشہ کے لیے اس سے متنفر ہو گئے۔ اپنی قوم میں بھی اس کی حیثیت ایک ظالم قاتل کی ہو گئی۔ ابوجہل' ابولہب اس لیے اسلام میں داخل نہ ہوئے کہ ان کی چودھراہٹ ختم ہو جائے گی۔ وہ اب قوم کے سردار ہیں۔ مسلمان ہونے کے بعد انہیں اللہ تعالیٰ کے رسول کا غلام بن کر رہنا پڑے گا۔ ان کی یہی دانش مندی' ان کی بربادی کا باعث بن گئی۔ ہر جگہ آپ کو یہ کلیہ کارفرما نظر آئے گا جو شخص خدا فراموش ہوتا ہے وہ خود فراموش بھی ہوتا ہے۔ اپنا خیر اندیش بھی وہی ہوتا ہے جو اپنے رب کے ذکر کی شمع کو روشن رکھتا ہے۔ کس عمدگی سے ذکر الٰہی کی ترغیب دلائی گئی ہے (تفسیر از ضیاء القرآن)]

خدا کی طرف سے دی گئی ڈھیل کو اپنی کامیابی نہ سمجھا جائے

(سورۃ القلم ۶۸)---۴۴۔ ''پس مجھے اور اس کلام کو جھٹلانے والے کو چھوڑ دے ہم انہیں اس طرح آہستہ آہستہ کھینچیں گے کہ انہیں معلوم بھی نہ ہوگا۔''O [یہ اسی استدراج (ڈھیل دینے) کا ذکر ہے جو قرآن میں کئی جگہ بیان کیا گیا ہے اور حدیث میں بھی وضاحت کی گئی ہے کہ نافرمانی کے باوجود' دنیوی مال و اسباب کی فراوانی' اللہ کا فضل نہیں ہے اللہ کے قانون امہال کا نتیجہ ہے' پھر جب وہ گرفت کرنے پر آتا ہے تو کوئی بچانے والا نہیں ہوتا۔ (از تفسیر ۱ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۴۵۔ ''اور میں انہیں ڈھیل دوں گا' بیشک میری تدبیر بڑی مضبوط ہے۔''O

خدا کی خدائی سے کہاں نکل بھاگو گے؟

(سورۃ الرحمٰن ۵۵)---۳۳۔ ''اے گروہ جنات و انسان! اگر تم میں آسمانوں اور زمین کے کناروں سے باہر نکل جانے کی طاقت ہے تو نکل بھاگو! بغیر غلبہ اور طاقت کے تم نہیں نکل سکتے۔''O---[جنات کو اپنی قوت و طاقت پر بڑا گھمنڈ ہوتا ہے اس لیے یہاں ان کا ذکر صراحت سے کیا اور انسانوں سے پہلے کیا۔ یعنی اگر تم غلط فہمی میں مبتلا ہو کہ تمہیں کوئی نہیں پکڑ سکتا یا اگر تمہیں پکڑنے کے لیے کوئی فرشتہ آیا تو تم کنی کترا کر دوسری طرف نکل جاؤ گے اور ہماری دسترس سے

Marfat.com

باہر چلے جاؤ گے تو اس غلط خیال کو اپنے دل سے نکال دو۔ تم زمین وآسمان سے نکل کر کہیں نہیں جا سکتے۔ جب حشر کے میدان میں تمہیں لا کر کھڑا کیا جائے گا تو ساتوں آسمانوں کے فرشتے تمہارے اردگرد گھیرے ڈال لیں گے۔ کیا ان سات گھیروں کو توڑ کر تم نکل کر کہیں جا سکو گے۔ ساتھ ہی فرما دیا کہ اس گھیرے کو توڑنے کے لیے تو سلطان (قوت وطاقت) چاہیے۔ تم نحیف وناتواں کب یہ حلقہ توڑ سکتے ہو۔ عارف باللہ مولانا پانی پتی فرماتے ہیں ویسے تو زمین وآسمان کے دائرہ کو توڑ کر نکلنا ممکن نہیں البتہ میری قوت کسی کو حاصل ہو جائے تو وہ ان حد بندیوں سے باہر نکل سکتا ہے۔ جس طرح نبی پاک ﷺ شب معراج اپنے جسم اطہر کے ساتھ ساتوں آسمانوں سے پار تشریف لے گئے اور صوفی دائرۂ امکان سے مدارجِ قُرب تک نفوذ اللہ تعالیٰ کی طاقت اور قوت سے کرتا ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

دوبارہ زندگی دینا اللہ تعالیٰ کے لیے بہت آسان ہے

(سورۃ التغابن ۶۴)---۷۔ ''ان کافروں نے خیال کیا ہے کہ دوبارہ زندہ نہ کیے جائیں گے۔ آپ فرما دیجئے کہ کیوں نہیں اللہ کی قسم! تم ضرور دوبارہ اٹھائے جاؤ گے پھر جو تم نے کیا ہے اس کی خبر دیئے جاؤ گے اور اللہ پر یہ بالکل ہی آسان ہے۔'' O---[یہ دوبارہ زندگی، انسانوں کو کتنی ہی مشکل یا مستعد نظر آتی ہو، لیکن اللہ کے لیے بالکل آسان ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

ڈرو اللہ تعالیٰ سے، خوف خدا

(سورۃ البقرۃ ۲)---۱۲۳۔ ''اور ڈرو اس دن سے جب کام نہ آئے گا کوئی کسی کے ذرا بھی۔ اور نہ قبول کیا جائے گا اس کی طرف سے بدلے میں (کوئی دوسرا) اور نہ فائدہ پہنچائے گی اسے سفارش اور نہ ان (مجرموں) کو مدد ہی ملے گی۔'' O---۲۰۳۔ ''اور یاد کرو اللہ تعالیٰ کو گنتی کے چند دنوں میں پھر جو جلدی چلا گیا دو ہی دنوں میں تو نہیں ہے کوئی گناہ اس پر بھی (یہ رعایت) اس کے لئے ہے جس نے تقویٰ اختیار کیا اور ڈرتے رہو اللہ تعالیٰ سے اور خوب جان لو کہ بیشک تم اس کے حضور اکٹھے کیے جاؤ گے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۷، مضمون: حج عمرہ]---۲۰۴۔ ''اور انسانوں میں سے کوئی تو (ایسا) ہے کہ پسند آتی ہیں تم کو اس کی باتیں دُنیاوی زندگی کے اعتبار سے اور گواہ ٹھہراتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کو اس پر جو اس کے دل میں ہے۔ حالانکہ وہ سخت جھگڑالو ہے۔'' O---۲۰۵۔ ''اور جب جاتا ہے تمہارے پاس سے تو دوڑ دھوپ کرتا ہے زمین میں کہ فساد پھیلائے اس میں اور تباہ وبرباد کرے کھیتی کو اور نسل کو حالانکہ اللہ تعالیٰ نہیں پسند کرتا فساد کو۔'' O---۲۰۶۔ ''اور جب کہا جاتا ہے اس سے کہ ڈرو اللہ تعالیٰ سے تو آمادہ کرتا ہے اس کو غرور نفس گناہ پر سو کافی ہے اس کے لئے جہنم اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب ۱۰، مضمون: منافق]---۲۲۳۔ ''تمہاری عورتیں کھیتیاں ہیں تمہاری سو جاؤ اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو اور آگے کی تدبیر کرو اپنے واسطے۔ اور ڈرتے رہو اللہ سے اور خوب جان لو کہ یقیناً تمہیں پیش ہونا ہے اس کے حضور اور خوشخبری دے دو (اے پیغمبر ﷺ) ایمان والوں کو۔'' O---۲۳۱۔ ''اور جب طلاق دے دو تم عورتوں کو پھر پوری ہونے کو آئے ان کی عدت پھر یا تو روک لو انہیں اچھے طریقے سے یا رخصت کر دو انہیں اچھے طریقے سے اور مت روکے رکھو انہیں ستانے کی خاطر تاکہ تم زیادتی کر سکو اور جو ایسا کرے گا وہ درحقیقت ظلم کرے گا اپنے اوپر اور مت بناؤ احکام الٰہی کو ہنسی کھیل اور یاد کرو اللہ کے احسان کو جو تم پر ہے اور اس کو بھی کہ نازل کی اس نے تم پر کتاب اور حکمت جن کے ذریعے سے نصیحت کرتا ہے تم کو اور ڈرتے رہو اللہ تعالیٰ سے اور جان رکھو کہ بیشک اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے۔'' O---۲۸۱۔ ''اور ڈرو اس دن سے کہ جب لوٹ کر جاؤ گے تم اس دن اللہ تعالیٰ کے حضور پھر پورا کر دیا جائے گا ہر شخص کو (بدلہ) اس کے کمائے عملوں کا اور ان پر ہرگز ظلم نہ ہوگا۔'' O

(سورۃ آل عمران ۳)---۱۰۲۔ ''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے اتنا ڈرو جتنا اس سے ڈرنا چاہیے اور دیکھو مرتے دم تک مسلمان ہی رہنا۔'' O---۱۰۳۔ ''اللہ تعالیٰ کی رسی کو سب مل کر مضبوط تھام لو اور پھوٹ نہ ڈالو اور اللہ تعالیٰ کی اس وقت کی نعمت کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی، پس تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی ہو گئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پہنچ چکے تھے تو اس نے تمہیں بچا لیا۔ اللہ تعالیٰ اسی طرح تمہارے لیے اپنی نشانیاں بیان کرتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ۔'' O

(سورۃ النساء ۴)---۱۔ ''اے انسانو! ڈرو اپنے رب سے جس نے پیدا کیا تم کو ایک جان سے اور پیدا کیا اسی میں سے جوڑا اس کا اور پھیلائے ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں اور ڈرتے رہو اس اللہ تعالیٰ سے کہ سوال کرتے ہو تم ایک دوسرے سے جس کا واسطہ دے کر اور ڈرتے رہو رشتوں (کی نزاکت) سے بھی بیشک اللہ ہے تم پر ہر وقت نگران۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۸، مضمون: صلہ رحمی]---۱۳۱۔ ''جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے

Marfat.com

اللہ تعالیٰ ہی کا ہے اور ہم نے انہیں جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی اور تمہیں تاکید کی ہے کہ اللہ سے ڈرتے رہو اور اگر تم کفر کرو گے تو جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اللہ ہی کا ہے اور اللہ تعالیٰ بے نیاز اور سزاوار حمد ہے اور اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرو اور اس کا وہ اقرار جس کے ساتھ اس نے تمہیں باندھا ہے۔" O

(سورۃ المائدۃ ۵)---۲۔" اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے منسوب نشانوں کو بے حرمت نہ کرو، نہ حرمت والے مہینے کو، نہ قربانی کے جانوروں کو، نہ پٹے والے جانوروں کو اور نہ اللہ کا فضل اور خوشی کی تلاش میں خانہ کعبہ کا قصد کرنے والوں کو۔ اور جب تم احرام کھول دو تو شکار کر سکتے ہو۔ اور کسی قوم کی دشمنی اس وجہ سے کہ انہوں نے تمہیں خانہ کعبہ سے روکا تھا، تمہیں اس بات پر نہ اکسائے کہ زیادتی کرو۔ اور نیکی اور پرہیز گاری میں تعاون کرو، مگر گناہ اور دشمنی میں تعاون نہ کرو اور اللہ سے ڈرو کہ اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔" O---۳۔" تم پر حرام کیا جاتا ہے مردار، خون، خنزیر کا گوشت، وہ جس پر اللہ کے سوا کسی کا نام پکارا گیا ہو، گردن مروڑا ہوا، چوٹ لگنے سے مرا ہوا، گر کر مرا ہوا، سینگ لگنے سے مرا ہوا، جسے درندوں نے کھایا ہو، سوائے اس کے جسے تم نے ذبح کر لیا، جو تھانوں پر ذبح کیا گیا ہو، اور یہ کہ تم جوئے کے تیروں سے تقسیم کرو کہ یہ نافرمانی ہے۔ آج کافر تمہارے دین سے مایوس ہو چکے ہیں، پس ان سے مت ڈرو مگر مجھ سے ڈرو۔ آج میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے، اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی ہے اور تمہارے لئے (اپنی) فرمانبرداری (اسلام) کو دین بنا کر خوش ہو گیا ہوں۔ ہاں! تم میں کوئی گناہ کے طرف جھکے بغیر بھوک سے لاچار ہو جائے تو اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔" O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۹، مضمون: اسلام]---۷۔" جب تم نے کہا۔ ہم نے سنا اور ہم نے مانا۔ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو کہ اللہ تعالیٰ سینوں کے راز جانتا ہے۔" O---۸۔" اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کے گواہ بن کر عدل و انصاف کے نگران ہو جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس بات پر نہ اکسائے کہ انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو کہ یہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو کہ اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔" O---۳۵۔" اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اس کی طرف ذریعہ ڈھونڈو اور اس کی راہ میں جہاد کرو تاکہ کامیاب ہو جاؤ۔" O---[تفسیر کے لیے باب ۱۴، مضمون: وسیلہ]

(سورۃ الانعام ۶)---۷۱۔" کہہ کیا ہم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اسے پکاریں جو نہ ہمیں نفع دیتا ہے اور نہ ہی نقصان دیتا ہے اور اس کے بعد کہ اللہ نے ہمیں راہ دکھا دی ہے الٹے پاؤں پھر جائیں، اس شخص کی طرح جسے شیطانوں نے پھسلا کر زمین میں حیران چھوڑ دیا ہو، اگرچہ اس کے ساتھی بھی ہوں جو اسے راہ کی طرف بلا رہے ہوں کہ ہمارے پاس چلا آ۔ کہہ اللہ کی راہنمائی ہی راہنمائی ہے، اور ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم سارے جہان کے رب کے فرمانبردار بنیں۔" O---۷۲۔" اور یہ کہ نماز قائم کرو اور اس سے ڈرو، اور وہی ہے جس کی طرف تمہیں اکٹھا کیا جائے گا۔" O---۱۵۱۔" کہہ آؤ میں تمہیں سناؤں کہ تمہارے رب نے تم پر کیا حرام کیا ہے، یہ کہ اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرو مگر اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو اور اپنی اولاد کو مفلسی کی وجہ سے قتل نہ کرو ہم تمہیں بھی رزق دیتے ہیں اور انہیں بھی۔ اور بے حیائی کی باتوں کے وہ ظاہر ہوں یا چھپی پاس نہ جاؤ اور جس جان کو اللہ نے حرام کیا ہے اسے قتل نہ کرو مگر حق کی بنا پر ان باتوں کی وہ تمہیں تاکید کرتا ہے تاکہ تمہیں عقل آئے۔" O---۱۵۲۔" اور یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر عمدہ طریقے سے یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچ جائے اور ناپ تول کو انصاف سے پورا کرو ہم کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے اور جب تم بات کرو تو انصاف کرو اگرچہ وہ رشتہ دار ہو اور اللہ سے کئے عہد کو پورا کرو۔ ان باتوں کی وہ تمہیں تاکید کرتا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔" O---۱۵۳۔" اور یہ کہ یہی میرا سیدھا رستہ ہے پس اس پر چلو اور دوسری راہوں پر نہ چلو کہ وہ تمہیں اس کی راہ سے الگ کر دیں گی۔ اس بات کی وہ تمہیں تاکید کرتا ہے تاکہ تم میں خوف خدا پیدا ہو۔" O---۱۵۵۔" اور یہ برکت والی کتاب ہے جو ہم نے اتاری ہے۔ اس کی پیروی کرو اور خوف خدا کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔" O---[اس سے مراد قرآن مجید ہے جس میں دین و دنیا کی برکتیں اور بھلائیاں ہیں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الاعراف ۷)---۵۵۔" اپنے رب کو گڑگڑا کر اور چپکے چپکے پکارا کرو، وہ حد سے نکلنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔" O---۵۶۔" اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد پیدا نہ کرو اور ڈر اور لالچ سے اسے پکارتے رہو اللہ تعالیٰ کی رحمت نیکوکاروں کے قریب ہوتی ہے۔" O---[ان آیات میں چار چیزوں کی تلقین کی گئی ہے۔ ۱۔ اللہ تعالیٰ سے آہ و زاری اور خفیہ طریقے سے دعا کی جائے۔ ☆ جس طرح کہ حدیث میں بھی آتا ہے۔" لوگو! اپنے نفس کے ساتھ نرمی کرو (یعنی آواز پست رکھو) تم جس کو پکار رہے ہو، وہ بہرا ہے نہ غائب، وہ تمہاری دعائیں سننے والا اور قریب ہے۔ ۲۔ دعا میں زیادتی نہ کی جائے یعنی اپنی حیثیت اور مرتبے سے بڑھ کر دعا نہ کی جائے۔ ۳۔ اصلاح کے بعد فساد نہ پھیلایا جائے یعنی اللہ کی نافرمانیاں کر کے فساد پھیلانے میں حصہ نہ لیا جائے۔ ۴۔ اس کے عذاب کا ڈر بھی دل میں ہو اور اس کی رحمت کی امید بھی۔ اس طریقے سے دعا کرنے والے محسنین ہیں۔ یقیناً اللہ کی رحمت ان کے قریب ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الانفال ۸)---۱۔" تجھ سے مال غنیمت کے متعلق پوچھتے ہیں۔ کہو مال غنیمت اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کا ہے۔ سو ڈرو اللہ تعالیٰ سے اور آپس میں صلح

Marfat.com

رکھو- اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو اگر تم مومن ہو۔'' O---۲۔''مومن صرف وہ لوگ ہیں جن کے دل جب اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے ڈر جاتے ہیں، اور جب انہیں اس کی آیتیں سنائی جاتی ہیں تو وہ ان کا ایمان بڑھا دیتی ہیں اور وہ اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔'' O---[ان آیات میں اہل ایمان کی چار صفات بیان کی گئی ہیں: ا۔وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرتے ہیں نہ کہ صرف اللہ کی یعنی قرآن کی ۔۲۔اللہ کا ذکر سن کر، اللہ کی جلالت وعظمت سے ان کے دل کانپ اٹھتے ہیں۔۳۔تلاوت قرآن سے ان کے ایمانوں میں اضافہ ہوتا ہے (جس سے معلوم ہوا کہ ایمان میں بھی کمی بیشی ہوتی ہے، جیسا کہ محدثین کا مسلک ہے)۴۔اور وہ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔(توکل کا مطلب ہے کہ ظاہری اسباب اختیار کرنے کے بعد اللہ کی ذات پر بھروسہ کرتے ہیں۔یعنی اسباب سے اعراض وگریز بھی نہیں کرتے کیونکہ انہیں اختیار کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے ہی دیا ہے لیکن اسباب ظاہری ہی کو سب کچھ نہیں سمجھ لیتے بلکہ ان کا یہ یقین ہوتا ہے کہ اصل کارفرما مشیت الٰہی ہی ہے، اس لیے جب تک اللہ کی مشیت بھی نہیں ہوگی یہ ظاہری اسباب کچھ نہیں کر سکیں گے اور اس یقین واعتماد کی بنیاد پر پھر وہ اللہ کی مدد واعانت حاصل کرنے سے ایک لمحے کے لیے بھی غافل نہیں ہوتے۔) (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۲۹۔ ''اے ایمان والو! اگر تم اللہ تعالیٰ کا ڈر رکھو گے تو وہ تمہیں ممتاز کرے گا اور تم سے تمہاری بدحالیاں دور کر دے گا اور تمہیں بخش دے گا کہ اللہ تعالیٰ بڑا فضل کرنے والا ہے۔'' O

(**سورۃ التوبہ ۹**)---۱۳۔''کیا تم ان لوگوں سے نہیں لڑو گے جنہوں نے قسمیں توڑ ڈالیں اور رسول ﷺ کو باہر نکالنے کی جسارت کی اور انہوں نے ہی پہل کی- کیا تم ان سے ڈرتے ہو؟-مگر اللہ تعالیٰ اس کا زیادہ حق دار ہے کہ تم اس سے ڈرو اگر تم مومن ہو۔'' O---۱۸۔''اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو صرف وہی آباد کرتا ہے جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہے، نماز قائم کرتا ہے اور زکوٰۃ ادا کرتا ہے اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا- ہاں! ممکن ہے کہ ایسے لوگ راہ پانے والوں میں ہو جائیں۔'' O---۴۴۔''وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ پر اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہیں تجھ سے اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے جہاد نہ کرنے کی اجازت نہیں مانگتے اور اللہ تعالیٰ ڈرنے والوں کو جانتا ہے۔'' O

(**سورۃ النحل ۱۶**)---۲۔''وہی فرشتوں کو اپنی وحی دے کر اپنے حکم سے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اتارتا ہے کہ تم لوگوں کو آگاہ کر دو کہ میرے سوا اور کوئی معبود نہیں، پس تم مجھ سے ڈرو۔'' O---۴۹۔''یقیناً آسمان وزمین کے کل جاندار اور تمام فرشتے اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدے کرتے ہیں اور ذرا بھی تکبر نہیں کرتے۔'' O---۵۰۔''اور اپنے رب سے جو ان کے اوپر ہے، کپکپاتے رہتے ہیں اور جو حکم مل جائے اس کی تعمیل کرتے ہیں۔'' O---۵۱۔''اللہ تعالیٰ ارشاد فرما چکا ہے کہ دو معبود نہ بناؤ- معبود تو صرف وہی اکیلا ہے، پس تم سب صرف میرا ہی ڈر خوف رکھو۔'' O---۵۲۔''آسمانوں میں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اسی کا ہے اور اسی کی عبادت لازم ہے- کیا پھر تم اس کے سوا اوروں سے ڈرتے ہو۔'' O

(**سورۃ طٰہٰ ۲۰**)---۱۱۳۔''اسی طرح ہم نے تجھ پر عربی قرآن نازل فرمایا ہے اور طرح طرح سے اس میں ڈر کا بیان فرمایا ہے تاکہ لوگ پرہیزگار بن جائیں یا ان کے دل میں سوچ سمجھ تو پیدا کرے۔'' O

(**سورۃ الانبیاء ۲۱**)---۴۹۔''وہ لوگ جو اپنے رب سے بن دیکھے خوف کھاتے ہیں اور قیامت (کے تصور) سے کانپتے رہتے ہیں۔'' O

(**سورۃ الحج ۲۲**)---۱۔''لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو! بلاشبہ قیامت کا زلزلہ بہت ہی بڑی چیز ہے۔'' O

(**سورۃ المومنون ۲۳**)---۲۳۔''یقیناً ہم نے نوح (علیہ السلام) کو اس کی قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجا اس نے کہا کہ اے میری قوم کے لوگو! اللہ کی عبادت کرو اور اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں' کیا تم (اس سے) نہیں ڈرتے۔'' O---۳۲۔''پھر ان میں خود ان میں سے (ہی) رسول بھی بھیجا کہ تم سب اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں' تم کیوں نہیں ڈرتے؟'' O---۵۲۔''یقیناً تمہارا یہ دین ایک ہی دین ہے اور میں ہی تم سب کا رب ہوں' پس تم مجھ سے ڈرتے رہو۔'' O---۵۷۔''یقیناً جو لوگ اپنے رب کی ہیبت سے ڈرتے ہیں۔'' O---۵۸۔''اور جو اپنے رب کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں۔'' O---۵۹۔''اور جو اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے۔'' O---۶۰۔''اور جو لوگ دیتے ہیں جو کچھ دیتے ہیں اور ان کے دل کپکپاتے ہیں کہ وہ اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔'' O---۶۱۔''یہی ہیں جو جلدی جلدی بھلائیاں حاصل کر رہے ہیں اور یہی ہیں جو ان کی طرف دوڑ جانے والے ہیں۔'' O

(**سورۃ النور ۲۴**)---۵۲۔''جو بھی اللہ تعالیٰ کی' اس کے رسول کی فرماں برداری کریں' خوف الٰہی رکھیں اور اس کے عذابوں سے ڈرتے رہیں' وہی نجات پانے والے ہیں۔'' O

(**سورۃ الشعرآء ۲۶**)---۱۰۵۔''قوم نوح نے بھی نبیوں کو جھٹلایا۔'' O---۱۰۶۔''جبکہ ان کے بھائی نوح (علیہ السلام) نے کہا کہ کیا تمہیں اللہ کا خوف نہیں۔'' O---۱۰۷۔''سنو! میں تمہاری طرف اللہ کا امانتدار رسول ہوں۔'' O---۱۰۸۔''پس تمہیں اللہ سے ڈرنا چاہیے اور میری بات ماننی چاہیے۔'' O

Marfat.com

---۱۰۹۔ ''میں تم سے اس پر کوئی اجر نہیں چاہتا' میرا بدلہ تو صرف رب العالمین کے ہاں ہے۔'' O---۱۱۰۔ ''پس تم اللہ کا خوف رکھو اور میری فرمانبرداری
کرو۔'' O---۱۱۱۔ ''قوم نے جواب دیا کہ کیا ہم تجھ پر ایمان لائیں! تیری تابعداری تو رذیل لوگوں نے کی ہے۔'' O---۱۱۶۔ ''انہوں نے کہا کہ اے
نوح! اگر تو باز نہ آیا تو یقیناً تجھے سنگسار کر دیا جائے گا۔ ۱۱۷۔ آپ نے کہا اے میرے پروردگار! میری قوم نے مجھے جھٹلا دیا۔'' O---۱۱۸۔ ''پس تو مجھ میں اور
ان میں کوئی قطعی فیصلہ کر دے اور مجھے اور میرے باایمان ساتھیوں کو نجات دے۔'' O---۱۱۹۔ ''چنانچہ ہم نے اسے اور اس کے ساتھیوں کو بھری ہوئی کشتی
میں (سوار کرا کر) نجات دے دی۔'' O---۱۲۰۔ ''بعدازاں باقی کے تمام لوگوں کو ہم نے ڈبو دیا۔'' O---۱۲۱۔ ''یقیناً اس میں بہت بڑی عبرت ہے۔ ان
میں سے اکثر لوگ ایمان لانے والے تھے بھی نہیں۔'' O---۱۲۳۔ ''عادیوں نے بھی رسولوں کو جھٹلایا۔'' O---۱۲۴۔ ''جبکہ ان سے ان کے بھائی ہود نے
کہا کہ کیا تم ڈرتے نہیں؟'' O---۱۲۵۔ ''میں تمہارا امانتدار پیغمبر ہوں۔'' O---۱۲۶۔ ''پس اللہ سے ڈرو اور میرا کہا مانو۔'' O---۱۲۷۔ ''میں اس پر تم
سے کوئی اجرت طلب نہیں کرتا' میرا ثواب تو تمام جہان کے پروردگار کے پاس ہی ہے۔'' O---۱۲۸۔ ''کیا تم ایک ایک ٹیلے پر بطور کھیل تماشا یادگار
(عمارت) بنا رہے ہو۔'' O---۱۲۹۔ ''اور بڑی صنعت والے (مضبوط محل تعمیر) کر رہے ہو' گویا کہ تم ہمیشہ یہیں رہو گے۔'' O---۱۳۰۔ ''اور جب کسی پر
ہاتھ ڈالتے ہو تو سختی اور ظلم سے پکڑتے ہو۔'' O---۱۳۱۔ ''اللہ سے ڈرو اور میری پیروی کرو۔'' O---۱۳۲۔ ''اس سے ڈرو جس نے ان چیزوں سے تمہاری
امداد کی جنہیں تم جانتے ہو۔'' O---۱۳۶۔ ''انہوں نے کہا کہ آپ وعظ کہیں یا وعظ کہنے والوں میں نہ ہوں ہم پر یکساں ہے۔'' O---۱۳۷۔ ''یہ تو بس
پرانے لوگوں کی عادت ہے۔'' O---۱۳۸۔ ''اور ہم ہرگز عذاب نہیں دیے جائیں گے۔'' O---۱۳۹۔ ''چونکہ عادیوں نے حضرت ہود کو جھٹلایا' اس لیے ہم
نے انہیں تباہ کر دیا' یقیناً اس میں نشانی ہے اور ان میں سے اکثر بے ایمان تھے۔'' O---۱۴۱۔ ''ثمودیوں نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا۔'' O---۱۴۲۔ ''ان
کے بھائی صالح نے ان سے فرمایا کہ کیا تم اللہ سے نہیں ڈرتے؟'' O---۱۴۳۔ ''میں تمہاری طرف اللہ کا امانت دار پیغمبر ہوں۔'' O---۱۴۴۔ ''تو تم اللہ
سے ڈرو اور میرا کہا کرو۔'' O---۱۴۵۔ ''میں اس پر تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا' میری اجرت تو بس پروردگار عالم پر ہی ہے۔'' O---۱۴۶۔ ''کیا ان
چیزوں میں جو یہاں ہیں تم امن کے ساتھ چھوڑ دیے جاؤ گے۔'' O---۱۴۷۔ ''یعنی ان باغوں اور ان چشموں۔'' O---۱۴۸۔ ''اور ان کھیتوں اور ان
کھجوروں کے باغوں میں جن کے شگوفے نرم و نازک ہیں۔'' O---۱۴۹۔ ''اور تم پہاڑوں کو تراش تراش کر پرتکلف مکانات بنا رہے ہو۔'' O---۱۵۰۔
پس اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔'' O---۱۵۵۔ ''آپ نے فرمایا یہ ہے اونٹنی' پانی پینے کی ایک باری اس کی اور ایک مقررہ دن کی باری پانی پینے کی
تمہاری۔'' O---۱۵۶۔ ''(خبردار!) اسے برائی سے ہاتھ نہ لگانا ورنہ ایک بڑے بھاری دن کا عذاب تمہاری گرفت کر لے گا۔'' O---۱۵۷۔ ''پھر بھی
انہوں نے اس کی کوچیں کاٹ ڈالیں' بس وہ پشیمان ہو گئے۔'' O---۱۵۸۔ ''اور عذاب نے انہیں آ دبوچا۔ بیشک اس میں عبرت ہے۔ اور ان میں سے اکثر
لوگ مومن نہ تھے۔'' O---۱۶۰۔ ''قوم لوط نے بھی نبیوں کو جھٹلایا۔'' O---۱۶۱۔ ان سے ان کے بھائی لوط (علیہ السلام) نے کہا کیا تم اللہ کا خوف نہیں
رکھتے؟'' O---۱۶۲۔ ''میں تمہاری طرف امانت دار رسول ہوں۔'' O---۱۶۳۔ ''پس تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔'' O---۱۶۴۔
''میں تم سے اس پر کوئی بدلہ نہیں مانگتا میرا اجر تو صرف اللہ تعالیٰ پر ہے جو تمام جہان کا رب ہے۔'' O---۱۶۵۔ ''کیا تم جہان والوں میں سے مردوں کے
ساتھ شہوت رانی کرتے ہو۔'' O---۱۶۶۔ ''اور تمہاری جن عورتوں کو اللہ تعالیٰ نے تمہارا جوڑ بنایا ہے ان کو چھوڑ دیتے ہو' بلکہ تم ہو ہی حد سے گزر جانے
والے۔'' O---۱۶۷۔ ''انہوں نے جواب دیا کہ اے لوط! اگر تو باز نہ آیا تو یقیناً نکال دیا جائے گا۔'' O---۱۶۹۔ ''میرے پروردگار! مجھے اور میرے
گھرانے کو اس (وبال) سے بچا لے جو یہ کرتے ہیں۔'' O---۱۷۰۔ ''پس ہم نے اس اور اسکے متعلقین کو سب کو بچا لیا۔'' O---۱۷۱۔ ''بجز ایک بڑھیا
کے کہ وہ پیچھے رہ جانے والوں میں ہو گئی۔'' O---۱۷۲۔ ''پھر ہم نے باقی اور سب کو ہلاک کر دیا۔'' O---۱۷۳۔ ''اور ہم نے ان پر ایک خاص قسم کا مینہ
برسایا' پس بہت ہی برا مینہ تھا جو ڈرائے گئے ہوئے لوگوں پر برسا۔'' O---۱۷۴۔ ''یہ ماجرا بھی سراسر عبرت ہے۔ ان میں سے بھی اکثر مسلمان نہ تھے۔'' O
---۱۷۶۔ ''ایکہ والوں نے بھی رسولوں کو جھٹلایا۔'' O---۱۷۷۔ ''جبکہ ان سے شعیب (علیہ السلام) نے کہا کہ کیا تمہیں ڈر خوف نہیں؟'' O---۱۷۸۔
''میں تمہاری طرف امانت دار رسول ہوں۔'' O---۱۷۹۔ ''اللہ کا خوف کھاؤ اور میری فرمانبرداری کرو۔'' O---۱۸۰۔ ''میں اس پر تم سے کوئی اجرت نہیں
چاہتا' میرا اجر تمام جہانوں کے پالنے والے کے پاس ہے۔'' O---۱۸۱۔ ''ناپ پورا بھرا کرو کم دینے والوں میں شمولیت نہ کرو۔'' O---۱۸۲۔ ''اور سیدھی
صحیح ترازو سے تولا کرو۔'' O---۱۸۳۔ ''لوگوں کو ان کی چیزیں کمی سے نہ دو' بے باکی کے ساتھ زمین میں فساد مچاتے نہ پھرو۔'' O---۱۸۴۔ ''اس اللہ کا
خوف رکھو جس نے خود تمہیں اور اگلی مخلوق کو پیدا کیا ہے۔'' O---۱۸۷۔ ''اگر تو سچے لوگوں میں سے ہے تو ہم پر آسمان کے ٹکڑے گرا دے۔'' O---۱۸۸۔
''کہا کہ میرا رب خوب جاننے والا ہے جو کچھ تم کر رہے ہو۔'' O---۱۸۹۔ ''چونکہ انہوں نے اسے جھٹلایا تو انہیں سائبان والے دن کے عذاب نے پکڑ لیا۔ وہ
بڑے بھاری دن کا عذاب تھا۔'' O---۱۹۰۔ ''یقیناً اس میں بڑی نشانی ہے اور ان میں سے اکثر مسلمان نہ تھے۔'' O

Marfat.com

(سورۃ الروم ۳۰)---۳۱۔ ''(لوگو!) اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہو کر اس سے ڈرتے رہو اور نماز کو قائم رکھو اور مشرکین میں سے نہ ہو جاؤ۔'' O
(سورۃ لقمان ۳۱)---۳۳۔ ''لوگو! اپنے رب سے ڈرو اور اس دن کا خوف کرو جس دن باپ اپنے بیٹے کو کوئی نفع نہ پہنچا سکے گا اور نہ بیٹا اپنے باپ کا ذرا سا بھی نفع کرنے والا ہوگا (یاد رکھو) اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے (دیکھو) دنیا کی زندگی دھوکے میں نہ ڈالے اور نہ دھوکے باز (شیطان) تمہیں دھوکے میں ڈال دے۔'' O
(سورۃ الاحزاب ۳۳)---۶۹۔ ''اے ایمان والو! ان لوگوں جیسے نہ بن جاؤ جنہوں نے موسیٰ علیہ السلام کو تکلیف دی پس جو بات انہوں نے کہی تھی اللہ تعالیٰ نے انہیں اس سے بری فرما دیا' اور وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک باعزت تھے۔'' O---۷۰۔ ''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سیدھی سیدھی (سچی) باتیں کیا کرو۔'' O---۷۱۔ ''تاکہ اللہ تعالیٰ تمہارے کام سنوار دے اور تمہارے گناہ معاف فرما دے' اور جو بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی تابعداری کرے گا اس نے بڑی مراد پالی۔'' O
(سورۃ فاطر ۳۵)---۱۸۔ ''کوئی بھی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا' اگر کوئی گراں بار دوسرے کو اپنا بوجھ اٹھانے کے لیے بلائے گا تو وہ اس میں سے کچھ بھی نہ اٹھائے گا گو قرابت دار ہی ہو۔ تو صرف انہی کو آگاہ کر سکتا ہے جو غائبانہ طور پر اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور نمازوں کی پابندی کرتے ہیں اور جو بھی پاک ہو جائے وہ اپنے ہی نفع کے لیے پاک ہوگا۔ لوٹنا اللہ تعالیٰ ہی کی طرف ہے۔'' O
(سورۃ یٰسین ۳۶)---۱۱۔ ''بس آپ تو صرف ایسے شخص کو ڈرا سکتے ہیں جو نصیحت پر چلے اور رحمٰن سے بے دیکھے ڈرے' سو آپ اس کو مغفرت اور باوقار اجر کی خوش خبریاں سنا دیجئے۔'' O
(سورۃ الزُّمر ۳۹)---۲۰۔ ''ہاں وہ لوگ جو اپنے رب سے ڈرتے رہے ان کے لیے بالا خانے ہیں جن کے اوپر بھی بنے بنائے بالا خانے ہیں (اور) ان کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ رب کا وعدہ ہے اور وہ وعدہ خلافی نہیں کرتا۔'' O---۷۳۔ ''اور جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے تھے ان کے گروہ کے گروہ جنت کی طرف روانہ کیے جائیں گے یہاں تک کہ جب اس کے پاس آجائیں گے اور دروازے کھول دیے جائیں گے اور وہاں کے نگہبان ان سے کہیں گے تم پر سلام ہو' تم خوش حال رہو تم اس میں ہمیشہ کے لیے چلے جاؤ۔'' O---۷۴۔ ''یہ کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے ہم سے اپنا وعدہ پورا کیا اور ہمیں اس زمین کا وارث بنا دیا کہ جنت میں جہاں چاہیں مقام کریں پس عمل کرنے والوں کا کیا ہی اچھا بدلہ ہے۔'' O
(سورۃ الحجرات ۴۹)---۱۔ ''اے ایمان والے لوگو! اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہا کرو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ سننے والا' جاننے والا ہے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب ہٰذا' مضمون: اللہ و رسول کی نافرمانی]---۱۰۔ ''(یاد رکھو) سارے مسلمان بھائی بھائی ہیں پس اپنے دو بھائیوں میں ملاپ کرا دیا کرو' اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔'' O---۱۲۔ ''اے ایمان والو! بہت بدگمانیوں سے بچو یقین مانو کہ بعض بدگمانیاں گناہ ہیں۔ اور بھید نہ ٹٹولا کرو اور نہ تم میں سے کوئی کسی کی غیبت کرے۔ کیا تم میں سے کوئی بھی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرتا ہے؟ تم کو اس سے گھن آئے گی' اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو' بیشک اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔'' O
(سورۃ ق ۵۰)---۳۳۔ ''جو رحمٰن کا غائبانہ خوف رکھتا ہو اور توجہ والا دل لایا ہو۔'' O---[عربی زبان میں ڈر کے لیے خوف اور خشیت' دو لفظ استعمال ہوتے ہیں جن کے مفہوم میں ایک باریک فرق ہے۔ خوف کا لفظ بالعموم اُس ڈر کے لیے استعمال ہوتا ہے جو کسی کی طاقت کے مقابلہ میں اپنی کمزوری کے احساس کی بنا پر آدمی کے دل میں پیدا ہو۔ اور خشیت اُس ہیبت کے لیے بولتے ہیں جو کسی کی عظمت کے تصور سے آدمی کے دل پر طاری ہو۔ یہاں خوف کے بجائے خشیت کا لفظ استعمال فرمایا گیا ہے جس سے یہ بتانا مقصود ہے کہ مومن کے دل میں اللہ کا ڈر محض اس کی سزا کے خوف ہی سے نہیں ہوتا' بلکہ اس سے بھی بڑھ کر اللہ کی عظمت و بزرگی کا احساس اُس پر ہر وقت ایک ہیبت طاری کیے رکھتا ہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]---۴۵۔ ''یہ جو کچھ کہہ رہے ہیں ہم بخوبی جانتے ہیں اور آپ ان پر جبر کرنے والے نہیں' تو آپ قرآن کے ذریعہ انہیں سمجھاتے رہیں جو میرے وعید (ڈراوے کے وعدوں) سے ڈرتے ہیں۔'' O---[یعنی آپ ﷺ کی دعوت و تذکیر سے وہی نصیحت حاصل کرے گا جو اللہ سے اور اس کی وعیدوں سے ڈرتا اور اس کے وعدوں پر یقین رکھتا ہوگا۔ اسی لیے حضرت قتادہؓ یہ دعا فرمایا کرتے تھے ''اے اللہ! ہمیں ان لوگوں میں سے کر جو تیری وعیدوں سے ڈرتے اور تیرے وعدوں کی امید رکھتے ہیں۔ اے احسان کرنے والے رحم فرمانے والے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]
(سورۃ الحدید ۵۷)---۲۸۔ ''اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہا کرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ' اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی رحمت کا دوہرا حصہ دے گا اور تمہیں نور دے گا جس کی روشنی میں تم چلو پھرو گے اور تمہارے گناہ بھی معاف فرما دے گا' اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔'' O
(سورۃ المجادلۃ ۵۸)---۹۔ ''اے ایمان والو! تم جب سرگوشی کرو تو یہ سرگوشیاں گناہ اور ظلم (زیادتی) اور نافرمانی پیغمبر کی نہ ہوں' بلکہ نیکی اور پرہیز گاری کی

Marfat.com

باتوں پر سرگوشی کرو اور اس اللہ سے ڈرتے رہو جس کے پاس تم سب جمع کیے جاؤ گے۔" O

(سورۃ الحشر ۵۹)---۱۸۔"اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور ہر شخص دیکھ (بھال) لے کہ کل (قیامت) کے واسطے اس نے (اعمال کا) کیا (ذخیرہ) بھیجا ہے۔ اور ہر (وقت) اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے سب اعمال سے باخبر ہے۔" O [تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: اے ایمان والو!]
---۲۱۔"اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر اتارتے تو آپ دیکھتے کہ خوفِ الٰہی سے وہ پست ہو کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہم ان مثالوں کو لوگوں کے سامنے بیان کرتے ہیں تا کہ وہ غور وفکر کریں۔" O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۵، مضمون قرآن حکیم، نیز باب ۲، مضمون: پہاڑ]

(سورۃ الممتحنہ ۶۰)---۱۱۔"اور اگر تمہاری بیوی تمہارے ہاتھ سے نکل جائے اور کافروں کے پاس چلی جائے پھر تمہیں اس کے بدلے کا وقت مل جائے تو جن کی بیویاں چلی گئی ہیں انہیں ان کے اخراجات کے برابر ادا کر دو اور اس میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو جس پر تم ایمان رکھتے ہو۔" O

(سورۃ التغابن ۶۴)---۱۶۔"پس جہاں تک تم سے ہو سکے اللہ سے ڈرتے رہو اور سنتے اور مانتے چلے جاؤ اور اللہ کی راہ میں خیرات کرتے رہو جو تمہارے لیے بہتر ہے اور جو شخص اپنے نفس کی حرص سے محفوظ رکھا جائے وہی کامیاب ہے۔" O---[سورۃ آلِ عمران کی آیت ۱۰۲ کا ترجمہ ہے "اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس طرح اللہ سے ڈرنے کا حق ہے"۔ یہاں ارشاد فرمایا کہ اپنے اللہ سے ڈرو جتنا تمہارا مقدور ہے۔ جتنا تمہارے امکان میں ہے۔ اس اختلاف کی وجہ بیان کرتے ہوئے علامہ اسماعیل حقی رقمطراز ہیں (اشارۃ الی الفرق بین الابرار و المقربین فی حال التقویٰ وقوله، فاتقوا الله ما استطعتم ناظر الی الابرار و قوله تعالیٰ فاتقوا الله حق تقاته ناظر الی المقربین۔ فان حالهم الخروج عن الوجود المجازی بالکلیة و هو حق التقویٰ۔ یعنی ابرار اور مقربین کے تقویٰ میں جو فرق ہے اس کی طرف اشارہ کر دیا۔ اس آیت میں ابرار کی حالت کو پیشِ نظر رکھا گیا ہے اور پہلی آیت میں مقربین کے احوال کو ملحوظ رکھا گیا ہے، کیونکہ وہ لوگ اپنے وجودِ مجازی سے کلیتہً دست کش ہو جاتے ہیں اور یہی تقویٰ کا منتہائے کمال ہے۔ ہر شخص اولوالعزم نہیں ہو سکتا، ہر شخص میں وہ صلاحیتیں نہیں پائی جاتیں جن سے اللہ تعالیٰ نے اکابر صحابہ اور اکابر اولیا کرام کو مشرف فرمایا۔ اس لیے سب کے لیے تقویٰ کا دروازہ کھول دیا۔ جتنی تمہاری بساط ہے، جتنی ہمت کے تم مالک ہو اتنا تقویٰ اختیار کرو، مزید مدارجِ تقویٰ کی توفیق وہ جب چاہے گا اپنی جناب سے تمہیں عطا فرمائے گا۔ (از تفسیر نمبر ۲۲ ضیاء القرآن)]

(سورۃ الطلاق ۶۵)---۱۔"اے نبی! (اپنی امت سے فرما دیجئے کہ) جب تم اپنی بیویوں کو طلاق دینا چاہو تو ان کی عدت (کے دنوں کے آغاز) میں انہیں طلاق دو اور عدت کا حساب رکھو اور اللہ سے جو تمہارا پروردگار ہے ڈرتے رہو، نہ تم انہیں ان کے گھروں سے نکالو اور نہ وہ (خود) نکلیں ہاں یہ اور بات ہے کہ وہ کھلی برائی کر بیٹھیں یہ اللہ کی مقرر کردہ حدیں ہیں، جو شخص اللہ کی حدوں سے آگے بڑھ جائے اس نے یقیناً اپنے اوپر ظلم کیا، تم نہیں جانتے شاید اس کے بعد اللہ تعالیٰ کوئی نئی بات پیدا کر دے۔" O---۲۔"پس جب یہ عورتیں اپنی عدت پوری کرنے کے قریب پہنچ جائیں تو انہیں یا تو قاعدہ کے مطابق اپنے نکاح میں رہنے دو یا دستور کے مطابق انہیں الگ کر دو اور آپس میں سے دو عادل شخصوں کو گواہ کر لو اور اللہ کی رضامندی کے لیے ٹھیک ٹھیک گواہی دو۔ یہی ہے وہ جس کی نصیحت اسے کی جاتی ہے جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اور جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے لیے چھٹکارے کی شکل نکال دیتا ہے۔" O
---۳۔"اور اسے ایسی جگہ سے روزی دیتا ہے جس کا اسے گمان بھی نہ ہو اور جو شخص اللہ پر توکل کرے گا اللہ اسے کافی ہو گا۔ اللہ تعالیٰ اپنا کام پورا کر کے ہی رہے گا۔ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے۔" O---۴۔"تمہاری عورتوں میں سے جو عورتیں حیض سے ناامید ہو گئی ہوں، اگر تمہیں شبہ ہو تو ان کی عدت تین مہینے ہے اور ان کی بھی جنہیں حیض آنا شروع ہی نہ ہوا ہو اور حاملہ عورتوں کی عدت ان کے وضعِ حمل ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرے گا اللہ اس کے (ہر) کام میں آسانی کر دے گا۔" O---۵۔"یہ اللہ کا حکم ہے جو اس نے تمہاری طرف اتارا ہے اور جو شخص اللہ سے ڈرے گا اس کے گناہ مٹا دے گا اور اسے بڑا بھاری اجر دے گا۔" O---۸۔"اور بہت سی بستی والوں نے اپنے رب کے حکم سے اور اس کے رسولوں سے سرتابی کی تو ہم نے بھی ان سے سخت حساب کیا اور انہیں عذاب دیا ان دیکھا (سخت) عذاب۔" O---۹۔"پس انہوں نے اپنے کرتوت کا مزہ چکھ لیا اور انجام کار ان کا خسارہ ہی ہوا۔" O

(سورۃ الملک ۶۷)---۱۲۔"بیشک جو لوگ اپنے پروردگار سے غائبانہ طور پر ڈرتے رہتے ہیں ان کے لیے بخشش ہے اور بڑا ثواب ہے۔" O---[اس آیت میں سعادت مند اور خوش نصیب بندوں کا فرحت انگیز اور حوصلہ بخش ذکر فرمایا جا رہا ہے، یہاں ان کی ایک خاص صفت بیان کی کہ یہ لوگ اپنے رب کو دیکھے بغیر اس سے ہر حال میں لرزہ براندام رہتے ہیں مجمع عام ہو یا کنج عزلت، ان کا کوئی ذاتی معاملہ ہو یا اجتماعی مسئلہ، ان کا دنیاوی مفاد وابستہ ہو یا ان کی عزت و آبرو کا سوال ہو، ہر حالت میں وہ اپنے رب سے ڈرتے رہتے ہیں کوئی ایسا بول اپنی زبان سے نہیں نکالتے، کوئی قدم اس راہ پر نہیں اٹھاتے جس سے اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا اندیشہ ہو۔ آپ سوچیے، جس بندے کے دل میں اپنے رب کا خوف اس حد تک گھر کر چکا ہو کیا وہ کسی کی عزت و آبرو، جان و مال پر دست درازی کر سکتا ہے؟ کیا جبر و ظلم کا صدور اس سے ممکن ہے؟ ہرگز نہیں۔ انسان کی اصلاح اور تربیت کا موثر طریقہ جو قرآن کریم نے اختیار کیا ہے وہ یہی ہے کہ بندے کے

Marfat.com

دل میں اس کے خالق و مالک کی خشیت پیدا کر دی جائے اس کے شعور میں یہ چراغ روشن ہو جائے تو اس کی عمل کی دُنیا میں کوئی تاریک گوشہ باقی ہی نہیں رہتا جس میں چھپ کر وہ کوئی گناہ کر سکے۔ وہ چاہے بھی تو گناہ نہیں کر سکتا۔ آپ اللہ تعالیٰ کے کسی بندے میں اس کا خوف پیدا کر دیں' پھر بے شک اسے آزاد چھوڑ دیں اور یقین رکھیں کہ اس کی ساری قوتیں' اس کے سارے وسائل اس کی جملہ صلاحیتیں خیر کو فروغ دینے اور شر کا قلع قمع کرنے کے لئے وقف رہیں گی اس کے اثر و نفوذ کا حلقہ جتنا وسیع ہو گا اتنا ہی لوگوں کے اطمینان' مسرت و خوش حالی میں اضافہ ہو گا' جتنا ہی وہ طاقتور ہو گا باطل کو اتنی ہی فیصلہ کن شکست دے گا' ☆اسی لئے اللہ تعالیٰ کے حبیب اور برگزیدہ بندے اور اس کی ساری کائنات کے محبوب آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کا خوف' حکمت و دانائی کا سرچشمہ ہے۔☆ (از تفسیر ۵ اضیاء القرآن)]---۱۳۔ ''تم اپنی باتوں کو چھپاؤ یا ظاہر کرو وہ تو سینوں کی پوشیدگیوں کو بھی بخوبی جانتا ہے۔''O

(**سورۃ نوح ۷۱**)---۱۔ ''یقیناً ہم نے نوح (علیہ السلام) کو ان کی قوم کی طرف بھیجا کہ اپنی قوم کو ڈرا دو (اور خبردار کر دو) اس سے پہلے کہ ان کے پاس دردناک عذاب آ جائے۔''O---۲۔ ''(نوح علیہ السلام نے) کہا اے میری قوم! میں تمہیں صاف صاف ڈرانے والا ہوں۔''O---۳۔ ''کہ تم اللہ کی عبادت کرو اور اسی سے ڈرو اور میرا کہنا مانو۔''O---[جب اس بات کا بھی کوئی خاطر خواہ نتیجہ نہ نکلا تو آپ انہیں سرزنش فرمانے لگے کہ بڑے افسوس کی بات ہے اگر کوئی مالدار آدمی تمہارے پاس آتا ہے' تم اٹھ کر سلام کرتے ہو' اگر کسی علاقے کا کوئی سردار آ جائے تو اس کا تم احترام کرتے ہو' اللہ تعالیٰ کی ہی ایک ایسی ذات ہے جس کا تمہیں کوئی لحاظ نہیں' جس کی تمہیں کوئی پرواہ نہیں' جس کی گرفت کا تمہیں خوف نہیں۔ (از تفسیر ۱۱ضیاء القرآن)]

(**سورۃ المدثر ۷۴**)---۵۶۔ ''اور وہ اس وقت نصیحت حاصل کریں گے جب اللہ تعالیٰ چاہے' وہ اسی لائق ہے کہ اس سے ڈریں اور اس لائق بھی کہ وہ بخشے۔''O---[یعنی وہ اللہ ہی اس لائق ہے کہ اس سے ڈرا جائے اور وہی معاف کرنے کے اختیارات رکھتا ہے' اس لئے وہی اس بات کا مستحق ہے کہ اس کی اطاعت کی جائے اور اسکی نافرمانی سے بچا جائے' تاکہ انسان اسکی مغفرت و رحمت کا سزاوار قرار پائے۔ (از تفسیر ۶ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الدھر ۷۶**)---۱۰۔ ''بیشک ہم اپنے پروردگار سے اس دن کا خوف کرتے ہیں جو اداسی اور سختی والا ہو گا۔''O---[وہ کہتے ہیں کہ ہم آج اپنے رب کریم کو راضی کر لینا چاہتے ہیں کیونکہ ہمیں یقین ہے کہ ایک بہت سخت دن آنے والا ہے' جس کی ہولناکیوں کا تصور کر کے ہمارے دل آج بھی لرز رہے ہیں اگر ہم نے اپنے رب کو خوش کر لیا تو ہمیں یقین ہے کہ قیامت کے روز ہمیں کوئی کھٹکا نہ ہو گا۔ (از تفسیر ۴ اضیاء القرآن)]

(**سورۃ النازعات ۷۹**)---۴۰۔ ''ہاں جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا رہا ہو گا اور اپنے نفس کو خواہش سے روکا ہو گا۔''O---۴۱۔ ''تو اس کا ٹھکانا جنت ہی ہے۔''O---۴۵۔ ''آپ تو صرف اس سے ڈرتے رہنے والوں کو آگاہ کرنے والے ہیں۔''O---[یعنی آپ کا کام صرف انذار (ڈرانا) ہے' نہ کہ غیب کی خبریں دینا' جن میں قیامت کا علم بھی ہے جو اللہ نے کسی کو بھی نہیں دیا ہے۔ مَنْ يَّخْشٰهَا اس لئے کہا کہ انذار و تبلیغ سے اصل فائدہ وہی اٹھاتے ہیں جن کے دلوں میں اللہ کا خوف ہوتا ہے' ورنہ انذار و تبلیغ کا حکم تو ہر ایک کے لئے ہے۔ (از تفسیر ۹ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ البینۃ ۹۸**)---۸۔ ''ان کی جزا ان کے پروردگار کے ہاں ہمیشگی کی جنتیں ہیں رواں ہوں گی جن کے نیچے نہریں' وہ ان میں تا ابد رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی اور وہ اس سے راضی' یہ (سعادت) اس کو ملتی ہے جو اپنے رب سے ڈرتا ہے۔''O---[یعنی یہ جزا اور رضامندی ان لوگوں کے لئے ہیں جو دُنیا میں اللہ سے ڈرتے رہے اور اس ڈر کی وجہ سے اللہ کی نافرمانی کے ارتکاب سے بچتے رہے' اگر کسی وقت بہ تقاضائے بشریت نافرمانی ہو گئی' تو فوراً توبہ کر لی اور آئندہ کے لئے اپنی اصلاح کر لی' حتیٰ کہ ان کی موت اسی اطاعت پر ہوئی نہ کہ معصیت پر۔ اس کا مطلب ہے کہ اللہ سے ڈرنے والا' معصیت پر اصرار اور دوام نہیں کر سکتا اور جو ایسا کرتا ہے' حقیقت میں اس کا دل اللہ کے خوف سے خالی ہے۔ (از تفسیر ۵ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

ذکر الٰہی

(**سورۃ الفاتحہ ۱**)---۲۔ ''سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔''O---[الحمد للہ یہ کلمہ شکر ہے جس کی بڑی فضیلت احادیث میں آئی ہے۔ ایک ☆ حدیث میں لا الہ الا اللہ کو افضل الذکر اور الحمد للہ کو افضل الدعا کہا گیا ہے۔ الحمد للہ تملاء المیزان، الحمد للہ میزان کو بھر دیتا ہے۔ اسی لئے ایک اور ☆ حدیث میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند فرماتا ہے کہ ہر کھانے پر اور پینے پر بندہ اللہ کی حمد کرے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ البقرۃ ۲**)---۱۵۲۔ ''پس یاد رکھو تم مجھے میں یاد رکھوں گا تمہیں اور شکر گزار بنو میرے اور نہ کرو ناشکری میری۔''O---۲۰۳۔ ''اور یاد کرو اللہ تعالیٰ کو گنتی کے چند دنوں میں پھر جو جلدی چلا گیا دو ہی دنوں میں تو نہیں ہے کوئی گناہ اس پر اور جو ٹھہر رہا تو نہیں ہے کوئی گناہ اس پر بھی (یہ رعایت) اس کے لئے

Marfat.com

ہے جس نے تقویٰ اختیار کیا اور ڈرتے رہو اللہ سے اور خوب جان لو کہ بیشک تم اسی کے حضور اکٹھے کئے جاؤ گے۔'' O

(**سورۃ آل عمران ۳**)۔۔۔۱۹۱۔''جو یاد کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کو کھڑے، بیٹھے اور اپنے پہلوؤں کے بل اور غور و فکر کرتے رہتے ہیں تخلیق میں آسمانوں کی اور زمین کی (پھر بے اختیار بول اٹھتے ہیں) اے ہمارے رب انہیں پیدا کیا تو نے یہ سب بے مقصد، پاک ہے تو ہر نقص و عیب سے، پس بچالے ہم کو دوزخ کے عذاب سے۔'' O

(**سورۃ النساء ۴**)۔۔۔۱۰۳۔''پھر جب تم ادا کر چکو نماز تو یاد کرتے رہو اللہ تعالیٰ کو کھڑے، بیٹھے اور اپنے پہلوؤں کے بل (ہر حال میں) پھر جب خوف دور ہو جائے تمہارا تو قائم کرو نماز (تمام شرائط و آداب کے ساتھ) بیشک نماز ہے مومنوں پر فرض پابندیٔ وقت کے ساتھ۔'' O

(**سورۃ الاعراف ۷**)۔۔۔۲۰۵۔''اور اپنے رب کو دل ہی دل میں گڑگڑا کر، ڈر ڈر کر اور آواز کو اونچا کئے بغیر صبح و شام یاد کر اور لاپرواہ مت ہو۔'' O۔۔۔ ۲۰۶۔''بیشک جو لوگ تیرے رب کے پاس ہیں وہ اس کی عبادت سے سرکشی نہیں کرتے اور اس کی تسبیح کرتے ہیں اور اسی کو سجدہ کرتے ہیں۔'' O (آیتِ سجدہ)

(**سورۃ الانفال ۸**)۔۔۔۲۔''مومن صرف وہ لوگ ہیں جن کے دل جب اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے ڈر جاتے ہیں، اور جب انہیں اس کی آیتیں سنائی جاتی ہیں تو وہ ان کا ایمان بڑھا دیتی ہیں اور وہ اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔'' O۔۔۔۳۔''وہ جو نماز قائم کرتے ہیں اور اس میں سے جو ہم نے انہیں دیا ہے خرچ کرتے ہیں۔'' O۔۔۔۴۔وہی سچے مومن ہیں۔ ان کے رب کے پاس ان کے بڑے درجے ہیں اور بخشش اور عزت کی روزی۔'' O۔۔۔۴۵۔''اے ایمان والو! جب تمہارا کسی دستے سے ٹکراؤ ہو تو جمے رہو اور اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کرو تا کہ مراد پاؤ۔'' O

(**سورۃ الرعد ۱۳**)۔۔۔۲۸۔''جو لوگ ایمان لائے ان کے دل اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اطمینان حاصل کرتے ہیں۔ یاد رکھو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ہی دلوں کو تسلی حاصل ہوتی ہے۔'' O

(**سورۃ الکہف ۱۸**)۔۔۔۲۸۔''اور اپنے آپ کو انہی کے ساتھ رکھا کر جو اپنے پروردگار کو صبح شام پکارتے ہیں اور اسی کے چہرے کے ارادے رکھتے ہیں (رضامندی چاہتے ہیں) خبردار! تیری نگاہیں ان سے نہ ہٹنے پائیں کہ دنیوی زندگی کے ٹھاٹھ کے ارادے میں لگ جا۔ دیکھ اس کا کہنا نہ ماننا جس کے دل کو ہم نے اپنے ذکر سے غافل کر دیا ہے اور جو اپنی خواہش کے پیچھے پڑا ہوا ہے اور جس کا کام حد سے گزر چکا ہے۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: غریب چاہت والے)۔۔۔۱۰۰۔''اس دن ہم جہنم کو (بھی کافروں) کے سامنے لا کھڑا کر دیں گے۔'' O۔۔۔۱۰۱۔''جن کی آنکھیں میری یاد سے پردے میں تھیں اور (امر حق) سن بھی نہیں سکتے تھے۔'' O

(**سورۃ طٰہٰ ۲۰**)۔۔۔۴۱۔''اور میں نے تجھے خاص اپنی ذات کے لئے پسند فرما لیا۔'' O۔۔۔۴۲۔''اب تو اپنے بھائی سمیت میری نشانیاں ہمراہ لیے ہوئے جا اور خبردار میرے ذکر میں سستی نہ کرنا۔'' O۔۔۔[اس میں داعیان الی اللہ کے لئے بڑا سبق ہے کہ انہیں کثرت سے اللہ کا ذکر کرنا چاہیے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]۔۔۔۱۲۴۔''اور (ہاں) جو میری یاد سے روگردانی کرے گا اس کی زندگی تنگی میں رہے گی اور ہم اسے بروز قیامت اندھا کر کے اٹھائیں گے۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۶، مضمون: زندگی)۔۔۔۱۲۵۔''وہ کہے گا کہ الٰہی! مجھے تو نے اندھا بنا کر کیوں اٹھایا؟ حالانکہ میں تو دیکھتا بھالتا تھا۔'' O

(**سورۃ الانبیاء ۲۱**)۔۔۔۴۲۔''ان سے پوچھئے کہ رحمٰن سے دن اور رات تمہاری حفاظت کون کر سکتا ہے؟ بات یہ ہے کہ یہ لوگ اپنے رب کی ذکر سے پھرے ہوئے ہیں۔'' O

(**سورۃ الحج ۲۲**)۔۔۔۳۵۔''انہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جائے ان کے دل تھرا جاتے ہیں، انہیں جو برائی پہنچے اس پر صبر کرتے ہیں، نماز قائم کرنے والے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے وہ اس میں سے بھی دیتے رہتے ہیں۔'' O

(**سورۃ النور ۲۴**)۔۔۔۳۶۔''ان گھروں میں جن کے بلند کرنے اور جن میں اپنے نام کی یاد کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے وہاں صبح و شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے ہیں۔'' O۔۔۔۳۷۔''ایسے لوگ جنہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے اور نماز کے قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے سے غافل نہیں کرتی اس دن سے ڈرتے ہیں جس دن بہت سے دل اور بہت سی آنکھیں الٹ پلٹ ہو جائیں گی۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: مساجد)۔۔۔۳۸۔''اس ارادے سے کہ اللہ انہیں ان کے اعمال کا بہترین بدلہ دے بلکہ اپنے فضل سے اور کچھ زیادتی عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ جسے چاہے بے شمار روزیاں دیتا ہے۔'' O۔۔۔۴۱۔ ''کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آسمانوں اور زمین کی کل مخلوق اور پر پھیلائے اڑنے والے کل پرند اللہ کی تسبیح میں مشغول ہیں۔ ہر ایک کی نماز اور تسبیح اسے معلوم ہے لوگ جو کچھ کریں اس سے اللہ بخوبی واقف ہے۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۷، مضمون: نماز)

(**سورۃ الشعرآء ۲۶**)۔۔۔۲۲۷۔''سوائے ان کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے اور بکثرت اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا اور اپنی مظلومی کے بعد انتقام لیا، جنہوں نے ظلم کیا ہے وہ بھی ابھی جان لیں گے کہ کس کروٹ الٹتے ہیں۔'' O

Marfat.com

(سورۃ العنکبوت ۲۹) ---۴۵۔ ''جو کتاب آپ کی طرف وحی کی گئی ہے اسے پڑھیے اور نماز قائم کریں یقیناً نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے بیشک اللہ کا ذکر بہت بڑی چیز ہے' تم جو کچھ کر رہے ہو اس سے اللہ تعالیٰ خبردار ہے۔'' O---[یعنی بے حیائی اور برائی سے روکنے میں اللہ تعالیٰ کا ذکر اقامت صلوٰۃ سے بھی زیادہ موثر ہے اس لیے کہ آدمی جب تک نماز میں ہوتا' برائی سے رکا رہتا ہے۔ لیکن بعد میں اس کی تاثیر کمزور ہو جاتی ہے' اس کے برعکس ہر وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر اس کے لیے ہر وقت برائی میں مانع رہتا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الروم ۳۰) ---۱۷۔ ''پس اللہ تعالیٰ کی تسبیح پڑھا کرو جب کہ تم شام کرو اور جب صبح کرو۔'' O---۱۸۔ ''تمام تعریفوں کے لائق آسمان و زمین میں صرف وہی ہے تیسرے پہر کو اور ظہر کے وقت بھی (اس کی پاکیزگی بیان کرو)۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۷، مضمون: نماز)

(سورۃ الاحزاب ۳۳) ---۳۵۔ ''بیشک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں، مومن مرد اور مومن عورتیں، فرمان برداری کرنے والے مرد اور فرمانبردار عورتیں، راست باز مرد اور راست باز عورتیں صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں' عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں' خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں' روزے رکھنے والے مرد اور روزے رکھنے والی عورتیں، اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والیاں بکثرت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے اور ذکر کرنے والیاں ان (سب کے) لیے اللہ تعالیٰ نے (وسیع) مغفرت اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔'' O---[اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرنے کا مطلب یہ ہے کہ آدمی کی زبان پر ہر وقت زندگی کے ہر معاملے میں کسی نہ کسی طرح خدا کا نام آتا رہے۔ یہ کیفیت آدمی پر اُس وقت تک طاری نہیں ہوتی جب تک اس کے دل میں خدا کا خیال بس کر نہ رہ گیا ہو۔ انسان کے شعور سے گزر کر اس کے تحت الشعور اور لاشعور تک جب یہ خیال گہرا اُتر جاتا ہے تب ہی اس کا یہ حال ہوتا ہے کہ جو کام اور جو بات بھی وہ کرے گا اس میں خدا کا نام ضرور آئے گا۔ کھائے گا تو بسم اللہ پڑھ کر کھائے گا۔ فارغ ہوگا تو الحمدُ للہ کہے گا۔ سوئے گا تو اللہ کو یاد کر کے اور اُٹھے گا تو اللہ ہی کا نام لیتے ہوئے۔ بات چیت میں بار بار اس کی زبان سے بسم اللہ، الحمدُ للہ، انشاء اللہ، ماشاء اللہ اور اسی طرح کے دوسرے کلمات نکلتے رہیں گے۔ اپنے ہر معاملے میں اللہ تعالیٰ سے مدد مانگے گا۔ ہر نعمت ملنے پر اس کا شکر ادا کرے گا۔ ہر آفت آنے پر اس کی رحمت کا طلبگار ہوگا۔ ہر مشکل میں اس سے رجوع کرے گا۔ ہر برائی کا موقع سامنے آنے پر اس سے ڈرے گا۔ ہر قصور سرزد ہو جانے پر اس سے معافی چاہے گا۔ ہر حاجت پیش آنے پر اس سے دعا مانگے گا۔ غرض اُٹھتے بیٹھتے اور دنیا کے سارے کام کاج کرتے ہوئے اس کا وظیفہ خدا ہی کا ذکر ہوگا۔ یعنی ذکر قلبی، اس کا قلب (دل) ہر وقت اللہ تعالیٰ کی یاد میں مشغول ہوگا۔ دنیا کے کام کاج وہ کرتا رہے لیکن اُس کا خیال اپنے دل کی طرف ہو کہ اُس کا دل اللہ تعالیٰ کی یاد میں مصروف ہے۔ یہ چیز درحقیقت اسلامی زندگی کی جان ہے۔ دوسری جتنی بھی عبادات ہیں ان کے لیے بہرحال کوئی وقت ہوتا ہے جب وہ ادا کی جاتی ہیں اور انہیں ادا کر چکنے کے بعد آدمی فارغ ہو جاتا ہے۔ لیکن یہ وہ عبادت ہے جو ہر وقت جاری رہتی ہے، اس سے انسان کا دل اللہ تعالیٰ کے ذکر سے منور ہو جاتا ہے اور یہی انسان کی زندگی کا مستقل رشتہ اللہ تعالیٰ اور اس کی بندگی کے ساتھ جوڑے رکھتی ہے۔ خود عبادات اور تمام دینی کاموں میں بھی جان اسی چیز سے پڑتی ہے کہ آدمی کا دل محض ان خاص اعمال کے وقت ہی نہیں بلکہ ہمہ وقت خدا کی طرف راغب اور اس کی زبان دائماً اس کے ذکر سے تر رہے۔ یہ حالت انسان کی ہو تو اس کی زندگی میں عبادات اور دینی کام ٹھیک اُسی طرح پروان چڑھتے اور نشوونما پاتے ہیں جس طرح ایک پودا ٹھیک اپنے مزاج کے مطابق آب و ہوا میں لگا ہوا ہو۔ اس کے برعکس جو زندگی اس دائمی ذکرِ خدا سے خالی ہو اس میں محض مخصوص اوقات میں یا مخصوص مواقع پر ادا کی جانے والی عبادات اور دینی خدمات کی مثال اُس پودے کی سی ہے جو اپنے مزاج سے مختلف آب و ہوا میں لگایا گیا ہو اور محض باغبان کی خاص خبرگیری کی وجہ سے پل رہا ہو۔ اسی بات کو نبی ﷺ ایک حدیث میں یوں واضح فرماتے ہیں: ''معاذ بن انس جہنی روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ، جہاد کرنے والوں میں سب سے بڑھ کر اجر پانے والا کون ہے؟ فرمایا جو اُن میں اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ یاد کرنے والا ہے۔ اس نے عرض کیا روزہ رکھنے والوں میں سب سے زیادہ اجر کون پائے گا؟ فرمایا جو ان میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے والا ہو۔ پھر اس شخص نے اسی طرح نماز، زکوٰۃ، حج اور صدقہ ادا کرنے والوں کے متعلق پوچھا اور حضور ﷺ نے ہر ایک کا یہی جواب دیا کہ ''جو اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ یاد کرنے والا ہو۔'' (تفسیر از تفہیم القرآن)] ---۴۱۔ ''اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت زیادہ کرو۔'' O---۴۲۔ ''اور صبح و شام اس کی پاکیزگی بیان کرو۔'' O

(سورۃ سبا ۳۴) ---۱۰۔ ''اور ہم نے داؤد پر اپنا فضل کیا' اے پہاڑو! اس کے ساتھ رغبت سے تسبیح پڑھا کرو اور پرندوں کو بھی (یہی حکم ہے) اور ہم نے اس کے لیے لوہا نرم کر دیا۔'' O

(سورۃ الزُّمَر ۳۹) ---۲۳۔ ''اللہ تعالیٰ نے بہترین کلام نازل فرمایا ہے جو ایسی کتاب ہے کہ آپس میں ملتی جلتی اور بار بار دہرائی ہوئی آیتوں کی ہے جس سے ان لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں جو اپنے رب کا خوف رکھتے ہیں آخر میں ان کے جسم اور دل اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف نرم ہو جاتے ہیں یہ ہے اللہ تعالیٰ کی ہدایت جس کے ذریعہ جسے چاہے راہِ راست پر لگا دیتا ہے۔ اور جسے اللہ تعالیٰ ہی راہ بھلا دے اس کا ہادی کوئی نہیں۔'' O---[یعنی جب اللہ تعالیٰ

Marfat.com

کی رحمت اور اس کے لطف وکرم کی امید ان کے دلوں میں پیدا ہوتی ہے تو ان کے اندر سوز وگداز پیدا ہو جاتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس میں اولیاء اللہ کی صفت بیان کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے خوف سے ان کے دل کانپ اٹھتے' ان کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو جاتے ہیں اور ان کے دلوں کو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اطمینان نصیب ہوتا ہے۔ یہ نہیں ہوتا کہ وہ مدہوش اور حواس باختہ ہو جائیں اور عقل وہوش باقی نہ رہے' کیونکہ یہ بدعتیوں کی صفت ہے اور اس میں شیطان کا دخل ہوتا ہے۔ امام ابن کثیر فرماتے ہیں' اہل ایمان کا معاملہ اس بارے میں کافروں سے بوجوہ مختلف ہے۔ ایک یہ کہ اہل ایمان کا سماع قرآن کریم کی تلاوت ہے' جب کہ کفار کا سماع' بے حیا مغنیات کی آوازوں میں گانا بجانا' سننا ہے۔ دوسرے یہ کہ اہل ایمان قرآن سن کر ادب وخشیت سے رجاو محبت سے اور علم وفہم سے رو پڑتے ہیں اور سجدہ ریز ہو جاتے ہیں۔ جب کہ کفار شور کرتے اور کھیل کود میں مصروف رہتے ہیں۔ تیسرے' اہل ایمان سماع قرآن کے وقت ادب وتواضع اختیار کرتے ہیں' جیسے صحابہ کرام کی عادت مبارکہ تھی' جس سے ان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے اور ان کے دل اللہ تعالیٰ کی طرف جھک جاتے تھے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---[حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ اولیاء اللہ کی صفت ہے کہ ذکر الٰہی سے اُن کے بال کھڑے ہوتے جسم لرزتے ہیں اور دل چین پاتے ہیں۔ (تفسیر از کنز الایمان)] (مزید تفسیر کیلئے باب ۵، مضمون: قرآن حکیم)

(سورۃ النجم ۵۳)---۲۷۔ ''بیشک جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ فرشتوں کا زنانہ نام مقرر کرتے ہیں۔'' O ---۲۸۔ ''حالانکہ انہیں اس کا کوئی علم نہیں وہ صرف اپنے گمان کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اور بیشک وہم (وگمان) حق کے مقابلے میں کچھ کام نہیں دیتا۔'' O ---۲۹۔ ''تو آپ اس سے منہ موڑ لیں جو ہماری یاد سے منہ موڑے اور جن کا ارادہ بجز زندگانی دنیا کے اور کچھ نہ ہو۔'' O ---[یعنی اُس کے پیچھے نہ پڑیں اور اُسے سمجھانے پر اپنا وقت ضائع نہ کریں۔ کیونکہ ایسا شخص کسی ایسی دعوت کو قبول کرنے کے لیے تیار نہ ہوگا جس کی بنیاد خدا پرستی پر ہو، جو دنیا کے مادّی فائدوں سے بلند تر مقاصد اور اقدار کی طرف بلاتی ہو، اور جس میں اصل مطلوب آخرت کی ابدی فلاح وکامرانی کو قرار دیا جارہا ہو۔ اس قسم کے مادہ پرست اور خدا بیزار انسان پر اپنی محنت صرف کرنے کے بجائے توجہ اُن لوگوں کی طرف کریں جو خدا کا ذکر سننے کے لیے تیار ہوں اور دنیا پرستی کے مرض میں مبتلا نہ ہوں۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(سورۃ الحدید ۵۷)---۱۶۔ ''کیا اب تک ایمان والوں کے لیے وقت نہیں آیا کہ انکے دل ذکر الٰہی سے اور جو حق اتر چکا ہے اس سے نرم ہو جائیں اور انکی طرح نہ ہو جائیں جنہیں ان سے پہلے کتاب دی گئی تھی پھر جب ان پر ایک زمانہ دراز گزر گیا تو انکے دل سخت ہو گئے اور ان میں بہت سے فاسق ہیں۔'' O ---[تفسیر کے لیے باب ہذا، مضمون: کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ اللہ کا ذکر سُن کر دل پگھلیں]

(سورۃ المجادلۃ ۵۸)---۱۹۔ ''ان پر شیطان نے غلبہ حاصل کرلیا ہے' اور انہیں اللہ تعالیٰ کا ذکر بھلا دیا ہے یہ شیطانی لشکر ہے۔ کوئی شک نہیں کہ شیطانی لشکر ہی خسارے والا ہے۔'' O ---[یعنی اس نے جن چیزوں کے کرنے کا حکم دیا ہے' ان سے شیطان نے ان کو غافل کر دیا ہے اور جن چیزوں سے اس نے منع کیا ہے' ان کا وہ ان سے ارتکاب کرواتا ہے' انہیں خوب صورت دکھلا کر' یا مغالطوں میں ڈال کر یا تمناؤں اور آرزوؤں میں مبتلا کر کے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الجمعۃ ۶۲)---۱۰۔ ''پھر جب پوری ہو چکے نماز تو پھیل جاؤ زمین میں اور تلاش کرو اللہ کے فضل سے اور کثرت سے اللہ کی یاد کرتے رہا کرو۔'' O [اللہ تعالیٰ کے ذکر کو صرف نماز تک محدود نہیں رکھنا چاہیے بلکہ جب بھی موقع ملے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا چاہیے۔ آپ کوئی کام کر رہے ہوں اس وقت بھی آپ کو اللہ کے ذکر سے اپنی زبان کو تر وتازہ رکھنا چاہیے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

(سورۃ الجن ۷۲)---۱۶۔ ''اور (اے نبی یہ بھی فرما دو) کہ اگر لوگ راہ راست پر سیدھے رہتے تو یقیناً ہم انہیں بہت وافر پانی پلاتے۔'' O ---۱۷۔ ''تاکہ ہم اس میں انہیں آزمالیں' اور جو شخص اپنے پروردگار کے ذکر سے منہ پھیر لے گا تو اللہ تعالیٰ اسے سخت عذاب میں مبتلا کر دے گا۔'' O

(سورۃ المزمل ۷۳)---۸۔ ''آپ اپنے رب کے نام کا ذکر کیا کریں اور تمام خلائق سے کٹ کر اس کی طرف متوجہ ہو جائیں۔'' O ---[تَبَتُّل کے معنی اِنْقِطَاع اور علیحدگی کے ہیں' یعنی اللہ کی عبادت اور اس سے دُعا ومناجات کے لئے اور ہمہ تن اس کی طرف متوجہ ہو جانا۔ یہ رہبانیت سے مختلف چیز ہے' رہبانیت تو تجرد اور ترک دُنیا ہے' جو اسلام میں ناپسندیدہ چیز ہے۔ اور تَبَتُّل کا مطلب ہے اُمور دُنیا کی ادائیگی کے ساتھ عبادت میں اشتغال' خشوع' خضوع اور اللہ کی طرف یکسوئی۔ یہ محمود ومطلوب ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الدھر ۷۶)---۲۵۔ ''اور اپنے رب کے نام کا صبح وشام ذکر کیا کر۔'' O ---[مومن کی طاقت کا سرچشمہ اور اس کی قوت کا راز ذکر الٰہی میں پوشیدہ ہے پہلے اپنے نبی مکرم کو صبر کی تلقین فرمائی۔ اب ذکر کی طرف متوجہ کیا جارہا ہے وہ شخص جو اپنے رب کا ذکر کثرت سے کرتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ کی معیت نصیب ہوتی ہے اور جس خوش نصیب کو اللہ تعالیٰ کی معیت نصیب ہو جائے باطل کی طاغوتی طاقتیں اس کا بال بھی بیکا نہیں کرسکتیں۔ (از تفسیر ۲۶ ضیاء القرآن)]

Marfat.com

(سورۃ الاعلیٰ ۸۷)---۱۴۔ ''بیشک اس نے فلاح پالی جو پاک ہوگیا۔'' O---۱۵۔ ''اور جس نے اپنے رب کا نام یاد رکھا اور نماز پڑھتا رہا۔'' O---[یاد سے مراد دل میں بھی اللہ کو یاد کرنا ہے اور زبان سے بھی اس کا ذکر کرنا ہے۔ دونوں چیزیں ذکر الٰہی کی تعریف میں آتی ہیں۔ (از تفسیر تفہیم القرآن)]

رب سے ملاقات، دیدارِ الٰہی

(سورۃ البقرۃ ۲)---۲۴۹۔ ''پھر جب چلا طالوت لشکر لے کر تو اس نے کہا بیشک اللہ تعالیٰ آزمائش کرے گا تمہاری ایک دریا سے سو جو شخص پیئے گا پانی اس میں سے تو وہ نہیں ہے میرا ساتھی اور جو نہ پیئے گا اسے تو وہ بیشک میرا ساتھی ہے۔ ہاں اگر کوئی بھرے چلو بھر (پانی) اپنے ہاتھ سے (تو خیر) مگر پی لیا انہوں نے اس میں سے (سیر ہو کر) سوائے گروہ قلیل کے ان میں سے۔ پھر جب پار ہوا دریا سے وہ خود اور اہل ایمان جو اس کے ساتھ تھے تو کہنے لگے نہیں ہے مقابلے کی طاقت ہم میں آج جالوت اور اس کے لشکر سے۔ کہنے لگے وہ لوگ جو سمجھتے تھے کہ انہیں حاضر ہونا ہے اللہ تعالیٰ کے سامنے کہ بارہا ایک گروہ قلیل غالب آیا ہے بڑے گروہ پر اللہ کے حکم سے اور اللہ تعالیٰ ساتھ ہے صبر کرنے والوں کے۔'' O

(سورۃ الانعام ۶)---۳۰۔ ''لیکن اگر تو دیکھے جب وہ اپنے رب کے سامنے ٹھہرائے جائیں گے، وہ کہے گا کیا یہ برحق نہیں؟ وہ کہیں گے ہاں ضرور! ہمارے رب کی قسم! وہ کہے گا، اب عذاب کا مزہ چکھو کہ تم انکار کرتے تھے۔'' O---۳۱۔ ''وہ لوگ یقیناً نقصان میں ہیں جنہوں نے اللہ کی ملاقات کو جھٹلایا، یہاں تک کہ جب وہ گھڑی ان پر اچانک آ جائے گی، وہ کہیں گے ہم پر افسوس اس پر جو کوتاہی ہم نے اس میں کی اور وہ اپنے بوجھ اپنی پیٹھ پر اٹھائے ہوں گے۔ سنو! کیا برا بوجھ وہ اٹھائیں گے۔'' O

(سورۃ یونس ۱۰)---۷۔ ''ہاں! جو لوگ ہمیں ملنے کی توقع نہیں رکھتے اور دُنیا کی زندگی پر خوش ہیں اور اس پر تسلی پاتے ہیں اور جو لوگ ہماری نشانیوں سے بے خبر ہیں۔'' O---۸۔ ''ان کا ٹھکانہ اس کے بدلے میں جو وہ کماتے ہیں آگ ہوگا۔'' O---۱۱۔ ''اور اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کے لئے برائی میں جلدی کرے جیسے وہ بھلائی کو جلدی چاہتے ہیں تو ان کی مدت ان کے لئے پوری ہو چکی ہوتی، مگر ہم ان لوگوں کو جو ہمیں ملنے کی توقع نہیں رکھتے ان کی سرکشی میں سرگرداں رہنے دیتے ہیں۔'' O---۱۵۔ ''اور جب انہیں ہماری واضح آیتیں سنائی جاتی ہیں، تو وہ لوگ جو ہمیں ملنے کی توقع نہیں رکھتے، کہتے ہیں اس کے علاوہ کوئی قرآن لے آ۔ یا اسے بدل دے۔ کہو! مجھے روا نہیں کہ میں اسے اپنی طرف سے بدل دوں۔ میں تو صرف اس کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف وحی کیا جاتا ہے۔ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو میں ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔'' O---۲۶۔ ''ان لوگوں کے لئے جو اچھے کام کرتے ہیں اچھائی ہے اور زیادہ بھی اور ان کے چہروں پر نہ غبار چھائے گا اور نہ ذلت، وہ جنت کے لوگ ہیں جو وہاں ہمیشہ رہیں گے۔'' O---[اس زیادہ کے کئی مفہوم بیان کیے گئے ہیں لیکن ☆ حدیث میں اس کی تفسیر دیدار باری تعالیٰ سے کی گئی ہے جس سے اہل جنت کو جنت اور جنت کی نعمتیں دینے کے بعد مشرف کیا جائے گا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۴۵۔ ''اور جس دن وہ انہیں اکٹھا کرے گا تو انہیں یوں لگے گا کہ وہ دن کی صرف ایک گھڑی ٹھہرے تھے اور وہ ایک دوسرے کو پہچانتے ہوں گے۔ بیشک وہ لوگ خسارے میں رہے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو جھٹلایا اور جو راہ پر نہ تھے۔'' O

(سورۃ ھود ۱۱)---۱۱۱۔ ''مگر ان میں ہر ایک کو تیرا رب ان کے عمل پورے کر دے گا کیونکہ وہ ان کے عملوں سے باخبر ہے۔'' O

(سورۃ الرعد ۱۳)---۲۔ ''اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے آسمانوں کو بغیر ستونوں کے بلند کر رکھا ہے کہ تم اسے دیکھ رہے ہو۔ پھر وہ عرش پر قرار پکڑے ہوئے ہے۔ اسی نے سورج اور چاند کو ماتحتی میں لگا رکھا ہے۔ ہر ایک میعاد معین پر گشت کر رہا ہے۔ وہی کام کی تدبیر کرتا ہے۔ وہ اپنے نشانات کھول کھول کر بیان کر رہا ہے کہ تم اپنے رب کی ملاقات کا یقین کر لو۔'' O

(سورۃ الکہف ۱۸)---۴۸۔ ''اور سب کے سب تیرے رب کے سامنے صف بستہ حاضر کیے جائیں گے۔ یقیناً تم ہمارے پاس اسی طرح آئے جس طرح ہم نے تمہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا لیکن تم تو اسی خیال میں رہے کہ ہم ہرگز تمہارے لیے کوئی وعدے کا وقت مقرر کریں گے بھی نہیں۔'' O---[اس کے معنی ہیں کہ ایک ہی صف میں اللہ کے سامنے کھڑے ہوں گے، یا صفوں کی شکل میں بارگاہ الٰہی میں حاضر ہوں گے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۰۵۔ ''یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار کی آیتوں اور اس کی ملاقات سے کفر کیا، اس لیے ان کے اعمال غارت ہو گئے پس قیامت کے دن ہم ان کا کوئی وزن قائم نہ کریں گے۔'' O---۱۱۰۔ ''آپ کہہ دیجئے کہ میں تو تم جیسا ہی ایک انسان ہوں۔ (ہاں) میری جانب وحی کی جاتی ہے کہ سب کا معبود صرف ایک ہی معبود ہے، تو جسے بھی اپنے پروردگار سے ملنے کی آرزو ہو اسے چاہئے کہ نیک اعمال کرے اور اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو بھی شریک نہ کرے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۱، مضمون: اعمال]

Marfat.com

(سورۃ الفرقان ۲۵)۔۔۔۲۱۔ ''اور جنہیں ہماری ملاقات کی توقع نہیں انہوں نے کہا کہ ہم پر فرشتے کیوں نہیں اتارے جاتے؟ یا ہم اپنی آنکھوں سے اپنے رب کو دیکھ لیتے؟ ان لوگوں نے اپنے آپ کو ہی بہت بڑا سمجھ رکھا ہے اور سخت سرکشی کر لی ہے۔''O

(سورۃ العنکبوت ۲۹)۔۔۔۵۔ ''جسے اللہ تعالیٰ کی ملاقات کی امید ہو پس اللہ کا ٹھہرایا ہوا وقت یقیناً آنے والا ہے' وہ سب کچھ سننے والا' سب کچھ جاننے والا ہے۔''O۔۔۔۲۳۔ ''جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیتوں اور اس کی ملاقات کو بھلاتے ہیں وہ میری رحمت سے ناامید ہو جائیں اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔''O۔۔۔[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: احتساب]

(سورۃ الروم ۳۰)۔۔۔۸۔ ''کیا ان لوگوں نے اپنے دل میں یہ غور نہیں کیا؟ کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کو اور زمین اور ان کے درمیان جو کچھ ہے سب کو بہترین قرینے سے مقرر وقت تک کے لیے (ہی) پیدا کیا ہے' ہاں اکثر لوگ یقیناً اپنے رب کی ملاقات کے منکر ہیں۔''O۔۔۔[اور اس کی وجہ وہی کائنات میں غور و فکر کا فقدان ہے ورنہ قیامت کے انکار کی کوئی معقول بنیاد نہیں ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]۔۔۔۱۶۔ ''اور جنہوں نے کفر کیا تھا اور ہماری آیتوں کو اور آخرت کی ملاقات کو جھوٹا ٹھہرایا تھا وہ سب عذاب میں پکڑ کر حاضر رکھے جائیں گے۔''O۔۔۔۳۸۔ ''پس قرابت دار کو مسکین کو مسافر کو ہر ایک کو اس کا حق دیجئے' یہ ان کے لیے بہتر ہے جو اللہ تعالیٰ کا منہ دیکھنا چاہتے ہوں' ایسے ہی لوگ نجات پانے والے ہیں۔''O۔۔۔۳۹۔ ''تم جو سود پر دیتے ہو کہ لوگوں کے مال میں بڑھتا رہے وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں نہیں بڑھتا۔ اور جو کچھ صدقہ زکوٰۃ تم اللہ تعالیٰ کا منہ دیکھنے (اور خوشنودی کے لیے) دو تو ایسے لوگ ہی ہیں اپنا دوچند کرنے والے ہیں۔''O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: سود و باب ۸، مضمون: صدقہ و خیرات)

(سورۃ السجدۃ ۳۲)۔۔۔۱۰۔ ''اور انہوں نے کہا کیا جب ہم زمین میں رل مل جائیں گے کیا پھر نئی پیدائش میں آ جائیں گے؟ بلکہ (بات یہ ہے) کہ وہ لوگ اپنے پروردگار کی ملاقات کے منکر ہیں۔''O۔۔۔۱۴۔ ''اب تم اپنے اس دن کی ملاقات کے فراموش کر دینے کا مزہ چکھو' ہم نے بھی تمہیں بھلا دیا اور اپنے کیے ہوئے اعمال (کی شامت) سے ابدی عذاب کا مزہ چکھو۔''O

(سورۃ الاحزاب ۳۳)۔۔۔۴۴۔ ''جس دن یہ (اللہ تعالیٰ سے) ملاقات کریں گے ان کا تحفہ سلام ہوگا' ان کے لیے اللہ تعالیٰ نے باعزت اجر تیار کر رکھا ہے۔''O

(سورۃ سبا ۳۴)۔۔۔۲۶۔ ''انہیں خبر دے دیجئے کہ ہم سب کو ہمارا رب جمع کر کے پھر ہم میں سچے فیصلے کر دے گا۔ وہ فیصلے چکانے والا ہے اور دانا ہے۔''O۔۔۔۳۱۔ ''اور کافروں نے کہا کہ ہم ہرگز نہ تو اس قرآن کو مانیں نہ اس سے پہلے کی کتابوں کو! اے دیکھنے والے کاش کہ تو ان ظالموں کو اس وقت دیکھتا جبکہ یہ اپنے رب کے سامنے کھڑے ہوئے ایک دوسرے کو الزام دے رہے ہوں گے کمزور لوگ بڑے لوگوں سے کہیں گے اگر تم نہ ہوتے تو ہم تو مومن ہوتے۔''O

(سورۃ حم السجدۃ ۴۱)۔۔۔۵۴۔ ''یقین جانو! کہ یہ لوگ اپنے رب کے روبرو جانے سے شک میں ہیں' یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔''O۔۔۔[یعنی ان کے اس رویہ کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ انہیں اس بات کا یقین نہیں ہے کہ کبھی ان کو اپنے رب کے سامنے جانا ہے اور اپنے اعمال کی جواب دہی کرنی ہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(سورۃ الممتحنۃ ۶۰)۔۔۔۶۔ ''یقیناً تمہارے لیے ان میں اچھا نمونہ (اور عمدہ پیروی ہے خاص کر) ہر اس شخص کیلئے جو اللہ کی اور قیامت کے دن کی ملاقات کی امید رکھتا ہو اور اگر کوئی روگردانی کرے تو اللہ تعالیٰ بالکل بے نیاز ہے اور سزاوار حمد و ثنا ہے۔''O۔۔۔[کیونکہ ایسے ہی لوگ اللہ سے اور عذاب آخرت سے ڈرتے ہیں یہی لوگ حالات و واقعات سے عبرت پکڑتے اور نصیحت حاصل کرتے ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(سورۃ القیامۃ ۷۵)۔۔۔۲۲۔ ''اس روز بہت سے چہرے تر و تازہ اور بارونق ہوں گے۔''O۔۔۔۲۳۔ ''اپنے رب کی طرف دیکھتے ہوں گے۔''O

[یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر انسان خدا کو کیسے دیکھ سکتا ہے؟ دیکھنے کیلئے تو لازم ہے کہ کوئی چیز کسی خاص جہت، مقام، شکل اور رنگ میں سامنے موجود ہو، روشنی کی شعاعیں اس سے منعکس ہو کر انسان کی آنکھ پر پڑیں اور آنکھ سے دماغ کے مرکز بینائی تک اس کی تصویر منتقل ہو۔ کیا اللہ رب العالمین کی ذات کے متعلق اس طرح قابل دید ہونے کا تصور بھی کیا جا سکتا ہے کہ انسان اس کو دیکھ سکے؟ لیکن یہ سوال دراصل ایک بڑی غلط فہمی پر مبنی ہے۔ اس میں دو چیزوں کے درمیان فرق نہیں کیا گیا ہے۔ ایک چیز ہے دیکھنے کی حقیقت اور دوسری چیز ہے دیکھنے کا فعل صادر ہونے کی وہ خاص صورت جس سے ہم اس دنیا میں آشنا ہیں۔ دیکھنے کی حقیقت یہ ہے کہ دیکھنے والے میں بینائی کی صفت موجود ہو' وہ نابینا نہ ہو، اور دیکھی جانے والی چیز اس پر عیاں ہو اس سے مخفی نہ ہو۔ لیکن دنیا میں ہم کو جس چیز کا تجربہ اور مشاہدہ ہوتا ہے وہ صرف دیکھنے کی وہ خاص صورت ہے کہ دیکھنے والے کے جسم میں آنکھ نامی ایک عضو موجود ہو، اس عضو میں بینائی کی طاقت پائی جاتی ہو۔ اس کے سامنے ایک ایسی محدود و مجسم رنگ دار چیز حاضر ہو جس سے روشنی کی شعاعیں منعکس ہو آنکھ پر پڑیں۔ اور آنکھ میں اس کی شکل سما سکے۔ اب اگر کوئی شخص یہ سمجھتا ہے کہ دیکھنے کی حقیقت کا عملی ظہور صرف اسی خاص صورت میں ہو سکتا ہے جس سے ہم اس دنیا میں واقف ہیں تو یہ خود اس کے اپنے دماغ کی

Marfat.com

تنگی ہے ورنہ درحقیقت خدا کی خدائی میں دیکھنے کی ایسی بیشمار صورتیں ممکن ہیں جن کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے۔اس مسئلے میں جو شخص الجھتا ہے وہ خود بتائے کہ اس کا خدا بینا ہے یا نابینا؟ اگر وہ بینا ہے اور اپنی ساری کائنات اور اس کی ایک ایک چیز کو دیکھ رہا ہے تو کیا وہ اسی طرح آنکھ نامی ایک عضو سے دیکھ رہا ہے جس سے دنیا میں انسان وحیوان دیکھ رہے ہیں اور اس سے بینائی کے فعل کا صدور اسی طریقے سے ہو رہا ہے جس طرح ہم سے ہوتا ہے؟ ظاہر ہے کہ اس کا جواب نفی میں ہے اور جب اس کا جواب نفی میں ہے تو آخر کسی صاحب عقل وفہم انسان کو یہ سمجھنے میں کیوں مشکل پیش آتی ہے آخرت میں اہل جنت کو اللہ تعالیٰ کا دیدار اس مخصوص شکل میں نہیں ہوگا جس میں انسان دنیا میں کسی چیز کو دیکھتا ہے، بلکہ وہاں دیکھنے کی حقیقت کچھ اور ہوگی جس کا ہم یہاں ادراک نہیں کر سکتے۔واقعہ یہ کہ آخرت کے معاملات کو ٹھیک ٹھیک سمجھ لینا ہمارے لیے اس سے زیادہ مشکل ہے جتنا ایک دو برس کے بچے کیلئے یہ سمجھنا مشکل ہے کہ ازدواجی زندگی کیا ہوتی ہے۔حالانکہ جوان ہو کر اسے خود اس سے سابقہ پیش آنا ہے۔(تفسیر از تفہیم القرآن)]

رجوع الی اللہ، (سارے معاملات اللہ ہی کی طرف رجوع کرتے ہیں)

(**سورۃ الروم ۳۰**)---۳۱۔''(لوگو!) اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہو کر اس سے ڈرتے رہو اور نماز کو قائم رکھو اور مشرکین میں سے نہ ہو جاؤ۔''O(تفسیر کیلئے باب ۱۰،مضمون:شرک شریک)

(**سورۃ المؤمن ۴۰**)---۱۳۔''وہی ہے جو تمہیں اپنی نشانیاں دکھلاتا ہے اور تمہارے لیے آسمان سے روزی اتارتا ہے، نصیحت تو صرف وہی حاصل کرتے ہیں جو (اللہ تعالیٰ کی طرف) رجوع کرتے ہیں۔''O

(**سورۃ الشوریٰ ۴۲**)---۱۰۔''اور جس جس چیز میں تمہارا اختلاف ہو اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ ہی کی طرف ہے، یہی اللہ تعالیٰ میرا رب ہے جس پر میں نے بھروسہ کر رکھا ہے اور جس کی طرف میں جھکتا ہوں۔''O---۱۳۔''اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے وہی دین مقرر کر دیا ہے جس کے قائم کرنے کا اس نے نوح (علیہ السلام) کو حکم دیا تھا اور جو (بذریعہ وحی) ہم نے تیری طرف بھیج دی ہے، اور جس کا تاکیدی حکم ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ (علیہم السلام) کو دیا تھا کہ اس دین کو قائم رکھنا اور اس میں پھوٹ نہ ڈالنا جس چیز کی طرف آپ انہیں بلا رہے ہیں وہ تو (ان) مشرکین پر گراں گزرتی ہے، اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنا برگزیدہ بناتا ہے اور جو بھی اس کی طرف رجوع کرے وہ اس کی صحیح رہنمائی کرتا ہے۔''O---[یعنی اپنا دین اپنانے کی اور عبادت کو اللہ کے لیے خالص کرنے کی توفیق اس شخص کو عطا کر دیتا ہے جو اس کی اطاعت وعبادت کی طرف رجوع کرتا ہے۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۵۳۔''اس اللہ تعالیٰ کی راہ کی جس کی ملکیت میں آسمانوں اور زمین کی ہر چیز ہے۔آگاہ رہو سب کام اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹتے ہیں۔''O---[یہ آخری تنبیہ ہے جو کفار کو دی گئی ہے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اور تم نے سن کر رد کر دیا، اس پر بات ختم نہیں ہو جاتی ہے۔دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ سب اللہ کے حضور پیش ہونا ہے اور آخر کار اُسی کے دربار سے یہ فیصلہ ہونا ہے کہ کس کا کیا انجام ہونا چاہیے۔(تفسیر از تفہیم القرآن)]

(**سورۃ ق ۵۰**)---۳۲۔''یہ ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا ہر اس شخص کے لیے جو رجوع کرنے والا اور پابندی کرنے والا ہو۔''O---[یعنی اہل ایمان جب جنت کا اور اس کی نعمتوں کا قریب سے مشاہدہ کریں گے تو کہا جائے گا کہ یہی وہ جنت ہے جس کا وعدہ ہر اواب اور حفیظ سے کیا گیا تھا۔اواب، بہت رجوع کرنے والا، یعنی اللہ کی طرف۔کثرت سے توبہ واستغفار اور تسبیح وذکر الٰہی کرنے والا۔خلوت میں اپنے گناہوں کو یاد کر کے اللہ کی بارگاہ میں گڑگڑانے والا اور ہر مجلس میں استغفار کرنے والا۔حفیظ، اپنے گناہوں کو یاد کر کے ان سے توبہ کرنے والا، یا اللہ کے حقوق اور اس کی نعمتوں کو یاد رکھنے والا یا اللہ کے اوامر ونواہی کو یاد رکھنے والا۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۳۳۔''جو رحمٰن کا غائبانہ خوف رکھتا ہو اور توجہ والا دل لایا ہو۔''O---[تفسیر کے لیے باب ۱۴، مضمون:قلب سلیم]

(**سورۃ الذّٰریٰت ۵۱**)---۴۷۔''آسمان کو ہم نے (اپنے) ہاتھوں سے بنایا ہے اور یقیناً ہم کشادگی کرنے والے ہیں۔''O---۴۸۔''اور زمین کو ہم نے فرش بنا دیا ہے۔پس ہم بہت ہی اچھے بچھانے والے ہیں۔''O---۴۹۔''اور ہر چیز کو ہم نے جوڑا جوڑا پیدا کیا ہے تا کہ تم نصیحت حاصل کرو۔''O---۵۰۔''پس تم اللہ تعالیٰ کی طرف دوڑ بھاگ (یعنی رجوع) کرو یقیناً میں تمہیں اس کی طرف سے صاف صاف تنبیہ کرنے والا ہوں۔''O

(**سورۃ الحدید ۵۷**)---۵۔''آسمانوں کی اور زمین کی بادشاہی اسی کی ہے۔اور تمام کام اسی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں۔''O

Marfat.com

رزاق

(سورۃ آل عمران ۳)---۲۷۔ "تو ہی رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں لے جاتا ہے۔ تو ہی بے جان سے جان دار پیدا کرتا ہے، تو ہی جان سے بے جان پیدا کرتا ہے۔ تو ہی ہے کہ جسے چاہتا ہے بیشمار روزی دیتا ہے۔"O

(سورۃ بنی اسرائیل ۱۷)---۳۰۔ "یقیناً تیرا رب جس کے لیے چاہے روزی کشادہ کر دیتا ہے اور جس کے لیے چاہے تنگ۔ یقیناً وہ اپنے بندوں سے باخبر اور خوب دیکھنے والا ہے۔"O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: رزق)

(سورۃ الروم ۳۰)---۳۷۔ "کیا انہوں نے یہ نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ جسے چاہے کشادہ روزی دیتا ہے اور جسے چاہے تنگ' اس میں بھی ان لوگوں کے لیے جو ایمان لاتے ہیں نشانیاں ہیں۔"O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: رزق)

(سورۃ الزمر ۳۹)---۵۲۔ "کیا انہیں یہ معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ جس کے لیے چاہے روزی کشادہ کر دیتا ہے اور تنگ (بھی)' ایمان لانے والوں کے لیے اس میں (بڑی بڑی) نشانیاں ہیں۔"O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: رزق)

(سورۃ الذّٰریٰت ۵۱)---۵۷۔ "نہ میں ان سے روزی چاہتا ہوں نہ میری یہ چاہت ہے کہ یہ مجھے کھلائیں۔"O---۵۸۔ "اللہ تعالیٰ تو خود ہی سب کا روزی رساں توانائی والا اور زور آور ہے۔"O

(سورۃ الملک ۶۷)---۲۱۔ "اگر اللہ تعالیٰ اپنی روزی روک لے تو بتاؤ کون ہے جو پھر تمہیں روزی دے گا؟ بلکہ (کافر) سرکشی اور بدکنے پر اڑ گئے ہیں۔"O

زندگی موت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے

(سورۃ الدّخان ۴۴)---۷۔ "جو رب ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے۔ اگر تم یقین کرنے والے ہو۔"O---۸۔ "کوئی معبود نہیں اسکے سوا وہی جلاتا ہے اور مارتا ہے وہی تمہارا رب ہے اور تمہارے اگلے باپ دادوں کا۔"O

(سورۃ الجاثیۃ ۴۵)---۲۶۔ "آپ فرما دیجئے! اللہ تعالیٰ ہی تمہیں زندہ کرتا ہے پھر تمہیں مار ڈالتا ہے پھر تمہیں قیامت کے دن جمع کرے گا جس میں کوئی شک نہیں لیکن اکثر لوگ نہیں سمجھتے۔"O

(سورۃ الحدید ۵۷)---۲۔ "آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اسی کی ہے وہی زندگی دیتا ہے اور موت بھی اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔"O

سب خزانوں کی کنجیاں اُسی کے ہاتھ میں ہیں

(سورۃ الانعام ۶)---۵۹۔ "اور پوشیدہ چیزوں کی کنجیاں اسی کے پاس ہیں۔ جنہیں اس کے سوا کوئی نہیں جانتا اور وہ جانتا ہے جو خشکی اور سمندر میں ہے اور کوئی پتا نہیں گرتا مگر اسے وہ جانتا ہے اور زمین کے اندھیروں میں کوئی دانہ نہیں اور نہ کوئی تر یا خشک شے ہے۔ مگر وہ ایک واضح کتاب میں موجود ہے۔"O

(سورۃ الزمر ۳۹)---۶۳۔ "آسمانوں اور زمین کی کنجیوں کا مالک وہی ہے جن جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا انکار کیا وہی خسارہ پانے والے ہیں۔"O

(سورۃ الشوریٰ ۴۲)---۱۲۔ "آسمانوں اور زمین کی کنجیاں اسی کی ہیں جس کی چاہے روزی کشادہ کر دے اور تنگ کر دے یقیناً وہ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔"O

سچا فیصلہ

(سورۃ سبا ۳۴)---۲۶۔ "انہیں خبر دے دیجئے کہ ہم سب کو ہمارا رب جمع کر کے پھر ہم میں سچے فیصلے کر دے گا۔ وہ فیصلے چکانے والا ہے اور دانا ہے۔"O

---- یہ اس مقابلہ پر غور کرنے کے لیے آخری اور سب سے بڑا محرک ہے جس کی طرف سامعین کی توجہ دلائی گئی ہے۔ بات اسی حد پر ختم نہیں ہو جاتی کہ اس زندگی میں ہمارے اور تمہارے درمیان حق و باطل کا اختلاف ہے اور ہم میں سے کوئی ایک ہی حق پر ہے بلکہ اس کے آگے حقیقت نفس الامری یہ بھی ہے کہ ہمیں

Marfat.com

اور تمہیں دونوں ہی کو اپنے رب کے سامنے حاضر ہونا ہے۔ اور رب وہ ہے جو حقیقت کو بھی جانتا ہے اور ہم دونوں گروہوں کے حالات سے بھی پوری طرح باخبر ہے۔ وہاں جا کر نہ صرف اس امر کا فیصلہ ہوگا کہ ہم میں اور تم میں سے حق پر کون تھا اور باطل پر کون۔ بلکہ اس مقدمے کا فیصلہ بھی ہو جائے گا کہ ہم نے تم پر حق واضح کرنے کے لیے کیا کچھ کیا اور تم نے باطل پرستی کی ضد میں آ کر ہماری مخالفت کس کس طرح کی۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

سچا وعدہ

(سورۃ النساء ۴)---۸۷۔ ''اللہ تعالیٰ (وہ ذات ہے کہ) نہیں ہے کوئی معبود سوائے اس کے۔ ضرور جمع کرے گا وہ تم سب کو قیامت کے روز کہ نہیں ہے کوئی شک جس (کے آنے) میں اور کون ہے زیادہ سچا اللہ سے بات میں۔'' O---۱۲۲۔ ''اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور کیے انہوں نے نیک کام ضرور داخل کریں گے ہم ان کو ایسی جنتوں میں کہ بہہ رہی ہوں گی ان کے نیچے نہریں۔ رہیں گے وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ۔ یہ وعدہ ہے اللہ تعالیٰ کا سچا۔ اور کون ہے زیادہ سچا اللہ تعالیٰ سے بات میں۔'' O---[شیطانی وعدے تو سراسر دھوکہ اور فریب ہیں لیکن اس کے مقابلے میں اللہ کے وعدے جو اس نے اہل ایمان سے کیے ہیں سچے اور برحق ہیں، اور اللہ سے زیادہ سچا کون ہوسکتا ہے؟ لیکن انسان کا معاملہ بھی عجیب ہے۔ یہ سچوں کی بات کو کم مانتا ہے اور جھوٹوں کے پیچھے زیادہ چلتا ہے۔ چنانچہ دیکھ لیجئے کہ شیطانی چیزوں کا چلن عام ہے اور ربانی کاموں کو اختیار کرنے والے ہر دور میں اور ہر جگہ کم ہی رہے ہیں اور کم ہی ہیں۔ ﴿وقلیل من عبادی الشکور﴾ سبا: ۱۳۔ میرے شکر گزار بندے کم ہی ہیں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ المائدہ ۵)---۹۔ ''اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے ہیں بخشش اور بڑے اجر کا وعدہ کرتا ہے۔'' O

(سورۃ الاعراف ۷)---۴۴۔ ''اور جنتی دوزخیوں کو آواز دیں گے، ہم نے اس وعدے کو جو ہمارے رب نے ہم سے کیا تھا سچا پایا۔ تو کیا تم نے بھی اس وعدے کو جو تمہارے رب نے کیا تھا سچا پایا؟ وہ کہیں گے۔ ہاں، تب ایک اعلان کرنے والا ان کے درمیان اعلان کرے گا کہ ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔'' O

(سورۃ التوبہ ۹)---۴۸۔ ''وہ پہلے بھی (منافق) فتنہ پیدا کرتے رہے ہیں اور تیری کارروائیوں کو الٹ پلٹ کرتے رہے ہیں۔ یہاں تک کہ حق آ گیا اور اللہ تعالیٰ کا امر غالب ہو گیا۔ اگرچہ وہ ناپسند کرتے تھے۔'' O---۱۱۱۔ ''اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے مال خرید لئے ہیں کہ بدلے میں انہیں جنت ملے۔ وہ اللہ کی راہ میں جنگ کرتے ہیں، پھر قتل کرتے ہیں اور قتل کیے جاتے ہیں۔ یہ سچا وعدہ تورات، انجیل اور قرآن کے مطابق اُن کے ذمے ہے اور کون اللہ سے زیادہ اپنے وعدہ کو پورا کرنے والا ہے۔ سو اپنے سودے پر جو تم نے اس سے کیا ہے خوشیاں مناؤ اور یہی بڑی کامیابی ہے۔'' O

(سورۃ یونس ۱۰)---۴۔ ''اسی کی طرف تم سب کی واپسی ہوگی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا سچا وعدہ ہے وہی خلقت کو شروع کرتا ہے۔ پھر اسے دہرائے گا تاکہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور درست عمل کرتے ہیں انصاف کے مطابق پورا بدلہ دے۔ اور کافروں کے لئے ان کے کفر کے سبب کھولتا ہوا مشروب اور دردناک عذاب ہوگا۔'' O---۴۶۔ ''اور اگر ہم تجھے اس کا جس کا ہم ان سے وعدہ کر رہے ہیں ایک حصہ دکھا دیں یا تجھے وفات دے دیں تو ان کی واپسی ہماری طرف ہی ہو گی۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کا گواہ ہوگا جو وہ کرتے ہیں۔'' O---۵۵۔ ''خبردار! آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اللہ تعالیٰ ہی کا ہے۔ خبردار! اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے۔ مگر ان میں اکثر نہیں جانتے۔'' O---۶۳۔ ''وہ جو ایمان لائے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہے۔'' O---۶۴۔ ''ان کے لئے دُنیا کی زندگی میں بھی خوشخبری ہے اور آخرت میں بھی۔ اللہ تعالیٰ کی باتوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوا کرتی۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔'' O

(سورۃ ھود ۱۱)---۴۵۔ ''اور نوح نے اپنے رب کو پکارا اور کہا، میرے رب! میرا بیٹا میرے گھرانے میں سے ہے اور تیرا وعدہ سچا ہے اور تو حاکموں کا حاکم ہے۔'' O---۴۶۔ ''اس نے کہا۔ نوح! وہ تیرے گھرانے میں سے نہیں۔ اس کا عمل نادرست تھا۔ پس مجھ سے وہ نہ مانگ جس کا تجھے علم نہیں۔ میں تجھے نصیحت کرتا ہوں کہ تو کہیں نادانوں میں نہ ہو جائے۔'' O

(سورۃ الرعد ۱۳)---۳۱۔ ''اگر (بالفرض) کے کسی قرآن (آسمانی کتاب) کے ذریعے پہاڑ چلا دیئے جاتے یا زمین ٹکڑے ٹکڑے کر دی جاتی یا مردوں سے باتیں کرا دی جاتیں (پھر بھی وہ ایمان نہ لاتے) بات یہ ہے کہ سب کام اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ تو کیا ایمان والوں کو اس بات پر دل جمعی نہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو تمام لوگوں کو ہدایت دے دے۔ کفار کو تو ان کے کفر کے بدلے ہمیشہ ہی کوئی نہ کوئی سخت سزا پہنچتی رہے گی یا ان کے مکانوں کے قریب نازل ہوتی رہے گی۔ تاوقتیکہ وعدہ الٰہی آ پہنچے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ وعدہ خلافی نہیں کرتا۔'' O---[تفسیر کے لیے باب ۵، مضمون: قرآن حکیم]---۴۰۔ ''ان سے کیے ہوئے وعدوں میں سے کوئی اگر ہم آپ کو دکھا دیں یا آپ کو ہم فوت کر لیں تو آپ پر صرف پہنچا دینا ہی ہے۔ حساب تو ہمارے ذمہ ہی ہے۔'' O

Marfat.com

(سورۃ ابراہیم ۱۴)---۴۷۔ ''آپ ہرگز یہ خیال نہ کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبیوں سے وعدہ خلافی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ بڑا ہی غالب اور بدلہ لینے والا ہے۔'' O

(سورۃ الکہف ۱۸)---۲۱۔ ''ہم نے اس طرح لوگوں کو ان کے حال سے آگاہ کر دیا کہ وہ جان لیں کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ بالکل سچا ہے اور قیامت میں کوئی شک و شبہ نہیں۔ جب کہ وہ اپنے امر میں آپس میں اختلاف کر رہے تھے کہنے لگے ان کے غار پر ایک عمارت بنا لو۔ ان کا رب ہی ان کے حال کا زیادہ عالم ہے۔ جن لوگوں نے ان کے بارے میں غلبہ پایا وہ کہنے لگے کہ ہم تو ان کے آس پاس مسجد بنا لیں گے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب ۱۱، مضمون: حیات بعد الموت]---۴۸۔ ''اور سب کے سب تیرے رب کے سامنے صف بستہ حاضر کیے جائیں گے۔ یقیناً تم ہمارے پاس اسی طرح آئے جس طرح ہم نے تمہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا لیکن تم تو اسی خیال میں رہے کہ ہم ہرگز تمہارے لیے کوئی وعدے کا وقت مقرر کریں گے بھی نہیں۔'' O---۵۸۔ ''تیرا پروردگار بہت ہی بخشش والا اور مہربانی والا ہے وہ ان کے اعمال کی سزا میں پکڑے تو بیشک انہیں جلد ہی عذاب کر دے بلکہ ان کے لیے ایک وعدہ کی گھڑی مقرر ہے جس سے وہ سرکنے کی ہرگز جگہ نہیں پائیں گے۔'' O---۹۸۔ ''کہا یہ صرف میرے رب کی مہربانی ہے ہاں جب میرے رب کا وعدہ آئے گا تو اسے زمین بوس کر دے گا بیشک میرے رب کا وعدہ سچا اور حق ہے۔'' O

(سورۃ النور ۲۴)---۵۵۔ ''تم میں سے ان لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں اور نیک اعمال کیے ہیں اللہ تعالیٰ وعدہ فرما چکا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسے کہ ان لوگوں کو خلیفہ بنایا تھا جو ان سے پہلے تھے اور یقیناً ان کے لیے ان کے اس دین کو مضبوطی کے ساتھ محکم کر کے جما دے گا جسے ان کے لیے وہ پسند فرما چکا ہے اور ان کے اس خوف و خطر کو وہ امن و امان سے بدل دے گا' وہ میری عبادت کریں گے میرے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ ٹھہرائیں گے۔ اس کے بعد بھی جو لوگ ناشکری اور کفر کریں وہ یقیناً فاسق ہیں۔'' O

(سورۃ الفرقان ۲۵)---۱۵۔ ''آپ کہہ دیجیے کہ کیا یہ بہتر ہے یا وہ ہمیشگی والی جنت جس کا وعدہ پرہیزگاروں سے کیا گیا ہے' جو ان کا بدلہ ہے اور ان کے لوٹنے کی اصلی جگہ ہے۔'' O---۱۶۔ ''وہ جو چاہیں گے ان کے لیے وہاں موجود ہوگا' ہمیشہ رہنے والے۔ یہ تو آپ کے رب کے ذمے وعدہ ہے جو قابل طلب ہے۔'' O---[یعنی ایسا وعدہ' جو یقیناً پورا ہو کر رہے گا' جیسے قرض کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ اسی طرح اللہ نے اپنے ذمے یہ وعدہ واجب کر لیا ہے' جس کا اہل ایمان اس سے مطالبہ کر سکتے ہیں۔ یہ محض اس کا فضل و کرم ہے کہ اس نے اہل ایمان کے لیے اس حسن جزا کو اپنے لیے ضروری قرار دے لیا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الروم ۳۰)---۶۔ ''اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے' اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کا خلاف نہیں کرتا لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔'' O

(سورۃ السجدۃ ۳۲)---۱۳۔ ''اگر ہم چاہتے تو ہر شخص کو ہدایت نصیب فرما دیتے' لیکن میری یہ بات بالکل حق ہو چکی ہے کہ میں ضرور ضرور جہنم کو انسانوں اور جنوں سے پر کر دوں گا۔'' O

(سورۃ فاطر ۳۵)---۵۔ ''لوگو! اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے تمہیں زندگانی دنیا دھوکے میں نہ ڈالے' اور نہ دھوکے باز شیطان تمہیں غفلت میں ڈالے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۳، مضمون: انسان]

(سورۃ الصّٰفّٰت ۳۷)---۱۷۱۔ ''اور البتہ ہمارا وعدہ پہلے ہی اپنے رسولوں کے لیے صادر ہو چکا ہے۔'' O---۱۷۲۔ ''کہ یقیناً وہ ہی مدد کیے جائیں گے۔'' O---۱۷۳۔ ''اور ہمارا ہی لشکر غالب (اور برتر) رہے گا۔'' O---۱۷۴۔ ''اب آپ کچھ دنوں تک ان سے منہ پھیر لیجیے۔'' O---۱۷۵۔ ''اور انہیں دیکھتے رہیے اور یہ بھی آگے چل کر دیکھ لیں گے۔'' O

(سورۃ الزمر ۳۹)---۷۳۔ ''اور جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے تھے ان کے گروہ کے گروہ جنت کی طرف روانہ کیے جائیں گے یہاں تک کہ جب اس کے پاس آ جائیں گے اور دروازے کھول دیے جائیں گے اور وہاں کے نگہبان ان سے کہیں گے تم پر سلام ہو' تم خوش حال رہو تم اس میں ہمیشہ کے لیے چلے جاؤ۔'' O---۷۴۔ ''یہ کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے ہم سے اپنا وعدہ پورا کیا اور ہمیں اس زمین کا وارث بنا دیا کہ جنت میں جہاں چاہیں مقام کریں پس عمل کرنے والوں کا کیا ہی اچھا بدلہ ہے۔'' O

(سورۃ المؤمن ۴۰)---۵۵۔ ''پس (اے محبوب) آپ صبر فرمایئے (کفار کی اذیتوں پر) بیشک اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے اور استغفار کرتے رہیے اپنی (موہومہ) کوتاہی پر اور پاکی بیان کیجیے اپنے رب کی حمد کرتے ہوئے شام کے وقت اور صبح کے وقت۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۸، مضمون: توبہ)---۷۷۔ ''(اے حبیب!) آپ (انکی نازیبا حرکتوں پر) صبر فرمایئے' اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے سو ہم خواہ آپ کو دکھائیں اس عذاب کا کچھ حصہ جس کا ان سے ہم نے وعدہ کیا ہے یا (اس سے پہلے ہی) آپکو دنیا سے اٹھالیں (یہ بچ نہیں سکتے) آخرکار ہماری طرف ہی لوٹائے جائینگے۔'' O

Marfat.com

(سورۃ حٰم السجدۃ ۴۱) ---۳۰۔ ''(واقعی) جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے پھر اسی پر قائم رہے ان کے پاس فرشتے (یہ کہتے ہوئے) آتے ہیں کہ تم کچھ بھی اندیشہ اور غم نہ کرو (بلکہ) اس جنت کی بشارت سن لو جس کا تم وعدہ دیئے گئے ہو۔''O

(سورۃ الجاثیۃ ۴۵) ---۳۱۔ ''لیکن جن لوگوں نے کفر کیا تو (میں ان سے کہوں گا) کیا میری آیتیں تمہیں سنائی نہیں جاتی تھیں؟ پھر بھی تم تکبر کرتے رہے اور تم تھے ہی گنہگار لوگ۔''O ---۳۲۔ ''اور جب کبھی کہا جاتا کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ یقیناً سچا ہے اور قیامت کے آنے میں کوئی شک نہیں تو تم جواب دیتے تھے کہ ہم نہیں جانتے قیامت کیا چیز ہے؟ ہمیں کچھ یوں ہی سا خیال ہو جاتا ہے لیکن ہمیں یقین نہیں۔''O

(سورۃ الاحقاف ۴۶) ---۱۵۔ ''اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم دیا ہے' اس کی ماں نے اسے تکلیف جھیل کر پیٹ میں رکھا اور تکلیف برداشت کر کے اسے جنا۔ اس کے حمل کا اور اس کے دودھ چھڑانے کا زمانہ تیس مہینے کا ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ اپنی پختگی اور چالیس سال کی عمر کو پہنچا تو کہنے لگا اے میرے پروردگار! مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر بجالاؤں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر انعام کی ہے اور یہ کہ میں ایسے نیک عمل کروں جن سے تو خوش ہو جائے اور تو میری اولاد بھی صالح بنا۔ میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔''O (تفسیر کیلئے باب ۸، مضمون: حقوق والدین) ---۱۶۔ ''یہی وہ لوگ ہیں جن کے نیک اعمال تو ہم قبول فرما لیتے ہیں اور جن کے بداعمال سے درگزر کر لیتے ہیں' (یہ) جنتی لوگوں میں ہیں۔ اس سچے وعدے کے مطابق جو ان سے کیا جاتا تھا۔''O

(سورۃ الفتح ۴۸) ---۲۰۔ ''(اے غلامانِ مصطفیٰ) اللہ تعالیٰ نے تم سے بہت ساری غنیمتوں کا وعدہ کیا ہے جنہیں تم حاصل کرو گے پس یہ تو تمہیں جلدی ہی عطا فرما دی اور لوگوں کے ہاتھ تم سے روک دیئے' تاکہ مومنوں کے لیے یہ ایک نشانی ہو جائے اور (تاکہ) وہ تمہیں سیدھی راہ چلائے۔''O ---[اس سے مراد وہ دوسری فتوحات ہیں جو خیبر کے بعد مسلمانوں کو مسلسل حاصل ہوتی چلی گئیں۔ تفسیر از تفہیم القرآن]

(سورۃ ق ۵۰) ---۳۱۔ ''اور جنت پرہیزگاروں کے لیے بالکل قریب کر دی جائے گی ذرا بھی دور نہ ہوگی۔''O ---۳۲۔ ''یہ ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا ہر اس شخص کے لیے جو رجوع کرنے والا اور پابندی کرنے والا ہو۔''O ---۳۳۔ ''جو رحمٰن کا غائبانہ خوف رکھتا ہو اور توجہ والا دل لایا ہو۔''O

(سورۃ الذّٰریٰت ۵۱) ---۵۔ ''یقین مانو کہ تم سے جو وعدے کیے جاتے ہیں (سب) سچے ہیں۔''O ---۶۔ ''اور بیشک انصاف ہونے والا ہے۔''O ---[یہ ہے وہ بات جس پر قسم کھائی گئی ہے۔ اس قسم کا مطلب یہ ہے کہ جس بے نظیر نظم اور باقاعدگی کے ساتھ بارش کا یہ عظیم الشان ضابطہ تمہاری آنکھوں کے سامنے چل رہا ہے، اور جو حکمت اور مصلحتیں اس میں صریح طور پر کارفرما نظر آتی ہیں، وہ اس بات پر گواہی دے رہی ہیں کہ یہ دنیا کوئی بے مقصد اور بے معنی گھروندا نہیں ہے جس میں لاکھوں کروڑوں برس سے ایک بہت بڑا کھیل بس یونہی الل ٹپ ہوئے جا رہا ہو، بلکہ یہ درحقیقت ایک کمال درجے کا حکیمانہ نظام ہے جس میں ہر کام کسی مقصد اور کسی مصلحت کے لیے ہو رہا ہے۔ اس نظام میں یہ کسی طرح ممکن نہیں ہے کہ یہاں انسان جیسی ایک مخلوق کو عقل، شعور، تمیز اور تصرّف کے اختیارات دے کر، اُس میں نیکی و بدی کی اخلاقی حس پیدا کر کے، اور اُسے ہر طرح کے اچھے اور بُرے، صحیح اور غلط کاموں کے مواقع دے کر، زمین میں تُرکتازیاں کرنے کے لیے محض فضول اور لایعنی طریقے سے چھوڑ دیا جائے، اور اُس سے کبھی یہ بازپرس نہ ہو کہ دل و دماغ اور جسم کی قوتیں اس کو دی گئی تھیں، دنیا میں کام کرنے کے لیے جو وسیع ذرائع اس کے حوالے کیے گئے تھے، اور خدا کی بے شمار مخلوقات پر تصرّف کے جو اختیارات اُسے دیئے گئے تھے، اُن کو اُس نے کس طرح استعمال کیا۔ جس نظام کائنات میں سب کچھ با مقصد ہے، اُس میں صرف انسان جیسی عظیم مخلوق کی تخلیق کیسے بے مقصد ہو سکتی ہے؟ جس نظام میں ہر چیز مبنی برحکمت ہے اس میں تنہا ایک انسان ہی کی تخلیق کیسے فضول اور عبث ہو سکتی ہے؟ مخلوقات کی جو اقسام عقل و شعور نہیں رکھتیں ان کی تخلیق کی مصلحت تو اسی عالم طبعی میں پُوری ہو جاتی ہے۔ اس لیے اگر وہ اپنی مدت عمر ختم ہونے کے بعد ضائع کر دی جائیں تو یہ عین معقول بات ہے، کیونکہ انہیں کوئی اختیارات دیے ہی نہیں گئے ہیں کہ ان سے محاسبے کا کوئی سوال پیدا ہو۔ مگر عقل و شعور اور اختیارات رکھنے والی مخلوق، جس کے افعال محض عالم طبیعت تک محدود نہیں ہیں بلکہ اخلاقی نوعیت بھی رکھتے ہیں، اور جس کے اخلاقی نتائج پیدا کرنے والے اعمال کا سلسلہ محض زندگی کی آخری ساعت تک ہی نہیں چلتا بلکہ مرنے کے بعد بھی اُس پر اخلاقی نتائج مرتب ہوتے رہتے ہیں، اُسے صرف اُس کا طبعی کام ختم ہو جانے کے بعد نباتات و حیوانات کی طرح کیسے ضائع کیا جا سکتا ہے؟ اُس نے تو اپنے اختیار و ارادہ سے جو نیکی یا بدی کی ہے اس کی ٹھیک ٹھیک مبنی برحق اور انصاف جزا اس کو لازماً ملنی ہی چاہیے، کیونکہ یہ اُس مصلحت کا بنیادی تقاضا ہے جس کے تحت دوسری مخلوقات کے برعکس اس کو ایک ذی اختیار مخلوق بنایا گیا ہے۔ اُس سے محاسبہ نہ ہو، اس کے اخلاقی اعمال پر جزا و سزا نہ ہو، اور اس کو بھی بے اختیار مخلوقات کی طرح عمر طبعی ختم ہونے پر ضائع کر دیا جائے، تو لامحالہ اس کی تخلیق سراسر عبث ہوگی، اور ایک حکیم سے فعل عبث کی توقع نہیں کی جا سکتی۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

Marfat.com

شعائر اللہ

(سورۃ البقرہ ۲)---۱۵۸۔''بیشک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں سو جو شخص حج کرے بیت اللہ کا یا عمرہ کرے تو نہیں ہے کچھ گناہ اس پر کہ سعی کرے ان دونوں کے درمیان اور جو خوش دلی سے کرتا ہے کوئی نیک کام تو بیشک اللہ تعالیٰ ہے قدر دان، سب کچھ جاننے والا۔''O---۱۹۸۔''نہیں ہے تم پر کوئی گناہ اس میں کہ تلاش کرو تم (حج کے دوران) رزق حلال اپنے رب کے ہاں سے پھر جب (واپس) چلو تم عرفات سے تو ذکر کرو اللہ تعالیٰ کا مشعر حرام (مزدلفہ) میں ٹھہر کر اور ذکر کرو اللہ تعالیٰ کا اسی طریقے سے جس کی ہدایت کی ہے اللہ تعالیٰ نے تم کو اور اگرچہ تھے تم اس سے پہلے گمراہوں میں سے۔''O

(سورۃ المائدہ ۵)---۲۔''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے منسوب نشانوں کو (حرم محترم بیت اللہ شریف، جمرات، صفا، مروہ، ہدی، احرام، مساجد، کتب سماویہ وغیرہ تمامی حدود و فرائض اور احکام دینیہ شامل ہیں) بے حرمت نہ کرو، نہ حرمت والے مہینے کو (ذوالقعدہ، ذی الحجہ، محرم، رجب) نہ قربانی کے جانوروں کو، نہ پٹے والے جانور کو، اور نہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور خوشی کی تلاش میں خانہ کعبہ کا قصد کرنے والوں کو۔''O

(سورۃ الحج ۲۲)---۳۰۔''یہ ہے اور جو کوئی اللہ کی حرمتوں کی تعظیم کرے اس کے اپنے لیے اس کے رب کے پاس بہتری ہے۔ اور تمہارے لیے چوپائے جانور حلال کر دیئے گئے بجز ان کے جو تمہارے سامنے بیان کیے گئے ہیں پس تمہیں بتوں کی گندگی سے بچتے رہنا چاہیے اور جھوٹی بات سے بھی پرہیز کرنا چاہیے۔''O---۳۲۔''یہ سن لیا اب اور سنو! اللہ کی نشانیوں کی جو عزت و حرمت کرے اس کے دل کی پرہیزگاری کی وجہ سے یہ ہے۔''O---[شعائر، شعیرۃ کی جمع ہے جس کے معنی علامت اور نشانی کے ہیں، جیسے جنگ میں ایک شعار (مخصوص لفظ بطور علامت) اختیار کر لیا جاتا ہے، جس سے وہ آپس میں ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں۔ اس اعتبار سے شعائر اللہ وہ ہیں، جو اعلام دین یعنی اسلام کے نمایاں امتیازی احکام ہیں، جن سے ایک مسلمان کا امتیاز اور تشخص قائم ہوتا ہے اور دوسرے اہل مذاہب سے الگ پہچان لیا جاتا ہے۔ صفا، مروہ پہاڑیوں کو بھی اسی لیے شعائر اللہ کہا گیا ہے کہ مسلمان حج و عمرے میں ان کے درمیان سعی کرتے ہیں۔ یہاں حج کے دیگر مناسک، خصوصاً قربانی کے جانوروں کو شعائر اللہ کہا گیا ہے۔ ان کی تعظیم کا مطلب ان کا استحسان اور استسمان ہے یعنی عمدہ اور موٹا تازہ جانور قربان کرنا۔ اس تعظیم کو دل کا تقویٰ قرار دیا گیا ہے یعنی یہ دل کے ان افعال سے ہیں جن کی بنیاد تقویٰ ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]، [یعنی شعائر اللہ کی تعظیم شرک میں داخل نہیں۔ جس کے دل میں پرہیزگاری کا مضمون اور خدائے واحد کا ڈر ہوگا وہ اس کے نام لگی چیزوں کا ادب ضرور کرے گا۔ یہ ادب کرنا شرک نہیں بلکہ عین توحید کے آثار میں سے ہے کہ خدا کا عاشق ہر اس چیز کی قدر کرتا ہے جو بالخصوص اسکی طرف منسوب ہو جائے۔ (تفسیر از علامہ شبیر احمد عثمانی)]---۳۳۔''ان میں تمہارے لیے ایک مقرر وقت تک کا فائدہ ہے پھر ان کے حلال ہونے کی جگہ خانہ کعبہ ہے۔''O---[حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ شعائر اللہ سے مراد بدنے اور ہدایات ہیں اور اُن کی تعظیم یہ ہے کہ فربہ خوبصورت قیمتی لئے جائیں۔ (تفسیر از کنزالایمان)]---۳۶۔''قربانی کے اونٹ ہم نے تمہارے لیے اللہ تعالیٰ کی نشانیاں مقرر کر دی ہیں ان میں تمہیں نفع ہے۔ پس انہیں کھڑا کر کے ان پر اللہ کا نام لو پھر جب ان کے پہلو زمین سے لگ جائیں اسے (خود بھی) کھاؤ اور مسکین سوال سے رکنے والوں اور سوال کرنے والوں کو بھی کھلاؤ اسی طرح ہم نے چوپایوں کو تمہارے ماتحت کر دیا ہے کہ تم شکر گزاری کرو۔''O---۵۱۔''اور جو لوگ ہماری نشانیوں کو پست کرنے کے درپے رہتے ہیں وہی دوزخی ہیں۔''O

شکر اللہ تعالیٰ کا

(سورۃ البقرہ ۲)---۱۵۲۔''پس یاد رکھو تم مجھے، یاد رکھوں گا میں تمہیں اور شکر گزار بنو میرے اور نہ کرو ناشکری میری۔''O---۱۷۲۔''اے ایمان والو! کھاؤ پاکیزہ چیزیں جو عطا کی ہیں ہم نے تم کو اور شکر ادا کرو اللہ تعالیٰ کا اگر ہو تم واقعی اسی کی عبادت کرنے والے۔''O

(سورۃ آل عمران ۳)---۱۴۴۔''اور نہیں ہیں محمد ﷺ مگر ایک رسول، بے شک ہو گزرے ہیں اس سے پہلے بھی بہت سے رسول۔ تو کیا پھر اگر وہ وفات پا جائیں یا قتل کر دیئے جائیں تو پھر جاؤ گے تم الٹے پاؤں؟ اور جو پھرے گا الٹے پاؤں تو ہرگز نہیں نقصان پہنچائے گا وہ اللہ تعالیٰ کو ذرا بھی اور ضرور جزا دے گا اللہ اپنے شکر گزار بندوں کو۔''O

(سورۃ النساء ۴)---۱۴۷۔''کیا کرے گا اللہ تعالیٰ تمہیں عذاب دے کر اگر شکر گزار بنے رہو تم اور ایمان کی روش پر چلو اور ہے اللہ تعالیٰ قدردان سب کے حال سے پوری طرح واقف۔''O

(سورۃ المائدہ ۵)---۶۔''اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ تم پر تنگی ڈالے مگر چاہتا ہے کہ تمہیں پاک صاف کرے اور تم پر اپنی نعمت پوری کرے تا کہ تم شکر کرو۔''O

Marfat.com

(**سورۃ الانعام ٦**)---٦٣۔ ''کہہ کون تمہیں خشکی اور سمندر کے اندھیروں سے بچالاتا ہے جب تم اسے گڑگڑا کر اور چپکے چپکے پکارتے ہو- اگر اس نے ہمیں اس سے نجات دی تو ہم ضرور شکر گزار ہوں گے۔''O---٦٤۔ ''کہہ اللہ تعالیٰ ہی تمہیں اس سے اور ہر بے چینی سے نجات دیتا ہے، پھر بھی تم شرک کرتے ہو۔''O

(**سورۃ الاعراف ٧**)---١٠۔ ''اور ہم نے تمہیں زمین میں اقتدار بخشا ہے اور تمہارے لئے وہاں روزی رکھی ہے، مگر تم کم ہی شکر ادا کرتے ہو۔''O---٥٨۔ ''اور اچھی بستی سے اس کے رب کے حکم سے اس کا سبزہ نکلتا ہے، اور وہ جو ناقص ہوتی ہے اس سے صرف نکمی چیز نکلتی ہے- یوں ہم ان لوگوں کے لئے جو شکر کرتے ہیں طرح طرح سے آیتیں بیان کرتے ہیں۔''O---١٨٩۔ ''اسی نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اس کا جوڑا بنایا تا کہ وہ اس میں سکون پائے- پھر جب وہ اسے ڈھانپ لیتا ہے تو وہ ہلکا سا حمل اٹھالیتی ہے اور اسے لئے پھرتی ہے- پھر جب وہ بوجھل ہو جاتی ہے تو وہ (دو) اپنے آقا اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتے ہیں- کہ اگر تو نے ہمیں صالح بچہ دیا تو ہم ضرور شکر گزار ہوں گے۔''O---١٩٠۔ ''پھر جب وہ انہیں صالح بچہ دے دیتا ہے تو وہ اس چیز میں جو اس نے انہیں دی اس کے شریک بنالیتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ ان سے بہت بلند ہے جنہیں وہ شریک کرتے ہیں۔''O

(**سورۃ الانفال ٨**)---٢٦۔ ''اور یاد کرو جب تم تھوڑے سے تھے اور ملک میں بے بس کیے ہوئے ڈرا کرتے تھے کہ لوگ تمہیں اچک نہ لیں- پھر اس نے تمہیں جگہ دی اور اپنی مدد سے تمہیں قوت بخشی اور تمہیں پاکیزہ رزق دیا تا کہ تم شکر کرو۔''O

(**سورۃ التوبہ ٩**)---١١٢۔ ''وہ توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، حمد کرنے والے، سفر کرنے والے (روزہ دار یا مہاجر) رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، پسندیدہ باتوں کی تلقین کرنے والے، ناپسندیدہ باتوں سے منع کرنے والے اور اللہ تعالیٰ کی حدوں کی حفاظت کرنے والے ہیں اور تو ان مومنوں کو خوشخبری دے۔''O

(**سورۃ یوسف ١٢**)---٩٠۔ ''انہوں (حضرت یوسفؑ کے بھائیوں) نے کہا کیا (واقعی) تو ہی یوسفؑ ہے- جواب دیا کہ ہاں میں یوسفؑ ہوں اور یہ میرا بھائی ہے- اللہ تعالیٰ نے ہم پر فضل وکرم کیا- بات یہ ہے کہ جو بھی پرہیز گاری اور صبر کرے تو اللہ کسی نیکو کار کا اجر ضائع نہیں کرتا۔''O---١٠٠۔ ''اور اپنے تخت پر اپنے ماں باپ کو اونچا بٹھایا اور سب اس کے سامنے سجدے میں گر گئے- تب کہا کہ ابا جی! یہ میرے پہلے کے خواب کی تعبیر ہے- میرے رب نے اسے سچا کر دکھایا- اس نے میرے ساتھ بڑا احسان کیا جب کہ مجھے جیل خانے سے نکالا- اور آپ لوگوں کو صحرا سے لے آیا اس اختلاف کے بعد جو شیطان نے مجھ میں اور میرے بھائیوں میں ڈال دیا تھا- میرا رب جو چاہے اس کے لئے بہترین تدبیر کرنے والا ہے اور وہ بہت علم وحکمت والا ہے۔''O---[تفسیر کے لیے باب ١٤، مضمون: سجدۂ تعظیمی]---١٠١۔ ''اے میرے پروردگار! تو نے مجھے ملک عطا فرمایا اور تو نے مجھے خواب کی تعبیر سکھلائی- اے آسمان وزمین پر پیدا کرنے والے! تو ہی دُنیا اور آخرت میں میرا ولی (دوست) اور کارساز ہے- تو مجھے اسلام کی حالت میں فوت کر اور نیکوں میں ملا دے۔''O

(**سورۃ الابراہیم ١٤**)---٥۔ ''(یاد رکھو جب کہ) ہم نے موسیٰؑ کو اپنی نشانیاں دے کر بھیجا کہ تو اپنی قوم کو اندھیروں سے روشنی میں نکال اور انہیں اللہ تعالیٰ کے احسانات یاد دلا- اس میں نشانیاں ہیں ہر ایک صبر شکر کرنے والے کے لئے۔''O---[حدیث کے لئے باب نمبر٧، مضمون: صبر]---٧۔ ''اور جب تمہارے پروردگار نے تمہیں آگاہ کر دیا کہ اگر تم شکر گزاری کرو گے تو بیشک میں تمہیں زیادہ دوں گا اور اگر تم ناشکری کرو گے تو یقیناً میرا عذاب بہت سخت ہے۔''O---[تفسیر وحدیث کے لئے باب نمبر٣، مضمون: ناشکرا انسان]---٣٤۔ ''اسی نے تمہیں تمہاری منہ مانگی کل چیزوں میں سے دے رکھا ہے- اگر تم اللہ تعالیٰ کے احسان گننا چاہو تو انہیں پورے گن بھی نہیں سکتے- یقیناً انسان بڑا ہی بے انصاف اور ناشکرا ہے۔''O---[یعنی اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ان گنت ہیں- انہیں کوئی حیطہ شمار میں ہی نہیں لاسکتا- چہ جائیکہ کوئی ان نعمتوں کے شکر کا حق ادا کر سکے- ایک اثر میں حضرت داؤدؑ کا قول نقل کیا گیا ہے- انہوں نے کہا- اے رب! میں تیرا شکر کس طرح ادا کروں؟ جب کہ شکر بجائے خود تیری طرف سے مجھ پر ایک نعمت ہے- اللہ تعالیٰ نے فرمایا- اے داؤدؑ! اب تو نے میرا شکر ادا کر دیا- جب کہ تو نے یہ اعتراف کر لیا کہ یا اللہ میں تیری نعمتوں کا شکر ادا کرنے سے قاصر ہوں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---

(**سورۃ النحل ١٦**)---١٤۔ ''اور دریا بھی اسی نے تمہارے بس میں کر دیئے ہیں کہ تم اس میں سے (نکلا ہوا) تازہ گوشت کھاؤ اور اس میں سے اپنے پہننے کے زیورات نکال سکو- اور تم دیکھتے ہو کہ کشتیاں اس میں پانی چیرتی ہوئی (چلتی) ہیں اور اس لئے بھی کہ تم اس کا فضل تلاش کرو اور ہو سکتا ہے کہ تم شکر گزاری بھی کرو۔''O---٧٨۔ ''اللہ تعالیٰ نے تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹوں سے نکالا ہے کہ اس وقت تم کچھ بھی نہیں جانتے تھے- اسی نے تمہارے کان اور آنکھیں اور دل بنائے کہ تم شکر گزاری کرو۔''O---[تفسیر کے لئے باب نمبر٣، مضمون انسانی پیدائش]---١١٤۔ ''جو کچھ حلال اور پاکیزہ روزی اللہ تعالیٰ نے تمہیں دے رکھی ہے اسے کھاؤ اور اللہ کی نعمت کا شکر کرو اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو۔''O---[اس کا مطلب یہ ہوا کہ حلال اور طیب چیزوں سے تجاوز کر کے حرام اور خبیث چیزوں کا استعمال اور اللہ کو چھوڑ کر کسی اور کی عبادت کرنا یہ اللہ کی نعمتوں کی ناشکری ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---١٢٠۔ ''بیشک ابراہیم

Marfat.com

پیشوا اور اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار اور یک طرفہ مخلص تھے، وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔'' O---۱۲۱۔ ''اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے شکر گزار تھے۔ اللہ نے انہیں برگزیدہ کر لیا تھا اور انہیں راہ راست بجھادی تھی۔'' O

(**سورۃ الفرقان ۲۵**)---۶۲۔ ''اور اسی نے رات اور دن کو ایک دوسرے کے پیچھے آنے جانے والا بنایا اس شخص کی نصیحت کے لیے جو نصیحت حاصل کرنے یا شکر گزاری کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔'' O

(**سورۃ النمل ۲۷**)---۱۹۔ ''اس کی اس بات سے حضرت سلیمان مسکرا کر ہنس دیئے اور دعا کرنے لگے کہ اے پروردگار! تو مجھے توفیق دے کہ میں تیری ان نعمتوں کا شکر بجالاؤں جو تو نے مجھ پر انعام کی ہیں اور میرے ماں باپ پر اور میں ایسے نیک اعمال کرتا رہوں جن سے تو خوش رہے مجھے اپنی رحمت سے نیک بندوں میں شامل کر لے۔'' O---۴۰۔ ''جس کے پاس کتاب کا علم تھا وہ بول اٹھا کہ آپ پلک جھپکائیں اس سے بھی پہلے میں اسے آپ کے پاس پہنچا سکتا ہوں۔ جب آپ نے اسے اپنے پاس موجود پایا تو فرمانے لگے یہی میرے رب کا فضل ہے' تا کہ وہ مجھے آزمائے کہ میں شکر گزاری کرتا ہوں یا ناشکری' شکر گزار اپنے ہی نفع کے لیے شکر گزاری کرتا ہے اور جو ناشکری کرے تو میرا پروردگار (بے پروا اور بزرگ) غنی اور کریم ہے۔'' O

(**سورۃ العنکبوت ۲۹**)---۱۷۔ ''تم تو اللہ تعالیٰ کے سوا بتوں کی پوجا پاٹ کر رہے ہو اور جھوٹی باتیں دل سے گھڑ لیتے ہو۔ سنو! جن جن کی تم اللہ تعالیٰ کے سوا پوجا پاٹ کر رہے ہو وہ تو تمہاری روزی کے مالک نہیں پس تمہیں چاہیے کہ تم اللہ تعالیٰ ہی سے روزیاں طلب کرو اور اسی کی عبادت کرو اور اسی کی شکر گزاری کرو اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔'' O

(**سورۃ الروم ۳۰**)---۴۶۔ ''اس کی نشانیوں میں سے خوشخبریاں دینے والی ہواؤں کو چلانا بھی ہے اس لیے کہ تمہیں اپنی رحمت سے لطف اندوز کرے' اور اس لیے کہ اس کے حکم سے کشتیاں چلیں اور اس لیے کہ اس کے فضل کو تم ڈھونڈو اور اس لیے کہ تم شکر گزاری کرو۔'' O

(**سورۃ لقمان ۳۱**)---۱۲۔ ''اور ہم نے یقیناً لقمان کو حکمت دی تھی کہ تو اللہ تعالیٰ کا شکر کر ہر شکر کرنے والا اپنے ہی نفع کے لیے شکر کرتا ہے جو بھی ناشکری کرے وہ جان لے کہ اللہ تعالیٰ بے نیاز اور تعریفوں والا ہے۔'' O---۱۳۔ ''اور جب کہ لقمان نے وعظ کہتے ہوئے اپنے لڑکے سے فرمایا کہ میرے پیارے بچے! اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک نہ کرنا بیشک شرک بڑا بھاری ظلم ہے۔'' O

(**سورۃ سبا ۳۴**)---۱۳۔ ''جو کچھ سلیمان چاہتے وہ جنات تیار کر دیتے مثلاً قلعے اور مجسمے اور حوضوں کے برابر لگن اور چولہوں پر جمی ہوئی مضبوط دیگیں' اے آل داؤد اس کے شکریہ میں نیک عمل کرو' میرے بندوں میں سے شکر گزار بندے کم ہی ہوتے ہیں۔'' O---[یعنی شکر گزار بندوں کی طرح کام کرو۔ جو شخص نعمت دینے والے کا احسان محض زبان سے مانتا ہو، مگر اس کی نعمتوں کو اس کی مرضی کے خلاف استعمال کرتا ہو، اس کا محض زبانی شکریہ بے معنی ہے۔ اصل شکر گزار بندہ وہی ہے جو زبان سے بھی نعمت کا اعتراف کرے' اور اس کے ساتھ منعم کی عطا کردہ نعمتوں سے وہی کام بھی لے جو منعم کی مرضی کے مطابق ہو۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]---۱۵۔ ''قوم سبا کے لیے اپنی بستیوں میں (قدرت الٰہی کی) نشانی تھی ان کے دائیں بائیں دو باغ تھے (ہم نے ان کو حکم دیا تھا کہ) اپنے رب کی دی ہوئی روزی کھاؤ اور اس کا شکر ادا کرو' یہ عمدہ شہر اور وہ بخشنے والا رب ہے۔''

(**سورۃ فاطر ۳۵**)---۳۲۔ ''پھر ہم نے ان لوگوں کو (اس) کتاب کا وارث بنایا جن کو ہم نے اپنے بندوں میں سے پسند فرمایا۔ پھر بعضے تو ان میں اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہیں اور بعضے ان میں متوسط درجے کے ہیں اور بعضے ان میں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے نیکیوں میں ترقی کیے چلے جاتے ہیں۔ یہ بڑا فضل ہے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۹، مسلمان مومن]---۳۳۔ ''وہ باغات میں ہمیشہ رہنے کے جن میں یہ لوگ داخل ہوں گے سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے۔ اور پوشاک ان کی وہاں ریشم کی ہوگی۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۹، مضمون: مسلمان مومن]---۳۴۔ ''اور کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے ہم سے غم دور کیا۔ بیشک ہمارا پروردگار بڑا بخشنے والا بڑا قدردان ہے۔'' O---۳۵۔ ''جس نے ہم کو اپنے فضل سے ہمیشہ رہنے کے مقام میں لا اتارا جہاں نہ ہم کو کوئی تکلیف پہنچے گی اور نہ ہم کو کوئی خستگی پہنچے گی۔'' O

(**سورۃ یٰسین ۳۶**)---۳۴۔ ''اور ہم نے اس میں کھجوروں کے اور انگور کے باغات پیدا کر دیئے' اور جن میں ہم نے چشمے بھی جاری کر دیئے ہیں۔'' O---۳۵۔ ''تا کہ (لوگ) اس کے پھل کھائیں اور اس کو ان کے ہاتھوں نے نہیں بنایا۔ پھر کیوں شکر گزاری نہیں کرتے۔'' O

(**سورۃ الزمر ۳۹**)---۶۵۔ ''اور بیشک وحی کی گئی ہے آپ کی طرف اور ان کی طرف جو آپ سے پہلے تھے۔ کہ اگر (بفرض محال) آپ نے بھی شرک کیا تو ضائع ہو جائیں گے آپ کے اعمال اور آپ بھی خاسرین میں سے ہو جائیں گے۔'' O---۶۶۔ ''بلکہ آپ اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرو اور شکر کرنے والوں میں سے ہو جاؤ۔'' O---۷۳۔ ''اور جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے تھے ان کے گروہ کے گروہ جنت کی طرف روانہ کیے جائیں گے یہاں تک کہ جب اس کے پاس آ جائیں گے اور دروازے کھول دیئے جائیں گے اور وہاں کے نگہبان ان سے کہیں گے تم پر سلام ہو تم خوش حال رہو تم اس میں ہمیشہ کے لیے چلے

Marfat.com

جاؤ"O ---۷۴۔ ''یہ کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے ہم سے اپنا وعدہ پورا کیا اور ہمیں اس زمین کا وارث بنا دیا کہ جنت میں جہاں چاہیں مقام کریں پس عمل کرنے والوں کا کیا ہی اچھا بدلہ ہے۔"O

(سورۃ الجاثیۃ ۴۵)---۱۲۔ ''اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے تمہارے لیے دریا کو تابع بنا دیا تھا کہ اس کے حکم سے اس میں کشتیاں چلیں اور تم اس کا فضل تلاش کرو اور تا کہ تم شکر بجالاؤ۔"O

(سورۃ الواقعۃ ۵۶)---۶۸۔ ''اچھا یہ بتاؤ کہ جس پانی کو تم پیتے ہو۔"O ---۶۹۔ ''اسے بادلوں سے بھی تم ہی اتارتے ہو یا ہم برساتے ہیں؟"O ---۷۰۔ ''اگر ہماری منشا ہو تو ہم اسے کڑوا زہر کر دیں پھر تم ہماری شکر گزاری کیوں نہیں کرتے؟"O ---[یعنی اس احسان پر ہماری اطاعت کر کے ہمارا عملی شکر ادا کیوں نہیں کرتے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۷۱۔ ''اچھا ذرا یہ بھی بتاؤ کہ جو آگ تم سلگاتے ہو۔"O ---۷۲۔ ''اس کے درخت کو تم نے پیدا کیا ہے یا ہم اس کے پیدا کرنے والے ہیں؟"O ---۷۳۔ ''ہم نے اسے سبب نصیحت اور مسافروں کے فائدے کی چیز بنایا ہے۔"O ---۷۴۔ ''پس اپنے بہت بڑے رب کے نام کی تسبیح کیا کرو۔"O

شہادت اللہ تعالیٰ کی

(سورۃ آل عمران ۳)---۱۸۔ ''گواہی دی خود اللہ تعالیٰ نے اس بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اس کے اور (گواہی دی) فرشتوں نے اور علم والوں نے بھی وہی قائم رکھنے والا ہے (نظام کائنات کو) عدل کے ساتھ۔ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اس کے، وہ غالب اور بڑی حکمت والا ہے۔"O ---[شہادت کے معنی بیان کرنے اور آگاہ کرنے کے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ نے جو کچھ پیدا کیا اور بیان کیا اس کے ذریعے سے اس نے اپنی وحدانیت کی طرف ہماری راہنمائی فرمائی۔ فرشتے اور اہل علم بھی اس کی توحید کی گواہی دیتے ہیں۔ اس میں اہل علم کی بڑی فضیلت اور عظمت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اور فرشتوں کے ناموں کے ساتھ ان کا ذکر فرمایا ہے تاہم اس سے مراد صرف وہ اہل علم ہیں جو کتاب وسنت کے علم سے بہرہ ور ہیں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ النساء ۴)---۱۶۶۔ ''ہاں! اللہ گواہی دیتا ہے کہ اس نے جو اتارا ہے اپنے علم کے ساتھ اتارا ہے اور فرشتے بھی گواہی دیتے ہیں، اور اللہ کی گواہی کافی ہے۔"O

(سورۃ الانعام ۶)---۱۹۔ ''کہہ کون سی شے گواہی میں سب سے بڑھ کر ہے؟ کہہ اللہ تعالیٰ میرے اور تمہارے درمیان گواہ ہے اور یہ قرآن میری طرف وحی کیا گیا ہے تا کہ میں تمہیں اور اسے جس تک یہ پہنچے اس کے ذریعہ سے خبردار کروں۔ کیا تم واقعی گواہی دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرے خدا بھی ہیں؟ کہہ میں گواہی نہیں دیتا۔ کہہ وہ صرف اکیلا خدا ہے اور میں ان سے جنہیں تم شریک بناتے ہو لاتعلق ہوں۔"O ---[یعنی اللہ تعالیٰ ہی اپنی وحدانیت اور ربوبیت کا سب سے بڑا گواہ ہے۔ اس سے بڑھ کر کوئی گواہ نہیں۔ از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ۔ ربیع بن انسؓ کہتے ہیں کہ اب جس کے پاس بھی یہ قرآن پہنچ جائے اگر وہ سچا متبع رسول ہے تو اس کی ذمہ داری ہے کہ وہ بھی لوگوں کو اللہ کی طرف اسی طرح بلائے جس طرح رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو دعوت دی اور اس طرح ڈرائے جس طرح آپ ﷺ نے لوگوں کو ڈرایا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ بنی اسرائیل ۱۷)---۹۶۔ ''کہہ دیجئے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کا گواہ ہونا کافی ہے۔ وہ اپنے بندوں سے خوب آگاہ اور بخوبی دیکھنے والا ہے۔"O

عالم الغیب

(سورۃ سبا ۳۴)---۳۔ ''کفار کہتے ہیں کہ ہم پر قیامت نہیں آئیگی۔ آپ کہہ دیجئے! کہ مجھے میرے رب کی قسم! جو عالم الغیب ہے کہ وہ یقیناً تم پر آئے گی اللہ تعالیٰ سے ایک ذرے کے برابر کی چیز بھی پوشیدہ نہیں نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں بلکہ اس سے بھی چھوٹی اور بڑی ہر چیز کھلی کتاب میں موجود ہے۔"O ---۴۸۔ ''کہہ دیجئے! کہ میرا رب حق (سچی وحی) نازل فرماتا ہے وہ ہر غیب کا جاننے والا ہے۔"O

(سورۃ الحشر ۵۹)---۲۲۔ ''وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں چھپے کھلے کا جاننے والا مہربان اور رحم کرنے والا۔"O

(سورۃ التغابن ۶۴)---۱۸۔ ''وہ پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا ہے زبردست حکمت والا (ہے)۔"O

(سورۃ الجن ۷۲)---۲۶۔ ''وہ غیب کا جاننے والا ہے اور اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا۔"O ---۲۷۔ ''سوائے اس پیغمبر کے جسے وہ پسند کر لے لیکن

Marfat.com

اس کے بھی آگے پیچھے پہرے دار مقرر کر دیتا ہے۔'' O---[یعنی اپنے پیغمبر کو بعض امورِ غیب سے مطلع کر دیتا ہے جن کا تعلق یا تو اس کے فرائض رسالت سے ہوتا ہے یا وہ اس کی رسالت کی صداقت کی دلیل ہوتے ہیں اور ظاہر بات ہے کہ اللہ کے مطلع کرنے سے پیغمبر عالم الغیب نہیں ہو سکتا کیوں کہ پیغمبر بھی اگر عالم الغیب ہو تو پھر اس پر اللہ کی طرف سے غیب کے اظہار کا کوئی مطلب ہی نہیں رہتا' اللہ تعالیٰ اپنے غیب کا اظہار اسی وقت اور اسی رسول پر کرتا ہے' جس کو پہلے اس غیب کا علم نہیں ہوتا' اس لئے عالم الغیب صرف اللہ ہی کی ذات ہے' جیسا کہ یہاں بھی اس کی صراحت فرمائی گئی ہے]---[یعنی نزول وحی کے وقت' پیغمبر کے آگے پیچھے فرشتے ہوتے ہیں جو شیاطین اور جنات کو وحی کی باتیں سننے نہیں دیتے۔ (از تفسیر ۳' ۴ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۲۸۔ ''تا کہ ان کے اپنے رب کے پیغام پہنچا دینے کا علم ہو جائے اللہ تعالیٰ نے انکے آس پاس (کی تمام چیزوں) کا احاطہ کر رکھا ہے اور ہر چیز کی گنتی کا شمار کر رکھا ہے۔'' O

(**سورۃ الاعلیٰ ۸۷**)---۷۔ ''مگر جو کچھ اللہ چاہے۔ وہ ظاہر اور پوشیدہ کو جانتا ہے۔'' O

عالمگیر خدائی انتظام

(**سورۃ الزخرف ۴۳**)---۳۲۔ ''کیا آپ کے رب کی رحمت کو یہ تقسیم کرتے ہیں؟ ہم نے ہی ان کی زندگانی دنیا کی روزی ان میں تقسیم کی ہے اور ایک کو دوسرے سے بلند کیا ہے تا کہ ایک دوسرے کو ماتحت کر لے جسے یہ لوگ سمیٹتے پھرتے ہیں اس سے آپ کے رب کی رحمت بہت ہی بہتر ہے۔'' O---[دنیا میں زندگی بسر کرنے کے جو عام ذرائع ہیں' ان کی تقسیم بھی ہم نے اپنے ہی ہاتھ میں رکھی ہے' کسی اور کے حوالے نہیں کر دی۔ ہم کسی کو حسین اور کسی کو بدصورت، کسی کو خوش آواز اور کسی کو بد آواز، کسی کو قوی ہیکل اور کسی کو کمزور، کسی کو ذہین اور کسی کو کند ذہن، کسی کو قوی الحافظہ اور کسی کو نسیان میں مبتلا، کسی کو سلیم الاعضاء اور کسی کو اپاہج یا اندھا یا گونگا بہرا، کسی کو امیر زادہ اور کسی کو فقیر زادہ، کسی کو ترقی یافتہ قوم کا فرد اور کسی کو غلام یا پس ماندہ قوم کا فرد پیدا کرتے ہیں۔ اس پیدائشی قسمت میں کوئی ذرہ برابر بھی دخل نہیں دے سکتا۔ جس کو جو کچھ ہم نے بنا دیا ہے وہی کچھ بننے پر وہ مجبور ہے۔ اور ان مختلف پیدائشی حالتوں کا جو اثر بھی کسی کی تقدیر پر پڑتا ہے اسے بدل دینا کسی کے بس میں نہیں ہے۔ پھر انسانوں کے درمیان رزق، طاقت، عزت، شہرت، دولت، حکومت وغیرہ کی تقسیم بھی ہم ہی کر رہے ہیں۔ جس کو ہماری طرف سے اقبال نصیب ہوتا ہے اسے کوئی گرا نہیں سکتا، اور جس پر ہماری طرف سے اِدبار آ جاتا ہے اسے گرنے سے کوئی بچا نہیں سکتا۔ ہمارے فیصلوں کے مقابلے میں انسانوں کی ساری تدبیریں دھری کی دھری رہ جاتی ہیں۔ اس عالمگیر خدائی انتظام میں یہ لوگ کہاں فیصلہ کرنے چلے ہیں کہ کائنات کا مالک کسے اپنا نبی بنائے اور کسے نہ بنائے۔ اس خدائی انتظام میں یہ مستقل قاعدہ ملحوظ رکھا گیا ہے کہ سب کچھ ایک ہی کو یا سب کچھ سب کو نہ دے دیا جائے۔ آنکھیں کھول کر دیکھو۔ ہر طرف تمہیں بندوں کے درمیان ہر پہلو میں تفاوت ہی تفاوت نظر آئے گا۔ کسی کو ہم نے کوئی چیز دی ہے تو دوسری کسی چیز سے اس کو محروم کر دیا ہے، اور وہ کسی اور کو عطا کر دی ہے۔ یہ اس حکمت کی بنا پر کیا گیا ہے کہ کوئی انسان دوسروں سے بے نیاز نہ ہو، بلکہ ہر ایک کسی نہ کسی معاملہ میں دوسرے کا محتاج رہے۔ اب یہ کیسا احمقانہ خیال تمہارے دماغ میں سمایا ہے کہ جسے ہم نے ریاست اور وجاہت دی ہے اُسی کو نبوت بھی دے دی جائے؟ کیا اسی طرح تم یہ بھی کہو گے کہ عقل، علم، دولت، حُسن، طاقت، اقتدار، اور دوسرے تمام کمالات ایک ہی میں جمع کر دیئے جائیں، اور جس کو ایک چیز نہیں ملی ہے اُسے دوسری بھی کوئی چیز نہ دی جائے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]---۳۳۔ ''اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ تمام لوگ ایک ہی طریقہ پر ہو جائیں گے تو رحمٰن کے ساتھ کفر کرنے والوں کے گھروں کی چھتوں کو ہم چاندی کی بنا دیتے۔ اور زمینوں کو (بھی) جن پر چڑھا کرتے۔'' O---۳۴۔ ''اور ان کے گھروں کے دروازے اور تخت بھی جن پر وہ تکیہ لگا لگا کر بیٹھتے۔'' O---۳۵۔ ''اور سونے کے بھی' اور یہ سب کچھ یونہی سا دنیا کی زندگی کا فائدہ ہے اور آخرت تو آپ کے رب کے نزدیک (صرف) پرہیزگاروں کے لیے (ہی) ہے۔'' O

(**سورۃ الدُّخان ۴۴**)---۴۔ ''اسی رات میں ہر ایک مضبوط کام کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔---[اس رات میں آنے والے سال کی بابت موت و حیات اور وسائل زندگی کے فیصلے لوح محفوظ سے اتار کر فرشتوں کے سپرد کر دیے جاتے ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۵۔ ''ہمارے پاس سے حکم ہو کر' ہم ہی ہیں رسول بنا کر بھیجنے والے۔'' O

عزت و ذلت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے

(**سورۃ آل عمران ۳**)---۲۶۔ ''کہہ دو! اے اللہ مالک بادشاہی کے دیتا ہے تو حکومت جسے چاہے اور چھین لیتا ہے حکومت جس سے چاہے۔ اور عزت دیتا ہے تو جسے چاہے اور ذلت دیتا ہے جسے چاہے۔ تیرے ہی ہاتھ میں ہے خیر۔ بیشک تو ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے۔'' O---[وہ ربّ قدیر جس کی شانِ

Marfat.com

صمدیّت وقدوسیّت اور جس کی صفت علم وحکمت کے ساتھ رحمت وعدل کی ساری قدریں قائم اور باقی ہیں۔ اُس کی سنت یہ ہے کہ وہ جب کسی فرد یا قوم میں رحمت وعدل کے تقاضے پورا کرنے کی صلاحیت دیکھتا ہے تو اسے حکومت وعزت سے سرفراز فرمادیتا ہے اور جو فرد یا قوم اپنے عمل سے اپنے آپ کو اس نعمت کا نااہل ثابت کردیتی ہے تو اسے ذلّت وخواری کے گڑھے میں پھینک دیا جاتا ہے۔ اس آیت میں بنی اسرائیل کی لاف زنیوں کا رد بھی کردیا گیا۔ اور یہ بھی صاف صاف بتادیا گیا کہ ان کی مسلسل نافرمانیوں کے باعث عزت وکرامت کا تاج ان سے چھین کر اب عرب کے بادیہ نشینوں کے سر پر رکھ دیا جائے گا۔ جنہوں نے سچے دل سے اسلام کی تعلیمات کو قبول کرلیا ہے۔ (از تفسیر ضیاء القرآن)] --- ۲۷۔ ''داخل کرتا ہے تو رات کو دن میں اور داخل کرتا ہے دن کو رات میں۔ اور نکالتا ہے جاندار کو بے جان سے اور نکالتا ہے بے جان کو جاندار سے۔ اور رزق دیتا ہے تو جسے چاہے بے حساب۔'' O

(**سورۃ النساء ۴**) --- ۱۳۹۔ ''ایسے (منافق) جو بناتے ہیں کافروں کو دوست مومنوں کو چھوڑ کر۔ کیا ڈھونڈتے ہیں ان کے ہاں عزت۔ سو بیشک عزت تو اللہ تعالیٰ ہی کی ہے ساری کی ساری۔'' O

(**سورۃ الاعراف ۷**) --- ۱۲۸۔ ''موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا۔ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو اور صبر کرو۔ زمین اللہ تعالیٰ کی ہے جس کا وارث اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے بنا دیتا ہے اور انجام ڈرنے والوں کا ہوتا ہے۔'' O --- ۱۲۹۔ ''وہ بولے ہمیں اس سے پہلے کہ تو ہمارے پاس آتا دکھ دیا گیا اور اس کے بعد بھی کہ تو ہمارے پاس آیا۔ اس نے کہا۔ ممکن ہے کہ تمہارا رب تمہارے دشمن کو ہلاک کردے اور تمہیں زمین میں حاکم بنادے اور پھر دیکھے کہ تم کیسا کام کرتے ہو۔'' O

(**سورۃ ابراہیم ۱۴**) --- ۱۴۔ ''اور ان کے بعد ہم خود تمہیں اس زمین میں بسائیں گے یہ ان کے لئے جو میرے سامنے کھڑے ہونے کا ڈر رکھیں اور میری وعید سے خوفزدہ رہیں۔'' O --- [چنانچہ اس کے مطابق اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کی مدد فرمائی۔ آپ ﷺ کو بادل نخواستہ مکے سے نکلنا پڑا لیکن چند سالوں کے بعد ہی آپ ﷺ فاتحانہ مکے میں داخل ہوئے اور آپ ﷺ کو نکلنے پر مجبور کرنے والے ظالم مشرکین سر جھکائے کھڑے آپ ﷺ کے اشارۂ ابرو کے منتظر تھے لیکن آپ ﷺ نے خلق عظیم کا مظاہرہ کرتے ہوئے لا تثریب علیکم کہہ کر سب کو معاف فرمادیا۔ صلوات اللہ و سلامہ علیکم۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الحج ۲۲**) --- ۱۸۔ ''کیا تو نہیں دیکھ رہا کہ اللہ کے سامنے سجدے میں ہیں سب آسمانوں والے اور سب زمینوں والے اور سورج اور چاند اور ستارے اور پہاڑ اور درخت اور جانور اور بہت سے انسان بھی۔ ہاں بہت سے وہ بھی ہیں جن پر عذاب کا مقولہ ثابت ہوچکا ہے، جسے رب ذلیل کردے اسے کوئی عزت دینے والا نہیں، اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔'' O --- [کفر اختیار کرنے کا نتیجہ ذلت ورسوائی اور آخرت کا دائمی عذاب ہے، جس سے بچا کر کافروں کو عزت دینے والا کوئی نہیں ہوگا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] (مزید تفسیر کیلئے باب ۲، مضمون: سورج چاند)

(**سورۃ فاطر ۳۵**) --- ۱۰۔ ''جو شخص عزت حاصل کرنا چاہتا ہو تو اللہ تعالیٰ ہی کی ساری عزت ہے، تمام تر ستھرے کلمات اسی کی طرف چڑھتے ہیں اور نیک عمل ان کو بلند کرتا ہے جو لوگ برائیوں کے داؤں گھات میں لگے رہتے ہیں ان کے لیے سخت تر عذاب ہے، اور ان کا یہ مکر برباد ہوجائے گا۔'' O --- [یعنی جو چاہتا ہے کہ اسے دنیا اور آخرت میں عزت ملے تو وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے، اس سے اسے یہ مقصود حاصل ہوجائے گا۔ اس لیے کہ یہ دنیا وآخرت کا مالک اللہ تعالیٰ ہی ہے، ساری عزتیں اسی کے پاس ہیں وہ جس کو عزت دے، وہی عزیز ہوگا، جس کو وہ ذلیل کردے اسے دنیا کی کوئی طاقت عزت نہیں دے سکتی۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ المنفقون ۶۳**) --- ۸۔ ''یہ کہتے ہیں کہ اگر ہم اب لوٹ کر مدینہ جائیں گے تو عزت والا وہاں سے ذلت والے کو نکال دے گا۔ سنو! عزت تو صرف اللہ تعالیٰ کے لیے اور اس کے رسول کے لیے اور ایمان داروں کے لیے ہے لیکن یہ منافق جانتے نہیں۔'' O --- [یعنی عزت اور غلبہ صرف ایک اللہ کے لیے ہے اور پھر وہ اپنی طرف سے جس کو چاہے عزت وغلبہ عطا فرمادے۔ چنانچہ وہ اپنے رسولوں اور ان پر ایمان لانے والوں کو عزت اور سرفرازیاں عطا فرماتا ہے نہ کہ ان کو جو اس کے نافرمان ہوں۔ یہ منافقین کے قول کی تردید فرمائی کہ عزتوں کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے اور معزز بھی وہی ہے جسے وہ معزز سمجھے، نہ کہ وہ؟ جو اپنے آپ کو معزز یا اہل دُنیا جس کو معزز سمجھیں اور اللہ کے ہاں معزز صرف اور صرف اہل ایمان ہوں گے، کافر اور اہل نفاق نہیں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

Marfat.com

غلبہ وحکمت والا

(سورۃ البقرۃ ۲)---۱۲۹۔''اے ہمارے رب! ان میں انہی میں سے رسول بھیج جو ان کے پاس تیری آیتیں پڑھے، انہیں کتاب وحکمت سکھائے اور انہیں پاک کرے۔ یقیناً تو غلبہ والا اور حکمت والا ہے۔''O

(سورۃ لقمان ۳۱)---۹۔''جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ کا سچا وعدہ ہے وہ بہت بڑی عزت وغلبہ والا اور کامل حکمت والا ہے۔''O

(سورۃ الشوریٰ ۴۲)---۱۹۔''اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بڑا ہی لطف کرنے والا ہے' جسے چاہتا ہے کشادہ روزی دیتا ہے اور وہ بڑی طاقت' بڑے غلبہ والا ہے۔''O---۵۱۔''ناممکن ہے کہ کسی بندہ سے اللہ تعالیٰ کلام کرے مگر وحی کے ذریعہ یا پردے کے پیچھے سے یا کسی فرشتہ کو بھیجے اور وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے جو وہ چاہے وحی کرے' بیشک وہ برتر ہے حکمت والا ہے۔''O

(سورۃ الحدید ۵۷)---۱۔''آسمانوں اور زمین میں جو ہے (سب) اللہ کی تسبیح کر رہے ہیں' وہ زبردست باحکمت ہے۔''O

(سورۃ الحشر ۵۹)---۱۔''آسمانوں اور زمین کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہے' اور وہ غالب باحکمت ہے۔''O

(سورۃ الصف ۶۱)---۱۔''زمین وآسمان کی ہر ہر چیز اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہے اور وہی غالب حکمت والا ہے۔''O

(سورۃ الجمعۃ ۶۲)---۱۔''(ساری چیزیں) جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہیں (جو) بادشاہ نہایت پاک (ہے) غالب و باحکمت ہے۔''O---۳۔''اور دوسروں کیلئے بھی انہی میں سے جو اب تک ان سے نہیں ملے اور وہی غالب باحکمت ہے۔''O

(سورۃ التغابن ۶۴)---۱۸۔''وہ پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا ہے زبردست حکمت والا (ہے)۔''O

(سورۃ الملک ۶۷)---۲۔''جس نے موت اور حیات کو اس لیے پیدا کیا کہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے اچھے کام کون کرتا ہے' اور وہ غالب (اور) بخشنے والا ہے۔''O

(سورۃ البروج ۸۵)---۸۔''یہ لوگ ان مسلمانوں (کے کسی اور گناہ کا) بدلہ نہیں لے رہے تھے' سوائے اس کے کہ وہ اللہ غالب لائق حمد کی ذات پر ایمان لائے تھے۔''O

راہِ خدا، فی سبیل اللہ

(سورۃ الحج ۲۲)---۵۸۔''اور جن لوگوں نے راہ خدا میں ترک وطن کیا پھر وہ شہید کر دیے گئے یا اپنی موت مر گئے اللہ تعالیٰ انہیں بہترین رزق عطا فرمائے گا۔ اور بیشک اللہ تعالیٰ روزی دینے والوں میں سب سے بہتر ہے۔''O

(سورۃ النور ۲۴)---۲۲۔''تم میں سے جو بزرگی اور کشادگی والے ہیں انہیں اپنے قرابت داروں اور مسکینوں اور مہاجروں کو فی سبیل اللہ دینے سے قسم نہ کھا لینی چاہیے' بلکہ معاف کر دینا اور درگزر کر لینا چاہیے۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے قصور معاف فرما دے؟ اللہ قصوروں کو معاف فرمانے والا مہربان ہے۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: اصحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین]

(سورۃ الحدید ۵۷)---۱۰۔''تمہیں کیا ہو گیا ہے جو تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے؟ دراصل آسمانوں اور زمینوں کی میراث کا مالک (تنہا) اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ تم میں سے جن لوگوں نے فتح سے پہلے فی سبیل اللہ دیا ہے اور قتال کیا ہے وہ (دوسروں کے) برابر نہیں' بلکہ ان سے بہت بڑے درجے کے ہیں جنہوں نے فتح کے بعد خیراتیں دیں اور جہاد کیے۔ ہاں بھلائی کا وعدہ تو اللہ تعالیٰ کا ان سب سے ہے جو کچھ تم کر رہے ہو اس سے اللہ تعالیٰ خبردار ہے۔''O

---[اس آیت میں پھر اللہ تعالیٰ کی رضا اور دین کی سربلندی کے لیے مال خرچ کرنے کی ترغیب دلائی جا رہی ہے۔ دل کھول کر راہِ خدا میں اپنا مال خرچ کرو اور اس بات کی ذرا پرواہ نہ کرو کہ تمہاری اولاد کا کیا بنے گا۔ تمہاری زندگی کی ضروریات کیسے پوری ہوں گی۔ تمہارا معاملہ اپنے رب کریم کے ساتھ ہے۔ زمین و آسمان کے بے شمار بے حد خزانے اس کے دستِ قدرت میں ہیں۔ ہر چیز کا مالک وہ ہے۔ وہ بڑا غیور ہے۔ اس کی غیرت ہرگز برداشت نہیں کرتی کہ اس کی راہ میں گھر بار لٹانے والا کسی غیر کا دست نگر ہو۔ وہ خزانہ غیب سے ایسے اس طرح فراواں رزق دیتا ہے کہ دیکھنے والے دنگ رہ جاتے ہیں۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

Marfat.com

فاطِر

(سورۃ فاطر ۳۵)---ا۔ ''اس اللہ تعالیٰ کے لیے تمام تعریفیں سزاوار ہیں جو (ابتداء) آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا اور دو دو تین تین چار چار پروں والے فرشتوں کو اپنا پیغمبر (قاصد) بنانے والا ہے' مخلوق میں جو چاہے زیادتی کرتا ہے اللہ تعالیٰ یقیناً ہر چیز پر قادر ہے۔''O---[یہاں اللہ تعالیٰ کے چند کمالاتِ قدرت کا ذکر کیا جا رہا ہے۔ کسی چیز کو بغیر کسی پہلے نمونہ کے عدم محض سے موجود کرنے کو فطر کہتے ہیں۔ الفطرۃ: الابتداء والاختراع۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات وہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو نیست سے ہست فرمایا ہے۔ ان کا پہلے کوئی نمونہ نہ تھا جس کو دیکھ کر اس کی نقل اُتار لی گئی ہو۔ اس کے علم قدرت اور حکمت کا اندازہ کیونکر لگایا جا سکتا ہے۔ جس نے اتنی بڑی کائنات کو یوں آراستہ پیراستہ کر کے تخلیق فرمایا اور اس کی پختگی کا یہ حال ہے کہ اَن گنت سال گزر گئے۔ اس میں کوئی شگاف، بوسیدگی کی کوئی علامت ظاہر نہیں ہوئی۔ حضرت ابنِ عباسؓ فرماتے ہیں کہ فطر کے لفظ کا صحیح مفہوم مجھے اس وقت معلوم ہوا جب دو اعرابی ایک کنوئیں کے بارے میں جھگڑتے ہوئے میرے پاس آئے اور ان میں سے ایک نے کہا: اس کنوئیں کو میں نے ابتداء کھودا ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

(سورۃ الشوریٰ ۴۲)---اا۔ ''وہ آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے اس نے تمہارے لیے تمہاری جنس کے جوڑے بنا دیئے ہیں اور چوپایوں کے جوڑے بنائے ہیں تمہیں وہ اس میں پھیلا رہا ہے اس جیسی کوئی چیز نہیں وہ سننے اور دیکھنے والا ہے۔''O

قادرِ مطلق

(سورۃ البقرۃ ۲)---۲۰۔ ''قریب ہے کہ یہ بجلی اچک لے جائے بصارت ان کی، جب ذرا بجلی چمکی تو چلنے لگتے ہیں اس (کی روشنی) میں اور جونہی اندھیرا چھا جاتا ہے، ان پر تو کھڑے ہو جاتے ہیں، حالانکہ اگر چاہتا اللہ تعالیٰ تو سلب کر لیتا ان کی سماعت اور بصارت ہی کو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔''O---۱۴۸۔ ''اور ہر ایک کے لئے ہے رخ کرنے کی ایک سمت کہ وہ منہ کرتا ہے اس کی طرف سو سبقت لے جاؤ تم نیک کاموں میں۔ جہاں کہیں بھی ہو گے تم لائے گا تم کو اللہ تعالیٰ اکٹھا، بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔''O---۲۵۹۔ ''یا جیسے وہ شخص جو ایک بستی سے گزرا جو اپنی چھتوں پر گری ہوئی تھی، وہ کہنے لگا۔ اللہ تعالیٰ اسے اس کی موت کے بعد زندہ کرے گا، تب اللہ نے اسے سو سال کے لئے مردہ کر دیا پھر اسے اٹھا دیا۔ کہا، تو کتنا عرصہ یوں پڑا رہا۔ وہ کہنے لگا میں ایک دن یا دن کا کچھ حصہ یوں پڑا رہا۔ اس نے کہا نہیں بلکہ تو سو سال یوں پڑا رہا۔ اب اپنے کھانے اور پینے کی چیزوں کو دیکھ جو سڑی نہیں اور اپنے گدھے کو دیکھ اور یہ اس لئے کہ ہم تجھے لوگوں کے لئے نشان بنا دیں۔ اور ہڈیوں کو دیکھ کہ ہم انہیں کس طرح کھڑا کرتے ہیں پھر اس پر گوشت چڑھاتے ہیں پھر جب اس پر بات واضح ہو گئی تو وہ کہنے لگا، میں جان گیا کہ اللہ تعالیٰ ہر بات پر قدرت رکھتا ہے۔''O---۲۶۰۔ ''اور غور کرو اس واقعہ پر بھی جب کہا تھا ابراہیمؑ نے، اے میرے رب! دکھا مجھے تو کیسے زندہ کرے گا مردوں کو۔ فرمایا تم ایمان نہیں رکھتے؟ عرض کیا کیوں نہیں لیکن چاہتا ہوں مطمئن ہو جائے میرا دل۔ فرمایا تو اچھا لے لو چار پرندے اور مانوس کر لو انہیں اپنے ساتھ، پھر رکھ دو ہر پہاڑ پر ان کا ایک ایک ٹکڑا۔ پھر پکارو انہیں چلے آئیں گے وہ تمہارے پاس دوڑتے ہوئے اور خوب جان لو کہ بیشک اللہ تعالیٰ غالب اور صاحب حکمت ہے۔''O---۲۸۴۔ ''اللہ تعالیٰ ہی کا ہے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور جو کچھ ہے زمین میں اور خواہ ظاہر کرو تم جو تمہارے دلوں میں ہے یا چھپاؤ بہرحال حساب لے گا تم سے اس کا اللہ پھر بخش دے گا جسے چاہے اور سزا دے گا جسے چاہے اور اللہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے۔''O

(سورۃ آل عمران ۳)---۲۶۔ ''کہہ دو! اے اللہ۔ مالک بادشاہی کے دیتا ہے تو حکومت جسے چاہے اور چھین لیتا ہے حکومت جس سے چاہے اور عزت دیتا ہے تو جسے چاہے اور ذلت دیتا ہے تو جسے چاہے، تیرے ہی ہاتھ میں ہے خیر بیشک تو ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے۔''O---۲۷۔ ''داخل کرتا ہے تو رات کو دن میں اور داخل کرتا ہے دن کو رات میں اور نکالتا ہے جاندار کو بے جان سے اور نکالتا ہے بے جان کو جاندار سے اور رزق دیتا ہے تو جسے چاہے بے حساب۔''O---۲۹۔ ''کہہ دو! خواہ تم چھپاؤ اسے جو تمہارے سینوں میں ہے یا ظاہر کرو، جانتا ہے اسے اللہ اور وہ تو جانتا ہے ہر اس چیز کو جو آسمانوں میں ہے اور اس کو بھی جو زمین میں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے۔''O---۱۶۵۔ ''کیا (ایسا نہیں ہوا) کہ جب پہنچی تم کو (کوئی) مصیبت جبکہ پہنچا چکے تھے تم اس سے دوگنی مصیبت (دشمنوں کو بدر میں) تو تم نے کہا! کہاں سے آ گئی یہ؟ کہہ دو! یہ مصیبت تمہاری اپنی ہی لائی ہوئی ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ ہر بات پر پوری طرح قادر ہے۔''O

Marfat.com

(**سورۃ النساء ۴**)---۱۳۳۔ ''اگر وہ چاہے تو اے لوگو! تمہیں اٹھا لے اور دوسروں کو لے آئے اور اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے۔'' O---۱۳۴۔ ''کوئی دُنیا کا ثواب چاہتا ہے تو دُنیا اور آخرت (دونوں) کا ثواب اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے اور اللہ تعالیٰ سننے والا، دیکھنے والا ہے۔'' O---۱۴۹۔ ''اگر تم بھلائی کو ظاہر کرو یا اسے چھپاؤ یا برائی کو معاف کر دو تو بیشک اللہ تعالیٰ بھی معاف کرنے والا اور قدرت والا ہے۔'' O

(**سورۃ المائدۃ ۵**)---۱۷۔ ''وہ لوگ کفر کرتے ہیں جو کہتے ہیں ''مسیح ابن مریم ہی اللہ ہے'' کہہ دے۔ کون اللہ تعالیٰ کے سامنے کچھ بھی اختیار رکھتا ہے۔ اگر وہ چاہے کہ مسیح ابن مریم اس کی ماں اور جو بھی زمین میں ہے سب کو ہلاک کر دے اور آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب پر بادشاہت اللہ تعالیٰ کی ہے۔ وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے۔'' O---[حضرت عیسیٰؑ اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے درمیان جو تقریباً ۵۷۰ یا ۶۰۰ سو سال کا فاصلہ ہے یہ زمانہ فترت کہلاتا ہے۔ اہل کتاب کو کہا جا رہا ہے کہ اس فترت کے بعد ہم نے اپنا آخری رسول ﷺ بھیج دیا ہے۔ اب تم یہ بھی نہ کہہ سکو گے کہ ہمارے پاس تو کوئی بشیر و نذیر پیغمبر ہی نہیں آیا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۲۰۔ ''آسمانوں اور زمین پر اور جو کچھ ان میں ہے ان پر بادشاہت اللہ تعالیٰ ہی کی ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔'' O

(**سورۃ الانعام ۶**)---۱۷۔ ''اور اگر اللہ تعالیٰ تجھے کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا کوئی دور کرنے والا نہیں اور اگر وہ تجھے کوئی بھلائی پہنچائے تو وہ ہر بات پر قادر ہے۔'' O---۶۵۔ ''کہہ وہ اس بات پر قادر ہے کہ تم پر تمہارے اوپر سے یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے عذاب بھیج دے یا تمہیں گروہوں میں الگ الگ کر دے اور ایک کو دوسرے کی سختی کا مزا چکھائے۔'' O---۹۶۔ ''وہ صبح کو پھاڑ نکالنے والا ہے، اور اس نے رات کو آرام کے لئے اور سورج اور چاند کو حساب کے لئے بنایا ہے، اس غالب اور علم والے کی تقدیر (اندازہ) یہی ہے۔'' O---۱۰۳۔ ''اسے آنکھیں نہیں پا سکتیں۔ مگر وہ آنکھوں کو پا لیتا ہے اور وہ باریک بین اور باخبر ہے۔'' O---۱۳۳۔ ''اور تیرا رب بے نیاز اور رحمت والا ہے۔ وہ اگر چاہے تو تمہیں اٹھا لے جائے اور تمہارے بعد جسے چاہے جانشین بنا دے۔ اسی طرح جیسے اس نے تمہیں ایک دوسری قوم کی نسل سے اٹھایا۔'' O

(**سورۃ الاعراف ۷**)---۵۴۔ ''بیشک تمہارا آقا اللہ تعالیٰ ہے وہ جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں بنایا پھر تخت پر بیٹھ گیا۔ وہ دن کو رات سے ڈھانپتا ہے جو اس کے پیچھے لپکی چلی آتی ہے اور سورج اور چاند اور ستارے اس کے حکم میں بندھے ہوئے ہیں۔ سنو! بنانا اور حکم دینا اسی کا کام ہے۔'' O---۵۷۔ ''اور وہ اپنی رحمت کے آگے آگے ہواؤں کو خوشخبری بنا کر چلاتا ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ بھاری بادل کو اٹھا لیتی ہیں تو ہم اسے کسی مردہ بستی کی طرف ہانک دیتے ہیں۔ پھر اس سے پانی اتارتے ہیں اور اس کے ذریعے ہر قسم کے پھل پیدا کرتے ہیں اس طرح ہم مردوں کو زندہ کرتے ہیں۔ شاید تم نصیحت حاصل کرو۔'' O---۵۸۔ ''اور اچھی بستی سے اس کے رب کے حکم سے اس کا سبزہ نکلتا ہے اور وہ جو ناقص ہوتی ہے اس سے صرف نکمی چیز نکلتی ہے۔ یوں ہم ان لوگوں کے لئے جو شکر کرتے ہیں طرح طرح سے آیتیں بیان کرتے ہیں۔'' O

(**سورۃ الانفال ۸**)---۴۱۔ ''اور جان لو کہ جو کچھ تم غنیمت میں لیتے ہو اس کا پانچواں حصہ اللہ تعالیٰ کا ہے اور رسول ﷺ کا ہے اور رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، اور مسافروں کا ہے۔ اگر تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو اور اس پر جو ہم نے فیصلے کے دن جس دن دو قومیں ٹکرائی تھیں اپنے بندے کو عنایت کیا اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔'' O

(**سورۃ التوبہ ۹**)---۳۹۔ ''اگر تم نہیں نکلو گے (جہاد کے لئے) تو وہ تمہیں دردناک سزا دے گا اور تمہاری بجائے کسی اور قوم کو بدل کر لے آئے گا اور تم اس کا کچھ بھی بگاڑ نہ سکو گے اور اللہ ہر بات پر قادر ہے۔'' O

(**سورۃ یونس ۱۰**)---۳۱۔ ''کہو! کون تمہیں آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہے یا کون کانوں اور آنکھوں پر اختیار رکھتا ہے اور کون مردہ سے زندہ کو نکالتا ہے اور زندہ سے مردہ نکالتا ہے اور کون کام کی تدبیر کرتا ہے؟ تو وہ کہیں گے اللہ۔ پھر کہو، تو کیا تم ڈرتے نہیں؟'' O---۶۵۔ ''اور ان کی بات تجھے غمگین نہ کرے۔ عزت سب اللہ تعالیٰ کی ہے۔ وہی سننے والا، جاننے والا ہے۔'' O

(**سورۃ الرعد ۱۳**)---۸۔ ''مادہ اپنے شکم میں جو کچھ رکھتی ہے۔ اسے اللہ تعالیٰ بخوبی جانتا ہے اور پیٹ کا گھٹنا، بڑھنا بھی۔ ہر چیز اس کے پاس اندازے سے ہے۔'' O---۱۵۔ ''اللہ تعالیٰ ہی کے لئے زمین اور آسمانوں کی سب مخلوق خوشی اور ناخوشی سے سجدہ کرتی ہے اور ان کے سائے بھی صبح و شام۔'' O

(**سورۃ النحل ۱۶**)---۷۷۔ ''آسمانوں اور زمین کا غیب صرف اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے اور قیامت کا امر تو ایسا ہی ہے جیسے آنکھ کا جھپکنا بلکہ اس سے بھی زیادہ قریب۔ بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔'' O---[یعنی اس کی قدرت کاملہ کی دلیل ہے کہ وسیع و عریض کائنات اس کے حکم سے پلک جھپکنے میں بلکہ اس سے بھی کم لمحے میں تباہ و برباد ہو جائے گی۔ یہ بات بطور مبالغہ نہیں ہے بلکہ ایک حقیقت واقعہ ہے۔ کیونکہ اس کی قدرت غیر متناہی ہے جس کا ہم اندازہ ہی نہیں کر سکتے۔ اس کے ایک لفظ کن سے وہ سب کچھ ہو جاتا ہے جو وہ چاہتا ہے تو یہ قیامت بھی اس کے کن (ہو جا) کہنے سے برپا ہو جائے گی۔ (از تفسیر شاہ فہد

Marfat.com

(**سورۃ بنی اسرائیل ١٧**)---۵۰۔ ''جواب دیجئے کہ تم پتھر بن جاؤ یا لوہا۔'' O---۵۱۔ ''یا کوئی اور ایسی خلقت جو تمہارے دلوں میں بہت ہی سخت معلوم ہو، پھر وہ پوچھیں کہ کون ہے جو دوبارہ ہماری زندگی لوٹائے؟ آپ جواب دے دیں کہ وہی اللہ تعالیٰ جس نے تمہیں اول بار پیدا کیا، اس پر وہ اپنے سر ہلا ہلا کر آپ سے دریافت کریں گے کہ اچھا یہ ہے کب؟ تو آپ جواب دے دیں کہ کیا عجب کہ وہ (ساعت) قریب ہی آن لگی ہو۔'' O---۵۲۔ ''جس دن وہ تمہیں بلائے گا تم اس کی تعریف کرتے ہوئے تعمیل ارشاد کرو گے اور گمان کرو گے کہ تمہارا رہنا بہت ہی تھوڑا ہے۔'' O---۹۹۔ ''کیا انہوں نے اس بات پر نظر نہیں کی کہ جس اللہ تعالیٰ نے آسمان وزمین کو پیدا کیا ہے وہ ان جیسوں کی پیدائش پر پورا قادر ہے، اسی نے ان کے لیے ایک ایسا وقت مقرر کر رکھا ہے جو شک وشبہ سے یکسر خالی ہے، لیکن ظالم لوگ انکار کیے بغیر رہتے ہی نہیں۔'' O

(**سورۃ الانبیاء ٢١**)---۳۰۔ ''کیا کافر لوگوں نے یہ نہیں دیکھا کہ آسمانوں وزمین باہم ملے جلے تھے پھر ہم نے انہیں جدا کیا اور ہر زندہ چیز کو ہم نے پانی سے پیدا کیا کیا یہ لوگ پھر بھی ایمان نہیں لاتے۔'' O---۳۱۔ ''اور ہم نے زمین میں پہاڑ بنا دیے تا کہ وہ مخلوق کو ہلا نہ سکے' اور ہم نے اس میں کشادہ راہیں بنا دیں تا کہ وہ راستہ حاصل کریں۔'' O---۳۲۔ ''آسمان کو محفوظ چھت بھی ہم نے ہی بنایا ہے۔ لیکن لوگ اسکی قدرت کے نمونوں پر دھیان ہی نہیں دھرتے۔'' O---۳۳۔ ''وہی اللہ ہے جس نے رات اور دن اور سورج اور چاند کو پیدا کیا ہے۔ ان میں سے ہر ایک اپنے اپنے مدار میں تیرتے پھرتے ہیں۔'' O

(**سورۃ الحج ٢٢**)---۵۔ ''لوگو! اگر تمہیں مرنے کے بعد جی اٹھنے میں شک ہے تو سوچو ہم نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا پھر نطفہ سے پھر خون بستہ سے پھر گوشت کے لوتھڑے سے جو صورت دیا گیا تھا اور بے نقشہ تھا۔ یہ ہم تم پر ظاہر کر دیتے ہیں' اور ہم جسے چاہیں ایک ٹھہرائے ہوئے وقت تک رحم مادر میں رکھتے ہیں پھر تمہیں بچپن کی حالت میں دنیا میں لاتے ہیں پھر تا کہ تم اپنی پوری جوانی کو پہنچو' تم میں سے بعض تو وہ ہیں جو فوت کر لیے جاتے ہیں اور بعض بے غرض عمر کی طرف پھر سے لوٹا دیئے جاتے ہیں کہ وہ ایک چیز سے باخبر ہونے کے بعد پھر بے خبر ہو جائے۔ تو دیکھتا ہے کہ زمین (بنجر اور) خشک ہے پھر جب ہم اس پر بارشیں برساتے ہیں تو وہ ابھرتی ہے اور پھولتی ہے اور ہر قسم کی رونق دار نباتات اگاتی ہے۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۳، مضمون: انسانی پیدائش)---۶۔ ''یہ اس لیے کہ اللہ ہی حق ہے اور وہی مردوں کو جلاتا ہے اور وہ ہر ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔'' O---۴۱۔ ''یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم زمین میں ان کے پاؤں جما دیں تو یہ پوری پابندی سے نمازیں قائم کریں اور زکوتیں دیں اور اچھے کاموں کا حکم کریں اور برے کاموں سے منع کریں۔ تمام کاموں کا انجام اللہ کے اختیار میں ہے۔'' O

(**سورۃ المومنون ٢٣**)---۱۸۔ ''ہم ایک صحیح انداز سے آسمان سے پانی برساتے ہیں' پھر اسے زمین میں ٹھہرا دیتے ہیں' اور ہم اس کے لے جانے پر یقیناً قادر ہیں۔'' O

(**سورۃ النور ٢٤**)---۴۵۔ ''تمام کے تمام چلنے پھرنے والے جانداروں کو اللہ تعالیٰ ہی نے پانی سے پیدا کیا ہے ان میں سے بعض تو اپنے پیٹ کے بل چلتے ہیں' بعض دو پاؤں پر چلتے ہیں۔ بعض چار پاؤں پر چلتے ہیں' اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔'' O

(**سورۃ الشعراء ٢٦**) ''حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا---۷۷۔ ''بجز سچے اللہ تعالیٰ کے جو تمام جہان کا پالنہار ہے۔'' O---۷۸۔ ''جس نے مجھے پیدا کیا ہے اور وہی میری رہبری فرماتا ہے۔'' O---۷۹۔ ''وہی ہے جو مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔'' O---۸۰۔ ''اور جب میں بیمار پڑ جاؤں تو مجھے شفا عطا فرماتا ہے۔'' O---۸۱۔ ''اور وہی مجھے مار ڈالے گا پھر زندہ کر دے گا۔'' O---۸۲۔ ''اور جس سے امید بندھی ہوئی ہے کہ وہ روز جزا میں میرے گناہوں کو بخش دے گا۔'' O

(**سورۃ الروم ٣٠**)---۵۴۔ ''اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے تمہیں کمزوری کی حالت میں پیدا کیا پھر اس کمزوری کے بعد توانائی دی' پھر اس توانائی کے بعد کمزوری اور بڑھاپا دیا جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے' وہ سب سے پورا واقف اور سب پر پورا قادر ہے۔'' O

(**سورۃ الزمر ٣٩**)---۵۔ ''نہایت اچھی تدبیر سے اس نے آسمانوں اور زمین کو بنایا وہ رات کو دن پر اور دن کو رات پر لپیٹ دیتا ہے اور اس نے سورج چاند کو کام پر لگا رکھا ہے۔ ہر ایک مقررہ مدت تک چل رہا ہے یقین مانو کہ وہی زبردست اور گناہوں کا بخشنے والا ہے۔'' O

(**سورۃ الشوریٰ ٤٢**)---۲۹۔ ''اور اس کی نشانیوں میں سے آسمانوں اور زمین کی پیدائش ہے اور ان میں جانوروں کا پھیلانا ہے۔ وہ اس پر بھی قادر ہے کہ جب چاہے انہیں جمع کر دے۔'' O

(**سورۃ الاحقاف ٤٦**)---۳۲۔ ''اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے بلانے والے کا کہا نہ مانے گا پس وہ زمین میں کہیں (بھاگ کر اللہ تعالیٰ کو) عاجز نہیں کر سکتا نہ

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی اس کے مددگار ہوں گے' یہ لوگ کھلی گمراہی میں ہیں۔'' O---۳۳۔ ''کیا وہ نہیں دیکھتے کہ جس اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور ان کے پیدا کرنے سے وہ نہ تھکا' وہ یقیناً مُردوں کو زندہ کرنے پر قادر ہے؟ کیوں نہ ہو؟ وہ یقیناً ہر چیز پر قادر ہے۔'' O---[رُوئے سخن کفارِ مکہ کی طرف ہے جو قیامت کے منکر تھے۔ انہیں بتایا جا رہا ہے کہ اس کارخانہ حیات کو پیدا کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ تھک نہیں گیا کہ اب وہ تمہاری موت کے بعد تمہیں زندہ نہ کر سکے۔ اس کی قدرت اور اس کی طاقت کے سامنے نہ اس کارخانہ حیات کو پہلی مرتبہ پیدا فرمانا کوئی کٹھن کام تھا اور نہ اس کو درہم برہم کرنے کے بعد دوبارہ پیدا کرنا اس کے لیے کچھ دشوار ہے۔ تم مر کر خاک میں مل جاؤ، تمہارے خاک کے ذرّے آفاقِ عالم میں بکھر جائیں۔ جب وہ تمہیں دوبارہ زندہ کرنا چاہے گا تو صرف کُن کہے گا اور تم زندہ ہو جاؤ گے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

(**سورۃ الفتح** ۴۸)---۲۱۔ ''اور تمہیں اور (غنیمتیں) بھی دے جن پر اب تک تم نے قابو نہیں پایا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے قابو میں رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔'' O

(**سورۃ الحدید** ۵۷)---۲۔ ''آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اسی کی ہے' وہی زندگی دیتا ہے اور موت بھی اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔'' O

(**سورۃ التغابن** ۶۴)---۱۔ ''(تمام چیزیں) جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اللہ کی پاکی بیان کرتی ہیں اسی کی سلطنت ہے اور اسی کی تعریف ہے' اور وہ ہر ہر چیز پر قادر ہے۔'' O

(**سورۃ الطلاق** ۶۵)---۷۔ ''کشادگی والے کو اپنی کشادگی سے خرچ کرنا چاہیے اور جس پر اس کے رزق کی تنگی کی گئی ہو اسے چاہیے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اسے دے رکھا ہے اسی میں سے (اپنی حسب حیثیت) دے' کسی شخص کو اللہ تکلیف نہیں دیتا مگر اتنی ہی جتنی طاقت اسے دے رکھی ہے' اللہ تنگی کے بعد آسانی و فراغت بھی کر دے گا۔'' O---۱۲۔ ''اللہ وہ ہے جس نے سات آسمان بنائے اور اسی کے مثل زمینیں بھی۔ اس کا حکم ان کے درمیان اترتا ہے تاکہ تم جان لو کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو بہ اعتبار علم گھیر رکھا ہے۔'' O---[اس کے علم سے کوئی چیز باہر نہیں، چاہے وہ کیسی ہی ہو۔ (از تفسیر نمبر۳ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الملک** ۶۷)---۱۔ ''بہت بابرکت ہے وہ (اللہ) جس کے ہاتھ میں بادشاہی ہے اور جو ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔'' O---[تفصیل کے لیے باب ہذا، مضمون: بابرکت اللہ تعالیٰ کی بادشاہت]---۱۹۔ ''کیا یہ اپنے اوپر پر کھولے ہوئے اور (کبھی کبھی) سمیٹے ہوئے (اڑنے والے) پرندوں کو نہیں دیکھتے' انہیں (اللہ) رحمٰن ہی (ہوا و فضا میں) تھامے ہوئے ہے۔'' O

(**سورۃ المعارج** ۷۰)---۳۲۔ ''اور جو اپنی امانتوں کا اور اپنے قول و قرار کا پاس رکھتے ہیں۔'' O---۳۳۔ ''اور جو اپنی گواہیوں پر سیدھے اور قائم رہتے ہیں۔'' O---۳۴۔ ''اور جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔'' O---۳۵۔ ''یہی لوگ جنتوں میں عزت والے ہوں گے۔'' O---۳۶۔ ''پس کافروں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ تیری طرف دوڑتے آتے ہیں۔'' O---۳۷۔ ''دائیں اور بائیں سے گروہ کے گروہ۔'' O---۳۸۔ ''کیا ان میں سے ہر ایک کی توقع یہ ہے کہ وہ نعمتوں والی جنت میں داخل کیا جائے گا؟'' O---۳۹۔ ''(ایسا) ہرگز نہ ہوگا۔ ہم نے انہیں اس (چیز) سے پیدا کیا ہے جسے وہ جانتے ہیں۔'' O---۴۰۔ ''پس مجھے قسم ہے مشرقوں اور مغربوں کے رب کی (کہ) ہم یقیناً قادر ہیں۔'' O---۴۱۔ ''اس پر کہ ان کے عوض ان سے اچھے لوگ لے آئیں اور ہم عاجز نہیں ہیں۔'' O

(**سورۃ القیمۃ** ۷۵)---۳۶۔ ''کیا انسان یہ سمجھتا ہے کہ اسے بیکار چھوڑ دیا جائے گا۔'' O---۳۷۔ ''کیا وہ ایک گاڑھے پانی کا قطرہ نہ تھا جو ٹپکایا گیا تھا؟'' O---۳۸۔ ''پھر وہ لہو کا لوتھڑا ہو گیا پھر اللہ نے اسے پیدا کیا اور درست بنا دیا۔'' O---۳۹۔ ''پھر اس سے جوڑے یعنی نر و مادہ بنائے۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۳، مضمون: انسانی پیدائش)---۴۰۔ ''کیا (اللہ تعالیٰ) اس (امر) پر قادر نہیں کہ مردے کو زندہ کر دے۔'' O

قانونِ الٰہی

(**سورۃ البقرۃ** ۲)---۲۴۹۔ ''پھر جب چلا طالوت لشکر لے کر تو اس نے کہا بیشک اللہ تعالیٰ تمہاری آزمائش کرے گا ایک دریا سے۔ سو جو شخص پیئے گا (پانی) اس میں سے تو وہ نہیں ہے میرا ساتھی۔ اور جو نہ پیئے گا اسے تو وہ بیشک میرا ساتھی ہے۔ ہاں اگر کوئی بھر لے چلو بھر (پانی) اپنے ہاتھ سے (تو خیر)۔ مگر پی لیا انہوں نے اس سے (سیر ہو کر) سوائے گروہ قلیل کے ان میں سے۔ پھر جب پار ہوا دریا سے وہ خود اور اہل ایمان جو اس کے ساتھ تھے تو کہنے لگے نہیں ہے مقابلے کی طاقت ہم میں آج جالوت اور اس کے لشکر سے۔ کہنے لگے وہ لوگ جو سمجھتے تھے کہ انہیں حاضر ہونا ہے اللہ تعالیٰ کے سامنے۔ کہ بارہا ایک گروہ قلیل

Marfat.com

غالب آیا ہے بڑے گروہ پر اللہ تعالیٰ کے حکم سے۔ اور اللہ تعالیٰ ساتھ ہے صبر کرنے والوں کے۔" O---۲۵۰۔ "اور جب مقابل آئے وہ جالوت اور اس کے لشکر کے تو انہوں نے دُعا کی اے ہمارے رب فیضان کر ہم پر صبر کا اور جمائے رکھ ہمارے قدم اور فتح عطا فرما ہمیں کافر لوگوں پر۔" O---۲۵۱۔ "پس شکست دے دی انہوں نے کافروں کو اللہ تعالیٰ کے اذن سے اور قتل کر دیا داوٗدؑ نے جالوت کو اور عطا کی اس کو اللہ تعالیٰ نے سلطنت اور حکمت اور سکھایا اس کو جو کچھ چاہا۔ اور اگر نہ ہٹاتا رہتا اللہ تعالیٰ انسانوں کے ایک گروہ کو دوسرے گروہ کے ذریعہ سے تو نظام بگڑ جاتا زمین کا۔ لیکن اللہ تعالیٰ بڑا مہربان ہے اہل عالم پر۔" O---[اس میں اللہ تعالیٰ کی ایک سنت الٰہی کا بیان ہے کہ وہ انسانوں کے ہی ایک گروہ کے ذریعے سے دوسرے انسانی گروہ کے ظلم اور اقتدار کا خاتمہ فرماتا رہتا ہے۔ اگر وہ ایسا نہ کرتا اور کسی ایک ہی گروہ کو ہمیشہ قوت و اختیار سے بہرہ ور کیے رکھتا تو یہ زمین ظلم و فساد سے بھر جاتی۔ اس لئے یہ قانون الٰہی اہل دُنیا کے لئے فضل الٰہی کا خاص مظہر ہے۔ (از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ آل عمران ۳**)---۱۳۔ "بے شک تھی تمہارے لئے بڑی نشانی ان دو گروہوں میں جو ایک دوسرے سے نبرد آزما ہوئے۔ ایک گروہ جنگ کر رہا تھا اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور دوسرا گروہ کافر تھا۔ دیکھ رہے تھے وہ ان کو دوگنا اپنے سے کھلی آنکھوں سے اور اللہ تعالیٰ قوت بہم پہنچاتا ہے اپنی نصرت سے جس کو چاہے۔ بیشک اس میں ایک بڑا سبق ہے دیدۂ بینا رکھنے والوں کے لئے۔" O---۱۲۳۔ "اور بلاشبہ مدد کر چکا تھا تمہاری اللہ تعالیٰ غزوۂ بدر میں حالانکہ تم (اس وقت) بہت کمزور تھے۔ سو ڈرو اللہ تعالیٰ سے تاکہ تم شکر ادا کر سکو (اس کے اس احسان کا)۔" O---۱۲۴۔ "جب کہہ رہے تھے تم مومنوں سے کیا نہیں کافی تمہارے لئے یہ کہ مدد دے تم کو تمہارا رب تین ہزار فرشتوں سے جو اتارے جائیں (آسمان سے)۔" O---۱۲۵۔ "ہاں کیوں نہیں اگر تم ثابت قدم رہو۔ اور تقویٰ اختیار کرو اور آ پڑے تمہارا دشمن تم پر اچانک تو مدد دے گا تم کو تمہارا رب پانچ ہزار فرشتوں سے جو خاص نشان لگائے ہوئے ہوں گے۔" O

(**سورۃ الانفال ۸**)---۴۴۔ "اور جب وہ اس وقت کہ تم ٹکرائے انہیں تمہاری آنکھوں میں کم دکھاتا تھا۔ اور تمہیں ان کی آنکھوں میں کم کرتا تھا۔ تاکہ اللہ تعالیٰ معاملے کو جسے ہو کر رہنا تھا پورا کر دے۔ اور اللہ تعالیٰ ہی کی طرف معاملے لوٹائے جاتے ہیں۔" O

(**سورۃ الحج ۲۲**)---۳۸۔ "سن رکھو! یقیناً سچے مومنوں کے دشمنوں کو خود اللہ تعالیٰ ہٹا دیتا ہے۔ کوئی خیانت کرنے والا ناشکرا اللہ تعالیٰ کو ہرگز پسند نہیں۔" O---۳۹۔ "جن (مسلمانوں) سے (کافر) جنگ کر رہے ہیں انہیں بھی مقابلے کی اجازت دی جاتی ہے کیونکہ وہ مظلوم ہیں۔ بیشک ان کی مدد پر اللہ قادر ہے۔" O---[اکثر سلف کا قول ہے کہ اس آیت میں سب سے پہلے جہاد کا حکم دیا گیا ہے، جس کے دو مقصد یہاں بیان کیے گئے ہیں۔ مظلومیت کا خاتمہ اور اعلائے کلمتہ اللہ۔ اس لیے کہ مظلومین کی مدد اور ان کی دادرسی نہ کی جائے تو پھر دنیا میں زور آور کمزوروں کو اور باوسائل بے وسیلہ لوگوں کو جینے ہی نہ دیں جس سے زمین فساد سے بھر جائے۔ اسی طرح اعلائے کلمتہ اللہ کے لیے کوشش نہ کی جائے اور باطل کی سرکوبی نہ کی جائے تو باطل کے غلبے سے بھی دنیا کا امن و سکون اور اللہ کا نام لینے والوں کے لیے کوئی عبادت خانہ باقی نہ رہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۴۰۔ "یہ وہ ہیں جنہیں ناحق اپنے گھروں سے نکالا گیا' صرف ان کے اس قول پر کہ ہمارا پروردگار فقط اللہ ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کو آپس میں ایک دوسرے سے نہ ہٹاتا رہتا تو عبادت خانے اور گرجے اور مسجدیں اور یہودیوں کے معبد اور وہ مسجدیں بھی ڈھادی جاتیں جہاں اللہ کا نام بہ کثرت لیا جاتا ہے۔ جو اللہ کی مدد کرے گا اللہ بھی ضرور اس کی مدد کرے گا۔ بیشک اللہ تعالیٰ بڑی قوتوں والا بڑے غلبے والا ہے۔" O

(**سورۃ القصص ۲۸**)---۵۔ "پھر ہماری چاہت ہوئی کہ ہم ان پر کرم فرمائیں جنہیں زمین میں بے حد کمزور کر دیا گیا تھا' اور ہم انہی کو پیشوا اور (زمین) کا وارث بنائیں۔" O---۶۔ "اور یہ بھی کہ ہم انہیں زمین میں قدرت و اختیار دیں اور فرعون اور ہامان اور ان کے لشکروں کو وہ دکھائیں جس سے وہ ڈر رہے ہیں۔" O---[یہاں زمین سے مراد ارض شام ہے جہاں وہ کنعانیوں کی زمین کے وارث بنے کیونکہ مصر سے نکلنے کے بعد بنی اسرائیل مصر واپس نہیں گئے۔ واللہ اعلم۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

کمالِ قدرت

(**سورۃ البقرۃ ۲**)---۲۲۔ "جس نے بنایا تمہارے لئے زمین کو بچھونا اور آسمان کو چھت اور برسایا آسمان سے پانی پھر نکالا اس کے ذریعہ سے ہر طرح کی پیداوار کو بطور رزق تمہارے لئے پس نہ ٹھہراؤ اللہ تعالیٰ کا ہمسر (کسی کو) درآنحالیکہ تم جانتے ہو۔" O---۲۹۔ "وہی تو ہے جس نے پیدا کیا تمہاری خاطر وہ کچھ جو زمین میں ہے سب۔ پھر توجہ فرمائی آسمان کی طرف اور استوار کر دیئے سات آسمان اور وہ تو ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔" O---[تفسیر کے لئے ملاحظہ فرمائیں باب ۲، مضمون: آسمان]---۱۶۴۔ "بیشک پیدا کرنے میں آسمانوں کے اور زمین کے اور ایک دوسرے کے پیچھے آنے جانے میں شب و روز کے اور

Marfat.com

کشتیوں میں جو چلتی ہیں سمندر میں وہ (چیزیں) لے کر جو نفع بخش ہیں انسانوں کے لئے اور یہ جو نازل کیا اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی پھر زندگی بخشی اس کے ذریعہ سے زمین کو مردہ ہونے کے بعد اور پھیلائی اس میں ہر طرح کی جاندار مخلوق اور ہواؤں کی گردش میں اور بادلوں میں جو تابع فرمان بنا کر رکھے گئے ہیں درمیان آسمان اور زمین کے یقیناً (ان سب چیزوں میں) نشانیاں ہیں عقلمندوں کے لئے۔" O

(سورۃ آل عمران ۳) ---۶۔ "وہی تو ہے جو شکل وصورت بناتا ہے تمہاری ماں کے پیٹ میں، جیسی چاہے۔ نہیں کوئی معبود سوائے اس کے وہ سب پر غالب، بڑی حکمت والا ہے۔" O ---۴۵۔ "اس وقت کہا تھا فرشتوں نے اے مریم! بیشک اللہ تعالیٰ بشارت دیتا ہے تم کو "کلمۃ من اللہ" کی جس کا نام مسیح عیسیٰ ابن مریم ہوگا، ذی وجاہت دُنیا اور آخرت میں اور اللہ کے مقرب بندوں میں سے ہوگا۔" O ---۴۶۔ "اور باتیں کرے گا لوگوں سے گہوارے میں بھی اور ادھیڑ عمر میں بھی اور صالحین میں سے ہوگا۔" O ---۴۷۔ "مریم نے کہا (ہائے) میرے رب! کہاں سے ہوگا میرے ہاں بچہ جبکہ نہیں چھوا ہے مجھے کسی مرد نے۔ جواب دیا "اسی طرح" اللہ پیدا کرتا ہے جو چاہے۔ جب فیصلہ کر لیتا ہے وہ کسی امر کا تو بس حکم دیتا ہے اسے کہ ہو جا اور وہ ہو جاتا ہے۔" O ---۴۸۔ "اور تعلیم دے گا اللہ تعالیٰ اس کو کتاب وحکمت اور تورات اور انجیل کی۔" O ---۴۹۔ "اور رسول بنا کر بھیجے گا بنی اسرائیل کی طرف (پھر جب وہ مبعوث ہوا تو اس نے کہا) بیشک میں لایا ہوں تمہارے پاس نشانی تمہارے رب کی طرف سے، بیشک میں بناتا ہوں تمہارے سامنے مٹی سے مجسمہ پرندہ کی مانند پھر پھونکتا ہوں اس کے اندر سو بن جاتا ہے وہ پرندہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اور تندرست کرتا ہوں مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو اور زندہ کرتا ہوں مردوں کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے اور بتا سکتا ہوں تم کو جو تم کھاتے ہو اور جو تم ذخیرہ کرتے ہو، اپنے گھروں میں۔ بیشک اس میں بہت بڑی نشانی ہے تمہارے لئے اگر ہو تم ایمان لانے والے۔" O

(سورۃ النساء ۴) ---۱۔ "اے انسانو! ڈرو اپنے رب سے جس نے پیدا کیا تم کو ایک جان سے اور پیدا کیا اسی میں سے جوڑا اس کا اور پھیلائے ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں اور ڈرتے رہو اس اللہ سے کہ سوال کرتے ہو تم ایک دوسرے سے جس کا واسطہ دے کر اور ڈرتے رہو رشتوں (کی نزاکت) سے بھی۔ بیشک اللہ ہے تم پر ہر وقت نگران۔ [تفسیر کے لیے باب ۸، مضمون: صلہ رحمی]

(سورۃ الانعام ۶) ---۲۔ "وہی ہے جس نے تمہیں مٹی سے بنایا پھر ایک مدت ٹھہرا دی اور مدت اس کے ہاں مقررہ ہے پھر بھی تم شک کرتے ہو۔" O ---۹۵۔ "بیشک اللہ ہی بیج اور گٹھلی کو پھاڑنے والا ہے۔ وہ مردہ سے زندہ کو نکالتا ہے اور زندہ سے مردہ کو نکالنے والا ہے، یہ ہے اللہ، پھر تم کدھر پھرے جا رہے ہو؟" O ---[یہاں اللہ تعالیٰ کی بے مثال قدرت اور کاریگری کا بیان ہے۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ دانے (حب) اور گٹھلی (نواۃ، جمع نوی) کو، جسے کاشت کار زمین کی تہ میں دبا دیتا ہے، پھاڑ کر اس سے انواع واقسام کے درخت پیدا فرماتا ہے۔ زمین ایک ہوتی ہے، پانی بھی، جس سے کھیتیاں سیراب ہوتی ہیں، ایک ہی ہوتا ہے۔ لیکن جس جس چیز کے وہ دانے یا گٹھلیاں ہوتی ہیں اس کے مطابق ہی اللہ تعالیٰ مختلف قسم کے غلوں اور پھلوں کے درخت ان سے پیدا فرما دیتا ہے۔ کیا اللہ تعالیٰ کے سوا بھی، کوئی ہے، جو یہ کام کرتا ہو یا کر سکتا ہو؟ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۹۶۔ "وہ صبح کو پھاڑ نکالنے والا ہے اور اس نے رات کو آرام کے لئے اور سورج اور چاند کو حساب کے لئے بنایا ہے اس غالب اور علم والے کی تقدیر (اندازہ) یہی ہے۔" O ---۹۷۔ "اور اسی نے تمہارے لئے ستارے بنائے تا کہ تم ان سے خشکی اور سمندر کے اندھیروں میں راہ پاؤ۔ ہم ان لوگوں کے لئے جو علم رکھتے ہیں نشان کھول کھول کر بیان کر دیئے ہیں۔" O ---[تفسیر کے لئے ملاحظہ فرمائیں باب ۲، مضمون: اجرام فلکی] ---۹۸۔ "اور اسی نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا، پھر ایک ٹھہرنے کی جگہ ہے اور ایک سونپے جانے کی جگہ۔ ہم نے سوچنے والے لوگوں کے لئے آیتیں کھول کر بیان کر دی ہیں۔" O ---۹۹۔ "اور اسی نے آسمان سے پانی اتارا، پھر ہم نے اس کے ذریعے سے ہر طرح کی اگنے والی شے نکالی، پھر اس سے سبزہ نکالا جس سے ہم گتھے ہوئے دانے نکالتے ہیں، اور کھجور کے گابھے سے نیچے جھکے ہوئے گچھے، اور انگوروں، زیتون اور انار کے باغ، ایک دوسرے سے ملتے جلتے اور الگ الگ، اس کے پھل کو جب وہ لگتا ہے اور اس کے پکنے کو دیکھو، بے شک اس میں ان لوگوں کے لئے جو ایمان رکھتے ہیں کئی نشانیاں ہیں۔" O ---[یہ اللہ کی ایک اور عجیب صنعت (کاریگری) کا بیان ہو رہا ہے یعنی بارش کا پانی۔ جس سے وہ ہر قسم کے درخت پیدا فرماتا ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الاعراف ۷) ---۵۴۔ "بیشک تمہارا آقا اللہ تعالیٰ ہے۔ وہ جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں بنایا پھر تخت پر بیٹھ گیا۔ وہ دن کو رات سے ڈھانپتا ہے جو اس کے پیچھے لپکی چلی آتی ہے اور سورج اور چاند اور ستارے اس کے حکم میں بندھے ہیں۔ سنو! بنانا اور حکم دینا اسی کا کام ہے۔ کیا برکت والا ہے اللہ تعالیٰ سارے جہان کا آقا۔" O

(سورۃ یونس ۱۰) ---۵۔ "اسی نے سورج کو چمک اور چاند کو اجالا بنایا۔ اور اس کی منزلیں ٹھہرا دیں۔ تا کہ تم سالوں کی گنتی اور حساب جان سکو۔ اللہ تعالیٰ نے ان چیزوں کو صرف حقیقت بنایا ہے اور وہ ان نشانیوں کو علم والے لوگوں کے لئے کھول کر بیان کرتا ہے۔" O

Marfat.com

(**سورۃ الرعد** ۱۳)---۲۔ ''اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے آسمانوں کو بغیر ستونوں کے بلند کر رکھا ہے کہ تم اس کو دیکھ رہے ہو۔ پھر وہ عرش پر قرار پکڑے ہوئے ہے۔ اسی نے سورج اور چاند کو ماتحتی میں لگا رکھا ہے۔ ہر ایک میعاد معین پر گشت کر رہا ہے۔ وہی کام کی تدبیر کرتا ہے۔ وہ اپنے نشانات کھول کھول کر بیان کر رہا ہے کہ تم اپنے رب کی ملاقات کا یقین کر لو۔''O

(**سورۃ النحل** ۱۶)---۴۔ ''اس نے انسان کو نطفے سے پیدا کیا پھر وہ صریح جھگڑالو بن بیٹھا۔''O---[یعنی ایک جامد چیز سے جو ایک جاندار کے اندر سے نکلتی ہے، جسے منی کہا جاتا ہے۔ اسے مختلف اطوار سے گزار کر ایک مکمل صورت دی جاتی ہے پھر اس میں اللہ تعالیٰ روح پھونکتا ہے اور ماں کے پیٹ سے نکال کر اس دُنیا میں لاتا ہے جس میں وہ زندگی گزارتا ہے لیکن جب اسے شعور آتا ہے تو اسی رب کے معاملے میں جھگڑتا، اس کا انکار کرتا یا اس کے ساتھ شریک ٹھہراتا ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۶۶۔ ''تمہارے لئے تو چوپایوں میں بھی بڑی عبرت ہے کہ ہم تمہیں اس کے پیٹ میں جو کچھ ہے اسی میں سے گوبر اور لہو کے درمیان سے خالص دودھ پلاتے ہیں جو پینے والوں کے لئے سہتا پچتا ہے۔''O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: دودھ)---۶۸۔ ''آپ کے رب نے شہد کی مکھی کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ پہاڑوں میں درختوں اور لوگوں کی بنائی ہوئی اونچی اونچی ٹٹیوں میں اپنے گھر (چھتے) بنا۔''O---۶۹۔ ''اور ہر طرح کے میوے کھا اور اپنے رب کی آسان راہوں میں چلتی پھرتی رہ، ان کے پیٹ سے رنگ برنگ کا مشروب نکلتا ہے، جس کے رنگ مختلف ہیں اور جس میں لوگوں کے لئے شفا ہے، غور و فکر کرنے والوں کے لئے اس میں بھی بہت بڑی نشانی ہے۔''O---[شہد کی مکھی پہلے پہاڑوں میں، درختوں میں انسانی عمارتوں کی بلندیوں پر اپنا مسدس خانہ اور چھتہ اس طرح بناتی ہے کہ درمیان میں کوئی شگاف نہیں رہتا۔ پھر وہ باغوں، جنگلوں، وادیوں، اور پہاڑوں میں گھومتی پھرتی ہے اور ہر قسم کے پھلوں کا جوس اپنے پیٹ میں جمع کرتی ہے اور پھر انہی راہوں سے، جہاں جہاں سے وہ گزرتی ہے، واپس لوٹتی ہے اور اپنے چھتے میں آکر بیٹھ جاتی ہے، جہاں اس کے منہ یا دبر سے وہ شہد نکلتا ہے جسے قرآن نے ''شراب'' سے تعبیر کیا ہے۔ یعنی مشروب روح افزا۔ کوئی سرخ، کوئی سفید، کوئی نیلا، اور کوئی زرد رنگ کا۔ جس قسم کے پھلوں اور کھیتوں سے وہ خوراک حاصل کرتی ہے، اسی حساب سے اس کا رنگ اور ذائقہ بھی مختلف ہوتا ہے۔ شفاء میں تنکیر تعظیم کے لئے ہے۔ یعنی بہت سے امراض کے لئے شہد میں شفا ہے۔ یہ نہیں کہ مطلقاً ہر بیماری کا علاج ہے۔ علمائے طب نے بھی صراحت کی ہے کہ شہد یقیناً ایک شفا بخش قدرتی مشروب ہے۔ لیکن مخصوص بیماریوں کے لئے نہ کہ ہر بیماری کے لئے۔ حدیث میں آتا ہے کہ ☆ نبی کریم ﷺ کو حلوا (میٹھی چیز) اور شہد پسند تھا۔ ایک دوسری روایت میں ہے ☆ آپ ﷺ نے فرمایا ''تین چیزوں میں شفا ہے۔ فصد کھلوانے (پچھنے لگانے) میں، شہد کے پینے میں اور آگ سے داغنے میں۔ لیکن میں اپنی امت کو داغ لگوانے سے منع کرتا ہوں'' حدیث میں ایک واقعہ بھی آتا ہے ''اسہال (دست) کے مرض میں آپ ﷺ نے شہد استعمال کرنے کا مشورہ دیا، جس سے دستوں میں اضافہ ہو گیا، آ کر بتلایا گیا، تو دوبارہ آپ ﷺ نے شہد پلانے کا مشورہ دیا، جس سے مزید فضلات خارج ہوئے اور گھر والے سمجھے کہ شاید مرض میں اضافہ ہو گیا ہے۔ پھر نبی ﷺ کے پاس آئے۔ آپ ﷺ نے تیسری مرتبہ فرمایا اللہ تعالیٰ سچا ہے اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے، جا اور اسے شہد پلا! چنانچہ تیسری مرتبہ میں اسے شفائے کاملہ حاصل ہو گئی۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۷۰۔ ''اللہ تعالیٰ نے ہی تم سب کو پیدا کیا ہے وہی پھر تمہیں فوت کرے گا، تم میں ایسے بھی ہیں جو بدترین عمر کی طرف لوٹائے جاتے ہیں کہ بہت کچھ جاننے بوجھنے کے بعد بھی نہ جانیں۔''O---[تفسیر کے باب نمبر ۱۴، مضمون: ارذل العمر]

(**سورۃ الکہف** ۱۸)---۱۸۔ ''آپ خیال کرتے ہیں کہ وہ بیدار ہیں حالانکہ وہ سوئے ہوئے تھے، خود ہم ہی انہیں دائیں بائیں کروٹیں دلایا کرتے تھے، ان کا کتا بھی چوکھٹ پر اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے تھا۔ اگر آپ جھانک کر انہیں دیکھنا چاہتے تو ضرور الٹے پاؤں بھاگ کھڑے ہوتے اور ان کے رعب سے آپ پر دہشت چھا جاتی۔''O---[وہ بیدار اس لیے محسوس ہوتے تھے کہ ان کی آنکھیں کھلی ہوتی تھیں، جس طرح جاگنے والے شخص کی ہوتی ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ زیادہ کروٹیں بدلنے کی وجہ سے وہ بیدار بیدار نظر آتے تھے۔ کروٹیں دلانے کا مقصد یہ تھا کہ ان کے جسموں کو مٹی نہ کھا جائے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۹۔ ''اسی طرح ہم نے انہیں جگا کر اٹھا دیا کہ آپس میں پوچھ گچھ کر لیں۔ ایک کہنے والے نے جواب دیا کہ ایک دن یا ایک دن سے بھی کم۔ کہنے لگے کہ تمہارے ٹھہرے رہنے کا بخوبی علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔ اب تو تم اپنے میں سے کسی کو اپنی یہ چاندی دے کر شہر بھیجو وہ خوب دیکھ بھال لے کہ شہر کا کون سا کھانا پاکیزہ تر ہے، پھر اسی میں سے تمہارے کھانے کے لیے لے آئے اور وہ بہت احتیاط اور نرمی برتے اور کسی کو تمہاری خبر نہ ہونے دے۔''O---[یعنی جس طرح ہم نے انہیں اپنی قدرت سے سلا دیا تھا اسی طرح تین سو نو سال کے بعد ہم نے انہیں اٹھا دیا اور اس حال میں اٹھایا کہ ان کے جسم اسی طرح صحیح تھے جس طرح تین سو سال قبل سوتے وقت تھے اسی لیے آپس میں ایک دوسرے سے انہوں نے سوال کیا۔ جس وقت وہ غار میں داخل ہوئے صبح کا پہلا پہر تھا اور جب بیدار ہوئے تو دن کا آخری پہر تھا، یوں وہ سمجھے کہ شاید ہم ایک دن یا اس سے بھی کم دن کا کچھ حصہ سوئے رہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)، مکمل تفصیل کے لیے باب ۱۵، مضمون: اصحاب کہف)]

Marfat.com

(سورۃ مریم ۱۹) ---۷۔ ''اے زکریا! ہم تجھے ایک بچے کی خوشخبری دیتے ہیں جس کا نام یحییٰ ہے' ہم نے اس سے پہلے اس کا ہم نام بھی کسی کو نہیں کیا۔'' O ---۸۔ ''زکریا (علیہ السلام) کہنے لگے میرے رب! میرے ہاں لڑکا کیسے ہوگا' جب کہ میری بیوی بانجھ اور میں خود بڑھاپے کے انتہائی ضعف کو پہنچ چکا ہوں۔'' O ---۹۔ ''ارشاد ہوا کہ وعدہ اسی طرح ہو چکا' تیرے رب نے فرما دیا ہے کہ مجھ پر تو یہ بالکل آسان ہے اور تو جبکہ کچھ نہ تھا میں تجھے پیدا کر چکا ہوں۔'' O ---۱۰۔ ''کہنے لگے میرے پروردگار میرے لئے کوئی علامت مقرر فرما دے' ارشاد ہوا کہ تیرے لئے علامت یہ ہے کہ باوجود بھلا چنگا ہونے کے تو تین راتوں تک کسی شخص سے بول نہ سکے گا۔'' O ---۱۱۔ ''اب زکریا (علیہ السلام) اپنے حجرے سے نکل کر اپنی قوم کے پاس آ کر اشارہ کرتے ہیں کہ تم صبح و شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرو۔'' O ---۱۶۔ ''اس کتاب میں مریم کا بھی واقعہ بیان کر۔ جبکہ وہ اپنے گھر کے لوگوں سے علیحدہ ہو کر مشرقی جانب آئیں۔'' O ---۱۷۔ ''اور ان لوگوں کی طرف سے پردہ کر لیا' پھر ہم نے اس کے پاس اپنی روح (جبرائیل علیہ السلام) کو بھیجا پس وہ اس کے سامنے پورا آدمی بن کر ظاہر ہوا۔'' O ---۱۸۔ ''یہ کہنے لگیں میں تجھ سے رحمٰن کی پناہ مانگتی ہوں اگر تو کچھ بھی اللہ سے ڈرنے والا ہے۔'' O ---۱۹۔ ''اس نے جواب دیا کہ میں تو اللہ کا بھیجا ہوا قاصد ہوں' تجھے ایک پاکیزہ لڑکا دینے آیا ہوں۔'' O ---۲۰۔ ''کہنے لگیں بھلا میرے ہاں بچہ کیسے ہو سکتا ہے؟ مجھے تو کسی انسان کا ہاتھ تک نہیں لگا اور نہ میں بدکار ہوں۔'' O ---۲۱۔ ''اس نے کہا بات تو یہی ہے' لیکن تیرے پروردگار کا ارشاد ہے کہ وہ مجھ پر بہت ہی آسان ہے ہم تو اسے لوگوں کے لئے ایک نشانی بنا دیں گے اور اپنی خاص رحمت' یہ تو ایک طے شدہ بات ہے۔'' O ---۲۲۔ ''پس وہ حمل سے ہو گئیں اور اسی وجہ سے وہ یکسو ہو کر ایک دور کی جگہ چلی گئیں۔'' O ---۲۳۔ ''پھر دردِ زہ اسے ایک کھجور کے تنے کے نیچے لے آیا' بولی کاش! میں اس سے پہلے ہی مر گئی ہوتی اور لوگوں کی یاد سے بھی بھولی بسری ہو جاتی!'' O ---۲۴۔ ''اتنے میں اسے نیچے سے ہی آواز دی کہ آزردہ خاطر نہ ہو' تیرے رب نے تیرے پاؤں تلے ایک چشمہ جاری کر دیا ہے۔'' O ---۲۵۔ ''اور اس کھجور کے تنے کو اپنی طرف ہلا' یہ تیرے سامنے تر و تازہ پکی کھجوریں گرا دے گا۔'' O ---۲۶۔ ''اب چین سے کھا پی اور آنکھیں ٹھنڈی رکھ اگر تجھے کوئی انسان نظر پڑ جائے تو کہہ دینا کہ میں نے اللہ رحمٰن کے نام کا روزہ مان رکھا ہے۔ میں آج کسی شخص سے بات نہ کروں گی۔'' O ---۲۷۔ ''اب حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کو لئے ہوئے وہ اپنی قوم کے پاس آئیں۔ سب کہنے لگے مریم تو نے بڑی بری حرکت کی ہے۔'' O ---۲۸۔ ''اے ہارون کی بہن! نہ تو تیرا باپ برا آدمی تھا اور نہ تیری ماں بدکار تھی۔'' O ---۲۹۔ ''مریم نے اپنے بچے کی طرف اشارہ کیا۔ سب کہنے لگے کہ لو بھلا ہم گود کے بچے سے باتیں کیسے کریں؟'' O ---۳۰۔ ''بچہ بول اٹھا کہ میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں۔ اس نے مجھے کتاب عطا فرمائی اور مجھے اپنا پیغمبر بنایا ہے۔'' O ---۳۱۔ ''اور اس نے مجھے بابرکت کیا ہے جہاں بھی میں ہوں' اور اس نے مجھے نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا ہے جب تک بھی میں زندہ رہوں۔'' O ---۳۲۔ ''اور اس نے مجھے اپنی والدہ کا خدمت گزار بنایا ہے اور مجھے سرکش اور بدبخت نہیں کیا۔'' O ---۳۳۔ ''اور مجھ پر میری پیدائش کے دن اور میری موت کے دن اور جس دن کہ میں دوبارہ زندہ کھڑا کیا جاؤں گا' سلام ہی سلام ہے۔'' O ---۳۴۔ ''یہ ہے صحیح واقعہ عیسیٰ ابن مریم (علیہ السلام) کا' یہی ہے وہ حق بات جس میں لوگ شک و شبہ میں مبتلا ہیں۔'' O ---۳۵۔ ''اللہ تعالیٰ کے لئے اولاد کا ہونا لائق نہیں' وہ تو بالکل پاک ذات ہے' وہ تو جب کسی کام کے سرانجام دینے کا ارادہ کرتا ہے تو اسے کہہ دیتا ہے کہ ہو جا' وہ اسی وقت ہو جاتا ہے۔'' O --- [جس اللہ کی یہ شان اور قدرت ہو اسے بھلا اولاد کی کیا ضرورت ہے؟ اور اسی طرح اس کے لئے بغیر باپ کے پیدا کر دینا کون سا مشکل امر ہے۔ گویا جو اللہ کے لئے اولاد ثابت کرتے ہیں یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اعجازی ولادت سے انکار کرتے ہیں' وہ دراصل اللہ کی قدرت و طاقت کے منکر ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ طٰہٰ ۲۰) ---۳۷۔ ''ہم نے تو تجھ پر ایک بار اور بھی بڑا احسان کیا ہے۔'' O ---۳۸۔ ''جبکہ ہم نے تیری ماں کو وہ الہام کیا جس کا ذکر اب کیا جا رہا ہے۔'' O ---۳۹۔ ''کہ تو اسے صندوق میں بند کر کے دریا میں چھوڑ دے' پس دریا اسے کنارے لا ڈالے گا اور میرا اور خود اس کا دشمن اسے لے لے گا' اور میں نے اپنی طرف کی خاص محبت و مقبولیت تجھ پر ڈال دی۔ تاکہ تیری پرورش میری آنکھوں کے سامنے کی جائے۔'' O ---۴۰۔ ''(یاد کر) جبکہ تیری بہن چل رہی تھی اور کہہ رہی تھی کہ اگر تم کہو تو میں اسے بتا دوں جو اس کی نگہبانی کرے' اس تدبیر سے ہم نے تجھے پھر تیری ماں کے پاس پہنچایا کہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور وہ غمگین نہ ہو۔ اور تو نے ایک شخص کو مار ڈالا تھا اس پر بھی ہم نے تجھے غم سے بچا لیا' غرض ہم نے تجھے اچھی طرح آزما لیا۔ پھر تو کئی سال تک مدین کے لوگوں میں ٹھہرا رہا' پھر تقدیر الٰہی کے مطابق اے موسیٰ! تو آیا۔'' O

(سورۃ الانبیاء ۲۱) ---۶۶۔ ''اللہ کے خلیل نے اسی وقت فرمایا افسوس! کیا تم اللہ کے علاوہ ان کی عبادت کرتے ہو جو نہ تمہیں کچھ بھی نفع پہنچا سکیں نہ نقصان۔'' O ---۶۷۔ ''تف ہے تم پر اور ان پر جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو۔ کیا تمہیں اتنی سی عقل بھی نہیں؟'' O ---۶۸۔ ''کہنے لگے کہ اسے جلا دو اور اپنے خداؤں کی مدد کرو اگر تمہیں کچھ کرنا ہی ہے۔'' O ---۶۹۔ ''ہم نے فرما دیا اے آگ! تو ٹھنڈی پڑ جا اور ابراہیم (علیہ السلام) کے لیے سلامتی (اور آرام کی چیز) بن جا!'' O ---۷۰۔ ''گو انہوں نے ابراہیم (علیہ السلام) کا برا چاہا' لیکن ہم نے انہیں ناکام بنا دیا۔'' O

Marfat.com

(سورۃ الحج ۲۲)---۵۔ ''لوگو! اگر تمہیں مرنے کے بعد جی اٹھنے میں شک ہے تو سوچو ہم نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا پھر نطفہ سے پھر خون بستہ سے پھر گوشت کے لوتھڑے سے جو صورت دیا گیا تھا اور بے نقشہ تھا۔ یہ ہم تم پر ظاہر کر دیتے ہیں' اور ہم جسے چاہیں ایک ٹھہرائے ہوئے وقت تک رحم مادر میں رکھتے ہیں پھر تمہیں بچپن کی حالت میں دنیا میں لاتے ہیں پھر تا کہ تم اپنی پوری جوانی کو پہنچو' تم میں سے بعض تو وہ ہیں جو فوت کر لیے جاتے ہیں اور بعض بے غرض عمر کی طرف پھر سے لوٹا دیئے جاتے ہیں کہ وہ ایک چیز سے باخبر ہونے کے بعد پھر بے خبر ہو جائے۔ تو دیکھتا ہے کہ زمین (بنجر اور) خشک ہے پھر جب ہم اس پر بارشیں برساتے ہیں تو وہ ابھرتی ہے اور پھولتی ہے اور ہر قسم کی رونق دار نباتات اگاتی ہے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۳، مضمون: حقیقت انسانی]

(سورۃ المومنون ۲۳)---۲۱۔ ''تمہارے لیے چوپایوں میں بھی بڑی بھاری عبرت ہے۔ ان کے پیٹوں میں سے ہم تمہیں دودھ پلاتے ہیں اور بھی بہت سے نفع تمہارے لیے ان میں ہیں ان میں سے بعض بعض کو تم کھاتے بھی ہو۔'' O---۱۲۔ ''یقیناً ہم نے انسان کو مٹی کے جوہر سے پیدا کیا۔'' O---۱۳۔ ''پھر اسے نطفہ بنا کر محفوظ جگہ میں قرار دے دیا۔'' O---۱۴۔ ''پھر نطفہ کو ہم نے جما ہوا خون بنا دیا' پھر اس خون کے لوتھڑے کو گوشت کا ٹکڑا کر دیا۔ پھر گوشت کے ٹکڑے کو ہڈیاں بنا دیں' پھر ہڈیوں کو ہم نے گوشت پہنا دیا' پھر دوسری بناوٹ میں اس کو پیدا کر دیا۔ برکتوں والا ہے وہ اللہ جو سب سے بہترین پیدا کرنے والا ہے۔'' O---۱۵۔ ''اس کے بعد پھر تم سب یقیناً مر جانے والے ہو۔'' O---[تفصیل کے لیے باب نمبر ۳، مضمون: حقیقت انسانی]

(سورۃ الفرقان ۲۵)---۵۳۔ ''اور وہی ہے جس نے دو سمندر آپس میں ملا رکھے ہیں' یہ ہے میٹھا اور مزیدار اور یہ ہے کھاری کڑوا اور ان دونوں کے درمیان ایک حجاب اور مضبوط اوٹ کر دی۔'' O---[بیان القرآن میں دو معتبر بنگالی علماء کی شہادت نقل کی ہے کہ ''ارکان'' سے ''چاٹگام'' تک دریا کی شان یہ ہے کہ اُس کی دو جانبیں بلکہ الگ الگ نوعیت کے دو دریا نظر آتے ہیں، ایک کا پانی سفید ہے، ایک کا سیاہ، سیاہ میں سمندر کی طرح طوفانی تلاطم اور تموج ہوتا ہے اور سفید بالکل ساکن رہتا ہے کشتی سفید میں چلتی ہے اور دونوں کے بیچ میں ایک دھاری سی برابر چلی گئی ہے جو دونوں کا ملتقی ہے لوگ کہتے ہیں کہ سفید پانی میٹھا ہے اور سیاہ کڑوا۔ اور مجھ سے ''باریسال'' کے بعد طلبا نے بیان کیا کہ ضلع ''باریسال'' میں دو ندیاں ہیں جو ایک ہی دریا سے نکلی ہیں۔ ایک کا پانی کھاری بالکل کڑوا، اور ایک کا نہایت شیریں اور لذیذ ہے۔ یہاں گجرات میں راقم الحروف جس جگہ آجکل مقیم ہے سمندر تقریباً دس بارہ میل کے فاصلہ پر ہے ادھر کی ندیوں میں برابر مد و جزر (جوار بھاٹا) ہوتا رہتا ہے۔ بکثرت ثقات نے بیان کیا کہ مد کے وقت جب سمندر کا پانی ندی میں آجاتا ہے تو میٹھے پانی کی سطح پر کھاری پانی بہت زور سے چڑھ جاتا ہے لیکن اُس وقت بھی دونوں پانی مختلط نہیں ہوتے۔ اُوپر کھاری رہتا ہے، نیچے میٹھا، جزر کے وقت اُوپر سے کھاری اُتر جاتا اور میٹھا جوں کا توں باقی رہ جاتا ہے واللہ اعلم۔ ان شواہد کو دیکھتے ہوئے آیت کا مطلب بالکل واضح ہے۔ یعنی خدا کی قدرت دیکھو کہ کھاری اور میٹھے دونوں دریاؤں کے پانی کہیں نہ کہیں مل جانے کے باوجود بھی کس طرح ایک دوسرے سے ممتاز رہتے ہیں۔ یا یہ مطلب ہو کہ اللہ تعالیٰ نے دونوں دریا الگ الگ اپنے اپنے مجریٰ میں چلائے اور دونوں کے بیچ میں بہت جگہ زمین حائل کر دی، اس طرح آزاد نہ چھوڑا کہ دونوں زور لگا کر درمیان سے زمین کو ہٹا دیتے اور اس کی ہستی کو تباہ کر دیتے، پھر دونوں میں ہر ایک کا جو مزہ ہے وہ اُسی کے لئے لازم ہے۔ یہ نہیں کہ میٹھا دریا کھاری' یا کھاری میٹھا بن جائے۔ گویا باعتبار اوصاف کے ہر ایک دوسرے سے بالکل الگ رہنا چاہتا ہے۔ (تفسیر از علامہ شبیر احمد عثمانی)]---۵۴۔ ''وہ ہے جس نے پانی سے انسان کو پیدا کیا' پھر اسے نسب والا اور سسرالی رشتوں والا کر دیا۔ بلاشبہ آپ کا پروردگار (ہر چیز پر) قادر ہے۔'' O

(سورۃ الشعرآء ۲۶)---۶۰۔ ''پس فرعونی سورج نکلتے ہی ان کے تعاقب میں نکلے۔'' O---۶۱۔ ''پس جب دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھ لیا' تو موسیٰ کے ساتھیوں نے کہا' ہم تو یقیناً پکڑ لیے گئے۔'' O---۶۲۔ ''موسیٰ نے کہا' ہرگز نہیں۔ یقین مانو' میرا رب میرے ساتھ ہے جو ضرور مجھے راہ دکھائے گا۔'' O---۶۳۔ ''ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ دریا پر اپنی لاٹھی مار' پس اسی وقت دریا پھٹ گیا اور ہر ایک حصہ پانی کا مثل بڑے پہاڑ کے ہو گیا۔'' O---۶۴۔ ''اور ہم نے اسی جگہ دوسروں کو نزدیک لا کھڑا کر دیا۔'' O---۶۵۔ ''اور موسیٰ (علیہ السلام) کو اور اس کے تمام ساتھیوں کو نجات دے دی۔'' O---۶۶۔ ''پھر اور سب دوسروں کو ڈبو دیا۔'' O

(سورۃ النمل ۲۷)---۸۸۔ ''اور آپ پہاڑوں کو دیکھ کر اپنی جگہ جمے ہوئے خیال کرتے ہیں لیکن وہ بھی بادل کی طرح اڑتے پھریں گے' یہ ہے صنعت اللہ کی جس نے ہر چیز کو مضبوط بنایا ہے' جو کچھ تم کرتے ہو اور اس سے وہ باخبر ہے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: نیوٹیکنالوجی]

(سورۃ القصص ۲۸)---۷۔ ''ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کی ماں کو وحی کی کہ اسے دودھ پلاتی رہ اور جب تجھے اس کی نسبت کوئی خوف معلوم ہو تو اسے دریا میں بہا دینا اور کوئی ڈر خوف یا رنج غم نہ کرنا' ہم یقیناً اسے تیری طرف لوٹانے والے ہیں اور اسے اپنے پیغمبروں میں بنانے والے ہیں۔'' O---[یعنی ایسے طریقے سے کہ جس سے اس کی نجات یقینی ہو' کہتے ہیں کہ جب قتل اولاد کا یہ سلسلہ زیادہ ہوا تو فرعون کی قوم کو خطرہ لاحق ہوا کہ کہیں بنی اسرائیل کی نسل ہی ختم نہ ہو جائے اور پھر مشقت والے کام ہمیں نہ کرنے پڑیں۔ اس اندیشے کا ذکر انہوں نے فرعون سے کیا' جس پر نیا حکم جاری کر دیا گیا کہ ایک سال بچے قتل کیے اور

Marfat.com

بیٹے سال چھوڑ دیئے جائیں۔ حضرت ہارون علیہ السلام اس سال پیدا ہوئے جس میں بچے قتل نہیں کیے جاتے تھے' جب کہ موسیٰ علیہ السلام قتل والے سال میں پیدا ہوئے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی حفاظت کا سروسامان اس طرح پیدا فرمایا کہ ایک تو ان کی والدہ پر حمل کے آثار اس طرح ظاہر نہیں فرمائے' جس سے وہ فرعون کی چھوڑی ہوئی دائیوں کی نگاہ میں آجائیں۔ اس لیے ولادت کا مرحلہ تو خاموشی کے ساتھ ہو گیا اور یہ واقعہ حکومت کے منصوبہ بندوں کے علم میں نہیں آیا' لیکن ولادت کے بعد قتل کا اندیشہ موجود تھا' جس کا حل خود اللہ تعالیٰ نے وحی والقا کے ذریعے سے موسیٰ علیہ السلام کی ماں کو سمجھا دیا۔ چنانچہ انہوں نے اسے تابوت میں لٹا کر دریائے نیل میں ڈال دیا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۸۔ ''آخر فرعون کے لوگوں نے اس بچے کو اٹھا لیا کہ آخر کار یہی بچہ ان کا دشمن ہوا اور ان کے رنج کا باعث بنا' کچھ شک نہیں کہ فرعون اور ہامان اور ان کے لشکر تھے ہی خطا کار۔'' O ---۹۔ ''اور فرعون کی بیوی نے کہا یہ تو میری اور تیری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے' اسے قتل نہ کرو' بہت ممکن ہے کہ یہ ہمیں کوئی فائدہ پہنچائے یا ہم اسے اپنا ہی بیٹا بنا لیں اور یہ لوگ شعور ہی نہ رکھتے تھے۔'' O ---۱۰۔ ''موسیٰ (علیہ السلام) کی والدہ کا دل بے قرار ہو گیا' قریب تھیں کہ اس واقعہ کو بالکل ظاہر کر دیتیں اگر ہم ان کے دل کو ڈھارس نہ دے دیتے یہ اس لیے کہ وہ یقین کرنے والوں میں رہے۔'' O ---۱۱۔ ''موسیٰ (علیہ السلام) کی والدہ نے اس کی بہن سے کہا کہ تو اس کے پیچھے پیچھے جا' تو وہ اسے دور ہی دور سے دیکھتی رہی اور فرعونیوں کو اس کا علم بھی نہ ہوا۔'' O ---۱۲۔ ''ان کے پہنچنے سے پہلے ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) پر دائیوں کا دودھ حرام کر دیا تھا۔ یہ کہنے لگی کہ کیا میں تمہیں ایسا گھرانا بتاؤں جو اس بچہ کی تمہارے لیے پرورش کرے اور ہوں بھی وہ اس بچے کے خیر خواہ۔'' O ---۱۳۔ ''پس ہم نے اسے اس کی ماں کی طرف واپس پہنچایا' تاکہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور آزردہ خاطر نہ ہو اور جان لے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔'' O ---۱۴۔ ''اور جب موسیٰ (علیہ السلام) اپنی جوانی کو پہنچ گئے اور پورے توانا ہو گئے ہم نے انہیں حکمت وعلم عطا فرمایا' نیکی کرنے والوں کو ہم اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں۔'' O

(**سورۃ الروم ۳۰**) ---۲۱۔ ''اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ تمہاری ہی جنس سے بیویاں پیدا کیں تاکہ تم ان سے آرام پاؤ اس نے تمہارے درمیان محبت اور ہمدردی قائم کر دی' یقیناً غور وفکر کرنے والوں کے لیے اس میں بہت سی نشانیاں ہیں۔'' O ---۲۲۔ ''اس کی (قدرت) کی نشانیوں میں سے آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور تمہاری زبانوں اور رنگتوں کا اختلاف (بھی) ہے' دانش مندوں کے لیے اس میں یقیناً بڑی نشانیاں ہیں۔'' O ---۵۴۔ ''اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے تمہیں کمزوری کی حالت میں پیدا کیا پھر اس کمزوری کے بعد توانائی دی' پھر اس توانائی کے بعد کمزوری اور بڑھاپا دیا جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے' وہ سب سے پورا واقف اور سب پر پورا قادر ہے۔'' O

(**سورۃ لقمان ۳۱**) ---۱۰۔ ''اسی نے آسمانوں کو بغیر ستون کے پیدا کیا ہے تم انہیں دیکھ رہے ہو اور اس نے زمین میں پہاڑوں کو ڈال دیا تاکہ وہ تمہیں جنبش نہ دے سکے اور ہر طرح کے جاندار زمین میں پھیلا دیئے۔ اور ہم نے آسمان سے پانی برسا کر زمین میں ہر قسم کے نفیس جوڑے اگا دیئے۔'' O

(**سورۃ السجدۃ ۳۲**) ---۲۷۔ ''کیا یہ نہیں دیکھتے کہ ہم پانی کو بنجر (غیر آباد) زمین کی طرف بہا کر لے جاتے ہیں پھر اس سے ہم کھیتیاں نکالتے ہیں جسے ان کے چوپائے اور یہ خود کھاتے ہیں' کیا پھر بھی یہ نہیں دیکھتے؟'' O --- [کیا یہ اللہ تعالیٰ کی قُدرت کا کرشمہ نہیں کہ جب خشک سالی کے باعث زرخیز زمینیں بنجر ہو جاتی ہیں اور ان میں کوئی چیز نہیں اُگتی، تو اللہ تعالیٰ بارانِ رحمت نازل فرما کر انہیں ازسرِ نو سرسبز وشاداب کر دیتا ہے۔ اگر وہ اسی ایک چیز میں غور کریں تو اللہ تعالیٰ کا انکار کرنے سے باز آجائیں۔ اس سے اس امر کی طرف بھی اشارہ ہو سکتا ہے کہ تم اسلام کی ظاہری کمزوری دیکھ کر اس کے مستقبل سے مایوس نہ ہو جاؤ۔ اگر بارش کے ایک چھینٹے سے چشم زدن میں بنجر زمین کی کیفیت بدلنے لگتی ہے اور وہاں چند روز کے بعد سرسبز کھیت لہلہانے لگتے ہیں' تو اس سے کوئی بعید نہیں کہ وہ مسلمانوں کی حالتِ زار پر بھی اپنی نظرِ رحمت فرمائے اور چشمِ زدن میں ان کی پستی کو بلندی سے، ان کی پریشانی کو خوشحالی سے اور ان کی شکست کو فتح سے بدل دے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

(**سورۃ فاطر ۳۵**) ---۱۔ ''اس اللہ تعالیٰ کے لیے تمام تعریفیں سزاوار ہیں جو (ابتداء) آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا اور دو دو تین تین چار چار پروں والے فرشتوں کو اپنا پیغمبر (قاصد) بنانے والا ہے' مخلوق میں جو چاہے زیادتی کرتا ہے اللہ تعالیٰ یقیناً ہر چیز پر قادر ہے۔'' O (تفسیر کیلئے باب ہذا، مضمون: فاطر) ---۱۲۔ ''اور برابر نہیں دو دریا یہ میٹھا ہے پیاس بجھاتا پینے میں خوشگوار اور یہ دوسرا کھاری ہے کڑوا' تم ان دونوں میں سے تازہ گوشت کھاتے ہو اور وہ زیورات نکالتے ہو جنہیں تم پہنتے ہو۔ اور آپ دیکھتے ہیں کہ بڑی بڑی کشتیاں پانی کو چیرنے پھاڑنے والی ان دریاؤں میں ہیں تاکہ تم اس کا فضل ڈھونڈو اور تاکہ تم اس کا شکر کرو۔'' O --- [ذائقہ کے اس تفاوت کے باوجود وہاں مچھلیوں کا تازہ گوشت تمہارے کھانے کے لیے دستیاب ہوتا ہے۔ طویل سمندری سفر میں اگر خوراک کے ذخائر ختم بھی ہو جائیں تو مچھلی کے گوشت پر انسان گزر اوقات کر سکتا ہے۔ پھر اس کی قدرت کا کرشمہ ملاحظہ ہو۔ ایسا نہیں کہ دریائی مچھلیوں کا گوشت لذیذ اور کھانے کے قابل ہو اور کھاری سمندروں کی مچھلیوں کا گوشت نمکین اور کھاری ہو۔ اگرچہ جس پانی میں وہ پیدا ہوئیں' خوراک کھاتی رہیں' وہ تو کڑوا اور کھاری ہے۔ چکھا نہیں جا سکتا' لیکن اس کی مچھلیوں میں نہ سمندر کی بدبو ہے اور نہ وہ ناپسندیدہ ذائقہ۔ اس خالق کی قدرت کا اس سے زیادہ روشن تر

Marfat.com

ثبوت کوئی اور بھی تمہیں درکار ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]---۲۷۔ ''کیا آپ نے اس بات پر نظر نہیں کی کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی اتارا پھر ہم نے اس کے ذریعہ سے مختلف رنگوں کے پھل نکالے اور پہاڑوں کے مختلف حصے ہیں سفید اور سرخ ان کی بھی رنگتیں مختلف ہیں اور بہت گہرے سیاہ۔''O---[اللہ تعالیٰ کی قدرت کی بوقلمونیوں کا ذکر فرمایا جا رہا ہے۔ ایک زمین ہے اور ایک ہی پانی۔ لیکن پھلوں کی قسمیں گنی ہی نہیں جا سکتیں۔ رنگ، ذائقہ اور مہک سب کی الگ الگ خصوصیات اور اثرات بھی ایک دوسرے سے یکسر جدا جدا۔ اس یکسانی میں ایسی نیرنگی، حکمتِ ربانی کی کتنی بڑی دلیل ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]---۴۱۔ ''یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کو تھامے ہوئے ہے کہ وہ ٹل نہ جائیں اور اگر وہ ٹل جائیں تو پھر اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی ان کو تھام بھی نہیں سکتا۔ وہ حلیم غفور ہے۔''O

(**سورۃ یٰسٓ** ۳۶)---۸۰۔ ''وہی جس نے تمہارے لیے سبز درخت سے آگ پیدا کر دی جس سے تم یکا یک آگ سلگاتے ہو۔''O---[کہتے ہیں عرب میں دو درخت ہیں مرخ اور عفار۔ ان کی دو لکڑیاں آپس میں رگڑی جائیں تو آگ پیدا ہوتی ہے' سبز درخت سے آگ پیدا کرنے کے حوالے سے اسی طرف اشارہ مقصود ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۸۱۔ ''جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے کیا وہ ان جیسوں کے پیدا کرنے پر قادر نہیں' بے شک قادر ہے۔ اور وہی تو پیدا کرنے والا دانا (بینا) ہے۔ وہ جب کبھی کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے اسے اتنا فرما دینا (کافی ہے) کہ ہو جا' وہ اسی وقت ہو جاتی ہے۔''O

(**سورۃ الصّٰفّٰت** ۳۷)---۱۳۹۔ ''اور بلاشبہ یونس (علیہ السلام) نبیوں میں سے تھے۔''O---۱۴۰۔ ''جب بھاگ کر پہنچے بھری کشتی پر۔''O---۱۴۱۔ ''پھر قرعہ اندازی ہوئی تو یہ مغلوب ہو گئے۔''O---۱۴۲۔ ''تو پھر انہیں مچھلی نے نگل لیا اور وہ خود اپنے آپ کو ملامت کرنے لگ گئے۔''O---۱۴۳۔ ''پس اگر یہ پاکی بیان کرنے والوں میں سے نہ ہوتے۔''O---۱۴۴۔ ''تو لوگوں کے اٹھائے جانے کے دن تک اس کے پیٹ میں ہی رہتے۔''O---[یعنی جب حضرت یونسؑ نے اپنے قصور کا اعتراف کر لیا اور وہ ایک بندۂ مومن و قانت کی طرح اس کی تسبیح میں لگ گئے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے مچھلی نے اُن کو ساحل پر اُگل دیا۔ ساحل ایک چٹیل میدان تھا جس میں کوئی روئیدگی نہ تھی، نہ کوئی ایسی چیز تھی جو حضرت یونسؑ پر سایہ کرتی' نہ وہاں غذا کا کوئی سامان موجود تھا۔ اس مقام پر بہت سے عقلیت کے مدعی حضرات یہ کہتے سنے جاتے ہیں کہ مچھلی کے پیٹ میں جا کر کسی انسان کا زندہ نکل آنا غیر ممکن ہے۔ لیکن پچھلی ہی صدی کے اواخر میں اس نام نہاد عقلیت کے گڑھ (انگلستان) کے سواحل سے قریب ایک واقعہ پیش آ چکا ہے جو ان کے دعوے کی تردید کر دیتا ہے۔ اگست ۱۸۹۱ء میں ایک جہاز (star of the East) پر کچھ مچھیرے وہیل کے شکار کے لیے گہرے سمندر میں گئے۔ وہاں انہوں نے ایک بہت بڑی مچھلی کو جو ۲۰ فٹ لمبی، ۵ فٹ چوڑی اور سو ٹن وزنی تھی، سخت زخمی کر دیا۔ مگر اس سے جنگ کرتے ہوئے جیمز بارٹلے نامی ایک مچھیرے کو اس کے ساتھیوں کی آنکھوں کے سامنے مچھلی نے نگل لیا۔ دوسرے روز وہی مچھلی اس جہاز کے لوگوں کو مری ہوئی مل گئی۔ انہوں نے بمشکل اسے جہاز پر چڑھایا اور پھر طویل جدوجہد کے بعد جب اس کا پیٹ چاک کیا تو بارٹلے اس کے اندر سے زندہ برآمد ہو گیا۔ یہ شخص مچھلی کے پیٹ میں پورے ۶۰ گھنٹے رہا تھا۔ غور کرنے کی بات ہے کہ اگر معمولی حالات میں فطری طور پر ایسا ہونا ممکن ہے تو غیر معمولی حالات میں اللہ تعالیٰ کے معجزے کے طور پر ایسا ہونا کیوں غیر ممکن ہے؟ (تفسیر از تفہیم القرآن)]---۱۴۵۔ ''پس انہیں ہم نے چٹیل میدان میں ڈال دیا اور وہ اس وقت بیمار تھے۔''O---[جیسے ولادت کے وقت بچہ یا جانور کا چوزہ ہوتا ہے' مضمحل' کمزور اور ناتواں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۴۶۔ ''اور ان پر سایہ کرنے والا ایک بیل دار درخت ہم نے اگا دیا۔''O---[یقطین ہر اس بیل کو کہتے ہیں جو اپنے تنے پر کھڑی نہیں ہوتی' جیسے لوکی' کدو وغیرہ کی بیل۔ یعنی اس چٹیل میدان میں جہاں کوئی درخت تھا نہ عمارت۔ ایک سایہ دار بیل اگا کر ہم نے ان کی حفاظت فرمائی۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الزخرف** ۴۳)---۵۷۔ ''اور جب ابن مریم کی مثال بیان کی گئی تو اس سے تیری قوم (خوشی سے) چیخنے لگی ہے۔''O---۵۸۔ ''اور انہوں نے کہا کہ ہمارے معبود اچھے ہیں یا وہ؟ تجھ سے ان کا یہ کہنا محض جھگڑے کی غرض سے ہے' بلکہ یہ لوگ ہیں ہی جھگڑالو۔''O---۵۹۔ ''عیسیٰ (علیہ السلام) بھی صرف بندہ ہی ہے جس پر ہم نے احسان کیا اور اسے بنی اسرائیل کے لیے نشانِ قدرت بنایا۔''O---[قدرت کا نمونہ بنانے سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بے باپ کے پیدا کرنا، اور پھر اُن کو وہ معجزے عطا کرنا ہے جو نہ ان سے پہلے کسی کو دیے گئے تھے نہ ان کے بعد۔ وہ مٹی کا پرندہ بناتے اور اس میں پھونک مارتے تو وہ جیتا جاگتا پرندہ بن جاتا۔ وہ مادر زاد اندھے کو بینا کر دیتے۔ وہ کوڑھ کے مریض کو تندرست کر دیتے۔ حتیٰ کہ وہ مُردے کو جلا دیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کا منشا یہ ہے کہ محض اِن غیر معمولی پیدائش اور اِن عظیم معجزات کی وجہ سے اُن کو بندگی سے بالاتر سمجھنا اور خدا کا بیٹا قرار دے کر ان کی عبادت کرنا غلط ہے۔ ان کی حیثیت ایک بندے سے زیادہ کچھ نہ تھی جسے ہم نے اپنے انعامات سے نواز کر اپنی قدرت کا نمونہ بنا دیا تھا۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(**سورۃ ق** ۵۰)---۶۔ ''کیا انہوں نے آسمان کو اپنے اوپر نہیں دیکھا؟ کہ ہم نے اسے کس طرح بنایا ہے اور زینت دی ہے اس میں کوئی شگاف نہیں۔''O

Marfat.com

---۷۔ ’’اور زمین کو ہم نے بچھا دیا ہے اور اس میں ہم نے پہاڑ ڈال دیئے ہیں اور اس میں ہم نے قسم قسم کی خوشنما چیزیں اگا دی ہیں۔‘‘ O ---۸۔ ’’تاکہ ہر رجوع کرنے والے بندے کے لیے بینائی اور دانائی کا ذریعہ ہو۔‘‘ O --- [تفسیر کے لیے باب نمبر ۲، مضمون: کائنات] ---۹۔ ’’اور ہم نے آسمان سے بابرکت پانی برسایا اور اس سے باغات اور کٹنے والے کھیت کے غلے پیدا کیے۔‘‘ O ---۱۰۔ ’’اور کھجوروں کے بلند و بالا درخت جن کے خوشے تہ بہ تہ ہیں۔‘‘ O ---۱۱۔ ’’بندوں کی روزی کے لیے اور ہم نے پانی سے مردہ شہر کو زندہ کر دیا۔ اسی طرح (قبروں سے) نکلنا ہے۔‘‘ O --- [تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۱، مضمون: حیات بعد الموت]

(**سورۃ الواقعۃ ۵۶**) ---۷۱۔ ’’اچھا ذرا یہ بھی بتاؤ کہ جو آگ تم سلگاتے ہو۔‘‘ O ---۷۲۔ ’’اس کے درخت کو تم نے پیدا کیا ہے یا ہم اس کے پیدا کرنے والے ہیں؟‘‘ O --- [کہتے ہیں عرب میں دو درخت ہیں، مرخ اور عفار، ان دونوں سے ٹہنیاں لے کر ان کو آپس میں رگڑا جائے تو اس سے آگ کے شرارے نکلتے ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۷۳۔ ’’ہم نے اسے سبب نصیحت اور مسافروں کے فائدے کی چیز بنایا ہے۔‘‘ O ---۷۴۔ ’’پس اپنے بہت بڑے رب کے نام کی تسبیح کیا کرو۔‘‘ O

کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ اللہ کا ذکر سُن کر تمہارے دل پگھلیں

(**سورۃ الحدید ۵۷**) ---۱۶۔ ’’کیا اب تک ایمان والوں کے لیے وقت نہیں آیا کہ انکے دل ذکر الٰہی سے اور جو حق اتر چکا ہے اس سے نرم ہو جائیں اور انکی طرح نہ ہو جائیں جنہیں ان سے پہلے کتاب دی گئی تھی پھر جب ان پر ایک زمانہ دراز گزر گیا تو انکے دل سخت ہو گئے اور ان میں بہت سے فاسق ہیں۔‘‘ O --- [صحابہ کرام کی نمازیں ان کی عبادتیں ان کی تلاوتیں ہمیشہ اس رنگ میں رنگی ہوئی ہوتی تھیں۔ اس ارشاد سے اسی نعمت کے حصول کی طرف متوجہ کیا جا رہا ہے۔ اس آیت کی تاثیر سے کئی گم کردہ راہ، راہِ ہدایت پر گامزن ہو گئے۔ کئی غفلت میں ڈوبے ہوئے ذکر و فکر کی لذتوں سے آشنا ہو گئے اور کئی ہجر و فراق کے مارے مژدۂ وصال سے بہرہ ور ہو گئے۔ حضرت فضیل ابنِ عیاض علماء و صوفیاء دونوں گروہوں کے سرخیل ہیں۔ ان کی تقدیر کو اسی آیت نے بدل دیا۔ جوانی کے ایام میں ایک عورت کے دامِ عشق میں اسیر ہو گئے۔ بڑی مشکل سے اس نے ایک رات ملاقات کی اجازت دی۔ وقتِ مقررہ پر وہ شوق سے وارفتہ قدم اٹھاتے ادھر بڑھ رہے تھے کہ کہیں سے یہ صدا فردوسِ گوش بنی۔ کوئی پڑھ رہا تھا۔ الم یان للذین امنو ا ان تخشع قلوبھم لذکر اللہ۔ یہ سنتے ہی ان کے قدم رُک گئے۔ ہوا و ہوس کا جو طوفان اُمڈ آیا تھا وہ سہم گیا۔ اسی وقت واپس مُڑ گئے اور جا کر سچے دل سے توبہ کی اور مقامِ ولایت پر فائز ہوئے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)] --- [یہاں پھر ’’ایمان لانے والوں‘‘ کے الفاظ تو عام ہیں مگر ان سے مُراد تمام مسلمان نہیں بلکہ مسلمانوں کا وہ خاص گروہ ہے جو ایمان کا اقرار کر کے رسول اللہ ﷺ کے ماننے والوں میں شامل ہو گیا تھا اور اس کے باوجود اسلام کے درد سے اس کا دل خالی تھا۔ آنکھوں سے دیکھ رہا تھا کہ کفر کی تمام طاقتیں اسلام کو مٹا دینے پر تلی ہوئی ہیں، چاروں طرف سے اُنہوں نے اہلِ ایمان کی مٹھی بھر جماعت پر نرغہ کر رکھا ہے، عرب کی سرزمین میں جگہ جگہ مسلمان تختۂ مشق ستم بنائے جا رہے ہیں، ملک کے گوشے گوشے سے مظلوم مسلمان سخت بے سروسامانی کی حالت میں پناہ لینے کے لیے مدینے کی طرف بھاگے چلے آ رہے ہیں، مخلص مسلمانوں کی کمر ان مظلوموں کو سہارا دیتے دیتے ٹوٹی جا رہی ہے، اور دشمنوں کے مقابلے میں بھی یہی مخلص مومن سربکف ہیں، مگر یہ سب کچھ دیکھ کر بھی ایمان کا دعوی کرنے والا یہ گروہ ٹس سے مس نہیں ہو رہا تھا۔ اس پر اُن لوگوں کو شرم دلائی جا رہی ہے کہ تم کیسے ایمان لانے والے ہو؟ اسلام کے لیے حالات نزاکت کی اس حد کو پہنچ چکے ہیں، کیا اب بھی وہ وقت نہیں آیا کہ اللہ کا ذکر سن کر تمہارے دل پگھلیں اور اس کے دین کے لیے تمہارے دلوں میں ایثار و قربانی اور سرفروشی کا جذبہ پیدا ہو؟ کیا ایمان لانے والے ایسے ہی ہوتے ہیں کہ اللہ کے دین پر بُرا وقت آئے اور وہ اس کی ذرا سی ٹیس بھی اپنے دل میں محسوس نہ کریں؟ اللہ کے نام پر انہیں پکارا جائے اور وہ اپنی جگہ سے ہلیں تک نہیں؟ اللہ اپنی نازل کردہ کتاب میں خود چندے کی اپیل کرے، اور اسے اپنے ذمہ قرض قرار دے، اور صاف صاف یہ بھی سُنا دے کہ ان حالات میں جو اپنے مال کو میرے دین سے عزیز تر رکھے گا وہ مومن نہیں بلکہ منافق ہوگا، اس پر بھی ان کے دل نہ خدا کے خوف سے کانپیں، نہ اس کے حکم کے آگے جھکیں؟ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

لوگ اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑا کرتے ہیں

(**سورۃ الحج ۲۲**) ---۸۔ ’’بعض لوگ اللہ کے بارے میں بغیر علم کے اور بغیر ہدایت کے اور بغیر روشن کتاب کے جھگڑتے ہیں۔‘‘ O ---۵۴۔ ’’اور اس لیے بھی کہ جنہیں علم عطا فرمایا گیا ہے وہ یقین کر لیں کہ یہ آپ کے رب ہی کی طرف سے سراسر حق ہی ہے پھر وہ اس پر ایمان لائیں اور ان کے دل اس کی طرف

Marfat.com

جھک جائیں- یقیناً اللہ تعالیٰ ایمان داروں کو راہ راست کی طرف رہبری کرنے والا ہی ہے۔'' O ---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۷، مضمون: ایمان]

(سورۃ لقمان ۳۱) ---۲۰۔ ''کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کی ہر چیز کو ہمارے کام میں لگا رکھا ہے اور تمہیں اپنی ظاہری و باطنی نعمتیں بھرپور دے رکھی ہیں، بعض لوگ اللہ تعالیٰ کے بارے میں بغیر علم کے اور بغیر ہدایت کے اور بغیر روشن کتاب کے جھگڑا کرتے ہیں۔'' O ---۲۱۔ ''اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اتاری ہوئی وحی کی تابعداری کرو تو کہتے ہیں کہ ہم نے تو جس طریق پر اپنے باپ دادوں کو پایا ہے اسی کی تابعداری کریں گے' اگرچہ شیطان ان کے بڑوں کو دوزخ کے عذاب کی طرف بلاتا ہو۔'' O

(سورۃ المومن ۴۰) ---۴۔ ''اللہ تعالیٰ کی آیتوں میں وہی لوگ جھگڑتے ہیں جو کافر ہیں پس ان لوگوں کا شہروں میں چلنا پھرنا آپ کو دھوکے میں نہ ڈالے۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۱۰، مضمون: کافر)

(سورۃ الشوریٰ ۴۲) ---۱۶۔ ''اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کی باتوں میں جھگڑا ڈالتے ہیں اس کے بعد کہ (مخلوق) اسے مان چکی ان کی کٹ حجتی اللہ تعالیٰ کے نزدیک باطل ہے' اور ان پر غضب ہے اور ان کے لیے سخت عذاب ہے۔'' O ---[یعنی یہ مشرکین مسلمانوں سے لڑتے جھگڑتے ہیں- جنہوں نے اللہ اور رسول کی بات مان لی ہے' تاکہ انہیں پھر راہ ہدایت سے ہٹا دیں- یا مراد یہود و نصاریٰ ہیں جو مسلمانوں سے جھگڑتے تھے اور کہتے تھے کہ ہمارا دین تمہارے دین سے بہتر ہے اور ہمارا نبی بھی تمہارے نبی سے پہلے ہوا ہے' اس لیے ہم تم سے بہتر ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ النجم ۵۳) ---۵۵۔ ''پس اے انسان تو اپنے رب کی کس کس نعمت کے بارے میں جھگڑے گا؟'' O ---[خطاب ہر سامع سے ہے- جو شخص بھی اِس کلام کو سن رہا ہو اُس کو مخاطب کر کے فرمایا جا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو جھٹلانے اور ان کے بارے میں پیغمبروں سے جھگڑا کرنے کا جو انجام انسانی تاریخ میں ہو چکا ہے، کیا اُس کے بعد بھی تو اسی حماقت کا ارتکاب کرے گا؟ پچھلی قوموں نے بھی تو شک کیا تھا کہ جن نعمتوں سے ہم اِس دنیا میں مستفید ہو رہے ہیں یہ خدائے واحد کی نعمتیں ہیں، یا کوئی اور بھی اِن کے مہیا کرنے میں شریک ہے، یا یہ کسی کی فراہم کی ہوئی نہیں ہیں بلکہ آپ سے آپ فراہم ہو گئی ہیں- اِسی شک کی بنا پر انہوں نے انبیاء علیہم السلام سے جھگڑا کیا تھا- انبیاء ان سے فرماتے تھے کہ یہ ساری نعمتیں تمہیں خدا نے، اور اکیلے ایک ہی خدا نے عطا کی ہیں، اس لیے اُسی کا تمہیں شکر گزار ہونا چاہیے اور اُسی کی تم کو بندگی بجالانی چاہیے- مگر وہ لوگ اِس کو نہیں مانتے تھے اور اسی بات پر انبیاء سے جھگڑتے تھے- اب کیا تجھے تاریخ میں یہ نظر نہیں آتا کہ یہ قومیں اپنے اِس شک اور اِس جھگڑے کا کیا انجام دیکھ چکی ہیں؟ کیا تو بھی وہی شک اور وہی جھگڑا کرے گا جو دوسروں کے لیے تباہ کن ثابت ہو چکا ہے؟ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی قدر ہی نہیں کی جیسا کہ اس کی قدر کرنے کا حق ہے

(سورۃ الانعام ۶) ------۹۱۔ ''اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی قدر نہیں پہچانی جیسی قدر پہچاننا اس کا حق تھا- جب انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی بشر پر کوئی شے نازل نہیں کی- کہہ وہ کتاب کس نے اتاری تھی جو موسیٰ لوگوں کے لئے نور اور ہدایت کے طور پر لایا تھا- جسے تم ورق ورق کر کے ظاہر کرتے ہو اور زیادہ کو چھپاتے ہو اور تمہیں وہ سکھایا گیا تھا جو تم اور تمہارے باپ دادا جانتے نہیں تھے- کہہ اللہ تعالیٰ نے پھر انہیں ان کی بحث میں کھیلنے کو چھوڑ دیا۔'' O

(سورۃ الزمر ۳۹) ---۶۷۔ ''اور ان لوگوں نے جیسی قدر اللہ تعالیٰ کی کرنی چاہیے تھی نہیں کی' ساری زمین قیامت کے دن اس کی مٹھی میں ہو گی اور تمام آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپیٹے ہوئے ہوں گے' وہ پاک اور برتر ہے ہر اس چیز سے جسے لوگ اس کا شریک بنائیں۔'' O ---[زمین اور آسمان پر اللہ تعالیٰ کے کامل اقتدار و تصرّف کی تصویر کھینچنے کے لیے مٹھی میں ہونے اور ہاتھ پر لپٹے ہونے کا استعارہ استعمال فرمایا گیا ہے- جس طرح ایک آدمی کسی چھوٹی سی گیند کو مٹھی میں دبا لیتا ہے اور اس کے لیے یہ ایک معمولی کام ہے، یا ایک شخص ایک رومال کو لپیٹ کر ہاتھ میں لے لیتا ہے اور اس کے لیے یہ کوئی زحمت طلب کام نہیں ہوتا، اُسی طرح قیامت کے روز تمام انسان (جو آج اللہ تعالیٰ کی عظمت و کبریائی کا اندازہ کرنے سے قاصر ہیں) اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے کہ زمین اور آسمان اللہ تعالیٰ کے دستِ قدرت میں ایک حقیر گیند اور ایک ذرا سے رُومال کی طرح ہیں- حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ کی روایات منقول ہوئی ہیں کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ منبر پر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے- دورانِ خطبہ میں یہ آیت آپ ﷺ نے تلاوت فرمائی اور فرمایا ''اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمینوں (یعنی سیاروں) کو اپنی مٹھی میں لے کر اس طرح پھرائے گا جیسے ایک بچہ گیند پھراتا ہے' اور فرمائے گا میں ہوں خدائے واحد' میں ہوں بادشاہ' میں ہوں جبار' میں ہوں کبریائی کا مالک' کہاں ہیں زمین کے بادشاہ؟ کہاں ہیں جبار؟ کہاں ہیں متکبر؟ یہ فرماتے فرماتے آپ ﷺ پر لرزہ طاری ہو گیا۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

Marfat.com

مدبر، تدبیر کرنے والا

(سورۃ آلِ عمران ۳) ---۵۴۔ ’’اور کافروں نے مکر کیا اور اللہ تعالیٰ نے بھی (مکر) خفیہ تدبیر کی اور اللہ تعالیٰ سب خفیہ تدبیر کرنے والوں سے بہتر ہے۔‘‘ ○ [حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں شام کا علاقہ رومیوں کے زیرِ نگیں تھا' یہاں ان کے طرف سے جو حکمران مقرر تھا وہ کافر تھا۔ یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خلاف اس حکمران کے کان بھر دیئے تھے کہ یہ نعوذ باللہ بغیر باپ کے اور فسادی ہے وغیرہ وغیرہ۔ حکمران نے ان کے مطالبے پر حضرت عیسیٰ کو سولی دینے کا فیصلہ کر لیا۔ لیکن اللہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بحفاظت آسمان پر اٹھا لیا اور ان کی جگہ ان کے ہم شکل ایک آدمی کو انہوں نے سولی دے دی اور سمجھتے رہے کہ ہم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی دی ہے۔ مکر عربی زبان میں لطیف اور خفیہ تدبیر کو کہتے ہیں اور اس معنی میں یہاں اللہ تعالیٰ خیر الماکرین کہا گیا ہے۔ گویا یہ مکر سیئی (برا) بھی ہو سکتا ہے، اگر غلط مقصد کیلئے ہو اور خیر (اچھا) بھی ہو سکتا ہے اگر اچھے مقصد کیلئے ہو۔]

(سورۃ الاعراف ۷) ---۵۴۔ ’’بیشک تمہارا آقا اللہ تعالیٰ ہے۔ وہ جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں بنایا۔ پھر تخت پر بیٹھ گیا۔ وہ دن کو رات سے ڈھانپ لیتا ہے جو اس کے پیچھے لپکی چلی آتی ہے اور سورج اور چاند اور ستارے اس کے حکم میں بندھے ہیں۔ سنو! بنانا اور حکم دینا اسی کا کام ہے۔ کیا برکت والا ہے اللہ سارے جہان کا آقا۔‘‘ ○

(سورۃ یونس ۱۰) ---۳۔ ’’بیشک تمہارا آقا اللہ تعالیٰ ہے۔ وہ جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا، پھر تخت پر بیٹھا کام کی تدبیر کر رہا ہے۔ کوئی سفارش کرنے والا نہیں مگر اس کی اجازت کے بعد۔ یہ ہے اللہ تعالیٰ تمہارا آقا۔ پس اس کی بندگی اختیار کرو۔ تو کیا تم نصیحت نہ لو گے؟‘‘ ○ --- [یعنی آسمان و زمین کی تخلیق کر کے اس نے ان کو یوں ہی نہیں چھوڑ دیا بلکہ ساری کائنات کا نظم و تدبیر وہ اس طرح کر رہا ہے کہ کبھی کسی کا آپس میں تصادم نہیں ہوا، ہر چیز اس کے حکم پر اپنے اپنے کام میں مصروف ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۳۱۔ ’’کہو! کون تمہیں آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہے۔ یا کون کانوں اور آنکھوں پر اختیار رکھتا ہے اور کون مردہ سے زندہ کو نکالتا ہے اور زندہ سے مردہ کو نکالتا ہے اور کون کام کی تدبیر کرتا ہے؟ تو وہ کہیں گے ’’اللہ‘‘ پھر کہو! تو کیا تم ڈرتے نہیں؟‘‘ ○

(سورۃ ھود ۱۱) ---۱۔ ’’ال ر۔ ایک کتاب ہے جس کے نشان پختہ کر دیئے گئے ہیں پھر وہ ایک حکمت والے خبر رکھنے والے کی طرف سے کھول کر بیان کر دیئے گئے ہیں۔‘‘ ○

(سورۃ الرعد ۱۳) ---۲۔ ’’اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے آسمانوں کو بغیر ستونوں کے بلند کر رکھا ہے کہ تم اسے دیکھ رہے ہو۔ پھر وہ عرش پر قرار پکڑے ہوئے ہے۔ اسی نے سورج اور چاند کو ماتحتی میں لگا رکھا ہے۔ ہر ایک معیاد معین پر گشت کر رہا ہے۔ وہی کام کی تدبیر کرتا ہے۔ وہ اپنے نشانات کھول کھول کر بیان کر رہا ہے کہ تم اپنے رب کی ملاقات کا یقین کر لو۔‘‘ ○

(سورۃ طٰہٰ ۲۰) ---۱۱۱۔ ’’تمام چہرے اس زندہ اور قائم دائم مدبر اللہ کے سامنے کمال عاجزی سے جھکے ہوئے ہوں گے' یقیناً وہ برباد ہوا جس نے ظلم لاد لیا۔‘‘ ○ ---۱۱۲۔ ’’اور جو نیک اعمال کرے اور ایمان دار بھی ہو تو نہ اسے بے انصافی کا کھٹکا ہو گا نہ حق تلفی کا۔‘‘ ○

(سورۃ السجدۃ ۳۲) ---۵۔ ’’وہ آسمان سے لے کر زمین تک (ہر) کام کی تدبیر کرتا ہے پھر (وہ کام) ایک ایسے دن میں اس کی طرف چڑھ جاتا ہے جس کا اندازہ تمہاری گنتی کے ایک ہزار سال کے برابر ہے۔‘‘ ○ --- [یہ بتانے کے بعد کہ ہر چیز کا خالق اللہ تعالیٰ ہے اور کائنات کے تختِ حکومت پر وہ متمکن ہے۔ اب اس آیت میں اس حقیقت کو بیان کیا جا رہا ہے کہ آسمان سے لے کر زمین تک ہر چھوٹی بڑی چیز کا وہ خود انتظام فرماتا ہے۔ ہر چیز اس کے لطف و کرم سے نشو و نما پا رہی ہے۔ کوئی کام اس کی مرضی کے خلاف انجام نہیں پا سکتا اور جب قیامت برپا ہو گی تو تمام امور اس کے حضور پیش ہوں گے اور وہ ان کے متعلق فیصلہ فرمائے گا۔ وہ دن کوئی چھوٹا سا دن نہیں ہو گا بلکہ انسانی اندازوں کے مطابق وہ ہزار سال کے برابر ہو گا۔ قیامت کے دن کا اندازہ ہزار سال بھی بتایا گیا ہے اور پچاس ہزار سال بھی اور احادیث میں یہ بھی مذکور ہے کہ قیامت کا دن اتنا طویل ہو گا جتنے وقت میں چند رکعت نماز ادا کی جا سکتی ہے۔ اس کی توجیہہ یہ بیان کی گئی ہے کہ کفار جس کرب و اضطراب میں مبتلا ہوں گے اس کی وجہ سے انہیں یہ دن پچاس ہزار سال لمبا معلوم ہو گا اور گنہگاروں کو ہزار سال کے برابر اور اہل ایمان کے لیے وہ دن خوشیوں اور مسرت سے لبریز ہو گا۔ اس لیے انہیں وہ بہت مختصر معلوم ہو گا۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)] ---۷۔ ’’جس نے نہایت خوب بنائی جو چیز بھی بنائی اور انسان کی بناوٹ مٹی سے شروع کی۔‘‘ ○ ---۸۔ ’’پھر اس کی نسل ایک بے وقعت پانی کے نچوڑ سے چلائی۔‘‘ ○

(سورۃ القلم ۶۸) ---۴۴۔ ’’پس مجھے اور اس کلام کو جھٹلانے والے کو چھوڑ دے ہم انہیں اس طرح آہستہ آہستہ کھینچیں گے کہ انہیں معلوم بھی نہ ہو گا۔‘‘ ○

Marfat.com

(تفسیر کیلئے باب ا، مضمون: خدا کی طرف سے دی گئی ڈھیل کو اپنی کامیابی نہ سمجھ) ---۵۔ ''اور میں انہیں ڈھیل دوں گا' بیشک میری تدبیر بڑی مضبوط ہے۔'' O

مولیٰ حق، سچا مالک

(**سورۃ النساء ۴**) ---۸۷۔ ''اللہ تعالیٰ (وہ ذات ہے کہ) نہیں ہے کوئی معبود سوائے اس کے۔ضرور جمع کرے گا وہ تم سب کو قیامت کے روز کہ نہیں ہے کوئی شک جس (کے آنے) میں اور کون ہے زیادہ سچا اللہ سے بات میں۔'' O ---۱۲۲۔ ''اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور کئے انہوں نے نیک کام ضرور داخل کریں گے ہم ان کو ایسی جنتوں میں کہ بہہ رہی ہوں گی ان کے نیچے نہریں، رہیں گے وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ۔یہ وعدہ ہے اللہ تعالیٰ کا سچا اور کون ہے زیادہ سچا اللہ تعالیٰ سے بات میں۔'' O

(**سورۃ الانعام ۶**) ---۷۳۔ ''اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو حق پر پیدا کیا ہے اور جس دن وہ کہے گا، ہو جا، وہ ہو جائے گا۔اس کا قول حق ہے اور حکومت اسی کی ہوگی جس دن صور پھونکا جائے گا۔وہ غائب اور ظاہر کا جاننے والا ہے اور وہ دانا اور خبردار ہے۔'' O ---[حق کے ساتھ یا بافائدہ پیدا کیا یعنی ان کو عبث اور بے فائدہ (کھیل کود کے طور پر) پیدا نہیں کیا، بلکہ ایک خاص مقصد کے لیے کائنات کی تخلیق فرمائی ہے اور وہ یہ کہ اس اللہ کو یاد رکھا اور اس کا شکر ادا کیا جائے جس نے یہ سب کچھ بنایا۔(از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۱۴۷۔ ''پھر اگر وہ تجھے جھٹلا دیں تو کہہ دے'' تمہارا رب وسیع رحمت والا ہے مگر اس کی سختی مجرم لوگوں سے ہٹائی نہیں جاتی۔'' O

(**سورۃ یونس ۱۰**) ---۳۰۔ ''ہر شخص جانچ لے گا جو اس نے آگے بھیجا ہوگا اور انہیں اپنے سچے مولا کی طرف پھیر دیا جائے گا۔اور جو کچھ وہ گھڑتے تھے ان سے کھو جائے گا۔'' O ---۳۲۔ ''ہاں! یہی ہے اللہ تعالیٰ تمہارا سچا آقا۔تو سچائی کے بعد گمراہی کے سوا کیا ہے۔پھر تم کدھر پھرے جاتے ہو؟'' O ---۳۵۔ ''کہو! کیا تمہارے بنائے شریکوں میں کوئی ہے جو حق کی طرف راہ دکھاتا ہے؟ کہہ دیجئے! اللہ تعالیٰ ہی حق کی راہ دکھاتا ہے۔تو کیا وہ جو حق کی طرف راہنمائی کرتا ہے زیادہ حقدار ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔یا وہ جو خود ہی راہ نہیں پاتا سوائے اس کے کہ اسے راہ دکھائی جائے؟ پر تمہیں کیا ہو گیا ہے۔تم کس طرح کے فیصلے کرتے ہو؟'' O ---۳۶۔ ''مگر ان میں اکثر صرف وہم وگمان کے پیچھے چلتے ہیں، بیشک وہم وگمان حق کے مقابلے میں کچھ کام نہیں آتا، بیشک اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو وہ کرتے ہیں۔'' O ---۸۲۔ ''اور اللہ تعالیٰ اپنے کلمات سے حق کو حق کر دے گا اگرچہ مجرم ناپسند کریں۔'' O

(**سورۃ طٰہٰ ۲۰**) ---۱۱۴۔ ''پس اللہ عالی شان والا سچا اور حقیقی بادشاہ ہے۔تو قرآن پڑھنے میں جلدی نہ کر اس سے پہلے کہ تیری طرف جو وحی کی جاتی ہے وہ پوری کی جائے' ہاں یہ دُعا کر کہ پروردگار! میرا علم بڑھا۔'' O

(**سورۃ الحج ۲۲**) ---۶۔ ''یہ اس لیے کہ اللہ ہی حق ہے اور وہی مردوں کو جلاتا ہے اور وہ ہر ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔'' O ---۶۲۔ ''یہ سب اس لیے کہ اللہ ہی برحق ہے اور اس کے سوا جسے بھی یہ پکارتے ہیں وہ باطل ہے اور بیشک اللہ ہی بلندی والا کبریائی والا ہے۔'' O ---[اس لیے اس کا دین حق ہے' اس کی عبادت حق ہے اس کے وعدے حق ہیں' اس کا اپنے اولیا کی ان کے دشمنوں کے مقابلے میں مدد کرنا حق ہے' وہ اللہ عزوجل اپنی ذات میں' اپنی صفات میں اور اپنے افعال میں حق ہے۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۷۸۔ ''اور اللہ کی راہ میں ویسا ہی جہاد کرو جیسے جہاد کا حق ہے۔اسی نے تمہیں برگزیدہ بنایا ہے اور تم پر دین کے بارے میں کوئی تنگی نہیں ڈالی' دین اپنے باپ ابراہیم (علیہ السلام) کا قائم رکھو' اسی اللہ نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے۔اس قرآن سے پہلے اور اس میں بھی تاکہ پیغمبر تم پر گواہ ہو جائے اور تم تمام لوگوں کے گواہ بن جاؤ۔پس تمہیں چاہیے کہ نمازیں قائم رکھو اور زکوٰۃ ادا کرتے رہو اور اللہ کو مضبوط تھام لو' وہی تمہارا ولی اور مالک ہے۔پس کیا ہی اچھا مالک ہے اور کتنا ہی بہتر مددگار ہے۔'' O

(**سورۃ المومنون ۲۳**) ---۱۱۶۔ ''اللہ تعالیٰ سچا بادشاہ ہے وہ بڑی بلندی والا ہے' اس کے سوا کوئی معبود نہیں' وہی بزرگ عرش کا مالک ہے۔'' O

(**سورۃ العنکبوت ۲۹**) ---۶۸۔ ''اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا؟ جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے یا جب حق اس کے پاس آ جائے وہ اسے جھٹلائے' کیا ایسے کافروں کا ٹھکانا جہنم میں نہ ہوگا؟'' O

(**سورۃ لقمان ۳۱**) ---۳۰۔ ''یہ سب (انتظامات) اس وجہ سے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حق ہے اور اس کے سوا جن جن کو لوگ پکارتے ہیں سب باطل ہیں اور یقیناً اللہ تعالیٰ بہت بلندیوں والا اور بڑی شان والا ہے۔'' O ---[اللہ تعالیٰ کا علم محیط، قدرت کاملہ آفرینش عالم میں اس کی حکمت بالغہ کی جلوہ طرازیاں اس بات کی تصدیق کر رہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا وجود حق ہے۔اس کی قدرت حق ہے' اس کی کبریائی اور عظمت حق ہے' وہی اور صرف وہی معبود برحق ہے۔اس کے علاوہ وہ جسے خدا سمجھ کر پکارتے ہیں یا جس کی عبادت کرتے ہیں' وہ باطل ہے۔(تفسیر از ضیاء القرآن)]

Marfat.com

(سورۃ محمد ۴۷)---۱۱۔ "وہ اس لیے کہ ایمان والوں کا کارساز خود اللہ تعالیٰ ہے اور اس لیے کہ کافروں کا کوئی کارساز نہیں۔" O---[اعمال اور جدوجہد اپنی ظاہری صورت کے اعتبار سے تو یکساں تھے۔ اہلِ ایمان نے بھی مال خرچ کیا اور انہوں نے بھی مال خرچ کیے، وہ بھی میدانِ جہاد میں زخمی ہوئے، یہ بھی زخمی ہوئے۔ انہوں نے بھی شمعِ حق پر جانیں قربان کیں، انہوں بھی سر کٹانے میں بخل سے کام نہیں لیا۔ پھر کیا وجہ ہے کہ نتائج بالکل مختلف رُونما ہوئے؟ بتادیا کہ اللہ تعالیٰ اہلِ ایمان کا حامی و ناصر تھا۔ اس کو راضی کرنے کے لیے انہوں نے یہ سب کچھ کیا، سو اس نے اپنے مخلص بندوں کی تائید و حمایت کی اور ان کفار کا نہ اللہ تعالیٰ پر ایمان تھا نہ اس نے ان کی دستگیری کی۔ جن بتوں کو انہوں نے اپنا معبود بنا رکھا تھا، وہ ان کے کسی کام نہ آئے اس لیے نتائج کا اختلاف ایک طبعی امر ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

میدانِ محشر میں اللہ تعالیٰ کا فرمان

(سورۃ یٰسٓ ۳۶)---۵۹۔ "اے گناہ گارو! آج تم الگ ہو جاؤ۔" O---[اہلِ جنت پر تو یہ کرم ہوگا اور مجرموں کو حکم ہوگا کہ الگ الگ صفیں بنالو۔ کوئی فرقہ دُوسرے فرقہ کے ساتھ گڈمڈ نہ ہو۔ چنانچہ یہودی، عیسائی، آتش پرست، بُت پرست، مُلحد، دہریے سب ایک دُوسرے سے الگ الگ ہو کر جمع ہو جائیں گے۔ پھر دوزخ میں ہر فرقہ کے لیے الگ الگ زندان خانے موجود ہوں گے۔ ہر گروہ کو اس کے مخصوص جیل میں داخل کر کے دروازہ بند کر دیا جائے گا جو پھر نہ کھل سکے گا۔ یا اللہ ہم تیری ناراضگی اور تیرے عذاب سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]---۶۰۔ "اے اولادِ آدم! کیا میں نے تم سے قول قرار نہیں لیا تھا کہ تم شیطان کی عبادت نہ کرنا، وہ تو تمہارا کھلا دشمن ہے۔" O---[اس سے مراد عہد الست ہے جو حضرت آدم علیہ السلام کی پشت سے نکالنے کے وقت لیا گیا تھا، یا وہ وصیت ہے جو پیغمبروں کی زبان لوگوں کو کی جاتی رہی۔ اور بعض کے نزدیک وہ دلائل علیہ ہیں جو آسمان و زمین میں اللہ تعالیٰ نے قائم کیے ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۶۱۔ "اور میری ہی عبادت کرنا۔ سیدھی راہ یہی ہے۔" O---[یعنی یہ بھی عہد لیا تھا کہ تمہیں صرف میری ہی عبادت کرنی ہے، میری عبادت میں کسی کو شریک نہیں کرنا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۶۲۔ "شیطان نے تو تم میں سے بہت ساری مخلوق کو بہکا دیا۔ کیا تم عقل نہیں رکھتے۔" O---[اتنے تاکیدی احکام کے باوجود تم نے ہوشمندی سے کام نہ لیا۔ ہماری ہدایت کو پسِ پشت ڈال دیا۔ اس طرح شیطان تم میں سے ایک انبوہِ کثیر کو گمراہ کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]---۶۳۔ "یہی وہ دوزخ ہے جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا تھا۔" O---۶۴۔ "اپنے کفر کا بدلہ پانے کے لیے آج اس میں داخل ہو جاؤ۔" O---۶۵۔ "ہم آج کے دن ان کے منہ پر مہریں لگا دیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے باتیں کریں گے اور ان کے پاؤں گواہیاں دیں گے ان کاموں کی جو وہ کرتے تھے۔" O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: احتساب]---۶۶۔ "اگر ہم چاہتے تو ان کی آنکھیں بے نور کر دیتے پھر یہ رستے کی طرف دوڑتے پھرتے لیکن انہیں کیسے دکھائی دیتا؟" O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: احتساب]---۶۷۔ "اور اگر ہم چاہتے تو ان کی جگہ ہی پر ان کی صورتیں مسخ کر دیتے پھر نہ وہ چل پھر سکتے اور نہ لوٹ سکتے۔" O---۶۸۔ "اور جسے ہم بوڑھا کرتے ہیں اسے پیدائشی حالت کی طرف پھر الٹ دیتے ہیں کیا پھر بھی وہ نہیں سمجھتے۔" O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۳، مضمون: انسانی پیدائش]

نشانیاں اللہ تعالیٰ کی

(سورۃ البقرۃ ۲)---۷۲۔ "اور جب قتل کیا تھا تم نے ایک شخص کو پھر باہم جھگڑنے لگے تھے تم اس کے بارے میں اور اللہ ظاہر کرنے والا تھا اس (بات) کو جو تم چھپا رہے تھے۔" O---۷۳۔ "لہٰذا ہم نے کہا: ضرب لگاؤ مقتول کو اس گائے کے کسی ٹکڑے سے (دیکھو!) اسی طرح زندہ کرے گا اللہ تعالیٰ مردوں کو اور دکھاتا ہے وہ تم کو اپنی نشانیاں تاکہ تم سمجھو۔" O---۷۴۔ "پھر سخت ہو گئے تمہارے دل، ایسی نشانیاں دیکھنے کے بعد بھی، گویا کہ وہ پتھر ہیں یا زیادہ سخت (پتھر سے بھی) اور بیشک پتھروں میں تو ایسے بھی ہیں کہ پھوٹ بہتی ہیں جن میں سے نہریں اور ان میں ایسے بھی ہیں کہ جو پھٹ جاتے ہیں اور نکلتا ہے ان میں سے پانی اور ان میں تو ایسے بھی ہیں جو گر پڑتے ہیں اللہ تعالیٰ کے خوف سے۔ اور نہیں ہے اللہ بے خبر اس سے جو تم کرتے ہو۔" O---۱۱۸۔ "اور کہا ان لوگوں نے جو نادان ہیں کہ آخر کیوں نہیں کلام کرتا ہم سے خود اللہ، یا کیوں نہیں آتی ہمارے پاس کوئی نشانی؟ اسی طرح کہہ چکے ہیں وہ لوگ جو ان سے پہلے تھے ان ہی جیسی بات، ایک جیسے ہیں ان سب کے دل۔ بیشک ہم بیان کر چکے ہیں نشانیاں ان لوگوں کے لئے جو صاحب یقین ہیں۔" O---۱۱۹۔ "(اس سے بڑی نشانی اور کیا ہو گی کہ) ہم نے بھیجا ہے تم کو (اے محمد ﷺ!) علمِ حق کے ساتھ، خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر اور پرسش نہیں ہو گی تم سے اہلِ دوزخ کے بارے میں۔" O---۱۵۸۔ "بیشک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ سو جو شخص حج کرے بیت اللہ کا یا عمرہ کرے تو نہیں ہے کچھ گناہ اس پر کہ سعی

Marfat.com

کرے ان دونوں کے درمیان اور جو شخص خوشدلی سے کرتا ہے کوئی نیک کام تو بیشک اللہ ہے قدردان سب کچھ جاننے والا۔''O---۱۶۴۔''بیشک پیدا کرنے میں آسمانوں کے اور زمین کے اور ایک دوسرے کے پیچھے آنے جانے میں شب وروز کے اور کشتیوں میں جو چلتی ہیں سمندر میں وہ (چیزیں) لے کر جو نفع بخش ہیں انسانوں کے لئے اور یہ جو نازل کیا اللہ نے آسمان سے پانی پھر زندگی بخشی اس کے ذریعہ سے زمین کو مردہ ہونے کے بعد اور پھیلائی اس میں ہر طرح کی جاندار مخلوق اور ہواؤں کی گردش میں اور بادلوں میں جو تابع فرمان بنا رکھے ہیں درمیان آسمان و زمین کے۔ یقیناً ان سب چیزوں میں نشانیاں ہیں عقلمندوں کے لئے۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر۲، مضمون: کائنات]---۲۴۸۔''اور کہا ان سے ان کے نبی نے کہ نشانی اس کی بادشاہی کی یہ ہے کہ آئے گا تمہارے پاس وہ صندوق جس میں ہوگی تسکین تمہارے رب کی طرف سے اور کچھ بچی ہوئی چیزیں جو چھوڑی ہیں آل موسیٰؑ اور آل ہارونؑ نے اٹھائے لا رہے ہوں گے فرشتے بیشک اس میں ایک بڑی نشانی ہے تمہارے لئے اگر ہو تم مومن۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر۱۴، مضمون: انبیاء وصالحین کے تبرکات]

(**سورۃ آل عمران ۳**)---۱۳۔''تمہارے لئے دو گروہوں میں جو آپس میں بھڑ گئے تھے ایک نشان تھا۔ ایک گروہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑتا تھا اور دوسرا کافر تھا۔ جو انہیں ظاہری آنکھ سے اپنے سے دوگنا دیکھتا تھا۔ اور اللہ اپنی مدد سے جسے چاہے قوت بخش دیتا ہے بیشک اس واقعہ میں آنکھوں والوں کے لئے عبرت ہے۔''O---[یہ واقعہ بدر کے متعلق ہے]---۱۹۰۔''بیشک پیدا کرنے میں آسمانوں اور زمین کے اور ایک دوسرے کے پیچھے آنے میں شب وروز کے یقیناً بہت نشانیاں ہیں ایسے عقلمندوں کے لئے۔''O---۱۹۱۔''جو یاد کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کو کھڑے بیٹھے اور اپنے پہلوؤں کے بل اور غور و فکر کرتے رہتے ہیں تخلیق میں آسمانوں اور زمین کی (پھر بے اختیار بول اٹھتے ہیں) اے ہمارے رب! نہیں پیدا کیا تو نے یہ سب بے مقصد، پاک ہے تو ہر نقص وعیب سے بس بچا لے ہم کو دوزخ کے عذاب سے۔''O

(**سورۃ الانعام ۶**)---۱۰۴۔''تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے روشن دلائل آ گئے ہیں۔ اب جو دیکھتا ہے وہ اس کے اپنے لئے ہے اور جو اندھا رہا اس کا وبال اسی پر ہوگا اور میں تمہارا کچھ نگہبان نہیں۔''O---۱۰۹۔''اور وہ بڑے زور سے اللہ تعالیٰ کی قسمیں کھاتے ہیں۔ کہ اگر ان کے پاس کوئی نشانی آ جائے تو وہ ضرور اس پر ایمان لے آئیں گے۔ کہہ نشانیاں تو صرف اللہ کے پاس ہیں۔ اور تم لوگوں (کچھ مسلمانوں) کو کیا سمجھ کہ جب وہ آ جائیں گی تو بھی وہ نہ مانیں گے۔''O---۱۵۸۔''کیا وہ صرف اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آ جائیں، یا تیرا رب آ جائے، یا تیرے رب کی کوئی نشانی آ جائے؟ جس دن تیرے رب کی کوئی نشانی آ جائے گی تو کسی شخص کو جو پہلے ایمان نہ لایا ہوگا یا اس نے اپنے ایمان کے ساتھ کوئی بھلائی نہ کمائی ہوگی اس کا ایمان فائدہ نہیں دے گا۔ کہہ دے انتظار کرو ہم بھی انتظار کر رہے ہیں۔''O---[قرآن مجید کے نزول اور حضرت محمد ﷺ کی رسالت کے ذریعے سے ہم نے حجت قائم کر دی ہے۔ اب بھی اگر یہ اپنی گمراہی سے باز نہیں آتے تو کیا یہ اس بات کے منتظر ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آئیں یعنی ان کی روحیں قبض کرنے کے لیے، اس وقت یہ ایمان لائیں گے؟ یا آپ کا رب ان کے پاس آئے یعنی قیامت برپا ہو جائے اور وہ اللہ کے روبرو پیش کیے جائیں۔ اس وقت یہ ایمان لائیں گے؟ یا آپ کے رب کی کوئی بڑی نشانی آئے۔ جیسے قیامت کے قریب سورج مشرق کے بجائے مغرب سے طلوع ہوگا۔ تو اس قسم کی بڑی نشانی دیکھ کر یہ ایمان لائیں گے؟ اگلے جملے میں وضاحت کی جا رہی ہے کہ اگر یہ اس انتظار میں ہیں تو بہت ہی نادانی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ کیونکہ بڑی نشانی کے ظہور کے بعد کافر کا ایمان اور فاسق وفاجر شخص کی توبہ قبول نہیں ہوگی۔ ☆ صحیح حدیث ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ''قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ سورج (مشرق کے بجائے) مغرب سے طلوع ہو پس جب ایسا ہوگا اور لوگ اسے مغرب سے طلوع ہوتے دیکھیں گے تو سب ایمان لے آئیں گے'' پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ یعنی اس وقت ایمان لانا کسی کو نفع نہیں دے گا جو اس سے قبل ایمان نہ لایا ہوگا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الاعراف ۷**)---۲۶۔''بنی آدم! ہم نے تمہیں لباس عنایت کیا ہے جو تمہارے ننگ (قابل شرم حصے) چھپاتا ہے اور زینت ہے اور پرہیزگاری کا لباس تو بہتر ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہے تاکہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔ [تفسیر کے لیے باب ۱۴، مضمون: لباس]---۶۴۔''مگر انہوں نے اسے جھٹلا دیا تو ہم نے اسے اور جو لوگ کشتی میں اس کے ساتھ تھے بچا لیا۔ اور ان لوگوں کو جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے غرق کر دیا۔ یقیناً وہ اندھے لوگ تھے۔''O---۷۲۔''پھر ہم نے اسے (ہودؑ) اور جو لوگ اس کے ساتھ تھے اپنی رحمت سے بچا لیا اور ان لوگوں کی جڑ کاٹ دی جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا۔ اور ایمان والے نہ تھے۔''O---۷۳۔''اور ثمود کی طرف ان کے بھائی صالحؑ کو۔ اس نے کہا، اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی خدا نہیں۔ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک واضح دلیل آ گئی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی اونٹنی ہے جو تمہارے لئے نشانی ہے۔ پس اسے چھوڑ دو کہ اللہ تعالیٰ کی زمین میں چرے اور اسے کوئی تکلیف نہ پہنچاؤ ورنہ تمہیں دردناک عذاب آئے گا۔''O---[حضرت صالحؑ کی قوم نے ان سے عہد واقرار کیا تھا کہ آپ پتھر کی ایک ٹھوس چٹان میں سے حاملہ اونٹنی نکال دیں تو ہم آپ پر ایمان لے آئیں گے۔ خدا نے حضرت صالحؑ کی دعا سے ویسا ہی کر دیا۔ (از تفسیر مولانا شبیر احمد عثمانی)]---۷۷۔''پھر انہوں نے اونٹنی کی کونچیں کاٹ ڈالیں۔ اور اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی اور کہنے لگے۔ صالحؑ لے آ

Marfat.com

جس کا تو ہم سے وعدہ کرتا ہے اگر تو رسولوں میں سے ہے؟"O---۷۸۔ "پھر زلزلے نے انہیں آ لیا اور وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔"O---۱۰۳۔ "پھر ان کے بعد ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں دے کر فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف بھیجا مگر انہوں نے ان (نشانیوں) کے ساتھ زیادتی کی۔ پھر دیکھ کہ فسادیوں کا انجام کیا ہوا۔"O---۱۰۵۔ "مجھ پر لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے متعلق حق کے سوا کچھ نہ کہوں۔ میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک واضح دلیل لایا ہوں۔ پس تو بنی اسرائیل کو میرے ساتھ بھیج دے۔"O---۱۰۶۔ "وہ کہنے لگا۔ اگر تو کوئی نشان لایا ہے تو اسے پیش کر اگر تو سچا ہے۔"O---۱۰۷۔ "اس پر اس نے اپنا عصا ڈال دیا۔ پھر لو! وہ صاف اژدھا تھا۔"O---۱۰۸۔ "اور اس نے اپنا ہاتھ نکالا۔ تو لو! وہ دیکھنے والوں کے لئے سفید تھا۔"O---۱۲۶۔ "مگر تو ہم سے صرف اس بات کا بدلہ لے رہا ہے کہ ہم اپنے رب کی نشانیوں پر جب وہ ہمارے پاس آ گئی ہیں ایمان لے آئے ہیں۔ اے ہمارے رب! ہمیں صبر کی توفیق دے اور ہمیں فرمانبرداری کی حالت میں وفات دے۔"O---(یہ فرعون کے جادوگروں نے کہا)---۱۴۶۔ "جو لوگ زمین میں ناحق تکبر کرتے ہیں انہیں میں اپنی آیتوں سے پھیر دوں گا اور اگر وہ سب نشانیاں بھی دیکھ لیں گے تو بھی ان پر ایمان نہیں لائیں گے۔ اور اگر وہ سیدھی راہ دیکھیں گے تو اس راہ کو اختیار نہ کریں گے۔ اور اگر وہ ٹیڑھی راہ دیکھیں گے تو اس راہ کو اختیار کریں گے۔ یہ اس لئے کہ انہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان سے لاپروا تھے۔"O

(سورۃ التوبہ ۹)---۷۰۔ "کیا انہیں اپنے سے پہلی قوموں کی خبر نہیں ملی۔ قوم نوحؑ، عاد، ثمود، قوم ابراہیمؑ، مدین کے رہنے والوں اور الٹی ہوئی بستیوں کی؟ ان کے پاس ان کے رسول واضح نشانیاں لائے اور اللہ تعالیٰ ایسا تو نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا۔ لیکن وہ خود اپنے اوپر ظلم کرتے تھے۔"O

(سورۃ یونس ۱۰)---۵۔ "اسی نے سورج چمکدار اور چاند کو اُجالا بنایا اور اس کی منزلیں ٹھہرا دیں۔ تاکہ تم سالوں کی گنتی اور حساب جان سکو۔ اللہ تعالیٰ نے ان چیزوں کو صرف حقیقت بنایا ہے اور وہ ان نشانیوں کو علم والے لوگوں کے لئے کھول کر بیان کرتا ہے۔"O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: کیلنڈر]---۶۔ "بیشک رات اور دن کے اختلاف میں اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین میں بنایا ہے۔ ان (سب) میں ان لوگوں کے لئے جو ڈرتے ہیں کئی نشانیاں ہیں۔"O---۷۔ "ہاں! جو لوگ ہمیں ملنے کی توقع نہیں رکھتے اور دُنیا کی زندگی پر خوش ہیں اور اس پر تسلی پاتے ہیں اور جو لوگ ہماری نشانیوں سے بے خبر ہیں۔"O---۸۔ "ان کا ٹھکانہ اس کے بدلے میں جو وہ کماتے ہیں آگ ہوگا۔"O---۱۳۔ "اور تم سے پہلے بھی ہم کئی نسلوں کو جب وہ ظالم ہو گئیں ہلاک کر چکے ہیں اور ان کے رسول ان کے پاس واضح نشان لے کر آئے تھے۔ مگر وہ ایمان لانے والے ہی نہ تھے۔ مجرم لوگوں کو ہم اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں۔"O---۲۰۔ "اور وہ کہتے ہیں اس پر اس کے رب کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نازل نہیں ہوتی؟ کہو، غیب کی خبر صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ پس انتظار کرو۔ میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔"O---۲۱۔ "اور جب ہم لوگوں کو تکلیف کے بعد جو انہیں پہنچتی ہے، رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو وہ ہماری نشانیوں میں چالبازیاں کرنے لگتے ہیں۔ کہو اللہ تعالیٰ زیادہ تیز چال چلنے والا ہے۔ ہمارے فرشتے تمہاری چالوں کو لکھ رہے ہیں۔"O---[اہل مکہ پر حق تعالیٰ نے سات سال کا قحط مسلط کیا۔ جب ہلاکت کے قریب پہنچ گئے تو گھبرا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی اور وعدہ کیا کہ یہ عذاب اٹھ جائے تو ہم ایمان لے آئیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا سے خداوند کریم نے سماں کر دیا۔ قحط کی بلا دور ہوئی تو پھر وہی شرارتیں کرنے لگے۔ خدا کی آیتوں کو جھٹلاتے اور اس کی قدرت اور رحمت پر نظر نہ رکھتے۔ بلکہ انعامات الٰہی ظاہری اسباب و حیل اور محض بے اصل خیالات و اوہام کی طرف نسبت کرنے لگتے۔ (از تفسیر مولانا شبیر احمد عثمانیؒ)]---۲۴۔ "دُنیاوی زندگی کی مثال تو ایسی ہے جیسے پانی جسے ہم آسمان سے اتارتے ہیں، پھر اس سے زمین کا سبزہ جسے انسان اور چوپائے کھاتے ہیں رل مل جاتا ہے، یہاں تک کہ جب زمین اپنا سنگھار کر لیتی ہے اور خوش نما ہو جاتی ہے اور اس کے مالک سمجھتے ہیں کہ وہ اس پر قدرت رکھتے ہیں، تو ہمارا حکم رات یا دن کو آ پہنچتا ہے اور ہم اسے کٹی ہوئی کھیتی بنا دیتے ہیں، گویا کل وہاں کچھ تھا ہی نہیں، اس طرح ہم ان لوگوں کے لئے جو غور و فکر کرتے ہیں نشانیاں کھول کر بیان کرتے ہیں۔"O---۶۷۔ "اسی نے تمہارے لئے رات بنائی تاکہ تم اس میں آرام پاؤ اور دن دیکھنے کے لئے بنایا۔ اس میں ان لوگوں کے لئے جو سنتے ہیں بیشک کئی نشانیاں ہیں۔"O---۷۴۔ "پھر اس کے بعد ہم نے نوحؑ اور رسولوں کو ان کی قوموں کی طرف بھیجا۔ اور وہ ان کے پاس واضح نشان لے کر آئے۔ مگر جس بات کو وہ پہلے جھٹلا چکے تھے۔"O---۷۵۔ "سے ماننے والے ہی نہ تھے۔ حد سے گزرنے والوں کے دلوں پر ہم اسی طرح مہر لگا دیتے ہیں۔ پھر ان کے بعد ہم نے موسیٰ اور ہارونؑ کو فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف اپنے نشان دے کر بھیجا، پر انہوں نے تکبر کیا۔ اور وہ مجرم قوم بن گئے۔"O---۹۲۔ "ہاں! آج ہم تجھے (اے فرعون) تیرے بدن میں بچا لیں گے (جب وہ ڈوب چکا تھا) تاکہ تو ان کے لئے جو تیرے بعد ہوں گے ایک نشان بن جائے۔ مگر بہت سے لوگ ہماری نشانیوں سے غافل ہیں۔"O---۹۶۔ "جن لوگوں پر تیرے رب کی بات حق ہو چکی ہے۔ وہ ایمان نہیں لائیں گے۔"O---۹۷۔ "اگرچہ ان کے پاس سب نشانیاں آ جائیں۔ یہاں تک کہ وہ دردناک عذاب کو دیکھ لیں۔"O---۱۰۱۔ "کہو۔ دیکھو! آسمانوں اور زمین میں کیا کچھ ہے؟ مگر جو لوگ ایمان نہیں لاتے انہیں نشانیاں اور ڈراوے کام نہیں دیتے۔"O

Marfat.com

(**سورۃ ھود ۱۱**)---۵۳۔''وہ کہنے لگے- ھودؑ! تو کوئی واضح دلیل نہیں لایا اور ہم تیرے کہنے پر اپنے خداؤں کو چھوڑنے والے نہیں- اور ہم تیری بات ماننے والے بھی نہیں۔''O---۵۹۔''اور یہ تھے عاد جنہوں نے اپنے رب کی نشانیوں کا انکار کیا اور اس کے رسولوں کی نافرمانی کی- اور ہر جابر دشمن خدا کے حکم پر چل پڑے۔''O---۶۳۔''اس نے (حضرت صالحؑ) نے کہا- اے میری قوم کیا تم نے غور کیا کہ اگر میں اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل پر ہوا اور اس نے مجھے اپنی طرف سے رحمت عطا کی ہو- اگر میں اس کی نافرمانی کروں تو کون مجھے اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں مدد دے گا؟ پھر تم میرے لئے نقصان کے علاوہ کچھ زیادہ نہیں کرو گے۔''O---۶۴۔''اور اے میری قوم! یہ اللہ تعالیٰ کی اونٹنی ہے جو تمہارے لئے ایک نشان ہے- پس اسے چھوڑ دو کہ اللہ تعالیٰ کی زمین میں چرتی پھرے اور اسے کوئی برائی نہ پہنچاؤ ورنہ تمہیں قریبی عذاب پکڑ لے گا۔''O---۹۶۔''اور ہم نے موسیٰؑ کو بھی اپنے نشان اور واضح سند دے کر فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف بھیجا۔''O---۹۷۔''مگر وہ فرعون کے حکم پر چلے، حالانکہ فرعون کا حکم کچھ درست نہ تھا۔''O۔

(**سورۃ یوسف ۱۲**)---۱۰۵۔''آسمانوں اور زمین میں بہت سی نشانیاں ہیں جن سے یہ منہ موڑے گزر جاتے ہیں۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر۲، مضمون: کائنات]

(**سورۃ الرعد ۱۳**)---۲۔''اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے آسمانوں کو بغیر ستونوں کے بلند کر رکھا ہے کہ تم اسے دیکھ رہے ہو- پھر وہ عرش پر قرار پکڑے ہوئے ہے- اسی نے سورج اور چاند کو ماتحتی میں لگا رکھا ہے- ہر ایک میعاد معین پر گشت کر رہا ہے- وہی کام کی تدبیر کرتا ہے- وہ اپنے نشانات کھول کھول کر بیان کر رہا ہے کہ تم اپنے رب کی ملاقات کا یقین کر لو۔''O---۳۔''اسی نے زمین پھیلا کر بچھادی ہے اور اس میں پہاڑ اور نہریں پیدا کر دی ہیں اور اس میں ہر قسم کے پھلوں کے جوڑے دوہرے دوہرے پیدا کر دیئے ہیں- وہ رات کو دن سے چھپاتا ہے- یقیناً غور وفکر کرنے والوں کے لئے اس میں بہت سی نشانیاں ہیں۔''O---۴۔''اور زمین میں مختلف ٹکڑے ایک دوسرے سے لگتے لگاتے ہیں اور انگوروں کے باغات ہیں اور کھیت ہیں اور کھجوروں کے درخت ہیں شاخ دار اور بعض ایسے ہیں جو بے شاخ ہیں- سب ایک ہی پانی پلائے جاتے ہیں- پھر بھی ہم ایک کو ایک پر پھلوں میں برتری دیتے ہیں- ان میں عقل مندوں کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں۔''O---۷۔''کافر کہتے ہیں کہ اس پر اس کے رب کی طرف سے کوئی نشانی (معجزہ) کیوں نہیں اتاری گئی- بات یہ ہے کہ آپ ﷺ تو صرف آگاہ کرنے والے ہیں اور ہر قوم کے لئے ہادی ہے۔''O---۲۷۔''کافر کہتے ہیں کہ اس پر کوئی نشانی (معجزہ) کیوں نازل نہیں کیا گیا؟ جواب دیجئے کہ جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کرنا چاہے کر دیتا ہے- اور جو اس کی طرف جھکے اسے راستہ دکھا دیتا ہے۔''O

(**سورۃ ابراہیم ۱۴**)---۵۔''(یاد رکھو جب کہ) ہم نے موسیٰؑ کو اپنی نشانیاں دے کر بھیجا کہ اپنی قوم کو اندھیروں سے روشنی میں نکال اور انہیں اللہ تعالیٰ کے احسانات یاد دلا- اس میں نشانیاں ہیں ہر ایک صبر شکر کرنے والے کے لئے۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر۷، مضمون: صبر]

(**سورۃ الحجر ۱۵**)---۷۳۔''پس سورج نکلتے نکلتے انہیں ایک بڑے زور کی آواز نے پکڑ لیا- (۷۴) بالآخر ہم نے اس شہر کو اوپر تلے کر دیا اور ان لوگوں پر کنکر والے پتھر برسائے۔''O---۷۵۔''بلاشبہ بصیرت والوں کے لئے اس میں بہت سی نشانیاں ہیں۔''O---۷۶۔''یہ بستی ایسی راہ پر جو برابر چلتی رہتی (عام گزرگاہ) پر ہے۔''O---۷۷۔''اور اس میں ایمان والوں کے لئے بڑی نشانی ہے۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر۱۴، مضمون: بستیاں]---۷۸۔''ایکہ بستی کے رہنے والے بھی بڑے ظالم تھے۔''O---۷۹۔''جن سے (آخر) ہم نے انتقام لے ہی لیا یہ دونوں شہر کھلے (عام) راستے پر ہیں۔''O---۸۰۔''اور حجر والوں نے بھی رسولوں کو جھٹلایا۔''O---۸۱۔''اور ہم نے ان کو اپنی نشانیاں بھی عطا فرمائیں (لیکن) تاہم وہ ان سے روگردانی ہی کرتے رہے۔''O---۸۲۔''یہ لوگ پہاڑوں کو تراش تراش کر گھر بناتے تھے بے خوف ہو کر۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر۱۴، مضمون: بستیاں]---۸۳۔''آخر انہیں بھی صبح ہوتے ہوتے چنگھاڑ نے آدبوچا۔''O---۸۴۔''پس ان کی کسی تدبیر وعمل نے انہیں کوئی فائدہ نہ دیا۔''O

(**سورۃ النحل ۱۶**)---۱۱۔''اسی سے وہ تمہارے لئے کھیتی اور زیتون اور کھجور اور انگور ہر قسم کے پھل اگاتا ہے- بیشک ان لوگوں کے لئے تو اس میں بڑی نشانی ہے جو غور وفکر کرتے ہیں۔''O---۱۲۔''اسی نے رات، دن اور سورج، چاند کو تمہارے لئے تابع کر دیا ہے اور ستارے بھی اسی کے حکم کے ماتحت ہیں- یقیناً اس میں عقلمند لوگوں کے لئے کئی ایک نشانیاں موجود ہیں۔''O---۱۳۔''اور بھی بہت سی چیزیں طرح طرح کے رنگ روپ کی اس نے تمہارے لئے زمین میں پھیلا رکھی ہیں- بیشک نصیحت قبول کرنے والوں کے لئے اس میں بڑی بھاری نشانی ہے۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر۲، مضمون: زمین]---۱۶۔''اور بھی بہت سی نشانیاں مقرر فرمائیں اور ستاروں سے بھی لوگ راہ حاصل کرتے ہیں۔''O---۶۵۔''اور اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی برسا کر اس سے زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کر دیتا ہے- یقیناً اس میں ان لوگوں کے لئے نشانی ہے جو سنیں۔''O---۷۹۔''کیا ان لوگوں نے پرندوں کو نہیں دیکھا جو تابع فرمان ہو کر فضا میں ہیں- جنہیں بجز اللہ تعالیٰ کے کوئی اور تھامے ہوئے نہیں- بیشک اس میں ایمان لانے والے لوگوں کے لئے بڑی نشانیاں ہیں۔''O---[تفسیر کے لئے باب نمبر۳، مضمون: پرندے، حیوانات]

Marfat.com

(سورۃ بنی اسرائیل ۱۷)---۱۲۔ ''ہم نے رات اور دن کو اپنی قدرت کی نشانیاں بنائی ہیں، رات کی نشانی کو تو ہم نے بے نور کر دیا ہے اور دن کی نشانی کو روشن بنایا ہے تا کہ تم اپنے رب کا فضل تلاش کر سکو اور اس لیے بھی کہ برسوں کا شمار اور حساب معلوم کر سکو اور ہر ہر چیز کو ہم نے خوب تفصیل سے بیان فرما دیا ہے۔''O---۵۹۔ ''ہمیں نشانات (معجزات) کے نازل کرنے سے روک صرف اسی کی ہے کہ اگلے لوگ انہیں جھٹلا چکے ہیں۔ ہم نے ثمودیوں کو بطور بصیرت کے اونٹنی دی لیکن انہوں نے اس پر ظلم کیا ہم تو لوگوں کو دھمکانے کے لیے ہی نشانیاں بھیجتے ہیں۔''O---[یہ آیت اس وقت اتری جب کفار مکہ نے مطالبہ کیا کہ کوہ صفا کو سونے کا بنا دیا جائے یا مکے کے پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹا دیئے جائیں تا کہ وہاں کاشت کاری ممکن ہو سکے، جس پر اللہ تعالیٰ نے جبرائیلؑ کے ذریعے سے پیغام بھیجا کہ ان کے مطالبات ہم پورے کرنے کے لیے تیار ہیں، لیکن اگر اس کے بعد بھی وہ ایمان نہ لائے تو پھر ان کی ہلاکت یقینی ہے۔ پھر انہیں مہلت نہیں دی جائے گی۔ نبی کریم ﷺ نے بھی اسی بات کو پسند فرمایا کہ ان کا مطالبہ پورا نہ کیا جائے تا کہ یہ یقینی ہلاکت سے بچ جائیں۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہی مضمون بیان فرمایا ہے کہ ان کی خواہش کے مطابق نشانیاں اتار دینا ہمارے لیے کوئی مشکل نہیں۔ لیکن ہم اس سے گریز اس لیے کر رہے ہیں کہ پہلی قوموں نے بھی اپنی خواہش کے مطابق نشانیاں مانگیں جو انہیں دکھا دی گئیں لیکن اس کے باوجود انہوں نے تکذیب کی اور ایمان نہ لائیں جس کے نتیجے میں وہ ہلاک کر دی گئیں۔ قوم ثمود کا بطور مثال تذکرہ کیا کیونکہ ان کی خواہش پر پتھر کی چٹان سے اونٹنی ظاہر کر کے دکھائی گئی تھی لیکن ان ظالموں نے ایمان لانے کے بجائے اس اونٹنی ہی کو مار ڈالا جس پر تین دن کے بعد ان پر عذاب آ گیا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۹۸۔ ''یہ سب ہماری آیتوں سے کفر کرنے اور اس کہنے کا بدلہ ہے کہ کیا جب ہم ہڈیاں اور ریزے ریزے ہو جائیں گے پھر ہم نئی پیدائش میں اٹھا کھڑے کیے جائیں گے۔''O

(سورۃ الکھف ۱۸)---۹۔ ''کیا تو اپنے خیال میں غار اور کتبے والوں کو ہماری نشانیوں میں سے کوئی بہت عجیب نشانی سمجھ رہا ہے؟''O---[یعنی وہ نوجوان جو اپنا ایمان بچانے کے لیے غار میں پناہ گزین ہوئے تھے اور جن کے غار پر بعد میں یادگاری کتبہ لگایا گیا تھا۔ (از حواشی مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ)] ---۱۷۔ ''آپ دیکھیں گے کہ آفتاب بوقت طلوع ان کے غار سے دائیں جانب کو جھک جاتا ہے اور بوقت غروب ان کے بائیں جانب کترا جاتا ہے اور وہ اس غار کی کشادہ جگہ میں ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ جس کی رہبری فرمائے وہ راہ راست پر ہے اور جسے وہ گمراہ کر دے ناممکن ہے کہ آپ اس کا کوئی کارساز اور راہنما پا سکیں۔''O---[تفصیل کے لیے باب نمبر ۱۵، مضمون: اصحاب کہف]

(سورۃ طٰہٰ ۲۰)---۵۳۔ ''اسی نے تمہارے لیے زمین کو فرش بنایا ہے اور اس میں تمہارے چلنے کے لیے راستے بنائے ہیں اور آسمان سے پانی بھی وہی برساتا ہے، پھر اس برسات کی وجہ سے مختلف قسم کی پیداوار بھی ہم ہی پیدا کرتے ہیں۔''O---۵۴۔ ''تم خود کھاؤ اور اپنے چوپایوں کو بھی چراؤ۔ کچھ شک نہیں کہ اس میں عقلمندوں کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں۔''O---۵۵۔ ''اسی زمین میں سے ہم نے تمہیں پیدا کیا اور اسی میں پھر واپس لوٹائیں گے اور اسی سے پھر دوبارہ تم سب کو نکال کھڑا کریں گے۔''O---۵۶۔ ''ہم نے اسے اپنی سب نشانیاں دکھا دیں لیکن پھر بھی اس نے جھٹلایا اور انکار کر دیا۔''O---۲۸۔ ''تا کہ لوگ میری بات اچھی طرح سمجھ سکیں۔''O---۳۳۔ ''تا کہ ہم دونوں بکثرت تیری تسبیح بیان کریں۔''O

(سورۃ الانبیاء ۲۱)---۵۔ ''اتنا ہی نہیں بلکہ یہ تو کہتے ہیں کہ یہ قرآن پراگندہ خوابوں کا مجموعہ ہے بلکہ اس نے از خود اسے گھڑ لیا ہے بلکہ یہ شاعر ہے ورنہ ہمارے سامنے یہ کوئی ایسی نشانی لاتے جیسے کہ اگلے پیغمبر بھیجے گئے تھے۔''O---۳۷۔ ''انسان جلد باز مخلوق ہے۔ میں تمہیں اپنی نشانیاں ابھی ابھی دکھاؤں گا تم مجھ سے جلد بازی نہ کرو۔''O---[یہ کفار کے مطالبۂ عذاب کے جواب میں ہے کہ چونکہ انسان کی فطرت میں عجلت اور جلد بازی ہے۔ اس لیے وہ پیغمبر سے بھی جلدی مطالبہ کرنے لگ جاتا ہے کہ اپنے اللہ سے کہہ کر ہم پر فوراً عذاب نازل کروا دے۔ اللہ نے فرمایا جلدی مت کرو میں عنقریب اپنی نشانیاں تمہیں دکھاؤں گا۔ ان نشانیوں سے مراد عذاب بھی ہو سکتا ہے اور صداقت رسول ﷺ کے دلائل و براہین بھی۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۳۸۔ ''کہتے ہیں کہ اگر سچے ہو تو بتا دو کہ یہ وعدہ کب ہے؟''O

(سورۃ المومنون ۲۳)---۳۰۔ ''یقیناً اس میں بڑی بڑی نشانیاں ہیں اور ہم بیشک آزمائش کرنے والے ہیں۔''O---[یعنی اس سرگزشت نوح علیہ السلام میں کہ اہل ایمان کو نجات اور کافروں کو ہلاک کر دیا گیا، نشانیاں ہیں اس امر پر کہ انبیا جو کچھ اللہ کی طرف سے لے کر آتے ہیں، ان میں وہ سچے ہوتے ہیں۔ نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر اور کشمکش حق و باطل میں ہر بات سے آگاہ ہے اور وقت آنے پر اس کا نوٹس لیتا ہے اور اہل باطن کی پھر اس طرح گرفت کرتا ہے کہ ان کے شکنجے سے کوئی نکل نہیں سکتا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الشعراء ۲۶)---۴۔ ''اگر ہم چاہتے تو ان پر آسمان سے کوئی ایسی نشانی اتارتے کہ جس کے سامنے ان کی گردنیں خم ہو جاتیں۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱، مضمون کافر]---۷۔ ''کیا انہوں نے زمین پر نظریں نہیں ڈالیں؟ کہ ہم نے اس میں ہر طرح کے نفیس جوڑے کس قدر اگائے ہیں؟''O ---۸۔ ''بیشک اس میں یقیناً نشانی ہے اور ان میں کے اکثر لوگ مومن نہیں ہیں۔''O---۱۰۳۔ ''یہ ماجرا یقیناً زبردست نشانی ہے ان میں سے اکثر لوگ

Marfat.com

ایمان لانے والے نہیں۔'' O---[تفصیل کے لیے باب نمبر۴، مضمون: حضرت ابراہیمؑ]---۱۳۹۔''چونکہ عادیوں نے حضرت ہودکو جھٹلایا اس لیے ہم نے انہیں تباہ کر دیا' یقیناً اس میں نشانی ہے اور ان میں سے اکثر بے ایمان تھے۔'' O---[تفصیل کے لیے باب نمبر۱۶، مضمون: قصہ قوم عاد]---۱۹۰۔''یقیناً اس میں بڑی نشانی ہے اور ان میں کے اکثر مسلمان نہ تھے۔'' O---[تفصیل کے لیے باب نمبر۱۶، مضمون: قوم شعیبؑ]---۱۹۶۔''اگلے نبیوں کی کتابوں میں بھی اس قرآن کا تذکرہ ہے۔'' O---[یعنی جس طرح پیغمبر آخرالزماں ﷺ کے ظہور و بعثت کا اور آپ ﷺ کی صفات جمیلہ کا تذکرہ پچھلی کتابوں میں ہے' اسی طرح اس قرآن کے نزول کی خوشخبری بھی صحف سابقہ میں دی گئی تھی۔ ایک دوسرے معنی یہ کیے گئے ہیں کہ یہ قرآن مجید' بہ اعتبار احکام کے' جن پر تمام شریعتوں کا اتفاق رہا ہے' پچھلی کتابوں میں بھی موجود رہا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۹۷۔''کیا انہیں یہ نشانی کافی نہیں کہ حقانیت قرآن کو تو بنی اسرائیل کے علماء بھی جانتے ہیں۔'' O---[کیونکہ ان کتابوں میں آپ ﷺ کا اور قرآن کا ذکر موجود ہے۔ یہ کفار مکہ مذہبی معاملات میں یہود کی طرف رجوع کرتے تھے۔ اس اعتبار سے فرمایا کہ کیا ان کا یہ جاننا اور بتلانا اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ محمد ﷺ اللہ کے سچے رسول اور یہ قرآن اللہ کی طرف سے نازل کردہ ہے۔ پھر یہ یہود کی اس بات کو مانتے ہوئے پیغمبر پر ایمان کیوں نہیں لاتے؟ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ النمل** ۲۷)---۱۰۔''تو اپنی لاٹھی ڈال دے' موسیٰ نے جب اسے ہلتا جلتا دیکھا اس طرح کہ گویا وہ ایک سانپ ہے تو منہ موڑے ہوئے پیٹھ پھیر کر بھاگے اور پلٹ کر بھی نہ دیکھا' اے موسیٰ! خوف نہ کھا' میرے حضور میں پیغمبر ڈرا نہیں کرتے۔'' O---۱۲۔''اور اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈال' وہ سفید چمکیلا ہو کر نکلے گا بغیر کسی عیب کے' تو نو نشانیاں لے کر فرعون اور اس کی قوم کی طرف جا' یقیناً وہ بدکاروں کا گروہ ہے۔'' O---۸۶۔''کیا وہ دیکھ نہیں رہے ہیں کہ ہم نے رات کو اس لیے بنایا ہے کہ وہ اس میں آرام حاصل کر لیں اور دن کو ہم نے دکھلانے والا بنایا ہے' یقیناً اس میں ان لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں جو ایمان و یقین رکھتے ہیں۔'' O---۹۳۔''کہہ دیجئے' کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کو سزاوار ہیں وہ عنقریب اپنی نشانیاں دکھائے گا جنہیں تم (خود) پہچان لو گے۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو اس سے آپ کا رب غافل نہیں۔'' O

(**سورۃ القصص** ۲۸)---۳۵۔''اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم تیرے بھائی کے ساتھ تیرا بازو مضبوط کر دیں گے اور تم دونوں کو غلبہ دیں گے فرعونی تم تک پہنچ ہی نہ سکیں گے' بسبب ہماری نشانیوں کے' تم دونوں اور تمہاری تابعداری کرنے والے ہی غالب رہیں گے۔'' O

(**سورۃ العنکبوت** ۲۹)---۲۴۔''ان کی قوم کا جواب بجز اس کے کچھ نہ تھا کہ کہنے لگے کہ اسے مار ڈالو یا اسے جلا دو۔ آخرش اللہ تعالیٰ نے انہیں آگ سے بچا لیا' اس میں ایمان دار لوگوں کے لیے تو بہت سی نشانیاں ہیں۔'' O---۳۵۔''البتہ ہم نے اس بستی کو صریح عبرت کی نشانی بنا دیا ان لوگوں کے لیے جو عقل رکھتے ہیں۔'' O---۵۰۔''انہوں نے کہا کہ اس پر کچھ نشانیاں (معجزات) اس کے رب کی طرف سے کیوں نہیں اتارے گئے۔ آپ کہہ دیجئے کہ نشانیاں تو سب اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں میں تو صرف کھلم کھلا آگاہ کر دینے والا ہوں۔'' O---۵۱۔''کیا انہیں یہ کافی نہیں؟ کہ ہم نے آپ پر کتاب نازل فرما دی جو ان پر پڑھی جا رہی ہے' اس میں رحمت (بھی) ہے اور نصیحت (بھی) ہے ان لوگوں کے لیے جو ایمان دار ہیں۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر۵، مضمون: قرآن حکیم]

(**سورۃ الروم** ۳۰)---۹۔''کیا انہوں نے زمین میں چل پھر کر یہ نہیں دیکھا کہ ان سے پہلے لوگوں کا انجام کیسا (برا) ہوا؟ وہ ان سے بہت زیادہ توانا (اور طاقتور) تھے اور انہوں نے (بھی) زمین جوتی بوتی تھی اور ان سے زیادہ آباد کی تھی اور ان کے پاس ان کے رسول روشن دلائل لے کر آئے تھے۔ یہ تو ناممکن تھا کہ اللہ تعالیٰ ان پر ظلم کرتا لیکن (دراصل) وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے۔'' O---۱۰۔''پھر آخرش برا کرنے والوں کا بہت ہی برا انجام ہوا اس لیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو جھٹلاتے تھے اور ان کی ہنسی اُڑاتے تھے۔'' O---۱۶۔''اور جنہوں نے کفر کیا تھا اور ہماری آیتوں کو اور آخرت کی ملاقات کو جھوٹا ٹھہرایا تھا وہ سب عذاب میں پکڑ کر حاضر رکھے جائیں گے۔'' O---۲۰۔''اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا پھر اب انسان بن کر (چلتے پھرتے) پھیل رہے ہو۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۳، مضمون: انسانی پیدائش)---۲۱۔''اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ تمہاری ہی جنس سے بیویاں پیدا کیں تا کہ تم ان سے آرام پاؤ اس نے تمہارے درمیان محبت اور ہمدردی قائم کر دی' یقیناً غور و فکر کرنے والوں کے لیے اس میں بہت سی نشانیاں ہیں۔'' O ---[یعنی تمہاری ہی جنس سے عورتیں پیدا کیں تا کہ وہ تمہاری بیویاں بنیں اور تم جوڑا جوڑا ہو جاؤ۔ زوج عربی میں جوڑے کو کہتے ہیں۔ اس اعتبار سے مرد عورت کے لیے اور عورت مرد کے لیے زوج ہے۔ عورتوں کے جنس بشر ہونے کا مطلب ہے کہ دنیا کی پہلی عورت۔ حضرت حوا۔ کو حضرت آدم علیہ السلام کی بائیں پسلی سے پیدا کیا گیا۔ پھر ان دونوں سے نسل انسانی کا سلسلہ چلا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] (مزید تفصیل کیلئے باب ۸، مضمون: میاں بیوی کے حقوق)---۲۲۔''اس (کی قدرت) کی نشانیوں میں سے آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور تمہاری زبانوں اور رنگتوں کا اختلاف (بھی) ہے' دانش مندوں کے لیے اس میں یقیناً بڑی نشانیاں ہیں۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: زبان)---۲۳۔''اور (بھی) اس کی (قدرت کی) نشانی تمہاری راتوں اور دن

Marfat.com

کی نیند میں ہے اور اس کے فضل (یعنی روزی) کو تمہارا تلاش کرنا بھی ہے۔ جو لوگ (کان لگا کر) سننے کے عادی ہیں ان کے لیے اس میں بہت سی نشانیاں ہیں۔''O ---۲۴۔ ''اور اس کی نشانیوں میں سے ایک یہ (بھی) ہے کہ وہ تمہیں ڈرانے اور امیدوار بنانے کے لیے بجلیاں دکھاتا ہے اور آسمان سے بارش برساتا ہے اور اس سے مردہ زمین کو زندہ کر دیتا ہے' اس میں (بھی) عقلمندوں کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں۔''O ---۲۵۔ ''اس کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ آسمان و زمین اسی کے حکم سے قائم ہیں' پھر جب وہ تمہیں آواز دے گا صرف ایک بار کی آواز کے ساتھ ہی تم سب زمین سے نکل آؤ گے۔''O ---۳۷۔ ''کیا انہوں نے یہ نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ جسے چاہے کشادہ روزی دیتا ہے اور جسے چاہے تنگ' اس میں بھی ان لوگوں کے لیے جو ایمان لاتے ہیں نشانیاں ہیں۔''O (تفسیر کیلئے باب ۱۴۱، مضمون: رزق) ---۴۶۔ ''اس کی نشانیوں میں سے خوشخبریاں دینے والی ہواؤں کو چلانا بھی ہے اس لیے کہ تمہیں اپنی رحمت سے لطف اندوز کرے اور اس لیے کہ اس کے حکم سے کشتیاں چلیں اور اس لیے کہ اس کے فضل کو تم ڈھونڈو اور اس لیے کہ تم شکر گزاری کرو۔''O ---۴۷۔ ''اور ہم نے آپ سے پہلے بھی اپنے رسولوں کو ان کی قوم کی طرف بھیجا وہ ان کے پاس دلیلیں لائے۔ پھر ہم نے گناہ گاروں سے انتقام لیا۔ ہم پر مومنوں کی مدد کرنا لازم ہے۔''O

(سورۃ یٰسین ۳۶) ---۳۳۔ ''اور ان کے لیے ایک نشانی (خشک) زمین ہے جس کو ہم نے زندہ کر دیا اور اس سے غلہ نکالا جس میں سے وہ کھاتے ہیں۔''O ---[یعنی اللہ تعالیٰ کے وجود' اس کی قدرت تامہ اور مُردوں کو دوبارہ زندہ کرنے پر نشانی۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۳۴۔ ''اور ہم نے اس میں کھجوروں کے اور انگور کے باغات پیدا کر دیئے' اور جن میں ہم نے چشمے بھی جاری کر دیئے ہیں۔''O ---[یعنی مُردہ زمین کو زندہ کر کے ہم اس سے ان کی خوراک کے لیے صرف غلہ ہی نہیں اُگاتے' بلکہ ان کے کام و دہن کی لذت کے لیے انواع و اقسام کے پھل بھی کثرت سے پیدا کرتے ہیں' یہاں صرف دو پھلوں کا ذکر اس لیے کیا ہے کہ یہ کثیر المنافع بھی ہیں اور عربوں کو مرغوب بھی' نیز ان کی پیداوار بھی عرب میں زیادہ ہے۔ پھر غلے کا ذکر پہلے کیا کیونکہ اس کی پیداوار بھی زیادہ ہے اور خوراک کی حیثیت سے اس کی اہمیت بھی مسلمہ۔ جب تک انسان روٹی یا چاول وغیرہ خوراک سے اپنا پیٹ نہیں بھرتا' محض پھل فروٹ سے اس کی غذائی ضرورت پوری نہیں ہوتی۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۳۵۔ ''تاکہ (لوگ) اس کے پھل کھائیں' اور اس کو ان کے ہاتھوں نے نہیں بنایا۔ پھر کیوں شکر گزاری نہیں کرتے۔''O ---۳۶۔ ''وہ پاک ذات ہے جس نے ہر چیز کے جوڑے پیدا کیے خواہ وہ زمین کی اگائی ہوئی چیزیں ہوں خواہ خود ان کے نفوس ہوں خواہ وہ (چیزیں) ہوں جنہیں یہ جانتے بھی نہیں۔''O ---[تفسیر کے لیے باب نمبر۱۴، مضمون: جوڑے] ---۳۷۔ ''اور ان کے لیے ایک نشانی رات ہے جس سے ہم دن کو کھینچ دیتے ہیں تو وہ یکایک اندھیرے میں رہ جاتے ہیں۔''O ---[اپنی قدرت کاملہ اور حکمتِ بالغہ کی ایک اور دلیل بیان کی جا رہی ہے۔ جب دن ہوتا ہے تو ہر طرف نُور ہی نُور پھیل جاتا ہے' جب رات آ جاتی ہے نُور غائب ہو جاتا ہے اور ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا چھا جاتا ہے۔ اگر ہمیشہ دن کا اجالا رہتا یا ہر وقت رات کی تاریکی پھیلی رہتی تو یہ نظامِ عالم درہم برہم ہو جاتا۔ نیرنگی فطرت کے کرشمے ختم ہو جاتے۔ اللہ تعالیٰ نے اس عروسِ کائنات کو شب و روز کا تسلسل قائم کر کے سجایا۔ پھر اس میں مسندِ کرامت بچھائی اور حضرتِ انسان کو اس پر بٹھا دیا۔ اب بھی اگر انسان اپنے کریم رب کا شکر نہ کرے تو اس سے بڑی احسان فراموشی اور نادانی کیا ہو سکتی ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)] ---۳۸۔ ''اور سورج کے لیے جو مقررہ راہ ہے وہ اسی پر چلتا رہتا ہے۔ یہ ہے مقرر کردہ غالب' باعلم اللہ تعالیٰ کا۔''O ---[تفسیر کے لیے باب نمبر۲، مضمون: سورج و چاند] ---۳۹۔ ''اور چاند کی ہم نے منزلیں مقرر کر رکھی ہیں یہاں تک کہ وہ لوٹ کر پرانی ٹہنی کی طرح ہو جاتا ہے۔''O ---[تفسیر کے لیے باب نمبر۲، مضمون: سورج و چاند] ---۴۰۔ ''نہ آفتاب کی یہ مجال ہے کہ چاند کو پکڑے اور نہ رات دن پر آگے بڑھ جانے والی ہے' اور سب کے سب آسمان میں تیرتے پھرتے ہیں۔''O ---[تفسیر کے لیے باب نمبر۲، مضمون: کائنات' سورج و چاند] ---۴۱۔ ''اور ان کے لیے ایک نشانی (یہ بھی) ہے کہ ہم نے ان کی نسل کو بھری ہوئی کشتی میں سوار کیا۔''O ---۴۲۔ ''اور ان کے لیے اسی جیسی اور چیزیں پیدا کیں جن پر یہ سوار ہوتے ہیں۔''O ---۴۳۔ ''اور اگر ہم چاہتے تو انہیں ڈبو دیتے۔ پھر نہ تو کوئی ان کا فریاد رس ہوتا نہ وہ بچائے جائیں۔''O ---۴۵۔ ''اور ان سے جب (کبھی) کہا جاتا ہے کہ اگلے پچھلے (گناہوں) سے بچو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔''O ---۴۶۔ ''اور ان کے پاس تو ان کے رب کی نشانیوں میں سے کوئی نشانی ایسی نہیں آئی جس سے یہ بے رخی نہ برتتے ہوں۔''O

(سورۃ الزُمر ۳۹) ---۵۲۔ ''کیا انہیں یہ معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ جس کے لیے چاہے روزی کشادہ کر دیتا ہے اور تنگ (بھی)' ایمان لانے والوں کے لیے اس میں (بڑی بڑی) نشانیاں ہیں۔''O

(سورۃ المومن ۴۰) ---۱۳۔ ''وہی ہے جو تمہیں اپنی نشانیاں دکھلاتا ہے اور تمہارے لیے آسمان سے روزی اتارتا ہے' نصیحت تو صرف وہی حاصل کرتے ہیں جو (اللہ تعالیٰ کی طرف) رجوع کرتے ہیں۔''O ---۲۳۔ ''اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو اپنی آیتوں اور کھلی دلیلوں کے ساتھ بھیجا۔''O --- آیات سے مراد وہ نو نشانیاں بھی ہو سکتی ہیں جن کا ذکر پہلے گزر چکا ہے' یا عصا اور ید بیضا والے دو بڑے واضح معجزات بھی' سُلطان مُبین سے مراد قوی دلیل اور

Marfat.com

حجت واضحہ، جس کا کوئی جواب ان کی طرف سے ممکن نہیں تھا' بجز ڈھٹائی اور بے شرمی کے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۷۹۔ ''اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے تمہارے لیے چوپائے پیدا کیے جن میں سے بعض پر تم سوار ہوتے ہو اور بعض کو تم کھاتے ہو۔'' O---۸۰۔ ''اور بھی تمہارے لیے ان میں بہت سے نفع ہیں اور تا کہ اپنے سینوں میں چھپی ہوئی حاجتوں کو انہی پر سواری کر کے تم حاصل کر لو اور ان چوپایوں پر اور کشتیوں پر سوار کیے جاتے ہو۔'' O---۸۱۔ ''اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا جا رہا ہے' پس تم اللہ تعالیٰ کی کن کن نشانیوں کا منکر بنتے رہو گے۔'' O

(**سورۃ حم السجدۃ** ۴۱) ---۳۷۔ ''اور دن رات اور سورج چاند بھی (اسی کی) نشانیوں میں سے ہیں' تم سورج کو سجدہ نہ کرو نہ چاند کو بلکہ سجدہ اس اللہ تعالیٰ کے لیے کرو جس نے ان سب کو پیدا کیا ہے' اگر تمہیں اسی کی عبادت کرنی ہے تو۔'' O---۳۹۔ ''اس اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے (یہ بھی) ہے کہ تو زمین کو دبی دبائی دیکھتا ہے پھر جب ہم اس پر مینہ برساتے ہیں تو وہ تروتازہ ہو کر ابھرنے لگتی ہے۔ جس نے اسے زندہ کیا وہی یقینی طور پر مردوں کو بھی زندہ کرنے والا ہے بیشک وہ ہر (ہر) چیز پر قادر ہے۔'' O---۵۳۔ ''عنقریب ہم انہیں اپنی نشانیاں آفاق عالم میں بھی دکھائیں گے اور خود ان کی اپنی ذات میں بھی یہاں تک کہ ان پر کھل جائے کہ حق یہی ہے' کیا آپ کے رب کا ہر چیز سے واقف و آگاہ ہونا کافی نہیں۔'' O---[جن سے قرآن کی صداقت اور اس کا من جانب اللہ ہونا واضح ہو جائے گا۔ بعض نے اس کا مرجع اسلام یا رسول اللہ ﷺ کو بتلایا ہے۔ مال سب کا ایک ہی ہے۔ کنارہ' مطلب ہے کہ ہم اپنی نشانیاں باہر کناروں میں بھی دکھائیں گے اور خود انسانوں کے اپنے نفسوں کے اندر بھی۔ چنانچہ آسمان و زمین کے کناروں میں بھی قدرت کی بڑی بڑی نشانیاں ہیں مثلاً سورج' چاند' ستارے' رات اور دن' ہوا اور بارش' گرج چمک' بجلی' کڑک' نباتات و جمادات' اشجار' پہاڑ اور انہار و بحار وغیرہ۔ اور آیات انفس سے انسان کا وجود' جن اخلاط و مواد اور ہیئتوں پر مرکب ہے وہ مراد ہیں۔ جن کی تفصیلات طب و حکمت کا دلچسپ موضوع ہے۔ بعض کہتے ہیں' آفاق سے مراد شرق و غرب کے وہ دور دراز کے علاقے ہیں۔ جن کی فتح کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے آسان فرما دیا اور انفس سے مراد خود عرب کی سرزمین پر مسلمانوں کی پیش قدمی ہے' جیسے جنگ بدر اور فتح مکہ وغیرہ فتوحات میں مسلمانوں کو عزت و سرفرازی عطا کی گئی۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الشوریٰ** ۴۲) ---۲۹۔ ''اور اس کی نشانیوں میں سے آسمانوں اور زمین کی پیدائش ہے اور ان میں جانداروں کا پھیلانا ہے۔ وہ اس پر بھی قادر ہے کہ جب چاہے انہیں جمع کر دے۔'' O---۳۲۔ ''اور دریا میں چلنے والی پہاڑوں جیسی کشتیاں اس کی نشانیوں میں سے ہیں۔'' O---۳۳۔ ''اگر وہ چاہے تو ہوا بند کر دے اور یہ کشتیاں سمندروں پر رکی رہ جائیں۔ یقیناً اس میں ہر صبر کرنے والے شکر گزار کے لیے نشانیاں ہیں۔'' O---۳۴۔ ''یا انہیں ان کے کرتوتوں کے باعث تباہ کر دے' وہ تو بہت سی خطاؤں سے درگزر فرمایا کرتا ہے۔'' O---۳۵۔ ''اور تا کہ جو لوگ ہماری نشانیوں میں جھگڑتے ہیں وہ معلوم کر لیں کہ ان کے لیے کوئی چھٹکارا نہیں۔'' O---[قریش کے لوگوں کو اپنے تجارتی کاروبار کے سلسلے میں حبش اور افریقہ کے ساحلی علاقوں کی طرف بھی جانا ہوتا تھا' اور ان سفروں میں وہ بادبانی جہازوں اور کشتیوں پر' بحر احمر سے گزرتے تھے جو ایک بڑا خطرناک سمندر ہے۔ اس میں اکثر طوفان اٹھتے رہتے ہیں اور زیر آب چٹانیں کثرت سے ہیں جن سے طوفان کی حالت میں ٹکرا جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اس لیے جس کیفیت کا نقشہ اللہ تعالیٰ نے یہاں کھینچا ہے اسے قریش کے لوگ اپنے ذاتی تجربات کی روشنی میں پوری طرح محسوس کر سکتے تھے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(**سورۃ الجاثیۃ** ۴۵) ---۳۔ ''آسمانوں اور زمین میں ایمان داروں کے لیے یقیناً بہت سی نشانیاں ہیں۔'' O---۴۔ ''اور خود تمہاری پیدائش میں اور ان جانوروں کی پیدائش میں جنہیں وہ پھیلاتا ہے یقین رکھنے والی قوم کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں۔'' O---۵۔ ''اور رات دن کے بدلنے میں اور جو کچھ روزی اللہ تعالیٰ آسمان سے نازل فرما کر زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کر دیتا ہے' (اس میں) اور ہواؤں کے بدلنے میں بھی ان لوگوں کے لیے جو عقل رکھتے ہیں نشانیاں ہیں۔'' O---۶۔ ''یہ ہیں اللہ تعالیٰ کی آیتیں جنہیں ہم آپ کو راستی سے سنا رہے ہیں' پس اللہ تعالیٰ اور اس کی آیتوں کے بعد یہ کس بات پر ایمان لائیں گے۔'' O---۱۳۔ ''اور آسمان و زمین کی ہر ہر چیز کو بھی اس نے اپنی طرف سے تمہارے لیے تابع کر دیا ہے۔ جو غور کریں یقیناً وہ اس میں بہت سی نشانیاں پالیں گے۔'' O

(**سورۃ الذّٰریٰت** ۵۱) ---۲۰۔ ''اور یقین والوں کے لیے تو زمین میں بہت سی نشانیاں ہیں۔'' O---[نشانیوں سے مراد وہ نشانیاں ہیں جو آخرت کے امکان اور اس کے وجوب و لزوم کی شہادت دے رہی ہیں۔ زمین کا اپنا وجود اور اس کی ساخت، اس کا سورج سے ایک خاص فاصلے پر اور ایک خاص زاویے پر رکھا جانا، اس پر حرارت اور روشنی کا انتظام، اس پر مختلف موسموں کی آمد و رفت، اس کے اوپر ہوا اور پانی کی فراہمی، اس کے پیٹ میں طرح طرح کے بے شمار خزانوں کا مہیا کیا جانا، اس کی سطح پر ایک زرخیز چھلکا چڑھایا جانا، اس میں قسم قسم کی بے حد و حساب نباتات کا اگایا جانا، اس کے اندر خشکی اور تری اور ہوا کے جانوروں کی بے شمار نسلیں جاری کرنا، اس میں ہر نوع کی زندگی کے لیے مناسب حالات اور موزوں خوراک کا انتظام کرنا، اس پر انسان کو وجود میں لانے سے پہلے وہ تمام ذرائع و وسائل فراہم کر دینا جو تاریخ کے ہر مرحلے میں اس کی روز افزوں ضروریات ہی کا نہیں بلکہ اس کی تہذیب و تمدن کے ارتقاء کا ساتھ بھی

Marfat.com

دیتے چلے جائیں، یہ اور دوسری اَن گنت نشانیاں ایسی ہیں کہ دیدۂ بینار کھنے والا جس طرف بھی زمین اور اس کے ماحول میں نگاہ ڈالے وہ اس کا دامن دل کھینچ لیتی ہیں۔(تفسیر از تفہیم القرآن)]---۲۱۔"اور خود تمہاری ذات میں بھی' تو کیا تم دیکھتے نہیں ہو۔" O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۳، مضمون: انسان]

(**سورۃ الحدید ۵۷**)---۱۷۔"یقین مانو کہ اللہ تعالیٰ ہی زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کر دیتا ہے۔ ہم نے تو تمہارے لیے اپنی آیتیں بیان کر دیں تا کہ تم سمجھو۔" O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۲، مضمون: زمین]

(**سورۃ الصف ۶۱**)---۶۔"اور جب مریم کے بیٹے عیسیٰ نے کہا اے (میری قوم) بنی اسرائیل! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں مجھ سے پہلے کی کتاب تورات کی میں تصدیق کرنے والا ہوں اور اپنے بعد آنے والے ایک رسول کی میں تمہیں خوشخبری سنانے والا ہوں جن کا نام احمد ہے۔ پھر جب وہ ان کے پاس کھلی دلیلیں لائے تو یہ کہنے لگے یہ تو کھلا جادو ہے۔" O

ہر آن وہ نئی شان میں ہے

(**سورۃ الرحمٰن ۵۵**)---۲۹۔"سب آسمان وزمین والے اسی سے مانگتے ہیں۔ ہر روز وہ ایک شان میں ہے۔" O---[یعنی ہر وقت اِس کارگاہِ عالم میں اُس کی کارفرمائی کا ایک لامتناہی سلسلہ جاری ہے۔ کسی کو مار رہا ہے اور کسی کو جلا رہا ہے۔ کسی کو اٹھار ہا ہے اور کسی کو گرا رہا ہے۔ کسی کو شفا دے رہا ہے اور کسی کو بیماری میں مبتلا کر رہا ہے۔ کسی ڈوبتے کو بچا رہا ہے اور کسی تیرتے کو ڈبو رہا ہے۔ بے شمار مخلوقات کو طرح طرح سے رزق دے رہا ہے۔ بے حد وحساب چیزیں نئی سے نئی وضع اور شکل اور اوصاف کے ساتھ پیدا کر رہا ہے۔ اُس کی دنیا بھی ایک حال پر نہیں رہتی۔ ہر لحہ اس کے حالات بدلتے رہتے ہیں اور اس کا خالق ہر بار اُسے ایک نئی صورت سے ترتیب دیتا ہے جو پچھلی تمام صورتوں سے مختلف ہوتی ہے۔(تفسیر از تفہیم القرآن)]

ہر چیز اللہ تعالیٰ کو سجدہ ریز ہے

(**سورۃ البقرۃ ۲**)---۷۴۔"پھر اس کے بعد تمہارے دل پتھر جیسے بلکہ اس سے بھی زیادہ سخت ہو گئے' بعض پتھروں سے تو نہریں بہ نکلتی ہیں' اور بعض پھٹ جاتے ہیں اور ان سے پانی نکل آتا ہے' اور بعض اللہ تعالیٰ کے ڈر سے گر پڑتے ہیں' اور تم اللہ تعالیٰ کو اپنے اعمال سے غافل نہ جانو۔" O

(**سورۃ بنی اسرائیل ۱۷**)---۴۴۔"ساتوں آسمانوں اور زمین اور جو بھی ان میں ہے اسی کی تسبیح کر رہے ہیں۔ ایسی کوئی چیز نہیں جو اسے پاکیزگی اور تعریف کے ساتھ یاد نہ کرتی ہو۔ ہاں یہ صحیح ہے کہ تم اس کی تسبیح سمجھ نہیں سکتے۔ وہ بڑا بردبار اور بخشنے والا ہے۔" O---[یعنی سب اسی کے مطیع اور اپنے اپنے انداز میں اس کی تسبیح وتحمید میں مصروف ہیں۔ گو ہم ان کی تسبیح وتحمید کو نہ سمجھ سکیں۔ اس کی تائید بعض اور آیات قرآنی سے بھی ہوتی ہے مثلاً حضرت داود علیہ السلام کے بارے میں آتا ہے۔ "ہم نے پہاڑوں کو داود علیہ السلام کے تابع کر دیا' بس وہ شام کو اور صبح کو اس کے ساتھ اللہ کی تسبیح (پاکی) بیان کرتے ہیں"۔ بعض پتھروں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا' "اور بعض اللہ تعالیٰ کے ڈر سے گر پڑتے ہیں"۔ بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم بیان کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے کہ انہوں نے کھانے سے تسبیح کی آواز سنی' ایک اور حدیث پاک سے ثابت ہے کہ چیونٹیاں اللہ کی تسبیح کرتی ہیں۔ اسی طرح جس تنے کے ساتھ ٹیک لگا کر رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے' جب لکڑی کا منبر بن گیا اور اسے آپ ﷺ نے چھوڑ دیا تو بچے کی طرح اس سے رونے کی آواز آتی تھی۔ مکے میں ایک پتھر تھا جو رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا کرتا تھا۔ ان آیات وصحیح احادیث مبارکہ سے واضح ہے کہ جمادات ونباتات کے اندر بھی ایک مخصوص قسم کا شعور موجود ہے' جسے گو ہم نہ سمجھ سکیں' مگر وہ اس شعور کی بنا پر اللہ کی تسبیح کرتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ اس سے مراد تسبیح دلالت ہے یعنی یہ چیزیں اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ تمام کائنات کا خالق اور ہر چیز پر قادر صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ "ہر چیز اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے"' لیکن صحیح بات پہلی ہی ہے کہ تسبیح اپنے حقیقی معنی میں ہے"۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الحج ۲۲**)---۱۸۔"کیا تو نہیں دیکھ رہا کہ اللہ کے سامنے سجدے میں ہیں سب آسمانوں والے اور سب زمینوں والے اور سورج اور چاند اور ستارے اور پہاڑ اور درخت اور جانور اور بہت سے انسان بھی۔ ہاں بہت سے وہ بھی ہیں جن پر عذاب کا مقولہ ثابت ہو چکا ہے' جسے رب ذلیل کر دے اسے کوئی عزت دینے والا نہیں' اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔" O

(**سورۃ ص ۳۸**)---۱۷۔"آپ ان کی باتوں پر صبر کریں اور ہمارے بندے داود (علیہ السلام) کو یاد کریں جو بڑی قوت والا تھا' یقیناً وہ بہت رجوع کرنے والا تھا۔" O---۱۸۔"ہم نے پہاڑوں کو اس کے تابع کر رکھا تھا کہ اس کے ساتھ شام کو اور صبح کو تسبیح خوانی کریں۔" O---۱۹۔"اور پرندوں کو بھی جمع ہو کر

Marfat.com

سب کے سب اس کے زیر فرمان رہتے۔" O---[یعنی اشراق کے وقت اور آخر دن کو پہاڑ بھی داود علیہ السلام کے ساتھ مصروف تسبیح ہوتے اور اڑتے جانور بھی زبور کی قراءت سن کر ہوا ہی میں جمع ہو جاتے اور ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے۔ محشورۃ کے معنی مجموعۃ ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الرحمٰن ۵۵)---۵۔"آفتاب اور ماہتاب (مقررہ) حساب سے ہیں۔" O---۶۔"اور ستارے اور درخت دونوں سجدہ کرتے ہیں۔" O---[ان دونوں آیتوں میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے اس سے یہ بتانا مقصود ہے کہ کائنات کا سارا نظام اللہ تعالیٰ کا آفریدہ ہے اور اسی کی اطاعت میں چل رہا ہے۔ زمین سے لے کر آسمانوں تک نہ کوئی خود مختار ہے، نہ کسی اور کی خدائی اس جہان میں چل رہی ہے، نہ خدا کی خدائی میں کسی کا کوئی دخل ہے، اور نہ کسی کا یہ مقام ہے کہ اسے معبود بنایا جائے۔ سب بندے اور غلام ہیں، آقا تنہا ایک ربِ قدیر ہے۔ لہٰذا توحید ہی حق ہے۔ جس کی تعلیم یہ قرآن دے رہا ہے۔ اس کو چھوڑ کر جو شخص بھی شرک یا کفر کر رہا ہے وہ دراصل کائنات کے پورے نظام سے برسرِ پیکار ہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

ولی، کارساز

(سورۃ الشوریٰ ۴۲)---۸۔"اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ان سب کو ایک ہی امت کا بنا دیتا لیکن وہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کر لیتا ہے اور ظالموں کا حامی اور مددگار کوئی نہیں۔" O---۹۔"کیا ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا اور کارساز بنا لیے ہیں (حقیقتاً تو) اللہ تعالیٰ ہی کارساز ہے وہی مُردوں کو زندہ کرے گا اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔" O---[جب یہ بات ہے تو پھر اللہ تعالیٰ ہی اس بات کا مستحق ہے کہ اس کو ولی اور کارساز مانا جائے نہ کہ ان کو جن کے پاس کوئی اختیار نہیں ہے اور جو سننے اور جواب دینے کی طاقت رکھتے ہیں نہ نفع و نقصان پہنچانے کی صلاحیت۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الجاثیۃ ۴۵)---۹۔"وہ جب ہماری آیتوں میں سے کسی آیت کی خبر پا لیتا ہے تو اس کی ہنسی اڑاتا ہے یہی لوگ ہیں جن کے لیے رسوائی کی مار ہے۔" O---۱۰۔"ان کے پیچھے دوزخ ہے جو کچھ انہوں نے حاصل کیا تھا وہ انہیں کچھ بھی نفع نہ دے گا اور نہ وہ (کچھ کام آئیں گے) جن کو انہوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا کارساز بنا رکھا تھا ان کے لیے تو بہت بڑا عذاب ہے۔" O---۱۸۔"پھر ہم نے آپ کو دین کی (ظاہر) راہ پر قائم کر دیا سو آپ اسی پر لگے رہیں اور نادانوں کی خواہشوں کی پیروی میں نہ پڑیں۔" O---۱۹۔"(یاد رکھیں) کہ یہ لوگ ہرگز اللہ تعالیٰ کے سامنے آپ کے کچھ کام نہیں آسکتے۔ (سمجھ لیں کہ) ظالم لوگ آپس میں ایک دوسرے کے رفیق ہوتے ہیں اور پرہیزگاروں کا کارساز اللہ تعالیٰ ہے۔" O

(سورۃ التحریم ۶۶)---۲۔"تحقیق کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے قسموں کو کھول ڈالنا مقرر کر دیا ہے اور اللہ تمہارا کارساز ہے اور وہی (پورے) علم والا حکمت والا ہے۔" O[یعنی کفارہ ادا کر کے اس کام کو کرنے کی جس کو نہ کرنے کی قسم کھائی ہو اجازت دے دی، قسم کا یہ کفارہ سورۂ مائدہ ۸۹ میں بیان کیا گیا ہے۔ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کفارہ ادا کیا۔ (فتح القدیر) اس امر میں علما کے مابین اختلاف ہے کہ اگر کوئی شخص کسی چیز کو اپنے اوپر حرام کر لے تو اس کا کیا حکم ہے؟ جمہور علماء کے نزدیک بیوی کے علاوہ کسی چیز کو حرام کرنے سے وہ چیز حرام نہ ہو گی نہ اس پر کفارہ ہے اگر بیوی کو اپنے اوپر حرام کرے گا تو اس سے اس کا مقصد اگر طلاق ہے تو طلاق ہو جائے گی اور اگر طلاق کی نیت نہیں ہے تو راجح قول کے مطابق یہ قسم ہے اس کیلئے کفارہ یمین کی ادائیگی ضروری ہے۔ (ایسر التفاسیر)]

(سورۃ المزمل ۷۳)---۹۔"مشرق و مغرب کا پروردگار جس کے سوا کوئی معبود نہیں آپ اسی کو اپنا کارساز بنا لیں۔" O

Marfat.com

باب نمبر ۲:

کائنات

کائنات

(سورۃ البقرۃ ۲)---۱۶۴۔ ''بیشک پیدا کرنے میں آسمانوں کے اور زمین کے اور ایک دوسرے کے پیچھے آنے جانے میں شب و روز کے اور کشتیوں میں جو چلتی ہیں سمندر میں وہ (چیزیں) لے کر جو نفع بخش ہیں انسانوں کے لیے۔ اور یہ جو نازل کیا اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی پھر زندگی بخشی اس کے ذریعہ سے زمین کو مردہ ہونے کے بعد اور پھیلائی اس میں ہر طرح کی جاندار مخلوق اور ہواؤں کی گردش میں اور بادلوں میں جو تابع فرمان بنا کر رکھے گئے ہیں درمیان آسمان اور زمین کے۔ یقیناً (ان سب چیزوں میں) نشانیاں ہیں عقلمندوں کے لیے۔'' O---[یہ آیت اس لحاظ سے بڑی جامع ہے کہ کائنات کی تخلیق اور اس کے نظم وتدبیر کے متعلق سات اہم امور کا اس میں یکجا تذکرہ ہے جو کسی اور آیت میں نہیں۔ (۱) آسمان اور زمین کی پیدائش جن کی وسعت وعظمت محتاج بیان ہی نہیں۔ (۲) رات اور دن کا یکے بعد دیگرے آنا، دن کو روشنی اور رات کو اندھیرا کر دینا تاکہ کاروبار معاش بھی ہو سکے اور آرام بھی۔ پھر رات کا لمبا اور دن کا چھوٹا ہونا اور پھر اس کے برعکس دن کا لمبا اور رات کا چھوٹا ہونا۔ (۳) سمندر میں کشتیوں اور جہازوں کا چلنا، جن کے ذریعے سے تجارتی سفر بھی ہوتے ہیں اور ٹنوں کے حساب سے سامان رزق و آسائش بھی ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتا ہے۔ (۴) بارش جو زمین کی شادابی و روئیدگی کے لئے نہایت ضروری ہے۔ (۵) ہر قسم کے جانوروں کی پیدائش جو نقل و حمل، کھیتی باڑی، اور جنگ میں بھی کام آتے ہیں اور انسانی خوراک کی بھی ایک بڑی مقدار ان سے پوری ہوتی ہے۔ (۶) ہر قسم کی ہوائیں ٹھنڈی بھی، گرم بھی، بارآور بھی اور غیر بارآور بھی، شرقی غربی بھی اور شمالی جنوبی بھی، انسانی زندگی اور ان کی ضروریات کے مطابق۔ (۷) بادل جنہیں اللہ تعالیٰ جہاں چاہتا ہے برساتا ہے۔ یہ سارے امور کیا اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس کی وحدانیت پر دلالت نہیں کرتے؟ یقیناً کرتے ہیں۔ کیا ان تخلیق میں اور اس نظم وتدبیر میں اس کا کوئی شریک ہے؟۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الانعام ۶)---۷۵۔ ''اور اس طرح ہم ابراہیمؑ کو آسمان اور زمین کا نظام دکھانے لگے تاکہ وہ یقین کرنے والوں میں ہو جائے۔'' O---۷۶۔ ''پھر جب اس پر رات چھا گئی تو اس نے ایک ستارہ دیکھا۔ وہ کہنے لگا یہ ہے میرا رب، پھر جب وہ ڈوب گیا تو بولا میں ڈوبنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔'' O---۷۷۔ ''پھر جب اس نے چاند کو چمکتے دیکھا تو کہنے لگا۔ یہ ہے میرا رب، پھر جب وہ بھی ڈوب گیا تو بولا، اگر میرے رب نے میری راہنمائی نہ کی تو میں ضرور گمراہ لوگوں میں ہو جاؤں گا۔'' O---۷۸۔ ''پھر جب اس نے سورج کو چمکتے دیکھا تو کہنے لگا، یہ ہے میرا رب، یہ سب سے بڑا رب ہے۔ پھر جب وہ بھی ڈوب گیا تو بولا، اے میری قوم! میں ان سے جنہیں تم (خدا کا) شریک بناتے ہو الگ ہوتا ہوں۔'' O---۷۹۔ ''میں یکسو ہو کر اپنا منہ اس کی طرف کرتا ہوں جو آسمانوں اور زمین کو وجود میں لایا ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں۔'' O

(سورۃ الاعراف ۷)---۵۴۔ ''بیشک تمہارا آقا اللہ تعالیٰ ہے۔ وہ جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں بنایا۔ پھر تخت پر بیٹھ گیا۔ وہ دن کو رات سے ڈھانپتا ہے جو اس کے پیچھے لپکی چلی آتی ہے۔ اور سورج اور چاند ستارے اس کے حکم میں بندھے ہیں۔ سنو! بنانا اور حکم دینا اسی کا کام ہے۔ کیا برکت والا ہے اللہ تعالیٰ سارے جہاں کا آقا۔'' O

(سورۃ یونس ۱۰)---۵۔ ''اسی نے سورج کو چمک اور چاند کو اجالا بنایا اور اس کی منزلیں ٹھہرا دیں تاکہ تم سالوں کی گنتی اور حساب جان سکو، اللہ تعالیٰ نے ان چیزوں کو صرف حقیقت بنایا ہے اور وہ ان نشانیوں کو علم والے لوگوں کے لئے کھول کھول کر بیان کرتا ہے۔'' O---۶۔ ''بیشک رات اور دن کے اختلاف میں اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین میں بنایا ہے (ان سب) میں ان لوگوں کے لئے جو ڈرتے ہیں کئی نشان ہیں۔'' O

(سورۃ ھود ۱۱)---۷۔ ''اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا اور اس کا تخت حکومت پانی پر تھا۔ تاکہ تمہیں آزمائے کہ تم میں کون زیادہ عمدہ عمل کرتا ہے۔ اور اگر آپ کہیں کہ تم موت کے بعد اٹھائے جاؤ گے تو کافر ضرور کہیں گے یہ تو محض صاف جادو ہے۔'' O---[یعنی یہ آسمان و زمین یوں ہی عبث اور بلا مقصد نہیں بنائے، بلکہ اس میں مقصود انسانوں اور جنوں کی آزمائش ہے کہ کون اچھے اعمال کرتا ہے؟۔ اللہ تعالیٰ نے یہاں یہ نہیں فرمایا کہ کون زیادہ عمل کرتا ہے بلکہ فرمایا کون زیادہ اچھے عمل کرتا ہے۔ اس لئے کہ اچھا عمل وہ ہوتا ہے جو صرف رضائے الٰہی کی خاطر ہو اور دوسرا یہ کہ وہ سنت کے مطابق

Marfat.com

ہو۔ان دوشرطوں میں ایک شرط بھی فوت ہوجائے تو وہ اچھا عمل نہیں رہے گا۔ پھر وہ چاہے کتنا بھی زیادہ ہو اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کی کوئی حیثیت نہیں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ یوسف ۱۲**)---۱۰۵۔ ''آسمانوں اور زمین میں بہت سی نشانیاں ہیں، جن سے یہ منہ موڑے گزر جاتے ہیں۔''O---[آسمان اور زمین کی پیدائش اور ان میں بے شمار چیزوں کا وجود اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ ایک خالق وصانع ہے جس نے ان چیزوں کو وجود بخشا ہے اور ایک مدبر ہے جو ان کا ایسا انتظام کررہا ہے کہ صدیوں سے یہ نظام چل رہا ہے اور ان میں کبھی آپس میں ٹکراؤ اور تصادم نہیں ہوا ہے۔لیکن لوگ ان چیزوں کو دیکھتے ہوئے یوں ہی گزر جاتے ہیں۔ان پر غور وفکر نہیں کرتے اور نہ ان سے رب کی معرفت حاصل کرتے ہیں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الرعد ۱۳**)---۲۔ ''اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے آسمانوں کو بغیر ستونوں کے بلند کررکھا ہے کہ تم اسے دیکھ رہے ہو۔ پھر وہ عرش پر قرار پکڑے ہوئے ہے۔اسی نے سورج اور چاند کو ماتحتی میں لگا رکھا ہے۔ہر ایک معیاد معین پر گشت کررہا ہے۔وہی کام کی تدبیر کرتا ہے۔وہ اپنے نشانات کھول کھول کر بیان کررہا ہے کہ تم اپنے رب کی ملاقات کا یقین کرلو۔''O---۳۔ ''اسی نے زمین پھیلا کر بچھادی ہے اور اس میں پہاڑ اور نہریں پیدا کردی ہیں اور اس میں ہر قسم کے پھلوں کے جوڑے دوہرے دوہرے پیدا کردیے ہیں۔وہ رات کو دن سے چھپاتا ہے، یقیناً غور وفکر کرنے والوں کے لئے اس میں بہت سی نشانیاں ہیں۔''O---۴۔ ''اور زمین میں مختلف ٹکڑے ایک دوسرے سے لگتے لگاتے ہیں اور انگوروں کے باغات ہیں اور کھیت ہیں اور کھجوروں کے درخت ہیں۔ شاخ دار اور بعض ایسے ہیں جو بے شاخ ہیں۔سب ایک ہی پانی پلائے جاتے ہیں۔ پھر بھی ہم ایک کو ایک پر پھلوں میں برتری دیتے ہیں۔اس میں عقل مندوں کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں۔''O

(**سورۃ بنی اسرائیل ۱۷**)---۴۴۔ ''ساتوں آسمان اور زمین اور جو بھی ان میں ہے اسی کی تسبیح کررہے ہیں۔ایسی کوئی چیز نہیں جو اسے پاکیزگی اور تعریف کے ساتھ یاد نہ کرتی ہو۔ہاں یہ صحیح ہے کہ تم اس کی تسبیح سمجھ نہیں سکتے۔وہ بڑا بردبار اور بخشنے والا ہے۔''O

(**سورۃ الروم ۳۰**)---۸۔ ''کیا ان لوگوں نے اپنے دل میں یہ غور نہیں کیا؟ کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کو اور زمین اور ان کے درمیان جو کچھ ہے سب کو بہترین قرینے سے مقرر وقت تک کے لیے (ہی) پیدا کیا ہے ہاں اکثر لوگ یقیناً اپنے رب کی ملاقات کے منکر ہیں۔''O---[کہ اگر انسان اپنے وجود سے باہر کے نظام کائنات کو بنظر غور دیکھے تو اسے دو حقیقتیں نمایاں نظر آئیں گی: ایک یہ کہ یہ کائنات برحق بنائی گئی ہے۔یہ کسی بچے کا کھیل نہیں ہے کہ محض دل بہلانے کے لیے اس نے ایک بے ڈھنگا سا گھروندا بنالیا ہو جس کی تعمیر اور تخریب دونوں ہی بے معنی ہوں۔بلکہ یہ ایک سنجیدہ نظام ہے، جس کا ایک ایک ذرہ اس بات پر گواہی دے رہا ہے کہ اسے کمال درجہ حکمت کے ساتھ بنایا گیا ہے، جس کی ہر چیز میں ایک قانون کارفرما ہے، جس کی ہر شے بامقصد ہے۔انسان کا سارا تمدن اور اس کی پوری معیشت اور اس کے تمام علوم وفنون خود اس بات پر گواہ ہیں۔دنیا کی ہر چیز کے پیچھے کام کرنے والے قوانین کو دریافت کرکے اور ہر شے جس مقصد کے لیے بنائی گئی ہے اسے تلاش کرکے ہی انسان یہاں یہ سب کچھ تعمیر کرسکا ہے۔ورنہ ایک بے ضابطہ اور بے مقصد کھلونے میں اگر ایک پتلے کی حیثیت سے اس کو رکھ دیا گیا ہوتا تو کسی سائنس اور کسی تہذیب وتمدن کا تصور تک نہ کیا جاسکتا تھا۔اب آخر یہ بات تمہاری عقل میں کیسے سماتی ہے کہ جس حکیم نے اس حکمت اور مقصدیت کے ساتھ یہ دنیا بنائی ہے اور اس کے اندر تم جیسی ایک مخلوق کو اعلیٰ درجہ کی ذہنی وجسمانی طاقتیں دے کر، اختیارات دے کر، آزادی انتخاب دے کر، اخلاق کی حس دے کر اپنی دنیا کا بے شمار سروسامان تمہارے حوالہ کیا ہے، اس نے تمہیں بے مقصد ہی پیدا کردیا ہوگا؟ تم دنیا میں تعمیر وتخریب، اور نیکی وبدی، اور ظلم وعدل، اور راستی وناراستی کے سارے ہنگامے برپا کرنے کے بعد بس یونہی مر کر مٹی میں مل جاؤ گے اور تمہارے کسی اچھے یا برے کام کا کوئی نتیجہ نہ ہوگا؟ تم اپنے ایک ایک عمل سے اپنی اور اپنے جیسے ہزاروں انسانوں کی زندگی پر اور دنیا کی بے شمار اشیاء پر بہت سے مفید یا مضر اثرات ڈال کر چلے جاؤ گے اور تمہارے مرتے ہی یہ سارا دفتر عمل بس یونہی لپیٹ کر دریا برد کردیا جائے گا؟ دوسری حقیقت جو اس کائنات کے نظام کا مطالعہ کرنے سے صاف نظر آتی ہے وہ یہ ہے کہ یہاں کسی چیز کے لیے بھی ہمیشگی نہیں ہے۔ہر چیز کے لیے ایک عمر مقرر ہے جسے پہنچنے کے بعد وہ ختم ہوجاتی ہے۔اور یہی معاملہ بحیثیت مجموعی پوری کائنات کا بھی ہے۔یہاں جتنی طاقتیں کام کررہی ہیں وہ سب محدود ہیں۔ایک وقت تک ہی وہ کام کررہی ہیں، اور کسی وقت پر انہیں لامحالہ خرچ ہوجانا اور اس نظام کو ختم ہوجانا ہے۔قدیم زمانے میں تو علم کی کمی کے باعث ان فلسفیوں اور سائنسدانوں کی بات کچھ چل بھی جاتی تھی جو دنیا کو ازلی وابدی قرار دیتے تھے۔مگر موجودہ سائنس نے عالم کے حدوث وقدم کی اس بحث میں، جو ایک مدت دراز سے دہریوں اور خدا پرستوں کے درمیان چلی آرہی تھی، قریب قریب حتمی طور پر اپنا ووٹ خدا پرستوں کے حق میں ڈال دیا ہے۔اب دہریوں کے لیے عقل اور حکمت کا نام لے کر یہ دعویٰ کرنے کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہی ہے کہ دنیا ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی اور قیامت کبھی نہ آئے گی۔پرانی مادہ پرستی کا سارا انحصار اس تخیل پر تھا کہ مادہ فنا نہیں ہوسکتا، صرف صورت بدلی جاسکتی ہے، مگر ہر تغیر کے بعد مادہ مادہ ہی رہتا ہے اور اس کی مقدار میں کوئی کمی وبیشی نہیں ہوتی۔اس بنا پر یہ نتیجہ نکالا جاتا تھا کہ اس عالم مادی کی نہ کوئی ابتدا ہے نہ انتہا۔لیکن اب

Marfat.com

جوہری توانائی کے انکشاف نے اس پورے تخیل کی بساط اُلٹ کر رکھ دی ہے۔ اب یہ بات کھل گئی ہے کہ قوت مادے میں تبدیل ہوتی ہے اور مادہ پھر قوت میں تبدیل ہو جاتا ہے حتیٰ کہ نہ صورت باقی رہتی ہے نہ ہیولیٰ۔ اب حرکیاتِ حرارت کے دوسرے قانون نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ یہ عالم مادی نہ ازلی ہو سکتا ہے نہ ابدی۔ اس کو لازماً ایک وقت شروع اور ایک وقت ختم ہونا ہی چاہیے۔ اس لیے سائنس کی بنیاد پر اب قیامت کا انکار ممکن نہیں رہا ہے۔ اور ظاہر بات ہے کہ جب سائنس ہتھیار ڈال دے تو فلسفہ کن ٹانگوں پر اُٹھ کر قیامت کا انکار کرے گا؟ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(سورۃ ق ۵۰) ---۶۔ ''کیا انہوں نے آسمان کو اپنے اوپر نہیں دیکھا؟ کہ ہم نے اسے کس طرح بنایا ہے اور زینت دی ہے اس میں کوئی شگاف نہیں۔'' O ---[یہاں آسمان سے مراد وہ پورا عالم بالا ہے جسے انسان شب و روز اپنے اوپر چھایا ہوا دیکھتا ہے۔ جس میں دن کو سورج چمکتا ہے اور رات کو چاند اور بے حدو حساب تارے نظر آتے ہیں۔ جسے آدمی برہنہ آنکھ ہی سے دیکھے تو حیرت طاری ہو جاتی ہے، لیکن اگر دُوربین لگا لے تو ایک ایسی وسیع و عریض کائنات اُس کے سامنے آتی ہے جو ناپیدا کنار ہے، کہیں سے شروع ہو کر کہیں ختم ہوتی نظر نہیں آتی۔ ہماری زمین سے لاکھوں گُنے بڑے عظیم الشان سیارے اس کے اندر گیندوں کی طرح گھوم رہے ہیں۔ ہمارے سورج سے ہزاروں درجہ زیادہ روشن تارے اس میں چمک رہے ہیں۔ ہمارا یہ پورا نظامِ شمسی اس کی صرف ایک کہکشاں کے ایک کونے میں پڑا ہوا ہے۔ تنہا اسی ایک کہکشاں میں ہمارے سورج جیسے کم از کم ۳ ارب دوسرے تارے (ثوابت) موجود ہیں، اور اب تک کا انسانی مشاہدہ ایسی ایسی دس لاکھ کہکشانوں کا پتہ دے رہا ہے۔ ان لاکھوں کہکشانوں میں سے ہماری قریب ترین ہمسایہ کہکشاں اتنے فاصلے پر واقع ہے کہ اس کی روشنی ایک لاکھ ۸۶ ہزار میل فی سیکنڈ کی رفتار سے چل کر دس لاکھ سال میں زمین تک پہنچتی ہے۔ یہ تو کائنات کے صرف اُس حصے کی وسعت کا حال ہے جو اب تک انسان کے علم اور اس کے مشاہدہ میں آئی ہے۔ خدا کی خدائی کس قدر وسیع ہے، اس کا کوئی اندازہ ہم نہیں کر سکتے۔ ہو سکتا ہے کہ انسان کی معلوم کائنات اُس پوری کائنات کے مقابلے میں وہ نسبت بھی نہ رکھتی ہو جو قطرے کو سمندر سے ہے۔ اس عظیم کارگاہِ ہست و بود کو جو خدا وجود میں لایا ہے اس کے بارے میں زمین پر رینگنے والا یہ چھوٹا سا حیوانِ ناطق، جس کا نام انسان ہے، اگر یہ حکم لگائے کہ وہ اسے مرنے کے بعد دوبارہ پیدا نہیں کر سکتا، تو یہ اس کی اپنی ہی عقل کی تنگی ہے۔ کائنات کے خالق کی قدرت اس سے کیسے تنگ ہو جائے گی! یعنی اپنی اس حیرت انگیز وسعت کے باوجود یہ عظیم الشان نظامِ کائنات ایسا مسلسل اور مستحکم ہے اور اس کی بندش اتنی چُست ہے کہ اس میں کسی جگہ کوئی دراڑ یا شگاف نہیں ہے اور اس کا تسلسل کہیں جا کر ٹوٹ نہیں جاتا۔ اس چیز کو ایک مثال سے اچھی طرح سمجھا جا سکتا ہے۔ جدید زمانے کے ریڈیائی ہیئت دانوں نے ایک کہکشانی نظام کا مشاہدہ کیا ہے جسے وہ منبع ۳ ج ۲۹۵ (Source 3c 295) کے نام سے تعبیر کرتے ہیں۔ اس کے متعلق ان کا اندازہ یہ ہے کہ اس کی جو شعاعیں اب ہم تک پہنچ رہی ہیں وہ ۴ ارب سال سے بھی زیادہ مدت پہلے اس میں سے روانہ ہوئی ہوں گی۔ اس بعید ترین فاصلے سے ان شعاعوں کا زمین تک پہنچنا آخر کیسے ممکن ہوتا اگر زمین اور اُس کہکشاں کے درمیان کائنات کا تسلسل کسی جگہ سے ٹوٹا ہوا ہوتا اور اس کی بندش میں کہیں شگاف پڑا ہوا ہوتا۔ اللہ تعالیٰ اس حقیقت کی طرف اشارہ کر کے دراصل یہ سوال آدمی کے سامنے پیش کرتا ہے کہ میری کائنات کے اس نظام میں جب تم ایک ذرا سے رخنے کی نشان دہی بھی نہیں کر سکتے تو میری قدرت میں اس کمزوری کا تصور کہاں سے تمہارے دماغ میں آ گیا کہ تمہاری مہلتِ امتحان ختم ہو جانے کے بعد تم سے حساب لینے کے لیے میں تمہیں پھر زندہ کر کے اپنے سامنے حاضر کرنا چاہوں تو نہ کر سکوں گا۔ یہ صرف امکانِ آخرت ہی کا ثبوت نہیں ہے بلکہ توحید کا ثبوت بھی ہے۔ چار ارب سال نوری کی مسافت سے ان شعاعوں کا زمین تک پہنچنا، اور یہاں انسان کے بنائے ہوئے آلات کی گرفت میں آنا صریحاً اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اُس کہکشاں سے لے کر زمین تک کی پوری دنیا مسلسل ایک ہی مادے سے بنی ہوئی ہے، ایک ہی طرح کی قوتیں اس میں کارفرما ہیں، اور کسی فرق و تفاوت کے بغیر وہ سب ایک ہی طرح کے قوانین پر کام کر رہی ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو یہ شعاعیں نہ یہاں تک پہنچ سکتی تھیں اور نہ اُن آلات کی گرفت میں آ سکتی تھیں جو انسان نے زمین اور اس کے ماحول میں کام کرنے والے قوانین کا فہم حاصل کر کے بنائے ہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک ہی خدا اس پوری کائنات کا خالق و مالک اور حاکم و مدبّر ہے (تفسیر از تفہیم القرآن)] ---۷۔ ''اور زمین کو ہم نے بچھا دیا ہے اور اس میں ہم نے پہاڑ ڈال دیے ہیں اور اس میں ہم نے قسم قسم کی خوشنما چیزیں اُگا دی ہیں۔'' O ---[ذرا اس کرۂ زمین کی طرف چشمِ ہوش سے دیکھو۔ یہ کتنا وسیع اور کشادہ ہے۔ قدرت والے نے کس طرح اس کو دُور دُور تک پھیلا دیا ہے۔ کس شان سے اونچے اونچے پہاڑ یہاں نصب کر دیے ہیں۔ زمین کی مٹی میں روئیدگی کی بے پناہ قوت کس حکمت سے ودیعت کر دی ہے۔ ہر قسم کے درخت، پھل، پودے، پھول، اناج، جڑی بوٹیاں اپنی اپنی بہار دکھا رہی ہیں۔ اگر تم کائنات کی رنگینیوں پر نگاہ ڈالو تو تمہیں تسلیم کرنا پڑے گا کہ جس قادر و قیوم نے یہ جہان بنایا اور اسے بسایا ہے اس کی قدرت کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ اب تم ہی بتاؤ کہ اگر یہ قادر و قیوم مرنے کے بعد تمہیں زندہ کرنا چاہے تو کیا یہ بعید از قیاس ہے؟ کیا تم اسے عقل کے خلاف کہو گے؟ (تفسیر از ضیاء القرآن)] ---

۸۔ تاکہ ہر رجوع کرنے والے بندے کے لیے بینائی اور دانائی کا ذریعہ ہو۔'' O ---[کائنات کی ہر چیز پکار پکار کر اپنے خالق کی عظمت و کبریائی کی شہادت دے رہی ہے، لیکن یہ آواز فقط وہی لوگ سن سکتے ہیں جو آثارِ قدرت میں غور و تدبر کرنے کے خوگر ہوتے ہیں۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

Marfat.com

(سورۃ النازعات ۷۹)---۶۔ ''جس دن کانپنے والی کانپے گی۔'' O---[یہ نفخہ اولیٰ ہے جسے نفخہ فنا کہتے ہیں' جس سے ساری کائنات کانپ اور لرز اٹھے گی اور ہر چیز فنا ہو جائے گی۔ (از تفسیر ۳ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

تخلیق کائنات کا مقصد

(سورۃ الحجر ۱۵)---۸۵۔ ''ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور ان کے درمیان کے سب چیزوں کو حق کے ساتھ ہی پیدا فرمایا ہے اور قیامت ضرور ضرور آنے والی ہے۔ پس تو حسن وخوبی (اور اچھائی) سے درگزر کر لے۔'' O---[حق سے مراد وہ فوائد ومصالح ہیں جو آسمان وزمین کی پیدائش سے مقصود ہیں۔ یا حق سے مراد محسن (نیکوکار) کو اس کی نیکی کا اور بدکار کو اس کی برائی کا بدلہ دینا ہے۔ جس طرح ایک دوسرے مقام پر فرمایا ''اللہ ہی کے لیے ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے تاکہ وہ بروں کو ان کی برائیوں کا اور نیکوں کو ان کی نیکی کا بدلہ دے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الانبیاء ۲۱)---۱۶۔ ''ہم نے آسمان وزمین اور ان کے درمیان کی چیزوں کو کھیلتے ہوئے نہیں بنایا۔'' O---۱۷۔ ''اگر ہم یوں ہی کھیل تماشے کا ارادہ کرتے تو اسے اپنے پاس سے ہی بنا لیتے' اگر ہم کرنے والے ہی ہوتے۔'' O---۱۸۔ ''بلکہ ہم سچ کو جھوٹ پر پھینک مارتے ہیں پس سچ جھوٹ کا سر توڑ دیتا ہے اور وہ اسی وقت نابود ہو جاتا ہے۔'' O---[یعنی ہم بازی گر نہیں ہیں، نہ ہمارا کام کھیل تماشا کرنا ہے۔ ہماری یہ دنیا ایک سنجیدہ نظام ہے' جس میں کوئی باطل چیز نہیں جم سکتی۔ باطل یہاں جب بھی سر اٹھاتا ہے، حقیقت سے اس کا تصادم ہو کر رہتا ہے اور آخر کار وہ مٹ کر ہی رہتا ہے۔ اس دنیا کو اگر تم تماشا گاہ سمجھ کر جیو گے، یا حقیقت کے خلاف باطل نظریات پر کام کرو گے تو نتیجہ تمہاری اپنی ہی تباہی ہوگا۔ نوع انسانی کی تاریخ اٹھا کر دیکھ لو کہ دنیا کو محض ایک تماشا گاہ، محض ایک خوانِ یغما، محض ایک عیش کدہ سمجھ کر جینے والی، اور انبیاء کی بتائی ہوئی حقیقت سے منہ موڑ کر باطل نظریات پر کام کرنے والی قومیں پے در پے کس انجام سے دوچار ہوتی رہی ہیں۔ پھر یہ کونسی عقلمندی ہے کہ جب سمجھانے والا سمجھائے تو اس کا مذاق اُڑاؤ، اور جب اپنے ہی کیے کرتوتوں کے نتائج عذاب الٰہی کی صورت میں سر پر آجائیں تو چیخنے لگو کہ ''ہائے ہماری کم بختی، بے شک ہم خطاوار تھے''۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(سورۃ المؤمنون ۲۳)---۱۱۵۔ ''کیا تم یہ گمان کیے ہوئے ہو کہ ہم نے تمہیں یونہی بیکار پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم ہماری طرف لوٹائے ہی نہ جاؤ گے۔'' O ---۱۱۶۔ ''اللہ تعالیٰ سچا بادشاہ ہے وہ بڑی بلندی والا ہے' اس کے سوا کوئی معبود نہیں' وہی بزرگ عرش کا مالک ہے۔'' O---[یعنی وہ اس سے بہت بلند ہے کہ وہ تمہیں بغیر کسی مقصد کے یوں ہی ایک کھیل کے طور پر بے کار پیدا کرے۔ اور تم جو چاہو کرو' تم سے اس کی کوئی باز پرس ہی نہ ہو۔ بلکہ اس نے تمہیں ایک خاص مقصد کے تحت پیدا کیا ہے اور وہ ہے اس کی عبادت کرنا۔ اسی لیے آگے فرمایا کہ وہی معبود ہے' اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ ص ۳۸)---۲۷۔ ''اور ہم نے آسمان وزمین اور ان کے درمیان کی چیزوں کو ناحق پیدا نہیں کیا' یہ گمان تو کافروں کا ہے سو کافروں کے لیے خرابی ہے آگ کی۔'' O---[بلکہ ایک خاص مقصد کے لیے پیدا کیا ہے اور وہ یہ کہ میرے بندے میری عبادت کریں' جو ایسا کرے گا' میں اسے بہترین جزا سے نوازوں گا اور جو میری عبادت واطاعت سے سرتابی کرے گا' اس کے لیے جہنم کا عذاب ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ حم السجدۃ ۴۱)---۹۔ ''آپ فرما دیجیے! کہ کیا تم اس (اللہ) کا انکار کرتے ہو اور تم اس کے شریک مقرر کرتے ہو جس نے دو دن میں زمین پیدا کردی' سارے جہانوں کا پروردگار وہی ہے۔'' O---۱۰۔ ''اور اس نے زمین میں اس کے اوپر سے پہاڑ گاڑ دیئے اور اس میں برکت رکھ دی اور اس میں (رہنے والوں کی) غذاؤں کی تجویز بھی اسی میں کردی (صرف) چار دن میں' ضرورت مندوں کے لیے یکساں طور پر۔'' O---[زمین کی برکتوں سے مراد وہ بے حد وحساب سروسامان ہے جو کروڑہا کروڑ سال سے مسلسل اُس کے پیٹ سے نکلتا چلا آرہا ہے اور خوردبینی کیڑوں سے لے کر انسان کے بلند ترین تمدن تک کی روز افزوں ضروریات پوری کیے چلا جا رہا ہے۔ ان برکتوں میں سب سے بڑی برکتیں ہوا اور پانی ہیں جن کی بدولت ہی زمین پر نباتی' حیوانی اور پھر انسانی زندگی ممکن ہوئی]---[ہمارے نزدیک آیت کا صحیح مفہوم یہ ہے کہ زمین میں ابتدائے آفرینش سے لے کر قیامت تک جس جس قسم کی جتنی مخلوق بھی اللہ تعالیٰ پیدا کرنے والا تھا، ہر ایک کی مانگ اور حاجت کے ٹھیک مطابق غذا کا پورا سامان حساب لگا کر اس نے زمین کے اندر رکھ دیا۔ نباتات کی بے شمار اقسام خشکی اور تری میں اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہیں اور ہر نوع ایک الگ قسم کی غذا مانگتی ہے۔ پھر ان سب سے جُدا، ایک اور مخلوق انسان ہے جس کو محض جسم کی پرورش ہی کے لیے نہیں بلکہ اپنے ذوق کی تسکین کے لیے بھی طرح طرح کی خوراکیں درکار ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کون جان سکتا تھا کہ اس کرۂ خاکی پر زندگی کا آغاز ہونے سے لے کر اس کے اختتام تک کس کس قسم کی مخلوقات کے کتنے افراد کہاں اور کب کب وجود میں آئیں گے اور ان کو پالنے کے لیے کیسی اور کتنی غذا درکار ہو

Marfat.com

گی۔اپنی تخلیقی اسکیم میں جس طرح اُس نے غذا طلب کرنے والی اِن مخلوقات کو پیدا کرنے کا منصوبہ بنایا تھا اُسی طرح اُس نے اُن کی طلب کو پورا کرنے کے لیے خوراک کا بھی مکمل انتظام کر دیا۔ (تفسیرات از تفہیم القرآن)] ---۱۱۔ ''پھر آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور وہ دھواں (سا) تھا پس اسے اور زمین سے فرمایا کہ تم دونوں خوشی سے آؤ یا ناخوشی سے۔ دونوں نے عرض کیا ہم بخوشی حاضر ہیں۔'' O---[اس مقام پر تین باتوں کی وضاحت ضروری ہے: اوّل یہ کہ آسمان سے مراد یہاں پوری کائنات ہے جیسا کہ بعد کے فقروں سے ظاہر ہے۔ دوسرے الفاظ میں آسمان کی طرف متوجہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تخلیقِ کائنات کی طرف متوجہ ہوا۔ دوم یہ کہ دھوئیں سے مراد مادّے کی وہ ابتدائی حالت ہے جس میں وہ کائنات کی صورت گری سے پہلے ایک بے شکل منتشر الاجزاء غبار کی طرح فضا میں پھیلا ہوا تھا۔ موجودہ زمانہ کے سائنس داں اسی چیز کو سحابیے (Nebula) سے تعبیر کرتے ہیں اور آغازِ کائنات کے متعلق ان کا تصور بھی یہی ہے کہ تخلیق سے پہلے وہ مادہ جس سے کائنات بنی ہے، اسی دُخانی یا سحابی شکل میں منتشر تھا۔ سوم یہ کہ ''پھر وہ آسمان کی طرف متوجہ ہوا'' سے یہ سمجھنا صحیح نہیں ہے کہ پہلے اُس نے زمین بنائی، پھر اس میں پہاڑ جمانے، برکتیں رکھنے اور سامانِ خوراک فراہم کرنے کا کام انجام دیا، پھر اس سے فارغ ہونے کے بعد وہ کائنات کی تخلیق کی طرف متوجہ ہوا۔ اس غلط فہمی کو بعد کا یہ فقرہ رفع کر دیتا ہے کہ ''اس نے آسمان اور زمین سے کہا وجود میں آجاؤ اور انہوں نے کہا ہم آگئے فرماں برداروں کی طرح''۔ اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اس آیت اور بعد کی آیات میں ذکر اُس وقت کا ہو رہا ہے جب نہ زمین تھی نہ آسمان تھا بلکہ تخلیقِ کائنات کی ابتدا کی جا رہی تھی۔ قدیم زمانے کے مفسرین میں یہ بحث مدتہائے دراز تک چلتی رہی ہے کہ قرآن مجید کی رو سے زمین پہلے بنی ہے یا آسمان۔ ایک گروہ اس آیت اور سورۂ بقرہ کی آیت ۲۹ سے یہ استدلال کرتا ہے کہ زمین پہلے بنی ہے۔ دوسرا گروہ سورۂ نازعات کی آیت ۲۷ تا ۳۳ سے دلیل لاتا ہے کہ آسمان پہلے بنا ہے' کیونکہ وہاں اس امر کی تصریح ہے کہ زمین کی تخلیق آسمان کے بعد ہوئی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ قرآن مجید میں کسی جگہ بھی تخلیقِ کائنات کا ذکر طبیعیات یا ہیئت کے علوم سکھانے کے لیے نہیں کیا گیا ہے بلکہ توحید و آخرت کے عقائد پر ایمان لانے کی دعوت دیتے ہوئے بے شمار دوسرے آثار کی طرح زمین و آسمان کی پیدائش کو بھی غور و فکر کے لیے پیش فرمایا گیا ہے۔ اس غرض کے لیے یہ بات سرے سے غیر ضروری تھی کہ تخلیقِ آسمان و زمین کی زمانی ترتیب بیان کی جاتی اور بتایا جاتا کہ زمین پہلے بنی ہے یا آسمان۔ دونوں میں سے خواہ یہ پہلے بنی ہو یا وہ' بہر حال دونوں ہی اللہ تعالیٰ کے اِلٰہِ واحد ہونے پر گواہ ہیں اور اس امر پر شاہد ہیں کہ ان کے پیدا کرنے والے نے یہ سارا کارخانہ کسی کھلنڈرے کے کھلونے کے طور پر نہیں بنایا ہے۔ اسی لیے قرآن کسی جگہ زمین کی پیدائش کا ذکر پہلے کرتا ہے اور کسی جگہ آسمان کی پیدائش کا۔ جہاں انسان کو خدا کی نعمتوں کا احساس دلانا مقصود ہوتا ہے وہاں بالعموم وہ زمین کا ذکر پہلے کرتا ہے' کیونکہ وہ انسان سے قریب تر ہے۔ اور جہاں خدا کی عظمت اور اس کے کمالِ قدرت کا تصور دلانا مقصود ہوتا ہے وہاں بالعموم وہ آسمانوں کا ذکر پہلے کرتا ہے، کیونکہ چرخِ گردوں کا منظر ہمیشہ سے انسان کے دِل پر ہیبت طاری کرتا رہا ہے۔] ---[ان الفاظ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے طریقِ تخلیق کی کیفیت، ایسے انداز سے بیان فرمائی ہے جس سے خدائی تخلیق اور انسانی صناعی کا فرق بالکل واضح ہو جاتا ہے۔ انسان جب کوئی چیز بنانا چاہتا ہے تو پہلے اس کا نقشہ اپنے ذہن میں جماتا ہے' پھر اُس کے لیے مطلوبہ مواد جمع کرتا ہے' پھر اس مواد کو اپنے نقشے کے مطابق صورت دینے کے لیے پیہم محنت اور کوشش کرتا ہے' اور اس کوشش کے دوران میں وہ مواد جسے وہ اپنے ذہنی نقشے پر ڈھالنا چاہتا ہے، مسلسل اس کی مزاحمت کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ کبھی مواد کی مزاحمت کامیاب ہو جاتی ہے اور چیز مطلوبہ نقشے کے مطابق ٹھیک نہیں بنتی اور کبھی آدمی کی کوشش غالب آجاتی ہے اور وہ اسے اپنی مطلوبہ شکل دینے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ مثال کے طور پر ایک درزی قمیص بنانا چاہتا ہے۔ اس کے لیے پہلے وہ قمیص کی صورت کا تصور اپنے ذہن میں حاضر کرتا ہے' پھر کپڑا فراہم کر کے اُسے اپنے تصورِ قمیص کے مطابق تراشنے اور سینے کی کوشش کرتا ہے' اور اس کوشش کے دوران میں اُسے کپڑے کی اس مزاحمت کا مسلسل مقابلہ کرنا پڑتا ہے کہ وہ درزی کے تصور پر ڈھلنے کے لیے آسانی سے تیار نہیں ہوتا، حتیٰ کہ کبھی کپڑے کی مزاحمت غالب آجاتی ہے اور قمیص ٹھیک نہیں بنتا اور کبھی درزی کی کوشش غالب آجاتی ہے اور وہ کپڑے کو ٹھیک اپنے تصور کے مطابق شکل دے دیتا ہے۔ اب اللہ تعالیٰ کا طرزِ تخلیق دیکھیے۔ کائنات کا مادہ دھوئیں کی شکل میں پھیلا ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ اسے وہ شکل دے جو اب کائنات کی ہے۔ اِس غرض کے لیے اسے کسی انسان کاریگر کی طرح بیٹھ کر زمین اور چاند اور سورج اور دوسرے تارے اور سیارے گھڑنے نہیں پڑے' بلکہ اُس نے کائنات کے اُس نقشے کو جو اس کے ذہن میں تھا بس یہ حکم دے دیا کہ وہ وجود میں آجائے' یعنی دھوئیں کی طرح پھیلا ہوا مواد اُن کہکشانوں اور تاروں اور سیاروں کی شکل میں ڈھل جائے جنہیں وہ پیدا کرنا چاہتا تھا۔ اس مواد میں یہ طاقت نہ تھی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی مزاحمت کرتا۔ اللہ تعالیٰ کو اسے کائنات کی صورت میں ڈھالنے کے لیے کوئی محنت اور کوشش نہیں کرنی پڑی۔ اُدھر حکم ہوا اور اِدھر وہ مواد سکڑ اور سمٹ کر فرمانبرداروں کی طرح اپنے مالک کے نقشے پر ڈھلتا چلا گیا، یہاں تک کہ ۴۸ گھنٹوں میں زمین سمیت ساری کائنات بن کر تیار ہو گئی۔ (تفسیرات از تفہیم القرآن)] ---۱۲۔ ''پس دو دن میں سات آسمان بنا دیے اور ہر آسمان میں اس کے مناسب احکام کی وحی بھیج دی اور ہم نے آسمان دنیا کو چراغوں سے زینت دی اور نگہبانی کی' یہ تدبیر اللہ تعالیٰ غالب و دانا کی ہے۔'' O ---[اجرامِ فلکی سے مزین کیا]

Marfat.com

(**سورۃ الدُّخان ۴۴**)---۳۸۔ ''ہم نے زمین اور آسمان اور ان کے درمیان کی چیزوں کو کھیل کے طور پر پیدا نہیں کیا۔''O---۳۹۔ ''بلکہ ہم نے انہیں درست تدبیر کے ساتھ ہی پیدا کیا ہے' لیکن ان میں سے اکثر لوگ نہیں جانتے۔''O---[جو شخص بھی حیات بعد الموت اور آخرت کی جزا و سزا کا منکر ہے وہ دراصل اِس کارخانہ عالم کو کھلونا سمجھتا ہے' اِسی بنا پر اس نے یہ رائے قائم کی ہے کہ انسان دنیا میں ہر طرح کے ہنگامے برپا کر کے ایک روز بس یونہی مٹی میں رَل مِل جائے گا اور اُس کے کسی اچھے یا بُرے کام کا کوئی نتیجہ نہ نکلے گا۔ حالانکہ یہ کائنات کسی کھلنڈرے کی نہیں بلکہ ایک خالق حکیم کی بنائی ہوئی ہے اور کسی حکیم سے یہ توقع نہیں کی جاسکتی کہ وہ فعلِ عبث کا ارتکاب کرے گا۔ انکارِ آخرت کے جواب میں یہ استدلال قرآن مجید میں متعدد مقامات پر کیا گیا ہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]---۴۰۔ ''یقیناً فیصلے کا دن ان سب کا طے شدہ وقت ہے۔''O

(**سورۃ الجاثیۃ ۴۵**)---۲۱۔ ''کیا ان لوگوں کا جو بُرے کام کرتے ہیں یہ گمان ہے کہ ہم انہیں ان لوگوں جیسا کر دیں گے جو ایمان لائے اور نیک کام کیے کہ ان کا مرنا جینا یکساں ہو جائے' بُرا ہے وہ فیصلہ جو وہ کر رہے ہیں۔''O---۲۲۔ ''اور آسمانوں اور زمین کو اللہ تعالیٰ نے بہت ہی عدل کے ساتھ پیدا کیا ہے اور تاکہ ہر شخص کو اس کے کیے ہوئے کام کا پورا بدلہ دیا جائے اور ان پر ظلم نہ کیا جائے گا۔''O---[یعنی اللہ تعالیٰ نے زمین اور آسمان کی تخلیق کھیل کے طور پر نہیں کی ہے بلکہ یہ ایک بامقصد حکیمانہ نظام ہے۔ اس نظام میں یہ بات بالکل ناقابلِ تصور ہے کہ اللہ کے دیے ہوئے اختیارات اور ذرائع و وسائل کو صحیح طریقہ سے استعمال کر کے جن لوگوں نے اچھا کارنامہ انجام دیا ہو اور انہیں غلط طریقے سے استعمال کر کے جن دوسرے لوگوں نے ظلم و فساد برپا کیا ہو' یہ دونوں قسم کے انسان آخر کار مر کر مٹی ہو جائیں اور اس موت کے بعد کوئی دوسری زندگی نہ ہو جس میں انصاف کے مطابق ان کے اچھے اور بُرے اعمال کا کوئی اچھا یا بُرا نتیجہ نکلے۔ اگر ایسا ہو تو یہ کائنات ایک کھلنڈرے کا کھلونا ہو گی نہ کہ ایک حکیم کا بنایا ہوا بامقصد نظام۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(**سورۃ الاحقاف ۴۶**)---۳۔ ''ہم نے آسمانوں اور زمین اور ان دونوں کے درمیان کی تمام چیزوں کو بہترین تدبیر کے ساتھ ہی ایک مدت معین کے لیے پیدا کیا ہے' اور کافر لوگ جس چیز سے ڈرائے جاتے ہیں منہ موڑ لیتے ہیں۔''O

(**سورۃ قٓ ۵۰**)---۳۸۔ ''یقیناً ہم نے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ اس کے درمیان ہے سب کو (صرف) چھ دن میں پیدا کر دیا اور ہمیں تکان نے چھوا تک نہیں۔''O

(**سورۃ النازعات ۷۹**)---۲۷۔ ''کیا تمہارا پیدا کرنا زیادہ دشوار ہے یا آسمان کا؟ اللہ تعالیٰ نے اسے بنایا۔''O---[تخلیق سے مراد انسانوں کی دوبارہ تخلیق ہے اور آسمان سے مراد وہ پورا عالم بالا ہے جس میں بے شمار ستارے اور سیارے' بے حد و حساب شمسی نظام اور ان گنت کہکشاں پائے جاتے ہیں مطلب یہ ہے کہ تم جو موت کے بعد دوبارہ زندہ کیے جانے کو کوئی بڑا ہی امر محال سمجھتے ہو' اور بار بار کہتے ہو کہ بھلا یہ کیسے ممکن ہے کہ جب ہماری ہڈیاں تک بوسیدہ ہو چکی ہوں گی اس حالت میں ہمارے پراگندہ اجزائے جسم میں جمع کر دیے جائیں اور ان میں جان ڈال دی جائے' کبھی اس بات پر بھی غور کرتے ہو کہ اس عظیم کائنات کا بنانا زیادہ سخت کام ہے یا تمہیں ایک مرتبہ پیدا کر چکنے کے بعد دوبارہ اسی شکل میں پیدا کر دینا؟ جس خدا کے لئے وہ کوئی مشکل کام نہ تھا اس کے لئے آخر یہ کیوں ایسا مشکل کام ہے کہ وہ اس پر قادر نہ ہو سکے؟ حیات بعد الموت پر یہی دلیل قرآن مجید میں متعدد مقامات پر دی گئی ہے۔ (از تفسیر ۱۴ تفہیم القرآن)]---۲۸۔ ''اسکی بلندی اونچی کی پھر اسے ٹھیک ٹھاک کر دیا۔''O---۲۹۔ ''اسکی رات کو تاریک بنایا اور اسکے دن کو نکالا۔''O---۳۰۔ ''اور اس کے بعد زمین کو (ہموار) بچھا دیا۔''O---[یہ حٰم السجدۃ '۹ میں گزر چکا ہے کہ خَلَق (پیدائش) اور چیز ہے اور دَحیٰ (ہموار کرنا) اور چیز ہے۔ زمین کی تخلیق آسمان سے پہلے ہوئی ہے لیکن اس کو ہموار آسمان کی پیدائش کے بعد کیا گیا ہے اور یہاں اسی حقیقت کا بیان ہے۔ اور ہموار کرنے یا پھیلانے کا مطلب ہے کہ زمین کو رہائش کے قابل بنانے کے لئے جن جن چیزوں کی ضرورت ہے اللہ نے ان کا اہتمام فرمایا' مثلاً زمین سے پانی نکالا' اس میں چارہ اور خوراک پیدا کی' پہاڑوں کو میخوں کی طرح مضبوط گاڑ دیا تاکہ زمین نہ ہلے' جیسا کہ یہاں بھی آگے یہی بیان ہے۔ (از تفسیر ۳ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۳۱۔ ''اس میں سے پانی اور چارہ نکالا۔''O---۳۲۔ ''اور پہاڑوں کو (مضبوط) گاڑ دیا۔''O---۳۳۔ ''یہ سب تمہارے اور تمہارے جانوروں کے فائدے کے لیے (ہیں)۔''O---[ان آیات میں قیامت اور حیات بعد الموت کے لئے دو حیثیتوں سے استدلال کیا گیا ہے ایک یہ کہ اس خدا کی قدرت سے ان کا برپا کرنا ہرگز بعید نہیں ہے جس نے یہ وسیع و عظیم کائنات اس حیرت انگیز توازن کے ساتھ اور یہ زمین اس سر و سامان کے ساتھ بنائی ہے دوسرے یہ کہ اللہ کے کمال حکمت کے جو آثار اس کائنات اور اس زمین میں صریحاً نظر آ رہے ہیں وہ اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ یہاں کوئی کام بے مقصد نہیں ہو رہا ہے عالم بالا میں بے شمار ستاروں اور سیاروں اور کہکشانوں کے درمیان جو توازن قائم ہے وہ شہادت دے رہا ہے کہ یہ سب کچھ الل ٹپ نہیں ہو گیا ہے بلکہ کوئی بہت سوچا سمجھا منصوبہ اس کے پیچھے کارفرما ہے یہ رات اور دن کا باقاعدگی سے آنا اس بات پر گواہ ہے کہ زمین کو آباد کرنے کے لئے یہ نظم کمال درجہ دانائی کے ساتھ قائم کیا گیا ہے خود اسی زمین پر وہ خطے بھی موجود ہیں جہاں ۲۴ گھنٹے کے اندر دن اور رات کا الٹ پھیر ہو جاتا ہے اور وہ خطے بھی موجود ہیں جہاں بہت لمبے دن اور بہت لمبی راتیں ہوتی

Marfat.com

ہیں زمین کی آبادی کا بہت بڑا حصہ پہلی قسم کے خطوں میں ہے اور جہاں رات اور دن جتنے زیادہ لمبے ہوتے جاتے ہیں وہاں زندگی زیادہ سے زیادہ دشوار اور آبادی کم سے کم ہوتی چلی جاتی ہے یہاں تک کہ چھ مہینے کے دن اور چھ مہینے کی راتیں رکھنے والے علاقے آبادی کے بالکل قابل نہیں ہیں یہ دونوں نمونے اسی زمین پر دکھا کر اللہ تعالیٰ نے اس حقیقت کی شہادت پیش کر دی ہے کہ رات اور دن کی آمد و رفت کا یہ باقاعدہ انتظام کچھ اتفاقاً نہیں ہو گیا ہے بلکہ یہ زمین کو آبادی کے قابل بنانے کے لئے بڑی حکمت کے ساتھ ٹھیک ٹھیک ایک اندازے کے مطابق کیا گیا ہے اسی طرح زمین کو اس طرح بچھانا کہ وہ قابل سکونت بن سکے' اس میں وہ پانی پیدا کرنا جو انسان اور حیوان کے لئے پینے کے قابل اور نباتات کے لئے روئیدگی کے قابل ہو' اس میں پہاڑوں کا جمانا اور وہ تمام چیزیں پیدا کرنا جو انسان اور ہر قسم کے حیوانات کے لئے زندگی بسر کرنے کا ذریعہ بن سکیں' یہ سارے کام اس بات کی صریح علامت ہیں کہ یہ اتفاقی حوادث یا کسی کھلنڈرے کے بے مقصد کام نہیں ہیں بلکہ ان میں سے ہر کام ایک بہت بڑی حکیم و دانا ہستی نے بامقصد کیا ہے اب یہ ہر صاحب عقل آدمی کے خود سوچنے کی بات ہے کہ آیا آخرت کا ہونا حکمت کا تقاضا ہے یا نہ ہونا؟ جو شخص ان ساری چیزوں کو دیکھنے کے باوجود یہ کہتا ہے کہ آخرت نہیں ہوگی وہ گویا یہ کہتا ہے کہ یہاں اور سب کچھ تو حکمت اور مقصدیت کے ساتھ ہو رہا ہے مگر زمین پر انسان کو ذہنی ہوش اور با اختیار بنا کر پیدا کرنا بے مقصد اور بے حکمت ہے کیونکہ اس سے بڑی کوئی بے مقصد اور بے حکمت بات نہیں ہو سکتی کہ اس زمین میں تصرف کے وسیع اختیارات دے کر انسان کو یہاں ہر طرح کے اچھے اور برے کام کرنے کا موقع تو دے دیا جائے مگر کبھی اس کا محاسبہ نہ کیا جائے۔ (از تفسیر ۱۸ تفہیم القرآن)]

(سورۃ الاعلیٰ ۸۷) ---۲۔ ''جس نے پیدا کیا اور صحیح سالم بنایا۔'' O --- [یعنی زمین سے آسمانوں تک کائنات کی ہر چیز کو پیدا کیا' جو چیز بھی پیدا کی اسے بالکل راست اور درست بنایا' اس کا توازن اور تناسب ٹھیک ٹھیک قائم کیا اس کو ایسی صورت پر پیدا کیا کہ اس جیسی چیز کے لئے اس سے بہتر صورت کا تصور نہیں کیا جا سکتا یہی بات ہے جو سورۂ سجدہ میں یوں فرمائی گئی ہے کہ الذی احسن کل شی خلقہ (آیت ۷) ''جس نے ہر چیز جو بنائی خوب ہی بنائی''۔ اس طرح دُنیا کی تمام اشیاء کا موزوں اور متناسب پیدا ہونا خود اس امر کی صریح علامت ہے کہ کوئی صانع حکیم ان سب کا خالق ہے کسی اتفاقی حادثے سے' یا بہت سے خالقوں کے عمل سے کائنات کے ان بے شمار اجزاء کی تخلیق میں یہ سلیقہ' اور مجموعی طور پر ان سب اجزا کے اجتماع سے کائنات میں یہ حسن و جمال پیدا نہ ہو سکتا تھا۔ (از تفسیر ۲ تفہیم القرآن)] ---۳۔ ''اور جس نے (ٹھیک ٹھاک) اندازہ کیا اور پھر راہ دکھائی۔'' O --- [ہر چیز کی تخلیق کا مقصد بھی متعین کر دیا ہے اس کی افادیت کا دائرہ بھی مقرر کر دیا ہے جو فرائض اس نے انجام دینے ہیں اور جس مقصد کے لئے اسے استعمال کیا جانا ہے سب کا پوری طرح اندازہ کر دیا ہے غرضیکہ جملہ کلیات و جزئیات کے تمام احوال و کوائف بڑی تفصیل سے قبل از وقت طے کر دیے گئے ہیں فھدی فرما کر اپنی ایک اور مہربانی کی طرف متوجہ کیا کہ صرف فرائض کا بارگراں لاد کر کسی چیز کو حالات کے رحم و کرم پر چھوڑ نہیں دیا گیا بلکہ ان کی بجا آوری کے لئے جن جسمانی اور ذہنی طاقتوں کی ضرورت تھی' جو بیرونی اسباب و وسائل درکار تھے' سب کے سب' ہر چیز کی حیثیت اور ضرورت کے مطابق مہیا کر دیے گئے یہ ہدایت' کائنات کی ہر چیز کو دی گئی ہے نباتات میں غور فرمایئے اگر گندم کا بیج اس موسم میں کاشت کیا جائے جو اس کی کاشت کے لئے مقرر نہیں ہے تو بیج اگتا ہی نہیں زمین کتنی زرخیز ہو' اس میں کتنی کیمیاوی کھاد ڈالی گئی ہو' اس میں کتنی بار آبپاشی کی گئی ہو' سب بے سود' سب بے اثر' اس سے بھی زیادہ اس فطری ہدایت کے جلوے حیوانی زندگی میں نظر آئیں گے اگر آپ ایک بطخ کا انڈا اور ایک مرغی کا انڈا لیں دونوں سے بیک وقت بچے نکلیں اگر آپ ان کے سامنے پانی کا برتن رکھیں تو بطخ کا بچہ فوراً اس میں کود جائے گا اور مرغی کا بچہ دور ہٹ جائے گا حضرت انسان تو ایک طور ہے اس کا ذرہ ذرہ حکمت الٰہی کی جلوہ گاہ ہے اس کی حیوانی زندگی کو برقرار رکھنے والے اعضاء' معدہ' جگر' دل' پھیپھڑے' گردے' جسم کے ان گنت مسام' اپنے کام میں جتے ہوئے ہیں اور آپ کو ان کی تگ و دو کی خبر ہی نہیں ہوتی آپ کے ارادے کا بھی اس میں کوئی دخل نہیں' انسانی زندگی کے تقاضے پورے کرنے کے لئے آپ کو ظاہری حواس کے ساتھ ساتھ باطنی حواس اور ان سے بھی اعلیٰ چیز دماغ عطا فرمایا اور جہاں یہ قوتیں گھٹنے ٹیک دیتی ہیں اور آپ کی رہنمائی سے قاصر ہو جاتی ہیں یا آپ کو بہکانے لگتی ہیں تو اس وقت بارگاہ الٰہی سے نبی' نور نبوت سے سراپا نور بن کر تشریف لاتا ہے اور شکوک و شبہات کے اندھیرے کو کافور کر دیتا ہے اس کی حیات آفرین رہنمائی شیطان کی ساری فریب کاریوں اور عیاریوں کو بے اثر بنا کر رکھ دیتی ہے پھر اس میں بھی ہدایت فرمائی اور ہدایت پذیری کے ان گنت درجات ہیں اور ایک مقام وہ بھی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کا دست لطف و توفیق اپنے بندے کا ہاتھ پکڑ لیتا ہے اور اس کو منزل مراد پر پہنچا دیتا ہے۔ (از تفسیر ۵ ضیاء القرآن)]

عرش

(سورۂ یونس ۱۰) ---۳۔ ''بیشک تمہارا آقا اللہ تعالیٰ ہے۔ وہ جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا، پھر تخت پر بیٹھا کام کی تدبیر کر رہا ہے۔ کوئی

Marfat.com

سفارش کرنے والا نہیں مگر اس کی اجازت کے بعد- یہ ہے اللہ تعالیٰ تمہارا آقا- پس اس کی بندگی اختیار کرو- تو کیا تم نصیحت نہ لو گے؟'' O

(سورۃ ھود ۱۱)---۷۔ ''اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا اور اس کا تخت حکومت پانی پر تھا- تاکہ تمہیں آزمائے کہ تم میں کون زیادہ عمدہ عمل کرتا ہے اور اگر آپ کہیں کہ تم موت کے بعد اٹھائے جاؤ گے تو کافر ضرور کہہ دیں گے یہ تو محض صاف جادو ہے۔'' O---[تفسیر کے لئے باب نمبر۲، مضمون: کائنات]

(سورۃ الرعد ۱۳)---۲۔ ''اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے آسمانوں کو بغیر ستونوں کے بلند کر رکھا ہے کہ تم اسے دیکھ رہے ہو- پھر وہ عرش پر قرار پکڑے ہوئے ہے- اسی نے سورج اور چاند کو ماتحتی میں لگا رکھا ہے- ہر ایک میعاد معین پر گشت کر رہا ہے- وہی کام کی تدبیر کرتا ہے- وہ اپنے نشانات کھول کھول کر بیان کر رہا ہے کہ تم اپنے رب کی ملاقات کا یقین کر لو۔'' O

(سورۃ بنی اسرائیل ۱۷)---۴۲۔ ''کہہ دیجئے! کہ اگر اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور معبود بھی ہوتے جیسے کہ یہ لوگ کہتے ہیں تو ضرور وہ اب تک مالک عرش کی جانب راہ ڈھونڈ نکالتے۔'' O---[اس کے ایک معنی تو یہ ہیں کہ جس طرح ایک بادشاہ دوسرے بادشاہ پر لشکر کشی کر کے غلبہ وقوت حاصل کر لیتا ہے اسی طرح یہ دوسرے معبود بھی اللہ پر غلبے کی کوئی راہ ڈھونڈ نکالتے- اور اب تک ایسا نہیں ہوا جب کہ ان معبودوں کو پوجتے ہوئے صدیاں گزر گئی ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود ہی نہیں، کوئی بااختیار ہستی ہی نہیں، کوئی نافع وضار ہی نہیں- دوسرے معنی ہیں کہ وہ اب تک اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر چکے ہوتے اور یہ مشرکین جو یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ان کے ذریعے سے وہ اللہ کا قرب حاصل کرتے ہیں انہیں بھی وہ اللہ کے قریب کر چکے ہوتے- (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ طٰہٰ ۲۰)---۵۔ ''جو رحمٰن ہے، عرش پر قائم ہے۔'' O---[بغیر کسی حد بندی اور کیفیت بیان کرنے کے، جس طرح کہ اس کی شان کے لائق ہے یعنی اللہ تعالیٰ عرش پر قائم ہے، لیکن کس طرح اور کیسے؟ یہ کیفیت کسی کو معلوم نہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الانبیاء ۲۱)---۲۲۔ ''اگر آسمان وزمین میں سوائے اللہ تعالیٰ کے اور بھی معبود ہوتے تو یہ دونوں درہم برہم ہو جاتے، پس اللہ تعالیٰ عرش کا رب ہر اس وصف سے پاک ہے جو یہ مشرک بیان کرتے ہیں۔'' O---۲۳۔ ''وہ اپنے کاموں کے لیے (کسی کے آگے) جواب دہ نہیں اور سب (اس کے آگے) جواب دہ ہیں۔'' O

(سورۃ المؤمنون ۲۳)---۸۶۔ ''دریافت کیجئے کہ ساتوں آسمانوں کا اور بہت باعظمت عرش کا رب کون ہے؟'' O---۸۷۔ ''وہ لوگ جواب دیں گے کہ اللہ ہی ہے- کہہ دیجئے کہ پھر تم کیوں نہیں ڈرتے؟'' O---۱۱۶۔ ''اللہ تعالیٰ سچا بادشاہ ہے وہ بڑی بلندی والا ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی بزرگ عرش کا مالک ہے۔'' O (تفسیر کیلئے باب ھذا، مضمون: تخلیق کائنات)

(سورۃ الفرقان ۲۵)---۵۹۔ ''وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی سب چیزوں کو چھ دن میں پیدا کر دیا ہے، پھر عرش پر مستوی ہوا، وہ رحمٰن ہے، آپ اس کے بارے میں کسی خبردار سے پوچھ لیں۔'' O

(سورۃ النمل ۲۷)---۲۶۔ ''اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہی عظمت والے عرش کا مالک ہے۔'' O

(سورۃ السجدۃ ۳۲)---۴۔ ''اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے آسمان وزمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کو چھ دن میں پیدا کر دیا پھر عرش پر قائم ہوا، تمہارے لیے اس کے سوا کوئی مددگار اور سفارشی نہیں- کیا پھر بھی تم نصیحت حاصل نہیں کرتے۔'' O

(سورۃ الزمر ۳۹)---۷۳۔ ''اور جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے تھے ان کے گروہ کے گروہ جنت کی طرف روانہ کیے جائیں گے یہاں تک کہ جب اس کے پاس آ جائیں گے اور دروازے کھول دیئے جائیں گے اور وہاں کے نگہبان ان سے کہیں گے تم پر سلام ہو، تم خوش حال رہو تم اس میں ہمیشہ کے لیے چلے جاؤ۔'' O---۷۴۔ ''یہ کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے ہم سے اپنا وعدہ پورا کیا اور ہمیں اس زمین کا وارث بنا دیا کہ جنت میں جہاں چاہیں مقام کریں پس عمل کرنے والوں کا کیا ہی اچھا بدلہ ہے۔'' O---۷۵۔ ''اور تو فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کے عرش کے اردگرد حلقہ باندھے ہوئے اپنے رب کی حمد وتسبیح کرتے ہوئے دیکھے گا اور ان میں انصاف کا فیصلہ کیا جائے گا اور کہہ دیا جائے گا کہ ساری خوبی اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پالنہار ہے۔'' O

(سورۃ المؤمن ۴۰)---۷۔ ''عرش کے اٹھانے والے اور اس کے آس پاس کے (فرشتے) اپنے رب کی تسبیح حمد کے ساتھ ساتھ کرتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ایمان والوں کے لیے استغفار کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! تو نے ہر چیز کو اپنی بخشش اور علم سے گھیر رکھا ہے، پس تو انہیں بخش دے جو توبہ کریں اور تیری راہ کی پیروی کریں اور تو انہیں دوزخ کے عذاب سے بھی بچا لے۔'' O---۱۵۔ ''بلند درجوں والا عرش کا مالک وہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے وحی نازل فرماتا ہے تاکہ وہ ملاقات کے دن سے ڈرائے۔'' O

Marfat.com

(**سورۃ الحدید ۵۷**)---۴۔ ''وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر مستوی ہو گیا۔ وہ (خوب) جانتا ہے اس چیز کو جو زمین میں جائے اور جو اس سے نکلے اور جو آسمان سے نیچے آئے اور جو کچھ چڑھ کر اس میں جائے' اور جہاں کہیں تم ہو وہ تمہارے ساتھ ہے اور جو تم کر رہے ہو اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے۔'' O

(**سورۃ الحاقۃ ۶۹**)---۱۷۔ ''اس کے کناروں پر فرشتے ہوں گے' اور تیرے پروردگار کا عرش اس دن آٹھ (فرشتے) اپنے اوپر اٹھائے ہوئے ہوں گے۔'' O---[یہ آیت متشابہات میں سے ہے جس کے معنی متعین کرنا مشکل ہے۔ ہم نہ یہ جان سکتے ہیں کہ عرش کیا چیز ہے اور نہ یہی سمجھ سکتے ہیں کہ قیامت کے روز آٹھ فرشتوں کے اس کو اٹھانے کی کیفیت کیا ہوگی۔ مگر یہ بات بہرحال قابل تصور نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ عرش پر بیٹھا ہوگا اور آٹھ فرشتے اس کو عرش سمیت اٹھائے ہوئے ہونگے' آیت میں بھی یہ نہیں کہا گیا ہے کہ اس وقت اللہ تعالیٰ عرش پر بیٹھا ہوا ہوگا' اور ذات باری کا جو تصور ہم کو قرآن مجید میں دیا گیا ہے وہ بھی یہ خیال کرنے میں مانع ہے کہ وہ جسم اور جہت اور مقام سے منزہ ہستی کسی جگہ متمکن ہو اور کوئی مخلوق اسے اٹھائے۔ اس لئے کھوج کرید کر کے اس کے معنی متعین کرنے کی کوشش کرنا اپنے آپ کو گمراہی کے خطرے میں مبتلا کرنا ہے۔ البتہ یہ بات سمجھ لینی چاہئے کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کی حکومت و فرمانروائی اور اس کے معاملات کا تصور دلانے کے لئے لوگوں کے سامنے وہی نقشہ پیش کیا گیا ہے جو دُنیا میں بادشاہی کا نقشہ ہوتا ہے' اور اس کے لئے وہی اصطلاحتیں استعمال کی گئی ہیں جو انسانی زبانوں میں سلطنت اور اس کے مظاہر و لوازم کے لئے مستعمل ہیں' کیونکہ انسانی ذہن اسی نقشے اور انہی اصطلاحات کی مدد سے کسی حد تک کائنات کی سلطانی کے معاملات کو سمجھ سکتا ہے۔ یہ سب کچھ اصل حقیقت کو انسانی فہم سے قریب تر کرنے کے لئے ہے۔ اس کو بالکل لفظی معنوں میں لے لینا درست نہیں ہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

آسمان

(**سورۃ البقرۃ ۲**)---۱۹۔ ''یا پھر (ان کی مثال ایسی ہے) جیسے زور کی بارش ہو رہی ہے آسمان سے، اس کے ساتھ ہی اندھیری گھٹائیں، کڑک اور چمک ہے ٹھونسے لیتے ہیں اپنی انگلیاں کانوں میں اپنے بسبب بجلی کی کڑک کے، موت کے ڈر سے اور اللہ تعالیٰ ہر طرف سے گھیرے میں لئے ہوئے ہے ان منکرین حق کو۔'' O---۲۲۔ ''جس نے بنایا تمہارے لئے زمین کو بچھونا اور آسمان کو چھت اور برسایا آسمان سے پانی پھر نکالا اس کے ذریعہ سے ہر طرح کی پیداوار کو بطور رزق تمہارے لئے، پس نہ ٹھہراؤ اللہ کا ہمسر (کسی کو) درآنحالیکہ تم جانتے ہو۔'' O---۲۹۔ ''وہی تو ہے جس نے پیدا کیا تمہاری خاطر وہ کچھ جو زمین میں ہے سب۔ پھر توجہ فرمائی آسمان کی طرف اور استوار کر دیئے سات آسمان اور وہ تو ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔'' O---[بعض سلف امت نے اس کا ترجمہ ''پھر آسمان کی طرف چڑھ گیا'' کیا ہے (صحیح بخاری)۔ اللہ تعالیٰ کا آسمانوں کے اوپر عرش پر چڑھنا اور خاص خاص مواقع پر آسمان دُنیا پر نزول، اللہ کی صفات میں سے ہے، جن پر اسی طرح بغیر تاویل کے ایمان رکھنا ضروری ہے جس طرح قرآن یا احادیث میں بیان کی گئی ہیں۔ اس سے ایک تو یہ معلوم ہوا کہ ''آسمان'' ایک حسی وجود اور حقیقت ہے۔ محض بلندی کو سماء سے تعبیر نہیں کیا گیا ہے۔ دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ ان کی تعداد سات ہے۔ اور حدیث کے مطابق دو آسمانوں کے درمیان ۵۰۰ سالوں کی مسافت ہے۔ اور زمین کی بابت قرآن کریم میں ہے: ﴿ومن الارض مثلهن﴾ (الطلاق ۱۲) (اور زمین بھی آسمان کی مثل ہیں) اس سے زمین کی تعداد بھی سات معلوم ہوتی ہے جس کی مزید تائید حدیث نبوی سے ہو جاتی ہے: ☆ جس نے ظلماً کسی کی ایک بالشت زمین لے لی تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن ساتوں زمینوں کا طوق پہنائے گا۔ اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آسمان سے پہلے زمین کی تخلیق ہوئی ہے لیکن سورہ نازعات میں آسمان کے ذکر کے بعد فرمایا گیا ہے۔ ﴿والارض بعد ذلك دحها﴾ (زمین کو اس کے بعد بچھایا) اس کی توجیہ یہ کی گئی ہے کہ تخلیق پہلے زمین ہی کی ہوئی ہے اور دحو (صاف اور ہموار کر کے بچھانا) تخلیق سے مختلف چیز ہے جو آسمان کی تخلیق کے بعد عمل میں آیا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]
---۵۹۔ ''مگر بدل دیا ان ظالموں نے (اس کلمہ کو) ایسے کلمے سے جو مختلف تھا اس سے جو کہا گیا تھا ان سے۔ لہٰذا نازل کیا ہم نے ظلم کرنے والوں پر عذاب آسمان سے بسبب اس کے کہ وہ نافرمانیاں کئے جاتے تھے۔'' O---۱۱۷۔ ''موجد بے مثال، آسمانوں اور زمین کا اور جب فیصلہ کرتا ہے وہ کسی کام کا تو بس حکم دیتا ہے اسے کہ ہو جا اور وہ ہو جاتا ہے۔'' O---۱۴۴۔ ''بیشک ہم دیکھ رہے ہیں بار بار اٹھنا تمہارے چہرے کا آسمان کی طرف سو پھیرے دیتے ہیں ہم تمہیں اسی قبلے کی طرف جسے تم پسند کرتے ہو سو پھیر لو تم اپنا رخ طرف مسجد حرام کے اور جہاں بھی ہوا کرو تم پھیر لیا کرو اپنے رخ (نماز میں) اسی کی جانب۔'' O---۱۶۴۔ ''بیشک پیدا کرنے میں آسمانوں کے اور زمین کے اور ایک دوسرے کے پیچھے آنے جانے میں شب و روز کے اور کشتیوں میں جو چلتی ہیں سمندر میں وہ (چیزیں) لے کر جو نفع بخش ہیں انسانوں کے لئے اور یہ جو نازل کیا اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی پھر زندگی بخشی اس کے ذریعہ سے زمین کو

Marfat.com

مردہ ہونے کے بعد اور پھیلائی اس میں ہر طرح کی جاندار مخلوق اور ہواؤں کی گردش میں اور بادلوں میں جو تابع فرمان بنا کر رکھے گئے ہیں درمیان آسمان اور زمین کے یقیناً (ان سب چیزوں میں) نشانیاں ہیں عقلمندوں کے لئے۔"O

(**سورۃ آل عمران ۳**)---۵۔"بیشک اللہ تعالیٰ وہ ہے کہ نہیں پوشیدہ اس سے کوئی چیز زمین میں اور نہ آسمان میں۔"O

(**سورۃ الانعام ۶**)---۱۲۔"کہہ "آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے کس کا ہے؟" کہہ "اللہ تعالیٰ کا ہے، اس نے اپنے اوپر رحم کرنا لازم کر رکھا ہے، وہ تمہیں روز قیامت کو جس میں کوئی شک نہیں، ضرور جمع کرے گا، جو لوگ اپنا نقصان کرتے ہیں سو وہ نہیں مانتے۔"O---۱۴۔"کہہ "کیا میں اللہ کے سوا کسی اور کو رفیق بناؤں، وہ جو آسمانوں اور زمین کو وجود میں لانے والا ہے، اور جو کھلاتا ہے مگر اسے کھلایا نہیں جاتا؟" کہہ "مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں پہلا فرمانبردار بنوں" اور یہ کہ "مشرکوں میں ہرگز نہ ہونا۔"O---۷۳۔"اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو حق پر پیدا کیا ہے اور جس دن وہ کہے گا، ہو جا، وہ ہو جائے گا- اس کا قول حق ہے اور حکومت اسی کی ہوگی جس دن صور پھونکا جائے گا- وہ غائب اور ظاہر کا جاننے والا ہے اور وہ دانا اور خبردار ہے۔"O---۹۹۔"اور اسی نے آسمان سے پانی اتارا، پھر ہم نے اس کے ذریعے سے ہر طرح کی اگنے والی شے نکالی، پھر اس سے سبزہ نکالا جس سے ہم گتھے ہوئے دانے نکالتے ہیں، اور کھجور کے گابھے سے نیچے جھکے ہوئے گچھے، اور انگوروں، زیتون اور انار کے باغ، ایک دوسرے سے ملتے جلتے اور الگ الگ، اس کے پھل کو جب وہ لگتا ہے اور اس کے پکنے کو دیکھو، بے شک اس میں ان لوگوں کے لئے جو ایمان رکھتے ہیں کئی نشانیاں ہیں۔"O

(**سورۃ الاعراف ۷**)---۵۴۔"بیشک تمہارا آقا اللہ تعالیٰ ہے، وہ جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں بنایا پھر تخت پر بیٹھ گیا، وہ دن کو رات سے ڈھانپتا ہے جو اس کے پیچھے لپکی چلی آتی ہے، اور سورج اور چاند اور ستارے اس کے حکم میں بندھے ہیں- سنو! بنانا اور حکم دینا اسی کا کام ہے- کیا برکت والا ہے اللہ سارے جہاں کا آقا۔"O---۱۶۲۔"پھر ان میں جو ظالم تھے- انہوں نے اس بات کو جو انہیں کہی گئی تھی، دوسری بات سے بدل دیا تو ہم نے ان پر ان کے ظلم کے سبب آسمان سے عذاب بھیجا۔"O---۱۸۵۔"اور کیا انہوں نے آسمانوں اور زمین اور جو شے بھی اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہے ان کے نظم و نسق پر نظر نہیں کی اور اس بات پر کہ ممکن ہے ان کی اجل قریب آ لگی ہو؟ پھر اس کے بعد وہ کس بات پر ایمان لائیں گے؟"O---۱۸۷۔"وہ تم سے اس گھڑی کا پوچھتے ہیں کہ اس کے برپا ہونے کا وقت کب ہوگا- کہو، اس کا علم تو صرف میرے رب کے پاس ہے وہی اسے اس کے وقت پر ظاہر کرے گا- وہ آسمانوں اور زمین پر بھاری ہوگی۔"O

(**سورۃ التوبہ ۹**)---۳۶۔"مہینوں کی گنتی اللہ تعالیٰ کے ہاں- اللہ تعالیٰ کی کتاب میں جس دن سے اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا بارہ مہینے ہے- جن میں چار حرمت کے ہیں۔ یہی پختہ دین ہے- ان کے دوران اپنے اوپر ظلم نہ کرو- البتہ مشرکوں سے پوری جنگ کرو جیسے وہ سب تم سے پوری جنگ کرتے ہیں- اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔"O---۱۱۶۔"آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ تعالیٰ ہی کی ہے- وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا تمہارا کوئی دوست اور مددگار نہیں۔"O

(**سورۃ یونس ۱۰**)---۳۔"بیشک تمہارا آقا اللہ تعالیٰ ہے- وہ جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا، پھر تخت پر بیٹھا کام کی تدبیر کر رہا ہے- کوئی سفارش کرنے والا نہیں مگر اس کی اجازت کے بعد- یہ ہے اللہ تعالیٰ تمہارا آقا- پس اس کی بندگی اختیار کرو- تو کیا تم نصیحت نہ لو گے؟"O---۶۱۔"اور تو جس حال میں بھی ہو اور تو اس بارے میں جو قرآن بھی پڑھتا ہو اور تم لوگ جو کام بھی کرتے ہو، ہم تمہیں دیکھ رہے ہوتے ہیں جب تم اس میں مشغول ہوتے ہو- اور تیرے رب سے ذرہ برابر شے نہ زمین میں چھپتی ہے اور نہ آسمانوں میں اور نہ اس سے چھوٹی اور نہ بڑی مگر وہ ایک واضح کتاب میں ہوتی ہے۔"O--- [تفسیر کے لیے باب ا، مضمون: اللہ دلوں کے بھید جانتا ہے]---۱۰۱۔"کہو، دیکھو! آسمانوں اور زمین میں کیا کچھ ہے؟ مگر جو لوگ ایمان نہیں لاتے انہیں نشانیاں اور ڈراوے کام نہیں دیتے۔"O

(**سورۃ ھود ۱۱**)---۷۔"اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا اور اس کا تخت حکومت پانی پر تھا- تاکہ تمہیں آزمائے کہ تم میں کون زیادہ عمدہ عمل کرتا ہے اور اگر آپ کہیں کہ تم موت کے بعد اٹھائے جاؤ گے تو کافر ضرور کہہ دیں گے یہ تو محض صاف جادو ہے۔"O--- [تفسیر کے لیے باب ہذا، مضمون: کائنات]---۱۰۶۔"پھر وہ جو بد بخت ہوں گے وہ آگ میں ہوں گے جہاں ان کی چیخیں اور کراہیں ہوں گی۔"O---۱۰۷۔"وہاں وہ ہمیشہ رہیں گے جب تک آسمان اور زمین رہتے ہیں- مگر جو تیرا رب چاہے- بیشک تیرا رب جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے۔"O---۱۰۸۔"اور وہ جو نیک بخت ہوں گے وہ جنت میں ہوں گے- جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے جب تک آسمان اور زمین رہتے ہیں- مگر جو تیرا رب چاہے- یہ عطیہ ہوگا نہ ختم ہونے والا۔"O--- [آسمان و زمین سے مراد جنس ہے یعنی دنیا کے آسمان و زمین اور ہیں جو فنا ہو جائیں گے- لیکن آخرت کے آسمان و زمین ان کے علاوہ اور ہوں گے- جیسا کہ قرآن کریم میں اس کی صراحت سورۃ ابراھیم آیت نمبر ۴۸ میں ہے- اس دن یہ زمین دوسری زمین سے بدل دی جائے گی اور آسمان بھی (بدل دیے جائیں

Marfat.com

گے) اور آخرت میں یہ آسمان و زمین، جنت دوزخ کی طرح ہمیشہ رہیں گے۔ اس آیت میں یہی آسمان و زمین مراد ہیں نہ کہ دُنیا کے آسمان و زمین جو فنا ہو جائیں گے۔ (از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۱۲۳۔ ''اور آسمانوں اور زمین کی چھپی باتیں اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہیں اور اسی کی طرف سب معاملے لوٹائے جاتے ہیں۔ پس تو اس کی عبادت کر اور اس پر بھروسہ کر۔ کیونکہ تیرا رب تمہارے عملوں سے غافل نہیں۔''O

(سورۃ یوسف ۱۲) ---۱۰۵۔ ''آسمانوں اور زمین میں بہت سی نشانیاں ہیں جن سے یہ منہ موڑے گزر جاتے ہیں۔''O

(سورۃ الرعد ۱۳) ---۲۔ ''اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے آسمانوں کو بغیر ستونوں کے بلند کر رکھا ہے کہ تم اسے دیکھ رہے ہو۔ پھر وہ عرش پر قرار پکڑے ہوئے ہے۔ اسی نے سورج اور چاند کو ماتحتی میں لگا رکھا ہے۔ ہر ایک معیاد معین پر گشت کر رہا ہے۔ وہی کام کی تدبیر کرتا ہے۔ وہ اپنے نشانات کھول کھول کر بیان کر رہا ہے کہ تم اپنے رب کی ملاقات کا یقین کر لو۔''O ---۱۶۔ ''آپ پوچھئے کہ آسمانوں اور زمین کا پروردگار کون ہے؟ کہہ دیجئے! اللہ تعالیٰ۔ کہہ دیجئے، کہ کیا تم پھر بھی اس کے سوا اوروں کو حمایتی بنا رہے ہو جو خود اپنی جان کے بھی بھلے برے کا اختیار نہیں رکھتے۔ کہہ دیجئے! کیا اندھا اور بینا برابر ہو سکتا ہے؟ یا کیا اندھیریاں اور روشنی برابر ہو سکتی ہے۔ کیا جنہیں یہ اللہ تعالیٰ کے شریک ٹھہراتے ہیں انہوں نے بھی اللہ کی طرح مخلوق پیدا کی ہے کہ ان کی نظر میں پیدائش مشتبہ ہو گئی ہے۔ کہہ دیجئے کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی تمام چیزوں کا خالق ہے وہ اکیلا ہے اور زبردست غالب۔''O ---۱۷۔ ''اسی نے آسمان سے پانی برسایا پھر اپنی اپنی وسعت کے مطابق نالے بہہ نکلے۔ پھر پانی کے ریلے نے اوپر چڑھے جھاگ کو اٹھا لیا۔ اور اس چیز میں بھی جس کو آگ میں ڈال کر تپاتے ہیں زیور یا ساز و سامان کے لئے اسی طرح کے جھاگ ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ حق و باطل کی مثال بیان فرماتا ہے۔ اب جھاگ تو ناکارہ ہو کر چلا جاتا ہے۔ لیکن جو لوگوں کو نفع دینے والی چیز ہے وہ زمین میں ٹھہری رہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسی طرح مثالیں بیان فرماتا ہے۔''O

(سورۃ ابرٰہیم ۱۴) ---۴۸۔ ''جس دن زمین اس زمین کے سوا اور ہی بدل دی جائے گی اور آسمان بھی۔ اور سب کے سب اللہ واحد غلبے والے کے روبرو ہوں گے۔''O --- [تفسیر و حدیث کے لئے باب ہذا، مضمون: زمین]

(سورۃ الحجر ۱۵) ---۱۶۔ ''یقیناً ہم نے آسمان میں برج بنائے ہیں اور دیکھنے والوں کے لئے اسے سجا دیا گیا ہے۔''O --- [تفسیر کے لئے باب نمبر۲، مضمون: اجرام فلکی] ---۲۲۔ ''اور ہم بھیجتے ہیں بوجھل ہوائیں، پھر آسمان سے پانی برسا کر وہ تمہیں پلاتے ہیں اور تم اس کا ذخیرہ کرنے والے نہیں۔''O ---۸۵۔ ''ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور ان کے درمیان کی سب چیزوں کو حق کے ساتھ ہی پیدا فرمایا ہے اور قیامت ضرور ضرور آنے والی ہے، پس تو حسن و خوبی (اور اچھائی) سے درگزر کر لے۔''O (اسی باب میں تفسیر کیلئے، مضمون: تخلیق کائنات کا مقصد)

(سورۃ النحل ۱۶) ---۳۔ ''اسی نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا وہ اس سے بری ہے جو مشرک کرتے ہیں۔''O --- [یعنی محض تماشے اور کھیل کود کے طور پر نہیں پیدا کیا بلکہ ایک مقصد پیش نظر ہے اور وہ ہے جزا و سزا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۱۰۔ ''وہی تمہارے فائدے کے لئے آسمان سے پانی برساتا ہے جسے تم پیتے بھی ہو اور اسی سے اگے ہوئے درختوں کو تم اپنے جانوروں کو چراتے ہو۔''O ---۴۹۔ ''یقیناً آسمان و زمین کے کل جاندار اور تمام فرشتے اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدے کرتے ہیں اور ذرا بھی تکبر نہیں کرتے۔''O ---۶۵۔ ''اور اللہ آسمان سے پانی برسا کر اس سے زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کر دیتا ہے یقیناً اس میں ان لوگوں کے لئے نشانی ہے جو سنیں۔''O

(سورۃ بنی اسرائیل ۱۷) ---۹۹۔ ''کیا انہوں نے اس بات پر نظر نہیں کی کہ جس اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کو پیدا کیا ہے وہ ان جیسوں کی پیدائش پر پورا قادر ہے، اسی نے ان کے لیے ایک ایسا وقت مقرر کر رکھا ہے جو شک شبہ سے یکسر خالی ہے، لیکن ظالم لوگ انکار کیے بغیر رہتے ہی نہیں۔''O

(سورۃ الانبیاء ۲۱) ---۱۶۔ ''ہم نے آسمان و زمین اور ان کے درمیان کی چیزوں کو کھیلتے ہوئے نہیں بنایا۔''O ---۱۷۔ ''اگر ہم یوں ہی کھیل تماشے کا ارادہ کرتے تو اسے اپنے پاس سے ہی بنا لیتے اگر ہم کرنے والے ہی ہوتے۔''O ۱۸۔ ''بلکہ ہم سچ کو جھوٹ پر پھینک مارتے ہیں پس سچ جھوٹ کا سر توڑ دیتا اور وہ اسی وقت نابود ہو جاتا ہے۔ تم جو باتیں بناتے ہو وہ تمہارے لیے باعث خرابی ہیں۔''O (تفسیر کیلئے باب ھذا، مضمون: تخلیق کائنات کا مقصد) ---۲۲۔ ''اگر آسمان و زمین میں سوائے اللہ تعالیٰ کے اور بھی معبود ہوتے تو یہ دونوں درہم برہم ہو جاتے پس اللہ تعالیٰ عرش کا رب ہر اس وصف سے پاک ہے جو یہ مشرک بیان کرتے ہیں۔''O (تفسیر کیلئے باب ۱۰، مضمون: شرک) ---۳۰۔ ''کیا کافر لوگوں نے یہ نہیں دیکھا کہ آسمان و زمین باہم ملے جلے تھے پھر ہم نے انہیں جدا کیا اور ہر زندہ چیز کو ہم نے پانی سے پیدا کیا کیا یہ لوگ پھر بھی ایمان نہیں لاتے۔''O --- [رتق کے معنی بند کے اور فتق کے معنی پھاڑنے، کھولنے اور الگ الگ کرنے کے ہیں۔ یعنی آسمان و زمین ابتدائے امر میں باہم ملے ہوئے اور ایک دوسرے کے ساتھ پیوست تھے۔ ہم نے ان کو ایک دوسرے سے الگ کیا۔ آسمانوں کو اوپر کر دیا جس سے بارش برستی ہے اور زمین کو اپنی جگہ پر رہنے دیا تاہم وہ پیداوار کے قابل ہو گئی۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۳۲۔ ''آسمان کو محفوظ چھت بھی ہم نے ہی بنایا ہے۔ لیکن لوگ اس کی قدرت کے نمونوں پر دھیان ہی نہیں دھرتے۔''O ---۱۰۳۔ ''وہ بڑی گھبراہٹ

Marfat.com

(بھی) انہیں غمگین نہ کر سکے گی اور فرشتے انہیں ہاتھوں ہاتھ لیں گے کہ یہی تمہارا وہ دن ہے جس کا تم وعدہ دیئے جاتے رہے۔" O

(سورۃ الحج ۲۲)---۱۸۔ "کیا تو نہیں دیکھ رہا کہ اللہ کے سامنے سجدے میں ہیں سب آسمانوں والے اور سب زمینوں والے اور سورج اور چاند اور ستارے اور پہاڑ اور درخت اور جانور اور بہت سے انسان بھی۔ ہاں بہت سے وہ بھی ہیں جن پر عذاب کا مقولہ ثابت ہو چکا ہے جسے رب ذلیل کر دے اسے کوئی عزت دینے والا نہیں، اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔" O (تفسیر کیلئے باب ہذا، مضمون: سورج چاند) ---۶۳۔ "کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی برساتا ہے پس زمین سرسبز ہو جاتی ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ مہربان اور باخبر ہے۔" O---۶۴۔ "آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اسی کا ہے اور یقیناً اللہ وہی ہے بے نیاز تعریفوں والا۔" O---۶۵۔ "کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ ہی نے زمین کی تمام چیزیں تمہارے لئے مسخر کر دی ہیں اور اس کے فرمان سے پانی میں چلتی ہوئی کشتیاں بھی۔ وہی آسمان کو تھامے ہوئے ہے کہ زمین پر اس کی اجازت بغیر گر نہ پڑے بیشک اللہ تعالیٰ لوگوں پر شفقت و نرمی کرنے والا اور مہربان ہے۔" O---[یعنی اگر وہ چاہے تو آسمان زمین پر گر پڑے جس سے زمین پر موجود ہر چیز تباہ ہو جائے۔ ہاں قیامت والے دن اس کی مشیت سے آسمان بھی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جائے گا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۷۰۔ "کیا آپ نے نہیں جانا کہ آسمان و زمین کی ہر چیز اللہ کے علم میں ہے۔ یہ سب لکھی ہوئی کتاب میں محفوظ ہے۔ اللہ تعالیٰ پر تو یہ امر بالکل آسان ہے۔" O

(سورۃ المومنون ۲۳)---۱۷۔ "ہم نے تمہارے اوپر سات آسمان بنائے ہیں اور ہم مخلوقات سے غافل نہیں ہیں۔" O---۱۸۔ "ہم ایک صحیح اندازے آسمان سے پانی برساتے ہیں، پھر اسے زمین میں ٹھہرا دیتے ہیں، اور ہم اس کے لے جانے پر یقیناً قادر ہیں۔" O---۸۶۔ "دریافت کیجئے کہ ساتوں آسمانوں کا اور بہت باعظمت عرش کا رب کون ہے؟" O---۸۷۔ "وہ لوگ جواب دیں گے کہ اللہ ہی ہے۔ کہہ دیجئے کہ پھر تم کیوں نہیں ڈرتے؟" O

(سورۃ النور ۲۴)---۴۱۔ "کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آسمانوں اور زمین کی کل مخلوق اور پر پھیلائے اڑنے والے کل پرند اللہ کی تسبیح میں مشغول ہیں۔ ہر ایک کی نماز اور تسبیح اسے معلوم ہے لوگ جو کچھ کریں اس سے اللہ بخوبی واقف ہے۔" O---۴۳۔ "کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ بادلوں کو چلاتا ہے پھر انہیں ملاتا ہے پھر انہیں تہ بہ تہ کر دیتا ہے پھر آپ دیکھتے ہیں کہ ان کے درمیان میں سے مینہ برستا ہے۔ وہی آسمان کی جانب سے اولوں کے پہاڑ میں سے اولے برساتا ہے پھر جنہیں چاہے ان کے پاس انہیں برسائے اور جن سے چاہے ان سے انہیں ہٹا دے۔ بادل ہی سے نکلنے والی بجلی کی چمک ایسی ہوتی ہے کہ گویا اب آنکھوں کی روشنی لے چلی۔" O

(سورۃ الفرقان ۲۵)---۲۵۔ "اور جس دن آسمان بادل سمیت پھٹ جائے گا اور فرشتے لگاتار اتارے جائیں گے۔" O---۵۹۔ "وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی سب چیزوں کو چھ دن میں پیدا کر دیا ہے پھر عرش پر مستوی ہوا وہ رحمٰن ہے آپ اس کے بارے میں کسی خبردار سے پوچھ لیں۔" O---۶۱۔ "بابرکت ہے وہ جس نے آسمان میں برج بنائے اور اس میں آفتاب بنایا اور منور مہتاب بھی۔" O

(سورۃ الشعرآء ۲۶)---۴۔ "اگر ہم چاہتے تو ان پر آسمان سے کوئی ایسی نشانی اتارتے کہ جس کے سامنے ان کی گردنیں خم ہو جاتیں۔" O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۰، مضمون: کفار]

(سورۃ النمل ۲۷)---۶۰۔ "بھلا بتاؤ؟ کہ آسمانوں کو اور زمین کو کس نے پیدا کیا؟ کس نے آسمان سے بارش برسائی؟ پھر اس سے ہرے بھرے بارونق باغات اگا دیئے؟ ان باغوں کے درختوں کو تم ہرگز نہ اگا سکتے کیا اللہ کے ساتھ اور کوئی معبود بھی ہے؟ بلکہ یہ لوگ ہٹ جاتے ہیں (سیدھی راہ سے)۔" O---۶۴۔ "کیا وہ جو مخلوق کی اول دفعہ پیدائش کرتا ہے پھر اسے لوٹائے گا اور جو تمہیں آسمان اور زمین سے روزیاں دے رہا ہے کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے کہہ دیجئے کہ اگر سچے ہو تو اپنی دلیل لاؤ۔" O---۶۵۔ "کہہ دیجئے کہ آسمانوں والوں میں سے زمین والوں میں سے سوائے اللہ کے کوئی غیب نہیں جانتا انہیں تو یہ بھی نہیں معلوم کہ کب اٹھا کھڑے کیے جائیں گے۔" O---۷۵۔ "آسمان و زمین کی کوئی پوشیدہ چیز بھی ایسی نہیں جو روشن اور کھلی کتاب میں نہ ہو۔" O---۸۷۔ "جس دن صور پھونکا جائے گا تو سب کے سب آسمانوں والے اور زمین والے گھبرا اٹھیں گے مگر جسے اللہ تعالیٰ چاہے اور سارے کے سارے عاجز و پست ہو کر اس کے سامنے حاضر ہوں گے۔" O

(سورۃ العنکبوت ۲۹)---۲۲۔ "تم نہ تو زمین میں اللہ تعالیٰ کو عاجز کر سکتے ہو نہ آسمان میں اللہ تعالیٰ کے سوا تمہارا کوئی والی ہے نہ مددگار۔" O---۲۳۔ "جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیتوں اور اس کی ملاقات کو بھلاتے ہیں وہ میری رحمت سے ناامید ہو جائیں اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔" O [تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: احتساب] ---۴۴۔ "اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو مصلحت اور حق کے ساتھ پیدا کیا ہے ایمان والوں کے لیے تو اس میں بڑی بھاری دلیل ہے۔" O---۵۲۔ "کہہ دیجئے کہ مجھ میں اور تم میں اللہ تعالیٰ گواہ ہونا کافی ہے وہ آسمان و زمین کی ہر چیز کا عالم ہے جو لوگ باطل کے ماننے والے اور اللہ تعالیٰ سے کفر کرنے والے ہیں وہ زبردست نقصان اور گھاٹے میں ہیں۔" O---۶۱۔ "اور اگر آپ ان سے دریافت کریں کہ زمین و آسمان کا خالق اور

Marfat.com

سورج چاند کو کام میں لگانے والا کون ہے؟ تو ان کا جواب یہی ہوگا کہ اللہ تعالیٰ' پھر کدھر الٹے جا رہے ہیں---۶۳۔ ''اور اگر آپ ان سے سوال کریں کہ آسمان سے پانی اتار کر زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کس نے کیا؟ تو یقیناً ان کا جواب یہی ہوگا اللہ تعالیٰ نے۔ آپ کہہ دیں کہ ہر تعریف اللہ تعالیٰ ہی کے لیے سزاوار ہے' بلکہ ان میں سے اکثر بے عقل ہیں۔''O

(سورۃ الروم ۳۰)---۱۸۔ ''تمام تعریفوں کے لائق آسمان و زمین میں صرف وہی ہے تیسرے پہر کو اور ظہر کے وقت بھی (اس کی پاکیزگی بیان کرو)۔''O (تفسیر کیلئے باب ۷، مضمون: نماز)---۲۲۔ ''اس (کی قدرت) کی نشانیوں میں سے آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور تمہاری زبانوں اور رنگوں کا اختلاف (بھی) ہے' دانش مندوں کے لیے اس میں یقیناً بڑی نشانیاں ہیں۔''O---۲۴۔ ''اور اس کی نشانیوں میں سے ایک یہ (بھی) ہے کہ وہ تمہیں ڈرانے اور اُمیدوار بنانے کے لیے بجلیاں دکھاتا ہے اور آسمان سے بارش برساتا ہے اور اس سے مردہ زمین کو زندہ کر دیتا ہے' اس میں (بھی) عقلمندوں کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں۔''O---۲۵۔ ''اس کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ آسمان و زمین اسی کے حکم سے قائم ہیں' پھر جب وہ تمہیں آواز دے گا صرف ایک بار کی آواز کے ساتھ ہی تم سب زمین سے نکل آؤ گے۔''O---۲۶۔ ''اور زمین و آسمان کی ہر ہر چیز اسی کی ملکیت ہے اور ہر ایک اس کے فرمان کے ماتحت ہے۔''O---۲۷۔ ''وہی ہے جو اول بار مخلوق کو پیدا کرتا ہے پھر سے دوبارہ پیدا کرے گا اور یہ تو اس پر بہت ہی آسان ہے۔ اسی کی بہترین اور اعلیٰ صفت ہے' آسمانوں میں اور زمین میں بھی اور وہی غلبے والا حکمت والا ہے۔''O---۴۸۔ ''اللہ تعالیٰ ہوائیں چلاتا ہے وہ ابر کو اٹھاتی ہیں پھر اللہ تعالیٰ اپنی منشا کے مطابق اسے آسمان میں پھیلا دیتا ہے اور اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے پھر آپ دیکھتے ہیں کہ اس کے اندر سے قطرے نکلتے ہیں' اور جنہیں اللہ تعالیٰ چاہتا ہے ان بندوں پر وہ پانی برساتا ہے تو وہ خوش خوش ہو جاتے ہیں۔''O

(سورۃ لقمان ۳۱)---۱۰۔ ''اسی نے آسمانوں کو بغیر ستون کے پیدا کیا ہے تم انہیں دیکھ رہے ہو اور اس نے زمین میں پہاڑوں کو ڈال دیا تاکہ وہ تمہیں جنبش نہ دے سکے اور ہر طرح کے جاندار زمین میں پھیلا دیئے۔ اور ہم نے آسمان سے پانی برسا کر زمین میں ہر قسم کے نفیس جوڑے اگا دیئے۔''O---۱۶۔ ''پیارے بیٹے! اگر کوئی چیز رائی کے دانے کے برابر ہو پھر وہ (بھی) خواہ کسی چٹان میں ہو یا آسمانوں میں ہو یا زمین میں ہو اسے اللہ تعالیٰ ضرور لائے گا اللہ تعالیٰ بڑا باریک بین اور خبردار ہے۔---۲۰۔ ''کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کی ہر چیز کو ہمارے کام میں لگا رکھا ہے اور تمہیں اپنی ظاہری و باطنی نعمتیں بھرپور دے رکھی ہیں' بعض لوگ اللہ تعالیٰ کے بارے میں بغیر علم کے اور بغیر ہدایت کے اور بغیر روشن کتاب کے جھگڑا کرتے ہیں۔''O---۲۵۔ ''اگر آپ ان سے دریافت کریں کہ آسمان و زمین کا خالق کون ہے؟ تو یہ ضرور جواب دیں گے کہ اللہ تعالیٰ' تو کہہ دیجئے کہ سب تعریفوں کے لائق اللہ تعالیٰ ہی ہے لیکن ان میں کے اکثر بے علم ہیں۔''O

(سورۃ السجدۃ ۳۲)---۴۔ ''اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے آسمان و زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کو چھ دن میں پیدا کر دیا پھر عرش پر قائم ہوا' تمہارے لیے اس کے سوا کوئی مددگار اور سفارشی نہیں۔ کیا پھر بھی تم نصیحت حاصل نہیں کرتے۔''O---۵۔ ''وہ آسمان سے لے کر زمین تک (ہر) کام کی تدبیر کرتا ہے پھر (وہ کام) ایک ایسے دن میں اس کی طرف چڑھ جاتا ہے جس کا اندازہ تمہاری گنتی کے ایک ہزار سال کے برابر ہے۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبرا، مضمون: مدبر]

(سورۃ الاحزاب ۳۳)---۷۲۔ ''ہم نے اپنی امانت کو آسمانوں پر زمین پر اور پہاڑوں پر پیش کیا لیکن سب نے اس کے اٹھانے سے انکار کر دیا اور اس سے ڈر گئے (مگر) انسان نے اسے اٹھا لیا' وہ بڑا ہی ظالم جاہل ہے۔''O---[تفصیل کے لیے باب نمبر ۸، مضمون: امانت]

(سورۃ سبا ۳۴)---۲۔ ''جو زمین میں جائے اور جو اس سے نکلے جو آسمان سے اترے اور جو چڑھ کر اس میں جائے وہ سب سے باخبر ہے۔ اور وہ مہربان نہایت بخشش والا ہے۔''O---۹۔ ''کیا پس وہ اپنے آگے پیچھے آسمان و زمین کو دیکھ نہیں رہے ہیں؟ اگر ہم چاہیں تو انہیں زمین میں دھنسا دیں یا ان پر آسمان کے ٹکڑے گرا دیں یقیناً اس میں پوری دلیل ہے ہر اس بندے کے لیے جو (دل سے) متوجہ ہو۔''O---۲۲۔ ''کہہ دیجئے! کہ اللہ تعالیٰ کے سوا جن جن کا تمہیں گمان ہے (سب) کو پکار لو نہ ان میں سے کسی کو آسمانوں اور زمینوں میں سے ایک ذرہ کا اختیار ہے نہ ان کا ان میں کوئی حصہ ہے نہ ان میں سے کوئی اللہ تعالیٰ کا مددگار ہے۔''O---۲۴۔ ''پوچھئے کہ تمہیں آسمانوں اور زمین سے روزی کون پہنچاتا ہے؟ (خود) جواب دیجئے! کہ اللہ تعالیٰ۔ (سنو) ہم یا تم۔ یا تو یقیناً ہدایت پر ہیں یا کھلی گمراہی میں ہیں۔''O

(سورۃ فاطر ۳۵)---۱۔ ''اس اللہ تعالیٰ کے لیے تمام تعریفیں سزاوار ہیں جو (ابتداءً) آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا اور دو دو تین تین چار چار پروں والے فرشتوں کو اپنا پیغمبر (قاصد) بنانے والا ہے' مخلوق میں جو چاہے زیادتی کرتا ہے اللہ تعالیٰ یقیناً ہر چیز پر قادر ہے۔''O

(سورۃ الصّٰفّٰت ۳۷)---۶۔ ''ہم نے آسمان دنیا کو ستاروں کی زینت سے آراستہ کیا۔''O---۷۔ ''اور حفاظت کی سرکش شیطان سے۔''O---

Marfat.com

[یعنی عالَم بالا محض خلا ہی نہیں ہے کہ جس کا جی چاہے اس میں نفوذ کر جائے' بلکہ اس کی بندش ایسی مضبوط ہے' اور اس کے مختلف خطے ایسی مستحکم سرحدوں سے محصور کیے گئے ہیں کہ کسی شیطانِ سرکش کا ان حدوں سے گزر جانا ممکن نہیں ہے- کائنات کے ہر تارے اور ہر سیارے کا اپنا ایک دائرہ اور کرہ ہے جس کے اندر سے کسی کا نکلنا بھی سخت دشوار ہے اور جس میں باہر سے کسی کا داخل ہونا بھی آسان نہیں ہے- ظاہری آنکھ سے کوئی دیکھے تو خلائے محض کے سوا کچھ نظر نہیں آتا- لیکن حقیقت میں اس خلا کے اندر بے حد وحساب خطے ایسی مضبوط سرحدوں سے محفوظ کیے گئے ہیں جن کے مقابلے میں آہنی دیواروں کی کوئی حقیقت نہیں ہے- اس کا کچھ اندازہ ان گوناگوں مشکلات سے کیا جا سکتا ہے جو زمین کے رہنے والے انسان کو اپنے قریب ترین ہمسائے' چاند تک پہنچنے میں پیش آرہی ہیں- ایسی ہی مشکلات زمین کی دوسری مخلوق' یعنی جنوں کے لیے بھی عالمِ بالا کی طرف صعود کرنے میں مانع ہیں- (تفسیر از تفہیم القرآن)]---۸- ''عالم بالا کے فرشتوں (کی باتوں) کو سننے کے لیے وہ کان بھی نہیں لگا سکتے' بلکہ ہر طرف سے وہ مارے جاتے ہیں-''O---۹- ''بھگانے کے لیے اور ان کے لیے دائمی عذاب ہے-''O---۱۰- ''مگر جو کوئی ایک آدھ بات اچک لے بھاگے تو (فوراً ہی) اس کے پیچھے دہکتا ہوا شعلہ لگ جاتا ہے-''O

(**سورۃ صٓ** ۳۸)---۲۷- ''اور ہم نے آسمان و زمین اور ان کے درمیان کی چیزوں کو ناحق پیدا نہیں کیا' یہ گمان تو کافروں کا ہے سو کافروں کیلئے خرابی ہے آگ کی-''O[بلکہ ایک خاص مقصد کیلئے پیدا کیا ہے اور وہ یہ کہ میرے بندے میری عبادت کریں' جو ایسا کرے گا میں اسے بہترین جزا سے نوازوں گا اور جو میری عبادت واطاعت سے سرتابی کرے گا' اس کیلئے جہنم کا عذاب ہے-]

(**سورۃ الزُّمَر** ۳۹)---۵- ''نہایت اچھی تدبیر سے اس نے آسمانوں اور زمین کو بنایا وہ رات کو دن پر اور دن کو رات پر لپیٹ دیتا ہے اور اس نے سورج چاند کو کام پر لگا رکھا ہے- ہر ایک مقررہ مدت تک چل رہا ہے یقین مانو کہ وہی زبردست اور گناہوں کا بخشنے والا ہے-''O

(**سورۃ المؤمن** ۴۰)---۱۳- ''وہی ہے جو تمہیں اپنی نشانیاں دکھلاتا ہے اور تمہارے لیے آسمان سے روزی اتارتا ہے' نصیحت تو صرف وہی حاصل کرتے ہیں جو (اللہ تعالیٰ کی طرف) رجوع کرتے ہیں-''O---۵۷- ''آسمان و زمین کی پیدائش یقیناً انسان کی پیدائش سے بہت بڑا کام ہے' لیکن (یہ اور بات ہے کہ) اکثر لوگ بے علم ہیں-''O---۶۴- ''اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو ٹھہرنے کی جگہ اور آسمان کو چھت بنا دیا اور تمہاری صورتیں بنائیں اور بہت اچھی بنائیں اور تمہیں عمدہ عمدہ چیزیں کھانے کو عطا فرمائیں' یہی اللہ تمہارا پروردگار ہے' پس بہت ہی برکتوں والا اللہ ہے سارے جہاں کا پرورش کرنے والا-''O

(**سورۃ الشُّوریٰ** ۴۲)---۱۱- ''وہ آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے اس نے تمہارے لیے تمہاری جنس کے جوڑے بنا دیئے ہیں اور چوپایوں کے جوڑے بنائے ہیں تمہیں وہ اس میں پھیلا رہا ہے اس جیسی کوئی چیز نہیں وہ سننے اور دیکھنے والا ہے-''O---۲۹- ''اور اس کی نشانیوں میں سے آسمانوں اور زمین کی پیدائش ہے اور ان میں جانداروں کا پھیلانا ہے- وہ اس پر بھی قادر ہے کہ جب چاہے انہیں جمع کر دے-''O

(**سورۃ الزخرف** ۴۳)---۹- ''اگر آپ ان سے دریافت کریں کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا تو یقیناً ان کا جواب یہی ہوگا کہ انہیں غالب و دانا (اللہ تعالیٰ) نے ہی پیدا کیا ہے-''O---۱۰- ''وہی ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو فرش (بچھونا) بنایا اور اس میں تمہارے لیے راستے کر دیئے تاکہ تم راہ پا لیا کرو-''O---۱۱- ''اسی نے آسمان سے ایک اندازے کے مطابق پانی نازل فرمایا' پس ہم نے اس سے مردہ شہر کو زندہ کر دیا- اسی طرح تم نکالے جاؤ گے-''O

(**سورۃ الجاثیۃ** ۴۵)---۳- ''آسمانوں اور زمین میں ایمان داروں کے لیے یقیناً بہت سی نشانیاں ہیں-''O---۵- ''اور رات دن کے بدلنے میں اور جو کچھ روزی اللہ تعالیٰ آسمان سے نازل فرما کر زمین کو اسکی موت کے بعد زندہ کر دیتا ہے' (اس میں) اور ہواؤں کے بدلنے میں بھی ان لوگوں کے لئے جو عقل رکھتے ہیں نشانیاں ہیں-''O---۱۳- ''اور آسمان و زمین کی ہر ہر چیز کو بھی اس نے اپنی طرف سے تمہارے لیے تابع کر دیا ہے- جو غور کریں یقیناً وہ اس میں بہت سی نشانیاں پالیں گے-''O---۲۲- ''اور آسمانوں اور زمین کو اللہ تعالیٰ نے بہت ہی عدل کے ساتھ پیدا کیا ہے اور تاکہ ہر شخص کو اس کے کیے ہوئے کام کا پورا بدلہ دیا جائے اور ان پر ظلم نہ کیا جائے گا-''O---[تفسیر کے لیے باب ہذا' مضمون: تخلیق کائنات کا مقصد]

(**سورۃ الاحقاف** ۴۶)---۳- ''ہم نے آسمانوں اور زمین اور ان دونوں کے درمیان کی تمام چیزوں کو بہترین تدبیر کے ساتھ ہی ایک مدت معین کے لئے پیدا کیا ہے' اور کافر لوگ جس چیز سے ڈرائے جاتے ہیں منہ موڑ لیتے ہیں-''O---۶- ''کیا انہوں نے آسمان کو اپنے اوپر نہیں دیکھا؟ کہ ہم نے اسے کس طرح بنایا ہے اور زینت دی ہے اس میں کوئی شگاف نہیں-''O---۹- ''اور ہم نے آسمان سے بابرکت پانی برسایا اور اس سے باغات اور کٹنے والے کھیت کے غلے پیدا کیے-''O---۳۳- ''کیا وہ نہیں دیکھتے کہ جس اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور ان کے پیدا کرنے سے وہ نہ تھکا' وہ یقیناً مُردوں کو زندہ کرنے پر قادر ہے؟ کیوں نہ ہو؟ وہ یقیناً ہر چیز پر قادر ہے-''O (تفسیر کیلئے باب ۱' مضمون: قادر مطلق)

Marfat.com

(سورۃ الذّٰریٰت ۵۱)---۷۔ ''قسم ہے راہوں والے آسمان کی---[دوسرا ترجمہ حسن و جمال اور زینت و رونق والا کیا گیا ہے' چاند' سورج' کواکب و سیارات' روشن ستارے' اس کی بلندی اور وسعت' یہ سب چیزیں آسمان کی رونق و زینت اور خوبصورتی کا باعث ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۲۲۔ ''اور تمہاری روزی اور جو تم سے وعدہ کیا جاتا ہے سب آسمان میں ہے۔'' O---[یعنی بارش بھی آسمان سے ہوتی ہے جس سے تمہارا رزق پیدا ہوتا ہے اور جنت دوزخ ثواب و عذاب بھی آسمان میں ہے جن کا وعدہ کیا جاتا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۲۳۔ ''آسمان و زمین کے پروردگار کی قسم! کہ یہ بالکل برحق ہے ایسا ہی جیسے کہ تم باتیں کرتے ہو۔'' O---۴۷۔ ''آسمان کو ہم نے (اپنے) ہاتھوں سے بنایا ہے اور یقیناً ہم کشادگی کرنے والے ہیں۔'' O

(سورۃ الطّور ۵۲)---۵۔ ''اور اونچی چھت کی۔'' O---[اس سے مراد آسمان ہے جو زمین کے لیے بمنزلہ چھت کے ہے۔ قرآن نے دوسرے مقام پر اسے ''محفوظ چھت'' کہا ہے۔ بعض نے اس سے عرش مراد لیا ہے جو تمام مخلوقات کے لیے چھت ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۹۔ ''جس دن آسمان تھرتھرانے لگے گا۔'' O

(سورۃ الرحمٰن ۵۵)---۷۔ ''اسی نے آسمان کو بلند کیا اور اسی نے ترازو رکھی۔'' O---۸۔ ''تاکہ تم تولنے میں تجاوز نہ کرو۔'' O---۹۔ ''انصاف کے ساتھ وزن کو ٹھیک رکھو اور تول میں کم نہ دو۔'' O---۳۷۔ ''پس جب کہ آسمان پھٹ کر سرخ ہو جائے جیسے کہ سرخ چمڑہ۔'' O

(سورۃ الحدید ۵۷)---۱۔ ''آسمان اور زمین میں جو ہے (سب) اللہ تعالیٰ کی تسبیح کر رہے ہیں' وہ زبردست باحکمت ہے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ا' مضمون: الحمد]---۴۔ ''وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر مستوی ہو گیا۔ وہ (خوب) جانتا ہے اس چیز کو جو زمین میں جائے اور جو اس سے نکلے اور جو آسمان سے نیچے آئے اور جو کچھ چڑھ کر اس میں جائے' اور جہاں کہیں تم ہو وہ تمہارے ساتھ ہے اور جو تم کر رہے ہو اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے۔'' O

(سورۃ الحشر ۵۹)---۱۔ ''آسمانوں اور زمین کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہے' اور وہ غالب باحکمت ہے۔'' O---۲۴۔ ''وہی اللہ ہے پیدا کرنے والا وجود بخشنے والا' صورت بنانے والا' اسی کے لیے (نہایت) اچھے نام ہیں' ہر چیز خواہ وہ آسمانوں میں ہو خواہ زمین میں ہو اس کی پاکی بیان کرتی ہے' اور وہی غالب حکمت والا ہے۔'' O

(سورۃ الصّف ۶۱)---۱۔ ''زمین و آسمان کی ہر ہر چیز اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہے اور وہی غالب حکمت والا ہے۔'' O

(سورۃ الجمعۃ ۶۲)---۱۔ ''(ساری چیزیں) جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہیں (جو) بادشاہ نہایت پاک (ہے) غالب و باحکمت ہے۔'' O

(سورۃ التغابن ۶۴)---۱۔ ''(تمام چیزیں) جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اللہ کی پاکی بیان کرتی ہیں اسی کی سلطنت ہے اور اسی کی تعریف ہے' اور وہ ہر ہر چیز پر قادر ہے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱' مضمون: الحمد]---۳۔ ''اسی نے آسمانوں کو اور زمین کو عدل و حکمت سے پیدا کیا' اسی نے تمہاری صورتیں بنائیں اور بہت اچھی بنائیں اور اسی کی طرف لوٹنا ہے۔'' O---۴۔ ''وہ آسمان و زمین کی ہر ہر چیز کا علم رکھتا ہے اور جو کچھ تم چھپاؤ اور جو ظاہر کرو وہ (سب کو) جانتا ہے۔ اللہ تو سینوں کی باتوں تک کو جاننے والا ہے۔'' O

(سورۃ الطلاق ۶۵)---۱۲۔ ''اللہ وہ ہے جس نے سات آسمان بنائے اور اسی کے مثل زمینیں بھی۔ اس کا حکم ان کے درمیان اترتا ہے تاکہ تم جان لو کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو بہ اعتبار علم گھیر رکھا ہے۔'' O

(سورۃ الملک ۶۷)---۳۔ ''جس نے سات آسمان اوپر تلے بنائے۔ (تو اے دیکھنے والے) اللہ رحمٰن کی پیدائش میں کوئی بے ضابطگی نہ دیکھے گا' دوبارہ (نظریں ڈال کر) دیکھ لے کیا کوئی شگاف بھی نظر آ رہا ہے۔'' O---[یعنی کوئی تناقص' کوئی کجی' کوئی نقص اور کوئی خلل' بلکہ وہ بالکل سیدھے اور برابر ہیں جو اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ ان سب کا پیدا کرنے والا صرف ایک ہی ہے متعدد نہیں ہیں]---[بعض دفعہ دوبارہ غور سے دیکھنے سے کوئی نقص اور عیب نکل آتا ہے اللہ تعالیٰ دعوت دے رہا ہے کہ بار بار دیکھو کہ کیا تمہیں کوئی شگاف نظر آتا ہے؟ (از تفسیر ا' ۲ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۴۔ ''پھر دوہرا کر دو دو بار دیکھ لے تیری نگاہ تیری طرف ذلیل (و عاجز) ہو کر تھکی ہوئی لوٹ آئے گی۔'' O---[تفسیر کیلئے باب نمبر ا' مضمون: خالق]---۵۔ ''بیشک ہم نے آسمان دنیا کو چراغوں (ستاروں) سے آراستہ کیا اور انہیں شیطانوں کے مارنے کا ذریعہ بنا دیا اور شیطانوں کے لیے ہم نے (دوزخ کا جلانے والا) عذاب تیار کر دیا۔'' O---[تفسیر کے لیے باب ہذا' مضمون: اجرام فلکی]---۱۶۔ ''کیا تم اس بات سے بے خوف ہو گئے ہو کہ آسمانوں والا تمہیں زمین میں دھنسا دے اور اچانک زمین لرزنے لگے۔'' O---[اس کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ آسمان میں رہتا ہے' بلکہ یہ بات اس لحاظ سے فرمائی گئی ہے کہ انسان فطری طور پر جب خدا

Marfat.com

سے رجوع کرنا چاہتا ہے تو آسمان کی طرف دیکھتا ہے۔ دعا مانگتا ہے تو آسمان کی طرف ہاتھ اٹھاتا ہے۔ کسی آفت کے موقع پر سب سہاروں سے مایوس ہوتا ہے تو آسمان کا رخ کر کے خدا سے فریاد کرتا ہے۔ کوئی ناگہانی بلا آپڑتی ہے تو کہتا ہے یہ اوپر سے نازل ہوئی ہے۔ غیر معمولی طور پر حاصل ہونے والی چیز کے متعلق کہتا ہے یہ عالم بالا سے آئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی کتابوں کو کتب سماوی یا کتب آسمانی کہا جاتا ہے۔ ابوداؤد میں حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ ایک شخص ایک کالی لونڈی کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھ پر ایک مومن غلام آزاد کرنا واجب ہو گیا ہے' کیا میں اس لونڈی کو آزاد کر سکتا ہوں؟ حضور ﷺ نے اس لونڈی سے پوچھا اللہ کہاں ہے؟ اس نے انگلی سے آسمان کی طرف اشارہ کر دیا۔ حضور نے پوچھا اور میں کون ہوں؟ اس نے پہلے آپ ﷺ کی طرف اور پھر آسمان کی طرف اشارہ کیا' جس سے اس کا یہ مطلب واضح ہو رہا تھا کہ آپ اللہ کی طرف سے آئے ہیں۔ اس پر حضور ﷺ نے فرمایا' اسے آزاد کردو' یہ مومنہ ہے۔ (از تفسیر ۲۵ تفہیم القرآن)]---۱۷۔ ''یا کیا تم اس بات سے نڈر ہو گئے ہو کہ آسمانوں والا تم پر پتھر برسا دے؟ پھر تو تمہیں معلوم ہو ہی جائے گا کہ میرا ڈرانا کیسا تھا۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: دہشت گردی]

(**سورۃ المعارج ۷۰**)---۸۔ ''جس دن آسمان مثل تیل کی تلچھٹ کے ہو جائے گا۔'' O

(**سورۃ نوح ۷۱**)---۱۵۔ ''کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ نے اوپر تلے کس طرح سات آسمان پیدا کر دیئے ہیں۔'' O---[جو اس کی قدرت اور کمال صناعت پر دلالت کرتے اور اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ عبادت کے لائق صرف وہی ایک اللہ ہے۔ (از تفسیر ۴ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ المزمل ۷۳**)---۱۷۔ ''تم اگر کافر رہے تو اس دن کیسے پناہ پاؤ گے جو دن بچوں کو بوڑھا کر دے گا۔'' O---۱۸۔ ''جس دن آسمان پھٹ جائے گا اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہو کر ہی رہنے والا ہے۔'' O---[یعنی اللہ تعالیٰ نے جو بعث بعد الموت' حساب کتاب اور جنت و دوزخ کا وعدہ کیا ہوا ہے' یہ یقیناً لامحالہ ہو کر رہنا ہے۔ (از تفسیر ۲ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ المرسلت ۷۷**)---۹۔ ''اور آسمان پھاڑ دیا جائے گا۔'' O[یعنی عالم بالا کا وہ بندھا ہوا نظام' جس کی بدولت ہر ستارہ اور سیارہ اپنے مدار پر قائم ہے' اور جس کی بدولت کائنات کی ہر چیز اپنی اپنی حد میں رکی ہوئی ہے' توڑ ڈالا جائے گا اور اس کی ساری بندشیں کھول دی جائیں گی۔]

(**سورۃ النباء ۷۸**)---۱۲۔ ''اور ہم نے بنائے تمہارے اوپر سات مضبوط آسمان۔'' O[ہماری قدرت اور پختہ کاری کی شان ملاحظہ کرنی ہو تو ذرا آسمانوں کی اس نیلگوں چھت کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھو۔ ہزار ہا صدیاں بیت چکی ہیں اس سائبان کو تنے ہوئے۔ بتاؤ شکست و ریخت کا کوئی نشان ان میں نظر آتا ہے۔ کہیں کوئی شکن' کوئی جھول' ہرگز نہیں۔ ینقلب الیك البصر خاسئاً وھو حسیر۔ بار بار دیکھو' طاقتور دوربینیں لگا کر دیکھو' تمہیں کہنگی اور بوسیدگی کی کوئی علامت دکھائی نہ دے گی۔ ان کو اتنا مضبوط بنا دیا گیا کہ بے شمار ستارے اس میں محو گردش ہیں' لیکن کسی کی مجال نہیں کہ اپنے مدار سے سر مو سرک سکے' تیز روی یا سست گامی کا مظاہرہ کرے' یا جو نظام اوقات اس کیلئے مقرر ہے اس میں ایک لمحے کی بھی تاخیر کرے۔ تم ہماری قدرت و طاقت کو اپنی ناقص طاقت پر قیاس کرتے ہو' یہ تمہاری سراسر نادانی ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]---۱۹۔ ''اور کھول دیا جائے گا آسمان تو وہ دروازے ہی دروازے بن کر رہ جائے گا۔'' O[روز محشر کی کیفیت پہلے بیان ہوئی۔ قیامت کی ابتدائی مرحلوں کا اب ذکر ہو رہا ہے۔ اس روز یہ مضبوط آسمان جگہ جگہ سے پھٹ جائے گا۔ یوں معلوم ہوگا جیسے ہر جگہ دروازے ہی دروازے ہیں۔ آلام و مصائب کا طوفان' کسی رکاوٹ کے بغیر ان سے امڈا چلا آرہا ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

(**سورۃ الانفطار ۸۲**)---۱۔ ''جب آسمان پھٹ جائے گا۔'' O[یعنی اللہ کے حکم اور اس کی ہیبت سے پھٹ جائے گا اور فرشتے نیچے اتر آئیں گے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(**سورۃ الانشقاق ۸۴**)---۱۔ ''(یاد کرو) جب آسمان پھٹ جائے گے۔'' O(تفسیر کیلئے باب ۱۱، مضمون: قیامت)---۲۔ ''اور کان لگا کر سنے گا اپنے رب کا فرمان اور اس پر فرض بھی یہی ہے۔'' O[یہ کہہ کر بتا دیا کہ آسمان نے تعمیل ارشاد کر کے کوئی احسان نہیں کیا' کوئی حیرت انگیز بات نہیں کی۔ بلکہ ہر مخلوق کی طرح اس کا بھی یہ فرضِ اولین ہے کہ وہ بے چون و چرا اپنے خالق کے حکم کے سامنے سرافگندہ ہو جائے۔ (از تفسیر ضیاء القرآن)]

(**سورۃ البروج ۸۵**)---۱۔ ''قسم ہے آسمان کی جو برجوں والا ہے۔'' O(تفسیر کیلئے باب ہذا، مضمون: اجرام فلکی)

(**سورۃ الطارق ۸۶**)---۱۔ ''قسم ہے آسمان کی اور اندھیرے میں روشن ہونے والے کی۔'' O---۲۔ ''تجھے معلوم بھی ہے کہ وہ رات کو نمودار ہونے والی چیز کیا ہے؟'' O---۳۔ ''وہ روشن ستارہ ہے۔'' O---۴۔ ''کوئی ایسا نہیں جس پر نگہبان فرشتہ نہ ہو۔'' O---۵۔ ''انسان کو دیکھنا چاہیے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے۔'' O---۶۔ ''وہ ایک اچھلتے پانی سے پیدا کیا گیا ہے۔'' O---۷۔ ''جو پیٹھ اور سینے کے درمیان سے نکلتا ہے۔'' O---۸۔ ''بیشک وہ اسے پھیر لانے پر یقیناً قدرت رکھنے والا ہے۔'' O---۹۔ ''جس دن پوشیدہ بھیدوں کی جانچ پڑتال ہوگی۔'' O---۱۰۔ ''تو نہ ہوگا اس کے پاس کچھ زور نہ مددگار۔'' O---۱۱۔ ''بارش والے آسمان کی قسم۔'' O

Marfat.com

(سورۃ الغاشیہ ۸۸)---۱۸۔ ''اور آسمان کو کہ کس طرح اونچا کیا گیا ہے۔'' O---[یعنی آسمان کتنی بلندی پر ہے' پانچ سو سال کی مسافت پر' پھر بھی بغیر ستون کے وہ کھڑا ہے۔ اس میں کوئی شگاف اور کجی بھی نہیں ہے۔ نیز ہم نے اسے ستاروں سے مزین کیا ہوا ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الشمس ۹۱)---۵۔ ''قسم ہے آسمان کی اور اس کے بنانے کی۔'' O

اجرام فلکی

(سورۃ البقرۃ ۲)---۱۸۹۔ ''پوچھتے ہیں تجھ سے نئے چاند کے بارے میں۔ کہو یہ تاریخیں مقرر کرنے کا ذریعہ ہیں لوگوں کے لئے اور صبح (کے اوقات) کا بھی۔'' O

(سورۃ الانعام ۶)---۷۵۔ ''اور اس طرح ہم ابراہیمؑ کو آسمانوں اور زمین کا نظام دکھانے لگے تا کہ وہ یقین کرنے والوں میں ہو جائے۔'' O---۷۶۔ ''چنانچہ جب اس پر رات چھا گئی تو اس نے ایک ستارہ دیکھا۔ وہ کہنے لگا: ''یہ ہے میرا رب'' ۔ پھر جب وہ بھی ڈوب گیا تو بولا، میں ڈوبنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔'' O---۷۷۔ ''پھر جب اس نے چاند کو چمکتے دیکھا تو کہنے لگا۔ ''یہ ہے میرا رب''۔ پھر جب وہ بھی ڈوب گیا تو بولا۔ اگر میرے رب نے میری راہنمائی نہ کی تو میں ضرور گمراہ ہو جاؤں گا۔'' O---۷۸۔ ''پھر جب اس نے سورج کو چمکتے دیکھا تو کہنے لگا۔ ''یہ ہے میرا رب'' یہ سب سے بڑا رب ہے۔ پھر جب وہ بھی ڈوب گیا تو بولا، اے میری قوم! میں ان سے جنہیں تم (خدا کا) شریک بناتے ہو الگ ہوتا ہوں۔'' O---۹۶۔ ''وہ صبح کو پھاڑ نکالنے والا ہے اور اس نے رات کو آرام کے لئے اور سورج اور چاند کو حساب کے لئے بنایا ہے۔ اس غالب اور علم والے کی تقدیر (اندازہ) یہی ہے۔'' O---۹۷۔ ''اور اسی نے تمہارے لئے ستارے بنائے تا کہ تم ان سے خشکی اور سمندر کے اندھیروں میں راہ پاؤ۔ ہم ان لوگوں کے لئے جو علم رکھتے ہیں نشان کھول کر بیان کر دیتے ہیں۔'' O---[ستاروں کا یہاں یہ ایک مقصد اور فائدہ بیان کیا گیا ہے، ان کے دو مقصد اور ہیں جو دوسرے مقام پر بیان کیے گئے ہیں۔ آسمانوں کی زینت اور شیطانوں کی مرمت۔ رجوما للشیاطین۔ یعنی شیطان آسمان پر جانے کی کوشش کرتے ہیں تو یہ ان پر شعلہ بن کر گرتے ہیں۔ بعض سلف کا قول ہے ''ان تین باتوں کے علاوہ ان ستاروں کے بارے میں اگر کوئی شخص کوئی اور عقیدہ رکھتا ہے تو وہ غلطی پر ہے اور اللہ پر جھوٹ باندھتا ہے۔'' اس سے معلوم ہوا ہے کہ ہمارے ملک میں جو علم نجوم کا چرچا ہے جس میں ستاروں کے ذریعے سے مستقبل کے حالات اور انسانی زندگی یا کائنات میں ان کے اثرات بتانے کا دعویٰ کیا جاتا ہے وہ بے بنیاد بھی ہے اور شریعت کے خلاف بھی۔ چنانچہ ایک حدیث میں اسے جادو ہی کا ایک شعبہ (حصہ) بتلایا گیا ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الاعراف ۷)---۵۴۔ ''بیشک تمہارا آقا اللہ تعالیٰ ہے۔ وہ جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں بنایا، پھر تخت پر بیٹھ گیا۔ وہ دن کو رات سے ڈھانپتا ہے جو اس کے پیچھے لپکی چلی آتی ہے اور سورج اور چاند اور ستارے اس کے حکم میں بندھے ہیں۔ سنو! بنانا اور حکم دینا اسی کا کام ہے۔ کیا برکت والا ہے اللہ تعالیٰ سارے جہان کا آقا۔'' O

(سورۃ یونس ۱۰)---۵۔ ''اسی نے سورج کو چمک اور چاند کو اجالا بنایا۔ اور اس کی منزلیں ٹھہرا دیں۔ تا کہ تم سالوں کی گنتی اور حساب جان سکو۔ اللہ تعالیٰ نے ان چیزوں کو صرف حقیقت بنایا ہے اور وہ ان نشانیوں کو علم والے لوگوں کے لئے کھول کر بیان کرتا ہے۔ [تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: کیلنڈر]

(سورۃ الرعد ۱۳)---۲۔ ''اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے آسمانوں کو بغیر ستونوں کے بلند کر رکھا ہے کہ تم اسے دیکھ رہے ہو۔ پھر وہ عرش پر قرار پکڑے ہوئے ہے۔ اسی نے سورج اور چاند کو ماتحتی میں لگا رکھا ہے۔ ہر ایک معیاد معین پر گشت کر رہا ہے۔ وہی کام کی تدبیر کرتا ہے۔ وہ اپنے نشانات کھول کھول کر بیان کر رہا ہے کہ تم اپنے رب کی ملاقات کا یقین کر لو۔'' O

(سورۃ الحجر ۱۵)---۱۶۔ ''یقیناً ہم نے آسمان میں برج بنائے ہیں اور دیکھنے والوں کے لئے اسے سجا دیا گیا ہے۔'' O---[بروج برج کی جمع ہے جس کے معنی ظہور کے ہیں اسی سے تبرج ہے جو عورت کے اظہار زینت کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ یہاں آسمان کے ستاروں کو بروج کہا گیا ہے کیونکہ وہ بھی بلند اور ظاہر ہوتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ بروج سے مراد شمس و قمر اور دیگر سیاروں کی منزلیں ہیں جو ان کے لئے مقرر ہیں اور یہ بارہ (۱۲) ہیں۔ (۱) حمل (۲) ثور (۳) جوزا (۴) سرطان (۵) اسد (۶) سنبلہ (۷) میزان (۸) عقرب (۹) قوس (۱۰) جدی (۱۱) دلو (۱۲) حوت۔ عرب ان سیاروں کی منزلوں اور اس کے ذریعے سے موسم کا حال معلوم کرتے تھے۔ اس میں کوئی قباحت نہیں۔ البتہ ان سے تغیر پذیر ہونے والے واقعات و حوادث جاننے کا دعویٰ کرنا، جیسے آجکل بھی جاہلوں میں اس کا خاصا چرچا ہے اور لوگوں کی قسمتوں کو ان کے ذریعے سے دیکھا اور سمجھا جاتا ہے۔ ان کا کوئی تعلق دنیا میں وقوع پذیر ہونے والے واقعات و

Marfat.com

حوادث سے نہیں ہوتا- جو کچھ بھی ہوتا ہے صرف مشیت الٰہی ہی سے ہوتا ہے- اللہ تعالیٰ نے یہاں ان برجوں یا ستاروں کا ذکر اپنی قدرت اور بے مثال صنعت کے طور پر کیا ہے- علاوہ ازیں یہ واضح کیا ہے کہ آسمان کی زینت بھی ہیں- (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ النحل** ۱۶)---۱۲- ''اسی نے رات دن اور سورج چاند کو تمہارے لئے تابع کر دیا ہے اور ستارے بھی اسی کے حکم کے ماتحت ہیں- یقیناً اس میں عقلمند لوگوں کے لیئے کئی ایک نشانیاں موجود ہیں۔'' O---۱۶- ''اور بھی بہت سی نشانیاں مقرر فرمائیں اور ستاروں سے بھی لوگ راہ حاصل کرتے ہیں۔'' O

(**سورۃ الحج** ۲۲)---۱۸- ''کیا تو نہیں دیکھ رہا کہ اللہ کے سامنے سجدے میں ہیں سب آسمانوں والے اور سب زمینوں والے اور سورج اور چاند اور ستارے اور پہاڑ اور درخت اور جانور اور بہت سے انسان بھی- ہاں بہت سے وہ بھی ہیں جن پر عذاب کا مقولہ ثابت ہو چکا ہے' جسے رب ذلیل کر دے اسے کوئی عزت دینے والا نہیں' اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔'' O (تفسیر کیلئے باب ہذا، مضمون: سورج اور چاند)

(**سورۃ الفرقان** ۲۵)---۶۱- ''بابرکت ہے وہ جس نے آسمان میں برج بنائے اور اس میں آفتاب بنایا اور منور مہتاب بھی---[سلف کی تفسیر میں بروج سے مراد بڑے بڑے ستارے لیے گئے ہیں- اور اسی مراد پر کلام کا نظم واضح ہے کہ بابرکت ہے وہ ذات جس نے آسمان میں بڑے بڑے ستارے اور سورج اور چاند بنائے- بعد کے مفسرین نے اس سے اہل نجوم کے مصطلحہ بروج مراد لے لیے- اور یہ بارہ برج ہیں- حمل' ثور' جوزا' سرطان' اسد' سنبلہ' میزان' عقرب' قوس' جدی' دلو اور حوت- اور یہ برج سات بڑے سیاروں کی منزلیں ہیں- جن کے نام ہیں- مریخ' زہرہ' عطارد' قمر' شمس' مشتری اور زحل- یہ کواکب (سیارے) ان برجوں میں اس طرح اترتے ہیں' جیسے یہ ان کے لیے عالی شان محل ہیں- (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ حٰم السجدۃ** ۴۱)---۱۲- ''پس دو دن میں سات آسمان بنا دیئے اور ہر آسمان میں اس کے مناسب احکام کی وحی بھیج دی اور ہم نے آسمان دنیا کو چراغوں سے زینت دی اور نگہبانی کی یہ تدبیر اللہ تعالیٰ غالب و دانا کی ہے۔'' O

(**سورۃ النجم** ۵۳)---۴۹- ''اور یہ کہ وہی شعریٰ (ستارے) کا رب ہے---[رب تو وہ ہر چیز کا ہے' یہاں اس ستارے کا نام اس لیے لیا ہے کہ بعض عرب قبائل اس کو پوجا کرتے تھے- (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الرحمٰن** ۵۵)---۶- ''اور ستارے اور درخت دونوں سجدہ کرتے ہیں---[تفسیر کے لیے باب نمبرا، مضمون: ہر چیز اللہ تعالیٰ کو سجدہ ریز ہے]

(**سورۃ الملک** ۶۷)---۵- ''بیشک ہم نے آسمان دنیا کو چراغوں (ستاروں) سے آراستہ کیا اور انہیں شیطانوں کے مارنے کا ذریعہ بنا دیا اور شیطانوں کے لیے ہم نے (دوزخ کا جلانے والا) عذاب تیار کر دیا۔'' O---[یہاں ستاروں کے دو مقصد بیان کیے گئے ہیں ایک آسمان کی زینت' کیونکہ وہ چراغوں کی طرح جلتے نظر آتے ہیں' دوسرے' شیطان اگر آسمانوں کی طرف جانے کی کوشش کرتے ہیں تو یہ شرارہ بن کر ان پر گرتے ہیں تیسرا مقصد ان کا یہ ہے جسے وہ دوسرے مقامات پر بیان فرمایا گیا ہے کہ ان سے بر و بحر میں راستوں کی نشاندہی ہوتی ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ المرسلٰت** ۷۷)---۸- ''پھر جب ستارے ماند پڑ جائیں گے۔'' O [یعنی بے نور ہو جائیں گے اور ان کی روشنی ختم ہو جائے گی- (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(**سورۃ التکویر** ۸۱)---۲- ''اور جب ستارے بے نور ہو جائیں گے۔'' O [دوسرا ترجمہ یہ ہے کہ جھڑ کر گر جائیں گے یعنی آسمان پر ان کا وجود ہی نہیں رہے گا- (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(**سورۃ الانفطار** ۸۲)---۲- ''اور جب ستارے جھڑ جائیں گے۔'' O

(**سورۃ البروج** ۸۵)---۱- ''برجوں والے آسمان کی قسم!'' O---[بُروج بُرج محل کی جمع ہے بُرج کے اصل معنی ہیں ظہور- یہ کواکب کی منزلیں ہیں' جنہیں ان کے محل اور قصور کی حیثیت حاصل ہے ظاہر اور نمایاں ہونے کی وجہ سے انہیں بروج کہا جاتا ہے تفصیل کے لئے دیکھئے الفرقان ۶۱ کا حاشیہ بعض نے بروج سے مراد ستارے لیے ہیں یعنی ستارے والے آسمان کی قسم' بعض کے نزدیک اس سے آسمان کے دروازے یا چاند کی منزلیں مراد ہیں۔ (فتح القدیر)]---[از تفسیر شاہ فہد قرآن]

سورج اور چاند

(**سورۃ الانعام** ۶)---۹۶- ''وہ صبح کو پھاڑ نکالنے والا ہے اور اس نے رات کو آرام کے لئے اور سورج اور چاند کو حساب کے لئے بنایا ہے- اس غالب اور علم والے کی تقدیر (اندازہ) یہی ہے۔'' O

Marfat.com

(سورۃ الاعراف ۷)---۵۴۔"بیشک تمہارا آقا اللہ تعالیٰ ہے- وہ جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں بنایا، پھر تخت پر بیٹھ گیا- وہ دن کو رات سے ڈھانپتا ہے جو اس کے پیچھے لپکی چلی آتی ہے- اور سورج اور چاند اور ستارے اس کے حکم میں بندھے ہیں- سنو! بنانا اور حکم دینا اسی کا کام ہے- کیا برکت والا ہے اللہ تعالیٰ سارے جہاں کا آقا۔"O

(سورۃ یونس ۱۰)---۵۔"اسی نے سورج کو چمک اور چاند کو اجالا بنایا اور اس کی منزلیں ٹھہرا دیں تا کہ تم سالوں کی گنتی اور حساب جان سکو- اللہ تعالیٰ نے ان چیزوں کو صرف حقیقت بنایا ہے- اور وہ ان نشانیوں کو علم والے لوگوں کے لئے کھول کھول کر بیان کرتا ہے۔"O---[تفسیر کے لیے باب نمبر۱۴، مضمون کیلنڈر]

(سورۃ الرعد ۱۳)---۲۔"اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے آسمانوں کو بغیر ستونوں کے بلند کر رکھا ہے کہ تم اسے دیکھ رہے ہو- پھر وہ عرش پر قرار پکڑے ہوئے ہے- اسی نے سورج اور چاند کو ماتحتی میں لگا رکھا ہے- ہر ایک میعاد معین پر گشت کر رہا ہے- وہی کام کی تدبیر کرتا ہے- وہ اپنے نشانات کھول کھول کر بیان کر رہا ہے کہ تم اپنے رب کی ملاقات کا یقین کر لو۔"O

(سورۃ ابراہیم ۱۴)---۳۳۔"اسی نے تمہارے لئے سورج چاند کو مسخر کر دیا ہے کہ برابر ہی چل رہے ہیں اور رات دن کو بھی تمہارے لئے کام میں لگا رکھا ہے۔"O

(سورۃ النحل ۱۶)---۱۲۔"اسی نے رات دن اور سورج چاند کو تمہارے لئے تابع کر دیا ہے اور ستارے بھی اسی کے حکم کے ماتحت ہیں- یقیناً اس میں عقلمند لوگوں کے لئے کئی ایک نشانیاں موجود ہیں۔"O

(سورۃ الکھف ۱۸)---۸۵۔"وہ (ذوالقرنین) ایک راہ کے پیچھے لگا۔"O---۸۶۔"یہاں تک کہ سورج ڈوبنے کی جگہ پہنچ گیا اور اسے ایک دلدل کے چشمے میں غروب ہوتا ہوا پایا اور اس چشمے کے پاس ایک قوم کو بھی پایا، ہم نے فرمایا کہ اے ذوالقرنین! یا تو تو انہیں تکلیف پہنچائے یا ان کے بارے میں تو کوئی بہترین روش اختیار کرے۔"O---۹۰۔"یہاں تک کہ جب سورج نکلنے کی جگہ تک پہنچا تو اسے ایک ایسی قوم پر نکلتا پایا کہ ان کے لیے ہم نے اس سے اور کوئی اوٹ نہیں بنائی۔"O

(سورۃ الانبیاء ۲۱)---۳۳۔"وہی اللہ ہے جس نے رات اور دن اور سورج اور چاند کو پیدا کیا ہے- ان میں سے ہر ایک اپنے اپنے مدار میں تیرتے پھرتے ہیں۔"O---[جس طرح پیراک سطح آب پر تیرتا ہے اسی طرح چاند اور سورج اپنے اپنے مدار پر تیرتے یعنی رواں دواں رہتے ہیں۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الحج ۲۲)---۱۸۔"کیا تو نہیں دیکھ رہا کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدے میں ہیں سب آسمانوں والے اور سب زمینوں والے اور سورج اور چاند اور ستارے اور پہاڑ اور درخت اور جانور اور بہت سے انسان بھی- ہاں بہت سے وہ بھی جن پر عذاب کا مقولہ ثابت ہو چکا ہے، جسے رب ذلیل کر دے اسے کوئی عزت دینے والا نہیں، اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔"O---[بعض مفسرین نے اس سجدے سے ان تمام چیزوں کا احکام الٰہی کے تابع ہونا مراد لیا ہے، کسی میں مجال نہیں کہ وہ حکم الٰہی سے سرتابی کر سکے- ان کے نزدیک وہ سجدۂ اطاعت و عبادات مراد نہیں جو صرف عقلا کے ساتھ خاص ہے- جب کہ بعض مفسرین نے اسے مجاز کے بجائے حقیقت پر محمول کیا ہے کہ ہر مخلوق اپنے اپنے انداز سے اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ ریز ہے- مثلاً فرشتے، انسان، جنات، چوپائے، ہر قسم کے حیوانات اور پرندے اور دیگر اشیا ہیں- یہ سب اپنے اپنے انداز سے سجدہ اور تسبیح الٰہی کرتی ہیں- سورج، چاند اور ستاروں کا بطور خاص اس لیے ذکر کیا گیا ہے کہ مشرکین ان کی عبادت کرتے رہتے ہیں- اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا، تم ان کو سجدہ کرتے ہو، یہ تو اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرنے والے اور اس کے ماتحت ہیں اس لیے تم انہیں سجدہ مت کرو، اس ذات کو سجدہ کرو جو ان کا خالق ہے- صحیح حدیث میں ہے *حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے پوچھا، جانتے ہو سورج کہاں جاتا ہے؟ میں نے کہا، اللہ اور اس کے رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں- فرمایا سورج جاتا ہے اور عرش کے نیچے جا کر سجدہ ریز ہو جاتا ہے پھر اسے (طلوع ہونے کا) حکم دیا جاتا ہے- ایک وقت آئے گا کہ اسے کہا جائے گا، واپس لوٹ جا یعنی جہاں سے آیا وہیں چلا جا- اسی طرح ایک صحابی کا واقعہ حدیث میں بیان کیا گیا ہے کہ انہوں نے خواب میں اپنے ساتھ درخت کو سجدہ کرتے دیکھا-* اور پہاڑوں اور درختوں کے سجدے میں ان کے سایوں کا دائیں بائیں پھرنا یا جھکنا بھی شامل ہے۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ]

(سورۃ الفرقان ۲۵)---۴۵۔"کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے رب نے سایے کو کس طرح پھیلا دیا ہے؟ اگر چاہتا تو اسے ٹھہرا ہوا ہی کر دیتا- پھر ہم نے آفتاب کو اس پر دلیل بنایا۔"O---۶۱۔"بابرکت ہے وہ جس نے آسمان میں برج بنائے اور اس میں آفتاب بنایا اور مہتاب بھی۔"O

(سورۃ العنکبوت ۲۹)---۶۱۔"اور اگر آپ ان سے دریافت کریں کہ زمین و آسمان کا خالق اور سورج چاند کو کام میں لگانے والا کون ہے؟ تو ان کا جواب

Marfat.com

یہی ہوگا کہ اللہ تعالیٰ' پھر کدھر الٹے جا رہے ہیں۔''O

(**سورۃ لقمان** ۳۱)---۲۹۔ ''کیا آپ نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ رات کو دن اور دن کو رات میں کھپا دیتا ہے' سورج چاند کو اسی نے فرماں بردار کر رکھا ہے کہ ہر ایک مقررہ وقت تک چلتا رہے' اللہ تعالیٰ ہر اس چیز سے جو تم کرتے ہو خبردار ہے۔''O

(**سورۃ الفاطر** ۳۵)---۱۳۔ ''وہ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور آفتاب و ماہتاب کو اسی نے کام میں لگا دیا ہے۔ ہر ایک میعادِ معین پر چل رہا ہے۔ یہی ہے اللہ تعالیٰ تم سب کا پالنے والا اسی کی سلطنت ہے۔ جنہیں تم اس کے سوا پکار رہے ہو وہ تو کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے بھی مالک نہیں۔''O

(**سورۃ یٰس** ۳۶)---۳۸۔ ''اور سورج کے لیے جو مقررہ راہ ہے وہ اسی پر چلتا رہتا ہے۔ یہ ہے مقرر کردہ غالب' باعلم اللہ تعالیٰ کا۔''O---[سورج اپنے مقرر مقام کی طرف محوِ حرکت ہے اور اس کی مجال نہیں کہ وہ مقرر شدہ وقت سے ایک سیکنڈ تاخیر سے وہاں پہنچے یا وہاں سے سرک کر کسی اور جگہ پہنچ جائے۔ جو مدار اس کے لیے متعین کر دیا گیا ہے۔ جو ٹائم ٹیبل اس کے طلوع و غروب، ارتفاع و انخفاض کا مقرر کر دیا گیا ہے اس میں کمی بیشی کا امکان تک نہیں۔ نظام الاوقات عزیز و علیم کا مقرر کیا ہوا ہے۔ نہ اس میں ردّ و بدل کی گنجائش ہے اور نہ کوئی چیز اس کی خلاف ورزی کر سکتی ہے۔(تفسیر از ضیاء القرآن)]

(**سورۃ یٰس** ۳۶)---۳۹۔ ''اور چاند کی ہم نے منزلیں مقرر کر رکھی ہیں' یہاں تک کہ وہ لوٹ کر پرانی ٹہنی کی طرح ہو جاتا ہے۔''O---[ہماری قدرت پر ایمان لانے کے لیے کسی اور دلیل کی ضرورت ہو تو چاند کو دیکھو اور اس کے گھٹنے بڑھنے کو دیکھو کیسے ناخن کے تراشے کی طرح نمودار ہوتا ہے۔ بڑھتے بڑھتے بدر تمام بن جاتا ہے پھر گھٹنے لگتا ہے یہاں تک کہ آخری راتوں میں کھجور کی ایک خمیدہ، سوکھی اور زرد ٹہنی کی طرح ہو جاتا ہے۔(تفسیر از ضیاء القرآن)]---[چاند کی ۲۸ منزلیں ہیں' روزانہ ایک منزل طے کرتا ہے' پھر دو راتیں غائب رہ کر تیسری رات کو نکل آتا ہے۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۴۰۔ ''نہ آفتاب کی یہ مجال ہے کہ چاند کو پکڑے اور نہ رات دن پر آگے بڑھ جانے والی ہے' اور سب کے سب آسمان میں تیرتے پھرتے ہیں۔''O---[سورج اپنے مدار میں مصروفِ گردش ہے اور چاند اپنے مدار میں حرکت کرتا رہتا ہے۔ انہی دو پر کیا موقوف سارے سیارات بلکہ ثوابت بھی اپنے اپنے مقررہ مداروں میں تیر رہے ہیں کوئی کسی سے ٹکراتا نہیں۔ کوئی کسی سے آگے بڑھنے کی کوشش نہیں کرتا، کوئی کسی سے پیچھے نہیں رہتا۔ کیا قدرت اور حکمت ہے، اس قادر علیم کی۔ کہ ان گنت ستارے محوِ حرکت ہیں اور کبھی کوئی حادثہ رُونما نہیں ہوا۔(تفسیر از ضیاء القرآن)]

(**سورۃ حٰمٓ السجدۃ** ۴۱)---۳۷۔ ''اور دن رات اور سورج چاند بھی (اسی کی) نشانیوں میں سے ہیں' تم سورج کو سجدہ نہ کرو نہ چاند کو بلکہ سجدہ اس اللہ تعالیٰ کے لیے کرو جس نے ان سب کو پیدا کیا ہے' اگر تمہیں اسی کی عبادت کرنی ہے تو۔''O---[یعنی یہ اللہ تعالیٰ کے مظاہر نہیں ہیں کہ تم یہ سمجھتے ہوئے ان کی عبادت کرنے لگو کہ اللہ تعالیٰ اِن کی شکل میں خود اپنے آپ کو ظاہر کر رہا ہے' بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں جن پر غور کرنے سے تم کائنات کی اور اس کے نظام کی حقیقت سمجھ سکتے ہو اور یہ جان سکتے ہو کہ انبیاء علیہم السلام جس توحید خداوندی کی تعلیم دے رہے ہیں وہی امرِ واقعی ہے۔ سورج اور چاند سے پہلے رات اور دن کا ذکر اس امر پر متنبہ کرنے کے لیے کیا گیا ہے کہ رات کو سورج کا چھپنا اور چاند کا نکل آنا، اور دن کو چاند کا چھپنا اور سورج کا نمودار ہو جانا صاف طور پر یہ دلالت کر رہا ہے کہ ان دونوں میں سے کوئی بھی خدا یا خدا کا مظہر نہیں ہے' بلکہ دونوں ہی مجبور و لاچار بندے ہیں جو خدا کے قانون میں بندھے ہوئے گردش کر رہے ہیں۔(تفسیر از تفہیم القرآن)]

(**سورۃ الرحمٰن** ۵۵)---۵۔ ''آفتاب اور ماہتاب (مقررہ) حساب سے ہیں۔''O---[اسی نظام کی پابندی کے باعث وقت پر موسم بدلتے ہیں۔ وقت پر دن طلوع ہوتا ہے اور رات آتی ہے۔ ہر روز مقررہ وقت پر ان کا طلوع و غروب ہوتا ہے اسی لیے تم ماہ و سال کا حساب کر سکتے ہو۔ اگر اس نظام میں ذرا سا خلل بھی آ جائے تو ساری کائنات چشم زدن میں درہم برہم ہو جائے۔ نظامِ شمسی میں جو باقاعدگی اور نظم و ضبط ہے کیا یہ اللہ کی شانِ رحمانیت کا ظہور نہیں ہے؟ یقیناً ہے۔(تفسیر از ضیاء القرآن)]

(**سورۃ نوح** ۷۱)---۱۶۔ ''اور ان میں چاند کو خوب جگمگاتا بنایا ہے اور سورج کو روشن چراغ بنایا ہے۔''O---[جو روئے زمین کو منور کرنے والا اور اس کے ماتھے کا جھومر ہے۔(از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ النبأ** ۷۸)---۱۳۔ ''اور ایک چمکتا ہوا روشن چراغ (سورج) پیدا کیا۔''O---[وہ ایک چراغ جو ہمارے عالم کو منور کر رہا ہے اس کے بنانے والے ہم ہیں وہ صرف روشن ہی نہیں' گرم بھی ہیں' روشنی اور حرارت دونوں زندگی کا سرچشمہ ہیں۔ اہل علم سے مخفی نہیں کہ کائنات کی یہ ساری چہل پہل' گلشن ہستی کی یہ حسن آرائیاں اور جمال آفرینیاں' نور اور حرارت دونوں کا کرشمہ ہیں' اگر اس میں صرف نور ہوتا یا صرف حرارت ہوتی تو زندگی نام کی کوئی چیز یہاں نہ پائی جاتی۔ اس سورج کے بارے میں ہی اگر انسان غور کرے تو اللہ تعالیٰ کے قادر مطلق ہونے کا پختہ یقین حاصل ہو جاتا ہے۔ زمین کے حجم سے اس کا حجم' تین لاکھ تیس ہزار گنا بڑا ہے' زمین سے اس کا فاصلہ 9 کروڑ تیس لاکھ میل ہے۔ اس کا درجہ حرارت ایک کروڑ چالیس لاکھ ڈگری سینٹی گریڈ ہے اس کا قطر آٹھ لاکھ

Marfat.com

پینسٹھ ہزار میل ہے جو زمین کے قطر سے 109 گنا ہے۔ آپ اس پر حیران نہ ہوں بعض ستارے سورج سے بھی صدہا گنا بڑے ہیں کئی ایسے بھی ہیں جن کا قطر سورج کے قطرے سے آٹھ سو گنا ہے۔ (انسائیکلوپیڈیا بریٹانیکا)۔ زمین سے اتنا دور ہونے کے باوجود وہ مناسب مقدار میں روشنی بھی پہنچا رہا ہے جس کے باعث اس کا چپہ چپہ روشن ہے اور مناسب مقدار میں حرارت بھی فراہم کر رہا ہے جس سے انسانی' حیوانی اور نباتاتی زندگی برقرار ہے' زمین سے اس کی مناسب دوری' اس کے طلوع و غروب کا نظام' موسموں کا تغیر و تبدل' رات کا آنا جانا' ہر چیز پکار پکار کر اعلان کر رہی ہے کہ اس کا منبع نور و حرارت بنانے والا' اس کو مناسب دوری پر رکھنے والا' اس کے منظم طلوع و غروب کا لائحہ عمل مرتب کرنے والا' قادر مطلق بھی ہے' حکیم بھی ہے اور علیم بھی۔ (از تفسیر ا ضیاء القرآن)]

(سورۃ التکویر ۸۱)---۱۔ ''جب سورج لپیٹ لیا جائے گا۔'' O---[سورج کے بے نور کر دیے جانے کے لئے یہ ایک بے نظیر استعارہ ہے' عربی زبان میں تکویر کے معنی لپیٹنے کے ہیں' سر پر عمامہ باندھنے کے لئے تکویر العمامہ کے الفاظ بولے جاتے ہیں' کیونکہ عمامہ پھیلا ہوا ہوتا ہے اور پھر سر کے گرد اسے لپیٹا جاتا ہے اسی مناسبت سے اس روشنی کو جو سورج سے نکل کر سارے نظام شمسی میں پھیلتی ہے عمامہ سے تشبیہ دی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ قیامت کے روز یہ پھیلا ہوا عمامہ سورج پر لپیٹ دیا جائے گا یعنی اس کی روشنی کا پھیلنا بند ہو جائے گا۔ (از تفسیر ا تفہیم القرآن)]---۲۔ ''اور جب ستارے بے نور ہو جائیں گے۔'' O---[روشنی از خود ختم ہو جائے گی۔ ''قیامت والے دن چاند اور سورج لپیٹ دیئے جائیں گے''۔ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ لپیٹ کر ان دونوں کو جہنم میں پھینک دیا جائے تاکہ مشرکین مزید ذلیل و خوار ہوں جو ان کی عبادت کرتے تھے۔ (فتح الباری) (از تفسیر ا شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الشمس ۹۱)---۱۔ ''قسم ہے سورج کی اور اس کی دھوپ کی۔'' O---۲۔ ''قسم ہے چاند کی جب اس کے پیچھے آئے۔'' O

بادل

(سورۃ البقرۃ ۲)---۵۷۔ ''اور سایہ کیا ہم نے تم پر بادل کا اور اتارا ہم نے تم پر من و سلویٰ (اور کہا) کھاؤ ان پاکیزہ چیزوں میں سے جو عطا کی ہیں ہم نے تم کو اور (ناشکری کر کے) نہیں بگاڑا انہوں نے ہمارا کچھ بلکہ رہے وہ اپنی ہی جانوں پر ظلم کرتے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: من و سلویٰ]

---۱۶۴۔ ''بیشک پیدا کرنے میں آسمانوں اور زمین کے اور ایک دوسرے کے پیچھے آنے جانے میں شب و روز کے اور کشتیوں میں جو چلتی ہیں سمندر میں وہ (چیزیں) لے کر جو نفع بخش ہیں انسانوں کے لئے اور یہ جو نازل کیا اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی پھر زندگی بخشی اس کے ذریعہ سے زمین کو مردہ ہونے کے بعد اور پھیلائی اس میں ہر طرح کی جاندار مخلوق اور ہواؤں کی گردش میں اور بادلوں میں جو تابع فرمان بنا کر رکھے گئے ہیں درمیان آسمان و زمین کے، یقیناً ان سب چیزوں میں نشانیاں ہیں عقلمندوں کے لئے۔'' O---۲۱۰۔ ''کیا انتظار کرتے ہیں یہ لوگ اس بات کا کہ آ جائے ان کے پاس خود اللہ تعالیٰ - ابر کے سائبانوں میں فرشتے ساتھ لئے - اور فیصلہ کر ڈالا جائے معاملہ کا اور اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹائے جانے والے ہیں سارے معاملات۔'' O

(سورۃ الاعراف ۷)---۵۷۔ ''اور وہ اپنی رحمت کے آگے آگے ہواؤں کو خوشخبری بنا کر چلاتا ہے - یہاں تک کہ جب وہ بھاری بادل کو اٹھا لیتی ہیں تو ہم اسے کسی مردہ بستی کی طرف ہانک دیتے ہیں - پھر اس سے پانی اتارتے ہیں اور اس کے ذریعے ہر قسم کے پھل پیدا کرتے ہیں - اس طرح ہم مردوں کو زندہ کرتے ہیں، شاید تم نصیحت حاصل کرو۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۱، مضمون: حیات بعد الموت]

(سورۃ الرعد ۱۳)---۱۲۔ ''وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو تمہیں بجلی کی چمک ڈرانے اور امید دلانے کے لئے دکھاتا ہے اور بھاری بادلوں کو پیدا کرتا ہے۔'' O

(سورۃ النور ۲۴)---۴۳۔ ''کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ بادلوں کو چلاتا ہے' پھر انہیں ملاتا ہے پھر انہیں تہ بہ تہ کر دیتا ہے' پھر آپ دیکھتے ہیں کہ ان کے درمیان میں سے مینہ برستا ہے۔ وہی آسمان کی جانب سے اولوں کے پہاڑ میں سے اولے برساتا ہے' پھر جنہیں چاہے ان کے پاس انہیں برسائے اور جن سے چاہے ان سے انہیں ہٹا دے۔ بادل ہی سے نکلنے والی بجلی کی چمک ایسی ہوتی ہے کہ گویا اب آنکھوں کی روشنی لے چلی۔'' O---[یعنی بادلوں میں چمکنے والی بجلی' جو عام طور پر بارش کی نوید جاں فزا ہوتی ہے اس میں اتنی شدت کی چمک ہوتی ہے کہ وہ آنکھوں کی بصارت لے جانے کے قریب ہو جاتی ہے - یہ بھی اس کی صناعی کا ایک نمونہ ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الروم ۳۰)---۴۸۔ ''اللہ تعالیٰ ہوائیں چلاتا ہے وہ ابر کو اٹھاتی ہیں پھر اللہ تعالیٰ اپنی منشا کے مطابق اسے آسمان میں پھیلا دیتا ہے اور اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے پھر آپ دیکھتے ہیں کہ اس کے اندر سے قطرے نکلتے ہیں اور جنہیں اللہ تعالیٰ چاہتا ہے ان بندوں پر وہ پانی برساتا ہے تو وہ خوش خوش ہو جاتے ہیں۔'' O

(سورۃ فاطر ۳۵)---۹۔ ''اور اللہ تعالیٰ ہی ہوائیں چلاتا ہے جو بادلوں کو اٹھاتی ہیں پھر ہم بادلوں کو خشک زمین کی طرف لے جاتے ہیں اور اس سے اس

Marfat.com

زمین کواس کی موت کے بعدزندہ کردیتے ہیں-اسی طرح دوبارہ جی اٹھنا (بھی) ہے۔"O

بارش

(**سورۃ البقرۃ ۲**)---۲۲۔"جس نے بنایا تمہارے لئے زمین کو بچھونا اور آسمان کو چھت اور برسایا آسمان سے پانی- پھر نکالا اس کے ذریعہ سے ہر طرح کی پیداوار کو بطور رزق تمہارے لئے-پس نہ ٹھہراؤ اللہ تعالیٰ کا ہمسر (کسی کو) درآنحالیکہ تم جانتے ہو۔"O---۱۶۴۔"بیشک پیدا کرنے میں آسمانوں کے اور زمین کے اور ایک دوسرے کے پیچھے آنے جانے میں شب وروز کے اور کشتیوں میں جو چلتی ہیں سمندر میں وہ (چیزیں) لے کر جو نفع بخش ہیں انسانوں کے لئے اور یہ جو نازل کیا اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی، پھر زندگی بخشی اس کے ذریعہ سے زمین کو مردہ ہونے کے بعد اور پھیلائی اس میں ہر طرح کی جاندار مخلوق اور ہواؤں کی گرش میں اور بادلوں میں جو تابع فرمان بنا کر رکھے گئے ہیں درمیان آسمان وزمین کے، یقیناً (ان سب چیزوں میں) نشانیاں ہیں عقل مندوں کے لئے۔"O

(**سورۃ النساء ۴**)---۱۰۲۔"اور جب موجود ہو تم مسلمانوں کے ساتھ اور پڑھانے لگو ان کو نماز تو چاہئے کہ کھڑا ہو ایک گروہ ان میں سے تمہارے ساتھ اور لئے رہیں اپنے ہتھیار- پھر جب سجدہ کر چکیں یہ لوگ تو چاہئے چلے جائیں تمہارے پیچھے اور آجائے گروہ دوسرا جنہوں نے نماز نہیں پڑھی پس وہ نماز پڑھیں تمہارے ساتھ-اور ضروری ہے کہ چوکنا رہیں (اور لئے رہیں) اپنے ہتھیار-دل سے چاہتے ہیں وہ لوگ جو کافر ہیں کہ کاش غافل ہو جاؤ تم اپنے ہتھیاروں سے اور سامانوں سے تو ٹوٹ پڑیں وہ تم پر ایک دم-اور نہیں ہے کچھ گناہ تم پر اگر ہو تمہیں تکلیف بارش کی وجہ سے یا ہو تم بیمار کہ اتار رکھو اپنے ہتھیار لیکن چوکنا رہو-بیشک اللہ تعالیٰ نے تیار کر رکھا ہے کافروں کے لئے رسوا کن عذاب۔"O

(**سورۃ الاعراف ۷**)---۸۴۔"اور ہم نے ان پر خوب برساؤ (پتھروں کا) کیا- پھر دیکھ کہ مجرموں کا انجام کیسا ہوا۔"O---[تفصیل کے لئے باب نمبر ۱۶، مضمون: سابقہ اقوام، قوم لوط]

(**سورۃ الانفال ۸**)---۳۲۔"اور جب انہوں نے کہا-اے اللہ! اگر یہی (قرآن) تیری طرف سے حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا یا ہم پر دردناک عذاب لا۔"O---۳۳۔"مگر اللہ تعالیٰ ایسا نہ تھا کہ انہیں عذاب دیتا جب آپ ﷺ ان میں موجود تھے-اور اللہ تعالیٰ انہیں عذاب دینے والا نہ تھا جب وہ بخشش مانگ رہے تھے۔"O

(**سورۃ ھود ۱۱**)---۵۲۔"اے میری قوم! اپنے رب سے بخشش مانگو- پھر اس کی طرف رجوع کرو-وہ تم پر موسلا دھار بارش برسائے گا-اور تمہاری قوت میں قوت زیادہ کرے گا-اور مجرم بن کر منہ نہ موڑلو۔"O---(یہ حضرت ھودؑ نے اپنی قوم سے کہا)---۸۲۔"پھر جب ہمارا حکم آپہنچا تو ہم نے اس (بستی) کے اوپر کو نیچے کر دیا-اور اس پر تیرے رب کے ہاں سے نشان کئے ہوئے کھنگر والے (۸۳) پتھر تہ بہ تہ برسائے-اور وہ (جگہ) ان ظالموں سے کچھ دور بھی نہیں۔"O---(یہ حشر حضرت لوطؑ کی قوم کا ہوا)

(**سورۃ ابراھیم ۱۴**)---۳۲۔"اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اور آسمانوں سے بارش برسا کر اس کے ذریعے سے تمہاری روزی کے لئے پھل نکالے ہیں اور کشتیوں کو تمہارے بس میں کر دیا ہے کہ دریاؤں میں اس کے حکم سے چلیں پھریں-اسی نے ندیاں اور نہریں تمہارے اختیار میں کر دی ہیں۔"O

(**سورۃ الحجر ۱۵**)---۲۲۔"اور ہم بھیجتے ہیں بوجھل ہوائیں، پھر آسمان سے پانی برسا کر وہ تمہیں پلاتے ہیں اور تم اس کا ذخیرہ کرنے والے نہیں ہو۔"O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: جوڑے)

(**سورۃ النحل ۱۶**)---۱۰۔"وہی تمہارے فائدے کے لئے آسمان سے پانی برساتا ہے جسے تم پیتے بھی ہو اور اسی سے اگے ہوئے درختوں کو تم اپنے جانوروں کو چراتے ہو۔"O---۶۵۔"اور اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی برسا کر اس سے زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کر دیتا ہے، یقیناً اس میں ان لوگوں کے لئے نشانی ہے جو سنیں۔"O

(**سورۃ الحج ۲۲**)---۵۔"لوگو! اگر تمہیں مرنے کے بعد جی اٹھنے میں شک ہے تو سوچو ہم نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا پھر نطفے سے پھر خون بستہ سے پھر گوشت کے لوتھڑے سے جو صورت دیا گیا تھا اور بے نقشہ تھا-یہ ہم تم پر ظاہر کر دیتے ہیں اور ہم جسے چاہیں ایک ٹھہرائے ہوئے وقت تک رحم مادر میں رکھتے ہیں پھر تمہیں بچپن کی حالت میں دنیا میں لاتے ہیں پھر تاکہ تم اپنی پوری جوانی کو پہنچو تم میں سے بعض تو وہ ہیں جو فوت کر لیے جاتے ہیں اور بعض بے غرض عمر کی

Marfat.com

طرف پھر سے لوٹا دیے جاتے ہیں کہ وہ ایک چیز سے باخبر ہونے کے بعد پھر بے خبر ہو جائے۔ تو دیکھتا ہے کہ زمین (بنجر اور) خشک ہے پھر جب ہم اس پر بارشیں برساتے ہیں تو وہ ابھرتی ہے اور پھولتی ہے اور ہر قسم کی رونق دار نباتات اگاتی ہے۔'' O --- [تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۱، مضمون: حیات بعد الموت]

--- ۶۳۔ ''کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی برساتا ہے' پس زمین سرسبز ہو جاتی ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ مہربان اور باخبر ہے۔'' O

(**سورۃ النور** ۲۴) --- ۴۳۔ ''کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ بادلوں کو چلاتا ہے' پھر انہیں ملاتا ہے پھر انہیں تہ بہ تہ کر دیتا ہے' پھر آپ دیکھتے ہیں کہ ان کے درمیان میں سے مینہ برستا ہے۔ وہی آسمان کی جانب سے اولوں کے پہاڑ میں سے اولے برساتا ہے' پھر جنہیں چاہے ان کے پاس انہیں برسائے اور جن سے چاہے ان سے انہیں ہٹا دے۔ بادل ہی سے نکلنے والی بجلی کی چمک ایسی ہوتی ہے کہ گویا اب آنکھوں کی روشنی لے چلی۔'' O

(**سورۃ الفرقان** ۲۵) --- ۴۸۔ ''اور وہی ہے جو باران رحمت سے پہلے خوش خبری دینے والی ہواؤں کو بھیجتا ہے اور ہم آسمان سے پاک پانی برساتے ہیں۔'' O --- ۴۹۔ ''تاکہ اس کے ذریعہ سے مردہ شہر کو زندہ کر دیں اور اسے ہم اپنی مخلوقات میں سے بہت سے چوپایوں اور انسانوں کو پلاتے ہیں۔'' O --- ۵۰۔ ''اور بیشک ہم نے اسے ان کے درمیان طرح طرح سے بیان کیا تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں' مگر پھر بھی اکثر لوگوں نے سوائے ناشکری کے مانا نہیں۔'' O

(**سورۃ النمل** ۲۷) --- ۶۰۔ ''بھلا بتاؤ؟ کہ آسمانوں کو اور زمین کو کس نے پیدا کیا؟ کس نے آسمان سے بارش برسائی؟ پھر اس سے ہرے بھرے بارونق باغات اگا دیے؟ ان باغوں کے درختوں کو تم ہرگز نہ اگا سکتے' کیا اللہ کے ساتھ اور کوئی معبود بھی ہے؟ بلکہ یہ لوگ ہٹ جاتے ہیں (سیدھی راہ سے)۔'' O

(**سورۃ الروم** ۳۰) --- ۲۴۔ ''اور اس کی نشانیوں میں سے ایک یہ (بھی) ہے کہ وہ تمہیں ڈرانے اور امیدوار بنانے کے لیے بجلیاں دکھاتا ہے اور آسمان سے بارش برساتا ہے اور اس سے مردہ زمین کو زندہ کر دیتا ہے' اس میں (بھی) عقلمندوں کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں۔'' O --- ۴۸۔ ''اللہ تعالیٰ ہوائیں چلاتا ہے وہ ابر کو اٹھاتی ہیں پھر اللہ تعالیٰ اپنی منشا کے مطابق اسے آسمان میں پھیلا دیتا ہے اور اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے پھر آپ دیکھتے ہیں کہ اس کے اندر سے قطرے نکلتے ہیں' اور جنہیں اللہ تعالیٰ چاہتا ہے ان بندوں پر وہ پانی برساتا ہے تو وہ خوش خوش ہو جاتے ہیں۔'' O --- ۴۹۔ ''یقین مانتا کہ بارش ان پر برسنے سے پہلے پہلے تو وہ ناامید ہو رہے تھے۔'' O

(**سورۃ لقمان** ۳۱) --- ۱۰۔ ''اسی نے آسمانوں کو بغیر ستون کے پیدا کیا ہے تم انہیں دیکھ رہے ہو اور اس نے زمین میں پہاڑوں کو ڈال دیا تاکہ وہ تمہیں جنبش نہ دے سکے اور ہر طرح کے جاندار زمین میں پھیلا دیے۔ اور ہم نے آسمان سے پانی برسا کر زمین میں ہر قسم کے نفیس جوڑے اگا دیے۔'' O --- ۳۴۔ ''بے شک اللہ تعالیٰ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے وہی بارش نازل فرماتا ہے اور ماں کے پیٹ میں جو ہے اسے جانتا ہے۔ کوئی (بھی) نہیں جانتا کہ کل کیا (کچھ) کرے گا؟ نہ کسی کو یہ معلوم ہے کہ کس زمین میں مرے گا۔ (یاد رکھو) اللہ تعالیٰ ہی پورے علم والا اور صحیح خبروں والا ہے۔'' O --- [تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۱، مضمون: قیامت]

(**سورۃ الشوریٰ** ۴۲) --- ۲۸۔ ''اور وہی ہے جو لوگوں کے ناامید ہو جانے کے بعد بارش برساتا ہے اور اپنی رحمت پھیلا دیتا ہے۔ وہی ہے کارساز اور قابل حمد و ثنا۔'' O

(**سورۃ النباء** ۷۸) --- ۱۴۔ ''اور بدلیوں سے ہم نے بکثرت بہتا ہوا پانی برسایا۔'' O --- ۱۵۔ ''تاکہ اس سے اناج اور سبزہ اگائیں۔'' O --- ۱۶۔ ''اور گھنے باغ (بھی اگائیں)۔'' O --- [ان آیات میں پے در پے بہت سے آثار و شواہد کو پیش کر کے قیامت اور آخرت کے منکرین کو یہ بتایا گیا ہے کہ اگر تم آنکھیں کھول کر زمین اور پہاڑوں اور خود اپنی پیدائش اور اپنی نیند اور بیداری اور روز و شب کے اس انتظام کو دیکھو' کائنات کے بندھے ہوئے نظام اور آسمان کے چمکتے ہوئے سورج کو دیکھو' بادلوں سے برسنے والی بارش اور اس سے پیدا ہونے والی نباتات کو دیکھو' تو تمہیں دو باتیں ان میں نمایاں نظر آئیں گی' ایک یہ کہ یہ سب کچھ ایک زبردست قدرت کے بغیر نہ وجود میں آ سکتا ہے' نہ اس باقاعدگی کے ساتھ جاری رہ سکتا ہے۔ دوسرے یہ کہ ان میں سے ہر چیز کے اندر ایک عظیم حکمت کام کر رہی ہے اور کوئی کام بھی بے مقصد نہیں ہو رہا ہے اب یہ بات صرف ایک نادان ہی کہہ سکتا ہے کہ جو قدرت ان ساری چیزوں کو وجود میں لانے پر قادر ہے وہ انہیں فنا کر دینے اور دوبارہ ان کی اور صورت میں پیدا کر دینے پر قادر نہیں ہے۔ اور یہ بات بھی صرف ایک بے عقل ہی کہہ سکتا ہے کہ جس حکیم نے اس کائنات میں کوئی کام بھی بے مقصد نہیں کیا ہے اس نے اپنی دنیا میں انسان کو سمجھ بوجھ' خیر و شر کی تمیز' طاعت و عصیان کی آزادی' اور اپنی بے شمار مخلوقات پر تصرف کے اختیارات بے مقصد ہی دے ڈالے ہیں' انسان اس کی دی ہوئی ان چیزوں کو اچھی طرح استعمال کرے یا بری طرح' دونوں صورتوں میں اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلنا' کوئی بھلائیاں کرتے کرتے مر جائے تو بھی مٹی میں مل کر ختم ہو جائے گا اور برائیاں کرتے کرتے مر جائے تو بھی مٹی ہی میں مل کر ختم ہو جائے گا' نہ بھلے کو اس کی بھلائی کا کوئی اجر ملے گا' نہ برے سے اس کی برائی پر کوئی باز پرس ہو گی' زندگی بعد موت اور قیامت و آخرت پر یہی دلائل ہیں جو جگہ جگہ قرآن مجید

Marfat.com

میں بیان کیے گئے ہیں۔(از تفسیر تفہیم القرآن)]

بجلی

(سورۃ البقرۃ ۲)---۱۹۔''یا (پھر ان کی مثال ایسی ہے) جیسے زور کی بارش ہو رہی ہے آسمان سے۔ اس کے ساتھ ہیں اندھیری گھٹائیں، کڑک اور چمک۔ ٹھونسے لیتے ہیں اپنی انگلیاں کانوں میں اپنے۔ بسبب بجلی کی کڑک کے موت کے ڈر سے اور اللہ تعالیٰ ہر طرف سے گھیرے میں لیے ہوئے ہے ان منکرین حق کو۔''O---۲۰۔''قریب ہے کہ بجلی اچک لے جائے بصارت ان کی۔ جب ذرا بجلی چمکی تو چلنے لگتے ہیں اس (کی روشنی) میں اور جونہی اندھیرا چھا جاتا ہے ان پر تو کھڑے ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ اگر چاہتا اللہ تعالیٰ تو سلب کر لیتا ان کی سماعت اور بصارت ہی کو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔''O---۵۵۔''اور جب تم نے کہا اے موسیٰ! ہر گز یقین نہ کریں گے ہم تمہارا۔ جب تک (نہ) دیکھ لیں ہم اللہ تعالیٰ کو علانیہ تو آلیا تم کو بجلی نے تمہارے دیکھتے دیکھتے۔''O

(سورۃ النساء ۴)---۱۵۳۔''اہل کتاب تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ تو ان پر آسمان سے کوئی کتاب اتارے، وہ تو موسیٰ سے اس سے بھی بڑا سوال کر چکے ہیں۔ انہوں نے کہا ''ہمیں اللہ کھلم کھلا دکھا'' اور انہیں ان کے ظلم کے سبب بجلی نے آ پکڑا۔''O

(سورۃ الرعد ۱۳)---۱۲۔''وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو تمہیں بجلی کی چمک ڈرانے اور امید دلانے کے لیے دکھاتا ہے۔ اور بھاری بادلوں کو پیدا کرتا ہے۔''O ---۱۳۔''گرج اس کی تسبیح و تعریف کرتی ہے اور فرشتے بھی اس کے خوف سے۔ وہی آسمان سے بجلیاں گراتا ہے اور جس پر چاہتا ہے اس پر ڈالتا ہے۔ کفار اللہ تعالیٰ کی بابت لڑ جھگڑ رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ سخت قوت والا ہے۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: کفار کی سرکشی، باب نمبر ۵، مضمون: قرآن اور سائنس]

(سورۃ النور ۲۴)---۴۳۔''کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ بادلوں کو چلاتا ہے، پھر انہیں ملاتا ہے پھر انہیں تہ بہ تہ کر دیتا ہے، پھر آپ دیکھتے ہیں کہ ان کے درمیان میں سے مینہ برستا ہے۔ وہی آسمان کی جانب سے اولوں کے پہاڑ میں سے اولے برساتا ہے، پھر جنہیں چاہے ان کے پاس انہیں برسائے اور جن سے چاہے ان سے انہیں ہٹا دے۔ بادل ہی سے نکلنے والی بجلی کی چمک ایسی ہوتی ہے کہ گویا اب آنکھوں کی روشنی لے چلی۔''O

(سورۃ الروم ۳۰)---۲۴۔''اور اس کی نشانیوں میں سے ایک یہ (بھی) ہے کہ وہ تمہیں ڈرانے اور امیدوار بنانے کے لیے۔ بجلیاں دکھاتا ہے اور آسمان سے بارش برساتا ہے اور اس سے مردہ زمین کو زندہ کر دیتا ہے اس میں (بھی) عقلمندوں کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں۔''O

مشرق و مغرب

(سورۃ الرحمٰن ۵۵)---۱۷۔''وہ رب ہے دونوں مشرقوں اور دونوں مغربوں کا۔''O---[ایک گرمی کا مشرق اور ایک سردی کا مشرق اسی طرح مغرب ہے۔ اس لیے دونوں کو تثنیہ ذکر کیا ہے، موسموں کے اعتبار سے مشرق و مغرب کا مختلف ہونا اس میں بھی انس و جن کی بہت سی مصلحتیں ہیں اس لیے اسے بھی نعمت قرار دیا گیا ہے۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

زمین

(سورۃ البقرۃ ۲)---۲۲۔''جس نے بنایا تمہارے لئے بچھونا زمین کو اور آسمان کو چھت اور برسایا آسمان سے پانی پھر نکالا اس کے ذریعہ سے ہر طرح کی پیداوار کو بطور رزق تمہارے لئے پس نہ ٹھہراؤ اللہ تعالیٰ کا ہمسر (کسی کو) درآنحالیکہ تم جانتے ہو۔''O---۲۹۔''وہی تو ہے جس نے پیدا کیا تمہاری خاطر وہ کچھ جو زمین میں ہے سب۔ پھر توجہ فرمائی آسمان کی طرف اور استوار کر دیئے سات آسمان اور وہ تو ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔''O---[اور زمین کی بابت قرآن کریم میں ہے: ﴿ومن الارض مثلهن﴾---(الطلاق-۱۲) (اور زمین بھی آسمان کی مثل ہیں) اس سے زمین کی تعداد بھی سات ہی معلوم ہوتی ہے۔ جس کی مزید تائید حدیث نبوی سے ہو جاتی ہے ☆''جس نے ظلماً کسی کی ایک بالشت زمین لے لی تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن ساتوں زمینوں کا طوق پہنائے گا'' اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آسمان سے پہلے زمین کی تخلیق ہوئی ہے لیکن سورۂ نازعات میں آسمان کے ذکر کے بعد فرمایا گیا ہے۔ ﴿والارض بعد ذلك دحها﴾ (زمین کو اس کے بعد بچھایا) اس کی توجیہ یہ کی گئی ہے کہ تخلیق پہلے زمین ہی کی ہوئی ہے اور دحو (صاف اور ہموار کر کے

Marfat.com

بچھانا) تخلیق سے مختلف چیز ہے جو آسمان کی تخلیق کے بعد عمل میں آیا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۱۱۷۔ ''موجد بے مثال آسمانوں اور زمین کا اور جب فیصلہ کرتا ہے وہ کسی کام کا تو بس حکم دیتا ہے اسے کہ ہو جا اور وہ ہو جاتا ہے۔'' O ---۱۶۴۔ ''بیشک پیدا کرنے میں آسمانوں کے اور زمین کے اور ایک دوسرے کے پیچھے آنے جانے میں شب و روز کے اور کشتیوں میں جو چلتی ہیں سمندر میں وہ (چیزیں) لے کر جو نفع بخش ہیں انسانوں کے لئے اور یہ جو نازل کیا اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی پھر زندگی بخشی اس کے ذریعہ سے زمین کو مردہ ہونے کے بعد اور پھیلائی اس میں ہر طرح کی جاندار مخلوق اور ہواؤں کی گردش میں اور بادلوں میں جو تابع فرمان بنا کر رکھے گئے ہیں۔ درمیان آسمان اور زمین کے یقیناً (ان سب چیزوں میں) نشانیاں ہیں عقلمندوں کے لئے۔'' O

(سورۃ آل عمران ۳) ---۵۔ ''بے شک اللہ تعالیٰ وہ ہے کہ نہیں پوشیدہ اس سے کوئی چیز زمین میں اور نہ آسمان میں۔'' O

(سورۃ الانعام ۶) ---۱۲۔ ''کہہ ''آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے کس کا ہے؟'' کہہ ''اللہ کا ہے، اس نے اپنے اوپر رحم کرنا لازم کر رکھا ہے، وہ تمہیں روز قیامت کو جس میں کوئی شک نہیں، ضرور جمع کرے گا، جو لوگ اپنا نقصان کرتے ہیں سو وہ نہیں مانتے۔'' O ---۱۴۔ ''کہہ ''کیا میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو رفیق بناؤں، وہ جو آسمانوں اور زمین کو وجود میں لانے والا ہے، اور جو کھلاتا ہے مگر اسے کھلایا نہیں جاتا؟'' کہہ ''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں پہلا فرمانبردار بنوں'' اور یہ کہ ''مشرکوں میں ہرگز نہ ہونا۔'' O ---۷۳۔ ''اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو حق پر پیدا کیا ہے اور جس دن وہ کہے گا، ہو جا، وہ ہو جائے گا۔ اس کا قول حق ہے اور حکومت اسی کی ہوگی جس دن صور پھونکا جائے گا۔ وہ غائب اور ظاہر کا جاننے والا ہے اور وہ دانا اور خبردار ہے۔'' O

(سورۃ الاعراف ۷) ---۱۰۔ ''اور ہم نے تمہیں زمین میں اقتدار بخشا ہے اور تمہارے لئے وہاں روزی رکھی ہے مگر تم کم ہی شکر ادا کرتے ہو۔'' O ---۵۴۔ ''بیشک تمہارا آقا اللہ تعالیٰ ہے، وہ جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں بنایا پھر تخت پر بیٹھ گیا، وہ دن کو رات سے ڈھانپتا ہے جو اس کے پیچھے لپکی چلی آتی ہے، اور سورج اور چاند اور ستارے اس کے حکم میں بندھے ہیں۔ سنو! بنانا اور حکم دینا اسی کا کام ہے۔ کیا برکت والا ہے اللہ تعالیٰ سارے جہان کا آقا۔'' O ---۷۴۔ ''اور یاد کرو جب اس نے عاد کے بعد تمہیں حاکم بنایا اور تمہیں زمین میں جگہ دی، تم اس کے میدانوں میں محل بناتے ہو اور پہاڑوں کو تراش کر گھر بناتے ہو، پس اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کرو اور زمین میں فساد کرتے نہ پھرو۔'' O ---۱۷۵۔ ''اور انہیں اس شخص کی خبر سنا جسے ہم نے اپنی آیتیں دیں مگر وہ ان سے نکل گیا۔ پھر شیطان اس کے پیچھے لگ گیا اور وہ بھٹکنے والوں میں ہو گیا۔ لیکن اگر ہم چاہتے تو ان کے ذریعے اسے بلند کر دیتے۔ مگر وہ زمین کے ساتھ لگ گیا اور اپنی خواہش پر چل پڑا۔'' O --- [تفصیل کے لئے باب نمبر ۱۵، مضمون: قصص القرآن، قصہ مردود درویش) --- ۱۸۷۔ ''وہ تجھ سے اس گھڑی کا پوچھتے ہیں کہ اس کے برپا ہونے کا وقت کب ہوگا۔ کہو، اس کا علم تو صرف میرے رب کے پاس ہے۔ وہی اسے اس کے وقت پر ظاہر کرے گا۔ وہ آسمانوں اور زمین پر بھاری ہوگی۔ وہ تم پر اچانک ہی آ جائے گی۔'' O

(سورۃ التوبہ ۹) ---۳۶۔ ''مہینوں کی گنتی اللہ تعالیٰ کے ہاں، اللہ تعالیٰ کی کتاب میں جس دن سے اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، بارہ مہینے ہے۔ جن میں چار حرمت کے ہیں۔ یہی پختہ دین ہے۔ ان کے دوران اپنے اوپر ظلم نہ کرو۔ البتہ مشرکوں سے پوری جنگ کرو جیسے وہ سب تم سے پوری جنگ کرتے ہیں اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔'' O ---۷۴۔ ''اب اگر وہ توبہ کر لیں تو ان کے لئے بہتر ہوگا۔ اور اگر وہ منہ موڑ لیں تو اللہ تعالیٰ انہیں دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب دے گا۔ اور زمین میں ان کا کوئی دوست اور مددگار نہ ہوگا۔'' O ---۱۱۶۔ ''آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ تعالیٰ ہی کی ہے۔ وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا تمہارا کوئی دوست اور مددگار نہیں۔'' O

(سورۃ یونس ۱۰) ---۳۔ ''بیشک تمہارا آقا اللہ تعالیٰ ہے۔ وہ جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا۔ پھر تخت پر بیٹھا کام کی تدبیر کر رہا ہے۔ کوئی سفارش کرنے والا نہیں مگر اس کی اجازت کے بعد۔ یہ ہے اللہ تعالیٰ تمہارا آقا، پس اس کی بندگی کرو۔ تو کیا تم نصیحت نہ لو گے۔'' O ---۱۴۔ ''پھر ان کے بعد ہم نے تمہیں زمین میں حاکم بنایا۔ تاکہ دیکھیں کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔'' O ---۶۱۔ ''اور تو جس حال میں بھی ہو اور تو اس بارے میں جو قرآن بھی پڑھتا ہو اور تم لوگ جو کام بھی کرتے ہو، ہم تمہیں دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ جب تم اس میں مشغول ہوتے ہو اور تیرے رب سے ذرہ برابر شے نہ زمین میں چھپتی ہے اور نہ آسمانوں میں اور نہ اس سے چھوٹی اور نہ بڑی، مگر وہ ایک واضح کتاب میں ہوتی ہے۔'' O --- [تفسیر کے لیے باب نمبر ۱، مضمون: اللہ تعالیٰ دلوں کے بھید جانتا ہے] ---۱۰۱۔ ''کہو۔ دیکھو! آسمانوں اور زمین میں کیا کچھ ہے؟ مگر جو لوگ ایمان نہیں لاتے انہیں نشانیاں اور ڈراوے کام نہیں دیتے۔'' O

(سورۃ الھود ۱۱) ---۷۔ ''اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا اور اس کا تخت حکومت پانی پر تھا۔ تاکہ تمہیں آزمائے کہ تم میں کون زیادہ عمدہ عمل کرتا ہے اور اگر آپ کہیں کہ تم موت کے بعد اٹھائے جاؤ گے تو کافر ضرور کہہ دیں گے یہ تو محض صاف جادو ہے۔'' O --- [تفسیر کے لیے باب نمبر ۲، مضمون کائنات] ---۶۱۔ ''اور ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو (بھیجا) اس نے کہا، اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی خدا نہیں۔ اسی نے تمہیں زمین سے پیدا کیا ہے اور تمہیں اس میں بسایا ہے۔ پس اس سے بخشش مانگو۔ پھر اس کی طرف رجوع کرو۔ بیشک میرا رب قریب ہے

Marfat.com

اور دُعا قبول کرنے والا ہے۔'' O---۸۵۔ ''اور اے میری قوم! ناپ اور تول انصاف کے ساتھ پورا کیا کرو۔ اور لوگوں کو ان کی چیزیں گھٹا کر نہ دو اور زمین میں فساد کرتے نہ پھرو۔'' O---۱۰۷۔ ''وہاں وہ ہمیشہ رہیں گے جب تک آسمان اور زمین رہتے ہیں۔ مگر جو تیرا رب چاہے۔ بیشک تیرا رب جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے۔'' O---۱۰۸۔ ''اور وہ جو نیک بخت ہوں گے وہ جنت میں ہوں گے جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے جب تک آسمان اور زمین رہتے ہیں۔ مگر جو تیرا رب چاہے یہ عطیہ ہوگا نہ ختم ہونے والا۔'' O---[تفسیر کے لئے باب نمبر۲، مضمون: آسمان] ---۱۱۶۔ ''ہاں! تم سے پہلی نسلوں میں ایسے با اثر اہل خیر کیوں نہ ہوئے جو زمین میں فساد کو پھیلنے سے روکتے۔ سوائے ان چند لوگوں کے جنہیں ہم نے بچا لیا۔ اور ظالم تو ان چیزوں کے پیچھے ہی لگے رہے جن میں انہیں آسودگی ملتی تھی اور مجرم بن گئے۔'' O---۱۲۳۔ ''اور آسمانوں اور زمین کی چھپی باتیں اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہیں اور اسی کی طرف سب معاملے لوٹائے جاتے ہیں۔ پس تو اس کی عبادت کر اور اس پر بھروسہ کر کیونکہ تیرا رب تمہارے عملوں سے غافل نہیں۔'' O

(**سورۃ یوسف** ۱۲) ---۱۰۵۔ ''آسمانوں اور زمین میں بہت سی نشانیاں ہیں جن سے یہ منہ موڑے گزر جاتے ہیں۔'' O---۱۰۹۔ ''آپ سے پہلے ہم نے بستی والوں میں جتنے رسول بھیجے ہیں سب مرد ہی تھے۔ جن کی طرف ہم وحی نازل فرماتے گئے۔ کیا زمین میں چل پھر کر انہوں نے دیکھا نہیں کہ ان سے پہلے لوگوں کا کیسا انجام ہوا؟ یقیناً آخرت کا گھر پرہیزگاروں کے لئے بہت ہی بہتر ہے۔ کیا پھر بھی تم نہیں سمجھتے۔'' O

(**سورۃ الرعد** ۱۳) ---۳۔ ''اسی نے زمین پھیلا کر بچھا دی ہے اور اس میں پہاڑ اور نہریں پیدا کر دی ہیں اور اس میں ہر قسم کے پھلوں کے جوڑے دوہرے دوہرے پیدا کر دیئے ہیں۔ وہ رات کو دن سے چھپا دیتا ہے۔ یقیناً غور و فکر کرنے والوں کے لئے اس میں بہت سی نشانیاں ہیں۔'' O---۴۔ ''اور زمین میں مختلف ٹکڑے ایک دوسرے سے لگتے لگاتے ہیں اور انگوروں کے باغات ہیں اور کھیت ہیں اور کھجوروں کے درخت ہیں شاخ دار اور بعض ایسے ہیں جو بے شاخ ہیں۔ سب ایک ہی پانی پلائے جاتے ہیں۔ پھر بھی ہم ایک کو ایک پر پھلوں میں برتری دیتے ہیں۔ اس میں عقلمندوں کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں۔'' O---۱۶۔ ''آپ پوچھئے کہ آسمانوں اور زمین کا پروردگار کون ہے؟ کہہ دیجئے! اللہ تعالیٰ، کہہ دیجئے کیا تم پھر بھی اس کے سوا اوروں کو حمایتی بنا رہے ہو جو خود بھی اپنی جان کے بھی بھلے برے کا اختیار نہیں رکھتے۔'' O

(**سورۃ الابراہیم** ۱۴) ---۴۸۔ ''جس دن زمین اس زمین کے سوا اور ہی بدل دی جائے گی اور آسمان بھی۔ اور سب کے سب اللہ واحد غلبے والے کے روبرو ہوں گے۔'' O---[آیت میں دونوں احتمال ہیں۔ یہ تبدیلی صفات کے لحاظ سے ہو یا ذات کے لحاظ سے یعنی یہ آسمان و زمین اپنے صفات کے اعتبار سے بدل جائیں گے۔ یا ویسے ہی ذاتی طور پر یہ تبدیلی آئے گی۔ نہ یہ زمین رہے گی نہ یہ آسمان۔ زمین بھی کوئی اور ہوگی اور آسمان بھی کوئی اور۔ حدیث مبارک میں آتا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، قیامت والے دن لوگ سفید بھوری زمین پر اکٹھے ہوں گے جو میدہ کی روٹی کی طرح ہوگی۔ اس میں کسی کا کوئی جھنڈا یا علامتی نشان نہیں ہوگا۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے پوچھا کہ جب یہ آسمان و زمین بدل دیئے جائیں گے تو پھر لوگ اس دن کہاں ہوں گے؟ نبی ﷺ نے فرمایا، ''صراط پر'' یعنی پل صراط پر۔ ایک یہودی کے استفسار پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ لوگ اس دن پل کے قریب اندھیرے میں ہوں گے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الحجر** ۱۵) ---۱۹۔ ''اور زمین کو ہم نے پھیلا دیا ہے اور اس پر (اٹل) پہاڑ ڈال دیئے ہیں اور اس میں ہم نے ہر چیز ایک معین مقدار سے اگا دی ہے۔'' O---۲۰۔ ''اور اسی میں ہم نے تمہاری روزیاں بنا دی ہیں اور جنہیں تم روزی دینے والے نہیں ہو۔'' O---[تفسیر کے لئے باب نمبر۱۴، مضمون رزق] ---۳۹۔ ''(شیطان نے) کہا اے میرے رب! چونکہ تو نے مجھے گمراہ کیا ہے، مجھے بھی قسم ہے کہ میں بھی زمین میں ان کے لئے معاصی کو مزین کروں گا اور ان سب کو بہکاؤں گا بھی۔'' O---۸۵۔ ''ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور ان کے درمیان کی سب چیزوں کو حق کے ساتھ ہی پیدا فرمایا ہے اور قیامت ضرور ضرور آنے والی ہے۔ پس تو حسن و خوبی (اور اچھائی) سے درگزر کر لے۔'' O

(**سورۃ النحل** ۱۶) ---۳۔ ''اسی نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا وہ اس سے بری ہے جو مشرک کرتے ہیں۔'' O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۲، مضمون: آسمان] ---۱۳۔ ''اور بھی بہت سی چیزیں طرح طرح کے رنگ و روپ کی اس نے تمہارے لئے زمین پر پھیلا رکھی ہیں۔ بیشک نصیحت قبول کرنے والوں کے لئے اس میں بڑی بھاری نشانی ہے۔'' O---[یعنی زمین میں اللہ تعالیٰ نے جو معدنیات، نباتات، جمادات اور حیوانات اور ان کے منافع اور خواص پیدا کئے ہیں ان میں بھی نصیحت حاصل کرنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۱۵۔ ''اور اس نے زمین میں پہاڑ گاڑ دیئے ہیں تا کہ تمہیں لے کر نہ ہلے اور نہریں اور راہیں بنا دیں تا کہ تم منزل مقصود کو پہنچو۔'' O---۴۹۔ ''یقیناً آسمان و زمین کے کل جاندار اور تمام فرشتے اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدے کرتے ہیں اور ذرا بھی تکبر نہیں کرتے۔'' O---۶۵۔ ''اور اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی برسا کر اس زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کر دیتا ہے۔ یقیناً اس میں ان لوگوں کے لئے نشانی ہے جو سنیں۔'' O

Marfat.com

(سورۃ بنی اسرائیل ۱۷) ---۹۹۔ ''کیا انہوں نے اس بات پر نظر نہیں کی کہ جس اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کو پیدا کیا ہے وہ ان جیسوں کی پیدائش پر پورا قادر ہے، اسی نے ان کے لیے ایک ایسا وقت مقرر کر رکھا ہے جو شک شبہ سے یکسر خالی ہے، لیکن ظالم لوگ انکار کیے بغیر رہتے ہی نہیں۔'' O

(سورۃ الکہف ۱۸) ---۷۔ ''روئے زمین پر جو کچھ ہے ہم نے اسے زمین کی رونق کا باعث بنایا ہے کہ ہم انہیں آزمالیں کہ ان میں سے کون نیک اعمال والا ہے۔'' O --- [روئے زمین پر جو کچھ ہے، حیوانات، جمادات، نباتات، معدنیات اور دیگر مدفون خزانے، یہ سب دنیا کی زینت اور اس کی رونق ہیں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۸۔ ''اس پر جو کچھ ہے ہم اسے ایک ہموار صاف میدان کر ڈالنے والے ہیں۔'' O [(صعیدا صاف میدان، جرز بالکل ہموار، جس میں کوئی درخت وغیرہ نہ ہو۔ یعنی ایک وقت آئے گا کہ یہ دنیا اپنی تمام تر رونقوں سمیت فنا ہو جائے گی اور روئے زمین ایک چٹیل اور ہموار میدان کی طرح ہو جائے گی، اس کے بعد ہم نیک و بد کو ان کے عملوں کے مطابق جزا دیں گے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۴۷۔ ''اور جس دن ہم پہاڑوں کو چلائیں گے اور زمین کو تو صاف کھلی ہوئی دیکھے گا اور تمام لوگوں کو ہم اکٹھا کریں گے ان میں سے ایک کو بھی باقی نہ چھوڑیں گے۔'' O --- [تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۱، مضمون: قیامت]

(سورۃ طٰہٰ ۲۰) ---۱۰۴۔ ''جو کچھ وہ کہہ رہے ہیں اس کی حقیقت سے ہم باخبر ہیں ان میں سب سے زیادہ اچھی راہ والا کہہ رہا ہوگا کہ تم تو صرف ایک ہی دن رہے۔'' O ---۱۰۷۔ ''جس میں نہ تو کہیں موڑ توڑ دیکھے گا نہ اونچ نیچ۔'' O

(سورۃ الانبیاء ۲۱) ---۳۰۔ ''کیا کافر لوگوں نے یہ نہیں دیکھا کہ آسمان و زمین باہم ملے جلے تھے پھر ہم نے انہیں جدا کیا اور ہر زندہ چیز کو ہم نے پانی سے پیدا کیا کیا یہ لوگ پھر بھی ایمان نہیں لاتے۔'' O --- [تفسیر کے لیے باب ہذا، مضمون: آسمان] ---۳۱۔ ''اور ہم نے زمین میں پہاڑ بنا دیئے تا کہ وہ مخلوق کو ہلا نہ سکے اور ہم نے اس میں کشادہ راہیں بنا دیں تا کہ وہ راستہ حاصل کریں۔'' O

(سورۃ الحج ۲۲) ---۱۸۔ ''کیا تو نہیں دیکھ رہا کہ اللہ کے سامنے سجدے میں ہیں سب آسمانوں والے اور سب زمینوں والے اور سورج اور چاند اور ستارے اور پہاڑ اور درخت اور جانور اور بہت سے انسان بھی۔ ہاں بہت سے وہ بھی ہیں جن پر عذاب کا مقولہ ثابت ہو چکا ہے، جسے رب ذلیل کر دے اسے کوئی عزت دینے والا نہیں، اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔'' O ---۶۳۔ ''کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی برساتا ہے، پس زمین سرسبز ہو جاتی ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ مہربان اور باخبر ہے۔'' O ---۶۴۔ ''آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اسی کا ہے اور یقیناً اللہ وہی ہے بے نیاز تعریفوں والا۔'' O ---۶۵۔ ''کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ ہی نے زمین کی تمام چیزیں تمہارے لئے مسخر کر دی ہیں اور اس کے فرمان سے پانی میں چلتی ہوئی کشتیاں بھی۔ وہی آسمان کو تھامے ہوئے ہے کہ زمین پر اس کی اجازت بغیر گر نہ پڑے، بیشک اللہ تعالیٰ لوگوں پر شفقت و نرمی کرنے والا اور مہربان ہے۔'' O ---۷۰۔ ''کیا آپ نے نہیں جانا کہ آسمان و زمین کی ہر چیز اللہ کے علم میں ہے۔ یہ سب لکھی ہوئی کتاب میں محفوظ ہے۔ اللہ تعالیٰ پر تو یہ امر بالکل آسان ہے۔'' O

(سورۃ المؤمنون ۲۳) ---۸۴۔ ''پوچھئے تو سہی کہ زمین اور اس کی کل چیزیں کس کی ہیں؟ بتلاؤ اگر جانتے ہو۔'' O ---۸۵۔ ''فوراً جواب دیں گے کہ اللہ کی، کہہ دیجئے کہ پھر تم نصیحت کیوں نہیں حاصل کرتے۔'' O

(سورۃ النور ۲۴) ---۴۱۔ ''کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آسمانوں اور زمین کی کل مخلوق اور پر پھیلائے اڑنے والے کل پرند اللہ کی تسبیح میں مشغول ہیں۔ ہر ایک کی نماز اور تسبیح اسے معلوم ہے، لوگ جو کچھ کریں اس سے اللہ بخوبی واقف ہے۔'' O

(سورۃ الفرقان ۲۵) ---۵۹۔ ''وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی سب چیزوں کو چھ دن میں پیدا کر دیا ہے، پھر عرش پر مستوی ہوا، وہ رحمٰن ہے، آپ اس کے بارے میں کسی خبردار سے پوچھ لیں۔'' O

(سورۃ الشعراء ۲۶) ---۷۔ ''کیا انہوں نے زمین پر نظریں نہیں ڈالیں؟ کہ ہم نے اس میں ہر طرح کے نفیس جوڑے کس قدر اگائے ہیں۔'' O

(سورۃ النمل ۲۷) ---۶۰۔ ''بھلا بتاؤ؟ کہ آسمانوں کو اور زمین کو کس نے پیدا کیا؟ کس نے آسمان سے بارش برسائی؟ پھر اس سے ہرے بھرے بارونق باغات اگا دیئے۔ ان باغوں کے درختوں کو تم ہرگز نہ اگا سکتے، کیا اللہ کے ساتھ اور کوئی معبود بھی ہے؟ بلکہ یہ لوگ ہٹ جاتے ہیں (سیدھی راہ سے)'' O ---۶۱۔ ''کیا وہ جس نے زمین کو قرار گاہ بنایا اور اس کے درمیان نہریں جاری کر دیں اور اس کے لیے پہاڑ بنائے اور دو سمندروں کے درمیان روک بنا دی کیا اللہ کے ساتھ اور کوئی معبود بھی ہے؟ بلکہ ان میں سے اکثر کچھ جانتے ہی نہیں۔'' O ---۶۴۔ ''کیا وہ جو مخلوق کی اول دفعہ پیدائش کرتا ہے پھر اسے لوٹائے گا اور جو تمہیں آسمان اور زمین سے روزیاں دے رہا ہے، کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے کہہ دیجئے کہ اگر سچے ہو تو اپنی دلیل لاؤ۔'' O ---۶۵۔ ''کہہ دیجئے کہ آسمانوں والوں میں سے زمین والوں میں سے سوائے اللہ کے کوئی غیب نہیں جانتا، انہیں تو یہ بھی نہیں معلوم کہ کب اٹھا کھڑے کیے جائیں گے۔'' O ---۷۵۔ ''آسمان و زمین کی کوئی پوشیدہ چیز بھی ایسی نہیں جو روشن اور کھلی کتاب میں نہ ہو۔'' O ---۸۷۔ ''جس دن صور پھونکا جائے گا تو سب کے سب آسمانوں

Marfat.com

والے اور زمین والے گھبرا اٹھیں گے مگر جسے اللہ تعالیٰ چاہے اور سارے کے سارے عاجز و پست ہو کر اس کے سامنے حاضر ہوں گے۔" O

(**سورۃ القصص** ۲۸) ---۴۔ "یقیناً فرعون نے زمین میں سرکشی کر رکھی تھی اور وہاں کے لوگوں کو گروہ گروہ بنا رکھا تھا اور ان میں سے ایک فرقہ کو کمزور کر رکھا تھا اور ان کے لڑکوں کو تو ذبح کر ڈالتا تھا اور ان کی لڑکیوں کو زندہ چھوڑ دیتا تھا۔ بیشک و شبہ وہ تھا ہی مفسدوں میں سے۔" O ---۸۱۔ "(آخر کار) ہم نے اسے (قارون کو) اس کے محل سمیت زمین میں دھنسا دیا اور اللہ کے سوا کوئی جماعت اس کی مدد کے لیے تیار نہ ہوئی نہ وہ خود اپنے بچانے والوں میں سے ہو سکا۔" O ---۸۲۔ "اور جو لوگ کل اس کے مرتبہ پر پہنچنے کی آرزو مندیاں کر رہے تھے وہ آج کہنے لگے کہ کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ ہی اپنے بندوں میں سے جس کے لیے چاہے روزی کشادہ کر دیتا ہے اور تنگ بھی؟ اگر اللہ تعالیٰ ہم پر فضل نہ کرتا تو ہمیں بھی دھنسا دیتا' کیا دیکھتے نہیں ہو کہ ناشکروں کو کبھی کامیابی نہیں ہوتی۔" O (یہ قارون کے قصہ میں ہے)

(**سورۃ العنکبوت** ۲۹) ---۲۲۔ "تم نہ تو زمین میں اللہ تعالیٰ کو عاجز کر سکتے ہو نہ آسمان میں' اللہ تعالیٰ کے سوا تمہارا کوئی والی ہے نہ مددگار۔" O ---۳۶۔ "اور مدین کی طرف ہم نے ان کے بھائی شعیب (علیہ السلام) کو بھیجا انہوں نے کہا اے میری قوم کے لوگو! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو قیامت کے دن کی توقع رکھو اور زمین میں فساد نہ کرتے پھرو۔" O ---۳۹۔ "اور قارون اور فرعون اور ہامان کو بھی' ان کے پاس حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کھلے کھلے معجزے لے کر آئے تھے پھر بھی انہوں نے زمین میں تکبر کیا لیکن ہم سے آگے بڑھنے والے نہ ہو سکے۔" O ---۴۴۔ "اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو مصلحت اور حق کے ساتھ پیدا کیا ہے ایمان والوں کے لیے تو اس میں بڑی بھاری دلیل ہے۔" O ---۵۲۔ "کہہ دیجیے کہ مجھ میں اور تم میں اللہ تعالیٰ گواہ ہونا کافی ہے وہ آسمان و زمین کی ہر چیز کا عالم ہے' جو لوگ باطل کے ماننے والے اور اللہ تعالیٰ سے کفر کرنے والے ہیں وہ زبردست نقصان اور گھاٹے میں ہیں۔" O ---۵۶۔ "اے میرے ایماندار بندو! میری زمین بہت کشادہ ہے سو تم میری ہی عبادت کرو۔" O

(**سورۃ العنکبوت** ۲۹) ---۶۱۔ "اور اگر آپ ان سے دریافت کریں کہ زمین و آسمان کا خالق اور سورج چاند کو کام میں لگانے والا کون ہے؟ تو ان کا جواب یہی ہوگا کہ اللہ تعالیٰ' پھر کدھر الٹے جا رہے ہیں۔" O ---۶۳۔ "اور اگر آپ ان سے سوال کریں کہ آسمان سے پانی اتار کر زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کس نے کیا؟ تو یقیناً ان کا جواب یہی ہوگا اللہ تعالیٰ نے۔ آپ کہہ دیں کہ ہر تعریف اللہ تعالیٰ ہی کے لیے سزاوار ہے' بلکہ ان میں سے اکثر بے عقل ہیں۔" O

(**سورۃ الروم** ۳۰) ---۹۔ "کیا انہوں نے زمین میں چل پھر کر یہ نہیں دیکھا کہ ان سے پہلے لوگوں کا انجام کیسا (برا) ہوا؟ وہ ان سے بہت زیادہ توانا (اور طاقتور) تھے اور انہوں نے (بھی) زمین بوئی جوتی تھی اور ان سے زیادہ آباد کی تھی اور ان کے پاس ان کے رسول روشن دلائل لے کر آئے تھے۔ یہ تو ناممکن تھا کہ اللہ تعالیٰ ان پر ظلم کرتا لیکن (دراصل) وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے۔" O ---۱۸۔ "تمام تعریفوں کے لائق آسمان و زمین میں صرف وہی ہے تیسرے پہر کو اور ظہر کے وقت بھی (اس کی پاکیزگی بیان کرو)" (تفسیر کیلئے باب ۷، مضمون: نماز) ---۱۹۔ "(وہی) زندہ کو مردہ سے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے۔ اور وہی زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کرتا ہے اسی طرح تم (بھی) نکالے جاؤ گے۔" O ---۲۲۔ "اس (کی قدرت) کی نشانیوں میں سے آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور تمہاری زبانوں اور رنگوں کا اختلاف (بھی) ہے' دانش مندوں کے لیے اس میں یقیناً بڑی نشانیاں ہیں۔" O ---۲۴۔ "اور اس کی نشانیوں میں سے ایک یہ (بھی) ہے کہ وہ تمہیں ڈرانے اور امیدوار بنانے کے لیے بجلیاں دکھاتا ہے اور آسمان سے بارش برساتا ہے اور اس سے مردہ زمین کو زندہ کر دیتا ہے' اس میں (بھی) عقلمندوں کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں۔" O ---۲۵۔ "اس کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ آسمان و زمین اسی کے حکم سے قائم ہیں' پھر جب وہ تمہیں آواز دے گا صرف ایک بار کی آواز کے ساتھ ہی تم سب زمین سے نکل آؤ گے۔" O ---۲۶۔ "اور زمین و آسمان کی ہر ہر چیز اسی کی ملکیت ہے اور ہر ایک اس کے فرمان کے ماتحت ہے۔" O ---۲۷۔ "وہی ہے جو اول بار مخلوق کو پیدا کرتا ہے پھر سے دوبارہ پیدا کرے گا اور یہ تو اس پر بہت ہی آسان ہے۔ اسی کی بہترین اور اعلیٰ صفت ہے' آسمانوں میں اور زمین میں بھی اور وہی غلبے والا حکمت والا ہے۔" O ---۴۲۔ "زمین میں چل پھر کر دیکھو تو سہی کہ اگلوں کا انجام کیا ہوا۔ جن میں اکثر لوگ مشرک تھے۔" O ---۵۰۔ "پس آپ رحمت الٰہی کے آثار دیکھیں کہ زمین کی موت کے بعد کس طرح اللہ تعالیٰ اسے زندہ کر دیتا ہے؟ کچھ شک نہیں کہ وہی مردوں کو زندہ کرنے والا ہے' اور وہ ہر ہر چیز پر قادر ہے۔" O

(**سورۃ لقمان** ۳۱) ---۱۰۔ "اسی نے آسمانوں کو بغیر ستون کے پیدا کیا ہے تم انہیں دیکھ رہے ہو اور اس نے زمین میں پہاڑوں کو ڈال دیا تا کہ وہ تمہیں جنبش نہ دے سکے اور ہر طرح کے جاندار زمین میں پھیلا دیئے۔ اور ہم نے آسمان سے پانی برسا کر زمین میں ہر قسم کے نفیس جوڑے اگا دیئے۔" O ---۱۶۔ "پیارے بیٹے! اگر کوئی چیز رائی کے دانے کے برابر ہو پھر وہ (بھی) خواہ کسی چٹان میں ہو یا آسمانوں میں ہو یا زمین میں ہو اسے اللہ تعالیٰ ضرور لائے گا اللہ تعالیٰ بڑا باریک بین اور خبردار ہے۔" O ---۲۰۔ "کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کی ہر چیز کو ہمارے کام میں لگا رکھا ہے اور تمہیں اپنی ظاہری و باطنی نعمتیں بھرپور دے رکھی ہیں' بعض لوگ اللہ تعالیٰ کے بارے میں بغیر علم کے اور بغیر ہدایت کے اور بغیر روشن کتاب کے جھگڑا کرتے ہیں۔" O

Marfat.com

---۲۵۔ ’’اگر آپ ان سے دریافت کریں کہ آسمان و زمین کا خالق کون ہے؟ تو یہ ضرور جواب دیں گے کہ اللہ تعالیٰ تو کہہ دیجئے کہ سب تعریفوں کے لائق اللہ تعالیٰ ہی ہے لیکن ان میں سے اکثر بے علم ہیں۔‘‘ O ---۲۷۔ ’’روئے زمین کے (تمام) درختوں کے اگر قلمیں ہو جائیں اور تمام سمندروں کی سیاہی ہو اور ان کے بعد سات سمندر اور ہوں تاہم اللہ تعالیٰ کے کلمات ختم نہیں ہو سکتے‘ بیشک اللہ تعالیٰ غالب اور باحکمت ہے۔‘‘ O

(**سورۃ السجدۃ ۳۲**) ---۴۔ ’’اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے آسمان و زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کو چھ دن میں پیدا کر دیا پھر عرش پر قائم ہوا‘ تمہارے لیے اس کے سوا کوئی مددگار اور سفارشی نہیں۔ کیا پھر بھی تم نصیحت حاصل نہیں کرتے۔‘‘ O ---۵۔ ’’وہ آسمان سے لے کر زمین تک (ہر) کام کی تدبیر کرتا ہے پھر (وہ کام) ایک ایسے دن میں اس کی طرف چڑھ جاتا ہے جس کا اندازہ تمہاری گنتی کے ایک ہزار سال کے برابر ہے۔‘‘ O ---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱، مضمون: مدبر] ---۲۷۔ ’’کیا یہ نہیں دیکھتے کہ ہم پانی کو بنجر (غیر آباد) زمین کی طرف بہا کر لے جاتے ہیں پھر اس سے ہم کھیتیاں نکالتے ہیں جسے ان کے چوپائے اور یہ خود کھاتے ہیں‘ کیا پھر بھی یہ نہیں دیکھتے؟‘‘ O

(**سورۃ الاحزاب ۳۳**) ---۷۲۔ ’’ہم نے اپنی امانت کو آسمانوں پر زمین پر اور پہاڑوں پر پیش کیا لیکن سب نے اس کے اٹھانے سے انکار کر دیا اور اس سے ڈر گئے (مگر) انسان نے اسے اٹھا لیا‘ وہ بڑا ہی ظالم جاہل ہے۔‘‘ O

(**سورۃ سبا ۳۴**) ---۲۔ ’’جو زمین میں جائے اور جو اس سے نکلے جو آسمان سے اترے اور جو چڑھ کر اس میں جائے وہ سب سے باخبر ہے۔ اور وہ مہربان نہایت بخشش والا ہے۔‘‘ O ---۹۔ ’’کیا پس وہ اپنے آگے پیچھے آسمان و زمین کو دیکھ نہیں رہے ہیں؟ اگر ہم چاہیں تو انہیں زمین میں دھنسا دیں یا ان پر آسمان کے ٹکڑے گرا دیں یقیناً اس میں پوری دلیل ہے ہر اس بندے کے لیے جو (دل سے) متوجہ ہو۔‘‘ O [یعنی یہ آیت دو باتوں پر مشتمل ہے‘ ایک اللہ کے کمال قدرت کا بیان جو ابھی مذکور ہوا ہے‘ دوسری‘ کفار کیلئے تنبیہ و تہدید کہ جو اللہ آسمان و زمین کی تخلیق پر اس طرح قادر ہے کہ ان پر اور ان کے مابین ہر چیز پر اس کا تصرف اور غلبہ ہے‘ وہ جب چاہے ان پر اپنا عذاب بھیج کر ان کو تباہ کر سکتا ہے۔ زمین میں دھنسا کر بھی‘ جس طرح قارون کو دھنسایا یا آسمان کے ٹکڑے گرا کر‘ جس طرح اصحاب الایکہ کو ہلاک کیا گیا۔] ---۲۲۔ ’’کہہ دیجئے! کہ اللہ تعالیٰ کے سوا جن جن کا تمہیں گمان ہے (سب) کو پکار لو نہ ان میں سے کسی کو آسمانوں اور زمینوں میں سے ایک ذرہ کا اختیار ہے نہ ان کا ان میں کوئی حصہ ہے نہ ان میں سے کوئی اللہ تعالیٰ کا مددگار ہے۔‘‘ O ---۲۴۔ ’’پوچھئے کہ تمہیں آسمانوں اور زمین سے روزی کون پہنچاتا ہے؟ (خود) جواب دیجئے! کہ اللہ تعالیٰ۔ (سنو) ہم یا تم۔ یا تو یقیناً ہدایت پر ہیں یا کھلی گمراہی میں ہیں؟‘‘ O

(**سورۃ فاطر ۳۵**) ---۱۔ ’’اس اللہ تعالیٰ کے لیے تمام تعریفیں سزاوار ہیں جو (ابتداء) آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا اور دو دو تین تین چار چار پروں والے فرشتوں کو اپنا پیغمبر (قاصد) بنانے والا ہے‘ مخلوق میں جو چاہے زیادتی کرتا ہے اللہ تعالیٰ یقیناً ہر چیز پر قادر ہے۔‘‘ O (تفسیر کیلئے باب ۳، مضمون: ملائکہ) ---۹۔ ’’اور اللہ تعالیٰ ہی ہوائیں چلاتا ہے جو بادلوں کو اٹھاتی ہیں پھر ہم بادلوں کو خشک زمین کی طرف لے جاتے ہیں اور اس سے اس زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کر دیتے ہیں۔ اسی طرح دوبارہ جی اٹھنا (بھی) ہے۔‘‘ O

(**سورۃ الزمر ۳۹**) ---۵۔ ’’نہایت اچھی تدبیر سے اس نے آسمانوں اور زمین کو بنایا وہ رات کو دن پر اور دن کو رات پر لپیٹ دیتا ہے اور اس نے سورج چاند کو کام پر لگا رکھا ہے۔ ہر ایک مقررہ مدت تک چل رہا ہے یقین مانو کہ وہی زبردست اور گناہوں کا بخشنے والا ہے۔‘‘ O

(**سورۃ المومن ۴۰**) ---۵۷۔ ’’آسمان و زمین کی پیدائش یقیناً انسان کی پیدائش سے بہت بڑا کام ہے‘ لیکن (یہ اور بات ہے کہ) اکثر لوگ بے علم ہیں۔‘‘ O ---۶۴۔ ’’اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو ٹھہرنے کی جگہ اور آسمان کو چھت بنا دیا اور تمہاری صورتیں بنائیں اور بہت اچھی بنائیں اور تمہیں عمدہ عمدہ چیزیں کھانے کو عطا فرمائیں‘ یہی اللہ تمہارا پروردگار ہے‘ پس بہت ہی برکتوں والا اللہ ہے سارے جہان کا پرورش کرنے والا۔‘‘ O (تفسیر کیلئے باب ۲، مضمون: انسان)

(**سورۃ حم السجدۃ ۴۱**) ---۹۔ ’’آپ فرما دیجئے! کہ کیا تم اس (اللہ) کا انکار کرتے ہو اور تم اس کے شریک مقرر کرتے ہو جس نے دو دن میں زمین پیدا کر دی‘ سارے جہانوں کا پروردگار وہی ہے۔‘‘ O ---۱۰۔ ’’اور اس نے زمین میں اس کے اوپر سے پہاڑ گاڑ دیئے اور اس میں برکت رکھ دی اور اس میں (رہنے والوں کی) غذاؤں کی تجویز بھی اسی میں کر دی (صرف) چار دن میں ضرورت مندوں کے لیے یکساں طور پر۔‘‘ O (تفسیر کیلئے باب ہذا، مضمون: تخلیق کائنات کا مقصد)

(**سورۃ الشوریٰ ۴۲**) ---۱۱۔ ’’وہ آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے اس نے تمہارے لیے تمہاری جنس کے جوڑے بنا دیئے ہیں اور چوپایوں کے جوڑے بنائے ہیں تمہیں وہ اس میں پھیلا رہا ہے اس جیسی کوئی چیز نہیں وہ سننے اور دیکھنے والا ہے۔‘‘ O ---۲۹۔ ’’اور اس کی نشانیوں میں سے آسمانوں اور زمین کی پیدائش ہے اور ان میں جانداروں کا پھیلانا ہے۔ وہ اس پر بھی قادر ہے کہ جب چاہے انہیں جمع کر دے۔‘‘ O

Marfat.com

(**سورۃ الزخرف ۴۳**)---۹۔ ''اگر آپ ان سے دریافت کریں کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا تو یقیناً ان کا جواب یہی ہوگا کہ انہیں غالب و دانا (اللہ تعالیٰ) نے ہی پیدا کیا ہے۔''O---۱۰۔ ''وہی ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو فرش (بچھونا) بنایا اور اس میں تمہارے لیے راستے کر دیے تا کہ تم راہ پالیا کرو۔''O

(**سورۃ الدخان ۴۴**)---۳۸۔ ''ہم نے زمین اور آسمان اور ان کے درمیان کی چیزوں کو کھیل کے طور پر پیدا نہیں کیا۔''O---۳۹۔ ''بلکہ ہم نے انہیں درست تدبیر کے ساتھ ہی پیدا کیا ہے لیکن ان میں سے اکثر لوگ نہیں جانتے۔''O (تفسیر کیلئے باب ہذا، مضمون: تخلیق کائنات کا مقصد)

(**سورۃ الجاثیہ ۴۵**)---۳۔ ''آسمانوں اور زمین میں ایمان داروں کے لیے یقیناً بہت سی نشانیاں ہیں۔''O---۵۔ ''اور رات دن کے بدلنے میں اور جو کچھ روزی اللہ تعالیٰ آسمان سے نازل فرما کر زمین کو اسکی موت کے بعد زندہ کر دیتا ہے (اس میں) اور ہواؤں کے بدلنے میں بھی ان لوگوں کے لیے جو عقل رکھتے ہیں نشانیاں ہیں۔''O---۱۳۔ ''اور آسمان و زمین کی ہر ہر چیز کو بھی اس نے اپنی طرف سے تمہارے لیے تابع کر دیا ہے۔ جو غور کریں یقیناً وہ اس میں بہت سی نشانیاں پالیں گے۔''O---۲۲۔ ''اور آسمانوں اور زمین کو اللہ تعالیٰ نے بہت ہی عدل کے ساتھ پیدا کیا ہے اور تا کہ ہر شخص کو اس کے کیے ہوئے کام کا پورا بدلہ دیا جائے اور ان پر ظلم نہ کیا جائے گا۔''O---[تفسیر کے لیے باب ھذا، مضمون: تخلیق کائنات]

(**سورۃ الاحقاف ۴۶**)---۳۔ ''ہم نے آسمانوں اور زمین اور ان دونوں کے درمیان کی تمام چیزوں کو بہترین تدبیر کے ساتھ ہی ایک مدت معین کے لیے پیدا کیا ہے اور کافر لوگ جس چیز سے ڈرائے جاتے ہیں منہ موڑ لیتے ہیں۔''O---۷۔ ''اور زمین کو ہم نے بچھا دیا ہے اور اس میں ہم نے پہاڑ ڈال دیئے ہیں اور اس میں ہم نے قسم قسم کی خوشنما چیزیں اگا دی ہیں۔''O---۳۲۔ ''اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے بلانے والے کا کہا نہ مانے گا پس وہ زمین میں کہیں (بھاگ کر اللہ تعالیٰ کو) عاجز نہیں کر سکتا' نہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی اس کے مددگار ہوں گے یہ لوگ کھلی گمراہی میں ہیں۔''O---۳۳۔ ''کیا وہ نہیں دیکھتے کہ جس اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور ان کے پیدا کرنے سے وہ نہ تھکا' وہ یقیناً مُردوں کو زندہ کرنے پر قادر ہے؟ کیوں نہ ہو؟ وہ یقیناً ہر چیز پر قادر ہے۔''O (تفسیر کیلئے باب ا، مضمون: قادر مطلق)

(**سورۃ الذٰریٰت ۵۱**)---۲۰۔ ''اور یقین والوں کے لیے تو زمین میں بہت سی نشانیاں ہیں۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ا، مضمون: نشانیاں]---۲۳۔ ''آسمان و زمین کے پروردگار کی قسم! کہ یہ بالکل برحق ہے ایسا ہی جیسے کہ تم باتیں کرتے ہو۔''O---۴۸۔ ''اور زمین کو ہم نے فرش بنا دیا ہے۔ پس ہم بہت ہی اچھے بچھانے والے ہیں۔''O

(**سورۃ الرحمٰن ۵۵**)---۱۰۔ ''اور اسی نے مخلوق کے لیے زمین بچھا دی۔''O---[جو لوگ اِس آیت سے زمین کو ریاست کی ملکیت بنانے کا حکم نکالتے ہیں وہ ایک فضول بات کہتے ہیں۔ یہ باہر کے نظریات لا کر قرآن میں زبردستی ٹھونسنے کی ایک بھونڈی کوشش ہے جس کا ساتھ نہ آیت کے الفاظ دیتے ہیں نہ سیاق و سباق۔ اَنام صرف انسانی معاشرے کو نہیں کہتے بلکہ زمین کی دوسری مخلوقات بھی اس میں شامل ہیں۔ اور زمین کو اَنام کے لیے وضع کرنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ سب کی مشترک ملکیت ہو۔ اور سیاقِ عبارت بھی یہ نہیں بتا رہا ہے کہ کلام کا مدعا اِس جگہ کوئی معاشی ضابطہ بیان کرنا ہے۔ یہاں تو مقصود دراصل یہ بتانا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اِس زمین کو اِس طرح بنایا اور تیار کر دیا کہ یہ قسم قسم کی زندہ مخلوقات کے لیے رہنے بسنے اور زندگی بسر کرنے کے قابل ہو گئی۔ یہ آپ سے آپ ایسی نہیں ہو گئی ہے۔ خالق کے بنانے سے ایسی بنی ہے۔ اُس نے اپنی حکمت سے اس کو ایسی جگہ رکھا اور ایسے حالات اُس میں پیدا کیے جن سے یہاں زندہ انواع کا رہنا ممکن ہوا۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(**سورۃ الواقعہ ۵۶**)---۴۔ ''جبکہ زمین زلزلہ کے ساتھ ہلا دی جائے گی۔''O---[یعنی بچہ جس طرح جھولے میں جھلایا جاتا ہے' کبھی اوپر اٹھتا ہے کبھی نیچے جھکتا ہے۔ اسی طرح زمین بھی اضطراراً جھولے کی طرح جھولے گی۔ یہاں تک کہ اس کے اوپر جو کچھ ہے مکانات، درخت، پہاڑ سب گر پڑیں گے اور جڑ سے اکھڑ جائیں گے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

(**سورۃ الحدید ۵۷**)---۱۔ ''آسمان اور زمین میں جو ہے (سب) اللہ تعالیٰ کی تسبیح کر رہے ہیں' وہ زبردست با حکمت ہے۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ا، مضمون: الحمد]---۴۔ ''وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر مستوی ہو گیا۔ وہ (خوب) جانتا ہے اس چیز کو جو زمین میں جائے اور جو اس سے نکلے اور جو آسمان سے نیچے آئے اور جو کچھ چڑھ کر اس میں جائے' اور جہاں کہیں تم ہو وہ تمہارے ساتھ ہے اور جو تم کر رہے ہو اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے۔''O---۱۷۔ ''یقین مانو کہ اللہ تعالیٰ ہی زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کر دیتا ہے۔ ہم نے تو تمہارے لیے اپنی آیتیں بیان کر دیں تا کہ تم سمجھو۔''O---[یہاں جس مناسبت سے یہ بات ارشاد ہوئی ہے اس کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے۔ قرآن مجید میں متعدد مقامات پر نبوت اور کتاب کے نزول کو بارش کی برکات سے تشبیہ دی گئی ہے کیونکہ انسانیت پر اس کے وہی اثرات مترتب ہوتے ہیں جو زمین پر بارش کے ہوا کرتے ہیں۔ جس طرح مُردہ پڑی

Marfat.com

ہوئی زمین بارانِ رحمت کا ایک چھینٹا پڑتے ہی لہلہا اٹھتی ہے، اسی طرح جس ملک میں اللہ کی رحمت سے ایک نبی مبعوث ہوتا ہے اور وحی و کتاب کا نزول شروع ہوتا ہے وہاں مری ہوئی انسانیت یکا یک جی اٹھتی ہے۔ اُس کے وہ جوہر کھلنے لگتے ہیں جنہیں زمانہ ہائے دراز سے جاہلیت نے پیوند خاک کر رکھا تھا۔ اُس کے اندر سے اخلاقِ فاضلہ کے چشمے پھوٹنے لگتے ہیں اور خیرات و حسنات کے گلزار لہلہانے لگتے ہیں۔ اس حقیقت کی طرف جس غرض کے لیے یہاں اشارہ کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ ضعیف الایمان مسلمانوں کی آنکھیں کھلیں اور وہ اپنی حالت پر غور کریں۔ نبوت اور وحی کے بارانِ رحمت سے انسانیت جس شان سے ازسرِ نو زندہ ہو رہی تھی اور جس طرح اس کا دامن برکات سے مالا مال ہو رہا تھا وہ ان کے لیے کوئی دُور کی داستان نہ تھی۔ وہ خود اپنی آنکھوں سے صحابہ کرامؓ کے پاکیزہ معاشرے میں اس کا مشاہدہ کر رہے تھے۔ رات دن اس کا تجربہ اُن کو ہو رہا تھا۔ جاہلیت بھی اپنے تمام مفاسد کے ساتھ ان کے سامنے موجود تھی، اور اسلام سے پیدا ہونے والے محاسن بھی اُن کے مقابلے میں اپنی پوری بہار دکھا رہے تھے۔ اس لیے ان کو تفصیل کے ساتھ یہ باتیں بتانے کی کوئی حاجت نہ تھی۔ بس یہ اشارہ کر دینا کافی تھا کہ مُردہ زمین کو اللہ اپنے بارانِ رحمت سے کس طرح زندگی بخشتا ہے، اس کی نشانیاں تم کو صاف صاف دکھا دی گئی ہیں، اب تم خود عقل سے کام لے کر اپنی حالت پر غور کر لو کہ اس نعمت سے تم کیا فائدہ اٹھا رہے ہو۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(**سورۃ الحشر** ۵۹)---۱۔ ''آسمانوں اور زمین کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہے' اور وہ غالب باحکمت ہے۔'' O---۲۴۔ ''وہی اللہ ہے پیدا کرنے والا وجود بخشنے والا' صورت بنانے والا' اسی کے لیے (نہایت) اچھے نام ہیں' ہر چیز خواہ وہ آسمانوں میں ہو خواہ زمین میں ہو اس کی پاکی بیان کرتی ہے' اور وہی غالب حکمت والا ہے۔'' O

(**سورۃ الصف** ۶۱)---۱۔ ''زمین و آسمان کی ہر ہر چیز اللہ تعالیٰ کی پاک بیان کرتی ہے اور وہی غالب حکمت والا ہے۔'' O (تفسیر کیلئے باب ا، مضمون: الحمد)

(**سورۃ الجمعۃ** ۶۲)---۱۔ ''(ساری چیزیں) جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہیں (جو) بادشاہ نہایت پاک (ہے) غالب و باحکمت ہے۔'' O (تفسیر کیلئے باب ا، مضمون: الحمد)

(**سورۃ التغابن** ۶۴)---۱۔ ''(تمام چیزیں) جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اللہ کی پاکی بیان کرتی ہیں اسی کی سلطنت ہے اور اسی کی تعریف ہے' اور وہ ہر ہر چیز پر قادر ہے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ا، مضمون: الحمد]---۳۔ ''اسی نے آسمانوں کو اور زمین کو عدل و حکمت سے پیدا کیا' اسی نے تمہاری صورتیں بنائیں اور بہت اچھی بنائیں اور اسی کی طرف لوٹنا ہے۔'' O---۴۔ ''وہ آسمان و زمین کی ہر ہر چیز کا علم رکھتا ہے اور جو کچھ تم چھپاؤ اور جو ظاہر کرو وہ (سب کو) جانتا ہے۔ اللہ تو سینوں کی باتوں تک کو جاننے والا ہے۔'' O (تفسیر کیلئے باب ا، مضمون: اللہ تعالیٰ دلوں کے راز جانتا ہے)

(**سورۃ الطلاق** ۶۵)---۱۲۔ ''اللہ وہ ہے جس نے سات آسمان بنائے اور اسی کے مثل زمینیں بھی۔ اس کا حکم ان کے درمیان اترتا ہے تاکہ تم جان لو کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو بہ اعتبار علم گھیر رکھا ہے۔'' O---[یعنی سات آسمانوں کی طرح، اللہ نے سات زمینیں بھی پیدا کی ہیں۔ بعض نے اس سے سات اقالیم مراد لیے ہیں لیکن یہ صحیح نہیں۔ بلکہ جس طرح اوپر نیچے سات آسمان ہیں، اسی طرح سات زمینیں ہیں، جن کے درمیان بعد و مسافت ہے اور ہر زمین میں اللہ کی مخلوق آباد ہے (القرطبی) احادیث سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے، جیسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے کسی کی ایک بالشت زمین بھی ہتھیالی تو قیامت والے دن اس زمین کا اتنا حصہ ساتوں زمینوں سے طوق بنا کر اس کے گلے میں ڈال دیا جائے گا"۔ (صحیح بخاری کے الفاظ ہیں "اس کو ساتوں زمینوں تک دھنسا دیا جائے گا") بعض یہ بھی کہتے ہیں کہ ہر زمین میں اسی طرح پیغمبر ہے، جس طرح کا پیغمبر تمہاری زمین پر آیا، مثلاً آدم، آدم کی طرح نوح، نوح کی طرح ابراہیم، ابراہیم کی طرح عیسیٰ، عیسیٰ کی طرح (علیہم السلام)۔ لیکن یہ بات کسی صحیح روایت سے ثابت نہیں۔ (از تفسیر نمبر ا شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---[اس سورۃ کا اختتام اس آیت سے ہو رہا ہے۔ اس میں بتایا جا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی وہ ذات ہے جس نے سات آسمانوں کو پیدا فرمایا اور اسی طرح زمین کی بھی تخلیق کی۔ کائنات کا ذرّہ ذرّہ اس کی شانِ کبریائی کی جلوہ گاہ ہے اور اس کی عظمت اور بڑائی پر گواہی دے رہا ہے۔ ومن الارض مثلھن میں مماثلت کی دو وجہیں بیان کی گئی ہیں:

1۔ آسمان بھی سات پیدا فرمائے اور زمینیں بھی سات پیدا فرمائیں۔

2۔ یعنی جس طرح آسمان کی اس نے تخلیق کی ہے اسی طرح زمین کی بھی اسی نے تخلیق کی ہے۔ اگر زمینوں کی تعداد بھی سات مانی جائے تو امام رازی نے کہا ہے کہ سات زمینوں سے مراد وہ سات براعظم ہیں جنہیں بڑے بڑے سمندر ایک دوسرے سے جدا کیے ہوئے ہیں، یا سات زمینوں سے مراد سات کواکب ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔ (از تفسیر نمبر ۸ ضیاء القرآن)]---O

(**سورۃ الملک** ۶۷)---۱۵۔ ''وہ ذات جس نے تمہارے لیے زمین کو پست و مطیع کر دیا تاکہ تم اس کی راہوں میں چلتے پھرتے رہو اور اللہ کی روزیاں کھاؤ

Marfat.com

تفسیر کے لئے باب ہٰذا، مضمون: تسخیر کائنات]
(یہ) اسی کی طرف (تمہیں) جی کراٹھ کھڑا ہونا ہے۔'' O---[
اگایا ہے (اور پیدا کیا ہے)۔'' O---۱۸۔ ''پھر تمہیں اسی میں لوٹا لے جائے گا
(**سورۃ نوح ۷۱**)---۱۷۔ ''اور تم کو زمین سے ایک (خاص اہتمام سے)
تفسیر کے لئے باب نمبر۳، مضمون: انسانی حقیقت]---۱۹۔ ''اور تمہارے لیے زمین کو اللہ تعالیٰ نے
اور (ایک خاص طریقہ) سے پھر نکالے گا۔'' O---[
یعنی اسے فرش کی طرح بچھا دیا ہے، تم اس پر اسی طرح چلتے پھرتے ہو جیسے اپنے گھر میں بچھے ہوئے فرش پر چلتے اور اٹھتے بیٹھتے ہو۔
فرش بنادیا ہے۔'' O---[
یعنی اس زمین پر اللہ تعالیٰ نے بڑے بڑے کشادہ راستے
(از تفسیر ۴ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۲۰۔ ''تا کہ تم اس کی کشادہ راہوں میں چلو پھرو۔'' O---[
بنا دیے ہیں تا کہ انسان آسانی کے ساتھ ایک جگہ سے دوسری جگہ، ایک شہر سے دوسرے شہر یا ایک ملک سے دوسرے ملک میں جاسکے، اس لئے یہ راستے بھی
انسان کی کاروباری اور تمدنی ضرورت ہے، جس کا انتظام کر کے اللہ نے انسانوں پر ایک احسان عظیم کیا ہے۔ (از تفسیر ۵ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]
(**سورۃ المزمل ۷۳**)---۱۲۔ ''یقیناً ہمارے ہاں سخت بیڑیاں ہیں اور سلگتی ہوئی جہنم ہے۔'' O---۱۳۔ ''اور حلق میں اٹکنے والا کھانا ہے اور درد دینے والا
عذاب ہے۔'' O---۱۴۔ ''جس دن زمین اور پہاڑ تھرتھرا جائیں گے اور پہاڑ مثل بھربھری ریت کے ٹیلوں کے ہو جائیں گے۔'' O---[یعنی یہ عذاب اس
دن ہوگا، جس دن زمین اور پہاڑ بھونچال سے تہ و بالا ہو جائیں گے اور بڑے بڑے پرہیبت پہاڑ ریت کے ٹیلوں کی طرح بے حیثیت ہو جائیں گے۔ (از
تفسیر ۲ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]
(**سورۃ المرسلت ۷۷**)---۲۵۔ ''کیا ہم نے زمین کو سمیٹنے والی نہیں بنایا؟'' O---۲۶۔ ''زندوں کو بھی اور مردوں کو بھی۔'' O---۲۷۔ ''اور ہم نے
اس میں بلند و بھاری پہاڑ بنا دیئے اور تمہیں سیراب کرنے والا میٹھا پانی پلایا۔'' O---[یہ آخرت کے ممکن اور معقول ہونے پر ایک اور دلیل ہے۔ یہی ایک
کرۂ زمین ہے جو کروڑوں اور اربوں سال سے بے حد و حساب مخلوقات کو اپنی گود میں لیے ہوئے ہے ہر قسم کی نباتات، ہر قسم کے حیوانات اور انسان اس پر جی
رہے ہیں، اور سب کی ضروریات پوری کرنے کے لئے اس کے پیٹ میں سے طرح طرح کے اتھاہ خزانے نکلتے چلے آ رہے ہیں، پھر یہی زمین ہے جس پر ان
تمام اقسام کی مخلوقات کے بے شمار افراد روز مرتے ہیں، مگر ایسا بے نظیر انتظام کر دیا گیا ہے کہ سب کے لاشے اسی زمین میں ٹھکانے لگ جاتے ہیں اور یہ پھر ہر
مخلوق کے نئے افراد کے جینے اور بسنے کے لئے تیار ہو جاتی ہے۔ اس زمین کو سپاٹ گیند کی طرح بھی بنا کر نہیں رکھ دیا گیا ہے بلکہ اس میں جگہ جگہ پہاڑی سلسلے
اور فلک بوس پہاڑ قائم کیے گئے ہیں جن کا موسموں کے تغیرات میں، بارشوں کے برسنے میں، دریاؤں کی پیدائش میں، زرخیز وادیوں کے وجود میں، بڑے بڑے
شہتیر فراہم کرنے والے درختوں کے اگنے میں، قسم قسم کی معدنیات اور طرح طرح کے پتھروں کی فراہمی میں بہت بڑا دخل ہے، پھر اس زمین کے پیٹ میں بھی
میٹھا پانی پیدا کیا گیا ہے، اس کی پیٹھ پر بھی میٹھے پانی کی نہریں بہا دی گئی ہیں، اور سمندر کے کھاری پانی سے صاف ستھرے بخارات اٹھا کر بھی نتھرا ہوا پانی آسمان
سے برسانے کا انتظام کیا گیا ہے، کیا یہ سب اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ ایک قادر مطلق نے یہ سب کچھ بنایا ہے، اور وہ محض قادر ہی نہیں ہے بلکہ علیم و حکیم بھی
ہے؟ اب اگر اس کی قدرت اور حکمت ہی سے یہ زمین اس سرو سامان کے ساتھ اور ان حکمتوں کے ساتھ بنی ہے تو ایک صاحب عقل آدمی کو یہ سمجھنے میں کیوں
مشکل پیش آتی ہے کہ اسی کی قدرت اس دنیا کی بساط لپیٹ کر پھر ایک دوسری دنیا نئے طرز پر بنا سکتی ہے، اور اس کی حکمت کا تقاضا یہ ہے کہ وہ اس کے بعد ایک
دوسری دنیا بنائے تا کہ انسان سے ان اعمال کا حساب لے جو اس نے اس دنیا میں کیے ہیں؟ (از تفسیر ۱۵ تفہیم القرآن)]
(**سورۃ النباء ۷۸**)---۶۔ ''کیا ہم نے زمین کو فرش نہیں بنایا؟'' O---[یعنی فرش کی طرح تم زمین پر چلتے پھرتے، اٹھتے، بیٹھتے، سوتے اور سارے کام
کاج کرتے ہو، زمین کو ڈولتا ہوا نہیں رہنے دیا۔ (از تفسیر ۵ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]
(**سورۃ الانشقاق ۸۴**)---۳۔ ''اور جب زمین (کھینچ کر) پھیلا دی جائے گی۔'' O---[یعنی اس کے طول و عرض میں مزید وسعت کر دی جائے گی یا یہ
مطلب ہے کہ اس پر جو پہاڑ وغیرہ ہیں، سب کو ریزہ ریزہ کر کے زمین کو صاف اور ہموار کر کے بچھا دیا جائے گا اس میں کوئی اونچ نیچ نہیں رہے گی۔ (از تفسیر ۱ شاہ
فہد قرآن پرنٹنگ)]---۴۔ ''اور اس میں جو ہے اسے وہ اگل دے گی اور خالی ہو جائے گی۔ O--[یعنی اس میں جو مردے دفن ہیں، سب زندہ ہو کر باہر نکل
آئیں گے جو خزانے اس کے بطن میں موجود ہیں، وہ انہیں ظاہر کر دے گی، اور خود بالکل خالی ہو جائے گی۔ (از تفسیر ۲ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]
(**سورۃ الطارق ۸۶**)---۱۲۔ ''اور پھٹنے والی زمین کی قسم!'' O---[یعنی زمین پھٹتی ہے تو اس سے پودا باہر نکلتا ہے، زمین پھٹتی ہے تو چشمہ جاری ہو جاتا
ہے اور اسی طرح ایک دن آئے گا کہ زمین پھٹے گی، سارے مردے زندہ ہو کر باہر نکل آئیں گے۔ اس لئے زمین کو پھٹنے والی اور شگاف والی کہا۔ (از تفسیر ۲ شاہ
فہد قرآن پرنٹنگ)]
(**سورۃ الغاشیۃ ۸۸**)---۲۰۔ ''اور زمین کی طرف کہ کس طرح بچھائی گئی ہے۔'' O---[یعنی کس طرح اسے ہموار کر کے انسان کے رہنے کے قابل بنایا
ہے، وہ اس پر چلتا پھرتا، کاروبار کرتا اور فلک بوس عمارتیں تعمیر کرتا ہے۔ (از تفسیر ۴ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

Marfat.com

(سورۃ الزلزال ۹۹)---۱۔ ''جب تھرتھرانے لگے گی زمین پوری شدت سے۔'' O---[زوردار جھٹکے جو بار بار آئیں انہیں زلزلہ کہا جاتا ہے۔ بعض علماء کے نزدیک اس سے مراد وہ زلزلہ ہے جو وقوع قیامت کے وقت آئے گا اس کے باعث پہاڑ' لمبے لمبے درخت' اور بڑے بڑے محلات اور سنگین قلعے ریزہ ریزہ ہوکر پیوند زمین ہوجائیں گے اور بعض کا خیال ہے کہ نفخہ ثانیہ کے وقت زمین پھر لرزے گی' یہاں اس دوسرے زلزلہ کا ذکر ہو رہا ہے۔ بعد والی آیت اس کو ترجیح دیتی ہے۔(از تفسیر ا ضیاء القرآن)]---۲۔ ''اور باہر پھینک دے گی زمین اپنے بوجھوں (یعنی دفینوں) کو۔'' O---[نفخہ ثانیہ کے وقت جب زلزلہ آئے گا تو زمین کے بطن میں جو کچھ چھپا ہوا ہے وہ اسے نکال کر باہر پھینک دے گی۔ سارے مردے جو اس میں دفن ہوتے رہے وہ جس حالت میں ہوں گے' باہر نکل آئیں گے' اگر ان کے ذرے منتشر ہوکر زمین کے طول وعرض میں پھیلے ہوئے ہوں گے تو ان کو بھی یکجا کر دیا جائے گا' جو معدنیات' جتنے خزانے اور ذخائر اس میں مستور ہوں گے' سب ظاہر ہو جائیں گے۔(از تفسیر ۲ ضیاء القرآن)]---۳۔ ''اور انسان (حیران ہوکر) کہے گا اسے کیا ہو گیا۔'' O---[انسان سے مراد یہاں وہ انسان ہے جو قیامت کا شدت سے انکار کیا کرتا تھا۔ صدہا دلائل سن لینے کے باوجود اس کا دل اسے تسلیم کرنے کے لئے تیار نہ تھا۔ جب وہ یہ سب کچھ ہوتے ہوئے دیکھے گا تو حیران و ششدر رہ جائے گا' فرط حیرت سے پوچھے گا یہ کیا ہو رہا ہے سورہ یاسین میں ہے ''من بعثنا من مرقدنا۔'' یعنی ہمیں ہماری خوابگاہوں سے کس نے اٹھا دیا ہے۔ اہل ایمان جنہیں وقوع قیامت کا یقین تھا وہ جب دیکھیں گے کہ مردے زندہ ہوکر قبروں سے نکل رہے ہیں تو ان کا علم الیقین اب عین الیقین کے درجہ پر پہنچ جائے گا۔ وہ کہیں گے ''ھذا ما وعدنا الرحمٰن وصدق المرسلون۔'' یہ وہی کچھ رونپذیر ہو رہا ہے۔ جس کا وعدہ خداوند رحمٰن نے کیا تھا اور رسولوں نے بالکل سچ فرمایا تھا۔(از تفسیر ۳ ضیاء القرآن)]---۴۔ ''اس روز وہ بیان کردے گی اپنے سارے حالات۔'' O---[اس وقت زمین اپنی سرگزشت کھول کر بیان کردے گی' گزشتہ دنیا میں جو حالات' جو واقعات اس پر رونپذیر ہوئے' جو نیک کام اس پر کیے گئے' جن گناہوں کا اس پر ارتکاب کیا گیا سب کے سب یہ زمین بیان کردے گی ترمذی نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی پھر سامعین سے پوچھا جانتے ہو وہ خبریں کیسی ہوں گی صحابہ نے جواب دیا اللہ ورسولہ اعلم۔ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے۔(ترمذی، نسائی) زمین ہر بندے اور ہر بندی کے متعلق گواہی دے گی اس نے سطح زمین پر کیا کچھ کیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے صحابہ کرام کو یہ ہدایت فرمایا کرتے۔ کہ زمین سے اپنی حفاظت کیا کرو یہ تمہاری ماں ہے جو کام بھی اس پر کوئی شخص کرے گا یہ اس کی اطلاع دے دی گی۔ حضرت سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ طریقہ تھا کہ آپ بیت المال کا سب روپیہ حق داروں میں تقسیم کردیتے' جب وہ خالی ہو جاتا تو اس میں دو نفل ادا کرتے اور پھر فرماتے اے بیت المال کے در و دیوار تمہیں گواہی دینا ہوگی کہ میں نے تمہیں حق کے ساتھ بھرا اور حق کے ساتھ خالی کردیا۔ آج سے کچھ عرصہ قبل جب یہ آیات تلاوت کی جاتیں تو کمزور ایمان والے لوگ ان کی مختلف تاویلات کرتے۔ اندھی بہری زمین کو کیا پتہ کہ اس پر کیا ہو رہا ہے' بے جان در و دیوار کیا جانیں کہ ان کے احاطہ میں کیا گل کھلائے جا رہے ہیں' ویرانوں اور تاریکیوں میں نیک وبد اعمال کو جو دنیا آباد رہی ان کا سراغ کیسے لگایا جا سکتا ہے اس قسم کے شکوک انہیں پریشان کیا کرتے۔ لیکن سائنس کی محیر العقول ایجادات نے ان سب سوالات کا علمی جواب بہم پہنچا دیا ہے ریڈیو' ٹیلی ویژن اور پھر ٹیپ ریکارڈر کی ایجاد نے ان تمام شکوک کا ازالہ کردیا۔ جب ریڈیو اسٹیشن سے نشر ہونے والی آواز' آن واحد میں دنیا کے گوشے گوشے میں پہنچ جاتی ہے اور سنی بھی جا سکتی ہے جب ٹیلیویژن اسٹیشن پر پیش کیا جانے والا پروگرام اپنی تفصیلات کے ساتھ دور دور تک دیکھا جا سکتا ہے مکانوں کی دیواریں' قلعوں کی فصلیں' اونچے اونچے پہاڑ اور گھنے جنگلات' ان تصاویر کو دیکھنے میں مانع نہیں ہو سکتے۔ جب ٹیپ ریکارڈر کے ذریعے ہر آواز کو اس کے لب ولہجہ اور زیر و بم کے ساتھ مقید کیا جا سکتا ہے اور جب کوئی چاہے انہیں بار بار سن سکتا ہے۔ اگر راڈار کی آنکھ ہزاروں میل دور اڑنے والے جہازوں کا سراغ لگا سکتی ہے' تو اب اس بات میں کوئی شبہ نہ رہا کہ زمین کا ذرہ ذرہ ایک خاموش تماشائی کی طرح ہماری کارستانیوں کو دیکھ رہا ہے اور اس کا ریکارڈ مرتب کر رہا ہے' قیامت کے روز ہماری زندگی کی پوری فلم تفصیل سے ہمیں دکھا دی جائے گی پھر کسی میں یہ ہمت ہوگی کہ وہ ان چیزوں کا انکار کرے؟ قرآن کریم نے بڑی صراحت سے ان انتظامات کا تذکرہ کیا ہے جو قدرت کی طرف سے روز حساب کے فیصلوں کو عدل و انصاف کے تقاضوں کے مطابق کرنے کے لئے کر دیے گئے ہیں کراماً کاتبین موقع پر ہمارے نیک وبد اعمال کا تحریری ریکارڈ تیار کر رہے ہیں ہمارے اعضا قیامت کے دن سلطانی گواہ کی حیثیت سے پیش کیے جائیں گے ارشاد ہے (یٰس) کہ آج ہم ان کے لبوں پر مہر لگا دیں گے۔ ان کے ہاتھ ہمارے ساتھ گفتگو کریں گے اور ان کے پاؤں ان پر گواہی دیں گے۔ اگر پھر بھی کسی نے اپنی غلطی کو تسلیم کرنے سے انکار کیا تو اس کے سامنے اس کے ٹیپ ریکارڈ اور اس کی زندگی کی فلم پیش کردی جائے گی۔(از تفسیر ۴ ضیاء القرآن)]---۵۔ ''کیونکہ آپ کے رب نے اسے (یونہی) حکم بھیجا ہے۔'' O---[زمین کے شکم سے مردوں کا زندہ ہوکر نکلنا یا زمین کا اپنی سرگزشت کو من وعن بیان کرنا از خود نہ ہوگا بلکہ اسے اللہ ایسا کرنے کا حکم دے گا۔(از تفسیر ۵ ضیاء القرآن)]

Marfat.com

خشکی اور سمندر

(سورۃ البقرۃ ۲)---۱۶۴۔''بیشک پیدا کرنے میں آسمانوں اور زمین کے اور ایک دوسرے کے پیچھے آنے جانے میں شب وروز کے اور کشتیوں میں جو چلتی ہیں سمندر میں وہ (چیزیں) لے کر جو نفع بخش ہیں انسانوں کے لئے اور یہ جو نازل کیا اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی، پھر زندگی بخشی اس کے ذریعے سے زمین کو مردہ ہونے کے بعد اور پھیلائی اس میں ہر طرح کی جاندار مخلوق اور ہواؤں کی گردش اور بادلوں میں جو تابع فرمان بنا کر رکھے گئے ہیں درمیان آسمان اور زمین کے۔ یقیناً (اس سب چیزوں میں) نشانیاں ہیں عقلمندوں کے لئے۔''O

(سورۃ الانعام ۶)---۹۷۔''اور اسی نے تمہارے لئے ستارے بنائے تا کہ تم ان سے خشکی اور سمندر کے اندھیروں میں راہ پاؤ۔ ہم نے ان لوگوں کے لئے جو علم رکھتے ہیں، نشان کھول کھول کر بیان کر دیئے ہیں۔''O

(سورۃ یونس ۱۰)---۲۲۔''وہی تمہیں خشکی اور سمندر میں پھراتا ہے۔ یہاں تک کہ جب تم کشتیوں میں ہوتے ہو اور وہ لوگوں کو خوشگوار ہوا کے ساتھ لئے پھرتی ہیں اور وہ اس پر خوش ہوتے ہیں کہ انہیں تند ہوا آ لیتی ہے اور ان پر ہر جگہ سے لہریں آ پہنچتی ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ وہ گھر گئے ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کی بندگی کو اس کے لئے خالص کر کے پکارتے ہیں۔ اگر تو نے ہمیں اس سے بچالیا تو ہم ضرور شکر گزاروں میں ہوں گے۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ا، مضمون: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی جائے پناہ نہیں]---۲۳۔''پھر جب وہ انہیں بچالیتا ہے تو وہ زمین پر ناحق سرکشی کرنے لگتے ہیں۔ اے لوگو! تمہاری سرکشی تمہارے اپنے خلاف ہے۔ یہ دنیاوی زندگی کا سامان ہے۔ پھر تمہاری واپسی ہماری طرف ہی ہوگی اور ہم تمہیں بتائیں گے جو تم کیا کرتے تھے۔''O---۹۰۔''اور ہم نے بنی اسرائیل کو سمندر کے پار کر دیا پھر فرعون اور اس کے لشکر نے سرکشی اور دشمنی سے ان کا پیچھا کیا۔ یہاں تک کہ وہ غرق ہونے لگا۔ تو بولا، میں ایمان لاتا ہوں کہ کوئی خدا نہیں سوائے اس کے جس پر بنی اسرائیل ایمان رکھتے ہیں اور میں فرمانبرداروں میں ہوتا ہوں۔''O---۹۱۔''اب! مگر پہلے تو تو نے نافرمانی کی اور فسادیوں میں تھا۔''O---۹۲۔''ہاں! آج ہم تجھے تیرے بدن میں بچالیں گے۔ تا کہ تو ان کے لئے جو تیرے بعد ہوں گے ایک نشان بن جائے۔ مگر بہت سے لوگ ہماری نشانیوں سے غافل ہیں۔''O

(سورۃ بنی اسرائیل ۱۷)---۶۷۔''غافل ہیں۔ اور سمندروں میں مصیبت پہنچتے ہی جنہیں تم پکارتے تھے سب گم ہو جاتے ہیں صرف وہی اللہ باقی رہ جاتا ہے۔ پھر جب وہ تمہیں خشکی کی طرف بچالاتا ہے تو تم منہ پھیر لیتے ہو اور انسان بڑا ہی ناشکرا ہے۔''O---۶۸۔''تو کیا تم اس سے بے خوف ہو گئے ہو کہ تمہیں خشکی کی طرف (لے جا کر زمین) میں دھنسا دے یا تم پر پتھروں کی آندھی بھیج دے۔ پھر تم اپنے لیے کسی نگہبان کو نہ پاسکو۔''O

(سورۃ النمل ۲۷)---۶۱۔''کیا وہ جس نے زمین کو قرار گاہ بنایا اور اس کے درمیان نہریں جاری کر دیں اور اس کے لیے پہاڑ بنائے اور دو سمندروں کے درمیان روک بنا دی کیا اللہ کے ساتھ اور کوئی معبود بھی ہے؟ بلکہ ان میں سے اکثر کچھ جانتے ہی نہیں۔''O---۶۳۔''کیا وہ جو تمہیں خشکی اور تری کی تاریکیوں میں راہ دکھاتا ہے اور جو اپنی رحمت سے پہلے ہی خوشخبریاں دینے والی ہوائیں چلاتا ہے' کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے جنہیں یہ شریک کرتے ہیں ان سب سے اللہ بلند و بالاتر ہے۔''O

(سورۃ العنکبوت ۲۹)---۶۵۔''پس یہ لوگ جب کشتیوں میں سوار ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ہی کو پکارتے ہیں اس کے لیے عبادت کو خالص کر کے پھر جب وہ انہیں خشکی کی طرف بچالاتا ہے تو اسی وقت شرک کرنے لگتے ہیں۔''O

(سورۃ الروم ۳۰)---۴۱۔''خشکی اور تری میں لوگوں کی بداعمالیوں کے باعث فساد پھیل گیا۔ اس لیے کہ انہیں ان کے بعض کرتوتوں کا پھل اللہ تعالیٰ چکھا دے (بہت) ممکن ہے کہ وہ باز آجائیں۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: فساد]

(سورۃ لقمان ۳۱)---۲۷۔''روئے زمین کے (تمام) درختوں کے اگر قلمیں ہو جائیں اور تمام سمندروں کی سیاہی ہو اور ان کے بعد سات سمندر اور ہوں تاہم اللہ تعالیٰ کے کلمات ختم نہیں ہو سکتے' بیشک اللہ تعالیٰ غالب اور باحکمت ہے۔''O---۳۱۔''کیا تم اس پر غور نہیں کرتے کہ دریا میں کشتیاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے چل رہی ہیں اس لیے کہ وہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھائے' یقیناً اس میں ہر ایک صبر و شکر کرنے والے کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: غور و فکر]---۳۲۔''اور جب ان پر موجیں سائبانوں کی طرح چھا جاتی ہیں تو وہ (نہایت) خلوص کے ساتھ اعتقاد کر کے اللہ تعالیٰ ہی کو پکارتے ہیں۔ پھر جب وہ (باری تعالیٰ) انہیں نجات دے کر خشکی کی طرف پہنچاتا ہے تو کچھ ان میں سے اعتدال پر رہتے ہیں اور ہماری آیتوں کا انکار صرف وہی کرتے ہیں جو بدعہد اور ناشکرے ہوں۔''O

Marfat.com

(سورۃ الطور ۵۲)---۶۔ ''اور بھڑکائے ہوئے سمندر کی۔'' O---[مسجور کے معنی ہیں' بھڑکے ہوئے۔ بعض کہتے ہیں' اس سے وہ پانی مراد ہے جو زیر عرش ہے جس سے قیامت والے دن بارش نازل ہوگی' اس سے مردہ جسم زندہ ہو جائیں گے۔ بعض کہتے ہیں اس سے مراد سمندر ہیں' ان میں قیامت والے دن آگ بھڑک اٹھے گی' جیسے فرمایا: ''اور جب سمندر بھڑکا دیئے جائیں گے''۔ امام شوکانی نے اسی مفہوم کو اولیٰ قرار دیا ہے اور بعض نے مَسجُور کے معنی بھرے ہوئے کے لیے ہیں' یعنی فی الحال سمندروں میں آگ تو نہیں ہے' البتہ وہ پانی سے بھرے ہوئے ہیں' امام طبری نے اس قول کو اختیار کیا ہے۔ اس کے اور بھی کئی معنی بیان کیے گئے ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ التکویر ۸۱)---۶۔ ''اور جب سمندر بھڑکائے جائیں گے۔'' O---[تسجیر عربی زبان میں تنور کے اندر آگ دہکانے کے لئے بولا جاتا ہے بظاہر یہ بات عجیب معلوم ہوتی ہے کہ قیامت کے روز سمندروں میں آگ بھڑک اٹھے گی۔ لیکن اگر پانی کی حقیقت لوگوں کی نگاہ میں ہو تو اس میں کوئی چیز بھی قابل تعجب محسوس نہ ہوگی۔ یہ سراسر اللہ تعالیٰ کا معجزہ ہے کہ اس نے آکسیجن اور ہائیڈروجن' دو ایسی گیسوں کو باہم ملایا جن میں سے ایک آگ بھڑکانے والی اور دوسری بھڑک اٹھنے والی ہے' اور ان دونوں کی ترکیب سے پانی جیسا مادہ پیدا کیا جو آگ بجھانے والا ہے۔ اللہ کی قدرت کا ایک اشارہ اس بات کے لئے بالکل کافی ہے کہ وہ پانی کی اس ترکیب کو بدل ڈالے اور یہ دونوں گیسیں ایک دوسرے سے الگ ہو کر بھڑکنے اور بھڑکانے میں مشغول ہو جائیں جو ان کی اصل بنیادی خاصیت ہے۔ (از تفسیر ۶ تفہیم القرآن)]

(سورۃ الانفطار ۸۲)---۳۔ ''اور جب سمندر بہہ نکلیں گے۔'' O---[سورۃ التکویر میں فرمایا گیا ہے کہ سمندروں میں آگ بھڑکا دی جائے گی اور یہاں فرمایا گیا ہے کہ سمندروں کو پھاڑ دیا جائے گا دونوں آیتوں کو ملا کر دیکھا جائے اور یہ بات بھی نگاہ میں رکھی جائے کہ قرآن کی رو سے قیامت کے روز ایک ایسا زبردست زلزلہ آئے گا جو کسی علاقے تک محدود نہ ہوگا بلکہ پوری زمین بیک وقت ہلا دی جائے گی' تو سمندروں کے پھٹنے اور ان میں آگ بھڑک اٹھنے کی کیفیت ہماری سمجھ میں آتی ہے کہ پہلے اس عظیم زلزلے کی وجہ سے سمندروں کی تہ پھٹ جائے گی اور ان کا پانی زمین کے اس اندرونی حصے میں اترنے لگے گا جہاں ہر وقت ایک بے انتہا گرم لاوا کھولتا رہتا ہے پھر اس لاوے تک پہنچ کر پانی اپنے ان دو ابتدائی اجزاء کی شکل میں تحلیل ہو جائے گا جن میں سے ایک' یعنی آکسیجن جلانے والی' اور دوسری یعنی ہائیڈروجن بھڑک اٹھنے والی ہے' اور یوں تحلیل اور آتش افروزی کا ایک ایسا مسلسل ردعمل (Chain reaction) شروع ہو جائے گا جس سے دنیا کے تمام سمندروں میں آگ لگ جائے گی۔ یہ ہمارا قیاس ہے' باقی صحیح علم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں ہے۔ (از تفسیر تفہیم القرآن)]

راستے

(سورۃ النحل ۱۶)---۱۵۔ ''اور اس نے زمین میں پہاڑ گاڑ دیئے ہیں تاکہ تمہیں لے کر ہلے نہ اور نہریں اور راہیں بنا دی ہیں تاکہ تم منزل مقصود کو پہنچو۔'' O

(سورۃ طٰہٰ ۲۰)---۵۳۔ ''اسی نے تمہارے لیے زمین کو فرش بنایا ہے اور اس میں تمہارے چلنے کے لیے راستے بنائے ہیں اور آسمان سے پانی بھی وہی برساتا ہے پھر اس برسات کی وجہ سے مختلف قسم کی پیداوار بھی ہم ہی پیدا کرتے ہیں۔'' O

(سورۃ الانبیاء ۲۱)---۳۱۔ ''اور ہم نے زمین میں پہاڑ بنا دیئے تاکہ وہ مخلوق کو ہلا نہ سکے' اور ہم نے اس میں کشادہ راہیں بنا دیں تاکہ وہ راستہ حاصل کریں۔'' O

(سورۃ الزخرف ۴۳)---۱۰۔ ''وہی ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو فرش (بچھونا) بنایا اور اس میں تمہارے لیے راستے کر دیئے تاکہ تم راہ پا لیا کرو۔'' O---[یعنی ایک علاقے سے دوسرے علاقے میں اور ایک ملک سے دوسرے ملک میں جانے کے لیے راستے بنا دیئے تاکہ کاروباری' تجارتی اور دیگر مقاصد کے لیے تم آجا سکو۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ نوح ۷۱)---۱۹۔ ''اور تمہارے لیے زمین کو اللہ تعالیٰ نے فرش بنا دیا ہے۔'' O---[یعنی اسے فرش کی طرح بچھا دیا ہے' تم اس پر اسی طرح چلتے پھرتے ہو جیسے اپنے گھر میں بچھے ہوئے فرش پر چلتے اور اٹھتے بیٹھتے ہو۔ (از تفسیر ۴ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۲۰۔ ''تاکہ تم اس کی کشادہ راہوں میں چلو پھرو۔'' O (تفسیر کیلئے باب ہٰذا' مضمون: زمین)

Marfat.com

پہاڑ

(سورۃ البقرۃ ۲)---۶۳۔''اور جب لیا تھا ہم نے تم سے عہد اور اٹھا رکھا تھا تمہارے اوپر کوہ طور کو (حکم دیا تھا کہ) تھامے رہنا اس (کتاب) کو جو ہم نے تمہیں دی مضبوطی سے اور یاد رکھنا ان (احکام) کو جو اس میں ہیں تا کہ تم عذاب سے بچ سکو۔''O---۹۳۔''اور جب لیا تھا ہم نے تم سے عہد اور اٹھا رکھا تھا تمہارے اوپر کوہ طور کو (اور حکم دیا تھا کہ) پکڑے رہو اس کتاب کو جو دی ہے ہم نے تمہیں زور سے اور سنو (احکام الٰہی) انہوں نے کہا سن تو لیا ہم نے مگر مانیں گے نہیں۔ اور رچ بس گیا تھا ان کے دلوں میں بچھڑا ہی ان کے کفر کے سبب۔ تم کہہ دو بہت ہی برے ہیں وہ کام جن کے کرنے کا حکم دیتا ہے تم کو تمہارا ایمان اگر ہو تم مومن۔''O---۱۵۸۔''بیشک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ سو جو شخص حج کرے بیت اللہ کا یا عمرہ کرے تو نہیں ہے کچھ گناہ اس پر کہ سعی کرے ان دونوں کے درمیان اور جو شخص خوشدلی سے کرتا ہے کوئی نیک کام تو بیشک اللہ تعالیٰ ہے قدردان سب کچھ جاننے والا۔''O

(سورۃ النساء ۴)---۱۵۴۔''اور ہم نے ان سے اقرار لیتے وقت کوہ طور کو ان کے اوپر بلند کر دیا اور ان سے کہا کہ دروازے میں پوری فرمانبرداری سے داخل ہونا اور ان سے کہا کہ یوم سبت میں حد سے نہ نکلنا اور ہم نے ان سے پختہ اقرار لیا۔''O

(سورۃ الرعد ۱۳)---۳۔''اسی نے زمین پھیلا کر بچھا دی ہے اور اس میں پہاڑ اور نہریں پیدا کر دی ہیں اور اس میں ہر قسم کے پھلوں کے جوڑے دو ہرے دو ہرے پیدا کر دیئے ہیں۔ وہ رات کو دن سے چھپا دیتا ہے۔ یقیناً غور و فکر کرنے والوں کے لئے اس میں بہت سی نشانیاں ہیں۔''O

(سورۃ الحجر ۱۵)---۱۹۔''اور زمین کو ہم نے پھیلا دیا ہے اور اس پر (اٹل) پہاڑ ڈال دیئے ہیں اور اس میں ہم نے ہر چیز ایک معین مقدار سے اگا دی ہے۔''O

(سورۃ النحل ۱۶)---۱۵۔''اور اس نے زمین میں پہاڑ گاڑ دیئے ہیں تا کہ تمہیں لے کر ہلے نہ اور نہریں اور راہیں بنا دی ہیں تا کہ تم منزل مقصود کو پہنچو۔''O ---۸۱۔''اللہ تعالیٰ ہی نے تمہارے لئے اپنی پیدا کردہ چیزوں میں سے سائے بنائے ہیں اور اسی نے تمہارے لئے پہاڑوں میں غار بنائے ہیں اور اسی نے تمہارے لئے کرتے بنائے ہیں جو تمہیں گرمی سے بچائیں اور ایسے کرتے بھی جو تمہیں لڑائی کے وقت کام آئیں۔ وہ اسی طرح اپنی پوری نعمتیں دے رہا ہے کہ تم حکم بردار بن جاؤ۔''O

(سورۃ الکہف ۱۸)---۴۷۔''اور جس دن ہم پہاڑوں کو چلائیں گے اور زمین کو تو صاف کھلی ہوئی دیکھے گا اور تمام لوگوں کو ہم اکٹھا کریں گے ان میں سے ایک کو بھی باقی نہ چھوڑیں گے۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۱، مضمون: قیامت]

(سورۃ طٰہٰ ۲۰)---۱۰۵۔''وہ آپ سے پہاڑوں کی نسبت سوال کرتے ہیں، تو آپ کہہ دیں کہ انہیں میرا رب ریزہ ریزہ کر کے اڑا دے گا۔''O---۱۰۶۔''اور زمین کو بالکل ہموار صاف میدان کر کے چھوڑے گا۔''O

(سورۃ الحج ۲۲)---۱۸۔''کیا تو نہیں دیکھ رہا کہ اللہ کے سامنے سجدے میں ہیں سب آسمانوں والے اور سب زمینوں والے اور سورج اور چاند اور ستارے اور پہاڑ اور درخت اور جانور اور بہت سے انسان بھی۔ ہاں بہت سے وہ بھی ہیں جن پر عذاب کا مقولہ ثابت ہو چکا ہے، جسے رب ذلیل کر دے اسے کوئی عزت دینے والا نہیں، اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔''O

(سورۃ النور ۲۴)---۴۳۔''کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ بادلوں کو چلاتا ہے، پھر انہیں ملاتا ہے پھر انہیں تہ بہ تہ کر دیتا ہے، پھر آپ دیکھتے ہیں کہ ان کے درمیان میں سے مینہ برستا ہے۔ وہی آسمان کی جانب سے اولوں کے پہاڑ میں سے اولے برساتا ہے، پھر جنہیں چاہے ان کے پاس انہیں برسائے اور جن سے چاہے ان سے انہیں ہٹا دے۔ بادل ہی سے نکلنے والی بجلی کی چمک ایسی ہوتی ہے کہ گویا اب آنکھوں کی روشنی لے چلی۔''O

(سورۃ النمل ۲۷)---۶۱۔''کیا وہ جس نے زمین کو قرارگاہ بنایا اور اس کے درمیان نہریں جاری کر دیں اور اس کے لیے پہاڑ بنائے اور دو سمندروں کے درمیان روک بنا دی کیا اللہ کے ساتھ اور کوئی معبود بھی ہے؟ بلکہ ان میں سے اکثر کچھ جانتے ہی نہیں۔''O---۸۸۔''اور آپ پہاڑوں کو دیکھ کر اپنی جگہ جمے ہوئے خیال کرتے ہیں لیکن وہ بھی بادل کی طرح اڑتے پھریں گے، یہ ہے صنعت اللہ کی جس نے ہر چیز کو مضبوط بنایا ہے، جو کچھ تم کرتے ہو اور اس سے وہ باخبر ہے۔''O

(سورۃ لقمان ۳۱)---۱۰۔''اسی نے آسمانوں کو بغیر ستون کے پیدا کیا ہے تم انہیں دیکھ رہے ہو اور اس نے زمین میں پہاڑوں کو ڈال دیا تا کہ وہ تمہیں جنبش نہ دے سکے اور ہر طرح کے جاندار زمین میں پھیلا دیئے۔ اور ہم نے آسمان سے پانی برسا کر زمین میں ہر قسم کے نفیس جوڑے اگا دیئے۔''O

Marfat.com

(**سورۃ الاحزاب ۳۳**)---۷۲۔ ''ہم نے اپنی امانت کو آسمانوں پر زمین پر اور پہاڑوں پر پیش کیا لیکن سب نے اس کے اٹھانے سے انکار کر دیا اور اس سے ڈر گئے (مگر) انسان نے اسے اٹھا لیا' وہ بڑا ہی ظالم جاہل ہے۔''O---[تفصیل کے لیے باب نمبر ۸، مضمون: امانت]

(**سورۃ سبا ۳۴**)---۱۰۔ ''اور ہم نے داؤد پر اپنا فضل کیا' اے پہاڑو! اس کے ساتھ رغبت سے تسبیح پڑھا کرو اور پرندوں کو بھی (یہی حکم ہے) اور ہم نے اس کے لیے لوہا نرم کر دیا۔''O---[پہاڑوں کو حکم ملا کہ جب میرا یہ عبدِ منیب میری تسبیح میں مشغول ہو تو تم بھی صرف زبانِ حال سے نہیں بلکہ زبانِ قال سے بھی اسکے ساتھ مل کر میری پاکی بیان کرو۔ اور اے پرندو! تم بھی میرے اس بندے کے ساتھ مل کر تسبیح و تہلیل میں نغمہ سرا ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو خوش آوازی کی صفت سے متصف فرمایا تھا۔ دل میں محبتِ الٰہی کے چشمے اُبلتے تھے اور شوق کی چنگاریاں دہکتی تھیں۔ جب آپ سوز و گداز میں ڈوبی ہوئی شیریں اور میٹھی آواز سے ذکرِ الٰہی میں مصروف ہوتے تو سارے ماحول پر وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی۔ پہاڑوں کے پتھر، چٹانیں اور سنگریزے سب تسبیح و تہلیل میں مصروف ہو جاتے۔ پرندے بھی اڑنا بند کر دیتے اور آپ کے اِرد گرد حلقہ باندھ کر جمع ہو جاتے اور آپ کے ساتھ مل کر اپنے رب کی حمد و ثنا کے گیت گاتے۔ امام رازی لکھتے ہیں کہ صرف پہاڑوں اور پرندوں پر ہی یہ کیا موقوف تھا۔ ہر چیز پر یہی کیفیت طاری ہو جاتی۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

(**سورۃ الطور ۵۲**)---۷۔ ''بیشک آپ کے رب کا عذاب ہو کر رہنے والا ہے۔''O---۸۔ ''اسے کوئی روکنے والا نہیں۔''O---۹۔ ''جس دن آسمان تھرتھرانے لگے گا۔''O---۱۰۔ ''اور پہاڑ چلنے پھرنے لگیں گے۔''O

(**سورۃ الواقعۃ ۵۶**)---۵۔ ''اور پہاڑ بالکل ریزہ ریزہ کر دیے جائیں گے۔''O---۶۔ ''پھر وہ مثل پراگندہ غبار کے ہو جائیں گے۔''O

(**سورۃ الحشر ۵۹**)---۲۱۔ ''اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر اتارتے تو آپ دیکھتے کہ خوفِ الٰہی سے وہ پست ہو کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہم ان مثالوں کو لوگوں کے سامنے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ غور و فکر کریں۔''O---[یعنی پہاڑ کو اگر عقل و فہم عطا کیا جاتا اور پھر قرآن اس پر نازل کیا جاتا تو وہ اس کی ہیبت و جلال سے سرِ تسلیم خم کر دیتا اور ریزہ ریزہ ہو جاتا۔ انسان جو ایک مشتِ خاک ہے اسے یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ ایسے کلام کے مواعظ میں غور نہ کرے اور اس چشمۂ فیض سے سیراب نہ ہو۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

(**سورۃ المعارج ۷۰**)---۹۔ ''اور پہاڑ مثل رنگین اون کے ہو جائیں گے۔''O

(**سورۃ المزمل ۷۳**)---۱۲۔ ''یقیناً ہمارے ہاں سخت بیڑیاں ہیں اور سلگتی ہوئی جہنم ہے۔''O---۱۳۔ ''اور حلق میں اٹکنے والا کھانا ہے اور درد دینے والا عذاب ہے۔''O---۱۴۔ ''جس دن زمین اور پہاڑ تھرتھرا جائیں گے اور پہاڑ مثل بھربھری ریت کے ٹیلوں کے ہو جائیں گے۔''O---[یعنی یہ عذاب اس دن ہوگا' جس دن زمین اور پہاڑ بھونچال سے تہ و بالا ہو جائیں گے اور بڑے بڑے پر ہیبت پہاڑ ریت کے ٹیلوں کی طرح بے حیثیت ہو جائیں گے۔ (از تفسیر ۲ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ المرسلت ۷۷**)---۱۰۔ ''اور جب پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے کر کے اڑا دیے جائیں گے۔''O---۲۵۔ ''کیا ہم نے زمین کو سمیٹنے والی نہیں بنایا؟''O---۲۶۔ ''زندوں کو بھی اور مردوں کو بھی۔''O---۲۷۔ ''اور ہم نے اس میں بلند و بھاری پہاڑ بنا دیے اور تمہیں سیراب کرنے والا میٹھا پانی پلایا۔''O---[تفسیر کے لئے باب ہٰذا، مضمون زمین]

(**سورۃ النباء ۷۸**)---۷۔ ''اور پہاڑوں کو میخیں (نہیں بنایا؟)۔''O---[میخیں' یعنی پہاڑوں کو زمین کے لیے میخیں بنایا تاکہ زمین ساکن رہے' حرکت نہ کرے' کیوں کہ حرکت و اضطراب کی صورت میں زمین رہائش کے قابل ہی نہ ہوتی۔ (از تفسیر ۵ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۲۰۔ ''اور پہاڑ چلائے جائیں گے پس وہ سراب ہو جائیں گے۔''O---[یہ جمے ہوئے پہاڑ اپنی جگہ سے اکھڑ جائیں گے' ریزہ ریزہ ہو کر ہوا میں اڑ جائیں گے' ان کا نام و نشان بھی باقی نہ رہے گا۔ (از تفسیر ۷ ضیاء القرآن)]

(**سورۃ التکویر ۸۱**)---۳۔ ''اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے۔''O---[یعنی انہیں زمین سے اکھیڑ کر ہواؤں میں چلا دیا جائے گا اور وہ دھنی ہوئی روئی کی طرح اڑیں گے۔ (از تفسیر ۲ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الغاشیۃ ۸۸**)---۱۹۔ ''اور پہاڑوں کی طرف کہ کس طرح گاڑ دیے گئے ہیں۔''O---[یعنی کس طرح انہیں زمین پر میخوں کی طرح گاڑ دیا گیا ہے تاکہ زمین حرکت نہ کرے نیز ان میں جو معدنیات اور دیگر منافع ہیں' وہ اس کے علاوہ ہیں۔ (از تفسیر ۳ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ القارعۃ ۱۰۱**)---۱۔ ''(دل ہلا دینے والی) کڑک۔''O---۲۔ ''یہ (زہرہ گداز) کڑک کیا ہے؟''O---۳۔ ''اور آپ کو کیا معلوم کہ یہ کڑک کیا ہے۔''O---۴۔ ''جس دن لوگ بکھرے ہوئے پروانوں کی طرح ہوں گے۔''O---۵۔ ''اور پہاڑ رنگ برنگی دھنکی ہوئی اُون کی مانند ہوں گے۔''O---[رنگدار اون کو العہن کہتے ہیں۔ العہن' الصوف المصبوغ۔ منفوش۔ دھنی ہوئی یعنی پہاڑ اپنی جگہ سے اکھڑ جائیں گے اور دھنی ہوئی رنگدار صوف کی طرح

Marfat.com

ہوا میں اڑ رہے ہوں گے۔ (از تفسیر ۳ ضیاء القرآن)]

پانی

(**سورۃ البقرۃ ۲**)---۲۲۔ ''جس نے بنایا تمہارے لئے زمین کو بچھونا اور آسمان کو چھت اور برسایا آسمان سے پانی۔ پھر نکالا اس کے ذریعہ سے ہر طرح کی پیداوار کو بطور رزق تمہارے لئے۔ پس نہ ٹھہراؤ اللہ تعالیٰ کا ہمسر (کسی کو) درآنحالیکہ تم جانتے ہو۔'' O---۷۴۔ ''پھر سخت ہو گئے تمہارے دل ایسی نشانیاں دیکھنے کے بعد بھی۔ گویا کہ وہ پتھر ہیں یا زیادہ سخت (پتھر سے بھی) اور بیشک پتھروں میں تو ایسے بھی ہیں کہ پھوٹ بہتی ہیں جن میں سے نہریں اور ان میں ایسے بھی ہیں جو پھٹ جاتے ہیں اور نکلتا ہے ان میں سے پانی اور ان میں تو ایسے بھی ہیں جو گر پڑتے ہیں اللہ تعالیٰ کے خوف سے اور نہیں ہے اللہ تعالیٰ بے خبر اس سے جو تم کرتے ہو۔'' O---۱۶۴۔ ''بیشک پیدا کرنے میں آسمانوں اور زمین کے اور ایک دوسرے کے پیچھے آنے جانے میں شب و روز کے اور کشتیوں میں جو چلتی ہیں سمندر میں وہ (چیزیں) لے کر جو نفع بخش ہیں انسانوں کے لئے اور یہ جو نازل کیا اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی پھر زندگی بخشی اس کے ذریعہ سے زمین کو مردہ ہونے کے بعد اور پھیلائی اس میں ہر طرح کی جاندار مخلوق اور ہواؤں کی گردش میں اور بادلوں میں جو تابع فرمان بنا کر رکھے گئے ہیں درمیان آسمان و زمین کے۔ یقیناً (ان سب چیزوں میں) نشانیاں ہیں عقلمندوں کے لئے۔'' O

(**سورۃ النساء ۴**)---۴۳۔ ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو نہ قریب جاؤ نماز کے، اس حال میں کہ تم نشہ میں ہو، حتیٰ کہ (نشہ اتر جائے اور) معلوم ہو تمہیں کہ کیا کہہ رہے ہو تم؟ اور نہ جنابت کی حالت میں (قریب جاؤ نماز کے) الا یہ کہ تم راستے سے گزر رہے ہو، حتیٰ کہ غسل کرلو۔ اور اگر ہو تم بیمار یا سفر میں یا آیا ہو کوئی تم میں سے رفع حاجت کر کے یا ہم بستری کی ہو تم نے عورتوں سے اور نہ میسر آئے تم کو پانی تو تیمم کرو پاک مٹی سے۔ سو مسح کرو اپنے چہروں کا اور ہاتھوں کا بیشک اللہ تعالیٰ ہے خطائیں معاف کرنے والا، گناہ بخشنے والا۔'' O

(**سورۃ المائدۃ ۵**)---۶۔ ''اے ایمان والو! جب تم نماز کے لئے اٹھو۔ تو اپنے منہ اور کہنیوں تک اپنے ہاتھ اور ٹخنوں تک اپنے پاؤں دھولو اور اپنے سر کا مسح کرلو اور اگر تم ناپاکی کی حالت (جنابت) میں ہو تو نہا کر پاک صاف ہو جاؤ۔ لیکن اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی جائے ضرورت سے آیا ہو یا تم نے عورتوں کو چھوا ہو پھر پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی لو اور اس سے اپنے چہروں اور اپنے ہاتھوں کا مسح کرلو۔ اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ تم پر تنگی ڈالے۔ مگر چاہتا ہے کہ تمہیں پاک صاف کرے اور تم پر اپنی نعمت پوری کرے تاکہ تم شکر کرو۔'' O

(**سورۃ الانعام ۶**)---۹۹۔ ''اور اسی نے آسمان سے پانی اتارا۔ پھر ہم نے اس کے ذریعے ہر طرح کی اگنے والی شے نکالی۔ پھر اس سے سبزہ نکالا جس سے ہم گھتے ہوئے دانے نکالتے ہیں اور کھجور کے گابھے سے نیچے جھکے ہوئے گچھے اور انگوروں، زیتون اور انار کے باغ ایک دوسرے سے ملتے جلتے اور الگ الگ۔ اس کے پھل کو جب وہ لگتا ہے اور اس کے پکنے کو دیکھو۔ بیشک اس میں ان لوگوں کے لئے جو ایمان رکھتے ہیں کئی نشانیاں ہیں۔'' O

(**سورۃ الاعراف ۷**)---۵۷۔ ''اور وہ اپنی رحمت کے آگے آگے ہواؤں کو خوشخبری بنا کر چلاتا ہے، یہاں تک کہ جب وہ بھاری بادل کو اٹھالیتی ہیں تو ہم اسے کسی مردہ بستی کی طرف ہانک دیتے ہیں، پھر اس سے پانی اتارتے ہیں اور اس کے ذریعے ہر قسم کے پھل پیدا کرتے ہیں۔ اس طرح ہم مردوں کو زندہ کرتے ہیں، شاید تم نصیحت حاصل کرو۔'' O

(**سورۃ یونس ۱۰**)---۲۴۔ ''دنیاوی زندگی کی مثال تو ایسی ہے جیسے پانی۔ جسے ہم آسمان سے اتارتے ہیں پھر اس سے زمین کا سبزہ جسے انسان اور چوپائے کھاتے ہیں رل مل جاتا ہے۔ یہاں تک کہ جب زمین اپنا سنگھار کر لیتی ہے اور خوش نما ہو جاتی ہے اور اس کے مالک سمجھتے ہیں کہ وہ اس پر قدرت رکھتے ہیں تو ہمارا حکم رات یا دن کو آ پہنچتا ہے اور ہم اسے کٹی ہوئی کھیتی بنا دیتے ہیں۔ گویا کل وہاں کچھ تھا ہی نہیں۔ اس طرح ہم ان لوگوں کے لئے جو غور و فکر کرتے ہیں نشانیاں کھول کر بیان کرتے ہیں۔'' O

(**سورۃ ھود ۱۱**)---۷۔ ''اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا اور اس کا تخت حکومت پانی پر تھا۔ تاکہ تمہیں آزمائے کہ تم میں کون زیادہ عمدہ عمل کرتا ہے اور اگر آپ کہیں کہ تم موت کے بعد اٹھائے جاؤ گے تو کافر ضرور کہہ دیں گے یہ تو محض صاف جادو ہے۔'' O---۴۳۔ ''وہ (حضرت نوحؑ کا بیٹا) بولا۔ میں کسی پہاڑ کی طرف پناہ لے لوں گا جو مجھے پانی سے بچالے گا۔ اس نے کہا آج اللہ تعالیٰ کے امر سے کوئی بچانے والا نہیں۔ مگر جس پر وہ رحم کرے اور ان کے درمیان موج حائل ہو گئی اور وہ ڈوبنے والوں میں تھا۔'' O---۴۴۔ ''اور کہا گیا اے زمین! اپنا پانی نگل لے اور اے آسمان! تھم جا۔ اور پانی اتر گیا اور کام پورا ہو گیا اور وہ جودی پر جا لگی اور کہا گیا دور دفع ہوئی ظالم قوم۔'' O---[تفصیل کے لئے باب نمبر ۱۶، مضمون: قوم نوحؑ]

Marfat.com

(سورۃ الرعد ۱۳)۔۔۔۴۔ ''اور زمین میں مختلف ٹکڑے ایک دوسرے سے لگتے لگاتے ہیں اور انگوروں کے باغات ہیں اور کھیت ہیں اور کھجوروں کے درخت ہیں شاخدار اور بعض ایسے ہیں جو بے شاخ ہیں۔ سب ایک ہی پانی پلائے جاتے ہیں۔ پھر بھی ہم ایک کو ایک پر پھلوں میں برتری دیتے ہیں۔ اس میں عقلمندوں کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں۔''O۔۔۔۱۷۔ ''اسی نے آسمان سے پانی برسایا۔ پھر اپنی اپنی وسعت کے مطابق نالے بہہ نکلے۔ پھر پانی کے ریلے نے اوپر چڑھے جھاگ کو اٹھا لیا اور اس چیز میں بھی جس کو آگ میں ڈال کر تپاتے ہیں زیور یا ساز و سامان کے لئے اسی طرح کے جھاگ ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ حق و باطل کی مثال بیان فرماتا ہے۔ اب جھاگ تو ناکارہ ہو کر چلا جاتا ہے۔ لیکن جو لوگوں کو نفع دینے والی چیز ہے وہ زمین میں ٹھہری رہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسی طرح مثالیں بیان فرماتا ہے۔''O

(سورۃ الحجر ۱۵)۔۔۔۲۲۔ ''اور ہم بھیجتے ہیں بوجھل ہوائیں۔ پھر آسمان سے پانی برسا کر وہ تمہیں پلاتے ہیں اور تم اس کا ذخیرہ کرنے والے نہیں۔''O

(سورۃ النحل ۱۶)۔۔۔۱۰۔ ''وہی تمہارے فائدے کے لئے آسمان سے پانی برساتا ہے جسے تم پیتے بھی ہو اور اسی سے اگے ہوئے درختوں کو تم اپنے جانوروں کو چراتے ہو۔''O۔۔۔۶۵۔ ''اور اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی برسا کر اس سے زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کر دیتا ہے۔ یقیناً اس میں ان لوگوں کے لئے نشانی ہے جو سنیں۔''O

(سورۃ الکہف ۱۸)۔۔۔۲۹۔ ''اور اعلان کر دے کہ یہ سراسر برحق قرآن تمہارے رب کی طرف سے ہے۔ اب جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرے۔ ظالموں کے لئے ہم نے وہ آگ تیار کر رکھی ہے جس کی قناتیں انہیں گھیر لیں گی۔ اگر وہ فریاد رسی چاہیں گے تو ان کی فریاد رسی اس پانی سے کی جائے گی جو تیل کی تلچھٹ جیسا ہو گا جو چہرے بھون دے گا، بڑا ہی برا پانی ہے اور بڑی بری آرام گاہ (دوزخ) ہے۔''O

(سورۃ الانبیاء ۲۱)۔۔۔۳۰۔ ''کیا کافر لوگوں نے یہ نہیں دیکھا کہ آسمان و زمین باہم ملے جلے تھے پھر ہم نے انہیں جدا کیا اور ہر زندہ چیز کو ہم نے پانی سے پیدا کیا کیا یہ لوگ پھر بھی ایمان نہیں لاتے۔''O

(سورۃ الحج ۲۲)۔۔۔۶۵۔ ''کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ ہی نے زمین کی تمام چیزیں تمہارے لئے مسخر کر دی ہیں اور اس کے فرمان سے پانی میں چلتی ہوئی کشتیاں بھی۔ وہی آسمان کو تھامے ہوئے ہے کہ زمین پر اس کی اجازت بغیر گر نہ پڑے۔ بیشک اللہ تعالیٰ لوگوں پر شفقت و نرمی کرنیوالا اور مہربان ہے۔''O

(سورۃ المومنون ۲۳)۔۔۔۱۸۔ ''ہم ایک صحیح انداز سے آسمان سے پانی برساتے ہیں، پھر اسے زمین میں ٹھہرا دیتے ہیں، اور ہم اس کے لے جانے پر یقیناً قادر ہیں۔''O۔۔۔[یعنی جس طرح ہم نے اپنے فضل و کرم سے پانی کا ایسا وسیع انتظام کیا ہے، وہیں ہم اس بات پر بھی قادر ہیں کہ پانی کی سطح ہم اتنی اونچی کر دیں کہ تمہارے لیے پانی کا حصول ناممکن ہو جائے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ النور ۲۴)۔۔۔۴۵۔ ''تمام کے تمام چلنے پھرنے والے جانداروں کو اللہ تعالیٰ ہی نے پانی سے پیدا کیا ہے ان میں سے بعض تو اپنے پیٹ کے بل چلتے ہیں، بعض دو پاؤں پر چلتے ہیں۔ بعض چار پاؤں پر چلتے ہیں، اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔''O

(سورۃ السجدۃ ۳۲)۔۔۔۲۷۔ ''کیا یہ نہیں دیکھتے کہ ہم پانی کو بنجر (غیر آباد) زمین کی طرف بہا کر لے جاتے ہیں پھر اس سے ہم کھیتیاں نکالتے ہیں جسے ان کے چوپائے اور یہ خود کھاتے ہیں، کیا پھر بھی یہ نہیں دیکھتے؟''O

(سورۃ الزخرف ۴۳)۔۔۔۱۱۔ ''اسی نے آسمان سے ایک اندازے کے مطابق پانی نازل فرمایا، پس ہم نے اس سے مردہ شہر کو زندہ کر دیا۔ اسی طرح تم نکالے جاؤ گے۔''O

(سورۃ ق ۵۰)۔۔۔۹۔ ''اور ہم نے آسمان سے بابرکت پانی برسایا اور اس سے باغات اور کٹنے والے کھیت کے غلے پیدا کیے۔''O

(سورۃ المرسلت ۷۷)۔۔۔۲۵۔ ''کیا ہم نے زمین کو سمیٹنے والی نہیں بنایا؟''O۔۔۔۲۶۔ ''زندوں کو بھی اور مردوں کو بھی۔''O۔۔۔۲۷۔ ''اور ہم نے اس میں بلند و بھاری پہاڑ بنا دیے اور تمہیں سیراب کرنے والا میٹھا پانی پلایا۔''O

دریا اور نہریں

(سورۃ البقرۃ ۲)۔۔۔۶۰۔ ''اور جب پانی مانگا موسیٰؑ نے اپنی قوم کے لئے تو کہا ہم نے کہ مار واپنے عصا کو اس چٹان پر۔ سو پھوٹ نکلے اس میں سے بارہ چشمے۔ جان لیا ہر قبیلے نے اپنا گھاٹ۔ (ہم نے کہا) کھاؤ اور پیو اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے رزق میں سے اور مت پھرو زمین میں فساد پھیلاتے۔''O
۔۔۔۷۴۔ ''پھر سخت ہو گئے تمہارے دل ایسی نشانیاں دیکھنے کے بعد بھی گویا کہ وہ پتھر ہیں یا زیادہ سخت (پتھر سے بھی) اور بیشک پتھروں میں تو ایسے بھی ہیں کہ

Marfat.com

پھوٹ بہتی ہیں جن میں سے نہریں اور ان میں ایسے بھی ہیں جو پھٹ جاتے ہیں اور نکلتا ہے ان میں سے پانی اور ان میں تو ایسے بھی ہیں جو گر پڑتے ہیں اللہ تعالیٰ کے خوف سے اور نہیں ہے اللہ تعالیٰ بے خبر اس سے جو تم کرتے ہو۔''O

(سورۃ الاعراف ۷)---۱۳۶۔''پھر ہم نے ان سے (فرعونیوں سے) انتقام لیا اور انہیں پانی کے ریلے (دریا) میں ڈبو دیا۔ کیونکہ انہوں نے ہماری نشانیوں کو جھٹلایا تھا اور ان سے لاپرواہ تھے۔''O

(سورۃ الرعد ۱۳)---۳۔''اسی نے زمین پھیلا کر بچھادی ہے اور اس میں پہاڑ اور نہریں پیدا کردی ہیں اور اس میں ہر قسم کے پھلوں کے جوڑے دوہرے دوہرے پیدا کردیے ہیں۔ وہ رات کو دن سے چھپادیتا ہے۔ یقیناً غور وفکر کرنے والوں کے لئے اس میں بہت سی نشانیاں ہیں۔''O

(سورۃ ابراھیم ۱۴)---۳۲۔''اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اور آسمانوں سے بارش برسا کر اس کے ذریعے سے تمہاری روزی کے لئے پھل نکالے ہیں اور کشتیوں کو تمہارے بس میں کردیا ہے کہ دریاؤں میں اس کے حکم سے چلیں پھریں۔ اسی نے ندیاں اور نہریں تمہارے اختیار میں کر دی ہیں۔''O

(سورۃ النحل ۱۶)---۱۴۔''اور دریا بھی اسی نے تمہارے بس میں کردیے ہیں کہ تم اس میں سے (نکلا ہوا) تازہ گوشت کھاؤ اور اس میں سے اپنے پہننے کے زیورات نکال سکو اور تم دیکھتے ہو کہ کشتیاں اس میں پانی چیرتی ہوئی (چلتی) ہیں اور اس لئے بھی کہ تم اس کا فضل تلاش کرو اور ہوسکتا ہے کہ تم شکر گزاری بھی کرو۔''O---۱۵۔''اور اس نے زمین میں پہاڑ گاڑ دیے ہیں تاکہ تمہیں لے کر ہلے نہ، اور نہریں اور راہیں بنادیں تاکہ تم منزل مقصود کو پہنچو۔''O

(سورۃ طٰہٰ ۲۰)---۷۷۔''ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کی طرف وحی نازل فرمائی کہ تو راتوں رات میرے بندوں کو لے چل اور ان کے لئے دریا میں خشک راستہ بنالے پھر نہ تجھے کسی کے آپکڑنے کا خطرہ ہوگا نہ ڈر۔''O---۷۸۔''فرعون نے اپنے لشکروں سمیت ان کا تعاقب کیا پھر تو دریا ان سب پر چھا گیا جیسا کچھ چھا جانے والا تھا۔''O

(سورۃ الفرقان ۲۵)---۱۰۔''اللہ تعالیٰ تو ایسا بابرکت ہے کہ اگر چاہے تو آپ کو بہت سے ایسے باغات عنایت فرمادے جو ان کے کہے ہوئے باغ سے بہت ہی بہتر ہوں جن کے نیچے نہریں لہریں لے رہی ہوں اور آپ کو بہت سے (پختہ) محل بھی دے دے۔''O

(سورۃ النمل ۲۷)---۶۱۔''کیا وہ جس نے زمین کو قرارگاہ بنایا اور اس کے درمیان نہریں جاری کردیں اور اس کے لیے پہاڑ بنائے اور دو سمندروں کے درمیان روک بنادی کیا اللہ کے ساتھ اور کوئی معبود بھی ہے؟ بلکہ ان میں سے اکثر کچھ جانتے ہی نہیں۔''O (تفسیر کیلئے آگے سورۃ الرحمٰن، آیت نمبر ۲۰)

(سورۃ الجاثیۃ ۴۵)---۱۲۔''اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے تمہارے لیے دریا کو تابع بنادیا تھا کہ اس کے حکم سے اس میں کشتیاں چلیں اور تم اس کا فضل تلاش کرو اور تاکہ تم شکر بجالاؤ۔''

(سورۃ الرحمٰن ۵۵)---۱۹۔''اس نے دو دریا جاری کردیے جو ایک دوسرے سے مل جاتے ہیں۔''O---۲۰۔''ان دونوں میں ایک آڑ ہے کہ اس سے بڑھ نہیں سکتے۔''---[دو دریاؤں سے مراد بعض کے نزدیک ان کے الگ الگ وجود ہیں جیسے میٹھے پانی کے دریا ہیں جن سے کھیتیاں سیراب ہوتی ہیں اور انسان ان کا پانی اپنی دیگر ضروریات میں بھی استعمال کرتا ہے۔ دوسری قسم سمندروں کا پانی ہے جو کھارا ہے، جس کے کچھ اور فوائد ہیں۔ یہ دونوں آپس میں نہیں ملتے۔ بعض نے اس کا مفہوم یہ بیان کیا ہے کہ کھارے سمندروں میں ہی میٹھے پانی کی لہریں چلتی ہیں اور یہ دونوں لہریں آپس میں نہیں ملتیں، بلکہ ایک دوسرے سے جدا اور ممتاز ہی رہتی ہیں۔ اس کی ایک صورت تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کھارے سمندروں میں ہی کئی مقامات پر میٹھے پانی کی لہریں بھی جاری کی ہوئی ہیں اور وہ کھارے پانی سے الگ ہی رہتی ہیں۔ دوسری صورت یہ بھی ہے کہ اوپر کھارا پانی ہو اور اس کی تہ میں نیچے چشمہ آب شیریں۔ جیسا کہ واقعتاً بعض مقامات پر ایسا ہے۔ تیسری صورت یہ ہے کہ جن مقامات پر میٹھے پانی کے دریا کا پانی سمندر میں جا کر گرتا ہے، وہاں کئی لوگوں کا مشاہدہ ہے کہ دونوں پانی میلوں دور تک اس طرح ساتھ ساتھ چلتے ہیں کہ ایک طرف میٹھا دریائی پانی اور دوسری طرف وسیع وعریض سمندر کا کھارا پانی، ان کے درمیان اگرچہ کوئی آڑ نہیں۔ لیکن یہ باہم نہیں ملتے۔ دونوں کے درمیان یہ وہ برزخ (آڑ) ہے جو اللہ تعالیٰ نے رکھ دی ہے دونوں اس سے تجاوز نہیں کرتے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---[اس کی تفصیل سورۃ الفرقان باب نمبر ۱، مضمون: کمال قدرت، میں بھی درج ہے]

درخت، باغ

(سورۃ البقرۃ ۲)---۳۵۔''اور ہم نے کہہ دیا اے آدم! تم اور تمہاری بیوی جنت میں رہو اور جہاں کہیں سے چاہو بافراغت کھاؤ پیو۔ لیکن اس درخت کے

Marfat.com

قریب بھی نہ جانا ورنہ ظالم ہو جاؤ گے۔" O

(**سورۃ ابراہیم ۱۴**) ---۲۴۔ "کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے پاکیزہ بات کی مثال کس طرح بیان فرمائی۔ مثل ایک پاکیزہ درخت کے جس کی جڑ مضبوط ہے اور جس کی ٹہنیاں آسمان میں ہیں۔" O---۲۵۔ "جو اپنے پروردگار کے حکم سے ہر وقت اپنے پھل لاتا ہے اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے سامنے مثالیں بیان فرماتا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔" O---[تفسیر کے لیے باب ۵، مضمون: تمثیل القرآن] ---۲۶۔ "اور ناپاک بات کی مثال گندے درخت جیسی ہے جو زمین کے کچھ ہی اوپر سے اکھاڑ لیا گیا۔ اسے کچھ ثبات تو ہے نہیں۔" O

(**سورۃ النحل ۱۶**) ---۱۰۔ "وہی تمہارے فائدے کے لئے آسمان سے پانی برساتا ہے جسے تم پیتے بھی ہو اور اسی سے اُگے ہوئے درختوں کو تم اپنے جانوروں کو چراتے ہو۔" O---۶۷۔ "اور کھجور اور انگور کے درختوں کے پھلوں سے تم شراب بنا لیتے ہو اور عمدہ روزی بھی۔ جو لوگ عقل رکھتے ہیں ان کے لئے تو اس میں بہت بڑی نشانی ہے۔" O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۱۴، مضمون: رزق]

(**سورۃ الکہف ۱۸**) ---۳۲۔ "اور انہیں ان دو شخصوں کی مثال بھی سنا دے جن میں سے ایک کو ہم نے دو باغ انگوروں کے دے رکھے تھے اور جنہیں کھجوروں کے درختوں سے ہم نے گھیر رکھا تھا اور دونوں کے درمیان کھیتی لگا رکھی تھی۔" O---۳۳۔ "دونوں باغ اپنا پھل خوب لائے اور اس میں کسی طرح کی کمی نہ کی اور ہم نے ان باغوں کے درمیان نہر جاری کر رکھی تھی۔" O---۳۵۔ "اور یہ اپنے باغ میں گیا اور تھا اپنی جان پر ظلم کرنے والا، کہنے لگا کہ میں خیال نہیں کر سکتا کہ کسی وقت بھی یہ برباد ہو جائے۔" O---[تفصیل کے لیے باب ۱۵، مضمون: قصہ متکبر مشرک مومن]

(**سورۃ الحج ۲۲**) ---۱۸۔ "کیا تو نہیں دیکھ رہا کہ اللہ کے سامنے سجدے میں ہیں سب آسمانوں والے اور سب زمینوں والے اور سورج اور چاند اور ستارے اور پہاڑ اور درخت اور جانور اور بہت سے انسان بھی۔ ہاں بہت سے وہ بھی ہیں جن پر عذاب کا مقولہ ثابت ہو چکا ہے، جسے رب ذلیل کر دے اسے کوئی عزت دینے والا نہیں' اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔" O

(**سورۃ المومنون ۲۳**) ---۱۹۔ "اسی پانی کے ذریعہ سے ہم تمہارے لیے کھجوروں اور انگوروں کے باغات پیدا کر دیتے ہیں' کہ تمہارے لیے ان میں بہت سے میوے ہوتے ہیں' انہی میں سے تم کھاتے بھی ہو۔" O---۲۰۔ "اور وہ درخت جو طور سینا پہاڑ سے نکلتا ہے جو تیل نکالتا ہے اور کھانے والے کے لیے سالن ہے۔" O

(**سورۃ الفرقان ۲۵**) ---۱۰۔ "اللہ تعالیٰ تو ایسا بابرکت ہے کہ اگر چاہے تو آپ کو بہت سے ایسے باغات عنایت فرما دے جو ان کے کہے ہوئے باغ سے بہت ہی بہتر ہوں جن کے نیچے نہریں لہریں لے رہی ہوں اور آپ کو بہت سے (پختہ) محل بھی دے دے۔" O

(**سورۃ النمل ۲۷**) ---۶۰۔ "بھلا بتاؤ؟ کہ آسمانوں کو اور زمین کو کس نے پیدا کیا؟ کس نے آسمان سے بارش برسائی؟ پھر اس سے ہرے بھرے بارونق باغات اگا دیئے؟ ان باغوں کے درختوں کو تم ہرگز نہ اگا سکتے' کیا اللہ کے ساتھ اور کوئی معبود بھی ہے؟ بلکہ یہ لوگ ہٹ جاتے ہیں (سیدھی راہ سے)۔" O

(**سورۃ لقمان ۳۱**) ---۲۷۔ "روئے زمین کے (تمام) درختوں کے اگر قلمیں ہو جائیں اور تمام سمندروں کی سیاہی ہو اور ان کے بعد سات سمندر اور ہوں تاہم اللہ تعالیٰ کے کلمات ختم نہیں ہو سکتے' بیشک اللہ تعالیٰ غالب اور باحکمت ہے۔" O

(**سورۃ السجدۃ ۳۲**) ---۲۷۔ "کیا یہ نہیں دیکھتے کہ ہم پانی کو بنجر (غیر آباد) زمین کی طرف بہا کر لے جاتے ہیں پھر اس سے ہم کھیتیاں نکالتے ہیں جسے ان کے چوپائے اور یہ خود کھاتے ہیں' کیا پھر بھی یہ نہیں دیکھتے؟" O

(**سورۃ سبا ۳۴**) ---۱۵۔ "قوم سبا کے لیے اپنی بستیوں میں (قدرت الٰہی کی) نشانی تھی ان کے دائیں بائیں دو باغ تھے (ہم نے ان کو حکم دیا تھا کہ) اپنے رب کی دی ہوئی روزی کھاؤ اور اس کا شکر ادا کرو' یہ عمدہ شہر اور وہ بخشنے والا رب ہے۔" O---۱۶۔ "لیکن انہوں نے روگردانی کی تو ہم نے ان پر زور کے سیلاب (کا پانی) بھیج دیا اور ہم نے ان کے (ہرے بھرے) باغوں کے بدلے دو (ایسے) باغ دیئے جو بدمزہ میووں والے اور (بکثرت) جھاؤ اور کچھ بیری کے درختوں والے تھے۔" O

(**سورۃ ق ۵۰**) ---۹۔ "اور ہم نے آسمان سے بابرکت پانی برسایا اور اس سے باغات اور کٹنے والے کھیت کے غلے پیدا کیے۔" O

(**سورۃ الرحمٰن ۵۵**) ---۶۔ "اور ستارے اور درخت دونوں سجدہ کرتے ہیں۔" O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱، مضمون: ہر چیز اللہ تعالیٰ کو سجدہ ریز ہے]

(**سورۃ الحشر ۵۹**) ---۵۔ "تم نے کھجوروں کے جو درخت کاٹ ڈالے یا جنہیں تم نے ان کی جڑوں پر باقی رہنے دیا۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کے فرمان سے تھا اور اس لیے بھی کہ فاسقوں کو اللہ تعالیٰ رسوا کرے۔" O[لینہ کھجور کی ایک قسم ہے جیسے عجوہ برنی وغیرہ کھجوروں کی قسمیں ہیں۔ یا عام کھجور کا درخت مراد ہے۔ دوران محاصرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے مسلمانوں نے بنو نضیر کے کھجوروں کے درختوں کو آگ لگا دی' کچھ کاٹ ڈالے اور کچھ چھوڑ دیئے۔ جس سے مقصود

Marfat.com

دشمن کی آڑ کو ختم کرنا اور یہ واضح کرنا تھا کہ اب مسلمان تم پر غالب ہیں' وہ تمہارے اموال و جائیداد میں جس طرح چاہیں' تصرف کرنے پر قادر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بھی مسلمانوں کی اس حکمت عملی کی تصویب فرمائی اور اسے یہود کی رسوائی کا ذریعہ قرار دیا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

نباتات

(سورۃ یونس ۱۰)---۲۴۔''پس دنیاوی زندگی کی حالت تو ایسی ہے جیسے ہم نے آسمان سے پانی برسایا پھر اس سے زمین کی نباتات' جن کو آدمی اور چوپائے کھاتے ہیں' خوب گنجان ہو کر نکلی۔ یہاں تک کہ جب وہ زمین اپنی رونق کا پورا حصہ لے چکی اور اس کی خوب زیبائش ہو گئی اور اس کے مالکوں نے سمجھ لیا کہ اب ہم اس پر بالکل قابض ہو چکے تو دن میں یا رات میں اس پر ہماری طرف سے کوئی حکم (عذاب) آپڑا سو ہم نے اس کو ایسا صاف کر دیا کہ گویا کل وہ موجود ہی نہ تھی۔ ہم اس طرح آیات کو صاف صاف بیان کرتے ہیں ایسے لوگوں کیلئے جو سوچتے ہیں۔''O

(سورۃ الکہف ۱۸)---۴۵۔''ان کے سامنے دُنیا کی زندگی کی مثال (بھی) بیان کرو جیسے پانی جسے ہم آسمان سے اتارتے ہیں اس سے زمین کا سبزہ ملا جلا (نکلا) ہے، پھر آخر کار وہ چورا چورا ہو جاتا ہے جسے ہوائیں اڑائے لیے پھرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔''O (تفسیر کیلئے باب ۶، مضمون: دنیاوی زندگی)

(سورۃ الزمر ۳۹)---۲۱۔''کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی اتارتا ہے اور اسے زمین کی سوتوں میں پہنچاتا ہے پھر اسی کے ذریعہ سے مختلف قسم کی کھیتیاں اگاتا ہے پھر وہ خشک ہو جاتی ہیں اور آپ انہیں زرد دیکھتے ہیں پھر انہیں ریزہ ریزہ کر دیتا ہے' اس میں عقل مندوں کیلئے بہت زیادہ نصیحت ہے۔''O (تفسیر کیلئے باب ۶، مضمون: دنیاوی زندگی)

(سورۃ الحدید ۵۷)---۲۰۔''خوب جان رکھو کہ دنیا کی زندگی صرف کھیل تماشا زینت اور آپس میں فخر (وغرور) اور مال و اولاد میں ایک کا دوسرے سے اپنے آپ کو زیادہ بتلانا ہے' جیسے بارش اور اس کی پیداوار کسانوں کو اچھی معلوم ہوتی ہے پھر جب وہ خشک ہو جاتی ہے تو زرد رنگ میں اس کو تم دیکھتے ہو پھر وہ بالکل چورا چورا ہو جاتی ہے اور آخرت میں سخت عذاب اور اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رضا مندی ہے اور دنیا کی زندگی بجز دھوکے کے سامان کے اور کچھ بھی تو نہیں۔''O (تفسیر کیلئے باب ۶، مضمون: دنیاوی زندگی)

(سورۃ الاعلیٰ ۸۷)---۵۔''پھر اس نے اس کو (سکھا کر) سیاہ کوڑا کر دیا۔''O---[یعنی وہ صرف بہار ہی لانے والا نہیں ہے' خزاں بھی لانے والا ہے' تمہاری آنکھیں اس کی قدرت کے دونوں کرشمے دیکھ رہی ہیں ایک طرف وہ ایسی ہری بھری نباتات اگاتا ہے جن کی تازگی و شادابی دیکھ کر دل خوش ہو جاتے ہیں' اور دوسری طرف اسی نباتات کو وہ زرد' خشک اور سیاہ کر کے ایسا کوڑا کرکٹ بنا دیتا ہے جسے ہوائیں اڑاتی پھرتی ہیں اور سیلاب خس و خاشاک کی صورت میں بہالے جاتے ہیں اس لئے کسی کو بھی یہاں اس غلط فہمی میں نہ رہنا چاہئے کہ وہ دُنیا میں صرف بہار ہی دیکھے گا' خزاں سے اس کو سابقہ پیش نہیں آئے گا۔ (از تفسیر تفہیم القرآن)]

غلّہ

(سورۃ یوسف ۱۲)---۴۶۔''اے یوسف! اے بہت بڑے سچے یوسف! آپ ہمیں اس خواب کی تعبیر بتلایئے کہ سات موٹی تازی گائیں ہیں جنہیں سات دبلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات بالکل سبز خوشے ہیں اور سات ہی دوسرے بھی بالکل خشک ہیں' تاکہ میں واپس جا کر ان لوگوں سے کہوں کہ وہ سب جان لیں۔''O---۴۷۔''یوسف نے جواب دیا کہ تم سات سال تک پے در پے لگاتار حسب عادت غلہ بویا کرنا' اور فصل کاٹ کر اسے بالیوں سمیت ہی رہنے دینا سوائے اپنے کھانے کی تھوڑی سی مقدار کے۔''O---۴۸۔''اس کے بعد سات سال نہایت سخت قحط کے آئیں گے وہ اس غلے کو کھا جائیں گے' جو تم نے ان کیلئے ذخیرہ رکھ چھوڑا تھا' سوائے اس تھوڑے سے کے جو تم روک سکتے ہو۔''O---۴۹۔''اس کے بعد جو سال آئے گا اس میں لوگوں پر خوب بارش برسائی جائے گی اور اس میں (شیرۂ انگور بھی) خوب نچوڑیں گے۔''O---۵۸۔''یوسف کے بھائی آئے اور یوسف کے پاس گئے تو اس نے انہیں پہچان لیا اور انہوں نے اسے نہ پہچانا۔''O---۵۹۔''جب انہیں ان کا اسباب مہیا کر دیا تو کہا کہ تم میرے پاس اپنے اس بھائی کو بھی لانا جو تمہارے باپ سے ہے' کیا تم نے نہیں دیکھا کہ میں پورا ناپ کر دیتا ہوں اور میں ہوں بھی بہترین میزبانی کرنے والوں میں۔''O---۶۰۔''پس اگر تم اسے لے کر پاس نہ آئے تو میری طرف سے تمہیں کوئی ناپ بھی نہ ملے گا بلکہ تم میرے قریب بھی نہ پھٹکنا۔''O---۶۱۔''انہوں نے کہا اچھا ہم اس کے باپ کو اس کی بابت پھسلائیں

Marfat.com

گے اور پوری کوشش کریں گے۔" O ---۶۲۔ "اپنے خدمت گاروں سے کہا کہ ان کی پونجی انہی کی بوریوں میں رکھ دو کہ جب لوٹ کر اپنے اہل وعیال میں جائیں اور پونجیوں کو پہچان لیں تو بہت ممکن ہے کہ یہ پھر لوٹ کر آئیں۔" O ---۶۳۔ "جب یہ لوگ لوٹ کر اپنے والد کے پاس گئے تو کہنے لگے کہ ہم سے تو غلہ کا ناپ روک لیا گیا۔ اب آپ ہمارے ساتھ ہمارے بھائی کو بھیجئے کہ ہم پیمانہ بھر کر لائیں ہم اس کی نگہبانی کے ذمہ دار ہیں۔" O ---۶۴۔ "(یعقوب علیہ السلام نے) کہا کہ مجھے تو اس کی بابت تمہارا بس ویسا ہی اعتبار ہے جیسا اس سے پہلے اس کے بھائی کے بارے میں تھا' بس اللہ ہی بہترین حافظ ہے اور وہ سب مہربانوں سے بڑا مہربان ہے۔" O ---۶۵۔ "جب انہوں نے اپنا اسباب کھولا تو اپنا سرمایہ موجود پایا جوان کی جانب لوٹا دیا گیا تھا۔ کہنے لگے اے ہمارے باپ ہمیں اور کیا چاہیے۔ دیکھئے تو یہ ہمارا سرمایہ بھی ہمیں واپس لوٹا دیا گیا ہے۔ ہم اپنے خاندان کو رسد لا دیں گے اور اپنے بھائی کی نگرانی رکھیں گے اور ایک اونٹ کے بوجھ کا غلہ زیادہ لائیں گے۔ یہ ناپ تول تو بہت آسان ہے۔" O

(سورۃ الرحمٰن ۵۵) ---۱۲۔ "اور بھس والا اناج ہے اور خوشبودار پھول ہیں۔" O

(سورۃ عبس ۸۰) ---۲۶۔ "پھر پھاڑا زمین کو اچھی طرح۔" O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: خوراک) ---۲۷۔ "پھر اس میں اناج اگائے۔" O ---۳۱۔ "اور میوہ اور (گھاس) چارہ (بھی اگایا)۔" O ---۳۲۔ "تمہارے استعمال و فائدہ کیلئے اور تمہارے چوپایوں کیلئے۔" O

پھل

(سورۃ البقرۃ ۲) ---۲۶۵۔ "اور مثال ان لوگوں کی جو خرچ کرتے ہیں اپنے مال اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے، دل کے پورے ثبات و قرار کے ساتھ ایسی ہے جیسے ایک باغ ہو اونچی جگہ پر، پڑے اس پر زور کی بارش تو لائے پھل وہ دوگنا اور اگر نہ پڑے اس پر زور کی بارش تو ہلکی پھوار (کافی ہے)۔ اور اللہ تمہارے عملوں کو خوب دیکھ رہا ہے۔" O ---۲۶۶۔ "کیا پسند کرتا ہے تم میں کوئی کہ ہو اسکا ایک باغ کھجوروں اور انگوروں کا بہہ رہی ہوں اس میں نہریں۔ اس کے لئے ہوں اس باغ میں ہر قسم کے پھل اور آ لیا ہو اسے بڑھاپے نے اور ہو اس کی اولاد ناتواں پھر آ پڑے باغ پر ایک بگولہ آگ کا بھرا ہوا اور وہ جل کر رہ جائے۔ اس طرح بیان کرتا ہے اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اپنی آیات تاکہ تم غور و فکر کرو۔" O

(سورۃ الانعام ۶) ---۹۹۔ "اور اسی نے آسمان سے پانی اتارا۔ پھر ہم نے اس کے ذریعے ہر طرح کی اگنے والی شے نکالی۔ پھر اس سے سبزہ نکالا جس سے ہم گتھے ہوئے دانے نکالتے ہیں۔ اور کھجور کے گابھے سے نیچے جھکے ہوئے گچھے اور انگوروں، زیتون اور انار کے باغ ایک دوسرے سے ملتے جلتے اور الگ الگ۔ اس کے پھل کو جب وہ لگتا ہے اور اس کے پکنے کو دیکھو، بیشک اس میں ان لوگوں کے لئے جو ایمان رکھتے ہیں کئی نشانیاں ہیں۔" O ---۱۴۱۔ "اور اسی نے باغ پیدا کئے ہیں وہ بھی جو (ٹٹیوں پر) چڑھائے جاتے ہیں اور وہ بھی جو نہیں چڑھائے جاتے۔ اور کھجوروں کے درخت اور فصلیں جن کی پیداوار مختلف ہوتی ہے۔ اور زیتون اور انار ملتے جلتے اور جدا جدا۔ اس کا پھل کھاؤ جب وہ پھل دے۔ اور اس کا فصل کٹنے کے دن اس کا حق ادا کرو۔ مگر حد سے نہ بڑھو۔ اللہ تعالیٰ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔" O

(سورۃ الاعراف ۷) ---۵۷۔ "اور وہ اپنی رحمت کے آگے آگے ہواؤں کو خوشخبری بنا کر چلاتا ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ بھاری بادل کو اٹھا لیتی ہیں تو ہم اسے کسی مردہ بستی کی طرف ہانک دیتے ہیں۔ پھر اس سے پانی اتارتے ہیں اور اس کے ذریعے ہر قسم کے پھل پیدا کرتے ہیں۔ اسی طرح ہم مردوں کو زندہ کرتے ہیں، شاید تم نصیحت حاصل کرو۔" O

(سورۃ الرعد ۱۳) ---۳۔ "اسی نے زمین پھیلا کر بچھا دی ہے اور اس میں پہاڑ اور نہریں پیدا کر دی ہیں اور اس میں ہر قسم کے پھلوں کے جوڑے دوہرے دوہرے پیدا کر دیئے ہیں۔ وہ رات کو دن سے چھپا دیتا ہے۔ یقیناً غور و فکر کرنے والوں کے لئے اس میں بہت سی نشانیاں ہیں۔" O ---۴۔ "اور زمین میں مختلف ٹکڑے ایک دوسرے سے لگتے لگاتے ہیں۔ اور انگوروں کے باغات ہیں اور کھیت ہیں اور کھجوروں کے درخت ہیں، شاخ دار اور بعض ایسے جو بے شاخ ہیں۔ سب ایک ہی پانی پلائے جاتے ہیں۔ پھر بھی ہم ایک کو ایک پر پھلوں میں برتری دیتے ہیں۔ اس میں عقلمندوں کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں۔" O

(سورۃ ابراہیم ۱۴) ---۳۲۔ "اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اور آسمانوں سے بارش برسا کر اس کے ذریعے سے تمہاری روزی کے لئے پھل نکالے ہیں اور کشتیوں کو تمہارے بس میں کر دیا ہے کہ دریاؤں میں ان کے حکم سے چلیں پھریں۔ اسی نے ندیاں اور نہریں تمہارے اختیار میں کر دی ہیں۔" O

(سورۃ النحل ۱۶) ---۱۱۔ "اسی سے وہ تمہارے لئے کھیتی اور زیتون اور کھجور اور انگور اور ہر قسم کے پھل اگاتا ہے، بیشک ان لوگوں کے لئے اس میں بڑی نشانی

Marfat.com

ہے جو غور وفکر کرتے ہیں۔'' O---۶۷۔''اور کھجور اور انگور کے درختوں کے پھلوں سے تم شراب بنالیتے ہو اور عمدہ روزی بھی۔ جو لوگ عقل رکھتے ہیں ان کے لئے تو اس میں بہت بڑی نشانی ہے۔'' O---[تفسیر کے لئے باب نمبر۱۴، مضمون: رزق]

(**سورۃ الکہف ۱۸**)---۳۲''اور انہیں ان دو شخصوں کی مثال بھی سنا دے جن میں سے ایک کو ہم نے دو باغ انگوروں کے دے رکھے تھے اور جنہیں کھجوروں کے درختوں سے ہم نے گھیر رکھا تھا اور دونوں کے درمیان کھیتی لگا رکھی تھی۔'' O---۳۳۔''دونوں باغ اپنا پھل خوب لائے اور اس میں کسی طرح کی کمی نہ کی اور ہم نے ان باغوں کے درمیان نہر جاری کر رکھی تھی۔'' O---[تفصیل کے لیے باب نمبر۱۵، مضمون: متکبر مشرک]

(**سورۃ المؤمنون ۲۳**)---۱۹۔''اسی پانی کے ذریعہ سے ہم تمہارے لیے کھجوروں اور انگوروں کے باغات پیدا کر دیتے ہیں، کہ تمہارے لیے ان میں بہت سے میوے ہوتے ہیں انہی میں سے تم کھاتے بھی ہو۔'' O---۲۰۔''اور وہ درخت جو طور سینا پہاڑ سے نکلتا ہے جو تیل نکالتا ہے اور کھانے والے کے لیے سالن ہے۔'' O---[اس سے زیتون کا درخت مراد ہے، جس کا روغن تیل کے طور پر اور پھل سالن کے استعمال ہوتا ہے۔ سالن کو صبغ رنگ کہا ہے کیوں کہ روٹی، سالن میں ڈبو کر گویا رنگی جاتی ہے۔ (طور سیناء (پہاڑ) اور اس کا قرب وجوار خاص طور اس کی عمدہ قسم کی پیداوار کا علاقہ ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ النور ۲۴**)---۳۵۔''اللہ نور ہے آسمانوں کا اور زمین کا، اس کے نور کی مثال مثل ایک طاق کے ہے جس میں چراغ ہو اور چراغ شیشہ کی قندیل میں ہو اور شیشہ مثل چمکتے ہوئے روشن ستارے کے ہو وہ چراغ ایک بابرکت درخت زیتون کے تیل سے جلایا جاتا ہو جو درخت نہ مشرقی ہے نہ مغربی خود وہ تیل قریب ہے کہ آپ ہی روشنی دینے لگے اگرچہ اسے آگ نہ بھی چھوئے، نور پر نور ہے، اللہ تعالیٰ اپنے نور کی طرف رہنمائی کرتا ہے جسے چاہے، لوگوں (کے سمجھانے) کو یہ مثالیں اللہ تعالیٰ بیان فرما رہا ہے، اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کے حال سے بخوبی واقف ہے۔'' O---[یہ درخت نہایت کثیر البرکت ہے کیونکہ اس کا روغن جس کو زیت کہتے ہیں نہایت صاف و پاکیزہ روشنی دیتا ہے سر میں بھی لگایا جاتا ہے سالن اور نانخورش کی جگہ روٹی سے بھی کھایا جاتا ہے دُنیا کے اور کسی تیل میں یہ وصف نہیں اور درخت زیتون کے پتے نہیں گرتے۔ (تفسیر از کنز الایمان)]

(**سورۃ یٰسٓ ۳۶**)---۳۴۔''اور ہم نے اس میں کھجوروں کے اور انگور کے باغات پیدا کر دیئے، اور جن میں ہم نے چشمے بھی جاری کر دیے ہیں۔'' O---۳۵۔''تا کہ (لوگ) اس کے پھل کھائیں، اور اس کو ان کے ہاتھوں نے نہیں بنایا۔ پھر کیوں شکر گزاری نہیں کرتے۔'' O

(**سورۃ حم السجدۃ ۴۱**)---۴۷۔''قیامت کا علم اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹایا جاتا ہے اور جو جو پھل اپنے شگوفوں میں سے نکلتے ہیں اور جو مادہ حمل سے ہوتی ہے اور جو بچے وہ جنتی ہے سب کا علم اسے ہے اور جس دن اللہ تعالیٰ ان (مشرکوں) کو بلا کر دریافت فرمائے گا میرے شریک کہاں ہیں، وہ جواب دیں گے کہ ہم نے تو تجھے کہہ سنایا کہ ہم میں سے تو کوئی اس کا گواہ نہیں۔'' O

(**سورۃ قٓ ۵۰**)---۱۰۔''اور کھجوروں کے بلند و بالا درخت جن کے خوشے تہ بہ تہ ہیں۔'' O

(**سورۃ الرحمٰن ۵۵**)---۱۱۔''جس میں میوے ہیں اور خوشے والے کھجور کے درخت ہیں۔'' O---۵۲۔''ان دونوں جنتوں میں ہر قسم کے میووں کی دو قسمیں ہوں گی۔'' O---[یعنی ذائقے اور لذت کے اعتبار سے ہر پھل دو قسم کا ہوگا، یہ مزید فضلِ خاص کی ایک صورت ہے۔ بعض نے کہا کہ ایک قسم خشک میوے کی اور دوسری تازہ میوے کی ہوگی۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۶۲۔''اور ان کے سوا دو جنتیں اور ہیں۔'' O---۶۴۔''جو دونوں گہری سبز سیاہی مائل ہیں۔'' O---۶۶۔''ان میں دو (جوش سے) ابلنے والے چشمے ہیں۔'' O---۶۸۔''ان دونوں میں میوے اور کھجور اور انار ہوں گے۔'' O

(**سورۃ عبس ۸۰**)---۲۸۔''اور انگور اور ترکاری۔'' O---۲۹۔''اور زیتون اور کھجور۔'' O---۳۰۔''اور گنجان باغات۔'' O---۳۱۔''اور میوہ اور (گھاس) چارہ (بھی اگایا)۔''

(**سورۃ التین ۹۵**)---۱۔''قسم ہے انجیر اور زیتون کی۔'' O---[اس کی تفسیر مفسرین کے درمیان بہت اختلاف ہوا ہے۔ حسن بصری، عکرمہ، عطاء بن ابی رباح، جابر بن زید، مجاہد اور ابراہیم نخعی رحمہم اللہ کہتے ہیں کہ انجیر سے مراد یہی انجیر ہے جسے لوگ کھاتے ہیں اور زیتون بھی یہی زیتون ہے جس سے تیل نکالا جاتا ہے ابن ابی حاتم اور حاکم نے ایک قول حضرت عبداللہ بن عباس سے بھی اس کی تائید میں نقل کیا ہے اور جن مفسرین نے اس تفسیر کو قبول کیا ہے انہوں نے انجیر و زیتون کے خواص اور فوائد بیان کر کے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہی خوبیوں کی وجہ سے ان دونوں پھلوں کی قسم کھائی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ ایک عام عربی داں تین اور زیتون کے الفاظ سن کر وہی معنی لے گا جو عربی زبان میں معروف ہیں۔ (از تفسیر تفہیم القرآن)]

Marfat.com

رات دن، شب و روز

(سورۃ البقرۃ ۲)---۱۶۴۔ ''بیشک پیدا کرنے میں آسمانوں کے اور زمین کے اور ایک دوسرے کے پیچھے آنے جانے میں شب و روز کے اور کشتیوں میں جو چلتی ہیں سمندر میں وہ (چیزیں) لے کر جو نفع بخش ہیں انسانوں کے لئے اور یہ جو نازل کیا اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی پھر زندگی بخشی اس کے ذریعہ سے زمین کو مردہ ہونے کے بعد اور پھیلائی اس میں ہر طرح کی جاندار مخلوق اور ہواؤں کی گردش میں اور بادلوں میں جو تابع فرمان بنا کر رکھے گئے ہیں درمیان آسمان و زمین کے، یقیناً (ان سب چیزں میں) نشانیاں ہیں عقلمندوں کے لئے۔'' O

(سورۃ آل عمران ۳)---۱۹۰۔ ''بیشک پیدا کرنے میں آسمانوں اور زمین کے اور ایک دوسرے کے پیچھے آنے میں شب و روز کے، یقیناً بہت نشانیاں ہیں ایسے عقلمندوں کے لئے۔'' O

(سورۃ الانعام ۶)---۱۳۔ ''اور جو بھی رات اور دن میں بستا ہے اسی کا ہے اور وہ سننے والا، جاننے والا ہے۔'' O ---۱۵۔ ''کہہ ''اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو میں ایک بھاری دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔'' O ---۶۰۔ ''اور وہی تمہیں رات کو پورا کرتا ہے اور جانتا ہے جو کام تم دن کو کرتے ہو۔ پھر وہ تمہیں اس میں اٹھا دیتا ہے تا کہ مقررہ مدت پوری کی جائے۔ پھر اسی کی طرف تمہاری واپسی ہوگی۔ پھر وہ تمہیں بتائے گا جو تم کیا کرتے ہو۔'' O ---۹۶۔ ''وہ صبح کو پھاڑ نکالنے والا ہے، اور اس نے رات کو آرام کیلئے اور سورج اور چاند کو حساب کیلئے بنایا ہے، اس غالب اور علم والے کی تقدیر (اندازہ) یہی ہے۔'' O

(سورۃ الاعراف ۷)---۵۴۔ ''بیشک تمہارا آقا اللہ تعالیٰ ہے۔ وہ جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں بنایا۔ پھر تخت پر بیٹھ گیا۔ وہ دن کو رات سے ڈھانپ لیتا ہے جو اس کے پیچھے لپکی چلی آتی ہے اور سورج اور چاند اور ستارے اس کے حکم میں بندھے ہیں۔ سنو! بنانا اور حکم دینا اسی کا کام ہے۔ کیا برکت والا ہے اللہ سارے جہان کا آقا۔'' O

(سورۃ التوبہ ۹)---۳۶۔ ''مہینوں کی گنتی اللہ تعالیٰ کے ہاں، اللہ تعالیٰ کی کتاب میں جس دن سے اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، بارہ مہینے ہے۔ جن میں چار حرمت کے ہیں۔ یہی پختہ دین ہے۔ ان کے دوران اپنے اوپر ظلم نہ کرو۔ البتہ مشرکوں سے پوری جنگ کرو، جیسے وہ سب تم سے پوری جنگ کرتے ہیں۔ اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ پرہیز گاروں کے ساتھ ہے۔'' O

(سورۃ یونس ۱۰)---۶۔ ''بیشک رات اور دن کے اختلاف میں اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین میں بنایا ہے ان (سب) میں ان لوگوں کے لئے جو ڈرتے ہیں کئی نشانیاں ہیں۔'' O ---۵۰۔ ''کہو، کیا تم نے غور کیا۔ اگر تم پر اس کا عذاب رات یا دن کو آ جائے تو یہ مجرم اس میں سے کیا جلدی مانگ رہے ہیں۔'' O ---۶۷۔ ''اسی نے تمہارے لئے رات بنائی تا کہ تم اس میں آرام پاؤ اور دن دیکھنے کے لئے بنایا۔ اس میں ان لوگوں کے لئے جو سنتے ہیں بیشک کئی نشانیاں ہیں۔'' O

(سورۃ الرعد ۱۳)---۳۔ ''اسی نے زمین پھیلا کر بچھا دی ہے اور اس میں پہاڑ اور نہریں پیدا کر دی ہیں اور اس میں ہر قسم کے پھلوں کے جوڑے دو ہرے دو ہرے پیدا کر دیئے ہیں۔ وہ رات کو دن سے چھپا دیتا ہے۔ یقیناً غور کرنے والوں کے لئے اس میں بہت سی نشانیاں ہیں۔'' O

(سورۃ ابراہیم ۱۴)---۳۳۔ ''اسی نے تمہارے لئے سورج، چاند کو مسخر کر دیا ہے کہ برابر ہی چل رہے ہیں۔ اور رات دن کو بھی تمہارے کام میں لگا رکھا ہے۔'' O

(سورۃ النحل ۱۶)---۱۲۔ ''اسی نے رات دن اور سورج، چاند کو تمہارے لئے تابع کر دیا ہے اور ستارے بھی اسی کے حکم کے ماتحت ہیں، یقیناً اس میں عقلمند لوگوں کے لئے کئی ایک نشانیاں موجود ہیں۔'' O

(سورۃ بنی اسرائیل ۱۷)---۱۲۔ ''ہم نے رات اور دن کو اپنی قدرت کی نشانیاں بنائی ہیں، رات کی نشانی کو تو ہم نے بے نور کر دیا ہے اور دن کی نشانی کو روشن بنایا ہے تا کہ تم اپنے رب کا فضل تلاش کر سکو اور اس لیے بھی کہ برسوں کا شمار اور حساب معلوم کر سکو اور ہر ہر چیز کو ہم نے خوب تفصیل سے بیان فرما دیا ہے۔'' O

(سورۃ الانبیاء ۲۱)---۳۳۔ ''وہی اللہ ہے جس نے رات اور دن اور سورج اور چاند کو پیدا کیا ہے۔ ان میں سے ہر ایک اپنے اپنے مدار میں تیرتے پھرتے ہیں۔'' O

(سورۃ النور ۲۴)---۴۴۔ ''اللہ تعالیٰ ہی دن اور رات کو رد و بدل کرتا رہتا ہے آنکھوں والوں کے لیے تو اس میں یقیناً بڑی بڑی عبرتیں ہیں۔'' O

Marfat.com

(سورۃ الفرقان ۲۵)---۴۷۔ ''اور وہی ہے جس نے رات کو تمہارے لیے پردہ بنایا اور نیند کو راحت بنائی اور دن کو اٹھ کھڑے ہونے کا وقت۔''O
(سورۃ النمل ۲۷)---۸۶۔ ''کیا وہ دیکھ نہیں رہے ہیں کہ ہم نے رات کو اس لیے بنایا ہے کہ وہ اس میں آرام حاصل کرلیں اور دن کو ہم نے دکھلانے والا بنایا ہے یقیناً اس میں ان لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں جو ایمان ویقین رکھتے ہیں۔''O
(سورۃ القصص ۲۸)---۷۱۔ ''کہہ دیجئے! کہ دیکھو تو سہی اگر اللہ تعالیٰ تم پر رات ہی رات قیامت تک برابر کردے تو سوائے اللہ کے کون معبود ہے جو تمہارے پاس دن کی روشنی لائے؟ کیا تم سنتے نہیں ہو؟''O---۷۲۔ ''پوچھئے! کہ یہ بھی بتادو کہ اگر اللہ تعالیٰ تم پر ہمیشہ قیامت تک دن ہی دن رکھے تو بھی سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی معبود ہے جو تمہارے پاس رات لے آئے؟ جس میں تم آرام حاصل کرو' کیا تم دیکھ نہیں رہے ہو؟''O---۷۳۔ ''اسی نے تو تمہارے لیے اپنے فضل وکرم سے دن رات مقرر کردیے ہیں کہ تم رات میں آرام کرو اور دن میں اس کی بھیجی ہوئی روزی تلاش کرو' یہ اس لیے کہ تم شکر ادا کرو۔''O
(سورۃ لقمان ۳۱)---۲۹۔ ''کیا آپ نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ رات کو دن اور دن کو رات میں کھپا دیتا ہے' سورج چاند کو اسی نے فرماں بردار کر رکھا ہے کہ ہر ایک مقررہ وقت تک چلتا ہے' اللہ تعالیٰ ہر اس چیز سے جو تم کرتے ہو خبر دار ہے۔''O
(سورۃ فاطر ۳۵)---۱۳۔ ''وہ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور آفتاب وماہتاب کو اسی نے کام میں لگا دیا ہے۔ ہر ایک میعاد معین پر چل رہا ہے۔ یہی ہے اللہ تعالیٰ تم سب کا پالنے والا اسی کی سلطنت ہے۔ جنہیں تم اس کے سوا پکار رہے ہو وہ تو کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے بھی مالک نہیں۔''O
(سورۃ یٰس ۳۶)---۳۷۔ ''اور ان کے لیے ایک نشانی رات ہے جس سے ہم دن کو کھینچ دیتے ہیں تو وہ یکایک اندھیرے میں رہ جاتے ہیں۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱' مضمون: نشانیاں اللہ تعالیٰ کی]
(سورۃ الزمر ۳۹)---۵۔ ''نہایت اچھی تدبیر سے اس نے آسمانوں اور زمین کو بنایا وہ رات کو دن پر اور دن کو رات پر لپیٹ دیتا ہے اور اس نے سورج چاند کو کام پر لگا رکھا ہے۔ ہر ایک مقررہ مدت تک چل رہا ہے یقین مانو کہ وہی زبردست اور گناہوں کا بخشنے والا ہے۔''O
(سورۃ المؤمن ۴۰)---۶۱۔ ''اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے رات بنادی کہ تم اس میں آرام حاصل کرو اور دن کو دیکھنے والا بنایا' بیشک اللہ تعالیٰ لوگوں پر فضل و کرم والا ہے لیکن اکثر لوگ شکر گزاری نہیں کرتے۔''O---[یہاں توحید باری کی ایسی دلیل پیش کی جارہی ہے جسے سمجھنے کے لیے کسی بڑی عقل وفراست یا علم وفضل کی ضرورت نہیں بلکہ ایک اَن پڑھ بھی اسے بخوبی سمجھ سکتا ہے اور اس سے ہر لحظہ استفادہ کررہا ہے۔ یہ رات اور دن کا تسلسل ہزاروں لاکھوں برس سے قائم ہے۔ اور بڑی باقاعدگی سے آج سے لاکھ سال پہلے اس تاریخ کو جس اُفق سے سُورج طلوع ہُوا اور جس اُفق پر غروب ہُوا اور جتنے بجکر جتنے منٹ پر ہُوا اس میں سرِ مُو تفاوت نہیں۔ اگر کوئی اور بھی کارخانہ قُدرت میں شریک ہوتا تو کبھی تو اس کا حکم چلتا۔ معلوم ہوا کہ ایک خدا کے حکم کے مطابق تو سُورج ۵ بجکر ۲۰ منٹ پر طلوع اور ۶ بجکر ۴۰ منٹ پر غروب ہونا تھا' لیکن آج دُوسرے خدا کا فرمان ہے کہ دس منٹ پہلے طلوع ہو اور دس منٹ دیر سے غروب ہو۔ جب ایسا کبھی نہیں ہوا تو معلوم ہُوا خدا وہی ہے جس کا حکم ہمیشہ سے جاری اور نافذ العمل ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]
(سورۃ حٰم السجدۃ ۴۱)---۳۷۔ ''اور دن رات اور سورج چاند بھی (اسی کی) نشانیوں میں سے ہیں' تم سورج کو سجدہ نہ کرو نہ چاند کو بلکہ سجدہ اس اللہ تعالیٰ کے لیے کرو جس نے ان سب کو پیدا کیا ہے' اگر تمہیں اسی کی عبادت کرنی ہے تو۔''O
(سورۃ الجاثیۃ ۴۵)---۵۔ ''اور رات دن کے بدلنے میں اور جو کچھ روزی اللہ تعالیٰ آسمان سے نازل فرما کر زمین کو اسکی موت کے بعد زندہ کر دیتا ہے' (اس میں) اور ہواؤں کے بدلنے میں بھی ان لوگوں کے لیے جو عقل رکھتے ہیں نشانیاں ہیں۔''O
(سورۃ النباء ۷۸)---۱۰۔ ''اور رات کو ہم نے پردہ بنایا ہے۔''O---[یعنی رات کا اندھیرا اور سیاہی ہر چیز کو اپنے دامن میں چھپا لیتی ہے' جس طرح لباس انسان کے جسم کو چھپا لیتا ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن)]---۱۱۔ ''اور دن کو ہم نے وقت روزگار بنایا۔''O---[مطلب ہے کہ دن کو روشن بنایا' تاکہ لوگ کسب معاش کے لئے جدوجہد کرسکیں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن)]
(سورۃ الشمس ۹۱)---۳۔ ''قسم ہے دن کی جب سورج کو نمایاں کرے۔''O---۴۔ ''قسم ہے رات کی جب اسے ڈھانپ لے۔''O

ہوا

(سورۃ آل عمران ۳)---۱۱۷۔ ''مثال اس کی جو خرچ کرتے ہیں یہ لوگ اس دُنیاوی زندگی میں۔ اس ہوا کی سی ہے جس میں ہو سخت سردی جو چلے کھیتی پر

Marfat.com

ایسے لوگوں کی جنہوں نے ظلم کیا ہو اپنی جانوں پر اور برباد کر دے وہ اس کھیتی کو اور نہیں کیا ظلم ان پر اللہ تعالیٰ نے بلکہ وہ تو خود اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں۔'' O---
[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: مسلم اور کافر میں فرق]

(**سورۃ الاعراف ۷**)---۵۷۔ ''اور وہ اپنی رحمت کے آگے آگے ہواؤں کو خوشخبری بنا کر چلاتا ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ بھاری بادل اٹھالیتی ہیں۔ تو ہم اسے کسی مردہ بستی کی طرف ہانک دیتے ہیں۔ پھر اس سے پانی اتارتے ہیں اور اس کے ذریعے ہر قسم کے پھل پیدا کرتے ہیں۔ اس طرح ہم مردوں کو زندہ کرتے ہیں، شاید تم نصیحت حاصل کرو۔'' O

(**سورۃ یونس ۱۰**)---۲۲۔ ''وہی تمہیں خشکی اور سمندر میں پھراتا ہے۔ یہاں تک کہ جب تم کشتیوں میں ہوتے ہو اور وہ لوگوں کو خوشگوار ہوا کے ساتھ لئے پھرتی ہیں اور وہ اس پر خوش ہوتے ہیں کہ انہیں تند ہوا آلیتی ہے اور ان پر ہر جگہ سے لہریں آ پہنچتی ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ وہ گھر گئے ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کی بندگی کو اس کے لئے خالص کر کے پکارتے ہیں۔ اگر تو نے ہمیں اس سے بچالیا تو ہم ضرور شکر گزاروں میں ہوں گے۔'' O

(**سورۃ النمل ۲۷**)---۶۳۔ ''کیا وہ جو تمہیں خشکی اور تری کی تاریکیوں میں راہ دکھاتا ہے اور جو اپنی رحمت سے پہلے ہی خوشخبریاں دینے والی ہوائیں چلاتا ہے' کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے' جنہیں یہ شریک کرتے ہیں ان سب سے اللہ بلند و بالاتر ہے۔'' O

(**سورۃ الروم ۳۰**)---۴۶۔ ''اس کی نشانیوں میں سے خوشخبریاں دینے والی ہواؤں کو چلانا بھی ہے اس لیے کہ تمہیں اپنی رحمت سے لطف اندوز کرے' اور اس لیے کہ اس کے حکم سے کشتیاں چلیں اور اس لیے کہ اس کے فضل کو تم ڈھونڈو اور اس لیے کہ تم شکر گزاری کرو۔'' O---۴۸۔ ''اللہ تعالیٰ ہوائیں چلاتا ہے وہ ابر کو اٹھاتی ہیں پھر اللہ تعالیٰ اپنی منشا کے مطابق اسے آسمان میں پھیلا دیتا ہے اور اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے پھر آپ دیکھتے ہیں کہ اس کے اندر سے قطرے نکلتے ہیں اور جنہیں اللہ تعالیٰ چاہتا ہے ان بندوں پر وہ پانی برساتا ہے تو وہ خوش خوش ہو جاتے ہیں۔'' O---۵۱۔ ''اور اگر ہم بادِ تند چلا دیں اور یہ لوگ انہی کھیتوں کو (مرجھائی ہوئی) زرد پڑی ہوئی دیکھ لیں تو پھر اس کے بعد ناشکری کرنے لگیں۔'' O

(**سورۃ فاطر ۳۵**)---۹۔ ''اور اللہ تعالیٰ ہی ہوائیں چلاتا ہے جو بادلوں کو اٹھاتی ہیں پھر ہم بادلوں کو خشک زمین کی طرف لے جاتے ہیں اور اس سے اس زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کر دیتے ہیں۔ اسی طرح دوبارہ جی اٹھنا (بھی) ہے۔'' O

(**سورۃ الشوریٰ ۴۲**)---۳۲۔ ''اور دریا میں چلنے والی پہاڑوں جیسی کشتیاں اس کی نشانیوں میں سے ہیں۔'' O---۳۳۔ ''اگر وہ چاہے تو ہوا بند کر دے اور یہ کشتیاں سمندروں پر رکی رہ جائیں۔ یقیناً اس میں ہر صبر کرنے والے شکر گزار کے لیے نشانیاں ہیں۔'' O---۳۴۔ ''یا انہیں ان کے کرتوتوں کے باعث تباہ کر دے وہ تو بہت سی خطاؤں سے درگزر فرمایا کرتا ہے۔'' O---۳۵۔ ''اور تاکہ جو لوگ ہماری نشانیوں میں جھگڑتے ہیں وہ معلوم کر لیں کہ ان کے لیے کوئی چھٹکارا نہیں۔'' O

(**سورۃ الجاثیۃ ۴۵**)---۵۔ ''اور رات دن کے بدلنے میں اور جو کچھ روزی اللہ تعالیٰ آسمان سے نازل فرما کر زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کر دیتا ہے' (اس میں) اور ہواؤں کے بدلنے میں بھی ان لوگوں کے لیے جو عقل رکھتے ہیں نشانیاں ہیں۔'' O

(**سورۃ الذّٰریٰت ۵۱**)---۱۔ ''قسم ہے بکھیرنے والیوں کی اڑا کر۔'' O---[اس سے مراد ہوائیں ہیں جو مٹی کو اڑا کر بکھیر دیتی ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۲۔ ''پھر اٹھانے والیاں بوجھ کو۔'' O---[حاملات سے مراد وہ ہوائیں ہیں جو بادلوں کو اٹھائے ہوئے ہیں' یا پھر وہ بادل ہیں جو پانی کا بوجھ اٹھائے ہوتے ہیں جیسے چوپائے حمل کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۳۔ ''پھر چلنے والیاں نرمی سے۔'' O---[جاریات' پانی میں چلنے والی کشتیاں' یسراً آسانی سے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۴۔ ''پھر کام کو تقسیم کرنے والیاں۔'' O---[مقسمات اس سے مراد وہ فرشتے ہیں جو کاموں کو تقسیم کر لیتے ہیں۔ کوئی رحمت کا فرشتہ ہے تو کوئی عذاب کا' کوئی پانی کا ہے تو کوئی سختی کا (یعنی قحط سالی وغیرہ) کا' کوئی ہواؤں کا فرشتہ ہے تو کوئی موت اور حوادث کا۔ بعض نے ان سب سے صرف ہوائیں مراد لی ہیں اور ان سب کو ہواؤں کی صفت بنایا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

کشتیاں

(**سورۃ البقرۃ ۲**)---۱۶۴۔ ''بیشک پیدا کرنے میں آسمانوں اور زمین کے اور ایک دوسرے کے پیچھے آنے جانے میں شب و روز کے اور کشتیوں میں جو چلتی ہیں سمندر میں وہ (چیزیں) لے کر جو نفع بخش ہیں انسانوں کے لیے۔ اور یہ جو نازل کیا اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی' پھر زندگی بخشی اس کے ذریعہ سے

Marfat.com

زمین کو مردہ ہونے کے بعد- اور پھیلائی اس میں ہر طرح کی جاندار مخلوق- اور ہواؤں کی گردش میں اور بادلوں میں جو تابع فرمان بنا کر رکھے گئے ہیں درمیان آسمان وزمین کے، یقیناً (ان سب چیزوں میں) نشانیاں ہیں عقلمندوں کے لئے۔'' O

(سورۃ یونس ۱۰) ---۲۲۔ ''وہی تمہیں خشکی اور سمندر میں پھراتا ہے- یہاں تک کہ جب تم کشتیوں میں ہوتے ہو اور وہ لوگوں کو خوشگوار ہوا کے ساتھ لئے پھرتی ہیں- اور وہ اس پر خوش ہوتے ہیں کہ انہیں تند ہوا آ لیتی ہے- اور ان پر ہر جگہ سے لہریں آ پہنچتی ہیں- اور وہ سمجھتے ہیں کہ وہ گھر گئے ہیں- وہ اللہ تعالیٰ کی بندگی کو اس کے لئے خالص کر کے پکارتے ہیں، اگر تو نے ہمیں اس سے بچا لیا تو ہم ضرور شکر گزاروں میں ہوں گے۔'' O--- [تفسیر کے لیے باب ا، ماسوائے اللہ تعالیٰ]

(سورۃ ھود ۱۱) ---۳۷۔ ''اور ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہماری وحی کے مطابق کشتی بنا- مگر ظالموں کے بارے میں مجھ سے نہ بولنا کہ وہ غرق ہونے والے ہیں ---۴۰۔ ''یہاں تک کہ جب ہمارا حکم آ پہنچا اور تنور نے جوش مارا تو ہم نے کہا کہ اس میں ہر قسم کا جوڑا اور اپنے گھر والے سوائے اس کے جس کے متعلق بات طے ہو چکی ہے اور ایمان والے چڑھا لے- اور اس کے ساتھ تھوڑے ہی لوگ ایمان لائے تھے۔'' O---۴۱۔ ''اور اس نے کہا اس میں سوار ہو جاؤ- اس کا چلنا اور ٹھہرنا اللہ تعالیٰ کے نام سے ہو- بیشک میرا رب بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔'' O---۴۲۔ ''اور وہ انہیں لے کر پہاڑوں جیسی موجوں میں چلنے لگی اور نوحؑ نے اپنے بیٹے کو جو الگ جگہ پر تھا پکارا، میرے بیٹے! ہمارے ساتھ سوار ہو جاؤ اور کافروں کے ساتھ مت رہ۔'' O---۴۳۔ ''وہ بولا- میں کسی پہاڑ کی طرف پناہ لے لوں گا- جو مجھے پانی سے بچا لے گا- اس نے کہا، آج اللہ تعالیٰ کے امر سے کوئی بچانے والا نہیں- مگر جس پر وہ رحم کرے اور ان کے درمیان موج حائل ہو گئی- اور وہ ڈوبنے والوں میں تھا۔'' O---۴۴۔ ''اور کہا گیا- اے زمین! اپنا پانی نگل لے- اور اے آسمان تھم جا اور پانی اتر گیا- اور کام پورا ہو گیا- اور وہ (کشتی) جودی پر جا لگی- اور کہا گیا دور دفع ہوئی ظالم قوم۔'' O

(سورۃ ابراہیم ۱۴) ---۳۲۔ ''اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اور آسمانوں سے بارش برسا کر اس کے ذریعے سے تمہاری روزی کے لئے پھل نکالے ہیں اور کشتیوں کو تمہارے بس میں کر دیا ہے کہ دریاؤں میں اس کے حکم سے چلیں پھریں- اسی نے ندیاں اور نہریں تمہارے اختیار میں کر دی ہیں'' O

(سورۃ النحل ۱۶) ---۱۴۔ ''اور دریا بھی اسی نے تمہارے بس میں کر دیئے ہیں کہ تم اس میں سے (نکلا ہوا) تازہ گوشت کھاؤ اور اس میں سے اپنے پہننے کے زیورات نکال سکو اور تم دیکھتے ہو کہ کشتیاں اس میں پانی چیرتی ہوئی (چلتی) ہیں اور اس لئے بھی کہ تم اس کا فضل تلاش کرو اور ہو سکتا ہے کہ تم شکر گزاری بھی کرو'' O

(سورۃ بنی اسرائیل ۱۷) ---۶۶۔ ''تمہارا پروردگار وہ ہے جو تمہارے لیے دریا میں کشتیاں چلاتا ہے تا کہ تم اس کا فضل تلاش کرو- وہ تمہارے اوپر بہت ہی مہربان ہے۔'' O

(سورۃ الحج ۲۲) ---۶۵۔ ''کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ ہی نے زمین کی تمام چیزیں تمہارے لئے مسخر کر دی ہیں اور اس کے فرمان سے پانی میں چلتی ہوئی کشتیاں بھی- وہی آسمان کو تھامے ہوئے ہے کہ زمین پر اس کی اجازت بغیر گر نہ پڑے بیشک اللہ تعالیٰ لوگوں پر شفقت و نرمی کرنے والا اور مہربان ہے۔'' O

(سورۃ المؤمنون ۲۳) ---۲۲۔ ''اور ان پر اور کشتیوں پر تم سوار کرائے جاتے ہو۔'' O--- [یعنی رب کی ان ان نعمتوں سے تم فیض یاب ہوتے ہو کیا وہ اس لائق نہیں کہ تم اس کا شکر ادا کرو اور صرف اسی ایک کی عبادت اور اطاعت کرو۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(سورۃ المؤمنون ۲۳) ---۲۷۔ ''تو ہم نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہماری وحی کے مطابق ایک کشتی بنا- جب ہمارا حکم آ جائے اور تنور ابل پڑے تو تو ہر قسم کا ایک ایک جوڑا اس میں رکھ لے اور اپنے اہل کو بھی مگر ان میں سے جن کی بابت ہماری بات پہلے گزر چکی ہے- خبردار جن لوگوں نے ظلم کیا ہے ان کے بارے میں مجھ سے کچھ کلام نہ کرنا وہ تو سب ڈبوئے جائیں گے۔'' O---۲۸۔ ''جب تو اور تیرے ساتھی کشتی پر باطمینان بیٹھ جاؤ تو کہنا کہ سب تعریف اللہ کے لیے ہی ہے جس نے ہمیں ظالم لوگوں سے نجات عطا فرمائی۔'' O (یہ حضرت نوح کو حکم ہوا)

(سورۃ العنکبوت ۲۹) ---۶۵۔ ''پس یہ لوگ جب کشتیوں میں سوار ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ہی کو پکارتے ہیں اس کے لیے عبادت کو خالص کر کے پھر جب وہ انہیں خشکی کی طرف بچا لاتا ہے تو اسی وقت شرک کرنے لگتے ہیں۔'' O

(سورۃ لقمان ۳۱) ---۳۱۔ ''کیا تم اس پر غور نہیں کرتے کہ دریا میں کشتیاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے چل رہی ہیں اس لیے کہ وہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھائے یقیناً اس میں ہر ایک صبر و شکر کرنے والے کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں۔'' O

Marfat.com

(سورۃ یٰسین ۳۶) ---۴۱۔ ''اور ان کے لیے ایک نشانی (یہ بھی) ہے کہ ہم نے ان کی نسل کو بھری ہوئی کشتی میں سوار کیا۔'' O---۴۲۔ ''اور ان کے لیے اسی جیسی اور چیزیں پیدا کیں جن پر یہ سوار ہوتے ہیں۔'' O---۴۳۔ ''اور اگر ہم چاہتے تو انہیں ڈبو دیتے۔ پھر نہ تو کوئی ان کا فریاد رس ہوتا نہ وہ بچائے جائیں۔'' O

(سورۃ الشوریٰ ۴۲) ---۳۲۔ ''اور دریا میں چلنے والی پہاڑوں جیسی کشتیاں اس کی نشانیوں میں سے ہیں۔'' O---۳۳۔ ''اگر وہ چاہے تو ہوا بند کر دے اور یہ کشتیاں سمندروں پر رکی رہ جائیں۔ یقیناً اس میں ہر صبر کرنے والے شکر گزار کے لیے نشانیاں ہیں۔'' O---۳۴۔ ''یا انہیں ان کے کرتوتوں کے باعث تباہ کر دے وہ تو بہت سی خطاؤں سے درگزر فرمایا کرتا ہے۔'' O---۳۵۔ ''اور تا کہ جو لوگ ہماری نشانیوں میں جھگڑتے ہیں وہ معلوم کر لیں کہ ان کے لیے کوئی چھٹکارا نہیں۔'' O

(سورۃ الزخرف ۴۳) ---۱۲۔ ''جس نے تمام چیزوں کے جوڑے بنائے اور تمہارے لیے کشتیاں بنائیں اور چوپائے جانور (پیدا کیے) جن پر تم سوار ہوتے ہو۔'' O

(سورۃ الجاثیہ ۴۵) ---۱۲۔ ''اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے تمہارے لیے دریا کو تابع بنا دیا تھا کہ اس کے حکم سے اس میں کشتیاں چلیں اور تم اس کا فضل تلاش کرو اور تا کہ تم شکر بجا لاؤ۔'' O

(سورۃ الرحمٰن ۵۵) ---۲۴۔ ''اور اللہ تعالیٰ ہی کی (ملکیت میں) ہیں وہ جہاز جو سمندروں میں پہاڑ کی طرح بلند (چل پھر رہے) ہیں۔'' O---[یعنی اُسی کی قدرت سے بنے ہیں۔ اُسی نے انسان کو یہ صلاحیت بخشی کہ سمندروں کو پار کرنے کے لیے جہاز بنائے۔ اُسی نے زمین پر وہ سامان پیدا کیا جس سے جہاز بن سکتے ہیں۔ اور اُسی نے پانی کو اُن قواعد کا پابند کیا جن کی بدولت غضبناک سمندروں کے سینے پر پہاڑ جیسے جہازوں کا چلنا ممکن ہوا۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

تسخیر کائنات

(سورۃ البقرۃ ۲) ---۱۶۴۔ ''بیشک پیدا کرنے میں آسمانوں کے اور زمین کے اور ایک دوسرے کے پیچھے آنے جانے میں شب و روز کے اور کشتیوں میں جو چلتی ہیں سمندر میں وہ (چیزیں) لے کر جو نفع بخش ہیں انسانوں کے لیے اور یہ جو نازل کیا اللہ نے آسمانوں سے پانی پھر زندگی بخشی اس کے ذریعہ سے زمین کو مردہ ہونے کے بعد اور پھیلائی ان میں ہر طرح کی جاندار مخلوق اور ہواؤں کی گردش میں اور بادلوں میں جو تابع فرمان بنا کر رکھے گئے ہیں درمیان آسمان و زمین کے یقیناً (ان سب چیزوں میں) نشانیاں ہیں عقلمندوں کے لیے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۲، مضمون کائنات]

(سورۃ الانعام ۶) ---۹۶۔ ''وہ صبح کو پھاڑ نکالنے والا ہے، اور اُس نے رات کو آرام کے لئے اور سورج اور چاند کو حساب کے لئے بنایا ہے، اس غالب اور علم والے کی تقدیر (اندازہ) یہی ہے۔'' O---۹۹۔ ''اور اسی نے آسمان سے پانی اتارا، پھر ہم نے اسکے ذریعے ہر طرح کی اگنے والی شے نکالی، پھر اس سے سبزہ نکالا جس سے ہم گتھے ہوئے دانے نکالتے ہیں، اور کھجور کے گابھے سے نیچے جھکے ہوئے گچھے، اور انگوروں، زیتون اور انار کے باغ، ایک دوسرے سے ملتے جلتے اور الگ الگ اس کے پھل کو جب وہ لگتا ہے اور اسکے پکنے کو دیکھو، بے شک اس میں ان لوگوں کیلئے جو ایمان رکھتے ہیں کئی نشانیاں ہیں۔'' O

(سورۃ یونس ۱۰) ---۵۔ ''وہی ہے جس نے سورج کو چمک اور چاند کو اجالا بنایا اور اس کی منزلیں ٹھہرا دیں تا کہ تم سالوں کی گنتی اور حساب جان لو، اللہ نے ان چیزوں کو صرف حقیقت بنایا ہے، اور وہ ان نشانیوں کو علم والے لوگوں کے لئے کھول کر بیان کرتا ہے۔'' O [تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: کیلنڈر]---۶۔ ''بیشک رات اور دن کے اختلاف میں اور جو کچھ اللہ نے آسمانوں اور زمین میں بنایا ہے ان (سب) میں ان لوگوں کے لئے جو ڈرتے ہیں کئی نشانیاں ہیں۔'' O---۶۷۔ ''اسی نے تمہارے لئے رات بنائی تا کہ تم اس میں آرام پاؤ اور دن دیکھنے کے لئے بنایا، اس میں ان لوگوں کے لئے جو سنتے ہیں بیشک کئی نشانیاں ہیں۔'' O

(سورۃ ھود ۱۱) ---۳۷۔ ''اور ایک کشتی ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہماری وحی سے تیار کر اور ظالموں کے بارے میں ہم سے کوئی بات چیت نہ کر وہ پانی میں ڈبوئے جانے والے ہیں۔'' O---۳۸۔ ''وہ (نوح) کشتی بنانے لگے ان کی قوم کے جو سردار ان کے پاس سے گزرتے وہ ان کا مذاق اڑاتے' وہ کہتے اگر تم ہمارا مذاق اڑاتے ہو تو ہم بھی تم پر ایک دن ہنسیں گے جیسے تم ہم پر ہنستے ہو۔'' O

(سورۃ یوسف ۱۲) ---۱۰۵۔ ''آسمانوں اور زمین میں بہت سی نشانیاں ہیں۔ جن سے یہ منہ موڑے گزر جاتے ہیں۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۲،

Marfat.com

(سورۃ الرعد ۱۳)---۳۔''اسی نے زمین پھیلا کر بچھادی ہے اور اس میں پہاڑ اور نہریں پیدا کردی ہیں۔ اور اس میں ہر قسم کے پھلوں کے جوڑے دوہرے دوہرے پیدا کردیے ہیں' وہ رات کو دن سے چھپادیتا ہے۔ یقیناً غوروفکر کرنے والوں کے لیے اس میں بہت سی نشانیاں ہیں۔''O---۴۔''اور زمین میں مختلف ٹکڑے ایک دوسرے سے لگتے لگاتے ہیں اور انگوروں کے باغات ہیں اور کھیت ہیں اور کھجوروں کے درخت ہیں' شاخ دار اور بعض ایسے ہیں جو بے شاخ ہیں سب ایک ہی پانی پلائے جاتے ہیں۔ پھر بھی ہم ایک کو ایک پر پھلوں میں برتری دیتے ہیں اس میں عقل مندوں کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں۔''O

(سورۃ ابراھیم ۱۴)---۳۲۔''اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اور آسمانوں سے بارش برسا کر اس کے ذریعے سے تمہاری روزی کے لیے پھل نکالے ہیں اور کشتیوں کو تمہارے بس میں کردیا ہے کہ دریاؤں میں اس کے حکم سے چلیں پھریں۔ اسی نے ندیاں اور نہریں تمہارے اختیار میں کردی ہیں۔''O---۳۳۔''اسی نے تمہارے لیے سورج چاند کو مسخر کردیا ہے کہ برابر ہی چل رہے ہیں اور رات دن کو بھی تمہارے کام میں لگا رکھا ہے۔''O

(سورۃ الحجر ۱۵)---۱۹۔''اور زمین کو ہم نے پھیلا دیا ہے اور اس پر (اٹل) پہاڑ ڈال دیئے ہیں' اور اس میں ہم نے ہر چیز ایک معین مقدار سے اگا دی ہے۔''O---۲۰۔''اور اسی میں ہم نے تمہاری روزیاں بنادی ہیں اور جنہیں تم روزی دینے والے نہیں ہو۔''O---[اس سے مراد نوکر چاکر' غلام اور جانور ہیں۔ یعنی جانوروں کو تمہارے تابع کردیا ہے' جن پر تم سواری بھی کرتے ہو' سامان بھی لاد کرلے جاتے ہو اور انہیں ذبح کر کے کھا بھی لیتے ہو۔ غلام لونڈیاں ہیں جن سے تم خدمت گزاری کا کام لیتے ہو۔ یہ اگرچہ سب تمہارے ماتحت ہیں اور تم ان کے چارے اور خوراک وغیرہ کا انتظام بھی کرتے ہو لیکن حقیقت میں ان کا رازق اللہ تعالیٰ ہے' تم نہیں ہو۔ تم یہ نہ سمجھنا کہ تم ان کے رازق ہو' اگر تم انہیں کھانا نہیں دو گے تو بھوکے مرجائیں گے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ النحل ۱۶)---۱۱۔''اسی سے وہ تمہارے لیے کھیتی اور زیتون اور کھجور اور انگور اور ہر قسم کے پھل اگاتا ہے بے شک ان لوگوں کے لیے تو اس میں بڑی نشانی ہے جو غوروفکر کرتے ہیں۔''O---۱۲۔''اسی نے رات دن اور سورج چاند کو تمہارے لیے تابع کردیا ہے اور ستارے بھی اسی کے حکم کے ماتحت ہیں۔ یقیناً اس میں عقلمند لوگوں کے لیے کئی ایک نشانیاں موجود ہیں۔''O---۱۴۔''اور دریا بھی اسی نے تمہارے بس میں کردیے ہیں کہ تم اس میں سے (نکلا ہوا) تازہ گوشت کھاؤ اور اس میں سے اپنے پہننے کے زیورات نکال سکو اور تم دیکھتے ہو کہ کشتیاں اس میں پانی چیرتی ہوئی (چلتی) ہیں اور اس لیے بھی کہ تم اس کا فضل تلاش کرو اور ہوسکتا ہے کہ تم شکر گزاری بھی کرو۔''O---۷۹۔''کیا ان لوگوں نے پرندوں کو نہیں دیکھا جو تابع فرمان ہو کر فضا میں ہیں' جنہیں بجز اللہ تعالیٰ کے کوئی اور تھامے ہوئے نہیں' بیشک اس میں ایمان لانے والے لوگوں کے لیے بڑی نشانیاں ہیں۔''O---۸۰۔''اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے تمہارے گھروں میں سکونت کی جگہ بنادی ہے اور اسی نے تمہارے لیے چوپایوں کی کھالوں کے گھر بنادیے ہیں' جنہیں تم ہلکا پھلکا پاتے ہو اپنے کوچ کے دن اور اپنے ٹھہرنے کے دن بھی' اور ان کی اون اور روؤں اور بالوں سے بھی اس نے بہت سے سامان اور ایک وقت مقررہ تک کے لیے فائدہ کی چیزیں بنائیں۔''O---۸۱۔''اللہ ہی نے تمہارے لیے اپنی پیدا کردہ چیزوں میں سے سائے بنائے ہیں اور اسی نے تمہارے لئے پہاڑوں میں غار بنائے ہیں اور اسی نے تمہارے لیے کرتے بنائے ہیں جو تمہیں گرمی سے بچائیں اور ایسے کرتے بھی جو تمہیں لڑائی کے وقت کام آئیں۔ وہ اسی طرح اپنی پوری پوری نعمتیں دے رہا ہے کہ تم حکم بردار بن جاؤ۔''O

(سورۃ بنی اسرائیل ۱۷)---۱۲۔''ہم نے رات اور دن کو اپنی قدرت کی نشانیاں بنائی ہیں' رات کی نشانی کو تو ہم نے بے نور کردیا ہے اور دن کی نشانی کو روشن بنایا ہے تاکہ تم اپنے رب کا فضل تلاش کرسکو اور اس لیے بھی کہ برسوں کا شمار اور حساب معلوم کرسکو اور ہر چیز کو ہم نے خوب تفصیل سے بیان فرمادیا ہے۔''O---[یعنی انسان کے لیے دین اور دنیا کی ضروری باتیں سب کھول کر ہم نے بیان کردی ہیں تاکہ ان سے انسان فائدہ اٹھائیں' اپنی دنیا بھی سنواریں اور آخرت کی بھی فکر اور اس کے لیے تیاری کریں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۶۶۔''تمہارا پروردگار وہ ہے جو تمہارے لیے دریا میں کشتیاں چلاتا ہے تاکہ تم اس کا فضل تلاش کرو۔ وہ تمہارے اوپر بہت ہی مہربان ہے۔''O---[یہ اس کا فضل اور رحمت ہی ہے کہ اس نے سمندر کو انسانوں کے تابع کردیا ہے اور وہ اس پر کشتیاں اور جہاز چلا کر ایک سے دوسرے ملک میں آتے جاتے اور کاروبار کرتے ہیں' نیز اس نے ان چیزوں کی طرف رہنمائی بھی فرمائی جن میں بندوں کے لیے منافع اور مصالح ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الکھف ۱۸)---۸۵۔''وہ ایک راہ کے پیچھے لگا۔''O---۸۶۔''یہاں تک کہ سورج ڈوبنے کی جگہ پہنچ گیا اور اسے ایک دلدل کے چشمے میں غروب ہوتا ہوا پایا اور اس چشمے کے پاس ایک قوم کو بھی پایا' ہم نے فرمادیا کہ اے ذوالقرنین! تو تو انہیں تکلیف پہنچائے یا ان کے بارے میں تو کوئی بہترین روش اختیار کرے۔''O---۸۷۔''اس نے کہا کہ جو ظلم کرے گا اسے تو ہم بھی اب سزا دیں گے' پھر وہ اپنے پروردگار کی طرف لوٹایا جائے گا اور وہ اسے سخت تر عذاب دے گا۔''O---۸۸۔''ہاں جو ایمان لائے اور نیک اعمال کرے اس کے لیے تو بدلے میں بھلائی ہے اور ہم اسے اپنے کام میں بھی آسانی ہی کا

Marfat.com

حکم دیں گے۔''O---۸۹۔ ''پھر وہ اور راہ کے پیچھے لگا۔''O---۹۰۔ ''یہاں تک کہ جب سورج نکلنے کی جگہ تک پہنچا تو اسے ایک ایسی قوم پر نکلتا پایا کہ ان کے لیے ہم نے اس سے اور کوئی اوٹ نہیں بنائی۔''O---[یعنی ایسی جگہ پہنچ گیا جو مشرقی جانب کی آخری آبادی تھی' اسی کو مطلع الشمس کہا گیا ہے۔ جہاں اس نے ایسی قوم دیکھی جو مکانوں میں رہنے کی بجائے میدانوں اور صحراؤں میں بسیرا کیے ہوئے' لباس سے بھی آزاد تھی۔ یہ مطلب ہے ان کے اور سورج کے درمیان کوئی پردہ اور اوٹ نہیں تھی۔ سورج ان کے ننگے جسموں پر طلوع ہوتا۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]۔''O---۹۱۔ ''واقعہ ایسا ہی ہے اور ہم نے اس کے پاس کی کل خبروں کا احاطہ کر رکھا ہے۔''O---[یعنی ذوالقرنین کی بابت ہم نے جو بیان کیا ہے وہ اسی طرح ہے کہ پہلے وہ منتہائے مغرب اور پھر منتہائے مشرق میں پہنچا اور ہمیں اس کی تمام صلاحیتوں' اسباب و وسائل اور دیگر تمام باتوں کا پورا علم ہے۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الانبیاء ۲۱)---۳۳۔ ''وہی اللہ تعالیٰ ہے جس نے رات اور دن اور سورج اور چاند کو پیدا کیا ہے۔ ان میں سے ہر ایک اپنے اپنے مدار میں تیرتے پھرتے ہیں۔''O---[فلک کیا ہے؟ کیا سماء (آسمان) اور فلک دونوں ایک چیز ہیں۔ کیا شمس و قمر اور ایک دوسرے سیارے ان میں اس طرح جڑے ہوئے ہیں جس طرح لکڑی میں کیل؟ فلاسفہ یعنی قدیم علماء طبعیین کی رائے یہ ہے کہ فلک اور آسمان ایک چیز کے دو نام ہیں اس لیے انھوں نے یہ کہا کہ سیارے ان میں گڑے ہوئے ہیں۔ وہ متحرک نہیں بلکہ وہ فلک متحرک ہیں جن میں وہ گڑے ہوئے ہیں۔ کیونکہ حرکتیں مختلف ہیں اس لیے انھوں نے افلاک کو متعدد مانا ہے ان کے نزدیک مشہور یہ ہے کہ افلاک کی تعداد نو ہے۔ فلک کی جو تعریف ان فلاسفہ نے کی ہے علمائے اسلام نے علم کلام کی کتابوں میں اس کا بطلان ثابت کیا ہے بلکہ اکثر مفسرین کے نزدیک فلک اور سماء (آسمان) دو علیحدہ علیحدہ چیزیں ہیں اور سماء افلاک سے اوپر ہے۔ کواکب سیارہ فلک میں چلتے ہیں اور یہ آسمانوں سے نیچے ہیں۔ چاند سب سے نچلے فلک میں ہے۔ اس سے اوپر عطارد' پھر زہرہ' پھر سورج' پھر مریخ' پھر مشتری' پھر زحل' آٹھویں کو فلک البروج' نویں کو فلکِ اعظم کہتے ہیں۔ ان سب سے اوپر سبع سمٰوٰت (سات آسمان) ہیں۔ جو ملائکہ کی جولانگاہ اور اسباب ملکوت کا مخزن ہیں۔ و اللّٰہ اعلم ۱۲۔ یہ حقائق جو صد ہا سال پہلے علمائے اسلام اپنی نگاہ حقیقت بین اور عقلِ رسا سے بے نقاب کر چکے ہیں۔ ان کی روشنی میں اگر جدید علمائے فلکیات کی تحقیقات کا آپ مطالعہ کریںگے تو آپ کو قرآن کریم کے کتاب الٰہی ہونے کا یقین آجائے گا اور علمائے اسلام کی دقت نظر اور ان کے علوم کی وسعت کا اعتراف کرنا پڑے گا۔ ہو سکتا ہے جس طرح آج کے سائنس دان اپنے پیشروؤں پر تنقید کر رہے ہیں۔ ان کے شاگرد کل اپنے ان استادوں کی غلطیاں نکالنے لگیں۔ اس لیے کسی مومن کو یہ زیبا نہیں کہ قرآن کی صداقت کو وہ تب تسلیم کرے جب جدید تحقیقات کی سند اسے مل جائے بلکہ اس کا یہ پختہ یقین ہونا چاہیے کہ حق وہ ہے جو قرآن نے بیان کیا ہے۔ قدیم تحقیقات اور جدید انکشافات کا وہی حصہ درست ہے جس کی تائید قرآن سے ملتی ہے۔ اور جو قرآن حکیم کی تصریحات کے خلاف ہے وہ غلط ہے۔ آج نہیں تو کل اسکے علمبردار خود اپنی غلطی کا اعتراف کرنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ اس سے بڑھ کر احساس کہتری کا مظاہرہ اور کوئی نہیں ہو سکتا کہ مسلمان قرآن مجید کی تصدیق کے لیے قدیم و جدید نظریات کا سہارا ڈھونڈتا پھرے البتہ یہ بھی ضروری ہے کہ قرآنی حقائق کو سمجھنے کے لیے انتہائی کوشش کی جائے ایسا نہ ہو کہ ہم نے بنائے نظریات کو قرآن کے نظریات تصور کرنے لگیں اور اس بے خبری کے باعث علم و دانش کی دنیا میں اپنی تضحیک کے ساتھ فرقانِ حمید کی توہین کا بھی سبب بنیں۔(العیاذ باللہ)۔(اقتباسات از تفسیر از ضیاء القرآن)]۔''O---۸۱۔ ''ہم نے تند و تیز ہوا کو سلیمان (علیہ السلام) کے تابع کر دیا جو اس کے فرمان کے مطابق اس زمین کی طرف چلتی تھی جہاں ہم نے برکت دے رکھی تھی' اور ہم ہر چیز سے باخبر اور دانا ہیں۔[یعنی جس طرح پہاڑ اور پرندے حضرت داؤد علیہ السلام کے لیے مسخر کر دیے گئے تھے' اسی طرح ہوا حضرت سلیمان علیہ السلام کے تابع کر دی گئی تھی۔ وہ اپنے اعیان سلطنت سمیت تخت پر بیٹھ جاتے تھے اور جہاں جاتے' مہینوں کی مسافت' لمحوں اور ساعتوں میں طے کر کے وہاں پہنچ جاتے' ہوا آپ کے تخت کو اڑا کر لے جاتی۔ بابرکت زمین سے مراد شام کا علاقہ ہے۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---[حضرت سلیمانؑ نے دُعا کی تھی' اللہ تعالیٰ نے ہوا اور جن اُن کے لئے مسخر کر دیئے۔ حضرت سلیمان نے ایک تخت تیار کرایا تھا جس پر مع اعیان دولت بیٹھ جاتے اور ضروری سامان بھی بار کر لیا جاتا' پھر ہوا آتی' زور سے اسکو زمین سے اٹھاتی' پھر اوپر جا کر نرم ہوا انکی ضرورت کے مناسب چلتی' جیسا کہ دوسری جگہ فرمایا۔ یمن سے شام کو اور شام سے یمن کو مہینہ کی راہ دو پہر میں پہنچا دیتی۔ تعجب ہے' کہ آج عجیب و غریب ہوائی جہازوں کے زمانہ میں بھی بہت سے زائغین اس قسم کے واقعات کا انکار کرتے ہیں۔ کیا یورپ جو کام اسٹیم اور الیکٹرک سے کر سکتا ہے خدا تعالیٰ ایک پیغمبر کی خاطر اپنی قدرت سے نہیں کر سکتا۔(تفسیر از علامہ شبیر احمد عثمانیؒ)]

(سورۃ الحج ۲۲)---۶۵۔ ''کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ ہی نے زمین کی تمام چیزیں تمہارے لئے مسخر کر دی ہیں اور اس کے فرمان سے پانی میں چلتی ہوئی کشتیاں بھی۔ وہی آسمان کو تھامے ہوئے ہے کہ زمین پر اس کی اجازت بغیر گر نہ پڑے' بیشک اللہ تعالیٰ لوگوں پر شفقت و نرمی کرنے والا اور مہربان ہے۔''O

(سورۃ الروم ۳۰)---۴۶۔ ''اس کی نشانیوں میں سے خوشخبریاں دینے والی ہواؤں کو چلانا بھی ہے اس لیے کہ تمہیں اپنی رحمت سے لطف اندوز کرے' اور

Marfat.com

اس لیے کہ اس کے حکم سے کشتیاں چلیں اور اس لیے کہ اس کے فضل کو تم ڈھونڈ و اور اس لیے کہ تم شکر گزاری کرو۔'' O ---[یعنی ان ہواؤں کے ذریعے سے کشتیاں بھی چلتی ہیں۔ مراد بادبانی کشتیاں ہیں۔ اب انسان نے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی دماغی صلاحیتوں کے بھرپور استعمال سے دوسری کشتیاں اور جہاز ایجاد کر لیے ہیں جو مشینوں کے ذریعے سے چلتے ہیں۔ تاہم ان کے لیے بھی موافق اور مناسب ہوائیں ضروری ہیں' ورنہ اللہ تعالیٰ انہیں بھی طوفانی موجوں کے ذریعے سے غرق آب کردینے پر قادر ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ لقمان ۳۱)---۲۰۔ ''کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کی ہر چیز کو ہمارے کام میں لگا رکھا ہے اور تمہیں اپنی ظاہری و باطنی نعمتیں بھرپور دے رکھی ہیں' بعض لوگ اللہ تعالیٰ کے بارے میں بغیر علم کے اور بغیر ہدایت کے اور بغیر روشن کتاب کے جھگڑا کرتے ہیں---[تسخیر کا مطلب ہے انتفاع (فائدہ اٹھانا) جس کو ''یہاں کام سے لگا دیا'' سے تعبیر کیا گیا ہے جیسے آسمانی مخلوق' چاند' سورج' ستارے وغیرہ ہیں۔ انہیں اللہ تعالیٰ نے ایسے ضابطوں کا پابند بنا دیا ہے کہ یہ انسانوں کے لیے کام کر رہے ہیں اور انسان ان سے فیض یاب ہو رہے ہیں۔ دوسرا مطلب تسخیر کا تابع بنا دینا ہے۔ چنانچہ بہت سی زمینی مخلوق کو انسان کے تابع بنا دیا گیا ہے جنہیں انسان اپنی حسب منشا استعمال کرتا ہے جیسے زمین اور حیوانات وغیرہ ہیں۔ گویا تسخیر کا مفہوم یہ ہوا کہ آسمان و زمین کی تمام چیزیں انسانوں کے فائدے کے لیے کام میں لگی ہوئی ہیں' چاہے وہ انسان کے تابع اور اس کے زیر تصرف ہوں یا اس کے تصرف اور تابعیت سے بالا ہوں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ سبا ۳۴)---۱۰۔ ''اور ہم نے داؤد پر اپنا فضل کیا' اے پہاڑو! اس کے ساتھ رغبت سے تسبیح پڑھا کرو اور پرندوں کو بھی (یہی حکم ہے) اور ہم نے اس کے لیے لوہا نرم کردیا۔'' O---۱۲۔ ''اور ہم نے سلیمان کے لیے ہوا کو مسخر کردیا کہ صبح کی منزل اس کی مہینہ بھر کی ہوتی تھی اور شام کی منزل بھی اور ہم نے ان کے لیے تانبے کا چشمہ بہا دیا۔ اور اس کے رب کے حکم سے بعض جنات اس کی ماتحتی میں اس کے سامنے کام کرتے تھے اور ان میں سے جو بھی ہمارے حکم سے سرتابی کرے ہم اسے بھڑکتی ہوئی آگ کے عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔'' O

(سورۃ فاطر ۳۵)---۱۲۔ ''اور برابر نہیں دو دریا یہ میٹھا ہے پیاس بجھاتا پینے میں خوشگوار اور یہ دوسرا کھاری ہے کڑوا' تم ان دونوں میں سے تازہ گوشت کھاتے ہو اور وہ زیورات نکالتے ہو جنہیں تم پہنتے ہو۔ اور آپ دیکھتے ہیں کہ بڑی بڑی کشتیاں پانی کو چیرنے پھاڑنے والی ان دریاؤں میں ہیں تاکہ تم اس کا فضل ڈھونڈو اور تاکہ تم اس کا شکر کرو۔'' O---۲۷۔ ''کیا آپ نے اس بات پر نظر نہیں کی کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی اتارا پھر ہم نے اس کے ذریعہ سے مختلف رنگتوں کے پھل نکالے اور پہاڑوں کے مختلف حصے ہیں سفید اور سرخ ان کی بھی رنگتیں مختلف ہیں اور بہت گہرے سیاہ۔'' O---[پہاڑوں کے مختلف رنگوں کی طرف خصوصی طور پر متوجہ کر کے ان معدنیات کا کھوج لگانے کی ترغیب دی گئی ہے۔ جو ان کے شکموں میں موجود ہیں اور مدت سے کسی جوانمرد اور باہمت انسان کی ضرب خاراشگاف کے لیے چشم براہ ہیں اور پہاڑوں کی یہ مختلف رنگتیں ان مدفون خزانوں کا پتہ بتا رہی ہیں۔ افسوس وہ قوم جسے قرآن کریم جیسی کتاب منیر عطا کی گئی تھی وہ اسے ریشمی غلافوں میں لپیٹ کر سو گئی اور یورپ کی وحشی قومیں اس چشمہ صافی سے اِن کشتِ حیات کو سیراب کرنے میں سبقت لے گئیں۔ (اقتباس از تفسیر از ضیاء القرآن)]

(سورۃ ص ۳۸)---۱۷۔ ''آپ ان کی باتوں پر صبر کریں اور ہمارے بندے داؤد (علیہ السلام) کو یاد کریں جو بڑی قوت والا تھا' یقیناً وہ بہت رجوع کرنے والا تھا۔'' O---۱۸۔ ''ہم نے پہاڑوں کو اس کے تابع کر رکھا تھا کہ اس کے ساتھ شام کو اور صبح کو تسبیح خوانی کریں۔'' O---۱۹۔ ''اور پرندوں کو بھی جمع ہو کر سب کے سب اس کے زیر فرمان رہتے۔'' O

(سورۃ الجاثیۃ ۴۵)---۱۲۔ ''اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے تمہارے لیے دریا کو تابع بنا دیا تھا کہ اس کے حکم سے اس میں کشتیاں چلیں اور تم اس کا فضل تلاش کرو اور تاکہ تم شکر بجا لاؤ۔'' O---۱۳۔ ''اور آسمان و زمین کی ہر ہر چیز کو بھی اس نے اپنی طرف سے تمہارے لیے تابع کردیا ہے۔ جو غور کریں یقیناً وہ اس میں بہت سی نشانیاں پا لیں گے۔'' O

(سورۃ الملک ۶۷)---۱۵۔ ''وہ ذات جس نے تمہارے لیے زمین کو پست و مطیع کردیا تاکہ تم اس کی راہوں میں چلتے پھرتے رہو اور اللہ کی روزیاں کھاؤ (پیو) اسی کی طرف (تمہیں) جی کر اٹھ کھڑا ہونا ہے۔'' O---[ذَلُول کے معنی مطیع و منقاد کے ہیں جو تمہارے سامنے جھک جائے' سرتابی نہ کرے۔ یعنی زمین کو تمہارے لیے نرم اور آسان کردیا ہے' اسے اس طرح سخت نہیں بنایا کہ تمہارا اس پر آباد ہونا اور چلنا پھرنا مشکل ہو جاتا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن)]

●●●

Marfat.com

باب نمبر ۳:

مخلوقات

ملائکہ، فرشتے

(سورۃ البقرۃ ۲) ---۳۰۔ ''اور (یاد کرو) جب کہا تیرے رب نے فرشتوں سے کہ یقیناً میں بنانے والا ہوں زمین میں ایک خلیفہ تو انہوں نے کہا تھا کہ کیا تو مقرر کرے گا زمین میں (خلیفہ) اس کو جو فساد برپا کرے گا اس میں اور خونریزیاں کرے گا جبکہ ہم تسبیح کرتے ہیں تیری۔ اللہ نے فرمایا یقیناً میں جانتا ہوں وہ کچھ جو تم نہیں جانتے۔ [فرشتے اللہ تعالیٰ کی نوری مخلوق ہیں جن کا مسکن آسمان ہے، جو اوامر الٰہی کے بجالاتے اور اس کی تحمید وتقدیس میں مصروف رہتے ہیں اور اس کے کسی حکم سے سرتابی نہیں کرتے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۳۱۔ ''اور سکھائے اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو نام سب چیزوں کے، پھر پیش کیا ان کو فرشتوں کے سامنے اور فرمایا، بتاؤ مجھے نام ان کے اگر ہو تم سچے۔ [تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون علم = عالم] ---۳۲۔ ''انہوں نے عرض کیا پاک ہے تیری ذات۔ نہیں ہمیں علم مگر اسی قدر جتنا تو نے سکھایا ہمیں، بیشک تو ہی ہے سب کچھ جاننے والا، بڑی حکمت والا۔'' O --- [تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: علم = عالم] ---۳۳۔ ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اے آدمؑ! بتاؤ ان کو نام ان کے، پھر جب بتادیئے آدمؑ نے فرشتوں کو نام ان سب کے تو فرمایا! کیا نہیں کہا تھا میں نے تم سے کہ بیشک میں ہی جانتا ہوں سب راز آسمانوں کے اور زمین کے بھی۔ اور جانتا ہوں ہر اس چیز کو جو تم ظاہر کرتے ہو اور وہ بھی جو تم چھپاتے ہو۔'' O --- [تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: علم = عالم] ---۳۴۔ ''اور جب حکم دیا ہم نے فرشتوں کو کہ سجدہ کرو آدمؑ کو، تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے، اس نے انکار کیا اور تکبر کیا اور وہ تھا ہی کافروں میں سے۔'' O ---۹۷۔ ''کہہ دو! جو شخص ہے دشمن جبرئیل کا (اسے معلوم ہونا چاہیے) کہ جبرئیل ہی نے تو اتارا ہے قرآن تمہارے قلب پر، اللہ تعالیٰ کے حکم سے تصدیق کرتا ہوا ان (کتابوں) کی جو ان کے پاس پہلے سے موجود ہیں۔'' O ---۹۸۔ ''جو ہے دشمن اللہ تعالیٰ کا اور اس کے فرشتوں کا اور اس کے رسولوں کا اور جبرئیل ومیکائیل کا، تو بیشک اللہ بھی دشمن ہے کافروں کا۔'' O ---۱۰۲۔ ''اور پیچھے لگ گئے ان (خرافات) کے جنہیں پڑھتے پڑھاتے تھے شیاطین، سلیمانؑ کے عہد حکومت میں، حالانکہ نہیں کفر کیا سلیمانؑ نے بلکہ ان شیطانوں نے کفر کیا، سکھاتے تھے لوگوں کو جادو اور (پیچھے لگ گئے) اس (علم) کے جو نازل کیا گیا دو فرشتوں پر بابل میں، یعنی ہاروت اور ماروت پر حالانکہ وہ دونوں نہیں سکھاتے تھے کسی کو (وہ علم) جب تک نہ کہہ لیں یہ کہ ہم تو محض ایک آزمائش ہیں، لہٰذا تو کفر میں مبتلا نہ ہو۔ پھر بھی وہ سیکھتے تھے ان دونوں سے ایسی چیز کہ جدائی ڈال دیں وہ اس سے مرد اور اس کی بیوی کے درمیان حالانکہ وہ نہیں پہنچا سکتے تھے نقصان اس سے کسی کو مگر اللہ کے اذن سے، اور سیکھتے تھے یہ لوگ (ان سے) ایسی چیزیں جو نقصان تو پہنچائیں انہیں، لیکن نفع بالکل نہ دیں حالانکہ وہ خوب جانتے تھے کہ بیشک جو اس کا خریدار بنا، نہیں ہے اس کے لئے آخرت میں کوئی حصہ۔ اور یقیناً بہت ہی بری تھی وہ چیز کہ بیچ ڈالا تھا انہوں نے اس کے عوض اپنی جانوں کو، کاش! وہ جانتے۔'' O ---۱۶۱۔ ''بیشک وہ لوگ جنہوں نے کفر (کا رویہ اختیار) کیا اور مر گئے کافر ہی، یہی لوگ ہیں کہ ہے ان پر لعنت اللہ کی اور فرشتوں کی اور انسانوں کی، سب کی۔'' O ---۱۷۷۔ ''نہیں ہے نیکی یہی کہ کر لو تم اپنے چہرے مشرق کی طرف یا مغرب کی طرف بلکہ نیکی (یہ ہے کہ) آدمی ایمان لائے اللہ تعالیٰ پر اور روز آخرت پر اور فرشتوں پر اور اللہ کی کتاب پر اور پیغمبروں پر اور دے مال اس کی محبت میں رشتے داروں کو اور یتیموں کو اور مسکینوں کو اور مسافروں کو اور مانگنے والوں کو اور گردنیں چھڑانے میں اور قائم کرے نماز اور دے زکوٰۃ اور (نیک وہ مومن جو) پورا کرنے والے ہیں اپنے عہد کو جب عہد کرلیں اور ثابت قدم رہنے والے ہیں تنگدستی میں اور جسمانی تکالیف میں اور جنگ کے وقت، یہی لوگ ہیں راست باز اور یہی لوگ ہیں متقی۔'' O ---۲۴۸۔ ''اور کہا ان سے ان کے نبی نے کہ نشانی اس کی بادشاہی کی یہ ہے کہ آئے گا تمہارے پاس وہ صندوق جس میں ہوگی تسکین تمہارے رب کی طرف سے اور کچھ بچی ہوئی چیزیں ہیں جو چھوڑی ہیں آل موسیٰ اور آل ہارون نے، اٹھائے لا رہے ہوں گے جسے فرشتے، بیشک اس میں ایک بڑی نشانی ہے تمہارے لئے اگر ہو تم مومن۔'' O --- [تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: انبیاء وصالحین کے تبرکات] ---۲۸۵۔ ''ایمان لایا رسول ﷺ اس (ہدایت) پر جو نازل ہوئی اس کی طرف اس کے رب کی طرف سے اور مومن بھی (ایمان لائے) یہ سب ایمان رکھتے ہیں اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر (وہ کہتے ہیں) نہیں فرق کرتے ہم اس کے رسولوں کے درمیان کسی ایک میں دوسرے سے اور کہا انہوں نے سنا ہم نے اور اطاعت کی۔ طالب ہیں ہم تیری بخشش کے اے ہمارے رب! اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے۔'' O

Marfat.com

(سورۃ آل عمران ۳)---۸۰۔''اور نہ حکم دے گا وہ تم کو کہ بنالو فرشتوں کو اور نبیوں کو اپنا رب- کیا وہ حکم دے گا تم کو کفر کا بعد اس کے کہ تم مسلمان ہو چکے ہو؟''O---۱۲۴۔''جب کہہ رہے تھے تم مومنوں سے، کیا نہیں کافی ہے تمہارے لئے یہ کہ مدد دے تم کو تمہارا رب تین ہزار فرشتوں سے جو اتارے جائیں (آسمان سے)---۱۲۵۔''ہاں کیوں نہیں اگر تم ثابت قدم رہو اور تقویٰ اختیار کرو اور آ پڑے تمہارا دشمن تم پر اچانک تو مدد دے گا تم کو تمہارا رب پانچ ہزار فرشتوں سے جو خاص نشان لگائے ہوئے ہوں گے۔''O

(سورۃ النساء ۴)---۱۶۶۔''ہاں! اللہ گواہی دیتا ہے کہ اس نے جو اتارا ہے اپنے علم کے ساتھ اتارا ہے اور فرشتے بھی گواہی دیتے ہیں، اور اللہ کی گواہی کافی ہے۔''O

(سورۃ الانعام ۶)---۶۱۔''اور وہ اپنے بندوں پر غالب ہے اور تمہارے اوپر نگہبان بھیجتا ہے، یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کی موت آ جاتی ہے تو اسے ہمارے فرشتے پورا کر دیتے ہیں اور وہ کوتاہی نہیں کرتے۔''O---۹۳۔''اور اس سے بڑا ظالم کون ہے جس نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ گھڑا یا کہا کہ میری طرف وحی کی گئی ہے حالانکہ اس کی طرف کچھ بھی وحی نہیں کیا گیا، اور جس نے کہا ''میں بھی ویسا ہی نازل کر دوں گا جیسا اللہ نے نازل کیا ہے'' مگر کاش! تو دیکھے جب یہ ظالم موت کی بیہوشیوں میں مبتلا ہوں گے اور فرشتے اپنے ہاتھ بڑھا رہے ہوں گے ''اپنی جانیں باہر نکالو، آج تمہیں ذلت کا عذاب دیا جائے گا کیونکہ تم اللہ تعالیٰ کے بارے میں ناحق باتیں کرتے تھے اور اس کی آیتوں سے سرکشی کرتے تھے۔''O

(سورۃ الاعراف ۷)---۱۱۔''اور ہم نے تمہیں پیدا کیا، پھر تمہاری صورت بنائی، پھر فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو، اور انہوں نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے، وہ سجدہ کرنے والوں میں نہ تھا- اس نے کہا ''کس چیز نے تجھے روکا کہ تو نے سجدہ نہ کیا جب میں نے تجھے حکم دیا؟'' وہ کہنے لگا ''میں اس سے بہتر ہوں، مجھے تو نے آگ سے پیدا کیا اور اسے مٹی سے پیدا کیا۔''O---۳۷۔''ہاں! اس سے بڑا ظالم کون ہے جس نے اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھوٹ گھڑا یا اس کی آیتوں کو جھٹلا دیا؟ انہیں ان کی لکھت کا حصہ ملتا رہے گا یہاں تک کہ جب ان کے پاس ہمارے فرشتے انہیں وفات دینے آئیں گے تو وہ کہیں گے، وہ کہاں ہیں جنہیں تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر پکارا کرتے تھے؟ وہ کہیں گے وہ ہم سے گم ہو گئے ہیں اور وہ اپنے بارے میں گواہی دیں گے کہ بیشک وہ کافر تھے۔''O

(سورۃ الانفال ۸)---۹۔''جب تم اپنے رب سے مدد کے لئے فریاد کرتے تھے تو اس نے تمہاری دُعا قبول کر لی کہ میں ایک ہزار لگاتار آنے والے فرشتوں سے تمہاری مدد کروں گا۔''O---۱۲۔''جب تیرا رب فرشتوں کو وحی کرتا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں پس ایمان والوں کو ثابت قدم رکھو میں کافروں کے دلوں میں رعب ڈال دوں گا سو ان کی گردنیں مارو اور ان کی ہر پور پر مارو۔''O---۵۰۔''اور کاش تو دیکھے جب فرشتے ان کافروں کو ان کے چہروں اور ان کی پیٹھوں پر مارتے ہوئے وفات دیں گے، جلانے والے عذاب کا مزہ چکھو۔''O

(سورۃ یونس ۱۰)---۲۱۔''اور جب ہم لوگوں کو تکلیف کے بعد جو انہیں پہنچتی ہے، رحمت کا مزا چکھاتے ہیں تو وہ ہماری نشانیوں میں چالبازیاں کرنے لگتے ہیں- کہو! اللہ تعالیٰ زیادہ تیز چال چلنے والا ہے- ہمارے فرشتے تمہاری چالوں کو لکھ رہے ہیں۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: رحمت]

(سورۃ ھود ۱۱)---۱۲۔''مگر شاید تو اس کا جو تیری طرف وحی کیا جاتا ہے کچھ حصہ چھوڑ دے گا اور تیرا سینہ اس بات سے تنگ ہو گا کہ وہ یہ نہ کہہ دیں- کیوں اس پر کوئی خزانہ نہیں اترا یا اس کے ساتھ کوئی فرشتہ آیا؟ تو تو صرف ایک ڈرانے والا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی ہر شے کا کارساز ہے۔''O---(حضور ﷺ کو فرمایا گیا)---۳۱۔''اور میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کے خزانے ہیں اور نہ میں چھپی باتیں جانتا ہوں- اور نہ میں کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں اور نہ میں ان لوگوں کی نسبت جنہیں تمہاری نگاہیں حقیر دیکھتی ہیں، کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کوئی بھلائی عطا نہ کرے گا- اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے جو ان کے اندر ہے کہ اس وقت میں ظالموں میں ہو جاؤں گا۔''O---(یہ حضرت نوحؑ نے اپنی قوم کو کہا)---۶۹۔''اور ہمارے فرشتے ابراہیمؑ کے پاس خوشخبری لے کر آئے اور سلام کہا اور اس نے بھی کہا سلام- پھر تلا ہوا بچھڑا لانے میں دیر نہ کی۔''O---(حضرت ابراہیمؑ بڑے مہمان نواز تھے- وہ یہ نہیں سمجھ پائے کہ یہ فرشتے ہیں جو انسانی صورت میں آئے ہیں اور کھانے پینے سے معذور ہیں)---۷۰۔''پھر جب اس نے ان کے ہاتھوں کو دیکھا کہ اس کی طرف نہیں جاتے تو ان سے بدگمان ہوا اور ان سے ڈر محسوس کرنے لگا- وہ بولے، ڈرمت ہم قوم لوط کی طرف بھیجے گئے ہیں۔''O---۷۱۔''اور اس کی (حضرت ابراہیمؑ کی) بیوی کھڑی تھی- وہ ہنس پڑی اور ہم نے اسے اسحاقؑ کی خوشخبری دی- اور اسحاقؑ کے بعد یعقوبؑ کی۔''O---۷۲۔''وہ کہنے لگی ''ہائے افسوس! کیا میں جنوں گی جبکہ میں بڑھیا ہوں اور میرا یہ خاوند بوڑھا ہے، بیشک یہ عجیب بات ہے۔''O---۷۳۔''وہ (فرشتے) بولے، کیا تو اللہ تعالیٰ کے کام پر حیران ہوتی ہے- تم پر تو اے اہل بیت! اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکتیں ہیں؟ وہ تعریف والا، بڑی شان والا ہے۔''O---۷۴۔''پھر جب ابراہیمؑ سے ڈر جاتا رہا اور اسے خوشخبری مل گئی تو وہ ہم سے قوم لوط کے بارے میں جھگڑا کرنے لگا۔ آیت- ۷۵۔''بیشک ابراہیمؑ بردبار، نرم دل اور رجوع کرنے والے تھے۔''O---۷۶۔''ابراہیمؑ! اس بات کو چھوڑ، تیرے رب کا حکم پہنچ چکا ہے اور ان پر نہ ٹلنے والا عذاب آنے والا ہے۔''O---(یہ فرشتوں نے کہا)---۷۷۔''اور جب ہمارے فرشتے

Marfat.com

لوطؑ کے پاس پہنچے تو وہ ان کی وجہ سے پریشان ہوا۔ مگر ان کے سامنے بے بس تھا۔ اور کہنے لگا یہ تنگی کا دن ہے۔" O---(حضرت لوطؑ کو بھی پتہ نہیں چلا تھا کہ یہ فرشتے ہیں)---۸۱۔ "وہ (فرشتے) بولے۔ لوط! ہم تیرے رب کے بھیجے ہوئے ہیں۔ وہ تجھ تک نہیں پہنچ سکیں گے۔ تو اپنے گھر والوں کے ساتھ رات کے ایک حصے میں چل پڑ اور تم میں سے کوئی پیچھے نہ مڑے۔ مگر ہاں! تیری بیوی کہ اس پر وہی مصیبت آنے والی ہے جو ان پر آ پہنچی ہے۔ ان کے وعدے کا وقت صبح ہے۔ کیا صبح قریب ہی نہیں۔" O

(سورۃ الرعد ۱۳)---۱۳۔ "گرج اس کی تسبیح و تعریف کرتی ہے اور فرشتے بھی اس کے خوف سے۔ وہی آسمان سے بجلیاں گراتا ہے اور جس پر چاہتا ہے اس پر ڈال دیتا ہے۔ کفار اللہ تعالیٰ کی بابت لڑ جھگڑ رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ سخت قوت والا ہے۔" O---۲۳۔ "ہمیشہ رہنے کے باغات جہاں یہ خود جائیں گے اور ان کے باپ دادوں اور بیویوں اور اولادوں میں سے بھی جو نیکوکار ہوں گے۔ ان کے پاس فرشتے ہر ہر دروازے سے آئیں گے۔" O---۲۴۔ "کہیں گے کہ تم پر سلامتی ہو صبر کے بدلے کیا ہی اچھا (بدلہ) ہے اس دار آخرت کا۔" O

(سورۃ الحجر ۱۵)---۷۔ "اگر تو سچا ہی ہے تو ہمارے پاس فرشتوں کو کیوں نہیں لاتا۔" O---۸۔ "ہم فرشتوں کو حق کے ساتھ ہی اتارتے ہیں اور اس وقت وہ مہلت دیئے گئے نہیں ہوتے۔" O---۲۸۔ "اور جب تیرے پروردگار نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں ایک انسان کو کالی اور سڑی ہوئی کھنکھناتی مٹی سے پیدا کرنے والا ہوں۔" O---۲۹۔ "تو جب میں اسے پورا بنا چکوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم سب اس کے لئے سجدے میں گر پڑنا۔" O---۳۰۔ "چنانچہ تمام فرشتوں نے سب کے سب نے سجدہ کر لیا۔" O---۵۱۔ "انہیں ابراہیمؑ کے مہمانوں (فرشتوں) کا (بھی) حال سناؤ۔" O---(مطابق سورۃ ھود ۶۹ تا ۷۶)---۵۲۔ "کہ جب انہوں نے ان کے پاس آ کر سلام کہا تو انہوں نے کہا کہ ہم کو تو تم سے ڈر لگتا ہے۔" O---۵۳۔ "انہوں نے کہا ڈرو نہیں ہم تجھے ایک صاحب علم فرزند کی بشارت دیتے ہیں۔" O---۵۴۔ "کہا کیا اس بڑھاپے کے آ جانے کے بعد تم مجھے خوشخبری دیتے ہو، یہ خوشخبری تم کیسے دے رہے ہو؟" O---۵۵۔ "انہوں نے کہا ہم آپ کو بالکل سچی خوشخبری سناتے ہیں آپ مایوس لوگوں میں شامل نہ ہوں۔" O---۵۶۔ "کہا اپنے رب تعالیٰ کی رحمت سے ناامید تو صرف گمراہ اور بہکے ہوئے لوگ ہی ہوتے ہیں۔" O---۵۷۔ "پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے (فرشتو) تمہارا ایسا کیا اہم کام ہے؟" O---۵۸۔ "انہوں نے جواب دیا کہ ہم مجرم قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں۔ (۵۹) مگر خاندان لوط کہ ہم ان سب کو تو ضرور بچا لیں گے۔" O---۶۱۔ "جب بھیجے ہوئے فرشتے آل لوط کے پاس پہنچے۔ (۶۲) تو انہوں نے (لوطؑ) نے کہا تم لوگ تو کچھ انجان سے معلوم ہو رہے ہو۔" O---۶۳۔ "انہوں نے کہا نہیں بلکہ ہم تیرے پاس وہ چیز لائے ہیں جس میں یہ لوگ شبہ کر رہے تھے۔" O---۶۴۔ "ہم تو تیرے پاس (صریح) حق لائے ہیں اور ہیں بھی بالکل سچے۔" O---۶۵۔ "اب تو اپنے خاندان سمیت اس رات کے کسی حصہ میں چل دے اور آپ ان کے پیچھے رہنا۔ اور (خبردار) تم میں سے کوئی (پیچھے) مڑ کر بھی نہ دیکھے اور جہاں کا تمہیں حکم کیا جا رہا ہے وہاں چلے جانا۔" O---۶۶۔ "اور ہم نے اس کی طرف اس بات کا فیصلہ کر دیا کہ صبح ہوتے ہوتے ان لوگوں کی جڑیں کاٹ دی جائیں گی۔" O---۶۷۔ "اور شہر والے خوشیاں مناتے ہوئے آئے۔" O---۶۸۔ "لوطؑ نے" کہا یہ لوگ میرے مہمان ہیں تم مجھے رسوا نہ کرو۔" O

(سورۃ النحل ۱۶)---۲۔ "وہی فرشتوں کو اپنی وحی دے کر اپنے حکم سے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اتارتا ہے کہ تم لوگوں کو آگاہ کر دو کہ میرے سوا اور کوئی معبود نہیں، پس تم مجھ سے ڈرو۔" O---۲۸۔ "وہ جو اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں، فرشتے جب ان کی جان قبض کرنے لگتے ہیں اس وقت وہ جھک جاتے ہیں کہ ہم برائی نہیں کرتے تھے۔ کیوں نہیں؟ اللہ تعالیٰ خوب جاننے والا ہے جو کچھ تم کرتے تھے۔" O---۳۲۔ "وہ جن کی جانیں فرشتے اس حال میں قبض کرتے ہیں کہ وہ پاک صاف ہوں، کہتے ہیں کہ تمہارے لئے سلامتی ہی سلامتی ہے۔ جاؤ جنت میں اپنے ان اعمال کے بدلے جو تم کرتے تھے۔" O---[ان آیات میں ظالم مشرکوں کے مقابلے میں اہل ایمان و تقویٰ کا کردار اور ان کا حسن انجام بیان فرمایا گیا ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۳۳۔ "کیا یہ اسی بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آ جائیں یا تیرے رب کا حکم آ جائے؟ ایسا ہی ان لوگوں نے بھی کیا تھا جو ان سے پہلے تھے۔ ان پر اللہ تعالیٰ نے کوئی ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے رہے۔" O---۴۹۔ "یقیناً زمین و آسمان کے کل جاندار اور تمام فرشتے اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدے کرتے ہیں اور ذرا بھی تکبر نہیں کرتے۔" O---۵۰۔ "اور اپنے رب سے جو ان کے اوپر ہے کپکپاتے رہتے ہیں اور جو حکم مل جائے اس کی تعمیل کرتے ہیں۔" O

(سورۃ بنی اسرائیل ۱۷)---۴۰۔ "کیا بیٹوں کے لیے تو اللہ تعالیٰ نے تمہیں چھانٹ لیا اور خود اپنے لیے فرشتوں کو لڑکیاں بنا لیں؟ بیشک تم بہت بڑا بول بول رہے ہو۔" O---۶۱۔ "جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے کیا، اس نے کہا کہ کیا میں اسے سجدہ کروں جسے تو نے مٹی سے پیدا کیا ہے۔" O---۹۵۔ "آپ کہہ دیں کہ اگر زمین میں فرشتے چلتے پھرتے اور رہتے بستے ہوتے تو ہم بھی ان کے پاس کسی آسمانی فرشتے ہی کو رسول

Marfat.com

بنا کر بھیجتے۔''O

(**سورۃ الکہف ۱۸**)---۵۰۔''اور جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ تم آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا، یہ جنوں میں سے تھا، اس نے اپنے پروردگار کی نافرمانی کی، کیا پھر بھی تم اسے اور اس کی اولاد کو مجھے چھوڑ کر اپنا دوست بنا رہے ہو؟ حالانکہ وہ تم سب کا دشمن ہے۔ ایسے ظالموں کا کیا ہی برا بدل ہے۔''O

(**سورۃ مریم ۱۹**)---۶۴۔''ہم بغیر تیرے رب کے حکم کے اُتر نہیں سکتے' ہمارے آگے پیچھے اور ان کے درمیان کی کل چیزیں اسی کی ملکیت میں ہیں' تیرا پروردگار بھولنے والا نہیں۔''O [نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ جبرائیل علیہ السلام سے زیادہ اور جلدی جلدی ملاقات کی خواہش ظاہر فرمائی' جس پر یہ آیت اتری (صحیح بخاری' تفسیر سورۂ مریم) (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(**سورۃ الحج ۲۲**)---۷۵۔''فرشتوں میں سے اور انسانوں میں سے پیغام پہنچانے والوں کو اللہ ہی چھانٹ لیتا ہے' بیشک اللہ تعالیٰ سننے والا دیکھنے والا ہے۔''O

(**سورۃ المؤمنون ۲۳**)---۲۴۔''اس کی قوم کے کافر سرداروں نے صاف کہہ دیا کہ یہ تو تم جیسا ہی انسان ہے' یہ تم پر فضیلت اور بڑائی حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اگر اللہ ہی کو منظور ہوتا تو کسی فرشتے کو اتارتا' ہم نے تو اسے اپنے اگلے باپ دادوں کے زمانے میں سنا ہی نہیں۔''O

(**سورۃ الفرقان ۲۵**)---۷۔''اور انہوں نے کہا کہ یہ کیسا رسول ہے؟ کہ کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے' اس کے پاس کوئی فرشتہ کیوں نہیں بھیجا جاتا؟ کہ وہ بھی اس کے ساتھ ہو کر ڈرانے والا بن جاتا۔''O---۲۱۔''اور جنہیں ہماری ملاقات کی توقع نہیں انہوں نے کہا کہ ہم پر فرشتے کیوں نہیں اتارے جاتے؟ یا ہم اپنی آنکھوں سے اپنے رب کو دیکھ لیتے؟ ان لوگوں نے اپنے آپ کو ہی بہت بڑا سمجھ رکھا ہے اور سخت سرکشی کر لی ہے۔''O

(**سورۃ الشعرآء ۲۶**)---۱۹۲۔''اور بیشک و شبہ یہ (قرآن) رب العالمین کا نازل فرمایا ہوا ہے۔''O---۱۹۳۔''اسے امانت دار فرشتہ لے کر آیا ہے۔''O---۱۹۴۔''آپ کے دل پر اترا ہے کہ آپ آگاہ کر دینے والوں میں سے ہو جائیں۔''O

(**سورۃ العنکبوت ۲۹**)---۳۱۔''اور جب ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کے پاس بشارت لے کر پہنچے کہنے لگے کہ اس بستی والوں کو ہم ہلاک کرنے والے ہیں' یقیناً یہاں کے رہنے والے گنہگار ہیں۔''O---۳۲۔''(حضرت ابراہیم علیہ السلام نے) کہا اس میں تو لوط (علیہ السلام) ہیں' فرشتوں نے کہا یہاں جو ہیں ہم انہیں بخوبی جانتے ہیں۔ لوط (علیہ السلام) کو اور اس کے خاندان کو سوائے اس کی بیوی کے ہم بچا لیں گے' البتہ وہ عورت پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہے۔''O---۳۳۔''پھر جب ہمارے قاصد لوط (علیہ السلام) کے پاس پہنچے تو وہ ان کی وجہ سے غمگین ہوئے اور دل ہی دل میں رنج کرنے لگے۔ قاصدوں نے کہا آپ نہ خوف کھائیے نہ آزردہ ہوں' ہم آپ کو مع آپ کے متعلقین کے بچا لیں گے مگر آپ کی بیوی کہ وہ عذاب کے لیے باقی رہ جانے والوں میں سے ہوگی۔''O

(**سورۃ الاحزاب ۳۳**)---۴۳۔''وہی ہے جو تم پر اپنی رحمتیں بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے (تمہارے لیے دعائے رحمت کرتے ہیں) تاکہ وہ تمہیں اندھیروں سے اجالے کی طرف لے جائے اور اللہ تعالیٰ مومنوں پر بہت ہی مہربان ہے۔''O

(**سورۃ السجدۃ ۳۲**)---۱۱۔''فرما دیجئے! کہ تمہیں موت کا فرشتہ فوت کرے گا جو تم پر مقرر کیا گیا ہے پھر تم سب اپنے پروردگار کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔''O---[یعنی اس کی ڈیوٹی ہی یہ ہے کہ جب تمہاری موت کا وقت آ جائے تو وہ آ کر روح قبض کر لے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ سبا ۳۴**)---۴۰۔''اور ان سب کو اللہ تعالیٰ اس دن جمع کر کے فرشتوں سے دریافت فرمائے گا کہ کیا یہ لوگ تمہاری عبادت کرتے تھے۔''O---۴۱۔''وہ کہیں گے تیری ذات پاک ہے اور ہمارا ولی تو تو ہے نہ کہ یہ بلکہ یہ لوگ جنوں کی عبادت کرتے تھے' ان میں کے اکثر کا انہی پر ایمان تھا۔''O

(**سورۃ فاطر ۳۵**)---۱۔''اس اللہ تعالیٰ کے لیے تمام تعریفیں سزاوار ہیں جو (ابتداءً) آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا اور دو دو تین تین چار چار پروں والے فرشتوں کو اپنا پیغمبر (قاصد) بنانے والا ہے' مخلوق میں جو چاہے زیادتی کرتا ہے اللہ تعالیٰ یقیناً ہر چیز پر قادر ہے۔''O---[اللہ تعالیٰ کی قدرت کا دوسرا کمال یہ ہے کہ اس نے اپنے انبیاء اور رسل تک پیغام رسانی کی خدمت فرشتوں کے ذمہ لگائی ہے۔ وہ جنابِ الٰہی سے وحی لے کر انبیاء و رسل تک پہنچاتے ہیں اور الہام و القاء سے اولیاء کاملین کو مشرف فرماتے ہیں۔ یہ بڑی سنگین ذمہ داری ہے اس میں ذرا سی خیانت اور معمولی سی غفلت ناقابلِ برداشت ہے۔ لیکن فرشتے اس خدمت کو اس حسن و خوبی سے انجام دے رہے ہیں کہ خیانت و غفلت کا ان کے متعلق گمان تک نہیں کیا جا سکتا۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]---[ان الفاظ سے یہ مترشح ہوتا ہے کہ فرشتوں کے بازوؤں کی انتہائی تعداد چار ہی تک محدود نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے بعض فرشتوں کو اس سے بھی زیادہ بازو عطا فرمائے ہیں۔* حدیث میں حضرت عبداللہ بن مسعود کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے جبریل علیہ السلام کو ایک مرتبہ اس شکل میں دیکھا کہ ان کے چھ سو بازو تھے۔

Marfat.com

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ نے جبریل کو دو مرتبہ ان کی اصلی شکل میں دیکھا ہے، ان کے چھ سو باز و تھے اور وہ پورے اُفق پر چھائے ہوئے تھے۔ [تفسیر از تفہیم القرآن]

(سورۃ الصّٰفّٰت ۳۷) ---۱۔ ''قسم ہے صف باندھنے والے (فرشتوں) کی۔'' O --- [توحید خداوندی کا مضمون شروع کرنے سے پہلے تین قسمیں اٹھائیں تاکہ اس مضمون کی اہمیت سننے والے کے ذہن میں نقش ہو جائے اور ہمہ تن متوجہ ہو کر وہ ارشادِ خداوندی کو سُنے۔ فرشتے اللہ تعالیٰ کی نُوری مخلوق ہیں۔ انہیں حسبِ مدارج مختلف قسم کے فرائض کی انجام دہی کے لیے مقرر فرمایا گیا ہے اور انہی فرائض کے مطابق ان کی گروہ بندی کر دی گئی ہے۔ پہلے ان فرشتوں کی قسم اٹھائی جو عبودیت و نیاز کے مقام میں صف بستہ کھڑے ہیں۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)] ---۲۔ ''پھر پوری طرح ڈانٹنے والوں کی۔'' O --- [اس کے بعد فرشتوں کے اس گروہ کی قسم اٹھائی جو تکوینی امور کی تکمیل کے لیے مقرر ہیں۔ ہوا، بادل، بارش، مہر و ماہ، کواکب و سیارے وغیرہ پر متعین ہیں۔ اور احکم الحاکمین کے فرمان کے مطابق تعمیل ارشاد کر رہے ہیں۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)] ---۳۔ ''پھر ذکر اللہ کی تلاوت کرنے والوں کی۔'' O --- [اس کے بعد جو فرشتے آیاتِ الٰہی کی تلاوت میں ہر وقت مشغول رہتے ہیں ان کی قسم اٹھائی گئی۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)] ---۸۔ ''عالم بالا کے فرشتوں (کی باتوں) کو سننے کے لیے وہ کان بھی نہیں لگا سکتے' بلکہ ہر طرف سے وہ مارے جاتے ہیں۔'' O ---۱۶۴۔ ''(فرشتوں کا قول ہے کہ) ہم میں سے تو ہر ایک کی جگہ مقرر ہے۔'' O --- [یعنی اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے۔ یہ فرشتوں کا قول ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۱۶۵۔ ''اور ہم تو (بندگی الٰہی میں) صف بستہ کھڑے ہیں۔'' O ---۱۶۶۔ ''اور اس کی تسبیح بیان کر رہے ہیں۔'' O --- [مطلب یہ ہے کہ فرشتے بھی اللہ تعالیٰ کی مخلوق اور اس کے خاص بندے ہیں۔ جو ہر وقت اللہ تعالیٰ کی عبادت میں اور اس کی تسبیح و تقدیس میں مصروف رہتے ہیں' نہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں جیسا کہ مشرکین کہتے ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ صٓ ۳۸) ---۶۹۔ ''مجھے ان بلند قدر فرشتوں کی (بات چیت کا) کوئی علم ہی نہیں جبکہ وہ تکرار کر رہے تھے۔'' O --- [ملأ اعلیٰ سے مراد فرشتے ہیں' یعنی وہ کس بات پر بحث کر رہے ہیں؟ میں نہیں جانتا۔ ممکن ہے اس اختصام (بحث و تکرار) سے مراد وہ گفتگو ہو جو تخلیق آدم علیہ السلام کے وقت ہوئی۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۷۱۔ ''جبکہ آپ کے رب نے فرشتوں سے ارشاد فرمایا کہ میں مٹی سے انسان کو پیدا کرنے والا ہوں۔'' O ---۷۲۔ ''سو جب میں اسے ٹھیک ٹھاک کر لوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں' تو تم سب اس کے سامنے سجدے میں گر پڑنا۔'' O ---۷۳۔ ''چنانچہ تمام فرشتوں نے سجدہ کیا۔'' O ---۷۴۔ ''مگر ابلیس نے (نہ کیا)' اس نے تکبر کیا اور وہ تھا کافروں میں سے۔'' O

(سورۃ الزُّمَر ۳۹) ---۷۳۔ ''اور جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے تھے ان کے گروہ جنت کی طرف روانہ کیے جائیں گے یہاں تک کہ جب اس کے پاس آجائیں گے اور دروازے کھول دیے جائیں گے اور وہاں کے نگہبان ان سے کہیں گے تم پر سلام ہو' تم خوش حال رہو تم اس میں ہمیشہ کے لیے چلے جاؤ۔'' O ---۷۴۔ ''یہ کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے ہم سے اپنا وعدہ پورا کیا اور ہمیں اس زمین کا وارث بنا دیا کہ جنت میں جہاں چاہیں مقام کریں پس عمل کرنے والوں کا کیا ہی اچھا بدلہ ہے۔'' O ---۷۵۔ ''اور تو فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کے عرش کے اردگرد حلقہ باندھے ہوئے اپنے رب کی حمد و تسبیح کرتے ہوئے دیکھے گا اور ان میں انصاف کا فیصلہ کیا جائے گا اور کہہ دیا جائے گا کہ ساری خوبی اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پالنہار ہے۔'' O

(سورۃ المؤمن ۴۰) ---۷۔ ''عرش کے اٹھانے والے اور اس کے آس پاس کے (فرشتے) اپنے رب کی تسبیح حمد کے ساتھ ساتھ کرتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ایمان والوں کے لیے استغفار کرتے ہیں' کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! تو نے ہر چیز کو اپنی بخشش اور علم سے گھیر رکھا ہے' پس تو انہیں بخش دے جو توبہ کریں اور تیری راہ کی پیروی کریں اور تو انہیں دوزخ کے عذاب سے بھی بچا لے۔'' O

(سورۃ حٰم السجدۃ ۴۱) ---۳۰۔ ''(واقعی) جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے پھر اسی پر قائم رہے ان کے پاس فرشتے (یہ کہتے ہوئے) آتے ہیں کہ تم کچھ بھی اندیشہ اور غم نہ کرو (بلکہ) اس جنت کی بشارت سن لو جس کا تم وعدہ دیئے گئے ہو۔'' O --- [فرشتوں کا یہ نزول ضروری نہیں ہے کہ کسی محسوس صورت میں ہو اور اہل ایمان انہیں آنکھوں سے دیکھیں یا ان کی آواز کانوں سے سنیں۔ اگرچہ اللہ جل شانہٗ جس کے لیے چاہے فرشتوں کو علانیہ بھی بھیج دیتا ہے' لیکن بالعموم اہل ایمان پر خصوصاً سخت وقتوں میں جبکہ دشمنانِ حق کے ہاتھوں وہ بہت تنگ ہو رہے ہوں، اُن کا نزول غیر محسوس طریقے سے ہوتا ہے' اور اُن کی باتیں کان کے پردوں سے ٹکرانے کے بجائے دل کی گہرائیوں میں سکینت و اطمینانِ قلب بن کر اترتی ہیں۔ بعض مفسرین نے فرشتوں کے اس نزول کو موت کے وقت، یا قبر، یا میدانِ حشر کے لیے مخصوص سمجھا ہے۔ لیکن اگر اُن حالات پر غور کیا جائے جن میں یہ آیات نازل ہوئی ہیں، تو اس میں کچھ شک نہیں رہتا کہ یہاں اس معاملہ کو بیان کرنے کا اصل مقصد اس زندگی میں دینِ حق کی سربلندی کے لیے جانیں لڑانے والوں پر فرشتوں کے نزول کا ذکر کرنا ہے، تاکہ انہیں تسکین حاصل ہو اور ان کی ہمت بندھے اور ان کے دل اس احساس سے مطمئن ہو جائیں کہ وہ بے یار و مددگار نہیں ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے ان کے

Marfat.com

ساتھ ہیں۔ اگر چہ فرشتے موت کے وقت بھی اہلِ ایمان کا استقبال کرنے آتے ہیں' اور قبر (عالم برزخ) میں بھی وہ ان کی پذیرائی کرتے ہیں' اور جس روز قیامت ہوگی اُس روز بھی ابتدائے حشر سے جنت میں پہنچنے تک وہ برابر اُن کے ساتھ لگے رہیں گے، لیکن اُن کی یہ معیت اُسی عالم کے لیے مخصوص نہیں ہے بلکہ اِس دنیا میں بھی وہ جاری ہے۔ سلسلۂ کلام صاف بتا رہا ہے کہ حق و باطل کی کشمکش میں جس طرح باطل پرستوں کو اُن کے ساتھی اُن کے کرتوت خوشنما بنا کر دکھاتے ہیں اور انہیں یقین دلاتے ہیں کہ حق کو نیچا دکھانے کے لیے جو ظلم و ستم اور بے ایمانیاں تم کر رہے ہو، یہی تمہاری کامیابی کے ذرائع ہیں اور انہی سے دنیا میں تمہاری سرداری محفوظ رہے گی۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)] ---۳۱۔ ''تمہاری دنیوی زندگی میں بھی ہم تمہارے رفیق تھے اور آخرت میں بھی رہیں گے' جس چیز کو تمہارا جی چاہے اور جو کچھ تم مانگو سب تمہارے لیے (جنت میں موجود) ہے۔''O---۳۸۔ ''پھر بھی اگر یہ کبر و غرور کریں تو وہ (فرشتے) جو آپ کے رب کے نزدیک ہیں وہ تو رات دن اس کی تسبیح بیان کر رہے ہیں اور (کسی وقت بھی) نہیں اکتاتے۔''O---[مطلب یہ ہے کہ پوری کائنات کا نظام جو ان فرشتوں کے ذریعہ سے چل رہا ہے' اللہ تعالیٰ کی توحید اور اسی کی بندگی میں رواں دواں ہے' اور اس نظام کے منتظم فرشتے ہر آن یہ شہادت دے رہے ہیں کہ اُن کا رب اس سے پاک اور منزہ ہے کہ کوئی خداوندی اور معبودیت میں اس کا شریک ہو۔ اب اگر چند احمق سمجھانے پر نہیں مانتے اور ساری کائنات جس راستے پر چل رہی ہے اُس سے منہ موڑ کر شرک ہی کی راہ چلنے پر اصرار کیے جاتے ہیں تو پڑا رہنے دو ان کو اپنی اس حماقت میں۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(**سورۃ الشوریٰ** ۴۲) ---۵۔ ''قریب ہے آسمان اوپر سے پھٹ پڑیں اور تمام فرشتے اپنے رب کی پاکی تعریف کے ساتھ بیان کر رہے ہیں اور زمین والوں کے لیے استغفار کر رہے ہیں۔ خوب سمجھ رکھو کہ اللہ تعالیٰ ہی معاف فرمانے والا رحمت والا ہے۔''O---[مطلب یہ ہے کہ فرشتے انسانوں کی یہ باتیں سُن سُن کر کانوں پر ہاتھ رکھتے ہیں کہ یہ کیا بکواس ہے جو ہمارے رب کی شان میں کی جا رہی ہے' اور یہ کیسی بغاوت ہے جو زمین کی اس مخلوق نے برپا کر رکھی ہے۔ وہ کہتے ہیں، سبحان اللہ، کس کی یہ حیثیت ہو سکتی ہے کہ ربّ العالمین کے ساتھ الوہیت اور حکم میں شریک ہو سکے' اور کون اُس کے سوا ہمارا اور سب بندوں کا محسن ہے کہ اُس کی حمد کے ترانے گائے جائیں اور اس کا شکر ادا کیا جائے۔ پھر وہ محسوس کرتے ہیں کہ یہ ایسا جرمِ عظیم دنیا میں کیا جا رہا ہے، جس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہر وقت بھڑک سکتا ہے، اس لیے وہ زمین پر بسنے والے اِن خود فراموش و خدا فراموش بندوں کے حق میں بار بار رحم کی درخواست کرتے ہیں کہ ابھی ان پر عذاب نازل نہ کیا جائے اور انہیں سنبھلنے کا کچھ اور موقع دیا جائے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)] ---۵۱۔ ''ناممکن ہے کہ کسی بندہ سے اللہ تعالیٰ کلام کرے مگر وحی کے ذریعہ یا پردے کے پیچھے سے یا کسی فرشتہ کو بھیجے اور وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے جو وہ چاہے وحی کرے' بیشک وہ برتر ہے حکمت والا ہے۔''O

(**سورۃ الزخرف** ۴۳) ---۱۹۔ ''اور انہوں نے فرشتوں کو جو رحمٰن کے عبادت گزار ہیں عورتیں قرار دے لیا۔ کیا ان کی پیدائش کے موقع پر یہ موجود تھے؟ ان کی یہ گواہی لکھ لی جائے گی اور ان سے (اس چیز کی) باز پرس کی جائے گی۔''O---۶۰۔ ''اگر ہم چاہتے تو تمہارے عوض فرشتے کر دیتے جو زمین میں جانشینی کرتے۔''O---[یعنی تمہیں ختم کر کے تمہاری جگہ زمین پر فرشتوں کو آباد کر دیتے' جو تمہاری ہی طرح ایک دوسرے کی جانشینی کرتے' مطلب یہ ہے کہ فرشتوں کا آسمان پر رہنا ایسا شرف نہیں ہے کہ ان کی عبادت کی جائے یہ تو تمہاری مشیت اور قضا ہے کہ فرشتوں کو آسمان پر اور انسانوں کو زمین پر آباد کیا' ہم چاہیں تو فرشتوں کو زمین پر بھی آباد کر سکتے ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ قٓ** ۵۰) ---۱۸۔ ''(انسان) منہ سے کوئی لفظ نکال نہیں پاتا مگر کہ اس کے پاس نگہبان تیار ہے۔''O[رَقِیْبٌ، محافظ نگران اور انسان کے قول اور عمل کا انتظار کرنے والا۔ عَتِیْدٌ حاضر اور تیار]

(**سورۃ الذّٰریٰت** ۵۱) ---۲۴۔ ''کیا تجھے ابراہیم (علیہ السلام) کے معزز مہمانوں کی خبر بھی پہنچی ہے؟''O---۲۵۔ ''وہ جب ان کے ہاں آئے تو سلام کیا' ابراہیم نے جواب سلام دیا (اور کہا یہ تو) اجنبی لوگ ہیں۔''O---۲۶۔ ''پھر (چپ چاپ جلدی جلدی) اپنے گھر والوں کی طرف گئے اور ایک فربہ بچھڑے (کا گوشت) لائے۔''O---۲۷۔ ''اور اسے ان کے پاس رکھا اور کہا آپ کھاتے کیوں نہیں؟''O---۲۸۔ ''پھر تو دل ہی دل میں ان سے خوفزدہ ہو گئے انہوں نے کہا آپ خوف نہ کیجئے۔ اور انہوں نے اس (حضرت ابراہیم) کو ایک علم والے لڑکے کی بشارت دی۔''O---۲۹۔ ''پس ان کی بیوی آگے بڑھی اور حیرت میں آ کر اپنے منہ پر ہاتھ مار کر کہا کہ میں تو بڑھیا ہوں اور ساتھ ہی بانجھ۔''O---۳۰۔ ''انہوں نے کہا ہاں تیرے پروردگار نے اسی طرح فرمایا ہے' بیشک وہ حکیم و علیم ہے۔''O---۳۱۔ ''(حضرت ابراہیم علیہ السلام) نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے (فرشتو!) تمہارا کیا مقصد ہے؟''O

(**سورۃ النجم** ۵۳) ---۵۔ ''اسے پوری طاقت والے فرشتے نے سکھایا ہے۔''O---۶۔ ''جو زور آور ہے پھر وہ سیدھا کھڑا ہو گیا۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۴، مضمون: مرتبہ رسول ﷺ] ---۷۔ ''اور وہ بلند آسمان کے کناروں پر تھا۔''O---[یعنی حضرت جبرائیل علیہ السلام یعنی وحی سکھلانے کے بعد آسمان کے کناروں پر جا کھڑے ہوئے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۱۰۔ ''پس اس نے اللہ کے بندے کو وحی پہنچائی جو بھی پہنچائی۔''O ---۱۱۔ ''دل نے جھوٹ نہیں کہا جسے (پیغمبر نے) دیکھا۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۴، مضمون: مرتبہ رسول ﷺ] ---۱۳۔ ''اسے تو ایک مرتبہ اور

Marfat.com

بھی دیکھا تھا۔'' O---۱۴۔''سدرۃ المنتہیٰ کے پاس۔'' O---۱۵۔''اسی کے پاس جنتہ الماویٰ ہے۔'' O---۲۶۔''اور بہت سے فرشتے آسمانوں میں ہیں جن کی سفارش کچھ بھی نفع نہیں دے سکتی مگر یہ اور بات ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی خوشی اور اپنی چاہت سے جس کے لیے چاہے اجازت دے دے۔'' O--- [تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: شفاعت] ---۲۷۔''بیشک جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ فرشتوں کا زنانہ نام مقرر کرتے ہیں۔'' O

(سورۃ التحریم ۶۶) ---۴۔''(اے نبی کی دونوں بیویو!) اگر آپ دونوں اللہ کے سامنے توبہ کرلو (تو بہت بہتر ہے) یقیناً تمہارے دل جھک پڑے ہیں اور اگر تم نبی کے خلاف ایک دوسرے کی مدد کروگی پس یقیناً اس کا کارساز اللہ ہے اور جبریل ہیں اور نیک ایمان دار اور ان کے علاوہ فرشتے بھی مدد کرنے والے ہیں۔'' O

(سورۃ المعارج ۷۰) ---۴۔''جس کی طرف فرشتے اور روح چڑھتے ہیں ایک دن میں جس کی مقدار پچاس ہزار سال کی ہے۔'' O---[یہ سارا مضمون متشابہات میں سے ہے، جس کے معنی متعین نہیں کیے جاسکتے' ہم نہ فرشتوں کی حقیقت جانتے ہیں جن پر فرشتے چڑھتے ہیں' اور اللہ تعالیٰ کے بارے میں بھی یہ تصور نہیں کیا جاسکتا کہ وہ کسی خاص مقام پر رہتا ہے' کیونکہ اس کی ذات زمان و مکان کی قیود سے منزہ ہے۔ (از تفسیر ۹ تفہیم القرآن)]

(سورۃ النباء ۷۸) ---۳۸۔''جس دن روح اور فرشتے صفیں باندھ کر کھڑے ہوں گے تو کوئی کلام نہ کرسکے گا مگر جسے رحمٰن اجازت دے دے اور وہ ٹھیک بات زبان سے نکالے۔'' O

(سورۃ التکویر ۸۱) ---۱۵۔''میں قسم کھاتا ہوں پیچھے ہٹنے والے۔'' O---۱۶۔''چلنے پھرنے والے چھپنے والے ستاروں کی۔'' O---۱۷۔''اور رات کی جب جانے لگے۔'' O---[تفسیر کے لئے باب ۱۴، مضمون: اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کی قسم کھائی] ---۱۸۔''اور صبح کی جب چمکنے لگے۔'' O---[یہ قسم جس بات پر کھائی گئی ہے وہ آگے کی آیات میں بیان کی گئی ہے مطلب اس قسم کا یہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تاریکی میں کوئی خواب نہیں دیکھا ہے بلکہ جب تارے چھپ گئے تھے' رات رخصت ہوگئی تھی اور صبح روشن نمودار ہوگئی تھی اس وقت کھلے آسمان پر انہوں نے خدا کے فرشتے کو دیکھا تھا اس لئے وہ جو کچھ بیان کررہے ہیں وہ ان کے آنکھوں دیکھے مشاہدے اور پورے ہوش گوش کے ساتھ دن کی روشنی میں پیش آنے والے تجربے پر مبنی ہے۔ (از تفسیر ۱۳ تفہیم القرآن)] ---۱۹۔''یقیناً یہ ایک بزرگ رسول کا کہا ہوا ہے۔'' O---[اس مقام پر بزرگ پیغامبر (رسول کریم) سے مراد وحی لانے والا فرشتہ ہے جیسا کہ آگے کی آیات سے بصراحت معلوم ہو رہا ہے اور قرآن کو پیغام بر کا قول کہنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ یہ اس فرشتے کا اپنا کلام ہے' بلکہ ''قول پیغامبر'' کے الفاظ خود ہی یہ ظاہر کررہے ہیں کہ یہ اس ہستی کا کلام ہے جس نے اسے پیغامبر بنا کر بھیجا ہے سورہ الحاقۃ آیت ۴۰ میں اسی طرح قرآن کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا قول کہا گیا ہے اور وہاں بھی مراد یہ نہیں ہے کہ حضور ﷺ کا اپنا تصنیف کردہ ہے بلکہ اسے ''رسول کریم'' کا قول کہہ کر وضاحت کردی گئی ہے کہ اس چیز کو حضور ﷺ خدا کے رسول کی حیثیت سے پیش کررہے ہیں نہ کہ محمد ﷺ بن عبداللہ کی حیثیت سے۔ دونوں جگہ قول کو فرشتے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب اس بنا پر کیا گیا ہے کہ پیغام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیغام لانے والے فرشتے کی زبان سے' اور لوگوں کے سامنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ادا ہو رہا تھا۔ (از تفسیر ۱۴ تفہیم القرآن)] ---۲۰۔''جو قوت والا ہے' عرش والے (اللہ) کے نزدیک بلند مرتبہ ہے۔'' O---[سورہ نجم آیات ۴۔۵ میں اسی مضمون کو یوں ادا کیا گیا ہے کہ یہ تو ایک وحی ہے جو اس پر نازل کی جاتی ہے' اس کو زبردست قوتوں والے نے تعلیم دی ہے''۔ یہ بات درحقیقت متشابہات میں سے ہے کہ جبرائیل علیہ السلام کی ان زبردست قوتوں اور ان کی اس عظیم توانائی سے کیا مراد ہے بہرحال اس سے اتنی بات ضرور معلوم ہوتی ہے کہ فرشتوں میں بھی وہ اپنی غیر معمولی طاقتوں کے اعتبار سے ممتاز ہیں۔ مسلم' کتاب الایمان میں حضرت عائشہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول نقل کرتی ہیں کہ میں نے دو مرتبہ جبریل کو ان کی اصلی صورت میں دیکھا ہے' ان کی عظیم ہستی زمین و آسمان کے درمیان ساری فضا پر چھائی ہوئی تھی۔ بخاری' مسلم' ترمذی اور مسند احمد میں حضرت عبداللہؓ بن مسعود کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس شان میں دیکھا کہ ان کے چھ سو پر تھے۔ اس سے کچھ ان کی زبردست طاقت کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ (از تفسیر ۱۵ تفہیم القرآن)] ---۲۱۔''جس کی (آسمانوں میں) اطاعت کی جاتی ہے امین ہے۔'' O---[یعنی وہ فرشتوں کا افسر ہے' تمام فرشتے اس کے حکم کے تحت کام کرتے ہیں] ['یعنی وہ اپنی طرف سے کوئی بات خدا کی وحی میں ملا دینے والا نہیں ہے' بلکہ ایسا امانت دار ہے کہ جو کچھ خدا کی طرف سے ارشاد ہوتا ہے اسے جوں کا توں پہنچا دیتا ہے۔ (از تفسیر ۱۶' ۱۷ تفہیم القرآن)] ---۲۳۔''اس نے اس (فرشتے) کو آسمان کے کھلے کنارے پر دیکھا بھی ہے۔'' O

(سورۃ القدر ۹۷) ---۴۔''اترتے ہیں فرشتے اور روح (القدس) اس میں اپنے رب کے حکم سے ہر امر (خیر) کے لیے۔'' O---[حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یعنی لیلۃ القدر کو جبریل فرشتوں کے ایک جم غفیر کے ساتھ زمین پر اترتے ہیں اور ملائکہ کا یہ گروہ ہر اس بندے کے لئے دعائے مغفرت اور التجائے رحمت کرتا ہے جو کھڑے ہوئے یا بیٹھے ہوئے اللہ عزوجل کے ذکر میں مشغول ہوتا ہے۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ ان سے مصافحہ بھی کرتے ہیں۔ کتنا خوش نصیب اور بلند اقبال ہے وہ بندہ جو اس رات کو اپنے پروردگار کی یاد میں بسر کرتا ہے' جبریل اور فرشتے اس کے

Marfat.com

ساتھ مصافحہ کرنے کا شرف حاصل کرنے کے لئے آسمان سے اتر کر اس کے پاس آتے ہیں اور اس کی مغفرت وبخشش کے لئے دعائیں مانگتے ہیں۔ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان شریف کے آخری عشرہ کے لئے خصوصی اہتمام فرمایا کرتے' حضرت عائشہ کا ارشاد ہے (متفق علیہ) یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ جب یہ آخری عشرہ شروع ہوتا تو اپنا تہبند کس کر باندھ لیتے۔ راتوں کو ذکر الٰہی سے زندہ کرتے اور اپنے اہل وعیال کو بھی عبادت کے لئے جگاتے۔ حضرت عائشہ ہی کا ارشاد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جتنا مجاہدہ اس آخری عشرہ میں فرماتے کسی دوسرے وقت میں ایسا مجاہدہ نہ کرتے۔ اس آخری عشرہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اعتکاف بھی بیٹھا کرتے اور یہ معمول آخر تک جاری رہا اور اپنے غلاموں کو بھی اعتکاف بیٹھنے کی ترغیب دلاتے حضور کے وصال کے بعد امہات المومنین بھی اپنے آقا کی اس سنت پر پابندی سے عمل کیا کرتیں۔ (از تفسیر ۳ ضیاء القرآن)]

جن، جن کی حقیقت:

اس موضوع کا مطالعہ شروع کرنے سے پہلے یہ جان لینا ضروری ہے کہ جنوں کی حقیقت کیا ہے تا کہ ذہن کسی الجھن کے شکار نہ ہوں' موجودہ زمانے کے بہت سے لوگ اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ جن کسی حقیقی چیز کا نام نہیں ہے بلکہ یہ بھی پرانے زمانے کے اوہام وخرافات میں سے ایک بے بنیاد خیال ہے۔ یہ رائے انہوں نے کچھ اس بنا پر قائم نہیں کی ہے کہ کائنات کی ساری حقیقتوں کو وہ جان چکے ہیں اور انہیں یہ معلوم ہوگیا ہے کہ جن کہیں موجود نہیں ہیں ایسے علم کا دعویٰ وہ خود بھی نہیں کر سکتے۔ مگر انہوں نے بلا دلیل یہ فرض کر لیا ہے کہ کائنات میں بس وہی کچھ موجود ہے جو ان کو محسوس ہوتا ہے۔ حالانکہ انسان کے محسوسات کا دائرہ اس عظیم کائنات کی وسعت کے مقابلہ میں وہ نسبت بھی نہیں رکھتا جو سمندر کے مقابلے میں قطرے کی نسبت ہے۔ یہاں جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ جو کچھ محسوس نہیں ہے وہ موجود نہیں ہے اور جو موجود ہے سے لازماً محسوس ہونا چاہئے' وہ دراصل خود اپنے ذہن کی تنگی کا ثبوت دیتا ہے۔ یہ طرز فکر اختیار کر لیا جائے تو ایک جن ہی کیا' انسان کسی ایسی حقیقت کو بھی نہیں مان سکتا جو براہ راست اس کے تجربے اور مشاہدے میں نہ آتی ہو اور اس کے لئے خدا تک کا وجود قابل تسلیم نہیں ہے کجا کہ وہ کسی اور غیر محسوس حقیقت کو تسلیم کرے۔ مسلمانوں میں سے جو لوگ اس طرز فکر سے متاثر ہیں مگر قرآن کا انکار بھی نہیں کر سکتے انہوں نے جن اور ابلیس اور شیطان کے متعلق قرآن کے صاف صاف بیانات کو طرح طرح کی تاویلات کا تختہ مشق بنایا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اس سے مراد کوئی ایسی پوشیدہ مخلوق نہیں ہے جو اپنا ایک مستقل وجود رکھتی ہو' بلکہ کہیں تو اس سے مراد انسان کی اپنی بہیمی قوتیں ہیں جنہیں شیطان کہا گیا ہے' اور کہیں اس سے مراد وحشی اور جنگلی اور پہاڑی قومیں ہیں اور کہیں اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو چھپ چھپ کر قرآن سنا کرتے تھے۔ لیکن قرآن مجید کے ارشادات اس معاملہ میں اس قدر صاف اور صریح ہیں کہ ان تاویلات کے لئے ان کے اندر کوئی ادنیٰ سی گنجائش بھی نہیں ہے۔ قرآن میں ایک جگہ نہیں' بکثرت مقامات پر جن اور انسان کا ذکر اس حیثیت سے کیا گیا ہے کہ یہ دو الگ قسم کی مخلوقات ہیں۔ (تفہیم القرآن)]

''ترجمہ'': جن اجسام ہیں' ان میں ارواح ہوتی ہیں جس طرح حیوان' یہ انسان کی طرح عقلمند ہوتے ہیں' لوگوں کی آنکھوں سے پوشیدہ ہوتے ہیں اسی لئے انہیں جن کہا جاتا ہے۔ ان کی تخلیق آگ سے کی گئی ہے جیسے آدم کی مٹی سے۔ ان میں نر مادہ بھی ہیں۔ ان کی اولاد بھی پیدا ہوتی ہے' لیکن فرشتے نر مادہ نہیں ہوتے' جنات' شیاطین اور ملائکہ کا وجود شریعت سے ثابت ہے' لیکن فلاسفہ ان کا انکار کرتے ہیں۔'' (ضیاء القرآن)

(**سورۃ الانعام ۶**)---۱۰۰۔ ''مگر لوگوں نے جنوں کو اللہ تعالیٰ کا شریک بنالیا ہے۔ حالانکہ اس نے انہیں پیدا کیا ہے اور انہوں نے بغیر کسی علم کے اس کے بیٹے اور بیٹیاں بھی تراش رکھے ہیں۔ وہ پاک ہے اور اس سے بلند جو وہ بیان کرتے ہیں۔''O---۱۱۲۔ ''اس طرح ہم نے ہر نبی کا دشمن سرکش انسانوں اور جنوں کو بنادیا ہے۔ وہ ایک دوسرے کے دل میں ملمع کی ہوئی باتیں ڈالتے ہیں کہ دھوکہ دیں۔ اور اگر تیرا رب چاہتا تو ایسا نہ کرتے۔ سو تو انہیں اور جو باتیں وہ گھڑتے ہیں رہنے دے۔''O---۱۲۸۔ ''اور جس دن اللہ تعالیٰ سب کو جمع کرے گا۔ اے جنوں کی جماعت! تم نے بہت سے انسانوں کو ملالیا تھا۔ اور انسانوں میں ان کے رفیق کہیں گے، ہمارے رب! ہم نے ایک دوسرے سے فائدہ اٹھایا اور اپنی مدت جو تو نے ہمارے لئے مقرر کی تھی پوری کر لی۔ وہ کہے گا، آگ تمہاری بستی ہے جس میں تم ہمیشہ رہو گے سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ (کچھ اور) چاہے۔ بیشک تیرا رب حکمت والا، علم والا ہے۔''O---۱۳۰۔ ''اے جن وانس کی جماعت! کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے پیغمبر نہیں آئے جو تمہیں میری آیتیں سناتے تھے اور تمہیں تمہارے اس دن کا سامنا کرنے سے ڈراتے تھے؟ وہ کہیں گے، ہم اپنے خلاف گواہی دیتے ہیں، کیونکہ انہیں دنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈالا تھا اور انہوں نے اپنے خلاف گواہی دی کہ وہ کافر تھے۔''O

---[رسالت ونبوت کے معاملے میں جنات انسانوں کے ہی تابع ہیں ورنہ جنات میں الگ نبی نہیں آئے البتہ رسولوں کا پیغام پہنچانے والے اور منذرین جنات میں ہوتے رہے ہیں جو اپنی قوم کے جنوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دیتے رہے ہیں اور دیتے ہیں۔ لیکن ایک خیال یہ بھی ہے کہ چونکہ جنات کا وجود

Marfat.com

انسان کے پہلے سے ہی ہے تو ان کی ہدایت کے لئے انہیں میں سے کوئی نبی آیا ہوگا پھر آدمؑ کے وجود کے بعد ہو سکتا ہے وہ انسانی نبیوں کے تابع رہے ہوں، البتہ نبی کریم ﷺ کی رسالت بہر حال تمام جن و انس کے لئے ہے اس میں کوئی شبہ نہیں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الاعراف ۷**) ---۳۸۔ ''جن وانس کی امتوں کے ساتھ جو تم سے پہلے گزر چکی ہیں آگ میں داخل ہو جاؤ۔'' جب بھی کوئی امت اس میں داخل ہو گی اپنی ساتھی امت پر لعنت کرے گی۔ یہاں تک کہ جب سب وہاں پہنچ جائیں گے تو ان کی پچھلی ان کی نسبت کہے گی ''ہمارے رب! انہوں نے ہمیں گمراہ کیا سو انہیں آگ کا دگنا عذاب دے'' ۔ وہ کہے گا ''ہر ایک کے لئے دگنا ہے مگر تم نہیں جانتے۔'' O ---۱۷۹۔ ''اور ہم نے بہت سے جن وانس کو جہنم کے لئے ہی پیدا کیا ہے۔ ان کے دل ہیں جن سے وہ سوچتے نہیں، ان کی آنکھیں ہیں جن سے وہ دیکھتے نہیں، ان کے کان ہیں جن سے وہ سنتے نہیں۔ وہ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ زیادہ گمراہ ہیں، وہی لوگ بے خبر ہیں۔'' O

(**سورۃ ھود ۱۱**) ---۱۱۸۔ ''اور اگر تیرا رب چاہتا تو سب لوگوں کو ایک ہی امت بنا دیتا لیکن وہ اختلاف کرتے ہی رہتے ہیں۔'' O ---۱۱۹۔ ''سوائے ان کے جن پر تیرے رب کا رحم ہو اور اسی بات کے لئے اس نے انہیں پیدا کیا تھا اور تیرے رب کی وہ بات پوری ہو گئی ہے کہ میں جنوں اور انسانوں سب سے جہنم کو بھر دوں گا۔'' O --- [تفسیر کے لیے باب نمبر ۶، مضمون: آزمائش و باب نمبر ۱۱، مضمون: جہنم]

(**سورۃ الحجر ۱۵**) ---۲۷۔ ''اور اس سے پہلے جنات کو ہم نے لو والی آگ سے پیدا کیا۔'' O --- [جن کو جن اس لئے کہا جاتا ہے کہ آنکھوں سے نظر نہیں آتا۔ سورۂ رحمٰن میں جنات کی تخلیق (مارج من النار) سے بتلائی گئی ہے اور صحیح مسلم کی ایک حدیث میں یہی کہا گیا ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ بنی اسرائیل ۱۷**) ---۸۸۔ ''کہہ دیجئے کہ اگر تمام انسان اور کل جنات مل کر اس قرآن کے مثل لانا چاہیں تو ان سب سے اس کے مثل لانا ناممکن ہے گو وہ (آپس میں) ایک دوسرے کے مددگار بھی بن جائیں۔'' O

(**سورۃ الکہف ۱۸**) ---۵۰۔ ''اور جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ تم آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا، یہ جنوں میں سے تھا، اس نے اپنے پروردگار کی نافرمانی کی، کیا پھر بھی تم اسے اور اس کی اولاد کو مجھے چھوڑ کر اپنا دوست بنا رہے ہو؟ حالانکہ وہ تم سب کا دشمن ہے۔ ایسے ظالموں کا کیا ہی برا بدل ہے۔'' O --- [تفسیر کے لیے باب ھذا، مضمون: شیطان]

(**سورۃ النمل ۲۷**) ---۱۷۔ ''سلیمان کے سامنے ان کے تمام لشکر جنات اور انسان اور پرند میں سے جمع کیے گئے (ہر ہر قسم) الگ الگ درجہ بندی کر دی گئی۔'' O ---۳۹۔ ''ایک قوی ہیکل جن کہنے لگا آپ اپنی اس مجلس سے اٹھیں اس سے پہلے ہی پہلے میں اسے آپ کے پاس لا دیتا ہوں یقین مانیے کہ میں اس پر قادر ہوں اور ہوں بھی امانت دار۔'' O --- [اس سے معلوم ہوا کہ وہ یقیناً ایک جن ہی تھا جنہیں اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے مقابلے میں غیر معمولی قوتوں سے نوازا ہے۔ کیونکہ کسی انسان کے لیے چاہے وہ کتنا ہی زور آور ہو یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ وہ بیت المقدس سے مآرب یمن (سبا) جائے اور پھر وہاں سے تخت شاہی اٹھا لائے۔ اور ڈیڑھ ہزار میل کا یہ فاصلہ جسے دو طرفہ شمار کیا جائے تو تین ہزار میل بنتا ہے، ۳۔۴ گھنٹے میں طے کر لے۔ ایک طاقتور سے طاقتور انسان بھی اول تو اتنے بڑے تخت کو اٹھا ہی نہیں سکتا اور اگر وہ مختلف لوگوں یا چیزوں کا سہارا لے کر اٹھوا بھی لے تو اتنی قلیل مدت میں اتنا سفر کیوں کر ممکن ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ السجدۃ ۳۲**) ---۱۳۔ ''گر ہم چاہتے تو ہر شخص کو ہدایت نصیب فرما دیتے، لیکن میری یہ بات بالکل حق ہو چکی ہے کہ میں ضرور ضرور جہنم کو انسانوں اور جنوں سے پر کر دوں گا۔'' O

(**سورۃ سبا ۳۴**) ---۱۲۔ ''اور ہم نے سلیمان کے لیے ہوا کو مسخر کر دیا کہ صبح کی منزل اس کی مہینہ بھر کی ہوتی تھی اور شام کی منزل بھی اور ہم نے ان کے لیے تانبے کا چشمہ بہا دیا۔ اور اس کے رب کے حکم سے بعض جنات اس کی ماتحتی میں اس کے سامنے کام کرتے تھے اور ان میں سے جو بھی ہمارے حکم سے سرتابی کرے ہم اسے بھڑکتی ہوئی آگ کے عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔'' O --- [اکثر مفسرین کے نزدیک یہ سزا قیامت والے دن دی جائے گی۔ لیکن بعض کے نزدیک یہ دنیوی سزا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ مقرر فرما دیا تھا جس کے ہاتھ میں آگ کا سونٹا ہوتا تھا۔ جو جن حضرت سلیمان علیہ السلام کے حکم سے سرتابی کرتا فرشتہ وہ سونٹا اسے مارتا جس سے وہ جل کر بھسم ہو جاتا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۱۳۔ ''جو کچھ سلیمان چاہتے وہ جنات تیار کر دیتے مثلاً قلعے اور مجسمے اور حوضوں کے برابر لگن اور چولہوں پر جمی ہوئی مضبوط دیگیں اے آل داؤد اس کے شکریہ میں نیک عمل کرو میرے بندوں میں سے شکر گزار بندے کم ہی ہوتے ہیں۔'' O ---۱۴۔ ''پھر جب ہم نے ان پر موت کا حکم بھیج دیا تو ان کی خبر جنات کو کسی نے نہ دی سوائے گھن کے کیڑے کے جو ان کی عصا کو کھا رہا تھا۔ پس جب (سلیمان) گر پڑے اس وقت جنوں نے جان لیا کہ اگر وہ غیب دان ہوتے تو اس ذلت کے عذاب میں مبتلا نہ رہتے۔'' O ---۴۱۔ ''وہ کہیں گے تیری ذات پاک ہے اور ہمارا ولی تو تو ہے نہ کہ یہ بلکہ یہ لوگ جنوں کی عبادت کرتے تھے ان میں کے اکثر کا انہی پر ایمان تھا۔'' O

Marfat.com

(**سورۃ حم السجدۃ** ۴۱)---۲۵۔ ''اور ہم نے ان کے کچھ ہم نشیں مقرر کر رکھے تھے جنہوں نے ان کے اگلے پچھلے اعمال ان کی نگاہوں میں خوبصورت بنا رکھے تھے اور ان کے حق میں بھی اللہ تعالیٰ کا قول ان امتوں کے ساتھ پورا ہوا جو ان سے پہلے جنوں انسانوں کی گزر چکی ہیں۔ یقیناً وہ زیاں کار ثابت ہوئے۔''O---۲۹۔ ''اور کافر لوگ کہیں گے اے ہمارے رب! ہمیں جنوں انسانوں (کے وہ دونوں فریق) دکھا جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا (تاکہ) ہم انہیں اپنے قدموں تلے ڈال دیں تاکہ وہ جہنم میں سب سے نیچے (سخت عذاب میں) ہو جائیں۔''O

(**سورۃ الاحقاف** ۴۶)---۲۹۔ ''اور یاد کرو! جبکہ ہم نے جنوں کی ایک جماعت کو تیری طرف متوجہ کیا کہ وہ قرآن سنیں، پس جب (نبی کے) پاس پہنچ گئے تو (ایک دوسرے سے) کہنے لگے خاموش ہو جاؤ، پھر جب پڑھ کر ختم ہو گیا تو اپنی قوم کو خبردار کرنے کے لیے واپس لوٹ گئے۔''O---[صحیح مسلم کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ مکہ کے قریب نخلہ وادی میں پیش آیا، جہاں آپ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو فجر کی نماز پڑھا رہے تھے۔ جنوں کو تجسس تھا کہ آسمان پر ہم پر بہت زیادہ سختی کر دی گئی ہے اور اب ہمارا وہاں جانا تقریباً ناممکن بنا دیا گیا ہے، کوئی بہت ہی اہم واقعہ رونما ہوا ہے جس کے نتیجے میں ایسا ہوا ہے۔ چنانچہ مشرق و مغرب کے مختلف اطراف میں جنوں کی ٹولیاں واقعے کا سراغ لگانے کے لیے پھیل گئیں۔ ان ہی میں سے ایک ٹولی نے یہ قرآن سنا اور یہ بات سمجھ لی کہ نبی کریم کی بعثت کا یہ واقعہ ہی ہم پر آسمان کی بندش کا سبب ہے۔ اور جنوں کی یہ ٹولی آپ پر ایمان لے آئی اور جا کر اپنی قوم کو بھی بتلایا۔ بعض دیگر روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے بعد آپ ﷺ جنوں کی دعوت پر ان کے ہاں بھی تشریف لے گئے اور انہیں جا کر اللہ کا پیغام سنایا، اور متعدد مرتبہ جنوں کا وفد آپ ﷺ کی خدمت میں بھی حاضر ہوا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۳۰۔ ''کہنے لگے اے ہماری قوم! ہم نے یقیناً وہ کتاب سنی ہے جو موسیٰ (علیہ السلام) کے بعد نازل کی گئی ہے جو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے جو سچے دین کی اور راہ راست کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔''O---۳۱۔ ''اے ہماری قوم! اللہ تعالیٰ کے بلانے والے کا کہا مانو، اس پر ایمان لاؤ تو اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں المناک عذاب سے پناہ دے گا۔''O---۳۲۔ ''اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے بلانے والے کا کہنا نہ مانے گا پس وہ زمین میں کہیں (بھاگ کر اللہ تعالیٰ کو) عاجز نہیں کر سکتا، نہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی اس کے مددگار ہوں گے، یہ لوگ کھلی گمراہی میں ہیں۔''O---۳۳۔ ''کیا وہ نہیں دیکھتے کہ جس اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور ان کے پیدا کرنے سے وہ نہ تھکا، وہ یقیناً مردوں کو زندہ کرنے پر قادر ہے؟ کیوں نہ ہو؟ وہ یقیناً ہر چیز پر قادر ہے۔''O

(**سورۃ الذّٰریٰت** ۵۱)---۵۶۔ ''میں نے جنات اور انسانوں کو محض اسی لیے پیدا کیا ہے کہ وہ صرف میری عبادت کریں۔''O

(**سورۃ الرحمٰن** ۵۵)---۱۳۔ ''پھر (اے انسانو اور جنو!) تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر۱، مضمون: نعمت اللہ]---۱۵۔ ''اور جنات کو آگ کے شعلے سے پیدا کیا۔''O---[اس سے مراد سب سے پہلا جن ہے جو ابوالجن ہے، یا جن بطور جنس کے ہے۔ جیسا کہ ترجمہ جنس کے اعتبار سے ہی کیا گیا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۶۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر۱، مضمون: نعمت اللہ]---۱۸۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے''O---۲۱۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟''O---۲۳۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر۱، مضمون: نعمت اللہ]---۲۵۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر۱، مضمون: نعمت اللہ]---۲۸۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر۱، مضمون نعمت اللہ]---۳۰۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر۱، مضمون: نعمت اللہ]---۳۱۔ ''(جنوں اور انسانوں کے گروہو!) عنقریب ہم تمہاری طرف پوری طرح متوجہ ہو جائیں گے۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر۱۴، مضمون: زمین کے بوجھ]---۳۲۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟''O---۳۴۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟''O---۳۶۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟''O---۳۸۔ ''تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر۱۱، مضمون: قیامت]---۳۹۔ ''اس دن کسی انسان اور کسی جن سے اس کے گناہوں کی پرسش نہ کی جائے گی۔''O---[تفسیر کے لیے باب ھذا، مضمون: انسان]---۴۰۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے''O---۴۱۔ ''گناہ گار صرف حلیہ سے ہی پہچان لیے جائیں گے اور انکی پیشانیوں کے بال اور قدم پکڑ لیے جائیں گے۔''O---۴۲۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟''O---۴۳۔ ''یہ ہے وہ جہنم جسے مجرم جھوٹا جانتے تھے۔''O---۴۴۔ ''اس کے اور کھولتے ہوئے گرم پانی کے درمیان چکر کھائیں گے۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر۱۱، مضمون: جہنم]---۴۵۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر۱۱، مضمون: جہنم]---۴۷۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے''O---۴۹۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟''O---۵۱۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟''O---۵۳۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟''O---۵۵۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون

Marfat.com

کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟'' O---۵۷۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟'' O---۵۹۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟'' O---۶۱۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟'' O---۶۳۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟'' O---۶۵۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟'' O---۶۷۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟'' O---۶۹۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟'' O---۷۱۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟'' O---۷۳۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟'' O---۷۵۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟'' O---۷۷۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟'' O

(سورۃ الجن ۷۲) ---۱۔ ''(اے محمد ﷺ) آپ فرمادیں کہ مجھے وحی کی گئی ہے کہ جنوں کی ایک جماعت نے (قرآن) سنا اور کہا کہ ہم نے عجیب قرآن سنا ہے۔'' O---۲۔ ''جو راہ راست کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ ہم اس پر ایمان لا چکے (اب) ہم ہرگز کسی کو بھی اپنے رب کا شریک نہ بنائیں گے۔'' O---۳۔ ''اور بیشک ہمارے رب کی شان بڑی بلند ہے نہ اس نے کسی کو (اپنی) بیوی بنایا ہے نہ بیٹا۔'' O---[جَدّ کے معنی عظمت وجلال کے ہیں یعنی ہمارے رب کی شان اس سے بہت بلند ہے کہ اس کی اولاد یا بیوی ہو' گویا جنوں نے ان مشرکوں کی غلطی کو واضح کیا جو اللہ کی طرف بیوی یا اولاد کی نسبت کرتے تھے' انہوں نے ان دونوں کمزوریوں سے رب کی تنزیہ وتقدیس کی۔ (ازتفسیر ۵ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۴۔ ''اور یہ کہ ہم میں کا بیوقوف اللہ کے بارے میں خلاف حق باتیں کہا کرتا تھا۔'' O---۵۔ ''اور ہم تو یہی سمجھتے رہے کہ ناممکن ہے کہ انسان اور جنات اللہ پر جھوٹی باتیں لگائیں۔'' O---[اپنی گزشتہ گمراہی پر وہ معذرت خواہانہ انداز میں کہتے ہیں کہ جن کو آج تک ہم نے اپنا پیشوا بنائے رکھا اور آنکھیں بند کر کے ان کے پیچھے چلتے رہے' ہمیں ان کے بارے میں قطعاً یہ خیال نہ تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹی باتیں بھی منسوب کرتے ہیں' اس حسن ظن کے باعث آج تک ہم بھٹکتے رہے۔ اگر ہمیں یہ پتہ چل جاتا کہ انسانوں اور جنوں میں ایسے رذیل اور گستاخ افراد بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹی باتیں منسوب کرتے ہیں تو ہم ہرگز اتنے عرصہ تک ان لوگوں کی پیروی نہ کرتے اور اپنی گزشتہ عمر برباد نہ کرتے۔ (ازتفسیر ۶ ضیاء القرآن)]---۶۔ ''بات یہ ہے کہ چند انسان بعض جنات سے پناہ طلب کیا کرتے تھے جس سے جنات اپنی سرکشی میں اور بڑھ گئے۔'' O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۳، مضمون: جنات کی سرکشی]---۷۔ ''اور (انسانوں) نے بھی تم جنوں کی طرح گمان کر لیا تھا کہ اللہ کسی کو نہ بھیجے گا (یا کسی کو دوبارہ زندہ نہ کرے گا)۔'' O---۸۔ ''اور ہم نے آسمان کو ٹٹول کر دیکھا تو اسے سخت چوکیداروں اور سخت شعلوں سے پر پایا۔'' O---۹۔ ''اس سے پہلے ہم باتیں سننے کے لیے آسمان میں جگہ جگہ بیٹھ جایا کرتے تھے۔ اب جو بھی کان لگاتا ہے وہ ایک شعلے کو اپنی تاک میں پاتا ہے۔'' O---[یہ ہے وہ وجہ جس کی بنا پر یہ جن اس تلاش میں نکلے تھے کہ آخر زمین پر ایسا کیا معاملہ پیش آیا ہے یا آنے والا ہے جس کی خبروں کو محفوظ رکھنے کے لئے اس قدر سخت انتظامات کیے گئے ہیں کہ اب ہم عالم بالا میں سن گن لینے کا کوئی موقع نہیں پاتے اور جدھر بھی جاتے ہیں مار بھگائے جاتے ہیں۔ (ازتفسیر ۹ تفہیم القرآن)]---۱۰۔ ''ہم نہیں جانتے کہ زمین والوں کے ساتھ کسی برائی کا ارادہ کیا گیا ہے یا ان کے رب کا ارادہ ان کے ساتھ بھلائی کا ہے۔'' O---[اس سے معلوم ہوا کہ عالم بالا میں اس قسم کے غیر معمولی انتظامات دو ہی حالتوں میں کیے جاتے ہیں' ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اہل زمین پر کوئی عذاب نازل کرنے کا فیصلہ کیا ہو اور منشائے الٰہی یہ ہو کہ اس کے نزول سے پہلے جن اس کی بھنک پا کر اپنے دوست انسانوں کو خبردار کر دیں دوسرے یہ کہ اللہ نے زمین میں کسی رسول کو مبعوث فرمایا ہو اور تحفظ کے ان انتظامات سے مقصود یہ ہو کہ رسول کی طرف جو پیغامات بھیجے جا رہے ہیں ان میں نہ تو شیاطین کسی قسم کی خلل اندازی کر سکیں اور نہ قبل ازوقت یہ معلوم کر سکیں کہ پیغمبر کو کیا ہدایات دی جا رہی ہیں پس جنوں کے اس قول کا مطلب یہ ہے کہ جب ہم نے آسمان میں چوکی پہرے دیکھے اور شہابوں کی اس بارش کا مشاہدہ کیا تو ہمیں یہ معلوم کرنے کی فکر لاحق ہوئی کہ ان دونوں صورتوں میں سے کون سی صورت درپیش ہے آیا اللہ تعالیٰ نے زمین میں کسی قوم پر یکا یک عذاب نازل کر دیا ہے؟ یا کہیں کوئی رسول مبعوث ہوا ہے؟ اسی تلاش میں ہم نکلے تھے کہ ہم نے وہ حیرت انگیز کلام سنا جو راہ راست کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور ہمیں معلوم ہو گیا کہ اللہ نے عذاب نازل نہیں کیا ہے بلکہ خلق کو راہ راست دکھانے کے لئے ایک رسول مبعوث فرمایا ہے (مزید تشریح کے لئے ملاحظہ ہو تفہیم القرآن جلد دوم' الحجر حواشی ۸ تا ۱۲ جلد چہارم' الصافات' حاشیہ ۷' جلد ششم' الملک' حاشیہ ۱۱)۔ (ازتفسیر ۱۰ تفہیم القرآن)]---۱۱۔ ''اور یہ کہ بیشک) بعض تو ہم میں نیکوکار ہیں اور بعض اس کے برعکس بھی ہیں' ہم مختلف طریقوں سے بٹے ہوئے ہیں۔'' O---[وہ کہتے ہیں ہم سب جن ایک عقیدے پر نہیں اور نہ ہی سیرت واخلاق میں ہم یکساں ہیں' بعض ہم میں سے صالح اور نیک ہیں جو کسی کو اذیت نہیں پہنچاتے' کسی کا نقصان نہیں کرتے اور بعض فتنہ پرور شرارتی اور فسادی ہیں۔ پھر ہمارے مذہب بھی الگ الگ ہیں بعض اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کے انبیاء اور روز قیامت پر ایمان رکھتے ہیں اور بعض گمراہ ہیں۔ (ازتفسیر ۱۰ ضیاء القرآن)]---۱۲۔ ''اور ہم نے سمجھ لیا کہ ہم اللہ تعالیٰ کو زمین میں ہرگز عاجز نہیں کر سکتے اور نہ ہم بھاگ کر اسے ہرا سکتے ہیں۔'' O---[مطلب یہ ہے کہ ہمارے اسی خیال نے ہمیں نجات کی راہ دکھا دی۔ ہم چونکہ اللہ سے بے خوف نہ تھے اور ہمیں یقین تھا کہ اگر ہم نے اس کی نافرمانی کی تو

Marfat.com

اس کی گرفت سے کسی طرح بچ نہ سکیں گے' اس لئے جب وہ کلام ہم نے سنا جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے راہ راست بتانے آیا تھا تو ہم یہ جرات نہ کر سکے کہ حق معلوم ہو جانے کے بعد بھی انہی عقائد پر جمے رہتے جو ہمارے نادان لوگوں نے ہم میں پھیلا رکھے تھے۔(از تفسیر ۱۲ تفہیم القرآن)]---۱۳۔''ہم تو ہدایت کی بات سنتے ہی اس پر ایمان لا چکے اور جو بھی اپنے رب پر ایمان لائے گا اسے نہ کسی نقصان کا اندیشہ ہے نہ ظلم وستم کا۔''O---۱۴۔''ہاں ہم میں بعض تو مسلمان ہیں اور بعض بے انصاف ہیں پس جو فرماں بردار ہو گئے انہوں نے تو راہ راست کا قصد کیا۔''O---۱۵۔''اور جو ظالم ہیں وہ جہنم کا ایندھن بن گئے۔''O

جنات کی رسائی آسمانوں تک

(**سورۃ الجن ۷۲**)---۷۔''اور (انسانوں) نے بھی تم جنوں کی طرح گمان کر لیا تھا کہ اللہ کسی کو نہ بھیجے گا (یا کسی کو دوبارہ زندہ نہ کرے گا)۔''O---۸۔''اور ہم نے آسمان کو ٹٹول کر دیکھا تو اسے سخت چوکیداروں اور سخت شعلوں سے پر پایا۔''O---۹۔''اس سے پہلے ہم باتیں سننے کے لیے آسمان میں جگہ جگہ بیٹھ جایا کرتے تھے۔اب جو بھی کان لگاتا ہے وہ ایک شعلے کو اپنی تاک میں پاتا ہے۔''O---[لیکن بعثت محمدیہ کے بعد یہ سلسلہ بند کر دیا گیا' اب جو بھی اس نیت سے اوپر جاتا ہے' شعلہ اس کی تاک میں ہوتا ہے اور ٹوٹ کر اس پر گرتا ہے۔(از تفسیر ے شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۰۔''ہم نہیں جانتے کہ زمین والوں کے ساتھ کسی برائی کا ارادہ کیا گیا ہے یا ان کے رب کا ارادہ ان کے ساتھ بھلائی کا ہے۔''O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۳' مضمون: جن]

جنات کی سرکشی

(**سورۃ الجن ۷۲**)---۵۔''اور ہم تو یہی سمجھتے رہے کہ ناممکن ہے کہ انسان اور جنات اللہ پر جھوٹی باتیں لگائیں۔''O---۶۔''بات یہ ہے کہ چند انسان بعض جنات سے پناہ طلب کیا کرتے تھے جس سے جنات اپنی سرکشی میں اور بڑھ گئے۔''O---[عہد جاہلیت میں اہل عرب میں یہ رواج تھا کہ جب کسی ویران اور اجاڑ وادی میں انہیں رات بسر کرنا پڑتی اور انہیں یہ خوف ہوتا کہ کوئی چیز انہیں گزند نہیں پہنچائے گی تو سونے سے پہلے بلند آواز سے وہ یہ کہتے ترجمہ ''اے اس وادی کے سردار! میں تجھ سے ان احمقوں کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جو تیرے تابعدار ہیں' جنات جب یہ سنتے تو ان کے غرور کی کوئی حد نہ رہتی اور کہتے کہ ہم جنوں اور انسانوں سب کے سردار بن گئے ہیں۔آیت میں اسی کی طرف اشارہ ہے سرکشی اور گمراہی۔علامہ پانی پتی نے اسی آیت کے ضمن میں ایک واقعہ تحریر کیا ہے آپ بھی سن لیجئے۔بنی تمیم کا ایک شخص جس کا نام رافع بن عمیر تھا' وہ اپنے اسلام لانے کی وجہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات میں عالج کے ریگستان میں سفر کر رہا تھا مجھے نیند آ گئی میں نے اونٹنی بٹھائی اور سونے سے پہلے جاہلیت کے دستور کے مطابق میں نے بلند آواز سے کہا جنات کے شر سے میں اس وادی کے سردار کی پناہ مانگتا ہوں۔پھر میں سو گیا خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک آدمی ہاتھ میں نیزہ ہے اور وہ اس سے میری اونٹنی کو ذبح کرنا چاہتا ہے میں گھبرا کر اٹھ بیٹھا۔ادھر ادھر دیکھا آدمی نہ تھا۔پھر سو گیا۔دوسری مرتبہ پھر ایسا ہی ہوا' تیسری بار جب سویا اور اسی منظر سے گھبرا کر اٹھ بیٹھا تو اب میں کیا دیکھتا ہوں کہ میری اونٹنی تھر تھر کانپ رہی ہے۔کوئی آدمی ہاتھ میں نیزہ لئے کھڑا ہے' ایک بوڑھے آدمی نے اس کا ہاتھ پکڑ رکھا ہے۔اسی اثناء میں تین جنگلی بیل دوڑتے ہوئے ادھر آ نکلے۔اس بوڑھے نے کہا کہ میری پناہ لینے والے اس انسان کی ناقہ کے عوض تم ایک وحشی بیل پکڑ لو۔پھر اس نے مجھ سے کہا کہ جب کبھی ایسی وادی میں رات گزارنے کا اتفاق ہو تو کسی جن کی پناہ نہ لیا کرو۔بلکہ یہ کہا کرو کہ میں اللہ تعالیٰ سے جو محمد ﷺ کا پروردگار ہے' اس وادی کے خوف سے پناہ مانگتا ہوں' میں نے پوچھا محمد کون ہیں؟ شیخ نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی عربی ہیں۔نہ ان کا شرق سے کوئی تعلق ہے' نہ غرب سے' میں نے پوچھا وہ کہاں رہتے ہیں۔اس نے بتایا یثرب میں' جہاں کھجوروں کے بکثرت نخلستان ہیں' صبح ہوئی تو اونٹنی پر سوار ہو کر میں نے مدینہ کی راہ لی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مجھے دیکھا تو میرے کچھ عرض کرنے سے پہلے جو گزشتہ رات مجھ پر بیتی تھی' سب کا ذکر فرما دیا اور مجھے اسلام کی دعوت دی' چنانچہ میں نے اسلام قبول کر لیا (مظہری)۔(از تفسیر ے ضیاء القرآن)]---۱۱۔''اور یہ کہ (بیشک) بعض تو ہم میں نیکوکار ہیں اور بعض اس کے برعکس بھی ہیں' ہم مختلف طریقوں سے بٹے ہوئے ہیں۔''O

شیطان (ابلیس)

(**سورۃ البقرۃ ۲**)---۳۴۔''اور جب حکم دیا ہم نے فرشتوں کو کہ سجدہ کرو آدم کو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے۔اس نے انکار کیا اور تکبر کیا اور وہ تھا ہی کافروں میں سے۔''O---۳۶۔''پھر شیطان نے انہیں اس حکم سے پھسلا دیا اور انہیں اس حال سے جس میں وہ تھے نکلوا دیا۔اور ہم نے کہا اتر جاؤ تم

Marfat.com

ایک دوسرے کے دشمن ہوگے اور تمہارے لئے زمین میں ایک وقت خاص تک ٹھکانا اور سامان ہوگا۔'' O---۱۰۲۔ ''اور پیچھے لگ گئے ان (خرافات) کے جنہیں پڑھتے پڑھاتے تھے شیاطین، سلیمانؑ کے عہد حکومت میں حالانکہ نہیں کفر کیا سلیمانؑ نے بلکہ ان شیطانوں نے کفر کیا، سکھاتے تھے لوگوں کو جادو اور (پیچھے لگ گئے) اس (علم) کے جو نازل کیا گیا دو فرشتوں پر بابل میں یعنی ہاروت اور ماروت پر حالانکہ وہ دونوں نہیں سکھاتے تھے کسی کو (وہ علم) جب تک نہ کہہ لیں یہ کہ ہم تو محض ایک آزمائش ہیں، لہٰذا تو کفر میں مبتلا نہ ہو۔ پھر بھی وہ سیکھتے تھے ان دنوں سے ایسی چیز کہ جدائی ڈال دیں وہ اس سے مرد اور اس کی بیوی کے درمیان حالانکہ وہ نہیں پہنچا سکتے تھے نقصان اس سے کسی کو مگر اللہ تعالیٰ کے اذن سے، اور سیکھتے تھے یہ لوگ (ان سے) ایسی چیزیں جو نقصان تو پہنچائیں نہیں، لیکن نفع بالکل نہ دیں حالانکہ وہ خوب جانتے تھے کہ بیشک جو اس کا خریدار بنا، نہیں ہے اس کے لئے آخرت میں کوئی حصہ۔ اور یقیناً بہت ہی بری تھی وہ چیز کہ بیچ ڈالا تھا انہوں نے اس کے عوض اپنی جانوں کو۔ کاش! وہ جانتے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۵، مضمون: ہاروت و ماروت نیز باب نمبر ۸، مضمون: اخلاق و آداب]---۱۶۸۔ ''اے لوگو! کھاؤ وہ چیزیں جو ہیں زمین میں، حلال اور پاکیزہ اور نہ پیروی کرو شیطان کے قدموں کی۔ بیشک وہ ہے تمہارا کھلا دشمن۔'' O---۱۶۹۔ ''وہ تو بس حکم دیتا ہے تم کو برائی کا اور بے حیائی کا اور اس بات کا کہ کہو تم اللہ تعالیٰ کے بارے میں وہ باتیں جن کے متعلق تمہیں علم نہیں (کہ اللہ نے فرمائی ہیں)۔'' O---۲۰۸۔ ''اے ایمان والو! داخل ہو جاؤ اسلام میں پورے کے پورے اور نہ چلو شیطان کے نقش قدم پر بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔'' O---۲۶۸۔ ''شیطان ڈراتا ہے تمہیں مفلسی سے اور ترغیب دیتا ہے تم کو بے حیائی کے کاموں کی مگر اللہ تعالیٰ وعدہ کرتا ہے تم سے اپنی بخشش اور فضل کا اور اللہ ہے بڑی وسعت والا اور سب کچھ جاننے والا۔'' O---۲۷۵۔ ''جو لوگ کھاتے ہیں سود، نہیں اٹھیں گے وہ (روز قیامت) مگر جیسے اٹھتا ہے وہ شخص جسے باؤلا کر دیا ہو شیطان نے چھو کر۔ یہ (حال) اس لئے ہوگا کہ وہ کہتے ہیں آخر تجارت بھی تو سود ہی کی مانند ہے۔ حالانکہ حلال کیا ہے اللہ تعالیٰ نے تجارت کو اور حرام کر دیا ہے سود کو۔ لہٰذا جس کو پہنچ گئی نصیحت اس کے رب کی طرف سے اور وہ باز آ گیا (سود خوری سے) تو اس کا ہے وہ جو پہلے لے چکا وہ۔ اور معاملہ اس کا اللہ کے حوالے اور جس نے پھر لیا (سود) تو ایسے ہی لوگ ہیں جہنمی وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔'' O

(سورۃ آل عمران ۳)---۱۵۵۔ ''بے شک وہ لوگ جو پیٹھ پھیر گئے تم میں سے، جس دن باہم ٹکرائیں دو فوجیں اس کا سبب صرف یہ تھا کہ قدم ڈگمگا دیئے تھے ان کے شیطان نے بوجہ بعض ان حرکتوں کے جو وہ کر بیٹھے تھے۔ بہرحال معاف کر دیا اللہ تعالیٰ نے انہیں۔ بیشک اللہ تعالیٰ بہت معاف فرمانے والا، نہایت بردبار ہے۔'' O---۱۷۵۔ ''یہ جو تھا دراصل شیطان تھا جو ڈرا رہا تھا تم کو اپنے ساتھیوں سے لہٰذا نہ ڈرو تم ان سے اور ڈرو صرف مجھ سے اگر ہو تم (واقعی) مومن۔'' O

(سورۃ النساء ۴)---۳۸۔ ''اور (نہیں پسند کرتا) ان لوگوں کو بھی جو خرچ کرتے ہیں اپنے مال لوگوں کو دکھاوے کی خاطر اور نہیں ایمان رکھتے اللہ تعالیٰ پر اور نہ روز آخرت پر (ان کا ساتھی شیطان ہے) اور وہ شخص کہ ہو گیا شیطان اس کا ساتھی تو وہ تو بہت ہی برا ساتھی ہے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: سیاسی خیرات]---۷۶۔ ''وہ لوگ جو ایمان والے ہیں جنگ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور جو کافر ہیں وہ جنگ کرتے ہیں راہ میں شیطان کی پس جنگ کرو تم شیطان کے ساتھیوں سے بیشک چال شیطان کی ہے نہایت کمزور۔'' O---۸۳۔ ''اور جب آتی ہے ان کے پاس کوئی بات، امن کی یا خوف کی تو نشر کر دیتے ہیں اس کو حالانکہ اگر پہنچاتے اس کو رسول کے پاس یا اپنے صاحب اختیار لوگوں تک تو اس کی تحقیق کرتے وہ لوگ جو نتیجہ اخذ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں ان میں سے اور اگر نہ ہوتا فضل اللہ تعالیٰ کا تم پر اور رحمت اس کی تو ضرور پیروی کرنے لگ جاتے تم شیطان کی، مگر تھوڑے۔'' O---۱۱۷۔ ''نہیں عبادت کرتے یہ مشرک اللہ تعالیٰ کے سوا مگر دیویوں کی اور نہیں عبادت کرتے یہ (ان کی بھی) بلکہ شیطان کی جو باغی ہے۔'' O---۱۱۸۔ ''لعنت کی اس پر اللہ تعالیٰ نے اور کہا تھا اس نے کہ ضرور لے کر رہوں گا میں تیرے بندوں میں سے اپنا مقرر حصہ۔'' O---[یعنی جب شیطان سجدہ نہ کرنے پر ملعون اور مردود کیا گیا تو اس نے تو اسی وقت کہا تھا کہ میں تو غارت ہو ہی چکا مگر میں بھی تیرے بندوں اور اولاد آدم میں سے اپنے لیے ایک مقدار معلوم اور بڑا حصہ لوں گا یعنی ان کو گمراہ کر کے اپنے ساتھ جہنم میں لے جاؤں گا جیسا کہ سورۂ حجر اور بنی اسرائیل وغیرہ میں مذکور ہے۔ مطلب یہ ہوا کہ متمرد اور ملعون ہونے کے علاوہ شیطان تو جملہ بنی آدم کا اول روز سے سخت دشمن اور بدخواہ ہے اور اس دشمنی کو صاف ظاہر کر چکا ہے تو اب یہ احتمال بھی نہ رہا کہ گو شیطان ہر طرح سے خبیث و گمراہ ہے مگر شاید کسی کو خیر خواہانہ کوئی نفع کی بات بتلا دے بلکہ یہ معلوم ہو گیا کہ وہ دشمن ازلی تو بنی آدم کو جو کچھ بتلائے گا ان کی گمراہی اور بربادی کی بات بتلائے گا پھر ایسے گمراہ اور بدخواہ کی اطاعت کرنی کس قدر جہالت اور نادانی ہے۔ حصہ مقرر لینے کے ایک معنی یہ بھی ہیں کہ تیرے بندے اپنے مال میں میرا حصہ ٹھہرائیں گے جیسا کہ لوگ بت یا جن وغیرہ غیر اللہ کی نذر اور نیاز کرتے ہیں۔ (از تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانیؒ)]---۱۱۹۔ ''اور ضرور گمراہ کروں گا میں ان کو اور ضرور آرزوؤں کے سبز باغ دکھاؤں گا میں ان کو اور ضرور حکم دوں گا میں ان کو تو ضرور چیریں گے وہ کان مویشیوں کے اور ضرور حکم دوں گا میں ان کو تو وہ ضرور ردوبدل کریں گے اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی ساخت میں اور جس نے بنایا شیطان کو اپنا ولی و سرپرست اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر تو یقیناً اٹھایا اس نے گھاٹا کھلا۔'' O---

Marfat.com

[تفسیر کے لیے باب نمبر۱۴، مضمون: ساخت میں ردوبدل] ---۱۲۰۔ ''وعدے کرتا ہے شیطان ان سے اور آرزوؤں کے سبز باغ دکھاتا ہے ان کو اور نہیں وعدے کرتا ان سے شیطان مگر پرفریب۔'' O ---۱۲۱۔ ''یہ وہ لوگ ہیں کہ ہے ان کا ٹھکانہ جہنم اور نہیں پائیں گے وہ اس سے بچنے کی کوئی جگہ۔'' O

(**سورۃ المائدۃ ۵**) ---۹۰۔ ''اے ایمان والو! شراب، جوا، بت اور قرعے کے تیر صرف شیطانی عمل کی غلاظتیں ہیں، سو ان سے بچو تا کہ پھلو پھولو۔'' O ---۹۱۔ ''شیطان تو صرف یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے سے تمہارے درمیان دشمنی اور کینہ ڈال دے اور تمہیں اللہ تعالیٰ کی یاد سے اور نماز سے روک دے، تو کیا تم باز آ جاؤ گے؟۔'' O

(**سورۃ الانعام ۶**) ---۴۲۔ ''اور ہم نے تجھ سے پہلے اور امتوں کی طرف بھی رسول بھیجے پھر انہیں تنگدستی اور تکلیفوں میں پکڑا تا کہ وہ عاجزی سے گڑ گڑائیں۔'' O ---۴۳۔ ''لیکن ایسا کیوں نہیں ہوا کہ جب ان پر ہماری سختی آئی تو وہ گڑگڑاتے؟ بلکہ ان کے دل سخت ہو گئے اور شیطان نے انہیں ان کے عمل خوبصورت بنا کر دکھا دیئے۔'' O ---۴۴۔ ''پھر جب وہ اس بات کو جس کی انہیں نصیحت کی گئی تھی بھول گئے تو ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دیئے یہاں تک کہ جب وہ اس پر جو انہیں ملا خوش ہو گئے۔ پھر ہم نے انہیں اچانک پکڑ لیا۔ پھر لو! وہ مایوس ہو کر رہ گئے۔'' O ---۴۵۔ ''اور ظالم قوم کی جڑ کاٹ دی گئی اور تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو سارے جہانوں کا آقا ہے۔'' O ---۶۸۔ ''اور جب تو ان لوگوں کو دیکھے جو ہماری آیتوں پر بحثیں کرتے ہیں تو ان سے کنارا کر لے یہاں تک کہ وہ کسی اور بات میں لگ جائیں اور اگر شیطان تجھے بھلا دے تو یاد آ جانے کے بعد ظالم لوگوں کے ساتھ مت بیٹھ۔'' O ---۷۱۔ ''کہہ کیا ہم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اسے پکاریں جو نہ ہمیں نفع دیتا ہے اور نہ ہمیں نقصان دیتا ہے اور اس کے بعد کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں راہ دکھا دی ہے اُلٹے پاؤں پھر جائیں اس شخص کی طرح جسے شیطانوں نے پھسلا کر زمین میں حیران چھوڑ دیا ہو۔ اگرچہ اس کے ساتھی بھی ہوں جو اسے راہ کی طرف بلا رہے ہوں کہ ہمارے پاس چلا آ۔ کہہ اللہ تعالیٰ کی راہنمائی ہی راہنمائی ہے اور ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم سارے جہاں کے رب کے فرمانبردار بنیں۔'' O ---۱۲۱۔ ''اور اسے مت کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو، کہ یہ یقیناً نافرمانی ہے۔ اور شیطان اپنے دوستوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے ہیں کہ تم سے جھگڑا کریں۔ لیکن اگر تم ان کی بات مانوں گے تو تم ضرور مشرک ہو جاؤ گے۔'' O ---۱۴۲۔ ''اور چوپایوں میں بوجھ اٹھانے والے بھی ہیں اور ذبح ہونے والے بھی۔ جو رزق اللہ تعالیٰ نے تمہیں دیا ہے اسے کھاؤ مگر شیطان کے قدموں پر نہ چلو۔ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔'' O

(**سورۃ الاعراف ۷**) ---۱۱۔ ''اور ہم نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہاری صورت بنائی پھر فرشتوں سے کہا کہ آدمؑ کو سجدہ کرو اور انہوں نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے وہ سجدہ کرنے والوں میں نہ تھا۔'' O ---۱۲۔ ''اس نے کہا۔ کس چیز نے تجھے روکا کہ تو نے سجدہ نہ کیا جب میں نے تجھے حکم دیا؟ وہ کہنے لگا میں اس سے بہتر ہوں۔ مجھے تو نے آگ سے پیدا کیا اور اسے مٹی سے پیدا کیا۔'' O ---۱۳۔ ''اس نے کہا یہاں سے اتر جا کہ تجھے روا نہیں کہ تو یہاں تکبر کرے پس نکل جا بیشک تو گھٹیا لوگوں میں سے ہے۔'' O ---۱۴۔ ''وہ بولا مجھے اس دن تک مہلت دے جب لوگ اٹھائے جائیں گے۔ اس نے کہا تجھے مہلت دی جاتی ہے۔'' O ---۱۶۔ ''وہ بولا چونکہ تو نے مجھے بہکایا ہے۔ میں ان کے لئے تیرے سیدھے راستے پر بیٹھوں گا۔'' O ---۱۷۔ ''پھر ان کے پاس ان کے آگے سے، ان کے پیچھے سے، ان کے دائیں سے اور ان کے بائیں سے آؤں گا اور تو ان میں سے اکثر کو شکر گزار نہ پائے گا۔'' O ---۱۸۔ ''اس نے کہا یہاں سے حقیر اور راندہ ہو کر نکل جا۔ ان میں کسی نے تیری پیروی کی تو میں تم سب سے دوزخ کو بھر دوں گا۔'' O ---۲۰۔ ''پھر شیطان نے ان کے دل میں وسوسہ ڈالا تا کہ ان کے ننگ جو ان سے چھپے تھے ان پر ظاہر کر دے اور ان سے کہنے لگا۔ تمہارے رب نے تمہیں اس درخت سے صرف اس لئے روکا ہے کہ تم فرشتے نہ بن جاؤ یا ہمیشہ رہنے والوں میں نہ ہو جاؤ۔'' O ---۲۱۔ ''اور اس نے ان سے قسم کھا کر کہا کہ میں تمہارے خیر خواہوں میں سے ہوں۔'' O ---۲۲۔ ''چنانچہ اس نے انہیں دھوکے سے گرا لیا۔ پھر جب انہوں نے اس درخت کو چکھا تو ان پر ان کے ننگ ظاہر ہو گئے اور وہ لگے باغ کے پتوں کو اپنے اوپر لپیٹنے اور ان کے رب نے انہیں آواز دی کیا میں نے تمہیں اس درخت سے منع نہیں کیا تھا اور نہ کہا تھا کہ شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے۔'' O ---۲۷۔ ''اے بنی آدم! تمہیں شیطان فتنے میں نہ ڈال دے جس طرح اس نے تمہارے ماں باپ کو جنت سے ان کا لباس اتروا کر نکلوا دیا تھا تا کہ انہیں ان کے ننگ (قابل شرم حصے) دکھائے۔ وہ تمہیں دیکھتا ہے، وہ اور اس کا قبیلہ جہاں سے تم انہیں نہیں دیکھتے۔ ہم نے شیطانوں کو ان لوگوں کا جو ایمان نہیں رکھتے دوست بنایا ہے۔'' O ---۲۰۰۔ ''اور اگر شیطان کی طرف سے تجھے کوئی اکساہٹ آئے تو اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ کہ وہ سننے والا جاننے والا ہے۔'' O ---۲۰۱۔ ''جو لوگ خدا سے ڈرتے ہیں انہیں جب شیطان سے کوئی وسوسہ پہنچتا ہے تو وہ چونک جاتے ہیں اور پھر ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔'' O ---۲۰۲۔ ''مگر ان کے بھائی بند انہیں کج روی میں کھینچتے ہیں اور کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے۔'' O

(**سورۃ الانفال ۸**) ---۱۱۔ ''جب وہ اپنی طرف سے تسکین دینے کے لئے تم پر غنودگی طاری کرتا تھا اور تم پر آسمان سے پانی نازل کرتا تھا تا کہ اس سے تمہیں پاک کرے اور تم سے شیطانی وسوسے دور کرے اور تا کہ تمہارے دلوں کو مضبوط کرے اور اس سے تمہارے پاؤں جما دے۔'' O ---۴۸۔ ''اور جب

Marfat.com

شیطان نے انہیں ان کے اعمال خوش نما کر کے دکھائے اور کہا- آج لوگوں میں کوئی بھی تم پر غالب نہیں ہو سکتا اور میں تمہارا رفیق ہوں- لیکن جب دونوں فوجیں آمنے سامنے ہوئیں تو وہ الٹے پاؤں بھاگ گیا اور کہنے لگا میں تم سے الگ ہوتا ہوں کہ میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے۔" O --- [مشرکین جب مکہ سے روانہ ہوئے تو انہیں اپنے حریف قبیلے بنی بکر بن کنانہ سے اندیشہ تھا کہ وہ پیچھے سے انہیں نقصان نہ پہنچائے، چنانچہ شیطان سراقہ بن مالک کی صورت بنا کر آیا، جو بنی بکر بن کنانہ کے ایک سردار تھے، اور انہیں نہ صرف فتح و غلبہ کی بشارت دی بلکہ اپنی حمایت کا بھی پورا یقین دلایا۔ لیکن جب ملائکہ کی صورت میں امداد الٰہی اسے نظر آئی تو ایڑیوں کے بل بھاگ کھڑا ہوا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ یوسف ۱۲) --- ۵۔ "یعقوبؑ نے کہا پیارے بچے! اپنے اس خواب کا ذکر اپنے بھائیوں سے نہ کرنا - ایسا نہ ہو کہ وہ تیرے ساتھ کوئی فریب کاری کریں - شیطان تو انسان کا کھلا دشمن ہے۔" O --- ۴۲۔ "اور جس کی نسبت یوسفؑ کا گمان تھا کہ ان دونوں میں سے یہ چھوٹ جائے گا اس سے کہا کہ اپنے بادشاہ سے میرا ذکر بھی کر دینا - پھر اسے شیطان نے اپنے بادشاہ سے ذکر کرنا بھلا دیا - اور یوسفؑ نے کئی سال قید خانے میں ہی کاٹے۔" O --- ۱۰۰۔ "اور اپنے تخت پر اپنے ماں باپ کو اونچا بٹھایا اور سب اس کے سامنے سجدے میں گر گئے - تب کہا ابا جی! یہ میرے پہلے خواب کی تعبیر ہے - میرے رب نے اسے سچا کر دکھایا - اس نے میرے ساتھ بڑا احسان کیا - جبکہ مجھے جیل خانے سے نکالا اور آپ لوگوں کو صحرا سے لے آیا - اس اختلاف کے بعد جو شیطان نے مجھ میں اور میرے بھائیوں میں ڈال دیا تھا - میرا رب جو چاہے اس کے لئے بہترین تدبیر کرنے والا ہے اور وہ بہت علم و حکمت والا ہے۔" O

(سورۃ الحجر ۱۵) --- ۱۷۔ "اور اسے ہر مردود شیطان سے محفوظ رکھا ہے۔" O --- ۱۸۔ "ہاں مگر جو چوری چھپے سننے کی کوشش کرے اس کے پیچھے دھکتا ہوا (کھلا شعلہ) لگتا ہے۔" O --- [اس کا مطلب یہ ہے کہ شیاطین آسمانوں پر باتیں سننے کے لئے جاتے ہیں جن پر شہاب ثاقب ٹوٹ کر گرتے ہیں - جن سے کچھ تو جل مر جاتے ہیں اور کچھ بچ جاتے ہیں اور بعض سن آتے ہیں - حدیث میں اس کی تفسیر اس طرح آتی ہے، نبی ﷺ فرماتے ہیں، جب اللہ تعالیٰ آسمان پر کوئی فیصلہ فرماتا ہے تو فرشتے اسے سن کر اپنے پر یا بازو پھڑ پھڑاتے ہیں (عجز و مسکنت کے اظہار کے طور پر) گویا وہ کسی چٹان پر زنجیر کی آواز ہے - پھر جب فرشتوں کے دلوں سے اللہ تعالیٰ کا خوف دور ہوتا ہے تو وہ ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں، تمہارے رب نے کیا کہا؟ وہ کہتے ہیں اس نے جو کہا حق کہا اور وہ بلند اور بڑا ہے (اس کے بعد اللہ تعالیٰ کا وہ فیصلہ اوپر سے نیچے تک یکے بعد دیگرے سنایا جاتا ہے) اس موقع پر شیطان چوری چھپے بات سنتے ہیں اور یہ چوری چھپے بات سننے والے شیطان تھوڑے تھوڑے فاصلے سے ایک دوسرے کے اوپر ہوتے ہیں - اور وہ ایک آدھ کلمہ سن کر اپنے دوست نجومی یا کاہن کے کان میں پھونک دیتے ہیں وہ اس کے ساتھ سو جھوٹ ملا کر لوگوں کو بیان کرتا ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] --- ۳۰۔ "چنانچہ تمام فرشتوں نے سب کے سب نے سجدہ کر لیا۔" O --- ۳۱۔ "مگر ابلیس کے کہ اس نے سجدہ کرنے والوں میں شمولیت کرنے سے (صاف) انکار کر دیا۔" O --- ۳۲۔ "(اللہ تعالیٰ نے) فرمایا اے ابلیس تجھے کیا ہوا کہ تو سجدہ کرنے والوں میں شامل نہ ہوا؟" O --- ۳۳۔ "وہ بولا کہ میں ایسا نہیں کہ اس انسان کو سجدہ کروں جسے تو نے کالی اور سڑی ہوئی کھنکھناتی مٹی سے پیدا کیا ہے۔" O --- ۳۴۔ "فرمایا اب تو بہشت سے نکل جا کیونکہ تو راندۂ درگاہ ہے۔" O --- ۳۵۔ "اور تجھ پر میری پھٹکار ہے قیامت کے دن تک۔" O --- ۳۶۔ "کہنے لگا کہ اے میرے رب! مجھے اس دن تک کی ڈھیل دے کہ لوگ دوبارہ اٹھا کھڑے کئے جائیں۔" O --- ۳۷۔ "فرمایا کہ اچھا تو ان میں سے ہے جنہیں مہلت ملی ہے۔" O --- ۳۸۔ "روز مقرر کے وقت تک کی۔" O --- ۳۹۔ "(شیطان نے) کہا کہ اے میرے رب! چونکہ تو نے مجھے گمراہ کیا ہے، مجھے بھی قسم ہے کہ میں بھی زمین میں ان کے لئے معاصی کو مزین کروں گا اور ان سب کو بہکاؤں گا بھی۔" O --- ۴۰۔ "سوائے تیرے ان بندوں کے جو منتخب کر لئے گئے ہیں۔" O --- ۴۱۔ "ارشاد ہوا کہ ہاں یہی مجھ تک پہنچنے کی سیدھی راہ ہے۔" O --- ۴۲۔ "میرے بندوں پر تجھے کوئی غلبہ نہیں - لیکن ہاں جو گمراہ لوگ تیری پیروی کریں۔" O --- ۴۳۔ "یقیناً ان سب کے وعدے کی جگہ جہنم ہے۔" O

(سورۃ النحل ۱۶) --- ۶۳۔ "واللہ! ہم نے تجھ سے پہلے کی امتوں کی طرف بھی اپنے رسول بھیجے - لیکن شیطان نے ان کے اعمال بد ان کی نگاہوں میں آراستہ کر دیئے - وہ شیطان آج بھی ان کا رفیق بنا ہوا ہے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔" O --- ۹۸۔ "قرآن پڑھنے کے وقت راندے ہوئے شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرو۔" O --- ۹۹۔ "ایمان والوں اور اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھنے والوں پر اس کا زور مطلقاً نہیں چلتا۔" O --- ۱۰۰۔ "ہاں اس کا غلبہ ان پر تو یقیناً ہے جو اسی سے رفاقت کریں اور اسے اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرائیں۔" O

(سورۃ بنی اسرائیل ۱۷) --- ۲۷۔ "بیجا خرچ کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں۔ اور شیطان اپنے پروردگار کا بڑا ہی ناشکرا ہے۔" O --- [تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: اسراف] --- ۵۳۔ "اور میرے بندوں سے کہہ دیجئے کہ وہ بہت ہی اچھی بات منہ سے نکالا کریں کیونکہ شیطان آپس میں فساد ڈلواتا ہے - بیشک شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔" O --- [تفسیر کے لیے باب نمبر ۸، مضمون: اخلاق و آداب] --- ۶۱۔ "جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے کیا، اس نے کہا کہ کیا میں اسے سجدہ کروں جسے تو نے مٹی سے پیدا کیا ہے۔" O --- ۶۲۔ "اچھا دیکھ لے اسے تو نے مجھ پر

Marfat.com

بزرگی تو دی ہے لیکن اگر مجھے بھی قیامت تک تو نے ڈھیل دی تو میں اس کی اولاد کو بجز بہت تھوڑے لوگوں کے اپنے بس میں کرلوں گا۔[یعنی اس پر غلبہ حاصل کر لوں گا اور اسے جس طرح چاہوں گا گمراہ کرلوں گا۔ البتہ تھوڑے سے لوگ میرے داؤ سے بچ جائیں گے۔ آدمؑ و ابلیس کا یہ قصہ اس سے قبل سورۂ بقرہ، اعراف اور حجر میں بھی آیا ہے۔ یہاں چوتھی مرتبہ اسے بیان کیا جا رہا ہے۔ علاوہ ازیں سورۂ کہف، طٰہٰ اور سورۂ ص میں بھی اس کا ذکر آئے گا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۶۳۔ ''ارشاد ہوا کہ جا ان میں سے جو بھی تیرا تابعدار ہو جائے گا تو تم سب کی سزا جہنم ہے جو پورا پورا بدلہ ہے۔'' O---۶۴۔ ''ان میں سے تو جسے بھی اپنی آواز سے بہکا سکے بہکا لے اور ان پر اپنے سوار اور پیادے چڑھا لا اور ان کے مال اور اولاد میں سے اپنا بھی ساجھا لگا اور انہیں (جھوٹے) وعدے دے لے۔ ان سے جتنے بھی وعدے شیطان کے ہوتے ہیں سب کے سب سراسر فریب ہیں۔'' O---[آواز سے مراد پر فریب دعوت یا گانے، موسیقی اور لہو ولعب کے دیگر آلات ہیں، جن کے ذریعے سے شیطان بکثرت لوگوں کو گمراہ کر رہا ہے۔ ان لشکروں سے مراد انسانوں اور جنوں کے وہ سوار اور پیادے لشکر ہیں جو شیطان کے چیلے اور اس کے پیروکار ہیں اور شیطان ہی کی طرح انسانوں کو گمراہ کرتے ہیں یا مراد ہے ہر ممکن ذرائع جو شیطان گمراہ کرنے کے لیے استعمال کرتا ہے۔ مال میں شیطان کی مشارکت کا مطلب حرام ذریعے سے مال کمانا اور حرام طریقے سے خرچ کرنا ہے اور اسی طرح مویشیوں کو بتوں کے ناموں پر وقف کر دینا مثلاً بحیرہ، سائبہ وغیرہ۔ اور اولاد میں شرکت کا مطلب، زنا کاری، عبداللات وعبدالعزیٰ وغیرہ نام رکھنا، غیر اسلامی طریقے سے ان کی تربیت کرنا کہ وہ برے اخلاق وکردار کے حامل ہوں، ان کو تنگ دستی کے خوف سے ہلاک یا زندہ درگور کر دینا، اولاد کو مجوسی، یہودی ونصرانی وغیرہ بنانا اور بغیر مسنون دُعا پڑھے بیوی سے ہم بستری کرنا وغیرہ ہے۔ ان تمام صورتوں میں شیطان کی شرکت ہو جاتی ہے۔ جھوٹے وعدے سے مراد کہ کوئی جنت دوزخ نہیں ہے یا مرنے کے بعد دوبارہ زندگی نہیں ہے وغیرہ۔ غرور (فریب) کا مطلب ہوتا ہے غلط کام کو اس طرح مزین کر کے دکھانا کہ وہ اچھا اور درست لگے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الکہف ۱۸**)---۵۰۔ ''اور جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ تم آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا، یہ جنوں میں سے تھا، اس نے اپنے پروردگار کی نافرمانی کی، کیا پھر بھی تم اسے اور اس کی اولاد کو مجھے چھوڑ کر اپنا دوست بنا رہے ہو؟ حالانکہ وہ تم سب کا دشمن ہے۔ ایسے ظالموں کا کیا ہی برا بدل ہے۔'' O---[قرآن کی اس صراحت نے واضح کر دیا کہ شیطان فرشتہ نہیں تھا، فرشتہ اگر ہوتا تو حکم الٰہی سے سرتابی کی اسے مجال ہی نہ ہوتی، کیونکہ فرشتوں کی صفت اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہے کہ ''وہ اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہی کرتے ہیں جس کا انہیں حکم دیا جاتا ہے۔'' التحریم: ۶۔ اس صورت میں یہ اشکال رہتا ہے اگر وہ فرشتہ نہیں تھا تو پھر اللہ کے حکم کا وہ مخاطب ہی نہیں تھا کیونکہ اس کے مخاطب تو فرشتے تھے، انہی کو سجدے کا حکم دیا گیا تھا، صاحب روح المعانی نے کہا ہے کہ وہ فرشتہ یقیناً نہیں تھا لیکن وہ فرشتوں کے ساتھ ہی رہتا تھا اور ان ہی میں شمار ہوتا تھا اس لیے وہ بھی اسجدو لآدم کے حکم کا مخاطب تھا۔ اور سجدۂ آدم کے حکم کے ساتھ اس کا مخاطب کیا جانا قطعی ہے۔ ارشاد باری ہے ''جب میں نے تجھے حکم دے دیا تو پھر تو نے سجدہ کیوں نہ کیا۔'' (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)۔ فسق کے معنی ہوتے ہیں نکلنا، چوہا جب اپنے بل سے نکلتا ہے تو کہتے ہیں فسقت الفأرۃ من جحرھا شیطان بھی سجدۂ تعظیم وتحیہ کا انکار کر کے رب کی اطاعت سے نکل گیا۔ از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ۔ کیا تمہارے لیے یہ صحیح ہے کہ تم ایسے شخص کو اور اس کی ذریت کو دوست بناؤ جو تمہارے باپ آدم کا دشمن، تمہارا دشمن اور تمہارے رب کا دشمن ہے اور اللہ کو چھوڑ کر اس شیطان کی اطاعت کرو؟ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)۔ ایک دوسرا ترجمہ اس کا یہ کیا گیا ہے ''ظالموں نے کیا ہی برا بدل اختیار کیا ہے۔'' یعنی اللہ کی اطاعت اور اس کی دوستی کو چھوڑ کر شیطان کی اطاعت اور اس کی دوستی جو اختیار کی ہے تو یہ بہت ہی برا بدل ہے جسے ان ظالموں نے اپنایا ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ مریم ۱۹**)---۴۴۔ ''میرے ابا جان آپ شیطان کی پرستش سے باز آ جائیں شیطان تو رحم وکرم والے اللہ تعالیٰ کا بڑا ہی نافرمان ہے۔'' O---۴۵۔ ''ابا جان! مجھے خوف لگا ہوا ہے کہ کہیں آپ پر کوئی عذاب الٰہی نہ آ پڑے کہ آپ شیطان کے ساتھی بن جائیں۔'' O---۴۶۔ ''اس نے جواب دیا کہ اے ابراہیم! کیا تو ہمارے معبودوں سے روگردانی کر رہا ہے۔ سن اگر تو باز نہ آیا تو میں تجھے پتھروں سے مار ڈالوں گا'' جا ایک مدت دراز تک مجھ سے الگ رہ۔'' O---۶۸۔ ''تیرے پروردگار کی قسم! ہم انہیں اور شیطانوں کو جمع کر کے ضرور ضرور جہنم کے اردگرد گھٹنوں کے بل گرے ہوئے حاضر کر دیں گے۔'' O

(**سورۃ طٰہٰ ۲۰**)---۱۱۶۔ ''اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم (علیہ السلام) کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے کیا'' اس نے صاف انکار کر دیا۔'' O---۱۱۷۔ ''تو ہم نے کہا کہ اے آدم (علیہ السلام)! یہ تیرا اور تیری بیوی کا دشمن ہے (خیال رکھنا) ایسا نہ ہو کہ وہ تم دونوں کو جنت سے نکلوا دے کہ تو مصیبت میں پڑ جائے۔'' O---۱۲۰۔ ''لیکن شیطان نے اسے وسوسہ ڈالا'' کہنے لگا کہ کیا میں تجھے دائمی زندگی کا درخت اور بادشاہت بتلاؤں کہ جو کبھی پرانی نہ ہو۔'' O---۱۲۱۔ ''چنانچہ ان دونوں نے اس درخت سے کچھ کھا لیا اور ان کے ستر کھل گئے اور بہشت کے پتے اپنے اوپر ٹانکنے لگے۔ آدم (علیہ السلام) نے اپنے رب کی نافرمانی کی پس بہک گیا۔'' O

Marfat.com

(**سورۃ الحج ۲۲**)---۳۔ ''بعض لوگ اللہ کے بارے میں باتیں بناتے ہیں اور وہ بھی بے علمی کے ساتھ اور ہر سرکش شیطان کی پیروی کرتے ہیں۔'' O
---۴۔ ''جس پر (قضائے الٰہی) لکھ دی گئی ہے کہ جو کوئی اس کی رفاقت کرے گا وہ اسے گمراہ کر دے گا اور اسے آگ کے عذاب کی طرف لے جائے گا۔'' O
---۵۲۔ ''ہم نے آپ سے پہلے جس رسول اور نبی کو بھیجا اس کے ساتھ یہ ہوا کہ جب وہ اپنے دل میں کوئی آرزو کرنے لگا شیطان نے اس کی آرزو میں کچھ ملا دیا پس شیطان کی ملاوٹ کو اللہ تعالیٰ دور کر دیتا ہے پھر اپنی باتیں پکی کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ دانا اور باحکمت ہے۔'' O [تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: وسوسے]---۵۳۔ ''یہ اس لیے کہ شیطانی ملاوٹ کو اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی آزمائش کا ذریعہ بنا دے جن کے دلوں میں بیماری ہے اور جن کے دل سخت ہیں۔ بیشک ظالم لوگ گہری مخالفت میں ہیں۔'' O

(**سورۃ النور ۲۴**)---۲۱۔ ''ایمان والو! شیطان کے قدم بقدم نہ چلو۔ جو شخص شیطانی قدموں کی پیروی کرے تو وہ بے حیائی اور برے کاموں کا ہی حکم کرے گا۔ اور اگر اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم تم پر نہ ہوتا تو تم میں سے کوئی بھی کبھی بھی پاک صاف نہ ہوتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ جسے پاک کرنا چاہے کر دیتا ہے۔ اور اللہ سب سننے والا سب جاننے والا ہے۔'' O

(**سورۃ الفرقان ۲۵**)---۲۹۔ ''اس نے تو مجھے اس کے بعد گمراہ کر دیا کہ نصیحت میرے پاس آ پہنچی تھی اور شیطان تو انسان کو (وقت پر) دغا دینے والا ہے۔'' O

(**سورۃ الشعرآء ۲۶**)---۲۱۰۔ ''اس قرآن کو شیطان نہیں لائے۔'' O---۲۱۱۔ ''نہ وہ اس کے قابل ہیں، نہ انہیں اس کی طاقت ہے۔'' O---۲۱۲۔ ''بلکہ وہ تو سننے سے بھی محروم کر دیئے گئے ہیں۔'' O---۲۲۱۔ ''کیا میں تمہیں بتاؤں کہ شیطان کس پر اترتے ہیں۔'' O---۲۲۲۔ ''وہ ہر ایک جھوٹے گنہگار پر اترتے ہیں۔'' O---۲۲۳۔ ''(اچٹتی) ہوئی سنی سنائی پہنچا دیتے ہیں اور ان میں سے اکثر جھوٹے ہیں۔'' O

(**سورۃ النمل ۲۷**)---۲۴۔ ''میں نے اسے اور اس کی قوم کو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر سورج کو سجدہ کرتے ہوئے پایا، شیطان نے ان کے کام انہیں بھلے کر کے دکھلا کر صحیح راہ سے روک دیا ہے پس وہ ہدایت پر نہیں آتے۔'' O

(**سورۃ القصص ۲۸**)---۱۵۔ ''اور موسیٰ (علیہ السلام) ایک ایسے شہر میں آئے جبکہ شہر کے لوگ غفلت میں تھے۔ یہاں دو شخصوں کو لڑتے ہوئے پایا، یہ ایک تو اس کے رفیقوں میں سے تھا اور یہ دوسرا اس کے دشمنوں میں سے، اس کی قوم والے نے اس کے خلاف جو اس کے دشمنوں میں سے تھا اس سے فریاد کی، جس پر موسیٰ (علیہ السلام) نے اس کے مکا مارا جس سے وہ مر گیا موسیٰ (علیہ السلام) کہنے لگے یہ تو شیطانی کام ہے، یقیناً شیطان دشمن اور کھلے طور پر بہکانے والا ہے۔'' O

(**سورۃ لقمان ۳۱**)---۲۱۔ ''اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اتاری ہوئی وحی کی تابعداری کرو تو کہتے ہیں کہ ہم نے تو جس طریق پر اپنے باپ دادوں کو پایا ہے اسی کی تابعداری کریں گے، اگرچہ شیطان ان کے بڑوں کو دوزخ کے عذاب کی طرف بلاتا ہو۔'' O---۳۳۔ ''لوگو! اپنے رب سے ڈرو اور اس دن کا خوف کرو جس دن باپ اپنے بیٹے کو کوئی نفع نہ پہنچا سکے گا اور نہ بیٹا اپنے باپ کا ذرا سا بھی نفع کرنے والا ہوگا (یاد رکھو) اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے (دیکھو) دنیا کی زندگی دھوکے میں نہ ڈالے اور نہ دھوکے باز (شیطان) تمہیں دھوکے میں ڈال دے۔'' O

(**سورۃ سبا ۳۴**)---۲۰۔ ''اور شیطان نے ان کے بارے میں اپنا گمان سچا کر دکھایا یہ لوگ سب کے سب اس کے تابعدار بن گئے سوائے مومنوں کی ایک جماعت کے۔'' O---۲۱۔ شیطان کا ان پر کوئی زور (اور دباؤ) نہ تھا مگر اس لیے کہ ہم ان لوگوں کو جو آخرت پر ایمان رکھتے ہیں ظاہر کر دیں ان لوگوں میں سے جو اس سے شک میں ہیں۔ اور آپ کا رب (ہر) ہر چیز پر نگہبان ہے۔'' O

(**سورۃ فاطر ۳۵**)---۵۔ ''لوگو! اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے تمہیں زندگانی دنیا دھوکے میں نہ ڈالے، اور نہ دھوکے باز شیطان تمہیں غفلت میں ڈالے۔'' O
---[اے لوگو! تمہیں کوئی فریبی، کوئی دھوکہ باز دھوکہ میں مبتلا نہ کر دے۔ کیونکہ سب سے بڑا دھوکہ باز شیطان ہے اس لیے بعض علماء نے لکھا ہے کہ آیت میں غرور سے مراد شیطان ہے۔ بیشک شیطان دھوکہ بازی کے فن میں بے نظیر ہے، وہ ہر شخص کو ایک قسم کے دام فریب میں پھانسنے کی کوشش نہیں کرتا۔ وہ ہر شخص کی نفسیات کو جانتا ہے، وہ ہر انسان کے کمزور پہلوؤں سے خوب واقف ہے اور ہر انسان پر اس کا حملہ اس کے کمزور پہلو سے ہوا کرتا ہے۔ عقل کے پجاریوں کو وہ ایسا چکر دیتا ہے کہ وہ کبھی تو خدا کا سرے سے انکار کر دیتے ہیں، کبھی اس کا شریک ٹھہرانے لگتے ہیں اور کبھی اس کائنات کے کارخانہ سے اس کو لاتعلق قرار دیتے ہیں اور کبھی نزول وحی اور وقوع قیامت کو عقل کے منافی ثابت کرتے ہیں اور جو لوگ علم و عقل سے اتنی دلچسپی نہیں رکھتے انہیں کبھی دولت کا لالچ دے کر، کبھی اقتدار کے سہانے خواب دکھا کر، کبھی شہرت دوام کے چکر میں اسیر کر کے ان سے ایسی ایسی خسیس، سفاکانہ اور مروت سے گری ہوئی حرکتیں کراتا ہے کہ اُسے دیکھنے والے بھنا کر رہ جاتے ہیں اور جو خدا پر اور قیامت پر ایمان محکم رکھتے ہیں، ان کی شمع ایمان اگر بجھا نہیں سکتا تو ان کے کانوں میں چپکے سے یہ افسون

Marfat.com

پھونک دیتا ہے کہ تیرا رب غفور رحیم ہے بیشک نماز نہ پڑھو- بیشک داد عیش دیتے رہو- اس کی مغفرت کے سامنے تیرے گناہوں کی کیا حقیقت ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]---٦۔ ''یاد رکھو! شیطان تمہارا دشمن ہے' تم اسے دشمن جانو وہ تو اپنے گروہ کو صرف اس لیے ہی بلاتا ہے کہ وہ سب جہنم واصل ہو جائیں۔''O

(سورۃ یٰسٓ ٣٦)---٦٠۔ ''اے اولاد آدم! کیا میں نے تم سے قول قرار نہیں لیا تھا کہ تم شیطان کی عبادت نہ کرنا' وہ تو تمہارا کھلا دشمن ہے۔''O---٦١۔ ''اور میری ہی عبادت کرنا- سیدھی راہ یہی ہے۔''O---٦٢۔ ''شیطان نے تو تم میں سے بہت ساری مخلوق کو بہکا دیا- کیا تم عقل نہیں رکھتے۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر١، مضمون: میدان محشر میں اللہ تعالیٰ کا فرمان]

(سورۃ الصّٰفّٰت ٣٧)---٧۔ ''اور حفاظت کی سرکش شیطان سے۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر٢، مضمون: آسمان]---٨۔ ''عالم بالا کے فرشتوں (کی باتوں) کو سننے کے لیے وہ کان بھی نہیں لگا سکتے' بلکہ ہر طرف سے وہ مارے جاتے ہیں'' O---٩۔ ''بھگانے کے لیے اور ان کے لیے دائمی عذاب ہے۔''O---١٠۔ ''مگر جو کوئی ایک آدھ بات اچک لے بھاگے تو (فوراً ہی) اس کے پیچھے دہکتا ہوا شعلہ لگ جاتا ہے۔''O

(سورۃ صٓ ٣٨)---٧١۔ ''جبکہ آپ کے رب نے فرشتوں سے ارشاد فرمایا کہ میں مٹی سے انسان کو پیدا کرنے والا ہوں۔''O---٧٢۔ ''سو جب میں اسے ٹھیک ٹھاک کر لوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں' تو تم سب اس کے سامنے سجدے میں گر پڑنا۔''O---٧٣۔ ''چنانچہ تمام فرشتوں نے سجدہ کیا''O---٧٤۔ ''مگر ابلیس نے (نہ کیا)' اس نے تکبر کیا اور وہ تھا کافروں میں سے''O---٧٥۔ ''(اللہ تعالیٰ نے) فرمایا اے ابلیس! تجھے اسے سجدہ کرنے سے کس چیز نے روکا جسے میں نے اپنے ہاتھوں سے پیدا کیا- کیا تو کچھ گھمنڈ میں آ گیا ہے؟ یا تو بڑے درجے والوں میں سے ہے۔''O---٧٦۔ ''اس نے جواب دیا کہ میں اس سے بہتر ہوں' تو نے مجھے آگ سے بنایا' اور اسے مٹی سے بنایا ہے''O---[یعنی شیطان نے اپنے زعم فاسد میں یہ سمجھا کہ آگ کا عنصر مٹی کے عنصر سے بہتر ہے- حالانکہ یہ سب جواہر متجانس (ہم جنس یا قریب قریب ایک درجے میں) ہیں- ان میں سے کسی کو دوسرے پر شرف کسی عارض (خارجی سبب) ہی کی وجہ سے حاصل ہوتا ہے اور یہ عارض' آگ کے مقابلے میں' مٹی کے حصے میں آیا' کہ اللہ تعالیٰ نے اسی سے آدم علیہ السلام کو اپنے ہاتھوں سے بنایا' پھر اس میں اپنی روح پھونکی- اس لحاظ سے مٹی ہی کو آگ کے مقابلے میں شرف وعظمت حاصل ہے- علاوہ ازیں آگ کا کام جلا کر خاکستر کر دینا ہے' جب کہ مٹی اس کے برعکس انواع واقسام کی پیداوار کا ماٴخذ ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---٧٧۔ ''ارشاد ہوا کہ تو یہاں سے نکل جا تو مردود ہوا''O---٧٨۔ ''اور تجھ پر قیامت کے دن تک میری لعنت و پھٹکار ہے۔''O---٧٩۔ ''کہنے لگا میرے رب مجھے لوگوں کے اٹھ کھڑے ہونے کے دن تک مہلت دے۔''O---٨٠۔ ''(اللہ تعالیٰ نے) فرمایا تو مہلت والوں میں سے ہے''O---٨١۔ ''متعین وقت کے دن تک۔''O---٨٢۔ ''کہنے لگا پھر تو تیری عزت کی قسم! میں ان سب کو یقیناً بہکا دوں گا۔''O---٨٣۔ ''بجز تیرے ان بندوں کے جو چیدہ اور پسندیدہ ہوں۔''O---٨٤۔ ''فرمایا سچ تو یہ ہے اور میں سچ ہی کہا کرتا ہوں۔''O---٨٥۔ ''کہ تجھ سے اور تیرے تمام ماننے والوں سے میں (بھی) جہنم کو بھر دوں گا۔''O

(سورۃ حٰمٓ السجدۃ ٤١)---٣٦۔ ''اور اگر شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ آئے تو اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرو- یقیناً وہ بہت ہی سننے والا جاننے والا ہے۔''O

(سورۃ الزخرف ٤٣)---٣٦۔ ''اور جو شخص رحمٰن کی یاد سے غفلت کرے ہم اس پر ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں وہی اس کا ساتھی رہتا ہے۔''O---[وہ شیطان اللہ کی یاد سے غافل رہنے والے کا ساتھی بن جاتا ہے جو ہر وقت اس کے ساتھ رہتا اور نیکیوں سے روکتا ہے- یا انسان خود اسی شیطان کا ساتھی بن جاتا ہے اور اس سے جدا نہیں ہوتا بلکہ تمام معاملات میں اسی کی پیروی اور اس کے تمام وسوسوں میں اس کی اطاعت کرتا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---٣٧۔ ''اور وہ انہیں راہ سے روکتے ہیں اور یہ اسی خیال میں رہتے ہیں کہ یہ ہدایت یافتہ ہیں۔''O---٣٨۔ ''یہاں تک کہ جب وہ ہمارے پاس آئے گا کہے گا کاش! میرے اور تیرے درمیان مشرق اور مغرب کی دوری ہوتی (تو) بڑا برا ساتھی ہے۔''O---٦١۔ ''اور یقیناً عیسیٰ (علیہ السلام) قیامت کی علامت ہے پس تم (قیامت) کے بارے میں شک نہ کرو اور میری تابعداری کرو' یہی سیدھی راہ ہے۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر١١، مضمون: یوم حشر]---٦٢۔ ''اور شیطان تمہیں روک نہ دے' یقیناً وہ تمہارا صریح دشمن ہے۔''O

(سورۃ محمد ٤٧)---٢٥۔ ''جو لوگ اپنی پیٹھ کے بل الٹے پھر گئے اس کے بعد کہ ان کے لیے ہدایت واضح ہو چکی یقیناً شیطان نے ان کے لیے (ان کے فعل کو) مزین کر دیا ہے اور انہیں ڈھیل دے رکھی ہے۔''O

(سورۃ الحدید ٥٧)---١٤۔ ''یہ چلا چلا کر ان سے کہیں گے کہ کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے وہ کہیں گے کہ ہاں تھے تو سہی لیکن تم نے اپنے آپ کو فتنہ میں پھنسا رکھا تھا اور انتظار میں ہی رہے اور شک وشبہ کرتے رہے اور تمہیں تمہاری فضول تمناؤں نے دھوکے میں ہی رکھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آ پہنچا اور تمہیں اللہ تعالیٰ کے بارے میں دھوکہ دینے والے نے دھوکے میں ہی رکھا۔''O

(سورۃ الحشر ٥٩)---١٦۔ ''شیطان کی طرح کہ اس نے انسان سے کہا کفر کر' جب وہ کفر کر چکا تو کہنے لگا میں تو تجھ سے بری ہوں' میں تو اللہ رب العالمین

Marfat.com

سے ڈرتا ہوں۔" O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۰، مضمون: منافق] ---۱۷۔"پس دونوں کا انجام یہ ہوا کہ آتش (دوزخ) میں ہمیشہ کے لیے گئے اور ظالموں کی یہی سزا ہے۔" O

(سورۃ الملک ۶۷) ---۵۔"بیشک ہم نے آسمان دنیا کو چراغوں (ستاروں) سے آراستہ کیا اور انہیں شیطانوں کے مارنے کا ذریعہ بنا دیا اور شیطانوں کے لیے ہم نے (دوزخ کا جلانے والا) عذاب تیار کر دیا۔" O---[پہلے بتایا یہ ستارے چراغوں کی طرح روشنی پھیلا رہے ہیں اور مسافروں کی رہنمائی کرتے ہیں اس جملہ میں ان کے ایک دوسرے فائدے کا بھی ذکر کر دیا کہ ان سے شیطانوں پر بھی سنگباری کی جاتی ہے تا کہ وہ اسرار الٰہیہ کا سراغ نہ لگا سکیں' علمائے کرام نے صراحتہً لکھا ہے کہ اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہی ستارے اپنی جگہ سے اکھیڑ کر شیاطین پر دے مارے جاتے ہیں بلکہ ان سے جو شہاب اور شعلے پیدا ہوتے ہیں وہ شیاطین پر برسائے جاتے ہیں علامہ پانی پتی لکھتے ہیں لا یزولها من مکانها بل بانتقاض الشهب فیها (مظہری) علامہ قرطبی لکھتے ہیں ولا یسقط الکواکب نفسه انما ینفصل منه شیئی یرجم به غیر ان ینقص ضوءه' ولا صورته (قرطبی) دونوں عبارتوں کا مطلب یہ ہے کہ ستارے اپنی جگہ سے نہیں گرتے بلکہ ان سے ایک شعلہ سا جدا ہوتا ہے جو ان شیاطین پر پھینکا جاتا ہے۔ اس شعلہ کی جدائی سے نہ ان کی روشنی میں کمی ہوتی ہے اور نہ ان کی صورت میں کوئی فرق پڑتا ہے] ---۲۰۔"سوائے اللہ کے تمہارا وہ کون سا لشکر ہے جو تمہاری مدد کر سکے کافر تو سراسر دھوکے ہی میں ہیں۔" O ---[تفسیر کیلئے باب نمبر ۱۰، مضمون: کافر]

درندے، پرندے وحیوانات وغیرہ

(سورۃ البقرۃ ۲) ---۵۷۔"اور سایہ کیا ہم نے تم پر بادل کا اور اتارا ہم نے تم پر من وسلویٰ (اور کہا) کھاؤ ان پاکیزہ چیزوں میں سے جو عطا کیں ہیں ہم نے تم کو اور (ناشکری کر کے) نہیں بگاڑا انہوں نے ہمارا کچھ بلکہ رہے وہ اپنی ہی جانوں پر ظلم کرتے۔" O---[منّ بعض کے نزدیک ترنجبین ہے یا اوس جو درخت یا پتھر پر گرتی، شہد کی طرح میٹھی ہوتی اور خشک ہو کر گوند کی طرح ہو جاتی۔ بعض کے نزدیک شہد یا میٹھا پانی ہے۔ ☆ بخاری ومسلم وغیرہ میں حدیث ہے کہ کھمبی منّ کی اس قسم سے ہے جو حضرت موسیٰ پر نازل ہوئی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح بنی اسرائیل کو وہ کھانا بلا وقت بہم پہنچ جاتا تھا، اسی طرح کھمبی بغیر کسی کے بونے کے پیدا ہو جاتی ہے۔ سلویٰ بٹیر یا چڑیا کی طرح کا ایک پرندہ تھا جسے ذبح کر کے کھا لیتے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۶۵۔"اور البتہ خوب جانتے ہو تم ان لوگوں کا (قصہ) جنہوں نے توڑا تھا تم میں سے سبت کا قانون جس پر کہا تھا ہم نے ان سے کہ بن جاؤ بندر ذلیل وخوار۔" O ---۶۷۔"اور جب کہا موسیٰ نے اپنی قوم سے، بیشک اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے تم کو کہ ذبح کرو ایک گائے۔ کہنے لگے، کیا کرتے ہو تم ہم سے مذاق؟ موسیٰ نے کہا اللہ کی پناہ اس سے کہ ہوں میں جاہلوں میں سے۔" O---۶۸۔"وہ بولے، درخواست کیجئے ہماری خاطر اپنے رب سے کہ کھول کر بتائے ہمیں کہ وہ گائے کیسی ہو؟ موسیٰ نے کہا بیشک اللہ فرماتا ہے کہ وہ گائے ہو نہ بوڑھی اور نہ بچھیا (بلکہ اوسط عمر کی، درمیان بڑھاپے اور جوانی کے۔ لہٰذا تعمیل کرو تم اس حکم کی جو دیا جا رہا ہے۔" O---۱۶۴۔"بیشک پیدا کرنے میں آسمانوں کے اور زمین کے اور ایک دوسرے کے پیچھے آنے جانے میں شب وروز کے اور کشتیوں میں جو چلتی ہیں سمندر میں وہ (چیزیں) لے کر جو نفع بخش ہیں انسانوں کے لئے اور یہ جو نازل کیا اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی پھر زندگی بخشی اس کے ذریعہ سے زمین کو مردہ ہونے کے بعد اور پھیلائی اس میں ہر طرح کی جاندار مخلوق اور ہواؤں کی گردش میں اور بادلوں میں جو تابع فرمان بنا کر رکھے گئے ہیں درمیان آسمان وزمین کے، یقیناً (ان سب چیزوں میں) نشانیاں ہیں عقلمندوں کے لئے۔" O---۱۷۳۔"اس نے تو بس حرام کیا ہے تم پر مردار، خون، خنزیر کا گوشت، اور ہر وہ چیز کہ پکارا جائے اس پر (نام) غیر اللہ کا پھر جو مجبور ہو جائے جب کہ وہ سرکش بھی نہ ہو اور حد سے بڑھنے والا بھی نہ ہو کچھ گناہ نہیں اس پر۔ بیشک اللہ تعالیٰ بہت معاف فرمانے والا اور رحم کرنے والا ہے۔" O

(سورۃ المائدۃ ۵) ---۳۱۔"پھر اللہ تعالیٰ نے ایک کوا بھیجا جو زمین کو کریدتا تھا تا کہ اسے دکھائے کہ وہ کس طرح اپنے بھائی کی لاش چھپائے۔ وہ کہنے لگا، ہائے افسوس! میں اتنا عاجز ہوں کہ کوے کی مثل بھی نہیں۔ کہ اپنے بھائی کی لاش چھپا ہی دوں اور وہ شرمندہ ہو گیا۔" O---[تفصیل کے لیے باب نمبر ۱۵، مضمون: قصہ ہابیل قابیل] ---۶۰۔"کہہ کیا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے ہاں اس سے بھی بری جزا پانے والی بات بتاؤں؟ وہ جن پر اللہ نے لعنت کی، غضب کیا، اور ان میں سے بعض کو بندر اور سور بنا دیا، اور جنہوں نے باغیان خدا کی عبادت کی انہی کا مقام بدترین ہے، اور وہی ہموار راہ سے بہت ہی دور بھٹکے ہوئے ہیں۔" O

(سورۃ الانعام ۶) ---۳۸۔"اور زمین میں کوئی جانور نہیں نہ کوئی پرندہ جو اپنے دو پروں پر اڑتا ہے مگر وہ تمہاری طرح کی امتیں ہیں۔ ہم نے (اپنی)

Marfat.com

کتاب میں کوئی چیز نہیں چھوڑی- پھر وہ اپنے رب کی طرف اکٹھے کیے جائیں گے۔''O---[یعنی تمام حیوانات خواہ زمین پر رینگتے ہوں یا ہوا میں اڑتے ہوں وہ انسانوں کی طرح- ایک امت ہیں- ان میں سے ہر نوع کو حق تعالیٰ نے ایک خاص وضع اور فطرت پر پیدا کیا جو ان کی معین خواص وافعال کے دائرہ میں کام کرتی ہے- کوئی جانور اپنے افعال وحرکات کے محدود حلقہ سے جو قدرت نے باعتبار اس کی فطرت واستعداد کے مشخص کر دیئے ہیں ایک قدم باہر نہیں نکال سکتا، چنانچہ ابتدائے آفرینش سے آج تک کسی حیوان نے اپنی نوع کے محدود دائرۂ عمل میں کسی طرح ترقی نہیں کی- اسی طرح ہر چیز کی استعداد وفطرت کو خیال کر لیجئے- حق تعالیٰ کے علم قدیم اور لوح محفوظ میں تمام انواع واجناس کی تدبیر وترتیب کے اصول وفروع منضبط ہیں- کوئی چیز نہ اس کی زندگی میں اور نہ مرنے کے بعد اس مکمل ضابطہ وانتظام سے باہر جاسکتی ہے- انسان جنس حیوان میں با اختیار اور ترقی کن حیوان ہے- اسی کسب واختیار اور ترقی کن عقل وتمیز کی موجودگی نے اس کے نظام تکوینی اور قانون حیات کو دوسرے تمام حیوانات سے ایسا اعلیٰ اور ممتاز بنا دیا ہے کہ اب اسے حیوان کہتے بھی شرم آتی ہے- وہ برخلاف باقی حیوانات کے دیکھنے سننے اور پوچھنے سے نئی نئی معلومات حاصل کرتا اور قوت فطریہ سے ان کو ترتیب دے کر ''حیات جدید'' کی طرف ترقی کرتا رہتا ہے- اور وہ نیک وبد میں تمیز کرنے، نفع ونقصان کے پہچاننے، آغاز وانجام سمجھنے پر قادر ہے اور کسی عمل کے کرنے یا چھوڑنے میں مکمل آزاد ہے- اسی لئے اس کو خدا کی جانب سے ایسے نشانات دکھلائے جاتے ہیں جن میں غور وفکر کرنے کا موقع مل سکے اور فکر وقصد کی فطری آزادی کو سلب کرنے والے نہ ہوں اور اگر وہ خدا کے دیئے ہوئے قوائے عقلیہ سے ٹھیک طور پر ان میں غور کرے تو اسے حق وباطل اور نیک وبد کی تمیز کرنے میں کچھ دقت نہ ہو- (از تفسیر قرآن شبیر احمد عثمانیؒ)]

---لیکن اگر انسان عقل وفکر میں اتنی ترقی کر لینے کے باوجود حیوانی خصائل نہ چھوڑے تو اسے انسان کہتے بھی شرم آتی ہے-[ذاتی رائے]---[بعض مفسرین نے فرمایا حیوانات اللہ تعالیٰ کو واحد جانتے اور اس کی تسبیح پڑھتے ہیں، بعض نے کہا وہ مخلوق ہونے میں تمہاری مثل ہیں، بعض نے فرمایا کہ وہ آپس میں الفت اور بات چیت کرتے ہیں، بعض نے فرمایا کہ وہ روزی طلب کرنے، ہلاکت سے بچنے اور نر مادہ کا امتیاز رکھتے ہیں، بعض نے کہا پیدا ہونے، مرنے کے بعد حساب کے لئے اٹھنے میں تمہاری مثل ہیں۔ (از تفسیر قرآن مولانا احمد رضا خان بریلویؒ)]---۱۴۲۔ ''اور چوپایوں میں بوجھ اٹھانے والے بھی ہیں اور ذبح ہونے والے بھی- جو رزق تمہیں اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اسے کھاؤ مگر شیطان کے قدموں پر نہ چلو وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔''O

(**سورۃ الاعراف ۷**)---۱۶۶۔ ''پھر جب وہ اس بات میں جس سے انہیں منع کیا تھا بالکل سرکش ہو گئے تو ہم نے کہہ دیا بندر بن جاؤ دھتکارے ہوئے۔''O---۱۷۶۔ ''لیکن اگر ہم چاہتے تو اس کے ذریعے سے اسے بلند کر دیتے مگر وہ زمین کے ساتھ لگ گیا اور اپنی خواہش پر چل پڑا- ہاں اس کی مثال کتے کی سی تھی- اگر تو اس پر حملہ کرے تو وہ زبان نکال دیتا ہے یا اسے چھوڑ دے تو بھی زبان نکال دیتا ہے- یہی ان لوگوں کی مثال ہے جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں- ہاں! یہ قصہ سنا دے شاید وہ غور کریں۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۵، مضمون: قصہ درویش مردود]---۱۷۹۔ ''اور ہم نے بہت سے جن وانس کو جہنم کے لئے ہی پیدا کیا ہے، ان کے دل ہیں جن سے وہ سوچتے نہیں، ان کی آنکھیں ہیں جن سے وہ دیکھتے نہیں، ان کے کان ہیں جن سے وہ سنتے نہیں، وہ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ زیادہ گمراہ ہیں- وہی لوگ بے خبر ہیں۔''O

(**سورۃ الانفال ۸**)---۲۲۔ ''اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین حیوان وہ بہرے اور گونگے لوگ ہیں جو سمجھتے نہیں۔''O---۵۵۔ ''بدترین حیوان اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ لوگ ہیں جنہوں نے انکار کر دیا پھر مانتے ہی نہیں۔''O---۶۰۔ ''اور تم سے جتنا ہو سکے ان کے مقابلے کے لئے قوت اور گھوڑوں کی چھاؤنیاں تیار کرو جن سے اللہ تعالیٰ کے دشمن اور اپنے دشمن اور ان کے علاوہ دوسروں پر بھی ہیبت طاری کرو۔''O

(**سورۃ ھود ۱۱**)---۶۔ ''اور زمین میں کوئی جاندار نہیں جس کا رزق اللہ تعالیٰ پر منحصر نہ ہو- اور وہ اس کے ٹھہرنے کی جگہ اور اس کے سونپے جانے کی جگہ کو جانتا ہے- ہر بات ایک واضح کتاب میں لکھی ہے۔''O---[یعنی وہ کفیل وذمہ دار ہے، زمین پر چلنے والی مخلوق انسانی ہو یا جن ہو، چرند ہو یا پرند ہو، چھوٹی ہو یا بڑی ہو، بحری ہو یا بری ہو، ہر ایک کو اس کی نوعی یا جنسی ضروریات کے مطابق وہ خوراک مہیا کرتا ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۵۶۔ ''میں (حضرت ھودؑ) اللہ تعالیٰ پر جو میرا رب بھی ہے اور تمہارا رب بھی، بھروسہ کرتا ہوں- کوئی جاندار ایسا نہیں مگر اس نے اس کی چوٹی کو پکڑ رکھا ہے- میرا رب سیدھے رستے پر ہے۔''O---۶۴۔ ''(حضرت صالحؑ نے اپنی قوم ثمود سے کہا) اور اے میری قوم! یہ اللہ تعالیٰ کی اونٹنی ہے جو تمہارے لئے نشان ہے- پس اسے چھوڑ دو کہ اللہ تعالیٰ کی زمین میں چرتی پھرے اور اسے کوئی برائی نہ پہنچاؤ ورنہ تمہیں قریبی عذاب پکڑ لے گا۔''O---[یہ وہی اونٹنی ہے جو اللہ تعالیٰ نے ان کے کہنے پر ان کی آنکھوں کے سامنے ایک پہاڑ یا ایک چٹان سے برآمد فرمائی- اسی لیے اسے ناقۃ اللہ یعنی اللہ کی اونٹنی کہا گیا ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۶۵۔ ''مگر انہوں نے اس (اونٹنی) کی کونچیں کاٹ ڈالیں۔''O

(**سورۃ یوسف ۱۲**)---۱۳۔ ''(یعقوبؑ نے) کہا اسے تمہارا لے جانا تو مجھے سخت صدمہ دے گا- اور مجھے یہ کھٹکا لگا رہے گا کہ تمہاری غفلت میں اسے (یوسف کو) بھیڑیا کھا جائے گا۔''O---۱۴۔ ''انہوں نے جواب دیا کہ ہم جیسی (زور آور) جماعت کی موجودگی میں بھی اگر اسے بھیڑیا کھا جائے تو ہم بالکل

Marfat.com

نکلے ہی ہوئے۔'' O---۱۶۔'' اور عشاء کے وقت (وہ سب) اپنے باپ کے پاس روتے ہوئے پہنچے۔'' O---۱۷۔'' اور کہنے لگے کہ ابا جان ہم تو آپس میں دوڑ میں لگ گئے اور یوسفؑ کو ہم نے اسباب کے پاس چھوڑا۔ پس اسے بھیڑیا کھا گیا۔ آپ تو ہماری بات نہیں مانیں گے گو ہم بالکل سچے ہی ہوں۔'' O

(سورۃ النحل ۱۶)---۵۔'' اسی نے چوپائے پیدا کئے جن میں تمہارے لئے گرمی کے لباس ہیں اور بھی بہت سے نفع ہیں اور بعض تمہارے کھانے کے کام آتے ہیں۔'' O---[اسی احسان کے ساتھ دوسرے احسان کا بھی ذکر فرمایا کہ چوپائے، اونٹ، گائے، بھینس، بھیڑ، بکریاں بھی اسی نے پیدا کئے۔ جن کے بالوں اور اون سے تم گرم کپڑے تیار کر کے گرمی حاصل کرتے ہو۔ اسی طرح ان سے دیگر منافع حاصل کرتے ہو۔ مثلاً ان سے دودھ حاصل کرتے ہو، ان پر سواری کرتے ہو اور سامان لادتے ہو، ان کے ذریعے سے ہل چلاتے ہو اور کھیتوں کو سیراب کرتے ہو وغیرہ وغیرہ۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۶۔ '' اور ان میں تمہاری رونق بھی ہے جب چرا کر لاؤ تب بھی اور جب چرانے لے جاؤ تب بھی۔'' O---۷۔'' اور وہ تمہارے بوجھ ان شہروں تک اٹھا لے جاتے ہیں جہاں تم بغیر آدھی جان کئے پہنچ ہی نہیں سکتے تھے۔ یقیناً تمہارا رب بڑا ہی شفیق اور نہایت مہربان ہے۔'' O---۸۔'' گھوڑوں، خچروں اور گدھوں کو، اس نے پیدا کیا کہ تم ان کی سواری لو اور باعث زینت بھی ہیں۔ اور بھی وہ ایسی بہت چیزیں پیدا کرتا ہے جن کا تمہیں علم بھی نہیں۔'' O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۱۴، مضمون: جدید ٹیکنالوجی]---۱۰۔'' وہی تمہارے فائدے کے لئے آسمان سے پانی برساتا ہے جسے تم پیتے بھی ہو اور اسی سے اگے ہوئے درختوں کو تم اپنے جانوروں کو چراتے ہو۔'' O---۶۶۔ '' تمہارے لئے تو چوپایوں (گائے، بھینس، بھیڑ، بکری، اونٹ وغیرہ) میں بھی بڑی عبرت ہے کہ تمہیں اس کے پیٹ میں جو کچھ ہے اسی میں سے گوبر اور لہو کے درمیان سے خالص دودھ پلاتے ہیں۔ جو پینے والوں کے لئے سہتا پچتا ہے۔'' O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۱، مضمون: کمال قدرت]---۷۹۔'' کیا ان لوگوں نے پرندوں کو نہیں دیکھا جو تابع فرمان ہو کر فضا میں ہیں۔ جنہیں بجز اللہ تعالیٰ کے کوئی اور تھامے ہوئے نہیں۔ بیشک اس میں ایمان لانے والے لوگوں کے لئے بڑی نشانیاں ہیں۔'' O---[یہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے پرندوں کو اس طرح اڑنے کی اور ہواؤں کو انہیں اپنے دوش پر اٹھائے رکھنے کی طاقت بخشی۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۸۰۔'' اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے تمہارے گھروں میں سکونت کی جگہ بنا دی ہے اور اسی نے تمہارے لئے چوپایوں کی کھالوں کے گھر بنا دیئے ہیں۔ جنہیں تم ہلکا پھلکا پاتے ہو اپنے کوچ کے دن اور ٹھہرنے کے دن بھی۔ اور ان کی اون اور روؤں اور بالوں سے بھی اس نے بہت سے سامان اور ایک وقت مقرر تک کے لئے فائدہ کی چیزیں بنائیں۔'' O---[یعنی چمڑے کے خیمے جنہیں تم سفر میں آسانی کے ساتھ اٹھائے پھرتے ہو اور جہاں ضرورت پڑتی ہے اسے تان کر موسم کی شدتوں سے اپنے کو محفوظ کر لیتے ہو۔ اصواف صوف کی جمع، بھیڑ کی اون۔ اوبار وبر کی جمع، اونٹ کے بال۔ اشعار شعر کی جمع، دنبے اور بکری کے بال، ان سے کئی قسم کی چیزیں تیار ہوتی ہیں۔ انسان کو مال بھی حاصل ہوتا ہے اور ان سے ایک وقت تک فائدہ بھی اٹھاتا ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الکہف ۱۸)---۱۸۔'' آپ خیال کرتے ہیں کہ وہ بیدار ہیں حالانکہ وہ سوئے ہوئے تھے، خود ہم ہی انہیں دائیں بائیں کروٹیں دلایا کرتے تھے، ان کا کتا بھی چوکھٹ پر اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے تھا۔ اگر آپ جھانک کر انہیں دیکھنا چاہتے تو ضرور الٹے پاؤں بھاگ کھڑے ہوتے اور ان کے رعب سے آپ پر دہشت چھا جاتی۔'' O---۲۲۔'' کچھ لوگ تو کہیں گے اصحاب کہف تین تھے اور چوتھا ان کا کتا تھا۔ کچھ کہیں گے کہ پانچ تھے اور چھٹا ان کا کتا تھا، غیب کی باتوں میں اٹکل (کے تیر تکے) چلاتے ہیں، کچھ کہیں گے کہ وہ سات ہیں اور آٹھواں ان کا کتا ہے۔ آپ کہہ دیجئے کہ میرا پروردگار ان کی تعداد کو بخوبی جاننے والا ہے، انہیں بہت ہی کم لوگ جانتے ہیں۔ پس آپ ان کے مقدمے میں صرف سرسری گفتگو ہی کریں اور ان میں سے کسی سے ان کے بارے میں پوچھ گچھ بھی نہ کریں۔'' O

(سورۃ الحج ۲۲)---۱۸۔'' کیا تو نہیں دیکھ رہا کہ اللہ کے سامنے سجدے میں ہیں سب آسمانوں والے اور سب زمینوں والے اور سورج اور چاند اور ستارے اور پہاڑ اور درخت اور جانور اور بہت سے انسان بھی۔ ہاں بہت سے وہ بھی ہیں جن پر عذاب کا مقولہ ثابت ہو چکا ہے' جسے رب ذلیل کر دے اسے کوئی عزت دینے والا نہیں' اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔'' O---۳۱۔'' اللہ کی توحید کو مانتے ہوئے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتے ہوئے۔ سنو! اللہ کے ساتھ شریک کرنے والا گویا آسمان سے گر پڑا اب یا تو اسے پرندے اچک لے جائیں گے یا ہوا کسی دور دراز کی جگہ پھینک دے گی۔'' O---۳۶۔'' قربانی کے اونٹ ہم نے تمہارے لیے اللہ تعالیٰ کی نشانیاں مقرر کر دی ہیں ان میں تمہیں نفع ہے۔ پس انہیں کھڑا کر کے ان پر اللہ کا نام لو' پھر جب ان کے پہلو زمین سے لگ جائیں اسے (خود بھی) کھاؤ اور مسکین سوال سے رکنے والوں اور سوال کرنے والوں کو بھی کھلاؤ' اسی طرح ہم نے چوپایوں کو تمہارے ماتحت کر دیا ہے کہ تم شکرگزاری کرو۔'' O

(سورۃ المومنون ۲۳)---۲۱۔'' تمہارے لیے چوپایوں میں بھی بڑی بھاری عبرت ہے۔ ان کے پیٹوں میں سے ہم تمہیں دودھ پلاتے ہیں اور بھی بہت سے نفع تمہارے لیے ان میں ہیں ان میں سے بعض بعض کو تم کھاتے بھی ہو۔'' O

Marfat.com

(سورۃ النور ۲۴)---۴۱۔ ''کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آسمانوں اور زمین کی کل مخلوق اور پر پھیلائے اڑنے والے کل پرند اللہ کی تسبیح میں مشغول ہیں۔ ہر ایک کی نماز اور تسبیح اسے معلوم ہے لوگ جو کچھ کریں اس سے اللہ بخوبی واقف ہے۔'' O (تفسیر کیلئے باب، مضمون: نماز)---۴۵۔ ''تمام کے تمام چلنے پھرنے والے جانداروں کو اللہ تعالیٰ ہی نے پانی سے پیدا کیا ہے ان میں سے بعض تو اپنے پیٹ کے بل چلتے ہیں' بعض دو پاؤں پر چلتے ہیں۔ بعض چار پاؤں پر چلتے ہیں اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔'' O

(سورۃ النمل ۲۷)---۱۰۔ ''تو اپنی لاٹھی ڈال دے' موسیٰ نے جب اسے ہلتا جلتا دیکھا اس طرح کہ گویا وہ ایک سانپ ہے تو منہ موڑے ہوئے پیٹھ پھیر کر بھاگے اور پلٹ کر بھی نہ دیکھا' اے موسیٰ! خوف نہ کھا' میرے حضور میں پیغمبر ڈرا نہیں کرتے۔'' O---۱۶۔ ''اور داود کے وارث سلیمان ہوئے اور کہنے لگے لوگو! ہمیں پرندوں کی بولی سکھائی گئی ہے اور ہم سب کچھ میں سے دیئے گئے ہیں۔ بیشک یہ بالکل کھلا ہوا فضل الٰہی ہے۔'' O---۱۷۔ ''سلیمان کے سامنے ان کے تمام لشکر جنات اور انسان اور پرند میں سے جمع کیے گئے (ہر ہر قسم) الگ الگ درجہ بندی کر دی گئی۔'' O---۱۸۔ ''جب وہ چیونٹیوں کے میدان میں پہنچے تو ایک چیونٹی نے کہا اے چیونٹیو! اپنے اپنے گھروں میں گھس جاؤ' ایسا نہ ہو کہ بے خبری میں سلیمان اور اس کا لشکر تمہیں روند ڈالے۔'' O---[اس سے ایک تو یہ معلوم ہوا کہ حیوانات میں بھی ایک خاص قسم کا شعور موجود ہے۔ گو وہ انسانوں سے بہت کم اور مختلف ہے۔ دوسرا' یہ کہ حضرت سلیمان علیہ السلام اتنی عظمت و فضیلت کے باوجود عالم الغیب نہیں تھے' اسی لیے چیونٹیوں کو خطرہ محسوس ہوا کہ کہیں بے خبری میں ہم روند نہ دیئے جائیں۔ تیسرا' یہ کہ حیوانات بھی اسی عقیدۂ صحیحہ سے بہرہ ور تھے اور ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عالم الغیب نہیں۔ جیسا کہ آگے آنے والے ہدہد کے واقعے سے بھی اس کی مزید بطور اعجاز اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا فرمایا تھا' جس طرح تسخیر جنات وغیرہ اعجازی شان تھی۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۹۔ ''اس کی اس بات سے حضرت سلیمان مسکرا کر ہنس دیئے اور دُعا کرنے لگے کہ اے پروردگار! تو مجھے توفیق دے کہ میں تیری ان نعمتوں کا شکر بجا لاؤں جو تو نے مجھ پر انعام کی ہیں اور میرے ماں باپ پر اور میں ایسے نیک اعمال کرتا رہوں جن سے تو خوش رہے مجھے اپنی رحمت سے نیک بندوں میں شامل کر لے۔'' O---۲۰۔ ''آپ نے پرندوں کی دیکھ بھال کی اور فرمانے لگے یہ کیا بات ہے کہ میں ہدہد کو نہیں دیکھتا؟ کیا واقعہ وہ غیر حاضر ہے؟'' O---۲۱۔ ''یقیناً میں اسے سخت سزا دوں گا' یا اسے ذبح کر ڈالوں گا' یا میرے سامنے کوئی صریح دلیل بیان کرے۔'' O---۲۲۔ ''کچھ زیادہ دیر نہ گزری تھی کہ آ کر اس نے کہا میں ایک ایسی چیز کی خبر لایا ہوں کہ تجھے اس کی خبر ہی نہیں' میں سبا کی ایک سچی خبر تیرے پاس لایا ہوں۔'' O---۲۳۔ ''میں نے دیکھا کہ ان کی بادشاہت ایک عورت کر رہی ہے جسے ہر قسم کی چیز سے کچھ نہ کچھ دیا گیا ہے اور اس کا تخت بھی بڑی عظمت والا ہے۔'' O---۲۴۔ ''میں نے اسے اور اس کی قوم کو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر سورج کو سجدہ کرتے ہوئے پایا' شیطان نے ان کے کام انہیں بھلے کر کے دکھلا کر صحیح راہ سے روک دیا ہے پس وہ ہدایت پر نہیں آتے۔'' O---[اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح پرندوں کو یہ شعور ہے کہ غیب کا علم انبیاء بھی نہیں جانتے' جیسا کہ ہدہد نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو کہا کہ میں ایک ایسی اہم خبر لایا ہوں جس سے آپ بھی بے خبر ہیں' اسی طرح وہ اللہ کی وحدانیت کا احساس و شعور بھی رکھتے ہیں۔ اسی لیے یہاں ہدہد نے حیرت و استعجاب کے انداز میں کہا کہ یہ ملکہ اور اس کی قوم اللہ کے بجائے' سورج کی پجاری ہے اور شیطان کے پیچھے لگی ہوئی ہے۔ جس نے ان کے لیے سورج کی عبادت کو بھلا کر کے دکھلایا ہوا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۲۵۔ ''کہ اسی اللہ کے لیے سجدے کریں جو آسمانوں اور زمینوں کی پوشیدہ چیزوں کو باہر نکالتا ہے' اور جو کچھ تم چھپاتے ہو اور ظاہر کرتے ہو وہ سب کچھ جانتا ہے۔'' O---۲۷۔ ''سلیمان نے کہا' اب ہم دیکھیں گے کہ تو نے سچ کہا ہے یا تو جھوٹا ہے۔'' O---۲۸۔ ''میرے اس خط کو لے جا کر انہیں دے دے پھر ان کے پاس سے ہٹ آ اور دیکھ کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں۔'' O

(سورۃ العنکبوت ۲۹)---۴۱۔ ''جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا اور کارساز مقرر کر رکھے ہیں ان کی مثال مکڑی کی سی ہے کہ وہ بھی ایک گھر بنا لیتی ہے' حالانکہ تمام گھروں سے زیادہ بودا گھر مکڑی کا گھر ہی ہے' کاش! وہ جان لیتے۔'' O---۶۰۔ ''اور بہت سے جانور ہیں جو اپنی روزی اٹھائے نہیں پھرتے' ان سب کو اور تمہیں بھی اللہ تعالیٰ ہی روزی دیتا ہے' وہ بڑا ہی سننے جاننے والا ہے۔'' O

(سورۃ لقمان ۳۱)---۱۰۔ ''اسی نے آسمانوں کو بغیر ستون کے پیدا کیا ہے تم انہیں دیکھ رہے ہو اور اس نے زمین میں پہاڑوں کو ڈال دیا تا کہ وہ تمہیں جنبش نہ دے سکے اور ہر طرح کے جاندار زمین میں پھیلا دیئے۔ اور ہم نے آسمان سے پانی برسا کر زمین میں ہر قسم کے نفیس جوڑے اگا دیئے۔'' O---۱۹۔ ''اپنی رفتار میں میانہ روی اختیار کر' اور اپنی آواز پست کر یقیناً آوازوں میں سب سے بدتر آواز گدھوں کی آواز ہے۔'' O

(سورۃ سبا ۳۴)---۱۰۔ ''اور ہم نے داود پر اپنا فضل کیا' اے پہاڑو! اس کے ساتھ رغبت سے تسبیح پڑھا کرو اور پرندوں کو بھی (یہی حکم ہے) اور ہم نے اس کے لیے لوہا نرم کر دیا۔'' O---۱۴۔ ''پھر جب ہم نے ان پر موت کا حکم بھیج دیا تو ان کی خبر جنات کو کسی نے نہ دی سوائے گھن کے کیڑے کے جو ان کی عصا کو کھا رہا تھا۔ پس جب (سلیمان) گر پڑے اس وقت جنوں نے جان لیا کہ اگر وہ غیب دان ہوتے تو اس ذلت کے عذاب میں مبتلا نہ رہتے۔'' O

Marfat.com

(سورۃ فاطر ۳۵)---۲۸۔ ''اور اسی طرح آدمیوں اور جانوروں اور چوپایوں میں بھی بعض ایسے ہیں کہ ان کی رنگتیں مختلف ہیں' اللہ تعالیٰ سے اس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو علم رکھتے ہیں واقعی اللہ تعالیٰ زبردست بڑا بخشنے والا ہے۔'' O

(سورۃ یٰسین ۳۶)---۷۱۔ ''کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہم نے اپنے ہاتھوں بنائی ہوئی چیزوں میں سے ان کے لیے چوپائے (بھی) پیدا کر دیئے' جن کے یہ مالک ہو گئے ہیں۔'' O---[یعنی جس طرح چاہتے ہیں ان میں تصرف کرتے ہیں' اگر ہم ان کے اندر وحشی پن رکھ دیتے (جیسا کہ بعض جانوروں میں ہے) تو یہ چوپائے ان سے دور بھاگتے اور وہ ان کی ملکیت اور قبضے میں ہی نہ آسکتے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۷۲۔ ''اور ان مویشیوں کو ہم نے ان کا تابع بنا دیا ہے جن میں سے بعض تو ان کی سواریاں ہیں اور بعض کا گوشت کھاتے ہیں۔'' O---۷۳۔ ''انہیں ان سے اور بھی بہت سے فائدے ہیں' اور پینے کی چیزیں۔ کیا پھر (بھی) یہ شکر ادا نہیں کریں گے؟'' O---[یعنی سواری اور کھانے کے علاوہ بھی ان سے بہت سے فوائد حاصل کیے جاتے ہیں مثلاً ان کی اون اور بالوں سے کئی چیزیں بنتی ہیں' ان کی چربی سے تیل حاصل ہوتا ہے اور یہ بار برداری اور کھیتی باڑی کے بھی کام آتے ہیں۔ سب سے بڑی نعمت دودھ ہے جو ان سے حاصل کیا جاتا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ ص ۳۸)---۳۱۔ ''جب ان کے سامنے شام کے وقت تیز رو خاصے گھوڑے پیش کیے گئے۔'' O---۳۲۔ ''تو کہنے لگے میں نے اپنے پروردگار کی یاد پر ان گھوڑوں کی محبت کو ترجیح دی' یہاں تک کہ (آفتاب) چھپ گیا۔'' O---۳۳۔ ''ان (گھوڑوں) کو دوبارہ میرے سامنے لاؤ! پھر تو پنڈلیوں اور گردنوں پر ہاتھ پھیرنا شروع کر دیا۔'' O

(سورۃ الزمر ۳۹)---۶۔ ''اس نے تم سب کو ایک ہی جان سے پیدا کیا ہے' پھر اسی سے اس کا جوڑا پیدا کیا اور تمہارے لیے چوپایوں میں سے (آٹھ نر و مادہ) اتارے وہ تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں ایک بناوٹ کے بعد دوسری بناوٹ پر بناتا ہے تین تین اندھیروں میں' یہی اللہ تعالیٰ تمہارا رب ہے اسی کے لیے بادشاہت ہے' اس کے سوا کوئی معبود نہیں' پھر تم کہاں بہک رہے ہو۔'' O---[یہ وہی چار قسم کے جانوروں کا بیان ہے' بھیڑ' بکری' اونٹ' گائے' جو نر اور مادہ مل کر آٹھ ہو جاتے ہیں' ایک روایت کے مطابق' پہلے اللہ تعالیٰ نے انہیں جنت میں پیدا فرمایا اور پھر انہیں نازل کیا' پس یہ انزال حقیقی ہوگا۔ یہ جانور چارے کے بغیر نہیں رہ سکتے اور چارہ کی روئیدگی کے لیے پانی ناگزیر ہے۔ جو آسمان سے ہی بارش کے ذریعے سے اترتا ہے۔ یوں گویا یہ چوپائے آسمان سے اتارے ہوئے ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ المومن ۴۰)---۷۹۔ ''اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے تمہارے لیے چوپائے پیدا کیے جن میں سے بعض پر تم سوار ہوتے ہو اور بعض کو تم کھاتے ہو۔'' O---[اللہ تعالیٰ اپنی ان گنت نعمتوں میں سے بعض نعمتوں کا تذکرہ فرما رہا ہے۔ چوپائے سے مراد اونٹ' گائے بکری اور بھیڑ ہے۔ یہ نر مادہ مل کر آٹھ ہیں۔]---[یہ سواری کے کام میں بھی آتے ہیں' ان کا دودھ بھی پیا جاتا ہے' (جیسے بکری' گائے اور اونٹنی کا دودھ) ان کا گوشت انسان کی مرغوب ترین غذا ہے اور بار برداری کا کام بھی ان سے لیا جاتا ہے۔ (تفسیرات از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الشوریٰ ۴۲)---۱۱۔ ''وہ آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے اس نے تمہارے لیے تمہاری جنس کے جوڑے بنا دیئے ہیں اور چوپایوں کے جوڑے بنائے ہیں تمہیں وہ اس میں پھیلا رہا ہے اس جیسی کوئی چیز نہیں وہ سننے اور دیکھنے والا ہے۔'' O---۲۹۔ ''اور اس کی نشانیوں میں سے آسمانوں اور زمین کی پیدائش ہے اور ان میں جانداروں کا پھیلانا ہے۔ وہ اس پر بھی قادر ہے کہ جب چاہے انہیں جمع کر دے۔'' O---[دَآبَّة (زمین پر چلنے پھرنے والا) کا لفظ عام ہے' جس میں جن وانس کے علاوہ وہ تمام حیوانات شامل ہیں' جن کی شکلیں' رنگ' زبانیں' طبائع' اور انواع واجناس ایک دوسرے سے قطعاً مختلف ہیں۔ اور وہ روئے زمین پر پھیلے ہوئے ہیں۔ ان سب کو اللہ تعالیٰ قیامت والے دن ایک ہی میدان میں جمع فرمائے گا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الزخرف ۴۳)---۱۲۔ ''جس نے تمام چیزوں کے جوڑے بنائے اور تمہارے لیے کشتیاں بنائیں اور چوپائے جانور (پیدا کیے) جن پر تم سوار ہوتے ہو۔'' O---۱۳۔ ''تاکہ تم ان کی پیٹھ پر جم کر سوار ہوا کرو پھر اپنے رب کی نعمت کو یاد کرو جب اس پر ٹھیک ٹھاک بیٹھ جاؤ' اور کہو پاک ذات ہے اس کی جس نے اسے ہمارے بس میں کر دیا حالانکہ ہمیں اسے قابو کرنے کی طاقت نہ تھی۔'' O (دُعا کیلئے ملاحظہ فرمائیں باب ۵' مضمون: قرآنی دُعائیں)

(سورۃ الجاثیہ ۴۵)---۴۔ ''اور خود تمہاری پیدائش میں اور ان جانوروں کی پیدائش میں جنہیں وہ پھیلاتا ہے یقین رکھنے والی قوم کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں۔'' O

(سورۃ محمد ۴۷)---۱۲۔ ''جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے انہیں اللہ تعالیٰ یقیناً ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اور جو لوگ کافر ہوئے وہ (دنیا ہی کا) فائدہ اٹھا رہے ہیں اور مثل چوپایوں کے کھا رہے ہیں' ان کا (اصل) ٹھکانا جہنم ہے۔'' O---[یعنی جس طرح

Marfat.com

جانوروں کو پیٹ اور جنس کے تقاضے پورے کرنے کے علاوہ اور کوئی کام نہیں ہوتا۔ یہی حال کافروں کا ہے' ان کا مقصد زندگی بھی کھانے پینے کے علاوہ کچھ نہیں' آخرت سے وہ بالکل غافل ہیں۔ اس سے ضمناً کھڑے کھڑے کھانے کی ممانعت کا بھی اثبات ہوتا ہے' جس کا آج کل دعوتوں میں عام رواج ہے کیوں کہ اس میں بھی جانوروں سے مشابہت ہے جسے کافروں کا شیوہ بتلایا گیا ہے۔ احادیثِ مبارکہ میں کھڑے کھڑے پانی پینے سے نہایت سختی سے منع کیا گیا ہے' جس سے کھڑے کھڑے کھانے کی ممانعت بطریق اولیٰ ثابت ہوتی ہے۔ اس لیے جانوروں کی طرح کھڑے ہو کر کھانے سے اجتناب کرنا نہایت ضروری ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ القمر ۵۴)---۷۔ ''یہ جھکی آنکھوں قبروں سے اس طرح نکل کھڑے ہوں گے کہ گویا وہ پھیلا ہوا ٹڈی دل ہے۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: زبردست پکاز]

(سورۃ الجمعۃ ۶۲)---۵۔ ''جن لوگوں کو تورات پر عمل کرنے کا حکم دیا گیا پھر انہوں نے اس پر عمل نہیں کیا ان کی مثال اس گدھے کی سی ہے جو بہت سی کتابیں لادے ہو۔ اللہ کی باتوں کو جھٹلانے والوں کی بڑی بری مثال ہے اور اللہ (ایسے) ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔''O---(تفسیر کیلئے باب نمبر ۵، مضمون: تورات)

(سورۃ الملک ۶۷)---۱۹۔ ''کیا یہ اپنے اوپر پر کھولے ہوئے اور (کبھی کبھی) سمیٹے ہوئے (اڑنے والے) پرندوں کو نہیں دیکھتے' انہیں (اللہ) رحمٰن ہی (ہوا و فضا میں) تھامے ہوئے ہے۔''O---[یعنی ایک ایک پرندہ جو ہوا میں اڑ رہا ہے' خدائے رحمٰن کی حفاظت میں اڑ رہا ہے' اسی نے ہر پرندے کو وہ ساخت عطا فرمائی جس سے وہ اڑنے کے قابل ہوا۔ اسی نے ہر پرندے کو اڑنے کا طریقہ سکھایا۔ اسی نے ہوا کو ان قوانین کا پابند کیا جن کی بدولت ہوا سے زیادہ بھاری جسم رکھنے والی چیزوں کا اس میں اڑنا ممکن ہوا۔ اور وہی ہر اڑنے والے کو فضا میں تھامے ہوئے ہے' ورنہ جس وقت بھی اللہ اپنی حفاظت اس سے ہٹا لے وہ زمین پر آ رہے۔ (از تفسیر تفہیم القرآن)]

(سورۃ المدثر ۷۴)---۴۹۔ ''انہیں کیا ہو گیا ہے؟ کہ نصیحت سے منہ موڑ رہے ہیں۔''O---۵۰۔ ''گویا کہ وہ بدکے ہوئے گدھے ہیں۔''O
---۵۱۔ ''جو شیر سے بھاگے ہوں۔''O

(سورۃ عبس ۸۰)---۳۲۔ ''تمہارے استعمال و فائدہ کے لیے اور تمہارے چوپایوں کے لیے۔''O

(سورۃ التکویر ۸۱)---۴۔ ''اور جب دس ماہ کی حاملہ اونٹنیاں چھوڑ دی جائیں۔''O---[عربوں کو قیامت کی سختی کا تصور دلانے کے لیے یہ بہترین طرز بیان تھا۔ موجودہ زمانہ کے ٹرک اور بسیں چلنے سے پہلے اہل عرب کے لئے اس اونٹنی سے زیادہ قیمتی مال اور کوئی نہ تھا جو بچہ جننے کے قریب ہو۔ اس حالت میں اس کی بہت زیادہ حفاظت اور دیکھ بھال کی جاتی تھی تا کہ وہ کھوئی نہ جائے' کوئی اسے چرا نہ لے یا اور کسی طرح وہ ضائع نہ ہو جائے۔ ایسی اونٹنیوں سے لوگوں کو غافل ہو جانا گویا یہ معنی رکھتا تھا کہ اس وقت کچھ ایسے سخت افتاد لوگوں پر پڑے گی کہ انہیں اپنے اس عزیز ترین مال کی حفاظت کا بھی ہوش نہ رہے گا۔ (از تفسیر تفہیم القرآن)]---۵۔ ''اور جب وحشی جانور اکٹھے کیے جائیں گے۔''O

(سورۃ الغاشیۃ ۸۸)---۱۷۔ ''کیا یہ اونٹوں کو نہیں دیکھتے کہ وہ کس طرح پیدا کیے گئے ہیں۔''O---[کفار کو پھر اپنی قدرت کے شواہد میں غور کرنے کی دعوت دی جا رہی ہے سب سے پہلے اونٹ کی طرف ان کی توجہ مبذول کی کیونکہ یہ جانور عرب میں بکثرت پایا جاتا ہے اس کی خوبیوں اور خصلتوں سے یہ لوگ پوری طرح آگاہ تھے۔ اس لئے انہیں اس کی تخلیق میں جو ندرتیں ہیں ان میں غور کرنے کی دعوت دی گئی۔ یہ اتنا بڑا جانور ہے لیکن ایک چھوٹا سا بچہ اس کی نکیل پکڑ لے تو یہ بے چون و چرا اس کے ہر حکم کی تعمیل کرتا ہے وہ بیٹھنے کو کہے تو بیٹھ جاتا ہے اٹھنے کا اشارہ کرے تو اٹھ کھڑا ہوتا ہے بوجھ لاد دے تو اٹھا لیتا ہے کیونکہ اسے وسیع ریگستانوں کو عبور کرنا پڑتا ہے جہاں پانی کی شدید قلت ہے اس لئے اس کے خالق نے اسے ایسا پیدا کیا ہے کہ دوسرے جانوروں کی طرح اسے بار بار پیاس نہیں لگتی۔ یہ لگاتار دس دن تک پانی پیئے بغیر سفر کر سکتا ہے وہ جڑی بوٹیاں جو دوسرے جانور نہیں کھاتے انہیں کھا کر اپنا پیٹ بھر لیتا ہے مزید برآں سارے جانوروں کی طرح تمام خوبیاں اس میں پائی جاتی ہیں بعض جانور دودھ دیتے ہیں' بعض بوجھ اٹھاتے ہیں کوئی سواری کے کام آتے ہیں کسی کا گوشت کھایا جاتا ہے اونٹ ایسا جانور ہے جو دودھ بھی دیتا ہے' بوجھ بھی اٹھاتا ہے' سواری کے کام بھی آتا ہے اور ذبح کر کے اس کا گوشت بھی کھایا جاتا ہے۔ اس کی ایک اور خصوصیت بھی ہے کہ سواری کے دوسرے جانوروں پر جب کوئی سوار ہوتا ہے تو وہ بیٹھتے نہیں بلکہ کھڑے رہتے ہیں اور یہ سواری کے وقت بیٹھ جاتا ہے اس کی گردن لمبی' اس کے پاؤں میں نرم گدیلے' اس کے سینہ کے نیچے ایک چکی سی بنی ہوتی ہے الغرض اس کی جس چیز میں آپ غور کریں گے آپ کو اپنے رب کی حکمتوں کے ان گنت جلوے نظر آئیں گے۔ (از تفسیر ضیاء القرآن)]

(سورۃ الفیل ۱۰۵)---۱۔ ''کیا آپ نے ملاحظہ نہیں کیا کہ آپ کے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیسا سلوک کیا۔''O---[یہاں اللہ تعالیٰ نے کوئی

Marfat.com

تفصیل اس امر کی بیان کی کہ یہ ہاتھی والے کون تھے' کہاں سے آئے تھے اور کس غرض کے لئے آئے تھے' کیونکہ یہ باتیں سب کو معلوم تھیں۔ (از تفسیر ۲ تفہیم القرآن)] ---۳۔ ''اور (وہ یوں کہ) بھیج دیئے ان پر ہر سمت سے پرندے ڈاروں کے ڈار۔'' O--- [اصل میں **طَیْرًا اَبَابِیْل** کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ اردو زبان میں چونکہ ابابیل ایک خاص قسم کے پرندے کو کہتے ہیں اس لئے ہمارے ہاں لوگ عام طور پر یہ سمجھتے ہیں کہ ابرہہ کی فوج پر ابابلیں بھیجی گئی تھیں لیکن عربی زبان میں ابابیل کے معنی ہیں بہت سے متفرق گروہ جو پے در پے مختلف سمتوں سے آئیں' خواہ وہ آدمیوں کے ہوں یا جانوروں کے۔ عکرمہ اور قتادہ کہتے ہیں کہ یہ جھنڈ کے جھنڈ پرندے بحر احمر کی طرف سے آئے تھے۔ سعید بن جبیر اور عکرمہ کہتے ہیں کہ اس طرح کے پرندے نہ پہلے کبھی دیکھے گئے تھے نہ بعد میں دیکھے گئے۔ یہ نہ نجلہ کے پرندے تھے' نہ حجاز کے' اور نہ تہامہ یعنی حجاز اور بحر احمر کے درمیان ساحلی علاقے کے' ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ان کی چونچیں پرندوں جیسی تھیں اور پنجے کتے جیسے' عکرمہ کا بیان ہے کہ ان کے سر شکاری پرندوں کے سروں جیسے تھے۔ اور تقریباً سب راویوں کا متفقہ بیان ہے کہ ہر پرندے کی چونچ میں ایک ایک کنکر تھا اور پنجوں میں دو دو کنکر' مکہ کے بعض لوگوں کے پاس یہ کنکر ایک مدت تک محفوظ رہے۔ چنانچہ ابو نعیم نے نوفل بن ابی معاویہ کا بیان نقل کیا ہے کہ میں نے وہ کنکر دیکھے ہیں جو اصحاب الفیل پر پھینکے گئے تھے۔ وہ مٹر کے چھوٹے دانے کے برابر سیاہی مائل سرخ تھے ابن عباس کی روایت ابو نعیم نے نقل کی ہے کہ وہ چلغوزے کے برابر تھے اور ابن مردویہ کی روایت میں ہے کہ بکری کی مینگنی کے برابر۔ ظاہر ہے کہ سارے سنگریزے ایک ہی جیسے نہ ہوں گے۔ ان میں کچھ نہ کچھ فرق ضرور رہوگا۔ (از تفسیر ۵ تفہیم القرآن)]

انسان

(**سورۃ البقرۃ ۲**) ---۳۰۔ ''اور (یاد کرو) جب کہا تیرے رب نے فرشتوں سے کہ یقیناً میں بنانے والا ہوں زمین میں ایک خلیفہ۔ تو انہوں نے کہا تھا کہ کیا تو مقرر کرے گا زمین میں (خلیفہ) اس کو جو فساد برپا کرے گا اس میں اور خونریزیاں کرے گا جبکہ ہم تسبیح کرتے ہیں تیری حمد و ثنا کے ساتھ اور تقدیس کرتے ہیں تیری۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یقیناً میں جانتا ہوں وہ کچھ جو تم نہیں جانتے۔'' O--- [تفسیر کے لیے باب نمبر ۲، مضمون: خلیفہ اللہ] ---۳۱۔ ''اور سکھائے اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو نام سب چیزوں کے، پھر پیش کیا ان کو فرشتوں کے سامنے اور فرمایا بتاؤ مجھے نام ان کے، اگر ہو تم سچے۔'' O--- [تفسیر کے لیے باب نمبر ۸، مضمون: علم] ---۳۲۔ ''انہوں نے عرض کیا، پاک ہے تیری ذات، نہیں ہمیں علم مگر اسی قدر جتنا تو نے سکھایا ہمیں۔ بیشک تو ہی ہے سب کچھ جاننے والا، بڑی حکمت والا۔'' O--- [تفسیر کے لیے باب نمبر ۸، مضمون علم] ---۳۳۔ ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اے آدمؑ! بتاؤ ان کو نام ان کے، پھر جب بتا دیئے آدمؑ نے فرشتوں کو نام ان سب کے، تو فرمایا، کیا نہیں کہا تھا میں نے تم سے کہ بیشک میں ہی جانتا ہوں سب راز آسمانوں کے اور زمین کے بھی؟ اور جانتا ہوں ہر اس چیز کو جو تم ظاہر کرتے ہو اور وہ بھی جو تم چھپا رہے ہو۔'' O--- [تفسیر کے لیے باب نمبر ۸، مضمون: علم] ---۳۴۔ ''اور جب حکم دیا ہم نے فرشتوں کو کہ سجدہ کرو آدمؑ کو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے۔ اس نے انکار کیا اور گھمنڈ کیا اور وہ تھا ہی کافروں میں سے۔'' O---۳۵۔ ''اور ہم نے کہا، اے آدمؑ! رہو تم اور تمہاری بیوی جنت میں اور کھاؤ اس میں بافراغت، جہاں سے چاہو، مگر نہ قریب جانا اس درخت کے ورنہ شمار ہوگا تمہارا ظالموں میں۔'' O---۳۶۔ ''پھر پھسلا دیا ان دونوں کو شیطان نے اس درخت کی ترغیب دے کر۔ بالآخر نکلوا دیا ان دونوں کو اس (عیش و آرام) سے تھے وہ جس میں اور ہم نے حکم دیا کہ اتر جاؤ تم سب (یہاں سے) تم ایک دوسرے کے دشمن ہو اور تمہارے لئے ہے زمین میں ٹھکانہ اور گزر بسر کرنا ایک وقت خاص تک۔'' O---۳۷۔ ''پھر سیکھے آدمؑ نے اپنے رب سے کچھ کلمات (اور توبہ کی) تو قبول کر لی اللہ تعالیٰ نے توبہ اس کی۔ بیشک وہی تو ہے بڑا معاف کرنے والا، رحم کرنے والا۔'' O---۳۸۔ ''ہم نے کہا: اتر جاؤ یہاں سے تم سب، اب ہوگا یہ کہ ضرور آئے گی تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت، سو جو تو پیروی کریں گے میری ہدایت کی تو نہ کوئی خوف ہے ان کے لئے اور نہ وہ غمگین ہی ہوں گے۔'' O---۳۹۔ ''اور جو (اس ہدایت کو) قبول کرنے سے انکار کریں گے اور جھٹلائیں گے ہماری آیات کو وہی لوگ دوزخی ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔'' O---۱۶۴۔ ''بیشک پیدا کرنے میں آسمانوں کے اور زمین کے اور ایک دوسرے کے پیچھے آنے جانے میں شب و روز کے اور کشتیوں میں جو چلتی ہیں سمندر میں وہ (چیزیں) لے کر جو نفع بخش ہیں انسانوں کے لئے اور یہ جو نازل کیا اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی پھر زندگی بخشی اس کے ذریعے سے زمین کو مردہ ہونے کے بعد اور پھیلائی اس میں ہر طرح کی جاندار مخلوق اور ہواؤں کی گردش میں اور بادلوں میں جو تابع فرمان بنا کر رکھے گئے ہیں درمیان آسمان و زمین کے، یقیناً (ان سب چیزوں میں) نشانیاں ہیں عقلمندوں کے لئے۔'' O---۲۱۳۔ ''تھے سب انسان ایک ہی امت (پھر ان میں اختلافات ہو گئے) تو بھیجے اللہ تعالیٰ نے انبیاء بشارت دینے والے اور خبردار کرنے والے اور نازل کی ان کے ساتھ اپنی کتاب مبنی برحق تا کہ فیصلہ کرے وہ لوگوں کے درمیان ان باتوں کا جن میں وہ اختلاف کرتے تھے۔ اور نہیں اختلاف کیا کتاب میں مگر ان لوگوں نے جنہیں دی گئی تھی وہ اس کے بعد کہ

Marfat.com

آ چکے تھے ان کے پاس واضح احکام، محض آپس کی ضد کی بنا پر- پھر ہدایت دی اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو جو ایمان لائے (محمد ﷺ پر) ان باتوں میں جن میں اختلاف کیا کرتے تھے (پہلے لوگ) حق کی اپنے حکم سے اور اللہ تعالیٰ ہی ہدایت دیتا ہے جسے چاہے سیدھے راستے کی۔'' ○

(سورۃ آل عمران ۳)---۴۔ ''اس سے پہلے، انسانوں کی ہدایت کے لئے اور اسی نے نازل کیا فرقان- بیشک جن لوگوں نے انکار کیا، آیات الٰہی کا انہی کے لئے ہے عذاب، سخت ترین- اور اللہ تعالیٰ غالب ہے، برائی کا بدلہ دینے والا ہے---۷۹۔ ''نہیں زیب دیتا کسی انسان کو جسے دی ہو اللہ تعالیٰ نے کتاب و حکمت اور نبوت پھر وہ کہے لوگوں سے کہ بن جاؤ تم میرے بندے اللہ کو چھوڑ کر بلکہ (وہ تو یہی کہے گا) کہ بن جاؤ تم اللہ والے کیونکہ تم تعلیم دیتے ہو کتاب الٰہی کی اور اس بنا پر بھی کہ تم پڑھتے ہو خود بھی کتاب اللہ۔'' ○---۸۰۔ ''اور نہ حکم دے گا وہ تم کو کہ بنالو تم فرشتوں کو اور نبیوں کو اپنا رب- کیا وہ حکم دے گا تم کو کفر کا بعد اس کے کہ تم مسلمان ہو چکے ہو۔'' ○---[تفسیر کے لیے باب نمبر۱، مضمون: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی جائے پناہ نہیں]

(سورۃ النساء ۴)---۲۸۔ ''چاہتا ہے اللہ تعالیٰ کہ ہلکا کرے بوجھ تمہارا کیونکہ پیدا کیا گیا ہے انسان کمزور۔'' ○

(سورۃ الانعام ۶)---۳۸۔ ''اور زمین میں کوئی جانور نہیں نہ کوئی پرندہ جو اپنے دو پروں پر اڑتا ہے مگر وہ تمہاری طرح کی امتیں ہیں- ہم نے (اپنی) کتاب میں کوئی چیز نہیں چھوڑی- پھر وہ اپنے رب کی طرف اکٹھے کئے جائیں گے۔[یعنی تمام حیوانات خواہ زمین پر رینگتے ہوں یا ہوا میں اڑتے ہوں- وہ انسانوں کی طرح ایک امت ہیں ان میں سے ہر نوع کو حق تعالیٰ نے ایک خاص وضع اور فطرت پر پیدا کیا جو ان کے معین خواص و افعال کے دائرہ میں کام کرتی ہے- کوئی جانور اپنے افعال و حرکات کے محدود حلقہ سے جو قدرت نے باعتبار اس کی فطرت و استعداد کے مشخص کر دیئے ہیں ایک قدم باہر نہیں نکال سکتا، چنانچہ ابتدائے آفرینش سے آج تک کسی حیوان نے اپنی نوع کے محدود دائرہ عمل میں کسی طرح ترقی نہیں کی- اسی طرح ہر چیز کی استعداد و فطرت کو خیال کر لیجئے- حق تعالیٰ کے علم قدیم اور لوح محفوظ میں تمام انواع و اجناس کی تدبیر و ترتیب کے اصول و فروع منضبط ہیں- کوئی چیز نہ اس کی زندگی میں اور نہ مرنے کے بعد اس مکمل ضابطہ و انتظام سے باہر جا سکتی ہے- انسان جنس حیوان میں بااختیار اور ترقی کن حیوان ہے- اسی کسب و اختیار اور ترقی کن عقل و تمیز کی موجودگی نے اس کے نظام تکوینی اور قانون حیات کو دوسرے تمام حیوانات سے ایسا اعلیٰ اور ممتاز بنا دیا ہے کہ اب اسے حیوان کہتے بھی شرم آتی ہے- وہ برخلاف باقی حیوانات کے دیکھنے، سننے اور پوچھنے سے نئی نئی معلومات حاصل کرتا اور قوت فکریہ سے ان کو ترتیب دے کر حیات جدیدہ کی طرف ترقی کرتا رہتا ہے- وہ نیک و بد میں تمیز کرنے، نفع و نقصان کے پہچاننے، آغاز و انجام سمجھنے پر قادر ہے اور کسی عمل کے کرنے اور چھوڑنے میں مکمل آزاد ہے اسی لئے اس کو خدا کی جانب سے ایسے نشانات دکھلائے جاتے ہیں جن میں غور و فکر کرنے کا موقع مل سکے اور فکر و کسب کی فطری آزادی کو سلب کرنے والے نہ ہوں اور اگر وہ اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے قوائے عقلیہ سے ٹھیک طور پر ان میں غور کرے تو اسے حق و باطل، نیک و بد کی تمیز کرنے میں کچھ دقت نہ ہو۔ (از تفسیر مولانا شبیر احمد عثمانیؒ)]---[لیکن اگر انسان عقل و فکر میں اتنی ترقی کر لینے کے باوجود حیوانی خصائل نہ چھوڑے تو اسے انسان کہتے بھی شرم آتی ہے- (ذاتی رائے)]---۱۲۸۔ ''اور جس دن اللہ تعالیٰ سب کو جمع کرے گا- ''اے جنوں کی جماعت! تم نے بہت سے انسانوں کو ملا لیا تھا-'' اور انسانوں میں سے ان کے رفیق کہیں گے ''ہمارے رب! ہم نے ایک دوسرے سے فائدہ اٹھایا اور اپنی مدت جو تو نے ہمارے لئے مقرر کی تھی پوری کر لی''- وہ کہے گا ''آگ تمہاری بستی ہے جس میں تم ہمیشہ رہو گے سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ (کچھ اور) چاہے''- بے شک تیرا رب حکمت والا، علم والا ہے۔'' ○---۱۳۰۔ ''اے جن و انس کی جماعت! کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے پیغمبر نہیں آئے جو تمہیں میری آیتیں سناتے تھے اور تمہیں تمہارے اس دن کا سامنا کرنے سے ڈراتے تھے؟'' وہ کہیں گے ''ہم اپنے خلاف گواہی دیتے ہیں'' کیونکہ انہیں دُنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈالا تھا، اور انہوں نے اپنے خلاف گواہی دی کہ وہ کافر تھے۔'' ○---[تفسیر کے لیے باب نمبر۳، مضمون: جن]

(سورۃ الاعراف ۷)---۲۶۔ ''اے بنی آدم! ہم نے تمہیں لباس عنایت کیا ہے جو تمہارے ننگ چھپاتا ہے اور زینت ہے- اور پرہیزگاری کا لباس تو بہتر ہے- یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہے تاکہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔'' ○---[تفسیر کے لیے باب ۱۴، مضمون: لباس]---۲۷۔ ''اے بنی آدم! تمہیں شیطان فتنے میں نہ ڈال دے جس طرح اس نے تمہارے ماں باپ کو جنت سے ان کا لباس اتروا کر نکلوا دیا تھا تاکہ انہیں ان کے ننگ (قابل شرم حصے) دکھائے- وہ تمہیں دیکھتا ہے- وہ اور اس کا قبیلہ جہاں سے تم انہیں نہیں دیکھتے- ہم نے شیطانوں کو ان لوگوں کا جو ایمان نہیں رکھتے دوست بنایا ہے۔'' ○---۳۱۔ ''اے بنی آدم! ہر مقام سجدہ کے لئے آراستہ ہوا کرو اور کھاؤ اور پیو مگر حد سے نہ بڑھو کہ وہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔'' ○---۳۵۔ ''اے بنی آدم! تاہم تمہارے پاس تم ہی میں سے رسول آئیں گے جو تمہارے سامنے میری آیتیں بیان کریں گے- تو جس نے خوف خدا کیا اور اصلاح کر لی ایسے لوگوں پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غم کھائیں گے۔'' ○---۳۶۔ ''مگر جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان سے سرکشی کی وہ آگ کے ساتھی ہوں گے- جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔'' ○---۳۷۔ ''ہاں! اس سے بڑا ظالم کون ہے جس نے اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھوٹ گھڑا یا اس کی آیتوں کو جھٹلا دیا؟

Marfat.com

انہیں ان کی لکھت کا حصہ ملتا رہے گا- یہاں تک کہ جب ان کے پاس ہمارے فرشتے انہیں وفات دینے آئیں گے تو وہ کہیں گے، وہ کہاں ہیں جنہیں تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر پکارا کرتے تھے؟ وہ کہیں گے، وہ ہم سے گم ہو گئے ہیں اور وہ اپنے بارے میں گواہی دیں گے کہ بیشک وہ کافر تھے۔''O---۱۷۲ا۔''اور جب تیرے رب نے بنی آدم کی پشتوں سے ان کی نسل کو لیا اور انہیں انہی پر گواہ کیا- کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ انہوں نے کہا، کیوں نہیں! ہم اس کی گواہی دیتے ہیں- یہ اس لئے تھا کہ تم کہیں روز قیامت کو یہ نہ کہہ دو کہ ہم اس بات سے بے خبر تھے۔''O---۱۷۳ا۔''یا کہہ دو کہ ہمارے باپ دادا پہلے ہی شرک کرتے تھے اور ہم تو ان کے بعد کی نسل تھے- کیا تو ہمیں اس پر جو غلط کاروں نے کیا ہلاک کر دے گا۔''O---۱۷۹ا۔''ہم نے بہت سے جن وانس کو جہنم کے لئے ہی پیدا کیا ہے- ان کے دل ہیں جن سے وہ سوچتے نہیں، ان کی آنکھیں ہیں جن سے وہ دیکھتے نہیں، ان کے کان ہیں جن سے وہ سنتے نہیں، وہ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ زیادہ گمراہ ہیں، وہی لوگ بے خبر ہیں۔''O

(سورۃ یونس ۱۰)---۱۲ا۔''اور جب انسان کو تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اپنے پہلو پر ہو یا بیٹھا ہو یا کھڑا ہو، ہمیں پکارتا ہے، پھر جب ہم اس کی تکلیف کو اس سے دور کر دیتے ہیں تو وہ یوں چل دیتا ہے جیسے اس نے اس تکلیف کے لئے جو اسے پہنچی تھی کبھی ہمیں پکارا ہی نہ تھا، حد سے نکلنے والوں کے لئے ان کے عمل اسی طرح خوبصورت بنا دیئے گئے ہیں۔''O---[یہ انسان کی اس حالت کا تذکرہ ہے جو انسانوں کی اکثریت کا شیوہ ہے۔ بلکہ بہت سے اللہ کو ماننے والے بھی اس کوتاہی کا عام ارتکاب کرتے ہیں کہ مصیبت کے وقت تو خوب اللہ اللہ ہو رہا ہے، دعائیں کی جا رہی ہیں، توبہ واستغفار کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ مصیبت کا وہ کڑا وقت نکال دیتا ہے تو پھر بارگاہ الٰہی میں دعا و تضرع سے بھی غافل ہو جاتے ہیں اور اللہ نے ان کی دعائیں قبول کر کے انہیں جس ابتلا اور مصیبت سے نجات دی، اس پر اللہ کا شکر ادا کرنے کی بھی توفیق انہیں نصیب نہیں ہوتی۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۹ا۔''اور سب انسان صرف ایک ہی امت ہیں- پھر بھی اختلاف کرتے ہیں اور اگر تیرے رب کی طرف سے ایک بات طے نہ ہو چکی ہوتی تو ان کے درمیان ان باتوں کا جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں فیصلہ ہو چکا ہوتا۔''O---۲۴ا۔''دنیاوی زندگی کی مثال تو ایسی ہے جیسے پانی- جسے ہم آسمان سے اتارتے ہیں پھر اس سے زمین کا سبزہ جسے انسان اور چوپائے کھاتے ہیں رل مل جاتا ہے- یہاں تک کہ جب زمین اپنا سنگھار کر لیتی ہے اور خوش نما ہو جاتی ہے اور اس کے مالک سمجھتے ہیں کہ وہ اس پر قدرت رکھتے ہیں تو ہمارا حکم رات یا دن کو آ پہنچتا ہے اور ہم اسے کٹی ہوئی کھیتی بنا دیتے ہیں- گویا کل وہاں کچھ تھا ہی نہیں- اس طرح ان لوگوں کے لئے جو غور و فکر کرتے ہیں نشانیاں کھول کھول کر بیان کرتے ہیں۔''O

(سورۃ ھود ۱۱)---۹ا۔''اور اگر ہم انسان کو اپنی طرف سے رحمت کا مزا چکھائیں- پھر اسے اس سے چھین لیں- بیشک وہ مایوس اور ناشکرا ہے۔''O---۱۰ا۔''اور اگر ہم اسے تکلیف کے بعد آسودگی کا مزا چکھا دیں تو وہ کہہ دے گا، تکلیفیں مجھ سے جاتی رہیں- بیشک وہ اترانے والا شیخی مارنے والا ہے۔''O---۱۱ا۔''سوائے ان کے جو صبر کرتے ہیں اور اچھے عمل کرتے ہیں انہی کے لئے بخشش اور بڑا اجر ہے۔''O---۲۷ب۔''اس کی (نوحؑ) قوم کے کافر سرداروں نے کہا، ہم تو تجھے صرف اپنی طرح کا ایک بشر دیکھتے ہیں اور ہم تجھے دیکھتے ہیں کہ تیری پیروی صرف وہ لوگ کر رہے ہیں جو ظاہری نگاہ میں ہم میں سب سے نچلے درجے کے ہیں اور ہم اپنے اوپر تمہاری کوئی فضیلت نہیں دیکھتے- بلکہ ہم تجھے جھوٹا خیال کرتے ہیں۔''O---۱۱۸ا۔''اور اگر تیرا رب چاہتا تو سب لوگوں کو ایک ہی امت بنا دیتا- لیکن وہ اختلاف کرتے ہی رہتے ہیں۔''O---۱۱۹ا۔''سوائے ان کے جن پر تیرے رب کا رحم ہو اور اسی بات کے لئے اس نے انہیں پیدا کیا تھا اور تیرے رب کی وہ بات پوری ہو گئی ہے کہ میں جنوں اور انسانوں سب سے جہنم کو بھر دوں گا۔''O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۶، مضمون: آزمائش]

(سورۃ یوسف ۱۲)---۵ا۔''(یعقوبؑ نے) کہا پیارے بچے! اپنے اس خواب کا ذکر اپنے بھائیوں سے نہ کرنا- ایسا نہ ہو کہ وہ تمہارے ساتھ فریب کاری کریں- شیطان تو انسان کا کھلا دشمن ہے۔''O---۳۱ا۔''اس (زلیخا) نے جب ان کی اس پرفریب غیبت کا حال سنا تو انہیں بلوا بھیجا- اور ان کے لئے ایک مجلس مرتب کی اور ان میں سے ہر ایک کو چھری دی اور کہا اے یوسف! ان کے سامنے چلے آؤ- ان عورتوں نے جب اسے دیکھا تو بہت بڑا جانا اور اپنے ہاتھ کاٹ لئے اور زبان سے نکل گیا کہ ماشاءاللہ! یہ انسان تو ہرگز نہیں یہ تو یقیناً بہت ہی بزرگ فرشتہ ہے۔''O

(سورۃ ابراہیم ۱۴)---۸ا۔''موسیٰ نے کہا کہ اگر تم سب اور روئے زمین کے تمام انسان اللہ تعالیٰ کی ناشکری کریں تو بھی اللہ تعالیٰ بے نیاز اور تعریفوں والا ہے۔''O---۳۴ا۔''اسی نے تمہیں تمہاری منہ مانگی کل چیزوں میں سے دے رکھا ہے- اگر تم اللہ تعالیٰ کے احسان گننا چاہو تو انہیں پورے گن بھی نہیں سکتے- یقیناً انسان بڑا ہی بے انصاف اور ناشکرا ہے۔''O---[اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر شکر ادا کرنے سے غفلت کی وجہ سے انسان اپنے نفس کے ساتھ ظلم اور بے انصافی کرتا ہے، بالخصوص کافر جو بالکل ہی اللہ تعالیٰ سے غافل ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الحجر ۱۵)---۲۶ا۔''یقیناً ہم نے انسان کو کالی اور سڑی ہوئی کھنکھناتی مٹی سے پیدا فرمایا۔''O---۲۸ا۔''اور جب تیرے پروردگار نے فرشتوں

Marfat.com

سے فرمایا کہ میں ایک انسان کو کالی اور سڑی ہوئی کھنکھناتی مٹی سے پیدا کرنے والا ہوں۔'' O---۲۹۔ ''تو جب میں اسے پورا بنا چکوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم سب اس کے لئے سجدے میں گر پڑنا۔'' O---۳۰۔ ''چنانچہ تمام فرشتوں نے سب کے سب نے سجدہ کر لیا۔'' O---۳۱۔ ''مگر ابلیس کے کہ اس نے سجدہ کرنے والوں میں شمولیت کرنے سے (صاف) انکار کر دیا۔'' O---۳۲۔ ''(اللہ تعالیٰ) نے فرمایا اے ابلیس تجھے کیا ہوا کہ تو سجدہ کرنے والوں میں شامل نہ ہوا؟'' O---۳۳۔ ''وہ بولا کہ میں ایسا نہیں کہ اس انسان کو سجدہ کروں جسے تو نے کالی اور سڑی ہوئی کھنکھناتی مٹی سے پیدا کیا ہے۔'' O

(سورۃ بنی اسرائیل ۱۷)---۱۱۔ ''اور انسان برائی کی دعائیں مانگنے لگتا ہے بالکل اس کی اپنی بھلائی کی دعا کی طرح، انسان ہے ہی بڑا جلد باز۔'' O---۱۲۔ ''ہم نے رات اور دن کو اپنی قدرت کی نشانیاں بنائی ہیں، رات کی نشانی کو تو ہم نے بے نور کر دیا ہے اور دن کی نشانی کو روشن بنایا ہے تاکہ تم اپنے رب کا فضل تلاش کر سکو اور اس لیے بھی کہ برسوں کا شمار اور حساب معلوم کر سکو اور ہر ہر چیز کو ہم نے خوب تفصیل سے بیان فرما دیا ہے۔'' O---۱۳۔ ''ہم نے ہر انسان کی برائی بھلائی کو اس کے گلے لگا دیا ہے اور بروز قیامت ہم اس کے سامنے اس کا نامہ اعمال نکالیں گے جسے وہ اپنے اوپر کھلا ہوا پالے گا۔'' O---۱۴۔ ''لے! خود ہی اپنی کتاب آپ پڑھ لے۔ آج تو تو آپ ہی اپنا خود حساب لینے کو کافی ہے۔'' O---۸۸۔ ''کہہ دیجئے کہ اگر تمام انسان اور کل جنات مل کر اس قرآن کے مثل لانا چاہیں تو ان سب سے اس کے مثل لانا ناممکن ہے گو وہ (آپس میں) ایک دوسرے کے مددگار بھی بن جائیں۔'' O---۹۴۔ ''لوگوں کے پاس ہدایت پہنچ چکنے کے بعد ایمان سے روکنے والی صرف یہی چیز رہی کہ انہوں نے کہا کیا اللہ نے ایک انسان کو ہی رسول بنا کر بھیجا۔'' O---۱۰۰۔ ''کہہ دیجئے کہ اگر بالفرض تم میرے رب کی رحمتوں کے خزانوں کے مالک بن جاتے تو تم اس وقت بھی اس کے خرچ ہو جانے کے خوف سے اس کو روکے رکھتے اور انسان ہے ہی تنگ دل۔'' O

(سورۃ الکہف ۱۸)---۵۴۔ ''ہم نے اس قرآن میں ہر ہر طریقے سے تمام کی تمام مثالیں لوگوں کے لیے بیان کر دی ہیں لیکن انسان سب سے زیادہ جھگڑالو ہے۔'' O---[یعنی ہم نے انسان کو حق کا راستہ سمجھانے کے لیے قرآن میں ہر طریقہ استعمال کیا ہے، وعظ و تذکیر، امثال و واقعات اور دلائل و براہین، علاوہ ازیں انہیں بار بار اور مختلف انداز سے بیان کیا ہے۔ لیکن انسان چونکہ سخت جھگڑالو ہے، اس لیے وعظ و نصیحت کا اس پر اثر ہوتا ہے اور نہ دلائل و براہین اس کے لیے کارگر۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۵۵۔ ''لوگوں کے پاس ہدایت آ چکنے کے بعد انہیں ایمان لانے اور اپنے رب سے استغفار کرنے سے صرف اسی چیز نے روکا کہ اگلے لوگوں کا سا معاملہ انہیں بھی پیش آئے یا ان کے سامنے کھلم کھلا عذاب آ موجود ہو جائے۔'' O

(سورۃ مریم ۱۹)---۶۶۔ ''انسان کہتا ہے کہ جب میں مر جاؤں گا تو پھر زندہ کر کے نکالا جاؤں گا۔'' O---۶۷۔ ''کیا یہ انسان اتنا بھی یاد نہیں رکھتا کہ ہم نے اسے اس سے پہلے پیدا کیا حالانکہ وہ کچھ بھی نہ تھا۔'' O---۶۸۔ ''تیرے پروردگار کی قسم! ہم انہیں اور شیطانوں کو جمع کر کے ضرور ضرور جہنم کے اردگرد گھٹنوں کے بل گرے ہوئے حاضر کر دیں گے۔'' O

(سورۃ الانبیاء ۲۱)---۳۴۔ ''آپ سے پہلے کسی انسان کو بھی ہم نے ہمیشگی نہیں دی، کیا اگر آپ مر گئے تو وہ ہمیشہ کے لیے رہ جائیں گے۔'' O---[یہ کفار کے جواب میں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بابت کہتے تھے کہ ایک دن اسے مر ہی جانا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، موت ہر انسان کو آنی ہے اور اس اصول سے یقیناً محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی مستثنیٰ نہیں۔ کیونکہ وہ بھی انسان ہی ہیں اور ہم نے کسی انسان کے لیے بھی دوام اور ہمیشگی نہیں رکھی ہے۔ لیکن کیا یہ بات کہنے والے خود نہیں مریں گے؟ اس سے صنم پرستوں کی بھی تردید ہو گئی جو دیوتاؤں کی اور انبیاء و اولیاء کی زندگی کے قائل ہیں اور اسی بنیاد پر ان کو حاجت روا اور مشکل کشا سمجھتے ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۳۷۔ ''انسان جلد باز مخلوق ہے۔ میں تمہیں اپنی نشانیاں ابھی ابھی دکھاؤں گا تم مجھ سے جلد بازی نہ کرو۔'' O

(سورۃ الحج ۲۲)---۱۸۔ ''کیا تو نہیں دیکھ رہا کہ اللہ کے سامنے سجدے میں ہیں سب آسمانوں والے اور سب زمینوں والے اور سورج اور چاند اور ستارے اور پہاڑ اور درخت اور جانور اور بہت سے انسان بھی۔ ہاں بہت سے وہ بھی ہیں جن پر عذاب کا مقولہ ثابت ہو چکا ہے، جسے رب ذلیل کر دے اسے کوئی عزت دینے والا نہیں، اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔'' O---[یہ سجدۂ اطاعت ہی ہے جس کو انسانوں کی ایک بڑی تعداد اور کرتی ہے اور اللہ کی رضا کی مستحق قرار پاتی ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۹۔ ''یہ دونوں اپنے رب کے بارے میں اختلاف کرنے والے ہیں، پس کافروں کے لیے تو آگ کے کپڑے بیونت کر کاٹے جائیں گے، اور ان کے سروں کے اوپر سے سخت کھولتا ہوا پانی بہایا جائے گا۔'' O---[بعض نے اس سے مراد مذکورہ گمراہ فرقے اور اس کے مقابلے میں دوسرا فرقہ مسلمان کو لیا ہے۔ یہ دونوں اپنے رب کے بارے میں جھگڑتے ہیں، مسلمان تو اس کی وحدانیت اور اس کی قدرت علی البعث کے قائل ہیں، جب کہ دوسرے اللہ کے بارے میں مختلف گمراہیوں میں مبتلا ہیں۔ اس ضمن میں جنگ بدر میں لڑنے والے مسلمان اور کافر بھی آ جاتے ہیں، جس کے آغاز میں مسلمانوں میں ایک طرف حضرت علی اور حضرت حمزہ، حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہم تھے اور دوسری طرف ان کے مقابلے میں کافروں میں عتبہ، شیبہ اور ولید بن عتبہ تھے، امام ابن کثیر فرماتے ہیں کہ یہ دونوں ہی مفہوم صحیح اور آیت کے مطابق ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۷۵۔ ''فرشتوں میں سے اور

Marfat.com

انسانوں میں سے پیغام پہنچانے والوں کو اللہ ہی چھانٹ لیتا ہے بیشک اللہ تعالیٰ سننے والا دیکھنے والا ہے۔" O

(سورۃ المومنون ۲۳) ---۱۲۔ "یقیناً ہم نے انسان کو مٹی کے جوہر سے پیدا کیا۔" O --- [کیونکہ سب کے باپ حضرت آدم علیہ السلام منتخب مٹی سے پیدا ہوئے اور ویسے بھی تمام بنی آدم نطفہ سے پیدا ہوتے ہیں اور نطفہ بھی مٹی سے نکلی ہوئی غذاؤں کا خلاصہ ہے۔ (تفسیر از علامہ شبیر احمد عثمانی)] ---۱۱۵۔ "کیا تم یہ گمان کیے ہوئے ہو کہ ہم نے تمہیں یونہی بیکار پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم ہماری طرف لوٹائے ہی نہ جاؤ گے۔" O ---۱۱۶۔ "اللہ تعالیٰ سچا بادشاہ ہے وہ بڑی بلندی والا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی بزرگ عرش کا مالک ہے۔" O --- [یعنی وہ اس سے بہت بلند ہے کہ وہ تمہیں بغیر کسی مقصد کے یوں ہی ایک کھیل کے طور پر بے کار پیدا کرے۔ اور تم جو چاہو کرو، تم سے اس کی کوئی باز پرس ہی نہ ہو۔ بلکہ اس نے تمہیں ایک خاص مقصد کے تحت پیدا کیا ہے اور وہ ہے اس کی عبادت کرنا۔ اسی لیے آگے فرمایا کہ وہی معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الفرقان ۲۵) ---۵۴۔ "وہ ہے جس نے پانی سے انسان کو پیدا کیا، پھر اسے نسب والا اور سسرالی رشتوں والا کر دیا۔ بلاشبہ آپ کا پروردگار (ہر چیز پر) قادر ہے۔" O

(سورۃ النمل ۲۷) ---۱۷۔ "سلیمان کے سامنے ان کے تمام لشکر جنات اور انسان اور پرند میں سے جمع کیے گئے (ہر ہر قسم) الگ الگ درجہ بندی کر دی گئی۔" O ---۴۰۔ "جس کے پاس کتاب کا علم تھا وہ بول اٹھا کہ آپ پلک جھپکائیں اس سے بھی پہلے میں اسے آپ کے پاس پہنچا سکتا ہوں۔ جب آپ نے اسے اپنے پاس موجود پایا تو فرمانے لگے یہی میرے رب کا فضل ہے، تاکہ وہ مجھے آزمائے کہ میں شکر گزاری کرتا ہوں یا ناشکری، شکر گزار اپنے ہی نفع کے لیے شکر گزاری کرتا ہے اور جو ناشکری کرے تو میرا پروردگار (بے پرواہ اور بزرگ) غنی اور کریم ہے۔" O --- [تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: روحانی علم]

(سورۃ العنکبوت ۲۹) ---۸۔ "ہم نے ہر انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی نصیحت کی ہے ہاں اگر وہ یہ کوشش کریں کہ آپ میرے ساتھ اسے شریک کر لیں جس کا آپ کو علم نہیں تو ان کا کہنا نہ مانیے، تم سب کا لوٹنا میری ہی طرف ہے پھر میں ہر اس چیز سے جو تم کرتے تھے تمہیں خبر دوں گا۔" O

(سورۃ الروم ۳۰) ---۲۰۔ "اللہ کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا پھر اب انسان بن کر (چلتے پھرتے) پھیل رہے ہو۔" O (تفسیر کیلئے باب ۳، مضمون: انسانی پیدائش) ---۲۱۔ "اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ تمہاری ہی جنس سے بیویاں پیدا کیں تاکہ تم ان سے آرام پاؤ اس نے تمہارے درمیان محبت اور ہمدردی قائم کر دی یقیناً غور و فکر کرنے والوں کیلئے اس میں بہت سی نشانیاں ہیں۔" O

(سورۃ لقمان ۳۱) ---۱۴۔ "ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے متعلق نصیحت کی ہے، اس کی ماں نے دکھ پر دکھ اٹھا کر اسے حمل میں رکھا اور اس کی دودھ چھڑائی دو برس میں ہے کہ تو میری اور اپنے ماں باپ کی شکر گزاری کر، (تم سب کو) میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔" O ---۱۵۔ "اور اگر وہ دونوں تجھ پر اس بات کا دباؤ ڈالیں کہ تو میرے ساتھ شریک کرے جس کا تجھے علم نہ ہو تو تو ان کا کہنا نہ ماننا، ہاں دنیا میں ان کے ساتھ اچھی طرح بسر کرنا اور اس کی راہ چلنا جو میری طرف جھکا ہوا ہو تمہارا سب کا لوٹنا میری ہی طرف ہے تم جو کچھ کرتے ہو اس سے پھر میں تمہیں خبردار کر دوں گا۔" O

(سورۃ السجدۃ ۳۲) ---۱۳۔ "اگر ہم چاہتے تو ہر شخص کو ہدایت نصیب فرما دیتے، لیکن میری یہ بات بالکل حق ہو چکی ہے کہ میں ضرور ضرور جہنم کو انسانوں اور جنوں سے پر کر دوں گا۔" O

(سورۃ الاحزاب ۳۳) ---۷۲۔ "ہم نے اپنی امانت کو آسمانوں پر زمین پر اور پہاڑوں پر پیش کیا لیکن سب نے اس کے اٹھانے سے انکار کر دیا اور اس سے ڈر گئے (مگر) انسان نے اسے اٹھا لیا، وہ بڑا ہی ظالم جاہل ہے۔" O --- [تفصیل کے لیے باب نمبر ۸، مضمون: امانت]

(سورۃ فاطر ۳۵) ---۳۔ "لوگو! تم پر جو انعام اللہ تعالیٰ نے کیے ہیں انہیں یاد کرو۔ کیا اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی بھی خالق ہے جو تمہیں آسمان و زمین سے روزی پہنچائے؟ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ پس تم کہاں الٹے جاتے ہو؟" O --- [قدرت الٰہی کے چند مظاہر پیش کرنے کے بعد روئے سخن سب انسانوں کی طرف ہے کہ اے انسانو! زندگی، صحت، علم، عزت، دولت، وغیرہ جن نعمتوں سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں مالا مال کیا ہے انہیں یاد رکھو اور اس محسن حقیقی کا شکر ادا کیا کرو] --- [اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی خالق نہیں، تمہیں بھی اس نے پیدا فرمایا اور تمہارے رزق کے سارے سامان بھی اسی نے پیدا فرمائے۔ تخلیق میں جب اس کا کوئی شریک نہیں تو رزق رسانی میں بھی اس کا کوئی شریک نہیں۔ جب خالق بھی وہی ہے اور رازق بھی وہی تو پھر خود انصاف کرو اور کون ہے جو عبادت کے لائق ہو۔ ہرگز نہیں سب کہو، لا الٰہ الا ھو۔ (تفسیرات از ضیاء القرآن)] ---۵۔ "لوگو! اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے تمہیں زندگانی دنیا دھوکے میں نہ ڈالے اور نہ دھوکے باز شیطان تمہیں غفلت میں ڈالے۔" O --- [پہلے یا ایھا الناس فرما کر لوگوں کو توحید کی دعوت دی اور شرک سے اجتناب کرنے کی تاکید فرمائی۔ اب یا ایھا الناس فرما کر ان امور سے باخبر کر دیا جو انسان کی تباہی اور بربادی کا باعث بنتے ہیں۔ اس دوسرے خطاب کا آغاز اس چیز سے کیا کہ

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ قیامت آئے گی اور تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں باز پُرس ہوگی۔ یہ وعدہ کسی عام آدمی کا نہیں جو جھوٹا وعدہ کرنے میں شرم محسوس نہ کرے یا اپنی کمزوری کی وجہ سے اس کو پُورا نہ کر سکے۔ ایسا نہیں ہے' یہ وعدہ اللہ تعالیٰ کا ہے اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہمیشہ سچا ہوا کرتا ہے۔ اس کے بعد فرمایا کہ زندگی کی ان ناپائیدار لذتوں میں اس حد تک نہ کھو جانا کہ تمہیں قیامت کا دن سرے سے یاد ہی نہ رہے۔ نیز ہوشیار رہنا کہیں وہ فریبی اور دھوکہ باز تمہیں کوئی چکمہ دے کر راہِ حق سے بہکا نہ دے۔ حضرت سعید بن جُبیرؓ نے پہلے جملے کا یہ مفہوم بیان کیا ہے: دنیوی زندگی کا دھوکہ یہ ہے کہ انسان اس کی نعمتوں اور لذتوں میں یوں مشغول ہو جائے کہ آخرت کے لیے کوئی عمل کرنے کی اس کے پاس فرصت ہی نہ رہے۔ اور دُوسرے جُملہ کا معنی سمجھنے کے لیے غرور کا مفہوم ذہن نشین کرنا ضروری ہے۔ یعنی اصمعی جو فقہ لغت اور ادب کے امام ہیں کہتے ہیں۔ غرور اسے کہتے ہیں جو تجھے دھوکہ اور فریب میں مُبتلا کر دے۔ فریبی' مکار' دھوکہ باز اور غرور ان چیزوں کو کہا جاتا ہے جن کی محبت اور چاہت کے باعث انسان دھوکہ کھا جاتا ہے' اور فریب میں مُبتلا ہو جاتا ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

---۶۔ ''یاد رکھو! شیطان تمہارا دشمن ہے' تم اسے دشمن جانو وہ تو اپنے گروہ کو صرف اس لیے ہی بلاتا ہے کہ وہ سب جہنم واصل ہو جائیں۔'' O---۲۸۔ ''اور اسی طرح آدمیوں اور جانوروں اور چوپایوں میں بھی بعض ایسے ہیں کہ ان کی رنگتیں مختلف ہیں' اللہ تعالیٰ سے اس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو علم رکھتے ہیں واقعی اللہ تعالیٰ زبردست بڑا بخشنے والا ہے۔'' O

(سورۃ یٰسٓ ۳۶) ---۷۷۔ ''کیا انسان کو اتنا بھی معلوم نہیں کہ ہم نے اسے نطفے سے پیدا کیا ہے؟ پھر یکا یک وہ صریح جھگڑالو بن بیٹھا۔'' O---[اگر انسان اپنے مادۂ تخلیق کی طرف ہی غور کرتا تو سرکشی اور بغاوت کا راستہ اختیار نہ کرتا۔ ہم نے اسے پانی کی ایک بُوند سے پیدا کیا' پھر اسے صحت' جوانی' عزت اور دولت کی نعمتیں بخشیں۔ شکر کرنے اور ایک اطاعت گزار بندہ بننے کے بجائے وہ ہم سے ہی اُلجھ رہا ہے' ہمارا ہی انکار کر رہا ہے اور اس کے لیے مناظرانہ انداز اختیار کر رہا ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)] ---۷۸۔ ''اور اس نے ہمارے لیے مثال بیان کی اور اپنی (اصل) پیدائش کو بھول گیا' کہنے لگا ان گلی سڑی ہڈیوں کو کون زندہ کر سکتا ہے؟'' O--- [یہ گستاخ' ناہنجار ہمارے لیے طرح طرح کی مثالیں پیش کرتا ہے۔ خدا ہوتا تو ہمیں کہیں نظر نہ آتا۔ اتنے بڑے کارخانہ حیات کو ایک ہستی کیسے چلا سکتی ہے۔ یہ قیامت کی دھمکیاں مذہبی لوگوں نے لوگوں پر محض اپنا تسلط جمانے اور انہیں ذہنی غلامی میں مبتلا کرنے کے لیے گھڑی ہوئی ہیں--- بھلا کبھی قیامت قائم ہو سکتی ہے۔ کیا ایسی اَن ہونی بات کو عقل تسلیم کر سکتی ہے وغیرہ وغیرہ' اس قسم کی ہرزہ سرائی میں تو انہیں بڑا کمال حاصل ہے۔ اس کو اتنی بھی خبر نہیں کہ اسے کس مادہ سے پیدا کیا گیا ہے۔ کیا اس کا یہ سراپا وہاں تھا۔ جب یہ پیدا ہوا تھا' کیا یہ شوخیاں اس میں موجود تھیں۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

(سورۃ الصّٰفّٰت ۳ ---۱۱۔ ''ان کافروں سے پوچھو تو کہ آیا ان کا پیدا کرنا زیادہ دشوار ہے یا (ان کا) جنہیں ہم نے (ان کے علاوہ) پیدا کیا؟ ہم نے (انسانوں) کو لیس دار مٹی سے پیدا کیا ہے؟'' O--- [تفصیل کے لیے باب نمبر ۳' مضمون: حقیقت انسانی]

(سورۃ الزُّمر ۳۹) ---۸۔ ''اور انسان کو جب کبھی کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ خوب رجوع ہو کر اپنے رب کو پکارتا ہے' پھر جب اللہ تعالیٰ اسے اپنے پاس سے نعمت عطا فرما دیتا ہے تو وہ اس سے پہلے جو دُعا کرتا تھا اسے (بالکل) بھول جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے شریک مقرر کرنے لگتا ہے جس سے (اوروں کو بھی) اس کی راہ سے بہکائے' آپ فرما دیجئے! کہ اپنے کفر کا فائدہ کچھ دن اور اٹھا لو' (آخر) تو دوزخیوں میں ہونے والا ہے۔'' O---۴۹۔ ''انسان کو جب کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو ہمیں پکارنے لگتا ہے' پھر جب ہم اسے اپنی طرف سے کوئی نعمت عطا فرما دیں تو کہنے لگتا ہے کہ اسے تو میں محض اپنے علم کی وجہ سے دیا گیا ہوں' بلکہ یہ آزمائش ہے لیکن ان میں سے اکثر لوگ بے علم ہیں۔'' O--- [جب انسان کسی تکلیف میں مُبتلا ہو جاتا ہے تو اس وقت ہمیں پکارتا ہے' گڑگڑاتا ہے' فریاد کرتا ہے۔ لیکن جب اسے اس عذاب سے نجات مل جاتی ہے اور ہم اس پر اپنی گوناگوں رحمتوں کا مینہ برسا دیتے ہیں تو یہ نہیں کہتا کہ میرے رب نے مجھ پر احسان فرمایا ہے بلکہ کہتا ہے کہ یہ میری ذاتی قابلیت اور مہارت کا نتیجہ ہے۔ میرے جیسا لائق فائق انسان اس خوشحالی کا مستحق ہے' یہ بنگلہ' یہ کوٹھی' یہ کار' یہ بچے اور بیوی زندگی کی ساری سج دھج اور رونقیں میں نے اپنی ذاتی کاوش اور محنت سے حاصل کی ہیں' مجھ پر کسی کی عنایات نہیں۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)] ---۵۰۔ ''ان سے اگلے بھی یہی بات کہہ چکے ہیں پس ان کی کارروائی ان کے کچھ کام نہ آئی۔'' O

(سورۃ المؤمن ۴۰) ---۶۴۔ ''اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو ٹھہرنے کی جگہ اور آسمان کو چھت بنا دیا اور تمہاری صورتیں بنائیں اور بہت اچھی بنائیں اور تمہیں عمدہ عمدہ چیزیں کھانے کو عطا فرمائیں' یہی اللہ تمہارا پروردگار ہے' پس بہت ہی برکتوں والا اللہ ہے سارے جہان کا پرورش کرنے والا۔'' O--- [یعنی تمہارے پیدا کرنے سے پہلے تمہارے لیے اس قدر محفوظ اور پُرامن جائے قرار مہیا کی۔ پھر تمہیں پیدا کیا تو اس طرح کہ ایک بہترین جسم نہایت موزوں اعضاء اور نہایت اعلیٰ درجہ کی جسمانی و ذہنی قوتوں کے ساتھ تم کو عطا کیا۔ یہ سیدھا قامت یہ ہاتھ اور پاؤں' یہ آنکھ ناک اور یہ کان' یہ بولتی ہوئی زبان اور یہ بہترین صلاحیتوں کا مخزن دماغ تم خود بنا کر نہیں لے آئے تھے' نہ تمہاری ماں اور تمہارے باپ نے انہیں بنایا تھا' نہ کسی نبی یا ولی یا دیوتا میں یہ

Marfat.com

قدرت تھی کہ انہیں بناتا۔ ان کا بنانے والا وہ حکیم و رحیم قادر مطلق تھا جس نے انسان کو وجود میں لانے کا جب فیصلہ کیا تو اسے دنیا میں کام کرنے کے لیے ایسا بے نظیر جسم دے کر پیدا کیا۔ پھر پیدا ہوتے ہی اس کی مہربانی سے تم نے اپنے لیے پاکیزہ رزق کا ایک وسیع خوانِ یغما بچھا ہوا پایا۔ کھانے اور پینے کا ایسا پاکیزہ سامان جو زہریلا نہیں بلکہ صحت بخش ہے' کڑوا کسیلا اور بدمزہ نہیں بلکہ خوش ذائقہ ہے' سڑا بسا اور بدبودار نہیں بلکہ خوش رائحہ ہے' بے جان پھوک نہیں بلکہ اُن حیاتینوں اور مفید غذائی مادّوں سے مالا مال ہے جو تمہارے جسم کی پرورش اور نشوونما کے لیے موزوں ترین ہیں۔ یہ پانی، یہ غلے، یہ ترکاریاں، یہ پھل، یہ دودھ، یہ شہد، یہ گوشت، یہ نمک مرچ اور مسالے جو تمہارے تغذیے کے لیے اس قدر موزوں اور تمہیں زندگی کی طاقت ہی نہیں' زندگی کا لطف دینے کے لیے بھی اس قدر مناسب ہیں' آخر کس نے اس زمین پر اتنی افراط کے ساتھ مہیا کیے ہیں' اور کس نے یہ انتظام کیا ہے کہ غذا کے یہ بے حساب خزانے زمین سے پے در پے نکلتے چلے آئیں اور ان کی رسد کا سلسلہ کبھی ٹوٹنے نہ پائے؟ یہ رزق کا انتظام نہ ہوتا اور بس تم پیدا کر دیے جاتے تو سوچو کہ تمہاری زندگی کا کیا رنگ ہوتا۔ کیا یہ اس بات کا صریح ثبوت نہیں ہے کہ تمہارا پیدا کرنے والا محض خالق ہی نہیں بلکہ خالقِ حکیم اور ربِ رحیم ہے؟ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(سورۃ حٰم السجدۃ ۴۱) ---۲۵۔ ''اور ہم نے ان کے کچھ ہم نشیں مقرر کر رکھے تھے جنہوں نے ان کے اگلے پچھلے اعمال ان کی نگاہوں میں خوبصورت بنا رکھے تھے اور ان کے حق میں بھی اللہ تعالیٰ کا قول ان امتوں کے ساتھ پورا ہوا جو ان سے پہلے جنوں انسانوں کی گزر چکی ہیں۔ یقیناً وہ زیاں کار ثابت ہوئے۔'' O ---۲۹۔ ''اور کافر لوگ کہیں گے اے ہمارے رب! ہمیں جنوں انسانوں (کے وہ دونوں فریق) دکھا جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا (تاکہ) ہم انہیں اپنے قدموں تلے ڈال دیں تاکہ وہ جہنم میں سب سے نیچے (سخت عذاب میں) ہو جائیں۔'' O ---۴۹۔ ''بھلائی کے مانگنے سے انسان تھکتا نہیں اور اگر اسے کوئی تکلیف پہنچ جائے تو مایوس اور ناامید ہو جاتا ہے۔'' O ---[یعنی دنیا کا مال و اسباب' صحت و قوت' عزت و رفعت اور دیگر دنیوی نعمتوں کے مانگنے سے انسان نہیں تھکتا' بلکہ مانگتا ہی رہتا ہے۔ انسان سے مراد انسانوں کی غالب اکثریت ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۵۰۔ ''اور جو مصیبت اسے پہنچ چکی ہے اس کے بعد اگر ہم اسے کسی رحمت کا مزہ چکھائیں تو وہ کہہ اٹھتا ہے کہ اس کا تو میں حقدار ہی تھا اور میں تو خیال نہیں کر سکتا کہ قیامت قائم ہوگی اور اگر میں اپنے رب کے پاس واپس کیا گیا تو بھی یقیناً میرے لیے اس کے پاس بھی بہتری ہے' یقیناً ہم ان کفار کو ان کے اعمال سے خبردار کریں گے اور انہیں سخت عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔'' O ---[اور اگر ہم اس کو اپنی رحمت سے نوازتے ہیں' تو پھر یہ احسان فراموش عجیب و غریب باتیں بناتا ہے۔ کہتا ہے کہ میں اپنی قابلیت، ذہانت اور تجربہ کے لحاظ سے اس کا ہی مستحق تھا کہ یہ نعمت مجھ پر کی جاتی اور اس منصب پر مجھے فائز کیا جاتا۔ یہ خشک مزاج مُلا مجھے قیامت کی ہر وقت دھمکی دیتا ہے اور میرے عیش و عشرت میں بھنگ ڈالنا چاہتا ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ قیامت آئے گی ہی نہیں' یہ یوں ہی ہمیں خواہ مخواہ ڈراتے رہتے ہیں۔ اور اگر بالفرض آ بھی گئی تو ہم لوگوں کو جو یہاں وزارت و صدارت کے منصب پر فائز ہیں قیامت کے روز بھی ہمیں ہی اکیس توپوں کی سلامی دی جائے گی اور ان خشک زاہدوں کو تو وہاں بھی کوئی نہیں پوچھے گا۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)] ---۵۱۔ ''اور جب ہم انسان پر اپنا انعام کرتے ہیں تو وہ منہ پھیر لیتا ہے اور کنارہ کش ہو جاتا ہے اور جب اسے مصیبت پڑتی ہے تو بڑی لمبی چوڑی دعائیں کرنے والا بن جاتا ہے۔'' O

(سورۃ الجاثیۃ ۴۵) ---۲۱۔ ''کیا ان لوگوں کا جو برے کام کرتے ہیں یہ گمان ہے کہ ہم انہیں ان لوگوں جیسا کر دیں گے جو ایمان لائے اور نیک کام کیے کہ ان کا مرنا جینا یکساں ہو جائے' برا ہے وہ فیصلہ جو وہ کر رہے ہیں۔'' O ---۲۲۔ ''اور آسمانوں اور زمین کو اللہ تعالیٰ نے بہت ہی عدل کے ساتھ پیدا کیا ہے اور تاکہ ہر شخص کو اس کے کیے ہوئے کام کا پورا بدلہ دیا جائے اور ان پر ظلم نہ کیا جائے گا۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۲، مضمون: تخلیق کائنات کا مقصد)

(سورۃ الاحقاف ۴۶) ---۱۵۔ ''اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم دیا ہے' اس کی ماں نے اسے تکلیف جھیل کر پیٹ میں رکھا اور تکلیف برداشت کر کے اسے جنا۔ اس کے حمل کا اور اس کے دودھ چھڑانے کا زمانہ تیس مہینے کا ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ اپنی پختگی اور چالیس سال کی عمر کو پہنچا تو کہنے لگا اے میرے پروردگار! مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر بجا لاؤں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر انعام کی ہے اور یہ کہ میں ایسے نیک عمل کروں جن سے تو خوش ہو جائے اور تو میری اولاد بھی صالح بنا۔ میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔'' O --- [تفسیر کے لیے باب نمبر ۸، مضمون: والدین کے حقوق]

(سورۃ ق ۵۰) ---۱۶۔ ''ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے اور اس کے دل میں جو خیالات اٹھتے ہیں ان سے ہم واقف ہیں اور ہم اس کی رگ جان سے بھی زیادہ اس سے قریب ہیں۔'' O --- [تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: وسوسے] ---۱۷۔ ''جس وقت دو لینے والے جا لیتے ہیں ایک دائیں طرف اور ایک بائیں طرف بیٹھا ہوا ہے۔'' O ---۱۸۔ ''(انسان) منہ سے کوئی لفظ نکال نہیں پاتا مگر کہ اس کے پاس نگہبان تیار ہے۔'' O --- [تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۱، کراماً کاتبین] ---۱۹۔ ''اور موت کی بے ہوشی حق لے کر آ پہنچی یہی ہے جس سے تو بدکتا پھرتا تھا۔'' O --- [یعنی یہ وہی حقیقت ہے جس کو ماننے سے تو کتراتا تھا۔ تو چاہتا تھا کہ دنیا میں بے نتھے بیل کی طرح چھوٹا پھرے اور مرنے کے بعد کوئی دوسری زندگی نہ ہو جس میں تجھے اپنے اعمال کا خمیازہ بھگتنا

Marfat.com

پڑے-اسی لیے آخرت کے تصور سے تو دُور بھاگتا تھا اور کسی طرح یہ ماننے کے لیے تیار نہ تھا کہ کبھی یہ عالم بھی برپا ہونا ہے-اب دیکھ لے، یہ وہی دوسرا عالم تیرے سامنے آرہا ہے۔(تفسیر از تفہیم القرآن)]---[مزید تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۱، مضمون: موت-اجل]---۲۰۔''اور صور پھونک دیا جائے گا-وعدۂ عذاب کا دن یہی ہے۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: صور]---۲۱۔''اور ہر شخص اس طرح آئے گا کہ اس کے ساتھ ایک لانے والا ہوگا اور ایک گواہی دینے والا۔''O---[اغلب یہ ہے کہ اس سے مراد وہی دو فرشتے ہیں جو دنیا میں اُس شخص کے قول وعمل کا ریکارڈ مرتب کرنے کے لیے مامور رہے تھے قیامت کے روز جب صور کی آواز بلند ہوتے ہی ہر انسان اپنے مرقد سے اٹھے گا تو فوراً وہ دونوں فرشتے آکر اسے اپنے چارج میں لے لیں گے-ایک اسے عدالت گاہِ خداوندی کی طرف ہانکتا ہوا لے چلے گا اور دوسرا اس کا نامۂ اعمال ساتھ لیے ہوئے ہوگا۔(تفسیر از تفہیم القرآن)]---۲۲۔''یقیناً تو اس سے غفلت میں تھا لیکن ہم نے تیرے سامنے سے پردہ ہٹا دیا پس آج تیری نگاہ بہت تیز ہے۔''O---۲۳۔''اس کا ہم نشین (فرشتہ) کہے گا یہ حاضر ہے جو کہ میرے پاس تھا۔''O---[یعنی فرشتہ انسان کا سارا ریکارڈ سامنے رکھ دے گا اور کہے گا کہ یہ تیری فردِ عمل ہے جو کہ میرے پاس تھی۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۲۴۔''ڈال دو جہنم میں ہر کافر سرکش کو۔''O---۲۵۔''جو نیک کام سے روکنے والا حد سے گزر جانے والا اور شک کرنے والا تھا۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: انسانی حقوق]---۲۶۔''جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرا معبود بنا لیا تھا پس اسے سخت عذاب میں ڈال دو۔''O---[اِن آیات میں اللہ تعالیٰ نے وہ صفات گن کر بتا دی ہیں جو انسان کو جہنم کا مستحق بنانے والی ہیں: (۱)۔انکارِ حق، (۲)۔خدا کی ناشکری، (۳)۔حق اور اہلِ حق سے عناد، (۴)۔بھلائی کے راستے میں سدِ راہ بننا، (۵)۔اپنے مال سے خدا اور بندوں کے حقوق ادا نہ کرنا، (۶)۔اپنے معاملات میں حدود سے تجاوز کرنا، (۷)۔لوگوں پر ظلم اور زیادتیاں کرنا، (۸)۔دین کی صداقتوں پر شک کرنا، (۹)۔دوسروں کے دلوں میں شکوک ڈالنا، اور (۱۰)۔اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو خدائی میں شریک ٹھہرانا۔(تفسیر از تفہیم القرآن)]---۲۷۔''اس کا ہم نشین (شیطان) کہے گا اے ہمارے رب! میں نے اسے گمراہ نہیں کیا تھا بلکہ یہ خود ہی دور دراز کی گمراہی میں تھا۔''O---[اس لیے اس نے فوراً میری بات مان لی، اگر یہ تیرا مخلص بندہ ہوتا تو میرے بہکاوے میں ہی نہ آتا۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۲۸۔''حق تعالیٰ فرمائے گا بس میرے سامنے جھگڑے کی بات مت کرو میں تو پہلے ہی تمہاری طرف وعید (وعدۂ عذاب) بھیج چکا تھا۔''O---۲۹۔''میرے ہاں بات بدلتی نہیں اور نہ میں اپنے بندوں پر ذرا بھی ظلم کرنے والا ہوں۔''O

(سورۃ الذّٰرِیٰت ۵۱)---۵۔''یقین مانو کہ تم سے جو وعدے کیے جاتے ہیں (سب) سچے ہیں۔''O---۶۔''اور بیشک انصاف ہونے والا ہے۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱، مضمون: سچا وعدہ]---۷۔''قسم ہے راہوں والے آسمان کی۔''O---۸۔''یقیناً تم مختلف بات میں پڑے ہوئے۔''O---۹۔''اس سے وہی باز رکھا جاتا ہے جو پھیر دیا گیا ہو۔''O---۱۰۔''بے سند باتیں کرنے والے غارت کر دیئے گئے۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۵، مضمون: قرآنِ حکیم]---۱۱۔''جو غفلت میں ہیں اور بھولے ہوئے ہیں۔''O---۱۲۔''پوچھتے ہیں کہ یوم جزا کب ہوگا؟''O[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۱، مضمون آخرت]---۱۳۔''ہاں یہ وہ دن ہے کہ یہ آگ پر تپائے جائیں گے۔''O---۱۴۔''اپنی فتنہ پردازی کا مزہ چکھو، یہی ہے جس کی تم جلدی مچا رہے تھے۔''O---[کفار کا یہ پوچھنا کہ ''آخر وہ روزِ جزا کب آئے گا'' اپنے اندر خود یہ مفہوم رکھتا تھا کہ اس کے آنے میں دیر کیوں لگ رہی ہے؟ جب ہم اُس کا انکار کر رہے ہیں اور اس کے جھٹلانے کی سزا ہمارے لیے لازم ہو چکی ہے تو وہ آ کیوں نہیں جاتا؟ اسی لیے جہنم کی آگ میں جب وہ تپ رہے ہونگے اُس وقت اُن سے کہا جائے گا کہ یہ ہے وہ چیز جس کے لیے تم جلدی مچا رہے تھے-اِس فقرے سے یہ مفہوم آپ سے آپ نکلتا ہے کہ یہ تو اللہ تعالیٰ کی مہربانی تھی کہ اس نے تم سے نافرمانی کا ظہور ہوتے ہی تمہیں فوراً نہ پکڑ لیا اور سوچنے، سمجھنے اور سنبھلنے کے لیے وہ تم کو ایک لمبی مہلت دیتا رہا۔ مگر تم ایسے احمق تھے کہ اس مہلت سے فائدہ اٹھانے کے بجائے اُلٹا یہ مطالبہ کرتے رہے کہ یہ وقت تم پر جلدی لے آیا جائے-اب دیکھ لو کہ وہ کیا چیز تھی جس کے جلدی آجانے کا مطالبہ تم کر رہے تھے۔(تفسیر از تفہیم القرآن)]---۲۰۔''اور یقین والوں کے لیے تو زمین میں بہت سی نشانیاں ہیں۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱، مضمون: نشانیاں]---۲۱۔''اور خود تمہاری ذات میں بھی، تو کیا تم دیکھتے نہیں ہو۔''O---[انہیں کہا جا رہا ہے کہ اگر ان کی نظر اتنی رسا نہیں کہ وہ اپنے اردگرد پھیلی ہوئی کائنات کے حکیمانہ نظام کی باریکیوں اور نزاکتوں کو سمجھ سکیں تو وہ اپنی ذات میں ہی غور وفکر کریں کہ کس طرح ایک حقیر قطرہ سے اس کی آفرینش کا آغاز ہوتا ہے، کس طرح پے در پے نازک ترین تغیر کی منزلیں طے کرتا ہوا وہ بے جان قطرہ ایک زندہ انسان کی شکل میں نمودار ہوتا ہے-پھر وہ ننھا ناتواں بچہ کس طرح آہستہ آہستہ پروان چڑھتا ہے-یہاں تک کہ اس کی خوبیاں پرورش پا کر عروجِ کمال تک پہنچتی ہیں-حصولِ علم کے لیے جو ظاہری اور باطنی وسائل اسے بخشے گئے ہیں، عمل اور اختیار کی جس آزادی سے اسے نوازا گیا ہے-اس کی رُوح میں فرازِ عرش پر خیمہ زن رہنے کی جو صلاحیتیں ودیعت کی گئی ہیں اگر ان تمام امور میں غور کیا جائے اور ان حقائق کو چشم بصیرت سے دیکھا جائے تو اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ، حکمتِ بالغہ اور علمِ محیط پر یقین حاصل ہو جاتا ہے اور اس میں کوئی خلش باقی نہیں رہتی کہ ایسی ہستی اگر مُردوں کو دوبارہ زندہ کرنا چاہے تو قطعاً کوئی مشکل نہیں۔(تفسیر از ضیاء القرآن)]---۲۲۔''اور تمہاری روزی اور جو تم سے وعدہ کیا جاتا ہے

Marfat.com

سب آسمان میں ہے۔'' O ---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: رزق] ---۲۳۔ ''آسمان وزمین کے پروردگار کی قسم! کہ یہ بالکل برحق ہے ایسا ہی جیسے کہ تم باتیں کرتے ہو۔'' O ---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۱، مضمون: آخرت] ---۵۶۔ ''میں نے جنات اور انسانوں کو محض اسی لیے پیدا کیا ہے کہ وہ صرف میری عبادت کریں۔ (تفسیر کیلئے باب ۷، مضمون: عبادت)

(سورۃ النجم ۵۳) ---۵۵۔ ''پس اے انسان تو اپنے رب کی کس کس نعمت کے بارے میں جھگڑے گا؟'' O (تفسیر کیلئے باب ۱، مضمون: لوگ اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑا کرتے ہیں)

(سورۃ الرحمٰن ۵۵) ---۳۔ ''اسی نے انسان کو پیدا کیا۔'' O ---[یعنی یہ بندر وغیرہ جانوروں سے ترقی کرتے کرتے انسان نہیں بن گئے ہیں۔ جیسا کہ ڈارون کا فلسفہ ارتقا ہے۔ بلکہ انسان کو اسی شکل وصورت میں اللہ نے پیدا فرمایا ہے جو جانوروں سے الگ ایک مستقل مخلوق ہے۔ انسان کا لفظ بطور جنس کے ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۱۳۔ ''پھر (اے انسانو اور جنو!) تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟'' O ---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱، مضمون: نعمت اللہ] ---۱۴۔ ''اس نے انسان کو بجنے والی مٹی سے پیدا کیا جو ٹھیکری کی طرح تھی۔'' O ---[اس انسان سے مراد حضرت آدم علیہ السلام ہیں؛ جن کا پہلے مٹی سے پتلا بنایا گیا اور پھر اس میں اللہ نے روح پھونکی۔ پھر حضرت آدم علیہ السلام کی بائیں پسلی سے حوا کو پیدا فرمایا' اور پھر ان دونوں سے نسل انسانی چلی۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۱۶۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟'' O ---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱، مضمون: نعمت اللہ] ---۱۸۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟'' O ---۲۱۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟'' O ---۲۳۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟'' O ---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱، مضمون: نعمت اللہ] ---۲۵۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟'' O ---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱، مضمون: نعمت اللہ] ---۲۸۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟'' O ---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱، مضمون: نعمت اللہ] ---۳۰۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟'' O ---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱، مضمون نعمت اللہ] ---۳۱۔ ''(جنوں اور انسانوں کے گروہو!) عنقریب ہم تمہاری طرف پوری طرح متوجہ ہو جائیں گے۔'' O ---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: زمین کے بوجھ] ---۳۲۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟'' O ---۳۴۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟'' O ---۳۶۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟'' O ---۳۸۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟'' O ---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۱، مضمون: قیامت] ---۳۹۔ ''اس دن کسی انسان اور کسی جن سے اس کے گناہوں کی پرسش نہ کی جائے گی۔'' O ---[اس کی تشریح آگے کا یہ فقرہ کر رہا ہے کہ ''مجرم وہاں اپنے چہروں سے پہچان لیے جائیں گے''۔ مطلب یہ ہے کہ اُس عظیم الشان مجمع میں جہاں تمام اولین وآخرین اکٹھے ہوں گے، یہ پوچھتے پھرنے کی ضرورت نہ ہوگی کہ کون کون لوگ مجرم ہیں۔ نہ کسی انسان یا جن سے یہ دریافت کرنے کی ضرورت پیش آئے گی کہ وہ مجرم ہے یا نہیں۔ مجرموں کے اُترے ہوئے چہرے اور اُن کی خوف زدہ آنکھیں اور اُن کی گھبرائی ہوئی صورتیں اور اُن کے چھوٹتے ہوئے پسینے خود ہی یہ راز فاش کر دینے کے لیے کافی ہوں گے کہ وہ مجرم ہیں۔ دنیا میں یہ کلیہ بسا اوقات اس لیے غلط ثابت ہوتا ہے کہ دنیا کی پولیس کے بے لاگ انصاف پسند ہونے پر لوگوں کو بھروسا نہیں ہوتا، بلکہ بارہا اس کے ہاتھوں مجرموں کی بہ نسبت شریف لوگ زیادہ پریشان ہوتے ہیں، اس لیے یہاں یہ ممکن ہے کہ اس پولیس کے گھیرے میں آکر شریف لوگ مجرموں سے بھی زیادہ خوف زدہ ہو جائیں۔ مگر آخرت میں، جہاں ہر شریف آدمی کو اللہ تعالیٰ کے انصاف پر کامل اعتماد ہوگا، یہ گھبراہٹ صرف انہی لوگوں پر طاری ہوگی جن کے ضمیر خود اپنے مجرم ہونے سے آگاہ ہونگے اور جنہیں میدانِ محشر میں پہنچتے ہی یقین ہو جائے گا کہ اب اُن کی شامت آگئی ہے جسے ناممکن یا مشتبہ سمجھ کر وہ دنیا میں جرائم کرتے رہے تھے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)] ---۴۰۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟'' O ---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱، مضمون نعمت اللہ] ---۴۱۔ ''گناہ گار صرف حلیہ سے ہی پہچان لیے جائیں گے اور انکی پیشانیوں کے بال اور قدم پکڑ لیے جائیں گے۔'' O ---۴۲۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟'' O ---۴۳۔ ''یہ ہے وہ جہنم جسے مجرم جھوٹا جانتے تھے۔'' O ۴۴۔ ''اس کے اور کھولتے ہوئے گرم پانی کے درمیان چکر کھائیں گے۔'' O ---۴۵۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟'' O [تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۱، مضمون: جہنم] ---۴۷۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔'' O ---۴۹۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟'' O ---۵۱۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟'' O ---۵۳۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟'' O ---۵۵۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟'' O ---۵۷۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟'' O ---۵۹۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟'' O ---۶۱۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟'' O ---۶۳۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟'' O ---۶۵۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟'' O ---۶۷۔ ''پھر تم اپنے پروردگار

Marfat.com

کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟'' O---۶۹۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟'' O---۷۱۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟'' O---۷۳۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟'' O---۷۵۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟'' O---۷۷۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟'' O

(**سورۃ الحشر** ۵۹)---۱۶۔ ''شیطان کی طرح کہ اس نے انسان سے کہا کفر کر' جب وہ کفر کر چکا تو کہنے لگا میں تو تجھ سے بری ہوں' میں تو اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوں۔'' O---[تفسیر کیلئے باب نمبر ۱۰، مضمون منافق] ---۱۸۔ ''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور ہر شخص دیکھ (بھال) لے کہ کل (قیامت) کے واسطے اس نے (اعمال کا) کیا (ذخیرہ) بھیجا ہے۔ اور ہر (وقت) اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے سب اعمال سے باخبر ہے۔'' O---۱۹۔ ''اور تم ان لوگوں کی طرح مت ہو جانا جنہوں نے اللہ تعالیٰ (کے احکام) کو بھلا دیا تو اللہ تعالیٰ نے بھی انہیں اپنی جانوں سے غافل کر دیا' اور ایسے ہی لوگ نافرمان (فاسق) ہوتے ہیں۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱، مضمون: خدا فراموش]

(**سورۃ الملک** ۶۷)---۲۳۔ ''فرما دیجئے کہ وہی (اللہ) ہے جس نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے کان آنکھیں اور دل بنائے تم بہت ہی کم شکر گزاری کرتے ہو۔'' O---[جن سے تم سن سکو' دیکھ سکو اور اللہ کی مخلوق میں غور و فکر کر کے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کر سکو' تین قوتوں کا ذکر فرمایا ہے جن سے انسان مسموعات' مبصرات اور معقولات کا ادراک کر سکتا ہے' یہ ایک طرح سے اتمام حجت بھی ہے اور اللہ کی ان نعمتوں پر شکر نہ کرنے کی مذمت بھی' اسی لئے آگے فرمایا' تم بہت ہی کم شکر گزاری کرتے ہو۔ (از تفسیر ۵ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۲۴۔ ''فرما دیجئے! کہ وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں پھیلا دیا اور اس کی طرف تم اکٹھے کیے جاؤ گے۔'' O---[یعنی انسانوں کو پیدا کر کے زمین میں پھیلانے والا بھی وہی ہے اور وہی ہے اور قیامت والے دن سب جمع بھی اسی کے پاس ہوں گے' کسی اور کے پاس نہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ القیمۃ** ۷۵)---۱۔ ''میں قسم کھاتا ہوں قیامت کے دن کی۔'' O---۲۔ ''اور قسم کھاتا ہوں اس نفس کی جو ملامت کرنے والا ہو۔'' O---۳۔ ''کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ ہم اس کی ہڈیاں جمع کریں گے ہی نہیں۔'' O---۴۔ ''ہاں ضرور کریں گے ہم تو قادر ہیں کہ اس کی پور پور تک درست کر دیں۔'' O---۵۔ ''بلکہ انسان تو چاہتا ہے کہ آگے آگے نافرمانیاں کرتا جائے۔'' O---۶۔ ''پوچھتا ہے کہ قیامت کا دن کب آئے گا۔'' O---۷۔ ''پس جس وقت کہ نگاہ پتھرا جائے گی۔'' O---۸۔ ''اور چاند بے نور ہو جائے گا۔'' O---۹۔ ''اور سورج اور چاند جمع کر دیئے جائیں گے۔'' O---۱۰۔ ''اس دن انسان کہے گا کہ آج بھاگنے کی جگہ کہاں ہے؟'' O---۱۱۔ ''نہیں نہیں کوئی پناہ گاہ نہیں۔'' O---۱۲۔ ''آج تو تیرے پروردگار کی طرف ہی قرار گاہ ہے۔'' O---۱۳۔ ''آج انسان کو اس کے آگے بھیجے ہوئے اور پیچھے چھوڑے ہوئے سے آگاہ کیا جائے گا۔'' O---۱۴۔ ''بلکہ انسان خود اپنے اوپر آپ حجت ہے۔'' O---۱۵۔ ''اگرچہ کتنے ہی بہانے پیش کرے۔'' O---[مزید تفصیل کے لئے باب نمبر ۱۱، مضمون: حیات بعد موت]---۳۶۔ ''کیا انسان یہ سمجھتا ہے کہ اسے بیکار چھوڑ دیا جائے گا۔'' O---۳۷۔ ''کیا وہ ایک گاڑھے پانی کا قطرہ نہ تھا جو ٹپکایا گیا تھا؟'' O---۳۸۔ ''پھر وہ لہو کا لوتھڑا ہو گیا پھر اللہ نے اسے پیدا کیا اور درست بنا دیا۔'' O---۳۹۔ ''پھر اس سے جوڑے یعنی نر و مادہ بنائے۔'' O---۴۰۔ ''کیا (اللہ تعالیٰ) اس (امر) پر قادر نہیں کہ مردے کو زندہ کر دے۔'' O

(**سورۃ الانشقاق** ۸۴)---۱۔ ''جب آسمان پھٹ جائے گا۔'' O---۲۔ ''اور اپنے رب کے حکم پر کان لگائے گا اور اسی کے لائق وہ ہے۔'' O---۳۔ ''اور جب زمین (کھینچ کر) پھیلا دی جائے گی۔'' O---۴۔ ''اور اس میں جو ہے اسے وہ اگل دے گی اور خالی ہو جائے گی۔'' O---۵۔ ''اور اپنے رب کے حکم پر کان لگائے گی اور اسی کے لائق وہ ہے۔'' O---۶۔ ''اے انسان! تو اپنے رب سے ملنے تک یہ کوشش اور تمام کام اور محنتیں کر کے اس سے ملاقات کرنے والا ہے۔'' O---[آیت کا مفہوم یہ ہے کہ تو خواہ طالب دُنیا ہو یا طالب عقبیٰ' دونوں صورتوں میں تو بڑی جانفشانی سے اپنے کاموں کی انجام دہی میں کوشاں رہتا ہے ہر قسم کی صعوبت کو برداشت کرتا ہے اور یہ سلسلہ جاری رہتا ہے' یہاں تک کہ تیرے رب سے تیری ملاقات کا وقت' یعنی تیری موت کا وقت آ جائے اس وقت تیری جدوجہد ختم ہو جاتی ہے اور اس کے بعد اپنے اعمال شاقہ کا پھل کھانے کا وقت آ جاتا ہے۔ (از تفسیر ۶ ضیاء القرآن)]---۷۔ ''تو (اس وقت) جس شخص کے داہنے ہاتھ میں اعمال نامہ دیا جائے گا۔'' O---۸۔ ''اس کا حساب تو بڑی آسانی سے لیا جائے گا۔'' O---[آسان حساب یہ ہے کہ مومن کا اعمال نامہ پیش ہوگا۔ اس کی غلطیاں بھی اس کے سامنے لائی جائیں گی' پھر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت اور فضل و کرم سے انہیں معاف فرما دے گا' حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس کا حساب لیا گیا وہ ہلاک ہو گیا' میں نے کہا اے اللہ کے رسول! اللہ مجھے آپ پر قربان کرے کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا' جس کے دائیں ہاتھ میں نامہ اعمال دیا گیا' اس کا حساب آسان ہوگا''۔ (مطلب حضرت عائشہؓ کا یہ تھا کہ اس آیت کی رو سے حساب تو مومن کا بھی ہوگا لیکن وہ ہلاکت سے دوچار نہیں ہوگا) آپ ﷺ نے وضاحت فرمائی ''یہ تو پیشی ہے (یعنی مومن کے ساتھ معاملہ حساب کا نہیں

Marfat.com

ہوگا' ایک سرسری پیشی ہوگی) مومن رب کے سامنے پیش کیے جائیں گے' جس کا مناقشہ ہوا یعنی پوچھ گچھ ہوئی وہ مارا گیا'' (صحیح البخاری' تفسیر سورۃ انشقاق) ایک اور روایت میں حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بعض نماز میں یہ دعا پڑھتے تھے۔ اَللّٰھُمَّ حَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا (اے اللہ میرا حساب آسان فرمانا) نماز سے فراغت کے بعد میں نے پوچھا' حِسَابًا یَّسِیْرًا (آسان حساب) کا کیا مطلب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ اس کا اعمال نامہ دیکھے گا اور پھر اسے معاف فرمادے گا...... (مسند احمد ۶' /۴۸) (از تفسیر ۵ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۹۔ ''اور وہ اپنے اہل کی طرف ہنسی خوشی لوٹ آئے گا۔'' O---[اپنے لوگوں سے مراد آدمی کے وہ اہل وعیال' رشتہ دار اور ساتھی ہیں جو اسی کی طرح معاف کیے گئے ہوں گے۔ (از تفسیر ۷ تفہیم القرآن)] ---۱۰۔ ''ہاں جس شخص کا اعمال نامہ اس کی پیٹھ کے پیچھے سے دیا جائے گا۔'' O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۱۱' مضمون: نامہ اعمال] ---۱۱۔ ''تو وہ موت کو بلانے لگے گا۔'' O---۱۲۔ ''اور بھڑکتی ہوئی جہنم میں داخل ہوگا۔'' O---۱۳۔ ''یہ شخص اپنے متعلقین میں (دنیا میں) خوش تھا۔'' O---[اس شخص کا حال یہ تھا کہ اپنے گھر میں وہ چین کی بنسری بجا رہا تھا اور خوب بال بچوں کو عیش کرا رہا تھا' خواہ وہ کتنی ہی حرام خوریاں کر کے اور کتنے ہی لوگوں کے حق مار کر یہ سامان عیش فراہم کرے' اور اس لطف ولذت کے لئے خدا کی باندھی ہوئی حدوں کو کتنا ہی پامال کرتا رہے۔ (از تفسیر ۹ تفہیم القرآن)] ---۱۴۔ ''اس کا خیال تھا کہ اللہ کی طرف لوٹ کر ہی نہ جائے گا۔'' O---۱۵۔ ''کیوں نہیں' حالانکہ اس کا رب اسے بخوبی دیکھ رہا تھا۔'' O---[یعنی یہ خدا کے انصاف اور اس کی حکمت کے خلاف تھا کہ جو کرتوت وہ کر رہا تھا ان کو وہ نظر انداز کر دیتا اور اسے اپنے سامنے بلا کر کوئی باز پرس اس سے نہ کرتا۔ (از تفسیر ۱۰ تفہیم القرآن)] ---۲۰۔ ''انہیں کیا ہو گیا کہ ایمان نہیں لاتے۔'' O---۲۱۔ ''اور جب ان کے پاس قرآن پڑھا جاتا ہے تو سجدہ نہیں کرتے۔'' O---۲۲۔ ''بلکہ جنہوں نے کفر کیا وہ جھٹلا رہے ہیں۔'' O---۲۳۔ ''اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو کچھ یہ دلوں میں رکھتے ہیں۔'' O---۲۴۔ ''انہیں المناک عذابوں کی خوشخبری سنادو۔'' O---۲۵۔ ''ہاں ایمان والوں اور نیک اعمال والوں کو بے شمار اور نہ ختم ہونے والا اجر ہے۔'' O

(**سورۃ الفجر ۸۹**) ---۱۵۔ ''انسان (کا یہ حال ہے کہ) جب اسے اس کا رب آزماتا ہے اور عزت ونعمت دیتا ہے تو وہ کہنے لگتا ہے کہ میرے رب نے مجھے عزت دار بنایا۔'' O---[یعنی جب اللہ کسی کو رزق ودولت کی فراوانی عطا فرماتا ہے تو اپنی بابت اس غلط فہمی کا شکار ہو جاتا ہے کہ اللہ اس پر بہت مہربان ہے' حالاں کہ یہ فراوانی امتحان اور آزمائش کے طور پر ہوتی ہے۔ (از تفسیر ۳ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۱۶۔ ''اور جب وہ اس کو آزماتا ہے اس کی روزی تنگ کر دیتا ہے تو وہ کہنے لگتا ہے کہ میرے رب نے میری اہانت کی (اور ذلیل کیا)۔'' O---[یعنی یہ ہے انسان کا مادہ پرستانہ نظریہ حیات۔ اسی دُنیا کے مال و دولت اور جاہ واقتدار کو وہ سب کچھ سمجھتا ہے۔ یہ چیز ملے تو پھول جاتا ہے اور کہتا ہے کہ خدا نے مجھے عزت دار بنا دیا' اور یہ نہ ملے تو کہتا ہے کہ خدا نے مجھے ذلیل کر دیا۔ گویا عزت اور ذلت کا معیار اس کے نزدیک مال ودولت اور جاہ واقتدار کا ملنا یا نہ ملنا ہے۔ حالانکہ اصل حقیقت جسے وہ نہیں سمجھتا یہ ہے کہ اللہ نے جس کو دُنیا میں جو کچھ بھی دیا ہے آزمائش کے لئے دیا ہے دولت اور طاقت دی ہے تو امتحان کے لئے دی ہے کہ وہ اسے پا کر شکر گزار بنتا ہے یا ناشکری کرتا ہے مفلس اور تنگ حال بنایا ہے تو اس میں بھی اس کا امتحان ہے کہ صبر اور قناعت کے ساتھ راضی برضا رہتا ہے اور جائز حدود کے اندر رہتے ہوئے اپنی مشکلات کا مقابلہ کرتا ہے' یا اخلاق ودیانت کی ہر حد کو پھاند جانے پر آمادہ ہو جاتا ہے اور اپنے خدا کو کوسنے لگتا ہے۔ (از تفسیر ۹ تفہیم القرآن)]

(**سورۃ الشمس ۹۱**) ---۷۔ ''قسم ہے نفس کی اور اسے درست بنانے کی۔'' O[درست کرنے سے مراد یہ ہے کہ اس کو ایسا جسم عطا کیا جو اپنے قامت راست اور اپنے ہاتھ پاؤں اور اپنے دماغ کے اعتبار سے انسان کی سی زندگی بسر کرنے کے لئے موزوں ترین تھا۔ اس کو دیکھنے' سننے' چھونے' چکھنے اور سونگھنے کے ایسے حواس عطا کیے جو اپنے تناسب اور اپنی خصوصیات کی بنا پر اس کے لئے بہترین ذریعہ علم بن سکتے تھے اس کو قوت عقل وفکر' قوت استدلال واستنباط' قوت خیال' قوت حافظہ' قوت تمیز' قوت فیصلہ' قوت ارادی اور دوسری ایسی ذہنی قوتیں عطا کیں جن کی بدولت وہ دُنیا میں اس کام کے قابل ہوا جو انسان کے کرنے کا ہے اس کے علاوہ ہموار کرنے میں یہ مفہوم بھی شامل ہے کہ اسے پیدائشی گناہ گار اور جبلی بدمعاش بنا کر نہیں بلکہ راست اور سیدھی فطرت پر پیدا کیا اور اس کی ساخت میں کوئی خلقی کجی نہیں رکھ دی کہ وہ سیدھی راہ اختیار کرنا چاہے بھی تو نہ کر سکے۔ یہی بات ہے جسے سورہ روم میں ان الفاظ بیان کیا گیا ہے کہ ''قائم ہو جاؤ اس فطرت پر جس پر اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے'' (آیت ۳۰) اور اسی بات کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں یوں بیان فرمایا ہے کہ ''کوئی بچہ ایسا نہیں ہے جو فطرت کے سوا کسی اور چیز پر پیدا ہوتا ہو' پھر اس کے ماں باپ اسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے جانور کے پیٹ سے پورا کا پورا صحیح وسالم بچہ پیدا ہوتا ہے کیا تم ان میں کسی کا کان کٹا ہوا پاتے ہو؟'' (بخاری ومسلم) یعنی یہ مشرکین ہیں جو بعد میں اوہام جاہلیت کی بنا پر جانوروں کے کان کاٹتے ہیں ورنہ خدا کسی جانور کو ماں کے پیٹ سے کٹے ہوئے کان لے کر پیدا نہیں کرتا۔ (از تفسیر ۴ تفہیم القرآن)] ---۸۔ ''پھر سمجھ دی اس کو بدکاری کی اور بچ چلنے کی۔'' O

(**سورۃ التین ۹۵**) ---۱۔ ''قسم ہے انجیر اور زیتون کی۔'' O---۲۔ ''اور قسم ہے طور سینا کی۔'' O---۳۔ ''اور اس امن والے شہر (مکہ مکرمہ) کی۔'' O

Marfat.com

---۴۔ ''بے شک ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے (عقل و شکل کے اعتبار سے) بہترین اعتدال پر۔'' O --- [یہ جواب قسم ہے' اللہ تعالیٰ نے ہر مخلوق کو اس طرح پیدا کیا ہے کہ اس کا منہ نیچے کو جھکا ہوا ہے صرف انسان کو دراز قامت' سیدھا بنایا ہے جو اپنے ہاتھوں سے کھاتا پیتا ہے۔ پھر اس کے اعضاء کو نہایت تناسب کے ساتھ بنایا' ان میں جانوروں کی طرح بے ڈھنگا پن نہیں ہے۔ ہر اہم عضو دو دو بنائے اور ان میں نہایت مناسب فاصلہ رکھا۔ پھر اس میں عقل و تدبر' فہم و حکمت اور سمع و بصر کی قوتیں ودیعت کیں' جو در اصل یہ انسان اللہ کی قدرت کا مظہر اور اس کا پرتو ہے۔ بعض علماء نے اس حدیث کو بھی اسی معنی و مفہوم پر محمول کیا ہے' جس میں ہے کہ ''اللہ تعالیٰ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا فرمایا'' انسان کی پیدائش میں ان تمام چیزوں کا اہتمام ہی احسن تقویم ہے' جس کا ذکر اللہ نے تین قسموں کے بعد فرمایا۔ (فتح القدیر) (از تفسیر ۵ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ] --- [یہ جواب قسم ہے یعنی ہم نے انسان کو شکل و صورت' قد و قامت' عقلی و ذہنی قوتوں' قلبی و روحانی بہترین صلاحیتوں سے متصف کر کے پیدا فرمایا ہے۔ ابن عربی کہتے ہیں'' کہ اللہ تعالیٰ نے انسان سے زیادہ خوبصورت کوئی چیز پیدا نہیں کی۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا اور اسے ان عظیم صفات سے متصف فرمایا۔ حی' عالم' با اختیار' با ارادہ' متکلم' شنوا' بینا' مدبر اور حکیم۔ اگر انسان کو بنظر غائر دیکھا جائے تو یہ حقیقت روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ صوری اور معنوی حسن و کمال میں کوئی چیز بھی انسان کی ہمسری کا دعویٰ نہیں کر سکتی۔ گراں قیمت حیوان' زور آور جانور' درندے' پرندے' ہوائی اور آبی مخلوقات' سب کی سب انسان کے سامنے سرافگندہ ہے اور اس کے حکم سے سرتابی کی جرات نہیں کر سکتی۔ گرانڈیل ہاتھی سے ایک فیل بان جس طرح چاہتا ہے کام لیتا ہے' چھ سات سال کا بچہ اونٹوں کی قطار کو جدھر چاہتا ہے لے کر چلا جاتا ہے۔ شوخ و شنگ برق رفتار گھوڑے پر جب انسان سوار ہوتا ہے تو اس کی مرضی کے مطابق عمل کرتا ہے نوامیس فطرت کو وہ اپنی علمی قوت سے مسخر کر کے ان سے اپنی چاکری لے رہا ہے عقل' فکر و نظر' قیاس و استنباط کی جو بے نظیر قوتیں اسے بخشی گئی ہیں کائنات کی کوئی چیز اس کی برابری نہیں کر سکتی۔ اس کے علم و عرفان کی رفعتوں کا تو یہ حال ہے کہ نوری فرشتے بھی اس کو سجدہ کرتے ہوئے نظر آتے ہیں اس کی قامت راست اور اعضاء کی ساخت بھی بے نظیر ہے۔ ہر جانور اپنی خوراک حاصل کرنے کے لئے اپنا سر زمین پر جھکاتا ہے' لیکن انسان کو اس کے لئے سر جھکانا نہیں پڑتا' بلکہ اس کے ہاتھ لقمہ اٹھا کر منہ میں ڈال لیتے ہیں۔ اس کے جس پہلو کو دیدہ حق بین سے دیکھا جائے بے ساختہ کا نعرہ بلند ہونے لگتا ہے۔ علامہ قرطبی نے ایک واقعہ لکھا ہے کہ عیسیٰ بن موسیٰ ہاشمی کی اپنی بیوی کے ساتھ شدید محبت تھی۔ ایک دن اس نے اس سے کہا اگر تو چاند سے زیادہ خوبصورت نہ ہو تو تجھے تین طلاقیں۔ اس نے جب اپنے خاوند کی زبان سے یہ الفاظ سنے تو اٹھ کھڑی ہوئی اور عیسیٰ سے پردہ کر لیا اور کہا تو نے مجھے طلاق دے دی ہے۔ اب ہمارا ازدواجی تعلق منقطع ہو گیا' عیسیٰ نے بڑی مشکل سے رات بسر کی' صبح سویرے خلیفہ منصور کے پاس پہنچا اور اسے اس واقعہ کی اطلاع دی اور بڑی گھبراہٹ اور ندامت کا اظہار کیا' خلیفہ نے فقہاء کو اپنے دربار میں بلایا اور ان سے فتویٰ پوچھا' جتنے فقہاء حاضر تھے سب نے کہا کہ طلاق واقع ہو گئی ہے' لیکن امام ابو حنیفہ کے شاگردوں سے ایک شخص خاموش بیٹھا رہا۔ منصور نے پوچھا آپ کیوں چپ ہیں' کیوں کوئی بات نہیں کرتے تو شخص گویا ہوا۔ اے امیر المومنین! اس ارشاد الٰہی کے مطابق انسان سب چیزوں سے زیادہ حسین ہے اور کوئی چیز اس سے زیادہ حسین نہیں ہے۔ منصور نے عیسیٰ بن موسیٰ سے کہا کہ اس شخص نے جو کہا ہے' درست کہا ہے' تم اپنی بیوی کے ساتھ رہ سکتے ہو اور اس کی بیوی کو بھی کہلا بھیجا کہ طلاق واقع نہیں ہوئی۔ اس لئے اسے چاہئے کہ اپنے خاوند کے گھر آ جائے۔ اس سے معلوم ہوا کہ انسان باطن اور ظاہر میں' صورت کے جمال میں' بناوٹ کی ندرت میں اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق سے زیادہ حسین و جمیل ہے۔ فلاسفہ نے اسی وجہ سے انسان کو عالم اصغر کہا ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)] ---۵۔ ''پھر ہم نے لوٹا دیا اس کو پست ترین حالت کی طرف۔'' O --- [تفصیل کے لئے باب نمبر ۳' مضمون: ذلیل ترین انسان] ---۶۔ ''بجز ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے تو ان کے لیے نہ ختم ہونے والا اجر ہے۔'' O --- [تفصیل کے لئے باب نمبر ۹' مضمون: مومن]

(سورۃ العلق ۹۶) ---۲۔ ''پیدا کیا انسان کو جمے ہوئے خون سے۔'' O --- [انسان کیونکہ اللہ تعالیٰ کی صفت تخلیق کا شاہکار ہے اس لئے خصوصیت سے اس کا ذکر فرمایا۔ ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا کہ انسان کی آفرینش کی ابتدا جمے ہوئے خون کے لوتھڑے سے کی گئی۔ ایک حقیر لوتھڑے سے اس سراپا کمال و جمال انسان کا پیدا کرنا اس کی شان کبریائی اور عظمت کی روشن دلیل ہے۔ نیز انسان کو بھی اس کی حقیقت سے آگاہ کر دیا تا کہ وہ گھمنڈ اور غرور کا شکار ہو کر اپنے خالق کا انکار اور اس احکام سے سرتابی نہ شروع کر دے۔ (از تفسیر ۲ ضیاء القرآن)] ---۶۔ ''ہاں ہاں! بے شک انسان سرکشی کرنے لگتا ہے۔'' O --- [یہ آیات پہلی پانچ آیات کے نزول کے کافی دنوں بعد نازل ہوئیں پہلے تو یہ بتایا کہ کم ظرف انسان کا رویہ ہوتا ہے کہ جب اس کے پاس مال و دولت کی فراوانی ہو جاتی ہے اور ایک طاقتور جتھہ اس کا فرماں بردار بن جاتا ہے تو وہ اپنے آپ کو اپنے رب سے بھی مستغنی سمجھنے لگتا ہے گویا اس نے اپنے خدا سے جو کچھ لینا تھا لے لیا اب اسے اس کی (العیاذ باللہ) کوئی ضرورت نہیں اور جب اس کی یہ کیفیت ہو جاتی ہے تو وہ سرکشی اختیار کرتا ہے نہ اسے اللہ تعالیٰ کے کسی فرمان کی پروا ہوتی ہے اور نہ اس کے بھیجے ہوئے رسول کے ارشادات کو وہ قابل اعتنا سمجھتا وہ ایک بے بس انسان ہے جب اس کی موت کا وقت آئے گا تو فرشتہ اجل اس کی اکڑی ہوئی گردن مروڑ کر رکھ دے گا اور آخر کار اسے اس کے پروردگار کے دربار میں جواب دہی کے لئے پیش ہونا پڑے گا۔ اس وقت اس کو اپنی ناتوانی اور بے نوائی کا احساس ہو گا۔

Marfat.com

(تفسیر از ضیاء القرآن)]---۷۔ ''اس بنا پر کہ وہ اپنے آپ کو مستغنی دیکھتا ہے۔'' O---۸۔ ''(اے غافل!) یقیناً تجھے اپنے رب کی طرف ہی پلٹنا ہے۔'' O---[یعنی خواہ کچھ بھی اس نے دُنیا میں حاصل کرلیا ہو جس کے بل پر وہ تمرد اور سرکشی کر رہا ہے آخر کار اسے جانا تو تیرے رب ہی کے پاس ہے' پھر اسے معلوم ہو جائے گا کہ اس روش کا انجام کیا ہوتا ہے۔ (از تفسیر ۹ تفہیم القرآن)]---۹۔ ''(اے حبیب!) آپ نے دیکھا اسے جو منع کرتا ہے۔'' O ---۱۰۔ ''ایک بندے کو جب وہ نماز پڑھتا ہے۔'' O---[اس میں ایک خاص واقعہ کی طرف اشارہ ہے' حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ ابو جہل نے لات و عزیٰ کی قسم کھا کر کہا کہ اگر اس نے پھر حضور کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو (العیاذ باللہ) وہ حضور کی گردن کو روند دے گا اور آپ کے منہ کو خاک آلود کر دے گا۔ ایک دن اس نے حضور کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو آگے بڑھا تا کہ اپنی قسم پوری کرے۔ جب اس بری نیت سے ڈگ بھرتے ہوئے نزدیک پہنچا تو لوگوں نے دیکھا کہ وہ پیچھے ہٹ رہا ہے اور اپنے ہاتھوں سے کسی چیز کو پرے ہٹانے کی کوشش کر رہا ہے۔ پوچھا کیا ہوا' کیوں پیچھے ہٹ آئے؟ کہنے لگا جب میں نزدیک ہوا تو مجھے ان کے درمیان اور اپنے درمیان ایک خندق دکھائی دی جو آگ سے بھری ہوئی ہے اور اس سے شعلے اٹھ رہے ہیں حضور نے ارشاد فرمایا اگر وہ میرے نزدیک آنے کی جرات کرتا تو فرشتے اس کا انگ انگ جدا کر دیتے۔ اس وقت یہ آیتیں نازل ہوئیں۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]---۱۱۔ ''بھلا دیکھیے تو اگر وہ ہدایت پر ہوتا۔'' O---[اگر ابو جہل ہدایت قبول کر لیتا اور لوگوں کو بھی تلقین کرتا تو وہ تقویٰ اختیار کریں تو اس کے لئے کتنا اچھا ہوتا۔ اب جب اس نے ایسا نہیں کیا بلکہ میرے نبی کریم کی تکذیب کی اور اس کی اطاعت و فرمانبرداری سے روگردانی کر لی ہے تو کیا اب وہ عذاب الٰہی سے بچ سکتا ہے؟ کیا وہ نہیں جانتا کہ اس کے سارے کرتوتوں کو اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے اور اس کا یہ طریقہ ہے کہ اس قسم کے نا ہنجار مجرموں کو وہ بڑے شدید عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]---۱۲۔ ''یا پرہیزگاری کا حکم دیتا (تو اس کے لیے کتنا بہتر ہوتا)۔'' O---[یعنی اخلاص' توحید اور عمل صالح کی تعلیم' جس سے جہنم کی آگ سے انسان بچ سکتا ہے تو کیا یہ چیزیں (نماز پڑھنا اور تقویٰ کی تعلیم دینا) ایسی ہیں کہ ان کی مخالفت کی جائے اور اس پر اس کو دھمکیاں دی جائیں؟ (از تفسیر اشاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۳۔ ''آپ نے دیکھ لیا اگر اس نے جھٹلایا اور روگردانی کی۔'' O---۱۴۔ ''کیا نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ (اسے) دیکھ رہا ہے۔'' O ---۱۵۔ ''خبردار اگر وہ (اپنی روش سے) باز نہ آیا تو ہم ضرور (اسے) گھسیٹیں گے اس کے پیشانی کے بالوں سے۔'' O---۱۶۔ ''وہ پیشانی جو جھوٹی (اور) خطا کار ہے۔'' O---[حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ حضور ﷺ ایک روز مقام ابراہیم پر نماز ادا کر رہے تھے کہ ابو جہل کا وہاں سے گزر ہوا اور گستاخانہ لہجے میں کہنے لگا کہ کیا میں نے تمہیں نماز پڑھنے سے روکا نہیں۔ تم پھر وہی کام کر رہے ہو حضور ﷺ نے اسے بڑا کڑا کسیلا جواب دیا۔ ابو جہل بولا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تو مجھے کیونکر دھمکی دے سکتا ہے۔ اعوان و انصار کی جتنی جمعیت میرے پاس ہے' بطحا کی ساری وادی میں اور کسی رئیس کے پاس نہیں' ایک آواز دوں تو ساری وادی میں تل دھرنے کے لئے بھی جگہ نہ رہے۔ اس وقت جبریل امین یہ آیات لے کر نازل ہوئے جن میں بتایا گیا کہ اگر یہ نابکار اپنی گستاخیوں سے باز نہ آیا تو ہم اس کو اس کی پیشانی کے بالوں سے پکڑ کر زمین پر گھسیٹیں گے اور یہ پیشانی لوگوں کی نظر میں تو مکہ کے ایک رئیس کی پیشانی ہے' قریش کے ایک نامور سردار کی پیشانی ہے' لیکن در حقیقت یہ ایک ایسے شخص کی پیشانی ہے جو جھوٹا ہے' جو غلط کار ہے' ایسے شخص کی پیشانی اس قابل ہے کہ اسے مٹی میں خوب رگڑا جائے اور اسے خاک ذلت پر گھسیٹا جائے اگر وہ اپنے ہمنشیں دوستوں اور مددگاروں کو بلائے گا تو ہم جہنم کے فرشتوں کو حکم دیں گے کہ اس نابکار کی اور اس کے اعوان و انصار کی تکہ بوٹی کر دیں۔ (از تفسیر ۹ ضیاء القرآن)]

سورۃ الزلزال ۹۹)---۱۔ ''جب تھر تھرانے لگے گی زمین پوری شدت سے۔'' O---۲۔ ''اور باہر پھینک دے گی زمین اپنے بوجھوں (یعنی دفینوں) O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۲، مضمون: زمین]---۳۔ ''اور انسان (حیران ہو کر) کہے گا اسے کیا ہو گیا۔'' O---[انسان سے مراد یہاں وہ انسان ہے جو قیامت کا شدت سے انکار کیا کرتا تھا۔ صدہا دلائل سن لینے کے باوجود اس کا دل اسے تسلیم کرنے کے لئے تیار نہ تھا۔ جب وہ یہ سب کچھ ہوتے دیکھے گا تو حیران و ششدر رہ جائے گا' فرط حیرت سے پوچھے گا یہ کیا ہو رہا ہے سورہ یاسین میں ہے ''من بعثنا من مرقدنا'' یعنی ہمیں ہماری خوابگاہوں سے کس نے اٹھا دیا ہے۔ اہل ایمان جنہیں وقوع قیامت کا یقین تھا وہ جب دیکھیں گے کہ مردے زندہ ہو کر قبروں سے نکل رہے ہیں تو ان کا علم الیقین اب عین الیقین کے درجہ پر پہنچ جائے گا۔ وہ کہیں گے ''ھذا ما وعدنا الرحمن وصدق المرسلون۔'' یہ وہی کچھ رونما پذیر ہو رہا ہے جس کا وعدہ خداوند رحمن نے کیا تھا اور رسولوں نے بالکل سچ فرمایا تھا۔ (از تفسیر ۳ ضیاء القرآن)]---۴۔ ''اس روز وہ بیان کر دے گی اپنے سارے حالات۔'' O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۲، مضمون: زمین]---۵۔ ''کیونکہ آپ کے رب نے اسے (یونہی) حکم بھیجا ہے۔'' O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۲، مضمون: زمین]---۶۔ ''اس روز پلٹ کر آئیں گے لوگ گروہ در گروہ۔ تاکہ انہیں دکھا دیے جائیں ان کے اعمال۔'' O---[یعنی زمین اپنی خبریں اس لئے بیان کرے گی تاکہ انسانوں کو ان کے اعمال دکھا دیے جائیں۔ (از تفسیر ۲ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

سورۃ القارعۃ ۱۰۱)---۱۔ ''(دل ہلا دینے والی) کڑک۔'' O---۲۔ ''یہ (زہرہ گداز) کڑک کیا ہے؟'' O---۳۔ ''اور آپ کو کیا معلوم کہ یہ کڑک کیا

Marfat.com

ہے۔'' O---۴۔ ''جس دن لوگ بکھرے ہوئے پروانوں کی طرح ہوں گے۔'' O---[وقوعِ قیامت کے پہلے مرحلے کا ذکر ہو رہا ہے' اس وقت کے ہولناک واقعات سے انسان ہوش وحواس کھو بیٹھے گا' دماغی توازن برقرار نہ رہے گا' جس طرح بکھرے ہوئے پروانے سراسیمگی کی حالت میں ادھر ادھر گر رہے ہوتے ہیں اسی طرح حضرت انسان کی بھی حالت ہوگی کوئی ہوش باختہ یہاں گراپڑا ہوگا' کوئی وہاں گراپڑا ہوگا۔ انسان کا غرور وتکبر سب کافور ہو جائے گا۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

انسانی پیدائش، حقیقت انسانی

(سورۃ البقرۃ ۲)---۳۰۔ ''اور (یاد کرو) جب کہا تیرے رب نے فرشتوں سے کہ یقیناً میں بنانے والا ہوں زمین میں ایک خلیفہ۔ تو انہوں نے کہا تھا کہ کیا تو مقرر کرے گا زمین میں (خلیفہ) اس کو جو فساد برپا کرے گا اس میں اور خونریزیاں کرے گا جبکہ ہم تسبیح کرتے ہیں تیری حمد وثنا کے ساتھ اور تقدیس کرتے ہیں تیری۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یقیناً میں جانتا ہوں وہ کچھ جو تم نہیں جانتے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۳، مضمون: خلیفہ اللہ]---۳۱۔ ''اور سکھائے اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو نام سب چیزوں کے، پھر پیش کیا ان کو فرشتوں کے سامنے اور فرمایا بتاؤ مجھے نام ان کے، اگر ہو تم سچے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۸، مضمون: علم]---۳۲۔ ''انہوں نے عرض کیا: پاک ہے تیری ذات، نہیں ہمیں علم مگر اسی قدر جتنا تو نے سکھایا ہمیں۔ بیشک تو ہی ہے سب کچھ جاننے والا، بڑی حکمت والا۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۸، مضمون: علم]---۳۳۔ ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدمؑ! بتاؤ ان کو نام ان کے، پھر جب بتا دیئے آدم نے فرشتوں کو نام ان سب کے، تو فرمایا: کیا نہیں کہا تھا میں نے تم سے کہ بیشک۔'' O---۳۴۔ ''میں ہی جانتا ہوں سب راز آسمانوں کے اور زمین کے بھی؟ اور جانتا ہوں ہر اس چیز کو جو تم ظاہر کرتے ہو اور وہ بھی جو تم چھپا رہے ہو۔'' O---اور جب حکم دیا ہم نے فرشتوں کو کہ سجدہ کرو آدم کو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے۔ اس نے انکار کیا اور گھمنڈ کیا اور وہ تھا ہی کافروں میں سے۔'' O---۳۵۔ ''اور ہم نے کہا: اے آدم! رہو تم اور تمہاری بیوی جنت میں اور کھاؤ اس میں بافراغت، جہاں سے چاہو، مگر نہ قریب جانا اس درخت کے ورنہ شمار ہوگا تمہارا ظالموں میں۔'' O

(سورۃ آل عمران ۳)---۶۔ ''وہی تو ہے جو شکل وصورت بناتا ہے تمہاری، ماؤں کے پیٹ میں، جیسی چاہے۔ نہیں کوئی معبود سوائے اس کے وہ سب پر غالب بڑی حکمت والا ہے۔'' O---[خوب صورت یا بدصورت، مذکر یا مؤنث، نیک بخت یا بد بخت، ناقص الخلقت یا تام الخلقت۔ جب رحم مادر میں یہ سارے تصرفات صرف اللہ تعالیٰ ہی کرنے والا ہے تو حضرت عیسیٰؑ الٰہ کس طرح ہو سکتے ہیں جو خود بھی اسی مرحلہ تخلیق سے گزر کر دنیا میں آئے ہیں جس کا سلسلہ اللہ نے رحم مادر میں قائم فرمایا ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ النساء ۴)---۱۔ ''اے انسانو! ڈرو اپنے رب سے جس نے پیدا کیا تم کو ایک جان سے اور پیدا کیا اسی میں سے جوڑا اس کا اور پھیلائے ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں۔ اور ڈرتے رہو اس اللہ سے کہ سوال کرتے ہو تم ایک دوسرے سے جس کا واسطہ دے کر اور ڈرتے رہو رشتوں (کی نزاکت) سے بھی بیشک اللہ تعالیٰ ہے تم پر ہر وقت نگران۔'' O---[ابوالبشر حضرت آدمؑ سے جن کو بغیر ماں باپ کے مٹی سے پیدا کیا تھا انسان کی ابتدائے پیدائش کا بیان کر کے قدرت الٰہیہ کی عظمت کا بیان فرمایا گیا اگرچہ دنیا کے بے دین بدعقلی وناسمجھی سے اس کا مضحکہ اڑاتے ہیں لیکن اصحاب فہم وخرد جانتے ہیں کہ یہ مضمون ایسی زبردست برہان سے ثابت ہے جس کا انکار محال ہے مردم شماری کا حساب پتہ دیتا ہے کہ آج سے سو برس قبل دنیا میں انسانوں کی تعداد آج سے بہت کم تھی اور اس سے سو برس پہلے اور بھی کم تو اس طرح جانب ماضی میں چلتے چلتے اس کمی کی حد ایک ذات قرار پائے گی یا یوں کہیے کہ قبائل کی کثیر تعدادیں ایک شخص کی طرف منتہی ہو جاتی ہیں مثلاً سید دنیا میں کروڑوں پائے جائیں گے مگر جانب ماضی میں ان کی نہایت سید عالم کی ایک ذات پر ہوگی اور بنی اسرائیل کتنے بھی کثیر ہوں مگر اس تمام کثرت کا مرجع حضرت یعقوبؑ کی ایک ذات ہوگی۔ اسی طرح اور اوپر کو چلنا شروع کریں تو انسان کے تمام شعوب وقبائل کی انتہا ایک ذات پر ہوگی اس کا نام کتب الٰہیہ میں آدمؑ ہے اور ممکن نہیں ہے کہ وہ ایک شخص توالد وتناسل کے معمولی طریقہ سے پیدا ہو سکے اگر اس کے لیے باپ فرض بھی کیا جائے تو ماں کہاں سے آئے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ اس کی پیدائش بغیر ماں باپ کے ہو اور جب بغیر ماں باپ کے پیدا ہوا تو بالیقین انہی عناصر سے پیدا ہوگا جو اس کے وجود میں پائے جاتے ہیں پھر عناصر میں سے جو عنصر اس کا مسکن ہو اور جس کے سوا دوسرے میں وہ نہ رہ سکے لازم ہے کہ وہی اس کے وجود میں غالب ہو اس لئے پیدائش کی نسبت اسی عنصر کی طرف کی جائے گی یہ بھی ظاہر ہے کہ توالد وتناسل کا معمولی طریقہ ایک شخص سے جاری نہیں ہو سکتا اس لئے اس کے ساتھ ایک اور بھی ہو کہ جوڑا ہو جائے اور وہ دوسرا شخص انسانی جو اس کے بعد پیدا ہو مقتضائے حکمت یہی ہے کہ اسی کے جسم سے پیدا کیا جائے کیونکہ ایک شخص کے پیدا ہونے سے نوع موجود ہو چکی مگر یہ بھی لازم ہے کہ اس کی خلقت پہلے انسان سے توالد معمولی کے سوا کسی اور طریقہ سے ہو کیونکہ توالد معمولی بغیر دو کے ممکن ہی

Marfat.com

نہیں اور یہاں ایک ہی ہے لہٰذا حکمت آلہیہ نے حضرت آدمؑ کی ایک بائیں پسلی ان کے خواب کے وقت نکالی اور ان سے ان کی بی بی حضرت حواؑ کو پیدا کیا چونکہ حضرت حواؑ بطریق توالد معمولی پیدا نہیں ہوئیں اس لئے وہ اولاد نہیں ہو سکتیں جس طرح کہ اس طریقہ کے خلاف جسم انسانی سے بہت سے کیڑے پیدا ہوا کرتے ہیں وہ اس کی اولاد نہیں ہو سکتے ہیں۔ خواب سے بیدار ہو کر حضرت آدمؑ نے اپنے پاس حضرت حواؑ کو دیکھا تو محبت جنسیت دل میں موجزن ہوئی ان سے فرمایا تم کون ہو؟ انہوں نے عرض کیا عورت فرمایا کس لئے پیدا کی گئی ہو؟ عرض کیا آپ کی تسکین خاطر کے لئے تو آپ ان سے مانوس ہوئے۔ (از تفسیر مولانا احمد رضا خانؒ بریلوی)۔ ''ایک'' جان سے مراد ابوالبشر حضرت آدمؑ ہیں اور **خلق منها زوجها** میں منہا سے وہی ''جان'' یعنی حضرت آدمؑ مراد ہیں یعنی آدمؑ سے ان کی زوج (بیوی) حضرت حوا کو پیدا کیا۔ حضرت حوا حضرت آدمؑ سے کس طرح پیدا ہوئیں اس میں اختلاف ہے حضرت ابن عباسؓ سے قول مروی ہے کہ حضرت حوا مرد (یعنی آدمؑ) سے پیدا ہوئیں۔ یعنی ان کی بائیں پسلی سے۔ ایک حدیث میں کہا گیا ہے ☆ کہ ''عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے اور پسلی میں سب سے ٹیڑھا حصہ، اس کا بالائی حصہ ہے اگر تو اسے سیدھا کرنا چاہے تو توڑ بیٹھے گا اور اگر تو اس سے فائدہ اٹھانا چاہے تو کجی کے ساتھ ہی فائدہ اٹھا سکتا ہے۔'' بعض علمانے اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے حضرت ابن عباسؓ سے منقول رائے کی تائید کی ہے۔ قرآن کے الفاظ **خلق منها** سے اسی موقف کی تائید ہوتی ہے حضرت حوا کی تخلیق اسی نفس واحدہ سے ہوئی ہے جسے آدم کہا جاتا ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الانعام ۶**)---۹۴۔ ''اور تم ہمارے پاس تنہا تنہا آ گئے جس طرح ہم نے اول بار تم کو پیدا کیا تھا اور جو کچھ ہم نے تم کو دیا تھا اس کو اپنے پیچھے ہی چھوڑ آئے اور ہم تو تمہارے ہمراہ تمہارے ان شفاعت کرنے والوں کو نہیں دیکھتے جن کی نسبت تم دعویٰ رکھتے تھے کہ وہ تمہارے معاملہ میں شریک ہیں۔ واقعی تمہارے آپس میں تو قطع تعلق ہو گیا اور وہ تمہارے دعویٰ سب تم سے گیا گزرا ہوا۔''O

(**سورۃ الحجر ۱۵**)---۲۶۔ ''یقیناً ہم نے انسان کو کالی اور سڑی ہوئی کھنکھناتی مٹی سے، پیدا فرمایا ہے۔''O---[یہاں قرآن اس امر کی صاف تصریح کرتا ہے کہ انسان حیوانی منازل سے ترقی کرتا ہوا بشریت کے حدود میں نہیں آیا ہے، جیسا کہ نئے دور کے ڈاروینیت سے متاثر مفسرین قرآن ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، بلکہ اس کی تخلیق کی ابتداء براہ راست ارضی مدوں سے ہوئی ہے جن کی کیفیت کو اللہ تعالیٰ نے **صلصال من حما مسنون** کے الفاظ میں بیان فرمایا ہے یہ الفاظ صاف ظاہر کرتے ہیں کہ خمیر اٹھی ہوئی مٹی کا ایک پتلا بنایا گیا تھا جو بننے کے بعد خشک ہوا اور پھر اس کے اندر روح پھونکی گئی۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] (مزید تفصیل کیلئے باب ۱۴، مضمون: مٹی)---۲۷۔ ''اور اس سے پہلے جنات کو ہم نے لو والی آگ سے پیدا کیا۔''O[جن کو جن اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ آنکھوں سے نظر نہیں آتا۔ سورۂ رحمٰن میں جنات کی تخلیق ''مارج من النار'' سے بتلائی گئی ہے اور صحیح مسلم کی ایک حدیث میں یہی کہا گیا ہے، ☆ لو والی آگ یا آگ کے شعلے کا ایک ہی مطلب ہوگا۔ از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]O---۲۸۔ ''اور جب تیرے پروردگار نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں ایک انسان کو کالی اور سڑی ہوئی کھنکھناتی مٹی سے پیدا کرنے والا ہوں۔''O---۲۹۔ ''تو جب میں اسے پورا بنا چکوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم سب اس کے لئے سجدے میں گر پڑنا۔''O---[سجدے کا یہ حکم بطور تعظیم کے تھا، عبادت کے طور پر نہیں اور یہ چونکہ اللہ تعالیٰ کا حکم تھا، اس لئے اس کے وجوب میں کوئی شک نہیں۔ تاہم شریعت محمدیہ میں بطور تعظیم بھی کسی کے لئے سجدہ کرنا جائز نہیں ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۳۰۔ ''چنانچہ تمام فرشتوں نے سب کے سب نے سجدہ کر لیا۔''O---۳۱۔ ''مگر ابلیس کے۔ کہ اس نے سجدہ کرنے والوں میں شمولیت کرنے سے (صاف) انکار کر دیا۔''O---۳۲۔ ''(اللہ تعالیٰ نے) فرمایا اے ابلیس تجھے کیا ہوا کہ تو سجدہ کرنے والوں میں شامل نہ ہوا؟''O---۳۳۔ ''وہ بولا کہ میں ایسا نہیں کہ اس انسان کو سجدہ کروں جسے تو نے کالی اور سڑی ہوئی کھنکھناتی مٹی سے پیدا کیا ہے۔''O---[شیطان نے انکار کی وجہ حضرت آدمؑ کا خاکی اور بشر ہونا بتلایا۔ جس کا مطلب یہ ہوا کہ انسان اور بشر کو اس کی بشریت کی بنا پر حقیر اور کم تر سمجھنا یہ شیطان کا فلسفہ ہے، جو اہل حق کا عقیدہ نہیں ہو سکتا۔ اسی لئے اہل حق انبیاء علیہم السلام کی بشریت کے منکر نہیں، اس لئے کہ ان کی بشریت کو خود قرآن کریم نے وضاحت سے بیان کیا ہے۔ علاوہ ازیں بشریت سے ان کی عظمت اور شان میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ النحل ۱۶**)---۴۔ ''اس نے انسان کو نطفے سے پیدا کیا پھر وہ صریح جھگڑالو بن بیٹھا۔''O---[اس کے دو معنی ہو سکتے ہیں اور غالباً دونوں ہی مراد ہیں۔ ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ نے نطفے کی حقیر سی بوند سے وہ انسان پیدا کیا جو بحث و استدلال کی قابلیت رکھتا ہے اور اپنے مدعا کے لئے حجتیں پیش کر سکتا ہے۔ دوسرے یہ کہ جس انسان کو خدا نے نطفے جیسی حقیر چیز سے پیدا کیا ہے، اس کی خودی کا طغیان تو دیکھو کہ وہ خود خدا ہی کے مقابلہ میں جھگڑنے پر اتر آیا ہے۔ (از حواشی مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ، نیز باب نمبر ۱، مضمون: کمال قدرت)]---۷۰۔ ''اللہ تعالیٰ نے ہی تم سب کو پیدا کیا ہے وہی پھر تمہیں فوت کرے گا، تم میں ایسے بھی ہیں جو بدترین عمر کی طرف لوٹائے جاتے ہیں کہ بہت کچھ جاننے بوجھنے کے بعد بھی نہ جانیں۔ بیشک اللہ دانا اور توانا ہے۔''O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۱۴، مضمون: ارذل العمر]---۷۸۔ ''اللہ تعالیٰ نے تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹوں سے نکالا ہے کہ اس وقت تم کچھ بھی نہیں جانتے تھے، اسی نے

Marfat.com

تمہارے کان اور آنکھیں اور دل بنائے کہ تم شکر گزاری کرو۔'' O --- [شیئاً، نکرہ ہے تم کچھ نہیں جانتے تھے، نہ سعادت و شقاوت کو، نہ فائدے اور نقصان کو۔ تاکہ کانوں کے ذریعے تم آوازیں سنو، آنکھوں کے ذریعے سے چیزوں کو دیکھو اور دل، یعنی عقل (کیوں کہ عقل کا مرکز دل ہے) دی، جس سے چیزوں کے درمیان تمیز کر سکو اور نفع و نقصان پہچان سکو، جوں جوں انسان بڑا ہوتا ہے، ان قویٰ و حواس میں بھی اضافہ ہوتا جاتا ہے، حتیٰ کہ جب انسان شعور اور بلوغت کی عمر کو پہنچتا ہے تو اس کی یہ صلاحیتیں بھی قوی ہو جاتی ہیں، حتیٰ کہ پھر کمال کو پہنچ جاتی ہیں۔ یعنی یہ صلاحیتیں اور قوتیں اللہ تعالیٰ نے اس لئے عطا کی ہیں کہ انسان ان اعضا و جوارح کو اس طرح استعمال کرے جس سے اللہ تعالیٰ راضی ہو جائے ان سے اللہ تعالیٰ کی عبادت و اطاعت کرے۔ یہی اللہ کی ان نعمتوں کا عملی شکر ہے۔ (اس کے متعلق حدیث باب نمبر ۳، مضمون شرف انسانی میں ملاحظہ فرمائیں)۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الکہف ۱۸**) --- ۳۷۔ ''اس کے ساتھی نے اس سے باتیں کرتے ہوئے کہا کہ کیا تو اس (معبود) سے کفر کرتا ہے جس نے تجھے مٹی سے پیدا کیا۔ پھر نطفے سے پھر تجھے پورا آدمی بنا دیا۔'' O --- [اس کی یہ باتیں سن کر اس کے مومن ساتھی نے اس کو وعظ و تبلیغ کے انداز میں سمجھایا کہ تو اپنے خالق کے ساتھ کفر کا ارتکاب کر رہا ہے، جس نے تجھے مٹی اور قطرۂ پانی (منی) سے پیدا کیا۔ ابوالبشر حضرت آدمؑ چونکہ مٹی سے بنائے گئے تھے، اس لیے انسانوں کی اصل مٹی ہی ہوئی۔ پھر قریبی سبب وہ نطفہ بنا جو باپ کی صلب سے نکل کر رحم مادر میں گیا، وہاں نو مہینے اس کی پرورش کی۔ پھر اسے پورا انسان بنا کر ماں کے پیٹ سے نکالا۔ بعض کے نزدیک مٹی سے پیدا ہونے کا مطلب ہے کہ انسان جو خوراک کھاتا ہے وہ سب زمین سے یعنی مٹی سے ہی حاصل ہوتی ہے، اسی خوراک سے وہ نطفہ بنتا ہے جو عورت کے رحم میں جا کر انسان کی پیدائش کا ذریعہ بنتا ہے۔ یوں بھی ہر انسان کی اصل مٹی ہی قرار پاتی ہے۔ ناشکرے انسان کو اس کی اصل یاد دلا کر اسے اس کے خالق اور رب کی طرف توجہ دلائی جا رہی ہے کہ تو اپنی حقیقت اور اصل پر غور کر، اور پھر رب کے ان احسانات کو دیکھ کہ تجھے اس نے کیا کچھ بنا دیا اور اس عمل تخلیق میں کوئی اس کا شریک اور مددگار نہیں ہے، یہ سب کچھ کرنے والا صرف اور صرف وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جس کو ماننے کے لیے تو تیار نہیں ہے۔ آہ، کس قدر یہ ناشکرا انسان ہے۔'' O --- (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الحج ۲۲**) --- ۵۔ ''لوگو! اگر تمہیں مرنے کے بعد جی اٹھنے میں شک ہے تو سوچو ہم نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا پھر نطفہ سے پھر خون بستہ سے پھر گوشت کے لوتھڑے سے جو صورت دیا گیا تھا اور بے نقشہ تھا۔ یہ ہم تم پر ظاہر کر دیتے ہیں' اور ہم جسے چاہیں ایک ٹھہرائے ہوئے وقت تک رحم مادر میں رکھتے ہیں پھر تمہیں بچپن کی حالت میں دنیا میں لاتے ہیں پھر تاکہ تم اپنی پوری جوانی کو پہنچو' تم میں سے بعض تو وہ ہیں جو فوت کر لیے جاتے ہیں اور بعض بے غرض عمر کی طرف پھر سے لوٹا دیئے جاتے ہیں کہ وہ ایک چیز سے باخبر ہونے کے بعد پھر بے خبر ہو جائے۔ تو دیکھتا ہے کہ زمین (بنجر اور) خشک ہے پھر جب ہم اس پر بارشیں برساتے ہیں تو وہ ابھرتی ہے اور پھولتی ہے اور ہر قسم کی رونق دار نباتات اگاتی ہے۔'' O --- [یعنی عمر اشد سے پہلے ہی۔ عمر اشد سے مراد بلوغت یا کمال عقل و کمال قوت و تمیز کی عمر ہے' جو ۳۰ سال کے درمیان کی عمر ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] (مزید تفسیر کیلئے باب ۱۱، مضمون: حیات بعد الموت)

(**سورۃ المؤمنون ۲۳**) --- ۱۲۔ ''یقیناً ہم نے انسان کو مٹی کے جوہر سے پیدا کیا۔'' O --- ۱۳۔ ''پھر اسے نطفہ بنا کر محفوظ جگہ میں قرار دے دیا۔'' O --- [محفوظ جگہ سے مراد رحم مادر ہے' جہاں نو مہینے بچہ بڑی حفاظت سے رہتا اور پرورش پاتا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] --- ۱۴۔ ''پھر نطفہ کو ہم نے جما ہوا خون بنا دیا' پھر اس خون کے لوتھڑے کو گوشت کا ٹکڑا کر دیا۔ پھر گوشت کے ٹکڑے کو ہڈیاں بنا دیں' پھر ہڈیوں کو ہم نے گوشت پہنا دیا' پھر دوسری بناوٹ میں اس کو پیدا کر دیا۔ برکتوں والا ہے وہ اللہ جو سب سے بہترین پیدا کرنے والا ہے۔'' O --- [اس کی کچھ تفصیل سورۂ حج کے شروع میں گزر چکی ہے۔ یہاں اسے پھر بیان کیا گیا ہے۔ تاہم وہاں مخلقۃ کا جو ذکر تھا' یہاں اس کی وضاحت' مضغۃ کو ہڈیوں میں تبدیل کرنے اور ہڈیوں کو گوشت پہنانے' سے کر دی ہے۔ مضغۃ گوشت کو ہڈیوں میں تبدیل کرنے سے مقصد' انسانی ڈھانچے کو مضبوط بنیادوں پر کھڑا کرنا ہے۔ کیونکہ محض گوشت میں تو کوئی صلابت اور سختی نہیں ہوتی' پھر اگر اسے نرا ہڈیوں کا ڈھانچہ ہی رکھا جاتا' تو انسان میں وہ حسن و رعنائی نہ آتی' جو ہر انسان کے اندر موجود ہے۔ اس لیے ان ہڈیوں پر ایک خاص تناسب اور مقدار سے گوشت چڑھا دیا گیا کہیں کم کہیں زیادہ۔ تاکہ اس کے قد و قامت میں غیر موزونیت اور بھدا پن پیدا نہ ہو۔ بلکہ وہ حسن و جمال کا ایک پیکر اور قدرت کی تخلیق کا ایک شاہکار ہو۔ اسی چیز کو قرآن نے ایک دوسرے مقام پر اس طرح بیان فرمایا ''ہم نے انسان کو احسن تقویم یعنی بہت اچھی ترکیب یا بہت اچھے ڈھانچے میں بنایا''۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] --- ۱۵۔ ''اس کے بعد پھر تم سب یقیناً مر جانے والے ہو۔'' O

(**سورۃ الروم ۳۰**) --- ۲۰۔ ''اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا پھر اب انسان بن کر (چلتے پھرتے) پھیل رہے ہو۔'' O --- [یعنی انسان کا مایہ تخلیق اس کے سوا کیا ہے کہ چند بے جان مادے ہیں جو زمین میں پائے جاتے ہیں۔ مثلاً کچھ کاربن، کچھ کیلسیم، کچھ سوڈیم اور ایسے ہی چند اور عناصر۔ انہی کو ترکیب دے کر وہ حیرت انگیز ہستی بنا کھڑی کی گئی ہے جس کا نام انسان ہے اور اس کے اندر احساسات، جذبات، شعور، تعقل اور تخیل کی وہ

Marfat.com

عجیب قوتیں پیدا کردی گئیں ہیں جن میں سے کسی کا منبع بھی ان کے عناصر ترکیبی میں تلاش نہیں کیا جاسکتا۔ پھر یہی نہیں کہ ایک انسان اتفاقاً ایسا بن کھڑا ہوا ہو، بلکہ اس کے اندر وہ عجیب تولیدی قوت بھی پیدا کردی گئی جس کی بدولت کروڑوں اور اربوں انسان وہی ساخت اور وہی صلاحیتیں لیے ہوئے بے شمار موروثی اور بے حد وحساب انفرادی خصوصیات کے حامل نکلتے چلے آرہے ہیں۔ کیا تمہاری عقل یہ گواہی دیتی ہے کہ یہ انتہائی حکیمانہ خلقت کسی صانع حکیم کی تخلیق کے بغیر آپ سے آپ ہوگئی ہے؟ کیا تم بحالت ہوش وحواس یہ کہہ سکتے ہو کہ تخلیق انسان جیسا عظیم الشان منصوبہ بنانا اور اس کو عمل میں لانا اور زمین وآسمان کی بے حد وحساب قوتوں کی انسانی زندگی کے لیے سازگار کردینا بہت سے خداؤں کی فکر وتدبیر کا نتیجہ ہوسکتا ہے؟ اور کیا تمہارا دماغ اپنی صحیح حالت میں ہوتا ہے جب تم یہ گمان کرتے ہو کہ جو خدا انسان کو خالص عدم سے وجود میں لایا ہے وہ اسی انسان کو موت دینے کے بعد دوبارہ زندہ نہیں کرسکتا؟ (تفسیر از تفہیم القرآن]

---۵۴۔ ''اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے تمہیں کمزوری کی حالت میں پیدا کیا پھر اس کمزوری کے بعد توانائی دی' پھر اس توانائی کے بعد کمزوری اور بڑھاپا دیا جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے' وہ سب سے پورا واقف اور سب پر پورا قادر ہے۔'' O

(سورۃ لقمان ۳۱) ---۳۴۔ ''بے شک اللہ تعالیٰ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے وہی بارش نازل فرماتا ہے اور ماں کے پیٹ میں جو ہے اسے جانتا ہے۔ کوئی (بھی) نہیں جانتا کہ کل کیا (کچھ) کرے گا؟ نہ کسی کو یہ معلوم ہے کہ کس زمین میں مرے گا۔ (یاد رکھو) اللہ تعالیٰ ہی پورے علم والا اور صحیح خبروں والا ہے۔'' O--- [تفسیر کے لیے باب نمبر۱۱، مضمون: قیامت]

(سورۃ السجدۃ ۳۲) ---۷۔ ''جس نے نہایت خوب بنائی جو چیز بھی بنائی اور انسان کی بناوٹ مٹی سے شروع کی۔'' O---۸۔ ''پھر اس کی نسل ایک بے وقعت پانی کے نچوڑ سے چلائی۔'' O---۹۔ ''جسے ٹھیک ٹھاک کر کے اس میں اپنی روح پھونکی' اسی نے تمہارے کان آنکھیں اور دل بنائے (اس پر بھی) تم بہت ہی تھوڑا احسان مانتے ہو۔'' O--- [رحم مادر میں اس بے وقعت پانی کا قطرہ یا اس قطرہ میں سے ان گنت جرثوموں میں سے ایک جرثومہ قرار پذیر ہوتا ہے۔ تو اس میں طرح طرح کی عجیب وغریب تبدیلیاں وقوع پذیر ہونے لگتی ہیں۔ صرف خوردبین سے دکھائی دینے والا جرثومہ چند دنوں میں ایک لوتھڑے کی شکل اختیار کرلیتا ہے۔ وہ لوتھڑا کچھ دیر کے بعد گوشت بن جاتا ہے۔ اس گوشت میں قدرت کی ندرت آفرینیوں کے باعث طرح طرح کی ہڈیاں چھوٹی بڑی، سیدھی ٹیڑھی بننے لگتی ہیں پھر وہیں مختلف قسم کے بیرونی اعضاء ہاتھ، پاؤں، آنکھ، کان، ناک وغیرہ نمودار ہونے لگتے ہیں۔ اسی گوشت کے لوتھڑے میں سے ایک حصہ کو دل بنا دیا جاتا ہے۔ کوئی جگر اور معدہ بنتا ہے۔ پھر جسم کے ان مختلف حصوں کے درمیان رگوں اور شریانوں کا جال بچھ جاتا ہے۔ اعصاب کے ذریعے تمام اعضاء کے درمیان مواصلاتی نظام قائم ہوجاتا ہے۔ ایک دماغ کی ساخت پر ہی نظر ڈالیے یہ نازک مشینری چھوٹے چھوٹے کروڑوں خلیوں سے مرکب ہے۔ اس قطرہ آب یا جرثومہ کو مختلف مدارج طے کر کے انسان کامل بننے میں صرف نو ماہ کا عرصہ لگتا ہے۔ نظریہ ارتقاء کے حاملین کے نزدیک تو ایسی تبدیلیاں وقوع پذیر ہونے کے لیے اربوں سال چاہئیں تھے، لیکن طب جدید علم تشریح الابدان، علم الجنین اور عام مشاہدہ اس حقیقت پر شاہد ہے کہ یہ سارے حیران کن تغیرات نو ماہ میں ہوئے۔ جب ہم ہر روز اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کا یوں مشاہدہ کرتے ہیں تو پھر انسان اول کے معرض وجود میں آنے کے لیے جو افسانوی طرز فکر ڈارون اور اس کے شاگردوں نے اختیار کر رکھا ہے کیونکر اسے قبول کیا جاسکتا ہے۔ رحم میں اس کے تمام اعضاء کو مکمل اور درست کردیا اور جس طرح اس کے مختلف اعضاء کی تصویر کشی کرنی چاہیے تھی اس طرح کردی۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]---۱۰۔ ''اور انہوں نے کہا کیا جب ہم زمین میں رل مل جائیں گے کیا پھر نئی پیدائش میں آجائیں گے؟ بلکہ (بات یہ ہے) کہ وہ لوگ اپنے پروردگار کی ملاقات کے منکر ہیں۔'' O

(سورۃ فاطر ۳۵) ---۱۱۔ ''لوگو! اللہ تعالیٰ نے تمہیں مٹی سے پھر نطفہ سے پیدا کیا ہے' پھر تمہیں جوڑے جوڑے (مرد وعورت) بنا دیا ہے' عورتوں کا حاملہ ہونا اور بچوں کا تولد ہونا سب اس کے علم سے ہی ہے' اور جو بڑی عمر والا عمر دیا جائے اور جس کسی کی عمر گھٹے وہ سب کتاب میں لکھا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ پر یہ بات بالکل آسان ہے۔'' O

(سورۃ یٰسین ۳۶) ---۳۶۔ ''وہ پاک ذات ہے جس نے ہر چیز کے جوڑے پیدا کیے خواہ وہ زمین کی اگائی ہوئی چیزیں ہوں' خواہ خود ان کے نفوس ہوں خواہ وہ (چیزیں) ہوں جنہیں یہ جانتے بھی نہیں۔'' O--- [یعنی انسانوں کی طرح زمین کی ہر پیداوار میں بھی ہم نے نر اور مادہ دونوں پیدا کیے ہیں۔ علاوہ ازیں آسمانوں میں اور زمین کی گہرائیوں میں بھی جو چیزیں تم سے غائب ہیں' جن کا علم تم نہیں رکھتے' ان میں بھی زوجیت (نر اور مادہ) کا یہ نظام ہم نے رکھا ہے۔ یعنی تمام مخلوق جوڑا جوڑا ہے' نباتات میں بھی نر اور مادے کا یہی نظام ہے۔ حتیٰ کہ آخرت کی زندگی' دنیا کی زندگی کے لیے بمنزلہ زوج ہے اور یہ حیات آخرت کے لیے ایک عقلی دلیل بھی ہے۔ صرف ایک اللہ تعالیٰ کی ذات ہے جو مخلوق کی اس صفت سے اور دیگر تمام کوتاہیوں سے پاک ہے۔ وہ وتر (فرد) ہے زوج نہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]--- [تفسیر کے لیے باب نمبر۱۴، مضمون: جوڑے]---۶۸۔ ''اور جسے ہم بوڑھا کرتے ہیں اسے پیدائشی حالت کی طرف پھر الٹ دیتے ہیں کیا پھر بھی وہ نہیں سمجھتے۔'' O [یعنی جس کو ہم لمبی عمر دیتے ہیں' اسکی پیدائش کو بدل کر برعکس حالت میں کردیتے ہیں۔ یعنی

Marfat.com

جب وہ بچہ ہوتا ہے تو اس کی نشوونما جاری رہتی ہے اور اس کی عقلی اور بدنی قوتوں میں اضافہ ہوتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ جوانی اور کہولت کو پہنچ جاتا ہے۔ اس کے بعد اس کی برعکس اس کے قوائے عقلیہ و بدنیہ میں ضعف و انحطاط کا عمل شروع ہو جاتا ہے' حتیٰ کہ وہ ایک بچے کی طرح ہو جاتا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(سورۃ الصّٰفّٰت ۳۷)---۱۱۔ ''ان کافروں سے پوچھو تو کہ آیا ان کا پیدا کرنا زیادہ دشوار ہے یا (ان کا) جنہیں ہم نے (ان کے علاوہ) پیدا کیا؟ ہم نے (انسانوں) کو لیس دار مٹی سے پیدا کیا ہے۔''O---[یعنی یہ انسان کوئی بڑی چیز تو نہیں ہے۔ مٹی سے بنایا گیا ہے اور پھر اسی مٹی سے بنایا جا سکتا ہے۔ لیس دار گارے سے انسان کی پیدائش کا مطلب یہ بھی ہے کہ انسانِ اوّل کی پیدائش مٹی سے ہوئی تھی اور پھر آگے نسلِ انسانی اُسی پہلے انسان کے نطفے سے وجود میں آئی۔ اور یہ بھی ہے کہ ہر انسان لیس دار گارے سے بنا ہے۔ اس لیے کہ انسان کا سارا مادّۂ وجود زمین ہی سے حاصل ہوتا ہے۔ جس نطفے سے وہ پیدا ہوا ہے وہ غذا سے بنتا ہے' اور استقرارِ حمل کے وقت سے مرتے دم تک اس کی پوری ہستی جن اجزاء سے مرکب ہوتی ہے وہ سب بھی غذا ہی سے فراہم ہوتے ہیں۔ یہ غذا خواہ حیوانی ہو یا نباتی' آخر کار اس کا ماخذ وہ مٹی ہے جو پانی کے ساتھ مل کر اس قابل ہوتی ہے کہ انسان کی خوراک کے لیے غلّے اور ترکاریاں اور پھل نکالے' اور اُن حیوانات کو پرورش کرے جن کا دودھ اور گوشت انسان کھاتا ہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(سورۃ ص ۳۸)---۷۱۔ ''جبکہ آپ کے رب نے فرشتوں سے ارشاد فرمایا کہ میں مٹی سے انسان کو پیدا کرنے والا ہوں۔''O---۷۲۔ ''سو جب میں اسے ٹھیک ٹھاک کر لوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں' تو تم سب اس کے سامنے سجدے میں گر پڑنا۔''O---۷۳۔ ''چنانچہ تمام فرشتوں نے سجدہ کیا۔''O---۷۴۔ ''مگر ابلیس نے (نہ کیا)' اس نے تکبر کیا اور وہ تھا کافروں میں سے۔''O---۷۵۔ ''(اللہ تعالیٰ نے) فرمایا اے ابلیس! تجھے اسے سجدہ کرنے سے کس چیز نے روکا جسے میں نے اپنے ہاتھوں سے پیدا کیا۔ کیا تو کچھ گھمنڈ میں آ گیا ہے؟ یا تو بڑے درجے والوں میں سے ہے۔''O---۷۶۔ ''اس نے جواب دیا کہ میں اس سے بہتر ہوں' تو نے مجھے آگ سے بنایا' اور اسے مٹی سے بنایا ہے۔''O---۷۷۔ ''ارشاد ہوا کہ تو یہاں سے نکل جا تو مردود ہوا۔''O---۷۸۔ ''اور تجھ پر قیامت کے دن تک میری لعنت و پھٹکار ہے۔''O

(سورۃ الزُّمَر ۳۹)---۶۔ ''اس نے تم سب کو ایک ہی جان سے پیدا کیا ہے' پھر اسی سے اس کا جوڑا پیدا کیا اور تمہارے لیے چوپایوں میں سے (آٹھ نر و مادہ) اتارے وہ تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں ایک بناوٹ کے بعد دوسری بناوٹ پر بناتا ہے تین تین اندھیروں میں' یہی اللہ تعالیٰ تمہارا رب ہے اسی کے لیے بادشاہت ہے' اس کے سوا کوئی معبود نہیں' پھر تم کہاں بہک رہے ہو۔''O---[انسان کی آفرینش کی طرف مکرر توجہ دلائی۔ یعنی جب نطفہ رحم میں قرار پکڑتا ہے تو تخلیق و تکمیل کا عمل شروع رہتا ہے۔ وہ قطرۂ آب بلکہ ایک ننھا سا جرثومہ مختلف مرحلوں سے گزر کر کامل انسان کی صُورت اختیار کرتا ہے۔ اس کے ہر ہر عضو میں جو باریکیاں لطافتیں اور پیچیدگیاں ہیں یہ سب دن کی روشنی میں انجام پذیر نہیں ہوتیں بلکہ تہ در تہ اندھیروں میں یہ تکوینی عمل جاری رہتا ہے۔ تین اندھیروں سے مراد پیٹ کا اندھیرا، رحم کا اندھیرا اور رحم کے اندر جھلّی کا اندھیرا جس میں بچہ کی تخلیق مکمل ہوتی ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]---[یعنی حضرت آدم علیہ السلام سے' جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے بنایا تھا اور اپنی طرف سے اس میں روح پھونکی تھی۔]۔''O---[یعنی حضرت حوا کو حضرت آدم علیہ السلام کی بائیں پسلی سے پیدا فرمایا اور یہ بھی اس کا کمال قدرت ہے کیونکہ حضرت حوا کے علاوہ کسی بھی عورت کی تخلیق' کسی آدمی کی پسلی سے نہیں ہوئی۔ یوں یہ تخلیق امر عادی کے خلاف اور اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیوں میں سے ہے۔ (تفسیرات از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الجاثیۃ ۴۵)---۴۔ ''اور خود تمہاری پیدائش میں اور ان جانوروں کی پیدائش میں جنہیں وہ پھیلاتا ہے یقین رکھنے والی قوم کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں۔''O

(سورۃ النجم ۵۳)---۴۵۔ اور یہ کہ اسی نے جوڑا یعنی نر و مادہ پیدا کیا ہے۔''O---۴۶۔ ''نطفہ سے جبکہ وہ ٹپکایا جاتا ہے۔''O---۴۷۔ ''اور یہ کہ اسی کے ذمہ دوبارہ پیدا کرنا ہے۔''O

(سورۃ نوح ۷۱)---۱۴۔ ''حالانکہ اس نے تمہیں طرح طرح سے پیدا کیا ہے۔''O---[یعنی تخلیق کے مختلف مدارج اور اطوار سے گزارتا ہوا تمہیں موجودہ حالت پر لایا ہے پہلے تم ماں اور باپ کی صلب میں الگ الگ نطفوں کی شکل میں تھے' پھر خدا کی قدرت ہی سے یہ دونوں نطفے ملے اور تمہارا استقرارِ حمل ہوا' پھر نو مہینے تک ماں کے پیٹ میں بتدریج نشوونما دے کر تمہیں پوری انسانی شکل دی گئی اور تمہارے اندر تمام وہ قوتیں پیدا کی گئیں جو دُنیا میں انسان کی حیثیت سے کام کرنے کے لئے تمہیں درکار تھیں پھر ایک زندہ بچے کی صورت میں تم بطن مادر سے باہر آئے اور ہر آن تمہیں ایک حالت سے دوسری حالت تک ترقی دی جاتی رہی یہاں تک کہ تم جوانی اور کہولت کی عمر کو پہنچے' ان تمام منازل سے گزرتے ہوئے تم ہر وقت پوری طرح خدا کے بس میں تھے۔ وہ چاہتا تو تمہارا استقرارِ حمل ہی نہ ہونے دیتا اور تمہاری جگہ کسی اور شخص کا استقرار ہوتا۔ وہ چاہتا تو ماں کے پیٹ ہی میں تمہیں اندھا' بہرا' گونگا یا اپاہج بنا دیتا تمہاری عقل میں کوئی فتور رکھ دیتا۔ وہ چاہتا تو تم زندہ بچے کی صورت میں پیدا ہی نہ ہوتے۔ پیدا ہونے کے بعد بھی وہ تمہیں ہر وقت ہلاک کر سکتا تھا۔ اور اس کے ایک اشارے

Marfat.com

پر کسی وقت بھی تم کسی حادثے کے شکار ہو سکتے تھے۔ جس خدا کے بس میں تم اس طرح بے بس ہو اس کے متعلق تم نے یہ کیسے سمجھ رکھا ہے کہ اس کی شان میں ہر گستاخی کی جاسکتی ہے۔ اس کے ساتھ ہر طرح کی نمک حرامی اور احسان فراموشی کی جاسکتی ہے' اس کے خلاف ہر قسم کی بغاوت کی جاسکتی ہے اور ان حرکتوں کا کوئی خمیازہ تمہیں بھگتنا نہیں پڑے گا۔ (از تفسیر ۱۴ تفہیم القرآن)] ---۱۷۔''اور تم کو زمین سے ایک (خاص اہتمام سے) اگایا ہے (اور پیدا کیا ہے)۔''O ---[یعنی تمہارے باپ آدم علیہ السلام کو' جنہیں مٹی سے بنایا گیا اور پھر اس میں اللہ نے روح پھونکی' یا اگر تمام انسانوں کو مخاطب سمجھا جائے' تو مطلب ہوگا کہ تم جس نطفے سے پیدا ہوتے ہو وہ اسی خوراک سے بنتا ہے جو زمین سے حاصل ہوتی ہے' اس اعتبار سے سب کی پیدائش کی اصل زمین ہی قرار پاتی ہے۔ (از تفسیر ۲ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۱۸۔''پھر تمہیں اسی میں لوٹا لے جائے گا اور (ایک خاص طریقہ) سے پھر نکالے گا۔''O ---[یعنی مرکر' پھر اسی مٹی میں دفن ہونا ہے اور پھر قیامت والے دن اسی زمین سے تمہیں زندہ کر کے نکالا جائے گا۔ (از تفسیر ۳ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ القیمۃ ۷۵**) ---۳۶۔''کیا انسان یہ سمجھتا ہے کہ اسے بیکار چھوڑ دیا جائے گا۔''O ---۳۷۔''کیا وہ ایک گاڑھے پانی کا قطرہ نہ تھا جو ٹپکایا گیا تھا؟''O ---۳۸۔''پھر وہ لہو کا لوتھڑا ہو گیا پھر اللہ نے اسے پیدا کیا اور درست بنا دیا۔''O ---۳۹۔''پھر اس سے جوڑے یعنی نر و مادہ بنائے۔''O [ذرا غور کرو تاریک رحم میں ایک بوند ٹپکی پھر اس کا منہ بند ہو گیا۔ اس کے بعد انسانی تخلیق جن پیچیدہ مرحلوں سے گزری' جو اعضاء اس میں پیدا ہوئے' ان میں جو جو نزاکتیں ملحوظ رکھی گئیں۔ پھر انسان کو کامل الاعضاء بنا کر اس تاریک کوٹھڑی سے نکالا اور اس رزم گاہِ حیات میں لا کھڑا کر دیا۔ پھر کسی میں باپ بننے کی اور کسی میں ماں بننے کی صلاحیتیں رکھ دی۔ وہ قوتیں، جو قدرت کے غیر مرئی ہاتھوں نے اس بچے میں ودیعت کی تھیں۔ وہ اس دنیا میں آ کر پروان چڑھنے لگیں اور انسان اپنی پیہم کوششوں کے باعث آج چاند کی سطح پر اپنی فتح مندی کے پرچم گاڑ رہا ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

(**سورۃ الدھر ۷۶**) ---۱۔''یقیناً گزرا ہے انسان پر ایک وقت زمانے میں جب کہ یہ کوئی قابل ذکر چیز نہ تھا۔''O ---[دُنیا کی لمبی عمر میں ایک وقت ہر شخص پر ایسا گزرا ہے جبکہ وہ کوئی قابل ذکر چیز نہ تھا پیدا ہونے سے پہلے تو یہ ویسے ہی معدوم تھا اس کے ذکر کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا جب رحم مادر میں اس نے قرار پکڑا تب بھی کسی کو کیا خبر تھی کہ اس صدف میں کس نوعیت' کس آب و تاب اور کس قدر و قیمت کا موتی پرورش پا رہا ہے اور جب وہ پیدا ہوا تو کمزور سا بچہ۔ نہ بول سکے' بہرحال ہر شخص پر کوئی نہ کوئی ایسا دور گزر چکا ہے جبکہ یہ کوئی قابل ذکر چیز نہ تھا آج اگر وہ شہریار و تاجدار بن گیا ہے آج اگر وہ لشکر جرار کا سپہ سالار ہے آج اگر دولت و ثروت کے انبار اس کے قدموں میں لگے ہیں تو اس کو مغرور ہو کر اپنے پروردگار کو فراموش نہیں کر دینا چاہئے بلکہ ہر لحظہ اپنی اصلیت پر نگاہ رکھنی چاہئے۔ (از تفسیر 1 ضیاء القرآن)] ---۲۔''بیشک ہم نے انسان کو ملے جلے نطفے سے امتحان کے لیے پیدا کیا اور اس کو سنتا دیکھتا بنایا۔''O ---[اب اس کی پیدائش کی حقیقت بیان کی جا رہی ہے۔ کہ مرد و عورت کے پانی کے خلط ملط ہونے کو مشیج کہتے ہیں لیکن صحیح یہ ہے کہ مرد کا پانی جو عورت کے پانی کے ساتھ مل جاتا ہے اسے مشیج کہا جاتا ہے۔ امشاج' ان عناصر کو کہتے ہیں' جن سے نطفہ کا قوام تیار ہوتا ہے کیونکہ یہ مختلف انواع سے مرتب ہوتا ہے۔ عناصر کے اسی تنوع کے باعث انسان کی طبائع میں اختلاف اور صلاحیتوں میں تفاوت ہوتا ہے۔ (از تفسیر ۲ ضیاء القرآن)]

(**سورۃ المرسلت ۷۷**) ---۲۰۔''کیا ہم نے تمہیں حقیر پانی سے (منی سے) پیدا نہیں کیا۔''O ---۲۱۔''پھر ہم نے اسے مضبوط و محفوظ جگہ میں رکھا۔''O ---[اپنی قدرت و حکمت کے ان شاہکار کرشموں کا ذکر کر کے وقوع قیامت کے امکان کی طرف انہیں متوجہ کیا جا رہا ہے''فی قرار مکین'' کے کلمات غور طلب ہیں رحم مادر میں جب نطفہ قرار پکڑتا ہے تو اس کی حفاظت کے کتنے مکمل اور مضبوط انتظامات کیے جاتے ہیں کہ وہ بآرام تغیرات کے نازک ترین مرحلوں سے بخیر و خوبی گزرتا ہے خارجی عوامل اس کی نشو و نما میں آسانی سے دخل انداز نہیں ہو سکتے ماں اپنے گھر کے کام کاج میں مصروف رہتی ہے' بدنی مشقت کے کام بھی وہ کیا کرتی ہے' لیکن کسی غیر معمولی حادثہ کے سوا حمل کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ اسے خوراک بھی پہنچتی ہے' اسے حرکت کرنے میں بھی کوئی دقت نہیں ہوتی۔ ان امور پر غور کرنے سے اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ پر یقین آ جاتا ہے اور ماننا پڑتا ہے کہ جو خالق' حکیم اور قادر مطلق یہ عجوبہ دکھا سکتا ہے اس کے لئے قیامت کا برپا کرنا قطعاً مشکل نہیں۔ (از تفسیر ۶ ضیاء القرآن)] ---۲۲۔''ایک مقررہ وقت تک۔''O ---[اس خلوت کدہ میں اس کے رہنے کی صحیح مدت جاننے کے لئے ابھی سائنس نے بھی کوئی آلہ ایجاد نہیں کیا۔ (از تفسیر ۷ ضیاء القرآن)] ---۲۳۔''پھر ہم نے اندازہ کیا اور ہم کیا خوب اندازہ کرنے والے ہیں۔''O ---[یعنی ہم نے اس کے بارے میں تمام امور کا اندازہ کر لیا ہے اور ان کے بارے میں اپنا فیصلہ صادر کر دیا ہے۔ ساتھ ہی فرمایا کہ ہم سے بہتر' صحیح اور حکیمانہ اندازہ کون لگا سکتا ہے۔ حضرت ابن مسعود کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے بیان فرمایا' حضور سچے ہیں اور آپ کی تصدیق کی گئی ہے کہ تم میں سے ہر ایک کی تخلیق اس طرح ہوتی ہے کہ چالیس دن تک وہ اپنی ماں کے شکم میں نطفہ کی صورت میں ہوتا ہے۔ پھر اتنی مدت وہ لوتھڑا کی شکل میں ہوتا ہے پھر اتنی مدت وہ گوشت کا ٹکڑا ہوتا ہے پھر اللہ تعالیٰ چار باتوں کے ساتھ ایک فرشتہ کو مبعوث کرتے ہیں۔ اس وقت اس کا عمل' اس کی موت کا دن' اس کا رزق اور یہ بات کہ وہ بدبخت ہے یا نیک بخت لکھ دی جاتی ہیں' پھر اس میں روح پھونکی جاتی ہے۔ (از تفسیر ۸ ضیاء القرآن)]

Marfat.com

(سورۃ الطارق ۸۶)---۵۔''انسان کو دیکھنا چاہیے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے۔''O---[عالم بالا کی طرف توجہ دلانے کے بعد اب انسان کو دعوت دی جارہی ہے کہ وہ خود ذرا اپنی ہستی ہی پر غور کر لے کہ وہ کس طرح پیدا کیا گیا ہے کون ہے جو باپ کے جسم سے خارج ہونے والے اربوں جرثوموں میں سے ایک جرثومے اور ماں کے اندر سے نکلنے والے بکثرت بیضوں میں سے ایک بیضے کا انتخاب کر کے دونوں کو کسی وقت جوڑ دیتا ہے اور اس سے ایک خاص انسان کا استقرار حمل واقع ہو جاتا ہے؟ پھر کون ہے جو استقرار یہ حمل کے بعد سے ماں کے پیٹ میں درجہ بدرجہ اسے نشوونما دے کر اسے اس حد کو پہنچاتا ہے کہ وہ ایک زندہ بچے کی شکل میں پیدا ہو؟ پھر کون ہے جو رحم مادر ہی میں اس کے جسم کی ساخت اور اس کی جسمانی و ذہنی صلاحیتوں کا تناسب قائم کرتا ہے؟ پھر کون ہے جو پیدائش سے لے کر موت کے وقت تک اس کی مسلسل نگہبانی کرتا رہتا ہے؟ اسے بیماریوں سے بچاتا ہے' حادثات سے بچاتا ہے' طرح طرح کی آفات سے بچاتا ہے اس کے لئے زندگی کے اتنے ذرائع بہم پہنچاتا ہے جن کا شمار نہیں ہو سکتا۔ اور اس کے لئے ہر قدم پر دُنیا میں باقی رہنے کے وہ مواقع فراہم کرتا ہے جن میں سے اکثر کا اسے شعور تک نہیں ہوتا کجا کہ وہ انہیں خود فراہم کرنے پر قادر ہو کیا یہ سب کچھ ایک خدا کی تدبیر اور نگرانی کے بغیر ہو رہا ہے؟ (از تفسیر ۲ تفہیم القرآن)]---۶۔''وہ ایک اچھلتے پانی سے پیدا کیا گیا ہے۔''O---۷۔''جو پیٹھ اور سینے کے درمیان سے نکلتا ہے۔''O---[اصل میں صلب اور ترائب کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں صلب ریڑھ کی ہڈی کو کہتے ہیں' اور ترائب کے معنی ہیں سینے کی ہڈیاں' یعنی پسلیاں' چونکہ عورت اور مرد دونوں کے مادہ تولید انسان کے اس دھڑ سے خارج ہوتے ہیں جو صلب اور سینے کے درمیان واقع ہے' اس لئے فرمایا گیا کہ انسان اس پانی سے پیدا کیا گیا ہے کو پیٹھ اور سینے کے درمیان سے نکلتا ہے یہ مادہ اس صورت میں بھی پیدا ہوتا ہے جبکہ ہاتھ اور پاؤں کٹ جائیں' اس لئے یہ کہنا صحیح نہیں کہ یہ انسان کے پورے جسم سے خارج ہوتا ہے درحقیقت جسم کے اعضاء رئیسہ اس کے ماخذ ہیں اور وہ سب آدمی کے دھڑ میں واقع ہیں دماغ کا الگ ذکر اس لئے نہیں کیا گیا کہ صلب دماغ کا وہ حصہ ہے جس کی بدولت ہی جسم کے ساتھ دماغ کا تعلق قائم ہوتا ہے۔ (از تفسیر ۳ تفہیم القرآن)]

انسان بڑی مشقت میں پیدا کیا گیا

(سورۃ البلد ۹۰)---۴۔''یقیناً ہم نے انسان کو (بڑی) مشقت میں پیدا کیا ہے۔''O---[یہ ہے وہ بات جس پر وہ قسمیں کھائی گئی ہیں جو اوپر مذکور ہوئیں۔ انسان کی مشقت میں پیدا کیے جانے کا مطلب یہ ہے کہ انسان اس دُنیا میں مزے کرنے اور چین کی بنسری بجانے کے لئے پیدا نہیں کیا گیا ہے بلکہ اس کے لئے یہ دُنیا محنت اور مشقت اور سختیاں جھیلنے کی جگہ ہے اور کوئی انسان بھی اس حالت سے گزرے بغیر نہیں رہ سکتا۔ یہ شہر مکہ گواہ ہے کہ کسی اللہ کے بندے نے اپنی جان کھپائی تھی تب یہ بسا اور عرب کا مرکز بنا۔ اس شہر مکہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت گواہ ہے کہ وہ ایک مقصد کے لئے نہیں ہے اور ہر انسان کی زندگی ماں کے پیٹ میں نطفہ قرار پانے سے لے کر موت کے آخری سانس تک اس بات پر گواہ ہے کہ اس کو قدم قدم پر تکلیف' مشقت' محنت' خطرات اور شدائد کے مرحلوں سے گزرنا پڑتا ہے۔ جس کو تم بڑی سے بڑی قابل رشک حالت میں دیکھتے ہو وہ بھی جب ماں کے پیٹ میں تھا تو ہر وقت اس خطرے میں مبتلا تھا کہ اندر ہی مرجائے یا اس کا اسقاط ہو جائے۔ زچگی کے وقت اس کی موت اور زندگی کے درمیان بال بھر سے زیادہ فاصلہ نہ تھا۔ پیدا ہوا تو اتنا بے بس تھا کہ کوئی دیکھ بھال کرنے والا نہ ہوتا تو پڑے پڑے ہی سسک سسک کر مر جاتا۔ چلنے کے قابل ہوا تو قدم قدم پر گرا پڑتا تھا۔ بچپن سے جوانی اور بڑھاپے تک ایسے ایسے جسمانی تغیرات سے اس کو گزرنا پڑا کہ کوئی تغیر بھی اگر غلط سمت میں ہو جاتا تو اس کی جان کے لالے پڑ جاتے۔ وہ اگر بادشاہ یا ڈکٹیٹر بھی ہے تو کسی وقت اس اندیشے سے اس کو چین نصیب نہیں ہے کہ کہیں اس کے خلاف کوئی سازش نہ ہو جائے۔ وہ اگر فاتح عالم بھی ہے تو کسی وقت اس خطرے سے امن میں نہیں ہے کہ اس کے خلاف کوئی سازش نہ ہو جائے۔ وہ اگر فاتح عالم ہے تو کسی وقت اس خطرے سے امن میں نہیں ہے کہ اس کے اپنے سپہ سالاروں میں سے کوئی بغاوت نہ کر بیٹھے۔ وہ اگر اپنے وقت کا قارون بھی ہے تو اس فکر میں ہر وقت غلطاں و پیچاں ہے کہ اپنی دولت کیسے بڑھائے اور کس طرح اس کی حفاظت کرے غرض کوئی شخص بھی بے غل و غش چین کی نعمت سے بہرہ مند نہیں ہے' کیونکہ انسان پیدا ہی مشقت میں کیا گیا ہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]---۵۔ ''کیا یہ گمان کرتا ہے کہ یہ کسی کے بس میں ہی نہیں۔''O---[یعنی کیا یہ انسان جوان حالات میں گھرا ہوا ہے' اس غرے میں مبتلا ہے کہ وہ دُنیا میں جو کچھ چاہے کرے' کوئی بالاتر اقتدار اس کو پکڑنے اور اس کا سر نیچے کر دینے والا نہیں ہے؟ حالانکہ آخرت سے پہلے خود اس دُنیا میں بھی ہر آن وہ دیکھ رہا ہے کہ اس کی تقدیر پر کسی اور کی فرمانروائی قائم ہے۔ جس کے فیصلوں کے آگے اس کی ساری تدبیریں دھری کی دھری رہ جاتی ہیں۔ زلزلے کا ایک جھٹکا' ہوا کا ایک طوفان دریاؤں اور سمندروں کی ایک طغیانی اسے یہ بتا دینے کے لئے کافی ہے کہ خدائی طاقتوں کے مقابلے میں وہ کتنا بل بوتا رکھتا ہے۔ ایک اچانک حادثہ اچھے خاصے بھلے چنگے انسان کو اپاہج بنا کر رکھ دیتا ہے۔ تقدیر کا ایک پلٹا بڑے سے بڑے با اقتدار آدمی کو عرش سے فرش پر لا گراتا ہے۔ عروج کے آسمان پر پہنچی ہوئی

Marfat.com

قوموں کی قسمتیں جب بدلتی ہیں تو وہ اسی دُنیا میں ذلیل وخوار ہو کر رہ جاتی ہیں جہاں کوئی ان سے آنکھ ملانے کی ہمت نہ رکھتا تھا۔اس انسان کے دماغ میں آخر کہاں سے یہ ہوا بھر گئی کہ کسی کا اس پر بس نہیں چل سکتا؟ (تفسیر از تفہیم القرآن)]---۶۔''کہتا (پھرتا) ہے کہ میں نے تو بہت کچھ مال خرچ کر ڈالا۔''O---[میں نے ڈھیر سا مال ہلاک کر دیا۔یعنی لٹا دیا' یا اڑا دیا۔یہ الفاظ ظاہر کرتے ہیں کہ کہنے والے کو اپنی مال داری پر کتنا فخر تھا کہ جو ڈھیر سا مال اس نے خرچ کیا وہ اس کی مجموعی دولت کے مقابلے میں اتنا ہیچ تھا کہ اس کے لٹا دینے یا اڑا دینے کی اسے کوئی پرواہ نہ تھی۔اور یہ مال اڑا دینا تھا کس مد میں؟ کسی حقیقی نیکی کے کام میں نہیں' جیسا کہ آگے کی آیات سے خود بخود مترشح ہوتا ہے' بلکہ اپنی دولت مندی کی نمائش اور اپنے فخر اور اپنی بڑائی کے اظہار میں قصیدہ گو شاعروں کو بھاری انعامات دینا۔شادی اور غمی کی رسموں میں سینکڑوں ہزاروں آدمیوں کی دعوت کر ڈالنا' جوے میں ڈھیروں دولت ہار دینا' جوا جیت جانے پر اونٹ پر اونٹ کاٹنا اور خوب یار دوستوں کو کھلانا' میلوں میں بڑے لاؤ لشکر کے ساتھ جانا اور دوسرے سرداروں سے بڑھ کر شان و شوکت کا مظاہرہ کرنا۔تقریبات میں بے تحاشا کھانے پکوانا اور اذن عام دے دینا کہ جس کا جی چاہے آئے اور کھائے' یا اپنے ڈیرے پر کھلا لنگر جاری رکھا کہ دور دور تک یہ شہرت ہو جائے کہ فلاں رئیس کا دستر خوان بڑا وسیع ہے یہ اور ایسے ہی دوسرے نمائشی اخراجات تھے جنہیں جاہلیت میں آدمی کی فیاضی اور فراخ دلی کی علامت اور اس کی بڑائی کا نشان سمجھا جاتا تھا۔انہی پر ان کی تعریفوں کے ڈنکے بجتے تھے۔انہی پر ان کی مدح کے قصیدے پڑھے جاتے تھے۔اور وہ خود بھی ان پر دوسروں کے مقابلے میں اپنا فخر جتاتے تھے۔(تفسیر از تفہیم القرآن)]---۷۔''کیا (یوں) سمجھتا ہے کہ کسی نے اسے دیکھا (ہی) نہیں؟''O---[یعنی کیا یہ فخر جتانے والا نہیں سمجھتا کہ اوپر کوئی خدا بھی ہے جو دیکھ رہا ہے کہ کن ذرائع سے اس نے یہ دولت حاصل کی' کن کاموں میں اسے کھپایا' اور کس نیت' کن اغراض اور کن مقاصد کے لئے اس نے یہ سارے کام کیے؟ کیا وہ سمجھتا ہے کہ خدا کے ہاں اس فضول خرچی' اس شہرت طلبی اور اس تفاخر کی کوئی قدر ہوگی؟ کیا اس کا خیال ہے کہ دُنیا کی طرح خدا بھی اس سے دھوکا کھا جائے گا؟ (تفسیر از تفہیم القرآن)]---۸۔''کیا ہم نے اس کی دو آنکھیں نہیں بنائیں۔''O---۹۔''اور زبان اور ہونٹ (نہیں بنائے)۔''O---[مطلب یہ ہے کہ کیا ہم نے اسے علم اور عقل کے ذرائع نہیں دیے؟ دو آنکھوں سے مراد گائے بھینس کی آنکھیں نہیں بلکہ وہ انسانی آنکھیں ہیں جنہیں کھول کر آدمی دیکھے تو اسے ہر طرف وہ نشانات نظر آئیں جو حقیقت کا پتہ دیتے ہیں اور صحیح وغلط کا فرق سمجھاتے ہیں۔زبان اور ہونٹوں سے مراد محض بولنے کے آلات نہیں ہیں بلکہ نفس ناطقہ ہے جو ان آلات کی پشت پر سوچنے سمجھنے کا کام کرتا ہے اور پھر ان سے اظہار مافی الضمیر کا کام لیتا ہے۔(تفسیر از تفہیم القرآن)]---۱۰۔''ہم نے دکھا دیے اس کو دونوں راستے۔''O---[یعنی ہم نے محض عقل وفکر کی طاقتیں عطا کر کے اسے چھوڑ نہیں دیا کہ اپنا راستہ خود تلاش کرے' بلکہ اس کی رہنمائی بھی کی اور اس کے سامنے بھلائی اور برائی' نیکی اور بدی کے دونوں راستے نمایاں کر کے رکھ دیے تا کہ وہ خوب سوچ سمجھ کر ان میں سے جس کو چاہے اپنی ذمہ داری پر اختیار کر لے۔یہ وہی بات ہے جو سورہ دھر میں فرمائی گئی ہے کہ ''ہم نے انسان کو ایک مخلوط نطفے سے پیدا کیا تا کہ اس کا امتحان لیں اور اس غرض کے لئے ہم نے اسے سننے اور دیکھنے والا بنایا۔ہم نے اسے راستہ دکھا دیا خواہ شکر کرنے والا بنے یا کفر کرنے والا۔(تفسیر از تفہیم القرآن)]---۱۱۔''سو اس سے نہ ہو سکا کہ گھاٹی میں داخل ہوتا۔''O---[اقتحام کے معنی ہیں اپنے آپ کو کسی سخت اور مشقت طلب کام میں ڈالنا۔اور عقبہ اس دشوار گزار راستے کو کہتے ہیں جو بلندی پر جانے کے لئے پہاڑوں میں سے گزرتا ہے پس آیت کا مطلب یہ ہے کہ دو راستے جو ہم نے اسے دکھائے ان میں سے ایک بلندی کی طرف جاتا ہے مگر مشقت طلب اور دشوار گزار ہے۔اس میں آدمی کو اپنے نفس اور اس کی خواہشوں سے اور شیطان کی ترغیبات سے لڑ کر چلنا پڑتا ہے۔اور دوسرا آسان راستہ ہے جو کھڈوں میں آتا ہے' مگر اس سے پستی کی طرف جانے کے لئے کسی محنت کی ضرورت نہیں پڑتی بلکہ بس اپنے نفس کی باگیں ڈھیلی چھوڑ دینا کافی ہے' پھر آدمی خود نشیب کی طرف لڑھکتا چلا جاتا ہے اب یہ آدمی جس کو ہم نے دونوں راستے دکھا دیے تھے اس نے ان میں سے پستی کی جانب جانے والے راستے کو اختیار کر لیا اور اس مشقت طلب راستے کو چھوڑ دیا جو بلندی کی طرف جانے والا ہے۔(تفسیر از تفہیم القرآن)]---۱۲۔''اور کیا سمجھا کہ گھاٹی ہے کیا؟''O---[اوپر چونکہ اس کی فضول خرچیوں کا ذکر کیا گیا ہے جو وہ اپنی بڑائی کی نمائش اور لوگوں پر اپنا فخر جتانے کے لئے کرتا ہے' اس لئے اب اس کے مقابلے میں بتایا گیا ہے کہ وہ کونسا خرچ اور مال کا کونسا مصرف ہے جو اخلاق کی پستیوں میں گرانے کے بجائے آدمی کو بلندیوں کی طرف لے جاتا ہے' مگر اس میں نفس کی کوئی لذت نہیں ہے بلکہ آدمی کو اس کے لئے اپنے نفس پر جبر کر کے ایثار اور قربانی سے کام لینا پڑتا ہے۔وہ خرچ یہ ہے کہ آدمی کسی غلام کو خود آزاد کرے' یا اس کی مالی مدد کرے تا کہ وہ اپنا فدیہ ادا کر کے رہائی حاصل کر لے' یا کسی غریب کی گردن قرض کے جال سے نکالے' یا کوئی بے وسیلہ آدمی اگر کسی تاوان کے بوجھ سے لد گیا ہو تو اس کی جان اس سے چھڑائے۔اسی طرح وہ خرچ یہ ہے کہ آدمی بھوک کی حالت میں کسی قریبی یتیم (یعنی رشتہ دار یا پڑوسی یتیم) اور کسی ایسے بے کس محتاج کو کھانا کھلائے جسے غربت وافلاس کی شدت نے خاک میں ملا دیا ہو اور جس کی دستگیری کرنے والا کوئی نہ ہو ایسے لوگوں کی مدد سے آدمی کی شہرت کے ڈنکے تو نہیں بجتے اور نہ ان کو کھلا کر آدمی کی دولت مندی اور دریا دلی کے وہ چرچے ہوتے ہیں جو ہزاروں کھاتے پیتے لوگوں کی شاندار دعوتیں کرنے سے ہوا کرتے ہیں' مگر اخلاق کی بلندیوں کی طرف جانے کا راستہ اسی دشوار گزار گھاٹی سے ہو کر گزرتا ہے۔(تفسیر از تفہیم القرآن)]

Marfat.com

اشرف المخلوقات، شرف انسانی

(**سورۃ البقرۃ ۲**)---۳۰۔ ''اور (یاد کرو) جب کہا تیرے رب نے فرشتوں سے کہ یقیناً میں بنانے والا ہوں زمین میں ایک خلیفہ۔ تو انہوں نے کہا تھا کہ کیا تو مقرر کرے گا زمین میں (خلیفہ) اس کو جو فساد برپا کرے گا اس میں اور خونریزیاں کرے گا جبکہ ہم تسبیح کرتے ہیں تیری حمد و ثنا کے ساتھ اور تقدیس کرتے ہیں تیری۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یقیناً میں جانتا ہوں وہ کچھ جو تم نہیں جانتے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۳، مضمون: خلیفۃ اللہ]---۳۱۔ ''اور سکھائے اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو نام سب چیزوں کے، پھر پیش کیا ان کو فرشتوں کے سامنے اور فرمایا بتاؤ مجھے نام ان کے، اگر ہو تم سچے۔'' O---۳۲۔ ''انہوں نے عرض کیا: پاک ہے تیری ذات، نہیں ہمیں علم مگر اسی قدر جتنا تو نے سکھایا ہمیں۔ بیشک تو ہی ہے سب کچھ جاننے والا، بڑی حکمت والا۔'' O---۳۳۔ ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدمؑ! بتاؤ ان کو نام ان کے، پھر جب بتا دیئے آدمؑ نے فرشتوں کو نام ان سب کے، تو فرمایا: کیا نہیں کہا تھا میں نے تم سے کہ بیشک میں ہی جانتا ہوں سب راز آسمانوں کے اور زمین کے بھی؟ اور جانتا ہوں ہر اس چیز کو جو تم ظاہر کرتے ہو اور وہ بھی جو تم چھپا رہے ہو۔'' O---[اسماء سے مراد مسمیات، اشخاص واشیاء کے نام اور ان کے خواص وفوائد کا علم ہے، جو اللہ تعالیٰ نے القا والہام کے ذریعے حضرت آدمؑ کو سکھلا دیا۔ پھر جب ان سے کہا گیا کہ آدمؑ ان کے نام بتلاؤ تو انہوں نے فوراً سب کچھ بیان کر دیا، جو فرشتے بیان نہ کر سکے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے ایک تو فرشتوں پر حکمت تخلیق آدم واضح کر دی۔ دوسرے دُنیا کا نظام چلانے کے لئے علم کی اہمیت وفضیلت بیان فرما دی، جب یہ حکمت واہمیت علم فرشتوں پر واضح ہوئی، تو انہوں نے اپنے قصور علم وفہم کا اعتراف کر لیا۔ فرشتوں کے اس اعتراف سے یہ بھی واضح ہوا کہ عالم الغیب صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے، اللہ کے برگزیدہ بندوں کو بھی اتنا ہی علم ہوتا ہے جتنا اللہ تعالیٰ انہیں عطا فرماتا ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)، (نیز تفسیر کے لیے باب نمبر ۸، مضمون: علم)]---۳۴۔ ''اور جب حکم دیا ہم نے فرشتوں کو کہ سجدہ کرو آدمؑ کو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے۔ اس نے انکار کیا اور گھمنڈ کیا اور وہ تھا ہی کافروں میں سے۔'' O---[علمی فضیلت کے بعد حضرت آدمؑ کی یہ دوسری تکریم ہوئی۔ سجدہ کے معنی ہیں خضوع اور تذلل کے، اس کی انتہا ہے ''زمین پر پیشانی کا ٹکا دینا'' (قرطبی) یہ سجدہ شریعت اسلامیہ میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے لئے جائز نہیں ہے۔ نبی کریم ﷺ کا مشہور فرمان ہے کہ اگر سجدہ کسی اور کے لئے جائز ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔ تاہم فرشتوں نے اللہ کے حکم پر حضرت آدمؑ کو سجدہ کیا، جس سے ان کی تکریم وفضیلت فرشتوں پر واضح کر دی گئی۔ کیوں کہ یہ سجدہ اکرام وتعظیم کے طور پر ہی تھا، نہ کہ عبادت کے طور پر۔ اب تعظیماً بھی کسی کو سجدہ نہیں کیا جا سکتا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۳۵۔ ''اور ہم نے کہا۔ اے آدم! رہو تم اور تمہاری بیوی جنت میں اور کھاؤ اس میں بافراغت جہاں سے چاہو۔ مگر نہ قریب جانا اس درخت کے ورنہ شمار ہو گا تمہارا ظالموں میں۔'' O---۳۶۔ ''پھر پھسلا دیا ان دونوں کو شیطان نے اس درخت کی ترغیب دے کر۔ بالآخر نکلوا دیا ان دونوں کو اس (عیش وآرام) سے تھے وہ جس میں۔ اور ہم نے حکم دیا کہ اتر جاؤ تم سب (یہاں سے) تم ایک دوسرے کے دشمن ہو۔ اور تمہارے لئے ہے زمین میں ٹھکانہ اور گزر بسر کرنا ایک وقت خاص تک۔'' O---۳۷۔ ''پھر سیکھے آدمؑ نے اپنے رب سے کچھ کلمات (اور توبہ کی) تو قبول کر لی اللہ تعالیٰ نے توبہ اس کی بیشک وہی تو ہے بڑا معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا۔'' O

(**سورۃ الاعراف ۷**)---۱۱۔ ''اور ہم نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہاری صورت بنائی پھر فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو۔ اور انہوں نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے وہ سجدہ کرنے والوں میں نہ تھا۔'' O---۱۲۔ ''اس نے کہا۔ کس چیز نے تجھے روکا کہ تو نے سجدہ نہ کیا جب میں نے تجھے حکم دیا تھا؟ وہ کہنے لگا میں اس سے بہتر ہوں۔ مجھے تو نے آگ سے پیدا کیا اور اسے مٹی سے پیدا کیا۔'' O---۱۳۔ ''اس نے کہا۔ یہاں سے اتر جا کہ تجھے روا نہیں کہ تو یہاں تکبر کرے۔ پس نکل جا۔ بیشک تو گھٹیا لوگوں میں سے ہے۔'' O---۲۶۔ ''اے بنی آدم! ہم نے تمہیں لباس عنایت کیا ہے جو تمہارے ننگ چھپاتا ہے اور زینت ہے اور پرہیزگاری کا لباس تو بہتر ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہے تاکہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔'' O---۲۷۔ ''اے بنی آدم! تمہیں شیطان فتنے میں نہ ڈال دے جس طرح اس نے تمہارے ماں باپ کو جنت سے ان کا لباس اتروا کر نکلوا دیا تھا تاکہ انہیں ان کے ننگ دکھائے۔ وہ تمہیں دیکھتا ہے، وہ اور اس کا قبیلہ جہاں سے تم انہیں نہیں دیکھتے۔ ہم نے شیطانوں کو ان لوگوں کا جو ایمان نہیں رکھتے دوست بنایا ہے۔'' O---۳۱۔ ''اے بنی آدم! ہر مقام سجدہ کے لئے آراستہ ہوا کرو۔ اور کھاؤ اور پیو مگر حد سے نہ بڑھو کہ وہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔'' O---۳۵۔ ''اے بنی آدم! تاہم تمہارے پاس تم ہی میں سے رسول آئیں گے جو تمہارے سامنے میری آیتیں بیان کریں گے۔ تو جس نے خوف خدا کیا اور اصلاح کر لی ایسے لوگوں پر نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ وہ غم کھائیں گے۔'' O

(**سورۃ الحجر ۱۵**)---۲۸۔ ''اور جب تیرے پروردگار نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں ایک انسان کو کالی اور سڑی ہوئی کھنکھناتی مٹی سے پیدا کرنے والا

Marfat.com

ہوں۔''O---۲۹۔''تو جب میں اسے پورا بنا چکوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم سب اس کے لئے سجدے میں گر پڑنا۔''O---۳۰۔''چنانچہ تمام فرشتوں نے سب کے سب نے سجدہ کر لیا۔''O---۳۱۔''مگر ابلیس کے۔ کہ اس نے سجدہ کرنے والوں میں شمولیت کرنے سے (صاف) انکار کر دیا۔''O---۳۲۔''(اللہ تعالیٰ نے فرمایا) اے ابلیس تجھے کیا ہوا کہ تو سجدہ کرنے والوں میں شامل نہ ہوا؟''O---۳۳۔''وہ بولا کہ میں ایسا نہیں کہ اس انسان کو سجدہ کروں جسے تو نے کالی اور سڑی ہوئی کھنکھناتی مٹی سے پیدا کیا ہے۔''O---۳۴۔''فرمایا اب تو بہشت سے نکل جا کیوں کہ تو راندۂ درگاہ ہے۔''O

(**سورۃ النحل** ۱۶)---۷۸۔''اللہ تعالیٰ نے تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹوں سے نکالا ہے کہ اس وقت تم کچھ بھی نہیں جانتے تھے۔ اسی نے تمہارے کان اور آنکھیں اور دل بنائے کہ تم شکر گزاری کرو۔''O---[یعنی یہ صلاحیتیں اور قوتیں اللہ تعالیٰ نے اس لئے عطا کیں ہیں کہ انسان ان اعضاء جوارح کو اس طرح استعمال کرے۔ جس سے اللہ تعالیٰ راضی ہو جائے۔ ان سے اللہ تعالیٰ کی عبادت و اطاعت کرے۔ یہی اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں کا عملی شکر ہے۔ حدیث مبارک میں آتا ہے☆ میرا بندہ جن چیزوں کے ذریعے سے میرا قرب حاصل کرتا ہے ان میں سب سے محبوب وہ چیزیں ہیں جو میں نے اس پر فرض کی ہیں۔ علاوہ ازیں نوافل کے ذریعے سے بھی وہ میرا قرب حاصل کرنے کی سعی کرتا ہے حتیٰ کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور جب میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں تو میں اس کا کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے، پاؤں ہو جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ اگر وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اسے دیتا ہوں اور مجھ سے کسی چیز سے پناہ طلب کرتا ہے تو میں اسے پناہ دیتا ہوں۔ اس حدیث سے بعض لوگ غلط مفہوم لے کر اولیا اللہ کو خدائی اختیارات کا حامل باور کراتے ہیں۔ حالانکہ حدیث مبارک کا واضح مطلب یہ ہے کہ جب بندہ اپنی اطاعت وعبادت اللہ تعالیٰ کے لئے خاص کر لیتا ہے تو اس کا ہر کام صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہوتا ہے۔ اپنے کانوں سے وہی بات سنتا ہے اور اپنی آنکھوں سے وہی چیز دیکھتا ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے اجازت دی ہے۔ جس چیز کو ہاتھ سے پکڑتا ہے یا پیروں سے چل کر اس کی طرف جاتا ہے تو وہ وہی چیز ہوتی ہے جس کو شریعت نے روا رکھا ہے وہ ان کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں استعمال نہیں کرتا بلکہ صرف اطاعت میں استعمال کرتا ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ بنی اسرائیل** ۱۷)---۷۰۔''یقیناً ہم نے اولاد آدم کو بڑی عزت دی اور انہیں خشکی اور تری کی سواریاں دیں اور انہیں پاکیزہ چیزوں کی روزیاں دیں اور اپنی بہت سی مخلوق پر انہیں فضیلت عطا فرمائی۔''O---[یہ شرف اور فضل، بہ حیثیت انسان کے، ہر انسان کو حاصل ہے چاہے مومن ہو یا کافر۔ کیونکہ یہ شرف دوسری مخلوقات، حیوانات، جمادات و نباتات وغیرہ کے مقابلے میں ہے۔ اور یہ شرف متعدد اعتبار سے ہے۔ جس طرح کی شکل وصورت، قد وقامت اور ہیئت اللہ تعالیٰ نے انسان کو عطا کی ہے وہ کسی دوسری مخلوق کو حاصل نہیں۔ جو عقل انسان کو دی گئی ہے، جس کے ذریعے سے اس نے اپنے آرام وراحت کے لئے بیشمار چیزیں ایجاد کیں، حیوانات وغیرہ اس سے محروم ہیں۔ علاوہ ازیں اسی عقل سے وہ غلط و صحیح، مفید و مضر اور حسین و قبیح کے درمیان تمیز کرنے پر قادر ہے۔ اسی عقل کے ذریعے سے وہ اللہ تعالیٰ کی دیگر مخلوقات سے فائدہ اٹھاتا اور انہیں اپنے تابع رکھتا ہے۔ اسی عقل و شعور سے وہ ایسی عمارتیں تعمیر کرتا، ایسے لباس ایجاد کرتا اور ایسی چیزیں تیار کرتا ہے، جو اسے گرمی کی حرارت سے اور سردی کی برودت سے اور موسم کی دیگر شدتوں سے محفوظ رکھتی ہیں۔ علاوہ ازیں کائنات کی تمام چیزوں کو اللہ تعالیٰ نے انسان کی خدمت پر لگا رکھا ہے۔ چاند، سورج، ہوا، پانی اور دیگر بے شمار چیزیں ہیں جن سے انسان فیض یاب ہو رہا ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

انسان خسارے میں ہے

(**سورۃ العصر** ۱۰۳)---۱۔''قسم ہے زمانہ کی۔''O---۲۔''یقیناً ہر انسان خسارہ میں ہے۔''O---۳۔''بجز ان (خوش نصیبوں) کے، جو ایمان لے آئے اور نیک عمل کرتے رہے۔ نیز ایک دوسرے کو حق کی تلقین کرتے رہے اور ایک دوسرے کو صبر کی تاکید کرتے رہے۔''O---[اس سورۃ میں زمانے کی قسم اس بات پر کھائی گئی ہے کہ انسان بڑے خسارے میں ہے اور اس خسارے سے صرف وہی لوگ بچے ہوئے ہیں جن کے اندر چار صفتیں پائی جاتی ہیں: (۱) ایمان (۲) عمل صالح (۳) ایک دوسرے کو حق کی نصیحت کرنا۔ (۴) ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کرنا۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]---[انسان کا لفظ اگرچہ واحد ہے لیکن بعد کے فقرے میں اس سے ان لوگوں کو مستثنیٰ کیا گیا ہے جو چار صفات سے متصف ہوں' اس لئے لامحالہ یہ ماننا پڑے گا کہ یہاں لفظ انسان اسم جنس کے طور پر استعمال کیا گیا ہے اور اس کا اطلاق افراد' گروہوں' اقوام' اور پوری نوع انسانی پر یکساں ہوتا ہے پس یہ حکم کہ مذکورہ چار صفات سے بھی خالی ہو وہ خسارے میں ہے ہر حالت میں ثابت ہو گا' خواہ ان سے خالی کوئی شخص ہو یا کوئی قوم یا دنیا بھر کے انسان' یہ بالکل ایسا ہی ہے جیسے ہم اگر یہ حکم لگائیں کہ زہر

Marfat.com

انسان کے لئے مہلک ہے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کا زہر بہر حال مہلک ہے خواہ ایک فرد اس کو کھائے' یا ایک پوری قوم' یا ساری دُنیا کے انسان مل کر اسے کھا جائیں۔ زہر کی مہلک خاصیت اپنی جگہ اٹل ہے' اس میں اس لحاظ سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ ایک شخص نے اس کو کھایا ہے' یا ایک قوم نے اسے کھانے کا فیصلہ کیا ہے' یا دُنیا بھر کے انسانوں کا اجماع اس پر ہو گیا ہے کہ زہر کھانا چاہیے۔ ٹھیک اسی طرح یہ بات اپنی جگہ اٹل ہے کہ چار مذکورہ بالا صفات سے خالی ہونا انسان کے لئے خسارے کا موجب ہے' اس قاعدہ کلیہ میں اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ کوئی ایک شخص ان سے خالی ہے' یا کسی قوم نے' یا دُنیا بھر کے انسانوں نے کفر' بد عملی' اور ایک دوسرے کو باطل کی ترغیب دینے اور بندگی نفس کی تلقین کرنے پر اتفاق کر لیا ہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)] (نیز مزید تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: پاکیزہ معاشرہ)

خلیفۃ اللہ، اللہ تعالیٰ کا نائب

(سورۃ البقرۃ ۲) ---۳۰- ''اور (یاد کرو) جب کہا تیرے رب نے فرشتوں سے کہ یقیناً میں بنانے والا ہوں زمین میں خلیفہ- تو انہوں نے کہا تھا کہ کیا تو مقرر کرے گا زمین میں (خلیفہ) اس کو جو فساد برپا کرے گا اس میں اور خونریزیاں کرے گا- جبکہ ہم تسبیح کرتے ہیں تیری حمد وثنا کے ساتھ اور تقدیس کرتے ہیں تیری- اللہ تعالیٰ نے فرمایا- یقیناً میں جانتا ہوں وہ کچھ جو تم نہیں جانتے۔'' O--- [خلیفہ سے مراد ایسی قوم ہے جو ایک دوسرے کے بعد آئے گی اور یہ کہنا کہ انسان اس دُنیا میں اللہ تعالیٰ کا خلیفہ اور نائب ہے غلط ہے- ذریت آدم کی بابت فرشتوں کو کیسے علم ہوا کہ وہ فساد برپا کرے گی؟ اس کا اندازہ انہوں نے انسانی مخلوق سے پہلے کی مخلوق کے اعمال یا کسی اور طریقے سے کر لیا ہوگا- بعض نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہی بتلا دیا تھا کہ وہ ایسے ایسے کام بھی کرے گی- یوں وہ کلام میں حذف مانتے ہیں کہ انی جاعل فی الارض خلیفة یفعل کذا و کذا، (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]- خلیفہ: وہ جو کسی کے ملک میں اس کے عطا کردہ اختیارات اس کے نائب کی حیثیت سے استعمال کرے، (از تفسیر قرآن مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ)- فرشتوں کو فضیلت آدم کی وجہ سمجھانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ اور فرشتوں کے سامنے کائنات کے حقائق بیان کرنا شروع کر دیئے- اگر ذرا غور کیا جائے تو پتا چلتا ہے کہ سائنس کی ابتداء اسی مقام سے ہوئی- یعنی سائنس میں ہم پہلے کسی چیز کا نام رکھتے ہیں، پھر اس کی حقیقت اور خواص معلوم کرتے ہیں، پھر دوسری چیز پر بھی یہی عمل کر کے اس کا اول الذکر کے ساتھ تعلق جوڑتے ہیں- اللہ تعالیٰ نے انسان کو یہ صفت عنایت فرما دی کہ وہ چیزوں کے نام رکھے اور پھر ان کے خواص وحقائق معلوم کرے- چونکہ انسان کو خلیفہ بنایا جانا مطلوب تھا اس لئے اس میں صلاحیتیں بھی زیادہ جمع کر دیں اور پھر جب فرشتوں سے پوچھا کہ بتاؤ ہم نے کیا بیان فرمایا ہے؟ تو ان سے کوئی جواب نہ بن پڑا- اس پر حضرت آدمؑ نے سب کچھ بتا دیا- جب فرشتوں پر آدمؑ کی برتری ثابت ہو گئی تو ان سے کہا گیا کہ آدمؑ کے حضور سجدے میں گر جاؤ- حضرت آدمؑ نے ندامت کے ساتھ توبہ کی تو انہیں معافی عطا ہوئی- بعض لوگ یہ نظریہ اختیار کرتے ہیں کہ حضرت آدمؑ کو سزا کے طور پر زمین میں بھیجا گیا- یہ نظریہ قرآن کے خلاف ہے- قرآن صاف طور پر کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو معاف کر دیا- اس کے بعد ترقی دے کر خلیفہ بنا دیا اور پھر زمین میں تقرر کر دیا- ہم یعنی بنی آدم یہاں منتقل ہو کر آئے ہوئے ہیں، سزا کے طور پر نہیں- اس دُنیا میں ہم ایک منصب پر فائز ہو کر آئے ہیں- وہ منصب خلافت کا ہے- ہم کوئی سزا بھگتنے نہیں آئے، (از انوار القرآن ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملک)]۔'' O--- [خلیفہ احکام واوامر کے اجراء و دیگر تصرفات میں اصل کا نائب ہوتا ہے یہاں خلیفہ سے حضرت آدمؑ مراد ہیں اگرچہ اور تمام انبیاء بھی اللہ تعالیٰ کے خلیفہ ہیں حضرت داؤدؑ کے حق میں فرمایا یا داؤد انا جعلنٰك خلیفته فی الارض فرشتوں کو خلافت آدم کی خبر اس لئے دی گئی کہ وہ ان کے خلیفہ بنائے جانے کی حکمت دریافت کر کے معلوم کر لیں اور ان پر خلیفہ کی عظمت وشان ظاہر ہو کہ ان کو پیدائش سے قبل ہی خلیفہ کا لقب عطا ہوا اور آسمان والوں کو ان کی پیدائش کی بشارت دی گئی، (از تفسیر قرآن مولانا احمد رضا خان بریلویؒ)- یعنی وہ میرا نائب ہو گا کہ اپنے احکام شرعیہ کے اجراء ونفاذ کی خدمت اس کے سپرد کر دوں گا، (از تفسیر قرآن مولانا اشرف علی تھانویؒ)]- [جب حضرت آدمؑ کا خلیفہ ہونا مسلم ہو چکا تو فرشتوں کو اور ان کے ساتھ جنات کو حکم ہوا کہ حضرت آدمؑ کی طرف سجدہ کریں اور ان کو قبلہ سجود بنائیں جیسا سلاطین اپنا اول ولی عہد مقرر کرتے ہیں پھر ارکان دولت کو نذریں پیش کرنے کا حکم کرتے ہیں تا کہ کسی کو سرتابی کی گنجائش نہ رہے چنانچہ سب نے سجدۂ مذکورہ ادا کیا سوائے ابلیس کے کہ اصل سے جنات میں تھا اور ملائکہ کے ساتھ کمال اختلاط رکھتا تھا اور سبب اس سرکشی کا یہ ہوا کہ جنات جو ہزار سال سے زمین میں متصرف تھے اور آسمان پر بھی جاتے تھے جب ان کا فساد اور خونریزی بڑھی تو ملائکہ نے بحکم الٰہی بعض کو قتل کیا اور بعض کو جنگل پہاڑ اور جزائر میں منتشر کر دیا- ابلیس ان میں بڑا عالم و عابد تھا اس نے جنات کے فساد سے اپنی بے لوثی ظاہر کی، فرشتوں کی سفارش سے یہ بچ گیا اور ان ہی میں رہنے لگا اور اس طمع میں کہ تمام جنات کی جگہ اب صرف میں زمین میں متصرف بنایا جاؤں عبادت میں بہت کوشش کرتا رہا اور خلافت ارض کا خیال پکاتا رہا- جب بحکم الٰہی حضرت آدمؑ کی نسبت خلافت ظاہر ہوا تو ابلیس مایوس ہوا اور عبادت

Marfat.com

ریائی کے رائیگاں جانے پر جوشِ حسد میں سب کچھ کیا اور ملعون ہوا۔ (از تفسیر قرآن مولانا شبیر احمد عثمانی)]---۳۱۔ "اور سکھائے اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو نام سب چیزوں کے، پھر پیش کیا ان کو فرشتوں کے سامنے اور فرمایا بتاؤ مجھے نام ان کے، اگر ہو تم سچے۔" O---۳۲۔ "انہوں نے عرض کیا، پاک ہے تیری ذات، نہیں ہمیں علم مگر اسی قدر جتنا تو نے سکھایا ہمیں۔ بیشک تو ہی ہے سب کچھ جاننے والا، بڑی حکمت والا۔" O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون علم]---۳۳۔ "اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدمؑ! بتاؤ ان کو نام ان کے، پھر جب بتا دیئے آدم نے فرشتوں کو نام ان سب کے، تو فرمایا: کیا نہیں کہا تھا میں نے تم سے کہ بیشک میں ہی جانتا ہوں سب راز آسمانوں کے اور زمین کے بھی؟ اور جانتا ہوں ہر اس چیز کو جو تم ظاہر کرتے ہو اور وہ بھی جو تم چھپا رہے ہو۔" O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۸، مضمون: علم]---۳۴۔ "اور جب حکم دیا ہم نے فرشتوں کو کہ سجدہ کرو آدم کو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے۔ اس نے انکار کیا اور گھمنڈ کیا اور وہ تھا ہی کافروں میں سے۔" O

(سورۃ الانعام ۶)---۱۶۵۔ "اور وہی تو ہے جس نے بنایا تم کو زمین کا خلیفہ اور بلند کیا تم میں سے ایک کو دوسرے پر درجات میں۔ تاکہ آزمائے تم کو ان (نعمتوں) کے بارے میں جو عطا کیں اس نے تم کو۔ بیشک تمہارا رب سزا دینے میں بہت تیز ہے اور بیشک وہی بخشنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔" O

(سورۃ الاعراف ۷)---۶۹۔ "کیا تم حیران ہوتے ہو کہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے تم ہی میں سے ایک شخص (حضرت ہودؑ) کے ذریعے سے نصیحت آئی ہے۔ تاکہ تمہیں خبردار کرے؟ مگر یاد کرو جب اس نے قوم نوحؑ کے بعد تمہیں فرمانروا (خلیفہ) بنایا اور تمہیں بڑی ڈیل ڈول دی۔ پس اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کرو تاکہ فلاح پاؤ۔" O---۷۴۔ "اور یاد کرو (حضرت صالحؑ نے کہا) جب اس نے عاد کے بعد تمہیں حاکم (خلیفہ) بنایا اور تمہیں زمین میں جگہ دی، تم اس کے میدانوں میں محل بناتے ہو اور پہاڑوں کو تراش کر گھر بناتے ہو۔ پس اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کرو اور زمین میں فساد کرتے نہیں پھرو۔" O---۱۶۹۔ "پھر ان کے بعد ایسے (حضرت موسیٰؑ وعیسیٰؑ کے) جانشین آئے جو کتاب خدا کے وارث ہوئے۔ وہ اس دُنیا کا مال لے لیتے اور کہتے۔ "ہم بخشے جائیں گے" لیکن اگر ان کے پاس اسی طرح کا اور مال آجاتا تو وہ بھی لے لیتے۔ کیا ان سے کتاب خدا کا وہ عہد نہیں لیا گیا تھا۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے متعلق حق بات کے سوا کچھ نہ کہیں گے۔ اور انہوں نے جو اس میں تھا پڑھ لیا تھا اور آخرت کا گھر ان لوگوں کے لئے جو خدا سے ڈرتے ہیں بہتر ہے۔ کیا تم سمجھو گے نہیں؟" O

(سورۃ یونس ۱۰)---۱۴۔ "پھر ان (مذکورہ بالا) کے بعد ہم نے تمہیں (مکہ والے) زمین میں حاکم بنایا تاکہ دیکھیں کہ تم کیسے اعمال کرتے ہو؟" O---۷۳۔ "مگر انہوں نے اسے جھٹلا دیا اور ہم نے اسے اور ان لوگوں کو جو کشتی میں اس کے ساتھ تھے بچا لیا۔ اور انہیں (حضرت نوحؑ کے ساتھیوں کو) قائم مقام بنا دیا۔ اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا، انہیں ڈبو دیا سو دیکھو ڈرائے گئے لوگوں کا انجام کیسا ہوا۔" O

(سورۃ النور ۲۴)---۵۵۔ "تم میں سے ان لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں اور نیک اعمال کیے ہیں اللہ تعالیٰ وعدہ فرما چکا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسے کہ ان لوگوں کو خلیفہ بنایا تھا جو ان سے پہلے تھے اور یقیناً ان کے لیے ان کے اس دین کو مضبوطی کے ساتھ محکم کر کے جما دے گا جسے ان کے لیے وہ پسند فرما چکا ہے اور ان کے اس خوف و خطر کو وہ امن وامان سے بدل دے گا' وہ میری عبادت کریں گے میرے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ ٹھہرائیں گے۔ اس کے بعد بھی جو لوگ ناشکری اور کفر کریں وہ یقیناً فاسق ہیں۔" O---[بعض نے اس وعدۂ الٰہی کو صحابہ کرام کے ساتھ یا خلفائے راشدین کے ساتھ خاص قرار دیا ہے لیکن اس کی تخصیص کی کوئی دلیل نہیں۔ قرآن کے الفاظ عام ہیں اور ایمان و عمل صالح کے ساتھ مشروط ہیں۔ البتہ یہ بات ضرور ہے کہ عہد خلافت راشدہ اور عہد خیر القرون میں' اس وعدۂ الٰہی کا ظہور ہوا' اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو زمین میں غلبہ عطا فرمایا' اپنے پسندیدہ دین اسلام کو عروج دیا اور مسلمانوں کے خوف کو' امن سے بدل دیا۔ پہلے مسلمان کفار عرب سے ڈرتے تھے' پھر اس کے برعکس معاملہ ہو گیا۔ نبی ﷺ نے بھی جو پیش گوئیاں فرمائی تھیں' وہ بھی اس عہد میں پوری ہوئیں۔ مثلاً آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ حیرہ سے ایک عورت تن تنہا اکیلی چلے گی اور بیت اللہ کا آ کر طواف کرے گی' اسے کوئی خوف اور خطرہ نہیں ہو گا۔ کسریٰ کے خزانے تمہارے قدموں میں ڈھیر ہو جائیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ نبی ﷺ نے یہ بھی فرمایا تھا' "اللہ تعالیٰ نے زمین کو میرے لیے سکیڑ دیا' پس میں نے اس کے مشرقی اور مغربی حصے دیکھے' عنقریب میری امت کا دائرہ اقتدار وہاں تک پہنچے گا' جہاں تک میرے لیے زمین سکیڑ دی گئی"۔ حکمرانی کی یہ وسعت بھی مسلمانوں کے حصے میں آئی اور فارس و شام اور مصر و افریقہ اور دیگر دور دراز کے ممالک فتح ہوئے اور کفر و شرک کی جگہ توحید و سنت کی مشعلیں ہر جگہ روشن ہو گئیں۔ اور اسلامی تہذیب و تمدن کا پھریرا چار دانگ عالم میں لہرا گیا۔ لیکن یہ وعدہ چونکہ مشروط تھا' جب مسلمان ایمان میں کمزور اور عمل صالح میں کوتاہی کے مرتکب ہوئے تو اللہ نے ان کی عزت کو ذلت میں' ان کے اقتدار اور غلبے کو غلامی میں اور ان کے امن و استحکام کو خوف اور دہشت میں بدل دیا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ کمپلیکس)]

(سورۃ النمل ۲۷)---۶۲۔ "بے کس کی پکار کو جب کہ وہ پکارے' کون قبول کر کے سختی کو دور کر دیتا ہے؟ اور تمہیں زمین کا خلیفہ بناتا ہے' کیا اللہ تعالیٰ کے

Marfat.com

ساتھ اور معبود ہے؟ تم بہت کم نصیحت وعبرت حاصل کرتے ہو۔''O
(سورۃ فاطر ۳۵)---۳۹۔''وہی ایسا ہے جس نے تم کو زمین میں آباد کیا' سو جو شخص کفر کرے گا اس کے کفر کا وبال اسی پر پڑے گا- اور کافروں کے لیے ان کا کفران کے پروردگار کے نزدیک ناراضی ہی بڑھنے کا باعث ہوتا ہے' اور کافروں کے لیے ان کا کفر خسارہ ہی بڑھنے کا باعث ہوتا ہے۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴' مضمون: صاحبان اقتدار]

ناشکرا انسان، کفرانِ نعمت

(سورۃ البقرۃ ۲)---۱۵۲۔''پس یاد رکھو تم مجھے، میں یاد رکھوں گا تمہیں اور شکر گزار بنو میرے اور نہ کرو ناشکری میری۔''O
(سورۃ یونس ۱۰)---۱۱۔''اور اگر اللہ تعالیٰ لوگوں پر جلدی سے نقصان واقع کر دیا کرتا جس طرح وہ فائدہ کے لیے جلدی مچاتے ہیں تو ان کا وعدہ کبھی کا پورا ہو چکا ہوتا۔ سو ہم ان لوگوں کو جن کو ہمارے پاس آنے کا یقین نہیں ہے ان کے حال پر چھوڑے رکھتے ہیں کہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے رہیں۔''O---[اس کے ایک معنی تو یہ ہیں کہ جس طرح انسان خیر کے طلب کرنے میں جلدی کرتا ہے اسی طرح وہ شر (عذاب) کے طلب کرنے میں بھی جلدی مچاتا ہے، اللہ کے پیغمبروں سے کہتا ہے کہ اگر تم سچے ہو تو وہ عذاب لے کر آؤ جس سے تم ہمیں ڈراتے ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر ان کے اس مطالبے کے مطابق ہم جلدی عذاب بھیج دیتے تو کبھی کے یہ موت اور ہلاکت سے دوچار ہو چکے ہوتے۔ لیکن ہم مہلت دے کر انہیں پورا موقع دیتے ہیں۔ دوسرے معنی یہ ہیں کہ جس طرح انسان اپنے لیے خیر اور بھلائی کی دعائیں مانگتا ہے جنہیں ہم قبول کرتے ہیں۔ اسی طرح جب انسان غصے یا تنگی میں ہوتا ہے تو اپنے لیے اور اپنی اولاد وغیرہ کے لیے بددعائیں کرتا ہے جنہیں ہم اس لیے نظر انداز کر دیتے ہیں کہ یہ زبان سے تو ہلاکت مانگ رہا ہے مگر اس کے دل میں ایسا ارادہ نہیں ہے۔ لیکن اگر ہم انسانوں کی بددعاؤں کے مطابق انہیں فوراً ہلاکت سے دوچار کرنا شروع کر دیں تو پھر جلد ہی یہ لوگ موت اور تباہی سے ہمکنار ہو جایا کریں اسی لیے ☆ حدیث میں آتا ہے کہ "تم اپنے لیے اپنی اولاد کے لیے اور اپنے مال و کاروبار کے لیے بددعائیں مت کیا کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہاری بددعائیں اس گھڑی کو پالیں جس میں اللہ کی طرف سے دعائیں قبول کی جاتی ہیں پس وہ تمہاری بددعائیں قبول فرمالے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۲۔''اور جب انسان کو تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اپنے پہلو پر ہو یا بیٹھا ہو یا کھڑا ہو ہمیں پکارتا ہے۔ پھر جب ہم اس کی تکلیف کو اس سے دور کر دیتے ہیں تو وہ یوں چل دیتا ہے جیسے اس نے اس تکلیف کے لئے جو اسے پہنچی تھی کبھی ہمیں پکارا ہی نہ تھا۔ حد سے نکلنے والوں کے لئے ان کے عمل اسی طرح خوبصورت بنا دیئے گئے ہیں۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۳' مضمون: انسان]---۲۲۔''وہی تمہیں خشکی اور سمندر میں پھراتا ہے یہاں تک کہ جب تم کشتیوں میں ہوتے ہو، اور وہ لوگوں کو خوشگوار ہوا کے ساتھ لئے پھرتی ہیں اور وہ اس پر خوش ہوتے ہیں کہ انہیں تند ہوا آ لیتی ہے اور ان پر ہر جگہ سے لہریں آ پہنچتی ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ وہ گھر گئے ہیں، وہ اللہ کی بندگی کو اس کے لئے خالص کر کے پکارتے ہیں' اگر تو نے ہمیں اس سے بچا لیا تو ہم ضرور شکر گزاروں میں ہوں گے۔''O---۲۳۔''پھر جب وہ انہیں بچا لیتا ہے تو وہ زمین پر ناحق سرکشی کرنے لگتے ہیں۔''اے لوگو! تمہاری سرکشی تمہارے اپنے خلاف ہے، یہ دنیاوی زندگی کا سامان ہے، پھر تمہاری واپسی ہماری طرف ہی ہوگی اور ہم تمہیں بتائیں گے جو تم کیا کرتے تھے۔''O
(سورۃ ھود ۱۱)---۸۔''اور اگر ہم عذاب کو ایک گنی ہوئی مدت تک ان سے پیچھے کر دیں تو وہ کہہ دیں گے اسے کیا چیز روک رہی ہے؟ سنو! جس دن وہ ان پر آئے گا ان سے ہٹے گا نہیں اور جس کا وہ مذاق اڑا رہے ہیں وہ انہیں گھیر لے گا۔''O---۹۔''اور اگر ہم انسان کو اپنی طرف سے رحمت کا مزہ چکھائیں پھر اسے اس سے چھین لیں۔ بے شک وہ مایوس اور ناشکرا ہے۔''O---۱۰۔''اور اگر ہم اسے تکلیف کے بعد آسودگی کا مزہ چکھا دیں تو وہ کہہ دے گا، تکلیفیں مجھ سے جاتی رہیں۔ بیشک وہ اترانے والا شیخی مارنے والا ہے۔''O---۱۱۔''سوائے ان کے جو صبر کرتے ہیں اور اچھے عمل کرتے ہیں انہی کے لئے بخشش اور بڑا اجر ہے۔''O
(سورۃ یوسف ۱۲)---۳۸۔''میں اپنے باپ دادوں کے دین کا پابند ہوں۔ یعنی ابراہیمؑ واسحاقؑ اور یعقوبؑ کا۔ ہمیں ہرگز یہ سزاوار نہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو بھی شریک کریں۔ ہم پر اور تمام اور لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا یہ خاص فضل ہے۔ لیکن اکثر لوگ ناشکری کرتے ہیں۔''O
(سورۃ ابراہیم ۱۴)---۷۔''اور جب تمہارے پروردگار نے تمہیں آگاہ کر دیا کہ اگر تم شکر گزاری کرو گے تو بیشک میں تمہیں زیادہ دوں گا اور اگر تم ناشکری کرو گے تو یقیناً میرا عذاب بہت سخت ہے۔''O---[اس کا مطلب یہ ہوا کہ کفرانِ نعمت، ناشکری، اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے، جس پر اس نے سخت عذاب کی وعید بیان فرمائی ہے۔ اسی لئے نبی کریم ﷺ نے بھی فرمایا کہ عورتوں کی اکثریت اپنے خاوندوں کی ناشکری کرنے کی وجہ سے جہنم میں جائے گی۔ (از تفسیر شاہ

Marfat.com

فہد قرآن پرنٹنگ)]---۸۔''موسیٰ نے کہا کہ اگر تم سب اور روئے زمین کے تمام انسان اللہ تعالیٰ کی ناشکری کریں تو بھی اللہ تعالیٰ بے نیاز اور تعریفوں والا ہے۔''O---[مطلب یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری کرے گا تو اس میں اسی کا فائدہ ہے، ناشکری کرے گا تو اللہ تعالیٰ کا اس میں کیا نقصان ہے؟ وہ تو بے نیاز ہے- سارا جہان ناشکر گزار ہو جائے تو اس کا کیا بگڑے گا؟ جس طرح حدیث قدسی میں آتا ہے- ☆اے میرے بندو! اگر تمہارے اول و آخر اور اسی طرح تمام انسان اور جن اس ایک آدمی کے دل کی طرح ہو جائیں جو تم میں سب سے بڑا نافرمان اور فاجر ہو تو اس سے میری حکومت اور بادشاہی میں کوئی کمی واقع نہیں ہوگی- اے میرے بندو! اگر تمہارے اول و آخر اور انسان و جن سب ایک میدان میں جمع ہو جائیں اور مجھ سے سوال کریں پس میں ہر انسان و جن کو اس کے سوال کے مطابق عطا کر دوں تو اس سے میرے خزانے اور بادشاہی میں اتنی ہی کمی ہوگی جتنی سوئی کو سمندر میں ڈبو کر نکالنے سے سمندر کے پانی میں ہوتی ہے۔(از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۲۸۔''کیا آپ نے ان کی طرف نظر نہیں ڈالی جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی نعمت کے بدلے ناشکری کی اور اپنی قوم کو ہلاکت کے گھر میں لا اتارا۔''O---[اس سے مراد کفار مکہ ہیں جنہوں نے رسالت محمد ﷺ کا انکار کر کے اور جنگ بدر میں مسلمانوں سے لڑ کر اپنے لوگوں کو ہلاک کروایا- تاہم اپنے مفہوم کے اعتبار سے یہ عام ہے اور مطلب یہ ہوگا کہ حضرت محمد ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے رحمۃ للعالمین اور لوگوں کے لئے نعمت الٰہیہ بنا کر بھیجا- پس جس نے اس نعمت کی قدر کی اسے قبول کیا- اس نے شکر ادا کیا وہ جنتی ہو گیا اور جس نے اس نعمت کو رد کر دیا اور کفر اختیار کئے رکھا وہ جہنمی قرار پارا- از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)---۳۴۔''اسی نے تمہیں تمہاری منہ مانگی کل چیزوں میں سے دے رکھا ہے- اگر تم اللہ تعالیٰ کے احسان گننا چاہو تو انہیں پورے گن بھی نہیں سکتے- یقیناً انسان بڑا ہی بے انصاف اور ناشکرا ہے۔''O---[تفسیر و قول داوٗد کے لئے باب نمبر ۱، مضمون: شکر اللہ تعالیٰ کا]

(**سورۃ النحل ۱۶**)---۵۳۔''تمہارے پاس جتنی بھی نعمتیں ہیں سب اسی کی دی ہوئی ہیں، اب بھی جب تمہیں کوئی مصیبت پیش آ جائے تو اسی کی طرف نالہ و فریاد کرتے ہو۔''O---۵۴۔''اور جہاں اس نے وہ مصیبت تم سے دفع کر دی تم میں سے کچھ لوگ اپنے رب کے ساتھ شرک کرنے لگ جاتے ہیں۔''O---۵۵۔''کہ ہماری دی ہوئی نعمتوں کی ناشکری کریں- اچھا کچھ فائدہ اٹھا لو آخر کار تمہیں معلوم ہو ہی جائے گا۔''O---[لیکن انسان بھی کتنا ناشکرا ہے کہ تکلیف (بیماری، تنگ دستی اور نقصان وغیرہ) کے دور ہوتے ہی وہ پھر رب کے ساتھ شرک کرنے لگتا ہے۔(از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۷۲۔''اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے تم میں سے ہی تمہاری بیویاں پیدا کیں اور تمہاری بیویوں سے تمہارے لئے تمہارے بیٹے اور پوتے پیدا کئے اور تمہیں اچھی اچھی چیزیں کھانے کو دیں- کیا پھر بھی لوگ باطل پر ایمان لائیں گے؟ اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری کریں گے۔''O---۸۳۔''یہ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں جانتے پہچانتے ہوئے بھی ان کے منکر ہو رہے ہیں، بلکہ ان میں سے اکثر ناشکرے ہیں۔''O---(یعنی اس بات کو جانتے اور سمجھتے ہیں کہ یہ ساری نعمتیں پیدا کرنے والا اور ان کو استعمال میں لانے کی صلاحیتیں عطا کرنے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے، پھر بھی اللہ کا انکار کرتے ہیں اور اکثر ناشکری کرتے ہیں- یعنی اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کی عبادت کرتے ہیں۔(از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۱۲۔''اللہ تعالیٰ اس بستی کی مثال بیان فرماتا ہے جو پورے امن و اطمینان سے تھی اس کی روزی اس کے پاس بافراغت ہر جگہ سے چلی آ رہی تھی- پھر اس نے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا کفر کیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے بھوک اور ڈر کا مزہ چکھایا جو بدلہ تھا ان کے کرتوتوں کا۔''O---[اکثر مفسرین نے اس قریہ (بستی) سے مراد مکہ لیا ہے- یعنی اس میں مکہ اور اہل مکہ کا حال بیان کیا گیا ہے اور یہ اس وقت ہوا جب اللہ تعالیٰ کے رسول نے ان کے لئے بددعا فرمائی- ☆''اے اللہ تعالیٰ مضر (قبیلے) پر اپنی سخت گرفت فرما اور ان پر اس طرح قحط سالی مسلط کر دے، جس طرح حضرت یوسفؑ کے زمانے میں مصر میں ہوئی'' چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مکے کے امن کو خوف سے اور خوشحالی کو بھوک سے بدل دیا- حتیٰ کہ ان کا یہ حال ہو گیا کہ ہڈیاں اور درختوں کے پتے کھا کر انہیں گزارہ کرنا پڑا اور بعض مفسرین کے نزدیک یہ غیر معین بستی ہے اور تمثیل کے طور پر یہ بات بیان کی گئی ہے کہ کفران نعمت کرنے والے لوگوں کا یہ حال ہوگا، وہ جہاں بھی ہوں اور جب بھی ہوں- اس کے اس عموم سے جمہور مفسرین کو بھی انکار نہیں ہے، گو نزول کا سبب ان کے نزدیک خاص ہے۔(از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۱۳۔''ان کے پاس انہیں میں سے رسول پہنچا پھر بھی انہوں نے اسے جھٹلایا پس انہیں عذاب نے آ دبوچا اور وہ تھے ہی ظالم۔''O---[اس عذاب سے مراد وہی عذاب خوف و بھوک ہے جس کا ذکر اس سے پہلی آیت میں ہے، یا اس سے مراد کافروں کا وہ قتل ہے جو جنگ بدر میں مسلمانوں کے ہاتھوں ہوا۔]

(**سورۃ بنی اسرائیل ۱۷**)---۱۱۔''اور انسان برائی کی دعائیں مانگنے لگتا ہے بالکل اس کی اپنی بھلائی کی دعا کی طرح، انسان ہے ہی بڑا جلد باز۔''O---۶۷۔''اور سمندروں میں مصیبت پہنچتے ہی جنہیں تم پکارتے تھے سب گم ہو جاتے ہیں صرف وہی اللہ باقی رہ جاتا ہے۔ پھر جب وہ تمہیں خشکی کی طرف بچا لاتا ہے تو تم منہ پھیر لیتے ہو اور انسان بڑا ہی ناشکرا ہے۔''O---۸۳۔''اور انسان پر جب ہم اپنا انعام کرتے ہیں تو وہ منہ موڑ لیتا ہے اور کروٹ بدل لیتا ہے اور جب اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ مایوس ہو جاتا ہے۔''O

مشاہدات:---ایک شہر میں ایک آدمی کے پاس بھینسیں تھیں۔ جب ان میں سے کوئی بھینس دودھ دینا چھوڑ دیتی تو وہ گاؤں میں کسی واقف کار کے ہاں

Marfat.com

چرائی پر بھیج دیتا۔ ایک دفعہ اسکے ہاں دو بھینسوں نے دودھ دینا چھوڑ دیا تو اس آدمی کی بیوی نے اپنے میاں سے کہا کہ انہیں ایسی جگہ بھیجو کہ جہاں سے کوا اسکی ہڈی بھی نہ لائے (یعنی اس کی بیوی اس نعمت سے اتنی نالاں تھی)۔ دونوں بھینسیں گاؤں بھیج دی گئیں۔ دونوں بھینسیں کچھ ہی دنوں بعد وہاں مر گئیں اور کوا ہڈی بھی نہ لایا۔ یہ ہوتا ہے خدا تعالیٰ کی نعمتوں کی ناقدری کا انجام۔

(**سورۃ الحج ۲۲**)---۳۸۔ ''سن رکھو! یقیناً سچے مومنوں کے دشمنوں کو خود اللہ تعالیٰ ہٹا دیتا ہے۔ کوئی خیانت کرنے والا ناشکرا اللہ تعالیٰ کو ہرگز پسند نہیں۔''O
---۶۶۔ ''اسی نے تمہیں زندگی بخشی' پھر وہی تمہیں مار ڈالے گا پھر وہی تمہیں زندہ کرے گا' بے شک انسان البتہ ناشکرا ہے۔''O

(**سورۃ النور ۲۴**)---۵۵۔ ''تم میں سے ان لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں اور نیک اعمال کیے ہیں اللہ تعالیٰ وعدہ فرما چکا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسے کہ ان لوگوں کو خلیفہ بنایا تھا جو ان سے پہلے تھے اور یقیناً ان کے لیے ان کے اس دین کو مضبوطی کے ساتھ محکم کر کے جما دے گا جسے ان کے لیے وہ پسند فرما چکا ہے اور ان کے اس خوف و خطر کو وہ امن وامان سے بدل دے گا' وہ میری عبادت کریں گے میرے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ ٹھہرائیں گے۔ اس کے بعد بھی جو لوگ ناشکری اور کفر کریں وہ یقیناً فاسق ہیں۔''O (تفسیر کیلئے باب ہذا، مضمون: خلیفۃ اللہ)

(**سورۃ الفرقان ۲۵**)---۵۰۔ ''اور بیشک ہم نے اسے ان کے درمیان طرح طرح سے بیان کیا تا کہ وہ نصیحت حاصل کریں' مگر پھر بھی اکثر لوگوں نے سوائے ناشکری کے مانا نہیں۔''O

(**سورۃ النمل ۲۷**)---۴۰۔ ''جس کے پاس کتاب کا علم تھا وہ بول اٹھا کہ آپ پلک جھپکائیں اس سے بھی پہلے میں اسے آپ کے پاس پہنچا سکتا ہوں۔ جب آپ نے اسے اپنے پاس موجود پایا تو فرمانے لگے یہی میرے رب کا فضل ہے' تا کہ وہ مجھے آزمائے کہ میں شکر گزاری کرتا ہوں یا ناشکری' شکر گزار اپنے ہی نفع کے لیے شکر گزاری کرتا ہے اور جو ناشکری کرے تو میرا پروردگار (بے پروا اور بزرگ) غنی اور کریم ہے۔''O ---۷۳۔ ''یقیناً آپ کا پروردگار تمام لوگوں پر بڑے ہی فضل والا ہے لیکن اکثر لوگ ناشکری کرتے ہیں۔''O

(**سورۃ العنکبوت ۲۹**)---۶۶۔ ''تا کہ ہماری دی ہوئی نعمتوں سے مکرتے رہیں اور برتتے رہیں۔ ابھی ابھی پتہ چل جائے گا۔''O---۶۷۔ ''کیا یہ نہیں دیکھتے کہ ہم نے حرم کو با امن بنا دیا ہے حالانکہ ان کے اردگرد سے لوگ اچک لیے جاتے ہیں' کیا یہ باطل پر تو یقین رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر ناشکری کرتے ہیں۔''O

(**سورۃ الروم ۳۰**)---۳۴۔ ''تا کہ وہ اس چیز کی ناشکری کریں جو ہم نے انہیں دی ہے اچھا تم فائدہ اٹھا لو ابھی ابھی تمہیں معلوم ہو جائے گا۔''O
---۵۱۔ ''اور اگر ہم باد تند چلا دیں اور یہ لوگ انہی کھیتوں کو (مرجھائی ہوئی) زرد پڑی ہوئی دیکھ لیں تو پھر اس کے بعد ناشکری کرنے لگیں۔''O

(**سورۃ لقمان ۳۱**)---۱۲۔ ''اور ہم نے یقیناً لقمان کو حکمت دی تھی کہ تو اللہ تعالیٰ کا شکر کر ہر شکر کرنے والا اپنے ہی نفع کے لیے شکر کرتا ہے جو بھی ناشکری کرے وہ جان لے کہ اللہ تعالیٰ بے نیاز اور تعریفوں والا ہے۔''O---۳۲۔ ''اور جب ان پر موجیں سائبانوں کی طرح چھا جاتی ہیں تو وہ (نہایت) خلوص کے ساتھ اعتقاد کر کے اللہ تعالیٰ ہی کو پکارتے ہیں۔ پھر جب وہ (باری تعالیٰ) انہیں نجات دے کر خشکی کی طرف پہنچاتا ہے تو کچھ ان میں سے اعتدال پر رہتے ہیں اور ہماری آیتوں کا انکار صرف وہی کرتے ہیں جو بدعہد اور ناشکرے ہوں۔''O

(**سورۃ سبا ۳۴**)---۱۶۔ ''لیکن انہوں نے روگردانی کی تو ہم نے ان پر زور کے سیلاب (کا پانی) بھیج دیا اور ہم نے ان کے (ہرے بھرے) باغوں کے بدلے دو (ایسے) باغ دیئے جو بدمزہ میووں والے اور (بکثرت) جھاؤ اور کچھ بیری کے درختوں والے تھے۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: قومی تنزلی]---۱۷۔ ''ہم نے ان کی ناشکری کا یہ بدلہ انہیں دیا۔ ہم (ایسی) سخت سزا بڑے بڑے ناشکروں ہی کو دیتے ہیں۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: قومی تنزلی]---۱۹۔ ''لیکن انہوں نے پھر کہا کہ اے ہمارے پروردگار! ہمارے سفر دور دراز کر دے چونکہ خود انہوں نے اپنے ہاتھوں اپنا برا کیا اس لیے ہم نے انہیں (گزشتہ) فسانوں کی صورت میں کر دیا اور ان کے ٹکڑے ٹکڑے اڑا دیئے' بلاشبہ ہر ایک صبر و شکر کرنے والے کے لیے اس (ماجرے) میں بہت سی عبرتیں ہیں۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: قومی تنزلی]

(**سورۃ الزُّمر ۳۹**)---۳۔ ''خبردار! اللہ تعالیٰ ہی کے لیے خالص عبادت کرنا ہے اور جن لوگوں نے اس کے سوا اولیا بنا رکھے ہیں (اور کہتے ہیں) کہ ہم ان کی عبادت صرف اس لیے کرتے ہیں کہ یہ (بزرگ) اللہ تعالیٰ کی نزدیکی کے مرتبہ تک ہماری رسائی کرا دیں' یہ لوگ جس بارے میں اختلاف کر رہے ہیں اس کا (سچا) فیصلہ اللہ تعالیٰ (خود) کرے گا۔ جھوٹے اور ناشکرے (لوگوں) کو اللہ تعالیٰ راہ نہیں دکھاتا۔''O---[یہ اسی اخلاص عبادت کی تاکید ہے جس کا حکم اس سے پہلی آیت میں ہے کہ عبادت و اطاعت صرف ایک اللہ ہی کا حق ہے نہ اس کی عبادت میں کسی کو شریک کرنا جائز ہے۔ نہ اطاعت ہی کا اس کے علاوہ کوئی حق دار ہے۔ البتہ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کو چونکہ خود اللہ تعالیٰ نے اپنی ہی اطاعت قرار دیا ہے اس لیے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت اللہ تعالیٰ ہی کی اطاعت ہے؛

Marfat.com

کسی غیر کی نہیں- تاہم عبادت میں یہ بات بھی نہیں- اس لیے عبادت اللہ تعالیٰ کے سوا' کسی بڑے سے بڑے رسول کی بھی جائز نہیں ہے- چہ جائیکہ عام افراد و اشخاص کی' جنہیں لوگوں نے اپنے طور پر خدائی اختیارات کا حامل قرار دے رکھا ہے- اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر کوئی دلیل نہیں ہے- (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۷- "اگر تم ناشکری کرو تو (یاد رکھو کہ) اللہ تعالیٰ تم (سب سے) بے نیاز ہے' اور وہ اپنے بندوں کی ناشکری سے خوش نہیں اور اگر تم شکر کرو تو وہ اسے تمہارے لیے پسند کرے گا- اور کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھاتا پھر تم سب کا لوٹنا تمہارے رب ہی کی طرف ہے- تمہیں وہ بتلا دے گا جو تم کرتے تھے- یقیناً وہ دلوں تک کی باتوں کا واقف ہے-"O---۸- "اور انسان کو جب کبھی کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ خوب رجوع ہو کر اپنے رب کو پکارتا ہے' پھر جب اللہ تعالیٰ اسے اپنے پاس سے نعمت عطا فرما دیتا ہے تو وہ اس سے پہلے جو دعا کرتا تھا اسے (بالکل) بھول جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے شریک مقرر کرنے لگتا ہے جس سے (اوروں کو بھی) اس کی راہ سے بہکائے' آپ فرما دیجئے! کہ اپنے کفر کا فائدہ کچھ دن اور اٹھا لو' (آخر) تو دوزخیوں میں ہونے والا ہے-"O---۴۹- "انسان کو جب کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو ہمیں پکارنے لگتا ہے' پھر جب ہم اسے اپنی طرف سے کوئی نعمت عطا فرما دیں تو کہنے لگتا ہے کہ اسے تو میں محض اپنے علم کی وجہ سے دیا گیا ہوں' بلکہ یہ آزمائش ہے لیکن ان میں سے اکثر لوگ بے علم ہیں-"O---[یعنی نعمت ملتے ہی سرکشی اور طغیان کا راستہ اختیار کر لیتا ہے اور کہتا ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کا کیا احسان؟ یہ تو میری اپنی دانائی کا نتیجہ ہے- یا جو علم و ہنر میرے پاس ہے' اس کی بدولت یہ نعمتیں حاصل ہوئی ہیں یا مجھے معلوم تھا کہ دنیا میں یہ چیزیں مجھے ملیں گی کیوں کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں میرا بہت مقام ہے- (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]---۵۰- "ان سے اگلے بھی یہی بات کہہ چکے ہیں پس ان کی کارروائی ان کے کچھ کام نہ آئی-"O---[جس طرح قارون نے بھی کہا تھا' لیکن بالآخر وہ اپنے خزانوں سمیت زمین میں دھنسا دیا گیا- (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(سورۃ المؤمن ۴۰)---۶۱- "اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے رات بنا دی کہ تم اس میں آرام حاصل کرو اور دن کو دیکھنے والا بنایا' بیشک اللہ تعالیٰ لوگوں پر فضل و کرم والا ہے لیکن اکثر لوگ شکر گزاری نہیں کرتے-"O---[آٹھ پہروں کو رات اور دن میں تقسیم کرنے میں جو حکمتیں اور فائدے ہیں ان سے تو بچہ بچہ آگاہ ہے- اس وحدہٗ لاشریک کے بنائے ہوئے شب و روز سے فائدہ بھی اٹھاتے ہو اور اس کی وحدانیت کا انکار بھی کرتے ہو- اس سے بڑی ناشکری اور کیا ہو سکتی ہے- مُبصراً: مضیاً= روشن- (تفسیر از ضیاء القرآن)]

(سورۃ الشوریٰ ۴۲)---۴۸- "اگر یہ منہ پھیر لیں تو ہم نے آپ کو ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا' آپ کے ذمہ تو صرف پیغام پہنچا دینا ہے' ہم جب کبھی انسان کو اپنی مہربانی کا مزہ چکھاتے ہیں تو وہ اس پر اترا جاتا ہے اور اگر انہیں ان کے اعمال کی وجہ سے کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو بے شک انسان بڑا ہی ناشکرا ہے-"O---[یعنی تکبر اور غرور کا اظہار کرتا ہے' ورنہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر خوش ہونا یا اس کا اظہار ہونا' ناپسندیدہ امر نہیں' لیکن وہ تحدیث نعمت اور شکر کے طور پر ہو نہ کہ فخر و ریا اور تکبر کے طور پر- (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الزخرف ۴۳)---۱۲- "جس نے تمام چیزوں کے جوڑے بنائے اور تمہارے لیے کشتیاں بنائیں اور چوپائے جانور (پیدا کیے) جن پر تم سوار ہوتے ہو"O---۱۳- "تاکہ تم ان کی پیٹھ پر جم کر سوار ہوا کرو پھر اپنے رب کی نعمت کو یاد کرو جب اس پر ٹھیک ٹھاک بیٹھ جاؤ' اور کہو پاک ذات ہے اس کی جس نے اسے ہمارے بس میں کر دیا حالانکہ ہمیں اسے قابو کرنے کی طاقت نہ تھی-"O---۱۴- "اور بالیقین ہم اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں-"O---۱۵- "اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے بعض بندوں کو اس کا جز ٹھہرا دیا یقیناً انسان کھلم کھلا ناشکرا ہے-"O

(سورۃ عبس ۸۰)---۱۷- "اللہ کی مار انسان پر کیسا ناشکرا ہے-"O---[مجاہد کہتے ہیں کہ قرآن میں جہاں بھی قُتِلَ الانسان کے الفاظ آئے ہیں وہاں انسان سے مراد کافر ہے' یعنی یہ انسان جو ہر لحظہ ہمارے احسانات سے بہرہ ور ہو رہا ہے لیکن ان کا شکریہ ادا نہیں کرتا بلکہ کفران نعمت کی روش اختیار کر کے نافرمانی اور بغاوت پر آمادہ ہے بندگی کے بجائے کفر و شرک کا پرچم بلند کیے ہوئے ہے غارت ہو جائے ایسا انسان! اس کا وجود انسانیت کے لئے باعث ننگ و عار ہے' اس کا مٹ جانا' اس کے باقی رہنے سے کہیں بہتر ہے- (از تفسیر ۹ ضیاء القرآن)]---۱۸- "اسے اللہ نے کس چیز سے پیدا کیا-"O---۱۹- "(اسے) ایک نطفہ سے' پھر اندازہ پر رکھا اس کو-"O---[یعنی پہلے تو ذرا یہ اپنی حقیقت پر غور کرے کہ کس چیز سے یہ وجود میں آیا؟ کس جگہ اس نے پرورش پائی؟ کس راستے سے یہ دنیا میں آیا؟ اور کس بے بسی کی حالت سے دنیا میں اس کی زندگی کی ابتداء ہوئی؟ اپنی اس اصل کو بھول کر یہ ہیچ ما دیگرے نیست کی غلط فہمی میں کیسے مبتلا ہو جاتا ہے اور کہاں سے اس کے دماغ میں یہ ہوا بھرتی ہے کہ اپنے خالق کے منہ آئے-] [یعنی یہ ابھی ماں کے پیٹ ہی میں بن رہا تھا کہ اس کی تقدیر طے کر دی گئی- اس کی جنس کیا ہوگی' اس کا رنگ کیا ہوگا' اس کا قد کتنا ہوگا' اس کی جسامت کیسی اور کس قدر ہوگی؟ اس کے اعضاء کس حد تک صحیح و سالم اور کس حد تک ناقص ہوں گے' اس کی شکل و صورت اور آواز کیسی ہوگی' اس کے جسم کی طاقت کتنی ہوگی' اس کے ذہن کی صلاحیتیں کیا ہوں گی' کس سر زمین' کس خاندان' کن حالات اور کس ماحول میں یہ پیدا ہوگا' پرورش اور تربیت پائے گا اور کیا بن کر اٹھے گا- اس کی شخصیت کی تعمیر میں موروثی اثرات' ماحول کے اثرات اور اس کی اپنی خودی

Marfat.com

کا کیا اور کتنا اثر ہوگا' کیا کردار یہ دُنیا کی زندگی میں ادا کرے گا' اور کتنا وقت اسے زمین پر کام کرنے کے لئے دیا جائے گا اس تقدیر سے یہ بال برابر بھی ہٹ نہیں سکتا' نہ اس میں ذرہ برابر ردوبدل کرسکتا ہے۔ پھر کیسی عجیب ہے اس کی یہ جرات کہ جس خالق کی بنائی ہوئی تقدیر کے آگے یہ اتنا بے بس ہے اس کے مقابلے میں کفر کرتا ہے۔ (از تفسیر ۱۱' ۱۲ تفہیم القرآن)] ---۲۰۔ ''پھر اس کے لیے راستہ آسان کیا۔'' O---[یعنی دُنیا میں وہ تمام اسباب ووسائل فراہم کیے جن سے یہ کام لے سکے' ورنہ اس کے جسم اور ذہن کی ساری قوتیں بے کار ثابت ہوتیں اگر خالق نے ان کو استعمال کرنے کے لئے زمین پر یہ سروسامان مہیا نہ کردیا ہوتا اور یہ امکانات پیدانہ کردیے ہوتے۔ مزید براں خالق نے اس کو یہ موقع بھی دے دیا کہ اپنے لئے خیر یا شر' شکر یا کفر' طاعت یا عصیان کو جو راہ بھی یہ اختیار کرنا چاہے کرسکے۔ اس نے دونوں راستے اس کے سامنے کھول کر رکھ دیے اور ہر راہ اس کے لئے ہموار کردی کہ جس پر بھی یہ چلنا چاہے چلے۔ (از تفسیر ۱۳ تفہیم القرآن)] ---۲۱۔ ''پھر اسے موت دی اور پھر قبر میں دفن کیا۔'' O---۲۲۔ ''پھر جب چاہے گا اسے زندہ کردے گا۔'' O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۱۱، مضمون: حیات بعد الموت] ---۲۳۔ ''ہرگز نہیں' اس نے اب تک اللہ کے حکم کی بجا آوری نہیں کی۔'' O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۱، مضمون: اللہ کا حکم] ---۲۴۔ ''انسان کو چاہیے کہ اپنے کھانے کو دیکھے۔'' O---۲۵۔ ''کہ ہم نے خوب پانی برسایا۔'' O---۲۶۔ ''پھر پھاڑا زمین کو اچھی طرح۔'' O---۲۷۔ ''پھر اس میں سے اناج اگائے۔'' O---۲۸۔ ''اور انگور اور ترکاری۔'' O---۲۹۔ ''اور زیتون اور کھجور۔'' O---۳۰۔ ''اور گنجان باغات۔'' O---۳۱۔ ''اور میوہ اور (گھاس) چارہ (بھی اگایا)۔'' O---۳۲۔ ''تمہارے استعمال وفائدہ کے لیے اور تمہارے چوپایوں کے لیے۔'' O ---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۱۴، مضمون: خوراک]

(**سورۃ العدیات ۱۰۰**) ---۶۔ ''بے شک انسان اپنے رب کا بڑا ناشکر گزار ہے۔'' O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۱۴، مضمون: فساد فی الارض] ---۷۔ ''اور وہ اس پر (خود) گواہ ہے۔'' O---[یعنی اس کا ضمیر اس پر گواہ ہے' اس کے اعمال اس پر گواہ ہیں' اور بہت سے کافر انسان خود اپنی زبان سے علانیہ ناشکری کا اظہار کرتے ہیں' کیونکہ ان کے نزدیک خدا ہی سرے سے موجود نہیں کجا کہ وہ اپنے اوپر اس کی کسی نعمت کا اعتراف کریں اور اس کا شکر اپنے ذمے لازم سمجھیں۔ (از تفسیر ۵ تفہیم القرآن)] ---۸۔ ''اور بلاشبہ وہ مال کی محبت میں بڑا سخت ہے۔'' O---[اصل الفاظ میں وانہ لحب الخیر لشدید۔ اس فقرے کا لفظی ترجمہ یہ ہوگا کہ ''وہ خیر کی محبت میں بہت سخت ہے''۔ لیکن عربی زبان میں خیر کا لفظ نیکی اور بھلائی کے لئے مخصوص نہیں ہے بلکہ مال ودولت کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے' چنانچہ سورہ بقرہ آیت ۱۸۰ میں خیر بمعنی مال ودولت ہی استعمال ہوا ہے یہ بات کلام کے موقع ومحل سے معلوم ہوتی ہے کہ کہاں خیر کا لفظ نیکی کے معنی میں ہے اور کہاں مال ودولت کے معنی میں۔ اس آیت کے سیاق وسباق سے خود ہی یہ ظاہر ہو رہا ہے کہ اس میں خیر مال ودولت کے معنی میں ہے نہ کہ بھلائی اور نیکی کے معنی میں' کیونکہ جو انسان اپنے رب کا ناشکرا ہے اور اپنے طرز عمل سے خود اپنی ناشکری پہ شہادت دے رہا ہے' اس کے بارے میں یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ نیکی اور بھلائی کی محبت میں بہت سخت ہے۔ (از تفسیر ۶ تفہیم القرآن)] ---۹۔ ''کیا وہ اس وقت کو نہیں مانتا جب نکال لیا جائے گا جو کچھ قبروں میں ہے۔'' O---[یہ شخص جو دولت کے جنون میں تمام اقدار کو بڑی بے دردی سے پامال کررہا ہے' اپنے رب کو بھی بھولے ہوئے ہے اور اس کی مخلوق کو بھی طرح طرح کی تکلیفیں پہنچا رہا ہے' کیا اس نادان کو اتنی بھی خبر نہیں کہ ایک دن آنے والا ہے جب اسے قبر سے نکال کر حشر کے میدان میں کھڑا کردیا جائے گا اور اس سے اس کے دنیوی زندگی کے بارے میں سختی سے بازپرس کی جائے گی۔ (از تفسیر ۵ ضیاء القرآن)] ---۱۰۔ ''اور ظاہر کردیا جائیگا جو سینوں میں (پوشیدہ) ہے۔'' O---۱۱۔ ''یقیناً ان کا رب ان سے اس روز خوب باخبر ہوگا۔'' O---[یعنی جو رب ان کو قبروں سے نکال لے گا' ان کے سینوں کے رازوں کو ظاہر کردے گا' اس کے متعلق ہر شخص جان سکتا ہے کہ وہ کتنا باخبر ہے؟ اور اس سے کوئی چیز مخفی نہیں رہ سکتی چنانچہ پھر وہ ہر ایک کو اس کے عملوں کے مطابق اچھی یا بری جزا دے گا یہ گویا ان اشخاص کو تنبیہ ہے جو رب کی نعمتیں تو استعمال کرتے ہیں' لیکن اس کا شکر ادا کرنے کے بجائے' اس کی ناشکری کرتے ہیں اسی طرح مال کی محبت میں گرفتار ہوکر مال کے وہ حقوق ادا نہیں کرتے جو اللہ نے اس میں دوسرے لوگوں کے رکھے ہیں۔ (از تفسیر ۸ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

غافل انسان

(**سورۃ الانفطار ۸۲**) ---۶۔ ''اے انسان! تجھے اپنے رب کریم سے کس چیز نے بہکایا؟'' O---[یعنی اول تو اس محسن پروردگار کے احسان وکرم کا تقاضا یہ تھا کہ تو شکر گزار اور احسان مند ہوکر اس کا فرمانبردار بنتا اور اس کی نافرمانی کرتے ہوئے تجھے شرم آتی' مگر تو اس دھوکے میں پڑ گیا تو جو کچھ بھی بنا ہے خود ہی بن گیا ہے اور یہ خیال تجھے کبھی نہ آیا کہ اس وجود کے بخشنے والے کا احسان مانے۔ دوسرے' تیرے رب کا یہ کرم ہے کہ دُنیا میں جو کچھ تو چاہتا ہے کر گزرتا ہے اور ایسا نہیں ہوتا کہ جونہی تجھ سے کوئی خطا سرزد ہو وہ تجھ پر فالج گرادے یا تیری آنکھیں اندھی کردے یا تجھ پر بجلی گرادے' لیکن تو نے اس کریمی کو کمزوری سمجھ لیا اور

Marfat.com

اس دھوکے میں پڑ گیا کہ تیرے خدا کی خدائی میں انصاف نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]---۷۔ ''جس (رب نے) تجھے پیدا کیا' پھر ٹھیک ٹھاک کیا' پھر (درست اور) برابر بنایا۔'' O---[تجھے معتدل' کھڑا اور حسن صورت والا بنایا' یا تیری دونوں آنکھوں' دونوں کانوں' دونوں ہاتھوں اور دونوں پیروں کو برابر برابر بنایا۔ اگر تیرے اعضاء میں یہ برابری اور مناسبت نہ ہوتی تو تیرے وجود میں حسن کے بجائے بے ڈھب پن ہو جاتا' اسی تخلیق کو دوسرے مقام پر اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ سے تعبیر فرمایا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۸۔ ''جس صورت میں چاہا تجھے جوڑ دیا۔'' O---[اس کا ایک مفہوم تو یہ ہے کہ اللہ بچے کو جس کے چاہے مشابہ بنا دے۔ باپ کے' ماں کے یا ماموں اور چچا کے۔ دوسرا مطلب ہے کہ وہ جس شکل میں چاہے ڈھال دے' حتیٰ کہ قبیح ترین جانور کی شکل میں بھی پیدا کر سکتا ہے لیکن یہ اس کا لطف و کرم اور مہربانی ہے کہ وہ ایسا نہیں کرتا اور بہترین انسانی شکل میں ہی پیدا فرماتا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]---۹۔ ''ہرگز نہیں بلکہ تم تو جزا و سزا کے دن کو جھٹلاتے ہو۔'' O---[یعنی کوئی معقول وجہ اس دھوکے میں پڑنے کی نہیں ہے تیرا وجود خود بتا رہا ہے کہ تو خود نہیں بن گیا ہے' تیرے ماں باپ نے بھی تجھے نہیں بنایا ہے' عناصر کے آپ سے آپ جڑ جانے سے بھی اتفاقاً تو انسان بن کر پیدا نہیں ہو گیا ہے' بلکہ ایک خدائے حکیم و توانا نے تجھے اس مکمل انسانی شکل میں ترکیب دیا ہے۔ تیرے سامنے ہر قسم کے جانور موجود ہیں جن کے مقابلے میں تیری بہترین ساخت اور تیری افضل و اشرف قوتیں صاف نمایاں ہیں۔ عقل کا تقاضا یہ تھا کہ اس کو دیکھ کر تیرا سر بار احسان سے جھک جاتا اور اس رب کریم کے مقابلے میں تو کبھی نافرمانی کی جرات نہ کرتا۔ تو یہ بھی جانتا ہے کہ تیرا رب صرف رحیم و کریم ہی نہیں ہے' جبار و قہار بھی ہے جب اس کی طرف سے کوئی زلزلہ یا طوفان یا سیلاب آ جاتا ہے تو تیری ساری تدبیریں اس کے مقابلہ میں ناکام ہو جاتی ہیں تجھے یہ بھی معلوم ہے کہ تیرا رب جاہل و نادان نہیں بلکہ حکیم و دانا ہے' اور حکمت و دانائی کا لازمی تقاضا یہ ہے کہ جسے عقل دی جائے اسے اس کے اعمال کا ذمہ دار بھی ٹھہرایا جائے' جسے اختیارات دیے جائیں اس سے حساب بھی لیا جائے کہ اس نے اپنے اختیارات کو کیسے استعمال کیا' اور جسے اپنی ذمہ داری پر نیکی اور بدی کرنے کی طاقت دی جائے اسے نیکی پر جزا اور بدی پر سزا بھی دی جائے۔ یہ سب حقیقتیں تیرے سامنے روز روشن کی طرح عیاں ہیں اس لئے تو یہ نہیں کہہ سکتا کہ اپنے رب کریم کی طرف سے جس دھوکے میں تو پڑ گیا ہے اس کی کوئی معقول وجہ موجود ہے تو خود جب کبھی کا افسر ہوتا ہے تو اپنے اس ماتحت کو کمینہ سمجھتا ہے جو تیری شرافت اور نرم دلی کو کمزوری سمجھ کر تیرے سر چڑھ جائے۔ اس لئے تیری اپنی فطرت یہ گواہی دینے کے لئے کافی ہے کہ مالک کا کرم ہرگز اس کا موجب نہ ہونا چاہئے کہ بندہ اس کے مقابلے میں جری ہو جائے اور اس غلط فہمی میں پڑ جائے کہ میں جو کچھ چاہوں کروں' میرا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔]' [یعنی دراصل جس چیز نے تم کو دھوکے میں ڈالا ہے وہ کوئی معقول دلیل نہیں ہے بلکہ محض تمہارا یہ احمقانہ خیال ہے کہ دنیا کے اس دار العمل کے پیچھے کوئی دار الجزا نہیں ہے اسی غلط اور بے بنیاد گمان نے تمہیں خدا سے غافل' اس کے انصاف سے بے خوف' اور اپنے اخلاقی رویے میں غیر ذمہ دار بنا دیا ہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]---۱۰۔ ''یقیناً تم پر نگہبان عزت والے'' O---۱۱۔ ''لکھنے والے مقرر ہیں۔'' O---۱۲۔ ''جو کچھ تم کرتے ہو وہ جانتے ہیں۔'' O---[یعنی تم لوگ چاہے دار الجزاء کا انکار کرو یا اس کو جھٹلاؤ یا اس کا مذاق اڑاؤ۔ اس سے حقیقت نہیں بدلتی۔ حقیقت یہ ہے کہ تمہارے رب نے تمہیں دنیا میں شتر بے مہار بنا کر نہیں چھوڑ دیا ہے بلکہ اس نے تم میں سے ایک ایک آدمی پر نہایت راستباز نگران مقرر کر رکھے ہیں جو بالکل بے لاگ طریقے سے تمہارے تمام اچھے اور برے اعمال کو ریکارڈ کر رہے ہیں' اور ان سے تمہارا کوئی کام چھپا ہوا نہیں ہے' خواہ تم اندھیرے میں' خلوتوں میں' سنسان جنگلوں میں' یا کسی ایسی حالت میں اس کا ارتکاب کرو جہاں تمہیں پورا اطمینان ہو کہ جو کچھ تم نے کیا ہے وہ نگاہ خلق سے مخفی رہ گیا ہے۔ ان نگران فرشتوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے کراماً کاتبین کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں' یعنی ایسے کاتب جو کریم (نہایت بزرگ اور معزز) ہیں۔ کسی سے نہ ذاتی محبت رکھتے ہیں نہ عداوت کہ ایک کی بے جا رعایت اور دوسرے کی ناروا مخالفت کر کے خلاف واقعہ ریکارڈ تیار کریں۔ خائن بھی نہیں ہیں کہ اپنی ڈیوٹی پر حاضر ہوئے بغیر بطور خود غلط سلط اندراجات کر لیں۔ رشوت خوار بھی نہیں ہیں کہ کچھ لے دے کر کسی کے حق میں یا کسی کے خلاف جھوٹی رپورٹیں کر دیں۔ ان کا مقام ان ساری اخلاقی کمزوریوں سے بلند ہے' اس لئے نیک و بد دونوں قسم کے انسانوں کو مطمئن رہنا چاہئے کہ ہر ایک کی نیکی بے کم و کاست ریکارڈ ہو گی' اور کسی کے ذمہ کوئی ایسی بدی نہ ڈال دی جائے گی جو اس نے نہ کی ہو۔ پھر ان فرشتوں کی دوسری صفت یہ بیان کی گئی ہے کہ ''جو کچھ تم کرتے ہو اسے وہ جانتے ہیں'' یعنی ان کا حال دنیا کی سی آئی ڈی اور اطلاعات (Intelligence) کی ایجنسیوں جیسا نہیں ہے کہ ساری تگ و دو کے باوجود بہت سی باتیں ان سے چھپی رہ جاتی ہیں وہ ہر ایک کے اعمال سے پوری طرح باخبر ہیں' ہر جگہ' ہر حال' ہر شخص کے ساتھ اس طرح لگے ہوئے ہیں کہ اسے یہ معلوم بھی نہیں ہوتا کہ کوئی اس کی نگرانی کر رہا ہے' اور انہیں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ کس شخص نے کس نیت سے کوئی کام کیا ہے۔ اس لئے ان کا مرتب کردہ ریکارڈ ایک مکمل ریکارڈ ہے' جس میں درج ہونے سے کوئی بات رہ نہیں گئی ہے۔ اسی کے متعلق سورہ کہف آیت ۴۹ میں فرمایا گیا ہے کہ قیامت کے روز مجرمین یہ دیکھ کر حیران رہ جائیں گے کہ ان کا جو نامہ اعمال پیش کیا جا رہا ہے اس میں کوئی چھوٹی یا بڑی بات درج ہونے سے نہیں رہ گئی ہے' جو کچھ انہوں نے کیا تھا وہ سب جوں کا توں ان کے سامنے حاضر ہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

Marfat.com

ذلیل ترین انسان

(**سورۃ التین** ۹۵)---۴۔''بے شک ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے (عقل وشکل کے اعتبار سے) بہترین اعتدال پر۔''O---[تفصیل کے لئے باب ۳ مضمون: انسان]---۵۔''پھر ہم نے لوٹا دیا اس کو پست ترین حالت کی طرف۔''O---[لیکن جو انسان ان نعمتوں کی قدر نہیں کرتا' جو اپنی عدیم النظیر صلاحیتوں کو غلط استعمال کرتا ہے' جو عقل وفہم کے سارے چراغ گل کر دیتا ہے اور ہوائے نفس کی پیروی میں لگ جاتا ہے' اپنے خالق ورازق کی فرمانبرداری سے منہ موڑ لیتا ہے اس کے رسول کی تعلیمات کو پس پشت ڈال دیتا ہے' تو اسے اس جرم کی سزا بھی بڑی سخت دی جاتی ہے۔ وہ بے شعور اور بے سمجھ حیوانوں سے بھی بدتر ہو جاتا ہے اس سے ایسی ایسی ذلیل حرکتیں سرزد ہوتی ہیں جن کا کسی بھلے آدمی سے تصور بھی نہیں کیا جا سکتا اپنے ہاتھوں سے گڑھا کھود کر وہ اپنی بچیوں کو زندہ مٹی میں دفن کر دیتا ہے وہ اپنے سگے بھائی کا گلا کاٹنے سے بھی نہیں شرماتا' معمولی فائدہ کے لئے وہ اپنی قوم اور وطن سے غداری کرنے پر آمادہ ہو جاتا ہے آپ خود سوچئے جو سمگلر جو اپنے قومی غذائی ذخائر کو چند ٹکوں کے لالچ میں دشمن ممالک کو ناجائز ذرائع سے برآمد کرتا ہے جو انجینئر ملک کی شاہراہوں' پلوں اور ڈیموں کی تعمیر میں بددیانتی کرتا ہے' جو صنعت کار اجناس خوردنی اور ادویہ میں ملاوٹ کرنے کا کاروبار کرتا ہے' جو تاجر اجناس خوردنی کی ذخیرہ اندوزی کرتا ہے کیا وہ کتے اور خنزیر سے پست تر نہیں' جو شخص فسق وفجور کی غلاظتوں میں خوش رہتا ہے' گندگی میں جنم لینے والے کیڑوں سے کیا وہ کسی صورت میں بہتر ہو سکتا ہے ایسے شخص سے انسانیت کی خلعت فاخرہ واپس لے لی جاتی ہے اس کے سر سے اشرف المخلوق ہونے کا تاج اتار لیا جاتا ہے معاشرے کی نگاہوں میں وہ حقیر و ذلیل ہو جاتا ہے ایسے انسانوں کے لئے دوزخ کے طبقات میں سے وہ طبقہ مخصوص کیا جائے گا جو پست ترین ہوگا۔ دیکھئے قرآن حکیم' انسانی حمیت کو کس طرح مہمیز لگاتا ہے' انسانی شرف کا واسطہ دے کر خود فراموش انسانوں کو خواب غفلت سے کس طرح چونکاتا ہے' انسان کے احساس عظمت کو گرما کر گناہوں کی دلدل سے اسے نکل آنے کی جو دعوت دیتا ہے اس کا سلسلہ کتنا اثر آفرین ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]---[ہمارے نزدیک آیت کا صحیح مفہوم یہ ہے کہ بہترین ساخت پر پیدا کیے جانے کے بعد جب انسان اپنے جسم اور ذہن کی طاقتوں کو برائی کے راستے میں استعمال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے برائی ہی کی توفیق دیتا ہے اور گراتے گراتے اسے گراوٹ کی اس انتہا تک پہنچا دیتا ہے کہ کوئی مخلوق گراوٹ میں اس حد کو پہنچی ہوئی نہیں ہوتی۔ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جو انسانی معاشرے کے اندر بکثرت مشاہدے میں آتی ہے۔ حرص' طمع' خود غرضی' شہوت پرستی' نشہ بازی' کمینہ پن' غیظ وغضب اور ایسی ہی دوسری خصلتوں میں جو لوگ غرق ہو جاتے ہیں' وہ اخلاقی حیثیت سے فی الواقع سب نیچوں سے نیچ ہو کر رہ جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر صرف اسی ایک بات کو لے لیجئے کہ ایک قوم جب دوسری قوم کی دشمنی میں اندھی ہو جاتی ہے تو کس طرح درندگی میں تمام درندوں کو مات کر دیتی ہے درندہ تو صرف اپنی غذا کے لئے کسی جانور کا شکار کرتا ہے۔ جانوروں کا قتل عام نہیں کرتا۔ مگر انسان خود اپنے ہی ہم جنس انسانوں کا قتل عام کرتا ہے درندہ صرف اپنے پنجوں اور دانتوں سے کام لیتا ہے۔ مگر یہ احسن تقویم پر پیدا ہونے والا انسان اپنی عقل سے کام لے کر توپ' بندوق' ٹینک' ہوائی جہاز' ایٹم بم' ہائیڈروجن بم اور دوسرے بے شمار ہتھیار ایجاد کرتا ہے تا کہ آن کی آن میں پوری پوری بستیوں کو تباہ کر کے رکھ دے۔ درندہ صرف زخمی یا ہلاک کرتا ہے۔ مگر انسان اپنے ہی جیسے انسانوں کو اذیت دینے کے ایسے ایسے دردناک طریقے اختراع کرتا ہے جن کا تصور بھی کبھی کسی درندے کے دماغ میں نہیں آ سکتا۔ پھر یہ اپنی دشمنی اور انتقام کی آگ ٹھنڈی کرنے کے لئے کمینہ پن کی اس انتہا کو پہنچتا ہے کہ عورتوں کے ننگے جلوس نکالتا ہے' ایک ایک عورت کو دس دس بیس بیس آدمی اپنی ہوس کا نشانہ بناتے ہیں' باپوں اور بھائیوں اور شوہروں کے سامنے ان کے گھر کی عورتوں کی عصمت لوٹتے ہیں' بچوں کو ان کے ماں باپ کے سامنے قتل کرتے ہیں' ماؤں کو اپنے بچوں کا خون پینے پر مجبور کرتے ہیں' انسانوں کو زندہ جلاتے اور زندہ دفن کرتے ہیں۔ دنیا میں وحشی سے وحشی جانوروں کی بھی کوئی قسم ایسی نہیں ہے جو انسان کی اس وحشت کا کسی درجہ میں بھی مقابلہ کر سکتی ہو۔ یہی حال دوسری بری صفات کا بھی ہے کہ ان میں سے جس کی طرف بھی انسان رخ کرتا ہے' اپنے آپ کو ارذل المخلوقات ثابت کر دیتا ہے حتیٰ کہ مذہب جو انسان کے لئے مقدس ترین شے ہے' اس کو بھی وہ اتنا گرا دیتا ہے کہ درختوں اور جانوروں اور پتھروں کو پوجتے پوجتے پستی کی انتہاء کو پہنچ کر مرد وعورت کے اعضائے جنسی تک کو پوج ڈالتا ہے اور دیوتاؤں کی خوشنودی کے لئے عبادت گاہوں میں دیوداسیاں رکھتا ہے جن سے زناء کا ارتکاب کار ثواب سمجھ کر کیا جاتا ہے۔ جن ہستیوں کو وہ دیوتا اور معبود کا درجہ دیتا ہے ان کی طرف اس کی دیومالا میں ایسے ایسے گندے قصے منسوب ہوتے ہیں جو ذلیل ترین انسان کے لئے بھی باعث شرم ہیں۔ (از تفسیر تفہیم القرآن)]

(**سورۃ الھمزۃ** ۱۰۴)---۱۔''ہلاکت ہے ہر اس شخص کے لیے جو (روبرو) طعنے دیتا ہے (پیٹھ پیچھے) عیب جوئی کرتا ہے۔''O---[ھُمَزَۃٍ لُّمَزَۃٍ کے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں اس لئے دونوں مل کر یہ معنی دیتے ہیں کہ اس شخص کی عادت ہی یہ بن گئی ہے کہ وہ دوسروں کی تحقیر وتذلیل کرتا ہے۔ کسی کو دیکھ کر

Marfat.com

انگلیاں اٹھاتا اور آنکھوں سے اشارے کرتا ہے' کسی کے نسب پر طعن کرتا ہے' کسی کی ذات میں کیڑے نکالتا ہے' کسی پر منہ در منہ چوٹیں کرتا ہے' کسی کے پیٹھ پیچھے اس کی برائیاں کرتا ہے' کہیں چغلیاں کھا کر اور لگائی بجھائی کر کے دوستوں کو لڑواتا اور کہیں بھائیوں میں پھوٹ ڈلواتا ہے' لوگوں کے برے برے نام رکھتا ہے۔ ان پر چوٹیں کرتا ہے اور ان کو عیب لگاتا ہے۔ (از تفسیر ا تفہیم القرآن)]---۲۔ ''جس نے مال جمع کیا اور اسے گن گن کر رکھتا ہے۔''O---[پہلے فقرے کے بعد یہ دوسرا فقرہ خود بخود یہ معنی دیتا ہے کہ لوگوں کی یہ تحقیر و تذلیل وہ اپنی مال داری کے غرور میں کرتا ہے۔ (از تفسیر ۲ تفہیم القرآن)]---۳۔ ''وہ یہ خیال کرتا ہے کہ اس کے مال نے اسے لافانی بنا دیا ہے۔''O---[دوسرے معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ وہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال اسے حیات جاوداں بخش دے گا' یعنی دولت جمع کرنے اور اسے گن گن کر رکھنے میں وہ ایسا منہمک ہے کہ اسے اپنی موت یاد نہیں رہی ہے اور اسے کبھی یہ خیال بھی نہیں آتا کہ ایک وقت اس کو یہ سب کچھ چھوڑ کر خالی ہاتھ دُنیا سے رخصت ہو جانا پڑے گا۔ (از تفسیر ۳ تفہیم القرآن)]---۴۔ ''ہرگز نہیں وہ یقیناً توڑ پھوڑ دینے والی آگ میں پھینک دیا جائے گا۔''O---[نبذ عربی زبان میں کسی چیز کو بے وقعت اور حقیر سمجھ کر پھینک دینے کے لئے بولا جاتا ہے۔ اس سے خود بخود یہ اشارہ نکلتا ہے کہ اپنی مال داری کی وجہ سے وہ دُنیا میں اپنے آپ کو بڑی چیز سمجھتا ہے'' لیکن قیامت کے روز اسے حقارت کے ساتھ جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ (از تفسیر ۵ تفہیم القرآن)]---۵۔ ''اور تم کیا جانو کہ ایسی آگ کیا ہو گی۔''O---۶۔ ''وہ اللہ کی آگ ہے خوب بھڑکائی ہوئی۔''O---۷۔ ''جو دلوں تک جا پہنچے گی۔''O---[یعنی اس کی حرارت دلوں تک پہنچ جائے گی ویسے تو دُنیا کی آگ کے اندر بھی یہ خاصیت ہے کہ وہ ہر چیز کو جلا ڈالتی ہے لیکن دُنیا میں یہ آگ دل تک پہنچ نہیں پاتی کہ انسان کی موت اس سے قبل واقع ہو جاتی ہے۔ جہنم میں ایسا نہیں ہوگا' آگ دلوں تک بھی پہنچ جائے گی' لیکن موت نہیں آئے گی' بلکہ آرزو کے باوجود بھی موت نہیں آئے گی۔ (از تفسیر ا شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۸۔ ''بے شک وہ (آگ) ان پر بند کر دی جائے گی۔''O---۹۔ ''(اس کے شعلے) لمبے لمبے ستونوں کی صورت میں ہوں گے۔''O---[مُؤْصَدَةٌ بند' یعنی جہنم کے دروازے اور راستے بند کر دیئے جائیں گے' تاکہ کوئی باہر نہ نکل سکے' اور انہیں لوہے کی میخوں کے ساتھ باندھ دیا جائے گا' جو لمبے لمبے ستونوں کی طرح ہوں گی' بعض کے نزدیک عَمَدٍ سے مراد بیڑیاں یا طوق ہیں اور بعض کے نزدیک ستون ہیں جن میں انہیں عذاب دیا جائے گا۔ (فتح القدیر) (از تفسیر ۲ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

اُمت

(سورۃ البقرۃ ۲)---۱۲۸۔ ''اے ہمارے رب! اور بنا ہم دونوں کو فرمانبردار اپنا اور ہماری نسل میں سے (اٹھا) ایک امت جو مطیع فرمان ہو تیری اور بتا ہمیں طریقے اپنی عبادت کے اور قبول فرما ہماری توبہ بیشک تو ہی ہے توبہ قبول فرمانے والا رحم فرمانے والا۔''O---(یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دُعا فرمائی)---۱۴۳۔ ''اور اس طرح ہم نے بنا دیا ہے تم کو ایک امت معتدل تاکہ بنو تم لوگوں پر گواہ اور ہو رسول ﷺ تم پر گواہی دینے والا۔''O---۲۱۳۔ ''تھے سب انسان ایک ہی امت (پھر ان میں اختلافات ہو گئے) تو بھیجے اللہ تعالیٰ نے انبیاء بشارت دینے والے اور خبردار کرنے والے اور نازل کی ان کے ساتھ اپنی کتاب مبنی برحق تاکہ فیصلہ کرے وہ لوگوں کے درمیان ان باتوں کا اختلاف کرتے تھے وہ جن میں- اور نہیں اختلاف کیا کتاب میں مگر ان لوگوں نے جنہیں دی گئی تھی وہ اس کے بعد کہ آ چکے تھے ان کے پاس واضح احکام محض آپس کی ضد کی بنا پر پھر ہدایت دی اللہ نے ان لوگوں کو جو ایمان لائے (محمد ﷺ پر) ان باتوں میں جن میں اختلاف کیا کرتے تھے (پہلے لوگ) حق کی اپنے حکم سے اور اللہ ہی ہدایت دیتا ہے جسے چاہے سیدھے راستے کی۔''O

(سورۃ آل عمران ۳)---۱۰۴۔ ''اور چاہیے رہے تم میں (ہمیشہ) ایک جماعت ایسے لوگوں کی جو دعوت دیتے رہیں نیکی کی طرف اور حکم دیں اچھے کاموں کا اور منع کریں برے کاموں سے اور یہی لوگ ہیں درحقیقت فلاح پانے والے۔''O---۱۱۰۔ ''تم ہو (اے مسلمانو! وہ) بہترین امت جسے پیدا کیا گیا ہے انسانوں (کی راہنمائی) کے لئے حکم دیتے ہو تم اچھے کاموں کا اور منع کرتے ہو برے کاموں سے اور ایمان رکھتے ہو اللہ تعالیٰ پر- اور اگر کہیں ایمان لے آتے اہل کتاب بھی (قرآن اور رسول ﷺ پر) تو ہوتا بہت بہتر ان کے حق میں- ان میں تھوڑے ہیں جو مومن ہیں اور زیادہ ان میں فاسق ہیں۔''O---[اس آیت میں امت مسلمہ کو ''خیر امت'' قرار دیا گیا ہے اور اس کی علت بھی بیان کر دی گئی ہے جو امر بالمعروف نہی عن المنکر اور ایمان باللہ ہے۔ گویا یہ امت اگر ان امتیازی خصوصیات سے متصف رہے گی تو ''خیر امت'' ہے' بصورت دیگر اس امتیاز سے محروم قرار پا سکتی ہے۔ اس کے بعد اہل کتاب کی مذمت سے بھی اس نکتے کی وضاحت مقصود معلوم ہوتی ہے کہ جو امر بالمعروف و نہی عن المنکر نہیں کرے گا وہ بھی اہل کتاب کے مشابہ قرار پائے گا۔ ان کی صفت بیان کی گئی ہے ''وہ ایک دوسرے کو برائی سے نہیں روکتے تھے۔'' (المائدۃ:۷۹) ''اور یہاں اسی آیت میں ان کی اکثریت کو فاسق کہا گیا ہے' امر بالمعروف یہ فرض عین

Marfat.com

ہے یا فرض کفایہ؟ اکثر علماء کے خیال میں یہ فرض کفایہ ہے۔ یعنی علماء کی ذمہ داری ہے کہ وہ یہ فرض ادا کرتے رہیں کیونکہ معروف ومنکر شرعی کا صحیح علم وہی رکھتے ہیں۔ ان کے فریضہ تبلیغ دعوت کی ادائیگی سے دیگر افراد امت کی طرف سے یہ فرض ساقط ہو جائے گا۔ جیسے جہاد بھی عام حالات میں فرض کفایہ ہے یعنی ایک گروہ کی طرف سے ادائیگی سے اس فرض کی ادائیگی ہو جائے گی۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۱۱۔ ''ہرگز نہ بگاڑ سکیں گے یہ تمہارا کچھ بھی سوائے ستانے کے اور جنگ کریں گے تم سے تو پھیر جائیں گے پیٹھ۔ پھر ان کو مدد بھی نہ ملے گی۔'' O---۱۱۳۔ ''نہیں ہیں سب (اہل کتاب) ایک جیسے۔ اہل کتاب میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو قائم ہیں (راہ راست پر) تلاوت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی آیات کی رات کی گھڑیوں میں اور وہ سر بسجود رہتے ہیں۔'' O

(**سورۃ النساء ۴**)---۴۱۔ ''پھر کیا کیفیت ہوگی (ان لوگوں کی) جب لائیں گے ہم ہر امت میں ایک گواہ اور لائیں گے تمہیں (اے محمد ﷺ) ان پر بطور گواہ۔'' O

(**سورۃ المائدۃ ۵**)---۴۸۔ ''اور اگر چاہتا اللہ تعالیٰ تو تم سب کو ایک ہی امت بنا دیتا۔ لیکن یہ اس لئے ہے تا کہ تمہیں اس سے جو اس نے تمہیں دیا ہے آزمائے۔ پس تم نیکیوں کی طرف لپکو۔ اللہ تعالیٰ ہی کی طرف تم سب کی واپسی ہوگی پھر وہ تمہیں ان باتوں کا پتہ دے گا جن میں تم اختلاف کرتے ہو۔'' O---۶۶۔ ''اور اگر وہ تورات، انجیل اور اس کو جو ان کی طرف ان کے رب کی طرف سے اتارا گیا تھا قائم کرتے تو اپنے اوپر سے بھی کھاتے اور اپنے پاؤں کے نیچے سے بھی کھاتے۔ ان میں ایک میانہ رو گروہ بھی ہے مگر ان میں بہت سے کیا برے کام وہ کرتے ہیں۔'' O

(**سورۃ الانعام ۶**)---۳۸۔ ''زمین میں کوئی جانور نہیں نہ کوئی پرندہ جو اپنے دو پروں پر اڑتا ہے مگر وہ تمہاری طرح کی امتیں ہیں۔ ہم نے اپنی کتاب میں کوئی چیز نہیں چھوڑی پھر وہ اپنے رب کی طرف اکٹھے کئے جائیں گے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۳، مضمون: درندے پرندے]---۴۲۔ ''اور ہم نے تجھ سے پہلے اور امتوں کی طرف بھی رسول بھیجے پھر انہیں تنگدستی اور تکلیفوں میں پکڑا تا کہ وہ عاجزی سے گڑگڑائیں۔'' O---۱۰۸۔ ''مگر ان لوگوں کو جنہیں وہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر پکارتے ہیں گالی نہ دو۔ ورنہ وہ بھی مقابلے میں آکر بے علمی میں اللہ تعالیٰ کی شان میں بے ادبی کریں گے۔ اسی طرح ہم نے ہر امت کے لئے اس کا عمل خوش نما بنا دیا ہے پھر ان کے رب کی طرف ہی ان کی واپسی ہوگی۔ اور وہ انہیں بتائے گا جو کام وہ کیا کرتے تھے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: گالی]

(**سورۃ الاعراف ۷**)---۳۴۔ ''اور ہر امت کی ایک مدت ہوتی ہے۔ پھر جب ان کی مدت پوری ہو جاتی ہے تو وہ نہ ایک گھڑی پیچھے رہ سکتے ہیں اور نہ آگے جا سکتے ہیں۔'' O---۳۸۔ ''وہ کہے گا جن وانس کی امتوں کے ساتھ جو تم سے پہلے گزر چکی ہیں آگ میں داخل ہو جاؤ۔ جب بھی کوئی امت اس میں داخل ہوگی اپنی ساتھی امت پر لعنت کرے گی۔ یہاں تک کہ جب سب وہاں پہنچ جائیں گے تو ان کی پچھلی ان کی پہلی کی نسبت کہے گی۔ ہمارے رب! انہوں نے ہمیں گمراہ کیا سو انہیں آگ کا دگنا عذاب دے۔ وہ کہے گا ہر ایک کے لئے دوگنا ہے مگر تم نہیں جانتے۔'' O---۳۹۔ ''اور ان کی پہلی ان کی پچھلی سے کہے گی تمہیں ہم پر کوئی فضیلت نہیں۔ اب اس کے بدلے میں جو تم کماتے تھے عذاب کا مزا چکھو۔'' O---۱۸۱۔ ''اور ہماری مخلوق میں ایک گروہ ایسا بھی ہے جو حق کے مطابق راہنمائی کرتا ہے اور اسی کے مطابق عدل کرتا ہے۔'' O

(**سورۃ یونس ۱۰**)---۱۹۔ ''اور سب انسان صرف ایک ہی امت ہیں۔ پھر بھی اختلاف کرتے ہیں اور اگر تیرے رب کی طرف سے ایک بات طے نہ ہو چکی ہوتی تو ان کے درمیان ان باتوں کا جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں فیصلہ ہو چکا ہوتا۔'' O---۴۷۔ ''اور ہر امت کے لئے ایک رسول ہوتا ہے پھر جب ان کا رسول آ جاتا ہے تو ان کے درمیان انصاف سے فیصلہ کر دیا جاتا ہے۔ اور ان پر کوئی ظلم نہیں کیا جاتا۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۷، مضمون: عدل و انصاف]---۴۹۔ ''کہہ دیجئے! میں تو اپنے لئے بھی کسی نقصان اور نفع کا اختیار نہیں رکھتا۔ مگر جو اللہ تعالیٰ چاہے۔ ہر امت کے لئے ایک مقررہ وقت ہوتا ہے جب ان کا وقت آ جاتا ہے تو وہ نہ ایک گھڑی پیچھے رہ سکتے ہیں اور نہ آگے بڑھ سکتے ہیں۔'' O

(**سورۃ ھود ۱۱**)---۸۔ ''اور اگر ہم عذاب کو ایک گنی ہوئی مدت تک ان سے پیچھے کر دیں تو وہ کہہ دیں گے ''اسے کیا چیز روک رہی ہے؟'' سنو! جس دن وہ ان پر آئے گا ان سے ہٹے گا نہیں۔ اور جس کا وہ مذاق اڑا رہے ہیں وہ انہیں گھیر لے گا۔'' O---[یہاں استعجال (جلد طلب کرنے) کو استہزا سے تعبیر کیا گیا ہے کیونکہ وہ استعجال، بطور استہزا ہی ہوتا تھا۔ بہر حال مقصود یہ سمجھانا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تاخیر پر انسان کو غفلت میں مبتلا نہیں ہونا چاہئے اس کی گرفت کسی بھی وقت ہو سکتی ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۴۸۔ ''کہا گیا۔ نوح! ہماری طرف سے اپنے اوپر اور ان امتوں میں سے بعض پر جو تیرے ساتھ ہیں سلامتی اور برکتوں کے ساتھ اتر جا۔ مگر بعض امتوں کو ہم فائدہ دیں گے پھر انہیں ہماری طرف سے دردناک عذاب پہنچے گا۔'' O---۱۱۸۔ ''اور اگر تیرا رب چاہتا تو سب لوگوں کو ایک ہی امت بنا دیتا لیکن وہ اختلاف کرتے ہی رہتے ہیں۔'' O---۱۱۹۔ ''سوائے ان کے جن پر تیرے رب کا رحم ہوا اور اسی بات کے لئے اس نے انہیں پیدا کیا تھا اور تیرے رب کی وہ بات پوری ہوگئی ہے کہ میں جنوں اور انسانوں سب سے جہنم کو بھر دوں گا۔'' O

Marfat.com

(سورۃ الرعد ۱۳) ۔۔۔۳۰۔ "اسی طرح ہم نے آپ کو اس امت میں بھیجا ہے جس سے پہلے بہت سی امتیں گزر چکی ہیں کہ آپ انہیں ہماری طرف سے جو وحی آپ ﷺ پر اتری ہے پڑھ کر سنایئے۔ یہ اللہ رحمٰن کے منکر ہیں۔ آپ کہہ دیجئے کہ میرا پالنے والا تو وہی ہے۔ اس کے سوا درحقیقت کوئی بھی لائق عبادت نہیں۔ اسی پر میرا بھروسہ ہے اور اسی کی جانب میرا رجوع ہے۔" O

(سورۃ النحل ۱۶) ۔۔۔۳۶۔ "ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا کہ (لوگو!) صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے سوا تمام معبودوں سے بچو۔ پس بعض لوگوں کو تو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی اور بعض پر گمراہی ثابت ہوگئی، پس تم خود زمین میں چل پھر کر دیکھ لو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیسا کچھ ہوا۔" O ۔۔۔۶۳۔ "واللہ! ہم نے تجھ سے پہلے کی امتوں کی طرف بھی اپنے رسول بھیجے لیکن شیطان نے ان کے اعمال بد ان کی نگاہوں میں آراستہ کر دیئے۔ وہ شیطان آج بھی ان کا رفیق بنا ہوا ہے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔" O ۔۔۔۸۴۔ "اور جس دن ہم ہر امت میں سے گواہ کھڑا کریں گے پھر کافروں کو نہ اجازت دی جائے گی اور نہ ان سے توبہ کرنے کو کہا جائے گا۔" O ۔۔۔[یعنی ہر امت پر اس امت کا پیغمبر گواہی دے گا کہ انہیں اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچا دیا گیا تھا۔ لیکن انہوں نے اس کی پرواہ نہیں کی۔ ان کافروں کو عذر پیش کرنے کی اجازت بھی نہیں دی جائے گی، اس لئے کہ ان کے پاس حقیقت میں کوئی عذر یا حجت ہوگی ہی نہیں۔ نہ ان سے رجوع یا عتاب دور کرنے کا مطالبہ کیا جائے گا۔ کیونکہ اس کی ضرورت بھی اس وقت پیش آتی ہے جب کسی کو گنجائش دینا مقصود ہو 'لا یستعتبون' کے ایک دوسرے معنی یہ کیے گئے کہ انہیں اپنے رب کو راضی کرنے کا موقع نہیں دیا جائے گا۔ کیونکہ وہ موقعہ تو ان کو دُنیا میں دیا جا چکا ہے جو دار العمل ہے۔ آخرت تو دار العمل نہیں وہ تو دار الجزا ہے وہاں تو اس چیز کا بدلہ ملے گا جو انسان دُنیا سے کر کے گیا ہوگا وہاں کچھ کرنے کا موقع کسی کو نہیں ملے گا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ۔۔۔۸۹۔ "اور جس دن ہم ہر امت میں انہیں میں سے ان کے مقابلے پر گواہ کھڑا کریں گے اور تجھے ان سب پر گواہ بنا کر لائیں گے اور ہم نے تجھ پر یہ کتاب نازل فرمائی ہے جس میں ہر چیز کا شافی بیان ہے اور ہدایت اور رحمت اور خوشخبری ہے مسلمانوں کے لئے۔" O ۔۔۔[یعنی وہ ہولناک دن یاد رکھنے کے قابل ہے جب ہر ایک پیغمبر اپنی امت کے معاملات کے متعلق بارگاہ احدیت میں بیان دے گا۔ اور آپ (ﷺ) اس امت کی حالت بتلائیں گے بلکہ بعض مفسرین کے قول کے موافق آپ ان تمام شہداء کے لئے شہادت دیں گے کہ بیشک انہوں نے اپنا فرض منصبی بخوبی ادا کیا۔ حدیث میں آیا ہے کہ امت کے اعمال ہر روز حضور ﷺ کے روبرو پیش کئے جاتے ہیں۔ آپ اعمال خیر کو دیکھ کر خدا کا شکر ادا کرتے ہیں اور بداعمالیوں پر مطلع ہو کر نالائقوں کے لئے استغفار فرماتے ہیں۔ (از تفسیر مولانا شبیر احمد عثمانیؒ)] ۔۔۔۹۳۔ "اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تم سب کو ایک ہی گروہ بنا دیتا لیکن وہ جسے چاہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہے ہدایت دیتا ہے۔ یقیناً تم جو کچھ کر رہے ہو اس کے بارے میں باز پرس کی جانے والی ہے۔" O

(سورۃ الانبیاء ۲۱) ۔۔۔۹۲۔ "یہ تمہاری امت ہے جو حقیقت میں ایک ہی امت ہے اور میں تم سب کا پروردگار ہوں پس تم میری ہی عبادت کرو۔" O ۔۔۔ [اُمَّةً سے مراد یہاں دین یا ملت ہے یعنی تمہارا دین یا ملت ایک ہی ہے اور وہ دین ہے دین توحید جس کی دعوت تمام انبیا نے دی اور ملت، ملت اسلام ہے جو تمام انبیا کی ملت رہی ہے۔ جس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہم انبیا کی جماعت اولاد علات ہیں" (جن کا باپ ایک اور مائیں مختلف ہوں) ہمارا دین ایک ہی ہے" (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الحج ۲۲) ۔۔۔۳۴۔ "اور ہر امت کے لیے ہم نے قربانی کے طریقے مقرر فرمائے ہیں تا کہ وہ ان چوپائے جانوروں پر اللہ کا نام لیں جو اللہ نے انہیں دے رکھے ہیں۔ سمجھ لو کہ تم سب کا معبود برحق صرف ایک ہی ہے تم اسی کے تابع فرمان ہو جاؤ عاجزی کرنے والوں کو خوشخبری سنا دیجئے!" O ۔۔۔۶۷۔ "ہر امت کے لیے ہم نے عبادت کا ایک طریقہ مقرر کر دیا ہے جسے وہ بجالانے والے ہیں پس انہیں اس امر میں آپ سے جھگڑا نہ کرنا چاہیے آپ اپنے پروردگار کی طرف لوگوں کو بلایئے۔ یقیناً آپ ٹھیک ہدایت پر ہی ہیں۔" O ۔۔۔[یعنی ہر زمانے میں ہم نے لوگوں کے لیے ایک شریعت مقرر کی جو بعض چیزوں میں سے ایک دوسرے سے مختلف بھی ہوتی، جس طرح تورات امت موسیٰ علیہ السلام کے لیے انجیل امت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے شریعت تھی اور اب قرآن امت محمدیہ کے لیے شریعت اور ضابطہ حیات ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ المؤمنون ۲۳) ۔۔۔۳۱۔ "ان کے بعد ہم نے اور بھی امت پیدا کی۔" O ۔۔۔ [اکثر مفسرین کے نزدیک قوم نوح کے بعد جس قوم کو اللہ نے پیدا فرمایا اور ان میں رسول بھیجا، وہ قوم عاد ہے کیوں کہ اکثر مقامات پر قوم نوح کے جانشین کے طور پر عاد ہی کا ذکر کیا گیا ہے۔ بعض کے نزدیک یہ قوم ثمود ہے کیوں کہ آگے چل کر ان کی ہلاکت کے ذکر میں کہا گیا ہے کہ (زبردست چیخ) نے ان کو پکڑ لیا' اور یہ عذاب قوم ثمود پر آیا تھا۔ بعض کے نزدیک یہ حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم اہل مدین ہیں کہ ان کی ہلاکت بھی چیخ کے ذریعے سے ہوئی تھی۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ۔۔۔۳۲۔ "پھر ان میں خود ان میں سے (ہی) رسول بھی بھیجا کہ تم سب اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں تم کیوں نہیں ڈرتے؟" O ۔۔۔۳۳۔ "اور سرداران قوم نے جواب دیا' جو کفر کرتے تھے اور آخرت کی ملاقات کو جھٹلاتے تھے اور ہم نے انہیں دنیوی زندگی میں خوشحال کر رکھا تھا' کہ یہ تو تم جیسا ہی انسان ہے تمہاری ہی خوراک یہ بھی

Marfat.com

کھاتا ہے اور تمہارے پینے کا پانی ہی یہ بھی پیتا ہے۔"O---۳۴۔"اگر تم نے اپنے جیسے ہی انسان کی تابعداری کر لی تو بے شک تم سخت خسارے والے ہو۔"O---۳۵۔ کیا یہ تمہیں اس بات کا وعدہ کرتا ہے کہ جب تم مر کر صرف خاک اور ہڈی رہ جاؤ گے تو تم پھر زندہ کیے جاؤ گے۔"O---۳۶۔"نہیں نہیں دور اور بہت دور ہے وہ جس کا تم وعدہ دیئے جاتے ہو۔"O---۳۷۔"(زندگی) تو صرف دنیا کی زندگی ہے ہم مرتے جیتے رہتے ہیں اور یہ نہیں کہ ہم پھر اٹھائے جائیں گے۔"O---۳۸۔"یہ تو بس ایسا شخص ہے، جس نے اللہ پر جھوٹ (بہتان) باندھ لیا ہے' ہم تو اس پر ایمان لانے والے نہیں ہیں۔"O---۳۹۔ نبی نے دعا کی کہ پروردگار! ان کے جھٹلانے پر تو میری مدد کر۔"O---۴۰۔"جواب ملا کہ یہ تو بہت ہی جلد اپنے کیے پر پچھتانے لگیں گے۔"O---۴۱۔"بالآخر عدل کے تقاضے کے مطابق چیخ نے پکڑ لیا اور ہم نے انہیں کوڑا کرکٹ کر ڈالا' پس ظالموں کے لیے دوری ہو۔"O---۴۲۔"ان کے بعد ہم نے اور بھی بہت سی امتیں پیدا کیں۔"O---۴۳۔"نہ تو کوئی امت اپنے وقت مقررہ سے آگے بڑھی اور نہ پیچھے رہی۔"O---۴۴۔"پھر ہم نے لگاتار رسول بھیجے' جب جب جس امت کے پاس اس کا رسول آیا اس نے جھٹلایا' پس ہم نے ایک کو دوسرے کے پیچھے لگا دیا اور انہیں افسانہ بنا دیا۔ ان لوگوں کو دوری ہے جو ایمان قبول نہیں کرتے۔"O

(**سورۃ الفرقان** ۲۵)---۳۰۔"اور رسول کہے گا کہ اے میرے پروردگار! بیشک میری امت نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا۔"O

(**سورۃ القصص**)---۴۵۔"لیکن ہم نے بہت سی نسلیں پیدا کیں جن پر لمبی مدتیں گزر گئیں' اور نہ تو مدین کے رہنے والوں میں سے تھا کہ ان کے سامنے ہماری آیتوں کی تلاوت کرتا بلکہ ہم ہی رسولوں کے بھیجنے والے ہیں۔"O---۷۵۔"اور ہم ہر امت میں سے ایک گواہ الگ کر لیں گے کہ اپنی دلیلیں پیش کرو پس اس وقت جان لیں گے کہ حق اللہ تعالیٰ کی طرف ہے اور جو کچھ افتراء وہ جوڑتے تھے سب ان کے پاس سے کھو جائے گا۔"O

(**سورۃ السجدۃ** ۳۲)---۲۶۔"کیا اس بات نے بھی انہیں ہدایت نہیں دی کہ ہم نے ان سے پہلے بہت سی امتوں کو ہلاک کر دیا جن کے مکانوں میں یہ چل پھر رہے ہیں۔ اس میں تو (بڑی) بڑی نشانیاں ہیں۔ کیا پھر بھی یہ نہیں سنتے؟"O

(**سورۃ الفاطر** ۳۵)---۲۴۔"ہم نے ہی آپ کو حق دے کر خوشخبری سنانے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے اور کوئی امت ایسی نہیں ہوئی جس میں کوئی ڈر سنانے والا نہ گزرا ہو۔"O

(**سورۃ ص** ۳۸)---۳۔"ہم نے ان سے پہلے بھی بہت سی امتوں کو تباہ کر ڈالا انہوں نے ہر چند چیخ پکار کی لیکن وہ وقت چھٹکارے کا نہ تھا۔"O

(**سورۃ المومن** ۴۰)---۵۔"قوم نوح نے اور ان کے بعد کے گروہوں نے بھی جھٹلایا تھا۔ اور ہر امت نے اپنے رسول کو گرفتار کر لینے کا ارادہ کیا اور باطل کے ذریعہ کج بحثیاں کیں' تا کہ ان سے حق کو بگاڑ دیں پس میں نے ان کو پکڑ لیا' سو میری طرف سے کیسی سزا ہوئی۔"O

(**سورۃ الشوریٰ** ۴۲)---۸۔"اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ان سب کو ایک ہی امت کا بنا دیتا لیکن وہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کر لیتا ہے اور ظالموں کا حامی اور مددگار کوئی نہیں۔"O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: رحمت)

(**سورۃ الجاثیۃ** ۴۵)---۲۷۔"اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اللہ تعالیٰ ہی کی ہے اور جس دن قیامت قائم ہو گی اس دن اہل باطل بڑے نقصان میں پڑیں گے۔"O---۲۸۔"اور آپ دیکھیں گے کہ ہر امت گھٹنوں کے بل گری ہوئی ہو گی۔ ہر گروہ اپنے نامہ اعمال کی طرف بلایا جائے گا' آج تمہیں اپنے کیے کا بدلہ دیا جائے گا۔"O---۲۹۔"یہ ہے ہماری کتاب جو تمہارے بارے میں سچ سچ بول رہی ہے' ہم تمہارے اعمال لکھواتے جاتے تھے۔"O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۱، مضمون: نامہ اعمال]

(**سورۃ ق** ۵۰)---۳۶۔"اور ان سے پہلے بھی ہم بہت سی امتوں کو ہلاک کر چکے ہیں جو ان سے طاقت میں بہت زیادہ تھیں وہ شہروں میں ڈھونڈتے ہی رہ گئے کہ کوئی بھاگنے کا ٹھکانا ہے۔"O---[یعنی صرف اپنے ملک ہی میں وہ زور آور نہ تھیں بلکہ دنیا کے دوسرے ملکوں میں بھی وہ جا گھسی تھیں اور ان کی تاخت کا سلسلہ روئے زمین پر دور دور تک پہنچا ہوا تھا۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]---۳۷۔"اس میں ہر صاحب دل کے لیے عبرت ہے اور اس کے لیے جو دل سے متوجہ ہو کر کان لگائے اور وہ حاضر ہو۔"O---[یعنی توجہ سے وہ وحی الٰہی سنے جس میں گزشتہ امتوں کے واقعات بیان کیے گئے ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

●●●

Marfat.com

باب نمبر ٤:

انبیاء ورسل

حضرت آدم علیہ السلام

(**سورۃ البقرۃ ۲**)---۳۰۔ ''اور (یاد کرو) جب کہا تیرے رب نے فرشتوں سے کہ یقیناً میں بنانے والا ہوں زمین میں ایک خلیفہ- تو انہوں نے کہا تھا کہ کیا تو مقرر کرے گا زمین میں (خلیفہ) اس کو جو فساد برپا کرے گا اس میں اور خونریزیاں کرے گا جبکہ ہم تسبیح کرتے ہیں تیری حمد وثنا کے ساتھ اور تقدیس کرتے ہیں تیری- اللہ تعالیٰ نے فرمایا، یقیناً میں جانتا ہوں وہ کچھ جو تم نہیں جانتے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۳، مضمون: خلیفۃ اللہ]---۳۱۔ ''اور سکھائے اللہ تعالیٰ نے آدم کو نام سب چیزوں کے- پھر پیش کیا ان کو فرشتوں کے سامنے اور فرمایا بتاؤ مجھے نام ان کے اگر ہو تم سچے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۸، مضمون: علم]---۳۳۔ ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اے آدمؑ! بتاؤ ان کو نام ان کے- پھر جب بتا دیئے آدمؑ نے فرشتوں کو نام ان کے سب کے تو فرمایا، کیا نہیں کہا تھا میں نے تم سے کہ بیشک میں ہی جانتا ہوں سب راز آسمانوں کے اور زمین کے بھی اور جانتا ہوں ہر اس چیز کو جو تم ظاہر کرتے ہو اور وہ بھی جو تم چھپا رہے ہو۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۸، مضمون: علم]---۳۴۔ ''اور جب حکم دیا ہم نے فرشتوں کو کہ سجدہ کرو آدمؑ کو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے، اس نے انکار کیا اور تکبر کیا اور وہ تھا ہی کافروں میں سے۔'' O---۳۵۔ ''اور ہم نے کہا اے آدم! رہو تم اور تمہاری بیوی جنت میں اور کھاؤ اس میں بافراغت جہاں سے چاہو- مگر نہ قریب جانا اس درخت کے ورنہ شمار ہو گا تمہارا ظالموں میں۔'' O---۳۶۔ ''پھر پھسلایا ان دونوں کو شیطان نے اس درخت کی ترغیب دے کر- بالآخر نکلوا دیا ان دونوں کو اس (عیش وآرام) سے تھے وہ جس میں- اور ہم نے حکم دیا کہ اتر جاؤ تم سب (یہاں سے) تم ایک دوسرے کے دشمن ہو اور تمہارے لئے ہے زمین میں ٹھکانہ اور گزر بسر کرنا ایک وقت خاص تک۔'' O---۳۷۔ ''پھر سیکھے آدمؑ نے اپنے رب سے کچھ کلمات (اور توبہ کی) اور قبول کر لی اللہ تعالیٰ نے توبہ اس کی بیشک وہی تو ہے بڑا معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا۔'' O---۳۸۔ ''ہم نے کہا- اتر جاؤ یہاں سے تم سب، اب ہو گا یہ کہ ضرور آئے گی تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت- سو جو تو پیروی کریں گے میری ہدایت کی تو نہ کوئی خوف ہے ان کے لئے اور نہ وہ غمگین ہی ہوں گے۔'' O---۳۹۔ ''اور جو (اس ہدایت کو) قبول کرنے سے انکار کریں گے اور جھٹلائیں گے ہماری آیات کو وہی لوگ دوزخی ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔'' O

(**سورۃ آل عمران ۳**)---۳۳۔ ''بے شک اللہ تعالیٰ نے منتخب فرمایا آدمؑ کو اور نوحؑ کو اور آل ابراہیمؑ کو اور آل عمران کو اہل عالم کی (راہنمائی) کے لئے۔'' O---۵۹۔ ''بے شک عیسیٰؑ کی مثال اللہ تعالیٰ کے ہاں مانند ہے آدمؑ کی مثال کے پیدا کیا اسے اللہ تعالیٰ نے مٹی سے پھر حکم دیا اسے کہ ہو جا سو وہ ہو گیا۔'' O

(**سورۃ النساء ۴**)---۱۔ ''اے انسانو! ڈرو اپنے رب سے جس نے پیدا کیا تم کو ایک جان سے اور پیدا کیا اسی میں سے جوڑا اس کا اور پھیلائے ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں اور ڈرتے رہو اس اللہ تعالیٰ سے کہ سوال کرتے ہو تم ایک دوسرے سے جس کا واسطہ دے کر اور ڈرتے رہو رشتوں (کی نزاکت) سے بھی- بیشک اللہ تعالیٰ ہے تم پر ہر وقت نگران۔'' O

(**سورۃ الاعراف ۷**)---۱۱۔ ''ہم نے تمہیں پیدا کیا، پھر تمہاری صورت بنائی پھر فرشتوں سے کہا کہ آدمؑ کو سجدہ کرو اور انہوں نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے، وہ سجدہ کرنے والوں میں نہ تھا۔'' O---۱۹۔ ''اور اے آدمؑ! تو اور تیری بیوی اس باغ میں رہو اور جہاں سے چاہو کھاؤ مگر اس درخت کے پاس نہ جانا ورنہ ظالموں میں ہو جاؤ گے۔'' O---۲۰۔ ''پھر شیطان نے ان کے دل میں وسوسہ ڈالا تا کہ ان کے ننگ جو ان سے چھپے ہوئے تھے ان پر ظاہر کر دے- اور ان سے کہنے لگا تمہارے رب نے تمہیں اس درخت سے صرف اس لئے روکا ہے کہ تم فرشتے نہ بن جاؤ یا ہمیشہ رہنے والوں میں نہ ہو جاؤ۔'' O---۲۱۔ ''اور ان سے قسم کھا کر کہا کہ میں تمہارے خیر خواہوں میں سے ہوں۔'' O---۲۲۔ ''چنانچہ اس نے انہیں دھوکے سے گرا لیا- پھر جب انہوں نے اس درخت کو چکھا تو ان پر ان کے ننگ ظاہر ہو گئے اور وہ لگے باغ کے پتوں کو اپنے اوپر لپیٹنے اور ان کے رب نے انہیں آواز دی، کیا میں نے تمہیں اس درخت سے منع نہیں کیا تھا اور کہا نہ تھا کہ شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے۔'' O---۲۳۔ ''وہ بولے- اے ہمارے رب! ہم نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے اور اگر تو نے ہمیں نہ بخشا اور رحم نہ

Marfat.com

کیا تو ہم ضرور نقصان پانے والوں میں ہو جائیں گے۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: بنیاد پرستی) ---۲۴۔ ''اس نے کہا، اتر جاؤ تم ایک دوسرے کے دشمن ہو گے اور تمہارے لئے ایک وقت تک زمین میں ٹھہرنے کی جگہ اور سامان ہوگا۔'' O ---۲۵۔ ''اس نے کہا، اسی میں تم جیو گے، اسی میں تم مرو گے اور اسی سے تم نکالے جاؤ گے۔'' O ---۲۶۔ ''اے بنی آدم! ہم نے تمہیں لباس عنایت کیا ہے جو تمہارے ننگ چھپاتا ہے اور زینت ہے اور پرہیزگاری کا لباس تو بہتر ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہے تاکہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔'' O ---۲۷۔ ''اے بنی آدم! تمہیں شیطان فتنے میں نہ ڈال دے جس طرح اس نے تمہارے ماں باپ کو جنت سے ان کا لباس اتروا کر نکلوا دیا تھا تاکہ انہیں ان کے ننگ دکھائے۔ وہ تمہیں دیکھتا ہے وہ اور اس کا قبیلہ جہاں سے تم انہیں نہیں دیکھتے۔ ہم نے شیطانوں کو ان لوگوں کا جو ایمان نہیں رکھتے، دوست بنایا ہے۔'' O --- [مسلم میں ایک طویل حدیث ہے جس میں یہ جملہ موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کو جمع کرے گا پس اہل ایمان کھڑے ہوں گے جب جنت ان کے قریب ہوگی۔ پھر وہ آدمؑ کے پاس آئیں گے اور کہیں گے اے ہمارے باپ ہمارے لئے اس جنت کو کھولئے! اس پر حضرت آدمؑ فرمائیں گے کیا تم کو جنت سے تمہارے باپ کی خطا کاری ہی نے نہیں نکالا تھا۔

اس کے برعکس علماء کی ایک جماعت کہتی ہے کہ یہ ''جنت'' دُنیا ہی کے مقامات میں سے کسی مقام پر تھی ''جنتہ الماویٰ'' نہ تھی اور اپنے قول کی تائید میں یہ کہتے ہیں کہ آیات قرآنی ظاہر کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آدمؑ وحواؑ کو وہاں کھانے پینے کا مکلّف بنایا اور ایک درخت کے نہ کھانے کی تکلیف دی پھر وہاں آدمؑ خواب راحت میں بھی رہتے تھے اور وہاں ابلیس بھی آتا جاتا رہتا تھا اور اس نے حضرت آدمؑ کو بہکا بھی دیا۔ اور پھر آدمؑ وحواؑ اور ابلیس وہاں سے نکالے بھی گئے، تو یہ تمام وہ امور ہیں جو دُنیا کے ساتھ مخصوص ہیں اور ''جنتہ الماویٰ'' میں ان کا وجود نہیں ہے، نہ وہ عالم تکلیف ہے اور نہ اس میں داخلہ کے بعد اخراج ہے یہ قول بھی بڑے بڑے علماء اسلام کی طرف منسوب ہے اور ان دو رایوں کے علاوہ اس سلسلہ میں دو رائیں اور بھی ہیں اور اس طرح اس مسئلہ میں چار اقوال ہو جاتے ہیں۔

(۱) یہ جنتہ الماویٰ ہے۔

(۲) یہ جنت ارضی ہے۔

(۳) یہ جنت الماویٰ اور جنت ارضی کے علاوہ ایک اور جنت ہے جو صرف اسی غرض سے تیار کی گئی تھی۔

(۴) اس معاملہ میں توقف اور سکوت کرنا چاہیئے اور اسے خدا کے حوالہ کر دینا چاہیئے یہ بحث طویل ہے اور حافظ عماد الدین ابن کثیر نے اپنی تاریخ البدایہ والنہایۃ میں اس کو بڑے شرح وبسط سے بیان کیا ہے اور تمام اقوال کے مفصل دلائل اور نظائر کو بھی نقل کیا ہے۔ تفصیل دیکھنے کے لئے اس کی مراجعت کرنی چاہیئے۔

بہرحال حقیقت حال کا عالم تو خدا ہی ہے لیکن تمام دلائل وبراہین کے دیکھنے کے بعد ہماری رائے تو یہی ہے کہ یہ معاملہ بلاشبہ ''جنتہ الماویٰ'' ہی میں پیش آیا ہے اور کھانے، سونے اور شیطان کے وسوسہ ڈالنے کے لئے تمام معاملات ''جنتہ الماویٰ'' میں اس وقت پیش آئے ہیں جب کہ انسان ابھی تک عالم تکلیف میں نہیں آیا تھا۔ پس یہ جو کچھ ہوا مشیت الٰہی کی حکمت بالغہ کے زیر اثر اس لئے ہوا کہ یہ تمام تکوینی امور انسان کے زمین پر آباد ہونے اور ''خلافت الہیہ'' کے حقدار بننے کے لئے ضروری تھے۔ پس اگر یہی راجح قول ہے کہ اس جگہ جنت سے مراد ''جنتہ الماویٰ'' ہی ہے تو یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ حضرت آدمؑ اور حضرت حواؑ زمین کے کس خصہ پر اتارے گئے تو بعض ضعیف روایتوں میں ہے کہ حضرت آدمؑ ہندوستان کی سرزمین پر اور حضرت حواؑ جدہ کی سرزمین پر اتارے گئے اور پھر چل کر دونوں عرفات (حجاز) کے میدان میں ایک دوسرے سے جا ملے اسی لئے اس میدان حج کا نام عرفات ہوا کیوں کہ دونوں نے اسی مقام پر ایک دوسرے کو پہچانا۔

لیکن قرآن عزیز نے اس خصہ کو نظر انداز کر دیا ہے کیونکہ اس کا اظہار رشد وہدایت کے لئے غیر متعلق تھا البتہ قلبی رجحان اور نفسیاتی برہان اس جانب توجہ دلاتے ہیں کہ آدم وحوا ایک ہی جگہ اتارے گئے ہوں گے تاکہ حق تعالیٰ کی حکمت بالغہ کے زیر اثر جلد ہی نسل انسانی کی افزائش اپنا کام کر سکے اور اس عالم خاکی کے وارث ومکین خدا کی زمین کو آباد کر کے انسانیت کے سب سے بڑے شرف ''خلافت ارضی'' کا پورا پورا حق ادا کر سکے۔ (از قصص القرآن صفحہ ۴۰ تا ۴۲ مؤلفہ مولانا محمد حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ)]

(**سورۃ بنی اسرائیل ۱۷**) ---۶۱۔ ''جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے کیا، اس نے کہا۔ کیا میں ایسے سجدہ کروں جسے تو نے مٹی سے پیدا کیا ہے۔'' O

(**سورۃ الکہف ۱۸**) ---۵۰۔ ''اور جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ تم آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا۔ یہ جنوں میں سے تھا، اس نے اپنے پروردگار کی نافرمانی کی، کیا پھر بھی تم اسے اور اس کی اولاد کو مجھے چھوڑ کر اپنا دوست بنا رہے ہو؟ حالانکہ وہ تم سب کا دشمن ہے۔ ایسے ظالموں کا کیا ہی برا بدل ہے۔'' O

Marfat.com

(سورۃ طٰہٰ ۲۰) ---۱۱۵ ''ہم نے آدم کو پہلے ہی تاکیدی حکم دے دیا تھا لیکن وہ بھول گیا اور ہم نے اس میں کوئی عزم نہیں پایا۔'' O ---۱۱۶ ''اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم (علیہ السلام) کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے کیا' اس نے صاف انکار کر دیا۔'' O ---۱۱۷ ''تو ہم نے کہا اے آدم! یہ تیرا اور تیری بیوی کا دشمن ہے (خیال رکھنا) ایسا نہ ہو کہ وہ تم دونوں کو جنت سے نکلوا دے کہ تو مصیبت میں پڑ جائے۔'' O ---۱۱۸ ''یہاں تو تجھے یہ آرام ہے کہ نہ تو بھوکا ہوتا ہے نہ ننگا۔'' O ---۱۱۹ ''اور نہ تو یہاں پیاسا ہوتا ہے نہ دھوپ سے تکلیف اٹھاتا ہے۔'' O ---۱۲۰ ''لیکن شیطان نے اسے وسوسہ ڈالا' کہنے لگا کہ کیا میں تجھے دائمی زندگی کا درخت اور بادشاہت بتلاؤں کہ جو کبھی پرانی نہ ہو۔'' O ---۱۲۱ ''چنانچہ ان دونوں نے اس درخت سے کچھ کھا لیا پس ان کے ستر کھل گئے اور بہشت کے پتے اپنے اوپر ٹانکنے لگے۔ آدم (علیہ السلام) نے اپنے رب کی نافرمانی کی پس بہک گیا۔'' O ---۱۲۲ ''پھر اس کے رب نے نوازا اس کی توبہ قبول کی اور اس کی راہنمائی کی۔'' O ---۱۲۳ ''فرمایا تم دونوں یہاں سے اتر جاؤ تم آپس میں ایک دوسرے کے دشمن ہو اب تمھارے پاس جب کبھی میری طرف سے ہدایت پہنچے تو جو میری ہدایت کی پیروی کرے نہ تو وہ بہکے گا نہ تکلیف میں پڑے گا۔'' O

(سورۃ البلد ۹۰) ---۳ ''اور (قسم ہے) انسانی باپ اور اولاد کی۔'' O --- [چونکہ مطلقاً باپ اور اس سے پیدا ہونے والی اولاد کے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں اور آگے انسان کا ذکر کیا گیا ہے اس لئے باپ سے مراد آدم علیہ السلام ہی ہو سکتے ہیں اور ان سے پیدا ہونے والی اولاد سے مراد وہ تمام انسان ہیں جو دنیا میں پائے گئے ہیں اب پائے جاتے ہیں اور آئندہ پائے جائیں گے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

حضرت ادریس علیہ السلام

(سورۃ الاعراف ۷) ---۵۹ ''ہم نے نوح (علیہ السلام) کو ان کی قوم کی طرف بھیجا تو انہوں نے فرمایا اے میری قوم! تم اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا کوئی تمہارا معبود ہونے کے قابل نہیں، مجھ کو تمہارے لئے ایک بڑے دن کے عذاب کا اندیشہ ہے۔'' O --- [اس آیت میں بحوالہ تفسیر از کنز الایمان، حضرت ادریس کا نام اخنوخ ہے۔ ان کے بیٹے متوشلخ ان کے بیٹے لمک اور ان کے بیٹے حضرت نوح ہیں (یعنی حضرت ادریس حضرت نوح کے پردادا ہیں۔)]

(قرآن عزیز میں حضرت ادریس کا ذکر صرف دو جگہ آیا ہے سورۂ مریم میں اور سورۂ انبیاء میں۔)

نام و نسب اور زمانہ۔ حضرت ادریس کے نام نسب اور زمانہ کے متعلق مورخین کو سخت اختلاف ہے اور تمام اختلافی وجوہ کو سامنے رکھنے کے بعد بھی کوئی فیصلہ کن یا کم از کم راجح رائے نہیں قائم کی جا سکتی، وجہ یہ ہے کہ قرآن عزیز نے تو اپنے مقصد رشد و ہدایت کے پیش نظر تاریخی بحث سے جدا ہو کر صرف ان کی نبوت، رفعت مرتبت اور ان کی صفات عالیہ کا ذکر کیا ہے اور اسی طرح حدیثی روایات بھی اس سے آگے نہیں جاتیں، اس لئے اس سلسلہ میں جو کچھ بھی ہے وہ اسرائیلی روایات ہیں اور وہ بھی تضاد و اختلاف سے معمور، ایک جماعت کہتی ہے کہ وہ نوح کے جد امجد ہیں۔ اور ان کا نام اخنوخ ہے اور ادریس لقب ہے یا عربی زبان میں ادریس اور عبرانی یا سریانی میں ان کا نام اخنوخ ہے اور ان کا نسب نامہ یہ ہے۔ O

خنوخ یا اخنوخ (ادریس) بن یارد بن مہلائیل بن قینان بن انوش بن شیث بن آدم (علیہ السلام)، ابن اسحٰق کا رجحان اسی جانب ہے اور دوسری جماعت کا خیال ہے کہ وہ انبیاء بنی اسرائیل میں سے ہیں اور الیاس و ادریس ایک ہی ہستی کے نام اور لقب ہیں اور ان دونوں روایات کے پیش نظر بعض علماء نے یہ تطبیق دینے کی سعی کی ہے کہ جد نوح علیہ السلام کا نام اخنوخ ہے اور ادریس لقب اور بنی اسرائیل کے پیغمبر کا نام ادریس ہے اور الیاس لقب مگر یہ رائے بے سند اور بے دلیل ہے بلکہ قرآن عزیز کا الیاس اور ادریس کو جدا جدا بیان کرنا شاید اس کو متحمل نہ ہو سکے۔

حضرت ادریس کا مولد و منشاء (جائے ولادت و پرورش) کہاں ہے اور انہوں نے نبوت سے پہلے کس سے علم حاصل کیا؟ حکماء اور فلاسفہ کے اقوال ان مسائل میں مختلف ہیں۔ ایک فرقہ کی رائے ہے کہ ان کا نام ہرمس الہرامسہ ہے اور مصر کے قریہ منف میں پیدا ہوئے، یونانی ہرمس کو ارمیس کہتے ہیں، ارمیس کے معنی عطارد ہیں۔ اور دوسری جماعت کا خیال ہے کہ ان کا نام یونانی میں طرمیس، عبرانی میں خنوخ اور عربی میں اخنوخ ہے اور قرآن عزیز میں ان کو اللہ تعالیٰ نے ادریس کہا ہے یہی جماعت کہتی ہے کہ ان کے استاذ کا نام غوثاذیمون یا اغوثاذیمون (مصری) ہے، وہ غوثاذیمون کے متعلق اس سے زیادہ اور کچھ نہیں بتاتے کہ وہ یونان یا مصر کے انبیاء میں سے ایک نبی ہیں اور یہ جماعت ان کو ادرین دوم اور حضرت ادریس کو ادرین سوم کا لقب دیتی ہے اور غوثاذیمون کے معنی سعد اور بہت نیک بخت ہیں وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ ہرمس نے مصر سے نکل کر اقطاع عالم کی سیر کی اور تمام دنیا کو چھان ڈالا اور جب مصر واپس ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو بیاسی سال کی عمر میں اپنی جانب اٹھا لیا۔

Marfat.com

ایک تیسری جماعت یہ کہتی ہے کہ ادریس بابل میں پیدا ہوئے اور وہیں نشو ونما پائی، اور اوائل عمر میں انہوں نے حضرت شیث بن آدمؑ سے علم حاصل کیا، علم کلا کے مشہور عالم علامہ شہرستانی کہتے ہیں کہ اغثاذیمون حضرت شیثؑ ہی کا نام ہے۔

بہر حال حضرت ادریسؑ سن شعور کو پہنچے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو نبوت سے سرفراز فرمایا، تب انہوں نے شریر اور مفسدوں کو راہ ہدایت کی تبلیغ شروع کی مگر مفسدوں نے ان کی ایک نہ سنی اور حضرت آدمؑ وشیث کی شریعت کے مخالف ہی رہے البتہ ایک چھوٹی سی جماعت ضرور مشرف بہ اسلام ہوگئی۔

حضرت ادریسؑ اور ان کی پیرو جماعت نے جب مصر میں سکونت اختیار کر لی تو یہاں بھی انہوں نے پیغام الٰہی اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فرض انجام دینا شروع کر دیا، کہا جاتا ہے کہ ان کے زمانہ میں بہتر زبانیں بولی جاتی تھیں اور خدائے تعالیٰ کی عطاو بخشش سے یہ وقت کی تمام زبانوں کے زبان داں تھے اور ہر ایک جماعت کو اسی کی زبان میں تبلیغ فرمایا کرتے تھے۔

حضرت ادریسؑ نے دین الٰہی کے پیغام کے علاوہ سیاست مدن، شہری زندگی اور بود و ماند کے متمدن طریقوں کی بھی تعلیم وتلقین کی اور اس کے لئے انہوں نے ہر ایک فرقہ وجماعت سے طلباء جمع کئے اور ان کو مدنی سیاست اور اس کے اصول وقواعد سکھائے۔ جب یہ طلبہ کامل وماہر بن کر اپنے قبائل کی طرف لوٹے تو انہوں نے شہر اور بستیاں آباد کیں جن کو مدنی اصول پر بسایا، ان شہروں کی تعداد کم وبیش دو صد کے قریب تھی جن میں سب سے چھوٹا شہر رہا تھا۔ حضرت ادریسؑ نے ان طلبہ کو دوسرے علوم کی بھی تعلیم دی جس میں علم حکمت اور علم نجوم جیسے علوم بھی شامل ہیں۔

حضرت ادریسؑ پہلی ہستی ہیں جنہوں نے علم حکمت ونجوم کی ابتدا کی، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو افلاک اور ان کی ترکیب، کواکب اور ان کے اجتماع وافتراق کے نقاط اور ان کے باہم کشش کے رموز واسرار کی تعلیم دی اور ان کو علم عدد وحساب کا عالم بنایا اور اگر اس پیغمبر خدا کے ذریعہ ان علوم کا انکشاف نہ ہوتا تو انسانی طبائع کی وہاں تک رسائی مشکل تھی، انہوں نے مختلف گروہوں اور امتوں کے لئے ان کے مناسب حال قوانین وقواعد مقرر فرمائے اور اقطاع عالم کو چار حصوں میں منقسم کر کے ہر ربع کے لئے ایک حاکم مقرر کیا جو اس حصہ زمین کی سیاست وملوکیت کا ذمہ دار قرار پایا، اور ان چاروں کے لئے ضروری قرار دیا کہ تمام قوانین سے مقدم شریعت کا وہ قانون رہے گا جس کی تعلیم وحی الٰہی کے ذریعے میں نے تم کو دی ہے۔

حضرت ادریسؑ کی تعلیم کا خلاصہ: ۔خدا کی ہستی اور اس کی توحید پر ایمان لانا صرف خالق کائنات کی پرستش کرنا، آخرت کے عذاب سے رستگاری کے لئے اعمال صالحہ کو ڈھال بنانا، دُنیا سے بے التفاتی اور تمام امور میں عدل وانصاف کو پیش نظر رکھنا، اور مقررہ طریقہ پر عبادت الٰہی ادا کرنا، اور ایام بیض (ہر ماہ قمری کی ۱۴ تا ۱۶ تاریخ) کے روزے رکھنا، دشمنان اسلام سے جہاد کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، طہارت ونظافت سے رہنا، خصوصیت کے ساتھ جنائت، کتے اور سور سے اجتناب کرنا، ہر نشہ آور شے سے پرہیز کرنا ان کی تعلیم کا لب لباب ہے۔

نذر الٰہی کے طریقے: ۔اللہ تعالیٰ کے سامنے نذر وقربانی پیش کرنے کے لئے ان کے یہاں تین چیزیں اہمیت رکھتی تھیں، خوشبوؤں کی دھونی، جانوروں کی قربانی، اور میوؤں، پھلوں اور پھولوں وغیرہ میں سے موسم کی پہلی چیز کی نذر ضروری تھی اور میوؤں میں سے سیب کو، اناج میں سے گیہوں کو اور پھولوں میں سے گلاب کو ترجیح حاصل تھی۔ بعد میں آنے والے نبیوں کے متعلق بشارت: ۔حضرت ادریسؑ نے اپنی امت کو یہ بھی بتایا کہ میری طرح اس عالم کی دینی ودنیوی اصلاح کے لئے بہت سے انبیاء علیہم السلام تشریف لائیں گے اور ان کی نمایاں خصوصیات یہ ہوں گی (۱) وہ ہر ایک بری بات سے بری اور پاک ہوں گے (۲) قابل ستائش اور فضائل میں کامل ہوں گے، زمین وآسمان کے احوال سے اور ان امور سے کہ جن میں کائنات کے لئے شفا ہے یا مرض، وحی الٰہی کے ذریعہ اس طرح واقف ہوں گے کہ کوئی سائل تشنہ کام نہ رہے گا، وہ مستجاب الدعوات ہوں گے اور ان کے مذہب کی دعوت کا خلاصہ اصلاح کائنات ہوگا۔

حضرت ادریسؑ کی خلافت ارضی: ۔جب حضرت ادریسؑ خدا کی زمین کے مالک بنا دیئے گئے تو انہوں نے علم وعمل کے اعتبار سے خدا کی مخلوق کو تین طبقات میں تقسیم کر دیا۔ کاہن، بادشاہ اور رعیت، اور حسب ترتیب ان کے مراتب مقرر فرمائے۔ کاہن سب سے پہلا اور بلند درجہ قرار پایا اس لئے کہ وہ خدائے تعالیٰ کے سامنے اپنے نفس کے علاوہ بادشاہ اور رعیت کے معاملات میں بھی جوابدہ ہے اور بادشاہ کا دوسرا درجہ رکھا گیا، اس لئے کہ وہ اپنے نفس اور امور مملکت کے متعلق جواب دہ ہے اور رعیت صرف اپنے نفس ہی کے لئے جواب دہ ہے، اس لئے وہ تیسرے طبقہ میں شامل ہے، لیکن یہ طبقات فرائض کے اعتبار سے تھے نہ کہ نسل وخاندان کے امتیازات کے لحاظ سے۔ بہر حال حضرت ادریسؑ "رفع الی اللہ" تک الٰہی قوانین شریعت وسیاست کی تبلیغ فرماتے رہے۔

حضرت ادریسؑ کے دور کے بادشاہوں میں سے اسقلیبوس بہت پختہ عزم وارادہ کا بادشاہ تھا۔ اس نے حضرت ادریسؑ کے اٹھا لئے جانے پر بے حد حزن وملال کا اظہار کیا اور ہیکلوں میں ان کی اور ان کے رفع کی حالت کی تصاویر بنوائیں۔ اسقلیبوس اس خطہ پر حکومت کرتا تھا جو طوفان نوح کے بعد خطہ یونان کہلایا۔ یونانیوں نے طوفان کی تباہ کاریوں سے بچے ہوئے ٹوٹے پھوٹے ہیکلوں میں جب حضرت ادریسؑ کے مجسمہ اور ان کے رفع کی تصویر کو دیکھا اور ساتھ ہی اسقلیبوس کی عظمت اور ہیکلوں میں حکمت وفلسفہ کی تدوین کا شہرہ سنا تو ان کو یہ غلط فہمی ہوگئی کہ اسقلیبوس ہی وہ ہستی ہے جس کا رفع ہوا، حالانکہ یہ صریح غلطی ہے

Marfat.com

جو محض انکل تخمین سے انہوں نے اختیار کی۔

حضرت ادریسؑ کا حلیہ:۔ حضرت ادریسؑ کا حلیہ، گندم گوں رنگ، پورا قد و قامت، سر پر بال کم، خوبصورت و خوبرو گھنی ڈاڑھی، رنگ و روپ اور چہرہ کے خطوط میں ملاحت مضبوط بازو، چوڑے مونڈھے، مضبوط ہڈی، دبلے پتلے، سرگیں چمکدار آنکھیں، گفتگو باوقار، خاموشی پسند سنجیدہ اور متین، چلتے ہوئے نیچی نظر، انتہائی فکر و خوض کے عادی، غصہ کے وقت سخت غضبناک باتیں کرنے میں شہادت کی انگلی سے بار بار اشارہ کے عادی، حضرت ادریسؑ نے بیاسی سال کی عمر پائی۔

حضرت ادریسؑ کے بہت سے پند و نصائح اور آداب و اخلاق کے جملے مشہور ہیں جو مختلف زبانوں میں ضرب المثل اور رموز و اسرار کی طرح مستعمل ہیں۔ ان میں سے بعض درج ذیل ہیں۔

(۱) خدا کی بیکراں نعمتوں کا شکر یہ انسانی طاقت سے باہر ہے۔

(۲) جو علم میں کمال اور عمل صالح کا خواہش مند ہو اس کو جہالت کے اسباب اور بدکرداری کے قریب بھی نہ جانا چاہئے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ ہر فن مولا کاریگر اگر سینے کا ارادہ کرتا ہے تو سوئی ہاتھ میں لیتا ہے نہ کہ برما پس ہر وقت یہ پیش نظر رہے۔

(۳) دنیا کی بھلائی "حسرت" ہے اور برائی "ندامت"۔

(۴) خدا کی یاد اور عمل صالح کے لئے خلوص نیت شرط ہے۔

(۵) نہ جھوٹی قسمیں کھاؤ، نہ اللہ تعالیٰ کے نام کو قسموں کے لئے تختہ مشق بناؤ اور نہ جھوٹوں کو قسمیں کھانے پر آمادہ کرو کیونکہ ایسا کرنے سے تم بھی شریک گناہ ہو جاؤ گے۔

(۶) ذلیل پیشوں کو اختیار نہ کرو (جیسے سینگی لگانا، جانوروں کے جفتی کرانے پر اجرت لینا وغیرہ)

(۷) اپنے بادشاہوں کی (جو کہ پیغمبر کی جانب سے احکام شریعت کے نفاذ کے لئے مقرر کئے جاتے ہیں) اطاعت کرو اور اپنے بڑوں کے سامنے پست رہو اور ہر وقت حمد الٰہی میں اپنی زبان کو تر رکھو۔

(۸) حکمت روح کی زندگی ہے۔

(۹) دوسروں کی خوش عیشی پر حسد نہ کرو اس لئے کہ ان کی یہ مسرور زندگی چند روزہ ہے۔

(۱۰) جو ضروریات زندگی سے زیادہ کا طالب ہوا وہ کبھی قانع نہ رہا۔ O

تاریخ الحکماء کے صفحہ ۳۴۸ پر ہرمس ثالث کے تذکرہ میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ علماء کی ایک جماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ طوفان نوح سے قبل دنیا میں جس قدر علوم شائع ہوئے ان سب کے معلم اول یہی ہرمس اول ہیں جو مصر کے حصہ اعلیٰ کے باشندہ تھے اور عبرانی حضرات ان کو خنوخ نبی مانتے ہیں اور جو اپنے نسب میں حضرت آدمؑ کے پروتے ہیں۔ یعنی خنوخ (ادریس) بن یارد بن مہلائیل بن قینان، بن انوش، بن شیث، بن آدم (علیہم السلام) (از قصص القرآن مؤلفہ مولانا حضرت حفظ الرحمٰن سیوہاروی)

(سورۃ الانبیاء ۲۱) ۔۔۔ ۸۵۔ "اور اسماعیل اور ادریس اور ذوالکفل (علیہم السلام) یہ سب صابر لوگ تھے۔" O ۔۔۔ ۸۶۔ "ہم نے انہیں اپنی رحمت میں داخل کر لیا یہ سب لوگ نیک تھے۔" O

حضرت نوح علیہ السلام

(سورۃ آل عمران ۳) ۔۔۔ ۳۳۔ "بیشک اللہ تعالیٰ نے منتخب فرمایا آدم کو اور نوح کو اور آل ابراہیم کو اور آل عمران کو اہل عالم (کی راہنمائی) کے لئے۔" O

(سورۃ النساء ۴) ۔۔۔ ۱۶۳۔ "ہم نے تیری طرف وحی کی ہے جس طرح ہم نے نوح اور ان کے بعد (آنے والے) نبیوں کی طرف وحی کی تھی اور ہم نے ابراہیم، اسماعیل، اسحاق اور یعقوب اور ان کی اولاد اور عیسیٰ اور ایوب اور یونس اور ہارون اور اسماعیل کی طرف بھی وحی کی اور ہم نے داؤد کو زبور دی۔" O

(سورۃ الانعام ۶) ۔۔۔ ۸۴۔ "اور ہم نے انہیں اسحاق اور یعقوب عطا کئے۔ سب کی ہم نے راہنمائی کی اور اس سے پہلے ہم نے نوح کی راہنمائی کی اور اس کی اولاد میں سے داؤد، سلیمان، ایوب، یوسف، موسیٰ اور ہارون کی بھی اور نیکو کاروں کو ہم اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں۔" O

(سورۃ الاعراف ۷) ۔۔۔ ۵۹۔ "اور ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا تو اس نے کہا اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ اس کے علاوہ تمہارا کوئی [illegible]

Marfat.com

خدا نہیں۔ میں تم پر ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈراتا ہوں۔'' O ---[حضرت نوحؑ کے والد کا نام لمک ہے۔ وہ متوشلخ کے، وہ اخنوخ کے فرزند ہیں۔ اخنوخ حضرت ادریسؑ کا نام ہے۔ (از تفسیر قرآن احمد رضا خان بریلویؒ)]---۶۰۔''اس کی قوم کے سرداروں نے کہا، ہم تجھے کھلی گمراہی میں دیکھتے ہیں۔'' O ---۶۱۔''اس نے کہا، اے میری قوم! مجھ میں کوئی گمراہی کی بات نہیں۔ بلکہ میں سارے جہان کے آقا کی طرف سے پیغام لانے والا ہوں۔'' O ---۶۳۔''مگر کیا تم حیران ہوتے ہو کہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے تم ہی میں سے ایک شخص کے ذریعے نصیحت آگئی ہے۔ تا کہ تمہیں خبردار کرے۔ اور تا کہ تم خوف خدا کرنے لگو اور تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔'' O ---[حضرت نوحؑ اور حضرت آدمؑ کے درمیان دس قرنوں یا دس پشتوں کا فاصلہ ہے۔ حضرت نوحؑ سے کچھ پہلے تک تمام لوگ اسلام پر قائم چلے آرہے تھے پھر سب سے پہلے توحید سے انحراف اس طرح آیا کہ اس قوم کے صالحین فوت ہو گئے تو ان کے عقیدت مندوں نے ان پر سجدہ گاہیں (عبادت خانے) قائم کر دیں اور ان کی تصویریں بھی وہاں لٹکا دیں، مقصد ان کا یہ تھا کہ اس طرح ان کی یاد سے وہ بھی اللہ کا ذکر کریں گے اور ذکر الٰہی میں ان کی مشابہت اختیار کریں گے۔ جب کچھ وقت گزرا تو انہوں نے ان تصویروں کے مجسمے بنا دیئے اور پھر کچھ اور عرصہ گزرنے کے بعد یہ مجسمے بتوں کی شکل اختیار کر گئے اور ان کی پوجا پاٹ شروع ہو گئی اور قوم نوحؑ کے یہ صالحین ود، سواع، یغوث، یعوق، اور نسر معبود بن گئے۔ ان حالات میں اللہ تعالیٰ نے حضرت نوحؑ کو ان میں نبی بنا کر بھیجا جنہوں نے ساڑھے نو سو سال تبلیغ کی۔ لیکن تھوڑے سے لوگوں کے سوا، کسی نے آپ کی تبلیغ کا اثر قبول نہیں کیا بالآخر اہل ایمان کے سوا سب کو غرق کر دیا گیا۔ اس آیت میں بتلایا جا رہا ہے کہ قوم نوحؑ نے اس بات پر تعجب کا اظہار کیا کہ ان ہی میں کا ایک آدمی نبی بن کر آ گیا جو انہیں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرا رہا ہے؟ یعنی ان کے خیال میں نبوت کے لئے انسان موزوں نہیں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۶۴۔''مگر انہوں نے اسے جھٹلا دیا تو ہم نے اسے اور جو لوگ کشتی میں اس کے ساتھ تھے بچا لیا۔ اور ان لوگوں کو جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے غرق کر دیا۔ یقیناً وہ اندھے لوگ تھے۔'' O

(سورۃ التوبہ ۹)---۷۰۔''کیا انہیں اپنے سے پہلی قوموں کی خبر نہیں ملی۔ قوم نوحؑ، عاد، ثمود، قوم ابراہیمؑ، مدین کے رہنے والوں اور الٹی ہوئی بستیوں کی؟ ان کے پاس ان کے رسول واضح نشانیاں لائے اور اللہ تعالیٰ ایسا نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا۔ لیکن وہ خود اپنے اوپر ظلم کرتے تھے۔'' O

(سورۃ یونس ۱۰)---۷۱۔''اور انہیں نوحؑ کی خبر سنا، جب اس نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم! اگر میرا کھڑا ہونا اور اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے ذریعے میرا نصیحت کرنا تم پر بھاری ہے تو اللہ تعالیٰ پر میں بھروسہ کرتا ہوں۔ اب تم بھی اپنے معاملے اور اپنے شریکوں کو پختہ کر لو پھر تمہیں اپنے معاملے میں کوئی شبہ نہ رہے پھر میرے ساتھ نبٹ لو اور مجھے مہلت بھی نہ دو۔'' O ---۷۲۔''لیکن اگر تم منہ موڑتے ہو تو میں نے تم سے کوئی اجرت تو نہیں مانگی۔ میری اجرت تو صرف اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں فرمانبرداروں میں ہو جاؤں۔'' O ---۷۳۔''مگر انہوں نے اسے جھٹلا دیا اور ہم نے اسے اور ان لوگوں کو جو کشتی میں اس کے ساتھ تھے، بچا لیا اور انہیں قائم مقام بنا دیا اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا انہیں ڈبو دیا۔ سو دیکھ کہ ڈرائے گئے لوگوں کا انجام کیسا ہوا۔'' O ---۷۴۔''پھر اس کے بعد ہم نے اور رسولوں کو ان کی قوم کی طرف بھیجا اور وہ ان کے پاس واضح نشان لے کر آئے۔ مگر جس بات کو وہ پہلے جھٹلا چکے تھے اسے ماننے والے ہی نہ تھے۔ حد سے گزرنے والوں کے دلوں پر ہم اسی طرح مہر لگا دیتے ہیں۔'' O

(سورۃ ھود ۱۱)---۲۵۔''اور ہم نے نوحؑ کو اس کی قوم کی طرف بھیجا (کہ کہے) میں تمہیں صاف خبردار کرنے والا ہوں۔'' O ---۲۶۔''کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ میں تم پر ایک دردناک دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔'' O ---۲۷۔''اس کی قوم کے کافر سرداروں نے کہا، ہم تو تجھے صرف اپنی طرح کا ایک بشر دیکھتے ہیں اور ہم تجھے دیکھتے ہیں کہ تیری پیروی صرف وہ لوگ کر رہے ہیں جو ظاہری نگاہ میں سب سے نچلے درجے کے ہیں اور ہم اپنے اوپر تمہاری کوئی فضیلت نہیں دیکھتے۔ بلکہ ہم تمہیں جھوٹا خیال کرتے ہیں۔'' O ---۲۸۔''اس نے کہا، اے میری قوم! کیا تم نے غور کیا کہ اگر میں اپنے رب کی طرف سے ایک واضح دلیل پر ہوا اور اس نے مجھے اپنی جناب سے رحمت بھی عطا کی ہو۔ اگرچہ وہ تم سے اوجھل کر دی گئی ہو؟ کیا ہم اسے تم پر ٹھونس سکتے ہیں جب تم اسے ناپسند کرتے ہو۔'' O ---۲۹۔''اور اے میری قوم! میں تم سے اس کے بدلے میں کوئی مال نہیں مانگتا۔ میری اجرت تو صرف اللہ تعالیٰ پر ہے اور میں ایمان والوں کو بھگاؤں گا بھی نہیں۔ وہ اپنے رب سے ملنے والے ہیں لیکن میں تمہیں نادان لوگ دیکھتا ہوں۔'' O ---۳۰۔''اور اے میری قوم! اگر میں انہیں بھگا دوں تو کون اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں میری مدد کرے گا۔ کیا تم نصیحت نہ لو گے؟'' O ---۳۱۔''اور میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کے خزانے ہیں اور نہ میں چھپی باتیں جانتا ہوں اور نہ میں کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں اور نہ میں ان لوگوں کی نسبت جنہیں تمہاری نگاہیں حقیر دیکھتی ہیں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کوئی بھلائی عطا نہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے جو ان کے اندر ہے کہ اس وقت میں ظالموں میں ہو جاؤں گا۔'' O ---۳۲۔''وہ کہنے لگے۔ اے نوحؑ! تو نے ہم سے جھگڑا کیا ہے اور ہم سے جھگڑنے کو بہت بڑھا دیا بھی ہے۔ اب لے آ جس کا تو ہم سے وعدہ کرتا ہے اگر تو سچوں میں سے ہے۔'' O ---۳۳۔''اس نے کہا، اس کو صرف اللہ تعالیٰ لائے گا اگر اس نے چاہا اور تم اسے کوئی عاجز کرنے والے نہیں۔'' O ---۳۴۔''اور اگر اللہ تعالیٰ تمہیں بہکانا

Marfat.com

چاہے تو میری خیر خواہی اگرچہ میں تمہاری خیر خواہی کرنا چاہوں۔ تمہیں نفع نہ دے گی۔ وہی تمہارا رب ہے اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔''O
---۳۵۔ ''یا کیا وہ کہتے ہیں کہ اس نے اسے گھڑ لیا ہے۔ کہہ دے اگر میں نے اسے گھڑ لیا ہے تو میرا جرم مجھ پر ہے اور جو جرم تم کرتے ہو اس سے میں بے تعلق ہوں۔''O [بعض مفسرین کا خیال ہے یہ جملہ معترضہ حضور ﷺ اور مشرکین مکہ کے درمیان گفتگو ہوئی۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۳۶۔
''اور نوحؑ کی طرف وحی کی گئی کہ تیری قوم میں سے سوائے ان کے جو ایمان لا چکے ہیں اور کوئی ایمان نہ لائے گا سو جو کچھ وہ کرتے ہیں اس پر افسوس نہ کر۔''O
---۳۷۔ ''اور ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہماری وحی کے مطابق کشتی بنا۔ مگر ظالموں کے بارے میں مجھے نہ بولنا کہ وہ غرق ہونے والے ہیں۔''O
---۳۸۔ ''اور وہ کشتی بناتا تھا اور جب کبھی اس کی قوم کے سردار اس کے پاس سے گزرتے، اس کی ہنسی اڑاتے۔ وہ کہتا اگر تم ہماری ہنسی اڑاتے ہو تو ہم بھی تمہاری ہنسی اڑائیں گے جیسے تم ہنسی اڑاتے ہو۔''O ---۳۹۔ ''ہاں! تم جلدی ہی جان لو گے کہ کس پر وہ عذاب آتا ہے جو اسے رسوا کرے گا اور کس پر ہمیشہ کا عذاب اترتا ہے۔''O ---۴۰۔ ''یہاں تک کہ جب ہمارا حکم آ پہنچا اور تنور نے جوش مارا تو ہم نے کہا کہ اس میں ہر قسم کا جوڑا اور اپنے گھر والے سوائے اس کے جس کے متعلق بات طے ہو چکی ہے اور ایمان والے لے چڑھا لے اور اس کے ساتھ تھوڑے ہی لوگ ایمان لائے تھے۔''O ---۴۱۔ ''اور اس نے کہا کہ اس میں سوار ہو جاؤ۔ اس کا چلنا اور ٹھہرنا اللہ تعالیٰ کے نام سے ہو۔ بیشک میرا رب بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔''O ---۴۲۔ ''اور وہ انہیں لے کر پہاڑوں جیسی موجوں میں چلنے لگی اور نوحؑ نے اپنے بیٹے کو جو الگ جگہ پر تھا، پکارا میرے بیٹے ہمارے ساتھ سوار ہو جا اور کافروں کے ساتھ مت رہ۔''O ---۴۳۔ ''وہ بولا میں کسی پہاڑ کی طرف پناہ لے لوں گا جو مجھے پانی سے بچا لے گا۔ اس نے کہا، آج اللہ تعالیٰ کے امر سے کوئی بچانے والا نہیں، مگر جس پر وہ رحم کرے اور ان کے درمیان موج حائل ہو گئی اور وہ ڈوبنے والوں میں تھا۔''O ---۴۴۔ ''اور کہا گیا اے زمین! اپنا پانی نگل لے اور اے آسمان! تھم جا۔ اور پانی اتر گیا اور کام پورا ہو گیا اور وہ جودی پر جا لگی۔ اور کہا گیا دور دفع ہوئی ظالم قوم۔''O ---۴۵۔ ''اور نوحؑ نے اپنے رب کو پکارا اور کہا، میرے رب! میرا بیٹا میرے گھرانے میں سے ہے اور تیرا وعدہ سچا ہے اور تو حاکموں کا حاکم ہے۔''O ---۴۶۔ ''اس نے کہا۔ نوحؑ! وہ تیرے گھرانے میں سے نہیں۔ اس کا عمل نادرست تھا۔ پس مجھ سے وہ نہ مانگ جس کا تجھے علم نہیں۔ میں تجھے نصیحت کرتا ہوں کہ تو کہیں نادانوں میں نہ ہو جائے۔''O ---۴۷۔ ''اس نے کہا۔ میرے رب! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کہ تجھ سے وہ مانگوں جس کا مجھے علم نہیں اور اگر تو نے مجھے نہ بخشا اور رحم نہ کیا تو میں نقصان اٹھانے والوں میں ہو جاؤں گا۔''O ---۴۸۔ ''کہا گیا۔ نوحؑ! ہماری طرف سے اپنے اوپر اور ان امتوں میں سے بعض پر جو تیرے ساتھ ہیں سلامتی اور برکتوں کے ساتھ اتر جا۔ مگر بعض امتوں کو ہم فائدہ دیں گے۔ پھر انہیں ہماری طرف سے دردناک عذاب پہنچے گا۔''O

(سورۃ بنی اسرائیل ۱۷) ---۳۔ ''اے ان لوگوں کی اولاد! جنہیں ہم نے نوحؑ کے ساتھ سوار کر دیا تھا، وہ ہمارا بڑا ہی شکر گزار بندہ تھا۔''O ---۱۷۔
''ہم نے نوحؑ کے بعد بھی بہت سی قومیں ہلاک کیں اور تیرا رب اپنے بندوں کے گناہوں سے کافی خبردار اور خوب دیکھنے بھالنے والا ہے۔''O

حضرت نوحؑ پہلے رسول ہیں: حضرت آدمؑ کے بعد یہ پہلے نبی ہیں جن کو ''رسالت'' سے نوازا گیا۔ صحیح مسلم باب شفاعت میں حضرت ابوہریرہؓ سے ایک طویل روایت ہے اس میں یہ تصریح ہے۔

ترجمہ: اے نوحؑ تو زمین پر سب سے پہلا رسول بنایا گیا۔

نسب نامہ: علم الانساب کے ماہرین نے حضرت نوحؑ کا نسب نامہ اس طرح بیان کیا ہے۔ نوحؑ بن لامک بن متوشالح بن اخنوخ یا خنوخ بن یارد بن مہلئیل بن قینان بن انوش بن شیث (علیہ السلام) بن آدم (علیہ السلام) صفحہ ۱۳

بناء سفینہ: اللہ تعالیٰ نے حضرت نوحؑ کی دعا قبول فرمائی اور اپنے قانون جزاء اعمال کے مطابق سرکشوں کی سرکشی اور متمردوں کے تمرد کی سزا کا اعلان کر دیا اور حفظ ماتقدم کے لیے پہلے حضرت نوحؑ کو ہدایت فرمائی کہ وہ ایک کشتی تیار کریں تاکہ اسباب ظاہری کے اعتبار سے وہ اور مومنین قانتین اس عذاب سے محفوظ رہیں جو خدا کے نافرمانوں پر نازل ہونے والا ہے۔ حضرت نوحؑ نے جب حکم رب میں کشتی بنانی شروع کی تو کفار نے ہنسی اڑانا اور مذاق بنانا شروع کر دیا اور جب بھی ان کا ادھر سے گزر ہوتا تو کہتے کہ خوب! جب ہم غرق ہونے لگیں گے تب تو اور تیرے پیرو اس کشتی میں محفوظ رہ کر نجات پا جائیں گے، کیسا احمقانہ خیال ہے۔ حضرت نوحؑ بھی ان کو انجام کار سے غفلت اور خدا کی نافرمانی پر جرأت دیکھ کر ان ہی کے طرز پر جواب دیتے اور اپنے کام میں مشغول رہتے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی ان کو حقیقت حال سے آگاہ کر دیا تھا۔ آخر سفینہ نوحؑ بن کر تیار ہو گیا۔ اب خدا کے وعدۂ عذاب کا وقت قریب آیا اور حضرت نوحؑ نے اس پہلی علامت کو دیکھا جس کا ذکر ان سے کیا گیا تھا یعنی زمین کی تہہ میں سے پانی کا چشمہ ابلنا شروع ہو گیا۔ تب وحی الٰہی نے ان کو حکم سنایا کہ کشتی میں اپنے خاندان کو بیٹھنے کا حکم دو اور تمام جانداروں میں سے ہر ایک کا ایک جوڑا بھی کشتی میں پناہ گزیر ہو اور وہ مختصر جماعت (تقریباً چالیس نفر) بھی جو تجھ پر ایمان لا چکی ہے کشتی میں سوار ہو جائے۔ جب وحی الٰہی کی تعمیل پوری ہو گئی تو آب آسمانی کو حکم ہوا کہ پانی برسانا شروع ہو اور زمین کے چشموں کو امر کیا گیا کہ وہ پوری طرح ابل

Marfat.com

پڑیں۔ خدا کے حکم سے جب یہ سب کچھ ہوتا رہا تو کشتی بھی اس کی حفاظت میں پانی پر ایک مدت تک محفوظ تیرتی رہی تا آنکہ تمام منکرین ومعاندین غرق آب ہو گئے اور خدائے تعالیٰ کے قانون "جزاءِ اعمال" کے مطابق اپنے کیفر کردار کو پہنچ گئے۔ صفحہ ۷۱،۷۲

حضرت نوحؑ نے اپنے بیٹے (کنعان) کے لئے دُعا مانگی جس پر رب العالمین کی جانب سے عتاب ہوا کہ تم کو جس شے کا علم نہ ہو اس کے متعلق اس طرز سے سوال کرنے کا حق نہیں ہے اس پر حضرت نوحؑ نے اپنی غلطی کا اعتراف کیا اور خدائے تعالیٰ سے مغفرت ورحمت طلب کی اور اس کی جانب سے بھی خواہش کے مطابق جواب ملا۔ صفحہ ۷۳

کوہ جودی: ۔ غرض جب حکم الٰہی سے عذاب ختم ہوا تو سفینہ نوح "جودی" پر جا کر ٹھہر گیا۔ توراۃ میں جودی کو اراراط کے پہاڑوں میں سے بتایا گیا ہے، اراراط درحقیقت جزیرہ کا نام ہے یعنی اس علاقہ کا نام جو فرات ودجلہ کے درمیان دیار بکر سے بغداد تک مسلسل چلا گیا ہے، پانی آہستہ آہستہ خشک ہونا شروع ہو گیا اور ساکنان کشتی نے دوسری بار امن وسلامتی کے ساتھ خدا کی سرزمین پر قدم رکھا، اسی بنا پر حضرت نوحؑ کا لقب "ابوالبشر ثانی" یا "آدم ثانی" (یعنی انسانوں کا دوسرا باپ) مشہور ہوا اور غالباً اسی اعتبار سے حدیث میں ان کو "اول الرسل" کہا گیا۔ صفحہ ۷۵۔۷۶

طوفان نوح عام تھا یا خاص: ۔ کیا طوفان نوح تمام کرۂ ارضی پر آیا تھا یا کسی خاص خطہ پر؟ اس کے متعلق علماء قدیم وجدید میں ہمیشہ سے دو رائے رہی ہیں، علمائے اسلام میں سے ایک جماعت، علماء یہود ونصاریٰ اور بعض ماہرین علوم فلکیات، طبقات الارض اور تاریخ طبیعات کی یہ رائے ہے کہ یہ طوفان تمام کرۂ ارضی پر نہیں آیا تھا بلکہ صرف اسی خطہ میں محدود تھا جہاں حضرت نوحؑ کی قوم آباد تھی اور یہ علاقہ مساحت کے اعتبار سے ایک لاکھ چالیس ہزار کلو میٹر مربع ہوتا ہے۔ ان کے نزدیک طوفان نوح کے خاص ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اگر یہ طوفان عام تھا تو اس کے آثار کرۂ ارضی کے مختلف گوشوں اور پہاڑوں کی چوٹیوں پر ملنے چاہئیں تھے۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے نیز اس زمانہ میں انسانی آبادی بہت ہی محدود تھی اور وہی خطہ تھا جہاں حضرت نوحؑ اور ان کی قوم آباد تھی۔ ابھی حضرت آدمؑ کی اولاد کا سلسلہ اس سے زیادہ وسیع نہ ہوا تھا جو کہ اس علاقہ میں آباد تھا۔ لہٰذا وہی مستحق عذاب تھے اور ان ہی پر طوفان کا یہ عذاب بھیجا گیا باقی کرۂ زمین کو اس سے کوئی علاقہ نہ تھا۔ اور بعض علماء اسلام اور ماہرین طبقات الارض اور علماء طبیعات کے نزدیک یہ طوفان تمام کرۂ ارضی پر حاوی تھا اور ایک یہ ہی نہیں بلکہ ان کے خیال میں اس زمین پر متعدد ایسے طوفان آئے ہیں ان ہی میں سے ایک یہ بھی تھا۔ اور وہ پہلی رائے کے تسلیم کرنے والوں کو "آثار" سے متعلق سوال کا یہ جواب دیتے ہیں کہ "جزیرہ" یا عراق عرب کی اس سرزمین کے علاوہ بلند پہاڑوں پر بھی ایسے حیوانات کے ڈھانچے اور ہڈیاں بکثرت پائی گئی ہیں جن کے متعلق ماہرین علم طبقات الارض کی یہ رائے ہے کہ یہ حیوانات مائی ہی ہیں اور صرف پانی ہی میں زندہ رہ سکتے ہیں پانی سے باہر ایک لمحہ بھی ان کی زندگی دشوار ہے۔ اس لئے کرۂ ارض کے مختلف پہاڑوں کی بلند چوٹیوں پر ان کا ثبوت اس کی دلیل ہے کہ کسی زمانہ میں پانی کا ایک ہیبت ناک طوفان آیا جس نے پہاڑوں کی ان چوٹیوں کو بھی اپنی غرقابی سے نہ چھوڑا۔

ان ہر دو خیالات وآراء کی ان تمام تفصیلات کے بعد جن کا مختصر خاکہ مضمون زیر بحث میں درج ہے۔ اہل تحقیق کی یہ رائے ہے کہ صحیح مسلک یہی ہے کہ طوفان خاص تھا عام نہ تھا۔ اور یہ مسئلہ بھی محل نظر ہے کہ تمام کائنات انسانی صرف حضرت نوحؑ کی نسل سے ہے اور آیت ان تذرھم یضلوا عبادک بھی کچھ اسی طرف اشارہ کرتی ہے۔ صفحہ ۷۷،۷۶،۷۷۔ از قصص القرآن مؤلفہ مولانا محمد حفظ الرحمٰن سیوہاروی")

(**سورۃ مریم ۱۹**)۔۔۔۵۸۔ "یہی وہ انبیاء ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے فضل وکرم کیا جو اولاد آدم میں سے ہیں اور ان لوگوں کی نسل سے ہیں جنہیں ہم نے نوح (علیہ السلام) کے ساتھ کشتی میں چڑھا لیا تھا اور اولاد ابراہیم ویعقوب سے اور ہماری طرف سے راہ یافتہ اور ہمارے پسندیدہ لوگوں میں سے۔ ان کے سامنے جب اللہ رحمان کی آیتوں کی تلاوت کی جاتی تھی یہ سجدہ کرتے اور روتے گڑگڑاتے گر پڑتے تھے۔" O

(**سورۃ الانبیاء ۲۱**)۔۔۔۷۶۔ "نوح کے اس وقت کو یاد کیجئے جبکہ اس نے اس سے پہلے دُعا کی ہم نے اس کی دُعا قبول فرمائی اور اسے اور اس کے گھر والوں کو بڑے کرب سے نجات دی۔" O ۔۔۔۷۷۔ "اور جو لوگ ہماری آیتوں کو جھٹلا رہے تھے ان کے مقابلے میں ہم نے اس کی مدد کی یقیناً وہ برے لوگ تھے پس ہم نے ان سب کو ڈبو دیا۔" O

(**سورۃ المؤمنون ۲۳**)۔۔۔۲۳۔ "یقیناً ہم نے نوح (علیہ السلام) کو اس کی قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجا اس نے کہا کہ اے میری قوم کے لوگو! اللہ کی عبادت کرو اور اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں کیا تم (اس سے) نہیں ڈرتے۔" O ۔۔۔۲۴۔ "اس کی قوم کے کافر سرداروں نے صاف کہہ دیا کہ یہ تو تم جیسا ہی انسان ہے یہ تم پر فضیلت اور بڑائی حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اگر اللہ ہی کو منظور ہوتا تو کسی فرشتے کو اتارتا، ہم نے تو اسے اپنے اگلے باپ دادوں کے زمانے میں سنا ہی نہیں۔" O ۔۔۔۲۵۔ "یقیناً اس شخص کو جنون ہے پس تم اسے ایک وقت مقرر تک ڈھیل دو۔" O ۔۔۔۲۶۔ "نوح (علیہ السلام) نے دُعا کی اے میرے رب! ان کے جھٹلانے پر تو میری مدد کر۔" O ۔۔۔۲۷۔ "تو ہم نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہماری وحی کے مطابق ایک کشتی بنا

Marfat.com

جب ہمارا حکم آ جائے اور تنور ابل پڑے تو تو ہر قسم کا ایک ایک جوڑا اس میں رکھ لے اور اپنے اہل کو بھی مگر ان میں سے جن کی بابت ہماری بات پہلے گزر چکی ہے۔ خبردار جن لوگوں نے ظلم کیا ہے ان کے بارے میں مجھ سے کچھ کلام نہ کرنا وہ تو سب ڈبوئے جائیں گے۔'' O---۲۸۔ ''جب تو اور تیرے ساتھی کشتی پر باطمینان بیٹھ جاؤ تو کہنا کہ سب تعریف اللہ کے لیے ہی ہے جس نے ہمیں ظالم لوگوں سے نجات عطا فرمائی۔'' O---۲۹۔ ''اور کہنا کہ اے میرے رب! مجھے بابرکت اتارنا اتار اور تو ہی بہتر ہے اتارنے والوں میں۔'' [اس کے ساتھ وہ دُعا بھی پڑھ لی جائے جو نبی ﷺ سواری پر بیٹھتے وقت پڑھا کرتے تھے]۔'' O (باب ۵ قرآنی دُعائیں میں ملاحظہ فرمائیں)۔---۳۰۔ ''یقیناً اس میں بڑی بڑی نشانیاں ہیں اور ہم بیشک آزمائش کرنے والے ہیں۔'' O

(**سورۃ الفرقان** ۲۵)---۳۷۔ ''اور قوم نوح نے بھی جب رسولوں کو جھوٹا کہا تو ہم نے انہیں غرق کر دیا اور لوگوں کے لیے انہیں نشان عبرت بنا دیا۔ اور ہم نے ظالموں کے لیے دردناک عذاب مہیا کر رکھا ہے۔'' O

(**سورۃ العنکبوت** ۲۹)---۱۴۔ ''اور ہم نے نوح (علیہ السلام) کو ان کی قوم کی طرف بھیجا وہ ان میں ساڑھے نو سو سال رہے پھر تو انہیں طوفان نے دھر پکڑا اور وہ تھے بھی ظالم۔'' O---۱۵۔ ''پھر ہم نے انہیں اور کشتی والوں کو نجات دی اور اس واقعہ کو ہم نے تمام جہان کے لیے عبرت کا نشان بنا دیا۔'' O

(**سورۃ الاحزاب** ۳۳)---۷۔ ''جب کہ ہم نے تمام نبیوں سے عہد لیا اور (بالخصوص) آپ ﷺ سے اور نوحؑ سے اور ابراہیمؑ سے اور موسیٰؑ سے اور مریمؑ کے بیٹے عیسیٰؑ سے اور ہم نے ان سے (پکا اور) پختہ عہد لیا۔'' O---۸۔ ''تاکہ اللہ تعالیٰ سچوں سے ان کی سچائی کے بارے میں دریافت فرمائے اور کافروں کے لیے ہم نے المناک عذاب تیار کر رکھے ہیں۔'' O

(**سورۃ الصّٰفّٰت** ۳۷)---۷۵۔ ''اور ہمیں نوح (علیہ السلام) نے پکارا تو (دیکھ لو) ہم کیسے اچھے دُعا قبول کرنے والے ہیں۔'' O---[یعنی ساڑھے نو سو سال کی تبلیغ کے باوجود جب قوم کی اکثریت نے ان کی تکذیب ہی کی اور انہوں نے محسوس کر لیا کہ ایمان لانے کی کوئی امید نہیں ہے تو اپنے رب کو پکارا۔ ''یا اللہ میں مغلوب ہوں میری مدد فرما''۔ چنانچہ ہم نے نوح علیہ السلام کی دُعا قبول کی اور ان کی قوم کو طوفان بھیج کر ہلاک کر دیا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۷۶۔ ''ہم نے اسے اور اس کے گھر والوں کو اس زبردست مصیبت سے بچا لیا۔'' O---[اَھل سے مراد حضرت نوح علیہ السلام پر ایمان لانے والے ہیں جن میں ان کے گھر کے افراد بھی ہیں جو مومن تھے۔ بعض مفسرین نے ان کی کل تعداد ۸۰ بتلائی ہے۔ اس میں آپ کی بیوی اور ایک لڑکا شامل نہیں جو مومن نہیں تھے وہ بھی طوفان میں غرق ہو گئے۔ کرب عظیم (زبردست مصیبت) سے مراد وہی سیلاب عظیم ہے جس میں یہ قوم غرق ہوئی۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۷۷۔ ''اور اس کی اولاد کو ہم نے باقی رہنے والی بنا دی۔'' O---[اکثر مفسرین کے قول کے مطابق حضرت نوح علیہ السلام کے تین بیٹے تھے۔ حام سام یافث۔ انہی سے بعد کی نسل انسانی چلی۔ اسی لیے حضرت نوح علیہ السلام کو آدم ثانی بھی کہا جاتا ہے یعنی آدم علیہ السلام کی طرح آدم علیہ السلام کے بعد یہ دوسرے ابوالبشر ہیں۔ سام کی نسل سے عرب فارس روم اور یہود و نصاریٰ ہیں۔ حام کی نسل سے سوڈان (مشرق سے مغرب تک) یعنی سندھ ہند نوب زنج حبشہ قبط اور بربر وغیرہم ہیں اور یافث کی نسل سے صقالبہ ترک خزر اور یاجوج و ماجوج وغیرہم ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۷۸۔ ''اور ہم نے اس کا (ذکر خیر) پچھلوں میں باقی رکھا۔'' O---[یعنی قیامت تک آنے والے اہل ایمان میں ہم نے نوح علیہ السلام کا ذکر خیر باقی چھوڑ دیا ہے اور وہ سب نوح علیہ السلام پر سلام بھیجتے ہیں اور بھیجتے رہیں گے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۷۹۔ ''نوح (علیہ السلام) پر تمام جہانوں میں سلام ہو۔'' O---۸۰۔ ''ہم نیکی کرنے والوں کو اسی طرح بدلے دیتے ہیں۔'' O---[یعنی جس طرح نوح علیہ السلام کی دُعا قبول کر کے ان کی ذریت کو باقی رکھ کے اور پچھلوں میں ان کا ذکر خیر باقی رکھ کے ہم نے نوح علیہ السلام کو عزت و تکریم بخشی۔ اسی طرح جو بھی اپنے اقوال و افعال میں محسن اور اس باب میں راسخ اور معروف ہوگا اس کے ساتھ بھی ہم ایسا معاملہ کریں گے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۸۱۔ ''وہ ہمارے ایمان دار بندوں میں سے تھا۔'' O---۸۲۔ ''پھر ہم نے دوسروں کو ڈبو دیا۔'' O

(**سورۃ الشوریٰ** ۴۲)---۱۳۔ ''اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے وہی دین مقرر کر دیا ہے جس کے قائم کرنے کا اس نے نوح (علیہ السلام) کو حکم دیا تھا اور جو (بذریعہ وحی) ہم نے تیری طرف بھیج دی ہے اور جس کا تاکیدی حکم ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ (علیہم السلام) کو دیا تھا کہ اس دین کو قائم رکھنا اور اس میں پھوٹ نہ ڈالنا جس چیز کی طرف آپ انہیں بلا رہے ہیں وہ تو (ان) مشرکین پر گراں گزرتی ہے اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنا برگزیدہ بناتا ہے اور جو بھی اس کی طرف رجوع کرے وہ اس کی صحیح رہنمائی کرتا ہے۔'' O

(**سورۃ الحدید** ۵۷)---۲۶۔ ''بیشک ہم نے حضرت نوح اور حضرت ابراہیم (علیہما السلام) کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا اور ہم نے ان دونوں کی اولاد میں پیغمبری اور کتاب جاری رکھی تو ان میں سے کچھ تو راہ یافتہ ہوئے اور ان میں سے اکثر بہت نافرمان رہے۔'' O (مزید تفصیل کیلئے باب ۱۶، مضمون: سابقہ اقوام، حضرت نوح علیہ السلام)

Marfat.com

(سورۃ نوح ۷۱)---۱۔ ''یقیناً ہم نے نوح (علیہ السلام) کو ان کی قوم کی طرف بھیجا کہ اپنی قوم کو ڈرا دو (اور خبردار کر دو) اس سے پہلے کہ ان کے پاس دردناک عذاب آجائے۔''O---[حضرت نوح علیہ السلام جلیل القدر پیغمبروں میں سے ہیں، صحیح مسلم وغیرہ کی حدیث شفاعت میں ہے کہ یہ پہلے رسول ہیں، نیز کہا جاتا ہے کہ انہی کی قوم سے شرک کا آغاز ہوا' چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی قوم کی ہدایت کے لیے مبعوث فرمایا۔ (از تفسیر ۵ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]
---۲۔ ''(نوح علیہ السلام نے) کہا اے میری قوم! میں تمہیں صاف صاف ڈرانے والا ہوں۔''O---۳۔ ''کہ تم اللہ کی عبادت کرو اور اسی سے ڈرو اور میرا کہنا مانو۔''O---۴۔ ''تو وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں ایک وقت مقررہ تک چھوڑ دے گا۔ یقیناً اللہ کا وعدہ جب آجاتا ہے تو مؤخر نہیں ہوتا کاش کہ تمہیں سمجھ ہوتی۔''O---۵۔ ''(نوح علیہ السلام نے) کہا اے میرے پروردگار! میں نے اپنی قوم کو رات دن تیری طرف بلایا ہے۔''O---۶۔ ''مگر میرے بلانے سے یہ لوگ اور زیادہ بھاگنے لگے۔''O---۷۔ ''میں نے جب کبھی انہیں تیری بخشش کے لیے بلایا انہوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ڈال لیں اور اپنے کپڑوں کو اوڑھ لیا اور اڑ گئے اور بڑا تکبر کیا۔''O---۸۔ ''پھر میں نے انہیں باآواز بلند بلایا۔''O---۹۔ ''اور بیشک میں نے ان سے علانیہ بھی کہا اور چپکے چپکے بھی۔''O---۱۰۔ ''اور میں نے کہا کہ اپنے رب سے اپنے گناہ بخشواؤ (اور معافی مانگو) وہ یقیناً بڑا بخشنے والا ہے۔''O---۱۱۔ ''وہ تم پر آسمان کو خوب برستا ہوا چھوڑ دے گا۔''O---[تفسیر کے لئے باب نمبر۱۴، مضمون: بت پرستی]---۲۵۔ ''یہ لوگ بہ سبب اپنے گناہوں کے ڈبو دیئے گئے اور جہنم میں پہنچا دیئے گئے اور اللہ کے سوا اپنا کوئی مددگار انہوں نے نہ پایا۔''O---۲۶۔ ''اور (حضرت) نوح (علیہ السلام) نے کہا اے میرے پالنے والے! تو روئے زمین پر کسی کافر کو رہنے سہنے والا نہ چھوڑ۔''O---۲۷۔ ''اگر تو انہیں چھوڑ دے گا تو (یقیناً) یہ تیرے (اور) بندوں کو (بھی) گمراہ کر دیں گے اور یہ فاجروں اور ڈھیٹ کافروں ہی کو جنم دیں گے۔''O---۲۸۔ ''اے میرے پروردگار! تو مجھے اور میرے ماں باپ اور جو بھی ایماندار ہو کر میرے گھر میں آئے اور تمام مومن مردوں اور کل ایماندار عورتوں کو بخش دے اور کافروں کو سوائے بربادی کے اور کسی بات میں نہ بڑھا۔''O

حضرت هود علیہ السلام

(سورۃ الاعراف ۷)---۶۵۔ ''اور عاد کی طرف ان کے بھائی ھودؑ کو۔ اس نے کہا اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ اس کے علاوہ تمہارا کوئی خدا نہیں، کیا تم ڈرتے نہیں۔''O---۶۶۔ ''اس کی قوم کے کافر سرداروں نے کہا، ہم تجھے بیوقوفی میں مبتلا دیکھتے ہیں اور ہم تجھے جھوٹوں میں خیال کرتے ہیں۔''O---۶۷۔ ''اس نے کہا اے میری قوم! مجھ میں کوئی بیوقوفی کی بات نہیں بلکہ میں سارے جہان کے آقا کی طرف سے ایک رسول ہوں۔''O---۶۸۔ ''تمہیں اپنے آقا کے پیغامات پہنچاتا ہوں اور میں تمہارا قابل اعتبار خیر خواہ ہوں۔''O---۶۹۔ ''کیا تم حیران ہوتے ہو کہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے تم ہی میں سے ایک شخص کے ذریعے سے نصیحت آئی ہے تاکہ تمہیں خبردار کرے؟ مگر یاد کرو جب اس نے قوم نوحؑ کے بعد تمہیں فرمانروا بنایا اور تمہیں بڑی ڈیل ڈول دی۔ پس اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کرو تاکہ فلاح پاؤ۔''O---۷۰۔ ''وہ کہنے لگے۔ کیا تو اس لئے آیا ہے کہ ہم صرف اکیلے اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور انہیں چھوڑ دیں جن کی عبادت ہمارے باپ دادا کیا کرتے تھے؟ اچھا پھر لے آ جس کا تو ہم سے وعدہ کرتا ہے اگر تو سچا ہے۔''O---۷۱۔ ''اس نے کہا تم پر تمہارے رب کی طرف سے آفت اور غضب آیا ہی چاہتے ہیں۔ کیا تم مجھ سے ان ناموں کے بارے میں جھگڑتے ہو جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لئے ہیں اور جن کی کوئی سند اللہ تعالیٰ نے نازل نہیں کی۔ ہاں! انتظار کرو۔ میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔''O---۷۲۔ ''پھر ہم نے اسے اور جو لوگ اس کے ساتھ تھے اپنی رحمت سے بچا لیا اور ان لوگوں کی جڑ کاٹ دی جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا اور ایمان والے نہ تھے۔''O

(سورۃ التوبہ ۹)---۷۰۔ ''کیا انہیں اپنے سے پہلی قوموں کی خبر نہیں ملی۔ قوم نوحؑ، عاد، ثمود، قوم ابراہیمؑ، مدین کے رہنے والوں اور الٹی ہوئی بستیوں کی؟ ان کے پاس ان کے رسول واضح نشانیاں لائے اور اللہ تعالیٰ ایسا نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا۔ لیکن وہ خود اپنے اوپر ظلم کرتے تھے۔''O

(سورۃ ھود ۱۱)---۵۰۔ ''اور عاد کی طرف ان کے بھائی ھودؑ کو (بھیجا) اس نے کہا۔ اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی خدا نہیں۔ تم تو محض باتیں گھڑنے والے ہو۔''O---۵۲۔ ''اے میری قوم! اپنے رب سے بخشش مانگو۔ پھر اس کی طرف رجوع کرو۔ وہ تم پر موسلادھار بارش برسائے گا۔ اور تمہاری قوت میں قوت زیادہ کرے گا۔ اور مجرم بن کر منہ نہ موڑلو۔''O---۵۳۔ ''وہ کہنے لگے۔ ھودؑ! تو کوئی واضح دلیل نہیں لایا۔ اور تیرے کہنے پر اپنے خداؤں کو چھوڑنے والے نہیں اور ہم تیری بات ماننے والے بھی نہیں۔''O---۵۴۔ ''ہم تو صرف یہ کہتے ہیں کہ ہمارے خداؤں میں سے کسی نے تجھ پر برا اثر ڈال دیا ہے۔ اس نے کہا، میں اللہ تعالیٰ کو گواہ کرتا ہوں اور تم بھی گواہ رہو کہ جنہیں تم اسے چھوڑ کر اس کا شریک بناتے ہو ان سے میں بیزار

Marfat.com

ہوں۔"O---۵۵۔"اب تم سب مل کر مجھ پر داؤ چلاؤ پھر مجھے مہلت بھی نہ دو۔"O---۵۶۔"میں اللہ تعالیٰ پر جو میرا رب بھی ہے اور تمہارا رب بھی۔ بھروسہ کرتا ہوں۔ کوئی جاندار ایسا نہیں مگر اس نے اس کی چوٹی کو پکڑ رکھا ہے۔ میرا رب سیدھے راستے پر ہے۔"O---۵۷۔"لیکن اگر تم نے منہ موڑ لیا تو میں نے تو تمہیں پیغام پہنچا دیا ہے جس کے ساتھ مجھے تمہاری طرف بھیجا گیا ہے اور میرا رب تمہارے علاوہ کسی قوم کو حاکم بنا دے گا اور تم اسے کوئی نقصان نہ پہنچا سکو گے۔ میرا رب ہر چیز پر نگران ہے۔"O---۵۸۔"اور جب ہمارا حکم آ پہنچا تو ہم نے اپنی رحمت سے ہودؑ کو اور ان کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے بچا لیا اور ہم نے انہیں سخت عذاب سے بچا لیا۔"O

(حضرت ہود علیہ السلام بمطابق قصص القرآن از مولانا محمد حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ)

قوم عاد:۔ اس سے قبل کہ ہم عاد کے متعلق تفصیلی بحث کریں یہ بتا دینا ضروری ہے کہ قرآن عزیز کے علاوہ کوئی تاریخ کی کتاب یا توراۃ عاد کے متعلق روشنی نہیں ڈالتی۔ اس لئے اس قوم کے حالات کا نقشہ یا قرآن عزیز کے ذریعہ بن سکتا ہے اور یا پھر ان اثریات کے ذریعہ جو محققین علم الآثار نے اس راہ میں حاصل کی ہیں۔

پہلا ذریعہ چونکہ قطعی اور یقینی ہے اس لئے اس کے بیان کردہ حقائق کو بھی بلاشبہ قطعیت حاصل ہے اور دوسرا ذریعہ تخمینی اور قیاسی، اس لئے اس کے بیان کردہ واقعات کی حیثیت ظن و تخمین سے آگے نہیں جاتی۔

عاد، عرب کے قدیم قبیلہ یا امم سامیہ کے صاحب قوت و اقتدار افراد جماعت کا نام ہے، تاریخ قدیم کے بعض یورپی مصنفین عاد کو ایک فرضی کہانی (میتھالوجی) یقین کرتے ہیں مگر ان کا یہ یقین بالکل غلط اور سراسر وہم ہے، اس لئے کہ جدید تحقیقات کا یہ مسلم فیصلہ ہے کہ عرب کے قدیم باشندے کثرت افراد و قبائل کے اعتبار سے ایک باعظمت و سطوت جماعت کی حیثیت میں تھے جو عرب سے نکل کر شام، مصر اور بابل کی طرف بڑھے اور وہاں زبردست حکومتوں کی بنیادیں قائم کیں، اب فرق صرف اس قدر ہے کہ عرب ان باشندوں کو امم بائدہ (ہلاک ہو جانے والی قومیں) یا عرب عاربہ (خالص عرب) اور ان کی مختلف جماعتوں کے افراد کو عاد، ثمود، طسم اور جدیس کہتے ہیں۔ اور مستشرقین یورپ (امم سامیہ) نام رکھتے ہیں، پس اصطلاحات و تعبیرات کے فرق سے حقیقت واقعہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہو جاتی، اس لئے قرآن عزیز نے ان کو عاد اولیٰ کہا ہے کہ یہ واضح ہو جائے کہ عرب کی قدیم قوم بنو سام اور عاد اولیٰ ایک ہی حقیقت کے دو نام ہیں۔

اہل جغرافیہ کا قول ہے کہ لفظ عرب دراصل عربہ تھا جس کے معنی صحرا اور بادیہ کے ہیں، خود عربی زبان میں اعراب اہل بادیہ کو کہتے ہیں اور عرابہ کے معنی بدویت کے آتے ہیں۔ اور بعض اہل تحقیق کی رائے یہ ہے کہ عرب اصل میں غرب (غین معجمہ کے ساتھ) تھا اور چونکہ اس کا جائے وقوع فرات کے غرب میں ہے اس لئے وہ آرامی قومیں (امم سامیہ) جو کہ فرات غربی پر آباد تھیں، اول غرب اور پھر غین کے نقطہ کے سقوط کے بعد عرب کہلائیں، ان میں سے عرب کی وجہ تسمیہ جو بھی صحیح ہو یہ حقیقت ہے کہ یہ مقام قدیم امم سامیہ یا بدوی جماعتوں یا عاد کا مسکن تھا۔ اس لئے عاد بغیر کسی اختلاف کے عرب نژاد تھے، اور لفظ عاد عربی ہے نہ کہ عجمی جس کے معنی عبرانی میں "بلند و مشہور" کے ہیں۔ قرآن عزیز میں عاد کے ساتھ ارم کا لفظ لگا ہوا ہے اور ارم (سام) کے معنی بھی "بلند و مشہور" کے ہیں۔ انہی عاد کو غلط پیروی میں کہیں کہیں عمالقہ بھی کہا گیا ہے۔

عاد کا زمانہ:۔ عاد کا زمانہ تقریباً دو ہزار قبل حضرت مسیح مانا جاتا ہے اور قرآن عزیز میں عاد کو "مِنْ بَعْدِ قَوْمِ نُوحٍ" کہہ کر قوم نوح کے خلفاء میں سے شمار کیا ہے۔ اس سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ شام کی دوبارہ آبادی کے بعد امم سامیہ کی ترقی عاد ہی سے شروع ہوتی ہے۔

عاد کا مسکن:۔ عاد کا مرکزی مقام ارض احقاف ہے، یہ حضر موت کے شمال میں اس طرح واقع ہے کہ اس کے شرق میں عمان ہے اور شمال میں ربع الخالی، مگر آج یہاں ریت کے ٹیلوں کے سوا کچھ نہیں ہے اور بعض مؤرخین کہتے ہیں کہ ان کی آبادی عرب کے سب سے بہترین حصہ حضر موت اور یمن میں خلیج فارس کے سواحل سے حدود عراق تک وسیع تھی اور یمن ان کا دارالحکومت تھا۔

عاد کا مذہب:۔ عاد بت پرست تھے اور اپنے پیشرو قوم نوحؑ کی طرح صنم پرستی اور صنم تراشی میں ماہر تھے۔ تاریخ قدیم کے بعض ماہرین کہتے ہیں کہ ان کے معبودان باطل بھی قوم نوحؑ کی طرح ود، سواع، یغوث، یعوق اور نسر تھے۔ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے ایک اثر منقول ہے، اس میں ہے کہ ان کے ایک صنم کا نام صمود اور ایک کا نام ہتار تھا۔

حضرت ہودؑ:۔ عاد اپنی مملکت کی سطوت و جبروت، جسمانی قوت و صولت کے غرور میں ایسے چکے کہ انہوں نے خدائے واحد کو بالکل بھلا دیا اور اپنے ہاتھوں کے بنائے ہوئے بتوں کو اپنا معبود مان کر ہر قسم کے شیطانی اعمال بے خوف و خطر کرنے لگے تب اللہ تعالیٰ نے انہی میں سے ایک پیغمبر حضرت ہودؑ کو مبعوث فرمایا۔ حضرت ہودؑ عاد کی شاخ سب سے زیادہ معزز شاخ خلود کے ایک فرد تھے، سرخ و سپید رنگ اور وجیہ تھے، ان کی ڈاڑھی بڑی تھی۔

Marfat.com

تبلیغ اسلام:- انہوں نے اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی عبادت کی طرف دعوت دی اور لوگوں پر ظلم و جور کرنے سے منع فرمایا مگر عاد نے ایک نہ مانی اور ان کو سختی کے ساتھ جھٹلایا اور غرور تکبر کے ساتھ کہنے لگے "من اشد منا قوة" آج دُنیا میں ہم سے زیادہ شوکت و جبروت کا کون مالک ہے؟ مگر حضرت ہودؑ مسلسل اسلام کی تبلیغ میں لگے رہے، وہ اپنی قوم کو عذاب الٰہی سے ڈراتے اور غرور و سرکشی کے نتائج بتا کر قوم نوح کے واقعات یاد دلاتے۔ صفحہ ۱۰۲ تا ۱۰۵

الحاصل قوم ھود (عاد) کی انتہائی شرارت و بغاوت اور اپنے پیغمبر کی تعلیم سے بے پناہ بغض و عناد کی پاداش عمل اور قانون جزا کا وقت آ پہنچا اور غیرت حق حرکت میں آئی اور عذاب الٰہی نے سب سے پہلے خشک سالی کی شکل اختیار کی۔ عاد سخت گھبرائے، پریشان ہوئے اور عاجز و درماندہ نظر آنے لگے تو حضرت ہودؑ کو جوش ہمدردی نے اکسایا اور مایوسی کے بعد پھر ایک مرتبہ ان کو سمجھایا کہ راہ حق اختیار کر لو میری نصائح پر ایمان لے آؤ کہ یہی نجات کی راہ ہے دُنیا میں بھی اور آخرت میں بھی ورنہ پچھتاؤ گے۔ لیکن بد بخت و بد نصیب قوم پر کوئی اثر نہ ہوا بلکہ بغض و عناد اور دوبالا ہو گیا۔ تب ہولناک عذاب نے ان کو آ گھیرا، آٹھ دن اور سات راتیں پیہم تیز و تند ہوا کے طوفان اٹھے اور ان کو اور ان کی آبادی کو تہ و بالا کر کے رکھ دیا۔ تنومند اور قوی ہیکل انسان جو اپنی جسمانی قوتوں کے گھمنڈ میں سرمست سرکش تھے اس طرح بے حس و حرکت پڑے نظر آتے تھے جس طرح آندھی سے تناور درخت بے جان ہو کر گر جاتا ہے۔ غرض ان کو صفحہ ہستی سے مٹا دیا گیا تاکہ آنے والی نسلوں کے لئے عبرت بنیں اور دُنیا و آخرت کی لعنت اور عذاب ان پر مسلط کر دیا گیا کہ وہ اس کے مستحق تھے اور حضرت ہودؑ اور ان کے مخلص پیروان اسلام خدا کی رحمت و نعمت میں عذاب الٰہی سے محفوظ رہے اور سرکش قوم کی سرکشی و بغاوت سے مامون ہو گئے۔ صفحہ ۱۱۰، ۱۱۱

حضرت ہودؑ کی وفات: - اہل عرب حضرت ہودؑ کی وفات اور ان کی قبر مبارک کے متعلق مختلف دعوے کرتے ہیں مثلاً اہل حضر موت کا دعویٰ ہے کہ عاد کی ہلاکت کے بعد وہ حضر موت کے شہروں میں ہجرت کر آئے تھے۔ وہیں ان کی وفات ہوئی اور وادی برہوت کے قریب حضر موت کے مشرقی حصہ شہر تریم سے قریباً دو مرحلے پر دفن ہوئے۔

اور حضرت علیؓ سے ایک اثر منقول ہے کہ ان کی قبر حضر موت میں کثیب احمر (سرخ ٹیلہ) پر ہے اور ان کے سرہانے جھاؤ کا درخت کھڑا ہے۔

اور اہل فلسطین کا دعویٰ ہے کہ وہ فلسطین میں دفن ہیں اور انہوں نے وہاں ان کی قبر بنا رکھی ہے اور اس کا سالانہ عرس بھی کرتے ہیں۔

مگر ان تمام روایات میں سے حضر موت کی روایت صحیح اور معقول معلوم ہوتی ہے اس لئے کہ عاد کی بستیاں حضر موت ہی کے قریب تھیں لہٰذا قرینہ یہی چاہتا ہے کہ ان کی تباہی کے بعد قریب ہی کی آبادیوں میں حضرت ہودؑ نے قیام فرمایا ہو گا اور وہیں پیغام اجل کو لبیک کہا اور وہ یہی حضر موت کا مقام ہے۔ صفحہ ۱۱۸، ۱۱۹ (مزید تفصیل کیلئے باب ۱۶، مضمون: سابقہ اقوام، قوم عاد)

حضرت صالح علیہ السلام

(سورۃ الاعراف ۷) ---۷۳ "اور ثمود کی طرف ان کے بھائی صالحؑ کو۔ اس نے کہا، اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی خدا نہیں۔ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک واضح دلیل آ گئی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی اونٹنی ہے جو تمہارے لئے نشانی ہے (کفار نے حضرت صالحؑ کو کہا تھا کہ اگر اس پتھر سے اونٹنی نکل آئے تو ہم ایمان لے آئیں گے تو حضرت صالحؑ نے دُعا کی تو پتھر سے ایک عظیم الجثہ اونٹنی نکل آئی) پس اسے چھوڑ دو کہ اللہ تعالیٰ کی زمین میں چرے اور اسے کوئی تکلیف نہ پہنچاؤ۔ ورنہ تمہیں دردناک عذاب آئے گا۔" ---۷۴ "اور یاد کرو جب اس نے عاد کے بعد تمہیں حاکم بنایا اور تمہیں زمین میں جگہ دی اور تم اس کے میدانوں میں محل بناتے ہو اور پہاڑوں کو تراش کر گھر بناتے ہو۔ پس اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کرو اور زمین میں فساد نہ کرتے پھرو۔" ---۷۵ "اس کی قوم کے متکبر سرداروں نے دبے ہوئے لوگوں سے جو ان میں ایمان لے آئے تھے کہا، کیا تم جانتے ہو کہ صالحؑ اپنے رب کا بھیجا ہوا ہے۔ انہوں نے کہا، ہم اس پیغام پر جس کے ساتھ اسے بھیجا گیا ہے ایمان رکھتے ہیں۔" ---۷۶ "متکبر لوگوں نے کہا۔ ہم اس کا جسے تم مانتے ہو انکار کرتے ہیں۔" ---۷۷ "پھر انہوں نے اونٹنی کی کونچیں کاٹ ڈالیں اور اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی اور کہنے لگے، صالح لے آ جس کا تو ہم سے وعدہ کرتا ہے اگر تو رسولوں میں سے ہے۔" ---۷۸ "پھر زلزلے نے انہیں آ لیا۔ اور وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔" ---۷۹ "پھر اس نے ان سے منہ موڑ لیا اور کہنے لگا۔ اے میری قوم! میں نے اپنے رب کا پیغام تم کو پہنچا دیا تھا اور تمہاری خیر خواہی چاہی تھی۔ لیکن تم خیر خواہوں کو پسند نہیں کرتے۔"

(سورۃ التوبہ ۹) ---۷۰ "کیا انہیں اپنے سے پہلی قوموں کی خبر نہیں ملی۔ قوم نوح، عاد، ثمود، قوم ابراہیم، مدین کے رہنے والوں اور الٹی ہوئی بستیوں کی؟ ان کے پاس ان کے رسول واضح نشانیاں لائے اور اللہ تعالیٰ ایسا تو نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا لیکن وہ خود اپنے اوپر ظلم کرتے تھے۔"

Marfat.com

(سورۃ ھود ۱۱) ---۶۱۔ ''اور ثمود کی طرف ان کے بھائی صالحؑ کو (بھیجا) اس نے کہا اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو- اس کے سوا تمہارا کوئی خدا نہیں- اسی نے تمہیں زمین سے پیدا کیا ہے اور تمہیں اس میں بسایا ہے- پس اس سے بخشش مانگو پھر اس کی طرف رجوع کرو- بیشک میرا رب قریب ہے اور دعا کو قبول کرنے والا ہے۔'' O ---۶۲۔ ''وہ بولے، صالحؑ! اس سے پہلے تو ہمارے درمیان ایک امید گاہ تھا- کیا تو ہمیں ان کی عبادت کرنے سے روکتا ہے جن کی عبادت ہمارے باپ دادا کرتے تھے- مگر ہم اس کے بارے میں جس (دین) کی طرف تو ہمیں بلاتا ہے دل میں کھٹکنے والے شک میں ہیں۔'' O ---۶۳۔ ''اس نے کہا- اے میری قوم! کیا تم نے غور کیا کہ اگر میں اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل پر ہوا اور اس نے مجھے اپنی طرف سے رحمت عطا کی ہو تو اگر میں اس کی نافرمانی کروں تو کون مجھے اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں مدد دے گا؟ پھر تم میرے لئے نقصان کے علاوہ کچھ زیادہ نہیں کرو گے۔'' O ---۶۴۔ ''اور اے میری قوم! یہ اللہ تعالیٰ کی اونٹنی ہے جو تمہارے لئے ایک نشان ہے- پس اسے چھوڑ دو کہ اللہ تعالیٰ کی زمین میں چرتی پھرے اور اسے کوئی برائی نہ پہنچاؤ ورنہ تمہیں قریبی عذاب پکڑ لے گا۔'' O ---۶۵۔ ''مگر انہوں نے اس کی کونچیں کاٹ ڈالیں- پھر اس نے کہا، اپنے گھر میں تین دن فائدے اٹھالو- یہ وعدہ ہے جو جھوٹ نہ ہوگا۔'' O ---۶۶۔ ''پھر جب ہمارا حکم آ پہنچا تو ہم نے اپنی رحمت سے صالحؑ کو اور ان کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے (اس سے) اور اس دن کی رسوائی سے بچالیا- بیشک تیرا رب ہی قوت والا ہے اور غالب ہے۔'' O (حضرت صالحؑ بمطابق قصص القرآن از مولانا محمد حفظ الرحمٰن سیوہاروی)

حضرت صالحؑ اور ثمود کا نسب نامہ:- علماء انساب قوم ثمود کے پیغمبر حضرت صالحؑ کے نسب نامہ میں مختلف نظر آتے ہیں- مشہور حافظ حدیث امام بغویؒ نے آپ کا نسب اس طرح بیان کیا ہے- صالح بن عبید بن آسف بن ماشح بن عبید بن حادر بن ثمود اور وہب بن منبہ مشہور تابعی اس طرح نقل کرتے ہیں- صالح بن عبید بن جابر بن ثمود- اگرچہ بغویؒ زمانہ کے اعتبار سے وہب سے بہت بعد میں ہیں اور وہب تورات کے بہت بڑے عالم بھی ہیں تاہم حضرت صالحؑ سے ثمود تک نسب کی جو کڑیاں بغویؒ نے جوڑی ہیں علماء انساب کے نزدیک وہی تاریخی حیثیت سے راجح اور قرین صواب ہیں-

اس نسب نامہ سے یہ بھی واضح ہو جاتا ہے کہ اس قوم کو (جس کے ایک فرد حضرت صالحؑ بھی ہیں) ثمود اس لئے کہا جاتا ہے کہ ان کے نسب نامہ کا جد اعلیٰ ثمود ہے اور اسی کی جانب یہ قبیلہ یا قوم منسوب ہے-

ثمود سے حضرت نوحؑ تک بھی دو قول ہیں، اول ثمود بن عامر بن ارم بن سام- دوم، ثمود بن عاد بن عوص بن ارم بن سام بن نوحؑ-

دونوں روایتوں سے یہ باتفاق ثابت ہوتا ہے کہ قوم ثمود بھی سامی اقوام ہی کی ایک شاخ ہے اور غالباً بلکہ یقیناً یہی وہ افراد قوم ہیں جو عاد اولیٰ کی ہلاکت کے وقت حضرت ھودؑ کے ساتھ بچ گئے تھے اور یہی نسل عاد ثانیہ کہلائی اور بلاشبہ یہ قوم بھی عرب بائدہ (ہلاک شدہ عربی نسل) میں سے ہے- صفحہ ۱۲۲، ۱۲۳

ثمود کی بستیاں:- ثمود کہاں آباد تھے اور کس خطہ میں پھیلے ہوئے تھے؟ اس کے متعلق یہ طے شدہ امر ہے کہ ان کی آبادیاں حجر میں تھیں- حجاز اور شام کے درمیان وادی قریٰ تک جو میدان نظر آتا ہے یہ سب ان کا مقام سکونت ہے اور آج کل ''فج الناقہ'' کے نام سے مشہور ہے- ثمود کی بستیوں کے کھنڈرات اور آثار آج تک موجود ہیں اور اس زمانہ میں بھی بعض مصری اہل تحقیق نے ان کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے- ان کا بیان ہے کہ وہ ایک ایسے مکان میں داخل ہوئے جو ''شاہی حویلی'' کہی جاتی ہے، اس میں متعدد کمرے ہیں اور اس حویلی کے ساتھ ایک بہت بڑا حوض ہے اور یہ پورا مکان پہاڑ کاٹ کر بنایا گیا ہے- عرب کا مشہور مورخ مسعودی لکھتا ہے:- ''جو شخص شام سے حجاز کو آتا ہے اس کی راہ میں ان کے مٹے نشان اور بوسیدہ کھنڈرات پڑتے ہیں-''

حجر کا یہ مقام جو حجر ثمود کہلاتا ہے شہر مدین سے جنوب مشرق میں اس طرح واقع ہے کہ خلیج عقبہ اس کے سامنے پڑتی ہے اور جس طرح عاد کو عاد ارم کہا گیا ہے (حتیٰ کہ قرآن عزیز نے تو ارم کو ان کی مستقل صفت ہی بنا دیا) اسی طرح ان کی ہلاکت کے بعد ان کو ثمود ارم یا عاد ثانیہ کہا جاتا ہے-

مشرق خصوصاً عرب کے بارے میں یورپ کے مستشرقین جس طرح اپنی حذاقت و مہارت تاریخ کا ثبوت دیا کرتے ہیں اور تحقیق کے نام سے غلط دعاوی کرنے کے عادی ہیں اسی طرح انہوں نے ثمود کو بھی اپنی تحقیق کا تختہ مشق بنایا ہے، وہ سوال کرتے ہیں کہ ثمود کی اصل کیا ہے اور ان کا وجود کب ہوا اور کس زمانہ میں؟ اس سوال کے جواب میں ان کے دو گروہ ہیں، ایک فریق کہتا ہے کہ یہ یہود کا ایک گروہ تھا جو فلسطین میں داخل نہیں ہوا تھا اور یہیں بس گیا تھا مگر یہ قول نہ صرف پایہ تحقیق سے گرا ہوا ہے بلکہ قطعاً غلط اور مہمل ہے اس لئے کہ تمام مورخین باتفاق آراء یہ تسلیم کرتے ہیں کہ ابھی وہ زمانہ قریب بھی نہ آیا تھا کہ حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کو مصر سے لے کر نکلتے کہ ثمود کی آبادیاں ہلاک و تباہ ہو چکی تھیں اور ان کا قلع قمع ہو چکا تھا نیز قرآن عزیز تصریح کرتا ہے کہ جب حضرت موسیٰؑ کو قوم فرعون نے جھٹلایا تو آل فرعون ہی میں سے ایک مرد مومن نے یہ کہہ کر اپنی قوم کو ڈرایا کہ تمہاری اس تکذیب کا نتیجہ کہیں وہی نہ ہو جو تم سے پہلے قوم نوحؑ، عاد اور ثمود اور ان کے بعد کی قوموں کا اپنے پیغمبروں کی تکذیب کی وجہ سے ہوا تھا- صفحہ ۱۲۳-۱۲۴

اہل ثمود کا مذہب:- ثمود اپنے پیشروؤں کی طرح بت پرست تھے- وہ خدائے واحد کے علاوہ بہت سے معبودان باطل کے پرستار اور شرک میں مبتلا تھے- اس لئے ان کی اصلاح اور احقاق حق کے لئے ان ہی کے قبیلہ میں سے حضرت صالحؑ کو ناصح پیغمبر اور رسول بنا کر بھیجا گیا تا کہ وہ ان کو راہ راست پر

Marfat.com

لائیں-ان کو خدا کی نعمتیں یاد دلائیں جن سے صبح و شام وہ محظوظ ہوتے رہتے ہیں اور ان پر واضح کریں کہ کائنات کی ہر شے خدا کی توحید اور یکتائی پر شاہد ہے اور یقینی دلائل اور مسکت براہین کے ساتھ ان کی گمراہی کو ظاہر کریں اور بتائیں کہ پرستش و عبادت کے لائق ذات احد کے علاوہ دوسرا کوئی نہیں ہے-صفحہ ۱۲۷

ناقۃ اللہ: -غرض حضرت صالحؑ قوم (ثمود) کو بار بار سمجھاتے اور نصیحت فرماتے رہے مگر قوم پر مطلق اثر نہیں ہوا بلکہ اس کا بغض و عناد ترقی پاتا رہا اور ان کی مخالفت بڑھتی ہی رہی اور وہ کسی طرح بت پرستی سے باز نہ آئی، اگرچہ ایک مختصر اور کمزور جماعت نے ایمان قبول کر لیا اور وہ مسلمان ہو گئی مگر قوم کے سردار اور بڑے بڑے سرمایہ دار اسی طرح باطل پرستی پر قائم رہے اور انہوں نے خدا کی دی ہوئی ہر قسم کی خوش عیشی اور رفاہیت کا شکریہ ادا کرنے کی بجائے کفران نعمت کو شعار بنا لیا- وہ حضرت صالحؑ کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا کرتے کہ صالح! اگر ہم باطل پرست ہوتے، خدا کے صحیح مذہب کے منکر ہوتے اور اس کے پسندیدہ طریقے پر قائم نہ ہوتے تو آج ہم کو یہ دھن و دولت، سرسبز و شاداب باغات کی فراوانی، سیم و زر کی بہتات، بلند و عالیشان محلات کی رہائش، میوہ جات اور پھلوں کی کثرت، شیریں نہروں اور عمدہ مرغزاروں کی افزائش حاصل نہ ہوتی -تو خود کو اور اپنے پیروؤں کو دیکھ اور پھر ان کی تنگ حالی اور غربت پر نظر کر اور بتلا کہ خدا کے پیارے اور مقبول کون ہیں- ہم یا تم؟ قرآن عزیز نے اس کو "ناقۃ اللہ" (خدا کی اونٹنی) کہا ہے تا کہ پیش نظر رہے کہ یوں تو تمام مخلوق خدا ہی کی ملکیت ہے مگر ثمود نے چونکہ اس کو خدا کی ایک نشانی کی شکل میں طلب کیا تھا اس لئے اس کی موجودہ خصوصیت اور اعزاز نے اس کو "ناقۃ اللہ" کا لقب دلایا- اور نیز اس کو "لکم ایتہ" کہہ کر یہ بھی بتایا کہ یہ نشانی اپنے اندر خاص اہمیت رکھتی ہے لیکن بدقسمت قوم ثمود زیادہ دیر تک اس کو برداشت نہ کر سکی اور ایک روز سازش کر کے قدار بن سالف کو اس پر آمادہ کر لیا کہ وہ اس کے قتل میں پہل کرے اور باقی اعانت کریں اور اس طرح ناقہ کو ہلاک کر ڈالا- حضرت صالحؑ کو جب یہ معلوم ہوا تو آبدیدہ ہو کر فرمانے لگے- بدبخت قوم! آخر تجھ سے صبر نہ ہو سکا اب خدا کے عذاب کا انتظار کر، تین روز کے بعد وہ نہ ٹلنے والا عذاب آئے گا اور تم سب کو ہمیشہ کے لئے تہس نہس کر جائے گا-صفحہ ۱۳۳-۱۳۴

قوم کی ہلاکت اور صالحؑ کا قیام: -یہ ایک تاریخی سوال ہے کہ جب ثمود ہلاک و برباد ہو گئے تو صالحؑ اور ان پر ایمان لانے والے مسلمانوں نے کہاں سکونت اختیار کی؟ اس سوال کا جواب یقینی اور حتمی طور پر دینا تو قریب ناممکن ہے البتہ گمان یہ ہے کہ وہ قوم کی ہلاکت کے بعد فلسطین میں آ کر آباد ہوئے اس لئے کہ حجر کے قریب یہی مقام ایسا تھا جو سرسبز و شاداب اور مویشیوں کے پانی اور چارہ کے لئے بہترین تھا اور فلسطین کے علاقہ میں یہ جگہ نواحی رملہ ہو گی یا کوئی دوسرا مقام- علماء تفسیر اس کے جواب میں متعدد اقوال پیش فرماتے ہیں:-

(۱) وہ فلسطین کے علاقہ رملہ کے قریب آباد ہوئے- خازن نے اسی قول کو اختیار کیا ہے- (۲) وہ حضرموت میں آ کر آباد ہوئے اس لئے کہ ان کا اصل وطن یہی تھا اس لئے کہ یہ احقاف ہی کا ایک حصہ ہے- یہاں ایک قبر ہے جن کے متعلق مشہور ہے کہ یہ صالحؑ کی قبر ہے- (۳) وہ ثمود کی ہلاکت کے بعد مکہ معظمہ تشریف لے آئے اور وہیں مقیم ہو گئے اور وہیں انتقال فرمایا، اور ان کی قبر مبارک کعبہ سے غربی جانب حرم ہی میں ہے، سید آلوسی اسی کو راجح سمجھتے ہیں- سید آلوسی نے اپنی تفسیر میں ایک قول نقل کیا ہے جس میں بتایا ہے کہ صالح علیہ السلام پر ایمان لانے والے جو مسلمان ان کے ساتھ عذاب سے محفوظ اور نجات یافتہ رہے ان کی تعداد تقریباً ۱۲۰ تھی اور ہلاک شدہ قریباً ڈیڑھ ہزار گھرانے تھے-صفحہ ۱۴۱

حضرت ابراہیم علیہ السلام

(سورۃ البقرۃ ۲) ---۱۲۴- "اور جب آزمایا ابراہیمؑ کو ان کے رب نے چند باتوں سے اور اس نے وہ پوری کر دکھائیں تو ارشاد ہوا، بیشک میں بنانے والا ہوں تمہیں سب لوگوں کا پیشوا- ابراہیمؑ نے عرض کیا اور کیا میری اولاد میں سے بھی- فرمایا، نہیں پہنچے گا میرا وعدہ ظالموں کو" O---۱۲۵- "اور جب بنایا ہم نے بیت اللہ کو مرکز لوگوں کے لئے اور امن کی جگہ اور حکم دیا بناؤ مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ- اور تاکید کی ہم نے ابراہیمؑ و اسماعیلؑ کو یہ کہ پاک رکھنا تم دونوں، میرے اس گھر کو طواف کرنے والوں کے لئے-" O---۱۳۰- "اب کون ہے جو انحراف کرے گا ملت ابراہیمؑ سے بجز اس شخص کے جس نے حماقت میں مبتلا کر لیا ہو اپنے آپ کو جبکہ درحقیقت منتخب کر لیا ہم نے ابراہیمؑ کو دنیا میں اور بیشک ہو گا وہ آخرت میں صالحین میں سے-" O---۱۳۱- "(وہ تو ایسا تھا کہ) جب کہا اس سے اس کے رب نے کہ 'مسلم' ہو جا اس نے (فوراً) کہا میں فرمانبردار ہو گیا رب کائنات کا-" O---۱۳۲- "اور وصیت کی اسی دین (پر قائم رہنے) کی ابراہیمؑ نے اپنے بیٹوں کو اور یعقوبؑ نے بھی- اے میرے بیٹو! بیشک اللہ تعالیٰ نے منتخب فرما لیا ہے تمہارے لئے اس دین کو لہٰذا تم ہرگز نہ مرنا مگر اس حالت میں کہ ہو تم مسلمان-" O---۱۳۳- "کیا تھے تم حاضر اس وقت جب قریب آیا یعقوبؑ کی موت کا وقت- جب پوچھا تھا اس نے اپنے بیٹوں سے کہ کس کی عبادت کرو گے تم میرے بعد؟ ان سب نے کہا: عبادت کریں گے ہم تیرے معبود کی اور تیرے آباؤ اجداد، ابراہیمؑ، اسماعیلؑ اور اسحاقؑ کے معبود کی،

Marfat.com

جوالٰہ واحد ہے اور ہم سب اسی کے فرمانبردار ہیں۔'' O---۱۳۴۔ ''یہ ایک گروہ تھا جو ہوگزرا۔ ان کے لئے ہے جو انہوں نے کمایا اور تمہارے لئے وہی ہے
جو تم کماؤ گے۔ اور تم سے یہ نہ پوچھا جائے گا کہ کیا کرتے رہے وہ۔'' O---۱۳۵۔ ''اور کہتے ہیں کہ ہو جاؤ یہودی یا نصرانی، ہدایت پا جاؤ گے۔ کہہ دو! نہیں،
بلکہ طریقہ ابراہیمؑ کا جو سب کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کا ہوگیا تھا اور نہ تھا وہ مشرکوں میں سے۔'' O---۱۳۶۔ ''(مسلمانو) تم کہہ دو کہ ہم ایمان لائے اللہ تعالیٰ پر اور
اس پر جو نازل کیا گیا ہماری طرف اور جو نازل کیا گیا ابراہیمؑ، اسماعیلؑ، اسحاقؑ اور یعقوبؑ پر اور اس کی اولاد پر اور جو دیا گیا موسیٰؑ کو اور عیسیٰؑ اور جو دیا گیا نبیوں
کو ان کے رب کی طرف سے۔ نہیں تفریق کرتے ہم ان کے درمیان اور ہم اللہ ہی کے فرمانبردار ہیں۔'' O---۲۵۸۔ ''کیا نہیں غور کیا تم نے اس شخص (کے
حال) پر جس نے جھگڑا کیا تھا ابراہیمؑ سے اس کے رب کے بارے میں اس بنا پر کہ عطا کر رکھی تھی اس کو اللہ نے سلطنت۔ جب کہا تھا ابراہیمؑ نے میرا رب وہ
ہے جو زندگی بخشتا ہے اور مارتا ہے۔ اس نے کہا میں بھی زندگی بخشتا ہوں اور مارتا ہوں۔ ابراہیمؑ نے کہا اچھا! اللہ تو نکالتا ہے سورج کو مشرق سے ذرا نکال لا تو
اس کو مغرب سے۔ سو مبہوت ہو کر رہ گیا وہ جو کافر تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نہیں دیا کرتا ہدایت بے انصاف لوگوں کو۔'' O---۲۶۰۔ ''اور (غور کرو اس واقعہ پر بھی)
جب کہا تھا ابراہیمؑ نے اے میرے رب! دکھا مجھے کیسے زندہ کرے گا تو مردوں کو۔ فرمایا کیا تم ایمان نہیں رکھتے؟ عرض کیا کیوں نہیں۔ لیکن چاہتا ہوں مطمئن ہو
جائے دل میرا۔ فرمایا، اچھا تو لے لو چار پرندے اور مانوس کر لو انہیں اپنے ساتھ پھر رکھ دو ہر پہاڑ پر ان کا ایک ایک ٹکڑا پھر پکارو انہیں چلے آئیں گے وہ
تمہارے پاس دوڑتے ہوئے۔ اور خوب جان لو کہ بیشک اللہ تعالیٰ غالب اور صاحب حکمت ہے۔'' O

(سورۃ آل عمران ۳)---۶۵۔ ''اے اہل کتاب! کیوں حجت بازی کرتے ہو تم ابراہیمؑ کے بارے میں جبکہ نہیں نازل ہوئی تورات اور انجیل مگر ابراہیمؑ
کے بعد کیا تم (اتنی بات بھی) نہیں سمجھتے؟'' O---۶۶۔ ''تم وہ ہو جو جھگڑتے رہتے ہو (ہم سے) ان باتوں کے بارے میں جن کا تمہیں کچھ علم تھا۔ لیکن
کیوں جھگڑتے ہو تم ان باتوں میں کہ نہیں ہے تمہیں ان کے بارے میں کچھ علم۔ جبکہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔'' O---۶۷۔ ''نہ تھا ابراہیمؑ
یہودی اور نہ نصرانی بلکہ تھا وہ سب سے لاتعلق اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار اور نہ تھا وہ مشرکوں میں سے۔'' O---۶۸۔ ''بیشک لوگوں میں سب سے زیادہ قریب
ابراہیمؑ کے وہ لوگ ہیں جنہوں نے پیروی کی ان کی نیز یہ نبی ﷺ اور وہ لوگ جو ایمان لائے (اس نبی ﷺ پر) اور اللہ ساتھی ہے ایمان والوں کا۔'' O
---۹۵۔ ''کہہ دو سچ فرمایا اللہ تعالیٰ نے پس پیروی کرو دین ابراہیمؑ کی جو سب سے کٹ کر اللہ تعالیٰ کا ہو رہا اور نہ تھا وہ مشرکوں میں سے۔'' O

(سورۃ الانعام ۶)---۷۴۔ ''اور جب حضرت ابراہیمؑ نے اپنے باپ آزر سے کہا، کیا تو مورتیوں کو خدا بناتا ہے؟ میں تجھے اور تیری قوم کو کھلی گمراہی میں
دیکھتا ہوں۔'' O---[مؤرخین حضرت ابراہیمؑ کے باپ کے دو نام ذکر کرتے ہیں، آزر اور تارخ۔ ممکن ہے دوسرا نام لقب ہو۔ بعض کہتے ہیں کہ آزر آپ
کے چچا کا نام تھا۔ لیکن یہ صحیح نہیں، اس لئے کہ قرآن نے آزر کو حضرت ابراہیمؑ کے باپ کے طور پر ذکر کیا ہے، لہٰذا یہی صحیح ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن
پرنٹنگ)]---۷۵۔ ''اور اس طرح ہم ابراہیمؑ کو آسمانوں اور زمین کا نظام دکھانے لگے تاکہ وہ یقین کرنے والوں میں ہو جائے۔'' O---۷۶۔ ''چنانچہ
جب اس پر رات چھا گئی تو اس نے ایک ستارہ دیکھا۔ وہ کہنے لگا، یہ ہے میرا رب۔ پھر جب وہ ڈوب گیا تو بولا۔ میں ڈوبنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔'' O
---۷۷۔ ''پھر جب اس نے چاند کو چمکتے دیکھا تو کہنے لگا، ''یہ ہے میرا رب'' پھر جب وہ بھی ڈوب گیا تو بولا۔ اگر میرے رب نے میری راہنمائی نہ کی تو میں
ضرور گمراہ ہو جاؤں گا۔'' O---۷۸۔ ''پھر جب اس نے سورج کو چمکتے دیکھا تو کہنے لگا، یہ ہے میرا رب، یہ سب سے بڑا ہے۔ پھر جب وہ بھی ڈوب گیا تو
بولا اے میری قوم! میں ان سے جنہیں تم (خدا کا) شریک بناتے ہو الگ ہوتا ہوں۔'' O---۷۹۔ ''میں یکسو ہو کر اپنا منہ اس کی طرف کرتا ہوں جو آسمانوں
اور زمین کو وجود میں لایا اور میں مشرکوں میں سے نہیں۔'' O---۸۰۔ ''اور اس کی قوم نے اس سے جھگڑا کیا اس نے کہا کیا تم اللہ کے بارے میں مجھ سے جھگڑا
کرتے ہو۔ حالانکہ اس نے مجھے راہ دکھائی ہے۔ اور میں ان سے نہیں ڈرتا جنہیں تم اس کا شریک بناتے ہو۔ سوائے اس کے کہ میرا رب کچھ چاہے۔ میرے
رب کا علم ہر شے پر حاوی ہے۔ تو کیا تم نصیحت نہ لو گے؟'' O---۸۱۔ ''اور میں ان سے کیسے ڈروں جنہیں تم اس کا شریک کرتے ہو۔ جب تم نہیں ڈرتے کہ
تم نے ان چیزوں کو اللہ تعالیٰ کا شریک بنا لیا ہے۔ جن کی کوئی سند اس نے تم پر نہیں اتاری؟ پھر دو گروہوں میں سے کون سا امن کا زیادہ حقدار ہے اگر تمہیں علم
ہے۔'' O---۸۲۔ ''جو لوگ ایمان لائے ہیں اور اپنے ایمان کو ظلم سے خلط ملط نہیں کرتے ان ہی کے لئے امن ہے اور وہی راہ راست پر ہیں۔'' O
---۸۳۔ ''اور یہ تھی ہماری دلیل جو ہم نے ابراہیمؑ کو اس کی قوم کے مقابلے میں دی۔ ہم جس کے چاہتے ہیں رتبے بلند کر دیتے ہیں۔ تیرا رب حکمت والا، علم
والا ہے۔'' O---۸۴۔ ''اور ہم نے اسے اسحاقؑ اور یعقوبؑ عطا کئے۔ سب کی ہم نے راہنمائی کی اور اس سے پہلے ہم نے نوحؑ کی راہنمائی کی اور اس کی
اولاد میں سے داؤدؑ، سلیمانؑ، ایوبؑ، یوسفؑ، موسیٰؑ اور ہارونؑ کی بھی۔ اور نیکوکاروں کو ہم اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں۔'' O---۸۵۔ ''اور زکریاؑ، یحییٰؑ، عیسیٰؑ
اور الیاسؑ کی بھی سب نیکوکار تھے۔'' O---۸۶۔ ''اور اسماعیلؑ اور الیسعؑ، یونسؑ اور لوطؑ کی بھی سب کو ہم نے جہان والوں پر برتری دی۔'' O---۸۷۔
''اور ان کے باپ دادا ان کی اولاد اور ان کے بھائیوں میں سے بعض کی بھی۔ اور ہم نے انہیں برگزیدہ کیا اور سیدھے راستے کی طرف ان کی راہنمائی

Marfat.com

کی۔"O---۸۸۔"یہ اللہ تعالیٰ کی راہنمائی ہے جس سے وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے راہ دکھا دیتا ہے اور اگر وہ شرک کرتے تو جو کچھ وہ کرتے تھے ان سے اکارت چلا جاتا۔"O

(**سورۃ التوبہ ۹**)---۷۰۔"کیا انہیں اپنے سے پہلی قوموں کی خبر نہیں ملی- قوم نوحؑ، عاد، ثمود، قوم ابراھیمؑ، مدین کے رہنے والوں اور الٹی ہوئی بستیوں کی؟ ان کے پاس ان کے رسول واضح نشانیاں لائے اور اللہ تعالیٰ ایسا تو نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا- لیکن وہ خود اپنے اوپر ظلم کرتے تھے۔"O---۱۱۴۔"اور ابراھیمؑ کا اپنے باپ کے لئے بخشش کی دُعا مانگنا صرف اس وعدے کی وجہ سے تھا جو اس نے اس سے کرلیا تھا- پھر جب اس پر واضح ہو گیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے تو وہ اس سے بے تعلق ہو گیا- ابراھیمؑ بیشک نرم دل اور بردبار تھا۔"O

(**سورۃ ھود ۱۱**)---۶۹۔"اور ہمارے فرشتے ابراھیمؑ کے پاس خوشخبری لے کر آئے اور"سلام" کہا اور اس نے بھی کہا"سلام" پھر تلا ہوا بچھڑا لانے میں دیر نہ کی۔"O---[یہ دراصل حضرت لوطؑ اور ان کی قوم کے قصے کا ایک حصہ ہے- حضرت لوطؑ، حضرت ابراھیمؑ کے چچا زاد (بعض روایات میں خالہ زاد) بھائی تھے- حضرت لوطؑ کی بستی بحیرہ میت کے جنوب مشرق میں تھی- جبکہ حضرت ابراھیمؑ فلسطین میں مقیم تھے- جب حضرت لوطؑ کی قوم کو ہلاک کرنے کا فیصلہ کرلیا گیا تو ان کی طرف فرشتے بھیجے گئے- یہ فرشتے قوم لوطؑ کی طرف جاتے ہوئے راستے میں حضرت ابراھیمؑ کے پاس ٹھہرے اور انہیں بیٹے کی بشارت دی۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۷۰۔"پھر جب اس نے ان کے ہاتھوں کو دیکھا کہ اس کی طرف نہیں جاتے تو ان سے بدگمان ہوا اور ان سے ڈر محسوس کرنے لگا- وہ بولے، ڈر مت ہم قوم لوط کی طرف بھیجے گئے ہیں۔"O---۷۱۔"اور آپ کی بیوی کھڑی تھی وہ ہنس پڑی اور ہم نے اُسے اسحاق کی خوشخبری دی اور اسحاق کے بعد یعقوبؑ کی۔"O---۷۲۔"وہ کہنے لگی، ہائے افسوس! کیا میں جنوں گی جبکہ میں بڑھیا ہوں اور میرا یہ خاوند بوڑھا ہے- بیشک یہ عجیب بات ہے۔"O---(یہ بی بی سارہ تھیں)---۷۳۔"وہ بولے کیا تو اللہ تعالیٰ کے کام پر حیران ہوتی ہے- تم پر تو اے اہل بیت! اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہیں؟ وہ تعریف والا بڑی شان والا ہے۔"O---[تفسیر کے لئے باب نمبر۱۴، مضمون: اہل بیت)---۷۴۔"پھر جب ابراھیمؑ سے ڈر جاتا رہا اور اسے خوشخبری مل گئی تو وہ ہم سے قوم لوط کے بارے میں جھگڑا کرنے لگا۔"O---۷۵۔"بیشک ابراھیمؑ بردبار، نرم دل اور رجوع کرنے والا تھا۔"O ---۷۶۔"ابراھیمؑ! اس بات کو چھوڑ تیرے رب کا حکم پہنچ چکا ہے- اور ان پر نہ لوٹنے والا عذاب آنے والا ہے۔"O

(**سورۃ یوسف ۱۲**)---۶۔"اور اسی طرح تجھے (حضرت یوسفؑ) تیرا پروردگار برگزیدہ کرے گا اور تجھے معاملہ فہمی (یا خوابوں کی تعبیر) بھی سکھائے گا اور اپنی نعمت تجھے بھرپور عطا فرمائے گا اور یعقوبؑ کے گھر والوں کو بھی- جیسے کہ اس نے اس سے پہلے تیرے دادا اور پردادا یعنی ابراھیمؑ و اسحاقؑ کو بھی بھرپور اپنی نعمت دی- یقیناً تیرا رب بہت بڑے علم والا اور زبردست حکمت والا ہے۔"O---۳۸۔"میں (حضرت یوسفؑ) اپنے باپ دادوں کے دین کا پابند ہوں یعنی ابراھیمؑ و اسحاق اور یعقوبؑ کے دین کا- ہمیں ہرگز یہ سزاوار نہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو بھی شریک کریں- ہم پر اور تمام اور لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا یہ خاص فضل ہے- لیکن اکثر لوگ ناشکری کرتے ہیں۔"O

(**سورۃ ابراھیم ۱۴**)---۳۵۔"(ابراھیمؑ کی یہ دُعا بھی یاد کرو) جب انہوں نے کہا اے میرے پروردگار! اس شہر کو امن والا بنا دے اور مجھے اور میری اولاد کو بت پرستی سے پناہ دے۔"O---[تفسیر کے لئے باب نمبر۱۴، مضمون: مکہ معظمہ)---۳۶۔"اے میرے پالنے والے معبود! انہوں نے بہت سے لوگوں کو راہ راست سے بھٹکا دیا ہے- پس میری تابعداری کرنے والا میرا ہے- اور جو میری نافرمانی کرے تو تو بہت ہی معاف اور کرم کرنے والا ہے۔"O ---۳۷۔"اے ہمارے پروردگار! میں نے اپنی کچھ اولاد اس بے کھیتی کی وادی میں تیرے حرمت والے گھر کے پاس بسائی ہے- اے ہمارے پروردگار! یہ اس لئے کہ وہ نماز قائم رکھیں- پس تو کچھ لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کر دے اور انہیں پھلوں کی روزیاں عنایت فرما تاکہ یہ شکر گزاری کریں۔"O ---۳۸۔"اے ہمارے پروردگار! تو خوب جانتا ہے جو ہم چھپائیں اور جو ظاہر کریں- زمین و آسمان کی کوئی چیز اللہ تعالیٰ پر پوشیدہ نہیں۔"O---۳۹۔"اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے مجھے اس بڑھاپے میں اسماعیل و اسحاق (علیہما السلام) عطا فرمائے کچھ شک نہیں کہ میرا پالنہار اللہ دُعاؤں کا سننے والا ہے۔"O ---۴۰۔"اے میرے پالنے والے! مجھے نماز کا پابند رکھ اور میری اولاد سے بھی- اے ہمارے رب ہماری دُعا قبول فرما۔"O---۴۱۔"اے ہمارے پروردگار! مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو بھی بخش اور دیگر مومنوں کو بھی بخش جس دن حساب ہونے لگے۔"O

(**سورۃ الحجر ۱۵**)---۵۱۔"انہیں (حضرت) ابراھیم (علیہ السلام) کے مہمانوں کا (بھی) حال سنا دو۔"O---(بمطابق سورۃ ھود ۶۹ تا ۷۶) ---۵۲۔"کہ جب انہوں نے ان کے پاس آکر سلام کہا تو انہوں نے کہا کہ ہم کو تم سے ڈر لگتا ہے۔"O---۵۳۔"انہوں نے کہا ڈرو نہیں- ہم تجھے ایک صاحب علم فرزند کی بشارت دیتے ہیں۔"O---۵۴۔"کہا، کیا اس بڑھاپے کے آجانے کے بعد تم مجھے خوشخبری دیتے ہو! یہ خوشخبری تم کیسے دے رہے ہو۔"O---۵۵۔"انہوں نے کہا ہم آپ کو بالکل سچی خوشخبری سناتے ہیں- آپ مایوس لوگوں میں شامل نہ ہوں۔"O---۵۶۔"کہا اپنے رب تعالیٰ کی

Marfat.com

رحمت سے ناامید تو صرف گمراہ اور بھٹکے ہوئے لوگ ہی ہوتے ہیں۔" O---۵۷۔ "پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے (فرشتو) تمہارا ایسا کیا اہم کام ہے؟" O---۵۸۔ "انہوں نے جواب دیا کہ ہم مجرم قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں۔" O---۵۹۔ "مگر خاندان لوطؑ کہ ہم ان سب کو تو ضرور بچا لیں گے۔" O---۶۰۔ "سوائے اس (لوطؑ) کی بیوی کے کہ ہم نے اسے رکنے اور باقی رہ جانے والوں میں مقرر کر دیا ہے۔" O

(سورۃ النحل ۱۶) ---۱۲۰۔ "بیشک ابراہیمؑ پیشوا اور اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار اور یک طرفہ مخلص تھے۔ وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔" O---۱۲۱۔ "اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے شکر گزار تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنا برگزیدہ کر لیا تھا اور انہیں راہ راست سجھا دی تھی۔" O---۱۲۲۔ "ہم نے اسے دنیا میں بھی بہتری دی تھی اور بیشک وہ آخرت میں بھی نیکو کاروں میں ہیں۔" O---۱۲۳۔ "پھر ہم نے آپ کی جانب وحی بھیجی کہ آپ ملت ابراہیم حنیف کی پیروی کریں جو مشرکوں میں سے نہ تھے۔" O (حضرت ابراہیمؑ بمطابق قصص القرآن از مولانا محمد حفظ الرحمٰن سیوہاروی)

نسب نامہ:- حضرت ابراہیمؑ کا نسب نامہ توراۃ میں اس طرح مذکور ہے۔ ابراہیمؑ (خلیل اللہ) بن تارخ بن ناحور بن سروج بن رعو بن فالج بن عابر بن شالح بن ارفکشاد بن سام بن نوح (علیہ السلام) یہ تصریح تورات اور تاریخ کے مطابق ہے مگر قرآن عزیز نے ان کے والد کا نام آزر بتایا ہے۔

آزر کی تحقیق:- چونکہ تاریخ اور تورات دونوں ابراہیمؑ کے والد کا نام تارخ بتاتے ہیں اور قرآن عزیز آزر کہتا ہے۔ اس لئے علماء اور مفسرین نے اس مسئلہ کی تحقیق میں دو راہیں اختیار کی ہیں۔

(۱) ایسی صورت کی جائے کہ دونوں ناموں کے درمیان مطابقت ہو جائے اور اختلاف جاتا رہے۔

(۲) تحقیق کے بعد فیصلہ کن بات کہی جائے کہ ان دونوں میں کون صحیح ہے اور کون غلط یا دونوں صحیح ہیں مگر دو جدا جدا ہستیوں کے نام ہیں۔

پہلے خیال کے علماء کی رائے یہ ہے کہ یہ دونوں نام ایک ہی شخصیت سے وابستہ ہیں اور تارخ علم اسمی (اسمی نام) ہے اور آزر علم وصفی (وصفی نام)
ان میں سے بعض کہتے ہیں کہ آزر عبرانی زبان میں "محب صنم" کو کہتے ہیں اور چونکہ تارخ میں بت تراشی و بت پرستی دونوں وصف موجود تھے اس لئے آزر کے لقب سے مشہور ہوا۔ صفحہ ۱۵۱-۱۵۲

بلاشبہ تارخ کا تارخ آزر ہی ہے اور وہ علم اسمی ہے نہ کہ وصفی اور تارخ یا غلط نام ہے یا آزر کا ترجمہ ہے جو تورات کے دوسرے اعلام کی طرح ترجمہ نہ رہا بلکہ اصل بن گیا۔ صفحہ ۱۵۴

حضرت ابراہیمؑ زمانہ قبل از تاریخ شہر بابل میں پیدا ہوئے جب بابل پر نمرود بادشاہت کرتا تھا۔ ان کے باپ آزر بادشاہ کے ہاں بڑے مرتبہ کے آدمی تھے۔ (بحوالہ معجز نما متوسط قرآن شریف مترجم صفحہ ۱۱، پبلشرز نور محمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی سن اشاعت ۱۹۴۹ء)

باپ کو دعوت اسلام اور باپ بیٹے کا مناظرہ:- حضرت ابراہیمؑ دیکھ رہے تھے کہ شرک کا سب سے بڑا مرکز خود ان کے اپنے گھر میں قائم ہے اور آزر کی بت پرستی پوری قوم کے لئے مرجع و محور بنی ہوئی ہے اس لئے فطرت کا تقاضا ہے کہ دعوت حق اور پیغام صداقت کے ادائے فرض کی ابتدا گھر ہی سے ہونی چاہیے اس لئے حضرت ابراہیمؑ نے سب سے پہلے اپنے والد "آزر" ہی کو مخاطب کیا اور فرمایا اے باپ! خدا پرستی اور معرفت الٰہی کے لئے جو راستہ تو نے اختیار کیا ہے وہ جس کو آباؤ اجداد کا قدیم راستہ بتلاتا ہے یہ گمراہی اور باطل پرستی کی راہ ہے اور صراط مستقیم اور راہ حق صرف وہی ہے جس کی دعوت میں دے رہا ہوں۔ اے باپ! توحید ہی سرچشمہ نجات ہے نہ کہ تیرے ہاتھ کے بنائے ہوئے ان بتوں کی پرستش و عبادت۔ اس راہ کو چھوڑ اور توحید حق کی راہ کو مضبوطی کے ساتھ اختیار کر تا کہ تجھ کو خدا کی رضا اور دنیا و آخرت کی سعادت حاصل ہو۔

افسوس کہ آزر پر حضرت ابراہیمؑ کی اس پند و نصائح کا مطلق کوئی اثر نہیں ہوا بلکہ قبول حق کی بجائے آزر نے بیٹے کو دھمکانا شروع کیا۔ کہنے لگا کہ ابراہیم! اگر بتوں کی برائی سے باز نہ آئے گا تو میں تجھ کو سنگسار کر دوں گا۔ حضرت ابراہیمؑ نے جب یہ دیکھا کہ معاملہ اب حد سے آگے بڑھ گیا اور ایک جانب اگر باپ کے احترام کا مسئلہ ہے تو دوسری جانب ادائے فرض، حمایت حق اور اطاعت امر الٰہی کا سوال تو انہوں نے سوچا اور آخر وہی کیا جو ایسے برگزیدہ انسان اور اللہ کے جلیل القدر پیغمبر کے شایان شان تھا۔ انہوں نے باپ کی سختی کا جواب سختی سے نہیں دیا، تحقیر و تذلیل کا رویہ نہیں برتا بلکہ نرمی، ملاطفت اور اخلاق کریمانہ کے ساتھ جواب دیا۔ اے باپ! اگر میری بات کا یہی جواب ہے تو آج سے میرا تیرا سلام ہے۔ میں خدا کے سچے دین اور اس کے پیغام حق کو نہیں چھوڑ سکتا اور کسی حال بتوں کی پرستش نہیں کر سکتا۔ میں آج سے تجھ سے جدا ہوتا ہوں مگر غائبانہ تیرے لئے درگاہ الٰہی میں بخشش طلب کرتا رہوں گا تا کہ تجھ کو ہدایت نصیب ہو اور خدا کے عذاب سے نجات پائے۔ صفحہ ۱۷۱-۱۷۲

قوم کو دعوت اسلام اور اس سے مناظرہ:- باپ اور بیٹے کے درمیان جب اتفاق کی کوئی صورت نہ بنی اور آزر نے کسی طرح ابراہیمؑ کی رشد و ہدایت کو قبول نہ کیا تو حضرت ابراہیمؑ نے آزر سے جدائی اختیار کر لی اور اپنی دعوت حق اور پیغام رسالت کو وسیع کر دیا اور اب صرف آزر ہی مخاطب نہ رہا بلکہ پوری قوم کو

Marfat.com

مخاطب بنالیا۔ مگر قوم اپنے باپ دادا کے دین کو کب چھوڑنے والی تھی۔ اس نے ابراھیمؑ کی ایک نہ سنی اور دعوت حق کے سامنے اپنے باطل معبودوں کی طرح گونگے، اندھے اور بہرے بن گئے۔

ان کے کان موجود تھے مگر حق کی آواز کے لئے بہرے تھے، پتلیاں آنکھوں کے حلقوں میں زندہ انسان کی آنکھوں کی طرح حرکت ضرور کرتی تھیں مگر حق کی بصارت سے محروم تھیں، زبان گویا ضرور تھی لیکن کلمۂ حق کے اعتبار سے گنگ تھی۔ صفحہ ۱۷۳

آخر میں بادشاہ نمرود سے مناظرہ کیا اور اس پر روشن کر دیا کہ ربوبیت والوہیت کا حق صرف خدائے واحد ہی کے لئے سزاوار ہے اور بڑے سے بڑے شہنشاہ کو بھی یہ حق نہیں کہ وہ اس کی ہمسری کا دعویٰ کرے کیونکہ وہ اور کل دُنیا اسی کی مخلوق ہے اور وجود وعدم کی قید و بند میں گرفتار، مگر ان کے باوجود کہ بادشاہ آزر اور جمہور حضرت ابراھیمؑ کے دلائل سے لاجواب تھے اور دلوں میں قائل بلکہ بتوں کے واقعہ میں تو زبان سے بھی اقرار کرنا پڑا کہ ابراھیمؑ جو کچھ کہتا ہے وہی حق ہے اور صحیح و درست، تاہم ان میں سے کسی نے راہ مستقیم کو اختیار نہ کیا اور قبول حق سے منحرف ہی رہے اور اتنا ہی نہیں بلکہ اس کے برعکس اپنی ندامت وذلت سے متاثر ہو کر بہت زیادہ غیظ وغضب میں آ گئے اور بادشاہ سے رعایا تک سب نے متفقہ فیصلہ کر لیا کہ دیوتاؤں کی توہین اور باپ دادا کے دین کی مخالفت میں ابراھیمؑ کو دہکتی آگ میں جلا دینا چاہئے کیونکہ ایسے سخت مجرم کی سزا یہی ہو سکتی ہے اور دیوتاؤں کی تحقیر کا انتقام اسی طرح لیا جا سکتا ہے۔ صفحہ ۱۹۴

آگ کا سرد ہو جانا:۔ اس مرحلہ پر پہنچ کر ابراھیمؑ کی جدوجہد کا معاملہ ختم ہو گیا اور اب دلائل وبراہین کی قوت کے مقابلہ میں مادی طاقت وسطوت نے مظاہرہ شروع کر دیا، باپ اس کا دشمن، جمہور اس کے مخالف اور بادشاہ وقت اس کے درپے آزار، ایک ہستی اور چہار جانب سے مخالفت کی آواز، دشمنی کے نعرے، اور نفرت وحقارت کے ساتھ سخت انتقام اور خوفناک سزا کے ارادے، ایسے وقت میں اس کی مدد کون کرے اور اس کی حمایت کا سامان کس طرح مہیا ہو؟ مگر ابراھیمؑ کو نہ اس کی پرواہ تھی اور نہ اس کا خوف، وہ اسی طرح بے خوف وخطر اور ملامت کرنے والوں کی ملامت سے بے نیاز اعلان حق میں سرشار اور دعوت رشد وہدایت میں مشغول تھے۔ البتہ ایسے نازک وقت میں جب تمام مادی سہارے ختم، دنیوی اسباب ناپید اور حمایت ونصرت کے ظاہری اسباب مفقود تب ایک گوپھن میں ابراھیمؑ کو بٹھا کر دہکتی ہوئی آگ میں پھینک دیا گیا۔

اس وقت آگ میں جلانے کی تاثیر بخشنے والے نے آگ کو حکم دیا کہ وہ ابراھیمؑ پر اپنی سوزش کا اثر نہ کرے اور ناری عناصر کا مجموعہ ہوتے ہوئے بھی اس کے حق میں سلامتی کے ساتھ سرد پڑ جائے، آگ اسی وقت حضرت ابراھیمؑ کے حق میں "برد وسلام" بن گئی اور دشمن ان کو کسی قسم کا نقصان نہ پہنچا سکے۔ اور ابراھیمؑ دہکتی آگ سے سالم ومحفوظ دشمنوں کے نرغہ سے نکل گئے۔ صفحہ ۱۹۴، ۱۹۵

"دشمن اگر قویست نگہباں قوی ترست"

اور اگر آج سائنس کی دریافت پر فضا میں ایسی گیسیں موجود ہیں جن کے بدن پر اثر کرنے سے آگ کی سوزش سے محفوظ رہا جا سکتا ہے تو گیسوں کے پیدا کرنے والے خالق کے لئے کون مانع ہے کہ نمرود کی دہکتی آگ میں ان کو ابراھیمؑ تک نہ پہنچا دے اور اس طرح آگ کو بحق ابراھیمؑ برد وسلام نہ بنا دے۔ صفحہ ۱۹۷

کلدانیین کی جانب ہجرت:۔ بہر حال حضرت ابراھیمؑ اپنے والد آزر اور قوم سے جدا ہو کر فرات کے غربی کنارہ کے قریب ایک ایسی بستی میں چلے گئے جو اور کلدانیین کے نام سے مشہور ہے۔ یہاں کچھ عرصہ قیام کیا اور حضرت لوطؑ اور حضرت سارہؓ ہم سفر ہیں اور کچھ دنوں کے بعد یہاں سے حران یا حاران کی جانب روانہ ہو گئے اور وہاں "دین حنیف" کی تبلیغ شروع کر دی مگر اس عرصہ میں برابر اپنے والد آزر کے لئے بارگاہ الٰہی میں استغفار کرتے اور اس کی ہدایت کے لئے دُعا مانگتے رہے اور یہ سب کچھ اس لئے کیا کہ وہ نہایت رقیق القلب رحیم اور بہت ہی نرم دل وبردبار تھے اس لئے آزر کی جانب سے ہر قسم کی عداوت کے مظاہروں کے باوجود انہوں نے آزر سے یہ وعدہ کیا تھا کہ اگر چہ میں تجھ سے جدا ہو رہا ہوں اور افسوس کہ تو نے خدا کی رشد وہدایت پر توجہ نہ کی تاہم میں برابر تیرے حق میں خدا سے مغفرت کی دُعا کرتا رہوں گا آخر کار حضرت ابراھیمؑ کو وحی الٰہی نے مطلع کیا کہ آزر ایمان لانے والا نہیں ہے اور یہ انہی اشخاص میں سے ہے جنہوں نے اپنی نیک استعداد کو فنا کر کے خود اس کا مصداق بنالیا۔ صفحہ ۲۰۹

ہجرت فلسطین:۔ ابراھیمؑ اس طرح تبلیغ کرتے کرتے فلسطین پہنچے۔ اس سفر میں بھی ان کے ہمراہ حضرت سارہ، حضرت لوطؑ اور لوطؑ کی بیوی تھیں۔ روایات میں آتا ہے کہ جب حضرت عثمان ذوالنورینؓ اپنی زوجہ مطہرہ حضرت رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حبشہ کو ہجرت کر گئے تو ☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بلاشبہ لوطؑ کے بعد عثمانؓ پہلے مہاجر ہیں جنہوں نے اپنی بیوی سمیت ہجرت کی۔" حضرت ابراھیمؑ نے فلسطین کے غرب اطراف میں سکونت اختیار کی۔ اس زمانہ میں یہ علاقہ کنعانیوں کے زیر اقتدار تھا، پھر قریب ہی شکیم (نابلس) میں چلے گئے اور وہاں کچھ عرصہ قیام کیا۔ اس کے بعد یہاں بھی زیادہ مدت قیام نہیں فرمایا اور غرب ہی کی جانب بڑھتے چلے گئے حتیٰ کہ مصر تک جا پہنچے۔ صفحہ ۲۱۰۔۲۱۱

روایات سے اس قدر یقینی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابراھیمؑ اپنی بیوی سارہؑ اور اپنے برادر زادہ حضرت لوطؑ کے ساتھ مصر تشریف لے گئے اور یہ وہ زمانہ ہے جب

Marfat.com

کہ مصر کی حکومت ایسے خاندان کے ہاتھ میں ہے جو سامی قوم سے تعلق رکھتا تھا اور اس طرح حضرت ابراہیمؑ سے نسبی سلسلہ میں وابستہ تھا۔ یہاں پہنچ کر ابراہیمؑ اور فرعون مصر کے درمیان ضرور کوئی ایسا واقعہ پیش آیا جس سے اس کو یقین ہو گیا کہ ابراہیمؑ اور اس کا خاندان خدا کا مقبول اور برگزیدہ خاندان ہے۔ یہ دیکھ کر اس نے حضرت ابراہیمؑ اور ان کی بیوی حضرت سارہؓ کا بہت اعزاز کیا اور ان کو ہر قسم کے مال و منال سے نوازا۔ اور صرف اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ اپنے قدیم خاندانی رشتہ کو مضبوط اور مستحکم کرنے کے لئے اپنی بیٹی ہاجرہؓ کو بھی ان کی زوجیت میں دے دیا جو اس زمانہ کے رسم و رواج کے اعتبار سے پہلی اور بڑی بی بی کی خدمت گزار قرار پائیں۔ چنانچہ اس تاریخی قیاس کی سب سے بڑی شہادت خود یہود کے یہاں بھی موجود ہے۔ سفر الیشاء میں (جو یہودیوں کی ایک معتبر تاریخ ہے) مذکور ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کے زمانہ میں مصر کا بادشاہ حضرت کا ہم وطن تھا۔ اور اسی طرح یہودیوں کی معتبر روایات سے یہ مسئلہ بھی صاف اور روشن ہو جاتا ہے کہ حضرت ہاجرہؓ "شاہ مصر" فرعون کی بیٹی تھیں، لونڈی اور باندی نہیں تھیں، توراۃ کا ایک معتبر مفسر ربی شلوطلو اسحٰق کتاب پیدائش میں لکھتا ہے "جب اس نے (رقیون شاہ مصر نے) سارہ کی وجہ سے کرامات کو دیکھا تو کہا: میری بیٹی کا اس کے گھر میں لونڈی ہو کر رہنا دوسرے گھر میں ملکہ ہو کر رہنے سے بہتر ہے۔ صفحہ ۲۱۲-۲۱۳

اس لئے بنی اسرائیل کا یہ طعن کہ بنی اسمٰعیل ہم سے اس لئے کمتر ہیں کہ وہ لونڈی سے ہیں اور ہم حضرت ابراہیمؑ کی بیوی سارہ سے، صحیح نہیں ہے اور واقعہ اور تاریخ دونوں کے خلاف ہے اور جس طرح تورات کے دوسرے مضامین میں تحریف کی گئی ہے اسی طرح اس واقعہ میں بھی تحریف کی گئی ہے اور واقعہ کی تمام تفصیلات کو حذف کر کے صرف "لونڈی" کا لفظ باقی رہنے دیا گیا ہے۔

ہاجرہؓ اصل میں عبرانی لفظ "ہاغار" ہے جس کے معنی بیگانہ اور اجنبی کے ہیں۔ ان کا وطن چونکہ مصر تھا اس لئے یہ نام پڑ گیا لیکن اسی اصول کے پیش نظر زیادہ قرین قیاس یہ ہے کہ "ہاغار" کے معنی "جدا ہونے والے" کے ہیں اور عربی میں "ہاجر" کے معنی بھی یہی ہیں۔ یہ چونکہ اپنے وطن مصر سے جدا ہو کر یا ہجرت کر کے حضرت ابراہیمؑ کی شریک حیات اور حضرت سارہؓ کی خدمت گزار بنیں اس لئے ہاجرہ کہلائیں۔ صفحہ ۲۱۳

بنی قطورہ:۔ حضرت ابراہیمؑ نے حضرت سارہ اور حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہما کے علاوہ ایک اور شادی کی تھی ان بی بی کا نام قطورہ تھا ان کے بطن سے ابراہیمؑ کے چھ بیٹے پیدا ہوئے۔ جنکے نام زمران، یقسان، مدان، مدیان، یشباق اور شوحا پیدا ہوئے اور یقسان سے صبا اور دوان پیدا ہوئے اور ان کے فرزند اسوری اور لطوسی اور لومی تھے اور مدیان کے فرزند عیفہ، غفر، حنوک، ابیداع، اور دُعا تھے۔ یہ سب بنی قطورہ تھے۔

مدین یا مدیان کی نسل نے اپنی آبادی اپنے باپ کے نام سے بسایا اور یہ اصحاب مدین کہلائے اور حضرت ابراہیمؑ کے پوتے ودان کی نسل اصحاب الایکہ کے نام سے مشہور ہوئی۔ یہی اصحاب مدین اور اصحاب الایکہ دو قومیں ہیں جن میں ہدایت و سعادت کی پیغامبری کے لئے حضرت شعیبؑ کا ظہور ہوا۔ صفحہ ۲۵۵

مدفن حضرت ابراہیمؑ:۔ تورات کتاب پیدائش میں ہے کہ عالم بڑھاپے میں حضرت ابراہیمؑ کا مقام قریت اربع (جرون) واقع کنعان میں انتقال ہوا اور ان کو مکفیلہ بنی عفران میں حضرت اسمٰعیلؑ اور حضرت اسحاقؑ نے حضرت سارہؓ کی قبر کے متصل دفن فرمایا۔ از معجز نما متوسط قرآن شریف مترجم صفحہ ۱۲۔ پبلشرز نور محمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی (سن اشاعت ۱۹۴۹ء۔)

(سورۃ مریم ۱۹) ---۴۱۔ "اس کتاب میں ابراہیم (علیہ السلام) کا قصہ بیان کر بیشک وہ بڑی سچائی والے پیغمبر تھے۔" O ---۴۲۔ "جبکہ انہوں نے اپنے باپ سے کہا کہ ابا جان! آپ ان کی پوجا پاٹ کیوں کر رہے ہیں جو نہ سنیں نہ دیکھیں؟ نہ آپ کو کچھ بھی فائدہ پہنچا سکیں۔" O ---۴۳۔ "میرے مہربان باپ! آپ دیکھئے میرے پاس وہ علم آیا ہے جو آپ کے پاس آیا ہی نہیں تو آپ میری ہی مانیں میں بالکل سیدھی راہ کی طرف آپ کی رہبری کروں گا۔" O ---۴۴۔ "میرے ابا جان آپ شیطان کی پرستش سے باز آجائیں شیطان تو رحم و کرم والے اللہ تعالیٰ کا بڑا ہی نافرمان ہے۔" O ---۴۵۔ "ابا جان! مجھے خوف لگا ہوا ہے کہ کہیں آپ پر کوئی عذاب الٰہی نہ آپڑے کہ آپ شیطان کے ساتھی بن جائیں۔" O ---۴۶۔ "اس نے جواب دیا کہ اے ابراہیم! کیا تو ہمارے معبودوں سے روگردانی کر رہا ہے۔ سن اگر تو باز نہ آیا تو میں تجھے پتھروں سے مار ڈالوں گا، جا ایک مدت دراز تک مجھ سے الگ رہ۔" O ---۴۷۔ "کہا اچھا تم پر سلام ہو میں تو اپنے پروردگار سے تمھاری بخشش کی دعا کرتا رہوں گا، وہ مجھ پر حد درجہ مہربان ہے۔" O ---۴۸۔ "میں تو تمھیں بھی اور جن جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو انہیں بھی سب کو چھوڑ رہا ہوں۔ صرف اپنے پروردگار کو پکارتا رہوں گا، مجھے یقین ہے کہ میں اپنے پروردگار سے دعا مانگ کر محروم نہ رہوں گا۔" O ---۴۹۔ "جب ابراہیم (علیہ السلام) ان سب کو اور اللہ تعالیٰ کے سوا ان کے سب معبودوں کو چھوڑ چکے تو ہم نے انہیں اسحاق و یعقوب (علیھما السلام) عطا فرمائے اور دونوں کو نبی بنا دیا۔" O ---۵۰۔ "اور ان سب کو ہم نے اپنی بہت سی رحمتیں عطا فرمائیں اور ہم نے ان کے ذکر جمیل کو بلند درجے کا کر دیا۔" O

Marfat.com

(سورۃ الانبیاء ۲۱) ---۵۱۔ ''یقیناً ہم نے اس سے پہلے ابراہیم کو اسکی سمجھ بوجھ بخشی تھی اور ہم اسکے احوال سے بخوبی واقف تھے۔'' O---۵۲۔ ''جبکہ اس نے اپنے باپ سے اور اپنی قوم سے کہا کہ یہ مورتیاں جن کے تم مجاور بنے بیٹھے ہو کیا ہیں؟'' O---۵۳۔ ''سب نے جواب دیا کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو انہی کی عبادت کرتے ہوئے پایا۔'' O---۵۴۔ ''آپ نے فرمایا! پھر تو تم اور تمہارے باپ دادا سبھی یقیناً کھلی گمراہی میں مبتلا رہے۔'' O---۵۵۔ ''کہنے لگے کیا آپ ہمارے پاس سچ مچ حق لائے ہیں یا یوں ہی مذاق کر رہے ہیں۔'' O---۵۶۔ ''آپ نے فرمایا نہیں درحقیقت تم سب کا پروردگار تو وہ ہے جو آسمانوں اور زمین کا مالک ہے جس نے انہیں پیدا کیا ہے' میں تو اسی بات کا گواہ اور قائل ہوں۔'' O---۵۷۔ ''اور اللہ کی قسم میں تمہارے ان معبودوں کے ساتھ جب تم علیحدہ پیٹھ پھیر کر چل دوگے ایک چال چلوں گا۔'' O---۵۸۔ ''پس اس نے ان سب کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے ہاں صرف بڑے بت کو چھوڑ دیا یہ بھی اس لیے کہ وہ سب اس کی طرف ہی لوٹیں۔'' O---۵۹۔ ''کہنے لگے کہ ہمارے خداؤں کے ساتھ یہ کس نے کیا؟ ایسا شخص تو یقیناً ظالموں میں سے ہے۔'' O---۶۰۔ ''بولے ہم نے ایک نوجوان کو ان کا تذکرہ کرتے ہوئے سنا تھا جسے ابراہیم (علیہ السلام) کہا جاتا ہے۔'' O---۶۱۔ ''سب نے کہا اچھا اسے مجمع میں لوگوں کی نگاہوں کے سامنے لاؤ تا کہ سب دیکھیں۔'' O---۶۲۔ ''کہنے لگے! اے ابراہیم (علیہ السلام) کیا تو نے ہی ہمارے خداؤں کے ساتھ یہ حرکت کی ہے۔'' O---۶۳۔ ''آپ نے جواب دیا بلکہ اس کام کو ان کے بڑے نے کیا ہے تم اپنے خداؤں سے ہی پوچھ لو اگر یہ بولتے چالتے ہوں۔'' O---۶۴۔ ''پس یہ لوگ اپنے دلوں میں قائل ہو گئے اور کہنے لگے واقعی ظالم تو تم ہی ہو۔'' O---۶۵۔ ''پھر اپنے سروں کے بل اوندھے ہو گئے (اور کہنے لگے کہ) یہ تو تجھے بھی معلوم ہے کہ یہ بولنے چالنے والے نہیں۔'' O---۶۶۔ ''اللہ کے خلیل نے اسی وقت فرمایا افسوس! کیا تم اللہ کے علاوہ ان کی عبادت کرتے ہو جو نہ تمہیں کچھ بھی نفع پہنچا سکیں نہ نقصان۔'' O---۶۷۔ ''تف ہے تم پر اور ان پر جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو۔ کیا تمہیں اتنی سی عقل بھی نہیں؟'' O---۶۸۔ ''کہنے لگے کہ اسے جلا دو اور اپنے خداؤں کی مدد کرو اگر تمہیں کچھ کرنا ہی ہے۔'' O---۶۹۔ ''ہم نے فرما دیا اے آگ! تو ٹھنڈی پڑ جا اور ابراہیم (علیہ السلام) کے لیے سلامتی (اور آرام کی چیز) بن جا!'' O---۷۰۔ ''گو انہوں نے ابراہیم (علیہ السلام) کا برا چاہا' لیکن ہم نے انہیں ناکام بنا دیا۔'' O---۷۱۔ ''اور ہم ابراہیمؑ اور لوطؑ کو بچا کر اس زمین کی طرف لے چلے جس میں ہم نے تمام جہان والوں کے لیے برکت رکھی تھی۔'' O---۷۲۔ ''اور ہم نے اسے اسحاق عطا فرمایا اور یعقوب اس پر مزید۔ اور ہر ایک کو ہم نے صالح بنایا۔'' O---۷۳۔ ''اور ہم نے انہیں پیشوا بنا دیا کہ ہمارے حکم سے لوگوں کی رہبری کریں اور ہم نے ان کی طرف نیک کاموں کے کرنے اور نمازوں کے قائم رکھنے اور زکوۃ دینے کی وحی (تلقین) کی اور وہ سب کے سب ہمارے عبادت گزار بندے تھے۔'' O

(سورۃ الحج ۲۲) ---۲۶۔ ''اور جبکہ ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) کو کعبہ کے مکان کی جگہ مقرر کر دی اس شرط پر کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا اور میرے گھر کو طواف قیام رکوع سجدہ کرنے والوں کے لیے پاک صاف رکھنا۔'' O--- [یعنی بیت اللہ کی جگہ بتلا دی اور وہاں ہم نے ذریت ابراہیم علیہ السلام کو جا ٹھہرایا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ طوفان نوح علیہ السلام کی ویرانی کے بعد خانہ کعبہ کی تعمیر سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ہاتھوں سے ہوئی ہے جیسا کہ صحیح حدیث سے بھی ثابت ہے جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''سب سے پہلی مسجد جو زمین میں بنائی گئی' مسجد حرام ہے' اور اس کے چالیس سال بعد مسجد اقصیٰ تعمیر ہوئی۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الشعراء ۲۶) ---۶۹۔ ''انہیں ابراہیم (علیہ السلام) کا واقعہ بھی سنا دو۔'' O---۷۰۔ ''جبکہ انہوں نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے فرمایا کہ تم کس کی عبادت کرتے ہو؟'' O---۷۱۔ ''انہوں نے جواب دیا کہ عبادت کرتے ہیں بتوں کی' ہم تو برابر ان کے مجاور بنے بیٹھے ہیں۔'' O---۷۲۔ آپ نے فرمایا کہ جب تم انہیں پکارتے ہو تو کیا وہ سنتے بھی ہیں؟'' O---۷۳۔ ''یا تمہیں نفع بھی پہنچا سکتے ہیں۔ ۷۴۔ انہوں نے کہا یہ (ہم کچھ نہیں جانتے) ہم نے تو اپنے باپ دادوں کو اسی طرح کرتے پایا۔'' O---۷۵۔ ''آپ نے فرمایا کچھ خبر بھی ہے جنہیں تم پوج رہے ہو؟'' O---۷۶۔ ''تم اور تمہارے اگلے باپ دادا' وہ سب میرے دشمن ہیں۔'' O---۷۷۔ ''بجز سچے اللہ تعالیٰ کے جو تمام جہان کا پالنہار ہے۔'' O---۷۸۔ ''جس نے مجھے پیدا کیا ہے اور وہی میری رہبری فرماتا ہے۔'' O---۷۹۔ ''وہی ہے جو مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔'' O---۸۰۔ ''اور جب میں بیمار پڑ جاؤں تو مجھے شفا عطا فرماتا ہے۔'' O---۸۱۔ ''اور وہی مجھے مار ڈالے گا پھر زندہ کر دے گا۔'' O---۸۲۔ ''اور جس سے امید بندھی ہوئی ہے کہ وہ روز جزا میں میرے گناہوں کو بخش دے گا۔'' O---۸۳۔ ''اے میرے رب! مجھے قوت فیصلہ عطا فرما اور مجھے نیک لوگوں میں ملا دے۔'' O---۸۴۔ ''اور میرا ذکر خیر پچھلے لوگوں میں بھی باقی رکھ۔'' O---۸۵۔ ''مجھے نعمتوں والی جنت کے وارثوں میں سے بنا دے۔'' O---۸۶۔ ''اور میرے باپ کو بخش دے یقیناً وہ گمراہوں میں سے تھا۔'' O---۸۷۔ ''اور جس دن کہ لوگ دوبارہ جلائے جائیں مجھے رسوا نہ کر۔'' O---۸۸۔ ''جس دن کہ مال اور اولاد کچھ کام نہ آئے گی۔'' O---۸۹۔ ''لیکن فائدہ والا وہی ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے سامنے بے عیب دل لے کر جائے۔'' O---۹۰۔ ''اور پرہیزگاروں کے لیے جنت بالکل نزدیک لا دی جائے گی۔'' O---۹۱۔ ''اور گمراہ لوگوں

Marfat.com

لوگوں کے لیے جہنم ظاہر کردی جائے گی۔''O---۹۲۔''اوران سے پوچھا جائے گا کہ جن کی تم پوجا کرتے رہے وہ کہاں ہیں؟''O---۹۳۔''جو اللہ تعالیٰ کے سوا تھے' کیا وہ تمہاری مدد کرتے ہیں؟ یا کوئی بدلہ لے سکتے ہیں۔''O---۹۴۔''پس وہ سب اور کل گمراہ لوگ جہنم میں اوندھے منہ ڈال دیئے جائیں گے۔''O---۹۵۔''اور ابلیس کے تمام کے تمام لشکر بھی' وہاں۔''O---۹۶۔''آپس میں لڑتے جھگڑتے ہوئے کہیں گے۔''O---۹۷۔''کہ قسم اللہ کی یقیناً ہم تو کھلی غلطی پر تھے۔''O---۹۸۔''جبکہ تمہیں رب العالمین کے برابر سمجھ بیٹھے تھے۔''O---۹۹۔''اور ہمیں تو سوا ان بدکاروں کے کسی اور نے گمراہ نہیں کیا تھا۔''O---۱۰۰۔''اب تو ہمارا کوئی سفارشی بھی نہیں۔''O---۱۰۱۔''اور نہ کوئی (سچا) غم خوار دوست۔''O---۱۰۲۔''اگر کاش کہ ہمیں ایک مرتبہ پھر جانا ملتا تو ہم پکے سچے مومن بن جاتے۔''O---۱۰۳۔''یہ ماجرا یقیناً ایک زبردست نشانی ہے ان میں سے اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں۔''O---۱۰۴۔''یقیناً آپ کا پروردگار ہی غالب مہربان ہے۔''O

(سورۃ العنکبوت ۲۹)---۱۶۔''اور ابراہیم (علیہ السلام) نے بھی اپنی قوم سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس سے ڈرتے رہو' اگر تم میں دانائی ہے تو یہی تمہارے لیے بہتر ہے۔''O---۱۷۔''تم تو اللہ تعالیٰ کے سوا بتوں کی پوجا پاٹ کر رہے ہو اور جھوٹی باتیں دل سے گھڑ لیتے ہو۔ سنو! جن کی تم اللہ تعالیٰ کے سوا پوجا پاٹ کر رہے ہو وہ تو تمہاری روزی کے مالک نہیں پس تمہیں چاہیے کہ تم اللہ تعالیٰ ہی سے روزیاں طلب کرو اور اسی کی عبادت کرو اور اسی کی شکر گزاری کرو اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔''O---۱۸۔''اور اگر تم جھٹلاؤ تو تم سے پہلے کی امتوں نے بھی جھٹلایا ہے' رسول کے ذمہ تو صرف صاف طور پر پہنچا دینا ہی ہے۔''O---۲۴۔''ان کی قوم کا جواب بجز اس کے کچھ نہ تھا کہ کہنے لگے کہ اسے مار ڈالو یا اسے جلا دو۔ آخرش اللہ تعالیٰ نے انہیں آگ سے بچا لیا اس میں ایمان دار لوگوں کے لیے تو بہت سی نشانیاں ہیں۔''O---[ان آیات سے قبل حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قصہ بیان ہو رہا تھا' اب پھر اس کا بقیہ بیان کیا جا رہا ہے۔ درمیان میں جملہ معترضہ کے طور پر اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی قدرت وطاقت کو بیان کیا گیا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ سب حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی کے وعظ کا حصہ ہے' جس میں انہوں نے توحید و معاد کے اثبات میں دلائل دیئے ہیں' جن کا کوئی جواب جب ان کی قوم سے نہیں بنا تو انہوں نے ان کا جواب ظلم وتشدد کی اس کارروائی سے دیا' جس کا ذکر اس آیت میں ہے کہ اسے قتل کر دو یا جلا ڈالو۔ چنانچہ انہوں نے آگ کا ایک بہت بڑا الاؤ تیار کر کے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو منجنیق کے ذریعے سے اس میں پھینک دیا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۲۵۔''(حضرت ابراہیم علیہ السلام نے) کہا کہ تم نے جن بتوں کی پرستش اللہ تعالیٰ کے سوا کی ہے انہیں تم نے اپنی آپس کی دنیوی دوستی کی بنا پر ٹھہرا لی ہے' تم سب قیامت کے دن ایک دوسرے سے کفر کرنے لگو گے اور ایک دوسرے پر لعنت کرنے لگو گے۔ اور تمہارا سب کا ٹھکانہ دوزخ ہوگا اور تمہارا کوئی مددگار نہ ہوگا۔''O---۲۶۔''پس حضرت ابراہیم (علیہ السلام) پر حضرت لوط (علیہ السلام) ایمان لائے اور کہنے لگے کہ میں اپنے رب کی طرف ہجرت کرنے والا ہوں۔ وہ بڑا ہی غالب اور حکیم ہے۔''O---۲۷۔''اور ہم نے انہیں (ابراہیم کو) اسحاق و یعقوب (علیہما السلام) عطا کیے اور ہم نے نبوت اور کتاب ان کی اولاد میں ہی کر دی اور ہم نے دنیا میں بھی اسے ثواب دیا اور آخرت میں تو وہ صالح لوگوں میں سے ہے۔''O---۳۱۔''اور جب ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کے پاس بشارت لے کر پہنچے کہنے لگے کہ اس بستی والوں کو ہم ہلاک کرنے والے ہیں' یقیناً وہاں کے رہنے والے گنہگار ہیں۔''O---۳۲۔''(حضرت ابراہیم علیہ السلام نے) کہا اس میں تو لوط (علیہ السلام) ہیں' فرشتوں نے کہا یہاں جو ہیں ہم انہیں بخوبی جانتے ہیں۔ لوط (علیہ السلام) کو اور اس کے خاندان کو سوائے اس کی بیوی کے ہم بچا لیں گے' البتہ وہ عورت پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہے۔''O

(سورۃ الاحزاب ۳۳)---۷۔''جب کہ ہم نے تمام نبیوں سے عہد لیا اور (بالخصوص) آپ سے اور نوحؑ سے اور ابراہیمؑ سے اور موسیٰؑ سے اور مریمؑ کے بیٹے عیسیٰؑ سے اور ہم نے ان سے (پکا اور) پختہ عہد لیا۔''O---۸۔''تاکہ اللہ تعالیٰ سچوں سے ان کی سچائی کے بارے میں دریافت فرمائے' اور کافروں کے لیے ہم نے المناک عذاب تیار کر رکھے ہیں۔''O

(سورۃ الصّٰفّٰت ۳۷)---۸۳۔''اور اس (نوح علیہ السلام کی) تابعداری کرنے والوں میں سے (ہی) ابراہیم (علیہ السلام بھی) تھے۔''O---[یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی اہل دین واہل توحید کے اسی گروہ سے ہیں جن کو نوح علیہ السلام کی طرح انابت الی اللہ کی توفیق خاص نصیب ہوئی۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۸۴۔''جبکہ اپنے رب کے پاس بے عیب دل لائے۔''O---۸۵۔''انہوں نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا کہ تم کیا پوج رہے ہو؟''O---۸۶۔''کیا تم اللہ تعالیٰ کے سوا گھڑے ہوئے معبود چاہتے ہو؟''O---۸۷۔''تو یہ (بتلاؤ کہ) تم نے رب العالمین کو کیا سمجھ رکھا ہے؟''O---۸۸۔''اب ابراہیم (علیہ السلام) نے ایک نگاہ ستاروں کی طرف اٹھائی۔''O---۸۹۔''اور کہا میں تو بیمار ہوں۔''O---[آسمان پر غور وفکر کے لیے دیکھا جیسا کہ بعض لوگ ایسا کرتے ہیں۔ یا اپنی قوم کے لوگوں کو مغالطے میں ڈالنے کے لیے ایسا کیا' جو کہ ستاروں کی گردش کو حوادث زمانہ میں موثر مانتے تھے۔ یہ دراصل اس وقت کا ہے کہ جب ان کی قوم کا وہ دن آیا' جسے وہ باہر جا کر بطور عید اور قومی تہوار منایا کرتی تھی۔ قوم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھی ساتھ چلنے کی

Marfat.com

دعوت دی۔ لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام تنہائی اور موقعے کی تلاش میں تھے' تاکہ ان کے بتوں کا تیاپانچہ کیا جاسکے۔ چنانچہ انہوں نے یہ موقع غنیمت جانا کہ کل ساری قوم باہر میلے میں چلی جائے گی تو میں اپنا منصوبہ بروئے کار لے آؤں گا۔ اور کہہ دیا کہ میں بیمار ہوں یا آسمانوں کی گردش بتلاتی ہے کہ میں بیمار ہونے والا ہوں۔ یہ بات بالکل جھوٹی تو نہیں تھی' ہر انسان کچھ نہ کچھ بیمار ہوتا ہی ہے' علاوہ ازیں قوم کا شرک حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دل کا ایک مستقل روگ تھا' جسے دیکھ کر وہ کڑھتے رہتے تھے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۹۰۔ ''اس پر وہ سب اس سے منہ موڑے ہوئے واپس چلے گئے۔''O---۹۱۔ ''آپ (چپ چپاتے) ان کے معبودوں کے پاس گئے اور فرمانے لگے تم کھاتے کیوں نہیں؟''O---۹۲۔ ''تمہیں کیا ہو گیا کہ بات تک نہیں کرتے ہو۔''O---۹۳۔ ''پھر تو (پوری قوت کے ساتھ) دائیں ہاتھ سے انہیں مارنے پر پل پڑے۔''O---۹۴۔ ''وہ (بت پرست) دوڑے بھاگے آپ کی طرف متوجہ ہوئے۔''O---۹۵۔ ''تو آپ نے فرمایا تم انہیں پوجتے ہو جنہیں (خود) تم تراشتے ہو۔''O---۹۶۔ ''حالانکہ تمہیں اور تمہاری بنائی ہوئی چیزوں کو اللہ تعالیٰ ہی نے پیدا کیا ہے۔''O---۹۷۔ ''وہ کہنے لگے اس کے لیے ایک مکان بناؤ اور اس (دہکتی ہوئی) آگ میں اسے ڈال دو۔''O---۹۸۔ ''انہوں نے تو اس (ابراہیم علیہ السلام) کے ساتھ مکر کرنا چاہا لیکن ہم نے انہی کو نیچا کر دیا۔''O---۹۹۔ ''اور اس (ابراہیم علیہ السلام) نے کہا میں تو ہجرت کر کے اپنے پروردگار کی طرف جانے والا ہوں۔ وہ ضرور میری رہنمائی کرے گا۔''O---۱۰۰۔ ''اے میرے رب! مجھے نیک بخت اولاد عطا فرما۔''O---۱۰۱۔ ''تو ہم نے اسے ایک بردبار بچے کی بشارت دی۔''O---۱۰۲۔ ''پھر جب وہ (بچہ) اتنی عمر کو پہنچا کہ اس کے ساتھ چلے پھرے' تو اس (ابراہیم علیہ السلام) نے کہا میرے پیارے بچے! میں خواب میں اپنے آپ کو تجھے ذبح کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔ اب تو بتا کہ تیری کیا رائے ہے؟ بیٹے نے جواب دیا کہ ابا! جو حکم ہوا ہے اسے بجا لایئے ان شاء اللہ آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔''O---۱۰۳۔ ''غرض جب دونوں مطیع ہو گئے اور اس نے (باپ نے) اس کو (بیٹے کو) پیشانی کے بل گرا دیا۔''O---۱۰۴۔ ''تو ہم نے آواز دی کہ اے ابراہیم!''O---۱۰۵۔ ''یقیناً تو نے اپنے خواب کو سچا کر دکھایا' بیشک ہم نیکی کرنے والوں کو اسی طرح جزا دیتے ہیں۔''O---۱۰۶۔ ''درحقیقت یہ کھلا امتحان تھا۔''O---۱۰۷۔ ''اور ہم نے ایک بڑا ذبیحہ اس کے فدیہ میں دے دیا۔''O---۱۰۸۔ ''اور ہم نے ان کا ذکر خیر پچھلوں میں باقی رکھا۔''O---۱۰۹۔ ''ابراہیم (علیہ السلام) پر سلام ہو۔''O---۱۱۰۔ ''ہم نیکوکاروں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں۔''O---۱۱۱۔ ''بیشک وہ ہمارے ایمان دار بندوں میں سے تھا۔''O

(سورۃ ص ۳۸)---۴۵۔ ''ہمارے بندوں ابراہیم' اسحاق اور یعقوب (علیہم السلام) کا بھی لوگوں سے ذکر کرو جو ہاتھوں اور آنکھوں والے تھے۔''O---[یعنی عبادت الٰہی اور نصرت دین میں بڑے قوی اور دینی و علمی بصیرت میں ممتاز تھے۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ أَیدِی بمعنی نِعَم ہے۔ یعنی یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کا خاص انعام و احسان ہوا یا یہ لوگوں پر احسان کرنے والے تھے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۴۶۔ ''ہم نے انہیں ایک خاص بات یعنی آخرت کی یاد کے ساتھ مخصوص کر دیا تھا۔''O---[یعنی ہم نے ان کو آخرت کی یاد کے لیے چن لیا تھا' چنانچہ آخرت ہر وقت ان کے سامنے رہتی تھی (آخرت کا ہر وقت استحضار' یہ بھی اللہ تعالیٰ کی ایک بڑی نعمت اور زہد و تقویٰ کی بنیاد ہے) یا وہ لوگوں کو آخرت اور اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے میں کوشاں رہتے تھے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۴۷۔ ''یہ سب ہمارے نزدیک برگزیدہ اور بہترین لوگ تھے۔''O---۴۹۔ ''یہ نصیحت ہے اور یقین مانو کہ پرہیزگاروں کی بڑی اچھی جگہ ہے۔''O---[یعنی ان کے اوصاف حمیدہ کا یہ بیان جو قرآن میں کیا جا رہا ہے یہ ذکر خیر ہے۔ یہ ان کی پاکیزہ حیات کی یاد کو تازہ رکھنے کے لیے ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

(سورۃ الشوریٰ ۴۲)---۱۳۔ ''اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے وہی دین مقرر کر دیا ہے جس کے قائم کرنے کا اس نے نوح (علیہ السلام) کو حکم دیا تھا اور جو (بذریعہ وحی) ہم نے تیری طرف بھیج دی ہے' اور جس کا تاکیدی حکم ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ (علیہم السلام) کو دیا تھا' کہ اس دین کو قائم رکھنا اور اس میں پھوٹ نہ ڈالنا جس چیز کی طرف آپ انہیں بلا رہے ہیں وہ تو (ان) مشرکین پر گراں گزرتی ہے' اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنا برگزیدہ بناتا ہے اور جو بھی اس کی طرف رجوع کرے وہ اس کی صحیح رہنمائی کرتا ہے۔''O

(سورۃ الزخرف ۴۳)---۲۶۔ ''اور جبکہ ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنے والد سے اور اپنی قوم سے فرمایا کہ میں ان چیزوں سے بیزار ہوں جن کی تم عبادت کرتے ہو۔''O---۲۷۔ ''بجز اس ذات کے جس نے مجھے پیدا کیا ہے اور وہی مجھے ہدایت بھی کرے گا۔''O---۲۸۔ ''اور (ابراہیم علیہ السلام) اسی کو اپنی اولاد میں بھی باقی رہنے والی بات قائم کر گئے تاکہ لوگ (شرک سے) باز آتے رہیں۔''O---[یعنی اس کلمہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی وصیت اپنی اولاد کو کر گئے۔ بعض نے جَعَلَهَا میں فاعل اللہ کو قرار دیا ہے۔ یعنی اللہ نے اس کلمے کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد ان کی اولاد میں باقی رکھا اور وہ صرف ایک اللہ کی عبادت کرتے رہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۲۹۔ ''بلکہ میں نے ان لوگوں کو اور ان کے باپ دادوں کو سامان (اور اسباب) دیا یہاں تک کہ ان کے پاس حق اور صاف صاف سنانے والا رسول آ گیا۔''O---۳۰۔ ''اور حق کے پہنچتے ہی یہ بول پڑے کہ یہ تو جادو ہے اور ہم اس کے منکر ہیں۔''O

Marfat.com

(سورۃ الذّٰریٰت ۵۱) ---۲۴۔ کیا تجھے ابراہیم (علیہ السلام) کے معزز مہمانوں کی خبر بھی پہنچی ہے؟''O---۲۵۔ ''وہ جب ان کے ہاں آئے تو سلام کیا' ابراہیم نے جواب سلام دیا (اور کہا یہ تو) اجنبی لوگ ہیں۔''O---۲۶۔ ''پھر (چپ چاپ جلدی جلدی) اپنے گھر والوں کی طرف گئے اور ایک فربہ بچھڑے (کا گوشت) لائے۔''O---۲۷۔ ''اور اسے ان کے پاس رکھا اور کہا آپ کھاتے کیوں نہیں؟''O---۲۸۔ ''پھر تو دل ہی دل میں ان سے خوفزدہ ہو گئے انہوں نے کہا آپ خوف نہ کیجئے۔ اور انہوں نے اس (حضرت ابراہیم) کو ایک علم والے لڑکے کی بشارت دی۔''O---۲۹۔ ''پس ان کی بیوی آگے بڑھی اور حیرت میں آ کر اپنے منہ پر ہاتھ مار کر کہا کہ میں تو بڑھیا ہوں اور ساتھ ہی بانجھ۔''O---۳۰۔ ''انہوں نے کہا ہاں تیرے پروردگار نے اسی طرح فرمایا ہے' بیشک وہ حکیم وعلیم ہے۔''O---۳۱۔ ''(حضرت ابراہیم علیہ السلام) نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے (فرشتو!) تمہارا کیا مقصد ہے؟''O

(سورۃ الحدید ۵۷) ---۲۶۔ ''بیشک ہم نے حضرت نوح اور حضرت ابراہیم (علیہما السلام) کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا اور ہم نے ان دونوں کی اولاد میں پیغمبری اور کتاب جاری رکھی تو ان میں سے کچھ تو راہ یافتہ ہوئے اور ان میں سے اکثر بہت نافرمان رہے۔''O

(سورۃ الممتحنۃ ۶۰) ---۴۔ ''(مسلمانو!) تمہارے لیے حضرت ابراہیم میں اور ان کے ساتھیوں میں بہترین نمونہ ہے' جبکہ ان سب نے اپنی قوم سے برملا کہہ دیا کہ ہم تم سے اور جن جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو ان سب سے بالکل بیزار ہیں۔ ہم تمہارے (عقائد کے) منکر ہیں جب تک تم اللہ کی وحدانیت پر ایمان نہ لاؤ ہم میں تم میں ہمیشہ کیلئے بغض وعداوت ظاہر ہوگئی لیکن ابراہیم کی اتنی بات تو اپنے باپ سے ہوئی تھی کہ میں تمہارے لیے استغفار ضرور کروں گا اور تمہارے لیے مجھے اللہ کے سامنے کسی چیز کا اختیار کچھ بھی نہیں۔ اے ہمارے پروردگار تجھی پر ہم نے بھروسہ کیا ہے اور تیری ہی طرف رجوع کرتے ہیں اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔''O

اُسوۂ حضرت ابراہیم علیہ السلام

(سورۃ الممتحنۃ ۶۰) ---۴۔ ''(مسلمانو!) تمہارے لیے حضرت ابراہیم میں اور ان کے ساتھیوں میں بہترین نمونہ ہے' جبکہ ان سب نے اپنی قوم سے برملا کہہ دیا کہ ہم تم سے اور جن جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو ان سب سے بالکل بیزار ہیں۔ ہم تمہارے (عقائد کے) منکر ہیں جب تک تم اللہ کی وحدانیت پر ایمان نہ لاؤ ہم میں تم میں ہمیشہ کیلئے بغض وعداوت ظاہر ہوگئی لیکن ابراہیم کی اتنی بات تو اپنے باپ سے ہوئی تھی کہ میں تمہارے لیے استغفار ضرور کروں گا اور تمہارے لیے مجھے اللہ کے سامنے کسی چیز کا اختیار کچھ بھی نہیں۔ اے ہمارے پروردگار تجھی پر ہم نے بھروسہ کیا ہے اور تیری ہی طرف رجوع کرتے ہیں اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔''O [کفار سے عدم موالات کے مسئلے کی توضیح کے لیے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مثال دی جارہی ہے' اُسوۃ کے معنی ہوتے ہیں ایسا نمونہ جس کی اقتدا کی جائے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]---۵۔ ''اے ہمارے رب! تو ہمیں کافروں کی آزمائش میں نہ ڈال اور اے ہمارے پالنے والے ہماری خطاؤں کو بخش دے بیشک تو ہی غالب' حکمت والا ہے۔''O [یعنی کافروں کو ہم پر غلبہ وتسلط عطا نہ فرما' اس طرح وہ سمجھیں گے کہ وہ حق پر ہیں' اور یوں ہم ان کے لیے فتنے کا باعث بن جائیں گے یا یہ مطلب ہے کہ ان کے ہاتھوں یا اپنی طرف سے ہمیں کسی سزا سے دوچار نہ کرنا' اس طرح بھی ہمارا وجود ان کے لیے فتنہ بن جائے گا' وہ کہیں گے کہ اگر یہ حق پر ہوتے تو ان کو یہ تکلیف کیوں پہنچتی؟ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]---۶۔ ''یقیناً تمہارے لیے ان میں اچھا نمونہ (اور عمدہ پیروی ہے خاص کر) ہر اس شخص کے لیے جو اللہ تعالیٰ کی اور قیامت کے دن کی ملاقات کی امید رکھتا ہو' اور اگر کوئی روگردانی کرے تو اللہ تعالیٰ بالکل بے نیاز ہے اور سزاوار حمد وثنا ہے۔''O

حضرت لوط علیہ السلام

(سورۃ الانعام ۶) ---۸۶۔ ''اور اسماعیل' والیسع' ویونس اور لوط کو بھی۔ اور سب کو ہم نے جہان والوں پر برتری دی۔''O---۸۷۔ ''اور ان کے باپ دادا ان کی اولاد اور ان کے بھائیوں میں بعض کی بھی۔ اور ہم نے انہیں برگزیدہ کیا اور سیدھے رستے کی طرف ان کی راہنمائی کی۔''O

(سورۃ الاعراف ۷) ---۸۰۔ ''اور لوط کو۔ جب اس نے اپنی قوم سے کہا' کیا تم وہ بے حیائی کرتے ہو جو سارے جہان میں تم سے پہلے کسی نے نہیں کی۔''O---[حضرت لوط' حضرت ابراہیم کے بھتیجے ہیں جو ان کے ساتھ عراق سے ہجرت کر کے ملک شام میں تشریف لائے اور خدا کی طرف سے سدوم اور اس کے گردونواح کی بستیوں کی طرف مبعوث ہوئے۔ تاکہ ان کی اصلاح فرمائیں اور ان گندے' خلاف فطرت اور بے حیائی کے کاموں سے باز رکھیں جن میں وہاں کے لوگ مبتلا تھے۔ بلکہ اس بے حیائی کے موجد تھے۔ اولاً یہ ملعون حرکت شیطان نے سدوم والوں کو سجھائی اور وہیں سے دوسرے مقامات میں پھیلی۔

Marfat.com

حضرت لوطؑ نے اس ملعون حرکت اور گندگی کو دُنیا سے مٹانا چاہا- موجودہ بائبل جمع کرنے والوں کی شرمناک جسارت پر ماتم کرنا پڑتا ہے کہ ایسے پاکباز اور معصوم پیغمبر کی نسبت جو دُنیا کو بے حیائی اور گندگی سے پاک کرنے کے لئے آیا تھا، ایسی سخت ناپاک حرکات منسوب کیں جن کے سننے سے حیادار آدمی کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ (از تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانیؒ)] ---۸۱۔ ''ہاں! تم عورتوں کو چھوڑ کر شہوت رانی کے لئے مردوں کے پاس جاتے ہو- نہیں بلکہ تم حد سے نکلنے والے لوگ ہو۔'' O---۸۲۔ ''مگر اس کی قوم کا جواب صرف یہ تھا کہ وہ کہنے لگے انہیں اپنی بستی سے نکال دو- یہ لوگ پاک رہنا چاہتے ہیں۔'' O---۸۳۔ ''پھر ہم نے اسے اور اس کے گھرانے کو بچالیا- ماسوا اس کی بیوی کے وہ پیچھے رہ جانے والوں میں تھی۔'' O---۸۴۔ ''اور ہم نے ان پر خوب برساؤ کیا- پھر دیکھ کہ مجرموں کا انجام کیسا ہوا۔'' O

(**سورۃ ھود ۱۱**) ---۷۰۔ ''پھر جب اس (حضرت ابراھیمؑ) نے ان کے ہاتھوں کو دیکھا کہ اس کی طرف نہیں جاتے تو ان سے بدگمان ہوا اور ان سے ڈر محسوس کرنے لگا- وہ (فرشتے) بولے- ڈرمت ہم قوم لوط کی طرف بھیجے گئے ہیں۔'' O---[تفصیل کے لئے باب نمبر۱۴ مضمون: انبیاء و رسل۔ حضرت ابراھیمؑ] ---۷۷۔ ''اور جب ہمارے فرشتے لوطؑ کے پاس پہنچے تو وہ ان کی وجہ سے پریشان ہوا- مگر ان کے سامنے بے بس تھا- اور وہ کہنے لگا یہ تنگی کا دن ہے۔'' O---[یہ فرشتے نوعمر نوجوانوں کی شکل میں آئے تھے- جو بے ریش تھے جس سے حضرت لوطؑ نے اپنی قوم کی عادت قبیحہ کے پیش نظر سخت خطرہ محسوس کیا- کیونکہ ان کو یہ پتہ نہیں تھا کہ آنے والے یہ نوجوان مہمان نہیں ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے فرشتے ہیں جو اس قوم کو ہلاک کرنے آئے ہیں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۷۸۔ ''اور اس کی قوم اس کے پاس بے اختیار بھاگتی ہوئی آئی- اور اس سے پہلے وہ برے کام کیا کرتے تھے- اس نے کہا اے میری قوم! یہ میری بیٹیاں ہیں جو تمہارے لئے بہت ہی پاکیزہ ہیں- سو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور مجھے میرے مہمانوں میں رسوا نہ کرو- کیا تم میں کوئی بھی سمجھدار آدمی نہیں۔'' O---[یعنی تمہیں اگر جنسی خواہش ہی کی تسکین مقصود ہے تو اس کے لئے میری اپنی بیٹیاں موجود ہیں- جن سے تم نکاح کرلو اور اپنا مقصد پورا کرلو- یہ تمہارے لئے ہر طرح سے بہتر ہے- بعض نے کہا کہ بنات سے مراد عام عورتیں ہیں اور انہیں اپنی لڑکیاں اس لئے کہا ہے کہ پیغمبر اپنی امت کے لئے بمنزلہ باپ ہوتا ہے- مطلب یہ ہے کہ اس کام کے لئے عورتیں موجود ہیں ان سے نکاح کرو اور اپنا مقصد پورا کرو۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۷۹۔ ''وہ کہنے لگے- تو جانتا تو ہے کہ تیری بیٹیوں پر ہمارا کوئی حق نہیں اور تو یقیناً جانتا ہے جو ہم چاہتے ہیں۔'' O---۸۰۔ ''وہ کہنے لگا- کاش! مجھ میں تمہارے مقابلے کی قوت ہوتی یا میں کسی مضبوط سہارے کے پاس جگہ پاتا۔'' O---[تفسیر کے لئے باب نمبر۱۴، مضمون: مادی اسباب کے ساتھ دُعا کی اہمیت] ---۸۱۔ ''وہ (فرشتے) بولے- لوط! ہم تیرے رب کے بھیجے ہوئے ہیں- وہ تجھ تک نہیں پہنچ سکیں گے- تو اپنے گھر والوں کے ساتھ رات کے ایک حصے میں چل پڑ اور تم میں کوئی پیچھے نہ مڑے- مگر ہاں! تیری بیوی کہ اس پر وہی مصیبت آنے والی ہے جو ان پر آپہنچی ہے- ان کے وعدے کا وقت صبح ہے- کیا صبح قریب ہی نہیں۔'' O---۸۲۔ ''پھر جب ہمارا حکم آپہنچا تو ہم نے اس (بستی) کے اوپر کو نیچے کر دیا اور اس پر تیرے رب کے ہاں سے نشان کیے ہوئے۔'' O---۸۳۔ ''کھنگر والے پتھر تہ بہ تہ برسائے اور وہ (جگہ) ان ظالموں سے کچھ دور بھی نہیں۔'' O (حضرت لوطؑ بمطابق قصص القرآن از مولانا محمد حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ)

حضرت لوطؑ، حضرت ابراھیمؑ کے برادرزادہ ہیں- ان کے والد کا نام ہاران تھا- حضرت لوطؑ کا بچپن حضرت ابراھیمؑ ہی کے زیر سایہ گزرا اور ان کی نشو و نما حضرت ابراھیمؑ کی ہی آغوشِ تربیت کی رہین منت تھی- اسی لئے وہ اور حضرت سارہ ''ملت ابراھیمی'' کے پہلے مسلم اور ''السابقون الاولون'' میں داخل ہیں- یہ اور ان کی بی بی حضرت ابراھیمؑ کی ہجرتوں میں ہمیشہ ساتھ رہے ہیں اور جب حضرت ابراھیمؑ مصر میں تھے تو اس وقت بھی یہ ہم سفر تھے-

تورات میں ہے کہ مصر کے قیام میں چونکہ دونوں کے پاس کافی ساز و سامان تھا اور مویشیوں کے بڑے بڑے ریوڑ تھے اس لئے ان کے چرواہوں اور محافظوں کے درمیان بہت زیادہ کشمکش رہتی تھی- حضرت ابراھیمؑ کے چرواہے چاہتے تھے کہ اس چراگاہ اور سبزہ زار سے پہلے ہمارے ریوڑ فائدہ اٹھائیں اور حضرت لوطؑ کے چرواہوں کی خواہش ہوتی کہ اول ہمارا حق سمجھا جائے- حضرت ابراھیمؑ نے اس صورت حال کا اندازہ کر کے حضرت لوطؑ سے مشورہ کیا اور دونوں کی صلاح سے یہ طے پایا کہ باہمی تعلقات کی خوشگواری اور دائمی محبت والفت کی بقا کے لئے ضروری ہے کہ حضرت لوطؑ مصر سے ہجرت کر کے شرق اردن کے علاقہ سدوم اور عامورہ چلے جائیں اور وہاں رہ کر دین حنیف کی تبلیغ کرتے اور حضرت ابراھیمؑ کی رسالت کا پیغام حق سناتے رہیں اور حضرت ابراھیمؑ پھر واپس فلسطین چلے آئیں اور وہاں رہ کر اسلام کی تعلیم و تبلیغ کو سربلند کریں- صفحہ ۲۵۶-۲۵۷

سدوم:- اردن کی وہ جانب جہاں آج بحر میت یا بحر لوط واقع ہے یہی وہ جگہ ہے جس میں سدوم اور عامورہ کی بستیاں آباد تھیں- ان کے قریب بسنے والوں کا یہ اعتقاد ہے کہ پہلے یہ تمام حصہ جو اب سمندر نظر آتا ہے کسی زمانہ میں خشک زمین تھی اور اس پر شہر آباد تھے، سدوم و عامورہ کی آبادیاں اسی مقام پر تھیں- یہ مقام شروع سے سمندر نہیں تھا بلکہ جب قوم لوطؑ پر عذاب آیا اور اس سرزمین کا تختہ الٹ دیا گیا اور سخت زلزلے اور بھونچال آئے تب یہ زمین تقریباً چار سو میٹر سمندر سے نیچے چلی گئی اور پانی ابھر آیا- اسی لئے ان کا نام بحر میت اور بحر لوط ہے-

Marfat.com

یہ صحیح ہو یا غلط بہر حال یہ مسئلہ حقیقت رکھتا ہے کہ اسی بحرمیت کے ساحل پر وہ حادثہ رونما ہوا جو قوم لوط کے عذاب سے موسوم ہے اور جو گزشتہ دو سال کی اثری تحقیق نے بحرمیت کے ساحل پر لوط کی بستیوں کے بعض تباہ شدہ آثار ہویدا کر کے اس علم ویقین کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا ہے جس کا اعلان ساڑھے تیرہ سو سال قبل قرآن عزیز نے کر دیا تھا۔ صفحہ ۲۵۷

قوم لوطؑ: ۔لوطؑ نے جب سدوم میں آ کر قیام کیا تو دیکھا کہ یہاں کے باشندے فواحش اور معصیتوں میں اس قدر مبتلا ہیں کہ الامان، الحفیظ، دُنیا کی کوئی برائی ایسی نہیں تھی جو ان میں موجود نہ ہو اور کوئی خوبی ایسی نہیں تھی جو ان میں پائی جاتی ہو۔ دُنیا کی سرکش، متمرد اور بداخلاق وبد اطوار اقوام کے دوسرے عیوب وفواحش کے علاوہ یہ قوم ایک خبیث عمل کی موجد تھی، یعنی اپنی نفسانی خواہشات کو پورا کرنے کے لئے وہ عورتوں کی بجائے امرد لڑکوں سے اختلاط رکھتے تھے۔ دُنیا کی قوموں میں اس عمل کا اس وقت تک قطعاً کوئی رواج نہ تھا۔ یہی بدبخت قوم ہے جس نے اس ناپاک عمل کی ایجاد کی۔ اس عمل کا نام ''لواطت'' مشہور ہے۔ اور اس سے بھی زیادہ شرارت، خباثت اور بے حیائی یہ تھی کہ وہ اپنی اس بدکرداری کو عیب نہیں سمجھتے تھے اور علی الاعلان فخر ومباہات کے ساتھ اس کو کرتے رہتے تھے۔ صفحہ ۲۵۷۔۲۵۸۔

حضرت لوطؑ اور تبلیغ حق: ۔ان حالات میں حضرت لوطؑ نے ان کو ان کی بے حیائیوں اور خباثتوں پر ملامت کی اور شرافت وطہارت کی زندگی کی رغبت دلائی اور حسن خطابت، لطافت اور نرمی کے ساتھ جو ممکن طریقے سمجھانے کے ہو سکتے تھے ان کو سمجھایا اور موعظت ونصیحت کی اور گزشتہ اقوام کی بداعمالیوں کے نتائج وثمرات بتا کر عبرت دلائی مگر ان بدبختوں پر مطلق اثر نہ پڑا۔

''بیشک یہ پاک لوگ ہیں'' قوم لوط کا یہ مذاقیہ فقرہ تھا، گویا حضرت لوطؑ اور ان کے خاندان پر طنز کرتے اور ان کا ٹھٹھا اڑاتے تھے کہ بڑے پاکباز ہیں ان کا ہماری بستی میں کیا کام، یا ناصح مشفق کی مربیانہ نصیحت سے غیظ وغضب میں آ کر کہتے تھے کہ اگر ہم ناپاک اور بے حیا ہیں اور وہ بڑے پاکباز ہیں تو ان کا ہماری بستی سے کیا واسطہ۔ ان کو یہاں سے نکالو۔

حضرت لوطؑ نے پھر ایک بھری محفل میں ان کو نصیحت کی اور فرمایا: تم کو اتنا بھی احساس نہیں رہا ہے کہ یہ سمجھ سکو کہ مردوں کے ساتھ بے حیائی کا تعلق، لوٹ مار اور اسی قسم کی بداخلاقیاں بہت برے اعمال ہیں۔ تم یہ سب کچھ کرتے ہو اور بھری محفلوں اور مجلسوں میں کرتے ہو اور شرمندہ ہونے کے بجائے بعد میں ان کا ذکر اس طرح سناتے ہو کہ گویا یہ کارنمایاں ہیں جو تم نے انجام دیئے ہیں۔ قوم نے اس نصیحت کو سنا تو غم وغصہ سے تلملا اٹھی اور کہنے لگی: لوط! بس یہ نصیحتیں اور عبرتیں ختم کر اور اگر ہمارے ان اعمال سے تیرا خدا ناراض ہے تو وہ عذاب لا کر دکھا جس کا ذکر کر کے بار بار ہم کو ڈراتا ہے اور اگر تو واقعی اپنے قول میں سچا ہے تو ہمارا تیرا فیصلہ ہو جانا ہی اب ضروری ہے۔ صفحہ ۲۵۹۔۲۶۰

توراۃ میں ہے کہ حضرت لوطؑ مع اپنے خاندان کے سدوم سے ہجرت کر کے ضوعر یا صغر کی بستی میں چلے گئے جو سدوم سے قریب ہی آباد تھی۔ آفتاب نکلنے کے بعد جب انہوں نے سدوم کی جانب دیکھا تو وہاں ہلاکت وبربادی کے نشانات کے سوائے اور کچھ نہ تھا۔ حضرت لوطؑ نے پھر صغر کو بھی چھوڑ دیا اور اس کے قریب ایک پہاڑی پر جا آباد ہوئے اور امن وامان سے رہنے سہنے لگے اور وہیں ان کا انتقال ہوا۔ صفحہ ۲۷۰

(**سورۃ الانبیاء ۲۱**) ۔۔۔۔۔۔ ۷۱۔ ''اور ہم ابراہیم اور لوط کو بچا کر اس زمین کی طرف لے چلے جس میں ہم نے تمام جہان والوں کے لیے برکت رکھی تھی۔'' O ۔۔۔۔۔۔ ۷۴۔ ''ہم نے لوط (علیہ السلام) کو بھی حکم اور علم دیا اور اسے اس بستی سے نجات دی جہاں کے لوگ گندے کاموں میں مبتلا تھے۔ اور تھے بھی وہ بدترین گنہگار'' O ۔۔۔۔۔۔ ۷۵۔ ''اور ہم نے لوط (علیہ السلام) کو اپنی رحمت میں داخل کر لیا بے شک وہ نیکو کار لوگوں میں سے تھا۔'' O ۔۔۔۔۔۔ [مکمل تفصیل کے لیے باب نمبر ۳، مضمون: حضرت لوط علیہ السلام]

(**سورۃ العنکبوت ۲۹**) ۔۔۔۔۔۔ ۲۶۔ ''پس حضرت ابراہیم (علیہ السلام) پر حضرت لوط (علیہ السلام) ایمان لائے اور کہنے لگے کہ میں اپنے رب کی طرف ہجرت کرنے والا ہوں۔ وہ بڑا ہی غالب اور حکیم ہے۔'' O ۔۔۔۔۔۔ [یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا اور بعض کے نزدیک حضرت لوط علیہ السلام نے۔ اور بعض کہتے ہیں دونوں نے ہی ہجرت کی۔ یعنی جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان پر ایمان لانے والے حضرت لوط علیہ السلام کے لیے اپنے علاقے ''کوثیٰ'' میں جو حران کی طرف جاتے ہوئے کوفے کی ایک بستی تھی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنی مشکل ہو گئی تو وہاں سے ہجرت کر کے شام کے علاقے میں چلے گئے۔ ہجرت میں ان کے ساتھ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اہلیہ سارہ تھیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ۔۔۔۔۔۔ ۲۸۔ ''اور حضرت لوط (علیہ السلام) کا بھی ذکر کرو جب کہ انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا کہ تم تو اس بدکاری پر اتر آئے ہو جسے تم سے پہلے دنیا بھر میں سے کسی نے نہیں کیا۔'' O ۔۔۔۔۔۔ ۲۹۔ ''کیا تم مردوں کے پاس بدفعلی کے لئے آتے ہو اور راستے بند کرتے ہو اور اپنی عام مجلسوں میں بے حیائیوں کا کام کرتے ہو؟ اس کے جواب میں اس کی قوم نے بجز اس کے اور کچھ نہیں کہا کہ بس جا اگر سچا ہے تو ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کا عذاب لے آ۔'' O ۔۔۔۔۔۔ ۳۰۔ ''حضرت لوط (علیہ السلام) نے دعا کی کہ پروردگار! اس مفسد قوم پر میری

Marfat.com

مدد فرما۔"O---۳۲۔ "(حضرت ابراہیم علیہ السلام نے) کہا اس میں تو لوط (علیہ السلام) ہیں' فرشتوں نے کہا یہاں جو ہیں ہم انہیں بخوبی جانتے ہیں۔ لوط (علیہ السلام) کو اور اس کے خاندان کو سوائے اس کی بیوی کے ہم بچالیں گے' البتہ وہ عورت پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہے۔"O---۳۳۔ "پھر جب ہمارے قاصد لوط (علیہ السلام) کے پاس پہنچے تو وہ ان کی وجہ سے غمگین ہوئے اور دل ہی دل میں رنج کرنے لگے۔ قاصدوں نے کہا آپ نہ خوف کھایئے نہ آزردہ ہوں' ہم آپ کو مع آپ کے متعلقین کے بچالیں گے مگر آپ کی بیوی کہ وہ عذاب کے لیے باقی رہ جانے والوں میں سے ہوگی۔"O

(سورۃ **الصّٰفّٰت** ۳۷)---۱۳۳۔ "بیشک لوط (علیہ السلام بھی) پیغمبروں میں سے تھے۔"O---۱۳۴۔ "ہم نے انہیں اور ان کے گھر والوں کو سب کو نجات دی۔"O---۱۳۵۔ "بجز اس بڑھیا کے جو پیچھے رہ جانے والوں میں سے رہ گئی۔"O---[اس سے مراد حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی ہے جو کافرہ تھی' یہ اہلِ ایمان کے ساتھ اس بستی سے باہر نہیں گئی تھی' کیونکہ اسے اپنی قوم کے ساتھ ہلاک ہونا تھا' چنانچہ وہ بھی ہلاک کردی گئی۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۳۶۔ "پھر ہم نے کئی اوروں کو ہلاک کردیا۔"O---۱۳۷۔ "اور تم تو صبح ہونے پر ان کی بستیوں کے پاس سے گزرتے ہو۔"O---۱۳۸۔ "اور رات کو بھی' کیا پھر بھی نہیں سمجھتے؟"O---[یہ اہل مکہ سے خطاب ہے جو تجارتی سفر میں ان تباہ شدہ علاقوں سے آتے جاتے' گزرتے تھے۔ ان کو کہا جا رہا ہے کہ تم صبح کے وقت بھی اور رات کے وقت بھی ان بستیوں سے گزرتے رہو' جہاں اب مردار بحیرہ ہے' جو دیکھنے میں بھی نہایت کریہہ ہے اور سخت متعفن اور بدبودار۔ کیا تم انہیں دیکھ کر یہ بات نہیں سمجھتے کہ تکذیب رسل کی وجہ سے ان کا یہ بدانجام ہوا' تو تمہاری اس روش کا انجام بھی اس سے مختلف کیوں کر ہوگا؟ جب تم بھی وہی کام کر رہے ہو' جو انہوں نے کیا تو پھر تم اللہ تعالیٰ کے عذاب سے کیوں کر محفوظ رہو گے؟ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] (مزید تفصیل کیلئے باب ۱۶، مضمون: قومِ لوط)

حضرت اسماعیل علیہ السلام

(سورۃ **البقرۃ** ۲)---۱۲۵۔ "اور جب بنایا ہم نے بیت اللہ کو مرکز لوگوں کے لئے اور امن کی جگہ اور (حکم دیا کہ) بناؤ مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ اور تاکید کی ہم نے ابراہیمؑ و اسماعیلؑ کو یہ کہ پاک رکھنا تم دونوں میرے اس گھر کو طواف کرنے والوں، اعتکاف کرنے والوں اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لئے۔"O---۱۲۷۔ "اور جب اٹھا رہے تھے ابراہیمؑ بنیادیں بیت اللہ کی اور اسماعیلؑ بھی اور دعا کرتے جاتے تھے۔ اے ہمارے رب! قبول فرما ہم سے (یہ خدمت) بیشک تو ہی ہے سب کچھ سننے والا اور سب کچھ جاننے والا۔"O---۱۳۳۔ "کیا تھے تم حاضر اس وقت جب قریب آیا یعقوبؑ کی موت کا وقت۔ جب پوچھا تھا اس نے اپنے بیٹوں سے کہ کس کی عبادت کرو گے تم میرے بعد؟ ان سب نے کہا: عبادت کریں گے ہم تیرے معبود کی اور تیرے آباؤ اجداد ابراہیمؑ، اسماعیلؑ اور اسحاقؑ کے معبود کی، جو الٰہ واحد ہے اور ہم سب اسی کے فرمانبردار ہیں۔"O---۱۳۶۔ "(مسلمانو) تم کہہ دو کہ ہم ایمان لائے اللہ تعالیٰ پر اور اس پر جو نازل کیا گیا ہماری طرف اور جو نازل کیا گیا ابراہیمؑ، اسماعیلؑ، اسحاقؑ اور یعقوبؑ پر اور اس کی اولاد پر اور جو دیا گیا موسیٰؑ کو اور عیسیٰؑ کو اور جو دیا گیا نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے۔ نہیں تفریق کرتے ہم ان کے درمیان اور ہم اللہ تعالیٰ ہی کے فرمانبردار ہیں۔"O---۱۴۰۔ "کیا پھر تم کہتے ہو کہ بیشک ابراہیمؑ و اسماعیلؑ و اسحاقؑ و یعقوبؑ اور اولادِ یعقوبؑ (سب کے سب) تھے یہودی یا نصرانی۔ کہو! کیا تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ تعالیٰ؟ اور کون بڑا ظالم ہے اس سے جو چھپائے وہ شہادت جو اس کے پاس ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے؟ اور نہیں ہے اللہ تعالیٰ غافل اس سے جو تم کر رہے ہو۔"O

(سورۃ **آل عمران** ۳)---۸۴۔ "کہو! ایمان لائے ہم اللہ تعالیٰ پر اور اس پر جو نازل کیا گیا ہم پر اور جو نازل کیا گیا ابراہیمؑ و اسماعیلؑ پر اور اسحاقؑ و یعقوبؑ پر اور اس کی اولاد پر اور (اس پر بھی) جو دیا گیا موسیٰؑ کو و عیسیٰؑ کو اور سب نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے۔ نہیں فرق کرتے ہم ان میں ایک (اور دوسرے) کے درمیان (نبی ہونے کے اعتبار سے) اور ہم اسی کے تابع فرمان ہیں۔"O

(سورۃ **الانعام** ۶)---۸۶۔ "اور اسماعیلؑ و الیسعؑ و یونسؑ اور لوطؑ کو بھی اور سب کو ہم نے جہان والوں پر برتری دی۔"O

(حضرت اسمٰعیلؑ بمطابق قصص القرآن از مولانا محمد حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ)

نسب نامہ:۔ اسمٰعیلؑ بن حضرت ابراہیمؑ (خلیل اللہ) بن تارخ بن ناحور بن سروج بن رعو بن فالج بن عابر بن شالح بن ارفکشاد بن سام بن نوحؑ۔ (بمطابق تفصیل: حضرت ابراہیمؑ)

حضرت اسمٰعیلؑ کی ولادت:۔ حضرت ابراہیمؑ ابھی تک اولاد سے محروم تھے اور ان کے گھر کا مالک ایک خانہ زاد الیعزر دمشقی تھا۔ ایک روز حضرت ابراہیمؑ نے خدائے تعالیٰ کی بارگاہ میں فرزند کے لئے دعا کی اور اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا کو قبول فرمایا اور ان کو تسلی دی۔ اور یہ دعا اس طرح قبول ہوئی کہ

Marfat.com

حضرت ابراھیمؑ کی چھوٹی بی بی حضرت ہاجرہؓ حاملہ ہوئیں۔صفحہ ۲۲۴

وادیِ غیر ذی زرع اور ہاجرہ و اسمٰعیلؑ: حضرت حاجرہؓ کے بطن سے اسمٰعیلؑ کا پیدا ہو جانا حضرت سارہؓ پر بے حد شاق گزرا۔حضرت ابراھیمؑ کی پہلی اور بڑی بیوی قدیم سے گھر کی مالکہ، ہاجرہ چھوٹی بیوی اور ان کی خدمت گزار، یہ سب باتیں تھیں جنہوں نے بشری تقاضے کے پیش نظر اسمٰعیل کی ولادت کو حضرت سارہؓ کے لئے سوہان روح بنا دیا تھا، اس لئے سارہؓ نے حضرت ابراھیمؑ سے اصرار کیا کہ ہاجرہ اور اس کا بچہ اسمٰعیلؑ میری نگاہ کے سامنے نہ رہیں، ان کو علیحدہ کسی جگہ لے جاؤ۔

حضرت ابراھیمؑ کو یہ اصرار بے حد ناگوار گزرا مگر اللہ تعالیٰ نے ان کو مطلع کیا کہ ہاجرہ، اسمٰعیل اور تیرے لئے مصلحت اسی میں ہے کہ سارہ جو کچھ کہتی ہے اس کو مان لے۔صفحہ ۲۲۵-۲۲۶

ابراھیمؑ ہاجرہ اور ان کے شیر خوار بچہ اسمٰعیل کو لے کر چلے اور جہاں آج کعبہ ہے اس جگہ ایک بڑے درخت کے نیچے زمزم کے موجودہ مقام سے بالائی حصہ پر ان کو چھوڑ گئے۔وہ جگہ ویران اور غیر آباد تھی اور پانی کا بھی نام و نشان نہ تھا۔اس لئے ابراھیمؑ نے ایک مشکیزہ پانی اور ایک تھیلی کھجور بھی ان کے پاس چھوڑ دیں اور پھر منہ پھیر کر روانہ ہو گئے۔ہاجرہؓ ان کے پیچھے پیچھے یہ کہتی ہوئی چلیں اے ابراھیم تم ہم کو ایسی وادی میں کہاں چھوڑ کر چل دیئے جہاں نہ آدمی ہے نہ آدم زاد اور نہ کوئی مونس و غمخوار۔ہاجرہؓ برابر یہ کہتی جاتی تھیں مگر ابراھیمؑ خاموش چلے جا رہے تھے۔آخر ہاجرہؓ نے دریافت کیا، کیا تیرے خدا نے تجھ کو یہ حکم دیا ہے؟ تب حضرت ابراھیمؑ نے فرمایا "ہاں یہ خدا کے حکم سے ہے"۔ ہاجرہؓ نے جب یہ سنا تو کہنے لگیں اگر یہ خدا کا حکم ہے تو بلاشبہ وہ ہم کو ضائع اور برباد نہیں کرے گا اور پھر واپس لوٹ آئیں۔ابراھیمؑ چلتے چلتے جب ایک ٹیلہ پر ایسی جگہ پہنچے کہ ان کے اہل و عیال نگاہ سے اوجھل ہو گئے تو اس جانب جہاں کعبہ ہے رخ کیا اور ہاتھ اٹھا کر یہ دعا مانگی۔

ترجمہ:۔اے ہم سب کے پروردگار! تو (تو دیکھ رہا ہے کہ) ایک ایسے میدان میں جہاں کھیتی کا نام و نشان نہیں، میں نے اپنی بعض اولاد تیرے محترم گھر کے پاس لا کر بسائی ہے کہ نماز قائم رکھیں (تاکہ یہ محترم گھر عبادت گزاران توحید سے خالی نہ رہے) پس تو (اپنے فضل کرم سے) ایسا کر کہ لوگوں کے دل ان کی طرف مائل ہو جائیں اور ان کے لئے زمین کی پیداوار سے سامان رزق مہیا کر دے تا کہ تیرے شکر گزار ہوں!

ہاجرہ چند روز تک مشکیزہ سے پانی اور خورجی سے کھجوریں کھاتی اور اسمٰعیل کو دودھ پلاتی رہیں لیکن وہ وقت بھی آ گیا کہ پانی رہا نہ کھجوریں تب وہ سخت پریشان ہوئیں۔چونکہ وہ بھوکی پیاسی تھیں اس لئے دودھ بھی نہ اترتا تھا اور بچہ بھی بھوکا پیاسا رہا۔جب حالت دگرگوں ہونے لگی اور بچہ بیتاب ہونے لگا تو ہاجرہؓ، اسمٰعیلؑ کو چھوڑ کر دور جا بیٹھیں تاکہ اس حالت زار میں اس کو اپنی آنکھ سے نہ دیکھیں۔کچھ سوچ کر قریب کی پہاڑی صفا پر چڑھیں کہ شاید کوئی اللہ تعالیٰ کا بندہ نظر آ جائے یا پانی نظر آ جائے مگر کچھ نظر نہ آیا، پھر بچہ کی محبت میں دوڑ کر وادی میں آ گئیں۔اس کے بعد دوسری جانب کی پہاڑی مروہ پر چڑھ گئیں اور وہاں بھی جب کچھ نظر نہ آیا تو پھر تیزی سے لوٹ کر وادی میں بچہ کے پاس آ گئیں اور اس طرح سات مرتبہ کیا۔نبی کریم ﷺ نے اس مقام پر پہنچ کر فرمایا کہ یہی وہ "سعی بین الصفا والمروہ" ہے جو حج میں لوگ کرتے ہیں۔آخر میں جب وہ مروہ پر تھیں تو کانوں میں ایک آواز آئی، چونکیں اور دل میں کہنے لگیں کہ کوئی پکارتا ہے، کان لگایا تو پھر آواز آئی، ہاجرہ کہنے لگیں اگر تم مدد کر سکتے ہو تو سامنے آؤ تمہاری آواز سنی گئی، دیکھا تو خدا کا فرشتہ (جبرائیلؑ) ہے۔فرشتہ نے اپنا پیر (ایڑی) اس جگہ مارا جہاں زمزم ہے، اس جگہ سے پانی ابلنے لگا۔ہاجرہ نے یہ دیکھا تو پانی کے چاروں طرف باڑ بنانے لگیں مگر پانی برابر ابلتا رہا۔اس جگہ پہنچ کر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ ام اسمٰعیل پر رحم کرے، اگر وہ زمزم کو اس طرح نہ روکتیں اور اس کے چار جانب باڑھ نہ لگاتیں تو آج وہ زبردست چشمہ ہوتا۔ہاجرہ نے پانی پیا اور پھر اسمٰعیل کو دودھ پلایا، فرشتے نے ہاجرہ سے کہا خوف اور غم نہ کر، اللہ تعالیٰ تجھ کو اور اس بچہ کو ضائع نہ کرے گا، یہ مقام "بیت اللہ" ہے جس کی تعمیر اس بچہ (اسمٰعیل) اور اس کے باپ ابراھیم کی قسمت میں مقدر ہو چکی ہے۔اس لئے اللہ تعالیٰ اس خاندان کو ہلاک نہیں کرے گا۔بیت اللہ کی یہ جگہ قریب کی زمین سے نمایاں تھی مگر پانی کا سیلاب داہنے بائیں اس حصہ کو برابر کرتا جا رہا تھا، اسی دوران میں بنی جرہم کا ایک قبیلہ اس وادی کے قریب آ کر ٹھہرا، دیکھا تو تھوڑے سے فاصلہ پر پرندا اڑ رہے ہیں، جرہم نے کہا یہ پانی کی علامت ہے، وہاں ضرور پانی موجود ہے، جرہم نے بھی قیام کی اجازت مانگی، ہاجرہ نے فرمایا قیام کر سکتے ہو لیکن پانی میں ملکیت کے حصہ دار نہیں ہو سکتے، جرہم نے یہ بات بخوشی منظور کر لی اور وہیں مقیم ہو گئے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہاجرہ خود بھی باہمی انس و رفاقت کے لئے یہ چاہتی تھیں کہ کوئی یہاں آ کر مقیم ہو، اس لئے انہوں نے مسرت کے ساتھ بنی جرہم کو قیام کی اجازت دے دی۔جرہم نے آدمی بھیج کر اپنے باقی ماندہ اہل خاندان کو بھی بلا لیا اور یہاں مکانات بنا کر رہنے سہنے لگے۔ان ہی میں اسمٰعیل بھی رہتے اور کھیلتے اور ان سے ان کی زبان سیکھتے، جب اسمٰعیل بڑے ہو گئے تو ان کا طرز و انداز اور ان کی خوبصورتی بنی جرہم کو بہت بھائی اور انہوں نے اپنے خاندان کی لڑکی سے ان کی شادی کر دی، اس کے کچھ عرصہ کے بعد ہاجرہ کا انتقال ہو گیا۔ابراھیمؑ برابر اپنے اہل و عیال کو دیکھنے آتے رہتے تھے، ایک مرتبہ تشریف لائے تو اسمٰعیل گھر پر نہ تھے ان کی اہلیہ سے دریافت کیا تو

Marfat.com

انہوں نے جواب دیا کہ روزی کی تلاش میں باہر گئے ہیں، ابراھیمؑ نے دریافت کیا، گزران کی کیا حالت ہے؟ وہ کہنے لگی سخت مصیبت و پریشانی مین ہیں اور سخت دکھ اور تکلیف میں- ابراھیمؑ نے سن کر فرمایا، اسمٰعیل سے میرا اسلام کہہ دینا اور کہنا کہ اپنے دروازہ کی چوکھٹ تبدیل کردو- اسمٰعیلؑ واپس آئے تو ابراھیمؑ کے نور نبوت کے اثرات پائے، پوچھا کوئی شخص یہاں آیا تھا، بی بی نے سارا قصہ سنایا اور پیغام بھی، اسمٰعیلؑ نے فرمایا کہ وہ میرے باپ ابراھیمؑ تھے اور ان کا یہ مشورہ ہے کہ میں تجھے طلاق دے دوں، لہٰذا میں تجھ کو جدا کرتا ہوں-

اسمٰعیلؑ نے پھر دوسری شادی کر لی- ایک مرتبہ ابراھیمؑ پھر اسمٰعیلؑ کی غیر موجودگی میں آئے اور اسی طرح ان کی بی بی سے سوالات کئے، بی بی نے کہا خدا کا شکر واحسان ہے، اچھی طرح گزر رہی ہے، دریافت کیا کھانے کو کیا ملتا ہے؟ اسمٰعیلؑ کی بی بی نے جواب دیا، گوشت، ابراھیمؑ نے پوچھا اور پینے کو؟ اس نے جواب دیا پانی، تب حضرت ابراھیمؑ نے دعا مانگی: ''اللہ تعالیٰ ان کے گوشت اور پانی میں برکت عطا فرما، اور چلتے ہوئے پیغام دے گئے کہ اپنے دروازہ کی چوکھٹ کو محفوظ رکھنا- حضرت اسمٰعیلؑ آئے تو ان کی بی بی نے تمام واقعہ دہرایا اور پیغام بھی سنایا، اسمٰعیلؑ نے فرمایا کہ یہ میرے باپ ابراھیمؑ تھے اور ان کا پیغام یہ ہے کہ تو میری زندگی بھر رفیقہ حیات رہے-

یہ طویل روایت بخاری کتاب الرؤیا اور کتاب الانبیاء میں دو جگہ منقول ہے اور دونوں سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ اسمٰعیلؑ وادیِ غیر ذی زرع (بن کھیتی کی سرزمین) یعنی مکہ میں بحالت شیر خوارگی پہنچے تھے- صفحہ ۲۲۷ تا ۲۳۰

ختنہ:- جب حضرت ابراھیمؑ کی عمر ننانوے سال ہوئی اور حضرت اسمٰعیلؑ کی تیرہ سال تو اللہ تعالیٰ کا حکم آیا کہ ختنہ کرو- ابراھیمؑ نے تعمیل حکم میں پہلے اپنی ختنہ کیں اور اس کے بعد اسمٰعیلؑ اور تمام خانہ داروں اور غلاموں کی ختنہ کرائیں- یہی رسم ختنہ آج بھی ''ملت ابراھیمی'' کا شعار ہے اور سنت ابراھیمی کے نام سے مشہور ہے- صفحہ ۲۳۴-۲۳۵

ذبح عظیم:- مقربین بارگاہ الٰہی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا معاملہ وہ نہیں ہوتا جو عام انسانوں کے ساتھ ہے، ان کو امتحان و آزمائش کی سخت سے سخت منزلوں سے گزرنا پڑتا اور قدم قدم پر جاں سپاری اور تسلیم و رضا کا مظاہرہ کرنا ہوتا ہے- نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ ہم گروہ انبیاء اپنے اپنے مراتب کے اعتبار سے امتحان کی صعوبتوں میں ڈالے جاتے ہیں-

ابراھیمؑ بھی چونکہ جلیل القدر نبی اور پیغمبر تھے اس لئے انکو بھی مختلف آزمائشوں سے دوچار ہونا پڑا، اور اپنی جلالت قدر کے لحاظ سے ہر دفعہ امتحان میں کامل و مکمل ثابت ہوئے، جب ان کو آگ میں ڈالا گیا تو اس وقت جس صبر اور رضا بہ قضاء الٰہی کا انہوں نے ثبوت دیا- اور جس عزم واستقامت کو پیش کیا وہ انہی کا حصہ تھا، اس کے بعد جب اسمٰعیلؑ اور ہاجرہؑ کو فاران کے بیابان میں چھوڑ آنے کا حکم ملا تو وہ بھی معمولی امتحان نہ تھا، آزمائش اور سخت آزمائش کا وقت تھا- بڑھاپے اور پیری کی تمناؤں کے مرکز، راتوں اور دنوں کی دعاؤں کے ثمر اور گھر کے چشم وچراغ اسمٰعیلؑ کو صرف حکم الٰہی کی تعمیل وامتثال میں ایک بے آب وگیاہ جنگل میں چھوڑتے ہیں اور پیچھے پھر کر بھی اس کی طرف نہیں دیکھتے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ شفقت پدری جوش میں آ جائے اور امتثال امر الٰہی میں کوئی لغزش نہ ہو جائے- ان دونوں کٹھن منزلوں کو عبور کرنے کے بعد اب ایک تیسرے امتحان کی تیاری ہے جو پہلے دونوں سے بھی زیادہ زہرہ گزا اور جاں گسل امتحان ہے-

یعنی حضرت ابراھیمؑ تین شب مسلسل خواب دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابراھیم! تو ہماری راہ میں اپنے اکلوتے بیٹے کی قربانی دے-

انبیاء (علیہم السلام) کا خواب ''رویاء صادقہ'' اور وحی الٰہی ہوتا ہے اس لئے ابراھیمؑ رضا و تسلیم کا پیکر بن کر تیار ہو گئے کہ خدا کے حکم کی جلد سے جلد تعمیل کریں مگر چونکہ یہ معاملہ تنہا اپنی ذات سے وابستہ نہ تھا بلکہ اس آزمائش کا دوسرا جزو وہ ''بیٹا'' تھا جس کی قربانی کا حکم دیا گیا تھا، اس لئے باپ نے بیٹے کو اپنا خواب اور خداوند کا حکم سنایا، بیٹا، ابراھیم جیسے مجدد نبی ورسول کا بیٹا تھا فوراً سر تسلیم خم کر دیا اور کہنے لگا کہ اگر خدا کی یہی مرضی ہے تو انشاء اللہ آپ مجھ کو صابر پائیں گے- اس گفتگو کے بعد باپ بیٹے اپنی قربانی پیش کرنے کے لئے جنگل روانہ ہو گئے- باپ نے بیٹے کی مرضی پا کر مذبوح جانور کی طرح ہاتھ پیر باندھے، چھری کو تیز کیا اور بیٹے کو پیشانی کے بل پچھاڑ کر ذبح کرنے لگے، فوراً خدا کی وحی ابراھیمؑ پر نازل ہوئی اے ابراھیم! تو نے اپنا خواب سچ کر دکھلایا، بیشک یہ بہت سخت اور کٹھن آزمائش تھی- اب لڑکے کو چھوڑ اور تیرے پاس جو مینڈھا کھڑا ہے اس کو بیٹے کے بدلے میں ذبح کر- ہم نیکوکاروں کو اسی طرح نوازا کرتے ہیں- ابراھیمؑ نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو جھاڑی کے قریب ایک مینڈھا کھڑا ہے- حضرت ابراھیمؑ نے خدا کا شکر ادا کرتے ہوئے اس مینڈھے کو ذبح کیا-

یہی وہ ''قربانی'' ہے جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایسی مقبول ہوئی کہ بطور یادگار کے ہمیشہ کے ملت ابراھیمی کا شعار قرار پائی اور آج بھی ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کو تمام دنیائے اسلام میں یہ ''شعار'' اسی طرح منایا جاتا ہے- صفحہ ۲۳۵-۲۳۶

بنائے کعبہ:- حضرت ابراھیمؑ اگرچہ فلسطین میں مقیم تھے مگر برابر مکہ میں ہاجرہ و اسمٰعیلؑ کو دیکھنے آتے رہتے تھے، اسی اثنا میں ابراھیمؑ کو اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا کہ کعبۃ اللہ کی تعمیر کرو- حضرت ابراھیمؑ نے حضرت اسمٰعیلؑ سے تذکرہ کیا اور دونوں باپ بیٹوں نے بیت اللہ کی تعمیر شروع کر دی-

Marfat.com

حافظ ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری میں ایک روایت نقل کی ہے جو یہ ظاہر کرتی ہے کہ بیت اللہ کی سب سے پہلی اساس حضرت آدمؑ کے ہاتھوں رکھی گئی اور ملائکۃ اللہ نے ان کو وہ مقام بتا دیا تھا جہاں کعبہ کی تعمیر ہوئی تھی۔ مگر ہزاروں سال کے حوادث نے عرصہ ہوا اس کو بے نشان کر دیا البتہ اب بھی وہ ایک ٹیلہ یا ابھری ہوئی زمین کی شکل میں موجود تھا۔ یہی وہ مقام ہے جس کو وحی الٰہی نے ابراہیمؑ کو بتایا اور انہوں نے اسمٰعیلؑ کی مدد سے اس کو کھودنا شروع کیا تو سابق تعمیر کی بنیادیں نظر آنے لگیں۔ انہی بنیادوں پر بیت اللہ کی تعمیر کی گئی۔ مگر قرآن عزیز نے بیت اللہ کی تعمیر کا معاملہ حضرت ابراہیمؑ ہی سے شروع کیا ہے اور اس سے پہلی حالت کا کوئی تذکرہ نہیں کیا۔ حاصل یہ کہ اس واقعہ سے قبل تمام کائنات اور دُنیا کے گوشہ گوشہ میں بتوں اور ستاروں کی پرستش کے لئے ہیکل اور مندر موجود تھے اور ان ہی کے ناموں پر بڑی بڑی تعمیرات کی جاتی تھیں۔

مصریوں کے یہاں سورج دیوتا، ازرلیس، ایزلیس، حورلیس اور بعل دیوتا سب ہی کے نام پر ہیکل اور مندر تھے، اشوریوں نے بعل دیوتا کا ہیکل بنایا اور ابوالہول کا مجسمہ بنا کر اس کی جسمانی عظمت کا مظاہرہ کرایا۔ کنعانیوں نے مشہور قلعہ بعلبک میں اسی بعل کا مشہور ہیکل بنایا تھا جو آج تک یادگار چلا آتا ہے۔ غزہ کے باشندے ''دجوان'' مچھلی دیوی کے مندر پر چڑھاوے چڑھاتے تھے جس کی شکل انسان کی اور جسم مچھلی کا بنایا گیا تھا۔ عمونیوں نے سورج دیوتا کے ساتھ عشارون (قمر) کو دیوی بنا کر پوجا اور اس کے لئے عظیم الشان ہیکل تیار کیے۔ فارس نے آگ کی تقدیس کا اعلان کر کے آتشکدے تیار کیے۔ رومیوں نے مسیح اور کنواری مریم کے بت بنا کر کلیساؤں کو زینت دی اور ہندیوں نے مہاتما بدھ، شری رامچندر، شری مہاویر اور مہادیو کو دیوتا اور اوتار مان کر اور کالی دیوی، سیتلا دیوی، سیتا دیوی اور پاربتی دیوی ناموں سے ہزاروں بتوں کی پرستش کے لئے کیسے کیسے عظیم الشان منادر تیار کیے۔ ہردوار، پریاگ، کاشی پوری، ٹیکسلا، سانچی اور بودھ گیا جیسے مذہبی مقامات اس کی زندہ شہادتیں ہیں۔

مگر ان سب کے برعکس صرف خدائے واحد کی پرستش اور اس کی یکتائی کے اقرار میں سرنیاز جھکانے کے لئے یا یوں کہیے کہ توحید الٰہی کی سربلندی کے اظہار کے لئے دُنیا کے بتکدوں میں پہلا گھر جو خدا کا گھر کہلایا وہ یہی ''بیت اللہ'' ہے۔

وہ دُنیا میں گھر سب سے پہلا خدا کا خلیل ایک معمار تھا جس بنا کا

''بیشک سب سے پہلا وہ گھر جو لوگوں کے لئے (خدا کی یاد کے لئے) بنایا گیا البتہ وہ ہے جو مکہ میں ہے، وہ سرتاپا برکت ہے اور جہان والوں کے لئے ہدایات (کا سرچشمہ)'' سورۂ آل عمران

اسی تعمیر کو یہ شرف حاصل ہے کہ ابراہیمؑ جیسا جلیل القدر پیغمبر اس کا معمار ہے اور اسمٰعیلؑ جیسا نبی و ذبیح اس کا مزدور۔ باپ بیٹے برابر اس کی تعمیر میں مصروف ہیں اور جب اس کی دیواریں اوپر اٹھتی ہیں اور بزرگ باپ کا ہاتھ اوپر تعمیر سے معذور ہو جاتا ہے تو قدرت کی ہدایت کے مطابق ایک پتھر کو باڑ بنایا جاتا ہے جس کو اسمٰعیلؑ اپنے ہاتھ سے سہارا دیتے اور ابراہیمؑ اس پر چڑھ کر تعمیر کرتے جاتے ہیں۔ یہی وہ یادگار ہے جو آج مقام ابراہیمؑ کے نام سے موسوم ہے۔ جب تعمیر اس حد پر پہنچی جہاں آج حجر اسود نصب ہے تو جبریل امین نے ان کی راہنمائی کی اور حجر اسود کو ان کے سامنے ایک پہاڑی سے محفوظ نکال کر دیا جس کو جنت کا لایا ہوا پتھر کہا جاتا ہے تاکہ وہ نصب کر دیا جائے۔

بیت اللہ تعمیر ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ کو بتایا کہ یہ ملت ابراہیمی کے لئے (قبلہ) اور ہمارے سامنے جھکنے کا نشان ہے۔ اس لئے یہ توحید کا مرکز قرار دیا جاتا ہے تب ابراہیم و اسمٰعیل علیہما السلام نے دُعا مانگی کہ اللہ تعالیٰ ان کو اور ان کی ذریت کو اقامت صلوٰۃ و زکوٰۃ کی ہدایت دے اور استقامت بخشے اور ان کے لئے پھلوں، میووں اور رزق میں برکت عطا فرمائے اور تمام اقطاع عالم کے بسنے والوں میں سے ہدایت یافتہ گروہ کو اس طرف متوجہ کرے کہ وہ دور دور سے آئیں اور مناسک حج ادا کریں اور ہدایت و رشد کے اس مرکز میں جمع ہو کر اپنی زندگی کی سعادتوں سے دامن بھریں۔ صلوٰۃ اور مناسک حج کی ادا کے لئے شوق و تمنا کے اظہار اور بیت اللہ کے مرکز توحید ہونے کے اعلان کا جگہ جگہ ذکر کیا ہے۔ صفحہ ۲۴۰ تا ۲۴۲

اسمٰعیل کی اولاد: اسمٰعیل کی اولاد کا ذکر قرآن عزیز یا احادیث نبوی میں تفصیل کے ساتھ نہیں آتا۔ البتہ تورات نے ان کے ناموں کا علیحدہ علیحدہ تفصیل کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ تورات کے قول کے مطابق اسمٰعیلؑ کے بارہ لڑکے تھے جو بارہ سردار کہلائے اور عرب کے مستقل قبائل کے جد قبیلہ بنے اور ایک لڑکی تھی جس کا نام بشامہ یا محلاۃ تھا۔ صفحہ ۲۴۶

ان میں دو بڑے بیٹے نابت یا نبایوت اور قیدار بہت مشہور ہیں اور ان کا ذکر تورات میں بھی کثرت سے پایا جاتا ہے اور عرب مؤرخین بھی ان کی تفصیلات پر روشنی ڈالتے ہیں۔ یہی وہ نابت ہیں جن کی نسل اصحاب الحجر کہلائی اور قیدار کی نسل اصحاب الرس کے نام سے مشہور ہوئی۔ ان کے علاوہ دوسرے بھائیوں اور ان کے خاندانوں کے حالات بہت کم ملتے ہیں۔ صفحہ ۲۴۷

حضرت اسمٰعیل کی وفات: اسمٰعیل کی عمر جب ایک سو چھتیس سال کی ہوئی تو ان کا انتقال ہو گیا۔ اس وقت ان کے سامنے ان کی اولاد اور نسل کا

Marfat.com

سلسلہ بہت پھیل گیا تھا جو حجاز، شام، عراق، فلسطین اور مصر تک پھیلی۔
تورات ایک موقع پر اشارہ کرتی ہے کہ حضرت اسمٰعیلؑ کی قبر فلسطین ہی میں ہے اور یہیں ان کی وفات ہوئی اور عرب مؤرخین کہتے ہیں کہ وہ اور ان کی والدہ ہاجرہ بیت اللہ کے قریب حرم کے اندر مدفون ہیں۔صفحہ ۲۴۷
(**سورۃ مریم ۱۹**)---۵۴۔''اس کتاب میں اسماعیل (علیہ السلام) کا واقعہ بھی بیان کر وہ بڑا ہی وعدے کا سچا تھا اور تھا بھی رسول اور نبی۔''O---۵۵۔''وہ اپنے گھر والوں کو برابر نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتا تھا اور تھا بھی اپنے پروردگار کی بارگاہ میں پسندیدہ اور مقبول۔''O---۸۵۔''اور اسماعیل اور ادریس اور ذوالکفل (علیہم السلام) یہ سب صابر لوگ تھے۔''O---۸۶۔''ہم نے انہیں اپنی رحمت میں داخل کر لیا۔یہ سب لوگ نیک تھے۔''O---[مکمل تفصیل کے لیے باب نمبر۴، مضمون: حضرت اسماعیل علیہ السلام]
(**سورۃ ص ۳۸**)---۴۸۔اسماعیلؑ الیسع اور ذوالکفل (علیہم السلام) کا بھی ذکر کر دیجیے۔یہ سب بہترین لوگ تھے۔''O---۴۹۔''یہ نصیحت ہے اور یقین مانو کہ پرہیزگاروں کی بڑی اچھی جگہ ہے۔''O---[یعنی ان کے اوصاف حمیدہ کا یہ بیان جو قرآن میں کیا جا رہا ہے یہ ذکر خیر ہے۔یہ ان کی پاکیزہ حیات کی یاد کو تازہ رکھنے کے لیے ہے۔(تفسیر از ضیاء القرآن)]

حضرت اسحٰق علیہ السلام

(**سورۃ البقرۃ ۲**)---۱۳۶۔''(مسلمانو) تم کہہ دو کہ ہم ایمان لائے اللہ تعالیٰ پر اور اس پر جو نازل کیا گیا ہماری طرف اور جو نازل کیا گیا ابرہیمؑ، اسماعیلؑ، اسحاق اور یعقوبؑ پر اور اس کی اولاد پر اور جو دیا گیا موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو اور جو دیا گیا نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے۔نہیں تفریق کرتے ہم ان کے درمیان اور ہم اللہ تعالیٰ ہی کے فرمانبردار ہیں۔''O---۱۴۰۔''کیا تم پھر کہتے ہو کہ بیشک ابراہیمؑ، اسماعیلؑ، اسحاقؑ، یعقوبؑ اور اولاد یعقوبؑ (سب کے سب) تھے یہودی یا نصرانی۔کہو کیا تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ تعالیٰ۔''O
(**سورۃ آل عمران ۳**)---۸۴۔''کہو ایمان لائے ہم اللہ تعالیٰ پر اور اس پر جو نازل کیا گیا ہم پر اور جو نازل کیا گیا ابراہیمؑ و اسماعیلؑ پر اور اسحاق و یعقوبؑ پر اور اس کی اولاد پر اور (اس پر بھی) جو دیا گیا موسیٰؑ اور عیسیٰؑ اور سب نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے۔نہیں فرق کرتے ہم ان میں ایک (اور دوسرے) کے درمیان (نبی ہونے کے اعتبار سے) اور ہم اسی کے تابع فرمان ہیں۔''O
(**سورۃ النساء ۴**)---۱۶۳۔''ہم نے تیری طرف وحی کی ہے جس طرح ہم نے نوحؑ اور اس کے بعد (آنے والے) نبیوں کی طرف وحی کی تھی اور ہم نے ابراہیمؑ، اسماعیلؑ، اسحاقؑ، یعقوبؑ اور اس کی اولاد اور عیسیٰؑ، ایوبؑ، یونسؑ، ہارونؑ، اور سلیمانؑ کی طرف بھی وحی کی اور ہم نے داؤدؑ کو زبور دی۔''O
(**سورۃ الانعام ۶**)---۸۴۔''اور ہم نے اسحاق اور یعقوبؑ عطا کیے۔سب کی ہم نے راہنمائی کی۔''O
(**سورۃ یوسف ۱۲**)---۶۔''اور اسی طرح تجھے (حضرت یوسفؑ کو) تیرا پروردگار برگزیدہ کرے گا اور تجھے معاملہ فہمی (یا خوابوں کی تعبیر) بھی سکھائے گا اور اپنی نعمت تجھے بھرپور عطا فرمائے گا اور یعقوبؑ کے گھر والوں کو بھی۔جیسے کہ اس نے اس سے پہلے تیرے دادا اور پردادا یعنی ابراہیمؑ و اسحاقؑ کو بھی بھرپور اپنی نعمت دی۔یقیناً تیرا رب بہت بڑے علم والا اور زبردست حکمت والا ہے۔''O---۳۸۔''میں (حضرت یوسفؑ) اپنے باپ دادوں کے دین کا پابند ہوں۔یعنی ابراہیمؑ و اسحاقؑ اور یعقوبؑ کے دین کا۔ہمیں ہرگز یہ سزاوار نہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو بھی شریک کریں۔ہم پر اور تمام اور لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا یہ خاص فضل ہے۔لیکن اکثر لوگ ناشکری کرتے ہیں۔''O
نسب نامہ:۔حضرت اسحٰقؑ بن حضرت ابرہیمؑ (خلیل اللہ) بن تارخ بن ناحور بن سروج بن رعو بن فالج بن عابر بن شالح بن ارفکشاد بن سام بن نوح علیہ السلام (بمطابق تفصیل حضرت ابراہیم علیہ السلام)
(حضرت اسحٰقؑ بمطابق قصص القرآن از مولانا محمد حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ)
حضرت ابراہیمؑ کی عمر سو سال ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے ان کو بشارت سنائی کہ سارہ کے بطن سے بھی تیرے ایک بیٹا ہوگا اس کا نام اسحٰق رکھنا۔صفحہ ۲۴۸
ختنہ:۔جب حضرت اسحٰقؑ آٹھ دن کے ہوئے تو حضرت ابراہیمؑ نے ان کی ختنہ کرا دیں۔صفحہ ۲۵۰
اسحٰقؑ کی شادی:۔قرآن عزیز میں اس کے متعلق کوئی ذکر نہیں ہے البتہ تورات میں اس سلسلہ میں ایک طویل قصہ مذکور ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے اپنے خانہ زاد الیعزر دمشقی سے فرمایا کہ میں یہ طے کر چکا ہوں کہ اسحٰقؑ کی شادی فلسطین کے ان کنعانی خاندانوں میں ہرگز نہ کروں گا بلکہ میری یہ

Marfat.com

خواہش ہے کہ اپنے خاندان اور باپ دادا کی نسل میں اس کا رشتہ کروں- اس لئے تو ساز وسامان لے کر جا اور فدان آرام میں میرے بھتیجے بتوئیل بن ناحور کو یہ پیغام دے کہ وہ اپنی بیٹی کا نکاح اسحٰق سے کردے- اگر وہ راضی ہو جائے تو اس سے یہ بھی کہہ دینا کہ میں اسحٰق کو اپنے پاس سے جدا کرنا نہیں چاہتا لہٰذا لڑکی کو تیرے ساتھ رخصت کردے- الیعزر حضرت ابراھیمؑ کے حکم کے مطابق فوراً آرام کو روانہ ہوگیا جب آبادی کے قریب پہنچا تو اپنے اونٹ کو بٹھایا تاکہ حالات معلوم کرے- الیعزر نے جس جگہ اونٹ بٹھایا تھا اسی کے قریب حضرت ابراھیمؑ کے بھائی بتوئیل کا خاندان آباد تھا- ابھی یہ اس میں مشغول تھا کہ سامنے ایک حسین لڑکی نظر آئی جو پانی کا گھڑا بھر کر مکان کو لئے جارہی تھی- الیعزر نے اس سے پانی مانگا، لڑکی نے اس کو بھی پانی پلایا اور اس کے اونٹ کو بھی اور پھر حال دریافت کیا- الیعزر نے بتوئیل کا پتہ دریافت کیا- لڑکی نے کہا کہ وہ میرے باپ ہیں اور الیعزر کو مہمان بنا کر لے گئی- مکان پر پہنچ کر اپنے بھائی لابان کو اطلاع دی- لابان نے الیعزر کی بے حد مدارت کی اور آمد کی وجہ دریافت کی- الیعزر نے حضرت ابراھیمؑ کا پیغام سنایا- لابان کو اس پیغام سے بے حد مسرت ہوئی اور اس نے بہت سا ساز وسامان دے کر اپنی بہن رفقہ کو الیعزر کے ہمراہ رخصت کردیا- صفحہ ۲۵۱، ۲۵۰

حضرت اسحٰقؑ کی اولاد:- رفقہ سے حضرت اسحٰق کے دو لڑکے عیسو اور یعقوب پیدا ہوئے- اس وقت حضرت اسحٰقؑ کی عمر ساٹھ سال کی تھی- صفحہ ۲۵۱

(**سورۃ الصّٰفّٰت ۳۷**)---۱۱۲- ''اور ہم نے اس کو اسحاق (علیہ السلام) نبی کی بشارت دی جو صالح لوگوں میں سے ہوگا۔''O---۱۱۳- ''اور ہم نے ابراہیم واسحاق (علیہما السلام) پر برکتیں نازل فرمائیں' اور ان دونوں کی اولاد میں بعض تو نیک بخت ہیں اور بعض اپنے نفس پر صریح ظلم کرنے والے ہیں۔''O

(**سورۃ ص ۳۸**)---۴۵- ''ہمارے بندوں ابراہیم' اسحاق اور یعقوب (علیہم السلام) کا بھی لوگوں سے ذکر کرو جو ہاتھوں اور آنکھوں والے تھے۔''O---[یعنی عبادت الٰہی اور نصرت دین میں بڑے قوی اور دینی وعلمی بصیرت میں ممتاز تھے۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ أیدی بمعنی نِعَم ہے- یعنی یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کا خاص انعام واحسان ہوا یا یہ لوگوں پر احسان کرنے والے تھے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۴۶- ''ہم نے انہیں ایک خاص بات یعنی آخرت کی یاد کے ساتھ مخصوص کردیا تھا۔''O---[یعنی ہم نے ان کو آخرت کی یاد کے لیے چن لیا تھا' چنانچہ آخرت ہر وقت ان کے سامنے رہتی تھی (آخرت کا ہر وقت استحضار' یہ بھی اللہ تعالیٰ کی ایک بڑی نعمت اور زہد وتقویٰ کی بنیاد ہے) یا وہ لوگوں کو آخرت اور اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے میں کوشاں رہتے تھے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۴۷- ''یہ سب ہمارے نزدیک برگزیدہ اور بہترین لوگ تھے۔''O---۴۹- ''یہ نصیحت ہے اور یقین مانو کہ پرہیزگاروں کی بڑی اچھی جگہ ہے۔''O---[یعنی ان کے اوصاف حمیدہ کا یہ بیان جو قرآن میں کیا جارہا ہے یہ ذکر خیر ہے- یہ ان کی پاکیزہ حیات کی یاد کو تازہ رکھنے کے لیے ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

حضرت یعقوب علیہ السلام

(**سورۃ البقرۃ ۲**)---۱۳۲- ''اور وصیت کی اسی دین (پر قائم رہنے) کی ابراہیمؑ نے اپنے بیٹوں کو اور یعقوبؑ نے بھی- اے میرے بیٹو! بیشک اللہ تعالیٰ نے منتخب کرلیا ہے تمہارے لئے اس دین کو- لہٰذا تم ہرگز نہ مرنا مگر اس حالت میں کہ ہو تم مسلمان۔''O---۱۳۳- ''کیا تھے تم حاضر اس وقت جب قریب آیا یعقوبؑ کی موت کا وقت- جب پوچھا تھا اس نے اپنے بیٹوں سے کہ کس کی عبادت کرو گے تم میرے بعد؟ ان سب نے کہا- عبادت کریں گے ہم تیرے معبود کی اور تیرے آباؤ اجداد ابراھیمؑ، اسماعیلؑ اور اسحاقؑ کے معبود کی جو الٰہ واحد ہے اور ہم سب اسی کے فرمانبردار ہیں۔''O---۱۳۶- ''(مسلمانو) تم کہہ دو ہم ایمان لائے اللہ تعالیٰ پر اور اس پر جو نازل کیا گیا ہماری طرف اور جو نازل کیا گیا ابراھیمؑ، اسماعیلؑ، اسحاقؑ اور یعقوبؑ پر اور اس کی اولاد پر اور جو دیا گیا موسیٰؑ کو اور عیسیٰؑ کو اور جو دیا گیا نبیوں کے ان کے رب کی طرف سے نہیں تفریق کرتے ہم ان کے درمیان اور ہم اللہ تعالیٰ ہی کے فرمانبردار ہیں۔''O---۱۴۰- ''کیا تم پھر کہتے ہو کہ بیشک ابراھیمؑ، اسماعیلؑ، یعقوبؑ اور اولاد یعقوبؑ (سب کے سب) تھے یہودی یا نصرانی- کہو کیا تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ تعالیٰ۔''O

(**سورۃ آل عمران ۳**)---۸۴- ''کہو ایمان لائے ہم اللہ تعالیٰ پر اور اس پر جو نازل کیا گیا ہم پر اور نازل کیا گیا ابراھیمؑ پر و اسماعیلؑ پر اور اسحاقؑ و یعقوبؑ پر اور اس کی اولاد پر اور (اس پر بھی) جو دیا گیا موسیٰؑ اور عیسیٰؑ اور سب نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے- نہیں فرق کرتے ہم ان میں ایک (اور دوسرے) کے درمیان (نبی ہونے کے اعتبار سے) اور اسی کے تابع فرمان ہیں۔''O

(**سورۃ النساء ۴**)---۱۶۳- ''ہم نے تیری طرف وحی کی ہے جس طرح ہم نے نوحؑ اور اس کے بعد آنے والے نبیوں کی طرف وحی کی تھی- اور ہم نے ابراہیمؑ، اسماعیلؑ، اسحاقؑ اور یعقوبؑ اس کی اولاد عیسیٰؑ، ایوبؑ، یونسؑ، ھارونؑ اور سلیمانؑ کی طرف بھی وحی کی اور ہم نے داؤدؑ کو زبور دی۔'' O

(**سورۃ الانعام ۶**)---۸۴- ''اور ہم نے اسے اسحاقؑ اور یعقوبؑ عطا کیے- سب کی ہم نے راہنمائی کی۔''O

Marfat.com

(**سورۃ یوسف ۱۲**)---۶۔ ''اور اسی طرح تجھے (حضرت یوسفؑ) تیرا پروردگار برگزیدہ کرے گا اور تجھے معاملہ فہمی (یا خوابوں کی تعبیر) بھی سکھائے گا اور اپنی نعمت تجھے بھرپور عطا فرمائے گا- اور یعقوبؑ کے گھر والوں کو بھی- جیسے کہ اس نے اس سے پہلے تیرے دادا اور پردادا یعنی ابراھیمؑ اور اسحاقؑ کو بھی بھرپور اپنی نعمت دی- یقیناً تیرا رب بہت بڑے علم والا اور زبردست حکمت والا ہے۔'' O---۳۸۔ ''میں (حضرت یوسفؑ) اپنے باپ دادوں کے دین کا پابند ہوں- یعنی ابراھیمؑ و اسحاقؑ اور یعقوبؑ کے دین کا- ہمیں ہرگز یہ سزاوار نہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو بھی شریک کریں- ہم پر اور تمام اور لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا یہ خاص فضل ہے- لیکن اکثر لوگ ناشکری کرتے ہیں۔'' O---۶۶۔ ''یعقوبؑ نے کہا! میں تو اسے (بنیامین) ہرگز ہرگز تمہارے ساتھ نہ بھیجوں گا- جب تک کہ تم اللہ تعالیٰ کو بیچ میں رکھ کر مجھے قول و قرار نہ دو کہ تم اسے میرے پاس پہنچا دو گے- سوائے اس ایک صورت کے کہ تم سب گرفتار کر لئے جاؤ- جب انہوں نے پکا قول و قرار دے دیا تو انہوں نے کہا کہ ہم جو کچھ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ اس پر نگہبان ہے۔'' O---۶۷۔ ''اور یعقوبؑ نے کہا- اے میرے بچو! تم سب ایک دروازے سے نہ جانا بلکہ کئی جدا جدا دروازوں میں سے داخل ہونا- میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والی کسی چیز کو تم سے ٹال نہیں سکتا- حکم صرف اللہ تعالیٰ ہی کا چلتا ہے- میرا کامل بھروسہ اسی پر ہے اور ہر ایک بھروسہ کرنے والے کو اسی پر بھروسہ کرنا چاہئے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: نظر بد] ---۶۸۔ ''جب وہ انہی راستوں سے جن کا حکم ان کے والد نے انہیں دیا تھا گئے- کچھ نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے جو بات مقرر کر دی ہے وہ اس سے انہیں ذرا بھی بچا لے- مگر یعقوبؑ کے دل میں ایک خیال (پیدا ہوا) جسے اس نے پورا کر لیا- بلاشبہ وہ ہمارے سکھلائے ہوئے علم کا عالم تھا- لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔'' O---۸۰۔ ''جب یہ اس (عزیز مصر یوسفؑ) سے مایوس ہو گئے تو تنہائی میں بیٹھ کر مشورہ کرنے لگے- ان میں جو سب سے بڑا تھا اس نے کہا- تمہیں معلوم نہیں کہ تمہارے والد نے تم سے اللہ تعالیٰ کی قسم لے کر پختہ قول و قرار لیا ہے اور اس سے پہلے یوسفؑ کے بارے میں تم کوتاہی کر چکے ہو- پس میں تو اس سرزمین سے نہیں ٹلوں گا جب تک والد صاحب خود مجھے اجازت نہ دیں- یا اللہ تعالیٰ میرے اس معاملے کا فیصلہ کر دے- وہی بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔'' O---۸۱۔ ''تم سب والد صاحب کی خدمت میں واپس جاؤ اور کہو کہ ابا جی! آپ کے صاحبزادے نے چوری کی اور ہم نے وہی گواہی دی تھی جو ہم جانتے تھے- ہم کچھ غیب کی حفاظت کرنے والے نہ تھے۔'' O---[تفصیل کے لئے باب نمبر ۴، مضمون: حضرت یوسفؑ] ---۸۲۔ ''آپ اس شہر کے لوگوں سے دریافت فرما لیں جہاں ہم تھے- اور اس قافلہ سے بھی پوچھ لیں جس کے ساتھ ہم آئے ہیں۔'' O---۸۳۔ ''اور یقیناً ہم بالکل سچے ہیں- یعقوبؑ نے کہا یہ تو نہیں بلکہ تم نے اپنی طرف سے بات بنا لی- پس اب صبر ہی بہتر ہے قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو میرے پاس ہی پہنچا دے- وہ ہی علم و حکمت والا ہے۔'' O---۸۴۔ ''پھر ان سے منہ پھیر لیا اور کہا ہائے یوسف! ان کی آنکھیں بوجہ رنج و غم کے سفید ہو چکی تھیں اور وہ غم کو دبائے ہوئے تھے۔'' O---۸۵۔ ''بیٹوں نے کہا واللہ! آپ ہمیشہ یوسفؑ کی یاد میں ہی لگے رہیں گے- یہاں تک کہ گھل جائیں یا ختم ہی ہو جائیں۔'' O---۸۶۔ ''انہوں نے کہا کہ میں تو اپنی پریشانیوں اور رنج کی فریاد اللہ تعالیٰ ہی سے کر رہا ہوں- مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ باتیں معلوم ہیں جو تم نہیں جانتے۔'' O---۸۷۔ ''میرے پیارے بچو! تم جاؤ اور یوسفؑ کی اور اس کے بھائی کی پوری طرح تلاش کرو- اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہو- یقیناً رب کی رحمت سے ناامید وہی ہوتے ہیں جو کافر ہوتے ہیں۔'' O---۹۳۔ ''میرا یہ کرتا تم لے جاؤ اور اسے میرے والد کے منہ پر ڈال دو کہ وہ دیکھنے لگیں اور آ جائیں اور اپنے تمام خاندان کو میرے پاس لے آؤ۔'' O---(یہ حضرت یوسفؑ نے کہا) ---۹۴۔ ''جب یہ قافلہ جدا ہوا تو ان کے والد نے کہا کہ مجھے تو یوسفؑ کی خوشبو آ رہی ہے اگر تم مجھے سٹھیایا ہوا قرار نہ دو۔'' O---۹۵۔ ''وہ کہنے لگے کہ واللہ آپ اپنے اسی پرانے خبط میں مبتلا ہیں۔'' O---۹۶۔ ''جب خوشخبری دینے والے نے پہنچ کر ان کے منہ پر وہ کرتا ڈالا اسی وقت وہ پھر سے بینا ہو گئے- کہا! کیا میں تم سے نہ کہا کرتا تھا کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔'' O---۹۷۔ ''انہوں نے کہا ابا جی! آپ ہمارے لئے گناہوں کی بخشش طلب کیجئے بیشک ہم قصوروار ہیں۔'' O---۹۸۔ ''کہا اچھا میں جلد ہی تمہارے لئے اپنے پروردگار سے بخشش مانگوں گا- وہ بہت بڑا بخشنے والا اور نہایت مہربانی کرنے والا ہے۔'' O---۹۹۔ ''جب یہ سارا گھرانہ یوسفؑ کے پاس پہنچ گیا تو یوسفؑ نے اپنے ماں باپ کو اپنے پاس جگہ دی اور کہا کہ اللہ تعالیٰ کو منظور ہے تو آپ سب امن و امان کے ساتھ مصر میں آؤ۔'' O---۱۰۰۔ ''اور اپنے تخت پر اپنے ماں باپ کو اونچا بٹھایا اور سب اس کے سامنے سجدے میں گر گئے- تب کہا کہ ابا جی! یہ میرے پہلے خواب کی تعبیر ہے- میرے رب نے اسے سچا کر دکھایا- اس نے میرے ساتھ بڑا احسان کیا- جبکہ مجھے جیل خانے سے نکالا اور آپ لوگوں کو صحرا سے لے آیا- اس اختلاف کے بعد جو شیطان نے مجھ میں اور میرے بھائیوں میں ڈال دیا تھا- میرا رب جو چاہے اس کے لئے بہترین تدبیر کرنے والا ہے اور وہ بہت علم و حکمت والا ہے۔'' O

(حضرت یعقوبؑ بمطابق قصص القرآن از مولانا محمد حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ)

نسب نامہ: -حضرت یعقوبؑ، حضرت اسحٰقؑ کے بیٹے اور حضرت ابراھیمؑ کے پوتے ہیں اور حضرت ابراھیمؑ کے بھتیجے بتوئیل کے نواسے، ان کی والدہ کا نام فرقہ یا ربقہ تھا- یہ اپنی والدہ کے چہیتے اور پیارے تھے اور ان کا حقیقی بھائی عیسو والد کا محبوب اور پیارا اور دونوں حقیقی بھائی تھے-

Marfat.com

حضرت یعقوبؑ اپنی والدہ کے اشارہ پر جب فدان آرام چلے گئے تو ان کے ماموں لابان نے ان سے یہ عہد لیا کہ وہ دس سال ان کے یہاں رہ کر ان کی بکریاں چرائیں تو وہ اس مدت کو مہر قرار دے کر اپنی لڑکی سے شادی کر دیں گے۔ جب یعقوبؑ نے اس مدت کو پورا کر دیا تو لابان نے اپنی بڑی لڑکی لئیہ سے ان کا نکاح کرنا چاہا مگر حضرت یعقوبؑ نے اپنا رجحان طبع چھوٹی لڑکی راحیل کی جانب ظاہر کیا۔ لابان نے یہ عذر کیا کہ یہاں کے دستور کے مطابق بڑی لڑکی کے نکاح سے قبل چھوٹی لڑکی کا نکاح نہیں ہو سکتا۔ اس لئے تم اس رشتہ کو منظور کر لو اور اپنے قیام کو دس سال اور طویل کر دو اور میری خدمت میں رہو تو راحیل بھی تمہارے نکاح میں دی جا سکے گی۔ (کیونکہ اس زمانہ میں دو بہنوں کا ایک نکاح میں جمع ہونا شرعاً ممنوع نہ تھا) چنانچہ یعقوبؑ نے اس مدت کو بھی پورا کر دیا اور راحیل سے شادی کر لی۔ ان دونوں کے علاوہ لئیہ کی خانہ زاد زلفا اور راحیل کی خانہ زاد بلہا بھی ان کی زوجیت کے رشتہ میں منسلک ہو گئیں اور ان سب سے اولاد بھی ہوئی۔ اور بنیامین کے علاوہ یعقوبؑ کی تمام اولاد اپنے ماموں کے ہی یہاں پیدا ہوئی اور جب یعقوبؑ وطن واپس آ گئے تو یہاں بنیامین پیدا ہوئے۔ لابان نے یعقوبؑ کو بیس سال اپنے پاس رکھنے کے بعد بہت سا مال و متاع اور ریوڑ دے کر رخصت کیا اور یہ پھر اپنے دادا کے دار الہجرت فلسطین میں آ کر مقیم ہو گئے۔

چچا اسمٰعیل کے پاس آ بسے تھے اور ان کی بیٹی سے شادی کر کے قریب ہی آباد ہو گئے تھے۔ یہ تاریخ میں ادوم کے نام سے مشہور ہیں۔ اس عرصہ میں دونوں بھائیوں کے درمیان جو چپقلش تھی وہ بھی دور ہو گئی اور دونوں کے درمیان محبت کا رشتہ پھر استوار ہو گیا اور دونوں نے ایک دوسرے کو تحائف بھیجنے کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔

یہ تمام واقعات تورات کی کہانی اور داستان ہے۔ قرآن عزیز ان تفصیلات کے حق میں قطعاً خاموش ہے اور صرف حضرت یعقوبؑ کے جلیل القدر نبی، صاحب صبر و عزیمت اور یوسفؑ کے برگزیدہ باپ ہونے کا ذکر کرتا ہے اور اسی ضمن میں نام لئے بغیر یوسفؑ کے دوسرے بھائیوں کا بھی ذکر آ جاتا ہے۔ صفحہ ۲۷۷-۲۷۸

اسرائیل:۔ حضرت یعقوبؑ کا نام عبرانی میں اسرائیل ہے۔ یہ اسرا (عبد) اور ایل (اللہ) دو لفظوں سے مرکب ہے اور عربی میں اس کا ترجمہ ''عبداللہ'' کیا جاتا ہے۔ حضرت ابراہیم کا وہ اسحاقی خاندان جو ان کی نسل سے ہے اسی لئے ''بنی اسرائیل'' کہلاتا ہے اور آج بھی یہود و نصاریٰ کے قدیم خاندان اسی نسبت کے ساتھ منسوب ہیں۔ صفحہ ۲۷۹

اولادِ یعقوبؑ:۔ یعقوبؑ کے بارہ لڑکے تھے اور گزشتہ سطور میں واضح ہو چکا ہے کہ بنیامین کے علاوہ ان کی تمام اولاد فدان آرام ہی میں پیدا ہو چکی تھی صرف بنیامین فلسطین (ارض کنعان) میں پیدا ہوئے۔ حضرت یعقوبؑ کی یہ اولاد چونکہ چند بیبیوں سے ہے اس لئے ان کی تفصیل یہ ہے:۔

لئیہ یا لیا بنت لابان سے (۱) رادبین (۲) شمعون (۳) لاوی (۴) یہودا (۵) ویسا کر (۶) زلوبون پیدا ہوئے۔

راحیل بنت لابان سے (۷) یوسف (۸) بنیامین پیدا ہوئے۔

بلہا جاریہ راحیل سے (۹) دان (۱۰) نفتالی۔

اور زلفا جاریہ لئیہ سے (۱۱) جاد اور (۱۲) اشیر پیدا ہوئے۔ صفحہ ۲۷۹

پیغمبری:۔ حضرت یعقوبؑ خدا کے برگزیدہ پیغمبر تھے اور کنعانیوں کی ہدایت کے لئے مبعوث ہوئے۔ انہوں نے برسوں اس خدمت حق کو انجام دیا۔ قرآن عزیز میں ان کا ذکر بیشتر حضرت یوسفؑ کے ساتھ کیا گیا ہے۔

(**سورۃ ص ۳۸**) ---۴۵۔ ''ہمارے بندوں ابراہیم اسحاق اور یعقوب (عَلَیہم السلام) کا بھی لوگوں سے ذکر کرو جو ہاتھوں اور آنکھوں والے تھے۔'' O ---[یعنی عبادت الٰہی اور نصرت دین میں بڑے قوی اور دینی و علمی بصیرت میں ممتاز تھے۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ اَیدِی بمعنی نِعَم ہے۔ یعنی یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کا خاص انعام و احسان ہوا یا یہ لوگوں پر احسان کرنے والے تھے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۴۶۔ ''ہم نے انہیں ایک خاص بات یعنی آخرت کی یاد کے ساتھ مخصوص کر دیا تھا۔'' O ---[یعنی ہم نے ان کو آخرت کی یاد کے لیے چن لیا تھا' چنانچہ آخرت ہر وقت ان کے سامنے رہتی تھی (آخرت کا ہر وقت استحضار یہ بھی اللہ تعالیٰ کی ایک بڑی نعمت اور زہد و تقویٰ کی بنیاد ہے) یا دہ لوگوں کو آخرت اور اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے میں کوشاں رہتے تھے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۴۷۔ ''یہ سب ہمارے نزدیک برگزیدہ اور بہترین لوگ تھے۔'' O ---۴۹۔ ''یہ نصیحت ہے اور یقین مانو کہ پرہیزگاروں کی بڑی اچھی جگہ ہے۔'' O ---[یعنی ان کے اوصاف حمیدہ کا یہ بیان جو قرآن میں کیا جا رہا ہے یہ ذکر خیر ہے۔ یہ ان کی پاکیزہ حیات کی یاد کو تازہ رکھنے کے لیے ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

Marfat.com

حضرت یوسف علیہ السلام

(**سورۃ الانعام ۶**)---۸۴۔ ''اور ہم نے اسے اسحاق اور یعقوبؑ عطا کیے-سب کی ہم نے راہنمائی کی اور اس سے پہلے ہم نے نوحؑ کی راہنمائی کی اور اس کی اولاد میں سے داؤد اور سلیمانؑ اور ایوبؑ یوسفؑ، موسیٰؑ اور ھارونؑ کی بھی-اور نیکو کاروں کو ہم اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں۔'' O

(**سورۃ یوسف ۱۲**)---۳۔ ''ہم آپ کے سامنے بہترین بیان پیش کرتے ہیں اس وجہ سے کہ ہم نے آپ کی جانب یہ قرآن وحی کے ذریعے نازل کیا ہے اور یقیناً آپ اس سے پہلے بے خبروں میں سے تھے۔'' O---۴۔ ''جب کہ یوسفؑ نے اپنے باپ سے ذکر کیا کہ ابا جان! میں نے گیارہ ستاروں کو اور سورج چاند کو دیکھا کہ وہ سب مجھے سجدہ کر رہے ہیں۔'' O---۵۔ ''یعقوبؑ نے کہا پیارے بچے! اپنے اس خواب کا ذکر اپنے بھائیوں سے نہ کرنا-ایسا نہ ہو کہ وہ تیرے ساتھ کوئی فریب کاری کریں-شیطان تو انسان کا کھلا دشمن ہے۔'' O---۶۔ ''اور اسی طرح تجھے تیرا پروردگار برگزیدہ کرے گا اور تجھے معاملہ فہمی (یا خوابوں کی تعبیر) بھی سکھائے گا اور اپنی نعمت تجھے بھرپور عطا فرمائے گا اور یعقوبؑ کے گھر والوں کو بھی-جیسے کہ اس نے اس سے پہلے تیرے دادا اور پردادا یعنی ابراھیم اور اسحاق کو بھی بھرپور نعمت دی-یقیناً تیرا رب بہت بڑے علم والا اور زبردست حکمت والا ہے۔'' O---۷۔ ''یقیناً یوسف اور اس کے بھائیوں میں دریافت کرنے والوں کے لئے (بڑی) نشانیاں ہیں۔'' O---[حضرت یعقوبؑ کی پہلی بیوی لیا بنت لیان آپ کے ماموں کی بیٹی ہیں ان سے آپ کے چھ فرزند ہوئے-(۱) روبیل (۲) شمعون (۳) لادی (۴) یہودہ (۵) زبولون اور (۶) یشجر اور چار بیٹے حرم سے ہوئے (۷) دان (۸) نفتالی (۹) جاو اور (۱۰) آشر-ان کی مائیں زلفہ اور بلہہ لیا کے انتقال کے بعد حضرت یعقوبؑ نے ان کی بہن راحیل سے نکاح فرمایا ان سے دو فرزند ہوئے (۱۱) یوسف (۱۲) بنیامین-یہ حضرت یعقوبؑ کے بارہ صاحبزادے ہیں انہی کو اسباط کہتے ہیں۔ (از تفسیر کنز الایمان)]---۸۔ ''جب کہ انہوں نے کہا یوسفؑ اور اس کا بھائی بہ نسبت ہمارے باپ کو بہت زیادہ پیارے ہیں-حالانکہ ہم (طاقتور) جماعت ہیں-کوئی شک نہیں کہ ہمارے باپ صریح غلطی پر ہیں۔'' O---۹۔ ''یوسفؑ کو تو مار ہی ڈالو یا اسے کسی نامعلوم جگہ پھینک دو کہ تمہارے والد کا رخ صرف تمہاری طرف ہی ہو جائے اس کے بعد تم نیک ہو جانا۔'' O---۱۰۔ ''ان میں سے ایک نے کہا یوسفؑ کو قتل تو نہ کرو بلکہ اسے کسی اندھے کنویں (کی تہ) میں ڈال آؤ کہ اسے کوئی (آتا جاتا) قافلہ اٹھا لے جائے اگر تمہیں کرنا ہی ہے تو یوں کرو۔'' O---۱۱۔ ''انہوں نے کہا ابا! آخر آپ یوسفؑ کے بارے میں ہم پر اعتبار کیوں نہیں کرتے ہم تو اس کے خیر خواہ ہیں۔'' O---۱۲۔ ''کل آپ اسے ضرور ہمارے ساتھ بھیج دیجئے کہ خوب کھائے پیئے اور کھیلے-اس کی حفاظت کے ہم ذمہ دار ہیں۔'' O---۱۳۔ ''(یعقوبؑ نے) کہا اسے تمہارا لے جانا تو مجھے سخت صدمہ دے گا اور مجھے یہ بھی کھٹکا لگا رہے گا کہ تمہاری غفلت میں اسے بھیڑیا کھا جائے۔'' O---۱۴۔ ''انہوں نے جواب دیا کہ ہم جیسی (زور آور) جماعت کی موجودگی میں بھی اگر اسے بھیڑیا کھا جائے تو ہم بالکل نکمے ہی ہوئے۔'' O---۱۵۔ ''پھر جب اسے لے چلے اور سب نے مل کر ٹھان لیا کہ اسے غیر آباد گہرے کنویں کی تہ میں پھینک دیں-ہم نے یوسفؑ کی طرف وحی کی کہ یقیناً (وقت آ رہا ہے کہ) تو انہیں ماجرا کی خبر اس حال میں دے گا کہ وہ جانتے ہی نہ ہوں۔'' O---۱۶۔ ''اور عشا کے وقت (وہ سب) اپنے باپ کے پاس روتے ہوئے پہنچے۔'' O---۱۷۔ ''اور کہنے لگے کہ ابا جان ہم تو آپس میں دوڑ میں لگ گئے اور یوسفؑ کو ہم نے اسباب کے پاس چھوڑا-پس اسے بھیڑیا کھا گیا۔'' O---آپ تو ہماری بات نہیں مانیں گے-گو ہم بالکل سچے ہی ہوں۔'' O---۱۸۔ ''اور یوسفؑ کے کرتے کو جھوٹ موٹ کے خون سے خون آلود بھی کر لائے تھے-باپ نے کہا-یوں نہیں، بلکہ تم نے اپنے دل ہی سے ایک بات بنا لی ہے-پس صبر ہی بہتر ہے اور تمہاری بنائی ہوئی باتوں پر اللہ تعالیٰ ہی سے مدد کی طلب ہے۔'' O---۱۹۔ ''اور ایک قافلہ آیا اور انہوں نے اسے مال تجارت قرار دے کر چھپا دیا اور اللہ تعالیٰ اس سے باخبر تھا جو وہ کر رہے تھے۔'' O---۲۰۔ ''اور انہوں نے اسے بہت ہی ہلکی قیمت پر گنتی کے چند درہموں پر ہی بیچ ڈالا-وہ تو یوسفؑ کے بارے میں بہت ہی بے رغبت تھے۔'' O---۲۱۔ ''مصر والوں میں سے جس نے اسے خریدا تھا اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ اسے بہت عزت و احترام کے ساتھ رکھو-بہت ممکن ہے کہ یہ ہمیں فائدہ پہنچائے یا اسے ہم اپنا بیٹا ہی بنا لیں-یوں ہم نے مصر کی سرزمین میں یوسفؑ کا قدم جما دیا کہ ہم اسے خواب کی تعبیر کا کچھ علم سکھا دیں-اللہ تعالیٰ اپنے ارادے پر غالب ہے-لیکن اکثر لوگ بے علم ہوتے ہیں۔'' O---۲۲۔ ''اور جب (یوسفؑ) پختگی کی عمر کو پہنچ گئے-ہم نے اسے قوت فیصلہ و علم دیا-ہم نیک کاروں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں۔'' O---۲۳۔ ''اس عورت نے جس کے گھر یوسفؑ تھے-یوسف کو بہلانا پھسلانا شروع کیا کہ وہ اپنے نفس کی نگرانی چھوڑ دے اور دروازے بند کر کے کہنے لگی-لو آ جاؤ-یوسفؑ نے کہا-اللہ تعالیٰ کی پناہ! وہ میرا رب ہے مجھے اس نے بہت اچھی طرح رکھا ہے-بے انصافی کرنے والوں کا بھلا نہیں ہوتا۔'' O---۲۴۔ ''اس عورت نے یوسفؑ کی طرف کا قصد کیا اور یوسفؑ اس کا قصد کرتے اگر وہ اپنے پروردگار کی دلیل نہ دیکھتے-یونہی ہوا اس واسطے کہ ہم اس سے برائی اور بے حیائی دور کر دیں-بیشک وہ ہمارے چنے ہوئے بندوں میں

Marfat.com

تھا۔" O---۲۵۔" دونوں دروازے کی طرف دوڑے اور اس عورت نے یوسفؑ کا کرتا پیچھے کی طرف سے کھینچ کر پھاڑ ڈالا اور دروازے کے پاس ہی عورت کا شوہر دونوں کو مل گیا تو کہنے لگی جو شخص تیری بیوی کے ساتھ برا ارادہ کرے بس اس کی سزا یہی ہے کہ اسے قید کر دیا جائے یا اور کوئی دردناک سزا دی جائے۔" O---۲۶۔" یوسفؑ نے کہا یہ عورت ہی مجھے پھسلا رہی تھی اور عورت کے قبیلے ہی کے ایک شخص نے گواہی دی کہ اگر اس کا کرتا آگے سے پھٹا ہوا ہے تو عورت سچی ہے اور یوسف جھوٹ بولنے والوں میں سے ہے۔" O---۲۷۔" اور اگر اس کا کرتہ پیچھے کی جانب سے پھاڑا گیا ہے تو عورت جھوٹی اور یوسف سچوں میں سے ہے۔" O---۲۸۔" خاوند نے جو دیکھا کہ یوسفؑ کا کرتا پیٹھ کی جانب سے پھاڑا گیا ہے تو صاف کہہ دیا کہ یہ تم عورتوں کی چال بازی ہے۔ بیشک تمہاری چال بازی بہت بڑی ہے۔" O---۲۹۔" یوسفؑ اب اس بات کو آتی جاتی کرو اور (اے عورت) تو اپنے گناہ سے توبہ کر بیشک تو گنہگاروں میں سے ہے۔" O---۳۰۔" اور شہر کی عورتوں میں چرچا ہونے لگا کہ عزیز کی بیوی اپنے (جوان) غلام کو اپنا مطلب نکالنے کے لئے بہلانے پھسلانے میں لگی رہتی ہے۔ اس کے دل میں یوسفؑ کی محبت بیٹھ گئی ہے۔ ہمارے خیال میں تو وہ صریح گمراہی میں ہے۔" O---۳۱۔" اس نے جب ان کی پرفریب غیبت کا حال سنا تو انہیں بلوا بھیجا اور ان کے لئے ایک مجلس مرتب کی اور ان میں سے ہر ایک کو چھری دی اور کہا اے یوسف! ان کے سامنے چلے آؤ۔ ان عورتوں نے جب اسے دیکھا تو بہت بڑا جانا اور اپنے ہاتھ کاٹ لئے اور زبان سے نکل گیا کہ ماشاء اللہ! یہ انسان تو ہرگز نہیں۔ یہ تو یقیناً کوئی بہت ہی بزرگ فرشتہ ہے۔" O---[اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ فرشتے شکل وصورت میں انسان سے بہتر یا افضل ہیں۔ کیونکہ فرشتوں کو تو انسانوں نے دیکھا ہی نہیں ہے۔ علاوہ ازیں انسان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے خود قرآن کریم میں صراحت کی ہے کہ ہم نے اسے احسن تقویم (بہترین انداز) میں پیدا کیا ہے۔ ان عورتوں نے بشریت کی نفی محض اس لیے کی کہ انہوں نے حسن وجمال کا ایک ایسا پیکر دیکھا تھا جو انسانی شکل میں کبھی ان کی نظروں سے نہیں گزرا تھا اور انہوں نے فرشتہ اس لیے قرار دیا کہ عام انسان یہی سمجھتا ہے کہ فرشتے ذات وصفات کے لحاظ سے ایسی شکل رکھتے ہیں جو انسانی شکل سے بالاتر ہے۔ اس سے یہ معلوم ہوا کہ انبیاء کی غیر معمولی خصوصیات وامتیازات کی بنا پر انہیں انسانیت سے نکال کر نورانی مخلوق قرار دینا، ہر دور کے ایسے لوگوں کا شیوہ رہا ہے جو نبوت اور اس کے مقام سے ناآشنا ہوتے ہیں۔]" O---۳۲۔" اس وقت عزیز مصر کی بیوی نے کہا۔ یہی ہیں جن کے بارے میں تم مجھے طعنے دے رہی تھیں۔ میں نے ہر چند اس سے اپنا مطلب حاصل کرنا چاہا لیکن یہ بال بال بچا رہا اور جو کچھ میں اس سے کہہ رہی ہوں اگر یہ نہ کرے گا تو یقیناً یہ قید کر دیا جائے گا اور بے شک یہ بہت ہی بے عزت ہوگا۔" O---۳۳۔" یوسفؑ نے دعا کی اے میرے پروردگار! جس بات کی طرف یہ عورتیں مجھے بلا رہی ہیں اس سے تو مجھے جیل خانہ بہت پسند ہے۔ اگر تو نے ان کا فن فریب مجھ سے دور نہ کیا تو میں ان کی طرف مائل ہو جاؤں گا اور بالکل نادانوں میں جا ملوں گا۔" O---[تفسیر کے لیے باب نمبر۴، مضمون: حضرت یوسف علیہ السلام]---۳۴۔" اس کے رب نے اس کی دعا قبول کر لی اور ان عورتوں کے داؤ پیچ اس سے پھیر دیئے۔ یقیناً وہ سننے والا، جاننے والا ہے۔" O---۳۵۔" پھر ان تمام نشانیوں کے دیکھ لینے کے بعد بھی انہیں یہی مصلحت معلوم ہوئی کہ یوسفؑ کو کچھ مدت کے لئے قید خانہ میں رکھیں۔" O---۳۶۔" اس کے ساتھ ہی دو اور جوان بھی جیل خانے میں داخل ہوئے ان میں سے ایک نے کہا کہ میں نے خواب میں اپنے آپ کو شراب نچوڑتے دیکھا ہے۔ اور دوسرے نے کہا کہ میں نے اپنے آپ کو دیکھا ہے کہ میں اپنے سر پر روٹی اٹھائے ہوئے ہوں جسے پرندے کھا رہے ہیں۔ ہمیں آپ اس کی تعبیر بتایئے۔ ہمیں تو آپ خوبیوں والے شخص دکھائی دیتے ہیں۔" O---۳۷۔" یوسفؑ نے کہا۔ تمہیں جو کھانا دیا جاتا ہے اس کے تمہارے پاس پہنچنے سے پہلے ہی میں تمہیں اس کی تعبیر بتلا دوں گا۔ یہ سب اس علم کی بدولت ہے جو مجھے میرے رب نے سکھایا ہے۔ میں نے ان لوگوں کا مذہب چھوڑ دیا ہے جو اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں رکھتے اور آخرت کے بھی منکر ہیں۔" O---۳۸۔" میں اپنے باپ دادوں کے دین کا پابند ہوں یعنی ابراہیمؑ واسحاقؑ اور یعقوبؑ کے دین کا۔ ہمیں ہرگز یہ سزاوار نہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو بھی شریک کریں۔ ہم پر اور تمام اور لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا یہ خاص فضل ہے۔ لیکن اکثر لوگ ناشکری کرتے ہیں۔" O---۳۹۔" اے میرے قید خانے کے ساتھیو! کیا متفرق کئی ایک پروردگار بہتر ہیں؟ یا ایک اللہ تعالیٰ زبردست طاقت ور۔" O---۴۰۔ اس کے سوا تم جن کی پوجا پاٹ کر رہے ہو وہ سب نام ہی نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے خود ہی گھڑ لئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی کوئی دلیل نازل نہیں فرمائی۔ فرمانروائی صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ہے۔ اس کا فرمان ہے کہ تم سب سوائے اس کے کسی اور کی عبادت نہ کرو۔ یہی دین درست ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔" O---۴۱۔" اے میرے قید خانے کے رفیقو! تم دونوں میں سے ایک تو اپنے بادشاہ کو شراب پلانے پر مقرر ہو جائے گا۔ لیکن دوسرا سولی پر چڑھایا جائے گا۔ اور پرندے اس کا سر نوچ نوچ کر کھائیں گے۔ تم دونوں جس کے بارے میں تحقیق کر رہے تھے اس کام کا فیصلہ کر دیا گیا۔" O---۴۲۔ اور جس کی نسبت یوسفؑ کا گمان تھا کہ ان دونوں میں سے یہ چھوٹ جائے گا اس سے کہا کہ اپنے بادشاہ سے میرا ذکر بھی کر دینا۔ پھر اسے شیطان نے اپنے بادشاہ سے ذکر کرنا بھلا دیا اور یوسفؑ نے کئی سال قید خانے ہی میں کاٹے۔" O---۴۳۔" بادشاہ نے کہا میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ سات موٹی تازی گائیں ہیں جن کو سات لاغر دبلی پتلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات بالیاں ہیں ہری ہری اور دوسری سات بالکل خشک۔ اے میرے درباریو! میرے اس

Marfat.com

خواب کی تعبیر بتلاؤ اگر تم خواب کی تعبیر دے سکتے ہو۔" O---۴۴۔ "انہوں نے جواب دیا کہ یہ تو اڑتے اڑاتے پریشان خواب ہیں اور ایسے شوریدہ خوابوں
کی تعبیر جاننے والے ہم نہیں۔" O---۴۵۔ "ان دو قیدیوں میں سے جو رہا ہوا تھا اسے مدت کے بعد یاد آ گیا اور کہنے لگا میں تمہیں اس کی تعبیر بتلا دوں گا
مجھے جانے کی اجازت دیجئے۔" O---۴۶۔ "اے یوسفؑ! اے بہت بڑے سچے یوسف! آپ ہمیں اس خواب کی تعبیر بتلایئے کہ سات موٹی تازی گائیں
ہیں جنہیں سات دبلی پتلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات بالکل سبز خوشے ہیں اور سات ہی دوسرے بھی بالکل خشک ہیں۔ تا کہ میں واپس جا کر ان لوگوں سے
کہوں کہ وہ سب جان لیں۔" O---۴۷۔ "یوسفؑ نے جواب دیا کہ تم سات سال تک پے در پے لگاتار حسب عادت غلہ بویا کرنا اور فصل کاٹ کر اسے
بالیوں سمیت ہی رہنے دینا سوائے اپنے کھانے کی تھوڑی سی مقدار کے۔" O---۴۸۔ "اس کے بعد سات سال نہایت قحط کے آئیں گے۔ وہ اس غلے کو کھا
جائیں گے جو تم نے ان کے لئے ذخیرہ رکھ چھوڑا تھا۔ سوائے اس تھوڑے سے کے جو تم روک رکھتے ہو۔" O---۴۹۔ "اس کے بعد جو سال آئے گا اس میں
لوگوں پر خوب بارش برسائی جائے گی اور اس میں (شیرہ انگور بھی) خوب نچوڑیں گے۔" O---۵۰۔ "اور بادشاہ نے کہا یوسفؑ کو میرے پاس لاؤ۔ جب
قاصد یوسفؑ کے پاس پہنچا تو انہوں نے کہا۔ اپنے بادشاہ کے پاس واپس جا اور اس سے پوچھ کہ ان عورتوں کا حقیقی واقعہ کیا ہے جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لئے
تھے؟ ان کے حیلے کو (صحیح طور پر) جاننے والا میرا پروردگار ہی ہے۔" O---۵۱۔ "بادشاہ نے پوچھا اے عورتو! اس وقت کا صحیح واقعہ کیا ہے جب تم داؤ فریب
کر کے یوسف کو اس کی دلی منشا سے بہکانا چاہتی تھیں۔ انہوں نے صاف جواب دیا کہ معاذ اللہ ہم نے یوسفؑ میں کوئی برائی نہیں پائی۔ پھر تو عزیز کی بیوی بھی
بول اٹھی کہ اب تو سچی بات نتھر آئی۔ میں نے ہی اسے ورغلایا تھا اس کے جی سے اور یقیناً وہ سچوں میں سے ہے۔" O---۵۲۔ "(یوسفؑ نے کہا) یہ اس
واسطے کہ (عزیز) جان لے کہ میں نے اس کی پیٹھ پیچھے اس کی خیانت نہیں کی اور یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ دغا بازوں کے ہتھکنڈے چلنے نہیں دیتا۔" O---۵۳۔
"میں اپنے نفس کی پاکیزگی بیان نہیں کرتا۔ بیشک نفس تو برائی پر ابھارنے والا ہی ہے۔ مگر یہ کہ میرا پروردگار ہی اپنا رحم کرے۔ یقیناً میرا پالنے والا بڑی بخشش
کرنے والا اور بہت رحم کرنے والا ہے۔" O---۵۴۔ "بادشاہ نے کہا اسے میرے پاس لاؤ کہ میں اسے اپنے خاص کاموں کے لئے مقرر کر لوں۔ پھر جب
اس سے بات چیت کی تو کہنے لگا کہ آپ ہمارے ہاں آج سے ذی عزت اور امانت دار ہیں۔" O---۵۵۔ "(یوسفؑ) نے کہا آپ مجھے ملک کے خزانوں
پر مقرر کر دیجئے میں حفاظت کرنے والا اور باخبر ہوں۔" O---۵۶۔ "اسی طرح ہم نے یوسفؑ کو ملک کا قبضہ دے دیا کہ وہ جہاں کہیں چاہے رہے سہے۔ ہم
جسے چاہیں اپنی رحمت پہنچا دیتے ہیں۔ ہم نیکو کاروں کا ثواب ضائع نہیں کرتے۔" O---۵۷۔ "یقیناً ایمان داروں اور پرہیزگاروں کا اخروی اجر بہت ہی
بہتر ہے۔" O---۵۸۔ "یوسفؑ کے بھائی آئے اور یوسفؑ کے پاس گئے تو اس نے انہیں پہچان لیا اور انہوں نے اسے نہ پہچانا۔" O---۵۹۔ "جب
انہیں ان کا اسباب مہیا کر دیا تو کہا کہ تم میرے پاس اپنے اس بھائی کو بھی لانا جو تمہارے باپ سے ہے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ میں پورا ناپ کر دیتا ہوں اور
میں ہوں بھی بہترین میزبانی کرنے والوں میں۔" O---۶۰۔ "پس اگر تم اسے لے کر میرے پاس نہ آئے تو میری طرف سے تمہیں کوئی ناپ بھی نہ ملے گا۔
بلکہ تم میرے قریب بھی نہ پھٹکنا۔" O---۶۱۔ "انہوں نے کہا اچھا ہم اس کے باپ کو اس کی بابت پھسلائیں گے اور پوری کوشش کریں گے۔" O
---۶۲۔ "اپنے خدمت گاروں سے کہا کہ ان کی پونجی انہی کی بوریوں میں رکھ دو کہ جب لوٹ کر اپنے اہل وعیال میں جائیں اور پونجیوں کو پہچان لیں تو بہت
ممکن ہے کہ یہ پھر لوٹ آئیں۔" O---۶۳۔ "جب یہ لوٹ کر اپنے والد کے پاس گئے تو کہنے لگے کہ ہم سے تو غلہ کا ناپ روک لیا گیا۔ اب آپ ہمارے
بھائی کو بھیجئے کہ ہم پیمانہ بھر کر لائیں ہم اس کی نگہبانی کے ذمہ دار ہیں۔" O---۶۴۔ "(یعقوبؑ نے) کہا کہ مجھے تو اس کی بابت تمہارا بس ویسا ہی اعتبار ہے
جیسا اس سے پہلے اس کے بھائی کے بارے میں تھا۔ بس اللہ تعالیٰ ہی بہترین حافظ ہے اور وہ سب مہربانوں سے بڑا مہربان ہے۔" O---۶۵۔ "جب
انہوں نے اپنا اسباب کھولا تو اپنا سرمایہ موجود پایا جو ان کی جانب لوٹا دیا گیا تھا۔ اے ہمارے باپ ہمیں اور کیا چاہئے۔ دیکھئے تو یہ ہمارا سرمایہ بھی ہمیں واپس لوٹا
دیا گیا ہے۔ ہم اپنے خاندان کو رسد لا دیں گے اور اپنے بھائی کی نگرانی بھی رکھیں گے اور ایک اونٹ کا غلہ زیادہ لائیں گے۔ یہ ناپ تو بہت آسان ہے۔" O
---۶۶۔ "یعقوبؑ نے کہا! میں تو اسے ہرگز ہرگز تمہارے ساتھ نہ بھیجوں گا۔ جب تک کہ تم اللہ تعالیٰ کو بیچ میں رکھ کر مجھے قول وقرار نہ دو کہ تم اسے میرے پاس
پہنچا دو گے۔ سوائے اس ایک صورت کے کہ تم سب گرفتار کر لئے جاؤ۔ جب انہوں نے پکا قول وقرار دے دیا تو انہوں نے کہا کہ جو کچھ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ اس
پر نگہبان ہے۔" O---۶۷۔ "اور (یعقوبؑ) نے کہا اے میرے بچو! تم سب ایک دروازے سے نہ جانا بلکہ کئی جدا جدا دروازوں میں سے داخل ہونا۔ میں
اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والی کسی چیز کو تم سے نہیں ٹال سکتا۔ حکم صرف اللہ تعالیٰ ہی کا چلتا ہے۔ میرا کامل بھروسہ اسی پر ہے۔ اور ہر ایک بھروسہ کرنے والے کو
اسی پر بھروسہ کرنا چاہئے۔" O---۶۸۔ "جب وہ انہیں راستوں سے جن کا حکم ان کے والد نے انہیں دیا تھا گئے۔ کچھ نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے جو بات مقرر کر
دی ہے وہ اس سے انہیں ذرا بھی بچا لے۔ مگر یعقوبؑ کے دل میں ایک خیال (پیدا ہوا) جسے اس نے پورا کر لیا۔ بلاشبہ وہ ہمارے سکھلائے ہوئے علم کا عالم
تھا۔ لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔" O---۶۹۔ "یہ سب جب یوسفؑ کے پاس پہنچ گئے تو اس نے اپنے بھائی کو اپنے پاس بٹھا لیا اور کہا میں تیرا بھائی (یوسف)

Marfat.com

ہوں۔ پس یہ جو کچھ کرتے رہے اس کا کچھ رنج نہ کرے۔" O---۶۹۔ "پھر جب ان کا سامان اسباب ٹھیک ٹھاک کر کے دیا تو اپنے بھائی کے اسباب میں پانی پینے کا پیالہ رکھ دیا۔ پھر ایک آواز دینے والے نے پکار کر کہا۔ اے قافلے والو! تم لوگ تو چور ہو۔" O---۷۰۔ "انہوں نے ان کی طرف منہ پھیر کر کہا کہ تمہاری کیا چیز کھوئی گئی ہے؟" O---۷۱۔ "جواب دیا کہ شاہی پیمانہ گم ہے۔ جو اسے لے آئے اسے ایک اونٹ کے بوجھ کا غلہ ملے گا۔ اس وعدے کا میں ضامن ہوں۔" O---۷۲۔ "انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ کی قسم! تم کو خوب علم ہے کہ ہم ملک میں فساد پھیلانے کے لئے نہیں آئے اور نہ ہم چور ہیں۔" O---۷۳۔ "انہوں نے کہا اچھا چور کی کیا سزا ہے اگر تم جھوٹے ہو۔" O---۷۴۔ "جواب دیا کہ اس کی سزا یہی ہے کہ جس کے اسباب میں سے پایا جائے وہی اس کا بدلہ ہے۔ ہم تو ایسے ظالموں کو یہی سزا دیا کرتے ہیں۔" O---۷۵۔ "پس یوسفؑ نے ان کے سامان کی تلاش شروع کی اپنے بھائی کے سامان کی تلاشی سے پہلے۔ پھر اس پیمانہ کو اپنے بھائی کے سامان (زنبیل) سے نکالا۔ ہم نے یوسفؑ کے لئے اسی طرح یہ تدبیر کی۔ اس بادشاہ کے قانون کی رو سے یہ اپنے بھائی کو نہ لے سکتا تھا۔ مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ کو منظور ہو۔ ہم جس کے چاہیں درجے بلند کر دیں۔ ہر ذی علم پر فوقیت رکھنے والا دوسرا ذی علم موجود ہے۔" O---۷۶۔ "انہوں نے کہا کہ اگر اس نے چوری کی (تو کوئی تعجب کی بات نہیں) اس کا بھائی پہلے بھی چوری کر چکا ہے۔ یوسفؑ نے اس بات کو اپنے دل میں رکھ لیا اور ان کے سامنے بالکل ظاہر نہ کیا۔ کہا کہ تم بدتر جگہ میں ہو اور جو تم بیان کرتے ہو اسے اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے۔" O---۷۷۔ "انہوں نے کہا کہ اے عزیز مصر! اس کے والد بہت بڑی عمر کے بالکل بوڑھے شخص ہیں۔ آپ اس کے بدلے ہم میں سے کسی کو لے لیجئے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ آپ بڑے نیک نفس ہیں۔" O---۷۸۔ "(یوسفؑ نے) کہا کہ ہم نے جس کے پاس اپنی چیز پائی ہے اس کے سوا دوسرے کی گرفتاری کرنے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتے ہیں۔ ایسا کرنے سے تو ہم یقیناً ناانصافی کرنے والے ہو جائیں گے۔" O---۷۹۔ "جب یہ اس سے مایوس ہو گئے تو تنہائی میں بیٹھ کر مشورہ کرنے لگے۔ ان میں جو سب سے بڑا تھا اس نے کہا تمہیں معلوم نہیں کہ تمہارے والد نے تم سے اللہ تعالیٰ کی قسم لے کر پختہ قول قرار لیا ہے اور اس سے پہلے یوسفؑ کے بارے میں تم کوتاہی کر چکے ہو۔ پس میں تو اس سرزمین سے نہ ٹلوں گا۔ جب تک والد صاحب خود مجھے اجازت نہ دیں۔ یا اللہ تعالیٰ میرے اس معاملے کا فیصلہ کر دے۔ وہی بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔" O---۸۰۔ "تم سب والد صاحب کی خدمت میں واپس جاؤ اور کہو ابا جی! آپ کے صاحبزادے نے چوری کی اور ہم نے وہی گواہی دی تھی جو ہم جانتے تھے۔ ہم کچھ غیب کی حفاظت کرنے والے نہ تھے۔" O---۸۱۔ "آپ اس شہر کے لوگوں سے دریافت فرما لیں جہاں ہم تھے۔ اور اس قافلہ سے بھی پوچھ لیں جس کے ساتھ ہم آئے ہیں اور یقیناً ہم بالکل سچے ہیں۔" O---۸۲۔ "(یعقوبؑ نے) کہا یہ تو نہیں بلکہ تم نے اپنی طرف سے بات بنالی۔ پس اب صبر ہی بہتر ہے۔ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو میرے پاس ہی پہنچا دے۔ وہی علم و حکمت والا ہے۔" O---۸۳۔ "پھر ان سے منہ پھیر لیا اور کہا ہائے یوسف! ان کی آنکھیں بوجہ رنج و غم کے سفید ہو چکی تھیں اور وہ غم کو دبائے ہوئے تھے۔" O---۸۴۔ "بیٹوں نے کہا واللہ! آپ ہمیشہ یوسف کی یاد ہی میں لگے رہیں گے۔ یہاں تک کہ گھل جائیں یا ختم ہی ہو جائیں۔" O---۸۵۔ "انہوں نے کہا کہ میں تو اپنی پریشانیوں اور رنج کی فریاد اللہ تعالیٰ ہی سے کر رہا ہوں۔ مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ باتیں معلوم ہیں جو تم نہیں جانتے۔" O---۸۶۔ "میرے پیارے بچو! تم جاؤ اور یوسفؑ کی اور اس کے بھائی کی پوری طرح تلاش کرو۔ اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔ یقیناً رب کی رحمت سے ناامید وہی ہوتے ہیں جو کافر ہوتے ہیں۔" O---۸۷۔ "پھر جب یہ لوگ یوسفؑ کے پاس پہنچے تو کہنے لگے کہ اے عزیز! ہم کو اور ہمارے خاندان کو دکھ پہنچا ہے۔ ہم حقیر پونجی لائے ہیں پس آپ ہمیں پورے غلے کا ناپ دیجئے اور ہم پر خیرات کیجئے۔ اللہ تعالیٰ خیرات کرنے والوں کو بدلہ دیتا ہے۔" O---۸۸۔ "یوسفؑ نے کہا جانتے بھی ہو کہ تم نے یوسفؑ اور اس کے بھائی کے ساتھ اپنی نادانی کی حالت میں کیا کیا۔" O---۸۹۔ "انہوں نے کہا کیا (واقعی) تو ہی یوسف ہے۔ جواب دیا کہ ہاں میں یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہم پر فضل و کرم کیا۔ بات یہ ہے کہ جو بھی پرہیزگاری اور صبر کرے تو اللہ تعالیٰ کسی نیکوکار کا اجر ضائع نہیں کرتا۔" O---۹۰۔ "انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے تجھے ہم پر برتری دی ہے اور یہ بھی بالکل سچ ہے کہ ہم خطاکار تھے۔" O---۹۱۔ "جواب دیا۔ آج تم پر کوئی ملامت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں بخشے وہ سب مہربانوں سے بڑا مہربان ہے۔" O---۹۲۔ "میرا یہ کرتا تم لے جاؤ اور اسے میرے والد کے منہ پر ڈال دو کہ وہ دیکھنے لگیں اور آ جائیں اور اپنے تمام خاندان کو میرے پاس لے آؤ۔" O---۹۳۔ "جب یہ قافلہ جدا ہوا تو ان کے والد نے کہا مجھے تو یوسفؑ کی خوشبو آ رہی ہے اگر تم مجھے سٹھیایا ہوا قرار نہ دو۔" O---۹۴۔ "وہ کہنے لگے کہ واللہ آپ اپنے اسی پرانے خبط میں مبتلا ہیں۔" O---۹۵۔ "جب خوشخبری دینے والے نے پہنچ کر ان کے منہ پر وہ کرتا ڈالا اسی وقت وہ پھر سے بینا ہو گئے۔ کہا! کیا میں تم سے نہ کہا کرتا تھا کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔" O---۹۶۔ "انہوں نے کہا ابا جی! آپ ہمارے لئے گناہوں کی بخشش طلب کیجئے بیشک ہم قصوروار ہیں۔" O---۹۷۔ "کہا اچھا میں جلد ہی تمہارے لئے اپنے پروردگار سے بخشش مانگوں گا۔ وہ بہت بڑا بخشنے والا اور نہایت مہربانی کرنے والا ہے۔" O---۹۸۔ "جب یہ سارا گھرانہ یوسفؑ کے پاس پہنچ گیا تو یوسفؑ نے اپنے ماں باپ کو اپنے پاس جگہ دی اور کہا کہ اللہ تعالیٰ کو منظور ہے تو آپ سب امن و امان کے ساتھ مصر میں

Marfat.com

آؤ''O---١٠٠-''اور اپنے تخت پر اپنے ماں باپ کو اونچا بٹھایا اور سب اس کے سامنے سجدے میں گر گئے- تب کہا کہ اباجی! یہ میرے پہلے کے خواب کی تعبیر ہے- میرے رب نے اسے سچا کر دکھایا- اس اختلاف کے بعد جو شیطان نے مجھ میں اور میرے بھائیوں میں ڈال دیا تھا- میرا رب جو چاہے اس کے لئے بہترین تدبیر کرنے والا ہے- اور وہ بہت علم و حکمت والا ہے-''O---١٠١-''اے میرے پروردگار! تو نے مجھے ملک عطا فرمایا اور تو نے مجھے خواب کی تعبیر سکھلائی- اے آسمان و زمین کے پیدا کرنے والے تو ہی دُنیا و آخرت میں میرا ولی (دوست) اور کارساز ہے- تو مجھے اسلام کی حالت میں فوت کر اور نیکوں میں ملا دے-''O

(حضرت یوسفؑ بمطابق قصص القرآن از مولانا محمد حفظ الرحمن سیوہارویؒ)

نسب نامہ:- یوسف بن یعقوب بن اسحٰق بن ابراھیمؑ- حضرت ابراھیمؑ کے پڑوتے ہیں اور ان کی والدہ کا نام راحیل بنت لابان ہے- حضرت یعقوبؑ کو ان کے ساتھ بیحد محبت تھی بلکہ عشق تھا اور اس لئے کسی وقت بھی ان کی جدائی گوارا نہ کرتے تھے-

یہ بھی اپنے والد، دادا، اور پردادا کی طرح سن رشد کو پہنچ کر خدائے برتر کے جلیل القدر پیغمبر بنے اور ملت ابراھیم کی دعوت و تبلیغ کی خدمت سرانجام دی- یہی وجہ ہے کہ ابتدائے زندگی ہی سے ان کی دماغی اور فطری استعداد دوسرے بھائیوں کے مقابلہ میں بالکل جدا اور نمایاں تھی- یعقوبؑ کے عشق و محبت کا ایک سبب یہ بھی تھا کہ وہ یوسفؑ کی پیشانی کا چمکتا ہوا نورِ نبوت پہچانتے اور وحی الٰہی کے ذریعہ اس کی اطلاع پا چکے تھے- صفحہ ٢٨٠

وفات:- بہرحال حضرت یوسفؑ نے اپنی زندگی کے طویل حصہ عمر کو مصر ہی میں گزارا اور جب ان کی عمر ایک سو دس سال کو پہنچی تو ان کی وفات ہو گئی- حضرت یوسفؑ نے وفات سے پہلے اپنے خاندان والوں سے یہ عہد لیا کہ وہ مجھ کو مصر کی زمین میں نہ دفن کریں گے- بلکہ جب خدا کا یہ وعدہ پورا ہو کہ بنی اسرائیل دوبارہ فلسطین یعنی آباؤ اجداد کی سرزمین میں واپس ہوں تو میری ہڈیاں وہیں لے جا کر سپرد خاک کرنا- چنانچہ انہوں نے وعدہ کیا اور جب حضرت یوسفؑ کا انتقال ہو گیا تو ان کو حنوط (ممی) کر کے تابوت میں محفوظ رکھ دیا اور جب موسیٰؑ کے زمانہ میں بنی اسرائیل مصر سے نکلے تو اس تابوت کو بھی ساتھ لیتے گئے اور آباؤ اجداد کی سرزمین ہی میں لے جا کر سپرد خاک کر دیا- حموی کہتے ہیں کہ یوسفؑ کی قبر بلاطہ میں ہے جو فلسطین کے علاقہ نابلس کا ایک گاؤں ہے- یہ قبر ایک درخت کے نیچے ہے- صفحہ ٢٣٥-٢٣٦

(سورۃ المؤمن ٤٠)---٣٤-''اور اس سے پہلے تمہارے پاس (حضرت) یوسف دلیلیں لے کر آئے پھر بھی تم ان کی لائی ہوئی (دلیل) میں شک وشبہ ہی کرتے رہے یہاں تک کہ جب ان کی وفات ہو گئی تو کہنے لگے ان کے بعد تو اللہ تعالیٰ کسی رسول کو بھیجے گا ہی نہیں' اسی طرح اللہ تعالیٰ گمراہ کرتا ہے ہر اس شخص کو جو حد سے بڑھ جانے والا شک وشبہ کرنے والا ہو-''O (مزید تفصیل کیلئے باب ١٦، مضمون: بنی اسرائیل)

حضرت ایوب علیہ السلام

(سورۃ النساء ٤)---١٦٣-''ہم نے تیری طرف وحی کی ہے جس طرح ہم نے نوحؑ اور اس کے بعد (آنے والے) نبیوں کی طرف وحی کی تھی اور ہم نے ابراھیمؑ اور اسماعیلؑ اور اسحاقؑ اور یعقوبؑ اور اس کی اولاد اور عیسیٰؑ اور ایوبؑ اور ھارونؑ اور سلیمانؑ کی طرف بھی وحی کی اور ہم نے داؤدؑ کو زبور دی-'' O

(سورۃ الانعام ٦)---٨٤-''اور ہم نے اسے اسحاقؑ اور یعقوبؑ عطا کئے- سب کی ہم نے راہنمائی کی اور اس سے پہلے ہم نے نوحؑ کی راہنمائی کی اور اس کی اولاد میں سے داؤدؑ اور سلیمانؑ اور ایوبؑ اور یوسفؑ اور موسیٰؑ اور ھارونؑ کی بھی اور نیکوکاروں کو ہم اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں-'' O

نسب نامہ:- یوباب (ایوب) بن زارح بن عوض بن دیسان بن عیسو بن اسحٰق- تورات اور تاریخی نقول کا سلسلہ نسب کے متعلق یہ بیان کہ حضرت یوسفؑ کے نواسہ یا حضرت لوطؑ کے نواسہ ہیں محض اتفاقی نہیں ہے بلکہ کسی حقیقت پر مبنی ہے- اور چوتھا قرینہ بھی یہ واضح کرتا ہے کہ حضرت ایوبؑ کا زمانہ حضرت موسیٰؑ سے قبل ہونا چاہئے- اور وہ ١٥٠٠ ق م اور ١٣٠٠ ق م کے درمیان ہو سکتا ہے- امام بخاری کی بھی غالباً یہی تحقیق ہے اسی لئے انہوں نے کتاب الانبیاء میں انبیاء علیہم السلام کے متعلق جو ترتیب قائم کی ہے اس میں حضرت ایوبؑ کا ذکر حضرت یوسفؑ کے بعد اور حضرت موسیٰؑ سے قبل کیا ہے-

حضرت ایوبؑ عرب ہیں اور تمام مختلف اقوال میں بھی ان کے عرب ہونے پر سب کا اتفاق ہے- حضرت ایوبؑ بنی ادوم میں سے ہیں- ادوم اسحٰقؑ کے صاحبزادہ عیسو (عیص یا عیصو) کا لقب ہے اور یہ کہ وہ حضرت یعقوبؑ سے بڑے تھے اور کنعان سے ترک وطن کر کے اپنے چچا حضرت اسمٰعیلؑ کے پاس حجاز میں آ گئے تھے اور ان کی صاحبزادی محلات یا بشامہ، باسمہ سے شادی کر کے عرب کے اس حصہ سرزمین میں آباد ہو گئے تھے جو شام و فلسطین کے جنوب مغرب میں عرب کی آخری حد ہے اور جس جگہ کوہ ساعیر کا سلسلہ طول میں شمال سے جنوب تک چلا گیا ہے یا یوں کہہ دیجئے کہ وہ مقام جو عمان سے حضر موت تک وسیع ہے- ان

Marfat.com

عیسو (ادوم) کی نسل میں صدیوں تک حکومت وسطوت کا دور رہا ہے۔

ایک پاک اور مقدس انسان ہے جو خدائے تعالیٰ کے یہاں انبیاء و رسل کی جماعت میں شامل ہے اور اس کا نام ایوب ہے۔ وہ دولت وثروت اور کثرت اہل وعیال کے لحاظ سے بھی بہت خوش بخت اور فیروز مند تھا۔ مگر یکایک امتحان و آزمائش میں آ گیا اور متاع و مال، اہل وعیال اور جسم وجان سب کو مصیبت نے آ گھیرا۔ مال ومنال برباد ہوا۔ اہل وعیال ہلاک ہوئے اور جسم وجان کو سخت روگ لگ گیا تب بھی اس نے نہ شکوہ کیا اور نہ شکایت بلکہ صبر وشکر کے ساتھ خدائے تعالیٰ کی جناب میں صرف عرض حال کر دیا۔ پاس ادب کا یہ عالم ہے کہ یہ نہیں کہا: ''تو نے مصیبت میں ڈال دیا'' کیونکہ اس کو علم ہے کہ تکلیف وعذاب گو خدا ہی کی مخلوق ہیں مگر شیطانی اسباب پر ظہور پذیر ہوتے ہیں اس لئے یہ کہا ''شیطان نے مجھ کو تکلیف وعذاب کے ساتھ چھو دیا'' اور پھر عرض حال کے لئے نہایت عجیب ولطیف اور بلیغ پیرایہ بیان اختیار کیا کہ خدایا مجھ کو مصیبت نے آ گھیرا ہے اور تو مہربانوں میں سب سے بڑا مہربان ہے۔ اور جب اس نے پکارا تو خدا نے سنا اور قبول کیا۔ جو مال ومتاع برباد ہوا اور جو اہل وعیال ہلاک ہوئے خدا نے اس سے چند در چند اور زیادہ اس کو بخش دیئے۔ اور صحت وتندرستی کے لئے چشمہ جاری کر دیا کہ غسل کر کے چنگا ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ ایوب اپنی جگہ سے اٹھو اور زمین پر ٹھوکر مارو۔ ایوبؑ نے ارشاد باری کی تعمیل کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے ایک چشمہ جاری کر دیا جس میں انہوں نے غسل کیا اور جسم کا ظاہری روگ سب جاتا رہا اس کے بعد انہوں نے پھر ٹھوکر ماری اور دوسرا چشمہ ابل پڑا اور انہوں نے اس کا پانی پیا اور اس سے جسم کے باطنی حصہ میں مرض کا جو اثر تھا اس کا بھی قلع قمع ہو گیا اور اس طرح وہ چنگے ہو کر شکر خدا بجا لائے۔ اور پھر حضرت ایوبؑ کے صبر وعبودیت کی تعریف کرتے ہوئے اس نے یہ کہہ کر ان کی عظمت کو چار چاند لگا دیئے ''اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہم نے ایوبؑ کو بڑا ہی صابر پایا، وہ بہت ہی اچھا بندہ اور ہماری جانب رجوع ہونے والا ہے۔''

وفات:۔ سفر ایوب میں ہے کہ ابتلاء سے نجات پانے کے بعد ایوبؑ ایک سو چالیس سال زندہ رہ کر انتقال کر گئے:

بصائر:۔ حضرت ایوبؑ کے واقعہ میں صبر وضبط، استقلال واستقامت اور مصائب وبلایا میں شکر وسپاس گزاری کے جو اسرار اور حکمتیں موجود ہیں وہ اہل بصیرت کے لئے درس عبرت ہیں۔

☆ مصائب میں سب سے زیادہ سخت امتحان انبیاء علیہم السلام کا ہوتا ہے۔ اس کے بعد صلحاء کا نمبر ہے اور پھر حسب مراتب درجات۔ انسان اپنے دین کے درجات کے مناسب آزمایا جاتا ہے پس اگر اس کے دین میں پختگی اور مضبوطی ہے تو وہ مصیبت کی آزمائش میں بھی دوسروں سے زیادہ ہوگا۔

(**سورۃ الانبیاء ۲۱**)---۸۳۔ ''ایوب (علیہ السلام) کی اس حالت کو یاد کرو جبکہ اس نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ مجھے یہ بیماری لگ گئی ہے اور تو رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔'' O---۸۴۔ ''تو ہم نے اس کی سن لی اور جو دکھ انہیں تھا اسے دور کر دیا اور اس کو اہل وعیال عطا فرمائے بلکہ ان کے ساتھ ویسے ہی اور اپنی خاص مہربانی سے تاکہ سچے بندوں کے لیے سبب نصیحت ہو۔'' O---[قرآن مجید میں حضرت ایوب علیہ السلام کو صابر کہا گیا ہے' اس کا مطلب یہ ہے کہ انہیں سخت آزمائشوں میں ڈالا گیا جن میں انہوں نے صبر وشکر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔ یہ آزمائشیں اور تکلیفیں کیا تھیں' اس کی مستند تفصیل تو نہیں ملتی۔ تاہم قرآن کے انداز بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں مال ودولت دنیا اور اولاد وغیرہ سے نوازا ہوا تھا' بطور آزمائش اللہ تعالیٰ نے ان سے یہ سب نعمتیں چھین لیں' حتیٰ کہ جسمانی صحت سے بھی محروم اور بیماریوں میں گھر کر رہ گئے۔ بالآخر کہا جاتا ہے کہ ۱۸ سال کی آزمائشوں کے بعد بارگاہ الٰہی میں دعا کی' اللہ نے دعا قبول فرمائی اور صحت کے ساتھ مال واولاد پہلے سے دوگناہ عطا فرمائے۔ (اس کی کچھ تفصیل صحیح ابن حبان کی ایک روایت میں ملتی ہے۔ شکوہ شکایت اور جزع فزع صبر کے منافی ہے' جس کا اظہار حضرت ایوب علیہ السلام نے کبھی نہیں کیا۔ البتہ دعا صبر کے منافی نہیں ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے ''ہم نے قبول کر لی'' کے الفاظ استعمال فرمائے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---[مکمل تفصیل کے لیے باب نمبر ۴، مضمون: حضرت ایوب علیہ السلام]

(**سورۃ ص ۳۸**)---۴۱۔ ''اور ہمارے بندے ایوب (علیہ السلام) کا (بھی) ذکر کر' جبکہ اس نے اپنے رب کو پکارا کہ مجھے شیطان نے رنج اور دکھ پہنچایا ہے۔'' O---[حضرت ایوب علیہ السلام کی بیماری اور اس میں ان کا صبر مشہور ہے۔ جس کے مطابق اللہ تعالیٰ نے اہل ومال کی تباہی اور بیماری کے ذریعے سے ان کی آزمائش کی' جس میں وہ کئی سال مبتلا رہے۔ حتیٰ کہ صرف ایک بیوی ان کے ساتھ رہ گئی جو صبح وشام ان کی خدمت بھی کرتی اور ان کو کہیں کام کاج کر کے بقدر کفاف رزق کا انتظام بھی کرتی۔ یہاں پر متعدد تفسیری روایات کا ذکر کیا جاتا ہے' مگر اس میں سے کتنا کچھ صحیح ہے اور کتنا نہیں' اسے معلوم کرنے کا کوئی مستند ذریعہ نہیں۔ نصب سے جسمانی تکالیف اور عذاب سے مالی ابتلا مراد ہے۔ اس کی نسبت شیطان کی طرف اس لیے کی گئی ہے دراں حالیکہ سب کچھ کرنے والا صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے کہ ممکن ہے شیطان کے وسوسے ہی کسی ایسے عمل کا سبب بنے ہوں جس پر یہ آزمائش آئی یا پھر بطور ادب کے ہے کہ خیر کو اللہ تعالیٰ کی

Marfat.com

طرف اور شر کو اپنی یا شیطان کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۴۲۔ "اپنا پاؤں مارو، یہ نہانے کا ٹھنڈا اور پینے کا پانی ہے۔" O ---۴۳۔ "اور ہم نے اسے اس کا پورا کنبہ عطا فرمایا بلکہ اتنا ہی اور بھی اسی کے ساتھ اپنی (خاص) رحمت سے، اور عقلمندوں کی نصیحت کے لیے۔" O ---[یعنی ایوب علیہ السلام کو یہ سب کچھ ہم نے جو دوبارہ عطا کیا، تو اپنی رحمت خاص کے اظہار کے علاوہ اس کا دوسرا مقصد یہ ہے کہ اہل دانش اس سے نصیحت حاصل کریں اور وہ بھی ابتلاو شدائد پر اسی طرح صبر کریں جس طرح حضرت ایوب علیہ السلام نے کیا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۴۴۔ "اور اپنے ہاتھ میں تنکوں کا ایک مٹھا (جھاڑو) لے کر مار دے اور قسم کا خلاف نہ کر، سچ تو یہ ہے کہ ہم نے اسے بڑا صابر بندہ پایا، وہ بڑا نیک بندہ تھا اور بڑی ہی رغبت رکھنے والا۔" O ---[بیماری کے ایام میں خدمت گزار بیوی کو کسی بات سے ناراض ہو کر حضرت ایوب علیہ السلام نے اسے سو کوڑے مارنے کی قسم کھالی تھی، صحت یاب ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا، کہ سو تنکوں والی جھاڑو لے کر ایک مرتبہ اسے مار دے، تیری قسم پوری ہو جائے گی۔ اس امر میں علما کا اختلاف ہے کہ یہ رعایت صرف حضرت ایوب علیہ السلام کے ساتھ خاص ہے یا دوسرا کوئی شخص بھی اس طرح سو کوڑوں کی جگہ سو تنکوں والی جھاڑو مار کر حانث ہونے سے بچ سکتا ہے؟ بعض پہلی رائے قائل ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ اگر نیت ضرب شدید کی نہ ہو تو اس طرح عمل کیا جا سکتا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

حضرت شعیب علیہ السلام

(سورۃ الاعراف ۷) ---۸۵۔ "اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیبؑ کو۔ اس نے کہا اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی خدا نہیں۔ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک واضح دلیل آ گئی ہے۔ پس ناپ تول پورا کیا کرو۔ اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم کر کے نہ دو اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد گڑبڑ نہ مچاؤ۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم ایمان والے ہو۔" O ---۸۶۔ "اور ہر رستے پر نہ بیٹھو کہ اسے جو اس پر ایمان رکھتا ہے ڈراؤ اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے اس میں ٹیڑھ ڈھونڈ کر روکو اور یاد کرو جب تم تھوڑے سے تھے۔ پھر اس نے تمہیں بہت زیادہ کر دیا اور دیکھو کہ گڑبڑ مچانے والوں کا انجام کیسا ہوا۔" O ---۸۷۔ "اور اگر تم میں ایک گروہ اس پیغام پر ایمان رکھتا ہے جس کے ساتھ مجھے بھیجا گیا ہے اور ایک گروہ ایمان نہیں رکھتا تو صبر کرو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہمارے درمیان فیصلہ کرے اور وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔" O ---۸۸۔ "اس کی قوم کے متکبر سرداروں نے کہا شعیب! ہم تجھے اور انہیں جو تیرے ساتھ ایمان لائے ہیں اپنی بستی سے نکال کر رہیں گے۔ یا تم ہمارے طور طریقوں پر لوٹ آؤ گے۔ اس نے کہا اگرچہ ہم ناپسند کرتے ہوں۔" O ---۸۹۔ "ہم اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھوٹ گھڑیں گے اگر ہم تمہارے طور طریقے پر اس کے بعد کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس سے نجات دی ہے لوٹ گئے۔ مگر ہمارے لئے یہ ناممکن نہیں کہ ہم اس پر لوٹ جائیں سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ ہمارا آقا یوں چاہے۔ ہمارے رب کا علم ہر چیز پر حاوی ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہیں۔ اے ہمارے رب! ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حق پر فیصلہ کر دے کہ تو بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔" O ---۹۰۔ "اور اس کی قوم کے کافر سرداروں نے کہا۔ اگر تم نے شعیب کی پیروی کی تب تم ضرور نقصان اٹھاؤ گے۔" O ---۹۱۔ "پھر زلزلے نے انہیں آ پکڑا اور وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔" O ---۹۲۔ "جن لوگوں نے شعیب کو جھٹلایا گویا وہ کبھی وہاں رہتے ہی نہ تھے۔ جن لوگوں نے شعیب کو جھٹلایا وہی نقصان میں رہے۔" O ---۹۳۔ "تب اس نے ان سے منہ موڑ لیا اور بولا۔ اے میری قوم! میں نے تمہیں اپنے آقا کے پیغامات پہنچا دیئے تھے اور تم سے خیر خواہی کی تھی اب میں کیسے ایک کافر قوم کا غم کھاؤں۔" O

(سورۃ التوبہ ۹) ---۷۰۔ "کیا انہیں اپنے سے پہلی قوموں کی خبر نہیں ملی۔ قوم نوح، عاد، ثمود، قوم ابراہیم، مدین کے رہنے والوں اور الٹی ہوئی بستیوں کی؟ ان کے پاس ان کے رسول واضح نشانیاں لائے اور اللہ تعالیٰ ایسا تو نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا۔ لیکن وہ خود اپنے اوپر ظلم کرتے تھے۔" O

(سورۃ ھود ۱۱) ---۸۴۔ "اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیبؑ کو (بھیجا) اس نے کہا اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی خدا نہیں اور ناپ اور تول میں کمی نہ کرو کہ میں تمہیں آسودہ حال دیکھتا ہوں۔ مگر میں تم پر ایک گھیر لینے والے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔" O ---۸۵۔ "اور اے میری قوم! ناپ اور تول انصاف کے ساتھ پورا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں گھٹا کر نہ دو اور زمین میں فساد کرتے نہ پھرو۔" O ---۸۶۔ "اللہ تعالیٰ کی طرف سے بچا ہوا نفع تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم مومن ہو اور میں تم پر کوئی نگہبان نہیں۔" O ---۸۷۔ "وہ کہنے لگے۔ شعیب! کیا تیری نماز تجھے تلقین کرتی ہے کہ ہم انہیں جن کی عبادت ہمارے باپ دادا کرتے تھے چھوڑ دیں یا یہ کہ اپنے مال میں جو چاہیں نہ کریں۔ ہاں تو ہی بردبار اور سمجھدار ہے۔" O ---۸۸۔ "وہ کہنے لگا۔ اے میری قوم! کیا تم نے غور کیا کہ میں اپنے رب کی واضح دلیل پر ہوں اور اس نے مجھے اپنی طرف سے عمدہ رزق دیا ہے اور میں نہیں چاہتا کہ جس بات سے میں تمہیں روکتا ہوں اس میں تمہارے خلاف کروں۔ میں تو صرف جہاں تک مجھ سے ہو سکے اصلاح چاہتا ہوں۔ اور میری توفیق تو صرف اللہ

Marfat.com

تعالیٰ کے ہاتھ ہے۔ اسی پر میں بھروسہ کرتا ہوں اور اسی کی طرف میں رجوع کرتا ہوں۔" O---۸۹۔ "اور اے میری قوم! میری مخالفت تمہیں یوں نہ اکسائے کہ تم پر ویسی ہی مصیبت آجائے جیسی قوم نوحؑ یا قوم ہودؑ یا قوم صالحؑ پر پڑی تھی اور قوم لوطؑ تم سے کچھ دور بھی نہیں۔" O---۹۰۔ "اور اپنے رب سے بخشش مانگو۔ پھر اس کی طرف رجوع کرو میرا رب رحم کرنے والا محبت کرنے والا ہے۔" O---۹۱۔ "وہ کہنے لگے شعیبؑ! جو تو کہتا ہے اس میں سے بہت کچھ ہم نہیں سمجھتے اور ہم تجھے اپنے درمیان کمزور دیکھتے ہیں اور اگر تیری برادری نہ ہوتی تو ہم تجھے سنگسار کر دیتے اور تو ہم پر کچھ زور آور بھی نہیں۔" O---۹۲۔ "اس نے کہا اے میری قوم! کیا میری برادری اللہ تعالیٰ سے زیادہ تم پر زور آور ہے اور اسے تم نے اپنے سے الگ پیٹھ پیچھے ڈال رکھا ہے بیشک میرے رب نے تمہارے عملوں کو گھیرا ہوا ہے۔" O---۹۳۔ "اور اے میری قوم! تم اپنی جگہ کام کرو میں بھی کام کرتا ہوں۔ تم جلدی جان لوگے کہ کس پر وہ عذاب جو اسے رسوا کر دے گا آتا ہے اور کون جھوٹا ہے اور دھیان رکھو میں بھی تمہارے ساتھ دھیان رکھتا ہوں۔" O---۹۴۔ "اور جب ہمارا حکم آپہنچا تو ہم نے اپنی رحمت سے شعیبؑ کو اور ان کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے بچا لیا۔ اور ظالموں کو ایک چنگھاڑ نے آپکڑا اور وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔" O ---۹۵۔ "گویا وہ کبھی وہاں بسے ہی نہ تھے۔ سنو! دور دفع ہوئے مدین جیسے دور دفع ہوئے ثمود۔" O

(حضرت شعیبؑ بمطابق قصص القرآن از مولانا محمد حفظ الرحمن سیوہارویؒ)

قوم شعیبؑ: حضرت شعیبؑ کی بعثت مدین یا مدیان میں ہوئی تھی۔ مدین کسی مقام کا نام نہیں ہے بلکہ "قبیلہ" کا نام ہے۔ یہ قبیلہ حضرت ابراہیمؑ کے بیٹے مدین کی نسل سے تھا جو ان کی تیسری بیوی قطورہ سے پیدا ہوا۔ اس لئے حضرت ابراہیمؑ کا یہ خاندان بنی قطورہ کہلاتا ہے۔ صفحہ ۳۴۳

"مدین" اپنے اہل و عیال کے ساتھ اپنے سوتیلے بھائی حضرت اسمٰعیلؑ کے پہلو ہی میں حجاز میں آباد ہو گیا تھا۔ یہی خاندان آگے چل کر ایک بڑا قبیلہ بن گیا اور شعیبؑ بھی چونکہ اسی نسل اور اسی قبیلہ سے تھے اس لئے ان کی بعثت کے بعد یہ "قوم شعیب" کہلایا۔ صفحہ ۳۴۳،۳۴۴

مدین یا اصحاب ایکہ: یہ قبیلہ کس مقام پر آباد تھا؟ اس کے متعلق عبدالوہاب نجار کہتے ہیں کہ یہ حجاز میں شام کے متصل ایسی جگہ آباد تھا کہ جس کا عرض البلد افریقہ کے جنوبی صحرا کے عرض البلد کے مطابق پڑتا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ شام کے متصل معنا کے حصۂ زمین پر آباد تھا۔

قرآن عزیز نے اس قبیلہ کی آبادی کے متعلق ہم کو دو باتوں سے تعارف کرایا ہے۔ ایک یہ کہ وہ "امام مبین" پر آباد تھا۔

عرب کے جغرافیہ میں جو شاہراہ حجاز کے تاجر قافلوں کو شام، فلسطین، یمن بلکہ مصر تک لے جاتی اور بحر قلزم کے مشرقی کنارے سے ہو کر گزرتی تھی قرآن اسی کو امام مبین (کھلی اور صاف شاہراہ) کہتا ہے۔ کیونکہ صیف (گرمی) اور شتاء (سردی) دونوں زمانوں میں قریشی قافلوں کے لئے یہ متعارف اور بڑی تجارتی سڑک تھی جس کا سلسلہ بری مسافت کے ساتھ بحری کے بھی ڈانڈے ملا دیتا تھا۔

دوسرے یہ کہ وہ "اصحاب ایکہ" (جھنڈ والے) تھے۔ عربی میں "ایکہ" ان سرسبز و شاداب جھاڑیوں کو کہتے ہیں جو ہرے بھرے درختوں کی کثرت کی وجہ سے جنگلوں اور بنوں میں اگی رہتی ہیں اور جھاندے کی شکل اختیار کر لیتی ہیں۔

ان دونوں باتوں کے جان لینے کے بعد مدین کی آبادی کا پتہ آسانی سے معلوم ہو سکتا ہے وہ یہ کہ مدین کا قبیلہ بحر قلزم کے مشرقی کنارہ اور عرب کے مغرب شمال میں ایسی جگہ آباد تھا جو شام کے متصل حجاز کا آخری حصہ کہا جا سکتا ہے اور حجاز والوں کو شام، فلسطین بلکہ مصر تک جاتے میں اس کے کھنڈر راہ میں پڑتے تھے اور جو تبوک کے بالمقابل واقع تھا۔

مفسرین اس بارے میں مختلف ہیں کہ مدین اور اصحاب ایکہ ایک ہی قبیلہ کے دو نام ہیں یا دو جدا جدا قبیلے ہیں۔ بعض کا خیال ہے کہ دونوں جدا جدا قبیلے ہیں۔ مدین متمدن اور شہری قبیلہ تھا اور "اصحاب ایکہ" دیہاتی اور بدوی قبیلہ جو جنگل اور بن میں آباد تھا۔ اس لئے اس کو "بن والا" یا "جنگل والا" کہا گیا ہے۔ صفحہ ۳۴۴،۳۴۵

بہرحال راجح یہی ہے کہ مدین اور اصحاب ایکہ ایک ہی قبیلہ ہے جو باپ کی نسبت سے مدین کہلایا اور زمین کی طبعی اور جغرافی حیثیت سے "اصحاب ایکہ" کے لقب سے مشہور ہوا۔ صفحہ ۳۴۵

دعوت حق: بہرحال شعیبؑ جب اپنی قوم میں مبعوث ہوئے تو انہوں نے دیکھا کہ خدا کی نافرمانی اور معصیت کا ارتکاب صرف افراد و احاد میں ہی نہیں پایا جاتا بلکہ ساری کی ساری قوم گرداب ہلاکت میں مبتلا ہے اور اپنی بداعمالیوں میں اس قدر سرمست و سرشار ہے کہ ایک لمحہ کے لئے بھی ان کو یہ احساس نہیں ہوتا کہ یہ جو کچھ ہو رہا ہے معصیت اور گناہ ہے بلکہ وہ اپنے ان اعمال کو باعث فخر سمجھتے ہیں۔

ان کی بہت سی بداخلاقیوں اور نافرمانیوں سے قطع نظر جن قبیح امور نے خصوصیت کے ساتھ ان میں رواج پالیا تھا وہ یہ تھے۔

(۱) بت پرستی اور مشرکانہ رسوم و عقائد (۲) خرید و فروخت میں پورا لینا اور کم تولنا یعنی دوسرے کو اس کے حق سے کم دینا اور اپنے لئے حق کے مطابق لینا بلکہ اس

Marfat.com

سے زیادہ (۳) تمام معاملات میں کھوٹ اور ڈاکہ زنی۔

قوموں کے عام رواج کے مطابق دراصل ان کی رفاہیت، خوش عیشی، دولت وثروت کی فراوانی، زمین اور باغوں کی زرخیزی اور شادابی نے ان کو اس قدر مغرور بنا دیا تھا کہ وہ ان تمام امور کو اپنی ذاتی میراث اور اپنا خاندانی ہنر سمجھ بیٹھے تھے اور ایک ساعت کے لئے بھی ان کے دل میں یہ خطرہ نہیں گزرتا تھا کہ یہ سب کچھ خدائے تعالیٰ کی عطا و بخشش ہے کہ شکرگزار ہوتے اور سرکشی سے باز رہتے۔ غرض ان کی فارغ البالی نے ان میں طرح طرح کی بداخلاقیاں اور قسم قسم کے عیوب پیدا کر دیئے تھے۔

آخر غیرت حق حرکت میں آئی اور سنت اللہ کے مطابق ان کو راہ حق دکھانے، فسق وفجور سے بچانے اور امین ومتقی اور با اخلاق بنانے کے لئے ان ہی میں سے ایک ہستی کو چن لیا اور شرف نبوت ورسالت سے نواز کر اس کو دعوت اسلام اور پیغام حق کا امام بنایا۔ یہ ہستی حضرت شعیبؑ کی ذات گرامی تھی۔

خدا کی توحید اور شرک سے بیزاری کا اعتقاد تو تمام انبیاء علیہم السلام کی تعلیم کی مشترک بنیاد اور اصل ہے جو حضرت شعیبؑ کے حصہ میں بھی آئی تھی مگر قوم کی مخصوص بداخلاقیوں پر توجہ دلانے اور ان کو راہ راست پر لانے کے لئے انہوں نے اس قانون کو بھی اہمیت دی کہ خرید وفروخت کے معاملہ میں یہ ہمیشہ پیش نظر رہنا چاہئے کہ جو جس کا حق ہے وہ پورا پورا اس کو ملے کہ دنیوی معاملات میں یہی ایک ایسی بنیاد ہے جو متزلزل ہو جانے کے بعد ہر قسم کے ظلم، فسق وفجور اور مہلک خرابیوں اور بداخلاقیوں کا باعث بنتی ہے۔ صفحہ ۳۴۶، ۳۴۷

حضرت شعیبؑ بڑے فصیح وبلیغ مقرر تھے، شیریں کلامی، حسن خطابت، طرز بیان اور طلاقت لسانی میں بہت نمایاں امتیاز رکھتے تھے۔ اسی لئے مفسرین ان کو خطیب الانبیاء کے لقب سے یاد کرتے ہیں۔ پس انہوں نے نرم وگرم ہر طریقہ سے قوم کو رشد وہدایت کے یہ کلمات ارشاد فرمائے مگر اس بدبخت قوم پر مطلق کوئی اثر نہ ہوا اور چند ضعیف اور کمزور ہستیوں کے علاوہ کسی نے پیغام حق پر کان نہ دھرا۔ وہ خود بھی اسی طرح بداعمال رہے اور دوسروں کی راہ بھی مارتے رہے۔ وہ راستوں میں بیٹھ جاتے اور حضرت شعیبؑ کے پاس آنے جانے والوں کو قبول حق سے روکتے اور اگر موقعہ لگ جاتا تو لوگوں کو لوٹ لیتے اور اگر اس پر بھی کوئی خوش قسمت حق پر لبیک کہہ دیتا تو اس کو ڈراتے، دھمکاتے اور طرح طرح سے کج روی پر آمادہ کرتے لیکن ان تمام باتوں کے باوجود حضرت شعیبؑ کی دعوت حق کا سلسلہ برابر جاری رہا تو ان میں سے سربرآوردہ اشخاص نے کہ جن کو اپنی شوکت وطاقت پر غرور تھا، حضرت شعیبؑ سے کہا "اے شعیب! دو باتوں میں سے ایک بات ضرور ہو کر رہے گی یا ہم تجھ کو اور تجھ پر ایمان لانے والوں کو اپنی بستی میں سے نکال دیں گے اور تیرا دیس نکالا کریں گے یا تم کو مجبور کریں گے کہ پھر ہمارے دین میں واپس آ جاؤ۔" صفحہ ۳۴۸، ۳۴۹

حضرت شعیبؑ نے یہ بھی فرمایا "دیکھو خدائے تعالیٰ نے مجھ کو اس لئے بھیجا ہے کہ میں اپنے مقدور بھر تمہاری اصلاح کی سعی کروں اور میں جو کچھ کہتا ہوں اس کی صداقت اور سچائی کے لئے خدا کی حجت اور دلیل اور نشانی بھی پیش کر رہا ہوں مگر افسوس کہ تم اس واضح حجت کو دیکھ کر بھی سرکشی ونافرمانی پر قائم ہو اور مخالفت کا کوئی پہلو ایسا نہیں ہے جو تم سے چھوٹا ہوا ہو پھر میں تم سے اپنی اس رشد وہدایت کے بدلہ میں کوئی اجرت بھی نہیں مانگتا اور نہ کوئی دنیوی نفع کا طالب ہوں۔ میرا اجر تو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور اگر تم اب بھی نہ مانو گے تو مجھے ڈر ہے کہ کہیں خدا کا عذاب تم کو ہلاک وبرباد نہ کر ڈالے۔ اس کا فیصلہ اٹل ہے اور کسی کی مجال نہیں کہ اس کو رد کر دے۔ صفحہ ۳۹۴، ۳۵۰

آخر وہی ہوا جو قانون الٰہی کا ابدی وسرمدی فیصلہ ہے "یعنی حجت وبرہان کی روشنی آنے کے بعد بھی جب باطل پر اصرار ہو اور اس کی صداقت کا مذاق اڑایا جائے اور اس کی اشاعت میں رکاوٹیں ڈالی جائیں تو پھر خدا کا عذاب اس مجرمانہ زندگی کا خاتمہ کر دیتا اور آنے والی قوموں کے لئے اس کو عبرت وموعظت بنا دیا کرتا ہے۔"

نوع عذاب:۔ قرآن عزیز کہتا ہے کہ نافرمانی اور سرکشی کی پاداش میں قوم شعیبؑ کو دو قسم کے عذاب نے آ گھیرا۔ ایک زلزلہ کا عذاب اور دوسرا آگ کی بارش کا عذاب یعنی جب وہ اپنے گھروں میں آرام کر رہے تھے تو یک بیک ایک ہولناک زلزلہ آیا اور ابھی یہ ہولناکی ختم نہ ہوئی تھی کہ اوپر سے آگ برسنے لگی اور نتیجہ یہ نکلا کہ صبح کو دیکھنے والوں نے دیکھا کہ کل کے سرکش اور مغرور آج گھٹنوں کے بل اوندھے جھلسے ہوئے پڑے ہیں۔ صفحہ ۳۵۱

قبر شعیبؑ:۔ حضرموت میں ایک قبر ہے جو زیارت گاہ عوام وخواص ہے۔ وہاں کے باشندوں کا یہ دعویٰ ہے کہ یہ شعیبؑ کی قبر ہے۔ حضرت شعیب مدین کی ہلاکت کے بعد یہاں بس گئے تھے اور یہیں ان کی وفات ہوئی۔ حضرموت کے مشہور شہر "شیون" کے مغربی جانب میں ایک مقام ہے جس کو "شام" کہتے ہیں۔ اس جگہ اگر کوئی مسافر وادی ابن علی کی راہ ہوتا ہوا شمال کی جانب چلے تو وادی کے بعد وہ جگہ آتی ہے جہاں یہ "قبر" ہے۔ یہاں مطلق کوئی آبادی نہیں ہے اور جو شخص بھی یہاں آتا ہے صرف زیارت ہی کے لئے آتا ہے۔ صفحہ ۳۵۴

(سورۃ العنکبوت ۲۹) ---۳۶ "اور مدین کی طرف ہم نے ان کے بھائی شعیب (علیہ السلام) کو بھیجا انہوں نے کہا اے میری قوم کے لوگو! اللہ تعالیٰ کی

Marfat.com

عبادت کرو قیامت کے دن کی توقع رکھو اور زمین میں فساد نہ کرتے پھرو۔'' O ---۳۷۔ ''پھر بھی انہوں نے انہیں جھٹلایا آخر ش انہیں زلزلے نے پکڑ لیا اور وہ اپنے گھروں میں بیٹھے کے بیٹھے مردہ ہو کر رہ گئے۔'' O (مزید تفصیل کیلئے باب ۱۶، مضمون: قوم شعیب علیہ السلام)

حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام

(سورۃ البقرۃ ۲) ---۵۱۔ ''اور جب وعدہ کیا ہم نے موسیٰ سے چالیس رات کا پھر بنا لیا تم نے بچھڑے کو (معبود) موسیٰ کے بعد اور تم ظلم کر رہے تھے۔'' O ---۵۲۔ ''پھر معاف کر دیا ہم نے تم کو اس کے بعد بھی تا کہ تم شکر گزار بنو۔'' O ---۵۳۔ ''اور جب دی ہم نے موسیٰ کو کتاب اور فرقان تا کہ تم ہدایت حاصل کرو۔'' O ---۵۴۔ ''اور جب کہا موسیٰ نے اپنی قوم سے اے میری قوم! یقیناً تم نے ظلم کیا ہے اپنی جانوں پر معبود ٹھہرا کر بچھڑے کو پس توبہ کرو تم اپنے خالق کے حضور۔ لہٰذا قتل کرو تم اپنی جانوں کو یہی ہے بہتر تمہارے حق میں تمہارے خالق کے نزدیک۔ سو توبہ قبول کر لی اللہ تعالیٰ نے تمہاری۔ بیشک وہی تو ہے بڑا معاف کرنے والا اور رحم کرتے والا۔'' O ---۵۵۔ ''اور جب تم نے کہا اے موسیٰ! ہرگز نہ یقین کریں گے ہم تمہارا جب تک (نہ) دیکھ لیں ہم اللہ تعالیٰ کو علانیہ۔ تو آ لیا تم کو بجلی نے تمہارے دیکھتے دیکھتے۔'' O ---۵۶۔ ''پھر زندہ کیا ہم نے تم کو تمہاری موت کے بعد تا کہ تم شکر گزار بنو۔'' O ---۵۷۔ ''اور سایہ کیا ہم نے تم پر بادل کا اور اتارا ہم نے تم پر من و سلویٰ (اور کہا) کھاؤ ان پاکیزہ چیزوں میں سے جو عطا کی ہیں ہم نے تم کو اور (ناشکری کر کے) نہیں بگاڑا انہوں نے ہمارا کچھ بلکہ رہے وہ اپنی ہی جانوں پر ظلم کرتے۔'' O ---۵۸۔ ''اور جب ہم نے کہا کہ داخل ہو جاؤ اس بستی میں اور کھاؤ وہاں، جہاں سے چاہو بافراغت اور داخل ہونا (بستی کے) دروازے میں سجدہ ریز ہوتے ہوئے اور کہتے جانا بخشش مانگتے ہیں معاف کر دیں گے ہم خطائیں تمہاری بلکہ اور زیادہ عطا کریں گے ہم، نیکی کرنے والوں کو۔'' O ---۵۹۔ ''مگر بدل دیا ان ظالموں نے (اس کلمہ کو) ایسے کلمہ سے جو مختلف تھا اس سے جو کہا گیا تھا ان سے لہٰذا نازل کیا ہم نے ظلم کرنے والوں پر عذاب، آسمان سے۔'' O ---۶۰۔ ''اور جب پانی مانگا موسیٰ نے اپنی قوم کے لئے۔ تو کہا ہم نے کہ مارو اپنے عصا کو اس چٹان پر سو پھوٹ نکلے اس میں سے بارہ چشمے۔ جان لیا ہر قبیلے نے اپنا اپنا گھاٹ (ہم نے کہا) کھاؤ اور پیو اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے رزق میں سے اور مت پھرو زمین میں فساد پھیلاتے۔'' O ---۶۱۔ ''اور جب کہا تم نے اے موسیٰ! ہرگز نہیں صبر کر سکتے ہم ایک ہی (طرح کے) کھانے پر لہٰذا دُعا کیجئے ہمارے لئے اپنے رب سے کہ وہ پیدا کرے ہمارے لئے وہ چیزیں جو اگاتی ہے زمین۔'' O ---۶۷۔ ''اور جب کہا موسیٰ نے اپنی قوم سے بیشک اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے تم کو کہ ذبح کرو ایک گائے۔ کہنے لگے کیا کرتے ہو تم ہم سے مذاق؟ موسیٰ نے کہا۔ اللہ تعالیٰ کی پناہ اس سے کہ ہوؤں میں جاہلوں سے۔'' O ---۸۷۔ ''اور بیشک دی ہم نے موسیٰ کو کتاب اور پے در پے بھیجے بعد موسیٰ کے رسول اور عطا کیں ہم نے عیسیٰ ابن مریم کو کھلی نشانیاں اور مدد کی ہم نے اس کی روح القدس سے تو پھر کیا (ایسا نہیں ہوا کہ) جب بھی آیا تمہارے پاس کوئی رسول ایسے احکام لے کر جو خلاف تھے تمہاری خواہشات نفس کے۔ تو تم سرکش ہو گئے۔ پھر بعض رسولوں کو تم نے جھٹلایا اور بعض کو قتل ہی کر ڈالا۔'' O ---۹۲۔ ''اور یقیناً آئے موسیٰ تمہارے پاس کھلی نشانیاں لے کر پھر بھی پوجنا شروع کر دیا تم نے بچھڑے کو موسیٰ (کے طور پر جانے) کے بعد اور تم ظلم کر رہے تھے۔'' O ---۱۰۸۔ ''پھر کیا چاہتے ہو تم کہ سوالات اور مطالبات کرو اپنے رسول سے اسی طرح جیسے سوالات اور مطالبات کئے گئے موسیٰ سے اس سے پہلے اور جس نے کفر اختیار کیا ایمان کے بدلے تو یقیناً بھٹک گیا وہ سیدھی راہ سے۔'' O ---۱۳۶۔ ''(مسلمانو) تم کہہ دو کہ ہم ایمان لائے اللہ تعالیٰ پر اور اس پر جو نازل کیا گیا ہماری طرف اور جو نازل کیا گیا ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ اور اسحاقؑ اور یعقوبؑ پر اور اس کی اولاد پر اور جو دیا گیا موسیٰ کو اور عیسیٰ کو اور جو دیا گیا نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے۔ نہیں تفریق کرتے ہم ان کے درمیان اور ہم اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار ہیں۔'' O ---۲۴۶۔ ''بھلا نہیں دیکھا تم نے سرداران بنی اسرائیل کے اس واقعہ کو موسیٰ کے بعد۔ جب کہا تھا انہوں نے اپنے ایک نبی سے کہ مقرر کر دیجئے ہمارے لئے ایک بادشاہ تا کہ ہم جنگ کریں اللہ تعالیٰ کی راہ میں۔ نبی نے کہا کہیں ایسا تو نہ ہو گا کہ اگر حکم دیا جائے تم کو جنگ کا تو تم نہ لڑو۔ کہنے لگے بھلا کیا ہوا ہے ہمیں کہ نہ لڑیں ہم اللہ تعالیٰ کی راہ میں جبکہ نکالا گیا ہے ہمیں ہمارے گھروں سے اور (جدا کیا گیا ہے) بال بچوں سے۔ پھر جب حکم دیا گیا انہیں جنگ کا تو سب پھر گئے سوائے چند ایک کے ان میں سے اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے ظالموں کو۔'' O

(سورۃ آل عمران ۳) ---۸۴۔ ''کہو ایمان لائے ہم اللہ تعالیٰ پر اور اس پر جو نازل کیا گیا ہم پر اور جو نازل کیا گیا ابراہیمؑ و اسماعیلؑ پر اور اسحاق و یعقوبؑ پر اور اس کی اولاد پر اور (اس پر بھی) جو دیا گیا موسیٰ کو اور عیسیٰ کو اور سب نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے۔ نہیں فرق کرتے ہم ان میں ایک (اور دوسرے) کے درمیان (نبی ہونے کے اعتبار سے) اور ہم اسی کے تابع فرمان ہیں۔'' O

(سورۃ النساء ۴) ---۱۵۳۔ ''اہل کتاب تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ تو ان پر آسمان سے کوئی کتاب اتارے۔ وہ تو موسیٰ سے اس سے بھی بڑا سوال کر چکے

Marfat.com

ہیں- انہوں نے کہا ہمیں اللہ تعالیٰ کھلم کھلا دکھا- اور انہیں ان کے اس ظلم کے سبب بجلی نے آ پکڑا- پھر اس کے باوجود کہ ان کے پاس واضح نشان آ چکے تھے انہوں نے بچھڑے کو خدا بنالیا اور ہم نے اس بات کو بھی معاف کر دیا اور ہم نے موسیٰؑ کو کھلی سند دی۔" O---۱۶۴۔ "اور ان رسولوں کو جن کا قصہ ہم تجھ سے پہلے کر چکے ہیں اور ان رسولوں کو جن کا قصہ ہم نے تجھ سے نہیں کیا (وحی کی) اور موسیٰؑ سے اللہ تعالیٰ نے صاف کلام کیا۔" O

(**سورۃ المائدۃ ۵**)---۲۰۔ "اور جب موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم! اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کی وہ نعمت یاد کرو جب اس نے تم میں نبی بنائے اور تمہیں بادشاہ بنایا اور تمہیں وہ دیا جو اس نے جہان والوں میں کسی کو نہ دیا۔" O---۲۲۔ "وہ کہنے لگے موسیٰؑ! وہاں تو بڑے زبردست لوگ رہتے ہیں اور ہم وہاں ہرگز داخل نہ ہوں گے جب تک وہ وہاں سے نکل نہ جائیں- ہاں اگر وہ وہاں سے نکل جائیں تو ہم داخل ہو جائیں گے۔" O---۲۴۔ "وہ بولے- موسیٰؑ جب تک وہ وہاں رہتے ہیں ہم وہاں کبھی داخل نہ ہوں گے- پس تو اور تیرا رب جاؤ اور ان سے جنگ کرو ہم یہاں بیٹھے ہیں۔" O

(**سورۃ الانعام ۶**)---۸۴۔ "اور ہم نے اسے اسحاقؑ اور یعقوبؑ عطا کیے- سب کی ہم نے راہنمائی کی اور اس سے پہلے ہم نے نوحؑ کی راہنمائی کی اور اس کی اولاد میں سے داؤدؑ و سلیمانؑ و ایوبؑ و یوسفؑ و موسیٰؑ اور ھارونؑ کی بھی- اور نیکوکاروں کو ہم اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں۔" O---۱۵۴۔ "نیز ہم نے موسیٰؑ کو بھی کتاب دی تھی جو نیکوکاروں کے لئے مکمل حکم اور ہر شے کی وضاحت اور راہنمائی اور رحمت تھی تاکہ وہ اپنے رب کی ملاقات پر ایمان لے آئیں۔" O

(**سورۃ الاعراف ۷**)---۱۰۳۔ "پھر ان کے بعد ہم نے موسیٰؑ کو اپنی نشانیاں دے کر فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف بھیجا مگر انہوں نے ان (نشانیوں) کے ساتھ زیادتی کی- پھر دیکھ کہ فسادیوں کا انجام کیسا ہوا۔" O---۱۰۴۔ "اور موسیٰؑ نے کہا فرعون! میں سارے جہان کے آقا کا بھیجا ہوا ہوں- (۱۰۵) مجھ پر لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے متعلق حق کے سوا کچھ نہ کہوں- میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک واضح دلیل لایا ہوں- پس تو بنی اسرائیل کو میرے ساتھ بھیج دے۔" O---۱۰۶۔ "وہ کہنے لگا اگر تو کوئی نشان لایا ہے تو اسے پیش کر اگر تو سچا ہے۔" O---۱۰۷۔ "اس پر اس نے اپنا عصا ڈال دیا- پھر لو! وہ صاف اژدھا تھا۔" O---۱۰۸۔ "اور اس نے اپنا ہاتھ نکالا تو لو! وہ دیکھنے والوں کے لئے سفید تھا۔" O---۱۰۹۔ "قوم فرعون کے سردار کہنے لگے یہ ایک ماہر جادوگر ہے۔" O---۱۱۰۔ "جو چاہتا ہے کہ تمہیں تمہارے ملک سے نکال دے اب تم کیا تلقین کرتے ہو۔" O---۱۱۱۔ "وہ کہنے لگے- اسے اور اس کے بھائی کو مہلت دے اور شہروں میں اکٹھے کرنے والے بھیج۔" O---۱۱۲۔ "جو تمام ماہر جادوگروں کو تیرے پاس لے آئیں۔" O---۱۱۳۔ "اور جادوگر فرعون کے پاس پہنچ گئے- کہنے لگے اگر ہم ہی غالب ہوئے تو ہمیں اجر تو ضرور ملے گا۔" O---۱۱۴۔ "اس نے کہا ہاں! اور تم مقربوں میں بھی ہو گے۔" O---۱۱۵۔ "وہ بولے موسیٰؑ کیا تو ڈالے گا یا ہم ڈالیں۔" O---۱۱۶۔ "اس نے کہا تم ڈالو- پھر جب انہوں نے ڈالا تو لوگوں کی آنکھوں پر جادو کر دیا اور انہیں دہشت زدہ کر دیا اور انہوں نے بڑا جادو پیش کیا۔" O---۱۱۷۔ "اور ہم نے موسیٰؑ کی طرف وحی کی کہ اپنا عصا ڈال دے- پھر لو! جو جھوٹ انہوں نے بنایا تھا اسے وہ نگلنے لگا۔" O---۱۱۸۔ "سو سچ ثابت ہو گیا اور جو انہوں نے کیا تھا غلط ہوا۔" O---۱۱۹۔ "اور وہ ہار گئے اور پست ہو کر پلٹے۔" O---۱۲۰۔ "اور جادوگر سجدے میں گر گئے۔" O---۱۲۱۔ "کہنے لگے- ہم جہان کے آقا۔" O---۱۲۲۔ "موسیٰؑ اور ھارونؑ کے آقا پر ایمان لائے ہیں۔" O---۱۲۳۔ "فرعون بولا- کیا تم اس سے پہلے کہ میں تمہیں اجازت دیتا اس پر ایمان لے آئے ہو؟ یقیناً یہ ایک چال ہے جو تم نے اس شہر میں چلی ہے تاکہ اس کے رہنے والوں کو یہاں سے نکال دو- مگر تم جلد ہی جان لو گے۔" O---۱۲۴۔ "میں تمہارے ہاتھ اور تمہارے پاؤں الٹی طرف سے کاٹوں گا پھر تم سب کو سولی پر چڑھا دوں گا۔" O---۱۲۵۔ "وہ کہنے لگے ہم اپنے رب کی طرف لوٹ رہے ہیں۔" O---۱۲۶۔ "مگر تم ہم سے صرف اس بات کا بدلہ لے رہا ہے کہ ہم نے اپنے رب کی نشانیوں پر جب وہ ہمارے پاس آ گئی ہیں ایمان لے آئے ہیں- اے ہمارے رب ہمیں صبر کی توفیق دے اور ہمیں فرمانبرداری کی حالت میں وفات دے۔" O---۱۲۷۔ "اور قوم فرعون کے سردار کہنے لگے کیا تو موسیٰؑ اور اس کی قوم کو چھوڑ دے گا کہ زمین میں فساد مچائیں اور وہ تجھے اور تیرے خداؤں کو چھوڑ دے؟ وہ بولا ہم ان کے بیٹوں کو خوب قتل کریں گے اور ان کی عورتوں کو زندہ رہنے دیں گے اور ہم ان پر غالب ہیں۔" O---۱۲۸۔ "موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا- اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو اور صبر کرو- زمین اللہ تعالیٰ کی ہے جس کا وارث اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے بنا دیتا ہے اور انجام ڈرنے والوں کا ہوتا ہے۔" O---۱۲۹۔ "وہ بولے ہمیں اس سے پہلے کہ تو ہمارے پاس آتا دکھ دیا گیا اور اس کے بعد بھی کہ تو ہمارے پاس آیا- اس نے کہا- ممکن ہے کہ تمہارا رب تمہارے دشمن کو ہلاک کر دے اور تمہیں زمین میں حاکم بنا دے اور پھر دیکھے کہ تم کیسا کام کرتے ہو۔" O---۱۳۰۔ "اور ہم نے آل فرعون کو خشک سالی اور پھلوں کی کمی میں پکڑا کہ وہ نصیحت لیں۔" O---۱۳۱۔ "لیکن جب ان پر خوشحالی آتی تو کہتے- ہمارے لئے ہی تو یہ ہے اور جب ان پر بدحالی آتی تو موسیٰؑ اور اس کے ساتھیوں کی نحوست بتاتے- سنو! ان کی نحوست صرف اللہ تعالیٰ کے ہاں تھی- لیکن ان میں اکثر جانتے نہ تھے۔" O---۱۳۲۔ "اور وہ کہتے تو خواہ کیسی ہی نشانی ہمارے پاس لے آتا کہ اس سے ہم پر جادو کر دے ہم تیری بات ماننے والے نہیں۔" O---۱۳۳۔ "چنانچہ ہم نے

Marfat.com

ان پر طوفان اور ٹڈیاں اور جوئیں اور مینڈک اور خون کھلے نشان بنا کر بھیجے مگر انہوں نے تکبر کیا اور وہ مجرم لوگ تھے۔'' O---۱۳۴۔ ''اور جب ان پر یہ آفت آ
پڑی تو کہنے لگے موسیٰ! ہمارے لئے اپنے رب کو پکار اس وجہ سے کہ اس نے تجھ سے عہد کیا ہے اگر تو نے ہم سے یہ آفت ہٹوادی تو ہم ضرور تیری بات مان لیں
گے اور ضرور بنی اسرائیل کو تیرے ساتھ بھیج دیں گے۔'' O---۱۳۵۔ ''لیکن جب ہم نے ان سے اس آفت کو ایک مدت تک جس تک وہ پہنچنے ہی والے تھے
ہٹا دیا تو لو! انہوں نے عہد توڑ دیا۔'' O---۱۳۶۔ ''پھر ہم نے ان سے انتقام لیا اور انہیں پانی کے ریلے میں ڈبو دیا۔ کیونکہ انہوں نے ہماری نشانیوں کو جھٹلا دیا
تھا اور ان سے لاپرواہ تھے۔'' O---۱۳۷۔ ''اور ہم نے ان لوگوں کو جنہیں بے بس کر دیا گیا تھا اس ملک کے مشرق اور اس کے مغرب کا جس میں ہم نے
برکتیں رکھی تھیں وارث کر دیا۔ اور تیرے رب کی عمدہ بات بنی اسرائیل کے حق میں ان کے صبر کی وجہ سے پوری ہوئی۔ اور جو کچھ فرعون اور اس کی قوم بناتی اور جو
کچھ وہ چڑھاتی تھی سب کو ہم نے ملیامیٹ کر دیا۔'' O---۱۳۸۔ ''اور ہم نے بنی اسرائیل کو سمندر پار اتارا تو وہ ایسی قوم پر گزرے جو اپنے بتوں کے پاس
سرنگوں رہتی تھی۔ وہ کہنے لگے۔ موسیٰ! ہمارے لئے بھی ویسا ہی خدا بنا دے جیسے خدا ان کے ہیں۔ اس نے کہا بیشک تم نادان لوگ ہو۔'' O---۱۳۹۔ ''جس
کام میں یہ لگے ہوئے ہیں وہ مٹنے والا ہے اور جو کچھ وہ کر رہے ہیں بے کار ہے۔'' O---۱۴۰۔ ''(اور) کہا۔ کیا میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ تمہارے لئے کوئی خدا
ڈھونڈوں اور اسی نے تمہیں سارے جہاں پر برتری دی ہے۔'' O---۱۴۱۔ ''اور جب ہم نے تمہیں آل فرعون سے بچایا جو تمہیں بڑا عذاب دیتے تھے۔
تمہارے بیٹوں کو خوب قتل کرتے تھے اور تمہاری عورتوں کو زندہ رہنے دیتے تھے اور اس میں تمہارے رب کی طرف سے بڑی آزمائش تھی۔'' O---۱۴۲۔ ''اور
ہم نے موسیٰ سے تیس راتوں کا وعدہ ٹھہرایا اور انہیں اور دس سے پورا کیا یوں اس کے رب کی چالیس راتوں کا مقررہ وقت پورا ہوا اور موسیٰ نے اپنے بھائی
ھارونؑ سے کہا۔ میری قوم میں میری جانشینی کر اور صلاح کرنا مگر فسادیوں کی راہ پر نہ چلنا۔'' O---۱۴۳۔ ''اور جب موسیٰ ہمارے مقررہ وقت پر پہنچ گیا اور
اس کے رب نے اس سے کلام کیا تو وہ کہنے لگا۔ میرے رب! مجھے اپنا آپ دکھا کہ میں تجھے ایک نظر دیکھوں۔ اس نے کہا۔ تو مجھے نہیں دیکھ سکتا لیکن اس پہاڑ پر
نظر ڈال اور اگر وہ اپنی جگہ پر ٹھہرا رہا تو تو بھی مجھے دیکھ لے گا۔ پھر جب اس کے رب نے پہاڑ پر جلوہ دکھایا تو اسے ریزہ ریزہ کر دیا اور موسیٰ غش کھا کر گر پڑا۔
پھر جب وہ ہوش میں آیا تو کہنے لگا۔ تو پاک ہے میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں پہلا مومن ہوں۔'' O---۱۴۴۔ ''اس نے کہا۔ موسیٰ! میں نے
تجھے اپنے پیغامات اور اپنے کلام سے لوگوں میں ممتاز کیا ہے پس جو کچھ میں نے تجھے دیا ہے اسے تھام لے اور شکر گزاروں میں ہو جا۔'' O---۱۴۵۔ ''اور ہم
نے اس کے لئے تختیوں پر ہر طرح کی نصیحت اور ہر بات کی تفصیل لکھ دی۔ ہاں! اسے مضبوطی سے تھام اور اپنی قوم کو حکم دے کہ اس کی بہترین باتوں کو تھامے
رکھے۔ میں تمہیں نافرمانوں کا گھر بھی دکھاؤں گا۔'' O---۱۴۶۔ ''جو لوگ زمین میں ناحق تکبر کرتے ہیں انہیں میں اپنی آیتوں سے پھیر دوں گا اور اگر وہ
سب نشانیاں بھی دیکھ لیں گے تو بھی ان پر ایمان نہ لائیں گے اور اگر وہ سیدھی راہ دیکھیں گے تو اس راہ کو اختیار نہ کریں گے اور اگر وہ ٹیڑھی راہ دیکھیں گے تو
اس راہ کو اختیار کر لیں گے۔ یہ اس لئے کہ انہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان سے لاپرواہ تھے۔'' O---۱۴۷۔ ''اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں اور
آخرت کی ملاقات کو جھٹلایا ان کے عمل اکارت گئے۔ کیا وہ کوئی بدلہ اپنے عملوں کے سوا بھی پا سکتے ہیں۔'' O---۱۴۸۔ ''اور موسیٰ کی قوم نے اس کے بعد اپنے
اپنے زیوروں سے (بنے ہوئے) ایک بچھڑے کو جو ایک ڈھانچہ تھا گائے کی آواز والا خدا بنا لیا۔ کیا انہوں نے غور نہ کیا کہ وہ نہ تو ان سے باتیں کرتا ہے نہ انہیں
راہ دکھاتا ہے۔ انہوں نے اسے خدا بنا لیا اور وہ ظالم تھے۔'' O---۱۴۹۔ ''اور جب وہ پچھتائے اور انہوں نے دیکھا کہ وہ بھٹک گئے ہیں تو کہنے لگے۔ اگر
ہمارے رب نے ہم پر رحم نہ کیا اور ہمیں نہ بخشا تو ہم ضرور نقصان پانے والوں میں ہو جائیں گے۔'' O---۱۵۰۔ ''اور جب موسیٰ غصے سے بھرا ہوا اور افسوس
کرتا ہوا اپنی قوم کی طرف لوٹا تو کہنے لگا میرے بعد میری جگہ تم نے کیا برا کام کیا۔ کیا تم نے اپنے رب کے حکم سے جلدی کرنی چاہی؟ اور اس نے تختیاں ڈال
دیں اور اپنے بھائی کا سر پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچنے لگا۔ اس نے کہا میرے ماں جائے! لوگوں نے مجھے بے بس کر دیا تھا اور مجھے قتل کیا ہی چاہتے تھے۔ تو مجھ پر
دشمنوں کو نہ ہنسا اور مجھے ظالم لوگوں کے ساتھ نہ ملا۔'' O---۱۵۱۔ ''وہ بولا۔ میرے رب! مجھے اور میرے بھائی کو بخش دے اور ہمیں اپنی رحمت میں داخل کر۔
تو رحم کرنے والوں میں سے سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔'' O---۱۵۲۔ ''بیشک جن لوگوں نے بچھڑے کو خدا بنایا ان کو دنیاوی زندگی میں ان کے رب کا
غضب اور ذلت پہنچے گی۔ اور جھوٹ گھڑنے والوں کو ہم اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں۔'' O---۱۵۳۔ ''مگر جن لوگوں نے برے کام کئے پھر اس کے بعد توبہ
کر لی اور ایمان لائے تو بیشک تیرا رب اس کے بعد بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔'' O---۱۵۴۔ ''اور جب موسیٰ کا غصہ تھم گیا تو اس نے تختیاں لے لیں کہ ان
کی تحریر میں ان لوگوں کے لئے جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں ہدایت اور رحمت تھی۔'' O---۱۵۵۔ ''اور موسیٰ نے اپنی قوم میں سے ہمارے مقررہ وقت کے
لئے ستر آدمی چنے۔ پھر جب زلزلے نے انہیں آ لیا تو وہ کہنے لگا میرے رب! اگر تو چاہتا تو پہلے ہی انہیں اور مجھے ہلاک کر دیتا۔ کیا تو ہمیں اس کے بدلے جو
ہمارے بیوقوفوں نے کیا ہلاک کر دے گا۔ یہ تیری طرف سے ایک آزمائش ہے اس سے تو جسے چاہے گا گمراہ کر دے گا اور جسے چاہے گا راہ دکھا دے گا۔ تو ہی
ہمارا کارساز ہے۔ ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر کہ تو ہی بہترین بخشنے والا ہے۔'' O---۱۵۶۔ ''اور ہمارے لئے اس دنیا میں اور آخرت میں بھلائی لکھ دے

Marfat.com

ہم تیری طرف رجوع کرتے ہیں- اس نے کہا اپنا عذاب میں جسے چاہوں گا پہنچاؤں گا اور میری رحمت سب چیزوں پر پھیلی ہوئی ہے- ہاں! اسے میں ان لوگوں کے لئے لازم کردوں گا جو مجھ سے ڈرتے ہیں اور زکواۃ ادا کرتے ہیں اور جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں۔''O---۱۵۷۔ ''جو لوگ بے پڑھے نبی رسول کی پیروی کرتے ہیں جسے وہ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں جو انہیں پسندیدہ باتوں کی تلقین کرتا ہے، ناپسندیدہ باتوں سے منع کرتا ہے، پاکیزہ چیزوں کو ان کے لئے حلال کرتا ہے، گندی چیزوں کو ان پر حرام کرتا ہے اور ان کے بوجھ اور طوق جو ان پر پڑے ہیں اتروا تا ہے- ہاں! جو لوگ اس پر ایمان لائے اس کی حمایت کی اس کی مدد کی اور اس نور کے پیچھے چلے جو اس کے ساتھ نازل کیا گیا وہی کامیاب ہوں گے۔''O---۱۵۹۔ ''اور قوم موسیٰؑ میں ایک گروہ ایسا بھی ہے جو حق کے مطابق راہنمائی کرتا ہے اور اسی کے مطابق انصاف کرتا ہے۔''O---۱۶۰۔ ''اور ہم نے ان کے بارہ قبیلوں کو گروہوں میں بانٹ دیا اور ہم نے موسیٰؑ کی طرف جب اس کی قوم نے پانی مانگا وحی کی کہ اپنا عصا پتھر پر مار چنانچہ اس سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے- سب لوگوں نے اپنا اپنا گھاٹ معلوم کر لیا- اور ہم نے ان پر بادلوں کا سایہ کیا اور انہیں درختوں کا رس اور بٹیر عنایت کیے جو پاکیزہ چیزیں ہم نے دی ہیں وہ کھاؤ اور انہوں نے ہم پر کوئی زیادتی نہیں کی بلکہ وہ اپنے اوپر آپ ہی ظلم کرتے ہیں۔''O---۱۶۱۔ ''اور جب انہیں کہا گیا کہ اس بستی میں جا رہو اور وہاں جہاں سے چاہو کھاؤ اور کہنا بخش دے اور دروازے میں پوری فرمانبرداری سے داخل ہونا- ہم تمہاری خطائیں معاف کر دیں گے اور نیکوکاروں کو زیادہ دیں گے۔''O---۱۶۲۔ ''پھر ان میں جو ظالم تھے انہوں نے اس بات کو جو انہیں کہی گئی تھی دوسری بات سے بدل دیا تو ہم نے ان پر ان کے ظلم کے سبب عذاب بھیج دیا۔''O

(**سورۃ یونس ۱۰**)---۷۵۔ ''پھر ان کے بعد ہم نے موسیٰؑ اور ھارونؑ کو فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف اپنے نشان دے کر بھیجا- پر انہوں نے تکبر کیا اور وہ مجرم قوم بن گئے۔''O---۷۶۔ ''چنانچہ جب ان کے پاس ہماری طرف سے حق پہنچا تو کہنے لگے- یہ تو صاف جادو ہے۔''O---۷۷۔ ''موسیٰؑ نے کہا کیا تم حق کے بارے میں جب وہ تمہارے پاس آ گیا ہے یوں کہتے ہو؟ کیا یہ جادو ہے؟ مگر جادوگر کامیاب نہیں ہوتے۔''O---۸۰۔ ''پھر جب جادوگر آ گئے تو موسیٰؑ نے ان سے کہا ڈالو جو تمہیں ڈالنا ہے۔''O---۸۱۔ ''پھر جب وہ ڈال چکے تو موسیٰؑ نے کہا جو تم لائے ہو وہ جادو ہے- اللہ تعالیٰ اسے مٹا دے گا کہ اللہ تعالیٰ مفسدوں کے عمل کو نہیں سنوارتا۔''O---۸۲۔ ''اور اللہ تعالیٰ اپنے کلمات سے حق کو حق کر دے گا- اگرچہ مجرم ناپسند کریں۔''O---۸۳۔ ''مگر موسیٰؑ کی بات فرعون اور اپنے سرداروں کے ڈر سے اس کی قوم کے کچھ لڑکوں کے سوا کسی نے نہ مانی کہ وہ انہیں فتنے میں نہ ڈال دے۔''O---۸۴۔ ''اور موسیٰؑ نے کہا اے میری قوم! اگر تم اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو تو اسی پر بھروسہ کرو- اگر تم فرمانبردار ہو۔''O---۸۵۔ ''تب وہ بولے- ہم اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہیں- ہمارے رب! ہمیں ظالم قوم کی آزمائش نہ بنا۔''O---۸۶۔ ''اور اپنی رحمت سے ہمیں کافر قوم سے بچا لے۔''O---۸۷۔ ''اور ہم نے موسیٰؑ اور اس کے بھائی کی طرف وحی کی کہ اپنی قوم کے لئے مصر میں کچھ گھر بناؤ اور اپنے ان گھروں کو قبلہ رخ بناؤ اور نماز قائم کرو اور مومنوں کو بشارت دے۔''O---۸۸۔ ''اور موسیٰؑ نے کہا ہمارے رب! تو نے فرعون اور اس کے سرداروں کو اس دُنیا کی زندگی میں مال اور زینت دی ہے- ہمارے رب! اس لئے کہ وہ تیری راہ سے ہٹائیں- ہمارے رب ان کے مال برباد کر دے اور ان کے دل سخت کر دے کہ وہ ایمان نہ لائیں جب تک کہ دردناک عذاب کو دیکھ نہ لیں۔''O---۸۹۔ ''اس نے کہا تمہاری (دوکی) دُعا قبول کر لی گئی ہے- سو تم قائم رہو اور ان لوگوں کی راہ نہ چلنا جو علم نہیں رکھتے۔''O

(**سورۃ ھود ۱۱**)---۹۶۔ ''اور ہم نے موسیٰؑ کو بھی اپنے نشان اور واضح سند دے کر۔''O---۹۷۔ ''فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف بھیجا- مگر وہ فرعون کے حکم پر چلے- حالانکہ فرعون کا حکم کچھ درست نہ تھا۔''O---۱۱۰۔ ''اور ہم نے موسیٰؑ کو بھی کتاب دی پھر اس میں اختلاف کیا گیا اور اگر تیرے رب کی بات پہلے سے طے نہ ہو چکی ہوتی تو ان کے درمیان فیصلہ ہو چکا ہوتا- اور وہ یقیناً اس کے بارے میں دل میں کھٹکنے والے شک میں ہیں۔''O

(**سورۃ ابراھیم ۱۴**)---۵۔ ''(یاد رکھو جبکہ) ہم نے موسیٰؑ کو اپنی نشانیاں دے کر بھیجا کہ تو اپنی قوم کو اندھیروں سے روشنی میں نکال اور انہیں اللہ تعالیٰ کے احسانات یاد دلا- اس میں نشانیاں ہیں ہر ایک صبر شکر کرنے والے کے لئے۔''O---۶۔ ''جس وقت موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے وہ احسانات یاد کرو جو اس نے تم پر کیے ہیں جبکہ اس نے تمہیں فرعونیوں سے نجات دی جو تمہیں بڑے دکھ پہنچاتے تھے۔''O---۷۔ ''اور جب تمہارے پروردگار نے تمہیں آگاہ کر دیا کہ اگر تم شکر گزاری کرو گے تو بیشک میں تمہیں زیادہ دوں گا- اور اگر تم ناشکری کرو گے تو یقیناً میرا عذاب بہت سخت ہے۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۳، مضمون ناشکرا انسان]---۸۔ ''موسیٰؑ نے کہا کہ اگر تم سب اور روئے زمین کے تمام انسان اللہ تعالیٰ کی ناشکری کریں تو بھی اللہ تعالیٰ بے نیاز اور تعریفوں والا ہے۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۳، مضمون: ناشکرا انسان]

(حضرت موسیٰؑ وھارونؑ بمطابق قصص القرآن از مولانا محمد حفظ الرحمٰن سیوہاروی)

نسب وولادت:- حضرت موسیٰؑ کا نسب چند واسطوں سے حضرت یعقوبؑ تک پہنچتا ہے- ان کے والد کا نام عمران اور والدہ کا نام یوکابد تھا- باپ کا سلسلہ نسب یہ ہے: عمران بن قاہت بن لاوی بن یعقوبؑ اور حضرت ھارونؑ، حضرت موسیٰؑ کے حقیقی اور بڑے بھائی تھے-

Marfat.com

عمران کے گھر میں موسیٰ کی ولادت ایسے زمانہ میں ہوئی جبکہ فرعون اسرائیلی لڑکوں کے قتل کا فیصلہ کر چکا تھا اس لئے ان کی والدہ اور اہل خاندان ان کی ولادت کے وقت سخت پریشان تھے کہ کس طرح بچہ کو قاتلوں کی نگاہ سے محفوظ رکھیں، بہر حال جوں توں کر کے تین مہینہ تک ان کو ہر ایک کی نگاہ سے اوجھل رکھا اور ان کی پیدائش کی مطلق کسی کو خبر نہ ہونے دی لیکن جاسوسوں کی دیکھ بھال اور حالات کی نزاکت کی وجہ سے زیادہ دیر تک اس واقعہ کو پوشیدہ رہنے کی توقع نہ ہو سکی اور اس لئے ان کی والدہ سخت پریشان رہنے لگیں۔ اس سخت اور نازک وقت میں آخر خدائے قدوس نے مدد کی اور موسیٰ کی والدہ کے دل میں یہ القا کیا کہ ایک تابوت کی طرح کا صندوق بناؤ جس پر رال اور روغن کی پالش کر دو تا کہ پانی اندر اثر نہ کر سکے اور اس میں اس بچہ کو محفوظ رکھ دو اور پھر اس صندوق کو نیل کے بہاؤ پر چھوڑ دو۔ حضرت موسیٰ کی ہمشیر برابر صندوق کے بہاؤ کے ساتھ ساتھ کنارے کنارے نگہداشت کرتی جا رہی تھیں کہ انہوں نے دیکھا کہ صندوق تیرتے ہوئے شاہی محل کے کنارے آ لگا اور فرعون کے گھرانے میں سے ایک عورت نے اپنے خادموں کے ذریعے اس کو اٹھوا لیا اور شاہی محل میں لے گئی، حضرت موسیٰ کی ہمشیر یہ دیکھ کر بہت خوش ہوئیں اور حالات کی صحیح تفصیل معلوم کرنے کے لئے شاہی محل کی خادماؤں میں شامل ہو گئیں۔

بہر حال فرعون کے گھر والوں نے جب صندوق کھولا تو دیکھا کہ ایک حسین اور تندرست بچہ آرام سے لیٹا ہوا انگوٹھا چوس رہا ہے۔ فرعون کی بیٹی فوراً اس کو محل میں لے گئی، فرعون کی بیوی نے بچہ کو دیکھا تو باغ باغ ہو گئی اور انتہائی محبت سے اس کو پیار کیا، محل کے شاگرد پیشہ میں سے کسی نے کہا کہ یہ تو اسرائیلی معلوم ہوتا ہے اور ہمارے دشمنوں کے خاندان کا بچہ ہے اس کو قتل کر دینا ضروری ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ یہی ہمارے خواب کی تعبیر ثابت ہو؟ اس بات کو سن کر فرعون کو بھی خیال پیدا ہوا، فرعون کی بیوی نے شوہر کے تیور دیکھے تو کہنے لگی کہ ایسے پیارے بچے کو قتل نہ کرو، کیا عجب کہ یہ میرے اور تیرے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنے، یا ہم اس کو اپنا بیٹا ہی بنا لیں اور ہمارے لئے اس کا وجود نفع بخش ثابت ہو یعنی اگر یہ وہی اسرائیلی بچہ ثابت ہو جو تیرے خواب کی تعبیر بننے والا ہے تو ہماری محبت اور آغوش تربیت شاید اس کو مضر ہونے کے بجائے مفید ثابت کر دے، مگر فرعون اور اس کے خاندان کو یہ کیا معلوم کہ خدا کی تقدیر ان پر ہنس رہی ہے کہ رب العالمین کی کرشمہ سازی دیکھو کہ تم اپنی نادانی اور بے خبری میں اپنے دشمن کی پرورش پر نگراں مقرر کئے گئے ہو۔

غرض اب یہ سوال پیدا ہوا کہ بچہ کے لئے دودھ پلائی مقرر کی جائے مگر خدائے تعالیٰ نے موسیٰ کی والدہ سے کئے گئے وعدہ کو پورا کرنے کے لئے بچہ کی طبیعت میں یہ بات پیدا کر دی کہ وہ کسی عورت کے پستان کو منہ ہی نہیں لگاتا، شاہی دایہ تھک کر بیٹھ گئی مگر موسیٰ نے کسی ایک پستان سے بھی دودھ نہ پیا، یہ سارا حال موسیٰ کی ہمشیر مریم دیکھ رہی تھیں، کہنے لگیں اگر اجازت ہو تو میں ایک ایسی دایہ کا پتہ بتاؤں جو نہایت نیک اور اس خدمت کے لئے بہت موزوں ہے بلکہ حکم ہو تو میں خود اس کو ساتھ لے کر آؤں؟ فرعون کی بیوی نے دایہ کو لانے کا حکم دے دیا، اور (موسیٰ) کی ہمشیر خوش خوش گھر کو روانہ ہوئیں کہ والدہ کو لے کر آئیں۔

فرعون کی عورت تھی بنی اسرائیل میں کی، حضرت موسیٰ کے چچا کی بیٹی، اس سے وہ پہچان گئی کہ لڑکا ان کا ہے۔ (مفسرین نے فرعون کی اس بیوی کا نام ''آسیہ'' بتایا ہے اور قرآن عزیز امراۃ فرعون کو مومنہ قرار دیتا ہے، بایں ہمہ یہ قول کہ وہ اسرائیلی تھیں اور حضرت موسیٰ کی چچازاد بہن، ضعیف ہے، صحیح یہ ہے کہ وہ فرعون ہی کے خاندان سے تھیں۔) یہاں یہ گفتگو ہو رہی تھی اور موسیٰ کی والدہ کا ادھر برا حال تھا، ایک الہامی خیال سے بچہ کو سپرد دریا تو کر آئیں مگر ماں کی مامتا نے زور کیا اور بے چین ہو کر اس پر آمادہ ہو گئیں کہ اپنے اس راز کو افشا کر دیں، اسی اضطراب و بے چینی کی حالت میں خدائے تعالیٰ نے ان پر اپنے فضل و کرم کی بارش کی اور ان کے قلب میں اطمینان و سکون نازل کیا، اب لطیفہ غیبی کے انتظار میں چشم براہ تھیں کہ لڑکی نے آ کر پوری داستان کہہ سنائی اور بتایا کہ جب موسیٰ نے کسی دایہ کا بھی دودھ نہ پیا تو میں نے کہا اسرائیلی قبیلہ میں ایک نہایت شریف اور نیک عورت ہے وہ اس بچہ کو اپنی اولاد کی طرح پرورش کر سکتی ہے، فرعون کی بیوی نے یہ سن کر مجھ کو حکم دیا ہے کہ فوراً آپ کو لے کر آؤں، یہ ہم پر خدا کا بڑا احسان اور فضل و کرم ہوا، اب تم چل کر اپنے بچہ کو سینے سے لگاؤ اور آنکھیں ٹھنڈی کرو اور اس کا شکر ادا کرو کہ اس نے اپنا وعدہ پورا کر دیا۔

حضرت موسیٰ زمانہ طفولیت میں ایک روز فرعون کی آغوش میں بیٹھے ہوئے تھے اور فرعون کی ڈاڑھی جواہرات اور موتیوں سے مرصع تھی بچوں کی عادت کے مطابق حضرت موسیٰ نے ڈاڑھی پر ہاتھ چلا دیا اور چمکتے ہوئے موتیوں کے ساتھ فرعون کی ڈاڑھی کے چند بال بھی اکھڑ آئے۔ فرعون کو سخت غصہ آیا اور چاہا کہ ان کو قتل کرا دے۔ آسیہ زوجہ فرعون نے شوہر کا یہ رنگ دیکھا تو عاجزی کے ساتھ عرض کیا کہ بچہ ہے اس کو نہ مار، یہ ان احترامات سے کیا واقف ہے، اس کے نزدیک تو تمرہ (کھجور) اور جمرہ (چنگاری) دونوں برابر ہیں ''راج ہٹ'' پرانی مثل ہے، بادشاہ نے کہا کہ میں ابھی اس کا امتحان کرتا ہوں اگر اس نے انگارہ کو دیکھ کر ہاتھ کھینچا تو ضرور قتل کرا دوں گا، خدائے تعالیٰ کو موسیٰ سے کام لینا تھا اس لئے ان کی حفاظت کی ذمہ داری کا وعدہ کر لیا تھا۔ لہٰذا جب فرعون نے چند کھجور کے دانے اور چند دہکتی آگ کے سرخ انگارے منگوا کر موسیٰ کے سامنے رکھے تو موسیٰ نے جلد ہاتھ بڑھا کر ایک سرخ انگارے کو اٹھا کر منہ میں رکھ لیا، سکنڈ بھر کا کام تھا، ہو گزرا، مگر زبان پر داغ پڑ گیا اور زبان موٹی ہو گئی، اس وقت سے موسیٰ کی زبان میں لکنت آ گئی۔

حضرت موسیٰ ایک عرصہ تک شاہی تربیت میں بسر کرتے کرتے شباب کے دور میں داخل ہوئے تو نہایت قوی الجثہ اور بہادر جوان نکلے، چہرہ سے رعب ٹپکتا اور

Marfat.com

گفتگو سے ایک خاص وقار اور شان عظمت ظاہر ہوتی تھی، ان کو یہ بھی معلوم ہو گیا تھا کہ وہ اسرائیلی ہیں اور مصری خاندان سے ان کا کوئی رشتہ قرابت نہیں ہے، انہوں نے یہ بھی دیکھا کہ بنی اسرائیل پر سخت مظالم ہو رہے ہیں اور وہ مصر میں نہایت ذلت اور غلامی کی زندگی بسر کر رہے ہیں، یہ دیکھ کر ان کا خون کھولنے لگتا اور موقعہ بہ موقعہ عبرانیوں کی حمایت ونصرت میں پیش پیش ہو جاتے۔

اب اللہ تعالیٰ کے عطا و نوال کا ہاتھ اور آگے بڑھا اور جسمانی طاقت وقوت کے ساتھ اس نے ان کو زیور علم وحکمت سے بھی نوازا اور سن رشد کو پہنچ کر ان کی قوت فیصلہ اور دقت علم ونظر بھی عروج تک پہنچ گئے اور اس طرح ان کو جسمانی وروحانی تربیت کا کمال حاصل ہو گیا۔

ایک مرتبہ شہری آبادی سے ایک کنارہ جا رہے تھے کہ دیکھا ایک مصری ایک اسرائیلی کو بیگار کے لئے گھسیٹ رہا ہے، اسرائیلی نے موسیٰ کو دیکھا تو لگا فریاد کرنے اور مدد چاہنے، حضرت موسیٰؑ کو مصری کی اس جابرانہ حرکت پر سخت غصہ آیا۔ اور اس کو باز رکھنے کی کوشش کی، مگر مصری نہ مانا، موسیٰؑ نے غصہ میں آ کر ایک طمانچہ رسید کر دیا، مصری اس ضرب کو برداشت نہ کر سکا اور اسی وقت مر گیا، حضرت موسیٰؑ نے یہ دیکھا تو بہت افسوس کیا کیوں کہ ان کا ارادہ ہرگز اس کے قتل کا نہ تھا، اور ندامت وشرمندگی کے ساتھ دل میں کہنے لگے کہ بلاشبہ یہ کار شیطان ہے، وہی انسان کو ایسی غلط راہ پر لگاتا ہے۔ اور خدائے تعالیٰ کی درگاہ میں عرض کرنے لگے کہ یہ جو کچھ ہوا نادانستگی میں ہوا، میں تجھ سے مغفرت کا خواستگار ہوں، خدا نے بھی انکی غلطی کو معاف کر دیا اور مغفرت کی بشارت سے نوازا۔ ادھر شہر میں مصری کے قتل کی خبر شائع ہوگئی مگر قاتل کا کچھ پتہ نہ چلا، آخر مصریوں نے فرعون کے پاس استغاثہ کیا کہ یہ کام کسی اسرائیلی کا ہے لہٰذا آپ دادرسی فرمایئے۔ فرعون نے کہا کہ اس طرح ساری قوم سے تو بدلہ نہیں لیا جا سکتا۔ تم قاتل کا پتہ لگاؤ میں ضرور اس کو کیفر کردار تک پہنچاؤں گا۔

سوء اتفاق کہئے یا حسن اتفاق کہ دوسرے دن بھی حضرت موسیٰؑ شہر کے آخری کنارہ پر سیر فرما رہے تھے کہ دیکھا وہی اسرائیلی ایک قبطی سے جھگڑ رہا ہے اور قبطی غالب ہے، موسیٰؑ کو دیکھ کر کل کی طرح آج بھی اس نے فریاد کی اور دادرسی کا خواستگار ہوا۔ اس واقعہ کو دیکھ کر حضرت موسیٰؑ نے دوہری ناگواری محسوس کی، ایک جانب قبطی کا ظلم تھا اور دوسری جانب اسرائیلی کا شور وغوغا اور گذشتہ واقعہ کی یاد تھی، اسی جھنجھلاہٹ میں ایک طرف انہوں نے مصری کو باز رکھنے کے لئے ہاتھ بڑھایا اور ساتھ ہی اسرائیلی کو بھی جھڑکتے ہوئے فرمایا ''تو بھی بلاشبہ کھلا ہوا گمراہ ہے'' یعنی خواہ مخواہ جھگڑا مول لے کر دادفریاد کرتا رہتا ہے۔

اسرائیلی نے حضرت موسیٰؑ کو ہاتھ بڑھاتے اور پھر اپنے متعلق ناگوار اور تلخ الفاظ کہتے سنا تو یہ سمجھا کہ یہ مجھ کو مارنے کے لئے ہاتھ بڑھا رہے ہیں اور مجھ کو گرفت میں لینا چاہتے ہیں، اس لئے شرارت آمیز انداز سے کہنے لگا۔ ''جس طرح تو نے کل ایک جان (قبطی) کو ہلاک کر دیا تھا اسی طرح آج مجھ کو قتل کر دینا چاہتا ہے۔''

مصری نے جب یہ سنا تو اسی وقت فرعونیوں سے جا کر ساری داستان کہہ سنائی، انہوں نے فرعون کو اطلاع دی کہ مصری کا قاتل موسیٰ ہے، فرعون نے یہ سنا تو جلاد کو حکم دیا کہ موسیٰ کو گرفتار کر کے حاضر کرے، مصریوں کے اس مجمع میں ایک معزز مصری وہ بھی تھا جو دل وجان سے حضرت موسیٰؑ سے محبت رکھتا اور اسرائیلی مذہب کو حق جانتا تھا، یہ فرعون ہی کے خاندان کا فرد تھا اور دربار کا حاضر باش، اس نے فرعون کا یہ حکم سنا تو فرعونی جلادوں سے پہلے ہی دربار سے نکل کر دوڑتا ہوا حضرت موسیٰؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے سارا قصہ بیان کیا اور ان کو مشورہ دیا کہ اس وقت مصلحت یہی ہے کہ خود کو مصریوں سے نجات دلایئے اور کسی ایسے مقام میں ہجرت کر جایئے جہاں ان کی دسترس نہ ہو سکے، حضرت موسیٰؑ نے اس کے مشورہ کو قبول فرمایا اور ارض مدین کی جانب خاموشی کے ساتھ روانہ ہو گئے۔

حضرت شعیبؑ کے واقعات میں ''مدین'' کے متعلق بہت کچھ لکھا جا چکا ہے، حضرت موسیٰؑ نے جب مصر سے روانہ ہونے کا ارادہ کیا تو اسی جگہ کو منتخب فرمایا، مدین کی آبادی مصر سے آٹھ منزل پر واقع تھی۔ غالباً یہ انتخاب اس لئے کیا گیا کہ یہ قبیلہ حضرت موسیٰؑ سے نزدیک کی قرابت رکھتا تھا اس لئے کہ حضرت موسیٰ، حضرت اسحٰق بن ابراہیمؑ کی نسل سے ہیں اور یہ قبیلہ اسحٰق کے بھائی مدین بن ابراہیمؑ کی نسل سے ہے۔

حضرت موسیٰؑ چونکہ فرعون کے خوف سے بھاگے تھے اس لئے ان کے ہمراہ نہ کوئی رفیق اور راہنما تھا اور نہ زاد راہ، اور تیز روی کی وجہ سے برہنہ پا تھے، طبری بروایت سعید بن جبیرؓ لکھتے ہیں کہ اس تمام سفر میں موسیٰؑ کی خوراک درختوں کے پتوں کے علاوہ اور کچھ نہ تھی، اور برہنہ پا ہونے کی وجہ سے سفر کی طوالت نے پاؤں کے تلووں کی کھال تک اڑا دی تھی، اس پریشان حالی میں موسیٰؑ ارض مدین میں داخل ہوئے۔

جب مدین کی سرزمین پر قدم رکھا تو دیکھا کہ کنوئیں کے سامنے پانی کے حوض (پیاؤ) پر بھیڑ لگی ہوئی ہے اور جانوروں کو پانی پلایا جا رہا ہے مگر اس جماعت سے ذرا فاصلہ پر دو لڑکیاں کھڑی ہیں اور اپنے جانوروں کو پانی پر جانے سے روک رہی ہیں۔

حضرت موسیٰ سمجھ گئے کہ یہاں بھی وہی سب ہو رہا ہے جو دنیا کی ظالم طاقتوں نے اختیار کر رکھا ہے اور خدائے برتر کے بہترین قانون کو توڑ کر قوموں کا سارا نظام ظلم کی بنیادوں پر قائم کر دیا ہے، معلوم ہوتا ہے کہ لڑکیاں کمزور اور ضعیف گھرانے سے تعلق رکھتی ہیں تب ہی تو اس انتظار میں ہیں کہ قوی اور سرکش جب

Marfat.com

اپنے جانوروں کو سیراب کر چکیں اور ہر وارد و صادر پانی پر سے چلا جائے تو بچا کھچا پانی ان کے جانوروں کا حصہ بنے، ہر قوی نے ضعیف کے لئے یہی قانون تجویز کر دیا ہے۔

بہر حال حضرت موسیٰ سے یہ حالت نہ دیکھی گئی اور آگے بڑھ کر لڑکیوں سے دریافت کیا "تم کیوں پانی نہیں پلاتیں، پیچھے کس لئے کھڑی ہو؟ دونوں نے جواب دیا۔ "ہم مجبور ہیں اگر جانوروں کو آگے لے کر بڑھتے ہیں تو یہ طاقتور زبردستی ہم کو پیچھے ہٹا دیتے ہیں، اور ہمارے والد بہت بوڑھے ہیں ان میں اب یہ طاقت نہیں ہے کہ وہ ان کی مزاحمت کو دور کر سکیں، پس جب یہ سب پانی پلا کر واپس ہو جائیں گے تب بچا ہوا پانی ہم پلا کر لوٹیں گے، یہی ہمارا روز کا دستور ہے۔

حضرت موسیٰ کو جوش آ گیا اور آگے بڑھ کر تمام بھیڑ کو چیرتے ہوئے کنوئیں پر جا پہنچے اور کنوئیں کا بڑا ڈول اٹھایا اور تنہا کھینچ کر لڑکیوں کے مویشیوں کو پانی پلا دیا۔ حضرت موسیٰ جب مجمع کو چیرتے ہوئے مردانہ وار گھسنے لگے تو اگرچہ لوگوں کو ناگوار گزرا مگر ان کی پر جلال صورت اور جسمانی طاقت سے مرعوب ہو گئے اور ڈول کو تنہا کھینچتے دیکھ کر اسی قوت سے ہار مان گئے، جس کے بل بوتے پر کمزوروں اور ناتوانوں کو پیچھے ہٹا دیا کرتے اور ان کی حاجات کو پامال کرتے رہتے تھے۔

غرض جب ان لڑکیوں کے گلے نے پانی پی لیا تو وہ گھر کو واپس چلیں، گھر پہنچیں تو خلاف عادت جلد واپسی پر ان کے والد کو سخت تعجب ہوا، دریافت کرنے پر لڑکیوں نے گزرا ہوا ماجرا کہہ سنایا کہ کس طرح ایک "مصری" نے ان کی مدد کی، باپ نے کہا عجلت سے جاؤ اور اس کو میرے پاس لے کر آؤ۔ یہاں تو باپ بیٹی کے درمیان یہ گفتگو ہو رہی تھی اور حضرت موسیٰ پانی پلانے کے بعد قریب ہی ایک درخت کے سایہ میں بیٹھ کر ستانے لگے، مسافرت و غربت اور پھر بھوک پیاس، حضرت موسیٰ نے دُعا کی "پروردگار! اس وقت جو بھی بہتر سامان میرے لئے تو اپنی قدرت سے نازل کرے میں اس کا محتاج ہوں۔"

لڑکی تیزی سے وہاں پہنچی تو دیکھا کہ کنوئیں کے قریب ہی وہ بیٹھے ہوئے ہیں شرم و حیا کے ساتھ نیچی نظریں کئے لڑکی نے کہا "آپ ہمارے گھر چلئے والد بلاتے ہیں، وہ آپ کے اس احسان کا بدلہ دیں گے۔ حضرت موسیٰ نے سوچا کہ شاید اس سلسلہ میں کوئی بہتر صورت نکل آئے اس لئے چلنا ہی بہتر ہے اور اس کی دعوت کو رد کرنا مناسب نہیں، خدا نے میری دُعا سن لی اور یہ اسی کا پیش خیمہ ہے، حضرت موسیٰ اٹھ کھڑے ہوئے اور لڑکی کو ہدایت کی کہ وہ آگے نہ چلے بلکہ میرے پیچھے پیچھے چلے اور کنکری یا اشارہ کے ساتھ میری راہنمائی کرے۔

موسیٰ چل تو پڑے لیکن طبعی اور فطری غیرت اور عزت نفس کے پیش نظر بار بار اس جملہ سے متاثر ہو رہے تھے "میرا باپ تم کو اس محنت کا عوض دینا چاہتا ہے" مگر مسافرت اور حالات کی نزاکت نے آخر یہی مشورہ دیا کہ اس وقت اس گرانی کو بھی انگیز کر لو تا کہ اس غربت میں ایک غمخوار اور مونس و ہمدم کی مستقل ہمدردی کو حاصل کیا جا سکے۔

حضرت موسیٰ چلتے چلتے منزل مقصود پر پہنچے اور اس بزرگ صورت و سیرت انسان کی خدمت میں حاضر ہو کر شرف ملاقات سے بہرہ اندوز ہوئے، بزرگ نے پہلے کھانا کھلایا اور پھر اطمینان کے ساتھ بٹھا کر ان کے حالات سنے۔ حضرت موسیٰ نے من و عن اپنی ولادت اور فرعون کے بنی اسرائیل پر مظالم سے شروع کر کے آخر تک ساری داستان کہہ سنائی، سب کچھ سننے کے بعد بزرگ نے موسیٰ کو تسلی دی اور فرمایا کہ خدا کا شکر کرو کہ اب تم کو ظالموں کے پنجہ سے نجات مل گئی، اب کوئی خوف کا مقام نہیں ہے۔

حضرت موسیٰ اور قبیلہ مدین کے بزرگ میزبان کے درمیان یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ اس لڑکی نے جو موسیٰ کو بلانے گئی تھی اپنے باپ سے کہا، اے باپ! آپ اس مہمان کو اپنے مویشیوں کے چرانے اور پانی مہیا کرنے کے لئے اجیر رکھ لیجئے، اجیر وہی بہتر ہے جو قوی بھی ہو اور امانت دار بھی۔ بزرگ باپ نے بیٹی کی ان باتوں کو سنا تو بہت مسرور ہوئے اور حضرت موسیٰ سے کہا کہ اگر تم آٹھ سال تک میرے پاس رہو اور میری بکریاں چراؤ تو میں اپنی اس بیٹی کی تم سے شادی کرنے کو تیار ہوں اور اگر تم اس مدت کو دو سال بڑھا کر دس سال کر دو تو اور بھی بہتر ہے، یہی اس لڑکی کا مہر ہوگا، حضرت موسیٰ نے اس شرط کو منظور کر لیا اور فرمایا کہ یہ میری خوشی پر چھوڑ دیجئے کہ میں ان دونوں مدتوں میں سے جس کو چاہوں پورا کر دوں، آپ کی جانب سے مجھ پر اس بارہ میں کوئی جبر نہ ہوگا۔ طرفین کی اس باہمی رضامندی کے بعد بزرگ میزبان نے اس بیان کردہ مدت کو مہر قرار دے کر موسیٰ سے اپنی بیٹی کی شادی کر دی۔

غرض حضرت موسیٰ اپنے خسر کے یہاں مدت اجارہ پوری کرنے یعنی بکریاں چرانے کے لئے مقیم رہے، مفسرین مستند روایات کے پیش نظر فرماتے ہیں کہ موسیٰ نے کامل مدت یعنی دس سال مدت کو پورا کیا۔ مدت ختم ہونے کے فوراً بعد ہی موسیٰ مصر کو روانہ ہو گئے اور ان کے خسر نے روانگی کے سال میں بکریوں نے جس قدر بچے دیئے تھے ان کے حوالے کر دیئے اور وہ اپنی بیوی اور اس ریوڑ کو لے کر چل پڑے۔

ایک روز حضرت موسیٰ اپنے اہل و عیال سمیت بکریاں چراتے چراتے مدین سے بہت دور نکل گئے، گلہ بان قبائل کے لئے یہ بات کوئی قابل تعجب نہ تھی مگر رات ٹھنڈی تھی اس لئے سردی آگ کی جستجو پر مجبور کر رہی تھی، سامنے کوہ سینا کا سلسلہ نظر آ رہا تھا، یہ سینا کا مشرقی گوشہ تھا اور مدین سے ایک روز کے فاصلے پر بحر قلزم کے دو شاخے کے درمیان مصر کو جاتے ہوئے واقع تھا، حضرت موسیٰ نے چقماق استعمال کیا مگر سخت خنکی تھی اس نے کام نہ دیا۔ سامنے کی وادی (وادی ایمن)

Marfat.com

میں نگاہ دوڑائی تو ایک شعلہ چمکتا ہوا نظر پڑا، بیوی سے کہا کہ تم یہیں ٹھہرو میں آگ لے آؤں تاپنے کا بھی انتظام ہو جائے گا اور اگر وہاں کوئی رہبر مل گیا تو بھٹکی ہوئی راہ کا بھی کھوج لگ جائے گا۔

حضرت موسیٰ نے دیکھا کہ عجیب آگ ہے، درخت پر روشنی نظر آتی ہے مگر نہ درخت کو جلاتی ہے اور نہ گل ہی ہو جاتی ہے، یہ سوچتے ہوئے آگے بڑھے لیکن جوں جوں آگے بڑھتے جاتے تھے آگ اور دور ہو جاتی تھی، یہ دیکھ کر موسیٰ کو خوف سا پیدا ہوا اور انہوں نے ارادہ کیا کہ واپس ہو جائیں، جوں ہی وہ پلٹنے لگے آگ قریب آ گئی اور قریب ہوئے تو سنا کہ یہ آواز آ رہی ہے۔ ''پس جب موسیٰ اس (آگ) قریب آئے تو پکارے گئے اے موسیٰ! میں ہوں تیرا پروردگار پس اپنی جوتی اتار دے تو طویٰ کی مقدس وادی میں کھڑا ہے اور دیکھ! میں نے تجھ کو اپنی رسالت کے لئے چن لیا ہے پس جو کچھ وحی کی جاتی ہے اس کو کان لگا کر سن۔''

بہرحال حضرت موسیٰ خدائے تعالیٰ کے پیغمبر اور جلیل القدر رسول ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کو انبیاء کے سچے دین کی تلقین اور فرعون کی غلامی سے بنی اسرائیل کی رہائی کی اہم خدمات کے لئے چن لیا ہے وہ اب وادی مقدس میں حق تعالیٰ سے ہم کلامی کا شرف حاصل کر رہے ہیں، وہ موسیٰ جو مدین کی راہ سے بھٹکے ہوئے تھے آج مصر جیسے متمدن و مہذب ملک اور اس کے سرکش و مغرور بادشاہ کی راہنمائی کرنے کے لئے منتخب کئے گئے ہیں اور جو کل تک اونٹوں اور بکریوں کی گلہ بانی کر رہے تھے آج انسانوں کی قیادت کے فرض کو انجام دینے کے لئے چنے گئے ہیں اور جو نصاب زندگی کل بکریوں کے گلہ کی چرائی سے شروع ہوا تھا وہ آج وادی مقدس میں خدا کی بہترین مخلوق ''حضرت انسان'' کی گلہ بانی پر تکمیل کو پہنچ رہا ہے اور کل کا گلہ بان آج جہاں بان بن رہا ہے۔

خدائے تعالیٰ کے ید قدرت کی یہی کرشمہ سازیاں ہیں جو زبان سے انکار کرنے والوں کے دلوں میں بھی اقرار کا کانٹا چبھوئے رکھتی ہیں، کجا خانہ بدوش چرواہا اور کجا متمدن حکومتوں کے لئے خدا کی صداقت کی پیغامبری!

حضرت موسیٰ نے جب خدا کی اس آواز کو سنا اور ان کو یہ معلوم ہوا کہ آج ان کے نصیب میں وہ دولت آ گئی ہے جو انسانی شرافت کا طغرائے امتیاز اور خدا کی موہبت کا آخری نشان ہے تو پھولے نہ سمائے اور والہانہ فریفتگی میں مثل مورت حیران کھڑے رہ گئے، آخر پھر اسی جانب سے ابتدا ہوئی اور پوچھا گیا:-

''موسیٰ! تیرے داہنے ہاتھ میں یہ کیا ہے؟''

بس پھر کیا تھا محبوب حقیقی کا سوال عاشق صادق سے ''یہ نصیب اللہ اکبر لوٹنے کی جائے ہے'' وارفتگی عشق میں یہ بھی خیال نہ رہا کہ سوال کے پیمانہ ہی پر جواب کو تولا جائے اور جو کچھ پوچھا گیا ہے صرف اسی قدر جواب دیا جائے، بولے: ''یہ میری لاٹھی ہے، اس پر (بکریاں چراتے وقت) سہارا لیا کرتا ہوں اور اپنی بکریوں کے لئے پتے جھاڑ لیتا ہوں۔'' جواب میں صرف یہ کہنا چاہئے تھا ''عصا'' مگر محبت کے اس ولولہ کو کیسے روکیں جو محبوب کے ساتھ ہمکلامی کے شرف کو طول دے کر سوختہ جانی کے سامان مہیا کرنا چاہتا ہے، کہتے ہیں کہ میری لاٹھی ہے اور اس کے فوائد بیان کرنے لگتے ہیں مگر یکایک جذبہ شوق کی جگہ محبوب حقیقی کا پاس ادب دل میں چٹکی لیتا ہے، موسیٰ! خبردار کس دربار میں کھڑے ہو، کہیں یہ طول بیانی گستاخی اور بے ادبی میں نہ شمار ہو جائے، موسیٰ نے یہ سوچ کر فوراً پہلو بدلا اور جناب باری میں عرض کی: ''اور میرے لئے اس سے متعلق اور ضروریات بھی ہیں۔''

خدایا! دل کے ولولے اور روح کی بیتابیاں تو چاہتی ہیں کہ کہے جاؤں اور اس لطف بے پایاں کی لذت کو حاصل کئے جاؤں لیکن پاس ادب مانع اور چشم حقیقت بیں کا حکم ہے کہ خاموش ہو جاؤں اس لئے قصہ کو تاہ کرتا ہوں ورنہ داستان عشق تو بہت طویل ہے۔

اب اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ''موسیٰ! اپنی اس لاٹھی کو زمین پر ڈال دو۔'' اور موسیٰ نے اس ارشاد عالی کی تعمیل کی۔ ''موسیٰ نے لاٹھی کو زمین پر ڈال دیا، پس ناگاہ وہ اژدھا بن کر دوڑنے لگا''

حضرت موسیٰ نے جب یہ حیرت زا واقعہ دیکھا تو گھبرا گئے، اور بشریت کے تقاضہ سے متاثر ہو کر بھاگنے لگے، پیٹھ پھیر کر بھاگے ہی تھے کہ آواز آئی: ''(اللہ تعالیٰ نے فرمایا) موسیٰ! اس کو پکڑ لو اور خوف نہ کھاؤ، ہم اس کو اس کی اصل حالت پر لوٹا دیں گے''

حضرت موسیٰ کی لکڑی دوشاخہ تھی، اب وہی دوشاخہ اژدہے کا منہ نظر آ رہا تھا، سخت پریشان تھے مگر قربت الٰہی نے طمانیت و سکون کی حالت پیدا کر دی اور انہوں نے بے خوف ہو کر اس کے منہ پر ہاتھ ڈال دیا، اس عمل کے ساتھ ہی فوراً وہ دوشاخہ پھر لاٹھی بن گیا۔ اب موسیٰ کو دوبارہ پکارا گیا اور حکم ہوا کہ اپنے ہاتھ کو گریبان کے اندر لے جا کر بغل سے مس کیجئے اور پھر دیکھئے وہ مرض سے پاک اور بے داغ چمکتا ہوا نکلے گا۔

موسیٰ! یہ ہماری جانب سے تمہاری نبوت و رسالت کے دو بڑے نشان ہیں، یہ تمہارے پیغام صداقت اور دلائل و براہین حق کی زبردست تائید کریں گے، پس جس طرح ہم نے تم کو نبوت و رسالت سے نوازا اسی طرح تم کو یہ دو عظیم الشان نشان (معجزے) بھی عطا کئے۔ اب جاؤ اور فرعون اور اس کی قوم کو راہ ہدایت دکھاؤ، انہوں نے بہت سرکشی اور نافرمانی اختیار کر رکھی ہے اور اپنے غرور و تکبر اور انتہاء ظلم کے ساتھ انہوں نے بنی اسرائیل کو غلام بنا رکھا ہے سو ان کو غلامی سے

Marfat.com

رستگاری دلاؤ۔

حضرت موسیٰ نے جناب باری میں عرض کیا۔" پروردگار! میرے ہاتھ سے ایک مصری قتل ہو گیا تھا اس لئے یہ خوف ہے کہ کہیں وہ مجھ کو قتل نہ کر دیں، مجھے یہ بھی خیال ہے کہ وہ میری بڑی زور سے تکذیب کریں گے اور مجھ کو جھٹلائیں گے، یہ منصب عالی جب تو نے عطا فرمایا ہے تو میرے سینہ کو فراخ اور نور سے معمور کر دے اور اس اہم خدمت کو میرے لئے آسان بنادے اور زبان میں پڑی ہوئی گرہ کو کھول دے تا کہ لوگوں کو میری بات سمجھنے میں آسانی ہو، اور چونکہ میری گفتگو میں روانی نہیں ہے اور میری بہ نسبت میرا بھائی ھارون مجھ سے زیادہ فصیح بیان ہے اس لئے اس کو بھی اپنی اس نعمت (نبوت) سے نواز کر میرا شریک کار بنادے، اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو اطمینان دلایا کہ تم ہمارا پیغام لے کر ضرور جاؤ اور ان کو حق کی راہ دکھاؤ، وہ تمہارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے، ہماری مدد تمہارے ساتھ ہے، اور جو نشانات ہم نے تم کو بخشے ہیں وہ تمہاری کامیابی کا باعث ہوں گے اور انجام کار تم ہی غالب رہو گے، ہم تمہاری درخواست منظور کرتے ہیں اور تمہارے بھائی ھارونؑ کو بھی تمہارا شریک کار بناتے ہیں، دیکھو تم دونوں، فرعون اور اس کی قوم کو جب ہماری صحیح راہ کی جانب بلاؤ تو اس پیغام حق میں نرمی اور شیریں کلامی سے پیش آنا کیا عجب ہے کہ وہ نصیحت قبول کرلیں، اور خوف خدا کرتے ہوئے ظلم سے باز آجائیں۔

سدی کہتے ہیں کہ جب حضرت موسیٰ منصب نبوت سے سرفراز ہو کر کلام ربانی سے فیضیاب بن کر اور دعوت و تبلیغ حق میں کامیابی و کامرانی کا مژدہ پا کر وادی مقدس سے اترے تو اپنی بیوی کے پاس پہنچے جو وادی کے سامنے جنگل میں ان کی منتظر اور چشم براہ تھیں ان کو ساتھ لیا اور یہیں سے تعمیل حکم الٰہی کے لئے مصر روانہ ہو گئے، منزلیں طے کرتے ہوئے جب مصر پہنچے تو رات ہو گئی تھی، خاموشی کے ساتھ مصر میں داخل ہو کر اپنے مکان پہنچے مگر اندر داخل نہ ہوئے اور والدہ کے سامنے ایک مسافر کی حیثیت میں ظاہر ہوئے، یہ بنی اسرائیل میں مہمان نواز گھر تھا، حضرت موسیٰ کی خوب خاطر و مدارات کی گئی، اسی دوران میں ان کے بڑے بھائی حضرت ھارونؑ آ پہنچے، یہاں پہنچنے سے قبل ہی ھارونؑ کو خدا کی طرف سے منصب رسالت عطا ہو چکا تھا، اس لئے ان کو بذریعہ وحی حضرت موسیٰ کا سارا قصہ بتادیا گیا تھا، وہ بھائی سے آکر لپٹ گئے اور پھر ان کے اہل وعیال کو گھر کے اندر لے گئے اور والدہ کو سارا حال سنایا، تب سب خاندان آپس میں گلے ملا اور بچھڑے ہوئے بھائیوں نے ایک دوسرے کی گزشتہ زندگی سے تعارف پیدا کیا اور والدہ کی دونوں آنکھوں نے ٹھنڈک حاصل کی۔

بہر حال حضرت موسیٰ و حضرت ھارونؑ کے درمیان جب ملاقات اور گفتگو کا سلسلہ ختم ہوا تو اب دونوں نے طے کیا کہ خدائے تعالیٰ کے امتثال حکم کے لئے فرعون کے پاس چلنا اور اس کو پیغام الٰہی سنانا چاہئے۔ بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ جب دونوں بھائی فرعون کے دربار میں جانے لگے تو والدہ نے غایت شفقت کی بنا پر روکنا چاہا کہ تم ایسے شخص کے پاس جانا چاہتے ہو جو صاحب تخت و تاج بھی ہے اور ظالم و مغرور بھی، وہاں نہ جاؤ، وہاں جانا بے سود ہوگا، مگر دونوں نے والدہ کو سمجھایا کہ خدائے تعالیٰ کا حکم ٹالا نہیں جاسکتا، اور اس کا وعدہ ہے کہ ہم کامیاب ہوں گے۔

غرض دونوں بھائی اور خدا کے سچے پیغمبر و نبی فرعون کے دربار میں پہنچے اور بغیر خوف و خطر اندر داخل ہو گئے، جب فرعون کے تخت کے قریب پہنچے تو حضرت موسیٰؑ و ھارونؑ نے اپنے آنے کی وجہ بیان کی اور گفتگو شروع ہوئی اور انہوں نے فرمایا:۔

فرعون! ہم کو خدا نے پیغمبر اور رسول بنا کر تیرے پاس بھیجا ہے، ہم تجھ سے دو اہم باتیں چاہتے ہیں، ایک یہ کہ خدا پر یقین لا، اور کسی کو اس کا ساجھی اور سہیم نہ بنا، دوسرے یہ کہ ظلم سے باز آ، اور بنی اسرائیل کو اپنی غلامی سے نجات دے، ہم جو کچھ کہہ رہے ہیں یقین رکھ کہ یہ بناوٹ اور تصنع نہیں ہے اور نہ ہم کو یہ جرأت ہو سکتی ہے کہ خدائے تعالیٰ کے ذمہ غلط بات لگائیں، ہماری صداقت کے لئے جس طرح ہماری یہ تعلیم خود شاہد ہے اسی طرح خدائے تعالیٰ نے ہم کو اپنی دو زبردست نشانیاں (معجزات) بھی عطا فرمائی ہیں لہٰذا تیرے لئے مناسب یہی ہے کہ صداقت و حق کے اس پیغام کو قبول کر اور بنی اسرائیل کو رستگاری دے کر میرے ساتھ کر دے تاکہ میں انہیں پیغمبروں کی اس سرزمین میں لے جاؤں جہاں بجز ذات واحد کے یہ اور کسی کی پرستش نہ کریں کہ یہی راہ حق ہے اور ان کے باپ دادوں کا ابدی شعار۔

غرض حضرت موسیٰ اللہ رب العالمین کے حکم کے مطابق برابر شیریں کلامی، نرم گفتاری اور رفق و لطف کے ساتھ فرعون اور اس کے درباریوں کو راہ حق دکھاتے اور رسالت کا فرض ادا فرماتے رہے اور فرعون کی تحقیر و توہین اور مجنون جیسے سخت الفاظ کو خاموشی کے ساتھ برداشت کرتے ہوئے اس کی رشد و ہدایت کے لئے بہترین دلائل اور مسکت جوابات دیتے رہے۔ فرعون نے کہا کہ اگر تو واقعی اس بارے میں سچا ہے تو کوئی "نشان" دکھا۔

حضرت موسیٰ آگے بڑھے اور بھرے دربار میں فرعون کے سامنے اپنی لاٹھی کو زمین پر ڈالا، اسی وقت اس نے اژدھا کی شکل اختیار کر لی اور یہ حقیقت تھی، نظر کا دھوکا نہ تھا اور پھر حضرت موسیٰ نے اپنے ہاتھ کو گریبان کے اندر لے جا کر باہر نکالا تو وہ ایک روشن ستارہ کی طرح چمکتا ہوا نظر آرہا تھا، یہ دوسری نشانی اور دوسرا معجزہ تھا۔

فرعون کے درباریوں نے جب اس طرح ایک اسرائیلی کے ہاتھوں اپنی قوم اور اپنے بادشاہ کی شکست کو دیکھا تو تلملا اٹھے اور کہنے لگے: بلاشبہ یہ بہت بڑا ماہر

Marfat.com

جادوگر ہے اور اس نے یہ سب ڈھونگ اس لئے رچایا ہے کہ تم پر غالب آ کر تمہاری سرزمین (مصر) سے باہر نکال دے، لہٰذا اب ہم کو سوچنا ہے کہ اس کے متعلق کیا ہونا چاہئے۔'' آخر فرعون اور فرعونیوں کے باہمی مشورے سے طے پایا کہ فی الحال تو اس کو اور ھارونؑ کو مہلت دو اور اس دوران میں تمام قلمرو سے ماہر جادوگروں کو دارالسلطنت میں جمع کرو اور پھر موسیٰؑ کا مقابلہ کراؤ بلاشبہ یہ شکست کھا جائے گا، تب فرعون نے حضرت موسیٰؑ سے کہا: موسیٰؑ! ہم خوب سمجھ گئے کہ تو اس حیلہ سے ہم کو سرزمین مصر سے بے دخل کرنا چاہتا ہے، لہٰذا اب تیرا علاج اس کے سوائے کچھ نہیں ہے کہ بڑے بڑے ماہر جادوگروں کو جمع کر کے تجھ کو شکست دلائی جائے، اب تیرے اور ہمارے درمیان مقابلہ کے دن کا معاہدہ ہونا چاہئے، اور پھر نہ ہم اس سے ٹلیں گے اور نہ تم وعدہ خلافی کرنا'' حضرت موسیٰؑ نے فرمایا کہ اس کام کے لئے سب سے بہتر وقت ''یوم الزینۃ'' (جشن کا روز) ہے، اس دن سورج بلند ہونے پر ہم سب کو میدان میں موجود ہونا چاہئے۔

بہر حال یوم جشن آ پہنچا، میدان جشن میں تمام شاہانہ کروفر کے ساتھ فرعون تخت نشین ہے اور درباری بھی حسب مراتب قرینے سے بیٹھے ہیں اور لاکھوں انسان حق و باطل کے معرکہ کا نظارہ کرنے کو جمع ہیں، ایک جانب مصر کے مشہور جادوگروں کا گروہ اپنے ساز و سامان سحر سے لیس کھڑا ہے، اور دوسری جانب خدا کے رسول، حق کے پیغامبر، سچائی اور راستی کے پیکر حضرت موسیٰؑ و حضرت ھارونؑ کھڑے ہیں، فرعون بہت مسرور ہے، اور اس یقین پر کہ ساحرین مصر ان دونوں کو جلد ہی شکست دے دیں گے، ساحروں کی حوصلہ افزائی کر رہا ہے اور کہہ رہا ہے اگر تم نے موسیٰؑ کو شکست دے دی تو نہ صرف انعام و اکرام سے مالا مال کئے جاؤ گے بلکہ میرے دربار میں خاص جگہ پاؤ گے، ساحر بھی اپنی کامیابی کے یقین پر فرعون سے اپنے اعزاز و اکرام کا وعدہ لے رہے ہیں اور مستقبل کے تصور سے بہت شاداں اور مسرور ہیں۔

جادوگروں نے جب اس طرف سے اطمینان کر لیا تو اب حضرت موسیٰؑ کی طرف متوجہ ہوئے مگر قبل اس کے کہ ایک دوسرے کو چیلنج کریں، حضرت موسیٰؑ نے حق تبلیغ ادا فرماتے ہوئے مجمع کو مخاطب کر کے فرمایا: تمہاری حالت پر سخت افسوس ہے، تم کیا کر رہے ہو؟ تم ہم کو جادوگر کہہ کر خدا پر جھوٹا الزام نہ لگاؤ مجھ کو ڈر ہے کہیں وہ تم کو اس بہتان طرازی کی سزا میں عذاب دے کر تم کو جڑ سے نہ اکھاڑ پھینکے، کیونکہ جس کسی نے بھی بہتان باندھا وہ نامراد ہی رہا، لوگوں نے یہ سنا تو آپس میں ردوکد شروع کر دی اور سرگوشیاں کرنے لگے اور درباریوں نے یہ حال دیکھا تو جادوگروں کو مخاطب کر کے کہنے لگے یہ دونوں بھائی بلاشبہ جادوگر ہیں، یہ چاہتے ہیں کہ جادو کے زور سے تم کو تمہارے وطن سے نکال دیں اور تم پر غلبہ کر لیں، تم اپنا کام شروع کرو اور پرے باندھ کر موسیٰؑ کے مقابلہ میں ڈٹ جاؤ، آج جو بھی غالب آ جائے گا وہی کامیاب ثابت ہوگا۔

جادوگروں نے آگے بڑھ کر موسیٰؑ سے کہا، موسیٰؑ! اس قصہ کو چھوڑ اور یہ بتا کہ ابتداء تیری جانب سے ہوگی یا ہماری جانب سے؟ حضرت موسیٰؑ نے جب یہ دیکھا کہ ان پر اس تنبیہ کا بھی کوئی اثر نہیں ہوا تو فرمایا کہ ابتداء تم ہی کرو، اور اپنے کمال فن کی پوری حسرت نکال لو، چنانچہ ساحروں نے اپنی رسیاں، بان اور لاٹھیاں زمین پر ڈالیں جو سانپ اور اژدھے کی شکل میں دوڑتی نظر آنے لگیں، حضرت موسیٰؑ نے یہ دیکھا تو دل میں خوف و ہراس محسوس کیا کہ کہیں لوگ اس مظاہرہ سے متاثر نہ ہو جائیں اور ساحروں کے سحر کو حقیقت نہ سمجھ لیں، کیونکہ اگر ایسا ہوا تو یہ تاثر اور رعب قبول حق کے لئے سدراہ بن جائے گا، تب خدائے تعالیٰ نے ان کو مطمئن فرمایا اور وحی کے ذریعہ مطلع کیا کہ موسیٰؑ خوف نہ کھاؤ ہمارا وعدہ ہے کہ تم ہی غالب رہو گے۔ اپنی لاٹھی کو زمین پر ڈالو، موسیٰؑ نے جب لاٹھی کو ڈالا تو اژدھا بن کر اس نے ساحروں کے تمام شعبدوں کو نگل لیا اور تھوڑی سی دیر میں سارا میدان صاف ہو گیا اور اس طرح ساحر اپنے سحر میں ناکامیاب رہے۔

جادوگروں نے ''جو کہ اپنے فن کے ماہر و کامل تھے'' جب موسیٰؑ کا یہ کرشمہ دیکھا تو وہ حقیقت حال سمجھ گئے اور جس کو اس وقت تک فرعون اور اس کے درباری لوگ پوشیدہ رکھنے کی کوشش کرتے رہے تھے وہ اس کو نہ چھپا سکے اور انہوں نے برسر مجلس یہ اقرار کر لیا کہ موسیٰؑ کا یہ عمل جادو سے بالاتر خدا کا معجزہ ہے، اس کا سحر سے دور کا بھی واسطہ نہیں اور پھر فوراً سجدہ میں گر پڑے اور اعلان کر دیا کہ ہم موسیٰؑ اور ھارونؑ کے پروردگار پر ایمان لے آئے۔ کیوں کہ وہی ''رب العالمین'' ہے۔

فرعون نے جب یہ دیکھا کہ میرا اہتمام دام فریب تار تار ہو گیا، اور موسیٰؑ کو شکست دینے کی جو آخری پناہ تھی وہ بھی منہدم ہو گئی، اب کہیں ایسا نہ ہو کہ مصری عوام بھی ہاتھ سے جائیں اور موسیٰؑ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے تو اس نے مکر و فریب کا دوسرا طریقہ اختیار کیا اور ساحروں سے کہنے لگا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ موسیٰؑ تم سب کا استاذ ہے اور تم سب نے آپس میں سازش کر رکھی تھی تب ہی تو میری رعایا ہوتے ہوئے میری اجازت کے بغیر تم نے موسیٰؑ کے خدا پر ایمان لانے کا اعلان کر دیا، اچھا! میں تم کو عبرتناک سزا دوں گا تا کہ آئندہ کسی کو ایسی غداری کی جرأت نہ ہو، پہلے تمہارے ہاتھ پاؤں الٹے سیدھے کٹواؤں گا اور پھر سب کو سولی پر چڑھاؤں گا۔

مگر سچا ایمان جب کسی کو نصیب ہو جاتا ہے خواہ وہ ایک لمحہ ہی کا کیوں نہ ہو وہ ایسی بے پناہ روحانی قوت پیدا کر دیتا ہے کہ کائنات کی کوئی زبردست سے زبردست طاقت بھی اس کو مرعوب نہیں کر سکتی۔ دیکھئے وہی جادوگر جو فرعون سے تھوڑی دیر پہلے انعام و اکرام اور عزت و جاہ کی آرزوئیں اور التجائیں کر رہے

Marfat.com

تھے، ایمان لانے کے بعد ایسے نڈر اور بے خوف ہو گئے کہ ان کے سامنے سخت سے سخت مصیبت اور دردناک سے دردناک عذاب بھی ہیچ ہو کر رہ گیا اور کوئی دہشت بھی ان کے ایمان کو متزلزل نہ کر سکی۔ اور انہوں نے فرعون کی موجودگی میں بے دھڑک اسلام کا اعلان کر دیا۔ غرض حق و باطل کی اس کشمکش میں فرعون اور اس کے داعیان و ارکان کو سخت شکست اٹھانی پڑی اور وہ برسر عام ذلیل و رسوا ہوئے اور حضرت موسیٰ پر خدا کا وعدہ پورا ہوا اور کامیابی کا سہرا ان ہی کے سر رہا۔

اس صورت حال کو دیکھ کر جادوگروں کے علاوہ اسرائیلی نوجوانوں میں سے بھی ایک مختصر جماعت مسلمان ہو گئی مگر وہ فرعون کے ظلم و ستم کی وجہ سے اعلان نہ کر سکی کیونکہ مسلمانوں کے ساتھ اس کی عام قاہرانہ ستم کیشیوں اور ظلم پرستیوں کے علاوہ اس وقت کی ذلت نے اس کو اور غضبناک بنا دیا تھا۔

حضرت موسیٰ نے ان کو تلقین فرمائی کہ اب مومن ہونے کے بعد تمہارا سہارا صرف خدا پر ہونا چاہئے، جماعت مومنین نے اس پر لبیک کہا اور وہ خدا کے سامنے گڑ گڑا کر رحمت و مغفرت کی دعائیں اور ظالموں کے عذاب و معصیت سے محفوظ رہنے کی التجائیں کرنے لگے۔

الحاصل فرعون حضرت موسیٰ کی روحانی قوت کا یہ مظاہرہ دیکھ کر بے حد مرعوب ہو گیا اور اگرچہ وہ جادوگروں پر اپنے انتہائی غیظ و غضب کا اظہار کرتا رہا لیکن حضرت موسیٰ سے اس وقت کچھ کہنے کی مطلق ہمت نہ پڑی اور درباریوں اور ارکان سلطنت نے جب یہ احتجاج کیا کہ تو موسیٰ کو قتل کیوں نہیں کرا دیتا، کیا اس کو اور اس کی قوم کو یہ موقع دیا جا رہا ہے کہ وہ مصر میں فساد پھیلائیں اور تجھ کو اور تیرے دیوتاؤں کو ٹھکراتے رہیں؟ تو کہنے لگا کہ تم گھبراتے کیوں ہو؟ میں اسرائیلیوں کی طاقت کو بڑھنے نہ دوں گا اور مقابلہ کے قابل ہی نہ رکھوں گا، ابھی یہ حکم جاری کرتا ہوں کہ ان کی اولاد نرینہ کو پیدا ہوتے ہی قتل کر دیا کرو اور صرف لڑکیوں کو چاکری کے لئے زندہ رہنے دو۔

چنانچہ حضرت موسیٰ کو جب فرعون اور اس کے درباریوں کی گفتگو کا حال معلوم ہوا تو انہوں نے بنی اسرائیل کو جمع کر کے صبر اور توکل الی اللہ کی تلقین کی، بنی اسرائیل نے سن کر جواب دیا کہ موسیٰ! ہم پہلے ہی سے مصیبتوں میں گرفتار تھے اب تیرے آنے پر کچھ امید بندھی تھی مگر تیرے آنے کے بعد بھی وہی مصیبت باقی رہی، یہ تو سخت آفت کا سامنا ہے۔ حضرت موسیٰ نے تسلی دی کہ خدا کا وعدہ سچا ہے، گھبراؤ نہیں تم ہی کامیاب ہو گے اور تمہارے دشمن کو ہلاکت کا منہ دیکھنا پڑے گا، زمین کا مالک فرعون یا اس کی قوم نہیں ہے بلکہ رب العالمین اور مختار مطلق خدا ہے پس وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے اس کا مالک بنا دے اور انجام کار یہ انعام متقیوں کا ہی حصہ ہے۔

اس کے بعد حضرت موسیٰ نے مسلمانوں سے کہا کہ فرعون کے مظالم کا سلسلہ ابھی ختم نہیں ہوا اور بنی اسرائیل اور قبطی مومنوں کو آزادی کے ساتھ مصر سے چلے جانے پر راضی نہیں ہے، اس لئے خدا کے فیصلہ تک تم سرزمین مصر ہی میں اپنے گھروں کو مساجد بنا لو اور ان کو قبلہ رخ کر کے خدائے واحد کی عبادت میں مشغول ہو جاؤ کہ خدا کی وحی کا یہی فیصلہ ہے اور ساتھ ہی خدائے تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی، بار الہا! فرعون اور فرعونیوں کو تو نے جو دولت و سطوت عطا فرمائی ہے اس پر شکریہ ادا کرنے کے بجائے وہ تیرے بندوں پر جبر اور ظلم و ستم کرنے پر آمادہ ہو گئے ہیں اور تیری راہ حق کو نہ یہ خود قبول کرتے ہیں اور نہ دوسروں کو قبول کرنے دیتے ہیں بلکہ جبر و تشدد سے کام لے کر ان کے آڑے آتے ہیں لہٰذا اب تو ان کے مظالم کا ذائقہ چکھا، اور ان کی اس دولت و ثروت کو تباہ و ہلاک کر دے جس پر یہ نازاں ہیں، اور جس طرح یہ ایمان کی سچائی کو ٹھکرا رہے ہیں تو بھی ان کو ایمان کی دولت کی بجائے اب ایسا دردناک عذاب دے کہ ان کی داستان دوسروں کے لئے عبرت بن جائے۔

چنانچہ جب انہوں نے اس پر بھی دھیان نہ دیا تو اب یکے بعد دیگرے عذاب الٰہی آنے لگے، یہ دیکھ کر فرعون اور اس کی قوم نے اب یہ وطیرہ اختیار کیا کہ جب عذاب الٰہی کسی ایک شکل میں ظاہر ہوتا تو فرعون اور قوم فرعون حضرت موسیٰ سے وعدہ کرنے لگتی کہ اچھا ہم ایمان لے آئیں گے تو اپنے خدا سے دعا کر کہ یہ عذاب جاتا رہے اور جب وہ عذاب جاتا رہتا تو پھر سرکشی و نافرمانی پر اتر آتے، پھر عذاب جب دوسری شکل میں آتا تو کہتے کہ اچھا ہم بنی اسرائیل کو آزاد کر کے تیرے ساتھ روانہ کر دیں گے۔ دعا کر کہ یہ عذاب دفع ہو جائے اور جب حضرت موسیٰ کی دعا سے ان کو مہلت مل جاتی اور عذاب دفع ہو جاتا تو پھر اسی طرح مخالفت پر کمر بستہ ہو جاتے، اس طرح خدا کی جانب سے مختلف قسم کے نشانات ظاہر ہوئے اور فرعون اور قوم فرعون کو بار بار مہلت عطا ہوتی رہی لیکن جب انہوں نے اس کو بھی ایک مذاق بنا لیا تب خدا کا آخری عذاب آیا اور فرعون اور اس کے سرکش سردار سب ہی غرق کر دیئے گئے۔

الغرض حضرت موسیٰ اور ہارون بنی اسرائیل کو لے کر راتوں رات بحر احمر کی راہ پر ہو لئے اور روانہ ہونے سے پہلے مصری عورتوں کے زیورات اور قیمتی پارچہ جات جو ایک تہوار میں مستعار لئے تھے وہ بھی واپس نہ کر سکے کہ کہیں مصریوں پر اصل حال نہ کھل جائے۔

ادھر پرچہ نویسوں نے فرعون کو اطلاع کی کہ بنی اسرائیل مصر سے فرار ہونے کے لئے شہروں سے نکل گئے، فرعون نے اسی وقت ایک زبردست فوج کو ساتھ لیا اور مصر سے نکل کر ان کا تعاقب کیا اور صبح ہونے سے پہلے پہلے ان کے سر پر جا پہنچا۔ بنی اسرائیل کی تعداد بقول توراۃ علاوہ بچوں اور چوپایوں کے چھ لاکھ

Marfat.com

تھی، مگر پو پھٹنے کے وقت جب انہوں نے پیچھے پھر کے دیکھا تو فرعون کو سر پر پایا، گھبرا کر کہنے لگے:۔
''کیا مصر میں قبریں نہ تھیں جو تو ہم کو مرنے کے لئے بیابان میں لے آیا ہے؟ تو نے ہم سے یہ کیا کیا کہ ہم کو مصر سے نکال لایا؟ کیا ہم تجھ سے مصر میں یہ بات نہ کہتے تھے کہ ہم کو رہنے دے کہ ہم مصریوں کی خدمت کریں۔ کیوں کہ ہمارے لئے مصریوں کی خدمت کرنا بیابان میں مرنے سے بہتر ہوتا۔''
حضرت موسیٰؑ نے ان کو تسلی دی اور فرمایا خوف نہ کرو، خدا کا وعدہ سچا ہے وہ تم کو نجات دے گا اور تم ہی کامیاب ہو گے، اور پھر درگاہ الٰہی میں دست بدعا ہوئے، وحی الٰہی نے موسیٰؑ کو حکم دیا کہ اپنی لاٹھی کو پانی پر مارو تا کہ پانی پھٹ کر بیچ میں راستہ نکل آئے، چنانچہ موسیٰؑ نے ایسا ہی کیا جب انہوں نے قلزم پر اپنا عصا مارا تو پانی پھٹ کر دونوں جانب دو پہاڑوں کی طرح کھڑا ہو گیا اور بیچ میں راستہ نکل آیا اور حضرت موسیٰؑ کے حکم سے تمام بنی اسرائیل اس میں اتر گئے اور خشک زمین کی طرح اس سے پار ہو گئے، فرعون نے یہ دیکھا تو اپنی قوم سے مخاطب ہو کر کہنے لگا یہ میری کرشمہ سازی ہے کہ بنی اسرائیل کو تم جا پکڑو لہٰذا بڑھے چلو، چنانچہ فرعون اور اس کا تمام لشکر بنی اسرائیل کے پیچھے اسی راستے پر اتر لئے لیکن اللہ تعالیٰ کی کرشمہ سازی دیکھئے کہ جب بنی اسرائیل کا ہر فرد دوسرے کنارہ پر سلامتی کے ساتھ پہنچ گیا تو پانی بحکم الٰہی پھر اپنی اصلی حالت پر آ گیا اور فرعون اور اسکا تمام لشکر جو ابھی درمیان ہی میں تھا غرق ہو گیا۔
جب فرعون غرق ہونے لگا اور ملائکہ عذاب سامنے نظر آنے لگے تو پکار کر کہنے لگا۔ ''میں اسی ایک وحدہ لاشریک، ہستی پر ایمان لاتا ہوں جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اور میں فرمانبرداروں میں سے ہوں'' مگر یہ ایمان چونکہ حقیقی ایمان نہ تھا بلکہ گزشتہ فریب کاریوں کی طرح نجات حاصل کرنے کے لئے یہ بھی ایک مضطربانہ بات تھی اس لئے خدا کی طرف سے یہ جواب ملا۔ ''یعنی خدا کو خوب معلوم ہے کہ تو ''مسلمین'' میں سے نہیں بلکہ ''مفسدین'' میں سے ہے۔
درحقیقت فرعون کی یہ پکار ایسی پکار تھی جو ایمان لانے اور یقین حاصل کرنے کے لئے نہیں بلکہ عذاب الٰہی کا مشاہدہ کرنے کے بعد اضطراری اور بے اختیاری کی حالت میں نکلتی ہے۔
سینا کے جس میدان میں اس وقت بنی اسرائیل موجود تھے یہ سرزمین فلسطین سے قریب تھا اور ان کے باپ دادا حضرت ابراہیمؑ، اسحٰقؑ اور یعقوبؑ سے خدا کا وعدہ تھا کہ تمہاری اولاد کو پھر اس سرزمین کا مالک بنائیں گے اور وہ یہاں پھولے پھلے گی، لہٰذا حضرت موسیٰؑ کی معرفت خدا کا حکم ہوا کہ اپنی قوم سے کہو کہ ارض مقدس میں داخل ہوں اور وہاں کے جابر و ظالم حکمرانوں کو نکال کر عدل و انصاف کی زندگی بسر کریں، ہم وعدہ کرتے ہیں کہ فتح تمہاری ہو گی اور تمہارے ظالم دشمن ناکام ہوں گے۔
اب حضرت موسیٰؑ نے بنی اسرائیل سے کہا کہ تم اس بستی (اریحاء) میں داخل ہو اور دشمن کا مقابلہ کر کے اس پر قابض ہو جاؤ خدا تمہارے ساتھ ہے۔ بنی اسرائیل نے یہ سن کر جواب دیا کہ موسیٰ! وہاں تو بڑے ظالم لوگ بستے ہیں، ہم تو اس وقت تک اس بستی میں داخل نہ ہوں گے جب تک وہ وہاں سے نکل نہ جائیں، افسوس بدبختوں نے یہ نہ سوچا کہ جب تک ہمت و شجاعت کے ساتھ تم ان کو یہاں سے نہ نکالو گے تو یہ ظالم خود کیسے نکل جائیں گے۔ جب حضرت موسیٰؑ نے زیادہ زور دیا تو اپنے انکار پر اصرار کرتے ہوئے کہنے لگے ''انہوں نے کہا اے موسیٰ! ہم کبھی اس شہر میں اس وقت تک داخل نہیں ہوں گے جب تک وہ اس میں موجود ہیں، پس تو اور تیرا رب دونوں جاؤ اور ان سے لڑو ہم تو یہیں بیٹھے ہیں۔''
حضرت موسیٰؑ نے جب یہ ذلیل اور بیہودہ جواب سنا تو بہت افسردہ خاطر ہوئے اور انتہائی رنج و ملال کے ساتھ درگاہ الٰہی میں عرض کیا ''بارالہا! میں اپنے اور ھارونؑ کے سوا کسی پر قابو نہیں رکھتا سو ہم دونوں حاضر ہیں اب تو ہمارے اور اس نافرمان قوم کے درمیان جدائی کر دے، یہ تو سخت نااہل ہیں'' اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ پر وحی نازل فرمائی ''موسیٰؑ! تم غمگین نہ ہو! ان کی نافرمانی کا تم پر کوئی بار نہیں، اب ہم نے ان کے لئے یہ سزا مقرر کر دی ہے کہ یہ چالیس سال اسی میدان میں بھٹکتے پھریں گے، اور ان کو ارض مقدس میں جانا نصیب نہ ہو گا۔ ہم نے ان پر ارض مقدس کو حرام کر دیا ہے۔

حضرت ھارونؑ کی وفات: ۔گزشتہ واقعہ میں یہ بیان کیا جا چکا ہے کہ جب بنی اسرائیل نے ارض مقدس میں داخل ہونے سے انکار کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کے ذریعہ ان کو یہ اطلاع کر دی تھی کہ چالیس سال تک اب تم کو اسی سرزمین میں بھٹکنا پڑے گا اور سرزمین مقدس میں ان افراد میں سے کوئی بھی داخل نہ ہو سکے گا، جنہوں نے داخل ہونے سے اس وقت انکار کر دیا ہے۔
اسی کے ساتھ ساتھ ان کو یہ بھی بتایا کہ موسیٰؑ اور ھارونؑ بھی تمہارے پاس ہی رہیں گے کیوں کہ ان کی اور آنے والی نسل کی رشد و ہدایت کے لئے ان دونوں کا یہاں موجود رہنا ضروری ہے، چنانچہ جب بنی اسرائیل ''تیہ'' کے میدان میں گھومتے اور پھرتے پھراتے پہاڑ کی اس چوٹی کے قریب پہنچے جو ''ہور'' کے نام سے مشہور تھی تو حضرت ھارونؑ کو پیغام اجل آ پہنچا، وہ اور حضرت موسیٰؑ خدا کے حکم سے ''ہور'' پر چڑھ گئے اور وہیں کچھ روز عبادت الٰہی میں مصروف رہے اور جب حضرت ھارونؑ کا وہاں انتقال ہو گیا تب حضرت موسیٰؑ ان کی تجہیز و تکفین کے بعد نیچے اترے اور بنی اسرائیل کو ھارونؑ کی وفات سے مطلع کیا۔
حضرت موسیٰؑ ان تمام صبر آزما حالات میں جن کا ذکر گزشتہ سطور میں ہو چکا ہے بنی اسرائیل کی رشد و ہدایت میں مصروف اور ایک اولوالعزم پیغمبر کی طرح ہر قسم کی

Marfat.com

ایذارسانی ومخالفت کے باوجود صبر کے ساتھ ان کی اصلاح میں مشغول ومنہمک تھے کہ داعی اجل کو لبیک کہنے کا وقت آ پہنچا۔
نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر میں اس جگہ ہوتا تو تم کو حضرت موسیٰ کی قبر کا نشان دکھاتا کہ وہ سرخ ٹیلہ (کثیب احمر) کے قریب اس جگہ دفن ہیں۔ تورات اور کتب تاریخ میں ہے کہ حضرت موسیٰ کی عمر ایک سو بیس سال کی ہوئی اور حضرت ابراہیمؑ کی وفات اور حضرت موسیٰ کی ولادت کے درمیان تقریباً ڈھائی سو سال کا عرصہ ہے۔ (از قصص القرآن صفحہ نمبر ۴۷۰ تا ۵۵۱، جلد اول۔ مؤلفہ مولانا حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ)

(سورۃ بنی اسرائیل ۱۷)---۲۔ ''ہم نے موسیٰ کو کتاب دی اور اسے بنی اسرائیل کے لیے ہدایت بنا دیا کہ تم میرے سوا کسی کو اپنا کارساز نہ بنانا۔''O ---۱۰۱۔ ''ہم نے موسیٰ کو نو معجزے بالکل صاف صاف عطا فرمائے، تو خود ہی بنی اسرائیل سے پوچھ لے کہ جب وہ ان کے پاس پہنچے تو فرعون بولا کہ اے موسیٰ! میرے خیال میں تو تجھ پر جادو کر دیا گیا ہے۔''O ---[وہ نو معجزے ہیں۔ ہاتھ، لاٹھی، قحط سالی، نقص ثمرات، طوفان، جراد (ٹڈی دل) قمل (کھٹل، جوئیں) ضفادع (مینڈک) اور خون۔ امام حسن بصری کہتے ہیں، کہ قحط سالی اور نقص ثمرات ایک ہی چیز ہے اور نواں معجزہ لاٹھی کا جادوگروں کی شعبدہ بازی کو نگل جانا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ان کے علاوہ بھی معجزات دیئے گئے تھے مثلاً لاٹھی کا پتھر پر مارنا، جس سے بارہ چشمے ظاہر ہو گئے تھے۔ بادلوں کا سایہ کرنا، من وسلویٰ وغیرہ۔ لیکن یہاں آیات تسعہ سے صرف وہی نو معجزات مراد ہیں، جن کا مشاہدہ فرعون اور اس کی قوم نے کیا۔ اس لیے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اَنْفِلَاقُ بَحْر (سمندر کا پھٹ کر راستہ بن جانا) کو بھی ان نو معجزات میں شمار کیا ہے اور قحط سالی اور نقص ثمرات کو ایک معجزہ شمار کیا ہے۔ ترمذی کی ایک روایت میں آیت تسعہ کی تفصیل اس سے مختلف بیان کی گئی ہے۔ لیکن سنداً وہ روایت ضعیف ہے، اس لیے آیات تسعہ سے مراد یہی مذکورہ معجزات ہیں]--- ۱۰۲۔ ''موسیٰ نے جواب دیا کہ یہ تو تجھے علم ہو چکا ہے کہ آسمان وزمین کے پروردگار ہی نے یہ معجزے دکھانے، سمجھانے کو نازل فرمائے ہیں، اے فرعون! میں تو سمجھ رہا ہوں کہ تو یقیناً برباد و ہلاک کیا گیا ہے۔''O

(سورۃ مریم ۱۹)---۵۱۔ ''اس قرآن میں موسیٰ (علیہ السلام) کا ذکر بھی کر جو چنا ہوا اور رسول اور نبی تھا۔''O ---۵۲۔ ''ہم نے اسے طور کی دائیں جانب سے ندا کی اور راز گوئی کرتے ہوئے اسے قریب کر لیا۔''O ---۵۳۔ ''اور اپنی خاص مہربانی سے اس کے بھائی کو نبی بنا کر عطا فرمایا۔''O

(سورۃ طٰہٰ ۲۰)---۹۔ ''تجھے موسیٰ (علیہ السلام) کا قصہ بھی معلوم ہے۔''O ---۱۰۔ ''جبکہ اس نے آگ دیکھ کر اپنے گھر والوں سے کہا کہ تم ذرا سی دیر ٹھہر جاؤ مجھے آگ دکھائی دی ہے۔ بہت ممکن ہے کہ میں اس کا کوئی انگارا تمہارے پاس لاؤں یا آگ کے پاس سے راستے کی اطلاع پاؤں۔''O ---۱۱۔ ''جب وہ وہاں پہنچے تو آواز دی گئی اے موسیٰ۔''O ---۱۲۔ ''یقیناً میں ہی تیرا پروردگار ہوں تو اپنی جوتیاں اتار دے، کیونکہ تو پاک میدان طویٰ میں ہے۔''O --- ۱۳۔ ''اور میں نے تجھے منتخب کر لیا ہے اب جو وحی کی جائے اسے کان لگا کر سن۔''O ---۱۴۔ ''بیشک میں ہی اللہ ہوں، میرے سوا عبادت کے لائق اور کوئی نہیں پس تو میری ہی عبادت کر، اور میری یاد کے لئے نماز قائم رکھ۔''O ---۱۷۔ ''اے موسیٰ! تیرے اس دائیں ہاتھ میں کیا ہے؟''O ---۱۸۔ ''جواب دیا کہ یہ میری لاٹھی ہے، جس پر میں ٹیک لگاتا ہوں اور جس سے میں اپنی بکریوں کے لئے پتے جھاڑ لیا کرتا ہوں اور بھی اس میں مجھے بہت سے فائدے ہیں۔''O ---۱۹۔ ''فرمایا اے موسیٰ! اسے ہاتھ سے نیچے ڈال دے۔''O ---۲۰۔ ''ڈالتے ہی وہ سانپ بن کر دوڑنے لگی۔''O ---۲۱۔ ''فرمایا بے خوف ہو کر اسے پکڑ لے ہم اسے اسی پہلی سی صورت میں دوبارہ لا دیں گے۔''O ---۲۲۔ ''اور اپنا ہاتھ اپنی بغل میں ڈال لے تو وہ سفید چمکتا ہوا ہو کر نکلے گا، لیکن بغیر کسی عیب (اور روگ) کے یہ دوسرا معجزہ ہے۔''O ---۲۳۔ ''یہ اس لیے کہ ہم تجھے اپنی بڑی بڑی نشانیاں دکھانا چاہتے ہیں۔''O ---۲۴۔ ''اب تو فرعون کی طرف جا اس نے بڑی سرکشی مچا رکھی ہے۔''O ---۲۵۔ ''موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا اے میرے پروردگار! میرا سینہ میرے لئے کھول دے۔''O --- ۲۶۔ ''اور میرے کام کو مجھ پر آسان کر دے۔''O ---۲۷۔ ''اور میری زبان کی گرہ بھی کھول دے۔''O ---۲۸۔ ''تاکہ لوگ میری بات اچھی طرح سمجھ سکیں۔''O ---۲۹۔ ''اور میرا وزیر میرے کنبے میں سے کر دے۔''O ---۳۰۔ ''یعنی میرے بھائی ہارون (علیہ السلام) کو۔''O ---۳۱۔ ''تو اس سے میری کمر کس دے۔''O ---۳۲۔ ''اور اسے میرا شریک کار کر دے۔''O ---۳۳۔ ''تاکہ ہم دونوں بکثرت تیری تسبیح بیان کریں۔''O ---۳۴۔ ''اور بکثرت تیری یاد کریں۔''O ---۳۵۔ ''بیشک تو ہمیں خوب دیکھنے بھالنے والا ہے۔''O ---۳۶۔ ''جناب باری تعالیٰ نے فرمایا موسیٰ تیرے تمام سوالات پورے کر دیئے گئے۔''O ---۳۷۔ ''ہم نے تو تجھ پر ایک بار اور بھی بڑا احسان کیا ہے۔''O ---۳۸۔ ''جبکہ ہم نے تیری ماں کو وہ الہام کیا جس کا ذکر اب کیا جا رہا ہے۔''O ---۳۹۔ ''کہ تو اسے صندوق میں بند کر کے دریا میں چھوڑ دے، پس دریا اسے کنارے لا ڈالے گا اور میرا اور خود اس کا دشمن اسے لے لے گا اور میں نے اپنی طرف کی خاص محبت و مقبولیت تجھ پر ڈال دی۔ تاکہ تیری پرورش میری آنکھوں کے سامنے کی جائے۔''O ---۴۰۔ ''(یاد کر) جبکہ تیری بہن چل رہی تھی اور کہہ رہی تھی کہ اگر تم کہو تو میں اسے بتا دوں جو اس کی نگہبانی کرے اس تدبیر سے ہم نے تجھے پھر تیری ماں کے پاس پہنچایا کہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور وہ غمگین نہ ہو۔ اور تو نے ایک شخص کو مار ڈالا تھا اس پر بھی ہم نے تجھے غم سے بچا لیا، غرض ہم نے تجھے اچھی طرح آزما لیا۔ پھر تو کئی سال تک

Marfat.com

مدین کے لوگوں میں ٹھہرا رہا' پھر تقدیر الٰہی کے مطابق اے موسیٰ! تو آیا۔'' O---۴۱۔ ''اور میں نے تجھے خاص اپنی ذات کے لئے پسند فرمالیا۔'' O---
۴۲۔ ''اب تو اپنے بھائی سمیت میری نشانیاں ہمراہ لیے ہوئے جا' اور خبردار میرے ذکر میں سستی نہ کرنا۔'' O---۴۳۔ ''تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ اسنے
بڑی سرکشی کی ہے۔'' O---۴۴۔ ''اسے نرمی سے سمجھاؤ کہ شاید وہ سمجھ لے یا ڈر جائے۔'' O---۴۵۔ ''دونوں نے کہا کہ ہمارے رب! ہمیں خوف ہے کہ
کہیں فرعون ہم پر کوئی زیادتی نہ کرے یا اپنی سرکشی میں بڑھ نہ جائے۔'' O---۴۶۔ ''جواب ملا کہ تم مطلقاً خوف نہ کرو میں تمھارے ساتھ ہوں اور سنتا دیکھتا
رہوں گا۔'' O---۴۷۔ ''تم اس کے پاس جا کر کہو کہ ہم تیرے پروردگار کے پیغمبر ہیں تو ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیج دے' ان کی سزائیں موقوف کر۔ ہم تو
تیرے پاس تیرے رب کی طرف سے نشانی لے کر آئے ہیں اور سلامتی اسی کے لئے ہے جو ہدایت کا پابند ہو جائے۔'' O---۴۸۔ ''ہماری طرف وحی کی گئی
ہے کہ جو جھٹلائے اور روگردانی کرے اس کے لئے عذاب ہے۔'' O---۴۹۔ ''فرعون نے پوچھا کہ اے موسیٰ! تم دونوں کا رب کون ہے۔'' O---۵۰۔
''جواب دیا کہ ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر ایک کو اس کی خاص صورت' شکل عنایت فرمائی پھر راہ بجھا دی۔'' O---۵۱۔ ''اس نے کہا اچھا یہ تو بتاؤ اگلے
زمانے والوں کا حال کیا ہونا ہے۔'' O---۵۲۔ ''جواب دیا کہ ان کا علم میرے رب کے ہاں کتاب میں موجود ہے' نہ تو میرا رب غلطی کرتا ہے نہ بھولتا
ہے۔'' O---۵۳۔ ''اسی نے تمہارے لیے زمین کو فرش بنایا ہے اور اس میں تمہارے چلنے کے لیے راستے بنائے ہیں اور آسمان سے پانی بھی وہی برساتا ہے'
پھر اس برسات کی وجہ سے مختلف قسم کی پیداوار بھی ہم ہی پیدا کرتے ہیں۔'' O---۵۴۔ ''تم خود کھاؤ اور اپنے چوپایوں کو بھی چراؤ۔ کچھ شک نہیں کہ اس میں
عقلمندوں کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں۔'' O---۵۵۔ ''اسی زمین میں سے ہم نے تمہیں پیدا کیا اور اسی میں پھر واپس لوٹائیں گے اور اسی سے پھر دوبارہ تم
سب کو نکال کھڑا کریں گے۔'' O---۵۶۔ ''ہم نے اسے اپنی سب نشانیاں دکھا دیں لیکن پھر بھی اس نے جھٹلایا اور انکار کر دیا۔'' O---۵۷۔ ''کہنے لگا
اے موسیٰ! کیا تو اسی لیے آیا ہے کہ ہمیں اپنے جادو کے زور سے ہمارے ملک سے باہر نکال دے۔'' O---۵۸۔ ''اچھا ہم بھی تیرے مقابلے میں اسی جیسا
جادو ضرور لائیں گے' پس تو ہمارے اور اپنے درمیان ایک وعدے کا وقت مقرر کر لے' کہ نہ ہم اس کا خلاف کریں اور نہ تو' صاف میدان میں مقابلہ ہو۔'' O
---۵۹۔ ''موسیٰ (علیہ السلام) نے جواب دیا کہ زینت اور جشن کے دن کا وعدہ ہے اور یہ کہ لوگ دن چڑھے ہی جمع ہو جائیں۔'' O---۶۰۔ ''پس فرعون
لوٹ گیا اور اس نے اپنے ہتھکنڈے جمع کیے پھر آ گیا۔'' O---۶۱۔ ''موسیٰ (علیہ السلام) نے ان سے کہا تمھاری شامت آ چکی' اللہ تعالیٰ پر جھوٹ اور افترا نہ
باندھو کہ وہ تمہیں عذابوں سے ملیامیٹ کر دے' یاد رکھو وہ کبھی کامیاب نہ ہوگا جس نے جھوٹی بات گھڑی۔'' O---۶۲۔ ''پس یہ لوگ آپس کے مشوروں میں
مختلف رائے ہو گئے اور چھپ کر چپکے چپکے مشورہ کرنے لگے۔'' O---۶۳۔ ''کہنے لگے یہ دونوں محض جادوگر ہیں اور ان کا پختہ ارادہ ہے کہ اپنے جادو کے زور
سے تمہیں اپنے ملک سے نکال باہر کریں اور تمہارے بہترین مذہب کو برباد کریں۔'' O---۶۴۔ ''تو تم بھی اپنا کوئی داؤ اٹھا نہ رکھو پھر صف بندی کر کے آؤ۔
جو آج غالب آ گیا وہی بازی لے گیا۔'' O---۶۵۔ ''کہنے لگے کہ اے موسیٰ! یا تو تو پہلے ڈال یا ہم پہلے ڈالنے والے بن جائیں۔'' O---۶۶۔ ''جواب
دیا کہ نہیں تم ہی پہلے ڈالو۔ اب تو موسیٰ (علیہ السلام) کو یہ خیال گزرنے لگا ان کی رسیاں اور لکڑیاں ان کے جادو کے زور سے دوڑ بھاگ رہی ہیں۔'' O---
۶۷۔ ''پس موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنے دل ہی دل میں ڈر محسوس کیا۔'' O---۶۸۔ ''ہم نے فرمایا کچھ خوف نہ کر یقیناً تو ہی غالب اور برتر رہے گا۔'' O
---۶۹۔ ''اور تیرے دائیں ہاتھ میں جو ہے اسے ڈال دے کہ ان کی تمام کاریگری کو وہ نگل جائے' انہوں نے جو کچھ بنایا ہے یہ صرف جادوگروں کے کرتب
ہیں اور جادوگر کہیں سے بھی آئے کامیاب نہیں ہوتا۔'' O---۷۰۔ ''اب تو تمام جادوگر سجدے میں گر پڑے اور پکار اٹھے کہ ہم تو ہارون اور موسیٰ (علیہ
السلام) کے رب پر ایمان لائے۔'' O---۷۱۔ ''فرعون کہنے لگا کہ کیا میری اجازت سے پہلے ہی تم اس پر ایمان لے آئے؟ یقیناً یہی تمہارا وہ بڑا بزرگ ہے
جس نے تم سب کو جادو سکھایا ہے' (سن لو) میں تمہارے ہاتھ پاؤں الٹے سیدھے کٹوا کر تم سب کو کھجور کے تنوں میں سولی پر لٹکا دوں گا' اور تمہیں پوری طرح
معلوم ہو جائے گا کہ ہم میں سے کس کی مار زیادہ سخت اور دیرپا ہے۔'' O---۷۲۔ ''انہوں نے جواب دیا کہ ناممکن ہے کہ ہم تجھے ترجیح دیں ان دلیلوں پر جو
ہمارے سامنے آ چکیں اور اس اللہ پر جس نے ہمیں پیدا کیا اب تو تو جو کچھ کرنے والا ہے کر گزر' تو جو کچھ بھی حکم چلا سکتا ہے وہ اسی دنیوی زندگی میں ہی ہے۔'' O
---۷۳۔ ''ہم (اس امید سے) اپنے پروردگار پر ایمان لائے کہ وہ ہماری خطائیں معاف فرما دے اور (خاص کر) جادوگری (کا گناہ) جس پر تم نے ہمیں
مجبور کیا' اللہ ہی بہتر اور ہمیشہ باقی رہنے والا ہے۔'' O---۷۴۔ ''بات یہی ہے کہ جو بھی گنہگار بن کر اللہ تعالیٰ کے ہاں حاضر ہوگا اس کے لئے دوزخ ہے
جہاں نہ موت ہوگی اور نہ زندگی۔'' O---۷۵۔ ''اور جو بھی اس کے پاس ایماندار ہو کر حاضر ہوگا اور اس نے اعمال بھی نیک کیے ہوں گے اس کے لیے بلند و
بالا درجے ہیں۔'' O---۷۶۔ ''ہمیشگی والی جنتیں جن کے نیچے نہریں لہریں لے رہی ہیں جہاں وہ ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے۔ یہی انعام ہے ہر اس شخص کا جو
پاک ہوا۔'' O---۷۷۔ ''ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کی طرف وحی نازل فرمائی کہ تو راتوں رات میرے بندوں کو لے چل اور ان کے لیے دریا میں خشک
راستہ بنا لے پھر نہ تجھے کسی کے آ پکڑنے کا خطرہ ہوگا نہ ڈر۔'' O---۷۸۔ ''فرعون نے اپنے لشکروں سمیت ان کا تعاقب کیا پھر تو دریا ان سب پر چھا گیا

Marfat.com

جیسا کچھ چھاجانے والا تھا۔" O---۷۹۔ "فرعون نے اپنی قوم کو گمراہی میں ڈال دیا اور سیدھا راستہ نہ دکھایا۔" O---۸۰۔ "اے بنی اسرائیل! دیکھو ہم نے تمہیں تمہارے دشمن سے نجات دی اور تم سے کوہ طور کی دائیں طرف کا وعدہ کیا اور تم پر من وسلویٰ اتارا۔" O---۸۱۔ "تم ہماری دی ہوئی پاکیزہ روزی کھاؤ اور اس میں حد سے آگے نہ بڑھو ورنہ تم پر میرا غضب نازل ہوگا اور جس پر میرا غضب نازل ہو جائے وہ یقیناً تباہ ہوا۔" O---۸۲۔ "ہاں بیشک میں انہیں بخش دینے والا ہوں جو توبہ کریں ایمان لائیں نیک عمل کریں اور راہ راست پر بھی رہیں۔" O---۸۳۔ "اے موسیٰ! تجھے اپنی قوم سے (غافل کر کے) کون سی چیز جلدی لے آئی۔" O---۸۴۔ "کہا کہ وہ لوگ بھی میرے پیچھے ہی پیچھے ہیں اور میں نے اے رب! تیری طرف جلدی اس لیے کی کہ تو خوش ہو جائے۔" O---۸۵۔ "فرمایا! ہم نے تیری قوم کو تیرے پیچھے آزمائش میں ڈال دیا اور انہیں سامری نے بہکا دیا۔" O---۸۶۔ "پس موسیٰ (علیہ السلام) سخت غضبناک ہو کر رنج کے ساتھ واپس لوٹے اور کہنے لگے کہ اے میری قوم والو! کیا تم سے تمہارے پروردگار نے نیک وعدہ نہیں کیا تھا؟ کیا اس کی مدت تمہیں لمبی معلوم ہوئی؟ بلکہ تمہارا ارادہ ہی یہ ہے کہ تم پر تمہارے پروردگار کا غضب نازل ہو؟ کہ تم نے میرے وعدے کا خلاف کیا۔" O---۸۷۔ "انہوں نے جواب دیا کہ ہم نے اپنے اختیار سے آپ کے ساتھ وعدے کا خلاف نہیں کیا۔ بلکہ ہم پر زیورات قوم کے جولا دیے گئے تھے انہیں ہم نے ڈال دیا اور اسی طرح سامری نے بھی ڈال دیے۔" O---۸۸۔ "پھر اس نے لوگوں کے لیے ایک بچھڑا نکال کھڑا کیا یعنی بچھڑے کا بت' جس کی گائے کی سی آواز بھی تھی پھر کہنے لگے کہ یہی تمہارا بھی معبود ہے اور موسیٰ کا بھی لیکن موسیٰ بھول گیا ہے۔" O---۸۹۔ "کیا یہ گمراہ لوگ یہ بھی نہیں دیکھتے کہ وہ تو ان کی بات کا جواب بھی نہیں دے سکتا اور نہ ان کے کسی برے بھلے کا اختیار رکھتا ہے۔" O---۹۰۔ "اور ہارون (علیہ السلام) نے اس سے پہلے ہی ان سے کہہ دیا تھا اے میری قوم والو! اس بچھڑے سے تو صرف تمہاری آزمائش کی گئی ہے' تمہارا حقیقی پروردگار تو اللہ رحمٰن ہی ہے' پس تم سب میری تابعداری کرو۔ اور میری بات مانتے چلے جاؤ۔" O---۹۱۔ "انہوں نے جواب دیا کہ موسیٰ (علیہ السلام) کی واپسی تک تو ہم اسی کے مجاور بنے بیٹھے رہیں گے۔" O---۹۲۔ "موسیٰ (علیہ السلام) کہنے لگے اے ہارون! انہیں گمراہ ہوتا ہوا دیکھتے ہوئے تجھے کس چیز نے روکا تھا۔" O---۹۳۔ "کہ تو میرے پیچھے نہ آیا۔ کیا تو بھی میرے فرمان کا نافرمان بن بیٹھا۔" O---۹۴۔ "ہارون (علیہ السلام) نے کہا اے میرے ماں جائے بھائی! میری داڑھی نہ پکڑ اور سر کے بال نہ کھینچ' مجھے تو صرف یہ خیال دامن گیر ہوا کہ کہیں آپ یہ (نہ) فرمائیں کہ تو نے بنی اسرائیل میں تفرقہ ڈال دیا اور میری بات کا انتظار نہ کیا۔" O---۹۵۔ "موسیٰ (علیہ السلام) نے پوچھا سامری تیرا کیا معاملہ ہے۔" O---۹۶۔ "اس نے جواب دیا کہ مجھے وہ چیز دکھائی دی جو انہیں دکھائی نہیں دی' تو میں نے فرستادۂ الٰہی کے نقش قدم سے ایک مٹھی بھر لی اسے اس میں ڈال دیا اسی طرح میرے دل نے یہ بات میرے لیے بھلی بنا دی۔" O---۹۷۔ "کہا اچھا جا دنیا کی زندگی میں تیری سزا یہی ہے کہ تو کہتا رہے کہ مجھے نہ چھونا' اور ایک اور بھی وعدہ تیرے ساتھ ہے جو تجھ سے ہرگز نہ ٹلے گا' اور اب تو اپنے اس معبود کو بھی دیکھ لینا جس کا اعتکاف کیے ہوئے تھا کہ ہم اسے جلا کر دریا میں ریزہ ریزہ اڑا دیں گے۔" O

(سورۃ الانبیاء ۲۱)---۴۸۔ "یہ بالکل سچ ہے کہ ہم نے موسیٰ وہارون کو فیصلے کرنے والی نورانی اور پرہیزگاروں کے لیے وعظ ونصیحت والی کتاب عطا فرمائی ہے۔" O---[مکمل تفصیل کے لیے باب نمبر ۴' مضمون: حضرت موسیٰ علیہ السلام]

(سورۃ المؤمنون ۲۳)---۴۵۔ "پھر ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) اور اس کے بھائی ہارون (علیہ السلام) کو اپنی آیتوں اور کھلی دلیل کے ساتھ بھیجا۔" O---۴۶۔ "فرعون اور اس کے لشکروں کی طرف' پس انہوں نے تکبر کیا اور تھے ہی وہ سرکش لوگ۔" O---۴۷۔ "کہنے لگے کہ کیا ہم اپنے جیسے دو شخصوں پر ایمان لائیں؟ حالانکہ خود ان کی قوم (بھی) ہمارے ماتحت ہے۔" O---۴۸۔ "پس انہوں نے ان دونوں کو جھٹلایا آخر وہ بھی ہلاک شدہ لوگوں میں مل گئے۔" O---۴۹۔ "ہم نے تو موسیٰ (علیہ السلام) کو کتاب (بھی) دی کہ لوگ راہ راست پر آجائیں۔" O

(سورۃ الفرقان ۲۵)---۳۵۔ "اور بلاشبہ ہم نے موسیٰ کو کتاب دی اور ان کے ہمراہ ان کے بھائی ہارون کو ان کا وزیر بنا دیا۔" O---۳۶۔ "اور کہہ دیا کہ تم دونوں ان لوگوں کی طرف جاؤ جو ہماری آیتوں کو جھٹلا رہے ہیں۔ پھر ہم نے انہیں بالکل ہی پامال کر دیا۔" O

(سورۃ الشعراء ۲۶)---۱۰۔ "اور جب آپ کے رب نے موسیٰ (علیہ السلام) کو آواز دی کہ تو ظالم قوم کے پاس جا۔" O---[یہ رب کی اس وقت کی ندا ہے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام مدین سے اپنی اہلیہ کے ہمراہ واپس آرہے تھے' راستے میں انہیں حرارت حاصل کرنے کے لیے آگ کی ضرورت محسوس ہوئی تو آگ کی تلاش میں کوہ طور پہنچ گئے جہاں ندائے غیبی نے ان کا استقبال کیا اور انہیں نبوت سے سرفراز کر دیا گیا اور ظالموں کو اللہ کا پیغام پہنچانے کا فریضہ انکو سونپ دیا گیا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۱۔ "قوم فرعون کے پاس' کیا وہ پرہیزگاری نہ کریں گے۔" O---۱۲۔ "موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا میرے پروردگار! مجھے تو خوف ہے کہ کہیں وہ مجھے جھٹلا (نہ) دیں۔" O---۱۳۔ "اور میرا سینہ تنگ ہو رہا ہے میری زبان چل نہیں رہی پس تو ہارون کی طرف بھی (وحی) بھیج۔" O---۱۴۔ "اور ان کا مجھ پر میرے ایک قصور کا (دعویٰ) بھی ہے مجھے ڈر ہے کہ کہیں وہ مجھے مار نہ ڈالیں۔" O---۱۵۔ "جناب باری نے

Marfat.com

فرمایا! ہرگز ایسا نہ ہوگا' تم دونوں ہماری نشانیاں لے کر جاؤ' ہم خود سننے والے تمہارے ساتھ ہیں۔" O---۱۶۔ "تم دونوں فرعون کے پاس جا کر کہو کہ بلاشبہ ہم رب العالمین کے بھیجے ہوئے ہیں۔" O---۱۷۔ "کہ تو ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو روانہ کر دے۔" O---۱۸۔ "فرعون نے کہا کہ کیا ہم نے تجھے تیرے بچپن کے زمانہ میں اپنے ہاں نہیں پالا تھا؟ اور تو نے اپنی عمر کے بہت سے سال ہم میں نہیں گزارے۔" O---۱۹۔ "پھر تو اپنا وہ کام کر گیا جو کر گیا اور تو ناشکروں میں ہے۔" O---۲۰۔ "(حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) نے جواب دیا کہ میں نے اس کام کو اس وقت کیا تھا جبکہ میں راہ بھولے ہوئے لوگوں میں سے تھا۔" O---۲۱۔ "پھر تم سے خوف کھا کر میں تم میں سے بھاگ گیا' پھر مجھے میرے رب نے حکم و علم عطا فرمایا اور مجھے اپنے پیغمبروں میں سے کر دیا۔" O---۲۲۔ "مجھ پر تیرا کیا یہی وہ احسان ہے؟ جسے تو جتلا رہا ہے کہ تو نے بنی اسرائیل کو غلام بنا رکھا ہے۔" O---۲۳۔ "فرعون نے کہا رب العالمین کیا (چیز) ہے۔" O---۲۴۔ "(حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا وہ آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی تمام چیزوں کا رب ہے' اگر تم یقین رکھنے والے ہو۔" O---۲۵۔ "فرعون نے اپنے اردگرد والوں سے کہا کہ کیا تم سن نہیں رہے۔" O---۲۶۔ "(حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا وہ تمہارا اور تمہارے اگلے باپ دادوں کا پروردگار ہے۔" O---۲۷۔ "فرعون نے کہا (لوگو!) تمہارا یہ رسول جو تمہاری طرف بھیجا گیا ہے یہ تو یقیناً دیوانہ ہے۔" O---۲۸۔ "(حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا! وہی مشرق و مغرب کا اور ان کے درمیان کی تمام چیزوں کا رب ہے' اگر تم عقل رکھتے ہو۔" O---۲۹۔ "فرعون کہنے لگا سن لے! اگر تو نے میرے سوا کسی اور کو معبود بنایا تو میں تجھے قیدیوں میں ڈال دوں گا۔" O---۳۰۔ "موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا اگرچہ میں تیرے پاس کوئی کھلی چیز لے آؤں؟" O---۳۱۔ "فرعون نے کہا اگر تو سچوں میں سے ہے تو اسے پیش کر۔" O---۳۲۔ "آپ نے (اسی وقت) اپنی لاٹھی ڈال دی جو اچانک کھلم کھلا (زبردست) اژدہا بن گئی۔" O---۳۳۔ "اور اپنا ہاتھ کھینچ نکالا تو وہ بھی اسی وقت ہر دیکھنے والے کو سفید چمکیلا نظر آنے لگا۔" O---۳۴۔ "فرعون اپنے آس پاس کے سرداروں سے کہنے لگا بھئی یہ تو کوئی بڑا دانا جادوگر ہے۔" O---۳۵۔ "یہ تو چاہتا ہے کہ اپنے جادو کے زور سے تمہیں تمہاری سرزمین سے ہی نکال دے' بتاؤ اب تم کیا حکم دیتے ہو۔" O---۳۶۔ "ان سب نے کہا آپ اسے اور اس کے بھائی کو مہلت دیجئے اور تمام شہروں میں ہرکارے بھیج دیجئے۔" O---۳۷۔ "جو آپ کے پاس ذی علم جادوگروں کو لے آئیں۔" O---۳۸۔ "پھر ایک مقرر دن کے وعدے پر تمام جادوگر جمع کیے گئے۔" O---۳۹۔ "اور عام لوگوں سے بھی کہہ دیا گیا کہ تم بھی مجمع میں حاضر ہو جاؤ گے۔" O---۴۰۔ "تاکہ اگر جادوگر غالب آ جائیں تو ہم ان ہی کی پیروی کریں۔" O---۴۱۔ "جادوگر آ کر فرعون سے کہنے لگے کہ اگر ہم جیت گئے تو ہمیں کچھ انعام بھی ملے گا؟" O---۴۲۔ "فرعون نے کہا ہاں! (بڑی خوشی سے) بلکہ ایسی صورت میں تم میرے خاص درباری بن جاؤ گے۔" O---۴۳۔ "(حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) نے جادوگروں سے فرمایا جو کچھ تمہیں ڈالنا ہے ڈال دو۔" O---۴۴۔ "انہوں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں ڈال دیں اور کہنے لگے عزت فرعون کی قسم! ہم یقیناً غالب ہی رہیں گے۔" O---۴۵۔ "اب (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) نے بھی اپنی لاٹھی میدان میں ڈال دی جس نے اسی وقت ان کے جھوٹ موٹ کے کرتب کو نگلنا شروع کر دیا۔" O---۴۶۔ "یہ دیکھتے ہی جادوگر بے اختیار سجدے میں گر گئے۔" O---۴۷۔ "اور انہوں نے صاف کہہ دیا کہ ہم تو اللہ رب العالمین پر ایمان لائے۔" O---۴۸۔ "یعنی موسیٰ (علیہ السلام) اور ہارون کے رب پر۔" O---۴۹۔ "فرعون نے کہا کہ میری اجازت سے پہلے تم اس پر ایمان لے آئے؟ یقیناً یہی تمہارا وہ بڑا (سردار) ہے جس نے تم سب کو جادو سکھایا ہے' سو تمہیں ابھی ابھی معلوم ہو جائے گا' قسم ہے میں ابھی تمہارے ہاتھ پاؤں الٹے طور پر کاٹ دوں گا اور تم سب کو سولی پر لٹکا دوں گا۔" O---۵۰۔ "انہوں نے کہا کوئی حرج نہیں' ہم تو اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں ہی۔" O---۵۱۔ "اس بنا پر کہ ہم سب سے پہلے ایمان والے بنے ہیں ہمیں امید پڑتی ہے کہ ہمارا رب ہماری سب خطائیں معاف فرما دے گا۔" O---۵۲۔ "اور ہم نے موسیٰ کو وحی کی کہ راتوں رات میرے بندوں کو نکال لے چل تم سب پیچھا کیے جاؤ گے۔" O---۵۳۔ "فرعون نے شہروں میں ہرکاروں کو بھیج دیا۔" O---۵۴۔ "کہ یقیناً یہ گروہ بہت ہی کم تعداد میں ہے۔" O---۵۵۔ "اور اس پر یہ ہمیں سخت غضبناک کر رہے ہیں۔" O---۵۶۔ "اور یقیناً ہم بڑی جماعت ہیں ان سے چوکنا رہنے والے۔" O---۵۷۔ "بالآخر ہم نے انہیں باغات سے اور چشموں سے۔" O---۵۸۔ "اور خزانوں سے اور اچھے اچھے مقامات سے نکال باہر کیا۔" O---۵۹۔ "اسی طرح ہوا اور ہم نے ان (تمام) چیزوں کا وارث بنی اسرائیل کو بنا دیا۔" O---۶۰۔ "پس فرعونی سورج نکلتے ہی ان کے تعاقب میں نکلے۔" O---۶۱۔ "پس جب دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھ لیا' تو موسیٰ کے ساتھیوں نے کہا' ہم تو یقیناً پکڑے گئے۔" O---۶۲۔ "موسیٰ نے کہا' ہرگز نہیں۔ یقین مانو' میرا رب میرے ساتھ ہے جو ضرور مجھے راہ دکھائے گا۔ ۶۳۔ ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ دریا پر اپنی لاٹھی مار پس اسی وقت دریا پھٹ گیا اور ہر ایک حصہ پانی کا مثل بڑے پہاڑ کے ہو گیا۔" O---۶۴۔ "اور ہم نے اسی جگہ دوسروں کو نزدیک لا کھڑا کر دیا۔" O---۶۵۔ "اور موسیٰ (علیہ السلام) کو اور اس کے تمام ساتھیوں کو نجات دے دی۔" O---۶۶۔ "پھر اور سب دوسروں کو ڈبو دیا۔" O---۶۷۔ "یقیناً اس میں بڑی عبرت ہے اور ان میں کے اکثر لوگ ایمان والے نہیں۔" O---۶۸۔ "اور بیشک آپ کا رب بڑا ہی غالب و مہربان ہے۔" O

Marfat.com

(سورۃ النمل ۲۷) ---۷۔ ''(یاد ہوگا) جبکہ موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ میں نے آگ دیکھی ہے' میں وہاں سے یا تو کوئی خبر لے کر یا آگ کا کوئی سلگتا ہوا انگارا لے کر ابھی تمہارے پاس آجاؤں گا تا کہ تم سینک تاپ کرلو۔''O---۸۔ ''جب وہاں پہنچے تو آواز دی گئی کہ بابرکت ہے وہ جو اس آگ میں ہے اور برکت دیا گیا ہے وہ جو اسکے آس پاس ہے اور پاک ہے اللہ جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔''O---۹۔ ''موسیٰ! سن بات یہ ہے کہ میں ہی اللہ ہوں غالب باحکمت۔''O---۱۰۔ ''تو اپنی لاٹھی ڈال دے' موسیٰ نے جب اسے ہلتا جلتا دیکھا اس طرح کہ گویا وہ ایک سانپ ہے تو منہ موڑے ہوئے پیٹھ پھیر کر بھاگے اور پلٹ کر بھی نہ دیکھا' اے موسیٰ! خوف نہ کھا' میرے حضور میں پیغمبر ڈرا نہیں کرتے۔''O---۱۱۔ ''لیکن جو لوگ ظلم کریں پھر اس کے عوض نیکی کریں اس برائی کے پیچھے تو میں بھی بخشنے والا مہربان ہوں۔''O---۱۲۔ ''اور اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈال' وہ سفید چمکیلا ہو کر نکلے گا بغیر کسی عیب کے' تو نو نشانیاں لے کر فرعون اور اس کی قوم کی طرف جا' یقیناً وہ بدکاروں کا گروہ ہے۔''O---۱۳۔ ''پس جب ان کے پاس آنکھیں کھول دینے والے ہمارے معجزے پہنچے تو وہ کہنے لگے یہ تو صریح جادو ہے۔''O---۱۴۔ ''انہوں نے انکار کر دیا حالانکہ ان کے دل یقین کر چکے تھے صرف ظلم اور تکبر کی بنا پر۔ پس دیکھ لیجئے کہ ان فتنہ پرداز لوگوں کا انجام کیسا کچھ ہوا۔''O

(سورۃ القصص ۲۸) ---۳۔ ''ہم آپ کے سامنے موسیٰ اور فرعون کا صحیح واقعہ بیان کرتے ہیں ان لوگوں کے لیے جو ایمان رکھتے ہیں۔''O---۴۔ ''یقیناً فرعون نے زمین میں سرکشی کر رکھی تھی اور وہاں کے لوگوں کو گروہ گروہ بنا رکھا تھا اور ان میں سے ایک فرقہ کو کمزور کر رکھا تھا اور ان کے لڑکوں کو تو ذبح کر ڈالتا تھا اور ان کی لڑکیوں کو زندہ چھوڑ دیتا تھا۔ بیشک و شبہ وہ تھا ہی مفسدوں میں سے۔''O---۵۔ ''پھر ہماری چاہت ہوئی کہ ہم ان پر کرم فرمائیں جنہیں زمین میں بے حد کمزور کر دیا گیا تھا' اور ہم انہیں کو پیشوا اور (زمین) کا وارث بنائیں۔''O---۶۔ ''اور یہ بھی کہ ہم انہیں زمین میں قدرت و اختیار دیں اور فرعون اور ہامان اور ان کے لشکروں کو وہ دکھائیں جس سے وہ ڈر رہے ہیں۔''O---۷۔ ''ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کی ماں کو وحی کی کہ اسے دودھ پلاتی رہ اور جب تجھے اس کی نسبت کوئی خوف معلوم ہو تو اسے دریا میں بہا دینا اور کوئی ڈر خوف یا رنج غم نہ کرنا' ہم یقیناً اسے تیری طرف لوٹانے والے ہیں اور اسے اپنے پیغمبروں میں بنانے والے ہیں۔''O---۸۔ ''آخر فرعون کے لوگوں نے اس بچے کو اٹھا لیا کہ آخر کار یہی بچہ ان کا دشمن ہوا اور ان کے رنج کا باعث بنا' کچھ شک نہیں کہ فرعون اور ہامان اور ان کے لشکر تھے ہی خطاکار۔''O---۹۔ ''اور فرعون کی بیوی نے کہا یہ تو میری اور تیری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے' اسے قتل نہ کرو' بہت ممکن ہے کہ یہ ہمیں کوئی فائدہ پہنچائے یا ہم اسے اپنا ہی بیٹا بنا لیں اور یہ لوگ شعور ہی نہ رکھتے تھے۔''O---۱۰۔ ''موسیٰ (علیہ السلام) کی والدہ کا دل بے قرار ہو گیا' قریب تھیں کہ اس واقعہ کو بالکل ظاہر کر دیتیں اگر ہم ان کے دل کو ڈھارس نہ دے دیتے یہ اس لیے کہ وہ یقین کرنے والوں میں رہے۔''O---۱۱۔ ''موسیٰ (علیہ السلام) کی والدہ نے اس کی بہن سے کہا کہ تو اس کے پیچھے پیچھے جا' تو وہ اسے دور ہی دور سے دیکھتی رہی اور فرعونیوں کو اس کا علم بھی نہ ہوا۔''O---۱۲۔ ''ان کے پہنچنے سے پہلے ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) پر دائیوں کا دودھ حرام کر دیا تھا۔ یہ کہنے لگی کہ کیا میں تمہیں ایسا گھرانا بتاؤں جو اس بچہ کی تمہارے لیے پرورش کرے اور ہوں بھی وہ اس بچے کے خیر خواہ۔''O---۱۳۔ ''پس ہم نے اسے اس کی ماں کی طرف واپس پہنچایا' تا کہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور آزردہ خاطر نہ ہو اور جان لے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔''O---۱۴۔ ''اور جب موسیٰ (علیہ السلام) اپنی جوانی کو پہنچ گئے اور پورے توانا ہو گئے ہم نے انہیں حکمت و علم عطا فرمایا' نیکی کرنے والوں کو ہم اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں۔''O---۱۵۔ ''اور موسیٰ (علیہ السلام) ایک ایسے وقت شہر میں آئے جبکہ شہر کے لوگ غفلت میں تھے۔ یہاں دو شخصوں کو لڑتے ہوئے پایا' یہ ایک تو اس کے رفیقوں میں تھا اور دوسرا اس کے دشمنوں میں سے' اس کی قوم والے نے اس کے خلاف جو اس کے دشمنوں میں تھا اس سے فریاد کی' جس پر موسیٰ (علیہ السلام) نے اس کے مکا مارا جس سے وہ مر گیا موسیٰ (علیہ السلام) کہنے لگے یہ تو شیطانی کام ہے یقیناً شیطان دشمن اور کھلے طور پر بہکانے والا ہے۔''O---۱۶۔ ''پھر دعا کرنے لگے کہ اے پروردگار! میں نے خود اپنے اوپر ظلم کیا' تو مجھے معاف فرما دے' اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش دیا' وہ بخشش اور بہت مہربانی کرنے والا ہے۔''O---۱۷۔ ''کہنے لگے اے میرے رب! جیسے تو نے مجھ پر یہ کرم فرمایا میں بھی اب ہرگز کسی گنہگار کا مددگار نہ بنوں گا۔''O---۱۸۔ ''صبح ہی صبح ڈرتے اندیشہ کی حالت میں خبریں لینے کو شہر میں گئے کہ اچانک وہی شخص جس نے کل ان سے مدد طلب کی تھی ان سے فریاد کر رہا ہے۔ موسیٰ (علیہ السلام) نے اس سے کہا کہ اس میں شک نہیں تو تو صریح بے راہ ہے۔''O---۱۹۔ ''پھر جب اپنے اور اس کے دشمن کو پکڑنا چاہا وہ فریادی کہنے لگا کہ موسیٰ (علیہ السلام) کیا جس طرح تو نے کل ایک شخص کو قتل کیا مجھے بھی مار ڈالنا چاہتا ہے' تو تو ملک میں ظالم و سرکش ہونا ہی چاہتا ہے اور تیرا یہ ارادہ ہی نہیں کہ ملاپ کرنے والوں میں سے ہو۔''O---۲۰۔ ''شہر کے پرلے کنارے سے ایک شخص دوڑتا ہوا آیا اور کہنے لگا اے موسیٰ! یہاں کے سردار تیرے قتل کا مشورہ کر رہے ہیں' پس تو بہت جلد چلا جا مجھے اپنا خیر خواہ مان۔''O---۲۱۔ ''پس موسیٰ (علیہ السلام) وہاں سے خوفزدہ ہو کر دیکھتے بھالتے نکل کھڑے ہوئے' کہنے لگے اے پروردگار! مجھے ظالموں کے گروہ سے بچا لے۔''O---۲۲۔ ''اور جب مدین کی طرف متوجہ ہوئے تو کہنے لگے مجھے امید ہے کہ میرا رب مجھے سیدھی راہ لے چلے گا۔''O---۲۳۔ ''مدین کے پانی پر جب آپ پہنچے تو دیکھا کہ

Marfat.com

لوگوں کی ایک جماعت وہاں پانی پلا رہی ہے اور دو عورتیں الگ کھڑی اپنے (جانوروں کو) روکتی ہوئی دکھائی دیں پوچھا کہ تمہارا کیا حال ہے وہ بولیں کہ جب تک یہ چرواہے واپس نہ لوٹ جائیں ہم پانی نہیں پلاتیں اور ہمارے والد بہت بڑی عمر کے بوڑھے ہیں۔'' O ---۲۴۔ ''پس آپ نے خود ان جانوروں کو پانی پلا دیا پھر سائے کی طرف ہٹ آئے اور کہنے لگے اے پروردگار! تو جو کچھ بھلائی میری طرف اتارے میں اس کا محتاج ہوں۔'' O ---۲۵۔ ''اتنے میں ان دونوں عورتوں میں سے ایک ان کی طرف شرم و حیا سے چلتی ہوئی آئی' کہنے لگی کہ میرے باپ آپ کو بلا رہے ہیں تا کہ آپ نے ہمارے (جانوروں) کو جو پانی پلایا ہے اس کی اجرت دیں' جب حضرت موسیٰ (علیہ السلام) ان کے پاس پہنچے اور ان سے اپنا سارا حال بیان کیا تو وہ کہنے لگے اب نہ ڈر تو نے ظالم قوم سے نجات پائی۔'' O ---۲۶۔ ''ان دونوں میں سے ایک نے کہا کہ ابا جی! آپ انہیں مزدوری پر رکھ لیجئے' کیونکہ جنہیں آپ اجرت پر رکھیں ان میں سے سب سے بہتر وہ ہے جو مضبوط اور امانت دار ہو۔'' O ---۲۷۔ ''اس بزرگ نے کہا میں اپنی ان دونوں لڑکیوں میں سے ایک کو آپ کے نکاح میں دینا چاہتا ہوں اس (مہر پر) کہ آپ آٹھ سال تک میرا کام کاج کریں۔ ہاں اگر آپ دس سال پورے کریں تو یہ آپ کی طرف سے بطور احسان کے ہے میں یہ ہرگز نہیں چاہتا کہ آپ کو کسی مشقت میں ڈالوں' اللہ کو منظور ہے تو آگے چل کر آپ مجھے بھلا آدمی پائیں گے۔'' O ---۲۸۔ ''موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا خیر تو یہ بات میرے اور آپ کے درمیان پختہ ہو گئی' میں ان دونوں مدتوں میں سے جسے پورا کروں مجھ پر کوئی زیادتی نہ ہو ہم یہ جو کچھ کہہ رہے ہیں اس پر اللہ (گواہ اور) کارساز ہے۔'' O ---۲۹۔ ''جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مدت پوری کر لی اور اپنے گھر والوں کو لے کر چلے تو کوہ طور کی طرف آگ دیکھی۔ اپنی بیوی سے کہنے لگے ٹھہرو! میں نے آگ دیکھی ہے بہت ممکن ہے کہ میں وہاں سے کوئی خبر لاؤں یا آگ کا کوئی انگارہ لاؤں تا کہ تم سینک لو۔'' O ---۳۰۔ ''پس جب وہاں پہنچے تو اس بابرکت زمین کے میدان کے دائیں کنارے کے درخت میں سے آواز دیئے گئے کہ اے موسیٰ! یقیناً میں ہی اللہ ہوں سارے جہانوں کا پروردگار۔'' O ---۳۱۔ ''اور یہ (بھی آواز آئی) کہ اپنی لاٹھی ڈال دے۔ پھر جب اسے دیکھا کہ وہ سانپ کی طرح پھن پھنا رہی ہے تو پیٹھ پھیر کر واپس ہو گئے اور مڑ کر رخ بھی نہ کیا' ہم نے کہا اے موسیٰ! آگے آ ڈر مت' یقیناً تو ہر طرح امن والا ہے۔'' O ---۳۲۔ ''اپنے ہاتھ کو اپنے گریبان میں ڈال وہ بغیر کسی قسم کے روگ کے چمکتا ہوا نکلے گا بالکل سفید اور خوف سے (بچنے کے لیے) اپنے بازو اپنی طرف ملا لے پس یہ دونوں معجزے تیرے لیے تیرے رب کی طرف سے ہیں فرعون اور اس کی جماعت کی طرف' یقیناً وہ سب کے سب بے حکم اور نافرمان لوگ ہیں۔'' O ---۳۳۔ ''موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا پروردگار! میں نے ان کا ایک آدمی قتل کر دیا تھا۔ اب مجھے اندیشہ ہے کہ وہ مجھے بھی قتل کر ڈالیں۔'' O ---۳۴۔ ''اور میرا بھائی ہارون (علیہ السلام) مجھ سے بہت زیادہ فصیح زبان والا ہے تو اسے بھی میرا مددگار بنا کر میرے ساتھ بھیج کہ وہ مجھے سچا مانے' مجھے تو خوف ہے کہ وہ سب مجھے جھٹلا دیں گے۔'' O ---۳۵۔ ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم تیرے بھائی کے ساتھ تیرا بازو مضبوط کر دیں گے اور تم دونوں کو غلبہ دیں گے فرعونی تم تک پہنچ ہی نہ سکیں گے' بسبب ہماری نشانیوں کے تم دونوں اور تمہاری تابعداری کرنے والے ہی غالب رہیں گے۔'' O ---۳۶۔ ''پس جب ان کے پاس موسیٰ (علیہ السلام) ہمارے دیئے ہوئے کھلے معجزے لے کر پہنچے تو وہ کہنے لگے یہ تو صرف گھڑا گھڑایا جادو ہے ہم نے اپنے اگلے باپ دادوں کے زمانہ میں کبھی یہ نہیں سنا۔'' O ---۳۷۔ ''حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کہنے لگے میرا رب تعالیٰ اسے خوب جانتا ہے جو اس کے پاس کی ہدایت لے کر آتا ہے اور جس کے لیے آخرت کا (اچھا) انجام ہوتا ہے۔ یقیناً بے انصافوں کا بھلا نہ ہو گا۔'' O ---۴۳۔ ''اور ان اگلے زمانہ والوں کو ہلاک کرنے کے بعد ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو ایسی کتاب عنایت فرمائی جو لوگوں کے لیے دلیل اور ہدایت و رحمت ہو کر آئی تھی تا کہ وہ نصیحت حاصل کر لیں۔'' O ---۴۴۔ ''اور طور کے مغربی جانب جب کہ ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو حکم احکام کی وحی پہنچائی تھی' نہ تو تو موجود تھا اور نہ تو دیکھنے والوں میں سے تھا۔'' O ---۴۵۔ ''لیکن ہم نے بہت سی نسلیں پیدا کیں جن پر لمبی مدتیں گزر گئیں' اور نہ تو مدین کے رہنے والوں میں سے تھا' کہ ان کے سامنے ہماری آیتوں کی تلاوت کرتا بلکہ ہم ہی رسولوں کے بھیجنے والے رہے۔'' O ---۴۶۔ ''اور نہ تو طور کی طرف تھا جب کہ ہم نے آواز دی بلکہ یہ تیرے پروردگار کی طرف سے ایک رحمت ہے' اس لیے کہ تو ان لوگوں کو ہوشیار کر دے جن کے پاس تجھ سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں پہنچا' کیا عجب کہ وہ نصیحت حاصل کر لیں۔'' O ---۴۸۔ ''پھر جب ان کے پاس ہماری طرف سے حق آ پہنچا تو کہتے ہیں کہ یہ وہ کیوں نہیں دیا گیا جیسے دیئے گئے تھے موسیٰ (علیہ السلام) اچھا تو کیا موسیٰ (علیہ السلام) کو جو کچھ دیا گیا تھا اس کے ساتھ لوگوں نے کفر نہیں کیا تھا' صاف کہا تھا کہ یہ دونوں جادوگر ہیں جو ایک دوسرے کے مددگار ہیں اور ہم تو ان سب کے منکر ہیں۔'' O

(سورۃ العنکبوت ۲۹) ---۳۹۔ ''اور قارون اور فرعون اور ہامان کو بھی' ان کے پاس حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کھلے کھلے معجزے لے کر آئے تھے پھر بھی انہوں نے زمین میں تکبر کیا لیکن ہم سے آگے بڑھنے والے نہ ہو سکے۔'' O

(سورۃ السجدۃ ۳۲) ---۲۳۔ ''بیشک ہم نے موسیٰ کو کتاب دی پس آپ کو ہرگز اس کی ملاقات میں شک نہ کرنا چاہیے اور ہم نے اسے بنی اسرائیل کی ہدایت کا ذریعہ بنایا۔'' O

Marfat.com

(سورۃ الاحزاب ۳۳)---۷۔ ''جب کہ ہم نے تمام نبیوں سے عہد لیا اور (بالخصوص) آپ سے اور نوحؑ سے اور ابراہیمؑ سے اور موسیٰؑ سے اور مریمؑ کے بیٹے عیسیٰؑ سے اور ہم نے ان سے (پکا اور) پختہ عہد لیا۔'' O---۸۔ ''تاکہ اللہ تعالیٰ سچوں سے ان کی سچائی کے بارے میں دریافت فرمائے' اور کافروں کے لیے ہم نے المناک عذاب تیار کر رکھے ہیں۔'' O

(سورۃ الصّٰفّٰت ۳۷)---۱۱۴۔ ''یقیناً ہم نے موسیٰ اور ہارون (علیہما السلام) پر بڑا احسان کیا۔'' O---۱۱۵۔ ''اور انہیں اور ان کی قوم کو بہت بڑے دکھ درد سے نجات دے دی۔'' O---۱۱۶۔ ''اور ان کی مدد کی تو وہی غالب رہے۔'' O---۱۱۷۔ ''اور ہم نے انہیں (واضح اور) روشن کتاب دی۔'' O---۱۱۸۔ ''اور انہیں سیدھے راستہ پر قائم رکھا۔'' O---۱۱۹۔ ''اور ہم نے ان دونوں کے لیے پیچھے آنے والوں میں یہ بات باقی رکھی۔'' O---۱۲۰۔ ''کہ موسیٰ اور ہارون (علیہما السلام) پر سلام ہو۔'' O---۱۲۱۔ ''بے شک ہم نیک لوگوں کو اسی طرح بدلے دیا کرتے ہیں۔'' O---۱۲۲۔ ''یقیناً یہ دونوں ہمارے مومن بندوں میں سے تھے۔'' O

(سورۃ المومن ۴۰)---۲۳۔ ''اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو اپنی آیتوں اور کھلی دلیلوں کے ساتھ بھیجا۔'' O---۲۵۔ ''پس جب ان کے پاس (موسیٰ علیہ السلام) ہماری طرف سے (دین) حق کو لے کر آئے تو انہوں نے کہا کہ اس کے ساتھ جو ایمان والے ہیں ان کے لڑکوں کو تو مار ڈالو اور ان کی لڑکیوں کو زندہ رکھو اور کافروں کی جو حیلہ سازی ہے وہ غلطی میں ہی ہے۔'' O---۲۷۔ ''موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا میں اپنے اور تمہارے رب کی پناہ میں آتا ہوں ہر اس تکبر کرنے والے شخص (کی برائی) سے جو روز حساب پر ایمان نہیں رکھتا۔'' O---۵۳۔ ''ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو ہدایت نامہ عطا فرمایا اور بنو اسرائیل کو اس کتاب کا وارث بنایا۔'' O

(سورۃ حم السجدۃ ۴۱)---۴۵۔ ''یقیناً ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو کتاب دی تھی' سو اس میں بھی اختلاف کیا گیا اور اگر (وہ) بات نہ ہوتی (جو) آپ کے رب کی طرف سے پہلے ہی مقرر ہو چکی ہے تو ان کے درمیان (کبھی کا) فیصلہ ہو چکا ہوتا' یہ لوگ تو اس کے بارے میں سخت بے چین کرنے والے شک میں ہیں۔'' O

(سورۃ الشوریٰ ۴۲)---۱۳۔ ''اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے وہی دین مقرر کر دیا ہے جس کے قائم کرنے کا اس نے نوح (علیہ السلام) کو حکم دیا تھا اور جو (بذریعہ وحی) ہم نے تیری طرف بھیج دی ہے اور جس کا تاکیدی حکم ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ (علیہم السلام) کو دیا تھا' کہ اس دین کو قائم رکھنا اور اس میں پھوٹ نہ ڈالنا جس چیز کی طرف آپ انہیں بلا رہے ہیں وہ تو (ان) مشرکین پر گراں گزرتی ہے' اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنا برگزیدہ بناتا ہے اور جو بھی اس کی طرف رجوع کرے وہ اس کی صحیح رہنمائی کرتا ہے۔'' O

(سورۃ الزخرف ۴۳)---۴۶۔ ''اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو اپنی نشانیاں دے کر فرعون اور اس کے امراء کے پاس بھیجا تو (موسیٰ علیہ السلام نے جا کر) کہا کہ میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔'' O---۴۷۔ ''پس جب وہ ہماری نشانیاں لے کر ان کے پاس آئے تو وہ بے ساختہ ان پر ہنسنے لگے۔'' O---۴۸۔ ''اور ہم انہیں جو نشانی دکھاتے تھے وہ دوسری سے بڑھی چڑھی ہوتی تھی اور ہم نے انہیں عذاب میں پکڑا تا کہ وہ باز آ جائیں۔'' O--- [ان نشانیوں سے وہ نشانیاں مراد ہیں جو طوفان' ٹڈی دل' جوئیں' مینڈک اور خون وغیرہ کی شکل میں یکے بعد دیگرے انہیں دکھائی گئیں' جن کا تذکرہ سورۃ اعراف' آیات ۱۳۳-۱۳۵ میں گزر چکا ہے۔ بعد میں آنے والی ہر نشانی پہلی نشانی سے بڑھی چڑھی ہوتی' جس سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی صداقت واضح سے واضح تر ہو جاتی۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۴۹۔ ''اور انہوں نے کہا اے جادوگر! ہمارے لیے اپنے رب سے اس کی دعا کر جس کا اس نے تجھ سے وعدہ کر رکھا ہے' یقین مان کہ ہم راہ پر لگ جائیں گے۔'' O---۵۰۔ ''پھر جب ہم نے وہ عذاب ان سے ہٹا لیا انہوں نے اسی وقت اپنا قول و قرار توڑ دیا۔'' O

(سورۃ الدخان ۴۴)---۱۷۔ ''یقیناً ان سے پہلے ہم قوم فرعون کو (بھی) آزما چکے ہیں جن کے پاس (اللہ تعالیٰ کا) باعزت رسول آیا۔'' O---۱۸۔ ''کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کو میرے حوالے کر دو' یقین مانو کہ میں تمہارے لیے امانت دار رسول ہوں۔'' O---۱۹۔ ''اور تم اللہ تعالیٰ کے سامنے سرکشی نہ کرو' میں تمہارے پاس کھلی دلیل لانے والا ہوں۔'' O---۲۰۔ ''اور میں اپنے اور تمہارے رب کی پناہ میں آتا ہوں اس سے کہ تم مجھے سنگسار کر دو۔'' O---۲۱۔ ''اور اگر تم مجھ پر ایمان نہیں لاتے تو مجھ سے الگ ہی رہو۔'' O---۲۲۔ ''پھر انہوں نے اپنے رب سے دعا کی کہ یہ سب گنہگار لوگ ہیں۔'' O---۲۳۔ ''(ہم نے کہہ دیا) کہ راتوں رات تو میرے بندوں کو لے کر نکل' یقیناً تمہارا پیچھا کیا جائے گا۔'' O---۲۴۔ ''تو دریا کو ساکن چھوڑ کر چلا جا' بلاشبہ یہ لشکر غرق کر دیا جائے گا۔'' O

(سورۃ الذّٰریٰت ۵۱)---۳۸۔ ''موسیٰ (علیہ السلام کے قصے) میں (بھی ہماری طرف سے تنبیہ ہے) کہ ہم نے اسے فرعون کی طرف کھلی دلیل دے کر بھیجا۔'' O---۳۹۔ ''پس اس نے اپنے بل بوتے پر منہ موڑا اور کہنے لگا یہ جادوگر ہے یا دیوانہ ہے۔'' O---۴۰۔ ''بالآخر ہم نے اسے اور اس کے لشکروں کو

Marfat.com

اپنے عذاب میں پکڑ کر دریا میں ڈال دیا وہ تھا ہی ملامت کے قابل۔" O

(**سورۃ الصّف ۶۱**)---۵۔ "اور (یاد کرو) جبکہ موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم کے لوگو! تم مجھے کیوں ستا رہے ہو حالانکہ تمہیں (بخوبی) معلوم ہے کہ میں تمہاری جانب اللہ کا رسول ہوں پس جب وہ لوگ ٹیڑھے ہی رہے تو اللہ نے ان کے دلوں کو (اور) ٹیڑھا کر دیا، اور اللہ تعالیٰ نافرمان قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔" O

(**سورۃ النازعات ۷۹**)---۱۵۔ "کیا موسیٰ (علیہ السلام) کی خبر تمہیں پہنچی ہے۔" O---[چونکہ کفار مکہ کا قیامت اور آخرت کو نہ ماننا اور اس کا مذاق اڑانا دراصل کسی فلسفے کو رد کرنا نہیں تھا بلکہ اللہ کے رسول کو جھٹلانا تھا اور جو چالیں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف چل رہے تھے وہ کسی عام آدمی کے خلاف نہیں بلکہ اللہ کے رسول کی دعوت کو زک دینے کے لئے تھیں اس لئے وقوع آخرت کے مزید دلائل دینے سے پہلے ان کو حضرت موسیٰ اور فرعون کا قصہ سنایا جا رہا ہے تاکہ وہ خبردار ہو جائیں کہ رسالت سے ٹکرانے اور رسول کے بھیجنے والے خدا کے مقابلے میں سر اٹھانے کا انجام کیا ہوتا ہے۔ (از تفسیر ۶ تفہیم القرآن)]---۱۶۔ "جب کہ انہیں ان کے رب نے پاک میدان طویٰ میں پکارا۔" O---۱۷۔ "(کہ) تم فرعون کے پاس جاؤ اس نے سرکشی اختیار کر لی ہے۔" O---۱۸۔ "اس سے کہو کہ کیا تو اپنی درستی اور اصلاح چاہتا ہے۔" O---۱۹۔ "اور یہ کہ میں تجھے تیرے رب کی راہ دکھاؤں تاکہ تو (اس سے) ڈرنے لگے۔" O---۲۰۔ "پس اسے بڑی نشانی دکھائی۔" O---[یعنی اپنی صداقت کے وہ دلائل پیش کئے جو اللہ کی طرف سے انہیں عطاء کئے گئے تھے بعض کہتے ہیں اس سے مراد وہ معجزات ہیں جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیئے گئے تھے مثلاً ید بیضا اور عصا اور بعض کے نزدیک آیات تسعہ۔ (از تفسیر ۲ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

حضرت یونس علیہ السلام

(**سورۃ النساء ۴**)---۱۶۳۔ "ہم نے تیری طرف وحی کی ہے جس طرح ہم نے نوحؑ اور اس کے بعد (آنے والے) نبیوں کی طرف وحی کی تھی اور ہم نے ابراہیمؑ و اسماعیلؑ و اسحاقؑ و یعقوبؑ اور اس کی اولاد اور عیسیٰؑ و یونسؑ و ہارونؑ اور سلیمانؑ کی طرف بھی وحی کی اور ہم نے داؤدؑ کو زبور دی۔" O

(**سورۃ الانعام ۶**)---۸۶۔ "اور اسماعیلؑ و الیسعؑ و یونسؑ اور لوطؑ کی بھی اور سب کو ہم نے جہان والوں پر برتری دی۔" O

(**سورۃ یونس ۱۰**)---۹۸۔ "مگر ایسا کیوں نہ ہوا کہ کوئی بستی ایمان لاتی۔ اور اس کا ایمان اسے نفع دیتا۔ سوائے قوم یونس کے۔ جب وہ ایمان لے آئے تو ہم نے ان سے دنیاوی زندگی میں رسوائی کا عذاب ہٹا دیا اور انہیں ایک وقت تک ساز و سامان دیا۔" O

مؤرخین اسلام اور اہل کتاب اس پر متفق ہیں کہ یونسؑ کے نسب سے متعلق اس سے زیادہ اور کوئی بات ثابت نہیں کہ ان کے والد کا نام متیٰ ہے اور بعض لوگوں نے کہا کہ متیٰ حضرت یونسؑ کی والدہ کا نام ہے مگر یہ فاحش غلطی ہے اس لئے کہ بخاری کی ایک روایت میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے بصراحت مذکور ہے کہ متیٰ والد کا نام ہے اور اہل کتاب یونسؑ کا نام یوناہ اور ان کے والد کا نام امتی بتاتے ہیں۔ ہمارے خیال میں یونس بن متیٰ اور یوناہ بن امتی میں کوئی نمایاں اختلاف نہیں ہے بلکہ یہ عربی اور عبرانی زبانوں کی لفظی تعبیر کا فرق ہے۔

حضرت یونسؑ اسرائیلی پیغمبر ہیں۔ امام بخاری نے کتاب الانبیاء میں انبیاء علیہم السلام کے ذکر میں اپنی تحقیق کے مطابق جو ترتیب قائم کی ہے اس میں یونسؑ کا ذکر حضرت موسیٰ و حضرت شعیبؑ اور حضرت داؤدؑ کے درمیان کیا ہے۔

عراق کے مشہور و معروف مقام نینویٰ کے باشندوں کی ہدایت کے لئے ان کا ظہور ہوا تھا۔ نینویٰ آشوری حکومت کا پایۂ گاہ اور موصل کے علاقہ کا مرکزی شہر تھا۔

جس زمانہ میں یونسؑ نینویٰ کے باشندوں کی ہدایت کے لئے مبعوث ہوئے وہ زمانہ آشوری حکومت کے عروج کا زمانہ تھا مگر ان کا طرز حکومت قبائلی تھا اور ہر ایک قبیلہ کا جدا جدا حکمران یا بادشاہ ہوتا تھا اور نینویٰ ان قبائلی حکومتوں کے پایۂ گاہوں میں مرکز کی حیثیت رکھتا تھا اس لئے اپنے عروج و اقبال میں مشہور تھا۔

حضرت یونسؑ کی عمر مبارک اٹھائیس سال کی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو منصب نبوت پر سرفراز فرمایا اور اہل نینویٰ کی رشد و ہدایت کے لئے مامور کیا، یونسؑ ایک عرصہ تک ان کو تبلیغ فرماتے اور توحید کی دعوت دیتے رہے مگر انہوں نے اعلان حق پر کان نہ دھرا اور تمرد و سرکشی کے ساتھ شرک و کفر پر اصرار کیے رہے اور گزشتہ نافرمان قوموں کی طرح خدا کے سچے پیغمبر کی دعوت حق کا ٹھٹھا کرتے اور مذاق اڑاتے رہے، تب مسلسل اور پیہم دشمنی اور مخالفت سے متاثر ہو کر یونسؑ قوم سے خفا ہو گئے اور ان کو عذاب الٰہی کی بد دعا کر کے ان کے درمیان سے غضبناک روانہ ہو گئے۔

فرات کے کنارے پہنچے تو ایک کشتی کو مسافروں سے بھرا ہوا تیار پایا، حضرت یونسؑ کشتی میں سوار ہوئے اور کشتی نے لنگر اٹھا دیا۔ راہ میں طوفانی ہواؤں نے کشتی

Marfat.com

کو آ گھیرا، جب کشتی ڈگمگانے لگی اور اہل کشتی کو غرق ہونے کا یقین ہونے لگا تو اپنے عقیدہ کے مطابق کہنے لگے "ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کشتی میں کوئی غلام اپنے آقا سے بھاگا ہوا ہے۔ جب تک اس کو کشتی سے جدا نہ کیا جائے گا نجات مشکل ہے" یونسؑ نے سنا تو ان کو تنبہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ کو میرا نینویٰ سے وحی کا انتظار کئے بغیر اس طرح چلا آنا پسند نہیں آیا اور یہ میری آزمائش کے آثار ہیں، یہ سوچ کر انہوں نے اہل کشتی سے فرمایا: وہ غلام میں ہوں جو اپنے آقا سے بھاگا ہوا ہے، مجھ کو کشتی سے باہر پھینک دو مگر ملاح اور اہل کشتی ان کی پاکبازی سے اس قدر متاثر تھے کہ انہوں نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا اور آپس میں یہ طے کیا کہ قرعہ اندازی کی جائے چنانچہ تین مرتبہ قرعہ اندازی کی گئی اور ہر مرتبہ یونسؑ کے نام پر قرعہ نکلا، تب مجبور ہو کر انہوں نے یونسؑ کو دریا میں ڈال دیا یا وہ خود دریا میں کود گئے۔ اسی وقت خدائے تعالیٰ کے حکم سے ان کو مچھلی نے نگل لیا، مچھلی کو حکم تھا کہ صرف نگل لینے کی اجازت ہے، یونس تیری غذا نہیں ہے اس لئے اس کے جسم کو مطلق گزند نہ پہنچے۔ یونسؑ نے جب مچھلی کے پیٹ میں خود کو زندہ پایا تو درگاہ الٰہی میں اپنی اس ندامت کا اظہار کیا کہ کیوں وہ وحی الٰہی کا انتظار کئے اور اللہ تعالیٰ سے اجازت لئے بغیر امت دعوت سے ناراض ہو کر نینویٰ سے نکل آئے اور عفو تقصیر کے لئے اس طرح دعا گو ہوئے "لا الہ الا انت سبحنك انی کنت من الظالمین، الٰہی تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ہی یکتا ہے۔ میں تیری پاکی بیان کرتا ہوں بے شبہ میں اپنے نفس پر خود ہی ظلم کرنے والا ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے یونسؑ کی درد بھری آواز کو سنا اور قبول فرمایا۔ مچھلی کو حکم ہوا کہ یونس کو "جو تیرے پاس ہماری امانت ہے" اگل دے۔ چنانچہ مچھلی نے ساحل پر یونسؑ کو اگل دیا۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ مچھلی کے پیٹ میں رہنے کی وجہ سے ان کا جسم ایسا ہو گیا تھا جیسا کسی پرندہ کا پیدا شدہ بچہ کہ جس کا جسم بے حد نرم ہوتا ہے اور جسم پر بال تک نہیں ہوتے، غرض یونسؑ بہت نحیف و ناتواں حالت میں خشکی پر ڈال دیئے گئے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے ایک بیلدار درخت اگا دیا۔ جس کے سایہ میں وہ ایک جھونپڑی بنا کر رہنے لگے۔ چند دن کے بعد ایسا ہوا کہ حکم خدا سے اس بیل کی جڑ کو کیڑا لگ گیا اور اس نے جڑ کو کاٹ ڈالا، جب بیل سوکھنے لگی تو یونسؑ کو بہت غم ہوا، تب اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعہ ان کو مخاطب کیا اور فرمایا: یونس! تم کو اس بیل کے سوکھنے کا بہت رنج ہوا جو ایک حقیری سی چیز ہے مگر تم نے یہ نہ سوچا کہ نینویٰ کی ایک لاکھ سے زیادہ آبادی جس میں انسان بس رہے ہیں اور ان کے علاوہ جاندار بھی آباد ہیں اس کو برباد اور ہلاک کر دینے میں ہم کو کوئی ناگواری نہیں ہوگی اور کیا ہم ان کے لئے اس سے زیادہ شفیق و مہربان نہیں ہیں جتنا کہ تجھ کو اس بیل کے ساتھ انس ہے جو تم وحی کا انتظار کئے بغیر قوم کو بددعا کر کے ان کے درمیان سے نکل آئے، ایک نبی کی شان کے یہ نامناسب ہے کہ وہ قوم کے حق میں عذاب کی بددعا کرے اور نفرت کے ساتھ ان سے جدا ہونے میں ایسی جلد بازی اختیار کرے کہ وحی کا بھی انتظار باقی نہ رہے۔

ہوا یہ کہ ادھر یونسؑ بددعا کر کے اہل نینویٰ سے جدا ہوئے اور ادھر انہوں نے بددعا کے کچھ آثار محسوس کئے، نیز یونسؑ کے بستی چھوڑ دینے پر ان کو یقین ہو گیا کہ وہ ضرور خدا کے سچے پیغمبر تھے اور اب ہلاکت یقینی ہے تب ہی تو یونس ہم سے جدا ہو گئے۔ یہ سوچ کر فوراً بادشاہ سے لے کر رعایا تک سب کے دل خوف و دہشت سے کانپ اٹھے اور یونسؑ کو تلاش کرنے لگے کہ ان کے ہاتھ پر اسلام کی بیعت کریں اور ساتھ ہی سب خدائے تعالیٰ کی درگاہ میں توبہ استغفار کرنے لگے اور ہر قسم کے گناہوں سے کنارہ کش ہو کر آبادی سے باہر میدان میں نکل آئے۔ حتیٰ کہ چوپاؤں کو بھی ساتھ لے آئے اور بچوں کو ماؤں سے جدا کر دیا اور اس طرح دنیوی علائق سے کٹ کر درگاہ الٰہی میں گریہ و زاری کرتے اور متفقہ آواز سے یہ اقرار کرتے رہے "پروردگار! یونسؑ تیرا جو پیغام ہمارے پاس لے کر آئے تھے ہم اس کی تصدیق کرتے اور اس پر ایمان لاتے ہیں" آخرکار اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی، ان کو دولت ایمان سے نوازا اور ان کو عذاب سے محفوظ کر دیا۔

بہر حال حضرت یونسؑ کو اب دوبارہ حکم ہوا کہ وہ نینویٰ جائیں اور قوم میں رہ کر ان کی رہنمائی فرمائیں۔ تاکہ خدا کی اس قدر کثیر مخلوق ان کے فیض سے محروم نہ رہے۔ چنانچہ یونسؑ نے اس حکم کا امتثال کیا اور نینویٰ میں واپس تشریف لے آئے۔ قوم نے جب ان کو دیکھا تو بے حد مسرت و خوشی کا اظہار کیا اور ان کی راہنمائی میں دین و دنیا کی کامرانی حاصل کرتی رہی۔

شاہ عبدالقادر نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں کہ یونسؑ کی وفات اسی شہر میں ہوئی جس کی جانب وہ مبعوث ہوئے یعنی نینویٰ میں اور وہیں ان کی قبر تھی۔

اور عبدالوہاب نجار کہتے ہیں کہ فلسطین کے علاقہ میں جو مشہور شہر خلیل ہے اس کے قریب ایک بستی حلحول کے نام سے معروف ہے اس میں ایک قبر ہے جس کو یونسؑ کی قبر بتایا جاتا ہے اور اسی قبر کے قریب دوسری قبر ہے اس کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ یہ یونسؑ کے والد متی کی قبر ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی شخص ہرگز یہ نہ کہے کہ میں (یعنی نبی اکرم ﷺ) بہتر ہوں یونس بن متی سے۔ اور حضرت ابو ہریرہؓ سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ ایک یہودی سامان فروخت کر رہا تھا۔ کسی شخص نے کچھ خرید کر جو قیمت دینی چاہی وہ اس کی مرضی کے خلاف تھی، وہ کہنے لگا قسم بخدا جس نے موسیٰؑ کو فضل البشر بنایا میں اس قیمت پر اپنی چیز کو فروخت نہیں کروں گا۔ ایک انصاری نے یہ سنا تو غصہ میں یہودی کے ایک طمانچہ رسید کر دیا اور کہا تو ایسی بات کہتا ہے درآنحالیکہ ہمارے درمیان نبی اکرم ﷺ موجود ہیں، یہودی فوراً دربار رسالت میں حاضر ہوا اور فریاد کرنے لگا: ابوالقاسم! جب کہ میں آپ کے عہد اور ذمہ میں ہوں تو اس انصاری نے میرے منہ پر طمانچہ کس لئے مارا؟ نبی اکرم ﷺ نے انصاری سے وجہ دریافت فرمائی اور جب انصاری نے سارا واقعہ سنایا تو چہرۂ

Marfat.com

مبارک غصہ سے سرخ ہو گیا اور فرمایا: انبیاء علیہم السلام کو ایک دوسرے پر فضیلت نہ دو اس لئے کہ جب اول صور پھونکا جائے گا تو زمین و آسمان کے درمیان جو بھی جاندار ہیں وہ سب بیہوش ہو جائیں گے مگر جن کو خدا مستثنیٰ کر دے اس کے بعد دوسرا صور پھونکا جائے گا تو سب سے پہلے جو شخص ہوش میں آئے گا وہ میں ہوں گا مگر میں جب غشی سے بیدار ہوں گا تو دیکھوں گا کہ موسیٰ عرش کے سہارے کھڑے ہیں، اب میں نہیں کہہ سکتا کہ آیا ان کی غشی کا معاملہ طور کے واقعہ میں محسوب ہو گیا کہ وہ غشی سے محفوظ رہے یا وہ مجھ سے پہلے ہوش میں آ گئے اور میں نہیں کہتا کہ کوئی نبی بھی یونس بن متی سے افضل ہے۔ اقتباسات از قصص القرآن صفحہ نمبر ۱۹۸ تا ۲۱۹ جلد دوم۔ مؤلفہ مولانا محمد حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ۔

(**سورۃ الانبیاء ۲۱**)---۸۷۔ ''مچھلی والے (حضرت یونس علیہ السلام) کو یاد کرو! جبکہ وہ غصہ سے چل دیا اور خیال کیا کہ ہم اسے نہ پکڑ سکیں گے۔ بالآخر وہ اندھیروں کے اندر سے پکار اٹھا کہ الٰہی تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے بیشک میں ظالموں میں ہو گیا۔'' O---۸۸۔ ''تو ہم نے اس کی پکار سن لی اور اسے غم سے نجات دے دی اور ہم ایمان والوں کو اسی طرح بچا لیا کرتے ہیں۔'' O---[ظلمات، ظلمۃ کی جمع ہے' بمعنی اندھیرا۔ حضرت یونس علیہ السلام متعدد اندھیروں میں گھر گئے۔ رات کا اندھیرا' سمندر کا اندھیرا' اور مچھلی کے پیٹ کا اندھیرا۔ ہم نے یونس علیہ السلام کی دعا قبول کی اور اسے اندھیروں سے اور مچھلی کے پیٹ سے نجات دی اور جو بھی مومن ہمیں اس طرح شدائد اور مصیبتوں میں پکارے گا' ہم اسے نجات دیں گے *۔ حدیث میں بھی آتا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس مسلمان نے بھی اس دعا کے ساتھ کسی معاملے کے لیے دعا مانگی تو اللہ نے اسے قبول فرمایا ہے *''] ---[مکمل تفصیل کے لیے باب نمبر ۴، مضمون: حضرت یونس علیہ السلام]

(**سورۃ الصّٰفّٰت ۳۷**)---۱۳۹۔ ''اور بلاشبہ یونس (علیہ السلام) نبیوں میں سے تھے۔'' O---۱۴۰۔ ''جب بھاگ کر پہنچے بھری کشتی پر۔'' O---۱۴۱۔ ''پھر قرعہ اندازی ہوئی تو یہ مغلوب ہو گئے۔'' O---۱۴۲۔ ''تو پھر انہیں مچھلی نے نگل لیا اور وہ خود اپنے آپ کو ملامت کرنے لگ گئے۔'' O---۱۴۳۔ پس اگر یہ پاکی بیان کرنے والوں میں سے نہ ہوتے۔'' O---۱۴۴۔ تو لوگوں کے اٹھائے جانے کے دن تک اس کے پیٹ میں ہی رہتے۔'' O---۱۴۵۔ ''پس انہیں ہم نے چٹیل میدان میں ڈال دیا اور وہ اس وقت بیمار تھے۔'' O---۱۴۶۔ ''اور ان پر سایہ کرنے والا ایک بیل دار درخت ہم نے اگا دیا۔'' O---۱۴۷۔ ''اور ہم نے انہیں ایک لاکھ بلکہ اور زیادہ آدمیوں کی طرف بھیجا۔'' O---۱۴۸۔ ''پس وہ ایمان لائے' اور ہم نے انہیں ایک زمانہ تک عیش و عشرت دی۔'' O

(**سورۃ القلم ۶۸**)---۴۸۔ ''پس آپ اپنے رب کے حکم کا صبر سے (انتظار کریں) اور مچھلی والے کی طرح نہ ہو جائیں جب کہ اس نے غم کی حالت میں دعا کی۔'' O---[کفار کی ایذا رسانیوں میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا تھا' اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کو حکم دیتے ہیں کہ آپ صبر کریں اور اپنے رب کے فیصلے کا انتظار کریں' وہی بہتر جانتا ہے کہ ان منکرین کے ساتھ کس وقت' کس قسم کا سلوک کرنا چاہیے' آپ حضرت یونس علیہ السلام کی طرح نہ ہو جائیں کہ جنہوں نے ہمارے حکم کا انتظار کیے بغیر اپنی قوم سے علیحدگی اختیار کر لی اور ان پر عذاب نازل ہونے میں عجلت کی]---[جب یونس علیہ السلام کو مچھلی نے نگل لیا تو وہاں آپ نے اپنے رب کے حضور میں فریاد کی۔ لا الٰہ الا انت سبحانك انی كنت من الظالمین (از تفسیر ۲۴'۲۵ ضیاء القرآن)]---۴۹۔ ''اگر اسے اس کے رب کی نعمت نہ پا لیتی تو یقیناً وہ برے حالوں میں چٹیل میدان میں ڈال دیا جاتا۔'' O---[یعنی اللہ تعالیٰ اگر انہیں توبہ و مناجات کی توفیق نہ دیتا اور ان کی دعا قبول نہ فرماتا تو انہیں ساحل سمندر کی بجائے' جہاں ان کے سائے اور خوراک کے لئے بیل دار درخت اگا دیا گیا' کسی بنجر زمین میں پھینک دیا جاتا اور عند اللہ ان کی حیثیت بھی مذموم رہتی' جب کہ قبولیت دعا کے بعد وہ محمود ہو گئے۔ (از تفسیر ۱ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۵۰۔ ''اسے اس کے رب نے پھر نوازا اور اسے نیک کاروں میں کر دیا۔'' O---[اس کا مطلب ہے کہ انہیں توانا و تندرست کرنے کے بعد دوبارہ رسالت سے نواز کر انہیں اپنی قوم کی طرف بھیجا گیا، جیسا کہ سورۂ صافات' ۱۴۶ سے بھی واضح ہے۔ (از تفسیر ۲ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

حضرت داؤد علیہ السلام

(**سورۃ البقرۃ ۲**)---۲۵۱۔ ''پس شکست دے دی انہوں نے کافروں کو اللہ تعالیٰ کے اذن سے اور قتل کر دیا داؤدؑ نے جالوت کو اور عطا کی اس کو اللہ نے سلطنت اور حکمت اور سکھایا اس کو اللہ تعالیٰ نے جو کچھ چاہا۔ اور اگر نہ ہٹاتا رہتا اللہ انسانوں کے ایک گروہ کو دوسرے گروہ کے ذریعہ سے تو نظام بگڑ جاتا زمین کا لیکن اللہ تعالیٰ بڑا مہربان ہے اہل عالم پر۔'' O

(**سورۃ النساء ۴**)---۱۶۳۔ ''ہم نے تیری طرف وحی کی ہے جس طرح ہم نے نوحؑ اور اس کے بعد (آنے والے) نبیوں کی طرف وحی کی تھی اور ہم نے

Marfat.com

ابراھیمؑ اور اسماعیلؑ اور اسحاقؑ اور یعقوبؑ اور اس کی اولاد اور عیسیٰؑ اور ایوبؑ، یونسؑ اور ھارونؑ اور سلیمانؑ کی طرف بھی وحی کی اور ہم نے داؤدؑ کو زبور دی۔" O

(سورۃ المائدۃ ۵) ---۷۸۔ "بنی اسرائیل میں جن لوگوں نے کفر کیا ان پر داؤدؑ اور عیسیٰؑ ابن مریم کی زبان سے لعنت کی گئی۔ یہ اس لئے کہ وہ نافرمانی کرتے اور حد سے نکل جاتے تھے۔" O

(سورۃ الانعام ۶) ---۸۴۔ "اور ہم نے اسے اسحاقؑ اور یعقوبؑ عطا کیے۔ سب کی ہم نے راہنمائی کی اور اس سے پہلے ہم نے نوحؑ کی راہنمائی کی اور اس کی اولاد میں سے داؤدؑ اور سلیمانؑ اور ایوبؑ اور یوسفؑ اور موسیٰؑ اور ھارونؑ کی بھی۔ اور نیکوکاروں کو ہم اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں۔" O

داؤد بن ایشا (ایشی) بن عوید بن عابر (یا عابز) بن سلمون بن نحشون بن عونیاذب (یا عمی ناذب) بن ارم (یا رام) بن حصرون بن فارص بن یہودا بن یعقوبؑ بن اسحٰق بن ابراھیمؑ۔ داؤدؑ اسرائیلی اسباط میں یہودا کی نسل سے تعلق رکھتے ہیں۔ توراۃ میں ہے کہ ایشا یا ایشی کے بہت سے لڑکے تھے اور داؤدؑ ان سب میں صغیر سن تھے۔

محمد بن اسحٰق نے وہب بن منبہؒ کے واسطہ سے حضرت داؤدؑ کا حلیۂ مبارک اس طرح نقل کیا ہے: پستہ قد نیلگوں آنکھیں، جسم پر بال بہت کم تھے چہرہ اور بشرے سے طہارت قلب اور نفاست طبع جھلکتی تھی۔

حضرت داؤدؑ کے ساتھ بنی اسرائیل کی بڑھتی ہوئی محبت کا نتیجہ یہ نکلا کہ طالوت کی موجودگی میں ہی یا اس کی موت کے بعد عنان حکومت حضرت داؤدؑ کے ہاتھ میں آگئی اور اس عرصہ میں ان پر خدا کا ایک اور زبردست انعام یہ ہوا کہ وہ منصب نبوت ورسالت سے بھی سرفراز کر دیئے گئے۔

حضرت داؤدؑ سے قبل بنی اسرائیل میں یہ سلسلہ قائم تھا کہ حکومت ایک سبط (خاندان) سے وابستہ تھی اور نبوت ورسالت دوسرے سبط سے، یہودا کے گھرانے میں نبوت چلی آتی تھی اور افراھیم کے خاندان میں حکومت وسلطنت، داؤدؑ پہلے شخص ہیں جن کے اندر خدائے تعالیٰ نے یہ دونوں نعمتیں یکجا جمع کر دی تھیں وہ خدا کے پیغمبر اور رسول بھی تھے اور صاحب تاج وتخت بھی۔ انبیاء ورسل میں سے حضرت آدمؑ کے علاوہ صرف حضرت داؤدؑ ہی وہ پیغمبر ہیں جن کو قرآن عزیز نے "خلیفہ" کے لقب سے پکارا ہے۔

قرآن عزیز، تورات اور اسرائیلی تاریخ اس کے شاہد ہیں کہ حضرت داؤدؑ شجاعت وبسالت، اصابت رائے اور قوت فکر وتدبیر جیسے اوصاف کے پیش نظر کامل و اکمل انسان تھے اور فتح ونصرت ان کے قدم چومتی تھی اور خدا کا فضل وکرم اس درجہ ان کے شامل حال تھا کہ دشمن کے مقابلہ میں ان کی جماعت کتنی ہی مختصر ہوتی کامیابی ہمیشہ ان ہی کے ہاتھ رہتی۔ اس لئے بہت تھوڑے عرصہ میں شام، عراق، فلسطین، اور شرق اردن کے تمام علاقوں پر ان کا حکم نافذ اور ایلہ (خلیج عقبہ) سے لے کر فرات کے تمام علاقوں اور دمشق تک تمام ملک ان کے زیر نگیں تھا اور اگر حجاز کے بھی ان حصوں کو شامل کر لیا جائے جو ان کے قلمرو حکومت کا حصہ بن چکے تھے تو یہ کہنا کسی طرح بیجا نہ ہوگا کہ حضرت داؤدؑ کی مملکت وحکومت بلاشرکت "ساری اقوام" کی واحد سلطنت تھی جو جدید فلسفۂ تاریخ اقوام کے مطابق "وحدت عرب" یا اس سے بھی زیادہ وسیع "وحدت اقوام سامیہ" کی حکومت کہی جا سکتی ہے اور پھر کثرت لشکر اور وسعت حدود رقبۂ مملکت کے ساتھ ساتھ "وحی الٰہی" کے شرف نے ان کی عظمت وشوکت اور صولت وہیبت کو اور بھی زیادہ بلند کر دیا تھا اور رعایا کو یہ یقین حاصل تھا کہ اگر حضرت داؤدؑ کے سامنے کوئی ایسا معاملہ رکھ دیا جائے یا ایسی کوئی مہم پیش کر دی جائے جو انتہائی پیچیدہ ہو یا کذب وافتراء نے اس پر زیادہ سے زیادہ ملمع کر دیا ہو تب بھی "وحی الٰہی" کے ذریعے ان پر حقیقت حال منکشف ہو جاتی ہے اس لیے جن وانس کسی کو بھی یہ حوصلہ نہیں ہوتا تھا کہ وہ انؑ کے احکام کی خلاف ورزی کریں چنانچہ ابن جریر نے اپنی تاریخ میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ ایک مرتبہ دو آدمی ایک بیل کا مناقشہ لے کر داؤدؑ کی خدمت میں پیش ہوئے۔ ہر ایک یہ کہتا تھا کہ یہ میری ملک ہے اور دوسرا غاصب ہے۔ حضرت داؤدؑ نے قضیہ کا فیصلہ دوسرے دن پر مؤخر کر دیا۔ دوسرے دن انہوں نے مدعی سے فرمایا کہ رات میں خدا نے مجھ پر وحی کی ہے کہ تجھ کو قتل کر دیا جائے لہٰذا تو صحیح بات بیان کر؟ مدعی نے کہا: خدا کے سچے نبی! اس مقدمہ میں تو میرا بیان قطعاً حق اور سچ ہے لیکن اس واقعہ سے قبل میں نے اس (مدعیٰ علیہ) کے باپ کو دھوکا دے کر مار ڈالا تھا، یہ سن کر حضرت داؤدؑ نے اس کو قصاص میں قتل کر دینے کا حکم صادر فرمایا۔ اسی قسم کے واقعات ہوتے تھے جن کی وجہ سے حضرت داؤدؑ کے حکم اور ان کی عظمت وشوکت کے سامنے سب پست اور فرمانبردار تھے۔ وہ تقریر وخطابت کے فن میں کمال رکھتے تھے اور اس طرح بولتے تھے کہ لفظ لفظ اور فقرہ فقرہ جدا جدا فہم وادراک میں آتا تھا اور اس سے کلام میں فصاحت ولطافت اور شوکت بیان پیدا ہو جاتی تھی۔ ان کا حکم اور فیصلہ حق وباطل کے درمیان قول فیصل کی حیثیت رکھتا تھا۔

حضرت داؤدؑ کے ہاتھ میں لوہے کا نرم ہو جانا: شاہی اور شہنشاہی کے باوجود حضرت داؤدؑ سلطنت ومملکت کے مالیہ سے ایک حبہ نہیں لیتے اور اپنا اور اہل وعیال کی معاش کا بار بیت المال پر نہیں ڈالتے تھے بلکہ اپنی محنت اور ہاتھ کی کمائی سے حلال روزی حاصل کرتے اور اسی کو ذریعہ معاش بناتے تھے۔ چنانچہ حضرت داؤدؑ کے اس وصف کو حدیث صحیح میں ان الفاظ کے ساتھ سراہا گیا ہے۔ ☆ "رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کسی انسان کا بہترین رزق اس کے اپنے

Marfat.com

ہاتھ کی محنت سے کمایا ہوا رزق ہے اور بے شبہ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر داؤدؑ اپنے ہاتھ کی محنت سے روزی کماتے تھے۔"

شیخ بدرالدین عینی فرماتے ہیں کہ حضرت داؤدؑ دعا مانگا کرتے تھے کہ خدایا ایسی صورت پیدا کر دے کہ میرے لئے ہاتھ کی کمائی آسان ہو جائے کیونکہ میں بیت المال پر اپنی معاش کا بوجھ نہیں ڈالنا چاہتا۔ دراصل حضرت داؤدؑ کا یہ پاک جذبہ اسی پیغمبرانہ امتیازات میں سے تھا جن کا ذکر قرآن عزیز نے تمام اولوالعزم پیغمبروں کی رشد وہدایت کے سلسلہ میں کیا ہے کہ ہر نبی اپنی امت کو جب پیغام الٰہی سناتا ہے تو ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیتا ہے "اور میں تم سے اس خدمت کا کوئی معاوضہ نہیں چاہتا میرا معاوضہ تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔"

توراۃ اور "لوہے کے استعمال کے زمانہ کی تاریخ" سے پتہ چلتا ہے کہ داؤدؑ سے پہلے لوہے کی صنعت نے اس حد تک تو ترقی کر لی تھی کہ فولاد کو پگھلا کر اس سے سپاٹ ٹکڑے بناتے اور ان کو جوڑ کر زرہ بنایا کرتے تھے لیکن یہ زرہ بہت بھاری ہوتی تھی اور چند قوی ہیکل انسانوں کے علاوہ عام طریقہ سے ان کا استعمال مشکل اور دشوار سمجھا جاتا تھا اور میدان جنگ میں سبک خرامی دشوار ہو جاتی تھی۔ حضرت داؤدؑ پہلے شخص ہیں جن کو خدائے تعالیٰ نے یہ فضیلت بخشی کہ انہوں نے تعلیم وحی کے ذریعہ ایسی زرہیں ایجاد کیں جو باریک اور نازک زنجیروں کے حلقوں سے بنائی جاتی تھیں اور ہلکی اور نرم ہونے کی وجہ سے میدان جنگ کا سپاہی اس کو پہن کر باسانی نقل وحرکت بھی کر سکتا تھا اور دشمن سے محفوظ رہنے کے لئے بھی بہت عمدہ ثابت ہوتی تھیں۔

منطق الطیر: ۔حضرت داؤدؑ اور ان کے صاحبزادے حضرت سلیمانؑ کو خدائے تعالیٰ کی جانب سے ایک شرف یہ عطا ہوا تھا کہ دونوں بزرگوں کو پرندوں کی بولیاں سمجھنے کا علم دیا گیا تھا اور جس طرح ایک انسان دوسرے انسان کی گفتگو سمجھتا ہے اسی طرح وہ پرندوں کی گفتگو سمجھتے تھے۔

نطق طیر کی حقیقت کیا ہے اور حضرت داؤد وسلیمان علیہما السلام کو نطق طیر کے متعلق کس قسم کا علم تھا اس کی مفصل بحث حضرت سلیمانؑ کے واقعات میں آئے گی لیکن یہ یقینی بات ہے کہ ان کا یہ علم اس طریقہ کا نہ تھا جو علم الحیوانات کے ماہرین نے تخمینی اور ظنی طور پر ایجاد کیا ہے اور جو علمی اصطلاح میں زولوجی (ZOOLOGY) کی ایک شاخ شمار ہوتا ہے بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایک موہبت اور بخشش تھی جس سے ان دونوں پیغمبروں کو نوازا گیا تھا۔

عدل: ۔ایک مرتبہ حضرت داؤدؑ کی خدمت میں دو شخص ایک مقدمہ لے کر حاضر ہوئے، مدعی نے دعوے کی روئداد یہ سنائی کہ مدعیٰ علیہ کی بکریوں کے گلے نے اس کی تمام کھیتی تباہ وبرباد کر ڈالی اور اس کو چر چک کر روند ڈالا۔ حضرت داؤدؑ نے اپنے علم وحکمت کے پیش نظر یہ فیصلہ دیا کہ مدعی کی کھیتی کا نقصان چونکہ مدعیٰ علیہ کے گلہ کی قیمت کے قریب قریب متوازن ہے لہٰذا یہ پورا گلہ مدعی کو تاوان میں دے دیا جائے۔ حضرت سلیمانؑ کی عمر ابھی گیارہ سال کی تھی، وہ والد ماجد کے نزدیک ہی بیٹھے ہوئے تھے، کہنے لگے کہ اگرچہ آپ کا یہ فیصلہ صحیح ہے مگر اس سے بھی زیادہ مناسب شکل یہ ہے کہ مدعیٰ علیہ کا تمام ریوڑ مدعی کے سپرد کر دیا جائے کہ وہ اس کے دودھ اور اس کی اون سے فائدہ اٹھائے اور مدعیٰ علیہ سے کہا جائے کہ وہ اس درمیان میں مدعی کے کھیت کی خدمت انجام دے اور جب کھیت کی پیداوار اپنی اصلی حالت پر واپس آ جائے تو کھیت مدعی کے سپرد کر دے اور اپنا ریوڑ واپس لے لے۔ حضرت داؤدؑ کو بیٹے کا یہ فیصلہ بہت پسند آیا۔

بہتان طرازی: ۔(۱) قصص القرآن صفحہ ۷۶ (یہ بہتان طرازی تورات کے صحیفہ سموئیل (۲) میں درج ہے جو کہ اتنی لغو اور من گھڑت ہے کہ کسی شریف آدمی کے متعلق بھی نہیں سوچا جا سکتا چہ جائیکہ اتنے مرتبہ والے پیغمبر کے بارے میں کہی جائے۔ ذاتی رائے)۔

(۲) مولانا احمد رضا خان بریلویؒ نے سورہ ص: ۲۳، ۲۲، ۲۱ کے مطابق اس بہتان طرازی کی یوں تفصیل بیان کی ہے۔ "یہ آنے والے بقول مشہور ملائکہ تھے جو حضرت داؤدؑ کی آزمائش کے لئے آئے تھے۔ ان کا یہ قول ایک مسئلہ کی فرضی شکل پیش کر کے جواب حاصل کرنا تھا اور کسی مسئلہ کے متعلق حکم معلوم کرنے کے لئے فرضی صورتیں مقرر کر لی جاتی ہیں اور معین اشخاص کی طرف ان کی نسبت کر دی جاتی ہے تاکہ مسئلہ کا بیان بہت واضح طریقہ پر ہو اور ابہام باقی نہ رہے یہاں جو صورت مسئلہ ان فرشتوں نے پیش کی اس سے مقصود حضرت داؤدؑ کو توجہ دلانا تھی اس امر کی طرف جو انہیں پیش آیا تھا اور وہ یہ تھا کہ آپ کی ننانوے بیبیاں تھیں اس کے بعد آپ نے ایک اور عورت کو پیام دے دیا جس کو ایک مسلمان پہلے سے پیام دے چکا تھا لیکن آپ کا پیام پہنچنے کے بعد عورت کے اعزہ واقارب دوسرے کی طرف التفات کرنے والے کب تھے آپ کے لئے راضی ہو گئے اور آپ سے نکاح ہو گیا۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ اس مسلمان کے ساتھ نکاح ہو چکا تھا آپ نے اس مسلمان سے اپنی رغبت کا اظہار کیا اور چاہا کہ وہ اپنی عورت کو طلاق دیدے۔ وہ آپ کے لحاظ سے منع نہ کر سکا اور اس نے طلاق دیدی۔ آپ کا نکاح ہو گیا اور اس زمانہ میں ایسا معمول تھا کہ اگر کسی شخص کو کسی کی عورت کی طرف رغبت ہوتی تو اس سے استدعا کر کے طلاق دلوا لیتا اور بعد عدت نکاح کر لیتا۔ یہ بات نہ تو شرعاً ناجائز ہے نہ اس زمانہ کے رسم وعادت کے خلاف لیکن شان انبیاء بہت ارفع واعلیٰ ہوتی ہے اس لئے یہ آپ کے منصب عالی کے لائق نہ تھا تو مرضی الٰہی یہ ہوئی کہ آپ کو اس پر آگاہ کیا جائے اور اس کا سبب یہ پیدا کیا کہ ملائکہ مدعی اور مدعا علیہ کی شکل میں آپ کے سامنے پیش ہوئے۔ فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ اگر بزرگوں سے کوئی لغزش صادر ہو اور کوئی امر خلاف شان واقع ہو جائے تو ادب یہ ہے کہ معترضانہ زبان نہ کھولی جائے بلکہ اس واقعہ کی مثل ایک واقعہ متصور کر کے اس کی نسبت سائلانہ ومستفتیانہ ومستفیدانہ سوال کیا جائے اور ان کی عظمت واحترام کا لحاظ رکھا جائے اور یہ بھی معلوم

Marfat.com

ہوا کہ اللہ تعالیٰ عزوجل مالک ومولیٰ اپنے انبیاء کی ایسی عزت فرماتا ہے کہ ان کو کسی بات پر آگاہ کرنے کے لئے ملائکہ کو اس طریق ادب کے ساتھ حاضر ہونے کا حکم دیتا ہے۔

آیات کی صحیح تفاسیر: - پھر ان تمام خرافات سے الگ ہو کر محققین نے آیات کی جو تفسیریں کی ہیں وہ یا صحیح آثار صحابہ رضی اللہ عنہم سے منقول ہیں اور یا قرآن عزیز کے سیاق وسباق کو پیش نظر رکھ کر ذوق سلیم کے ذریعہ کی گئی ہیں - اس لئے یہی صحیح اور قابل توجہ ہیں -

(۱) علامہ ابن حزم فرماتے ہیں کہ واقعہ صرف اس قدر ہے کہ دو شخص اچانک محراب داؤد میں داخل ہو گئے جہاں حضرت داؤدؑ عبادت الٰہی میں مشغول تھے اور چونکہ ان دونوں کا معاملہ حقیقی اور واقعی تھا اور ان کو اس کے طے کرانے میں عجلت تھی اس لئے وہ دیوار پھاند کر چلے آئے - حضرت داؤدؑ نے مدعی کا بیان سن کر تذکیر وعظ کے پیش نظر اول زمانے کے فساد حال کا ذکر کیا اور فرمایا کہ زیر دستوں پر ارباب قوت کے مظالم کا ہمیشہ یہی حال رہا ہے کہ وہ ان کی زندگی کو صرف اپنی راحت کا ایک آلہ سمجھتے رہے ہیں اور یہ بہت ہی بری بات ہے - البتہ خدا کے مومن بندے جو نیکوکار بھی ہیں ایسے مظالم سے بچتے اور خدا کا خوف کرتے ہیں - مگر ان کی تعداد بہت کم ہے -

اس کے بعد حضرت داؤدؑ نے انصاف پر مبنی فیصلہ کر کے قضیہ کو ختم کر دیا - جب فریقین چلے گئے تو حضرت داؤدؑ کے بلند احساسات نے ان کے قلب ودماغ کو ادھر متوجہ کر دیا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ عظیم الشان حکومت اور بے نظیر سطوت جو ان کو بخشی ہے درحقیقت یہ ان کے لئے بہت بڑی آزمائش ہے اور امتحان ہے اس امر کا کہ ذات واحد نے اپنی اس کثیر مخلوق پر مجھ کو جو عزت وبلندی عطا فرمائی ہے اس سے متعلق عائد شدہ فریضہ کو میں کہاں تک صحیح طور پر انجام دیتا اور خدا کی اس نعمت کا اپنی عملی زندگی سے کس طرح شکر ادا کرتا ہوں؟

چنانچہ حضرت داؤدؑ پر اس وجدانی کیفیت کا اس قدر اثر پڑا کہ وہ فوراً درگاہ الٰہی میں سربسجود ہو گئے اور طلب مغفرت کرتے ہوئے اعتراف کرنے لگے کہ خدایا! اس عظیم المرتبت ذمہ داری سے سبکدوش ہونا بھی میری اپنی طاقت سے باہر ہے جب تک کہ تیری اعانت شامل حال نہ ہو - اللہ تعالیٰ کو حضرت داؤدؑ کا یہ عمل پسند آیا اور اس کی مغفرت نے ان کو اپنی آغوش میں ڈھانپ لیا -

ابن حزم اس تفسیر کے بعد فرماتے ہیں کہ "استغفار" خدا کی درگاہ میں ایسا محبوب عمل ہے کہ اس کے لئے ہرگز یہ ضروری نہیں کہ اس سے پہلے گناہ اور معصیت وجود میں آئے اور پھر اس کے رد عمل کے طور پر طلب مغفرت کی جائے - یہی وجہ ہے کہ "استغفار" ملائکۃ اللہ سے بھی ثابت ہے حالانکہ قرآن عزیز نے تصریح کی ہے کہ ملائکۃ اللہ کی شان یہ ہے "وہ خدا کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہی کرتے ہیں جو ان کو حکم دیا جاتا ہے -"

(۲) ابو مسلم نے ان آیات کی تفسیر میں کہا ہے کہ داؤدؑ کے سامنے جب دو شخصوں نے بحیثیت مدعی اور مدعا علیہ کے اپنا قضیہ پیش کیا تو حضرت داؤدؑ نے مدعا علیہ کو جواب دہی کا موقعہ دیئے بغیر فقط مدعی کا بیان سن کر اپنی نصیحت میں اس قسم کی باتیں فرمائیں کہ جن سے فی الجملہ مدعی کی تائید ہوتی تھی اور چونکہ یہ طریق عام حالات میں انصاف کے خلاف تھا اس لئے حضرت داؤدؑ کا یہ ارشاد اگرچہ صرف ناصحانہ انداز میں تھا اور ابھی قضیہ کے انفصال کی نوبت نہیں آئی تھی تاہم ان جیسے جلیل القدر پیغمبر کے شایان شان نہیں تھا، لہٰذا یہ تھا وہ "فتنہ" جس میں حضرت داؤدؑ پڑ گئے - مگر جب کہ اس قسم کی لغزشوں پر خدائے تعالیٰ اپنے مقرب بندوں کو فوراً متنبہ کر دیتا ہے تو حضرت داؤدؑ کو بھی معاً تنبہ ہوا کہ ان سے قضیہ زیر بحث میں لغزش ہو گئی اور ان کے لئے یہ ابتلا اور آزمائش ہے اس لئے وہ خدا کی درگاہ میں طالب مغفرت ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو شرف قبولیت سے نوازا بلکہ ان کے اس پسندیدہ عمل کی وجہ سے ان کی رفعت شان کو اور زیادہ بلند کر دیا -

ہم اس توجیہ پر یہ اضافہ کرتے ہیں کہ یہ سب کچھ ہو جانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤدؑ کو نصیحت فرمائی کہ داؤد! تم دنیا کے عام حاکموں اور بادشاہوں کی طرح نہیں ہو جو اکثر وبیشتر حق وانصاف سے بے پروا ہو کر خدا کی مخلوق پر محض ہوائے نفس اور ذاتی غرض کی تکمیل کے لئے حکومت کرتے ہیں - تم خدا کی زمین میں اس کی جانب سے نائب اور "خلیفہ" ہو اور خدمت خلق تمہاری حیات طیبہ کا طغرائے امتیاز، اس لئے تمہارا فرض ہے کہ ہر لحہ حق وانصاف کو پیش نظر رکھو اور اس معاملہ میں کسی قسم کی بھی لغزش نہ ہونے دو اور صراط مستقیم ہی کو اپنی شاہراہ سمجھو - ان ہر دو توجیہات میں دونوں مفسروں نے تصریح کی ہے کہ یہ قضیہ فرضی نہ تھا بلکہ حقیقت پر مبنی تھا اور فریقین ملائکۃ اللہ نہیں تھے بلکہ انسان تھے کیونکہ قرآن عزیز کا تبادر یہی ظاہر کرتا ہے -

حضرت داؤدؑ جیسے اولوالعزم پیغمبر اور خلیفۃ اللہ کے لئے کسی طرح موزوں نہ تھا، اس لئے کہ حضرت داؤدؑ کو اللہ تعالیٰ نے ایک گوشہ نشین عابد وزاہد اور مرتاض کی حیثیت سے نہیں نوازا تھا بلکہ ان کو نبوت اور خلافت بخش کر خلوق کی دینی ودنیوی ہر قسم کی خدمت وہدایت کے لئے مبعوث فرمایا تھا اور اس طرح ان کی حیات طیبہ کا شاہکار "ہدایت خلق" اور "خدمت خلق" تھا نہ کہ "کثرت عبادت" - چنانچہ حضرت داؤدؑ کی اس روش کو ختم کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ان کو اس طرح آزمائش (فتنہ) میں مبتلا کر دیا کہ دو شخص جن کے درمیان ایک خاص مناقشہ تھا، عبادت کے مخصوص دن میں حجرہ کی دیوار پھاند کر اندر داخل ہو گئے - حضرت داؤدؑ نے اچانک خلاف عادت اس طرح دو انسانوں کو موجود پایا تو بہ تقاضائے بشری گھبرا گئے - دونوں نے صورت حال کا اندازہ کرتے ہوئے عرض کیا کہ آپ

Marfat.com

خوف نہ کریں- ہمارے اچانک اس طرح داخل ہونے کی وجہ یہ قضیہ ہے اور ہم اس کا فیصلہ چاہتے ہیں- تب حضرت داؤدؑ نے واقعات کو سنا اور نصیحت فرمائی- اس تفصیل کا حاصل یہی نکلتا ہے کہ بمصداق "حسنات الابرار سیأت المقربین" نہ یہ کوئی گناہ کا معاملہ تھا اور نہ معصیت کا بلکہ حضرت داؤدؑ جیسے اولوالعزم پیغمبر کے شایان شان نہیں تھا اس لئے ان کو اللہ تعالیٰ کی جانب سے متنبہ کر دیا گیا-

عمر مبارک:- حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا- عالم بالا میں جب حضرت آدمؑ کی صلب سے ان کی ذریت کو نکال کر ان کے سامنے پیش کیا گیا تو انہوں نے ایک خوبصورت چمکتی ہوئی پیشانی والے شخص کو دیکھ کر دریافت کیا، پروردگار یہ کون شخص ہے؟ جواب ملا تمہاری ذریت میں سے بہت بعد میں آنے والی ہستی داؤدؑ ہے- حضرت آدمؑ نے عرض کیا اس کی عمر کیا مقرر کی گئی ہے؟ ارشاد ہوا کہ ساٹھ سال- حضرت آدمؑ نے عرض کیا- الٰہی میں اپنی عمر کے چالیس سال اس نوجوان کو بخشتا ہوں، مگر جب حضرت آدمؑ کی وفات کا وقت آپہنچا تو آدمؑ نے ملک الموت سے کہا کہ ابھی تو میری عمر کے چالیس سال باقی ہیں- فرشتہ موت نے کہا آپ بھول گئے، آپ نے اس قدر حصہ عمر اپنے ایک بیٹے داؤدؑ کو بخش دیا ہے- اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت داؤدؑ کی عمر سو سال کی ہوئی اور تورات کے باب سلاطین اور تواریخ میں ہے کہ حضرت داؤدؑ نے کہن سالی میں انتقال فرمایا اور اسرائیلیوں پر چالیس سال حکومت کی-

مدفن:- تورات میں مذکور ہے: اور داؤدؑ اپنے باپ دادا کے ساتھ سو گیا اور داؤدؑ کے شہر صیہون میں دفن ہوا- اقتباسات از قصص القرآن صفحہ نمبر ۵۷ تا ۹۳ جلد دوم- مؤلفہ مولانا محمد حفظ الرحمٰن سیوہاروی-

(سورۃ الانبیاء ۲۱)---۷۸- "اور داؤد اور سلیمان (علیہما السلام) کو یاد کیجیے جبکہ وہ کھیت کے معاملہ میں فیصلہ کر رہے تھے کہ کچھ لوگوں کی بکریاں رات کو اس میں چر چگ گئی تھیں، اور ان کے فیصلے میں ہم موجود تھے-" O---۷۹- "ہم نے اس کا صحیح فیصلہ سلیمان کو سمجھا دیا- ہاں ہر ایک کو ہم نے حکم و علم دے رکھا تھا اور داؤد کے تابع ہم نے پہاڑ کر دیئے تھے جو تسبیح کرتے تھے اور پرند بھی- ہم کرنے والے ہی تھے-" O---۸۰- "اور ہم نے اسے تمہارے لیے لباس بنانے کی کاریگری سکھائی تا کہ لڑائی کے ضرر سے تمہارا بچاؤ ہو- کیا تم شکر گزار بنو گے؟" O

(سورۃ النمل ۲۷)---۱۵- "اور ہم نے یقیناً داؤد اور سلیمان کو علم دے رکھا تھا اور دونوں نے کہا' تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے ہمیں اپنے بہت سے ایمان دار بندوں پر فضیلت عطا فرمائی ہے-" O---۱۶- "اور داؤد کے وارث سلیمان ہوئے اور کہنے لگے لوگو! ہمیں پرندوں کی بولی سکھائی گئی ہے اور ہم سب کچھ میں سے دیئے گئے ہیں- بیشک یہ بالکل کھلا ہوا فضل الٰہی ہے-" O

(سورۃ سبا ۳۴)---۱۰- "اور ہم نے داود پر اپنا فضل کیا' اے پہاڑو! اس کے ساتھ رغبت سے تسبیح پڑھا کرو اور پرندوں کو بھی (یہی حکم ہے) اور ہم نے اس کے لیے لوہا نرم کر دیا-" O---۱۱- "کہ تو پوری پوری زرہیں بنا اور جوڑوں میں اندازہ رکھ تم سب نیک کام کیا کرو- (یقین مانو) کہ میں تمہارے اعمال دیکھ رہا ہوں-" O

(سورۃ ص ۳۸)---۱۷- "آپ ان کی باتوں پر صبر کریں اور ہمارے بندے داؤد (علیہ السلام) کو یاد کریں جو بڑی قوت والا تھا' یقیناً وہ بہت رجوع کرنے والا تھا-" O---۱۸- "ہم نے پہاڑوں کو اس کے تابع کر رکھا تھا کہ اس کے ساتھ شام کو اور صبح کو تسبیح خوانی کریں-" O---۱۹- "اور پرندوں کو بھی جمع ہو کر سب کے سب اس کے زیر فرمان رہتے-" O---۲۰- "اور ہم نے اس کی سلطنت کو مضبوط کر دیا تھا' اور اسے حکمت دی تھی اور بات کا فیصلہ کرنا-" O---۲۱- "اور کیا تجھے جھگڑا کرنے والوں کی (بھی) خبر ملی؟ جبکہ وہ دیوار پھاند کر محراب میں آ گئے-" O---۲۲- "جب یہ (حضرت) داود (علیہ السلام) کے پاس پہنچے' پس یہ ان سے ڈر گئے' انہوں نے کہا خوف نہ کیجیے! ہم دو فریق مقدمہ ہیں' ہم میں سے ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے' پس آپ ہمارے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر دیجیے اور ناانصافی نہ کیجیے اور ہمیں سیدھی راہ بتا دیجیے-" O---۲۳- "(سنیے) یہ میرا بھائی ہے اس کے پاس ننانوے دنبیاں ہیں اور میرے پاس ایک ہی دنبی ہے لیکن یہ مجھ سے کہہ رہا ہے کہ اپنی یہ ایک بھی مجھ ہی کو دے دے اور مجھ پر بات میں بڑی سختی برتتا ہے-" O---۲۴- "آپ نے فرمایا! اس کا اپنی دنبیوں کے ساتھ تیری ایک دنبی ملا لینے کا سوال بیشک تیرے اوپر ایک ظلم ہے اور اکثر حصہ دار اور شریک (ایسے ہی ہوتے ہیں کہ) ایک دوسرے پر ظلم کرتے ہیں' سوائے ان کے جو ایمان لائے اور جنہوں نے نیک عمل کیے اور ایسے لوگ بہت ہی کم ہیں اور (حضرت) داود (علیہ السلام) سمجھ گئے کہ ہم نے انہیں آزمایا ہے پھر تو اپنے رب سے استغفار کرنے لگے اور عاجزی کرتے ہوئے گر پڑے اور (پوری طرح) رجوع کیا-" O---۲۵- "پس ہم نے بھی ان کا وہ (قصور) معاف کر دیا' یقیناً وہ ہمارے نزدیک بڑے مرتبہ والے اور بہت اچھے ٹھکانے والے ہیں-" O---۱ حضرت داؤد علیہ السلام کا یہ کام تھا جس پر انہیں کوتاہی کا اور توبہ ندامت کے اظہار کا احساس ہوا' اور اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف فرما دیا- قرآن کریم میں اس اجمال کی تفصیل نہیں ہے اور کسی مستند حدیث میں بھی اس کی بابت کوئی وضاحت نہیں ہے- اس لیے بعض مفسرین نے تو اسرائیلی روایات کو بنیاد بنا کر ایسی باتیں بھی لکھ دی ہیں جو ایک نبی کی

Marfat.com

شان سے فروتر ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن) ---۲۶۔ ''اے داؤد! ہم نے تمہیں زمین میں خلیفہ بنادیا تم لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلے کروا پنی نفسانی خواہش کی پیروی نہ کرو ورنہ وہ تمہیں اللہ تعالیٰ کی راہ سے بھٹکا دے گی یقیناً جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ سے بھٹک جاتے ہیں ان کے لیے سخت عذاب ہے اس لیے کہ انہوں نے حساب کے دن کو بھلا دیا ہے۔'' O

حضرت سلیمان علیہ السلام

(سورۃ البقرۃ ۲) ---۱۰۲۔ ''اور پیچھے لگ گئے ان (خرافات) کے جنہیں پڑھتے پڑھاتے تھے شیاطین (جن) سلیمانؑ کے عہد حکومت میں۔ حالانکہ نہیں کفر کیا سلیمانؑ نے بلکہ ان شیطانوں نے کفر کیا۔'' O

(سورۃ النساء ۴) ---۱۶۳۔ ''ہم نے تیری طرف وحی کی ہے جس طرح ہم نے نوحؑ اور اس کے بعد (آنے والے) نبیوں کی طرف وحی کی تھی اور ہم نے ابراہیم، اسماعیل، اسحاق اور یعقوبؑ اور اس کی اولاد اور عیسیٰؑ اور ایوبؑ اور یونسؑ اور ہارونؑ اور سلیمانؑ کی طرف بھی وحی کی اور ہم نے داؤدؑ کو زبور دی۔'' O

(سورۃ الانعام ۶) ---۸۴۔ ''اور ہم نے اسے اسحاق اور یعقوبؑ عطا کیے۔ سب کی ہم نے رہنمائی کی اور اس سے پہلے ہم نے نوحؑ کی راہنمائی کی اور اس کی اولاد میں سے داؤدؑ اور سلیمانؑ اور ایوبؑ اور یوسفؑ اور موسیٰؑ اور ہارونؑ کی بھی اور نیکوکاروں کو ہم اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں۔'' O

نسب:۔ حضرت سلیمانؑ، حضرت داؤدؑ کے صاحبزادے ہیں اس لئے ان کا نسب بھی یہوداؑ کے واسطہ سے حضرت یعقوب (اسرائیل) علیہ السلام تک پہنچتا ہے۔☆ابن ماجہ کی ایک حدیث میں صرف اس قدر منقول ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ سلیمان بن داؤد کی والدہ نے ایک دفعہ سلیمانؑ کو یہ نصیحت فرمائی: بیٹا رات بھر نہ سوتے رہا کرو اس لئے کہ رات کے اکثر حصہ کو نیند میں گزارنا انسان کو قیامت کے دن اعمال خیر سے محتاج بنا دیتا ہے۔ قرآن عزیز نے بھی صرف اسی قدر بتایا ہے کہ وہ حضرت یعقوبؑ کے واسطہ سے حضرت ابراہیمؑ کی نسل سے ہیں۔

بچپن:۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمانؑ میں ذکاوت اور فصل مقدمات میں اصابت رائے کا کمال فطرت ہی سے ودیعت کر دیا تھا چنانچہ ان کے بچپن کا وہ واقعہ اس کے لئے روشن برہان ہے جو حضرت داؤدؑ کے واقعات کے ضمن میں قرآن عزیز سے نقل کیا جا چکا ہے۔ حضرت داؤدؑ نے ان کے اس جوہر کو پہچان لیا تھا اس لئے بچپن ہی سے ان کو امور مملکت میں شریک کار رکھتے تھے۔ خصوصاً فصل مقدمات میں ان سے ضرور مشورہ فرمالیا کرتے تھے۔

وراثت داؤدؑ:۔ مؤرخین کہتے ہیں کہ حضرت سلیمانؑ سن رشد کو پہنچ چکے تھے کہ حضرت داؤدؑ کا انتقال ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کو نبوت اور حکومت دونوں میں داؤدؑ کا جانشین بنا دیا اور اس طرح فیضان نبوت کے ساتھ ساتھ اسرائیلی حکومت بھی ان کے قبضہ میں آ گئی۔ قرآن عزیز نے اسی جانشینی کو وراثت داؤدؑ سے تعبیر کیا ہے۔

ابن کثیرؒ کہتے ہیں کہ یہاں وراثت سے نبوت و سلطنت کی وراثت مراد ہے۔ مالی وراثت مراد نہیں ہے ورنہ حضرت داؤدؑ کی اور بھی بہت سی اولاد تھی وہ کیوں محروم رہتی نیز صحاح ستہ میں متعدد جلیل القدر صحابہ سے یہ روایت منقول ہے:۔☆''رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ہم جماعت انبیاء کی وراثت مالی کا سلسلہ نہیں چلتا اور ہم جو کچھ چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہو جاتا ہے۔'' یہ روایت صراحت کرتی ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی وفات کے بعد ان کے مال کا کوئی وارث نہیں ہوتا بلکہ وہ مساکین اور فقراء کا حق ہے اور خدا کے نام پر صدقہ ہے۔

دراصل نبی کی فطرت یہ گوارا نہیں کرتی کہ مال جیسی حقیر شے پر ان کی وراثت کا انتساب ہو اس لئے کہ جن ہستیوں کا مقصد حیات تبلیغ وارشاد اور راہ خدا کی دعوت ہو وہ کب یہ گوارا کر سکتی ہیں کہ علوم و فیوض نبوت کے علاوہ ایک ادنیٰ شے ان کی وراثت قرار پائے اس لئے بربناء بشریت بقاء حیات کے لئے وہ جو کچھ مال کی صورت میں رکھتے تھے پس مرد ن صرف خدا کی ملکیت ہو جانا چاہیے۔ جو فقراء اور مساکین ہی کا حصہ ہو سکتا ہے نہ کہ اس اولوالعزم ہستی کے نسل و خاندان کا۔

نبوت:۔ جن انبیاء و رسل کی صحیح تاریخ منضبط ہے ان سے اور قرآن عزیز کی بعض آیات کی صراحت سے یہ معلوم ہو چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ جس ہستی کو شرف نبوت سے سرفراز کرتا ہے اس کو یہ منصب جلیل سن رشد کے بعد عطا فرماتا ہے تاکہ وہ دنیوی اسباب کے لحاظ سے بھی عمر طبعی کا وہ حصہ طے کر لے جس میں عقل و تجربہ پختگی اختیار کر لیتے ہیں اور اس حد پر پہنچ کر استعداد کے مطابق انسانوں کے قوائے فکری و عملی میں استواری اور استقامت پیدا ہو جاتی ہے۔ چنانچہ یہ سنت اللہ حضرت سلیمانؑ کے حق میں بھی کار فرما تھی اور سن رشد کے بعد ان کو حکومت و خلافت کے ساتھ ساتھ ''منصب نبوت'' بھی منجانب اللہ عطا ہوا۔

خصائص سلیمانؑ:۔ پھر حضرت داؤدؑ کی طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمانؑ کو بھی بعض خصوصیات اور امتیازات سے نوازا اور اپنی نعمتوں میں سے بعض ایسی

Marfat.com

نعمتیں عطا فرمائیں جوان کی زندگی مبارک کا طغرائے امتیاز ہیں۔

منطق الطیر: ۔اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ دونوں کو یہ خصوصیت عطا فرمائی تھی کہ وہ چرند و پرند کی بولیاں سمجھ لیتے تھے اور دونوں بزرگوں کے لئے ان کی آوازیں ایک ناطق انسان کی گفتگو کی طرح تھیں۔ منطق الطیر کا جس اہمیت کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے اس کو پیش نظر رکھ کر یہ بات تو صاف ہو جاتی ہے کہ اس سے یہ مراد نہیں ہے ''کہ وہ قیاس و تخمین کے ذریعہ ان کی مختلف قسم کی آوازوں سے صرف ان کے مقصد اور مراد کو سمجھ لیتے تھے اور اس سے زیادہ کچھ نہ تھا'' اس لئے کہ قیاس و تخمین کا یہ درجہ تو بکثرت لوگوں کو حاصل ہے اور وہ پالتو جانوروں کی بھوک پیاس کے وقت کی آواز، خوشی اور مسرت کی آواز، مالک کو قریب دیکھ کر اظہار وفاداری کی آواز، اور دشمن کو دیکھ کر خاص طرح سے پکارنے کی آواز کے درمیان بخوبی فرق سمجھتے اور ان کے ان مقاصد کا بآسانی ادراک کر لیتے ہیں۔ نیز ''منطق الطیر'' سے وہ علم بھی مراد نہیں ہو سکتا، جو جدید علمی دور میں ظن و تخمین کی راہ سے بعض جانوروں کی گفتگو کے سلسلہ میں ایجاد ہوا ہے اور جو زولوجی (ZOOLOGY) کا ایک شعبہ شمار کیا جاتا ہے اس لئے کہ یہ محض انکل کا تیر ہے جو مسطورۂ بالا تجربہ کے بعد کمان علم سے نکلا ہے اور اس کو علم بمرتبہ یقین کہنا خود واضعین علم الحیوانات کے نزدیک بھی صحیح نہیں ہے علاوہ ازیں وہ ایک اکتسابی فن ہے جو ہر شخص کو تھوڑی سی محنت کے ساتھ حاصل ہو جاتا ہے [علماء علم الحیوانات کہتے ہیں کہ ٹیلی گراف کی صوتی حرکات کی طرح جانوروں کی بولیاں بھی باہم بولی اور سمجھی جاتی ہیں اور ان میں آواز کے زیر و بم کو بھی دخل ہے اور مکرر سہ کرر اداء کو بھی۔ بلکہ کہنا یوں چاہئے کہ تار کے گٹ، گر کے ایجاد کا تخیل حیوانوں کی آواز سے ہی ماخوذ ہے۔] اور ظاہر ہے کہ حضرت داؤد و سلیمانؑ کے اس علم کے لئے قرآن عزیز کو اس قدر اہم پیرایہ بیان کی ضرورت نہیں تھی۔

قرآن عزیز نے جس انداز میں اس کا ذکر کیا اور حضرت سلیمانؑ کے شکریہ کے انداز بیان کو نقل کیا ہے اس سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ کے لئے یہ ایسی عظیم الشان نعمت تھی جس کو نشان (معجزہ) کہا جاتا ہے اور وہ بے شبہ پرندوں کی بولیاں انسان ناطق کی گفتگو کی طرح سمجھتے تھے اور یقیناً ان کا یہ علم اسباب دنیوی سے بالاتر خاص قوانین قدرت کے فیضان کا نتیجہ تھا۔ اقتباسات از قصص القرآن جلد دوم، صفحہ نمبر ۹۸ تا ۱۰۳۔ مؤلفہ مولانا محمد حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ۔

تسخیر ریاح: ۔حضرت سلیمانؑ کی نبوت حقہ کے خصوصی امتیازات میں سے ایک امتیاز یہ بھی تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ''ہوا'' کو ان کے حق میں مسخر کر دیا تھا اور وہ ان کے زیر فرمان کر دی گئی تھی، چنانچہ حضرت سلیمانؑ جب چاہتے تو صبح کو ایک مہینہ کی مسافت اور شام کو ایک مہینہ کی مسافت کی مقدار سفر کر لیتے تھے۔ قرآن عزیز نے حضرت سلیمانؑ کے اس شرف کے متعلق تین باتیں بیان کی ہیں۔ ایک یہ کہ ''ہوا'' کو سلیمانؑ کے حق میں مسخر کر دیا گیا۔ دوسری یہ کہ ''ہوا'' ان کے حکم کے اس طرح تابع تھی کہ شدید اور تیز و تند ہونے کے باوجود ان کے حکم سے ''نرم'' اور آہستہ روی کے باعث ''راحت رسان'' ہو جاتی تھی۔ تیسری بات یہ کہ نرم رفتاری کے باوجود اس کی تیز روی کا یہ عالم تھا کہ حضرت سلیمانؑ کا صبح و شام کا جدا جدا سفر ایک شہسوار کی مسلسل ایک ماہ کی رفتار مسافت کے مساوی ہوتا تھا، گویا تخت سلیمانؑ انجن اور مشین جیسے اسباب ظاہر سے بالاتر صرف خدائے تعالیٰ کے حکم سے ایک بہت تیز رفتار ہوائی جہاز سے بھی زیادہ تیز مگر سبک روی کے ساتھ ہوا کے کاندھے پر اڑا چلا جاتا تھا۔

ایک فطرت پرست انسان کی نگاہ میں یہ بات بہت کھٹکتی ہے مگر ہم یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ جب کہ عقل و فکر کے نزدیک یہ مسلمات میں سے ہے کہ انسان کے قوائے فکری و عملی کے درمیان اس درجہ تفاوت ہے کہ ایک شخص جس شے کو اپنی عقل سے کرتا اور اس کا کرنا آسان سمجھتا ہے دوسرا شخص اسی شے کو ناممکن اور محال یقین کرتا ہے تو اسی اصول پر ان کو یہ تسلیم کرنے میں کیوں انکار ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس طرح عام قوانین قدرت کے پیش نظر کائنات کی اشیاء کو اسباب کے ساتھ وابستہ کر دیا ہے اسی طرح اس کے کچھ خاص قوانین قدرت اور نوامیس فطرت بھی ہیں جو ایسے امور کے لئے مخصوص ہیں جیسا کہ امر زیر بحث ہے اور نفوس قدسیہ (انبیاء علیہم السلام) کو ان کا اسی طرح یقینی علم حاصل ہوتا ہے جس طرح اسباب کے ذریعہ مسببات کے وجود کا علم عام عقلاء کو حاصل ہے اور موجودہ دنیوی علوم کی دسترس اس علم تک نہیں ہے لہٰذا جب ایسے امور کے وقوع کی اطلاع علم الیقین (وحی الٰہی) کے ذریعہ حاصل ہوتی ہے تو محض ظن و تخمین اور عقل کے استبعاد کی وجہ سے ایک حقیقت ثابتہ کا کیسے انکار کیا جا سکتا ہے اور اگر ہم کو ایک شے کا علم نہیں ہے تو یہ کیسے لازم آجاتا ہے کہ وہ شے حقیقتاً بھی موجود نہیں ہے؟

تسخیر جن وحیوانات: ۔حضرت سلیمانؑ کی حکومت کا ایک بڑا امتیاز جو کائنات میں کسی کو نصیب نہیں ہوا یہ تھا کہ ان کے زیر نگیں صرف انسان ہی نہیں تھے بلکہ جن اور حیوانات بھی تابع فرمان تھے اور یہ سب حضرت سلیمانؑ کے حاکمانہ اقتدار کے تابع اور زیر حکم تھے۔

بعض ملاحدہ نے ''انکار معجزہ'' اور ''انکار جن'' کے شوق میں ان جیسے دیگر مقامات کی طرح یہاں بھی عجیب مضحکہ خیز باتیں کہی ہیں کہتے ہیں کہ جن سے مراد ایک ایسی قوم ہے جو اس زمانہ میں بہت قوی ہیکل اور دیو پیکر تھی اور سلیمانؑ کے علاوہ کسی کے قابو میں نہ آتی تھی اور تسخیر حیوانات کے متعلق کہتے ہیں کہ قرآن میں اس سلسلہ کا ذکر صرف ہدہد سے متعلق ہے اور یہاں ہدہد پرندہ مراد نہیں ہے بلکہ ایک شخص کا نام ہدہد تھا جو پانی کی تفتیش پر مقرر تھا اور زمانہ طویل سے

Marfat.com

لوگوں میں رسم چلی آتی ہے کہ وہ اپنی اولاد کے نام ان حیوانات کے نام پر رکھتے تھے جن کی وہ پرستش کرتے تھے۔ چنانچہ آج اس کو ایک مستقل علم کی حیثیت دے دی گئی ہے جو ٹوٹیزم (TOOTISM) کے نام سے موسوم ہے۔

اس قسم کی رکیک تاویل کرنے والے یا تو جذبۂ الحاد میں قصداً تحریف کے جرأت بیجا کے مرتکب ہوتے ہیں اور یا قرآن عزیز کی تعلیم سے ناآشنا ہونے کے باعث دعویٰ بے دلیل پر اصرار کرتے ہیں۔

قرآن عزیز نے ''جن'' کے متعلق جگہ جگہ بصراحت یہ اعلان کیا ہے کہ وہ بھی انسانوں سے جدا خدا کی ایک مخلوق ہے۔ چنانچہ ہم تفصیل کے ساتھ قصص القرآن جلد اول میں اس پر بحث کر آئے ہیں اور یہاں صرف ایک آیت پر اکتفا کرتے ہیں جو اس بارہ میں قول فیصل کا حکم رکھتی ہے:۔ ''اور ہم نے جن اور انسان کو صرف اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ خدا کے طاعت گزار ثابت ہوں۔''

اس آیت میں جن کو انسان سے جدا مخلوق ظاہر کر کے دونوں کی تخلیق کی حکمت بیان کی گئی ہے۔ لہٰذا اس آیت کو پیش نظر رکھنے کے بعد یہ کہنا کہ ''جن'' انسانوں ہی میں سے ایک قوی ہیکل قوم کا نام ہے جہالت ہے، علم نہیں ہے۔

اسی طرح جبکہ ہدہد کے واقعہ میں قرآن عزیز نے صاف صاف اس کو پرندہ کہا ہے تو کسی کو کیا حق ہے کہ اس کے خلاف لچر تاویل کی پناہ لے۔ غرض سلیمانؑ کو اللہ تعالیٰ نے یہ بے مثل شرف عطا فرمایا کہ ان کی حکومت انسانوں کے علاوہ جن، حیوانات اور ہوا پر بھی تھی اور یہ سب بحکم خدا ان کے حکم کے تابع اور مطیع تھے اور یہ سب کچھ اس لئے ہوا کہ حضرت سلیمانؑ نے ایک مرتبہ درگاہِ الٰہی میں یہ دُعا کی:۔ ''اے پروردگار مجھ کو بخش دے اور میرے لئے ایسی حکومت عطا کر جو میرے بعد کسی کے لئے بھی میسر نہ ہو، بیشک تو بہت دینے والا ہے۔''

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی دُعا کو قبول فرمایا اور ایک ایسی عجیب وغریب حکومت عطا فرمائی کہ نہ ان سے پہلے کسی کو نصیب ہوئی اور نہ ان کے بعد کسی کو میسر آئے گی۔ حضرت ابوہریرہؓ سے منقول ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک دن ارشاد فرمایا: گزشتہ شب ایک سرکش جن نے اچانک یہ کوشش کی کہ میری نماز میں خلل ڈالے مگر خدائے تعالیٰ نے مجھ کو اس پر قابو دے دیا اور میں نے اس کو پکڑ لیا۔ اس کے بعد میں نے ارادہ کیا کہ اس کو مسجد کے ستون سے باندھ دوں تاکہ تم سب دن میں اس کو دیکھ سکو مگر اس وقت مجھ کو اپنے بھائی سلیمانؑ کی دُعا یاد آ گئی تو میں نے اسے ذلیل کر کے چھوڑ دیا۔ نبی کریم ﷺ کے اس ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ اگرچہ خدائے تعالیٰ نے مجھ میں کل انبیاء ورسل کے خصائص وامتیازات جمع کر دیئے ہیں اور اس لئے تسخیر قوم جن پر بھی مجھ کو قدرت حاصل ہے لیکن جب کہ حضرت سلیمانؑ نے اس اختصاص کو اپنا طغرائے امتیاز قرار دیا ہے تو میں نے اس سلسلہ کا مظاہرہ مناسب نہیں سمجھا۔

بیت المقدس کی تعمیر:۔ حق تعالیٰ نے ''جن'' کو ایسی مخلوق بنایا ہے جو مشکل سے مشکل اور سخت سے سخت کام انجام دے سکتی ہے۔ اس لئے حضرت سلیمانؑ نے یہ ارادہ فرمایا کہ مسجد (ہیکل) کے چہار جانب ایک عظیم الشان شہر آباد کیا جائے اور مسجد کی تعمیر بھی از سر نو کی جائے۔ ان کی خواہش یہ تھی کہ مسجد اور شہر کو بیش قیمت پتھروں سے بنوائیں اور اس کے لئے بعید سے بعید اطراف سے حسین اور بڑے بڑے پتھر منگوائیں۔ ظاہر ہے کہ اس زمانہ کے رسل ورسائل کے محدود اور مختصر وسائل سلیمانؑ کی خواہش کی تکمیل کے لئے کافی نہیں تھے اور یہ کام صرف ''جن'' ہی انجام دے سکتے تھے۔ لہٰذا انہوں نے ''جن'' ہی سے یہ خدمت لی، چنانچہ وہ دور دور سے خوبصورت اور بڑے بڑے پتھر جمع کر کے لاتے اور بیت المقدس کی تعمیر کا کام انجام دیتے تھے۔

عام طور سے یہ مشہور ہے کہ مسجد اقصیٰ اور بیت المقدس کی تعمیر حضرت سلیمانؑ کے زمانہ میں ہوئی ہے لیکن یہ صحیح نہیں ہے۔ اس لئے کہ بخاری اور مسلم کی صحیح مرفوع حدیث میں ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوذر غفاریؓ نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا یا رسول اللہ دُنیا میں سب سے پہلی مسجد کون سی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا مسجد حرام، ابوذرؓ نے پھر دریافت کیا۔ اس کے بعد کون سی مسجد عالم وجود میں آئی آپ ﷺ نے فرمایا مسجد اقصیٰ۔ حضرت ابوذرؓ نے تیسری مرتبہ سوال کیا کہ ان دونوں کی درمیانی مدت کس قدر ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا دونوں کے درمیان چالیس سال کی مدت ہے۔ حالانکہ حضرت سلیمانؑ اور حضرت ابراہیمؑ بانی مسجد حرام کے درمیان ایک ہزار سال سے بھی زیادہ مدت کا فاصلہ ہے اس لئے حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح حضرت ابراہیمؑ نے مسجد حرام کی بنیاد رکھی اور وہ مکہ کی آبادی کا باعث بنی اسی طرح حضرت یعقوب (اسرائیل) علیہ السلام نے مسجد بیت المقدس کی بنیاد ڈالی اور اس کی وجہ سے بیت المقدس کی آبادی وجود میں آئی پھر عرصہ دراز کے بعد حضرت سلیمانؑ کے حکم سے مسجد اور شہر کی تعمیر کی تجدید کی گئی اور جنوں کی تسخیر کی وجہ سے بے نظیر اور شاندار تعمیر عالم وجود میں آئی جو آج تک لوگوں کے لئے باعث حیرت ہے کہ ایسے دیو پیکر پتھر کہاں سے لائے گئے، کس طرح لائے گئے اور جر ثقیل کے وہ کون سے آلات تھے جن کے ذریعہ ان کو ایسی بلندیوں پر پہنچا کر باہم اتصال پیدا کیا گیا۔ قوم جن نے حضرت سلیمانؑ کے لئے بیت المقدس کے علاوہ اور بھی تعمیرات کیں اور بعض ایسی چیزیں بنائیں جو اس زمانہ کے لحاظ سے عجیب وغریب سمجھی جاتی تھیں۔ حضرت شاہ عبدالقادر (نور اللہ مرقدہٗ) فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمانؑ پر ایسے عظیم الشان احسانات کیے اور پھر یہاں تک فرمایا کہ اس بے اندازہ دولت وثروت کے صرف وخرچ، داد ودہش اور روک کر رکھنے میں تم سے کوئی باز پرس بھی

Marfat.com

نہیں ہے مگران تمام باتوں کے باوجود حضرت سلیمانؑ اس دولت وحکومت کو مخلوق خدا کی خدمت کے لئے "امانت الٰہی" سمجھ کر ایک حبہ اپنی ذات پر صرف نہیں فرماتے بلکہ اپنی روزی ٹوکریاں بنا کر حاصل کرتے تھے۔

بیضاوی نے اس مقام پر یہ اسرائیلی روایت نقل کی ہے کہ قوم جن نے تخت سلیمانؑ کو اس کاریگری سے بنایا تھا کہ تخت کے نیچے دو بردست اور خونخوار شیر کھڑے تھے اور دو گدھ (نسر) معلق تھے۔ اور جب حضرت سلیمان تخت حکومت پر جلوہ افروز ہونے کے لئے تخت کے قریب تشریف لے جاتے تو دونوں شیر اپنے بازو پھیلا کر بیٹھ جاتے اور تخت نیچا ہو جاتا اور وہ بیٹھ جاتے تو شیر پھر کھڑے ہو جاتے اور فوراً ہی تاک گدھ اپنے پروں کو پھیلا کر سر مبارک پر سایہ فگن ہو جاتے تھے۔ اسی طرح انہوں نے پتھر سے بڑی اور بھاری دیگیں بنائی تھیں جو چولہوں پر قائم تھیں اور اپنی ضخامت کی وجہ سے حرکت میں نہیں آتی تھیں اور بڑے بڑے حوض پتھر تراش کر بنائے تھے اور شہر بیت المقدس اور ہیکل (مسجد اقصیٰ) اور ان سب اشیاء کی تعمیر اور کاریگری میں صرف سات سال لگے تھے۔

تانبے کے چشمے: حضرت سلیمانؑ چونکہ عظیم الشان عمارات، پرشوکت و پرہیبت قلعوں کی تعمیر کے بہت شائق تھے اور ایسی تعمیرات کے استحکام میں بہت دلچسپی رکھتے تھے اس لئے ضرورت تھی کہ گارے اور چونے کی بجائے پگھلی ہوئی دھات گارے کی طرح استعمال کی جائے لیکن اس قدر کثیر مقدار میں یہ کیسے میسر آئے۔ یہ سوال تھا جس کا حل حضرت سلیمان چاہتے تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمانؑ کی اس مشکل کو اس طرح حل کر دیا کہ ان کو پگھلے ہوئے تانبے کے چشمے مرحمت فرما دیے۔

بعض مفسرین کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حسب ضرورت سلیمانؑ کے لئے تانبے کو پگھلا دیتا تھا اور یہ حضرت سلیمانؑ کے لئے ایک "نشان" تھا اور اس سے قبل کوئی شخص دھات کا پگھلانا نہیں جانتا تھا۔

اور نجار کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمانؑ پر یہ انعام کیا کہ زمین کے جن حصوں میں ناری مادہ کی وجہ سے تانبا پانی کی طرح پگھل کر بہہ رہا تھا ان چشموں کو حضرت سلیمانؑ پر آشکارا کر دیا اور ان سے قبل کوئی شخص "زمین کے اندر دھات کے چشموں سے آگاہ نہ تھا"۔

چنانچہ ابن کثیر بروایت قتادہ ناقل ہیں کہ پگھلے ہوئے تانبے کے یہ چشمے یمن میں تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمانؑ پر ظاہر کر دیا تھا۔

حضرت سلیمانؑ اور جہاد کے گھوڑوں کا واقعہ: قرآن عزیز نے حضرت سلیمانؑ کے اس واقعہ کا مختصر تذکرہ ان آیات میں کیا ہے۔ سورۂ ص، پارہ ۲۳: آیات ۳۰ تا ۳۳۔ ان آیات کی تفسیر میں صحابہ (رضی اللہ عنہم) سے تین قول منقول ہیں ایک حضرت علی ابن ابی طالبؓ سے اور دو حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے ان میں سے ایک حسن بصریؒ کی سند سے مذکور ہے اور دوسرا علی ابن ابی طلحہ کی سند سے۔ (یہ قصے چونکہ کافی لمبے ہیں اس لئے ان کو درج نہیں کیا گیا)

ابن جریر طبریؒ اور امام رازیؒ اسی تفسیر کو راجح اور قرین صواب سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جب گھوڑوں کی تعداد ہزاروں تھی اور وہ بھی جہاد کے لئے تیار کئے گئے تھے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ اگر حضرت سلیمانؑ کی نماز فوت ہو گئی تھی تو اس میں ان حیوانوں کا کوئی قصور نہ تھا جو ان کو عذاب دیا جاتا لہٰذا ان امور کے پیش نظر آیات کی وہ تفسیر صحیح نہیں ہو سکتی جس کی نسبت حضرت علیؓ کی جانب کی جاتی ہے۔

حضرت سلیمانؑ کی آزمائش کا واقعہ: سورۂ ص میں حضرت سلیمانؑ کی آزمائش اور خدائے تعالیٰ کی جانب سے ابتلاء کا ایک مجمل واقعہ مذکور ہے۔ ان آیات میں یہ ظاہر نہیں کیا گیا کہ حضرت سلیمانؑ کو جب آزمائش پیش آئی تو وہ کیا تھی صرف اس قدر اشارہ ہے کہ ان کی کرسی پر ایک جسد ڈال دیا گیا نیز احادیث میں بھی اس سے متعلق کوئی تفصیل مذکور نہیں ہے لہٰذا ان آیات کی تفسیر میں مفسرین نے دو راہیں اختیار کی ہیں۔ ایک کا خلاصہ یہ ہے کہ کچھ عرصہ کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمانؑ کے تخت پر شیطان کو قابض کر دیا تھا اور اس کے مختلف اسباب میں سے ایک سبب یہ بیان کیا گیا ہے کہ حضرت سلیمانؑ کی ایک بیوی جس کا نام امینہ تھا بت پرست تھی اور اپنے باپ کا مجسمہ بنا کر اس کی پرستش کیا کرتی تھی۔ لہٰذا خدائے تعالیٰ نے حضرت سلیمانؑ کو یہ سزا دی کہ جس مدت تک امینہ نے ان کے گھر میں بت پرستی کی تھی اس مدت تک کے لئے وہ تخت سلطنت سے محروم کر دیئے گئے اور ان کی انگشتری جس میں اسم اعظم کندہ تھا وہ ان کی باندی جرادہ کے ذریعہ شیطان کے ہاتھ پڑ گئی اور وہ بصورت سلیمانؑ ان کے تخت پر بیٹھ کر حکومت کرنے لگا اور پھر مدت ختم ہونے کے بعد انگشتری شیطان کے ہاتھ سے دریا میں گر گئی اور مچھلی اس کو نگل گئی اور وہ مچھلی حضرت سلیمانؑ کے پاس شکار ہو کر آئی اور اس طرح اس کے پیٹ میں سے انگشتری نکال کر انہوں نے اپنا ملک واپس لے لیا۔

ابن کثیر کے علاوہ امام رازیؒ نے اپنی تفسیر میں، ابن حزم نے الفصل میں، قاضی عیاضؒ نے شفا میں، شیخ بدرالدین عینیؒ نے شرح بخاری میں، ابن حیانؒ نے اپنی تفسیر میں اور دوسرے جلیل القدر محققین، محدثین اور مفسرین نے اس قصہ سے متعلق روایات کو خرافات اور اہل کتاب کی ہزلیات ظاہر کر کے اسلامی روایات کے دامن کو نجاست سے پاک کیا ہے۔

لشکر سلیمانؑ اور وادی نملہ: گزشتہ صفحات میں "منطق الطیر" کی بحث میں یہ مسئلہ واضح ہو چکا ہے کہ حضرت سلیمانؑ کو اللہ تعالیٰ نے حیوانات کی بولیاں

Marfat.com

○ سمجھنے کا علم عطا فرمایا تھا= چنانچہ اسی سلسلہ کا ایک واقعہ قرآن عزیز میں وادی نملہ (چیونٹیوں کی بستی) سے متعلق اس طرح مذکور ہے- ایک مرتبہ حضرت سلیمانؑ جن وانس اور حیوانات کے عظیم الشان لشکر کے جلو میں کسی جگہ تشریف لے جارہے تھے- لشکر کی کثرت کے باوجود کسی طبقہ کے افراد کی بھی یہ مجال نہیں تھی کہ وہ اپنے درجہ اور رتبہ کے خلاف آگے پیچھے ہونے کی بے ترتیبی کا مرتکب ہوسکے- سب فرمانبردار لشکریوں کی طرح حضرت سلیمانؑ کی ہیبت سے اپنے اپنے قرینہ سے فوج در فوج چل رہے تھے کہ لشکر چلتے چلتے ایک ایسی وادی میں پہنچا جہاں چیونٹیاں بیشمار تھیں- اور پوری وادی ان کا مسکن بنی ہوئی تھی، چیونٹیوں کے بادشاہ نے لشکر کے اس کثیر انبوہ کو دیکھ کر اپنی امت سے کہا کہ تم فوراً اپنے اپنے بلوں میں گھس جاؤ، سلیمانؑ اور سلیمانؑ کے لشکر کو کیا معلوم کہ تم اس کثرت کے ساتھ وادی کی زمین پر رینگ رہی ہو، نہ معلوم ان کے گھوڑوں اور پیادوں کے نیچے تم میں سے کتنی تعداد بے خبری میں روندی جائے- حضرت سلیمانؑ نے چیونٹیوں کے بادشاہ کی یہ باتیں سنیں تو ان کو ہنسی آگئی اور اس کے عاقلانہ حکم کی داد دینے لگے-

وادی نملہ کس جگہ واقع ہے؟ اس سوال کے جواب میں اگرچہ بہت سے مقامات کا نام لیا گیا ہے مگر مؤرخین کی زیادہ رائے اس طرف ہے کہ عسقلان کے قریب ہے جیسا کہ ابن بطوطہ نے بیان کیا ہے یا بیت حبرون و عسقلان کے درمیان، جیسا کہ یاقوت سے منقول ہے، عام مفسرین شام میں بتلاتے ہیں-

حضرت سلیمانؑ کی وفات:- قرآن عزیز نے سورۂ سبا میں حضرت سلیمانؑ کی وفات کا جو واقعہ بیان کیا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ حضرت سلیمانؑ کے حکم سے جنوں کی ایک بہت بڑی جماعت عظیم الشان عمارات بنانے میں مصروف تھی کہ سلیمانؑ کو پیغام اجل آپہنچا مگر جنوں کو ان کی موت کی خبر نہ ہوئی اور وہ اپنی مفوضہ خدمات میں مصروف رہے اور عرصہ کے بعد جب دیمک نے ان کی لاٹھی کو چاٹ کر اس توازن کو خراب کر دیا جس کی وجہ سے حضرت سلیمانؑ لاٹھی سے ٹیک لگائے کھڑے نظر آتے تھے اور وہ گر گئے تب جنوں کو علم ہوا کہ حضرت سلیمانؑ کا عرصہ ہوا انتقال ہو گیا تھا مگر افسوس کہ ہم نہ معلوم کر سکے کاش کہ ہم علم غیب رکھتے تو عرصہ تک اس مشقت و محنت میں نہ پڑے رہتے جس میں حضرت سلیمانؑ کے خوف سے مبتلا رہے- [اقتباسات از قصص القرآن جلد دوم صفحہ ۱۰۴ تا ۱۶۸ مؤلف مولانا محمد حفظ الرحمان سوہاروی]

(**سورۃ الانبیاء ۲۱**) ـــ ۷۸ ـــ "اور داؤد اور سلیمان (علیہما السلام) کو یاد کیجئے جبکہ وہ کھیت کے معاملہ میں فیصلہ کر رہے تھے کہ کچھ لوگوں کی بکریاں رات کو اس میں چر چگ گئی تھیں اور ان کے فیصلے میں ہم موجود تھے" ○ ـــ ۸۱ ـــ "ہم نے تند و تیز ہوا کو سلیمان (علیہ السلام) کے تابع کر دیا جو اس کے فرمان کے مطابق اس زمین کی طرف چلتی تھی جہاں ہم نے برکت دے رکھی تھی اور ہم ہر چیز سے باخبر اور دانا ہیں" ○ ـــ ۸۲ ـــ "اسی طرح سے بہت سے شیاطین بھی ہم نے اس کے تابع کیے تھے جو اس کے فرمان سے غوطے لگاتے تھے اور اس کے سوا بھی بہت سے کام کرتے تھے ان کے نگہبان ہم ہی تھے" ○ ـــ [مکمل تفصیل کے لیے باب نمبر ۴ مضمون: حضرت سلیمان علیہ السلام]

(**سورۃ النمل ۲۷**) ـــ ۱۵ ـــ "اور ہم نے یقیناً داؤد اور سلیمانؑ کو علم دے رکھا تھا اور دونوں نے کہا تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے ہمیں اپنے بہت سے ایماندار بندوں پر فضیلت عطا فرمائی ہے" ○ ـــ ۱۶ ـــ "اور داؤد کے وارث سلیمان ہوئے اور کہنے لگے لوگو! ہمیں پرندوں کی بولی سکھائی گئی ہے اور ہم سب کچھ میں سے دیئے گئے ہیں- بیشک یہ بالکل کھلا ہوا فضل الٰہی ہے" ○ ـــ ۱۷ ـــ "سلیمان کے سامنے ان کے تمام لشکر جنات اور انسان اور پرند میں سے جمع کیے گئے (ہر ہر قسم) الگ الگ درجہ بندی کر دی گئی" ○ ـــ ۱۸ ـــ "جب وہ چیونٹیوں کے میدان میں پہنچے تو ایک چیونٹی نے کہا اے چیونٹیو! اپنے اپنے گھروں میں گھس جاؤ ایسا نہ ہو کہ بے خبری میں سلیمان اور اس کا لشکر تمہیں روند ڈالے" ○ ـــ ۱۹ ـــ "اس کی اس بات سے حضرت سلیمان مسکرا کر ہنس دیئے اور دعا کرنے لگے کہ اے پروردگار! تو مجھے توفیق دے کہ میں تیری ان نعمتوں کا شکر بجالاؤں جو تو نے مجھ پر انعام کی ہیں اور میرے ماں باپ پر اور میں ایسے نیک اعمال کرتا رہوں جن سے تو خوش رہے مجھے اپنی رحمت سے نیک بندوں میں شامل کر لے" ○ ـــ ۲۰ ـــ "آپ نے پرندوں کی دیکھ بھال کی اور فرمانے لگے یہ کیا بات ہے کہ میں ہدہد کو نہیں دیکھتا؟ کیا واقعی وہ غیر حاضر ہے؟" ○ ـــ ۲۱ ـــ "یقیناً میں اسے سخت سزا دوں گا یا اسے ذبح کر ڈالوں گا یا میرے سامنے کوئی صریح دلیل بیان کرے" ○ ـــ ۲۲ ـــ "کچھ زیادہ دیر نہ گزری تھی کہ آکر اس نے کہا میں ایک ایسی چیز کی خبر لایا ہوں کہ تجھے اس کی خبر ہی نہیں، میں سبا کی ایک سچی خبر تیرے پاس لایا ہوں" ○ ـــ ۲۳ ـــ "میں نے دیکھا کہ ان کی بادشاہت ایک عورت کر رہی ہے جسے ہر قسم کی چیز سے کچھ نہ کچھ دیا گیا ہے اور اس کا تخت بھی بڑی عظمت والا ہے" ○ ـــ ۲۴ ـــ "میں نے اسے اور اس کی قوم کو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر سورج کو سجدہ کرتے ہوئے پایا شیطان نے ان کے کام انہیں بھلے کر کے دکھلا کر صحیح راہ سے روک دیا ہے پس وہ ہدایت پر نہیں آتے" ○ ـــ ۲۵ ـــ "کہ اسی اللہ کے لیے سجدے کریں جو آسمانوں اور زمینوں کی پوشیدہ چیزوں کو باہر نکالتا ہے اور جو کچھ تم چھپاتے ہو اور ظاہر کرتے ہو وہ سب کچھ جانتا ہے" ○ ـــ ۲۶ ـــ "اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہی عظمت والے عرش کا مالک ہے" ○ ـــ ۲۷ ـــ "سلیمان نے کہا اب ہم دیکھیں گے کہ تو نے سچ کہا ہے یا تو جھوٹا ہے" ○ ـــ ۲۸ ـــ "میرے اس خط کو لے جا کر انہیں دے دے پھر ان کے پاس سے ہٹ آ اور دیکھ کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں" ○ ـــ ۳۶ ـــ "پس جب قاصد حضرت سلیمان کے پاس پہنچا تو آپ نے فرمایا کیا تم مال

Marfat.com

سے مجھے مدد دینا چاہتے ہو؟ مجھے تو میرے رب نے اس سے بہت بہتر دے رکھا ہے جو اس نے تمہیں دیا ہے پس تم ہی اپنے تحفے سے خوش رہو۔" O
---۳۷۔ "جا ان کی طرف واپس لوٹ جا ہم ان (کے مقابلہ) پر وہ لشکر لائیں گے جنکے سامنے پڑنے کی ان میں طاقت نہیں اور ہم انہیں ذلیل و پست کر کے وہاں سے نکال باہر کریں گے۔" O---۳۸۔ "آپ نے فرمایا اے سردارو! تم میں سے کوئی ہے جو انکے مسلمان ہو کر پہنچنے سے پہلے ہی اسکا تخت مجھے لا دے۔" O---۳۹۔ "ایک قوی ہیکل جن کہنے لگا آپ اپنی اس مجلس سے اٹھیں اس سے پہلے ہی پہلے میں اسے آپ کے پاس لا دیتا ہوں یقین مانیے کہ میں اس پر قادر ہوں اور ہوں بھی امانت دار۔" O---۴۰۔ "جس کے پاس کتاب کا علم تھا وہ بول اٹھا کہ آپ پلک جھپکائیں اس سے بھی پہلے میں اسے آپ کے پاس پہنچا سکتا ہوں۔ جب آپ نے اسے اپنے پاس موجود پایا تو فرمانے لگے یہی میرے رب کا فضل ہے تاکہ وہ مجھے آزمائے کہ میں شکر گزاری کرتا ہوں یا ناشکری، شکر گزار اپنے ہی نفع کے لیے شکر گزاری کرتا ہے اور جو ناشکری کرے تو میرا پروردگار (بے پرواہ و بزرگ) غنی اور کریم ہے۔" O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴۲، مضمون: روحانی علم]---۴۱۔ "حکم دیا کہ اس کے تخت میں کچھ پھیر بدل کر دو تاکہ معلوم ہو جائے کہ یہ راہ پا لیتی ہے یا ان میں سے ہوتی ہے جو راہ نہیں پاتے۔" O---۴۲۔ "پھر جب وہ آ گئی تو اس سے کہا (دریافت کیا) گیا کہ ایسا ہی تیرا (بھی) تخت ہے؟ اس نے جواب دیا کہ یہ گویا وہی ہے، ہمیں اس سے پہلے ہی علم دیا گیا تھا اور ہم مسلمان تھے۔" O---۴۳۔ "اسے انہوں نے روک رکھا تھا جن کی وہ اللہ کے سوا پرستش کرتی رہی تھی، یقیناً وہ کافر لوگوں میں سے تھی۔" O---۴۴۔ "اس سے کہا گیا کہ محل میں چلی چلو، جسے دیکھ کر یہ سمجھ کر کہ یہ حوض ہے اس نے اپنی پنڈلیاں کھول دیں، فرمایا یہ تو شیشے سے منڈھی ہوئی عمارت ہے، کہنے لگی میرے پروردگار! میں نے اپنے آپ پر ظلم کیا۔ اب میں سلیمان کے ساتھ اللہ رب العالمین کی مطیع اور فرمانبردار بنتی ہوں۔" O

(سورۃ سبا ۳۴)---۱۲۔ "اور ہم نے سلیمان کے لیے ہوا کو مسخر کر دیا کہ صبح کی منزل اس کی مہینہ بھر کی ہوتی تھی اور شام کی منزل بھی اور ہم نے ان کے لیے تانبے کا چشمہ بہا دیا۔ اور ان کے رب کے حکم سے بعض جنات اس کی ماتحتی میں اس کے سامنے کام کرتے تھے اور ان میں سے جو بھی ہمارے حکم سے سرتابی کرے ہم اسے بھڑکتی ہوئی آگ کے عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔" O---۱۳۔ "جو کچھ سلیمان چاہتے وہ جنات تیار کر دیتے مثلاً قلعے اور مجسمے اور حوضوں کے برابر لگن اور چولہوں پر جمی ہوئی مضبوط دیگیں، اے آل داؤد اس کے شکریہ میں نیک عمل کرو، میرے بندوں میں سے شکر گزار بندے کم ہی ہوتے ہیں۔" O (تفسیر کیلئے باب ۱، مضمون: شکر اللہ تعالیٰ)---۱۴۔ "پھر جب ہم نے ان پر موت کا حکم بھیج دیا تو ان کی خبر جنات کو کسی نے نہ دی سوائے گھن کے کیڑے کے جو ان کی عصا کو کھا رہا تھا۔ پس جب (سلیمان) گر پڑے اس وقت جنوں نے جان لیا کہ اگر وہ غیب دان ہوتے تو اس ذلت کے عذاب میں مبتلا نہ رہتے۔" O

(سورۃ ص ۳۸)---۳۰۔ "اور ہم نے داؤد کو سلیمان (نامی فرزند) عطا فرمایا، جو بڑا اچھا بندہ تھا اور بے حد رجوع کرنے والا تھا۔" O---۳۱۔ "جب ان کے سامنے شام کے وقت تیز رو خاصے گھوڑے پیش کیے گئے۔" O---۳۲۔ "تو کہنے لگے میں نے اپنے پروردگار کی یاد پر ان گھوڑوں کی محبت کو ترجیح دی، یہاں تک کہ (آفتاب) چھپ گیا۔" O---۳۳۔ "ان (گھوڑوں) کو دوبارہ میرے سامنے لاؤ! پھر تو پنڈلیوں اور گردنوں پر ہاتھ پھیرنا شروع کر دیا۔" O---۳۴۔ "اور ہم نے سلیمان (علیہ السلام) کی آزمائش کی اور ان کے تخت پر ایک جسم ڈال دیا پھر اس نے رجوع کیا۔" O---۳۵۔ "کہا کہ اے میرے رب! مجھے بخش دے اور مجھے ایسا ملک عطا فرما جو میرے سوا کسی (شخص) کے لائق نہ ہو، تو بڑا ہی دینے والا ہے۔" O---[حقیقت یہ ہے کہ یہ مقام قرآن مجید کے مشکل ترین مقامات میں سے ہے اور حتمی طور پر اس کی کوئی تفسیر بیان کرنے کے لیے ہمیں کوئی یقینی بنیاد نہیں ملتی۔ لیکن حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا کے یہ الفاظ کہ "اے میرے رب، مجھے معاف فرما دے اور مجھ کو وہ بادشاہی دے جو میرے بعد کسی کے لیے سزاوار نہ ہو"، اگر تاریخ بنی اسرائیل کی روشنی میں پڑھے جائیں تو بظاہر یوں محسوس ہوتا ہے کہ اُن کے دل میں غالباً یہ خواہش تھی کہ ان کے بعد ان کا بیٹا جانشین ہو اور حکومت و فرمانروائی آئندہ انہی کی نسل میں باقی رہے۔ اسی چیز کو اللہ تعالیٰ نے ان کے حق میں "فتنہ" قرار دیا اور اس پر وہ اس وقت متنبہ ہوئے جب اُن کا ولی عہد رجعام ایک ایسا نالائق نوجوان بن کر اٹھا جس کے لچھن صاف بتا رہے تھے کہ وہ داؤد و سلیمان علیہما السلام کی سلطنت چار دن بھی نہ سنبھال سکے گا۔ اُن کی کرسی پر ایک جسد لا کر ڈالے جانے کا مطلب غالباً یہی ہے کہ جس بیٹے کو وہ اپنی کرسی پر بٹھانا چاہتے تھے وہ ایک گندۂ ناتراش تھا۔ تب انہوں نے اپنی اس خواہش سے رجوع کیا، اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ کر درخواست کی کہ بس یہ بادشاہی مجھی پر ختم ہو جائے، میں اپنے بعد اپنی نسل میں بادشاہی جاری رہنے کی تمنا سے باز آیا۔ بنی اسرائیل کی تاریخ سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے بعد کسی کے لیے بھی جانشینی کی نہ وصیت کی اور نہ کسی کی اطاعت کے لیے لوگوں کو پابند کیا۔ بعد میں ان کے اعیانِ سلطنت نے رجعام کو تخت پر بٹھایا، مگر کچھ زیادہ مدت نہ گزری تھی کہ بنی اسرائیل کے دس قبیلے شمالی فلسطین کا علاقہ لے کر الگ ہو گئے اور صرف یہودا کا قبیلہ بیت المقدس کے تخت سے وابستہ رہ گیا۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]---۳۶۔ "پس ہم نے ہوا کو ان کے ماتحت کر دیا وہ آپ کے حکم سے جہاں آپ چاہتے نرمی سے پہنچا دیا کرتی تھی۔" O---۳۷۔ "اور (طاقت ور) جنات کو بھی (ان کا ماتحت کر دیا) ہر عمارت بنانے والے کو اور غوطہ خور کو۔" O---۳۸۔ "اور دوسرے جنات کو بھی جو زنجیروں میں جکڑے رہتے۔" O---۳۹۔ "یہ ہے ہمارا عطیہ اب تو احسان کر یا روک رکھ، کچھ حساب نہیں۔" O

Marfat.com

---۸۴۔ ''ان کے لیے ہمارے پاس بڑا تقرب ہے اور بہت اچھا ٹھکانا ہے۔'' O

حضرت الیاس علیہ السلام

(سورۃ الانعام ۶)---۸۴۔ ''اور ہم نے اسے اسحاقؑ اور یعقوبؑ عطا کئے۔ سب کی ہم نے راہنمائی کی اور اس سے پہلے ہم نے نوحؑ کی راہنمائی کی اور اس کی اولاد میں سے داؤدؑ و سلیمانؑ و ایوبؑ و یوسفؑ و موسیٰؑ اور ھارونؑ کی بھی۔ اور نیکوکاروں کو ہم اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں۔ (۸۵) اور زکریاؑ و یحییٰؑ و عیسیٰؑ اور الیاسؑ کی بھی۔ سب نیکوکار تھے۔'' O (حضرت الیاسؑ بمطابق قصص القرآن از مولانا محمد حفظ الرحمٰن سیوہاروی)

نسب:۔ بیشتر مؤرخین کا اس پر اتفاق ہے کہ حضرت الیاسؑ، حضرت ھارونؑ کی نسل سے ہیں اور ان کا نسب نامہ یہ ہے: الیاس بن یاسین بن فنحاص بن یعزار بن ہارون یا الیاس بن عازر بن یعزار بن ھارونؑ۔ صفحہ ۲۹

بعثت:۔ حضرت الیاسؑ کی بعثت کے متعلق مفسرین اور مؤرخین کا اتفاق ہے کہ وہ شام کے باشندوں کی ہدایت کے لئے بھیجے گئے تھے اور بعلبک کا مشہور شہر ان کی رسالت وہدایت کا مرکز تھا۔

حضرت الیاسؑ کی قوم مشہور بت بعل کی پرستار اور توحید سے بیزار، شرک میں مبتلا تھی۔ خدا کے برگزیدہ پیغمبر نے ان کو سمجھایا اور راہ ہدایت دکھائی۔ صنم پرستی اور کواکب پرستی کے خلاف وعظ وپند کرتے ہوئے توحید خالص کی جانب دعوت دی۔ صفحہ ۳۰

قوم الیاسؑ اور بعل:۔ یہ مشرق میں آباد سامی اقوام کا مشہور اور سب سے زیادہ مقبول دیوتا تھا۔ یہ بت مذکر تھا اور زحل یا مشتری کا مثنیٰ سمجھا جاتا تھا۔ یہود یا مشرقی اسرائیلیوں کے یہاں بعل کی پرستش کے لئے مختلف موسموں میں عظیم الشان مجالس منعقد ہوا کرتی تھیں اور اس کے لئے بڑے بڑے ہیکل اور عظیم الشان قربان گاہیں بنائی جاتی تھیں اور کاہن اس کو بخورات کی دھونی دیتے اور اس پر طرح طرح کی خوشبوئیں چڑھاتے تھے اور کبھی کبھی اس کو انسانوں کی بھینٹ بھی دی جاتی تھی۔ صفحہ ۳۱

موعظت:۔ حضرت الیاسؑ اور ان کی قوم کا واقعہ اگرچہ قرآن میں بہت مختصر مذکور ہے تاہم اس سے یہ سبق حاصل ہوتا ہے کہ یہود بنی اسرائیل کی ذہنیت اس درجہ مسخ تھی کہ دنیا کی کوئی برائی ایسی نہیں تھی جس کے کرنے پر یہ حریص نہ ہوں اور کوئی خوبی ایسی نہ تھی جس کے یہ دلدادہ ہوں اور انبیاء ورسل کے ایک طویل اور پیہم سلسلہ کے باوجود بت پرستی، عناصر پرستی، کواکب پرستی، غرض غیر اللہ کی پرستش کا کوئی شعبہ ایسا نہ تھا جس کے یہ پرستار نہ بنے ہوں۔

پس قرآن عزیز میں بنی اسرائیل سے متعلق ان واقعات میں جہاں ان کی بدبختی اور کج روی پر روشنی پڑتی ہے وہیں ہم کو یہ موعظت وعبرت بھی حاصل ہوتی ہے کہ اب جب کہ انبیاء ورسل کا سلسلہ منقطع ہو چکا اور خاتم النبیین کی بعثت اور قرآن عزیز کے آخری پیغام نے اس سلسلہ کو ختم کر دیا ہے تو ہمارے لئے ازبس ضروری ہے کہ بنی اسرائیل کی مسخ فطرت اور تباہ ذہنیت کے خلاف خدائی احکام کو مضبوطی سے پکڑیں اور ان میں کج روی اور زیغ سے کام لے کر ان کی خلاف ورزی کی جرأت نہ کریں گویا ہمارا شیوہ سپردو تسلیم ہو، انکار وانحراف نہ ہو کہ ''اسلام'' کے یہی اور صرف یہی معنی ہیں۔ صفحہ ۳۳۔۳۴

(سورۃ الصّٰفّٰت ۳۷)---۱۲۳۔ ''بیشک الیاس (علیہ السلام) بھی پیغمبروں میں سے تھے۔'' O---۱۲۴۔ ''جبکہ انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا کہ تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے نہیں ہو؟'' O---۱۲۵۔ ''کیا تم بعل (نامی بت) کو پکارتے ہو؟ اور سب سے بہتر خالق کو چھوڑ دیتے ہو؟'' O---۱۲۶۔ ''اللہ تعالیٰ جو تمہارا اور تمہارے اگلے تمام باپ دادوں کا رب ہے۔'' O---۱۲۷۔ ''لیکن قوم نے انہیں جھٹلایا پس وہ ضرور (عذاب میں) حاضر رکھے جائیں گے۔'' O---۱۲۸۔ ''سوائے اللہ تعالیٰ کے مخلص بندوں کے۔'' O---۱۲۹۔ ''ہم نے (الیاس علیہ السلام) کا ذکر خیر پچھلوں میں بھی باقی رکھا۔'' O---۱۳۰۔ ''کہ الیاس پر سلام ہو۔'' O---۱۳۱۔ ''ہم نیکی کرنے والوں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں۔'' O---۱۳۲۔ ''بیشک وہ ہمارے ایمان دار بندوں میں سے تھے۔'' O

حضرت الیسع علیہ السلام

(سورۃ الانعام ۶)---۸۶۔ ''اور اسماعیلؑ والیسعؑ و یونسؑ اور لوطؑ کی بھی (راہنمائی) اور سب کو ہم نے جہان والوں پر برتری دی۔'' O---۸۷۔ ''اور ان کے باپ دادا کی اولاد اور ان کے بھائیوں میں بعض کی بھی اور ہم نے انہیں برگزیدہ کیا اور سیدھے راستے کی طرف ان کی راہنمائی کی۔'' O

نسب:۔ وہب بن منبہ کی اسرائیلی روایات میں ہے کہ ان کا نام الیسع ہے اور یہ خطوب کے بیٹے ہیں۔ ابن اسحٰق نے اسی کو اختیار کیا ہے۔ کتب تواریخ میں یہ بھی منقول ہے کہ حضرت الیسعؑ، حضرت الیاسؑ کے چچازاد بھائی ہیں اور ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں ان کے نسب کے متعلق یہ نقل کیا ہے کہ حضرت یوسفؑ

Marfat.com

بن یعقوبؑ کی اولاد میں سے ہیں اور نسب نامہ اس طرح ہے:
الیسع بن عدی بن شوتم بن افرائیم بن یوسف بن یعقوب بن اسحٰق بن ابراھیم (علیہم السلام) اور اگر تورات کے یسعیاہ نبی اور حضرت الیسعؑ ایک ہی شخصیت ہیں تو تورات نے ان کو عموص کا بیٹا بتایا ہے۔

بعثت: حضرت الیسعؑ حضرت الیاسؑ کے نائب اور خلیفہ ہیں۔ اوائل عمر میں ان ہی کی رفاقت میں رہتے تھے اور ان کے انتقال کے بعد اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کی راہنمائی کے لئے حضرت الیسعؑ کو نبوت سے سرفراز فرمایا اور انہوں نے حضرت الیاسؑ ہی کے طریقہ پر بنی اسرائیل کی راہنمائی فرمائی۔ یہ نہیں معلوم ہوسکا کہ حضرت الیسعؑ کی عمر مبارک کیا ہوئی اور بنی اسرائیل میں کتنے عرصہ تک انہوں نے حق تبلیغ ادا کیا۔

موعظت: بنی اسرائیل کے ان نبیوں اور پیغمبروں کے واقعات سے جو کہ جلیل القدر انبیاء علیہم السلام کے شرف صحبت اور مخلصانہ اتباع میں خلافت کے بعد منصب نبوت سے سرفراز ہوئے، یہ ثابت ہوتا ہے کہ صحبت نیکاں حصول خیر کے لئے اکسیر اعظم ہے۔ رومی نے سچ کہا ہے:

یک زمانہ صحبتے با اولیاء
بہتر از صد سال طاعت بے ریا

اگر ریاضات وطاعات کا سلسلہ ہزاروں سال بھی رہے مگر کسی کامل کی صحبت سے محرومی ہو تو بے شبہ یہ ایک بہت بڑی خامی ہے جس کا مداوا صحبت کامل کے علاوہ اور کچھ نہیں۔

(**سورۃ ص ۳۸**)---۴۸۔ ''اسماعیل، الیسع اور ذوالکفل (علیہم السلام) کا بھی ذکر کر دیجئے۔ یہ سب بہترین لوگ تھے۔'' O---۴۹۔ ''یہ نصیحت ہے اور یقین مانو کہ پرہیزگاروں کی بڑی اچھی جگہ ہے۔'' O---[یعنی ان کے اوصاف حمیدہ کا یہ بیان جو قرآن میں کیا جا رہا ہے یہ ذکر خیر ہے۔ یہ ان کی پاکیزہ حیات کی یاد کو تازہ رکھنے کے لیے ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

حضرت زکریا علیہ السلام

(**سورۃ آل عمران ۳**)---۳۷۔ ''پس قبول کرلیا اس لڑکی کو اس کے رب نے احسن طریقہ سے اور پروان چڑھایا اسے بہترین انداز سے اور سرپرست بنا دیا اس کا زکریاؑ کو۔ جب بھی جاتے اس کے پاس زکریاؑ محراب میں موجود پاتے اس کے پاس کھانے پینے کا سامان۔ کہتے اے مریم! کہاں سے آیا ہے تیرے پاس یہ؟ وہ جواب دیتی یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں سے ہے بیشک اللہ تعالیٰ رزق دیتا ہے جسے چاہے بے حساب۔'' O---۳۸۔ ''اس موقعہ پر دعا کی زکریاؑ نے اپنے رب سے۔ کہا اے میرے مالک عطا کر مجھے اپنی قدرت خاص سے اولاد پاکیزہ بیشک تو ہے ہر ایک کی دعا سننے والا۔'' O---۳۹۔ ''پس آواز دی اسے فرشتوں نے جب کہ وہ کھڑا نماز پڑھ رہا تھا محراب میں کہ بیشک اللہ تعالیٰ بشارت دیتا ہے تم کو ''یحییٰ'' کی جو تصدیق کرنے والا ہوگا ''کلمۃ من اللہ'' (عیسیٰؑ) کی اور وہ سردار پارسا نبی اور صالحین میں سے ہوگا۔'' O---۴۰۔ ''زکریاؑ نے کہا اے میرے مالک! کیونکر ہوگا میرے ہاں لڑکا جبکہ ہو چکا ہوں میں بوڑھا اور بیوی میری بانجھ ہے۔ جواب دیا اسی طرح اللہ تعالیٰ کرتا ہے جو چاہے۔'' O---۴۱۔ ''عرض کیا اے میرے رب! مقرر کر دے میرے لئے کوئی نشانی۔ کہا نشانی تمہاری یہ ہے کہ نہ بات کرو گے تم لوگوں سے تین دن مگر اشارے سے اور یاد کرتے رہنا اپنے رب کو بہت زیادہ اور تسبیح کرتے رہنا اس کی صبح اور شام۔'' O

(**سورۃ الانعام ۶**)---۸۴۔ ''اور ہم نے اسے اسحاقؑ اور یعقوبؑ عطا کئے۔ سب کی ہم نے راہنمائی کی اور اس سے پہلے ہم نے نوحؑ کی راہنمائی کی اور اس کی اولاد میں سے داؤدؑ وسلیمانؑ وایوبؑ ویوسفؑ وموسیٰؑ اور ھارونؑ کی بھی اور نیکوکاروں کو ہم اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں۔ (۸۵) اور زکریاؑ و یحییٰؑ و عیسیٰؑ اور الیاسؑ کی بھی۔ سب نیکوکار تھے۔'' O

نسب: زکریاؑ بن ادن (دان) یا ابن شبوی یا ابن لدن یا ابن برخیا بن مسلم بن صدوق بن جشان بن داؤد بن سلیمان بن مسلم بن صدیقہ بن برخیا بن بلعالہ بن ناحور بن شلوم بن بہفاشاط بن اینامن بن رحعام بن سلیمان بن داؤد (علیہ السلام)۔

حالات زندگی: حضرت زکریاؑ بنی اسرائیل میں معزز کاہن بھی تھے اور جلیل القدر پیغمبر بھی۔ چنانچہ قرآن عزیز نے ان کو انبیاء کی فہرست میں شمار کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے: ''اور زکریا اور یحییٰ اور عیسیٰ اور الیاس یہ سب نیکوکاروں میں سے ہیں۔'' زکریاؑ سلالۂ داؤدؑ سے تھے اور ان کی زوجہ مطہرہ ایشاع یا الیشع حضرت ہارونؑ کی ذریت میں سے تھیں۔

Marfat.com

تمام انبیاء علیہم السلام "خواہ وہ بادشاہ اور صاحب حکومت ہی کیوں نہ ہوں" اپنی روزی ہاتھ کی محنت سے پیدا کرتے اور کسی کے لئے بار دوش نہیں ہوتے تھے اسی لئے ہر نبی نے جب اپنی امت کو رشد وہدایت کی تبلیغ کی ہے تو ساتھ ہی یہ بھی اعلان کر دیا ہے "میں تم سے اس تبلیغ پر کوئی اجرت نہیں مانگتا، میرا اجر تو خدا کے سوا اور کسی کے پاس نہیں ہے۔ چنانچہ زکریا بھی اپنی روزی کے لئے نجاری کا پیشہ کرتے تھے جیسا کہ مسلم، ابن ماجہ اور مسند احمد میں بصراحت مذکور ہے۔☆ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زکریا نجاری (بڑھئی کا کام) کرتے تھے۔

حضرت مریمؑ کے کفیل:۔ ان ہی کے خاندان یعنی سلیمان بن داؤدؑ کی نسل میں سے عمران بن ناشی اور اس کی بیوی حنہ بنت فاقو د نیک نفس انسان تھے اور پارسائی کی زندگی بسر کرتے تھے مگر لاولد تھے اور جیسا کہ حضرت عیسیٰؑ کے تذکرہ میں تفصیل سے ہے، حنہ کی دعا سے ان کے گھر میں ایک لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام انہوں نے مریم رکھا اور حنہ نے اپنی منت کے مطابق مریم کو "ہیکل" کی نذر کر دیا۔ تو اب سوال پیدا ہوا کہ اس کی کفالت، پرورش اور نگہداشت کس کے سپرد ہو۔ کاہنوں کے درمیان اس "مقبول نذر خدا" کے بارے میں اختلاف ہو کر جب بات قرعۂ وفال پر آ کر ٹھہری تو قرعہ زکریا کے نام نکلا اور وہی مریم کے کفیل قرار پائے۔

بشارت یحییٰؑ:۔ زکریا کے کوئی اولاد نہیں تھی اور وہ یوں محسوس کرتے تھے کہ اس بات کے علاوہ کہ میں اولاد کی دولت سے محروم ہوں زیادہ فکر اس امر کا ہے کہ میرے بھائی بند ہرگز اس کے اہل نہیں ہیں کہ میرے بعد بنی اسرائیل کی رشد وہدایت کی خدمت انجام دے سکیں۔ پس اگر اللہ تعالیٰ میرے کوئی نیک سرشت لڑکا پیدا کر دیتا تو مجھ کو یہ اطمینان ہو جاتا کہ بنی اسرائیل کی راہنمائی کا خدمت گزار میرے بعد موجود ہے۔

مگر چونکہ ان کی عمر بقول ابن کثیر ۷۷ سال اور بقول ثعلبی ۹۰، ۹۲ یا ۱۲۰ سال ہو چکی تھی اور ان کی بیوی بانجھ تھیں اس لئے بہ اسباب ظاہر وہ مایوس تھے کہ اب اولاد ہونے کی کوئی صورت نہیں ہے۔ لیکن جب انہوں نے مریم کے پاس بے موسم پھل دیکھے اور ان کو یہ معلوم ہوا کہ مریم پر خدا کا فضل وانعام ہے تو ان کے دل میں فوراً جوش پیدا ہوا کہ جو ذات اقدس اس طرح بے موسم مریم کو پھل بخشتی ہے کیا وہ ہم کو موجودہ ناامیدی کی حالت میں ثمر حیات (بیٹا) نہ بخشے گی۔ پس ہماری مایوسی سر تا سر غلط ہے۔ بلاشبہ جس ذات پاک نے مریم پر اپنا انعام واکرام کیا ہے وہ ضرور ہم پر بھی فضل وکرم کرے گا۔ چنانچہ انہوں نے درگاہ الٰہی میں دعا کی "خدایا میں تنہا ہوں اور وارث کا محتاج، اور یوں تو حقیقی وارث صرف تیری ہی ذات ہے، خدایا مجھ کو پاک اولاد عطا فرما مجھے یقین ہے کہ تو حاجتمند کی دعا کو ضرور سنتا ہے۔" نبی کی دعا اور دعا بھی صرف ذات کے لئے نہیں بلکہ قوم کی رشد وہدایت کی خاطر فوراً مستجاب ہوئی اور جب زکریا ہیکل میں مشغول عبادت تھے تو خدا کا فرشتہ ان پر ظاہر ہوا اور اس نے بشارت دی کہ تمہارے بیٹا پیدا ہوگا اور تم اس کا نام یحییٰ رکھنا۔ زکریا کو یہ سن کر بے حد مسرت ہوئی اور تعجب سے دریافت کرنے لگے یہ بشارت کس طرح پوری ہوگی؟ یعنی مجھ کو جوانی عطا ہوگی یا میری بیوی کا مرض (بانجھ پن) دور کر دیا جائے گا۔ فرشتہ نے جواب دیا: میں اسی قدر کہہ سکتا ہوں کہ حالات کچھ بھی ہوں تمہارے ضرور بیٹا ہوگا۔ کیونکہ خدا کا فیصلہ اٹل ہے اور تیرا خدا کہتا ہے کہ میرے لئے یہ بہت آسان ہے یعنی جو طریقہ بھی اس کے لئے چاہوں اختیار کروں، کیا تجھ کو میں نے نیست سے ہست نہیں کیا۔

اب زکریا نے درگاہ الٰہی میں عرض کیا: خدایا ایسا کوئی نشان عطا کر جس سے یہ معلوم ہو سکے کہ بشارت نے وجود کی شکل اختیار کر لی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: علامت یہ ہے کہ جب تم تین روز تک بات نہ کر سکو اور صرف اشاروں سے ہی اپنا مطلب ادا کر سکو تو سمجھ لینا کہ بشارت نے وجود اختیار کر لیا لیکن ان دنوں میں تم خدا کی تسبیح وتہلیل میں زیادہ مشغول رہنا۔ چنانچہ جب وہ وقت آ پہنچا تو زکریا یاد خدا میں اور زیادہ منہمک ہو گئے اور امت کو بھی اشاروں سے یہ حکم دیا کہ وہ زیادہ سے زیادہ خدا کی یاد میں مشغول رہیں اور یہ اس لئے کہ جس طرح یحییٰ کی ولادت کی بشارت حضرت زکریا کے لئے باعث صد ہزار مسرت تھی اسی طرح بنی اسرائیل کے لئے بھی کم خوشی کا باعث نہیں تھی کہ زکریا کا ایک صحیح جانشین اور علم وحکمت ونبوت کا سچا وارث عالم وجود میں آنے والا ہے۔

زکریاؑ کی وفات:۔ یحییٰ کے واقعۂ شہادت کے ضمن میں علماء سیر وتاریخ کے درمیان یہ مسئلہ اختلافی رہا ہے کہ زکریا کی وفات طبعی موت سے واقع ہوئی یا وہ شہید کئے گئے اور لطف یہ ہے کہ دونوں کی سند وہب بن منبہ ہی پر جا کر پہنچتی ہے۔ چنانچہ وہب کی ایک روایت میں ہے کہ یہود نے جب یحییٰؑ کو شہید کر دیا تو پھر زکریا کی طرف متوجہ ہوئے کہ ان کو بھی قتل کریں۔ زکریا نے جب یہ دیکھا تو وہ بھاگے تا کہ ان کے ہاتھ نہ لگ سکیں۔ سامنے ایک درخت آ گیا اور وہ اس کے شگاف میں گھس گئے۔ یہودی تعاقب کر رہے تھے تو انہوں نے جب یہ دیکھا تو ان کو نکلنے پر مجبور کرنے کی بجائے درخت پر آرا چلا دیا۔ جب آرا زکریا پر پہنچا تو خدا کی وحی آئی اور زکریا سے کہا گیا کہ اگر تم نے کچھ بھی آہ وزاری کی تو ہم یہ سب زمین تہ وبالا کر دیں گے چنانچہ زکریا نے صبر سے کام لیا اور اُف تک نہیں کی اور یہود نے درخت کے ساتھ ان کے بھی دو ٹکڑے کر دیئے۔ اور ان ہی وہب سے دوسری روایت یہ ہے کہ درخت پر آرا کشی کا جو معاملہ پیش آیا وہ شعیا سے متعلق ہے اور زکریا شہید نہیں ہوئے بلکہ انہوں نے طبعی موت سے وفات پائی۔

بہر حال مشہور قول یہی ہے کہ ان کو بھی یہود نے شہید کر دیا تھا۔ رہا یہ معاملہ کہ کس طرح اور کس مقام پر شہید کیا تو اس کے متعلق صرف یہی کہا جا سکتا ہے کہ "واللہ

Marfat.com

اعلم بحقیقۃ الحال'' - از اقتباسات قصص القرآن جلد دوم، صفحہ نمبر ۲۵۱ تا ۲۷۵ - مؤلفہ مولانا محمد حفظ الرحمٰن سیوہاروی۔

(سورۃ مریم ۱۹) ---۲۔ ''کہیعص - یہ ہے تیرے پروردگار کی اس مہربانی کا ذکر جو اس نے اپنے بندے زکریا پر کی تھی۔'' O --- [البتہ مجھے یہ امتیاز حاصل ہے کہ مجھ پر وحی الٰہی آتی ہے - اسی وحی کی بدولت میں نے اصحاب کہف اور ذوالقرنین کے متعلق اللہ کی طرف سے نازل کردہ وہ باتیں بیان کی ہیں جن پر مرور ایام کی دبیز تہیں پڑی ہوئی تھیں یا ان کی حقیقت افسانوں میں گم ہوگئی تھی - علاوہ ازیں اس وحی میں سب سے اہم حکم یہ دیا گیا ہے کہ تم سب کا معبود صرف ایک ہے - (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۳۔ ''جبکہ اس نے اپنے رب سے چپکے چپکے دعا کی تھی۔'' O ---۴۔ ''کہ اے میرے پروردگار! میری ہڈیاں کمزور ہوگئی ہیں اور سر بڑھاپے کی وجہ سے بھڑک اٹھا ہے' لیکن میں کبھی بھی تجھ سے دعا کر کے محروم نہیں رہا۔'' O ---۵۔ ''مجھے اپنے مرنے کے بعد اپنے قرابت والوں کا ڈر ہے' میری بیوی بھی بانجھ ہے پس تو مجھے اپنے پاس سے وارث عطا فرما۔'' O ---۶۔ ''جو میرا بھی وارث ہو اور یعقوب (علیہ السلام) کے خاندان کا بھی جانشین اور میرے رب! تو اسے مقبول بندہ بنا لے۔'' O ---۷۔ ''اے زکریا! ہم تجھے ایک بچے کی خوشخبری دیتے ہیں جس کا نام یحییٰ ہے' ہم نے اس سے پہلے اس کا ہم نام بھی کسی کو نہیں کیا۔'' O ---۸۔ ''زکریا (علیہ السلام) کہنے لگے میرے رب! میرے ہاں لڑکا کیسے ہوگا' جب کہ میری بیوی بانجھ اور میں خود بڑھاپے کے انتہائی ضعف کو پہنچ چکا ہوں۔'' O --- [عاقر' اس عورت کو بھی کہتے ہیں جو بڑھاپے کی وجہ سے اولاد جننے کی صلاحیت سے محروم ہو چکی ہو اور اس کو بھی کہتے ہیں جو شروع سے ہی بانجھ ہو - یہاں یہ دوسرے معنی میں ہی ہے - جو لکڑی سوکھ جائے' اسے عتیا کہتے ہیں - مراد بڑھاپے کا آخری درجہ ہے جس میں ہڈیاں اکڑ جاتی ہیں - مطلب یہ ہے کہ میری بیوی تو جوانی سے ہی بانجھ ہے اور میں بڑھاپے کے انتہائی آخری درجے پر پہنچ چکا ہوں' اب اولاد کیسے ممکن ہے؟ کہا جاتا ہے کہ حضرت زکریا علیہ السلام کی اہلیہ کا نام اشاع بنت فاقود بن میل ہے اور یہ حضرت حنہ (والدہ مریم) کی بہن ہیں - لیکن زیادہ صحیح قول یہ لگتا ہے کہ اشاع بھی حضرت عمران کی دختر ہیں جو حضرت مریم کا والد تھے - یوں حضرت یحییٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپس میں خالہ زاد بھائی ہیں - حدیث صحیح سے بھی اسی کی تائید ہوتی ہے - (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۹۔ ''ارشاد ہوا کہ وعدہ اسی طرح ہو چکا' تیرے رب نے فرمادیا ہے کہ مجھ پر تو یہ بالکل آسان ہے اور تو خود جبکہ کچھ نہ تھا میں تجھے پیدا کر چکا ہوں۔'' O ---۱۰۔ ''کہنے لگے میرے پروردگار میرے لئے کوئی علامت مقرر فرما دے' ارشاد ہوا کہ تیرے لئے علامت یہ ہے کہ باوجود بھلا چنگا ہونے کے تو تین راتوں تک کسی شخص سے بول نہ سکے گا۔'' O ---۱۱۔ ''اب زکریا (علیہ السلام) اپنے حجرے سے نکل کر اپنی قوم کے پاس آ کر انہیں اشارہ کرتے ہیں کہ تم صبح و شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرو۔'' O

(سورۃ الانبیاء ۲۱) ---۸۹۔ ''اور زکریا (علیہ السلام) کو یاد کرو جب اس نے اپنے رب سے دعا کی کہ اے میرے پروردگار! مجھے تنہا نہ چھوڑ' تو سب سے بہتر وارث ہے۔'' O ---۹۰۔ ''ہم نے اس کی دعا کو قبول فرما کر اسے یحییٰ (علیہ السلام) عطا فرمایا اور ان کی بیوی کو ان کے لیے درست کر دیا - یہ بزرگ لوگ نیک کاموں کی طرف جلدی کرتے تھے اور ہمیں لالچ طمع اور ڈر خوف سے پکارتے تھے - اور ہمارے سامنے عاجزی کرنے والے تھے۔'' O --- [مکمل تفصیل کے لیے باب نمبر ۴، مضمون: حضرت زکریا علیہ السلام]

حضرت یحییٰ علیہ السلام

(سورۃ آل عمران ۳) ---۳۸۔ ''اس موقعہ پر دعا کی زکریاؑ نے اپنے رب سے - کہا اے میرے مالک عطا کر مجھے اپنی قدرت خاص سے اولاد پاکیزہ - بیشک تو ہے ہر ایک کی دعا سننے والا۔'' O ---۳۹۔ ''پس آواز دی اسے فرشتوں نے جب کہ وہ کھڑا نماز پڑھ رہا تھا محراب میں کہ بیشک اللہ تعالیٰ بشارت دیتا ہے تم کو ''یحییٰ'' کی جو تصدیق کرنے والا ہوگا ''کلمۃ من اللہ'' (عیسیٰؑ) کی اور وہ سردار پارسا نبی اور صالحین سے ہوگا۔'' O

(سورۃ الانعام ۶) ---۸۴۔ ''اور ہم نے اسحاق اور یعقوبؑ عطا کیے - سب کی ہم نے راہنمائی کی اور اس سے پہلے ہم نے نوحؑ کی راہنمائی کی اور اس کی اولاد میں سے داؤدؑ و سلیمانؑ و ایوبؑ و یوسفؑ و موسیٰؑ اور ھارونؑ کی بھی اور نیکوکاروں کو ہم اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں - (۸۵) اور زکریاؑ و یحییٰؑ و عیسیٰؑ اور الیاسؑ کی بھی - سب نیکوکار تھے۔'' O

نسب: - یہ زکریاؑ کے بیٹے اور ان کی پیغمبرانہ دعاؤں کا حاصل تھے - ان کا نام بھی اللہ تعالیٰ کا فرمودہ ہے اور ایسا نام ہے کہ اس سے قبل ان کے خاندان میں کسی کا یہ نام نہیں رکھا گیا -

حالات زندگی: - مالک بن انس خبر ماتے ہیں کہ یحییٰ بن زکریاؑ اور عیسیٰ بن مریمؑ کا رحم مادر میں استقرار ایک ہی زمانہ میں ہوا اور ثعلبی کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ سے چھ ماہ قبل ہوا ہے اور لوقا کی انجیل میں ہے کہ جب زکریاؑ کی بیوی الیشع کو حاملہ ہوئے چھ ماہ گزر گئے تب جبرائیل فرشتہ مریمؑ پر ظاہر ہوا اور اس نے عیسیٰؑ کے

Marfat.com

متعلق ان کو بشارت دی۔

یحییٰؑ کے لئے جب زکریاؑ نے دُعا کی تھی تو اس میں یہ کہا تھا کہ وہ ''ذریت طیبہ'' ہو، چنانچہ قرآن عزیز نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی دُعا منظور فرمائی۔ چنانچہ یحییٰؑ نیکوں کے سردار اور زہد و ورع میں بے مثال تھے۔ نہ انہوں نے شادی کی اور نہ ان کے قلب میں کبھی گناہ کا خطرہ پیدا ہوا اور اپنے والد ماجد کی طرح وہ بھی خدا کے برگزیدہ نبی تھے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو بچپن ہی میں علم و حکمت سے معمور کر دیا تھا اور ان کی زندگی کا سب سے بڑا کام یہ تھا کہ وہ عیسیٰؑ کی آمد کی بشارت دیتے اور ان کی آمد سے قبل رشد و ہدایت کے لئے زمین ہموار کرتے تھے۔

دعوت و تبلیغ: حضرت یحییٰؑ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو پانچ باتوں کا حکم کیا ہے کہ میں خود بھی ان پر عمل کروں اور تم کو بھی عمل کی تلقین کروں اور وہ پانچ احکام یہ ہیں۔

(۱) پہلا حکم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی پرستش نہ کرو اور نہ کسی کو اس کا شریک و سہیم ٹھہراؤ۔ کیونکہ مشرک کی مثال اس غلام کی سی ہے جس کو اس کے مالک نے اپنے روپیہ سے خریدا مگر غلام نے یہ وطیرہ اختیار کر لیا کہ جو کچھ کماتا ہے وہ مالک کے سوا ایک دوسرے شخص کو دے دیتا ہے تو اب بتاؤ کہ تم میں سے کوئی شخص یہ پسند کرے گا کہ اس کا غلام ایسا ہو؟ لہٰذا سمجھ لو کہ جب خدا ہی نے تم کو پیدا کیا اور وہی تم کو رزق دیتا ہے تو تم بھی صرف اسی کی پرستش کرو اور اس کا کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔

(۲) دوسرا حکم یہ ہے کہ تم خشوع و خضوع کے ساتھ نماز ادا کرو کیونکہ جب تک تم نماز میں کسی دوسری جانب متوجہ نہ ہو گے خدائے تعالیٰ برابر تمہاری جانب رضا اور رحمت کے ساتھ متوجہ رہے گا۔

(۳) تیسرا حکم یہ ہے کہ روزہ رکھو اس لئے کہ روزہ دار کی مثال اس شخص کی سی ہے جو ایک جماعت میں بیٹھا ہو اور اس کے پاس مشک کی تھیلی ہو، چنانچہ مشک اس کو بھی اور اس کے رفقاء کو بھی اپنی خوشبو سے مست کرتا رہے گا اور روزہ دار کے منہ کی بُو کا خیال نہ کرو، اس لئے کہ اللہ کے نزدیک روزہ دار کے منہ کی بُو (جو خالی معدہ سے اُٹھتی ہے) مشک کی خوشبو سے زیادہ پاک ہے۔

(۴) چوتھا حکم یہ ہے کہ مال میں سے صدقہ نکالا کرو کیونکہ صدقہ کرنے والے کی مثال اس شخص کی سی ہے جس کو اس کے دشمنوں نے اچانک آ پکڑا ہو اور اس کے ہاتھوں کو گردن سے باندھ کر مقتل کی جانب لے چلے ہوں اور اس ناامیدی کی حالت میں وہ یہ کہے: کیا ممکن ہے کہ میں مال دے کر اپنی جان چھڑا لوں؟ اور اثبات میں جواب پا کر اپنی جان کے بدلے سب دھن دولت قربان کر دے۔

(۵) اور پانچواں حکم یہ ہے کہ دن رات میں کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہا کرو کیونکہ ایسے شخص کی مثال اس شخص کی سی ہے جو دشمن سے بھاگ رہا ہو اور دشمن تیزی کے ساتھ اس کا تعاقب کر رہا ہو اور بھاگ کر وہ کسی مضبوط قلعہ میں پناہ گزین ہو کر دشمن سے محفوظ ہو جائے بلاشبہ انسان کے دشمن ''شیطان'' کے مقابلہ میں ذکر اللہ کے اندر مشغول ہو جانا محکم قلعہ میں محفوظ ہو جانا ہے۔

☆ حضور نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ارشاد فرمایا کہ میں بھی تم کو ایسی پانچ باتوں کا حکم کرتا ہوں جن کا خدا نے مجھ کو حکم کیا ہے۔ یعنی ''لزوم جماعت''، ''سمع و طاعت''، ''ہجرت'' اور ''جہاد فی سبیل اللہ''، پس جو شخص ''جماعت'' سے ایک بالشت باہر نکل گیا اس نے بلاشبہ اپنی گردن سے اسلام کی رسی کو نکال دیا مگر یہ کہ جماعت کا لزوم اختیار کرے اور جس شخص نے جاہلیت کے دور کی باتوں کی طرف دعوت دی تو اس نے جہنم کو ٹھکانا بنایا۔ حارث اشعریؓ کہتے ہیں، کہنے والے نے کہا: یا رسول اللہ! اگر چہ وہ شخص نماز اور روزہ کا پابند ہی ہو تب بھی جہنم کا سزاوار ہے؟ فرمایا: ہاں اگر چہ وہ نماز اور روزہ کا پابند بھی ہو اور یہ سمجھتا ہو کہ میں مسلمان ہوں تب بھی سزاوار جہنم ہے۔

علماء سیر نے اسرائیلیات سے نقل کیا ہے کہ یحییٰؑ کی زندگی کا بہت بڑا حصہ صحرا میں بسر ہوا۔ وہ جنگلوں میں خلوت نشین رہتے اور درختوں کے پتے اور ٹڈیاں ان کی خوراک تھیں اور وہیں ان پر اللہ کا کلام نازل ہوا تب انہوں نے دریائے یردن کے نواح میں دین الٰہی کی منادی شروع کر دی اور عیسیٰؑ کے ظہور کی بشارت دینے لگے۔ لوقا کی انجیل سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔

رونا: ابن عساکر نے وہب بن منبہ سے چند روایات نقل کی ہیں جن کا ماحصل یہ ہے کہ یحییٰؑ پر خدا کی خشیت اس درجہ تھی کہ وہ اکثر روتے رہتے تھے حتیٰ کہ ان کے رخساروں پر آنسوؤں کے نشان پڑ گئے تھے۔ چنانچہ ایک مرتبہ ان کے والد زکریاؑ نے جب ان کو جنگل میں تلاش کر کے پالیا تو ان سے فرمایا ''بیٹا ہم تو تیری یاد میں مضطرب تجھ کو تلاش کر رہے ہیں اور تو یہاں آہ و گریہ میں مشغول ہے؟'' تو یحییٰؑ نے جواب دیا: اے باپ! تم نے مجھ کو بتایا ہے کہ جنت اور جہنم کے درمیان ایک ایسا لق و دق میدان ہے جو خدا کی خشیت میں آنسو بہائے بغیر طے نہیں ہوتا اور جنت تک رسائی نہیں ہوتی یہ سن کر زکریاؑ بھی رونے لگے۔

شہادت: یحییٰؑ نے جب خدا کے دین کی منادی شروع کر دی اور لوگوں کو یہ بتانے لگے کہ مجھ سے بڑھ کر ایک اور خدا کا پیغمبر آنے والا ہے تو یہود کو ان کے

Marfat.com

ساتھ دشمنی اور عداوت پیدا ہوگئی اور ان کی برگزیدگی و مقبولیت اور منادی کو برداشت نہ کر سکے اور ایک دن ان کے پاس جمع ہو کر آئے اور دریافت کیا: کیا تو مسیح ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ تب انہوں نے کہا: کیا تو وہ نبی ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ کیا تو ایلیا نبی ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ تب ان سب نے کہا کہ پھر تو کون ہے جو اس طرح منادی کرتا اور ہم کو دعوت دیتا ہے؟ یحییٰ نے جواب دیا: میں جنگل میں پکارنے والے کی ایک آواز ہوں جو حق کے لئے بلند کی گئی ہے۔ یہ سن کر یہودی بھڑک اٹھے اور آخر کار ان کو شہید کر ڈالا۔

مقتل:۔ علماء سیر و تاریخ کا اس میں اختلاف ہے کہ یحییٰ کا واقعۂ شہادت کس جگہ پیش آیا۔ ایک قول یہ ہے کہ بیت المقدس میں ہیکل اور قربان گاہ کے درمیان ہوا اور اس جگہ ستر انبیاء شہید کئے گئے۔ سفیان ثوری نے شمر بن عطیہ سے یہی قول نقل کیا ہے۔ البتہ یہ بات کہ یحییٰ کا مقتل بیت المقدس نہیں بلکہ دمشق تھا تو حافظ ابن عساکر کی اس روایت سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے جو انہوں نے ولید بن مسلم کی سند سے نقل کی ہے کہ زید بن واقد کہتے ہیں کہ دمشق میں جب عمودِ سکاسکہ کے نیچے ایک مسجد کو دوبارہ تعمیر کیا جا رہا تھا تو میں نے خود اپنی آنکھوں سے یہ دیکھا کہ شرقی جانب محراب کے قریب ایک ستون کی کھدائی میں یحییٰ کا سر برآمد ہوا اور چہرۂ مبارک حتیٰ کہ بالوں تک میں کوئی فرق نہیں آیا تھا اور خون آلود ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا ابھی کاٹا گیا ہے۔ لیکن یہاں یہ سوال ضرور پیدا ہوتا ہے کہ یہ کیسے معلوم ہوا کہ یہ یحییٰ ہی کا سر مبارک ہے کسی اور نبی یا مرد صالح کا نہیں ہے۔

اس بارہ میں کوئی فیصلہ کن شہادت مہیا نہیں ہے کہ یحییٰ کا مقتل کون سا مقام ہے لیکن یہ مسلمات میں سے ہے کہ یہود نے ان کو شہید کر دیا اور جب عیسیٰ کو ان کی شہادت کا حال معلوم ہوا تو پھر انہوں نے علی الاعلان اپنی دعوت حق شروع کر دی۔ از اقتباسات قصص القرآن جلد دوم، صفحہ نمبر ۲۶۳ تا ۲۷۴۔ مؤلفہ مولانا محمد حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ۔

(**سورۃ مریم ۱۹**)۔۔۔۷۔ ''اے زکریا! ہم تجھے ایک بچے کی خوشخبری دیتے ہیں جس کا نام یحییٰ ہے ہم نے اس سے پہلے اس کا ہم نام بھی کسی کو نہیں کیا۔'' O ۔۔۔۱۲۔ ''اے یحییٰ! میری کتاب کو مضبوطی سے تھام لے'' اور ہم نے اسے لڑکپن ہی سے دانائی عطا فرما دی۔'' O ۔۔۔۱۳۔ ''اور اپنے پاس سے شفقت اور پاکیزگی بھی، وہ پرہیزگار شخص تھا۔'' O ۔۔۔۱۴۔ ''اور اپنے ماں باپ سے نیک سلوک کرنے والا تھا وہ سرکش اور گناہ گار نہ تھا۔'' O ۔۔۔۱۵۔ ''اس پر سلام ہے جس دن وہ پیدا ہوا اور جس دن وہ مرے اور جس دن وہ زندہ کر کے اٹھایا جائے۔'' O

حضرت عیسیٰ علیہ السلام

(**سورۃ البقرۃ ۲**)۔۔۔۸۷۔ ''اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی اور اس کے بعد کئی رسول بھیجے اور ہم نے عیسیٰ ابن مریمؑ کو واضح نشان دیئے اور اسے پاک روح سے قوت دی۔ تو کیا جب بھی تمہارے پاس کوئی رسول ایسی چیز لایا جو تمہارے دلوں کو نہ بھاتی تھی تو سرکش ہو گئے۔ پھر تم نے ایک فریق کو جھٹلا دیا اور ایک کو قتل کر ڈالا۔'' O ۔۔۔۲۵۳۔ ''اور عطا کیں ہم نے عیسیٰ ابن مریمؑ کو کھلی نشانیاں اور مدد کی ہم نے اس کی روح القدس سے۔'' O

(**سورۃ آل عمران ۳**)۔۔۔۳۹۔ ''پس آواز دی اسے فرشتوں نے جب کہ وہ کھڑا نماز پڑھ رہا تھا محراب میں کہ بیشک اللہ تعالیٰ بشارت دیتا ہے تم کو 'یحییٰ' کی جو تصدیق کرنے والا ہو گا کلمۃ من اللہ (عیسیٰؑ) کی اور وہ سردار، پارسا، نبی اور صالحین میں سے ہو گا۔'' O ۔۔۔۴۹۔ ''(اور رسول بنا کر بھیجے گا بنی اسرائیل کی طرف اور پھر جب وہ مبعوث ہوا) تو اس نے کہا بیشک میں لایا ہوں تمہارے پاس نشانی تمہارے رب کی طرف سے بیشک میں بناتا ہوں تمہارے سامنے مٹی سے مجسمہ پرندہ کی مانند پھر پھونکتا ہوں اس کے اندر سو بن جاتا ہے وہ پرندہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اور تندرست کرتا ہوں مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو اور زندہ کرتا ہوں مردوں کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے اور بتا سکتا ہوں تم کو جو تم کھاتے ہو اور جو تم ذخیرہ کرتے ہو اپنے گھروں میں بیشک اس میں بہت بڑی نشانی ہے تمہارے لئے۔ اگر ہو تم ایمان لانے والے۔'' O ۔۔۔۵۰۔ ''اور تصدیق کرنے والا بن کر آیا ہوں اس کی جو مجھ سے پہلے موجود ہے تورات میں سے اور تاکہ حلال کروں تمہارے لئے بعض وہ چیزیں جو حرام کر دی گئی تھیں تم پر اور آیا ہوں میں تمہارے پاس نشانی لے کر تمہارے رب کی طرف سے لہٰذا ڈرو اللہ تعالیٰ سے اور میری اطاعت کرو۔'' O ۔۔۔۵۱۔ ''بیشک اللہ تعالیٰ ہی رب ہے میرا اور رب ہے تمہارا سو اسی کی عبادت کرو یہی ہے راستہ سیدھا۔'' O ۔۔۔۵۲۔ ''پھر جب محسوس کیا عیسیٰؑ نے بنی اسرائیل کی طرف سے کفر و انکار کا تو کہا کون ہے میرا مددگار اللہ تعالیٰ کی راہ میں؟ کہا حواریوں نے ہم ہیں اللہ کے مددگار۔ ایمان لائے ہم اللہ پر اور تم گواہ رہو کہ ہم مسلم ہیں۔'' O ۔۔۔۵۳۔ ''اے ہمارے مالک! ایمان لائے ہم اس ہدایت پر جو تو نے اتاری اور پیروی کی ہم نے رسول کی لہٰذا لکھ لے ہم کو (حق) کی گواہی دینے والوں میں۔'' O ۔۔۔۵۴۔ ''اور چلے (بنی اسرائیل عیسیٰؑ کے خلاف) چالیں اور چلا اپنی چال اللہ اور اللہ تعالیٰ سب سے بہتر تدبیر کرنے والا ہے۔'' O [حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں شام کا علاقہ رومیوں کے زیر نگیں تھا، یہاں ان کی طرف سے جو حکمران مقرر تھا، وہ کافر

Marfat.com

تھا۔ یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خلاف اس حکمران کے کان بھر دیئے کہ یہ نعوذ باللہ بغیر باپ کے اور فسادی ہیں وغیرہ وغیرہ، حکمران نے ان کے مطالبے پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی دینے کا فیصلہ کر لیا۔ لیکن اللہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بحفاظت آسمان پر اٹھا لیا اور ان کی جگہ ان کے ہم شکل ایک آدمی کو انہوں نے سولی دے دی، اور سمجھتے رہے کہ ہم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی دی ہے مکرؔ عربی زبان میں لطیف اور خفیہ تدبیر کو کہتے ہیں اور اس معنی میں یہاں اللہ تعالیٰ خیر الماکرین کہا گیا ہے۔ گویا یہ مکر، سیئ (برا) بھی ہو سکتا ہے، اگر غلط مقصد کیلئے ہو اور خیر (اچھا) بھی ہو سکتا ہے اگر اچھے مقصد کیلئے ہو۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]---۵۵۔ ''جب کہا اللہ تعالیٰ نے اے عیسیٰ! بیشک میں واپس لے لوں گا تمہیں اور اٹھا لوں گا تم کو اپنی طرف اور پاک کر دوں گا تم کو ان لوگوں سے (گندے ماحول) سے جو کافر ہیں اور کروں گا ان لوگوں کو جنہوں نے اتباع کیا تمہارا غالب ان لوگوں پر جنہوں نے انکار کیا قیامت کے دن تک پھر میری طرف لوٹ کر آنا ہے تمہیں پس فیصلہ کروں گا میں تمہارے درمیان ان باتوں کا جن میں تم باہم اختلاف کرتے تھے۔'' O---۵۶۔ ''پس رہے وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا سو عذاب دوں گا انہیں سخت ترین عذاب دُنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اور نہ ہو گا ان کا کوئی مددگار۔'' O---۵۷۔ ''اور رہے وہ لوگ جو ایمان لائے اور کیے انہوں نے نیک عمل سو پورے پورے دے گا اللہ تعالیٰ انہیں اجر ان کے اور اللہ نہیں پسند کرتا ظالموں کو۔'' O---۵۸۔ ''یہ نشانیاں اور حکیمانہ نصیحت ہے جو ہم تجھے سنا رہے ہیں۔'' O---۵۹۔ ''عیسیٰؑ کی مثال اللہ تعالیٰ کے نزدیک آدمؑ کی سی ہے اسے اس نے مٹی سے بنایا پھر اسے کہا ''ہو جا'' اور وہ ہو گیا۔'' O---۶۰۔ ''یہ سچائی تیرے رب کی طرف سے ہے پس تو شک کرنے والوں میں سے نہ ہو۔'' O---۷۹۔ ''نہیں زیب دیتا کسی انسان کو جسے دی ہو اللہ تعالیٰ نے کتاب و حکمت اور نبوت پھر وہ کہے لوگوں سے کہ بن جاؤ تم میرے بندے اللہ کو چھوڑ کر بلکہ (وہ تو یہی کہے گا) کہ بن جاؤ تم اللہ والے کیونکہ تم تعلیم دیتے ہو کتاب الٰہی کی اور اس بنا پر بھی کہ تم پڑھتے ہو خود بھی کتاب اللہ۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱، مضمون: اللہ کے سوا کوئی جائے پناہ نہیں]---۸۰۔ ''اور نہ حکم دے گا وہ تم کو کہ بنا لو تم فرشتوں کو اور نبیوں کو اپنا رب - کیا وہ حکم دے گا تم کو کفر کا بعد اس کے کہ تم مسلمان ہو چکے ہو۔'' O---۸۱۔ ''اور (یاد کرو) جب لیا تھا اللہ تعالیٰ نے عہد نبیوں سے کہ یہ جو عطا کی ہے میں نے تم کو کتاب و حکمت (اس احسان کا تقاضا یہ ہے کہ) پھر جب آئے تمہارے پاس ایک عظیم رسول ﷺ تصدیق کرتا ہوا اس کتاب کی جو تمہارے پاس ہے تو تم ضرور اور ہر حال میں ایمان لاؤ گے اس پر اور مدد کرو گے اس کی - ارشاد ہوا! کیا اقرار کرتے ہو تم اور کرتے ہو ان شرائط پر مجھ سے عہد؟ انہوں نے کہا ہم نے اقرار کیا - ارشاد ہوا! سو گواہ رہو تم اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۴، مضمون: حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ]---۸۲۔ ''پس جو پھرے گا اس کے بعد (اس عہد سے) تو ایسے ہی لوگ نافرمان ہیں۔'' O

(سورۃ النساء ۴)---۱۵۶۔ ''اور ان کے کفر، ان کے مریمؑ پر بڑا بہتان بولنے۔'' O---[اس سے مراد یوسف نجار کے ساتھ حضرت مریم علیہا السلام پر بدکاری کی تہمت ہے - آج بھی بعض نام نہاد محققین اس بہتان عظیم کو ایک ''حقیقت ثابتہ'' باور کرانے پر تلے ہوئے ہیں اور کہتے ہیں کہ یوسف نجار (نعوذ باللہ) حضرت عیسیٰ کا باپ تھا اور یوں حضرت عیسیٰؑ کی بن باپ کے معجزانہ ولادت کا بھی انکار کرتے ہیں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۵۷۔ ''اور ان کے اس قول کے سبب کہ ہم نے اللہ کے رسول مسیح عیسیٰ ابن مریم کو قتل کر ڈالا تھا - حالانکہ انہوں نے اسے قتل نہیں کیا تھا اور نہ اسے سولی دیا تھا - لیکن انہیں شبہ ہوا تھا - اور جو لوگ اس بارے میں اختلاف کرتے ہیں وہ بھی اس کے متعلق شک میں ہیں - انہیں وہم و گمان کے پیچھے لگنے کے سوا اس کا کوئی علم نہیں اور انہوں نے اسے یقیناً قتل نہیں کیا۔'' O---۱۵۸۔ ''بلکہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی طرف اٹھا لیا تھا اور بیشک اللہ تعالیٰ غالب و دانا ہے۔'' O---[☆ احادیث میں آپ کے نزول کی صفت اور جگہ کا بیان ہے آپؑ دمشق میں منارہ شرقیہ کے پاس اس وقت اتریں گے جب فجر کی نماز کے لئے اقامت ہو رہی ہو گی - آپ خنزیر کو قتل کریں گے، صلیب توڑ دیں گے، جزیہ معاف کر دیں گے - ان کے دور میں سب مسلمان ہو جائیں گے - دجال کا قتل بھی آپ کے ہاتھوں سے ہو گا اور یاجوج و ماجوج کا ظہور اور فساد بھی آپ کی موجودگی میں ہو گا - بالآخر آپ ہی کی بددعا سے ان کی ہلاکت واقع ہو گی۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۵۹۔ ''اور اہل کتاب میں جو کوئی بھی ہے وہ ضرور اس پر اپنی موت سے پہلے ایمان لے آئے گا اور روز قیامت وہ ان پر گواہ ہو گا۔'' O---۱۷۱۔ ''اے اہل کتاب! اپنے دین میں مبالغہ نہ کرو اور نہ اللہ تعالیٰ کی نسبت حق کے سوا کوئی بات کہو - مسیح عیسیٰؑ ابن مریم صرف اللہ تعالیٰ کا رسول اور اس کا کلمہ تھا جسے اس نے مریمؑ کی طرف ڈالا اور اس کی طرف سے ایک روح تھا - پس اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ مگر ''تین'' نہ کہو - باز آ جاؤ تمہارے لئے بہتر ہو گا - اللہ تعالیٰ تو صرف ایک ہی ہے وہ اس بات سے پاک ہے کہ اس کا کوئی بیٹا ہو - جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اسی کا ہے اور اللہ تعالیٰ کا کارساز ہونا کافی ہے۔'' O---۱۷۲۔ ''مسیح اس بات سے ہرگز عار نہیں کر سکتا کہ وہ اللہ تعالیٰ کا بندہ بنے اور نہ مقرب فرشتے ہی اور کوئی اس کی عبادت سے عار کرے گا اور تکبر کرے گا تو ان سب کو وہ اپنے پاس جمع کر لے گا۔'' O

(سورۃ المائدۃ ۵)---۱۷۔ ''وہ لوگ کفر کرتے ہیں جو کہتے ہیں ''مسیح ابن مریم ہی اللہ ہے'' کہہ دے - کون اللہ تعالیٰ کے سامنے کچھ بھی اختیار رکھتا ہے -

Marfat.com

اگر وہ چاہے کہ مسیح ابن مریم اس کی ماں اور جو بھی زمین میں ہے سب کو ہلاک کردے اور آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب پر بادشاہت اللہ تعالیٰ کی ہے- وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے۔'' O---۴۶۔ ''اور پیچھے پیچھے ان کے نقش قدم پر ہم نے عیسیٰ ابن مریم کو بھیجا جو اس کی تصدیق کرتا تھا جو تورات میں سے سامنے موجود تھا اور اسے انجیل دی جس میں ہدایت اور نور تھا اور جو اس کی جو تورات میں سے سامنے موجود تھا تصدیق کرتی تھی اور ڈرنے والوں کے لئے ہدایت اور نصیحت تھی۔'' O---۴۷۔ ''اور اہل انجیل کو چاہئے کہ جو اللہ تعالیٰ نے اتارا ہے اس کے مطابق فیصلہ کریں اور جس نے اس کے مطابق جو اللہ تعالیٰ نے اتارا ہے فیصلہ نہ کیا وہی نافرمان ہیں۔'' O---۷۲۔ ''ان لوگوں نے کفر کیا ہے جو کہتے ہیں کہ ''مسیح ابن مریم ہی اللہ ہے'' حالانکہ مسیح نے کہا تھا- اے بنی اسرائیل! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو جو میرا رب بھی ہے اور تمہارا رب بھی- بیشک جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرائے گا اس پر اللہ تعالیٰ نے جنت حرام کردی ہے اور اس کا ٹھکانہ آگ ہوگا اور ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔'' O---۷۳۔ ''ان لوگوں نے کفر کیا جو کہتے ہیں- ''اللہ تعالیٰ تین میں تیسرا ہے'' حالانکہ اکیلے خدا کے سوا کوئی خدا نہیں- لیکن اگر وہ اس بات سے جو وہ کہتے ہیں باز نہ آئے تو ان میں جو کفر کرتے ہیں انہیں ضرور دردناک عذاب پہنچے گا۔'' O---۷۴۔ ''کیا وہ اللہ تعالیٰ کی طرف نہ لوٹیں گے اور اس سے بخشش نہ مانگیں گے جبکہ اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔'' O---۷۵۔ ''مسیح ابن مریم تو محض ایک رسول تھا اس سے پہلے بھی رسول گزر چکے تھے اور اس کی ماں ایک راست باز عورت تھی وہ کھانا کھاتے تھے- دیکھ! ہم کس طرح ان کے لئے کھول کر نشانیاں بیان کررہے ہیں- پھر دیکھ! وہ کدھر الٹے جارہے ہیں۔'' O---۷۶۔ ''کہہ کیا تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ان کی عبادت کرتے ہو جو تمہارے لئے نہ کسی نقصان کا نہ کسی نفع کا اختیار رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہی سننے والا اور جاننے والا ہے۔'' O---۱۱۰۔ ''جب اللہ تعالیٰ نے کہا- عیسیٰ ابن مریم! اپنے اوپر اور اپنی ماں کے اوپر میری نعمت کو یاد کر- جب میں نے پاک روح سے تجھے قوت دی کہ تو جھولے اور پختہ عمر (دونوں) میں لوگوں سے باتیں کرتا تھا- اور جب میں نے تجھے کتاب، حکمت، تورات اور انجیل کی تعلیم دی اور جب تو میرے حکم سے مٹی سے پرندے جیسی صورت بناتا- پھر اس میں پھونک مارتا تو وہ میرے حکم سے پرندہ بن جاتا تھا- اور تو میرے حکم سے مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو اچھا کردیتا تھا اور جب تم میرے حکم سے مردوں کو (موت سے) باہر نکال لاتا تھا- اور جب میں نے تجھ سے بنی اسرائیل کا ہاتھ روک دیا- جب تو ان کے پاس واضح نشانیاں لایا اور ان میں سے کافروں نے کہا یہ تو محض کھلا جادو ہے۔'' O---۱۱۱۔ ''اور جب میں نے حواریوں کے دل میں ڈالا کہ مجھ پر اور میرے رسول پر ایمان لاؤ تو انہوں نے کہا ہم ایمان لائے اور تو گواہ رہ کہ ہم فرمانبردار ہیں۔'' O---۱۱۲۔ ''جب حواریوں نے کہا عیسیٰ ابن مریم! کیا تیرا رب ہم پر آسمان سے ایک خوان اتار سکتا ہے؟ اس نے کہا اللہ تعالیٰ سے ڈرو اگر تم مومن ہو۔'' O---۱۱۳۔ ''انہوں نے کہا ہم چاہتے ہیں کہ اس سے کھائیں اور ہمارے دل اطمینان پائیں اور ہم جان لیں کہ تو نے ہم سے سچ کہا ہے اور ہم اس کے گواہ ہوجائیں۔'' O---۱۱۴۔ ''عیسیٰ ابن مریم نے کہا! اے اللہ رب ہمارے! ہم پر آسمان سے ایک خوان اتار جو ہمارے لئے ہمارے پہلوں اور ہمارے پچھلوں کے لئے عید بنے اور تیری طرف سے ایک نشان ہو اور ہمیں رزق عطا کر کہ تو ہی سب سے اچھا رزق دینے والا ہے۔'' O---۱۱۵۔ ''اللہ تعالیٰ نے کہا میں اسے تم پر اتارنے والا ہوں لیکن اگر تم میں سے کوئی اس کے بعد کفر کرے گا تو اسے میں عذاب دوں گا- جو میں سارے جہان میں کسی کو نہ دوں گا۔'' O---۱۱۶۔ ''اور جب اللہ تعالیٰ کہے گا- عیسیٰ ابن مریم! کیا تو نے لوگوں سے کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ مجھے اور میری ماں کو خدا بنا لو- وہ کہے گا تو پاک ہے میرے لئے روا نہیں کہ میں وہ بات کہوں جس کا مجھے کوئی حق نہیں- اگر میں ایسا کہتا تو تو یقیناً جان لیتا- تو جانتا ہے جو میرے دل میں ہے مگر میں نہیں جانتا جو تیرے دل میں ہے تو ہی پوشیدہ باتوں کا خوب جاننے والا ہے۔'' O---۱۱۷۔ ''میں نے ان سے وہی کہا تھا جس کا تو نے مجھے علم دیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو جو میرا رب بھی ہے اور تمہارا رب بھی اور جب تک میں ان میں رہا میں ان کو دیکھتا رہا- پھر جب تو نے میرا وقت پورا کردیا تو تو ہی ان پر نگران تھا- اور تو ہر چیز کو دیکھتا ہے۔'' O---۱۱۸۔ ''اگر تو انہیں عذاب دے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخش دے تو تو ہی غالب اور حکمت والا ہے۔'' O---۱۱۹۔ ''اللہ تعالیٰ کہے گا یہ وہ دن ہے جب سچوں کو ان کا سچ ہی نفع دے گا- ان کے لئے باغ ہیں جن میں نہریں بہتی ہیں اور جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے- اللہ تعالیٰ ان سے خوش ہے اور وہ اس سے خوش ہیں- یہی بڑی کامیابی ہے۔'' O---۱۲۰۔ ''آسمانوں اور زمین پر اور جو کچھ ان میں ہے ان پر بادشاہت اللہ تعالیٰ ہی کی ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔'' O

(سورۃ الانعام ۶)---۸۵۔ ''اور زکریا و یحییٰ وعیسیٰ اور الیاسؑ کی بھی (راہنمائی) سب نیکوکار تھے۔'' O

(سورۃ التوبہ ۹)---۳۰۔ ''اور یہود کہتے ہیں عزیرؑ اللہ تعالیٰ کا بیٹا ہے اور نصاریٰ کہتے ہیں مسیح اللہ تعالیٰ کا بیٹا ہے- یہ ان کے مونہوں کی بات ہے وہ اگلے کافروں کی ریس کرتے ہیں- اللہ تعالیٰ انہیں ہلاک کرے وہ کدھر الٹے جارہے ہیں۔'' O---۳۱۔ ''انہوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اپنے عالموں اور اپنے گوشہ نشینوں کو اور مسیح ابن مریم کو رب بنالیا ہے- حالانکہ انہیں صرف یہ حکم دیا گیا تھا کہ اکیلے خدا کی جس کے سوا کوئی خدا نہیں عبادت کریں- وہ ان سے پاک ہے جنہیں وہ اس کا شریک ٹھہراتے ہیں۔'' O

Marfat.com

[اقتباسات از قصص القرآن جلد چہارم مؤلفہ مولانا محمد حفظ الرحمان سیوہارویؒ]

ولادت مبارک:- عابد وزاہد اور عفت مآب مریم اپنے خلوت کدہ میں مشغول عبادت رہتی اور ضروری حاجات کے علاوہ کبھی اس سے باہر نہیں نکلتی تھیں۔ ایک مرتبہ مسجد اقصیٰ (ہیکل) کے مشرقی جانب لوگوں کی نگاہوں سے دور کسی ضرورت سے ایک گوشہ میں تنہا بیٹھی تھیں کہ اچانک خدا کا فرشتہ (جبرائیلؑ) انسانی شکل میں ظاہر ہوا۔ حضرت مریمؑ نے ایک اجنبی شخص کو اس طرح بے حجاب سامنے دیکھا تو گھبرا گئیں اور فرمانے لگیں ''اگر تجھ کو کچھ بھی خدا کا خوف ہے تو میں خدائے رحمان کا واسطہ دے کر تجھ سے پناہ چاہتی ہوں'' فرشتے نے کہا: مریم! خوف نہ کھا، میں انسان نہیں بلکہ خدا کا فرستادہ فرشتہ ہوں اور تجھ کو بیٹے کی بشارت دینے آیا ہوں۔ حضرت مریمؑ نے یہ سنا تو ازراہ تعجب فرمانے لگیں: میرے لڑکا کیسے ہو سکتا ہے جب کہ مجھ کو آج تک کسی بھی شخص نے ہاتھ نہیں لگایا اس لئے کہ نہ تو میں نے نکاح کیا ہے اور نہ میں زانیہ ہوں۔ فرشتہ نے جواب دیا: میں تو تیرے پروردگار کا قاصد ہوں۔ اس نے مجھ سے اسی طرح کہا ہے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ یہ میں اس لئے کروں گا کہ تجھ کو اور تیرے لڑکے کو کائنات کے لئے اپنی قدرت کاملہ کے اعجاز کا نشان بنادوں اور لڑکا میری جانب سے ''رحمت'' ثابت ہوگا اور میرا یہ فیصلہ اٹل ہے۔ مریم! اللہ تعالیٰ تجھ کو ایک ایسے لڑکے کی بشارت دیتا ہے جو اس کا ''کلمہ'' ہوگا (یعنی توالد وتناسل کے عام قانون سے جدا قانون اعجاز کے مطابق محض حکم الٰہی اور ارادہ باری سے ہی رحم مریمؑ میں وجود پذیر ہو جائے گا) اس کا لقب ''مسیح'' (مسیح بمعنی مبارک یا سیاح جس کا کوئی گھر نہ ہو۔) اور اس کا نام عیسیٰ (یسوع) ہوگا اور وہ دُنیا اور آخرت دونوں میں باوجاہت اور صاحب عظمت رہے گا کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے مقربین میں سے ہوگا۔ وہ اللہ تعالیٰ کے نشان کے طور پر بحالت شیرخوارگی لوگوں سے باتیں کرے گا اور سن کہولت (بڑھاپے کا ابتدائی دور) بھی پائے گا تاکہ کائنات کی رشد وہدایت کی خدمت کی تکمیل کرے اور یہ سب کچھ اس لئے ضرور ہو کر رہے گا کہ اللہ تعالیٰ کا قانون قدرت یہ ہے کہ جب وہ کسی شے کو وجود میں لانا چاہتا ہے تو اس کا محض یہ ارادہ اور حکم کہ ''ہوجا'' اس شے کو نیست سے ہست کر دیتا ہے لہٰذا یہ یوں ہی ہو کر رہے گا اور اللہ تعالیٰ اس کو اپنی کتاب عطا کرے گا۔ اس کو حکمت سکھائے گا اور اس کو بنی اسرائیل کی رشد وہدایت کے لئے رسول اور اولوالعزم پیغمبر بنائے گا۔ صفحہ ۴۰، ۴۱

حضرت مریمؑ وحی الٰہی کے ان پیغامات پر مطمئن ہو کر بچہ کو گود میں لے کر بیت المقدس کو روانہ ہوئیں۔ جب شہر میں پہنچیں اور لوگوں نے اس حالت میں دیکھا تو چہار جانب سے ان کو گھیر لیا اور کہنے لگے ''مریم! یہ کیا؟ تو نے تو بہت ہی عجیب بات کر دکھائی اور بھاری تہمت کا کام کر لیا، اے ہارون کی بہن! نہ تو تیرا باپ برا آدمی تھا اور نہ تیری ماں ہی بدچلن تھی پھر تو یہ کیا کر بیٹھی؟

مریم علیہا السلام نے خدا کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے لڑکے کی جانب اشارہ کر دیا کہ جو کچھ دریافت کرنا ہے اس سے معلوم کر لو میں تو آج روزہ سے ہوں۔ لوگوں نے یہ دیکھ کر انتہائی تعجب کے ساتھ کہا ''ہم کس طرح ایسے شیرخوار بچہ سے باتیں کر سکتے ہیں جو ابھی ماں کی گود میں بیٹھنے والا بچہ ہے'' مگر بچہ فوراً بول اٹھا ''میں اللہ کا بندہ ہوں، اللہ نے (اپنے فیصلہ تقدیر میں) مجھ کو کتاب (انجیل) دی ہے اور نبی بنایا ہے اور اس نے مجھ کو مبارک بنایا خواہ میں کسی حال اور کسی جگہ بھی ہوں اور اس نے مجھ کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا ہے کہ جب تک میں زندہ رہوں ہمیشہ، میرا شعیرہ ہو اور اس نے مجھ کو اپنی ماں کا خدمت گزار بنایا اور خود سر اور نافرمان نہیں بنایا اور اس کی جانب سے مجھ کو سلامتی کا پیغام ہے جس دن کہ میں پیدا ہوا اور جس دن کہ میں مروں گا اور جس دن کہ پھر زندہ اٹھایا جاؤں گا۔'' اللہ تعالیٰ نے ان تفصیلات کو سورۂ انبیاء، تحریم اور سورۂ مریم میں ذکر فرمایا ہے:۔ صفحہ ۴۴، ۴۵

قوم نے ایک شیرخوار بچہ کی زبان سے جب یہ حکیمانہ کلام سنا تو حیرت میں رہ گئی اور اس کو یقین ہو گیا کہ مریمؑ کا دامن بلاشبہ ہر قسم کی برائی اور تلویث سے پاک ہے اور اس بچہ کی پیدائش کا معاملہ یقیناً منجانب اللہ ایک ''نشان'' ہے۔

یہ خبر ایسی نہیں تھی کہ پوشیدہ رہ جاتی، قریب اور بعید سب جگہ اس حیرت زا واقعہ اور عیسیٰؑ کی معجزانہ ولادت کے چرچے ہونے لگے اور طبائع انسانی نے اس مقدس ہستی کے متعلق شروع ہی سے مختلف کروٹیں بدلنی شروع کر دیں۔ اصحاب خیر نے اس کو اگر یمن وسعادت کا ماہتاب سمجھا تو اصحاب شر نے اس کی ہستی کو اپنے لئے فال بد جانا اور بغض وحسد کے شعلوں نے اندر ہی اندر ان کی فطری استعداد کو کھانا شروع کر دیا۔

غرض اسی متضاد فضا کے اندر اللہ تعالیٰ اپنی نگرانی میں اس مقدس بچہ کی تربیت اور حفاظت کرتا رہا تاکہ اس کے ہاتھوں بنی اسرائیل کے مردہ قلوب کو حیات تازہ بخشے اور ان کی روحانیت کے شجر خشک کو ایک مرتبہ پھر بارآور اور مثمر بنائے:۔ صفحہ ۴۶، ۴۷

حلیہ مبارک:- بخاری حدیث معراج میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا، میری ملاقات حضرت عیسیٰؑ سے ہوئی تو میں نے ان کو میانہ قد سرخ سپید پایا۔ بدن ایسا صاف شفاف تھا معلوم ہوتا تھا کہ ابھی حمام سے نہا کر آئے ہیں اور بعض روایات میں ہے کہ آپ کے کاکل کاندھوں تک لٹکے ہوئے تھے اور بعض احادیث میں ہے کہ رنگ کھلتا ہوا گندم گوں تھا۔ بخاری کی روایت اور اس روایت میں ادائے تعبیر کا فرق ہے، حسن میں اگر صباحت کے ساتھ ملاحت کی آمیزش بھی ہوئی ہے تو اس رنگ میں ایک خاص کیفیت پیدا ہو جاتی ہے، کسی وقت اگر سرخی جھلک آئی تو صباحت نمایاں ہو جاتی ہے اور اگر کسی وقت ملاحت غالب آ۔

Marfat.com

گئی تو چہرہ پر حسن ولطافت کے ساتھ کھلتا ہوا گندم گوں رنگ چمکنے لگتا ہے۔صفحہ ۴۹

بعثت ورسالت: ۔حضرت عیسیٰؑ سے قبل بنی اسرائیل ہر قسم کی برائیوں میں مبتلا تھے اور انفرادی واجتماعی عیوب ونقائص کا کوئی پہلو ایسا نہیں تھا جو ان سے بچ رہا ہو۔وہ اعتقاد واعمال دونوں ہی قسم کی گمراہیوں کا مرکز ومحور بن گئے تھے حتیٰ کہ اپنی ہی قوم کے ہادیوں اور پیغمبروں کے قتل تک پر جری اور دلیر ہو گئے تھے۔

یہودیہ کے بادشاہ ہیرودیس نے حضرت یحییٰؑ کو اپنی محبوبہ کے اشارہ پر عبرتناک طریقہ پر قتل کرا دیا تھا اور اس نے یہ سفاکانہ اقدام صرف اس لئے کیا کہ وہ حضرت یحییٰ کی بڑھتی ہوئی روحانی مقبولیت کو برداشت نہ کر سکا اور اپنی محبوبہ سے ناجائز رشتہ پر ان کے نہی عن المنکر (برائی سے بچانے کی ترغیب) کی تاب نہ لا سکا اور یہ عبرتناک سانحہ حضرت عیسیٰؑ کی زندگی مبارک ہی میں ان کی بعثت سے قبل پیش آچکا تھا۔

دائرۃ المعارف (انسائیکلوپیڈیا للبستانی) میں یہود سے متعلق جو مقالہ ہے اس کے تاریخی مواد سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی بعثت سے پہلے یہود کے عقائد واعمال کا یہ حال تھا کہ وہ مشرکانہ رسوم وعقائد کو جزء مذہب بنا چکے تھے اور جھوٹ،فریب،بغض وحسد جیسی بداخلاقیوں کو تو عملاً اخلاق کریمانہ کی حیثیت دے رکھی تھی اور اسی بناء پر بجائے شرمسار ہونے کے وہ ان پر فخر کا اظہار کرتے تھے اور ان کے علماء واحبار نے تو دُنیا کے لالچ اور حرص میں کتاب اللہ (تورات) تک کو تحریف کئے بغیر نہ چھوڑا اور درہم ودینار پر خدا کی آیات کو فروخت کر ڈالا یعنی عوام سے نذر اور بھینٹ حاصل کرنے کی خاطر حلال کو حرام اور حرام کو حلال بنانے سے بھی دریغ نہیں کیا اور اس طرح قانون الٰہی کو مسخ کر ڈالا۔

بہرحال ان ہی تاریک حالات میں جب حضرت یحییٰؑ کے قتل کا واقعہ بھی ہو گزرا اور بنی اسرائیل نے خدا کے حکموں کے خلاف بغاوت وسرکشی کی حد کر دی تب وہ وقت سعید آپہنچا کہ جس مبارک بچہ نے حضرت مریم کی آغوش میں پیغام حق سنا کر بنی اسرائیل کو حیرت میں ڈال دیا تھا،سن رشد کو پہنچ کر اس نے یہ اعلان کر کے ''کہ وہ خدا کا رسول اور پیغمبر ہے اور رشد وہدایت خلق اس کا فرض منصبی ہے'' قوم میں ہلچل پیدا کر دی۔وہ شرف رسالت سے مشرف ہو کر اور حق کی آواز بن کر آیا اور اپنی صداقت وحقانیت کے نور سے تمام اسرائیلی دُنیا پر چھا گیا۔اس مقدس ہستی نے قوم کو للکارا اور احبار کی علمی مجلسوں،راہبوں کے خلوت کدوں بادشاہ اور امراء کے درباروں اور عوام وخواص کی محفلوں میں حتیٰ کہ کوچہ وبرزن اور بازاروں میں شب وروز یہ پیغام حق سنایا:۔

''لوگو!اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اپنا رسول اور پیغمبر بنا کر تمہارے پاس بھیجا ہے اور تمہاری اصلاح کی خدمت میرے سپرد فرمائی ہے۔میں اس کی جانب سے پیغام ہدایت لے کر آیا ہوں اور تمہارے ہاتھ میں خدا کا جو قانون (توراۃ) ہے اور جس کو تم نے اپنی جہالت اور کج روی سے پس پشت ڈال دیا ہے میں اس کی تصدیق کرتا ہوں اور اس کی مزید تکمیل کے لئے خدا کی کتاب (انجیل) لے کر آیا ہوں۔یہ کتاب حق وباطل کا فیصلہ کرے گی اور آج جھوٹ اور سچ کے درمیان فیصلہ ہو کر رہے گا۔سنو اور سمجھو اور اطاعت کے لئے خدا کے حضور جھک جاؤ کہ یہی دین ودُنیا کی فلاح کی راہ ہے۔''صفحہ ۵۰،۵۱

معجزات: ۔عیسیٰؑ کے ان معجزات میں سے جن کا مظاہرہ انہوں نے قوم کے سامنے کیا۔قرآن عزیز نے ''چار معجزات'' کا بصراحت ذکر کیا ہے۔(۱) وہ خدا کے حکم سے مردہ کو زندہ (۲) اور پیدائشی نابینا کو بینا اور جذامی کو چنگا کر دیا کرتے تھے (۳) وہ مٹی سے پرند بنا کر اس میں پھونک دیتے تھے اور خدا کے حکم سے اس میں روح پڑ جاتی تھی (۴) وہ یہ بھی بتا دیا کرتے تھے کہ کس نے کیا کھایا اور خرچ کیا اور کیا گھر میں ذخیرہ محفوظ رکھا ہے۔

قوموں میں ایسے مسیحا موجود تھے جن کے علاج ومعالجے اور اکتسابی تدابیر سے مایوس مریض شفا پاتے تھے۔ان میں ماہر طبیعات ایسے فلسفی بھی کم نہ تھے جو روح ومادہ کے حقائق اور ارضی وسماوی اشیاء کی ماہیات پر بے نظیر نظریات وتجربات کے مالک سمجھے جاتے تھے اور حقائق اشیاء میں ان کی باریک بینی اور مہارت ارباب کمال کے لئے باعث صد نازش تھی لیکن جب ان کے سامنے عیسیٰؑ نے اسباب ووسائل اختیار کئے بغیر ان امور کا مظاہرہ کیا تو ان پر بھی ہدایت وضلالت کی قدرتی تقسیم کے مطابق یہی اثر پڑا کہ جس شخص کے قلب میں حق کی طلب موجزن تھی اس نے اقرار کیا کہ بلاشبہ اس قسم کا مظاہرہ انسانی دسترس سے باہر ہے اور نبی برحق کی تائید وتصدیق کے لئے منجانب اللہ ہے اور جن دلوں میں رعونت،حسد اور بغض وعناد تھا ان کے تعصب نے وہی کہنے پر مجبور کیا جو ان کے پیشرو انبیاء ورسل سے کہتے آئے تھے ''کہ یہ تو کھلا جادو ہے۔''

چوتھے معجزے کے بارے میں بعض مفسرین کہتے ہیں کہ اس کے مظاہرہ کی وجہ یہ پیش آئی کہ مخالفین جب ان کی دعوت رشد وہدایت سے نفور ہو کر ان کو جھٹلاتے اور ان کے پیش کردہ آیات بینات (معجزات) کو سحر اور جادو کہتے تو ساتھ ہی ازرہ تمسخر یہ بھی کہہ دیا کرتے تھے کہ اگر تم خدائے تعالیٰ کے ایسے مقبول بندے ہو تو بتاؤ آج ہم نے کیا کھایا اور کیا بچا رکھا ہے تب عیسیٰؑ ان کے تمسخر کو سنجیدگی سے بدل دیتے اور وحی الٰہی کی نصرت سے ان کے سوال کا جواب دے دیا کرتے تھے۔صفحہ ۶۷،۶۸

حضرت عیسیٰؑ اور ان کی تعلیمات کا خلاصہ: ۔بہرحال حضرت عیسیٰؑ بنی اسرائیل کو حجتہ وبرہان اور آیات اللہ کے ذریعہ دین حق کی تعلیم دیتے رہتے اور ان کے بھولے ہوئے سبق کو یاد دلا کر مردہ قلوب میں حیات تازہ بخشتے رہتے تھے۔

Marfat.com

خدا اور خدا کی توحید پر ایمان، انبیاء و رسل علیہم السلام کی تصدیق، آخرت (معاد) پر ایمان، ملائکہ پر ایمان، قضاو قدر پر ایمان، خدا کے رسولوں اور کتابوں پر ایمان، اخلاق حسنہ کے اختیار، اعمال سیئہ سے پرہیز و اجتناب، عبادت الٰہی سے رغبت، دُنیا میں انہماک سے نفرت اور خدا کے کنبہ (مخلوق خدا) سے محبت و مؤدت یہی وہ تعلیم و تلقین تھی جو ان کی زندگی کا مشغلہ اور فرض منصبی بنا ہوا تھا- وہ بنی اسرائیل کو تورات، انجیل، اور حکیمانہ پندو نصائح کے ذریعہ ان امور کی جانب دعوت دیتے مگر بدبخت یہود اپنی فطرت کج، صدیوں کی مسلسل سرکشی اور تعلیم الٰہی سے بغاوت کی بدولت اس درجہ متشدد ہو گئے تھے اور انبیاء و رسل کے قتل نے ان کے قلوب کو حق و صداقت کے قبول میں اس درجہ سخت بنا دیا تھا کہ ایک مختصر سی جماعت کے علاوہ ان کی جماعت کی بڑی اکثریت نے ان کی مخالفت اور ان کے ساتھ حسد و بغض کو اپنا شعار اور اپنی جماعتی زندگی کا معیار بنالیا اور اس لئے انبیاء کی سنت راشدہ کے مطابق رشد و ہدایت کے حلقہ بگوشوں میں دنیوی جاہ و جلال کے لحاظ سے کمزور و ناتواں اور زیر دست پیشہ ور طبقہ کی اکثریت نظر آتی تھی- ضعفاء کا یہ طبقہ اگر اخلاص و دیانت کے ساتھ حق کی آواز پر لبیک کہتا تو بنی اسرائیل کا وہ سرکش و مغرور حلقہ ان پر اور خدا کے پیغمبر پر پھبتیاں کستا، توہین و تذلیل کا مظاہرہ کرتا اور اپنی عملی جدوجہد کا بڑا حصہ معاندت و مخالفت میں صرف کرتا رہتا تھا: صفحہ ۷۶، ۷۷

حواری عیسیٰؑ:- مگر عیسیٰؑ معاندین و مخالفین کی دراندازیوں اور ہرزہ سرائیوں کے باوجود اپنے فرض منصبی ''دعوۃ الی الحق'' میں سرگرم عمل رہتے اور شب و روز بنی اسرائیل کی آبادیوں اور بستیوں میں پیغام حق سناتے اور روشن دلائل اور واضح آیات اللہ کے ذریعہ لوگوں کو قبول حق و صداقت پر آمادہ کرتے رہتے تھے اور خدا اور حکم خدا سے سرکش اور باغی انسانوں کی اس بھیڑ میں ایسی سعید روحیں بھی نکل آتی تھیں جو عیسیٰؑ کی دعوت حق پر لبیک کہتی اور سچائی کے ساتھ دین حق کو قبول کر لیتی تھیں- ان ہی پاک بندوں میں وہ مقدس ہستیاں بھی تھیں جو حضرت عیسیٰؑ کے شرف صحبت سے فیض یاب ہو کر نہ صرف ایمان ہی لے آئی تھیں بلکہ دین حق کی سربلندی اور کامیابی کے لئے انہوں نے جان و مال کی بازی لگا کر خدمت دین کے لئے خود کو وقف کر دیا تھا اور اکثر و بیشتر حضرت مسیح علیہ السلام کے ساتھ رہ کر تبلیغ و دعوت کو سرانجام دیتی تھی- اسی خصوصیت کی وجہ سے وہ ''حواری'' (رفیق) اور ''انصار اللہ'' (اللہ کے دین کے مددگار) کے مقدس القاب سے معزز و ممتاز کی گئیں- چنانچہ ان بزرگ ہستیوں نے پیغمبر خدا کی حیات پاک کو اپنا اسوہ بنایا اور سخت سے سخت اور نازک سے نازک حالات میں بھی ان کا ساتھ نہیں چھوڑا اور ہر طرح معاون و مددگار ثابت ہوئیں- عیسیٰؑ کے یہ حواری بیشتر غریب اور مزدور طبقہ میں سے تھے کیونکہ انبیاء علیہم السلام کی دعوت و تبلیغ کے ساتھ ''سنۃ اللہ'' یہی جاری رہی ہے کہ ان کی صدائے حق پر لبیک کہنے اور دین حق پر جان سپاری کرنے کا مظاہرہ کرنے کے لئے اول غریب اور کمزور طبقہ ہی آگے بڑھتا ہے اور زیر دست ہی فداکاری کا ثبوت دیتے ہیں اور وقت کی صاحب اقتدار ہستیاں اپنے غرور اور گھمنڈ کے ساتھ مقابلہ اور معارضہ کے لئے سامنے آتی اور معاندانہ سرگرمیوں کے ساتھ اعلاء کلمۃ اللہ کی راہ میں سنگ گراں بن جاتی ہیں لیکن جب خدائے تعالیٰ کا قانون پاداش عمل اپنا کام کرتا ہے تو نتیجہ میں فلاح و کامرانی ان کمزور فدایان حق ہی کا حصہ ہو جاتا ہے اور متکبر و مغرور ہستیاں یا ہلاکت کے قعر مذلت میں جا گرتی ہیں اور یا مقہور و مغلوب ہو کر سرنگوں ہو جانے کے ماسوا کوئی چارۂ کار نہیں دیکھتیں- صفحہ ۷۸، ۷۹، ۸۰

نزول مائدہ:- مخلص اور فداکار حواریوں کی جماعت اگرچہ صادق الایمان اور راسخ الاعتقاد تھی مگر علمی و مجلسی تکلفات گفت و شنید کے لحاظ سے سادہ لوح اور ضروریات زندگی کے سرو سامان کے اعتبار سے غربا اور ضعفاء کی جماعت تھی اس لئے انہوں نے ازراہ سادگی و سادہ دلی حضرت عیسیٰؑ سے یہ درخواست کی کہ جس خدائے برتر میں یہ لامحدود طاقت ہے کہ اس کا ایک نمونہ آپ کی ذات اقدس اور وہ نشان (معجزات) ہیں خدائے تعالیٰ نے جن کو آپ کی تصدیق نبوت و رسالت کے لئے آپ کے ہاتھ پر ظاہر فرمایا اس خدا میں یہ طاقت بھی ضرور ہو گی کہ وہ ہمارے لئے غیب سے ایک دستر خوان نازل کر دیا کرے تاکہ ہم روزی کمانے کی فکر سے آزاد ہو کر باطمینان قلب یاد خدا اور دین حق کی دعوت و تبلیغ میں مصروف رہا کریں- حضرت عیسیٰؑ نے یہ سن کر ان کو نصیحت فرمائی کہ اگرچہ خدا کی طاقت بے غایت اور بے نہایت ہے لیکن کسی سچے بندہ کے لئے یہ زیبا نہیں کہ وہ اس طرح خدا کو آزمائے- پس خدا سے ڈرو اور ایسے خیالات سے بچو- یہ سن کر حواریوں نے جواب دیا ''ہم اور خدا کو آزمائیں، حاشا ہمارا تو یہ مقصد نہیں- ہمارا تو یہ مطلب ہے کہ رزق کی جدوجہد سے دل مطمئن کر کے خدا کے اس عطیہ کو زندگی کا سہارا بنالیں اور آپ کی تصدیق میں ہم کو حق الیقین کا اعتقاد راسخ حاصل ہو جائے اور ہم اس کی خدائی پر کائنات انسانی کے لئے شاہد عدل بن جائیں-''

حضرت عیسیٰؑ نے جب ان کا بڑھتا ہوا اصرار دیکھا تو بارگاہ الٰہی میں دُعا کی ''اے خدا! تو ان کے سوال کو پورا کر اور آسمان سے ایسا مائدہ (دستر خوان نعمت) نازل فرما کہ وہ ہمارے لئے تیرے غضب کا مظہر ثابت نہ ہو بلکہ ہمارے اول و آخر سب کے لئے خوشی کی یادگار (عید) بن جائے اور تیرا ''نشان'' کہلائے اور اس ذریعہ سے ہم کو اپنے غیبی رزق سے شادکام کرے کیونکہ تو ہی بہتر رزق رساں ہے'' اس دُعا کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی: عیسیٰ تمہاری دُعا قبول ہے- میں اس کو ضرور نازل کروں گا لیکن یہ واضح رہے کہ اس کھلی نشانی نازل ہونے کے بعد اگر ان میں سے کسی نے بھی خدا کے حکم کی خلاف ورزی کی تو پھر ان

Marfat.com

کوعذاب بھی ایسا ہولناک دوں گا جو کائنات کے کسی انسان کو نہیں دیا جائے گا۔ صفحہ ۸۴،۸۵

رفع الی السماء یعنی زندہ آسمان پر اٹھالیا جانا:۔ حضرت عیسیٰؑ نے نہ شادی کی اور نہ بود و ماند کے لئے گھر بنایا۔ وہ شہر شہر اور گاؤں گاؤں خدا کا پیغام سناتے اور دین حق کی دعوت و تبلیغ کا فرض انجام دیتے اور جہاں بھی رات آ پہنچتی وہیں کسی سر و سامان راحت کے بغیر شب بسر کر دیتے تھے اور چونکہ ان کی ذات اقدس سے مخلوق خدا جسمانی و روحانی دونوں طرح کی شفا اور تسکین پاتی تھی اس لئے جس جانب بھی ان کا گزر ہو جاتا خلقت کا انبوہ حسن عقیدت کے ساتھ جمع ہو جاتا اور والہانہ محبت کے ساتھ ان پر نثار ہو جانے کو تیار رہتا تھا۔

یہود کو اس دعوت حق کے ساتھ جو بغض و عناد تھا اس نے اس بڑھتی ہوئی مقبولیت کو انتہائی حسد اور سخت خطرہ کی نگاہ سے دیکھا اور جب ان کے مسخ شدہ قلوب کسی طرح اس کو برداشت نہ کر سکے تو ان کے سرداروں، فقیہوں، فریسیوں اور صدوقیوں نے ذات اقدس کے خلاف سازش شروع کی اور طے یہ پایا کہ اس ہستی کے خلاف کامیابی حاصل کرنے کی بجز اس کے کوئی صورت نظر نہیں آتی کہ بادشاہ وقت کو مشتعل کر کے اس کو دار پر چڑھا دیا جائے۔

گزشتہ چند صدیوں سے یہود کے ناگفتہ بہ حالات کی بدولت اس زمانہ میں یہودیہ کے بادشاہ ہیرودیس کی حکومت اپنے باپ دادا کے علاقہ میں سے بمشکل ایک چوتھائی پر قائم تھی اور وہ بھی برائے نام اور اصل حکومت و اقتدار، وقت کے بت پرست شہنشاہ قیصر روم کو حاصل تھا اور اس کی نیابت میں پلاطیس یہودیہ کے اکثر علاقہ کا گورنر یا بادشاہ تھا۔

یہود اگرچہ اس بت پرست بادشاہ کے اقتدار کو اپنی بدبختی سمجھ کر اس سے متنفر تھے مگر حضرت مسیح علیہ السلام کے خلاف قلوب میں مشتعل حسد کی آگ نے اور صدیوں کی غلامی سے پیدا شدہ پست ذہنیت نے ایسا اندھا کر دیا کہ انجام اور نتیجہ کی فکر سے بے پرواہ ہو کر پلاطیس کے دربار میں جا پہنچے اور عرض کیا: ''عالی جاہ! یہ شخص نہ صرف ہمارے لئے بلکہ حکومت کے لئے بھی خطرہ بنتا جا رہا ہے اگر فوراً ہی اس کا استیصال نہ کر دیا گیا تو نہ ہمارا دین ہی صحیح حالت میں باقی رہ سکے گا اور اندیشہ ہے کہ کہیں آپ کے ہاتھ سے حکومت کا اقتدار بھی نہ چلا جائے اس لئے کہ اس شخص نے عجیب و غریب شعبدے دکھا کر خلقت کو اپنا گرویدہ بنا لیا ہے اور ہر وقت اس گھات میں لگا ہے کہ عوام کی اس طاقت کے بل پر قیصر اور آپ کو شکست دے کر خود بنی اسرائیل کا بادشاہ بن جائے۔ اس شخص نے لوگوں کو صرف دنیوی راہ سے گمراہ نہیں کیا بلکہ اس نے ہمارے دین تک کو بھی بدل ڈالا اور لوگوں کو بددین بنانے میں منہمک ہے۔ پس اس فتنہ کا انسداد از بس ضروری ہے تاکہ بڑھتا ہوا یہ فتنہ ابتدائی منزل ہی میں کچل ڈالا جائے۔''

غرض کافی گفت و شنید کے بعد پلاطیس نے ان کو اجازت دے دی کہ وہ حضرت مسیح علیہ السلام کو گرفتار کر لیں اور شاہی دربار میں مجرم کی حیثیت سے پیش کریں۔ بنی اسرائیل کے سردار، فقیہ اور کاہن یہ فرمان حاصل کر کے بے حد مسرور ہوئے اور فخر و مباہات کے ساتھ ایک دوسرے کو مبارکباد دینے لگے کہ آخر ہماری سازش کارگر ہوئی اور ہماری تدبیر کا تیر ٹھیک نشانہ پر بیٹھ گیا اور کہنے لگے کہ اب ضرورت اس امر کی ہے کہ خاص موقع کا منتظر رہا جائے اور کسی خلوت اور تنہائی کے موقع پر اس طرح اس کو گرفتار کیا جائے کہ عوام میں ہیجان نہ ہونے پائے۔ دو دنوں کے بعد فصح اور عید الفطر ہونے والی تھی اور سردار کاہن اور فقیہ موقع ڈھونڈ رہے تھے کہ اسے کیونکر فریب سے پکڑ کر قتل کریں کیونکہ کہتے تھے کہ عید کو کہیں ایسا نہ ہو کہ بلوہ ہو جائے۔ صفحہ ۸۹ تا ۹۱

آخر وہ وقت آ پہنچا کہ بنی اسرائیل کے سرداروں، کاہنوں اور فقیہوں نے حضرت عیسیٰؑ کا ایک بند مکان میں محاصرہ کر لیا۔ ذات اقدس اور حواری مکان کے اندر بند ہیں اور دشمن چاروں طرف سے محاصرہ کیے ہوئے ہیں۔ لہٰذا اب قدرتی طور پر یہ سوال پیدا ہوا کہ وہ کیا صورت ہو کہ جس سے دشمن ناکام رہے اور حضرت عیسیٰؑ کو کسی طرح کا بھی گزند نہ پہنچا سکے تاکہ خدائے قادر کا وعدۂ حفاظت اور دعویٰ تدبیر خیر پورا ہو تو اس کے متعلق قرآن نے بتایا کہ بیشک خدا کا وعدہ پورا ہوا اور اس کی تدبیر محکم نے عیسیٰؑ کو دشمنوں کے ہاتھوں سے ہر طرح محفوظ رکھا اور صورت یہ پیش آئی کہ اس نازک گھڑی میں حضرت عیسیٰؑ کو وحی الٰہی نے یہ بشارت سنائی: ''عیسیٰ! خوف نہ کر تیری مدت پوری کی جائے گی (یعنی تم کو دشمن قتل نہیں کر سکیں گے اور نہ تم اس وقت موت سے دوچار ہو گے) اور ہوگا یہ کہ میں تجھ کو اپنی جانب (ملاءِ اعلیٰ کی جانب) اٹھا لوں گا اور ان کافروں سے ہر طرح تجھ کو پاک رکھوں گا (یعنی یہ تجھ پر کسی قسم کا قابو نہ پا سکیں گے) اور تیرے پیرووں کو ان کافروں پر ہمیشہ غالب رکھوں گا (یعنی بنی اسرائیل کے مقابلہ میں قیامت تک عیسائی اور مسلمان غالب رہیں گے اور ان کو بھی ان دونوں پر حاکمانہ اقتدار نصیب نہیں ہوگا پھر انجام کار میری جانب (موت کے بعد) لوٹ آنا ہے پس میں ان باتوں پر فیصلہ حق دوں گا جن کے متعلق تم آپس میں اختلاف کر رہے ہو۔ صفحہ ۱۰۰، ۱۰۱۔

تو اب جب کہ حضرت عیسیٰؑ کو یہ اطمینان دلا دیا گیا کہ اس سخت محاصرہ کے باوجود دشمن تم کو قتل نہ کر سکیں گے۔ اور تم کو غیبی ہاتھ ملاءِ اعلیٰ کی جانب اٹھا لے گا اور اس طرح دشمنان دین کے ناپاک ہاتھوں سے آپ ہر طرح محفوظ کر دیئے جائیں گے تو اس جگہ پہنچ کر ایک دوسرا سوال پیدا ہوا کہ یہ کس طرح ہوا اور واقعہ نے کیا صورت اختیار کر لی؟ کیونکہ یہود و نصاریٰ تو کہتے ہیں کہ مسیح کو سولی پر بھی لٹکایا اور مار بھی ڈالا اب قرآن نے بتایا کہ مسیح ابن مریم (علیہ السلام) بے قتل و

Marfat.com

صلیب کی پوری داستان سر تا سر غلط اور جھوٹ ہے بلکہ اصل معاملہ یہ ہے کہ جب مسیح کو بقید حیات ملاء اعلیٰ کی جانب اٹھالیا گیا اور اس کے بعد دشمن مکان کے اندر گھس پڑے تو ان پر صورت حال مشتبہ کر دی گئی اور وہ کسی طرح نہ جان سکے کہ آخر اس مکان میں سے مسیح کہاں چلا گیا۔ صفحہ نمبر ۱۰۱،۱۰۲

حیات عیسیٰ علیہ السلام:۔ سورۂ آل عمران، المائدہ اور النساء کی آیات سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کے متعلق حکمت الٰہی کا یہ فیصلہ صادر ہوا کہ ان کو بقید حیات ملاء اعلیٰ کی جانب اٹھالیا جائے اور وہ دشمنوں اور کافروں سے محفوظ اٹھالئے گئے۔ صفحہ ۱۲۷

(**سورۃ المؤمنون ۲۳**)---۵۰۔ ''ہم نے ابن مریم اور اس کی والدہ کو ایک نشانی بنایا اور ان دونوں کو بلند صاف قرار والی اور جاری پانی والی جگہ میں پناہ دی۔'' O

(**سورۃ الاحزاب ۳۳**)---۷۔ ''جب کہ ہم نے تمام نبیوں سے عہد لیا اور (بالخصوص) آپ سے اور نوحؑ سے اور ابراہیمؑ سے اور موسیٰؑ سے اور مریمؑ کے بیٹے عیسیٰؑ سے اور ہم نے ان سے (پکا اور) پختہ عہد لیا۔'' O---۸۔ ''تا کہ اللہ تعالیٰ سچوں سے ان کی سچائی کے بارے میں دریافت فرمائے، اور کافروں کے لیے ہم نے المناک عذاب تیار کر رکھے ہیں۔'' O

(**سورۃ الشوریٰ ۴۲**)---۱۳۔ ''اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے وہی دین مقرر کر دیا ہے جس کے قائم کرنے کا اس نے نوح (علیہ السلام) کو حکم دیا تھا اور جو (بذریعہ وحی) ہم نے تیری طرف بھیج دی ہے، اور جس کا تاکیدی حکم ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ (علیہم السلام) کو دیا تھا، کہ اس دین کو قائم رکھنا اور اس میں پھوٹ نہ ڈالنا جس چیز کی طرف آپ انہیں بلا رہے ہیں وہ تو (ان) مشرکین پر گراں گزرتی ہے اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنا برگزیدہ بناتا ہے اور جو بھی اس کی طرف رجوع کرے وہ اس کی صحیح رہنمائی کرتا ہے۔'' O

(**سورۃ الزخرف ۴۳**)---۵۷۔ ''اور جب ابن مریم کی مثال بیان کی گئی تو اس سے تیری قوم (خوشی سے) چیخنے لگی ہے۔'' O---۵۸۔ ''اور انہوں نے کہا کہ ہمارے معبود اچھے ہیں یا وہ؟ تجھ سے ان کا یہ کہنا محض جھگڑے کی غرض سے ہے، بلکہ یہ لوگ ہیں ہی جھگڑالو۔'' O---۵۹۔ ''عیسیٰ (علیہ السلام) بھی صرف بندہ ہی ہے، جس پر ہم نے احسان کیا اور اسے بنی اسرائیل کے لیے نشانِ قدرت بنایا۔'' O---۶۰۔ ''اگر ہم چاہتے تو تمہارے عوض فرشتے کر دیتے جو زمین میں جانشینی کرتے۔'' O---۶۱۔ ''اور یقیناً عیسیٰ (علیہ السلام) قیامت کی علامت ہے پس تم (قیامت) کے بارے میں شک نہ کرو اور میری تابعداری کرو یہی سیدھی راہ ہے۔'' O---۶۲۔ ''اور شیطان تمہیں روک نہ دے یقیناً وہ تمہارا صریح دشمن ہے۔'' O---۶۳۔ ''اور جب عیسیٰ (علیہ السلام) معجزے لائے تو کہا۔ کہ میں تمہارے پاس حکمت لایا ہوں اور اس لیے آیا ہوں کہ جن بعض چیزوں میں تم مختلف ہو انہیں واضح کر دوں، پس تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میرا کہا مانو۔'' O---۶۴۔ ''میرا اور تمہارا رب فقط اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ پس تم سب اس کی عبادت کرو۔ راہ راست (یہی) ہے۔'' O---۶۵۔ ''پھر (بنی اسرائیل کی) جماعتوں نے آپس میں اختلاف کیا، پس ظالموں کے لیے خرابی ہے دکھ والے دن کی آفت سے۔'' O

(**سورۃ الحدید ۵۷**)---۲۷۔ ''ان کے بعد پھر بھی ہم اپنے رسولوں کو پے در پے بھیجتے رہے اور ان کے بعد حضرت عیسیٰ ابن مریم (علیہ السلام) کو بھیجا اور انہیں انجیل عطا فرمائی اور ان کے ماننے والوں کے دلوں میں شفقت اور رحم پیدا کر دیا ہاں رہبانیت (ترک دنیا) تو ان لوگوں نے از خود ایجاد کر لی تھی ہم نے ان پر اسے واجب نہ کیا تھا سوائے اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے۔ سو انہوں نے اس کی پوری رعایت نہ کی، پھر بھی ہم نے ان میں سے جو ایمان لائے تھے انہیں ان کا اجر دیا اور ان میں زیادہ تر لوگ نافرمان ہیں۔'' O

(**سورۃ الصف ۶۱**)---۶۔ ''اور جب مریم کے بیٹے عیسیٰ نے کہا اے (میری قوم) بنی اسرائیل! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں مجھ سے پہلے کی کتاب تورات کی میں تصدیق کرنے والا ہوں اور اپنے بعد آنے والے ایک رسول کی میں تمہیں خوشخبری سنانے والا ہوں جن کا نام احمد ہے۔ پھر جب وہ ان کے پاس کھلی دلیلیں لائے تو یہ کہنے لگے، یہ تو کھلا جادو ہے۔'' O---۷۔ ''اس شخص سے زیادہ ظالم اور کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ (افتراء) باندھے حالانکہ وہ اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے اور اللہ ایسے ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا۔'' O---۸۔ ''وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے منہ سے بجھا دیں اور اللہ اپنے نور کو کمال تک پہنچانے والا ہے گو کافر برا مانیں۔'' O---۹۔ ''وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا تا کہ اسے اور تمام مذاہب پر غالب کر دے، اگرچہ مشرکین ناخوش ہوں۔'' O---۱۰۔ ''اے ایمان والو! کیا میں تمہیں وہ تجارت بتلا دوں جو تمہیں دردناک عذاب سے بچالے؟'' O---۱۱۔ ''اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جانوں سے جہاد کرو۔ یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم میں علم ہو۔'' O---۱۲۔ ''اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف فرما دے گا اور تمہیں ان جنتوں میں پہنچائے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور صاف ستھرے گھروں میں جو جنت عدن میں ہوں گے، یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔'' O---۱۳۔ ''اور تمہیں ایک دوسری (نعمت) بھی دے گا جسے تم چاہتے ہو وہ اللہ کی مدد اور جلد فتح یابی ہے ایمانداروں کو خوشخبری دے دو۔'' O---۱۴۔ ''اے ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ کی مددگار بن جاؤ۔ جس طرح حضرت مریم کے بیٹے حضرت عیسیٰ نے حواریوں

Marfat.com

سے فرمایا کہ کون ہے جو اللہ کی راہ میں میرا مددگار بنے؟ حواریوں نے کہا کہ ہم اللہ کی راہ میں مددگار ہیں پس بنی اسرائیل میں سے ایک جماعت تو ایمان لائی اور ایک جماعت نے کفر کیا تو ہم نے مومنوں کی ان کے دشمنوں کے مقابلہ میں مدد کی پس وہ غالب آ گئے۔'' O

حضرت ذوالکفل علیہ السلام

نسب:- ذوالکفلؑ کے متعلق قرآن عزیز نے نام کے سوا کچھ نہیں بیان کیا- اسی طرح نبی اکرم ﷺ سے بھی کچھ منقول نہیں ہے لہٰذا قرآن و حدیث کی روشنی میں اس سے زیادہ نہیں کہا جاسکتا کہ ذوالکفلؑ خدا کے برگزیدہ نبی اور پیغمبر تھے اور کسی قوم کی ہدایت کے لئے مبعوث ہوئے تھے- اس سے زائد سے سکوت ہے- اس کے بعد دوسرا درجہ سیر و تواریخ کا ہے لیکن کافی تفتیش و جستجو کے بعد بھی ہم کو اس سلسلہ میں ایسی معلومات بہم نہیں پہنچ سکیں کہ جن کے ذریعہ سے ذوالکفلؑ کے حالات و واقعات پر مزید روشنی پڑ سکے- چنانچہ تورات بھی خاموش ہے اور اسلامی تاریخ بھی- (قصص القرآن میں ان کے بارے میں ایک لمبا قصہ درج ہے جو کہ ضخامت کی وجہ سے یہاں پر درج نہیں کیا گیا)

کہتے ہیں ذوالکفلؑ تھے ایوبؑ کے بیٹے- ایک شخص کے ضامن ہو کر کئی برس قید رہے اور للہ یہ محنت سہی- اور بعض معاصرین کا یہ خیال ہے کہ ذوالکفل حزقیل کا لقب ہے اور ایک دوسرے معاصر کی عجیب رائے یہ ہے کہ ذوالکفل ''گوتم بدھ'' کا لقب ہے اس لئے کہ اس کے دارالسلطنت کا نام ''کپل'' تھا جس کا معرب ''کفل'' ہے اور عربی میں ''ذو'' صاحب اور مالک کے لئے آتا ہے چنانچہ صاحب مال کے ''ذومال'' اور مالک شہر کے لئے ''ذوبلد'' بہ کثرت استعمال ہے اس لئے یہاں بھی کپل کے مالک اور بادشاہ کو ''ذوالکفل'' کہا گیا- معاصر موصوف نے یہ بھی دعویٰ کیا ہے کہ گوتم بدھ کی اصل تعلیم توحید اور حقیقی اسلام کی ہی تعلیم تھی اور موجودہ شکل و صورت دوسرے ادیان و ملل کی طرح مسخ اور محرف شدہ ہے- مگر یہ اقوال تخمینی آراء سے زیادہ تاریخی حیثیت سے کوئی وقعت نہیں رکھتے-

ہم اس تعصب کے قائل نہیں ہیں کہ اگر صحیح تاریخ سے یہ ثابت ہو جائے کہ قرآن نے جن انبیاء کے صرف نام ذکر کئے ہیں ان کا مصداق فلاں برگزیدہ ہستی ہے تو صرف اس لئے انکار کر دیا جائے کہ اس سے قبل ایسی بات چونکہ کسی نے نہیں کہی اس لئے قابل رد ہے- بلاشبہ ہم اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں کہ تاریخی حقائق کی جستجو کا باب بند نہیں ہوا اور ہر دن نئی نئی تحقیقات سامنے آتی اور جدید اکتشافات کو منکشف کرتی جاتی ہیں بلکہ ان کے ذریعہ قرآن عزیز اور احادیث رسول ﷺ کے بیان کردہ ان واقعات کی تصدیق ہوتی چلی جا رہی ہے جن کا انکار ملاحدہ اس لئے کرتے رہے تھے کہ تاریخ اور فلسفۂ تاریخ ان کا ساتھ نہیں دیتے- پس اگر قرآن عزیز کی بیان کردہ کسی ہستی کے متعلق مزید اکتشافات روشنی میں آئیں تو ہمارے لئے باعث انکار نہیں بلکہ مخالفین و معاندین پر مزید حجت و دلیل ہیں لیکن اس اقرار حقیقت کے باوجود اس سے یہ بھی لازم نہیں آتا کہ کسی واقعہ کے متعلق اگر ایک شخص محض اپنے مزعومہ قیاس و تخمین سے بے دلیل کوئی دعویٰ کر دے تو ضرور اس کو مان لیا جائے- چنانچہ ذوالکفل کو ''گوتم بدھ'' قرار دینا ابھی تک اس سے زیادہ اور کوئی حیثیت نہیں رکھتا-

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ذوالکفلؑ انبیاء بنی اسرائیل میں سے ہیں اور بنی اسرائیل کے ان حالات و واقعات کے سوا جن کی تفصیلات قرآن عزیز میں مختلف انبیاء بنی اسرائیل کے ذکر میں آتی رہی ہیں ان کے زمانہ میں کوئی خاص واقعہ ایسا پیش نہیں آیا جو عام تبلیغ و ہدایت زائد اپنے اندر عبرت و بصیرت اور موعظت کا پہلو رکھتا ہو- اس لئے قرآن عزیز نے ان کے نام ہی پر اکتفا کیا اور حالات و واقعات سے تعرض نہیں کیا- از قصص القرآن جلد دوم صفحہ نمبر ۲۲۱ تا ۲۳۰ مؤلفہ مولانا حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ۔

(**سورۃ الانبیاء ۲۱**)---۸۵۔ ''اور اسماعیل اور ادریس اور ذوالکفل (علیہم السلام) یہ سب صابر لوگ تھے۔'' O---۸۶۔ ''ہم نے انہیں اپنی رحمت میں داخل کر لیا- یہ سب لوگ نیک تھے۔'' O

(**سورۃ ص ۳۸**)---۴۸۔ ''اسماعیل الیسع اور ذوالکفل (علیہم السلام) کا بھی ذکر کر دیجئے- یہ سب بہترین لوگ تھے۔'' O---۴۹۔ ''یہ نصیحت ہے اور یقین مانو کہ پرہیزگاروں کی بڑی اچھی جگہ ہے۔'' O---[یعنی ان کے اوصاف حمیدہ کا یہ بیان جو قرآن میں کیا جا رہا ہے یہ ذکر خیر ہے- یہ ان کی پاکیزہ حیات کی یاد کو تازہ رکھنے کے لیے ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

(**سورۃ البقرۃ ۲**)---۸۹۔ ''اور ان کے پاس جب اللہ تعالیٰ کی کتاب ان کی کتاب کو سچا کرنے والی آئی، حالانکہ پہلے یہ خود (اس کے ذریعہ) کافروں پر فتح چاہتے تھے تو باوجود آ جانے اور باوجود پہچان لینے کے پھر کفر کرنے لگے، اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو کافروں پر۔'' O---۹۰۔ ''بہت بری ہے وہ چیز جس کے

Marfat.com

بدلے انہوں نے اپنے آپ کو بیچ ڈالا، وہ ان کا کفر کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ چیز کے ساتھ محض اس بات سے جل کر کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل اپنے جس بندے پر چاہا نازل فرمایا، اس کے باعث یہ لوگ غضب پر غضب کے مستحق ہو گئے اور ان کافروں کیلئے رسوا کرنے والا عذاب ہے۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: نسلی منافرت) ---۱۰۱۔ ''اور جب آیا ان کے پاس ایک رسول ﷺ اللہ کی طرف سے تصدیق کرتا ہوا ان کتابوں کی جو ان کے پاس تھیں۔ تو پھینک دیا ایک گروہ نے ان میں سے جنہیں دی گئی تھی کتاب اللہ پس پشت اس طرح کہ گویا وہ (اسے) جانتے ہی نہیں۔'' O---۱۱۹۔ ''(اس سے بڑی نشانی اور کیا ہو گی کہ) ہم نے بھیجا ہے تم کو (اے محمد ﷺ) علم حق کے ساتھ خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر اور پرسش نہیں ہو گی تم سے اہل دوزخ کے بارے میں۔'' O---۱۲۰۔ ''اور ہرگز نہ راضی ہوں گے تم سے یہودی اور نہ عیسائی جب تک کہ (نہ) ہو جاؤ تم تابع ان کے دین کے۔ تم کہہ دو بیشک اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہی حقیقی ہدایت ہے۔ اور اگر کہیں پیروی کر لی تم نے ان کی خواہشات کی اس کے بعد بھی کہ آ چکا ہے تمہارے پاس علم تو نہیں ہو گا تم کو اللہ (کی گرفت) سے (بچانے والا) کوئی دوست اور نہ کوئی مددگار۔'' O---۱۲۹۔ ''اے ہمارے رب! اور بھیج ان میں ایک رسول ان ہی میں سے (جو) پڑھ کر سنائے ان کو تیری آیات اور تعلیم دے ان کو کتاب وحکمت کی اور پاک کرے ان (کے دلوں اور زندگیوں) کو۔ بیشک تو ہی تو ہے ہر چیز پر غالب اور کامل حکمت والا۔'' O---[یہ حضرت ابراھیم واسمٰعیل علیہما السلام کی آخری دُعا ہے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو مبعوث فرمایا۔ اسی لیے نبی کریم ﷺ نے فرمایا ☆ ''میں اپنے باپ حضرت ابراھیمؑ کی دُعا، حضرت عیسیٰؑ کی بشارت اور اپنی والدہ کا خواب ہوں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۱۴۶۔ ''وہ لوگ جنہیں دی ہم نے کتاب پہچانتے ہیں اس (نبی ﷺ) کو جیسے پہچانتے ہیں اپنے بیٹوں کو لیکن کچھ لوگ ان میں سے چھپاتے ہیں حق کو جانتے بوجھتے۔'' O---۱۵۱۔ ''جیسا کہ بھیجا ہم نے تم میں ایک رسول ﷺ تم ہی میں سے جو پڑھ کر سناتا ہے تمہیں ہماری آیات اور پاک کرتا ہے تم کو اور تعلیم دیتا ہے تم کو کتاب اللہ کی اور حکمت کی اور سکھاتا تم کو وہ باتیں جو تم نہیں جانتے تھے۔'' O---۲۱۳۔ ''تھے سب انسان ایک ہی امت (پھر ان میں اختلافات ہو گئے) تو بھیجے اللہ نے انبیاء بشارت دینے والے اور خبردار کرنے والے اور نازل کی ان کے ساتھ اپنی کتاب مبنی برحق تاکہ فیصلہ کرے وہ لوگوں کے درمیان ان باتوں کا اختلاف کرتے تھے وہ جن میں اور نہیں اختلاف کیا کتاب میں مگر ان لوگوں نے جنہیں دی گئی تھی وہ اس کے بعد کہ آ چکے تھے ان کے پاس واضح احکام محض آپس کی ضد کی بنا پر پھر ہدایت دی اللہ نے ان لوگوں کو جو ایمان لائے (محمد ﷺ پر) ان باتوں میں جن میں اختلاف کیا کرتے تھے (پہلے لوگ) حق کی اپنے حکم سے اور اللہ ہی ہدایت دیتا ہے جسے چاہے سیدھے راستے کی۔'' O---۲۵۲۔ ''یہ ہیں اللہ تعالیٰ کی آیات جو ہم پڑھ کر سنا رہے ہیں تم کو ٹھیک ٹھیک اور یقیناً تم (اے محمد ﷺ) اللہ کے رسولوں میں سے ہو۔'' O---۲۵۳۔ ''یہ سب رسول فضیلت دی ہے ہم نے ان میں سے بعض کو بعض پر۔ ان میں کوئی ایسا تھا جس سے ہم کلام ہوا اللہ اور بلند کیے بعض کے مرتبے۔ اور عطا کیں ہم نے عیسیٰؑ ابن مریم کو کھلی نشانیاں اور مدد کی ہم نے اس کی روح القدسؑ سے۔ اور اگر چاہتا اللہ تو نہ لڑتے آپس میں وہ لوگ جو ان رسولوں کے بعد ہوئے اس کے بعد کہ آ چکی تھیں ان کے پاس کھلی نشانیاں لیکن انہوں نے باہم اختلاف کیا پھر کوئی تو ان میں سے ایمان لے آیا اور کسی نے کفر اختیار کیا اور اگر چاہتا اللہ تو نہ لڑتے یہ لوگ آپس میں لیکن اللہ کرتا ہے وہی جو چاہتا ہے۔'' O---۲۸۵۔ ''ایمان لایا رسول ﷺ اس (ہدایت) پر جو نازل ہوئی اس کی طرف اس کے رب کی طرف سے اور مومن بھی (ایمان لائے) یہ سب ایمان رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر۔ (وہ کہتے ہیں) نہیں فرق کرتے ہم اس کے رسولوں کے درمیان کسی ایک میں دوسرے سے اور کہا انہوں نے کہ سنا ہم نے اور اطاعت کی، طالب ہیں ہم تیری بخشش کے، اے ہمارے رب! اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے۔'' O

(سورۃ آل عمران ۳) ---۶۱۔ ''پھر جو کوئی حجت بازی کرے تم سے اس معاملہ میں اس کے بعد بھی کہ آ چکا ہے تمہارے پاس صحیح علم تو تم ان سے کہو کہ آؤ! بلا لیتے ہیں ہم اپنی اولاد کو اور (بلا لو) تم اپنی اولاد کو اور ہم اپنی عورتوں کو اور تم اپنی عورتوں کو اور ہم خود (بھی آتے ہیں) اور تم بھی (آ جاؤ) پھر ہم مباہلہ کریں اور بھیجیں لعنت اللہ کی جھوٹوں پر۔'' O---[تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں باب ۱۴، مضمون: مباہلہ] ---۶۲۔ ''بیشک یہی ہے بیان سچا اور نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے۔ اور بلاشبہ اللہ ہی ہے غالب اور بڑی حکمت والا۔'' O---۶۳۔ ''پھر اگر منہ موڑ جائیں یہ لوگ تو بیشک اللہ خوب جانتا ہے فساد کرنے والوں کو۔'' O---۶۴۔ ''کہہ دو اے اہل کتاب! آؤ ایک ایسی بات کی طرف جو یکساں ہے ہمارے ہاں اور تمہارے ہاں، یہ کہ نہ عبادت کریں ہم مگر اللہ کی اور نہ شرک کریں اس کے ساتھ ذرا بھی اور نہ بنائے ہم میں سے کوئی کسی کو رب، اللہ کے سوا۔ پھر اگر منہ موڑیں وہ (اس دعوت سے) تو (اے مسلمانو!) کہہ دو: گواہ رہو کہ ہم تو (صرف اللہ ہی کے) عبادت گزار اور اطاعت شعار ہیں۔'' O---۶۶۔ ''تم وہ ہو جو جھگڑتے رہتے ہو (ہم سے) ان باتوں کے بارے میں جن کا تمہیں کچھ علم تھا لیکن کیوں جھگڑتے ہو تم ان باتوں میں کہ نہیں ہے تمہیں ان کے بارے میں کچھ علم۔ جبکہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔'' O---(یہود ونصاریٰ کی کتابوں میں نبی آخر الزمان ﷺ کے ظہور کا ذکر تھا مگر وہ جھگڑا کرتے) ---۶۸۔ ''بیشک لوگوں میں سب سے زیادہ قریب ابراھیمؑ کے

Marfat.com

وہ لوگ ہیں جنہوں نے پیروی کی ان کی نیز یہ نبی ﷺ اور وہ لوگ جو ایمان لائے (اس نبی ﷺ پر) اور اللہ ساتھی ہے ایمان والوں کا۔" O---۶۹۔ "دل سے چاہتا ہے ایک گروہ اہل کتاب میں سے کہ کاش! گمراہ کر سکے تمہیں۔ حالانکہ نہیں گمراہ کرتے یہ مگر اپنے آپ کو۔ لیکن انہیں اس کا شعور نہیں۔" O---۷۰۔ "اے اہل کتاب! کیوں انکار کرتے ہو تم اللہ تعالیٰ کی آیات کا جبکہ تم خود گواہ ہو (کہ وہ ﷺ حق ہیں) ---۷۱۔ "اے اہل کتاب کیوں گڈمڈ کرتے ہو تم حق کو باطل کے ساتھ اور (کیوں) چھپاتے ہو حق کو جب کہ تم جانتے ہو (کہ حق کیا ہے) ---۷۲۔ "اور کہتا ہے ایک گروہ اہل کتاب کا (اپنے لوگوں سے کہ) ایمان لے آؤ اس پر جو نازل کیا گیا ہے ان لوگوں پر جو ایمان لائے ہیں (محمد ﷺ پر) صبح کے وقت اور انکار کر دو شام کو۔ ممکن ہے کہ وہ پھر جائیں (اپنے دین سے) ---۷۳۔ "اور مت بات مانو مگر اس شخص کی جو کرتا ہو پیروی تمہارے دین کی۔ کہہ دو! بیشک حقیقی ہدایت تو اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے (اور یہ اسی کی دین ہے) کہ دیا جائے کسی کو ویسا ہی جو (کبھی) تم کو دیا گیا تھا یا یہ کہ ان کو (تمہارے خلاف) قوی حجت مل جائے تمہارے رب کے حضور سے۔ کہو! فضل تو اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ دیتا وہ اپنا فضل جسے چاہے اور اللہ وسعتوں کا مالک، سب کچھ جاننے والا ہے۔" O---۷۴۔ "وہ مختص کر لیتا ہے اپنی رحمت کے لئے جسے چاہتا ہے اور اللہ مالک ہے فضل عظیم کا۔" O---۷۹۔ "نہیں زیب دیتا کسی انسان کو، جسے دی ہو اللہ نے کتاب و حکمت اور نبوت، پھر وہ کہے لوگوں سے کہ بن جاؤ تم میرے بندے اللہ کو چھوڑ کر بلکہ (وہ تو یہی کہے گا) کہ بن جاؤ تم اللہ والے کیونکہ تم تعلیم دیتے ہو کتاب الٰہی کی اور اس بنا پر بھی کہ تم پڑھتے ہو خود بھی (اللہ کی کتاب)۔" O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ا، مضمون: ماسوائے اللہ تعالیٰ] ---۸۰۔ "اور نہ حکم دے گا وہ تم کو کہ بنا لو تم فرشتوں کو اور نبیوں کو اپنا رب۔ کیا وہ حکم دے گا تم کو کفر کا بعد اس کے کہ تم مسلمان ہو چکے ہو۔" O---[یعنی نبیوں اور فرشتوں (یا کسی اور کو) رب والی صفات کا حامل باور کرانا یہ کفر ہے۔ تمہارے مسلمان ہو جانے کے بعد ایک نبی یہ کام بھلا کس طرح کر سکتا ہے؟ کیونکہ نبی کا کام تو ایمان کی دعوت دینا ہے جو اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کا نام ہے۔ بعض مفسرین نے اس کی شان نزول میں یہ بات بیان کی ہے کہ بعض مسلمانوں نے نبی کریم ﷺ سے اس بات کی اجازت مانگی کہ وہ آپ کو سجدہ کریں۔ جس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اور بعض نے اس کی شان نزول میں یہ کہا ہے کہ یہودیوں اور عیسائیوں نے جمع ہو کر نبی کریم ﷺ سے کہا کہ کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ ہم آپ کی اس طرح عبادت و پرستش کریں جس طرح عیسائی حضرت عیسیٰؑ کی کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ کی پناہ، اس بات سے کہ ہم اللہ کو چھوڑ کی کسی اور کی عبادت کریں یا کسی کو اس کا حکم دیں۔ اللہ نے مجھے نہ اس لیے بھیجا ہے نہ اس کا حکم ہی دیا ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۸۱۔ "اور (یاد کرو) جب لیا تھا اللہ تعالیٰ نے عہد نبیوں سے کہ یہ جو عطا کی ہے میں نے تم کو کتاب و حکمت (اس احسان کا تقاضا یہ ہے کہ) پھر جب آئے تمہارے پاس ایک عظیم رسول ﷺ تصدیق کرتا ہوا اس کتاب کی جو تمہارے پاس ہے تو تم ضرور اور بہر حال ایمان لاؤ گے اس پر اور مدد کرو گے اس کی۔ ارشاد ہوا! کیا اقرار کرتے ہو تم اور کرتے ہو ان شرائط پر مجھ سے عہد؟ انہوں نے کہا ہم نے اقرار کیا ارشاد ہوا! سو گواہ رہو تم اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں۔ [یعنی ہر نبی سے یہ وعدہ لیا گیا کہ اس کی زندگی اور دور نبوت میں اگر دوسرا نبی آئے گا تو اس پر ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا ضروری ہو گا، جب نبی کی موجودگی میں آنے والے نئے نبی پر خود اس نبی کو ایمان لانا ضروری ہے تو ان کی امتوں کے لیے تو اس نئے نبی پر ایمان لانا بطریق اولیٰ ضروری ہے۔ بعض مفسرین نے رسول مصدق سے الرسول کا مفہوم مراد لیا ہے۔ یعنی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی بابت تمام نبیوں سے عہد لیا گیا کہ اگر ان کے دور میں وہ آ جائیں تو اپنی نبوت ختم کر کے ان پر ایمان لانا ہو گا۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ پہلے معنیٰ میں ہی یہ دوسرا مفہوم از خود آ جاتا ہے۔ اس لیے الفاظ قرآن کے اعتبار سے پہلا مفہوم ہی زیادہ صحیح ہے اور اس مفہوم کے لحاظ سے بھی یہ بات واضح ہے کہ نبوت محمدی کے سراج منیر کے بعد کسی بھی نبی کا چراغ نہیں جل سکتا۔ ☆ جیسا کہ حدیث میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمرؓ تورات کے اوراق پڑھ رہے تھے تو نبی کریم ﷺ یہ دیکھ کر غضبناک ہوئے اور فرمایا کہ "قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے کہ اگر موسیٰؑ بھی زندہ ہو کر آ جائیں اور تم مجھے چھوڑ کر ان کے پیچھے لگ جاؤ تو یقیناً گمراہ ہو جاؤ گے۔" بہر حال اب قیامت تک واجب الاتباع صرف محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ اور نجات انہی کی اطاعت میں ہی منحصر ہے نہ کہ کسی امام کی اندھی تقلید یا کسی بزرگ کی بیعت میں۔ جب کسی پیغمبر کا سکہ اب نہیں چل سکتا تو کسی اور کی ذات غیر مشروط اطاعت کی مستحق کیونکر ہو سکتی ہے؟ اصر بمعنی عہد اور ذمہ ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۸۲۔ "پس جو پھرے گا اس کے بعد (اس عہد سے) تو ایسے ہی لوگ نافرمان ہیں۔" O---[یہ اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) اور دیگر اہل مذاہب کو تنبیہ ہے کہ بعثت محمدی کے بعد بھی ان پر ایمان لانے کے بجائے اپنے اپنے مذہب پر قائم رہنا اس عہد کے خلاف ہے جو اللہ تعالیٰ نے نبیوں کے واسطے سے ہر امت سے لیا اور اس عہد سے انحراف کفر ہے۔ فسق یہاں کفر کے معنی ہے کیونکہ نبوت محمدی سے انکار صرف فسق نہیں، سراسر کفر ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۸۶۔ "بھلا کیسے، ہدایت دے اللہ ایسے لوگوں کو جنہوں نے کفر اختیار کیا بعد ایمان لانے کے جبکہ گواہی دے چکے ہیں وہ کہ بیشک یہ رسول سچا ہے اور آ چکی ہیں ان کے پاس کھلی کھلی نشانیاں اور اللہ نہیں ہدایت دیتا ان لوگوں کو جو خود پر ظلم کرتے ہیں۔" O---۱۴۴۔ "اور نہیں ہیں محمد ﷺ مگر ایک رسول بیشک ہو گزرے ہیں اس سے پہلے بھی بہت سے رسول تو کیا پھر اگر وہ وفات پا جائیں یا قتل کر دیئے جائیں تو پھر جاؤ گے تم الٹے پاؤں؟ تو جو پھرے

Marfat.com

گا الٹے پاؤں تو ہر گز نہیں نقصان پہنچائیں گے وہ اللہ کو ذرا بھی اور ضرور جزا دے گا اللہ اپنے شکر گزار بندوں کو۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم]---۱۶۴۔ ''یقیناً اللہ تعالیٰ نے بڑا احسان کیا ہے مومنوں پر کہ بھیجا ان میں ایک رسول ﷺ انہیں میں سے جو پڑھ کر سناتا ہے انہیں اللہ کی آیات اور تزکیہ (نفس) کرتا ہے ان کا اور تعلیم دیتا ہے ان کو کتاب اللہ کی اور سکھاتا ہے ان کو حکمت۔ اگر چہ تھے وہ اس سے پہلے یقیناً کھلی گمراہی میں۔'' O ---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: بشر]---۱۸۴۔ ''پھر اگر جھٹلاتے ہیں یہ تم کو (اے محمد ﷺ) تو البتہ جھٹلائے جا چکے ہیں بہت سے رسول تم سے پہلے بھی جو لائے تھے کھلی نشانیاں اور صحیفے اور روشن کتاب۔'' O

(**سورۃ النساء ۴**)---۴۱۔ ''پھر کیا کیفیت ہوگی ان لوگوں کی جب لائیں گے ہم ہر امت میں سے ایک گواہ اور لائیں گے تمہیں (اے محمد ﷺ) ان پر بطور گواہ۔'' O---۴۵۔ ''اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے تمہارے دشمنوں کو اور کافی ہے اللہ کارساز اور کافی ہے اللہ تعالیٰ مددگار۔'' O---۵۴۔ ''یا پھر یہ حسد کرتے ہیں لوگوں سے اس پر جو عطا کیا ہے ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے سو عطا کی تھی ہم نے تو آل ابراہیمؑ کو بھی کتاب اور حکمت اور عطا کی تھی ہم نے ان کو بہت بڑی سلطنت۔'' O---۶۴۔ ''اور نہیں بھیجا ہم نے کوئی رسول مگر اس لئے کہ اطاعت کی جائے اس کی اللہ تعالیٰ کے حکم سے اور اگر یہ لوگ جب ظلم کر بیٹھے تھے اپنی جانوں پر تو آ جاتے تمہارے پاس اور معافی مانگتے اللہ تعالیٰ سے اور مغفرت کی درخواست کرتے ان کے لئے رسول بھی تو یقیناً پاتے وہ اللہ تعالیٰ کو بڑا معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۴، مضمون: مرتبہ رسول ﷺ]---۶۵۔ ''سو قسم ہے تمہارے رب کی (اے محمد ﷺ) یہ ہر گز مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ فیصلہ کرنے والا نہ تسلیم کریں تم کو اپنے باہمی اختلافات میں پھر نہ پائیں اپنے دلوں میں کوئی کھٹک اس پر جو فیصلہ کیا ہو تم نے اور تسلیم کر لیں اسے جیسا کہ تسلیم کرنے کا حق ہے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب ہذا، مضمون: مرتبہ رسول ﷺ]---۷۹۔ ''اور بھیجا ہے ہم نے تم کو (اے محمد ﷺ) لوگوں کے لئے رسول بنا کر اور کافی ہے اللہ تعالیٰ (اس بات پر گواہ)---۱۰۵۔ ''بیشک ہم ہی نے نازل کی ہے تمہاری طرف (اے نبی ﷺ!) یہ کتاب حق کے ساتھ تاکہ تم فیصلے کرو لوگوں کے درمیان اس (علم و حکمت) کے مطابق جو سکھائی ہے تم کو اللہ تعالیٰ نے۔ اور مت بنو تم خیانت کرنے والوں کے طرف دار۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: بہتان]---۱۱۳۔ ''اور اگر نہ ہوتا اللہ تعالیٰ کا فضل تمہارے شامل حال اور اس کی رحمت تو قصد کر لیا تھا ایک گروہ نے ان میں سے کہ بہکا دیں تم کو۔ حالانکہ نہیں بہکا رہے تھے وہ مگر اپنے آپ کو اور نہیں نقصان پہنچا سکتے تھے وہ تم کو ذرا بھی۔ کیونکہ نازل کی ہے اللہ تعالیٰ نے تم پر کتاب اور حکمت اور سکھایا ہے تم کو وہ کچھ جو تم نہ جانتے تھے۔ اور ہے اللہ تعالیٰ کا فضل تم پر بہت ہی زیادہ۔'' O---[تفسیر اوپر والی آیت میں]---۱۷۰۔ ''اے لوگو! رسول ﷺ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے حق لے کر آ گیا ہے۔ پس ایمان لے آؤ تمہارے لئے بہتر ہو گا اور اگر تم انکار کر دو گے تو آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اللہ تعالیٰ ہی کا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ علم والا، حکمت والا ہے۔'' O

(**سورۃ المائدۃ ۵**)---۳۔ ''تم پر حرام کیا جاتا ہے مردار، خون، خنزیر کا گوشت، وہ جس پر اللہ کے سوا کسی کا نام پکارا گیا ہو، گردن مروڑا ہوا، چوٹ لگنے سے مرا ہوا، گر کر مرا ہوا، سینگ لگنے سے مرا ہوا، جسے درندوں نے کھایا ہو، سوائے اس کے جسے تم نے ذبح کر لیا، جو تھانوں پر ذبح کیا گیا ہو، اور یہ کہ تم جوئے کے تیروں سے تقسیم کرو کہ یہ نافرمانی ہے۔ آج کافر تمہارے دین سے مایوس ہو چکے ہیں، پس ان سے مت ڈرو مگر مجھ سے ڈرو۔ آج میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی ہے، اور تمہارے لئے (اپنی) فرمانبرداری (اسلام) کو دین بنا کر خوش ہو گیا ہوں۔ ہاں! تو کوئی گناہ کی طرف جھکے بغیر بھوک سے لاچار ہو جائے تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔'' O[تفسیر کے لیے باب نمبر ۹، مضمون: اسلام]---۱۵۔ ''اے اہل کتاب تمہارے پاس ہمارا رسول ﷺ آ گیا ہے جو اس میں سے جو تم کتاب خدا سے چھپاتے ہو بہت کچھ تم پر واضح کرتا ہے اور بہت باتوں کو جانے بھی دیتا ہے۔ ہاں! تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اور واضح کتاب آ گئی ہے۔'' O---۱۶۔ ''جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو اس کی خوشنودی پر چلتے ہیں سلامتی کے رستے دکھائے گا اور اپنے حکم سے انہیں اندھیروں سے روشنی کی طرف نکال لے جائے گا اور سیدھی راہ کی طرف ان کی راہنمائی کرے گا۔'' O---۱۹۔ ''اے اہل کتاب! تمہارے پاس ہمارا رسول ﷺ، رسولوں کے موقوف ہو جانے کے بعد تمہیں صاف صاف سمجھانے کے لئے آ گیا ہے تاکہ تم یہ نہ کہو کہ ہمارے پاس کوئی خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا نہیں آیا۔ لو! تمہارے پاس خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا آ گیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے۔'' O ---۴۱۔ ''اے رسول! تجھے وہ لوگ غمگین نہ کریں جو کفر کی طرف بھاگ بھاگ کر جاتے ہیں۔ ان لوگوں میں سے جو اپنے منہ سے تو کہتے ہیں ہم ایمان لائے۔ مگر ان کے دل ایمان نہیں لائے اور یہودیوں میں سے بھی وہ جو جھوٹ کو خوب سنتے ہیں اور دوسرے لوگوں کو بھی سنتے ہیں جو تیرے پاس نہیں آئے۔ وہ کلمات کو ان کی جگہوں سے بدل دیتے ہیں۔ کہتے ہیں اگر تمہیں یہ دیا جائے تو اسے لے لو اور اگر تمہیں یہ نہ دیا جائے تو بچو۔ مگر جسے اللہ تعالیٰ فتنہ میں ڈالنا چاہے۔ اس کے لئے تو اللہ تعالیٰ کے سامنے کوئی اختیار نہیں رکھتا۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ پاک کرنا نہیں چاہتا۔ ان کے لئے دنیا میں رسوائی ہے اور انہیں آخرت میں بڑا عذاب ہو گا۔'' O---۴۲۔ ''وہ جھوٹ کو بڑا سننے والے اور مال حرام کو بڑا کھانے والے ہیں۔ سو اگر وہ تیرے پاس آئیں تو ان کے

Marfat.com

درمیان فیصلہ دے یا ان سے کنارہ کر اور اگر تو ان سے کنارا کر لے تو وہ تجھے کچھ نقصان نہ پہنچا سکیں گے- اور اگر تو فیصلہ کرے تو ان کے درمیان انصاف سے فیصلہ کر- بیشک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔'' O---۴۳۔ ''مگر وہ تجھے کیسے منصف بنائیں گے جب ان کے پاس تورات ہے جس میں اللہ تعالیٰ کا حکم دیا ہوا ہے پھر بھی اس کے باوجود وہ منہ موڑ لیتے ہیں اور وہ کوئی ایمان والے نہیں۔'' O---۴۸۔ ''اور ہم نے تیری طرف سچائی سے کتاب نازل کی ہے جو اس کی جو کتاب خدا میں سے پہلے موجود ہے تصدیق کرتی ہے اور اس کی محافظ ہے- پس تو لوگوں کے درمیان اس کے مطابق جو اللہ تعالیٰ نے اتارا ہے فیصلہ کر اور سچائی کو جو تیرے پاس آئی ہے چھوڑ کر ان کی خواہشوں کے پیچھے نہ چل- ہم نے تم میں سے ہر ایک (قوم) کے لئے ایک چلن اور راستہ مقرر کر دیا ہے- اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو تم سب کو ایک ہی امت بنا دیتا- لیکن یہ اس لئے ہے تا کہ تمہیں اس سے جو اس نے تمہیں دیا ہے آزمائے- پس تم نیکیوں کی طرف لپکو- اللہ تعالیٰ ہی کی طرف تم سب کی واپسی ہوگی پھر وہ تمہیں ان باتوں کا پتہ دے گا جن میں تم اختلاف کرتے ہو۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۵، مضمون: قرآن حکیم نیز باب ۱۴، مضمون: دوسروں کی خواہشات پر چلنا]---۴۹۔ ''اور یہ کہ تو ان کے درمیان اس کے مطابق جو اللہ تعالیٰ نے اتارا ہے فیصلہ کر اور ان کی خواہشوں کے پیچھے نہ چل اور ان سے بچ کر رہ- ایسا نہ ہو کہ وہ تجھے اس کے متعلق جو اللہ تعالیٰ نے تیری طرف اتارا ہے فتنے میں ڈال دیں- پھر اگر وہ منہ موڑ جائیں تو جان لے کہ اللہ تعالیٰ تو صرف یہ چاہتا ہے کہ انہیں ان کے بعض گناہوں کے عوض مصیبت میں ڈال دے اور لوگوں میں یقیناً بہت سے بدکار ہوتے ہیں۔'' O---۵۰۔ ''ہاں! کیا وہ جاہلیت کا فیصلہ ڈھونڈتے ہیں؟ مگر ان لوگوں کے لئے جو یقین رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ سے بہتر فیصلہ کون دے سکتا ہے؟'' O---۶۷۔ ''اے رسول! جو تیرے رب کی طرف سے تیری طرف نازل کیا گیا ہے وہ پہنچا دے اور اگر تو نے ایسا نہ کیا تو تو نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ تعالیٰ تجھے لوگوں سے بچا لے گا- بیشک اللہ تعالیٰ کافروں کو راہ نہیں دکھاتا۔'' O---۶۸۔ ''مگر جو تیری طرف تیرے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے وہ تو ان کے بہتوں میں سرکشی اور کفر ہی بڑھائے گا- پس تو کافر لوگوں پر افسوس نہ کر۔'' O---۹۹۔ ''رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمے تو صرف پیغام کو پہنچا دینا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو۔'' O

(سورۃ الانعام ۶)---۷۔ ''اگر ہم تجھ پر کاغذ پر لکھا نازل کرتے پھر وہ اسے اپنے ہاتھوں سے چھو لیتے تو بھی کافر کہتے یہ تو محض کھلا جادو ہے۔'' O---۸۔ ''اور وہ کہتے ہیں اس پر فرشتہ کیوں نازل نہیں کیا گیا؟ لیکن اگر ہم فرشتہ نازل کرتے تو معاملے کا فیصلہ ہی ہو جاتا اور پھر انہیں مہلت بھی نہ ملتی۔'' O---۹۔ ''اور اگر ہم اسے فرشتہ بناتے تو بھی اسے آدمی ہی بناتے اور ان پر وہ شبہ ڈال دیتے جو شبہ وہ اب کر رہے ہیں۔'' O---۱۰۔ ''اور تجھ سے پہلے بھی رسولوں کی ہنسی اڑائی گئی- مگر جو لوگ ان پر طنز کرتے تھے انہیں اس چیز نے آ گھیرا جس کی وہ ہنسی اڑاتے تھے۔'' O---۱۱۔ ''کہہ زمین میں چلو پھرو پھر دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیسا ہوا۔'' O---۱۴۔ ''کہہ کیا میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو رفیق بناؤں؟ وہ جو آسمانوں اور زمین کو وجود میں لانے والا ہے- جو کھلاتا ہے، اسے کھلایا نہیں جاتا- کہہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں پہلا فرمانبردار ہوں اور یہ کہ مشرکوں میں ہرگز نہ ہونا۔'' O---۱۵۔ ''کہہ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو میں ایک بھاری دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔'' O---۱۶۔ ''اس دن جس سے وہ ہٹا دیا گیا اس پر اس نے رحم کیا اور یہی کھلی کامیابی ہے۔'' O---۱۷۔ ''اور اگر اللہ تعالیٰ تجھے کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا کوئی اسے دور کرنے والا نہیں اور وہ تجھے کوئی بھلائی پہنچائے تو وہ ہر بات پر قادر ہے۔'' O---۱۸۔ ''وہ اپنے بندوں پر غالب ہے اور وہ دانا اور باخبر ہے۔'' O---۱۹۔ ''کہہ کون سی شے گواہی میں سب سے بڑھ کر ہے؟ کہہ اللہ تعالیٰ میرے اور تمہارے درمیان گواہ ہے اور یہ قرآن میری طرف وحی کیا گیا ہے تا کہ میں تمہیں اور اسے جس تک یہ پہنچے اس کے ذریعے سے خبردار کروں کیا تم واقعی گواہی دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرے خدا بھی ہیں؟ کہہ میں گواہی نہیں دیتا- کہہ وہ صرف اکیلا خدا ہے اور میں ان سے جنہیں تم شریک بناتے ہو لاتعلق ہوں۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱، مضمون: شہادت اللہ تعالیٰ کی]---۲۰۔ ''وہ لوگ جنہیں کتاب دی گئی تھی اسے اس طرح پہچانتے ہیں جس طرح اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں مگر جو لوگ اپنے آپ کو نقصان پہنچاتے ہیں وہ ایمان نہیں لاتے۔'' O---۳۳۔ ''ہم جانتے ہیں جو باتیں وہ کرتے ہیں وہ تجھے رنج پہنچاتی ہیں مگر وہ تجھے نہیں جھٹلاتے بلکہ ظالم اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں۔'' O---۳۴۔ ''اور تجھ سے پہلے بھی رسولوں کو جھٹلایا گیا- پھر اس پر کہ انہیں جھٹلایا گیا اور دکھ دیا گیا انہوں نے صبر کیا یہاں تک کہ انہیں ہماری مدد پہنچ گئی- اور اللہ تعالیٰ کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں اور رسولوں کی کچھ خبریں تجھ تک آ ہی چکی ہیں۔'' O---۳۵۔ ''اور اگر ان کا کنارا کر جانا تجھ پر بھاری ہے- تو اگر تو زمین میں سرنگ یا آسمان میں سیڑھی تلاش کر سکے پھر ان کے لئے کوئی نشانی لے آئے لیکن اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو انہیں ہدایت پر جمع کر دیتا- پس تو نادانوں میں نہ ہو۔'' O---۳۶۔ ''صرف وہی لوگ قبول کرتے ہیں جو سنتے ہیں اور مردوں کو اللہ تعالیٰ ہی اٹھائے گا پھر وہ اس کی طرف لوٹا دیے جائیں گے۔'' O---۳۷۔ ''اور وہ کہتے ہیں کیوں اس پر اس کے رب کی طرف سے کوئی نشانی نازل نہیں ہوئی؟ کہہ دے اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے کہ نشانی اتارے لیکن ان میں اکثر کو علم نہیں۔'' O---۵۰۔ ''آپ کہہ دیجیے میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کے خزانے ہیں اور نہ میں پوشیدہ باتوں کو جانتا ہوں اور نہ میں تم سے کہتا ہوں کہ میں کوئی فرشتہ ہوں- میں تو صرف اس کی پیروی کر رہا

Marfat.com

ہوں جو میری طرف وحی کیا جا رہا ہے- کہہ دیجئے کیا اندھا اور دیکھنے والا برابر ہو سکتے ہیں؟ پھر کیا تم غور نہ کرو گے۔'' O---۵۱۔ ''اور تو اس (وحی) کے ساتھ ان لوگوں کو خبردار کر جو اس بات سے ڈرتے ہیں کہ انہیں ان کے رب کے پاس جس کے سوا ان کا کوئی دوست نہ ہوگا اور نہ کوئی سفارشی جمع کیا جائے گا- شاید وہ پرہیزگار بن جائیں۔'' O---۵۲۔ ''اور ان لوگوں کو اپنے پاس سے نہ بھگا جو اپنے رب کو اس کی ذات کی چاہت میں صبح و شام پکارتے ہیں- تجھ پر ان کے حساب کی کوئی ذمہ داری نہیں نہ تیرے حساب کی کوئی ذمہ داری ان پر ہے کہ تو انہیں بھگا دے اور ظالموں سے ہو جائے۔'' O---۵۴۔ ''اور جب تیرے پاس وہ لوگ آئیں جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں تو کہہ- تم پر سلامتی ہو تمہارے رب نے رحم کرنا اپنے اوپر لازم کر رکھا ہے (یعنی) یہ کہ تم میں اگر کوئی نادانی سے کوئی برا کام کرے پھر اس کے بعد توبہ کرے اور اصلاح کرے تو وہ بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔'' O---۵۶۔ ''کہہ دیجئے مجھے ان لوگوں کی عبادت کرنے سے منع کیا گیا ہے جنہیں تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر پکارتے ہو- کہو میں تمہاری خواہشوں کی پیروی نہیں کرتا کہ اس حالت میں میں بھٹک جاؤں گا اور ان میں نہیں رہوں گا جو راہ راست پر ہیں۔'' O---۵۷۔ ''کہو میں اپنے رب کی واضح دلیل پر ہوں اور تم نے اسے جھٹلا دیا ہے وہ چیز میرے پاس نہیں جو تم جلدی مانگتے ہو- حکم صرف اللہ تعالیٰ ہی کا چلتا ہے وہ حق کو بیان کرتا ہے اور وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔'' O---۵۸۔ ''کہہ اگر وہ چیز جو تم جلدی مانگتے ہو میرے پاس ہوتی تو میرے اور تمہارے درمیان معاملے کا فیصلہ ہو چکا ہوتا مگر اللہ تعالیٰ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔'' O---۶۳۔ ''کہو کون تمہیں خشکی اور سمندر کے اندھیروں سے بچا لاتا ہے جب تم اسے گڑگڑا کر اور چپکے چپکے پکارتے ہو اگر اس نے ہمیں اس سے نجات دی تو ہم ضرور شکر گزار ہوں گے۔'' O---۶۴۔ ''کہو اللہ تعالیٰ ہی تمہیں اس سے اور ہر بے چینی سے نجات دیتا ہے پھر بھی تم شرک کرتے ہو۔'' O---۶۵۔ ''کہو وہ اس بات پر قادر ہے کہ تم پر تمہارے اوپر یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے عذاب بھیج دے یا تمہیں گروہوں میں الگ الگ کر دے اور ایک دوسرے کی سختی کا مزا چکھائے- دیکھ ہم کس طرح مختلف طریقوں سے آیتوں کو بیان کرتے ہیں تاکہ وہ بات سمجھیں۔'' O---۶۶۔ ''مگر تیری قوم نے اسے جھٹلا دیا ہے حالانکہ وہ حق ہے کہہ میں تمہارا اجارہ دار نہیں۔'' O---۶۷۔ ''ہر خبر کا ایک ٹھکانہ ہوتا ہے اور تم جلدی جان لو گے۔'' O---۹۰۔ ''یہی وہ لوگ تھے جن کی اللہ تعالیٰ نے راہنمائی کی تھی سو تو ان کی راہنمائی پر چلا چل- کہو میں تم سے اس کی کوئی اجرت نہیں مانگتا- یہ تو جہان والوں کے لئے صرف ایک یاد دہانی ہے۔'' O---[اس سے مراد انبیا مذکورین ہیں۔ ان کی اقتدا کا حکم مسئلہ توحید میں اور ان احکام و شرائع میں ہے جو منسوخ نہیں ہوئے۔ (فتح القدیر) کیونکہ اصول دین تمام شریعتوں میں ایک ہی رہے ہیں، گو شرائع اور مناہج میں کچھ کچھ اختلاف رہا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۹۱۔ ''اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی قدر نہیں پہچانی جیسی قدر پہچاننا اس کا حق تھا- جب انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی بشر پر کوئی شے نازل نہیں کی- کہہ وہ کتاب کس نے اتاری تھی جو موسیٰ لوگوں کے لئے نور اور ہدایت کے طور پر لایا تھا- جسے تم ورق ورق کر کے ظاہر کرتے ہو اور زیادہ کو چھپاتے ہو اور تمہیں وہ سکھایا گیا تھا جو تم اور تمہارے باپ دادا جانتے نہیں تھے- کہہ اللہ تعالیٰ نے پھر انہیں ان کی بحث میں کھیلنے کو چھوڑ دیا۔'' O---۱۰۴۔ ''تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے روشن دلائل آ گئے ہیں- اب جو دیکھتا ہے وہ اس کے اپنے لئے ہے اور جو اندھا رہا اس کا وبال اسی پر ہوگا اور میں تمہارا کچھ نگہبان نہیں۔'' O---۱۰۵۔ ''اور یوں ہم آیتوں کو طرح طرح سے لاتے ہیں اور تاکہ وہ کہیں ''تو نے پڑھ دیا ہے'' اور تاکہ ہم ان پر جو علم رکھتے ہیں واضح کر دیں۔'' O---۱۰۶۔ ''تو اس کی جو تیری طرف تیرے رب کی جانب سے وحی کیا گیا ہے پیروی کر- اس کے سوا کوئی خدا نہیں اور مشرکوں سے کنارہ کر لے۔'' O---۱۰۷۔ ''اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو وہ شرک نہ کرتے مگر ہم نے تجھے ان پر نگہبان نہیں بنایا- اور نہ تو ان کا ذمہ دار ہے۔'' O---۱۰۸۔ ''مگر ان لوگوں کو جنہیں وہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر پکارتے ہیں گالی نہ دو- ورنہ وہ بھی مقابلے میں آ کر بے علمی میں اللہ تعالیٰ کو گالی دیں گے- اسی طرح ہم نے ہر امت کے لئے اس کا عمل خوش نما بنا دیا ہے پھر ان کے رب کی طرف ہی ان کی واپسی ہوگی اور وہ انہیں بتائے گا جو کام وہ کیا کرتے تھے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴۲، مضمون: گالی] ---۱۰۹۔ ''اور وہ بڑے زور سے اللہ تعالیٰ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ اگر ان کے پاس کوئی نشانی آ جائے تو وہ ضرور اس پر ایمان لے آئیں گے- کہہ نشانیاں تو صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں اور تم لوگوں کو کیا سمجھ کہ جب وہ آ جائیں گی تو بھی وہ نہ مانیں گے۔'' O---۱۱۰۔ ''اور ہم ان کے دلوں اور ان کی آنکھوں کو اسی طرح الٹ دیں گے جس طرح پہلی بار وہ اس (قرآن) پر ایمان نہیں لائے تھے اور ہم انہیں ان کی اس سرکشی میں سرگرداں چھوڑ دیں گے۔'' O---۱۱۶۔ ''لیکن اگر تو ان میں کے اکثر لوگوں کے کہنے پر چلے گا تو وہ تجھے اللہ تعالیٰ کی راہ سے بھٹکا دیں گے- وہ تو صرف وہم و گمان کے پیچھے چلتے ہیں اور وہ صرف اٹکلیں دوڑاتے ہیں۔'' O---۱۱۷۔ ''بیشک تیرا رب ہی خوب جانتا ہے کہ کون اس کی راہ سے بھٹک رہا ہے اور وہی راہ پر چلنے والوں کو بھی خوب جانتا ہے۔'' O---۱۳۵۔ ''کہہ دو اے میری قوم! اپنی جگہ عمل کرو- میں بھی عمل کر رہا ہوں تم عنقریب جان لو گے کہ اس گھر کا انجام کس کا ہے- بیشک ظالم فلاح نہیں پائیں گے۔'' O---۱۴۶۔ ''پھر اگر وہ تجھے جھٹلا دیں تو کہہ دے تمہارا رب وسیع رحمت والا ہے مگر اس کی سختی مجرم لوگوں سے ہٹائی نہیں جاتی۔'' O---۱۴۹۔ ''کہو فیصلہ کن دلیل اللہ تعالیٰ ہی کی ہے اگر وہ چاہتا تو تم سب کو ہدایت دے دیتا۔'' O---۱۵۰۔ ''کہو اپنے گواہ لاؤ جو گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ نے واقعی یہ حرام کیا ہے پھر اگر وہ گواہی دیں تو بھی ان کے ساتھ گواہی نہ دینا اور ان لوگوں کی خواہشوں

Marfat.com

پر نہ چلنا جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں اور جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اور جو اپنے رب کے ساتھ (دوسروں) کو برابری دیتے ہیں۔'' O---۱۵۱۔ ''کہو آخر میں تمہیں سناؤں کہ تمہارے رب نے تم پر کیا حرام کیا ہے۔ یہ کہ اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرو۔ مگر اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو اور اپنی اولاد کو مفلسی کی وجہ سے قتل نہ کرو۔ ہم تمہیں بھی رزق دیتے ہیں اور انہیں بھی اور بے حیائی کی باتوں کے وہ ظاہر ہوں یا چھپی ہوئی پاس نہ جاؤ اور جس جان کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے اسے قتل نہ کرو۔ مگر حق کی بنا پر۔ ان باتوں کی وہ تمہیں تاکید کرتا ہے تاکہ تمہیں عقل آئے۔'' O---۱۵۲۔ ''اور یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ۔ مگر عمدہ طریقے سے یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچ جائے اور ناپ تول کو انصاف سے پورا کرو۔ ہم کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے اور جب تم بات کرو تو انصاف کرو اگرچہ وہ رشتہ دار ہو اور اللہ تعالیٰ سے کیے ہوئے عہد کو پورا کرو۔ ان باتوں کی وہ تمہیں تاکید کرتا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔'' O---۱۵۳۔ ''اور یہ کہ یہی میرا سیدھا راستہ ہے پس اس پر چلو اور دوسری راہوں پر نہ چلو کہ وہ تمہیں اس کی راہ سے الگ کر دیں گی۔ اس بات کی وہ تمہیں تاکید کرتا ہے تاکہ تم میں خوف خدا پیدا ہو۔'' O---۱۶۱۔ ''کہہ دے مجھے تو میرے رب نے سیدھے راستے کی طرف راہ دکھا دیا ہے جو ایک صحیح دین ہے۔ ابراہیمؑ کا طریقہ ہے جو خدا کا تھا اور مشرکوں میں سے نہ تھا۔'' O---۱۶۲۔ ''فرما دیجئے میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا سارے جہان کے آقا اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔'' O---۱۶۳۔ ''جس کا کوئی شریک نہیں اور اسی بات کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا فرمانبردار ہوں۔'' O---۱۶۴۔ ''فرما دیجئے کیا میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی آقا تلاش کروں جب کہ وہی ہر چیز کا آقا ہے اور ہر شخص جو کچھ بھی وہ کماتا ہے اس کا ذمہ دار ہے اور کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ پھر تمہارے رب کی طرف تمہاری واپسی ہوگی اور وہ تمہیں بتائے گا جن باتوں میں تم اختلاف کیا کرتے تھے۔'' O---۱۶۵۔ ''اور اسی نے تمہیں زمین کا فرمانروا بنایا ہے اور ایک دوسرے پر تمہارے درجے بلند کیے ہیں تاکہ جو کچھ اس نے تمہیں دیا ہے اس میں تمہیں آزمائے۔ بیشک تیرا رب جلد سزا دینے والا ہے اور بیشک وہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۶، مضمون: آزمائش]

(**سورۃ الاعراف ۷**)---۱،۲۔ ''المص ایک کتاب ہے جو تیری طرف نازل کی گئی ہے پس اس سے تیرے سینے میں کوئی تنگی نہیں ہونی چاہیے۔ (یہ اس لئے ہے) تاکہ تو اس کے ذریعے سے ڈرائے اور مومنوں کے لئے نصیحت ہو۔'' O---۳۔ ''تمہارے رب کی جانب سے جو تمہاری طرف نازل کیا گیا ہے اس کی پیروی کرو اور اس کے سوا اور دوستوں کے پیچھے نہ چلو۔ مگر تم کم ہی نصیحت لیتے ہو۔'' O---۲۸۔ ''اور جب وہ بے حیائی کا کوئی کام کرتے ہیں تو کہتے ہیں ہم نے اپنے باپ دادا کو اس پر پایا اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کا حکم دیا ہے۔ کہہ دیجئے اللہ تعالیٰ بے حیائی کے کاموں کا حکم نہیں دیتا۔ کیا تم اللہ تعالیٰ کے بارے میں وہ باتیں کہتے ہو جو تم جانتے نہیں۔'' O---۲۹۔ ''کہہ دیجئے میرے رب نے انصاف کا حکم دیا ہے اور یہ کہ تم ہر مقام سجدہ پر اپنے آپ کو قائم کرو اور بندگی کو اس کے لئے خالص کر کے پکارو جس طرح اس نے تمہیں شروع کیا تھا اسی طرح تم دوبارہ آؤ گے۔'' O---۳۲۔ ''کہہ دیجئے! کس نے اللہ تعالیٰ کی آرائش کو جو اس نے اپنے بندوں کے لئے پیدا کی ہے اور رزق کی پاکیزہ چیزوں کو حرام کیا ہے؟ کہہ دیجئے وہ اس دُنیا میں ایمان والوں کے لئے ہیں اور روز قیامت خالص انہی کی ہوں گی۔ اس طرح ہم ان لوگوں کے لئے جو علم رکھتے ہیں آیتوں کو کھول کر بیان کرتے ہیں۔'' O---۳۳۔ ''کہہ دیجئے میرے رب نے صرف بے حیائی کی باتوں کو جو ان میں ظاہر ہوں اور جو چھپی ہوں اور گناہ کو اور ناحق کی بغاوت کو حرام کیا ہے اور اس بات کو کہ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ اسے شریک کرو جس کی اللہ تعالیٰ نے کوئی سند نہیں اتاری اور اس بات کو کہ تم اللہ تعالیٰ کے بارے میں وہ کہو جو تم نہیں جانتے۔'' O---۳۵۔ ''اے بنی آدم! تاہم تمہارے پاس تم ہی میں سے رسول آئیں گے جو تمہارے سامنے میری آیتیں بیان کریں گے تو جس نے خوف خدا کیا اور اصلاح کر لی ایسے لوگوں پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غم کھائیں گے۔'' O---۴۳۔ ''اور ہم نے ان کے سینے سے جو کدورت بھی ان میں ہے کھینچ لیں گے اور ان کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ کہیں گے تعریف اللہ تعالیٰ کی جس نے ہمیں اس کی راہ دکھائی اور ہم کبھی راہ نہ پا سکتے تھے اگر اللہ تعالیٰ ہمیں راہ نہ دکھاتا۔ یقیناً ہمارے رب کے رسول ہمارے پاس حق لے کر آئے تھے اور انہیں آواز دی جائے گی۔ یہ ہے جنت جس کے تم اپنے عملوں کے سبب وارث بنائے گئے ہو۔'' O---۱۵۷۔ ''جو لوگ بے پڑھے نبی رسول کی پیروی کرتے ہیں جسے وہ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں، جو انہیں پسندیدہ باتوں کی تلقین کرتا ہے، ناپسندیدہ باتوں سے منع کرتا ہے پاکیزہ چیزوں کو ان کے لئے حلال کرتا ہے، گندی چیزوں کو ان پر حرام کرتا ہے، اور ان کے بوجھ اور طوق جو ان پر پڑے ہیں، اتروا تا ہے ہاں! جو لوگ اس پر ایمان لائے، اس کی حمایت کی، اس کی مدد کی اور اس نور کے پیچھے چلے جو اس کے ساتھ نازل کیا گیا، وہی کامیاب ہوں گے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب ہذا، مضمون: مرتبہ رسول ﷺ]---۱۵۸۔ ''کہہ دیجئے! اے لوگو میں تم سب کی طرف اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ اس کا جس کی بادشاہت آسمانوں اور زمین پر ہے، جس کے سوا کوئی خدا نہیں جو زندہ کرتا اور مارتا ہے۔ پس تم اللہ تعالیٰ اور اس کے بے پڑھے نبی رسول پر جو اللہ تعالیٰ اور اس کی باتوں پر ایمان رکھتا ہے ایمان لاؤ اور اس کی پیروی کرو تاکہ ہدایت پاؤ۔'' O---[تفسیر کے لیے باب ہذا، مضمون: مرتبہ رسول ﷺ]---۱۶۳۔ ''اور ان سے اس بستی کا حال پوچھ جو سمندر کے کنارے پر رہتی تھی۔ وہ لوگ سبت میں حد سے نکل جاتے تھے جب سبت کے دن ان کی مچھلیاں تیرتی ہوئی ان کے پاس آ جاتیں

Marfat.com

اور جس دن ان کا سبت نہ ہوتا وہ ان کے پاس نہ آتیں اس طرح ہم انہیں آزماتے کیونکہ وہ نافرمانیاں کرتے تھے۔"O---۱۶۷۔"اور جب تیرے رب نے اذن عام دے دیا کہ وہ ان پر روز قیامت تک ایسے لوگوں کو کھڑا کرتا رہے گا جو انہیں برا عذاب دیں گے۔ بیشک تیرا رب جلد سزا دینے والا ہے اور بیشک وہ بخشنے والا، رحم کرنے والا بھی ہے۔"O---۱۷۲۔"اور جب تیرے رب نے بنی آدم کی پشتوں سے ان کی نسل کو لیا اور انہیں انہی پر گواہ کیا۔ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں انہوں نے کہا کیوں نہیں! ہم اس کی گواہی دیتے ہیں۔ یہ اس لئے تھا کہ تم کہیں روز قیامت کو یہ نہ کہہ دو کہ ہم اس بات سے بے خبر تھے۔"O---۱۷۳۔"یا کہہ دو کہ ہمارے باپ دادا پہلے ہی شرک کرتے تھے اور ہم تو ان کے بعد ان کی نسل تھے۔ کیا تو ہمیں اس پر جو غلط کاروں نے کیا ہلاک کردے گا۔"O---۱۷۴۔"اور اس طرح ہم آیتوں کو کھول کر بتاتے ہیں کہ شاید وہ رجوع کریں۔"O---۱۷۵۔"اور انہیں اس شخص کی خبر سنا جسے ہم نے اپنی آیتیں دیں مگر وہ ان سے نکل گیا۔ پھر شیطان اس کے پیچھے لگ گیا اور وہ بھٹکنے والوں میں ہو گیا۔"O---۱۷۶۔"لیکن اگر ہم چاہتے تو ان کے ذریعے سے اسے بلند کر دیتے مگر وہ زمین کے ساتھ لگ گیا اور اپنی خواہش پر چل پڑا۔ ہاں اس کی مثال کتے کی سی تھی۔ اگر تو اس پر حملہ کرے تو وہ زبان نکال دیتا ہے یا اسے چھوڑ دے تو بھی زبان نکال دیتا ہے۔ یہی ان لوگوں کی مثال ہے جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں۔ ہاں! یہ قصہ سنا دے شاید وہ غور کریں۔"O---[تفصیل کے لیے باب نمبر ۱۵، مضمون: قصص القرآن درویش مردود]---۱۷۷۔"ان لوگوں کی مثال کیا بری ہے جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور اپنے اوپر ظلم کرتے تھے۔"O---۱۷۸۔"جسے اللہ تعالیٰ راہ دکھائے وہی راہ پر آتا ہے اور جسے وہ گمراہ کر دے وہی نقصان اٹھاتے ہیں۔"O---۱۸۴۔"لیکن کیا انہوں نے غور نہیں کیا ان کے ساتھی کو کوئی جنون تو نہیں وہ تو صرف ایک صاف ڈرانے والا ہے۔"O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: غور و فکر]---۱۸۵۔"اور کیا انہوں نے آسمانوں اور زمین اور جو شے بھی اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہے ان کے نظم و نسق پر نظر نہیں کی اور اس بات پر کہ ممکن ہے کہ ان کی اجل قریب آ لگی ہو؟ پھر اس کے بعد وہ کس بات پر ایمان لائیں گے۔"O---۱۸۷۔"وہ تجھ سے اس گھڑی کا پوچھتے ہیں جیسے تو اس کی ٹوہ میں لگا ہوا ہے۔ کہو اس کا علم صرف اللہ تعالیٰ پاس ہے۔ لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔"O---۱۸۸۔"کہو میں اپنے لئے کسی نفع اور نقصان کا اختیار نہیں رکھتا مگر جو اللہ تعالیٰ چاہے اور اگر میں چھپی باتوں کو جانتا تو ضرور بہت سا مال حاصل کر لیتا اور مجھے برائی نہ پہنچتی۔ میں تو صرف ان لوگوں کو جو ایمان رکھتے ہیں ڈرانے والا اور خوشخبری دینے والا ہوں۔"O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: علم غیب]---۱۹۳۔"اور اگر تم انہیں ہدایت کی طرف بلاؤ تو تمہارے پیچھے نہیں آتے۔ تم پر برابر ہے آیا تم انہیں بلاؤ یا تم چپ رہو۔"O---۱۹۵۔"کیا ان کے پاؤں ہیں جن سے وہ چلتے ہیں یا ان کے ہاتھ ہیں جن سے وہ پکڑتے ہیں یا ان کی آنکھیں ہیں جن سے وہ دیکھتے ہیں یا ان کے کان ہیں جن سے وہ سنتے ہیں؟ فرما دیجئے اپنے شریکوں کو بلاؤ، پھر میرے خلاف داؤ چلاؤ پھر مجھے مہلت بھی نہ دو۔"O---۱۹۶۔"بیشک میرا رفیق اللہ تعالیٰ ہے جس نے کتاب نازل کی ہے اور وہی درست کام کرنے والوں کی رفاقت کرتا ہے۔"O---۱۹۷۔"اور جنہیں تم اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو وہ تمہاری مدد نہیں کر سکتے اور نہ اپنی مدد ہی کرتے ہیں۔"O---۱۹۸۔"اور اگر تم انہیں ہدایت کی طرف بلاؤ تو وہ نہیں سنتے اور تو انہیں سمجھتا ہے کہ تیری طرف دیکھ رہے ہیں مگر وہ نہیں دیکھتے۔"O---۱۹۹۔"درگزر کر اور پسندیدہ باتوں کی تلقین کر اور نادانوں سے کنارا کر۔"O---۲۰۰۔"اور اگر شیطان کی طرف سے تجھے کوئی اکساہٹ آئے تو اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ کہ وہ سننے والا جاننے والا ہے۔"O---۲۰۳۔"اور جب تو ان کے پاس کوئی نشانی نہیں لاتا تو وہ کہتے ہیں تو نے خود ہی کیوں نہ چن لی؟ کہو! میں تو صرف اس کی پیروی کرتا ہوں جو میرے رب کی جانب سے میری طرف وحی کیا جاتا ہے۔ یہ تمہارے رب کی طرف سے بصیرت کی باتیں اور ہدایت اور رحمت ان لوگوں کے لئے ہے جو ایمان رکھتے ہیں۔"O---۲۰۵۔"اور اپنے رب کو دل ہی دل میں گڑگڑا کر، ڈر ڈر کر اور آواز کو اونچا کئے بغیر صبح شام یاد کر اور لاپرواہ مت ہو۔"O

(**سورۃ الانفال ۸**)---۱۔"تجھ سے مال غنیمت کے متعلق پوچھتے ہیں۔ کہو مال غنیمت اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کا ہے۔ سو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور آپس میں صلح رکھو اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اگر تم مومن ہو۔"O---۵۔"جیسا تیرا رب تجھے سچائی کے ساتھ تیرے گھر سے باہر لایا اگرچہ مومنوں کا ایک گروہ ناخوش تھا۔"O---۷۔"اور جب اللہ تعالیٰ تم سے دو گروہوں میں سے ایک کا وعدہ کر رہا تھا کہ وہ ضرور تمہارا ہوگا! اور تم چاہتے تھے کہ بے ہتھیار (گروہ) تمہارا ہو مگر اللہ تعالیٰ چاہتا تھا کہ اپنے کلمات سے حق کو حق ثابت کر دے اور کافروں کی جڑ کاٹ دے۔"O---۸۔"تاکہ وہ حق کو حق ثابت کر دے اور جھوٹ کو جھوٹ کر دے اگرچہ مجرم ناخوش ہوں۔"O---[تفصیل کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: سچ]---۹۔"جب تم اپنے رب سے مدد کے لئے فریاد کرتے تھے تو اس نے تمہاری دعا قبول کر لی کہ ایک ہزار لگاتار آنے والے فرشتوں سے تمہاری مدد کروں گا۔"O---۱۰۔"اور اس بات کو اللہ تعالیٰ نے صرف خوشخبری بنایا تھا اور تاکہ تمہارے دل اس سے تسلی پائیں ورنہ مدد تو صرف اللہ تعالیٰ کے ہاں سے آتی ہے بیشک اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے۔"O---۱۱۔"جب وہ اپنی طرف سے تسکین دینے کے لئے تم پر غنودگی طاری کرتا تھا اور تم پر آسمان سے پانی نازل کرتا تھا تاکہ اس سے تمہیں پاک کرے اور تم سے شیطانی وسوسہ دور کر دے اور تاکہ تمہارے دلوں کو مضبوط کرے اور اس سے تمہارے پاؤں جما دے۔"O---۱۲۔"جب تیرا رب فرشتوں کو وحی کرتا تھا کہ

Marfat.com

میں تمہارے ساتھ ہوں- پس ایمان والوں کو ثابت قدم رکھو میں کافروں کے دلوں میں رعب ڈال دوں گا سو ان کی گردنیں مارو اور ان کی ہر پور پر مارو۔'' O ---۱۷۔ ''ہاں! تم نے انہیں قتل نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں قتل کیا اور تو نے نہیں پھینکا (کنکریاں) جب تو نے پھینکا بلکہ اللہ تعالیٰ نے پھینکا اور یہ اس لئے تھا کہ وہ مومنوں کو اپنی طرف سے عمدہ آزمائش میں ڈالے- بیشک اللہ تعالیٰ سننے والا، جاننے والا ہے۔'' O---۳۰۔ ''اور جب کافر تیرے بارے میں تدبیریں کر رہے تھے کہ تجھے قید کر دیں یا تجھے قتل کر دیں یا تجھے نکال باہر کریں اور وہ تدبیریں کر رہے تھے اور اللہ تعالیٰ بھی تدبیر کر رہا تھا اور اللہ تعالیٰ بہترین تدبیر کرنے والا ہے۔'' O(تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: تکذیب پیغمبران)---۳۳۔ ''مگر اللہ تعالیٰ ایسا نہ تھا کہ انہیں عذاب دیتا جب تو ان میں موجود تھا اور اللہ تعالیٰ انہیں عذاب دینے والا نہ تھا جب وہ بخشش مانگ رہے تھے۔'' O---[تفصیل کے لیے باب ہذا، مضمون: مرتبہ رسول ﷺ]---۳۸۔ ''کافروں سے کہو کہ اگر وہ باز آ جائیں گے تو جو پہلے ہو چکا وہ انہیں بخش دیا جائے گا لیکن اگر وہ پھر کریں گے تو اگلے لوگوں کی روایت گزر ہی چکی ہے۔'' O---۳۹۔ ''اور ان سے جنگ کرو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین سارا اللہ تعالیٰ کا ہو جائے پھر اگر وہ باز آ گئے تو اللہ ان کے کام دیکھ رہا ہے۔'' O---۴۰۔ ''اور اگر انہوں نے منہ موڑ لیا تو جان لو کہ اللہ تعالیٰ ہی تمہارا آقا ہے وہ کیا ہی اچھا آقا ہے اور وہ کیا ہی اچھا مدد کرنے والا ہے۔'' O---۵۰۔ ''اور کاش! تو دیکھے جب فرشتے ان کافروں کو ان کے چہروں اور ان کی پیٹھوں پر مارتے ہوئے وفات دیں گے- جلانے والے عذاب کا مزا چکھو۔'' O---۵۶۔ ''وہ لوگ جن سے تو نے معاہدہ کیا پھر وہ ہر بار اپنا عہد توڑ ڈالتے ہیں اور ڈرتے نہیں۔'' O---۵۷۔ ''اب اگر تو انہیں لڑائی میں پائے تو ان کے ساتھ انہیں بھی جو ان کے علاوہ ہیں بھگا دے کہ شاید نصیحت لیں۔'' O---۵۸۔ ''اور اگر تجھے کسی قوم کی دغابازی کا ڈر ہو تو ان سے برابری کا معاملہ کر کہ اللہ تعالیٰ دغابازوں کو پسند نہیں کرتا۔'' O---۵۹۔ ''اور کافر یہ نہ سمجھیں کہ وہ بازی لے گئے ہیں وہ ہمیں ہرا نہیں سکتے۔'' O---۶۰۔ ''اور تم سے جتنا ہو سکے ان کے (مقابلے کے) لئے قوت اور گھوڑوں کی چھاؤنیاں تیار کرو جن سے اللہ تعالیٰ کے دشمن اور اپنے دشمن اور ان کے علاوہ دوسروں پر ہیبت طاری کرو- تم انہیں نہیں جانتے- اللہ تعالیٰ انہیں جانتا ہے اور جو کچھ بھی تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو گے وہ تمہیں پورا کر دیا جائے گا اور تم پر ظلم نہ ہوگا۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر۱۴، مضمون: نیو ٹیکنالوجی]---۶۱۔ ''اور اگر وہ صلح کے لئے جھکیں تو تو بھی اس کے لئے جھک جا اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر وہ سننے والا، جاننے والا ہے۔'' O---۶۲۔ ''اور اگر وہ تجھے دھوکہ دینا چاہیں گے تو اللہ تعالیٰ تجھے کافی ہوگا اسی نے اپنی مدد سے اور مومنوں کے ذریعے سے تجھے قوت دی ہے۔'' O---۶۳۔ ''اور ان کے دلوں میں الفت ڈال دی ہے اگر تو جو کچھ زمین میں ہے سارا خرچ کر دیتا تو بھی ان کے دلوں میں الفت نہ ڈال سکتا- لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے درمیان الفت ڈال دی ہے وہ غالب اور حکمت والا ہے۔'' O---۶۴۔ ''اے نبی! تجھے اللہ تعالیٰ کافی ہے اور وہ مومن جو تیری پیروی کرتے ہیں۔'' O---۶۵۔ ''اے نبی! مومنوں کو جنگ پر ابھار- اگر تم میں بیس صبر کرنے والے ہوں گے تو وہ دوسو پر غالب آئیں گے اور اگر تم میں سو ہوں گے تو ہزار کافروں پر غالب آئیں گے- کیونکہ وہ ایسے لوگ ہیں جو سوچ سمجھ نہیں سکتے۔'' O---۶۶۔ ''اب اللہ تعالیٰ تم سے رعایت کرتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ تم میں کمزوری آ گئی ہے پس اگر تم میں سو صبر کرنے والے ہوں گے تو وہ دوسو پر غالب آئیں گے اور اگر تم میں ہزار ہوں گے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے دو ہزار پر غالب آئیں گے اور اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔'' O---۶۷۔ ''کسی نبی کو روا نہیں کہ اس کے پاس قیدی ہوں جب تک وہ زمین میں خونریزی نہ کرے- تم دُنیا کا مال چاہتے ہو مگر اللہ تعالیٰ آخرت کو چاہتا ہے اور اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے۔'' O---۶۸۔ ''اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے پہلے ہی حکم جاری نہ ہو چکا ہوتا تو جو کچھ تم نے لیا ہے اس کے سبب تم پر ضرور عذاب آ جاتا۔'' O---[جنگ بدر میں کفار کے ستر قیدی تھے جنہیں باہمی مشورت سے فدیہ لے کر چھوڑ دیا گیا تھا لیکن اس وقت شرط یہ تھی کہ پہلے کفار کی طاقت توڑ دو اس طرح اس میں غلطی ہوئی تھی]---۶۹۔ ''اب جو غنیمت تم نے لی ہے اس حلال اور پاکیزہ کو کھاؤ اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔'' O---۷۰۔ ''اے نبی! ان قیدیوں سے جو تیرے قبضے میں ہیں کہو اگر اللہ تمہارے دلوں میں بھلائی معلوم کرے گا تو اس سے جو تم سے لیا گیا ہے تمہیں بہتر دے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔'' O---۷۱۔ ''اور اگر وہ تجھ سے دغا کرنا چاہیں گے تو پہلے وہ اللہ تعالیٰ سے بھی دغا کر چکے ہیں مگر اس نے ان پر قابو پا لیا اور اللہ تعالیٰ علم والا، حکمت والا ہے۔'' O---

(سورۃ التوبہ ۹)---۱۔ ''یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے ان مشرکین سے جن کے ساتھ تم نے عہد باندھ رکھا ہے دستبرداری کا (اعلان) ہے۔'' O---۲۔ ''چار ماہ زمین میں چل پھر لو اور جان لو کہ تم اللہ تعالیٰ کو ہرا نہیں سکتے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کافروں کو رسوا کرنے والا ہے۔'' O---۳۔ ''اور حج اکبر کے دن اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے نوع انسانی کی طرف اعلان عام ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ مشرکوں سے دستبردار ہوتے ہیں- اب اگر تم توبہ کر لو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اور اگر تم منہ موڑ لو گے تو جان لو کہ تم اللہ تعالیٰ کو ہرا نہیں سکتے- اور کافروں کو دردناک عذاب کی خوشخبری دے۔'' O---۴۔ ''مگر وہ مشرک جن سے تم نے عہد باندھا پھر انہوں نے تم سے (عہد میں) کوئی کمی نہیں کی اور تمہارے خلاف کسی کو مدد نہیں دی- ان سے ان کا عہد ان کی مدت تک پورا کرو کہ اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کو پسند کرتا ہے۔'' O---۵۔ ''ہاں! جب حرمت کے مہینے گزر جائیں تو مشرکوں کو قتل کرو جہاں بھی

Marfat.com

انہیں پاؤ اور انہیں پکڑ لو اور انہیں گھیر لو اور ہر گھات کی جگہ ان کے لئے بیٹھو۔ پھر اگر وہ توبہ کر لیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں تو ان کی راہ چھوڑ دو کہ اللہ تعالیٰ بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔" O---۶۔ "اور اگر مشرکوں میں سے کوئی تجھ سے پناہ مانگے تو اسے پناہ دو یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کا کلام سنے۔ پھر اسے اس کی محفوظ جگہ پر پہنچا دے یہ اس لئے کہ وہ ایسے لوگ ہیں جو علم نہیں رکھتے۔" O[اس آیت میں مذکورہ عربی حرفوں کے بارے میں ایک رخصت دی گئی کہ اگر کوئی کافر پناہ طلب کرے تو اسے پناہ دے دو یعنی اسے اپنی حفظ و امان میں رکھو تا کہ کوئی مسلمان اسے قتل نہ کر سکے اور تا کہ اسے اللہ کی باتیں سننے اور اسلام کے سمجھنے کا موقعہ ملے، ممکن ہے اس طرح اسے توبہ اور قبول اسلام کی توفیق مل جائے۔ لیکن اگر وہ کلام اللہ سننے کے باوجود مسلمان نہیں ہوتا تو اسے اس کی جائے امن تک پہنچا دو مطلب یہ ہے کہ اپنی امان کی پاسداری آخر تک کرنی ہے، جب تک وہ اپنے مستقر تک بخیرت واپس نہیں پہنچ جاتا اس کی جان کی ذمہ داری تمہاری ذمہ داری ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]---۷۔ "مشرکوں کے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں اور اس کے رسول ﷺ کے ہاں عہد کیسے رہ سکتا ہے۔ سوائے ان لوگوں کے جن سے تم نے مسجد حرام کے پاس عہد باندھا۔ پھر اگر وہ تمہارے ساتھ قائم رہتے ہیں تو تم بھی ان کے ساتھ قائم رہو کہ اللہ تعالیٰ پرہیز گاروں کو پسند کرتا ہے۔" O---۸۔ "ہاں کیسے! اگر وہ تم پر غلبہ پا لیں تو تمہارے لئے نہ کسی تعلق کا لحاظ کرتے ہیں نہ کسی عہد کا۔ تمہیں اپنے منہ سے راضی رکھتے ہیں مگر ان کے دل منکر ہیں اور ان میں اکثر بدکار ہیں۔" O---۹۔ "انہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے عوض تھوڑی سی قیمت لے لی ہے اور اب اس کی راہ سے روکتے ہیں کیا برا وہ کرتے ہیں۔" O---۱۰۔ "وہ کسی مومن کے لئے نہ تعلق کا لحاظ کرتے ہیں اور نہ عہد کا اور وہی حد سے نکلے ہوئے ہیں۔" O---۱۱۔ "اب اگر وہ توبہ کر لیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں تو تمہارے دینی بھائی ہیں اور ہم علم والے لوگوں کے لئے آیتیں کھول کر بیان کرتے ہیں۔" O---۱۲۔ "لیکن اگر وہ اپنے عہد کے بعد اپنی قسمیں توڑ ڈالیں اور تمہارے دین میں طعنہ زنی کریں تو کفر کے سرغنوں سے جنگ کرو کہ ان کی کوئی قسم نہیں۔ شاید وہ باز آ جائیں۔" O---۱۳۔ "کیا تم ان لوگوں سے نہیں لڑو گے جنہوں نے قسمیں توڑ ڈالیں اور رسول ﷺ کو باہر نکالنے کی جسارت کی اور انہوں نے ہی پہل کی۔ کیا تم ان سے ڈرتے ہو مگر اللہ تعالیٰ اس کا زیادہ حقدار ہے کہ تم اس سے ڈرو اگر تم مومن ہو۔" O---۱۴۔ "ان سے لڑو۔ اللہ تعالیٰ انہیں تمہارے ہاتھوں سے عذاب دے گا اور انہیں رسوا کرے گا اور تمہیں ان کے خلاف مدد دے گا اور ایمان والے لوگوں کے سینوں کو شفا دے گا۔" O---۲۴۔ "کہو! اگر تمہارے باپ، تمہارے بیٹے، تمہارے بھائی، تمہاری بیویاں، تمہاری برادری، مال جو تم نے کمائے ہیں، تجارت جس کے مندا پڑنے سے تم ڈرتے ہو اور گھر جنہیں تم پسند کرتے ہو تمہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ پیارے ہیں تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا حکم جاری کرے اور اللہ تعالیٰ نافرمان لوگوں کو راہ نہیں دکھاتا۔" O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۷، مضمون: جہاد]---۲۶۔ "پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ پر اور مومنوں پر تسکین نازل کی اور وہ لشکر اتارے جو تم نے نہیں دیکھے اور کافروں کو بڑا دکھ دیا کہ کافروں کا بدلہ یہی تھا۔" O---۳۲۔ "وہ چاہتے ہیں کہ اپنے مونہوں سے اللہ تعالیٰ کے نور کو بجھا دیں مگر اللہ تعالیٰ اپنے نور کو پورا کئے بغیر نہ رہے گا اگرچہ کافر ناپسند کریں۔" O---۳۳۔ "اسی نے اپنا رسول ﷺ ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا ہے تا کہ اسے سب دینوں پر غالب کر دے اگرچہ مشرک ناپسند کریں۔" O---۴۰۔ "اگر تم اس کی مدد نہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ تو اس کی مدد کر ہی چکا ہے جب کافروں نے اسے نکال دیا تھا اور وہ دو میں دوسرا تھا جب وہ غار میں تھے۔ جب وہ اپنے ساتھی سے کہتا تھا غم نہ کر اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس پر اپنی تسکین نازل کی اور اسے ان لشکروں سے قوت بخشی جنہیں تم نے نہیں دیکھا اور کافروں کی بات کو نیچا کر دیا اور اللہ تعالیٰ کی بات ہی اونچی ہوا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے۔" O---۴۲۔ "اگر دنیا کا مال قریب ہوتا اور سفر درمیانہ ہوتا تو وہ ضرور تیری پیروی کرتے لیکن انہیں مسافت دور معلوم ہوئی اور اب تو وہ اللہ تعالیٰ کی قسمیں کھائیں گے اگر ہم سے ہو سکتا تو ہم ضرور تمہارے ساتھ نکلتے۔ وہ اپنے آپ کو ہلاک کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ وہ یقیناً جھوٹے ہیں۔" O---۴۳۔ "اللہ تعالیٰ تجھے معاف کرے تو نے انہیں کیوں اجازت دی جب تک تجھ پر ان لوگوں کی جو سچے ہیں وضاحت نہ ہوئی اور تو نے جھوٹوں کو معلوم نہیں کیا۔" O---۴۴۔ "وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ پر اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہیں تجھ سے اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے جہاد نہ کرنے کی اجازت نہیں مانگتے اور اللہ تعالیٰ ڈرنے والوں کو جانتا ہے۔" O---۴۵۔ "تجھ سے صرف وہی لوگ اجازت مانگتے ہیں جو اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اور ان کے دل شک میں پڑے ہیں اور وہ اپنے شک میں ڈانوا ڈول ہیں۔" O---۴۶۔ "اور اگر وہ نکلنا چاہتے تو ان کے لئے کچھ تیاری ضرور کرتے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کا اٹھنا ناپسند کیا سو اس لئے انہیں ٹھہرا دیا اور کہہ دیا گیا بیٹھنے والوں کے ساتھ بیٹھے رہو۔" O---۴۷۔ "اگر وہ تمہارے درمیان نکلتے تو بھی وہ تم میں صرف پریشانی ہی پیدا کرتے اور تمہارے درمیان تمہارے لئے فتنہ پیدا کرنے کے لئے دوڑتے پھرتے کہ تم میں ان کے جاسوس بھی ہیں اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو جانتا ہے۔" O---۴۸۔ "وہ پہلے بھی فتنہ پیدا کرتے رہتے ہیں اور تیری کارروائیوں کو الٹ پلٹ کرتے رہے ہیں یہاں تک کہ حق آ گیا اور اللہ تعالیٰ کا امر غالب ہو گیا اگرچہ وہ ناپسند کرتے تھے۔" O---۴۹۔ "اور ان میں وہ بھی ہے جو کہتا ہے مجھے اجازت دے اور مجھے فتنے میں نہ ڈال۔ سنو! فتنے میں تو وہ پڑ ہی چکے ہیں اور جہنم نے کافروں کو گھیر رکھا ہے۔" O---۵۰۔ "اگر تجھے کوئی بھلائی پہنچتی ہے تو انہیں بری لگتی ہے

Marfat.com

اور اگر تجھ پر کوئی مصیبت آتی ہے تو کہتے ہیں ہم نے اپنا معاملہ پہلے ہی سنبھال لیا تھا اور خوش خوش منہ پھلا کر چل دیتے ہیں۔'' O---۵۱۔ ''کہہ دیجئے! ہمیں کچھ نہیں ہو سکتا سوائے اس کے جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے لکھ دیا ہے وہی ہمارا مولا ہے اور اللہ تعالیٰ پر ہی مومنوں کو بھروسہ کرنا چاہئے۔'' O---۵۲۔ ''کہہ دیجئے! کیا تم ہمارے لئے دو بھلائیوں میں سے ایک کے سوا بھی کسی بات کا انتظار کر سکتے ہو؟ مگر ہم تمہارے لئے اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنے ہاں سے یا ہمارے ہاتھوں سے عذاب ڈالے گا- پس انتظار کرو ہم بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتے ہیں۔'' O---۵۳۔ ''کہہ دیجئے! خوشی سے خرچ کرو یا ناخوشی سے تم سے قبول نہیں کیا جائے گا کہ تم نافرمان لوگ ہو۔'' O---۵۴۔ ''اور کوئی چیز ان کے خرچوں کو قبول ہونے سے نہیں روکتی سوائے اس کے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا انکار کیا اور وہ نماز کو نہیں آتے مگر سستی سے اور خرچ نہیں کرتے مگر ناخوشی سے۔'' O---۵۵۔ ''ہاں! ان کے مال اور ان کی اولاد تجھے حیران نہ کریں- اللہ تعالیٰ تو صرف یہ چاہتا ہے کہ ان کے ذریعے سے انہیں دُنیا کی زندگی میں عذاب دے اور ان کی جانیں نکلیں اور وہ کافر ہوں۔'' O---۵۶۔ ''وہ اللہ تعالیٰ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ وہ تم ہی میں سے ہیں مگر وہ تم میں سے نہیں بلکہ وہ ایسے لوگ ہیں جو ڈرپوک ہیں۔'' O---۵۷۔ ''اگر وہ کوئی پناہ یا کوئی گڑھے یا کوئی گھسنے کی جگہ پائیں تو سرپٹ ادھر مڑ جائیں۔'' O---۵۸۔ ''اور ان میں وہ بھی ہیں جو صدقات کے بارے میں تجھ پر طعن کرتے ہیں- لیکن اگر انہیں اس میں سے دے دیا جائے تو خوش ہو جاتے ہیں اور نہ دیا جائے تو ناراض ہو جاتے ہیں۔'' O---۵۹۔ ''مگر کاش! وہ اس پر جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے انہیں دیا خوش ہو جاتے اور کہتے ہمیں اللہ تعالیٰ کافی ہے- ہمیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اور دے گا اور اس کا رسول ﷺ بھی ہم اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کرتے ہیں۔'' O---۶۱۔ ''اور ان میں وہ لوگ بھی ہیں جو نبی ﷺ کو دکھ دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ کان لگانے والا ہے- کہو وہ تمہاری بھلائی پر کان لگانے والا ہے- وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہے اور مومنوں کی بات مانتا ہے اور ان کے لئے جو تم میں اعتماد کرتے ہیں رحمت ہے اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کو دکھ دیتے ہیں انہیں دردناک عذاب ہوگا۔'' O---۶۲۔ ''وہ تمہارے سامنے اللہ تعالیٰ کی قسمیں کھاتے ہیں تاکہ تمہیں راضی رکھیں- لیکن اگر وہ مومن ہیں تو اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ اس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ انہیں راضی رکھا جائے۔'' O---۶۴۔ ''منافق ڈرتے ہیں کہ ان کے بارے میں کوئی سورت نازل نہ ہو جائے جو بتا دے جو ان کے دلوں میں ہے- کہو! ہنسی اڑالو- اللہ تعالیٰ ان باتوں کو جن سے تم ڈرتے ہو ظاہر کر کے رہے گا۔'' O---۶۵۔ ''اور اگر تو ان سے پوچھے تو وہ کہہ دیں گے ہم تو صرف بحثیں کرتے تھے اور کھیل کھیلتے تھے- کہو! کیا تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ اور اس کی آیتوں کی ہنسی اڑاتے تھے۔'' O--- [تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: تمسخر] ---۶۶۔ ''بہانے نہ بناؤ کہ تم نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا ہے اگر ہم تمہارے ایک گروہ کو معاف کر دیں گے تو بھی دوسرے گروہ کو سزا دیں گے کیونکہ وہ مجرم تھے۔'' O---۶۷۔ ''اے نبی! کافروں اور منافقوں سے جہاد کر اور ان پر سختی کر کہ ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور وہ کیا برا ٹھکانہ ہے۔'' O---۷۴۔ ''وہ اللہ تعالیٰ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ انہوں نے یوں نہیں کہا حالانکہ انہوں نے کفر کی بات کہی اور اپنے اسلام لانے کے بعد کفر کیا اور اس بات کا قصد کیا جس کو وہ نہیں پہنچ سکے اور انہوں نے تو صرف اس بات کا بیر رکھا ہے کہ اپنے فضل سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے انہیں مالدار کر دیا ہے اب اگر وہ توبہ کر لیں تو ان کے لئے بہتر ہوگا اور اگر منہ موڑ لیں تو اللہ تعالیٰ انہیں دُنیا اور آخرت میں دردناک عذاب دے گا اور زمین میں ان کا کوئی دوست اور مددگار نہ ہوگا۔'' O---۸۰۔ ''تو ان کے لئے بخشش مانگ یا ان کے لئے بخشش نہ مانگ اگر تو ان کے لئے ستر بار بھی بخشش مانگے گا تو بھی اللہ تعالیٰ انہیں نہیں بخشے گا یہ اس لئے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے کفر کیا ہے اور اللہ تعالیٰ بدکار لوگوں کو راہ نہیں دکھاتا۔'' O--- [تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۰، مضمون: منافق] ---۸۴۔ ''اور ان میں سے کسی پر جو مر جائے کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ ان کی قبر پر کھڑے ہونا انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے کفر کیا اور نافرمان مرے ہیں۔'' O---۸۵۔ ''اور ان کے مال اور ان کی اولاد تجھے حیران نہ کریں اللہ تعالیٰ تو صرف یہ چاہتا ہے کہ ان چیزوں سے انہیں دُنیا میں سزا دے اور ان کی جانیں نکلیں اور وہ کافر ہوں۔'' O---۸۶۔ ''اور جب کوئی سورت نازل ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ پر اعتماد کرو اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ ہو کر جہاد کرو تو ان میں مقدور والے تجھ سے اجازت مانگنے لگتے ہیں اور کہتے ہیں ہمیں بیٹھ رہنے والوں کے ساتھ رہنے دے۔'' O---۸۷۔ ''وہ پیچھے رہنے والی عورتوں کے ساتھ خوش ہوتے ہیں کیونکہ ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی ہے سو وہ سوچتے سمجھتے نہیں۔'' O---۸۸۔ ''لیکن رسول ﷺ اور اس کے ساتھ ایمان لانے والے اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے جہاد کرتے ہیں اور انہی کے لئے بھلائیاں ہیں اور وہی کامیاب ہونے والے ہیں۔'' O---۸۹۔ ''اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے ایسے باغ تیار کئے ہیں جن میں نہریں بہتی ہیں اور جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے- یہی بڑی کامیابی ہے۔'' O---۹۰۔ ''اور بدوؤں میں بھی عذر کرنے والے آئے کہ انہیں اجازت دی جائے اور جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے جھوٹ بولا تھا وہ بیٹھ رہے ان میں کفر کرنے والوں کو دردناک عذاب پہنچے گا۔'' O---۹۱۔ ''کمزوروں پر گناہ نہیں اور نہ بیماروں پر ہے اور نہ ان پر ہے جو خرچ کرنے کے لئے کچھ نہیں پاتے- جب وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے خیر خواہی کرتے ہوں، نیک کام کرنے والوں پر کوئی الزام نہیں اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔'' O---۹۲۔ ''اور نہ ان لوگوں پر الزام ہے جو جب تیرے پاس آئے کہ

Marfat.com

انہیں سواری دے تو تو نے کہا میرے پاس کچھ نہیں جس پر میں تمہیں سوار کرلوں وہ لوٹ گئے اور ان کی آنکھیں اس غم سے کہ ان کے پاس خرچ کرنے کو کچھ نہیں آنسو بہاتی تھیں۔'' O---۹۳۔ ''الزام تو صرف ان لوگوں پر ہے جو دولت مند ہو کر تجھ سے اجازت مانگتے ہیں۔ وہ پیچھے رہنے والی عورتوں کے ساتھ خوش ہوتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے سو انہیں علم نہیں۔'' O---۹۴۔ ''جب تم ان کے پاس پلٹ کے جاؤ گے تو وہ تمہارے سامنے اللہ تعالیٰ کی قسمیں کھائیں گے تا کہ تم ان سے کنارا کرلو۔ ہاں! تم ان سے کنارا ہی کرلو۔ بیشک وہ ناپاک ہیں اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے اس کے بدلے میں جو وہ کماتے تھے۔'' O---۹۶۔ ''وہ تمہارے سامنے قسمیں کھائیں گے تا کہ تم راضی ہو جاؤ لیکن اگر تم ان سے راضی بھی ہو جاؤ تو بھی اللہ تعالیٰ نافرمان لوگوں سے راضی نہیں ہوتا۔'' O---۹۸۔ ''اور بدوؤں میں وہ بھی ہیں کہ جو کچھ وہ خرچ کرتے ہیں اسے تاوان سمجھتے ہیں اور تمہارے لئے زمانے کے چکروں کا انتظار کر رہے ہیں۔ برا چکر انہیں پر چل رہا ہے اور اللہ تعالیٰ سننے والا، جاننے والا ہے۔'' O---۱۰۱۔ ''اور تمہارے اردگرد رہنے والے بدوؤں اور مدینہ کے رہنے والوں میں منافق بھی ہیں جو نفاق پر اڑے بیٹھے ہیں تو انہیں نہیں جانتا ہم انہیں جانتے ہیں ہم انہیں دوبار عذاب دیں گے پھر ایک بڑے عذاب کی طرف پھیر دیئے جائیں گے۔'' O---۱۰۲۔ ''اور دوسرے وہ بھی ہیں جو اپنے گناہوں کو مانتے ہیں انہوں نے نیک عمل کو ایک دوسرے برے سے ملا دیا ہے۔ ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی توبہ قبول کرلے۔ اللہ تعالیٰ بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔'' O---۱۰۳۔ ''ان کے مال سے صدقہ وصول کر کہ اس سے تو انہیں پاک کرے اور انہیں سنوارے اور ان کے لئے دعا کر تیری دعا ان کے لئے باعث تسکین ہے اور اللہ تعالیٰ سننے والا، جاننے والا ہے۔'' O--- [تفسیر کے لیے باب نمبر ۸، مضمون خیرات۔ صدقہ] ---۱۰۵۔ ''اور کہو، عمل کرو پھر اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ اور مومن تمہارا عمل دیکھیں گے اور تم پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والے کی طرف پھیر دیئے جاؤ گے پھر وہ تمہیں بتائے گا جو تم کیا کرتے تھے۔'' O---۱۰۷۔ ''اور جن لوگوں نے ایک مسجد ضرر پہنچانے، کفر کرنے، مومنوں میں پھوٹ ڈالنے اور اس شخص کے گھات لگانے کے لئے جو پہلے بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے جنگ کرتا رہا ہے ٹھہرائی ہے اور وہ ضرور قسمیں کھائیں گے کہ ہم نے تو صرف بھلائی چاہی تھی۔ مگر اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ وہ یقیناً جھوٹے ہیں۔ [تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: مسجد ضرار] ---۱۰۸۔ ''تو اس میں کبھی کھڑے نہ ہونا۔ ہاں! وہ مسجد جسے پہلے دن سے خوف خدا پر بنایا گیا تھا زیادہ حقدار ہے کہ تو اس میں کھڑا ہو۔ اس میں وہ لوگ ہیں جو پاک رہنا پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پاک لوگوں کو پسند کرتا ہے۔'' O--- [تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: مسجد قبا] ---۱۰۹۔ ''تو کیا وہ جس نے اپنی عمارت کی بنیاد اللہ تعالیٰ کے ڈر اور رضا پر رکھی بہتر ہے یا وہ جس نے اپنی عمارت کی بنیاد ایک کھوکھلی کھائی کے کنارے پر رکھی جو اسے دوزخ کی آگ میں لے کر گری۔ مگر اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو راہ نہیں دکھاتا۔'' O---۱۱۲۔ ''وہ توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، حمد کرنے والے، سفر کرنے والے (روزہ دار یا مہاجر) رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، پسندیدہ باتوں کی تلقین کرنے والے، ناپسندیدہ باتوں سے منع کرنے والے اور اللہ تعالیٰ کی حدوں کی حفاظت کرنے والے ہیں اور تو ان مومنوں کو خوشخبری دے۔'' O---۱۱۳۔ ''نبی ﷺ اور ایمان والوں کو روا نہیں کہ مشرکوں کے لئے اگرچہ وہ رشتہ دار ہوں اس کے بعد کہ ان پر واضح ہو چکا ہے کہ وہ دوزخی ہیں بخشش کی دعا مانگیں۔'' O---۱۱۷۔ ''اب اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ اور ان مہاجرین و انصار پر جنہوں نے مشکل گھڑی میں اس کی تابعداری کی توجہ کی ہے۔ اس کے باوجود کہ ان کے ایک گروہ کے دل ٹیڑھے ہو جانے کو تھے پھر بھی ان پر توجہ کی ہے کہ وہ ان پر مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔'' O ---۱۲۰۔ ''مدینہ والوں اور ان کے اردگرد کے بدوؤں کو یہ روا نہ تھا کہ رسول خدا ﷺ کے پیچھے رہ جائیں اور نہ یہ کہ اپنی جانوں کو اس کی جان سے عزیز سمجھیں۔ یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں انہیں نہ پیاس نہ تھکان اور نہ بھوک پہنچتی ہے نہ وہ کسی جگہ کو جو کافروں کو غصہ دلاتی ہے پامال کرتے ہیں اور نہ وہ دشمن سے کچھ حاصل کرتے ہیں۔ مگر اس کے عوض ان کے لئے نیک عمل لکھ دیا جاتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔'' O (تفسیر کیلئے باب ھذا، مضمون: حب رسول ﷺ) ---۱۲۸۔ ''تمہارے پاس تم ہی میں سے ایک رسول ﷺ آیا ہے اس پر وہ چیز شاق گزرتی ہے جو تمہیں مشقت میں ڈالتی ہے وہ تمہاری بھلائی کا خواہشمند ہے اور مومنوں پر مہربان اور رحیم ہے۔'' O---۱۲۹۔ ''پھر بھی اگر وہ منہ موڑ لیتے ہیں تو کہہ دیجئے مجھے اللہ تعالیٰ کافی ہے جس کے سوا کوئی خدا نہیں۔ میں اسی پر بھروسہ کرتا ہوں کہ وہی بڑے تخت کا مالک ہے۔'' O

(سورۃ یونس ۱۰) ---۲۔ ''کیا لوگوں کو حیرانی ہے کہ ہم نے انہی میں سے ایک آدمی کی طرف وحی کی ہے کہ لوگوں کو خبردار کر اور ایمان والوں کو خوشخبری دے کہ ان کے لئے ان کے رب کے پاس عمدہ مقام ہے۔ کافر کہتے ہیں یہ تو صاف جادوگر ہے۔'' O---۱۵۔ ''اور جب انہیں ہماری واضح آیتیں سنائی جاتی ہیں تو وہ لوگ جو ہمیں ملنے کی توقع نہیں رکھتے۔ کہتے ہیں اس کے علاوہ کوئی قرآن لے آیا اسے بدل دے۔ کہو مجھے روا نہیں کہ میں اسے اپنی طرف سے بدل دوں میں تو صرف اس کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف وحی کیا جاتا ہے اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔'' O ---۱۶۔ ''کہہ دیجئے! اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو میں تمہیں یہ نہ سناتا اور نہ وہ تمہیں اس کی خبر دیتا۔ ہاں! میں اس سے پہلے تمہارے درمیان عمر بھر رہ چکا ہوں تو کیا تم سمجھتے نہیں۔'' O---۱۷۔ ''مگر اس سے بڑا ظالم کون ہے جس نے اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھوٹ گھڑا ہو یا اس کی آیتوں کو جھٹلایا بیشک مجرم کامیاب نہیں

Marfat.com

ہوں گے۔'' O---۱۸۔ ''اور وہ اللہ تعالیٰ کے سوا ان کی عبادت کرتے ہیں جو نہ انہیں نقصان دیتے ہیں اور نہ انہیں نفع دیتے ہیں اور کہتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کے سامنے ہمارے سفارشی ہیں- کہو کیا تم اللہ تعالیٰ کو وہ بات بتاتے ہو جسے وہ نہ آسمانوں میں جانتا ہے اور نہ زمین میں؟ وہ پاک ہے اور ان سے بہت بلند جنہیں وہ اس کا شریک بناتے ہیں۔'' O---۱۹۔ ''اور سب انسان صرف ایک ہی امت ہیں پھر بھی اختلاف کرتے ہیں اور اگر تیرے رب کی طرف سے ایک بات طے نہ ہو چکی ہوتی تو ان کے درمیان ان باتوں کا جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں فیصلہ ہو چکا ہوتا۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر۶، مضمون: دنیا دار العمل]---۲۰۔ ''اور وہ کہتے ہیں اس پر اس کے رب کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نازل نہیں ہوئی؟ کہو غیب کی خبر صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے پس انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔'' O---۳۱۔ ''کہو کون تمہیں آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہے یا کون کانوں اور آنکھوں پر اختیار رکھتا ہے اور کون مردہ سے زندہ کو نکالتا ہے اور زندہ سے مردہ کو نکالتا ہے اور کون کام کی تدبیر کرتا ہے؟ تو وہ کہیں گے اللہ تعالیٰ- پھر کہو تو کیا تم ڈرتے نہیں۔'' O---۳۲۔ ''ہاں! یہی ہے اللہ تعالیٰ تمہارا سچا آقا- تو سچائی کے بعد گمراہی کے سوا کیا ہے پھر تم کدھر پھرے جاتے ہو۔'' O---۳۳۔ ''اس طرح تیرے رب کی بات نافرمانوں کے بارے میں سچ ہو گئی ہے کہ وہ ایمان نہیں لائیں گے۔'' O---۳۴۔ ''کیا تمہارے بنائے ہوئے شریکوں میں کوئی ہے جو پیدائش کو شروع کرتا ہے پھر اسے دہراتا ہے؟ کہہ دیجئے اللہ تعالیٰ پیدائش کو شروع کرتا ہے پھر اسے دہراتا ہے پھر تم کدھر الٹے جا رہے ہو۔'' O---۳۵۔ ''کہو کیا تمہارے بنائے ہوئے شریکوں میں کوئی ہے جو حق کی طرف راہ دکھاتا ہے؟ کہو اللہ تعالیٰ ہی حق کی راہ دکھاتا ہے تو کیا وہ جو حق کی طرف راہنمائی کرتا ہے زیادہ حقدار ہے کہ اس کی پیروی کی جائے یا وہ جو خود ہی راہ نہیں پاتا- سوائے اس کے کہ اسے راہ دکھائی جائے؟ پر تمہیں کیا ہو گیا ہے تم کس طرح کے فیصلے کرتے ہو۔'' O---۳۸۔ ''یا کیا وہ کہتے ہیں کہ اس نے اسے گھڑ لیا ہے- کہو تو تم بھی اس طرح کی کوئی سورت لے آؤ اور اللہ تعالیٰ کے سوا جسے بلا سکتے ہو بلا لو اگر تم سچے ہو۔'' O---۴۱۔ ''اور اگر وہ تجھے جھٹلاتے ہیں تو کہو میرے لئے میرا عمل ہے اور تمہارے لئے تمہارا عمل- تم اس سے جو میں کرتا ہوں بری ہو اور میں اس سے جو تم کرتے ہو بری ہوں۔'' O---۴۲۔ ''اور ان میں سے کچھ تیری طرف کان لگاتے ہیں تو کیا تو بہروں کو سنائے گا اگرچہ وہ نہ سمجھتے ہوں۔'' O---۴۳۔ ''اور ان میں سے کچھ تیری طرف نگاہ کرتے ہیں تو کیا تو اندھوں کو راہ دکھائے گا اگرچہ وہ دیکھتے نہ ہوں۔'' O---۴۶۔ ''اور اگر ہم تجھے اس کا جس کا ہم ان سے وعدہ کر رہے ہیں ایک حصہ دکھا دیں یا تجھے وفات دے دیں تو ان کی واپسی ہماری طرف ہی ہو گی پھر اللہ تعالیٰ اس کا گواہ ہو گا جو وہ کرتے ہیں۔'' O---[یعنی ہم نے کفار کو عذاب دینے اور اسلام کو غالب و منصور کرنے کے جو وعدے کئے ہیں خواہ ان میں سے بعض وعدے کسی حد تک آپ کی موجودگی میں پورے کر کے دکھائے جائیں جیسے بدر وغیرہ میں دکھلا دیا یا آپ ﷺ کی وفات ہو جائے اس لئے ان میں سے بعض کا ظہور نہ ہو بہر صورت یہ یقینی ہے کہ وہ سب پورے ہو کر رہیں گے اگر کسی مصلحت سے دُنیا میں ان کفار کو سزا نہ دی گئی تو آخرت میں ملے گی۔ (از تفسیر مولانا شبیر احمد عثمانیؒ)]---۴۹۔ ''کہہ دیجئے! میں تو اپنے لئے بھی کسی نفع اور نقصان کا اختیار نہیں رکھتا مگر جو اللہ تعالیٰ چاہے- ہر امت کے لیے ایک مقررہ وقت ہوتا ہے جب ان کا وقت آ جاتا ہے تو وہ ایک گھڑی پیچھے رہ سکتے ہیں اور نہ آگے بڑھ سکتے ہیں۔'' O---۵۰۔ ''کہو کیا تم نے غور کیا کہ اگر تم پر اس کا عذاب رات یا دن کو آ جائے تو یہ مجرم اس میں سے کیا جلدی مانگ رہے ہیں۔'' O---۵۳۔ ''اور وہ تجھ سے پوچھتے ہیں کیا یہ (عذاب) سچ ہے؟ کہو ہاں میرے رب کی قسم! یقیناً یہ سچ ہے اور تم اللہ تعالیٰ کو ہرا نہیں سکتے۔'' O---۵۷۔ ''اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت اور جو سینوں میں ہے اس کی شفا اور مومنوں کے لئے ہدایت اور رحمت آ گئی ہے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر۵، مضمون: قرآن حکیم]---۵۸۔ ''یہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت سے ہے پس اس پر انہیں خوشی منانا چاہئے یہ ان چیزوں سے بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں۔'' O---۵۹۔ ''کہو کیا تم نے غور کیا کہ اللہ تعالیٰ نے جو رزق تمہارے لئے اتارا ہے اس میں تم نے حرام اور حلال بنا لئے ہیں؟ کہو کیا اللہ تعالیٰ نے تمہیں اجازت دی ہے یا تم اللہ تعالیٰ کے بارے میں باتیں گھڑ لیتے ہو۔'' O---۶۱۔ ''اور آپ جس حال میں بھی ہو اور آپ اس بارے میں جو قرآن بھی پڑھتے ہوں اور تم لوگ جو کام بھی کرتے ہو ہم تمہیں دیکھ رہے ہوتے ہیں جب تم اس میں مشغول ہوتے ہو اور تیرے رب سے ذرہ برابر شے نہ زمین میں چھپتی ہے اور نہ آسمانوں میں اور نہ اس سے چھوٹی اور نہ بڑی مگر وہ ایک واضح کتاب میں ہوتی ہے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر۱، مضمون: اللہ تعالیٰ دلوں کے بھید جانتا ہے]---۶۵۔ ''اور ان کی بات تجھے غمگین نہ کرے عزت سب اللہ تعالیٰ کی ہے وہی سننے والا، جاننے والا ہے۔'' O---۷۱۔ ''اور انہیں نوحؑ کی خبر سنا جب اس نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم! اگر میرا کھڑا ہونا اور اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے ذریعے میرا نصیحت کرنا تم پر بھاری ہے تو میں اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہوں- اب تم بھی اپنے معاملے اور اپنے شریکوں کو پختہ کر لو پھر تمہیں اپنے معاملے میں کوئی شبہ نہ رہے پھر میرے ساتھ نبٹ لو اور مجھے مہلت بھی نہ دو۔'' O---۷۲۔ ''لیکن اگر تم منہ موڑتے ہو تو میں نے تم سے کوئی اجرت تو نہیں مانگی- میری اجرت تو صرف اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے۔'' O---۹۴۔ ''ہاں! اگر تو اس کے بارے میں جو ہم نے تیری طرف نازل کیا ہے شک میں ہے تو ان سے پوچھ لے جو تجھ سے پہلے کتاب پڑھتے ہیں تیرے رب کی طرف سے حق آیا ہے سو تو شک کرنے والوں میں ہرگز نہ ہونا۔'' O---[یہ خطاب یا تو تمام انسانوں کو ہے یا پھر نبی ﷺ

Marfat.com

کے واسطے سے امت کو تعلیم دی جا رہی ہے کیونکہ نبی ﷺ کو تو وحی کے بارے میں کوئی شک ہو ہی نہیں سکتا تھا۔ جو کتاب پڑھتے ہیں ان سے پوچھ لینے کا مطلب ہے کہ قرآن مجید سے پہلے کی آسمانی کتابیں (تورات وانجیل وغیرہ) یعنی جن کے پاس یہ کتابیں موجود ہیں ان سے اس قرآن کی بابت معلوم کر لیں۔ کیونکہ ان میں اس کی نشانیاں اور آخری پیغمبر ﷺ کی صفات بیان کی گئی ہیں۔'' (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۹۵۔''اور نہ ان میں ہونا جو اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو جھٹلاتے ہیں ورنہ تو نقصان پانے والوں میں ہو جائے گا۔[یہ بھی دراصل مخاطب امت کو سمجھایا جا رہا ہے کہ تکذیب کا راستہ خسران اور تباہی کا راستہ ہے۔'' (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۹۶۔''جن لوگوں پر تیرے رب کی بات حق ہو چکی ہے وہ ایمان نہیں لائیں گے۔''O---۹۷۔''اگرچہ ان کے پاس سب نشانیاں آ جائیں یہاں تک کہ وہ دردناک عذاب کو دیکھ لیں گے۔''O---۹۹۔''اور اگر تیرا رب چاہتا تو وہ سب لوگ جو زمین پر ہیں سارے کے سارے ایمان لے آتے پر کیا تو لوگوں پر جبر کرے گا یہاں تک کہ وہ مومن بن جائیں۔''O---۱۰۱۔''کہو دیکھو! آسمانوں اور زمین پر کیا کچھ ہے؟ مگر جو لوگ ایمان نہیں لاتے انہیں نشانیاں اور ڈراوے کام نہیں دیتے۔''O---۱۰۲۔''اب کیا وہ صرف ان لوگوں کی طرح انتظار کر رہے ہیں جو ان سے پہلے ہو گزرے ہیں۔ کہہ دیجئے! اچھا انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔''O---۱۰۴۔''کہو اے لوگو! اگر تم میرے دین کے بارے میں شک میں ہو تو میں ان کی عبادت نہیں کرتا جن کی تم اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کرتے ہو بلکہ میں اس اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہوں جو تمہیں وفات دیتا ہے اور مجھے حکم کیا ہے کہ میں مومنوں میں ہو جاؤں۔''O---۱۰۵۔''اور یہ کہ اپنا منہ یکسو ہو کر دین خدا کی طرف کر لے اور مشرکوں میں ہرگز نہ ہونا۔''O---۱۰۶۔''اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اسے نہ پکارنا جو نہ تجھے نفع دیتا ہے اور نہ تجھے نقصان دیتا ہے کیونکہ اگر تو نے ایسا کیا تو ظالموں میں ہو جائے گا۔[یہاں بھی خطاب اگرچہ نبی ﷺ کو ہے لیکن اصل مخاطب افراد انسانی اور امت محمدیہ ﷺ ہے۔'' (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۰۸۔''کہہ دیجئے اے لوگو! تمہارے رب کی طرف سے حق آ گیا ہے اب جو راہ پر چلا تو وہ اپنے لئے ہی چلتا ہے اور جو بھٹک گیا تو وہ اپنے خلاف ہی بھٹکتا ہے اور میں تمہارا کچھ ذمہ دار نہیں۔''O---[حق سے مراد قرآن اور دین اسلام ہے۔ جس میں توحید الٰہی اور رسالت محمدیہ ﷺ پر ایمان نہایت ضروری ہے۔(از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۰۹۔''اور اس کی پیروی کر جو تیری طرف وحی کیا جاتا ہے اور صبر کر یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فیصلہ کر دے اور وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔''O

(سورۃ ھود ۱۱)---۲۔''یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی بندگی نہ کرو میں تمہارے لئے اس کی طرف سے ایک خبردار کرنے والا، خوشخبری دینے والا ہوں۔''O---۳۔''اور یہ کہ اپنے رب سے بخشش مانگو پھر اس کی طرف رجوع کرو وہ تمہیں ایک مقررہ مدت تک عمدہ ساز وسامان دے گا اور ہر زیادہ کرنے والے کو اپنی طرف سے زیادہ دے گا لیکن اگر تم نے منہ موڑ لیا تو میں تم پر ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔''O---۴۔''اللہ تعالیٰ کی طرف ہی تمہاری واپسی ہوگی اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔''O---۵۔''سنو! وہ اپنے سینوں کو دہرا کرتے ہیں تاکہ اس سے (اپنے راز) چھپا لیں۔ سنو! جس وقت وہ اپنے کپڑے اوڑھ لیتے ہیں تو وہ جانتا ہے جو وہ چھپاتے ہیں اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں کہ وہ سینوں کے راز جانتا ہے۔''O---[تفسیر کے لئے باب نمبرا، مضمون: اللہ تعالیٰ دلوں کے بھید جانتا ہے]---۱۲۔''مگر شاید تو اس کا جو تیری طرف وحی کیا جاتا ہے کچھ حصہ چھوڑ دے گا اور تیرا سینہ اس بات سے تنگ ہوگا کہ وہ یہ نہ کہہ دیں۔ کیوں اس پر کوئی خزانہ نہیں اترا یا اس کے ساتھ کوئی فرشتہ آیا؟ تو تو صرف ایک ڈرانے والا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی ہر شے کا کارساز ہے۔''O---۱۳۔''یا کیا وہ کہتے ہیں اس نے اسے گھڑ لیا ہے کہہ دیجئے! تم بھی اس کی مانند گھڑی ہوئی دس سورتیں لے آؤ اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جسے بلا سکتے ہو بلا لو اگر تم سچے ہو۔''O---۱۴۔''پھر اگر وہ تمہیں جواب نہ دے سکیں تو جان لو کہ وہ اللہ تعالیٰ کے علم کے ساتھ اترا ہے اور یہ کہ اس کے سوا اور کوئی خدا نہیں تو کیا تم فرمانبردار بنو گے۔''O---۱۷۔''تو کیا وہ جو اپنے رب کی واضح دلیل پر ہے اور اس کی طرف سے ایک گواہ اسے پڑھتا بھی ہے اور اس سے پہلے موسیٰؑ کی کتاب پیشوا اور رحمت تھی؟ وہی اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ان لشکروں میں جو اس کا انکار کرتا ہے آگ اس کی وعدے کی جگہ ہے اور تجھے اس میں کوئی شک نہ ہو بیشک یہ تیرے رب کی طرف سے سچ ہے لیکن اکثر لوگ یقین نہیں کرتے۔''O---۴۹۔''یہ غیب کی کچھ خبریں ہیں جو ہم تیری طرف وحی کر رہے ہیں اس سے پہلے تو انہیں نہیں جانتا تھا اور نہ تیری قوم ہی۔ پس صبر کر بیشک انجام ڈرنے والوں کا ہوتا ہے۔''O---۱۰۰۔''یہ بستیوں کی کچھ خبریں ہیں جو ہم تجھے سنا رہے ہیں ان میں قائم بھی ہیں اور اجڑی ہوئی بھی۔''O---۱۰۱۔''اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ انہوں نے خود اپنے اوپر ظلم کیا۔ پھر جب تیرے رب کا حکم آیا تو ان کے خدا جنہیں وہ اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے تھے ان کے کچھ کام نہ آئے اور انہوں نے ان کی بربادی کے سوا کچھ زیادہ نہ کیا۔''O---۱۰۲۔''اور یوں ہی تیرے رب کی پکڑ جب اس نے بستیوں کو جو ظالم تھیں پکڑا بیشک اس کی پکڑ دردناک اور سخت ہوتی ہے۔''O---۱۰۳۔''بیشک اس میں اس شخص کے لئے جو عذاب آخرت سے ڈرتا ہے ایک نشان ہے وہ لوگوں کے جمع ہونے کا دن ہوگا اور وہ حاضری کا دن ہوگا۔''O---۱۰۴۔''اور ہم اسے صرف گنی ہوئی مدت کے لئے پیچھے کئے ہوئے ہیں۔''O---۱۰۵۔''جس دن وہ آ پہنچے گا تو اس کی اجازت کے بغیر کوئی بولے گا بھی نہیں پھر ان میں بدبخت بھی ہوں گے اور نیک بخت بھی۔''O---۱۰۶۔''پھر وہ بدبخت ہوں گے وہ آگ میں ہوں گے جہاں ان کی چیخیں اور کراہیں ہوں گی۔''O---۱۰۷۔''وہاں وہ ہمیشہ رہیں گے

Marfat.com

جب تک آسمان اور زمین رہتے ہیں مگر جو تیرا رب چاہے بیشک تیرا رب جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے۔'' O---۱۰۸۔ ''اور وہ جو نیک بخت ہوں گے وہ جنت میں ہوں گے جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے جب تک آسمان اور زمین رہتے ہیں مگر جو تیرا رب چاہے یہ عطیہ ہوگا نہ ختم ہونے والا۔'' O---۱۰۹۔ ''پس ان کے بارے میں جن کی یہ لوگ عبادت کرتے ہیں تو کسی شک میں نہ پڑ وہ اسی طرح عبادت کر رہے ہیں جس طرح پہلے ان کے باپ دادا کرتے تھے اور ہم بھی انہیں ان کا حصہ بغیر کم کئے ضرور پورا دے دیں گے۔'' O---۱۱۰۔ ''اور ہم نے موسیٰؑ کو بھی کتاب دی پھر اس میں اختلاف کیا گیا اور اگر تیرے رب کی بات پہلے سے طے نہ ہو چکی ہوتی تو ان کے درمیان فیصلہ ہو چکا ہوتا اور وہ یقیناً اس کے بارے میں دل میں کھٹکنے والے شک میں ہیں۔'' O---۱۱۱۔ ''مگر ان میں ہر ایک کو تیرا رب ان کے عمل پورے کر دے گا کیونکہ وہ ان کے عملوں سے باخبر ہے۔'' O---۱۱۲۔ ''پس تو جیسا حکم دیا گیا ہے قائم ہو جا اور وہ بھی (ہو جائیں) جنہوں نے تیرے ساتھ رجوع کر لیا ہے اور سرکشی نہ کرنا وہ تمہارے عملوں کو دیکھ رہا ہے۔'' O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۱۴، مضمون: استقامت]---۱۱۳۔ ''اور ظالموں کی طرف نہ جھکنا ورنہ تمہیں آگ پڑ جائے گی اور اللہ تعالیٰ کے سوا تمہارا کوئی رفیق نہ ہوگا اور پھر تمہیں مدد بھی نہیں ملے گی۔'' O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۱۴، مضمون: ظالم]---۱۱۴۔ ''اور دن کے دونوں سروں پر اور رات کے کچھ حصوں میں نماز قائم کر کہ نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں۔ یہ یاد کرنے والوں کے لئے ایک یاددہانی ہے۔'' O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۷، مضمون: نماز]---۱۱۵۔ ''اور صبر کر کہ اللہ تعالیٰ نیکو کاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔'' O---۱۱۶۔ ''ہاں! تم سے پہلی نسلوں میں ایسے بااثر اہل خیر کیوں نہ ہوئے جو زمین میں فساد کو پھیلنے سے روکتے سوائے ان میں چند لوگوں کے جنہیں ہم نے بچا لیا اور ظالم تو ان چیزوں کے پیچھے ہی لگے رہے جن میں انہیں آسودگی ملتی تھی اور مجرم بن گئے۔'' O---۱۱۷۔ ''اور تیرا رب ایسا تو نہ تھا کہ بستیوں کو ظلم سے ہلاک کر دیتا جب ان کے رہنے والے اصلاح کرنے والے تھے۔'' O---۱۱۸۔ ''اور اگر تیرا رب چاہتا تو سب لوگوں کو ایک ہی امت بنا دیتا لیکن وہ اختلاف کرتے ہی رہتے ہیں۔'' O---۱۱۹۔ ''سوائے ان کے جن پر تیرے رب کا رحم ہوا اور اسی بات کے لئے اس نے انہیں پیدا کیا تھا اور تیرے رب کی وہ بات پوری ہو گئی ہے کہ میں جنوں اور انسانوں سب سے جہنم کو بھر دوں گا۔'' O---۱۲۰۔ ''اور یہ سب ہم پیغمبروں کی خبروں میں سے تجھ سے بیان کر رہے ہیں جن سے ہم تیرے دل کو مضبوط کرتے ہیں اور اس میں تجھ تک سچائی آئی ہے اور مومنوں کے لئے نصیحت اور یاددہانی ہے۔'' O---۱۲۱۔ ''اور ان میں سے جو ایمان نہیں لاتے۔ کہہ دیجئے تم اپنی جگہ عمل کرتے جاؤ ہم بھی عمل کر رہے ہیں۔'' O---۱۲۲۔ ''اور انتظار کرو ہم بھی انتظار کر رہے ہیں۔'' O---۱۲۳۔ ''اور آسمانوں اور زمین کی چھپی باتیں اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں اور اسی کی طرف سب معاملے لوٹائے جاتے ہیں پس تو اس کی عبادت کر اور اس پر بھروسہ کر کیونکہ تیرا رب تمہارے عملوں سے غافل نہیں۔'' O

(**سورۃ یوسف ۱۲**)---۳۔ ''ہم آپ کے سامنے بہترین بیان پیش کرتے ہیں اس وجہ سے کہ ہم نے آپ کی جانب یہ قرآن وحی کے ذریعے نازل کیا ہے اور یقیناً آپ اس سے پہلے بے خبروں میں تھے۔'' O---۴۔ ''جب یوسفؑ نے اپنے باپ سے ذکر کیا کہ ابا جان میں نے گیارہ ستاروں کو اور سورج چاند کو دیکھا کہ وہ سب مجھے سجدہ کر رہے ہیں۔'' O---[تفصیل کے لئے باب نمبر ۱۴، مضمون: حضرت یوسفؑ]---۱۰۲۔ ''یہ غیب کی خبروں میں سے ہے جس کی ہم آپ کی طرف وحی کر رہے ہیں۔ آپ ان کے پاس نہ تھے جب انہوں نے اپنی بات ٹھان لی تھی اور وہ فریب کرنے لگے تھے۔'' O---۱۰۳۔ ''گو آپ لاکھ چاہیں لیکن اکثر لوگ ایمان دار نہ ہوں گے۔'' O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۷، مضمون: ایمان]---۱۰۴۔ ''آپ ﷺ ان سے اس پر کوئی اجرت طلب نہیں کر رہے ہیں۔ یہ تو تمام دنیا کے لئے نری نصیحت ہی نصیحت ہے۔'' O---۱۰۵۔ ''آسمانوں اور زمین میں بہت سی نشانیاں ہیں جن سے یہ منہ موڑے گزر جاتے ہیں۔'' O---۱۰۶۔ ''ان میں سے اکثر لوگ باوجود اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے کے بھی مشرک ہی ہیں۔'' O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۷، مضمون: ایمان]---۱۰۷۔ ''کیا وہ اس بات سے بے خوف ہو گئے ہیں کہ ان کے پاس اللہ تعالیٰ کے عذابوں میں سے کوئی عام عذاب آ جائے یا ان پر اچانک قیامت ٹوٹ پڑے اور وہ بے خبر ہی ہوں۔'' O---۱۰۸۔ ''آپ ﷺ کہہ دیجئے میری راہ یہی ہے میں اور میرے متبعین اللہ تعالیٰ کی طرف بلا رہے ہیں پورے یقین اور اعتماد کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ پاک ہے اور میں مشرکوں میں نہیں۔'' O---۱۰۹۔ ''آپ ﷺ سے پہلے ہم نے بستی والوں میں جتنے رسول بھیجے ہیں سب مرد ہی تھے جن کی طرف وحی نازل فرماتے گئے۔ کیا زمین میں چل پھر کر انہوں نے دیکھا نہیں کہ ان سے پہلے کے لوگوں کا کیسا انجام ہوا؟ یقیناً آخرت کا گھر پرہیزگاروں کے لئے بہت ہی بہتر ہے۔ کیا پھر بھی تم نہیں سمجھتے۔'' O---۱۱۰۔ ''یہاں تک کہ جب رسول ناامید ہونے لگے اور وہ (قوم کے لوگ) خیال کرنے لگے کہ انہیں جھوٹ کہا گیا فوراً ہی ہماری مدد ان کے پاس آ پہنچی۔ جسے ہم نے چاہا اسے نجات دی گئی۔ بات یہ ہے کہ ہمارا عذاب گنہگاروں سے واپس نہیں کیا جاتا۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: ناامیدی و نصیحت]---۱۱۱۔ ''ان کے بیان میں عقل والوں کے لئے یقیناً نصیحت اور عبرت ہے۔ یہ قرآن جھوٹ بنائی ہوئی بات نہیں بلکہ یہ تصدیق ہے ان کتابوں کی جو اس سے پہلے کی ہیں۔ کھول کھول کر بیان کرنے والا ہے ہر چیز کو اور ہدایت اور رحمت ہے ایمان دار لوگوں کے لئے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: باعث عبرت]

Marfat.com

(**سورۃ الرعد ۱۳**) --- ۱۔ ''ال مر۔ یہ قرآن کی آیتیں ہیں اور جو کچھ آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے اتارا جاتا ہے سب حق ہے لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔'' O --- ۵۔ ''اگر تجھے تعجب ہو تو واقعی ان کا یہ کہنا عجیب ہے کہ کیا جب ہم مٹی ہو جائیں گے تو کیا ہم نئی پیدائش میں ہوں گے؟ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار سے کفر کیا۔ یہی ہیں جن کی گردنوں میں طوق ہوں گے اور یہی ہیں جو جہنم کے رہنے والے ہیں جو اس میں ہمیشہ رہیں گے۔'' O --- ۶۔ ''اور جو تجھ سے (سزا کی طلبی میں) جلدی کر رہے ہیں راحت سے پہلے ہی۔ یقیناً ان سے پہلے سزائیں (بطور مثال) گزر چکی ہیں اور بیشک تیرا رب البتہ بخشنے والا ہے لوگوں کے بے جا ظلم پر بھی اور یہ بھی یقینی بات ہے کہ تیرا رب بڑی سخت سزا دینے والا بھی ہے۔'' O --- ۷۔ ''اور کافر کہتے ہیں کہ اس پر اس کے رب کی طرف سے کوئی نشانی (معجزہ) کیوں نہیں اتاری گئی۔ بات یہ ہے کہ آپ تو صرف آگاہ کرنے والے ہیں اور ہر قوم کے لئے ہادی ہیں۔'' O --- ۱۶۔ ''آپ پوچھئے کہ آسمانوں اور زمین کا پروردگار کون ہے؟ کہہ دیجئے! اللہ تعالیٰ۔ کہہ دیجئے! کیا تم پھر بھی اللہ کے سوا اوروں کو حمایتی بنا رہے ہو جو خود اپنی جان کے بھی بھلے برے کا اختیار نہیں رکھتے۔ کہہ دیجئے کہ کیا اندھا اور بینا برابر ہو سکتا ہے؟ یا کیا اندھیریاں اور روشنی برابر ہو سکتی ہے۔ کیا جنہیں یہ اللہ تعالیٰ کے شریک ٹھہرا رہے ہیں انہوں نے بھی اللہ تعالیٰ کی طرح مخلوق پیدا کی ہے کہ ان کی نظر میں پیدائش مشتبہ ہو گئی ہو۔ کہہ دیجئے کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی تمام چیزوں کا خالق ہے وہ اکیلا ہے اور زبردست غالب ہے۔'' O --- ۱۹۔ ''کیا وہ ایک شخص جو یہ علم رکھتا ہو کہ آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے جو اتارا گیا ہے وہ حق ہے اس شخص جیسا ہو سکتا ہے جو اندھا ہو۔ نصیحت تو وہی قبول کرتے ہیں جو عقلمند ہوں۔'' O --- ۲۷۔ ''کافر کہتے ہیں کہ اس پر کوئی نشانی (معجزہ) کیوں نازل نہیں کیا گیا؟ جواب دے دیجئے کہ جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کرنا چاہے کر دیتا ہے اور جو اس کی طرف جھکے اسے راستہ دکھا دیتا ہے۔'' O --- ۳۰۔ ''اسی طرح ہم نے آپ کو اس امت میں بھیجا ہے جس سے پہلے بہت سی امتیں گزر چکی ہیں کہ آپ انہیں ہماری طرف سے جو وحی آپ پر اتری ہے پڑھ کر سنائیے۔ یہ اللہ تعالیٰ رحمٰن کے منکر ہیں۔ آپ کہہ دیجئے کہ میرا پالنے والا تو وہی ہے اس کے سوا درحقیقت کوئی بھی لائق عبادت نہیں۔ اسی کے اوپر میرا بھروسہ ہے اور اسی کی جانب میرا رجوع ہے۔'' O --- ۳۲۔ ''یقیناً آپ سے پہلے کے پیغمبروں کا مذاق اڑایا گیا تھا اور میں نے بھی کافروں کو ڈھیل دی تھی پھر انہیں پکڑ لیا تھا پس میرا عذاب کیسا رہا؟'' O --- [حدیث مبارک کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: تمسخر] --- ۳۳۔ ''آیا وہ اللہ تعالیٰ جو نگہبانی کرنے والا ہے ہر شخص کی اس کے کیے ہوئے اعمال پر۔ ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے شریک ٹھہرائے ہیں۔ کہہ دیجئے ذرا ان کے نام تو لو کیا تم اللہ تعالیٰ کو وہ باتیں بتاتے ہو جو وہ زمین میں جانتا ہی نہیں یا صرف اوپری اوپری باتیں بتا رہے ہو۔ بات اصل یہ ہے کہ کفر کرنے والوں کے لئے ان کے مکر سجا دیئے گئے ہیں اور وہ صحیح راہ سے روک دیئے گئے ہیں اور جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے اس کو راہ دکھانے والا کوئی نہیں۔'' O --- ۳۶۔ ''جنہیں ہم نے کتاب دی ہے وہ تو جو کچھ آپ پر اتارا جاتا ہے اس سے خوش ہوتے ہیں اور دوسرے فرقے اس کی بعض باتوں کے منکر ہیں آپ اعلان کر دیجئے کہ مجھے تو صرف یہی حکم ملا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کروں اور اس کے ساتھ شریک نہ کروں میں اسی کی طرف بلا رہا ہوں اور اسی کی جانب میرا لوٹنا ہے۔'' O --- ۳۷۔ ''اسی طرح ہم نے اس قرآن کو عربی زبان کا فرمان اتارا ہے۔ اگر آپ نے ان کی خواہشوں کی پیروی کر لی اس کے بعد کہ آپ کے پاس علم آچکا ہے تو اللہ تعالیٰ سے آپ کو کوئی حمایتی ملے گا اور نہ بچانے والا۔'' O --- ۳۸۔ ''ہم آپ سے پہلے بھی بہت سے رسول بھیج چکے ہیں اور ہم نے ان کو بیوی بچوں والا بنایا تھا۔ کسی رسول سے نہیں ہو سکتا کہ کوئی نشانی بغیر اللہ تعالیٰ کی اجازت کے لے آئے۔ ہر مقررہ وعدے کی ایک لکھت ہے۔'' O --- ۴۰۔ ''ان سے کیے ہوئے وعدوں میں سے کوئی اگر ہم آپ کو دکھا دیں یا آپ کو ہم فوت کر لیں تو آپ پر تو صرف پہنچا دینا ہی ہے۔ حساب تو ہمارے ذمہ ہی ہے۔'' O --- ۴۳۔ ''یہ کافر کہتے ہیں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نہیں۔ آپ جواب دیجئے کہ مجھ اور تم میں اللہ تعالیٰ گواہی دینے والا کافی ہے اور وہ جس کے پاس کتاب کا علم ہے۔'' O

(**سورۃ ابراہیم ۱۴**) --- ۱۔ ''الرا۔ یہ عالی شان کتاب ہم نے آپ کی طرف اتاری ہے کہ آپ لوگوں کو اندھیروں سے اجالے کی طرف لائیں ان کے پروردگار کے حکم سے۔ زبردست اور تعریفوں والے اللہ کی طرف۔'' O --- ۱۹۔ ''کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو بہترین تدبیر کے ساتھ پیدا کیا ہے اگر وہ چاہے تو تم سب کو فنا کر دے اور نئی مخلوق لائے۔'' O --- ۲۸۔ ''کیا آپ نے ان کی طرف نظر نہیں ڈالی جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی نعمت کے بدلے ناشکری کی اور اپنی قوم کو ہلاکت کے گھر میں لا اتارا۔'' O --- [اس کی تفسیر صحیح بخاری میں ہے کہ اس سے مراد کفار مکہ ہیں جنہوں نے رسالت محمد ﷺ کا انکار کرکے اور جنگ بدر میں مسلمانوں سے لڑ کر اپنے لوگوں کو ہلاک کروایا۔ تاہم اپنے مفہوم کے اعتبار سے یہ عام ہے اور مطلب یہ ہوگا کہ حضرت محمد ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے رحمۃ للعالمین اور لوگوں کے لئے نعمت الٰہیہ بنا کر بھیجا۔ پس جس نے اس نعمت کی قدر کی اسے قبول کیا اس نے شکر ادا کیا وہ جنتی ہو گیا اور جس نے اس نعمت کو رد کر دیا اور کفر اختیار کیے رکھا وہ جہنمی قرار پایا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] --- ۳۰۔ ''انہوں نے اللہ تعالیٰ کے ہمسر بنا لئے کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ سے بہکائیں۔ آپ کہہ دیجئے کہ خیر مزے کر لو تمہاری بازگشت تو آخر جہنم ہی ہے۔'' O --- ۳۱۔ ''میرے ایمان دار بندوں سے کہہ دیجئے کہ نمازوں کو قائم رکھیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے اس میں سے کچھ نہ کچھ پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتے رہیں۔ اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے

Marfat.com

جس میں نہ خرید وفروخت ہوگی نہ دوستی اور محبت۔‘‘O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۷، مضمون: نماز]---۴۲۔’’ناانصافوں کے اعمال سے اللہ تعالیٰ کو غافل نہ سمجھ- وہ تو انہیں اس دن تک مہلت دیئے ہوئے ہے جس دن آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی۔‘‘O---۴۴۔’’لوگوں کو اس دن سے ہوشیار کر دے جب ان کے پاس عذاب آ جائے گا اور ظالم کہیں گے کہ اے ہمارے رب ہمیں بہت تھوڑے قریب کے وقت تک کی ہی مہلت دے کہ ہم تیری تبلیغ مان لیں اور تیرے پیغمبروں کی تابعداری میں لگ جائیں- کیا تم اس سے پہلے بھی قسمیں نہیں کھا رہے تھے؟ کہ تمہارے لئے دُنیا سے ٹلنا ہی نہیں۔‘‘O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۱، مضمون: عذاب]---۴۷۔’’آپ ہرگز یہ خیال نہ کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبیوں سے وعدہ خلافی کرے گا- اللہ تعالیٰ بڑا ہی غالب اور بدلہ لینے والا ہے۔‘‘O---۴۹۔’’آپ اس دن گناہگاروں کو دیکھیں گے کہ زنجیروں میں ملے جلے ایک جگہ جکڑے ہوئے ہوں گے۔‘‘O

(**سورۃ الحجر** ۱۵)---۶۔’’انہوں نے کہا کہ اے وہ شخص جس پر قرآن اتارا گیا ہے یقیناً تو تو کوئی دیوانہ ہے۔‘‘O---۷۔’’اگر تو سچا ہی ہے تو ہمارے پاس فرشتوں کو کیوں نہیں لاتا۔‘‘O---۸۔’’ہم فرشتوں کو حق کے ساتھ ہی اتارتے ہیں اور اس وقت وہ مہلت دیئے گئے نہیں ہوتے۔‘‘O---۱۰۔’’ہم نے آپ سے پہلے اگلی امتوں میں بھی اپنے رسول (برابر) بھیجے۔‘‘O---۱۱۔’’اور (لیکن) جو بھی رسول آتا وہ اس کا مذاق اڑاتے۔‘‘O---۲۸۔’’اور جب تیرے پروردگار نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں ایک انسان کو کالی اور سڑی ہوئی کھنکھناتی مٹی سے پیدا کرنے والا ہوں۔‘‘O---۲۹۔’’تو جب میں اسے پورا بنا چکوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم سب اس کے لئے سجدے میں گر پڑنا۔‘‘O---۳۰۔’’چنانچہ تمام فرشتوں نے سب کے سب سجدہ کر لیا- (۳۱) مگر ابلیس کے اس نے سجدہ کرنے والوں میں شمولیت کرنے سے (صاف) انکار کر دیا۔‘‘O---۷۲۔’’تیری عمر کی قسم! وہ تو اپنی بدمستی میں سرگرداں تھے۔‘‘O---[تفسیر کے لیے باب ہذا، مضمون: مرتبہ رسول ﷺ]---۸۵۔’’ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور ان کے درمیان کی سب چیزوں کو حق کے ساتھ ہی پیدا فرمایا ہے اور قیامت ضرور ضرور آنے والی ہے- پس تو حسن وخوبی (اور اچھائی) سے درگزر کر لے۔‘‘O---۸۶۔’’یقیناً تیرا پروردگار ہی پیدا کرنے والا اور جاننے والا ہے۔‘‘O---۸۷۔’’یقیناً ہم نے آپ کو سات آیتیں دے رکھی ہیں دہرائی جاتی ہیں اور عظیم قرآن بھی دے رکھا ہے۔‘‘O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۵، مضمون: سبع مثانی]---۸۸۔’’آپ ہرگز اپنی نظریں اس چیز کی طرف نہ دوڑائیں جس سے ہم نے ان میں سے کئی قسم کے لوگوں کو بہرہ مند کر رکھا ہے- نہ ان پر آپ افسوس کریں اور مومنوں کے لئے اپنے بازو جھکائے رہیں۔‘‘O---۸۹۔’’اور کہہ دیجئے کہ میں تو کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں۔‘‘O---۹۰۔’’جیسے کہ ہم نے ان تقسیم کرنے والوں پر اتارا۔‘‘O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: مقتسمین]---۹۱۔’’جنہوں نے اس کتاب الٰہی کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے۔‘‘O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: مقتسمین]---۹۲۔’’قسم ہے تیرے پالنے والے کی! ہم ان سے ضرور باز پرس کریں گے۔‘‘O---۹۳۔’’ہر اس چیز کی جو وہ کرتے تھے۔‘‘O---۹۴۔’’پس آپ اس حکم کو جو آپ کو کیا جا رہا ہے کھول کر سنا دیجئے! اور مشرکوں سے منہ پھیر لیجئے۔‘‘O---۹۵۔’’آپ سے جو لوگ مسخرا پن کرتے ہیں ان کی سزا کے لئے ہم کافی ہیں۔‘‘O---۹۶۔’’جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرے معبود مقرر کرتے ہیں انہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا۔‘‘O---۹۷۔’’ہمیں خوب علم ہے کہ ان کی باتوں سے آپ کا دل تنگ ہوتا ہے۔‘‘O---۹۸۔’’آپ اپنے پروردگار کی تسبیح اور حمد بیان کرتے رہیں اور سجدہ کرنے والوں میں شامل ہو جائیں۔‘‘O---۹۹۔’’اور اپنے رب کی عبادت کرتے رہیں یہاں تک کہ آپ کو موت آ جائے۔‘‘O

(**سورۃ النحل** ۱۶)---۳۷۔’’گو آپ ان کی ہدایت کے خواہش مند رہے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ اسے ہدایت نہیں دیتا جسے گمراہ کر دے اور نہ ان کا کوئی مددگار ہوتا ہے۔‘‘O---۴۳۔’’آپ سے پہلے بھی ہم مردوں کو ہی بھیجتے رہے- جن کی جانب وحی اتارا کرتے تھے- پس اگر تم نہیں جانتے تو اہل علم سے دریافت کر لو۔‘‘O---۴۴۔’’دلیلوں اور کتابوں کے ساتھ یہ ذکر (کتاب) ہم نے آپ کی طرف اتارا ہے کہ لوگوں کی جانب جو نازل فرمایا گیا ہے آپ اسے کھول کھول کر بیان کر دیں- شاید کہ وہ غور وفکر کریں۔‘‘O---۴۵۔’’بدترین داؤ پیچ کرنے والے کیا اس بات سے بے خوف ہو گئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں زمین میں دھنسا دے یا ان کے پاس ایسی جگہ سے عذاب آ جائے جہاں کا انہیں وہم وگمان بھی نہ ہو۔‘‘O---۴۶۔’’یا انہیں چلتے پھرتے پکڑ لے- یہ کسی صورت میں اللہ تعالیٰ کو عاجز نہیں کر سکتے۔‘‘O---۴۷۔’’یا انہیں ڈرا دھمکا کر پکڑ لے- پس یقیناً تمہارا پروردگار اعلیٰ شفقت اور انتہائی رحم والا ہے۔‘‘O---۴۸۔’’کیا انہوں نے اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے کسی کو بھی نہیں دیکھا؟ کہ اس کے سائے دائیں بائیں جھک کر اللہ تعالیٰ کے سامنے سربسجود ہوتے اور عاجزی کا اظہار کرتے ہیں۔‘‘O---۴۹۔’’یقیناً آسمان وزمین کے کل جاندار اور تمام فرشتے اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدے کرتے ہیں اور ذرا بھی تکبر نہیں کرتے۔‘‘O---۵۰۔’’اور اپنے رب سے جو ان کے اوپر ہے کپکپاتے رہتے ہیں اور جو حکم مل جائے اس کی تعمیل کرتے ہیں۔‘‘O---(سجدہ تلاوت)---۵۱۔’’اللہ تعالیٰ ارشاد فرما چکا ہے کہ دو معبود نہ بناؤ- معبود تو صرف وہی اکیلا ہے پس تم سب صرف میرا ہی ڈر خوف رکھو۔‘‘O---۶۳۔’’واللہ! ہم نے تجھ سے پہلے کی امتوں کی طرف بھی اپنے رسول بھیجے لیکن شیطان نے ان کے اعمال بد ان کی نگاہوں میں آراستہ کر دیئے- وہ شیطان آج بھی ان کا رفیق بنا ہوا ہے اور ان کے

Marfat.com

لئے دردناک عذاب ہے۔" O---۶۴۔ "اس کتاب کو ہم نے آپ پر اس لئے اتارا ہے کہ آپ ان کے لئے ہر اس چیز کو واضح کر دیں جس میں وہ اختلاف کر رہے ہیں۔ اور یہ ایمان داروں کے لئے راہنمائی اور رحمت ہے۔" O---۸۲۔ "پھر بھی اگر یہ منہ موڑے رہیں تو آپ ﷺ پر صرف کھول کر تبلیغ کر دینا ہی ہے۔" O---۸۳۔ "یہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو جانتے پہچانتے ہوئے بھی ان کے منکر ہو رہے ہیں۔ بلکہ ان میں اکثر ناشکرے ہیں۔" O---[تفسیر کے لیے باب نمبر۳، مضمون: ناشکرا انسان]---۸۹۔ "اور جس دن ہم ہر امت میں انہی میں سے ان کے مقابلے پر گواہ کھڑا کریں گے اور تجھے ان سب پر گواہ بنا کر لائیں گے اور ہم نے تجھ پر یہ کتاب نازل فرمائی ہے جس میں ہر چیز کا شافی بیان ہے اور ہدایت اور رحمت اور خوشخبری ہے مسلمانوں کے لئے۔" O---۹۸۔ "قرآن پڑھنے کے وقت راندے ہوئے شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرو۔" O---۱۰۱۔ "اور جب ہم کسی آیت کی جگہ دوسری آیت بدل دیتے ہیں اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نازل فرماتا ہے اسے وہ خوب جانتا ہے۔ تو یہ کہتے ہیں کہ تو تو بہتان باز ہے۔ بات یہ ہے کہ ان میں سے اکثر جانتے ہی نہیں۔" O---[تفسیر کے لیے باب نمبر۵، مضمون: تنسیخ آیات]---۱۰۲۔ "کہہ دیجئے کہ اسے آپ کے رب کی طرف سے جبرائیلؑ حق کے ساتھ لے کر آئے ہیں تا کہ ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائے اور مسلمانوں کی راہنمائی اور بشارت ہو جائے۔" O---[تفسیر کے لیے باب نمبر۵، مضمون: قرآن حکیم]---۱۰۳۔ "ہمیں بخوبی علم ہے کہ یہ کافر کہتے ہیں کہ اسے تو ایک آدمی سکھاتا ہے۔ اس کی زبان جس کی طرف یہ نسبت کر رہے ہیں عجمی ہے اور یہ قرآن تو صاف عربی زبان میں ہے۔" O---[تفسیر کے لیے باب نمبر۵، مضمون: قرآن حکیم]---۱۰۴۔ "جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی راہنمائی نہیں ہوتی اور ان کے لئے المناک عذاب ہے۔" O---۱۰۵۔ "جھوٹ افترا تو وہی باندھتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کی آیتوں پر ایمان نہیں ہوتا۔ یہی لوگ جھوٹے ہیں۔" O---۱۱۰۔ "جن لوگوں نے فتنوں میں ڈالے جانے کے بعد ہجرت کی پھر جہاد کیا اور صبر کا ثبوت دیا بیشک تیرا پروردگار ان باتوں کے بعد انہیں بخشنے والا اور مہربانیاں کرنے والا ہے۔" O---۱۱۸۔ "اور یہودیوں پر جو کچھ ہم نے حرام کیا تھا اسے ہم پہلے ہی سے آپ کو سنا چکے ہیں۔ ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے رہے۔" O---۱۱۹۔ "جو جہالت سے برے عمل کرے پھر توبہ کرے اور اصلاح بھی کر لے تو پھر آپ کا رب بلاشک وشبہ بڑی بخشش کرنے والا اور نہایت ہی مہربان ہے۔" O---۱۲۳۔ "پھر ہم نے آپ کی جانب وحی بھیجی کہ آپ ملت ابراھیم حنیف کی پیروی کریں جو مشرکوں میں سے نہ تھے۔" O---[تفسیر کے لئے ملاحظہ فرمائیں باب ۱۴، مضمون: ملت ابراھیم]---۱۲۴۔ "ہفتے کے دن کی عظمت تو صرف ان لوگوں کے ذمے ہی ضروری کی گئی تھی جنہوں نے اس میں اختلاف کیا تھا۔ بات یہ ہے کہ آپ کا پروردگار خود ہی ان میں ان کے اختلاف کا فیصلہ قیامت کے دن کرے گا۔" O---[تفسیر کے لیے باب نمبر۱۴، مضمون: یوم جمعہ]---۱۲۵۔ "اپنے رب کی راہ کی طرف لوگوں کو حکمت اور بہترین نصیحت کے ساتھ بلایئے اور ان میں بہترین طریقے سے گفتگو کیجئے۔ یقیناً آپ کا رب اپنی راہ سے بھٹکنے والوں کو بھی بخوبی جانتا ہے اور وہ راہ یافتہ لوگوں سے بھی پورا واقف ہے۔" O---۱۲۶۔ "اور اگر بدلہ لو بھی تو بالکل اتنا ہی جتنا صدمہ تمہیں پہنچایا گیا ہو اور اگر صبر کر لو تو بے شک صابروں کے لئے یہی بہتر ہے۔" O---۱۲۷۔ "آپ صبر کریں بغیر توفیق الٰہی کے آپ صبر کر ہی نہیں سکتے اور ان کے حال پر رنجیدہ نہ ہوں اور جو مکر وفریب یہ کرتے رہتے ہیں ان سے تنگ دل نہ ہوں۔" O---۱۲۸۔ "یقین مانو اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں اور نیک کاروں کے ساتھ ہے۔" O

صبح سعادت:۔ ۱۲ ربیع الاول یا ۹ ربیع الاول مطابق ۲۰ اپریل ۵۷۱ء کی صبح، وہ صبح سعادت تھی جب مدنیت وحضارت سے محروم، بن کھیتی کی سرزمین مکہ کے ایک معزز قبیلہ قریش (بنی ہاشم) میں عبداللہ بن عبدالمطلب کے یہاں آمنہ بنت وہب کے مشکوئے معلّی سے آفتاب محمد ﷺ نے ظہور کیا۔

خدایا! وہ صبح کیسی سعادت افروز تھی جس نے کائنات ارضی کو رشد وہدایت کے طلوع کا مژدۂ جانفزا سنایا اور وہ ساعت کیسی مبارک ومحمود تھی جو معمورۂ عالم کے لئے پیغام بشارت بنی۔ عالم کا ذرہ ذرہ زبان حال سے نغمے گا رہا تھا کہ وقت آ پہنچا کہ اب دنیاءِ ہست وبود کی شقاوت دور اور سعادت مجسم سے عالم معمور ہو، ظلمت شرک وکفر کا پردہ چاک ہو اور آفتاب ہدایت روشن وتابناک ہو۔ مظاہر پرستی باطل ٹھہرے اور خدائے واحد کی توحید مقصد حیات قرار پائے۔

نسب مبارک:۔ نبی اکرم ﷺ عربی النسل ہیں اور عرب کے معزز قبیلہ قریش کی سب سے زیادہ مقتدر شاخ بنی ہاشم سے ہیں۔ محمد ﷺ بن عبداللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان۔ اور والدہ کی جانب سے آپ ﷺ کا نسب نامہ کلاب پر جا کر پدری سلسلۂ نسب کے ساتھ مل جاتا ہے یعنی آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب، کلاب کو حکیم بھی کہتے ہیں۔ البتہ عدنان اور حضرت اسمٰعیلؑ کے درمیان سلسلہ کے ناموں سے متعلق ماہرین انساب کی آراء مختلف ہیں۔ اس لئے نبی کریم ﷺ نے اس کے متعلق ارشاد فرما کر "کذب النسابون (نسب بیان کرنے والوں نے غلط بیانی کی ہے)" کسی رائے کی توثیق نہیں فرمائی اور اپنے سلسلہ نسب کے متعلق صرف اس قدر ارشاد فرمایا ہے:۔

اللہ تعالیٰ نے اسمٰعیلؑ کی نسل میں سے کنانہ کو ممتاز بنایا اور کنانہ میں سے قریش کو عزت وعظمت بخشی اور قریش میں سے بنی ہاشم کو امتیاز عطا فرمایا اور بنی ہاشم

Marfat.com

میں سے مجھ کو منتخب فرمایا۔''

یتیمی: - خاتم الانبیاء حضرت محمد ﷺ کے والد ماجد کا نام عبداللہ اور والدۂ ماجدہ کا آمنہ تھا - ابھی آفتاب ہدایت نے کائنات ہست و بود میں طلوع نہیں کیا تھا اور حضرت آمنہ کی مشکوئے معلیٰ اس ودیعت کی امین ہی تھی کہ والد ماجد کا انتقال ہو گیا اور ارباب سیرت کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ایک قافلۂ تجارت کے ساتھ شام تشریف لے گئے تھے، واپسی میں جب قافلہ مدینہ (یثرب) پہنچا تو وہ بیمار ہو گئے اور اس لئے اپنے ننہال بنی نجار میں قیام پذیر رہے - قافلہ جب مکہ پہنچا تو عبدالمطلب نے بیٹے کے متعلق دریافت کیا، قافلہ نے ان کی بیماری اور مدینہ میں قیام کا واقعہ کہہ سنایا - تب عبدالمطلب نے اپنے بڑے لڑکے حارث کو دریافت حال کے لئے مدینہ بھیجا - حارث جب مدینہ پہنچے تو معلوم ہوا کہ حضرت عبداللہ نے ایک ماہ چند روز بیمار رہ کر داعی اجل کو لبیک کہہ دیا - واپس آ کر جب حارث نے باپ کو حادثہ کی اطلاع دی تو عبدالمطلب اور تمام خاندان کو اس صدمۂ جانکاہ نے بے حال کر دیا - کیونکہ عبداللہ اپنے باپ اور بھائیوں کے بہت چہیتے تھے۔

غرض جب ولادت باسعادت ہوئی تو اس سے قبل ہی آپ ﷺ کو یتیمی کا شرف حاصل ہو چکا تھا - چنانچہ قرآن نے آپ ﷺ کی یتیمی و دنیوی وسائل سے محرومی کے باوجود آغوش رحمت کردگار میں نشوونما پا کر ہادی عالم بننے کا معجزانہ اختصار کے ساتھ سورۂ والضحیٰ میں تذکرہ کیا ہے - عمر مبارک ابھی چھ سال ہی کی تھی کہ آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ آمنہ کا بھی انتقال ہو گیا - بی بی آمنہ آپ ﷺ کو آپ کے ننہال (مدینہ) میں لے کر گئی تھیں - واپسی میں مقام ابواء میں بیمار ہو گئیں اور چند روز علیل رہ کر وہیں انتقال فرمایا اور سن مبارک ابھی آٹھ منزلیں ہی طے کر پایا تھا کہ دادا عبدالمطلب نے بھی دُنیا سے منہ موڑ لیا اور اس طرح عہد طفلی ہی میں وسائل زربیت اور دنیوی اسباب کفالت سے محرومی نے گویا مشیت الٰہی کی جانب سے یہ اعلان کر دیا کہ جس ذات قدسی صفات کو خدائے واحد نے خالص اپنی تربیت کے لئے منتخب کر لیا ہے کیسے ممکن ہے کہ اس کو دنیوی اسباب و وسائل تربیت کا محتاج بنائے - اللہ تعالیٰ نے ایک یتیم و یسیر اور مادی وسائل سے محروم ہستی کو اپنے لئے چن کر کس طرح اپنی ربوبیت کاملہ کا مظہر بنایا - سورۂ انشراح میں اس حقیقت کو اچھوتے انداز میں بیان فرمایا ہے -

بت پرستی سے نفرت، خلوت پسندی اور عبادت الٰہی کا ذوق: - عہد طفولیت سے ازدواجی زندگی کے ابتدائی مراحل تک کے حالات و واقعات تفصیل کے ساتھ کتب سیرت و حدیث میں منقول ہیں - اس لئے وہیں لائق مراجعت ہیں - مختصر یہ کہ دادا عبدالمطلب کے انتقال کے بعد آپ ﷺ کے چچا ابو طالب آپ ﷺ کے ساتھ بہت انس رکھتے تھے اور زندگی بھر آپ ﷺ کی رفاقت کا حق ادا کرتے رہے - انبیاء و رسل کی سنت کے مطابق آپ ﷺ نے اپنی روزی کا بار کسی پر نہیں ڈالا اور دنیوی مشاغل میں آپ ﷺ نے بکریاں بھی چرائیں اور تجارت بھی کی، شام کے مشہور تجارتی شہر بصریٰ میں بھی اس غرض سے تشریف لے گئے اور پچیس سال کی عمر میں یہی سفر حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے عقد کا باعث ہوا - آپ ﷺ خدیجہ کا مال تجارت مضاربت پر بصریٰ کی منڈی میں لے گئے، خدیجہؓ کا غلام میسرہ بھی رفیق سفر تھا - اس دوران میں آپ ﷺ کی صداقت و امانت ایک یہودی راہب کی بشارت اور بیش بہا منافع تجارت کا جو تجربہ اور مشاہدہ کیا تھا میسرہ نے وہ سب حضرت خدیجہؓ سے کہہ سنایا - چنانچہ یہی تاثر ازدواجی رشتہ کا باعث بن گیا -

اب زندگی میں ایک اور انقلاب ہوا کہ آپ ﷺ کو خلوت گزینی کی طرف رغبت ہوئی اور غار حرا میں روز و شب بسر ہونے لگے - بت پرستی سے شروع ہی سے نفرت تھی اس لئے کبھی نہ کسی صنم کے آگے سر جھکایا اور نہ کسی ایسی مجلس میں شرکت فرمائی جو صنم پرستی کے میلے کہلاتے تھے - اب خلوت میں فطرت سلیم جس طرح راہنمائی کرتی، خدائے واحد کی عبادت کرتے مگر ایک خلش سینہ میں ایسی تھی جو اس حالت میں بھی بے چین ہی رکھتی - اکثر یہ سوچ کر تڑپ جاتے تھے کہ میری قوم خصوصاً اور دُنیائے انسانی عموماً کس طرح خدائے واحد کو چھوڑ کر صنم پرستی اور مظاہر پرستی میں مبتلا ہے اور یہ کہ اخلاق کی دُنیا کس طرح الٹ گئی ہے - آخر وہ کونسا نسخۂ کیمیا ہے جو اس حالت میں انقلاب پیدا کر دے اور سچی خدا پرستی اور نیک عملی پھر ایک مرتبہ اپنی نمود دکھلائے -

یہی جذبات و تاثرات تھے جو قلب مضطرب میں موجزن تھے اور خلوت کدۂ حرا میں انہی کیفیات کے ساتھ ذات اقدس ﷺ مصروف یاد الٰہی رہتی اور جب کئی دن اس طرح گزر جاتے تو کبھی حضرت خدیجہؓ حاضر ہو کر آذوقۂ حیات دے جاتیں اور کبھی خود بنفس نفیس جا کر چند روز کا سامان خورد و نوش لے آتے اور حرا میں پھر مشغول عبادت ہو جاتے - چنانچہ ۱۴ صدیاں گزرنے کے بعد بھی آج حرا زبان سے اس کیف آگیں منظر کا شاہد ہے جس کا لطف اس نے برسوں اٹھایا ہے - مشہور محدث و مؤرخ حافظ عماد الدین ابن کثیرؒ نے اس واقعہ کو ان مختصر الفاظ میں حسن و خوبی کے ساتھ بیان کیا ہے - ''اور رسول اللہ ﷺ (دور شباب میں) خلوت پسند ہو گئے تھے اور قوم سے الگ تنہائی میں وقت گزارتے تھے کیونکہ وہ قوم کی اس کھلی گمراہی کو دیکھ کر کہ وہ بت پرستی میں مبتلا اور بتوں کے سامنے سجدہ گزار ہے کڑھتے تھے اور جوں جوں آپ ﷺ پر وحی الٰہی کے نزول کا زمانہ قریب ہوتا جاتا تھا مشیت الٰہی سے اسی قدر آپ ﷺ کی خلوت پسندی میں اضافہ ہوتا جاتا، صلوات اللہ وسلامہ علیہ - اس ذات اقدس ﷺ پر خدا کی رحمتیں اور سلامتی نازل ہو۔'' بہر حال یہی خلوت کدۂ عبادت تھا جہاں ذات اقدس ﷺ پر سب سے پہلے ''وحی الٰہی'' کا نزول ہوا اور بالترتیب سورۂ اقراء اور سورۂ مدثر کی چند آیات سنانے کے لئے بشیر و نذیر بنا دیا - از اقتباسات قصص القرآن - مؤلفہ

Marfat.com

مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی۔

جفاکشی کی زندگی: ۔عنفوان شباب میں رسول اللہ ﷺ کا کوئی معین کام نہ تھا، البتہ یہ خبر متواتر ہے کہ آپ ﷺ بکریاں چراتے تھے۔ آپ ﷺ نے بنی سعد کی بکریاں چرائیں اور مکہ میں بھی اہل مکہ کی بکریاں چند قیراط کے عوض چراتے رہے۔ پچیس سال کی عمر ہوئی تو حضرت خدیجہؓ کا مال لے کر تجارت کے لیے ملک شام تشریف لے گئے۔ ابن اسحاق کا بیان ہے کہ خدیجہؓ بنت خویلد ایک معزز مالدار اور تاجر خاتون تھیں۔ لوگوں کو اپنا مال تجارت کے لیے دیتی تھیں اور مضاربت کے اصول پر ایک حصہ طے کر لیتی تھیں۔ پورا قبیلہ قریش ہی تاجر پیشہ تھا۔ جب انہیں رسول اللہ ﷺ کی راست گوئی، امانت اور مکارم اخلاق کا علم ہوا تو انہوں نے ایک پیغام کے ذریعے پیش کش کی کہ آپ ان کا مال لے کر تجارت کے لیے ان کے غلام میسرہ کے ساتھ ملک شام تشریف لے جائیں۔ وہ دوسرے تاجروں کو جو کچھ دیتی ہیں اس سے بہتر اجرت آپ کو دیں گی۔ آپ نے یہ پیش کش قبول کر لی۔ اور ان کا مال لے کر ان کے غلام میسرہ کے ساتھ ملک شام تشریف لے گئے۔ الرحیق المختوم۔ مؤلفہ مولانا صفی الرحمٰن مبارک پوری۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے شادی: ۔جب آپ مکہ واپس تشریف لائے اور حضرت خدیجہؓ نے اپنے مال میں ایسی امانت و برکت دیکھی جو اس سے پہلے کبھی نہ دیکھی تھی اور ادھر ان کے غلام میسرہ نے آپ ﷺ کے شیریں اخلاق، بلند پایہ کردار، موزوں انداز فکر، راست گوئی اور امانت دارانہ طور طریق کے متعلق اپنے مشاہدات بیان کیے تو حضرت خدیجہؓ کو اپنا گم گشتہ گوہر مطلوب دستیاب ہو گیا۔ اس سے پہلے بڑے بڑے سردار اور رئیس ان سے شادی کے خواہاں تھے۔ لیکن انہوں نے کسی کا پیغام منظور نہ کیا تھا۔ اب انہوں نے اپنے دل کی بات اپنی سہیلی نفیسہ بنت منبہ سے کہی اور نفیسہ نے جا کر نبی کریم ﷺ سے گفت و شنید کی۔ آپ ﷺ راضی ہو گئے اور اپنے چچاؤں سے اس معاملے میں بات کی۔ انہوں نے حضرت خدیجہؓ کے چچا سے بات کی اور شادی کا پیغام دیا۔ اس کے بعد شادی ہو گئی۔ نکاح میں بنی ہاشم اور رؤسائے مضر شریک ہوئے۔

یہ ملک شام سے واپسی کے دو مہینے بعد کی بات ہے۔ آپ ﷺ نے مہر میں ۲۰ اونٹ دیئے۔ اس وقت حضرت خدیجہؓ کی عمر چالیس سال تھی اور وہ نسب و دولت اور سوجھ بوجھ کے لحاظ سے اپنی قوم کی سب سے معزز اور افضل خاتون تھیں۔ یہ پہلی خاتون تھیں جن سے رسول اللہ ﷺ نے شادی کی اور ان کی وفات تک کسی دوسری خاتون سے شادی نہیں کی۔

ابراہیم کے علاوہ رسول اللہ ﷺ کی بقیہ تمام اولاد انہی کے بطن سے تھی۔ سب سے پہلے قاسم پیدا ہوئے اور انہی کے نام پر آپ ﷺ کی کنیت ابوالقاسم پڑی۔ پھر زینبؓ، رقیہؓ، ام کلثومؓ، فاطمہؓ، اور عبداللہ پیدا ہوئے۔ عبداللہ کا لقب طیب اور طاہر تھا۔ آپ ﷺ کے سب بچے بچپن ہی میں انتقال کر گئے۔ البتہ بچیوں میں سے ہر ایک نے اسلام کا زمانہ پایا۔ مسلمان ہوئیں اور ہجرت کے شرف سے مشرف ہوئیں لیکن حضرت فاطمہؓ کے سوا باقی سب کا انتقال آپ ﷺ کی زندگی ہی میں ہو گیا۔ حضرت فاطمہؓ کی وفات آپ کی رحلت کے چھ ماہ بعد ہوئی۔ الرحیق المختوم۔ مؤلفہ مولانا صفی الرحمٰن مبارک پوری۔

بعثت: ۔غرض خاتم الانبیاء محمد ﷺ کی حیات طیبہ کے انفرادی اور اجتماعی دونوں پہلوؤں کا یہ حال تھا کہ ایک جانب خلوتہائے راز میں معرفت الٰہی کے لئے استغراق، صراط مستقیم کی جستجو، نوع انسانی کے اصلاح حال کی تڑپ اور طلب تھی اور دوسری جانب افراد قوم و ملک کے ساتھ راست گفتاری، صداقت شعاری، حسن معاملت اور اصابت فکر جیسے اخلاق کریمانہ وصفات حمیدہ سے متصف معاشرتی زندگی کا مظاہرہ تھا اور ان امتیازات کی وجہ سے ہر فرد کی نگاہ میں آپ ﷺ کی وہ قدر و منزلت تھی کہ باتفاق رائے ''الصادق الامین'' کے لقب سے یاد کیے جاتے تھے اور کل جو دشمنی ان کو محمد رسول اللہ ﷺ سے دعویٰ نبوت کی بنا پر ہوئی وہ آج محمد ﷺ بن عبداللہ کے ساتھ قطعاً نہیں تھی اور سب ہی ان کی تقدیس و تطہیر کے قائل تھے۔

یہی حالات و واقعات تھے جب کہ عمر مبارک چالیس منزلیں طے کر چکی تھی، رمضان کا مہینہ تھا اور آپ ﷺ غار حرا میں مشغول عبادت تھے کہ اچانک آپ ﷺ کے سامنے جبرائیلؑ فرشتہ نمودار ہوا اور اس نے بشارت دی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ثقلین کی رشد و ہدایت کے لئے چن لیا اور رسالت و پیغمبری کے منصب کبریٰ پر فائز کیا۔

یہ واقعہ چونکہ نوع انسانی کی تاریخ میں حیرت زا انقلاب کا باعث ثابت ہوا اور اس نے ذات اقدس ﷺ کو معراج رفعت کی اس حد پر پہنچا دیا جہاں عالم ادیان و ملل کے تمام اصلاحات و انقلابات اسی ہستی کا فیض رحمت نظر آتے ہیں اس لئے تاریخ و حدیث کے روشن صفحات نے اس واقعہ کی تمام تفصیلات کو بسند صحیح اپنے سینہ میں محفوظ رکھا ہے۔ چنانچہ فن حدیث و تاریخ اسلام کے امام ''بخاری رحمۃ اللہ'' نے اپنی مشہور و مقبول کتاب الجامع الصحیح میں صدیقہ عائشہؓ کی سند سے اس واقعہ کو جن الفاظ میں نقل کیا ہے اس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔ عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں:

نبی اکرم ﷺ پر شروع میں سچے خوابوں کا سلسلہ جاری رہا، کوئی خواب آپ ﷺ نہیں دیکھتے تھے مگر وہ اپنی تعبیر میں اس درجہ روشن اور صحیح ثابت ہوتا تھا جیسا کہ تاریکی کے لئے سپیدہ صبح کا ظہور ہوتا ہے۔ پھر آپ ﷺ کو خلوت محبوب ہو گئی اور حراء میں مشغول عبادت رہنے لگے۔ گاہے گاہے آپ ﷺ اہل و عیال کے

Marfat.com

پاس بھی تشریف لے آتے تھے۔ حضرت خدیجہؓ آپ ﷺ کے لئے کچھ توشہ تیار کرتیں اور آپ ﷺ اس کو لے کر پھر غار میں واپس تشریف لے جاتے۔ اسی طرح حرا میں مشغول استغراق وعبادت تھے کہ اچانک ایک روز آپ ﷺ پر خدا کا فرشتہ نمودار ہوا اور کہنے لگا ''اقراء، پڑھئے'' نبی امی نے کہا ''ما انا بقاری میں پڑھنا نہیں جانتا'' پیغمبر ﷺ ارشاد فرماتے تھے کہ جب میں نے فرشتہ سے یہ کہا تو اس نے مجھ کو گرفت میں لے لیا جس کی شدت سے مجھ کو تکلیف محسوس ہونے لگی اور پھر چھوڑ کر مجھ سے دوبارہ کہا ''پڑھئے'' اور میں نے وہی جواب پھر دیا ''میں پڑھنا نہیں جانتا'' تب اس نے پھر وہی عمل کیا اور گرفت چھوڑ کر تیسری مرتبہ پھر پہلا جملہ دہرایا اور میں نے بھی وہی سابق جواب دیا غرض تین مرتبہ یہی گفتگو اور یہی عمل ہوتے رہنے کے بعد چوتھی مرتبہ فرشتہ نے (سورۂ اقراء کی) یہ چند آیتیں تلاوت کیں: ''اپنے اس پروردگار کے نام سے پڑھ جس نے پیدا کیا، اس نے انسان کو خون بستہ سے پیدا کیا۔ پڑھ اور تیرا پروردگار بہت کرم کرنے والا ہے جس نے قلم (تحریر) کے ذریعہ (انسان کو) علم سکھایا، انسان کو وہ سب کچھ سکھایا جس سے وہ ناواقف تھا۔'' غرض نبی کریم ﷺ نے ان آیات کو دہرایا اور یہ آپ ﷺ کے ذہن نشین ہو گئیں۔ اس کے بعد جب حرا سے فارغ ہوئے تو یہ حالت کہ قلب (شدت وحی سے) کانپ رہا تھا۔ آپ ﷺ نے مکان میں داخل ہوتے ہی فرمایا: ''مجھ کو کپڑا اڑھاؤ'' حضرت خدیجہؓ نے فوراً کپڑا اڑھا دیا۔ جب آپ ﷺ کو سکون ہوا تو خدیجہ کو تمام واقعہ کہہ سنایا اور پھر فرمایا: خشیت علی نفسی مجھے جان کا خوف ہے۔ حضرت خدیجہؓ نے سن کر عرض کیا ''قسم بخدا! خدا آپ ﷺ کو ہر گز رسوا نہیں کرے گا۔ کیونکہ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں، مہمانوں کی مہمانداری، بیچاروں کی چارہ گری فرماتے اور مفلس کے لئے ذریعۂ معاش مہیا کرتے ہیں اور حق رسی کی کڑی سے کڑی مصیبت میں مددگار بنتے ہیں۔ اس گفتگو کے بعد حضرت خدیجہؓ نبی اکرم ﷺ کو اپنے چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں۔ ورقہ زمانۂ جاہلیت کے ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے یہی عیسائیت کو قبول کر لیا تھا، عبرانی زبان سے واقف اور انجیل کی کتابت کیا کرتے تھے اور بہت ضعیف العمر اور نابینا تھے۔ حضرت خدیجہؓ نے ورقہ سے کہا: برادر من آپ اپنے بھتیجے کا واقعہ تو سنیے۔ ورقہ نے دریافت حال کیا، تب نبی اکرم ﷺ نے گزرا ہوا واقعہ سنایا۔ ورقہ نے سنا تو کہا ''یہ وہ فرشتہ (جبرائیلؑ) ہے جو حضرت موسیٰ پر وحی الٰہی لے کر آیا تھا۔ کاش کہ میں اس وقت تک زندہ رہوں جب تیری قوم تجھ کو تیرے وطن مکہ سے نکالے گی۔''

آپ ﷺ نے دریافت کیا: کیا میری قوم مجھ کو وطن سے بے وطن کرے گی۔ ''ورقہ نے کہا: بیشک ایسا ہو گا اور جس پیغام کے لئے خدا نے آپ ﷺ کو پیغمبر بنایا ہے اس خدمت پر جو بھی مامور ہوا اس کے ساتھ یہی صورت پیش آئی ہے۔ پس اگر وہ وقت میری زندگی میں آیا تو میں پوری قوت کے ساتھ تیری حمایت کروں گا'' مگر ورقہ کو یہ وقت نہیں آیا اس سے قبل ہی ان کا انتقال ہو گیا۔

اعلان دعوت وارشاد کی پہلی منزل:۔ کلام الٰہی کے اس حکم کے بعد جو کہ تبلیغ ودعوت حق کا پہلا پیغام تھا دعوت وارشاد نے ایک قدم اور آگے بڑھایا اور اب ذات حق نے سورۂ شعراء کی آیات نازل فرما کر نبی اکرم ﷺ کو یہ فیصلہ سنایا کہ سب سے پہلے اہل قرابت اور رشتہ داروں کو دعوت حق دیجئے تاکہ دوسروں پر بھی اس کا اثر پڑے اور یوں بھی قریش اور بنی ہاشم کے قبول حق کا اثر تمام عرب قبائل پر پڑنا لازمی ہے اس لئے کہ وہ سب قبائل کے سرخیل اور سرگروہ ہیں اور ساکنان حرم ہونے کی وجہ سے تمام عرب پر ان کا دینی اور دنیوی اثر ہے۔

دعوت وارشاد کی دوسری منزل:۔ نبی اکرم ﷺ نے خاندان اور برادری کے لوگوں کو راہ حق دکھانے اور ان کی ایمانی اور اخلاقی حالت درست کرنے کی خاطر کیا کچھ نہیں کیا مگر قریش کے چند اصحاب کے سوائے کسی نے آپ ﷺ کی دعوت پر لبیک نہ کہا اور عداوت وبغض کو اپنا شعار بنائے رکھا۔ تب دعوت وارشاد نے ترقی کے تیسرے زینہ پر قدم رکھا اور ذات حق کی جانب سے حکم ہوا: اے داعی حق! خاندان اور برادری کے انکار وجحود سے متاثر وغمگین نہ ہو اور اپنی مفوضہ خدمت پر استقامت کے ساتھ قائم رہو۔ کیونکہ سعادت وشقاوت تمہارے قبضہ میں نہیں ہے تمہارا کام تو صرف ابلاغ (پہنچانا) ہے۔ البتہ اب خاندان کے دائرہ سے آگے بڑھ کر مکہ اور اطراف مکہ کے قبائل واقوام کو بھی یہ پیغام حق سناؤ اور دعوت وارشاد کا یہ تحفہ ان کے سامنے بھی رکھو تاکہ جو سعید روحیں ''پیغام حق'' کے لئے مضطرب اور بے چین ہیں وہ اس پر لبیک کہہ کر تسکین پائیں اور روح تشنہ کو آب حیات سے سیراب کریں۔

بعثت عامہ:۔ اس کے بعد دعوت وارشاد کی وہ تیسری منزل پیش آئی جو ''بعثت محمدی'' کا نصب العین اور مقصد وحید، اور تمام انبیاء ورسل علیہم الصلوٰۃ والسلام کے مقابلہ میں ذات اقدس محمد ﷺ کی بعثت کے لئے طغرائے امتیاز تھی، یعنی خدائے برتر نے آپ ﷺ کی بعثت کو ''بعثت عام'' قرار دیا اور حکم ہوا کہ آپ نہ صرف قریش کے لئے نہ صرف ام القریٰ مکہ اور اطراف مکہ کے لئے، نہ صرف عرب کے لئے نبی ورسول بنا کر بھیجے گئے ہیں بلکہ آپ کی بعثت تمام کائنات انسانی کے لئے ہوئی ہے اور آپ عرب وعجم اور اسود واحمر سب کے لئے پیغامبر اور خدا کے ایلچی ہیں۔

توحید:۔ نبی اکرم ﷺ نے خدا کے کلام (قرآن) کے ذریعہ سب سے پہلے اسی عقیدۂ توحید پر روشنی ڈالی اور توحید خالص کی حقیقت واضح کر کے تمام کائنات انسانی کو اس کی جانب دعوت دی۔

قرآن عزیز کی دعوت توحید کا حاصل یہ ہے کہ اللہ ایک ایسی ہستی کا نام ہے جو اپنی ذات وصفات میں ہر قسم کے شرک سے پاک اور وراء الوریٰ ہے، نہ اس کا کوئی

Marfat.com

سہیم وشریک ہے اور نہ اس کا ہمتا وہمسر، اس لئے ''ابنیت'' کا عقیدہ ہو یا ''اوتار'' کا، صنم پرستی ہو یا ثنویت وتثلیث، یہ سب باطل ہیں، وہ یکتا وبے ہمتا ہے، باپ، بیٹا اور اس قسم کی نسبتوں سے پاک ہے، پرستش کے قابل وہ خود ہے نہ کہ اس کے مظاہر اور اس کی مخلوقات، وہ جس طرح تجسم وتشبہ سے بالاتر ہے اسی طرح اس کا نہ کوئی مقابل ہے اور نہ کوئی حریفانہ سہیم۔

رسالت:۔ توحید حقیقی کے ثبوت کے بعد قرآن نے ''رسالت'' کے بنیادی عقیدہ کی اصلاح بھی ضروری سمجھی اور اس نے بتلایا کہ کسی تعلیم کے حسن وقبح میں معلم کی شخصیت کو بہت بڑا دخل ہوتا ہے، کیونکہ یہ ممکن ہی نہیں کہ اچھی تعلیم کا معلم بدعمل انسان ہو یا بری تعلیم کا معلم نیکوکار، اور جبکہ یہ ایک حقیقت ثابتہ ہے کہ خدا ہر ایک انسان کے ساتھ براہ راست ہم کلام نہیں ہوتا تو از بس ضروری تھا کہ کائنات انسانی کی ہدایت کے لئے ایک انسان ہی کو معلم بنایا جائے اور وہی خدا کی جانب سے رسالت اور پیغامبری کا فرض انجام دے۔

پس بشری اوصاف سے متصف یہ انسان نہ خدا ہو گا اور نہ خدا کا بیٹا یا خدا کا اوتار بلکہ اس کو خدا کی درگاہ سے وابستہ کیے ہوئے ہے اس کے پیش نظر اس کی ہستی کا نہ انکار کیا جا سکتا ہے اور نہ اس کو دوسرے انسانوں کے مساوی کہا جا سکتا ہے اس لئے قرآن نے جگہ جگہ مسیح ابن مریم اور عزیر علیہم السلام کے متعلق اس حقیقت کو واضح کیا کہ وہ خدا کے مقدس رسول ہیں۔ خدا یا خدا کے بیٹے نہیں ہیں۔ نیز یہ بھی بتلایا کہ اگر ایک انسان تمہاری طرح کھاتا بھی ہے اور پیتا بھی اور بازاروں میں چلتا پھرتا، خرید وفروخت کرتا اور گھر میں اہل وعیال کے ساتھ معاشرتی زندگی بسر کرتا ہے تو اس سے یہ کیسے لازم آ گیا کہ وہ خدا کا فرستادہ ''رسول'' نہیں ہے اور کس طرح یہ جائز ہے کہ ایک صادق وامین ہستی کے اس دعویٰ کو تم محض قیاس کی بناء پر جھٹلا دو کہ وہ خدا کا رسول نہیں ہے۔

یوم آخرت:۔ نبی اکرم ﷺ نے خدا کے آخری اور مکمل پیغام قرآن کے ذریعہ تیسری بنیادی اصلاح ''یوم آخرت'' سے متعلق فرمائی۔ مذاہب عالم اس سلسلہ میں بھی راہ مستقیم سے روگرداں اور افراط وتفریط کے بحر ظلمات میں پھنسے ہوئے تھے وہ یا تو آواگون (تناسخ) کے چکر میں یوم آخرت کے اس تصور سے قطعاً بیگانہ ہو چکے تھے اور قیامت (پرلے) کا تعلق انسانی اعمال کی جزا وسزا اور یوم الحساب سے غیر متعلق سمجھ چکے تھے اور یا پھر اس دن نجات کا دارومدار اور جزا وسزا کا معیار اعمال وکردار کی جگہ نسل وخاندان اور سوسائٹی کی معاشرتی گروہ بندی پر سمجھ بیٹھے تھے اور ''کفارہ'' کو عقیدہ بنا کر حساب ومحاسبہ اعمال سے مطمئن ہو چکے تھے۔ اور مشرکین اور بعض فلاسفہ نے تو یوم آخرت کے وجود ہی کا انکار کر دیا تھا اور ان کی سمجھ میں ہی نہیں آتا تھا کہ آج کا مردہ انسان کل کس طرح زندگی اختیار کرے گا اور سینکڑوں اور ہزاروں برس کی بوسیدہ ہڈیاں یوم حساب میں کس طرح جسم بن کر اپنی روح کے لئے لباس بن سکیں گی۔

قرآن نے نازل ہو کر دنیاء انسانی کو بتایا کہ اس صاف اور واضح بات کے سمجھنے میں آخر تم پر کیوں وحشت طاری ہوتی ہے اور کیوں تمہاری عقل اس کو نہیں تسلیم کرتی کہ جس خالق کائنات اور بدیع السموٰت والارض نے نمونہ اور نقشہ کے بغیر یہ عجیب وغریب عالم آفرینش کر دیا وہ بلاشبہ اس پر قادر ہے کہ ماضی میں مخلوق اور حال میں مردہ وبوسیدہ ہستی کو مستقبل میں دوبارہ وجود عطا فرما دے اور اسکے منتشر اجزاء کو جمع کر کے دوبارہ وہی ہیئت جسمانی عطا اور سابق روح کو اس میں واپس کر دے۔

یا تو صاف کہو کہ اس کائنات کو کسی بلند وبالا ہستی نے پیدا نہیں کیا جس کو خدا (اللہ) کہتے ہیں اور اگر یہ مانتے ہو تو یہ قطعاً عقل کے خلاف ہے کہ جو ابتدائی آفرینش کر سکے وہ اس آفرینش کو دہرا نہ سکے۔

مکمل بائیکاٹ:۔ صرف چار ہفتے یا اس سے بھی کم مدت میں مشرکین کو چار بڑے بڑے دھچکے لگ چکے تھے یعنی حضرت حمزہؓ نے اسلام قبول کیا، پھر حضرت عمرؓ مسلمان ہوئے، پھر محمد ﷺ نے ان کی پیشکش یا سودے بازی مسترد کی، پھر قبیلہ بنی ہاشم وبنی مطلب کے سارے ہی مسلم وکافر افراد نے ایک ہو کر نبی کریم ﷺ کی حفاظت کا عہد وپیمان کیا۔ اس سے مشرکین چکرا گئے اور انہیں چکرانا ہی چاہئے تھا کیونکہ ان کی سمجھ میں آ گیا کہ اگر انہوں نے نبی کریم ﷺ کے قتل کا اقدام کیا تو آپ ﷺ کی حفاظت میں مکہ کی وادی مشرکین کے خون سے لالہ زار ہو جائے گی۔ بلکہ ممکن ہے ان کا مکمل صفایا ہی ہو جائے، اس لیے انہوں نے قتل کا منصوبہ چھوڑ کر ظلم کی ایک اور راہ تجویز کی۔ جو ان کی اب تک کی تمام ظالمانہ کارروائیوں سے زیادہ سنگین تھی۔

ظلم وستم کا پیمان:۔ اس تجویز کے مطابق مشرکین وادی محصب میں خیف بنی کنانہ کے اندر جمع ہوئے اور آپس میں بنی ہاشم اور بنی مطلب کے خلاف یہ عہد وپیمان کیا کہ نہ ان سے شادی بیاہ کریں گے، نہ خرید وفروخت کریں گے، نہ ان کے ساتھ اٹھیں بیٹھیں گے، نہ ان سے میل جول رکھیں گے، نہ ان کے گھروں میں جائیں گے، نہ ان سے بات چیت کریں گے جب تک کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو قتل کرنے کے لیے ان کے حوالے نہ کر دیں۔ مشرکین نے اس بائیکاٹ کی دستاویز کے طور پر ایک صحیفہ لکھا جس میں اس بات کا عہد وپیمان کیا گیا تھا کہ وہ بنی ہاشم کی طرف سے کبھی بھی کسی صلح کی پیشکش قبول نہ کریں گے نہ ان کے ساتھ کسی طرح کی مروت برتیں گے جب تک کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو قتل کرنے کے لیے مشرکین کے حوالے نہ کر دیں۔

ابن قیم کہتے ہیں کہ کہا جاتا ہے کہ یہ صحیفہ منصور بن عکرمہ بن عامر بن ہاشم نے لکھا تھا اور بعض کے نزدیک نضر بن حارث نے لکھا تھا لیکن صحیح بات یہ ہے کہ لکھنے

Marfat.com

والا بغیض بن عامر بن ہاشم تھا- رسول اللہ ﷺ نے اس پر بددعا کی اور اس کا ہاتھ شل ہو گیا-

بہر حال یہ عہد و پیمان طے پا گیا اور صحیفہ خانہ کعبہ کے اندر لٹکا دیا گیا- اس کے نتیجے میں ابولہب کے سوا بنی ہاشم اور بنی مطلب کے سارے افراد خواہ وہ مسلمان رہے ہوں یا کافر سمٹ سمٹا کر شعب ابی طالب میں محبوس ہو گئے- یہ نبی کریم ﷺ کی بعثت کے ساتویں سال محرم کی چاندرات کا واقعہ ہے-

تین سال شعب ابی طالب میں: - اس بائیکاٹ کے نتیجے میں حالات نہایت سنگین ہو گئے- غلے اور سامان خورد و نوش کی آمد بند ہو گئی کیونکہ مکے میں جو غلہ یا فروختنی سامان آتا تھا اسے مشرکین لپک کر خرید لیتے تھے- اس لیے محصورین کی حالت نہایت پتلی ہو گئی- انہیں پتے اور چمڑے کھانے پڑے- فاقہ کشی کا حال یہ تھا کہ بھوک سے بلکتے ہوئے بچوں اور عورتوں کی آوازیں گھاٹی کے باہر سنائی پڑتی تھیں- ان کے پاس بمشکل ہی کوئی چیز پہنچ پاتی تھی، وہ بھی پس پردہ- وہ لوگ حرمت والے مہینوں کے علاوہ باقی ایام میں اشیائے ضرورت کی خرید کے لیے گھاٹی سے باہر نکلتے بھی نہ تھے- وہ اگرچہ قافلوں سے سامان خرید سکتے تھے جو باہر سے مکہ آتے تھے لیکن ان کے سامان کے دام بھی مکہ والے اس قدر بڑھا کر خریدنے کے لیے تیار ہو جاتے تھے کہ محصورین کے لیے کچھ خریدنا مشکل ہو جاتا تھا-

حکیم بن حزام جو حضرت خدیجہؓ کا بھتیجا تھا کبھی کبھی اپنی پھوپھی کے لیے گیہوں بھجوا دیتا تھا- ایک بار ابوجہل سے سابقہ پڑ گیا- وہ غلہ روکنے پر اڑ گیا لیکن ابو البختری نے مداخلت کی اور اسے اپنی پھوپھی کے پاس گیہوں بھجوانے دیا-

ادھر ابوطالب کو رسول اللہ ﷺ کے بارے میں برابر خطرہ لگا رہتا تھا اس لیے جب لوگ اپنے اپنے بستروں پر جاتے تو وہ رسول اللہ ﷺ سے کہتے کہ تم اپنے بستر پر سو رہو- مقصد یہ ہوتا کہ اگر کوئی شخص آپ ﷺ کو قتل کرنے کی نیت رکھتا ہو تو دیکھ لے کہ آپ ﷺ کہاں سو رہے ہیں- پھر جب لوگ سو جاتے تو ابوطالب آپ ﷺ کی جگہ بدل دیتے- یعنی اپنے بیٹوں، بھائیوں یا بھتیجوں میں سے کسی کو رسول اللہ ﷺ کے بستر پر سلا دیتے اور رسول اللہ ﷺ سے کہتے کہ تم اس کے بستر پر چلے جاؤ-

اس محصوری کے باوجود رسول اللہ ﷺ اور دوسرے مسلمان حج کے ایام میں باہر نکلتے تھے اور حج کے لیے آنے والوں سے مل کر انہیں اسلام کی دعوت دیتے تھے-

صحیفہ چاک کیا جاتا ہے: - ان حالات پر پورے تین سال گذر گئے- اس کے بعد محرم ۱۰ نبوی میں صحیفہ چاک کیے جانے اور اس ظالمانہ عہد و پیمان کو ختم کرنے کا واقعہ پیش آیا- اس کی وجہ یہ تھی کہ شروع ہی سے قریش کے کچھ لوگ اگر اس عہد و پیمان سے راضی تھے تو کچھ ناراض بھی تھے اور ان ہی ناراض لوگوں نے اس صحیفے کو چاک کرنے کی تگ و دو کی-

اس کا اصل محرک قبیلہ بنو عامر بن لوئ کا ہشام بن عمرو نامی ایک شخص تھا- یہ رات کی تاریکی میں چپکے چپکے شعب ابی طالب کے اندر غلہ بھیج کر بنو ہاشم کی مدد بھی کیا کرتا تھا یہ زہیر بن ابی امیہ مخزومی کے پاس پہنچا- (زہیر کی ماں عاتکہ، عبدالمطلب کی صاحبزادی یعنی ابوطالب کی بہن تھیں-) اور اس سے کہا: "زہیر! کیا تمہیں یہ گوارا ہے کہ تم تو مزے سے کھاؤ، پیو اور تمہارے ماموں کا وہ حال ہے جسے تم جانتے ہو؟" زہیر نے کہا: افسوس! میں تن تنہا کیا کر سکتا ہوں؟ ہاں اگر میرے ساتھ کوئی اور آدمی ہوتا تو میں اس صحیفے کو پھاڑنے کے لیے یقیناً اٹھ پڑتا-" اس نے کہا اچھا تو ایک آدمی اور موجود ہے- پوچھا کون ہے؟ کہا میں ہوں- زہیر نے کہا، اچھا تو اب تیسرا آدمی تلاش کرو-

اس پر ہشام، مطعم بن عدی کے پاس گیا اور بنو ہاشم اور بنو مطلب سے جو کہ عبد مناف کی اولاد تھے مطعم کے قریبی نسبی تعلق کا ذکر کر کے اسے ملامت کی کہ اس نے اس ظلم پر قریش کی ہمنوائی کیونکر کی؟ یاد رہے کہ مطعم بھی عبد مناف ہی کی نسل سے تھا- مطعم نے کہا: "افسوس! میں تن تنہا کیا کر سکتا ہوں-" ہشام نے کہا، ایک آدمی اور موجود ہے- مطعم نے پوچھا کون ہے؟ ہشام نے کہا میں- مطعم نے کہا اچھا ایک تیسرا آدمی تلاش کرو- ہشام نے کہا: یہ بھی کر چکا ہوں- پوچھا وہ کون ہے؟ کہا زہیر بن ابی امیہ، مطعم نے کہا اچھا تو اب چوتھا آدمی تلاش کرو- اس پر ہشام بن عمرو، ابوالبختری بن ہشام کے پاس گیا اور اس سے بھی اسی طرح کی گفتگو کی جیسی مطعم سے کی تھی- اس نے کہا، بھلا کوئی اس کی تائید بھی کرنے والا ہے؟ ہشام نے کہا ہاں- پوچھا کون؟ کہا: زہیر بن ابی امیہ، مطعم بن عدی اور میں- اس نے کہا: اچھا تو اب پانچواں آدمی ڈھونڈو- اس کے لیے ہشام، زمعہ بن اسود بن مطلب بن اسد کے پاس گیا- اور اس سے گفتگو کرتے ہوئے بنو ہاشم کی قرابت اور ان کے حقوق یاد دلائے- اس نے کہا: بھلا جس کام کے لیے مجھے بلا رہے ہو اس سے کوئی اور بھی متفق ہے- ہشام نے اثبات میں جواب دیا اور سب کے نام بتلائے- اس کے بعد ان لوگوں نے حجون کے پاس جمع ہو کر آپس میں یہ عہد و پیمان کیا کہ صحیفہ چاک کرنا ہے- زہیر نے کہا: میں ابتدا کروں گا یعنی سب سے پہلے میں ہی زبان کھولوں گا-

صبح ہوئی تو سب لوگ حسب معمول اپنی اپنی محفلوں میں پہنچے- زہیر بھی ایک جوڑا زیب تن کیے ہوئے پہنچا- پہلے بیت اللہ کے سات چکر لگائے پھر لوگوں سے مخاطب ہو کر بولا "مکے والو! کیا ہم کھانا کھائیں، کپڑے پہنیں اور بنو ہاشم تباہ و برباد ہوں، نہ ان کے ہاتھ کچھ بیچا جائے نہ ان سے کچھ خریدا جائے- خدا کی قسم

Marfat.com

میں بیٹھ نہیں سکتا یہاں تک کہ اس ظالمانہ اور قرابت شکن صحیفے کو چاک کر دیا جائے۔''

ابو جہل۔ جو مسجد حرام کے ایک گوشے میں موجود تھا' بولا: تم غلط کہتے ہو خدا کی قسم اسے پھاڑا نہیں جا سکتا۔''

اس پر زمعہ بن اسود نے کہا: ''بخدا تم زیادہ غلط کہتے ہو؛ جب یہ صحیفہ لکھا گیا تھا تب بھی ہم اس سے راضی نہ تھے۔''

اس پر ابوالبختری نے گرہ لگائی: ''زمعہ ٹھیک کہہ رہا ہے۔ اس میں جو کچھ لکھا گیا ہے اس سے نہ ہم راضی ہیں نہ اسے ماننے کو تیار ہیں۔'' اس کے بعد مطعم بن عدی نے کہا: ''تم دونوں ٹھیک کہتے ہو اور جو اس کے خلاف کہتا ہے غلط کہتا ہے۔ ہم اس صحیفہ سے اور اس میں جو کچھ لکھا ہوا ہے اس سے اللہ کے حضور برأت کا اظہار کرتے ہیں۔''

پھر ہشام بن عمرو نے بھی اسی طرح کی بات کہی۔

یہ ماجرا دیکھ کر ابو جہل نے کہا: ''ہونہہ! یہ بات رات میں طے کی گئی ہے۔ اور اس کا مشورہ یہاں کے بجائے کہیں اور کیا گیا ہے۔''

اس دوران ابو طالب بھی حرم پاک کے ایک گوشے میں موجود تھے۔ ان کے آنے کی وجہ یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو اس صحیفے کے بارے میں یہ خبر دی تھی کہ اس پر اللہ تعالیٰ نے کیڑے بھیج دیئے ہیں۔ جنہوں نے ظلم وستم اور قرابت شکنی کی ساری باتیں چٹ کر دی ہیں اور صرف اللہ عزّ وجل کا ذکر باقی چھوڑا ہے۔ پھر نبی کریم ﷺ نے اپنے چچا کو یہ بات بتائی تو وہ قریش سے یہ کہنے آئے تھے کہ ان کے بھتیجے نے انہیں یہ اور یہ خبر دی ہے اگر وہ جھوٹا ثابت ہوا تو ہم تمہارے اور اس کے درمیان سے ہٹ جائیں گے اور تمہارا جو جی چاہے کرنا۔ لیکن اگر وہ سچا ثابت ہوا تو تمہیں ہمارے بائیکاٹ اور ظلم سے باز آنا ہوگا۔ جب قریش کو یہ بتایا گیا تو انہوں نے کہا: ''آپ انصاف کی بات کر رہے ہیں۔''

ادھر ابو جہل اور باقی لوگوں کی نوک جھونک ختم ہوئی تو مطعم بن عدی صحیفہ چاک کرنے کے لیے اٹھا۔ کیا دیکھتا ہے کہ واقعی کیڑوں نے اس کا صفایا کر دیا ہے۔ صرف **باسمك اللهم** باقی رہ گیا ہے اور جہاں جہاں اللہ کا نام تھا وہ بچا ہے یا کیڑوں نے اسے نہیں کھایا تھا۔

اس کے بعد صحیفہ چاک ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ اور بقیہ تمام حضرات شعب ابی طالب سے نکل آئے اور مشرکین نے آپ ﷺ کی نبوت کی ایک عظیم الشان نشانی دیکھی۔ لیکن ان کا رویہ وہی رہا جس کا ذکر اس آیت میں ہے:

''اگر وہ کوئی نشانی دیکھتے ہیں تو رخ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ تو چلتا پھرتا جادو ہے۔'' (۲:۵۴)

چنانچہ مشرکین نے اس نشانی سے بھی رخ پھیر لیا اور اپنے کفر کی راہ میں چند قدم اور آگے بڑھ گئے۔ الرحیق المختوم۔ مؤلفہ مولانا محمد صفی الرحمن مبارکپوری۔

ہجرت حبشہ:۔ اللہ تعالیٰ کے دین پر استقامت اور کلمۂ حق کی حفاظت کی خاطر فدا کاران اسلام کو ترک وطن کی پہلی آزمائش اس وقت پیش آئی جب کفار مکہ اور مشرکین قریش نے ہر قسم کے ظلم وستم کا نشانہ بنا کر مسلمانوں کے لئے ان کے محبوب وطن (مکہ) میں دین حق پر قائم رہتے ہوئے لمحات زندگی کو ناممکن بنا دیا اور ترک وطن کے علاوہ کوئی چارۂ کار باقی نہ چھوڑا۔ پس مٹھی بھر مسلمانوں پر مشرکین کے ناقابل برداشت مظالم اور مسلمانوں کے حیرت زا صبر واستقلال نے دنیا کی تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ کر دیا جو ''ہجرت حبشہ'' کے عنوان سے معنون ہے۔

حبشہ کا موجودہ فرمانروا اصحمہ عیسائی تھا اور دین مسیحی کا عالم بھی، اس لئے نبی اکرم ﷺ نے مسلمانوں کو اجازت مرحمت فرمائی کہ وہ سر دست حبشہ کو ہجرت کر جائیں۔ توقع ہے کہ اصحمہ کی حکومت ان کا خیر مقدم کرے گی اور وہ کسی مزاحمت کے بغیر دین حق پر قائم و مستقیم رہ سکیں گے۔

ہجرت کے اس دور کی نمایاں شخصیت حضرت عثمانؓ اور ان کی رفیقہ حیات رسول اللہ ﷺ کی لخت جگر حضرت رقیہؓ ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے اس مقدس جوڑے کو رخصت فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ لوط اور ابراھیم علیہما السلام کے بعد یہ پہلا جوڑا ہے جو خدا کی راہ میں ہجرت کر رہا ہے۔ پھر آہستہ آہستہ یہ تعداد ۸۰ تک پہنچ گئی۔ ان مہاجرین میں نبی اکرم ﷺ کے عم زاد بھائی حضرت جعفرؓ بھی تھے۔ یہی وہ مرد حق کوش ہیں جنہوں نے قریش کے وفد کی مہاجرین سے متعلق زہر چکانی اور مطالبۂ مراجعت کے سلسلہ میں نجاشی حبشہ کے دربار میں اسلام پر بے نظیر تقریر فرمائی۔

ہجرت مدینہ کے اسباب:۔ ۱۱ نبوت موسم حج کے موقع پر الحراء اور منیٰ کے درمیان مقام عقبہ میں یثرب (مدینہ) کے چند لوگوں نے شب کی تنہائی میں نبی اکرم ﷺ کا پیغام حق سنا اور اسلام قبول کر لیا۔ یہ چھ یا آٹھ اشخاص تھے۔ دوسرے سال چند سابق اشخاص اور بعض دوسرے حضرات نے جو تعداد میں بارہ تھے حاضر خدمت ہو کر اسلام پر تبادلۂ خیالات کیا اور مشرف بہ اسلام ہو گئے۔ ان کے اسماء گرامی بروایت محمد بن اسحٰقؒ یہ ہیں: ابو امامہ، عوف بن الحارث، رافع بن مالک، قطبہ بن عامر، عقبہ بن عامر، معاذ بن حرث، ذکوان بن عبد قیس، خالد بن مخلد، عبادہ بن صامت، عباس بن عبادہ، ابوالہیثم، عدیم بن ساعدہ۔

حضرت عبادہ بن صامت فرماتے ہیں کہ ہم نے عقبۂ اولیٰ میں حسب ذیل شرائط کے ساتھ اسلام پر بیعت کی تھی۔

(۱) خدائے واحد کے ماسوا کسی کی پرستش نہیں کریں گے (۲) چوری نہیں کریں گے (۳) زنا نہیں کریں گے (۴) اپنی اولاد کو قتل نہیں کریں گے (۵) کسی پر

Marfat.com

جھوٹی تہمتیں نہیں لگائیں گے اور نہ کسی کی غیبت کریں گے (۶) اور کسی بھی اچھی بات میں آپ ﷺ کی نافرمانی نہیں کریں گے۔
بیعت کے بعد نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر تم نے ان شرائط کو پورا کیا تو تمہارے لئے جنت کی بشارت ہے اور اگر تم ان برائیوں میں سے کسی کے مرتکب ہوئے تو پھر تمہارا معاملہ خدا کے ہاتھ ہے چاہے بخش دے اور چاہے جرم پر سزا دے۔
اس واقعہ نے مدینہ کے ہر گھر میں اسلام کا چرچا کر دیا اور آہستہ آہستہ ہر ایک خاندان میں آفتاب اسلام کی ضیاء باری ہونے لگی اور نتیجہ یہ نکلا کہ اوس و خزرج کی تمام شاخوں میں سے ۱۳ نبوت کو تہتر مرد اور دو عورتیں اسی مقام عقبہ پر موسم حج میں شب کی تاریکی کے اندر آفتاب نبوت کی درخشانی سے فیضیاب ہونے جا پہنچے۔ نبی اکرم ﷺ بھی اپنے چچا عباسؓ کو ہمراہ لے کر وہاں پہنچ گئے اور ان کے سامنے اسلام پر ایک مؤثر وعظ فرمایا جس سے ان کے قلوب نور ایمان سے جگمگا اٹھے۔ اس کے بعد انصار اور نبی اکرم ﷺ کے درمیان اس امر پر گفتگو ہوئی کہ اگر ذات اقدس ﷺ مدینہ میں نزول اجلال فرمائیں تو اشاعت اسلام کو بھی بہت زیادہ فائدہ پہنچے اور ہم کو بھی فیضیاب ہونے کا بخوبی موقع میسر آئے اور اس سلسلہ میں جانبین سے محبت و مودت کے قول و قرار بھی ہوئے جن کی تفاصیل کتب سیر و تاریخ میں مذکور ہیں۔ ان ہی حضرات میں سے نبی اکرم ﷺ نے بارہ اشخاص کو منتخب فرما کر دعوت و تعلیم اسلام کے لئے اپنا نقیب مقرر فرمایا۔
یثرب (مدینہ) میں اسلام کی اشاعت نے جب اس طرح روز افزوں ترقی اختیار کر لی تو اب وحی الٰہی نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی جاں نثاران اسلام کو اجازت دی کہ وہ مشرکین مکہ کی ہولناک ایذا رسانی سے محفوظ ہو جانے کے لئے مدینہ ہجرت کر جائیں اور خدا کے لئے ترک وطن اختیار کریں چنانچہ آہستہ آہستہ مسلمانوں نے مدینہ کو ہجرت شروع کر دی، مشرکین مکہ نے یہ دیکھ کر مسلمانوں کو ہجرت سے روکنے کے لئے مظالم میں اور اضافہ کر دیا اور انسداد ہجرت کے لئے ممکن ذرائع کو اختیار کیا مگر فدا کاران اسلام کا جذبۂ ہجرت فرونہ ہوا بلکہ وہ کثرت کے ساتھ مال، جان، آبرو اور اولاد کی زندگی کو خطرہ میں ڈال کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں وطن عزیز کو خیر باد کہتے رہے اور اکثر ایسا ہوا کہ جب اہل مکہ نے ان کے اموال اور اہل و عیال کو ساتھ لے جانے سے روک دیا تو ان مردان خدا نے صبر آزما زندگی کے ساتھ ہجرت حق کی خاطر ان کو بھی وہیں چھوڑا اور تنہا خدا کے بھروسہ پر مدینہ روانہ ہو گئے۔
ہجرت نبوی ﷺ: - اب مکہ میں مشاہیر مسلمانوں میں سے صرف ابوبکر اور علی رضی اللہ عنہما ہی باقی رہ گئے تھے اور ایک قلیل تعداد باقی مسلمانوں کی تھی تب قریش نے سوچا کہ محمد ﷺ کو قتل کر کے اسلام کو مٹا دینے کا اس سے بہتر دوسرا کوئی موقع نہیں آئے گا۔
دارالندوہ: - چنانچہ تمام سرداران قریش قصی بن کلاب کے قائم کردہ گورنمنٹ ہاؤس "دارالندوہ" میں جمع ہوئے اور سرور عالم ﷺ کے قتل سے متعلق سازشی مجلس مشاورت قائم کی۔ اس مجلس میں عتبہ، شیبہ، ابوسفیان، طعیمہ بن عدی، جبیر بن مطعم، حارث بن عامر، نضر بن حارث، ابوالبختری، رفعہ بن اسود، حکیم بن حزام، ابوجہل، منبہ بن الحجاج، امیہ بن خلف جیسے صنادید قریش شریک مشورہ تھے۔ مشورہ شروع ہونے والا ہی تھا کہ ایک شیطان شیخ نجدی دارالندوہ کے دروازہ پر آ موجود ہوا اور شرکت مجلس کا خواستگار بنا۔ قریش مکہ نے ہم مشرب پا کر بخوشی اجازت دی اور اب مشورہ شروع ہوا، مختلف اہل الرائے نے مختلف رائیں دیں لیکن شیخ نجدی نے ہر ایک رائے کو غلط قرار دیا، آخر ایک شخص نے کہا: تمام قبائل میں سے ایک ایک جوان لیجئے اور ان سے کہئے کہ وہ بیک وقت محمد ﷺ پر حملہ کر کے قتل کر دیں اس سے کام بھی بن جائے گا اور بنو عبد مناف کسی سے قصاص لینے کی جرأت بھی نہ کر سکیں گے اور صرف خون بہا پر معاملہ طے ہو جائے گا۔ شیخ نجدی نے اس رائے کو بہت سراہا اور یہی رائے طے پا گئی۔ ادھر جبرائیلؑ نے وحی الٰہی کے ذریعہ ذات اقدس ﷺ کے سامنے اس پوری داستان کو کہہ سنایا اور عرض کیا کہ خدا کی مرضی یہ ہے کہ آپ آج کی شب اپنے بستر پر حضرت علی کو سلا کر خود مدینہ کو ہجرت کر جائیے۔ چنانچہ وحی الٰہی کے مطابق آپ ﷺ قریش کے نوجوانوں کی حراست کے باوجود سورۂ یٰسین کی چند آیات "فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ" پڑھتے ہوئے اور "شاہت الوجوہ" فرما کر مٹھی بھر خاک ان کے سروں پر ڈالتے ہوئے صاف بچ کر نکل گئے اور حضرت ابوبکرؓ کے مکان پر جا کر اور وحی الٰہی کا مژدۂ رفاقت سنا کر ان کو ہمراہ لئے مدینہ کو روانہ ہو گئے۔
ہجرت کا یہ واقعہ ربیع الاول ۱۳ نبوت دوشنبہ کے روز پیش آیا، یہ واقعہ اپنے خصوصی حالات اور معجزانہ اثرات کے ساتھ بہت مشہور اور صحیح احادیث و روایات میں مذکور ہے اور صدیق اکبرؓ کی سفر ہجرت میں رفاقت کی عظمت و جلالت کے لئے رہتی دنیا تک قرآن عزیز اس طرح ناطق ہے: "دوسرا تھا، کا جبکہ وہ دونوں غار میں تھے کہ یہ اپنے رفیق (ابوبکر) سے کہہ رہا تھا، ابوبکر غم نہ کھا بلاشبہ خدا ہمارے ساتھ ہے"۔
مدنی زندگی: - مدنی عہد کو تین مرحلوں پر تقسیم کیا جا سکتا ہے۔
(۱) پہلا مرحلہ: - جس میں فتنے اور اضطرابات برپا کئے گئے اندر سے رکاوٹیں کھڑی کی گئیں اور باہر سے دشمنوں نے مدینہ کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کے لیے چڑھائیاں کیں۔ (تفسیر کے لیے ملاحظہ فرمائیں۔ غزوات) یہ مرحلہ صلح حدیبیہ ذی قعدہ ۶ھ پر ختم ہو جاتا ہے۔
(۲) دوسرا مرحلہ: جس میں بت پرست قیادت کے ساتھ صلح ہوئی یہ فتح مکہ رمضان ۸ھ پر منتہی ہوتا ہے۔ یہی مرحلہ شاہان عالم کو دعوت دین پیش کرنے کا بھی

Marfat.com

مرحلہ ہے۔

(۳) تیسرا مرحلہ جس میں خلقت اللہ تعالیٰ کے دین میں فوج درفوج داخل ہوئی۔ یہی مرحلہ مدینہ میں قوموں اور قبیلوں کے وفود کی آمد کا بھی مرحلہ ہے۔ یہ مرحلہ رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ کے اخیر یعنی ربیع الاول ۱۱ھ تک محیط ہے۔ از الرحیق المختوم صفحہ نمبر ۲۴۳۔ مؤلفہ مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری۔

وصل بالرفیق الاعلیٰ:- آخر وہ وقت بھی آپہنچا جس کے تصور کے لیے نہ صرف مسلمان بلکہ دُنیائے انسانیت بھی تیار نہ تھی۔ یہ وقت کائنات انسانیت کے لیے مصیبت عظمیٰ ثابت ہوا۔ چار دانگ عالم پر حیرت طاری تھی کہ وہ کس طرح غیر متوقع طور پر ہادیٔ اکبر، مصلح اعظم کے فیض صحبت سے محروم ہو گئے! آنکھوں نے جو کچھ دیکھا، قلب اس کے باور کرنے کو تیار نہ تھا اور قلب جو کچھ چاہتا تھا، آنکھیں اس نظارہ کو واپس نہ لا سکتی تھیں، دل پاش پاش تھے، جگر شق ہو رہے تھے، چشم گریاں اشک کے سیلاب بہا رہی تھی کیونکہ آج روحانیت کے آفتاب عالمتاب کے اور کائنات انسانی کے درمیان موت کا پردہ حائل ہو چکا تھا۔

اگر دُنیا کا کرۂ آفتاب درحقیقت کبھی غروب نہیں ہوتا اور رہتی دُنیا تک غروب نہیں ہوگا، بلکہ دیکھنے والوں کے اور اس کے درمیان پردۂ شب حائل ہو جاتا ہے تو کس کی مجال اور کس کی جرأت ہے کہ وہ آفتاب رسالت محمد ﷺ کے متعلق غروب ہونے کا دعویٰ کر سکے کیونکہ یہاں تو پردۂ شب کو بھی حائل ہونے کی اجازت نہیں ہے۔ ''دین اسلام آسان و روشن دین ہے جس کے رات اور دن دونوں یکساں طور پر روشن ہیں۔''

یعنی یہاں شب تاریک کا گزر ہی نہیں ہے، البتہ ''موت'' کل نفس ذائقۃ الموت کا پیغام بن کر اس آفتاب رسالت کے اور ہمارے درمیان لکۂ ابر بن کر حائل ہو گئی۔ اس لیے اس مصیبت کبریٰ میں بھی مسلمانوں کے زخمی قلوب کے لیے مرہم اور کشتگان فراق رسول اکرم ﷺ کے لیے بہترین اکسیر و تریاق موجود تھا اور وہ یقین اور اذعان ہے، جس کو قرآن عزیز نے یہ کہہ کر پہلے ہی ''قلب مسلم'' کو عطا کر دیا:

''یعنی موت اس حقیقت کا نام ہے جو نبی مرسل بلکہ خاتم المرسلین کو بھی پیش آ کر رہے گی اور بقائے حقیقی تو ذات احدیت کا ہی بلا شرکت غیرے طغرائے امتیاز ہے۔''

''اللہ اللہ! وہ کیسا عجیب سماں تھا کہ جب نبی اکرم ﷺ نے ''اللّٰھم الرفیق الاعلیٰ'' فرماتے ہوئے جان جان آفریں کے سپرد فرما دی تو تمام صحابہ رنج و غم اور صدمۂ جانکاہ سے اس درجہ متحیر اور مصیبت زدہ ہو رہے تھے کہ ان کے ہوش و حواس تک بجانہ تھے، اسی عالم میں حضرت عمرؓ نے فرط غم سے تلوار سونت کر یہ نعرہ لگایا کہ جو محمد ﷺ کا انتقال ہو گیا کہے گا تو اسی تلوار سے گردن اڑا دوں گا۔

اسی اضطراب انگیز عالم میں خدا کا ایک بندہ صدیق اکبرؓ آتا ہوا نظر آتا ہے، سب سے پہلے وہ حجرۂ عائشہؓ میں پہنچا اور دل بریاں و چشم پرنم کے ساتھ سرور دو عالم کی جبین نور کو بوسہ دیتا اور فراق رسول سے کرب و بے چینی کا اظہار کرتا ہے۔ اور اس فرض عشق سے فارغ ہو کر جب باہر آتا ہے تو صحابہ رضی اللہ عنہم کی اس حالت کا جائزہ لے کر جس میں جاہلیت و اسلام دونوں ادوار کی بے نظیر شخصیت عمر بن الخطاب بھی شامل ہے تو آگے بڑھ کر کہتا ہے: ''اے خطاب کے بیٹے بیٹھ جا۔'' حضرت عمرؓ وہیں بیٹھ جاتے ہیں اور انتہائی حزن و غم سے حضرت ابوبکرؓ کا منہ تکنے لگتے ہیں۔

صدیق اکبرؓ اب منبر نبوی ﷺ پر کھڑے ہو کر صدائے حق بلند کرتے ہوئے صحابہ رضی اللہ عنہم کے مجمع کو یوں خطاب کرتے ہیں:-

''لوگو! جو شخص محمد ﷺ کی پرستش کرتا تھا اس کو معلوم ہو جانا چاہیے ''انّ محمداً قد مات'' کہ محمد ﷺ نے ذائقہ موت چکھ لیا اور جو خدائے واحد کا پرستار ہے تو بلاشبہ ''انّ اللہ حیّ لا یموت'' اللہ تعالیٰ زندۂ جاوید ہے اور موت سے پاک اور بری۔ اس کو موت نہیں ہے۔''

ابوبکر صدیقؓ کی یہ صدائے حق جب فضا میں گونجی تو سب سے اول حضرت عمرؓ اور ان کے بعد تمام صحابہ پر سکون و اطمینان طاری ہو گیا اور وہ سمجھ گئے کہ بلاشبہ سرور دو عالم ﷺ اپنا فرض رسالت پورا کر کے ''رفیق الاعلیٰ'' سے جا ملے اور اب اسلام مکمل ہو چکا اس لیے اب ہمارا فرض ہے کہ رسول پاک ﷺ کے اسوۂ حسنہ اور زندۂ جاوید معجزہ کلام اللہ ''قرآن'' کو پیشوا بنا کر خدمت اسلام کا فرض انجام دیں۔

حضرت عمر بن الخطاب کی کیفیت تو یہ ہوئی کہ فرمانے لگے قسم بخدا صدیق اکبرؓ نے یہ صدائے حق بلند کرتے ہوئے جب یہ آیت تلاوت کی ''وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل'' تو مجھے ایسا معلوم ہوا گویا ابھی اس آیت کا نزول ہو رہا ہے اور عشق رسول ﷺ نے فراق رسول سے جو مبہوت کر دیا تھا قرآن اور تعلیم رسول ﷺ کی روشنی میں جو کچھ رفیق محترم نے کہا وہ یک بیک مثل آفتاب میرے سامنے آ گیا۔

تمام کتب احادیث و سیر کی روایات متفق ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کا وصال ماہ ربیع الاول روز دوشنبہ کو ہوئی البتہ کس تاریخ کو ہوئی؟ اس بارے میں متعدد اقوال پائے جاتے ہیں۔ اقتباسات از قصص القرآن جلد چہارم۔ مؤلفہ مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی۔

بتاریخ ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ یوم دوشنبہ کو چاشت کی شدت کے وقت پیش آیا۔ اس وقت نبی کریم ﷺ کی عمر تریسٹھ سال چار دن کی ہو چکی تھی۔ الرحیق المختوم، صفحہ ۶۲۰۔ مؤلفہ مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری۔

Marfat.com

(سورۃ بنی اسرائیل ۱۷/۱)---۱۔ ’’پاک ہے وہ اللہ تعالیٰ جو اپنے بندے کو رات ہی رات میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گیا جس کے آس پاس ہم نے برکت دے رکھی ہے، اس لیے کہ ہم اسے اپنی قدرت کے بعض نمونے دکھائیں یقیناً اللہ تعالیٰ ہی خوب سننے دیکھنے والا ہے۔‘‘ O---[تفسیر کے لیے باب ہذا، مضمون: مرتبہ رسول ﷺ]---۲۰۔ ’’ہر ایک کو ہم بہم پہنچائے جاتے ہیں انہیں بھی اور انہیں بھی تیرے پروردگار کی بخشش رکی ہوئی نہیں ہے۔‘‘ O---۲۱۔ ’’دیکھ لے کہ ان میں ایک کو ایک پر ہم نے کس طرح فضیلت دے رکھی ہے اور آخرت تو درجوں میں اور بھی بڑھ کر ہے اور فضیلت کے اعتبار سے بھی بہت بڑی ہے۔‘‘ O---۲۳۔ ’’اور تیرا پروردگار صاف صاف حکم دے چکا ہے کہ تم اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرنا۔ اگر تیری موجودگی میں ان میں سے ایک یا یہ دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کے آگے اف تک نہ کہنا، نہ انہیں ڈانٹ ڈپٹ کرنا بلکہ ان کے ساتھ ادب واحترام سے بات چیت کرنا۔‘‘ O---[تفسیر کے لیے باب نمبر۸، مضمون: والدین کے حقوق]---۲۸۔ ’’اور اگر تجھے ان سے منہ پھیر لینا پڑے اپنے رب کی اس رحمت کی جستجو میں جس کی تو امید رکھتا ہے تو بھی تجھے چاہئے کہ عمدگی اور نرمی سے انہیں سمجھا دے۔‘‘ O---۳۹۔ ’’یہ بھی منجملہ اس وحی کے ہے جو تیری جانب تیرے رب نے حکمت سے اتاری ہے تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہ بنانا کہ ملامت خوردہ اور راندۂ درگاہ ہو کر دوزخ میں ڈال دیا جائے۔‘‘ O---۴۲۔ ’’کہہ دیجئے! کہ اگر اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور معبود بھی ہوتے جیسے کہ یہ لوگ کہتے ہیں تو ضرور وہ اب تک مالک کی جانب راہ ڈھونڈ نکالتے۔‘‘ O---[تفسیر کے لیے باب نمبر۲، مضمون: عرش]---۴۵۔ ’’تو جب قرآن پڑھتا ہے ہم تیرے اور ان لوگوں کے درمیان جو آخرت پر یقین نہیں رکھتے ایک پوشیدہ حجاب ڈال دیتے ہیں۔‘‘ O---۴۶۔ ’’اور ان کے دلوں پر ہم نے پردے ڈال دیئے ہیں کہ وہ اسے سمجھیں اور ان کے کانوں میں بوجھ اور جب تو صرف اللہ ہی کا ذکر اس کی توحید کے ساتھ، اس قرآن میں کرتا ہے تو وہ روگردانی کرتے پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑے ہوتے ہیں۔‘‘ O---۴۷۔ ’’جس غرض سے وہ لوگ اسے سنتے ہیں ان (کی نیتوں) سے ہم خوب آگاہ ہیں، جب یہ آپ کی طرف کان لگائے ہوئے ہوتے ہیں تب بھی اور جب یہ مشورہ کرتے ہیں تب بھی جب کہ یہ ظالم کہتے ہیں کہ تم اس کی تابعداری میں لگے ہوئے ہو جن پر جادو کر دیا گیا ہے۔‘‘ O---۴۸۔ ’’دیکھیں تو سہی، آپ کے لیے کیا کیا مثالیں بیان کرتے ہیں پس وہ بہک رہے ہیں۔ اب تو راہ پانا ان کے بس میں نہیں رہا۔‘‘ O---۴۹۔ ’’انہوں نے کہا کہ کیا جب ہم ہڈیاں اور (مٹی ہو کر) ریزہ ریزہ ہو جائیں گے تو کیا ہم ازسرنو پیدا کر کے پھر دوبارہ اٹھا کر کھڑے کر دیئے جائیں گے۔‘‘ O---۵۰۔ ’’جواب دیجئے کہ تم پتھر بن جاؤ یا لوہا۔‘‘ O---۵۱۔ ’’یا کوئی اور ایسی خلقت جو تمہارے دلوں میں بہت ہی سخت معلوم ہو، پھر وہ یہ پوچھیں کہ کون ہے جو دوبارہ ہماری زندگی لوٹائے؟ آپ جواب دے دیں کہ وہی اللہ جس نے تمہیں اول بار پیدا کیا، اس پر وہ اپنے سر ہلا ہلا کر آپ سے دریافت کریں گے کہ اچھا یہ ہے کب؟ تو آپ جواب دے دیں کہ کیا عجب کہ وہ (ساعت) قریب ہی آن لگی ہو۔‘‘ O---۵۳۔ ’’اور میرے بندوں سے کہہ دیجئے کہ وہ بہت ہی اچھی بات منہ سے نکالا کریں کیونکہ شیطان آپس میں فساد ڈلواتا ہے۔ بیشک شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔‘‘ O---[تفسیر کے لیے باب نمبر۸، مضمون: اخلاق وآداب]---۵۴۔ ’’تمہارا رب تم سے بہ نسبت تمہارے بہت زیادہ جاننے والا ہے وہ اگر چاہے تو تم پر رحم کر دے یا اگر وہ چاہے تمہیں عذاب دے۔ ہم نے آپ کو ان کا ذمہ دار ٹھہرا کر نہیں بھیجا۔‘‘ O---۵۶۔ ’’کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا جنہیں تم معبود سمجھ رہے ہو انہیں پکارو لیکن نہ تو وہ تم سے کسی تکلیف کو دور کر سکتے ہیں اور نہ بدل سکتے ہیں۔‘‘ O---۶۰۔ ’’اور یاد کرو جب کہ ہم نے آپ سے فرما دیا کہ آپ کے رب نے لوگوں کو گھیر لیا ہے۔ جو رویا (عینی رویئت) ہم نے آپ کو دکھائی تھی وہ لوگوں کے لیے صاف آزمائش ہی تھی اور اسی طرح وہ درخت بھی جس سے قرآن میں اظہار نفرت کیا گیا ہے۔ ہم انہیں ڈرا رہے ہیں لیکن یہ انہیں اور بڑی سرکشی میں بڑھا رہا ہے۔‘‘ O---[تفسیر کے لیے باب نمبر۱۴، مضمون: اسرا، معراج شریف]---۷۳۔ ’’یہ لوگ آپ کو اس وحی سے جو ہم نے آپ پر اتاری ہے بہکانا چاہتے کہ آپ اس کے سوا کچھ اور ہی ہمارے نام سے گھڑ گھڑا لیں تب تو آپ کو یہ لوگ اپنا ولی دوست بنا لیتے۔‘‘ O---۷۴۔ ’’اگر ہم آپ کو ثابت قدم نہ رکھتے تو بہت ممکن تھا کہ ان کی طرف قدرے قلیل مائل ہو ہی جاتے۔‘‘ O---۷۵۔ ’’پھر تو ہم بھی آپ کو دوہرا عذاب دُنیا کا کرتے اور دوہرا ہی موت کا پھر آپ تو اپنے لیے ہمارے مقابلے میں کسی کو مددگار بھی نہ پاتے۔‘‘ O---۷۶۔ ’’یہ تو آپ ﷺ کے قدم اس سرزمین سے اکھاڑنے ہی لگے تھے کہ آپ ﷺ کو اس سے نکال دیں۔ پھر یہ بھی آپ ﷺ کے بعد بہت ہی کم ٹھہر پاتے۔‘‘ O---[یہ اس سازش کی طرف اشارہ ہے جو نبی کریم ﷺ کو مکے سے نکالنے کے لیے قریش مکہ نے تیار کی تھی جس سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو بچا لیا۔ اگر اپنے منصوبے کے مطابق یہ آپ ﷺ کو مکے سے نکال دیتے تو یہ بھی ان کے بعد زیادہ دیر نہ رہتے یعنی عذاب الٰہی کی گرفت میں آ جاتے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۷۷۔ ’’ایسا ہی دستور ان کا تھا جو آپ ﷺ سے پہلے رسول ہم نے بھیجے اور آپ ﷺ ہمارے دستور میں کبھی ردوبدل نہ پائیں گے۔‘‘ O---[یعنی یہ دستور پرانا چلا آ رہا ہے جو آپ ﷺ سے پہلے رسولوں کے لیے بھی برتا جاتا رہا ہے کہ جب ان کی قوموں نے انہیں اپنے وطن سے نکال دیا یا انہیں نکلنے پر مجبور کر دیا تو پھر وہ قومیں بھی اللہ تعالیٰ کے عذاب سے محفوظ نہ رہیں۔ چنانچہ اہل مکہ کے ساتھ بھی یہی ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کی ہجرت کے ڈیڑھ سال بعد ہی میدان بدر میں وہ عبرت ناک ذلت وشکست سے دوچار ہوئے

Marfat.com

اور چھ سال بعد ۸ ہجری میں مکہ ہی فتح ہوگیا اور اس ذلت و ہزیمت کے بعد وہ سر اٹھانے کے قابل نہ رہے۔(از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۷۸۔"نماز کو قائم کریں آفتاب کے ڈھلنے سے لے کر رات کی تاریکی تک اور فجر کا قرآن پڑھنا بھی یقیناً فجر کے وقت کا قرآن پڑھنا حاضر کیا گیا ہے۔"O(تفسیر کیلئے باب ۷، مضمون: نماز ملاحظہ فرمائیں)---۷۹۔"رات کے کچھ حصے میں تہجد کی نماز میں قرآن کی تلاوت کریں یہ زیادتی آپ ﷺ کے لیے ہے عنقریب آپ ﷺ کا رب آپ ﷺ کو مقام محمود میں کھڑا کرے گا۔"O---[یہ وہ مقام ہے جو قیامت والے دن اللہ تعالیٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمائے گا اور اس مقام پر ہی آپ ﷺ وہ شفاعت عظمٰی فرمائیں گے، جس کے بعد لوگوں کا حساب کتاب ہوگا۔(از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]،[نیز تفسیر کے لیے باب نمبر۱۴، مضمون: نماز تہجد]---۸۰۔"اور دعا کیا کریں کہ اے میرے پروردگار مجھے جہاں لے جا اچھی طرح لے جا اور جہاں سے نکال اچھی طرح نکال اور میرے لیے اپنے پاس سے غلبہ اور امداد مقرر فرما دے۔"O---[تفسیر کے لیے باب نمبر۵، مضمون: قرآنی دعائیں]---۸۱۔"اور اعلان کر دے کہ حق آ چکا اور ناحق نابود ہوگیا۔یقیناً باطل تھا بھی نابود ہونے والا۔"O---۸۵۔"اور یہ لوگ آپ ﷺ سے روح کی بابت سوال کرتے ہیں، آپ ﷺ جواب دے دیجئے کہ روح میرے رب کے حکم سے ہے اور تمہیں بہت ہی کم علم دیا گیا ہے۔"O---[تفسیر کے لیے باب نمبر۱۴، مضمون: روح]---۸۶۔"اور اگر ہم چاہیں تو جو وحی آپ ﷺ کی طرف ہم نے اتاری ہے سب سلب کر لیں پھر آپ ﷺ کو اس کے لیے ہمارے مقابلے میں کوئی حمایتی میسر نہ آ سکے۔"O---۸۷۔"سوائے آپ ﷺ کے رب کی رحمت کے، یقیناً آپ ﷺ پر اس کا بڑا ہی فضل ہے۔"O---۸۸۔"کہہ دیجئے کہ اگر تمام انسان اور کل جنات مل کر اس قرآن کے مثل لانا چاہیں تو ان سب سے اس کے مثل لانا ناممکن ہے گو وہ (آپس میں) ایک دوسرے کے مددگار بھی بن جائیں۔"O---۹۰۔"انہوں نے کہا کہ ہم آپ پر ہرگز ایمان لانے کے نہیں تاوقتیکہ آپ ہمارے لیے زمین سے کوئی چشمہ جاری نہ کر دیں۔"O---۹۱۔"یا خود آپ کے لیے ہی کوئی باغ ہو کھجوروں اور انگوروں کا اور اس کے درمیان آپ بہت سی نہریں جاری کر دکھائیں۔"O---۹۲۔"یا آپ آسمان کو ہم پر ٹکڑے ٹکڑے کر کے گرا دیں جیسا کہ آپ کا گمان ہے یا آپ خود اللہ تعالیٰ کو اور فرشتوں کو ہمارے سامنے لا کھڑا کریں۔"O---۹۳۔"یا آپ کے اپنے لیے کوئی سونے کا گھر ہو جائے یا آپ آسمان پر چڑھ جائیں اور ہم تو آپ کے چڑھ جانے کا بھی اس وقت تک ہرگز یقین نہیں کریں گے جب تک کہ آپ ہم پر کوئی کتاب نہ اتار لائیں جسے ہم خود پڑھ لیں، آپ جواب دے دیں کہ میرا پروردگار پاک ہے میں تو صرف ایک انسان ہی ہوں جو رسول بنایا گیا ہوں۔"O---۹۵۔"آپ ﷺ کہہ دیں کہ اگر زمین میں فرشتے چلتے پھرتے اور رہتے بستے ہوتے تو ہم بھی ان کے پاس کسی آسمانی فرشتے ہی کو رسول بنا کر بھیجتے۔"O---۹۶۔"کہہ دیجئے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کا گواہ ہونا کافی ہے۔وہ اپنے بندوں سے خوب آگاہ اور بخوبی دیکھنے والا ہے۔"O---۱۰۰۔"کہہ دیجئے کہ اگر بالفرض تم میرے رب کی رحمتوں کے خزانوں کے مالک بن جاتے تو تم اس وقت بھی اس کے خرچ ہو جانے کے خوف سے اس کو روکے رکھتے اور انسان ہے ہی تنگ دل۔"O---۱۰۵۔"اور ہم نے اس قرآن کو حق کے ساتھ اتارا اور یہ بھی حق کے ساتھ اترا۔ہم نے آپ کو صرف خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔"O---۱۰۶۔"قرآن کو ہم نے تھوڑا تھوڑا کر کے اس لیے اتارا ہے کہ آپ اسے بہ مہلت لوگوں کو سنائیں اور ہم نے خود بھی اسے بتدریج نازل فرمایا۔"O---۱۰۷۔"کہہ دیجئے! تم اس پر ایمان لاؤ یا نہ لاؤ، جنہیں اس سے پہلے علم دیا گیا ہے ان کے پاس تو جب بھی اس کی تلاوت کی جاتی ہے تو وہ ٹھوڑیوں کے بل سجدہ میں گر پڑتے ہیں۔"O---۱۱۰۔"کہہ دیجئے کہ اللہ کو اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر جس نام سے بھی پکارو تمام اچھے نام اسی کے ہیں۔نہ تو اپنی نماز بہت بلند آواز سے پڑھ اور نہ بالکل پوشیدہ بلکہ اس کے درمیان کا راستہ تلاش کر لے۔"O---[تفسیر کے لیے باب نمبر۷، مضمون: نماز]---۱۱۱۔"اور یہ کہہ دیجئے کہ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں جو نہ اولاد رکھتا ہے نہ اپنی بادشاہت میں کسی کو شریک و ساجھی رکھتا ہے اور نہ وہ کمزور ہے کہ اسے کسی حمایتی کی ضرورت ہو اور تو اس کی پوری پوری بڑائی بیان کرتا رہ۔"O

(سورۃ الکہف ۱۸)---۱۔"تمام تعریفیں اسی اللہ تعالیٰ کے لیے سزاوار ہیں جس نے اپنے بندے پر یہ قرآن اتارا اور اس میں کوئی کسر باقی نہ چھوڑی۔"O---۶۔"پس اگر یہ لوگ اس بات پر ایمان نہ لائیں تو کیا آپ ان کے پیچھے اسی رنج میں اپنی جان ہلاک کر ڈالیں گے؟"O---[بہذا الحدیث (اس بات) مراد قرآن کریم ہے۔کفار کے ایمان لانے کی جتنی شدید خواہش آپ ﷺ رکھتے تھے اور ان کے اعراض و گریز سے آپ ﷺ کو جو سخت تکلیف ہوتی تھی اس میں آپ ﷺ کی اسی کیفیت اور جذبے کا اظہار ہے۔(از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۳۔"ہم ان کا صحیح واقعہ تیرے سامنے بیان فرما رہے ہیں۔یہ چند نوجوان اپنے رب پر ایمان لائے تھے اور ہم نے ان کی ہدایت میں ترقی دی تھی۔(۱۴) ہم نے ان کے دل مضبوط کر دیئے تھے جب کہ یہ اٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ ہمارا پروردگار تو وہی ہے جو آسمان و زمین کا پروردگار ہے، ناممکن ہے کہ ہم اس کے سوا کسی اور معبود کو پکاریں اگر ایسا کیا تو ہم نے نہایت ہی غلط بات کہی۔"O---۱۸۔"آپ خیال کرتے ہیں کہ وہ بیدار ہیں حالانکہ وہ سوئے ہوئے تھے، خود ہم ہی انہیں دائیں بائیں کروٹیں دلایا کرتے تھے، ان کا کتا بھی چوکھٹ پر اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے تھا۔اگر آپ جھانک کر انہیں دیکھنا چاہتے تو ضرور الٹے پاؤں بھاگ کھڑے ہوتے اور ان کے رعب سے

Marfat.com

آپ پر دہشت چھا جاتی۔'' O---۲۲۔ '' کچھ لوگ تو کہیں گے اصحاب کہف تین تھے اور چوتھا ان کا کتا تھا۔ کچھ کہیں گے کہ پانچ تھے اور چھٹا ان کا کتا تھا، غیب کی باتوں میں انکل (کے تیر تکے) چلاتے ہیں، کچھ کہیں گے کہ وہ سات ہیں اور آٹھواں ان کا کتا ہے۔ آپ کہہ دیجئے کہ میرا پروردگار ان کی تعداد کو بخوبی جاننے والا ہے، انہیں بہت ہی کم لوگ جانتے ہیں۔ پس آپ ان کے مقدمے میں صرف سرسری گفتگو ہی کریں اور ان میں سے کسی سے ان کے بارے میں پوچھ گچھ بھی نہ کریں۔'' O---۲۳۔ ''اور ہرگز ہرگز کسی کام پر یوں نہ کہنا کہ میں اسے کل کروں گا۔'' O---۲۴۔ ''مگر ساتھ ہی ان شاء اللہ کہہ لینا۔ اور جب بھی بھولے، اپنے پروردگار کی یاد کر لیا کرنا اور کہتے رہنا کہ مجھے پوری امید ہے کہ میرا رب مجھے اس سے بھی زیادہ ہدایت کے قریب کی بات کی رہبری کرے۔'' O ---[تفسیر کے لیے باب نمبر۱۴، مضمون: ان شاء اللہ] ---۲۵۔ ''وہ لوگ اپنے غار میں تین سو سال تک رہے اور نو سال اور زیادہ گزارے۔'' O---۲۶۔ ''آپ کہہ دیں کہ اللہ تعالیٰ ہی کو ان کے ٹھہرے رہنے کی مدت کا بخوبی علم ہے، آسمانوں اور زمینوں کا غیب صرف اسی کو حاصل ہے وہ کیا ہی اچھا دیکھنے سننے والا ہے۔ سوائے اللہ کے ان کا کوئی مددگار نہیں، اللہ تعالیٰ اپنے حکم میں کسی کو شریک نہیں کرتا۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر۱۵، مضمون: اصحاب کہف] ---۲۷۔ ''تیری جانب جو تیرے رب کی کتاب وحی کی گئی ہے اسے پڑھتا رہ، اس کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں تو اس کے سوا ہرگز ہرگز کوئی پناہ کی جگہ نہ پائے گا۔'' O---۲۸۔ ''اور اپنے آپ کو انہیں کے ساتھ رکھا کر جو اپنے پروردگار کو صبح شام پکارتے ہیں اور اسی کے چہرے کے ارادے رکھتے ہیں (رضامندی چاہتے ہیں) خبردار! تیری نگاہیں ان سے نہ ہٹنے پائیں کہ دنیوی زندگی کے ٹھاٹھ کے ارادے میں لگ جا۔ دیکھ اس کا کہنا نہ ماننا جس کے دل کو ہم نے اپنے ذکر سے غافل کر دیا ہے اور جو اپنی خواہش کے پیچھے پڑا ہوا ہے اور جس کا کام حد سے گزر چکا ہے۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: غریب چاہت والے) ---۲۹۔ ''اور اعلان کر دے کہ یہ سراسر برحق قرآن تمہارے رب کی طرف سے ہے۔ اب جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرے۔ ظالموں کے لیے ہم نے وہ آگ تیار کر رکھی ہے جس کی قناتیں انہیں گھیر لیں گی۔ اگر وہ فریاد رسی چاہیں گے تو ان کی فریاد رسی اس پانی سے کی جائے گی جو تیل کی تلچھٹ جیسا ہوگا جو چہرے بھون دے گا، بڑا ہی برا پانی ہے اور بڑی بری آرام گاہ (دوزخ) ہے۔'' O---۴۵۔ ''ان کے سامنے دنیا کی زندگی کی مثال (بھی) بیان کرو جیسے پانی جسے ہم آسمان سے اتارتے ہیں اس سے زمین کا سبزہ ملا جلا (نکلا) ہے، پھر آخر کار وہ چورا چورا ہو جاتا ہے جسے ہوائیں اڑائے لیے پھرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر۶، مضمون: زندگی] ---۴۹۔ ''اور نامۂ اعمال سامنے رکھ دیئے جائیں گے۔ پس تو دیکھے گا کہ گنہگار اس کی تحریر سے خوفزدہ ہو رہے ہوں گے اور کہہ رہے ہوں گے ہائے ہماری خرابی یہ کیسی کتاب ہے جس نے کوئی چھوٹا بڑا بغیر گھیرے کے باقی ہی نہیں چھوڑا اور جو کچھ انہوں نے کیا تھا سب موجود پائیں گے اور تیرا رب کسی پر ظلم و ستم نہ کرے گا۔'' O---۵۷۔ ''اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے؟ جسے اس کے رب کی آیتوں سے نصیحت کی جائے وہ پھر بھی منہ موڑے رہے اور جو کچھ اس کے ہاتھوں نے آگے بھیج رکھا ہے اسے بھول جائے، بیشک ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیئے ہیں کہ وہ اسے (نہ) سمجھیں اور ان کے کانوں میں گرانی ہے گو تو انہیں ہدایت کی طرف بلاتا رہے لیکن یہ کبھی بھی ہدایت نہیں پانے کے۔'' O---۵۸۔ ''تیرا پروردگار بہت ہی بخشش والا اور مہربانی والا ہے وہ ان کے اعمال کی سزا میں پکڑے تو بیشک انہیں جلد ہی عذاب کر دے بلکہ ان کے لیے ایک وعدہ کی گھڑی مقرر ہے جس سے وہ سرکنے کی ہرگز جگہ نہیں پائیں گے۔'' O---۱۰۳۔ ''کہہ دیجئے کہ اگر (تم کہو تو) میں تمہیں بتا دوں کہ باعتبار اعمال سب سے زیادہ خسارے میں کون ہیں۔'' O---۱۰۴۔ ''وہ ہیں کہ جن کی دنیوی تمام تر کوششیں بیکار ہو گئیں اور وہ اسی گمان میں رہتے کہ وہ بہت اچھے کام کر رہے ہیں۔'' O---۱۰۵۔ ''یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار کی آیتوں اور اس کی ملاقات سے کفر کیا، اس لیے ان کے اعمال غارت ہو گئے پس قیامت کے دن ہم ان کا کوئی وزن قائم نہ کریں گے۔'' O---۱۰۹۔ ''کہہ دیجئے کہ اگر میرے پروردگار کی باتوں کے لکھنے کے لیے سمندر سیاہی بن جائے تو وہ بھی میرے رب کی باتوں کے ختم ہونے سے پہلے ہی ختم ہو جائے گا، گو ہم اسی جیسا اور بھی اس کی مدد میں لے آئیں۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر۱، مضمون: الحمد] ---۱۱۰۔ ''آپ کہہ دیجئے کہ میں تو تم جیسا ہی ایک انسان ہوں۔ (ہاں) میری جانب وحی کی جاتی ہے کہ سب کا معبود صرف ایک ہی معبود ہے، تو جسے بھی اپنے پروردگار سے ملنے کی آرزو ہو اسے چاہیے کہ نیک اعمال کرے اور اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو بھی شریک نہ کرے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر۱۱، مضمون: اعمال]

(سورۃ مریم ۱۹) ---۲۔ ''یہ ہے تیرے پروردگار کی اس مہربانی کا ذکر جو اس نے اپنے بندے زکریا پر کی تھی۔'' O---۷۵۔ ''کہہ دیجئے! جو گمراہی میں ہوتا اللہ رحمٰن اس کو خوب لمبی مہلت دیتا ہے یہاں تک کہ وہ ان چیزوں کو دیکھ لیں جن کا وعدہ کیے جاتے ہیں یعنی عذاب یا قیامت کو اس وقت ان کو صحیح طور پر معلوم ہو جائے گا کہ کون برے مرتبے والا اور کس کا جتھا کمزور ہے۔'' O---۷۶۔ ''اور ہدایت یافتہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ ہدایت میں بڑھاتا ہے اور باقی رہنے والی نیکیاں تیرے رب کے نزدیک ثواب کے لحاظ سے اور انجام کے لحاظ سے بہت ہی بہتر ہیں۔'' O---۷۷۔ ''کیا تو نے اسے بھی دیکھا جس نے ہماری آیتوں سے کفر کیا اور کہا مجھے تو مال و اولاد ضرور ہی دی جائے گی۔'' O---۷۸۔ ''کیا وہ غیب پر مطلع ہے یا اللہ کا کوئی وعدہ لے چکا ہے؟'' O---۷۹۔ ''ہر

Marfat.com

گز نہیں' یہ جو بھی کہہ رہا ہے ہم اسے ضرور لکھ لیں گے' اور اس کے لئے عذاب بڑھائے چلے جائیں گے۔''O---۸۰۔''یہ جن چیزوں کو کہہ رہا ہے اسے ہم اس کے بعد لے لیں گے۔ اور یہ تو بالکل اکیلا ہی ہمارے سامنے حاضر ہوگا۔''O---۸۳۔''کیا تو نے نہیں دیکھا کہ ہم کافروں کے پاس شیطانوں کو بھیجتے ہیں جو ان کو خوب اکساتے ہیں۔''O---۸۴۔''تو ان کے بارے میں جلدی نہ کر' ہم تو خود ہی ان کے لئے مدت شماری کر رہے ہیں۔''O---۸۵۔''جس دن ہم پرہیزگاروں کو اللہ رحمان کی طرف بطور مہمان کے جمع کریں گے۔''O---۸۶۔''اور گناہ گاروں کو سخت پیاس کی حالت میں جہنم کی طرف ہانک لے جائیں گے۔''O---۹۷۔''ہم نے اس قرآن کو تیری زبان میں بہت ہی آسان کر دیا ہے کہ تو اس کے ذریعہ سے پرہیزگاروں کو خوشخبری دے اور جھگڑالو لوگوں کو ڈرا دے۔''O---۹۸۔''ہم نے ان سے پہلے بہت سی جماعتیں تباہ کر دی ہیں' کیا ان میں سے ایک کی بھی آہٹ تو پاتا ہے یا ان کی آواز کی بھنک بھی تیرے کان میں پڑتی ہے؟''O

(سورۃ طٰہٰ ۲۰)---۲۔''ہم نے یہ قرآن تجھ پر اس لئے نہیں اتارا کہ تو مشقت میں پڑ جائے۔''O---۹۔''تجھے موسیٰ (علیہ السلام) کا قصہ بھی معلوم ہے۔''O---۱۰۔''جبکہ اس نے آگ دیکھ کر اپنے گھر والوں سے کہا کہ تم ذرا سی دیر ٹھہر جاؤ مجھے آگ دکھائی دی ہے۔ بہت ممکن ہے کہ میں اس کا کوئی انگارا تمہارے پاس لاؤں یا آگ کے پاس سے راستے کی اطلاع پاؤں۔''O---۱۱۔''جب وہ وہاں پہنچے تو آواز دی گئی اے موسیٰ۔''O---۱۲۔''یقیناً میں ہی تیرا پروردگار ہوں تو اپنی جوتیاں اتار دے' کیونکہ تو پاک میدان طویٰ میں ہے۔''O---۹۹۔''اسی طرح ہم تیرے سامنے پہلے کی گزری ہوئی وارداتیں بیان کر رہے ہیں اور یقیناً ہم تجھے اپنے پاس سے نصیحت عطا فرما چکے ہیں۔''O---۱۰۰۔''اس سے جو منہ پھیر لے گا وہ یقیناً قیامت کے دن اپنا بھاری بوجھ لادے ہوئے ہوگا۔''O---۱۰۵۔''وہ آپ سے پہاڑوں کی نسبت سوال کرتے ہیں' تو آپ کہہ دیں کہ انہیں میرا رب ریزہ ریزہ کر کے اڑا دے گا۔''O---۱۱۳۔''اسی طرح ہم نے تجھ پر عربی قرآن نازل فرمایا ہے اور طرح طرح سے اس میں ڈر کا بیان فرمایا ہے تاکہ لوگ پرہیزگار بن جائیں یا ان کے دل میں سوچ سمجھ تو پیدا کرے۔''O---۱۱۴۔''پس اللہ عالی شان والا سچا اور حقیقی بادشاہ ہے۔ تو قرآن پڑھنے میں جلدی نہ کر اس سے پہلے کہ تیری طرف جو وحی کی جاتی ہے وہ پوری کی جائے' ہاں یہ دعا کر کہ پروردگار! میرا علم بڑھا۔''O---۱۲۹۔''اگر تیرے رب کی بات پہلے ہی سے مقرر شدہ اور وقت معین کردہ نہ ہوتا تو اسی وقت عذاب آچمٹتا۔''O---۱۳۰۔''پس ان کی باتوں پر صبر کر اور اپنے پروردگار کی تسبیح اور تعریف بیان کرتا رہ' سورج نکلنے سے پہلے اور اس کے ڈوبنے سے پہلے' رات کے مختلف وقتوں میں بھی اور دن کے حصوں میں بھی تسبیح کرتا رہ' بہت ممکن ہے کہ تو راضی ہو جائے۔''O (تفسیر کیلئے باب ۷، نماز ملاحظہ فرمائیں)---۱۳۱۔''اور اپنی نگاہیں ہرگز ان چیزوں کی طرف نہ دوڑانا جو ہم نے ان میں سے مختلف لوگوں کو آرائش دنیا کی دے رکھی ہیں تاکہ انہیں اس میں آزمالیں تیرے رب کا دیا ہوا ہی (بہت) بہتر اور بہت باقی رہنے والا ہے۔''O---[اس سے مراد آخرت کا اجر و ثواب ہے جو دنیا کے مال و اسباب سے بہتر بھی ہے اور اس کے مقابلے میں باقی رہنے والا بھی۔ حدیث ایلاء میں آتا ہے کہ حضرت عمرؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' دیکھا کہ آپ ایک کھردی چٹائی پر لیٹے ہوئے ہیں اور بے سروسامانی کا یہ عالم' کہ گھر میں چمڑے کی دو چیزوں کے علاوہ کچھ نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں بے اختیار آنسو آگئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا' عمر کیا بات ہے روتے کیوں ہو؟ عرض کیا یارسول اللہ! قیصر و کسریٰ' کس طرح آرام و راحت کی زندگی گزار رہے ہیں اور آپ کا' باوجود اس بات کے کہ آپ افضل الخلق ہیں' یہ حال ہے؟ فرمایا' عمر کیا تم اب تک شک میں ہو۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کو ان کے آرام کی چیزیں دنیا میں ہی دے دی گئی ہیں۔'' یعنی آخرت میں ان کے لئے کچھ نہیں ہوگا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۳۲۔''اپنے گھرانے کے لوگوں پر نماز کی تاکید رکھ اور خود بھی اس پر جما رہ' ہم تجھ سے روزی نہیں مانگتے' بلکہ ہم خود تجھے روزی دیتے ہیں' آخر میں بول بالا پرہیزگاری ہی کا ہے۔''O---۱۳۳۔''انہوں نے کہا کہ یہ نبی ہمارے پاس اپنے پروردگار کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں لایا؟ کیا ان کے پاس اگلی کتابوں کی واضح دلیل نہیں پہنچی۔''O---۱۳۴۔''اور اگر ہم اس سے پہلے ہی انہیں عذاب میں ہلاک کر دیتے تو یقیناً یہ کہہ اٹھتے کہ اے ہمارے پروردگار تو نے ہمارے پاس اپنا رسول کیوں نہ بھیجا؟ کہ ہم تیری آیتوں کی تابعداری کرتے اس سے پہلے کہ ہم ذلیل و رسوا ہوتے۔''O---۱۳۵۔''کہہ دیجئے! ہر ایک انجام کا منتظر ہے پس تم بھی انتظار میں رہو۔ ابھی ابھی قطعاً جان لو گے کہ راہ راست والے کون ہیں اور کون راہ یافتہ ہیں۔''O

(سورۃ الانبیاء ۲۱)---۳۔''ان کے دل بالکل غافل ہیں اور ان ظالموں نے چپکے چپکے سرگوشیاں کیں کہ وہ تم ہی جیسا انسان ہے' پھر کیا وجہ ہے جو تم آنکھوں دیکھتے جادو میں آجاتے ہو۔''O---۴۔''پیغمبر نے کہا میرا پروردگار ہر اس بات کو جو زمین و آسمان میں ہے بخوبی جانتا ہے' وہ بہت ہی سننے والا اور جاننے والا ہے۔''O---۵۔''اتنا ہی نہیں بلکہ یہ تو کہتے ہیں کہ یہ قرآن پراگندہ خوابوں کا مجموعہ ہے بلکہ اس نے از خود اسے گھڑ لیا ہے بلکہ یہ شاعر ہے' ورنہ ہمارے سامنے یہ کوئی ایسی نشانی لاتے جیسے کہ اگلے پیغمبر بھیجے گئے تھے۔''O---۷۔''تجھ سے پہلے بھی جتنے پیغمبر ہم نے بھیجے سبھی مرد تھے جن کی طرف ہم وحی اتارتے تھے پس اہل کتاب سے پوچھ لو اگر خود تمہیں علم نہ ہو۔''O---[یعنی تمام نبی مرد انسان تھے' نہ کوئی غیر انسان کبھی نبی آیا اور نہ غیر مرد' گویا نبوت

Marfat.com

انسانوں کے ساتھ اور انسانوں میں بھی مردوں کے ساتھ ہی خاص رہی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ کوئی عورت نبی نہیں بنی۔ اس لیے کہ نبوت بھی ان فرائض میں سے ہے جو عورت کے طبعی اور فطری دائرہ عمل سے خارج ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۸۔ ''ہم نے ان کے ایسے جسم نہیں بنائے تھے کہ وہ کھانا نہ کھائیں اور نہ وہ ہمیشہ رہنے والے تھے۔'' O---۹۔ ''پھر ہم نے ان سے کیے ہوئے سب وعدے سچے کیے انہیں اور جن جن کو ہم نے چاہا نجات عطا فرمائی اور حد سے نکل جانے والوں کو غارت کر دیا۔'' O---۱۰۔ ''یقیناً ہم نے تمہاری جانب کتاب نازل فرمائی ہے جس میں تمہارے لیے ذکر ہے' کیا پھر بھی تم عقل نہیں رکھتے۔'' O---۲۵۔ ''تجھ سے پہلے بھی جو رسول ہم نے بھیجا اس کی طرف یہی وحی نازل فرمائی کہ میرے سوا کوئی معبود برحق نہیں پس تم سب میری ہی عبادت کرو۔'' O---۳۴۔ ''آپ سے پہلے کسی انسان کو بھی ہم نے ہمیشگی نہیں دی' کیا اگر آپ مر گئے تو وہ ہمیشہ کے لیے رہ جائیں گے۔'' O---۳۶۔ ''یہ منکرین تجھے جب بھی دیکھتے ہیں تو تمہارا مذاق ہی اڑاتے ہیں کہ کیا یہی وہ ہے جو تمہارے معبودوں کا ذکر برائی سے کرتا ہے' اور وہ خود ہی رحمٰن کی یاد کے بالکل ہی منکر ہیں۔'' O---۳۸۔ ''کہتے ہیں کہ اگر سچے ہو تو بتا دو کہ یہ وعدہ کب ہے۔'' O---۴۱۔ ''اور تجھ سے پہلے رسولوں کے ساتھ بھی ہنسی مذاق کیا گیا پس ہنسی کرنے والوں کو ہی اس چیز نے گھیر لیا جس کی وہ ہنسی اڑاتے تھے۔'' O---۴۲۔ ''ان سے پوچھئے کہ رحمٰن سے دن اور رات تمہاری حفاظت کون کر سکتا ہے؟ بات یہ ہے کہ یہ لوگ اپنے رب کے ذکر سے پھرے ہوئے ہیں۔'' O---۴۵۔ ''کہہ دیجئے! میں تو تمہیں اللہ کی وحی کے ذریعہ آگاہ کر رہا ہوں مگر بہرے لوگ بات نہیں سنتے جبکہ انہیں آگاہ کیا جائے۔'' O---۴۶۔ ''اگر انہیں تیرے رب کے کسی عذاب کا جھونکا بھی لگ جائے تو پکار اٹھیں کہ ہائے ہماری بدبختی یقیناً ہم گنہگار تھے۔'' O---۱۰۷۔ ''اور ہم نے آپ کو تمام جہان والوں کے لیے رحمت بنا کر ہی بھیجا ہے۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۴، مضمون: مرتبہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم) ---۱۰۸۔ ''کہہ دیجئے! میرے پاس تو پس وحی کی جاتی ہے کہ تم سب کا معبود ایک ہی ہے' تو کیا تم بھی اس کی فرمانبرداری کرنے والے ہو۔'' O ---۱۰۹۔ ''پھر اگر یہ منہ موڑ لیں تو کہہ دیجئے کہ میں نے تمہیں یکساں طور پر خبردار کر دیا ہے۔ مجھے علم نہیں کہ جس کا وعدہ تم سے کیا جا رہا ہے وہ قریب ہے یا دور۔'' O---۱۱۰۔ ''البتہ اللہ تعالیٰ تو کھلی اور ظاہر بات کو بھی جانتا ہے اور جو تم چھپاتے ہو اسے بھی جانتا ہے۔'' O---۱۱۱۔ ''مجھے اس کا بھی علم نہیں' ممکن ہے یہ تمہاری آزمائش ہو اور ایک مقررہ وقت تک کا فائدہ (پہنچانا) ہے۔'' O---۱۱۲۔ ''خود نبی نے کہا اے رب! انصاف کے ساتھ فیصلہ فرما اور ہمارا رب بڑا مہربان ہے جس سے مدد طلب کی جاتی ہے ان باتوں پر جو تم بیان کرتے ہو۔'' O

(سورۃ الحج ۲۲)---۲۔ ''جس دن تم اسے دیکھ لو گے ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے بچے کو بھول جائے گی اور تمام حمل والیوں کے حمل گر جائیں گے اور تو دیکھے گا کہ لوگ مدہوش دکھائی دیں گے' حالانکہ درحقیقت وہ متوالے نہ ہوں گے لیکن اللہ کا عذاب بڑا ہی سخت ہے۔'' O---۱۵۔ ''جس کا یہ خیال ہو کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی مدد دونوں جہان میں نہ کرے گا وہ اونچائی پر ایک رسہ باندھ کر (اپنے حلق میں پھندا ڈال کر اپنا گلا گھونٹ لے) پھر دیکھ لے کہ اس کی چالاکیوں سے وہ بات ہٹ جاتی ہے جو اسے تڑپا رہی ہے۔'' O---۱۸۔ ''کیا تو نہیں دیکھ رہا کہ اللہ کے سامنے سجدے میں ہیں سب آسمانوں والے اور سب زمینوں والے اور سورج اور چاند اور ستارے اور پہاڑ اور درخت اور جانور اور بہت سے انسان بھی۔ ہاں بہت سے وہ بھی ہیں جن پر عذاب کا مقولہ ثابت ہو چکا ہے' جسے رب ذلیل کر دے اسے کوئی عزت دینے والا نہیں' اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔'' O---۳۷۔ ''اللہ تعالیٰ کو قربانیوں کے گوشت نہیں پہنچتے نہ ان کے خون بلکہ اسے تو تمہارے دل کی پرہیزگاری پہنچتی ہے۔ اسی طرح اللہ نے ان جانوروں کو تمہارا مطیع کر دیا ہے کہ تم اس کی رہنمائی کے شکریے میں اس کی بڑائیاں بیان کرو' اور نیک لوگوں کو خوشخبری سنا دیجئے!'' O---۴۲۔ ''اگر یہ لوگ آپ کو جھٹلائیں (تو کوئی تعجب کی بات نہیں) تو ان سے پہلے نوح کی قوم اور عاد اور ثمود۔'' O---۴۳۔ ''اور قوم ابراہیم اور قوم لوط۔'' O---۴۴۔ ''اور مدین والے بھی اپنے اپنے نبیوں کو جھٹلا چکے ہیں۔ موسیٰ (علیہ السلام) بھی جھٹلائے جا چکے ہیں پس میں نے کافروں کو یوں ہی سی مہلت دی پھر دھر دبایا' پھر میرا عذاب کیسا ہوا؟'' O---۴۵۔ ''بہت سی بستیاں ہیں جنہیں ہم نے تہ وبالا کر دیا اس لیے کہ وہ ظالم تھے پس وہ اپنی چھتوں کے بل اوندھی ہوئی پڑی ہیں اور بہت سے آباد کنوئیں بیکار پڑے ہیں اور بہت سے پکے اور بلند محل ویران پڑے ہیں۔'' O---۴۶۔ ''کیا انہوں نے زمین میں سیر و سیاحت نہیں کی جو ان کے دل ان باتوں کے سمجھنے والے ہوتے یا کانوں سے ہی ان (واقعات) کو سن لیتے' بات یہ ہے کہ صرف آنکھیں ہی اندھی نہیں ہوتیں بلکہ وہ دل اندھے ہو جاتے ہیں جو سینوں میں ہیں۔'' O---۴۷۔ ''اور عذاب کو آپ سے جلدی طلب کر رہے ہیں اللہ ہرگز اپنا وعدہ نہیں ٹالے گا۔ ہاں البتہ آپ کے رب کے نزدیک ایک دن تمہاری گنتی کے اعتبار سے ایک ہزار سال کا ہے۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: کیلنڈر یا گھڑی) ---۴۸۔ ''بہت سی ظلم کرنے والی بستیوں کو میں نے ڈھیل دی پھر آخر انہیں پکڑ لیا' اور میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔'' O ---۴۹۔ ''اعلان کر دو کہ لوگو! میں تمہیں کھلم کھلا چوکنا کرنے والا ہی ہوں۔'' O---۵۰۔ ''پس جو ایمان لائے ہیں اور جنہوں نے نیک عمل کیے ہیں ان ہی کے لیے بخشش ہے اور عزت والی روزی۔'' O---۵۱۔ ''اور جو لوگ ہماری نشانیوں کو پست کرنے کے درپے رہتے ہیں وہی دوزخی ہیں۔'' O---۵۲۔ ''ہم نے آپ سے پہلے جس رسول اور نبی کو بھیجا اس کے ساتھ یہ ہوا کہ جب وہ اپنے دل میں کوئی آرزو کرنے لگا شیطان نے اس کی آرزو میں کچھ ملا دیا پس شیطان

Marfat.com

کی ملاوٹ کو اللہ تعالیٰ دور کر دیتا ہے پھر اپنی باتیں پکی کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ دانا اور باحکمت ہے۔'' O---۶۳۔ ''کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی برساتا ہے' پس زمین سرسبز ہو جاتی ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ مہربان اور باخبر ہے۔'' O---۶۵۔ ''کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ ہی نے زمین کی تمام چیزیں تمہارے لئے مسخر کر دی ہیں اور اس کے فرمان سے پانی میں چلتی ہوئی کشتیاں بھی۔ وہی آسمان کو تھامے ہوئے ہے کہ زمین پر اس کی اجازت بغیر گر نہ پڑے' بیشک اللہ تعالیٰ لوگوں پر شفقت و نرمی کرنے والا اور مہربان ہے۔'' O---۶۶۔ ''اسی نے تمہیں زندگی بخشی' پھر وہی تمہیں مار ڈالے گا پھر وہی تمہیں زندہ کرے گا' بے شک انسان البتہ ناشکرا ہے۔'' O---۶۷۔ ''ہر امت کے لیے ہم نے عبادت کا ایک طریقہ مقرر کر دیا ہے' جسے وہ بجالانے والے ہیں پس انہیں اس امر میں آپ سے جھگڑا نہ کرنا چاہیے آپ اپنے پروردگار کی طرف لوگوں کو بلائیے۔ یقیناً آپ ٹھیک ہدایت پر ہی ہیں۔'' O---۶۸۔ ''پھر بھی اگر یہ لوگ آپ سے الجھنے لگیں تو آپ کہہ دیں کہ تمہارے اعمال سے اللہ بخوبی واقف ہے۔'' O---۶۹۔ ''بیشک تمہارے سب کے اختلاف کا فیصلہ قیامت والے دن اللہ تعالیٰ آپ کرے گا۔'' O---۷۰۔ ''کیا آپ نے نہیں جانا کہ آسمان و زمین کی ہر چیز اللہ کے علم میں ہے۔ یہ سب لکھی ہوئی کتاب میں محفوظ ہے۔ اللہ تعالیٰ پر تو یہ امر بالکل آسان ہے۔'' O---۷۲۔ ''جب ان کے سامنے ہمارے کلام کی کھلی ہوئی آیتوں کی تلاوت کی جاتی ہے تو آپ کافروں کے چہروں پر ناخوشی کے صاف آثار پہچان لیتے ہیں۔ وہ تو قریب ہوتے ہیں کہ ہماری آیتیں سنانے والوں پر حملہ کر بیٹھیں' کہہ دیجئے کہ کیا میں تمہیں اس سے بھی زیادہ بدتر خبر دوں۔ وہ آگ ہے' جس کا وعدہ اللہ نے کافروں سے کر رکھا ہے' اور وہ بہت ہی بری جگہ ہے۔'' O

(سورۃ المؤمنون ۲۳) --- ''۵۴۔ پس آپ (بھی) انہیں ان کی غفلت میں ہی کچھ مدت پڑا رہنے دیں۔'' O---۶۸۔ ''کیا انہوں نے اس بات میں غور و فکر ہی نہیں کیا؟ بلکہ ان کے پاس وہ آیا جو ان کے اگلے باپ دادوں کے پاس نہیں آیا تھا۔'' O---۶۹۔ ''یا انہوں نے اپنے پیغمبر کو پہچانا نہیں کہ اس کے منکر ہو رہے ہیں؟'' O---۷۰۔ ''یا یہ کہتے ہیں کہ اسے جنون ہے؟ بلکہ وہ تو ان کے پاس حق لایا ہے۔ ہاں ان میں اکثر حق سے چڑنے والے ہیں۔'' O---۷۱۔ ''اگر حق ہی ان کی خواہشوں کا پیرو ہو جائے تو زمین و آسمان اور ان کے درمیان کی ہر چیز درہم برہم ہو جائے۔ حق تو یہ ہے کہ ہم نے انہیں ان کی نصیحت پہنچا دی ہے لیکن وہ اپنی نصیحت سے منہ موڑنے والے ہیں۔'' O---۷۲۔ ''کیا آپ ان سے کوئی اجرت چاہتے ہیں؟ یاد رکھیے کہ آپ کے رب کی اجرت بہت ہی بہتر ہے اور وہ سب سے بہتر روزی رساں ہے۔'' O---۷۳۔ ''یقیناً آپ تو انہیں راہ راست کی طرف بلا رہے ہیں۔'' O---۸۴۔ ''پوچھیئے تو سہی کہ زمین اور اس کی کل چیزیں کس کی ہیں؟ بتلاؤ اگر جانتے ہو۔'' O---۸۵۔ ''فوراً جواب دیں گے کہ اللہ کی' کہہ دیجئے کہ پھر تم نصیحت کیوں نہیں حاصل کرتے۔'' O---۸۶۔ ''دریافت کیجئے کہ ساتوں آسمانوں کا اور بہت باعظمت عرش کا رب کون ہے۔'' O---۸۷۔ ''وہ لوگ جواب دیں گے کہ اللہ ہی ہے۔ کہہ دیجئے کہ پھر تم کیوں نہیں ڈرتے۔'' O---۸۸۔ ''پوچھئے کہ تمام چیزوں کا اختیار کس کے ہاتھ میں ہے؟ جو پناہ دیتا ہے اور جس کے مقابلے میں کوئی پناہ نہیں دیا جاتا' اگر تم جانتے ہو تو بتلا دو؟'' O---۸۹۔ ''یہی جواب دیں گے کہ اللہ ہی ہے۔ کہہ دیجئے پھر تم کدھر سے جادو کر دیے جاتے ہو۔'' O---۹۰۔ ''حق یہ ہے کہ ہم نے انہیں حق پہنچا دیا ہے اور یہ بیشک جھوٹے ہیں۔'' O---۹۳۔ ''آپ دعا کریں کہ اے میرے پروردگار! اگر تو مجھے وہ دکھائے جس کا وعدہ انہیں دیا جا رہا ہے۔'' O---۹۴۔ ''تو اے رب! تو مجھے ان ظالموں کے گروہ میں نہ کرنا۔'' O---۹۵۔ ''ہم جو کچھ وعدے انہیں دے رہے ہیں سب آپ کو دکھا دینے پر یقیناً قادر ہیں۔'' O---۹۶۔ ''برائی کو اس طریقے سے دور کریں جو سراسر بھلائی والا ہو' جو کچھ یہ بیان کرتے ہیں ہم بخوبی واقف ہیں۔'' O---۹۷۔ ''اور دعا کریں کہ اے میرے پروردگار! میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔'' O---۹۸۔ ''اور اے رب! میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ وہ میرے پاس آ جائیں۔'' O (دعا کیلئے ملاحظہ فرمائیں باب ۵' مضمون: قرآنی دعائیں) ---۱۱۸۔ ''اور کہو کہ اے میرے رب! تو بخش اور رحم کر اور تو سب مہربانوں سے بہتر مہربانی کرنے والا ہے۔'' O

(سورۃ النور ۲۴) ---۱۔ ''یہ ہے وہ سورت جو ہم نے نازل فرمائی ہے اور مقرر کر دی ہے اور جس میں ہم نے کھلی آیتیں (احکام) اتارے ہیں تا کہ تم یاد رکھو۔'' O---۱۸۔ ''اللہ تعالیٰ تمہارے سامنے اپنی آیتیں بیان فرما رہا ہے' اور اللہ تعالیٰ علم و حکمت والا ہے۔'' O---۳۴۔ ''ہم نے تمہاری طرف کھلی اور روشن آیتیں اتار دی ہیں اور ان لوگوں کی کہاوتیں جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں اور پرہیزگاروں کے لیے نصیحت۔'' O---۴۱۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آسمانوں اور زمین کی کل مخلوق اور پر پھیلائے اڑنے والے کل پرند اللہ کی تسبیح میں مشغول ہیں۔ ہر ایک کی نماز اور تسبیح اسے معلوم ہے' لوگ جو کچھ کریں اس سے اللہ بخوبی واقف ہے۔'' O---۴۳۔ ''کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ بادلوں کو چلاتا ہے' پھر انہیں ملاتا ہے' پھر انہیں تہ بہ تہ کر دیتا ہے' پھر آپ دیکھتے ہیں کہ ان کے درمیان میں سے مینہ برستا ہے۔ وہی آسمان کی جانب سے اولوں کے پہاڑ میں سے اولے برساتا ہے' پھر جنہیں چاہے ان کے پاس انہیں برسائے اور جن سے چاہے ان سے انہیں ہٹا دے۔ بادل ہی سے نکلنے والی بجلی کی چمک ایسی ہوتی ہے کہ گویا اب آنکھوں کی روشنی لے چلی۔'' O---۵۴۔ ''کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم مانو' رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرو' پھر بھی اگر تم نے روگردانی کی تو رسول کے ذمے تو صرف وہی ہے جو اس پر لازم کر دیا گیا ہے اور تم پر اس کی

Marfat.com

جوابدہی ہے جو تم پر رکھا گیا ہے ہدایت تو تمہیں اسی وقت ملے گی جب رسول کی ماتحتی کرو۔ سنو رسول کے ذمے تو صرف صاف طور پر پہنچا دینا ہے۔'' O---۵۷۔ ''یہ خیال آپ کبھی بھی نہ کرنا کہ منکر لوگ زمین میں (ادھر ادھر بھاگ کر) ہمیں ہرا دینے والے ہیں' ان کا اصلی ٹھکانا تو جہنم ہے جو یقیناً بہت ہی برا ٹھکانا ہے۔'' O---۶۲۔ ''باایمان لوگ تو وہی ہیں جو اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر یقین رکھتے ہیں اور جب ایسے معاملہ میں جس میں لوگوں کے جمع ہونے کی ضرورت ہوتی ہے نبی کے ساتھ ہوتے ہیں تو جب تک آپ سے اجازت نہ لیں کہیں نہیں جاتے۔ جو لوگ ایسے موقع پر آپ سے اجازت لے لیتے ہیں حقیقت میں یہی ہیں جو اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر ایمان لا چکے ہیں۔ پس جب ایسے لوگ آپ سے اپنے کسی کام کے لیے اجازت طلب کریں تو آپ ان میں سے جسے چاہیں اجازت دے دیں اور ان کے لیے اللہ تعالیٰ سے بخشش کی دعا مانگیں' بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔'' O

(**سورۃ الفرقان ۲۵**)---۱۔ ''بہت بابرکت ہے وہ اللہ تعالیٰ جس نے اپنے بندے پر فرقان اتارا تاکہ وہ تمام لوگوں کے لیے آگاہ کرنے والا بن جائے۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۵، مضمون: قرآن حکیم)---۴۔ ''اور کافروں نے کہا یہ تو بس خود اسی کا گھڑا گھڑایا جھوٹ ہے جس پر اور لوگوں نے بھی اس کی مدد کی ہے' دراصل یہ کافر بڑے ہی ظلم اور سرتاسر جھوٹ کے مرتکب ہوئے ہیں۔'' O---۵۔ ''اور یہ بھی کہا کہ یہ تو اگلوں کے افسانے ہیں جو اس نے لکھا رکھے ہیں بس وہی صبح و شام اس کے سامنے پڑھے جاتے ہیں۔'' O---۶۔ ''کہہ دیجئے کہ اسے تو اس اللہ نے اتارا ہے جو آسمان و زمین کی تمام پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے۔ بیشک وہ بڑا ہی بخشنے والا مہربان ہے۔'' O---۷۔ ''اور انہوں نے کہا کہ یہ کیسا رسول ہے؟ کہ کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے' اس کے پاس کوئی فرشتہ کیوں نہیں بھیجا جاتا؟ کہ وہ بھی اس کے ساتھ ہو کر ڈرانے والا بن جاتا۔'' O---۸۔ ''یا اس کے پاس کوئی خزانہ ہی ڈال دیا جاتا یا اس کا کوئی باغ ہی ہوتا جس میں سے یہ کھاتا۔ اور ان ظالموں نے کہا کہ تم ایسے آدمی کے پیچھے ہو لیے ہو جس پر جادو کر دیا گیا ہے۔'' O---۹۔ ''خیال تو کیجئے! کہ یہ لوگ آپ کی نسبت کیسی کیسی باتیں بناتے ہیں۔ پس جس سے خود ہی بہک رہے ہیں اور کسی طرح راہ پر نہیں آسکتے۔'' O---۱۰۔ ''اللہ تعالیٰ تو ایسا بابرکت ہے کہ اگر چاہے تو آپ کو بہت سے ایسے باغات عنایت فرما دے جو ان کے کہے ہوئے باغ سے بہت ہی بہتر ہوں جن کے نیچے نہریں لہریں لے رہی ہوں اور آپ کو بہت سے (پختہ) محل بھی دے دے۔'' O---۱۵۔ ''آپ کہہ دیجئے کہ کیا یہ بہتر ہے یا وہ ہمیشگی والی جنت جس کا وعدہ پرہیزگاروں سے کیا گیا ہے' جو ان کا بدلہ ہے اور ان کے لوٹنے کی اصلی جگہ ہے۔'' O---۲۰۔ ''ہم نے آپ سے پہلے جتنے رسول بھیجے سب کے سب کھانا بھی کھاتے تھے اور بازاروں میں بھی چلتے پھرتے تھے اور ہم نے تم میں سے ہر ایک کو دوسرے کی آزمائش کا ذریعہ بنا دیا۔ کیا تم صبر کرو گے؟ تیرا رب سب کچھ دیکھنے والا ہے۔'' O---۳۰۔ ''اور رسول کہے گا کہ اے میرے پروردگار! بیشک میری امت نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۵، مضمون: ترکِ قرآن حکیم)---۳۱۔ ''اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے دشمن بعض گناہ گاروں کو بنا دیا ہے۔ اور تیرا رب ہی ہدایت کرنے والا اور مدد کرنے والا کافی ہے۔'' O---۳۲۔ ''اور کافروں نے کہا کہ اس پر قرآن سارا کا سارا ایک ساتھ ہی کیوں نہ اتارا گیا اسی طرح ہم نے (تھوڑا تھوڑا کر کے) اتارا تاکہ اس سے ہم آپ کا دل قوی رکھیں' ہم نے اسے ٹھہر ٹھہر کر ہی پڑھ سنایا ہے۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۵، مضمون: قرآن حکیم)---۳۳۔ ''یہ آپ کے پاس جو کوئی مثال لائیں گے ہم اس کا سچا جواب اور عمدہ توجیہ آپ کو بتا دیں گے۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۵، مضمون: قرآن حکیم)---۴۱۔ ''اور تمہیں جب کبھی دیکھتے ہیں تو تم سے مسخرا پن کرنے لگتے ہیں۔ کہ کیا یہی وہ شخص ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے رسول بنا کر بھیجا ہے۔'' O---۴۲۔ ''(وہ تو کہیے) کہ ہم اس پر جمے رہے ورنہ انہوں نے تو ہمیں ہمارے معبودوں سے بہکا دینے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔ اور یہ جب عذابوں کو دیکھیں گے تو انہیں صاف معلوم ہو جائے گا کہ پوری طرح راہ سے بھٹکا ہوا کون تھا؟'' O---۴۳۔ ''کیا آپ نے اسے بھی دیکھا جو اپنی خواہش نفس کو اپنا معبود بنائے ہوئے کیا آپ اسکے ذمہ دار ہو سکتے ہیں۔'' O---۴۴۔ ''کیا آپ اسی خیال میں ہیں کہ ان میں سے اکثر سنتے یا سمجھتے ہیں۔ وہ تو نرے چوپایوں جیسے ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ بھٹکے ہوئے۔'' O---۴۵۔ ''کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے رب نے سایے کو کس طرح پھیلا دیا ہے؟ اگر چاہتا تو اسے ٹھہرا ہوا ہی کر دیتا۔ پھر ہم نے آفتاب کو اس پر دلیل بنایا۔'' O---۴۶۔ ''پھر ہم نے اسے آہستہ آہستہ اپنی طرف کھینچ لیا۔'' O---۵۶۔ ''ہم نے تو آپ کو خوشخبری اور ڈر سنانے والا (نبی) بنا کر بھیجا ہے۔'' O---۵۷۔ ''کہہ دیجئے کہ میں قرآن کے پہنچانے پر تم سے کوئی بدلہ نہیں چاہتا مگر جو شخص اپنے رب کی طرف راہ پکڑنا چاہے۔'' O---[یعنی یہی میرا اجر ہے کہ رب کا راستہ اختیار کر لو۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۷۷۔ ''کہہ دیجئے! اگر تمہاری دعا التجا (پکارنا) نہ ہوتی تو میرا رب تمہاری مطلق پرواہ نہ کرتا' تم تو جھٹلا چکے اب عنقریب اس کی سزا تمہیں چمٹ جانے والی ہوگی۔'' O

(**سورۃ الشعرآء ۲۶**)---۳۔ ''ان کے ایمان نہ لانے پر شاید آپ تو اپنی جان کھو دیں گے۔'' O---۹۔ ''اور تیرا رب یقیناً وہی غالب اور مہربان ہے۔'' O---۱۰۔ ''اور جب آپ کے رب نے موسیٰ (علیہ السلام) کو آواز دی کہ تو ظالم قوم کے پاس جا۔'' O---۶۸۔ ''اور بیشک آپ کا رب بڑا ہی غالب و مہربان ہے۔'' O---۶۹۔ ''انہیں ابراہیم (علیہ السلام) کا واقعہ بھی سنا دو۔'' O---۱۹۱۔ ''اور یقیناً تیرا پروردگار البتہ وہی ہے غلبے والا مہربانی

Marfat.com

والا۔'' O---۱۹۲۔ ''اور بیشک وشبہ یہ (قرآن) رب العالمین کا نازل فرمایا ہوا ہے۔'' O---۱۹۳۔ ''اسے امانت دار فرشتہ لے کر آیا ہے۔'' O---
۱۹۴۔ ''آپ کے دل پر اترا ہے کہ آپ آگاہ کر دینے والوں میں سے ہو جائیں۔'' O---۱۹۵۔ ''صاف عربی زبان میں ہے۔'' O---۱۹۶۔ ''اگلے نبیوں
کی کتابوں میں بھی اس قرآن کا تذکرہ ہے۔'' O---۱۹۷۔ ''کیا انہیں یہ نشانی کافی نہیں کہ حقانیت سے قرآن کو تو بنی اسرائیل کے علماء بھی جانتے ہیں۔'' O
---۱۹۸۔ ''اور اگر ہم اسے کسی عجمی شخص پر نازل فرماتے۔'' O---۱۹۹۔ ''پس وہ ان کے سامنے اس کی تلاوت کرتا تو یہ اسے باور کرنے والے نہ
ہوتے۔'' O---۲۰۰۔ ''اسی طرح ہم نے گنہگاروں کے دلوں میں اس انکار کو داخل کر دیا ہے۔'' O---۲۰۱۔ ''وہ جب تک دردناک عذابوں کو ملاحظہ نہ
کر لیں ایمان نہ لائیں گے۔'' O---۲۰۲۔ ''پس وہ عذاب ان کو ناگہاں آ جائے گا انہیں اس کا شعور بھی نہ ہوگا۔'' O---۲۱۳۔ ''پس تو اللہ کے ساتھ کسی
اور معبود کو نہ پکار کہ تو بھی سزا پانے والوں میں سے ہو جائے۔'' O---۲۱۴۔ ''اپنے قریبی رشتہ والوں کو ڈرا دے۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۷، مضمون: تبلیغ
دین) ---۲۱۵۔ ''اس کے ساتھ فروتنی سے پیش آ جو بھی ایمان لانے والا ہو کر تیری تابعداری کرے۔'' O---۲۱۶۔ ''اگر یہ لوگ تیری نافرمانی کریں تو تو
اعلان کر دے کہ میں ان کاموں سے بیزار ہوں جو تم کر رہے ہو۔'' O---۲۱۷۔ ''اپنا پورا بھروسہ غالب مہربان اللہ پر رکھ۔'' O---۲۱۸۔ ''جو تجھے دیکھتا
رہتا ہے جبکہ تو کھڑا ہوتا ہے۔'' O---۲۱۹۔ ''اور سجدہ کرنے والوں کے درمیان تیرا گھومنا پھرنا بھی۔'' O---۲۲۰۔ ''وہ بڑا ہی سننے والا اور خوب ہی جاننے
والا ہے۔'' O---۲۲۱۔ ''کیا میں تمہیں بتاؤں کہ شیطان کس پر اترتے ہیں۔'' O---۲۲۲۔ ''وہ ہر ایک جھوٹے گنہگار پر اترتے ہیں۔'' O---۲۲۳۔
''(اچٹتی) ہوئی سنی سنائی پہنچا دیتے ہیں اور ان میں سے اکثر جھوٹے ہیں۔'' O---۲۲۴۔ ''شاعروں کی پیروی وہ کرتے ہیں جو بہکے ہوئے ہوں۔'' O
---۲۲۵۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ شاعر ایک ایک بیابان میں سر ٹکراتے پھرتے ہیں۔'' O---۲۲۶۔ ''اور وہ کہتے ہیں جو کرتے نہیں۔'' O (تفسیر کیلئے
باب ۱۴، مضمون: شعراء)

(**سورۃ النمل** ۲۷) ---۶۔ ''بیشک آپ کو اللہ حکیم وعلیم کی طرف سے قرآن سکھایا جا رہا ہے۔'' O---۵۹۔ ''تو کہہ دے کہ تمام تعریف اللہ ہی کے لیے ہے
اور اس کے برگزیدہ بندوں پر سلام ہے۔ کیا اللہ تعالیٰ بہتر ہے یا وہ جنہیں یہ لوگ شریک ٹھہرا رہے ہیں۔'' O---۶۴۔ ''کیا وہ جو مخلوق کی اول دفعہ پیدائش
کرتا ہے پھر اسے لوٹائے گا اور جو تمہیں آسمان اور زمین سے روزیاں دے رہا ہے کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے کہہ دیجئے کہ اگر سچے ہو تو اپنی دلیل
لاؤ۔'' O---۶۵۔ ''کہہ دیجئے کہ آسمانوں والوں میں سے زمین والوں میں سے سوائے اللہ کے کوئی غیب نہیں جانتا انہیں تو یہ بھی نہیں معلوم کہ کب اٹھا
کھڑے کیے جائیں گے؟'' O---۶۶۔ ''بلکہ آخرت کے بارے میں ان کا علم ختم ہو چکا ہے بلکہ یہ اس کی طرف سے شک میں ہیں۔ بلکہ یہ اس سے اندھے
ہیں۔'' O---[یعنی ان کا علم آخرت کے وقوع کا وقت جاننے سے عاجز ہے۔ یا ان کا علم آخرت کے بارے میں برابر ہے جیسے نبی ﷺ نے حضرت جبرائیل
علیہ السلام کے استفسار پر فرمایا تھا کہ ''قیامت کے بارے میں مسئول عنہا (نبی اکرم ﷺ) بھی سائل (حضرت جبرائیل علیہ السلام) سے زیادہ علم نہیں رکھتے
یا یہ معنی ہیں کہ ان کا علم مکمل ہو گیا'' اس لیے کہ انہوں نے قیامت کے بارے میں کیے گئے وعدوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا' مگر یہ علم اب ان کے لیے نافع نہیں
ہے کیونکہ دنیا میں وہ اسے جھٹلاتے رہے تھے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۶۹۔ ''کہہ دیجئے کہ زمین میں چل پھر کر ذرا دیکھو تو سہی کہ گنہگاروں کا
کیسا انجام ہوا۔'' O---۷۰۔ ''آپ ان کے بارے میں غم نہ کریں اور ان کے داؤں گھات سے تنگ دل نہ ہوں۔'' O---۷۱۔ ''کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کب
ہے اگر سچے ہو تو بتلا دو۔'' O---۷۲۔ ''جواب دیجئے! کہ شاید بعض وہ چیزیں جن کی تم جلدی مچا رہے ہو تم سے بہت ہی قریب ہو گئی ہوں۔'' O---۷۳۔
''یقیناً آپ کا پروردگار تمام لوگوں پر بڑے ہی فضل والا ہے لیکن اکثر لوگ ناشکری کرتے ہیں۔'' O---۷۴۔ ''بیشک آپ کا رب ان چیزوں کو بھی جانتا ہے
جنہیں ان کے سینے چھپا رہے ہیں اور جنہیں ظاہر کر رہے ہیں۔'' O---۷۵۔ ''آسمان وزمین کی کوئی پوشیدہ چیز بھی ایسی نہیں جو روشن اور کھلی کتاب میں نہ
ہو۔'' O---۷۶۔ ''یقیناً یہ قرآن بنی اسرائیل کے سامنے ان اکثر چیزوں کا بیان کر رہا ہے جن میں یہ اختلاف کرتے ہیں۔'' O---۷۷۔ ''اور یہ قرآن
ایمان والوں کے لیے یقیناً ہدایت اور رحمت ہے۔'' O---۷۸۔ ''آپ کا رب ان کے درمیان اپنے حکم سے سب فیصلے کر دے گا' وہ بڑا ہی غالب اور دانا
ہے۔'' O---۷۹۔ ''پس آپ یقیناً اللہ ہی پر بھروسہ رکھیے یقیناً آپ سچے اور کھلے دین پر ہیں۔'' O---۸۰۔ ''بیشک آپ نہ مردوں کو سنا سکتے ہیں اور نہ
بہروں کو اپنی پکار سنا سکتے ہیں جبکہ وہ پیٹھ پھیرے روگرداں جا رہے ہوں۔'' O---۸۱۔ ''اور نہ آپ اندھوں کو ان کی گمراہی سے ہٹا کر رہنمائی کر سکتے ہیں
آپ تو صرف انہیں سنا سکتے ہیں جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے ہیں پھر وہ فرمانبردار ہو جاتے ہیں۔'' O---۸۸۔ ''اور آپ پہاڑوں کو دیکھ کر اپنی جگہ جمے
ہوئے خیال کرتے ہیں لیکن وہ بھی بادل کی طرح اڑتے پھریں گے یہ ہے صنعت اللہ کی جس نے ہر چیز کو مضبوط بنایا ہے' جو کچھ تم کرتے ہو اور اس سے وہ باخبر
ہے۔'' O---۹۱۔ ''مجھے تو بس یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں اس شہر کے پروردگار کی عبادت کرتا رہوں جس نے اسے حرمت والا بنایا ہے' جس کی ملکیت ہر چیز ہے
اور مجھے یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ میں فرماں برداروں میں ہو جاؤں۔'' O---۹۲۔ ''اور میں قرآن کی تلاوت کرتا رہوں' جو راہ راست پر آ جائے وہ اپنے نفع کے

Marfat.com

یے راہ راست پر آئے گا۔ اور جو بہک جائے تو کہہ دیجئے! کہ میں تو صرف ہوشیار کرنے والوں میں سے ہوں۔'' O ---[یعنی میرا کام صرف تبلیغ ہے۔ میری دعوت تبلیغ سے جو مسلمان ہو جائے گا' اس میں اسی کا فائدہ ہے کہ اللہ کے عذاب سے بچ جائے گا' اور جو میری دعوت کو نہیں مانے گا' تو میرا کیا؟ اللہ تعالیٰ خود ہی اس سے حساب لے لے گا اور اسے جہنم کے عذاب کا مزا چکھائے گا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۹۳۔ ''کہہ دیجئے' کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کو سزاوار ہیں وہ عنقریب اپنی نشانیاں دکھائے گا' جنہیں تم (خود) پہچان لو گے۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو اس سے آپ کا رب غافل نہیں۔'' O

(**سورۃ القصص** ۲۸)---۳۔ ہم آپ کے سامنے موسیٰ اور فرعون کا صحیح واقعہ بیان کرتے ہیں ان لوگوں کے لیے جو ایمان رکھتے ہیں۔'' O ---۴۴۔ ''اور طور کے مغربی جانب جب کہ ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو حکم احکام کی وحی پہنچائی تھی' نہ تو تو موجود تھا اور نہ تو دیکھنے والوں میں سے تھا۔'' O ---۴۵۔ ''لیکن ہم نے بہت سی نسلیں پیدا کیں جن پر لمبی مدتیں گزر گئیں' اور نہ تو مدین کے رہنے والوں میں سے تھا' کہ ان کے سامنے ہماری آیتوں کی تلاوت کرتا بلکہ ہم ہی رسولوں کے بھیجنے والے رہے۔'' O ---۴۶۔ ''اور نہ تو طور کی طرف تھا جب کہ ہم نے آواز دی بلکہ یہ تیرے پروردگار کی طرف سے ایک رحمت ہے' اس لیے کہ تو ان لوگوں کو ہوشیار کر دے جن کے پاس تجھ سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں پہنچا' کیا عجب کہ وہ نصیحت حاصل کر لیں۔'' O ---۴۷۔ ''اگر یہ بات نہ ہوتی کہ انہیں ان کے اپنے ہاتھوں آگے بھیجے ہوئے اعمال کی وجہ سے کوئی مصیبت پہنچتی تو یہ کہہ اٹھتے کہ اے ہمارے رب! تو نے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہ بھیجا؟ کہ ہم تیری آیتوں کی تابعداری کرتے اور ایمان والوں میں سے ہو جاتے۔'' O ---[یعنی ان کے اسی عذر کو ختم کرنے کے لیے ہم نے آپ کو ان کی طرف نبی بنا کر بھیجا ہے۔ کیونکہ طول زمانی کی وجہ سے گزشتہ انبیاء کی تعلیمات مسخ اور ان کی دعوت فراموش ہو چکی ہے اور ایسے ہی حالات کسی نئے نبی کی ضرورت کے متقاضی ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پیغمبر آخر الزمان حضرت محمد ﷺ کی تعلیمات (قرآن وحدیث) کو مسخ ہونے اور تغییر وتحریف سے محفوظ رکھا ہے اور ایسا تکوینی انتظام فرما دیا ہے' جس سے آپ کی دعوت دنیا کے کونے کونے تک پہنچ گئی ہے اور مسلسل پہنچ رہی ہے تا کہ کسی نئے نبی کی ضرورت ہی باقی نہ رہے۔ اور جو شخص اس ''ضرورت'' کا دعویٰ کر کے نبوت کا ڈھونگ رچاتا ہے' وہ جھوٹا اور دجال ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۴۸۔ ''پھر جب ان کے پاس ہماری طرف سے حق آ پہنچا تو کہتے ہیں کہ یہ وہ کیوں نہیں دیا گیا جیسے دیئے گئے تھے موسیٰ (علیہ السلام) اچھا تو کیا موسیٰ (علیہ السلام) کو جو کچھ دیا گیا تھا اس کے ساتھ لوگوں نے کفر نہیں کیا تھا' صاف کہا تھا کہ یہ دونوں جادوگر ہیں جو ایک دوسرے کے مددگار ہیں اور ہم تو ان سب کے منکر ہیں۔'' O ---۴۹۔ ''کہہ دے کہ اگر سچے ہو تو تم بھی اللہ کے پاس سے کوئی ایسی کتاب لے آؤ جو ان دونوں سے زیادہ ہدایت والی ہو میں اسی کی پیروی کروں گا۔'' O ---۵۰۔ ''پھر اگر یہ تیری نہ مانیں تو تو یقین کر لے کہ یہ صرف اپنی خواہش کی پیروی کر رہے ہیں۔ اور اس سے بڑھ کر بہکا ہوا کون ہے؟ جو اپنی خواہش کے پیچھے پڑا ہوا ہو بغیر اللہ کی رہنمائی کے' بیشک اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔'' O ---۵۶۔ ''آپ جسے چاہیں ہدایت نہیں کر سکتے بلکہ اللہ تعالیٰ ہی جسے چاہے ہدایت کرتا ہے۔ ہدایت والوں سے وہی خوب آگاہ ہے۔'' O ---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۹' مضمون: ہدایت]---۵۹۔ ''تیرا رب کسی ایک بستی کو بھی اس وقت تک ہلاک نہیں کرتا جب کہ ان کی کسی بڑی بستی میں اپنا کوئی پیغمبر نہ بھیج دے جو انہیں ہماری آیتیں پڑھ کر سنا دے اور ہم بستیوں کو اسی وقت ہلاک کرتے ہیں جب کہ وہاں والے ظلم وستم پر کمر کس لیں۔'' O ---۶۸۔ ''اور آپ کا رب جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے چن لیتا ہے' ان میں سے کسی کو کوئی اختیار نہیں' اللہ ہی کے لیے پاکی ہے وہ بلند تر ہے ہر اس چیز سے کہ لوگ شریک کرتے ہیں۔'' O ---۶۹۔ ''ان کے سینے جو کچھ چھپاتے اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں آپ کا رب سب کچھ جانتا ہے۔'' O ---۷۱۔ ''کہہ دیجئے! کہ دیکھو تو سہی اگر اللہ تعالیٰ تم پر رات ہی رات قیامت تک برابر کر دے تو سوائے اللہ کے کون معبود ہے جو تمہارے پاس دن کی روشنی لائے؟ کیا تم سنتے نہیں ہو۔'' O ---۷۲۔ ''پوچھئے! کہ یہ بھی بتا دو کہ اگر اللہ تعالیٰ تم پر ہمیشہ قیامت تک دن ہی دن رکھے تو بھی سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی معبود ہے جو تمہارے پاس رات لے آئے؟ جس میں تم آرام حاصل کرو' کیا تم دیکھ نہیں رہے ہو۔'' O ---۸۵۔ ''جس اللہ نے آپ پر قرآن نازل فرمایا ہے وہ آپ کو دوبارہ پہلی جگہ لانے والا ہے' کہہ دیجئے! کہ میرا رب اسے بھی بخوبی جانتا ہے جو ہدایت لایا ہے اور اسے بھی جو کھلی گمراہی میں ہے۔'' O ---[یعنی آپ کے مولد مکہ' جہاں سے آپ نکلنے پر مجبور کر دیئے گئے تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صحیح بخاری میں اس کی یہی تفسیر نقل ہوئی ہے۔ چنانچہ ہجرت کے آٹھ سال بعد اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ پورا ہو گیا اور آپ ۸ ہجری میں فاتحانہ طور پر مکے میں دوبارہ تشریف لے گئے۔ بعض نے معاد سے مراد قیامت لی ہے۔ یعنی قیامت والے دن آپ کو اپنی طرف لوٹائے گا اور تبلیغ رسالت کے بارے میں پوچھے گا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۸۶۔ ''آپ کو تو کبھی اس کا خیال بھی نہ گزرا تھا کہ آپ کی طرف کتاب نازل فرمائی جائے گی لیکن یہ آپ کے رب کی مہربانی سے اترا۔ اب آپ کو ہرگز کافروں کا مددگار نہ ہونا چاہیے۔'' O ---[یعنی یہ نبوت وکتاب سے سرفرازی' اللہ کی خاص رحمت کا نتیجہ ہے جو آپ پر ہوئی۔ اس سے یہ معلوم ہوا کہ نبوت کوئی کسبی چیز نہیں ہے' جسے محنت اور سعی وکاوش سے حاصل کیا جا سکتا رہا ہو۔ بلکہ یہ سراسر ایک وہبی چیز تھی۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا رہا' نبوت ورسالت سے مشرف فرماتا رہا۔ حتیٰ کہ حضرت محمد ﷺ کو اس سلسلۃ الذہب کی آخری کڑی قرار دے کر اسے موقوف فرما دیا گیا۔

Marfat.com

(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۸۷۔ ''خیال رکھیے کہ یہ کفار آپ کو اللہ تعالیٰ کی آیتوں کی تبلیغ سے روک نہ دیں اس کے بعد کہ یہ آپ کی جانب اتاری گئیں' تو اپنے رب کی طرف بلاتے رہیں اور شرک کرنے والوں میں سے نہ ہوں۔''O

(سورۃ العنکبوت ۲۹)---۱۸۔ ''اور اگر تم جھٹلاؤ تو تم سے پہلے کی امتوں نے بھی جھٹلایا ہے' رسول کے ذمہ تو صرف صاف طور پر پہنچا دینا ہی ہے۔''O ---۲۰۔ ''کہہ دیجئے! کہ زمین میں چل پھر کر دیکھو تو سہی کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے ابتداء پیدائش کی۔ پھر اللہ تعالیٰ ہی دوسری نئی پیدائش کرے گا' اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔''O ---۴۵۔ ''جو کتاب آپ کی طرف وحی کی گئی ہے اسے پڑھئے اور نماز قائم کریں' یقیناً نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے' بیشک اللہ تعالیٰ کا ذکر بڑی چیز ہے' تم جو کچھ کر رہے ہو اس سے اللہ تعالیٰ خبردار ہے۔''O (تفسیر کیلئے باب ۷، مضمون: نماز)---۴۶۔ ''اور اہل کتاب کے ساتھ بحث و مباحثہ نہ کرو مگر اس طریقہ پر جو عمدہ ہو' مگر ان کے ساتھ جو ان میں ظالم ہیں اور صاف اعلان کر دو کہ ہمارا تو اس کتاب پر بھی ایمان ہے جو ہم پر اتاری گئی ہے اور ان پر بھی جو تم پر اتاری گئی' ہمارا تمہارا معبود ایک ہی ہے۔ ہم سب اسی کے حکم بردار ہیں۔''O (تفسیر کیلئے باب ۱۲، مضمون: اہل کتاب)---۴۷۔ ''اور ہم نے اسی طرح آپ کی طرف اپنی کتاب نازل فرمائی ہے' پس جنہیں ہم نے کتاب دی ہے وہ اس پر ایمان لاتے ہیں اور ان (مشرکین) میں سے بعض اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ہماری آیتوں کا انکار صرف کافر ہی کرتے ہیں۔''O ---۴۸۔ ''اس سے پہلے تو آپ کوئی کتاب پڑھتے نہ تھے اور نہ کسی کتاب کو اپنے ہاتھ سے لکھتے تھے کہ یہ باطل پرست لوگ شک وشبہ میں پڑتے۔''O ---۵۰۔ ''انہوں نے کہا کہ اس پر کچھ نشانیاں (معجزات) اس کے رب کی طرف سے کیوں نہیں اتارے گئے۔ آپ کہہ دیجئے کہ نشانیاں تو سب اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں میں تو صرف کھلم کھلا آگاہ کر دینے والا ہوں۔''O ---۵۱۔ ''کیا انہیں یہ کافی نہیں؟ کہ ہم نے آپ پر کتاب نازل فرما دی جو ان پر پڑھی جا رہی ہے' اس میں رحمت (بھی) ہے اور نصیحت (بھی) ہے ان لوگوں کے لیے جو ایمان دار ہیں۔''O ---۵۲۔ ''کہہ دیجئے کہ مجھ میں اور تم میں اللہ تعالیٰ گواہ ہونا کافی ہے وہ آسمان وزمین کی ہر چیز کا عالم ہے' جو لوگ باطل کے ماننے والے اور اللہ تعالیٰ سے کفر کرنے والے ہیں وہ زبردست نقصان اور گھاٹے میں ہیں۔''O ---۵۳۔ ''یہ لوگ آپ سے عذاب کی جلدی کر رہے ہیں۔ اگر میری طرف سے مقرر کیا ہوا وقت نہ ہوتا تو ابھی تک ان کے پاس عذاب آچکا ہوتا' یہ یقینی بات ہے کہ اچانک ان کی بے خبری میں ان کے پاس عذاب آپہنچے گا۔''O ---۶۳۔ ''اور اگر آپ ان سے سوال کریں کہ آسمان سے پانی اتار کر زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کس نے کیا؟ تو یقیناً ان کا جواب یہی ہوگا اللہ تعالیٰ نے۔ آپ کہہ دیں کہ ہر تعریف اللہ تعالیٰ ہی کے لیے سزاوار ہے' بلکہ ان میں سے اکثر بے عقل ہیں۔''O

(سورۃ الروم ۳۰)---۶۔ ''اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے' اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کا خلاف نہیں کرتا لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔''O ---[یعنی اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم آپ کو جو خبر دے رہے ہیں کہ عنقریب رومی فارس پر دوبارہ غالب آجائیں گے' یہ اللہ تعالیٰ کا سچا وعدہ ہے جو مدت موعود کے اندر یقیناً پورا ہو کر رہے گا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۳۰۔ ''پس آپ یک سو ہو کر اپنا منہ دین کی طرف متوجہ کر دیں۔ اللہ تعالیٰ کی وہ فطرت جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے' اللہ تعالیٰ کے بنائے کو بدلنا نہیں' یہی سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں سمجھتے۔''O (تفسیر کیلئے باب ۹، مضمون: دین)---۴۲۔ ''زمین میں چل پھر کر دیکھو تو سہی کہ اگلوں کا انجام کیا ہوا۔ جن میں اکثر لوگ مشرک تھے۔''O ---۴۳۔ ''پس آپ اپنا رخ اس سچے اور سیدھے دین کی طرف ہی رکھیں قبل اس کے کہ وہ دن آجائے جس کا ٹل جانا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے ہی نہیں' اس دن سب متفرق ہو جائیں گے۔''O (تفسیر کیلئے باب ۹، مضمون: دین)---۴۷۔ ''اور ہم نے آپ سے پہلے بھی اپنے رسولوں کو ان کی قوم کی طرف بھیجا وہ ان کے پاس دلیلیں لائے۔ پھر ہم نے گناہ گاروں سے انتقام لیا۔ ہم پر مومنوں کی مدد کرنا لازم ہے۔''O ---۵۲۔ ''بیشک آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے اور نہ بہروں کو (اپنی) آواز سنا سکتے ہیں جب کہ وہ پیٹھ پھیر کر مڑ گئے ہوں۔''O

(سورۃ لقمان ۳۱)---۲۳۔ ''کافروں کے کفر سے آپ رنجیدہ نہ ہوں' آخر ان سب کا لوٹنا تو ہماری جانب ہی ہے پھر ہم ان کو بتائیں گے جو انہوں نے کیا ہے' بے شک اللہ تعالیٰ سینوں کے بھیدوں تک سے واقف ہے۔''O ---۲۴۔ ''ہم انہیں گو کچھ یونہی سا فائدہ دے دیں لیکن (بالآخر) ہم انہیں نہایت بیچارگی کی حالت میں سخت عذاب کی طرف ہنکا لے جائیں گے۔''O ---۲۵۔ ''اگر آپ ان سے دریافت کریں کہ آسمان وزمین کا خالق کون ہے؟ تو یہ ضرور جواب دیں گے کہ اللہ تعالیٰ' تو کہہ دیجئے کہ سب تعریفوں کے لائق اللہ تعالیٰ ہی ہے' لیکن ان میں کے اکثر بے علم ہیں۔''O ---۲۹۔ ''کیا آپ نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ رات کو دن اور دن کو رات میں کھپا دیتا ہے' سورج چاند کو اسی نے فرماں بردار کر رکھا ہے کہ ہر ایک مقررہ وقت تک چلتا رہے' اللہ تعالیٰ ہر اس چیز سے جو تم کرتے ہو خبردار ہے۔''O ---۳۱۔ ''کیا تم اس پر غور نہیں کرتے کہ دریا میں کشتیاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے چل رہی ہیں اس لیے کہ وہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھاوے' یقیناً اس میں ہر ایک صبر و شکر کرنے والے کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں۔''O

(سورۃ السجدۃ ۳۲)---۳۔ ''کیا یہ کہتے ہیں کہ اس نے اسے گھڑ لیا ہے۔ (نہیں نہیں) بلکہ یہ تیرے رب تعالیٰ کی طرف سے حق ہے تاکہ آپ انہیں ڈرائیں جن کے پاس آپ سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تاکہ وہ راہ راست پر آجائیں۔''O ---۱۱۔ ''کہہ دیجئے! کہ تمہیں موت کا فرشتہ فوت کرے گا جو تم پر

Marfat.com

مقرر کیا گیا ہے پھر تم سب اپنے پروردگار کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔" O (تفسیر کیلئے باب ۱۱، مضمون: موت) ---۱۲۔ "کاش کہ آپ دیکھتے جب کہ گناہ گار لوگ اپنے رب تعالیٰ کے سامنے سر جھکائے ہوئے ہوں گے' کہیں گے اے ہمارے رب! ہم نے دیکھ لیا اور سن لیا اب تو ہمیں واپس لوٹا دے ہم نیک اعمال کریں گے ہم یقین کرنے والے ہیں۔" O---۲۳۔ "بیشک ہم نے موسیٰ کو کتاب دی' پس آپ کو ہرگز اس کی ملاقات میں شک نہ کرنا چاہیے اور ہم نے اسے بنی اسرائیل کی ہدایت کا ذریعہ بنایا۔" O---۲۵۔ "آپ کا رب ان (سب) کے درمیان ان (تمام) باتوں کا فیصلہ قیامت کے دن کرے گا جن میں وہ اختلاف کر رہے ہیں۔" O---۲۸۔ "اور کہتے ہیں کہ یہ فیصلہ کب ہوگا؟ اگر تم سچے ہو (تو بتلاؤ)۔" O---۲۹۔ "جواب دے دو کہ فیصلے والے دن ایمان لانا بے ایمانوں کو کچھ کام نہ آئے گا اور نہ انہیں ڈھیل دی جائے گی۔" O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۱، مضمون: قیامت]---۳۰۔ "اب آپ ان کا خیال چھوڑ دیں اور منتظر رہیں۔ یہ بھی منتظر ہیں۔" O---[اے محبوب! آپ نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ ان کو ہلاکت کے گڑھے میں گرنے سے بچانے کے لیے کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی، لیکن یہ باز نہیں آتے۔ اب ان کی طرف سے رخِ انور پھیر دیجئے۔ اب یہ نگاہِ التفات کے مستحق نہیں ہیں۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]---[یعنی یہ کافر منتظر ہیں کہ شاید یہ پیغمبر ہی گردشوں کا شکار ہو جائے اور اس کی دعوت ختم ہو جائے۔ لیکن دنیا نے دیکھ لیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے ساتھ کیے ہوئے وعدوں کو پورا فرمایا اور آپ پر گردشوں کے منتظر مخالفوں کو ذلیل و خوار کیا یا ان کو آپ کا غلام بنا دیا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الاحزاب ۳۳**)---۱۔ "اے نبی! اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا اور کافروں اور منافقوں کی باتوں میں نہ آ جانا' اللہ تعالیٰ بڑے علم والا اور بڑی حکمت والا ہے۔" O---۶۔ "پیغمبر مومنوں پر خود ان سے بھی زیادہ حق رکھنے والے ہیں اور پیغمبر کی بیویاں مومنوں کی مائیں ہیں' اور رشتے دار کتاب اللہ کی رو سے بہ نسبت دوسرے مومنوں اور مہاجروں کے آپس میں زیادہ حق دار ہیں (ہاں) مگر یہ کہ تم اپنے دوستوں کے ساتھ حسن سلوک کرنا چاہو۔ یہ حکم کتاب (الٰہی) میں لکھا ہوا ہے۔" O---[تفسیر کے لیے ملاحظہ فرمائیں: مرتبہ رسول ﷺ]---۷۔ "جب کہ ہم نے تمام نبیوں سے عہد لیا اور (بالخصوص) آپ سے اور نوحؑ سے اور ابراہیمؑ سے اور موسیٰؑ سے اور مریمؑ کے بیٹے عیسیٰؑ سے' اور ہم نے ان سے (پکا اور) پختہ عہد لیا۔" O---۸۔ "تاکہ اللہ تعالیٰ سچوں سے ان کی سچائی کے بارے میں دریافت فرمائے' اور کافروں کے لیے ہم نے المناک عذاب تیار کر رکھے ہیں۔" O---۱۳۔ "ان ہی کی ایک جماعت نے ہانک لگائی کہ اے مدینہ والو! تمہارے لیے ٹھکانہ نہیں چلو لوٹ چلو' اور ان کی ایک اور جماعت یہ کہہ کر نبی (ﷺ) سے اجازت مانگنے لگی کہ ہمارے گھر غیر محفوظ ہیں' حالانکہ وہ (کھلے ہوئے اور) غیر محفوظ نہ تھے (لیکن) ان کا پختہ ارادہ بھاگ کھڑے ہونے کا تھا۔" O---۱۶۔ "کہہ دیجئے کہ گو تم موت سے یا خوف قتل سے بھاگو تو یہ بھاگنا تمہیں کچھ بھی کام نہ آئے گا اور اس وقت تم بہت ہی کم فائدہ اٹھاؤ گے۔" O---۱۷۔ "پوچھیے! تو کہ اگر اللہ تعالیٰ تمہیں کوئی برائی پہنچانا چاہے یا تم پر کوئی فضل کرنا چاہے تو کون ہے جو تمہیں بچا سکے (یا تم سے روک سکے؟) اپنے لیے بجز اللہ تعالیٰ کے نہ کوئی حمایتی پائیں گے نہ مددگار۔" O---۱۸۔ "اللہ تعالیٰ تم میں سے انہیں (بخوبی) جانتا ہے جو دوسروں کو روکتے ہیں اور اپنے بھائی بندوں سے کہتے ہیں کہ ہمارے پاس چلے آؤ۔ اور کبھی کبھی ہی لڑائی میں آ جاتے ہیں۔" O---۱۹۔ "تمہاری مدد میں (پورے) بخیل ہیں' پھر جب خوف و دہشت کا موقعہ آ جائے تو آپ انہیں دیکھیں گے کہ آپ کی طرف نظریں جما دیتے ہیں اور ان کی آنکھیں اس طرح گھومتی ہیں جیسے اس شخص کی جس پر موت کی غشی طاری ہو۔ پھر جب خوف جاتا رہتا ہے تو تم پر اپنی تیز زبانوں سے بڑی باتیں بناتے ہیں مال کے بڑے ہی حریص ہیں' یہ ایمان لائے ہی نہیں ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے تمام اعمال نابود کر دیئے ہیں' اور اللہ تعالیٰ پر یہ بہت ہی آسان ہے۔" O---۲۰۔ "سمجھتے ہیں کہ اب تک لشکر چلے نہیں گئے' اور اگر فوجیں آ جائیں تو تمنائیں کرتے ہیں کہ کاش! وہ صحرا میں بادیہ نشینوں کے ساتھ ہوتے کہ تمہاری خبریں دریافت کیا کرتے' اگر وہ تم میں موجود ہوتے (تو بھی کیا؟) نہ لڑتے مگر برائے نام۔" O---۲۱۔ "یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ میں عمدہ نمونہ (موجود) ہے' ہر اس شخص کے لیے جو اللہ تعالیٰ کی اور قیامت کے دن کی توقع رکھتا ہے اور بکثرت اللہ تعالیٰ کی یاد کرتا ہے۔" O---[تفسیر کے لیے ملاحظہ فرمائیں: اتباع رسول ﷺ]---۲۳۔ "مومنوں میں (ایسے) لوگ بھی ہیں جنہوں نے جو عہد اللہ تعالیٰ سے کیا تھا انہیں سچا کر دکھایا' بعض نے تو اپنا عہد پورا کر دیا اور بعض (موقعہ کے) منتظر ہیں اور انہوں نے کوئی تبدیلی نہیں کی۔" O---۳۷۔ "(یاد کرو) جب کہ تو اس شخص سے کہہ رہا تھا جس پر اللہ تعالیٰ نے بھی انعام کیا اور تو نے بھی کہ تو اپنی بیوی کو اپنے پاس رکھ اور اللہ تعالیٰ سے ڈر اور تو اپنے دل میں وہ بات چھپائے ہوئے تھا جسے اللہ تعالیٰ ظاہر کرنے والا تھا اور تو لوگوں سے خوف کھاتا تھا' حالانکہ اللہ تعالیٰ اس کا زیادہ حق دار تھا کہ تو اس سے ڈرے' پس جب کہ زید نے اس عورت سے اپنی غرض پوری کر لی ہم نے اسے تیرے نکاح میں دے دیا تاکہ مسلمانوں پر اپنے لے پالکوں کی بیویوں کے بارے میں کسی طرح کی تنگی نہ رہے جب کہ وہ اپنی غرض ان سے پوری کر لیں' اللہ تعالیٰ کا (یہ) حکم تو ہو کر ہی رہنے والا تھا۔" O---۳۸۔ "جو چیزیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے لیے مقرر کی ہیں ان میں نبی پر کوئی حرج نہیں' (یہی) اللہ تعالیٰ کا دستور ان میں بھی رہا جو پہلے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے کام اندازے پر مقرر کیے ہوئے ہیں۔" O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: امہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن]---۳۹۔ "یہ سب ایسے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام پہنچایا کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ ہی سے ڈرتے تھے اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہیں

Marfat.com

ڈرتے تھے اور اللہ تعالیٰ حساب لینے کے لیے کافی ہے۔" O---[اس لیے کسی کا ڈر یا سطوت انہیں اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے میں مانع بنتا تھا نہ طعن و ملامت کی انہیں پرواہ ہوتی تھی۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۴۰۔ "(لوگو!) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ محمد (ﷺ) نہیں لیکن آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور تمام نبیوں کے ختم کرنے والے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کا (بخوبی) جاننے والا ہے۔" O---[اس لیے وہ زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھی باپ نہیں ہیں، جس پر انہیں مورد طعن بنایا جاسکے کہ انہوں نے اپنی بہو سے نکاح کیوں کرلیا؟ بلکہ ایک زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کیا' وہ تو کسی بھی مرد کے باپ نہیں ہیں۔ کیونکہ زید تو حارثہؓ کے بیٹے تھے' آپ ﷺ نے تو انہیں منہ بولا بیٹا بنایا ہوا تھا اور جاہلی دستور کے مطابق انہیں زید بن محمد ﷺ کہا جاتا تھا۔ حقیقتاً وہ آپ ﷺ کے صلبی بیٹے نہیں تھے۔ اسی لیے اس آیت کے نزول کے بعد انہیں زید بن حارثہؓ ہی کہا جاتا تھا' علاوہ ازیں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے آپ ﷺ کے تین بیٹے' قاسم' طاہر' طیب ہوئے اور ایک ابراہیم بچہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن سے ہوا۔ لیکن یہ سب کے سب بچپن میں ہی فوت ہو گئے' ان میں سے کوئی بھی عمر رجولیت کو نہیں پہنچا۔ بنابریں آپ ﷺ کی صلبی اولاد میں سے بھی کوئی مرد نہیں بنا کہ جس کے آپ باپ ہوں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۴۳۔ "وہی ہے جو تم پر اپنی رحمتیں بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے (تمہارے لیے دعائے رحمت کرتے ہیں) تاکہ وہ تمہیں اندھیروں سے اجالے کی طرف لے جائے اور اللہ تعالیٰ مومنوں پر بہت ہی مہربان ہے۔" O---۴۵۔ "اے نبی! یقیناً ہم نے ہی آپ کو (رسول بنا کر) گواہیاں دینے والا' خوشخبریاں سنانے والا' آگاہ کرنے والا بھیجا ہے۔" O---۴۶۔ "اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کی طرف بلانے والا اور روشن چراغ۔" O---۴۷۔ "آپ مومنوں کو خوشخبری سنا دیجئے! کہ ان کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت بڑا فضل ہے۔" O---۵۰۔ "اے نبی! ہم نے تیرے لیے تیری وہ بیویاں حلال کر دی ہیں جنہیں تو ان کے مہر دے چکا ہے اور وہ لونڈیاں بھی جو اللہ تعالیٰ نے غنیمت میں تجھے دی ہیں اور تیرے چچا کی لڑکیاں اور پھوپھیوں کی بیٹیاں اور تیرے ماموں کی بیٹیاں اور تیری خالاؤں کی بیٹیاں بھی جنہوں نے تیرے ساتھ ہجرت کی ہے' اور وہ باایمان عورت جو اپنا نفس نبی کو ہبہ کر دے یہ اس صورت میں کہ خود نبی بھی اس سے نکاح کرنا چاہے' یہ خاص طور پر صرف تیرے لیے ہی ہے اور مومنوں کے لیے نہیں' ہم اسے بخوبی جانتے ہیں جو ہم نے ان پر ان کی بیویوں اور لونڈیوں کے بارے میں (احکام) مقرر کر رکھے ہیں' یہ اس لیے کہ تجھ پر حرج واقع نہ ہو' اللہ تعالیٰ بہت بخشنے اور بڑے رحم والا ہے۔" O---۵۱۔ "ان میں سے جسے تو چاہے دور رکھ دے اور جسے چاہے اپنے پاس رکھ لے' اور اگر تو ان میں سے بھی کسی کو اپنے پاس بلا لے جنہیں تو نے الگ کر رکھا تھا تو تجھ پر کوئی گناہ نہیں' اس میں اس بات کی زیادہ توقع ہے کہ ان عورتوں کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور وہ رنجیدہ نہ ہوں اور جو کچھ بھی تو انہیں دیدے اس پر سب کی سب راضی رہیں' تمہارے دلوں میں جو کچھ ہے اسے اللہ تعالیٰ (خوب) جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بڑا ہی علم اور حلم والا ہے۔" O---۵۲۔ "اس کے بعد اور عورتیں آپ کے لیے حلال نہیں اور نہ یہ (درست ہے) کہ ان کے بدلے اور عورتوں سے (نکاح کرے) اگرچہ ان کی صورت اچھی بھی لگتی ہو مگر جو تیری مملوکہ ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کا (پورا) نگہبان ہے۔" O---۵۳۔ "اے ایمان والو! جب تک تمہیں اجازت نہ دی جائے تم نبی کے گھروں میں نہ جایا کرو کھانے کے لیے ایسے وقت میں کہ اس کے پکنے کا انتظار کرتے رہو بلکہ جب بلایا جائے جاؤ اور جب کھا چکو نکل کھڑے ہو' وہیں باتوں میں مشغول نہ ہو جایا کرو۔ نبی کو تمہاری اس بات سے تکلیف ہوتی ہے۔ تو وہ لحاظ کر جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ (بیان) حق میں کسی کا لحاظ نہیں کرتا' جب تم نبی کی بیویوں سے کوئی چیز طلب کرو تو پردے کے پیچھے سے طلب کرو' تمہارے اور ان کے دلوں کے لیے کامل پاکیزگی یہی ہے' نہ تمہیں یہ جائز ہے کہ تم رسول اللہ کو تکلیف دو اور نہ تمہیں یہ حلال ہے کہ آپ کے بعد کسی وقت بھی آپ کی بیویوں سے نکاح کرو۔ (یاد رکھو) اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ بہت بڑا (گناہ) ہے۔" O---۵۶۔ "بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس نبی مکرم ﷺ پر۔ اے ایمان والو! تم بھی آپ ﷺ پر درود بھیجا کرو اور (بڑے ادب و محبت سے) سلام عرض کیا کرو۔" O---۵۹۔ "اے نبی! اپنی بیویوں سے اور اپنی صاحبزادیوں سے اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادریں لٹکا لیا کریں' اس سے بہت جلد ان کی شناخت ہو جایا کرے گی پھر نہ ستائی جائیں گی' اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔" O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴ مضمون: پردہ] ---۶۰۔ "اگر (اب بھی) یہ منافق اور وہ جن کے دلوں میں بیماری ہے اور وہ لوگ جو مدینہ میں غلط افواہیں اڑانے والے ہیں باز نہ آئے تو ہم آپ کو ان (کی تباہی) پر مسلط کر دیں گے پھر تو وہ چند دن ہی آپ کے ساتھ اس (شہر) میں رہ سکیں گے۔" O---۶۱۔ "ان پر پھٹکار برسائی گئی' جہاں بھی مل جائیں پکڑے جائیں اور خوب ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں۔" O---۶۲۔ "ان سے اگلوں میں بھی اللہ تعالیٰ کا یہی دستور جاری رہا۔ اور تو اللہ تعالیٰ کے دستور میں ہرگز ردوبدل نہ پائے گا۔" O---۶۳۔ "لوگ آپ سے قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔ آپ کہہ دیجئے! کہ اس کا علم تو اللہ تعالیٰ ہی کو ہے' آپ کو کیا خبر بہت ممکن ہے قیامت بالکل ہی قریب ہو۔" O

(سورۃ سبا ۳۴) ---۳۔ "کفار کہتے ہیں کہ ہم پر قیامت نہیں آئیگی۔ آپ کہہ دیجئے! کہ مجھے میرے رب کی قسم! جو عالم الغیب ہے کہ وہ یقیناً تم پر آئے گی اللہ تعالیٰ سے ایک ذرے کے برابر کی چیز بھی پوشیدہ نہیں نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں بلکہ اس سے بھی چھوٹی اور بڑی ہر چیز کھلی کتاب میں موجود ہے۔" O

Marfat.com

---۶۔ ''اور جنہیں علم ہے وہ دیکھ لیں گے کہ جو کچھ آپ کی جانب آپ کے رب کی طرف سے نازل ہوا ہے وہ (سراسر) حق ہے اور اللہ تعالیٰ غالب خوبیوں والے کی راہ کی رہبری کرتا ہے۔'' O---۷۔ ''اور کافروں نے کہا (آؤ) ہم تمہیں ایک ایسا شخص بتلائیں جو تمہیں یہ خبر پہنچا رہا ہے کہ جب تم بالکل ہی ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے تو تم پھر سے ایک نئی پیدائش میں آؤ گے۔'' O---۸۔ ''(ہم نہیں کہہ سکتے) کہ خود اس نے (ہی) اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھ لیا ہے یا اسے دیوانگی ہے بلکہ (حقیقت یہ ہے) کہ آخرت پر یقین نہ رکھنے والے ہی عذاب میں اور دور کی گمراہی میں ہیں۔'' O---۲۱۔ ''شیطان کا ان پر کوئی زور (اور دباؤ) نہ تھا مگر اس لیے کہ ہم ان لوگوں کو جو آخرت پر ایمان رکھتے ہیں ظاہر کر دیں ان لوگوں میں سے جو اس سے شک میں ہیں۔ اور آپ کا رب (ہر) ہر چیز پر نگہبان ہے۔'' O---۲۲۔ ''کہہ دیجیے! کہ اللہ تعالیٰ کے سوا جن جن کا تمہیں گمان ہے (سب) کو پکار لو نہ ان میں سے کسی کو آسمانوں اور زمینوں میں سے ایک ذرہ کا اختیار ہے نہ ان کا ان میں کوئی حصہ ہے نہ ان میں سے کوئی اللہ تعالیٰ کا مددگار ہے۔'' O---۲۴۔ ''پوچھیے کہ تمہیں آسمانوں اور زمین سے روزی کون پہنچاتا ہے؟ (خود) جواب دیجیے! کہ اللہ تعالیٰ۔ (سنو) ہم یا تم۔ یا تو یقیناً ہدایت پر ہیں یا کھلی گمراہی میں ہیں؟۔'' O---۲۵۔ ''کہہ دیجیے! کہ ہمارے کیے ہوئے گناہوں کی بابت تم سے کوئی سوال نہ کیا جائے گا نہ تمہارے اعمال کی باز پرس ہم سے کی جائے گی۔'' O---۲۶۔ ''انہیں خبر دے دیجیے کہ ہم سب کو ہمارا رب جمع کر کے پھر ہم میں سچے فیصلے کر دے گا۔ وہ فیصلے چکانے والا ہے اور دانا۔'' O---۲۷۔ ''کہہ دیجیے! کہ اچھا مجھے بھی تو انہیں دکھا دو جنہیں تم اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرا کر اس کے ساتھ ملا رہے ہو ایسا ہر گز نہیں' بلکہ وہی اللہ تعالیٰ ہے غالب با حکمت۔'' O--- ۲۸۔ ''ہم نے آپ کو تمام لوگوں کے لیے خوشخبریاں سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے ہاں مگر (یہ صحیح ہے) کہ لوگوں کی اکثریت بے علم ہے۔'' O---۲۹۔ ''پوچھتے ہیں کہ وہ وعدہ ہے کب؟ سچے ہو تو بتا دو۔'' O---۳۰۔ ''جواب دیجیے کہ وعدے کا دن ٹھیک معین ہے جس سے ایک ساعت نہ تم پیچھے ہٹ سکتے ہو نہ آگے بڑھ سکتے ہو۔'' O---۳۴۔ ''اور ہم نے تو جس بستی میں جو بھی آگاہ کرنے والا بھیجا وہاں کے خوشحال لوگوں نے یہی کہا کہ جس چیز کے ساتھ تم بھیجے گئے ہو ہم اس کے ساتھ کفر کرنے والے ہیں۔'' O---[یہ نبی کریم ﷺ کو تسلی دی جا رہی ہے کہ مکے کے رؤساء اور چودھری آپ ﷺ پر ایمان نہیں لا رہے ہیں اور آپ ﷺ کو ایذائیں پہنچا رہے ہیں تو یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ ہر دور کے اکثر خوش حال لوگوں نے پیغمبروں کی تکذیب ہی کی ہے اور ہر پیغمبر پر ایمان لانے والے پہلے پہل معاشرے کے غریب اور نادار قسم کے لوگ ہی ہوتے تھے۔ جیسے حضرت نوح علیہ السلام کی قوم نے اپنے پیغمبر سے کہا'' کیا ہم تجھ پر ایمان لائیں جب کہ تیرے پیروکار کمینے لوگ ہیں''۔ دوسرے پیغمبروں کو بھی ان کی قوموں نے یہی کہا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۳۹۔ ''کہہ دیجیے! کہ میرا رب اپنے بندوں میں جس کے لیے چاہے روزی کشادہ کرتا ہے اور جس کے لیے چاہے تنگ کر دیتا ہے' تم جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو گے اللہ تعالیٰ اس کا (پورا پورا) بدلہ دے گا اور وہ سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔'' O---۴۳۔ ''اور جب ان کے سامنے ہماری صاف صاف آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ ایسا شخص ہے جو تمہیں تمہارے باپ دادا کے معبودوں سے روک دینا چاہتا ہے (اس کے سوا کوئی بات نہیں) اور کہتے ہیں کہ یہ تو گھڑا ہوا جھوٹ ہے اور حق ان کے پاس آ چکا پھر بھی کافر یہی کہتے رہے کہ یہ تو کھلا ہوا جادو ہے۔'' O---۴۴۔ ''اور ان (مکہ والوں) کو نہ تو ہم نے کتابیں دے رکھی ہیں جنہیں یہ پڑھتے ہوں نہ ان کے پاس آپ سے پہلے کوئی آگاہ کرنے والا آیا۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: مکہ]---۴۵۔ ''اور ان سے پہلے کے لوگوں نے بھی ہماری باتوں کو جھٹلایا تھا اور انہیں ہم نے جو دے رکھا تھا یہ تو اس کے دسویں حصے کو بھی نہیں پہنچے' پس انہوں نے میرے رسولوں کو جھٹلایا' (پھر دیکھ کہ) میرا عذاب کیسا (سخت) تھا۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: مکہ]---۴۶۔ ''کہہ دیجیے! کہ میں تمہیں صرف ایک ہی بات کی نصیحت کرتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ کے واسطے (ضد چھوڑ کر) دو دو مل کر یا تنہا تنہا کھڑے ہو کر سوچو تو سہی' تمہارے اس رفیق کو کوئی جنون نہیں' وہ تو تمہیں ایک بڑے (سخت) عذاب کے آنے سے پہلے ڈرانے والا ہے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: مکہ]---۴۷۔ ''کہہ دیجیے! کہ جو بدلہ میں تم سے مانگوں وہ تمہارے لیے ہے میرا بدلہ تو اللہ تعالیٰ ہی کے ذمے ہے۔ وہ ہر چیز سے باخبر (اور مطلع) ہے۔'' O---[اللہ تعالیٰ اپنے نبی مکرم کو حکم دیتے ہیں کہ آپ انہیں فرمائیے کہ اگر میں نے کبھی تم سے کوئی معاوضہ طلب کیا ہو' اپنے لیے چندہ فراہم کیا ہو تو وہ تم مجھ سے واپس لے لو۔ میں اس خیر خواہی کا اجر تم سے آخر کیوں مانگوں۔ تم مجھے دے کیا سکتے ہو۔ زیادہ دریا دلی دکھاؤ تو چند درہم اور چند دینار ہی مجھے دو گے۔ میری نگاہ میں تو دنیا بھر کے سیم و زر کی قدر مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں۔ میرا اجر دینے والا میرا رب کریم ہے جو غنی بھی ہے اور سخی بھی' نہ اس کے خزانے ختم ہوتے ہیں اور نہ دیتے ہوئے اس کے ہاتھ تھکتے ہیں۔ اور اس نے مجھے اتنا دیا ہے کہ تم اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ میرا رب وہ ہے جو میرے اور ہر شخص کے ظاہری اور باطنی احوال کا مشاہدہ کر رہا ہے اس علیم و خبیر رب پر ایمان رکھتے ہوئے میں یہ جرأت کیسے کر سکتا ہوں کہ ناحق نبوت کا دعوی کر بیٹھوں۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]---۴۸۔ ''کہہ دیجیے! کہ میرا رب حق (سچی وحی) نازل فرماتا ہے وہ ہر غیب کا جاننے والا ہے۔'' O---۴۹۔ ''کہہ دیجیے! کہ حق آ چکا باطل نہ تو پہلے کچھ کر سکا اور نہ کر سکے گا۔'' O---۵۰۔ ''کہہ دیجیے! کہ اگر میں بہک جاؤں تو میرے بہکنے (کا وبال) مجھ پر ہی ہے اور اگر میں راہ ہدایت پر ہوں تو بہ سبب اس وحی کے جو میرا پروردگار مجھے کرتا ہے وہ بڑا ہی سننے والا اور بہت ہی قریب ہے۔'' O---

Marfat.com

۵۱۔ ''اور اگر آپ (وہ وقت) ملاحظہ کریں جبکہ یہ کفار گھبرائے پھریں گے پھر نکل بھاگنے کی کوئی صورت نہ ہوگی اور قریب کی جگہ سے گرفتار کر لیے جائیں گے۔''O---۵۲۔ ''اس وقت کہیں گے کہ ہم اس قرآن پر ایمان لائے لیکن اس قدر دور جگہ سے (مطلوبہ چیز) کیسے ہاتھ آسکتی ہے۔''O---۵۳۔ ''اس سے پہلے تو انہوں نے اس سے کفر کیا تھا' اور دور دراز سے بن دیکھے ہی پھینکتے رہے۔''O---۵۴۔ ''ان کی چاہتوں اور ان کے درمیان پردہ حائل کر دیا گیا جیسے کہ اس سے پہلے بھی ان جیسوں کے ساتھ کیا گیا' وہ بھی (انہی کی طرح) شک و تردد میں (پڑے ہوئے) تھے۔''O

(سورۃ فاطر ۳۵) ---۴۔ ''اور اگر یہ آپ کو جھٹلائیں تو آپ سے پہلے کے تمام رسول بھی جھٹلائے جا چکے ہیں۔ تمام کام اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں۔''O---۸۔ ''کیا پس وہ شخص جس کے لیے اس کے برے اعمال مزین کر دیئے گئے ہیں پس وہ انہیں اچھا سمجھتا ہے (کیا وہ ہدایت یافتہ شخص جیسا ہے) (یقین مانو) کہ اللہ تعالیٰ جسے چاہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہے راہ راست دکھاتا ہے۔ پس آپ کو ان پر غم کھا کھا کر اپنی جان ہلاکت میں نہ ڈالنی چاہیے' یہ جو کچھ کر رہے ہیں اس سے یقیناً اللہ تعالیٰ بخوبی واقف ہے۔''O---۱۸۔ ''کوئی بھی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا' اگر کوئی گراں بار دوسرے کو اپنا بوجھ اٹھانے کے لیے بلائے گا تو وہ اس میں سے کچھ بھی نہ اٹھائے گا گو قرابت دار ہی ہو۔ تو صرف انہی کو آگاہ کر سکتا ہے جو غائبانہ طور پر اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور نمازوں کی پابندی کرتے ہیں اور جو بھی پاک ہو جائے وہ اپنے ہی نفع کے لیے پاک ہوگا۔ لوٹنا اللہ تعالیٰ ہی کی طرف ہے۔''O---۲۲۔ ''اور زندے اور مردے برابر نہیں ہو سکتے' اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے سنا دیتا ہے' اور آپ ان لوگوں کو نہیں سنا سکتے جو قبروں میں ہیں۔''O---۲۳۔ ''آپ تو صرف ڈرانے والے ہیں۔''O---۲۴۔ ''ہم نے ہی آپ کو حق دے کر خوشخبری سنانے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے اور کوئی امت ایسی نہیں ہوئی جس میں کوئی ڈر سنانے والا نہ گزرا ہو۔''O---۲۵۔ ''اور اگر یہ لوگ آپ کو جھٹلا دیں تو جو لوگ ان سے پہلے ہو گزرے ہیں انہوں نے بھی جھٹلایا تھا ان کے پاس بھی ان کے پیغمبر معجزے اور صحیفے اور روشن کتابیں لے کر آئے تھے۔''O---۲۶۔ ''پھر میں نے ان کافروں کو پکڑ لیا سو میرا عذاب کیسا ہوا۔''O---۲۷۔ ''کیا آپ نے اس بات پر نظر نہیں کی کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی اتارا پھر ہم نے اس کے ذریعہ سے مختلف رنگوں کے پھل نکالے اور پہاڑوں کے مختلف حصے ہیں سفید اور سرخ ان کی بھی رنگتیں مختلف ہیں اور بہت گہرے سیاہ۔''O---۳۱۔ ''اور یہ کتاب جو ہم نے آپ کے پاس وحی کے طور پر بھیجی ہے یہ بالکل ٹھیک ہے جو کہ اپنے سے پہلی کتابوں کی بھی تصدیق کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی پوری خبر رکھنے والا خوب دیکھنے والا ہے۔''O---۳۲۔ ''پھر ہم نے ان لوگوں کو (اس) کتاب کا وارث بنایا جن کو ہم نے اپنے بندوں میں سے پسند فرمایا۔ پھر بعضے تو ان میں اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہیں اور بعض ان میں متوسط درجے کے ہیں اور بعضے ان میں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے نیکیوں میں ترقی کیے چلے جاتے ہیں۔ یہ بڑا فضل ہے۔''O---۴۰۔ ''آپ کہیے! کہ تم اپنے قرارداد شریکوں کا حال تو بتلاؤ جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا پوجا کرتے ہو۔ یعنی مجھ کو یہ بتلاؤ کہ انہوں نے زمین میں سے کون سا (جزو) بنایا ہے یا ان کا آسمانوں میں کچھ ساجھا ہے یا ہم نے ان کو کوئی کتاب دی ہے کہ یہ اس کی دلیل پر قائم ہوں' بلکہ یہ ظالم ایک دوسرے سے نرے دھوکے کی باتوں کا وعدہ کرتے آتے ہیں۔''O

(سورۃ یٰسین ۳۶) ---۱۔ ''یٰسین۔''O---۲۔ ''قسم ہے قرآن باحکمت کی۔''O (تفسیر کیلئے باب ۵، مضمون: قرآن حکیم) ---۳۔ ''کہ بے شک آپ پیغمبروں میں سے ہیں۔''O---۴۔ ''سیدھے راستے پر ہیں۔''O---۵۔ ''یہ قرآن اللہ تعالیٰ زبردست مہربان کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔''O (تفسیر کیلئے باب ۵، مضمون: قرآن حکیم) ---۶۔ ''تاکہ آپ ایسے لوگوں کو ڈرائیں جن کے باپ دادے نہیں ڈرائے گئے تھے' سو (اسی وجہ سے) یہ غافل ہیں۔''O---۱۰۔ ''اور آپ ان کو ڈرائیں یا نہ ڈرائیں دونوں برابر ہیں' یہ ایمان نہیں لائیں گے۔''O---۱۱۔ ''بس آپ تو صرف ایسے شخص کو ڈرا سکتے ہیں جو نصیحت پر چلے اور رحمٰن سے بے دیکھے ڈرے' سو آپ اس کو مغفرت اور باوقار اجر کی خوش خبریاں سنا دیجیے۔''O---۱۳۔ ''اور آپ ان کے سامنے ایک مثال (یعنی ایک) بستی والوں کی مثال (اس وقت کا) بیان کیجیے جبکہ اس بستی میں (کئی) رسول آئے۔''O---۷۶۔ ''پس آپ کو ان کی بات غمناک نہ کرے' ہم ان کی پوشیدہ اور علانیہ سب باتوں کو (بخوبی) جانتے ہیں۔''O---[خطاب ہے نبی ﷺ سے۔ اور کھلی اور چھپی باتوں کا اشارہ اس طرف ہے کہ کفارِ مکہ کے وہ بڑے بڑے سردار جو آپ کے خلاف جھوٹ کے طوفان اٹھا رہے تھے وہ اپنے دلوں میں جانتے' اور اپنی نجی محفلوں میں مانتے تھے کہ نبی ﷺ پر جو الزامات وہ لگا رہے ہیں وہ سراسر بے اصل ہیں۔ وہ لوگوں کو آپ کے خلاف بدگمان کرنے کے لیے آپ کو شاعر' کاہن' ساحر' مجنون اور نہ معلوم کیا کیا کہتے تھے' مگر خود ان کے ضمیر اس بات کے قائل تھے' اور آپس میں وہ ایک دوسرے کے سامنے اقرار کرتے تھے کہ یہ سب جھوٹی باتیں ہیں جو محض آپ کی دعوت کو نیچا دکھانے کے لیے وہ گھڑ رہے ہیں۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ اپنے نبی سے فرماتا ہے کہ ان لوگوں کی بیہودہ باتوں پر رنجیدہ نہ ہو۔ سچائی کا مقابلہ جھوٹ سے کرنے والے آخر کار اس دنیا میں بھی ناکام ہوں گے اور آخرت میں بھی اپنا برا انجام دیکھ لیں گے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]---۷۷۔ ''کیا انسان کو اتنا بھی معلوم نہیں کہ ہم نے اسے نطفے سے پیدا کیا ہے؟ پھر یکایک وہ صریح جھگڑالو بن بیٹھا۔''O---۷۸۔ ''اور اس نے ہمارے لیے مثال بیان کی اور اپنی (اصل)

Marfat.com

پیدائش کو بھول گیا' کہنے لگا ان گلی سڑی ہڈیوں کو کون زندہ کر سکتا ہے۔"O---۷۹۔"آپ جواب دیجئے! کہ انہیں وہ زندہ کرے گا جس نے انہیں اول مرتبہ پیدا کیا ہے' جو سب طرح کی پیدائش کا بخوبی جاننے والا ہے۔"O

(**سورۃ الصّٰفّٰت** ۳۷)---۱۱۔"ان کافروں سے پوچھو تو کہ آیا ان کا پیدا کرنا زیادہ دشوار ہے یا (ان کا) جنہیں ہم نے (ان کے علاوہ) پیدا کیا؟ ہم نے (انسانوں) کو لیس دار مٹی سے پیدا کیا ہے۔"O---۱۲۔"بلکہ تو تعجب کر رہا ہے اور یہ مسخراپن کر رہے ہیں۔"O---۱۳۔"اور جب انہیں نصیحت کی جاتی ہے یہ نہیں مانتے۔"O---۱۴۔"اور جب کسی معجزے کو دیکھتے ہیں تو مذاق اُڑاتے ہیں۔"O---۱۵۔"اور کہتے ہیں کہ یہ تو بالکل کھلم کھلا جادو ہی ہے۔"O---[یعنی عالم طلسمات کی باتیں ہیں۔ کوئی جادو کی دنیا ہے' جس کا یہ شخص ذکر کر رہا ہے' جس میں مُردے اُٹھیں گے' عدالت ہوگی' جنت بسائی جائے گی اور دوزخ کے عذاب ہوں گے۔ یا پھر یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ یہ شخص دل چلوں کی سی باتیں کر رہا ہے' اس کی یہ باتیں ہی اس بات کا صریح ثبوت ہیں کہ کسی نے اس پر جادو کر دیا ہے' جس کی وجہ سے بھلا چنگا آدمی یہ باتیں کرنے لگا۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]---۱۶۔"کیا جب ہم مر جائیں گے اور خاک اور ہڈی ہو جائیں گے پھر کیا (سچ مچ) ہم اٹھائے جائیں گے؟"O---۱۷۔"کیا ہم سے پہلے کے ہمارے باپ دادا بھی۔"O---۱۸۔"آپ جواب دیجئے! کہ ہاں ہاں اور تم ذلیل (بھی) ہوؤ گے۔"O---۳۷۔"(نہیں نہیں) بلکہ (نبی) تو حق (سچا دین) لائے ہیں اور سب رسولوں کو سچا جانتے ہیں۔"O---۱۴۹۔"ان سے دریافت کیجئے! کہ کیا آپ کے رب کی تو بیٹیاں ہیں اور ان کے بیٹے ہیں۔"O---۱۵۰۔"یا یہ اس وقت موجود تھے جبکہ ہم نے فرشتوں کو مؤنث پیدا کیا۔"O (تفسیر کیلئے باب ا، مضمون: اللہ تعالیٰ کی اولاد قرار دینا بہت بڑا جرم ہے۔)---۱۵۱۔"آگاہ رہو! کہ یہ لوگ صرف اپنی افترا پردازی سے کہہ رہے ہیں۔"O---۱۵۲۔"کہ اللہ تعالیٰ کی اولاد ہے۔ یقیناً یہ محض جھوٹے ہیں۔"O---۱۷۱۔"اور البتہ ہمارا وعدہ پہلے ہی اپنے رسولوں کے لیے صادر ہو چکا ہے۔"O---۱۷۲۔"کہ یقیناً وہ ہی مدد کیے جائیں گے۔"O---۱۷۳۔"اور ہمارا ہی لشکر غالب (اور برتر) رہے گا۔"O---۱۷۴۔"اب آپ کچھ دنوں تک ان سے منہ پھیر لیجئے۔"O---۱۷۵۔"اور انہیں دیکھتے رہئے' اور یہ بھی آگے چل کر دیکھ لیں گے۔"O---۱۷۸۔"آپ کچھ وقت تک ان کا خیال چھوڑ دیجئے۔"O---۱۷۹۔"اور دیکھتے رہئے یہ بھی ابھی ابھی دیکھ لیں گے۔"O---۱۸۰۔"پاک ہے آپ کا رب جو بہت بڑی عزت والا ہے ہر اس چیز سے (جو مشرک) بیان کرتے ہیں۔"O---۱۸۱۔"پیغمبروں پر سلام ہے۔"O---۱۸۲۔"اور سب طرح کی تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے' جو سارے جہان کا رب ہے۔"O

(**سورۃ ص** ۳۸)---۴۔"اور کافروں کو اس بات پر تعجب ہوا کہ ان ہی میں سے ایک انہیں ڈرانے والا آ گیا اور کہنے لگے کہ یہ تو جادوگر اور جھوٹا ہے۔"O---[یعنی انہی کی طرح کا ایک انسان رسول کس طرح بن گیا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۵۔"کیا اس نے اتنے سارے معبودوں کا ایک ہی معبود کر دیا واقعی یہ بہت ہی عجیب بات ہے۔"O---۶۔"ان کے سردار یہ کہتے ہوئے چلے کہ چلو جی اور اپنے معبودوں پر جمے رہو' یقیناً اس بات میں تو کوئی غرض ہے۔"O---۷۔"ہم نے تو یہ بات پچھلے دین میں بھی نہیں سنی' کچھ نہیں یہ تو صرف گھڑنت ہے۔"O---۸۔"کیا ہم سب میں سے اسی پر کلام الٰہی نازل کیا گیا ہے؟ دراصل یہ لوگ میری وحی کی طرف سے شک میں ہیں' بلکہ (صحیح یہ ہے کہ) انہوں نے اب تک میرا عذاب چکھا ہی نہیں۔"O---[یعنی ان کا انکار اس لیے نہیں ہے کہ انہیں حضرت محمد ﷺ کی صداقت کا علم نہیں ہے یا آپ ﷺ کی سلامت عقل سے انہیں انکار ہے بلکہ یہ اس وحی کے بارے میں ہی ریب و شک میں مبتلا ہیں جو آپ ﷺ پر نازل ہوئی' جس میں سب سے نمایاں توحید کی دعوت ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۹۔"یا کیا ان کے پاس تیرے زبردست فیاض رب کی رحمت کے خزانے ہیں۔"O---[کہ یہ جس کو چاہیں دیں اور جس کو چاہیں نہ دیں' انہی خزانوں میں نبوت بھی ہے۔ اور اگر ایسا نہیں ہے' بلکہ رب کے خزانوں کا مالک وہی وہاب ہے جو بہت دینے والا ہے' تو پھر انہیں نبوت محمدی ﷺ سے انکار کیوں ہے؟ جسے اس نوازنے والے رب نے اپنی رحمت خاص سے نوازا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۰۔"یا کیا آسمان و زمین اور ان کے درمیان کی ہر چیز کی بادشاہت ان ہی کی ہے' تو پھر یہ رسیاں تان کر چڑھ جائیں۔"O---[یعنی آسمان پر چڑھ کر اس وحی کا سلسلہ منقطع کر دیں جو حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوتی ہے۔ اسباب' سبب کی جمع ہے۔ اس کے لغوی معنی ہر اس چیز کے ہیں جس کے ذریعے سے مطلوب تک پہنچا جائے' چاہے وہ کوئی سی بھی چیز ہو۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۱۔"یہ بھی (بڑے بڑے) لشکروں میں سے شکست پایا ہوا (چھوٹا سا) لشکر ہے۔"O---["اسی جگہ" کا اشارہ مکہ معظمہ کی طرف ہے۔ یعنی جہاں یہ لوگ یہ باتیں بنا رہے ہیں' اسی جگہ ایک دن یہ شکست کھانے والے ہیں اور یہیں وہ وقت آنے والا ہے جب یہ منہ لٹکائے اسی شخص کے سامنے کھڑے ہوں گے جسے آج یہ نبی تسلیم کرنے سے انکار کر رہے ہیں۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]---۱۷۔"آپ ان کی باتوں پر صبر کریں اور ہمارے بندے داؤد (علیہ السلام) کو یاد کریں جو بڑی قوت والا تھا' یقیناً وہ بہت رجوع کرنے والا تھا۔"O---[اشارہ ہے کفار مکہ کی ان باتوں کی طرف جن کا ذکر اوپر گزر چکا ہے یعنی نبی کریم ﷺ کے متعلق ان کی یہ بکواس کہ یہ شخص ساحر اور کذاب ہے' اور ان کا یہ اعتراض کہ اللہ میاں کے پاس رسول بنانے کے لیے کیا بس یہی ایک شخص رہ

Marfat.com

گیا تھا، اور یہ الزام کہ اس دعوتِ توحید سے اس شخص کا مقصد کوئی مذہبی تبلیغ نہیں ہے بلکہ اس کی نیت کچھ اور ہی ہے' (نعوذ باللہ)۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]
---۲۱۔ "اور کیا تجھے جھگڑا کرنے والوں کی (بھی) خبر ملی؟ جبکہ وہ دیوار پھاند کر محراب میں آ گئے۔"O---۲۹۔ "یہ بابرکت کتاب ہے جسے ہم نے آپ کی طرف اس لیے نازل فرمایا ہے کہ لوگ اس کی آیتوں پر غور وفکر کریں اور عقلمند اس سے نصیحت حاصل کریں۔"O---۴۱۔ "اور ہمارے بندے ایوب (علیہ السلام) کا (بھی) ذکر کر' جبکہ اس نے اپنے رب کو پکارا کہ مجھے شیطان نے رنج اور دکھ پہنچایا ہے۔"O---۴۵۔ "ہمارے بندوں ابراہیم' اسحاق اور یعقوب (علیہم السلام) کا بھی لوگوں سے ذکر کرو جو ہاتھوں اور آنکھوں والے تھے۔"O---۴۸۔ "اسماعیل' الیسع اور ذوالکفل (علیہم السلام) کا بھی ذکر کر دیجئے۔ یہ سب بہترین لوگ تھے۔"O---۶۵۔ "فرما دیجئے! کہ میں تو صرف خبردار کرنے والا ہوں اور بجز اللہ تعالیٰ واحد غالب کے اور کوئی لائق عبادت نہیں۔"O
---[یعنی جو تم گمان کرتے ہو میں وہ نہیں ہوں بلکہ تمہیں اللہ تعالیٰ کے عذاب اور اس کے عتاب سے ڈرانے والا ہوں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]
---۶۶۔ "جو پروردگار ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے' وہ زبردست اور بڑا بخشنے والا ہے۔"O---۶۷۔ "آپ کہہ دیجئے کہ یہ بہت بڑی خبر ہے۔"O---۶۸۔ "جس سے تم بے پرواہ ہو رہے ہو۔"O---۶۹۔ "مجھے ان بلند قدر فرشتوں کی (بات چیت کا) کوئی علم ہی نہیں جبکہ وہ تکرار کر رہے تھے۔"O---۷۰۔ "میری طرف فقط یہی وحی کی جاتی ہے کہ میں تو صاف صاف آگاہ کر دینے والا ہوں۔"O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: بہت بڑی خبر]---۷۱۔ "جبکہ آپ کے رب نے فرشتوں سے ارشاد فرمایا کہ میں مٹی سے انسان کو پیدا کرنے والا ہوں۔"O---۷۲۔ "سو جب میں اسے ٹھیک ٹھاک کر لوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں' تو تم سب اس کے سامنے سجدے میں گر پڑنا۔"O---۷۳۔ "چنانچہ تمام فرشتوں نے سجدہ کیا۔"O---۷۴۔ "مگر ابلیس نے (نہ کیا)' اس نے تکبر کیا اور وہ تھا کافروں میں سے۔"O---۸۶۔ "کہہ دیجئے کہ میں تم سے اس پر کوئی بدلہ طلب نہیں کرتا اور نہ میں تکلف کرنے والوں میں سے ہوں۔"O---۸۷۔ "یہ تو تمام جہان والوں کے لیے سراسر نصیحت (وعبرت) ہے۔"O---۸۸۔ "یقیناً تم اس کی حقیقت کو کچھ ہی وقت کے بعد (صحیح طور پر) جان لو گے۔"O

(سورۃ الزُّمَر ۳۹)---۸۔ "اور انسان کو جب کبھی کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ خوب رجوع ہو کر اپنے رب کو پکارتا ہے' پھر جب اللہ تعالیٰ اسے اپنے پاس سے نعمت عطا فرما دیتا ہے تو وہ اس سے پہلے جو دعا کرتا تھا اسے (بالکل) بھول جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے شریک مقرر کرنے لگتا ہے جس سے (اوروں کو بھی) اس کی راہ سے بہکائے' آپ فرما دیجئے! کہ اپنے کفر کا فائدہ کچھ دن اور اٹھا لو' (آخر) تو دوزخیوں میں ہونے والا ہے۔"O---۱۰۔ "فرما دیجئے کہ اے میرے ایمان والے بندو! اپنے رب سے ڈرتے رہو' جو اس دنیا میں نیکی کرتے ہیں ان کے لیے نیک بدلہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی زمین بہت کشادہ ہے صبر کرنے والوں ہی کو ان کا پورا پورا بے شمار اجر دیا جاتا ہے۔"O (تفسیر کیلئے باب ا، مضمون: اللہ تعالیٰ کی زمین کشادہ ہے۔)---۱۱۔ "آپ فرما دیجئے! کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کروں کہ اسی کے لیے عبادت کو خالص کر لوں۔"O---[راہِ حق میں ثابت قدم رہنے اور شمع توحید کو روشن رکھنے کی تاکید میں صرف تمہیں نہیں کہہ رہا بلکہ میرے لیے رب نے مجھے بھی ایسا ہی کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ میں سب سے پہلے ایمان لانے والا ہوں۔ اس مقام پر مولانا عثمانی لکھتے ہیں کہ چنانچہ آپ عالم شہادت میں اس اُمت کے لحاظ سے اور عالم غیب میں تمام اوّلین وآخرین کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ کے سب سے پہلے حکم بردار بندے ہیں۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]---۱۲۔ "اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے پہلا فرمانبردار بن جاؤں۔"O---۱۳۔ "فرما دیجئے! کہ مجھے تو اپنے رب کی نافرمانی کرتے ہوئے بڑے دن کے عذاب کا خوف لگتا ہے۔"O---۱۴۔ "فرما دیجئے! کہ میں تو خالص کر کے صرف اپنے رب ہی کی عبادت کرتا ہوں۔"O---۱۵۔ "تم اس کے سوا جس کی چاہو عبادت کرتے رہو فرما دیجئے! کہ حقیقی زیاں کار وہ ہیں جو اپنے آپ کو اور اپنے اہل کو قیامت کے دن نقصان میں ڈال دیں گے یاد رکھو کہ کھلم کھلا نقصان یہی ہے۔"O---۱۹۔ "بھلا جس شخص پر عذاب کی بات ثابت ہو چکی ہے' تو کیا آپ اسے جو دوزخ میں ہے چھڑا سکتے ہیں۔"O---[نبی کریم ﷺ چونکہ اس بات کی شدید خواہش رکھتے تھے کہ آپ ﷺ کی قوم کے سب لوگ ایمان لے آئیں۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو تسلی دی اور آپ ﷺ کو بتلایا کہ آپ کی خواہش اپنی جگہ بالکل صحیح اور بجا ہے لیکن جس پر اس کی تقدیر غالب آ گئی اور اللہ کا کلمہ اس کے حق میں ثابت ہو گیا اسے آپ جہنم کی آگ سے بچانے پر قادر نہیں ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۲۰۔ "ہاں وہ لوگ جو اپنے رب سے ڈرتے رہے ان کے لیے بالاخانے ہیں جن کے اوپر بھی بنے بنائے بالاخانے ہیں (اور) ان کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ رب کا وعدہ ہے اور وہ وعدہ خلافی نہیں کرتا۔"O
---۳۰۔ "بیشک آپ نے بھی (دنیا سے) انتقال فرمانا ہے اور انھوں نے بھی مرنا ہے۔"O---[کفار اسلام کی روزافزوں ترقی کو دیکھ کر جلتے تھے اور یہ کہہ کر اپنے دلوں کو تسلی دیتے تھے کہ یہ چند روز کا کھیل ہے۔ یہ فوت ہو جائیں گے لڑکا کوئی ہے نہیں' یہ سلسلہ خود بخود ختم ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اے محبوب! اس دار فانی سے آپ نے رخت سفر باندھنا ہے تو کیا یہ لوگ ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ یہ کتنے نادان ہیں کس طرح اپنے آپ کو طفل تسلیاں دے رہے ہیں۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]---۳۱۔ "پھر تم سب کے سب قیامت کے دن اپنے رب کے سامنے آپس میں جھگڑو گے۔"O---[اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اے

Marfat.com

محبوب! اس دارِفنا سے آپ نے رختِ سفر باندھنا ہے' اور آپ کے مخالف بھی موت سے ہمکنار ہو کر اس دنیا سے ہمارے پاس آخرت میں آئیں گے۔ دنیا میں تو توحید اور شرک کے بارے یہ لوگ آپ سے جھگڑتے ہی رہے، لیکن یہاں میں اس کا فیصلہ کروں گا اور مخلص موحدین کو جنت میں اور مشرکین و جاحدین اور مکذبین کو جہنم میں داخل کروں گا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۳۶۔ ''کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے لیے کافی نہیں؟ یہ لوگ آپ کو اللہ تعالیٰ کے سوا اوروں سے ڈرا رہے ہیں اور جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے اس کی رہنمائی کرنے والا کوئی نہیں۔''O---[کفارِ مکہ نبی کریم ﷺ سے کہا کرتے تھے کہ آپ ہمارے معبودوں کی شان میں گستاخیاں کرتے ہو۔ آپ کو معلوم نہیں ہے کہ یہ کیسی زبردست با کرامت ہستیاں ہیں۔ ان کی توہین تو جس نے بھی کی وہ برباد ہو گیا۔ آپ بھی اگر اپنی باتوں سے باز نہ آئے تو یہ آپ کا تختہ اُلٹ دیں گے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]---۳۷۔ ''اور جسے وہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں' کیا اللہ تعالیٰ غالب اور بدلہ لینے والا نہیں ہے۔''O---[یعنی یہ بھی ہدایت سے ان کی محرومی ہی کا کرشمہ ہے کہ ان احمقوں کو اپنے ان معبودوں کی طاقت و عزت کا تو بڑا خیال ہے' مگر انہیں اس بات کا خیال کبھی نہیں آتا کہ اللہ تعالیٰ بھی کوئی زبردست ہستی ہے اور شرک کر کے اُس کی جو توہین یہ کر رہے ہیں اُس کی بھی کوئی سزا انہیں مل سکتی ہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]---۳۸۔ ''اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمان و زمین کو کس نے پیدا کیا ہے؟ تو یقیناً وہ یہی جواب دیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے۔ آپ ان سے فرمائیے کہ اچھا یہ تو بتاؤ جنہیں تم اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو اگر اللہ تعالیٰ مجھے نقصان پہنچانا چاہے تو کیا یہ اس کے نقصان کو ہٹا سکتے ہیں؟ یا اللہ تعالیٰ مجھ پر مہربانی کا ارادہ کرے تو کیا یہ اس کی مہربانی کو روک سکتے ہیں؟ آپ فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کافی ہے' توکل کرنے والے اسی پر توکل کرتے ہیں۔''O---۳۹۔ ''فرما دیجئے کہ اے میری قوم! تم اپنی جگہ پر عمل کیے جاؤ میں بھی عمل کر رہا ہوں' ابھی ابھی تم جان لو گے۔''O---۴۱۔ ''آپ پر ہم نے حق کے ساتھ یہ کتاب لوگوں کے لیے نازل فرمائی ہے' پس جو شخص راہ راست پر آ جائے اس کے اپنے لیے نفع ہے اور جو گمراہ ہو جائے اس کی گمراہی کا (وبال) اسی پر ہے' آپ ان کے ذمہ دار نہیں۔''O---۴۶۔ ''آپ فرما دیجئے! کہ اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے' چھپے کھلے کے جاننے والے تو ہی اپنے بندوں میں ان امور کا فیصلہ فرمائے گا جن میں وہ اُلجھ رہے تھے۔''O---۵۳۔ ''(میری جانب سے) فرما دیجئے کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے تم اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ' بالیقین اللہ تعالیٰ سارے گناہوں کو بخش دیتا ہے' واقعی وہ بڑی بخشش بڑی رحمت والا ہے۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ا، مضمون: اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہو]---۶۴۔ ''آپ فرما دیجئے اے جاہلو! کیا تم مجھ سے اللہ تعالیٰ کے سوا اوروں کی عبادت کو کہتے ہو۔''O---۶۵۔ ''اور بیشک وحی کی گئی ہے آپ کی طرف اور ان کی طرف جو آپ سے پہلے تھے۔ کہ اگر (بفرضِ محال) آپ نے بھی شرک کیا تو ضائع ہو جائینگے آپ کے اعمال اور آپ بھی خاسرین میں سے ہو جائیں گے۔''O---[''اگر تو نے شرک کیا'' کا مطلب ہے' اگر موت شرک پر آئی اور اس سے توبہ نہ کی۔ خطاب اگرچہ نبی کریم ﷺ سے ہے جو شرک سے پاک بھی تھے اور آئندہ کے لیے محفوظ بھی۔ کیونکہ پیغمبر اللہ تعالیٰ کی حفاظت و عصمت میں ہوتا ہے' ان سے ارتکاب شرک کا کوئی امکان نہیں تھا' لیکن یہ دراصل امت کے لیے تعریض اور اس کو سمجھانا مقصود ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۶۶۔ ''بلکہ آپ اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرو اور شکر کرنے والوں میں سے ہو جاؤ۔''O

(سورۃ المؤمن ۴۰)---۱۸۔ ''اور انہیں بہت ہی قریب آنے والی (قیامت سے) آگاہ کر دیجئے' جب کہ دل حلق تک پہنچ جائیں گے اور سب خاموش ہوں گے' ظالموں کا نہ کوئی دلی دوست ہو گا نہ سفارشی' کہ جس کی بات مانی جائے گی۔''O---۵۵۔ ''پس (اے محبوب) آپ صبر فرمائیے (کفار کی اذیتوں پر) بیشک اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے اور استغفار کرتے رہیے اپنی (موہومہ) کوتاہی پر' اور پاکی بیان کیجیے اپنے رب کی حمد کرتے ہوئے شام کے وقت اور صبح کے وقت۔''O (تفسیر کیلئے باب ۷، مضمون: نماز)---۵۶۔ ''جو لوگ باوجود اپنے پاس کسی سند کے نہ ہونے کے آیات الٰہی میں جھگڑا کرتے ہیں ان کے دلوں میں بجز نری بڑائی کے اور کچھ نہیں وہ اس تک پہنچنے والے ہی نہیں' سو آپ اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کیجئے' بیشک وہی سب کچھ سننے والا ہے اور سب سے زیادہ دیکھنے والا ہے۔''O (تفسیر کیلئے باب ا، مضمون: احکام الٰہی)---۶۶۔ ''آپ فرما دیجئے! کہ مجھے منع کر دیا گیا ہے کہ میں عبادت کروں ان کی جن کو تم پکارتے ہو اللہ تعالیٰ کے سوا (میں ان کی عبادت کیسے کر سکتا ہوں) جب آ گئی ہیں میرے پاس دلیلیں اپنے رب کی طرف سے۔ اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمام جہانوں کے رب کا تابع فرمان ہو جاؤں۔''O---۷۷۔ ''(اے حبیب!) آپ (انکی نازیبا حرکتوں پر) صبر فرمائیے' اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے سو ہم خواہ آپ کو دکھا دیں اس عذاب کا کچھ حصہ جس کا ان سے ہم نے وعدہ کیا ہے یا (اس سے پہلے ہی) آپکو دنیا سے اُٹھا لیں (یہ بچ نہیں سکتے) آخر کار ہماری طرف ہی لوٹائے جائینگے۔''O---۷۸۔ ''یقیناً ہم آپ سے پہلے بھی بہت سے رسول بھیج چکے ہیں جن میں سے بعض کے (واقعات) ہم آپ کو بیان کر چکے ہیں اور ان میں سے بعض کے (قصے) تو ہم نے آپ کو بیان ہی نہیں کیے اور کسی رسول کا یہ (مقدور) نہ تھا کہ کوئی معجزہ اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر لا سکے پھر جس وقت اللہ تعالیٰ کا حکم آئے گا' حق کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور اس جگہ اہل باطل خسارے میں رہ جائیں گے۔''O

(سورۃ حٰم السجدۃ ۴۱)---۵۔ اور انہوں نے کہا کہ تو جس کی طرف ہمیں بلا رہا ہے ہمارے دل تو اس سے پردے میں ہیں اور ہمارے کانوں میں گرانی

Marfat.com

ہے اور ہم میں اور تجھ میں ایک حجاب ہے اچھا تو اب اپنا کام کیے جا ہم بھی یقیناً کام کرنے والے ہیں۔'' O---۶۔ ''آپ فرمایئے میں انسان ہی ہوں (بظاہر) تمہاری مانند۔ (البتہ) وحی کی جاتی ہے میری طرف کہ تمہارا معبود خداوند یکتا ہی ہے پس متوجہ ہو جاؤ اس کی طرف اور مغفرت طلب کرو اس سے۔ اور ہلاکت ہے مشرکوں کے لیے۔'' O---۹۔ ''آپ فرما دیجئے! کہ کیا تم اس (اللہ) کا انکار کرتے ہو اور تم اس کے شریک مقرر کرتے ہو جس نے دو دن میں زمین پیدا کر دی سارے جہانوں کا پروردگار وہی ہے۔'' O---۳۴۔ ''نیکی اور بدی برابر نہیں ہوتی۔ برائی کو بھلائی سے دفع کرو پھر وہی جس کے اور تمہارے درمیان دشمنی ہے ایسا ہو جائے گا جیسے دلی دوست۔'' O---۴۳۔ ''آپ سے وہی کہا جاتا ہے جو آپ سے پہلے کے رسولوں سے بھی کہا گیا ہے یقیناً آپ کا رب معافی والا اور دردناک عذاب والا ہے۔'' O---۴۴۔ ''اور اگر ہم اسے عجمی زبان کا قرآن بناتے تو کہتے کہ اس کی آیتیں صاف صاف بیان کیوں نہیں کی گئیں؟ یہ کیا کہ عجمی کتاب اور آپ عربی رسول؟ آپ فرما دیجئے! کہ یہ تو ایمان والوں کے لیے ہدایت و شفا ہے اور جو ایمان نہیں لاتے ان کے کانوں میں تو (بہرا پن اور) بوجھ ہے اور یہ ان پر اندھا پن ہے یہ وہ لوگ ہیں جو کسی بہت دور دراز جگہ سے پکارے جا رہے ہیں۔'' O---۴۵۔ ''یقیناً ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو کتاب دی تھی سو اس میں بھی اختلاف کیا گیا اور اگر (وہ) بات نہ ہوتی (جو) آپ کے رب کی طرف سے پہلے ہی مقرر ہو چکی ہے تو انکے درمیان (کبھی کا) فیصلہ ہو چکا ہوتا یہ لوگ تو اسکے بارے میں سخت بے چین کرنے والے شک میں ہیں۔'' O---[اس مختصر سے فقرے میں کفارِ مکہ کے مرض کی پوری تشخیص کر دی گئی ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ وہ قرآن مجید اور حضرت محمد ﷺ کی طرف سے شک میں پڑے ہوئے ہیں اور اس شک نے ان کو سخت خلجان و اضطراب میں مبتلا کر رکھا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بظاہر تو وہ بڑے زور شور سے قرآن کے کلامِ الٰہی ہونے اور حضرت محمد ﷺ کے رسول ہونے کا انکار کرتے ہیں، لیکن درحقیقت ان کا یہ انکار کسی یقین کی بنیاد پر نہیں ہے، بلکہ ان کے دلوں میں شدید تذبذب برپا ہے۔ ایک طرف ان کے ذاتی مفاد ان کے نفس کی خواہشات اور ان کے جاہلانہ تعصبات یہ تقاضا کرتے ہیں کہ قرآن مجید اور حضرت محمد ﷺ کو جھٹلائیں اور پوری طاقت کے ساتھ ان کی مخالفت کریں۔ دوسری طرف ان کے دل اندر سے پکارتے ہیں کہ یہ قرآن مجید فی الواقع ایک بے مثل کلام ہے جس کے مانند کوئی کلام کسی ادیب یا شاعر سے کبھی نہیں سنا گیا ہے نہ کوئی مجنون دیوانگی کے عالم میں ایسی باتیں کر سکتا ہے نہ کبھی شیاطین اس غرض کے لیے آ سکتے ہیں کہ لوگوں کو خدا پرستی اور نیکی و پاکیزگی کی تعلیم دیں۔ اسی طرح حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کے بارے میں (نعوذ باللہ) جب وہ لوگ غلط خیال کرتے تو ان کا دل اندر سے کہتا ہے کہ خدا کے بندو کچھ شرم کرو کیا یہ پاک و اعلیٰ ہستی ایسی ہو سکتی ہے جیسا کہ تم خیال کرتے ہو؟ جب وہ آپ ﷺ کو مجنون کہتے ہیں تو ان کا دل اندر سے پکارتا ہے کہ ظالمو کیا واقعی تم اس ہستی کو دیوانہ سمجھتے ہو؟ جب وہ ان پر یہ الزام رکھتے ہیں کہ حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ یہ سب کچھ حق کی خاطر نہیں بلکہ اپنی بڑائی کے لیے کر رہے ہیں تو ان کا دل اندر سے ملامت کرتا ہے کہ لعنت ہے تم پر اس نیک نفس اور پاک ہستی کو بندۂ غرض کہتے ہو جسے کبھی تم نے دولت اور اقتدار اور نام و نمود کے لیے دوڑ دھوپ کرتے نہیں دیکھا ہے جن کی ساری زندگی مفاد پرستی کے ہر شائبے سے پاک رہی ہے جس ہستی نے نیکی اور بھلائی کے لیے کام کیا ہے مگر کبھی اپنی کسی نفسانی غرض کے لیے کوئی بے جا کام نہیں کیا۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)] ---۴۶۔ ''جو شخص نیک کام کرے گا وہ اپنے نفع کے لیے اور جو برا کام کرے گا اس کا وبال بھی اسی پر ہے۔ اور آپ کا رب بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں۔'' O---۵۲۔ ''آپ فرما دیجئے! کہ بھلا یہ تو بتاؤ کہ اگر یہ قرآن اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا ہوا ہو پھر تم نے اسے نہ مانا بس اس سے بڑھ کر بہکا ہوا کون ہوگا جو مخالفت میں (حق سے) دور چلا جائے۔'' O---۵۳۔ ''عنقریب ہم انہیں اپنی نشانیاں آفاقِ عالم میں بھی دکھائیں گے اور خود ان کی اپنی ذات میں بھی یہاں تک کہ ان پر کھل جائے کہ حق یہی ہے کیا آپ کے رب کا ہر چیز سے واقف و آگاہ ہونا کافی نہیں۔'' O---۵۴۔ یقین جانو! کہ یہ لوگ اپنے رب کے روبرو جانے سے شک میں ہیں یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔'' O

(سورۃ الشوریٰ ۴۲) ---۳۔ ''اللہ تعالیٰ جو زبردست ہے اور حکمت والا ہے اسی طرح آپ کی طرف اور آپ سے اگلوں کی طرف وحی بھیجتا رہا۔'' O ۶۔ ''اور جن لوگوں نے اس کے سوا دوسروں کو کارساز بنا لیا ہے اللہ تعالیٰ ان پر نگران ہے اور آپ ان کے ذمہ دار نہیں ہیں۔'' O---۷۔ ''اسی طرح ہم نے آپ کی طرف عربی قرآن کی وحی کی ہے تاکہ آپ مکہ والوں کو اور اس کے آس پاس کے لوگوں کو خبردار کر دیں اور جمع ہونے کے دن سے جس کے آنے میں کوئی شک نہیں ڈرا دیں۔ ایک گروہ جنت میں ہوگا اور ایک گروہ جہنم میں ہوگا۔'' O---۱۳۔ ''اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے وہی دین مقرر کر دیا ہے جس کے قائم کرنے کا اس نے نوح (علیہ السلام) کو حکم دیا تھا اور جو (بذریعہ وحی) ہم نے تیری طرف بھیج دی ہے اور جس کا تاکیدی حکم ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ (علیہم السلام) کو دیا تھا کہ اس دین کو قائم رکھنا اور اس میں پھوٹ نہ ڈالنا جس چیز کی طرف آپ انہیں بلا رہے ہیں وہ تو (ان) مشرکین پر گراں گزرتی ہے اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنا برگزیدہ بناتا ہے اور جو بھی اس کی طرف رجوع کرے وہ اس کی صحیح رہنمائی کرتا ہے۔'' O---۱۵۔ ''بس آپ لوگوں کو اسی طرف بلاتے رہیں اور جو کچھ آپ سے کہا گیا ہے اس پر مضبوطی سے جم جائیں اور ان کی خواہشوں پر نہ چلیں اور فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ نے جتنی کتابیں نازل فرمائی ہیں میرا ان پر ایمان ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ تم میں انصاف کرتا رہوں۔ ہمارا اور تم سب کا پروردگار اللہ تعالیٰ ہی ہے ہمارے اعمال ہمارے لیے ہیں اور تمہارے اعمال

Marfat.com

تمہارے لیے ہیں، ہم تم میں کوئی کٹ حجتی نہیں اللہ تعالیٰ ہم (سب) کو جمع کرے گا اور اسی کی طرف لوٹنا ہے۔'' O ---۱۷۔ ''اللہ تعالیٰ نے حق کے ساتھ کتاب نازل فرمائی ہے اور ترازو بھی (اتاری ہے) اور آپ کو کیا خبر شاید قیامت قریب ہی ہو۔'' O ---۲۳۔ ''یہی وہ ہے جس کی بشارت اللہ تعالیٰ اپنے ان بندوں کو دے رہا ہے جو ایمان لائے اور (سنت کے مطابق) نیک عمل کیے تو فرما دیجئے! کہ میں اس پر تم سے کوئی بدلہ نہیں چاہتا مگر محبت رشتہ داری کی، جو شخص کوئی نیکی کرے ہم اس کے لیے اس کی نیکی میں اور نیکی بڑھا دیں گے۔ بیشک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا (اور) بہت قدر دان ہے۔'' O ---[میں تم سے اس کام پر کوئی اجر اس کے سوا نہیں چاہتا کہ تمہارے اندر اللہ تعالیٰ کے قرب کی چاہت پیدا ہو جائے۔ یعنی تم ٹھیک ہو جاؤ، بس یہی میرا اجر ہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]
---[قبائل قریش اور نبی کریم ﷺ کے درمیان رشتے داری کا تعلق تھا، آیت کا مطلب بالکل واضح ہے کہ میں وعظ و نصیحت اور تبلیغ و دعوت کی کوئی اجرت تم سے نہیں مانگتا، البتہ ایک چیز کا سوال ضرور ہے کہ میرے اور تمہارے درمیان جو رشتے داری ہے، اس کا لحاظ کرو، تم میری دعوت کو نہیں مانتے تو نہ مانو، تمہاری مرضی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے معنی کیے ہیں کہ میرے اور تمہارے درمیان جو قرابت (رشتہ داری) ہے اس کو قائم رکھو۔ نبی کریم ﷺ کی آل، یقیناً حسب و نسب کے اعتبار سے دنیا کی اشرف ترین آل ہے اس سے محبت، اس کی تعظیم و توقیر جزو ایمان ہے۔ اس لیے کہ نبی کریم ﷺ نے بھی احادیث میں ان کی تکریم اور حفاظت کی تاکید فرمائی ہے لیکن اس آیت کا کوئی تعلق اس موضوع سے نہیں ہے، جیسا کہ شیعہ حضرات کھینچا تانی کر کے اس آیت کو آل محمد ﷺ کی محبت کے ساتھ جوڑتے ہیں اور پھر آل کو بھی انہوں نے محدود کر دیا ہے، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما تک۔ نیز محبت کا مفہوم بھی ان کے نزدیک یہ ہے کہ انہیں معصوم اور الٰہی اختیارات سے متصف مانا جائے۔ علاوہ ازیں کفار مکہ سے اپنے گھرانے کی محبت کا سوال بطور اجرت تبلیغ نہایت عجیب بات ہے جو نبی ﷺ کی شان ارفع سے بہت ہی فروتر ہے آپ ﷺ کی تبلیغ کو قبول نہ کرنے کے باوجود آپ ﷺ کی طلب تو صرف قرابت اور صلہ رحمی کی بنیاد پر محبت برقرار رکھنے کی تھی پھر یہ آیت اور سورت مکی ہے جب کہ حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے درمیان ابھی عقد زواج بھی قائم نہیں ہوا تھا۔ یعنی ابھی وہ گھرانہ معرض وجود میں ہی نہیں آیا تھا جس کی خود ساختہ محبت کا اثبات اس آیت سے کیا جاتا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۲۴۔ ''کیا یہ کہتے ہیں کہ (پیغمبر نے) اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھا ہے، اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو آپ کے دل پر مہر لگا دے اور اللہ تعالیٰ اپنی باتوں سے جھوٹ کو مٹا دیتا ہے اور سچ کو ثابت رکھتا ہے۔ وہ سینے کی باتوں کو جاننے والا ہے۔'' O ---[اس سوالیہ فقرے میں سخت ملامت کا انداز پایا جاتا ہے۔ مطلب یہ کہ اے پیارے نبی، کیا یہ لوگ اس قدر جری اور بے باک ہیں کہ آپ جیسے نبی پر افترا، اور وہ بھی افتراء علی اللہ جیسے گھناؤنے فعل کا الزام رکھتے ہوئے انہیں ذرا شرم نہیں آتی؟ یہ آپ پر تہمت لگاتے ہیں کہ آپ اس قرآن کو خود تصنیف کر کے جھوٹ موٹ اللہ کی طرف منسوب کرتے ہو؟۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)] ---۲۵۔ ''وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور گناہوں سے درگزر فرماتا ہے اور جو کچھ تم کر رہے ہو (سب) جانتا ہے۔'' O ---[اے نبی، ان لوگوں نے آپ کو بھی اپنی قماش کا آدمی سمجھ لیا ہے۔ جس طرح یہ خود اپنی اغراض کے لیے ہر بڑے سے بڑا جھوٹ بول جاتے ہیں، انہوں نے خیال کیا کہ آپ بھی اسی طرح اپنی دوکان چمکانے کے لیے ایک جھوٹ گھڑ لائے ہو۔ لیکن یہ اللہ تعالیٰ کی عنایت ہے کہ اس نے آپ کے دل پر وہ مہر نہیں لگائی ہے جو ان کے دلوں پر لگا رکھی ہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)] ---۴۴۔ ''اور جسے اللہ تعالیٰ بہکا دے اس کا اس کے بعد کوئی چارہ ساز نہیں، اور تو دیکھے گا کہ ظالم لوگ عذاب کو دیکھ کر کہہ رہے ہوں گے کہ کیا واپس جانے کی کوئی راہ ہے۔'' O ---۴۵۔ ''اور تو انہیں دیکھے گا کہ وہ (جہنم کے) سامنے لا کھڑے کیے جائیں گے مارے ذلت کے جھکے جا رہے ہوں گے اور کن انکھیوں سے دیکھ رہے ہوں گے، ایمان دار صاف کہیں گے کہ حقیقی زیاں کار وہ ہیں جنہوں نے آج قیامت کے دن اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو نقصان میں ڈال دیا۔ یاد رکھو کہ یقیناً ظالم لوگ دائمی عذاب میں ہیں۔'' O ---۴۷۔ ''اپنے رب کا حکم مان لو اس سے پہلے کہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے وہ دن آ جائے جس کا ہٹ جانا ناممکن ہے، تمہیں اس روز نہ تو کوئی پناہ کی جگہ ملے گی نہ چھپ کر انجان بن جانے کی۔'' O ---۴۸۔ ''اگر یہ منہ پھیر لیں تو ہم نے آپ کو ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا، آپ کے ذمہ تو صرف پیغام پہنچا دینا ہے، ہم جب کبھی انسان کو اپنی مہربانی کا مزہ چکھاتے ہیں تو وہ اس پر اترا جاتا ہے اور اگر انہیں ان کے اعمال کی وجہ سے کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو بے شک انسان بڑا ہی ناشکرا ہے۔'' O ---۵۲۔ ''اور اسی طرح ہم نے بذریعہ وحی بھیجا آپ کی طرف ایک جانفزا کلام اپنے حکم سے، نہ آپ یہ جانتے تھے کہ کتاب کیا ہے اور نہ یہ کہ ایمان کیا ہے۔ لیکن (اے حبیب!) ہم نے بنا دیا اس کتاب کو (سراپا) نور۔ ہم ہدایت دیتے ہیں اس کے ذریعہ جس کو چاہتے ہیں اپنے بندوں سے۔ اور بلاشبہ آپ رہنمائی فرماتے ہیں صراطِ مستقیم کی طرف۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۵، مضمون: قرآن حکیم)

(**سورۃ الزخرف** ۴۳) ---۳۰۔ ''اور حق کے پہنچتے ہی یہ بول پڑے کہ یہ تو جادو ہے اور ہم اس کے منکر ہیں۔'' O ---۳۱۔ ''اور کہنے لگے یہ قرآن ان دونوں بستیوں میں سے کسی بڑے آدمی پر کیوں نہ نازل کیا گیا۔'' O ---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: تکذیب پیغمبران] ---۳۲۔ ''کیا آپ کے رب کی رحمت کو یہ تقسیم کرتے ہیں؟ ہم نے ہی ان کی زندگانی دنیا کی روزی ان میں تقسیم کی ہے اور ایک کو دوسرے سے بلند کیا ہے تا کہ ایک دوسرے کو ماتحت کر

Marfat.com

لیے جسے یہ لوگ سمیٹتے پھرتے ہیں اس سے آپ کے رب کی رحمت بہت ہی بہتر ہے۔'' O---[یہاں رب کی رحمت سے مراد اُس کی رحمتِ خاص، یعنی نبوت ہے۔ مطلب یہ ہے کہ تم اپنے جن رئیسوں کو اُن کی دولت و وجاہت اور مشیخت کی وجہ سے بڑی چیز سمجھ رہے ہو، وہ اِس دولت کے قابل نہیں ہیں جو حضرت محمد ابن عبداللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو دی گئی ہے۔ یہ دولت اُس دولت سے بدرجہا زیادہ اعلیٰ درجے کی ہے اور اس کے لیے موزونیت کا معیار کچھ اور ہے۔ تم نے اگر یہ سمجھ رکھا ہے کہ تمہارا ہر چودھری اور سیٹھ نبی بننے کا اہل ہے تو یہ تمہارے اپنے ہی ذہن کی پستی ہے۔ اللہ تعالیٰ بہتر سمجھتا ہے کہ انسانوں میں سے نبوت کا تاج کس کے سر رکھنا ہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]---۴۰۔ ''کیا آپ سنانا چاہتے ہیں بہروں کو یا راہ دکھانا چاہتے ہیں اندھوں کو اور انہیں جو کھلی گمراہی میں ہیں۔'' O---۴۱۔ ''پس اگر ہم لے جائیں آپ کو (اس دارِ فانی سے) تو پھر بھی ہم ان سے بدلہ لیں گے۔'' O---۴۲۔ ''یا ہم آپ کو دکھادیں گے وہ عذاب جس کا ہم نے ان سے وعدہ کیا ہے۔ پس ہم ان پر پوری طرح قادر ہیں۔'' O---۴۳۔ ''پس جو وحی آپ کی طرف کی گئی ہے اسے مضبوط تھامے رہیں بیشک آپ راہ راست پر ہیں۔'' O---[یعنی قرآن کریم کو چاہے کوئی بھی اسے جھٹلاتا رہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۴۴۔ ''اور یقیناً یہ (خود) آپ کے لیے اور آپ کی قوم کے لیے نصیحت ہے اور عنقریب تم لوگ پوچھے جاؤ گے۔'' O---[یعنی اس سے بڑھ کر کسی شخص کی کوئی خوش قسمتی نہیں ہو سکتی کہ تمام انسانوں میں سے اُس کو اللہ اپنی کتاب نازل کرنے کے لئے منتخب کرے، اور کسی قوم کے حق میں بھی اس سے بڑی کسی خوش قسمتی کا تصور نہیں کیا جا سکتا کہ دنیا کی دوسری سب قوموں کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ اُس کے ہاں اپنا نبی پیدا کرے اور اُس کی زبان میں اپنی کتاب نازل کرے اور اسے دنیا میں پیغامِ خداوندی کی حامل بن کر اٹھنے کا موقع دے۔ اس شرفِ عظیم کا احساس اگر قریش اور اہلِ عرب کو نہیں ہے اور وہ اس کی ناقدری کرنا چاہتے ہیں تو ایک وقت آئے گا جب انہیں اس کی جوابدہی کرنی ہوگی۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]---۴۵۔ ''اور ہمارے ان نبیوں سے پوچھیں! جنہیں ہم نے آپ سے پہلے بھیجا تھا کہ کیا ہم نے سوائے رحمٰن کے اور معبود مقرر کیے تھے جن کی عبادت کی جائے۔'' O---[رسولوں سے پوچھنے کا مطلب اُن کی لائی ہوئی کتابوں سے معلوم کرنا ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کسی معاملہ میں اگر تمہارے درمیان نزاع ہو تو اسے اللہ اور رسول کے پاس لے جاؤ، بلکہ یہ ہے کہ اس میں اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت کی طرف رجوع کرو، اسی طرح رسولوں سے پوچھنے کا مطلب بھی یہ نہیں ہے کہ جو رسول دنیا سے تشریف لے جا چکے ہیں ان سب کے پاس جا کر دریافت کرو، بلکہ اس کا صحیح مطلب یہ ہے کہ خدا کے رسول دنیا میں جو تعلیمات چھوڑ گئے ہیں ان سب میں تلاش کر کے دیکھ لو، آخر کس نے یہ بات سکھائی تھی کہ اللہ جل شانہ، کے سوا بھی کوئی عبادت کا مستحق ہے؟۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]---۸۱۔ ''آپ فرما دیجئے! کہ اگر بالفرض رحمٰن کی اولاد ہو تو میں سب سے پہلے عبادت کرنے والا ہوتا۔'' O---[مطلب یہ ہے کہ میرا کسی کو خدا کی اولاد نہ ماننا، اور جنہیں تم اس کی اولاد قرار دے رہے ہو ان کی عبادت سے انکار کرنا کسی ضد اور ہٹ دھرمی کی بنا پر نہیں ہے۔ میں جس بنا پر اس سے انکار کرتا ہوں وہ صرف یہ ہے کہ کوئی خدا کا بیٹا یا بیٹی نہیں ہے اور تمہارے یہ عقائد حقیقت کے خلاف ہیں۔ ورنہ میں تو خدا کا ایسا وفادار بندہ ہوں کہ اگر بالفرض حقیقت یہی ہوتی تو تم سے پہلے میں بندگی میں سر جھکا دیتا۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]---۸۲۔ ''آسمانوں اور زمین اور عرش کا رب جو کچھ یہ بیان کرتے ہیں اس سے (بہت) پاک ہے۔'' O---۸۳۔ ''اب آپ انہیں اسی بحث مباحثہ اور کھیل کود میں چھوڑ دیجئے، یہاں تک کہ انہیں اس دن سے سابقہ پڑ جائے جن کا یہ وعدہ دیے جاتے ہیں۔'' O---۸۷۔ ''اگر آپ ان سے دریافت کریں کہ انہیں کس نے پیدا کیا ہے؟ تو یقیناً یہ جواب دیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے، پھر یہ کہاں الٹے جاتے ہیں؟۔'' O---۸۸۔ ''اور قسم ہے میرے رسول کے اس قول کی کہ اے میرے رب! یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان نہیں لاتے۔'' O---۸۹۔ ''پس (اے حبیب!) رُخِ انور پھیر لیجئے ان سے اور فرمائیے تم سلامت رہو۔ وہ (اس کا انجام) ضرور جان لیں گے۔'' O

(سورۃ الدخان ۴۴)---۴۔ ''اسی رات میں ہر ایک مضبوط کام کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔'' O---۵۔ ''ہمارے پاس سے حکم ہو کر، ہم ہی ہیں رسول بنا کر بھیجنے والے۔'' O---۶۔ ''آپ کے رب کی مہربانی سے۔ وہ ہی ہے سننے والا جاننے والا۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر۱۴، مضمون: رحمت]---۵۸۔ ''ہم نے اس (قرآن) کو تیری زبان میں آسان کر دیا تا کہ وہ نصیحت حاصل کریں۔'' O---۵۹۔ ''اب تو منتظر رہ یہ بھی منتظر ہیں۔'' O

(سورۃ الجاثیۃ ۴۵)---۶۔ ''یہ ہیں اللہ تعالیٰ کی آیتیں جنہیں ہم آپ کو راستی سے سنا رہے ہیں پس اللہ تعالیٰ اور اس کی آیتوں کے بعد یہ کس بات پر ایمان لائیں گے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر۵، مضمون: قرآن حکیم]---۱۴۔ ''آپ ایمان والوں سے فرما دیں کہ وہ ان لوگوں سے درگزر کریں جو اللہ تعالیٰ کے دنوں کی توقع نہیں رکھتے تا کہ اللہ تعالیٰ ایک قوم کو ان کے کرتوتوں کا بدلہ دے۔'' O---۱۵۔ ''جو نیکی کرے گا وہ اپنے ذاتی بھلے کے لیے اور جو برائی کرے گا اس کا وبال اسی پر ہے پھر تم سب اپنے پروردگار کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔'' O---۱۸۔ ''پھر ہم نے آپ کو دین کی (ظاہر) راہ پر قائم کر دیا سو آپ اسی پر لگے رہیں اور نادانوں کی خواہشوں کی پیروی میں نہ پڑیں۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر۱۴، مضمون شریعت]---۱۹۔ ''(یاد رکھیں) کہ یہ لوگ ہرگز اللہ تعالیٰ کے سامنے آپ کے کچھ کام نہیں آسکتے۔ (سمجھ لیں کہ) ظالم لوگ آپس میں ایک دوسرے کے رفیق ہوتے ہیں اور پرہیزگاروں کا کارساز

Marfat.com

اللہ تعالیٰ ہے۔"O---۲۶۔ "آپ فرمادیجئے! اللہ تعالیٰ ہی تمہیں زندہ کرتا ہے پھر تمہیں مارڈالتا ہے پھر تمہیں قیامت کے دن جمع کرے گا جس میں کوئی شک نہیں لیکن اکثر لوگ نہیں سمجھتے۔"O---۲۷۔ "اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اللہ تعالیٰ ہی کی ہے اور جس دن قیامت قائم ہوگی اس دن اہل باطل بڑے نقصان میں پڑیں گے۔"O---۲۸۔ "اور آپ دیکھیں گے کہ ہر امت گھٹنوں کے بل گری ہوئی ہوگی۔ ہر گروہ اپنے نامۂ اعمال کی طرف بلایا جائے گا' آج تمہیں اپنے کیے کا بدلہ دیا جائے گا۔"O---۲۹۔ "یہ ہے ہماری کتاب جو تمہارے بارے میں سچ سچ بول رہی ہے' ہم تمہارے اعمال لکھواتے جاتے تھے۔"O---۳۰۔ "پس لیکن جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے تو ان کو ان کا رب اپنی رحمت تلے لے لے گا' یہی صریح کامیابی ہے۔"O

(**سورۃ الاحقاف** ۴۶)---۴۔ "آپ فرمادیجئے! بھلا دیکھو تو جنہیں تم اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو مجھے بھی تو دکھاؤ کہ انہوں نے زمین کا کون سا ٹکڑا بنایا ہے یا آسمانوں میں ان کا کون سا حصہ ہے؟ اگر تم سچے ہو تو اس سے پہلے ہی کی کوئی کتاب یا کوئی علم ہی جو نقل کیا جاتا ہو میرے پاس لاؤ۔"O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ا، مضمون: ماسوا اللہ تعالیٰ]---۷۔ "اور انہیں جب ہماری واضح آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو منکر لوگ سچی بات کو جب کہ ان کے پاس آچکی' کہہ دیتے ہیں کہ یہ تو صریح جادو ہے۔"O---۸۔ "کیا وہ کہتے ہیں کہ اسے تو اس نے خود گھڑ لیا ہے آپ فرمادیجئے! کہ اگر میں ہی اسے بنا لایا ہوں تو تم میرے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتے' تم اس (قرآن) کے بارے میں جو کچھ کہہ سن رہے ہو اسے اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے' میرے اور تمہارے درمیان گواہی کے لیے وہی کافی ہے' اور وہ بخشنے والا مہربان ہے۔"O---۹۔ "آپ فرمادیجئے! کہ میں کوئی انوکھا رسول تو نہیں ہوں اور میں (از خود یہ) نہیں جان سکتا کہ کیا کیا جائے گا میرے ساتھ اور کیا کیا جائے گا تمہارے ساتھ۔ میں تو پیروی کرتا ہوں جو وحی میری طرف کی جاتی ہے اور میں تو صرف علی الاعلان آگاہ کردینے والا ہوں۔"O---۱۰۔ "آپ فرمادیجئے! اگر یہ (قرآن) اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہو اور تم نے اسے نہ مانا ہو اور بنی اسرائیل کا ایک گواہ اس جیسی کی گواہی بھی دے چکا ہو اور وہ ایمان بھی لا چکا ہو اور تم نے سرکشی کی ہو' تو بیشک اللہ تعالیٰ ظالموں کو راہ نہیں دکھاتا۔"O---۲۱۔ "اور عاد کے بھائی کو یاد کرو' جبکہ اس نے اپنی قوم کو احقاف میں ڈرایا اور یقیناً اس سے پہلے بھی ڈرانے والے گزر چکے ہیں اور اس کے بعد بھی یہ کہ تم سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کی عبادت نہ کرو۔ بیشک میں تم پر بڑے دن کے عذاب سے خوف کھاتا ہوں۔"O---۲۲۔ "قوم نے جواب دیا' کیا آپ ہمارے پاس اس لیے آئے ہیں کہ ہمیں اپنے معبودوں (کی پرستش) سے باز رکھیں؟ پس اگر آپ سچے ہیں تو جس عذاب کا آپ وعدہ کرتے ہیں اسے ہم پر لا ڈالیں۔"O---۲۳۔ "(حضرت ہود نے) فرمایا (اس کا) علم تو اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے' میں تو جو پیغام دے کر بھیجا گیا تھا وہ تمہیں پہنچا رہا ہوں لیکن میں دیکھتا ہوں کہ تم لوگ نادانی کر رہے ہو۔"O---۲۴۔ "پھر جب انہوں نے عذاب کو بصورت بادل دیکھا اپنی وادیوں کی طرف آتے ہوئے تو کہنے لگے' یہ ابر ہم پر برسنے والا ہے' (نہیں) بلکہ دراصل یہ ابر وہ (عذاب) ہے جس کی تم جلدی کر رہے تھے' ہوا ہے جس میں دردناک عذاب ہے۔"O---۲۵۔ "جو اپنے رب کے حکم سے ہر چیز کو ہلاک کردے گی' پس وہ ایسے ہوگئے کہ بجز ان کے مکانات کے اور کچھ دکھائی نہ دیتا تھا۔ گنہگاروں کے گروہ کو ہم یونہی سزا دیتے ہیں۔"O---۲۶۔ "اور بالیقین ہم نے (قوم عاد) کو وہ مقدور دیئے تھے جو تمہیں تو دیئے بھی نہیں اور ہم نے انہیں کان آنکھیں اور دل بھی دے رکھے تھے۔ لیکن ان کے کانوں اور آنکھوں اور دلوں نے انہیں کچھ بھی نفع نہ پہنچایا جبکہ وہ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا انکار کرنے لگے اور جس چیز کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے وہی ان پر الٹ پڑی۔"O---۲۷۔ "اور یقیناً ہم نے تمہارے آس پاس کی بستیاں تباہ کردیں اور طرح طرح کی ہم نے اپنی نشانیاں بیان کردیں تاکہ وہ رجوع کرلیں۔"O---۲۸۔ "پس قربِ الٰہی حاصل کرنے کے لیے انہوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا جن جن کو اپنا معبود بنا رکھا تھا انہوں نے ان کی مدد کیوں نہ کی؟ بلکہ وہ تو ان سے کھو گئے' (بلکہ دراصل) یہ ان کا محض جھوٹ اور (بالکل) بہتان تھا۔"O---۲۹۔ "اور یاد کرو! جبکہ ہم نے جنوں کی ایک جماعت کو تیری طرف متوجہ کیا کہ وہ قرآن سنیں' پس جب (نبی کے) پاس پہنچ گئے تو (ایک دوسرے سے) کہنے لگے خاموش ہو جاؤ' پھر جب پڑھ کر ختم ہو گیا تو اپنی قوم کو خبردار کرنے کے لیے واپس لوٹ گئے۔"O (تفسیر کیلئے باب ۳، مضمون: جن)---۳۰۔ "کہنے لگے اے ہماری قوم! ہم نے یقیناً وہ کتاب سنی ہے جو موسیٰ (علیہ السلام) کے بعد نازل کی گئی ہے جو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے جو سچے دین کی اور راہ راست کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔"O---۳۱۔ "اے ہماری قوم! اللہ تعالیٰ کے بلانے والے کا کہا مانو' اس پر ایمان لاؤ تو اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں المناک عذاب سے پناہ دے گا۔"O---۳۲۔ "اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے بلانے والے کا کہا نہ مانے گا پس وہ زمین میں کہیں (بھاگ کر اللہ تعالیٰ کو) عاجز نہیں کر سکتا' نہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی ان کے مددگار ہوں گے' یہ لوگ کھلی گمراہی میں ہیں۔"O---۳۳۔ "کیا وہ نہیں دیکھتے کہ جس اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور ان کے پیدا کرنے سے وہ نہ تھکا' وہ یقیناً مُردوں کو زندہ کرنے پر قادر ہے؟ کیوں نہ ہو؟ وہ یقیناً ہر چیز پر قادر ہے۔"O---۳۴۔ "وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا جس دن جہنم کے سامنے لائے جائیں گے (اور ان سے کہا جائے گا کہ) کیا یہ حق نہیں ہے؟ تو جواب دیں گے کہ ہاں قسم ہے ہمارے رب کی (حق ہے) (اللہ تعالیٰ) فرمائے گا' اب اپنے کفر کے بدلے عذاب کا مزہ چکھو۔"O---۳۵۔ "پس (اے پیغمبر!) تم ایسا صبر کرو جیسا صبر عالی ہمت رسولوں نے کیا اور ان کے لیے (عذاب طلب کرنے میں) جلدی نہ

Marfat.com

کر دو یہ جس دن اس عذاب کو دیکھ لیں گے جس کا وعدہ دیئے جاتے ہیں تو (یہ معلوم ہونے لگے گا کہ) دن کی ایک گھڑی ہی (دنیا میں) ٹھہرے تھے' یہ ہے پیغام پہنچا دینا' پس بدکاروں کے سوا کوئی ہلاک نہ کیا جائے گا۔" O

(سورۃ محمد ۴۷) ۔۔۔۲۔ "اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے اور اس پر بھی ایمان لائے جو محمد ﷺ پر اتاری گئی ہے اور در اصل ان کے رب کی طرف سے سچا (دین) بھی وہی ہے' اللہ تعالیٰ نے ان کے گناہ دور کر دیئے اور ان کے حال کی اصلاح کر دی۔" O۔۔۔۳۔ "یہ اس لیے کہ کافروں نے باطل کی پیروی کی اور مومنوں نے اس دین حق کی اتباع کی جو ان کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے' اللہ تعالیٰ لوگوں کو ان کے احوال اسی طرح بتاتا ہے۔" O۔۔۔۴۔ "تو جب کافروں سے تمہاری مڈبھیڑ ہو تو گردنوں پر وار مارو۔ جب ان کو اچھی طرح کچل ڈالو تو اب خوب مضبوط قید و بند سے گرفتار کرو (پھر اختیار ہے) کہ خواہ احسان رکھ کر چھوڑ دو یا فدیہ لے کر تا وقتیکہ لڑائی اپنے ہتھیار رکھ دے۔ یہی حکم ہے اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو (خود) ہی ان سے بدلہ لے لیتا' لیکن (اس کا منشا یہ ہے) کہ تم میں سے ایک کا امتحان دوسرے کے ذریعہ سے لے لے' جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید کر دیے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے اعمال ہرگز ضائع نہ کرے گا۔" O۔۔۔۱۳۔ "ہم نے کتنی بستیوں کو جو طاقت میں تیری اس بستی سے زیادہ تھیں جس سے تجھے نکالا ہم نے انہیں ہلاک کر دیا ہے' جن کا مددگار کوئی نہ تھا۔" O۔۔۔۱۶۔ "اور ان میں بعض (ایسے بھی ہیں کہ) تیری طرف کان لگاتے ہیں' یہاں تک کہ جب تیرے پاس سے جاتے ہیں تو اہل علم سے (بوجہ کند ذہنی و لاپرواہی کے) پوچھتے ہیں کہ اس نے ابھی کیا کہا تھا؟ یہی لوگ ہیں جن کے دلوں پر اللہ تعالیٰ نے مہر کر دی ہے اور وہ اپنی خواہشوں کی پیروی کرتے ہیں۔" O۔۔۔۱۹۔ "سو (اے نبی!) آپ یقین کر لیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگا کریں اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے حق میں بھی' اللہ تعالیٰ لوگوں کی آمد و رفت کی اور رہنے سہنے کی جگہ کو خوب جانتا ہے۔" O۔۔۔۲۹۔ "کیا ان لوگوں نے جن کے دلوں میں بیماری ہے یہ سمجھ رکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے کینوں کو ظاہر ہی نہ کرے گا۔" O۔۔۔۳۰۔ "اور اگر ہم چاہتے تو ان سب کو تجھے دکھا دیتے پس تو انہیں ان کے چہرے سے ہی پہچان لیتا' اور یقیناً تو انہیں ان کی بات کے ڈھب سے پہچان لے گا' تمہارے سب کام اللہ تعالیٰ کو معلوم ہیں۔" O۔۔۔۳۱۔ "یقیناً ہم تمہارا امتحان کریں گے تاکہ تم میں سے جہاد کرنے والوں اور صبر کرنے والوں کو ظاہر کر دیں اور ہم تمہاری حالتوں کی بھی جانچ کر لیں۔" O

(سورۃ الفتح ۴۸) ۔۔۔۱۔ "یقیناً ہم نے آپ ﷺ کو شاندار فتح عطا فرمائی ہے۔" O۔۔۔۲۔ "تاکہ دُور فرما دے آپ کے لیے اللہ تعالیٰ جو الزام آپ پر (ہجرت سے) پہلے لگائے گئے اور جو (ہجرت کے) بعد لگائے گئے اور آپ پر اپنے انعام کو مکمل فرما دے اور آپ کو سیدھی راہ پر چلائے۔" O۔۔۔[بظاہر اس آیت کا مفہوم یہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم ﷺ کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیے ہیں۔ حالانکہ اس عقیدہ پر امت کا اجماع ہے کہ ہر نبی خصوصاً نبی الانبیاء' سید الرسل ﷺ معصوم ہیں۔ حضور ﷺ کے دامن عصمت پر گناہ کا کوئی داغ نہیں ہے۔ اس شبہ کو دُور کرنے کے لیے علمائے تفسیر نے متعدد جواب دیے ہیں جن کا خلاصہ پیش خدمت ہے۔ "یہاں گناہ سے مراد گناہِ صغیرہ ہے' یا یہاں گناہ سے مراد خلاف اولیٰ ہے' یا وہ فعل اگرچہ نہ گناہ صغیرہ ہے نہ خلاف اولیٰ' لیکن حضور ﷺ کی نگاہِ عالی میں وہ نہیں جچا اس لیے حضور ﷺ کے مقام رفیع کے باعث اسے ذنب (گناہ) کہہ دیا گیا ہے"۔ "بعض علما نے غَفَرَ کا معنی بچا لینا اور محفوظ کر لینا کیا ہے' یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہر قسم کے گناہوں سے محفوظ اور معصوم رکھا ہے' اس حفاظت ربانی کے باعث نہ پہلے آپ سے کبھی کوئی گناہ سرزد ہوا اور نہ آئندہ کبھی کوئی گناہ سرزد ہوگا"۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]۔۔۔۳۔ "اور تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کی ایسی مدد فرمائے جو زبردست ہے۔" O۔۔۔۴۔ "وہی ہے جس نے اتارا اطمینان کو اہل ایمان کے دلوں میں تاکہ وہ اور بڑھ جائیں (قوت) ایمان میں اپنے (پہلے) ایمان کے ساتھ۔ اور اللہ تعالیٰ کے زیر فرمان ہیں سارے لشکر آسمانوں اور زمین کے۔ اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا' بہت دانا ہے۔" O۔۔۔۸۔ "بے شک ہم نے بھیجا ہے آپ کو گواہ بنا کر (اپنی رحمت کی) خوشخبری سنانے والا' (عذاب سے) بروقت ڈرانے والا۔" O۔۔۔۹۔ "تاکہ (اے لوگو!) تم ایمان لاؤ اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر اور تاکہ تم ان کی مدد کرو اور دل سے ان کی تعظیم کرو۔ اور پاکی بیان کرو اللہ تعالیٰ کی صبح اور شام۔" O۔۔۔۱۰۔ "(اے جانِ عالم) بیشک جو لوگ آپ کی بیعت کرتے ہیں درحقیقت وہ اللہ تعالیٰ سے بیعت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے پس جس نے توڑ دیا اس بیعت کو تو اس کے توڑنے کا وبال اس کی ذلت پر ہوگا۔ اور جس نے ایفا کیا اس عہد کو جو اس نے اللہ تعالیٰ سے کیا تو وہ اس کو اجر عظیم عطا فرمائے گا۔" O۔۔۔[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴' مضمون: بیعت]۔۔۔۱۱۔ "دیہاتیوں میں سے جو لوگ پیچھے چھوڑ دیئے گئے تھے وہ اب آپ سے کہیں گے کہ ہم اپنے مال اور بال بچوں میں لگے رہ گئے پس آپ ﷺ ہمارے لیے مغفرت طلب کیجیے۔ (اے حبیب!) یہ لوگ اپنی زبانوں سے ایسی باتیں کرتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں ہے۔ آپ (انہیں) فرمائیے کہ تمہارے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی چیز کا بھی اختیار کون رکھتا ہے' اگر وہ تمہیں نقصان پہنچانا چاہے تو یا تمہیں کوئی نفع دینا چاہے تو' بلکہ تم جو کچھ کر رہے ہو اس سے اللہ تعالیٰ خوب باخبر ہے۔" O۔۔۔۱۵۔ "جب تم غنیمتیں لینے جانے لگو گے تو جھٹ سے یہ پیچھے چھوڑے ہوئے لوگ کہنے لگیں گے کہ ہمیں بھی اپنے ساتھ چلنے کی اجازت دیجیے' وہ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے کلام کو بدل دیں' آپ فرما دیجیے! کہ اللہ تعالیٰ پہلے ہی فرما چکا ہے کہ تم ہرگز ہمارے ساتھ نہیں چلو گے

Marfat.com

وہ اس کا جواب دیں گے (نہیں نہیں) بلکہ تم ہم سے حسد کرتے ہو (اصل بات یہ ہے) کہ وہ لوگ بہت ہی کم سمجھتے ہیں۔" O---۱۶۔ "آپ پیچھے چھوڑے ہوئے بدویوں سے فرما دیجئے کہ عنقریب تم ایک سخت جنگجو قوم کی طرف بلائے جاؤ گے کہ تم ان سے لڑو گے یا وہ مسلمان ہو جائیں گے پس اگر تم اطاعت کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں بہت بہتر بدلہ دے گا اور اگر تم نے منہ پھیر لیا جیسا کہ اس سے پہلے تم منہ پھیر چکے ہو تو وہ تمہیں دردناک عذاب دے گا۔" O---۱۷۔ "اندھے پر کوئی حرج نہیں ہے اور نہ لنگڑے پر کوئی حرج ہے اور نہ بیمار پر کوئی حرج ہے' جو کوئی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے اسے اللہ تعالیٰ ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جس کے (درختوں) تلے نہریں جاری ہیں اور جو منہ پھیر لے اسے دردناک عذاب (کی سزا) دے گا۔" O---۱۸۔ "یقیناً اللہ تعالیٰ مومنوں سے خوش ہو گیا جبکہ وہ درخت تلے آپ سے بیعت کر رہے تھے۔ ان کے دلوں میں جو تھا اسے اس نے معلوم کر لیا اور ان پر اطمینان نازل فرمایا اور انہیں قریب کی فتح عنایت فرمائی۔" O---۱۹۔ "اور بہت سی غنیمتیں جنہیں وہ حاصل کریں گے اور اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے۔" O---۲۰۔ "(اے غلامانِ مصطفیٰ) اللہ تعالیٰ نے تم سے بہت ساری غنیمتوں کا وعدہ کیا ہے جنہیں تم حاصل کرو گے پس یہ تو تمہیں جلدی ہی عطا فرما دی اور لوگوں کے ہاتھ تم سے روک دیئے' تاکہ مومنوں کے لیے یہ ایک نشانی ہو جائے اور (تاکہ) وہ تمہیں سیدھی راہ چلائے۔" O---۲۱۔ "اور تمہیں اور (غنیمتیں) بھی دے جن پر اب تک تم نے قابو نہیں پایا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے قابو میں رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔" O---۲۲۔ "اور اگر تم سے کافر جنگ کرتے تو یقیناً پیٹھ دکھا کر بھاگتے پھر نہ تو کوئی کارساز پاتے نہ مددگار۔" O---۲۳۔ "اللہ تعالیٰ کے اس قاعدے کے مطابق جو پہلے سے چلا آیا ہے' تو کبھی بھی اللہ تعالیٰ کے قاعدے کو بدلتا ہوا نہ پائے گا۔" O (تفسیر کیلئے باب ۱، مضمون: اللہ تعالیٰ کی سنت (دستور)) ---۲۴۔ "وہی ہے جس نے خاص مکہ میں کافروں کے ہاتھوں کو تم سے اور تمہارے ہاتھوں کو ان سے روک لیا اس کے بعد کہ اس نے تمہیں ان پر غلبہ دے دیا تھا' اور تم جو کچھ کر رہے ہو اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے۔" O---۲۵۔ "یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے کفر کیا اور آپ کو مسجد حرام سے روکا اور قربانی کے لیے موقوف جانور کو اس کی قربان گاہ میں پہنچنے سے (روکا)' اور اگر ایسے (بہت سے) مسلمان مرد اور (بہت سی) مسلمان عورتیں نہ ہوتیں جن کی تم کو خبر نہ تھی یعنی ان کے پس جانے کا احتمال نہ ہوتا جس پر ان کی وجہ سے تم کو بھی بے خبری میں ضرر پہنچتا' (تو تمہیں لڑنے کی اجازت دے دی جاتی لیکن ایسا نہیں کیا گیا) تاکہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت میں جس کو چاہے داخل کرے اور اگر یہ الگ الگ ہوتے تو ان میں جو کافر تھے ہم ان کو دردناک سزا دیتے۔" O---۲۶۔ "جب کہ ان کافروں نے اپنے دلوں میں حمیت کو جگہ دی اور حمیت بھی جاہلیت کی' سو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر اور مومنین پر اپنی طرف سے تسکین نازل فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو تقوے کی بات پر جمائے رکھا اور وہ اس کے اہل اور زیادہ مستحق تھے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔" O---۲۷۔ "یقیناً اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو خواب سچا دکھایا کہ ان شاء اللہ آپ یقیناً پورے امن و امان کے ساتھ مسجد حرام میں داخل ہوں گے سر منڈواتے ہوئے اور سر کے بال کترواتے ہوئے (چین کے ساتھ) نڈر ہو کر' وہ ان امور کو جانتا ہے جنہیں آپ نہیں جانتے' پس اس نے اس سے پہلے ایک نزدیک کی فتح آپ کو میسر کی۔" O---۲۸۔ "وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے ہر دین پر غالب کرے' اور اللہ تعالیٰ کافی ہے گواہی دینے والا۔" O---۲۹۔ "حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں کافروں پر سخت ہیں آپس میں رحمدل ہیں' آپ انہیں دیکھیں گے کہ رکوع اور سجدے کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل اور رضامندی کی جستجو میں ہیں' ان کا نشان ان کے چہروں پر سجدوں کے اثر سے ہے' ان کی یہی مثال تورات میں ہے اور ان کی مثال انجیل میں ہے' مثل اس کھیتی کے جس نے اپنا انکھوا نکالا پھر اسے مضبوط کیا اور وہ موٹا ہو گیا پھر اپنے تنے پر سیدھا کھڑا ہو گیا اور کسانوں کو خوش کرنے لگا تاکہ ان کی وجہ سے کافروں کو چڑائے' ان ایمان والوں اور نیک اعمال والوں سے اللہ تعالیٰ نے بخشش کا اور بہت بڑے ثواب کا وعدہ کیا ہے۔" O

(سورۃ الحجرات ۴۹)---۱۔ "اے ایمان والے لوگو! اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہا کرو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ سننے والا جاننے والا ہے۔" O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱، مضمون: اللہ و رسول کی نافرمانی و باب نمبر ۴، مضمون: مرتبہ رسول ﷺ]---۲۔ "اے ایمان والو! اپنی آوازیں نبی کریم ﷺ کی آواز سے اوپر نہ کرو اور نہ ان سے اونچی آواز سے بات کرو جیسے آپس میں ایک دوسرے سے کرتے ہو' کہیں (ایسا نہ ہو کہ) تمہارے اعمال اکارت جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔" O---۳۔ "بیشک جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے حضور میں اپنی آوازیں پست رکھتے ہیں' یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے پرہیزگاری کے لیے جانچ لیا ہے۔ ان کے لیے مغفرت ہے اور بڑا ثواب ہے۔" O (تفسیر کیلئے باب ھذا، مضمون: مرتبہ رسول ﷺ) ---۴۔ "جو لوگ آپ کو حجروں کے پیچھے سے پکارتے ہیں ان میں سے اکثر (بالکل) بے عقل ہیں۔" O (تفسیر کیلئے باب ھذا، مضمون: مرتبہ رسول ﷺ) ---۵۔ "اگر یہ لوگ یہاں تک صبر کرتے کہ آپ خود سے نکل کر ان کے پاس آجاتے تو یہی ان کے لیے بہتر ہوتا' اور اللہ غفور و رحیم ہے۔" O (تفسیر کیلئے باب ۸، مضمون: اخلاق و آداب) ---۱۶۔ "فرما دیجئے! کہ کیا تم اللہ تعالیٰ کو اپنی دینداری سے آگاہ کرتے ہو' اللہ تعالیٰ ہر اس چیز سے جو آسمانوں میں اور زمین میں ہے بخوبی آگاہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔" O---۱۷۔ "اپنے مسلمان ہونے کا آپ پر احسان جتاتے ہیں۔ آپ فرما دیجئے کہ اپنے

Marfat.com

مسلمان ہونے کا احسان مجھ پر نہ رکھو بلکہ دراصل اللہ کا تم پر احسان ہے کہ اس نے تمہیں ایمان کی ہدایت کی اگر تم راست گو ہو۔'' O---۱۸۔ ''یقین مانو کہ آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ باتیں اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔ اور جو کچھ تم کر رہے ہو اسے اللہ تعالیٰ خوب دیکھ رہا ہے۔'' O

(سورۃ ق ۵۰)---۲۔ ''بلکہ انہیں تعجب معلوم ہوا کہ ان کے پاس انہی میں سے ایک آگاہ کرنے والا آیا تو کافروں نے کہا کہ یہ ایک عجیب بات ہے۔'' O ---[حالانکہ اس میں کوئی تعجب والی بات نہیں ہے۔ ہر نبی اسی قوم کا ایک فرد ہوتا تھا جس میں اسے مبعوث فرمایا جاتا تھا۔ چاہیے تو یہ تھا کہ حضور ﷺ کی بعثت پر وہ لوگ اللہ تعالیٰ کا شکر بجالاتے کہ اس نے ان کی طرف ایک راہبر بھیجا ہے اور مزید کرم یہ فرمایا ہے کہ وہ ان کا ہم قوم اور ہم وطن ہے اور وہ اس کی سیرت و کردار سے پوری طرح آگاہ ہیں لیکن یہ عجیب اُلٹی کھوپڑی کے لوگ ہیں۔ انہیں اگر اعتراض ہے تو اس پر کہ ان میں سے ایک آدمی کو منصب نبوت پر کیوں فائز کر دیا گیا۔ اگر کسی ہادی کو آنا ہی تھا تو کسی غیر ملک سے آتا، بلکہ نوعِ انسانی کے بجائے جن یا فرشتہ ہوتا تا کہ وہ اس کی عظمت کو پہچان سکتے اور اس پر ایمان لاتے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۵۔ ''بلکہ انہوں نے سچی بات کو جھوٹ کہا ہے جبکہ وہ ان کے پاس پہنچ چکی پس وہ ایک الجھاؤ میں پڑ گئے ہیں۔'' O ---[وہ نبی مکرم کی بعثت پر حیرت اور آپ ﷺ کی تعلیمات کو فقط بعید از قیاس کہنے پر اکتفا نہیں کر رہے بلکہ انہوں نے تو اس حق کو سراسر جھوٹ کا پلندہ کہنے کی رٹ لگا رکھی ہے۔ کہتے ہیں (معاذ اللہ) یہ جھوٹا ہے، اس کی لائی ہوئی کتاب جھوٹی ہے، اس کے پیش کیے ہوئے عقائد غلط ہیں۔ لیکن تکذیب حق کے بعد کیا ان کے دلوں کو قرار نصیب ہے۔ کیا ان کے ذہنوں نے ان کی اس بات کو درست تسلیم کر لیا ہے۔ نہیں، ہرگز نہیں! اس تکذیب کی وجہ سے تو ان کا ذہنی سکون برباد ہو گیا ہے۔ ان کے دل مضطرب اور بے چین ہیں۔ انہیں کہیں پہلو قرار نہیں۔ کسی ایک بات پر ان کے قدم نہیں جمتے۔ کبھی کہتے ہیں جادوگر ہے۔ کبھی اسے شاعر کہتے ہیں، کبھی اسے دیوانہ بتاتے ہیں اور کبھی اس پر افترا باز ہونے کا الزام لگاتے ہیں۔ واقعی جو حق کا انکار کرتا ہے اس سے سکون و قرار چھین لیا جاتا ہے۔ عمر بھر قلق و اضطراب کی موجیں اسے تنکوں کی طرح اٹھا کر دائیں بائیں پھینکتی رہتی ہیں۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]---۳۹۔ ''پس یہ جو کچھ کہتے ہیں آپ اس پر صبر کریں اور اپنے رب کی تسبیح تعریف کے ساتھ بیان کریں سورج نکلنے سے پہلے بھی اور سورج غروب ہونے سے پہلے بھی۔'' O---۴۵۔ ''یہ جو کچھ کہہ رہے ہیں ہم بخوبی جانتے ہیں اور آپ ان پر جبر کرنے والے نہیں، تو آپ قرآن کے ذریعہ انہیں سمجھاتے رہیں جو میرے وعید (ڈراوے کے وعدوں) سے ڈرتے ہیں۔'' O

(سورۃ الذّٰریٰت ۵۱)---۹۔ ''اس سے وہی باز رکھا جاتا ہے جو پھیر دیا گیا ہو۔'' O---[جو شخص حق قبول کرنے سے منہ موڑ لیتا ہے اللہ تعالیٰ کی توفیق اس کی دستگیری نہیں کرتی اور اسے گمراہی کی ڈگر پر دوڑنے کے لیے آزاد چھوڑ دیا جاتا ہے۔ حضرت حسن بصری کہتے ہیں جو رُوگردانی کرتا ہے اسے اللہ کے نبی اور قرآن پر ایمان لانے سے روک دیا جاتا ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]---۱۰۔ ''بے سند باتیں کرنے والے غارت کر دیئے گئے۔'' O---[کفار حضور نبی کریم ﷺ، قرآن مجید اور قیامت کے بارے میں جو بھانت بھانت کی بولیاں بول رہے ہیں یہ محض ان کی قیاس آرائیاں اور ٹامک ٹوئیاں ہیں۔ جو لوگ زندگی کی ان بنیادی حقیقتوں کے بارے میں محض قیاس آرائی پر اکتفا کرتے ہیں انہیں بڑی جاں گسل ناکامی اور رُوح فرسا مایوسی سے دوچار ہونا پڑے گا۔ خود سوچو جس دن ان لوگوں کو حشر کے میدان میں لا کھڑا کیا جائے گا اور انہیں کہا جائے گا کہ اپنی دنیوی زندگی کا حساب پیش کرو۔ تم نے ہماری دی ہوئی قوتوں کو کیسے استعمال کیا۔ ہماری بخشی ہوئی دولت کو کس طرح خرچ کیا۔ ہمارے احکام کی کہاں تک تعمیل کی۔ اس وقت ان لوگوں پر جو گزرے گی اس کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ اسی لیے ان کو خوابِ غفلت سے بیدار کرنے کی سعی فرمائی گئی ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]---۱۱۔ ''جو غفلت میں ہیں اور بھولے ہوئے ہیں۔'' O ---۱۲۔ ''پوچھتے ہیں کہ یوم جزا کب ہوگا؟'' O---۲۴۔ ''کیا تجھے ابراہیم (علیہ السلام) کے معزز مہمانوں کی خبر بھی پہنچی ہے؟'' O---۲۵۔ ''وہ جب ان کے ہاں آئے تو سلام کیا، ابراہیم نے جواب سلام دیا (اور کہا یہ تو) اجنبی لوگ ہیں۔'' O---۲۶۔ ''پھر (چپ چاپ جلدی جلدی) اپنے گھر والوں کی طرف گئے اور ایک فربہ بچھڑے (کا گوشت) لائے۔'' O---۲۷۔ ''اور اسے ان کے پاس رکھا اور کہا آپ کھاتے کیوں نہیں؟'' O---۲۸۔ ''پھر تو دل ہی دل میں ان سے خوفزدہ ہو گئے انہوں نے کہا آپ خوف نہ کیجیے۔ اور انہوں نے اس (حضرت ابراہیم) کو ایک علم والے لڑکے کی بشارت دی۔'' O---۲۹۔ ''پس ان کی بیوی آگے بڑھی اور حیرت میں آ کر اپنے منہ پر ہاتھ مار کر کہا کہ میں تو بڑھیا ہوں اور ساتھ ہی بانجھ۔'' O---۳۰۔ ''انہوں نے کہا ہاں تیرے پروردگار نے اسی طرح فرمایا ہے بیشک وہ حکیم و علیم ہے۔'' O---۵۰۔ ''پس تم اللہ تعالیٰ کی طرف دوڑ بھاگ (یعنی رجوع) کرو یقیناً میں تمہیں اس کی طرف سے صاف صاف تنبیہ کرنے والا ہوں۔'' O---۵۱۔ ''اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہ ٹھہراؤ۔ بیشک میں تمہیں اس کی طرف سے کھلا ڈرانے والا ہوں۔'' O---۵۲۔ ''اسی طرح جو لوگ ان سے پہلے گزرے ہیں ان کے پاس جو بھی رسول آیا انہوں نے کہہ دیا کہ یا تو یہ جادوگر ہے یا دیوانہ ہے۔'' O ---۵۳۔ ''کیا یہ اس بات کی ایک دوسرے کو وصیت کرتے گئے ہیں۔'' O---۵۴۔ ''(نہیں) بلکہ یہ سب کے سب سرکش ہیں۔ تو آپ ان سے منہ پھیر لیں آپ پر کوئی ملامت نہیں۔'' O

Marfat.com

(سورۃ الطّور ۵۲)---۲۹۔ ’’تو آپ سمجھاتے رہیں کیونکہ آپ اپنے رب کے فضل سے نہ تو کاہن ہیں نہ دیوانہ۔‘‘ O---[اس میں نبی کریم ﷺ کو بتایا جارہا ہے کہ آپ وعظ وتبلیغ اور نصیحت کا کام کرتے رہیں اور یہ آپ کی بابت جو کچھ کہتے رہتے ہیں' ان کی طرف کان نہ دھریں' اس لیے کہ آپ اللہ کے فضل سے کاہن ہیں نہ دیوانہ (جیسا کہ یہ کہتے ہیں) بلکہ آپ پر باقاعدہ ہماری طرف سے وحی آتی ہے' جو کہ کاہن پر نہیں آتی' آپ جو کلام لوگوں کو سناتے ہیں' وہ دانش و بصیرت کا آئینہ دار ہوتا ہے' ایک دیوانے سے اس طرح گفتگو کیوں کر ممکن ہے؟ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۳۰۔ ’’کیا کافر یوں کہتے ہیں کہ یہ شاعر ہے ہم اس پر زمانے کے حوادث (یعنی موت) کا انتظار کر رہے ہیں۔‘‘ O---۳۱۔ ’’فرما دیجیے! تم منتظر رہو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں ہوں۔‘‘ O---۳۲۔ ’’کیا ان کی عقلیں انہیں یہی سکھاتی ہیں؟ یا یہ لوگ ہی سرکش ہیں۔‘‘ O---۳۳۔ ’’کیا یہ کہتے ہیں کہ اس نبی نے (قرآن) خود گھڑ لیا ہے' واقعہ یہ ہے کہ وہ ایمان نہیں لاتے۔‘‘ O---۳۴۔ ’’اچھا اگر یہ سچے ہیں تو بھلا اس جیسی ایک (ہی) بات یہ (بھی) تو لے آئیں۔‘‘ O (تفسیر کیلئے باب ۵، مضمون: قرآنِ حکیم)---۴۰۔ ’’کیا تو ان سے کوئی اجرت طلب کرتا ہے کہ یہ اس کے تاوان سے بوجھل ہو رہے ہیں۔‘‘ O---۴۵۔ ’’آپ انہیں چھوڑ دیں یہاں تک کہ انہیں اس دن سے سابقہ پڑے جس میں یہ بے ہوش کر دیئے جائیں گے۔‘‘ O---۴۸۔ ’’آپ اپنے رب کے حکم کے انتظار میں صبر سے کام لیں' بیشک آپ ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں۔ صبح کو جب آپ اٹھیں اپنے رب کی پاکی اور حمد بیان کریں۔‘‘ O (تفسیر کیلئے باب ۷، مضمون: نماز)---۴۹۔ ’’اور رات کو بھی اس کی تسبیح پڑھیں اور ستاروں کے ڈوبتے وقت بھی۔‘‘ O (تفسیر کیلئے باب ۷، مضمون: نماز)

(سورۃ النجم ۵۳)---۲۔ ’’کہ آپ کے ساتھی نے نہ راہ گم کی ہے نہ وہ ٹیڑھی راہ پر ہیں۔‘‘ O---[تفسیر کے لیے باب ھذا، مضمون: مرتبہ رسول ﷺ]---۳۔ ’’اور نہ وہ اپنی خواہش سے کوئی بات کہتے ہیں۔‘‘ O---۴۔ ’’وہ تو صرف وحی ہے جو اتاری جاتی ہے۔‘‘ O---۵۔ ’’اسے پوری طاقت والے فرشتے نے سکھایا ہے۔‘‘ O---۶۔ ’’جو زور آور ہے پھر وہ سیدھا کھڑا ہو گیا۔‘‘ O---[تفسیر کے لیے باب ھذا، مضمون مرتبہ رسول ﷺ]---۷۔ ’’اور وہ بلند آسمان کے کناروں پر تھا۔‘‘ O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۳، مضمون: فرشتے]---۸۔ ’’پھر نزدیک ہوا اور اتر آیا۔‘‘ O---۹۔ ’’پس وہ دو کمانوں کے بقدر فاصلہ رہ گیا بلکہ اس سے بھی کم۔‘‘ O---۱۰۔ ’’پس اس نے اللہ کے بندے کو وحی پہنچائی جو بھی پہنچائی۔‘‘ O---۱۱۔ ’’دل نے جھوٹ نہیں کہا جسے (پیغمبر نے) دیکھا۔‘‘ O [یعنی نبی ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام کو اصل شکل میں دیکھا کہ ان کے چھ سو پر ہیں۔ ایک پر مشرق و مغرب کے درمیان فاصلے جتنا تھا' اس کو آپ ﷺ کے دل نے جھٹلایا نہیں' بلکہ اللہ کی اس عظیم قدرت کو تسلیم کیا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]---۱۲۔ ’’کیا تم جھگڑا کرتے ہو اس پر جو (پیغمبر) دیکھتے ہیں۔‘‘ O---۱۳۔ ’’اسے تو ایک مرتبہ اور بھی دیکھا تھا۔‘‘ O---۱۴۔ ’’سدرۃ المنتہیٰ کے پاس۔‘‘ O [یہ لیلۃ المعراج کو جب اصل شکل میں جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا' اس کا بیان ہے۔ یہ سدرہ المنتہیٰ ایک بیری کا درخت ہے جو چھٹے یا ساتویں آسمان پر ہے اور یہ آخری حد ہے' اس سے اوپر کوئی فرشتہ نہیں جا سکتا۔ فرشتے اللہ کے احکام بھی یہیں سے وصول کرتے ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]---۱۵۔ ’’اسی کے پاس جنۃ الماویٰ ہے۔‘‘ O---۱۶۔ ’’جب کہ سدرہ کو چھپائے لیتی تھی وہ چیز جو اس پر چھا رہی تھی۔‘‘ O---۱۷۔ ’’نہ تو نگاہ بہکی نہ حد سے بڑھی۔‘‘ O---۱۸۔ ’’یقیناً اس نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیوں میں سے بعض نشانیاں دیکھ لیں۔‘‘ O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: معراج شریف]---۳۳۔ ’’کیا آپ نے اسے دیکھا جس نے منہ موڑ لیا۔‘‘ O---۳۴۔ ’’اور بہت کم دیا اور ہاتھ روک لیا۔‘‘ O---۳۵۔ ’’کیا اسے علم غیب ہے کہ وہ (سب کچھ) دیکھ رہا ہے؟‘‘ O---۳۶۔ ’’کیا اسے اس چیز کی خبر نہیں دی گئی جو موسیٰ (علیہ السلام) کے۔‘‘ O---۳۷۔ ’’اور وفادار ابراہیم (علیہ السلام) کے صحیفوں میں تھا۔‘‘ O---۳۸۔ ’’کہ کوئی شخص کسی دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا۔‘‘ O---۳۹۔ ’’اور یہ کہ ہر انسان کے لیے صرف وہی ہے جس کی کوشش خود اس نے کی۔‘‘ O---۴۰۔ ’’اور یہ کہ بیشک اس کی کوشش عنقریب دیکھی جائے گی۔‘‘ O---۵۶۔ ’’یہ (نبی) ڈرانے والے ہیں پہلے ڈرانے والوں میں سے۔‘‘ O---[ھذا کے مشار الیہ کے بارے میں تین قول ہیں۔ (۱) حضور نبی کریم ﷺ۔ اس صورت میں آیت کا معنی یہ ہوگا کہ پیغمبرِ اسلام بھی پہلے ڈرانے والوں کی طرح ہیں۔ (۲) قرآنِ کریم۔ یعنی یہ قرآن بھی پہلی آسمانی کتابوں کی طرح ڈرانے والا ہے۔ (۳) یہ واقعات جو تمہیں سنائے گئے ہیں' گزشتہ برباد ہونے والی قوموں کے حالات ہیں۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

(سورۃ القمر ۵۴)---۴۔ ’’یقیناً ان کے پاس وہ خبریں آ چکی ہیں جن میں ڈانٹ ڈپٹ (کی نصیحت) ہے۔‘‘ O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: سابقہ اقوام کی خبریں]---۵۔ ’’اور کامل عقل کی بات ہے لیکن ان ڈراونی باتوں نے بھی کچھ فائدہ نہ دیا۔‘‘ O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۵، مضمون: قرآن حکیم]---۶۔ ’’پس (اے پیارے نبی ﷺ) آپ ان سے اعراض کریں جس دن ایک پکارنے والا ناگوار چیز کی طرف پکارے گا۔‘‘ O---[اے حبیب! آپ ان کے ایمان نہ لانے سے غم زدہ نہ ہوں بلکہ ان سے اپنا رخ انور ہی پھیر لیں۔ انہیں خوب رنگ رلیاں منانے دیں۔ وہ دن آنے والا ہے جب انہیں ایک بلانے والا ایسی چیز کی طرف بلائے گا جو انہیں از خود ناگوار ہوگی۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

Marfat.com

(سورۃ الواقعۃ ۵۶)---۴۶۔ ''اور بڑے بڑے گناہوں پر اصرار کرتے تھے۔'' O---۴۷۔ ''اور کہتے تھے کہ کیا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی اور ہڈی ہو جائیں گے تو کیا ہم پھر دوبارہ اٹھا کھڑے کیے جائیں گے۔'' O---۴۸۔ ''اور کیا ہمارے اگلے باپ دادا بھی؟'' O---۴۹۔ ''آپ فرما دیجئے کہ یقیناً سب اگلے اور پچھلے۔'' O---۵۰۔ ''ضرور جمع کئے جائیں گے ایک مقرر دن کے وقت۔'' O---۵۱۔ ''پھر تم اے گمراہو جھٹلانے والو!'' O---۵۲۔ ''البتہ کھانے والے ہو تھوہر کا درخت۔'' O---۵۳۔ ''اور اسی سے پیٹ بھرنے والے ہو۔'' O---۵۴۔ ''پھر اس پر گرم کھولتا پانی پینے والے ہو۔'' O---۵۵۔ ''پھر پینے والے بھی پیاسے اونٹوں کی طرح۔'' O---۵۶۔ ''قیامت کے دن ان کی مہمانی یہ ہے۔'' O---۷۴۔ ''پس اپنے بہت بڑے رب کے نام کی تسبیح کیا کرو۔'' O---۷۵۔ ''پس میں قسم کھاتا ہوں ستاروں کے گرنے کی۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۵، مضمون: قرآن کریم)---۷۶۔ ''اور اگر تمہیں علم ہو تو یہ بہت بڑی قسم ہے۔'' O---۷۷۔ ''کہ بیشک یہ قرآن بہت بڑی عزت والا ہے۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۵، مضمون: قرآن کریم)---۷۸۔ ''جو ایک محفوظ کتاب میں درج ہے۔'' O---۷۹۔ ''جسے صرف پاک لوگ ہی چھو سکتے ہیں۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۵، مضمون: قرآن پاک کو صرف پاک لوگ ہی چھو سکتے ہیں۔)---۸۰۔ ''یہ رب العالمین کی طرف سے اترا ہوا ہے۔'' O

(سورۃ الحدید ۵۷)---۷۔ ''اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر ایمان لے آؤ اور اس مال میں سے خرچ کرو جس میں اللہ تعالیٰ نے تمہیں (دوسروں کا) جانشین بنایا ہے پس تم میں سے جو ایمان لائیں اور خیرات کریں انہیں بہت بڑا ثواب ملے گا۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۶، مضمون: مال و اولاد)---۸۔ ''تم اللہ تعالیٰ پر ایمان کیوں نہیں لاتے؟ حالانکہ خود رسول اکرم ﷺ تمہیں اپنے رب پر ایمان لانے کی دعوت دے رہے ہیں اور اگر تم مومن ہو تو وہ تو تم سے مضبوط عہد و پیمان بھی لے چکا ہے۔'' O---۹۔ ''وہ (اللہ) ہی ہے جو اپنے بندوں پر واضح آیتیں اتارتا ہے تاکہ وہ تمہیں اندھیروں سے نور کی طرف لے جائے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ تم پر نرمی کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔'' O---۱۲۔ ''(قیامت کے) دن تو دیکھے گا کہ ایمان دار مردوں اور عورتوں کا نور انکے آگے آگے اور انکے دائیں دوڑ رہا ہوگا آج تمہیں ان جنتوں کی خوشخبری ہے جنکے نیچے نہریں جاری ہیں جن میں ہمیشہ کی رہائش ہے۔ یہ ہے بڑی کامیابی۔'' O

(سورۃ المجادلۃ ۵۸)---۷۔ ''کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں کی اور زمین کی ہر چیز سے واقف ہے۔ تین آدمیوں کی سرگوشی نہیں ہوتی مگر اللہ تعالیٰ ان کا چوتھا ہوتا ہے اور نہ پانچ کی مگر ان کا چھٹا وہ ہوتا ہے اور نہ اس سے کم کی اور نہ زیادہ کی مگر وہ ساتھ ہی ہوتا ہے جہاں بھی وہ ہوں' پھر قیامت کے دن انہیں ان کے اعمال سے آگاہ فرمائے گا بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز سے واقف ہے۔'' O---۸۔ ''کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا؟ جنہیں کانا پھوسی سے روک دیا گیا تھا وہ پھر بھی اس روکے ہوئے کام کو دوبارہ کرتے ہیں اور آپس میں گناہ کی اور ظلم و زیادتی کی اور نافرمانی پیغمبر کی سرگوشیاں کرتے ہیں' اور جب آپ کے پاس آتے ہیں تو آپ کو ان لفظوں میں سلام کرتے ہیں جن لفظوں میں اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا اور اپنے دل میں کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس پر جو ہم کہتے ہیں سزا کیوں نہیں دیتا' ان کے لیے جہنم کافی (سزا) ہے جس میں یہ جائیں گے' سو وہ برا ٹھکانا ہے۔'' O---۱۴۔ ''کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا؟ جنہوں نے اس قوم سے دوستی کی جن پر اللہ تعالیٰ غضبناک ہو چکا ہے نہ یہ (منافق) تمہارے ہی ہیں نہ ان کے ہیں باوجود علم کے پھر بھی جھوٹ پر قسمیں کھا رہے ہیں۔'' O---۱۸۔ ''جس دن اللہ تعالیٰ ان سب کو اٹھا کھڑا کرے گا تو یہ جس طرح تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں (اللہ تعالیٰ) کے سامنے بھی قسمیں کھانے لگیں گے اور سمجھیں گے کہ وہ بھی کسی (دلیل) پر ہیں' یقین مانو کہ بیشک وہی جھوٹے ہیں۔'' O---۲۲۔ ''اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والوں کو آپ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرنے والوں سے محبت رکھتے ہوئے ہرگز نہ پائیں گے گو وہ ان کے باپ یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کے کنبہ (قبیلے) کے (عزیز) ہی کیوں نہ ہوں۔ یہی لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کو لکھ دیا ہے اور جن کی تائید اپنی روح سے کی ہے اور جنہیں ان جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جہاں یہ ہمیشہ رہیں گے' اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہے اور یہ اللہ سے خوش ہیں یہ خدائی لشکر ہے' آگاہ رہو بیشک اللہ تعالیٰ کے گروہ والے ہی کامیاب لوگ ہیں۔'' O

(سورۃ الحشر ۵۹)---۱۱۔ ''کیا تو نے منافقین کو نہ دیکھا؟ کہ اپنے اہل کتاب کافر بھائیوں سے کہتے ہیں اگر تم جلاوطن کیے گئے تو ضرور بالضرور ہم بھی تمہارے ساتھ نکل کھڑے ہوں گے اور تمہارے بارے میں ہم کبھی بھی کسی کی بات نہ مانیں گے اور اگر تم سے جنگ کی جائے گی تو بخدا ہم تمہاری مدد کریں گے' لیکن اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ یہ قطعاً جھوٹے ہیں۔'' O

(سورۃ الممتحنۃ ۶۰)---۱۲۔ ''اے پیغمبر! جب مسلمان عورتیں آپ سے ان باتوں پر بیعت کرنے آئیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گی، چوری نہ کریں گی، زنا کاری نہ کریں گی، اپنی اولاد کو نہ مار ڈالیں گی اور کوئی ایسا بہتان نہ باندھیں گی جو خود اپنے ہاتھوں پیروں کے ساتھ گھڑ لیں اور کسی نیک کام میں تیری بے حکمی نہ کریں گی تو آپ ان سے بیعت لے لیا کریں، اور ان کیلئے اللہ سے مغفرت طلب کریں بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے اور معاف کرنے والا ہے۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: بیعت)

Marfat.com

(**سورۃ الصّف** ۶۱)---۶۔ ''اور جب مریم کے بیٹے نے کہا اے (میری قوم) بنی اسرائیل! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں مجھ سے پہلے کی کتاب تورات کی میں تصدیق کرنے والا ہوں اور اپنے بعد آنے والے ایک رسول کی میں تمہیں خوشخبری سنانے والا ہوں۔ جن کا نام احمد ہے۔ پھر جب وہ ان کے پاس کھلی دلیلیں لائے تو یہ کہنے لگے، یہ تو کھلا جادو ہے۔''O [یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے بعد آنے والے آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی خوشخبری سنائی چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: أَنَا دَعْوَةُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ وَبَشَارَةُ عِيسَىٰ (ایسر التفاسیر) ''میں اپنے باپ ابرہیم علیہ السلام کی دعا اور عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت کا مصداق ہوں'' احمد، یہ فاعل سے اگر مبالغے کا صیغہ ہو تو معنی ہوں گے، دوسرے تمام لوگوں سے اللہ کی زیادہ حمد کرنے والا۔ اور اگر یہ مفعول سے ہو تو معنی ہوں گے کہ آپ ﷺ کی خوبیوں اور کمالات کی وجہ سے جتنی تعریف آپ ﷺ کی کی گئی، اتنی کسی کی بھی نہیں کی گئی۔ (فتح القدیر) (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(**سورۃ الجمعۃ** ۶۲)---۲۔ ''وہی ہے جس نے ناخواندہ لوگوں میں ان ہی میں سے ایک رسول بھیجا جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت سکھاتا ہے یقیناً یہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔''O---۳۔ ''اور دوسروں کیلئے بھی انہی میں سے جو اب تک ان سے نہیں ملے اور وہی غالب باحکمت ہے۔''O

(**سورۃ المنٰفقون** ۶۳)---۱۔ ''آپ کے پاس جب منافق آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم اس بات کے گواہ ہیں کہ بیشک آپ اللہ کے رسول ہیں' اور اللہ جانتا ہے کہ یقیناً آپ اس کے رسول ہیں۔ اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ منافق قطعاً جھوٹے ہیں۔''O---[اللہ تعالیٰ اس حقیقت سے اپنے حبیب مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو آگاہ فرمارہا ہے کہ اے حبیب! یہ منافق جب تیری خدمت میں حاضر ہوتے ہیں تو بڑے جوش وخروش سے آپ کی رسالت کی گواہی دیتے ہیں، اے حبیب! اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ آپ واقعی اس کے رسول ہیں، لیکن اللہ تعالیٰ اس بات کی بھی شہادت دیتا ہے کہ یہ منافقین جھوٹے ہیں۔ زبان سے جو کچھ یہ کہہ رہے ہیں ان کے دل اس کی تصدیق نہیں کرتے۔ بتادیا کہ مشہود بہ (آپ کی رسالت) تو سچ ہے، لیکن ان کی شہادت جھوٹی ہے کیونکہ ان کے دل اس کی تکذیب کرتے ہیں]---۵۔ ''اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ تمہارے لیے اللہ کے رسول استغفار کریں تو اپنے سر مٹکاتے ہیں اور آپ دیکھیں گے کہ وہ تکبر کرتے ہوئے رک جاتے ہیں۔''O---۷۔ ''یہی وہ ہیں جو کہتے ہیں کہ جو لوگ رسول اللہ کے پاس ہیں ان پر کچھ خرچ نہ کرو یہاں تک کہ وہ ادھر ادھر ہو جائیں اور آسمان وزمین کے کل خزانے اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہیں لیکن یہ منافق بے سمجھ ہیں۔''O

(**سورۃ التغابن** ۶۴)---۵۔ ''کیا تمہارے پاس اس سے پہلے کے کافروں کی خبر نہیں پہنچی؟ جنہوں نے اپنے اعمال کا وبال چکھ لیا اور جن کے لیے دردناک عذاب ہے۔''O (تفسیر کیلئے باب ۱۰، مضمون: کافر)---۷۔ ''ان کافروں نے خیال کیا ہے کہ دوبارہ زندہ نہ کیے جائیں گے۔ آپ فرمادیجئے کہ کیوں نہیں اللہ کی قسم! تم ضرور دوبارہ اٹھائے جاؤ گے پھر جو تم نے کیا ہے اس کی خبر دیئے جاؤ گے اور اللہ پر یہ بالکل ہی آسان ہے۔''O

(**سورۃ الطلاق** ۶۵)---۱۔ ''اے نبی! (اپنی امت سے فرمادیجئے کہ) جب تم اپنی بیویوں کو طلاق دینا چاہو تو ان کی عدت (کے دنوں کے آغاز) میں انہیں طلاق دو اور عدت کا حساب رکھو اور اللہ سے جو تمہارا پروردگار ہے ڈرتے رہو' نہ تم انہیں ان کے گھروں سے نکالو اور نہ وہ (خود) نکلیں ہاں یہ اور بات ہے کہ وہ کھلی برائی کر بیٹھیں' یہ اللہ کی مقرر کردہ حدیں ہیں' جو شخص اللہ کی حدوں سے آگے بڑھ جائے اس نے یقیناً اپنے اوپر ظلم کیا' تم نہیں جانتے شاید اس کے بعد اللہ تعالیٰ کوئی نئی بات پیدا کردے۔''O---[نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب آپ کے شرف ومرتبت کی وجہ سے ہے، ورنہ حکم تو امت کو دیا جارہا ہے۔ یا آپ ہی کو بطور خاص خطاب ہے اور جمع کا صیغہ بطور تعظیم کے ہے اور امت کے لیے آپ ﷺ کا اسوہ ہی کافی ہے۔ طَلَّقْتُمُ کا مطلب ہے جب طلاق دینے کا پختہ ارادہ کرلو]---۱۰۔ ''ان کے لیے اللہ تعالیٰ نے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے' پس اللہ سے ڈرو اے عقل مند ایمان والو۔ یقیناً اللہ نے تمہاری طرف نصیحت اتار دی ہے۔''O---۱۱۔ ''(یعنی) رسول جو تمہیں اللہ کے صاف صاف احکام پڑھ سناتا ہے تاکہ ان لوگوں کو جو ایمان لائیں اور نیک عمل کریں وہ تاریکیوں سے روشنی کی طرف لے آئے' اور جو شخص اللہ پر ایمان لائے اور نیک عمل کرے اللہ اسے ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جس کے نیچے نہریں جاری ہیں جن میں یہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ بیشک اللہ نے اسے بہترین روزی دے رکھی ہے۔''O

(**سورۃ التحریم** ۶۶)---۱۔ ''اے نبی! جس چیز کو اللہ نے آپ کے لیے حلال کردیا ہے اسے آپ کیوں حرام کرتے ہیں؟ (کیا) آپ اپنی بیویوں کی رضا مندی حاصل کرنا چاہتے ہیں اور اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے O---[نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس چیز کو اپنے لیے حرام کرلیا تھا، وہ کیا تھی؟ جس پر اللہ تعالیٰ نے اپنی ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا۔ اس سلسلے میں ایک تو وہ مشہور واقعہ ہے جو صحیح بخاری ومسلم وغیرہ میں نقل ہوا ہے کہ آپ ﷺ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے پاس کچھ دیر ٹھہرتے اور وہاں شہد پیتے، حضرت حفصہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما دونوں نے وہاں معمول سے زیادہ دیر تک آپ کو ٹھہرنے سے روکنے کے لیے یہ اسکیم تیار کی کہ ان میں سے جس کے پاس بھی آپ ﷺ تشریف لائیں تو وہ ان سے یہ کہے کہ اللہ کے رسول! آپ ﷺ کے منہ سے مغافیر

Marfat.com

(ایک قسم کا پھول، جس میں بساند ہوتی ہے) کی بو آ رہی ہے۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا، میں نے تو زینب رضی اللہ عنہا کے گھر صرف شہد پیا ہے۔ اب میں قسم کھاتا ہوں کہ یہ میں نہیں پیوں گا، لیکن یہ بات تم کسی کو مت بتلانا۔ (صحیح البخاری، تفسیر سورۃ التحریم)۔ سنن نسائی میں بیان کیا گیا ہے کہ وہ ایک لونڈی تھی جس کو آپ ﷺ نے اپنے اوپر حرام کر لیا تھا۔ (شیخ البانی نے اسے صحیح قرار دیا ہے) (سنن النسائی، ۳/۸۳) جب کہ کچھ دوسرے علماء اسے ضعیف قرار دیتے ہیں۔ اس کی تفصیل دوسری کتابوں میں اس طرح بیان کی گئی ہے کہ یہ حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا تھیں، جن سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے ابراہیم تولد ہوئے تھے۔ یہ ایک مرتبہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر آ گئی تھیں جب کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا موجود نہیں تھیں۔ اتفاق سے انہی کی موجودگی میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا آ گئیں، انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے گھر میں خلوت میں دیکھنا ناگوار گزرا، جسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی محسوس فرمایا، جس پر آپ ﷺ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو راضی کرنے کے لیے قسم کھا کر ماریہ رضی اللہ عنہا کو اپنے اوپر حرام کر لیا اور حفصہ رضی اللہ عنہا کو تاکید کی کہ وہ یہ بات کسی کو نہ بتلائے۔ امام ابن حجر ایک تو یہ فرماتے ہیں کہ یہ واقعہ مختلف طریق سے نقل ہوا ہے جو ایک دوسرے کو تقویت پہنچاتے ہیں۔ دوسری بات وہ یہ فرماتے ہیں کہ ممکن ہے بیک وقت دونوں ہی واقعات اس آیت کے نزول کا سبب بنے ہوں۔ (فتح الباری، تفسیر سورۃ التحریم) امام شوکانی نے بھی اسی رائے کا اظہار کیا ہے اور دونوں قصوں کو صحیح قرار دیا ہے۔ اس سے یہ بات واضح ہوئی کہ اللہ کی حلال کردہ چیز کو حرام کرنے کا اختیار کسی کے پاس بھی نہیں حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی یہ اختیار نہیں رکھتے۔ (از تفسیر نمبر ۱ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۲۔ ''تحقیق کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے قسموں کو کھول ڈالنا مقرر کر دیا ہے اور اللہ تمہارا کارساز ہے اور وہی (پورے) علم والا' حکمت والا ہے۔'' O ---۳۔ ''اور یاد کر جب نبی نے اپنی بعض عورتوں سے ایک پوشیدہ بات کہی' پس جب اس نے اس بات کی خبر کر دی اور اللہ نے اپنے نبی کو اس پر آگاہ کر دیا تو نبی نے تھوڑی سی بات تو بتا دی اور تھوڑی سی ٹال گئے' پھر جب نبی نے اپنی اس بیوی کو یہ بات بتائی تو وہ کہنے لگی اس کی خبر آپ کو کس نے دی۔ کہا سب جاننے والے پوری خبر رکھنے والے اللہ نے مجھے یہ بتلایا ہے۔'' O --- [وہ پوشیدہ بات شہد کو یا ماریہ رضی اللہ عنہا کو حرام کرنے والی بات تھی جو آپ ﷺ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے کی تھی] --- [یعنی حفصہ رضی اللہ عنہا نے وہ بات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو جا کر بتا دی] --- [یعنی حفصہ رضی اللہ عنہا کو بتلا دیا کہ تم نے میرا راز فاش کر دیا ہے، تاہم اپنی تکریم و عظمت کے پیش نظر ساری بات بتانے سے اعراض فرمایا] --- [(از تفسیر نمبر ۲، ۳، ۴ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۴۔ ''(اے نبی کی دونوں بیویو!) اگر آپ دونوں اللہ کے سامنے توبہ کر لو (تو بہت بہتر ہے) یقیناً تمہارے دل جھک پڑے ہیں اور اگر تم نبی کے خلاف ایک دوسرے کی مدد کرو گی پس یقیناً اس کا کارساز اللہ ہے اور جبریل ہیں اور نیک ایمان دار اور ان کے علاوہ فرشتے بھی مدد کرنے والے ہیں۔'' O --- [تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: امہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن] ---۵۔ ''اگر وہ (پیغمبر) تمہیں طلاق دے دیں تو بہت جلد انہیں ان کا رب! تمہارے بدلے تم سے بہتر بیویاں عنایت فرمائے گا' جو اسلام والیاں' ایمان والیاں اللہ کے حضور جھکنے والیاں توبہ کرنے والیاں' عبادت بجا لانے والیاں' روزے رکھنے والیاں ہوں گی بیوہ اور کنواریاں۔'' O --- [تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: امہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن] ---۹۔ ''اے نبی! کافروں اور منافقوں سے جہاد کرو اور ان پر سختی کرو ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ بہت بری جگہ ہے۔'' O --- [تفسیر کے لیے باب نمبر ۷، مضمون: جہاد]

(**سورۃ الملک ۶۷**) ---۲۳۔ ''فرما دیجئے کہ وہی (اللہ) ہے جس نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے کان آنکھیں اور دل بنائے تم بہت ہی کم شکر گزاری کرتے ہو۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۳، مضمون: انسان) ---۲۴۔ ''فرما دیجئے! کہ وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں پھیلا دیا اور اسی کی طرف تم اکٹھے کیے جاؤ گے۔'' O ---۲۵۔ ''(کافر) پوچھتے ہیں کہ وہ وعدہ کب ظاہر ہوگا اگر تم سچے ہو (تو بتاؤ؟)۔'' O ---۲۶۔ ''آپ فرما دیجئے کہ اس کا علم تو اللہ ہی کو ہے' میں تو صرف کھلے طور پر آگاہ کر دینے والا ہوں۔'' O ---۲۷۔ ''جب یہ لوگ اس وعدے کو قریب تر پا لیں گے اس وقت ان کافروں کے چہرے بگڑ جائیں گے اور کہہ دیا جائے گا کہ یہی ہے جسے تم طلب کیا کرتے تھے۔'' O ---۲۸۔ ''آپ فرما دیجئے! اچھا اگر مجھے اور میرے ساتھیوں کو اللہ تعالیٰ ہلاک کر دے یا ہم پر رحم کرے (بہر صورت یہ تو بتاؤ) کہ کافروں کو دردناک عذاب سے کون بچائے گا؟۔'' O --- [مکہ معظمہ میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کا آغاز ہوا اور قریش کے مختلف خاندانوں سے تعلق رکھنے والے افراد نے اسلام قبول کرنا شروع کر دیا تو گھر گھر حضور ﷺ اور آپ کے ساتھیوں کو بددعائیں دی جانے لگیں۔ جادو ٹونے کیے جانے لگے تاکہ آپ ہلاک ہو جائیں، حتیٰ کہ قتل کے منصوبے بھی سوچے جانے لگے۔ اس پر یہ فرمایا گیا کہ ان سے کہو' خواہ ہم ہلاک ہوں یا خدا کے فضل سے زندہ رہیں' اس سے تمہیں کیا حاصل ہوگا؟ تم اپنی فکر کرو کہ خدا کے عذاب سے تم کیسے بچو گے۔ (از تفسیر نمبر ۳۸ تفہیم القرآن)] ---۲۹۔ ''آپ فرما دیجئے! کہ وہی رحمٰن ہے ہم تو اس پر ایمان لا چکے اور اسی پر ہمارا بھروسہ ہے۔ تمہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ صریح گمراہی میں کون ہے۔'' O --- [ہم تو اپنے پروردگار پر' جو رحمٰن ہے' صدق دل سے ایمان لے آئے ہیں۔ اسی پر ہمارا بھروسہ ہے کہ اس دنیا میں بھی وہ ہمیں کامیاب و کامران کرے گا' دین کا ڈنکا چار دانگ عالم میں بجنے لگے گا اور آخرت میں بھی وہ اپنی رحمت اور رافت سے نوازے گا۔ تم بتاؤ جن کا رحمٰن اور رحیم خدا پر ایمان ہے نہ

Marfat.com

اس پر بھروسہ ہے تمہارا انجام کیا ہوگا۔ تمہارے یہ بے جان بت' تمہارے کیا کام آئیں گے' اب تم ہی فیصلہ کرو کہ گمراہ کون ہے خداوند رحمٰن پر ایمان لانے والے یا اس کا انکار کر کے بتوں کو خدا بنانے والے' اس قادر و توانا پر توکل کرنے والے' یا اصنام و اوثان پر تکیہ رکھنے والے۔ (از تفسیر ۲۸ ضیاء القرآن)] ---۳۰۔ ''آپ فرما دیجئے! کہ اچھا یہ تو بتاؤ کہ اگر تمہارے (پینے کا) پانی زمین میں اتر جائے تو کون ہے جو تمہارے لیے نتھرا ہوا پانی لائے۔'' O ---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۰، مضمون: کافر]

(سورۃ القلم ۶۸) ---۲۔ ''آپ اپنے رب کے فضل سے دیوانے نہیں ہیں۔'' O ---[یہ ہے وہ بات جس پر قلم اور کتاب کی قسم کھائی گئی ہے' مطلب یہ ہے کہ یہ قرآن جو کاتبین وحی کے ہاتھوں سے ثبت ہو رہا ہے' بجائے خود کفار کے اس بہتان کی تردید کے لئے کافی ہے کہ معاذ اللہ رسول اللہ ﷺ مجنون ہیں۔ حضور ﷺ کے دعوائے نبوت سے پہلے تو اہل مکہ ان کو اپنی قوم کا بہترین آدمی مانتے تھے اور آپ ﷺ کی دیانت و امانت اور عقل و فراست پر اعتماد رکھتے تھے۔ مگر جب آپ نے ان کے سامنے قرآن پیش کرنا شروع کیا تو وہ آپ کو دیوانہ قرار دینے لگے۔ اس کے معنی یہ تھے کہ قرآن ہی ان کے نزدیک وہ سبب تھا جس کی بنا پر انہوں نے آپ پر دیوانگی کی تہمت لگائی۔ اس لئے فرمایا گیا کہ قرآن ہی اس تہمت کی تردید کے لئے کافی ثبوت ہے۔ یہ اعلیٰ درجہ کا فصیح و بلیغ کلام جو ایسے بلند پایہ مضامین پر مشتمل ہے' اس کا پیش کرنا تو اس بات کی دلیل ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اللہ کا خاص فضل ہوا ہے' کجا کہ اسے اس امر کی دلیل بنایا جائے کہ آپ معاذ اللہ دیوانے ہو گئے ہیں۔ اس مقام پر یہ بات نگاہ میں رہنی چاہئے کہ یہاں خطاب تو بظاہر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے' لیکن اصل مقصود کفار کو ان کی تہمت کا جواب دینا ہے۔ لہٰذا کسی شخص کو یہ شبہ نہ ہو کہ یہ آیت حضور ﷺ کو یہ اطمینان دلانے کے لئے نازل ہوئی ہے کہ آپ مجنون نہیں ہیں۔ ظاہر ہے کہ حضور ﷺ کو اپنے متعلق تو ایسا کوئی شبہ نہ تھا کہ اسے دور کرنے کے لئے آپ کو یہ اطمینان دلانے کی ضرورت ہوتی۔ مدعا کفار سے یہ کہنا ہے کہ تم جس قرآن کی وجہ سے اس کے پیش کرنے والے کو مجنون کہہ رہے ہو وہی تمہارے اس الزام کے جھوٹے ہونے کی دلیل ہے۔ (از تفسیر ۲ تفہیم القرآن)] ---۳۔ ''اور بے شک آپ کے لیے بے انتہا اجر ہے۔'' O ---[فریضہ نبوت کی ادائیگی میں جتنی زیادہ تکلیفیں برداشت کیں اور دشمنوں کی باتیں تو نے سنی ہیں اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہ ختم ہونے والا اجر ہے۔ مَنّ کے معنی قطع کرنے کے ہیں۔ (از تفسیر ا شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۴۔ ''اور بے شک آپ بہت بڑے (عمدہ) اخلاق پر ہیں۔'' O ---[تفسیر کے لئے باب ہذا، مضمون: مرتبہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم] ---۵۔ ''پس اب آپ بھی دیکھ لیں گے اور یہ بھی دیکھ لیں گے۔'' O ---۶۔ ''کہ آپ میں سے کون فتنہ میں پڑا ہوا ہے۔'' O ---۷۔ ''بیشک آپ کا رب اپنی راہ سے بھٹکنے والوں کو خوب جانتا ہے' اور وہ راہ یافتہ لوگوں کو بھی بخوبی جانتا ہے۔'' O ---۱۰۔ ''اور آپ کسی ایسے شخص کا بھی کہا نہ ماننا جو زیادہ قسمیں کھانے والا۔'' O ---۱۱۔ ''بے وقار' کمینہ' غیب گو' چغل خور۔'' O ---۴۴۔ ''پس مجھے اور اس کلام کو جھٹلانے والے کو چھوڑ دے ہم انہیں اس طرح آہستہ آہستہ کھینچیں گے کہ انہیں معلوم بھی نہ ہوگا۔'' O ---۴۷۔ ''یا کیا ان کے پاس علم غیب ہے جسے وہ لکھتے ہوں۔'' O ---۴۸۔ ''پس آپ اپنے رب کے حکم کا صبر سے (انتظار کریں) اور مچھلی والے کی طرح نہ ہو جائیں جب کہ اس نے غم کی حالت میں دُعا کی۔'' O ---[کفار کی ایذا رسانیوں میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کو حکم دیتے ہیں کہ آپ صبر کریں اور اپنے رب کے فیصلے کا انتظار کریں۔ وہی بہتر جانتا ہے کہ ان منکرین کے ساتھ کس وقت' کس قسم کا سلوک کرنا چاہئے' آپ حضرت یونس علیہ السلام کی طرح نہ ہو جائیں کہ جنہوں نے ہمارے حکم کا انتظار کئے بغیر اپنی قوم سے علیحدگی اختیار کر لی اور ان پر عذاب نازل ہونے میں عجلت کی۔ (از تفسیر ۲۴ ضیاء القرآن)] ---۵۱۔ ''اور قریب ہے کہ کافر اپنی تیز نگاہوں سے آپ کو پھسلا دیں' جب کبھی قرآن سنتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں یہ تو ضرور دیوانہ ہے۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: نظر بد)] ---۵۲۔ ''در حقیقت یہ (قرآن) تو تمام جہان والوں کے لیے سراسر نصیحت ہی ہے۔'' O ---[جب واقعہ یہ ہے کہ یہ قرآن جن و انس کی ہدایت و رہنمائی کے لئے آیا ہے تو پھر اس کو لانے والا اور بیان کرنے والا مجنون (دیوانہ) کس طرح ہو سکتا ہے؟ (از تفسیر ا شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الحاقۃ ۶۹) ---۴۰۔ ''کہ بیشک یہ (قرآن) بزرگ رسول کا قول ہے۔'' O ---۴۱۔ ''یہ کسی شاعر کا قول نہیں (افسوس) تمہیں بہت کم یقین ہے۔'' O ---۴۲۔ ''اور نہ کسی کاہن کا قول ہے' (افسوس) بہت کم نصیحت لے رہے ہو۔'' O ---۴۳۔ ''(یہ تو) رب العالمین کا اتارا ہوا ہے۔'' O ---[یعنی رسول کی زبان سے ادا ہونے والا یہ قول' رب العالمین کا اتارا ہوا کلام ہے' اسے تم کبھی شاعری اور کبھی کہانت کہہ کر اس کی تکذیب کرتے ہو؟ (از تفسیر ۴ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۴۴۔ ''اور اگر یہ ہم پر کوئی بھی بات بنا لیتا۔'' O ---۴۵۔ ''تو البتہ ہم اس کا داہنا ہاتھ پکڑ لیتے۔'' O ---۴۶۔ ''پھر اس کی شہ رگ کاٹ دیتے۔'' O ---۴۷۔ ''پھر تم میں سے کوئی بھی مجھے اس سے روکنے والا نہ ہوتا۔'' O ---[اس سے معلوم ہوا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سچے رسول تھے' جن کو اللہ نے سزا نہیں دی' بلکہ دلائل و معجزات اور اپنی خاص تائید و نصرت سے انہیں نوازا۔ (از تفسیر ا شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۵۲۔ ''پس تو اپنے رب عظیم کی پاکی بیان کر۔'' O

Marfat.com

(سورۃ المعارج ۷۰) ---۵۔ ''پس تو اچھی طرح صبر کر۔'' ۞ ---۶۔ ''بیشک یہ اس (عذاب) کو دور سمجھ رہے ہیں۔'' O ---۷۔ ''اور ہم اسے قریب ہی دیکھتے ہیں۔'' ۞ ---۸۔ ''جس دن آسمان مثل تیل کی تلچھٹ کے ہو جائے گا۔'' ۞ ---۹۔ ''اور پہاڑ مثل رنگین اون کے ہو جائیں گے۔'' O ---۱۰۔ ''اور کوئی دوست کسی دوست کو نہ پوچھے گا۔'' ۞ ---۱۱۔ ''(حالانکہ) ایک دوسرے کو دکھا دیئے جائیں گے' گناہ گار اس دن کے عذاب کے بدلے فدیئے میں اپنے بیٹوں کو۔'' O ---۱۲۔ ''اپنی بیوی کو اور اپنے بھائی کو۔'' ۞ ---۱۳۔ ''اور اپنے کنبے کو جو اسے پناہ دیتا تھا۔'' ۞ ---۱۴۔ ''اور روئے زمین کے سب لوگوں کو دینا چاہے گا تا کہ یہ اسے نجات دلا دے۔'' ۞ ---۱۵۔ ''(مگر) ہرگز یہ نہ ہوگا' یقیناً وہ شعلہ والی (آگ) ہے۔'' O ---۱۶۔ ''جو منہ اور سر کی کھال کھینچ لانے والی ہے۔'' ۞ ---۱۷۔ ''وہ ہر اس شخص کو پکارے گی جو پیچھے ہٹتا اور منہ موڑتا ہے۔'' O ---۱۸۔ ''اور جمع کر کے سنبھال رکھتا ہے۔'' O ---۱۹۔ ''بیشک انسان بڑے کچے دل والا بنایا گیا ہے۔'' O ---۲۰۔ ''جب اسے مصیبت پہنچتی ہے تو ہڑبڑا اٹھتا ہے۔'' O ---۲۱۔ ''اور جب راحت ملتی ہے تو بخل کرنے لگتا ہے۔'' O ---۲۲۔ ''مگر وہ نمازی۔'' O ---۲۳۔ ''جو اپنی نماز پر ہمیشگی کرنے والے ہیں۔'' O ---۲۴۔ ''اور جن کے مالوں میں مقررہ حصہ ہے۔'' O ---۲۵۔ ''مانگنے والوں کا بھی اور سوال سے بچنے والوں کا بھی۔'' O ---۲۶۔ ''اور جو انصاف کے دن پر یقین رکھتے ہیں۔'' O ---۲۷۔ ''اور جو اپنے رب کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں۔'' O ---۲۸۔ ''بیشک ان کے رب کا عذاب بے خوف ہونے کی چیز نہیں۔'' O ---۲۹۔ ''اور جو لوگ اپنی شرمگاہوں کی (حرام سے) حفاظت کرتے ہیں۔'' O ---۳۰۔ ''ہاں ان کی بیویوں اور لونڈیوں کے بارے میں جن کے وہ مالک ہیں انہیں کوئی ملامت نہیں۔'' O ---۳۱۔ ''اب جو کوئی اس کے علاوہ (راہ) ڈھونڈے گا تو ایسے لوگ حد سے گزر جانے والے ہوں گے۔'' ۞ ---۳۲۔ ''اور جو اپنی امانتوں کا اور اپنے قول و قرار کا پاس رکھتے ہیں۔'' O ---۳۳۔ ''اور جو اپنی گواہیوں پر سیدھے اور قائم رہتے ہیں۔'' O ---۳۴۔ ''اور جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔'' O ---۳۵۔ ''یہی لوگ جنتوں میں عزت والے ہوں گے۔'' O ---۳۶۔ ''پس کافروں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ تیری طرف دوڑتے آتے ہیں۔'' ۞ ---۳۷۔ ''دائیں اور بائیں سے گروہ کے گروہ۔'' O ---[یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے کفار کا ذکر ہے کہ وہ آپ کی مجلس میں دوڑے دوڑے آتے' لیکن آپ کی باتیں سن کر عمل کرنے کے بجائے ان کا مذاق اڑاتے اور ٹولیوں میں بٹ جاتے۔ اور دعویٰ یہ کرتے کہ اگر مسلمان جنت میں گئے تو ہم ان سے پہلے جنت میں جائیں گے' اللہ نے اگلی آیت میں ان کے اس زعم باطل کی تردید فرمائی۔ (از تفسیر ۲ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۳۸۔ ''کیا ان میں سے ہر ایک کی توقع یہ ہے کہ وہ نعمتوں والی جنت میں داخل کیا جائے گا؟'' ۞ ---۳۹۔ ''(ایسا) ہرگز نہ ہوگا۔ ہم نے انہیں اس (چیز) سے پیدا کیا ہے جسے وہ جانتے ہیں۔'' O ---۴۲۔ ''پس تو انہیں جھگڑتا کھیلتا چھوڑ دے یہاں تک کہ یہ اپنے اس دن سے جا ملیں جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے۔'' O

(سورۃ الجن ۷۲) ---۱۔ ''(اے محمد ﷺ) آپ فرما دیں کہ مجھے وحی کی گئی ہے کہ جنوں کی ایک جماعت نے (قرآن) سنا اور کہا کہ ہم نے عجیب قرآن سنا ہے۔'' O ---۲۔ ''جو راہ راست کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ ہم اس پر ایمان لا چکے (اب) ہم ہرگز کسی کو بھی اپنے رب کا شریک نہ بنائیں گے۔'' O ---۳۔ ''اور بیشک ہمارے رب کی شان بڑی بلند ہے نہ اس نے کسی کو (اپنی) بیوی بنایا ہے نہ بیٹا۔'' O ---۱۶۔ ''اور (اے نبی یہ بھی فرما دو) کہ اگر لوگ راہ راست پر سیدھے رہتے تو یقیناً ہم انہیں بہت وافر پانی پلاتے۔'' O ---۱۷۔ ''تا کہ ہم اس میں انہیں آزما لیں' اور جو شخص اپنے پروردگار کے ذکر سے منہ پھیر لے گا تو اللہ تعالیٰ اسے سخت عذاب میں مبتلا کر دے گا۔'' O ---۱۸۔ ''اور یہ کہ مسجدیں صرف اللہ ہی کے لئے خاص ہیں پس اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو۔'' O ---۱۹۔ ''اور جب اللہ کا بندہ اس کی عبادت کے لیے کھڑا ہوا تو قریب تھا کہ وہ بھیڑ کی بھیڑ بن کر اس پر پل پڑیں۔'' O ---۲۰۔ ''آپ فرما دیجئے کہ میں تو صرف اپنے رب ہی کو پکارتا ہوں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔'' O ---۲۱۔ ''فرما دیجئے کہ مجھے تمہارے کسی نقصان نفع کا اختیار نہیں۔'' O ---۲۲۔ ''فرما دیجئے کہ مجھے ہرگز کوئی اللہ سے بچا نہیں سکتا اور میں ہرگز اس کے سوا کوئی جائے پناہ بھی پا نہیں سکتا۔'' O ---[تفسیر کے لئے باب نمبر ا، مضمون: اللہ کی پناہ] ---۲۳۔ ''البتہ (میرا کام) اللہ کی بات اور اس کے پیغامات (لوگوں کو) پہنچا دینا ہے' (اب) جو بھی اللہ اور اس کے رسول کی نہ مانے گا اس کے لیے جہنم کی آگ ہے جس میں ایسے لوگ ہمیشہ رہیں گے۔'' O ---۲۴۔ ''(ان کی آنکھ نہ کھلے گی) یہاں تک کہ اسے دیکھ لیں جس کا ان کو وعدہ دیا جاتا ہے پس عنقریب جان لیں گے کہ کس کا مددگار کمزور اور کس کی جماعت کم ہے۔'' O ---۲۵۔ ''فرما دیجئے کہ مجھے معلوم نہیں کہ جس کا وعدہ تم سے کیا جاتا ہے وہ قریب ہے یا میرا رب اس کے لیے دور کی مدت مقرر کرے گا۔'' O ---۲۶۔ ''وہ غیب کا جاننے والا ہے اور اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا۔'' O ---۲۷۔ ''سوائے اس پیغمبر کے جسے وہ پسند کر لے لیکن اس کے بھی آگے پیچھے پہرے دار مقرر کر دیتا ہے۔'' O ---[تفسیر کے لئے باب نمبر ا، مضمون: عالم الغیب] ---۲۸۔ ''تا کہ ان کے اپنے رب کے پیغام پہنچا دینے کا علم ہو جائے اللہ تعالیٰ نے ان کے آس پاس (کی تمام چیزوں) کا احاطہ کر رکھا ہے اور ہر چیز کی گنتی کا شمار کر رکھا ہے۔'' ۞ ---[اس کے تین معنی ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ رسول یہ جان لے کہ فرشتوں نے اس کو اللہ تعالیٰ کے پیغامات ٹھیک پہنچا دیے ہیں' دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ یہ جان لے کہ فرشتوں نے اپنے رب کے پیغامات اس کے رسول تک صحیح صحیح پہنچا دیے ہیں تیسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ یہ جان لے کہ رسولوں

Marfat.com

نے اس کے بندوں تک اپنے رب کے پیغامات ٹھیک ٹھیک پہنچا دیے۔ آیت کے الفاظ ان تینوں معنوں پر حاوی ہیں اور بعید نہیں کہ تینوں ہی مراد ہوں۔ اس کے علاوہ یہ آیت دو مزید باتوں پر بھی دلالت کرتی ہے پہلی بات یہ کہ رسول کو وہ علم غیب عطا کیا جاتا ہے جو فریضہ رسالت کی انجام دہی کے لئے اس کو دینا ضروری ہوتا ہے دوسری بات یہ کہ جو فرشتے نگہبانی کے لئے مقرر کیے جاتے ہیں وہ صرف اسی بات کی نگہبانی نہیں کرتے کہ رسول تک وحی محفوظ طریقے سے پہنچ جائے بلکہ اس بات کی نگہبانی بھی کرتے ہیں کہ رسول اپنے رب کے پیغامات اس کے بندوں تک بے کم و کاست پہنچا دے۔ (از تفسیر ۲۹ تفہیم القرآن)]

(**سورۃ المزمل ۷۳**) ---ا۔ ''اے کپڑے میں لپٹنے والے۔'' O (تفسیر کے لئے باب ہذا، مضمون: قرآن میں القاب حضور صلی اللہ علیہ وسلم۔ المزمل) ---۲۔ ''رات (کے وقت نماز) میں کھڑے ہو جاؤ مگر کم۔'' O ---۳۔ ''آدھی رات یا اس سے بھی کچھ کم کر لے۔'' O ---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۱۴، مضمون: نماز تہجد] ---۴۔ ''یا اس پر بڑھا دے اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر (صاف) پڑھا کر۔'' O ---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۵، مضمون: قرآن حکیم] ---۵۔ ''یقیناً ہم تجھ پر بہت بھاری بات عنقریب نازل کریں گے۔'' O ---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۵، مضمون: قرآن حکیم] ---۶۔ ''بیشک رات کا اٹھنا دل جمعی کے لیے انتہائی مناسب ہے اور بات کو بہت درست کر دینے والا ہے۔'' O ---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۱۴، مضمون: نماز تہجد] ---۷۔ ''یقیناً تجھے دن میں بہت شغل رہتا ہے۔'' O ---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۱۴، مضمون: نماز تہجد] ---۸۔ ''آپ اپنے رب کے نام کا ذکر کیا کریں اور تمام خلائق سے کٹ کر اس کی طرف متوجہ ہو جائیں۔'' O ---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۱، مضمون: ذکر الٰہی] ---۹۔ ''مشرق و مغرب کا پروردگار جس کے سوا کوئی معبود نہیں' آپ اسی کو اپنا کارساز بنالیں۔'' O ---۱۰۔ ''اور جو کچھ وہ کہیں آپ سہتے رہو اور وضعداری کے ساتھ ان سے الگ تھلگ رہو۔'' O ---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۷، مضمون: صبر] ---۱۱۔ ''اور مجھے اور ان جھٹلانے والے آسودہ حال لوگوں کو چھوڑ دیں اور انہیں ذرا سی مہلت دیں۔'' O ---[اے محبوب! آپ نے مجھ پر توکل کر لیا اور مجھے اپنا کارساز بنا لیا۔ اب آپ کو فکر کی ضرورت نہیں چنانچہ اس آیت کے نزول کے بعد بہت جلد یہ اولی النعمۃ میدان بدر میں ذلیل و رسوا کر کے قتل کر دیئے گئے۔ (از تفسیر ۱۱ ضیاء القرآن)] ---۱۵۔ ''بیشک ہم نے تمہاری طرف بھی تم پر گواہی دینے والا رسول بھیج دیا ہے جیسے کہ ہم نے فرعون کے پاس رسول بھیجا تھا۔'' O ---۱۶۔ ''تو فرعون نے اس رسول کی نافرمانی کی تو ہم نے اسے سخت (وبال کی) پکڑ میں پکڑ لیا۔'' O ---۱۷۔ ''تم اگر کافر رہے تو اس دن کیسے پناہ پاؤ گے جو دن بچوں کو بوڑھا کر دے گا۔'' O ---۱۸۔ ''جس دن آسمان پھٹ جائے گا اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہو کر ہی رہنے والا ہے۔'' O ---۱۹۔ ''بیشک یہ نصیحت ہے پس جو چاہے اپنے رب کی طرف راہ اختیار کرے۔'' O ---۲۰۔ ''آپ کا رب بخوبی جانتا ہے کہ آپ اور آپ کے ساتھ کے لوگوں کی ایک جماعت قریب دو تہائی رات کے اور آدھی رات کے اور ایک تہائی رات کے تہجد پڑھتی ہے اور رات دن کا پورا اندازہ اللہ تعالیٰ کو ہی ہے وہ (خوب) جانتا ہے کہ تم اسے ہرگز نہ نبھا سکو گے پس اس نے تم پر مہربانی کی لہذا جتنا قرآن پڑھنا تمہارے لیے آسان ہو اتنا ہی پڑھو وہ جانتا ہے کہ تم میں بعض بیمار بھی ہوں گے' بعض دوسرے زمین میں چل پھر کر اللہ تعالیٰ کا فضل (یعنی روزی بھی) تلاش کریں گے اور کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد بھی کریں گے' سو تم بہ آسانی جتنا قرآن پڑھ سکو پڑھو اور نماز کی پابندی رکھو اور زکوۃ دیتے رہا کرو اور اللہ تعالیٰ کو اچھا قرض دو۔ اور جو نیکی تم اپنے لیے آگے بھیجو گے اسے اللہ تعالیٰ کے ہاں بہتر سے بہتر اور ثواب میں بہت زیادہ پاؤ گے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے رہو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔'' O

(**سورۃ المدثر ۷۴**) ---۹۔ ''تو وہ دن بڑا سخت دن ہوگا۔'' O ---۲۔ ''کھڑا ہو جا اور آگاہ کر دے۔'' O ---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۱۴، مضمون: خبردار کرنا] ---۳۔ ''اور اپنے رب ہی کی بڑائیاں بیان کر۔'' O ---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۱، مضمون اللہ اکبر] ---۴۔ ''اپنے کپڑوں کو پاک رکھا کر۔'' O ---[یعنی قلب و نیت کے ساتھ کپڑے بھی پاک رکھ۔ یہ حکم اس لئے دیا کہ مشرکین مکہ طہارت کا اہتمام نہیں کرتے تھے۔ (از تفسیر ۲ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۱۴، مضمون: طہارت] ---۵۔ ''ناپاکی کو چھوڑ دے۔'' O ---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۱۴، مضمون: بت پرستی] ---۶۔ ''اور احسان کر کے زیادہ لینے کی خواہش نہ کر۔'' O ---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۱۴، مضمون: احسان جتانا] ---۱۱۔ ''مجھے اور اسے چھوڑ دے جسے میں نے اکیلا پیدا کیا ہے۔'' O ---[یہ کلمہ وعید و تہدید ہے کہ اسے' جسے میں نے ماں کے پیٹ میں اکیلا پیدا کیا' اس کے پاس مال تھا نہ اولاد' اور مجھے اکیلا چھوڑ دو' یعنی میں خود ہی اس سے نمٹ لوں گا' کہتے ہیں کہ یہ ولید بن مغیرہ کی طرف اشارہ ہے' یہ کفر و طغیان میں بہت بڑھا ہوا تھا' اس لئے اس کا خصوصی طور پر ذکر کیا ہے۔ واللہ اعلم۔ (از تفسیر ۶ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ القیمۃ ۷۵**) ---۱۶۔ ''(اے نبی) آپ قرآن کو جلدی (یاد کرنے) کے لیے اپنی زبان کو حرکت نہ دیں۔'' O ---[حضرت جبرائیل علیہ السلام جب وحی لے کر آتے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے ساتھ عجلت سے پڑھتے جاتے کہ کہیں کوئی لفظ بھول نہ جائے اللہ نے آپ کو فرشتے کے ساتھ ساتھ اس طرح پڑھنے سے منع فرما دیا (صحیح بخاری' تفسیر سورۃ القیامۃ) یہ مضمون پہلے بھی گزر چکا ہے' چنانچہ اس حکم کے بعد آپ خاموشی سے سنتے۔ (از تفسیر ۱ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۱۷۔ ''اس کا جمع کرنا اور (آپ کی زبان سے) پڑھنا ہمارے ذمہ ہے۔'' O ---[یعنی آپ کے سینے میں اس کا جمع کر دینا اور آپ کی

Marfat.com

زبان پر ان کی قرأت کو جاری کر دینا ہماری ذمے داری ہے' تاکہ اس کا کوئی حصہ آپ کی یادداشت سے نہ نکلے اور آپ کے ذہن سے محو نہ ہو۔ (از تفسیر ۲ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۸۔ ''ہم جب اسے پڑھ لیں تو آپ اس کے پڑھنے کی پیروی کریں۔'' O---[یعنی فرشتے (جبرائیل علیہ السلام) کے ذریعے سے جب ہم ان کی قرأت آپ پر پوری کر لیں۔ (از تفسیر ۳ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۹۔ ''پھر اس کا واضح کر دینا ہمارے ذمہ ہے۔'' O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۱۴، مضمون: حدیث وسنت]

(**سورۃ الدھر** ۷۶)---۲۳۔ ''بیشک ہم نے تجھ پر بتدریج قرآن نازل کیا ہے۔'' O---[یہاں مخاطب بظاہر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں' لیکن دراصل روئے سخن کفار کی طرف ہے۔ کفار مکہ کہتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ قرآن خود سوچ سوچ کر بنا رہے ہیں' ورنہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی فرمان آتا تو اکٹھا ایک ہی مرتبہ آ جاتا۔ اللہ تعالیٰ نے پورے زور کے ساتھ فرمایا ہے کہ اس کے نازل کرنے والے ہم ہیں' یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے مصنف نہیں ہیں' اور ہم ہی اس کو بتدریج نازل کر رہے ہیں' یعنی یہ ہماری حکمت کا تقاضا ہے کہ اپنا پیغام بیک وقت ایک کتاب کی شکل میں نازل نہ کر دیں' بلکہ اسے تھوڑا تھوڑا کر کے بھیجیں۔ (از تفسیر ۲۷ تفہیم القرآن)]---۲۴۔ ''پس تو اپنے رب کے حکم پر قائم رہ اور ان میں سے کسی گنہگار یا ناشکرے کا کہنا نہ مان۔'' O---[یعنی تمہارے رب نے جس کار عظیم پر تمہیں مامور کیا ہے اس کی سختیوں اور مشکلات پر صبر کرو جو کچھ بھی تم پر گزر جائے اس پامردی کے ساتھ برداشت کرتے چلے جاؤ اور پائے ثبات میں لغزش نہ آنے دو۔ (از تفسیر ۲۸ تفہیم القرآن)]

(**سورۃ النازعات** ۷۹)---۴۲۔ ''لوگ آپ سے قیامت کے واقع ہونے کا وقت دریافت کرتے ہیں۔'' O---۴۳۔ ''آپ کو اس کے بیان کرنے سے کیا تعلق؟'' O---۴۴۔ ''اس کے علم کی انتہا تو اللہ کی جانب ہے۔'' O---۴۵۔ ''آپ تو صرف اس سے ڈرتے رہنے والوں کو آگاہ کرنے والے ہیں۔'' O---۴۶۔ ''جس روز یہ اسے دیکھ لیں گے تو ایسا معلوم ہوگا کہ صرف دن کا آخری حصہ یا اول حصہ ہی (دنیا میں) رہے ہیں۔'' O

(**سورۃ عبس** ۸۰)---۱۔ ''وہ ترش رو ہوا اور منہ موڑ لیا۔'' O---[اس کی شان نزول میں تمام مفسرین کا اتفاق ہے کہ یہ حضرت عبداللہ بن ام مکتوم کے بارے میں نازل ہوئی۔ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اشراف قریش بیٹھے گفتگو کر رہے تھے کہ اچانک ابن ام مکتوم جو نابینا تھے' تشریف لے آئے اور آ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دین کی باتیں پوچھنے لگے' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر کچھ ناگواری محسوس کی اور کچھ بے توجہی سی برتی۔ چنانچہ تنبیہ کے طور پر ان آیات کا نزول ہوا۔ (ترمذی' تفسیر سورۂ عبس' صحیحہ الالبانی) (از تفسیر ۱ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۲۔ ''(صرف اس لیے) کہ اس کے پاس ایک نابینا آیا۔'' O---[ابن ام مکتوم کی آمد سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر ناگواری کے اثرات ظاہر ہوئے' اسے عبس سے اور بے توجہی کو تَوَلّٰی سے تعبیر فرمایا۔ (از تفسیر ۲ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۳۔ ''تجھے کیا خبر شاید وہ سنور جاتا۔'' O---[یعنی وہ نابینا تجھ سے دینی رہنمائی حاصل کر کے عمل صالح کرتا جس سے اس کا اخلاق و کردار سنور جاتا' اس کے باطن کی اصلاح ہو جاتی اور تیری نصیحت سننے سے اس کو فائدہ ہوتا۔ (از تفسیر ۳ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۴۔ ''یا نصیحت سنتا اور اسے نصیحت فائدہ پہنچاتی۔'' O---۵۔ ''جو بے پروائی کرتا ہے۔'' O---۶۔ ''اس کی طرف تو تو پوری توجہ کرتا ہے۔'' O---۷۔ ''حالانکہ اس کے نہ سنورنے سے تجھ پر کوئی الزام نہیں۔'' O---۸۔ ''اور جو شخص تیرے پاس دوڑتا ہوا آتا ہے۔'' O---۹۔ ''اور وہ ڈر (بھی) رہا ہے۔'' O---۱۱۔ ''یہ ٹھیک نہیں قرآن تو نصیحت (کی چیز) ہے۔'' O---[یعنی غریب سے یہ اعراض اور اصحاب حیثیت کی طرف خصوصی توجہ' یہ ٹھیک نہیں۔ مطلب ہے کہ آئندہ اس کا اعادہ نہ ہو۔ (از تفسیر ۷ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۳۔ ''(یہ تو) پُرعظمت صحیفوں میں (ہے)۔'' O---۱۴۔ ''جو بلند و بالا اور پاک صاف ہے۔'' O---۱۵۔ ''ایسے لکھنے والوں کے ہاتھوں میں ہے۔'' O---۱۶۔ ''جو بزرگ اور پاکباز ہیں۔'' O

(**سورۃ التکویر** ۸۱)---۲۲۔ ''اور تمہارا ساتھی دیوانہ نہیں ہے۔'' O---[یہ خطاب اہل مکہ سے ہے اور صاحب سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ یعنی تم جو گمان رکھتے ہو کہ تمہارا ہم نسب اور ہم وطن ساتھی (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) دیوانہ ہے۔ نعوذ باللہ۔ ایسا نہیں ہے' ذرا قرآن پڑھ کر تو دیکھو کہ کیا کوئی دیوانہ ایسے معارف و حقائق بیان کر سکتا ہے اور گزشتہ قوموں کے صحیح صحیح حالات بتلا سکتا ہے جو اس قرآن میں بیان کیے گئے ہیں۔ (از تفسیر ۲ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۲۳۔ ''اس نے اس (فرشتے) کو آسمان کے کھلے کنارے پر دیکھا بھی ہے۔'' O---[یہ پہلے گزر چکا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو دو مرتبہ ان کی اصلی حالت میں دیکھا ہے' جن میں سے ایک کا یہاں ذکر ہے' یہ ابتدائے نبوت کا واقعہ ہے' اس وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام کے چھ سو پر تھے' جنہوں نے آسمان کے کناروں کو بھر دیا تھا۔ دوسری مرتبہ معراج کے موقعے پر دیکھا' جیسا کہ سورہ نجم میں تفصیل گزر چکی ہے۔ (از تفسیر ۳ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۲۴۔ ''اور یہ غیب کی باتوں کو بتلانے میں بخیل بھی نہیں۔'' O---[یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم سے کوئی بات چھپا کر نہیں رکھتے' غیب کے جو حقائق بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان پر کھولے گئے ہیں' خواہ وہ اللہ کی ذات و صفات کے بارے میں ہوں' یا فرشتوں کے بارے میں' یا زندگی بعد موت اور قیامت اور آخرت اور جنت اور دوزخ کے بارے میں' سب کچھ تمہارے سامنے بے کم و کاست بیان کر دیتے ہیں۔ (از تفسیر ۲۰ تفہیم

Marfat.com

القرآن)]---۲۵۔''اور یہ قرآن شیطان مردود کا کلام نہیں۔''O---[یعنی تمہارا یہ خیال غلط ہے کہ کوئی شیطان آ کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کان میں یہ باتیں پھونک دیتا ہے۔شیطان کا آخر یہ کام کب ہوسکتا ہے کہ وہ انسان کو شرک اور بت پرستی اور دہریت والحاد سے ہٹا کر خدا پرستی اور توحید کی تعلیم دے۔انسان کو شتر بے مہار بن کر رہنے کے بجائے خدا کے حضور ذمہ داری اور جوابدہی کا احساس دلائے۔جاہلانہ رسموں اور ظلم اور بداخلاقی اور بدکرداری سے منع کر کے پاکیزہ زندگی' عدل اور تقویٰ اور اخلاق فاضلہ کی طرف رہنمائی کرے۔(ازتفسیر ۲۱ تفہیم القرآن)]---۲۶۔''پھر تم کہاں جارہے ہو۔''۞---[یعنی کیوں اس سے اعراض کرتے ہو؟اور اس کی اطاعت نہیں کرتے؟(ازتفسیر ۶ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ البروج ۸۵)---۱۷۔''تجھے لشکروں کی خبر بھی ملی ہے؟''O---۱۸۔''(یعنی) فرعون اور ثمود کی۔''O---[اے میرے حبیب!سرکش اور بغاوت کا علم بلند کرنے والے صرف یہی لوگ نہیں۔ان سے پہلے کئی فرعون وثمود اور ان کے جرار لشکر اپنا جاہ وجلال دکھا چکے ہیں' خدا کی مخلوق پر جوروستم کی انتہا کر چکے ہیں' خدا کی زمین کو بے گناہوں کے خون سے رنگین بنا چکے ہیں' لیکن وہ سب فنا ہو چکے' سب کا نام ونشان مٹ گیا' وہ لوگ اس غلط فہمی میں مبتلا تھے کہ ان سے طاقتور اور کوئی نہیں' ان کا گھیراؤ نہیں کیا جاسکتا لیکن وہ خداوند عالم اور اس کی طاقتوں کو بھلائے ہوئے تھے۔(ازتفسیر ۱۳ ضیاء القرآن)]

(سورۃ الطارق ۸۶)---۱۳۔''بیشک یہ (قرآن) البتہ دوٹوک فیصلہ کرنے والا کلام ہے۔''O---۱۴۔''یہ ہنسی کی (اور بے فائدہ) بات نہیں۔''O---۱۵۔''البتہ کافر داؤ گھات میں ہیں۔''O---[یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو دین حق لے کر آئے ہیں' اس کو ناکام کرنے کے لئے سازشیں کرتے ہیں' یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دھوکہ اور فریب دیتے ہیں اور منہ پر ایسی باتیں کرتے ہیں کہ دل میں اس کے برعکس ہوتا ہے۔(ازتفسیر ۵ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۶۔''اور میں بھی ایک چال چل رہا ہوں۔''O---۱۷۔''آپ کافروں کو مہلت دیں انہیں تھوڑے دنوں چھوڑ دیں۔''O---[یعنی انہیں ذرا مہلت دو کہ جو کچھ یہ کرنا چاہیں کر دیکھیں۔زیادہ مدت نہ گزرے گی کہ نتیجہ ان کے سامنے خود آجائے گا اور انہیں معلوم ہوجائے گا کہ میری تدبیر کے مقابلہ میں ان کی چالیں کتنی کارگر ہوئیں۔(ازتفسیر ۱۰ تفہیم القرآن)]

(سورۃ الاعلیٰ ۸۷)---۶۔''ہم تجھے پڑھائیں گے پھر تو نہ بھولے گا۔''۞---[رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کے الفاظ کو اس خوف سے دہراتے جاتے تھے کہیں بھول نہ جائیں مجاہد اور کلبی کہتے ہیں کہ جبریل وحی سنا کر فارغ ہوتے تھے کہ حضور ﷺ بھول جانے کے اندیشے سے ابتدائی حصہ دہرانے لگتے تھے اسی بنا پر اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اطمینان دلایا کہ وحی کے نزول کے وقت آپ خاموشی سے سنتے رہیں ہم آپ کو اسے پڑھوا دیں گے اور وہ ہمیشہ کے لئے آپ کو یاد ہوجائے گی اس بات کا کوئی اندیشہ آپ نہ کریں کہ اس کا کوئی لفظ بھی آپ بھول جائیں گے یہ تیسرا موقع ہے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی اخذ کرنے کا طریقہ سکھایا گیا ہے اس سے پہلے کے دو مواقع سورہ طٰہٰ آیت ۱۱۴ اور سورہ قیامہ آیات ۱۶ تا ۱۹ میں گزر چکے ہیں اس آیت سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ قرآن جس طرح معجزے کے طور پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا گیا تھا اسی طرح معجزے کے طور پر ہی اس کا ایک ایک لفظ آپ کے حافظے میں محفوظ بھی کر دیا گیا تھا اور اس بات کا کوئی امکان باقی نہیں رہنے دیا گیا تھا کہ آپ اس میں سے کوئی چیز بھول جائیں' اس کے کسی لفظ کی جگہ کوئی دوسرا ہم معنی لفظ آپ کی زبان مبارک سے ادا ہوجائے۔(ازتفسیر ۷ تفہیم القرآن)]---۷۔''مگر جو کچھ اللہ چاہے۔وہ ظاہر اور پوشیدہ کو جانتا ہے۔''۞---۸۔''ہم آپ کے لیے آسانی پیدا کر دیں گے۔''۞---۹۔''تو آپ نصیحت کرتے رہیں اگر نصیحت کچھ فائدہ دے۔''۞

(سورۃ الغاشیۃ ۸۸)---۲۱۔''پس آپ انہیں سمجھاتے رہا کریں۔آپ کا کام تو سمجھانا ہی ہے۔''O---[یعنی آپ کا کام صرف تذکیر اور تبلیغ دعوت ہے' اس کے علاوہ یا اس سے بڑھ کر نہیں۔(ازتفسیر ۵ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۲۲۔''آپ ان کو جبر سے منوانے والے تو نہیں ہیں۔''O---[یعنی اگر معقول دلیل سے کوئی شخص بات نہیں مانتا تو نہ مانے تمہارے سپرد یہ کام تو نہیں کیا گیا ہے کہ نہ ماننے والوں سے زبردستی منواؤ۔تمہارا کام صرف یہ ہے کہ لوگوں کو صحیح اور غلط کا فرق بتا دو اور غلط راہ پر چلنے کے انجام سے خبردار کر دو' سو یہ فرض تم انجام دیتے رہو۔(ازتفسیر ۸ تفہیم القرآن)]---۲۳۔''ہاں! جو شخص روگردانی کرے اور کفر کرے۔''O

(سورۃ البلد ۹۰)---۲۔''اور آپ اس شہر میں مقیم ہیں۔''O---[اصل الفاظ میں انت حل بھذا البلد۔اس کے تین معنی مفسرین نے بیان کیے ہیں ایک یہ کہ آپ اس شہر میں مقیم ہیں اور آپ کے مقیم ہونے سے اس کی عظمت میں اور اضافہ ہوگیا ہے۔دوسرے یہ کہ اگرچہ یہ شہر حرم ہے مگر ایک وقت آئے گا جب کچھ دیر کے لئے یہاں جنگ کرنا اور دشمنان دین کو قتل کرنا آپ کے لئے حلال ہوجائے گا تیسرے یہ کہ اس شہر میں جنگل کے جانوروں تک کو مارنا اور درختوں تک کو کاٹنا اہل عرب کے نزدیک حرام ہے اور ہر ایک کو یہاں امن میسر ہے لیکن حال یہ ہوگیا ہے کہ اے نبی! تمہیں یہاں کوئی امن نصیب نہیں تمہیں ستانا اور تمہارے قتل کی تدبیریں کرنا حلال کرلیا گیا ہے اگرچہ الفاظ میں تینوں معنوں کی گنجائش ہے۔لیکن جب ہم آگے کے مضمون پر غور کرتے ہیں تو محسوس ہوتا ہے کہ پہلے دو معنی اس سے کوئی مناسبت نہیں رکھتے اور تیسرے مفہوم ہی اس سے میل کھاتا ہے۔(ازتفسیر ۳ تفہیم القرآن)]

Marfat.com

(سورۃ الضحیٰ ۹۳)---ا۔ ''قسم ہے چاشت کے وقت کی۔'' ○---۲۔ ''اور قسم ہے رات کی جب چھا جائے۔'' ○---۳۔ ''نہ تو تیرے رب نے تجھے چھوڑا ہے اور نہ وہ بیزار ہو گیا ہے۔'' ۞---[روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ کچھ مدت تک رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کا نزول بند رہا تھا۔ مختلف روایات میں مدت مختلف بیان کی گئی ہے ابن جریج نے ۱۲ روز' کلبی نے ۱۵ روز ابن عباسؓ نے ۲۵ روز' سدی اور مقاتل نے ۴۰ روز اس کی مدت بیان کی ہے بہر حال یہ زمانہ اتنا طویل تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس پر سخت غمگین ہو گئے تھے اور مخالفین بھی آپ کو طعنے دینے لگے تھے کیونکہ حضور ﷺ پر جو نئی سورت نازل ہوتی تھی اسے آپ لوگوں کو سنایا کرتے تھے' اس لئے جب اچھی خاصی مدت تک آپ نے کوئی نئی وحی لوگوں کو نہیں سنائی تو مخالفین نے سمجھ لیا کہ وہ سرچشمہ بند ہو گیا ہے جہاں سے یہ کلام آتا تھا' جندبؓ بن عبداللہ البجلی کی روایت ہے کہ جب جبریل علیہ السلام کے آنے کا سلسلہ رک گیا تو مشرکین نے کہنا شروع کر دیا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ان کے رب نے چھوڑ دیا ہے (ابن جریر' طبرانی' عبد بن حمید' سعید بن منصور' ابن مردودیہ) دوسری روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ ابو لہب کی بیوی ام جمیل نے' جو حضور ﷺ کی چچی ہوتی تھی اور جس کا گھر حضور ﷺ کے مکان سے متصل تھا' آپ سے کہا ''معلوم ہوتا ہے کہ تمہارے شیطان نے تمہیں چھوڑ دیا ہے''۔ عوفی اور ابن جریر نے ابن عباسؓ کی روایت نقل کی ہے کئی روز تک جبریلؑ کی آمد رک جانے سے حضور ﷺ پریشان ہو گئے اور مشرکین کہنے لگے۔ ان کا رب ان سے ناراض ہے اور اس نے انہیں چھوڑ دیا ہے۔

اس کیفیت میں یہ سورت حضور کو تسلی دینے کے لئے نازل ہوئی اس میں دن کی روشنی اور رات کے سکون کی قسم کھا کر حضور ﷺ سے فرمایا گیا کہ تمہارے رب نے تمہیں چھوڑ دیا ہے اور نہ وہ تم سے ناراض ہوا ہے۔ اس بات پر ان دونوں چیزوں کی قسم جس مناسبت سے کھائی گئی ہے وہ یہ ہے کہ جس طرح دن کا روشن ہونا اور رات کا تاریکی اور سکون لیے ہوئے چھا جانا' کچھ اس بنا پر نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ دن کے وقت لوگوں سے خوش اور رات کے وقت ان سے ناراض ہو جاتا ہے' بلکہ یہ دونوں حالتیں ایک عظیم حکمت و مصلحت کے تحت طاری ہوتی ہیں' اسی طرح تم پر کبھی وحی بھیجنا اور کبھی اس کو روک لینا بھی حکمت و مصلحت کی بنا پر ہے اس کا کوئی تعلق اس بات سے نہیں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ تم سے خوش ہو تو وحی بھیجے' اور جب وہ وحی نہ بھیجے تو اس کے معنی یہ ہوں کہ وہ تم سے ناخوش ہے اور اس نے تمہیں چھوڑ دیا ہے اس کے علاوہ دوسری مناسبت اس مضمون سے اس قسم کی یہ ہے کہ جس طرح دن کی روشنی اگر مسلسل آدمی پر طاری رہے تو وہ اسے تھکا دے' اس لئے ایک وقت خاص تک دن کے روشن رہنے کے بعد رات کا آنا ضروری ہے تاکہ اس میں انسان کو سکون ملے اسی طرح وحی کی روشنی اگر تم پر پے در پے پڑتی رہے تو تمہارے اعصاب اس کو برداشت نہ کر سکیں گے' اس لئے وقتاً فوقتاً فترۃ (نزول وحی کا سلسلہ رک جانے) کا ایک زمانہ بھی اللہ تعالیٰ نے مصلحت کی بنا پر رکھا ہے تاکہ وحی کے نزول سے جو بار تم پر پڑتا ہے اس کے اثرات زائل ہو جائیں اور تمہیں سکون حاصل ہو جائے۔ گویا آفتاب وحی کا طلوع بمنزلہ روز روشن ہے اور زمانہ فترۃ بمنزلہ سکون شب۔ (از تفسیر ۳ تفہیم القرآن)]---۴۔ ''یقیناً آپ کے لیے انجام آغاز سے بہتر ہو گا۔'' ○---[یہ خوشخبری اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی حالت میں دی تھی جبکہ چند مٹھی بھر آدمی آپ کے ساتھ تھے' ساری قوم آپ کی مخالف تھی' بظاہر کامیابی کے آثار دور دور کہیں نظر نہ آتے تھے۔ اسلام کی شمع مکہ ہی میں ٹمٹما رہی تھی اور اسے بجھا دینے کے لئے ہر طرف طوفان اٹھ رہے تھے اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے فرمایا کہ ابتدائی دور کی مشکلات سے آپ ذرا پریشان نہ ہوں۔ ہر بعد کا دور پہلے دور سے آپ کے لئے بہتر ثابت ہو گا آپ کی قوت' آپ کی عزت و شوکت اور آپ کی قدر و منزلت برابر بڑھتی چلی جائے گی اور آپ کا نفوذ و اثر پھیلتا چلا جائے گا۔ پھر یہ وعدہ صرف دنیا ہی تک محدود نہیں ہے' اس میں یہ وعدہ بھی شامل ہے کہ آخرت میں جو مرتبہ آپ کو ملے گا وہ اس مرتبے سے بھی بدرجہا بڑھ کر ہو گا جو دنیا میں آپ کو حاصل ہو گا۔ طبرانی نے اوسط میں اور بیہقی نے دلائل میں ابن عباسؓ کی روایت نقل کی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ''میرے سامنے وہ تمام فتوحات پیش کی گئیں جو میرے بعد میری امت کو حاصل ہونے والی ہیں۔ اس پر مجھے بڑی خوشی ہوئی۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد نازل فرمایا کہ آخرت تمہارے لئے دنیا سے بھی بہتر ہے۔''']---۵۔ ''اور عنقریب آپ کا رب آپ کو اتنا عطا فرمائے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔'' ○---[اس سے دنیا کی فتوحات اور آخرت کا اجر و ثواب مراد ہے' اس میں وہ حق شفاعت بھی داخل ہے جو آپ ﷺ کو اپنی امت کے گناہ گاروں کے لئے ملے گا۔ (از تفسیر ۶ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۶۔ ''کیا اس نے نہیں پایا آپ کو یتیم (پھر اپنی آغوش رحمت میں) جگہ دی۔'' ۞---[وہ لطف و کرم جس سے اللہ تعالیٰ اپنے حبیب مکرم کو نوازنے والا ہے اس کے ذکر کے بعد اب ان انعامات و احسانات کو بیان فرمایا جا رہا ہے جس سے آپ کو اس سے پہلے سرفراز کیا جا چکا ہے تاکہ قلب مبارک کی تسکین و مسرت کا باعث ہو' اس لئے ان جملہ کو الگ مستقلاً ذکر کیا گیا۔

اس آیت میں اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام شکم مادر میں ہی تھے کہ والد ماجد کا سایہ اٹھ گیا۔ پیدا ہوئے تو یتیم تھے' لیکن والدہ ماجدہ نے انتہائی محبت و پیار سے پروان چڑھایا۔ عمر شریف چھ سال کی ہوئی تو والدہ ماجدہ بھی دار البقاء کو سدھاریں تو آپ کی پرورش کی خدمت آپ کے دادا حضرت عبدالمطلب نے سنبھالی۔ آٹھ سال کی عمر میں جد محترم بھی داغ مفارقت دے گئے تو یہ سعادت حضور کے حقیقی اور شفیق چچا جناب ابو طالب کے سپرد ہوئی۔ ان کے خادم ...[illegible] اس خدمت کو اس حسن و خوبی سے انجام دیا کہ اس کی مثال پیش نہیں کی جا سکتی۔ ویسے تو ہر ماں اپنے لخت جگر پر سو جان سے قربان ہوتی

Marfat.com

ہے' ہر دادا اپنے متوفی فرزند کے یتیم بچے کو بڑی محبت بھری نگاہوں سے دیکھتا ہے اور چچا کا پیار بھی اپنے فوت شدہ بھائی کے فرزند کے لئے بڑا عمیق ہوتا ہے لیکن یہاں معاملہ ہی بالکل جدا ہے بچپن سے ہی جو علامات سعادت ونجابت وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتی رہیں اس نے ماں' دادا اور چچا کی محبت میں کئی گنا اضافہ کر دیا۔ (از تفسیر ۶ ضیاء القرآن)]---۷۔''اور آپ کو اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو منزل مقصود تک پہنچا دیا۔'' O---[نبوت سے پہلے حضور ﷺ اللہ کی ہستی اور اس کی وحدانیت کے قائل تو ضرور تھے' اور آپ کی زندگی گناہوں سے پاک اور فضائل اخلاق سے آراستہ بھی تھی' لیکن آپ کو دین حق اور اس کے اصول اور احکام کا علم نہ تھا' جیسا کہ قرآن میں فرمایا گیا ہے (الشوریٰ آیت ۵۲) ترجمہ ''تم نہ جانتے تھے کہ کتاب کیا ہوتی ہے اور نہ ایمان کی تمہیں کوئی خبر تھی''۔ یہ معنی بھی اس آیت کے ہوسکتے ہیں کہ حضور ﷺ ایک جاہلی معاشرے میں گم ہو کر رہ گئے تھے اور ایک ہادی ورہبر ہونے کی حیثیت سے آپ کی شخصیت نبوت سے پہلے نمایاں نہیں ہو رہی تھی۔ یہ مطلب بھی ہوسکتا ہے کہ جاہلیت کے صحرا میں آپ ایک اکیلے درخت کی حیثیت سے کھڑے تھے جس میں پھل لانے اور ایک پورا باغ کا باغ پیدا کر دینے کی صلاحیت تھی مگر نبوت سے پہلے یہ صلاحیت کام نہیں آ رہی تھی۔ یہ مراد بھی ہوسکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو غیر معمولی قوتیں آپ کو عطا کی تھیں وہ جاہلیت کے ناسازگار ماحول میں ضائع ہو رہی تھیں ضلال کو غفلت کے معنی میں بھی لیا جاسکتا ہے یعنی آپ ان حقائق اور علوم سے غافل تھے جن سے نبوت کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو آگاہ فرمایا۔ یہ بات خود قرآن میں بھی ایک جگہ ارشاد ہوئی ہے۔ ترجمہ ''اور اگرچہ تم اس سے پہلے ان باتوں سے غافل تھے''۔ (از تفسیر ۶ تفہیم القرآن)]---۸۔''اور اس نے آپ کو حاجت مند پایا تو غنی کر دیا۔'' O---[تونگر کا مطلب ہے' اپنے سوا تجھ کو ہر ایک سے بے نیاز کر دیا' پس تو فقر میں صابر اور غنا میں شاکر رہا' جیسے خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی فرمان ہے کہ ''تونگری' ساز وسامان کی کثرت کا نام نہیں ہے' اصل تونگری دل کی تونگری ہے۔ (از تفسیر ۳ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۹۔''پس کسی یتیم پر سختی نہ کیجئے۔'' O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۸، مضمون: یتیموں کے حقوق]

(**سورۃ الانشراح ۹۴**)---۱۔''کیا ہم نے آپ کی خاطر آپ کا سینہ کشادہ نہیں کر دیا۔'' O---[اس سوال سے کلام کا آغاز' اور پھر بعد کا مضمون یہ ظاہر کرتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس زمانے میں ان شدید مشکلات پر سخت پریشان تھے جو دعوت اسلامی کا کام شروع کرنے کے بعد ابتدائی دور میں آپ کے پیش آ رہی تھیں ان حالات میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو مخاطب کر کے تسلی دیتے ہوئے فرمایا کہ اے نبی ﷺ' کیا ہم نے یہ عنایات تم پر نہیں کی ہیں؟ پھر ان ابتدائی مشکلات پر تم پریشان کیوں ہوتے ہو؟ (از تفسیر ا تفہیم القرآن)، [گزشتہ سورۃ میں تین انعامات کا ذکر تھا' اس سورۃ میں مزید تین احسانات جتلائے جا رہے ہیں۔ سینہ کھول دینا' ان میں پہلا ہے' اس کا مطلب ہے سینے کا منور اور فراخ ہو جانا' تاکہ حق واضح بھی ہو جائے اور دل میں سما بھی جائے اسی مفہوم میں قرآن کریم کی یہ آیت ہے (سورۃ الانعام ۱۲۵) ''جس کو اللہ تعالیٰ کی ہدایت سے نوازنے کا ارادہ کرے' اس کا سینہ اسلام کے لئے کھول دیتا ہے''۔ یعنی وہ اسلام کو دین حق کے طور پر پہچان بھی لیتا ہے اور اسے قبول بھی کر لیتا ہے۔ اس شرح صدر میں وہ شق صدر بھی آ جاتا ہے جو معتبر روایات کی رو سے دو مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا گیا۔ ایک مرتبہ بچپن میں' جب کہ آپ ﷺ عمر کے چوتھے سال میں تھے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور انہوں نے آپ ﷺ کا دل چیرا اور اس سے وہ حصہ شیطانی نکال دیا جو ہر انسان کے اندر ہے' پھر اسے دھو کر بند کر دیا' دوسری مرتبہ معراج کے موقعے پر' اس موقع پر آپ ﷺ کا سینہ مبارک چاک کر کے دل نکالا گیا' اسے آب زمزم سے دھو کر اپنی جگہ رکھ دیا گیا اور اسے ایمان وحکمت سے بھر دیا گیا۔ (از تفسیر ۷ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۲۔ ''اور ہم نے اتار دیا ہے آپ سے آپ کا بوجھ۔'' O---[یہ بوجھ نبوت سے قبل چالیس سالہ دور زندگی سے متعلق ہے۔ اس دور میں اگرچہ اللہ نے آپ ﷺ کو گناہوں سے محفوظ رکھا' کسی بت کے سامنے آپ ﷺ سجدہ ریز نہیں ہوئے' کبھی شراب نوشی نہیں کی اور بھی دیگر برائیوں سے دامن کش رہے' تاہم معروف معنوں میں اللہ کی عبادت واطاعت کا بوجھ تھا' جو حقیقت میں تو نہیں تھا' لیکن آپ ﷺ کے احساس و دل ودماغ پر اس چالیس سالہ عدم عبادت وعدم اطاعت کا بوجھ تھا' جو حقیقت میں تو نہیں تھا' لیکن آپ ﷺ کے احساس وشعور نے اسے بوجھ بنا کر رکھا تھا۔ اللہ نے اسے اتار دینے کا اعلان فرما کر آپ ﷺ پر احسان فرمایا۔ یہ گویا وہی مفہوم ہے جو (سورۃ الفتح) کا ہے۔ بعض کہتے ہیں' یہ نبوت کا بوجھ تھا' جسے اللہ نے ہلکا کر دیا' یعنی اس راہ کی مشکلات برداشت کرنے کا حوصلہ اور تبلیغ ودعوت میں آسانیاں پیدا فرما دیں۔ (از تفسیر ۲ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۳۔''جس نے بوجھل کر دیا تھا آپ کی پیٹھ کو'' O---[آپ کے سامنے بت پوجے جا رہے تھے۔ شرک اور مشرکانہ اوہام ورسوم کا بازار گرم تھا۔ اخلاق کی گندگی اور بے حیائی ہر طرف پھیلی ہوئی تھی۔ معاشرت میں ظلم اور معاملات میں فساد عام تھا۔ زور داروں کی زیادتیوں سے کمزور پس رہے تھے۔ لڑکیاں زندہ دفن کی جا رہی تھیں۔ قبیلوں پر قبیلے چھاپے مار رہے تھے اور بعض اوقات سو سو برس تک انتقامی لڑائیوں کا سلسلہ چلتا رہتا تھا کسی کی جان' مال اور آبرو محفوظ نہ تھی جب تک کہ اس کی پشت پر کوئی مضبوط جتھا نہ ہو۔ یہ حالت دیکھ کر آپ کڑھتے تھے مگر اس بگاڑ کو دور کرنے کو کوئی صورت آپ کو نظر نہ آتی تھی۔ یہی فکر آپ کی کمر توڑے ڈال رہی تھی جس کا بار گراں اللہ تعالیٰ نے ہدایت کا راستہ دکھا کر آپ کے اوپر سے اتار دیا اور نبوت کے منصب پر سرفراز ہوتے ہی آپ کو معلوم ہو گیا کہ توحید اور آخرت اور رسالت پر ایمان ہی وہ شاہ کلید ہے جس سے انسانی زندگی کے ہر بگاڑ کا قفل کھولا جاسکتا ہے اور زندگی کے ہر پہلو میں اصلاح کا راستہ صاف کیا جاسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اس رہنمائی نے آپ کے ذہن کا سارا بوجھ ہلکا

Marfat.com

کردیا اور آپ پوری طرح مطمئن ہو گئے کہ اس ذریعہ سے آپ نہ صرف عرب بلکہ پوری نوع انسانی کو ان خرابیوں سے نکال سکتے ہیں جن میں اس وقت عرب سے باہر کی بھی ساری دُنیا مبتلا تھی۔ (از تفسیر ۲ تفہیم القرآن)]---۴۔ ''اور ہم نے بلند کردیا ہے آپ کی خاطر آپ کے ذکر کو۔'' O---[تفصیل کے لئے باب ۴، مضمون: مرتبہ رسول اللہ ﷺ]---۵۔ ''پس یقیناً ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔'' O---۶۔ ''بے شک ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔'' O---[تفصیل کے لئے باب نمبر ۱۴، مضمون: مشکل اور آسانی]---۷۔ ''پس جب آپ (فرائض نبوت سے) فارغ ہوں تو (حسب معمول) ریاضت میں لگ جائیں۔'' O---[یعنی نماز سے' یا تبلیغ سے' یا جہاد سے' تو دُعا میں محنت کر' اتنی عبادت کر کہ تو تھک جائے۔ (از تفسیر ا شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۸۔ ''اور اپنے رب کی طرف راغب ہو جائیں۔'' O---[یعنی کہ اس سے جنت کی امید رکھ۔ اسی سے اپنی حاجتیں طلب اور تمام معاملات میں اسی پر اعتماد اور بھروسہ رکھ۔ (از تفسیر ۲ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ التین** ۹۵)---۷۔ ''پس کون جھٹلا سکتا ہے آپ کو اس کے بعد جزا و سزا کے معاملہ میں۔'' O---[اس آیت کے کئی مفہوم بیان کیے گئے ہیں ان میں سے مجھے وہ مفہوم زیادہ پسند ہے جو علامہ قرطبی نے قتادہ اور فرا سے نقل کیا ہے۔ یعنی قیامت کے برپا ہونے اور اس روز نیک و بد کو جزا و سزا کا جو نظریہ آپ نے پیش کیا ہے کون عقل منداس کی تکذیب کرسکتا ہے۔ یہ کہنے کی جرات کس میں ہے کہ جس شخص نے ساری عمر احکام الٰہی کی بجا آوری میں گزاری' جس نے اپنے آرام و آسائش کو بنی نوع انسان کے آرام و آسائش کے لئے وقف کردیا' جس نے نورحق پھیلانے میں اپنی ساری کوششیں صرف کردیں اس کو اس کی عمر بھر کی سعی پیہم کا کوئی اجر نہ ملے اور جو اپنے کرتوتوں کے باعث اسفل السافلین تک پہنچا اس کو کوئی سزا نہ ملے؟ (از تفسیر ۷ ضیاء القرآن)]

(**سورۃ العلق** ۹۶)---۱۔ ''آپ پڑھیے اپنے رب کے نام کے ساتھ جس نے (سب کو) پیدا فرمایا۔'' O---[یہ سب سے پہلی وحی ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اس وقت آئی جب آپ ﷺ غار حرا میں مصروف عبادت تھے۔ فرشتے نے آکر کہا' پڑھ' آپ ﷺ نے فرمایا' میں تو پڑھا ہوا ہی نہیں ہوں' فرشتے نے آپ ﷺ کو پکڑ کر زور سے بھینچا' اور کہا پڑھ' آپ ﷺ نے پھر وہی جواب دیا۔ اس طرح تین مرتبہ اس نے آپ ﷺ کو بھینچا۔ (از تفسیر ۵ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۲۔ ''پیدا کیا انسان کو جمے ہوئے خون سے۔'' O---[تفصیل کے لئے باب نمبر ۳، مضمون: انسان]---۳۔ ''پڑھیے آپ کا رب بڑا کریم ہے۔'' O---[حضور ﷺ نے جبرئیل کو تین بار جواب دیا کہ ما انا بقاری۔ آخر میں جبرئیل نے عرض کیا کہ اقرا باسم ربک الذی خلق کہ آپ پڑھیے اور فکر نہ کیجئے کہ میں جب پڑھنا نہیں جانتا تو کیونکر پڑھوں۔ یہ کوئی عذر نہیں۔ آپ خود تو نہیں پڑھ رہے آپ اپنے رب کا نام لے کر پڑھ رہے ہیں اور اس کی شان کریمی کا کون اندازہ لگا سکتا ہے۔ جب وہ پڑھنے کا حکم دے اور آپ اس کا نام لے کر پڑھنا شروع کریں تو پھر آپ کو علوم و معارف سے سیراب کردینا اس کا کام ہے کریم کے بجائے اکرم فرمایا۔ یا تو یہ ربک کی خبر ہے اس کی صفت کریم کے بجائے اکرم فرمایا تاکہ مزید مبالغہ ہو۔ اکرم میں کریم سے بھی زیادہ مبالغہ ہے اور اکرم اس کو کہتے ہیں جو بلا غرض انعام کرنے اور اتنا دے جس کے کم و کیف کا شمار نہ ہو سکے۔ (از تفسیر ۳ ضیاء القرآن)]---۴۔ ''جس نے علم سکھایا قلم کے واسطہ سے۔'' O---[قلم کے معنی ہیں قطع کرنا' تراشنا' قلم بھی پہلے زمانے میں تراش کر ہی بنائے جاتے تھے' اس لئے آلہ کتابت کو قلم سے تعبیر کیا ہے۔ کچھ علم تو انسان کے ذہن میں ہوتا ہے' کچھ کا اظہار زبان کے ذریعے سے ہوتا ہے اور کچھ انسان قلم سے کاغذ پر لکھ لیتا ہے۔ ذہن و حافظہ میں جو ہوتا ہے' وہ انسان کے ساتھ ہی چلا جاتا ہے۔ زبان سے جس کا اظہار کرتا ہے' وہ بھی محفوظ نہیں رہتا۔ البتہ قلم سے لکھا ہوا' اگر وہ کسی وجہ سے ضائع نہ ہو تو ہمیشہ محفوظ رہتا ہے۔ اسی لئے اللہ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا اور اس کو تمام مخلوقات کی تقدیر لکھنے کا حکم دیا۔ (از تفسیر ۳ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۹۔ ''(اے حبیب!) آپ نے دیکھا اسے جو منع کرتا ہے۔'' O---۱۰۔ ''ایک بندے کو جب وہ نماز پڑھتا ہے۔'' O---[اس میں ایک خاص واقعہ کی طرف اشارہ ہے' حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ ابو جہل نے لات و عزی کی قسم کھا کر کہا کہ اگر اس نے پھر حضور کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو (العیاذ باللہ) وہ حضور کی گردن کو روند دے گا اور آپ کے منہ کو خاک آلود کردے گا۔ ایک دن اس نے حضور کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو آگے بڑھا تاکہ اپنی قسم پوری کرے۔ جب اس بری نیت سے ڈگ بھرتے ہوئے نزدیک پہنچا تو لوگوں نے دیکھا کہ وہ پیچھے ہٹ رہا ہے اور اپنے ہاتھوں سے کسی چیز کو پرے ہٹانے کی کوشش کر رہا ہے۔ پوچھا کیا ہوا' کیوں پیچھے ہٹ آئے؟ کہنے لگا جب میں نزدیک ہوا تو مجھے ان کے درمیان اور اپنے درمیان ایک خندق دکھائی دی جو آگ سے بھری ہوئی ہے اور اس سے شعلے اٹھ رہے ہیں حضور نے ارشاد فرمایا اگر وہ میرے نزدیک آنے کی جرأت کرتا تو فرشتے اس کا انگ انگ جدا کردیتے۔ اس وقت یہ آیتیں نازل ہوئیں۔ (از تفسیر ۷ ضیاء القرآن)]---۱۹۔ ''ہاں ہاں! اس کی ایک نہ سنیے۔ (اے حبیب!) سجدہ کیجیے اور (ہم سے اور) قریب ہو جائیے۔'' O---[اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہیں کہ اس جھوٹے بدکار کی بات مت مانیے یہ اگر نماز پڑھنے سے منع کرتا ہے تو اس کی پروا نہ کیجیے۔ آپ اپنے پروردگار کی جناب میں ہمیشہ سجدے کرتے رہیے اور کثرت سجود سے اس کا قرب حاصل کرتے رہیے۔ حضرت ثوبان فرماتے ہیں کہ مجھے سرورِ عالم ﷺ نے نصیحت فرمائی۔ ''اے ثوبان! کثرت سے سجدہ کیا کرو کیونکہ جب تو اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ

Marfat.com

سجدے کے ساتھ تیرا ایک درجہ بلند کردے گا اور تیری ایک خطا معاف کرے گا۔'' حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ اپنے رب کے نزدیک سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب وہ سجدہ کر رہا ہو۔ صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب یہ آیت پڑھتے تو سجدہ تلاوت ادا فرماتے۔ اللّٰھم وفقنا ان نسجد لک ونقترب الیک یا ارحم الرحمین و صل وسلم وبارک علیٰ حبیبک المکرم و علیٰ الہ واصحاب ومن تبعہ الیٰ یوم الدین (از تفسیر• اضیاء القرآن)]

(**سورۃ البینۃ** ۹۸)---۲۔ ''(یعنی) ایک رسول اللہ کی طرف سے جو انہیں پڑھ کر سنائے پاک صحیفے۔'' ۞---[یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بذات خود ایک دلیل روشن کہا گیا ہے اس لئے کہ آپ کی نبوت سے پہلے کی اور بعد کی زندگی' آپ کا امی ہونے کے باوجود قرآن جیسی کتاب پیش کرنا' آپ کی تعلیم اور صحبت کے اثر سے ایمان لانے والوں کی زندگیوں میں غیر معمولی انقلاب رونما ہو جانا' آپ کا بالکل معقول عقائد' نہایت ستھری عبادات' کمال درجہ کے پاکیزہ اخلاق' اور انسانی زندگی کے لئے بہترین اصول واحکام کی تعلیم دینا' آپ کے قول اور عمل میں پوری پوری مطابقت کا پایا جانا' اور آپکا ہر قسم کی مزاحمتوں اور مخالفتوں کے مقابلے میں انتہائی الوالعزمی کے ساتھ اپنی دعوت پر ثابت قدم رہنا' یہ ساری باتیں اس بات کی کھلی علامات تھیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ (از تفسیر ہ تفہیم القرآن)]---۳۔ ''جن میں لکھی ہوں سچی اور درست باتیں۔'' ۞---۴۔ ''اور نہیں بٹے فرقوں میں اہل کتاب مگر اس کے بعد کہ آ گئی ان کے پاس روشن دلیل۔'' ۞---۵۔ ''حالانکہ نہیں حکم دیا گیا تھا انہیں مگر یہ کہ عبادت کریں اللہ تعالیٰ کی دین کو اس کے لیے خالص کرتے ہوئے۔ بالکل یکسو ہو کر اور قائم کرتے رہیں نماز، اور ادا کرتے رہیں زکوٰۃ اور یہی نہایت سچا دین ہے۔'' ۞

(**سورۃ الفیل** ۱۰۵)---۱۔ ''کیا آپ نے ملاحظہ نہیں کیا کہ آپ کے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیسا سلوک کیا۔'' ۞---[خطاب بظاہر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے' مگر اصلی مخاطب نہ صرف قریش' بلکہ عرب کے عام لوگ ہیں جو اس سارے قصے سے خوب واقف تھے' قرآن مجید میں بکثرت مقامات پر اَلَمْ تَرَ (کیا تم نے نہیں دیکھا) کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں اور ان سے مقصود نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں بلکہ عام لوگوں کو مخاطب کرنا ہے۔ (از تفسیر تفہیم القرآن)]---۲۔ ''کیا اللہ تعالیٰ نے ان کے مکروفریب کو ناکام نہیں بنا دیا۔'' ۞---[ابرہہ نے کعبہ مقدسہ کو گرانے کا عزم کیا۔ اس عزم کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اس نے پوری تدبیر کی۔ مکہ کا شہر جس کی آبادی چند ہزار سے زیادہ نہ تھی ان میں بوڑھے بچے اور عورتیں بھی تھیں۔ اس شہر پر اتنے بڑے عظیم لشکر سے حملہ آور ہونا اس بات کا پتہ دیتا ہے کہ وہ اپنی کامیابی کو یقینی بنانا چاہتا تھا۔ وہ شکست کے ہر امکان کو ختم کر دینا چاہتا تھا' پھر جنگی ہاتھیوں کا ایک دستہ بھی اپنے ہمراہ لے گیا۔ یہ ساری تدبیریں صاف صاف بتا رہی تھیں کہ وہ اپنے اس ارادے کو ہر قیمت پر عملی جامہ پہنانا چاہتا تھا۔ اس نے اپنے جنگی منصوبوں میں ناکامی کا ایک فیصد شائبہ بھی نہ رہنے دیا تھا مکہ اور اس کے حلیف قبائل اگر اپنے تمام جنگجو مردوں کو جمع کر لیتے تو اس لشکر کا عشر عشیر بھی نہیں ہو سکتے تھے۔ ابرہہ نے تو جنگی تدبیر میں کوئی کسر نہ رہنے دی تھی۔ لیکن اے محبوب! آپ کے پروردگار کی حکمت نے اس کی ساری تدبیروں کو ناکام بنا دیا' اس کی ساری چالوں کو خاک میں ملا دیا۔ کسی کوشش وتدبیر کو ناکام بنانے کو عربی میں تضلیل کہتے ہیں۔ (از تفسیر ۳ ضیاء القرآن)]---۳۔ ''اور (وہ یوں کہ) بھیج دیے ان پر ہر سمت سے پرندے ڈاروں کے ڈار۔'' ۞---۴۔ ''جو برساتے تھے ان پر کنکر کی پتھریاں۔'' ۞---[ان پرندوں کو خدائی اسلحہ سے مسلح کر کے بھیجا گیا تھا ان کا اسلحہ چھوٹے سنگریزوں سے عبارت تھا۔ وہ سنگریزے ایسے تھے جنہیں آتش جہنم میں پکایا گیا تھا۔ ایٹمی بھٹیوں میں جو چیز پک کر آتی ہے اس کی تباہ کاری کی اندازہ لگایا جا سکتا ہے' جو بم ان پرندوں نے اٹھائے ہوئے تھے وہ تو جہنم کی بھٹی میں تیار ہوئے تھے۔ ان کا حجم چنے یا مسور کے دانے کے برابر تھا' لیکن ان کی قوت کا اندازہ فقط اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ ہر پرندے کو صرف تین تین بم برسانے کا حکم دیا گیا تھا۔ ایک بم انہوں نے اپنی اپنی چونچ میں اور دو بم اپنے پنجوں میں پکڑے ہوئے تھے وہ اڑتے ہوئے آئے آن واحد میں لشکر پر چھا گئے اور حسب حکم ایک ایک سنگریزہ ایک ایک سوار پر پھینکا' مسور کے حجم کا دانہ ان کے فولادی خود' ان کی آہنی زرہوں کو چیرتا ہوا ان کے گٹھے ہوئے جسموں کو گھائل کرتا ہوا' ان کی سواری کے جانوروں کو چھلنی کرتا ہوا زمین میں دھنس جاتا' نشانہ خطا ہونے کا امکان ہی نہ تھا' جس کو لگا اس کے جسم میں زہریلے اثرات سرایت کر گئے۔ فوراً پھنسیاں پھوڑے نمودار ہونے لگے اور ان سے پیپ اور خون بہنے لگا۔ درد کی شدت ناقابل برداشت تھی وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ گوشت گل سڑ کر گرنے لگا۔ اس ناگہانی سنگباری نے ان کے اوسان خطا کر دیے' فوجی نظم وضبط کی پابندی کا کسی کو ہوش تک نہ رہا۔ چند لمحے پہلے جو فوج' فوجی نظم وضبط سے بڑے کروفر کے ساتھ مکہ کی طرف بڑھ رہی تھی اب بدنظمی کا شکار تھی ہر کوئی جدھر موقع ملا منہ اٹھائے بھاگا جا رہا تھا' لشکر کا بیشتر حصہ تو وہاں ہی تباہ ہو گیا چند لوگ صنعاء تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئے ان کی حالت بھی ناگفتہ بہ تھی' جسم پھوڑوں سے بھرے ہوئے' ہر پھوڑے سے پیپ کا دریا رواں' بدبو کے مارے دم گھٹا جا رہا تھا ان کی آہ وفغاں سے صنعاء کی فضا وحشت ناک ہو گئی تھی ان لوگوں میں ابرہہ بھی تھا وہ سروقامت' خوبرو جوان سال اور قوت وطاقت کا مجسمہ اب گل سڑ کر ایک چوزے کی مانند ہو گیا جس کا گوشت آہستہ آہستہ گلتا جا رہا تھا۔ یہاں تک کہ اس کا سینہ گل کر پھٹ گیا اور اس طرح کعبہ کے گرانے کا ارادہ کرنے والے اپنے کیفر کردار کو پہنچ گئے۔ ان لوگوں کو اپنے دارالسلطنت صنعاء میں زندہ پہنچانے میں یہ

Marfat.com

حکمت بھی ہو سکتی ہے کہ صرف اہل مکہ ہی نہیں' بلکہ یمن والے بھی اپنے آنکھوں سے مشاہدہ کر لیں کہ جو لوگ ایسی گستاخی کے مرتکب ہوتے ہیں' غضب الٰہی ان کو کس طرح تباہ و برباد کرتا ہے۔ (از تفسیر ۳ ضیاء القرآن)]---۵۔ "پس بنا ڈالا ان کو جیسے کھایا ہوا بھوسہ۔" O---[یعنی معاملہ ایسا نہیں ہے جیسا اس کا زعم اور گمان ہے۔ (از تفسیر ۴ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الماعون** ۱۰۷)---ا۔ "کیا آپ نے دیکھا ہے اس کو جو جھٹلاتا ہے (روز) جزا کو۔" O---[تم نے دیکھا کا خطاب بظاہری نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے مگر قرآن کا انداز بیان یہ ہے کہ ایسے مواقع پر وہ عموماً ہر صاحب عقل اور سوچنے سمجھنے والے شخص کو مخاطب کرتا ہے اور دیکھنے کا مطلب آنکھوں سے دیکھنا بھی ہے کیونکہ آگے لوگوں کا جو حال بیان کیا گیا ہے وہ ہر دیکھنے والا اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتا ہے اور اس کا مطلب جاننا' سمجھنا اور غور کرنا بھی ہے۔ (از تفسیر ا تفہیم القرآن)]

(**سورۃ الکوثر** ۱۰۸)---ا۔ "بے شک ہم نے آپ کو (جو کچھ عطا کیا) بے حد و حساب عطا کیا۔" O---[کوثر کا لفظ جس طرح استعمال کیا گیا ہے اس کا پورا مفہوم ہماری زبان تو درکنار' شاید دنیا کی کسی زبان میں بھی ایک لفظ سے ادا نہیں کیا جا سکتا۔ یہ کثرت سے مبالغہ کا صیغہ ہے جس کے لغوی معنی تو بے انتہا کثرت کے ہیں' مگر جس موقع پر اس لفظ کو استعمال کیا گیا ہے اس میں محض کثرت کا نہیں بلکہ خیر اور بھلائیاں اور نعمتوں کی کثرت' اور ایسی کثرت کا مفہوم نکلتا ہے جو افراط زر اور فراوانی کی حد کو پہنچی ہوئی ہو اور اس سے مراد کسی ایک خیر یا بھلائی یا نعمت کی نہیں بلکہ بے شمار بھلائیوں اور نعمتوں کی کثرت ہے۔ دیباچے میں اس سورہ کا جو پس منظر ہم نے بیان کیا ہے اس پر ایک مرتبہ پھر نگاہ ڈال کر دیکھئے۔ حالات وہ تھے جب دشمن یہ سمجھ رہے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہر حیثیت سے تباہ ہو چکے ہیں۔ قوم سے کٹ کر بے یار و مددگار رہ گئے۔ تجارت برباد ہو گئی۔ اولاد نرینہ تھی جس سے آگے ان کا نام چل سکتا تھا۔ وہ بھی وفات پا گئی۔ بات ایسی لے کر اٹھے ہیں کہ چند گنے چنے آدمی چھوڑ کر مکہ تو درکنار' پورے عرب میں کوئی اس کو سننا تک گوارا نہیں کرتا۔ اس لئے ان کے مقدر میں اس کے سوا کچھ نہیں کہ جیتے جی ناکامی و نامرادی سے دوچار رہیں اور جب وفات پا جائیں تو دنیا میں کوئی ان کا نام لیوا بھی نہ ہو۔ اس حالت میں جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ فرمایا گیا کہ ہم نے تمہیں کوثر عطا کر دیا تو اس سے خود بخود یہ مطلب نکلتا ہے کہ تمہارے مخالف بے وقوف تو یہ سمجھ رہے ہیں کہ تم برباد ہو گئے اور نبوت سے پہلے جو نعمتیں تمہیں حاصل تھیں وہ بھی تم سے چھن گئیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہم نے تمہیں بے انتہا خیر اور بے شمار نعمتوں سے نواز دیا ہے اس میں اخلاق کی بے وہ بے نظیر خوبیاں بھی شامل ہیں جو حضورﷺ کو بخشی گئیں۔ اس میں نبوت اور قرآن اور علم اور حکمت کی وہ عظیم نعمتیں بھی شامل ہیں جو آپ کو عطا کی گئیں اس میں توحید اور ایک ایسے نظام زندگی کی نعمت بھی شامل ہے جس کے سیدھے سادے' عام فہم' عقل و فطرت کے مطابق اور جامع و ہمہ گیر اصول تمام عالم میں پھیل جانے اور ہمیشہ پھیلے ہی چلے جانے کی طاقت رکھتے ہیں۔ اس میں رفع ذکر کی نعمت بھی شامل ہے جس کی بدولت حضورﷺ کا نام نامی چودہ سو برس سے دنیا کے گوشے گوشے میں بلند ہو رہا ہے اور قیامت تک بلند ہوتا رہے گا۔ اس میں یہ نعمت بھی شامل ہے کہ آپ کی دعوت سے بالآخر ایک ایسی عالمگیر امت وجود میں آئی جو دنیا میں ہمیشہ کے لئے دین حق کی علمبردار بن گئی' جس سے زیادہ نیک اور پاکیزہ اور بلند پایہ انسان دنیا کی کسی امت میں کبھی پیدا نہیں ہوئے' اور جو بگاڑ کی حالت کو پہنچ کر بھی دنیا کی سب قوموں سے بڑھ کر خیر اپنے اندر رکھتی ہے۔ اس میں یہ نعمت بھی شامل ہے کہ حضورﷺ نے اپنی آنکھوں سے اپنی حیات مبارکہ ہی میں اپنی دعوت کو انتہائی کامیاب دیکھ لیا اور آپ کے ہاتھوں سے وہ جماعت تیار ہو گئی جو دنیا پر چھا جانے کی طاقت رکھتی تھی۔ اس میں یہ نعمت بھی شامل ہے کہ اولاد نرینہ سے محروم ہو جانے کی بنا پر دشمن تو یہ سمجھتے تھے کہ آپ کا نام و نشان دنیا سے مٹ جائے گا۔ لیکن اللہ نے صرف یہی نہیں کہ مسلمانوں کی صورت میں آپ کو وہ روحانی اولاد عطا فرمائی جو قیامت تک روئے زمین پر آپ کا نام روشن کرنے والی ہے بلکہ آپ صرف ایک ہی صاحبزادی حضرت فاطمہ سے آپ کو وہ جسمانی اولاد بھی عطا کی جو دنیا بھر میں پھیلی ہوئی ہے اور جس کا سارا سرمایہ افتخار ہی حضورﷺ سے اس کا انتساب ہے۔ یہ تو وہ نعمتیں ہیں جو اس دنیا میں لوگوں نے دیکھ لیں کہ وہ کس فراوانی کے ساتھ اللہ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمائیں ان کے علاوہ کوثر سے مراد دو مزید ایسی عظیم نعمتیں بھی ہیں جو آخرت میں اللہ تعالیٰ آپ کو دینے والا ہے ان کو جاننے کا کوئی ذریعہ ہمارے پاس نہ تھا اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ان کی خبر دی اور بتایا کہ کوثر سے مراد وہ بھی ہیں۔ ایک حوض کوثر جو قیامت کے روز میدان حشر میں آپ کو ملے گا۔ دوسرے نہر کوثر جو جنت میں آپ کو عطا فرمائی جائے گی۔ ان دونوں کے متعلق اس کثرت سے احادیث حضورﷺ سے منقول ہوئی ہیں اور اتنے کثیر راویوں نے ان کو روایت کیا ہے کہ ان کی صحت میں کسی شبہ کی گنجائش نہیں۔ حوض کوثر کے متعلق حضورﷺ نے جو کچھ فرمایا ہے وہ یہ ہے: (۱) یہ حوض قیامت کے روز آپ کو عطا ہو گا اور اس سخت وقت میں' جبکہ ہر ایک العطش العطش کر رہا ہو گا' آپ کی امت آپ کے پاس اس پر حاضر ہو گی اور اس سے سیراب ہو گی۔ آپ اس پر سب سے پہلے پہنچے ہوئے ہوں گے اور اس کے وسط میں تشریف فرما ہوں گے۔ آپ کا ارشاد ہے "وہ ایک حوض ہے جس پر میری امت قیامت کے روز وارد ہو گی۔" (از تفسیر ا تفہیم القرآن)]---۲۔ "پس آپ نماز پڑھا کریں اپنے رب کے لیے اور قربانی دیں (اسی کی خاطر)۔" O---[پہلے اپنی بے پایاں عنایت سے اپنے حبیب کو سرفراز کرنے کا ذکر فرمایا۔ اب ان انعامات و احسانات کا

Marfat.com

شکر ادا کرنے کی تلقین فرمائی جا رہی ہے ارشاد ہے اے حبیب! اپنے رب کے لئے نماز پڑھا کرو اور اسی کی خاطر قربانی دیا کرو۔ کم فہم لوگ کھاتے اللہ تعالیٰ کے دستر خوان سے ہیں' پلتے اس کی رحمت کے ٹکڑوں پر ہیں۔ نشوونما اس کے آغوش لطف و کرم میں پاتے ہیں' لیکن شکریہ غیروں کا ادا کرتے ہیں۔ عبادت باطل معبودوں کی کرتے ہیں۔ قربانیاں بتوں کے نام پر دیتے ہیں اے میرے محبوب! آپ ان کی روش کو اختیار نہ کرنا۔ یہ سب سے بڑی ناشکری اور کفران نعمت ہے۔ (از تفسیر ۲ ضیاء القرآن)] ---۳۔ ''یقیناً آپ کا جو دشمن ہے وہی بے نام (ونشاں) ہوگا۔'' O ---[اَبْتَرُ ایسے شخص کو کہتے ہیں' جو مقطوع النسل یا مقطوع الذکر ہو یعنی اس کی ذات پر ہی اس کی نسل کا خاتمہ ہو جائے یا کوئی اس کا نام لیوا نہ رہے۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد نرینہ زندہ نہ رہی تو بعض کفار نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ابتر کہا' جس پر اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو تسلی دی کہ ابتر تو نہیں' تیرے دشمن ہی ہوں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی نسل کو بھی باقی رکھا گو اس کا سلسلہ لڑکی کی طرف سے ہی ہے۔ اس طرح آپ ﷺ کی امت بھی آپ ﷺ کی اولاد معنوی ہی ہے' جس کی کثرت پر آپ ﷺ قیامت والے دن فخر کریں گے' علاوہ ازیں آپ ﷺ کا ذکر پوری دُنیا میں نہایت عزت واحترام سے کیا جاتا ہے' جبکہ آپ ﷺ سے بغض و عناد رکھنے والے صرف صفحات تاریخ پر ہی موجود رہ گئے ہیں لیکن کسی دل میں ان کا احترام نہیں اور کسی زبان پر ان کا ذکر خیر نہیں۔ (از تفسیر ۳ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---[نیز باب نمبر ۴، مضمون: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن ہی بے نام ونشان ہے]

(سورۃ الکافرون ۱۰۹) ---۱۔ ''آپ فرما دیجئے اے کافرو!'' O ---[حکم اگرچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا ہے کہ آپ کافروں سے یہ بات صاف صاف کر دیں' لیکن آگے مضمون یہ بتا رہا ہے کہ ہر مومن کو وہی بات کافروں سے کہہ دینی چاہئے جو بعد کی آیات میں بیان ہوئی ہے حتیٰ کہ جو شخص کفر سے توبہ کر کے ایمان لے آیا ہو اس کے لئے بھی لازم ہے کہ دین کفر اور اس کی عبادات اور معبودوں سے اسی طرح اپنی برأت کا اظہار کر دے پس لفظ قُل (کہہ دو) کے اولین مخاطب تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں' مگر یہ حکم حضور ﷺ کے لئے خاص نہیں ہے بلکہ آپ کے واسطے سے ہر مومن کو پہنچتا ہے۔ (از تفسیر ا تفہیم القرآن)] ---۲۔ ''میں پرستش نہیں کیا کرتا (ان بتوں کی) جن کی تم پرستش کرتے ہو۔'' O ---۳۔ ''نہ تم عبادت کرنے والے ہو اس کی، جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔'' O ---۴۔ ''اور نہ میں عبادت کروں گا جس کی تم عبادت کرتے ہو۔'' ---۵۔ ''اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔'' O ---۶۔ ''تمہارے لیے تمہارا دین اور میرے لیے میرا دین ہے۔'' O

(سورۃ النصر ۱۱۰) ---۱۔ ''جب اللہ کی مدد آ پہنچے اور فتح (نصیب ہو جائے)۔'' O ---[فتح سے مراد کسی ایک معرکے میں فتح نہیں بلکہ وہ فیصلہ کن فتح ہے جس کے بعد ملک میں کوئی طاقت اسلام سے ٹکر لینے کے قابل نہ رہے اور یہ امر واضح ہو جائے کہ اب عرب میں اسی دین کو غالب ہو کر رہنا ہے بعض مفسرین نے اس سے مراد فتح مکہ لی ہے' لیکن فتح مکہ ۸ھ میں ہوئی ہے اور اس سورہ کا نزول ۱۰ھ کے آخر میں ہوا ہے۔ (از تفسیر ا تفہیم القرآن)] ---۲۔ ''اور آپ دیکھ لیں لوگوں کو کہ وہ داخل ہو رہے ہیں اللہ کے دین میں فوج در فوج۔'' O ---[یعنی وہ زمانہ رخصت ہو جائے جب ایک ایک دو دو کر کے لوگ اسلام میں داخل ہوتے تھے اور وقت آ جائے جب پورے پورے قبیلے' اور بڑے بڑے علاقوں کے باشندے کسی جنگ اور کسی مزاحمت کے بغیر از خود مسلمان ہونے لگیں۔ یہ کیفیت ۹ھ کے آغاز سے رونما ہونی شروع ہوئی جس کی وجہ سے اس سال کو سال وفود کہا جاتا ہے عرب کے گوشے گوشے سے وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے لگے اور اسلام قبول کر کے آپ کے دست مبارک پر بیعت کرنے لگے۔ یہاں تک کہ ۱۰ھ میں جب حضور ﷺ حجۃ الوداع کے لئے تشریف لے گئے اس وقت پورا عرب اسلام کے زیر نگیں ہو چکا تھا اور ملک میں کوئی مشرک باقی نہ رہا تھا۔ (از تفسیر ۲ تفہیم القرآن)] ---۳۔ ''تو (اس وقت) اپنے رب کی حمد کرتے ہوئے اس کی پاکی بیان کیجیے اور (اپنی امت کے لیے) اس سے مغفرت طلب کیجیے' بے شک وہ بہت توبہ قبول کرنیوالا ہے۔'' O ---[حمد سے مراد اللہ تعالیٰ کی تعریف وثنا کرنا بھی ہے اور اس کا شکر ادا کرنا بھی اور تسبیح سے مراد اللہ تعالیٰ کو ہر لحاظ سے پاک اور منزہ قرار دینا ہے اس موقع پر یہ ارشاد کہ اپنے رب کی قدرت کا یہ کرشمہ جب تم دیکھ لو تو اس کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرو' اس میں حمد کا مطلب یہ ہے کہ اس عظیم کامیابی کے متعلق تمہارے دل میں کبھی اس خیال کا کوئی شائبہ تک نہ آئے کہ یہ تمہارے اپنے کمال کا نتیجہ ہے' بلکہ اس کو سراسر اللہ کا فضل و کرم سمجھو' اس پر اس کا شکر ادا کرو' اور قلب وزبان سے اس امر کا اعتراف کرو کہ اس کامیابی کی ساری تعریف اللہ ہی کو پہنچتی ہے۔ اور تسبیح کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کو اس سے پاک اور منزہ قرار دو کہ اس کے کلمے کا بلند ہونا تمہاری کسی سعی و کوشش کا محتاج یا اس پر منحصر تھا۔ اس کے برعکس تمہارا دل اس یقین سے لبریز رہے کہ تمہاری سعی و کوشش کی کامیابی اللہ کی تائید و نصرت پر منحصر تھی' وہ اپنے جس بندے سے چاہتا اپنا کام لے سکتا ہے اور یہ اس کا احسان ہے کہ اس نے یہ خدمت تم سے لی اور تمہارے ہاتھوں اپنے دین کا بول بالا کرایا۔ اس کے علاوہ تسبیح' یعنی سبحان اللہ کہنے میں ایک پہلو تعجب کا بھی ہے جب کوئی محیر العقول واقعہ پیش آتا ہے تو آدمی سبحان اللہ کہتا ہے اور اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اللہ ہی کی قدرت سے ایسا حیرت انگیز واقعہ رونما ہوا ہے ورنہ دُنیا کی کسی طاقت کے بس میں نہ تھا کہ ایسا کرشمہ اس سے صادر ہو سکتا۔ (از تفسیر ۳ تفہیم القرآن)]

Marfat.com

(سورۃ الاخلاص ۱۱۲)---۱۔ ''(اے حبیب!) فرمادیجئے وہ اللہ ہے یکتا۔'' O---۲۔ ''اللہ صمد ہے۔'' O---۳۔ ''نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ وہ جنا گیا۔'' O---۴۔ ''اور نہ ہی اس کا کوئی ہمسر ہے۔'' O---[تفسیر کے لئے باب ۱، مضمون: اللہ تعالیٰ ایک ہے]

(سورۃ الفلق ۱۱۳)---۱۔ ''آپ کہہ دیجئے! کہ میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں۔'' O---۲۔ ''ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے۔'' O---۳۔ ''اور اندھیری رات کی تاریکی کے شر سے جب اس کا اندھیرا پھیل جائے۔'' O---۴۔ ''اور گرہ (لگا کر ان) میں پھونکنے والیوں کی شر سے (بھی)۔'' O---۵۔ ''اور حسد کرنے والے کی برائی سے بھی جب وہ حسد کرے۔'' O

(سورۃ الناس ۱۱۴)---۱۔ ''آپ کہہ دیجئے! کہ میں لوگوں کے پروردگار کی پناہ میں آتا ہوں۔'' O---۲۔ ''لوگوں کے مالک کی (اور)'' O---۳۔ ''لوگوں کے معبود کی (پناہ میں)'' O---۴۔ ''وسوسہ ڈالنے والے پیچھے ہٹ جانے والے سے شر سے۔'' O---۵۔ ''جو لوگوں کی سینوں میں وسوسہ ڈالتا ہے۔'' O---۶۔ ''(خواہ) وہ جن میں سے یا انسان میں سے۔'' O

اتباع، اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

(سورۃ البقرۃ ۲)---۱۴۳۔ ''اور اس طرح بنا دیا ہے ہم نے تم کو ایک امت معتدل تا کہ بنو تم گواہ لوگوں پر اور ہو رسول تم پر گواہی دینے والا اور نہیں مقرر کیا تھا ہم نے وہ قبلہ کہ تھے تم (پہلے) جس پر مگر اس غرض سے کہ دیکھیں ہم کہ کون پیروی کرتا ہے رسول کی اور کون پھر جاتا ہے اپنے الٹے پاؤں اور بیشک تھا یہ (قبلہ بدلنا) بہت گراں سوائے ان لوگوں کے جنہیں ہدایت دی اللہ تعالیٰ نے۔ اور نہیں ہے اللہ تعالیٰ ایسا کہ ضائع کردے تمہارا ایمان۔ بیشک اللہ تعالیٰ انسانوں پر بہت ہی شفیق اور رحم کرنے والا ہے۔'' O---[یہ تحویل قبلہ کی ایک غرض بیان کی گئی ہے، مومنین صادقین تو رسول اللہ ﷺ کے اشارۂ ابرو کے منتظر رہا کرتے تھے اس لئے ان کے لئے تو ادھر سے ادھر پھر جانا کوئی مشکل معاملہ نہ تھا بلکہ ایک مقام پر تو عین نماز کی حالت میں جب کہ وہ رکوع میں تھے یہ حکم پہنچا تو انہوں نے رکوع ہی میں اپنا رخ خانہ کعبہ کی طرف پھیر لیا۔ یہ مسجد قبلتین (یعنی وہ مسجد جس میں ایک نماز دو قبلوں کی طرف رخ کر کے پڑھی گئی) کہلاتی ہے اور ایسا ہی مسجد قبا میں بھی ہوا۔ (تا کہ ہم جان لیں) اللہ تعالیٰ کو تو پہلے بھی علم تھا اس کا مطلب ہے تا کہ ہم اہل یقین کو اہل شک سے علیحدہ کر دیں تا کہ لوگوں کے سامنے بھی دونوں قسم کے لوگ واضح ہو جائیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ آل عمران ۳)---۳۱۔ ''کہہ دو! اگر تم محبت رکھتے ہو اللہ تعالیٰ سے تو اتباع کرو میرا، محبت کرے گا تم سے اللہ تعالیٰ اور معاف کر دے گا تمہارے گناہ اور اللہ تعالیٰ تو ہے ہی بڑا معاف کرنے والا، نہایت رحم کرنے والا۔'' O---۳۲۔ ''کہہ دو! اطاعت کرو اللہ تعالیٰ کی اور رسول کی پھر اگر وہ منہ موڑیں (تو وہ کافر ہیں) اور بیشک اللہ تعالیٰ نہیں پسند کرتا کافروں کو۔'' O---۱۳۲۔ ''اور اطاعت کرو اللہ تعالیٰ کی اور رسول کی تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔'' O---۱۳۳۔ ''اور لپکو مغفرت کی طرف اپنے رب کی اور جنت (کی طرف) جس کی وسعت آسمانوں اور زمین (جیسی ہے) وہ تیار کی گئی ہے متقیوں کے لئے۔'' O

(سورۃ النساء ۴)---۵۹۔ ''اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ تعالیٰ کی اور اطاعت کرو رسول ﷺ کی اور صاحبان اقتدار اور اختیار کی جو تم میں سے ہوں۔ اگر جھگڑا ہو جائے تمہارے درمیان کسی معاملہ میں تو پھیر دو اسے (فیصلے کے لئے) اللہ تعالیٰ کی طرف اور رسول ﷺ کی طرف اگر تم واقعی ایمان رکھتے ہو اللہ تعالیٰ پر اور روز آخرت پر۔ یہی طریقہ کار ہے بہتر اور بہت اچھا انجام کے اعتبار سے۔'' O---۶۴۔ ''اور نہیں بھیجا ہم نے کوئی رسول مگر اس لئے کہ اطاعت کی جائے اس کی اللہ تعالیٰ کے حکم سے۔ اور اگر یہ لوگ جب ظلم کر بیٹھے تھے اپنی جانوں پر تو آ جاتے تمہارے پاس اور معافی مانگتے اللہ تعالیٰ سے اور مغفرت کی درخواست کرتے ان کے لئے رسول ﷺ بھی۔ تو یقیناً پاتے وہ اللہ تعالیٰ کو بڑا معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا۔'' O---۶۵۔ ''سو قسم ہے تمہارے رب کی اے محمد ﷺ) یہ ہرگز نہیں مومن ہو سکتے جب تک کہ فیصلہ کرنے والا نہ تسلیم کر لیں تم کو اپنے باہمی اختلافات میں پھر نہ پائیں اپنے دلوں میں کوئی کھٹک اس پر جو فیصلہ کیا ہو تم نے اور تسلیم کر لیں اسے جیسا کہ تسلیم کرنے کا حق ہے۔'' O---۶۹۔ ''اور جس نے اطاعت کی اللہ تعالیٰ کی اور رسول ﷺ کی سو یہی ہیں جو (ہوں گے) ساتھ ان لوگوں کے کہ انعام کیا ہے اللہ تعالیٰ نے ان پر یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین کے اور بہت اچھے ہیں یہ لوگ بطور رفیق۔'' O---۷۰۔ ''یہ ہے فضل خاص اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور بس کافی ہے اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا۔'' O---۸۰۔ ''جس نے اطاعت کی رسول ﷺ کی سو درحقیقت اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اور جو منہ موڑ گیا تو نہیں بھیجا ہے ہم نے تم کو ان پر پاسبان بنا کر۔'' O

(سورۃ الاعراف ۷)---۱۵۷۔ ''جو لوگ بے پڑھے نبی رسول ﷺ کی پیروی کرتے ہیں جسے وہ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں جو پسندیدہ باتوں کی تلقین کرتا ہے، ناپسندیدہ باتوں سے منع کرتا ہے۔ پاکیزہ چیزوں کو ان کے لئے حلال کرتا ہے، گندی چیزوں کو ان پر حرام کرتا ہے اور ان

Marfat.com

کے بوجھ اور طوق جو ان پر پڑے ہیں اتروا تا ہے۔ ہاں! جو لوگ اس پر ایمان لائے اس کی حمایت کی اس کی مدد کی اور اس نور کے پیچھے چلے جو اس کے ساتھ نازل کیا گیا وہی کامیاب ہوں گے۔'' O [معروف وہ ہے جسے شریعت نے اچھا اور منکر وہ ہے جسے شریعت نے برا قرار دیا ہے۔ یہ بوجھ اور طوق وہ ہیں جو پچھلی شریعت میں تھے، مثلاً نفس کے بدلے نفس کا قتل ضروری تھا (دیت یا معافی نہیں تھی) یا جس کپڑے کو نجاست لگ جاتی، اس کا قطع کرنا ضروری تھا، شریعت اسلامیہ نے اسے صرف دھونے کا حکم دیا۔ جس طرح قصاص میں دیت اور معافی کی اجازت دی۔ وغیرہ اور آپ ﷺ نے بھی فرمایا ہے کہ ''مجھے آسان دین حنفی کے ساتھ بھیجا گیا ہے۔ (مسند احمد جلد ۵، ص ۲۶۶۔ جلد ۶، ص ۱۱۶، ۲۳۳) لیکن افسوس! اس امت نے اپنے طور پر رسوم و رواج کے بہت سے بوجھ اپنے اوپر لاد لیے ہیں اور جاہلیت کے طوق زیب گلو کر لیے ہیں، جن سے شادی اور مرگ دونوں عذاب بن گئے ہیں۔ ھداھا اللہ تعالیٰ! (تفسیر از شاہ فہد قرآن)] (مزید تفسیر کیلئے مرتبہ رسول ﷺ) --- ۱۵۸۔ ''کہہ دیجئے۔ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ تعالیٰ کا رسول ﷺ ہوں، اس کا جس کی بادشاہت آسمانوں اور زمین پر ہے۔ جس کے سوا کوئی خدا نہیں جو زندہ کرتا اور مارتا ہے۔ پس تم اللہ تعالیٰ اور اس کے نبی رسول ﷺ پر جو اللہ تعالیٰ اور اس کی باتوں پر ایمان رکھتا ہے ایمان لاؤ اور اس کی پیروی کرو تا کہ ہدایت پاؤ۔'' O --- [تفسیر کے لیے باب نمبر ۴، مضمون: مرتبہ رسول ﷺ]

(**سورۃ النور ۲۴**) --- ۵۴۔ ''کہہ دیجئے کہ اللہ کا حکم مانو، رسول اللہ کی اطاعت کرو، پھر بھی اگر تم نے روگردانی کی تو رسول کے ذمے تو صرف وہی ہے جو اس پر لازم کر دیا گیا ہے اور تم پر اس کی جوابدہی ہے جو تم پر رکھا گیا ہے ہدایت تو تمہیں اسی وقت ملے گی جب رسول کی ماتحتی کرو۔ سنو رسول کے ذمے تو صرف صاف صاف طور پر پہنچا دینا ہے۔'' O

(**سورۃ الاحزاب ۳۳**) --- ۲۱۔ ''یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ میں عمدہ نمونہ (موجود) ہے، ہر اس شخص کے لیے جو اللہ تعالیٰ کی اور قیامت کے دن کی توقع رکھتا ہے اور بکثرت اللہ تعالیٰ کی یاد کرتا ہے۔'' O --- [نظریات جب تک صرف نظریات ہوں نہ اُن کے حسن و قبح کا صحیح اندازہ لگایا جا سکتا ہے، نہ اُن میں یہ کشش اور جاذبیت پائی جا سکتی ہے کہ وہ کسی کو عمل پر اُبھار سکیں۔ دلائل کے آپ انبار لگا دیجئے، فصاحت و بلاغت کے دریا بہا دیجئے لوگ تحسین و آفرین ضرور کریں گے، لیکن ان نظریات کو اپنانے اور اس اپنانے کی جو ذمہ داریاں ہیں اور ان ذمہ داریوں کو نباہنے کی راہ میں جو خطرات ہیں اُن کو وہ اُٹھانے کے لیے آمادہ نہیں ہوں گے۔ اسلام فلسفیانہ نظریات کا مجموعہ نہیں کہ آپ اپنے ڈرائنگ روم میں آرام دہ صوفوں پر بیٹھ کر انہیں موضوع بحث بنائیں۔ اپنے ذہن رسا سے طرح طرح کی ترمیمیں پیش کریں۔ مجلس مذاکرہ منعقد کر کے مقالے پڑھیں اور پھر یہ سمجھ لیں کہ ہم نے اپنا فرض ادا کر دیا، بلکہ یہ تو ایک نظام حیات ہے جو زندگی کے ہر موڑ پر راہنمائی کرتا ہے اور ہر مرحلہ پر پیغام دیتا ہے اس پر عمل کرنا اور اس کی تعلیمات پر کاربند ہونا اس وقت تک آسان نہیں جب تک ایک عملی نمونہ ہمارے پاس نہ ہو۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کے لیے صرف قرآن نازل کرنے پر اکتفا نہیں کیا، بلکہ اس کی تبلیغ کرنے کے لیے اپنے محبوب کو منتخب فرمایا تا کہ وہ ارشادات خداوندی پر خود عمل کر کے دکھائے اور ان پر عمل کرنے سے زندگی میں جو زیبائی اور نکھار پیدا ہوتا ہے اس کا عملی نمونہ پیش کرے تا کہ جو حق کے متلاشی ہیں وہ قرآنی تعلیمات کی عملی تصویر دیکھ کر اس کو اپنے سینہ سے لگا لیں۔

یہ آیت اپنے الفاظ کے اعتبار سے عام ہے۔ اسے زندگی کے کسی ایک شعبہ کے ساتھ وابستہ نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن جس موقع پر اس کا نزول ہوا، اُس نے اس کی اہمیت کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔ یہ آیت غزوۂ خندق کے ایام میں نازل ہوئی جب کہ دعوت حق پیش کرنے والوں کے راستہ میں پیش آنے والی ساری مشکلات اور آلام و مصائب پوری شدت سے رُونما ہو گئے۔ دُشمن سارے عرب کو ساتھ لے کر آ دھمکا ہے۔ یہ حملہ اتنا اچانک ہے کہ اس کو پسپا کرنے کے لیے جس تیاری کی ضرورت ہے اس کے لیے خاطر خواہ وقت نہیں۔ تعداد کم ہے۔ سامانِ رسد کی اتنی قلت ہے کہ کئی وقت فاقہ کرنا پڑتا ہے۔ مدینہ کے یہودیوں نے عین وقت پر دوستی کا معاہدہ توڑ دیا ہے۔ ان کی غداری کے باعث حالات مزید پیچیدہ ہو گئے ہیں۔ دُشمن سیلاب کی طرح بڑھا چلا آ رہا ہے۔ اس کے پہنچنے سے قبل مدینہ طیبہ کی مغربی سمت کو خندق کھود کر محفوظ بنا دینا ازحد ضروری ہے۔

ان حالات میں حضور سرورِ عالم ﷺ اپنے صحابہ کے دوش بدوش موجود ہیں۔ خندق کھودنے کا موقع آتا ہے تو ایک عام سپاہی کی طرح خندق کھودنے لگتے ہیں۔ مٹی اُٹھا اُٹھا کر باہر پھینک رہے ہیں۔ دُوسرے مجاہدین کی طرح فاقہ کشی کی تکلیف بھی برداشت فرماتے ہیں۔ ایک صحابہ نے پیٹ پر ایک پتھر باندھ رکھا ہے تو شکم رسالت پر دو پتھر بندھے دکھائی دیتے ہیں۔ مہینہ بھر شدید سردی میں میدانِ جنگ میں صحابہ کے ساتھ دن رات قیام فرما ہیں۔ دُشمن کے لشکر جرار کو دیکھ کر بھی پریشان نہیں ہوتے۔ بنو قریظہ کی عہد شکنی کا علم ہوتا ہے تب بھی جبینِ سعادت پر بل نہیں پڑتے۔ منافقین طرح طرح کی حیلہ سازیوں سے میدان جنگ سے راہِ فرار اختیار کرنے لگتے ہیں تب بھی پریشانی نہیں ہوتی۔ ان تمام ناگفتہ بہ حالات میں عزم و استقامت کا پہاڑ بنے کھڑے ہیں۔ قدم قدم پر صحابہ کی دلجوئی فرماتے ہیں۔ منافقین سے صرفِ نظر کرتے ہیں۔ دُشمن کو مرعوب کرنے کے لیے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا جاتا۔

پھر جنگی اور سیاسی خطوط پر ایسی تدبیریں کی جاتی ہیں کہ دُشمن آپس میں ٹکرا جاتا ہے اور حملہ آور خود بخود محاصرہ اُٹھا کر ایک دُوسرے پر گالیوں کی بوچھاڑ کرتے

Marfat.com

ہوئے، ایک دوسرے پر غداری اور عہد شکنی کے الزامات لگاتے ہوئے بھاگ جاتا ہے۔ غرضیکہ یہ ایک ماہ کا عرصہ ایسا ہے کہ محبوب رب العالمین ﷺ کی سیرت طیبہ کے سارے پہلو اپنی پوری دلفریبیوں کے ساتھ اُجاگر ہو جاتے ہیں۔ اس وقت یہ آیت نازل فرمائی گئی کہ ان مہیب خطرات میں تُم نے میرے پیارے رسول ﷺ کا طریقہ کار دیکھ لیا۔ یہ کتنا راستبازانہ سچا اور اخلاص وللٰہیت کے رنگ میں رنگا ہوا ہے۔ یہی تمہاری زندگی کے ہر موڑ پر تمہارے لیے ایک خوبصورت نمونہ ہے۔ ان کے نقشِ قدم کو خضرِ راہ بنالو۔ اس کے دامنِ شفقت کو مضبوطی سے تھام لو یقیناً منزل تک پہنچ جاؤ گے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)] ---۳۱۔ ''اور تم میں سے جو کوئی اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول ﷺ کی فرماں برداری کرے گی اور نیک کام کرے گی ہم اسے اجر (بھی) دوہرا دیں گے اور اس کے لیے ہم نے بہترین روزی تیار کر رکھی ہے۔'' O ---۳۳۔ ''اور اپنے گھروں میں قرار سے رہو اور قدیم جاہلیت کے زمانے کی طرح اپنے بناؤ کا اظہار نہ کرو اور نماز ادا کرتی رہو اور زکوٰۃ دیتی رہو اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت گزاری کرو۔ اللہ تعالیٰ یہی چاہتا ہے کہ اے نبی کی گھر والیو! تم سے وہ (ہر قسم کی) گندگی کو دور کر دے اور تمہیں خوب پاک کر دے۔'' O

(سورۃ الحجرات: ۴۹) ---۷۔ ''اور جان رکھو کہ تم میں اللہ تعالیٰ کے رسول موجود ہیں، اگر وہ تمہارا کہا کرتے رہے بہت امور میں، تو تم مشکل میں پڑ جاؤ لیکن اللہ تعالیٰ نے ایمان کو تمہارے لئے محبوب بنا دیا ہے اور اسے تمہارے دلوں میں زینت دے رکھی ہے اور کفر کو اور گناہ کو اور نافرمانی کو تمہاری نگاہوں میں ناپسندیدہ بنا دیا ہے، یہی لوگ راہ یافتہ ہیں۔'' O ---[جس کا تقاضا یہ ہے کہ ان کی تعظیم اور اطاعت کرو، اس لیے کہ وہ تمہارے مصالح زیادہ بہتر جانتے ہیں، کیونکہ ان پر وحی اترتی ہے۔ پس تم ان کے پیچھے چلو، ان کو اپنے پیچھے چلانے کی کوشش مت کرو۔ اس لیے کہ اگر وہ تمہاری پسند کی باتیں ماننا شروع کر دیں تو اس سے تم خود ہی زیادہ مشقت میں پڑ جاؤ گے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الحشر: ۵۹) ---۷۔ ''بستیوں والوں کا جو (مال) اللہ تعالیٰ تمہارے لڑے بھڑے بغیر اپنے رسول کے ہاتھ لگائے وہ اللہ کا ہے اور رسول کا اور قرابت والوں کا اور یتیموں، مسکینوں کا اور مسافروں کا ہے تاکہ تمہارے دولت مندوں کے ہاتھ میں ہی یہ مال گردش کرتا نہ رہ جائے اور تمہیں جو کچھ رسول دے لے لو اور جس سے روکے رک جاؤ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہا کرو، یقیناً اللہ تعالیٰ سخت عذاب والا ہے۔'' O ---[صرف غنائم کے اموال تقسیم کرنے کے بارے میں نہیں بلکہ زندگی کے ہر شعبہ میں احکامِ رسالت کی پابندی کیجیے۔ انہیں سر آنکھوں پر رکھیے۔ اسی میں تمہاری فلاح ہے۔ اس آیت میں اگر غور کیا جائے تو فتنہ انکارِ سنت کی بیخ کنی کے لیے مزید کسی دلیل کی ضرورت نہیں۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

مرتبہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

(سورۃ البقرۃ: ۲) ---۱۰۴۔ ''اے ایمان والو تم (لفظ) راعنا مت کہا کرو اور انظرنا کہہ دیا کرو اور (اس کو اچھی طرح) سن لیجیو۔ اور (ان) کافروں کو (تو) سزائے دردناک ہو (ہی) گی۔'' O [راعنا کے معنی ہیں، ہمارا لحاظ اور خیال کیجیے۔ بات سمجھ میں نہ آئے تو سامع اس لفظ کا استعمال کر کے متکلم کو اپنی طرف متوجہ کرتا تھا لیکن یہودی اپنے بغض وعناد کی وجہ سے اس لفظ کو تھوڑا سا بگاڑ کر استعمال کرتے تھے جس سے اس کے معنی میں تبدیلی اور ان کے جذبہ عناد کی تسلی ہو جاتی، مثلاً وہ کہتے راعینا (ہمارے چرواہے) یا راعنا (احمق) وغیرہ، جیسے وہ السلام علیکم کی بجائے السام علیکم (تم پر موت آئے) کہا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، تم ''انظرنا'' کہا کرو۔ اس سے ایک تو یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ ایسے الفاظ، جن میں تنقیص واہانت کا شائبہ ہو، ادب واحترام کے پیش نظر اور سد ذریعہ کے طور پر ان کا استعمال صحیح نہیں۔ دوسرا مسئلہ یہ ثابت ہوا کہ کفار کے ساتھ افعال واقوال میں مشابہت اختیار کرنے سے بچا جائے، تاکہ مسلمان ☆ (جو کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے گا، وہ انہی میں شمار ہوگا) کی وعید میں داخل نہ ہوں۔ از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ۔ جب حضور اقدس ﷺ صحابہ کو کچھ تعلیم وتلقین فرماتے تو وہ کبھی کبھی درمیان میں عرض کیا کرتے راعنا یارسول اللہ اس کے یہ معنی تھے کہ یارسول اللہ ہمارے حال کی رعایت فرمائیے یعنی کلام اقدس کو اچھی طرح سمجھ لینے کا موقع دیجیے۔ یہود کی لغت میں یہ کلمہ سوء ادب کے معنی رکھتا تھا انہوں نے اس نیت سے کہنا شروع کیا حضرت سعد بن معاذ یہود کی اصطلاح سے واقف تھے آپ نے ایک روز یہ کلمہ ان کی زبان سے سن کر فرمایا اے دشمنان خدا تم پر اللہ کی لعنت اگر میں نے اب کسی کی زبان سے یہ کلمہ سنا اس کی گردن مار دوں گا۔ یہود نے کہا ہم پر تو آپ برہم ہوتے ہیں مسلمان بھی تو یہی کہتے ہیں اس پر آپ رنجیدہ ہو کر خدمت اقدس میں حاضر ہوئے ہی تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی جس میں راعنا کہنے کی ممانعت فرما دی گئی اور اس معنی کا دوسرا لفظ انظرنا کہنے کا حکم ہوا مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کی تعظیم وتوقیر اور ان کی جناب میں کلمات ادب عرض کرنا فرض ہے اور جس کلمہ میں ترک ادب کا شائبہ بھی ہو وہ زبان پر لانا ممنوع ہے۔ (از تفسیر کنز الایمان، احمد رضا خانؒ)] ---۱۰۵۔ ''نہیں پسند کرتے وہ لوگ جو کافر ہیں اہل کتاب میں سے اور نہیں پسند کرتے مشرک اس بات کو کہ نازل ہو تم پر کوئی خیر تمہارے رب کی طرف سے مگر اللہ خاص کر لیتا ہے اپنی رحمت

Marfat.com

کے ساتھ جس کو چاہے اور اللہ مالک ہے فضل عظیم کا۔" O---۱۱۹۔ "(اس سے بڑی نشانی اور کیا ہوگی کہ) ہم نے بھیجا ہے تم کو (اے محمد ﷺ!) علم حق کے ساتھ، خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر اور پرسش نہیں ہوگی تم سے اہل دوزخ کے بارے میں۔" O---۱۳۷۔ "سو کافی ہے تمہارے لئے اللہ (ان کے مقابلہ میں) اور وہ ہر بات کا سننے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔" O---۱۴۴۔ "بیشک دیکھ رہے ہیں ہم بار بار اٹھنا تمہارے چہرے کا آسمان کی طرف سو پھیر لو تم اپنا رخ طرف مسجد حرام کے اور جہاں بھی ہوا کرو تم پھیر لیا کرو اپنے رخ (نماز میں) اسی کی جانب اور بیشک وہ لوگ جنہیں دی گئی کتاب الٰہی خوب جانتے ہیں کہ یہی (قبلہ) حق ہے ان کے رب کی طرف سے اور نہیں ہے اللہ بے خبر ان کاموں سے جو یہ کر رہے ہیں۔" O---[اہل کتاب کے مختلف صحیفوں میں خانہ کعبہ کے قبلۂ آخرالانبیاء ہونے کے واضح اشارات موجود ہیں۔ اس لئے اس کا برحق ہونا انہیں یقینی طور پر معلوم تھا، مگر ان کا نسلی غرور و حسد قبول حق میں رکاوٹ بن گیا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ آل عمران ۳**)---۴۴۔ "یہ (باتیں) غیب کی خبروں میں سے ہیں جو ہم وحی کر رہے ہیں تمہاری طرف حالانکہ نہ تھے تم ان کے پاس جب وہ ڈال رہے تھے اپنے قلم (قرعہ اندازی کے لئے) کہ کون ان میں سے سرپرست بنے مریمؑ کا اور نہ تھے تم ان کے پاس جب وہ آپس میں جھگڑ رہے تھے۔" O---۱۵۹۔ "سو یہ کتنی بڑی رحمت ہے اللہ تعالیٰ کی کہ ہو تم (اے محمد ﷺ) نرم مزاج ان کے لئے اور اگر کہیں ہوتے تم سخت مزاج اور سنگدل تو ضرور منتشر ہو جاتے یہ تمہارے گرد و پیش سے سو تم معاف کر دو ان کو اور دعائے مغفرت کرو ان کے حق میں اور مشورہ لیتے رہو ان سے کام میں پھر جب پختہ فیصلہ کر لو تم تو توکل کرو اللہ پر (اور کر گزرو) بیشک اللہ دوست رکھتا ہے توکل کرنے والوں کو۔" O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: اصول حکمرانی]---۱۶۴۔ "یقیناً اللہ تعالیٰ نے بڑا احسان کیا ہے مومنوں پر کہ بھیجا ان میں ایک رسول ﷺ انہیں میں سے جو پڑھ کر سناتا ہے انہیں اللہ کی آیات اور تزکیہ (نفس) کرتا ہے ان کا اور تعلیم دیتا ہے ان کو کتاب اللہ کی اور سکھاتا ہے ان کو حکمت۔ اگرچہ تھے وہ اس سے پہلے یقیناً کھلی گمراہی میں۔" O---[اس آیت میں نبوت کے تین اہم مقاصد بیان کیے گئے ہیں۔ ۱۔ تلاوت آیات۔ ۲۔ تزکیہ۔ ۳۔ تعلیم کتاب وحکمت۔ تعلیم کتاب میں تلاوت از خود آ جاتی ہے، تلاوت کے ساتھ ہی تعلیم ممکن ہے، تلاوت کے بغیر تعلیم کا تصور ہی نہیں۔ اس کے باوجود تلاوت کو الگ ایک مقصد کے طور پر ذکر کیا گیا ہے جس سے اس نکتے کی وضاحت مقصود ہے کہ تلاوت بجائے خود ایک مقدس اور نیک عمل ہے، چاہے پڑھنے والا اس کا مفہوم سمجھے یا نہ سمجھے۔ قرآن کے معانی و مطالب کو سمجھنے کی کوشش کرنا یقیناً ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے۔ لیکن جب تک یہ مقصد حاصل نہ ہو یا اتنی فہم و استعداد بہم نہ پہنچ جائے، تلاوت قرآن سے اعراض یا غفلت جائز نہیں۔ تزکیے سے مراد عقائد اور اعمال و اخلاق کی اصلاح ہے جس طرح آپ ﷺ نے انہیں شرک سے ہٹا کر توحید پر لگایا اسی طرح نہایت بداخلاق اور بداطوار قوم کو اخلاق و کردار کی رفعتوں سے ہمکنار کر دیا، حکمت سے مراد اکثر مفسرین کے نزدیک حدیث ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ النساء ۴**)---۴۶۔ "اور اگر وہ یوں کہتے "سمعنا واطعنا" ہم نے سنا اور مان لیا اور "اسمع وانظرنا" سنئے اور ہماری طرف نظر کیجیے تو یہ بہتر ہوتا ان کے حق میں اور زیادہ درست بھی۔ لیکن دور کر دیا ہے اپنی رحمت سے ان کو اللہ تعالیٰ نے ان کے کفر کی وجہ سے سو وہ نہیں ایمان لائے مگر بہت کم۔" O---۶۴۔ "ہم نے ہر ہر رسول کو صرف اسی لئے بھیجا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کی فرمانبرداری کی جائے اور اگر یہ لوگ جب انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا، تیرے پاس آ جاتے اور اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتے اور رسول بھی ان کے لئے استغفار کرتے، تو یقیناً یہ لوگ اللہ تعالیٰ کو معاف کرنے والا مہربان پاتے۔" O---۶۵۔ "سو قسم ہے تمہارے رب کی (اے محمد ﷺ) یہ ہرگز مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ فیصلہ کرنے والا نہ تسلیم کر لیں تم کو اپنے باہمی اختلافات میں۔ اور نہ پائیں اپنے دلوں میں کوئی کھٹک اس پر جو فیصلہ کیا ہو تم نے اور تسلیم کر لیں اسے جیسا کہ تسلیم کرنے کا حق ہے۔" O---[اس آیت کی شان نزول میں ایک یہودی اور مسلمان کا واقعہ عموماً بیان کیا جاتا ہے جو بارگاہ رسالت سے فیصلے کے باوجود حضرت عمرؓ سے فیصلہ کروانے گیا جس پر حضرت عمرؓ نے اس مسلمان کا سر قلم کر دیا۔ لیکن سنداً یہ واقعہ صحیح نہیں جیسا کہ ابن کثیر نے بھی وضاحت کی ہے۔ صحیح واقعہ ہے جو اس آیت کے نزول کا سبب ہے کہ حضرت زبیرؓ کا جو رسول اللہ ﷺ کے پھوپھی زاد تھے۔ اور ایک آدمی کا کھیت کو سیراب کرنے والے (نالے) کے پانی پر جھگڑا ہو گیا۔ معاملہ نبی ﷺ تک پہنچا آپ ﷺ نے صورت حال کا جائزہ لے کر جو فیصلہ دیا تو وہ اتفاق سے حضرت زبیرؓ کے حق میں تھا، جس پر دوسرے آدمی نے کہا کہ آپ ﷺ نے یہ فیصلہ اس لئے کیا کہ وہ آپ ﷺ کا پھوپھی زاد ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی (صحیح بخاری تفسیر سورۃ النساء)۔ آیت کا مطلب یہ ہوا کہ نبی ﷺ کی کسی بات یا فیصلے سے اختلاف تو کجا، دل میں انقباض بھی محسوس کرنا ایمان کے منافی ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۱۳۔ "اور اگر نہ ہوتا اللہ تعالیٰ کا فضل تمہارے شامل حال اور اس کی رحمت، تو قصد کر لیا تھا ایک گروہ نے ان میں سے کہ بہکا دیں تم کو۔ حالانکہ نہیں بہکا رہے تھے وہ مگر اپنے آپ کو اور نہیں نقصان پہنچا سکتے تھے وہ تم کو ذرا بھی۔ کیونکہ نازل کی ہے اللہ تعالیٰ نے تم پر کتاب اور حکمت اور سکھایا ہے تم کو وہ کچھ جو تم نہیں جانتے تھے اور ہے اللہ تعالیٰ کا فضل تم پر بہت ہی زیادہ۔" O---[یہ دوسرے فضل و احسان کا تذکرہ ہے جو آپ ﷺ پر کتاب و حکمت (سنت) نازل فرما کر اور ضروری باتوں کا علم دے کر فرمایا گیا۔ جس طرح دوسرے مقام پر فرمایا "اور

Marfat.com

اسی طرح بھیجا ہم نے تیری طرف (قرآن لے کر) ایک فرشتہ اپنے حکم سے تو نہیں جانتا تھا کہ کتاب کیا ہے اور ایمان کیا ہے؟ الشوریٰ: ۵۲۔ ''اور تجھے یہ توقع نہیں تھی کہ تجھ پر کتاب اتاری جائے گی، مگر تیرے رب کی رحمت سے (یہ کتاب اتاری گئی)'' القصص: ۸۶۔ ان تمام آیات سے معلوم ہوا کہ اللہ نے آپ ﷺ پر فضل و احسان فرمایا اور کتاب و حکمت بھی عطا فرمائی، ان کے علاوہ دیگر بہت سی باتوں کا آپ ﷺ کو علم دیا گیا جن سے آپ ﷺ بے خبر تھے۔ یہ بھی گویا آپ ﷺ کے عالم الغیب ہونے کی نفی ہے کیونکہ جو خود عالم الغیب ہو، اسے تو کسی اور سے علم حاصل کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہوتی اور جسے دوسرے سے معلومات حاصل ہوں، وحی کے ذریعے سے یا کسی اور طریقے سے وہ عالم الغیب نہیں ہوتا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الاعراف ۷)---۱۵۷۔ ''جو لوگ بے پڑھے نبی رسول ﷺ کی پیروی کرتے ہیں جسے وہ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔ جو انہیں پسندیدہ باتوں کی تلقین کرتا ہے، ناپسندیدہ باتوں سے منع کرتا ہے، پاکیزہ چیزوں کو ان کے لئے حلال کرتا ہے، گندی چیزوں کو ان پر حرام کرتا ہے اور ان کے بوجھ اور طوق جو ان پر پڑے ہیں، اتروا تا ہے۔ ہاں! جو لوگ اس پر ایمان لائے اس کی حمایت کی اس کی مدد کی اور اس نور کے پیچھے چلے جو اس کے ساتھ نازل کیا گیا وہی کامیاب ہوں گے۔'' O---[ان آخری الفاظ سے بھی یہ بات واضح ہوتی ہے کہ کامیاب وہی لوگ ہوں گے جو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانے والے اور ان کی پیروی کرنے والے ہوں گے۔ جو رسالت محمدیہ پر ایمان نہیں لائیں گے، وہ کامیاب نہیں، خاسر اور ناکام ہوں گے۔ علاوہ ازیں کامیابی سے مراد بھی آخرت کی کامیابی ہے۔ یہ ممکن ہے کہ کوئی قوم رسالت محمدیہ پر ایمان نہ رکھتی ہو اور اسے دُنیاوی خوشحالی و فراوانی حاصل ہو۔ جس طرح اس وقت مغربی و یورپی اور دیگر بعض قوموں کا حال ہے کہ وہ عیسائی یا یہودی یا کافر و مشرک ہونے کے باوجود مادی ترقی اور خوشحالی میں ممتاز ہیں۔ لیکن ان کی یہ ترقی عارضی و بطور امتحان و استدراج ہے۔ یہ ان کی اخروی کامیابی کی ضمانت یا علامت نہیں۔ اسی طرح (واتبعو النور الذی انزل معه) سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ المائدہ کی آیت: ۱۵ میں نور سے مراد قرآن مجید ہی ہے۔ کیونکہ جو نور آپ کے ساتھ نازل کیا گیا ہے، وہ قرآن مجید ہی ہے۔ اس لیے اس ''نور'' سے خود نبی کریم ﷺ کی ذات مراد نہیں۔ ہاں یہ الگ بات ہے کہ آپ کی صفات میں ایک صفت نور بھی ہے۔ جس سے کفر و شرک کی تاریکیاں دور ہوئیں۔ لیکن آپ کے نوری صفت ہونے سے آپ کا نور من نور اللہ ہونا ثابت نہیں ہو سکتا، جس طرح اہل بدعت یہ ثابت کرتے ہیں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

---۱۵۸۔ ''کہہ دیجیے! اے لوگو میں تم سب کی طرف اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ اس کا جس کی بادشاہت آسمانوں اور زمین پر ہے۔ جس کے سوا کوئی خدا نہیں جو زندہ کرتا اور مارتا ہے۔ پس تم اللہ تعالیٰ اور اس کے بے پڑھے نبی رسول پر جو اللہ تعالیٰ اور اس کی باتوں پر ایمان رکھتا ہے ایمان لاؤ اور اس کی پیروی کرو تا کہ ہدایت پاؤ۔'' O---[یہ آیت بھی رسالت محمدیہ کی عالم گیر رسالت کے اثبات میں بالکل واضح ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو حکم دیا کہ آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ اے انسانو! میں سب کی طرف اللہ کا رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ یوں آپ ﷺ پوری بنی نوع انسانی کے نجات دہندہ اور رسول ہیں۔ اب نجات اور ہدایت نہ عیسائیت میں ہے نہ یہودیت میں نہ کسی اور مذہب میں۔ نجات اور ہدایت اگر ہے تو صرف اسلام کے اپنانے اور اسے ہی اختیار کرنے میں ہے۔ اس آیت میں اور اس سے پہلی آیت میں بھی آپ ﷺ کو النبی الامی کہا گیا ہے۔ یہ آپ کی ایک خاص صفت ہے۔ امی کے معنی ہیں ان پڑھ۔ یعنی آپ نے کسی استاد کے سامنے زانوئے تلمذ تہ نہیں کیے، کسی سے کسی قسم کی تعلیم حاصل نہیں کی۔ لیکن اس کے باوجود آپ ﷺ نے جو قرآن کریم پیش کیا، اس کے اعجاز و بلاغت کے سامنے دُنیا بھر کے فصحا و بلغا عاجز آ گئے اور آپ نے جو تعلیمات پیش کیں ان کی صداقت و حقانیت کی ایک دُنیا معترف ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ آپ واقعی اللہ کے سچے رسول ہیں ورنہ ایک امی نہ ایسا قرآن پیش کر سکتا ہے اور نہ ایسی تعلیمات بیان کر سکتا ہے جو عدل و انصاف کا بہترین نمونہ اور انسانیت کی فلاح و کامرانی کے لیے ناگزیر ہیں، انہیں اپنائے بغیر دُنیا حقیقی امن و سکون اور راحت و عافیت سے ہمکنار نہیں ہو سکتی۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۸۴۔ ''لیکن کیا انہوں نے غور نہیں کیا ان کے ساتھی کو کوئی جنون تو نہیں وہ تو صرف ایک صاف ڈرانے والا ہے۔'' O

(سورۃ الانفال ۸)---۳۲۔ ''اور جب انہوں نے کہا اے اللہ! اگر یہی تیری طرف سے حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا یا ہم پر دردناک عذاب لا۔'' O---(ابوجہل نے جنگ بدر میں جانے سے پہلے خانہ کعبہ کے سامنے کھڑے ہو کر یہ کہا اور ہلاک ہوا۔)---۳۳۔ ''مگر اللہ تعالیٰ ایسا نہ تھا کہ انہیں عذاب دیتا جب تو ان میں موجود تھا اور اللہ تعالیٰ انہیں عذاب دینے والا نہ تھا جب وہ بخشش مانگ رہے تھے۔'' O---[یعنی پیغمبر کی موجودگی میں قوم پر عذاب نہیں آتا۔ اس لحاظ سے آپ ﷺ کا وجود گرامی بھی ان کے حفظ و امان کا سبب تھا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۶۴۔ ''اے نبی! تجھے اللہ تعالیٰ کافی ہے اور وہ مومن جو تیری پیروی کرتے ہیں۔'' O

(سورۃ التوبہ ۹)---۴۳۔ ''اللہ تعالیٰ تجھے معاف کرے تو نے انہیں کیوں اجازت دی جب تک تجھ پر ان لوگوں کی جو سچے ہیں وضاحت نہ ہوئی اور تو نے جھوٹوں کو معلوم نہیں کیا۔'' O---۵۹۔ ''مگر کاش! وہ اس پر جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے انہیں دیا خوش ہو جاتے اور کہتے ہمیں اللہ تعالیٰ کافی ہے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اور دے گا اور اس کا رسول ﷺ بھی ہم اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کرتے ہیں۔'' O---۶۱۔ ''اور ان میں وہ لوگ بھی ہیں جو نبی ﷺ

Marfat.com

کو دکھ دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ کان لگانے والا ہے- کہو! وہ تمہاری بھلائی پر کان لگانے والا ہے- وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہے اور مومنوں کی بات مانتا ہے اور ان کے لئے جو تم میں اعتماد کرتے ہیں رحمت ہے اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کو دکھ دیتے ہیں انہیں دردناک عذاب ہوگا۔'' O---۶۲۔''وہ تمہارے سامنے اللہ تعالیٰ کی قسمیں کھاتے ہیں تاکہ تمہیں راضی رکھیں- لیکن اگر وہ مومن ہیں تو اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ اس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ انہیں راضی رکھا جائے۔'' O---۱۰۳۔''ان کے مال سے صدقہ وصول کر کہ اس سے تو انہیں پاک کرے اور انہیں سنوارے- اور ان کے لئے دُعا کر، تیری دُعا ان کے لئے باعث تسکین ہے- اللہ تعالیٰ سننے والا جاننے والا ہے۔'' O---(تفسیر کے لیے ملاحظہ فرمائیں باب ۱۴، مضمون: صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین)---۱۱۹۔''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔'' O---۱۲۰۔ مدینہ والوں اور ان کے اردگرد کے بدوؤں کو یہ روا نہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے رہ جائیں اور نہ یہ کہ اپنی جانوں کو اس کی جان سے عزیز سمجھیں، یہ اس لئے کہ اللہ کی راہ میں انہیں نہ پیاس، نہ تکان اور نہ بھوک پہنچتی ہے، نہ وہ کسی جگہ کو جو کافروں کو غصہ دلاتی ہے پامال کرتے ہیں، اور نہ وہ دشمن سے کچھ حاصل کرتے ہیں، مگر اس کے عوض ان کے لئے نیک عمل لکھ دیا جاتا ہے، کیونکہ اللہ نیکی کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔'' O---[تفسیر کے لیے باب ہذا، مضمون: حب رسول ﷺ]---۱۲۸۔''تمہارے پاس تم ہی میں سے ایک رسول آیا ہے اس پر وہ چیز شاق گزرتی ہے جو تمہیں مشقت میں ڈالتی ہے وہ تمہاری بھلائی کا خواہشمند ہے اور مومنوں پر مہربان اور رحیم ہے۔'' O---[تمہاری ہدایت اور تمہاری دنیوی و اخروی منفعت کے خواہش مند ہیں۔ اور تمہارا جہنم میں جانا پسند نہیں فرماتے۔ اسی لیے آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''میں تمہاری پشتوں سے پکڑ پکڑ کر کھینچتا ہوں لیکن تم مجھ سے دامن چھڑا کر زبردستی نار جہنم میں داخل ہوتے ہو۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ یونس ۱۰)---۲۔''کیا لوگوں کو حیرانی ہے کہ ہم نے انہی میں سے ایک آدمی کی طرف وحی کی ہے کہ لوگوں کو خبردار کر اور ایمان والوں کو خوشخبری دے کہ ان کے لئے ان کے رب کے پاس عمدہ مقام ہے- کافر کہتے ہیں یہ تو صاف جادوگر ہے۔'' O---۱۰۹۔''اور اس کی پیروی کیجئے جو آپ کی طرف وحی کیا جاتا ہے اور صبر کیجئے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فیصلہ کر دے اور وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔'' O

(سورۃ الحجر ۱۵)---۷۲۔''تیری عمر کی قسم! وہ تو اپنی بدمستی میں سرگرداں تھے۔'' O---[اللہ تعالیٰ نبی ﷺ سے خطاب فرما کر ان کی زندگی کی قسم کھا رہا ہے جس سے آپ کا شرف وفضل واضح ہے- تاہم کسی اور کے لئے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی قسم کھانا جائز نہیں ہے- اللہ تعالیٰ تو حاکم مطلق ہے وہ جس کی چاہے قسم کھائے اس سے کون پوچھنے والا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس طرح شراب کے نشے میں دھت انسان کی عقل ماؤف ہو جاتی ہے اسی طرح یہ اپنی بدمستی اور گمراہی میں اتنے سرگرداں تھے کہ حضرت لوطؑ کی اتنی معقول بات بھی ان کی سمجھ میں نہیں آپائی۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۹۱۔''جنہوں نے اس کتاب الٰہی کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے۔'' O---۹۲۔ قسم ہے تیرے پالنے والے کی! ہم ان سب سے ضرور باز پرس کریں گے۔'' O---۹۷۔''ہمیں خوب علم ہے کہ ان کی باتوں سے آپ کا دل تنگ ہوتا ہے۔'' O

(سورۃ بنی اسرائیل ۱۷)---۱۔''پاک ہے وہ اللہ تعالیٰ جو اپنے بندے کو رات ہی رات میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گیا جس کے آس پاس ہم نے برکت دے رکھی ہے، اس لیے کہ ہم اُسے اپنی قدرت کے بعض نمونے دکھائیں یقیناً اللہ تعالیٰ ہی خوب سننے دیکھنے والا ہے۔'' O---[نبی کریم ﷺ کو یہ مقام نصیب ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اسراء اور معراج کی سعادت نصیب فرمائی- اسراء تو مسجد الحرام سے مسجد اقصیٰ جانے کا نام ہے اور مسجد اقصیٰ سے آگے کی جو منزلیں ہیں وہ معراج کہلاتی ہیں۔ ہر نبی کو معراج ہوتی ہے۔ لیکن حضور ﷺ کو جو مقام، عظمت، رفعت اور قرب الٰہی کی سعادت ملی وہ کسی اور نبی کو نصیب نہیں ہوئی۔ اس کا بڑا اور اصل سبب یہ ہے کہ آپ سید الرسل، خاتم النبیین، سید ولد آدم، سید البشر اور خاتم المعصومین ہیں لیکن یہاں جو لفظ استعمال ہوا، وہ عبد ہے۔

اس میں ایک بہت ہی عجیب نکتہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جہاں بھی قرآن مجید میں نبی کریم ﷺ کی رفعت شان یا آپ کو کوئی بہت بڑی نعمت دینے کا ذکر کیا ہے وہاں خاص طور پر عبد کے لفظ سے خطاب کیا ہے۔ اسی طرح جب ہم کلمہ شہادت کے ذریعے ایمان کا اظہار کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ کی نبوت کی شہادت دیتے ہیں وہاں آپ ﷺ کی عبدیت کی بھی شہادت دیتے ہیں۔ ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔'' کائنات میں اللہ کے بعد عبدیت کا مقام سب سے زیادہ بلند ہے۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ جو صاحب کشف ہیں، فرماتے ہیں کہ ''ہم نے ولایت کی منزلیں طے کی ہیں اور طے کرنے کے بعد پتہ چلا کہ جہاں تمام اولیاء اللہ اور صحابہؓ کی منزلیں ختم ہو جاتی ہیں تو وہاں سے عبدیت کا مقام شروع ہوتا ہے۔

علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں:

عبد دیگر عبدہ چیزے دیگر
ایں سراپا انتظار او منتظر

Marfat.com

گویا عبد اور چیز ہے اور عبدہ اور چیز۔ عبدہ کا مقام بہت بلند ہوتا ہے۔ ''عبد'' اللہ تعالیٰ کا انتظار کرتا ہے اور عبدہ کا انتظار کیا جاتا ہے۔ (اقتباس از انوار القرآن صفحہ نمبر ۳۲۲، ۳۲۳۔ مؤلفہ ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملک)]

(**سورۃ طٰہٰ ۲۰**)---۲۔ ''ہم نے یہ قرآن تجھ پر اس لئے نہیں اتارا کہ تو مشقت میں پڑ جائے۔'' O---۹۔ ''تجھے موسیٰ (علیہ السلام) کا قصہ بھی معلوم ہے۔'' O---۱۰۔ ''جبکہ اس نے آگ دیکھ کر اپنے گھر والوں سے کہا کہ تم ذرا سی دیر ٹھہر جاؤ مجھے آگ دکھائی دی ہے۔ بہت ممکن ہے کہ میں اس کا کوئی انگارا تمھارے پاس لاؤں یا آگ کے پاس سے راستے کی اطلاع پاؤں۔'' O

(**سورۃ الانبیاء ۲۱**)---۱۰۷۔ ''اور ہم نے آپ کو تمام جہان والوں کے لیے رحمت بنا کر ہی بھیجا ہے۔'' O[اس کا مطلب ہے کہ جو آپ ﷺ کی رسالت پر ایمان لے آئے گا، اس نے گویا اس رحمت کو قبول کر لیا اور اللہ کی نعمت کا شکر ادا کیا، نتیجتاً دنیا و آخرت کی سعادتوں سے ہم کنار ہوگا اور چونکہ آپ ﷺ کی رسالت پورے جہان کیلئے ہے، اس لیے آپ ﷺ پورے جہان کیلئے رحمت بن کر یعنی اپنی تعلیمات کے ذریعے سے دین و دنیا کی سعادتوں سے ہم کنار کرنے کیلئے آئے ہیں۔ بعض لوگوں نے اس اعتبار سے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو جہان والوں کیلئے رحمت قرار دیا ہے کہ آپ ﷺ کی وجہ سے یہ امت، بالکلیہ تباہی و بربادی سے محفوظ کر دی گئی، جیسے پچھلی قومیں اور امتیں حرفِ غلط کی طرح مٹا دی جاتی رہیں، امت محمدیہ (جو امت اجابت اور امت دعوت کے اعتبار سے پوری نوع انسانی پر مشتمل ہے) پر اس طرح کی کلی عذاب نہیں آئے گا۔ ☆اور احادیث سے معلوم ہوتا کہ مشرکین کیلئے بددعانہ کرنا، یہ بھی آپ کی رحمت کا ایک حصہ تھا۔ اِنِّي لَمْ أُبْعَثْ وَابْعَثْ لَعَّانًا وَانَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً (صحیح مسلم نمبر ۱۷۵۸) اسی طرح غصے میں کسی مسلمان کو لعنت وسب وشتم کرنے کو بھی قیامت والے دن رحمت کا باعث قرار دینا، آپ ﷺ کی رحمت کا حصہ ہے۔ (مسند أحمد ۵/۴۳۷، أبو داود نمبر ۴۶۵۹۔ والاحادیث الصحیحة الألبانی نمبر ۲۳۴۵) اسی لیے ایک حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا اِنَّمَا اَنَا رَحْمَةٌ مُهْدَاةٌ (صحیح الجامع الصغیر نمبر ۲۳۴۵) ''میں رحمت مجسم بن کر آیا ہوں، جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اہل جہان کیلئے ایک ہدیہ ہے۔'' (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(**سورۃ النور ۲۴**)---۶۳۔ ''تم اللہ تعالیٰ کے نبی کے بلانے کو ایسا بلاوا نہ کر لو جیسا کہ آپس میں ایک دوسرے کو ہوتا ہے۔ تم میں سے انہیں اللہ خوب جانتا ہے جو نظر بچا کر چپکے سے سرک جاتے ہیں۔ سنو جو لوگ حکم رسول کی مخالفت کرتے ہیں انہیں ڈرتے رہنا چاہیے کہ کہیں ان پر کوئی زبردست آفت نہ آ پڑے یا انہیں دردناک عذاب نہ پہنچے۔'' O---[اس کے ایک معنی تو یہ ہیں کہ جس طرح تم ایک دوسرے کو نام لے کر پکارتے ہو، رسول اللہ ﷺ کو اس طرح مت پکارو۔ مثلاً یا محمد ﷺ نہیں بلکہ یا رسول اللہ، یا نبی اللہ وغیرہ کہو۔ (یہ آپ کی زندگی کے لیے تھا جب کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم کو ضرورت پیش آتی تھی کہ آپ سے مخاطب ہوں) دوسرے معنی یہ ہیں کہ رسول کی بددعا کو دوسروں کی بددعا کی طرح مت سمجھو اس لیے کہ آپ کی دعا تو قبول ہوتی ہے۔ اس لیے نبی کی بددعا مت لو تم ہلاک ہو جاؤ گے]۔'' O---[اس آفت سے مراد دلوں کی وہ کجی ہے جو انسان کو ایمان سے محروم کر دیتی ہے۔ یہ نبی ﷺ کے احکام سے سرتابی اور ان کی مخالفت کرنے کا نتیجہ ہے۔ اور ایمان سے محرومی اور کفر پر خاتمہ، جہنم کے دائمی عذاب کا باعث ہے۔ جیسا کہ آیت کے اگلے جملے میں فرمایا۔ پس نبی ﷺ کے منہاج، طریقے اور سنت کو ہر وقت سامنے رکھنا چاہیے۔ اس لیے کہ جو اقوال و اعمال اس کے مطابق ہوں گے، وہی بارگاہ الٰہی میں مقبول اور دوسرے سب مردود ہوں گے۔ * آپ ﷺ کا فرمان ہے ''جس نے ایسا کام کیا، جو ہمارے طریقے پر نہیں ہے، وہ مردود ہے''۔ * (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۶۴۔ ''آگاہ ہو جاؤ کہ آسمان و زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ تعالیٰ ہی کا ہے۔ جس روش پر تم ہو وہ اسے بخوبی جانتا ہے، اور جس دن یہ سب اس کی طرف لوٹائے جائیں گے اس دن ان کو ان کے کیے سے وہ خبردار کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا ہے۔'' O---[خلق کے اعتبار سے بھی، ملک کے اعتبار سے بھی اور ماتحتی کے اعتبار سے بھی۔ وہ جس طرح چاہے تصرف کرے اور جس چیز کا چاہے، حکم دے۔ پس اس کے رسول ﷺ کے معاملے میں اللہ سے ڈرتے رہنا چاہیے، جس کا تقاضا یہ ہے کہ رسول کے کسی حکم کی مخالفت نہ کی جائے اور جس سے اس نے منع کر دیا ہے اس کا ارتکاب نہ کیا جائے۔ اس لیے کہ رسول ﷺ کے بھیجنے کا مقصد ہی یہ ہے کہ اس کی اطاعت کی جائے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ النمل ۲۷**)---۷۹۔ ''پس آپ یقیناً اللہ ہی پر بھروسہ رکھیے یقیناً آپ سچے اور کھلے دین پر ہیں۔'' O

(**سورۃ الاحزاب ۳۳**)---۶۔ ''پیغمبر مومنوں پر خود ان سے بھی زیادہ حق رکھنے والے ہیں اور پیغمبر کی بیویاں مومنوں کی مائیں ہیں، اور رشتے دار کتاب اللہ کی رو سے بہ نسبت دوسرے مومنوں اور مہاجروں کے آپس میں زیادہ حق دار ہیں (ہاں) مگر یہ کہ تم اپنے دوستوں کے ساتھ حسن سلوک کرنا چاہو۔ یہ حکم کتاب (الٰہی) میں لکھا ہوا ہے۔'' O---[اللہ تعالیٰ اس تعلق کی کیفیت اور نوعیت بیان فرماتے ہیں جو نبی کریم ﷺ کو اپنے غلاموں کے ساتھ ہے۔ بتایا تمہاری خیر خواہی، اصلاح احوال، فلاح دارین اور تم پر لطف و کرم فرمانے میں میرا محبوب تم پر تمہارے نفسوں سے بھی زیادہ مہربان اور شفیق ہے۔ جتنا میرے نبی کو تمہاری عزت، خوشحالی، اخلاقی برتری کا خیال ہے تمہیں خود بھی اپنا اس قدر خیال نہیں۔ اس حقیقت کی وضاحت ایک دوسری آیت میں بھی کر دی گئی ہے: یعنی جو چیز

Marfat.com

تمہارے لیے تکلیف دہ ہے وہ انہیں بھی بڑی گراں گزرتی ہے، وہ تمہارے متعلق حریص ہیں اور اہلِ ایمان کے لیے بڑے مہربان اور رحیم ہیں۔ امام مسلم نے اپنی صحیح میں حضرت ابُو ہریرہؓ سے ایک حدیث روایت کی ہے۔ اسے بھی پڑھیے۔ * حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: یعنی میری اور میری اُمت کی حالت اس شخص کی طرح ہے جس نے آگ جلائی ہو اور مختلف جانور اور پروانے اس میں گرنے کے لیے دوڑتے چلے آرہے ہوں۔ میں تمہاری کمروں سے پکڑ رہا ہوں اور تم اس میں گرنے پر اصرار کر رہے ہو۔ * صحیح بخاری کی یہ حدیث بھی ملاحظہ فرمایئے: * یعنی کوئی ایسا مومن نہیں جس کا دنیا و آخرت میں میں والی نہیں۔ اگر تم چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھو اور جو مومن فوت ہو اور اپنے پیچھے مال چھوڑ جائے، تو اس کے قریبی رشتہ دار اس کے وارث ہوں گے اور جو مومن قرضہ وغیرہ چھوڑ جائے تو وہ میرے پاس آئے، میں اس کا والی ہوں۔ * حضور ﷺ کی شانِ کریمی پر انسان قربان جائے۔ کتنی شفقت اور محبت کا اظہار فرمایا جا رہا ہے۔ جب حضور ﷺ کا ہمارے ساتھ ایسا تعلق ہے، حضور ﷺ کی خیر خواہی اور لُطف و کرم کا یہ عالم ہے، تو پھر حیف ہے ہم پر اگر ہم حضور ﷺ کی شریعت کو چھوڑ کر اپنے نفسوں کی خواہشات کی پیروی میں لگ جائیں، اپنے دوستوں کو خوش کرنے کے لیے، اعلیٰ حکام کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے ہم اپنے نبی پاک ﷺ کی اطاعت سے سرتابی کریں۔ نیز اسلامی حکومتوں اور قانون ساز اداروں کو بھی اس اَمر کا پُورا پُورا احساس ہونا چاہیے کہ وہ کس رؤف و رحیم کا دامن چھوڑ رہے ہیں اور کس کی اطاعت کو اپنا شعار بنا رہے ہیں۔ حضور ﷺ کے اولیٰ بالمومنین ہونے کا مطلب یہ ہے کہ حضور ﷺ ان پر ان کے نفسوں سے بھی زیادہ مہربان اور شفقت کرنے والے ہیں کیونکہ حضور ﷺ انہیں نجات کی طرف بُلاتے ہیں اور انکے نفس انہیں ہلاکت کی دعوت دیتے ہیں۔ حضرت سہل فرماتے ہیں: جو شخص اپنے آپ کو حضور ﷺ کا غلام نہ سمجھے اور اپنے تمام حالات میں اپنے آپ پر حضور ﷺ کی حکمرانی تسلیم نہ کرے، اس نے سُنت کی شیرینی کا مزہ ہی نہیں چکھا۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)] ---۴۶۔ ''اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کی طرف بلانے والا اور روشن چراغ۔'' O--- [جس طرح چراغ سے اندھیرے دور ہو جاتے ہیں، اسی طرح آپ ﷺ کے ذریعے سے کفر و شرک کی تاریکیاں دور ہوئیں۔ علاوہ ازیں اس چراغ سے کسب ضیا کر کے جو کمال و سعادت حاصل کرنا چاہے، کر سکتا ہے۔ اس لیے کہ یہ چراغ قیامت تک روشن ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۵۶۔ ''بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے دُرود بھیجتے ہیں اس نبی مکرم ﷺ پر۔ اے ایمان والو تم بھی آپ ﷺ پر دُرود بھیجا کرو اور (بڑے ادب و محبت سے) سلام عرض کیا کرو۔'' O--- [اس آیت میں نبی ﷺ کے اس مرتبہ و منزلت کا بیان ہے جو مُلاءِ اعلیٰ (آسمانوں) میں آپ ﷺ کو حاصل ہے اور وہ یہ کہ اللہ تبارک و تعالیٰ فرشتوں میں آپ ﷺ کی ثنا و تعریف کرتا اور آپ ﷺ پر رحمتیں بھیجتا ہے اور فرشتے بھی آپ ﷺ کی بلندی درجات کی دُعا کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے عالم سفلی (اہل زمین) کو حکم دیا کہ وہ بھی آپ ﷺ پر صلوٰۃ و سلام بھیجیں تا کہ آپ ﷺ کی تعریف میں علوی اور سفلی دونوں عالم متحد ہو جائیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

[اسلام کو مٹانے کے لیے کُفر کے سارے حربے ناکام ہو چکے تھے۔ مکّہ کے بے بس مسلمانوں پر اُنہوں نے مظالم کے پہاڑ توڑے لیکن ان کے جذبہ ایمان کو کم نہ کر سکے۔ اُنہوں نے اپنے وطن، گھربار، اہل و عیال کو خوشی سے چھوڑنا گوارا کیا، لیکن دامنِ مصطفٰے علیہ اطیب التحیۃ والثناء کو مضبوطی سے پکڑے رہے۔ کفار نے بڑے کرّ و فر اور شکوہ و طمطراق کے ساتھ مدینہ طیبہ پر بار بار یورش کی لیکن انہیں ہر بار ان مٹھی بھر اہلِ ایمان سے شکست کھا کر واپس آنا پڑا۔ اب اُنہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذاتِ اقدس و اطہر پر طرح طرح کے بیجا الزامات تراشنے شروع کر دیئے تا کہ لوگ رشد و ہدایت کی اس نُورانی شمع سے نفرت کرنے لگیں اور یوں اسلام کی ترقی رُک جائے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما کر ان کی ان اُمیدوں کو خاک میں ملا دیا۔ بتایا کہ یہ میرا حبیب اور میرا پیارا رسُول ﷺ وہ ہے جس کی وصف و ثنا میں اپنی زبانِ قدرت سے کرتا ہوں اور میرے سارے اَن گنت فرشتے اپنی نُورانی اور پاکیزہ زبانوں سے اس کی جناب میں ہدیہ عقیدت پیش کرتے ہیں۔ تم چند لوگ اگر اس کی شانِ عالی میں ہرزہ سرائی کرتے بھی رہو، تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ جس طرح تمہارے پہلے منصُوبے خاک میں مل گئے اور تمہاری کوششیں ناکام ہو گئیں اسی طرح اس ناپاک مہم میں بھی تم خائب و خاسر ہو گے۔ اس آیت کریمہ کی جلالتِ شان کو زیادہ سے زیادہ سمجھنے کے لیے پہلے اس کے کلمات طیّبات کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ آیت کریمہ میں فعل صلوٰۃ (درود) کے تین فاعل ہیں۔ (۱) اللہ تعالیٰ (۲) فرشتے (۳) اہلِ اسلام۔ جب اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو تو اس کا معنی یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کی بھری محفل میں اپنے محبوب کریم ﷺ کی تعریف و ثنا کرتا ہے۔ اور جب اس کی نسبت ملائکہ کی طرف ہو تو صلوٰۃ کا معنی دُعا ہے کہ ملائکہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کے پیارے رسُول ﷺ کے درجات کی بلندی اور مقامات کی رفعت کے لیے دُعا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہر دم، ہر گھڑی اپنے نبی مکرم پر اپنی رحمتیں نازل فرماتا ہے اور آپ ﷺ کی شان بیان فرماتا ہے۔ اسی طرح اس کے فرشتے بھی اس کی تعریف و توصیف میں رطب اللسان رہتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ اپنے مقبول بندے پر ہمیشہ اپنی برکتیں نازل فرماتا رہتا ہے اور اس کے فرشتے اس کی ثناء گُستری میں زمزمہ سنج رہتے ہیں اور اس کی رفعتِ شان کے لیے دُعائیں مانگتے رہتے ہیں تو اے اہلِ ایمان تم بھی میرے محبوب ﷺ کی رفعتِ شان کے لیے دُعا مانگا کرو۔ اس آیت میں ہمیں بارگاہِ رسالت میں صلوٰۃ و سلام عرض کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور احادیث کثیرہ صحیحہ میں بھی درود شریف کی شان بیان فرمائی گئی ہے۔ چند احادیث تبرّکاً ذکر کر دیتا ہوں تا کہ آپ کے دل میں بھی اپنے رسُولِ مکرم، ہادیٔ اعظم، مُرشدِ اکمل ﷺ پر درُود بھیجنے

Marfat.com

کا شوق پیدا ہو۔

(۱)۔ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا ایک دن حضورﷺ قضائے حاجت کے لیے باہر تشریف لے گئے۔ حضورﷺ کے ساتھ کوئی اور آدمی نہیں تھا۔ حضرت عمرؓ نے پانی سے بھرا ہوا لوٹا لیا اور پیچھے چل دیئے۔ جب آپ باہر آئے حضورﷺ کو ایک وادی میں سربسجود پایا اور چپکے سے ایک طرف ہٹ کر پیچھے بیٹھ گئے۔ یہاں تک کہ حضورﷺ نے سجدہ سے سر مبارک اٹھایا اور فرمایا اے عمر! تو نے بہت اچھا کیا کہ جب مجھے سربسجود دیکھا تو ایک طرف ہٹ کر بیٹھ گیا۔ جبرئیل میرے پاس آئے اور انہوں نے آ کر یہ بتایا کہ جو امتی آپ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود پڑھے گا اور اس کے دس درجے بلند کر دے گا۔

(۲)۔ترجمہ: ایک دن حضور سرور کائنات ﷺ تشریف لائے۔ رخ انور پر خوشی اور مسرت کے آثار نمایاں تھے۔ صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! آج تو چہرہ مبارک خوشی سے تاباں ہے۔ فرمایا' میرے پاس فرشتہ آیا ہے اور اس نے آ کر کہا کہ اے سراپا حسن وخوبی! کیا آپ اس بات پر راضی نہیں ہیں کہ آپ کے رب نے فرمایا ہے کہ آپ کا جو امتی آپ پر ایک بار درود پڑھے گا' اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود پڑھے گا اور آپ کا جو امتی آپ پر ایک بار سلام پڑھے گا' اللہ تعالیٰ دس بار اس پر سلام بھیجے گا۔ میں نے جواب دیا ہے کہ میں اپنے مولا کریم کی اس نوازش پر از حد خوش ہوں۔

(۳)۔حضرت انس سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے اس پر لازم ہے کہ وہ مجھ پر درود پڑھے اور جو شخص ایک مرتبہ مجھ پر درود پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود پڑھے گا۔

ہر محفل اور مجلس میں درود شریف پڑھنے کی ہدایت: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورﷺ نے فرمایا جب لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں اور اس میں نہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں اور نہ اس کے نبی پر درود پڑھتے ہیں۔ قیامت کے دن وہ مجلس ان کے لیے وبال ہوگی' چاہے تو ان کو عذاب دے اور چاہے تو ان کو بخش دے۔

ہر محفل کے اختتام کے وقت: حضرت ابوسعید سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا جب لوگ بیٹھتے ہیں اور پھر کھڑے ہوتے ہیں اور حضورﷺ پر درود نہیں پڑھتے تو قیامت کے دن وہ مجلس ان کے لیے باعث حسرت ہوگی اگر وہ جنت میں داخل ہو بھی جائیں تو ثواب سے محرومی کے باعث انہیں ندامت ہوگی۔

اذان کے بعد: حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے مروی ہے کہ حضورﷺ نے فرمایا کہ جب مؤذن کو تم اذان دیتے ہوئے سنو تو وہی جملے دہراؤ جو وہ کہہ رہا ہے۔ پھر مجھ پر درود پڑھو کیونکہ جو مجھ پر درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود پڑھتا ہے۔

دعا کرتے وقت: حضرت فاروق اعظمؓ سے مروی ہے کہ دعا میں جب تک درود پاک نہ پڑھا جائے وہ قبول نہیں ہوتی اور زمین وآسمان کے درمیان معلق رہتی ہے۔

نماز کے بعد دعا سے پہلے: حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔ حضور کریمﷺ' حضرت صدیق اور حضرت فاروق اعظم تشریف فرما تھے۔ جب میں نماز سے فارغ ہو کر بیٹھا تو پہلے میں نے اللہ تعالیٰ کی ثنا کی پھر میں نے درود پاک پڑھا پھر اپنے لیے دعا مانگنے لگا' تو حضورﷺ نے فرمایا: اب مانگ تجھے دیا جائے گا۔

امام ترمذی اپنی سنن میں نقل کرتے ہیں: ترجمہ: ایک روز حضورﷺ تشریف فرما تھے۔ ایک آدمی آیا اس نے نماز پڑھی اور دعا مانگی یا اللہ مجھے بخش دے مجھ پر رحم فرما۔ حضورﷺ نے ارشاد فرمایا: اے نمازی تو نے بڑی جلد بازی سے کام لیا ہے۔ جب نماز پڑھ چکو' اللہ کی حمد وثنا کرو اور مجھ پر درود پڑھو' پھر دعا مانگو۔ پھر دوسرا آدمی آیا اس نے نماز پڑھی اور اللہ کی حمد وثنا کی پھر حضور پر درود پڑھا۔ حضورﷺ نے فرمایا: "اے نمازی اب دعا مانگ قبول ہوگی"۔ اس سے ثابت ہوا کہ ہم اہل سنت نماز کے بعد جو ذکر اور درود شریف پڑھتے ہیں۔ یہ سنت ہے اور قبولیت دعا کا باعث ہے۔ نیز اس سے بآواز بلند ذکر اور درود شریف پڑھنا ثابت ہوا۔ جب حضور نبی کریمﷺ کا اسم مبارک لیا جائے تو درود شریف پڑھے۔ جب نام گرامی لکھے تو ساتھ درود پاک لکھے۔ حضرت سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں کہ خلف نے بیان کیا کہ ان کا ایک دوست حدیث کا طالب علم تھا۔ وہ فوت ہو گیا۔ میں نے اسے خواب میں دیکھا کہ سبز پوشاک پہنے خوش وخرم گھوم رہا ہے۔ میں نے کہا کہ تم تو وہی میرے ہم مکتب نہیں ہو؟ اس نے کہا ہاں میں وہی ہوں۔ میں نے پوچھا یہ کیا حال بنا رکھا ہے اس نے کہا میری یہ عادت تھی کہ جہاں محمد ﷺ کا نام نامی لکھتا' ساتھ درود شریف بھی لکھتا۔ یہ جو کچھ تو دیکھ رہا ہے میرے رب نے مجھے اس عمل کا بدلہ دیا ہے۔ حضرت عبداللہ بن حکم کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں حضرت امام شافعی کو دیکھا۔ پوچھا فرمایئے اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ آپ نے فرمایا: "میرے رب نے مجھ پر رحم فرمایا۔ مجھے بخش دیا۔ مجھے دلہن کی طرح آراستہ کر کے جنت میں بھیجا گیا اور مجھ پر جنت کے پھول نچھاور کیے گئے جس طرح دلہن پر درہم ودینار نچھاور کیے جاتے ہیں"۔ میں نے اس عزت افزائی کی وجہ پوچھی تو بتایا گیا کہ اپنی کتاب "الرسالہ" میں حضورﷺ پر میں نے جو درود لکھا ہے: اس کا یہ اجر ہے۔ عبداللہ بن حکم کہتے ہیں میں

Marfat.com

نے امام سے پوچھا۔ وہ خاص درود شریف کیا ہے؟ آپ نے بتایا کہ میں نے وہاں یہ درود شریف لکھا ہے: وصلی اللہ علی محمد عدد ما ذکرہ الذاکرون و عدد ما غفل عن ذکرہ الغافلون ۔ میں بیدار ہوا اور کتاب الرسالہ کو کھولا تو وہاں بعینہٖ اسی طرح درود شریف لکھا ہوا تھا۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

[اللہ کی طرف سے اپنے نبی ﷺ پر صلوٰۃ کا مطلب یہ ہے کہ وہ آپ ﷺ پر بے حد مہربان ہے، آپ ﷺ کی تعریف فرماتا ہے، آپ ﷺ کے کام میں برکت دیتا ہے، آپ ﷺ کا نام بلند کرتا ہے اور آپ ﷺ پر اپنی رحمتوں کی بارش فرماتا ہے۔ ملائکہ کی طرف سے آپ ﷺ پر صلوٰۃ کا مطلب یہ ہے کہ وہ آپ ﷺ سے غایت درجے کی محبت رکھتے ہیں اور آپ ﷺ کے حق میں اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتے ہیں کہ وہ آپ ﷺ کو زیادہ سے زیادہ بلند مرتبے عطا فرمائے، آپ ﷺ کے دین کو سربلند کرے، آپ ﷺ کی شریعت کو فروغ بخشے اور آپ ﷺ کو مقامِ محمود پر پہنچائے۔ سیاق وسباق پر نگاہ ڈالنے سے صاف محسوس ہوجاتا ہے کہ اس سلسلۂ بیان میں یہ بات کس لیے ارشاد فرمائی گئی ہے۔ وقت وہ تھا جب دشمنانِ اسلام اس دینِ مبین کے فروغ پر اپنے دل کی جلن نکالنے کے لیے حضور ﷺ کے خلاف الزامات کی بوچھاڑ کر رہے تھے اور اپنے نزدیک یہ سمجھ رہے تھے کہ اس طرح کیچڑ اُچھال کر وہ آپ ﷺ کے اُس اخلاقی اثر کو ختم کر دیں گے جس کی بدولت اسلام اور مسلمانوں کے قدم روز بروز بڑھتے چلے جا رہے تھے۔ ان حالات میں یہ آیت نازل کر کے اللہ تعالیٰ نے دُنیا کو یہ بتایا کہ کفار ومشرکین اور منافقین میرے نبی ﷺ کو بدنام کرنے اور نیچا دکھانے کی جتنی چاہیں کوشش کر دیکھیں، آخر کار وہ منہ کی کھائیں گے' اس لیے کہ میں اُس پر مہربان ہوں اور ساری کائنات کا نظم ونسق جن فرشتوں کے ذریعہ سے چل رہا ہے وہ سب اُس کے حامی اور ثناخواں ہیں۔ وہ اس کی مذمت کر کے کیا پا سکتے ہیں جبکہ میں اس کا نام بلند کر رہا ہوں اور میرے فرشتے اس کی تعریفوں کے چرچے کر رہے ہیں۔ وہ اپنے اوچھے ہتھیاروں سے اس کا کیا بگاڑ سکتے ہیں جبکہ میری رحمتیں اور برکتیں اس کے ساتھ ہیں اور میرے فرشتے شب وروز دُعا کر رہے ہیں کہ ربّ العالمین محمد ﷺ کا مرتبہ اور زیادہ اونچا کر اور اس کے دین کو اور زیادہ فروغ دے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

[دوسرے الفاظ میں اس کا مطلب یہ ہے کہ اے لوگو جن کو محمد ﷺ رسول اللہ کی بدولت راہِ راست نصیب ہوئی ہے، تم ان کی قدر پہچانو اور ان کے احسانِ عظیم کا حق ادا کرو۔ تم جہالت کی تاریکیوں میں بھٹک رہے تھے' اس پاک واطہر ہستی نے تمہیں علم کی روشنی دی۔ تم اخلاق کی پستیوں میں گرے ہوئے تھے' اس پاک ہستی نے تمہیں اُٹھایا اور اس قابل بنایا کہ آج محسودِ خلائق بنے ہوئے ہو۔ تم وحشت اور حیوانیت میں مبتلا تھے، اس پاک ہستی نے تم کو بہترین انسانی تہذیب سے آراستہ کیا۔ کفر کی دنیا اسی لیے اس پاک ہستی پر خار کھا رہی ہے کہ اس عظیم ہستی نے یہ احسانات تم پر کیے' ورنہ اس پاک ہستی نے کسی کے ساتھ ذاتی طور پر کوئی برائی نہ کی تھی۔ اس لیے اب تمہاری احسان شناسی کا لازمی تقاضا یہ ہے کہ جتنا بغض وہ اس خیرِ مجسم کے خلاف رکھتے ہیں، اسی قدر بلکہ اس سے زیادہ محبت تم اس پاک ہستی سے رکھو، جتنی وہ اس پاک ہستی سے نفرت کرتے ہیں، اتنے ہی بلکہ اس سے زیادہ تم اس کے گرویدہ ہو جاؤ، جتنی وہ اس کی مذمت کرتے ہیں، اتنی ہی بلکہ اس سے زیادہ تم اسی پاک ہستی کی تعریف کرو، جتنے وہ اس پاک ہستی کے بدخواہ ہیں اتنے ہی بلکہ اس سے زیادہ تم ان کے خیر خواہ ہو اور اس عظیم ہستی کے حق میں وہی دُعا کرو جو اللہ تعالیٰ کے فرشتے شب وروز اس پاک ہستی کے لیے کر رہے ہیں کہ اے ربِّ دوجہاں! جس طرح تیرے نبی ﷺ نے ہم پر بے پایاں احسانات فرمائے ہیں' تو بھی ان پر بے حد وبے حساب رحمت فرما، ان کا مرتبہ دنیا میں بھی سب سے زیادہ بلند کر اور آخرت میں بھی انہیں تمام مقربین سے بڑھ کر تقرب عطا فرما۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(سورۃ یٰسٓ ۳۶) ---۳۔ ''کہ بے شک آپ پیغمبروں میں سے ہیں۔'' O--- [مشرکین نبی ﷺ کی رسالت میں شک کرتے تھے اس لیے آپ ﷺ کی رسالت کا انکار کرتے اور کہتے تھے ''تو تو پیغمبر ہی نہیں ہے''۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے جواب میں قرآن حکیم کی قسم کھا کر کہا کہ آپ ﷺ یقیناً اُن کے پیغمبروں میں سے ہیں۔ اس میں آپ ﷺ کے شرف وفضل واظہار ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کسی رسول کی رسالت کے لیے قسم نہیں کھائی یہ بھی آپ ﷺ کے امتیازات اور خصائص میں سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی رسالت کے اثبات کے لیے قسم کھائی۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الفتح ۴۸) ---۹۔ ''تا کہ (اے لوگو!) تم ایمان لاؤ اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر اور تا کہ تم ان کی مدد کرو اور دل سے ان کی تعظیم کرو اور پاکی بیان کرو اللہ تعالیٰ کی صبح اور شام۔'' O

(سورۃ الحجرات ۴۹) ---۱۔ ''اے ایمان والے لوگو! اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہا کرو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ سننے والا، جاننے والا ہے'' [امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں کہ اس سے پہلی سورت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب مکرم نبی معظم ﷺ کا مقامِ عالی اور شانِ رفیع بیان فرمائی کہ یہ وہ رسول ہے جس کی رسالت کے ہم گواہ ہیں۔ جس کے دین کو تمام ادیان پر غلبہ حاصل ہوگا۔ اس کے غلام صفاتِ جلیلہ سے موصوف ہیں جن کا ذکر خیر سابقہ آسمانی کتب میں بھی موجود ہے۔ اس سورت میں اس رسولِ ذی شان کی عزت وتکریم کا حکم دیا جا رہا ہے۔ ادب واحترام کے انداز سکھائے جا

Marfat.com

رہے ہیں۔ چونکہ ادب ہوگا تو دل میں تعظیم ہوگی تو اس کے ہر حکم کی تعمیل کا جذبہ پیدا ہوگا۔ جب تعمیلِ حکم کی خو پختہ ہوگی تو محبت کی نعمت مرحمت فرمائی جائے گی اور جب محبوبِ خداوندِ ذوالجلال کے عشق کی شمع فروزاں ہوگئی تو حریمِ کبریائی تک جانے والا سارا راستہ منور ہو جائے گا۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]---۲۔ ''اے ایمان والو! اپنی آوازیں نبی کریم ﷺ کی آواز سے اوپر نہ کرو اور نہ ان سے اونچی آواز سے بات کرو جیسے آپس میں ایک دوسرے سے کرتے ہو کہیں (ایسا نہ ہو کہ) تمہارے اعمال اکارت جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔'' O [صحابہ کرام جو پہلے ہی سراپا ادب واحترام تھے، اس آیت کے نزول کے بعد مزید محتاط ہو گئے۔ حضرت ثابت ابنِ قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو قدرتی طور پر بلند آواز تھے، اس آیت کے نزول سے ان پر تو گویا قیامت ٹوٹ پڑی۔ گھر میں بیٹھ رہے۔ دروازہ کو قفل لگا دیا اور دن رات زار و قطار رونا شروع کر دیا۔ مرشدِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے جب ایک دو روز ثابت کو نہ دیکھا تو ان کے بارے میں دریافت کیا۔ عرض کیا گیا کہ انہیں تو دن رات رونے سے کام ہے۔ دروازہ بند کر رکھا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بُلا بھیجا اور رونے کی وجہ پوچھی۔ غلامِ اطاعت شعار نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری آواز اونچی ہے۔ مجھے اندیشہ ہے کہ یہ آیت میرے حق میں نازل ہوئی ہے۔ میری تو عمر بھر کی کمائی غارت ہو گئی۔ اس دلنواز آقا نے تسلی دیتے ہوئے یہ مژدہ جانفزا سنایا۔ ''کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تم قابلِ تعریف زندگی بسر کرو اور شہید قتل کیے جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ۔ عرض کیا اپنے ربّ کریم کی اس نوازشِ بے پایاں پر یہ بندہ راضی ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]، [یہ وہ ادب ہے جو رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں بیٹھنے والوں اور آپ کی خدمت میں حاضر ہونے والوں کو سکھایا گیا تھا۔ اس کا منشا یہ تھا کہ حضور ﷺ کے ساتھ ملاقات اور بات چیت میں اہلِ ایمان آپ کا انتہائی احترام ملحوظ رکھیں۔ کسی شخص کی آواز آپ کی آواز سے بلند تر نہ ہو۔ آپ سے خطاب کرتے ہوئے لوگ یہ بھول نہ جائیں کہ وہ کسی عام آدمی یا اپنے برابر والے سے نہیں بلکہ اللہ کے رسول سے مخاطب ہیں۔ اس لیے عام آدمیوں کے ساتھ گفتگو اور آپ کے ساتھ گفتگو میں نمایاں فرق ہونا چاہیے اور کسی کو آپ سے اونچی آواز میں کلام نہ کرنا چاہیے۔ یہ ادب اگرچہ نبی کریم ﷺ کی مجلس کے لیے سکھایا گیا تھا اور اس کے مخاطب وہ لوگ تھے جو حضور ﷺ کے زمانہ مبارک میں موجود تھے، مگر بعد کے لوگوں کو بھی ایسے تمام مواقع پر یہی ادب ملحوظ رکھنا چاہیے جب آپ کا ذکر ہو رہا ہو، یا آپ کا کوئی حکم سنایا جائے، یا آپ کی احادیثِ مبارکہ بیان کی جائیں۔ اس کے علاوہ اس آیت سے یہ ایماء بھی نکلتا ہے کہ لوگوں کو اپنے سے بزرگ تر اشخاص کے ساتھ گفتگو میں کیا طرزِ عمل اختیار کرنا چاہیے۔ کسی شخص کا اپنے بزرگوں کے سامنے اس طرح بولنا جس طرح وہ اپنے دوستوں یا عام آدمیوں کے سامنے بولتا ہے، دراصل اس بات کی علامت ہے کہ اس کے دل میں ان کے لیے کوئی احترام موجود نہیں ہے اور وہ ان میں اور عام آدمیوں میں کوئی فرق نہیں سمجھتا۔]، [اس ارشاد سے معلوم ہوتا ہے کہ دین میں ذاتِ رسول ﷺ کی عظمت کا کیا مقام ہے۔ رسولِ پاک ﷺ کے سوا کوئی شخص، خواہ بجائے خود کتنا ہی قابلِ احترام ہو، بہر حال یہ حیثیت نہیں رکھتا کہ اس کے ساتھ بے ادبی خدا کے ہاں اس سزا کی مستحق ہو جو حقیقت میں کفر کی سزا ہے۔ وہ زیادہ سے زیادہ ایک بدتمیزی ہے، خلافِ تہذیب حرکت ہے۔ مگر رسول اللہ ﷺ کے احترام میں ذرا سی کمی بھی اتنا بڑا گناہ ہے کہ اس سے آدمی کی عمر بھر کی کمائی غارت ہو سکتی ہے۔ اس لیے کہ آپ ﷺ کا احترام دراصل اس خدا کا احترام ہے جس نے آپ کو اپنا رسول بنا کر بھیجا ہے اور آپ کے احترام میں کمی کے معنی خدا کے احترام میں کمی کے ہیں۔ (تفسیرات از تفہیم القرآن)]---۳۔ ''بیشک جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے حضور میں اپنی آوازیں پست رکھتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے پرہیزگاری کے لیے جانچ لیا ہے۔ ان کے لیے مغفرت ہے اور بڑا ثواب ہے۔'' O---[یعنی جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آزمائشوں میں پورے اترتے ہیں اور ان آزمائشوں سے گزر کر جنہوں نے ثابت کر دیا ہے کہ ان کے دلوں میں فی الواقع تقویٰ موجود ہے وہی لوگ اللہ کے رسول کا ادب واحترام ملحوظ رکھتے ہیں۔ اس ارشاد سے خود بخود یہ بات نکلتی ہے کہ جو رسول ﷺ کے احترام سے خالی ہے وہ درحقیقت تقویٰ سے خالی ہے، اور ایمان سے خالی ہے اور رسول کے مقابلے میں کسی کی آواز کا بلند ہونا محض ایک ظاہری بدتہذیبی نہیں ہے، بلکہ باطن میں تقویٰ اور ایمان نہ ہونے کی علامت ہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]---۴۔ ''جو لوگ آپ کو حجروں کے پیچھے سے پکارتے ہیں ان میں سے اکثر (بالکل) بے عقل ہیں۔'' O [یہ آیت قبیلہ بنو تمیم کے بعض اعرابیوں (گنوار قسم کے لوگوں) کے بارے میں نازل ہوئی جنہوں نے ایک روز دوپہر کے وقت جو کہ نبی کریم ﷺ کے قیلولے کا وقت تھا اور آپ ﷺ اپنے حجرے مبارک میں قیلولہ فرما رہے تھے۔ ان لوگوں نے حضور ﷺ کی آمد تک انتظار کو اپنی شان کے خلاف سمجھا اور باہر کھڑے ہو کر صدائیں لگانے لگے۔ یا محمد (ﷺ) اخراج علینا۔ حضور کا نامِ نامی لے کر کہنے لگے کہ ہمارے پاس باہر آیئے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لے آئے تو ان لوگوں نے شیخی بگھارتے ہوئے کہا، ہم جس کی مدح کرتے ہیں اسے مزین کر دیتے ہیں جس کی مذمت کرتے ہیں اس کو معیوب بنا دیتے ہیں۔ ہم تمام عربوں سے اشرف ہیں۔ سچے نبی نے فرمایا۔ ''اے بنی تمیم تم نے غلط بیانی سے کام لیا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی مدح باعثِ زینت ہے اور اسی کی مذمت باعثِ تحقیر ہے اور تم سے اشرف حضرت یوسف ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۵۔ ''اگر یہ لوگ یہاں تک صبر کرتے کہ آپ خود سے نکل کر ان کے پاس آ جاتے تو یہی ان کے لیے بہتر ہوتا اور اللہ غفور ورحیم ہے۔'' O [تفسیر کے لیے باب نمبر ۸، مضمون: آداب واخلاق]

(سورۃ النجم ۵۳)---۱۔ ''کہ آپ کے ساتھی نے نہ راہ گم کی ہے نہ وہ ٹیڑھی راہ پر ہیں۔'' O---[یہ جوابِ قسم ہے۔ تمہارا ساتھی کہہ کر نبی کریم ﷺ کی

Marfat.com

صداقت کو واضح تر کیا گیا ہے کہ نبوت سے پہلے چالیس سال انھوں نے تمہارے ساتھ اور تمہارے درمیان گزارے ہیں' ان کے شب و روز کے تمام معمولات تمہارے سامنے ہیں' ان کا اخلاق و کردار تمہارا جانا پہچانا ہے۔ راست بازی اور امانت داری کے سوا تم نے ان کے کردار میں کبھی کچھ اور بھی دیکھا؟ اب چالیس سال کے بعد وہ نبوت کا دعویٰ کر رہے ہیں تو ذرا سوچو' وہ کس طرح جھوٹ ہو سکتا ہے؟ چنانچہ واقعہ یہ ہے کہ وہ نہ گمراہ ہوئے ہیں نہ بہکے ہیں۔ ضلالت' راہ حق سے وہ انحراف ہیں جو جہالت اور لاعلمی سے ہو اور غوایت' وہ کجی ہے جو جانتے بوجھتے حق کو چھوڑ کر اختیار کی جائے۔ اللہ تعالیٰ نے دونوں قسم کی گمراہیوں سے اپنے پیغمبر کی تنزیہ بیان فرمائی۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۳۔ ''اور نہ وہ اپنی خواہش سے کوئی بات کہتے ہیں۔'' O---۴۔ ''وہ تو صرف وحی ہے جو اتاری جاتی ہے۔'' O---[یعنی وہ گمراہ یا بہک کس طرح سکتے ہیں' وہ تو وحی الٰہی کے بغیر لب کشائی ہی نہیں کرتے۔ حتیٰ کہ مزاح اور خوش طبعی کے موقعوں پر بھی آپ ﷺ کی زبان مبارک سے حق کے سوا کچھ نہ نکلتا تھا اسی طرح حالت غضب میں' آپ ﷺ کو اپنے جذبات پر اتنا کنٹرول تھا کہ آپ ﷺ کی زبان مبارک سے کوئی بات خلاف واقعہ نہ نکلتی۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۵۔ ''اسے پوری طاقت والے فرشتے نے سکھایا ہے۔'' O---۶۔ ''جو زور آور ہے پھر وہ سیدھا کھڑا ہو گیا۔'' O---[اس سے مراد جبرائیل علیہ السلام فرشتہ' ہیں جو قوی اعضا کے مالک اور نہایت زور آور ہیں' پیغمبر پر وحی لانے اور اسے سکھلانے والے یہی (حضرت جبرائیل علیہ السلام) ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۷۔ ''اور وہ بلند آسمان کے کناروں پر تھا۔'' O---[یعنی حضرت جبرائیل علیہ السلام یعنی وحی سکھلانے کے بعد آسمان کے کناروں پر جا کھڑے ہوئے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۸۔ ''پھر نزدیک ہوا اور اتر آیا۔'' O---[یعنی پھر زمین پر اترے اور آہستہ آہستہ نبی کریم ﷺ کے قریب ہوئے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۹۔ ''پس وہ دو کمانوں کے بقدر فاصلہ رہ گیا بلکہ اس سے بھی کم۔'' O---[بعض نے ترجمہ کیا ہے' دو ہاتھوں کے بقدر' یہ نبی کریم ﷺ اور حضرت جبرائیل علیہ السلام کی باہمی قربت کا بیان ہے۔ اللہ تعالیٰ اور نبی کریم ﷺ کی قربت کا اظہار نہیں ہے' جیسا کہ بعض لوگ باور کراتے ہیں۔ آیات کے سیاق سے صاف واضح ہے کہ اس میں صرف حضرت جبرائیل علیہ السلام اور پیغمبر ﷺ کا بیان ہے۔ اسی قربت کے موقعے پر نبی کریم ﷺ نے حضرت جبرائیل کو انکی اصل شکل میں دیکھا اور یہ بعثت کے ابتدائی ادوار کا واقعہ ہے۔ جس کا ذکر ان آیات میں کیا گیا۔ دوسری مرتبہ اصل شکل میں معراج کی رات دیکھا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۰۔ ''پس اس نے اللہ کے بندے کو وحی پہنچائی جو بھی پہنچائی۔'' O---[یعنی حضرت جبرائیل علیہ السلام اللہ کے بندے اور حضرت محمد ﷺ کے لیے جو وحی یا پیغام لے کر آئے تھے' وہ انہوں نے آپ ﷺ تک پہنچایا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۱۔ ''دل نے جھوٹ نہیں کہا جسے (پیغمبر نے) دیکھا۔'' O---[یعنی نبی کریم ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو اصل شکل میں دیکھا کہ ان کے چھ سو پر ہیں۔ ایک پر مشرق و مغرب کے درمیان فاصلے جتنا تھا' اس کو آپ ﷺ کے دل نے جھٹلایا نہیں' بلکہ اللہ کی اس عظیم قدرت کو تسلیم کیا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۲۔ ''کیا تم جھگڑا کرتے ہو اس پر جو (پیغمبر) دیکھتے ہیں۔'' O---۱۳۔ ''اسے تو ایک مرتبہ اور بھی دیکھا تھا۔'' O---۱۴۔ ''سدرۃ المنتہیٰ کے پاس۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴' مضمون: اسراء معراج شریف]---۱۵۔ ''اسی کے پاس جنتہ الماویٰ ہے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴' مضمون: جنتہ الماویٰ]---۱۶۔ ''جب کہ سدرہ کو چھپائے لیتی تھی وہ چیز جو اس پر چھا رہی تھی۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴' مضمون: معراج شریف]---۱۷۔ ''نہ تو نگاہ بہکی نہ حد سے بڑھی۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴' مضمون: معراج شریف]---۱۸۔ ''یقیناً اس نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیوں میں سے بعض نشانیاں دیکھ لیں۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴' مضمون: معراج شریف]---۲۹۔ ''تو آپ اس سے منہ موڑ لیں جو ہماری یاد سے منہ موڑے اور جن کا ارادہ بجز زندگانی دنیا کے اور کچھ نہ ہو۔'' O (تفسیر کیلئے باب ا' مضمون: ذکر الٰہی)

(سورۃ التحریم ۶۶)---۸۔ ''اے ایمان والو! تم اللہ کے سامنے سچی خالص توبہ کرو۔ قریب ہے کہ تمہارا رب تمہارے گناہ دور کر دے اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ جس دن اللہ تعالیٰ نبی کو اور ایمان داروں کو جو ان کے ساتھ ہیں رسوا نہ کرے گا۔ ان کا نور ان کے سامنے اور ان کے دائیں دوڑ رہا ہوگا۔ یہ دعائیں کرتے ہوں گے اے ہمارے رب ہمیں کامل نور عطا فرما اور ہمیں بخش دے یقیناً تو ہر چیز پر قادر ہے۔'' O---[کفار کو اپنی ثروت اور اپنی سروری پر بڑا گھمنڈ ہوتا ہے اور اہل حق کی غربت اور بے بسی کو دیکھ کر وہ اس غلط فہمی میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ جس طرح آج ہم معزز اور سرفراز ہیں اور یہ لوگ کمزور اور بے نوا ہیں۔ پہلے تو قیامت آئے گی ہی نہیں اور اگر برپا ہو بھی گئی تو وہاں بھی بعینہ یہی حالات ہوں گے۔ ہماری ہی عزت افزائیاں ہوں گی۔ ہم پر ہی انعام و اکرام کی بارش ہو گی اور یہ مسلمان اس دن بھی اسی کسمپرسی کے عالم میں ہوں گے۔ اس آیت میں ارشاد فرمایا کہ قیامت کا دن تمہارے محبوب مکرم اور اس کے غلاموں کی عزت و سرفرازی کا دن ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کی شان کو بلند کرے گا۔ مقام محمود پر آپ جلوہ افروز ہوں گے۔ لواء الحمد آپ کے دست مبارک میں ہوگا۔ جملہ انبیاء آپ کے ظل ہمایوں میں پناہ لیے ہوں گے اور وہ مسلمان جو آپ کے ساتھ ایمان لائے ان کی شان ہی نرالی ہوگی۔ بارگاہ الٰہی سے انہیں گوناگوں انعامات بخشے جائیں گے۔ انہیں اذن ملے گا کہ اپنے ماں باپ' بیویوں' بچے بچیوں' بھائی بہنوں اور دوست و احباب کی

Marfat.com

شفاعت کریں۔ اللہ تعالیٰ اس دن اپنے نبی کو اور ان کے غلاموں کو رسوا ہرگز نہیں کرے گا۔ یہ کفار کی غلط فہمیاں ہیں ان کی کوئی حقیقت نہیں۔ (از تفسیر نمبر ۴ انسیاء القرآن)

(سورۃ القلم ۶۸) ---۲۔ ''آپ اپنے رب کے فضل سے دیوانے نہیں ہیں۔'' O --- [تفسیر کے لئے باب ہذا، مضمون حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم] ---۳۔ ''اور بے شک آپ کے لیے بے انتہا اجر ہے۔'' O --- [تفسیر کے لئے باب ہذا، مضمون: حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علی وآلہ وسلم] ---۴۔ ''اور بے شک آپ بہت بڑے (عمدہ) اخلاق پر ہیں۔'' O --- [خُلُقٍ عَظِيمٍ سے مراد اسلام دین یا قرآن ہے مطلب ہے کہ تو اس خلق پر ہے جس کا حکم اللہ نے تجھے قرآن میں یا دین اسلام میں دیا ہے۔ یا اس سے مراد وہ تہذیب و شائستگی، نرمی اور شفقت، امانت و صداقت، حلم و کرم اور دیگر اخلاقی خوبیاں ہیں، جس میں آپ نبوت سے پہلے بھی ممتاز تھے اور نبوت کے بعد ان میں مزید بلندی اور وسعت آئی۔ اسی لئے جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آپ ﷺ کے اخلاق کی بابت سوال کیا گیا تو فرمایا: كان خلقه القرآن (صحیح مسلم کتاب المسافرین، باب جامع صلاۃ اللیل و من نام عنہ او مرض) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا جواب خلق عظیم کے مذکورہ دونوں مفہوموں پر حاوی ہے۔ (از تفسیر ۲ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الضحیٰ ۹۳) ---۱۔ ''قسم ہے چاشت کے وقت کی۔'' O ---۲۔ ''اور قسم ہے رات کی جب چھا جائے۔'' O ---۳۔ ''نہ تو تیرے رب نے تجھے چھوڑا ہے اور نہ وہ بیزار ہو گیا ہے۔'' O ---۴۔ ''یقیناً آپ کے لیے انجام آغاز سے بہتر ہوگا۔'' O ---۵۔ ''اور عنقریب آپ کا رب آپ کو اتنا عطا فرمائے کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔'' O --- [تفصیل کے لئے باب ہذا، مضمون حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ]

(سورۃ الانشراح ۹۴) ---۴۔ ''اور ہم نے بلند کر دیا ہے آپ کی خاطر آپ کے ذکر کو۔'' O --- [یہ بات اس زمانہ میں فرمائی گئی جب کوئی شخص یہ سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ جس فرد فرید کے ساتھ گنتی کے چند آدمی ہیں اور وہ بھی صرف شہر مکہ تک محدود ہیں اس کا آوازہ دنیا بھر میں کیسے بلند ہوگا اور کیسی ناموری اس کو حاصل ہوگی لیکن اللہ تعالیٰ نے ان حالات میں اپنے رسول ﷺ کو یہ خوشخبری سنائی اور پھر عجیب طریقہ سے اس کو پورا کیا۔ سب سے پہلے آپ کے رفع ذکر کا کام اس نے خود آپ کے دشمنوں سے لیا۔ کفار مکہ نے آپ کو زک دینے کے لئے جو طریقے اختیار کیے ان میں سے ایک یہ تھا کہ حج کے موقع پر جب تمام عرب سے لوگ کھنچ کھنچ کر ان کے شہر میں آتے تھے اس زمانہ میں کفار کے وفود حاجیوں کے ایک ایک ڈیرے پر جاتے اور لوگوں کو خبردار کرتے کہ یہاں ایک خطرناک شخص محمد ﷺ نامی ہے جو لوگوں پر ایسا جادو کرتا ہے کہ باپ بیٹے، بھائی بھائی اور شوہر اور بیوی میں جدائی پڑ جاتی ہے، اس لئے ذرا اس سے بچ کر رہنا۔ یہی باتیں وہ ان سب لوگوں سے بھی کہتے تھے جو حج کے سوا دوسرے دنوں میں زیارت یا کسی کاروبار کے سلسلے میں مکہ آتے تھے۔ اس طرح اگرچہ وہ حضور ﷺ کو بدنام کر رہے تھے، لیکن اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ عرب کے گوشے گوشے میں آپ کا نام پہنچ گیا اور مکہ کے گوشہ گمنامی سے نکال کر خود دشمنوں نے آپ کو تمام ملک کے قبائل سے متعارف کرا دیا۔ اس کے بعد یہ بالکل فطری امر تھا کہ لوگ یہ معلوم کریں کہ وہ شخص ہے کون ہے؟ کیا کہتا ہے؟ کیسا آدمی ہے؟ اس کے 'جادو' سے متاثر ہونے والے کون لوگ ہیں اور ان پر اس کے ''جادو'' کا آخر کیا اثر پڑا ہے؟ کفار مکہ کا پروپیگنڈا جتنا جتنا بڑھتا چلا گیا لوگوں میں یہ جستجو بھی بڑھتی چلی گئی۔ پھر جب اس جستجو کے نتیجے میں لوگوں کو آپ کے اخلاق اور آپ کی سیرت و کردار کا حال معلوم ہوا، جب لوگوں نے قرآن سنا اور انہیں پتہ چلا کہ وہ تعلیمات کیا ہے جو آپ پیش فرما رہے ہیں اور جب دیکھنے والوں نے دیکھا کہ جس چیز کو جادو کہا جا رہا ہے اس سے متاثر ہونے والوں کی زندگیاں عرب کے عام لوگوں کی زندگیوں سے کس قدر مختلف ہو گئی ہیں، تو وہی بدنامی نیک نامی سے بدلنی شروع ہو گئی، حتیٰ کہ ہجرت کا زمانہ آنے تک نوبت یہ پہنچ گئی کہ دور و نزدیک کے عرب قبائل میں شاید ہی کوئی قبیلہ ایسا رہ گیا ہو جس میں کسی نہ کسی شخص یا کنبے نے اسلام قبول نہ کر لیا ہو، اور جس میں کچھ نہ کچھ لوگ رسول ﷺ سے اور آپ کی دعوت سے ہمدردی و دلچسپی رکھنے والے پیدا نہ ہو گئے ہوں۔ یہ حضور ﷺ کے رفع ذکر کا پہلا مرحلہ تھا۔ (از تفسیر ۳ تفہیم القرآن)] --- [یعنی جہاں اللہ کا نام آتا ہے وہیں آپ ﷺ کا نام بھی آتا ہے۔ مثلاً اذان، نماز اور دیگر بہت سے مقامات پر، گزشتہ کتابوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ اور صفات کی تفصیل ہے، فرشتوں میں آپ ﷺ کا ذکر خیر ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو اللہ نے اپنی اطاعت قرار دیا اور اپنی اطاعت کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ کا بھی حکم دیا، وغیرہ۔ (از تفسیر ۲ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] --- [حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے پاس حضرت جبرئیل آئے اور کہا کہ آپ کا رب کریم پوچھتا ہے کہ آپ جانتے ہیں کہ میں آپ کے ذکر کو کس طرح بلند کیا؟ میں نے جواب دیا اس حقیقت کو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ کے رفع ذکر کی کیفیت یہ ہے کہ جہاں میرا ذکر کیا جائے گا وہاں آپ کا بھی میرے ساتھ ذکر کیا جائے گا۔ ترجمہ ''اور اس سے بڑھ کر رفع ذکر کیا ہو سکتا ہے کہ کلمہ شہادت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نام کے ساتھ اپنے محبوب کا نام ملا دیا۔ حضور کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا۔ ملائکہ کے ساتھ آپ پر درود بھیجا اور مومنوں کو درود پاک پڑھنے کا حکم دیا اور جب بھی خطاب کیا اور معزز القاب سے مخاطب فرمایا جیسے یا ایھا المدثر، یا ایھا المزمل پہلے آسمانی صحیفوں میں بھی آپ کا ذکر خیر فرمایا۔ تمام انبیاء اور ان کی امتوں سے وعدہ لیا کہ وہ آپ پر ایمان لے آئیں۔ آج دنیا کا کوئی آباد ملک ایسا نہیں جہاں

Marfat.com

روز وشب میں پانچ بار حضور کی رسالت کا اعلان نہ ہو رہا ہو۔ (از تفسیر ۳ ضیاء القرآن)]
(**سورۃ العلق ۹۶**)---۹۔ ''(اے حبیب!) آپ نے دیکھا اسے جو منع کرتا ہے۔'' O---۱۰۔ ''ایک بندے کو جب وہ نماز پڑھتا ہے۔'' O---
[بندے سے مراد خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اس طریقے سے حضور ﷺ کا ذکر قرآن مجید میں متعدد مقامات پر کیا گیا ہے مثلاً ''پاک ہے وہ جو لے گیا اپنے بندے کو ایک رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ کی طرف'' (بنی اسرائیل ۱)۔ ''تعریف ہے اس خدا کے لئے جس نے اپنے بندے پر کتاب نازل کی'' (الکہف ۱)۔ ''اور یہ کہ جب اللہ کا بندہ اس کو پکارنے کے لئے کھڑا ہوا تو لوگ اس پر ٹوٹ پڑنے کے لئے تیار ہو گئے'' (الجن ۱۹)۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک خاص محبت کا انداز ہے جس سے اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں اپنے رسول محمد ﷺ کا ذکر فرماتا ہے۔ (از تفسیر ۱۰ تفہیم القرآن)]

قرآن میں القاب حضور صلی اللہ علیہ وسلم

(**سورۃ البقرۃ ۲**)---۱۱۹۔ ''(اس سے بڑی نشانی اور کیا ہو گی کہ) ہم نے بھیجا ہے تم کو (اے محمد ﷺ) علم حق کے ساتھ خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر اور پرسش نہیں ہو گی تم سے اہل دوزخ کے بارے میں۔'' O---[بشیراً، نذیراً]---۱۴۳۔ ''اور اس طرح ہم نے بنادیا ہے تم کو ایک امت معتدل تاکہ بنو تم لوگوں پر گواہ اور ہو رسول ﷺ تم پر گواہی دینے والا۔'' O---[شہید: گواہی دینے والا]
(**سورۃ المائدۃ ۵**)---۱۹۔ ''اے اہل کتاب! تمہارے پاس ہمارا رسول ﷺ، رسولوں کے موقوف ہو جانے کے بعد تمہیں صاف صاف سمجھانے کے لئے آ گیا ہے تاکہ تم یہ نہ کہو کہ ہمارے پاس کوئی خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا نہیں آیا۔ لو! تمہارے پاس خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا آ گیا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔'' O---[بشیراً، نذیراً]---۴۱۔ ''یاایہا الرسول۔ اے رسول ﷺ
(**سورۃ الاعراف ۷**)---۱۵۷۔ ''جو لوگ بے پڑھے نبی رسول کی پیروی کرتے ہیں جسے وہ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں، جو انہیں پسندیدہ باتوں کی تلقین کرتا ہے، ناپسندیدہ باتوں سے منع کرتا ہے پاکیزہ چیزوں کو ان کے لئے حلال کرتا ہے، گندی چیزوں کو ان پر حرام کرتا ہے، اور ان کے بوجھ اور طوق جو ان پر پڑے ہیں، اتروا تا ہے ہاں! جو لوگ اس پر ایمان لائے، اس کی حمایت کی، اس کی مدد کی اور اس نور کے پیچھے چلے جو اس کے ساتھ نازل کیا گیا، وہی کامیاب ہوں گے۔'' O---[الرسول النبی الامی : رسول نبی بے پڑھا]
(**سورۃ التوبہ ۹**)---۶۱۔ ''اور ان میں وہ لوگ بھی ہیں جو نبی ﷺ کو دکھ دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ کان لگانے والا ہے۔ کہو وہ تمہاری بھلائی پر کان لگانے والا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہے اور مومنوں کی بات مانتا ہے اور ان کے لئے جو تم میں اعتماد کرتے ہیں رحمت ہے اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کو دکھ دیتے ہیں انہیں دردناک عذاب ہو گا۔'' O---[رحمت]---۱۲۸۔ ''تمہارے پاس تم ہی میں سے ایک رسول ﷺ آیا ہے اس پر وہ چیز شاق گزرتی ہے جو تمہیں مشقت میں ڈالتی ہے وہ تمہاری بھلائی کا خواہشمند ہے اور مومنوں پر مہربان اور رحیم ہے۔'' O---[رؤف الرحیم مہربان رحیم]
(**سورۃ ھود ۱۱**)---۲۔ ''یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی بندگی نہ کرو میں تمہارے لئے اس کی طرف سے ایک خبردار کرنے والا، خوشخبری دینے والا ہوں۔'' O---۱۲۔ ''مگر شاید تو اس کا جو تیری طرف وحی کیا جاتا ہے کچھ حصہ چھوڑ دے گا اور تیرا سینہ اس بات سے تنگ ہو گا کہ وہ یہ نہ کہہ دیں۔ کیوں اس پر کوئی خزانہ نہیں اترا یا اس کے ساتھ کوئی فرشتہ آیا؟ تو تو صرف ایک ڈرانے والا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی ہر شے کا کارساز ہے۔'' O---[نذیر بشیر: ڈرانے والا، خوشخبری دینے والا]
(**سورۃ الرعد ۱۳**)---۷۔ ''اور کافر کہتے ہیں کہ اس پر اس کے رب کی طرف سے کوئی نشانی (معجزہ) کیوں نہیں اتاری گئی۔ بات یہ ہے کہ آپ تو صرف آگاہ کرنے والے ہیں اور ہر قوم کے لئے ہادی ہیں۔'' O---[منذر ھاد: خبردار کرنے والا ھادی راہنما]
(**سورۃ الحجر ۱۵**)---۸۹۔ ''اور کہہ دیجئے کہ میں تو کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں۔'' O---[النذیر المبین: ڈرانے والا کھلم کھلا]
(**سورۃ طٰہٰ ۲۰**)---۱۔ ''طٰہٰ۔'' O---[حضرت عبداللہ بن عمرو سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ قبیلہ عک میں طٰہٰ بمعنی یا حبیبی (اے میرے حبیب) استعمال ہوتا ہے۔ بعض علماء کے نزدیک یہ اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ حضور رحمت عالمیان کا اسم مبارک ہے۔ بعض کی رائے ہے کہ ط طہارت اور ہ ہدایت کے لیے بطور رمز ذکر ہوا ہے اس کا معنی ہے ''اے گناہوں سے پاک اور اے خلق خدا کے راہنما''۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]
(**سورۃ الانبیاء ۲۱**)---۱۰۷۔ ''اور ہم نے آپ کو تمام جہان والوں کے لیے رحمت بنا کر ہی بھیجا ہے۔'' O---[رحمۃ للعالمین: تمام جہانوں کیلئے رحمت] (تفسیر کیلئے باب ھذا، مضمون ''مرتبہ رسول ﷺ)

Marfat.com

(سورۃ الفرقان ۲۵)---۱۔"بہت بابرکت ہے وہ اللہ تعالیٰ جس نے اپنے بندے پر فرقان اتارا تاکہ وہ تمام لوگوں کے لیے آگاہ کرنے والا بن جائے۔"O---[عبد اللّٰہ]---۵۶۔"ہم نے تو آپ کو خوشخبری اور ڈر سنانے والا (نبی) بنا کر بھیجا ہے۔"O---[مبشر-نذیر: خوشخبری اور ڈر سنانے والا]

(سورۃ العنکبوت ۲۹)---۵۰۔"انہوں نے کہا کہ اس پر کچھ نشانیاں (معجزات) اس کے رب کی طرف سے کیوں نہیں اتارے گئے۔ آپ کہہ دیجئے کہ نشانیاں تو سب اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں میں تو صرف کھلم کھلا آگاہ کر دینے والا ہوں۔"O---[نذیر مبین: کھلم کھلا آگاہ کر دینے والا]

(سورۃ الاحزاب ۳۳)---۱۔"النبی۔ اے نبی! اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا اور کافروں اور منافقوں کی باتوں میں نہ آجانا اللہ تعالیٰ بڑے علم والا اور بڑی حکمت والا ہے۔"O---[یہ نبأ سے ماخوذ ہے۔ اس کا معنی ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے خبر دینے والا۔ بلند اور اونچی چیز۔ کیونکہ نبی دوسروں سے ہر لحاظ سے ارفع و اعلیٰ ہوتا ہے اس لیے اُسے نبی کہتے ہیں۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]---۴۵۔"اے نبی! یقیناً ہم نے ہی آپ کو (رسول بنا کر) گواہیاں دینے والا' خوشخبریاں سنانے والا' آگاہ کرنے والا بھیجا ہے۔"O---[شاھد = گواہ، مبشر = بشارت دینے والا، نذیر = ڈرانے والا]---۴۶۔"اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کی طرف بلانے والا اور روشن چراغ۔"O---[دَاعِیًا = دعوت دینے والا، سِرَاجًا مُّنِیرًا = روشن چراغ]

(سورۃ یٰسین ۳۶)---۱۔"یٰسین۔"O---[ابنِ عباس، عکرمہ، ضحاک، حسن بصری اور سفیان بن عُیینہ کا قول ہے کہ اس کے معنی ہیں "اے انسان" یا "اے شخص"۔ اور بعض مفسرین نے اسے "یا سیّد البشر" کا مخفف بھی قرار دیا ہے۔ اس تاویل کی رُو سے ان الفاظ کے مخاطب نبی کریم ﷺ ہیں۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(سورۃ ص ۳۸)---۴۔"اور کافروں کو اس بات پر تعجب ہوا کہ ان ہی میں سے ایک انہیں ڈرانے والا آگیا اور کہنے لگے کہ یہ تو جادوگر اور جھوٹا ہے۔"O---[مُنذِر = ڈرانے والا]

(سورۃ الزخرف ۴۳)---۲۸۔"اور (ابراہیم علیہ السلام) اسی کو اپنی اولاد میں بھی باقی رہنے والی بات قائم کر گئے تاکہ لوگ (شرک سے) باز آتے رہیں۔"O---[رسول مبین = صاف صاف سنانے والا]

(سورۃ الفتح ۴۸)---۸۔"بے شک ہم نے بھیجا ہے آپ کو گواہ بنا کر (اپنی رحمت کی) خوشخبری سنانے والا، (عذاب سے) بروقت ڈرانے والا۔"O---[شاھد = گواہی دینے والا۔ مبشر = خوشخبری سنانے والا۔ نذیر = ڈرانے والا]

(سورۃ القلم ۶۸)---۴۔"اور بے شک آپ بہت بڑے (عمدہ) اخلاق پر ہیں۔"O[لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيمٍ]

(سورۃ المزمل ۷۳)---۱۔"اے کپڑا میں لپٹنے والے۔"O[جس وقت ان آیات کا نزول ہوا، نبی ﷺ چادر اوڑھ کر لیٹے ہوئے تھے، اللہ نے آپ کی اسی کیفیت کو بیان کرتے ہوئے خطاب فرمایا، مطلب ہے کہ اب چادر چھوڑ دیں اور رات کو تھوڑا قیام کریں یعنی تہجد پڑھیں۔ کہا جاتا ہے کہ اس حکم کی بنا پر نماز تہجد آپ کیلئے واجب تھی۔ (ابن کثیر) (تفسیر از شاہ فہد قرآن)] (المزمل: کپڑا میں لپٹنے والے)---۱۵۔"بیشک ہم نے تمہاری طرف بھی تم پر گواہی دینے والا رسول بھیج دیا ہے جیسے کہ ہم نے فرعون کے پاس رسول بھیجا تھا۔"O (الشاھد: گواہی دینے والا)

(سورۃ المدثر ۷۴)---۱۔"اے کپڑا اوڑھنے والے۔" O (المدثر: کپڑا اوڑھنے والے)

قرآن میں نام محمد و احمد صلی اللہ علیہ وسلم

(سورۃ آل عمران ۳)---۱۴۴۔"اور نہیں ہیں محمد (ﷺ) مگر ایک رسول۔ بیشک ہو گزرے ہیں اس سے پہلے بھی بہت سے رسول تو کیا پھر اگر وفات پا جائیں تو پھر جاؤ گے تم اُلٹے پاؤں؟ اور جو پھرے گا اُلٹے پاؤں تو ہرگز نہیں نقصان پہنچائے گا وہ اللہ تعالیٰ کو ذرا بھی اور ضرور جزا دے گا اللہ تعالیٰ اپنے شکر گزار بندوں کو۔"O

(سورۃ الاحزاب ۳۳)---۴۰۔"(لوگو!) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ محمد (ﷺ) نہیں لیکن آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور تمام نبیوں کے ختم کرنے والے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کا (بخوبی) جاننے والا ہے۔"O

(سورۃ محمد ۴۷)---۲۔"اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے اور اس پر بھی ایمان لائے جو محمد ﷺ پر اتاری گئی ہے اور دراصل ان کے رب کی طرف سے سچا (دین) بھی وہی ہے اللہ تعالیٰ نے ان کے گناہ دور کر دیے اور ان کے حال کی اصلاح کر دی۔"O

Marfat.com

(سورۃ الفتح ۴۸)---۲۹۔حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں کافروں پر سخت ہیں آپس میں رحمدل ہیں آپ انہیں دیکھیں گے کہ رکوع اور سجدے کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل اور رضامندی کی جستجو میں ہیں ان کا نشان ان کے چہروں پر سجدوں کے اثر سے ہے ان کی یہی مثال تورات میں ہے اور ان کی مثال انجیل میں ہے، مثل اس کھیتی کے جس نے اپنا انکھوا نکالا پھر اسے مضبوط کیا اور وہ موٹا ہو گیا پھر اپنے تنے پر سیدھا کھڑا ہو گیا اور کسانوں کو خوش کرنے لگا تا کہ ان کی وجہ سے کافروں کو چڑائے، ان ایمان والوں اور نیک اعمال والوں سے اللہ تعالیٰ نے بخشش کا اور بہت بڑے ثواب کا وعدہ کیا ہے۔“O

(سورۃ الصف ۶۱)---۶۔”اور جب مریم کے بیٹے نے کہا اے (میری قوم) بنی اسرائیل! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں مجھ سے پہلے کی کتاب توراۃ کی میں تصدیق کرنے والا ہوں اور اپنے بعد آنے والے ایک رسول کی میں تمہیں خوشخبری سنانے والا ہوں۔ جن کا نام احمد ہے۔ پھر جب وہ ان کے پاس کھلی دلیلیں لائے تو یہ کہنے لگے، یہ تو کھلا جادو ہے۔“O [یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے بعد آنے والے آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی خوشخبری سنائی چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَنَا دَعْوَةُ اَبِي اِبْرَاهِيمَ وَبَشَارَةُ عِيسٰى (ایسر التفاسیر) ”میں اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی دعا اور عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت کا مصداق ہوں“ احمد، یہ فاعل سے اگر مبالغے کا صیغہ ہو تو معنی ہوں گے، دوسرے تمام لوگوں سے اللہ کی زیادہ حمد کرنے والا۔ اور اگر یہ مفعول سے ہو تو معنی ہوں گے کہ آپ ﷺ کی خوبیوں اور کمالات کی وجہ سے جتنی تعریف آپ ﷺ کی کی گئی، اتنی کسی کی بھی نہیں کی گئی۔ (فتح القدیر) (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

ایمان لاؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر

(سورۃ الحدید ۵۷)---۲۸۔”اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہا کرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی رحمت کا دوہرا حصہ دے گا اور تمہیں نور دے گا جس کی روشنی میں تم چلو پھرو گے اور تمہارے گناہ بھی معاف فرما دے گا، اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔“O

حب رسول صلی اللہ علیہ وسلم

(سورۃ آل عمران ۳)---۳۱۔”کہہ دو! اگر تم محبت رکھتے ہو اللہ تعالیٰ سے تو اتباع کرو میرا، محبت کرے گا تم سے اللہ تعالیٰ اور معاف کر دے گا تمہارے گناہ اور اللہ تعالیٰ تو ہے ہی بڑا معاف کرنے والا، نہایت رحم کرنے والا۔“O

(سورۃ التوبہ ۹)---۲۴۔”کہو“ اگر تمہارے باپ، تمہارے بیٹے، تمہارے بھائی، تمہاری بیویاں، تمہاری برادری، مال جو تم نے کمائے ہیں، تجارت جس کے مندا پڑنے سے تم ڈرتے ہو اور گھر جنہیں تم پسند کرتے ہو، تمہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ پیارے ہیں تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا حکم جاری کرے، اور اللہ تعالیٰ نافرمان لوگوں کو راہ نہیں دکھاتا۔“O---[اس آیت میں بھی اس مضمون یا سبق کو بڑے مؤکد انداز میں بیان کیا گیا ہے عشیرۃ اسم جمع ہے، وہ قریب ترین رشتے دار جن کے ساتھ آدمی زندگی کے شب و روز گزارتا ہے، یعنی کنبہ، قبیلہ۔ اقتراف، کسب (کمائی) کے معنی کے لئے آتا ہے۔ تجارت، سودے کی خرید و فروخت کو کہتے ہیں جس سے مقصد نفع کا حصول ہو۔ کساد، مندے کو کہتے ہیں یعنی سامان فروخت موجود ہو لیکن خریدار نہ ہوں یا اس چیز کا وقت گزر چکا ہو، جس کی وجہ سے لوگوں کو اس کی ضرورت نہ رہے۔ دونوں صورتیں مندے کی ہیں۔ مساکن سے مراد وہ گھر ہیں جنہیں انسان موسم کے شدائد و حوادث سے بچنے، آبرومندانہ طریقے سے رہنے سہنے اور اپنے بال بچوں کی حفاظت کے لئے تعمیر کرتا ہے، یہ ساری چیزیں اپنی اپنی جگہ ضروری ہیں اور ان کی اہمیت و افادیت بھی ناگزیر اور قلوب انسانی میں ان سب کی محبت بھی طبعی ہے (جو مذموم نہیں) لیکن اگر ان کی محبت اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی محبت سے زیادہ اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے میں مانع ہو جائے تو یہ بات اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسندیدہ اور اس کی ناراضی کا باعث ہے۔ اور یہ وہ فسق (نافرمانی) ہے جس سے انسان اللہ تعالیٰ کی ہدایت سے محروم ہو سکتا ہے۔ جس طرح کہ آخری الفاظ تہدید سے واضح ہے۔ ☆ احادیث میں نبی ﷺ نے بھی اس مضمون کو وضاحت سے بیان فرمایا ہے۔ مثلاً ایک موقع پر حضرت عمرؓ نے کہا: ”یا رسول اللہ! مجھے آپ، اپنے نفس کے سوا، ہر چیز سے زیادہ محبوب ہیں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا ”جب تک میں اس کے اپنے نفس سے بھی زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں، اس وقت تک وہ مومن نہیں۔“ حضرت عمرؓ نے کہا ”پس واللہ! آپ مجھے اپنے نفس سے بھی زیادہ محبوب ہیں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا ”اے عمر اب تم مومن ہو۔“ ☆ ایک دوسری روایت میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں جب تک میں اس کو اس کے والد سے، اس کی اولاد سے

Marfat.com

اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔'' (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۲۰۔ ''مدینہ والوں اور ان کے ارد گرد کے بدوؤں کو یہ روا نہ تھا کہ رسول خدا ﷺ کے پیچھے رہ جائیں اور نہ یہ کہ اپنی جانوں کو اس کی جان سے عزیز سمجھیں۔ یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں انہیں نہ پیاس نہ تھکان اور نہ بھوک پہنچتی ہے نہ وہ کسی جگہ کو جو کافروں کو غصہ دلاتی ہے پامال کرتے ہیں اور نہ وہ دشمن سے کچھ حاصل کرتے ہیں۔ مگر اس کے عوض ان کے لئے نیک عمل لکھ دیا جاتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ [ایک صحابی حضرت ابو خیثمہؓ بھی غزوہ تبوک میں پیچھے رہ گئے تھے۔ حضور ﷺ کی روانگی کے بعد اپنے باغ میں گئے وہاں خوشگوار سایہ تھا، حسین و جمیل بیوی سامنے تھی۔ اس نے پانی چھڑک کر زمین کو خوب ٹھنڈا کر دیا، چٹائی کا فرش کیا، تازہ کھجور کے خوشے سامنے رکھے اور سرد و شیریں پانی حاضر کیا۔ یہ سامان عیش دیکھ کر دفعتہً ابو خیثمہؓ کے دل میں ایک بجلی سی دوڑ گئی۔ بولے تف ہے اس زندگی پر کہ میں تو خوشگوار سائے، ٹھنڈے پانی اور باغ و بہار کے مزے لوٹ رہا ہوں اور خدا کا محبوب پیغمبر ﷺ ایسی سخت لو اور گرمی و تشنگی کے عالم میں کوہ بیابان طے کر رہا ہے۔ یہ خیال آتے ہی سواری منگوائی، تلوار حمائل کی، نیزہ سنبھالا اور حضور ﷺ کے نقش قدم پر چل نکلے اونٹنی تیز ہوا کی طرح چل رہی تھی آخر لشکر کو جا پکڑا۔ حضور ﷺ نے دور سے دیکھ کر کہ کوئی اونٹنی سوار ریت کے ٹیلے قطع کرتا چلا آ رہا ہے فرمایا، کن اباخیثمہ (ہو جا ابو خیثمہ) تھوڑی دیر میں سب نے دیکھ لیا وہ ابو خیثمہ ہی تھے رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعن سائر الصحابہ و رضو عنھم۔ (تفسیر از قرآن مولانا شبیر احمد عثمانی)]

(سورۃ الاحزاب ۳۳)---۶۔ ''پیغمبر مومنوں پر خود ان سے بھی زیادہ حق رکھنے والے ہیں اور پیغمبر کی بیویاں مومنوں کی مائیں ہیں، اور رشتے دار کتاب اللہ کی رو سے بہ نسبت دوسرے مومنوں اور مہاجروں کے آپس میں زیادہ حق دار ہیں (ہاں) مگر یہ کہ تم اپنے دوستوں کے ساتھ حسن سلوک کرنا چاہو۔ یہ حکم کتاب (الٰہی) میں لکھا ہوا ہے۔'' O---[نبی ﷺ اپنی امت کے لیے جتنے شفیق اور خیر خواہ تھے محتاج وضاحت نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی اس شفقت اور خیر خواہی کو دیکھتے ہوئے اس آیت میں آپ ﷺ کو مومنوں کے اپنے نفسوں سے بھی زیادہ حق دار، آپ ﷺ کی محبت کو دیگر محبتوں سے فائق تر اور آپ ﷺ کے حکم کو اپنی تمام خواہشات سے اہم تر قرار دیا ہے۔ اس لیے مومنوں کے لیے ضروری ہے کہ آپ ﷺ ان کے جن مالوں کا مطالبہ۔ اللہ تعالیٰ کے لیے کریں، وہ آپ ﷺ پر نچھاور کر دیں چاہے انہیں خود کتنی ہی ضرورت ہو، آپ ﷺ سے اپنے نفسوں سے بھی زیادہ محبت کریں۔ (جیسے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ ہے) آپ ﷺ کے حکم کو سب پر مقدم اور آپ ﷺ کی اطاعت کو سب سے اہم سمجھیں۔ جب تک یہ خود سپردگی نہیں ہوگی کے مطابق آدمی مومن نہیں ہوگا۔ اسی طرح جب تک آپ کی محبت، تمام محبتوں پر غالب نہیں ہوگی کی رو سے مومن نہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سرگوشی

(سورۃ الانبیاء ۲۱)---۳۔ ''ان کے دل بالکل غافل ہیں اور ان ظالموں نے چپکے چپکے سرگوشیاں کیں کہ وہ تم ہی جیسا انسان ہے، پھر کیا وجہ ہے جو تم آنکھوں دیکھتے جادو میں آ جاتے ہو۔'' O (تفسیر کیلئے باب ھذا، مضمون: حضور ﷺ کی تبلیغ کا اثر)

(سورۃ المجادلۃ ۵۸)---۸۔ ''کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا؟ جنہیں کانا پھوسی سے روک دیا گیا تھا وہ پھر بھی اس روکے ہوئے کام کو دوبارہ کرتے ہیں اور آپس میں گناہ کی اور ظلم و زیادتی کی اور نافرمانی پیغمبر کی سرگوشیاں کرتے ہیں، اور جب آپ کے پاس آتے ہیں تو آپ کو ان لفظوں میں سلام کرتے ہیں جن لفظوں میں اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا اور اپنے دل میں کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس پر جو ہم کہتے ہیں سزا کیوں نہیں دیتا، ان کے لیے جہنم کافی (سزا) ہے جس میں یہ جائیں گے، سو وہ برا ٹھکانا ہے۔'' O (تفسیر کیلئے باب ھذا، مضمون: حضور ﷺ کے ساتھ گستاخی)---۱۲۔ ''اے مسلمانو! جب تم رسول اکرم ﷺ سے سرگوشی کرنا چاہو تو اپنی سرگوشی سے پہلے کچھ صدقہ دے دیا کرو یہ تمہارے حق میں بہتر اور پاکیزہ تر ہے، ہاں اگر نہ پاؤ تو بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔'' O---[ہر مسلمان نبی کریم ﷺ سے مناجات اور خلوت میں گفتگو کرنے کی خواہش رکھتا تھا، جس سے نبی کریم ﷺ کو خاصی دشواری ہوتی۔ بعض کہتے ہیں کہ منافقین یوں ہی بلا وجہ نبی کریم ﷺ سے مناجات میں مصروف رہتے تھے، جس سے مسلمان تکلیف محسوس کرتے تھے اس لیے اللہ نے یہ حکم نازل فرما دیا، تاکہ آپ ﷺ سے گفتگو کرنے کے رجحان عام کی حوصلہ شکنی ہو۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۳۔ ''کیا تم اپنی سرگوشی سے پہلے صدقہ نکالنے سے ڈر گئے؟ پس جب تم نے یہ نہ کیا اور اللہ تعالیٰ نے بھی تمہیں معاف فرما دیا تو اب (بخوبی) نمازوں کو قائم رکھو زکوٰۃ دیتے رہا کرو اور اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی تابعداری کرتے رہو تم جو کچھ کرتے ہو اس (سب) سے اللہ تعالیٰ (خوب) خبردار ہے۔'' O---[یہ دوسرا حکم اوپر کے حکم کے تھوڑی مدت بعد ہی نازل ہو گیا اور اس نے صدقہ کے وجوب کو منسوخ کر دیا۔ اس امر میں اختلاف ہے کہ صدقہ کا یہ حکم کتنی دیر رہا۔ قتادہ کہتے ہیں کہ ایک دن سے بھی کم مدت تک باقی رہا پھر منسوخ کر دیا گیا۔ مقاتل بن حیان کہتے ہیں دس دن تک رہا۔ یہ زیادہ سے زیادہ اس حکم کے بقا کی مدت ہے جو کسی روایت میں بیان ہوئی ہے۔ (تفسیر از

Marfat.com

تفہیم القرآن)]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علمِ غیب

(**سورۃ التحریم ۶۶**)---۳۔''اور یاد کر جب نبی نے اپنی بعض عورتوں سے ایک پوشیدہ بات کہی' پس جب اس نے اس بات کی خبر کر دی اور اللہ نے اپنے نبی کو اس پر آگاہ کر دیا تو نبی نے تھوڑی سی بات تو بتا دی اور تھوڑی سی ٹال گئے' پھر جب نبی نے اپنی اس بیوی کو یہ بات بتائی تو وہ کہنے لگی اس کی خبر آپ کو کس نے دی۔ کہا سب جاننے والے پوری خبر رکھنے والے اللہ نے مجھے یہ بتلایا ہے۔''O---[یعنی حفصہ رضی اللہ عنہا کو بتلا دیا کہ تم نے میرا راز فاش کر دیا ہے۔ تاہم اپنی تکریم وعظمت کے پیش نظر ساری بات بتانے سے اعراض فرمایا۔ (از تفسیر نمبر ۴ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ کا اثر

(**سورۃ الانبیاء ۲۱**)---۳۔''ان کے دل بالکل غافل ہیں اور ان ظالموں نے چپکے چپکے سرگوشیاں کیں کہ وہ تم ہی جیسا انسان ہے' پھر کیا وجہ ہے جو تم آنکھوں دیکھتے جادو میں آ جاتے ہو۔''O---[ایک دفعہ عُتبہ بن رَبیعہ (ابوسفیان کے خسر، ہند جگر خوار کے باپ) نے سردارانِ قریش سے کہا، اگر آپ لوگ پسند کریں تو میں جا کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ملوں اور انھیں سمجھانے کی کوشش کروں۔ یہ حضرت حمزہؓ کے اسلام لانے کے بعد کا واقعہ ہے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی تعداد روز بروز بڑھتی دیکھ کر اکابرِ قریش سخت پریشان ہو رہے تھے۔ لوگوں نے کہا ابوالولید، تم پر پورا اطمینان ہے، ضرور جا کر ان سے بات کرو۔ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا اور کہنے لگا، ''بھتیجے، ہمارے ہاں تم کو جو عزت حاصل تھی، تم خود جانتے ہو، اور نسب میں بھی تم ایک شریف ترین گھرانے کے فرد ہو۔ تم اپنی قوم پر یہ کیا مصیبت لے آئے ہو؟ تم نے جماعت میں تفرقہ ڈال دیا۔ ساری قوم کو بے وقوف ٹھیرایا۔ اس کے دین اور اس کے معبودوں کی بُرائی کی۔ باپ دادا جو مر چکے ہیں ان سب کو تم نے گمراہ اور کافر بنایا۔ بھتیجے، اگر ان باتوں سے تمہارا مقصد دنیا میں اپنی بڑائی قائم کرنا ہے تو آؤ ہم سب مل کر تم کو اتنا روپیہ دے دیتے ہیں کہ تم سب سے زیادہ مال دار ہو جاؤ۔ سرداری چاہتے ہو تو ہم تمہیں سردار مانے لیتے ہیں۔ بادشاہی چاہتے ہو تو بادشاہ بنا دیتے ہیں۔ اور اگر تمہیں کوئی بیماری ہو گئی ہے جس کی وجہ سے تم کو واقعی سوتے یا جاگتے میں کچھ نظر آنے لگا ہے تو ہم سب مل کر بہترین طبیبوں سے تمہارا علاج کرائے دیتے ہیں''۔ یہ باتیں وہ کرتا رہا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاموش سنتے رہے۔ جب وہ خوب بول چکا تو آپ نے فرمایا ''ابوالولید، جو کچھ آپ کہنا چاہتے تھے کہہ چکے ہیں، یا اور کچھ کہنا ہے؟'' اس نے کہا بس مجھے جو کچھ کہنا تھا میں نے کہہ دیا۔ آپ نے فرمایا اچھا اب میری سنو۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم' حم، تنزیل من الرحمن الرحیم۔ اس کے بعد کچھ دیر تک مسلسل آپ سورۂ حم السجدہ کی تلاوت فرماتے رہے اور عتبہ پیچھے زمین پر ہاتھ ٹیکے غور سے سنتا رہا۔ اڑتیسویں آیت پر پہنچ کر آپ نے سجدہ کیا، اور پھر سر اُٹھا کر عُتبہ سے فرمایا، ''ابوالولید، جو کچھ مجھے کہنا تھا وہ آپ نے سن لیا، اب آپ جانیں اور آپ کا کام''۔ عتبہ یہاں سے اُٹھ کر سردارانِ قریش کی طرف پلٹا تو لوگوں نے دور سے ہی اس کو آتے دیکھ کر کہا ''خدا کی قسم، ابوالولید کا چہرا بدلا ہُوا ہے۔ یہ وہ صورت نہیں ہے جسے لے کر وہ گیا تھا''۔ اس کے پہنچتے ہی لوگوں نے سوال کیا، ''کہو ابوالولید، کیا کر آئے ہو''؟ اس نے کہا ''خدا کی قسم، آج میں نے ایسا کلام سنا ہے کہ اس سے پہلے کبھی نہ سنا تھا۔ واللہ یہ شعر نہیں ہے، نہ سحر ہے اور نہ کہانت۔ اے معشر قریش، میری بات مانو اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے حال پر چھوڑ دو۔ ان کی باتیں جو میں نے سنی ہیں رنگ لا کر رہیں گی۔ اگر عرب ان پر غالب آ گئے تو اپنے بھائی کا خون تمہاری گردن پر نہ ہوگا، دوسروں پر ہوگا۔ اور اگر یہ عرب پر غالب آ گئے تو ان کی حکومت تمہاری حکومت ہوگی اور ان کی عزت تمہاری عزت''۔ لوگوں نے کہا ''واللہ، ابوالولید تم پر بھی اس کا جادو چل گیا''۔ اس نے کہا ''یہ میری رائے ہے، اب تم جانو اور تمہارا کام''۔

دوسرا واقعہ ابن اسحاق نے یہ بیان کیا ہے کہ ایک دفعہ قبیلۂ اَراش کا ایک شخص کچھ اُونٹ لے کر مکہ آیا۔ ابوجہل نے اس کے اُونٹ خرید لیے اور جب اس نے قیمت طلب کی تو ٹال مٹول کرنے لگا۔ اَراشی نے تنگ آ کر ایک روز حرم کعبہ میں قریش کے سرداروں کو جا پکڑا اور مجمع عام میں فریاد شروع کر دی۔ دوسری طرف حرم کے ایک گوشے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے۔ سردارانِ قریش نے اس شخص سے کہا کہ ''ہم کچھ نہیں کر سکتے، دیکھو، وہ صاحب جو اس کونے میں بیٹھے ہیں، ان سے جا کر کہو، وہ تم کو تمہارا روپیہ دلوا دیں گے''۔ اراشی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چلا، اور قریش کے سرداروں نے آپس میں کہا ''آج لطف آئے گا''۔ اراشی نے جا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی شکایت بیان کی۔ آپ اسی وقت اُٹھ کھڑے ہوئے اور اسے ساتھ لے کر ابوجہل کے مکان کی طرف روانہ ہو گئے۔ سرداروں نے پیچھے ایک آدمی لگا دیا کہ جو کچھ گزرے اس کی خبر لا کر دے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سیدھے ابوجہل کے دروازے پر پہنچے اور کنڈی کھٹکھٹائی۔ اس نے پوچھا ''کون''؟ آپ نے فرمایا ''محمد صلی اللہ علیہ وسلم''۔ وہ حیران ہو کر باہر نکل آیا۔ آپ نے اس سے فرمایا ''اس شخص کا حق ادا کر دو''۔ اس نے جواب میں کوئی چون وچرا نہ کی، اندر گیا اور اس کے

Marfat.com

اُونٹوں کی قیمت لاکر اس کے ہاتھ میں دے دی۔ قریش کا مخبر یہ حال دیکھ کر حرم کی طرف دوڑا اور سرداروں کو سارا ماجرا سنادیا اور کہنے لگا کہ واللہ آج وہ عجیب معاملہ دیکھا ہے جو کبھی نہ دیکھا تھا، حکم بن ہشام (ابوجہل) جب نکلا ہے تو حضرت محمد ﷺ کو دیکھتے ہی اُس کا رنگ فق ہوگیا اور جب محمد ﷺ نے اس سے فرمایا کہ اس کا حق ادا کردو تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ جیسے حکم بن ہشام کے جسم میں جان نہیں ہے۔ یہ تھا شخصیت اور سیرت و کردار کا اثر اور وہ تھا کلام کا اثر، جس کو وہ لوگ جادو قرار دیتے تھے اور ناواقف لوگوں کو یہ کہہ کہہ کر ڈراتے تھے کہ اس شخص کے پاس نہ جانا ورنہ جادو کر دیگا۔ (نعوذ باللہ)۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(سورۃ ص ۳۸) ---۴۔ ''اور کافروں کو اس بات پر تعجب ہوا کہ ان ہی میں سے ایک انہیں ڈرانے والا آ گیا اور کہنے لگے کہ یہ تو جادوگر اور جھوٹا ہے۔'' O

---[حضور ﷺ کے لیے ساحر کا لفظ وہ لوگ اس معنی میں بولتے تھے کہ یہ (اللہ کا نبی) کچھ ایسا جادو کرتا ہے جس سے آدمی دیوانہ ہو کر ان کے پیچھے لگ جاتا ہے۔ کسی تعلق کے کٹ جانے اور کوئی نقصان پہنچ جانے کی پروا نہیں کرتا۔ باپ کو بیٹا اور بیٹے کو باپ چھوڑ بیٹھتا ہے۔ بیوی شوہر کو چھوڑ دیتی ہے اور شوہر بیوی سے جدا ہو جاتا ہے۔ ہجرت کی نوبت آئے تو دامن جھاڑ کر وطن سے نکل کھڑا ہوتا ہے۔ کاروبار بیٹھ جائے اور ساری برادری بائیکاٹ کر دے تو اسے بھی گوارا کر لیتا ہے۔ سخت سے سخت جسمانی اذیتیں بھی انگیز کر جاتا ہے، مگر اس شخص کا کلمہ پڑھنے سے کسی طرح باز نہیں آتا۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ

(سورۃ التغابن ۶۴) ---۱۲۔ ''(لوگو) اللہ کا کہنا مانو اور رسول کا کہنا مانو۔ پس اگر تم اعراض کرو تو ہمارے رسول کے ذمہ صرف صاف صاف پہنچا دینا ہے۔'' O ---[یعنی ہمارے رسول کا اس سے کچھ نہیں بگڑے گا، کیونکہ اس کا کام صرف تبلیغ ہے۔ امام زہری فرماتے ہیں، اللہ کا کام رسول بھیجنا ہے، رسول کا کام تبلیغ اور لوگوں کا کام تسلیم کرنا ہے۔ (از تفسیر نمبر ۲ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عالمگیر نبوّت و رسالت

(سورۃ الانعام ۶) ---۱۹۔ ''کہہ ''کون سی شے گواہی میں سب سے بڑھ کر ہے؟'' کہہ ''اللہ تعالیٰ میرے اور تمہارے درمیان گواہ ہے اور یہ قرآن میری طرف وحی کیا گیا ہے تاکہ میں تمہیں اور اسے جس تک یہ پہنچے اس کے ذریعے سے خبردار کروں، کیا تم واقعی گواہی دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرے خدا بھی ہیں؟'' کہہ ''میں گواہی نہیں دیتا'' کہہ ''وہ صرف اکیلا خدا ہے، اور میں ان سے جنہیں تم شریک بناتے ہو لاتعلق ہوں۔'' O

(سورۃ الاعراف ۷) ---۱۵۷۔ ''جو لوگ بے پڑھے نبی رسول ﷺ کی پیروی کرتے ہیں جسے وہ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔ جو انہیں پسندیدہ باتوں کی تلقین کرتا ہے، ناپسندیدہ باتوں سے منع کرتا ہے، پاکیزہ چیزوں کو ان کے لئے حلال کرتا ہے، گندی چیزوں کو ان پر حرام کرتا ہے اور ان کے بوجھ اور طوق جو ان پر پڑے ہیں، اتروا تا ہے۔ ہاں! جو لوگ اس پر ایمان لائے اس کی حمایت کی اس کی مدد کی اور اس نور کے پیچھے چلے جو اس کے ساتھ نازل کیا گیا وہی کامیاب ہوں گے۔'' O (تفسیر کیلئے باب ہذا، مضمون: مرتبہ رسول ﷺ) ---۱۵۸۔ ''کہہ دے ''اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں، اس کا جس کی بادشاہت آسمانوں اور زمین پر ہے، جس کے سوا کوئی خدا نہیں، جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے، پس تم اللہ اور اس کے نبی رسول پر، جو اللہ اور اس کی باتوں پر ایمان رکھتا ہے، ایمان لاؤ اور اس کی پیروی کرو تاکہ ہدایت پاؤ۔'' O ---[یہ آیت بھی رسالت محمدیہ کی عالم گیر رسالت کے اثبات میں بالکل واضح ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو حکم دیا کہ آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ اے کائنات کے انسانو! میں سب کی طرف اللہ کا رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ یوں آپ ﷺ پوری بنی نوع انسانی کے نجات دہندہ اور رسول ہیں۔ اب نجات اور ہدایت نہ عیسائیت میں ہے نہ یہودیت میں، نہ کسی اور مذہب میں۔ نجات اور ہدایت اگر ہے تو صرف اسلام کے اپنانے اور اسے ہی اختیار کرنے میں ہے۔ اس آیت میں اور اس سے پہلی آیت میں بھی آپ ﷺ کو النبی الامی کہا گیا ہے۔ یہ آپ کی ایک خاص صفت ہے۔ امی کے معنی ہیں ان پڑھ۔ یعنی آپ نے کسی استاد کے سامنے زانوئے تلمذ نہیں کیے کسی سے کسی قسم کی تعلیم حاصل نہیں کی۔ لیکن اس کے باوجود آپ ﷺ نے جو قرآن کریم پیش کیا، اس کے اعجاز و بلاغت کے سامنے دنیا بھر کے فصحا و بلغا عاجز آ گئے اور آپ نے جو تعلیمات پیش کیں ان کی صداقت و حقانیت کی ایک دنیا معترف ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ آپ واقعی اللہ کے سچے رسول ہیں ورنہ ایک امی نہ ایسا قرآن پیش کر سکتا ہے اور نہ ایسی تعلیمات بیان کر سکتا ہے جو عدل و انصاف کا بہترین نمونہ اور انسانیت کی فلاح و کامرانی کے لیے ناگزیر ہیں، انہیں اپنائے بغیر دنیا حقیقی امن و سکون اور راحت و عافیت سے ہمکنار نہیں ہو سکتی۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الانبیاء ۲۱) ---۱۰۷۔ ''اور ہم نے آپ کو تمام جہان والوں کے لیے رحمت بنا کر ہی بھیجا ہے۔'' O

Marfat.com

(سورۃ الفرقان ۲۵)---۱۔ ''بہت بابرکت ہے وہ اللہ تعالیٰ جس نے اپنے بندے پر فرقان اتارا تاکہ وہ تمام لوگوں کے لیے آگاہ کرنے والا بن جائے۔''O---[اس سے بھی معلوم ہوا کہ نبی ﷺ کی نبوت عالم گیر ہے اور آپ تمام انسانوں اور جنوں کے لیے ہادی ورہنما بن کر بھیجے گئے ہیں۔ جس طرح دوسرے مقام پر فرمایا، ☆اور حدیث میں بھی فرمایا، ''مجھے احمر واسود سب کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا ہے'' ''پہلے نبی کسی ایک قوم کی طرف مبعوث ہوتا تھا اور میں تمام لوگوں کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں'' ☆ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ القصص ۲۸)---۴۶۔ ''اور نہ تو طور کی طرف تھا جب کہ ہم نے آواز دی بلکہ یہ تیرے پروردگار کی طرف سے ایک رحمت ہے' اس لیے کہ تو ان لوگوں کو ہوشیار کردے' جن کے پاس تجھ سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں پہنچا' کیا عجب کہ وہ نصیحت حاصل کرلیں۔''O---۴۷۔ ''اگر یہ بات نہ ہوتی کہ انہیں ان کے اپنے ہاتھوں آگے بھیجے ہوئے اعمال کی وجہ سے کوئی مصیبت پہنچتی تو یہ کہہ اٹھتے کہ اے ہمارے رب! تو نے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہ بھیجا؟ کہ ہم تیری آیتوں کی تابعداری کرتے اور ایمان والوں میں سے ہوجاتے۔''O (تفسیر کیلئے باب ھذا، مضمون: حضرت محمد ﷺ)

(سورۃ سبا ۳۴)---۲۸۔ ''ہم نے آپ کو تمام لوگوں کے لیے خوشخبریاں سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے ہاں مگر (یہ صحیح ہے) کہ لوگوں کی اکثریت بے علم ہے۔''O---[اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ایک تو نبی کریم ﷺ کی رسالت عامہ کا بیان فرمایا ہے کہ آپ ﷺ کو پوری نسل انسانیت کا ہادی اور رہنما بنا کر بھیجا گیا ہے۔ دوسرا' یہ بیان فرمایا کہ اکثر لوگ آپ ﷺ کی خواہش اور کوشش کے باوجود ایمان سے محروم رہیں گے۔ ان دونوں باتوں کی وضاحت اور بھی دوسرے مقامات پر فرمائی ہے۔ ایک حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا'' مجھے پانچ چیزیں ایسی دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں۔ ۱۔ مہینے کی مسافت پر دشمن کے دل میں میری دھاک بٹھانے سے میری مدد فرمائی گئی ہے۔ ۲۔ تمام روئے زمین میرے لیے مسجد اور پاک ہے' جہاں بھی نماز کا وقت آجائے' میری امت وہاں نماز ادا کردے۔ ۳۔ مال غنیمت میرے لیے حلال کردیا گیا' جو مجھ سے قبل کسی کے لیے حلال نہیں تھا۔ ۴۔ مجھے شفاعت کا حق دیا گیا ہے۔ ۵۔ پہلے نبی صرف اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا' مجھے کائنات کے تمام انسانوں کے لیے نبی بنا کر بھیجا گیا ہے۔ ایک اور حدیث میں فرمایا، احمر واسود سے مراد بعض نے جن وانس اور بعض نے عرب وعجم لیے ہیں۔ امام ابن کثیر فرماتے ہیں' دونوں ہی معنی صحیح ہیں۔ اسی طرح اکثریت کی بے علمی اور گمراہی کی وضاحت فرمائی۔ '' آپ ﷺ کی خواہش کے باوجود اکثر لوگ ایمان نہیں لائیں گے''۔ ''اگر آپ اہل زمین کی اکثریت کے پیچھے چلیں گے تو وہ آپ کو گمراہ کردیں گے'' جس کا مطلب یہی ہوا کہ اکثریت گمراہوں کی ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]۔''O---یعنی تم صرف اسی شہر یا اسی ملک یا اسی زمانے کے لوگوں کے لیے نہیں بلکہ تمام دنیا کے انسانوں کے لیے اور ہمیشہ کے لیے نبی بنا کر بھیجے گئے ہو۔ مگر یہ تمہارے ہم عصر اہل وطن تمہاری قدر ومنزلت کو نہیں سمجھتے اور ان کو احساس نہیں ہے کہ کیسی عظیم ہستی کی بعثت سے ان کو نوازا گیا ہے۔ یہ بات کہ نبی ﷺ صرف اپنے ملک یا اپنے زمانے کے لیے نہیں بلکہ قیامت تک پوری نوع بشری کے لیے مبعوث فرمائے گئے ہیں' قرآن مجید میں متعدد مقامات پر بیان کی گئی ہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(سورۃ الزُّمَر ۳۹)---۴۱۔ ''آپ پر ہم نے حق کے ساتھ یہ کتاب لوگوں کے لیے نازل فرمائی ہے' پس جو شخص راہ راست پر آجائے اس کے اپنے لیے نفع ہے اور جو گمراہ ہوجائے اس کی گمراہی کا (وبال) اسی پر ہے' آپ ان کے ذمہ دار نہیں۔''O

(سورۃ الجمعۃ ۶۲)---۲۔ ''وہی ہے جس نے ناخواندہ لوگوں میں ان ہی میں سے ایک رسول بھیجا جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت سکھاتا ہے۔ یقیناً یہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔''O---۳۔ ''اور دوسروں کیلئے بھی انہی میں سے جو اب تک ان سے نہیں ملے اور وہی غالب باحکمت ہے۔''O [یعنی محمد ﷺ کی رسالت صرف عرب قوم تک محدود نہیں ہے بلکہ دنیا بھی کی ان دوسری قوموں اور نسلوں کیلئے بھی ہے جو ابھی آ کر اہل ایمان میں شامل نہیں ہوئی ہیں مگر آگے قیامت تک آنے والی ہیں۔ اصل الفاظ میں وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ۔ ''دوسرے لوگ ان میں سے جو ابھی اُن سے نہیں ملے ہیں۔'' اس میں لفظ منہم (ان میں سے) کے دو مطلب ہوسکتے ہیں۔ ایک یہ کہ وہ دوسرے لوگ امیوں میں سے، یعنی دنیا کی غیر اسرائیلی قوموں میں سے ہوں گے۔ دوسرے یہ کہ وہ محمد ﷺ کو ماننے والے ہوں گے جو ابھی اہل ایمان میں شامل نہیں ہوئے ہیں مگر بعد میں آ کر شامل ہوجائیں گے۔ اس طرح یہ آیت منجملہ ان آیات کے ہے جن میں تصریح کی گئی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی بعثت تمام نوع انسانی کی طرف ہے اور ابد تک لیے ہے۔ قرآن مجید کے دوسرے مقامات جہاں اس مضمون کی صراحت کی گئی ہے۔ حسب ذیل ہیں: الانعام آیت ۱۹، الاعراف آیت نمبر ۱۵۸، الانبیاء ۱۰۷، الفرقان ۱، سبا ۲۸ (مزید تشریح کیلئے ملاحظہ ہو تفہیم القرآن، جلد چہارم تفسیر سورۃ سبا، حاشیہ ۴۷،) (تفسیر از تفہیم القرآن)]

Marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا

(سورۃ المنافقون ۶۳)---۵۔ ''اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ تمہارے لیے اللہ کے رسول استغفار کریں تو اپنے سر مٹکاتے ہیں اور آپ دیکھیں گے کہ وہ تکبر کرتے ہوئے رک جاتے ہیں۔''O

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گستاخی

(سورۃ المجادلۃ ۵۸)---۸۔ ''کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا؟ جنہیں کانا پھوسی سے روک دیا گیا تھا وہ پھر بھی اس روکے ہوئے کام کو دوبارہ کرتے ہیں اور آپس میں گناہ کی اور ظلم وزیادتی کی اور نافرمانی پیغمبر کی سرگوشیاں کرتے ہیں، اور جب آپ کے پاس آتے ہیں تو آپ کو ان لفظوں میں سلام کرتے ہیں جن لفظوں میں اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا اور اپنے دل میں کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس پر جو ہم کہتے ہیں سزا کیوں نہیں دیتا، ان کے لیے جہنم کافی (سزا) ہے جس میں یہ جائیں گے، سو وہ بُرا ٹھکانا ہے۔''O [یہودی جب خدمتِ اقدس میں حاضر ہوتے تو اس طرح سلام عرض نہ کرتے جس طرح اللہ تعالیٰ اپنے پیارے حبیب کو سلام فرماتا ہے یا جس طرح اس نے اہلِ ایمان کو دربارِ نبوی میں حاضری کے آداب سکھائے، بلکہ ان کا خُبثِ باطن انہیں تہذیب وشائستگی کے حدود سے بھی باہر نکال لے جاتا اور وہ بجائے سلامتی کی دُعا عرض کرنے کے السَّام علیك کہتے (السَّام کا معنی موت ہے) اور ان الفاظ کا تلفظ اس طرح کرتے کہ عام آدمی ان کی خباثت پر خبردار نہ ہوتا۔ ایک دن وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آئے اور کہا السَّام علیك یا ابا القاسم حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حسبِ معمول ارشاد فرمایا وعلیکم (اور تم پر بھی) حضرت عائشہ صدیقہ کہیں سن رہی تھیں۔ انہوں نے غصہ سے فرمایا ''اے مردودو! تم ہلاک ہو، تم پر خدا کی پھٹکار اور غضب ہو۔'' حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمّ المومنین سے فرمایا ''اے عائشہ صبر کرو۔ نرمی سے پیش آؤ اور بدکلامی نہ کرو۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے غور نہیں فرمایا کہ انہوں نے کیا بکا ہے۔ فرمایا میں نے جواب میں کہہ دیا وعلیکم (اور تم پر بھی موت آئے۔) (تفسیر از ضیاء القرآن)]

خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وسلم

(سورۃ المائدہ ۵)---۱۹۔ ''اے اہلِ کتاب! بالیقین ہمارا رسول تمہارے پاس رسولوں کی آمد کے ایک وقفے کے بعد پہنچا ہے۔ جو تمہارے لئے صاف صاف بیان کر رہا ہے تاکہ تمہاری یہ بات نہ رہ جائے کہ ہمارے پاس تو کوئی بھلائی، برائی سنانے والا آیا ہی نہیں، پس اب تو یقیناً خوشخبری سنانے والا اور آگاہ کرنے والا آ پہنچا اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔''O [حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان جو تقریباً ۵۷۰ یا ۶۰۰ سال کا فاصلہ ہے، یہ زمانہ فترت کہلاتا ہے۔ اہل کتاب کو کہا جا رہا ہے کہ اس فترت کے بعد ہم نے اپنا آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھیج دیا ہے۔ اب تم یہ بھی نہ کہہ سکو گے کہ ہمارے پاس تو کوئی بشیر ونذیر پیغمبر ہی نہیں آیا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(سورۃ الاحزاب ۳۳)---۴۰۔ ''(لوگو!) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نہیں لیکن آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور تمام نبیوں کے ختم کرنے والے، اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کا (بخوبی) جاننے والا ہے۔''O

مخالفت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

(سورۃ البقرہ ۲)---۱۰۸۔ ''پھر کیا چاہتے ہو تم کہ سوالات اور مطالبات کرو اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح جیسے سوالات اور مطالبات کیے گئے موسیٰ سے اس سے پہلے اور جس نے اختیار کیا کفر ایمان کے بدلے تو یقیناً بھٹک گیا وہ سیدھی راہ سے۔''O

(سورۃ النساء ۴)---۱۱۵۔ ''اور جس نے مخالفت کی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اس کے بعد بھی کہ کھل کر آ چکی ہے اس کے سامنے ہدایت اور چلا اہل ایمان کی راہ کے خلاف تو چلنے دیں گے ہم اس کو اسی (راستے) پر جدھر وہ مڑ گیا اور ڈالیں گے ہم اسے جہنم میں اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔''O

(سورۃ الانفال ۸)---۱۲۔ ''جب تیرا رب فرشتوں کو وحی کرتا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ پس ایمان والوں کو ثابت رکھو۔ میں کافروں کے دلوں میں رعب ڈال دوں گا سو ان کی گردنیں مارو اور ان کے ہر پور پر مارو۔''O---۱۳۔ ''یہ اس لئے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی اور کوئی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی سخت سزا دینے والا ہے۔'' تم میں سے انہیں اللہ خوب جانتا ہے جو نظر بچا کر چپکے سے سرک جاتے

Marfat.com

ہیں۔ سنو! جو لوگ حکمِ رسول کی مخالفت کرتے ہیں انہیں ڈرتے رہنا چاہیے کہ کہیں ان پر کوئی زبردست آفت نہ آپڑے یا انہیں دردناک عذاب نہ پہنچے۔" O [اس آفت سے مراد دلوں کی وہ کجی ہے جو انسان کو ایمان سے محروم کر دیتی ہے۔ یہ نبی ﷺ کے احکام سے سرتابی اور ان کی مخالفت کرنے کا نتیجہ ہے۔ اور ایمان سے محرومی اور کفر پر خاتمہ، جہنم کے دائمی عذاب کا باعث ہے۔ جیسا کہ آیت کے اگلے جملے میں فرمایا۔ پس نبی ﷺ کے منہاج، طریقے اور سنت کو ہر وقت سامنے رکھنا چاہیے۔ اس لیے کہ جو اقوال و اعمال اس کے مطابق ہوں گے، وہی بارگاہ الٰہی میں مقبول اور دوسرے سب مردود ہوں گے۔ ☆ آپ ﷺ کا فرمان ہے "جس نے ایسا کام کیا، جو ہمارے طریقے پر نہیں ہے، وہ مردود ہے۔" ☆ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(**سورۃ محمد** ۴۷)---۳۲۔ "یقیناً جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے لوگوں کو روکا اور رسول کی مخالفت کی اس کے بعد کہ ان کے لیے ہدایت ظاہر ہو چکی یہ ہرگز ہرگز اللہ تعالیٰ کا کچھ نقصان نہ کریں گے۔ عنقریب ان کے اعمال وہ غارت کر دے گا۔" O

(**سورۃ المدثر** ۷۴)---۸۔ "پس جب کہ صور میں پھونک ماری جائے گی۔" O---۹۔ "تو وہ دن بڑا سخت دن ہوگا۔" O---[جب رسول اللہ ﷺ کی طرف سے علانیہ تبلیغ اسلام شروع ہو جانے کے بعد پہلی مرتبہ حج کا زمانہ آیا اور سرداران قریش نے ایک کانفرنس کر کے یہ طے کیا کہ باہر سے آنے والے حاجیوں کو قرآن اور محمد ﷺ سے بدگمان کرنے کے لئے پروپیگنڈا کی ایک زبردست مہم چلائی جائے۔ ان آیات میں کفار کی اسی کارروائی پر تبصرہ کیا گیا ہے اور اس تبصرے کا آغاز ان الفاظ سے کیا گیا ہے جن کا مطلب یہ ہے کہ اچھا، یہ حرکتیں جو تم کرنا چاہتے ہو کر لو، دُنیا میں ان سے کوئی مقصد براری تم نے کر بھی لی تو اس روز اپنے برے انجام سے کیسے بچ نکلو گے جب صور میں پھونک ماری جائے گی اور قیامت برپا ہوگی۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]---۱۰۔ "(جو) کافروں پر آسان نہ ہوگا۔" O---[اس ارشاد سے خود بخود یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ وہ دن ایمان لانے والوں کے لئے ہلکا ہوگا اور اس کی سختی صرف حق کا انکار کرنے والوں کے لئے مخصوص ہوگی، مزید براں یہ ارشاد اپنے اندر یہ مفہوم بھی رکھتا ہے کہ اس دن کی سختی کافروں کے لئے مستقل سختی ہوگی، وہ ایسی سختی نہ ہوگی جس کے بعد کبھی اس کے نرمی سے بدل جانے کی امید کی جاسکتی ہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]---۱۱۔ "مجھے اور اسے چھوڑ دے جسے میں نے اکیلا پیدا کیا ہے۔" O---[یہ خطاب ہے نبی ﷺ سے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ اے نبی، کفار کی اس کانفرنس میں جس شخص (ولید بن مغیرہ) نے تمہیں بدنام کرنے کے لئے مشورہ دیا ہے کہ تمام عرب سے آنے والے حاجیوں میں تمہیں جادوگر مشہور کیا جائے، اس کا معاملہ تم مجھ پر چھوڑ دو، اس سے نمٹنا میرا کام ہے، تمہیں اس کی فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ (از تفسیر ۱۰ تفہیم القرآن)]---۱۲۔ "اور اسے بہت سا مال دے رکھا ہے۔" O---۱۳۔ "اور حاضر باش فرزند بھی۔" O---[ولید بن مغیرہ کے دس بارہ لڑکے تھے جن میں سے حضرت خالد بن ولید تاریخ میں سب سے زیادہ مشہور ہیں' ان بیٹوں کے لئے شھود کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ جس کے کئی معنی ہو سکتے ہیں۔ ایک یہ کہ ان کو کہیں اپنی روزی کے لئے دوڑ دھوپ اور سفر کرنے کی حاجت پیش نہیں آتی' ان کے گھر کھانے کو اتنا موجود ہے کہ ہر وقت باپ کے پاس موجود اور اس کی مدد کے لئے حاضر رہتے ہیں' دوسرے یہ کہ اس کے سب بیٹے نامور اور بااثر ہیں' مجلسوں اور محفلوں میں اس کے ساتھ شریک ہوتے ہیں' تیسرے یہ کہ وہ اس مرتبے کے لوگ ہیں کہ معاملات میں ان کی شہادت قبول کی جاتی ہے۔ (از تفسیر ۱۲ تفہیم القرآن)]---۱۴۔ "اور میں نے اسے بہت کچھ کشادگی دے رکھی ہے۔" O---[یعنی میں نے اس کے لئے ریاست و سروری اور عزت و جاہ کے اسباب فراہم کر دیے ہیں اور مکہ کا کوئی رئیس اس کے ساتھ ہمسری کا دعویٰ نہیں کر سکتا' یہاں تک کہ اس کے ہم قوم اسے ریحانۃ قریش' قریش کا گل خنداں کہا کرتے اور یہ اپنے آپ کو وحید بن وحید' یگانہ فرزند یگانہ کے متکبرانہ الفاظ سے ملقب کیا کرتا۔ (از تفسیر ۱۰ ضیاء القرآن)]---۱۵۔ "پھر بھی اس کی چاہت ہے کہ میں اسے اور زیادہ دوں۔" O---[اتنے عظیم احسانات کے باوجود اسے شکر کی توفیق نصیب نہیں ہوئی' اللہ تعالیٰ کے رسول سے مخاصمت اور عناد اس کا شغل بن کر رہ گیا ہے' بایں ہمہ مزید نعمتوں کا خواہاں ہے۔ (از تفسیر ۱۱ ضیاء القرآن)]---۱۶۔ "نہیں نہیں' وہ ہماری آیتوں کا مخالف ہے۔" O---[ہرگز نہیں' اب اس کے لئے انعام و اکرام کے دروازے بند کیے جا رہے ہیں اور عذاب و عتاب کے دروازے کھولے جا رہے ہیں' کہتے ہیں کہ اس کے بعد ولید کا کاروبار ماند پڑ گیا۔ زراعت و تجارت کی ترقی رک گئی۔ خسارے کا چکر چلنے لگا۔ (از تفسیر ۱۲ ضیاء القرآن)]---۱۷۔ "عنقریب میں اسے ایک سخت چڑھائی چڑھاؤں گا" O--[یعنی ایسے عذاب میں مبتلا کروں گا جس کا برداشت کرنا نہایت سخت ہوگا' بعض کہتے ہیں' جہنم میں آگ کا پہاڑ ہوگا جس پر اس کو چڑھایا جائے گا۔" O---[از تفسیر ۵ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ]---۱۸۔ "اس نے غور کر کے تجویز کی۔" O---۱۹۔ "اسے ہلاکت ہو کیسی (تجویز) سوچی؟" O---۲۰۔ "وہ پھر غارت ہو کس طرح اندازہ کیا۔" O---۲۱۔ "اس نے پھر دیکھا۔" O---۲۲۔ "پھر تیوری چڑھائی اور منہ بنایا۔" O---[معلوم ہوتا ہے اس کا اپنا ضمیر بھی اس کو ملامت کر رہا ہے' وہ انتہائی ذہنی کش مکش میں مبتلا ہے اور اس کے آثار اس کے چہرے پر صاف نمایاں ہو رہے ہیں۔ آخری اعلان سے پہلے ایک مرتبہ پھر رعونت سے مجمع پر نگاہ ڈالتا ہے پھر اس کی پیشانی پر بل پڑ جاتے ہیں پھر وہ منہ بسورتا ہے چہرے کو کرخت بناتا ہے پھر غرور و تکبر سے منہ پھیر لیتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ جادو ہے اور اس کتاب کا لانے والا جادوگر ہے پھر لوگوں کو مطمئن کرنے کے لئے یہ کہتا ہے کہ یہ کوئی نئی چیز نہیں اس کا رواج قدیم زمانے سے چلا آ رہا ہے ہر زمانے کے جادوگر اپنے

Marfat.com

شاگردوں کو اس کی تعلیم دیتے آئے ہیں اور یوں ہی یہ سلسلہ جاری رہا ہے ان کو بھی جادوگر نے یہ چیزیں سکھادی ہیں اور گھر گھر میں جو انتشار و افتراق پیدا ہو گیا ہے' یہ اسی جادو کا کرشمہ ہے۔ (از تفسیر ۱۵ ضیاء القرآن)] ---۲۳۔ ''پھر پیچھے ہٹ گیا اور غرور کیا۔'' O---۲۴۔ ''اور کہنے لگا یہ تو صرف جادو ہے جو نقل کیا جاتا ہے۔'' O---۲۵۔ ''سوائے انسانی کلام کے کچھ بھی نہیں۔'' O---۲۶۔ ''میں عنقریب اسے دوزخ میں ڈالوں گا۔'' O---[اس پر ہم نے اتنے احسانات کیے' بچے دیئے' بے اندازہ دولت دی' عزت و سرداری بخشی اور اتنی لمبی عمر عطا فرمائی اور یہ اچھی طرح جانتا ہے کہ نہ آپ ساحر ہیں اور نہ یہ کلام سحر ہے لیکن محض اپنی جھوٹی نام و نمود کے لئے اور چند روزہ سرداری کے لئے وہ ایسا ناپاک الزام میرے نبی مکرم پر لگا رہا ہے ایسے نا ہنجار کو ہم ضرور دوزخ کا ایندھن بنائیں گے۔ (از تفسیر ۱۶ ضیاء القرآن)] ---۲۷۔ ''اور تجھے کیا خبر کہ دوزخ کیا چیز ہے؟'' O---۲۸۔ ''نہ وہ باقی رکھتی ہے نہ چھوڑتی ہے۔'' O---۲۹۔ ''کھال کو جھلسا دیتی ہے۔'' O---۳۰۔ ''اور اس میں انیس (فرشتے مقرر) ہیں۔'' O---۳۱۔ ''ہم نے دوزخ کے داروغے صرف فرشتے رکھے ہیں۔ اور ہم نے ان کی تعداد صرف کافروں کی آزمائش کے لیے مقرر کی ہے تاکہ اہل کتاب یقین کرلیں' اور ایماندار ایمان میں بڑھ جائیں اور اہل کتاب اور مسلمان شک نہ کریں اور جن کے دلوں میں بیماری ہے وہ اور کافر کہیں کہ اس بیان سے اللہ تعالیٰ کی کیا مراد ہے؟ اسی طرح اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔ تیرے رب کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا' یہ تو کل بنی آدم کے لیے سراسر پند و نصیحت ہے۔'' O

رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بے معنی سوالات کرنا اور ایذا پہنچانا

(سورۃ البقرۃ ۲) ---۱۰۸۔ ''پھر کیا چاہتے ہو تم کہ سوالات اور مطالبات کرو اپنے رسول ﷺ سے اس طرح جیسے سوالات اور مطالبات کئے گئے موسیٰ سے اس سے پہلے اور جس نے اختیار کیا کفر ایمان کے بدلے تو یقیناً بھٹک گیا وہ سیدھی راہ سے۔'' O

(سورۃ المائدۃ ۵) ---۱۰۱۔ ''اے ایمان والو! ان باتوں کے متعلق نہ پوچھو جو اگر تم پر ظاہر کردی جائیں تو تمہیں بری لگیں۔ لیکن اگر تم ان کے متعلق ایسے وقت پوچھو گے جب قرآن نازل ہو رہا ہو تو وہ تم پر ظاہر کردی جائیں گی اللہ تعالیٰ ان سے درگزر کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بخشنے والا بردبار ہے۔'' O---۱۰۲۔ ''تم سے پہلے بھی ایک قوم نے سوال کئے تھے مگر پھر وہ ان سے منکر ہو گئے۔'' O

(سورۃ التوبہ ۹) ---۵۸۔ ''اور ان میں وہ بھی ہیں جو صدقات کے بارے میں تجھ پر طعن کرتے ہیں لیکن اگر انہیں اس میں سے دے دیا جائے تو خوش ہو جاتے ہیں اور نہ دیا جائے تو ناراض ہو جاتے ہیں۔'' O

(سورۃ الاحزاب ۳۳) ---۵۳۔ ''اے ایمان والو! جب تک تمہیں اجازت نہ دی جائے تم نبی کے گھروں میں نہ جایا کرو کھانے کے لیے ایسے وقت میں کہ اس کے پکنے کا انتظار کرتے رہو بلکہ جب بلایا جائے جاؤ اور جب کھا چکو نکل کھڑے ہو' وہیں باتوں میں مشغول نہ ہو جایا کرو۔ نبی کو تمہاری اس بات سے تکلیف ہوتی ہے۔ تو وہ لحاظ کر جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ (بیان) حق میں کسی کا لحاظ نہیں کرتا' جب تم نبی کی بیویوں سے کوئی چیز طلب کرو تو پردے کے پیچھے سے طلب کرو' تمہارے اور ان کے دلوں کے لیے کامل پاکیزگی یہی ہے' نہ تمہیں یہ جائز ہے کہ تم رسول اللہ کو تکلیف دو اور نہ تمہیں یہ حلال ہے کہ آپ کے بعد کسی وقت بھی آپ کی بیویوں سے نکاح کرو۔ (یاد رکھو) اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ بہت بڑا (گناہ) ہے۔'' O---[یہاں مسلمانوں کو حضور ﷺ کے حجروں میں داخل ہونے یا نہ ہونے کے متعلق ہدایات دی جارہی ہیں۔ فرمایا جب تک حضور ﷺ اجازت نہ دیں تمہارا داخل ہونا قطعاً ممنوع ہے اور جب اجازت ملے تو داخل ہوسکتے ہو اور وہ بھی اتنے وقت کے لیے کہ کھانا کھاؤ اور اس کے بعد فوراً اٹھ کر چلے جاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ وہاں بیٹھ کر باتیں کرنے لگو اور حضور ﷺ کو اس طرح تمہارے دیر تک بیٹھنے سے تکلیف پہنچے۔ حضور ﷺ تو اپنے شرم کی وجہ سے تمہیں اٹھ کر چلے جانے کا حکم نہیں فرمائیں گے اور خاموش رہیں گے لیکن اللہ تعالیٰ تمہیں ایسی باتوں پر خبردار کرنے سے حیا نہیں کرتا جن کا جاننا تمہارے لیے ضروری ہے۔ بعض لوگوں کا دستور تھا کہ جب حضور ﷺ کے کسی حجرہ شریفہ سے دھواں اٹھتا دیکھتے تو باہر آکر اس انتظار میں بیٹھ رہتے کہ ابھی کھانا تیار ہوگا اور ہمیں بھی کھانے کی دعوت دی جائیگی۔ بن بلائے مہمان بننے کی ممانعت کی جارہی ہے۔ تفسیر از ضیاء القرآن] ---۶۹۔ ''اے ایمان والو! ان لوگوں جیسے نہ بن جاؤ جنہوں نے موسیٰ علیہ السلام کو تکلیف دی پس جو بات انہوں نے کہی تھی اللہ تعالیٰ نے انہیں اس سے بری فرمادیا' اور وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک باعزت تھے۔'' O---[اے ایمان کا دعویٰ کرنے والو! تم بنی اسرائیل کی روش اختیار کرکے میرے محبوب کی دلآزاری نہ کرنا' ورنہ تم کو اس گستاخی کی ایسی سزا ملے گی جس سے نجات کے سارے دروازے بند ہو جائیں گے۔ اس سے ثابت ہوا کہ ہر وہ چیز جس سے نبی کریم ﷺ کو تکلیف پہنچے' وہ قطعاً ممنوع ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا' ان کی صفات کمال کا انکار کرنا' حضور ﷺ کی ذات اقدس و اطہر پر بہتان باندھنا۔ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو جن کمالات سے سرفراز فرمایا ہے ان کا انکار کرنا' حضور ﷺ کے دین اور شریعت کے قوانین کو ناقابل عمل کہنا۔

Marfat.com

حضورﷺ کی آل اطہار پر معترض ہونا، حضورﷺ کے صحابہ پر زبانِ طعن دراز کرنا، یہ سب ایسے امور ہیں جن سے حضورﷺ کے قلب مبارک کو تکلیف پہنچتی ہے۔ان تمام امور سے اجتناب ضروری ہے۔(تفسیر از ضیاء القرآن)]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی

(سورۃ المجادلۃ ۵۸)---۸۔''کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا؟ جنہیں کانا پھوسی سے روک دیا گیا تھا وہ پھر بھی اس روکے ہوئے کام کو دوبارہ کرتے ہیں اور آپس میں گناہ کی اور ظلم وزیادتی کی اور نافرمانی پیغمبر کی سرگوشیاں کرتے ہیں اور جب آپ کے پاس آتے ہیں تو آپ کو ان لفظوں میں سلام کرتے ہیں جن لفظوں میں اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا اور اپنے دل میں کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس پر جو ہم کہتے ہیں سزا کیوں نہیں دیتا' ان کے لیے جہنم کافی (سزا) ہے جس میں یہ جائیں گے سو وہ برا ٹھکانا ہے۔''O---[اس سے مدینے کے یہودی اور منافقین مراد ہیں۔جب مسلمان ان کے پاس سے گزرتے تو یہ باہم سر جوڑ کر اس طرح سرگوشیاں کرتے کہ مسلمان یہ سمجھتے کہ شاید ان کے خلاف یہ کوئی سازش کر رہے ہیں یا مسلمانوں کے کسی لشکر پر دشمن نے حملہ کر کے انہیں نقصان پہنچایا ہے' جس کی خبر ان کے پاس پہنچ گئی ہے۔مسلمان ان چیزوں سے خوف زدہ ہو جاتے۔چنانچہ نبی کریمﷺ نے اس طرح سرگوشیاں کرنے سے منع فرما دیا۔لیکن کچھ ہی عرصے کے بعد انہوں نے پھر یہ مذموم سلسلہ شروع کر دیا۔آیت میں ان کے اسی کردار کو بیان کیا جا رہا ہے۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

دُرود و سلام بحضور صلی اللہ علیہ وسلم

(سورۃ الاحزاب ۳۳)---۵۶۔''بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے دُرود بھیجتے ہیں اس نبی مکرمﷺ پر۔اے ایمان والو تم بھی آپﷺ پر دُرود بھیجا کرو اور (بڑے ادب و محبت سے) سلام عرض کیا کرو۔''O---[اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ میرا حبیب اور میرا پیارا رسُولﷺ وہ ہے جس کی وصف وثنا میں اپنی زبانِ قدرت سے کرتا ہوں اور میرے سارے اَن گنت فرشتے اپنی نُورانی اور پاکیزہ زبانوں سے اس کی جناب میں ہدیہ عقیدت پیش کرتے ہیں۔اس آیت کریمہ کی جلالتِ شان کو زیادہ سے زیادہ سمجھنے کے لیے پہلے اس کے کلماتِ طیبات کو سمجھنے کی کوشش کریں۔آیت کریمہ میں فعل صلوٰۃ (درود) کے تین فاعل ہیں۔(۱) اللہ تعالیٰ (۲) فرشتے (۳) اہلِ اسلام۔جب اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو تو اس کا معنی یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کی بھری محفل میں اپنے محبوب کریمﷺ کی تعریف وثنا کرتا ہے۔اور جب اس کی نسبت ملائکہ کی طرف ہو تو صلوٰۃ کا معنی دُعا ہے کہ ملائکہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کے پیارے رسُولﷺ کے درجات کی بلندی اور مقامات کی رفعت کے لیے دُعا کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہر دم، ہر گھڑی اپنے نبی مکرم پر اپنی رحمتیں نازل فرماتا ہے اور آپﷺ کی شان بیان فرماتا ہے۔اسی طرح اس کے فرشتے بھی اس کی تعریف وتوصیف میں رطب اللسان رہتے ہیں۔جب اللہ تعالیٰ اپنے مقبول بندے پر ہمیشہ اپنی برکتیں نازل فرماتا رہتا ہے اور اس کے فرشتے اس کی ثنا گستری میں زمزمہ سنج رہتے ہیں اور اس کی رفعتِ شان کے لیے دُعائیں مانگتے رہتے ہیں تو اے اہلِ ایمان تم بھی میرے محبوبﷺ کی رفعتِ شان کے لیے دُعا مانگا کرو۔اس آیت میں ہمیں بارگاہِ رسالت میں صلوٰۃ وسلام عرض کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور احادیث کثیرہ صحیحہ میں بھی درود شریف کی شان بیان فرمائی گئی ہے۔چند احادیث تبرکاً ذکر کر دیتا ہوں تاکہ آپ کے دل میں بھی اپنے رسُولِ مکرم، ہادی اعظم، مُرشد اکملﷺ پر درود بھیجنے کا شوق پیدا ہو۔

(۱)۔ترجمہ: حضرت عُمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔آپ نے فرمایا ایک دن حضورﷺ قضائے حاجت کے لیے باہر تشریف لے گئے۔حضورﷺ کے ساتھ کوئی اور آدمی نہیں تھا۔حضرت عُمرؓ نے پانی سے بھرا ہوا لوٹا لیا اور پیچھے چل دیئے۔جب آپ باہر آئے حضورﷺ کو ایک وادی میں سربسجود پایا اور چپکے سے ایک طرف ہٹ کر پیچھے بیٹھ گئے۔یہاں تک کہ حضورﷺ نے سجدہ سے سرمبارک اُٹھایا اور فرمایا اے عُمر! تُو نے بہت اچھا کیا کہ جب مجھے سربسجود دیکھا تو ایک طرف ہٹ کر بیٹھ گیا۔جبرئیل میرے پاس آئے اور انہوں نے آکر یہ بتایا کہ جو اُمتی آپ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھے گا۔اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود پڑھے گا اور اس کے دس درجے بلند کر دے گا۔

(۲)۔ترجمہ: ایک دن حضور سرور کائناتﷺ تشریف لائے۔رُخِ انور پر خوشی اور مسرت کے آثار نمایاں تھے۔صحابہ نے عرض کیا: یارسُول اللہ! آج تو چہرۂ مُبارک خوشی سے تاباں ہے۔فرمایا' میرے پاس فرشتہ آیا ہے اور اس نے آکر کہا کہ اے سراپا حسن وخوبی! کیا آپ اس بات پر راضی نہیں ہیں کہ آپکے رب نے فرمایا ہے کہ آپ کا جو اُمتی آپ پر ایک بار درود پڑھے گا' اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود پڑھے گا اور آپ کا جو اُمتی آپ پر ایک بار سلام پڑھے گا' اللہ تعالیٰ دس بار اس پر سلام بھیجے گا۔میں نے جواب دیا ہے کہ میں اپنے مولا کریم کی اس نوازش پر از حد خوش ہوں۔

Marfat.com

(۳) حضرت انس سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے اس پر لازم ہے کہ وہ مجھ پر درود پڑھے اور جو شخص ایک مرتبہ مجھ پر درود پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود پڑھے گا۔

ہر محفل اور مجلس میں درود شریف پڑھنے کی ہدایت: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جب لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں اور اس میں نہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں اور نہ اس کے نبی پر درود پڑھتے ہیں۔ قیامت کے دن وہ مجلس ان کے لیے وبال ہوگی' چاہے تو ان کو عذاب دے اور چاہے تو ان کو بخش دے۔

ہر محفل کے اختتام کے وقت: حضرت ابو سعید سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا جب لوگ بیٹھتے ہیں اور پھر کھڑے ہوتے ہیں اور حضور ﷺ پر درود نہیں پڑھتے تو قیامت کے دن وہ مجلس ان کے لیے باعثِ حسرت ہوگی اگر وہ جنت میں داخل ہو بھی جائیں تو ثواب سے محرومی کے باعث انہیں ندامت ہوگی۔

اذان کے بعد: حضرت عبد اللہ بن عمرو سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جب مؤذن کو تم اذان دیتے ہوئے سنو تو وہی جملے دہراؤ جو وہ کہہ رہا ہے۔ پھر مجھ پر درود پڑھو کیونکہ جو مجھ پر درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود پڑھتا ہے۔

دعا کرتے وقت: حضرت فاروقِ اعظمؓ سے مروی ہے کہ دعا میں جب تک درود پاک نہ پڑھا جائے وہ قبول نہیں ہوتی اور زمین و آسمان کے درمیان معلق رہتی ہے۔

نماز کے بعد دعا سے پہلے: حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں کہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔ حضور کریم ﷺ حضرت صدیق اور حضرت فاروقِ اعظم تشریف فرما تھے۔ جب میں نماز سے فارغ ہو کر بیٹھا تو پہلے میں نے اللہ تعالیٰ کی ثنا کی پھر میں نے درود پاک پڑھا پھر اپنے لیے دعا مانگنے لگا' تو حضور ﷺ نے فرمایا: اب مانگ! تجھے دیا جائے گا۔

امام ترمذی اپنی سنن میں نقل کرتے ہیں: ترجمہ: ایک روز حضور ﷺ تشریف فرما تھے۔ ایک آدمی آیا اس نے نماز پڑھی اور دعا مانگی یا اللہ مجھے بخش دے مجھ پر رحم فرما۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے نمازی تو نے بڑی جلد بازی سے کام لیا ہے۔ جب نماز پڑھ چکو' اللہ کی حمد و ثنا کرو اور مجھ پر درود پڑھو' پھر دعا مانگو۔ پھر دوسرا آدمی آیا اس نے نماز پڑھی اور اللہ کی حمد و ثنا کی پھر حضور پر درود پڑھا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: "اے نمازی اب دعا مانگ قبول ہوگی"۔ اس سے ثابت ہوا کہ ہم اہلِ سنت نماز کے بعد جو ذکر اور درود شریف پڑھتے ہیں۔ یہ سنت ہے اور قبولیت دعا کا باعث ہے۔ نیز اس سے بآواز بلند ذکر اور درود شریف پڑھنا ثابت ہوا۔ جب حضور نبی کریم ﷺ کا اسم مبارک لیا جائے تو درود شریف پڑھے۔ جب نام گرامی لکھے تو ساتھ درود پاک لکھے۔ حضرت سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں کہ خلف نے بیان کیا کہ ان کا ایک دوست حدیث کا طالب علم تھا۔ وہ فوت ہو گیا۔ میں نے اسے خواب میں دیکھا کہ سبز پوشاک پہنے خوش و خرم گھوم رہا ہے۔ میں نے کہا کہ تم تو وہی میرے ہم مکتب نہیں ہو؟ اس نے کہا ہاں میں وہی ہوں۔ میں نے پوچھا یہ کیا حال بنا رکھا ہے' اس نے کہا میری یہ عادت تھی کہ جہاں محمد رسول ﷺ کا نام نامی لکھتا وہاں درود شریف بھی لکھتا۔ یہ جو کچھ تو دیکھ رہا ہے میرے رب نے مجھے اس عمل کا بدلہ دیا ہے۔ حضرت عبد اللہ بن حکم کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں حضرت امام شافعی کو دیکھا۔ پوچھا فرمایئے اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ آپ نے فرمایا: "میرے رب نے مجھ پر رحم فرمایا۔ مجھے بخش دیا' مجھے دلہن کی طرح آراستہ کر کے جنت میں بھیجا گیا اور مجھ پر جنت کے پھول نچھاور کیے گئے جس طرح دلہن پر درہم و دینار نچھاور کیے جاتے ہیں"۔ میں نے اس عزت افزائی کی وجہ پوچھی تو بتایا گیا کہ اپنی کتاب "الرسالہ" میں حضور ﷺ پر میں نے جو درود لکھا ہے: اس کا یہ اجر ہے۔ عبد اللہ بن حکم کہتے ہیں میں نے امام سے پوچھا۔ وہ خاص درود شریف کیا ہے؟ آپ نے بتایا کہ میں نے وہاں یہ درود شریف لکھا ہے: **وصلی اللّٰہ علی محمد عدد ما ذکرہ الذاکرون وعدد ما غفل عن ذکرہ الغافلون** ۔ میں بیدار ہوا اور کتاب الرسالہ کو کھولا تو وہاں بعینہٖ اسی طرح درود شریف لکھا ہوا تھا۔ (تفسیر ازضیاء القرآن)

[اس آیت میں مسلمانوں کو دو چیزوں کا حکم دیا گیا ہے۔ ایک صَلُّوا عَلَيْهِ۔ دوسرے وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا۔ صلوٰۃ کا لفظ جب علیٰ کے صلہ کے ساتھ آتا ہے تو اس کے تین معنی ہوتے ہیں۔ ایک' کسی پر مائل ہونا' اس کی طرف محبت کے ساتھ متوجہ ہونا اور اس پر جھکنا۔ دوسرے' کسی کی تعریف کرنا۔ تیسرے' کسی کے حق میں دعا کرنا۔ یہ لفظ جب اللہ تعالیٰ کے لیے بولا جائے گا تو ظاہر ہے کہ تیسرے معنی میں نہیں ہو سکتا' کیونکہ اللہ تعالیٰ کا کسی اور سے دعا کرنا قطعاً ناقابل تصور ہے' اس لیے لامحالہ وہ صرف پہلے دو معنوں میں ہوگا۔ لیکن جب یہ لفظ بندوں کے لیے بولا جائے گا' خواہ وہ فرشتے ہوں یا انسان' تو وہ تینوں معنوں میں ہوگا۔ اس میں محبت کا مفہوم بھی ہوگا' مدح و ثنا کا مفہوم بھی اور دعائے رحمت کا مفہوم بھی۔ لہٰذا اہلِ ایمان کو نبی ﷺ کے حق میں صَلُّوا عَلَيْهِ کا حکم دینے کا مطلب یہ ہے کہ تم ان کے گرویدہ ہو جاؤ' ان کی مدح و ثنا کرو' اور ان کے لیے دعا کرو۔ سلام کا لفظ بھی دو معنی رکھتا ہے۔ ایک' ہر طرح کی آفات اور نقائص سے محفوظ رہنا' جس کے لیے ہم اردو میں سلامتی کا لفظ بولتے ہیں۔ دوسرے صلح اور عدمِ مخالفت۔ پس نبی ﷺ کے حق میں وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا کہنے کا ایک مطلب یہ ہے

Marfat.com

کہ تم ان کے حق میں کامل سلامتی کی دُعا کرو۔ اور دوسرا مطلب یہ ہے کہ تم پوری طرح دل وجان سے ان کا ساتھ دو، اُن کی مخالفت سے پرہیز کرو اور ان کے سچے فرمانبردار بن کر رہو۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن ہی بے نام ونشان ہے

(**سورۃ الکوثر ۱۰۸**)---ا۔ ''بے شک ہم نے آپ کو (جو کچھ عطا کیا) بے حد وحساب عطا کیا۔'' O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۴، مضمون: حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ]---۲۔ ''پس آپ نماز پڑھا کریں اپنے رب کے لیے اور قربانی دیں (اسی کی خاطر)۔'' O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۴، مضمون: حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ]---۳۔ ''یقیناً آپ کا جو دشمن ہے وہی بے نام (ونشاں) ہوگا۔'' O---[پس شَانِئَكَ سے مراد ہر وہ شخص ہے جو رسول ﷺ کی دشمنی اور عداوت میں ایسا اندھا ہو گیا ہو کہ آپ کو عیب لگاتا ہو، آپ کے خلاف بدگوئی کرتا ہو، آپ کی توہین کرتا ہو اور آپ پر طرح طرح کی باتیں چھانٹ کر اپنے دل کا بخار نکالتا ہو۔]---['' وہی اَبْتَر ہے'' فرمایا گیا ہے، یعنی وہ آپ کو ابتر کہتا ہے، لیکن حقیقت میں اَبتر وہ خود ہے، ابتر کی کچھ تشریح ہم اس سے پہلے اس سورۃ کے دیباچے میں کر چکے ہیں، یہ لفظ ابتر سے ہے، جس کے معنی کاٹنے کے ہیں، مگر محاورے میں یہ بہت وسیع معنوں میں استعمال ہوتا ہے، حدیث میں نماز کی اس رکعت کو جس کے ساتھ کوئی دوسری رکعت نہ پڑھی جائے بُتَیراء کہا گیا ہے، یعنی اکیلی رکعت، ایک اور حدیث میں ہے ''ہر وہ کام جو کوئی اہمیت رکھتا ہو، اللہ کی حمد کے بغیر شروع کیا جائے تو وہ ابتر ہے''۔ یعنی اس کی جڑ کٹی ہوئی ہے، اسے کوئی استحکام نصیب نہیں ہے، یا اس کا انجام اچھا نہیں ہے، نامراد آدمی کو بھی ابتر کہتے ہیں، ذرائع ووسائل سے محروم ہو جانے والا بھی ابتر کہلاتا ہے، جس شخص کے لئے کسی خیر اور بھلائی کی توقع باقی نہ رہی ہو اور جس کی کامیابی کی سب امیدیں منقطع ہو گئی ہوں وہ بھی ابتر ہے، جو آدمی اپنے کنبے برادری اور اعوان وانصار سے کٹ کر اکیلا رہ گیا ہو وہ بھی ابتر ہے، جس آدمی کی کوئی اولاد نرینہ نہ ہو یا مر گئی ہو، اس کے لئے بھی ابتر کا لفظ بولا جاتا ہے کیونکہ اس کے پیچھے اس کا کوئی نام لیوا باقی نہیں رہتا اور مرنے کے بعد وہ بے نام ونشان ہو جاتا ہے، قریب قریب ان سب معنوں میں کفار قریش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ابتر کہتے تھے، اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے نبی، ابتر تم نہیں ہو بلکہ تمہارے یہ دشمن ابتر ہیں، یہ محض کوئی ''جوابی حملہ'' نہ تھا بلکہ درحقیقت یہ قرآن کو بڑی اہم پیشنگوئیوں میں سے ایک پیشنگوئی تھی جو حرف بحرف صحیح ثابت ہوئی جس وقت یہ پیشن گوئی کی گئی تھی اس وقت لوگ حضور ﷺ ہی کو ابتر سمجھ رہے تھے اور کوئی تصور بھی نہ کر سکتا تھا کہ قریش کے یہ بڑے بڑے سردار کیسے ابتر ہو جائیں گے جو نہ صرف مکہ میں بلکہ پورے ملک عرب میں نامور تھے، کامیاب تھے مال ودولت اور اولاد ہی کی نعمتیں نہیں رکھتے تھے بلکہ سارے ملک میں جگہ جگہ ان کے اعوان وانصار موجود تھے، تجارت کے اجارہ دار اور حج کے منتظم ہونے کی وجہ سے تمام قبائل عرب سے ان کے وسیع تعلقات تھے، لیکن چند سال نہ گزرے تھے کہ حالات بالکل پلٹ گئے، یا تو وہ وقت تھا کہ غزوہ احزاب (۵ ھ) کے موقع پر قریش بہت سے عرب اور یہودی قبائل کو لے کر مدینے پر چڑھ آئے تھے اور حضور ﷺ کو محصور ہو کر شہر کے گرد خندق کھود کر مدافعت کرنی پڑی تھی، یا تین ہی سال بعد وہ وقت آیا کہ ۸ ھ میں جب آپ نے مکہ پر چڑھائی کی تو قریش کا کوئی حامی ومددگار نہ تھا اور انہیں بے بسی کے ساتھ ہتھیار ڈال دینے پڑے اس کے بعد ایک سال کے اندر پورا ملک عرب حضور ﷺ کے ہاتھ میں تھا، ملک کے گوشے گوشے سے قبائل کے وفود آ کر بیعت کر رہے تھے، اور آپ ﷺ کے دشمن بالکل بے بس اور بے یار ومددگار ہو کر رہ گئے۔ پھر وہ ایسے بے نام ونشان ہوئے کہ ان کی اولاد اگر دُنیا میں باقی رہی بھی تو ان میں سے آج کوئی یہ نہیں جانتا کہ وہ ابوجہل یا ابولہب یا عاص بن وائل یا عقبہ بن ابی معیط وغیرہ اعدائے اسلام کی اولاد میں سے ہے، اور جانتا بھی ہو تو کوئی یہ کہنے کے لئے تیار نہیں ہے کہ اس کے اسلاف یہ لوگ تھے۔ اس کے برعکس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آج دُنیا بھر میں درود بھیجا جا رہا ہے، کروڑوں مسلمانوں کو آپ سے نسبت پر فخر ہے، لاکھوں انسان آپ ﷺ ہی سے نہیں بلکہ آپ کے خاندان اور آپ کے ساتھیوں کے خاندانوں تک سے انتساب کو باعث عزوشرف سمجھتے ہیں۔ کوئی سید ہے، کوئی علوی ہے، کوئی عباسی ہے، کوئی ہاشمی ہے، کوئی صدیقی ہے، کوئی فاروقی، کوئی عثمانی، کوئی زبیری اور کوئی انصاری، مگر نام کو بھی ابوجہلی یا ابولہبی نہیں پایا جاتا، تاریخ نے ثابت کر دیا کہ ابتر حضور ﷺ نہیں بلکہ آپ کے دشمن ہی تھے اور ہیں۔ (از تفسیر تفہیم القرآن)]

حضرت مریم علیہا السلام

(**سورۃ آل عمران ۳**)---۳۵۔ ''جب کہا تھا عمران کی عورت نے۔ اے میرے رب! بیشک میں نے نذر مانی ہے تیرے حضور کہ جو کچھ میرے پیٹ میں ہے وہ (تیرے نام پر) آزاد ہوگا سو قبول فرما مجھ سے بیشک تو ہے ہر بات کا سننے والا، سب کچھ جاننے والا۔'' O---۳۶۔ ''پھر جب پیدا ہوئی اس کے ہاں وہ بچی تو بولی اے میرے رب! میرے ہاں تو ہوئی ہے لڑکی جبکہ اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے کہ اس نے درحقیقت کیا جنا اور نہیں ہے کوئی لڑکا اس لڑکی جیسا اور میں

Marfat.com

نے نام رکھا اس کا مریم اور میں پناہ میں دیتی ہوں اسے تیری اور اس کی اولاد کو بھی شیطان مردود سے۔'' O --- (بچانے کے لیے) --- ۳۷۔ ''پس قبول فرما لیا اس لڑکی کو اس کے رب نے احسن طریقہ سے اور پروان چڑھایا اس نے بہترین انداز سے اور سرپرست بنا دیا اس کا زکریاؑ کو۔ جب بھی جاتے اس کے پاس زکریا محراب میں موجود پاتے اس کے پاس کھانے پینے کا سامان۔ کہتے اے مریم! کہاں سے آیا ہے تیرے پاس یہ؟ وہ جواب دیتی یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں سے ہے بیشک اللہ تعالیٰ رزق دیتا ہے جس کو چاہے بے حساب۔'' O --- ۴۲۔ ''اور جب کہا فرشتوں نے اے مریم! بیشک اللہ تعالیٰ نے منتخب کر لیا ہے تم کو اور پاک کر دیا ہے تمہیں اور برگزیدہ بنا دیا ہے تم کو تمام دُنیا کی عورتوں سے۔'' O --- [حضرت مریمؑ کا یہ شرف و فضل ان کے اپنے زمانے کے اعتبار سے ہے کیونکہ صحیح احادیث میں حضرت مریمؑ کے ساتھ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کو بھی خیر النساء (سب عورتوں میں بہتر) کہا گیا ہے اور بعض احادیث میں چار عورتوں کا کامل قرار دیا گیا ہے۔ حضرت مریم، حضرت آسیہ (فرعون کی بیوی) حضرت خدیجہ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہن۔ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی بابت کہا گیا ہے کہ ان کی فضیلت دیگر تمام عورتوں پر ایسے ہے جیسے ثرید کو تمام کھانوں پر فوقیت حاصل ہے (ابن کثیر) اور ترمذی کی روایت میں حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو بھی فضیلت والی عورتوں میں شامل کیا گیا ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ) --- ۴۳۔ ''اے مریم! تابع فرمان بن کر دست بستہ کھڑی رہو اپنے رب کے حضور اور سجدہ کرو اور جھکا کرو جھکنے والوں کے ساتھ۔'' O --- ۴۵۔ ''اس وقت کہا تھا فرشتوں نے اے مریم! بیشک اللہ تعالیٰ بشارت دیتا ہے تم کو کلمۃ من اللہ کی۔ جس کا نام مسیح عیسیٰ ابن مریمؑ ہوگا۔ ذی وجاہت دُنیا اور آخرت میں اور اللہ تعالیٰ کے مقرب بندوں میں سے ہو گا۔'' O --- ۴۶۔ ''اور باتیں کرے گا لوگوں سے گہوارے میں بھی اور ادھیڑ عمر میں بھی اور صالحین میں سے ہوگا۔'' O --- ۴۷۔ ''مریمؑ نے کہا (ہائے) میرے رب! کہاں سے ہوگا میرے ہاں بچہ جبکہ نہیں چھوا ہے مجھے کسی مرد نے۔ جواب دیا اسی طرح اللہ تعالیٰ پیدا کرتا ہے جو چاہے۔ جب فیصلہ کر لیتا ہے وہ کسی امر کا تو بس حکم دیتا ہے اسے کہ ہو جا اور وہ ہو جاتا ہے۔'' O --- ۴۸۔ ''اور تعلیم دے گا اللہ تعالیٰ اس کو کتاب و حکمت اور تورات اور انجیل کی۔'' O --- ۴۹۔ ''اور رسول بنا کر بھیجے گا بنی اسرائیل کی طرف۔'' O

(**سورۃ النساء ۴**) --- ۱۵۶۔ ''اور ان کے کفر، ان کے مریم پر بڑا بہتان بولنے۔'' O --- [اس سے مراد یوسف نجار کے ساتھ حضرت مریم علیہا السلام پر بدکاری کی تہمت ہے۔ آج بھی بعض نام نہاد محققین اس بہتان عظیم کو ایک ''حقیقت ثابتہ'' باور کرانے پر تلے ہوئے ہیں اور کہتے ہیں کہ یوسف نجار (نعوذ باللہ) حضرت عیسیٰؑ کا باپ تھا اور یوں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بن باپ کے معجزانہ ولادت کا بھی انکار کرتے ہیں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ المائدہ ۵**) --- ۵۷۔ ''مسیح ابن مریم تو محض ایک رسول تھا۔ اس سے پہلے بھی رسول گزر چکے تھے اور اس کی ماں ایک راست باز عورت تھی۔ وہ کھانا کھاتے تھے۔ دیکھ لو! ہم کس طرح ان کے لئے کھول کر نشانیاں بیان کرتے ہیں۔ پھر دیکھ! وہ کدھر الٹے جا رہے ہیں۔'' O

(حضرت مریمؑ بمطابق قصص القرآن جلد چہارم از مولانا محمد حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ)

بنی اسرائیل میں عمران ایک عابد و زاہد شخص تھے اور اسی زہد و عبادت کی وجہ سے نماز کی امامت بھی ان ہی کے سپرد تھی اور ان کی بیوی حنہ بھی بہت پارسا اور عابدہ تھیں اور اپنی نیکی کی وجہ سے وہ دونوں بنی اسرائیل میں بہت زیادہ محبوب و مقبول تھے۔

محمد بن اسحٰق ''صاحب مغازی'' نے عمران کا نسب نامہ اس طرح بیان کیا ہے:۔

عمران بن یاشم بن میشا بن جزقیا بن ابراہیم بن عزریا بن ناوش بن اجر بن یہوا بن نازم بن مقاسط بن ایشا بن ایاز بن رخیم (رخیعام) بن سلیمان بن داؤد (علیہما الصلوٰۃ والسلام) اور حافظ ابن عساکر نے ان ناموں کے علاوہ دوسرے نام بیان کیے ہیں اور ان دونوں بیانات میں کافی اختلاف پایا جاتا ہے تاہم اس پر تمام علماء انساب کا اتفاق ہے کہ عمران حضرت سلیمانؑ کی اولاد میں سے ہیں اور حنہ بنت فاقوذ بن قبیل بھی داؤدؑ کی نسل سے ہیں۔

عمران صاحب اولاد نہیں تھے اور ان کی بیوی حنہ بہت زیادہ متمنی تھیں کہ ان کے اولاد ہو۔ وہ اس کے لئے درگاہ الٰہی میں دست بدعا اور قبولیت دُعا کے لئے ہر وقت منتظر رہتی تھیں۔ دل سے نکلی ہوئی دُعا نے قبولیت کا جامہ پہنا اور حنہ نے چند روز بعد محسوس کیا کہ وہ حاملہ ہیں۔ حنہ کو اس احساس سے اس درجہ مسرت ہوئی کہ انہوں نے نذر مان لی کہ جو بچہ پیدا ہوگا اس کو ہیکل (مسجد اقصیٰ) کی خدمت کے لئے وقف کر دوں گی۔ بہر حال اللہ تعالیٰ نے عمران کی بیوی حنہ کی دُعا کو شرف قبولیت بخشا اور وہ مسرت و شادمانی کے ساتھ امید بر آنے کی گھڑی کا انتظار کرنے لگیں

مریم علیہا السلام کی ولادت:۔ جب مدت حمل پوری ہو گئی اور ولادت کا وقت آ پہنچا تو حنہ کو معلوم ہوا کہ ان کے بطن سے لڑکی پیدا ہوئی ہے۔ جہاں تک اولاد کا تعلق ہے حنہ کے لئے یہ لڑکی بھی لڑکے سے کم نہ تھی مگر ان کو یہ افسوس ضرور ہوا کہ میں نے جو نذر مانی تھی وہ پوری نہیں ہو سکے گی۔ اس لئے کہ لڑکی کس طرح مقدس ہیکل کی خدمت کر سکے گی؟ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے افسوس کو یہ کہہ کر بدل دیا کہ ہم نے تیری لڑکی کو ہی قبول کیا اور اس کی وجہ سے تمہارا خاندان بھی معزز اور مبارک قرار پایا۔ حنہ نے لڑکی کا نام مریم رکھا۔ سریانی میں اس کے معنی خادم کے ہیں۔ چونکہ یہ ہیکل کی خدمت کے لئے وقف کر دی گئیں اس لئے

Marfat.com

یہ نام موزوں سمجھا گیا۔صفحہ ۱۸، ۱۹

حضرت مریمؑ جب سن شعور کو پہنچیں اور یہ سوال پیدا ہوا کہ مقدس ہیکل کی یہ امانت کس کے سپرد کی جائے تو کاہنوں میں سے ہر ایک نے یہ خواہش ظاہر کی کہ اس مقدس امانت کا کفیل مجھ کو بنایا جائے مگر اس امانت کی نگرانی کا اہل حضرت زکریاؑ سے زیادہ کوئی نہ تھا۔ اس لئے کہ وہ مریمؑ کی خالہ ایشاع (الیشبع) کے شوہر بھی تھے اور مقدس ہیکل کے معزز کاہن اور خدائے برتر کے نبی بھی تھے۔ اس لئے سب سے پہلے انہوں نے ہی اپنا نام پیش کیا مگر جب سب کاہنوں نے یہی خواہش ظاہر کی اور باہمی کشمکش کا اندیشہ ہونے لگا تو آپس میں طے پایا کہ قرعہ اندازی کے ذریعہ اس کا فیصلہ کرلیا جائے اور بقول روایات بنی اسرائیل تین مرتبہ قرعہ اندازی کی گئی وہ دریا میں اپنے قلم (پورے) ڈالتے مگر قرعہ کی شرط کے مطابق ہر مرتبہ زکریاؑ ہی کا نام نکلتا۔ کاہنوں نے جب یہ دیکھا کہ اس معاملہ میں زکریاؑ کے ساتھ تائید غیبی ہے تو انہوں نے بخوشی اس فیصلہ کے سامنے سرتسلیم خم کردیا اور اس طرح یہ ''سعید امانت'' حضرت زکریاؑ کے سپرد کردی گئی۔

کہا جاتا ہے کہ مریمؑ کی کفالت کا یہ معاملہ اس لئے پیش آیا کہ وہ یتیم تھیں اور مردوں میں سے کوئی ان کا کفیل نہیں تھا اور بعض کہتے ہیں کہ اس زمانہ میں قحط کا بہت زور تھا اس لئے کفالت کا سوال پیدا ہوا۔ لیکن یہ دونوں باتیں اگر نہ بھی ہوتیں تب بھی کفالت کا سوال اپنی جگہ پھر بھی باقی رہتا اس لئے کہ مریمؑ اپنی والدہ کی نذر کے مطابق ''نذر ہیکل'' ہو چکی تھیں اور چونکہ لڑکی تھیں اس لئے از بس ضروری تھا کہ وہ کسی مرد نیک کی کفالت میں اس خدمت کو انجام دیتیں۔

غرض زکریاؑ نے حضرت مریمؑ کے صنفی احترامات کا لحاظ رکھتے ہوئے ہیکل کے قریب ایک حجرہ ان کے لئے مخصوص کردیا تاکہ وہ دن میں وہاں رہ کر عبادت الٰہی سے بہرہ ور ہوں اور جب رات آتی تو ان کو اپنے مکان پر ان کی خالہ ایشاع کے پاس لے جاتے اور وہ وہیں شب بسر کرتیں۔

مریمؑ کا زہد و تقویٰ:۔ مریمؑ شب و روز عبادتِ الٰہی میں مصروف رہتیں اور جب خدمت ہیکل کے لئے ان کی نوبت آتی تو اس کو بھی بخوبی انجام دیتی تھیں حتیٰ کہ ان کا زہد و تقویٰ بنی اسرائیل میں ضرب المثل بن گیا اور ان کی زہادت و عبادت کی مثالیں دی جانے لگیں۔

مقبولیت خداوندی:۔ زکریاؑ مریمؑ کی ضروری نگہداشت کے سلسلہ میں کبھی کبھی ان کے حجرہ میں تشریف لے جایا کرتے تھے لیکن ان کو یہ بات عجیب نظر آتی کہ جب وہ خلوت کدہ میں داخل ہوتے تو مریمؑ کے پاس اکثر بے موسم کے تازہ پھل موجود پاتے۔ آخر زکریاؑ سے نہ رہا گیا اور انہوں نے دریافت کیا: مریم تیرے پاس یہ بے موسم پھل کہاں سے آتے ہیں؟ مریمؑ نے فرمایا: ''یہ میرے پروردگار کا فضل و کرم ہے۔ وہ جس کو چاہتا ہے بے گمان رزق پہنچاتا ہے۔''

حضرت زکریاؑ نے یہ سنا تو سمجھ گئے کہ خدائے برتر کے یہاں مریمؑ کا خاص مقام اور مرتبہ ہے اور ساتھ ہی بے موسم تازہ پھلوں کے واقعہ نے دل میں یہ تمنا پیدا کر دی کہ جس خدا نے اپنی قدرت کاملہ سے یہ پھل بے موسم پیدا کر دیئے کیا وہ میرے بڑھاپے اور بیوی کے بانجھ ہونے کے باوجود مجھ کو بے موسم پھل (بیٹا) عطا نہ کرے گا؟ یہ سوچ کر انہوں نے خشوع و خضوع کے ساتھ بارگاہ ربانی میں دُعا کی اور وہاں سے شرف قبولیت کا مژدہ عطا ہوا۔ مریمؑ اسی طرح ایک عرصہ تک اپنے مقدس مشاغل کے ساتھ پاک زندگی بسر کرتی رہیں اور مقدس ہیکل کا سب سے مقدس مجاور حضرت زکریاؑ بھی ان کے زہد و تقویٰ سے بے حد متاثر تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی عظمت اور جلالت قدر کو اور زیادہ بلند کیا اور فرشتوں کے ذریعہ ان کو برگزیدہ بارگاہ الٰہی ہونے کی یہ بشارت سنائی۔

حضرت مریمؑ جبکہ نہایت مرتاض، عابد و زاہد اور تقویٰ و طہارت میں ضرب المثل تھیں اور جب کہ عنقریب ان کو جلیل القدر پیغمبر حضرت عیسیٰؑ کی والدہ ماجدہ ہونے کا شرف بھی حاصل ہونے والا تھا تو من جانب اللہ ان کی تقدیس و تطہیر کا یہ اعلان بلاشبہ حق بحقدار رسید کا مصداق ہے، تاہم علمی اور تاریخی اعتبار سے بلکہ خود قرآن و احادیث کے مفہوم کے لحاظ سے یہ مسئلہ قابل توجہ ہے کہ آیت ''واصطفٰك علىٰ نساء العلمين'' کی مراد کیا ہے اور کیا درحقیقت حضرت مریمؑ کو بغیر کسی استثناء کے کائنات کی تمام عورتوں پر برتری اور فضیلت حاصل ہے؟

حضرت مریمؑ کا تقدس اور تقویٰ و طہارت حضرت عیسیٰؑ جیسے جلیل القدر پیغمبر کی والدہ ہونے کا شرف، مرد کے ہاتھ لگائے بغیر معجزہ کے طور پر ان کے مشکوئے معلیٰ سے حضرت عیسیٰؑ کی ولادت باسعادت بلاشبہ ایسے امور ہیں جن کی بدولت ان کو معاصر عورتوں پر فضیلت و برتری حاصل تھی۔

ولادت مبارک:۔ عابد و زاہد اور عفت مآب مریمؑ اپنے خلوت کدہ میں مشغول عبادت رہتی اور ضروری حاجات کے علاوہ کبھی اس سے باہر نہیں نکلتی تھیں۔ ایک مرتبہ مسجد اقصیٰ (ہیکل) کے مشرقی جانب لوگوں کی نگاہوں سے دور کسی ضرورت سے ایک گوشہ میں تنہا بیٹھی تھیں کہ اچانک خدا کا فرشتہ (جبرائیلؑ) انسانی شکل میں ظاہر ہوا۔ حضرت مریمؑ نے ایک اجنبی شخص کو اس طرح بے حجاب سامنے دیکھا تو گھبرا گئیں اور فرمانے لگیں ''اگر تجھ کو کچھ بھی خدا کا خوف ہے تو میں خدائے رحمان کا واسطہ دے کر تجھ سے پناہ چاہتی ہوں'' فرشتے نے کہا: مریم! خوف نہ کھا، میں انسان نہیں بلکہ خدا کا فرستادہ فرشتہ ہوں اور تجھ کو بیٹے کی بشارت دینے آیا ہوں۔ حضرت مریمؑ نے یہ سنا تو از راہ تعجب فرمانے لگیں: میرے لڑکا کیسے ہوسکتا ہے جب کہ مجھ کو آج تک کسی بھی شخص نے ہاتھ نہیں لگایا اس لئے کہ نہ تو میں نے نکاح کیا ہے اور نہ میں زانیہ ہوں۔ فرشتہ نے جواب دیا: میں تو تیرے پروردگار کا قاصد ہوں۔ اس نے مجھ سے اسی طرح کہا ہے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ یہ میں اس لئے کروں گا کہ تجھ کو اور تیرے لڑکے کو کائنات کے لئے اپنی قدرت کاملہ کے اعجاز کا نشان بنادوں اور لڑکا میری جانب سے ''رحمۃ'' ثابت ہوگا اور

Marfat.com

یہ ایک فیصلہ اٹل ہے۔ مریم! اللہ تعالیٰ تجھ کو ایک ایسے لڑکے کی بشارت دیتا ہے، جو اس کا ''کلمہ'' ہو گا (یعنی توالد و تناسل کے عام قانون سے جدا قانون اعجاز کے مطابق محض حکم الٰہی اور ارادۂ باری سے ہی رحم مریم میں وجود پذیر ہو جائے گا) اس کا لقب ''مسیح'' (مسیح بمعنی مبارک یا سیاح جس کا کوئی گھر نہ ہو۔) اور اس کا نام عیسیٰ (یسوع) ہو گا اور وہ دُنیا اور آخرت دونوں میں باوجاہت اور صاحب عظمت رہے گا کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے مقربین میں سے ہو گا۔ وہ اللہ تعالیٰ کے نشان کے طور پر، بحالت شیر خوارگی لوگوں سے باتیں کرے گا اور سن کہولت (بڑھاپے کا ابتدائی دور) بھی پائے گا تا کہ کائنات کی رشد و ہدایت کی خدمت کی تکمیل کرے اور یہ سب کچھ اس لئے ضرور ہو کر رہے گا کہ اللہ تعالیٰ کا قانون قدرت یہ ہے کہ جب وہ کسی شے کو وجود میں لانا چاہتا ہے تو اس کا محض یہ ارادہ اور حکم کہ ''ہو جا'' اس شے کو نیست سے ہست کر دیتا ہے لہٰذا یہ یوں ہی ہو کر رہے گا اور اللہ تعالیٰ اس کو اپنی کتاب عطا کرے گا۔ اس کو حکمت سکھائے گا اور اس کو بنی اسرائیل کی رشد و ہدایت کے لئے رسول اور اولوالعزم پیغمبر بنائے گا۔ صفحہ ۴۰، ۴۱

جبرائیل امین نے مریم کو یہ بشارات سنا کر ان کے گریبان میں پھونک دیا اور اس طرح اللہ تعالیٰ کا کلمہ ان تک پہنچ گیا۔ مریم نے کچھ عرصہ کے بعد خود کو حاملہ محسوس کیا تو بہ تقاضائے بشری ان پر ایک اضطرابی کیفیت طاری ہو گئی اور اس کیفیت نے اس وقت شدید صورت اختیار کر لی جب انہوں نے دیکھا کہ مدت حمل ختم ہو کر ولادت کا وقت قریب سے قریب تر ہوتا جا رہا ہے۔ انہوں نے سوچا کہ اگر یہ واقعہ قوم کے اندر رہ کر پیش آیا تو چونکہ وہ حقیقت حال سے واقف نہیں ہے اس لئے نہیں معلوم وہ کس کس طرح بدنام اور بہتان طرازیوں کے ذریعہ کس درجہ پریشان کرے اس لئے مناسب یہ ہے کہ لوگوں سے دور کسی جگہ چلے جانا چاہئے۔ یہ سوچ کر وہ یروشلم (بیت المقدس) سے تقریباً نو میل کوہ سراۃ (ساعیر) کے ایک ٹیلہ پر چلی گئیں جو اب ''بیت اللحم'' کے نام سے مشہور ہے۔ یہاں پہنچ کر چند روز بعد دردِ زہ شروع ہوا تو تکلیف و اضطراب کی حالت میں کھجور کے ایک درخت کے نیچے تنے کے سہارے بیٹھ گئیں اور پیش آنے والے نازک حالات کا اندازہ کر کے انتہائی قلق اور پریشانی کی حالت میں کہنے لگیں ''کاش کہ میں اس سے پہلے مر چکی ہوتی اور میری ہستی کو لوگ یک قلم فراموش کر چکے ہوتے'' تب نخلستان کے نشیب سے خدا کے فرشتہ نے پھر پکارا ''مریم! غمگین نہ ہو تیرے پروردگار نے تیرے تلے نہر جاری کر دی ہے اور کھجور کا تنا پکڑ کر اپنی جانب ہلا تو پکے اور تازہ خوشے تجھ پر گرنے لگیں گے پس تو کھا پی اور اپنے بچہ کے نظارہ سے آنکھیں ٹھنڈی کر اور رنج و غم کو بھول جا۔''

حضرت مریم پر تنہائی، تکلیف اور نزاکت حال سے جو خوف طاری اور اضطراب پیدا ہو گیا تھا فرشتہ کی تسلی آمیز پکار اور عیسیٰ جیسے برگزیدہ بچہ کے نظارہ سے کافور ہو گیا اور وہ عیسیٰ کو دیکھ دیکھ کر شاد کام ہونے لگیں۔ تاہم یہ خیال پہلو میں ہر وقت کانٹے کی طرح کھٹکتا رہتا تھا کہ اگرچہ خاندان اور قوم میری عصمت و پاکدامنی سے نا آشنا نہیں ہے پھر بھی ان کی اس حیرت کو کس طرح مٹایا جا سکے گا کہ بن باپ کے کس طرح ماں کے پیٹ سے بچہ پیدا ہو سکتا ہے؟ صفحہ ۴۲، ۴۳

حضرت مریم وحی الٰہی کے ان پیغامات پر مطمئن ہو کر بچہ کو گود میں لے کر بیت المقدس کو روانہ ہوئیں۔ جب شہر میں پہنچیں اور لوگوں نے اس حالت میں دیکھا تو چار جانب سے ان کو گھیر لیا اور کہنے لگے ''مریم! یہ کیا؟ تو نے تو بہت ہی عجیب بات کر دکھائی اور بھاری تہمت کا کام کر لیا، اے ہارون کی بہن! نہ تو تیرا باپ برا آدمی تھا اور نہ تیری ماں ہی بدچلن تھی پھر تو یہ کیا کر بیٹھی؟

مریم علیہا السلام نے خدا کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے لڑکے کی جانب اشارہ کر دیا کہ جو کچھ دریافت کرنا ہے اس سے معلوم کر لو میں تو آج روزہ سے ہوں۔ لوگوں نے یہ دیکھ کر انتہائی تعجب کے ساتھ کہا ''ہم کس طرح ایسے شیر خوار بچہ سے باتیں کر سکتے ہیں جو ابھی ماں کی گود میں بیٹھنے والا بچہ ہے'' مگر بچہ فوراً بول اٹھا ''میں اللہ کا بندہ ہوں، اللہ نے (اپنے فیصلہ تقدیر میں) مجھ کو کتاب (انجیل) دی ہے اور نبی بنایا ہے اور اس نے مجھ کو مبارک بنایا خواہ میں کسی حال اور کسی جگہ بھی ہوں اور اس نے مجھ کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا ہے کہ جب تک میں زندہ رہوں یہی میرا شعار ہو اور اس نے مجھ کو اپنی ماں کا خدمت گزار بنایا اور خودسر اور نافرمان نہیں بنایا اور اس کی جانب سے مجھ کو سلامتی کا پیغام ہے جس دن کہ میں پیدا ہوا اور جس دن کہ میں مروں گا اور جس دن کہ پھر زندہ اٹھایا جاؤں گا۔'' اللہ تعالیٰ نے ان تفصیلات کو سورۂ انبیاء، تحریم اور سورۂ مریم میں ذکر فرمایا ہے:۔

قوم نے ایک شیر خوار بچہ کی زبان سے جب یہ حکیمانہ کلام سنا تو حیرت میں رہ گئی اور اس کو یقین ہو گیا کہ مریم کا دامن بلاشبہ ہر قسم کی برائی اور تلویث سے پاک ہے اور اس بچہ کی پیدائش کا معاملہ یقیناً منجانب اللہ ایک ''نشان'' ہے۔

یہ بات ایسی نہیں تھی کہ پوشیدہ رہ جاتی، قریب اور بعید سب جگہ اس حیرت زا واقعہ اور عیسیٰ کی معجزانہ ولادت کے چرچے ہونے لگے اور طبائع انسانی نے اس مقدس ہستی کے متعلق شروع ہی سے مختلف کروٹیں بدلنی شروع کر دیں۔ اصحاب خیر نے اس کو اگر یمن و سعادت کا ماہتاب سمجھا تو اصحاب شر نے اس کی ہستی کو اپنے لئے فال بد جانا اور بغض و حسد کے شعلوں نے اندر ہی اندر ان کی فطری استعداد کو کھانا شروع کر دیا۔

ایسی ہی متضاد فضا کے اندر اللہ تعالیٰ اپنی نگرانی میں اس مقدس بچہ کی تربیت اور حفاظت کرتا رہا تا کہ اس کے ہاتھوں بنی اسرائیل کے مردہ قلوب کو حیات تازہ بخشے اور ان کی روحانیت کے شجر خشک کو ایک مرتبہ پھر بار آور اور مثمر بنائے:

Marfat.com

(**سورۃ مریم ۱۹**)---۱۶۔ ''اس کتاب میں مریم کا بھی واقعہ بیان کر- جبکہ وہ اپنے گھر کے لوگوں سے علیحدہ ہو کر مشرقی جانب آئیں۔'' O---۱۷۔ ''اور ان لوگوں کی طرف سے پردہ کر لیا' پھر ہم نے اس کے پاس اپنی روح (جبرائیل علیہ السلام) کو بھیجا پس وہ اس کے سامنے پورا آدمی بن کر ظاہر ہوا۔'' O ---۱۸۔ ''یہ کہنے لگیں میں تجھ سے رحمٰن کی پناہ مانگتی ہوں اگر تو کچھ بھی اللہ سے ڈرنے والا ہے۔'' O---۱۹۔ ''اس نے جواب دیا کہ میں تو اللہ کا بھیجا ہوا قاصد ہوں' تجھے ایک پاکیزہ لڑکا دینے آیا ہوں۔'' O---۲۰۔ ''کہنے لگیں بھلا میرے ہاں بچہ کیسے ہو سکتا ہے؟ مجھے تو کسی انسان کا ہاتھ تک نہیں لگا اور نہ میں بدکار ہوں۔'' O---۲۱۔ ''اس نے کہا بات تو یہی ہے' لیکن تیرے پروردگار کا ارشاد ہے کہ وہ مجھ پر بہت ہی آسان ہے ہم تو اسے لوگوں کے لئے ایک نشانی بنا دیں گے اور اپنی خاص رحمت' یہ تو ایک طے شدہ بات ہے۔'' O---۲۲۔ ''پس وہ حمل سے ہو گئیں اور اسی وجہ سے وہ یکسو ہو کر ایک دور کی جگہ چلی گئیں۔'' O ---۲۳۔ ''پھر دردزہ اسے ایک کھجور کے تنے کے نیچے لے آیا' بولی کاش! میں اس سے پہلے ہی مر گئی ہوتی اور لوگوں کی یاد سے بھی بھولی بسری ہو جاتی۔'' O ---۲۴۔ ''اتنے میں اسے نیچے سے ہی آواز دی کہ آزردہ خاطر نہ ہو' تیرے رب نے تیرے پاؤں تلے ایک چشمہ جاری کر دیا ہے۔'' O---۲۵۔ ''اور اس کھجور کے تنے کو اپنی طرف ہلا' یہ تیرے سامنے تر و تازہ پکی کھجوریں گرا دے گا۔'' O---۲۶۔ ''اب چین سے کھا پی اور آنکھیں ٹھنڈی رکھ' اگر تجھے کوئی انسان نظر پڑ جائے تو کہہ دینا کہ میں نے اللہ رحمٰن کے نام کا روزہ مان رکھا ہے- میں آج کسی شخص سے بات نہ کروں گی۔'' O---۲۷۔ ''اب حضرت عیسٰی (علیہ السلام) کو لئے ہوئے وہ اپنی قوم کے پاس آئیں- سب کہنے لگے مریم تو نے بڑی بری حرکت کی ہے۔'' O---۲۸۔ ''اے ہارون کی بہن! نہ تو تیرا باپ برا آدمی تھا اور نہ تیری ماں بدکار تھی۔'' O---۲۹۔ ''مریم نے اپنے بچے کی طرف اشارہ کیا- سب کہنے لگے کہ لو بھلا ہم گود کے بچے سے باتیں کیسے کریں۔'' O ---۳۰۔ ''بچہ بول اٹھا کہ میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں- اس نے مجھے کتاب عطا فرمائی اور مجھے اپنا پیغمبر بنایا ہے۔'' O---۳۱۔ ''اور اس نے مجھے بابرکت کیا ہے جہاں بھی میں ہوں' اور اس نے مجھے نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا ہے جب تک بھی میں زندہ رہوں۔'' O---۳۲۔ ''اور اس نے مجھے اپنی والدہ کا خدمت گزار بنایا ہے اور مجھے سرکش اور بدبخت نہیں کیا۔'' O---۳۳۔ ''اور مجھ پر میری پیدائش کے دن اور میری موت کے دن اور جس دن کہ میں دوبارہ زندہ کھڑا کیا جاؤں گا' سلام ہی سلام ہے۔'' O---۳۴۔ ''یہ ہے صحیح واقعہ عیسٰی ابن مریم (علیہ السلام) کا' یہی ہے وہ حق بات جس میں لوگ شک و شبہ میں مبتلا ہیں۔'' O ---۳۵۔ ''اللہ تعالیٰ کے لئے اولاد کا ہونا لائق نہیں' وہ تو بالکل پاک ذات ہے' وہ تو جب کسی کام کے سرانجام دینے کا ارادہ کرتا ہے تو اسے کہہ دیتا ہے کہ ہو جا' وہ اسی وقت ہو جاتا ہے۔'' O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ا مضمون: کمالِ قدرت]

(**سورۃ الانبیاء ۲۱**)---۹۱۔ ''اور وہ پاک دامن بی بی جس نے اپنی عصمت کی حفاظت کی ہم نے اس کے اندر اپنی روح سے پھونک دی اور خود انہیں اور ان کے لڑکے کو تمام جہان کے لیے نشانی بنا دیا۔'' O

●●●

Marfat.com

باب نمبر ۵:

آسمانی کتابیں

وحی

(**سورۃ آل عمران ۳**)----۴۴۔ ''یہ (باتیں) غیب کی خبروں میں سے ہیں جو ہم وحی کر رہے ہیں تمہاری طرف حالانکہ نہ تھے تم ان کے پاس جب وہ ڈال رہے تھے اپنے قلم (قرعہ اندازی کے لئے) کہ کون ان میں سے سرپرست بنے مریم کا اور نہ تھے تم ان کے پاس جب وہ آپس میں جھگڑ رہے تھے۔'' O

(**سورۃ النساء ۴**)----۱۶۳۔ ''ہم نے تیری طرف وحی کی ہے جس طرح ہم نے نوحؑ اور اس کے بعد (آنے والے) نبیوں کی طرف وحی کی تھی اور ہم نے ابراہیمؑ، اسماعیلؑ، اسحاقؑ، یعقوبؑ اس کی اولاد عیسیٰؑ، ایوبؑ، یونسؑ، ھارونؑ، اور سلیمانؑ کی طرف بھی وحی کی اور ہم نے داؤدؑ کو زبور دی۔ اور ان رسولوں کو جن کا قصہ ہم تجھ سے پہلے کر چکے ہیں اور ان رسولوں کو جن کا قصہ ہم نے تجھ سے نہیں کیا (وحی کی) اور موسیٰؑ سے اللہ تعالیٰ نے صاف کلام کیا۔ خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے رسولوں کو (وحی کی) تاکہ رسولوں کے بعد لوگوں کے پاس اللہ تعالیٰ کے خلاف کوئی حجت نہ رہے اور اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے۔'' O

(**سورۃ الانعام ۶**)----۵۰۔ ''آپ کہہ دیجئے میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کے خزانے ہیں اور نہ میں پوشیدہ باتوں کو جانتا ہوں اور نہ میں تم سے کہتا ہوں کہ میں کوئی فرشتہ ہوں۔ میں تو صرف اس کی پیروی کر رہا ہوں جو میری طرف وحی کیا جا رہا ہے کہہ دے کیا اندھا اور دیکھنے والا برابر ہو سکتے ہیں؟ پھر کیا تم غور نہ کرو گے۔'' O----۱۰۶۔ ''تو اس کی جو تیری طرف تیرے رب کی جانب سے وحی کیا گیا ہے پیروی کر۔ اس کے سوا کوئی خدا نہیں اور مشرکوں سے کنارہ کرلے۔'' O----۱۴۵۔ ''کہہ دے۔ اس میں جو میری طرف وحی کیا گیا ہے میں کسی کھانے والے پر کوئی چیز جو وہ کھاتا ہے حرام نہیں پاتا۔ مگر یہ کہ وہ مردار ہو یا بہتا ہو خون ہو یا خنزیر کا گوشت ہو کہ وہ ناپاک ہے۔ یا غیر خدا کا نام پکار کر نافرمانی کی گئی ہو۔ ہاں! کوئی لاچار ہو جائے مگر باغی نہ ہو اور نہ حد سے نکلنے والا ہو تو تیرا رب بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔'' O

(**سورۃ الاعراف ۷**)----۲۰۳۔ ''اور جب تو ان کے پاس کوئی نشانی نہیں لاتا تو وہ کہتے ہیں تو نے خود ہی کیوں نہ چن لی؟ کہو میں تو صرف اس کی پیروی کرتا ہوں جو میرے رب کی جانب سے میری طرف وحی کیا جاتا ہے۔ یہ تمہارے رب کی طرف سے بصیرت کی باتیں اور ہدایت اور رحمت ان لوگوں کے لئے ہے جو ایمان رکھتے ہیں۔'' O

(**سورۃ الانفال ۸**)----۱۲۔ ''جب تیرا رب فرشتوں کو وحی کرتا تھا کہ ''میں تمہارے ساتھ ہوں، پس ایمان والوں کو ثابت قدم رکھو، میں کافروں کے دلوں میں رعب ڈال دوں گا، سو انکی گردنیں مارو اور ان کے ہر پور پر مارو۔'' O

(**سورۃ التوبہ ۹**)----۱۲۴۔ ''اور جب کوئی سورت نازل ہوتی ہے تو ان میں بعض کہتے ہیں کہ اس نے تم میں سے کس کے ایمان کو بڑھایا؟ ہاں! وہ ایمان لائے ہیں ان کے ایمان کو اس نے بڑھا دیا ہے اور وہ خوشیاں مناتے ہیں۔'' O----۱۲۷۔ ''اور جب کوئی سورت نازل ہوتی ہے تو وہ ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہیں۔ کیا تمہیں کوئی دیکھ رہا ہے؟ پھر وہ چل دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو پھیر دیا ہے کیونکہ وہ ایسے لوگ ہیں جو سوجھ بوجھ نہیں رکھتے۔'' O

(**سورۃ یونس ۱۰**)----۲۔ ''کیا لوگوں کو حیرانی ہے کہ ہم نے انہی میں سے ایک آدمی کی طرف وحی کی ہے کہ لوگوں کو خبردار کر۔ اور ایمان والوں کو خوشخبری دے۔ کہ ان کے لئے ان کے رب کے پاس عمدہ مقام ہے۔ کافر کہتے ہیں یہ تو صاف جادوگر ہے۔'' O----۱۵۔ ''اور جب انہیں ہماری واضح آیتیں سنائی جاتی ہیں تو وہ لوگ جو ہمیں ملنے کی توقع نہیں رکھتے کہتے ہیں۔ اس کے علاوہ کوئی قرآن لے آ۔ یا اسے بدل دے۔ کہو۔ مجھے روا نہیں کہ میں اسے اپنی طرف سے بدل دوں۔ میں تو اس کی صرف پیروی کرتا ہوں جو میری طرف وحی کیا جاتا ہے۔ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو میں ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔'' O----۸۷۔ ''اور ہم نے موسیٰؑ اور اس کے بھائی کی طرف وحی کی کہ اپنی قوم کے لئے مصر میں کچھ گھر بناؤ اور آپ ان گھروں کو قبلہ رخ بناؤ اور نماز قائم کرو اور مومنوں کو بشارت دو۔'' O----۱۰۹۔ ''اور اس کی پیروی کر جو تیری طرف وحی کیا جاتا ہے اور صبر کر یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فیصلہ کردے۔ اور وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔'' O

(**سورۃ ھود ۱۱**)----۱۲۔ ''مگر شاید تو اس کا جو تیری طرف وحی کیا جاتا ہے کچھ حصہ چھوڑ دے گا۔ اور تیرا سینہ اس بات سے تنگ ہوگا کہ وہ یہ نہ کہہ دیں کیوں

Marfat.com

اس پر کوئی خزانہ نہیں اترا۔ یا اس کے ساتھ کوئی فرشتہ آیا؟ تو تو صرف ایک ڈرانے والا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی ہر شے کا کارساز ہے۔" O---۳۶۔ "اور نوح کی طرف وحی کی گئی کہ تیری قوم میں سے سوائے ان کے جو ایمان لاچکے ہیں اور کوئی ایمان نہ لائے گا۔ سو جو کچھ وہ کرتے ہیں اس پر افسوس نہ کر۔" O---۳۷۔ "اور ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہماری وحی کے مطابق کشتی بنا مگر ظالموں کے بارے میں مجھے نہ بولنا کہ وہ غرق ہونے والے ہیں۔" O---۴۹۔ "یہ غیب کی کچھ خبریں ہیں جو ہم تیری طرف وحی کررہے ہیں اس سے پہلے تو انہیں نہیں جانتا تھا اور نہ تیری قوم ہی۔ پس صبر کر۔ بیشک انجام ڈرنے والوں کا ہوتا ہے۔" O

(**سورۃ یوسف** ۱۲)---۳۔ "ہم آپ کے سامنے بہترین بیان پیش کرتے ہیں۔ اس وجہ سے کہ ہم نے آپ کی جانب یہ قرآن وحی کے ذریعے نازل کیا ہے اور یقیناً آپ اس سے پہلے بےخبروں میں سے تھے۔" O---۱۵۔ "پھر جب اسے لے چلے اور سب نے مل کر ٹھان لیا کہ اسے غیر آباد گہرے کنوئیں کی تہ میں پھینک دیں۔ ہم نے یوسفؑ کی طرف وحی کی کہ یقیناً (وقت آرہا ہے کہ) تو انہیں اس ماجرے کی خبر اس حال میں دے گا کہ وہ جانتے ہی نہ ہوں۔" O---۱۰۲۔ "یہ غیب کی خبروں میں سے ہے جس کی ہم آپ کی طرف وحی کررہے ہیں۔ آپ ان کے پاس نہ تھے جب کہ انہوں نے اپنی بات ٹھان لی تھی اور وہ فریب کرنے لگے تھے۔" O---۱۰۹۔ "آپ سے پہلے ہم نے بستی والوں میں جتنے رسول بھیجے ہیں سب مرد ہی تھے۔ جن کی طرف ہم وحی نازل فرماتے گئے۔ کیا زمین میں چل پھر کر انہوں نے دیکھا نہیں کہ ان سے پہلے کے لوگوں کا کیسا انجام ہوا۔ یقیناً آخرت کا گھر پرہیزگاروں کے لئے ہی بہتر ہے۔ کیا پھر بھی تم نہیں سمجھتے۔" O

(**سورۃ الرعد** ۱۳)---۳۰۔ "اسی طرح ہم نے آپ کو اس امت میں بھیجا ہے۔ جس سے پہلے بہت سی امتیں گزر چکی ہیں کہ آپ انہیں ہماری طرف سے جو وحی آپ پر اتری ہے پڑھ کر سنایئے۔ یہ اللہ رحمٰن کے منکر ہیں۔ آپ کہہ دیجئے کہ میرا پالنے والا تو وہی ہے۔ اس کے سوا درحقیقت کوئی بھی لائق عبادت نہیں۔ اسی کے اوپر میرا بھروسہ ہے اور اسی کی جانب میرا رجوع ہے۔" O---[مشرکین مکہ رحمٰن کے لفظ سے بڑا بدکتے تھے۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر بھی جب بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے الفاظ لکھے گئے تو انہوں نے کہا یہ رحمٰن الرحیم کیا ہے ہم نہیں جانتے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ النحل** ۱۶)---۲۔ "وہی فرشتوں کو اپنی وحی دے کر اپنے حکم سے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اتارتا ہے کہ تم لوگوں کو آگاہ کردو کہ میرے سوا اور کوئی معبود نہیں، پس تم مجھ سے ڈرو۔" O---۴۳۔ "آپ سے پہلے بھی ہم مردوں کو ہی بھیجتے رہے، جن کی جانب وحی اتارا کرتے تھے پس اگر تم نہیں جانتے تو اہل علم سے دریافت کرلو۔" O---۱۲۳۔ "پھر ہم نے آپ کی جانب وحی بھیجی کہ آپ ملت ابراہیم حنیف کی پیروی کریں، جو مشرکوں میں سے نہ تھے۔" O

(**سورۃ بنی اسرائیل** ۱۷)---۳۹۔ "یہ بھی منجملہ اس وحی کے ہے جو تیری جانب تیرے رب نے حکمت سے اتاری ہے تو اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہ بنانا کہ ملامت خوردہ اور راندۂ درگاہ ہو کر دوزخ میں ڈال دیا جائے۔" O---۷۳۔ "یہ لوگ آپ کو اس وحی سے جو ہم نے آپ پر اتاری ہے بہکانا چاہتے کہ آپ اس کے سوا کچھ اور ہی ہمارے نام سے گھڑ گھڑا لیں، تب تو آپ کو یہ لوگ اپنا ولی دوست بنا لیتے۔" O---۸۶۔ "اور اگر ہم چاہیں تو جو وحی آپ کی طرف ہم نے اتاری ہے سب سلب کرلیں، پھر آپ کو اس کے لیے ہمارے مقابلے میں کوئی حمایتی میسر نہ آسکے۔" O

(**سورۃ الکہف** ۱۸)---۲۷۔ "تیری جانب جو تیرے رب کی کتاب وحی کی گئی ہے اسے پڑھتا رہ، اس کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں تو اس کے سوا ہرگز ہرگز کوئی پناہ کی جگہ نہ پائے گا۔" O---۱۱۰۔ "آپ کہہ دیجئے کہ میں تو تم جیسا ہی ایک انسان ہوں۔ (ہاں) میری جانب وحی کی جاتی ہے کہ سب کا معبود صرف ایک ہی معبود ہے، تو جسے بھی اپنے پروردگار سے ملنے کی آرزو ہو اسے چاہیے کہ نیک اعمال کرے اور اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو بھی شریک نہ کرے۔" O

(**سورۃ طٰہٰ** ۲۰)---۱۳۔ "اور میں نے تجھے منتخب کرلیا ہے اب جو وحی کی جائے اسے کان لگا کر سن۔" O---۴۸۔ "ہماری طرف وحی کی گئی ہے کہ جو جھٹلائے اور روگردانی کرے اس کے لئے عذاب ہے۔" O---۷۷۔ "ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کی طرف وحی نازل فرمائی کہ تو راتوں رات میرے بندوں کو لے چل، اور ان کے لیے دریا میں خشک راستہ بنالے، پھر نہ تجھے کسی کے آپکڑنے کا خطرہ ہوگا نہ ڈر۔" O---۱۱۴۔ "پس اللہ عالی شان والا سچا اور حقیقی بادشاہ ہے۔ تو قرآن پڑھنے میں جلدی نہ کر اس سے پہلے کہ تیری طرف جو وحی کی جاتی ہے وہ پوری کی جائے، ہاں یہ دُعا کر کہ پروردگار! میرا علم بڑھا۔" O

(**سورۃ الانبیاء** ۲۱)---۷۔ "تجھ سے پہلے بھی جتنے پیغمبر ہم نے بھیجے سبھی مرد تھے جن کی طرف ہم وحی اتارتے تھے پس تم اہل کتاب سے پوچھ لو اگر خود تمہیں علم نہ ہو۔" O---۲۵۔ "تجھ سے پہلے بھی جو رسول ہم نے بھیجا اس کی طرف یہی وحی نازل فرمائی کہ میرے سوا کوئی معبود برحق نہیں پس تم سب میری ہی عبادت کرو۔" O---۴۵۔ "کہہ دیجئے! میں تو تمہیں اللہ کی وحی کے ذریعہ آگاہ کررہا ہوں مگر بہرے لوگ بات نہیں سنتے جبکہ انہیں آگاہ کیا جائے۔" O---۱۰۸۔ "کہہ دیجئے! میرے پاس تو بس وحی کی جاتی ہے کہ تم سب کا معبود ایک ہی ہے، تو کیا تم بھی اس کی فرمانبرداری کرنے والے ہو۔" O

Marfat.com

(سورۃ الحج ۲۲) ---۵۵۔ ''کافر اس وحی الٰہی میں ہمیشہ شک شبہ ہی کرتے رہیں گے حتیٰ کہ اچانک ان کے سروں پر قیامت آجائے یا ان کے پاس اس دن کا عذاب آجائے جو منحوس ہے۔'' O

(سورۃ المومنون ۲۳) ---۲۷۔ ''تو ہم نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہماری وحی کے مطابق ایک کشتی بنا۔ جب ہمارا حکم آجائے اور تنور ابل پڑے تو تو ہر قسم کا ایک ایک جوڑا اس میں رکھ لے اور اپنے اہل کو بھی' مگر ان میں سے جن کی بابت ہماری بات پہلے گزر چکی ہے۔ خبردار جن لوگوں نے ظلم کیا ہے ان کے بارے میں مجھ سے کچھ کلام نہ کرنا وہ تو سب ڈبوئے جائیں گے۔'' O

(سورۃ القصص ۲۸) ---۴۴۔ ''اور طور کے مغربی جانب جب کہ ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو حکم احکام کی وحی پہنچائی تھی' نہ تو تو موجود تھا اور نہ تو دیکھنے والوں میں سے تھا۔'' O

(سورۃ العنکبوت ۲۹) ---۴۵۔ ''جو کتاب آپ کی طرف وحی کی گئی ہے اسے پڑھیے اور نماز قائم کریں' یقیناً نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے' بیشک اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت بڑی چیز ہے' تم جو کچھ کر رہے ہو اس سے اللہ تعالیٰ خبردار ہے۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۷، مضمون: نماز)

(سورۃ الاحزاب ۳۳) ---۲۔ ''جو کچھ آپ کی جانب آپ کے رب کی طرف سے وحی کی جاتی ہے اس کی تابعداری کریں (یقین مانو) کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ہر ایک عمل سے باخبر ہے۔'' O

(سورۃ سبا ۳۴) ---۵۰۔ ''کہہ دیجئے! کہ اگر میں بہک جاؤں تو میرے بہکنے (کا وبال) مجھ پر ہی ہے اور اگر میں راہ ہدایت پر ہوں تو بہ سبب اس وحی کے جو میرا پروردگار مجھے کرتا ہے وہ بڑا ہی سننے والا اور بہت ہی قریب ہے۔'' O

(سورۃ فاطر ۳۵) ---۳۱۔ ''اور یہ کتاب جو ہم نے آپ کے پاس وحی کے طور پر بھیجی ہے یہ بالکل ٹھیک ہے جو کہ اپنے سے پہلی کتابوں کی بھی تصدیق کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی پوری خبر رکھنے والا خوب دیکھنے والا ہے۔'' O

(سورۃ ص ۳۸) ---۸۔ ''کیا ہم سب میں سے اسی پر کلام الٰہی نازل کیا گیا ہے؟ دراصل یہ لوگ میری وحی کی طرف سے شک میں ہیں' بلکہ (صحیح یہ ہے کہ) انہوں نے اب تک میرا عذاب چکھا ہی نہیں۔'' O---۷۰۔ ''میری طرف فقط یہی وحی کی جاتی ہے کہ میں تو صاف صاف آگاہ کر دینے والا ہوں۔'' O--- [تفسیر کے لیے ملاحظہ فرمائیں باب ۱۴، مضمون: بہت بڑی خبر]

(سورۃ الزمر ۳۹) ---۶۵۔ ''اور یقیناً وحی کی گئی ہے آپ کی طرف اور ان کی طرف جو آپ سے پہلے تھے۔ کہ اگر (بفرض محال) آپ نے بھی شرک کیا تو ضائع ہو جائینگے آپ کے اعمال اور آپ بھی خاسرین میں سے ہو جائیں گے۔'' O--- بلند درجوں والا عرش کا مالک وہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے وحی نازل فرماتا ہے' تاکہ وہ ملاقات کے دن سے ڈرائے۔'' O---[روح سے مراد وحی ہے جو وہ بندوں میں سے ہی کسی کو رسالت کے لیے چن کر اس پر نازل فرماتا ہے' وحی کو روح سے اس لیے تعبیر فرمایا کہ روح میں انسانی زندگی کی بقاو سلامتی کا راز مضمر ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ حم السجدۃ ۴۱) ---۶۔ ''آپ فرمایئے میں انسان ہی ہوں (بظاہر) تمہاری مانند۔ (البتہ) وحی کی جاتی ہے میری طرف کہ تمہارا معبود خداوند یکتا ہی ہے پس متوجہ ہو جاؤ اس کی طرف اور مغفرت طلب کرو اس سے۔ اور ہلاکت ہے مشرکوں کے لیے۔'' O---۱۲۔ ''پس دو دن میں سات آسمان بنا دیئے اور ہر آسمان میں اس کے مناسب احکام کی وحی بھیج دی اور ہم نے آسمان دنیا کو چراغوں سے زینت دی اور نگہبانی کی' یہ تدبیر اللہ تعالیٰ غالب و دانا کی ہے۔'' O

(سورۃ الشوریٰ ۴۲) ---۳۔ ''اللہ تعالیٰ جو زبردست ہے اور حکمت والا ہے اسی طرح آپ کی طرف اور آپ سے اگلوں کی طرف وحی بھیجتا رہا۔'' O--- [یعنی: جس طرح یہ قرآن آپ پر نازل کیا گیا ہے اسی طرح آپ سے پہلے انبیاء پر صحیفے اور کتابیں نازل کی گئیں۔ وحی' اللہ تعالیٰ کا وہ کلام ہے جو فرشتے کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبروں کے پاس بھیجتا رہا ہے۔ ایک صحابی نے رسول اللہ ﷺ سے وحی کی کیفیت پوچھی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کبھی تو یہ میرے پاس گھنٹی کی آواز کی مثل آتی ہے اور یہ مجھ پر سب سے سخت ہوتی ہے' جب یہ ختم ہو جاتی ہے تو مجھے یاد ہو چکی ہوتی ہے اور کبھی فرشتہ انسانی شکل میں آتا ہے اور مجھ سے کلام کرتا ہے اور وہ جو کہتا ہے میں یاد کر لیتا ہوں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں' میں نے سخت سردی میں مشاہدہ کیا کہ جب وحی کی کیفیت ہوتی تو آپ ﷺ پسینے میں شرابور ہوتے اور آپ ﷺ کی پیشانی مبارک سے پسینے کے قطرے گر رہے ہوتے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۷۔ ''اسی طرح ہم نے آپ کی طرف عربی قرآن کی وحی کی ہے تاکہ آپ مکہ والوں کو اور اس کے آس پاس کے لوگوں کو خبردار کر دیں اور جمع ہونے کے دن سے جس کے آنے میں کوئی شک نہیں ڈرا دیں۔ ایک گروہ جنت میں ہوگا اور ایک گروہ جہنم میں ہوگا۔'' O---۱۳۔ ''اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے وہی دین مقرر کر دیا ہے جس کے قائم کرنے کا اس نے نوح (علیہ السلام) کو حکم دیا تھا اور جو (بذریعہ وحی) ہم نے تیری طرف بھیج دی ہے' اور جس کا تاکیدی حکم ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ (علیہم السلام) کو دیا تھا' کہ اس دین کو قائم رکھنا اور اس میں پھوٹ نہ ڈالنا۔ جس چیز کی طرف آپ انہیں بلا رہے ہیں وہ تو (ان) مشرکین پر گراں گزرتی

Marfat.com

ہے اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنا برگزیدہ بنا تا ہے اور جو بھی اس کی طرف رجوع کرے وہ اس کی صحیح رہ نمائی کرتا ہے۔''O (تفسیر کیلئے باب ۹، مضمون: دین)
---۵۱۔''ناممکن ہے کہ کسی بندہ سے اللہ تعالیٰ کلام کرے مگر وحی کے ذریعہ یا پردے کے پیچھے سے یا کسی فرشتہ کو بھیجے اور وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے جو وہ چاہے وحی کرے بیشک وہ برتر ہے حکمت والا ہے۔''O

(**سورۃ الاحقاف** ۴۶)---۹۔''آپ فرما دیجئے! کہ میں کوئی انوکھا رسول تو نہیں ہوں اور میں (از خود یہ) نہیں جان سکتا کہ کیا کیا جائے گا میرے ساتھ اور کیا کیا جائے گا تمہارے ساتھ۔ میں تو پیروی کرتا ہوں جو وحی میری طرف کی جاتی ہے اور میں تو صرف علی الاعلان آگاہ کر دینے والا ہوں۔''O

(**سورۃ النجم** ۵۳)---۳۔''اور نہ وہ اپنی خواہش سے کوئی بات کہتے ہیں۔''O---۴۔''وہ تو صرف وحی ہے جو اتاری جاتی ہے۔''O---۵۔''اسے پوری طاقت والے فرشتے نے سکھایا ہے۔''O---[تفسیر کے لیے ملاحظہ فرمائیں باب نمبر ۴، مضمون: مرتبہ رسول ﷺ]---۱۰۔''پس اس نے اللہ کے بندے کو وحی پہنچائی جو بھی پہنچائی۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۴، مضمون: مرتبہ رسول ﷺ]

(**سورۃ الجن** ۷۲)---۱۔''(اے محمد ﷺ) آپ فرما دیں کہ مجھے وحی کی گئی ہے کہ جنوں کی ایک جماعت نے (قرآن) سنا اور کہا کہ ہم نے عجیب قرآن سنا ہے۔''O---۲۔''جو راہ راست کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ ہم اس پر ایمان لا چکے (اب) ہم ہرگز کسی کو بھی اپنے رب کا شریک نہ بنائیں گے۔''O---۳۔''اور بیشک ہمارے رب کی شان بڑی بلند ہے نہ اس نے کسی کو (اپنی) بیوی بنایا ہے نہ بیٹا۔''O

(**سورۃ المدثر** ۷۴)---۱۔''اے کپڑا اوڑھنے والے۔''O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۴، مضمون: قرآن میں القاب رسول ﷺ]

(**سورۃ العلق** ۹۶)---۱۔''پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔''O (تفسیر کیلئے باب ۴، مضمون: حضرت محمد ﷺ)

صُحُفِ ابراہیم علیہ السلام

(**سورۃ النجم** ۵۳)---۳۶۔''کیا اسے اس چیز کی خبر نہیں دی گئی جو موسیٰ (علیہ السلام) کے۔''O[آگے اُن تعلیمات کا خلاصہ بیان کیا جا رہا ہے جو حضرت موسیٰ اور حضرت ابراہیمؑ کے صحیفوں میں نازل ہوئی تھیں۔ حضرت موسیٰ کے صحیفوں سے مراد تورات ہے۔ رہے حضرت ابراہیمؑ کے صحیفے تو وہ آج دنیا میں کہیں موجود نہیں ہیں، اور یہود و نصاریٰ کی کتب مقدسہ میں بھی اُن کا کوئی ذکر نہیں پایا جاتا۔ صرف قرآن ہی وہ کتاب ہے جس میں دو مقامات پر صُحُفِ ابراہیمؑ کی تعلیمات کے بعض اجزاء نقل کیے گئے ہیں، ایک یہ مقام، دوسرے سورۃ الاعلیٰ کی آخری آیات۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]---۳۷۔''اور وفادار ابراہیم (علیہ السلام) کے صحیفوں میں تھا۔''O---۳۸۔''کہ کوئی شخص کسی دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا۔''O---۳۹۔''اور یہ کہ ہر انسان کیلئے صرف وہی ہے جس کی کوشش خود اس نے کی۔''O[یعنی جس طرح کوئی دوسرے کے گناہ کا ذمے دار نہیں ہوگا اسی طرح اسے آخرت میں اجر بھی انہی چیزوں کا ملے گا جس میں اس کی اپنی محنت ہوگی۔ (اس جزا کا تعلق آخرت سے ہے، دنیا سے نہیں۔ جیسا کہ بعض سوشلسٹ قسم کے اہل علم اس کا یہ مفہوم باور کروا کر غیر حاضر زمینداری اور کرایہ داری کو ناجائز قرار دیتے ہیں) البتہ اس آیت میں ان علماء کا استدلال صحیح ہے جو کہتے ہیں کہ قرآن خوانی کا ثواب میت کو نہیں پہنچتا۔ اس لیے کہ یہ مردہ کا عمل نہ اس کی محنت۔ اسی لیے رسول ﷺ نے اپنی امت کو مردوں کیلئے قرآن خوانی کی ترغیب دی نہ کسی نص یا اشارۃ النص سے اسکی طرف رہنمائی فرمائی۔ اسی طرح صحابہ کرامؓ سے بھی یہ عمل منقول نہیں۔ اگر یہ عمل، عمل خیر ہوتا تو صحابہؓ اسے ضرور اختیار کرتے۔ اور عبادات و قربات کیلئے نص کا ہونا ضروری ہے، اس میں رائے اور قیاس نہیں چل سکتا۔ البتہ دعا اور صدقہ و خیرات کا ثواب مردوں کو پہنچتا ہے، اس پر تمام علماء کا اتفاق ہے۔ کیونکہ یہ شارع کی طرف سے منصوص ہے۔ اور جو حدیث ہے کہ مرنے کے بعد تین چیزوں کا سلسلہ جاری رہتا ہے تو وہ بھی در اصل انسان کے اپنے عمل ہیں جو کسی نہ کسی انداز سے اس کے موت کے بعد بھی جاری رہتے ہیں۔ اولاد کو نبی ﷺ نے خود انسان کی اپنی کمائی قرار دیا ہے۔ (سنن النسائی، کتاب البیوع، باب الحث علی الکسب) صدقہ جاریہ وقف کی طرح انسان کے اپنے آثار عمل ہیں۔ ''اسی طرح وہ علم جس کی اس نے لوگوں میں نشر و اشاعت کی اور لوگوں نے اس کی اقتدا کی، تو یہ اسکی سعی اور اس کا عمل ہے اور بمصداق حدیث نبوی ''اقتدا کرنے والوں کا اجر بھی اسے پہنچتا رہے گا'' اس لیے یہ حدیث آیات کے منافی نہیں ہے۔ (ابن کثیر) (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(**سورۃ الاعلیٰ** ۸۷)---۱۴۔''بیشک اس نے فلاح پالی جو پاک ہو گیا۔''O[جنہوں نے اپنے نفس کو اخلاق رذیلہ اور دلوں کو شرک و معصیت کی آلودگیوں سے پاک کر لیا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]---۱۵۔''اور جس نے اپنے رب کا نام یاد رکھا اور نماز پڑھتا رہا۔''O---۱۶۔''لیکن تم تو دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو۔''O---۱۷۔''اور آخرت بہت بہتر اور بہت بقا والی ہے۔''O[کیوں کہ دنیا اور اس کی ہر چیز فانی ہے، جبکہ آخرت کی زندگی دائمی اور ابدی ہے اس لیے عاقل فانی چیز کو باقی رہنے والی پر ترجیح نہیں دیتا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]---۱۸۔''یہ باتیں پہلی کتابوں میں بھی ہیں۔''O---[یہ دوسرا مقام

Marfat.com

ہے جہاں قرآن میں حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ کے صحیفوں کی تعلیم کا حوالہ دیا گیا ہے اس سے پہلے سورہ نجم رکوع ۳ میں ایک حوالہ گزر چکا ہے۔ (از تفسیر ۱۸ تفہیم القرآن)]---۱۹۔ ''(یعنی) ابراہیم اور موسیٰ کی کتابوں میں۔'' O

توراتِ شریف

(سورۃ آلِ عمران ۳)---۳۔ ''اسی نے نازل کی ہے تم پر یہ کتاب حق کے ساتھ تصدیق کرتی ہوئی ان کتابوں کی جو اس سے پہلے موجود تھیں اور اسی نے نازل کی تورات اور انجیل۔'' O---۵۰۔ ''اور تصدیق کرنے والا بن کر آیا ہوں اس کی جو مجھ سے پہلے موجود ہے تورات میں سے اور تاکہ حلال کروں تمہارے لئے بعض وہ چیزیں جو حرام کردی گئی تھیں تم پر۔'' O--- (بیان حضرت عیسیٰ) ---۶۵۔ ''اے اہل کتاب! کیوں حجت بازی کرتے ہو تم ابراہیم کے بارے میں جبکہ نہیں نازل ہوئی تورات اور انجیل مگر ابراہیمؑ کے بعد۔ کیا تم (اتنی بات بھی) نہیں سمجھتے۔'' O---۹۳۔ ''ہر قسم کا کھانا تھا حلال بنی اسرائیل کے لئے مگر وہ جو حرام کرلیا تھا اسرائیلؑ نے خود اپنے اوپر قبل اس کے کہ نازل کی گئی تورات۔ کہو لاؤ تورات اور اسے پڑھو اگر ہو تم سچے۔'' O---۹۴۔ ''پھر جو کوئی خود گھڑ کر منسوب کرے گا اللہ کی طرف جھوٹی بات اس کے بعد بھی تو ایسے ہی لوگ ظالم ہیں۔'' O---۹۸۔ ''کہو اے اہل کتاب کیوں انکار کرتے ہو تم ماننے سے اللہ تعالیٰ کی آیات کو جبکہ اللہ دیکھ رہا ہے ان کرتوتوں کو جو تم کرتے ہو۔'' O---۹۹۔ ''کہو اے اہل کتاب آخر کیوں روکتے ہو تم اللہ تعالیٰ کی راہ سے ہر اس شخص کو جو ایمان لاتا ہے؟ چاہتے ہو تم (کہ چلے وہ) راہ ٹیڑھی حالانکہ تم خود گواہ ہو (کہ سیدھی راہ یہی ہے) اور نہیں ہے اللہ غافل ان حرکتوں سے جو تم کرتے ہو۔'' O

(سورۃ المائدۃ ۵)---۴۴۔ ''ہم نے تورات نازل کی جس میں ہدایت اور نور تھا۔ انبیاء اور مشائخ اور علماء جنہوں نے سر تسلیم خم کر دیا تھا اسی کے مطابق یہود کے فیصلے کرتے تھے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے محافظ ٹھہرائے گئے تھے اور وہ اس کے نگران تھے۔ پس لوگوں سے مت ڈرو اور مجھ سے ڈرو اور میری آیتوں کے عوض تھوڑی سی قیمت نہ لو اور جس نے اس کے مطابق جو اللہ تعالیٰ نے اتارا فیصلہ نہ کیا وہی کافر ہیں۔'' O---۴۶۔ ''اور پیچھے پیچھے، ان کے نقش قدم پر، ہم نے عیسیٰ ابن مریم کو بھیجا جو اس کی تصدیق کرتا تھا جو تورات میں سے سامنے موجود تھا، اور اسے انجیل دی، جس میں ہدایت اور نور تھا، اور ڈرنے والوں کے لئے ہدایت اور نصیحت تھی۔'' O---۶۶۔ ''اور اگر وہ تورات، انجیل اور اس کو جو ان کی طرف ان کے رب کی طرف سے اتارا گیا تھا قائم کرتے تو اپنے اوپر سے بھی کھاتے اور اپنے پاؤں کے نیچے سے بھی کھاتے۔ ان میں ایک میانہ رو گروہ بھی ہے۔ مگر ان میں بہت سے کیا برے کام وہ کرتے ہیں۔'' O---۶۸۔ ''کہہ ''اہل کتاب! تم کسی چیز پر نہیں جب تک تم تورات اور انجیل کو اور جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تمہاری طرف نازل کیا گیا ہے قائم نہ کرو۔'' مگر جو تیری طرف تیرے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے وہ تو ان کے بہتوں میں سرکشی اور کفر ہی بڑھائے گا، پس تو کافر لوگوں پر افسوس نہ کر۔'' O---۱۱۰۔ ''جب اللہ تعالیٰ نے کہا ''عیسیٰ ابن مریم! اپنے اوپر اور اپنی ماں کے اوپر میری نعمت کو یاد کر، جب میں نے پاک روح سے تجھے قوت دی کہ تو جھولے اور پختہ عمر (دونوں) میں لوگوں سے باتیں کرتا تھا، اور جب میں نے تجھے کتاب، حکمت، تورات اور انجیل کی تعلیم دی، اور جب تو میرے حکم سے مٹی سے پرندے جیسی صورت بناتا پھر اس میں پھونک مارتا تو وہ میرے حکم سے پرندہ بن جاتا تھا، اور تو میرے حکم سے مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو اچھا کر دیتا تھا، اور جب تو میرے حکم سے مردوں کو (موت سے) باہر نکال لاتا تھا، اور جب میں نے تجھ سے بنی اسرائیل کا ہاتھ روک دیا جب تو ان کے پاس واضح نشانیاں لایا، اور ان میں سے کافروں نے کہا یہ تو محض کھلا جادو ہے۔'' O

(سورۃ الانعام ۶)---۹۱۔ ''اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی قدر نہیں پہچانی جیسی قدر پہچاننا اس کا حق تھا۔ جب انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی بشر پر کوئی شے نازل نہیں کی۔ کہہ وہ کتاب کس نے اتاری تھی جو موسیٰ لوگوں کے لئے نور اور ہدایت کے طور پر لایا تھا جسے تم ورق ورق کر کے ظاہر کرتے ہو اور زیادہ کو چھپا جاتے ہو اور تمہیں وہ سکھایا گیا تھا جو تم اور تمہارے باپ دادا جانتے نہیں تھے۔ کہہ اللہ تعالیٰ نے پھر انہیں ان کی بحث میں کھیلنے کے لئے چھوڑ دیا۔'' O

(سورۃ الاعراف ۷)---۱۵۷۔ ''جو لوگ بے پڑھے نبی رسول ﷺ کی پیروی کرتے ہیں جسے وہ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں جو انہیں پسندیدہ باتوں کی تلقین کرتا ہے، ناپسندیدہ باتوں سے منع کرتا ہے، پاکیزہ چیزوں کو ان کے لئے حلال کرتا ہے، گندی چیزوں کو ان پر حرام کرتا ہے اور ان کے بوجھ اور طوق جو ان پر پڑے ہیں اتروا تا ہے۔ہاں! جو لوگ اس پر ایمان لائے اس کی حمایت کی اس کی مدد کی اور اس نور کے پیچھے چلے جو اس کے ساتھ نازل کیا گیا وہی کامیاب ہوں گے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۴، مضمون: مرتبہ رسول ﷺ]---۱۶۹۔ ''پھر ان کے بعد ایسے جانشین آئے جو کتاب خدا کے وارث ہوئے۔ وہ اس دنیا کا مال و متاع لے لیتے اور کہتے ہم بخشے جائیں گے۔ لیکن اگر ان کے پاس اسی طرح کا اور مال آجاتا تو وہ بھی لے لیتے۔ کیا

Marfat.com

ان سے کتاب خدا کا وہ عہد نہیں لیا گیا تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے متعلق حق بات کے سوا کچھ نہ کہیں گے اور انہوں نے جو اس میں تھا پڑھ لیا تھا اور آخرت کا گھر ان لوگوں کے لئے جو خدا سے ڈرتے ہیں بہتر ہے کیا تم سمجھو گے نہیں۔'' O---۱۷۰ ''اور وہ لوگ جو کتاب خدا کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں بیشک ہم اصلاح کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتے۔'' O---۱۷۱ ''اور (یاد کرو) جب ہم نے ان کے اوپر پہاڑ کو اٹھا لیا جیسے وہ کوئی سائبان ہو اور وہ سمجھے کہ وہ ان پر آنے ہی والا ہے- جو چیز ہم (تورات) نے تمہیں دی ہے اسے مضبوطی سے تھام لو اور جو اس میں ہے اسے یاد رکھو تاکہ تم میں ڈر پیدا ہو۔'' O

(سورۃ التوبہ ۹)---۱۱۱ ''اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے مال خرید لئے ہیں کہ بدلے میں انہیں جنت ملے- وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جنگ کرتے ہیں اور قتل کئے جاتے ہیں- یہ سچا وعدہ تورات، انجیل اور قرآن کے مطابق اس کے ذمے ہے- اور کون اللہ تعالیٰ سے زیادہ اپنے وعدے کو پورا کرنے والا ہے سو اپنے سودے پر جو تم نے اس سے کیا ہے خوشیاں مناؤ اور یہی بڑی کامیابی ہے۔'' O

(سورۃ ھود ۱۱)---۱۷ ''تو کیا وہ جو اپنے رب کی واضح دلیل پر ہے اور اس کی طرف سے ایک گواہ اسے پڑھتا بھی ہے اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب پیشوا اور رحمت تھی؟ وہی اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ان لشکروں میں جو اس کا انکار کرتا ہے، آگ اس کے وعدے کی جگہ ہے اور تجھے اس میں کوئی شک نہ ہو بیشک یہ تیرے رب کی طرف سے سچ ہے لیکن اکثر لوگ یقین نہیں کرتے۔'' O

(سورۃ الانبیاء ۲۱)---۴۸ ''یہ بالکل سچ ہے کہ ہم نے موسیٰ و ہارون کو فیصلے کرنے والی نورانی اور پرہیزگاروں کے لیے وعظ و نصیحت والی کتاب عطا فرمائی ہے۔'' O

(سورۃ القصص ۲۸)---۴۳ ''اور ان اگلے زمانہ والوں کو ہلاک کرنے کے بعد ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو ایسی کتاب عنایت فرمائی جو لوگوں کے لیے دلیل اور ہدایت و رحمت ہو کر آئی تھی تاکہ وہ نصیحت حاصل کر لیں۔'' O---۵۲ ''جس کو ہم نے اس سے پہلے کتاب عنایت فرمائی وہ تو اس پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔'' O---[اس سے مراد وہ یہودی ہیں جو مسلمان ہو گئے تھے جیسے عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ- یا وہ عیسائی ہیں جو حبشہ سے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آئے تھے اور آپ کی زبان مبارک سے قرآن کریم سن کر مسلمان ہو گئے تھے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ العنکبوت ۲۹)---۴۶ ''اور اہل کتاب کے ساتھ بحث و مباحثہ نہ کرو مگر اس طریقہ پر جو عمدہ ہو، مگر ان کے ساتھ جو ان میں ظالم ہیں اور صاف اعلان کر دو کہ ہمارا تو اس کتاب پر بھی ایمان ہے جو ہم پر اتاری گئی ہے اور اس پر بھی جو تم پر اتاری گئی، ہمارا تمہارا معبود ایک ہی ہے- ہم سب اسی کے حکم بردار ہیں۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۱۲، مضمون: اہل کتاب)

(سورۃ السجدۃ ۳۲)---۲۳ ''بیشک ہم نے موسیٰ کو کتاب دی، پس آپ کو ہرگز اس کی ملاقات میں شک نہ کرنا چاہیے اور ہم نے اسے بنی اسرائیل کی ہدایت کا ذریعہ بنایا۔'' O

(سورۃ سبا ۳۴)---۳۱ ''اور کافروں نے کہا کہ ہم ہرگز نہ تو اس قرآن کو مانیں نہ اس سے پہلی کی کتابوں کو! اے دیکھنے والے کاش کہ تو ان ظالموں کو اس وقت دیکھتا جبکہ یہ اپنے رب کے سامنے کھڑے ہوئے ایک دوسرے کو الزام دے رہے ہوں گے کمزور لوگ بڑے لوگوں سے کہیں گے اگر تم نہ ہوتے تو ہم تو مومن ہوتے۔'' O

(سورۃ فاطر ۳۵)---۳۱ ''اور یہ کتاب جو ہم نے آپ کے پاس وحی کے طور پر بھیجی ہے یہ بالکل ٹھیک ہے جو کہ اپنے سے پہلی کتابوں کی بھی تصدیق کرتی ہے- اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی پوری خبر رکھنے والا خوب دیکھنے والا ہے۔'' O---[یہ اس کے علم و خبر ہی کا نتیجہ ہے کہ اس نے نئی کتاب نازل فرمادی، کیونکہ وہ جانتا ہے، پچھلی کتابیں تحریف و تغیر کا شکار ہو گئی ہیں اور اب وہ ہدایت کے قابل نہیں رہی ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ المومن ۴۰)---۵۳ ''ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو ہدایت نامہ عطا فرمایا اور بنو اسرائیل کو اس کتاب کا وارث بنایا۔'' O---۵۴ ''کہ وہ ہدایت و نصیحت تھی عقل مندوں کے لیے۔'' O

(سورۃ حم السجدۃ ۴۱)---۴۵ ''یقیناً ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو کتاب دی تھی، سو اس میں بھی اختلاف کیا گیا اور اگر (وہ) بات نہ ہوتی (جو) آپ کے رب کی طرف سے پہلے ہی مقرر ہو چکی ہے تو انکے درمیان (کبھی کا) فیصلہ ہو چکا ہوتا، یہ لوگ تو اسکے بارے میں سخت بے چین کرنے والے شک میں ہیں۔'' O

(سورۃ الشوریٰ ۴۲)---۱۴ ''ان لوگوں نے اپنے پاس علم آجانے کے بعد ہی اختلاف کیا (اور وہ بھی) باہمی ضد بحث سے اور اگر آپ کے رب کی بات ایک وقت مقرر تک کے لیے پہلے ہی سے قرار پا گئی ہوئی نہ ہوتی تو یقیناً ان کا فیصلہ ہو چکا ہوتا اور جن لوگوں کو ان کے بعد کتاب دی گئی ہے وہ بھی اس کی طرف سے الجھن والے شک میں پڑے ہوئے ہیں۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: تفرقہ بازی]

Marfat.com

(سورۃ الاحقاف ۴۶) ---۱۲۔ ''اور اس سے پہلے موسیٰ علیہ السلام کی کتاب پیشوا اور رحمت تھی۔ اور یہ کتاب ہے تصدیق کرنے والی عربی زبان میں تا کہ ظالموں کو ڈرائے اور نیک کاروں کو بشارت ہو۔'' O

(سورۃ النجم ۵۳) ---۳۶۔ ''کیا اسے اس چیز کی خبر نہیں دی گئی جو موسیٰ (علیہ السلام) کے۔'' O --- [آگے اُن تعلیمات کا خلاصہ بیان کیا جا رہا ہے جو حضرت موسیٰ اور حضرت ابراہیم کے صحیفوں میں نازل ہوئی تھیں۔ حضرت موسیٰ کے صحیفوں سے مراد تورات ہے۔ رہے حضرت ابراہیم کے صحیفے تو وہ آج دنیا میں کہیں موجود نہیں ہیں، اور یہود و نصاریٰ کی کتب مقدسہ میں بھی اُن کا کوئی ذکر نہیں پایا جاتا۔ صرف قرآن ہی وہ کتاب ہے جس میں دو مقامات پر صُحفِ ابراہیم کی تعلیمات کے بعض اجزاء نقل کیے گئے ہیں، ایک یہ مقام، دوسرے سورۃ الاعلیٰ کی آخری آیات۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(سورۃ الصف ۶۱) ---۶۔ ''اور جب مریم کے بیٹے نے کہا اے (میری قوم) بنی اسرائیل! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں مجھ سے پہلے کی کتاب تورات کی میں تصدیق کرنے والا ہوں اور اپنے بعد آنے والے ایک رسول کی میں تمہیں خوشخبری سنانے والا ہوں۔ جن کا نام احمد ہے۔ پھر جب وہ ان کے پاس کھلی دلیلیں لائے تو یہ کہنے لگے، یہ تو کھلا جادو ہے۔'' O [حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قصہ اس لیے بیان فرمایا کہ بنی اسرائیل نے جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نافرمانی کی، اسی طرح انہوں نے حضرت عیسیٰ کا بھی انکار کیا، اس میں نبی ﷺ کو تسلی دی جا رہی ہے کہ یہ یہود آپ ﷺ ہی کے ساتھ اس طرح نہیں کر رہے ہیں، بلکہ ان کی تو ساری تاریخ ہی انبیاء علیہم السلام کی تکذیب سے بھری پڑی ہے۔ تورات کی تصدیق کا مطلب یہ ہے کہ میں جو دعوت دے رہا ہوں، وہ وہی ہے جو تورات کی بھی دعوت ہے۔ جو اس بات کی دلیل ہے کہ جو پیغمبر مجھ سے پہلے تورات لے کر آئے اور اب میں انجیل لے کر آیا ہیں ہم دونوں کا اصل ماخذ ایک ہی ہے۔ اس لیے جس طرح تم موسیٰ و ہارون اور داؤد و سلیمان علیہم السلام پر ایمان لائے، مجھ پر بھی ایمان لاؤ، اس لیے کہ میں تورات کی تصدیق کر رہا ہوں نہ کہ اس کی تردید و تکذیب۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(سورۃ الجمعۃ ۶۲) ---۵۔ ''جن لوگوں کو تورات پر عمل کرنے کا حکم دیا گیا پھر انہوں نے اس پر عمل نہیں کیا ان کی مثال اس گدھے کی سی ہے جو بہت سی کتابیں لادے ہو۔ اللہ کی باتوں کو جھٹلانے والوں کی بڑی بری مثال ہے اور اللہ (ایسے) ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔'' O [اَسْفَار، سِفْرٌ کی جمع ہے۔ معنی ہیں بڑی کتاب۔ کتاب جب پڑھی جاتی ہے تو انسان اس کے معنوں میں سفر کرتا ہے۔ اس لے کتاب کو بھی سفر کہا جاتا ہے۔ (فتح القدیر) یہ بے عمل یہودیوں کی مثال بیان کی گئی ہے کہ جس طرح گدھے کو پتا نہیں ہوتا کہ اس کی کمر پر جو کتابیں لدی ہوئی ہیں، ان میں کیا لکھا ہوا ہے؟ یا اس پر کتابیں لدی ہوئی ہیں یا کوڑا کرکٹ۔ اسی طرح یہ یہودی ہیں یہ تورات کو اٹھائے تو پھرتے ہیں اس کو پڑھنے اور یاد کرنے کے دعوے بھی کرتے ہیں، لیکن اسے سمجھتے ہیں نہ اس کے مقتضا پر عمل کرتے ہیں، بلکہ اس میں تاویل و تحریف اور تغیر و تبدل سے کام لیتے ہیں اس لیے یہ حقیقت میں گدھے سے بھی بدتر ہیں، کیونکہ گدھا تو پیدائشی طور پر فہم و شعور سے عاری ہوتا ہے، جب کہ ان کے اندر فہم و شعور ہے لیکن یہ اسے صحیح طریقے سے استعمال نہیں کرتے۔ اسی لیے آگے فرمایا کہ ان کی بڑی بری مثال ہے اور دوسرے مقام پر فرمایا، ''اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ'' (الاعراف، ۱۷۹) ''یہ چوپائے کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ''۔ یہی مثال مسلمانوں کی اور بالخصوص علما کی ہے جو قرآن پڑھتے ہیں، اسے یاد کرتے ہیں اور اس کی معانی و مطالب کو سمجھتے ہیں لیکن اس کے مقتضا پر عمل نہیں کرتے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

زبور شریف

(سورۃ النساء ۴) ---۱۶۳۔ ''ہم نے تیری طرف وحی کی ہے جس طرح ہم نے نوحؑ اور اس کے بعد (آنے والے) نبیوں کی طرف وحی کی تھی اور ہم نے ابراہیمؑ، اسماعیلؑ، اسحاقؑ، یعقوبؑ اس کی اولاد عیسیٰؑ، ایوبؑ، یونسؑ، ہارونؑ، اور سلیمانؑ کی طرف بھی وحی کی اور ہم نے داؤدؑ کو زبور دی۔'' O --- [بنی اسرائیل کی رشد و ہدایت کے لئے ''اصل اور اساس'' تورات تھی لیکن حالات و واقعات اور زمانہ کے تغیرات کے پیش نظر حضرت داؤدؑ کو بھی خدا کی جانب سے زبور عطا ہوئی جو تورات کے قوانین و اصول کے اندر رہ کر اسرائیلی گروہ کو رشد و ہدایت کے لئے بھیجی گئی تھی۔ چنانچہ حضرت داؤدؑ نے شریعت موسوی کو از سر نو زندہ کیا۔ اسرائیلیوں کو راہ ہدایت دکھائی اور نور وحی سے مستفیض ہو کر تشنہ کامان معرفت الٰہی کو سیراب فرمایا۔ زبور خدا کی حمد کے ناموں سے معمور تھی اور حضرت داؤدؑ کو اللہ تعالیٰ نے ایسا لہجہ اور سحر آگیں لحن عطا فرمایا تھا کہ جب زبور کی تلاوت فرماتے تو جن و انس حتیٰ کہ وحوش و طیور تک وجد میں آ جاتے۔ اس لئے آج تک ''لحن داؤدی'' ضرب المثل ہے۔ مصنف عبدالرزاق میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب ابوموسیٰ اشعری کے حسن صوت کو سنتے تو ارشاد فرماتے: ''ابوموسیٰ کو اللہ تعالیٰ نے لحن داؤد عطا فرمایا ہے۔ لغت میں زبور کے معنی پارے اور ٹکڑے کے ہیں چونکہ یہ کتاب دراصل تورات کی تکمیل کے لئے نازل ہوئی تھی اسی لئے گویا اسی کا

Marfat.com

ایک حصہ اور ٹکڑا ہے۔ زبور ایسے قصائد اور مسجع کلمات کا مجموعہ تھا جس میں خدا کی حمد و ثنا اور انسانی عبدیت و عجز کے اعتراف اور پند و نصائح اور بصائر و حکم کے مضامین تھے۔ مسند احمد میں ایک روایت منقول ہے کہ زبور کا نزول رمضان میں ہوا اور وہ مواعظ و حکم کا مجموعہ تھی۔ نیز بعض بشارات اور پیشین گوئیاں بھی منقول تھیں۔ چنانچہ بعض مفسرین نے یہ تصریح کی ہے کہ آیت مسطورہ ذیل میں زبور کے جس واقعہ کا اظہار کیا گیا ہے وہ دراصل نبی اکرم ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی بشارت سے متعلق ہے اور وہی اس کا مصداق ہیں۔ ترجمہ: ''اور بیشک ہم نے زبور میں نصیحت کے بعد یہ کہہ دیا تھا کہ زمین کے وارث میرے نیک بندے ہوں گے۔ (انبیاء)

قرآن عزیز نے جگہ جگہ تورات، انجیل اور زبور کو خدا کی وحی فرمایا ہے اور منزل من اللہ بتایا ہے اور ساتھ ہی یہ بھی اعلان کیا ہے کہ بنی اسرائیل نے دیدہ و دانستہ خدا کی ان کتابوں کو بدل ڈالا اور جگہ جگہ اپنی مرضی کے مطابق ان میں تحریف کر دی حتیٰ کہ اب ان کے حقائق پر اس قدر پردہ پڑ گیا ہے کہ اصل اور جعل کے درمیان فرق کرنا سخت مشکل بلکہ ناممکن ہو گیا ہے۔ چنانچہ توراۃ و انجیل کے علاوہ خود زبور اس کی زندہ شہادت موجود ہے۔ موجودہ زبور میں ان مختلف حصوں کی تعداد جن کو اہل کتاب کی اصطلاح میں مزبور کہا جاتا ہے ایک سو پچاس ہے۔ ان حصوں پر جو نام درج ہیں وہ یہ ثابت کرتے ہیں کہ یہ سب حصے حضرت داؤدؑ کے ''مربوز'' نہیں ہیں۔ کیونکہ بعض پر اگر حضرت داؤدؑ کا نام ثبت ہے تو بعض پر مغنیوں کے استاذ قورح کا اور بعض پر شوشینم کے سروں پر آصف کا اور بعض پر گتیت کا اور بعض پر کسی کا نام نہیں ہے۔ علاوہ ازیں بعض ایسے مزبور بھی ہیں جو حضرت داؤدؑ سے صدیوں بعد تصنیف کیے گئے ہیں۔ مثلاً یہ مزبور: ''اے خدا قومیں تیری میراث میں گھس آئی ہیں، انہوں نے تیری مقدس ہیکل کو ناپاک کیا ہے، انہوں نے یروشلم کو کھنڈر بنا دیا ہے۔''

اس مزبور میں اس ہولناک واقعہ کا تذکرہ ہے جو بنوکدرزر (بخت نصر) کے ہاتھوں بنی اسرائیل کو پیش آیا اور ظاہر ہے کہ یہ واقعہ داؤدؑ کے صدیوں بعد پیش آیا ہے۔ بہرحال خدائے تعالیٰ نے حضرت داؤدؑ پر زبور نازل فرمائی اور ان کے ذریعہ بنی اسرائیل کو رشد و ہدایت کا پیغام سنایا۔

بخاری کتاب الانبیاء میں ایک روایت منقول ہے کہ حضرت داؤدؑ پوری زبور کو اتنے مختصر وقت میں تلاوت کر لیا کرتے کہ جب وہ گھوڑے پر زین کسنا شروع کرتے تو تلاوت بھی شروع کرتے اور جب کس کر فارغ ہوتے تو پوری زبور ختم کر چکے ہوتے۔ (از قصص القرآن جلد دوم صفحہ نمبر ۶۱ تا ۶۴ مؤلفہ حضرت مولانا محمد حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ)]

(سورۃ بنی اسرائیل ۱۷)---۵۵۔ ''آسمان و زمین میں جو بھی ہے آپ کا رب سب کو بخوبی جانتا ہے۔ ہم نے بعض پیغمبروں کو بعض پر بہتری اور برتری دی ہے اور داؤدؑ کو زبور ہم نے عطا فرمائی ہے۔'' ○

(سورۃ الانبیاء ۲۱)---۱۰۵۔ ''ہم زبور میں پند و نصیحت کے بعد یہ لکھ چکے ہیں کہ زمین کے وارث میرے نیک بندے (ہی) ہوں گے۔'' ○

انجیل مقدس

(سورۃ آل عمران ۳)---۳۔ ''اس نے نازل کی ہے تم پر یہ کتاب حق کے ساتھ تصدیق کرتی ہوئی ان کتابوں کی جو اس سے پہلے موجود تھیں اور اسی نے نازل کی تورات اور انجیل۔'' ○---۴۔ ''اس سے پہلے انسانوں کی ہدایت کے لئے اور اسی نے نازل کیا فرقان۔ بیشک جن لوگوں نے انکار کیا، آیات الٰہی کا انہی کے لئے ہے عذاب سخت ترین اور اللہ تعالیٰ غالب ہے، برائی کا بدلہ دینے والا ہے۔'' ○---۴۸۔ ''اللہ تعالیٰ اسے لکھنا اور حکمت اور توراۃ اور انجیل سکھائے گا۔'' ○---۶۵۔ ''اے اہل کتاب! کیوں حجت بازی کرتے ہو تم ابراہیمؑ کے بارے میں جب کہ نہیں نازل ہوئی تورات اور انجیل مگر ابراہیمؑ کے بعد کیا تم اتنی بات نہیں سمجھتے۔'' ○---۹۸۔ ''کہو اے اہل کتاب کیوں انکار کرتے ہو تم ماننے سے اللہ تعالیٰ کی آیات کو جبکہ اللہ دیکھ رہا ہے ان کرتوتوں کو جو تم کر رہے ہو۔'' ○---۹۹۔ ''کہو! اے اہل کتاب آخر کیوں روکتے ہو تم اللہ تعالیٰ کی راہ سے ہر اس شخص کو جو ایمان لاتا ہے چاہتے ہو تم (کہ چلے وہ) راہ ٹیڑھی حالانکہ تم خود گواہ ہو (کہ سیدھی راہ یہی ہے) اور نہیں ہے اللہ غافل ان حرکتوں سے جو تم کرتے ہو۔'' ○

(سورۃ المائدۃ ۵)---۴۶۔ ''اور پیچھے پیچھے ان کے نقش قدم پر ہم نے عیسیٰؑ ابن مریم کو بھیجا جو اس کی تصدیق کرتا تھا جو تورات میں سے سامنے موجود تھا اور اسے انجیل دی جس میں ہدایت اور نور تھا اور جو اس کی جو تورات میں سے سامنے موجود تھا تصدیق کرتی تھی اور ڈرنے والوں کے لئے ہدایت اور نصیحت تھی۔'' ○---۴۷۔ ''اور اہل انجیل کو چاہئے کہ جو اللہ تعالیٰ نے اتارا ہے اس کے مطابق فیصلہ کریں اور جس نے اس کے مطابق جو اللہ تعالیٰ نے اتارا فیصلہ نہ کیا وہی نافرمان ہیں۔'' ○---۶۶۔ ''اور اگر وہ تورات، انجیل اور اس کو جو ان کی طرف ان کے رب کی طرف سے اتارا گیا تھا قائم کرتے تو اپنے اوپر سے بھی کھاتے اور اپنے پاؤں کے نیچے سے بھی کھاتے۔ ان میں ایک میانہ رو گروہ بھی ہے مگر ان میں بہت سے کیا برے کام وہ کرتے ہیں۔'' ○---۶۸۔ ''کہہ

Marfat.com

"اے اہل کتاب! تم کسی چیز پر نہیں جب تک تم تورات اور انجیل کو اور جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تمہاری طرف نازل کیا گیا ہے قائم نہ کرو۔" مگر جو تیری طرف تیرے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے وہ تو ان کے بہتوں میں سرکشی اور کفر ہی بڑھائے گا، پس تو کافر لوگوں پر افسوس نہ کر۔" O---۱۱۰۔ "جب اللہ تعالیٰ نے کہا "عیسیٰ ابن مریم! اپنے اوپر اور اپنی ماں کے اوپر میری نعمت کو یاد کر، جب میں نے پاک روح سے تجھے قوت دی کہ تو جھولے اور پختہ عمر (دونوں) میں لوگوں سے باتیں کرتا تھا، اور جب میں نے تجھے کتاب، حکمت، تورات اور انجیل کی تعلیم دی، اور جب تو میرے حکم سے مٹی سے پرندے جیسی صورت بناتا پھر اس میں پھونک مارتا تو وہ میرے حکم سے پرندہ بن جاتا تھا، اور تو میرے حکم سے مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو اچھا کر دیتا تھا، اور جب تو میرے حکم سے مردوں کو (موت سے) باہر نکال لاتا تھا، اور جب میں نے تجھ سے بنی اسرائیل کا ہاتھ روک دیا جب تو ان کے پاس واضح نشانیاں لایا، اور ان میں سے کافروں نے کہا "یہ تو محض کھلا جادو ہے۔" O

(**سورۃ الاعراف ۷**)---۱۵۷۔ "جو لوگ بے پڑھے نبی رسول ﷺ کی پیروی کرتے ہیں جسے وہ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں جو انہیں پسندیدہ باتوں کی تلقین کرتا ہے، ناپسندیدہ باتوں سے منع کرتا ہے، پاکیزہ چیزوں کو ان کے لئے حلال کرتا ہے، گندی چیزوں کو ان پر حرام کرتا ہے اور ان کے بوجھ اور طوق جو ان پر پڑے ہیں اتروا تا ہے۔ ہاں! جو لوگ اس پر ایمان لائے اس کی حمایت کی اس کی مدد کی اور اس نور کے پیچھے چلے جو اس کے ساتھ نازل کیا گیا وہی کامیاب ہوں گے۔" O---[تفسیر کے لیے باب نمبر۴، مضمون: مرتبہ رسول ﷺ]

(**سورۃ التوبہ ۹**)---۱۱۱۔ "اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے مال خرید لئے ہیں کہ بدلے میں انہیں جنت ملے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جنگ کرتے ہیں پھر قتل کرتے ہیں اور قتل کیے جاتے ہیں۔ یہ سچا وعدہ تورات، انجیل اور قرآن کے مطابق اس کے ذمے ہے اور کون اللہ تعالیٰ سے زیادہ اپنے وعدے کو پورا کرنے والا ہے سو اپنے سودے پر جو تم نے اس سے کیا ہے خوشیاں مناؤ اور یہی بڑی کامیابی ہے۔" O

(**سورۃ القصص ۲۸**)---۵۲۔ "جن کو ہم نے اس سے پہلے کتاب عنایت فرمائی وہ تو اس پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔" O---[اس سے مراد وہ یہودی ہیں جو مسلمان ہو گئے تھے، جیسے عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ۔ یا وہ عیسائی ہیں جو حبشہ سے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آئے تھے اور آپ ﷺ کی زبان مبارک سے قرآن کریم سن کر مسلمان ہو گئے تھے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ العنکبوت ۲۹**)---۴۶۔ "اور اہل کتاب کے ساتھ بحث و مباحثہ نہ کرو مگر اس طریقہ پر جو عمدہ ہو مگر ان کے ساتھ جو ان میں ظالم ہیں اور صاف اعلان کر دو کہ ہمارا تو اس کتاب پر بھی ایمان ہے جو ہم پر اتاری گئی ہے اور اس پر بھی جو تم پر اتاری گئی ہمارا تمہارا معبود ایک ہی ہے۔ ہم سب اسی کے حکم بردار ہیں۔" O

(**سورۃ سبا ۳۴**)---۳۱۔ "اور کافروں نے کہا کہ ہم ہرگز نہ تو اس قرآن کو مانیں نہ اس سے پہلے کی کتابوں کو! اے دیکھنے والے کاش کہ تو ان ظالموں کو اس وقت دیکھتا جبکہ یہ اپنے رب کے سامنے کھڑے ہوئے ایک دوسرے کو الزام دے رہے ہوں گے کمزور لوگ بڑے لوگوں سے کہیں گے اگر تم نہ ہوتے تو ہم تو مومن ہوتے۔" O

(**سورۃ فاطر ۳۵**)---۳۱۔ "اور یہ کتاب جو ہم نے آپ کے پاس وحی کے طور پر بھیجی ہے یہ بالکل ٹھیک ہے جو کہ اپنے سے پہلی کتابوں کی بھی تصدیق کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی پوری خبر رکھنے والا اخوب دیکھنے والا ہے۔" O---[یہ اس کے علم و خبر ہی کا نتیجہ ہے کہ اس نے نئی کتاب نازل فرما دی کیونکہ وہ جانتا ہے پچھلی کتابیں تحریف و تغیر کا شکار ہو گئی ہیں اور اب وہ ہدایت کے قابل نہیں رہی ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الحدید ۵۷**)---۲۷۔ "ان کے بعد پھر بھی ہم اپنے رسولوں کو پے در پے بھیجتے رہے اور ان کے بعد حضرت عیسیٰ ابن مریم (علیہ السلام) کو بھیجا اور انہیں انجیل عطا فرمائی اور ان کے ماننے والوں کے دلوں میں شفقت اور رحم پیدا کر دیا ہاں رہبانیت (ترک دنیا) تو ان لوگوں نے از خود ایجاد کر لی تھی ہم نے ان پر اسے واجب نہ کیا تھا سوائے اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے۔ سو انہوں نے اس کی پوری رعایت نہ کی، پھر بھی ہم نے ان میں سے جو ایمان لائے تھے انہیں ان کا اجر دیا اور ان میں زیادہ تر لوگ نافرمان ہیں۔" O

الکتاب (قرآن حکیم)

(**سورۃ البقرۃ ۲**)---۲۔ "یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے نہیں کوئی شک اس (کے کتاب الٰہی ہونے) میں ہدایت ہے اللہ سے ڈرنے والوں کے لئے۔" O---[مزید تفصیل کیلئے باب ۹، مضمون: ہدایت]---۲۳۔ "اور اگر تم کو اس (کتاب) کے بارے میں جو ہم نے اپنے بندے پر نازل کیا ہے شک میں ہو تو

Marfat.com

اس کی مثل کوئی سورت ہی لے آؤ- اور اللہ کو چھوڑ کر اپنے گواہوں کو بھی بلا لو اگر تم سچے ہو- پھر اگر تم ایسا نہ کر سکو اور تم ہرگز نہ کر سکو گے تو اس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں اور جو کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے-'' O ---۴۱- ''اور ایمان لاؤ اس (کتاب) پر جو نازل کی ہے میں نے جو تصدیق کر رہی ہے ان (کتابوں) کی جو تمہارے پاس موجود ہیں اور نہ ہو تم ہی سب سے اول منکر اس کے اور مت بیچو میری آیات کو تھوڑی قیمت پر اور میرے غضب سے بچو-'' O ---[☆ میرے آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بیشک اللہ تعالیٰ اس کتاب کے ذریعے سے بعض قوموں کو رفعت و بلندی عطا فرما دیتے ہیں اور اسی کتاب کو چھوڑ دینے کی وجہ سے بعض قوموں کو نیچے گرا دیتے ہیں'' (مسلم) یعنی پیمانہ اس کتاب کو بنایا گیا ہے جو بھی اس کتاب کے جتنا قریب ہوگا اتنا ہی بلند ہوتا چلا جائے گا اور جو اس کتاب سے جتنا دور ہوگا اتنا ہی نیچے گرتا چلا جائے گا- یہ اللہ تعالیٰ تبارک و تعالیٰ نے اپنی ایک سنت اور ہمارے لئے ایک مستقل راستہ بتا دیا ہے- اب پورے عالم اسلام پر نظر ڈالئے قرآن پاک کو سمجھ کر پڑھنے والے کتنے لوگ ہیں؟ اور کتنے لوگ ہیں جنہوں نے زندگی میں ایک مرتبہ بھی پورا قرآن سمجھ کر پڑھ لیا ہو- (انوار القرآن صفحہ ۴۷- از ڈاکٹر ملک غلام مرتضیٰ)]

[☆ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اللہ تعالیٰ کی کتاب سے ایک لفظ پڑھا اس کے لئے ایک نیکی ہے اور ایک نیکی کہ جس کا درجہ دس کے برابر ہے- یعنی ایک حرف پر دس نیکیاں اور میں یہ نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے، لام دوسرا حرف جبکہ میم تیسرا حرف ہے'' - (ترمذی) یہ لفظ ادا کیا تو تین نیکیاں مل گئیں- اب اسی حدیث کا مطالعہ دیگر احادیث سے ملا کر کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ اگر یہی تلاوت وضو کر کے کی جائے تو دس کی بجائے پچیس نیکیاں ملیں گی، اگر یہی تلاوت نماز کے اندر کی گئی تو ہر حرف پر پچیس کی بجائے پچاس نیکیاں ملیں گی-

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ''اے ابوذر! تو اگر صبح اٹھتے ہی قرآن مجید کی ایک آیت سیکھ لے، اسے با ترجمہ پڑھ کر اس کا مفہوم جان لے تو وہ تیرے لئے سو رکعات نوافل پڑھنے سے زیادہ بہتر ہے'' (ابوداؤد)

حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ایک مجلس میں انہیں بہت سی نصیحتیں فرمائیں ان میں سے ایک نصیحت یہ بھی تھی کہ ''کسی حال میں بھی قرآن کی تلاوت نہ چھوڑنا'' - (انوار القرآن صفحہ ۴۸- از ڈاکٹر ملک غلام مرتضیٰ)]

ہماری مثال تو ایسے لوگوں کی سی ہے جو کسی دور دراز سرحدی چوکی پر محافظ کے طور پر متعین ہوں اور اپنی ڈیوٹی سے غیر حاضر ہو جائیں- چند چور ڈاکو بہروپئے پولیس کی وردی میں وہاں پر چارج سنبھال لیں اور ملی بھگت سے وہاں چوری اور ڈاکے کی کھلی اجازت دے دیں اور ایسی صورت حال پیدا ہو جائے کہ شریف آدمی کا جینا ہی دوبھر ہو جائے- غور کیجئے کہ اس لاقانونیت کا ذمہ دار کون ہوگا؟ آپ چوکی سے غیر حاضر ہونے والے عملہ ہی کو اس صورت حال کا ذمہ دار قرار دیں گے-

دوستو! یہ آپ کی اور ہم سب کی ذمہ داری تھی کہ اتنی عربی پڑھ لیتے کہ قرآن مجید کو سمجھنے کے قابل ہو جاتے- یہ منبر و محراب ہی تو ہماری چوکیاں ہیں- ہم لوگ اپنی جگہ سے غیر حاضر ہیں- اس کی جواب طلبی ہم سے ہوگی- ہم نے قرآن نہیں پڑھا، ہم کلام پاک کے ترجمے سے دور ہیں حالانکہ اس امر کے لئے یہ شرط قطعاً ضروری نہیں کہ پہلے پورا قرآن پڑھیں، عالم دین بنیں اور پھر تبلیغ دین کے کام کا آغاز کریں- حضور اکرم ﷺ کا ارشاد پاک ہے ''اگر صرف ایک آیت تمہیں آتی ہے تو اسے بھی آگے پہنچاؤ-'' آپ قرآن مجید فرقان حمید کو سیکھنے کے لئے وقت نکالئے ورنہ اپنے اندر نبی کریم ﷺ کا درج ذیل استغاثہ پڑھنے کا حوصلہ پیدا کیجئے- ''اے پروردگار! یہ ہے میری قوم جس نے قرآن پڑھنا ترک کر دیا تھا-'' مجھے یقین ہے کہ دین اسلام کسی سیاسی رستے سے نہیں آئے گا- مجھے اس بات کا بھی یقین ہے کہ کسی مارشل لاء یا کسی ڈکٹیٹر شپ یا کسی اور ذریعے سے دین کا نفاذ ناممکن ہوگا- دین سے حکومت آیا کرتی ہے، حکومت کے ذریعے دین کبھی نافذ ہوتے نہیں دیکھا گیا اور دین قرآن کے علاوہ کسی اور رستے سے نہیں آئے گا- ہم صرف اور صرف قرآن ہی کے ذریعے سے مسلمان بنیں گے اور اللہ سے جو قرب کا ذریعہ قرآن ہے اور کوئی نہیں-

تاریخ کے اوراق میں شہزادی زیب النساء کا ذکر ملتا ہے جو اورنگزیب عالمگیر کی عزیزہ تھی- اچھی شاعرہ تھی- شاعر اور ناقدین ایک دن اس بات پر بضد ہو گئے کہ ملکہ کی زیارت کریں گے- ملکہ چونکہ پردہ دار خاتون تھیں انہوں نے اس خواہش کے جواب میں ایک شعر لکھ کر بھیج دیا- ترجمہ: میں اپنے کلام میں یوں چھپی ہوئی ہوں جیسے پھول کی پتیوں میں خوشبو چھپی ہوئی ہوتی ہے- جو مجھ سے ملنا چاہتا ہے وہ میرے کلام کا مطالعہ کر لے- یہ شعر جب طالبان دید نے پڑھا تو ان پر سکتہ طاری ہو گیا- انہوں نے کہا کہ ملکہ نے آج ہمیں اہم نکتہ سمجھا دیا ہے-

اللہ تبارک و تعالیٰ بھی تو پردہ نشین ہیں، وہ بھی تو یہی فرماتے ہیں: میرے قریب آنا چاہتے ہو تو مجھے میرے کلام میں ڈھونڈ لو- (ڈاکٹر ملک غلام مرتضیٰ کی کتاب ''انوار القرآن'' سے ایک اقتباس)]

---۴۴- ''کیا حکم دیتے ہو تم لوگوں کو نیکی کا اور بھول جاتے ہو اپنے آپ کو؟ حالانکہ تلاوت کرتے ہو تم کتاب الٰہی کی- تو کیا پھر تم عقل سے بالکل کام نہیں

Marfat.com

لیتے۔‘‘ O---۸۹۔ ’’اور جب آئی ان کے پاس ایک کتاب اللہ تعالیٰ کی طرف سے تصدیق کرتی ہوئی ان کتابوں کی جو ان کے پاس موجود ہیں اور ان کی حالت یہ تھی اس سے پہلے کہ دُعائیں مانگا کرتے تھے فتح کی کافروں پر۔ پھر جب آ گیا ان کے پاس وہ جس کو انہوں نے پہچان بھی لیا تو ماننے سے انکار کر دیا پس پھٹکار اللہ کی ان کافروں پر۔‘‘ O---۹۰۔ ’’بہت بری ہے وہ چیز کہ بیچ دیا ہے انہوں نے اس کے بدلے میں اپنی جانوں کو، وہ یہ کہ انکار کرتے ہیں وہ اس کا جو نازل کیا ہے اللہ تعالیٰ نے محض اس ضد کی بنا پر کہ نازل کر رہا ہے اللہ اپنا فضل جس پر چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے۔ سو وہ گرفتار ہو گئے (اللہ کے) پے درپے غضب میں اور کافروں کے لئے ہے عذاب ذلت آمیز۔‘‘ O---۹۱۔ ’’اور جب کہا جاتا ہے ان سے کہ ایمان لاؤ اس پر جو نازل کیا ہے اللہ تعالیٰ نے تو وہ کہتے ہیں ایمان لاتے ہیں ہم اس پر جو نازل کیا گیا ہے ہم پر اور انکار کرتے ہیں ماننے سے ہر اس چیز کے جو اس کے علاوہ ہے۔ حالانکہ وہ حق ہے جو تصدیق کرتا ہے اس (کتاب) کی جو ان کے پاس موجود ہے۔ ان سے کہو آخر کیوں قتل کرتے رہے ہو تم اللہ کے نبیوں کو اس سے پہلے اگر تھے تم ایمان والے۔‘‘ O---۹۷۔ ’’کہہ دو جو شخص ہے دشمن جبرائیلؑ کا (اسے معلوم ہونا چاہئے) کہ جبرائیلؑ ہی نے تو اتارا ہے قرآن تمہارے قلب پر اللہ تعالیٰ کے حکم سے تصدیق کرتا ہوا ان (کتابوں) کی جو ان کے پاس پہلے سے موجود ہیں اور (قرآن) ہدایت ہے اور بشارت ہے اہل ایمان کے لئے۔‘‘ O---۹۹۔ ’’اور بیشک نازل کی ہیں ہم نے تمہاری طرف ایسی آیات جو صاف صاف (حق کا) اظہار کرنے والی ہیں اور نہیں انکار کرتے ان کا مگر وہی جو نافرمان ہیں۔‘‘ O---۱۲۱۔ ’’وہ لوگ جن کو دی ہم نے کتاب (جو) پڑھتے ہیں اسے جیسا کہ اس کے پڑھنے کا حق ہے وہی لوگ ایمان رکھتے ہیں اس پر اور جو کفر کا رویہ اختیار کرتے ہیں اس کے ساتھ سو وہی نقصان اٹھانے والے ہیں۔‘‘ O---۱۵۹۔ ’’بیشک جو لوگ چھپاتے ہیں ہمارے نازل کیے ہوئے واضح احکام کو اور ہدایت کو اس کے بعد بھی کہ کھول کر بیان کر دیے ہیں ہم نے وہ لوگوں کے لئے اس کتاب میں وہی لوگ ہیں کہ لعنت کرتا ہے ان پر اللہ بھی اور لعنت کرتے ہیں ان پر سب لعنت کرنے والے۔‘‘ O---۱۶۰۔ ’’البتہ وہ لوگ جنہوں نے توبہ کر لی اور اپنی اصلاح کر لی اور بیان کرنے لگے (جو کچھ چھپاتے تھے) تو یہی لوگ ہیں کہ میں معاف کر دوں گا ان کو اور میں ہی تو ہوں بڑا معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا۔‘‘ O---۱۷۰۔ ’’مگر جب لوگوں سے کہا جاتا ہے ’’اس کی پیروی کرو جو اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے‘‘ تو وہ کہتے ہیں نہیں بلکہ ہم اس کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا! اگرچہ ان کے باپ دادا کچھ سمجھتے نہ تھے اور نہ راہ راست پر چلتے تھے۔‘‘ O---۱۷۴۔ ’’بیشک جو لوگ چھپاتے ہیں اس کو جو نازل کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اور لیتے ہیں اس کے بدلے تھوڑی قیمت۔ یہ لوگ نہیں بھرتے اپنے پیٹ میں مگر آگ اور نہیں بات کرے گا ان سے اللہ روز قیامت اور نہ پاک کرے گا ان کو اور ان کے لئے ہے دردناک عذاب۔‘‘ O---۱۷۵۔ ’’یہ وہ لوگ ہیں کہ خریدی ہے انہوں نے گمراہی ہدایت کے بدلے میں اور عذاب مغفرت کے بدلے میں۔ سو کس قدر صبر کرنے والے ہیں دوزخ پر۔‘‘ O---۱۷۶۔ ’’یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے نازل کی ہے یہ کتاب سچائی کے ساتھ اور بیشک جنہوں نے اختلاف کیا اس کتاب میں وہ ضد میں بہت دور جا نکلے ہیں۔‘‘ O---۱۷۷۔ ’’نہیں ہے نیکی یہی کہ کر لو تم اپنے چہرے مشرق کی طرف یا مغرب کی طرف بلکہ نیکی (یہ ہے کہ) آدمی ایمان لائے اللہ تعالیٰ پر اور روز آخرت پر اور فرشتوں پر اور اللہ کی کتاب پر اور پیغمبروں پر اور دے مال اس کی محبت میں، رشتے داروں کو اور یتیموں کو اور مسکینوں کو اور مسافروں کو اور مانگنے والوں کو اور گردنیں چھڑانے میں اور قائم کرنے نماز اور دے زکوٰۃ اور (نیک وہ ہیں جو) پورا کرنے والے ہیں اپنے عہد کو جب عہد کر لیں اور ثابت قدم رہنے والے ہیں تنگدستی میں اور جسمانی تکالیف میں اور جنگ کے وقت یہی لوگ ہیں راست باز اور یہی لوگ ہیں متقی۔‘‘ O---۱۸۵۔ ’’رمضان کا مہینہ وہ (مہینہ) ہے نازل کیا گیا جس میں قرآن (جو) ہدایت ہے انسانوں کے لئے اور اس میں روشن نشانیاں ہیں ہدایت کی اور (حق کو باطل سے) جدا کرنے کی سو جو کوئی پائے تم میں سے اس مہینے کو تو لازم ہے اس پر کہ روزے رکھے اس میں اور جو شخص ہو بیمار یا سفر میں تو تعداد پوری کرے دوسرے دنوں میں (یہ حکم اس لئے دیا گیا ہے کہ) چاہتا ہے اللہ تمہارے لئے آسانی اور نہیں چاہتا تمہارے لئے دشواری اور اس لئے کہ پورا کر لو تم گنتی کو اور اس لئے کہ کبریائی بیان کرو تم اللہ تعالیٰ کی اس ہدایت پر جو عطا کی اس نے تم کو اور اس لئے بھی کہ شکر گزار بنو تم۔‘‘ O--- [رمضان میں نزول قرآن کا یہ مطلب نہیں کہ مکمل قرآن کسی ایک رمضان میں نازل ہو گیا، بلکہ یہ ہے کہ رمضان کی شب قدر میں لوح محفوظ سے آسمان دُنیا پر اتار دیا گیا اور وہاں بیت العزۃ میں رکھ دیا گیا۔ وہاں سے حسب حالت ۲۳ سالوں تک اترتا رہا۔ اس لیے یہ کہنا کہ قرآن رمضان میں، یا لیلۃ القدر، یا لیلہ مبارکہ میں اترا۔ یہ سب صحیح ہے کیونکہ لوح محفوظ سے تو رمضان میں ہی اترا ہے اور لیلۃ القدر اور لیلۃ مبارکہ یہ ایک ہی رات ہے یعنی قدر کی رات، جو رمضان میں ہی آتی ہے۔ بعض کے نزدیک اس کا مفہوم یہ ہے کہ رمضان میں نزول قرآن کا آغاز ہوا اور پہلی وحی جو غار حرا میں آئی وہ رمضان میں آئی۔ اس اعتبار سے قرآن مجید اور رمضان المبارک کا آپس میں نہایت گہرا تعلق ہے۔ اسی وجہ سے نبی کریم ﷺ اس ماہ مبارک میں حضرت جبرائیل علیہ السلام سے قرآن کا دور کیا کرتے تھے اور جس سال آپ ﷺ کی وفات ہوئی آپ ﷺ نے رمضان میں جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ دو مرتبہ دور کیا رمضان کی تین راتوں (۲۳، ۲۵ اور ۲۷) میں آپ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو باجماعت قیام اللیل بھی کرایا جس کو اب تراویح کہا جاتا ہے۔ آٹھ رکعات مع وتر گیارہ رکعات تھیں جس کی صراحت حضرت جابرؓ کی روایت (جو قیام

Marfat.com

اللیل مروزی وغیرہ میں ہے) اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں موجود ہے۔ نبی کریم ﷺ کا ۲۰ رکعات تراویح پڑھنا کسی بھی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہے۔ البتہ چونکہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے گیارہ رکعات سے زیادہ پڑھنا ثابت ہے اس وجہ سے محض نفل کی نیت سے بیس رکعتیں یا اس سے کم یا زیادہ پڑھی جاسکتی ہیں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۲۰۹۔ ''پھر اگر تم ڈگمگا گئے اس کے بعد بھی کہ آچکے ہیں تمہارے پاس واضح احکام تو جان رکھو کہ بیشک اللہ تعالیٰ زبردست ہے بڑی حکمت والا۔'' O---۲۱۳۔ ''تھے سب انسان ایک ہی امت (پھر ان میں اختلافات ہو گئے) تو بھیجے اللہ تعالیٰ نے انبیاء بشارت دینے والے اور خبردار کرنے والے اور نازل کی ان کے ساتھ اپنی کتاب مبنی برحق تاکہ فیصلہ کرے وہ لوگوں کے درمیان ان باتوں کا اختلاف کرتے تھے وہ جن میں اور نہیں اختلاف کیا کتاب میں مگر ان لوگوں نے جنہیں دی گئی تھی وہ اس کے بعد کہ آچکے تھے ان کے پاس واضح احکام محض آپس کی ضد کی بنا پر پھر ہدایت دی اللہ نے ان لوگوں کو جو ایمان لائے (محمد ﷺ پر) ان باتوں میں جن میں اختلاف کیا کرتے تھے (پہلے لوگ) حق کی اپنے حکم سے اور اللہ ہی ہدایت دیتا ہے جسے چاہے سیدھے راہ کی۔'' O---۲۳۱۔ ''اور مت بناؤ احکام الٰہی کو ہنسی کھیل اور یاد کرو اللہ تعالیٰ کے احسان کو جو تم پر ہے اور اس کو بھی کہ نازل کی اس نے تم پر کتاب اور حکمت جن کے ذریعہ سے نصیحت کرتا ہے تم کو اور ڈرتے رہو اللہ سے اور جان رکھو کہ اللہ سب کچھ جانتا ہے۔'' O ---۲۸۵۔ ''یہ سب ایمان رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر۔'' O

(**سورۃ آل عمران ۳**) ---۳۔ ''اسی نے نازل کی ہے تم پر یہ کتاب حق کے ساتھ تصدیق کرتی ہوئی ان کتابوں کی جو اس سے پہلے موجود تھیں اور اسی نے نازل کی تورات اور انجیل۔'' O---۴۔ ''اس سے پہلے انسانوں کی ہدایت کے لئے اور اسی نے نازل کیا فرقان، بیشک جن لوگوں نے انکار کیا آیات الٰہی کا انہی کے لئے عذاب سخت ترین اور اللہ غالب ہے، برائی کا بدلہ دینے والا ہے۔'' O---۷۔ ''وہی تو ہے جس نے نازل کی تم پر کتاب، اس میں آیات محکمات بھی ہیں وہی کتاب کی بنیاد ہیں اور کچھ دوسری متشابہات ہیں۔ سو وہ لوگ جن کے دلوں میں کجی ہے وہ تو پیچھے پڑے رہتے ہیں ان آیات کے جو متشابہ ہیں۔ ان میں سے تلاش میں فتنے کی اور تلاش میں اس کی حقیقت و ماہیت کے جبکہ نہیں جانتا اس کی حقیقت و ماہیت مگر اللہ اور وہ لوگ جو پختہ کار ہیں علم میں کہتے ہیں ایمان لائے ہم اس پر۔ سب کا سب ہمارے رب کی طرف سے ہے اور نہیں سمجھتے (یہ نکتہ) مگر دانشمند لوگ۔'' O---[تفسیر کے لیے باب ہذا، مضمون: آیات محکمات و متشابہات] ---۲۳۔ ''کیا نہیں دیکھا تم نے ان لوگوں کو جنہیں دیا گیا تھا کچھ حصہ کتاب میں سے (تورات)، بلایا جاتا ہے انہیں کتاب اللہ کی طرف تاکہ فیصلہ کرے یہ ان کے درمیان تو پہلو تہی کرتا ہے ایک گروہ ان میں سے اور (اس فیصلہ سے) منہ پھیر جاتا ہے۔'' O---۲۴۔ ''یہ (روش) اس وجہ سے ہے کہ وہ کہتے ہیں ہرگز نہیں چھوئے گی ہمیں دوزخ کی آگ مگر چند دن گنتی کے اور فریب میں مبتلا کر رکھا ہے ان کو ان کے دین کے بارے میں ان باتوں نے جو وہ از خود گھڑتے رہتے ہیں۔'' O---۲۵۔ ''پھر کیا کیفیت ہوگی جب جمع کریں گے ہم ان کو اس دن کوئی شک نہیں جس کے آنے میں اور پورا پورا دیا جائے گا بدلہ ہر شخص کو اس کے عملوں کا اور کسی کی ذرا بھی حق تلفی نہ کی جائے گی۔'' O---۷۸۔ ''اور بلاشبہ ان میں ایک گروہ (ایسا بھی ہے) جو مروڑ کر اپنی زبانوں کو پڑھتا ہے کتاب تاکہ گمان کرو تم کہ کتاب اللہ میں سے ہے۔ حالانکہ نہیں ہوتا وہ کتاب اللہ میں سے اور کہتے ہیں وہ کہ یہ اللہ کے پاس سے آیا ہے حالانکہ نہیں ہے وہ اللہ کی طرف سے اور بولتے ہیں وہ اللہ کے بارے میں جھوٹ جانتے بوجھتے۔'' O---۷۹۔ ''نہیں زیب دیتا کسی انسان کو جسے دی ہو اللہ تعالیٰ نے کتاب و حکمت اور نبوت پھر وہ کہے لوگوں سے کہ بن جاؤ تم میرے بندے اللہ کو چھوڑ کر بلکہ (وہ تو یہی کہے گا) کہ بن جاؤ تم اللہ والے کیونکہ تم تعلیم دیتے ہو کتاب الٰہی کی اور اس بنا پر بھی کہ تم پڑھتے ہو خود بھی (اللہ کی کتاب)۔---۸۰۔ ''اور نہ حکم دے گا وہ تم کو کہ بنالو تم فرشتوں کو اور نبیوں کو اپنا رب۔ کیا وہ حکم دے گا تم کو کفر کا بعد اس کے کہ تم مسلمان ہو چکے ہو۔'' O---۱۶۴۔ ''یقیناً بڑا احسان کیا ہے اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر کہ بھیجا ان میں ایک رسول ﷺ انہی میں سے جو پڑھ کر سناتا ہے انہیں اللہ کی آیات اور تزکیہ (نفس) کرتا ہے ان کا اور تعلیم دیتا ہے ان کو کتاب اللہ کی اور سکھاتا ہے ان کو حکمت اگرچہ تھے وہ اس سے پہلے یقیناً کھلی گمراہی میں۔'' O---[اس آیت میں نبوت کے تین اہم مقاصد بیان کیے گئے ہیں: ۱۔ تلاوت آیات۔ ۲۔ تزکیہ۔ ۳۔ تعلیم کتاب و حکمت۔ تعلیم کتاب میں تلاوت از خود آجاتی ہے، تلاوت کے ساتھ ہی تعلیم ممکن ہے، تلاوت کے بغیر تعلیم کا تصور ہی نہیں۔ اس کے باوجود تلاوت کو الگ ایک مقصد کے طور پر ذکر کیا گیا ہے جس سے اس نکتے کی وضاحت مقصود ہے کہ تلاوت بجائے خود ایک مقدس اور نیک عمل ہے، چاہے پڑھنے والا اس کا مفہوم سمجھے یا نہ سمجھے۔ قرآن کے معانی و مطالب کو سمجھنے کی کوشش کرنا یقیناً ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے۔ لیکن جب تک یہ مقصد حاصل نہ ہو یا اتنی فہم و استعداد بہم نہ پہنچ جائے، تلاوت قرآن سے اعراض یا غفلت جائز نہیں۔ تزکیے سے مراد عقائد اور اعمال و اخلاق کی اصلاح ہے جس طرح آپ ﷺ نے انہیں شرک سے ہٹا کر توحید پر لگایا اسی طرح نہایت بداخلاق اور بداطوار قوم کو اخلاق و کردار کی رفعتوں سے ہمکنار کر دیا، حکمت سے مراد اکثر مفسرین کے نزدیک حدیث ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ النساء ۴**) ---۴۷۔ ''اے لوگو جنہیں دی گئی ہے کتاب، ایمان لاؤ اس کتاب پر جو نازل کی ہے ہم نے جو تصدیق کرنے والی ہے اس کتاب کی جو

Marfat.com

تمہارے پاس ہے قبل اس کے کہ ہم مسخ کر دیں چہروں کو اور پھیر دیں ان کو ان کی پیٹھ کی طرف یا لعنت کریں ہم ان پر جیسے لعنت کی تھی ہم نے اصحاب سبت پر اور (یاد رکھو) ہے اللہ تعالیٰ کا حکم نافذ ہو کر رہنے والا۔'' ۞ ---۸۲۔ ''کیا یہ لوگ (ذرا بھی) غور نہیں کرتے قرآن میں اور اگر کہیں ہوتا یہ غیر اللہ کی طرف سے تو ضرور پاتے یہ اس میں بہت زیادہ اختلاف۔'' O --- [قرآن کریم سے راہنمائی حاصل کرنے کے لیے اس میں غور و تدبر کی تاکید کی جارہی ہے اور اس کی صداقت جانچنے کے لیے ایک معیار بھی بتلایا گیا ہے کہ اگر یہ کسی انسان کا بنایا ہوا کلام ہوتا (جیسا کہ کفار کا خیال ہے) تو اس کے مضامین اور بیان کردہ واقعات میں تعارض و تناقص ہوتا۔ کیونکہ ایک تو یہ کوئی چھوٹی سی کتاب نہیں ہے۔ ایک ضخیم اور مفصل کتاب ہے، جس کا ہر حصہ اعجاز و بلاغت میں ممتاز ہے۔ حالانکہ انسان کی بنائی ہوئی بڑی تصنیف میں زبان کا معیار اور اس کی فصاحت و بلاغت قائم نہیں رہتی۔ دوسرے، اس میں پچھلی قوموں کے واقعات بھی بیان کیے گئے ہیں۔ جنہیں اللہ عالم الغیوب کے سوا کوئی اور بیان نہیں کر سکتا۔ تیسرے ان حکایات و قصص میں نہ باہمی تعارض و تضاد ہے اور نہ ان کا چھوٹے سے چھوٹا کوئی جز یہ قرآن کی کسی اصل سے ٹکراتا ہے۔ حالانکہ ایک انسان گزشتہ واقعات بیان کرے تو تسلسل کی کڑیاں ٹوٹ ٹوٹ جاتی ہیں اور ان کی تفصیلات میں تعارض و تضاد واقع ہو جاتا ہے۔ قرآن کریم کے ان تمام انسانی کوتاہیوں سے مبرا ہونے کے صاف معنی یہ ہیں کہ یہ یقیناً کلام الٰہی ہے جو اس نے فرشتے کے ذریعے سے اپنے آخری پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل فرمایا ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۱۰۵۔ ''بیشک ہم ہی نے نازل کی ہے تمہاری طرف (اے نبی ﷺ) یہ کتاب حق کے ساتھ تاکہ تم فیصلے کرو لوگوں کے درمیان اس (علم و حکمت) کے مطابق جو سکھائی ہے تم کو اللہ تعالیٰ نے اور مت ہو تم خیانت کرنے والوں کے طرفدار۔'' ۞ [تفسیر کے لیے باب نمبر ۷، مضمون: عدل و انصاف] ---۱۶۶۔ ''ہاں اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ اس نے جو اتارا ہے اپنے علم کے ساتھ اتارا ہے اور فرشتے بھی گواہی دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔'' O ---۱۶۷۔ ''جو لوگ انکار کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکتے ہیں وہ دور گمراہی میں بھٹکے ہوئے ہیں۔'' O ---۱۶۸۔ ''جو لوگ انکار کرتے ہیں اور ظلم کرتے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ ہرگز نہ بخشے گا اور نہ انہیں راہ دکھائے گا۔'' O ---۱۶۹۔ ''سوائے جہنم کی راہ کے جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ بات اللہ تعالیٰ کے لئے آسان ہے۔'' O ---۱۷۴۔ ''اے لوگو! تمہارے رب کی طرف سے واضح دلیل آچکی ہے اور ہم نے تمہاری طرف روشن نور نازل کر دیا ہے۔'' O ---۱۷۵۔ ''سو وہ جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے ہیں اور اسے مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہیں۔ انہیں وہ اپنی رحمت اور فضل میں داخل کرے گا اور انہیں اپنی طرف سیدھی راہ دکھائے گا۔'' O

(**سورۃ المائدۃ ۵**) ---۱۵۔ ''اے اہل کتاب! تمہارے پاس ہمارا رسول آگیا ہے، جو اس میں سے جو تم کتاب خدا سے چھپاتے ہو بہت کچھ تم پر واضح کرتا ہے، اور بہت باتوں کو جانے بھی دیتا ہے۔ ہاں! تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور اور واضح کتاب آ گئی ہے۔'' O ---۱۶۔ ''جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو اس کی خوشنودی پر چلتے ہیں سلامتی کے رستے دکھائے گا، اور اپنے حکم سے انہیں اندھیروں سے روشنی کی طرف نکال لے جائے گا، اور سیدھی راہ کی طرف ان کی راہنمائی کرے گا۔'' O ---۴۸۔ ''اور ہم نے تیری طرف سچائی کے ساتھ کتاب نازل کی ہے جو اس کی جو کتاب خدا میں سے پہلے موجود ہے تصدیق کرتی ہے اور اس کی محافظ ہے۔ پس تو لوگوں کے درمیان اس کے مطابق جو اللہ تعالیٰ نے اتارا ہے فیصلہ کر اور سچائی کو جو تیرے پاس آئی ہے چھوڑ کر ان کی خواہشوں کے پیچھے نہ چل۔ ہم نے تم میں سے ہر ایک (قوم) کے لئے ایک چلن اور ایک راستہ مقرر کر دیا ہے، اور اگر چاہتا اللہ تعالیٰ تو تم سب کو ایک ہی امت بنا دیتا۔ لیکن یہ اس لئے ہے تاکہ تمہیں اس سے جو اس نے تمہیں دیا ہے آزمائے۔ پس تم نیکیوں کی طرف لپکو۔ اللہ تعالیٰ ہی کی طرف تم سب کی واپسی ہو گی پھر وہ تمہیں ان باتوں کا پتہ دے گا جن میں تم اختلاف کرتے ہو۔'' O --- [ہر آسمانی کتاب اپنے سے ماقبل کتاب کی مصدق رہی ہے جس طرح قرآن پچھلی تمام کتابوں کا مصدق ہے اور تصدیق کا مطلب ہے کہ یہ ساری کتابیں فی الواقع اللہ کی نازل کردہ ہیں۔ لیکن قرآن مصدق ہونے کے ساتھ ساتھ مہیمن (محافظ، امین، شاہد، اور حاکم) بھی ہے۔ یعنی پچھلی کتابوں میں چونکہ تحریف و تغییر بھی ہوئی ہے اس لیے قرآن کا فیصلہ ناطق ہوگا، جس کو یہ صحیح قرار دے گا وہی صحیح ہے، باقی باطل ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۸۳۔ ''اور جب وہ سنتے ہیں جو اس رسول ﷺ کی طرف نازل کیا گیا ہے تو تو دیکھتا ہے کہ ان کی آنکھوں سے آنسو امڈ رہے ہیں۔ اس لئے کہ انہوں نے سچائی کو پہچان لیا ہے وہ کہتے ہیں ہمارے رب! ہم ایمان لے آئے سو ہمیں گواہوں میں لکھ لے۔'' O --- [شاہ حبشہ نجاشی کے ستر افراد حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں مدینہ طیبہ حاضر ہوئے اور کلام پاک سن کر ان کی یہ حالت ہوئی]

(**سورۃ الانعام ۶**) ---۷۔ ''اگر ہم تجھ پر کاغذ پر لکھا نازل کرتے، پھر وہ اسے اپنے ہاتھوں سے چھو لیتے تو بھی یہ کافر کہتے ''یہ محض کھلا جادو ہے۔'' O ---۱۹۔ ''آپ کہیے کہ سب سے بڑی چیز گواہی دینے کے لئے کون ہے، آپ کہیے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ گواہ ہے اور میرے پاس یہ قرآن بطور وحی کے بھیجا گیا ہے تاکہ میں اس قرآن کے ذریعہ سے تم کو اور جس جس کو یہ قرآن پہنچے ان سب کو ڈراؤں کیا تم سچ مچ یہی گواہی دو گے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کچھ اور معبود بھی ہیں، آپ کہہ دیجیے کہ میں تو گواہی نہیں دیتا۔ آپ فرما دیجیے کہ بس وہ تو ایک ہی معبود ہے اور بے شک میں تمہارے شرک سے بیزار ہوں۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۷، مضمون: تبلیغ دین) ---۶۶۔ ''اور آپ کی قوم اس کی تکذیب کرتی ہے حالانکہ وہ یقینی ہے۔ آپ کہہ دیجیے کہ میں تم پر

Marfat.com

تعینات نہیں کیا گیا ہوں۔'' O---۹۲۔ ''اور یہ کتاب جو ہم نے اتاری ہے برکت والی اور اس کی تصدیق کرنے والی ہے جو سامنے موجود ہے اور اس لئے ہے تا کہ تو بستیوں کی ماں (مکہ) کو اور ان کو جو اس کے ارد گرد رہتے ہیں خبردار کرے اور وہ جن کو آخرت کا یقین ہے وہ اس پر ایمان لاتے ہیں اور وہ اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔'' O---۱۱۰۔ ''اور ہم ان کے دلوں اور ان کی آنکھوں کو اسی طرح الٹ دیں گے جس طرح پہلی بار وہ اس (قرآن) پر ایمان نہیں لائے تھے اور ہم انہیں ان کی اس سرکشی میں سرگرداں چھوڑ دیں گے۔'' O---۱۱۴۔ ''تو کیا میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی ثالث تلاش کروں حالانکہ وہی تو ہے جس نے تمہاری طرف واضح کتاب نازل کی ہے اور وہ لوگ جنہیں ہم نے کتاب دی تھی جانتے ہیں کہ یہ (کتاب) تیرے رب کی طرف سے سچائی کے ساتھ اتری ہے پس تو شک کرنے والوں میں ہرگز نہ ہونا۔'' O---۱۱۵۔ ''اور (یاد رکھ) تیرے رب کی بات سچائی اور انصاف میں کامل ہے کوئی اس کی باتوں کو بدلنے والا نہیں اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔'' O---۱۵۵۔ ''اور یہ برکت والی کتاب ہے جو ہم نے اتاری ہے۔ اس کی پیروی کرو اور خوف خدا کرو۔ تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔'' O---۱۵۶۔ ''اس لئے ہے کہ تم نہ کہو کہ کتاب تو صرف ہم سے پہلے دو گروہوں (یہود و نصاریٰ) پر اتاری گئی اور ہم ان لوگوں کے پڑھنے پڑھانے سے بے خبر تھے۔'' O---۱۵۷۔ ''یا یہ نہ کہو کہ اگر ہم پر کتاب اتاری جاتی تو ہم ان سے زیادہ راہ راست پر ہوتے۔ لو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک واضح دلیل اور ہدایت اور رحمت آ گئی ہے۔ اب اس سے بڑا ظالم کون ہے جو اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو جھٹلاتا ہے اور ان سے کترا جاتا ہے جو لوگ ہماری آیتوں سے کتراجاتے ہیں ہم انہیں اس کترانے کا بدلہ برے عذاب سے دیں گے۔'' O

(سورۃ الاعراف ۷)---۱۔ ''ال م ص۔'' O---۲۔ ''ایک کتاب ہے جو تیری طرف نازل کی گئی ہے۔ پس اس سے تیرے سینے میں کوئی تنگی نہ ہونی چاہئے (یہ اس لئے ہے) تا کہ تو اس کے ذریعے سے ڈرائے اور مومنوں کے لئے نصیحت ہو۔'' O---۳۔ ''تمہارے رب کی جانب سے جو تمہاری طرف نازل کیا گیا ہے اس کی پیروی کرو اور اس کے سوا اور دوستوں کے پیچھے نہ چلو۔ مگر تم کم ہی نصیحت لیتے ہو۔'' O---۵۲۔ ''اور ہم ان کے پاس ایک کتاب لائے ہیں جسے ہم نے علم کے رو سے کھول کر بیان کر دیا ہے اور جو ایمان والے لوگوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔'' O---۵۳۔ ''کیا وہ صرف اس کے نتیجے کا انتظار کر رہے ہیں؟ جس دن اس کا نتیجہ آئے گا، وہ لوگ جنہوں نے اسے پہلے بھلا رکھا تھا کہیں گے ''بیشک ہمارے رب کے رسول سچائی لے کر آئے تھے، اب کیا ہمارے لئے کوئی سفارش کرنے والے ہیں کہ ہماری سفارش کریں، یا ہم واپس جائیں پھر ہم ان کے علاوہ عمل کریں جو ہم کیا کرتے تھے؟'' انہوں نے اپنے آپ کو ہی نقصان پہنچایا ہے اور جو باتیں انہوں نے گھڑ رکھی تھیں ان سے کھو گئیں۔'' O---۱۵۷۔ ''جو لوگ بے پڑھے نبی رسول ﷺ کی پیروی کرتے ہیں جسے وہ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں جو انہیں پسندیدہ باتوں کی تلقین کرتا ہے، ناپسندیدہ باتوں سے منع کرتا ہے، پاکیزہ چیزوں کو ان کے لئے حلال کرتا ہے، گندی چیزوں کو ان پر حرام کرتا ہے اور ان کے بوجھ اور طوق جو ان پر پڑے ہیں اتروا تا ہے۔ ہاں! جو لوگ اس پر ایمان لائے، اس کی حمایت کی، اس کی مدد کی اور اس نور کے پیچھے چلے جو اس کے ساتھ نازل کیا گیا وہی کامیاب ہوں گے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۴، مضمون: مرتبہ رسول ﷺ]---۱۷۰۔ ''اور وہ لوگ جو کتاب خدا کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں بیشک ہم اصلاح کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتے۔'' O---۱۹۶۔ ''بیشک میرا رفیق اللہ تعالیٰ ہے جس نے کتاب نازل کی ہے اور وہی درست کام کرنے والوں کی رفاقت کرتا ہے۔'' O---۲۰۴۔ ''اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے سنو اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔'' O

(سورۃ الانفال ۸)---۲۔ ''مومن صرف وہ لوگ ہیں جن کے دل جب اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے ڈر جاتے ہیں، اور جب انہیں اس کی آیتیں سنائی جاتی ہیں تو وہ ان کا ایمان بڑھا دیتی ہیں اور وہ اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۷، مضمون: ایمان]

(سورۃ التوبہ ۹)---۶۔ ''اور اگر مشرکوں میں سے کوئی تجھ سے پناہ مانگے تو اسے پناہ دے دو۔ یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کا کلام سنے پھر اسے اس کی محفوظ جگہ پر پہنچا دو یہ اس لئے کہ وہ ایسے لوگ ہیں جو علم نہیں رکھتے۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۵، مضمون: حضرت محمد ﷺ)---۱۱۱۔ ''اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے مال خرید لئے ہیں کہ بدلے میں انہیں جنت ملے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جنگ کرتے ہیں پھر قتل کرتے ہیں اور قتل کئے جاتے ہیں۔ یہ سچا وعدہ تورات، انجیل اور قرآن کے مطابق اس کے ذمے ہے اور کون اللہ تعالیٰ سے زیادہ اپنے وعدے کو پورا کرنے والا ہے۔ سو اپنے سودے پر جو تم نے اس سے کیا ہے خوشیاں مناؤ اور یہی بڑی کامیابی ہے۔'' O

(سورۃ یونس ۱۰)---۱۔ ''ال ر۔ یہ حکمت بھری کتاب کی آیتیں ہیں۔'' O---۱۵۔ ''اور جب انہیں ہماری واضح آیتیں سنائی جاتی ہیں تو وہ لوگ جو ہمیں ملنے کی توقع نہیں رکھتے کہتے ہیں اس کے علاوہ کوئی قرآن لے آیا اسے بدل دے۔ کہو، مجھے روا نہیں کہ میں اسے اپنی طرف سے بدل دوں۔ میں تو صرف اس کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف وحی کیا جاتا ہے۔ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو میں ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔'' O---۳۷۔ ''اور یہ قرآن ایسا نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا گھڑ لیا جائے۔ بلکہ یہ اس کی جو سامنے موجود ہے تصدیق ہے اور اس میں شک نہیں کہ یہ جہان کے آقا کی طرف سے

Marfat.com

ان کی کتاب کا کھلا بیان ہے۔'' O---۳۸۔ ''یا کیا وہ کہتے ہیں کہ اس نے اسے گھڑ لیا ہے- کہو، تو تم بھی اس کی طرح کی کوئی سورت لے آؤ اور اللہ تعالیٰ کے سوا جسے بلا سکتے ہو بلا لو اگر تم سچے ہو۔'' O---۳۹۔ ''نہیں- انہوں نے اس چیز کو جھٹلایا ہے جس کے علم پر وہ حاوی نہیں ہو سکے اور جس کا نتیجہ ابھی ان کے سامنے نہیں آیا- اسی طرح ان سے پہلے لوگوں نے بھی جھٹلایا پھر دیکھ کہ ظالموں کا انجام کیسا ہوا۔'' O---۴۰۔ ''اور ان میں کچھ اس پر ایمان رکھتے ہیں اور کچھ اس پر ایمان نہیں رکھتے اور تیرا رب فسادیوں کو خوب جانتا ہے۔'' O---۵۷۔ ''اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت اور جو سینوں میں ہے اس کی شفا اور مومنوں کے لئے ہدایت اور رحمت آ گئی ہے۔'' O---[یہ سب صفات قرآن کریم کی ہیں- قرآن اول سے آخر تک نصیحت ہے جو لوگوں کو ہلاک اور مضر باتوں سے روکتا ہے- دلوں کی بیماریوں کے لئے نسخہ شفا ہے، اللہ اور رضائے خداوندی کا راستہ بتاتا ہے اور اپنے ماننے والوں کو دنیا اور آخرت میں رحمت الٰہیہ کا مستحق ٹھہراتا ہے- ان چار لفظوں سے شریعت، طریقت، حقیقت، اور نبوت و خلافت کی طرف علی الترتیب اشارہ کیا ہے۔ (از تفسیر مولانا شبیر احمد عثمانی)]---۵۸۔ ''یہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور اس کی رحمت سے ہے- پس اس پر انہیں خوشی منانی چاہئے- یہ ان چیزوں سے بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں۔'' [یعنی اصل چیز خدا کا فضل و رحمت ہے انسان کو اسی کی تلاش کرنی چاہئے- مال و دولت جاہ و حشم سب اس کے مقابلہ میں ہیچ ہیں۔ (از تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانی) نیز تفسیر کے لیے باب نمبر ۸ مضمون: اللہ تعالیٰ کا فضل]---۵۹۔ ''کہہ دیجئے! کیا تم نے غور کیا کہ اللہ تعالیٰ نے جو رزق تمہارے لئے اتارا ہے اس میں سے تم نے حرام اور حلال بنا لئے ہیں؟ کہو، کیا اللہ تعالیٰ نے تمہیں اجازت دی ہے یا تم اللہ تعالیٰ کے بارے میں باتیں گھڑ لیتے ہو۔'' O---[قرآن جو نصیحت، شفا، ہدایت اور رحمت بن کر آیا ہے وہی احکام الٰہیہ کی معرفت اور حلال حرام کی تمیز اسی سے ہو سکتی ہے نہ کہ تمہاری اپنی آراء سے۔ (از تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانی)]---۶۱۔ ''اور جو جس حال میں بھی ہو اور تو اس بارے میں جو قرآن بھی پڑھتا ہو- اور تم لوگ جو کام بھی کرتے ہو ہم تمہیں دیکھ رہے ہوتے ہیں جب تم اس میں مشغول ہوتے ہو اور تیرے رب سے ذرہ برابر شے نہ زمین میں چھپتی ہے اور نہ آسمانوں میں اور نہ اس سے چھوٹی اور نہ بڑی مگر وہ ایک واضح کتاب میں ہوتی ہے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱ مضمون: اللہ تعالیٰ دلوں کے بھید جانتا ہے]---۹۴۔ ''ہاں! اگر تو اس بارے میں جو ہم نے تیری طرف نازل کیا ہے شک میں ہے تو ان سے پوچھ لے جو تجھ سے پہلے کتاب پڑھتے ہیں- تیرے رب کی طرف سے حق آیا ہے سو تو شک کرنے والوں میں ہرگز نہ ہوا۔'' O---۹۵۔ ''اور نہ ان میں ہونا جو اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو جھٹلاتے ہیں ورنہ تو نقصان پانے والوں میں ہو جائے گا۔'' O---۱۰۸۔ ''کہہ دیجئے- اے لوگو! تمہارے رب کی طرف سے حق آ گیا ہے اب جو راہ پر چلا تو وہ اپنے لئے ہی چلتا ہے اور جو بھٹک گیا تو وہ اپنے خلاف ہی بھٹکتا ہے اور میں تمہارا کچھ ذمہ دار نہیں۔'' O---[حق سے مراد قرآن اور دین اسلام ہے جس میں توحید الٰہی اور رسالت محمد ﷺ پر ایمان نہایت ضروری ہے- (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

سورۃ ھود (۱۱)---۱۔ ''ال ر- ایک کتاب ہے جس کے نشان پختہ کر دیئے گئے ہیں پھر وہ ایک حکمت والے خبر رکھنے والے کی طرف سے کھول کر بیان کر دیئے گئے ہیں۔'' O---۱۳۔ ''یا کیا وہ کہتے ہیں اس نے اسے گھڑ لیا ہے- کہہ دیجئے تم بھی اس کی مانند گھڑی ہوئی دس سورتیں لے آؤ اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جسے بلا سکتے ہو بلا لو اگر تم سچے ہو۔'' O---۱۴۔ ''پھر اگر وہ تمہیں جواب نہ دے سکیں تو جان لو کہ وہ اللہ تعالیٰ کے علم کے ساتھ اترا ہے اور یہ کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو کیا تم فرمانبردار ہو گے۔'' O---۱۷۔ ''تو کیا وہ جو اپنے رب کی واضح دلیل پر ہے اور اس کی طرف سے ایک گواہ اسے پڑھتا بھی ہے اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب پیشوا اور رحمت تھی؟ وہی اس پر ایمان رکھتا ہے اور ان لشکروں میں جو اس کا انکار کرتا ہے آگ اس کے وعدے کی جگہ ہے اور تجھے اس میں کوئی شک نہ ہو بیشک یہ تیرے رب کی طرف سے سچ ہے لیکن اکثر لوگ یقین نہیں کرتے۔'' O

سورۃ یوسف (۱۲)---۱۔ ''الر- یہ روشن کتاب کی آیتیں ہیں۔'' O---۲۔ ''یقیناً ہم نے اس قرآن کو عربی زبان میں نازل فرمایا ہے کہ تم سمجھ سکو۔'' O---[آسمانی کتابوں کے نزول کا مقصد لوگوں کی راہنمائی ہے اور یہ مقصد اسی وقت حاصل ہو سکتا ہے جب وہ کتاب اس زبان میں ہو جس کو وہ سمجھ سکیں- اس لیے ہر آسمانی کتاب اسی قومی زبان میں نازل ہوئی جس قوم کی ہدایت کے لئے وہ اتاری گئی تھی- قرآن کریم کے مخاطب اول چونکہ عرب تھے اس لئے قرآن بھی عربی زبان میں نازل ہوا- علاوہ ازیں عربی زبان اپنی فصاحت و بلاغت اور اعجاز اور ادائے معانی کے لحاظ سے دنیا کی بہترین زبان ہے- اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس اشرف الکتب (قرآن مجید) کو اشرف اللغات (عربی) میں اشرف الرسل (حضرت محمد ﷺ) پر اشرف الملائکہ (جبرائیل) کے ذریعے نازل کیا اور مکہ معظمہ جہاں اس کا آغاز ہوا دنیا کا اشرف ترین مقام ہے اور جس مہینے میں اس کے نزول کی ابتدا ہوئی وہ بھی اشرف ترین مہینہ رمضان المبارک ہے- (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۳۔ ''ہم آپ کے سامنے بہترین بیان پیش کرتے ہیں- اس وجہ سے کہ ہم نے آپ کی جانب یہ قرآن وحی کے ذریعے نازل کیا ہے اور یقیناً آپ اس سے پہلے بے خبروں میں سے تھے۔'' O---۱۱۱۔ ''ان کے بیان میں عقل والوں کے لئے یقیناً نصیحت اور عبرت ہے، یہ کوئی جھوٹ بنائی ہوئی بات نہیں بلکہ یہ تصدیق ہے ان کتابوں کی جو اس سے پہلے کی ہیں، کھول کھول کر بیان کرنے والا ہے ہر چیز کو اور ہدایت اور رحمت

Marfat.com

ہے ایمان دار لوگوں کے لئے۔"O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: باعثِ عبرت)

(**سورۃ الرعد ۱۳**)---۱۔"ال م ر۔ یہ قرآن کی آیتیں ہیں اور جو کچھ آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے اتارا جاتا ہے سب حق ہے لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔"O---۱۹۔"کیا وہ ایک شخص جو یہ علم رکھتا ہو کہ آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے جو اتارا گیا ہے وہ حق ہے اس شخص جیسا ہو سکتا ہے جو اندھا ہو۔ نصیحت تو وہی قبول کرتے ہیں جو عقلمند ہوں۔"O---۳۱۔"اگر (بالفرض) کے کسی قرآن (آسمانی کتاب) کے ذریعے پہاڑ چلا دیئے جاتے یا زمین ٹکڑے ٹکڑے کر دی جاتی یا مردوں سے باتیں کرا دی جاتیں (پھر بھی وہ ایمان نہ لاتے) بات یہ ہے کہ سب کام اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ تو کیا ایمان والوں کو اس بات پر دل جمعی نہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو تمام لوگوں کو ہدایت دے دے۔ کفار کو تو ان کے کفر کے بدلے ہمیشہ ہی کوئی نہ کوئی سخت سزا پہنچتی رہے گی یا ان کے مکانوں کے قریب نازل ہوتی رہے گی۔ تاوقتیکہ وعدہ الٰہی آ پہنچے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ وعدہ خلافی نہیں کرتا۔"O---[ہر آسمانی کتاب کو قرآن کہا جاتا ہے جس طرح ایک حدیث مبارک میں آتا ہے کہ حضرت داؤدؑ جانور کو تیار کرنے کا حکم دیتے اور اتنی دیر میں ایک مرتبہ قرآن کا ورد کر لیتے۔ یہاں ظاہر ہے قرآن سے مراد زبور ہے مطلب آیت کا یہ ہے کہ اگر پہلے کوئی آسمانی کتاب ایسی نازل ہوئی ہوتی کہ جسے سن کر پہاڑ رواں دواں ہو جاتے یا زمین کی مسافت طے ہو جاتی یا مردے بول اٹھتے تو قرآن کریم کے اندر یہ خصوصیت بدرجہ اولیٰ موجود ہوتی۔ کیونکہ یہ اعجاز و بلاغت میں پچھلی تمام کتابوں سے فائق ہے اور بعض نے اس کا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ اگر اس قرآن کے ذریعے سے یہ معجزات ظاہر ہوتے تب بھی یہ کفار ایمان نہ لاتے۔ کیونکہ ایمان لانا نہ لانا یہ اللہ تعالیٰ کی مشیت پر موقوف ہے معجزوں پر نہیں۔ اسی لئے فرمایا سب کام اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۳۶۔"جنہیں ہم نے کتاب دی ہے وہ تو جو کچھ آپ پر اتارا جاتا ہے اس سے خوش ہوتے ہیں اور دوسرے فرقے اس کی بعض باتوں کے منکر ہیں۔ آپ اعلان کر دیجئے کہ مجھے تو صرف یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کروں اور اس کے ساتھ شریک نہ کروں۔ میں اسی کی طرف بلا رہا ہوں اور اسی کی جانب میرا لوٹنا ہے۔"O---۳۷۔"اسی طرح ہم نے اس قرآن کو عربی زبان کا فرمان اتارا ہے۔ اگر آپ نے ان کی خواہشوں کی پیروی کر لی اس کے بعد کہ آپ کے پاس علم آ چکا ہے تو اللہ تعالیٰ (کے عذابوں) سے آپ کو کوئی حمایتی ملے گا اور نہ بچانے والا۔"O

(**سورۃ ابراھیم ۱۴**)---۱۔"الرا۔ یہ عالی شان کتاب ہم نے آپ کی طرف اتاری ہے کہ آپ لوگوں کو اندھیروں سے اجالے کی طرف لائیں ان کے پروردگار کے حکم سے زبردست اور تعریفوں والے اللہ کی طرف۔"O---۵۲۔"یہ قرآن تمام لوگوں کے لئے اطلاع نامہ ہے کہ اس کے ذریعہ سے وہ ہوشیار کر دیئے جائیں اور بخوبی معلوم کر لیں کہ اللہ تعالیٰ ایک ہی معبود ہے اور تاکہ عقلمند لوگ سوچ سمجھ لیں۔"O

(**سورۃ الحجر ۱۵**)---۱۔"ال ر۔ یہ کتاب الٰہی کی آیتیں ہیں اور کھلے اور روشن قرآن کی۔"O---۶۔"انہوں نے کہا کہ اے وہ شخص جس پر قرآن اتارا گیا ہے یقیناً تو کوئی دیوانہ ہے۔"O---۹۔"ہم نے ہی اس قرآن کو نازل فرمایا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔"O---[یعنی اس کو دست برد زمانہ سے اور تحریف سے بچانا یہ ہمارا کام ہے۔ چنانچہ قرآن آج تک اسی طرح محفوظ ہے جس طرح یہ اترا تھا۔ گمراہ فرقے اپنے اپنے گمراہانہ عقائد کے اثبات کے لئے اس کی آیات میں معنوی تحریف تو کرتے رہے ہیں اور آج بھی کرتے ہیں۔ لیکن پچھلی کتابوں کی طرح یہ لفظی تحریف اور تغیر سے محفوظ ہے۔ علاوہ ازیں اہل حق کی ایک جماعت بھی تحریفات معنوی کا پردہ چاک کرنے کے لئے ہر دور میں موجود رہی ہے جو ان کے گمراہانہ عقائد اور غلط استدلالات کے تار و پود بکھیرتی رہی ہے اور آج بھی وہ اس محاذ پر سرگرم عمل ہے۔ علاوہ ازیں قرآن کو یہاں ذکر (نصیحت) کے لفظ سے تعبیر کیا ہے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کریم کے اہل جہاں کے لئے "ذکر" (یاد دہانی اور نصیحت ہونے) کے پہلو کو نبی ﷺ کی سیرت کے تابندہ نقوش اور آپ کے فرمودات کو بھی محفوظ کر کے قیامت تک کے لئے باقی رکھا گیا یہ گویا قرآن کریم اور سیرت نبوی ﷺ کے حوالے سے لوگوں کو اسلام کی دعوت کا راستہ ہمیشہ کے لئے کھلا ہوا ہے۔ یہ شرف اور محفوظیت کا مقام پچھلی کسی بھی کتاب اور رسول کو حاصل نہیں ہوا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۸۷۔"یقیناً ہم نے آپ کو سات آیتیں دے رکھی ہیں کہ دہرائی جاتی ہیں اور عظیم قرآن بھی دے رکھا ہے۔"O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۵، مضمون: سبع مثانی]---۸۸۔"آپ ہرگز اپنی نظریں اس چیز کی طرف نہ دوڑائیں، جس سے ہم نے ان میں سے کئی قسم کے لوگوں کو بہرہ مند کر رکھا ہے، نہ ان پر آپ افسوس کریں اور مومنوں کے لئے اپنے بازو جھکائے رہیں۔"O---[یعنی مشرکین، یہود و نصاریٰ اور دوسرے دشمنان خدا اور رسول کو دُنیا کی چند روزہ زندگی کا جو سامان دیا ہے اس کی طرف نظر نہ کیجئے کہ ان ملعونوں کو یہ سامان کیوں دے دیا گیا جس سے ان کی شقاوت و شرارت زیادہ بڑھتی ہے یہ دولت مسلمانوں کو ملتی تو اچھے راستہ میں خرچ ہوتی۔ ان کو تھوڑی دیر مزہ اڑا لینے دو۔ تم کو خدا تعالیٰ نے وہ دولت قرآن دی ہے جس کے آگے سب دولتیں گرد ہیں۔ روایات میں ہے کہ جس کو خدا تعالیٰ نے قرآن دیا پھر کسی کی اور نعمت دیکھ کر ہوس کرے تو اس نے قرآن کی قدر نہ جانی۔ (از تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانیؒ)]---۹۰۔"جیسے کہ ہم نے ان تقسیم کرنے والوں پر اتارا۔[تفسیر کے لئے باب ۱۴، مضمون: مقتسمین]---۹۱۔"جنہوں نے اس کتاب الٰہی کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے۔"O---۹۲۔"قسم ہے تیرے پالنے والے کی! ہم ان سے ضرور

Marfat.com

نازل کریں گے۔" O

(سورۃ النحل ۱۶)---۲۴۔ "ان سے جب دریافت کیا جاتا ہے کہ تمہارے پروردگار نے کیا نازل فرمایا ہے؟ تو جواب دیتے ہیں کہ اگلوں کی کہانیاں ہیں۔" O---۲۵۔ "اسی کا نتیجہ ہوگا کہ قیامت کے دن یہ لوگ اپنے پورے بوجھ کے ساتھ ہی ان کے بوجھ کے بھی حصے دار ہوں گے جنہیں بے علمی سے گمراہ کرتے رہے۔ دیکھو تو کیسا برا بوجھ اٹھا رہے ہیں۔" O---۳۰۔ "اور پرہیز گاروں سے پوچھا جاتا ہے کہ تمہارے پروردگار نے کیا نازل فرمایا ہے؟ تو وہ جواب دیتے ہیں کہ اچھے سے اچھا۔ جن لوگوں نے بھلائی کی ان کے لئے اس دُنیا میں بھلائی ہے اور یقیناً آخرت کا گھر تو بہت ہی بہتر ہے اور کیا ہی خوب پرہیز گاروں کا گھر ہے۔" O---۳۱۔ "ہمیشگی والے باغات جہاں وہ جائیں گے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ جو کچھ یہ طلب کریں گے وہاں ان کے لئے موجود ہوگا۔ پرہیز گاروں کو اللہ تعالیٰ اسی طرح بدلے عطا فرماتا ہے۔" O---۴۴۔ "دلیلوں اور کتابوں کے ساتھ یہ ذکر (کتاب) ہم نے آپ کی طرف اتارا ہے کہ لوگوں کی جانب جو نازل فرمایا گیا ہے آپ اسے کھول کھول کر بیان کر دیں شاید کہ وہ غور و فکر کریں۔" O---۶۴۔ "اس کتاب کو ہم نے آپ پر اس لئے اتارا ہے کہ آپ ان کے لئے ہر اس چیز کو واضح کر دیں جس میں وہ اختلاف کر رہے ہیں اور یہ ایمان داروں کے لئے راہنمائی اور رحمت ہے۔" O---۸۹۔ "اور جس دن ہم ہر امت میں انہی میں سے ان کے مقابلے پر گواہ کھڑا کریں گے اور تجھے ان سب پر گواہ بنا کر لائیں گے اور ہم نے تجھ پر یہ کتاب نازل فرمائی ہے جس میں ہر چیز کا شافی بیان ہے اور ہدایت اور رحمت اور خوشخبری ہے مسلمانوں کے لئے۔" O---۹۸۔ "قرآن پڑھنے کے وقت راندے ہوئے شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرو۔" O---۱۰۱۔ "اور جب ہم کسی آیت کی جگہ دوسری آیت بدل دیتے ہیں اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نازل فرماتا ہے اسے وہ خوب جانتا ہے تو یہ کہتے ہیں کہ تو تو بہتان باز ہے۔ بات یہ ہے کہ ان میں اکثر جانتے ہی نہیں۔" O---[یعنی ایک حکم منسوخ کر کے اس کی جگہ دوسرا حکم نازل کرتے ہیں جس کی حکمت و مصلحت اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اور اس کے مطابق وہ احکام میں رد و بدل فرماتا ہے تو کافر کہتے ہیں کہ یہ کلام اے (محمد ﷺ) تیرا اپنا گھڑا ہوا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ تو اس طرح نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کے اکثر لوگ بے علم ہیں۔ اس لئے یہ نسخ کی حکمتیں اور مصلحتیں کیا جانیں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۰۲۔ "کہہ دیجئے کہ اسے آپ کے رب کی طرف سے جبرائیل حق کے ساتھ لے کر آئے ہیں تاکہ ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائے اور مسلمانوں کی راہنمائی اور بشارت ہو جائے۔" O---[اور یہ قرآن مسلمانوں کے لئے ہدایت اور بشارت کا ذریعہ ہے۔ کیونکہ قرآن بھی بارش کی طرح ہے جس سے بعض زمینیں خوب شاداب ہوتی ہیں اور بعض میں خاروخس کے سوا کچھ نہیں اگتا۔ مومن کا دل طاہر اور شفاف ہے جو قرآن کی برکت سے اور ایمان کے نور سے منور ہو جاتا ہے اور کافر کا دل زمین شور کی طرح ہے جو کفر و ضلالت کی تاریکیوں سے بھرا ہوا ہے جہاں قرآن کی ضیاپاشیاں بھی بے اثر ہوتی ہیں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۰۳۔ "ہمیں بخوبی علم ہے کہ یہ کافر کہتے ہیں کہ اسے تو ایک آدمی سکھاتا ہے۔ اس کی زبان جس کی طرف یہ نسبت کر رہے ہیں عجمی ہے اور یہ قرآن تو صاف عربی زبان میں ہے۔" O---[بعض غلام تھے جو تورات و انجیل سے واقف تھے پہلے وہ عیسائی یا یہودی تھے پھر مسلمان ہو گئے ان کی زبان بھی غیر فصیح تھی۔ مشرکین مکہ کہتے تھے کہ فلاں غلام حضرت محمد ﷺ کو قرآن سکھاتا ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۰۵۔ "جھوٹ افترا تو وہی باندھتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کی آیتوں پر ایمان نہیں ہوتا۔ یہی لوگ جھوٹے ہیں۔" O (تفسیر کیلئے باب ا، مضمون: بہتان، افترا)

(سورۃ بنی اسرائیل ۱۷)---۹۔ "یقیناً یہ قرآن وہ راستہ دکھاتا ہے جو بہت ہی سیدھا ہے اور ایمان والوں کو جو نیک اعمال کرتے ہیں اس بات کی خوشخبری دیتا ہے کہ ان کے لیے بہت بڑا اجر ہے۔" O---۴۱۔ "ہم نے تو اس قرآن میں ہر ہر طرح بیان فرما دیا کہ لوگ سمجھ جائیں لیکن اس سے انہیں تو نفرت ہی بڑھتی ہے۔" O---۴۵۔ "تو جب قرآن پڑھتا ہے ہم تیرے اور ان لوگوں کے درمیان جو آخرت پر یقین نہیں رکھتے ایک پوشیدہ حجاب ڈال دیتے ہیں۔" O---۴۶۔ "اور ان کے دلوں پر ہم نے پردے ڈال دیئے ہیں کہ وہ اسے سمجھیں اور ان کے کانوں میں بوجھ اور جب تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کا ذکر اس [illegible] کے ساتھ، اس قرآن میں کرتا ہے تو وہ روگردانی کرتے پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑے ہوتے ہیں۔" O---۴۷۔ "جس غرض سے وہ لوگ اسے سنتے ہیں (ان کی نیتوں) سے ہم خوب آگاہ ہیں، جب یہ آپ کی طرف کان لگائے ہوئے ہوتے ہیں تب بھی اور جب یہ مشورہ کرتے ہیں تب بھی جب کہ یہ ظالم کہتے ہیں کہ تم اس کی تابعداری میں لگے ہوئے ہو جن پر جادو کر دیا گیا ہے۔" O---۸۲۔ "یہ قرآن جو ہم نازل کر رہے ہیں مومنوں کے لیے تو سراسر شفا اور رحمت ہے۔ ہاں ظالموں کو بجز نقصان کے اور کوئی زیادتی نہیں ہوتی۔" O---۸۸۔ "کہہ دیجئے کہ اگر تمام انسان اور کل جنات مل کر اس قرآن کے مثل لانا چاہیں تو ان سب سے اس کے مثل لانا ناممکن ہے گو وہ (آپس میں) ایک دوسرے کے مددگار بھی بن جائیں۔" O---۸۹۔ "ہم نے تو اس قرآن میں لوگوں کے سمجھنے کے لیے ہر طرح سے تمام مثالیں بیان کر دی ہیں مگر اکثر لوگ انکار سے باز نہیں آتے۔" O---۱۰۵۔ "اور ہم نے اس قرآن کو حق کے ساتھ اتارا اور یہ بھی حق کے ساتھ اترا۔ ہم نے آپ کو صرف خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔" O---۱۰۶۔ "قرآن کو ہم نے تھوڑا تھوڑا کر کے اس لیے

Marfat.com

اتارا ہے کہ آپ اسے بہ مہلت لوگوں کو سنائیں اور ہم نے خود بھی اسے بتدریج نازل فرمایا۔"O
(سورۃ الکہف ۱۸)---ا۔"تمام تعریفیں اسی اللہ کے لیے سزاوار ہیں جس نے اپنے بندے پر یہ قرآن اتارا اور اس میں کوئی کسر باقی نہ چھوڑی۔
---۲۔"بلکہ ہر طرح سے ٹھیک ٹھاک رکھا تاکہ اپنے پاس کی سخت سزا سے ہوشیار کر دے اور ایمان لانے اور نیک عمل کرنے والوں کو خوشخبریاں سنا دے کہ ان
کے لیے بہترین بدلہ ہیں۔"O---۶۔"پس اگر یہ لوگ اس بات (یعنی قرآن حکیم) پر ایمان نہ لائیں تو کیا آپ ان کے پیچھے اسی رنج میں اپنی جان ہلاک
کر ڈالیں گے۔"O---[تفسیر کے لیے باب نمبر۴، مضمون: حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ]---۲۷۔"تیری جانب جو تیرے رب کی کتاب وحی کی گئی ہے اسے
پڑھتا رہ، اس کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں تو اس کے سوا ہرگز ہرگز کوئی پناہ کی جگہ نہ پائے گا۔"O---۲۹۔"اور اعلان کر دے کہ یہ سراسر برحق قرآن
تمہارے رب کی طرف سے ہے۔ اب جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرے۔ ظالموں کے لیے ہم نے وہ آگ تیار کر رکھی ہے جس کی قناتیں انہیں گھیر
لیں گی۔ اگر وہ فریاد رسی چاہیں گے تو ان کی فریاد رسی اس پانی سے کی جائے گی جو تیل کی تلچھٹ جیسا ہوگا جو چہرے بھون دے گا، بڑا ہی برا پانی ہے اور بڑی بری
آرام گاہ (دوزخ) ہے۔"O---۵۴۔"ہم نے اس قرآن میں ہر ہر طریقے سے تمام کی تمام مثالیں لوگوں کے لیے بیان کر دی ہیں لیکن انسان سب سے
زیادہ جھگڑالو ہے۔"O---[تفسیر کے لیے باب نمبر۳، مضمون: انسان]
(سورۃ مریم ۱۹)---۴۱۔"اس کتاب میں ابراہیم (علیہ السلام) کا قصہ بیان کر بیشک وہ بڑی سچائی والے پیغمبر تھے۔"O---۵۱۔"اس قرآن میں
(علیہ السلام) کا ذکر بھی کر، جو چنا ہوا اور رسول اور نبی تھا۔"O---۵۴۔"اس کتاب میں اسماعیل (علیہ السلام) کا واقعہ بھی بیان کر، وہ بڑا ہی وعدے کا سچا
اور تھا بھی رسول اور نبی۔"O---۵۶۔"اور اس کتاب میں ادریس (علیہ السلام) کا بھی ذکر کر، وہ بھی نیک کردار پیغمبر تھا۔"O---۷۳۔"جب ان کے
سامنے ہماری روشن آیتیں تلاوت کی جاتی ہیں تو کافر مسلمانوں سے کہتے ہیں بتاؤ ہم تم دونوں جماعتوں میں سے کس کا مرتبہ زیادہ ہے؟ اور کس کی مجلس شاندار
ہے۔"O---۷۴۔"ہم تو ان سے پہلے بہت سی جماعتوں کو غارت کر چکے ہیں جو ساز و سامان اور نام و نمود میں ان سے بڑھ چڑھ کر تھیں۔"O---۹۷۔
"ہم نے اس قرآن کو تیری زبان میں بہت ہی آسان کر دیا ہے کہ تو اس کے ذریعہ سے پرہیزگاروں کو خوشخبری دے اور جھگڑالو لوگوں کو ڈرا دے۔"O---
۹۸۔"ہم نے ان سے پہلے بہت سی جماعتیں تباہ کر دی ہیں، کیا ان میں سے ایک کی بھی آہٹ تو پاتا ہے یا ان کی آواز کی بھنک بھی تیرے کان میں پڑتی
ہے۔"O
(سورۃ طٰہٰ ۲۰)---۲۔"ہم نے یہ قرآن تجھ پر اس لیے نہیں اتارا کہ تو مشقت میں پڑ جائے۔"O---۴۔"اس کا اتارنا اس کی طرف سے ہے جس نے
زمین کو اور بلند آسمانوں کو پیدا کیا ہے۔"O---۹۹۔"اسی طرح ہم تیرے سامنے پہلے کی گزری ہوئی وارداتیں بیان کر رہے ہیں اور یقیناً ہم تجھے اپنے
سے نصیحت عطا فرما چکے ہیں۔"O---۱۰۰۔"اس سے جو منہ پھیر لے گا وہ یقیناً قیامت کے دن اپنا بھاری بوجھ لادے ہوئے ہوگا۔"O---۱۱۳۔
طرح ہم نے تجھ پر عربی قرآن نازل فرمایا ہے اور طرح طرح سے اس میں ڈر کا بیان فرمایا ہے تاکہ لوگ پرہیزگار بن جائیں یا ان کے دل میں سوچ سمجھ
کرے۔"O---۱۱۴۔"پس اللہ عالی شان والا سچا اور حقیقی بادشاہ ہے۔ تو قرآن پڑھنے میں جلدی نہ کر اس سے پہلے کہ تیری طرف جو وحی کی جاتی ہے
پوری کی جائے، ہاں یہ دعا کر کہ پروردگار! میرا علم بڑھا۔"O
(سورۃ الانبیاء ۲۱)---۲۔"ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے جو بھی نئی نصیحت آتی ہے اسے وہ کھیل کود میں ہی سنتے ہیں۔"O---[تفصیل کے
لیے باب نمبر۱۴، مضمون: کھیل کود]---۵۔"اتنا ہی نہیں بلکہ یہ تو کہتے ہیں کہ یہ قرآن پراگندہ خوابوں کا مجموعہ ہے بلکہ اس نے از خود اسے گھڑ لیا ہے بلکہ
شاعر ہے، ورنہ ہمارے سامنے یہ کوئی ایسی نشانی لاتے جیسے کہ اگلے پیغمبر بھیجے گئے تھے۔"O---۱۰۔"یقیناً ہم نے تمہاری جانب کتاب نازل فرمائی ہے
میں تمہارے لیے ذکر ہے، کیا پھر بھی تم عقل نہیں رکھتے۔"O---۵۰۔"اور یہ نصیحت و برکت والا قرآن بھی ہمیں نے نازل فرمایا ہے کیا پھر بھی تم ان کے
منکر ہو۔"O---[یہ قرآن، جو یاد دہانی حاصل کرنے والے کے لیے ذکر اور نصیحت اور خیر و برکت کا حامل ہے، اسے بھی ہم نے ہی اتارا ہے۔ تم اس کے
من اللہ ہونے سے کیوں انکار کرتے ہو جب کہ تمہیں اعتراف ہے کہ تورات اللہ کی طرف سے ہی نازل کردہ کتاب ہے۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ
(سورۃ الحج ۲۲)---۱۶۔"ہم نے اسی طرح اس قرآن کو واضح آیتوں میں اتارا ہے۔ جسے اللہ چاہے ہدایت نصیب فرماتا ہے۔"O---۷۲۔"جب
کے سامنے ہمارے کلام کی کھلی ہوئی آیتوں کی تلاوت کی جاتی ہے تو آپ کافروں کے چہروں پر ناخوشی کے صاف آثار پہچان لیتے ہیں۔ وہ تو قریب ہوتے
کہ ہماری آیتیں سنانے والوں پر حملہ کر بیٹھیں، کہہ دیجیے کہ کیا میں تمہیں اس سے بھی زیادہ بدتر خبر دوں۔ وہ آگ ہے، جس کا وعدہ اللہ نے کافروں سے
ہے اور وہ بہت ہی بری جگہ ہے۔"O---۷۸۔"اور اللہ کی راہ میں ویسا ہی جہاد کرو جیسے جہاد کا حق ہے۔ اسی نے تمہیں برگزیدہ بنایا ہے اور تم پر دین
بارے میں کوئی تنگی نہیں ڈالی، دین اپنے باپ ابراہیم (علیہ السلام) کا قائم رکھو، اسی اللہ نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے۔ اس قرآن سے پہلے اور اس میں بھی

Marfat.com

پیغمبر تم پر گواہ ہو جائے اور تم تمام لوگوں کے گواہ بن جاؤ۔ پس تمہیں چاہیے کہ نمازیں قائم رکھو اور زکوٰۃ ادا کرتے رہو اور اللہ کو مضبوط تھام لو وہی تمہارا ولی اور مالک ہے۔ پس کیا ہی اچھا مالک ہے اور کتنا ہی بہتر مددگار ہے۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۷، مضمون: جہاد)

(**سورۃ المؤمنون ۲۳**)---۶۶۔ ''میری آیتیں تو تمہارے سامنے پڑھی جاتی تھیں پھر بھی تم اپنی ایڑیوں کے بل الٹے بھاگتے تھے۔'' O---۶۷۔ ''اکڑتے اینٹھتے افسانہ گوئی کرتے اسے چھوڑ دیتے تھے۔'' O---۶۸۔ ''کیا انہوں نے اس بات میں غور و فکر ہی نہیں کیا؟ بلکہ ان کے پاس وہ آیا جو ان کے اگلے باپ دادوں کے پاس نہیں آیا تھا۔'' O

(**سورۃ النور ۲۴**)---۴۶۔ ''بلاشک وشبہ ہم نے روشن اور واضح آیتیں اتار دی ہیں اللہ تعالیٰ جسے چاہے سیدھی راہ دکھا دیتا ہے۔'' O---[ایات مبینات سے مراد قرآن کریم ہے جس میں ہر اس چیز کا بیان ہے جس کا تعلق انسان کے دین و اخلاق سے ہے جس پر اس کی فلاح و سعادت کا انحصار ہے۔ ''ہم نے کتاب میں کسی چیز کے بیان میں کوتاہی نہیں کی''۔ جسے ہدایت نصیب ہونی ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اسے نظر صحیح اور قلب صادق عطا فرما دیتا ہے جس سے اس کے لیے ہدایت کا راستہ کھل جاتا ہے۔ صراط مستقیم سے مراد یہی ہدایت کا راستہ ہے جس میں کوئی کجی نہیں اسے اختیار کر کے انسان اپنی منزل مقصود جنت تک پہنچ جاتا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الفرقان ۲۵**)---۱۔ ''بہت بابرکت ہے وہ اللہ تعالیٰ جس نے اپنے بندے پر فرقان اتارا تاکہ وہ تمام لوگوں کے لیے آگاہ کرنے والا بن جائے۔'' O---[فرقان کے معنی ہیں حق و باطل، توحید و شرک اور عدل و ظلم کے درمیان فرق کرنے والا، اس قرآن نے کھول کر ان امور کی وضاحت کر دی ہے اس لیے اسے فرقان سے تعبیر کیا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۴۔ ''اور کافروں نے کہا یہ تو بس خود اسی کا گھڑا گھڑایا جھوٹ ہے جس پر اور لوگوں نے بھی اس کی مدد کی ہے، دراصل یہ کافر بڑے ہی ظلم اور سرتاسر جھوٹ کے مرتکب ہوئے ہیں۔'' O---۵۔ ''اور یہ بھی کہا کہ یہ تو اگلوں کے افسانے ہیں جو اس نے لکھا رکھے ہیں بس وہی صبح و شام اس کے سامنے پڑھے جاتے ہیں۔'' O---۶۔ ''کہہ دیجئے کہ اسے تو اس اللہ نے اتارا ہے جو آسمان و زمین کی تمام پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے۔ بیشک وہ بڑا ہی بخشنے والا مہربان ہے۔'' O---۳۰۔ ''اور رسول کہے گا کہ اے میرے پروردگار! بیشک میری امت نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۵، مضمون: ترک قرآن]---۳۲۔ ''اور کافروں نے کہا کہ اس پر قرآن سارا کا سارا ایک ساتھ ہی کیوں نہ اتارا گیا اسی طرح ہم نے (تھوڑا تھوڑا کر کے) اتارا کہ اس سے ہم آپ کا دل قوی رکھیں، ہم نے اسے ٹھہر ٹھہر کر ہی پڑھ سنایا ہے۔'' O---[اللہ نے جواب میں فرمایا کہ ہم نے حالات و ضروریات کے مطابق اس قرآن کو ۲۳ سال میں تھوڑا تھوڑا کر کے اتارا تاکہ اے پیغمبر ﷺ! تیرا اور اہل ایمان کا دل مضبوط ہو اور ان کے خوب ذہن نشین ہو جائے۔ جس طرح دوسرے مقام پر فرمایا ''اور قرآن، اس کو ہم نے جدا جدا کیا، تاکہ تو اسے لوگوں پر رک رک کر پڑھے اور ہم نے اس کو وقفے وقفے سے اتارا''۔ اس قرآن کی مثال بارش کی طرح ہے۔ بارش جب بھی نازل ہوتی ہے، مردہ زمین میں زندگی کی لہر دوڑ جاتی ہے اور یہ فائدہ بالعموم اسی وقت ہوتا ہے جب بارش وقتاً فوقتاً نازل ہو، نہ کہ ایک ہی مرتبہ ساری بارش کے نزول سے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۳۳۔ ''یہ آپ کے پاس جو کوئی مثال لائیں گے ہم اس کا سچا جواب اور عمدہ توجیہ آپ کو بتا دیں گے۔'' O---[یہ قرآن کے وقفے وقفے سے اتارے جانے کی حکمت و علت بیان کی جا رہی ہے کہ یہ مشرکین جب بھی کوئی مثال یا اعتراض اور شبہ پیش کریں گے تو قرآن کے ذریعے سے ہم اس کا جواب یا وضاحت پیش کر دیں گے اور یوں انہیں لوگوں کو گمراہ کرنے کا موقع نہیں ملے گا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۵۲۔ ''پس آپ کافروں کا کہنا نہ مانیں اور قرآن کے ذریعہ ان سے پوری طاقت سے بڑا جہاد کریں۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۷، مضمون: جہاد اکبر)---۵۷۔ ''کہہ دیجئے کہ میں قرآن کے پہنچانے پر تم سے کوئی بدلہ نہیں چاہتا مگر جو شخص اپنے رب کی طرف راہ پکڑنا چاہے۔'' O---۷۳۔ ''اور جب انہیں ان کے رب کے کلام کی آیتیں سنائی جاتی ہیں تو وہ اندھے بہرے ہو کر ان پر نہیں گرتے۔'' O---[یعنی وہ ان سے اعراض و غفلت نہیں برتتے، جیسے وہ بہرے ہوں کہ سنیں ہی نہیں یا اندھے ہوں کہ دیکھیں ہی نہیں۔ بلکہ وہ غور اور توجہ سے سنتے اور انہیں آویزہ گوش اور حرز جان بناتے ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الشعرآء ۲۶**)---۲۔ ''یہ آیتیں روشن کتاب کی ہیں۔'' O---۱۹۲۔ ''اور بیشک وشبہ یہ (قرآن) رب العالمین کا نازل فرمایا ہوا ہے۔'' O---۱۹۳۔ ''اسے امانت دار فرشتہ لے کر آیا ہے۔'' O---۱۹۴۔ ''آپ کے دل پر اترا ہے کہ آپ آگاہ کر دینے والوں میں سے ہو جائیں۔'' O---۱۹۵۔ ''صاف عربی زبان میں ہے۔'' O---۱۹۶۔ ''اگلے نبیوں کی کتابوں میں بھی اس قرآن کا تذکرہ ہے۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۱، مضمون: نشانیاں اللہ تعالیٰ کی)---۱۹۷۔ ''کیا انہیں یہ نشانی کافی نہیں کہ حقانیت سے قرآن کو تو بنی اسرائیل کے علماء بھی جانتے ہیں۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۱، مضمون: نشانیاں اللہ تعالیٰ کی)---۱۹۸۔ ''اور اگر ہم اسے کسی عجمی شخص پر نازل فرماتے۔'' O---۱۹۹۔ ''پس وہ ان کے سامنے اس کی تلاوت کرتا تو یہ اسے باور کرنے والے نہ ہوتے۔'' O---۲۰۰۔ ''اسی طرح ہم نے گنہگاروں کے دلوں میں اس انکار کو داخل کر دیا ہے۔'' O---۲۰۱۔ ''وہ جب تک دردناک عذابوں کو ملاحظہ نہ

Marfat.com

کرلیں ایمان نہ لائیں گے۔'' O---۲۰۲۔ ''پس وہ عذاب ان کو ناگہاں آجائے گا انہیں اس کا شعور بھی نہ ہوگا۔'' O---۲۱۰۔ ''اس قرآن کو شیطان نہیں لائے۔'' O---۲۱۱۔ ''نہ وہ اس کے قابل ہیں' نہ انہیں اس کی طاقت ہے۔'' O---۲۱۲۔ ''بلکہ وہ تو سننے سے بھی محروم کر دیئے گئے ہیں۔'' O---۲۱۳۔ ''پس تو اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہ پکار کہ تو بھی سزا پانے والوں میں سے ہو جائے۔'' O---۲۱۴۔ ''اپنے قریبی رشتہ والوں کو ڈرا دے۔'' O---۲۱۵۔ ''اس کے ساتھ فروتنی سے پیش آ' جو بھی ایمان لانے والا ہو کر تیری تابعداری کرے۔'' O

(**سورۃ النمل** ۲۷) ---۱۔ ''طٰس' یہ آیتیں ہیں قرآن کی (یعنی واضح) اور روشن کتاب کی۔'' O---[یہ مضمون متعدد جگہ گزر چکا ہے کہ قرآن کریم ویسے تو پوری نسل انسانی کی ہدایت کے لیے نازل ہوا ہے لیکن اس سے حقیقتاً راہ یاب وہی ہوں گے جو ہدایت کے طالب ہوں گے' جو لوگ اپنے دل و دماغ کی کھڑکیوں کو حق کے دیکھنے اور سننے سے بند یا اپنے دلوں کو گناہوں کی تاریکیوں سے مسخ کر لیں گے' قرآن انہیں کس طرح سیدھی راہ پر لگا سکتا ہے؟ ان کی مثال اندھوں کی طرح ہے جو سورج کی روشنی سے فیض یاب نہیں ہو سکتے' دراں حالیکہ سورج کی روشنی پورے عالم کی درخشانی کا سبب ہے۔ (یہ تفسیر آیت نمبر۔۳۔ کی ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۶۔ ''بیشک آپ کو اللہ حکیم و علیم کی طرف سے قرآن سکھایا جا رہا ہے۔'' O---۷۶۔ ''یقیناً یہ قرآن بنی اسرائیل کے سامنے ان اکثر چیزوں کا بیان کر رہا ہے جن میں یہ اختلاف کرتے ہیں۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۱۲، مضمون: اہل کتاب) ---۷۷۔ ''اور یہ قرآن ایمان والوں کے لیے یقیناً ہدایت اور رحمت ہے۔'' O---۹۲۔ ''اور میں قرآن کی تلاوت کرتا رہوں' جو راہ راست پر آجائے وہ اپنے نفع کے لیے راہ راست پر آئے گا۔ اور جو بہک جائے تو کہہ دیجئے! کہ میں تو صرف ہوشیار کرنے والوں میں سے ہوں۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۴، مضمون: حضرت محمد ﷺ)

(**سورۃ القصص** ۲۸) ---۲۔ ''یہ آیتیں ہیں روشن کتاب کی۔'' O---۸۵۔ ''جس اللہ نے آپ پر قرآن نازل فرمایا ہے وہ آپ کو دوبارہ پہلی جگہ لانے والا ہے' کہہ دیجئے! کہ میرا رب اسے بھی بخوبی جانتا ہے جو ہدایت لایا ہے اور اسے بھی جو کھلی گمراہی میں ہے۔'' O---۸۶۔ ''آپ کو تو کبھی اس کا خیال بھی نہ گزرا تھا کہ آپ کی طرف کتاب نازل فرمائی جائے گی لیکن یہ آپ کے رب کی مہربانی سے اترا۔ اب آپ کو ہرگز کافروں کا مددگار نہ ہونا چاہیے۔'' O

(**سورۃ العنکبوت** ۲۹) ---۴۵۔ ''جو کتاب آپ کی طرف وحی کی گئی ہے اسے پڑھئے اور نماز قائم کریں' یقیناً نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے' بیشک اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت بڑی چیز ہے' تم جو کچھ کر رہے ہو اس سے اللہ تعالیٰ خبردار ہے۔'' O---[قرآن کریم کی تلاوت متعدد مقاصد کے لیے مطلوب ہے۔ محض اجر و ثواب کے لیے' اس کے معانی و مطالب پر تدبر و تفکر کے لیے' تعلیم و تدریس کے لیے' اور وعظ و نصیحت کے لیے' اس حکم تلاوت میں ساری ہی صورتیں شامل ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] (نیز مزید تفسیر کیلئے باب ۱، مضمون: ذکر الٰہی) ---۴۶۔ ''اور اہل کتاب کے ساتھ بحث و مباحثہ نہ کرو مگر اس طریقہ پر جو عمدہ ہو' مگر ان کے ساتھ جو ان میں ظالم ہیں اور صاف اعلان کر دو کہ ہمارا تو اس کتاب پر بھی ایمان ہے جو ہم پر اتاری گئی ہے اور اس پر بھی جو تم پر اتاری گئی' ہمارا تمہارا معبود ایک ہی ہے۔ ہم سب اسی کے حکم بردار ہیں۔'' O---۴۷۔ ''اور ہم نے اسی طرح آپ کی طرف اپنی کتاب نازل فرمائی ہے' پس جنہیں ہم نے کتاب دی ہے وہ اس پر ایمان لاتے ہیں اور ان (مشرکین) میں سے بعض اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ہماری آیتوں کا انکار صرف کافر ہی کرتے ہیں۔'' O---۴۹۔ ''بلکہ یہ (قرآن) تو روشن آیتیں ہیں جو اہل علم کے سینوں میں محفوظ ہیں' ہماری آیتوں کا منکر بجز ظالموں کے اور کوئی نہیں۔'' O---۵۱۔ ''کیا انہیں یہ کافی نہیں؟ کہ ہم نے آپ پر کتاب نازل فرما دی جو ان پر پڑھی جا رہی ہے' اس میں رحمت (بھی) ہے اور نصیحت (بھی) ہے ان لوگوں کے لیے جو ایمان دار ہیں۔'' O---[یعنی وہ نشانیاں طلب کرتے ہیں۔ کیا ان کے لیے بطور نشانی یہ قرآن کافی نہیں ہے جو ہم نے آپ پر نازل کی ہے اور جس کی بابت انہیں چیلنج دیا گیا ہے کہ اس جیسا قرآن لا کر دکھائیں یا کوئی ایک سورت ہی بنا کر پیش کر دیں۔ جب قرآن کریم کی اس معجزہ نمائی کے باوجود یہ قرآن پر ایمان نہیں لا رہے ہیں تو حضرت موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام کی طرح انہیں معجزے دکھا بھی دیئے جائیں' تو اس پر یہ کون سا ایمان لے آئیں گے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الروم** ۳۰) ---۵۶۔ ''اور جن لوگوں کو علم اور ایمان دیا گیا وہ جواب دیں گے کہ تم تو جیسا کہ کتاب اللہ میں ہے یوم قیامت تک ٹھہرے رہے۔ آج کا یہ دن قیامت ہی کا دن ہے لیکن تم تو یقین ہی نہیں مانتے تھے۔'' O---۵۸۔ ''بیشک ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے سامنے کل مثالیں بیان کر دی ہیں۔ آپ ان کے پاس کوئی بھی نشانی لائیں' یہ کافر تو یہی کہیں گے کہ تم (بے ہودہ گو) بالکل جھوٹے ہو۔'' O

(**سورۃ لقمان** ۳۱) ---۲۔ ''یہ حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں۔'' O---۷۔ ''جب اس کے سامنے ہماری آیتیں تلاوت کی جاتی ہیں تو تکبر کرتا ہوا اس طرح منہ پھیر لیتا ہے گویا اس نے سنا ہی نہیں گویا کہ اس کے دونوں کانوں میں ڈاٹ لگے ہوئے ہیں' آپ اسے دردناک عذاب کی خبر سنا دیجئے۔'' O---۲۰۔ ''کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کی ہر چیز کو ہمارے کام میں لگا رکھا ہے اور تمہیں اپنی ظاہری و باطنی نعمتیں بھرپور دے رکھی ہیں' بعض لوگ اللہ تعالیٰ کے بارے میں بغیر علم کے اور بغیر ہدایت کے اور بغیر روشن کتاب کے جھگڑا کرتے ہیں۔'' O---۲۱۔ ''اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ

Marfat.com

تعالیٰ کی اتاری ہوئی وحی کی تابعداری کرو تو کہتے ہیں کہ ہم نے تو جس طریق پر اپنے باپ دادوں کو پایا ہے اسی کی تابعداری کریں گے' اگرچہ شیطان ان کے بڑوں کو دوزخ کے عذاب کی طرف بلاتا ہو۔" O

(سورۃ السجدۃ ۳۲)---۲۔ "بلاشبہ اس کتاب کا اتارنا تمام جہانوں کے پروردگار کی طرف سے ہے۔" O---[مطلب یہ ہے کہ یہ جھوٹ' جادو' کہانت اور من گھڑت قصے کہانیوں کی کتاب نہیں ہے بلکہ رب العالمین کی طرف سے صحیفہ ہدایت ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۳۔ "کیا یہ کہتے ہیں کہ اس نے اسے گھڑ لیا ہے۔ (نہیں نہیں) بلکہ یہ تیرے رب تعالیٰ کی طرف سے حق ہے تاکہ آپ انہیں ڈرائیں جن کے پاس آپ سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تاکہ وہ راہِ راست پر آجائیں۔" O

(سورۃ سبا ۳۴)---۶۔ "اور جنہیں علم ہے وہ دیکھ لیں گے کہ جو کچھ آپ کی جانب آپ کے رب کی طرف سے نازل ہوا ہے وہ (سراسر) حق ہے اور اللہ تعالیٰ غالب خوبیوں والے کی راہ کی رہبری کرتا ہے۔" O---۳۱۔ "اور کافروں نے کہا کہ ہم ہرگز نہ تو اس قرآن کو مانیں نہ اس سے پہلے کی کتابوں کو! اے دیکھنے والے کاش کہ تو ان ظالموں کو اس وقت دیکھتا جبکہ یہ اپنے رب کے سامنے کھڑے ہوئے ایک دوسرے کو الزام دے رہے ہوں گے کمزور لوگ بڑے لوگوں سے کہیں گے اگر تم نہ ہوتے تو ہم تو مومن ہوتے۔" O---۴۳۔ "اور جب ان کے سامنے ہماری صاف صاف آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ ایسا شخص ہے جو تمہیں تمہارے باپ دادا کے معبودوں سے روک دینا چاہتا ہے (اس کے سوا کوئی بات نہیں)' اور کہتے ہیں کہ یہ تو گھڑا ہوا جھوٹ ہے اور حق ان کے پاس آچکا پھر بھی کافر یہی کہتے رہے کہ یہ تو کھلا ہوا جادو ہے۔" O---۵۱۔ "اور اگر آپ (وہ وقت) ملاحظہ کریں جبکہ یہ کافر گھبرائے پھریں گے پھر نکل بھاگنے کی کوئی صورت نہ ہوگی اور قریب کی جگہ سے گرفتار کر لیے جائیں گے۔" O---۵۲۔ "اس وقت کہیں کہ ہم اس قرآن پر ایمان لائے لیکن اس قدر دور جگہ سے (مطلوبہ چیز) کیسے ہاتھ آسکتی ہے۔" O---۵۳۔ "اس سے پہلے تو انہوں نے اس سے کفر کیا تھا، اور دور دراز سے بن دیکھے ہی پھینکتے رہے۔" O

(سورۃ فاطر ۳۵)---۲۹۔ "جو لوگ کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں اور نماز کی پابندی رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو عطا فرمایا ہے اس میں سے پوشیدہ اور علانیہ خرچ کرتے ہیں وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جو کبھی خسارہ میں نہ ہوگی۔" O (تفسیر کیلئے باب ۷، مضمون: نماز)---۳۱۔ "اور یہ کتاب جو ہم نے آپ کے پاس وحی کے طور پر بھیجی ہے یہ بالکل ٹھیک ہے جو کہ اپنے سے پہلی کتابوں کی بھی تصدیق کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی پوری خبر رکھنے والا خوب دیکھنے والا ہے۔" O (تفسیر کیلئے باب ھذا، مضمون: تورات شریف و انجیل مقدس)---۳۲۔ "پھر ہم نے ان لوگوں کو (اس) کتاب کا وارث بنایا جن کو ہم نے اپنے بندوں میں سے پسند فرمایا۔ پھر بعض تو ان میں اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہیں اور بعض ان میں متوسط درجے کے ہیں اور بعضے ان میں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے نیکیوں میں ترقی کیے چلے جاتے ہیں۔ یہ بڑا فضل ہے۔" O

(سورۃ یٰسین ۳۶)---۲۔ "قسم ہے قرآن باحکمت کی۔" O---[کفارِ مکہ حضور سرورِ عالم ﷺ کی نبوت کا انکار کرتے تھے اور طرح طرح کے الزامات اور اتہامات پیش کرتے تھے۔ یہاں خداوندِ عالم قسم اٹھا کر اپنے رسول کی رسالت کی شہادت دے رہے ہیں۔ فرمایا اے انسانِ کامل! یا اے عرب و عجم کے سردار! مجھے اس قرآنِ حکیم کی قسم ہے کہ آپ ان برگزیدہ انسانوں میں سے ہیں' جن کو میں نے رسالت سے سرفراز فرمایا ہے اور مجھے قرآنِ حکیم کی قسم ہے کہ آپ سیدھے راستے پر گامزن ہیں۔ اے حبیب! جب تیرا پروردگار تیری رسالت کی شہادت دے رہا ہے اور وہ بھی قرآنِ حکیم کی قسم اٹھا کر۔ اس کے بعد اگر کوئی بدبخت تیری رسالت کو ماننے سے انکار کرے تو آپ کو رنجیدہ خاطر نہیں ہونا چاہیے۔ قسم اٹھاتے ہوئے صرف والقرآن نہیں فرمایا بلکہ والقرآن الحکیم فرمایا۔ یعنی قرآن جس کی قسم اٹھائی جا رہی ہے یہ کوئی عام قسم کی کتاب نہیں بلکہ یہ کتاب حکیم ہے یعنی یہ پُر از حکمت ہے۔ یا یہ ایسی محکم کتاب ہے کہ باطل کسی گوشہ سے اس پر حملہ نہیں کر سکتا۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]---۵۔ "یہ قرآن اللہ تعالیٰ زبردست مہربان کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔" O---[یہاں قرآن کے نازل کرنے والے کی دو صفتیں بیان کی گئی ہیں۔ ایک یہ کہ وہ غالب اور زبردست ہے۔ دوسرے یہ کہ وہ رحیم ہے۔ پہلی صفت بیان کرنے سے مقصود اس حقیقت پر متنبہ کرنا ہے کہ یہ قرآن کسی بے زور ناصح کی نصیحت نہیں ہے جسے تم نظر انداز کر دو تو تمہارا کچھ نہ بگڑے' بلکہ یہ اُس مالک کائنات کا فرمان ہے جو سب پر غالب ہے' جس کے فیصلوں کو نافذ ہونے سے کوئی طاقت روک نہیں سکتی' اور جس کی پکڑ سے بچ جانے کی قدرت کسی کو حاصل نہیں ہے۔ اور دوسری صفت بیان کرنے سے مقصود یہ احساس دلانا ہے کہ یہ سراسر اس کی مہربانی ہے کہ اس نے تمہاری ہدایت و رہنمائی کے لیے اپنا رسول بھیجا اور یہ کتاب عظیم نازل کی تاکہ تم گمراہیوں سے بچ کر اس راہِ راست پر چل سکو جس سے تمہیں دنیا و آخرت کی کامیابیاں حاصل ہوں۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]---۱۱۔ "بس آپ تو صرف ایسے شخص کو ڈرا سکتے ہیں جو نصیحت پر چلے اور رحمٰن سے بے دیکھے ڈرے سو آپ اس کو مغفرت اور باوقار اجر کی خوش خبریاں سنا دیجئے۔" O---۶۹۔ "نہ تو ہم نے اس پیغمبر کو شعر سکھائے اور نہ یہ اس کے لائق ہے۔ وہ تو صرف نصیحت اور واضح قرآن ہے۔" O---۷۰۔ "تاکہ وہ ہر اس شخص کو آگاہ کر دے جو زندہ ہے' اور کافروں پر حجت ثابت ہو جائے۔" O---[اس کے نزول کا مقصد یہ ہے کہ ان لوگوں کو بروقت متنبہ کر دیا جائے جن کے ضمیر ابھی مُردہ نہیں۔ جن میں حق

Marfat.com

پذیری کی قوتیں ابھی موجود ہیں اور جن کے دل مر چکے ہیں اور جن میں حق قبول کرنے کی استعداد ختم ہو چکی ہے ان پر عذابِ الٰہی کے نزول کی حجت تمام کر دے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

(**سورۃ الصّٰفّٰت ۳۷**)---۱۶۷۔ ''کفار تو کہا کرتے تھے۔'' O---۱۶۸۔ ''کہ اگر ہمارے سامنے اگلے لوگوں کا ذکر ہوتا۔'' O---۱۶۹۔ ''تو ہم بھی اللہ تعالیٰ کے چنیدہ بندے بن جاتے۔'' O---[ذکر سے مراد کوئی کتابِ الٰہی یا پیغمبر ہے۔ یعنی یہ کفار نزولِ قرآن سے پہلے کہا کرتے تھے کہ ہمارے پاس بھی کوئی آسمانی کتاب ہوتی، جس طرح پہلے لوگوں پر تورات وغیرہ نازل ہوئیں۔ یا کوئی ہادی اور منذر ہمیں وعظ و نصیحت کرنے والا ہوتا، تو ہم بھی اللہ تعالیٰ کے خالص بندے بن جاتے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۷۰۔ ''لیکن پھر اس قرآن کے ساتھ کفر کر گئے، پس اب عنقریب جان لیں گے۔'' O---[یعنی ان کی آرزو کے مطابق جب رسول اللہ ﷺ ہادی بن کر آ گئے، قرآن مجید بھی نازل کر دیا گیا تو ان پر ایمان لانے کے بجائے ان کا انکار کر دیا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ ص ۳۸**)---۱۔ ''ص! اس نصیحت والے قرآن کی قسم۔'' O---[جس میں تمہارے لیے ہر قسم کی نصیحت اور ایسی باتیں ہیں، جن سے تمہاری دنیا بھی سنور جائے اور آخرت بھی۔ بعض نے ذی الذکر کا ترجمہ شان اور مرتبت والا کیے ہیں۔ امام ابن کثیر فرماتے ہیں۔ دونوں معنی صحیح ہیں۔ اس لیے کہ قرآن عظمت شان کا حامل بھی ہے اور اہل ایمان و تقویٰ کے لیے نصیحت اور درسِ عبرت بھی۔ اس قسم کا جواب محذوف ہے کہ بات اس طرح نہیں ہے جس طرح کفارِ مکہ کہتے ہیں کہ (نعوذ باللہ) حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ساحر، شاعر یا کاذب ہیں۔ بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں جن پر یہ ذی شان قرآن نازل ہوا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۲۹۔ ''یہ بابرکت کتاب ہے جسے ہم نے آپ کی طرف اس لیے نازل فرمایا ہے کہ لوگ اس کی آیتوں پر غور و فکر کریں اور عقلمند اس سے نصیحت حاصل کریں۔'' O---۸۷۔ ''یہ تو تمام جہان والوں کے لیے سراسر نصیحت (وعبرت) ہے۔'' O---۸۸۔ ''یقیناً تم اس کی حقیقت کو کچھ ہی وقت کے بعد (صحیح طور پر) جان لو گے۔'' O---[یعنی قرآن نے جن چیزوں کو بیان کیا ہے، جو وعدے وعید ذکر کیے ہیں، ان کی حقیقت و صداقت بہت جلد تمہارے سامنے آ جائے گی۔ چنانچہ اس کی صداقت یومِ بدر کو واضح ہوئی، فتح مکہ کے دن ہوئی یا پھر موت کے وقت تو سب پر ہی واضح ہو جاتی ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الزُّمر ۳۹**)---۱۔ ''اس کتاب کا اتارنا اللہ تعالیٰ غالب باحکمت کی طرف سے ہے۔'' O---[پہلے یہ بتایا کہ یہ کتاب کسی انسان کی تصنیف نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی نازل فرمودہ ہے اور جس خداوند عالم نے اسے نازل فرمایا ہے وہ عزیز ہے یعنی سب پر غالب اور ہر چیز سے طاقتور، اس کے نافذ کیے ہوئے احکام کو روکنے کی کسی میں قوت نہیں۔ نیز وہ حکیم ہے زبردست دانا ہے۔ زمانہ اور زمانہ کے جلی و خفی تقاضے اس کے علم میں ہیں۔ زمانہ کتنی ترقی کر جائے۔ اس کے تمدنی، معاشرتی اور معاشی تقاضے کتنی ہی کروٹیں بدلتے رہیں۔ قرآن کی روشنی قیامت تک زندگی کے ہر افق کو منور کرتی رہے گی۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]---۲۔ ''یقیناً ہم نے اس کتاب کو آپ کی طرف حق کے ساتھ نازل فرمایا ہے پس آپ اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کریں، اسی کے لیے دین کو خالص کرتے ہوئے۔'' O---۲۳۔ ''اللہ تعالیٰ نے بہترین کلام نازل فرمایا ہے جو ایسی کتاب ہے کہ آپس میں ملتی جلتی اور بار بار دہرائی ہوئی آیتوں کی ہے، جس سے ان لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں جو اپنے رب کا خوف رکھتے ہیں آخر میں ان کے جسم اور دل اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف نرم ہو جاتے ہیں، یہ ہے اللہ تعالیٰ کی ہدایت جس کے ذریعہ جسے چاہے راہِ راست پر لگا دیتا ہے۔ اور جسے اللہ تعالیٰ ہی راہ بھلا دے اس کا ہادی کوئی نہیں۔'' O---[یعنی یہ دل موہ لینے والی باتیں جو ایک کتاب کی صورت میں تمہارے پاس موجود ہیں انہیں اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے۔ ان کے مضامین ہم آہنگ ہیں سب ایک دوسرے کی موافقت اور تائید کرتے ہیں، ان میں کسی قسم کا تضاد نہیں۔ اس کی یہ صفت بھی ہے کہ اس کو بار بار پڑھنے سے طبیعت نہیں اکتاتی، بلکہ ہر بار نئی لذت اور نیا سرور حاصل ہوتا ہے۔ اس کی اثر انگیزی کا یہ عالم ہے کہ جب عذابِ الٰہی کا ذکر ہوتا ہے تو پرہیزگاروں پر خوف اور دہشت طاری ہو جاتی ہے اور وہ کانپنے لگتے ہیں اور جب اس کی رحمت کا ذکر ہوتا ہے تو ان کے دل اور چہرے خوشی سے چمک اٹھتے ہیں اور اس کے ذکر میں شوق و رغبت سے مشغول ہو جاتے ہیں۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)] (مزید تفسیر کیلئے باب ا، مضمون: ذکرِ الٰہی)---۲۷۔ ''اور یقیناً ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے لیے ہر قسم کی مثالیں بیان کر دی ہیں کیا عجب کہ وہ نصیحت حاصل کر لیں۔'' O---۲۸۔ ''قرآن ہے عربی میں جس میں کوئی کجی نہیں، ہو سکتا ہے کہ وہ پرہیزگاری اختیار کر لیں۔'' O---۴۱۔ ''آپ پر ہم نے حق کے ساتھ یہ کتاب لوگوں کے لیے نازل فرمائی ہے، پس جو شخص راہِ راست پر آ جائے اس کے اپنے لیے نفع ہے اور جو گمراہ ہو جائے اس کی گمراہی کا (وبال) اسی پر ہے، آپ ان کے ذمہ دار نہیں۔'' O---۵۵۔ ''اور پیروی کرو اس بہترین چیز کی جو تمہاری طرف تمہارے پروردگار کی طرف سے نازل کی گئی ہے اس سے پہلے کہ تم پر اچانک عذاب آ جائے اور تمہیں اطلاع بھی نہ ہو۔'' O---[کتاب اللہ کے بہترین پہلو کی پیروی کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جن کاموں کا حکم دیا ہے آدمی ان کی تعمیل کرے، جن کاموں سے اس نے منع کیا ہے ان سے بچے اور امثال اور قصوں میں جو کچھ اس نے ارشاد فرمایا ہے اس سے

Marfat.com

عبرت اور نصیحت حاصل کرے۔ بخلاف اس کے جو شخص حکم سے منہ موڑتا ہے، منہیات کا ارتکاب کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے وعظ و نصیحت سے کوئی اثر نہیں لیتا وہ کتاب اللہ کے بدترین پہلو کو اختیار کرتا ہے، یعنی وہ پہلو اختیار کرتا ہے جسے کتاب اللہ بدترین قرار دیتی ہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]---۵۶۔ ''(ایسا نہ ہو کہ) کوئی شخص کہے ہائے افسوس! اس بات پر کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے حق میں کوتاہی کی بلکہ میں تو مذاق اڑانے والوں میں ہی رہا۔'' O---۵۷۔ ''یا کہے کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھے ہدایت کرتا تو میں بھی پارسا لوگوں میں ہوتا۔'' O---۵۸۔ ''یا عذاب کو دیکھ کر کہے کاش! کہ کسی طرح میرا لوٹ جانا ہو جاتا تو میں بھی نیکو کاروں میں ہو جاتا۔'' O

(سورۃ المؤمن ۴۰)---۲۔ ''اس کتاب کا نازل فرمانا اس اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جو غالب اور دانا ہے۔'' O

(سورۃ حم السجدۃ ۴۱)---۲۔ ''اتاری ہوئی ہے بڑے مہربان بہت رحم والے کی طرف سے۔'' O---۳۔ ''(ایسی) کتاب ہے جس کی آیتوں کی واضح تفصیل کی گئی ہے' (اس حال میں کہ) قرآن عربی زبان میں ہے اس قوم کے لیے جو جانتی ہے۔'' O---۴۔ ''خوش خبری سنانے والا اور ڈرانے والا ہے' پھر بھی ان کی اکثریت نے منہ پھیر لیا اور وہ سنتے ہی نہیں۔'' O---[ایمان اور اعمال صالحہ کے حاملین کو کامیابی اور جنت کی خوش خبری سنانے والا اور مشرکین و مکذبین کو عذاب نار سے ڈرانے والا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۵۔ ''اور انہوں نے کہا کہ تو جس کی طرف ہمیں بلا رہا ہے ہمارے دل تو اس سے پردے میں ہیں اور ہمارے کانوں میں گرانی ہے اور ہم میں اور تجھ میں ایک حجاب ہے' اچھا تو اب اپنا کام کیے جا ہم بھی یقیناً کام کرنے والے ہیں۔'' O---۲۶۔ ''اور کافروں نے کہا اس قرآن کو سنو ہی مت (اس کے پڑھے جانے کے وقت) اور بیہودہ گوئی کرو کیا عجب کہ تم غالب آ جاؤ۔'' O---[آج بھی شیطان اسی طرح قوم کو گمراہی کی طرف لے جا رہا ہے کہ ہم کو قرآنی تعلیم سے دور کر دیا گیا ہے اور اس کے لئے باقاعدہ منظم تحریک کے انداز میں کام کیا جا رہا ہے۔ سکول اور کالج میں اسلامیات کی تعلیم برائے نام ہے۔ اسی طرح اہل قرآن اور علماء کے ساتھ نامناسب سلوک اور تحقیر آمیز رویہ رکھا جاتا ہے تاکہ دیکھنے والے اس تعلیم کی طرف توجہ ہی نہ کریں اور یہ سمجھیں کہ یہ علم دنیا میں تحقیر کا سبب ہے۔ ہمارا میڈیا قرآنی تعلیم کے سلسلے میں انتہائی پسماندہ ہے۔ ادھر ہمارے نیم خواندہ ملاؤں کی طرف سے اصرار ہے کہ قرآن مجید کو سمجھ کر پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ الغرض قرآن سے دوری کے اسباب روز افزوں رہے ہیں اور یہی سب سے بڑا شیطانی حربہ ہے۔ اس لئے دردِ دل سے یہ استدعا ہے کہ قرآن کے دامن میں پناہ حاصل کیجئے تاکہ ہم دین و دنیا میں عزت سے ہمکنار ہو سکیں۔ (تفسیر از انوار القرآن، صفحہ نمبر ۱۶۴۱)]، [یعنی شور کرو' تالیاں' سیٹیاں بجاؤ' چیخ چیخ کر باتیں کرو' تاکہ حاضرین کے کانوں میں قرآن کی آواز نہ جائے اور ان کے دل قرآن کی بلاغت اور خوبیوں سے متاثر نہ ہوں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۴۱۔ ''جن لوگوں نے اپنے پاس قرآن پہنچ جانے کے باوجود اس سے کفر کیا' (وہ بھی ہم سے پوشیدہ نہیں) یہ بڑی باوقعت کتاب ہے۔'' O---[یعنی اٹل ہے۔ اِس کو اُن چالوں سے شکست نہیں دی جا سکتی جو باطل پرست لوگ اس کے خلاف چل رہے ہیں۔ اس میں صداقت کا زور ہے۔ علمِ حق کا زور ہے۔ دلیل و حجت کا زور ہے۔ زبان اور بیان کا زور ہے۔ بھیجنے والے خدا کی خدائی کا زور ہے۔ اور پیش کرنے والے رسول کی شخصیت کا زور ہے۔ جھوٹ اور کھوکھلے پروپیگنڈے کے ہتھیاروں سے کوئی اِسے زک دینا چاہے تو کیسے دے سکتا ہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]---۴۲۔ ''جس کے پاس باطل پھٹک بھی نہیں سکتا نہ اس کے آگے سے نہ اس کے پیچھے سے' یہ ہے نازل کردہ حکمتوں والے خوبیوں والے (اللہ تعالیٰ) کی طرف سے۔'' O---[سامنے سے نہ آ سکنے کا مطلب یہ ہے کہ قرآن پر براہِ راست حملہ کر کے اگر کوئی شخص اُس کی کسی بات کو غلط اور کسی تعلیم کو باطل و فاسد ثابت کرنا چاہے تو اس میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ پیچھے سے نہ آ سکنے کا مطلب یہ ہے کہ کبھی کوئی حقیقت و صداقت ایسی منکشف نہیں ہو سکتی جو قرآن پاک کے پیش کردہ حقائق کے خلاف ہو' کوئی علم ایسا نہیں آ سکتا جو فی الواقع ''علم'' ہو اور قرآن مجید کے بیان کردہ علم کی تردید کرتا ہو' کوئی تجربہ اور مشاہدہ ایسا نہیں ہو سکتا جو یہ ثابت کر دے کہ قرآن مجید نے عقائد' اخلاق' قانون' تہذیب و تمدن' معیشت و معاشرت اور سیاست مدن کے باب میں انسان کو جو رہنمائی دی ہے وہ غلط ہے۔ اس کتاب نے جس چیز کو حق کہہ دیا ہے وہ کبھی باطل ثابت نہیں ہو سکتی اور جسے باطل کہہ دیا ہے وہ کبھی حق ثابت نہیں ہو سکتی۔ مزید برآں اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ باطل خواہ سامنے سے آ کر حملہ آور ہو یا ہیر پھیر کے راستوں سے چھاپے مارے' بہرحال کسی طرح بھی وہ اُس دعوت کو شکست نہیں دے سکتا جسے لے کر قرآن آیا ہے۔ تمام مخالفتوں اور مخالفین کی ساری خفیہ اور علانیہ چالوں کے علی الرغم یہ دعوت پھیل کر رہے گی اور کوئی اسے زک نہیں دے سکے گا۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]---۴۴۔ ''اور اگر ہم اسے عجمی زبان کا قرآن بناتے تو کہتے کہ اس کی آیتیں صاف صاف بیان کیوں نہیں کی گئیں؟ یہ کیا کہ عجمی کتاب اور آپ عربی رسول؟ آپ فرما دیجئے! کہ یہ تو ایمان والوں کے لیے ہدایت و شفا ہے اور جو ایمان نہیں لاتے ان کے کانوں میں تو (بہرا پن اور) بوجھ ہے اور یہ ان پر اندھا پن ہے' یہ وہ لوگ ہیں جو کسی بہت دور دراز جگہ سے پکارے جا رہے ہیں۔'' O---۵۲۔ ''آپ فرما دیجئے! کہ بھلا یہ تو بتاؤ کہ اگر یہ قرآن اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا ہوا ہو پھر تم نے اسے نہ مانا بس اس سے بڑھ کر بہکا ہوا کون ہوگا جو مخالفت میں (حق سے) دور چلا جائے۔'' O---۵۳۔ ''عنقریب ہم انہیں اپنی نشانیاں آفاق عالم میں بھی دکھائیں گے اور خود ان کی اپنی ذات میں بھی یہاں تک کہ ان پر کھل جائے کہ حق

Marfat.com

یہی ہے کیا آپ کے رب کا ہر چیز سے واقف وآگاہ ہونا کافی نہیں۔" O---[تفسیر کے لیے باب نمبرا، مضمون: نشانیاں]---۵۴۔ "یقین جانو! کہ یہ لوگ اپنے رب کے روبرو جانے سے شک میں ہیں، یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔" O

(**سورۃ الشوریٰ ۴۲**)---۷۔ "اسی طرح ہم نے آپ کی طرف عربی قرآن کی وحی کی ہے تا کہ آپ مکہ والوں کو اور اس کے آس پاس کے لوگوں کو خبردار کر دیں اور جمع ہونے کے دن سے جس کے آنے میں کوئی شک نہیں ڈرا دیں۔ ایک گروہ جنت میں ہوگا اور ایک گروہ جہنم میں ہوگا۔" O---۱۷۔ "اللہ تعالیٰ نے حق کے ساتھ کتاب نازل فرمائی ہے اور ترازو بھی (اتاری ہے) اور آپ کو کیا خبر شاید قیامت قریب ہی ہو۔" O---۵۲۔ "اور اسی طرح ہم نے بذریعہ وحی بھیجا آپ کی طرف ایک جانفزا کلام اپنے حکم سے، نہ آپ یہ جانتے تھے کہ کتاب کیا ہے اور نہ یہ کہ ایمان کیا ہے۔ لیکن (اے حبیب!) ہم نے بنا دیا اس کتاب کو (سراپا) نور۔ ہم ہدایت دیتے ہیں اس کے ذریعہ جس کو چاہتے ہیں اپنے بندوں سے۔ اور بلاشبہ آپ رہنمائی فرماتے ہیں صراط مستقیم کی طرف۔" O---[علامہ قرطبی نے متعدد جواب نقل کیے ہیں۔ مجھے یہ جواب ان میں سے زیادہ پسند ہے: "یعنی آپ پر اگر ہمارا لطف وانعام نہ ہوتا تو آپ کتاب کو نہ جان سکتے اور اگر ہم آپ ﷺ کی رہنمائی نہ فرماتے تو آپ ﷺ کو ایمان کا علم بھی نہ ہوتا۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)] (مزید تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: نور)

(**سورۃ الزخرف ۴۳**)---۲۔ "قسم ہے اس واضح کتاب کی۔" O---۳۔ "ہم نے اسکو عربی زبان کا قرآن بنایا ہے کہ تم سمجھ لو۔" O---[قرآن مجید کی قسم جس بات پر کھائی گئی ہے وہ یہ ہے کہ اس کتاب کے مصنف "ہم" ہیں نہ نبی کریم ﷺ۔ اور قسم کھانے کے لیے قرآن کی جس صفت کا انتخاب کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ یہ "کتاب مبین" ہے۔ اس صفت کے ساتھ قرآن کے کلام الٰہی ہونے پر خود قرآن کی قسم کھانا آپ سے آپ یہ معنی دے رہا ہے کہ لوگو، یہ کھلی کتاب تمہارے سامنے موجود ہے، اسے آنکھیں کھول کر دیکھو، اس کے صاف صاف غیر مبہم مضامین، اس کی زبان، اس کا ادب، اس کی حق و باطل کے درمیان ایک واضح خط امتیاز کھینچ دینے والی تعلیم، یہ ساری چیزیں اس حقیقت کی صریح شہادت دے رہی ہیں کہ اس کا مصنف خداوند عالم کے سوا کوئی دوسرا ہو نہیں سکتا۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]---۴۔ "یقیناً یہ لوح محفوظ میں ہے اور ہمارے نزدیک بلند مرتبہ حکمت والی ہے۔" O---[اس میں قرآن کریم کی اس عظمت اور شرف کا بیان ہے جو ملأ اعلیٰ میں اسے حاصل ہے تا کہ اہل زمین بھی اس کے شرف و عظمت کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس کو قرار واقعی اہمیت دیں اور اس سے ہدایت کا وہ مقصد حاصل کریں جس کے لیے اسے دنیا میں اتارا گیا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۵۔ "کیا ہم اس نصیحت کو تم سے اس بنا پر ہٹا لیں کہ تم حد سے گزر جانے والے لوگ ہو۔" O---۳۰۔ "اور حق کے پہنچتے ہی یہ بول پڑے کہ یہ تو جادو ہے اور ہم اس کے منکر ہیں۔" O---[قرآن کو جادو قرار دے کر اس کا انکار کر دیا اور اگلے الفاظ میں حضور نبی کریم ﷺ کی تحقیر و تنقیص کی۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۳۱۔ "اور کہنے لگے یہ قرآن ان دونوں بستیوں میں سے کسی بڑے آدمی پر کیوں نہ نازل کیا گیا۔" O

(**سورۃ الدخان ۴۴**)---۲۔ "قسم ہے اس وضاحت والی کتاب کی۔" O---[تفسیر کے لیے ملاحظہ فرمائیں باب ہذا، سورہ بقرہ کی آیت نمبر۔۱۸۵، اور سورۃ الزخرف کی آیت نمبر۔۳]---۳۔ "یقیناً ہم نے اسے بابرکت رات میں اتارا ہے بیشک ہم ڈرانے والے ہیں۔" O---۵۸۔ "ہم نے اس (قرآن) کو تیری زبان میں آسان کر دیا تا کہ وہ نصیحت حاصل کریں۔" O---۵۹۔ "اب تو منتظر رہ یہ بھی منتظر ہیں۔" O

(**سورۃ الجاثیۃ ۴۵**)---۲۔ "یہ کتاب اللہ تعالیٰ غالب حکمت والے کی طرف سے نازل کی ہوئی ہے۔" O---[یہ اس سورۃ کی مختصر تمہید ہے جس میں سامعین کو دو باتوں سے خبردار کیا گیا ہے۔ ایک یہ کہ یہ کتاب حضرت محمد ﷺ کی اپنی تصنیف نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان پر نازل ہو رہی ہے۔ دوسرے یہ کہ اسے وہ خدا نازل کر رہا ہے جو زبردست بھی ہے اور حکیم بھی۔ اس کا زبردست ہونا اس بات کا متقاضی ہے کہ انسان اس کے فرمان سے سرتابی کی جرأت نہ کرے، کیونکہ نافرمانی کر کے وہ اس کی سزا سے کسی طرح بچ نہیں سکتا۔ اور اس کا حکیم ہونا اس کا متقاضی ہے کہ انسان پورے اطمینان کے ساتھ برضا و رغبت اس کی ہدایات اور اس کے احکام کی پیروی کرے، کیونکہ اس کی کسی تعلیم کے غلط یا نامناسب یا نقصان دہ ہونے کا کوئی امکان نہیں۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]---۶۔ "یہ ہیں اللہ تعالیٰ کی آیتیں جنہیں ہم آپ کو راستی سے سنا رہے ہیں، پس اللہ تعالیٰ اور اس کی آیتوں کے بعد یہ کس بات پر ایمان لائیں گے۔" O---[یعنی جب اللہ کی ہستی اور اس کی وحدانیت پر خود اللہ ہی کے بیان کیے ہوئے یہ دلائل سامنے آجانے کے بعد بھی یہ لوگ ایمان نہیں لاتے اب کیا یہ چیز ایسی آسکتی ہے جس سے انہیں دولت ایمان نصیب ہو جائے۔ اللہ کا کلام تو وہ آخری چیز ہے جس کے ذریعہ سے کوئی شخص یہ نعمت پا سکتا ہے۔ اور ایک ان دیکھی حقیقت کا یقین دلانے کے لیے زیادہ سے زیادہ جو معقول دلائل ممکن ہیں وہ اس کلام پاک میں پیش کر دیے گئے ہیں۔ اس کے بعد اگر کوئی انکار ہی کرنے پر تلا ہوا ہو تو انکار کرتا رہے۔ اس کے انکار سے حقیقت نہیں بدل جائے گی۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]---۱۱۔ "یہ (سراپا) ہدایت ہے اور جن لوگوں نے اپنے رب کی آیتوں کو نہ مانا ان کے لیے بہت سخت دردناک عذاب ہے۔" O---[یعنی قرآن۔ کیوں کہ اس کے نزول کا مقصد ہی یہ ہے کہ لوگوں کو کفر و شرک کی تاریکیوں سے نکال کر ایمان کی روشنی میں لایا جائے۔ اس لیے کہ سراپا ہدایت ہونے میں تو کوئی شک نہیں۔ لیکن ہدایت ملے گی تو اسے ہی جو اس کے

Marfat.com

لیے اپنا سینہ وا کرے گا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۲۰۔ ''یہ (قرآن) لوگوں کے لیے بصیرت کی باتیں اور ہدایت و رحمت ہے اس قوم کے لیے جو یقین رکھتی ہے۔'' O ---۲۵۔ ''اور جب ان کے سامنے ہماری واضح اور روشن آیتوں کی تلاوت کی جاتی ہے تو ان کے پاس اس قول کے سوا کوئی دلیل نہیں ہوتی کہ اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ دادوں کو لاؤ۔'' O ---۳۱۔ ''لیکن جن لوگوں نے کفر کیا تو (میں ان سے کہوں گا) کیا میری آیتیں تمہیں سنائی نہیں جاتی تھیں؟ پھر بھی تم تکبر کرتے رہے اور تم تھے ہی گناہ گار لوگ۔'' O ---۳۲۔ ''اور جب کبھی کہا جاتا کہ اللہ کا وعدہ یقیناً سچا ہے اور قیامت کے آنے میں کوئی شک نہیں تو تم جواب دیتے تھے کہ ہم نہیں جانتے قیامت کیا چیز ہے؟ ہمیں کچھ یوں ہی سا خیال ہو جاتا ہے لیکن ہمیں یقین نہیں۔'' O

(سورۃ الاحقاف ۴۶) ---۲۔ ''اس کتاب کا اتارنا اللہ تعالیٰ غالب حکمت والے کی طرف سے ہے۔'' O ---۷۔ ''اور انہیں جب ہماری واضح آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو منکر لوگ سچی بات کو جب کہ ان کے پاس آ چکی کہہ دیتے ہیں کہ یہ تو صریح جادو ہے۔'' O ---۸۔ ''کیا وہ کہتے ہیں کہ اسے تو اس نے خود گھڑ لیا ہے آپ فرما دیجئے! کہ اگر میں ہی اسے بنا لایا ہوں تو تم میرے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتے، تم اس (قرآن) کے بارے میں جو کچھ کہہ سن رہے ہو اسے اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے، میرے اور تمہارے درمیان گواہی کے لیے وہی کافی ہے اور وہ بخشنے والا مہربان ہے۔'' O ---۱۰۔ ''آپ فرما دیجئے! اگر یہ (قرآن) اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہو اور تم نے اسے نہ مانا ہو اور بنی اسرائیل کا ایک گواہ اس جیسی کی گواہی بھی دے چکا ہو اور وہ ایمان بھی لا چکا ہو اور تم نے سرکشی کی ہو، تو بیشک اللہ تعالیٰ ظالموں کو راہ نہیں دکھاتا۔'' O ---۱۱۔ ''اور کافروں نے ایمان داروں کی نسبت کہا کہ اگر یہ (دین) بہتر ہوتا تو یہ لوگ اس کی طرف ہم سے سبقت کرنے نہ پاتے، اور چونکہ انہوں نے اس قرآن سے ہدایت نہیں پائی پس یہ کہہ دیں گے کہ قدیمی جھوٹ ہے۔'' O ---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: کفار کی سرکشی] ---۱۲۔ ''اور اس سے پہلے موسیٰ علیہ السلام کی کتاب پیشوا اور رحمت تھی۔ اور یہ کتاب ہے تصدیق کرنے والی عربی زبان میں تاکہ ظالموں کو ڈرائے اور نیک کاروں کو بشارت ہو۔'' O ---۲۹۔ ''اور یاد کرو! جبکہ ہم نے جنوں کی ایک جماعت کو تیری طرف متوجہ کیا کہ وہ قرآن سنیں، پس جب (نبی کے) پاس پہنچ گئے تو (ایک دوسرے سے) کہنے لگے خاموش ہو جاؤ، پھر جب پڑھ کر ختم ہو گیا تو اپنی قوم کو خبردار کرنے کے لیے واپس لوٹ گئے۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۳، مضمون: جن) ---۳۰۔ ''کہنے لگے اے ہماری قوم! ہم نے یقیناً وہ کتاب سنی ہے جو موسیٰ (علیہ السلام) کے بعد نازل کی گئی ہے جو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے جو سچے دین کی اور راہ راست کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔'' O

(سورۃ محمد ۴۷) ---۸۔ ''اور جو لوگ کافر ہوئے انہیں ہلاکی ہو اللہ تعالیٰ ان کے اعمال غارت کر دے گا۔'' O ---۹۔ ''یہ اس لیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ چیز سے ناخوش ہوئے، پس اللہ تعالیٰ نے (بھی) ان کے اعمال ضائع کر دیئے۔'' O ---۲۴۔ ''کیا یہ قرآن میں غور و فکر نہیں کرتے؟ یا ان کے دلوں پر ان کے تالے لگ گئے ہے۔'' O ---[یعنی یا تو یہ لوگ قرآن مجید پر غور نہیں کرتے، یا غور کرنے کی کوشش تو کرتے ہیں مگر اس کی تعلیمات اور اس کے معانی و مطالب ان کے دلوں میں اترتے نہیں ہیں کیونکہ ان کے دلوں پر قفل چڑھے ہوئے ہیں۔ اور یہ جو فرمایا کہ ''دلوں پر اُن کے قفل چڑھے ہوئے ہیں'' تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ان پر وہ قفل چڑھے ہوئے ہیں جو ایسے حق ناشناس دلوں کے لیے مخصوص ہیں۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(سورۃ ق ۵۰) ---۱۔ ''ق! بہت بڑی شان والے اس قرآن کی قسم ہے۔'' O ---۴۵۔ ''یہ جو کچھ کہہ رہے ہیں ہم بخوبی جانتے ہیں اور آپ ان پر جبر کرنے والے نہیں، تو آپ قرآن کے ذریعہ انہیں سمجھاتے رہیں جو میرے وعید (ڈراوے کے وعدوں) سے ڈرتے ہیں۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۱، مضمون: ڈرو اللہ تعالیٰ سے)

(سورۃ الذّٰریٰت ۵۱) ---۹۔ ''اس سے وہی باز رکھا جاتا ہے جو پھیر دیا گیا ہو۔'' O ---[جو شخص حق قبول کرنے سے منہ موڑ لیتا ہے اللہ تعالیٰ کی توفیق اس کی دستگیری نہیں کرتی اور اسے گمراہی کی ڈگر پر دوڑنے کے لیے آزاد چھوڑ دیا جاتا ہے۔ حضرت حسن بصری کہتے ہیں جو روگردانی کرتا ہے اسے اللہ کے نبی اور قرآن پر ایمان لانے سے روک دیا جاتا ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)] ---۱۰۔ ''بے سند باتیں کرنے والے غارت کر دیئے گئے۔'' O ---[کفار، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، قرآنِ مجید اور قیامت کے بارے میں جو بھانت بھانت کی بولیاں بول رہے ہیں یہ محض ان کی قیاس آرائیاں اور ٹامک ٹوئیاں ہیں۔ جو لوگ زندگی کی ان بنیادی حقیقتوں کے بارے میں محض قیاس آرائی پر اکتفا کرتے ہیں انہیں بڑی جان گسل ناکامی اور روح فرسا مایوسی سے دوچار ہونا پڑے گا۔ جس دن ان لوگوں کو حشر کے میدان میں لا کھڑا کیا جائے گا اور انہیں کہا جائے گا کہ اپنی دنیوی زندگی کا حساب پیش کرو۔ تم نے ہماری دی ہوئی قوتوں کو کیسے استعمال کیا۔ ہماری بخشی ہوئی دولت کو کس طرح خرچ کیا۔ ہمارے احکام کی کہاں تک تعمیل کی۔ اس وقت ان لوگوں پر جو گزرے گی اس کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ اسی لیے ان کو خوابِ غفلت سے بیدار کرنے کی سعی فرمائی گئی ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)] ---۱۱۔ ''جو غفلت میں ہیں اور بھولے ہوئے ہیں۔'' O ---۱۲۔ ''پوچھتے ہیں کہ یوم جزا کب ہوگا۔'' O ---۲۳۔ ''آسمان و زمین کے پروردگار کی قسم! کہ یہ بالکل برحق ہے ایسا ہی جیسے کہ تم باتیں کرتے ہو۔'' O ---[پہلے مختلف چیزوں کی قسمیں کھائیں۔ اب اللہ تعالیٰ اپنی ذاتِ والاصفات کی قسم اٹھا کر فرما رہے ہیں کہ یوم جزا حق ہے، وہ ضرور آئے گا۔ اس روز تمہیں

Marfat.com

تمہارے اعمال کے مطابق بدلہ دیا جائے گا یا قرآن اللہ کی سچی کتاب ہے۔ اسے کسی انسان نے تصنیف نہیں کیا۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

(**سورۃ الطور ۵۲**)---۲۔ ''اور لکھی ہوئی کتاب کی۔'' O---[مَسطُور کے معنی ہیں۔ مکتوب، لکھی ہوئی چیز۔ اس کا مصداق مختلف بیان کیے گئے ہیں۔ قرآن مجید، لوحِ محفوظ، تمام کتب منزلہ یا وہ انسانی اعمال نامے جو فرشتے لکھتے ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۳۔ ''جو جھلی کے کھلے ہوئے ورق میں ہے۔'' O---۳۲۔ ''کیا ان کی عقلیں انہیں یہی سکھاتی ہیں؟ یا یہ لوگ ہی سرکش ہیں۔'' O---۳۳۔ ''کیا یہ کہتے ہیں کہ اس نبی نے (قرآن) خود گھڑ لیا ہے، واقعہ یہ ہے کہ وہ ایمان نہیں لاتے۔'' O---۳۴۔ ''اچھا اگر یہ سچے ہیں تو بھلا اس جیسی ایک (ہی) بات یہ (بھی) تو لے آئیں۔'' O---[یعنی اگر یہ اپنے اس دعوے میں سچے ہیں کہ یہ قرآن، حضرت محمد (ﷺ) کا اپنا گھڑا ہوا ہے تو پھر یہ بھی اس جیسی کتاب بنا کر پیش کر دیں جو نظم، اعجاز و بلاغت، حسن بیان، ندرت اسلوب، تعبین حقائق اور حل مسائل میں اس کا مقابلہ کر سکے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]، [یعنی بات صرف اتنی ہی نہیں ہے کہ یہ حضرت محمد ﷺ کا کلام نہیں ہے، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ سرے سے انسانی کلام ہی نہیں ہے اور یہ بات انسان کی قدرت سے باہر ہے کہ ایسا کلام تصنیف کر سکے۔ اگر تم اسے انسانی کلام کہتے ہو تو اِس پائے کا کوئی کلام لا کر دکھاؤ جسے کسی انسان نے تصنیف کیا ہو۔ یہ چیلنج نہ صرف قریش کو، بلکہ تمام دنیا کے منکرین کو سب سے پہلے اِس آیت میں دیا گیا تھا۔ اس کے بعد تین مرتبہ مکہ معظمہ میں پھر آخری بار مدینہ منورہ میں اسے دہرایا گیا، مگر کوئی اس کا جواب دینے کی نہ اُس وقت ہمت کر سکا نہ اُس کے بعد آج تک کسی کی یہ جرأت ہوئی کہ قرآن کے مقابلہ میں کسی انسانی تصنیف کو لے آئے۔ یہ دنیا کی واحد کتاب ہے، جس نے نوع انسانی کے افکار، اخلاق، تہذیب اور طرز زندگی پر اتنی وسعت، اِتنی گہرائی اور اتنی ہمہ گیری کے ساتھ اثر ڈالا ہے کہ دنیا میں اس کی کوئی نظیر نہیں ملتی۔ پہلے اس کی تاثیر نے ایک قوم کو بدلا اور پھر اُس قوم نے اُٹھ کر دنیا کے ایک بہت بڑے حصے کو بدل ڈالا۔ کوئی دوسری کتاب ایسی نہیں ہے جو اس قدر انقلاب انگیز ثابت ہوئی ہو۔ یہ کتاب صرف کاغذ کے صفحات پر لکھی نہیں رہ گئی ہے بلکہ عمل کی دنیا میں اس کے ایک ایک لفظ نے خیالات کی تشکیل اور ایک مستقل تہذیب کی تعمیر کی ہے، ۱۴ سو برس سے اس کے اِن اثرات کا سلسلہ جاری ہے، اور روز بروز اس کے یہ اثرات پھیلتے چلے جا رہے ہیں۔ یہ کتاب پُوری کی پُوری بیک وقت لکھ کر دنیا کے سامنے پیش نہیں کر دی گئی تھی بلکہ چند ابتدائی ہدایات کے ساتھ ایک تحریکِ اصلاح کا آغاز کیا گیا تھا اور اس کے بعد ۲۳ سال تک وہ تحریک جن جن مرحلوں سے گزرتی رہی اُن کے حالات اور ان کی ضروریات کے مطابق اِس کے اجزاء اُس تحریک کے رہنما کی زبان سے کبھی طویل خطبوں اور کبھی مختصر جملوں کی شکل میں ادا ہوتے رہے۔ پھر اس مشن کی تکمیل پر مختلف اوقات میں صادر ہونے والے یہ اجزاء اُس مکمل کتاب کی صورت میں مرتب ہو کر دنیا کے سامنے رکھ دیے گئے جسے ''قرآن'' کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ تحریک کے رہنما کا بیان ہے کہ یہ خُطبے اور جُملے اس کے طبعزاد نہیں ہیں بلکہ خداوندِ عالم کی طرف سے اس پر نازل ہوئے ہیں۔ اگر کوئی شخص انہیں خود اُس رہنما کے طبعزاد قرار دیتا ہے تو وہ دنیا کی پُوری تاریخ سے کوئی نظیر ایسی پیش کرے کہ کسی انسان نے سالہا سال تک مُسلسل ایک زبردست اجتماعی تحریک کی بطورِ خود رہنمائی کرتے ہوئے کبھی ایک واعظ اور معلّمِ اخلاق کی حیثیت سے، کبھی ایک مظلوم جماعت کے سربراہ کی حیثیت سے، کبھی ایک مملکت کے فرمانروا کی حیثیت سے، کبھی ایک برسرِ جنگ فوج کے قائد کی حیثیت سے، کبھی ایک فاتح کی حیثیت سے، کبھی ایک شارع اور مقنّن کی حیثیت سے، غرض بکثرت مختلف حالات اور اوقات میں بہت سی مختلف حیثیتوں سے جو مختلف تقریریں کی ہوں یا باتیں کی ہوں وہ جمع ہو کر ایک مکمل، مربوط اور جامع نظامِ فکر و عمل بنا دیں، ان میں کہیں کوئی تناقض اور تضاد نہ پایا جائے، ان میں ابتدا سے انتہا تک ایک ہی مرکزی تخیّل اور سلسلۂ فکر کارفرما نظر آئے، اس نے اوّل روز سے اپنی دعوت کی جو بنیاد بیان کی ہو آخری دن تک اُسی بنیاد پر وہ عقائد و اعمال کا ایک ایسا ہمہ گیر نظام بناتا چلا جائے جس کا ہر جُز دوسرے اجزاء سے کامل مطابقت رکھتا ہو، اور اس مجموعہ کو پڑھنے والا کوئی صاحبِ بصیرت آدمی یہ محسوس کیے بغیر نہ رہے کہ تحریک کا آغاز کرتے وقت اُس کے محرّک کے سامنے آخری مرحلے تک کا پُورا نقشہ موجود تھا اور ایسا کبھی نہیں ہوا کہ بیچ کے کسی مقام پر اُس کے ذہن میں کوئی ایسا خیال آیا ہو جو پہلے اس پر منکشف نہ تھا یا جسے بعد اس کو بدلنا پڑا۔ اِس شان کا کوئی انسان اگر کبھی گزرا ہو جس نے اپنے ذہن کی خلاقی کا یہ کمال دکھایا ہو تو اس کی نشاندہی کی جائے۔ اعجازِ قرآن کے اگرچہ اور بھی متعدد وجوہ ہیں، لیکن صرف اِن چند وجوہ ہی پر اگر آدمی غور کرے تو اسے معلوم ہو جائے گا کہ قرآن کا معجزہ ہونا جتنا نزولِ قرآن کے زمانے میں واضح تھا اس سے بدر جہا زیادہ آج واضح ہے اور ان شاءاللہ قیامت تک یہ واضح تر ہوتا چلا جائے گا۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(**سورۃ النجم ۵۳**)---۵۹۔ ''پس کیا تم اس بات سے تعجب کرتے ہو؟'' O---[یہاں تعجب سے مراد وہ تعجب ہے جو کسی چیز کو ناقابلِ تسلیم خیال کرتے ہوئے کیا جاتا ہے۔ کفار کو سرزنش کی جا رہی ہے کہ میرا رسول ایسی کتاب لے کر تمہارے پاس تشریف لایا ہے جس کی ہر آیت سے ہدایت کے انوار پھوٹ رہے ہیں۔ تمہیں تو اس کی قدر کرنی چاہیے تھی اور ایک لمحہ ضائع کیے بغیر اس پر ایمان لے آنا چاہیے تھا۔ اُلٹے تم اس کی ہدایات پر اظہارِ حیرت و تعجب کر رہے ہو۔ گویا یہ کوئی ایسی باتیں ہیں جو تمہارے لیے تسلیم کرنے کے قابل ہی نہیں۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

(**سورۃ القمر ۵۴**)---۵۔ ''اور کامل عقل کی بات ہے لیکن ان ڈراؤنی باتوں نے بھی کچھ فائدہ نہ دیا۔'' O---[یعنی ایسی بات جو تباہی سے پھیر دینے والی

Marfat.com

ہے یا یہ قرآن حکمت بالغہ ہے جس میں کوئی نقص یا خلل نہیں ہے۔ یا اللہ تعالیٰ جس کو ہدایت دے اور اس کو گمراہ کرے اس میں بڑی حکمت ہے جس کو وہی جانتا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۷۔ ''اور بیشک ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لیے آسان کر دیا ہے پس کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے؟'' O
---[یعنی اس کے مطالب و معانی کو سمجھنا اس سے عبرت و نصیحت حاصل کرنا اور اسے زبانی یاد کرنا ہم نے آسان کر دیا ہے۔ چنانچہ یہ واقعہ ہے کہ قرآن کریم مجاز و بلاغت کے اعتبار سے نہایت اونچے درجے کی کتاب ہونے کے باوجود کوئی شخص تھوڑی سی توجہ دے تو وہ عربی گرامر اور معانی و بلاغت کی کتابیں پڑھے بغیر بھی اسے آسانی سے سمجھ لیتا ہے اسی طرح یہ دنیا کی واحد کتاب ہے جو لفظ بہ لفظ یاد کر لی جاتی ہے ورنہ چھوٹی سی چھوٹی کتاب کو بھی اس طرح یاد کر لینا اور اسے یاد رکھنا نہایت مشکل ہے۔ اور انسان اگر اپنے قلب و ذہن کے دریچے وا رکھ کر اسے عبرت کی آنکھوں سے پڑھے نصیحت کے کانوں سے سنے اور سمجھنے والے دل سے اس پر غور کرے تو دنیا و آخرت کی سعادت کے دروازے اس کے لیے کھل جاتے ہیں اور یہ اس کے قلب و دماغ کی گہرائیوں میں اتر کر کفر و معصیت کی تمام آلودگیوں کو صاف کر دیتی ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۲۲۔ ''یقیناً ہم نے قرآن کو نصیحت کے لیے آسان کر دیا ہے پس کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا؟'' O---۳۲۔ ''اور ہم نے نصیحت کے لیے قرآن کو آسان کر دیا ہے پس کیا ہے کوئی جو نصیحت قبول کرے۔'' O---۴۰۔ ''اور یقیناً ہم نے قرآن کو پند و وعظ کے لیے آسان کر دیا ہے۔ پس کیا کوئی ہے نصیحت پکڑنے والا۔'' O

سورۃ الرحمٰن (۵۵)---۲۔ ''قرآن سکھایا۔'' O---[کہتے ہیں کہ یہ اہل مکہ کے جواب میں ہے جو کہتے تھے کہ یہ قرآن حضرت محمد ﷺ کو کوئی انسان سکھاتا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ ان کے اس قول کے جواب میں ہے کہ رحمٰن کیا ہے؟ قرآن سکھانے کا مطلب ہے اسے آسان کر دیا یا اللہ نے اپنے پیغمبر کو سکھایا اور پیغمبر نے امت کو سکھایا۔ اس سورت میں اللہ نے اپنی بہت سی نعمتیں گنوائی ہیں۔ چونکہ تعلیم قرآن ان میں قدر و منزلت اور اہمیت و افادیت کے لحاظ سے سب سے بالا ہے اس لیے پہلے اسی نعمت کا ذکر فرمایا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

سورۃ الواقعہ (۵۶)---۷۵۔ ''پس میں قسم کھاتا ہوں ستاروں کے گرنے کی۔'' O---[یعنی یہ قرآن کہانت یا شاعری نہیں ہے بلکہ میں ستاروں کے گرنے کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ قرآن عزت والا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۷۶۔ ''اور اگر تمہیں علم ہو تو یہ بہت بڑی قسم ہے۔'' O
---۷۷۔ ''کہ بیشک یہ قرآن بہت بڑی عزت والا ہے۔'' O---[تاروں اور سیاروں کے مواقع سے مراد ان کے مقامات، ان کی منزلیں اور ان کے مدار ہیں۔ اور قرآن کے بلند پایہ کتاب ہونے پر ان کی قسم کھانے کا مطلب یہ ہے کہ عالم بالا میں اجرام فلکی کا نظام جیسا محکم اور مضبوط ہے ویسا ہی مضبوط اور محکم یہ کلام بھی ہے۔ جس خدا نے وہ نظام بنایا ہے اسی خدا نے یہ کلام بھی نازل کیا ہے۔ کائنات کی بے شمار کہکشانوں اور ان کہکشانوں کے اندر بے حد و حساب تاروں اور سیاروں میں جو کمال درجہ کا ربط و نظم قائم ہے، درآنحالیکہ بظاہر وہ بالکل بکھرے ہوئے نظر آتے ہیں، اسی طرح یہ کتاب بھی ایک کمال درجہ کا مربوط و منظم ضابطۂ حیات پیش کرتی ہے جس میں عقائد کی بنیاد پر اخلاق، عبادات، تہذیب و تمدن، معیشت و معاشرت، قانون و عدالت، صلح و جنگ، غرض انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں پر مفصل ہدایات دی گئی ہیں، اور ان میں کوئی چیز کسی دوسری چیز سے بے جوڑ نہیں ہے، درآنحالیکہ یہ نظام فکر متفرق آیات اور مختلف مواقع پر دیے ہوئے خطبوں میں بیان کیا گیا ہے۔ پھر جس طرح خدا کے باندھے ہوئے عالم بالا کا نظم اٹل ہے جس میں کبھی ذرہ برابر فرق واقع نہیں ہوتا، اسی طرح اس کتاب میں بھی جو حقائق بیان کیے گئے ہیں اور جو ہدایات دی گئی ہیں وہ بھی اٹل ہیں، ان کا ایک شوشہ بھی اپنی جگہ سے ہلایا نہیں جا سکتا۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]---۷۸۔ ''جو ایک محفوظ کتاب میں درج ہے۔'' O---۷۹۔ ''جسے صرف پاک لوگ ہی چھو سکتے ہیں۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۵، مضمون قرآن پاک کو صرف پاک لوگ ہی چھو سکتے ہیں]---۸۰۔ ''یہ رب العالمین کی طرف سے اترا ہوا ہے۔'' O---۸۱۔ ''پس کیا تم ایسی بات کو سرسری (اور معمولی) سمجھ رہے ہو۔'' O---۸۲۔ ''اور اپنے حصے میں یہی لیتے ہو کہ جھٹلاتے پھرو۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: جھٹلانے والے]

سورۃ الحشر (۵۹)---۲۱۔ ''اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر اتارتے تو آپ دیکھتے کہ خوف الٰہی سے وہ پست ہو کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہم ان مثالوں کو لوگوں کے سامنے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ غور و فکر کریں۔'' O---[یعنی قرآن کریم میں ہم نے بلاغت و فصاحت، قوت و استدلال اور وعظ و تذکیر کے ایسے پہلو بیان کیے ہیں کہ انہیں سن کر پہاڑ بھی باوجود اتنی سختی اور وسعت و بلندی کے خوف الٰہی سے ریزہ ریزہ ہو جاتا۔ یہ انسان کو سمجھایا اور ڈرایا جا رہا ہے کہ تجھے عقل کی صلاحیتیں دی گئی ہیں۔ لیکن اگر قرآن سن کر تیرا دل کوئی اثر قبول نہیں کرتا تو تیرا انجام اچھا نہیں ہوگا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

سورۃ الجمعہ (۶۲)---۲۔ ''وہی ہے جس نے ناخواندہ لوگوں میں ان ہی میں سے ایک رسول بھیجا جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے۔ یقیناً یہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔'' O

سورۃ التغابن (۶۴)---۸۔ ''سو تم اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اس نور پر جسے ہم نے نازل فرمایا ہے ایمان لاؤ اور اللہ تعالیٰ تمہارے ہر عمل پر باخبر

Marfat.com

ہے۔'' O---[آپ ﷺ کے ساتھ نازل ہونے والا یہ نور قرآن مجید ہے جس سے گمراہی کی تاریکیاں چھٹتی ہیں اور ایمان کی روشنی پھیلتی ہے۔(از تفسیر نمبر ۱ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ القلم** ۶۸)---۱۔''ن' قسم ہے قلم کی اور اس کی جو کچھ کہ وہ (فرشتے) لکھتے ہیں۔'' O---۴۴۔''پس مجھے اور اس کلام کو جھٹلانے والے کو چھوڑ دے ہم انہیں اس طرح آہستہ آہستہ کھینچیں گے کہ انہیں معلوم بھی نہ ہو۔'' O---۵۱۔''اور قریب ہے کہ کافر اپنی تیز نگاہوں سے آپ کو پھسلا دیں جب کبھی قرآن سنتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں یہ تو ضرور دیوانہ ہے۔'' O---۵۲۔''در حقیقت یہ (قرآن) تو تمام جہان والوں کے لیے سراسر نصیحت ہی ہے۔'' O---[جب واقعہ یہ ہے کہ یہ قرآن جن وانس کی ہدایت ورہنمائی کے لئے آیا ہے تو پھر اس کو لانے والا اور بیان کرنے والا مجنون (دیوانہ) کس طرح ہو سکتا ہے؟ (از تفسیر ۱ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورہ الحاقۃ** ۶۹)---۳۸۔''پس مجھے قسم ہے ان چیزوں کی جنہیں تم دیکھتے ہو۔'' O---۳۹۔''اور ان چیزوں کی جنہیں تم نہیں دیکھتے۔'' O[تفسیر کے لئے باب نمبر ۱۴، مضمون: قسمیں جو اللہ تعالیٰ نے مختلف چیزوں کی اٹھائیں]---۴۰۔''کہ بیشک یہ (قرآن) بزرگ رسول کا قول ہے۔'' O---۴۱۔''یہ کسی شاعر کا قول نہیں (افسوس) تمہیں بہت کم یقین ہے۔'' O---۴۲۔''اور نہ کسی کاہن کا قول ہے (افسوس) بہت کم نصیحت لے رہے ہو۔'' O---۴۳۔''(یہ تو) رب العالمین کا اتارا ہوا ہے۔'' O---[یعنی رسول کی زبان سے ادا ہونے والا یہ قول، رب العالمین کا اتارا ہوا کلام ہے، اسے تم کبھی شاعری اور کبھی کہانت کہہ کر اس کی تکذیب کرتے ہو؟ (از تفسیر ۴ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۴۴۔''اور اگر یہ ہم پر کوئی بھی بات بنا لیتا۔'' O---۴۵۔''تو البتہ ہم اس کا داہنا ہاتھ پکڑ لیتے۔'' O---۴۶۔''پھر اس کی شہ رگ کاٹ دیتے۔'' O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۱۴، مضمون: پیغمبر، رسول]---۴۸۔''یقیناً یہ قرآن پرہیزگاروں کے لیے نصیحت ہے۔'' O---۴۹۔''ہمیں پوری طرح معلوم ہے کہ تم میں سے بعض اس کے جھٹلانے والے ہیں۔'' O---۵۰۔''بیشک (یہ جھٹلانا) کافروں پر حسرت ہے۔'' O---۵۱۔''اور بیشک (وشبہ) یہ یقینی حق ہے۔'' O

(**سورۃ الجن** ۷۲)---۱۔''(اے محمد ﷺ) آپ فرما دیں کہ مجھے وحی کی گئی ہے کہ جنوں کی ایک جماعت نے (قرآن) سنا اور کہا کہ ہم نے عجیب قرآن سنا ہے۔'' O---[اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جن نہ صرف یہ کہ انسانوں کی باتیں سنتے ہیں بلکہ ان کی زبان بخوبی سمجھتے بھی ہیں اگرچہ یہ ضروری نہیں ہے کہ تمام جن تمام انسانی زبانیں جانتے ہوں۔ ممکن ہے کہ ان میں سے جو گروہ زمین کے جس علاقے میں رہتے ہوں اسی علاقے کے لوگوں کی زبان سے وہ واقف ہوں۔ لیکن قرآن کے اس بیان سے بہر حال یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ جن جنہوں نے اس وقت قرآن سنا تھا وہ عربی زبان اتنی اچھی جانتے تھے کہ انہوں نے اس کلام کی بے مثل بلاغت کو محسوس کیا اور اس کے بلند پایہ مضامین کو بھی خوب سمجھ لیا۔ (از تفسیر ۲ تفہیم القرآن)]---۲۔''جو راہ راست کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ ہم اس پر ایمان لا چکے (اب) ہم ہرگز کسی کو بھی اپنے رب کا شریک نہ بنائیں گے۔'' O---۱۳۔''ہم تو ہدایت کی بات سنتے ہی اس پر ایمان لا چکے اور جو بھی اپنے رب پر ایمان لائے گا اسے نہ کسی نقصان کا اندیشہ ہے نہ ظلم وستم کا۔'' O

(**سورۃ المزمل** ۷۳)---۱۔''اے کپڑے میں لپٹنے والے۔'' O---۲۔''رات (کے وقت نماز) میں کھڑے ہو جاؤ مگر کم۔'' O---۳۔''آدھی رات یا اس سے بھی کچھ کم کر لے۔'' O---۴۔''یا اس پر بڑھا دے اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر (صاف) پڑھا کر۔'' O---[یعنی تیز تیز رواں دواں نہ پڑھو بلکہ آہستہ آہستہ ایک ایک لفظ زبان سے ادا کرو اور ایک ایک آیت پر ٹھیرو، تا کہ ذہن پوری طرح کلام الٰہی کے مفہوم ومدعا کو سمجھے اور اس کے مضامین سے متاثر ہو کہیں اللہ کی ذات وصفات کا ذکر ہے تو اس کی عظمت وہیبت دل پر طاری ہو، کہیں اس کی رحمت کا بیان ہے تو دل جذبات تشکر سے لبریز ہو جائے کہیں اس کے غضب اور اس کے عذاب کا ذکر ہے تو دل پر اس کا خوف طاری ہو، کہیں کسی چیز سے منع کیا گیا ہے، غرض یہ قرات محض قرآن کے الفاظ کو زبان سے ادا کر دینے کے لئے نہیں بلکہ غور وفکر اور تدبر کے ساتھ ہونی چاہیے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرات کا طریقہ حضرت انسؓ سے پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ آپ الفاظ کو کھینچ کھینچ کر پڑھا کرتے تھے (بخاری) حضرت ام سلمہؓ سے یہی سوال کیا گیا تو انہوں نے بتایا کہ حضور ﷺ ایک ایک آیت کو الگ الگ پڑھتے اور ہر آیت پر ٹھہرتے جاتے تھے۔ مثلاً الحمد للہ رب العلمین پڑھ کر رک جاتے پھر الرحمن الرحیم پر ٹھیرتے اور اس کے بعد رک کر مالک یوم الدین کہتے۔ (از تفسیر ۴ تفہیم القرآن)]---۵۔''یقیناً ہم تجھ پر بہت بھاری بات عنقریب نازل کریں گے۔'' O---[مطلب یہ ہے کہ تم کو رات کی نماز کا یہ حکم اس لئے دیا جا رہا ہے کہ ایک بھاری کلام ہم تم پر نازل کر رہے ہیں جس کا بار اٹھانے کے لئے تم میں اس کے تحمل کی طاقت پیدا ہونی ضروری ہے اور یہ طاقت تمہیں اسی طرح حاصل ہو سکتی ہے کہ راتوں کو اپنا آرام چھوڑ کر نماز کے لئے اٹھو اور آدھی آدھی رات یا کچھ کم وبیش عبادت میں گزارا کرو، قرآن کو بھاری کلام اس بنا پر بھی کہا گیا ہے کہ اس کے احکام پر عمل کرنا، اس کی تعلیم کا نمونہ بن کر دکھانا، اس کی دعوت کو لے کر ساری دنیا کے مقابلے میں اٹھنا اور اس کے مطابق عقائد وافکار، اخلاق وآداب اور تہذیب وتمدن کے پورے نظام میں انقلاب برپا کر دینا ایک ایسا کام ہے جس سے بڑھ کر کسی بھاری کام کا تصور نہیں کیا جا سکتا، اور اس بنا پر بھی اس کو بھاری کلام کہا گیا

Marfat.com

ہے کہ اس کے نزول کا تحمل بڑا دشوار کام تھا' حضرت زیدؓ بن ثابت کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی اس حالت میں نازل ہوئی کہ آپ اپنا زانو میرے زانو پر رکھے ہوئے بیٹھے تھے میرے زانو پر اس وقت ایسا بوجھ پڑا کہ معلوم ہوتا تھا اب ٹوٹ جائے گا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہے کہ میں نے سخت سردی کے زمانے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتے دیکھی ہے' آپ کی پیشانی سے اس وقت پسینہ ٹپکنے لگتا تھا (بخاری' مسلم' مالک' ترمذی' نسائی) ایک اور روایت میں حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ جب کبھی آپ پر اس حالت میں وحی نازل ہوتی کہ آپ اونٹنی پر بیٹھے ہوں تو اونٹنی اپنا سینہ زمین پر ٹکا دیتی تھی اور اس وقت تک حرکت نہ کر سکتی تھی جب تک نزول وحی کا سلسلہ ختم نہ ہو جاتا (مسند احمد' حاکم' ابن جریر)۔ (از تفسیر ۵ تفہیم القرآن)] ---۱۷۔ ''تم اگر کافر رہے تو اس دن کیسے پناہ پاؤ گے جو دن بچوں کو بوڑھا کر دے گا۔'' O ---۱۸۔ ''جس دن آسمان پھٹ جائے گا اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہو کر ہی رہنے والا ہے۔'' O ---۱۹۔ ''بیشک یہ نصیحت ہے پس جو چاہے اپنے رب کی طرف راہ اختیار کرے۔'' O ---۲۰۔ ''آپ کا رب بخوبی جانتا ہے کہ آپ اور آپ کے ساتھ کے لوگوں کی ایک جماعت قریب دو تہائی رات کے اور آدھی رات کے اور ایک تہائی رات کے تہجد پڑھتی ہے اور رات دن کا پورا اندازہ اللہ تعالیٰ کو ہی ہے' وہ (خوب) جانتا ہے کہ تم اسے ہرگز نہ نبھا سکو گے پس اس نے تم پر مہربانی کی لہٰذا جتنا قرآن پڑھنا تمہارے لیے آسان ہو اتنا ہی پڑھو وہ جانتا ہے کہ تم میں بعض بیمار بھی ہوں گے' بعض دوسرے زمین میں چل پھر کر اللہ تعالیٰ کا فضل (یعنی روزی بھی) تلاش کریں گے اور کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد بھی کریں گے' سو تم بہ آسانی جتنا قرآن پڑھ سکو پڑھو اور نماز کی پابندی رکھو اور زکوٰۃ دیتے رہا کرو اور اللہ تعالیٰ کو اچھا قرض دو۔ اور جو نیکی تم اپنے لیے آگے بھیجو گے اسے اللہ تعالیٰ کے ہاں بہتر سے بہتر اور ثواب میں بہت زیادہ پاؤ گے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے رہو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔'' O

(سورۃ المدثر ۷۴) ---۵۴۔ ''سچی بات تو یہ ہے کہ یہ (قرآن) ایک نصیحت ہے۔'' O ---۵۵۔ ''اب جو چاہے اس سے نصیحت حاصل کرے۔'' O ---۵۶۔ ''اور وہ اس وقت نصیحت حاصل کریں گے جب اللہ تعالیٰ چاہے' وہ اسی لائق ہے کہ اس سے ڈریں اور اس لائق بھی کہ وہ بخشے۔'' O ---[قرآن کریم تو پند و نصیحت ہے یہ غافلوں کو خبردار کرنے کے لئے نازل ہوا ہے ڈنڈے کے زور سے کسی کو اسلام قبول کرنے پر مجبور کرنا اس کا مقصد نہیں' جس کا جی چاہے اس سے نصیحت قبول کرے اور اپنی ابدی سعادت کا اہتمام کرے' لیکن یہ سعادت اسی کو مل سکتی ہے جس کو اللہ تعالیٰ اپنی مہربانی سے نوازنا چاہے' محض علم' فہم اور تجربہ کافی نہیں۔ (از تفسیر ۳۵ ضیاء القرآن)]

(سورۃ القیمۃ ۷۵) ---۱۶۔ ''(اے نبی) آپ قرآن کو جلدی (یاد کرنے) کے لیے اپنی زبان کو حرکت نہ دیں۔'' O ---[تفسیر کیلئے باب نمبر ۴' مضمون: حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم] ---۱۷۔ ''اس کا جمع کرنا اور (آپ کی زبان سے) پڑھنا ہمارے ذمہ ہے۔'' O ---[تفسیر کیلئے باب نمبر ۴' مضمون: حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم] ---۱۸۔ ''ہم جب اسے پڑھ لیں تو آپ اس کے پڑھنے کی پیروی کریں۔'' O ---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۴' مضمون: حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم] ---۱۹۔ ''پھر اس کا واضح کر دینا ہمارے ذمہ ہے۔'' O ---[تفسیر کیلئے باب نمبر ۱۴' مضمون: حدیث و سنت]

(سورۃ الدھر ۷۶) ---۲۳۔ ''بیشک ہم نے تجھ پر بتدریج قرآن نازل کیا ہے۔'' O ---[یہاں مخاطب بظاہر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں' لیکن دراصل روئے سخن کفار کی طرف ہے۔ کفار مکہ کہتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ قرآن خود سوچ سوچ کر بنا رہے ہیں' ورنہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی فرمان آتا تو اکٹھا ایک ہی مرتبہ آ جاتا۔ اللہ تعالیٰ نے پورے زور کے ساتھ فرمایا ہے کہ اس کے نازل کرنے والے ہم ہیں' یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے مصنف نہیں ہیں' اور ہم ہی اس کو بتدریج نازل کر رہے ہیں' یعنی یہ ہماری حکمت کا تقاضا ہے کہ اپنا پیغام بیک وقت ایک کتاب کی شکل میں نازل نہ کر دیں' بلکہ اسے تھوڑا تھوڑا کر کے بھیجیں۔ (از تفسیر ۲۷ تفہیم القرآن)] ---۲۹۔ ''یقیناً یہ تو ایک نصیحت ہے پس جو چاہے اپنے رب کی راہ لے لے۔'' O ---[یہ قرآن ایک نصیحت ہے جس کا جی چاہے اس نصیحت کو قبول کرے' ہدایت کی اس روشنی میں سفر طے کرتا ہوا قرب و رضا کی منزل میں پہنچ جائے اور جس کا جی چاہے اپنی عمر برباد کر دے۔ (از تفسیر ۲۹ ضیاء القرآن)]

(سورۃ المرسلت ۷۷) ---۵۰۔ ''اب اس قرآن کے بعد کس بات پر ایمان لائیں گے؟'' O ---[یعنی جب اس قرآن پر ایمان نہیں لائیں گے تو اس کے بعد اور کون سا کلام ہے' جس پر یہ ایمان لائیں گے؟ یہاں بھی حدیث کا اطلاق قرآن پر ہوا ہے' جیسا کہ اور بھی بعض مقامات پر کیا گیا ہے۔ ایک ضعیف روایت میں ہے کہ جو سورہ تین کی آخری آیت اَلَيْسَ اللّٰهُ الاٰيَة پڑھے تو وہ جواب میں کہے بَلٰى وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ اور سورہ قیامت کے آخر کے جواب میں بَلٰى اور فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۭ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ کے جواب میں اٰمَنَّا بِاللّٰهِ کہے بعض علماء کو بھی جواب دینا چاہیے۔ (از تفسیر ۶ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ عبس ۸۰) ---۳۔ ''تجھے کیا خبر شاید وہ سنور جاتا۔'' O ---۴۔ ''یا نصیحت سنتا اور اسے نصیحت فائدہ پہنچاتی۔'' O ---۵۔ ''جو بے پروائی کرتا ہے۔'' O ---۶۔ ''اس کی طرف تو تو پوری توجہ کرتا ہے۔'' O ---۷۔ ''حالانکہ اس کے نہ سنورنے سے تجھ پر کوئی الزام نہیں۔'' O ---۸۔ ''اور جو شخص

Marfat.com

تیرے پاس دوڑتا ہوا آتا ہے۔" O---۹۔ "اور وہ ڈر (بھی) رہا ہے۔" O---۱۰۔ "تو اس سے تو بے رخی برتتا ہے۔" O---۱۱۔ "یہ ٹھیک نہیں قرآن تو نصیحت (کی چیز) ہے۔" O---۱۲۔ "جو چاہے اس سے نصیحت لے۔" O---۱۳۔ "(یہ تو) پر عظمت صحیفوں میں (ہے)۔" O---[یعنی لوح محفوظ میں' کیوں کہ وہیں سے یہ قرآن اترتا ہے' یا مطلب ہے کہ یہ صحیفے اللہ کے ہاں بڑے محترم ہیں کیوں کہ وہ علم و حکمت سے پر ہیں۔ (از تفسیر ۹ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ۱۴۔ جو بلند و بالا اور پاک صاف ہے۔ O--[یعنی ہر قسم کی آمیزشوں سے پاک ہیں ان میں خالص حق کی تعلیم پیش کی گئی ہے کسی نوعیت کے باطل اور فاسد افکار و نظریات ان میں راہ نہیں پا سکے ہیں۔ جو گندگیوں سے دُنیا کی دوسری مذہبی کتابیں آلودہ کردی گئی ہیں ان کا کوئی ادنیٰ سا شائبہ بھی ان کے اندر داخل نہیں ہوسکا ہے۔ انسانی تخیلات ہوں' یا شیطانی وساوس' ان سب سے پاک رکھے گئے ہیں۔ (از تفسیر ۵ تفہیم القرآن)] ۱۵۔ ایسے لکھنے والوں کے ہاتھوں میں ہے۔ O---[سَفَرَةٍ' سَافِرٌ کی جمع ہے' یہ سفارت سے ہے' مراد یہاں وہ فرشتے ہیں جو اللہ کی وحی اس کے رسولوں تک پہنچاتے ہیں' یعنی اللہ اور اس کے رسول کے درمیان سفارت کا کام کرتے ہیں یہ قرآن ایسے سفیروں کے ہاتھوں میں ہے جو اسے لوح محفوظ سے نقل کرتے ہیں۔ (از تفسیر ۲ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ۱۶۔ جو بزرگ اور پاکباز ہیں۔ O--[یعنی خلق کے اعتبار سے وہ کریم یعنی شریف اور بزرگ ہیں اور افعال کے اعتبار سے وہ نیکوکار اور پاکباز ہیں۔ یہاں سے یہ بات معلوم ہوئی کہ حامل قرآن (حافظ اور عالم) کو بھی اخلاق و کردار اور افعال و اطوار میں كِرَامٍ بَرَرَةٍ کا مصداق ہونا چاہئے۔ (ابن کثیر) ☆ حدیث میں بھی سَفَرَةٍ کا لفظ فرشتوں کیلئے استعمال ہوا ہے' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو قرآن پڑھتا ہے اور وہ اسکا ماہر ہے' وہ السَّفَرَةُ الْكِرَامُ الْبَرَرَةُ (فرشتوں) کے ساتھ ہوگا اور جو قرآن پڑھتا ہے' لیکن مشقت کے ساتھ (یعنی ماہرین کی طرح سہولت اور روانی سے نہیں پڑھتا) اس کے لئے دوگنا اجر ہے۔] (از تفسیر ۳ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ التکویر ۸۱**)---۲۵۔ "اور یہ قرآن شیطان مردود کا کلام نہیں۔" O---[یعنی اس کلام میں توحید کی دعوت ہے' کفر و شرک سے احتراز کا حکم ہے' اخلاق حسنہ کی تاکید ہے' شیطان کو کیا پڑی ہے کہ وہ لوگوں کو توحید کی طرف بلائے' کفر و شرک داور صفات رذیلہ سے اجتناب کی تاکید کرے' یہ کلام' اپنے مقاصد کے اعتبار سے تمہاری اس غلط فہمی کی پرزور تردید کر رہا ہے۔ (از تفسیر ۱۸ ضیاء القرآن)]---۲۶۔ "پھر تم کہاں جا رہے ہو۔" O---[اس چشمہ صافی کو چھوڑ کر' سراب کی طرف بھاگ کر جانا کہاں کی عقل مندی ہے' اس نور ہدایت کی تابانیوں سے منہ موڑ کر' گمراہی کی تاریکیوں میں بھٹکتے رہنا تمہارے جیسے دانش مندوں کو زیب نہیں دیتا۔ (از تفسیر ۱۹ ضیاء القرآن)]---۲۷۔ "یہ تو تمام جہان والوں کے لیے نصیحت نامہ ہے۔" O---۲۸۔ "(بالخصوص) اس کے لیے جو تم میں سے سیدھی راہ پر چلنا چاہے۔" O---[بالفاظ دیگر یہ کلام نصیحت ہے تو ساری نوع انسانی کے لئے مگر اس سے فائدہ وہی شخص اٹھا سکتا ہے جو خود راست روی اختیار کرنا چاہتا ہو۔ انسان کا طالب حق اور راستی پسند ہونا اس سے فائدہ اٹھانے کے لئے شرط اول ہے۔ (از تفسیر ۲۲ تفہیم القرآن)]---۲۹۔ "اور تم بغیر پروردگار عالم کے چاہے کچھ نہیں چاہ سکتے۔" O---[اور حقیقت تو یہ ہے کہ تم از خود اس کی خواہش بھی نہیں کر سکتے جب تک توفیق الٰہی دستگیری نہ کرے' فہم و خرد کے سارے چراغ بجھے رہتے ہیں' راہ راست پر ایک قدم بھی نہیں اٹھ سکتا اور جب اس کی نظر لطف چارہ سازی کرتی ہے تو سب حجاب اٹھ جاتے ہیں' ساری رکاوٹیں دور ہو جاتیں ہیں اور انسان پوری یکسوئی کے ساتھ اس منزل کی طرف رواں دواں ہو جاتا ہے۔ (از تفسیر ۲۱ ضیاء القرآن)]

(**سورۃ المطففین ۸۳**)---۱۳۔ "جب اس کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کہہ دیتا ہے کہ یہ اگلوں کے افسانے ہیں۔" O---۱۴۔ "یوں نہیں بلکہ ان کے دلوں پر ان کے اعمال کی وجہ سے زنگ (چڑھ گیا) ہے۔" O---[یعنی ان کے دل اس قرآن اور وحی الٰہی پر ایمان اس لئے نہیں لاتے کہ ان کے دلوں پر گناہوں کی کثرت کی وجہ سے پردے پڑ گئے ہیں اور وہ زنگ آلود ہو گئے ہیں رَيْنٌ گناہوں کی وہ سیاہی ہے جو مسلسل ارتکاب گناہ کی وجہ سے اس کے دل پر چھا جاتی ہے ☆ حدیث میں ہے "بندہ جب گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نکتہ پڑ جاتا ہے' اگر وہ توبہ کر لیتا ہے تو وہ سیاہی دور کر دی جاتی ہے' اور اگر توبہ کے بجائے' گناہ پر گناہ کیے جاتا ہے تو وہ سیاہی بڑھتی جاتی ہے' حتیٰ کہ اس کے پورے دل پر چھا جاتی ہے' یہی وہ رَيْنٌ ہے جس کا ذکر قرآن مجید میں ہے۔ ☆ (از تفسیر ۴ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۵۔ "ہرگز نہیں یہ لوگ اس دن اپنے رب سے اوٹ میں رکھے جائیں گے۔" O---[ان کے برعکس اہل ایمان رویت باری تعالیٰ سے مشرف ہوں گے۔ (از تفسیر ۱ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۶۔ "پھر یہ لوگ بالیقین جہنم میں جھونکے جائیں گے۔" O---۱۷۔ "پھر کہہ دیا جائے گا کہ یہی ہے وہ جسے تم جھٹلاتے رہے۔" O

(**سورۃ الانشقاق ۸۴**)---۲۰۔ "انہیں کیا ہو گیا کہ ایمان نہیں لاتے۔" O---۲۱۔ "اور جب ان کے پاس قرآن پڑھا جاتا ہے تو سجدہ نہیں کرتے۔" O---[اور ستم یہ ہے کہ قرآن کریم کی آیتیں جن کی تاثیر سے پتھر بھی پگھل جاتے ہیں اور پہاڑوں پر بھی لرزہ طاری ہو جاتا ہے' وہ ان کے سامنے تلاوت کی جاتی ہیں لیکن یہ کوئی اثر قبول نہیں کرتے' انہیں سن کر بھی ان کے سر اپنے رب کے حضور سجدہ ریز نہیں ہوتے۔ (از تفسیر ۱۳ ضیاء القرآن)]---۲۲۔ "بلکہ جنہوں نے کفر کیا وہ جھٹلا رہے ہیں۔" O---۲۳۔ "اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو کچھ یہ دلوں میں رکھتے ہیں۔" O---۲۴۔ "انہیں المناک عذابوں کی خوشخبری سنا

Marfat.com

دو۔"O---۲۵۔"ہاں ایمان والوں اور نیک اعمال والوں کو بے شمار اور نہ ختم ہونے والا اجر ہے۔"O

(سورۃ البروج ۸۵)---۲۱۔"بلکہ یہ قرآن ہے بڑی شان والا۔"O---[ان قرآنی حقائق کو تم معمولی نہ سمجھو' ان میں غور و تدبر کرو' ان کو حرز جاں بناؤ' شاہراہ حیات پر چلنے لگو تو یہ شمع فروزاں تمہارے ہاتھ میں ہو' پھر تمہیں گرنے' پھسلنے یا راہ سے بہک جانے کا کوئی اندیشہ نہ رہے گا۔ یہ بڑی عظمت والی اور اونچی شان والی کتاب ہے اس کے سارے مندرجات حق ہیں' سچ ہیں' ہر شک و شبہ سے بالاتر ہیں۔ (از تفسیر ۱۴ ضیاء القرآن)]---۲۲۔"لوح محفوظ میں (لکھا ہوا)۔"O---[یہ ایسی لوح میں مکتوب ہے جو ہر بیرونی دخل اندازی سے قطعاً محفوظ ہے۔ (از تفسیر ۱۵ ضیاء القرآن)]

(سورۃ الطارق ۸۶)---۱۳۔"بیشک یہ (قرآن) البتہ دو ٹوک فیصلہ کرنے والا کلام ہے۔"O---۱۴۔"یہ ہنسی کی (اور بے فائدہ) بات نہیں۔"O ---[یعنی جس طرح آسمان سے بارشوں کا برسنا اور زمین کا شق ہو کر نباتات اپنے اندر سے اگلنا کوئی مذاق نہیں ہے بلکہ ایک سنجیدہ حقیقت ہے' اسی طرح قرآن جس چیز کی خبر دے رہا ہے کہ انسان کو پھر اپنے خدا کی طرف پلٹنا ہے یہ بھی کوئی ہنسی مذاق کی بات نہیں ہے' بلکہ ایک دو ٹوک بات ہے' ایک سنجیدہ حقیقت ہے' ایک اٹل قول حق ہے جسے پورا ہو کر رہنا ہے۔ (از تفسیر ۷ تفہیم القرآن)]---۱۵۔"البتہ کافر داؤ گھات میں ہیں۔"O---۱۶۔"اور میں بھی ایک چال چل رہا ہوں۔"O

(سورۃ العلق ۹۶)---۱۔"آپ پڑھیے اپنے رب کے نام کے ساتھ جس نے (سب کو) پیدا فرمایا۔"O---[یہ سب سے پہلی وحی ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اس وقت آئی جب آپ ﷺ غار حرا میں مصروف عبادت تھے۔ فرشتے نے آ کر کہا' پڑھ آپ ﷺ نے فرمایا' میں تو پڑھا ہوا ہی نہیں ہوں' فرشتے نے آپ ﷺ کو پکڑ کر زور سے بھینچا' اور کہا پڑھ' آپ ﷺ نے پھر وہی جواب دیا۔ اس طرح تین مرتبہ اس نے آپ ﷺ کو بھینچا۔ (از تفسیر ۵ شاہ فہد قرآن رننگ)]---۲۔"پیدا کیا انسان کو جمے ہوئے خون سے۔"O (تفصیل کیلئے باب ۳، مضمون: انسان)---۳۔"پڑھیے آپ کا رب بڑا کریم ہے۔"O ---۴۔"جس نے علم سکھایا قلم کے واسطہ سے۔"O---۵۔"اسی نے سکھایا انسان کو جو وہ نہیں جانتا تھا۔"O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۴، مضمون: حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم]

(سورۃ القدر ۹۷)---۱۔"بے شک ہم نے اس (قرآن) کو اتارا ہے شب قدر میں۔"O (تفسیر کیلئے باب ۵، مضمون: قرآن حکیم، سورۃ البقرۃ، آیت: ۱۸۵ میں دیکھیے)

(سورۃ البینۃ ۹۸)---۲۔"(یعنی) ایک رسول اللہ کی طرف سے جو انہیں پڑھ کر سنائے پاک صحیفے۔"O---[لغت کے اعتبار سے تو صحیفوں کے معنی ہیں "لکھے ہوئے اوراق" لیکن قرآن مجید میں اصطلاحاً یہ لفظ انبیاء علیہم السلام پر نازل ہونے والی کتابوں کے لئے استعمال ہوتا ہے' اور پاک صحیفوں سے مراد ہیں ایسے صحیفے جن میں کسی قسم کے باطل' کسی طرح کی گمراہی و ضلالت' اور کسی اخلاقی گندگی کی آمیزش نہ ہو۔ ان الفاظ کی پوری اہمیت اس وقت واضح ہوتی ہے جب انسان قرآن مجید کے مقابلے میں بائبل (اور دوسرے مذاہب کی کتابوں کا بھی) مطالعہ کرتا ہے اور ان میں صحیح باتوں کے ساتھ ایسی باتیں لکھی ہوئی دیکھتا ہے جو حق و صداقت اور عقل سلیم کے بھی خلاف ہیں اور اخلاقی اعتبار سے بھی بہت گری ہوئی ہیں۔ ان کو پڑھنے کے بعد آدمی قرآن کو دیکھتا ہے تو اسے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ کتنی پاک اور مطہر کتاب ہے۔ (از تفسیر ۵ تفہیم القرآن)]---۳۔"جن میں لکھی ہوں سچی اور درست باتیں۔"O---۴۔"اور نہیں بٹے فرقوں میں اہل کتاب مگر اس کے بعد کہ آ گئی ان کے پاس روشن دلیل۔"O---۵۔"حالانکہ نہیں حکم دیا گیا تھا انہیں مگر یہ کہ عبادت کریں اللہ تعالیٰ کی دین کو اس کے لیے خالص کرتے ہوئے۔ بالکل یکسو ہو کر اور قائم کرتے رہیں نماز' اور ادا کرتے رہیں زکوٰۃ اور یہی نہایت سچا دین ہے۔"O

آیات محکمات و متشابہات

(سورۃ آل عمران ۳)---۷۔"وہی تو ہے جس نے نازل کی تم پر یہ کتاب اس میں آیات محکمات بھی ہیں وہی کتاب کی بنیاد ہیں اور کچھ دوسری متشابہات ہیں۔ سو وہ لوگ جنہوں کے دلوں میں کجی ہے وہ تو پیچھے پڑے رہتے ہیں ان آیات کے جو متشابہ ہیں ان میں تلاش میں فتنے کی اور تلاش میں اس کی حقیقت کی حالانکہ نہیں جانتا اس کی حقیقت و ماہیت مگر اللہ تعالیٰ۔ اور وہ لوگ جو پختہ کار ہیں علم میں کہتے ہیں ایمان لائے ہم سب پر۔ سب کا سب ہمارے رب کی طرف سے ہے اور نہیں سمجھتے (یہ نکتہ) مگر دانشمند لوگ۔"O---[محکمات سے مراد وہ آیات ہیں جن میں اوامر و نواہی' احکام و مسائل اور قصص و حکایات ہیں جن کا مفہوم واضح اور اٹل ہے اور اس کے سمجھنے میں کسی کو اشکال پیش نہیں آتا۔ اس کے برعکس آیات متشابہات ہیں مثلاً اللہ تعالیٰ کی ہستی' قضا و قدر کے مسائل' جنت و دوزخ' ملائکہ وغیرہ یعنی ماوراء العقل حقائق جن کی حقیقت سمجھنے سے عقل انسانی قاصر ہو یا ان میں ایسی تاویل کی گنجائش ہو یا کم از کم ایسا ابہام ہو

Marfat.com

جس سے عوام کو گمراہی میں ڈالنا ممکن ہو- اسی لئے آگے کہا جا رہا ہے کہ جن کے دلوں میں کجی ہوتی ہے وہ آیات متشابہات کے پیچھے پڑے رہتے ہیں اور ان کے ذریعے سے ''فتنے'' برپا کرتے ہیں- جیسے عیسائی ہیں- قرآن نے حضرت عیسیٰؑ کو عبداللہ اور نبی کہا ہے یہ واضح اور محکم بات ہے- لیکن عیسائی اسے چھوڑ کر قرآن کریم میں حضرت عیسیٰؑ کو روح اللہ اور کلمۃ اللہ جو کہا گیا ہے اس سے اپنے گمراہ کن عقائد پر غلط استدلال کرتے ہیں- یہی حال کچھ لوگوں کا ہے- قرآن کے واضح عقائد کے برعکس انہوں نے غلط عقائد گھڑ لئے ہیں وہ انہیں متشابہات کو بنیاد بناتے ہیں اور بسا اوقات محکمات کو بھی اپنے فلسفیانہ استدلال کے گورکھ دھندے سے متشابہات بنا دیتے ہیں- اعاذنا اللہ منہ -ان کے برعکس صحیح العقیدہ مسلمان محکمات پر عمل کرتا ہے اور متشابہات کے مفہوم کو بھی (اگر اس میں اشتباہ ہو) محکمات کی روشنی میں سمجھنے کی کوشش کرتا ہے- کیونکہ قرآن نے انہیں ''اصل کتاب'' قرار دیا ہے جس سے وہ فتنے سے بھی محفوظ رہتا ہے اور عقائد کی گمراہی سے بھی- جعلنا اللہ عنہم -از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ- تاویل کے ایک معنی تو ہیں کسی چیز کی اصل حقیقت اس معنی کے اعتبار سے الا اللہ پر وقف ضروری ہے کیونکہ ہر چیز کی اصل حقیقت واضح طور پر صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے- تاویل کے دوسرے معنی ہیں کسی چیز کی تفسیر و تعبیر اور بیان و توضیح اس اعتبار سے الا اللہ پر وقف کے بجائے ''والراسخون فی العلم'' پر وقف کیا جا سکتا ہے کیونکہ مضبوط علم والے بھی صحیح تفسیر و توضیح کا علم رکھتے ہیں- ''تاویل'' کے یہ دونوں معنی قرآن کریم کے استعمال سے ثابت ہیں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]، [والراسخین فی العلم اپنے کمال علمی اور قوت ایمانی پر مغرور و مطمئن نہیں ہوتے بلکہ ہمیشہ حق تعالیٰ سے استقامت اور مزید فضل و عنایت کے طلبگار رہتے ہیں تا کہ کمائی ہوئی پونجی ضائع نہ ہو جائے اور خدا نہ کرے دل سیدھے ہونے کے بعد کج نہ کر دیئے جائیں- ☆ حدیث مبارک میں ہے ''نبی کریم ﷺ (امت کو سنانے کے لئے) اکثر یہ دعا کرتے تھے یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینك- آمین۔ (از تفسیر قرآن مولانا شبیر احمد عثمانیؒ)]

امثال قرآن (تمثیل القرآن)

(**سورۃ البقرۃ ۲**)---۱۷۔ ''ان کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے جلائی آگ (روشنی کے لئے) پھر جب روشن کر دیا آگ نے اس کے گرد و نواح کو تو سلب کر لیا اللہ تعالیٰ نے ان کا نور اور چھوڑ دیا ان کو اندھیروں میں کہ کچھ نہیں دیکھ پاتے۔'' O---۱۸۔ ''بہرے ہیں، گونگے ہیں، اندھے ہیں لہٰذا یہ (اب) نہ لوٹیں گے (سیدھے راستے کی طرف)'' O---۱۹۔ ''یا (پھر ان کی مثال ایسی ہے) جیسے زور کی بارش ہو رہی ہے آسمان سے- اس کے ساتھ ہیں اندھیری گھٹائیں، کڑک اور چمک ٹھونسے لیتے ہیں اپنی انگلیاں کانوں میں اپنے بسبب بجلی کی کڑک کے موت کے ڈر سے اور اللہ تعالیٰ ہر طرف سے گھیرے میں لئے ہوئے ہے ان منکرین حق کو۔'' O---۲۰۔ ''قریب ہے کہ یہ بجلی اچک لے جائے بصارت ان کی- جب ذرا بجلی چمکی تو چلنے لگتے ہیں اس کی روشنی میں اور جونہی اندھیرا چھا جاتا ہے ان پر تو کھڑے ہو جاتے ہیں- حالانکہ اگر چاہتا اللہ تو سلب کر لیتا ان کی سماعت اور بصارت ہی کو یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔'' O---۲۶۔ ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہرگز نہیں شرماتا اس سے کہ بیان کرے تمثیل کسی قسم کی، مچھر کی یا اس سے بھی حقیر تر چیز کی- اب وہ لوگ جو ایمان والے ہیں وہ تو جانتے ہیں کہ یہی حق ہے ان کے رب کی طرف سے (آیا) ہے- لیکن وہ لوگ جو ماننے والے نہیں ہیں وہ کہتے ہیں کہ آخر کیا مراد ہے اللہ کی ایسی تمثیلوں سے؟ گمراہی میں مبتلا کرتا ہے اللہ ایسی باتوں سے بہتوں کو اور راہ راست دکھاتا ہے ان کے ذریعے سے بہتوں کو اور نہیں گمراہ کرتا اس سے مگر نافرمانوں کو۔'' O---۲۶۱۔ ''مثال ان لوگوں کی جو خرچ کرتے ہیں اپنے مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایسی ہے جیسے ایک دانہ اگائے سات بالیں ہر بالی میں (ہوں) سو دانے- اور اللہ تعالیٰ بڑھاتا ہے جس کے لئے چاہتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہے بڑی وسعت والا اور سب کچھ جاننے والا۔'' O---۲۶۵۔ ''اور مثال ان لوگوں کی جو خرچ کرتے ہیں اپنے مال اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے دل کے پورے ثبات و قرار کے ساتھ ایسی ہے جیسے ایک باغ ہو اونچی جگہ پر- پڑے اس پر زور کی بارش تو لائے وہ پھل دو گنا اور اگر نہ پڑے اس پر زور کی بارش تو ہلکی پھوار (کافی ہے) اور اللہ تعالیٰ تمہارے عملوں کو خوب دیکھ رہا ہے۔'' O---۲۶۶۔ ''کیا پسند کرتا ہے تم میں سے کوئی کہ ہو اس کا ایک باغ کھجوروں اور انگوروں کا بہہ رہی ہوں اس میں نہریں- اس کے لئے ہوں اس باغ میں ہر قسم کے پھل اور آ لیا ہو اسے بڑھاپے نے اور ہو اس کی اولاد ناتواں پھر آ پڑے باغ پر ایک بگولا آگ کا بھرا ہوا اور وہ جل کر رہ جائے- اس طرح بیان کرتا ہے اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اپنی آیات تا کہ تم غور و فکر کرو۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون ریاکاری]

(**سورۃ آل عمران ۳**)---۵۹۔ ''بیشک عیسیٰؑ کی مثال اللہ تعالیٰ کے ہاں مانند ہے آدمؑ کی مثال کے- پیدا کیا اسے اللہ نے مٹی سے پھر حکم دیا اسے کہ ہو جا، سو وہ ہو گیا۔'' O

(**سورۃ الاعراف ۷**)---۴۰۔ ''جو لوگ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں اور ان سے سرکشی کرتے ہیں ان کے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں

Marfat.com

گے اور نہ وہ جنت میں داخل ہوں گے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں سے گزر جائے اور مجرموں کو ہم اسی طرح بدلہ دیں گے۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: جھٹلانے والے) ---۱۷۶ ''اور اگر ہم چاہتے تو بلندی عطا کرتے اسے ان آیات کے ذریعے سے مگر وہ تو ہو کر رہ گیا دنیا کا اور پیروی کی اس نے اپنی خواہش نفس کی۔ پس اس کی مثال ہوگئی مانند کتے کے۔ اگر بوجھ لاد دو اس پر تب بھی زبان لٹکائے اور چھوڑ دو اسے تب بھی زبان لٹکائے۔ یہی مثال ہے ان لوگوں کی جو جھٹلاتے ہیں ہماری آیات کو تو بیان کرو یہ احوال (ان کے سامنے) شاید وہ کچھ غور وفکر کریں۔'' O --- [تفسیر کے لئے باب نمبر ۱۵، مضمون: قصص القرآن --- درویش مردود]

(سورۃ ھود ۱۱) --- ۲۴ ''(اس سے پہلی آیت میں کافر اور مومن کے کردار کا ذکر ہے) ان دو فریقوں کی مثال ایسی ہے جیسے (ایک) اندھا اور بہرا ہو اور (دوسرا) دیکھنے اور سننے والا۔ کیا دونوں مثال میں برابر ہوتے ہیں؟ پھر کیا تم نصیحت نہ لو گے۔'' O

(سورۃ الرعد ۱۳) --- ۱۴ ''اسی کو پکارنا حق ہے۔ جو لوگ اوروں کو اس کے سوا پکارتے ہیں وہ ان (کی پکار) کا کچھ بھی جواب نہیں دیتے۔ مگر جیسے کوئی شخص اپنے دونوں ہاتھ پانی کی طرف پھیلائے ہوئے ہو کہ اس کے منہ میں پڑ جائے حالانکہ وہ پانی اس کے منہ میں پہنچنے والا نہیں۔ ان منکروں کی جتنی پکار ہے سب گمراہی میں ہے۔'' O --- ۱۶ ''آپ پوچھئے کہ آسمان اور زمین کا پروردگار کون ہے؟ کہہ دیجئے! اللہ تعالیٰ کیا تم پھر بھی اس کے سوا اوروں کو حمایتی بنا رہے ہو جو خود اپنی جان کے بھی بھلے برے کا اختیار نہیں رکھتے۔ کہہ دیجئے کہ کیا اندھا اور بینا برابر ہو سکتا ہے؟ کیا اندھیریاں اور روشنی برابر ہو سکتی ہے۔ کیا جنہیں یہ اللہ تعالیٰ کے شریک ٹھہرا رہے ہیں انہوں نے بھی اللہ تعالیٰ کی طرح مخلوق پیدا کی ہے کہ ان کی نظر میں پیدائش مشتبہ ہوگئی ہو۔ کہہ دیجئے کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی تمام چیزوں کا خالق ہے وہ اکیلا ہے اور زبردست غالب ہے۔'' O --- ۱۷ ''اسی نے آسمان سے پانی برسایا پھر اپنی اپنی وسعت کے مطابق نالے بہہ نکلے پھر پانی کے ریلے نے اوپر چڑھے جھاگ کو اٹھا لیا۔ اور اس چیز میں بھی جس کو آگ میں ڈال کر تپاتے ہیں زیور یا ساز وسامان کے لئے اسی طرح کے جھاگ ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ حق وباطل کی مثال بیان فرماتا ہے۔ اب جھاگ تو ناکارہ ہو کر چلا جاتا ہے لیکن جو لوگوں کو نفع دینے والی چیز ہے وہ زمین میں ٹھہری رہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسی طرح مثالیں بیان فرماتا ہے۔'' O --- ۱۹ ''کیا وہ ایک شخص جو یہ علم رکھتا ہو کہ آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے جو اتارا گیا ہے وہ حق ہے۔ اس شخص جیسا ہو سکتا ہے جو اندھا ہو۔ نصیحت تو وہی قبول کرتے ہیں جو عقلمند ہوں۔'' O --- [یعنی ایک وہ شخص جو قرآن کی حقانیت وصداقت پر یقین رکھتا ہو اور دوسرا اندھا ہو یعنی اسے قرآن کی صداقت میں شک ہو کیا یہ دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ استفہام، انکار کے لئے ہے یعنی یہ دونوں اسی طرح برابر نہیں ہو سکتے جس طرح جھاگ اور پانی یا سونا، تانبا اور اس کی میل کچیل برابر نہیں ہو سکتے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ ابراہیم ۱۴) --- ۱۸ ''ان لوگوں کی مثال جنہوں نے اپنے پالنے والے سے کفر کیا۔ ان کے اعمال مثل اس راکھ کے ہیں جس پر تیز ہوا آندھی والے دن چلے۔ جو بھی انہوں نے کیا اس میں سے کسی چیز پر قادر نہ ہوں گے۔ یہی دور کی گمراہی ہے۔'' O --- [قیامت والے دن کافروں کے عملوں کا بھی یہی حال ہوگا کہ اس کا کوئی اجر وثواب انہیں نہیں ملے گا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] --- ۲۴ ''کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے پاکیزہ بات کی مثال کس طرح بیان فرمائی۔ مثل ایک پاکیزہ درخت کے جس کی جڑ مضبوط ہے اور جس کی ٹہنیاں آسمان میں ہیں۔'' O --- ۲۵ ''جو اپنے پروردگار کے حکم سے ہر وقت اپنے پھل لاتا ہے اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے سامنے مثالیں بیان فرماتا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔'' O --- [اس کا مطلب ہے کہ مومن کی مثال اس درخت کی طرح ہے جو گرمی ہو یا سردی ہر وقت پھل دیتا ہے اسی طرح مومن کے اعمال صالحہ شب وروز کے لمحات میں ہر آن اور ہر گھڑی آسمان کی طرف لے جائے جاتے ہیں۔ کلمہ طیبہ سے اسلام یا لا الہ الا اللہ اور شجرہ طیبہ سے کھجور کا درخت مراد ہے جیسا کہ صحیح حدیث سے ثابت ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] --- ۲۶ ''اور ناپاک بات کی مثال گندے درخت جیسی ہے جو زمین کے کچھ ہی اوپر سے اکھاڑ لیا گیا۔ اسے کچھ ثبات تو ہے نہیں۔'' O --- [کلمہ خبیثہ سے مراد کفر اور شجر خبیثہ سے حنظل (اندرائن) کا درخت مراد ہے۔ جس کی جڑ زمین کے اوپر ہی ہوتی ہے اور ذرا سے اشارے سے اکھڑ جاتی ہے۔ یعنی کافر کے اعمال بالکل بے حیثیت ہیں۔ نہ وہ آسمان پر چڑھتے ہیں نہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وہ قبولیت کا درجہ پاتے ہیں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ النحل ۱۶) --- ۷۴ ''پس اللہ تعالیٰ کے لئے مثالیں مت بناؤ۔ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔'' O --- [جس طرح مشرکین مثالیں دیتے ہیں کہ بادشاہ سے ملنا ہو یا اس سے کوئی کام ہو تو کوئی براہ راست بادشاہ سے نہیں مل سکتا۔ اسے پہلے بادشاہ کے مقربین سے رابطہ کرنا پڑتا ہے تب کہیں جا کر بادشاہ تک اس کی رسائی ہوتی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی ذات بھی بہت اعلیٰ اور اونچی ہے۔ اس تک پہنچنے کے لئے ہم ان معبودوں کو ذریعہ بناتے ہیں یا بزرگوں کا وسیلہ پکڑتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم اللہ تعالیٰ کو اپنے پر قیاس مت کرو نہ اس قسم کی مثالیں دو۔ اس لئے کہ وہ تو واحد ہے۔ اس کی کوئی مثال ہی نہیں ہے۔ پھر بادشاہ نہ تو عالم الغیب ہے نہ حاضر وناظر نہ سمیع وبصیر۔ کہ وہ بغیر کسی ذریعے کے رعایا کے حالات وضروریات سے آگاہ ہو جائے۔ جب کہ اللہ

Marfat.com

تعالیٰ تو ظاہر و باطن اور حاضر و غائب ہر چیز کا علم رکھتا ہے رات کی تاریکیوں میں ہونے والے کاموں کو بھی دیکھتا ہے اور ہر آدمی کی فریاد سننے پر بھی قادر ہے۔ بھلا ایک انسانی بادشاہ اور حاکم کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیا تقابل اور موازنہ؟ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۷۵۔ ''اللہ تعالیٰ ایک مثال بیان فرماتا ہے کہ ایک غلام ہے دوسرے کی ملکیت کا جو کسی بات کا اختیار نہیں رکھتا۔ اور ایک اور شخص ہے جسے ہم نے اپنے پاس سے معقول روزی دے رکھی ہے جس میں سے وہ چھپے کھلے خرچ کرتا ہے۔ کیا یہ سب برابر ہو سکتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ ہی کے لئے سب تعریف ہے بلکہ ان میں اکثر نہیں جانتے۔'' O---[یہاں سے یہ بھی سمجھ لو کہ خدائے واحد کا پرستار جسے مالک نے علم و ایمان کی دولت بخشی اور لوگوں میں شب و روز روحانی نعمتیں تقسیم کرنے کا ذریعہ بنایا۔ کیا ایک پلید مشرک کو جو بت کا مملوک، ہوا اور اوہام کا غلام اور عمل مقبول سے محض تہی دست ہے اس مومن، مواحد کے ساتھ برابر کھڑا کیا جا سکتا ہے؟۔ (از تفسیر قرآن شبیر احمد عثمانیؒ)] ---۷۶۔ ''اللہ تعالیٰ ایک اور مثال بیان فرماتا ہے دو شخصوں کی جن میں سے ایک تو گونگا ہے اور کسی چیز پر اختیار نہیں رکھتا بلکہ وہ اپنے مالک پر بوجھ ہے۔ کہیں بھی اسے بھیجے وہ کوئی بھلائی نہیں لاتا۔ کیا یہ اور وہ جو عدل کا حکم دیتا ہے اور ہے بھی سیدھی راہ پر برابر ہو سکتے ہیں۔'' O---۹۲۔ ''اور اس عورت کی طرح نہ ہو جاؤ جس نے اپنا سوت مضبوط کاتنے کے بعد ٹکڑے ٹکڑے کر کے توڑ ڈالا۔ کہ تم اپنی قسموں کو آپس کے مکر کا باعث ٹھہراؤ۔ اس لئے کہ ایک گروہ دوسرے گروہ سے بڑھا چڑھا ہو جائے۔ بات صرف یہی ہے کہ اس عہد سے اللہ تعالیٰ تمہیں آزما رہا ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ تمہارے لئے قیامت کے دن ہر اس چیز کو کھول کر بیان کر دے گا جس میں تم اختلاف کر رہے تھے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۸، مضمون: عہد]---۱۱۲۔ ''اللہ تعالیٰ اس بستی کی مثال بیان فرماتا ہے جو پورے امن و اطمینان سے تھی۔ اس کی روزی اس کے پاس بافراغت ہر جگہ سے چلی آ رہی تھی۔ پھر اس نے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا کفر کیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے بھوک اور ڈر کا مزہ چکھایا جو بدلہ تھا ان کے کرتوتوں کا۔'' O---(تفسیر کے لئے باب نمبر ۳، مضمون: کفران نعمت یا ناشکرا انسان]

(**سورۃ الکہف ۱۸**)---۳۲۔ ''اور انہیں ان دو شخصوں کی مثال بھی سنا دے جن میں سے ایک کو ہم نے دو باغ انگوروں کے دے رکھے تھے اور جنہیں کھجوروں کے درختوں سے ہم نے گھیر رکھا تھا اور دونوں کے درمیان کھیتی لگا رکھی تھی۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۵، مضمون: متکبر مشرک اور مومن کی مثال]---۴۵۔ ''ان کے سامنے دُنیا کی زندگی کی مثال (بھی) بیان کرو جیسے پانی جسے ہم آسمان سے اتارتے ہیں اس سے زمین کا سبزہ ملا جلا (نکلا) ہے، پھر آخر کار وہ چورا چورا ہو جاتا ہے جسے ہوائیں اڑائے لیے پھرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۶، مضمون: دُنیاوی زندگی]---۵۴۔ ''ہم نے اس قرآن میں ہر ہر طریقے سے تمام کی تمام مثالیں لوگوں کے لیے بیان کر دی ہیں لیکن انسان سب سے زیادہ جھگڑالو ہے۔'' O

(**سورۃ الحج ۲۲**)---۷۳۔ ''لوگو! ایک مثال بیان کی جا رہی ہے' ذرا کان لگا کر سن لو! اللہ کے سوا جن جن کو تم پکارتے رہے ہو وہ ایک مکھی بھی تو پیدا نہیں کر سکتے' گو سارے کے سارے ہی جمع ہو جائیں' بلکہ اگر مکھی ان سے کوئی چیز لے بھاگے تو یہ تو اسے بھی اس سے چھین نہیں سکتے' بڑا بودا ہے طلب کرنے والا اور بڑا بودا ہے وہ جس سے طلب کیا جا رہا ہے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون بودے طالب و مطلوب]

(**سورۃ النور ۲۴**)---۳۵۔ ''اللہ نور ہے آسمانوں کا اور زمین کا' اس کے نور کی مثال مثل ایک طاق کے ہے جس میں چراغ ہو اور چراغ شیشہ کی قندیل میں ہو اور شیشہ مثل چمکتے ہوئے روشن ستارے کے ہو وہ چراغ ایک بابرکت درخت زیتون کے تیل سے جلایا جاتا ہو جو درخت نہ مشرقی ہے نہ مغربی خود وہ تیل قریب ہے کہ آپ ہی روشنی دینے لگے اگرچہ اسے آگ نہ بھی چھوئے' نور پر نور ہے' اللہ تعالیٰ اپنے نور کی طرف رہنمائی کرتا ہے جسے چاہے' لوگوں (کے سمجھانے) کو یہ مثالیں اللہ تعالیٰ بیان فرما رہا ہے' اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کے حال سے بخوبی واقف ہے۔'' O---[تفصیل کے لیے باب نمبر ۱، مضمون: اللہ تعالیٰ ہی نور ہے زمین و آسمان کا]---۳۹۔ ''اور کافروں کے اعمال مثل اس چمکتی ہوئی ریت کے ہیں جو چٹیل میدان میں ہو جسے پیاسا شخص دور سے پانی سمجھتا ہے لیکن جب اس کے پاس پہنچتا ہے تو اسے کچھ بھی نہیں پاتا' ہاں اللہ کو اپنے پاس پاتا ہے جو اس کا حساب پورا پورا چکا دیتا ہے۔ اللہ بہت جلد حساب کرنے والا ہے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۱، مضمون: اعمال]---۴۰۔ ''یا مثل ان اندھیروں کے ہے جو نہایت گہرے سمندر کی تہ میں ہوں جسے اوپر تلے کی موجوں نے ڈھانپ رکھا ہو' پھر اوپر سے بادل چھائے ہوئے ہوں۔ الغرض اندھیریاں ہیں جو اوپر تلے پے در پے ہیں۔ جب اپنا ہاتھ نکالے تو اسے بھی قریب ہے کہ نہ دیکھ سکے' اور (بات یہ ہے کہ) جسے اللہ تعالیٰ ہی نور نہ دے اس کے پاس کوئی روشنی نہیں ہوتی۔'' O

(**سورۃ العنکبوت ۲۹**)---۴۱۔ ''جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا اور کارساز مقرر کر رکھے ہیں ان کی مثال مکڑی کی سی ہے کہ وہ بھی ایک گھر بنا لیتی ہے' حالانکہ تمام گھروں سے زیادہ بودا گھر مکڑی کا گھر ہی ہے' کاش! وہ جان لیتے۔'' O---۴۳۔ ''ہم ان مثالوں کو لوگوں کے لیے بیان فرما رہے ہیں انہیں صرف علم والے ہی سمجھتے ہیں۔'' O

(**سورۃ الروم ۳۰**)---۲۸۔ ''اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے ایک مثال خود تمہاری ہی بیان فرمائی' جو کچھ ہم نے تمہیں دے رکھا ہے کیا اس میں تمہارے غلاموں میں سے بھی کوئی تمہارا شریک ہے؟ کہ تم اور وہ اس میں برابر درجے کے ہو؟ اور تم ان کا ایسا خطرہ رکھتے ہو جیسا خود اپنوں کا' ہم عقل رکھنے والوں کے لیے اسی

Marfat.com

طرح کھول کھول کر آیتیں بیان کر دیتے ہیں۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۱۰، مضمون: شرک)

(سورۃ یٰس ۳۶) ---۱۳۔ ''اور آپ ان کے سامنے ایک مثال (یعنی ایک) بستی والوں کی مثال (اس وقت کا) بیان کیجئے جبکہ اس بستی میں (کئی) رسول آئے۔'' O --- [عام طور پر ان آیات کی تفسیر کرتے ہوئے علماء تفسیر نے لکھا ہے کہ جس گاؤں کا یہاں ذکر ہے اس سے مراد انطاکیہ ہے جو ملک شام کا ایک شہر ہے۔ اور پہلے دو رسول جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے عیسائیت کی تبلیغ کے لیے بھیجے تھے ایک کا نام صادق اور دوسرے کا نام مصدوق تھا جب ان کو ستایا گیا اور تکلیف پہنچائی گئی تو ان کی مدد کے لیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے تیسرا رسول بھیجا اس کا نام شمعون تھا اور وہ شخص جس شہر کے پرلے کنارے سے دوڑ کر آیا تھا اس کا نام حبیب نجار تھا۔ لیکن محققین نے ان تفصیلات کو ماننے سے انکار کیا ہے۔ اس لیے مناسب یہی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اس گاؤں کا نام ذکر نہیں کیا اور ان رسولوں کا تعین بھی نہیں فرمایا تو ہم اپنے آپ کو اس اُلجھن میں نہ ڈالیں اور دانستہ طور پر یورپ کے مستشرقین کو قرآن کریم پر اعتراض کرنے کا ایک نیا موقع بہم نہ پہنچائیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے میرے پیارے رسول! کفارِ مکہ اور مشرکین عرب آپ سے اُلجھ رہے ہیں۔ آپ ان کے سامنے ان لوگوں کا واقعہ بطور نصیحت پیش کیجیے جن کے پاس اللہ تعالیٰ کے رسول آئے اور انہوں نے ایمان لانے سے انکار کیا اور انہیں تباہ کر دیا گیا۔ شاید یہ واقعہ سن کر انہیں عبرت حاصل ہو اپنے طریقہ کار پر نظر ثانی کریں اور گمراہی سے باز آجائیں۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)] ---۱۴۔ ''جب ہم نے ان کے پاس دو کو بھیجا سو ان لوگوں نے (اول) دونوں کو جھٹلایا پھر ہم نے تیسرے سے تائید کی سو ان تینوں نے کہا کہ ہم تمہارے پاس بھیجے گئے ہیں۔'' O ---۱۵۔ ''ان لوگوں نے کہا کہ تم تو ہماری طرح معمولی آدمی ہو اور رحمٰن نے کوئی چیز نازل نہیں کی۔ تم نرا جھوٹ بولتے ہو۔'' O ---۱۶۔ ''ان (رسولوں) نے کہا ہمارا پروردگار جانتا ہے کہ بیشک ہم تمہارے پاس بھیجے گئے ہیں۔'' O ---۱۷۔ ''اور ہمارے ذمہ تو صرف واضح طور پر پہنچا دینا ہے۔'' O ---۱۸۔ ''انہوں نے کہا کہ ہم تو تم کو منحوس سمجھتے ہیں۔ اگر تم باز نہ آئے تو ہم پتھروں سے تمہارا کام تمام کر دیں گے اور تم کو ہماری طرف سے سخت تکلیف پہنچے گی۔'' O ---۱۹۔ ''ان رسولوں نے کہا کہ تمہاری نحوست تمہارے ساتھ ہی لگی ہوئی ہے' کیا اس کو نحوست سمجھتے ہو کہ تم کو نصیحت کی جائے بلکہ تم حد سے نکل جانے والے لوگ ہو۔'' O ---۲۰۔ ''اور ایک شخص (اس) شہر کے آخری حصے سے دوڑتا ہوا آیا کہنے لگا کہ اے میری قوم! ان رسولوں کی راہ پر چلو۔'' O ---۲۱۔ ''ایسے لوگوں کی راہ پر چلو جو تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتے اور وہ راہ راست پر ہیں۔'' O --- [جب حالات زیادہ خراب ہو گئے اور وہاں کے باشندوں نے ان حضرات کو سنگسار کرنے کی تیاری شروع کر دی تو اسی شہر کے ایک دور دراز گوشہ میں ایک سلیم الفطرت آدمی رہتا تھا۔ وہ دوڑتا ہوا آیا اور اپنی قوم سے کہنے لگا کہ اے میری قوم جن لوگوں کے پیچھے تم ہاتھ دھو کر پڑے ہوئے ہو یہ کافی عرصہ سے یہاں مقیم ہیں اور بڑی دلسوزی سے تمہیں اس دعوت کو قبول کرنے کی تلقین کر رہے ہیں جسے وہ حق سمجھتے ہیں اور تم ان پر برابر اعتراضات کی بوچھاڑ کرتے رہتے ہو۔ میں بھی تمہارے شہر کا باشندہ ہوں اور تمہاری قوم کا ایک فرد۔ میرا مخلصانہ مشورہ تو یہ ہے کہ تم ان پر ایمان لے آؤ اور ان کا اتباع شروع کر دو۔ ان کی صداقت کی اس سے بڑھ کر اور کیا دلیل ہو سکتی ہے کہ انہوں نے کبھی تم سے کوئی مطالبہ نہیں کیا۔ چندہ کی اپیل نہیں کی۔ اگر یہ سچے نہ ہوتے اور اپنی دعوت میں مخلص نہ ہوتے بلکہ کسی دنیاوی مقصد کے لیے انہوں نے یہ ڈھونگ رچایا ہوتا تو دو چار ماہ، سال دو سال میں ان کا بھرم کھل جاتا۔ ان کی خود غرضی سامنے آجاتی لیکن آج اتنا عرصہ گزر گیا۔ کیا تم ان کے اخلاص پر کوئی اعتراض کر سکتے ہو۔ نیز وہ خود بھی ان احکام پر بڑے اہتمام کے ساتھ عمل پیرا ہیں جن پر عمل کرنے کا حکم وہ تمہیں دیتے ہیں۔ خود بھی اسی راستہ پر گامزن ہیں جس پر چلنے کی وہ تمہیں دعوت دیتے ہیں۔ ایسے مخلصین کی نیت پر شک کرنا اور ان پر ایمان نہ لانا بڑی بے انصافی ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)] ---۲۲۔ ''اور مجھے کیا ہو گیا ہے کہ میں اس کی عبادت نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا اور تم سب اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔'' O --- [اپنے مسلک توحید کی وضاحت کی' جس سے مقصد اپنی قوم کی خیر خواہی اور ان کی صحیح رہنمائی ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اس کی قوم نے اس سے کہا ہو کہ کیا تو بھی اس معبود کی عبادت کرتا ہے' جس کی طرف یہ مرسلین ہمیں بلا رہے ہیں اور ہمارے معبودوں کو تو بھی چھوڑ بیٹھا ہے؟ جس کے جواب میں اس نے یہ کہا۔ مفسرین نے اس شخص کا نام حبیب نجار بتلایا ہے' واللہ اعلم۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۲۳۔ ''کیا میں اسے چھوڑ کر ایسوں کو معبود بناؤں کہ اگر (اللہ تعالیٰ) رحمٰن مجھے کوئی نقصان پہنچانا چاہے تو ان کی سفارش مجھے کچھ بھی نفع نہ پہنچا سکے اور نہ مجھے بچا سکیں۔'' O ---۲۴۔ ''پھر تو میں یقیناً کھلی گمراہی میں ہوں۔'' O ---۲۵۔ ''میری سنو! میں تو (سچے دل سے) تم سب کے رب پر ایمان لا چکا۔'' O --- [حق کتنا جری ہوتا ہے' حق کا علمبردار کتنا نڈر اور بیباک ہوتا ہے' اس آیت کو پڑھ کر ہی اس کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ سارا شہر ایک طرف ہے۔ قوم کے تمام رئیس اور سردار ایک طرف ہیں۔ سارے مذہبی پیشوا اور سارے سیاسی حکام آگ بگولا ہیں' سارا ماحول غم وغصہ سے بپھرا ہوا ہے۔ حالات کے بھڑکتے ہوئے اس آتشکدہ میں کھڑا ہو کر ایک مومن ہی یہ اعلان کر سکتا ہے: سارے سن لو میں تو تمہارے پروردگار پر ایمان لایا ہوں اور میرا جس نے کچھ بگاڑنا ہے بیشک بگاڑ لے مجھے اس کی ذرا پرواہ نہیں۔ اس مرد پاکباز نے آمنت بربی (میں اپنے رب پر ایمان لایا ہوں) نہیں کہا بلکہ بِرَبِّکُم فرمایا۔ تاکہ انہیں یہ احساس دلائے کہ جس خدا کا وہ بندہ ہے وہ صرف اس کا پروردگار نہیں بلکہ ان سب کا پروردگار بھی ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)] ---۲۶۔ ''(اس سے) کہا گیا کہ جنت

Marfat.com

میں چلا جا' کہنے لگا کاش! میری قوم کو بھی علم ہو جاتا۔'' O---[لوگوں نے اس پر پتھروں کی بارش کر دی اور چند لمحوں میں اس کے جسم کو پارہ پارہ کر دیا۔

چہ خوش رسمے بنا کردند بخاک وخون غلطیدن

خدا رحمت کند این عاشقانِ پاک طینت را O

(مرزا جانِ جاناں)

جسم کا تو یہ حشر ہو رہا ہے اور اُدھر سے صدا آ رہی ہے اے عاشقِ دلفگار! آ جاؤ۔ جنت کی بہاریں تمہارا انتظار کر رہی ہیں۔ خیابانِ رحمت کے رنگین پھولوں کے ہار پرو کر حوریں تمہاری راہ دیکھ رہی ہیں اور میرا حسن ازل تیرے دلِ بیتاب اور چشمِ زدن مشتاق کی حسرتوں کو پورا کرنے کے لیے نقاب اُلٹنے ہی والا ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)] ---۲۷۔ ''کہ مجھے میرے رب نے بخش دیا اور مجھے باعزت لوگوں میں سے کر دیا۔'' O ---۲۸۔ ''اس کے بعد ہم نے اس کی قوم پر آسمان سے کوئی لشکر نہ اتارا' اور نہ اس طرح ہم اتارا کرتے ہیں۔'' O---[ہمیں ان سرکشوں کی سرکوبی کے لیے آسمان سے فرشتوں کا لشکر اتارنے کی ضرورت نہیں پڑی۔ جب ہم نے ان کو تباہ کرنے کا فیصلہ کیا تو ایک ایسی گرج اور کڑک پیدا کی کہ وہ چشمِ زدن میں بجھی ہوئی راکھ کا ڈھیر بن گئے۔ خامدین بھڑکتی ہوئی آگ کے بجھ جانے کو خَمَد کہتے ہیں۔ یعنی پہلے وہ آگ کے انگاروں کی طرح دہک رہے تھے اور اس کے شعلوں کی طرح لپک رہے تھے۔ ایک گرج نے ان مغروروں کا قصہ تمام کر دیا جیسے کسی نے منوں پانی ڈال دیا ہو۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)] ---۲۹۔ ''وہ تو صرف ایک زور کی چیخ تھی کہ یکا یک وہ سب کے سب بجھ بجھا گئے۔'' O ---۳۰۔ ''(ایسے) بندوں پر افسوس! کبھی بھی کوئی رسول ان کے پاس نہیں آیا جس کی ہنسی انہوں نے نہ اڑائی ہو۔'' O ---۳۱۔ ''کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ان کے پہلے بہت سی قوموں کو ہم نے غارت کر دیا کہ وہ ان کی طرف لوٹ کر نہیں آئیں گے۔'' O---۳۲۔ ''اور نہیں ہے کوئی جماعت مگر یہ کہ وہ جمع ہو کر ہمارے سامنے حاضر کی جائے گی۔'' O

(**سورۃ الزُّمر ۳۹**)---۲۹۔ ''اللہ تعالیٰ مثال بیان فرما رہا ہے ایک وہ شخص جس میں بہت سے باہم ضد رکھنے والے ساجھی ہیں' اور دوسرا وہ شخص جو صرف ایک ہی کا (غلام) ہے' کیا یہ دونوں صفت میں یکساں ہیں' اللہ تعالیٰ ہی کے لیے سب تعریف ہے۔ بات یہ ہے کہ ان میں کے اکثر لوگ سمجھتے نہیں۔'' O

(**سورۃ الحشر ۵۹**)---۲۱۔ ''اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر اتارتے تو آپ دیکھتے کہ خوفِ الٰہی سے وہ پست ہو کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہم ان مثالوں کو لوگوں کے سامنے بیان کرتے ہیں تا کہ وہ غور وفکر کریں۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۵، مضمون: قرآن حکیم)

(**سورۃ الجمعۃ ۶۲**)---۵۔ ''جن لوگوں کو تورات پر عمل کرنے کا حکم دیا گیا پھر انہوں نے اس پر عمل نہیں کیا ان کی مثال اس گدھے کی سی ہے جو بہت سی کتابیں لادے ہو۔ اللہ کی باتوں کو جھٹلانے والوں کی بڑی بری مثال ہے اور اللہ (ایسے) ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۱۳، مضمون: یہود)

(**سورۃ التحریم ۶۶**)---۱۰۔ ''اللہ تعالیٰ نے کافروں کیلئے نوح کی اور لوط کی بیوی کی مثال بیان فرمائی یہ دونوں ہمارے بندوں میں سے دو (شائستہ اور نیک بندوں کے گھر میں تھیں' پھر ان کی انہوں نے خیانت کی پس وہ دونوں (نیک بندے) ان سے اللہ کے (کسی عذاب کو) نہ روک سکے اور حکم دے دیا گیا (اے عورتو!) دوزخ میں جانے والوں کے ساتھ تم دونوں بھی چلی جاؤ۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: جو کرنے گا وہی بھریگا و خائن بیویاں) ---۱۱۔ ''اور اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کیلئے فرعون کی بیوی کی مثال بیان فرمائی جبکہ اس نے دُعا کی اے میرے رب! میرے لیے اپنے پاس جنت میں مکان بنا اور مجھے فرعون سے اور اس کے عمل سے بچا اور مجھے ظالم لوگوں سے خلاصی دے۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: جنتی عورتوں کی سردار) ---۱۲۔ ''اور (مثال بیان فرمائی) مریم بنت عمران کی جس نے اپنے ناموس کی حفاظت کی پھر ہم نے اپنی طرف سے اس میں جان پھونک دی اور (مریم) اس نے اپنے رب کی باتوں اور اس کی کتابوں کی تصدیق کی اور عبادت گزاروں میں سے تھی۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: جنتی عورتوں کی سردار)۔

ترکِ قرآن

(**سورۃ الفرقان ۲۵**)---۳۰۔ ''اور رسول کہے گا کہ اے میرے پروردگار! بیشک میری امت نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا۔'' O---[مشرکین قرآن پڑھے جانے کے وقت خوب شور کرتے تا کہ قرآن نہ سنا جا سکے یہ بھی ہجران ہے اس پر ایمان نہ لانا اور عمل نہ کرنا بھی ہجران ہے اس پر غور وفکر نہ کرنا اور اس کے اوامر پر عمل اور نواہی سے اجتناب نہ کرنا بھی ہجران ہے۔ اسی طرح اس کو چھوڑ کر کسی اور کتاب کو ترجیح دینا یہ بھی ہجران ہے یعنی قرآن کا ترک اور اس کا چھوڑ دینا ہے جس کے خلاف قیامت والے دن اللہ کے پیغمبر اللہ کی بارگاہ میں استغاثہ دائر فرمائیں گے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] [اس پر رسول ﷺ بڑے سوز انداز میں اپنی امت کی شکایت کریں گے کہ پروردگار میری قوم نے تیرے قرآن کو بالکل نظر انداز ناقابلِ توجہ اور متروک بنا دیا تھا اور مرتے

Marfat.com

بخشوانے برکتیں حاصل کرنے اور تعویز گنڈوں کے علاوہ کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں رکھا تھا اور اگر کوئی قرآنی تعلیمات کی طرف فکر و عمل کی دعوت دینا چاہتا تو یہ شور مچاتے اور بیہودہ بکواس کرتے ہوئے بھاگ کھڑے ہوتے تھے۔ انجام کار قرآن سے پہلوتہی کرنے اور تعلیمات قرآن سے منہ پھیرنے والے اوندھے منہ جہنم کی طرف لے جائے جائیں گے اور وہ باعتبار مکان کے برے اور باعتبار راہ کے برے ترین ہیں۔ (حوالہ از خلاصہ مضامین سور القرآن، مفسر قاری حمید الرحمن)

قرآنِ پاک کو صرف پاک لوگ ہی چھو سکتے ہیں

(سورۃ الواقعہ ۵۶)---۷۷۔ '' کہ بیشک یہ قرآن بہت بڑی عزت والا ہے۔'' O---۷۸۔ '' جو ایک محفوظ کتاب میں درج ہے۔'' O---۷۹۔ '' جسے صرف پاک لوگ ہی چھو سکتے ہیں۔'' O---[یہ تردید ہے کفار کے اُن الزامات کی جو وہ قرآن پر لگایا کرتے تھے۔ وہ (نعوذ باللہ) حضور ﷺ کو کاہن قرار دیتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ کلام آپ پر جن اور شیاطین اِلقا کرتے ہیں۔ اسی مضمون کو یہاں ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے کہ '' اِسے مطہرین کے سوا کوئی چھو نہیں سکتا''، یعنی شیاطین کا اِسے لانا، یا اس کے نزول کے وقت اس میں دخل انداز ہونا تو درکنار، جس وقت یہ لوحِ محفوظ سے نبی پر نازل کیا جاتا ہے اُس وقت مُطہرین، یعنی پاک فرشتوں کے سوا کوئی قریب پھٹک بھی نہیں سکتا۔ فرشتوں کے لیے مُطہرین کا لفظ اس معنی میں استعمال کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ہر قسم کے ناپاک جذبات اور خواہشات سے پاک رکھا ہے۔ حضرت علیؓ کی روایت، جس میں وہ فرماتے ہیں کہ '' رسول اللہ ﷺ کو کوئی چیز قرآن کی تلاوت سے نہ روکتی تھی سوائے جنابت کے''۔ جنابت اور حیض و نفاس کی حالت میں قرآن پڑھنا حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ، حضرت حسن بصری، حضرت ابراہیم نخعی اور امام زہری کے نزدیک مکروہ تھا۔ مسلک حنفی کی تشریح امام علاء الدین الکاشانی نے بدائع الصنائع میں یوں کی ہے: '' جس طرح بے وضو نماز پڑھنا جائز نہیں ہے اُسی طرح قرآن مجید کو ہاتھ لگانا بھی جائز نہیں۔ البتہ اگر وہ غلاف کے اندر ہو تو ہاتھ لگایا جا سکتا ہے۔ غلاف سے مراد بعض فقہاء کے نزدیک جلد ہے اور بعض کے نزدیک وہ خریطہ یا لفافہ یا جزدان ہے جس کے اندر قرآن رکھا جاتا ہے اور اس میں سے نکالا بھی جا سکتا ہے۔ اسی طرح تفسیر کی کتابوں کو بھی بے وضو ہاتھ نہ لگانا چاہیے، نہ کسی ایسی چیز کو جس میں قرآن کی کوئی آیت لکھی ہوئی ہو۔ البتہ فقہ کی کتابوں کو ہاتھ لگایا جا سکتا ہے اگرچہ مستحب یہی ہے کہ ان کو بھی بے وضو ہاتھ نہ لگایا جائے، کیونکہ ان میں بھی آیاتِ قرآنی بطورِ استدلال درج ہوتی ہیں۔ بعض فقہائے حنفیہ اس بات کے قائل ہیں کہ مُصحف کے صرف اُس حصے کو بے وضو ہاتھ لگانا درست نہیں ہے جہاں قرآن کی عبارت لکھی ہوئی ہو، باقی رہے حواشی تو خواہ وہ سادہ ہوں یا ان میں بطور تشریح کچھ لکھا ہوا ہو، ان کو ہاتھ لگانے میں مضائقہ نہیں۔ مگر صحیح بات یہ ہے کہ حواشی بھی مُصحف ہی کا ایک حصہ ہیں اور ان کو ہاتھ لگانا مصحف ہی کو ہاتھ لگانا ہے۔ رہا قرآن پڑھنا، تو وہ وضو کے بغیر جائز ہے۔'' فتاویٰ عالمگیری میں بچوں کو اس حکم سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔ تعلیم کے لیے قرآن مجید بچوں کے ہاتھ میں دیا جا سکتا ہے خواہ وہ وضو سے ہوں یا بے وضو۔ مسلکِ شافعی کو امام نوَوی نے المنہاج میں اس طرح بیان کیا ہے: '' نماز اور طواف کی طرح مصحف کو ہاتھ لگانا اور اس کے کسی ورق کو چھونا بھی وضو کے بغیر حرام ہے۔ اسی طرح قرآن کی جلد کو چھونا بھی ممنوع ہے۔ اور اگر قرآن خریطے، غلاف یا صندوق میں ہو، یا درسِ قرآن کے لیے اس کا کوئی حصہ تختی پر لکھا ہوا ہو تو اس کو بھی ہاتھ لگانا جائز نہیں۔ البتہ قرآن کسی کے سامان میں رکھا ہو، یا تفسیر کی کتابوں میں لکھا ہوا ہو، یا کسی سکے میں اس کا کوئی حصہ درج ہو تو اسے ہاتھ لگانا حلال ہے۔ بچہ اگر بے وضو ہو تو وہ بھی قرآن کو ہاتھ لگا سکتا ہے۔ اور بے وضو آدمی اگر قرآن پڑھے تو لکڑی یا کسی اور چیز سے وہ اس کا ورق پلٹ سکتا ہے''۔ مالکیہ کا مسلک جو الفقہ علی المذاہب الاربعہ میں نقل کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ جمہور فقہاء کے ساتھ وہ اس امر میں متفق ہیں کہ مصحف کو ہاتھ لگانے کے لیے وضو شرط ہے۔ لیکن قرآن کی تعلیم کے لیے وہ استاد اور شاگرد دونوں کو اس سے مستثنیٰ کرتے ہیں۔ بلکہ حائضہ عورت کے لیے بھی وہ بغرضِ تعلیم مصحف کو ہاتھ لگانا جائز قرار دیتے ہیں۔ ابنِ قُدامہ نے المغنی میں امام مالکؒ کا یہ قول بھی نقل کیا ہے کہ جنابت کی حالت میں تو قرآن پڑھنا ممنوع ہے، مگر حیض کی حالت میں عورت کو قرآن پڑھنے کی اجازت ہے، کیونکہ ایک طویل مدت تک اگر ہم اسے قرآن پڑھنے سے روکیں گے تو وہ بھول جائے گی۔ حنبلی مذہب کے احکام جو ابنِ قُدامہ نے نقل کیے ہیں کہ '' جنابت کی حالت میں اور حیض و نفاس کی حالت میں قرآن یا اس کی کسی پوری آیت کو پڑھنا جائز نہیں ہے، البتہ بسم اللہ، الحمد للہ وغیرہ کہنا جائز ہے، کیونکہ اگرچہ یہ بھی کسی نہ کسی آیت کے اجزاء ہیں، مگر ان سے تلاوتِ قرآن مقصود نہیں ہوتی۔ رہا قرآن کو ہاتھ لگانا، تو وہ کسی حال میں وضو کے بغیر جائز نہیں، البتہ قرآن کی کوئی آیت کسی خط یا فقہ کی کسی کتاب، یا کسی اور تحریر کے سلسلے میں درج ہو تو اسے ہاتھ لگانا ممنوع نہیں ہے۔ اسی طرح قرآن اگر کسی چیز میں رکھا ہوا ہو تو اسے وضو کے بغیر اٹھایا جا سکتا ہے۔ تفسیر کی کتابوں کو ہاتھ لگانے کے لیے بھی وضو شرط نہیں ہے۔ نیز بے وضو آدمی کو اگر کسی فوری ضرورت کے لیے قرآن کو ہاتھ لگانا پڑے تو وہ تیمم کر سکتا ہے''۔ الفقہ علی المذاہب الاربعہ میں مسلک حنبلی کا یہ مسئلہ بھی درج ہے کہ بچوں کے لیے تعلیم کی غرض سے بھی وضو کے بغیر قرآن کو

Marfat.com

ہاتھ لگانا درست نہیں ہے اور یہ ان کے سرپرستوں کا فرض ہے کہ وہ قرآن ان کے ہاتھ میں دینے سے پہلے انہیں وضو کرائیں۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو قرآن کریم

(**سورۃ المزمل ۷۳**)---۴۔ ''یا اس پر بڑھا دے اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر (صاف) پڑھا کر۔''O---[یعنی تیز تیز رواں دواں نہ پڑھو' بلکہ آہستہ آہستہ ایک ایک لفظ زبان سے ادا کرو اور ایک ایک آیت پر ٹھہرو' تاکہ ذہن پوری طرح کلام الٰہی کے مفہوم و مدعا کو سمجھے اور اس کے مضامین سے متاثر ہو' کہیں اللہ کی ذات وصفات کا ذکر ہے تو اس کی عظمت و ہیبت دل پر طاری ہو' کہیں اس کی رحمت کا بیان ہے تو دل جذبات تشکر سے لبریز ہو جائے کہیں اس کے غضب اور اس کے عذاب کا ذکر ہے تو دل پر اس کا خوف طاری ہو' کہیں کسی چیز سے منع کیا گیا ہے' غرض یہ قرات محض قرآن کے الفاظ کو زبان سے ادا کر دینے کے لئے نہیں بلکہ غور وفکر اور تدبر کے ساتھ ہونی چاہئے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرات کا طریقہ حضرت انسؓ سے پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ آپ الفاظ کو کھینچ کھینچ کر پڑھا کرتے تھے (بخاری) حضرت ام سلمہؓ سے یہی سوال کیا گیا تو انہوں نے بتایا کہ حضور ﷺ ایک ایک آیت کو الگ الگ پڑھتے اور ہر آیت پر ٹھہرتے جاتے تھے۔ مثلاً الحمد للہ رب العٰلمین پڑھ کر رک جاتے پھر الرحمٰن الرحیم پر ٹھیرتے اور اس کے بعد رک کر ملک یوم الدین کہتے۔ (از تفسیر ہم تفہیم القرآن)]

تنسیخ آیات

(**سورۃ البقرۃ ۲**)---۱۰۶۔ ''نہیں منسوخ کرتے ہم کسی آیت کو یا بھلا دیتے ہیں کسی آیت کو تو عطا کرتے ہیں بہتر اس سے یا ویسی ہی۔ کیا نہیں جانتے تم کہ بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔''O---۱۰۷۔ ''کیا نہیں جانتے تم کہ یقیناً اللہ تعالیٰ ہی ہے جس کو سزاوار ہے بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی اور نہیں ہے تمہارا اللہ کے سوا کوئی دوست اور نہ کوئی مددگار۔''O---[نسخ کے لغوی معنی تو نقل کرنے کے ہیں لیکن شرعی اصطلاح میں ایک حکم کو بدل کر دوسرا حکم نازل کرنے کے ہیں۔ یہ نسخ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوا ہے۔ جیسے آدمؑ کے زمانے میں سگے بہن بھائیوں کا آپس میں نکاح جائز تھا بعد میں اسے حرام کر دیا گیا وغیرہ اسی طرح قرآن میں بھی اللہ تعالیٰ نے بعض احکام منسوخ فرمائے اور ان کی جگہ نیا حکم نازل فرمایا۔ ان کی تعداد میں اختلاف ہے۔ شاہ ولی اللہ نے ''الفوز الکبیر'' میں ان کی تعداد صرف پانچ بیان کی ہے۔ یہ نسخ تین قسم کا ہے۔ ایک تو مطلقاً نسخ حکم یعنی ایک کو بدل کر دوسرا حکم نازل کر دیا گیا۔ دوسرا ہے نسخ مع التلاوہ۔ یعنی پہلے حکم کے الفاظ قرآن مجید میں موجود رکھے گئے ہیں ان کی تلاوت ہوتی ہے لیکن دوسرا حکم بھی، جو بعد میں نازل کیا گیا قرآن میں موجود ہے یعنی ناسخ اور منسوخ دونوں آیات موجود ہیں۔ نسخ کی ایک تیسری قسم یہ ہے کہ ان کی تلاوت منسوخ کر دی گئی۔ یعنی قرآن کریم میں نبی ﷺ نے انہیں شامل نہیں فرمایا لیکن ان کا حکم باقی رکھا گیا۔ جیسے ترجمہ: ''شادی شدہ مرد اور عورت اگر زنا کا ارتکاب کریں تو یقیناً انہیں سنگسار کر دیا جائے'' اس آیت میں نسخ کی پہلی دو قسموں کا بیان ہے ﴿ما ننسخ من ایة﴾ میں دوسری قسم اور ﴿او ننسها﴾ میں پہلی قسم۔ ننسها (ہم بھلوا دیتے ہیں) کا مطلب ہے کہ اس کا حکم اور تلاوت دونوں اٹھا لیتے ہیں۔ گویا کہ ہم نے اسے بھلا دیا اور نیا حکم نازل کر دیا۔ یا نبی ﷺ کے قلب سے ہی ہم نے اسے مٹا دیا اور اسے نسیاً منسیاً کر دیا گیا۔ یہودی تورات کو ناقابل نسخ قرار دیتے تھے اور قرآن پر بھی انہوں نے بعض احکام کے منسوخ ہونے کی وجہ سے اعتراض کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی تردید فرمائی اور کہا کہ زمین وآسمان کی بادشاہی اسی کے ہاتھ میں ہے، وہ جو مناسب سمجھے کرے، جس وقت جو حکم اس کی مصلحت وحکمت کے مطابق ہو اسے نافذ کرے اور جسے چاہے منسوخ کر دے۔ یہ اس کی قدرت ہی کا ایک مظاہرہ ہے۔ بعض قدیم گمراہوں (مثلاً ابو مسلم اصفہانی معتزلی) اور آج کل کے بھی بعض متجددین نے یہودیوں کی طرح قرآن میں نسخ ماننے سے انکار کیا ہے۔ لیکن صحیح بات وہی ہے جو مذکورہ سطروں میں بیان کی گئی ہے، سلف صالحین کا عقیدہ بھی اثبات نسخ ہی رہا ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)۔ قرآن کریم نے شرائع سابقہ وکتب قدیمہ کو منسوخ فرمایا تو کفار کو بہت توحش ہوا اور انہوں نے اس پر طعن کئے اس پر یہ آیۂ کریمہ نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ منسوخ بھی اللہ کی طرف سے ہے اور ناسخ بھی دونوں عین حکمت ہیں اور ناسخ کبھی منسوخ سے زیادہ سہل وانفع ہوتا ہے۔ قدرت الٰہی پر یقین رکھنے والے کو اس میں جائے تردد نہیں کائنات میں مشاہدہ کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ دن سے رات کو گرما سے سرما کو جوانی سے بچپن کو بیماری سے تندرستی کو بہار سے خزاں کو منسوخ فرماتا ہے یہ تمام نسخ وتبدیل اس کی قدرت کے دلائل ہیں تو ایک آیت اور ایک حکم کے منسوخ ہونے میں کیا تعجب۔ نسخ درحقیقت حکم سابق کی مدت کا بیان ہوتا ہے کہ وہ حکم اس مدت کے لئے تھا اور عین حکمت تھا۔ کفار کی نافہمی کہ نسخ پر اعتراض کرتے ہیں اور اہل کتاب کا اعتراض ان کے معتقدات کے لحاظ سے بھی غلط ہے۔ انہیں حضرت آدمؑ کی شریعت کے احکام کی منسوخیت تسلیم کرنا پڑے گی یہ ماننا ہی پڑے گا کہ شنبہ کے روز دنیوی کام ان سے پہلے حرام نہ تھے ان پر حرام ہوئے یہ بھی اقرار ناگزیر ہوگا کہ توراۃ میں حضرت نوحؑ کی امت کے لئے تمام چوپائے حلال ہونا بیان کیا گیا اور حضرت

Marfat.com

موسیٰ پر بہت سے حرام کر دیئے گئے۔ ان امور کے ہوتے ہوئے نسخ کا انکار کس طرح ممکن ہے مسئلہ: جس طرح آیت دوسری آیت سے منسوخ ہوتی ہے اسی طرح حدیث متواتر سے بھی ہوتی ہے۔ مسئلہ: نسخ کبھی صرف تلاوت کا ہوتا ہے کبھی صرف حکم کا کبھی تلاوت و حکم دونوں کا۔ بیہقی نے ابوامامہ سے روایت کی کہ ایک انصاری صحابی شب کو تہجد کے لئے اٹھے اور سورۂ فاتحہ کے بعد جو سورت ہمیشہ پڑھا کرتے تھے اس کو پڑھنا چاہا لیکن وہ بالکل یاد نہ آئی اور سوائے بسم اللہ کے کچھ نہ پڑھ سکے۔ صبح کو دوسرے صحابہ سے اس کا ذکر کیا ان حضرات نے فرمایا ہمارا بھی یہی معاملہ ہے۔ وہ سورت ہمیں بھی یاد تھی اور اب ہمارے حافظہ میں بھی نہ رہی سب نے سید عالم ﷺ کی خدمت میں واقعہ عرض کیا حضور ﷺ نے فرمایا آج شب وہ سورت اٹھالی گئی، اس کے حکم و تلاوت دونوں منسوخ ہوئے جن کاغذوں پر وہ لکھی گئی تھی ان پر نقش تک باقی نہ رہے۔ (از تفسیر مولانا احمد رضا خان بریلویؒ)۔ یہ ایک خاص شبہ کا جواب ہے جو یہودی مسلمانوں کے دلوں میں ڈالنے کی کوشش کرتے تھے۔ ان کا اعتراض یہ تھا کہ اگر پچھلی کتابیں بھی خدا کی طرف سے آئی تھیں اور یہ قرآن بھی خدا کی طرف سے ہے، تو ان کے بعض احکام کی جگہ اس میں دوسرے احکام کیوں دیئے گئے ہیں؟ ایک ہی خدا کی طرف سے مختلف وقتوں میں مختلف احکام کیسے ہو سکتے ہیں؟ پھر تمہارا قرآن یہ دعویٰ کرتا ہے کہ یہودی اور عیسائی اس تعلیم کے ایک حصے کو بھول گئے جو انہیں دی گئی تھی۔ آخر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ خدا کی دی ہوئی تعلیم اور وہ حافظوں سے محو ہو جائے؟ یہ ساری باتیں وہ تحقیق کی خاطر نہیں بلکہ اس لئے کرتے تھے کہ مسلمانوں کو قرآن کے من جانب اللہ ہونے میں شک ہو جائے۔ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں مالک ہوں میرے اختیارات غیر محدود ہیں، اپنے جس حکم کو چاہوں منسوخ کر دوں اور جس چیز کو چاہوں، حافظوں سے محو کر دوں۔ مگر جس چیز کو میں منسوخ یا محو کرتا ہوں اس سے بہتر چیز اس کی جگہ پر لاتا ہوں یا کم از کم وہ اپنے محل میں اتنی ہی مفید اور مناسب ہوتی ہے جتنی پہلی چیز اپنے محل میں تھی۔ (از تفسیر سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ)۔ یہ بھی یہود کا طعن تھا کہ "تمہاری کتاب میں بعض آیات منسوخ ہوتی ہیں اگر یہ کتاب اللہ کی طرف سے ہوتی تو جو اس عیب کی وجہ سے اب منسوخ ہوئی اس عیب کی خبر کیا خدا کو پہلے سے نہ تھی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ عیب نہ پہلی بات میں تھا نہ پچھلی میں لیکن حاکم مناسب وقت دیکھ کر جو چاہے حکم کرے اس وقت وہی مناسب تھا اور اب دوسرا حکم مناسب ہے۔ (از تفسیر قرآن مولانا شبیر احمد عثمانیؒ)]

(سورۃ النحل ۱۶) ---۱۰۱۔ "اور جب ہم کسی آیت کی جگہ دوسری آیت بدل دیتے ہیں۔ اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نازل فرماتا ہے اسے وہ خوب جانتا ہے تو یہ کہتے ہیں کہ تو تو بہتان باز ہے۔ بات یہ ہے کہ ان میں سے اکثر جانتے ہی نہیں۔" O--- [یعنی ایک حکم منسوخ کر کے اس کی جگہ دوسرا حکم نازل کرتے ہیں جس کی حکمت و مصلحت اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اور اس کے مطابق وہ احکام میں رد و بدل فرماتا ہے۔ تو کافر کہتے ہیں کہ یہ کلام اے محمد! (ﷺ) تیرا اپنا گھڑا ہوا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ تو اس طرح نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کے اکثر لوگ بے علم ہیں۔ اس لئے یہ نسخ کی حکمتیں اور مصلحتیں کیا جانیں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۱۰۲۔ "کہہ دیجئے کہ اسے آپ کے رب کی طرف سے جبرائیل حق کے ساتھ لے کر آئے ہیں تا کہ ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائے اور مسلمانوں کی راہنمائی اور بشارت ہو جائے۔" O--- [اس لئے کہ وہ (مسلمان) کہتے ہیں کہ ناسخ اور منسوخ دونوں رب کی طرف سے ہیں۔ علاوہ ازیں نسخ کے مصالح بھی جب ان کے سامنے آتے ہیں تو ان کے اندر مزید ثبات قدمی اور ایمان میں رسوخ پیدا ہوتا ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

حروفِ مقطعات

(سورۃ البقرۃ ۲) ---۱۔ "الم" O--- [(حروف مقطعات) سے شروع۔ حروف مقطعات اسرار الٰہی ہیں جسے اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ ہی جانتے ہیں]

(سورۃ آل عمران ۳) ---۱۔ "الم" O--- [(حروف مقطعات) سے شروع]

(سورۃ الاعراف ۷) ---۱۔ "المص" O--- [(حروف مقطعات) سے شروع]

(سورۃ یونس ۱۰) ---۱۔ "الر" O--- [(حروف مقطعات) سے شروع]

(سورۃ ھود ۱۱) ---۱۔ "الر" O--- [(حروف مقطعات) سے شروع]

(سورۃ یوسف ۱۲) ---۱۔ "الر" O--- [(حروف مقطعات) سے شروع]

(سورۃ الرعد ۱۳) ---۱۔ "المر" O--- [(حروف مقطعات) سے شروع]

(سورۃ ابراہیم ۱۴) ---۱۔ "الر" O--- [(حروف مقطعات) سے شروع]

Marfat.com

(سورۃ الحجر ۱۵)---ا۔"الر"O---[(حروف مقطعات) سے شروع]

(سورۃ مریم ۱۹)---ا۔"کھیعص"O---[(حروف مقطعات) سے شروع]

(سورۃ طٰہٰ ۲۰)---ا۔"طٰہٰ"O---[(حروف مقطعات) سے شروع]

(سورۃ الشعرآء ۲۶)---ا۔"طسم"O---[(حروف مقطعات) سے شروع]

(سورۃ النمل ۲۷)---ا۔"طٰسٓ"O---[(حروف مقطعات) سے شروع]

(سورۃ القصص ۲۸)---ا۔"طسم"O---[(حروف مقطعات) سے شروع]

(سورۃ العنکبوت ۲۹)---ا۔"الم"O---[(حروف مقطعات) سے شروع]

(سورۃ الروم ۳۰)---ا۔"الم"O---[(حروف مقطعات) سے شروع]

(سورۃ لقمان ۳۱)---ا۔"الــــم"O---[(حروف مقطعات) سے شروع]،[اس کے آغاز میں بھی یہ حروف مقطعات ہیں، جن کے معنی ومراد کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔ تاہم بعض مفسرین نے اس کے دو فوائد بڑے اہم بیان کیے ہیں۔ ایک یہ کہ یہ قرآن اسی قسم کے حروف مقطعات سے ترتیب وتالیف پایا ہے جس کے مثل تالیف پیش کرنے سے عرب عاجز آگئے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ قرآن اللہ تعالیٰ ہی کا نازل کردہ ہے اور جس پیغمبر پر یہ نازل ہوا ہے وہ سچا رسول ہے، جو شریعت وہ لے کر آیا ہے، انسان اس کا محتاج ہے اور اس کی اصلاح اور سعادت کی تکمیل اسی شریعت سے ممکن ہے۔ دوسرا یہ کہ مشرکین اپنے ساتھیوں کو اس قرآن کے سننے سے روکتے تھے کہ مبادا وہ اس سے متاثر ہو کر مسلمان ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے مختلف سورتوں کا آغاز ان حروف مقطعات سے فرمایا تاکہ وہ اس کے سننے پر مجبور ہو جائیں کیوں کہ یہ اندازِ بیان نیا اور اچھوتا تھا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ السجدۃ ۳۲)---ا۔"الم"O---[(حروف مقطعات) سے شروع]

(سورۃ یٰسٓ ۳۶)---ا۔"یٰسٓ"O---[(حروف مقطعات) سے شروع]،[اس کے متعلق علماء تفسیر کے متعدد اقوال ہیں (۱) یہ سورت کا نام ہے (۲) قرآن کے اسماء سے ہے۔ (۳) یہ اللہ تعالیٰ کا اسمِ پاک ہے۔ (۴) یا سین کا معنی لغت طے میں یا انسان ہے اور اس سے مراد انسانِ کامل یعنی حضور ﷺ ہیں۔ (۵) رحمتِ عالمیان ﷺ کے اسماء مبارکہ سے ہے۔ ابوبکر وراق کہتے ہیں: یہ مخفف ہے یا سیّد البشر کا۔

علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ حدیثِ پاک میں ہے: *حضور ﷺ نے فرمایا: "دینے والا اللہ تعالیٰ اور بانٹنے والا میں ہوں"*۔ اس حدیث پاک کے مطابق کائنات کے جسم میں حضور ﷺ دل کی مانند ہیں اور سورۂ یاسین قرآنِ کریم کا دل ہے تو کتنا لطیف اور پیارا آغاز ہے اس سورت کا کہ قرآن کے دل کو ساری کائنات کے دل کے ذکر سے شروع کیا جارہا ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

(سورۃ صٓ ۳۸)---ا۔"ص! اس نصیحت والے قرآن کی قسم۔"O---[اگرچہ تمام حروفِ مقطعات کی طرح ص کے مفہوم کا تعین بھی مشکل ہے، لیکن ابنِ عباس اور ضحاک کا یہ قول بھی کچھ دل کو لگتا ہے کہ اس سے مراد ہے یعنی حضرت محمد ﷺ صادق ہیں، جو کچھ فرمارہے ہیں سچ فرمارہے ہیں۔ صاد کے حروف کو ہم اُردو میں بھی اسی سے ملتے جلتے معنی میں استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً کہتے ہیں میں اس پر صاد کرتا ہوں، یعنی اس کی تصدیق کرتا ہوں، یا اسے صحیح قرار دیتا ہوں۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(سورۃ المؤمن ۴۰)---ا۔"حٰمٓ"O---[(حروف مقطعات) سے شروع]

(سورۃ حٰمٓ السجدۃ ۴۱)---ا۔"حٰمٓ"O---[(حروف مقطعات) سے شروع]

(سورۃ الشوریٰ ۴۲)---ا۔"حٰمٓ"O---[(حروف مقطعات) سے شروع]---۲۔"عٓسٓقٓ"O---[(حروف مقطعات) سے شروع]

(سورۃ الزخرف ۴۳)---ا۔"حٰمٓ"O---[(حروف مقطعات) سے شروع]

(سورۃ الدخان)---ا۔"حٰمٓ"O---[(حروف مقطعات) سے شروع]،[بعض علماء نے فرمایا حا: حی اور میم قیوم کی طرف اشارہ ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

(سورۃ الجاثیۃ ۴۵)---ا۔"حٰمٓ"O---[(حروف مقطعات) سے شروع]

(سورۃ الاحقاف ۴۶)---ا۔"حٰمٓ"O---[(حروف مقطعات) سے شروع]

(سورۃ قٓ ۵۰)---ا۔"قٓ"O---[(حروف مقطعات) سے شروع]،[بہت بڑی شان والے اس قرآن کی قسم ہے]

(سورۃ القلم ۶۸)---ا۔"نٓ، قسم ہے قلم کی اور اس کی جو کچھ کہ وہ (فرشتے) لکھتے ہیں۔"O---[(حروف مقطعات) سے شروع]

Marfat.com

سبع مثانی، سات آیات

سورۃ الفاتحہ ۱)---۱۔ ''اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے۔''O---۲۔ ''سب تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں جو رب ہے سب جہانوں کا۔''O---۳۔ ''بڑا مہربان، نہایت رحم والا۔ (۴) مالک روز جزا کا۔''O---۵۔ ''تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔''O---۶۔ ''دکھا ہم کو راستہ سیدھا۔''O---۷۔ ''راستہ ان لوگوں کا کہ انعام فرمایا تو نے ان پر۔ نہ وہ جن پر غضب ہوا (تیرا) اور نہ بھٹکنے والے۔''O---[اس سورۃ کے متعدد نام ہیں (۱) فاتحہ (۲) فاتحۃ الکتاب (۳) ام القرآن (۴) سورۃ الکنز (۵) کافیہ (۶) وافیہ (۷) شافیہ (۸) شفا (۹) سبع مثانی (۱۰) نور (۱۱) رقیہ (۱۲) سورۃ الحمد (۱۳) سورۃ الدعا (۱۴) تعلیم المسلہ (۱۵) سورۃ المناجاۃ (۱۶) سورۃ التفویض (۱۷) سورۃ السوال (۱۸) ام الکتاب (۱۹) فاتحۃ القرآن (۲۰) سورۃ الصلوٰۃ (از کنز الایمان احمد رضا خانؒ)]

[الحمد میں ال استغراق یا اختصاص کے لئے ہے۔ یعنی تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں یا اس کے لئے خاص ہیں۔ کیونکہ تعریف کا اصل مستحق اور سزاوار صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ کسی کے اندر کوئی خوبی حسن یا کمال ہے تو وہ بھی اللہ تعالیٰ کا پیدا کردہ ہے اس لئے حمد (تعریف) کا مستحق بھی وہ ہے۔ اللہ یہ اللہ تعالیٰ کا ذاتی نام ہے۔ اس کا استعمال کسی اور کے لئے جائز نہیں۔ الحمد للہ یہ کلمہ شکر ہے جس کی بڑی فضیلت احادیث میں آئی ہے۔ ایک حدیث میں ہے لا الٰہ الا اللہ کو افضل الذکر اور الحمد اللہ کو افضل الدعا کہا گیا ہے۔ الحمد للہ میزان کو بھر دیتا ہے۔ اسی لئے ایک حدیث میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند فرماتا ہے کہ ہر کھانے پر اور پینے پر بندہ اللہ تعالیٰ کی حمد کرے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

[جن پر انعام کیا گیا وہ چار فرقے ہیں (۱) نبیین (۲) صدیقین (۳) شہداء (۴) صالحین۔ کلام اللہ میں دوسرے موقع پر اس کی تصریح ہے اور المغضوب علیہم سے یہود اور ضالین سے نصاریٰ مراد ہیں۔ دیگر آیات و روایات اس پر شاہد ہیں اور صراط مستقیم سے محرومی کل دو طرح پر ہوتی ہے۔ عدم علم یا جان بوجھ کر کوئی گمراہ اگلا پچھلا ان دو سے خارج نہیں ہو سکتا۔ سو نصاریٰ تو وجہ اول ہیں اور یہود دوسری میں ممتاز ہیں۔ (از تفسیر مولانا شبیر احمد عثمانیؒ)]

سورۃ الحجر ۱۵)---۸۷۔ ''یقیناً ہم نے آپ کو سات آیتیں دے رکھی ہیں کہ دہرائی جاتی ہیں اور عظیم قرآن بھی دے رکھا ہے۔''O---[سبع مثانی سے مراد کیا ہے؟ اس میں مفسرین کا اختلاف ہے۔ صحیح بات یہ ہے کہ اس سے مراد سورۃ فاتحہ ہے۔ یہ سات آیتیں ہیں اور جو ہر نماز میں بار بار پڑھی جاتی ہیں (مثانی کے معنی بار بار دہرانے کے کیے گئے ہیں) حدیث مبارک سے بھی اسی کی تائید ہوتی ہے۔ چنانچہ ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ☆ (الحمد للہ رب العالمین) یہ سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے جو میں دیا گیا ہوں۔ ایک اور حدیث میں فرمایا ''ام القرآن ھی السبع المثانی والقرآن العظیم'' سورہ فاتحہ قرآن کا ایک حصہ ہے اس لئے قرآن عظیم کا ذکر بھی ساتھ ہی کیا گیا ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

سورۃ الزمر ۳۹)---۲۳۔ ''اللہ تعالیٰ نے بہترین کلام نازل فرمایا ہے جو ایسی کتاب ہے کہ آپس میں ملتی جلتی اور بار بار دہرائی ہوئی آیتوں کی ہے' جس سے ان لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں جو اپنے رب کا خوف رکھتے ہیں آخر میں ان کے جسم اور دل اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف نرم ہو جاتے ہیں' یہ ہے اللہ تعالیٰ کی ہدایت جس کے ذریعے جسے چاہے راہ راست پر لگا دیتا ہے۔ اور جسے اللہ تعالیٰ ہی راہ بھلا دے اس کا ہادی کوئی نہیں۔''O---[کہ جب اسے بار بار پڑھا جائے تو انسان اکتاتا نہیں۔ اس کا یہ معنی بھی کیا گیا ہے کہ اس میں مواعظ اور قصص بار بار دہرائے جاتے ہیں۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

سجدۂ تلاوت

سورۃ الاعراف ۷)---۲۰۶۔ ''بیشک جو لوگ تیرے رب کے پاس ہیں وہ اس کی عبادت سے سرکشی نہیں کرتے اور اس کی تسبیح کرتے ہیں اور اسی کو سجدہ کرتے ہیں۔''O

سورۃ الرعد ۱۳)---۱۵۔ ''اللہ تعالیٰ ہی کے لئے زمین اور آسمانوں کی سب مخلوق خوشی اور ناخوشی سے سجدہ کرتی ہے۔ اور ان کے سائے بھی صبح و شام۔''O

سورۃ النحل ۱۶)---۵۰۔ ''اور اپنے رب سے جو ان کے اوپر ہے، کپکپاتے رہتے ہیں اور جو حکم مل جائے اس کی تعمیل کرتے ہیں۔''O

سورۃ بنی اسرائیل ۱۷)---۱۰۹۔ ''وہ اپنی ٹھوڑیوں کے بل روتے ہوئے سجدہ میں گر پڑتے ہیں اور یہ قرآن ان کی عاجزی اور خشوع اور خضوع بڑھا دیتا ہے۔''O

سورۃ مریم ۱۹)---۵۸۔ ''یہی وہ انبیاء ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے فضل و کرم کیا جو اولاد آدم میں سے ہیں اور ان لوگوں کی نسل سے ہیں جنہیں ہم نے نوح

Marfat.com

(علیہ السلام) کے ساتھ کشتی میں چڑھا لیا تھا' اور اولاد ابراہیم و یعقوب سے اور ہماری طرف سے راہ یافتہ اور ہمارے پسندیدہ لوگوں میں سے۔ ان کے سامنے جب اللہ رحمان کی آیتوں کی تلاوت کی جاتی تھی یہ سجدہ کرتے اور روتے گڑگڑاتے گر پڑتے تھے۔''O

(**سورۃ الحج ۲۲**)---۱۸۔''کیا تو نہیں دیکھ رہا کہ اللہ کے سامنے سجدے میں ہیں سب آسمانوں والے اور سب زمینوں والے اور سورج اور چاند اور ستارے اور پہاڑ اور درخت اور جانور اور بہت سے انسان بھی۔ ہاں بہت سے وہ بھی ہیں جن پر عذاب کا مقولہ ثابت ہو چکا ہے' جسے رب ذلیل کر دے اسے کوئی عزت دینے والا نہیں' اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔''O---۷۷۔''اے ایمان والو! رکوع سجدہ کرتے رہو اور اپنے پروردگار کی عبادت میں لگے رہو اور نیک کام کرتے رہو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔''O

(**سورۃ الفرقان ۲۵**)---۶۰۔''ان سے جب بھی کہا جاتا ہے کہ رحمٰن کو سجدہ کرو تو جواب دیتے ہیں رحمٰن ہے کیا؟ کیا ہم اسے سجدہ کریں جس کا تو ہمیں حکم دے رہا ہے اور اس (تبلیغ) نے ان کی نفرت میں مزید اضافہ کر دیا۔''O

(**سورۃ النمل ۲۷**)---۲۶۔''اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہی عظمت والے عرش کا مالک ہے۔''O

(**سورۃ السجدۃ ۳۲**)---۱۵۔''ہماری آیتوں پر وہی ایمان لاتے ہیں جنہیں جب کبھی ان سے نصیحت کی جاتی ہے تو وہ سجدے میں گر پڑتے ہیں اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح پڑھتے ہیں اور تکبر نہیں کرتے ہیں۔''O

(**سورۃ ص ۳۸**)---۲۴۔''آپ نے فرمایا! اس کا اپنی دنبیوں کے ساتھ تیری ایک دنبی ملا لینے کا سوال بیشک تیرے اوپر ایک ظلم ہے اور اکثر حصہ دار اور شریک (ایسے ہی ہوتے ہیں کہ) ایک دوسرے پر ظلم کرتے ہیں' سوائے ان کے جو ایمان لائے اور جنہوں نے نیک عمل کیے اور ایسے لوگ بہت ہی کم ہیں اور (حضرت) داؤد (علیہ السلام) سمجھ گئے کہ ہم نے انہیں آزمایا ہے' پھر تو اپنے رب سے استغفار کرنے لگے اور عاجزی کرتے ہوئے گر پڑے اور (پوری طرح) رجوع کیا۔''O

(**سورۃ حم السجدۃ ۴۱**)---۳۸۔''پھر بھی اگر یہ کبر و غرور کریں تو وہ (فرشتے) جو آپ کے رب کے نزدیک ہیں وہ تو رات دن اس کی تسبیح بیان کر رہے ہیں اور (کسی وقت بھی) نہیں اکتاتے۔''O

(**سورۃ النجم ۵۳**)---۶۲۔''اب اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدے کرو اور (اسی کی) عبادت کرو۔''O

(**سورۃ الانشقاق ۸۴**)---۲۱۔''اور جب ان کے پاس قرآن پڑھا جاتا ہے تو سجدہ نہیں کرتے۔''O---[احادیث سے یہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کا سجدہ کرنا ثابت ہے۔(ازتفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ العلق ۹۶**)---۱۹۔''ہاں ہاں! اس کی ایک نہ سنیے۔(اے حبیب!) سجدہ کیجیے اور (ہم سے اور) قریب ہو جایئے۔''O---[اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہیں کہ اس جھوٹے بدکار کی بات مت مانیے۔ یہ اگر نماز پڑھنے سے منع کرتا ہے تو اس کی پروا نہ کیجیے۔ آپ اپنے پروردگار کی جناب میں ہمیشہ سجدے کرتے رہیے اور کثرت سجود سے اس کا قرب حاصل کرتے رہیے۔ حضرت ثوبانؓ فرماتے ہیں کہ مجھے سرور عالم ﷺ نے نصیحت فرمائی ''اے ثوبان! کثرت سے سجدہ کیا کرو کیونکہ جب تو اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ ہر سجدے کے ساتھ تیرا ایک درجہ بلند کر دے گا اور تیری ایک خطا معاف کرے گا۔'' حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: بندہ اپنے رب کے نزدیک سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب وہ سجدہ کر رہا ہو۔ صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب یہ آیت پڑھتے تو سجدہ تلاوت ادا فرماتے۔ **اللّٰھم وفقنا ان نسجد لك و نقترب اليك يا ارحم الرحمين و صل وسلم وبارك علىٰ حبيبك المكرم وعلىٰ اله واصحاب و من تبعه الىٰ يوم الدين** (ازتفسیر ضیاء القرآن)]

قرآن میں شفا ہے

سورۃ الفاتحہ کے فضائل: احادیث میں اس سورۃ کی بہت سی فضیلتیں وارد ہیں حضور ﷺ نے فرمایا تورات و انجیل و زبور میں اس کی مثل سورت نہ نازل ہوئی۔ ایک فرشتہ نے آسمان سے نازل ہو کر حضور اکرم ﷺ پر سلام عرض کیا اور دو ایسے نوروں کی بشارت دی جو حضور ﷺ سے پہلے کسی نبی کو عطا نہ ہوئے ایک سورۃ فاتحہ' دوسرے سورۃ بقرہ کی آخری آیتیں۔ سورۃ فاتحہ سو مرتبہ پڑھ کر جو دعا مانگے اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔ مسئلہ: تلاوت سے پہلے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھنا سنت ہے لیکن شاگرد استاد سے پڑھتا ہو تو اس کے لئے سنت نہیں' نماز میں امام و منفرد کے لئے سبحان سے فارغ ہو کر آہستہ اعوذ پڑھنا سنت ہے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم قرآن پاک کی آیت ہے' مگر سورۃ فاتحہ یا کسی اور سورۃ کا جزو نہیں' اسی لئے نماز میں جہر کے ساتھ نہ پڑھی جائے' بخاری و مسلم میں مروی ہے

Marfat.com

کہ حضور اقدس ﷺ اور حضرت صدیق و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما نماز الحمد للہ رب العالمین سے شروع فرماتے تھے۔ تراویح میں جو ختم کیا جاتا ہے اس میں کہیں ایک مرتبہ بسم اللہ جہر کے ساتھ ضرور پڑھی جائے گی تاکہ ایک آیت باقی نہ رہ جائے۔ قرآن پاک کی ہر سورت بسم اللہ سے شروع کی جائے۔ سوائے سورۃ براءت کے۔ سورۂ نمل میں آیت سجدہ کے بعد جو بسم اللہ آئی ہے وہ مستقل آیت نہیں بلکہ جزوِ آیت ہے، بلا خلاف اس آیت کے ساتھ ضرور پڑھی جائے گی نماز جہری میں جہراً، سری میں سراً۔ ہر مباح کا بسم اللہ سے شروع کرنا مستحب ہے، ناجائز کام پر بسم اللہ پڑھنا ممنوع ہے، سورہ فاتحہ کے مضامین اس سورت میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا، ربوبیت، رحمت، مالکیت استحقاق عبادت توفیق خیر، بندوں کی ہدایت توجہ الی اللہ اختصاص عبادت، استعانت طلب رشد آدابِ دعا صالحین کے حال سے موافقت گمراہوں سے اجتناب و نفرت دنیا کی زندگانی کا خاتمہ جزاء اور روزِ جزاء کا مصرح و مفصل بیان ہے۔ (از کنز الایمان)

(سورۃ الفاتحہ ۱)---۱۔ ''سب تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں جو رب ہے سب جہانوں کا۔'' O---۲۔ ''بڑا مہربان، نہایت رحم والا۔'' O---۳۔ مالک روزِ جزا کا۔'' O---۴۔ ''تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔'' O---۵۔ ''دکھا ہم کو راستہ سیدھا۔'' O---۶۔ ''راستہ ان لوگوں کا کہ انعام فرمایا تو نے ان پر نہ وہ جن پر غضب ہوا (تیرا) اور نہ بھٹکنے والے۔'' O

(سورۃ البقرۃ ۲)---۱۸۵۔ ''رمضان کا مہینہ وہ (مہینہ) ہے نازل کیا گیا جس میں قرآن (جو) ہدایت ہے انسانوں کے لیے اور (اس میں) روشن نشانیاں ہیں ہدایت کی اور (حق کو باطل سے) جدا کرنے کی سو جو کوئی پائے تم میں سے اس مہینے کو تو لازم ہے اس پر کہ روزے رکھے اس میں۔ اور جو شخص ہو بیمار یا سفر میں تو تعداد پوری کرے دوسرے دنوں میں۔ (یہ حکم اس لیے دیا گیا ہے کہ) چاہتا ہے اللہ تعالیٰ تمہارے لیے آسانی اور نہیں چاہتا تمہارے لیے دشواری اور اس لیے کہ پورا کرلو تم گنتی کو اور اس لیے کہ کبریائی بیان کرو تم اللہ تعالیٰ کی اس ہدایت پر جو عطا کی اس نے تم کو اور اس لیے بھی کہ شکر گزار بنو تم۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۵، مضمون: الکتاب (قرآن حکیم)]---۲۳۱۔ ''اور جب طلاق دے دو تم عورتوں کو پھر پوری ہونے کو آئے ان کی عدت پھر یا تو روک لو انہیں اچھے طریقے سے یا رخصت کر دو انہیں اچھے طریقے سے اور مت روکے رکھو انہیں ستانے کی خاطر تاکہ تم زیادتی کرسکو اور جو ایسا کرے گا وہ درحقیقت ظلم کرے گا اپنے اوپر اور مت بناؤ احکام الٰہی کو ہنسی کھیل اور یاد کرو اللہ تعالیٰ کے احسان کو جو تم پر ہے اور اس کو بھی کہ نازل کی اس نے تم پر کتاب اور حکمت جن کے ذریعے سے نصیحت کرتا ہے تم کو۔ اور ڈرتے رہو اللہ تعالیٰ سے اور جان رکھو کہ بیشک اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے۔'' O

(سورۃ آل عمران ۳)---۷۔ ''وہی تو ہے جس نے نازل کی تم پر یہ کتاب اس میں آیاتِ محکمات بھی ہیں، وہی کتاب کی بنیاد ہیں اور کچھ دوسری متشابہات ہیں۔ سو وہ لوگ جن کے دلوں میں کجی ہے وہ تو پیچھے پڑے رہتے ہیں ان آیات کے جو متشابہ ہیں ان میں سے تلاش میں فتنے کی اور تلاش میں اس کی حقیقت و ماہیت مگر اللہ تعالیٰ۔ اور وہ لوگ جو پختہ کار ہیں علم میں کہتے ہیں ایمان لائے ہم اس پر، سب کا سب ہمارے رب کی طرف سے ہے، اور نہیں سمجھتے (یہ نکتہ) مگر دانشمند لوگ۔'' O (تفسیر کیلئے باب ھذا، مضمون: آیات محکمات و متشابہات)---۱۶۴۔ ''یقیناً بڑا احسان کیا ہے اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر کہ بھیجا ان میں ایک رسول انہی میں سے جو پڑھ کر سناتا ہے انہیں اللہ تعالیٰ کی آیات اور تزکیہ (نفس) کرتا ہے ان کا اور تعلیم دیتا ہے ان کو کتاب اللہ کی اور سکھاتا ہے ان کو حکمت۔ اگرچہ تھے وہ اس سے پہلے یقیناً کھلی گمراہی میں۔'' O---[تفسیر کے لیے ملاحظہ فرمائیں باب نمبر-۵، مضمون: الکتاب (قرآن حکیم)]

(سورۃ النساء ۴)---۱۷۴۔ ''اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے واضح دلیل آچکی ہے، اور ہم نے تمہاری طرف روشن نور نازل کر دیا ہے۔'' O---۱۷۵۔ ''سو وہ جو اللہ پر ایمان لے آئے ہیں اور اسے مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہیں، انہیں وہ اپنی رحمت اور فضل میں داخل کرے گا، اور انہیں اپنی طرف سیدھی راہ دکھائے گا۔'' O

(سورۃ الاعراف ۷)---۱۵۷۔ ''جو لوگ بے پڑھے، نبی رسول کی پیروی کرتے ہیں جسے وہ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں، جو انہیں پسندیدہ باتوں کی تلقین کرتا ہے، ناپسندیدہ باتوں سے منع کرتا ہے، پاکیزہ چیزوں کو ان کے لئے حلال کرتا ہے، گندی چیزوں کو ان پر حرام کرتا ہے، اور ان کے بوجھ اور طوق جو ان پر پڑے ہیں، اتروا تا ہے ہاں! جو لوگ اس پر ایمان لائے، اس کی حمایت کی، اس کی مدد کی اور اس نور کے پیچھے چلے جو اس کے ساتھ نازل کیا گیا، وہی کامیاب ہوں گے۔'' O

(سورۃ الاعراف ۷)---۲۰۴۔ ''اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے سنو اور خاموش رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔'' O

(سورۃ یونس ۱۰)---۵۷۔ ''اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت، اور جو سینوں میں ہے اس کی شفا، اور مومنوں کے لئے ہدایت اور رحمت آگئی ہے۔'' O---۵۸۔ ''کہہ: یہ اللہ کے فضل سے اور اس کی رحمت سے ہے'، پس اس پر انہیں خوشی منانا چاہیے، یہ ان چیزوں سے بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں۔'' O

(سورۃ ھود ۱۱)---۱۔ ''الٓر، ایک کتاب ہے جس کے نشان پختہ کر دیے گئے ہیں، پھر وہ ایک حکمت والے، خبر رکھنے والے کی طرف سے کھول کر بیان کر

Marfat.com

دیے گئے ہیں۔"O

(سورۃ یوسف ۱۲)---ا۔"الر۔یہ روشن کتاب کی آیتیں ہیں۔"O

(سورۃ الرعد ۱۳)---ا۔"ال م ر۔یہ قرآن کی آیتیں ہیں اور جو کچھ آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے اتارا جاتا ہے سب حق ہے لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔"O

(سورۃ ابراہیم ۱۴)---ا۔"الر! یہ عالی شان کتاب ہم نے آپ کی طرف اتاری ہے کہ آپ لوگوں کو اندھیروں سے اجالے کی طرف لائیں ان کے پروردگار کے حکم سے زبردست اور تعریفوں والے اللہ کی طرف۔"O

(سورۃ الحجر ۱۵)---ا۔"الر۔یہ کتاب الٰہی کی آیتیں ہیں اور کھلے اور روشن قرآن کی۔"O---۹۔"ہم نے ہی اس قرآن کو نازل فرمایا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔"O---۸۷۔"یقیناً ہم نے آپ کو سات آیتیں دے رکھی ہیں کہ دہرائی جاتی ہیں اور عظیم قرآن بھی دے رکھا ہے۔"O---[تفسیر کے لیے باب نمبر۵، مضمون: سبع مثانی]---۸۸۔"آپ ہرگز اپنی نظریں اس چیز کی طرف نہ دوڑائیں جس سے ہم نے ان میں سے کئی قسم کے لوگوں کو بہرہ مند کر رکھا ہے نہ ان پر آپ افسوس کریں اور مومنوں کے لیے اپنے بازو جھکائے رہیں۔"O---[تفسیر کے لیے باب نمبر۵، مضمون الکتاب]

(سورۃ النحل ۱۶)---۳۰۔"اور پرہیزگاروں سے پوچھا جاتا ہے کہ تمہارے پروردگار نے کیا نازل فرمایا ہے؟ تو وہ جواب دیتے ہیں کہ اچھے سے اچھا۔جن لوگوں نے بھلائی کی ان کے لیے اس دنیا میں بھلائی ہے اور یقیناً آخرت کا گھر تو بہت ہی بہتر ہے اور کیا ہی خوب پرہیزگاروں کا گھر ہے۔"O---۸۹۔"اور جس دن ہم ہر امت میں انہی میں سے ان کے مقابلے پر گواہ کھڑا کریں گے اور تجھے ان سب پر گواہ بنا کر لائیں گے اور ہم نے تجھ پر یہ کتاب نازل فرمائی ہے جس میں ہر چیز کا شافی بیان ہے اور ہدایت اور رحمت اور خوشخبری ہے مسلمانوں کے لیے۔"O---۱۰۲۔"کہہ دیجئے کہ اسے آپ کے رب کی طرف سے جبرائیل حق کے ساتھ لے کر آئے ہیں تاکہ ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائے اور مسلمانوں کی رہنمائی اور بشارت ہو جائے۔"O---[اور یہ قرآن مسلمانوں کے لیے ہدایت اور بشارت کا ذریعہ ہے کیوں کہ قرآن بھی بارش کی طرح ہے جس سے بعض زمینیں خوب شاداب ہوتی ہیں اور بعض میں خاروخس کے سوا کچھ نہیں اُگتا۔مومن کا دل طاہر اور شفاف ہے جو قرآن کی برکت سے اور ایمان کے نور سے منور ہو جاتا ہے اور کافر کا دل زمین شور کی طرح ہے جو کفر و ضلالت کی تاریکیوں سے بھرا ہوا ہے جہاں قرآن کی ضیاپاشیاں بھی بے اثر رہتی ہیں۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ بنی اسرائیل ۱۷)---۸۲۔"یہ قرآن جو ہم نازل کر رہے ہیں مومنوں کے لیے تو سراسر شفا اور رحمت ہے۔ہاں ظالموں کو بجز نقصان کے اور کوئی زیادتی نہیں ہوتی۔"O

(سورۃ الکہف ۱۸)---ا۔"تمام تعریفیں اسی اللہ کے لیے سزاوار ہیں جس نے اپنے بندے پر یہ قرآن اتارا اور اس میں کوئی کسر باقی نہ چھوڑی۔"O

قرآنی دُعائیں

(سورۃ الفاتحہ ۱)---ا تا ۷۔"اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔سب تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں جو رب ہے سب جہانوں کا بڑا مہربان نہایت رحم والا۔مالک روزِ جزا کا۔تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔دکھا ہم کو راستہ سیدھا، راستہ ان لوگوں کا کہ انعام فرمایا تو نے ان پر نہ وہ جن پر غضب ہوا (تیرا) اور نہ بھٹکنے والے۔"O---[سورۃ الفاتحہ قرآن مجید کی سب سے پہلی سورت ہے، جس کی احادیث میں بڑی فضیلت آئی ہے۔فاتحہ کے معنی آغاز اور ابتداء کے ہیں، اس لیے اسے الفاتحہ یعنی فاتحۃ الکتاب کہا جاتا ہے۔اس کے اور بھی متعدد نام احادیث سے ثابت ہیں، مثلاً: ام القرآن، السبع المثانی، القرآن العظیم، الشفاء، الرقیۃ (دم) وغیرہ۔اس کا ایک اہم نام "الصلوٰۃ" بھی ہے، جیسا کہ ایک حدیث قدسی میں ہے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ☆"میں نے صلاۃ (نماز) کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان تقسیم کر دیا ہے" مراد سورہ فاتحہ ہے جس کا نصف حصہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور اس کی رحمت و ربوبیت اور عدل و بادشاہت کے بیان میں ہے اور نصف حصے میں دُعا و مناجات ہے جو بندہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کرتا ہے۔اس حدیث میں سورہ فاتحہ کو "نماز" سے تعبیر کیا گیا ہے۔جس سے یہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ نماز میں اس کا پڑھنا بہت ضروری ہے۔چنانچہ نبی ﷺ کے ارشادات میں اس کی خوب وضاحت کر دی گئی ہے، فرمایا: ☆"اس شخص کی نماز نہیں جس نے سورہ فاتحہ نہیں پڑھی۔" اس حدیث میں (مَن) کا لفظ عام ہے جو ہر نمازی کو شامل ہے۔منفرد ہو یا امام، یا امام کے پیچھے مقتدی۔سری نماز ہو یا جہری، فرض نماز ہو یا نفل۔ہر نمازی کے لیے سورہ فاتحہ پڑھنا ضروری ہے۔☆"جس نے بغیر فاتحہ کے نماز پڑھی تو اس کی نماز ناقص ہے۔" تین مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا۔ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا گیا (امام کے پیچھے بھی ہم نماز پڑھتے ہیں، اس وقت کیا

Marfat.com

کریں؟) حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا امام کے پیچھے تم سورۂ فاتحہ اپنے جی میں پڑھو۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ البقرۃ ۲) ---۱۲۶ ''جب ابراہیم نے کہا، اے پروردگار! تو اس جگہ کو امن والا شہر بنا اور یہاں کے باشندوں کو جو اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والے ہوں، پھلوں کی روزیاں دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں کافروں کو بھی تھوڑا فائدہ دوں گا، پھر انہیں آگ کے عذاب کی طرف بے بس کر دوں گا، یہ پہنچنے کی جگہ بری ہے۔''O ---۱۲۷ ''حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ جب خانہ کعبہ کی دیواریں اٹھا رہے تھے تو یہ دُعائیں مانگ رہے تھے- ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم - ''اے ہمارے رب قبول فرما ہم سے (یہ خدمت) بیشک تو ہی سب کچھ سننے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔''O

---۱۲۸۔ ربنا وجعلنا مسلمين لك ومن ذريتنا امة مسلمة لك وارنا مناسكنا وتب علينا انك انت التواب الرحيم- ''اے ہمارے رب! اور بنا ہم کو فرمانبردار اپنا اور ہماری نسل میں اٹھا ایک امت جو مطیع وفرمان ہو تیری اور بتا ہمیں طریقے اپنی عبادت کے اور قبول فرما ہماری توبہ بیشک تو ہی توبہ قبول کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔''O ---۱۲۹۔ ربنا وابعث فيهم رسولاً منهم يتلوا عليهم ايتك ويعلمهم الكتب والحكمة ويزكيهم انك انت العزيز الحكيم - ''اے ہمارے رب! اور بھیج ان میں ایک رسول ان ہی میں سے (جو) پڑھ کر سنائے ان کو تیری آیات اور تعلیم دے ان کو کتاب وحکمت کی اور پاک کرے ان کے دلوں اور زندگیوں کو بیشک تو ہی ہے ہر چیز پر غالب اور کامل حکمت والا۔''O ---۱۵۶۔ (صبر کرنے والوں کی دُعا) الذين اذا اصابتهم مصيبة قالوا انا لله وانا اليه راجعون ۔ ''وہ (صبر کرنے والے) کہ جب پہنچتی ہے انہیں کوئی مصیبت تو کہتے ہیں بیشک ہم اللہ تعالیٰ ہی کے ہیں اور بیشک ہمیں اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔''O ---[حدیث شریف میں ہے ☆ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''کہ نقصان کے وقت انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنا چاہیے اور ساتھ اللهم اجرني في مصيبتي واخلف لي خير منها پڑھنے کی فضیلت ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۲۰۱۔ (مومنوں کی دُعا) ربنا اتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار- ''اے ہمارے رب! عطا فرما ہمیں دُنیا میں بھی اچھائی اور بھلائی اور آخرت میں بھی اچھائی اور بھلائی اور بچا تو ہمیں آگ کے عذاب سے۔''O ---۲۵۰ ''لشکر طالوت کی دُعا: ربنا افرغ علينا صبراً وثبت اقدامنا وانصرنا على القوم الكفرين - ''اے ہمارے رب فیضان کر ہم پر صبر کا اور جمائے رکھ ہمارے قدم اور فتح فرما ہمیں کافر لوگوں پر۔''O

آیت الکرسی:

اللہ لا اله الا هو الحي القيوم لا تاخذه سنة ولا نوم له ما في السموت وما في الارض- من ذا الذي يشفع عنده الا باذنه يعلم ما بين ايديهم وما خلفهم ولا يحيطون بشيء من علمه الا بما شاء- وسع كرسيه السموت والارض ولا يئوده حفظهما وهو العلي العظيم- [اس میں اللہ تعالیٰ کی توحید ذاتی وصفاتی کا واضح بیان ہے۔ احادیث میں اس کے بڑے فضائل مذکور ہیں] ---۲۸۵۔ سمعنا واطعنا غفرانك ربنا واليك المصير- ''ہم نے سنا اور اطاعت کی، ہم تیری بخشش طلب کرتے ہیں اے ہمارے رب! اور ہمیں تیری طرف ہی لوٹنا ہے۔''O ---۲۸۶۔ ربنا لا تؤاخذنا ان نسينا او اخطانا ربنا ولا تحمل علينا اصراً كما حملته على الذين من قبلنا ربنا ولا تحملنا ما لا طاقة لنا به واعف عنا واغفر لنا وارحمنا انت مولانا فانصرنا على القوم الكافرين- ''اے ہمارے رب نہ مواخذہ کیجیو اگر بھول یا چوک ہو جائے ہم سے- اے ہمارے رب اور نہ ڈالیو ہم پر بھاری بوجھ جیسا کہ ڈالا تھا تو نے ان لوگوں پر جو ہم سے پہلے تھے- اے ہمارے رب اور نہ اٹھوائیو ہم سے ایسا بار نہ ہو طاقت ہم میں جس کی اور ہمیں معاف فرما دیجیے اور ہمیں بخش دیجیے اور ہم پر رحم فرما تو ہی ہمارا مولا ہے پس ہماری مدد فرما کافروں کے مقابلے میں۔''O ---[اس سے اوپر والی آیت میں پھر ان ایمانیات کا ذکر ہے جن پر اہل ایمان کو ایمان رکھنے کا حکم دیا گیا ہے اور اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی رحمت وشفقت اور اس کے فضل وکرم کا تذکرہ ہے کہ اس نے انسانوں کو کسی ایسی بات کا مکلف نہیں کیا ہے جو ان کی طاقت سے بالا ہو۔ ان دونوں آیات کی احادیث میں بڑی فضیلت آئی ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا ☆ ''جو شخص سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں رات کو پڑھ لیتا ہے تو یہ اس کو کافی ہو جاتی ہیں'' یعنی اس عمل کی بدولت اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت فرماتا ہے- دوسری حدیث میں ہے نبی ﷺ کو معراج کی رات جو تین چیزیں ملیں، ان میں سے ایک سورۂ بقرہ کی یہ آخری دو آیات بھی ہیں- کئی روایات میں یہ بھی وارد ہے کہ اس سورت کی آخری آیات آپ ﷺ کو ایک خزانے سے عطا کی گئیں جو عرش الٰہی کے نیچے ہے- اور یہ آیات آپ ﷺ کے سوا کسی اور نبی کو نہیں دی گئیں- حضرت معاذؓ اس سورت کے خاتمے پر آمین کہا کرتے تھے- (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۂ آل عمران ۳) ---۸۔ راسخ العلم والے لوگ کہتے ہیں: ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا وهب لنا من لدنك رحمة انك انت الوهاب- ''اے ہمارے مالک! نہ ٹیڑھا کیجیو کبھی ہمارے دلوں میں بعد اس کے کہ اب تو نے ہمیں ہدایت دے چکا ہے اور بخش ہمیں اپنی جناب سے رحمت یقیناً تو ہے بہت زیادہ عطا کرنے والا۔''O ---[☆ حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ (امت کو سنانے کے لیے) اکثر یہ دُعا کیا کرتے تھے: ''یا مقلب القلوب

Marfat.com

ثبت قلبی علی دینك" (ازتفسیر علامہ شبیر احمد عثمانیؒ)]---۹۔ربنا انك جامع الناس لیوم لا ریب فیه ان الله لا یخلف المیعاد" اے ہمارے مالک! بیشک تو جمع کرنے والا ہے سب لوگوں کو (اپنے حضور) ایک دن نہیں کوئی شک جس کے آنے میں بیشک اللہ تعالیٰ خلاف نہیں کرتا اپنے وعدے کے۔" O---۱۶۔ربنا اننا امنا فاغفرلنا ذنوبنا وقنا عذاب النار-" (یہ وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں) اے ہمارے مالک بیشک ایمان لائے ہم سو بخش دے تو ہمارے گناہ اور بچالے ہمیں دوزخ کے عذاب سے۔" O---۲۶۔اللهم ملك الملك توتی الملك من تشاء وتنزع الملك ممن تشاء وتعز من تشاء وتذل من تشاء بیدك الخیر انك علیٰ كل شیءٍ قدیر -" اے اللہ، مالک بادشاہی کے! دیتا ہے تو حکومت جسے چاہے اور چھین لیتا ہے حکومت جس سے چاہے اور عزت دیتا ہے تو جسے چاہے اور ذلت دیتا ہے جسے چاہے- تیرے ہی ہاتھ میں ہے خیر بیشک تو ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے۔" O---۲۷۔ تولج الیل فی النهار وتولج النهار فی الیل وتخرج الحی من المیت وتخرج المیت من الحی وترزق من تشاء بغیر حساب-" داخل کرتا ہے تو رات کو دن میں اور داخل کرتا ہے دن کو رات میں اور نکالتا ہے جاندار کو بے جان سے اور نکالتا ہے بے جان کو جاندار سے اور رزق دیتا ہے تو جسے چاہے بے حساب۔" O---[جیسے نطفہ (مردہ) پہلے زندہ انسان سے نکالتا ہے پھر اس مردہ (نطفہ) سے انسان- اسی طرح مردہ انڈے سے پہلے مرغی اور پھر زندہ مرغی سے انڈہ (مردہ) یا کافر سے مومن اور مومن سے کافر پیدا فرماتا ہے- بعض روایات میں ہے کہ حضرت معاذؓ نے نبی ﷺ سے اپنے اوپر قرض کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ "تم آیت ﴿قل اللهم ملك الملك﴾ (آل عمران) پڑھ کر یہ دعا کرو (رحمن الدنیا والآخرة ورحیمهما تعطی من تشاء منهما وتمنع من تشاء ارحمنی رحمة تعیننی بها عن رحمة من سواك اللهم اغننی من الفقر واقض عنی الدین) ایک دوسری روایت میں ہے کہ "یہ ایسی دعا ہے کہ تم پر احد پہاڑ جتنا قرض بھی ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی ادائیگی کا تمہارے لئے انتظام فرمادے گا۔" O---(ازتفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ، اسی طرح ضیاء القرآن میں بھی ہے)]---۳۸۔حضرت زکریاؑ نے اپنے رب سے دعا کی: رب هب لی من لدنك ذریة طیبة انك سمیع الدعاء- "اے میرے مالک! عطا کر مجھے اپنی قدرت خاص سے اولاد پاکیزہ، بیشک تو ہے ہر ایک کی دعا سننے والا۔" O---۵۳۔ "ربنا امنا بما انزلت و تبعنا الرسول فاكتبنا مع الشهدین-" اے ہمارے مالک ایمان لائے ہم اُن ہدایت پر جو تو نے اتاری اور پیروی کی ہم نے رسول کی لہٰذا لکھ دے تو ہم کو (حق) کی گواہی دینے والوں میں" O---۱۴۷۔ "جو لوگ نبیوں کے ساتھ جہاد کرتے رہے ان کی دعا: ربنا اغفرلنا ذنوبنا واسرافنا فی امرنا وثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الكفرین-" اے ہمارے رب معاف فرمادے ہمارے گناہ اور بے اعتدالیاں جو ہم سے سرزد ہوئیں اپنے معاملات میں اور ثابت قدم رکھ ہمیں اور فتح عطا فرما ہمیں کافروں پر۔" O---۱۷۳: حسبنا الله ونعم الوكیل-" کافی ہے ہمارے لئے اللہ اور وہی بہترین کارساز ہے۔" O---[جنگ احد میں خود (حضور ﷺ کے ساتھی) غازیوں کو جب لوگوں نے کہا کہ کفار تمہارے مقابلہ کے لشکر عظیم تیار کر رہے ہیں لہٰذا ان سے ڈرو تو غازی جو زخموں سے چور تھے بجائے ڈرنے کے ان کا ایمان اور زیادہ ہو گیا اور انہوں نے کہا تھا]---۱۹۱۔ربنا ما خلقت هذا باطلاً سبحنك فقنا عذاب النار-" اے ہمارے رب نہیں پیدا کیا تو نے یہ سب بے مقصد- پاک ہے تو ہر نقص وعیب سے پس بچالے ہم کو دوزخ کے عذاب سے۔" O[یہ دعا اللہ کے عقلمند بندے جو کھڑے بیٹھے اپنے پہلوؤں کے بل لیٹے آسمانوں اور زمین کی تخلیق پر غور وفکر کرتے رہتے ہیں پھر بے اختیار یہ بول اٹھتے ہیں]---۱۹۲۔ربنا انك من تدخل النار فقد اخزیته وما للظلمین من انصار-" اے ہمارے رب! بیشک تو نے جس کو ڈالا دوزخ میں سو درحقیقت بڑا ہی رسوا کردیا تو نے اسے اور نہیں ہوگا ایسے ظالموں کا کوئی مددگار۔" O---۱۹۳۔ربنا اننا سمعنا منادیاً ینادی للایمان ان امنوا بربكم فامنا ربنا فاغفرلنا ذنوبنا وكفر عنا سیاتنا وتوفنا مع الابرار -" اے ہمارے رب ہم نے سنا ایک پکارنے والے کو جو دعوت دے رہا تھا ایمان کی کہ ایمان لاؤ اپنے رب پر سو ایمان لے آئے ہم- اے ہمارے رب بخش دے تو ہمارے گناہ اور دور کردے ہم سے وہ برائیاں جو ہم میں ہیں اور موت دے ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ۔" O---۱۹۴۔ربنا واتنا ما وعدتنا علیٰ رسلك ولا تخزنا یوم القیمة انك لا تخلف المیعاد-" اے ہمارے رب! اور عطا فرما تو ہم کو وہ جس کا وعدہ کیا ہے تو نے ہم سے اپنے رسولوں کی معرفت اور نہ رسوا کیجیو ہمیں قیامت کے دن بیشک تو نہیں خلاف کرتا اپنے وعدے کے۔" O

(سورۃ النساء۴)---۷۵۔ربنا اخرجنا من هذه القریة الظالم اهلها واجعل لنا من لدنك ولیا واجعل لنا من لدنك نصیرا۔" اے ہمارے رب! نکال تو ہمیں اس بستی سے کہ ظالم ہیں جس کے رہنے والے۔ اور بنا تو ہمارے لیے اپنی جناب سے کوئی حامی اور بنا تو ہمارے لیے اپنی جناب سے کوئی مددگار۔" O---[ظالموں کی بستی سے مراد (نزول کے اعتبار سے) مکہ ہے۔ ہجرت کے بعد وہاں باقی رہ جانے والے مسلمان خاص طور پر بوڑھے مرد، عورتیں اور بچے، کافروں کے ظلم وستم سے تنگ آکر اللہ کی بارگاہ میں مدد کی دعا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو متنبہ فرمایا کہ تم ان مستضعفین کو کفار سے نجات دلانے کے لیے جہاد کیوں نہیں کرتے؟ اس آیت سے استدلال کرتے ہوئے علما نے کہا کہ جس علاقے میں مسلمان اس طرح ظلم وستم کا شکار اور

Marfat.com

نرغۂ کفار میں گھرے ہوئے ہوں تو دوسرے مسلمانوں پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ ان کو کافروں کے ظلم وستم سے بچانے کے لیے جہاد کریں۔ یہ جہاد کی دوسری قسم ہے۔ پہلی قسم اعلاء کلمۃ اللہ یعنی دین کی نشرواشاعت اور کلمۃ اللہ کے غلبے کے لیے لڑنا جس کا ذکر اس سے پہلی آیت میں اور مابعد کی آیت میں ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الانعام ۶)۔۔۔۱۷۔ ''اور اگر اللہ تعالیٰ تجھے کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا کوئی اسے دور کرنے والا نہیں، اور اگر وہ تجھے کوئی بھلائی پہنچائے تو وہ ہر بات پر قادر ہے۔'' O۔۔۔[یعنی نفع وضرر کا مالک کائنات میں ہر طرح کا تصرف کرنے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے اور اس کے حکم وقضا کو کوئی رد کرنے والا نہیں ہے۔ ایک حدیث میں اس مضمون کو اس طرح بیان کیا گیا ہے☆ اللھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا رآد لما قضیت ولا ینفع ذا الجد منك الجد۔ ''جس کو تو دے اس کو کوئی روکنے والا نہیں، اور جس سے تو روک لے اس کو کوئی دینے والا نہیں اور جو تو چاہے کوئی اس کا پھیرنے والا نہیں اور کسی صاحب حیثیت کو اس کی حیثیت تیرے مقابلے میں نفع نہیں پہنچا سکتی۔'' نبی کریم ﷺ ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الاعراف ۷)۔۔۔۲۳۔ ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفرلنا وترحمنا لنکونن من الخسرین۔ ''اے ہمارے رب! ہم نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے اور اگر تو نے ہمیں نہ بخشا اور رحم نہ کیا تو ہم ضرور نقصان پانے والوں میں ہو جائیں گے۔'' O۔۔۔[جب جنت میں حضرت آدمؑ کو شیطان نے ورغلا کر ممنوع درخت کا پھل کھلا دیا اور ان کے ستر (ننگ) ظاہر ہو گئے تو آپؑ نے یہ دعا مانگی: الحمدللہ الذی کسانی ما اواری به عورتی واتجمل به فی حیاتی۔ ''تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے مجھے ایسا لباس پہنایا جس سے میں اپنا ستر چھپالوں اور اپنی زندگی میں اس سے زینت حاصل کروں۔'' حضور نبی کریم ﷺ نیا لباس پہن کر یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

جنت میں جنتیوں کی دعا: الحمدللہ الذی ھدٰنا لھذا وما کنا لنھتدی لو لا ان ھدٰنا اللہ ۔ ''تعریف اللہ تعالیٰ کی جس نے ہمیں اس کی راہ دکھائی اور ہم کبھی راہ نہ پاسکتے تھے اگر اللہ ہمیں راہ نہ دکھاتا۔'' O۔۔۔۸۹۔ حضرت شعیبؑ کی دعا: ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین۔ ''اے ہمارے رب! ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حق پر فیصلہ کردے کہ تو بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔'' O۔۔۔۱۲۶۔ فرعون کے جادوگر جب حضرت موسیٰؑ پر ایمان لے آئے تو ان کی دعا: ربنا افرغ علینا صبراً وتوفنا مسلمین۔ ''اے ہمارے رب ہمیں صبر کی توفیق دے اور ہمیں فرمانبرداری کی حالت میں وفات دے۔'' O۔۔۔۱۴۸۔ ''اور موسیٰؑ کی قوم نے ان کے بعد اپنے زیوروں سے (بنے ہوئے) ایک بچھڑے کو جو ایک ڈھانچہ تھا گائے کی آواز والا خدا بنا لیا۔ کیا انہوں نے غور نہ کیا کہ وہ تو ان سے باتیں کرتا ہے نہ انہیں راہ دکھاتا ہے؟ انہوں نے اسے خدا بنا لیا اور وہ ظالم تھے۔'' O۔۔۔۱۴۹۔ ''اور جب وہ پچھتائے اور انہوں نے دیکھا کہ وہ بھٹک گئے ہیں تو کہنے لگے لئن لم یرحمنا ربنا ویغفرلنا لنکونن من الخسرین۔ ''اگر ہمارے رب نے ہم پر رحم نہ کیا اور ہمیں نہ بخشا تو ہم ضرور نقصان پانے والوں میں ہو جائیں گے۔'' O۔۔۔۱۵۱۔ جب حضرت موسیٰؑ کے بھائی حضرت ہارونؑ نے حضرت موسیٰؑ کو اپنی قوم کے بچھڑا پوجنے کی حقیقت سنائی تو حضرت موسیٰؑ نے دعا کی رب اغفرلی ولاخی وادخلنا فی رحمتك وانت ارحم الرحمین۔ ''میرے رب! مجھے اور میرے بھائی کو بخش دے اور ہمیں اپنی رحمت میں داخل کر تو رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔'' O۔۔۔۱۵۵۔ ''اور موسیٰؑ نے اپنی قوم میں سے ہمارے مقرر وقت کے لئے ستر آدمی چنے پھر جب انہیں زلزلے نے آلیا تو وہ کہنے لگا میرے رب! اگر تو چاہتا تو پہلے ہی انہیں اور مجھے ہلاک کر دیتا۔ کیا تو ہمیں ان کے بدلے جو ہمارے بیوقوفوں نے کیا ہلاک کر دے گا یہ تیری طرف سے ایک آزمائش ہے۔ تضل بھا من تشاء وتھدی من تشاء انت ولینا فاغفرلنا وارحمنا وانت خیر الغافرین۔ ''تو جسے چاہے گا گمراہ کر دے گا اور جسے چاہے گا راہ دکھائے گا تو ہی ہمارا کارساز ہے ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر کہ تو ہی بہترین بخشنے والا ہے۔'' O۔۔۔۱۵۶۔ واکتب لنا فی ھذہ الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ انا ھدنا الیك۔ ''اور ہمارے اس دنیا میں اور آخرت میں بھلائی لکھ دے ہم تیری طرف رخ کرتے ہیں۔'' O

(سورۃ التوبہ ۹)۔۔۔۱۲۹۔ ''حسبی اللہ لا الہ الا ھو علیه توکلت وھو رب العرش العظیم۔ کافی ہے مجھ کو اللہ تعالیٰ۔ جس کے سوا کوئی خدا نہیں۔ میں اسی پر بھروسہ کرتا ہوں کہ وہی بڑے تخت کا مالک ہے۔'' O۔۔۔(صبح شام ۷۔۷ مرتبہ پڑھنے سے تمام ہموم وغموم دور ہو جاتے ہیں)

(سورۃ یونس ۱۰)۔۔۔۱۰۔ ''جنتیوں کی جنت میں دعا سلام سبحٰنك اللھم وتحیتھم فیھا سلٰم واٰخر دعوٰھم ان الحمدللہ رب العالمین۔ اے اللہ تو پاک ہے۔ وہاں ان کی باہمی دعا سلام ہوگی اور ان کی آخری پکار تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے جو سارے جہان کا رب ہے ہوگی۔'' O۔۔۔۸۴۔ ''اور موسیٰ نے کہا اے میری قوم اگر تم اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو تو اسی پر بھروسہ کرو اگر تم فرمانبردار ہو۔'' O۔۔۔۸۵۔ تب وہ بولے علی اللہ توکلنا ربنا لا تجعلنا فتنۃ للقوم الظٰلمین۔ ''ہم اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہیں۔ ہمارے رب! ہمیں ظالم قوم کی آزمائش نہ بنا۔'' O۔۔۔۸۶۔ ونجنا برحمتك من

Marfat.com

القوم الكفرين -''اور اپنی رحمت سے ہمیں کافر قوم سے بچالے۔''O

(سورۃ ھود ۱۱)---۴۱۔''حضرت نوحؑ نے کشتی پر سوار ہوتے وقت کہا بسم اللہ مجرھا و مرسھا ان ربی لغفور رحیم۔ اللہ تعالیٰ کے نام سے اس کا چلنا اور اس کا ٹھہرنا ہو۔ بیشک میرا رب بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔''O---۴۷۔حضرت نوحؑ نے جب اپنے بیٹے کے لئے سفارش کی تو اللہ تعالیٰ نے ناراضی ظاہر کی تو حضرت نوحؑ نے معافی مانگی رب اِنّی اعوذبك ان اسئلك ما ليس لى به علم والا تغفرلى وترحمنى اكن من الخسرين -''میرے رب! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کہ تجھ سے وہ مانگوں جس کا مجھے علم نہیں اور اگر تو نے مجھے نہ بخشا اور رحم نہ کیا تو میں نقصان اٹھانے والوں میں ہو جاؤں گا۔''O

(سورۃ یوسف ۱۲)---۱۰۱۔''[اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسفؑ پر جو احسانات کئے انہیں یاد کر کے اور اللہ تعالیٰ کی دیگر صفات کا تذکرہ کر کے دُعا فرما رہے ہیں کہ جب مجھے موت آئے تو اسلام کی حالت میں آئے اور مجھے نیک لوگوں کے ساتھ ملا دے۔ اس سے مراد حضرت یوسفؑ کے آباؤ اجداد حضرت ابراہیمؑ واسحاقؑ وغیرہ مراد ہیں۔ بعض لوگوں کو اس دُعا سے شبہ پیدا ہوا کہ حضرت یوسفؑ نے موت کی دُعا مانگی۔ حالانکہ یہ موت کی دُعا نہیں ہے آخر وقت تک اسلام پر استقامت کی دُعا ہے۔(از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] حدیث مبارک میں آیا ہے کوئی شخص کسی مصیبت اور تکلیف سے گھبرا کر موت کی تمنا نہ کرے اس سے مفہوم واضح ہوتا ہے حب لقاء اللہ یا اور کسی غرض صالح کی وجہ سے موت کی تمنا کر سکتا ہے۔(تفسیر مولانا شبیر احمد عثمانیؒ)] دُعا حضرت یوسفؑ رب قد اتيتنى من الملك وعلمتنى من تاويل الاحاديث فاطر السموت والارض انت ولى فى الدنيا والاخرة توفنى مسلما والحقنى بالصلحين - ''اے میرے پروردگار! تو نے مجھے ملک عطا فرمایا اور تو نے مجھے خواب کی تعبیر سکھلائی۔ اے آسمان و زمین کے پیدا کرنے والے! تو ہی دُنیا و آخرت میں میرا ولی (دوست) اور کارساز ہے۔ تو مجھے اسلام کی حالت میں فوت کر اور نیکوں میں ملا دے۔''O

(سورۃ الرعد ۱۳)---۳۹۔''اللہ تعالیٰ جو چاہے مٹا دے اور جو چاہے ثابت رکھے لوح محفوظ اسی کے پاس ہے۔''O---[اس کے ایک معنی تو یہ ہیں کہ وہ جس حکم کو چاہے منسوخ کر دے اور جسے چاہے باقی رکھے۔ دوسرے معنی ہیں کہ اس نے جو تقدیر لکھ رکھی ہے اس میں وہ محو و اثبات کرتا رہتا ہے۔ اسی کے پاس لوح محفوظ ہے۔ اس کی تائید بعض احادیث و آثار سے ہوتی ہے مثلاً ایک حدیث میں آتا ہے☆ کہ آدمی گناہوں کی وجہ سے رزق سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ دُعا سے تقدیر بدل جاتی ہے اور صلہ رحمی سے عمر میں اضافہ ہوتا ہے۔ بعض صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم سے یہ دُعا منقول ہے☆ اللهم ان كنت كتبنا اشقياء فامحنا واكتبنا سعداء، وان كنت كتبتنا سعداء فاثبتنا، فانك تمحو ما تشاء وتثبت وعندك ام الكتاب حضرت عمرؓ سے منقول ہے کہ وہ دوران طواف روتے ہوئے یہ دُعا پڑھتے۔ ☆ اللهم ان كنت كتبت على شقوة او ذنبا فامحه، فانك تمحو ما تشاء وتثبت، وعندك ام الكتاب، فاجعله سعادة ومغفرة -''اے اللہ اگر تو نے مجھ پر بدبختی اور گناہ لکھا ہے تو اسے مٹا دے اس لئے کہ تو جو چاہے مٹا دے اور جو چاہے باقی رکھے۔ تیرے پاس ہی لوح محفوظ ہے۔ پس تو بدبختی کو سعادت اور مغفرت سے بدل دے۔'' اس مفہوم پر یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ حدیث مبارک میں تو آتا ہے جو کچھ ہونے والا ہے قلم اسے لکھ کر خشک ہو چکا ہے۔ اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ یہ محو و اثبات بھی منجملہ قضا و تقدیر ہی کے ہے۔(از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الابراہیم ۱۴)---۳۵۔واذ قال ابرهيم رب اجعل هذا البلد أمنا واجنبنى وبنى ان نعبد الاصنام۔(ابراہیم علیہ السلام کی یہ دُعا بھی یاد کرو)''جب انہوں نے کہا اے میرے پروردگار! اس شہر کو امن والا بنا دے اور مجھے اور میری اولاد کو بت پرستی سے پناہ دے۔''O---۳۶۔رب انهن اضللن كثيرا من الناس فمن تبعنى فانه منى ومن عصانى فانك غفور رحيم۔''اے میرے پالنے والے معبود! انہوں نے بہت سے لوگوں کو راہ سے بھٹکا دیا ہے۔ پس میری تابعداری کرنے والا میرا ہے اور جو میری نافرمانی کرے تو تو بہت ہی معاف اور کرم کرنے والا ہے۔''O---۳۷۔ربنا انى اسكنت من ذريتى بواد غير ذى زرع عند بيتك المحرم ربنا ليقيموا الصلوة فاجعل افئدة من الناس تهوى اليهم وارزقهم من الثمرات لعلهم يشكرون۔''اے ہمارے پروردگار! میں نے اپنی کچھ اولاد اس بے کھیتی کی وادی میں تیرے حرمت والے گھر کے پاس بسائی ہے۔ اے ہمارے پروردگار! یہ اس لیے کہ وہ نماز قائم رکھیں پس تو کچھ لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کر دے اور انہیں پھلوں کی روزیاں عنایت فرما تاکہ یہ شکر گزاری کریں۔''O---۳۸۔ربنا انك تعلم ما نخفى وما نعلن وما يخفى على الله من شئ فى الارض ولا فى السماء۔''اے ہمارے پروردگار! تو خوب جانتا ہے جو ہم چھپائیں اور جو ظاہر کریں۔ زمین و آسمان کی کوئی چیز اللہ تعالیٰ پر پوشیدہ نہیں۔''O---۳۹۔الحمد لله الذى وهب لى على الكبر اسمعيل واسحق ان ربى لسميع الدعاء۔''اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے مجھے اس بڑھاپے میں اسماعیل و اسحاق (علیہما السلام) عطا فرمائے۔ کچھ شک نہیں کہ میرا پالنہار اللہ دُعاؤں کا سننے والا ہے۔''O---۴۰۔حضرت ابراہیمؑ کی دُعا رب اجعلنى مقيم الصلوة ومن ذريتى ربنا وتقبل دعاء۔''اے میرے پالنے والے! مجھے نماز کا پابند رکھ اور میری اولاد سے بھی، اے ہمارے رب میری دُعا قبول فرما۔''O---۴۱۔حضرت ابراہیمؑ کی دُعا ربنا اغفرلى ولوالدى وللمؤمنين

Marfat.com

یوم یقوم الحساب۔ ”اے ہمارے پروردگار! مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو بھی بخش اور دیگر مومنوں کو بھی بخش جس دن حساب ہونے لگے۔“O

(سورۃ بنی اسرائیل ۱۷) ---۸۰۔ اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم ﷺ کو اس دُعا کی تلقین فرمائی۔ وقل رب ادخلنی مدخل صدق واخرجنی مخرج صدق واجعل لی من لدنک سلطانا نصیرا۔ ”اور دعا کیا کریں کہ اے میرے پروردگار مجھے جہاں لے جا اچھی طرح لے جا اور جہاں سے نکال اچھی طرح نکال اور میرے لیے اپنے پاس سے غلبہ اور امداد مقرر فرما دے۔“O--- [بعض کہتے ہیں کہ یہ ہجرت کے موقع پر نازل ہوئی جب کہ آپ کو مدینے میں داخل ہونے اور مکہ سے نکلنے کا مسئلہ درپیش تھا۔ بعض کہتے ہیں اس کے معنی ہیں مجھے سچائی کے ساتھ موت دینا اور سچائی کے ساتھ قیامت والے دن اٹھانا۔ بعض کہتے ہیں کہ مجھے قبر میں سچا داخل کرنا اور قیامت کے دن جب قبر سے اٹھائے تو سچائی کے ساتھ قبر سے نکالنا، وغیرہ۔ امام شوکانی فرماتے ہیں کہ چونکہ یہ دُعا ہے اس لیے اس کے عموم میں یہ سب باتیں آجاتی ہیں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۱۱۔ حضور نبی کریم ﷺ کو اس دُعا کی بھی تلقین فرمائی گئی۔ وقل الحمد للہ الذی لم یتخذ ولدا ولم یکن لہ شریک فی الملک ولم یکن لہ ولی من الذل وکبرہ تکبیرا۔ ”اور یہ کہہ دیجئے کہ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں جو نہ اولاد رکھتا ہے نہ اپنی بادشاہت میں کسی کو شریک و ساجھی رکھتا ہے اور نہ وہ کمزور ہے کہ اسے کسی حمایتی کی ضرورت ہو اور تو اس کی پوری پوری بڑائی بیان کرتا رہ۔“O

(سورۃ الکہف ۱۸) ---۱۰۔ ربنا اتنا من لدنک رحمۃ وھیئ لنا من امرنا رشدا۔ ”اے ہمارے پروردگار! ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما اور ہمارے کام میں ہمارے لیے راہ یابی کو آسان کر دے۔“O--- (یہ اصحاب کہف کی دُعا ہے)

(سورۃ طٰہٰ ۲۰) ---۲۵۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دُعا۔ قال رب اشرح لی صدری۔ ”موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا اے میرے پروردگار! میرا سینہ میرے لیے کھول دے۔“O---۲۶۔ ویسر لی امری۔ ”اور میرے کام کو مجھ پر آسان کر دے۔“O---۲۷۔ واحلل عقدۃ من لسانی۔ ”اور میری زبان کی گرہ بھی کھول دے۔“O---۲۸۔ یفقھوا قولی۔ ”تاکہ لوگ میری بات اچھی طرح سمجھ سکیں۔“O---۱۱۴۔ ”پس اللہ عالی شان والا سچا اور حقیقی بادشاہ ہے۔ تو قرآن پڑھنے میں جلدی نہ کر اس سے پہلے کہ تیری طرف جو وحی کی جاتی ہے وہ پوری کی جائے ہاں یہ دُعا کر کہ پروردگار! میرا علم بڑھا۔“O--- [رب زدنی علما۔ اس دُعا کے ساتھ حضور ﷺ یہ دُعا کیا کرتے تھے۔ (از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] (مزید دُعا کیلئے باب ۸، مضمون: علم)

(سورۃ الانبیاء ۲۱) ---۶۹۔ قلنا ینار کونی بردا وسلما علیٰ ابراھیم ”ہم نے فرما دیا اے آگ! تو ٹھنڈی پڑ جا اور ابراہیم (علیہ السلام) کیلئے سلامتی (اور آرام کی چیز) بن جا“O---۸۳۔ وایوب اذ نادیٰ ربہ انی مسنی الضر وانت ارحم الرحمین ”ایوب (علیہ السلام) کی اس حالت کو یاد کرو جبکہ اس نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ مجھے یہ بیماری لگ گئی ہے اور تو رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے“O---۸۷۔ حضرت یونس علیہ السلام کی دُعا لا الہ الا انت سبحنک انی کنت من الظلمین ”الٰہی تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے بیشک میں ظالموں میں ہو گیا“O--- [ہم نے یونس علیہ السلام کی دُعا قبول کی اور انہیں اندھیروں سے اور مچھلی کے پیٹ سے نجات دی اور جو بھی مومن ہمیں اس طرح شدائد اور مصیبتوں میں پکارے گا، ہم اسے نجات دیں گے۔ *نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جس مسلمان نے بھی اس دُعا کے ساتھ کسی معاملے کے لیے دُعا مانگی تو اللہ نے اسے قبول فرمایا ہے۔“ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] [گویا قبولیت دُعا کے لیے ضروری ہے کہ ان باتوں کا اہتمام کیا جائے جن کا بطور خاص یہاں ذکر کیا گیا ہے۔ مثلا الحاح وزاری کے ساتھ اللہ کی بارگاہ میں دُعا و مناجات، نیکی کے کاموں میں سبقت، خوف وطمع کے ملے جلے جذبات کے ساتھ رب کو پکارنا اور اس کے سامنے عاجزی اور خشوع خضوع کا اظہار۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۸۹۔ وزکریا اذ نادیٰ ربہ لا تذرنی فردا وانت خیر الوارثین ”اور زکریا (علیہ السلام) کو یاد کرو جب اس نے اپنے رب سے دُعا کی کہ اے میرے پروردگار! مجھے تنہا نہ چھوڑ تو سب سے بہتر وارث ہے۔“O

(سورۃ المومنون ۲۳) ---۲۶۔ ”نوح (علیہ السلام) نے دُعا کی اے میرے رب! ان کے جھٹلانے پر تو میری مدد کر۔“O--- [ساڑھے نو سو سال کی تبلیغ و دعوت کے بعد بالآخر رب سے دُعا کی ﴿رب انی مغلوب فانتصر﴾ ”نوح علیہ السلام نے رب سے دُعا کی، میں مغلوب اور کمزور ہوں میری مدد کر“۔ اللہ تعالیٰ نے دُعا قبول فرمائی اور حکم دیا کہ میری نگرانی اور ہدایت کے مطابق کشتی تیار کرو۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۲۸۔ الحمد للہ الذی نجنا من القوم الظلمین۔ ”جب تو اور تیرے ساتھی کشتی پر باطمینان بیٹھ جاؤ تو کہنا کہ سب تعریف اللہ کے لیے ہی ہے جس نے ہمیں ظالم لوگوں سے نجات عطا فرمائی۔“O--- [دُعا حضرت نوح علیہ السلام]---۲۹۔ وقل رب انزلنی منزلا مبرکا وانت خیر المنزلین۔ ”اور کہنا کہ اے میرے رب! مجھے بابرکت اتارنا اتار اور تو ہی بہتر ہے اتارنے والوں میں۔“O--- [دُعا حضرت نوح علیہ السلام]---۹۴۔ دُعا حضرت نوح علیہ السلام۔ رب فلا تجعلنی فی القوم الظلمین۔ ”تو اے رب! تو مجھے ان ظالموں کے گروہ میں نہ کرنا۔“O--- [چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دُعا فرماتے تھے، اے اللہ جب تو کسی قوم پر آزمائش یا عذاب بھیجنے کا فیصلہ کرے تو اس سے پہلے پہلے مجھے دنیا سے اٹھا لے“۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]
---۹۷۔ دُعا حضور ﷺ۔ وقل رب اعوذبک من ھمزات الشیطین۔ ”اور دُعا کریں کہ اے میرے پروردگار! میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری

Marfat.com

پناہ چاہتا ہوں۔"O---۹۸۔"واعوذبك رب ان يحضرون"اور اے رب! میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ وہ میرے پاس آجائیں۔"O[☆اسی لیے نبی کریم ﷺ نے تاکید فرمائی کہ ہر اہم کام کی ابتدا اللہ کے نام سے کرو یعنی بسم اللہ پڑھ کر کیونکہ اللہ کی یاد شیطان کو دور کرنے والی ہے۔☆]---۱۰۹۔ربنا امنا فاغفرلنا وارحمنا وانت خير الرحمين۔"میرے بندوں کی ایک جماعت تھی جو برابر یہی کہتی رہی کہ اے ہمارے پروردگار! ہم ایمان لاچکے ہیں تو ہمیں بخش اور ہم پر رحم فرما تو سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے۔"O---۱۱۸۔قل رب اغفرو ارحم وانت خير الرحمين"اور کہو کہ اے میرے رب! تو بخش اور رحم کر اور تو سب مہربانوں سے بہتر مہربانی کرنے والا ہے۔"O

(سورۃ الفرقان ۲۵)---۶۵۔ربنا اصرف عنا عذاب جهنم ان عذابها كان غراما۔"(رحمٰن کے سچے بندے) اور جو یہ دُعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! ہم سے دوزخ کا عذاب پرے ہی پرے رکھ کیونکہ اس کا عذاب چمٹ جانے والا ہے۔"O---۷۴۔ربنا هب لنا من ازواجنا وذريتنا قرة اعين واجعلنا للمتقين اماما۔"اور یہ دُعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں ہماری بیویوں اور اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا۔"O

(سورۃ الشعرآء ۲۶)---۸۳۔حضرت ابراہیمؑ کی دُعائیں۔ رب هب لی حكما والحقنی بالصّٰلحين۔اے میرے رب! مجھے قوت فیصلہ عطا فرما اور مجھے نیک لوگوں میں ملادے۔"O---۸۴۔"اور میرا ذکر خیر پچھلے لوگوں میں بھی باقی رکھ۔"O---۸۵۔ واجعلنی من ورثة جنة النعيم۔"مجھے نعمتوں والی جنت کے وارثوں میں سے بنادے۔"O---۸۶۔واغفر لابی انه كان من الضالين۔"اور میرے باپ کو بخش دے یقیناً وہ گمراہوں میں سے تھا۔"O---[یہ دُعا اس وقت کی تھی جب ان پر یہ واضح نہیں تھا کہ مشرک (اللہ کے دشمن) کے لیے دُعائے مغفرت جائز نہیں جب اللہ نے یہ واضح کر دیا تو انہوں نے اپنے باپ سے بھی بیزاری کا اظہار کر دیا۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ النمل ۲۷)---۱۹۔(دُعا حضرت سلیمان علیہ السلام)۔ رب اوزعنی ان اشكر نعمتك التی انعمت علی وعلی والدی وان اعمل صالحا ترضه وادخلنی برحمتك فی عبادك الصلحين۔"اس چیونٹی کی اس بات سے حضرت سلیمان مسکرا کر ہنس دیئے اور دُعا کرنے لگے کہ اے پروردگار! تو مجھے توفیق دے کہ میں تیری ان نعمتوں کا شکر بجالاؤں جو تو نے مجھ پر انعام کی ہیں اور میرے ماں باپ پر اور میں ایسے نیک اعمال کرتا رہوں جن سے تو خوش رہے مجھے اپنی رحمت سے نیک بندوں میں شامل کرلے۔"O

(سورۃ القصص ۲۸)---۱۶۔(حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دُعا)۔ رب انی ظلمت نفسی فاغفرلی فغفرله انه هو الغفور الرحيم۔"پھر دُعا کرنے لگے کہ اے پروردگار! میں نے خود اپنے اوپر ظلم کیا تو مجھے معاف فرمادے اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا وہ بخشش اور بہت مہربانی کرنے والا ہے۔"O---۲۱۔ رب نجنی من القوم الظلمين۔"پس موسیٰ (علیہ السلام) وہاں سے خوفزدہ ہو کر دیکھتے بھالتے نکل کھڑے ہوئے کہنے لگے اے پروردگار! مجھے ظالموں کے گروہ سے بچالے۔"O---۲۲۔رب ان يهدينی سواء السبيل۔"اور جب مدین کی طرف متوجہ ہوئے تو کہنے لگے مجھے امید ہے کہ میرا رب مجھے سیدھی راہ لے چلے گا۔"O---۲۴۔رب انی لما انزلت الی من خير فقير۔"پس آپ نے خود ان جانوروں کو پانی پلادیا پھر سائے کی طرف ہٹ آئے اور کہنے لگے اے پروردگار! تو جو کچھ بھلائی میری طرف اتارے میں اس کا محتاج ہوں۔"O

(سورۃ الروم ۳۰)---۱۷۔فسبحن اللّٰه حين تمسون وحين تصبحون۔"پس اللہ تعالیٰ کی تسبیح پڑھا کرو جب کہ تم شام کرو اور جب صبح کرو۔"O---۱۸۔وله الحمد فی السموت والارض وعشيا وحين تظهرون۔"تمام تعریفوں کے لائق آسمان وزمین میں صرف وہی ہے تیسرے پہر کو اور ظہر کے وقت بھی (اس کی پاکیزگی بیان کرو)۔"O

(سورۃ السجدۃ ۳۲)---۱۲۔(گنہگاروں کی اللہ تعالیٰ کے سامنے دُعا)۔ ربنا ابصرنا وسمعنا فارجعنا نعمل صالحا انا موقنون۔"کاش کہ آپ دیکھتے جب کہ گناہ گار لوگ اپنے رب تعالیٰ کے سامنے سر جھکائے ہوئے ہوں گے کہیں گے اے ہمارے رب! ہم نے دیکھ لیا اور سن لیا اب تو ہمیں واپس لوٹا دے ہم نیک اعمال کریں گے ہم یقین کرنے والے ہیں۔"O---[لیکن اب یقین کیا تو کس کام کا؟ اب تو اللہ تعالیٰ کا عذاب ان پر ثابت ہو چکا جسے بھگتنا ہوگا۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الاحزاب ۳۳)---۲۵۔"اور اللہ تعالیٰ نے کافروں کو غصے میں بھرے ہوئے ہی (نامراد) لوٹا دیا انہوں نے کوئی فائدہ نہیں پایا اور اس جنگ میں اللہ تعالیٰ خود ہی مومنوں کو کافی ہو گیا اللہ تعالیٰ بڑی قوتوں والا اور غالب ہے۔"O---[یعنی مسلمانوں کو ان سے لڑنے کی ضرورت ہی پیش نہیں آئی بلکہ اللہ تعالیٰ نے ہوا اور فرشتوں کے ذریعے سے اپنے مومن بندوں کی مدد کا سامان بہم پہنچادیا*۔ اسی لیے نبی کریم ﷺ نے فرمایا (لا اله الا اللّٰه وحده، صدق وعده، نصر عبده، وأعز جنده، وهزم الأحزاب وحده، فلا شيء بعده)"ایک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا اپنے

Marfat.com

بندے کی مدد کی اپنے لشکر کو سرخرو کیا اور تمام گروہوں کو اکیلے اس نے ہی شکست دے دی اس کے بعد کوئی شے نہیں"۔* یہ دعا حج، عمرہ، جہاد اور سفر سے واپسی پر بھی پڑھنی چاہیے۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الصّٰفّٰت ۳۷)---۱۸۰۔ سبحٰن ربك رب العزة عما يصفون۔ "پاک ہے آپ کا رب جو بہت بڑی عزت والا ہے ہر اس چیز سے (جو مشرک) بیان کرتے ہیں۔" O---۱۸۱۔ وسلٰم علی المرسلین۔ "پیغمبروں پر سلام ہے۔" O---۱۸۲۔ والحمد لله رب العلمین۔ "اور سب طرح کی تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو سارے جہان کا رب ہے۔" O---[کیا حسن اختتام ہے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جس شخص نے نماز کے بعد یہ تین آیتیں تین مرتبہ پڑھیں، گویا اس نے اجر کا بہت بڑا پیمانہ بھر لیا۔(تفسیر از ضیاء القرآن)]

(سورۃ الزُّمَر ۳۹)---۴۶۔ قل اللّٰهم فاطر السمٰوٰت والارض علم الغيب والشهادة انت تحكم بين عبادك في ما كانوا فيه يختلفون "آپ فرما دیجئے! کہ اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے چھپے کھلے کے جاننے والے تو ہی اپنے بندوں میں ان امور کا فیصلہ فرمائے گا جن میں وہ الجھ رہے تھے۔" O---[حضور ﷺ کی دعا جو آپ ﷺ تہجد کے وقت پڑھا کرتے تھے۔ اللهم رب جبريل و ميكائيل و اسرافيل، فاطر السموات والارض، عالم الغيب والشهادة، أنت تحكم بين عبادك فيما كانوا فيه يختلفون، أهدني لما اختلف فيه من الحق باذنك، انك تهدي من تشاء الىٰ صراط مستقيم۔ (از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ المؤمن ۴۰)---۷۔ ربنا وسعت كل شي رحمة وعلما فاغفر للذين تابوا واتبعوا سبيلك وقهم عذاب الجحيم۔ "عرش کے اٹھانے والے اور اس کے آس پاس کے (فرشتے) اپنے رب کی تسبیح حمد کے ساتھ ساتھ کرتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ایمان والوں کے لیے استغفار کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! تو نے ہر چیز کو اپنی بخشش اور علم سے گھیر رکھا ہے، پس تو انہیں بخش دے جو توبہ کریں اور تیری راہ کی پیروی کریں اور تو انہیں دوزخ کے عذاب سے بھی بچا لے۔" O---۸۔ ربنا وادخلهم جنت عدن ن التي وعدتهم ومن صلح من ابائهم وازواجهم وذريتهم انك انت العزيز الحكيم۔ "اے ہمارے رب! تو انہیں ہمیشگی والی جنتوں میں لے جا جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے اور ان کے باپ دادوں اور بیویوں اور اولاد میں سے (بھی) ان (سب) کو جو نیک عمل ہیں۔ یقیناً تو غالب و باحکمت ہے۔" O---۹۔ وقهم السيات ومن تق السيات يومئذ فقد رحمته وذلك هو الفوز العظيم۔ "انہیں برائیوں سے بھی محفوظ رکھ، حق تو یہ ہے کہ اس دن تو نے جسے برائیوں سے بچا لیا اس پر تو نے رحمت کر دی اور بہت بڑی کامیابی تو یہی ہے۔" O---۲۷۔ (حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا)۔ انی عذت بربی وربكم من كل متكبر لا يؤمن بيوم الحساب۔ "موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا میں اپنے اور تمہارے رب کی پناہ میں آتا ہوں ہر اس تکبر کرنے والے شخص (کی برائی) سے جو روز حساب پر ایمان نہیں رکھتا۔" O---[حضرت موسیٰ علیہ السلام کے علم میں جب یہ بات آئی کہ فرعون مجھے قتل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے اس کے شر سے بچنے کے لیے دعا مانگی۔ نبی کریم ﷺ کو جب دشمن کے ناپاک ارادوں کا علم ہوتا تو آپ ﷺ یہ دعا پڑھتے اللّٰهم انا نجعلك في نحورهم ونعوذبك من شرورهم۔ "اے اللہ! ہم تجھ کو ان کے مقابلے میں کرتے ہیں اور ان کی شرارتوں سے تیری پناہ طلب کرتے ہیں۔" (تفسیر از شاہ فہد قرآن)---۴۴۔ وافوض امري الي الله ان الله بصير بالعباد "میں اپنا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں یقیناً اللہ تعالیٰ بندوں کا نگران ہے۔"

(سورۃ الشوریٰ ۴۲)---۱۹۔ الله لطيف بعباده يرزق من يشاء وهو القوي العزيز "اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بڑا ہی لطف کرنے والا ہے، جسے چاہتا ہے کشادہ روزی دیتا ہے اور وہ بڑی طاقت، بڑے غلبہ والا ہے۔" O

(سورۃ الزخرف ۴۳)---۱۳۔ سبحن الذي سخر لنا هذا وما كنا له مقرنين۔ "تاکہ تم ان کی پیٹھ پر جم کر سوار ہوا کرو پھر اپنے رب کی نعمت کو یاد کرو جب اس پر ٹھیک ٹھاک بیٹھ جاؤ اور کہو پاک ذات ہے اس کی جس نے اسے ہمارے بس میں کر دیا حالانکہ ہمیں اسے قابو کرنے کی طاقت نہ تھی۔" O---[سوار ہونے کی دعا]---۱۴۔ وانا الي ربنا لمنقلبون۔ "اور بالیقین ہم اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔" O---[مطلب یہ ہے کہ ہر سفر پر جاتے ہوئے یاد کرلو کہ آگے ایک بڑا اور آخری سفر بھی درپیش ہے۔ اس کے علاوہ چونکہ ہر سواری کو استعمال کرنے میں یہ امکان بھی ہوتا ہے کہ شاید کوئی حادثہ اسی سفر کو آدمی کا آخری سفر بنا دے، اس لیے بہتر ہے کہ ہر مرتبہ وہ اپنے رب کی طرف واپسی کو یاد کر کے چلے تاکہ اگر مرنا ہی ہے تو بے خبر نہ مرے۔ یہاں تھوڑی دیر ٹھہر کر ذرا اس تعلیم کے اخلاقی نتائج کا بھی اندازہ کر لیجئے۔ کیا آپ یہ تصور کر سکتے ہیں کہ جو شخص کسی سواری پر بیٹھتے وقت سمجھ بوجھ کر پورے شعور کے ساتھ اس طرح اللہ کو اور اس کے حضور اپنی واپسی اور جواب دہی کو یاد کر کے چلا ہو وہ آگے جا کر کسی فسق و فجور یا کسی ظلم و ستم کا مرتکب ہوگا؟ کیا کسی فاحشہ سے ملاقات کے لیے، یا کسی کلب میں شراب خوری اور قمار بازی کے لیے جاتے وقت بھی کوئی شخص یہ کلمات زبان سے نکال سکتا ہے یا ان کا خیال کر سکتا ہے؟ کیا کوئی حاکم یا سرکاری افسر یا تاجر جو یہ کچھ سوچ کر اپنے منہ سے کہہ کر گھر سے چلا ہو، اپنی جائے عمل پر پہنچ کر لوگوں کے حق مار سکتا ہے؟ کیا کوئی سپاہی بے گناہوں

Marfat.com

کا خون بہانے اور کمزوروں کی آزادی پر ڈاکہ مارنے کے لیے جاتے وقت بھی اپنے ہوائی جہاز یا ٹینک پر قدم رکھتے ہوئے یہ الفاظ زبان پر لا سکتا ہے؟ اگر نہیں تو یہی ایک چیز ہر اُس نقل و حرکت پر بند باندھ دینے کے لیے کافی ہے جو معصیت کے لیے ہو۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(سورۃ الاحقاف ۴۶)---۱۵۔ ''اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم دیا ہے' اس کی ماں نے اسے تکلیف جھیل کر پیٹ میں رکھا اور تکلیف برداشت کر کے اسے جنا۔ اس کے حمل کا اور اس کے دودھ چھڑانے کا زمانہ تیس مہینے کا ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ اپنی پختگی اور چالیس سال کی عمر کو پہنچا تو کہنے لگا رب اوزعنی ان اشکر نعمتك التی انعمت علی وعلی والدی وان اعمل صالحا ترضہ واصلح لی فی ذریتی انی تبت الیك وانی من المسلمین ''اے میرے پروردگار! مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر بجالاؤں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر انعام کی ہے اور یہ کہ میں ایسے نیک عمل کروں جن سے تو خوش ہو جائے اور تو میری اولاد بھی صالح بنا۔ میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔''O---[ماں باپ اور اولاد کے لیے دُعا۔ مجھے توفیق دے۔ اس سے استدلال کرتے ہوئے علما نے کہا ہے کہ اس عمر کے بعد انسان کو یہ دُعا کثرت سے پڑھتے رہنا چاہیے۔ جو اس آیت میں ہے، رب اوزعنی سے من المسلمین تک۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۲۴۔ ''پھر جب انہوں نے عذاب کو بصورت بادل دیکھا اپنی وادیوں کی طرف آتے ہوئے تو کہنے لگے' یہ ابر ہم پر برسنے والا ہے' (نہیں) بلکہ دراصل یہ ابر وہ (عذاب) ہے جس کی تم جلدی کر رہے تھے' ہوا ہے جس میں دردناک عذاب ہے۔''O---[یعنی وہ ہوا' جس سے اس قوم کی ہلاکت ہوئی' ان بادلوں سے ہی اٹھی اور نکلی اور اللہ کی مشیت سے ان کو اور ان کی ہر چیز کو تباہ کر گئی۔ نادانو! یہ بارش نہیں' المناک عذاب ہے جو تُند و تیز آندھی کی شکل میں نمودار ہو رہا ہے۔ چنانچہ سات راتیں اور آٹھ دن مسلسل جھکڑ چلتا رہا۔ وہ لاکھوں ٹن ریت کے نیچے دفن ہو گئے ان کے باغات کا نام و نشان باقی نہ رہا اور مستحکم محلات کی بنیادیں لرز گئیں۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)] ایک دوسری روایت میں ہے کہ جب بادِ تند چلتی تو آپ ﷺ یہ دُعا پڑھتے۔ اللّٰھم انی اسالك خیرھا، وخیر ما فیھا، وخیرا ما ارسلت بہ، واعوذ بك من شرھا وشر ما ارسلت بہ۔

(سورۃ ق ۵۰)---۴۵۔ ''یہ جو کچھ کہہ رہے ہیں ہم بخوبی جانتے ہیں اور آپ ان پر جبر کرنے والے نہیں' تو آپ قرآن کے ذریعہ انہیں سمجھاتے رہیں جو میرے وعید (ڈراوے کے وعدوں) سے ڈرتے ہیں۔''O---[یعنی آپ ﷺ کی دعوت و تذکیر سے وہی نصیحت حاصل کرے گا جو اللہ سے اور اس کی وعیدوں سے ڈرتا اور اس کے وعدوں پر یقین رکھتا ہوگا۔ اسی لیے حضرت قتادہؓ یہ دُعا فرمایا کرتے تھے اللّٰھم اجعلنا ممّن یّخاف وعیدك، ویرجو موعودك یا بارُّ یا رحیم ''اے اللہ ہمیں ان لوگوں میں سے کر جو تیری وعیدوں سے ڈرتے اور تیرے وعدوں کی امید رکھتے ہیں۔ اے احسان کرنے والے رحم فرمانے والے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الطور ۵۲)---۲۷۔ ''پس اللہ تعالیٰ نے ہم پر بڑا احسان کیا اور ہمیں تیز و تند گرم ہواؤں کے عذاب سے بچالیا۔''O---۲۸۔ ''ہم اس سے پہلے ہی اس کی عبادت کیا کرتے تھے' بیشک وہ محسن اور مہربان ہے۔''O---[جنتیوں کا شکر کرنا]---۴۸۔ ''آپ اپنے رب کے حکم کے انتظار میں صبر سے کام لیں' بیشک آپ ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں۔ صبح کو جب آپ اٹھیں اپنے رب کی پاکی اور حمد بیان کریں۔''O---[اس کھڑے ہونے سے کون سا کھڑا ہونا مراد ہے؟ بعض کہتے ہیں جب نماز کے لیے کھڑے ہوں۔ جیسا کہ آغاز نماز میں سبحانك اللھم پڑھی جاتی ہے۔ بعض کہتے ہیں' جب نیند سے بیدار ہو کر کھڑے ہوں۔ اس وقت بھی اللہ کی تسبیح و تحمید مسنون ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ جب کسی مجلس سے کھڑے ہوں۔ جیسے حدیث شریف میں آتا ہے۔* جو شخص کسی مجلس سے اٹھتے وقت یہ دُعا پڑھ لے گا تو یہ اس کی مجلس کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔ سبحانك اللھم وبحمدك اشھد ان لا الہ الا انت استغفرك واتوب الیك۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۴۹۔ ''اور رات کو بھی اس کی تسبیح پڑھیں اور ستاروں کے ڈوبتے وقت بھی۔''O---[اسی طرح اگر رات کو سوئے سوئے انسان کی آنکھ کھل جائے تو اس وقت یہ تسبیح پڑھے۔ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریك لہ لہ الملك ولہ الحمد وھو علی کل شیئ قدیر۔ والحمد للہ وسبحان اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ یہ کہنے کے بعد جو دُعا مانگے گا وہ قبول ہوگی اور اگر وضو کرے، نماز پڑھے تو اس کی وہ نماز بھی قبول ہوگی۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

(سورۃ القمر ۵۴)---۱۰۔ فدعا ربہ انی مغلوب فانتصر۔ ''پس اس نے اپنے رب سے دُعا کی کہ میں بے بس ہوں تو میری مدد فرما۔''O---[حضرت نوح علیہ السلام کی دُعا]

(سورۃ الواقعۃ ۵۶)---۹۶۔ ''پس تو اپنے عظیم الشان پروردگار کی تسبیح کر۔''O---[* حدیث پاک میں آتا ہے کہ دو کلمے اللہ کو بہت محبوب ہیں زبان پر ہلکے اور وزن میں بھاری۔ سبحان اللّٰہ وبحمدہ سبحان اللّٰہ العظیم ''آخری حدیث بخاری'' * تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الحدید ۵۷)---۳۔ ''وہی پہلے ہے اور وہی پیچھے' وہی ظاہر ہے اور وہی مخفی' اور وہ ہر چیز کو بخوبی جاننے والا ہے۔''O---[وہی اول ہے یعنی اس سے پہلے کچھ نہ تھا' وہی آخر ہے' اس کے بعد کوئی چیز نہیں ہوگی' وہی ظاہر ہے یعنی وہ سب پر غالب ہے' اس پر کوئی غالب نہیں۔ وہی باطن ہے یعنی باطن کی ساری باتوں کو صرف وہی جانتا ہے یا لوگوں کی نظروں اور عقلوں سے مخفی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یہ دُعا پڑھنے کی تاکید فرمائی

Marfat.com

تھی۔(اللھم رب السموات السبع ورب العرش العظیم، ربنا ورب کل شیء، منزل التورۃ والانجیل والفرقان، فالق الحب والنوی، اعوذ بک من شر کل شیء انت اخذ بناصیتہ، اللھم انت الاول فلیس قبلک شیء، وانت الاخر فلیس بعدک شیء، وانت الظاھر فلیس فوقک شیء، وانت الباطن فلیس دونک شیء، اقض عنا الدین واغننا من الفقر) اس دُعا میں جوادائیگی قرض کے لیے مسنون ہے اول و آخر اور ظاہر و باطن کی تفسیر بیان فرما دی گئی ہے۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]۔[یہی دُعا تفسیر نمبر ۴، ضیاء القرآن میں بمعہ ترجمہ موجود ہے]

(سورۃ الحشر ۵۹)---۱۰۔ربنا اغفرلنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین امنوا ربنا انک رء وف رحیم۔"اور (ان کے لیے) جو ان کے بعد آئیں جو کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں اور ایمان داروں کی طرف سے ہمارے دل میں کینہ (اور دشمنی) نہ ڈال اے ہمارے رب بیشک تو شفقت و مہربانی کرنے والا ہے۔"O

(سورۃ الممتحنہ ۶۰)---۴۔من اللہ من شیء ربنا علیک توکلنا والیک انبنا والیک المصیر "اے ہمارے پروردگار! تجھی پر ہم نے بھروسہ کیا ہے اور تیری ہی طرف رجوع کرتے ہیں اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔"O---۵۔ربنا لا تجعلنا فتنۃ للذین کفروا واغفرلنا ربنا انک انت العزیز الحکیم "اے ہمارے رب! تو ہمیں کافروں کی آزمائش میں نہ ڈال اور اے ہمارے پالنے والے! ہماری خطاؤں کو بخش دے۔ بیشک تو ہی غالب حکمت ہے۔"O

(سورۃ التحریم ۶۶)---۸۔(اہل ایمان کی جنت میں جانے سے پہلے دُعا) ربنا اتمم لنا نورنا واغفرلنا انک علیٰ کل شیء قدیر "اے ہمارے رب ہمیں کامل نور عطا فرما اور ہمیں بخش دے یقیناً تو ہر چیز پر قادر ہے۔"O---۱۱۔(فرعون کی بیوی کی دُعا) رب ابن لی عندک بیتا فی الجنۃ ونجنی من فرعون وعملہ ونجنی من القوم الظلمین "اے میرے رب! میرے لیے اپنے پاس جنت میں مکان بنا اور مجھے فرعون سے اور اس کے عمل سے بچا اور مجھے ظالم لوگوں سے خلاصی دے۔"O

(سورۃ الملک ۶۷)---اس سورت کی فضیلت میں متعدد روایات آتی ہیں، جن میں صرف چند روایات صحیح یا حسن ہے، ☆ایک میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ کی کتاب میں ایک سورت ہے جس میں صرف ۳۰ آیات ہیں، یہ آدمی کی سفارش کرے گی۔ یہاں تک اس کو بخش دیا جائے۔(سنن الترمذی، سنن ابی داؤد، ابن ماجہ، ومسند احمد) دوسری روایت میں ہے "قرآن مجید میں ایک سورت ہے، جو اپنے پڑھنے والے کی طرف سے لڑے گی، حتیٰ کہ اسے جنت میں داخل کروائے گی۔"(مجمع الزوائد، ذکرہ الالبانی فی صحیح الجامع الصغیر) سنن ترمذی کی ایک روایت میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کو سونے سے قبل سورہ الم السجدہ اور سورۂ ملک ضرور پڑھتے تھے۔(ابواب فضائل القرآن) ایک روایت شیخ البانی نے الصحیحہ میں نقل کی ہے۔"سورۂ ملک عذاب قبر سے روکنے والی ہے۔" یعنی اس کا پڑھنے والا امید ہے کہ عذاب قبر سے محفوظ رہے گا۔ بشرطیکہ وہ احکام و فرائض اسلام کا پابند ہو۔☆

(سورۃ نوح ۷۱)---۱۰۔"اور میں نے کہا کہ اپنے رب سے اپنے گناہ بخشواؤ (اور معافی مانگو) وہ یقیناً بڑا بخشنے والا ہے۔"O---۱۱۔"وہ تم پر آسمان کو خوب برستا ہوا چھوڑ دے گا۔"O---[بعض علماء اسی آیت کی وجہ سے نماز استسقا میں سورہ نوح علیہ السلام کے پڑھنے کو مستحب سمجھتے ہیں، مروی ہے کہ حضرت عمرؓ بھی ایک مرتبہ نماز استسقاء کے لئے منبر پر چڑھے تو صرف آیات استغفار (جن میں یہ آیت بھی تھی) پڑھ کر منبر سے اتر آئے اور فرمایا کہ میں نے بارش کو بارش کے ان راستوں سے طلب کیا ہے جو آسمانوں میں ہیں، جن سے بارش زمین پر اترتی ہے۔(ابن کثیر) حضرت حسن بصریؒ کے متعلق مروی ہے کہ ان سے آکر کسی نے قحط سالی کی شکایت کی تو انہوں نے اسے استغفار کی تلقین کی، کسی دوسرے شخص نے فقر و فاقہ کی شکایت کی، اسے بھی انہوں نے یہی نسخہ بتلایا۔ ایک اور شخص نے اپنے باغ کے خشک ہونے کا شکوہ کیا، اسے بھی فرمایا، استغفار کر، ایک شخص نے کہا، میرے گھر اولاد نہیں ہوتی، اسے بھی کہا اپنے رب سے استغفار کر، کسی نے جب ان سے کہا کہ آپ نے استغفار ہی کی تلقین کیوں کی؟ تو آپ نے یہی آیت تلاوت کر کے فرمایا، کہ میں نے اپنے پاس سے یہ بات نہیں کی، یہ وہ نسخہ ہے جو ان سب باتوں کے لئے اللہ نے بتلایا ہے۔(ایسر التفاسیر)۔(از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۲۸۔"اے میرے پروردگار! تو مجھے اور میرے ماں باپ اور جو بھی ایماندار ہو کر میرے گھر میں آئے اور تمام مومن مردوں اور کل ایماندار عورتوں کو بخش دے اور کافروں کو سوائے بربادی کے اور کسی بات میں نہ بڑھا۔" [یہ بدعا قیامت تک آنے والے ظالموں کیلئے ہے جس طرح مذکورہ دُعا تمام مومن مردوں اور تمام مومن عورتوں کیلئے ہے۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(سورۃ القیمۃ ۷۵)[اللھم اعنا علیٰ ذکرک وشکرک وحسن عبادتک وصل وبارک علیٰ شمس الضحیٰ بدر الدجیٰ سیدنا ومولنا محمد المصطفیٰ والہ الکرماء واصحابہ الاتقیاء ومن احبہ واتبعہ الیٰ یوم الثناء (دُعا از ضیاء القرآن)]

(سورۃ الانشقاق ۸۴)---۸۔"اس کا حساب تو بڑی آسانی سے لیا جائے گا۔"O---[آسان حساب یہ ہے کہ مومن کا اعمال نامہ پیش ہوگا۔ اس کی غلطیاں بھی اس کے سامنے لائی جائیں گی، پھر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت اور فضل و کرم سے انہیں معاف فرما دے گا" ☆حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس کا حساب لیا گیا وہ ہلاک ہو گیا۔ میں نے کہا اے اللہ کے رسول! اللہ مجھے آپ پر قربان کرے کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا، جس کے

Marfat.com

دائیں ہاتھ میں نامہ اعمال دیا گیا' اس کا حساب آسان ہوگا''۔ (مطلب حضرت عائشہؓ کا یہ تھا کہ اس آیت کی رو سے حساب تو مومن کا بھی ہوگا لیکن وہ ہلاکت سے دوچار نہیں ہوگا) آپ ﷺ نے وضاحت فرمائی ''یہ تو پیشی ہے (یعنی مومن کے ساتھ معاملہ حساب کا نہیں ہوگا' ایک سرسری پیشی ہوگی) مومن رب کے سامنے پیش کیے جائیں گے' جس کا مناقشہ ہوا یعنی پوچھ گچھ ہوئی وہ مارا گیا'' (صحیح البخاری' تفسیر سورۃ انشقاق) ایک اور روایت میں حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بعض نماز میں یہ دُعا پڑھتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِی حِسَابًا یَّسِیْرًا (اے اللہ میرا حساب آسان فرمانا) نماز سے فراغت کے بعد میں نے پوچھا' حِسَابًا یَّسِیْرًا (آسان حساب) کا کیا مطلب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ اس کا اعمال نامہ دیکھے گا اور پھر اسے معاف فرما دے گا...... (مسند احمد' ٦ / ٤٨) (از تفسیر ٥ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---١٤۔ ''اس کا خیال تھا کہ اللہ کی طرف لوٹ کر ہی نہ جائے گا۔'' O [یہ اس کی خوش ہونے کی علت ہے یعنی آخرت پر اس کا عقیدہ ہی نہیں تھا۔ حور کے معنی ہیں، لوٹنا۔ ☆ جس طرح نبی ﷺ کی دُعا ہے اللّٰھم انی اعوذبك من الحور بعد الکور (صحیح المسلم، الحج، باب مایقول اذا رکب الی سفر الحج وغیرہ۔ ترمذی، ابن ماجه) مسلم میں بعد الکون ہے۔ مطلب ہے ''اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ ایمان کے بعد کفر، اطاعت کے بعد معصیت یا خیر کے بعد شر کی طرف لوٹوں۔'' (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(سورۃ الغاشیۃ ٨٨)---٢٦۔ ''پھر بیشک ہمارے ذمہ ہے ان سے حساب لینا۔'' O---[مشہور ہے کہ اس کے جواب میں اللّٰھم! حاسبنا حسابا یسیرا پڑھا جائے۔ یہ دُعا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے جو آپ ﷺ اپنی بعض نمازوں میں پڑھتے تھے' جیسا کہ سورۂ انشقاق میں گزرا۔ لیکن اس کے جواب میں پڑھنا' یہ آپ ﷺ سے ثابت نہیں۔ (از تفسیر ٢ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الفجر ٨٩)---٢٨۔ ''تو اپنے رب کی طرف لوٹ چل اس طرح کہ تو اس سے راضی اور وہ تجھ سے خوش۔'' O [نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو یہ دُعا پڑھنے کا حکم دیا، اللّٰھم انی اسالك نفسا بك مطمئنة، تومن بلقائك، وترضی بقضآئك وتقنع بعطائك (ابن کثیر) (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(سورۃ الشمس ٩١)---٨۔ ''پھر سمجھ دی اس کو بدکاری کی اور بچ کر چلنے کی۔'' O---[حضرت زید بن ارقم سے مروی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم یوں دُعا مانگا کرتے تھے۔ اللّٰھم انی اعوذبك من العجز والکسل والھرم والجبن والبخل وعذاب القبر ''الٰہی! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں، عاجزی سے، سستی سے، بڑھاپے سے، بزدلی سے، بخل سے اور عذاب قبر سے۔'' اللّٰھم ات نفسی تقواھا وزکھا انت خیر من زکاھا انت ولیھا ومولھا ''الٰہی! میرے نفس کو اس کا تقویٰ عطا کر، اس کو پاک کر، تو بہترین پاک کرنے والا ہے، تو ہی اس کا مالک اور مددگار ہے۔'' اللّٰھم انی اعوذبك من قلب لا یخشع ومن نفس لا تشبع وعلم لا ینفع ودعوۃ لا تستجاب لھا ''الٰہی! میں تیری پناہ مانگتا ہوں ایسے دل سے جس میں خشوع نہ ہو، ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو، ایسے علم سے جو نفع نہ دے اور ایسی دُعا سے جو مقبول نہ ہو۔'' حضرت زید فرمایا کرتے کہ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں یہ دُعا سکھایا کرتے اور ہم تم کو یہ دُعا سکھا رہے ہیں (مسند احمد، ابن کثیر) (از تفسیر ٨ ضیاء القرآن)]

(سورۃ الضحٰی ٩٣)---١١۔ ''اور اپنے رب (کریم) کی نعمتوں کا ذکر فرمایا کیجیے۔'' O---[حضرت شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے اس سورت کا ایک مجرب خاصہ ذکر فرمایا ہے۔ آپ لکھتے ہیں ''اگر کوئی چیز گم ہو جائے تو اس سورت کو انسان سات بار پڑھے اور اپنے سر کے ارد گرد انگشت شہادت پھیرتا رہے جب سات بار پڑھ چکے تو کہے۔ اصبحت فی امان اللّٰه وامسیت فی جوار اللّٰه۔ امسیت فی امان اللّٰه واصبحت فی جوار اللّٰه۔ (تفسیر عزیزی)۔ (از تفسیر ضیاء القرآن)]

(سورۃ القدر ٩٧)---٥۔ ''یہ سراسر (امن و) سلامتی ہے۔ یہ رہتی ہے طلوع فجر تک۔'' O---[حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ لیلۃ القدر نصیب ہو تو کیا دُعا مانگوں؟ حضور نے فرمایا یوں دُعا کرو۔ اللّٰھم انك عفو تحب العفو فاعف عنی ''اے اللہ تعالیٰ! تو بہت درگزر فرمانے والا ہے تو درگزر کو بہت پسند کرتا ہے، میرے گناہوں سے بھی درگزر فرما دے۔'' اس رات کے بارے میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ارشاد گرامی بھی پیش نظر رہے: ''یعنی جو شخص لیلۃ القدر میں ایمان کے ساتھ اور حصول ثواب کے لئے قیام کرتا ہے، اس کے پہلے سارے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔ (از تفسیر ١٠ ضیاء القرآن)]

(سورۃ الکافرون ١٠٩)---[☆ حضرت خبابؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ جب تم سونے کیلئے اپنے بستر پر لیٹو تو قل یایھا الکٰفرون پڑھ لیا کرو اور حضور کا خود بھی یہی طریقہ تھا کہ یہ سورہ پڑھ لیا کرتے تھے۔ ☆]؛ [☆ ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا کہ میں تمہیں بتاؤں وہ کلمہ جو تم کو شرک سے محفوظ رکھنے والا ہے وہ یہ ہے کہ سوتے وقت سورۃ قل یایھا الکٰفرون پڑھ لیا کرو۔ ☆]؛ [☆ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل سے فرمایا سوتے وقت سورۃ یایھا الکٰفرون پڑھ لیا کرو کیونکہ یہ شرک سے برات ہے۔ ☆] (اقتباس از تفہیم القرآن)]

(سورۃ النصر ١١٠)---[حضرت عائشہؓ فرماتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفات سے پہلے سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ (بعض روایات میں الفاظ ہیں سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ) کثرت سے پڑھا کرتے تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیسے کلمات ہیں جو

Marfat.com

آپ نے اب پڑھنے شروع کر دیے ہیں؟ فرمایا میرے لئے ایک علامت مقرر کر دی گئی ہے کہ جب میں اسے دیکھوں تو یہ الفاظ کہا کروا اور وہ ہے اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ (مسند احمد، مسلم، ابن جریر، ابن المنذر، ابن مردویہ) اسی سے ملتی جلتی بعض روایات میں حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ یہ آپ ﷺ اپنے رکوع و سجود میں بکثرت یہ الفاظ کہتے تھے سبحنك اللّٰھم وبحمدك اللّٰھم اغفرلی ۔ یہ قرآن (یعنی سورہ نصر) کی تاویل تھی جو آپ ﷺ نے فرمائی تھی۔ حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر آپ کے آخری زمانہ حیات میں اٹھتے بیٹھتے اور جاتے آتے یہ الفاظ جاری رہے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ میں نے ایک روز پوچھا یا رسول اللہ آپ کثرت سے یہ ذکر کیوں کرتے رہتے ہیں؟ فرمایا مجھے اس کا حکم دیا گیا ہے پھر آپ نے یہ سورۃ پڑھی۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(سورۃ الاخلاص ۱۱۲)---

نام: اس سورہ مبارکہ کے بہت سے نام ہیں جو اس کی عظمت شان اور مقام رفیع پر دلالت کرتے ہیں ان میں سے چند آپ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

سورۃ التوحید: کیونکہ اس میں عقیدہ توحید کو بڑی جامعیت اور دلکش انداز میں بیان کیا گیا ہے۔

سورۃ النجات: اس کے ذریعہ انسان کو کفر و شرک کی آلودگیوں سے نجات حاصل ہوتی ہے نیز عذاب جہنم سے بھی رستگاری کا ذریعہ ہے۔

سورۃ المقشقشہ: تقشقشہ کہتے ہیں بیماری سے شفایاب ہو جانا۔ اس سورت کے ذریعے کیونکہ کفر و شرک کے مرض سے شفا نصیب ہوتی ہے اسی لئے اسے مقشقشہ کہا گیا ہے۔

سورۃ الاساس: کیونکہ ایمان و عمل کا قصر رفیع توحید کی بنیادوں پر تعمیر ہوتا ہے اس کے بغیر اعلیٰ سے اعلیٰ عمل بھی بے معنی اور بے سود ہے۔

سورۃ المانعہ: یہ اپنے قاری کو عذاب دوزخ سے بچا لیتی ہے۔

سورۃ النور: اس کی ضیاء پاشیوں سے مومن کے دونوں جہاں روشن ہو جاتے ہیں اس کے ذہن اور اس کے دل دونوں میں اجالا ہو جاتا ہے۔

سورۃ الامان: اس سورت پر ایمان رکھنے والے کو خداوند ذوالجلال کے قہر و غضب سے امان مل جاتی ہے۔

سورۃ الاخلاص: اس سورت کے متعدد ناموں میں سے یہ اس کا مشہور ترین نام ہے کیونکہ توحید خالص کا مضمون پوری فصاحت سے اس میں مذکور ہے گویا یہ نام اس سورت کے لئے بطور علامت مستعمل نہیں ہوا بلکہ اس کے مضامین و مطالب کا ایک جامع عنوان ہے۔

[ترجمہ: ابوالعالیہ، ابی بن کعب سے روایت کرتے ہیں کہ مشرکین کا ایک گروہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا اے محمد (ﷺ) جس رب پر ایمان لانے کی آپ ہمیں دعوت دیتے ہیں اس کا نسب نامہ تو ہمیں بتائیے تا کہ ہمیں اس کی پہچان ہو جائے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے انکے جواب میں یہ سورت نازل فرمائی۔]

۱۔ (اے حبیب!) فرما دیجئے وہ اللہ ہے یکتا۔'' O ---۲۔ ''اللہ صمد ہے۔'' O ---۳۔ ''نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ وہ جنا گیا۔'' O ---۴۔ ''اور نہ ہی اس کا کوئی ہمسر ہے۔'' O

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ ایک انصاری مسجد قبا میں انصار کی امامت کیا کرتے تھے' ان کا یہ دستور تھا کہ وہ سورت پڑھنے سے پہلے سورۃ اخلاص کی تلاوت کرتے' ان کے مقتدیوں نے انہیں کہا کہ یہ آپ کیا کرتے ہیں یا سورۃ اخلاص پڑھا کیجئے یا کوئی دوسری سورت۔ انہوں نے کہا میں تو ایسا ہی کروں گا۔ اب آپ کی مرضی ہو تو جماعت کرتا ہوں اور اگر آپ کی مرضی نہ ہو تو کسی دوسرے کو اپنا امام مقرر کر لیجئے۔ ان کی نیکی اور پارسائی کی وجہ سے لوگ کسی دوسرے کو امام مقرر کرنا پسند نہ کرتے تھے چنانچہ اس کا تذکرہ حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں کیا گیا حضورؐ نے فرمایا تمہارے مقتدی جس طرح کہتے ہیں تم ایسا کیوں نہیں کرتے۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اس سورت سے بڑا پیار ہے حضورؐ نے ارشاد فرمایا اس کی محبت نے تجھے جنت میں داخل کر دیا ہے''۔ اگرچہ یہ سورت صرف چار آیات پر مشتمل ہے لیکن اپنی عظمت شان کے باعث اس کو ایک بار پڑھنے سے دس پاروں کی تلاوت کا ثواب ملتا ہے۔]، [حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ میں حضور کریم ﷺ کی معیت میں مسجد میں داخل ہوا، وہاں ایک شخص نماز پڑھ کر دعا مانگ رہا تھا اور عرض کر رہا تھا اللّٰھم انی اسالك بانی اشھد ان لا الہ انت الا احد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد یہ سن کر حضورؐ نے فرمایا اس ذات پاک کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اس شخص نے اپنے رب سے اس کے اسم اعظم کے وسیلہ سے دعا مانگی ہے جب بھی اس کے وسیلہ سے سوال کیا جاتا ہے وہ عطا فرماتا ہے اور جب بھی دعا کی جاتی ہے وہ قبول کرتا ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

(سورۃ الفلق ۱۱۳، سورۃ الناس ۱۱۴)--- [اس کے بعد سورۃ الناس ہے' ان دونوں کی مشترکہ فضیلت متعدد احادیث میں بیان کی گئی ہے مثلاً ایک حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''آج کی رات مجھ پر کچھ ایسی آیات نازل ہوئی ہیں کہ جن کی مثل میں نے کبھی نہیں دیکھی'' یہ فرما کر آپ ﷺ نے یہ دونوں سورتیں پڑھیں (صحیح مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین' باب فضل قراءۃ المعوذتین والترمذی) ابو حابس جہنیؓ سے آپ ﷺ نے فرمایا ''اے ابو حابس! کیا میں تمہیں

Marfat.com

سب سے بہترین تعویذ نہ بتاؤں جس کے ذریعے سے پناہ طلب کرنے والے پناہ مانگتے ہیں' انہوں نے عرض کیا' ہاں ضرور بتلایئے! آپ ﷺ نے دونوں سورتوں کا ذکر کر کے فرمایا یہ دونوں معوذتان ہیں''۔ (صحیح النسائی' للالبانی نمبر ۵۰۲۰) نبی صلی اللہ علیہ وسلم انسانوں اور جنوں کی نظر سے پناہ مانگا کرتے تھے' جب یہ دونوں سورتیں نازل ہوئیں تو آپ ﷺ نے ان کے پڑھنے کو معمول بنالیا اور باقی دوسری چیزیں چھوڑ دیں۔ (صحیح الترمذی' للالبانی' نمبر ۲۱۵۰) حضرت عائشہ صدیقہ ؓ فرماتی ہیں جب آپ ﷺ کو کوئی تکلیف ہوتی تو معوذتین (قل اعوذ برب الفلق) اور (قل اعوذ برب الناس) پڑھ کر اپنے جسم پر پھونک لیتے' جب آپ ﷺ کی تکلیف زیادہ ہوگئی تو میں یہ سورتیں پڑھ کر آپ ﷺ کے ہاتھوں کو برکت کی امید سے' آپ ﷺ کے جسم پر پھیرتی۔ (بخاری' فضائل القرآن' باب المعوذات' مسلم' کتاب السلام' باب رقیۃ المریض بالمعوذات) جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا' تو جبرائیل علیہ السلام یہی دو سورتیں لے کر حاضر ہوئے اور فرمایا کہ ایک یہودی نے آپ ﷺ پر جادو کیا ہے' اور یہ جادو فلاں کنویں میں ہے' آپ ﷺ نے حضرت علیؓ کو بھیج کر اسے منگوایا' (یہ ایک کنگھی کے دندانوں اور بالوں کے ساتھ ایک تانت کے اندر گیارہ گرہیں پڑی ہوئی تھیں اور موم کا ایک پتلا تھا جس میں سوئیاں چبھوئی ہوئی تھیں) جبرائیل علیہ السلام کے حکم کے مطابق آپ ﷺ ان دونوں سورتوں میں سے ایک ایک آیت پڑھتے جاتے اور گرہ کھلتی جاتی اور سوئی نکلتی جاتی۔ خاتمے تک پہنچتے پہنچتے ساری گرہیں بھی کھل گئیں اور سوئیاں بھی نکل گئیں اور آپ ﷺ اس طرح صحیح ہو گئے جیسے کوئی شخص جکڑ بندی سے آزاد ہو جائے۔ (صحیح بخاری' مع فتح الباری' کتاب الطب' باب السحر' مسلم' کتاب السلام' باب السحر' والسنن) آپ ﷺ کا یہ معمول بھی تھا کہ رات کو سوتے وقت سورۂ اخلاص اور معوذتین پڑھ کر اپنی ہتھیلیوں پر پھونکتے اور پھر انہیں پورے جسم پر ملتے' پہلے سر' چہرے اور جسم کے اگلے حصے پر ہاتھ پھیرتے' اس کے بعد جہاں تک آپ ﷺ کے ہاتھ پہنچتے۔ تین مرتبہ آپ ﷺ ایسا کرتے۔ (صحیح بخاری' کتاب فضائل القرآن' باب فضل المعوذات)]

قرآن اور سائنس

(**سورۃ البقرۃ ۲**)---۱۱۷ ''موجد بے مثال آسمانوں اور زمین کا اور جب فیصلہ کرتا ہے وہ کسی کام کا تو بس حکم دیتا ہے اسے کہ ہو جا اور وہ ہو جاتا ہے۔''O

---۱۶۴ ''بیشک پیدا کرنے میں آسمانوں اور زمین کے اور ایک دوسرے کے پیچھے آنے جانے میں شب و روز کے اور کشتیوں میں جو چلتی ہیں سمندر میں وہ (چیزیں) لے کر جو نفع بخش ہیں انسانوں کے لئے اور یہ جو نازل کیا اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی پھر زندگی بخشی اس کے ذریعہ سے زمین کو مردہ ہونے کے بعد اور پھیلائی اس میں ہر طرح کی جاندار مخلوق اور ہواؤں کی گردش میں اور بادلوں میں جو تابع فرمان بنا کر رکھے گئے ہیں درمیان آسمان و زمین کے یقیناً ان سب چیزوں میں نشانیاں ہیں عقلمندوں کے لئے۔''O

(**سورۃ آل عمران ۳**)---۶ ''وہی تو ہے جو شکل و صورت بناتا ہے تمہاری ماؤں کے پیٹ میں جیسی چاہے۔ نہیں کوئی معبود سوائے اس کے وہ سب پر غالب بڑی حکمت والا ہے۔''O

(**سورۃ النساء ۴**)---۵۶ ''بیشک وہ لوگ جنہوں نے انکار کیا ماننے سے ہمارے احکام کو عنقریب جھونکیں گے ہم انہیں آگ میں جب جل جائیں گی کھالیں ان کی تو بدل دیں گے ہم ان کی کھالیں اور کھالوں سے تاکہ مزہ چکھتے رہیں عذاب کا بیشک اللہ تعالیٰ ہے سب پر غالب بڑی حکمت والا۔''O---

[آج چودہ سو سال بعد سائنس نے یہ معلوم کیا ہے کہ بدن میں سوئی چبھونے سے کھال میں درد ہوتی ہے گویا کھال خول ہے جس میں درد ہوتا ہے]

(**سورۃ الانعام ۶**)---۹۵ ''بیشک اللہ تعالیٰ ہی بیج اور گٹھلی کو پھاڑنے والا ہے۔ وہ مردہ سے زندہ کو نکالتا ہے اور زندہ سے مردہ کو نکالنے والا ہے۔ یہ ہے اللہ تعالیٰ پھر تم کدھر پھرے جا رہے ہو۔''O---۹۶ ''وہ صبح کو پھاڑ نکالنے والا ہے اور اس نے رات کو آرام کے لئے اور سورج اور چاند کو حساب کے لئے بنایا ہے اس غالب اور علم والے کی تقدیر (اندازہ) یہی ہے۔''O---۹۷ ''اور اسی نے تمہارے لئے ستارے بنائے تاکہ تم ان سے خشکی اور سمندر کے اندھیروں میں راہ پاؤ۔ ہم نے ان لوگوں کے لئے جو علم رکھتے ہیں نشان کھول کر بیان کر دیئے ہیں۔''O---۹۸ ''اور اسی نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا پھر ایک ٹھہرنے کی جگہ ہے اور ایک سونپے جانے کی جگہ۔ ہم نے سوچنے والے لوگوں کے لئے آیتیں کھول کر بیان کر دی ہیں۔''O---۹۹ ''اور اسی نے آسمان سے پانی اتارا۔ پھر ہم نے اس کے ذریعے ہر طرح کی اگنے والی شے نکالی۔ پھر اس سے سبزہ نکالا۔ جس سے ہم گتھے ہوئے دانے نکالتے ہیں اور کھجور کے گابھے سے نیچے جھکے ہوئے گچھے اور انگوروں، زیتون اور انار کے باغ ایک دوسرے سے ملتے جلتے اور الگ الگ۔ اس کے پھل کو جب وہ لگتا ہے اور اس کے پکنے کو دیکھو۔ بیشک اس میں ان لوگوں کے لئے جو ایمان رکھتے ہیں کئی نشانیاں ہیں۔''O

(**سورۃ الاعراف ۷**)---۵۴ ''بیشک تمہارا آقا اللہ تعالیٰ ہے۔ وہ جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں بنایا۔ پھر تخت پر بیٹھ گیا۔ وہ دن کو رات سے

Marfat.com

ڈھانپتا ہے جو اس کے پیچھے لپکی چلی آتی ہے اور سورج اور چاند اور ستارے اس کے حکم میں بندھے ہیں۔ سنو! بنانا اور حکم دینا اسی کا کام ہے۔ کیا برکت والا ہے اللہ تعالیٰ سارے جہان کا آقا۔" O

(سورۃ یونس ۱۰) --- ۵۔ "اسی نے سورج کو چمک اور چاند کو اجالا بنایا اور اس کی منزلیں ٹھہرادیں تا کہ تم سالوں کی گنتی اور حساب جان سکو، اللہ تعالیٰ نے ان چیزوں کو صرف حقیقت بنایا ہے اور وہ ان نشانیوں کو علم والے لوگوں کے لئے کھول کر بیان کرتا ہے۔" O --- ۳۴۔ "کہو" کیا تمہارے بنائے ہوئے شریکوں میں کوئی ہے جو پیدائش کو شروع کرتا ہے پھر اسے دہراتا ہے؟" کہہ دو" اللہ ہی پیدائش کو شروع کرتا ہے پھر اسے دہراتا ہے پھر تم کدھر الٹے جارہے ہو۔" O --- ۶۷۔ "اسی نے تمہارے لئے رات بنائی تا کہ تم اس میں آرام پاؤ اور دن دیکھنے کے لئے بنایا، اس میں ان لوگوں کے لئے جو سنتے ہیں بیشک کئی نشانیاں ہیں۔" O

(سورۃ ھود ۱۱) --- ۷۔ "اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا اور اس کا تخت حکومت پانی پر تھا تا کہ تمہیں آزمائے کہ تم میں کون زیادہ عمدہ عمل کرتا ہے اور اگر آپ کہیں کہ تم موت کے بعد اٹھائے جاؤ گے تو کافر ضرور کہہ دیں گے یہ تو محض صاف جادو ہے۔" O --- [تفسیر کے لیے باب نمبر ۲، مضمون: کائنات]

(سورۃ یوسف ۱۲) --- ۴۷۔ "یوسفؑ نے جواب دیا کہ تم سات سال تک پے درپے لگا تار حسب عادت غلہ بویا کرنا اور فصل کاٹ کر اسے بالیوں سمیت ہی رہنے دینا سوائے اپنے کھانے کی تھوڑی سی مقدار کے۔" O

(سورۃ الرعد ۱۳) --- ۳۔ "اسی نے زمین پھیلا کر بچھادی ہے اور اس میں پہاڑ اور نہریں پیدا کردی ہیں اور اس میں ہر قسم کے پھلوں کے جوڑے دوہرے دوہرے پیدا کردیئے ہیں۔ وہ رات کو دن سے چھپادیتا ہے۔ یقیناً غور وفکر کرنے والوں کے لئے اس میں بہت سی نشانیاں ہیں۔" O --- ۴۔ "اور زمین میں مختلف ٹکڑے ایک دوسرے سے لگتے لگاتے ہیں اور انگوروں کے باغات ہیں اور کھیت ہیں اور کھجوروں کے درخت ہیں، شاخ دار اور بعض ایسے ہیں جو بے شاخ ہیں سب ایک ہی پانی پلائے جاتے ہیں۔ پھر بھی ہم ایک کو ایک پر پھلوں میں برتری دیتے ہیں اس میں عقل مندوں کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں۔" O --- ۱۳۔ "گرج اس کی تسبیح وتعریف کرتی ہے اور فرشتے بھی اس کے خوف سے۔ وہی آسمان سے بجلیاں گراتا ہے اور جس پر چاہتا ہے اس پر ڈالتا ہے۔ کفار اللہ تعالیٰ کی بابت لڑ جھگڑ رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ سخت قوت والا ہے۔ [رعد وبرق کے متعلق آج کل کی تحقیق یہ ہے کہ بادلوں میں "قوت کہربائیہ موجبہ" پائی جاتی ہے اور زمین میں "کہربائیہ سالب" جو بادل زمین سے زیادہ نزدیک ہو اس میں گاہ بگاہ زمین کی "سالب کہربائیہ" سرایت کر جاتی ہے۔ پھر اس بادل کے اوپر بسا اوقات وہ بادل گزرتے ہیں جن میں "کہربائیہ موجبہ" موجود ہے۔ اور یہ قاعدہ تجربہ سے معلوم ہو چکا ہے کہ مختلف قسم کے "کہربائیہ" رکھنے والے دو جسم جب محاذی ہوں تو ہر ایک اپنے اندر دوسرے کی "کہربائیہ" کو جذب کرتا ہے تا کہ دونوں کی کہربائیہ متحد ہو جائے۔ اسی قاعدہ سے اوپر نیچے والے بادل جب ایک دوسرے کی قوت کہربائیہ کو اپنی طرف کھینچتے ہیں تو دونوں کے مل جانے سے شدید حرارت پیدا ہو جاتی ہے اور اس حرارت شدیدہ سے دونوں بادلوں کے حجم کے مناسب ایک آتشیں شعلہ اٹھتا ہے جو صاعقہ کہلاتا ہے اسی صاعقہ کی چمک اور روشنی برق کہلاتی ہے اور ہوا میں اس کے سرایت کرنے سے جو آواز نکلتی ہے وہ "رعد" ہے۔ "کہربائیہ" کا یہی آتشیں شرارہ کبھی بادلوں اور ہواؤں کو پھاڑ کر نیچے گرتا ہے جس کے نہایت عجیب وغریب افعال وآثار مشاہدہ کئے گئے ہیں۔ علاوہ اس کے کہ وہ مکانوں کو گراتا، پہاڑوں کو شق کرتا اور جانداروں کی ہلاکت کا سبب بنتا ہے۔ بعض اوقات دیکھا گیا ہے کہ اس نے نہایت احتیاط سے ایک آدمی کے بدن سے کپڑے اتار کر کسی درخت کی شاخ پر رکھ دیئے ہیں مگر پہننے والے کے جسم کو کچھ صدمہ نہیں پہنچا۔ جسے دیکھ کر خیال گزرتا ہے کہ بجلی کے اس آتشیں شعلہ میں کوئی ذی شعور اور ذی اختیار قوت غیر مرئی طریقہ سے کام کر رہی ہے۔ ہم کو ضرورت نہیں کہ اوپر بیان کئے ہوئے نظریہ کا انکار کریں۔ لیکن یہ بیان کرنے والے خود اقرار کرتے ہیں کہ "روح" کی طرح "قوت کہربائیہ" کی اصل حقیقت پر بھی اس وقت تک پردہ پڑا ہوا ہے۔ انبیاء علیہم السلام اور دوسرے ارباب کشف وشہود کا بیان یہ ہے کہ تمام نظام عالم میں ظاہری اسباب کے علاوہ باطنی اسباب کا ایک عظیم الشان سلسلہ کارفرما ہے جو کچھ ہم یہاں دیکھتے ہیں وہ صرف صورت ہے لیکن اس صورت میں جو غیر مرئی حقیقت پوشیدہ ہے اس کے ادراک تک عام لوگوں کی رسائی نہیں صرف باطنی آنکھ رکھنے والے اسے دیکھتے ہیں۔ آخر تم جو نظریات بیان کرتے ہو (مثلاً یہ ہی قوت کہربائیہ کا موجبہ سالبہ ہونا وغیرہ) اس کا علم بھی چند حکمائے طبعین کے سوا بلاواسطہ کس کو ہوتا ہے۔ کم از کم اتنا ہی وثوق انبیاء کے مشاہدات وتجربات پر کر لیا جائے تو بہت سے اختلافات مٹ سکتے ہیں۔ احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ دوسرے نوامیس طبیعہ کی طرح بادلوں اور بارشوں کے انتظامات پر بھی فرشتوں کی جماعتیں تعینات ہیں جو بادلوں کو مناسب مواقع پر پہنچاتے اور ان سے حسب ضرورت ومصلحت کام لینے کی تدبیر کرتی ہیں۔ اگر تمہارے بیان کے مواقف بادل اور زمین وغیرہ کی کہربائیہ کا مدبر کوئی غیر مرئی فرشتہ ہو تو انکار کی کون سی وجہ ہے؟ جس کو تم شرارہ کہربائیہ کہتے ہو۔ چونکہ وہ فرشتہ کے خاص تصرف سے پیدا ہوتا ہے لہٰذا اسے وحی کی زبان میں مخاریق من نار (فرشتہ کا آتشیں کوڑا) کہہ دیا گیا تو کیا قیامت ہو گئی۔ اس کی شدت اور سخت اشتعال سے جو گرج اور کڑک پیدا ہوتی ہے اگر حقیقت کا لحاظ کرتے ہوئے اسے فرشتہ کی ڈانٹ سے تعبیر فرمایا تو یہ نہایت ہی موزوں تعبیر

Marfat.com

ہے۔ بہر حال سائنس نے جس چیز کی محض صورت کو سمجھا "وحی" نے اس کی روح اور حقیقت پر مطلع کر دیا۔ کیا ضرورت ہے کہ خواہ مخواہ دونوں کو ایک دوسرے کا حریف مقابل قرار دے لیا جائے۔ (از تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانیؒ)]

(سورۃ الحجر ۱۵)---۱۶۔ "یقیناً ہم نے آسمان میں برج بنائے ہیں اور دیکھنے والوں کے لئے اسے سجا دیا گیا ہے۔" O---۱۷۔ "اور اسے ہر مردود شیطان سے محفوظ رکھا ہے۔" O---۱۸۔ "ہاں مگر جو چوری چھپے سننے کی کوشش کرے اس کے پیچھے دھکتا ہوا (کھلا شعلہ) لگتا ہے۔" O---۱۹۔ "اور زمین کو ہم نے پھیلا دیا ہے اور اس پر (اٹل) پہاڑ ڈال دیئے ہیں اور اس میں ہم نے ہر چیز ایک معین مقدار سے اگا دی ہے۔" O---۲۰۔ "اور اسی میں ہم نے تمہاری روزیاں بنا دی ہیں اور جنہیں تم روزی دینے والے نہیں۔" O

(سورۃ النحل ۱۶)---۱۲۔ "اسی نے رات دن اور سورج چاند کو تمہارے لئے تابع کر دیا ہے اور ستارے بھی اسی کے حکم کے ماتحت ہیں۔ یقیناً اس میں عقلمند لوگوں کے لئے کئی ایک نشانیاں موجود ہیں۔" O---۶۵۔ "اور اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی برسا کر اس سے زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کر دیتا ہے۔ یقیناً اس میں ان لوگوں کے لئے نشانی ہے جو سنیں۔" O---۶۶۔ "تمہارے لئے تو چوپایوں میں بھی بڑی عبرت ہے کہ ہم تمہیں اس کے پیٹ میں جو کچھ ہے اسی میں سے گوبر اور لہو کے درمیان سے خالص دودھ پلاتے ہیں جو پینے والوں کے لئے سہتا پچتا ہے۔" O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ا، مضمون: کمال قدرت]---۶۹۔ "اور ہر طرح کے میوے کھا اور اپنے رب کی آسان راہوں میں چلتی پھرتی رہ، ان کے پیٹ سے رنگ برنگ کا مشروب نکلتا ہے جس کے رنگ مختلف ہیں اور جس میں لوگوں کے لئے شفا ہے۔ غور و فکر کرنے والوں کے لئے اس میں بھی بہت بڑی نشانی ہے۔" O---[تفسیر و حدیث کے لئے باب نمبر ا، مضمون: کمال قدرت]

(سورۃ بنی اسرائیل ۱۷)---۵۰۔ "جواب دیجئے کہ تم پتھر بن جاؤ یا لوہا۔" O---۵۱۔ "یا کوئی اور ایسی خلقت جو تمہارے دلوں میں بہت ہی سخت معلوم ہو، پھر وہ پوچھیں کہ کون ہے جو دوبارہ ہماری زندگی لوٹائے؟ آپ جواب دے دیں کہ وہی اللہ تعالیٰ جس نے تمہیں اول بار پیدا کیا، اس پر وہ اپنے سر ہلا ہلا کر آپ سے دریافت کریں گے کہ اچھا یہ ہے کب؟ تو آپ جواب دے دیں کہ کیا عجب کہ وہ (ساعت) قریب ہی آن لگی ہو۔" O---[اس مقام پر قرآن کریم کا ایک اور اعجاز مشاہدہ کریں۔ کفار مکہ کا خیال تھا کہ انسان جب زمین میں دفن ہو جاتا ہے تو اس کا گوشت ذرات میں مل جاتا ہے اور پھر ہڈیاں آہستہ آہستہ بوسیدہ ہو کر ذرات میں بکھر جاتی ہیں اور انہوں نے اسی بنیاد پر سوال کیا مگر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر تم پتھر یا لوہا بن جاؤ تو بھی تم کو ضرور نئی زندگی دی جائے گی۔ اس وقت کوئی شخص یہ سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ کیا بات کہی جا رہی ہے؟ مگر دور حاضر کے سائنس دانوں نے جب تحقیق کی تو پتہ چلا کہ انسانی ہڈیوں کو اگر مخصوص درجہ حرارت میں مدت دراز تک رکھا جائے تو ان میں یہ صلاحیت ہے کہ وہ پتھر اور لوہا بن جاتی ہیں اور یہ بات قرآن کریم سینکڑوں برس قبل بیان کر رہا ہے۔ دراصل بات یہ ہے کہ ہم لوگ قرآنی اشارات پر غور و تدبر نہیں کرتے ورنہ سائنسی ایجادات کے لیے بے شمار اشارات اس کتاب مبین میں موجود ہیں۔
(از انوار القرآن صفحہ نمبر ۳۳۳۔ مؤلفہ ڈاکٹر ملک غلام مرتضیٰ)]

(سورۃ التکویر ۸۱)---۶۔ "اور جب سمندر بھڑکائے جائیں گے۔" O---[تسجیر عربی زبان میں تنور کے اندر آگ دہکانے کے لئے بولا جاتا ہے بظاہر یہ بات عجیب معلوم ہوتی ہے کہ قیامت کے روز سمندروں میں آگ بھڑک اٹھے گی۔ لیکن اگر پانی کی حقیقت لوگوں کی نگاہ میں ہو تو اس میں کوئی چیز بھی قابل تعجب محسوس نہ ہوگی۔ یہ سراسر اللہ تعالیٰ کا معجزہ ہے کہ اس نے آکسیجن اور ہائیڈروجن، دو ایسی گیسوں کو باہم ملایا جن میں سے ایک آگ بھڑکانے والی اور دوسری بھڑک اٹھنے والی ہے اور ان دونوں کی ترکیب سے پانی جیسا مادہ پیدا کیا جو آگ بجھانے والا ہے۔ اللہ کی قدرت کا ایک اشارہ اس بات کے لئے بالکل کافی ہے کہ وہ پانی کی اس ترکیب کو بدل ڈالے اور یہ دونوں گیسیں ایک دوسرے سے الگ ہو کر بھڑکنے اور بھڑکانے میں مشغول ہو جائیں جو ان کی اصل بنیادی خاصیت ہے۔ (از تفسیر ۶ تفہیم القرآن)]

(سورۃ الانفطار ۸۲)---۳۔ "اور جب سمندر بہہ نکلیں گے۔" O---[سورۃ تکویر میں فرمایا گیا ہے کہ سمندروں میں آگ بھڑکا دی جائے گی اور یہاں فرمایا گیا ہے کہ سمندروں کو پھاڑ دیا جائے گا دونوں آیتوں کو ملا کر دیکھا جائے اور یہ بات بھی نگاہ میں رکھی جائے کہ قرآن کی رو سے قیامت کے روز ایک ایسا زبردست زلزلہ آئے گا جو کسی علاقے تک محدود نہ ہوگا بلکہ پوری زمین بیک وقت ہلا دی جائے گی، تو سمندروں کے پھٹنے اور ان میں آگ بھڑک اٹھنے کی کیفیت ہماری سمجھ میں آتی ہے کہ پہلے اس عظیم زلزلے کی وجہ سے سمندروں کی تہ پھٹ جائے گی اور ان کا پانی زمین کے اس اندرونی حصے میں اترنے لگا گا جہاں ہر وقت ایک بے انتہا گرم لاوا کھولتا رہتا ہے پھر اس لاوے تک پہنچ کر پانی اپنے ان دو ابتدائی اجزاء کی شکل میں تحلیل ہو جائے گا جن میں سے ایک، یعنی آکسیجن جلانے والی، اور دوسری یعنی ہائیڈروجن بھڑک اٹھنے والی ہے، اور یوں تحلیل اور آتش افروزی کا ایک ایسا مسلسل ردعمل (Chain reaction) شروع ہو جائے گا جس سے دنیا کے تمام سمندروں میں آگ لگ جائے گی۔ یہ ہمارا قیاس ہے، باقی صحیح علم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں ہے۔ (از تفسیر ا تفہیم القرآن)]

●●●

Marfat.com

باب نمبر ٦:

دُنیا

دُنیا

(سورۃ البقرۃ ۲) ---۲۰۰۔ ''سو کچھ لوگ تو ایسے ہیں جو کہتے ہیں- اے ہمارے رب! دے ہمیں دُنیا ہی میں (سب کچھ) اور نہیں ایسے شخص کے لئے آخرت میں کوئی حصہ۔'' O---۲۰۴۔ ''اور انسانوں میں سے کوئی تو (ایسا) ہے کہ پسند آتی ہیں تم کو اس کی باتیں دُنیاوی زندگی کے اعتبار سے اور گواہ ٹھہراتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کو اس پر جو اس کے دل میں ہے حالانکہ وہ سخت جھگڑالو ہے۔'' O---۲۰۵۔ ''اور جب جاتا ہے (تمہارے پاس سے) تو دوڑ دھوپ کرتا ہے زمین میں کہ فساد پھیلائے اس میں اور تباہ و برباد کرے کھیتی کو اور نسل کو حالانکہ اللہ تعالیٰ نہیں پسند کرتا فساد کو۔'' O---۲۰۶۔ ''اور جب کہا جاتا ہے اس سے کہ ڈر و اللہ تعالیٰ سے تو آمادہ کرتا ہے اس کو غرورِ نفس گناہ پر سو کافی ہے اس کے لئے جہنم اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔'' O---[آیات ۲۰۴ تا ۲۰۶ ایک منافق جو بڑا فصیح و بلیغ تھا جب حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا تو نہایت اخلاص و محبت سے اسلام ظاہر کرتا اور جب چلا جاتا تو کسی کھیتی کو جلاتا اور کسی کے جانوروں کے پیر کاٹ ڈالتا اور فساد برپا کرتا اس طرح دین کے بدلے دُنیا لیتا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۲۰۷۔ ''اور انسانوں میں سے ہی کوئی ایسا بھی ہے جو کھپا دیتا ہے اپنی جان اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی میں اور اللہ تعالیٰ بہت ہی مہربان ہے اپنے بندوں پر۔'' O---[یہ آیت حضرت صہیب رومیؓ کے حق میں ہے کہ آپؓ ہجرت کر کے مدینہ منورہ چلے تو مشرکین نے گھیر لیا- آپؓ نے مشرکین سے کہا کہ میرا گھر اور مال لے لو مگر مجھے مدینہ ہجرت سے نہ روکو اس طرح انہوں نے جانے دیا اور آپ حضور ﷺ کی خدمت میں مدینہ منورہ پہنچے اس طرح انہوں نے دُنیا دے کر دین خریدا۔ (تفسیر از قرآن علامہ شبیر احمد عثمانیؒ)]

(سورۃ آلِ عمران ۳) ---۱۴۔ ''خوشنما بنا دی گئی ہے لوگوں کے لئے محبت ان رغبتوں کی جو انہیں ہیں عورتوں سے اور اولاد سے- بڑے بڑے ڈھیروں سے سونے چاندی کے، منتخب گھوڑوں سے مال مویشی سے اور کھیت کھلیانوں سے (لیکن) یہ سب ساز و سامان ہے دُنیاوی زندگی کا اور اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے بہترین ٹھکانہ۔'' O---۱۵۔ ''کہو کیا میں بتاؤں تم کو وہ چیز جو زیادہ بہتر ہے تمہاری ان چیزوں سے- ان لوگوں کے لئے جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا- ان کے رب کے پاس جنتیں ہیں ایسی کہ بہہ رہی ہیں ان کے نیچے نہریں- رہیں گے وہ ہمیشہ ان میں اور بیویاں ہیں پاکیزہ اور خوشنودی اللہ تعالیٰ کی اور اللہ تعالیٰ ہر وقت دیکھ رہا ہے اپنے بندوں کو۔'' O

(سورۃ الانعام ٦) ---۲۹۔ ''اور وہ کہتے ہیں ہماری دُنیاوی زندگی ہی ہے جو کچھ ہے اور ہم اٹھائے نہیں جائیں گے۔'' O---۳۰۔ ''لیکن اگر تو دیکھے جب وہ اپنے رب کے سامنے ٹھہرائے جائیں گے وہ کہے گا ''کیا یہ برحق نہیں؟'' وہ کہیں گے ہاں ضرور! ہمارے رب کی قسم! وہ کہے گا تو اب عذاب کا مزا چکھو کہ تم انکار کرتے تھے۔'' O

(سورۃ یونس ۱۰) ---٦۹۔ ''کہو! جو لوگ اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھوٹ گھڑتے ہیں وہ کامیاب نہیں ہوں گے- (۷۰) یہ ساز و سامان دُنیا ہی میں ہے پھر ہماری طرف ہی ان کی واپسی ہوگی- پھر ہم ان کے کفر کے سبب انہیں سخت عذاب کا مزا چکھائیں گے۔'' O

(سورۃ ھود ۱۱) ---۱۵۔ ''جو کوئی دُنیا کی زندگی اور اس کی زینت چاہتا ہے انہیں ہم یہیں ان کے عمل پورے کر دیتے ہیں اور انہیں یہاں کم نہیں دیا جاتا۔'' O---۱٦۔ ''یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے آخرت میں آگ کے سوا کچھ نہیں اور جو کچھ انہوں نے یہاں بنایا اکارت ہوا اور جو کیا وہ بے کار گیا۔'' O---۲۰۔ ''وہ زمین میں (خداوند کریم کو) عاجز نہیں کر سکتے تھے- اور نہ اللہ تعالیٰ کے سوا ان کا کوئی دوست تھا- ان کا عذاب دگنا کیا جائے گا- وہ سننے کے قابل نہیں تھے اور وہ دیکھتے بھی نہیں تھے۔'' O---٦۰۔ ''اور ان کے پیچھے اس دُنیا میں اور روزِ قیامت کو لعنت لگا دی گئی- سنو! عاد نے اپنے رب کا انکار کیا- سنو! دور دفع ہوئی عاد قوم ھود۔'' O---٦۷۔ ''اور ظالموں کو ایک چنگھاڑ نے آپکڑا- سو وہ اپنے گھروں میں یوں اوندھے پڑے رہ گئے۔'' O---٦۸۔ ''گویا وہ کبھی وہاں بسے ہی نہ تھے- سنو! ثمود نے اپنے رب کا انکار کیا سنو! دور دفع ہوئے ثمود۔'' O

(سورۃ الرعد ۱۳) ---۲٦۔ ''اللہ تعالیٰ جس کی روزی چاہتا ہے بڑھاتا ہے اور گھٹاتا ہے- یہ تو دُنیا کی زندگی میں مست ہو گئے- حالانکہ دُنیا آخرت کے مقابلے میں نہایت (حقیر) پونجی ہے۔'' O---[حدیث مبارک میں آتا ہے کہ ☆ ''دُنیا کی حیثیت آخرت کے مقابلے میں اس طرح ہے جیسے کوئی شخص اپنی

Marfat.com

انگلی سمندر میں ڈال کر نکالے تو دیکھے سمندر کے پانی کے مقابلے میں اس کی انگلی میں کتنا پانی آیا ہے؟" دوسری حدیث میں ہے کہ ☆"حضور ﷺ کا گزر بکری کے ایک مردہ بچے کے پاس سے ہوا تو اسے دیکھ کر آپ ﷺ نے فرمایا - اللہ کی قسم دُنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ حقیر ہے جتنا یہ مردہ اپنے مالکوں کے نزدیک اس وقت حقیر تھا جب انہوں نے اسے پھینکا -" (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ بنی اسرائیل ۱۷**)---۱۸۔"جس کا ارادہ صرف اس جلدی والی دُنیا (فوری فائدہ) کا ہی ہو اسے ہم یہاں جس قدر جس کے لیے چاہیں سردست دیتے ہیں بالآخر اس کے لیے ہم جہنم مقرر کر دیتے ہیں جہاں وہ برے حالوں دھتکارا ہوا داخل ہوگا۔" O---[یعنی دُنیا کے ہر طالب کو دُنیا نہیں ملتی صرف اسی کو ملتی ہے جس کو ہم چاہیں پھر اس کو بھی اتنی دُنیا نہیں ملتی جتنی وہ چاہتا ہے بلکہ اتنی ہی ملتی ہے جتنی ہم اس کے لیے فیصلہ کریں - لیکن اس دُنیا طلبی کا نتیجہ جہنم کا دائمی عذاب اور اس کی رسوائی ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ مریم ۱۹**)---۷۳۔"جب ان کے سامنے ہماری روشن آیتیں تلاوت کی جاتی ہیں تو کافر مسلمانوں سے کہتے ہیں بتاؤ ہم تم دونوں جماعتوں میں سے کس کا مرتبہ زیادہ ہے؟ اور کس کی مجلس شاندار ہے۔" O---۷۴۔"ہم تو ان سے پہلے بہت سی جماعتوں کو غارت کر چکے ہیں جو ساز و سامان اور نام و نمود میں ان سے بڑھ چڑھ کر تھیں۔" O---۷۵۔"کہہ دیجیے! جو گمراہی میں ہوتا اللہ رحمٰن اس کو خوب لمبی مہلت دیتا ہے یہاں تک کہ وہ ان چیزوں کو دیکھ لیں جن کا وعدہ کیے جاتے ہیں یعنی عذاب یا قیامت کو اس وقت ان کو صحیح طور پر معلوم ہو جائے گا کہ کون برے مرتبے والا اور کس کا جتھا کمزور ہے۔" O---[علاوہ ازیں یہ چیزیں گمراہوں اور کافروں کو مہلت کے طور پر بھی ملتی ہیں اس لئے یہ کوئی معیار نہیں - اصل اچھے بُرے کا پتہ تو اس وقت چلے گا جب مہلت عمل ختم ہو جائے گی اور اللہ کا عذاب انہیں آگھیرے گا یا قیامت برپا ہو جائے گی۔ لیکن اس وقت کا علم کوئی فائدہ نہیں دے گا کیونکہ وہاں ازالے اور تدارک کی کوئی صورت نہیں ہوگی۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الحج ۲۲**)---۹۔"جو اپنی پہلو موڑنے والا بن کر اس لیے کہ اللہ کی راہ سے بہکا دے اُسے دنیا میں بھی رسوائی ہوگی اور قیامت کے دن بھی ہم جہنم میں جلنے کا عذاب چکھائیں گے۔" O---۱۱۔"بعض لوگ ایسے بھی ہیں کہ ایک کنارے پر (کھڑے) ہو کر اللہ کی عبادت کرتے ہیں - اگر کوئی نفع مل گیا تو دلچسپی لینے لگتے ہیں اور اگر کوئی آفت آ گئی تو اسی وقت منہ پھیر لیتے ہیں انہوں نے دونوں جہان کا نقصان اٹھالیا - واقعی یہ کھلا نقصان ہے۔" O---۱۵۔"جس کا یہ خیال ہو کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی مدد دونوں جہان میں نہ کرے گا وہ اونچائی پر ایک رسہ باندھ کر (اپنے حلق میں پھندا ڈال کر اپنا گلا گھونٹ لے) پھر دیکھ لے کہ اس کی چالاکیوں سے وہ بات ہٹ جاتی ہے جو اسے تڑپا رہی ہے۔" O

(**سورۃ العنکبوت ۲۹**)---۲۷۔"اور ہم نے انہیں (ابراہیم کو) اسحاق و یعقوب (علیہما السلام) عطا کیے اور ہم نے نبوت اور کتاب ان کی اولاد میں ہی کر دی اور ہم نے دنیا میں بھی اسے ثواب دیا اور آخرت میں تو وہ صالح لوگوں میں سے ہے۔" O---۲۸۔"اور حضرت لوط (علیہ السلام) کا بھی ذکر کرو جب کہ انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا کہ تم تو اس بدکاری پر اتر آئے ہو جسے تم سے پہلے دنیا بھر میں سے کسی نے نہیں کیا۔" O

(**سورۃ لقمان ۳۱**)---۲۴۔"ہم انہیں کو کچھ یونہی سا فائدہ دے دیں لیکن (بالآخر) ہم انہیں نہایت بیچارگی کی حالت میں سخت عذاب کی طرف ہنکا لے جائیں گے۔" O---[یعنی دنیا میں آخر کب تک رہیں گے اور اس کی لذتوں اور نعمتوں سے کہاں تک شادکام ہوں گے؟ یہ دنیا اور اس کی لذتیں تو چند روزہ ہیں اس کے بعد ان کے لیے سخت عذاب ہی عذاب ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۳۳۔"لوگو! اپنے رب سے ڈرو اور اس دن کا خوف کرو جس دن باپ اپنے بیٹے کو کوئی نفع نہ پہنچا سکے گا اور نہ بیٹا اپنے باپ کا ذرا سا بھی نفع کرنے والا ہوگا (یاد رکھو) اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے (دیکھو) دنیا کی زندگی دھوکے میں نہ ڈالے اور نہ دھوکے باز (شیطان) تمہیں دھوکے میں ڈال دے۔" O

(**سورۃ الاحزاب ۳۳**)---۵۷۔"جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کی پھٹکار ہے اور ان کے لیے نہایت رسوا کن عذاب ہے۔" O

(**سورۃ المؤمن ۴۰**)---۳۹۔"اے میری قوم! یہ حیات دنیا متاع فانی ہے (یقین مانو کہ قرار) اور ہمیشگی کا گھر تو آخرت ہی ہے۔" O

(**سورۃ القیمۃ ۷۵**)---۲۰۔"نہیں نہیں تم جلدی ملنے والی (دنیا) کی محبت رکھتے ہو۔" O---۲۱۔"اور آخرت کو چھوڑ بیٹھے ہو۔" O---[عقیدہ قیامت سے ان کے بدکنے اور براہ فروختہ ہونے کی حقیقی وجہ کو پھر دہرایا جا رہا ہے کہ تم دُنیائے فانی کی لذت میں مگن ہو ان سے تمہاری وابستگی عشق کا درجہ حاصل کر چکی ہے اور اس اندھی محبت نے تم کو یوم آخرت سے بالکل غافل کر دیا ہے۔ (از تفسیر ضیاء القرآن)]

(سورۃ الدھر ۷۶)---۲۷۔"بیشک یہ لوگ جلدی ملنے والی (دُنیا) کو چاہتے ہیں اور اپنے پیچھے ایک بڑے بھاری دن کو چھوڑ دیتے ہیں۔" O---[یعنی یہ کفار قریش جس وجہ سے اخلاق اور عقائد کی گمراہیوں پر مصر ہیں اور جس بنا پر آپ کی دعوت حق کے لئے ان کے کان بہرے ہو گئے ہیں وہ دراصل ان کی دُنیا

Marfat.com

برتی اور آخرت سے بے فکری و بے نیازی ہے اس لئے ایک سچے خدا پرست انسان کا راستہ ان کے راستے سے اتنا الگ ہے کہ دونوں کے درمیان کسی مصالحت کے برتے سے کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ (از تفسیر ۱۳ تفہیم القرآن)]

زندگی، دُنیاوی زندگی

(سورۃ البقرۃ ۲) ---۲۸۔ ''کیسے کفر کا رویہ اختیار کرتے ہو تم اللہ کے ساتھ حالانکہ تھے تم بے جان پھر زندگی عطا کی اس نے تمہیں پھر وہی موت دے گا تمہیں، پھر وہی زندہ کرے گا تمہیں، پھر اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے تم۔'' O---[آیت میں دو موتوں اور دو زندگیوں کا تذکرہ ہے۔ پہلی موت سے مراد عدم (نیست یعنی نہ ہونا) ہے اور پہلی زندگی ماں کے پیٹ سے نکل کر موت سے ہمکنار ہونے تک ہے۔ پھر موت آجائے گی اور پھر آخرت کی زندگی دوسری زندگی ہوگی، جس کا انکار کفار اور منکرین قیامت کرتے ہیں۔ شوکانی نے بعض علماء کی رائے ذکر کی ہے کہ قبر کی زندگی (کما ھی) دنیوی زندگی میں ہی شامل ہوگی۔ صحیح یہ ہے کہ برزخ کی زندگی، حیات آخرت کا پیش خیمہ اور اس کا سرنامہ ہے، اس لئے اس کا تعلق آخرت کی زندگی سے ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۲۰۴۔ ''اور انسانوں میں سے کوئی تو (ایسا) ہے کہ پسند آتی ہیں تم کو اس کی باتیں دُنیاوی زندگی کے اعتبار سے اور گواہ ٹھہراتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کو اس پر جو اس کے دل میں ہے حالانکہ وہ سخت جھگڑالو ہے۔'' O---۲۰۵۔ ''اور جب جاتا ہے (تمہارے پاس سے) تو دوڑ دھوپ کرتا ہے زمین میں کہ فساد پھیلائے اس میں اور تباہ و برباد کرے کھیتی کو اور نسل کو حالانکہ اللہ تعالیٰ نہیں پسند کرتا فساد کو۔'' O---۲۰۶۔ ''اور جب کہا جاتا ہے اس سے کہ ڈرو اللہ تعالیٰ سے آمادہ کرتا ہے اس کو غرور نفس گناہ پر سو کافی ہے اس کے لئے جہنم اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔'' O---[آیات ۲۰۴ تا ۲۰۶ ایک منافق جو بڑا فصیح و بلیغ تھا جب حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا تو نہایت اخلاص و محبت سے اسلام ظاہر کرتا اور جب چلا جاتا تو کسی کھیتی کو جلاتا اور کسی کے جانوروں کے پیر کاٹ ڈالتا اور فساد برپا کرتا اس طرح دین کے بدلے دُنیا لیتا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۲۱۲۔ ''خوشنما بنا دیا گیا ہے ان لوگوں کے لئے جنہوں نے کفر اختیار کیا دُنیاوی زندگی کو اور مذاق اڑاتے ہیں یہ ان لوگوں کا جو ایمان والے ہیں اور وہ لوگ جو متقی ہیں برتر ہوں گے ان سے قیامت کے دن۔ رہا دُنیا کا رزق تو اللہ تعالیٰ رزق دیتا ہے جسے چاہے بے حساب۔'' O

(سورۃ آل عمران ۳) ---۱۴۔ ''خوشنما بنا دی گئی ہے لوگوں کے لئے محبت ان رغبتوں کی جو انہیں ہے عورتوں سے اور اولاد سے۔ بڑے بڑے ڈھیروں سے سونے چاندی کے، منتخب گھوڑوں سے مال مویشی سے اور کھیت کھلیانوں سے (لیکن) یہ سب ساز و سامان ہے دُنیاوی زندگی کا اور اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے بہترین ٹھکانہ۔'' O---۱۵۔ ''کہو کیا میں بتاؤں تم کو وہ چیز جو زیادہ بہتر ہے تمہاری ان چیزوں سے۔ ان لوگوں کے لئے جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا۔ ان کے رب کے پاس جنتیں ہیں ایسی کہ بہہ رہی ہیں ان کے نیچے نہریں۔ رہیں گے وہ ہمیشہ ان میں اور بیویاں ہیں پاکیزہ اور خوشنودی اللہ تعالیٰ کی اور اللہ تعالیٰ ہر وقت دیکھ رہا ہے اپنے بندوں کو۔'' O---۱۱۷۔ ''مثال اس کی جو خرچ کرتے ہیں یہ لوگ اس دُنیاوی زندگی میں اس ہوا کی سی ہے جس میں ہو سخت سردی جو چلے کھیتی پر، ایسے لوگوں کی جنہوں نے ظلم کیا ہو اپنی جانوں پر اور برباد کردے وہ اس کھیتی کو اور نہیں کیا ظلم ان پر اللہ نے بلکہ وہ تو خود اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں۔'' O ---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۱۴، مضمون: مسلم اور کافر میں فرق] ---۱۸۵۔ ''ہر جان کو چکھنا ہے مزا موت کا۔ اور بس دیئے جائیں گے تم کو پورے اجر تمہارے (اعمال کے) روز قیامت۔ پس جو بچا لیا گیا آگ سے اور داخل کر دیا گیا جنت میں تو بے شک کامیاب ہو گیا وہ اور نہیں ہے دُنیاوی زندگی مگر محض سامان دھوکے کا۔'' O---[اس آیت میں ایک تو اس اہل حقیقت کا بیان ہے کہ موت سے کسی کو مفر نہیں۔ دوسرا یہ کہ دُنیا میں جس نے اچھا یا برا جو کچھ کیا ہوگا اس کو اس کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔ تیسرا کامیابی کا معیار بتلایا گیا ہے کہ کامیاب اصل میں وہ ہے جس نے دُنیا میں رہ کر اپنے رب کو راضی کر لیا جس کے نتیجے میں وہ جہنم سے دور اور جنت میں داخل کر دیا گیا۔ چوتھا یہ کہ دُنیا کی زندگی کا سامان فریب ہے جو اس سے دامن بچا کر نکل گیا وہ خوش نصیب اور جو اس کے فریب میں پھنس گیا وہ ناکام و نامراد ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ النساء ۴) ---۷۴۔ ''پس چاہیے کہ وہ لوگ جو آخرت کے عوض دُنیاوی زندگی کو بیچتے ہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑیں اور جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑے گا پھر مارا جائے گا یا غالب آجائے گا ہم اسے بڑا اجر دیں گے۔'' O

(سورۃ الانعام ۶) ---۲۹۔ ''اور وہ کہتے ہیں ہماری دُنیاوی زندگی ہی ہے جو کچھ ہے اور ہم اٹھائے نہیں جائیں گے۔'' O---۳۰۔ ''لیکن اگر تو دیکھے جب وہ اپنے رب کے سامنے ٹھہرائے جائیں گے وہ کہے گا، کیا یہ برحق نہیں؟ وہ کہیں گے ہاں ضرور ہمارے رب کی قسم! وہ کہے گا تو اب عذاب کا مزا چکھو کہ تم انکار کرتے تھے۔'' O---۳۲۔ ''اور دُنیا کی زندگی تو محض کھیل اور تماشا ہے اور پچھلا گھر ہی ان لوگوں کے لئے بہتر ہے جو خوف خدا کرتے ہیں کیا تم

Marfat.com

سمجھو گے نہیں۔'' O ---۷۰۔ ''اور ان لوگوں کو چھوڑ دے جنہوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنا رکھا ہے اور دُنیا کی زندگی نے انہیں دھوکے میں ڈال رکھا ہے۔ مگر اس (قرآن) کے ذریعے سے نصیحت کرتا رہ تا کہ کوئی جان اس کے سبب جو اس نے کمایا ہلاکت میں نہ ڈال دی جائے۔ جب اللہ تعالیٰ کے سوا اس کا کوئی دوست نہ ہوگا نہ سفارش کرنے والا اور اگر وہ ہر طرح کا معاوضہ بھی دے گا تو اس سے نہ لیا جائے گا۔ یہی وہ لوگ ہیں جو اپنی کمائی کے عوض ہلاک کیے گئے ہیں۔ ان کے لئے ان کے کفر کے سبب کھولتا ہوا پانی اور دردناک عذاب ہوگا۔'' O

(سورۃ الاعراف ۷) ---۳۲۔ ''کہو کس نے اللہ تعالیٰ کی آرائش کو جو اس نے اپنے بندوں کے لئے پیدا کی ہے اور رزق کی پاکیزہ چیزوں کو حرام کیا ہے؟ کہو وہ اس دُنیا میں ایمان والوں کے لئے ہیں اور روز قیامت کو خالص انہی کی ہوں گی۔ اس طرح ہم ان لوگوں کے لئے جو علم رکھتے ہیں آیتوں کو کھول کر بیان کرتے ہیں۔'' O ---۱۶۹۔ ''پھر ان کے بعد ایسے جانشین آئے جو کتاب خدا کے وارث ہوئے۔ وہ اس دُنیا کا مال متاع لے لیتے اور کہتے۔ ہم بخشے جائیں گے۔ لیکن اگر ان کے پاس اس طرح کا اور مال آ جاتا تو وہ بھی لے لیتے۔ کیا ان سے کتاب خدا کا وہ عہد نہیں لیا گیا تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے متعلق حق بات کے سوا کچھ نہ کہیں گے اور انہوں نے جو اس میں تھا پڑھ لیا تھا اور آخرت کا گھر ان لوگوں کے لئے جو خدا سے ڈرتے ہیں بہتر ہے۔ کیا تم سمجھو گے نہیں۔'' O

(سورۃ الانفال ۸) ---۲۴۔ ''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کا حکم مانو جب وہ تمہیں اس بات کی طرف بلائے جو تمہیں زندگی بخشتی ہے۔ اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ آدمی اور اس کے دل کے درمیان حائل ہے اور یہ کہ اسی کی طرف تم اکٹھے کیے جاؤ گے۔'' O

(سورۃ التوبہ ۹) ---۳۸۔ ''اے ایمان والو! تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ جب تمہیں کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلو تو تم زمین کی طرف گر جاتے ہو؟ کیا تم آخرت کے مقابلے میں دُنیا کی زندگی پر خوش ہو گئے ہو؟ مگر دُنیا کی زندگی کا سامان تو آخرت کے مقابلے میں بہت کم ہے۔'' O ---۵۵۔ ''ہاں! ان کے مال اور ان کی اولاد تجھے حیران نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ تو صرف یہ چاہتا ہے کہ ان کے ذریعے سے انہیں دُنیا کی زندگی میں عذاب دے اور ان کی جانیں نکلیں اور وہ کافر ہوں۔'' O ---۱۱۶۔ ''آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ تعالیٰ ہی کی ہے۔ وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا تمہارا کوئی دوست اور مددگار نہیں۔'' O

(سورۃ یونس ۱۰) ---۷۔ ''ہاں! جو لوگ ہمیں ملنے کی توقع نہیں رکھتے اور دُنیا کی زندگی پر خوش ہیں اور اس پر تسلی پاتے ہیں اور جو لوگ ہماری نشانیوں سے بے خبر ہیں۔'' O ---۸۔ ''ان کا ٹھکانہ اس کے بدلے میں جو وہ کماتے ہیں آگ ہوگا۔'' O ---۲۲۔ ''وہی تمہیں خشکی اور سمندر میں پھراتا ہے یہاں تک کہ جب تم کشتیوں میں ہوتے ہو اور وہ لوگوں کو خوشگوار ہوا کے ساتھ لئے پھرتی ہیں اور وہ اس پر خوش ہوتے ہیں کہ انہیں تند ہوا آ لیتی ہے اور ان پر ہر جگہ سے لہریں آ پہنچتی ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ وہ گھر گئے ہیں، وہ اللہ کی بندگی کو اس کے لئے خالص کر کے پکارتے ہیں ''اگر تو نے ہمیں اس سے بچا لیا تو ہم ضرور شکر گزاروں میں ہوں گے۔'' O --- [تفسیر کے لئے باب نمبر ۱، مضمون: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی جائے پناہ نہیں] ---۲۳۔ ''پھر جب وہ انہیں بچا لیتا ہے تو وہ زمین پر ناحق سرکشی کرنے لگتے ہیں۔ اے لوگو! تمہاری سرکشی تمہارے اپنے خلاف ہے۔ یہ دُنیاوی زندگی کا سامان ہے۔ پھر تمہاری واپسی ہماری طرف ہی ہوگی۔ اور ہم تمہیں بتائیں گے جو تم کیا کرتے تھے۔'' O ---۲۴۔ ''دُنیاوی زندگی کی مثال تو ایسی ہے جیسے پانی۔ جسے ہم آسمان سے اتارتے ہیں۔ پھر اس سے زمین کا سبزہ جسے انسان اور چوپائے کھاتے ہیں رل مل جاتا ہے۔ یہاں تک کہ جب زمین اپنا سنگھار کر لیتی ہے اور خوش نما ہو جاتی ہے اور اس کے مالک سمجھتے ہیں کہ وہ ان پر قدرت رکھتے ہیں تو ہمارا حکم رات یا دن کو آ پہنچتا ہے اور ہم اسے کٹی ہوئی کھیتی بنا دیتے ہیں گویا کل وہاں کچھ تھا ہی نہیں۔ اس طرح ہم ان لوگوں کے لئے جو غور و فکر کرتے ہیں نشانیاں کھول کر بیان کرتے ہیں۔'' O ---۵۶۔ ''وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور اسی کی طرف تم واپس کیے جاؤ گے۔'' O ---۶۳۔ ''وہ جو ایمان لائے اور خدا سے ڈرتے رہے۔ (۶۴) ان کے لئے دُنیا کی زندگی میں بھی خوشخبری ہے اور آخرت میں بھی۔ اللہ تعالیٰ کی باتوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوا کرتی۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔'' O ---۶۹۔ ''کہو! جو لوگ اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھوٹ گھڑتے ہیں وہ کامیاب نہیں ہوں گے۔'' O ---۷۰۔ ''یہ ساز و سامان دُنیا ہی میں ہے پھر ہماری طرف ہی ان کی واپسی ہوگی۔ پھر ہم ان کے کفر کے سبب انہیں سخت عذاب کا مزا چکھائیں گے۔'' O ---۸۸۔ ''اور موسیٰؑ نے کہا۔ ہمارے رب! تو نے فرعون اور اس کے سرداروں کو اس دُنیا کی زندگی میں مال اور زینت دی ہے۔ ہمارے رب! اس لئے کہ وہ تیری راہ سے ہٹائیں۔ ہمارے رب! ان کے مال برباد کر دے اور ان کے دل سخت کر دے کہ وہ ایمان نہ لائیں جب تک دردناک عذاب کو دیکھ نہ لیں۔'' O ---۸۹۔ ''اس نے کہا۔ تمہاری (دو کی) دُعا قبول کر لی گئی ہے سو تم قائم رہو اور ان لوگوں کی راہ پر نہ چلنا جو علم نہیں رکھتے۔'' O

(سورۃ ھود ۱۱) ---۱۵۔ ''جو کوئی دُنیا کی زندگی اور اس کی زینت چاہتا ہے انہیں ہم یہیں ان کے عمل پورے کر دیتے ہیں اور انہیں یہاں کم نہیں دیا جاتا۔'' O ---۱۶۔ ''یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے آخرت میں آگ کے سوا کچھ نہیں اور جو کچھ انہوں نے یہاں بنایا اکارت ہوا اور جو کیا بیکار گیا۔'' O

(سورۃ الرعد ۱۳) ---۲۶۔ ''اللہ تعالیٰ جس کی روزی چاہتا ہے بڑھاتا ہے اور گھٹاتا ہے۔ یہ تو دُنیا کی زندگی میں مست ہو گئے۔ حالانکہ دُنیا آخرت کے

Marfat.com

بلے میں نہایت (حقیر) پونجی ہے۔'' ○ ---[حدیث مبارک میں آتا ہے کہ ☆ دُنیا کی حیثیت آخرت کے مقابلے میں اس طرح ہے جیسے کوئی شخص اپنی انگلی سمندر میں ڈال کر نکال لے۔ تو دیکھے سمندر کے پانی کے مقابلے میں اس کی انگلی میں کتنا پانی آیا ہے ایک دوسری حدیث مبارک میں ہے کہ ☆ رسول اللہ ﷺ کا گزر بکری کے ایک مردہ بچے کے پاس سے ہوا۔ تو اسے دیکھ کر آپ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ کی قسم دُنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ حقیر ہے جتنا یہ مردہ اپنے مالکوں کے نزدیک اس وقت حقیر تھا جب انہوں نے اسے پھینکا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۳۴۔ ''ان کے لئے (پچھلی آیت کے مطابق گمراہوں کے لئے) دُنیا کی زندگی میں بھی عذاب ہے اور آخرت کا عذاب تو بہت ہی زیادہ سخت ہے۔ انہیں اللہ تعالیٰ کے غضب سے بچانے والا کوئی بھی نہیں۔'' ○

سورۃ ابراہیم ۱۴)---۳۔ ''جو آخرت کے مقابلے میں دنیوی زندگی کو پسند رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکتے ہیں اور اس میں ٹیڑھ پن پیدا کرنا چاہتے ہیں یہی لوگ پرلے درجے کی گمراہی میں ہیں۔'' ○---۱۸۔ ''ان لوگوں کی مثال جنہوں نے اپنے پالنے والے سے کفر کیا، ان کے اعمال مثل اس راکھ کے ہیں جس پر تیز ہوا آندھی والے دن چلے۔ جو بھی انہوں نے کیا اس میں سے کسی چیز پر قادر نہ ہوں گے، یہی دور کی گمراہی ہے۔'' ○ [قیامت والے دن کافروں کے عملوں کا بھی یہی حال ہوگا کہ اس کا کوئی اجر و ثواب انہیں نہیں ملے گا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

سورۃ الحجر ۱۵)---۲۳۔ ''ہم ہی جلاتے اور مارتے ہیں اور ہم ہی (بالآخر) وارث ہیں۔'' ○

سورۃ النحل ۱۶)---۹۷۔ ''جو شخص نیک عمل کرے مرد ہو یا عورت لیکن با ایمان ہو تو ہم اسے یقیناً نہایت بہتر زندگی عطا فرمائیں گے۔ اور ان کے نیک اعمال کا بہتر بدلہ بھی انہیں ضرور ضرور دیں گے۔'' ○---[حیات طیبہ (بہتر زندگی) سے مراد دُنیا کی زندگی ہے۔ اس لیے کہ آخرت کی زندگی کا ذکر اگلے جملے میں ہے اور مطلب یہ ہے کہ ایک مومن باکردار کو صالحانہ اور متقیانہ زندگی گزارنے اور اللہ کی عبادت و اطاعت اور زہد و قناعت میں جو لذت و حلاوت محسوس ہوتی ہے وہ ایک کافر اور نافرمان کو دُنیا بھر کی آسائشوں اور سہولتوں کے باوجود میسر نہیں آتی بلکہ وہ ایک گونہ قلق و اضطراب کا شکار رہتا ہے۔ ''جس نے میری یاد سے اعراض کیا اس کا گزران تنگی والا ہوگا۔'' طٰہٰ: ۱۲۴ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۰۷۔ ''یہ اس لئے کہ انہوں نے دُنیا کی زندگی کو آخرت سے زیادہ محبوب رکھا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ کافر لوگوں کو راہ راست نہیں دکھاتا۔'' ○

سورۃ بنی اسرائیل ۱۷)---۱۸۔ ''جس کا ارادہ صرف اس جلدی والی دُنیا (فوری فائدہ) کا ہی ہو اسے ہم یہاں جس قدر جس کے لیے چاہیں سردست دیتے ہیں بالآخر اس کے لیے ہم جہنم مقرر کر دیتے ہیں جہاں وہ برے حالوں دھتکارا ہوا داخل ہوگا۔'' ○---[یعنی دُنیا کے ہر طالب کو دُنیا نہیں ملتی صرف اسی کو ملتی ہے جس کو ہم چاہیں پھر اس کو بھی اتنی دُنیا نہیں ملتی جتنی وہ چاہتا ہے بلکہ اتنی ہی ملتی ہے جتنی ہم اس کے لیے فیصلہ کریں۔ لیکن اس دُنیا طلبی کا نتیجہ جہنم کا عذاب اور اس کی رسوائی ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۵۲۔ ''جس دن وہ تمہیں بلائے گا تم اس کی تعریف کرتے ہوئے تعمیل ارشاد کرو گے اور گمان کرو گے کہ تمہارا رہنا بہت ہی تھوڑا ہے۔'' ○---[وہاں یہ دُنیا کی زندگی بالکل تھوڑی معلوم ہوگی۔ ''جب قیامت کو دیکھ لیں گے تو دُنیا کی زندگی انہیں ایسے لگے گی گویا اس میں ایک شام یا ایک صبح رہے ہیں۔'' النازعات: ۴۶۔ اسی مضمون کو دیگر مقامات میں بھی بیان کیا گیا ہے۔ مثلاً سورۃ طٰہٰ ۱۰۲، ۱۰۴، الروم ۵۵، المومنون ۱۱۲، ۱۱۴۔ بعض کہتے ہیں کہ پہلا نفخہ ہوگا تو سب مردے قبروں میں زندہ ہو جائیں گے۔ پھر دوسرے نفخے پر میدان محشر میں حساب کتاب کے لیے اکٹھے ہوں گے۔ دونوں نفخوں کے درمیان چالیس سال کا فاصلہ ہوگا اور اس فاصلے میں انہیں کوئی عذاب نہیں دیا جائے گا، وہ سو جائیں گے۔ دوسرے نفخے پر اٹھیں گے تو کہیں گے۔ ''افسوس! ہمیں ہماری خواب گاہوں سے کس نے اٹھایا ہے؟'' (سورۃ یٰسین: ۵۲) پہلی بات زیادہ صحیح ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

سورۃ الکہف ۱۸)---۲۸۔ ''اور اپنے آپ کو انہیں کے ساتھ رکھا کر جو اپنے پروردگار کو صبح شام پکارتے ہیں اور اسی کے چہرے کے ارادے رکھتے ہیں (رضامندی چاہتے ہیں) خبردار! تیری نگاہیں ان سے نہ ہٹنے پائیں کہ دنیوی زندگی کے ٹھاٹھ کے ارادے میں لگ جا۔ دیکھ اس کا کہنا نہ ماننا جس کے دل کو ہم نے اپنے ذکر سے غافل کر دیا ہے اور جو اپنی خواہش کے پیچھے پڑا ہوا ہے اور جس کا کام حد سے گزر چکا ہے۔'' ○---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: صاحب حاجت والے]---۴۵۔ ''ان کے سامنے دُنیا کی زندگی کی مثال (بھی) بیان کرو جیسے پانی جسے ہم آسمان سے اتارتے ہیں اس سے زمین کا سبزہ ملا جلا (نکلا) ہے، پھر آخر کار وہ چورا چورا ہو جاتا ہے جسے ہوائیں اڑائے لیے پھرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔'' ○---[اس آیت میں دُنیا کی بے ثباتی اور ناپائیداری کو کھیتی کی ایک مثال سے واضح کیا گیا ہے کہ کھیتی میں لگے ہوئے پودوں اور درختوں پر جب آسمان سے بارش برستی ہے تو پانی سے مل کر کھیتی لہلہا اٹھتی ہے، پودے اور درخت حیات نو سے شاداب ہو جاتے ہیں۔ لیکن پھر ایک وقت آتا ہے کہ کھیتی سوکھ جاتی ہے۔ پانی کے عدم دستیابی کی وجہ سے یا فصل پک جانے کے سبب۔ تو پھر ہوائیں اس کو اڑائے پھرتی ہیں۔ ہوا کا ایک جھونکا کبھی اسے دائیں جانب اور کبھی بائیں جانب جھکا دیتا ہے۔ دُنیا کی زندگی بھی ہوا کے

Marfat.com

ایک جھونکے یا پانی کے بلبلے یا کھیتی ہی کی طرح ہے جو اپنی چند روزہ بہار دکھا کر فنا کے گھاٹ اتر جاتی ہے۔ اور یہ سارے تصرفات اس ہستی کے ہاتھ میں ہیں جو ایک ہے اور ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دُنیا کی یہ مثال قرآن مجید میں متعدد جگہ بیان فرمائی ہے۔ مثلاً سورۂ یونس: ۲۵، سورۂ زمر: ۲۱، سورۂ حدید: ۲۰ وغیرہا من الآیات۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۰۳۔ ''کہہ دیجئے کہ اگر (تم کہو تو) میں تمہیں بتادوں کہ باعتبار اعمال سب سے زیادہ خسارے میں کون ہیں؟'' O---۱۰۴۔ ''وہ ہیں کہ جن کی دنیوی زندگی کی تمام تر کوششیں بیکار ہو گئیں اور وہ اسی گمان میں رہے کہ وہ بہت اچھے کام کر رہے ہیں۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۱۱، مضمون: اعمال)---۱۰۵۔ ''یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار کی آیتوں اور اس کی ملاقات سے کفر کیا، اس لیے ان کے اعمال غارت ہو گئے پس قیامت کے دن ہم ان کا کوئی وزن قائم نہ کریں گے۔'' O

(سورۃ طٰہٰ ۲۰)---۱۲۴۔ ''اور (ہاں) جو میری یاد سے روگردانی کرے گا اس کی زندگی تنگی میں رہے گی، اور ہم اسے بروز قیامت اندھا کر کے اٹھائیں گے۔'' O---[اس تنگی سے بعض نے عذاب قبر اور بعض نے وہ قلق واضطراب، بے چینی اور بے کلی مراد لی ہے جس میں اللہ کی یاد سے غافل بڑے بڑے دولت مند مبتلا رہتے ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۲۵۔ ''وہ کہے گا کہ الٰہی! مجھے تو نے اندھا بنا کر کیوں اٹھایا؟ حالانکہ میں تو دیکھتا بھالتا تھا۔'' O---۱۲۶۔ ''(جواب ملے گا کہ) اسی طرح ہونا چاہیے تھا تو میری آئی ہوئی آیتوں کو بھول گیا تو آج تو بھی بھلا دیا جاتا ہے۔'' O---۱۲۷۔ ''ہم ایسا ہی بدلہ ہر اس شخص کو دیا کرتے ہیں جو حد سے گزر جائے اور اپنے رب کی آیتوں پر ایمان نہ لائے، اور بیشک آخرت کا عذاب نہایت ہی سخت اور باقی رہنے والا ہے۔'' O---۱۳۱۔ ''اور اپنی نگاہیں ہرگز ان چیزوں کی طرف نہ دوڑانا جو ہم نے ان میں سے مختلف لوگوں کو آرائش دنیا کی دے رکھی ہیں تاکہ انہیں اس میں آزمالیں تیرے رب کا دیا ہوا ہی (بہت) بہتر اور بہت باقی رہنے والا ہے۔'' O

(سورۃ الانبیاء ۲۱)---۴۳۔ ''کیا ہمارے سوا ان کے اور معبود ہیں جو انہیں مصیبتوں سے بچالیں۔ کوئی بھی خود اپنی مدد کی طاقت نہیں رکھتا اور نہ کوئی ہماری طرف سے رفاقت دیا جاتا ہے۔'' O---۴۴۔ ''بلکہ ہم نے انہیں اور ان کے باپ دادوں کو زندگی کے سروسامان دیئے یہاں تک کہ ان کی مدت عمر گزر گئی۔ کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہم زمین کو اس کے کناروں سے گھٹاتے چلے آرہے ہیں، اب کیا وہی غالب ہیں۔'' O---[یعنی ان کی یا ان کے آباواجداد کی زندگیاں اگر عیش وراحت میں گزر گئیں تو کیا وہ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ صحیح راستے پر ہیں؟ اور آئندہ بھی انہیں کچھ نہیں ہوگا؟ نہیں، بلکہ یہ چندروزہ زندگی کا آرام تو ہمارے اصول مہلت کا ایک حصہ ہے، اس سے کسی کو دھوکہ اور فریب میں مبتلا نہیں ہونا چاہیے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الحج ۲۲)---۶۶۔ ''اسی نے تمہیں زندگی بخشی، پھر وہی تمہیں مار ڈالے گا پھر وہی تمہیں زندہ کرے گا، بے شک انسان البتہ ناشکرا ہے۔'' O

(سورۃ المومنون ۲۳)---۳۳۔ ''اور سرداران قوم نے جواب دیا، جو کفر کرتے تھے اور آخرت کی ملاقات کو جھٹلاتے تھے اور ہم نے انہیں دنیوی زندگی میں خوشحال کر رکھا تھا، کہ یہ تو تم جیسا ہی انسان ہے، تمہاری ہی خوراک یہ بھی کھاتا ہے اور تمہارے پینے کا پانی ہی یہ بھی پیتا ہے۔'' O[یہ سرداران قوم ہی ہر دور میں انبیاورسل اور اہل حق کی تکذیب میں سرگرم رہے ہیں، جس کی وجہ سے قوم کی اکثریت ایمان لانے سے محروم رہتی، کیونکہ یہ نہایت بااثر لوگ ہوتے تھے، قوم انہی کی پیچھے چلنے والی ہوتی تھی۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(سورۃ النور ۲۴)---۳۹۔ ''اور کافروں کے اعمال مثل اس چمکتی ہوئی ریت کے ہیں جو چٹیل میدان میں ہو جسے پیاسا شخص دور سے پانی سمجھتا ہے لیکن جب اس کے پاس پہنچتا ہے تو اسے کچھ بھی نہیں پاتا، ہاں اللہ کو اپنے پاس پاتا ہے جو اس کا حساب پورا پورا چکا دیتا ہے۔ اللہ جلد حساب کر دینے والا ہے۔'' O

(سورۃ القصص ۲۸)---۶۰۔ ''اور تمہیں جو کچھ دیا گیا ہے وہ صرف زندگی دنیا کا سامان اور اسی کی رونق ہے، ہاں اللہ تعالیٰ کے پاس جو ہے وہ بہت ہی بہتر اور دیرپا ہے۔ کیا تم نہیں سمجھتے۔'' O---[یعنی کیا اس حقیقت سے بھی تم بے خبر ہو کہ یہ دنیا اور اس کی رونقیں عارضی بھی ہیں اور حقیر بھی، جب کہ اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کے لیے اپنے پاس جو نعمتیں، آسائشیں اور سہولتیں تیار کر رکھی ہیں، وہ دائمی ہیں اور عظیم بھی۔* حدیث میں ہے ''اللہ کی قسم دنیا، آخرت کے مقابلے میں ایسی ہے جیسے تم میں سے کوئی شخص اپنی انگلی سمندر میں ڈبو کر نکال لے، دیکھے کہ سمندر کے مقابلے میں انگلی میں کتنا پانی ہوگا؟'' (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۶۱۔ ''کیا وہ شخص جس سے ہم نے نیک وعدہ کیا ہے جسے وہ قطعاً پانے والا ہے مثل اس شخص کے ہو سکتا ہے؟ جسے ہم نے زندگانی دنیا کی کچھ یونہی سی منفعت دے دی پھر بالآخر وہ قیامت کے روز پکڑا باندھا حاضر کیا جائے گا۔'' O---۷۹۔ ''پس قارون پوری آرائش کے ساتھ اپنی قوم کے مجمع میں نکلا، تو دنیاوی زندگی کے متوالے کہنے لگے کاش کہ ہمیں بھی کسی طرح وہ مل جاتا جو قارون کو دیا گیا ہے۔ یہ تو بڑا ہی قسمت کا دھنی ہے۔'' O---۸۰۔ ''ذی علم لوگ انہیں سمجھانے لگے کہ افسوس! بہتر چیز تو وہ ہے جو بطور ثواب انہیں ملے گی جو اللہ پر ایمان لائیں اور نیک عمل کریں یہ بات انہی کے دل میں ڈالی جاتی ہے جو صبر و سہار والے ہوں۔'' O[یعنی جن کے پاس دین کا علم تھا اور دنیا اور اس کے مظاہر کی اصل حقیقت سے باخبر تھے، انہوں نے کہا کہ یہ کیا ہے؟ کچھ بھی نہیں۔ اللہ نے اہل ایمان اور اعمال صالح بجالانے والوں کیلئے جو اجر وثواب رکھا ہے، وہ اس سے کہیں زیادہ بہتر ہے۔ جیسے حدیث قدسی میں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

Marfat.com

''میں نے اپنے نیک بندوں کیلئے ایسی ایسی چیزیں تیار کر رکھی ہیں جنہیں کسی آنکھ نے نہیں دیکھا، کسی کان نے نہیں سنا اور نہ کسی کے وہم وگمان میں ان کا گزر ہوا۔'' (البخاري، كتاب التوحيد، باب قول الله تعالي يريدون أن يبدلوا كلام الله و مسلم، كتاب الايمان، باب أدنى أهل الجنة منزلة) (تفسیر از شاہ فہد قرآن)] ---۸۱۔ ''(آخرکار) ہم نے اسے اس کے محل سمیت زمین میں دھنسا دیا اور اللہ کے سوا کوئی جماعت اس کی مدد کے لیے تیار نہ ہوئی نہ وہ خود اپنے بچانے والوں میں سے ہو سکا۔'' O---۸۲۔ ''اور جو لوگ کل اس کے مرتبہ پر پہنچنے کی آرزومندیاں کر رہے تھے وہ آج کہنے لگے کہ کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ ہی اپنے بندوں میں سے جس کے لیے چاہے روزی کشادہ کر دیتا ہے اور تنگ بھی؟ اگر اللہ تعالیٰ ہم پر فضل نہ کرتا تو ہمیں بھی دھنسا دیتا، کیا دیکھتے نہیں ہو کہ ناشکروں کو کبھی کامیابی نہیں ہوتی۔'' O

(سورۃ العنکبوت ۲۹) ---۶۴۔ ''اور دنیا کی یہ زندگانی تو محض کھیل تماشا ہے البتہ آخرت کے گھر کی زندگی ہی حقیقی زندگی ہے' کاش! یہ جانتے ہوتے۔'' O

(سورۃ الروم ۳۰) ---۷۔ ''وہ تو (صرف) دنیوی زندگی کے ظاہر کو (ہی) جانتے ہیں اور آخرت سے تو بالکل ہی بے خبر ہیں۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۱۱، مضمون: آخرت)

(سورۃ لقمان ۳۱) ---۳۳۔ ''لوگو! اپنے رب سے ڈرو اور اس دن کا خوف کرو جس دن باپ اپنے بیٹے کو کوئی نفع نہ پہنچا سکے گا اور نہ بیٹا اپنے باپ کا ذرا سا بھی نفع کرنے والا ہو گا (یاد رکھو) اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے (دیکھو) دنیا کی زندگی دھوکے میں نہ ڈالے اور نہ دھوکے باز (شیطان) تمہیں دھوکے میں ڈال دے۔'' O

(سورۃ الزمر ۳۹) ---۲۱۔ ''کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی اتارتا ہے اور اسے زمین کی سوتوں میں پہنچاتا ہے، پھر اسی کے ذریعہ سے مختلف قسم کی کھیتیاں اگاتا ہے پھر وہ خشک ہو جاتی ہیں اور آپ انہیں زرد دیکھتے ہیں پھر انہیں ریزہ ریزہ کر دیتا ہے، اس میں عقل مندوں کیلئے بہت زیادہ نصیحت ہے۔'' O [یعنی اہل دانش اس سے سمجھ لیتے ہیں کہ دنیا کی مثال بھی اسی طرح ہے، وہ بھی بہت جلد زوال وفنا سے ہم کنار ہو جائے گی۔ اس کی رونق وبہجت، اس کی زیبائی وزینت اور اس کی لذتیں اور آسائشیں عارضی ہیں، جن سے انسان کو دل نہیں لگانا چاہیے۔ بلکہ اس موت کی تیاری میں مشغول رہنا چاہیے جس کے بعد کی زندگی دائمی ہے، جسے زوال نہیں، بعض کہتے ہیں کہ یہ قرآن اور اہل ایمان کے سینوں کے مثال ہے اور مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے ایک قرآن اتارا، پھر اسے وہ مومنوں کے دلوں میں داخل فرماتا ہے، پھر اس کے ذریعے سے دین باہر نکالتا ہے جو ایک دوسرے سے بہتر ہوتا ہے، پس مومن تو ایمان ویقین میں زیادہ ہو جاتا ہے اور جس کے دل میں روگ ہوتا ہے، وہ اس طرح خشک ہو جاتا ہے جس طرح کھیتی خشک ہو جاتی ہے۔ (فتح القدیر) (تفسیر از شاہ فہد)]

(سورۃ الاحزاب ۳۳) ---۲۸۔ ''اے نبی! اپنی بیویوں سے کہہ دو کہ اگر تم زندگانی دنیا اور زینت دنیا چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ دے دلا دوں اور تمہیں اچھائی کے ساتھ رخصت کر دوں۔'' O---۲۹۔ ''اور اگر تمہاری مراد اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اور آخرت کا گھر ہے تو (یقین مانو کہ) تم میں سے نیک کام کرنے والیوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے بہت زبردست اجر رکھ چھوڑے ہیں۔'' O--- [تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون امہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن]

(سورۃ المومن ۴۰) ---۶۸۔ ''وہی ہے جو جلاتا ہے اور مار ڈالتا ہے پھر جب وہ کسی کام کا کرنا مقرر کرتا ہے تو اسے صرف یہ کہتا ہے کہ ہو جا پس وہ ہو جاتا ہے۔'' O

(سورۃ حم السجدۃ ۴۱) ---۳۰۔ ''(واقعی) جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے پھر اسی پر قائم رہے ان کے پاس فرشتے (یہ کہتے ہوئے) آتے ہیں کہ تم کچھ بھی اندیشہ اور غم نہ کرو (بلکہ) اس جنت کی بشارت سن لو جس کا تم وعدہ دیئے گئے ہو۔'' O---۳۱۔ ''تمہاری دنیوی زندگی میں بھی ہم تمہارے رفیق تھے اور آخرت میں بھی رہیں گے' جس چیز کو تمہارا جی چاہے اور جو کچھ تم مانگو سب تمہارے لیے (جنت میں موجود) ہے۔'' O---۳۲۔ ''غفور ورحیم (رب) کی طرف سے یہ سب کچھ بطور مہمانی کے ہے۔'' O

(سورۃ الشوریٰ ۴۲) ---۳۶۔ ''تو تمہیں جو کچھ دیا گیا ہے وہ زندگانی دنیا کا کچھ یونہی سا اسباب ہے' اور اللہ تعالیٰ کے پاس جو ہے وہ اس سے بدرجہ بہتر اور پائیدار ہے وہ ان کے لیے ہے جو ایمان لائے اور صرف اپنے رب ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔'' O--- [یہ دولت وثروت' یہ حویلیاں اور محلات' یہ زمینیں اور جاگیریں' یہ سارے ٹھاٹھ فانی ہیں اور چند روزہ دنیوی زندگی میں کام آنے والی چیزیں ہیں۔ جس کم نگاہ نے ان فانی چیزوں کو اپنا حاصلِ حیات بنا لیا، اس سے بڑا گھاٹے والا کون ہو گا۔ ادھر زندگی کا چراغ بجھے گا اُدھر سب کچھ درہم برہم ہو جائے گا۔ البتہ اہلِ ایمان کے لیے اور توکل کرنے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے جو لازوال نعمتیں اپنے پاس محفوظ رکھی ہیں وہ باقی اور سرمدی ہیں۔ سیدنا حضرت علی مرتضیٰؓ سے مروی ہے کہ جب حضرت صدیق اکبرؓ نے اپنا سارا مال راہِ خدا میں قربان کر دیا تو کئی لوگ انہیں ملامت کرنے لگے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

(سورۃ الزخرف ۴۳) ---۳۲۔ ''کیا آپ کے رب کی رحمت کو یہ تقسیم کرتے ہیں؟ ہم نے ہی ان کی زندگانی دنیا کی روزی ان میں تقسیم کی ہے اور ایک کو دوسرے سے بلند کیا ہے تاکہ ایک دوسرے کو ماتحت کر لے جسے یہ لوگ سمیٹتے پھرتے ہیں اس سے آپ کے رب کی رحمت بہت ہی بہتر ہے۔'' O--- [یعنی

Marfat.com

مال و دولت، جاہ و منصب اور عقل و فہم میں ہم نے یہ فرق و تفاوت اس لیے رکھا ہے تاکہ زیادہ مال والا کم مال والے سے اونچے منصب والا چھوٹے منصب داروں سے اور عقل و فہم میں حظ وافر رکھنے والا اپنے سے کم تر عقل و شعور رکھنے والے سے کام لے سکے۔ اللہ تعالیٰ کی اس حکمت بالغہ سے کائنات کا نظام بحسن و خوبی چل رہا ہے۔ ورنہ اگر سب مال میں، منصب میں، علم و فہم میں، عقل و شعور میں اور دیگر اسباب دنیا میں برابر ہوتے تو کوئی کسی کا کام کرنے کے لیے تیار نہ ہوتا، اسی طرح کم تر اور حقیر سمجھے جانے والے کام بھی کوئی نہ کرتا۔ یہ احتیاج انسانی ہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے فرق و تفاوت کے اندر رکھ دی ہے۔ جس کی وجہ سے انسان دوسرے انسان بلکہ انسانوں کا محتاج ہے، تمام حاجات و ضروریات انسانی، کوئی ایک شخص، چاہے وہ ارب پتی ہی کیوں نہ ہو، دیگر انسانوں کی مدد حاصل کیے بغیر خود فراہم کر ہی نہیں سکتا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۳۳۔ ''اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ تمام لوگ ایک ہی طریقہ پر ہو جائیں گے تو رحمٰن کے ساتھ کفر کرنے والوں کے گھروں کی چھتوں کو ہم چاندی کی بنا دیتے۔ اور زمینوں کو (بھی) جن پر چڑھا کرتے۔'' O---۳۴۔ ''اور ان کے گھروں کے دروازے اور تخت بھی جن پر وہ تکیہ لگا لگا کر بیٹھتے۔'' O---[یعنی یہ سیم و زر، جس کا کسی کو مل جانا تمہاری نگاہ میں نعمت کی انتہا اور قدر و قیمت کی معراج ہے اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں اتنی حقیر چیز ہے کہ اگر تمام انسانوں کے کفر کی طرف ڈھلک پڑنے کا خطرہ نہ ہوتا تو وہ ہر کافر کا گھر سونے چاندی کا بنا دیتا۔ اس جنس فرومایہ کی فراوانی آخر کب سے انسان کی شرافت اور پاکیزگی نفس اور طہارت روح کی دلیل بن گئی؟ یہ مال تو ان خبیث ترین انسانوں کے پاس بھی پایا جاتا ہے جن کے گھناؤنے کردار کی سڑاند سے سارا معاشرہ متعفن ہو کر رہ جاتا ہے۔ اسے تم نے آدمی کی بڑائی کا معیار بنا رکھا ہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)] ---۳۵۔ ''اور سونے کے بھی، اور یہ سب کچھ یونہی سا دنیا کی زندگی کا فائدہ ہے اور آخرت تو آپ کے رب کے نزدیک (صرف) پرہیزگاروں کے لیے (ہی) ہے۔'' O

(**سورۃ الاحقاف ۴۶**) ---۲۰۔ ''اور جس دن کافر جہنم کے سرے پر لائے جائیں گے (کہا جائے گا) تم نے اپنی نیکیاں دنیا کی زندگی میں ہی برباد کر دیں اور ان سے فائدے اٹھا چکے، پس آج تمہیں ذلت کے عذاب کی سزا دی جائے گی، اس باعث کہ تم زمین میں ناحق تکبر کیا کرتے تھے اور اس باعث بھی کہ تم حکم عدولی کیا کرتے تھے۔'' O---[جو انسان ذوق و شوق سے کھاتے پیتے اور استعمال کرتے اور لذت و فرحت محسوس کرتے ہیں۔ لیکن آخرت کی فکر کے ساتھ ان کا استعمال ہو تو بات اور ہے، جیسے مومن کرتا ہے۔ وہ اس کے ساتھ ساتھ احکام الٰہی کی اطاعت کر کے شکر الٰہی کا بھی اہتمام کرتا رہتا ہے۔ لیکن فکر آخرت سے بے نیازی کے ساتھ ان کا استعمال انسانوں کو سرکش اور باغی بنا دیتا ہے جیسے کافر کرتا ہے اور یوں وہ اللہ کی ناشکری کرتا ہے۔ چنانچہ مومن کو تو اس کے شکر و اطاعت کی وجہ سے یہ نعمتیں بلکہ ان سے بدرجہا بہتر نعمتیں آخرت میں پھر مل جائیں گی۔ جب کہ کافروں کو وہی کچھ کہا جائے گا جو یہاں آیت میں مذکور ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۲۱۔ ''اور عاد کے بھائی کو یاد کرو جبکہ اس نے اپنی قوم کو احقاف میں ڈرایا اور یقیناً اس سے پہلے بھی ڈرانے والے گزر چکے ہیں اور اس کے بعد بھی یہ کہ تم سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کی عبادت نہ کرو۔ بیشک میں تم پر بڑے دن کے عذاب سے خوف کھاتا ہوں۔'' O---۲۲۔ ''قوم نے جواب دیا، کیا آپ ہمارے پاس اس لیے آئے ہیں کہ ہمیں اپنے معبودوں (کی پرستش) سے باز رکھیں؟ پس اگر آپ سچے ہیں تو جس عذاب کا آپ وعدہ کرتے ہیں اسے ہم پر لا ڈالیں۔'' O---۲۳۔ ''(حضرت ہود نے) فرمایا (اس کا علم تو) اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے، میں تو جو پیغام دے کر بھیجا گیا تھا وہ تمہیں پہنچا رہا ہوں لیکن میں دیکھتا ہوں کہ تم لوگ نادانی کر رہے ہو۔'' O---۲۴۔ ''پھر جب انہوں نے عذاب کو بصورت بادل دیکھا اپنی وادیوں کی طرف آتے ہوئے تو کہنے لگے یہ ابر ہم پر برسنے والا ہے، (نہیں) بلکہ دراصل یہ ابر وہ (عذاب) ہے جس کی تم جلدی کر رہے تھے، ہوا ہے جس میں دردناک عذاب ہے۔'' O---۲۵۔ ''جو اپنے رب کے حکم سے ہر چیز کو ہلاک کر دے گی پس وہ ایسے ہو گئے کہ بجز ان کے مکانات کے اور کچھ دکھائی نہ دیتا تھا۔ گنہگاروں کے گروہ کو ہم یونہی سزا دیتے ہیں۔'' O---۲۶۔ ''اور بالیقین ہم نے (قوم عاد) کو وہ مقدور دیے تھے جو تمہیں تو دیے بھی نہیں اور ہم نے انہیں کان آنکھیں اور دل بھی دے رکھے تھے۔ لیکن ان کے کانوں اور آنکھوں اور دلوں نے انہیں کچھ بھی نفع نہ پہنچایا جبکہ وہ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا انکار کرنے لگے اور جس چیز کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے وہی ان پر الٹ پڑی۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون تکبر]

(**سورۃ محمد ۴۷**) ---۱۲۔ ''جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے انہیں اللہ تعالیٰ یقیناً ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اور جو لوگ کافر ہوئے وہ (دنیا ہی کا) فائدہ اٹھا رہے ہیں اور مثل چوپایوں کے کھا رہے ہیں، ان کا (اصل) ٹھکانا جہنم ہے۔'' O---۳۶۔ ''واقعی زندگی دنیا تو صرف کھیل کود ہے اور اگر تم ایمان لے آؤ گے اور تقویٰ اختیار کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں تمہارے اجر دے گا اور وہ تم سے تمہارے مال نہیں مانگتا۔'' O

(**سورۃ النجم ۵۳**) ---۲۷۔ ''بیشک جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ فرشتوں کا زنانہ نام مقرر کرتے ہیں۔'' O---۲۸۔ ''حالانکہ انہیں اس کا کوئی علم نہیں وہ صرف اپنے گمان کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اور بیشک وہم (و گمان) حق کے مقابلے میں کچھ کام نہیں دیتا۔'' O---۲۹۔ ''تو آپ اس سے منہ پھیر لیں جو ہماری یاد سے منہ موڑے اور جن کا ارادہ بجز زندگانی دنیا کے اور کچھ نہ ہو۔'' O---[تفسیر کے لیے ملاحظہ فرمائیں باب نمبر ۱، مضمون ذکر الٰہی] ۳۰۔ ''یہی ان کے علم کی انتہا ہے۔ آپ کا رب اس سے خوب واقف ہے جو اس کی راہ سے بھٹک گیا ہے اور وہی خوب واقف ہے اس سے بھی جو راہ یافتہ ہے۔'' O---[یعنی یہ لوگ دنیا اور اس کے فوائد سے آگے نہ کچھ جانتے ہیں نہ سوچ سکتے ہیں، اس لیے ان پر محنت صرف کرنا لا حاصل ہے۔ (تفسیر از

Marfat.com

القرآن)]---۴۴۔"اور یہ کہ وہی مارتا ہے اور جلاتا ہے۔"O

(سورۃ الحدید ۵۷)---۲۰۔"خوب جان رکھو کہ دنیا کی زندگی صرف کھیل تماشا زینت اور آپس میں فخر (و غرور) اور مال و اولاد میں ایک کا دوسرے سے اپنے آپ کو زیادہ بتلانا ہے جیسے بارش اور اس کی پیداوار کسانوں کو اچھی معلوم ہوتی ہے پھر جب وہ خشک ہو جاتی ہے تو زرد رنگ میں اس کو تم دیکھتے ہو پھر وہ بالکل چورا چورا ہو جاتی ہے اور آخرت میں سخت عذاب اور اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رضامندی ہے اور دنیا کی زندگی بجز دھوکے کے سامان کے اور کچھ بھی تو نہیں۔"O ---[اس مضمون کو پوری طرح سمجھنے کے لیے قرآن مجید کے حسب ذیل مقامات کو نگاہ میں رکھنا چاہیے۔ سورۂ آل عمران، آیات ۱۴، ۱۵۔ یونس، ۲۴، ۲۵۔ ابراہیم، ۱۸۔ الکہف، ۴۵، ۴۶۔ النور، ۳۹۔ ان سب مقامات پر جو بات انسان کے ذہن نشین کرانے کی کوشش کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ یہ دنیا کی زندگی دراصل ایک عارضی زندگی ہے۔ یہاں کی بہار بھی عارضی ہے اور خزاں بھی عارضی۔ دل بہلانے کا سامان یہاں بہت کچھ ہے، مگر درحقیقت وہ نہایت حقیر اور چھوٹی چھوٹی چیزیں ہیں جنہیں اپنی کم ظرفی کی وجہ سے آدمی بڑی چیز سمجھتا ہے اور اس دھوکے میں پڑ جاتا ہے کہ انہی کو پالینا گویا کامیابی کے منتہیٰ تک پہنچ جانا ہے۔ حالانکہ جو بڑے سے بڑے فائدے اور لطف و لذت کے سامان بھی یہاں حاصل ہونے ممکن ہیں وہ بہت حقیر اور صرف چند سال کی حیات مستعار تک محدود ہیں، اور ان کا حال بھی یہ ہے کہ تقدیر کی ایک ہی گردش خود اسی دنیا میں ان سب پر جھاڑو پھیر دینے کے لیے کافی ہے۔ اس کے برعکس آخرت کی زندگی ایک عظیم اور ابدی زندگی ہے۔ وہاں کے فائدے بھی عظیم اور مستقل ہیں اور نقصان بھی عظیم اور مستقل۔ کسی نے اگر وہاں اللہ کی مغفرت اور اس کی خوشنودی پالی تو اس کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے وہ نعمت نصیب ہو گئی جس کے سامنے دنیا بھر کی دولت و حکومت بھی ہیچ ہے۔ اور جو وہاں خدا کے عذاب میں گرفتار ہو گیا اس نے اگر دنیا میں وہ سب کچھ بھی پالیا ہو جسے وہ اپنے نزدیک بڑی چیز سمجھتا تھا تو اسے معلوم ہو جائے گا کہ وہ بڑے خسارے کا سودا کر کے آیا ہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(سورۃ الملک ۶۷)---۲۔"جس نے موت اور حیات کو اس لیے پیدا کیا کہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے اچھے کام کون کرتا ہے اور وہ غالب (اور) بخشنے والا ہے۔"O---[روح ایک ایسی غیر مرئی چیز ہے کہ جس بدن سے اس کا تعلق و اتصال ہو جائے وہ زندہ کہلاتا ہے اور جس بدن سے اس کا تعلق منقطع ہو جائے وہ موت سے ہمکنار ہو جاتا ہے۔ اس نے یہ عارضی زندگی کا سلسلہ جس کے بعد موت ہے اس لئے قائم کیا ہے تاکہ وہ آزمائے کہ اس زندگی کا صحیح استعمال کون کرتا ہے؟ جو اسے ایمان و اطاعت کے لئے استعمال کرے گا اس کے لئے بہترین جزا ہے اور دوسروں کے لئے عذاب۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الاعلیٰ ۸۷)---۱۴۔"بیشک اس نے فلاح پالی جو پاک ہو گیا۔"O---۱۵۔"اور جس نے اپنے رب کا نام یاد رکھا اور نماز پڑھتا رہا۔"O ---۱۶۔"لیکن تم تو دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو۔"O---[یعنی تم لوگوں کی ساری فکر بس دنیا اور اس کی راحت و آسائش اور اس کے فائدوں اور لذتوں کے لئے ہے یہاں جو کچھ حاصل ہو جائے تم سمجھتے ہو کہ بس وہی اصل فائدہ ہے جو تمہیں حاصل ہو گیا اور یہاں جس چیز سے محروم رہے تمہارا خیال ہے کہ بس وہی اصل نقصان ہے جو تمہیں پہنچ گیا۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

مال و اولاد

(سورۃ آل عمران ۳)---۱۰۔"یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہرگز نہ بچا سکیں گے ان کو ان کے مال اور نہ ان کی اولادیں اللہ کی پکڑ سے ذرا بھی اور یہی لوگ ہیں ایندھن دوزخ کا۔"O---۱۱۶۔"بیشک وہ لوگ جنہوں نے کفر اختیار کیا ہرگز نہ بچا سکیں گے ان کو ان کے مال اور نہ ان کی اولاد اللہ (کی گرفت) سے ذرا بھی اور یہ لوگ دوزخی ہیں یہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔"O

(سورۃ النساء ۴)---۲۔"اور دے دو یتیموں کو ان کے مال اور مت بدلو برے مال کو اچھے مال سے اور مت ہڑپ کرو ان کے مال اپنے مالوں کے ساتھ (ملا کر) بیشک یہ ہے گناہ بہت بڑا۔"O---۶۔"اور جانچتے پرکھتے رہو یتیموں کو یہاں تک کہ جب پہنچ جائیں وہ نکاح کی عمر کو پھر اگر پاؤ تم ان میں عقل کی پختگی تو دے دو ان کو مال ان کے اور نہ کھاؤ ان کا مال فضول خرچی کر کے جلدی جلدی کہ کہیں بڑے ہو جائیں (اور اپنے حق کا مطالبہ کرنے لگیں) اور جو ہو آسودہ حال اسے چاہیے کہ بچ کر رہے (ان کے مال سے) اور جو ہو غریب تو اسے چاہیے کہ کھائے جائز طریقے سے پھر جب حوالے کرنے لگو ان کو ان کے مال تو گواہ بنا لو ان پر اور کافی ہے اللہ تعالیٰ حساب لینے والا۔"O---۱۰۔"بیشک وہ لوگ جو کھا جاتے ہیں یتیموں کے مال ناحق وہ تو بس بھر رہے ہیں اپنے پیٹوں میں آگ اور عنقریب جا پڑیں گے بھڑکتی آگ میں۔"O

(سورۃ الانعام ۶)---۱۵۲۔"اور یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ۔ مگر عمدہ طریقے سے یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچ جائے، اور ناپ تول کو انصاف سے پورا کرو، ہم کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے، اور جب تم بات کرو تو انصاف کرو اگرچہ وہ رشتہ دار ہو اور اللہ سے کیے ہوئے عہد کو پورا کرو۔ ان

Marfat.com

باتوں کی وہ تمہیں تاکید کرتا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔" O

(**سورۃ الانفال ۸**) ---۲۸۔ "اور جان لو کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد محض فتنہ ہیں اور یہ کہ اللہ تعالیٰ ہی کے پاس بڑا اجر ہے۔" O --- [مال اور اولاد کی محبت ہی عام طور پر انسان کو خیانت پر اور اللہ اور رسول کی اطاعت سے گریز پر مجبور کرتی ہے۔ اس لیے ان کو فتنہ (آزمائش) قرار دیا گیا ہے یعنی ان کے ذریعے سے انسان کی آزمائش ہوتی ہے کہ ان کی محبت میں امانت اور اطاعت کے تقاضے پورے کرتا ہے یا نہیں؟ اگر وہ پورے کرتا ہے تو سمجھ لو کہ وہ اس آزمائش میں کامیاب ہے۔ بصورت دیگر ناکام۔ اس صورت میں یہی مال اور اولاد اس کے لیے عذاب الٰہی کا باعث بن جائیں گے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ التوبہ ۹**) ---۲۴۔ "کہو! اگر تمہارے باپ، تمہارے بیٹے، تمہارے بھائی، تمہاری بیویاں، تمہاری برادری، مال جو تم نے کمائے ہیں، تجارت جس کے مندا پڑنے سے تم ڈرتے ہو اور گھر جنہیں تم پسند کرتے ہو تمہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ پیارے ہیں تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا حکم جاری کرے اور اللہ تعالیٰ نافرمان لوگوں کو راہ نہیں دکھاتا۔" O (حدیث مبارک کیلئے باب ۷، مضمون: جہاد ملاحظہ فرمائیں) ---۵۵۔ "ہاں! ان کے مال اور ان کی اولاد تجھے حیران نہ کریں اللہ تعالیٰ تو صرف یہ چاہتا ہے کہ ان کے ذریعے سے انہیں دُنیا کی زندگی میں عذاب دے اور ان کی جانیں نکلیں اور وہ کافر ہوں۔" O ---۶۹۔ "تم سے پہلے لوگوں کی طرح جو قوت میں تم سے بڑھ کر تھے اور مال اور اولاد میں بھی بہت زیادہ تھے۔ ہاں انہوں نے اپنے حصے کا فائدہ اٹھا لیا تھا۔ اور اب تم نے اپنے حصے کا فائدہ اٹھالیا ہے جیسے تم سے پہلے لوگوں نے اپنے حصے کا فائدہ اٹھالیا تھا۔ اور تم نے بھی اسی طرح بحثیں کیں ہیں جیسے انہوں نے بحثیں کی تھیں۔ یہی وہ لوگ تھے جن کے عمل دُنیا اور آخرت میں اکارت ہو گئے اور یہی لوگ نقصان پانے والے تھے۔" O ---۸۵۔ "اور ان کے مال اور ان کی اولاد تجھے حیران نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ تو صرف یہ چاہتا ہے کہ ان چیزوں سے انہیں دُنیا میں سزا دے۔ اور ان کی جانیں نکلیں اور وہ کافر ہوں۔" O

(**سورۃ یونس ۱۰**) ---۸۸۔ "اور موسیٰ نے کہا ہمارے رب! تو نے فرعون اور اس کے سرداروں کو اس دُنیا کی زندگی میں مال اور زینت دی ہے۔ ہمارے رب! اس لئے کہ وہ تیری راہ سے ہٹائیں۔ ہمارے رب ان کے مال برباد کر دے اور ان کے دل سخت کر دے کہ وہ ایمان نہ لائیں جب تک کہ دردناک عذاب کو دیکھ نہ لیں۔" O

(**سورۃ ھود ۱۱**) ---۸۷۔ "وہ کہنے لگے۔ شعیب! کیا تیری نماز تجھے تلقین کرتی ہے کہ ہم انہیں جن کی عبادت ہمارے باپ دادا کرتے تھے چھوڑ دیں یا یہ کہ اپنے مال میں جو چاہیں نہ کریں۔ ہاں تو ہی بردبار اور سمجھدار ہے۔" O

(**سورۃ بنی اسرائیل ۱۷**) ---۶۴۔ "ان میں سے تو جسے بھی اپنی آواز سے بہکا سکے بہکا لے اور ان پر اپنے سوار اور پیادے چڑھا لا اور ان کے مال اور اولاد میں سے اپنا بھی ساجھا لگا اور انہیں (جھوٹے) وعدے دے لے۔ ان سے جتنے بھی وعدے شیطان کے ہوتے ہیں سب کے سب سراسر فریب ہیں۔" O ---[مال میں شیطان کی مشارکت کا مطلب حرام ذریعے سے مال کمانا اور حرام طریقے سے خرچ کرنا ہے اور اسی طرح مویشیوں کو، بتوں کے ناموں پر وقف کر دینا مثلاً بحیرہ، سائبہ وغیرہ۔ اور اولاد میں شرکت کا مطلب، زناکاری، عبداللات وعبدالعزیٰ وغیرہ نام رکھنا، غیر اسلامی طریقے سے ان کی تربیت کرنا کہ وہ برے اخلاق و کردار کے حامل ہوں، ان کو تنگ دستی کے خوف سے ہلاک یا زندہ درگور کر دینا، اولاد کو مجوسی، یہودی و نصرانی وغیرہ بنانا اور بغیر مسنون دُعا پڑھے بیوی سے ہم بستری کرنا وغیرہ ہے۔ ان تمام صورتوں میں شیطان کی شرکت ہو جاتی ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الکہف ۱۸**) ---۴۶۔ "مال و اولاد تو دُنیا کی ہی زینت ہے اور (ہاں) البتہ باقی رہنے والی نیکیاں تیرے رب کے نزدیک ازروئے ثواب اور (آئندہ کی) اچھی توقع کے بہت بہتر ہیں۔" O ---[اس میں ان اہل دُنیا کا رد ہے جو دُنیا کے مال و اسباب، قبیلہ و خاندان اور آل اولاد پر فخر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ چیزیں تو دُنیائے فانی کی عارضی زینت ہیں۔ آخرت میں یہ چیزیں کچھ کام نہیں آئیں گی۔ اسی لیے اس سے آگے فرمایا کہ آخرت میں کام آنے والے عمل تو وہ ہیں جو باقی رہنے والے ہیں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۵۰۔ "اور جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ تم آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا، یہ جنوں میں سے تھا، اس نے اپنے پروردگار کی نافرمانی کی، کیا پھر بھی تم اسے اور اس کی اولاد کو مجھے چھوڑ کر اپنا دوست بنا رہے ہو؟ حالانکہ وہ تم سب کا دشمن ہے۔ ایسے ظالموں کا کیا ہی برا بدل ہے۔" O ---[یعنی کیا تمہارے لیے یہ صحیح ہے کہ تم ایسے شخص کو اور اس کی ذریت کو دوست بناؤ جو تمہارے باپ آدم علیہ السلام کا دشمن، تمہارا دشمن اور تمہارے رب کا دشمن ہے اور اللہ کو چھوڑ کر اس شیطان کی اطاعت کرو؟ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ المؤمنون ۲۳**) ---۵۵۔ "کیا یہ (یوں) سمجھ بیٹھے ہیں؟ کہ ہم جو بھی ان کے مال و اولاد بڑھا رہے ہیں" O ---۵۶۔ "وہ ان کے لیے بھلائیوں میں جلدی کر رہے ہیں (نہیں نہیں) بلکہ یہ سمجھتے ہی نہیں۔" O

(**سورۃ الشعرآء ۲۶**) ---۸۴۔ "اور میرا ذکر خیر پچھلے لوگوں میں بھی باقی رکھ۔" O ---۸۵۔ "مجھے نعمتوں والی جنت کے وارثوں میں سے بنا دے۔" O ---۸۶۔ "اور میرے باپ کو بخش دے یقیناً وہ گمراہوں میں سے تھا۔" O ---۸۷۔ "اور جس دن کہ لوگ دوبارہ جلائے جائیں مجھے رسوا نہ کر۔" O

Marfat.com

۸۸۔ ''جس دن کہ مال اور اولاد کچھ کام نہ آئے گی۔'' O ---۸۹۔ ''لیکن فائدہ والا وہی ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے سامنے بے عیب دل لے کر جائے۔'' O (یہ
حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دُعا ہے)

(سورۃ سبا ۳۴) ---۳۴۔ ''اور ہم نے تو جس بستی میں جو بھی آگاہ کرنے والا بھیجا وہاں کے خوشحال لوگوں نے یہی کہا کہ جس چیز کے ساتھ تم بھیجے گئے ہو
ہم اس کے ساتھ کفر کرنے والے ہیں۔'' O ---[تفسیر کے لیے باب نمبر۴، مضمون: حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ] ---۳۵۔ ''اور کہا ہم مال و اولاد میں بہت
بڑھے ہوئے ہیں یہ نہیں ہوسکتا کہ ہم عذاب دیئے جائیں۔'' O ---[تفسیر کے لیے باب نمبر۱۴، مضمون: صاحبان اقتدار] ---۳۶۔ ''کہہ دیجئے! کہ میرا
رب جس کے لیے چاہے روزی کشادہ کر دیتا ہے اور تنگ بھی کر دیتا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔'' O ---[تفسیر کے لیے باب نمبر۱۴، مضمون: صاحبان
اقتدار] ---۳۷۔ ''اور تمہارے مال اور اولاد ایسے نہیں کہ تمہیں ہمارے پاس (مرتبوں سے) قریب کر دیں ہاں جو ایمان لائیں اور نیک عمل کریں ان کے
لیے ان کے اعمال کا دوہرا اجر ہے اور وہ نڈر و بے خوف ہو کر بالا خانوں میں رہیں گے۔'' O ---[یعنی یہ مال اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ ہمیں تم سے محبت
ہے اور ہماری بارگاہ میں تمہیں خاص مقام حاصل ہے۔ یعنی ہماری محبت اور قرب حاصل کرنے کا ذریعہ تو صرف ایمان اور عمل صالح ہے۔ جس طرح حدیث میں
فرمایا ''اللہ تعالیٰ تمہاری شکلیں اور تمہارے مال نہیں دیکھتا وہ تو تمہارے دلوں اور عملوں کو دیکھتا ہے''۔ (تفسیرات از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ محمد ۴۷) ---۳۶۔ ''واقعی زندگانی دنیا تو صرف کھیل کود ہے اور اگر تم ایمان لے آؤ گے اور تقویٰ اختیار کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں تمہارے اجر دے گا اور وہ
تم سے تمہارے مال نہیں مانگتا۔'' O ---[یعنی وہ تمہارے مالوں سے بے نیاز ہے۔ اسی لیے اس نے تم سے زکوٰۃ میں کل مال کا مطالبہ نہیں کیا بلکہ اس کے ایک
نہایت قلیل حصے کا یعنی صرف ڈھائی فی صد کا اور وہ بھی ایک سال کے بعد اپنی ضرورت سے زیادہ ہونے پر۔ علاوہ ازیں اس کا مقصد بھی تمہارے اپنے ہی بھائی
بندوں کی مدد اور خیر خواہی ہے نہ کہ اللہ اس مال سے اپنی حکومت کے اخراجات پورے کرتا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۳۷۔ ''اگر وہ تم سے تمہارا
مال مانگے اور زور دے کر مانگے تو تم اس سے بخیلی کرنے لگو گے اور وہ تمہارے کینے ظاہر کر دے گا۔'' O ---[یعنی اگر ضرورت سے زائد کل مال کا مطالبہ کرے
اور وہ بھی اصرار کے ساتھ اور زور دے کر تو یہ انسانی فطرت ہے کہ تم بخل بھی کرو گے اور اسلام کے خلاف اپنے بغض و عناد کا اظہار بھی۔ یعنی اس صورت میں خود
اسلام کے خلاف بھی تمہارے دلوں سے عناد پیدا ہو جاتا کہ یہ اچھا دین ہے جو ہماری محنت کی ساری کمائی اپنے دامن میں سمیٹ لینا چاہتا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد
قرآن پرنٹنگ)] ---۳۸۔ ''خبردار! تم وہ لوگ ہو کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کے لیے بلائے جاتے ہو تو تم میں سے بعض بخیلی کرنے لگتے ہیں اور جو بخل
کرتا ہے وہ تو دراصل اپنی جان سے بخیلی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ غنی ہے اور تم فقیر (اور محتاج) ہو اور اگر تم روگردان ہو جاؤ تو وہ تمہارے بدلے تمہارے سوا اور لوگوں کو
لائے گا جو پھر تم جیسے نہ ہوں گے۔'' O [یعنی اللہ تمہیں خرچ کرنے کی ترغیب اس لیے نہیں دیتا کہ وہ تمہارے مال کا ضرورت مند ہے۔ نہیں، وہ تو غنی ہے، بے نیاز
ہے وہ تو تمہارے ہی فائدے کے لیے تمہیں یہ حکم دیتا ہے کہ اس سے ایک تو تمہارے اپنے نفسوں کا تزکیہ ہو۔ دوسرے تمہارے ضرورت مندوں کی حاجتیں پوری
ہوں۔ تیسرے تم دشمن پر غالب اور برتر رہو۔ اس لیے اللہ کی رحمت اور مدد کے محتاج تم ہو نہ کہ اللہ تمہارا محتاج ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الحدید ۵۷) ---۷۔ ''اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر ایمان لے آؤ اور اس مال میں سے خرچ کرو جس میں اللہ تعالیٰ نے تمہیں (دوسروں کا)
جانشین بنایا ہے پس تم میں سے جو ایمان لائیں اور خیرات کریں انہیں بہت بڑا ثواب ملے گا۔'' O ---[یعنی یہ مال اس سے پہلے کسی دوسرے کے پاس تھا۔
اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ تمہارے پاس بھی یہ مال نہیں رہے گا، دوسرے اسکے وارث بنیں گے، اگر تم نے اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہ کیا تو بعد میں
اسکے وارث بننے والے اسے اللہ کی راہ میں خرچ کر کے تم سے زیادہ سعادت حاصل کر سکتے ہیں اور اگر وہ اسے نافرمانی میں خرچ کریں گے تو تم بھی معاونت
کے جرم میں ماخوذ ہو سکتے ہو۔ ☆ حدیث پاک میں آتا ہے کہ ''انسان کہتا ہے 'میرا مال، میرا مال' حالانکہ تیرا مال ایک تو وہ ہے جو تُو نے کھا پی کے فنا کر دیا، دوسرا
وہ ہے جسے پہن کر بوسیدہ کر دیا اور تیسرا وہ ہے جو اللہ کی راہ میں خرچ کر کے آخرت کے لیے ذخیرہ کر لیا۔ اسکے علاوہ جو کچھ ہے وہ سب دوسرے لوگوں کے حصے
میں آئے گا ☆ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ المجادلۃ ۵۸) ---۱۴۔ ''کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا؟ جنہوں نے اس قوم سے دوستی کی جن پر اللہ تعالیٰ غضبناک ہو چکا ہے نہ یہ (منافق)
تمہارے ہی ہیں نہ ان کے ہیں باوجود علم کے پھر بھی جھوٹ پر قسمیں کھا رہے ہیں۔'' O ---۱۵۔ ''اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے، تحقیق
جو کچھ یہ کر رہے ہیں بُرا کر رہے ہیں۔'' O ---۱۶۔ ''ان لوگوں نے تو اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے اور لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکتے ہیں ان کے لیے رسوا
کرنے والا عذاب ہے۔'' O ---۱۷۔ ''ان کے مال اور ان کی اولاد اللہ کے ہاں کچھ کام نہ آئیں گی۔ یہ تو جہنمی ہیں ہمیشہ ہی اس میں رہیں گے۔'' O

(سورۃ الصف ۶۱) ---۱۱۔ ''اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جانوں سے جہاد کرو۔ یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر
تم میں علم ہو۔'' O

Marfat.com

(سورۃ المنافقون ۶۳)---۹۔''اے مسلمانو! تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دیں۔ اور جو ایسا کریں وہ بڑے ہی زیاں کار لوگ ہیں۔''O---[یعنی مال اور اولاد کی محبت تم پر اتنی غالب نہ آ جائے کہ تم اللہ کے بتلائے ہوئے احکام و فرائض سے غافل ہو جاؤ اور اللہ کی قائم کردہ حلال و حرام کی حدوں کی پرواہ نہ کرو۔ منافقین کے ذکر کے فوراً بعد اس تنبیہ کا مقصد یہ ہے کہ یہ منافقین کا کردار ہے جو انسان کو خسارے میں ڈالنے والا ہے۔ اہل ایمان کا کردار اس کے برعکس ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ ہر وقت اللہ کو یاد رکھتے ہیں، یعنی اس کے احکام و فرائض کی پابندی اور حلال و حرام کے درمیان تمیز کرتے ہیں۔(از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ التغابن ۶۴)---۱۵۔''تمہارے مال اور اولاد تو سراسر تمہاری آزمائش ہیں۔ اور بہت بڑا اجر اللہ کے پاس ہے۔''O---[مال اور اولاد کی محبت اگر یادِ حق میں خلل انداز ہو تو یہ ایک بہت بڑا فتنہ ہے۔ مومن کو چاہیے کہ ان کی محبت میں ایسا وارفتہ نہ ہو جائے کہ یادِ حق میں غفلت اور احکام شریعت کی پابندی میں تساہل ہونے لگے۔ مال اور اولاد اس اعتبار سے بھی آزمائش ہیں کہ اللہ تعالیٰ جب یہ نعمتیں عطا فرماتا ہے تو وہ دیکھتا ہے کہ میرا بندہ ان کو صحیح طور پر استعمال کرتا ہے یا نہیں جب اولاد بخشتا ہے تو وہ یہ دیکھتا ہے کہ ماں باپ اپنی اولاد کی صحیح تعلیم و تربیت میں اپنی ذمہ داری کس حد تک پوری کرتے ہیں۔ ان کو انسانیت کی اعلیٰ قدروں سے متصف کرنے کی کہاں تک کوشش کرتے ہیں۔ اسے ایسا فرد بنانے میں ان کا کتنا حصہ ہے جو اپنے علم، اپنے عمل اور اپنی سیرت کے باعث اپنی قوم اور ملک کو چار چاند لگا دے۔ جو والدین اپنی اولاد کی صحیح تربیت نہیں کرتے، انہیں علم کے جوہر سے مزین نہیں کرتے، ان کے کردار کو اعلیٰ سانچوں میں ڈھالنے کی کوشش نہیں کرتے وہ اس آزمائش میں ناکام ہو جاتے ہیں۔ اس امتحان میں صرف وہی ماں باپ کامیاب ہوتے ہیں جو اپنی اولاد کو مومن کی صفات جمیلہ کا پیکر جمیل بنا دیتے ہیں۔(از تفسیر نمبر ۲۰ ضیاء القرآن)]

(سورۃ الھمزۃ ۱۰۴)---۱۔''ہلاکت ہے ہر اُس شخص کے لیے جو (روبرو) طعنے دیتا ہے (پیٹھ پیچھے) عیب جوئی کرتا ہے۔''O---[ھُمَزَۃٍ لُّمَزَۃِ کے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں اس لئے دونوں مل کر یہ معنی دیتے ہیں کہ اس شخص کی عادت ہی یہ بن گئی ہے کہ وہ دوسروں کی تحقیر و تذلیل کرتا ہے، کسی کو دیکھ کر انگلیاں اٹھاتا اور آنکھوں سے اشارے کرتا ہے، کسی کے نسب پر طعن کرتا ہے، کسی کی ذات میں کیڑے نکالتا ہے، کسی پر منہ در منہ چوٹیں کرتا ہے، کسی کے پیٹھ پیچھے اس کی برائیاں کرتا ہے، کہیں چغلیاں کھا کر اور لگائی بجھائی کر کے دوستوں کو لڑواتا اور کہیں بھائیوں میں پھوٹ ڈلواتا ہے، لوگوں کے برے برے نام رکھتا ہے، ان پر چوٹیں کرتا ہے اور ان کو عیب لگاتا ہے۔(از تفسیر ۱ تفہیم القرآن)]---۲۔''جس نے مال جمع کیا اور اسے گن گن کر رکھتا ہے۔''O---[پہلے فقرے کے بعد یہ دوسرا فقرہ خود بخود یہ معنی دیتا ہے کہ لوگوں کی یہ تحقیر و تذلیل وہ اپنی مال داری کے غرور میں کرتا ہے۔(از تفسیر ۲ تفہیم القرآن)]---۳۔''وہ یہ خیال کرتا ہے کہ اس کے مال نے اسے لافانی بنا دیا ہے۔''O---[دوسرے معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ وہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال اسے حیات جاوداں بخش دے گا، یعنی دولت جمع کرنے اور اسے گن گن کر رکھنے میں وہ ایسا منہمک ہے کہ اسے اپنی موت یاد نہیں رہی ہے اور اسے کبھی یہ خیال بھی نہیں آتا کہ ایک وقت اس کو یہ سب کچھ چھوڑ کر خالی ہاتھ دُنیا سے رخصت ہو جانا پڑے گا۔(از تفسیر ۳ تفہیم القرآن)]---۴۔''ہر گز نہیں وہ یقیناً توڑ پھوڑ دینے والی آگ میں پھینک دیا جائے گا۔''O---[نبذ عربی زبان میں کسی چیز کو بے وقعت اور حقیر سمجھ کر پھینک دینے کے لئے بولا جاتا ہے۔ اس سے خود بخود یہ اشارہ نکلتا ہے کہ اپنی مال داری کی وجہ سے وہ دُنیا میں اپنے آپ کو بڑی چیز سمجھتا ہے، لیکن قیامت کے روز اسے حقارت کے ساتھ جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔(از تفسیر ۵ تفہیم القرآن)]

مال کی محبت

(سورۃ الفجر ۸۹)---۱۵۔''انسان (کا یہ حال ہے کہ) جب اسے اس کا رب آزماتا ہے اور عزت و نعمت دیتا ہے تو وہ کہنے لگتا ہے کہ میرے رب نے مجھے عزت دار بنایا۔''O---۱۶۔''اور جب وہ اس کو آزماتا ہے اس کی روزی تنگ کر دیتا ہے تو وہ کہنے لگتا ہے کہ میرے رب نے میری اہانت کی (اور ذلیل کیا)۔''O---۱۷۔''ایسا ہر گز نہیں بلکہ (بات یہ ہے) کہ تم (ہی) لوگ یتیموں کی عزت نہیں کرتے۔''O---۱۸۔''اور مسکینوں کے کھلانے کی ایک دوسرے کو ترغیب نہیں دیتے۔''O---۱۹۔''اور (مردوں کی) میراث سمیٹ سمیٹ کر کھاتے ہو۔''O---۲۰۔''اور مال کو جی بھر کر عزیز رکھتے ہو۔''O---[مال کی محبت تمہارے رگ و ریشہ میں سمائی ہوئی ہے تم حلال و حرام کی تمیز بھی نہیں کرتے، جس طرح بن پڑے دولت کو دونوں ہاتھوں سے سمیٹنے میں مصروف رہتے ہو۔ الجم الکثیر۔ بہت زیادہ۔ رشوت، جوا، سود، لوٹ مار، چوری و قزاقی، کسی طرح بھی مال حاصل ہو تم اس پر ٹوٹے پڑتے ہو۔ اگر انسان غور کرے تو مال کی یہ مجنونانہ خواہش ہی ہزاروں خرابیوں کو جنم دیتی ہے اگر لوگوں کے دلوں سے اس کی یہ بے محابا چاہت ختم ہو جائے تو جرائم کا دائرہ بہت محدود ہو جائے اور مظالم کی یہ شدت بھی باقی نہ رہے۔(از تفسیر ۱۵ ضیاء القرآن)]

Marfat.com

مال کی ہوس

(سورۃ التکاثر ۱۰۲) ---۱۔ ''غافل رکھا تمہیں زیادہ سے زیادہ مال جمع کرنے کی ہوس نے۔'' O--- [جو لوگ زیادہ سے زیادہ دولت جمع کرنے کی دوڑ میں لگے ہوئے ہیں ان کو بڑی اہم اور ضروری چیزیں فراموش ہو جاتی ہیں دولت سمیٹنے کی خواہش' جنون کی صورت اختیار کر لیتی ہے اس وقت انہیں نہ خدا یاد رہتا ہے نہ موت یاد آتی ہے اور نہ قبر کا وہ تاریک گڑھا جس میں انہوں نے ایک نہ ایک دن آ کر فروکش ہونا ہے بس ایک ہی خیال میں مگن رہتے ہیں کہ جیسے بھی بن پڑے زیادہ سے زیادہ دولت جمع کر لی جائے خدا ناراض ہوتا ہے تو ہوتا رہے' قوم سے خیانت' اپنے ملک سے غداری' اپنے فرائض کی ادائیگی میں بددیانتی کے جرائم سرزد ہوتے ہیں تو ہوتے رہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ ایسے بدنصیب لوگ خوف خدا اور آخرت کو ہی بھول نہیں جاتے' بلکہ وہ پرلے درجے کے خود فراموش بھی ہوتے ہیں' اپنی ذات' اپنی آبرو' اپنی شہرت سب کچھ داؤ پر لگا دیتے ہیں اور اکثر یہ بازی ہار جاتے ہیں ☆ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے (بخاری) اگر کسی شخص کے پاس سونے سے بھری ہوئی ایک وادی ہو تو اس کی خواہش ہوتی ہے کہ کاش اس کے پاس ایک کے بجائے سونے سے بھری ہوئی دو وادیاں ہوتیں' اس کے منہ کو صرف مٹی ہی بھر سکتی ہے اور اللہ تعالیٰ جس پر چاہتا ہے چشم کرم فرماتا ہے دوسری حدیث میں نبی رحمت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قناعت و سیر چشمی کی یوں تلقین فرمائی ہے۔ (مسلم) مطرف کے والد کہتے ہیں میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا حضور اس وقت الھاکم التکاثر پڑھ رہے تھے فرمایا کہ انسان میرا مال' میرا مال کہتا ہے۔ اے فرزند آدم کیا تمہارا مال کچھ ہے سوائے اس کے جو تم نے کھایا اور فنا کر دیا یا پہنا اور بوسیدہ کر دیا یا صدقہ کیا اور اس مال کو اپنے لئے آگے بھیج دیا (تاکہ قیامت کے دن کام آئے) اس کے سوا جو کچھ ہے تو اسے لوگوں کے لئے چھوڑ کر چلا جائے گا۔ ☆ تکاثر کا دوسرا معنی لیا جائے تو آیت کا مطلب یہ ہوگا کہ یعنی اے لوگو! تم مال و دولت کی بنا پر فخر کرتے ہوئے۔ اس چیز نے تمہیں اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے غافل کر دیا ہے اور اس چیز سے بے پرواہ کر دیا ہے جو تمہیں اس کی ناراضگی سے بچا سکتی ہے تم اسی تفاخر میں اتنے مصروف رہتے ہو کہ تمہیں اپنے خالق کی عبادت کی بھی فرصت نہیں ملتی اور نہ تمہارے پاس ایسے کام کرنے کے لئے وقت ہے جن کے باعث اس کے غضب سے اپنے آپ کو بچا سکو۔ (از تفسیر ضیاء القرآن)] ---۲۔ ''یہاں تک کہ تم قبروں میں جا پہنچے۔'' O--- [تم اسی دھن میں مست رہتے ہو یہاں تک کہ حیات مستعار کا سورج ڈوب جاتا ہے' موت کا فرشتہ آ کر تمہاری روح قبض کر لیتا ہے اور تم ہمیشہ کے لئے قبر کی آغوش میں لٹا دیئے جاتے ہو۔ (از تفسیر ۲ ضیاء القرآن)] ---۳۔ ''ہاں ہاں تم جلد جان لوگے۔'' O--- [یعنی تم جس تکاثر و تفاخر میں ہو' یہ صحیح نہیں۔ (از تفسیر ۳ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۴۔ ''پھر ہاں ہاں! تمہیں (اپنی کوششوں کا انجام) جلد معلوم ہو جائے گا۔'' O--- [وعید بعد وعید۔ دوبارہ دھمکی دی جا رہی ہے اور تکرار سے مراد تاکید اور تغلیظ ہے' لیکن حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ پہلی وعید سے مراد عذاب قبر ہے اور دوسری وعید سے مراد عذاب آخرت ہے۔ دونوں حالتوں کو الگ الگ بیان کیا گیا' تکرار نہیں۔ (از تفسیر ۴ ضیاء القرآن)] ---۵۔ ''ہاں! ہاں! اگر تم (اس انجام کو) یقینی طور سے جانتے (تو ایسا ہرگز نہ کرتے)۔'' O--- [یہ بھی زجر و توبیخ کے لئے ہے یعنی اگر تم کو اس بات کا یقینی علم ہو تو تم فانی لذتوں' ناپائیدار عزتوں اور دولت و ثروت کے لئے اپنے اوقات کا قیمتی خزانہ اس بے دردی سے نہ لٹاتے۔ تمہارا ہر سانس' ہر لحہ اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی' ابدی نعمتوں اور لافانی راحتوں کے حصول کے لئے وقف رہتا۔ (از تفسیر ۴ ضیاء القرآن)] ---۶۔ ''تم دیکھ کر رہو گے دوزخ کو۔'' O---۷۔ ''پھر آخرت میں تم دوزخ کو یقین کی آنکھ سے دیکھ لوگے۔'' O-- [قیامت کے دن تم جہنم کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لوگے' مومن بھی اسے دیکھیں گے اور کفار بھی' لیکن دونوں کے دیکھنے میں بڑا فرق ہوگا۔ کفار کے لئے یہ گھر ہوگا۔ وہ یہیں ٹھہریں گے اور مومنوں کے لئے محض گزرگاہ' کئی بجلی کی سرعت کے ساتھ گزر جائیں گے۔ کوئی ہوا کی تیزی سے اور کئی پرندوں کی طرح' اپنے اپنے درجات کے مطابق ان کے گزرنے کی رفتار ہوگی۔ (از تفسیر ۶ ضیاء القرآن)] ---۸۔ ''پھر ضرور پوچھا جائے گا تم سے اس دن جملہ نعمتوں کے بارے میں۔'' O--- [یہ سوال ان نعمتوں کے بارے میں ہوگا' جو اللہ نے دنیا میں عطا کی ہوں گی۔ جیسے آنکھ' کان' دل' دماغ' امن و صحت' مال و دولت اور اولاد وغیرہ۔ بعض کہتے ہیں' یہ سوال صرف کافروں سے ہوگا۔ بعض کہتے ہیں' ہر ایک سے ہی ہوگا' کیوں کہ محض سوال مستلزم عذاب نہیں۔ جنہوں نے ان نعمتوں کا استعمال اللہ کی ہدایات کے مطابق کیا ہوگا' وہ سوال کے باوجود عذاب سے محفوظ رہیں گے' اور جنہوں نے کفران نعمت کا ارتکاب کیا ہوگا' وہ دھر لئے جائیں گے۔ (از تفسیر ۸ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

دنیا دار العمل ہے، کسب و اختیار کی جگہ، امتحان گاہ

(سورۃ البقرۃ ۲) ---۱۴۸۔ ''اور ہر ایک کے لئے ہے رخ کرنے کی ایک سمت کہ وہ منہ کرتا ہے اس کی طرف سو سبقت لے جاؤ تم نیک کاموں میں۔ جہاں کہیں بھی ہو گے تم لائے گا تم کو اللہ تعالیٰ اکٹھا' بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔'' O--- [یعنی ہر مذہب والے نے اپنا پسندیدہ قبلہ بنا رکھا ہے جس کی طرف وہ رخ

Marfat.com

کرتا ہے۔ ایک دوسرا مفہوم یہ ہے کہ ہر ایک مذہب نے اپنا ایک منہاج اور طریقہ بنا رکھا ہے، جیسے قرآن مجید کے دوسرے مقام پر ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے ہدایت اور ضلالت دونوں کی وضاحت کے بعد انسان کو ان دونوں میں سے کسی کو بھی اختیار کرنے کی جو آزادی دی ہے اس کی وجہ سے مختلف طریقے اور دستور لوگوں نے بنا لیے ہیں جو ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ اللہ تعالیٰ چاہتا تو سب کو ایک ہی راستے یعنی ہدایت کے راستے پر چلا سکتا تھا لیکن یہ سب اختیارات کے بغیر ممکن نہ تھا اور اختیار دینے سے مقصود ان کا امتحان ہے۔ اس لیے اے مسلمانو! تم تو خیرات کی طرف سبقت کرو، یعنی نیکی اور بھلائی ہی کے راستے پر گامزن رہو اور یہ وحی الٰہی اور اتباع رسول ﷺ ہی کا راستہ ہے جس سے دیگر اہل ادیان محروم ہیں۔ از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ) ---۲۵۳۔ ''یہ سب رسول، فضیلت دی ہے ہم نے ان میں سے بعض کو بعض پر۔ ان میں سے کوئی ایسا تھا جس سے ہم کلام ہوا اللہ تعالیٰ اور بلند کیے بعض کے مرتبے اور عطا کیں ہم نے عیسیٰ ابن مریم کو کھلی نشانیاں اور مدد کی ہم نے اس کی روح القدسؑ سے۔ اور اگر چاہتا اللہ تعالیٰ تو نہ لڑتے آپس میں وہ لوگ جو ان رسولوں کے بعد ہوئے۔ اس کے بعد کہ آچکی تھیں ان کے پاس کھلی نشانیاں۔ لیکن انہوں نے باہم اختلاف کیا پھر کوئی تو ان میں سے ایمان لے آیا اور کسی نے کفر اختیار کیا اور اگر چاہتا اللہ تعالیٰ تو نہ لڑتے یہ لوگ آپس میں لیکن اللہ تعالیٰ کرتا ہے وہی جو چاہتا ہے۔'' O --- (اس مضمون کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کئی جگہ بیان فرمایا ہے۔ مطلب اس کا یہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ دین میں اختلاف پسندیدہ ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے۔ اس کی پسند (رضا) تو یہ ہے کہ تمام انسان اس کی نازل کردہ شریعت کو اپنا کر نارِ جہنم سے بچ جائیں۔ اسی لئے اس نے کتابیں اتاریں۔ انبیاء علیہم السلام کا سلسلہ قائم کیا۔ تا آنکہ نبی کریم ﷺ پر رسالت کا خاتمہ فرما دیا۔ تاہم اس کے بعد بھی خلفاء و علماء و دعاۃ کے ذریعے سے دعوت حق اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا سلسلہ جاری رکھا گیا اور اس کی سخت اہمیت و تاکید بیان فرمائی گئی۔ کس لئے؟ اسی لئے تاکہ لوگ اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ راستے کو اختیار کریں۔ لیکن چونکہ اس نے ہدایت اور گمراہی دونوں راستوں کی نشاندہی کر کے انسانوں کو کوئی ایک راستہ اختیار کرنے پر مجبور نہیں کیا ہے بلکہ بطور امتحان اسے اختیار اور ارادہ کی آزادی سے نوازا ہے اس لئے کوئی اس اختیار کا صحیح استعمال کر کے مومن بن جاتا ہے اور کوئی اس اختیار و آزادی کا غلط استعمال کر کے کافر۔ یہ گویا اس کی حکمت و مشیت ہے جو اس کی رضا سے مختلف چیز ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ المائدۃ ۵) --- ۴۸۔ ''اور ہم نے تیری طرف سچائی کے ساتھ کتاب نازل کی ہے جو اس کی جو کتاب خدا میں سے پہلے موجود ہے تصدیق کرتی ہے اور اس کی محافظ ہے۔ پس تو لوگوں کے درمیان اس کے مطابق جو اللہ تعالیٰ نے اتارا ہے فیصلہ کر اور سچائی کو جو تیرے پاس آئی ہے چھوڑ کر ان کی خواہشوں کے پیچھے نہ چل۔ ہم نے تم میں سے ہر ایک (قوم) کے لئے ایک چلن اور ایک راستہ مقرر کر دیا ہے، اور اگر چاہتا اللہ تعالیٰ تو تم سب کو ایک ہی امت بنا دیتا۔ لیکن یہ اس لئے ہے تاکہ تمہیں اس سے جو اس نے تمہیں دیا ہے آزمائے۔ پس تم نیکیوں کی طرف لپکو۔ اللہ تعالیٰ ہی کی طرف تم سب کی واپسی ہو گی پھر وہ تمہیں ان باتوں کا پتہ دے گا جن میں تم اختلاف کرتے ہو۔'' O --- [یعنی نزول قرآن کے بعد اب نجات تو اگرچہ اسی سے وابستہ ہے لیکن اس راہ نجات کو اختیار کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے انسانوں پر جبر نہیں کیا ہے۔ ورنہ وہ چاہتا تو ایسا کر سکتا تھا لیکن اس طرح تمہاری آزمائش ممکن نہ ہوتی جب کہ وہ تمہیں آزمانا چاہتا ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ یونس ۱۰) --- ۱۹۔ ''اور سب انسان صرف ایک ہی امت ہیں۔ پھر بھی اختلاف کرتے ہیں اور اگر تیرے رب کی طرف سے ایک بات طے نہ ہو چکی ہوتی تو ان کے درمیان ان باتوں کا جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں فیصلہ ہو چکا ہوتا۔'' O --- [اللہ تعالیٰ کا دین ہمیشہ سے ایک ہے۔ اعتقادات حقہ میں کوئی فرق نہیں۔ جب لوگ بہک کر جدا جدا ہو گئے خدا نے ان کو سمجھانے اور دین حق پر لانے کو انبیاء بھیجے۔ کسی زمانہ اور کسی ملت میں خدا نے شرک کو جائز نہیں رکھا۔ لوگوں کے باہمی اختلافات کو زبردستی اس لئے نہیں مٹایا گیا کہ پہلے سے خدا کے علم میں یہ بات طے شدہ تھی کہ یہ دُنیا دارِ عمل (موقع واردات) ہے۔ قطعی اور آخری فیصلہ کی جگہ نہیں۔ یہاں انسانوں کو کسب و اختیار دے کر قدرے آزاد چھوڑا گیا ہے کہ وہ جو راہ عمل چاہے اختیار کریں۔ اگر یہ بات پیشتر طے نہ ہوتی تو سارے اختلافات کا فیصلہ ایک دم کر دیا جاتا۔ (از تفسیر مولانا شبیر احمد عثمانیؒ)]

(سورۃ ھود ۱۱) --- ۷۔ ''اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا اور اس کا تخت حکومت پانی پر تھا۔ تاکہ تمہیں آزمائے کہ تم میں کون زیادہ عمدہ عمل کرتا ہے اور اگر آپ کہیں کہ تم موت کے بعد اٹھائے جاؤ گے تو کافر ضرور کہہ دیں گے یہ تو محض صاف جادو ہے۔'' O --- [یہی بات صحیح احادیث میں بھی بیان کی گئی ہے۔ چنانچہ ایک حدیث میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کی تخلیق سے پچاس ہزار سال قبل مخلوقات کی تقدیر لکھی اس وقت اس کا عرش پانی پر تھا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الرعد ۱۳) --- ۳۱۔ ''اگر (بالفرض) کے کسی قرآن (آسمانی کتاب) کے ذریعے پہاڑ چلا دیئے جاتے یا زمین ٹکڑے ٹکڑے کر دی جاتی یا مردوں سے باتیں کرا دی جاتیں (پھر بھی وہ ایمان نہ لاتے) بات یہ ہے کہ سب کام اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے تو کیا ایمان والوں کو اس بات پر دل جمعی نہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو تمام لوگوں کو ہدایت دے دے۔ کفار کو تو ان کے کفر کے بدلے ہمیشہ ہی کوئی نہ کوئی سخت سزا پہنچتی رہے گی یا ان کے مکانوں کے قریب نازل ہوتی رہے گی۔ تاوقتیکہ وعدہ الٰہی پہنچے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ وعدہ خلافی نہیں کرتا۔'' O --- [تفسیر کے لیے باب نمبر ۵، مضمون: قرآن حکیم]

Marfat.com

(سورۃ النحل ۱۶)۔۔۔۳۵۔ ''مشرک لوگوں نے کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ہم اور ہمارے باپ دادے اس کے سوا کسی اور کی عبادت ہی نہ کرتے، نہ اس کے فرمان کے بغیر کسی چیز کو حرام کرتے۔ یہی فعل ان سے پہلے کے لوگوں کا رہا۔ تو رسولوں پر تو صرف کھلم کھلا پیغام کا پہنچا دینا ہے۔''O---[اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مشرکین کے ایک وہم اور مغالطے کا ازالہ فرمایا ہے وہ کہتے تھے کہ ہم جو اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کی عبادت کرتے ہیں یا اس کے حکم کے بغیر ہی کچھ چیزوں کو حرام کر لیتے ہیں اگر ہماری یہ باتیں غلط ہیں تو اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ سے ہمیں ان چیزوں سے روک کیوں نہیں دیتا، وہ اگر چاہے تو ہم ان کاموں کو کر ہی نہیں سکتے۔ اگر وہ نہیں روکتا تو اس کا مطلب ہے کہ ہم جو کچھ کر رہے ہیں اس کی مشیت کے مطابق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اس شبہے کا ازالہ ''رسولوں کا کام صرف پہنچا دینا ہے'' کہہ کر فرمایا۔ مطلب یہ ہے کہ تمہارا یہ گمان صحیح نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس سے روکا نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو تمہیں ان مشرکانہ امور سے بڑی سختی سے روکا ہے۔ اسی لئے وہ ہر قوم میں رسول بھیجتا اور کتابیں نازل کرتا رہا ہے اور ہر نبی نے آکر سب سے پہلے اپنی قوم کو شرک ہی سے بچانے کی کوشش کی ہے اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہرگز یہ پسند نہیں کرتا کہ لوگ شرک کریں کیونکہ اگر اسے یہ پسند ہوتا تو اس کی تردید کے لئے وہ رسول کیوں بھیجتا؟ لیکن اس کے باوجود اگر تم نے رسولوں کی تکذیب کر کے شرک کا راستہ اختیار کیا اور اللہ نے اپنی مشیت تکوینیہ کے تحت قہراً و جبراً تمہیں اس سے نہیں روکا تو یہ تو اس کی اس حکمت و مصلحت کا ایک حصہ ہے۔ جس کے تحت اس نے انسانوں کو ارادہ و اختیار کی آزادی دی ہے۔ کیوں کہ اس کے بغیر ان کی آزمائش ممکن ہی نہ تھی۔ ہمارے رسول ہمارا پیغام تم تک پہنچا کر یہی سمجھاتے رہے کہ اس آزادی کا غلط استعمال نہ کرو بلکہ اللہ کی رضا کے مطابق اسے استعمال کرو! ہمارے رسول یہی کچھ کر سکتے تھے جو انہوں نے کیا۔ اور تم نے شرک کر کے آزادی کا غلط استعمال کیا جس کی سزا دائمی عذاب ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الانبیاء ۲۱)۔۔۔۳۵۔ ''ہر جاندار موت کا مزہ چکھنے والا ہے۔ ہم بطریق امتحان تم میں سے ہر ایک کو برائی بھلائی میں مبتلا کرتے ہیں اور تم سب ہماری ہی طرف لوٹائے جاؤ گے۔''O---[یعنی کبھی مصائب و آلام سے دوچار کر کے اور کبھی دنیا کے وسائل فراواں سے بہرہ ور کر کے۔ کبھی صحت و فراخی کے ذریعے سے اور کبھی تنگی و بیماری کے ذریعے سے، کبھی تونگری دے کر اور کبھی فقر و فاقہ میں مبتلا کر کے ہم آزماتے ہیں۔ تاکہ ہم دیکھیں کہ شکر گزاری کون کرتا ہے اور ناشکری کون؟ صبر کون کرتا ہے اور ناصبری کون؟ شکر اور صبر، یہ رضائے الٰہی کا اور کفران نعمت اور ناصبری غضب الٰہی کا موجب ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(سورۃ الشوریٰ ۴۲)۔۔۔۸۔ ''اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ان سب کو ایک ہی امت کا بنا دیتا لیکن وہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کر لیتا ہے اور ظالموں کا حامی اور مددگار کوئی نہیں۔''O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: رحمت)

(سورۃ التغابن ۶۴)۔۔۔۲۔ ''اسی نے تمہیں پیدا کیا ہے سو تم میں سے بعض تو کافر ہیں اور بعض ایمان دار ہیں اور جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ تعالیٰ خوب دیکھ رہا ہے۔''O---[یعنی انسان کے لیے خیر و شر، نیکی اور بدی اور کفر و ایمان کے راستوں کی وضاحت کے بعد اللہ تعالیٰ نے انسان کو ارادہ و اختیار کی جو آزادی دی ہے۔ اس کی رو سے کسی نے کفر کا اور کسی نے ایمان کا راستہ اپنایا ہے۔ اس نے کسی پر جبر نہیں کیا۔ اگر وہ جبر کرتا تو کوئی شخص بھی کفر و معصیت کا راستہ اختیار کرنے پر قادر ہی نہ ہوتا۔ لیکن اس طرح انسان کی آزمائش ممکن نہیں تھی، جب کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت انسان کو آزمانا تھا۔ (از تفسیر نمبر ۲ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

آزمائش

(سورۃ البقرۃ ۲)۔۔۔۴۹۔ ''اور (یاد کرو) جب نجات بخشی ہم نے تمہیں آل فرعون سے جنہوں نے مبتلا کر رکھا تھا تم کو بدترین عذاب میں ذبح کرتے تھے تمہارے بیٹوں کو اور زندہ رہنے دیتے تھے تمہاری عورتوں کو اور اس حالت میں تمہاری آزمائش تھی تمہارے رب کی طرف سے بہت بڑی۔''O---۱۰۲۔ ''اور پیچھے لگ گئے ان (خرافات) کے جنہیں پڑھتے پڑھاتے تھے شیاطین، سلیمانؑ کے عہد حکومت میں حالانکہ نہیں کفر کیا سلیمانؑ نے بلکہ ان شیطانوں نے کفر کیا، سکھاتے تھے لوگوں کو جادو اور (پیچھے لگ گئے) اس (علم) کے جو نازل کیا گیا دو فرشتوں پر بابل میں یعنی ہاروت اور ماروت پر حالانکہ وہ دونوں نہیں سکھاتے تھے کسی کو (وہ علم) جب تک نہ کہہ لیں یہ کہ ہم تو محض ایک آزمائش ہیں لہٰذا تو کفر میں مبتلا نہ ہو۔ پھر بھی وہ سیکھتے تھے ان دونوں سے ایسی چیز کہ جدائی ڈال دیں وہ اس سے مرد اور اس کی بیوی کے درمیان حالانکہ وہ نہیں پہنچا سکتے تھے نقصان اس سے کسی کو مگر اللہ کے اذن سے اور سیکھتے تھے یہ لوگ (ان سے) ایسی چیزیں جو نقصان تو پہنچائیں انہیں لیکن نفع بالکل نہ دیں حالانکہ وہ خوب جانتے تھے کہ بیشک جو اس کا خریدار بنا، نہیں ہے اس کے لئے آخرت میں کوئی حصہ۔ اور یقیناً بہت ہی بری تھی وہ چیز کہ بیچ ڈالا تھا انہوں نے اس کے عوض اپنی جانوں کو۔ کاش! وہ جانتے۔''O---[اس آیت کی تاویل میں مختلف اقوال ہیں، مگر جو کچھ میں نے سمجھا ہے وہ یہ ہے کہ جس زمانے میں بنی اسرائیل کی پوری قوم بابل میں قیدی اور غلام بنی ہوئی تھی اللہ تعالیٰ نے دو فرشتوں کو انسانی شکل میں ان کی آزمائش کے لیے بھیجا ہوگا۔ جس طرح قوم لوط کے پاس فرشتے خوبصورت لڑکوں کی شکل میں گئے تھے اسی طرح ان اسرائیلیوں کے پاس وہ پیروں اور فقیروں

Marfat.com

کی شکل میں گئے ہوں گے- وہاں ایک طرف انہوں نے بازارِ ساحری میں اپنی دکان لگائی ہوگی اور دوسری طرف وہ اتمامِ حجت کے لئے ہر ایک کو خبردار بھی کر دیتے ہوں گے کہ دیکھو ہم تمہارے لئے آزمائش کی حیثیت رکھتے ہیں تم اپنی عاقبت خراب نہ کرو- مگر اس کے باوجود لوگ ان کے پیش کردہ سفلی عملیات اور نقوش و تعویذات پر ٹوٹے پڑتے ہوں گے۔ (از تفہیم القرآن سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ)]---۱۲۴۔ ''اور جب آزمایا ابراہیمؑ کو اس کے رب نے چند باتوں سے اور اس نے وہ پوری کر دکھائیں تو ارشاد ہوا بیشک میں بنانے والا ہوں تمہیں سب لوگوں کا پیشوا- ابراہیمؑ نے عرض کیا اور کیا میری اولاد میں سے بھی؟ فرمایا نہیں پہنچے گا میرا وعدہ ظالموں کو۔''O---۱۵۵۔ ''اور ضرور آزمائیں گے ہم تم کو کسی قدر خوف اور بھوک سے اور (مبتلا کر کے) نقصان میں مال و جان کے اور آمدنیوں کے اور خوشخبری دو صبر کرنے والوں کو۔''O---۲۱۴۔ ''پھر کیا سمجھ رکھا ہے تم نے (اے مسلمانو) کہ داخل ہو جاؤ گے تم جنت میں جب کہ ابھی نہیں پیش آئے تم کو احوال ان لوگوں کے سے جو ہو گزرے ہیں تم سے پہلے- پہنچی ان کو تنگدستی اور مصیبت و الم اور وہ ڈول گئے حتیٰ کہ پکار اٹھا رسول اور وہ لوگ جو ایمان لائے تھے اس کے ساتھ- کب آئے گی مدد اللہ کی؟ (جواب آیا) سن لو! مدد اللہ کی آیا ہی چاہتی ہے۔''O---۲۴۹۔ ''پھر جب چلا طالوت لشکر لے کر تو اس نے کہا بیشک اللہ تعالیٰ آزمائش کرے گا تمہاری ایک دریا سے سو جو شخص پیئے گا (پانی) اس میں سے تو وہ نہیں ہے میرا ساتھی اور جو نہ پیئے گا اسے تو وہ بیشک میرا ساتھی ہے ہاں اگر کوئی بھر لے چلو بھر (پانی) اپنے ہاتھ سے (تو خیر) مگر پی لیا انہوں نے اس میں سے (سیر ہو کر) سوائے گروہ قلیل کے ان میں سے- پھر جب پار ہوا دریا سے وہ خود اور اہل ایمان جو اس کے ساتھ تھے تو کہنے لگے نہیں ہے مقابلے کی طاقت ہم میں آج جالوت اور اس کے لشکر سے- کہنے لگے وہ لوگ جو سمجھتے تھے کہ انہیں حاضر ہونا ہے اللہ تعالیٰ کے سامنے کہ بارہا ایک گروہ قلیل غالب آیا ہے بڑے گروہ پر اللہ کے حکم سے- اور اللہ ساتھ ہے صبر کرنے والوں کے۔''O---[تفصیل کے لیے باب نمبر ا، مضمون: قانونِ الٰہی، آیت ۲۴۹ تا ۲۵۱] نیز [باب نمبر ۱۴، مضمون: اطاعت امیر]

(**سورۃ آل عمران ۳**)---۱۵۲۔ ''اور یقیناً سچ کر دکھایا تھا تم کو اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ جب بے دریغ قتل کر رہے تھے تم ان کو اللہ کے حکم سے، حتیٰ کہ جب ڈھیلے پڑ گئے تم خود ہی اور اختلاف کیا تم نے حکم کے بارے میں اور حکم عدولی کی تم نے بعد اس کے کہ دکھا دی تمہیں اللہ نے وہ چیز، جو تمہیں محبوب تھی- تم میں سے کچھ وہ تھے جو طلب گار تھے دُنیا کے اور تم میں سے کچھ وہ تھے جو طلب گار تھے آخرت کے، تب پسپا کر دیا اللہ نے تمہیں دشمنوں کے سامنے سے تاکہ آزمائش کرے تمہاری اور حق یہ ہے کہ اللہ نے (پھر بھی) معاف کر دیا تمہیں اور اللہ بہت فضل والا ہے مومنوں پر۔''O---۱۷۸۔ ''اور ہرگز نہ گمان کریں وہ لوگ جنہوں نے کفر اختیار کیا ہے کہ یہ جو ہم مہلت دے رہے ہیں ان کو، یہ بہتر ہے ان کے لئے- یہ ہمارا ان کو مہلت دینا محض اس لئے ہے کہ خوب اضافہ کر لیں وہ گناہوں میں اور ان کے لئے ہے عذاب ذلیل و خوار کرنے والا۔''O---۱۸۶۔ ''البتہ آزمائے جاؤ گے تم ضرور اپنے مالوں اور جانوں کے معاملے میں اور البتہ سنو گے تم ضرور ان لوگوں سے جنہیں دی گئی کتاب تم سے پہلے اور ان لوگوں سے بھی جو مشرک ہیں تکلیف دہ باتیں بہت سی اور اگر (ان حالات میں) تم نے صبر کیا اور تقویٰ اختیار کیا تو بیشک یہ بڑے حوصلے کا کام ہے۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۷، مضمون: صبر]

(**سورۃ المائدہ ۵**)---۴۱۔ ''وہ کلمات کو اپنی جگہوں سے بدل دیتے ہیں کہتے ہیں اگر تمہیں یہ دیا جائے تو اسے لے لو اور اگر تمہیں یہ نہ دیا جائے تو بچو- مگر جسے اللہ تعالیٰ فتنے میں ڈالنا چاہے اس کے لئے تو اللہ تعالیٰ کے سامنے کوئی اختیار نہیں رکھتا- یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ پاک کرنا نہیں چاہتا- ان کے لئے دُنیا میں رسوائی ہے اور انہیں آخرت میں بڑا عذاب ہوگا۔''O---۴۸۔ ''اور ہم نے تیری طرف سچائی کے ساتھ کتاب نازل کی ہے جو اس کی جو کتاب خدا میں سے پہلے موجود ہے تصدیق کرتی ہے اور اس کی محافظ ہے پس تو لوگوں کے درمیان اس کے مطابق جو اللہ تعالیٰ نے اتارا ہے فیصلہ کر اور سچائی کو جو تیرے پاس آئی ہے چھوڑ کر ان کی خواہشوں کے پیچھے نہ چل- ہم نے تم میں سے ہر ایک (قوم) کے لئے ایک چلن اور ایک راستہ مقرر کر دیا ہے اور اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک ہی امت بنا دیتا لیکن یہ اس لئے ہے تاکہ تمہیں اس سے جو اس نے تمہیں دیا ہے آزمائے، پس تم نیکیوں کی طرف لپکو- اللہ ہی کی طرف تم سب کی واپسی ہوگی پھر وہ تمہیں ان باتوں کا پتہ دے گا جن میں تم اختلاف کرتے ہو۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۵، مضمون قرآن حکیم]---۹۴۔ ''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ تمہیں ضرور ایسے شکار سے آزمائے گا جس تک تمہارے ہاتھ اور تمہارے نیزے پہنچیں گے تاکہ اللہ تعالیٰ جان لے کہ کون اس سے بن دیکھے ڈرتا ہے پھر جو اس (حکم) کے بعد حد سے نکلا اسے دردناک عذاب ہوگا۔''O

(**سورۃ الانعام ۶**)---۵۳۔ ''اور اس طرح ہم لوگوں کو ایک دوسرے سے آزمایا کرتے ہیں تاکہ وہ کہیں ''کیا ہمارے درمیان یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے احسان کیا ہے۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: قلب سلیم]---۱۱۰۔ ''اور ہم ان کے دلوں اور آنکھوں کو اسی طرح الٹ دیں گے جس طرح پہلی بار وہ اس (قرآن) پر ایمان نہیں لائے تھے اور ہم انہیں ان کی سرکشی میں سرگرداں چھوڑ دیں گے۔''O---۱۱۱۔ ''اور اگر ہم ان کی طرف فرشتے اتارتے اور مردے ان سے باتیں کرتے اور ہر چیز ہم ان کے سامنے اکٹھی کر دیتے تو بھی وہ ایمان لانے والے نہ تھے سوائے اس کے کہ اللہ یوں چاہتا لیکن ان میں اکثر نادان ہیں۔''O---۱۱۲۔ ''اس طرح ہم نے ہر نبی کا دشمن سرکش انسانوں اور جنوں کو بنا دیا ہے وہ ایک دوسرے کے دل میں ملمع کی ہوئی باتیں

Marfat.com

والے ہیں کہ دھوکا دیں اور اگر تیرا رب چاہتا تو ایسا نہ کرتے، سو تو انہیں اور جو باتیں وہ گھڑتے ہیں رہنے دے۔" O---۱۱۳۔ "اور (وہ اس لئے بھی کرتے ہیں) تاکہ ان لوگوں کے دل جو آخرت کو نہیں مانتے اس طرف جھک جائیں اور تاکہ وہ اسے پسند کر لیں اور تاکہ وہ بھی وہی کمائیں جو وہ (خود) کماتے ہیں۔" O---[آیت ۱۱۰ تا ۱۱۳ تک جو بات فرمائی گئی ہے وہ یہ ہے کہ انسان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا قانون یہ نہیں ہے کہ اسے مشیت کے تحت اس طریقہ سے ہدایت بخشی جائے جس طرح درخت میں پھل آتے ہیں یا خود انسان کے سر پر بال اگتے ہیں بلکہ اس نے انسان کو دُنیا میں آزمائش کے لئے پیدا کیا ہے اور آزمائش کی غرض سے یہ بات خود اس کے اختیار پر چھوڑی گئی ہے کہ وہ راست کی طرف جانا چاہتا ہے یا گمراہی کی طرف۔ اگر وہ آپ ہی گمراہ ہونا چاہے تو اللہ تعالیٰ اپنی مشیت سے جبراً اسے ہدایت نہیں دیتا۔ (تفسیر از تفہیم القرآن مولانا مودودیؒ)]---۱۶۵۔ "اور اسی نے تمہیں زمین کا فرمانبردار بنایا ہے اور ایک دوسرے پر تمہارے درجے بلند کئے ہیں تاکہ جو کچھ اس نے دیا ہے اس میں تمہیں آزمائے۔ بیشک تیرا رب جلد سزا دینے والا اور بیشک وہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔" O---[یعنی فقر و غنا، علم و جہل، صحت اور بیماری، جس کو جو کچھ دیا ہے، اسی میں اس کی آزمائش ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

سورۃ الاعراف ۷)---۱۵۵۔ "اور موسیٰؑ نے اپنی قوم میں سے ہمارے مقررہ وقت کے لئے ستر آدمی چنے پھر جب انہیں زلزلے نے آلیا تو وہ کہنے لگا میرے رب! اگر تو چاہتا تو پہلے ہی انہیں اور مجھے ہلاک کر دیتا۔ کیا تو ہمیں ان کے بدلے جو ہمارے بے وقوفوں نے کیا ہلاک کر دے گا؟ یہ تیری طرف سے صرف ایک آزمائش ہے۔ اس سے تو جسے چاہے گا گمراہ کر دے گا اور جسے چاہے گا راہ دکھا دے گا۔ تو ہی ہمارا کارساز ہے ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر کہ تو ہی بہترین بخشنے والا ہے۔" O---۱۶۳۔ "اور ان سے اس بستی کا حال پوچھ جو سمندر کے کنارے پر رہتی تھی۔ وہ لوگ سبت میں حد سے نکل جاتے تھے۔ جب سبت کے دن ان کی مچھلیاں تیرتی ہوئی ان کے پاس آجاتیں اور جس دن ان کا سبت نہ ہوتا وہ ان کے پاس نہ آتیں اس طرح ہم انہیں آزماتے کیونکہ وہ نافرمانیاں کرتے تھے۔" O

سورۃ الانفال ۸)---۱۷۔ "ہاں! تم نے انہیں قتل نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں قتل کیا اور تو نے نہیں پھینکا جب تو نے پھینکا بلکہ اللہ تعالیٰ نے پھینکا۔ اور اس لئے تھا کہ وہ مومنوں کو اپنی طرف سے عمدہ آزمائش میں ڈالے۔ بیشک اللہ تعالیٰ سننے والا جاننے والا ہے۔" O---۲۸۔ "اور جان لو کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد محض فتنہ (آزمائش) ہیں اور یہ کہ اللہ تعالیٰ ہی کے پاس بڑا اجر ہے۔" O (تفسیر کیلئے باب ھذا، مضمون: مال و اولاد)

سورۃ التوبہ ۹)---۱۶۔ "کیا تم سمجھتے ہو کہ تمہیں یونہی چھوڑ دیا جائے گا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ان لوگوں کو معلوم ہی نہیں کیا جو جہاد کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ اور مومنوں کے سوا کسی کو دلی دوست نہیں بناتے اور اللہ تعالیٰ تمہارے عملوں سے باخبر ہے۔" O---[یعنی بغیر امتحان اور آزمائش کے۔ گویا جہاد کے ذریعے امتحان لیا گیا۔ ولیجہ، گہرے اور دلی دوست کو کہتے ہیں مسلمانوں کو چونکہ، اللہ اور رسول کے دشمنوں سے محبت کرنے اور ان سے تعلقات رکھنے سے بھی منع کیا گیا تھا لہٰذا یہ بھی آزمائش کا ایک ذریعہ تھا جس سے مخلص مومنوں کو دوسروں سے ممتاز کیا گیا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۲۶۔ "کیا وہ نہیں دیکھتے کہ انہیں ہر سال ایک بار یا دو بار آزمائش میں ڈالا جاتا ہے پھر بھی وہ توبہ نہیں کرتے اور نہ نصیحت لیتے ہیں۔" O

سورۃ ھود ۱۱)---۷۔ "اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا اور اس کا تخت حکومت پانی پر تھا تاکہ تمہیں آزمائے کہ تم میں کون عمدہ عمل کرتا ہے۔" O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۲، مضمون: کائنات]---۱۱۸۔ "اور اگر تیرا رب چاہتا تو سب لوگوں کو ایک ہی امت بنا دیتا لیکن وہ اختلاف کرتے ہی رہتے ہیں۔" O---۱۱۹۔ "سوائے ان کے جن پر تیرے رب کا رحم ہو اور اسی بات کے لئے اس نے انہیں پیدا کیا تھا۔ اور تیرے رب کی بات پوری ہو گئی ہے کہ میں جنوں اور انسانوں سب سے جہنم کو بھر دوں گا۔" O---[یعنی اللہ تعالیٰ کی تقدیر اور قضا میں یہ بات ثبت ہے کہ کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو جنت کے اور کچھ ایسے ہوں گے جو جہنم کے مستحق ہوں گے اور جنت و جہنم کو انسانوں اور جنوں سے بھر دیا جائے گا جیسا کہ حدیث میں ہے ☆ نبی ﷺ نے فرمایا "جنت اور دوزخ آپس میں جھگڑ پڑیں، جنت نے کہا کیا بات ہے کہ میرے اندر وہی لوگ آئیں گے جو کمزور اور معاشرے کے گرے پڑے لوگ ہوں گے؟ جہنم نے کہا میرے اندر تو بڑے بڑے جبار اور متکبر قسم کے لوگ ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے جنت سے فرمایا تو میری رحمت کی مظہر ہے تیرے ذریعے میں جس پر چاہوں اپنا رحم کروں اور جہنم سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو میرے عذاب کی مظہر ہے تیرے ذریعے سے میں جس کو چاہوں سزا دوں۔ اللہ تعالیٰ جنت اور دوزخ دونوں کو بھر دے گا۔ جنت میں ہمیشہ اس کا فضل ہو گا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ایسی مخلوق پیدا فرمائے گا جو جنت کے باقی ماندہ رقبے میں رہے گی۔ اور جہنمیوں کی کثرت کے باوجود (ھل من مزید) کا نعرہ بلند کرتے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس میں اپنا قدم رکھے گا جس پر جہنم پکار اٹھے گی، قط قط یعنی بس، بس تیری عزت و جلال کی قسم۔" (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

سورۃ ابراہیم ۱۴)---۶۔ "جس وقت موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے وہ احسانات یاد کرو جو اس نے تم پر کئے ہیں جبکہ اس نے تمہیں فرعونیوں سے نجات دی جو تمہیں بڑے دکھ پہنچاتے تھے۔ تمہارے لڑکوں کو قتل کرتے تھے اور تمہاری لڑکیوں کو زندہ چھوڑتے تھے۔ اس میں تمہارے رب کی طرف سے تم پر بڑی آزمائش تھی۔" O

Marfat.com

(**سورۃ النحل ۱۶**)---۹۲۔ ''اور اس عورت کی طرح نہ ہو جاؤ جس نے اپنا سوت مضبوط کاتنے کے بعد ٹکڑے ٹکڑے کر کے توڑ ڈالا- کہ تم اپنی قسموں کو آپس کے مکر کا باعث ٹھہراؤ- اس لئے کہ ایک گروہ دوسرے گروہ سے بڑھا چڑھا ہو جائے- بات صرف یہی ہے کہ اس عہد سے اللہ تعالیٰ تمہیں آزما رہا ہے- یقیناً اللہ تعالیٰ تمہارے لئے قیامت کے دن ہر اس چیز کو کھول کر بیان کر دے گا جس میں تم اختلاف کر رہے تھے۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۸، مضمون: عہد]۔

(**سورۃ الکہف ۱۸**)---۷۔ ''روئے زمین پر جو کچھ ہے ہم نے اسے زمین کی رونق کا باعث بنایا ہے کہ ہم انہیں آزما لیں کہ ان میں سے کون نیک اعمال والا ہے۔''O

(**سورۃ طٰہٰ ۲۰**)---۸۵۔ ''فرمایا! ہم نے تیری قوم کو تیرے پیچھے آزمائش میں ڈال دیا اور انہیں سامری نے بہکا دیا۔''O---۱۳۱۔ ''اور اپنی نگاہیں ہرگز ان چیزوں کی طرف نہ دوڑانا جو ہم نے ان میں سے مختلف لوگوں کو آرائش دنیا کی دے رکھی ہیں تاکہ انہیں اس میں آزما لیں تیرے رب کا دیا ہوا ہی (بہت) بہتر اور بہت باقی رہنے والا ہے۔''O

(**سورۃ الانبیاء ۲۱**)---۱۱۱۔ ''مجھے اس کا بھی علم نہیں، ممکن ہے یہ تمہاری آزمائش ہو اور ایک مقررہ وقت تک کا فائدہ (پہنچانا) ہے۔''O---۱۱۲۔ ''خود نبی نے کہا اے رب! انصاف کے ساتھ فیصلہ فرما اور ہمارا رب بڑا مہربان ہے جس سے مدد طلب کی جاتی ہے ان باتوں پر جو تم بیان کرتے ہو۔''O---[یعنی اس وعدۂ الٰہی میں تاخیر، میں نہیں جانتا کہ تمہاری آزمائش کے لیے ہے یا ایک خاص وقت تک فائدہ اٹھانے کے لیے مہلت دینا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الحج ۲۲**)---۵۳۔ ''یہ اس لیے کہ شیطانی ملاوٹ کو اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی آزمائش کا ذریعہ بنا دے جن کے دلوں میں بیماری ہے اور جن کے دل سخت ہیں- بیشک ظالم لوگ گہری مخالفت میں ہیں۔''O

(**سورۃ القصص ۲۸**)---۴۔ ''یقیناً فرعون نے زمین میں سرکشی کر رکھی تھی اور وہاں کے لوگوں کو گروہ گروہ بنا رکھا تھا اور ان میں سے ایک فرقہ کو کمزور کر رکھا تھا اور ان کے لڑکوں کو تو ذبح کر ڈالتا تھا اور ان کی لڑکیوں کو زندہ چھوڑ دیتا تھا- بیشک و شبہ وہ تھا ہی مفسدوں میں سے۔''O---[اس سے مراد بنی اسرائیل ہیں جو اس وقت کی افضل ترین قوم تھی لیکن ابتلا و آزمائش کے طور پر فرعون کی غلام اور اس کی ستم رانیوں کا تختہ مشق بنی ہوئی تھی۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ العنکبوت ۲۹**)---۲۔ ''کیا لوگوں نے یہ گمان کر رکھا ہے کہ ان کے صرف اس دعوے پر کہ ہم ایمان لائے ہیں ہم انہیں بغیر آزمائے ہوئے ہی چھوڑ دیں گے۔''O---[یعنی یہ گمان کہ صرف زبان سے ایمان لانے کے بعد 'بغیر امتحان لیے' انہیں چھوڑ دیا جائے گا' صحیح نہیں- بلکہ انہیں جان و مال کی تکالیف اور دیگر آزمائشوں کے ذریعے سے جانچا پرکھا جائے گا تاکہ کھرے کھوٹے کا' سچے جھوٹے کا اور مومن و منافق کا پتہ چل جائے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۳۔ ''ان سے اگلوں کو بھی ہم نے خوب جانچا- یقیناً اللہ تعالیٰ انہیں بھی جان لے گا جو سچ کہتے ہیں اور انہیں بھی معلوم کر لے گا جو جھوٹے ہیں۔''O---[یعنی یہ سنت الٰہیہ ہے جو پہلے سے چلی آ رہی ہے- اس لیے وہ اس امت کے مومنوں کی بھی آزمائش کرے گا' جس طرح پہلی امتوں کی آزمائش کی گئی- ان آیات کی شان نزول کی روایات میں آتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اس ظلم و ستم کی شکایات کی جس کا نشانہ وہ کفار مکہ کی طرف سے بنے ہوئے تھے اور رسول اللہ ﷺ سے دعا کی درخواست کی تاکہ اللہ تعالیٰ ان کی مدد فرمائے- آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''یہ تشدد و ایذا تو اہل ایمان کی تاریخ کا حصہ ہے- تم سے پہلے بعض مومنوں کا یہ حال کیا گیا کہ انہیں ایک گڑھا کھود کر اس میں کھڑا کر دیا گیا اور پھر ان کے سروں پر آرا چلا دیا گیا' جس سے ان کے جسم دو حصوں میں تقسیم ہو گئے' اسی طرح لوہے کی کنگھیاں ان کے گوشت پر ہڈیوں تک پھیری گئیں- لیکن یہ ایذائیں انہیں دین حق سے پھیرنے میں کامیاب نہیں ہوئیں'۔ حضرت عمار' ان کی والدہ حضرت سمیہ اور والد حضرت یاسر' حضرت صہیب' بلال و مقداد وغیرہ ہم رضوان اللہ علیہم اجمعین پر اسلام کے ابتدائی دور میں جو ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے گئے' وہ صفحات تاریخ میں محفوظ ہیں- یہ واقعات ہی ان آیات کے نزول کا سبب بنے- تاہم عموم الفاظ کے اعتبار سے قیامت تک کے اہل ایمان اس میں داخل ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۱۔ ''جو لوگ ایمان لائے اللہ انہیں بھی ظاہر کر کے رہے گا اور منافقوں کو بھی ظاہر کر کے رہے گا۔''O

(**سورۃ الاحزاب ۳۳**)---۹۔ ''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ نے جو احسان تم پر کیا اسے یاد کرو جبکہ تمہارے مقابلے کو فوجوں پر فوجیں آئیں پھر ہم نے ان پر تیز و تند آندھی اور ایسے لشکر بھیجے جنہیں تم نے دیکھا ہی نہیں' اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ سب کچھ دیکھتا ہے۔''O---۱۰۔ ''جب کہ (دشمن) تمہارے پاس اوپر سے اور نیچے سے چڑھ آئے اور جب کہ آنکھیں پتھرا گئیں اور کلیجے منہ کو آ گئے اور تم اللہ تعالیٰ کی نسبت طرح طرح کے گمان کرنے لگے۔''O---۱۱۔ ''یہیں مومن آزمائے گئے اور پوری طرح وہ جھنجھوڑ دیے گئے۔''O---[آزمائش بڑی سخت تھی ایک بھونچال تھا- ہر چیز تھر تھر کانپ رہی تھی- امتحان کی اس بھٹی سے مسلمان کندن بن کر نکل رہے تھے- جن لوگوں نے نفاق کا لباس پہنا ہوا تھا' وہ ننگے ہو کر سامنے آ رہے تھے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

(**سورۃ الزمر ۳۹**)---۴۹۔ ''انسان کو جب کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو ہمیں پکارنے لگتا ہے' پھر جب ہم اسے اپنی طرف سے کوئی نعمت عطا فرما دیں تو کہنے لگتا ہے کہ اسے تو میں محض اپنے علم کی وجہ سے دیا گیا ہوں' بلکہ یہ آزمائش ہے لیکن ان میں سے اکثر لوگ بے علم ہیں۔''O---[یعنی بات وہ نہیں ہے جو تو سمجھ

Marfat.com

رہا یا بیان کر رہا ہے بلکہ یہ نعمتیں تیرے لیے امتحان اور آزمائش ہیں کہ تو شکر کرتا ہے یا کفر۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۵۰۔ ''ان سے اگلے بھی یہی بات کہہ چکے ہیں پس ان کی کاروائی ان کے کچھ کام نہ آئی۔'' O---[جس طرح قارون نے بھی کہا تھا' لیکن بالآخر وہ اپنے خزانوں سمیت زمین میں دھنسا دیا گیا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ محمد ۴۷) ---۴۔ ''تو جب کافروں سے تمہاری مڈبھیڑ ہو تو گردنوں پر وار مارو۔ جب ان کو اچھی طرح کچل ڈالو تو اب خوب مضبوط قید و بند سے گرفتار کرو (پھر اختیار ہے) کہ خواہ احسان رکھ کر چھوڑ دو یا فدیہ لے کر تا وقتیکہ لڑائی اپنے ہتھیار رکھ دے۔ یہی حکم ہے اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو (خود) ہی ان سے بدلہ لے لیتا لیکن (اس کا منشا یہ ہے) کہ تم میں سے ایک کا امتحان دوسرے کے ذریعہ سے لے لے جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید کر دیے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے اعمال ہرگز ضائع نہ کرے گا۔'' O---[یعنی اللہ تعالیٰ کو اگر محض باطل پرستوں کی سرکوبی ہی کرنی ہوتی تو وہ اس کام کے لیے تمہارا محتاج نہ تھا۔ یہ کام تو اس کا ایک زلزلہ یا ایک طوفان چشم زدن میں کر سکتا تھا۔ مگر اس کے پیش نظر تو یہ ہے کہ انسانوں میں سے جو حق پرست ہوں وہ باطل پرستوں سے ٹکرائیں اور ان کے مقابلہ میں مجاہدہ کریں، تا کہ جس کے اندر جو کچھ اوصاف ہیں وہ اس امتحان سے نکھر کر پوری طرح نمایاں ہو جائیں اور ہر ایک اپنے کردار کے لحاظ سے جس مقام اور مرتبے کا مستحق ہو وہ اس کو دیا جائے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)] ---۳۱۔ ''یقیناً ہم تمہارا امتحان کریں گے تا کہ تم میں سے جہاد کرنے والوں اور صبر کرنے والوں کو ظاہر کر دیں اور ہم تمہاری حالتوں کی بھی جانچ کر لیں۔'' O

(سورۃ القمر ۵۴) ---۲۷۔ ''بیشک ہم ان کی آزمائش کے لیے اونٹنی بھیجیں گے۔ پس (اے صالح) تو ان کا منتظر رہ اور صبر کر۔'' O---۲۸۔ ''ہاں! انہیں خبر کر دے کہ پانی ان میں تقسیم شدہ ہے ہر ایک اپنی باری پر حاضر ہوگا۔'' O---۲۹۔ ''انہوں نے اپنے ساتھی کو آواز دی جس نے (اونٹنی پر) وار کیا اور (اس کی) کوچیں کاٹ دیں۔'' O---۳۰۔ ''پس کیوں کر ہوا میرا عذاب اور میرا ڈرانا۔'' O

(سورۃ الحدید ۵۷) ---۲۵۔ ''یقیناً ہم نے اپنے پیغمبروں کو کھلی دلیلیں دے کر بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب اور میزان (ترازو) نازل فرمایا تا کہ لوگ عدل پر قائم رہیں۔ اور ہم نے لوہے کو اتارا جس میں سخت ہیبت و قوت ہے اور لوگوں کے لیے اور بھی (بہت سے) فائدے ہیں اور اس لیے بھی کہ اللہ تعالیٰ جان لے کہ اس کی اور اس کے رسولوں کی مدد بے دیکھے کون کرتا ہے بیشک اللہ تعالیٰ قوت والا اور زبردست ہے۔'' O---[یعنی اللہ کو اس مدد کی ضرورت کچھ اس وجہ سے نہیں ہے کہ وہ کمزور ہے، اپنی طاقت سے یہ کام نہیں کر سکتا۔ بلکہ یہ طریق کار اس نے انسانوں کی آزمائش کے لیے اختیار فرمایا ہے اور اسی آزمائش سے گزر کر انسان اپنی ترقی اور فلاح کی راہ پر آگے بڑھ سکتا ہے۔ اللہ تو ہر وقت یہ قدرت رکھتا ہے کہ جب چاہے اپنے ایک اشارے سے تمام کافروں کو مغلوب کر دے اور اپنے رسولوں کو ان پر غلبہ و تسلط عطا فرما دے۔ مگر اس میں پھر رسولوں پر ایمان لانے والوں کا کیا کمال ہوگا جس کی بنا پر وہ کسی انعام کے مستحق ہوں؟ اسی لیے اللہ نے اس کام کو اپنی غالب قدرت سے انجام دینے کے بجائے طریق کار یہ اختیار فرمایا کہ اپنے رسولوں کو بینات اور کتاب اور میزان دے کر انسانوں کے درمیان مبعوث کر دیا۔ ان کو اس بات پر مامور فرمایا کہ لوگوں کے سامنے عدل کا راستہ پیش کریں اور ظلم و جور اور بے انصافی سے باز آ جانے کی ان کو دعوت دیں۔ انسانوں کو اس امر کا پورا اختیار دے دیا کہ ان میں سے جو چاہے رسولوں کی دعوت قبول کرے اور جو چاہے اسے رد کر دے۔ قبول کرنے والوں کو پکارا کہ آؤ، اس عدل کے نظام کو قائم کرنے میں میرا اور میرے رسولوں کا ساتھ دو اور ان لوگوں کے مقابلہ میں جان توڑ جدوجہد کرو جو ظلم و جور کے نظام کو باقی رکھنے پر تلے ہوئے ہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ یہ دیکھنا چاہتا ہے کہ انسانوں میں سے کون ہیں جو انصاف کی بات کو رد کرتے ہیں، اور کون ہیں جو انصاف کے مقابلے میں بے انصافی قائم رکھنے کے لیے اپنی جان لڑاتے ہیں، اور کون ہیں جو انصاف کی بات قبول کر لینے کے بعد اس کی حمایت اور اس کی خاطر جدوجہد کرنے سے جی چراتے ہیں، اور کون ہیں جو ان دیکھے خدا کی خاطر دنیا میں اس حق کو غالب کرنے کے لیے جان و مال کی بازی لگا دیتے ہیں اس امتحان سے جو لوگ کامیاب ہو کر نکلیں گے انہی کے لیے آئندہ ترقیوں کے دروازے کھلیں گے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(سورۃ التغابن ۶۴) ---۱۵۔ ''تمہارے مال اور اولاد تو سراسر تمہاری آزمائش ہیں۔ اور بہت بڑا اجر اللہ کے پاس ہے۔'' O (تفسیر کیلئے باب ہذا، مضمون: مال و اولاد)

(سورۃ الملک ۶۷) ---۲۔ ''جس نے موت اور حیات کو اس لیے پیدا کیا کہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے اچھے کام کون کرتا ہے اور وہ غالب (اور) بخشنے والا ہے۔'' O---[انسان اگر آیت کے صرف اسی حصہ میں غور کرے لیبلوکم ایکم احسن عملا تو اس کی ہدایت پذیری کے لیے کافی ہے۔ اس کے دل میں یہ احساس پختہ ہو جاتا ہے کہ یہ دنیا اس کے لیے امتحان گاہ ہے یہ حیات مستعار اس کے لیے امتحان کی مدت ہے اور امتحان وہ لے رہا ہے جو ظاہر و باطن، خفی و جلی، غیب و شہادت کا جاننے والا ہے اگر یہ یقین حاصل ہو جائے تو پھر کیا مجال کہ انسان گناہوں سے اپنا دامن حیات ملوث کرے۔ ☆حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عبد اللہ بن عمر کو ان الفاظ سے نصیحت فرمائی۔ ''ترجمہ'' اپنی صحت کی حالت میں بیماری کے لئے' اپنی جوانی کی حالت میں بڑھاپے کے

Marfat.com

لئے، اپنے فرصت کے لمحات امیں مصروفیت کے لئے اور جب تک زندگی کی شمع روشن ہے موت کے لئے ذخیرہ جمع کرلو' تو نہیں جانتا کہ کل تیرا کیا نام ہوگا۔☆ (ازتفسیر ۲ تفہیم القرآن)] (مزید تفسیر کیلئے باب ۱۱، مضمون: موت و باب ۶، مضمون: زندگی)

(**سورۃ الجن ۷۲**)---۱۶۔''اور (اے نبی یہ بھی فرمادو) کہ اگر لوگ راہ راست پر سیدھے رہتے تو یقینا ہم انہیں بہت وافر پانی پلاتے۔''O---۱۷۔ ''تاکہ ہم اس میں انہیں آزمالیں' اور جو شخص اپنے پروردگار کے ذکر سے منہ پھیر لے گا تو اللہ تعالیٰ اسے سخت عذاب میں مبتلا کردے گا۔''O[یعنی یہ دیکھیں کہ وہ نعمت پاکر بھی شکر گزار رہے ہیں یا نہیں اور ہماری دی ہوئی نعمت کا صحیح استعمال کرتے ہیں یا غلط]

(**سورۃ الدھر ۷۶**)---۲۔''بیشک ہم نے انسان کو ملے جلے نطفے سے امتحان کے لیے پیدا کیا اور اس کو سنتا دیکھتا بنایا۔''O---[فرمایا جارہا ہے کہ ہم نے انسان کو گوناگوں خوبیوں اور قوتوں سے آراستہ کرکے اس لئے پیدا کیا ہے کہ ہم اسے آزمائیں کہ آیا وہ ہمیں پہچانتا ہے یا نہیں پہچان کر ہماری نعمتوں کا شکر ادا کرتا ہے یا نہیں][اسی لئے ہم نے اسے مشاہدہ اور فہم کی قوتیں بخشی ہیں سمیعا صرف سننے والا نہیں بلکہ دعوت حق کو سننے والا بصیرا صرف دیکھنے والا نہیں بلکہ نور حق کو دیکھنے والا ہم نے اپنے فضل وکرم سے اس کو یہ صلاحیتیں عطا فرمائی ہیں اب اس کی مرضی کہ وہ ان سے کام لیتا ہے یا انہیں بیکار چھوڑے رہتا ہے۔[ازتفسیر ضیاء القرآن]---۳۔''ہم نے اسے راہ دکھائی اب خواہ وہ شکر گزار بنے خواہ ناشکرا۔''O---[یعنی مذکورہ قوتوں اور صلاحیتوں کے علاوہ ہم نے خود بھی انبیاء علیہم السلام' اپنی کتابوں اور داعیان حق کے ذریعے سے صحیح راستے کو بیان اور واضح کردیا ہے اب یہ اس کی مرضی ہے کہ اطاعت الٰہی کا راستہ اختیار کرکے شکر گزار بندہ بن جائے یا معصیت کا راستہ اختیار کرکے اس کا ناشکرا بن جائے' ☆ جیسے ایک حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ''ہر شخص اپنے نفس کی خرید وفروخت کرتا ہے' پس اسے ہلاک کردیتا ہے یا اسے آزاد کرا لیتا ہے' 'یعنی اپنے عمل وکسب کے ذریعے سے ہلاک یا آزاد کراتا ہے' اگر شر کمائے گا تو اپنے نفس کو ہلاک اور خیر کمائے گا تو نفس کو آزاد کرالے گا۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(**سورۃ الفجر ۸۹**)---۱۵۔''انسان (کا یہ حال ہے کہ) جب اسے اس کا رب آزماتا ہے اور عزت ونعمت دیتا ہے تو وہ کہنے لگتا ہے کہ میرے رب نے مجھے عزت دار بنایا۔''O---[یعنی جب اللہ کسی کو رزق ودولت کی فراوانی عطا فرماتا ہے تو وہ اپنی بابت اس غلط فہمی کا شکار ہوجاتا ہے کہ اللہ اس پر بہت مہربان ہے۔حالاں کہ یہ فراوانی امتحان اور آزمائش کے طور پر ہوتی ہے۔(ازتفسیر ۳ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۶۔''اور جب وہ اس کو آزماتا ہے اس کی روزی تنگ کردیتا ہے تو وہ کہنے لگتا ہے کہ میرے رب نے میری اہانت کی (اور ذلیل کیا)۔''O---[یعنی یہ ہے انسان کا مادہ پرستانہ نظریہ حیات۔اسی دُنیا کے مال ودولت اور جاہ واقتدار کو وہ سب کچھ سمجھتا ہے۔یہ چیز ملے تو پھول جاتا ہے اور کہتا ہے کہ خدا نے مجھے عزت دار بنادیا' اور یہ نہ ملے تو کہتا ہے کہ خدا نے مجھے ذلیل کردیا۔گویا عزت اور ذلت کا معیار اس کے نزدیک مال ودولت اور جاہ واقتدار کا ملنا یا نہ ملنا ہے۔حالانکہ اصل حقیقت جسے وہ نہیں سمجھتا یہ ہے کہ اللہ نے جس کو دُنیا میں جو کچھ بھی دیا ہے آزمائش کے لئے دیا ہے دولت اور طاقت دی ہے تو امتحان کے لئے دی ہے کہ وہ اسے پاکر شکر گزار بنتا ہے یا ناشکری کرتا ہے مفلس اور تنگ حال بنایا ہے تو اس میں بھی اس کا امتحان ہے کہ صبر اور قناعت کے ساتھ راضی برضا رہتا ہے اور جائز حدود کے اندر رہتے ہوئے اپنی مشکلات کا مقابلہ کرتا ہے' یا اخلاق ودیانت کی ہر حد کو پھاند جانے پر آمادہ ہوجاتا ہے اور اپنے خدا کو کوسنے لگتا ہے۔(ازتفسیر ۹ تفہیم القرآن)]---۱۷۔''ایسا ہرگز نہیں بلکہ (بات یہ ہے) کہ تم (ہی) لوگ یتیموں کی عزت نہیں کرتے۔''O---[ان نادانوں کے اس نظریہ کا بطلان کردیا۔اس کے فضل کی نشانی نہیں اور افلاس کی اس کی تحقیر کی وجہ سے نہیں۔نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی وضاحت سے اس حقیقت کو بیان فرمایا۔ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میں جس کی عزت کرتا ہوں کثرت دُنیا کی وجہ سے نہیں اور جس کو ذلیل کرتا ہوں افلاس کی وجہ سے نہیں بلکہ میں اپنی اطاعت کی وجہ سے کسی کو سرفراز کرتا ہوں اور اپنی نافرمانی کی وجہ سے کسی کو ذلیل وخوار کرتا ہوں۔'' ان کی مادہ پرستانہ ذہنیت ان کو یتیم وغریب پر رحمت وشفقت کے جذبے سے محروم کردیتی ہے وہ ان یتیموں کے سر پر شفقت کا ہاتھ بھی نہیں پھیرتے بلکہ ان کو نحوست کی علامت خیال کرتے ہیں اور ان کے سائے سے بھی دور بھاگتے ہیں حتیٰ کہ قریبی رشتہ دار بھی ان سے آنکھیں پھیر لیتے ہیں۔(ازتفسیر ۱۱' ۱۲ ضیاء القرآن)]---۱۸۔''اور مسکینوں کے کھلانے کی ایک دوسرے کو ترغیب نہیں دیتے۔''O---[ان کی بستی میں' ان کے محلے میں' بلکہ ان کے پڑوس میں کئی لوگ فاقہ کشی کررہے ہوتے ہیں لیکن یہ اپنی رنگ رلیوں میں مصروف رہتے ہیں انہیں کبھی ان مسکینوں کی تکلیف کا احساس بھی نہیں ہوتا۔نہ وہ خود ان کی طرف دست تعاون دراز کرتے ہیں نہ دیگر خوش حال لوگوں کو اس کی ترغیب دیتے ہیں۔انسان کا دل ہمدردی کے جذبات سے خالی ہوجائے تو اس کی سنگدلی کی یہی کیفیت ہوتی ہے۔(ازتفسیر ۱۳ ضیاء القرآن)]---۱۹۔''اور (مردوں کی) میراث سمیٹ سمیٹ کر کھاتے ہو۔''O---۲۰۔''اور مال کو جی بھر کر عزیز رکھتے ہو۔''O

●●●

Marfat.com

ایمان

(سورۃ البقرۃ ۲) ---۳۔ ''جو ایمان لاتے ہیں غیب پر اور قائم کرتے ہیں نماز اور اس میں سے جو رزق ہم نے انہیں دیا ہے خرچ کرتے ہیں۔'' O ---۴۔ ''اور وہ جو ایمان لاتے ہیں اس پر جو نازل کیا گیا تم سے پہلے اور آخرت پر بھی وہ یقین رکھتے ہیں۔'' O ---۵۔ ''یہی لوگ ہیں ہدایت پر اپنے رب کی اور یہی ہیں فلاح پانے والے۔'' O ---۶۔ ''بیشک وہ لوگ جنہوں نے (ان باتوں کو ماننے سے) انکار کر دیا یکساں ہے ان کے لئے خواہ تم خبردار کرو انہیں یا نہ کرو وہ ایمان نہ لائیں گے۔'' O ---۷۔ ''مہر لگا دی ہے اللہ نے ان کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر اور ان کی آنکھوں پر (پڑ گیا ہے) پردہ اور ان کے لئے ہے عذاب عظیم۔'' O ---۸۔ ''اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ ایمان لائے ہم اللہ پر اور آخرت کے دن پر، حالانکہ نہیں ہیں وہ مومن۔'' O ---۹۔ ''دھوکہ بازی کر رہے ہیں وہ اللہ تعالیٰ سے اور ایمان والوں سے جبکہ نہیں دھوکا دے رہے مگر اپنے آپ ہی کو لیکن انہیں (اس کا) شعور نہیں۔'' O ---۱۳۔ ''اور جب کہا جاتا ہے ان سے کہ ایمان لاؤ جس طرح ایمان لائے اور لوگ تو کہتے ہیں کہ کیا ایمان لائیں ہم جس طرح ایمان لائے بیوقوف۔ خبردار! حقیقت میں یہی لوگ ہیں بیوقوف، لیکن جانتے نہیں۔'' O ---۱۴۔ ''اور جب ملتے ہیں اہل ایمان سے تو کہتے ہیں ایمان لائے ہم اور جب ملتے ہیں علیحدگی میں اپنے شیطانوں سے تو کہتے ہیں ہم تو تمہارے ہی ساتھ ہیں، اصل میں ہم تو (ان کے ساتھ) محض مذاق کر رہے ہیں۔'' O ---۱۵۔ ''(جبکہ) اللہ مذاق کر رہا ہے ان سے کہ مہلت دیئے جا رہا ہے انہیں اور وہ اپنی سرکشی میں اندھوں کی طرح بھٹک رہے ہیں۔'' O ---۶۲۔ ''بیشک وہ لوگ جنہوں نے اسلام قبول کیا اور وہ لوگ یہودی ہیں اور عیسائی اور صابی (ستارہ پرست) ان میں سے جو بھی اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا اور روز آخر پر اور نیک کام کئے تو ان کے لئے اجر ان کا ان کے رب کے پاس ہے اور نہ کسی قسم کا خوف ہے ان کے لئے اور نہ وہ کبھی غمگین ہوں گے۔'' O ---۹۱۔ ''اور جب کہا جاتا ہے ان سے کہ ایمان لاؤ اس پر جو نازل کیا ہے اللہ نے تو وہ کہتے ہیں ایمان لاتے ہیں ہم اس پر جو نازل کیا گیا ہم پر اور انکار کرتے ہیں ماننے سے ہر اس چیز کے جو اس کے علاوہ ہے حالانکہ وہ حق ہے جو تصدیق کرتا ہے اس (کتاب) کی جو ان کے پاس موجود ہے۔ ان سے کہو آخر کیوں قتل کرتے رہے ہو تم اللہ کے نبیوں کو اس سے پہلے اگر تھے تم ایمان والے؟'' O ---۱۰۸۔ ''پھر کیا چاہتے ہو تم کہ سوالات اور مطالبات کرو اپنے رسول سے اسی طرح جیسے سوالات اور مطالبات کئے گئے موسیٰ سے اس سے پہلے اور جس نے اختیار کیا کفر ایمان کے بدلے تو یقیناً بھٹک گیا وہ سیدھی راہ سے۔'' O ---۱۱۲۔ ''ہاں بلاشبہ! جس نے سر تسلیم خم کر دیا اللہ تعالیٰ کے حضور اور عملاً بھی نیک روش اختیار کی سو ایسے شخص کے لئے ہے اس کا اجر اس کے رب کے پاس اور نہیں ہے کسی طرح کا خوف ایسے لوگوں کے لئے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔'' O ---۱۲۱۔ ''وہ لوگ جن کو دی ہم نے کتاب (جو) پڑھتے ہیں اسے جیسا کہ اس کے پڑھنے کا حق ہے۔ وہی لوگ ایمان رکھتے ہیں اس پر اور جو کفر کا رویہ اختیار کرتے ہیں اس کے ساتھ سو وہی ہیں نقصان اٹھانے والے۔'' O ---۱۷۷۔ ''نیکی یہی نہیں کہ کر لو تم اپنے چہرے مشرق کی طرف یا مغرب کی طرف بلکہ نیکی (یہ ہے کہ) آدمی ایمان لائے اللہ تعالیٰ پر اور روز آخرت پر اور فرشتوں پر اور اللہ کی کتاب پر اور پیغمبروں پر اور دے مال اس کی محبت میں رشتے داروں کو اور یتیموں کو اور مسکینوں کو اور مسافروں کو اور مانگنے والوں کو اور گردنیں چھڑانے میں اور قائم کرے نماز اور دے زکوٰۃ اور (نیک وہ ہیں جو) پورا کرنے والے ہیں اپنے عہد کو جب عہد کر لیں اور ثابت قدم رہنے والے ہیں تنگدستی میں اور جسمانی تکالیف میں اور جنگ کے وقت بھی لوگ ہیں راست باز اور یہی لوگ ہیں متقی۔'' O ---۲۱۳۔ ''تھے سب انسان ایک ہی امت۔ (پھر ان میں اختلافات ہو گئے) تو بھیجے اللہ تعالیٰ نے انبیا بشارت دینے والے اور خبردار کرنے والے اور نازل کی ان کے ساتھ اپنی کتاب مبنی بر حق تاکہ فیصلہ کرے وہ لوگوں کے درمیان ان باتوں کا اختلاف کرتے تھے وہ جن میں۔ اور نہیں اختلاف کیا کتاب میں مگر ان لوگوں نے جنہیں دی گئی تھی وہ اس کے بعد کہ آ چکے تھے ان کے پاس واضح احکام، محض آپس کی ضد کی بنا پر پھر ہدایت دی اللہ نے ان لوگوں کو جو ایمان لائے (محمد ﷺ پر) ان باتوں میں جن میں اختلاف کیا کرتے تھے (پہلے لوگ) حق کی اپنے حکم سے اور اللہ ہی ہدایت دیتا ہے جسے چاہے سیدھے راستے کی۔'' O ---۲۱۸۔ ''بیشک جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے ہجرت کی اور جہاد کیا اللہ کی راہ میں یہی لوگ امیدوار رہتے ہیں اللہ کی رحمت کے اور اللہ بہت زیادہ معاف کرنے والا، نہایت مہربان

Marfat.com

ہے۔"O ---۲۵۳۔ "یہ سب رسول، فضیلت دی ہے ہم نے ان میں سے بعض کو بعض پر، ان میں سے کوئی ایسا تھا جس سے ہمکلام ہوا اللہ اور بلند کیے بعض
کے مرتبے۔ اور عطا کیں ہم نے عیسیٰؑ ابن مریم کو کھلی نشانیاں اور مدد کی ہم نے اس کی روح القدسؑ سے۔ اور اگر چاہتا اللہ تو نہ لڑتے آپس میں وہ لوگ جو ان
رسولوں کے بعد ہوئے اس کے بعد کہ آچکی تھیں ان کے پاس کھلی نشانیاں لیکن انہوں نے باہم اختلاف کیا پھر کوئی تو ان میں سے ایمان لے آیا اور کسی نے کفر
اختیار کیا اور اگر چاہتا اللہ تو نہ لڑتے یہ لوگ آپس میں لیکن اللہ کرتا ہے وہی جو چاہتا ہے۔"O ---۲۸۵۔ "ایمان لایا رسول ﷺ اس (ہدایت) پر جو نازل
ہوئی اس کی طرف اس کے رب کی طرف سے اور مومن بھی (ایمان لائے) یہ سب ایمان رکھتے ہیں اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس
کے رسولوں پر (وہ کہتے ہیں) نہیں فرق کرتے ہم اس کے رسولوں کے درمیان کسی ایک میں دوسرے سے اور کہا انہوں نے سنا ہم نے اور اطاعت کی۔ طالب
ہیں ہم تیری بخشش کے اے ہمارے رب! اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے۔"O

(سورۃ آل عمران ۳) ---۷۔ "وہی تو ہے جس نے نازل کی تم پر یہ کتاب اس میں آیات محکمات بھی ہیں وہی کتاب کی بنیاد ہیں اور کچھ دوسری متشابہات
ہیں۔ سو وہ لوگ جن کے دلوں میں کجی ہے وہ تو پیچھے پڑے رہتے ہیں ان آیات کے جو متشابہ ہیں ان میں تلاش میں فتنے کی اور تلاش میں اس کی حقیقت و ماہیت
کے جبکہ نہیں جانتا اس کی حقیقت و ماہیت مگر اللہ تعالیٰ۔ اور وہ لوگ جو پختہ کار ہیں علم میں کہتے ہیں ایمان لائے ہم سب پر۔ سب کا سب ہمارے رب کی طرف
سے ہے اور نہیں سمجھتے (یہ نکتہ) مگر دانشمند لوگ۔"O ---۶۸۔ "بیشک لوگوں میں سب سے زیادہ قریب ابراہیمؑ کے وہ لوگ ہیں جنہوں نے پیروی کی ان کی
نیز یہ نبی ﷺ اور وہ لوگ جو ایمان لائے (اس نبی ﷺ پر) اور اللہ ساتھی ہے ایمان والوں کا۔"O ---۸۱۔ "اور (یاد کرو) جب لیا تھا اللہ تعالیٰ نے عہد نبیوں
سے کہ یہ جو عطا کی ہے میں نے تم کو کتاب و حکمت (اس احسان کا تقاضا یہ ہے کہ) پھر جب آئے تمہارے پاس ایک عظیم رسول ﷺ تصدیق کرتا ہوا اس
کتاب کی جو تمہارے پاس ہے تو تم ضرور اور بہر حال ایمان لاؤ گے اس پر اور مدد کرو گے اس کی۔ ارشاد ہوا! کیا اقرار کرتے ہو تم اور کرتے ہو ان شرائط پر مجھ
سے عہد؟ انہوں نے کہا ہم نے اقرار کیا ارشاد ہوا! سو گواہ رہو تم اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں۔"O ---۸۴۔ "کہو ایمان لائے ہم اللہ تعالیٰ پر اور اس پر
جو نازل کیا گیا ہم پر اور جو نازل کیا گیا ابراہیمؑ و اسماعیلؑ اور اسحاقؑ و یعقوبؑ پر اور اس کی اولاد پر اور (اس پر بھی) جو دیا گیا موسیٰؑ کو، عیسیٰؑ کو اور سب نبیوں کو ان
کے رب کی طرف سے۔ نہیں فرق کرتے ہم ان میں ایک اور دوسرے کے درمیان (نبی ہونے کے اعتبار سے) اور ہم انہی کے تابع فرمان ہیں۔"O
---۸۶۔ "بھلا کیسے ہدایت دے اللہ ایسے لوگوں کو جنہوں نے کفر اختیار کیا بعد ایمان لانے کے جبکہ گواہی دے چکے ہیں وہ کہ بیشک یہ رسول سچا ہے اور آچکی
ہیں ان کے پاس کھلی کھلی نشانیاں اور اللہ نہیں ہدایت دیتا ان لوگوں کو جو خود پر ظلم کرتے ہیں۔"O ---۱۰۶۔ "اس دن جب روشن ہوں گے کچھ چہرے اور سیاہ
ہوں گے کچھ چہرے، سو وہ لوگ کہ سیاہ ہوں گے ان کے چہرے (ان سے کہا جائے گا) اچھا تم ہو جنہوں نے کفر کیا تھا ایمان لانے کے بعد! سو چکھو اب مزا
عذاب کا بدلے میں اس کفر کے جو تم کرتے رہے ہو۔"O ---۱۶۷۔ "اور اس لئے کہ دیکھ لے ان لوگوں کو جو منافق ہیں اور کہا گیا تھا ان سے کہ آؤ جنگ کرو
اللہ کی راہ میں یا دفاع کرو انہوں نے کہا اگر ہم جانتے کہ لڑائی ہوگی تو ضرور ساتھ چلتے ہم تمہارے۔ یہ لوگ کفر سے اس دن زیادہ قریب تھے بہ نسبت ایمان
کے، کہتے ہیں اپنے منہ سے ایسی باتیں جو نہیں ہیں ان کے دلوں میں اور اللہ خوب جانتا ہے اس کو جو وہ چھپاتے ہیں۔"O ---۱۷۳۔ "یہ وہ ہیں کہ کہا تھا ان
سے لوگوں نے کہ بہت لوگ جمع ہو رہے ہیں تمہارے مقابلہ کے لئے لہٰذا ڈرو ان سے سو زیادہ کر دیا اس بات نے ان کا ایمان اور انہوں نے کہا، کافی ہے
ہمارے لئے اللہ تعالیٰ اور وہی بہترین کارساز ہے۔"O ---۱۷۷۔ "بیشک وہ لوگ جنہوں نے خریدا کفر، ایمان کے بدلے میں، ہرگز نہیں بگاڑ رہے اللہ کا
کچھ بھی اور ان کے لئے ہے، دردناک عذاب۔"O ---۱۷۹۔ "نہیں ہے اللہ کہ چھوڑ دے مومنوں کو اس حالت میں کہ ہو تم جس میں حتیٰ کہ الگ نہ کر دے
ناپاک کو پاک سے اور نہیں ہے اللہ کہ مطلع کرے تم کو غیب پر، لیکن اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں میں سے جسے چاہے (غیب کی باتیں بتانے کے لئے) لہٰذا
ایمان رکھو تم اللہ پر اور اس کے رسولوں پر، اور اگر تم ایمان پر قائم رہے اور تقویٰ اختیار کیا تو تمہارے لئے ہے اجر عظیم۔"O --- [تفسیر کے لئے باب نمبر ۱۴،
مضمون: علم غیب] ---۱۹۳۔ "اے ہمارے رب! ہم نے سنا ایک پکارنے والے کو جو دعوت دے رہا تھا ایمان کی کہ "ایمان لاؤ اپنے رب پر" سو ایمان لے
آئے ہم۔ اے ہمارے رب اب بخش دے تو ہمارے گناہ اور دور کر دے ہم سے وہ برائیاں جو ہم میں ہیں اور موت دے ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ۔"O

(سورۃ النساء ۴) ---۱۷۔ "درحقیقت توبہ کا حق اللہ تعالیٰ کے حضور محض انہی لوگوں کے لئے ہے جو کر بیٹھتے ہیں گناہ نادانی سے پھر توبہ کر لیتے ہیں جلد ہی۔ سو
یہ وہ لوگ ہیں کہ توبہ قبول کر لیتا ہے اللہ ان کی اور اللہ ہے ہر بات سے باخبر بڑی حکمت والا۔"O ---۳۹۔ "اور کیا بگڑ جاتا ان کا اگر ایمان لے آتے وہ اللہ
تعالیٰ پر اور روز آخرت پر اور خرچ کرتے اس میں سے جو دیا ہے انہیں اللہ تعالیٰ ہی نے اور ہے اللہ تعالیٰ ان کے بارے میں سب کچھ جاننے والا۔"O
---۴۷۔ "اے لوگو! جنہیں دی گئی ہے کتاب، ایمان لاؤ اس کتاب پر جو نازل کی ہے ہم نے، جو تصدیق کرنے والی ہے اس کتاب کی جو تمہارے پاس ہے
قبل اس کے کہ ہم مسخ کر دیں چہروں کو اور پھیر دیں ان کو ان کی پیٹھ کی طرف یا لعنت کریں ہم ان پر جیسے لعنت کی تھی ہم نے اصحاب سبت پر اور (یاد رکھو) ہے

Marfat.com

اللہ کا حکم نافذ ہو کر رہنے والا۔" O---۱۳۶۔ "اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ پر، اس کے رسول ﷺ پر، اس کتاب پر جو اس نے اپنے رسول ﷺ پر نازل کی اور اس کتاب پر جو اس نے پہلے نازل کی تھی، ایمان لاؤ اور جو اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور روز آخرت کا انکار کرتا ہے وہ دور گمراہی میں بھٹک گیا۔" O---۱۳۷۔ "جو ایمان لائے پھر منکر ہو گئے، پھر ایمان لائے پھر منکر ہو گئے، پھر انکار میں بڑھتے گئے اللہ تعالیٰ انہیں کبھی نہ بخشے گا اور نہ انہیں راہ دکھائے گا۔" O---۱۵۲۔ "اور جو لوگ ایمان لائے اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسولوں پر اور جدا نہ کیا ان میں سے کسی کو ان کو جلد دے گا ان کے ثواب اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔" O---۱۷۵۔ "سو وہ جو اللہ پر ایمان لے آئے ہیں اور اسے مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہیں انہیں وہ اپنی رحمت اور فضل میں داخل کرے گا اور انہیں اپنی طرف سیدھی راہ دکھائے گا۔" O

(سورۃ المائدۃ ۵)---۵۔ "آج تم پر پاکیزہ چیزیں حلال کی جاتی ہیں، اور ان کا کھانا بھی جنہیں کتاب دی گئی تھی تمہارے لئے حلال ہے، اور تمہارا کھانا ان کے لئے حلال ہے۔ اور مومن شریف زادیاں اور ان لوگوں کی شریف زادیاں جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی (حلال ہیں)، جب تم انہیں ان کے مہر، اپنی خانہ آبادی کے لئے نہ کہ شہوت رانی اور چوری چھپے آشنائی کرنے کے لئے، ادا کر دو۔ اور جو ایمان (کے ان تقاضوں) کو نہ مانے گا اس کا عمل اکارت گیا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں ہوگا۔" O---۹۔ "اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے ہیں بخشش اور بڑے اجر کا وعدہ کرتا ہے۔" O---۶۹۔ "بیشک جو لوگ ایمان لائے ہیں اور جو یہودی ہیں اور صابی اور نصاریٰ جو بھی اللہ تعالیٰ پر اور روز آخرت پر ایمان لایا اور نیک عمل کرتا رہا ان پر کوئی خوف نہ ہوگا نہ وہ غم کھائیں گے۔" O--- (بمطابق البقرہ ۶۲)---۷۲۔ "ان لوگوں نے کفر کیا ہے جو کہتے ہیں کہ "مسیح ابن مریم ہی اللہ ہے" حالانکہ مسیح نے کہا تھا "اے بنی اسرائیل! اللہ کی عبادت کرو جو میرا رب بھی ہے اور تمہارا رب بھی۔ بیشک جو اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرائے گا اس پر اللہ نے جنت حرام کر دی ہے اور اس کا ٹھکانا آگ ہوگا اور ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔" O

(سورۃ الانعام ۶)---۴۸۔ "اور ہم رسولوں کو تو صرف خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے بنا کر بھیجتے ہیں۔ پھر جو لوگ ایمان لے آتے ہیں اور اصلاح کر لیتے ہیں انہیں کوئی ڈر نہیں ہوتا نہ وہ غم کھاتے ہیں۔" O---۴۹۔ "مگر جو لوگ ہماری آیتوں کو جھٹلا دیتے ہیں ان پر ان کی نافرمانیوں کے سبب عذاب آ جاتا ہے۔" O---۵۴۔ "اور جب تیرے پاس وہ لوگ آئیں جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں تو کہہ تم پر سلامتی ہو۔ تمہارے رب نے رحم کرنا اپنے اوپر لازم کر رکھا ہے (یعنی) یہ کہ تم میں اگر کوئی نادانی سے کوئی برا کام کرے پھر اس کے بعد توبہ کرے اور اصلاح کرے تو وہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔" O---۵۵۔ "اور یوں ہم آیتوں کو کھول کر بیان کرتے ہیں تاکہ مجرموں کی راہ واضح ہو جائے۔" O---۸۲۔ "جو لوگ ایمان لاتے ہیں اور اپنے ایمان کو ظلم سے غلط ملط نہیں کرتے ان ہی کے لئے امن ہے اور وہی راہ راست پر ہیں۔" O---۸۳۔ "اور یہ تھی ہماری دلیل جو ہم نے ابراہیمؑ کو اس کی قوم کے مقابلے میں دی۔ ہم جس کے چاہتے ہیں رتبے بلند کر دیتے ہیں۔ تیرا رب حکمت والا، علم والا ہے۔" O---۹۲۔ "اور یہ کتاب جو ہم نے اتاری ہے برکت والی اور اس کی تصدیق کرنے والی ہے جو سامنے موجود ہے اور اس لئے ہے تاکہ تو بستیوں کی ماں (مکہ) کو اور ان کو جو اس کے ارد گرد رہتے ہیں خبردار کرے اور وہ جن کو آخرت کا یقین ہے وہ اس پر ایمان لاتے ہیں اور وہ اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔" O---۱۱۰۔ "اور ہم ان کے دلوں اور ان کی آنکھوں کو اسی طرح الٹ دیں گے جس طرح پہلی بار وہ اس (قرآن) پر ایمان نہیں لائے تھے اور ہم انہیں ان کی اس سرکشی میں سرگرداں چھوڑ دیں گے۔" O---۱۵۸۔ "جس دن تیرے رب کی کوئی نشانی آ جائے گی تو کسی شخص کو جو پہلے ایمان نہ لایا ہوگا یا اس نے اپنے ایمان کے ساتھ کوئی بھلائی نہ کمائی ہوگی اس کا ایمان فائدہ نہیں دے گا۔ کہہ دے انتظار کرو ہم بھی انتظار کر رہے ہیں۔" O (تفسیر کیلئے باب ا، مضمون: نشانیاں اللہ تعالیٰ کی)

(سورۃ الاعراف ۷)---۳۲۔ "کہو کس نے اللہ تعالیٰ کی آرائش کو جو اس نے اپنے بندوں کے لئے پیدا کی ہے اور رزق کی پاکیزہ چیزوں کو حرام کیا ہے؟ کہہ دیجئے! وہ اس دنیا میں ایمان والوں کے لئے ہیں اور روز قیامت کو خالص انہی کی ہوں گی اس طرح ہم ان لوگوں کے لئے جو علم رکھتے ہیں آیتوں کو کھول کر بیان کرتے ہیں۔" O---۴۲۔ "اور جو لوگ ایمان لائے اور درست عمل کرتے ہیں اور ہم کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے، وہ اہل جنت ہوں گے جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔" O---۴۳۔ "اور ہم ان کے سینے سے جو کدورت بھی ان میں ہے کھینچ لیں گے اور ان کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ کہیں گے تعریف اللہ تعالیٰ کی جس نے ہمیں اس کی راہ دکھائی اور ہم کبھی راہ نہ پا سکتے تھے اگر اللہ تعالیٰ ہمیں راہ نہ دکھاتا۔ یقیناً ہمارے رب کے رسول ہمارے پاس حق لے کر آئے تھے اور انہیں آواز دی جائے گی یہ ہے جنت جس کے تم اپنے عملوں کے سبب وارث بنائے گئے۔" O---۷۵۔ "اس کی قوم کے متکبر سرداروں نے دبے ہوئے لوگوں سے جو ان میں ایمان لے آئے تھے کہا، کیا تم جانتے ہو کہ صالح اپنے رب کا بھیجا ہوا ہے۔ انہوں نے کہا ہم اس پیغام پر جس کے ساتھ اسے بھیجا گیا ہے ایمان رکھتے ہیں۔" O---۸۵۔ "اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیبؑ کو۔ اس نے کہا اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی خدا نہیں۔ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک واضح دلیل آ گئی ہے پس ناپ تول پورا کیا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم کر

Marfat.com

کے نہ دو اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد گڑ بڑ نہ مچاؤ- یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم ایمان والے ہو۔'' O---۸۶۔ ''اور ہر رستے پر نہ بیٹھو کہ انسے جو اس پر ایمان رکھتا ہے ڈراؤ اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے اس میں ٹیڑھ ڈھونڈ کر روکو اور یاد کرو جب تم تھوڑے سے تھے پھر اس نے تمہیں بہت زیادہ کر دیا اور دیکھو کہ گڑ بڑ مچانے والوں کا انجام کیسا ہوا۔'' O---۸۷۔ ''اور اگر تم میں ایک گروہ اس پیغام پر ایمان رکھتا ہے جس کے ساتھ مجھے بھیجا گیا ہے اور ایک گروہ ایمان نہیں رکھتا تو صبر کرو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہمارے درمیان فیصلہ کرے اور وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔'' O---۱۲۰۔ ''اور جادوگر سجدے میں گر گئے (۱۲۱) کہنے لگے ہم جہان کے آقا (۱۲۲) موسیٰ اور اور ھارونؑ کے آقا پر ایمان لاتے ہیں۔'' O---۱۲۳۔ ''فرعون بولا کیا تم اس سے پہلے کہ میں تمہیں اجازت دیتا اس پر ایمان لے آئے ہو؟ یقیناً یہ ایک چال ہے جو تم نے اس شہر میں چلی ہے تا کہ اس کے رہنے والوں کو یہاں سے نکال دو مگر تم جلدی ہی جان لو گے۔'' O---۱۲۶۔ ''مگر تو ہم سے صرف اس بات کا بدلہ لے رہا ہے کہ ہم اپنے رب کی نشانیوں پر جب وہ ہمارے پاس آ گئی ہیں ایمان لے آئے ہیں۔'' O--- (یہ فرعون کے جادوگروں نے کہا) ---۱۵۷۔ ''جو لوگ بے پڑھے نبی رسول ﷺ کی پیروی کرتے ہیں جسے وہ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں جو انہیں پسندیدہ باتوں کی تلقین کرتا ہے، ناپسندیدہ باتوں سے منع کرتا ہے، پاکیزہ چیزوں کو ان کے لئے حلال کرتا ہے، گندی چیزوں کو ان پر حرام کرتا ہے اور ان کے بوجھ اور طوق جو ان پر پڑے ہیں اتروا تا ہے- ہاں! جو لوگ اس پر ایمان لائے، اس کی حمایت کی، اس کی مدد کی اور اس نور کے پیچھے چلے جو اس کے ساتھ نازل کیا گیا وہی کامیاب ہوں گے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۴، مضمون: مرتبہ رسول ﷺ] ---۱۵۸۔ ''کہہ دیجئے اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ تعالیٰ کا رسول ﷺ ہوں اس کا جس کی بادشاہت آسمانوں اور زمین پر ہے جس کے سوا کوئی خدا نہیں جو زندہ کرتا اور مارتا ہے- پس تم اللہ تعالیٰ اور اسکے بے پڑھے نبی رسول ﷺ پر جو اللہ تعالیٰ اور اس کی باتوں پر ایمان رکھتا ہے، ایمان لاؤ اور اس کی پیروی کرو تا کہ ہدایت پاؤ۔'' O---۱۸۵۔ ''اور کیا انہوں نے آسمانوں اور زمین اور جو شے بھی اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہے ان کے نظم و نسق پر نظر نہیں کی اور اس بات پر کہ ممکن ہے ان کی اجل قریب آ گئی ہو؟ پھر اس کے بعد وہ کس بات پر ایمان لائیں گے؟'' O---۱۸۸۔ ''کہو میں اپنے لئے کسی نفع اور نقصان کا اختیار نہیں رکھتا مگر جو اللہ تعالیٰ چاہے اور اگر میں چھپی باتوں کا جانتا تو ضرور بہت سا مال حاصل کر لیتا اور مجھے برائی نہ پہنچتی - میں تو صرف ان لوگوں کو جو ایمان رکھتے ہیں ڈرانے والا اور خوشخبری دینے والا ہوں۔'' O---۲۰۳۔ ''کہو میں تو صرف اس کی پیروی کرتا ہوں جو میرے رب کی جانب سے میری طرف وحی کیا جاتا ہے- یہ تمہارے رب کی طرف سے بصیرت کی باتیں اور ہدایت اور رحمت ان لوگوں کے لئے ہے جو ایمان رکھتے ہیں۔'' O

(سورۃ الانفال ۸) ---۲۔ ''مومن صرف وہ لوگ ہیں جن کے دل جب اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے ڈر جاتے ہیں، اور جب انہیں اس کی آیتیں سنائی جاتی ہیں تو وہ ان کا ایمان بڑھا دیتی ہیں اور وہ اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔'' O---[ان آیات میں اہل ایمان کی ۴ صفات بیان کی گئی ہیں: ۱۔ وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرتے ہیں نہ کہ صرف اللہ کی یعنی قرآن کی۔ ۲۔ اللہ کا ذکر سن کر، اللہ کی جلالت و عظمت سے ان کے دل کانپ اٹھتے ہیں۔ ۳۔ تلاوت قرآن سے ان کے ایمانوں میں اضافہ ہوتا ہے (جس سے معلوم ہوا کہ ایمان میں بھی کمی بیشی ہوتی ہے، جیسا کہ محدثین کا مسلک ہے) ۴۔ اور وہ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔ توکل کا مطلب ہے کہ ظاہری اسباب اختیار کرنے کے بعد اللہ کی ذات پر بھروسہ کرتے ہیں۔ یعنی اسباب سے اعراض و گریز بھی نہیں کرتے کیونکہ انہیں اختیار کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے ہی دیا ہے لیکن اسباب ظاہری کو ہی سب کچھ نہیں سمجھ لیتے بلکہ ان کا یقین ہوتا ہے کہ اصل کارفرما مشیت الٰہی ہی ہے اس لیے جب تک اللہ کی مشیت بھی نہیں ہوگی یہ ظاہری اسباب کچھ نہیں کر سکیں گے اور اس یقین و اعتماد کی بنیاد پر پھر وہ اللہ کی مدد و استعانت حاصل کرنے سے ایک لمحے کے لیے بھی غافل نہیں ہوتے۔ ان صفات کے حاملین کے لیے اللہ کی طرف سے سچے مومن ہونے کا سرٹیفکیٹ اور مغفرت و رحمت الٰہی اور رزق کریم کی نوید ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۷۲۔ ''بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے اور جنہوں نے ہجرت کی اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا اور وہ جنہوں نے جگہ دی اور مدد کی وہ ایک دوسرے کے دوست ہیں اور جو لوگ ایمان لائے مگر انہوں نے ہجرت نہیں کی ان سے تمہاری کوئی دوستی نہیں یہاں تک کہ وہ ہجرت کریں- لیکن اگر وہ تم سے دین کے معاملے میں مدد مانگیں تو تم پر مدد کرنا لازم ہے مگر ان لوگوں کے خلاف نہیں جن کے ساتھ تمہارا عہد و پیمان ہو اور اللہ تعالیٰ تمہارے عملوں کو دیکھ رہا ہے۔'' O

(سورۃ التوبہ ۹) ---۱۸۔ ''اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو صرف وہی آباد کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہے، نماز قائم کرتا ہے اور زکوٰۃ ادا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا- ہاں! ممکن ہے کہ ایسے لوگ راہ پانے والوں میں ہو جائیں۔'' O---۱۹۔ ''کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانے اور مسجد حرام کو آباد کرنے کو ایسا سمجھ لیا ہے جیسے وہ شخص جو اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتا ہے؟ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں برابر نہیں ہو سکتے مگر اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو راہ نہیں دکھاتا۔'' O---۲۰۔ ''جو لوگ ایمان لائے ہیں اور جنہوں نے ہجرت کی ہے اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت ہی بڑے درجے والے ہیں۔'' O---۲۲۔ ''اور جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے بیشک اللہ ہی

Marfat.com

کے پاس بڑا اجر ہے۔" O ---۲۳۔ "اے ایمان والو! اپنے باپوں اور اپنے بھائیوں کو اگر وہ ایمان کے مقابلے میں کفر کو پسند کرتے ہوں رفیق نہ بناؤ اور تم
میں جو انہیں رفیق بناتے ہیں وہی تو ظالم ہیں۔" O ---۴۴۔ "وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ پر اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہیں تجھ سے اپنے مالوں اور اپنی جانوں
سے جہاد نہ کرنے کی اجازت نہیں مانگتے اور اللہ تعالیٰ ڈرنے والوں کو جانتا ہے۔" O ---۴۵۔ "تجھ سے صرف وہی لوگ اجازت مانگتے ہیں جو اللہ تعالیٰ اور
روز آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اور ان کے دل شک میں پڑے ہیں اور وہ اپنے شک میں ڈانواڈول ہیں۔" O ---۶۱۔ "اور ان میں وہ لوگ بھی ہیں جو
نبی ﷺ کو دکھ دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ کان لگانے والا ہے۔ کہہ دیجئے وہ تمہاری بھلائی پر کان لگانے والا ہے وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہے اور مومنوں کی
بات مانتا ہے اور ان کے لئے جو تم میں اعتماد کرتے ہیں رحمت ہے اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کو دکھ دیتے ہیں انہیں دردناک عذاب ہوگا۔" O
---۸۶۔ "اور جب کوئی سورۃ نازل ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ پر اعتماد کرو اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ ہو کر جہاد کرو تو ان میں مقدور والے تجھ سے اجازت
مانگتے ہیں اور کہتے ہیں ہمیں بیٹھ رہنے والوں کے ساتھ رہنے دے۔" O ---۸۸۔ "لیکن رسول ﷺ اور اس کے ساتھ ایمان لانے والے اپنے مالوں اور
اپنی جانوں سے جہاد کرتے ہیں اور انہی کے لئے بھلائیاں ہیں اور وہی کامیاب ہونے والے ہیں۔" O ---۹۹۔ "اور بدوؤں میں وہ بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ
اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہیں اور جو کچھ وہ خرچ کرتے ہیں اسے اللہ تعالیٰ کی نزدیکیوں اور رسول ﷺ کی دعاؤں کا ذریعہ سمجھتے ہیں بیشک! یہ ان کے
لئے نزدیکی کا ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت میں داخل کرے گا۔ اللہ تعالیٰ بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔" O ---۱۱۳۔ "نبی ﷺ اور ایمان والوں کو
روا نہیں کہ مشرکوں کے لئے، اگرچہ وہ رشتہ دار ہوں اس کے بعد کہ ان پر واضح ہو چکا ہے کہ وہ دوزخی ہیں بخشش کی دعا مانگیں۔" O ---۱۲۴۔ "اور جب کوئی
سورت نازل ہوتی ہے تو ان میں بعض کہتے ہیں کہ اس نے تم میں سے کس کے ایمان کو بڑھایا ہے؟ ہاں! وہ جو ایمان لائے ہیں ان کے ایمان کو اس نے بڑھا دیا
ہے اور وہ خوشیاں مناتے ہیں۔" O

(سورۃ یونس ۱۰) ---۲۔ "کیا لوگوں کو حیرانی ہے کہ ہم نے انہیں میں سے ایک آدمی کی طرف وحی کی ہے کہ لوگوں کو خبردار کر اور ایمان والوں کو خوشخبری دے
کہ ان کے لئے ان کے رب کے پاس عمدہ مقام ہے۔ کافر کہتے ہیں یہ تو صاف جادوگر ہے۔" O ---۴۔ "اسی کی طرف تم سب کی واپسی ہوگی یہ اللہ تعالیٰ کا
سچا وعدہ ہے۔ وہی خلقت کو شروع کرتا ہے پھر اسے دہرائے گا تاکہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور درست عمل کرتے ہیں انصاف کے مطابق پورا بدلہ دے اور
کافروں کے لئے ان کے کفر کے سبب کھولتا ہوا مشروب اور دردناک عذاب ہوگا۔" O ---۹۔ "البتہ جو لوگ ایمان لائے اور درست عمل کرتے ہیں انہیں ان
کا رب ان کے ایمان کے ذریعے راہ دکھائے گا، نعمت بھرے باغوں میں ان کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی۔" O ---۱۰۔ "وہاں ان کی پکار، اے اللہ تو پاک
ہے ہوگی اور وہاں ان کی باہمی دعا "سلام" ہوگی اور ان کی آخری پکار تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے جو سارے جہان کا رب ہے ہوگی۔" O ---۱۳۔ "اور تم سے
پہلے بھی ہم کئی نسلوں کو جب وہ ظالم ہو گئیں ہلاک کر چکے ہیں اور ان کے رسول ان کے پاس واضح نشان لے کر آئے تھے مگر وہ ایمان لانے والے ہی نہ تھے۔
مجرم لوگوں کو ہم اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں۔" O ---۳۳۔ "اس طرح تیرے رب کی بات نافرمانوں کے بارے میں سچ ہو گئی کہ وہ ایمان نہیں لائیں
گے۔" O ---۴۰۔ "اور ان میں کچھ ایمان رکھتے ہیں اور کچھ اس پر ایمان نہیں رکھتے اور تیرا رب فسادیوں کو خوب جانتا ہے۔" O ---۵۷۔ "اے لوگو!
تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت اور جو سینوں میں ہے اس کی شفا اور مومنوں (ایمان والوں) کے لئے ہدایت اور رحمت آ گئی ہے۔" O
---۶۳۔ "وہ جو ایمان لائے اور خدا سے ڈرتے رہے۔" O ---۶۴۔ "ان کے لئے دنیا کی زندگی میں بھی خوشخبری ہے اور آخرت میں بھی۔ اللہ تعالیٰ کی
باتوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوا کرتی۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔" O ---۸۳۔ "مگر موسیٰ کی بات فرعون اور اپنے سرداروں کے ڈر سے اس کی قوم کے کچھ لڑکوں
کے سوا کسی نے نہ مانی کہ وہ انہیں فتنے میں نہ ڈال دے کیونکہ فرعون اس ملک میں اونچے مرتبے والا تھا اور حد سے نکلنے والوں میں بھی تھا۔" O ---۸۴۔ "اور
موسیٰ نے کہا اے میری قوم! اگر تم اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو تو اسی پر بھروسہ کرو اگر تم فرمانبردار ہو۔" O ---۹۰۔ "اور ہم نے بنی اسرائیل کو سمندر کے پار کر
دیا پھر فرعون اور اس کے لشکر نے سرکشی کی اور دشمنی سے ان کا پیچھا کیا۔ یہاں تک کہ وہ غرق ہونے لگا تو بولا میں ایمان لاتا ہوں کہ کوئی خدا نہیں سوائے اس کے
جس پر بنی اسرائیل ایمان رکھتے ہیں اور میں فرمانبرداروں میں ہوتا ہوں۔" O ---۹۶۔ "جن لوگوں پر تیرے رب کی بات حق ہو چکی ہے وہ ایمان نہیں لائیں
گے۔" O ---۹۷۔ "اگرچہ ان کے پاس سب نشانیاں آ جائیں یہاں تک کہ وہ دردناک عذاب کو دیکھ لیں گے۔" O ---۹۸۔ "مگر ایسا کیوں نہ ہوا کہ کوئی
بستی ایمان لاتی اور اس کا ایمان اسے نفع دیتا سوائے قوم یونس کے جب وہ ایمان لے آئے تو ہم نے ان سے دنیاوی زندگی میں رسوائی کا عذاب ہٹا دیا اور
انہیں ایک وقت تک ساز و سامان دیا۔" O ---۹۹۔ "اور اگر تیرا رب چاہتا تو وہ سب لوگ جو زمین پر ہیں سارے کے سارے ایمان لے آتے پر کیا تو لوگوں
پر جبر کرے گا یہاں تک کہ وہ مومن بن جائیں۔" O ---۱۰۰۔ "مگر کسی شخص کے لئے ممکن نہیں کہ وہ ایمان لے آئے سوائے اللہ تعالیٰ کی اجازت کے اور وہ
ان لوگوں پر جو عقل نہیں رکھتے پلیدی ڈال دیتا ہے۔" O ---۱۰۱۔ "کہو دیکھو! آسمانوں اور زمین میں کیا کچھ ہے مگر جو لوگ ایمان نہیں لاتے انہیں نشانیاں او

Marfat.com

رڈ راوے کام نہیں دیتے۔'' O ---۱۰۳۔ ''پھر ہم اسی طرح رسولوں اور ایمان والوں کو بچالیں گے ہم پر لازم ہے کہ ہم مومنوں کو بچالیں۔'' O

(**سورۃ ھود۱۱**) ---۱۷۔ ''تو کیا جو اپنے رب کی واضح دلیل پر ہے اور اس کی طرف سے ایک گواہ اسے پڑھتا بھی ہے اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب پیشوا اور رحمت تھی؟ وہی اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ان لشکروں میں جو اس کا انکار کرتا ہے آگ اس کے وعدے کی جگہ ہے اور تجھے اس میں کوئی شک نہ ہو بیشک یہ تیرے رب کی طرف سے سچ ہے لیکن اکثر لوگ یقین نہیں کرتے۔'' O ---۲۳۔ ''ہاں! جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے درست عمل کئے اور اپنے رب کے سامنے عاجزی کی وہ جنت میں جانے والے ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔'' O ---۲۹۔ ''اور اے میری قوم! میں تم سے اس کے بدلے میں کوئی مال نہیں مانگتا۔ میری اجرت تو صرف اللہ تعالیٰ پر ہے اور میں ایمان والوں کو بھگاؤں گا بھی نہیں وہ اپنے رب سے ملنے والے ہیں لیکن میں تمہیں نادان لوگ سمجھتا ہوں۔'' O --- (یہ حضرت نوحؑ نے اپنی قوم سے کہا) ---۴۰۔ ''یہاں تک کہ جب ہمارا حکم آ پہنچا اور تنور نے جوش مارا تو ہم نے کہا کہ اس میں سے ہر قسم کا جوڑا اور اپنے گھر والے سوائے اس کے جس کے متعلق بات طے ہو چکی ہے اور ایمان والے چڑھا لے اور اس (نوحؑ) کے ساتھ تھوڑے ہی لوگ ایمان لائے تھے۔'' O --- [تفصیل کے لیے باب نمبر ۱۶، مضمون: سابقہ اقوام، قوم نوحؑ] ---۵۸۔ ''اور جب ہمارا حکم آ پہنچا تو ہم نے اپنی رحمت سے ھودؑ کو اور ان کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے بچالیا اور ہم نے انہیں سخت عذاب سے بچالیا۔'' O --- [تفصیل کے لیے باب نمبر ۱۶، مضمون: سابقہ اقوام، قوم عادؑ] ---۶۶۔ ''پھر جب ہمارا حکم آ پہنچا تو ہم نے اپنی رحمت سے صالحؑ اور ان کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے (اس سے) اور اس دن کی رسوائی سے بچالیا بیشک تیرا رب ہی قوت والا اور غالب ہے۔'' O --- [تفصیل کے لیے باب نمبر ۱۶، مضمون: سابقہ اقوام، قوم ثمود] ---۹۴۔ ''اور جب ہمارا حکم آ پہنچا تو ہم نے اپنی رحمت سے شعیبؑ کو اور ان کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے بچالیا اور ظالموں کو ایک چنگھاڑ نے آ پکڑا اور وہ اپنے گھروں میں یوں اوندھے پڑے رہ گئے۔'' O ---۹۵۔ ''گویا وہ کبھی وہاں بسے ہی نہ تھے۔ سنو! دور دفع ہوئے مدین جیسے دور دفع ہوئے ثمود۔'' O --- [تفصیل کے لیے باب نمبر ۱۶، مضمون: سابقہ اقوام، قوم مدین] ---۱۲۱۔ ''اور ان سے جو ایمان نہیں لاتے کہہ دیجیے تم اپنی جگہ عمل کرتے جاؤ ہم بھی عمل کر رہے ہیں۔'' O ---۱۲۲۔ ''اور انتظار کرو ہم بھی انتظار کر رہے ہیں۔'' O

(**سورۃ یوسف۱۲**) ---۳۷۔ ''یوسف نے کہا تمہیں جو کھانا دیا جاتا ہے اس کے تمہارے پاس پہنچنے سے پہلے ہی میں تمہیں اس کی تعبیر بتلا دوں گا۔ یہ سب اس علم کی بدولت ہے جو مجھے میرے رب نے سکھایا ہے، میں نے ان لوگوں کا مذہب چھوڑ دیا ہے جو اللہ پر ایمان نہیں رکھتے اور آخرت کے بھی منکر ہیں۔'' O ---۵۷۔ ''یقیناً ایمان داروں اور پرہیز گاروں کا اخروی اجر بہت ہی بہتر ہے۔'' O ---۱۰۳۔ ''گو آپ لاکھ چاہیں لیکن اکثر لوگ ایماندار نہ ہوں گے۔'' O --- [یعنی اللہ تعالیٰ آپ کو پچھلے واقعات سے آگاہ فرما رہا ہے تاکہ لوگ ان سے عبرت پکڑیں اور اللہ تعالیٰ کے پیغمبروں کا راستہ اختیار کر کے نجات ابدی کے مستحق بن جائیں۔ لیکن اس کے باوجود لوگوں کی اکثریت ایمان لانے والی نہیں ہے کیونکہ وہ گزشتہ قوموں کے واقعات تو سنتے ہیں لیکن عبرت پذیری کے لئے نہیں صرف دلچسپی اور لذت کے لئے اس لئے وہ ایمان سے محروم ہی رہتے ہیں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۱۰۶۔ ''ان میں سے اکثر لوگ باوجود اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے کے بھی مشرک ہی ہیں۔'' O --- [یہ وہ حقیقت ہے جسے قرآن نے بڑی وضاحت کے ساتھ متعدد جگہ بیان فرمایا ہے کہ یہ مشرکین یہ تو مانتے ہیں کہ آسمان و زمین کا خالق و مالک، رازق و مدبر صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے لیکن اس کے باوجود عبادت میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسروں کو بھی شریک ٹھہرا لیتے ہیں اور یوں اکثر لوگ مشرک ہیں۔ یعنی ہر دور میں لوگ توحید ربوبیت کے تو قائل رہے ہیں لیکن توحید الوہیت ماننے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ آج کے قبر پرستوں کا شرک بھی یہی ہے کہ وہ قبروں میں مدفون بزرگوں کو صفات الوہیت کا حامل سمجھ کر انہیں مدد کے لئے پکارتے بھی ہیں اور عبادت کے کئی مراسم بھی ان کے لئے بجا لاتے ہیں۔ اعاذنا اللہ منہ۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۱۱۱۔ ''ان کے بیان میں عقل والوں کے لئے یقیناً نصیحت اور عبرت ہے۔ یہ قرآن جھوٹ بنائی ہوئی بات نہیں بلکہ یہ تصدیق ہے ان کتابوں کی جو اس سے پہلے کی ہیں۔ کھول کھول کر بیان کرنے والا ہے ہر چیز کو اور ہدایت اور رحمت ہے ایمان دار لوگوں کے لئے۔'' O

(**سورۃ الرعد۱۳**) ---۱۔ ''الم ر۔ یہ قرآن کی آیتیں ہیں اور جو کچھ آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے اتارا جاتا ہے سب حق ہے لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔'' O ---۲۸۔ ''جو لوگ ایمان لائے ان کے دل اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اطمینان حاصل کرتے ہیں۔ یاد رکھو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ہی دلوں کو تسلی حاصل ہوتی ہے۔'' O ---۲۹۔ ''جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے نیک کام بھی کیے ان کے لئے خوشحالی ہے اور بہترین ٹھکانہ۔'' O ---۳۱۔ ''اگر (بالفرض) کسی قرآن (آسمانی کتاب) کے ذریعے پہاڑ چلا دیئے جاتے یا زمین ٹکڑے ٹکڑے کر دی جاتی یا مردوں سے باتیں کرا دی جاتیں (پھر بھی وہ ایمان نہ لاتے) بات یہ ہے کہ سب کام اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں۔ تو کیا ایمان والوں کو اس بات پر دل جمعی نہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو تمام لوگوں کو ہدایت دے دے۔ کفار کو تو ان کے کفر کے بدلے ہمیشہ ہی کوئی نہ کوئی سخت سزا پہنچتی رہے گی یا ان کے مکانوں کے قریب نازل ہوتی رہے گی تاوقتیکہ وعدہ الٰہی آ پہنچے

Marfat.com

یقیناً اللہ تعالیٰ وعدہ خلافی نہیں کرتا۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر۵، مضمون: قرآن]

(**سورۃ ابراہیم ۱۴**)---۲۳۔ ''جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے وہ ان جنتوں میں داخل کیے جائیں گے جن کے نیچے چشمے جاری ہیں۔ جہاں انہیں ہمیشگی ہوگی اپنے رب کے حکم سے۔ جہاں ان کا خیر مقدم سلام ہوگا۔'' O

(**سورۃ الحجر ۱۵**)---۷۷۔ ''اور اس میں ایمان داروں کے لیے بڑی نشانی ہے۔'' O

(**سورۃ النحل ۱۶**)---۲۲۔ ''تم سب کا معبود صرف اللہ تعالیٰ اکیلا ہے اور آخرت پر ایمان نہ رکھنے والوں کے دل منکر ہیں اور وہ خود تکبر سے بھرے ہوتے ہیں۔'' O---۶۰۔ ''آخرت پر ایمان نہ رکھنے والوں کی ہی بری مثال ہے۔ اللہ تعالیٰ کے لئے تو بہت ہی بلند صفت ہے۔ وہ بڑا ہی غالب اور باحکمت ہے۔'' O---۶۴۔ ''اس کتاب کو ہم نے آپ پر اس لئے اتارا ہے کہ آپ ان کے لئے ہر اس چیز کو واضح کر دیں جس میں وہ اختلاف کر رہے ہیں اور یہ ایمانداروں کے لئے راہنمائی اور رحمت ہے۔'' O---۷۹۔ ''کیا ان لوگوں نے پرندوں کو نہیں دیکھا جو تابع فرمان ہو کر فضا میں ہیں جنہیں بجز اللہ تعالیٰ کے کوئی اور تھامے ہوئے نہیں۔ بیشک اس میں ایمان لانے والے لوگوں کے لئے بڑی نشانیاں ہیں۔'' O---۹۷۔ ''جو شخص نیک عمل کرے مرد ہو یا عورت لیکن باایمان ہو تو ہم اسے یقیناً نہایت بہتر زندگی عطا فرمائیں گے اور ان کے نیک اعمال کا بہتر بدلہ بھی انہیں ضرور ضرور دیں گے۔'' O---۹۹۔ ''ایمان والوں اور اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھنے والوں پر اس (شیطان) کا زور مطلقاً نہیں چلتا۔'' O---۱۰۲۔ ''کہہ دیجئے کہ اسے آپ کے رب کی طرف سے جبرائیل حق کے ساتھ لے کر آئے ہیں تاکہ ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائے اور مسلمانوں کی راہنمائی اور بشارت ہو۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر۵، مضمون: قرآنِ حکیم]---۱۰۴۔ ''جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی راہنمائی نہیں ہوتی اور ان کے لئے المناک عذاب ہے۔'' O---۱۰۵۔ ''جھوٹ افترا تو وہی باندھتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کی آیتوں پر ایمان نہیں ہوتا۔ یہی لوگ جھوٹے ہیں۔'' O---۱۰۶۔ ''جو شخص اپنے ایمان کے بعد اللہ تعالیٰ سے کفر کرے بجز اس کے جس پر جبر کیا جائے اور اس کا دل ایمان پر برقرار ہو۔ مگر جو لوگ کھلے دل سے کفر کریں تو ان پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے اور انہی کے لئے بڑا عذاب ہے۔'' O

(**سورۃ بنی اسرائیل ۱۷**)---۱۹۔ ''اور جس کا ارادہ آخرت کا ہو اور جیسی کوشش اس کے لیے ہونی چاہیے وہ کرتا بھی ہو اور وہ باایمان بھی ہو پس یہی لوگ ہیں جن کی کوشش کی اللہ تعالیٰ کے ہاں پوری قدر دانی کی جائے گی۔'' O---[اللہ تعالیٰ کے ہاں قدر دانی کے لیے تین چیزیں یہاں بیان کی گئی ہیں۔ ارادۂ آخرت، یعنی اخلاص اور اللہ کی رضا جوئی ۲۔ ایسی کوشش جو اس کے لائق ہو۔ یعنی سنت کے مطابق ۳۔ ایمان۔ کیونکہ اس کے بغیر تو کوئی عمل بھی قابل التفات نہیں۔ یعنی قبولیت عمل کے لیے ایمان کے ساتھ اخلاص اور سنت نبوی کے مطابق ہونا ضروری ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۹۴۔ ''لوگوں کے پاس ہدایت پہنچ چکنے کے بعد ایمان سے روکنے والی صرف یہی چیز رہی کہ انہوں نے کہا کیا اللہ نے ایک انسان کو ہی رسول بنا کر بھیجا؟'' O

(**سورۃ الکہف ۱۸**)---۲۔ ''بلکہ ہر طرح سے ٹھیک ٹھاک رکھا تاکہ اپنے پاس کی سخت سزا سے ہوشیار کر دے اور ایمان لانے اور نیک عمل کرنے والوں کو خوشخبریاں سنا دے کہ ان کے لیے بہترین بدلہ ہیں۔'' O---۶۔ ''پس اگر یہ لوگ اس بات (یعنی قرآن حکیم) پر ایمان نہ لائیں تو کیا آپ ان کے پیچھے اسی رنج میں اپنی جان ہلاک کر ڈالیں گے؟'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر۴، مضمون: حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ]---۲۹۔ ''اور اعلان کر دے کہ یہ سراسر برحق قرآن تمہارے رب کی طرف سے ہے۔ اب جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرے۔ ظالموں کے لیے ہم نے وہ آگ تیار کر رکھی ہے جس کی قناتیں انہیں گھیر لیں گی۔ اگر وہ فریاد رسی چاہیں گے تو ان کی فریاد رسی اس پانی سے کی جائے گی جو تیل کی تلچھٹ جیسا ہوگا جو چہرے بھون دے گا، بڑا ہی برا پانی ہے اور بڑی بری آرام گاہ (دوزخ) ہے۔'' O---۳۰۔ ''یقیناً جو لوگ ایمان لائیں اور نیک اعمال کریں تو ہم کسی نیک عمل کرنے والے کا ثواب ضائع نہیں کرتے۔'' O---۳۱۔ ''ان کے لیے ہمیشگی والی جنتیں ہیں ان کے نیچے سے نہریں جاری ہوں گی، وہاں یہ سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور سبز رنگ کے نرم و باریک اور موٹے ریشم کے لباس پہنیں گے، وہاں تختوں کے اوپر تکیے لگائے ہوئے ہوں گے۔ کیا خوب بدلہ ہے اور کس قدر عمدہ آرام گاہ ہے۔'' O---۵۵۔ ''لوگوں کے پاس ہدایت آچکنے کے بعد انہیں ایمان لانے اور اپنے رب سے استغفار کرنے سے صرف اسی چیز نے روکا کہ اگلے لوگوں کا سا معاملہ انہیں بھی پیش آئے یا ان کے سامنے کھلم کھلا عذاب آموجود ہو جائے۔'' O---۱۰۷۔ ''جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے کام بھی اچھے کیے یقیناً ان کے لیے فردوس کے باغات کی مہمانی ہے۔'' O

(**سورۃ مریم ۱۹**)---۶۰۔ ''بجز ان کے جو توبہ کر لیں اور ایمان لائیں اور نیک عمل کریں۔ ایسے لوگ جنت میں جائیں گے اور ان کی ذرا سی بھی حق تلفی نہ کی جائے گی۔'' O---۹۶۔ ''بیشک جو ایمان لائے ہیں اور جنہوں نے شائستہ اعمال کیے ہیں ان کے لئے اللہ رحمان محبت پیدا کر دے گا۔'' O

(**سورۃ طٰہٰ ۲۰**)---۱۶۔ ''پس اب اس کے یقین سے تجھے کوئی ایسا شخص روک نہ دے جو اس پر ایمان نہ رکھتا ہو اور اپنی خواہش کے پیچھے پڑا ہو ورنہ تو ہلاک

Marfat.com

ہو جائے گا۔'' O---۷۳۔ ''ہم (اس امید سے) اپنے پروردگار پر ایمان لائے کہ وہ ہماری خطائیں معاف فرما دے اور (خاص کر) جادوگری (کا گناہ) جس پر تم نے ہمیں مجبور کیا' اللہ ہی بہتر اور ہمیشہ باقی رہنے والا ہے۔'' O---۷۵۔ ''اور جو بھی اس کے پاس ایماندار ہو کر حاضر ہوگا اور اس نے اعمال بھی نیک کیے ہوں گے اس کے لیے بلند و بالا درجے ہیں۔'' O---۸۲۔ ''ہاں بیشک میں انہیں بخش دینے والا ہوں جو توبہ کریں ایمان لائیں نیک عمل کریں اور راہ راست پر بھی رہیں۔'' O---۱۱۲۔ ''اور جو نیک اعمال کرے اور ایمان دار بھی ہو تو نہ اسے بے انصافی کا کھٹکا ہوگا نہ حق تلفی کا۔'' O

(سورۃ الانبیاء ۲۱) ---۶۔ ''ان سے پہلے جتنی بستیاں ہم نے اجاڑیں سب ایمان سے خالی تھیں۔ تو کیا اب یہ ایمان لائیں گے۔'' O---[یعنی ان سے پہلے جتنی بستیاں ہم نے ہلاک کیں' یہ نہیں ہوا کہ ان کی حسب خواہش معجزہ دکھلانے پر وہ ایمان لے آئی ہوں' بلکہ معجزہ دیکھ لینے کے باوجود وہ ایمان نہیں لائیں' جس کے نتیجے میں ہلاکت ان کا مقدر بنی۔ تو کیا اگر اہل مکہ کو ان کی خواہش کے مطابق کوئی نشانی دکھلا دی جائے' تو وہ ایمان لے آئیں گے؟ نہیں' ہرگز نہیں۔ یہ بھی تکذیب و عناد کے راستے پر ہی بدستور گامزن رہیں گے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۳۰۔ ''کیا کافر لوگوں نے یہ نہیں دیکھا کہ آسمانوں و زمین باہم ملے جلے تھے پھر ہم نے انہیں جدا کیا اور ہر زندہ چیز کو ہم نے پانی سے پیدا کیا کیا یہ لوگ پھر بھی ایمان نہیں لاتے۔'' O

(سورۃ الحج ۲۲) ---۱۴۔ ''ایمان اور نیک اعمال والوں کو اللہ تعالیٰ لہریں لیتی ہوئی نہروں والی جنتوں میں لے جائے گا۔ اللہ جو ارادہ کرے اسے کر کے رہتا ہے۔'' O---۱۷۔ ''ایمان دار اور یہودی اور صابی اور نصرانی اور مجوسی اور مشرکین ان سب کے درمیان قیامت کے دن خود اللہ تعالیٰ فیصلے کر دے گا' اللہ تعالیٰ ہر ہر چیز پر گواہ ہے۔'' O---۲۳۔ ''ایمان والوں اور نیک کام والوں کو اللہ تعالیٰ ان جنتوں میں لے جائے گا جن کے درختوں تلے سے نہریں لہریں لے رہی ہیں' جہاں وہ سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور سچے موتی بھی۔ وہاں ان کا لباس خالص ریشم ہوگا۔'' O---۵۰۔ ''پس جو ایمان لائے ہیں اور جنہوں نے نیک عمل کیے ہیں ان ہی کے لیے بخشش ہے اور عزت والی روزی۔'' O---۵۴۔ ''اور اس لیے بھی کہ جنہیں علم عطا فرمایا گیا ہے وہ یقین کر لیں کہ یہ آپ کے رب ہی کی طرف سے سراسر حق ہی ہے پھر وہ اس پر ایمان لائیں اور ان کے دل اس کی طرف جھک جائیں۔ یقیناً اللہ تعالیٰ ایمان داروں کو راہ راست کی طرف رہبری کرنے والا ہی ہے۔'' O---[دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ دنیا میں اس طرح کی ان کی رہنمائی حق کی طرف کر دیتا ہے اور اس کے قبول اور اتباع کی توفیق سے بھی نواز دیتا ہے۔ باطل کی سمجھ بھی ان کو دے دیتا ہے اور اس سے انہیں بچا بھی لیتا ہے اور آخرت میں سیدھے راستے کی رہنمائی یہ ہے کہ انہیں جہنم کے عذاب الیم و عظیم سے بچا کر جنت میں داخل فرمائے گا اور وہاں اپنی نعمتوں اور دیدار سے انہیں نوازے گا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۵۶۔ ''اس دن صرف اللہ ہی کی بادشاہت ہوگی وہی ان میں فیصلے فرمائے گا۔ ایمان اور نیک عمل والے تو نعمتوں سے بھری جنتوں میں ہوں گے۔'' O

(سورۃ المومنون ۲۳) ---۱۔ یقیناً ایمان والوں نے فلاح حاصل کر لی۔'' O---۲۔ ''جو اپنی نماز میں خشوع کرتے ہیں۔'' O---۳۔ ''جو لغویات سے منہ موڑ لیتے ہیں۔'' O---۴۔ ''جو زکوٰۃ ادا کرنے والے ہیں۔'' O---۵۔ ''جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔'' O---۶۔ ''بجز اپنی بیویوں اور ملکیت کی لونڈیوں کے یقیناً یہ ملامتیوں میں سے نہیں ہیں۔'' O---۷۔ ''جو اس کے سوا کچھ اور چاہیں وہی حد سے تجاوز کر جانے والے ہیں۔ ۸۔ جو اپنی امانتوں اور وعدے کی حفاظت کرنے والے ہیں۔'' O---۹۔ ''جو اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں۔'' O---۱۰۔ ''یہی وارث ہیں۔'' O ---۱۱۔ ''جو فردوس کے وارث ہوں گے جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔'' O

(سورۃ النور ۲۴) ---۵۵۔ ''تم میں سے ان لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں اور نیک اعمال کیے ہیں اللہ تعالیٰ وعدہ فرما چکا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسے کہ ان لوگوں کو خلیفہ بنایا تھا جو ان سے پہلے تھے اور یقیناً ان کے لیے ان کے اس دین کو مضبوطی کے ساتھ محکم کر کے جما دے گا جسے ان کے لیے وہ پسند فرما چکا ہے اور ان کے اس خوف و خطر کو وہ امن و امان سے بدل دے گا' وہ میری عبادت کریں گے میرے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ ٹھہرائیں گے۔ اس کے بعد بھی جو لوگ ناشکری اور کفر کریں وہ یقیناً فاسق ہیں۔'' O

(سورۃ الفرقان ۲۵) ---۶۸۔ ''اور اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور کسی ایسے شخص کو جسے قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے منع کر دیا ہو وہ بجز حق کے قتل نہیں کرتے' نہ وہ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں' اور جو کوئی یہ کام کرے وہ اپنے اوپر سخت وبال لائے گا۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۱۰' مضمون: شرک' شریک) ---۶۹۔ ''اسے قیامت کے دن دوہرا عذاب کیا جائے گا اور وہ ذلت و خواری کے ساتھ ہمیشہ اسی میں رہے گا۔'' O---۷۰۔ ''سوائے ان لوگوں کے جو توبہ کریں اور ایمان لائیں اور نیک کام کریں' ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں سے بدل دیتا ہے' اللہ بخشنے والا مہربانی کرنے والا ہے۔'' O

(سورۃ الشعراء ۲۶) ---۲۲۷۔ ''سوائے ان کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے اور بکثرت اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا اور اپنی مظلومی کے بعد انتقام لیا' جنہوں نے ظلم کیا ہے وہ بھی ابھی جان لیں گے کہ کس کروٹ الٹتے ہیں۔'' O

(سورۃ النمل ۲۷) ---۲۔ ''ہدایت اور خوشخبری ایمان والوں کے لیے۔'' O---۶۔ ''بیشک آپ کو اللہ حکیم و علیم کی طرف سے قرآن سکھایا جا رہا ہے۔'' O

Marfat.com

---۷۷۔ ''اور یہ قرآن ایمان والوں کے لیے یقیناً ہدایت اور رحمت ہے۔''O---۸۱۔ ''اور نہ آپ اندھوں کو ان کی گمراہی سے ہٹا کر رہنمائی کر سکتے ہیں آپ تو صرف انہیں سنا سکتے ہیں جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے ہیں پھر وہ فرمانبردار ہو جاتے ہیں۔''O---۸۶۔ ''کیا وہ دیکھ نہیں رہے ہیں کہ ہم نے رات کو اس لیے بنایا ہے کہ وہ اس میں آرام حاصل کر لیں اور دن کو ہم نے دکھلانے والا بنایا ہے یقیناً اس میں ان لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں جو ایمان و یقین رکھتے ہیں۔''O

(**سورۃ القصص ۲۸**)---۳۔ ''ہم آپ کے سامنے موسیٰ اور فرعون کا صحیح واقعہ بیان کرتے ہیں ان لوگوں کے لیے جو ایمان رکھتے ہیں۔''O---۴۷۔ ''اگر یہ بات نہ ہوتی کہ انہیں ان کے اپنے ہاتھوں آگے بھیجے ہوئے اعمال کی وجہ سے کوئی مصیبت پہنچتی تو یہ کہہ اٹھتے کہ اے ہمارے رب! تو نے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہ بھیجا؟ کہ ہم تیری آیتوں کی تابعداری کرتے اور ایمان والوں میں سے ہو جاتے۔''O---۵۳۔ ''اور جب اس کی آیتیں ان کے پاس پڑھی جاتی ہیں تو وہ کہہ دیتے ہیں کہ اس کے ہمارے رب کی طرف سے حق ہونے پر ہمارا ایمان ہے ہم تو اس سے پہلے ہی مسلمان ہیں۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۳، مضمون: یہود و نصاریٰ]---۶۷۔ ''ہاں جو شخص توبہ کر لے ایمان لے آئے اور نیک کام کرے یقین ہے کہ وہ نجات پانے والوں میں سے ہو جائے گا۔''O

(**سورۃ العنکبوت ۲۹**)---۲۔ ''کیا لوگوں نے یہ گمان کر رکھا ہے کہ ان کے صرف اس دعوے پر کہ ہم ایمان لائے ہیں ہم انہیں بغیر آزمائے ہوئے ہی چھوڑ دیں گے؟''O---۷۔ ''اور جن لوگوں نے یقین کیا اور مطابق سنت کام کیے ہم ان کے تمام گناہوں کو ان سے دور کر دیں گے اور انہیں ان کے نیک اعمال کے بہترین بدلے دیں گے۔''O---۹۔ ''اور جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور نیک کام کیے انہیں میں اپنے نیک بندوں میں شمار کر لوں گا۔''O---۱۱۔ ''جو لوگ ایمان لائے اللہ انہیں بھی ظاہر کر کے رہے گا اور منافقوں کو بھی ظاہر کر کے رہے گا۔''O---۱۲۔ ''کافروں نے ایمانداروں سے کہا کہ تم ہماری راہ کی تابعداری کرو تمہارے گناہ ہم اٹھا لیں گے حالانکہ وہ ان کے گناہوں میں سے کچھ بھی نہیں اٹھانے والے یہ تو محض جھوٹے ہیں۔''O---۲۴۔ ''ان کی قوم کا جواب بجز اس کے کچھ نہ تھا کہ کہنے لگے کہ اسے مار ڈالو یا اسے جلا دو۔ آخر ش اللہ نے انہیں آگ سے بچا لیا اس میں ایمان دار لوگوں کے لیے تو بہت سی نشانیاں ہیں۔''O---۴۴۔ ''اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو مصلحت اور حق کے ساتھ پیدا کیا ہے ایمان والوں کے لیے تو اس میں بڑی بھاری دلیل ہے۔''O---[یعنی اللہ تعالیٰ کے وجود کی اس کی قدرت اور علم و حکمت کی۔ اور پھر اسی دلیل سے وہ اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ کائنات میں اس کے سوا کوئی معبود نہیں کوئی حاجت روا اور مشکل کشا نہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۴۶۔ ''اور اہل کتاب کے ساتھ بحث و مباحثہ نہ کرو مگر اس طریقہ پر جو عمدہ ہو مگر ان کے ساتھ جو ان میں ظالم ہیں اور صاف اعلان کر دو کہ ہمارا تو اس کتاب پر بھی ایمان ہے جو ہم پر اتاری گئی ہے اور اس پر بھی جو تم پر اتاری گئی ہمارا تمہارا معبود ایک ہی ہے۔ ہم سب اسی کے حکم بردار ہیں۔''O---۴۷۔ ''اور ہم نے اسی طرح آپ کی طرف اپنی کتاب نازل فرمائی ہے پس جنہیں ہم نے کتاب دی ہے وہ اس پر ایمان لاتے ہیں اور ان (مشرکین) میں سے بعض اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ہماری آیتوں کا انکار صرف کافر ہی کرتے ہیں۔۵۱۔ کیا انہیں یہ کافی نہیں؟ کہ ہم نے آپ پر کتاب نازل فرما دی جو ان پر پڑھی جا رہی ہے اس میں رحمت (بھی) ہے اور نصیحت (بھی) ہے ان لوگوں کے لیے جو ایمان دار ہیں۔''O---۵۶۔ ''اے میرے ایماندار بندو! میری زمین بہت کشادہ ہے سو تم میری ہی عبادت کرو۔''O---۵۸۔ ''اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے انہیں ہم یقیناً جنت کے ان بالا خانوں میں جگہ دیں گے جن کے نیچے چشمے بہہ رہے ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے کام کرنے والوں کا کیا ہی اچھا اجر ہے۔''O

(**سورۃ الروم ۳۰**)---۱۵۔ ''جو ایمان لا کر نیک اعمال کرتے رہے وہ جنت میں خوش و خرم کر دیے جائیں گے۔''O---۳۷۔ ''کیا انہوں نے یہ نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ جسے چاہے کشادہ روزی دیتا ہے اور جسے چاہے تنگ اس میں بھی ان لوگوں کے لیے جو ایمان لاتے ہیں نشانیاں ہیں۔''O---۴۵۔ ''تاکہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے جزا دے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کیے وہ کافروں کو دوست نہیں رکھتا ہے۔''O---۵۳۔ ''اور نہ آپ اندھوں کو ان کی گمراہی سے ہدایت کرنے والے ہیں آپ تو صرف ان ہی لوگوں کو سناتے ہیں جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں پس وہی اطاعت کرنے والے ہیں۔''O---۵۶۔ ''اور جن لوگوں کو علم اور ایمان دیا گیا وہ جواب دیں گے کہ تم تو جیسا کہ کتاب اللہ میں ہے یوم قیامت تک ٹھہرے رہے۔ آج کا یہ دن قیامت ہی کا دن ہے لیکن تم تو یقین ہی نہیں مانتے تھے۔''O

(**سورۃ لقمان ۳۱**)---۸۔ ''بیشک جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور کام بھی نیک (مطابق سنت) کیے ان کے لیے نعمتوں والی جنتیں ہیں۔''O---۹۔ ''جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ کا سچا وعدہ ہے وہ بہت بڑی عزت و غلبہ والا اور کامل حکمت والا ہے۔''O

(**سورۃ السجدۃ ۳۲**)---۱۵۔ ''ہماری آیتوں پر وہی ایمان لاتے ہیں جنہیں جب کبھی ان سے نصیحت کی جاتی ہے تو وہ سجدے میں گر پڑتے ہیں اور اپنے

Marfat.com

رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح پڑھتے ہیں اور تکبر نہیں کرتے ہیں۔'' O---۱۹۔ ''جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور نیک اعمال بھی کیے ان کے لیے ہمیشگی والی جنتیں ہیں' مہمانداری ہے ان کے اعمال کے بدلے جو وہ کرتے تھے۔'' O---۲۸۔ ''اور کہتے ہیں کہ یہ فیصلہ کب ہوگا؟ اگر تم سچے ہو (تو بتلاؤ)۔'' O

---۲۹۔ ''جواب دے دو کہ فیصلے والے دن ایمان لانا بے ایمانوں کو کچھ کام نہ آئے گا اور نہ انہیں ڈھیل دی جائے گی۔'' O

(**سورۃ سبا** ۳۴)---۴۔ ''تاکہ وہ ایمان والوں اور نیکوکاروں کو بھلا بدلہ عطا فرمائے' یہی لوگ ہیں جن کے لیے مغفرت اور عزت کی روزی ہے۔'' O

---۲۱۔ ''شیطان کا ان پر کوئی زور (اور دباؤ) نہ تھا مگر اس لیے کہ ہم ان لوگوں کو جو آخرت پر ایمان رکھتے ہیں ظاہر کر دیں ان لوگوں میں سے جو اس سے شک میں ہیں۔ اور آپ کا رب (ہر) ہر چیز پر نگہبان ہے۔'' O---۳۷۔ ''اور تمہارے مال اور اولاد ایسے نہیں کہ تمہیں ہمارے پاس (مرتبوں سے) قریب کر دیں ہاں جو ایمان لائیں اور نیک عمل کریں ان کے لیے ان کے اعمال کا دوہرا اجر ہے اور وہ نڈر و بے خوف ہو کر بالاخانوں میں رہیں گے۔'' O

(**سورۃ فاطر** ۳۵)---۷۔ ''جو لوگ کافر ہوئے ان کے لیے سخت عذاب ہے اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کیے ان کے لیے بخشش ہے اور (بہت) بڑا اجر ہے۔'' O

(**سورۃ یٰسین** ۳۶)---۶۔ ''تاکہ آپ ایسے لوگوں کو ڈرائیں جن کے باپ دادے نہیں ڈرائے گئے تھے' سو (اسی وجہ سے) یہ غافل ہیں۔'' O---۷۔ ''ان میں سے اکثر لوگوں پر بات ثابت ہو چکی ہے سو یہ لوگ ایمان نہ لائیں گے۔'' O---۱۰۔ ''اور آپ ان کو ڈرائیں یا نہ ڈرائیں دونوں برابر ہیں' یہ ایمان نہیں لائیں گے۔'' O

(**سورۃ ص** ۳۸)---۲۸۔ ''کیا ہم ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے ان کے برابر کر دیں گے جو (ہمیشہ) زمین میں فساد مچاتے رہے' یا پرہیزگاروں کو بدکاروں جیسا کر دیں گے؟'' O

(**سورۃ الزمر** ۳۹)---۵۲۔ ''کیا انہیں یہ معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ جس کے لیے چاہے روزی کشادہ کر دیتا ہے اور تنگ (بھی)' ایمان لانے والوں کے لیے اس میں (بڑی بڑی) نشانیاں ہیں۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۱۴' مضمون: رزق)

(**سورۃ المؤمن** ۴۰)---۷۔ ''عرش کے اٹھانے والے اور اس کے آس پاس کے (فرشتے) اپنے رب کی تسبیح حمد کے ساتھ ساتھ کرتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ایمان والوں کے لیے استغفار کرتے ہیں' کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! تو نے ہر چیز کو اپنی بخشش اور علم سے گھیر رکھا ہے' پس تو انہیں بخش دے جو توبہ کریں اور تیری راہ کی پیروی کریں اور تو انہیں دوزخ کے عذاب سے بھی بچا لے۔'' O---۱۰۔ ''بے شک جن لوگوں نے کفر کیا انہیں یہ آواز دی جائے گی کہ یقیناً اللہ تعالیٰ کا تم پر غصہ ہونا اس سے بہت زیادہ ہے جو تم غصہ ہوتے تھے اپنے جی سے' جب تم ایمان کی طرف بلائے جاتے تھے پھر کفر کرنے لگتے تھے۔'' O---۵۹۔ ''قیامت بالیقین اور بے شبہ آنے والی ہے' لیکن (یہ اور بات ہے کہ) بہت سے لوگ ایمان نہیں لاتے۔'' O---۸۳۔ ''پس جب بھی ان کے پاس ان کے رسول کھلی نشانیاں لے کر آئے تو یہ اپنے پاس کے علم پر اترانے لگے' بالآخر جس چیز کو مذاق میں اڑا رہے تھے وہی ان پر الٹ پڑی۔'' O

---۸۴۔ ''ہمارا عذاب دیکھتے ہی کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ واحد پر ہم ایمان لائے اور جن جن کو ہم اس کا شریک بنا رہے تھے ہم نے ان سب سے انکار کیا۔'' O

---۸۵۔ ''لیکن ہمارے عذاب کو دیکھ لینے کے بعد ان کے ایمان نے انہیں نفع نہ دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا معمول یہی مقرر کر رکھا ہے جو اس کے بندوں میں برابر چلا آ رہا ہے اور اس جگہ کافر خراب و خستہ ہوئے۔'' O

(**سورۃ حم السجدۃ** ۴۱)---۸۔ ''بیشک جو لوگ ایمان لائیں اور بھلے کام کریں ان کے لیے نہ ختم ہونے والا اجر ہے۔'' O---۴۴۔ ''اور اگر ہم اسے عجمی زبان کا قرآن بناتے تو کہتے کہ اس کی آیتیں صاف صاف بیان کیوں نہیں کی گئیں؟ یہ کیا کہ عجمی کتاب اور آپ عربی رسول؟ آپ فرما دیجئے! کہ یہ تو ایمان والوں کے لیے ہدایت و شفا ہے اور جو ایمان نہیں لاتے ان کے کانوں میں تو (بہرا پن اور) بوجھ ہے اور یہ ان پر اندھا پن ہے' یہ وہ لوگ ہیں جو کسی بہت دور دراز جگہ سے پکارے جا رہے ہیں۔'' O

(**سورۃ الشوریٰ** ۴۲)---۱۵۔ ''پس آپ لوگوں کو اسی طرف بلاتے رہیں اور جو کچھ آپ سے کہا گیا ہے اس پر مضبوطی سے جم جائیں اور ان کی خواہشوں پر نہ چلیں اور فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ نے جتنی کتابیں نازل فرمائی ہیں میرا ان پر ایمان ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ تم میں انصاف کرتا رہوں۔ ہمارا اور تم سب کا پروردگار اللہ تعالیٰ ہی ہے ہمارے اعمال ہمارے لیے ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے لیے ہیں' ہم تم میں کوئی کٹ حجتی نہیں اللہ تعالیٰ ہم (سب) کو جمع کرے گا اور اسی کی طرف لوٹنا ہے۔'' O---[بالفاظ دیگر' میں اُن تفرقہ پرداز لوگوں کی طرح نہیں ہوں جو خدا کی بھیجی ہوئی بعض کتابوں کو مانتے ہیں اور بعض کو نہیں مانتے۔ میں ہر اُس کتاب کو مانتا ہوں جسے خدا نے بھیجا ہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]---۲۲۔ ''آپ دیکھیں گے کہ یہ ظالم اپنے اعمال سے ڈر رہے ہوں گے جن کے وبال ان پر واقع ہونے والے ہیں' اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے وہ بہشتوں کے باغات میں ہوں گے وہ جو خواہش کریں

Marfat.com

اپنے رب کے پاس موجود پائیں گے یہی ہے بڑا فضل۔"O---۲۳۔"یہی وہ ہے جس کی بشارت اللہ تعالیٰ اپنے ان بندوں کو دے رہا ہے جو ایمان لائے اور (سنت کے مطابق) نیک عمل کیے تو فرما دیجیے! کہ میں اس پر تم سے کوئی بدلہ نہیں چاہتا مگر محبت رشتہ داری کی' جو شخص کوئی نیکی کرے ہم اس کے لیے اس کی نیکی میں اور نیکی بڑھا دیں گے۔ بیشک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا (اور) بہت قدر دان ہے۔"O---۲۶۔"ایمان والوں اور نیکوکار لوگوں کی سنتا ہے اور انہیں اپنے فضل سے اور بڑھا کر دیتا ہے اور کفار کے لیے سخت عذاب ہے۔"O (تفسیر کیلئے باب ا، مضمون: اللہ تعالیٰ کا فضل)---۳۶۔"تو تمہیں جو کچھ دیا گیا ہے وہ زندگانی دنیا کا کچھ یونہی سا اسباب ہے' اور اللہ تعالیٰ کے پاس جو ہے وہ اس سے بدرجہ بہتر اور پائیدار ہے' وہ ان کے لیے ہے جو ایمان لائے اور صرف اپنے رب ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔"O---۳۷۔"اور کبیرہ گناہوں سے اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں اور غصے کے وقت (بھی) معاف کر دیتے ہیں۔"O ---۳۸۔"اور اپنے رب کے فرمان کو قبول کرتے ہیں اور نماز کی پابندی کرتے ہیں اور ان کا (ہر) کام آپس کے مشورے سے ہوتا ہے' اور جو ہم نے انہیں دے رکھا ہے اس میں سے (ہمارے نام پر) دیتے ہیں۔"O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: مشورہ)---۳۹۔"اور جب ان پر ظلم (وزیادتی) ہو تو وہ صرف بدلہ لے لیتے ہیں۔"O---۴۰۔"اور برائی کا بدلہ اسی جیسی برائی ہے' اور جو معاف کر دے اور اصلاح کر لے اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے' (فی الواقع) اللہ تعالیٰ ظالموں سے محبت نہیں کرتا۔"O---۴۱۔"اور جو شخص اپنے مظلوم ہونے کے بعد (برابر کا) بدلہ لے لے تو ایسے لوگوں پر (الزام کا) کوئی راستہ نہیں۔"O---۴۲۔"یہ راستہ صرف ان لوگوں پر ہے جو خود دوسروں پر ظلم کریں اور زمین میں ناحق فساد کرتے پھریں یہی لوگ ہیں جن کے لیے دردناک عذاب ہے۔"O---۴۳۔"اور جو شخص صبر کر لے اور معاف کر دے یقیناً یہ بڑی ہمت کے کاموں میں سے (ایک کام) ہے۔"O---[واضح رہے کہ ان آیات میں، اہل ایمان کی جو صفات بیان کی گئی ہیں وہ اُس وقت عملاً رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب کی زندگیوں میں موجود تھیں، اور کفارِ مکہ اپنی آنکھوں سے اُن کو دیکھ رہے تھے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے دراصل کفار کو یہ بتایا ہے کہ دنیا کی چندروزہ زندگی بسر کرنے کا جو سروسامان پا کر تم آپے سے باہر ہوئے جاتے ہو' اصل دولت وہ نہیں ہے بلکہ اصل دولت یہ اخلاق اور اوصاف ہیں جو قرآن کی رہنمائی قبول کر کے تمہارے ہی معاشرے کے ان مومنوں نے اپنے اندر پیدا کیے ہیں۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]---۴۵۔"اور تو انہیں دیکھے گا کہ وہ (جہنم کے) سامنے لا کھڑے کیے جائیں گے مارے ذلت کے جھکے جا رہے ہوں گے اور کن انکھیوں سے دیکھ رہے ہوں گے' ایمان دار صاف کہیں گے کہ حقیقی زیاں کار وہ ہیں جنہوں نے آج قیامت کے دن اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو نقصان میں ڈال دیا۔ یاد رکھو کہ یقیناً ظالم لوگ دائمی عذاب میں ہیں۔"O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۱، مضمون: عذاب]---۵۲۔"اور اسی طرح ہم نے بذریعہ وحی بھیجا آپ کی طرف ایک جانفزا کلام اپنے حکم سے، نہ آپ یہ جانتے تھے کہ کتاب کیا ہے اور نہ یہ کہ ایمان کیا ہے۔ لیکن (اے حبیب!) ہم نے بنا دیا اس کتاب کو (سراپا) نور۔ ہم ہدایت دیتے ہیں اس کے ذریعہ جس کو چاہتے ہیں اپنے بندوں سے۔ اور بلاشبہ آپ رہنمائی فرماتے ہیں صراطِ مستقیم کی طرف۔"O

(**سورۃ الجاثیۃ ۴۵**)---۳۔"آسمانوں اور زمین میں ایمان داروں کے لیے یقیناً بہت سی نشانیاں ہیں۔"O---۱۴۔"آپ ایمان والوں سے فرما دیں کہ وہ ان لوگوں سے درگزر کریں جو اللہ تعالیٰ کے دنوں کی توقع نہیں رکھتے' تاکہ اللہ تعالیٰ ایک قوم کو ان کے کرتوتوں کا بدلہ دے۔"O---۲۸۔"اور آپ دیکھیں گے کہ ہر امت گھٹنوں کے بل گری ہوئی ہوگی۔ ہر گروہ اپنے نامۂ اعمال کی طرف بلایا جائے گا' آج تمہیں اپنے کیے کا بدلہ دیا جائے گا۔"O ---۲۹۔"یہ ہے ہماری کتاب جو تمہارے بارے میں سچ سچ بول رہی ہے' ہم تمہارے اعمال لکھواتے جاتے تھے۔"O---۳۰۔"پس لیکن جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے تو ان کو ان کا رب اپنی رحمت تلے لے لے گا' یہی صریح کامیابی ہے۔"O

(**سورۃ الاحقاف ۴۶**)---۱۱۔"اور کافروں نے ایمان داروں کی نسبت کہا کہ اگر یہ (دین) بہتر ہوتا تو یہ لوگ اس کی طرف ہم سے سبقت کرنے نہ پاتے' اور چونکہ انہوں نے اس قرآن سے ہدایت نہیں پائی پس یہ کہہ دیں گے کہ قدیمی جھوٹ ہے۔"O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: کفار کی سرکشی]

(**سورۃ محمد ۴۷**)---۲۔"اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے اور اس پر بھی ایمان لائے جو محمد ﷺ پر اتاری گئی ہے اور دراصل ان کے رب کی طرف سے سچا (دین) بھی وہی ہے اللہ تعالیٰ نے ان کے گناہ دور کر دیے اور ان کے حال کی اصلاح کر دی۔"O---۱۱۔"وہ اس لیے کہ ایمان والوں کا کارساز خود اللہ تعالیٰ ہے اور اس لیے کہ کافروں کا کوئی کارساز نہیں۔"O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱، مضمون: مولیٰ حق]---۱۲۔"جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے انہیں اللہ تعالیٰ یقیناً ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اور جو لوگ کافر ہوئے وہ (دنیا ہی کا) فائدہ اٹھا رہے ہیں اور مثل چوپایوں کے کھا رہے ہیں ان کا (اصل) ٹھکانا جہنم ہے۔"O (تفسیر کیلئے باب ۱۰، مضمون: کافر)---۲۰۔"اور جو لوگ ایمان لائے وہ کہتے ہیں کوئی سورت کیوں نازل نہیں کی گئی؟ پھر جب کوئی صاف مطلب والی سورت نازل کی جاتی ہے اور اس میں قتال کا ذکر کیا جاتا ہے تو آپ دیکھتے ہیں کہ جن لوگوں کے دلوں میں بیماری ہے وہ آپ کی طرف اس طرح دیکھتے ہیں جیسے اس شخص کی نظر ہوتی ہے جس پر موت کی بیہوشی طاری ہو پس بہت بہتر تھا ان کے لیے۔"O

Marfat.com

(تفسیر کیلئے باب ۷، مضمون: قتال) ---۲۱۔ "فرمان کا بجالانا اور اچھی بات کا کہنا۔ پھر جب کام مقرر ہو جائے تو اگر اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچے رہیں تو ان کے لیے بہتری ہے۔" O---۳۶۔ "واقعی زندگانی دنیا تو صرف کھیل کود ہے اور اگر تم ایمان لے آؤ گے اور تقویٰ اختیار کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں تمہارے اجر دے گا اور وہ تم سے تمہارے مال نہیں مانگتا۔" O

(سورۃ الفتح ۴۸) ---۴۔ "وہی ہے جس نے اتارا اطمینان کو اہلِ ایمان کے دلوں میں تاکہ وہ اور بڑھ جائیں (قوت) ایمان میں اپنے (پہلے) ایمان کے ساتھ۔ اور اللہ تعالیٰ کے زیرِ فرمان ہیں سارے لشکر آسمانوں اور زمین کے۔ اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا، بہت دانا ہے۔" O---[یعنی ایک ایمان تو وہ تھا جو اس مہم سے پہلے ان کو حاصل تھا، اور اس پر مزید ایمان انہیں اس وجہ سے حاصل ہوا کہ اس مہم کے سلسلے میں جتنی شدید آزمائشیں پیش آتی چلی گئیں ان میں سے ہر ایک میں وہ اخلاص، تقویٰ اور اطاعت کی روش پر ثابت قدم رہے۔ یہ آیت بھی منجملہ ان آیات کے ہے جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ایمان ایک جامد ساکن حالت نہیں ہے، بلکہ اس میں ترقی بھی ہوتی ہے اور تنزلی بھی۔ اسلام قبول کرنے کے بعد سے مرتے دم تک مومن کو زندگی میں قدم قدم پر ایسی آزمائشوں سے سابقہ پیش آتا رہتا ہے جن میں اس کے لیے یہ سوال فیصلہ طلب ہوتا ہے کہ آیا وہ اللہ کے دین کی پیروی میں اپنی جان، مال، جذبات، خواہشات، اوقات، آسائشوں اور مفادات کی قربانی دینے کے لیے تیار ہے یا نہیں۔ ایسی ہر آزمائش کے موقع پر اگر وہ قربانی کی راہ اختیار کر لے تو اس کے ایمان کو ترقی اور بالیدگی نصیب ہوتی ہے، اور اگر منہ موڑ جائے تو اس کا ایمان ٹھٹھر کر رہ جاتا ہے، یہاں تک کہ ایک وقت ایسا بھی آتا ہے جب وہ ابتدائی سرمایہ ایمان بھی خطرے میں پڑ جاتا ہے جسے لیے ہوئے وہ دائرہ اسلام میں داخل ہوا تھا۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)] ---۹۔ "تاکہ (اے لوگو!) تم ایمان لاؤ اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر اور تاکہ تم ان کی مدد کرو اور دل سے ان کی تعظیم کرو۔ اور پاکی بیان کرو اللہ تعالیٰ کی صبح اور شام۔" O---۱۳۔ "اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر ایمان نہ لائے تو ہم نے بھی ایسے کافروں کے لیے دہکتی آگ تیار کر رکھی ہے۔" O---۲۹۔ "حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں کافروں پر سخت ہیں آپس میں رحمدل ہیں، آپ انہیں دیکھیں گے کہ رکوع اور سجدے کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل اور رضامندی کی جستجو میں ہیں، ان کا نشان ان کے چہروں پر سجدوں کے اثر سے ہے، ان کی یہی مثال تورات میں ہے اور ان کی مثال انجیل میں ہے، مثل اس کھیتی کے جس نے اپنا انکھوا نکالا پھر اسے مضبوط کیا اور وہ موٹا ہو گیا پھر اپنے تنے پر سیدھا کھڑا ہو گیا اور کسانوں کو خوش کرنے لگا تاکہ ان کی وجہ سے کافروں کو چڑائے، ان ایمان والوں اور نیک اعمال والوں سے اللہ تعالیٰ نے بخشش کا اور بہت بڑے ثواب کا وعدہ کیا ہے۔" O

(سورۃ الحجرات ۴۹) ---۱۴۔ "دیہاتی لوگ کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے۔ آپ فرما دیجئے کہ درحقیقت تم ایمان نہیں لائے لیکن تم یوں کہو کہ ہم اسلام لائے (مخالفت چھوڑ کر مطیع ہو گئے) حالانکہ ابھی تک تمہارے دلوں میں ایمان داخل ہی نہیں ہوا۔ تم اگر اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول ﷺ کی فرمانبرداری کرنے لگو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال میں سے کچھ بھی کم نہ کرے گا۔ بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔" O---[یہاں پر ایک اہم بات کی طرف توجہ دلائی گئی ہے اور وہ یہ کہ اسلام میں داخل ہو جانا ہی کافی نہیں ہے، اللہ اور رسول پہ ایمان کا دل میں اتر جانا اصل مطلوب ہے۔ اس کی مثال یوں سمجھ لیجئے کہ ایک طالب علم یونیورسٹی میں داخلہ تو لے لے مگر طالب علمی کا کوئی تقاضا پورا نہ کرے۔ نہ ٹیکسٹ بک خریدے نہ کلاس روم میں بیٹھے نہ ہوم ورک کرے، نہ امتحان کی تیاری کرے نہ امتحان دے اور نہ کامیاب ہو۔ اب کہنے کو تو یہ یونیورسٹی سٹوڈنٹ ہے لیکن صرف برائے نام! یونیورسٹی سٹوڈنٹ والی کوئی بات اس میں نہیں۔ بالکل یہی مثال ہمارے ہاں ان کروڑوں وراثتی مسلمانوں کی ہے جو صرف اس لیے مسلمان کہلاتے ہیں کہ کسی مسلمان کے گھر پیدا ہوئے۔ کبھی شعوری طور پر اسلام کو سمجھنے جاننے، ماننے اور دل کی گہرائیوں سے قبول کرنے کی نوبت ہی نہیں آتی۔ ایسے ہی لوگوں سے کہا گیا ہے کہ کہہ لو کہ تم اسلام میں تو داخل ہو گئے ہو مگر یہ بات ہرگز مت کہو کہ تم سچ مچ ایمان لے آئے ہو کیونکہ کسی شعوری عمل کے ذریعہ یا غور وفکر کے نتیجے میں یا تحریک اسلامی کے ساتھ مل کر جدوجہد کرنے کے نتیجے میں ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا۔ (اقتباس از انوار القرآن)]۔ [بعض مفسرین کے نزدیک ان اعراب سے مراد بنو اسد اور خزیمہ کے منافقین ہیں جنہوں نے قحط سالی میں محض صدقات کی وصولی کے لیے یا قتل ہونے اور قیدی بننے کے اندیشے کے پیش نظر زبان سے اسلام کا اظہار کیا تھا۔ ان کے دل ایمان، اعتقاد صحیح اور خلوص نیت سے خالی تھے لیکن امام ابن کثیر کے نزدیک ان سے وہ اعراب (بادیہ نشین) مراد ہیں جو نئے مسلمان ہوئے تھے اور ایمان ابھی ان کے اندر پوری طرح راسخ نہیں ہوا تھا۔ لیکن دعویٰ انہوں نے اپنی اصل حیثیت سے بڑھ کر ایمان کا کیا تھا۔ جس پر انہیں یہ ادب سکھایا گیا کہ پہلے مرتبے پر ہی ایمان کا دعویٰ صحیح نہیں۔ آہستہ آہستہ ترقی کے بعد تم ایمان کے مرتبے پر پہنچو گے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۱۵۔ "مومن تو وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول ﷺ پر (پکا) ایمان لائیں پھر شک وشبہ نہ کریں اور اپنے مالوں سے اور اپنی جانوں سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے رہیں (اپنے دعوائے ایمان میں) یہی سچے اور راست گو ہیں۔" O---[نہ کہ وہ جو صرف زبان سے اسلام کا اظہار کر دیتے ہیں اور مذکورہ اعمال کا سرے سے کوئی اہتمام ہی نہیں کرتے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۱۶۔ "فرما دیجئے! کہ کیا تم اللہ تعالیٰ کو اپنی دینداری سے آگاہ کر رہے ہو، اللہ تعالیٰ ہر اس چیز سے جو آسمانوں میں اور زمین میں

Marfat.com

ہے بخوبی آگاہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔" O --- [تو کیا تمہارے دلوں کی کیفیت پر یا تمہارے ایمان کی حقیقت سے وہ آگاہ نہیں؟ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] --- ۱۷۔ "اپنے مسلمان ہونے کا آپ پر احسان جتاتے ہیں۔ آپ فرما دیجئے کہ اپنے مسلمان ہونے کا احسان مجھ پر نہ رکھو بلکہ دراصل اللہ کا تم پر احسان ہے کہ اس نے تمہیں ایمان کی ہدایت کی اگر تم راست گو ہو۔" O --- [تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: احسان جتلانا] --- ۱۸۔ "یقین مانو کہ آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ باتیں اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔ اور جو کچھ تم کر رہے ہو اسے اللہ تعالیٰ خوب دیکھ رہا ہے۔" O

(**سورۃ الذّٰریٰت ۵۱**) --- ۵۱۔ "اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہ ٹھہراؤ۔ بیشک میں تمہیں اس کی طرف سے کھلا ڈرانے والا ہوں۔" O --- ۵۲۔ "اسی طرح جو لوگ ان سے پہلے گزرے ہیں ان کے پاس جو بھی رسول آیا انہوں نے کہہ دیا کہ یا تو یہ جادوگر ہے یا دیوانہ ہے۔" O --- ۵۳۔ "کیا یہ اس بات کی ایک دوسرے کو وصیت کرتے گئے ہیں۔" O --- ۵۴۔ "(نہیں) بلکہ یہ سب کے سب سرکش ہیں۔ تو آپ ان سے منہ پھیر لیں آپ پر کوئی ملامت نہیں۔" O --- ۵۵۔ "اور نصیحت کرتے رہیں یقیناً یہ نصیحت ایمان داروں کو نفع دے گی۔" O

(**سورۃ الحدید ۵۷**) --- ۷۔ "اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر ایمان لے آؤ اور اس مال میں سے خرچ کرو جس میں اللہ تعالیٰ نے تمہیں (دوسروں کا) جانشین بنایا ہے پس تم میں سے جو ایمان لائیں اور خیرات کریں انہیں بہت بڑا ثواب ملے گا۔" O --- [کبھی ایمان لانے کی دعوت ان لوگوں کو دی جاتی ہے جو نعمتِ ایمان سے محروم ہیں اور گاہے گاہے ان لوگوں کو بھی دعوتِ ایمان دی جاتی ہے جو ایمان تو لے آئے ہوتے ہیں لیکن ایمان کے تقاضوں کو پورا کرنے میں غفلت اور سستی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اسلام کو سر بلند کرنے کے لیے اگر کسی مالی اور جانی قربانی کی انہیں دعوت دی جاتی ہے تو وہ شوق اور آمادگی ان میں نظر نہیں آتی جو ایمان کا تقاضا ہے۔ یہ آیات غزوہ تبوک کے موقع پر ایسے ہی لوگوں کے حق میں نازل ہوئیں۔ یہ غزوہ عرب کے کسی قبیلہ کے خلاف نہ تھا۔ مکہ کے قریش کے خلاف نہ تھا بلکہ رومی سلطنت کے خلاف تھا جو مدینہ پر حملہ آور ہو کر مسلمانوں کو ملیامیٹ کر دینے کے منصوبے بنا رہی تھی۔ تیس ہزار کا لشکرِ جرار لے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم پیش قدمی کرتے ہوئے رومی علاقہ میں تبوک کے مقام پر آ کر خیمہ زن ہوئے تھے۔ ایسی مہم کو سرانجام دینے کے لیے جتنے سرمایہ کی ضرورت تھی وہ محتاجِ بیان نہیں۔ حضرت صدیق اکبرؓ، حضرت فاروقِ اعظمؓ، حضرت عثمانِ غنیؓ اور دیگر اکابر صحابہؓ نے ایثار و فدائیت کے ایسے ایسے مظاہرے کیے کہ انہیں پڑھ کر آج بھی ایمان تازہ ہو جاتا ہے، لیکن بعض ایسے لوگ بھی تھے جو مسلمان تو تھے مگر اللہ کی راہ میں مال پیش کرنا ان کے لیے بڑا جان جوکھوں کا کام تھا۔ ان کو برانگیختہ کرنے کے لیے انہیں پھر دعوتِ ایمان دی جا رہی ہے اور جو عہد وہ پہلے کر چکے ہیں وہ یاد دلایا جا رہا ہے تاکہ آزمائش کے اس وقت میں وہ ناکام نہ ہو جائیں۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)] --- ۸۔ "تم اللہ تعالیٰ پر ایمان کیوں نہیں لاتے؟ حالانکہ خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں اپنے رب پر ایمان لانے کی دعوت دے رہے ہیں اور اگر تم مومن ہو تو وہ تو تم سے مضبوط عہد و پیمان بھی لے چکا ہے۔" O --- [تفسیر کے لیے باب نمبر ۸، مضمون: عہد] --- ۱۹۔ "اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر جو ایمان رکھتے ہیں وہی لوگ اپنے رب کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں ان کے لیے ان کا اجر اور ان کا نور ہے اور جو لوگ کفر کرتے ہیں اور ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں وہ جہنمی ہیں۔" O --- [یہاں ایمان لانے والوں سے مراد وہ صادق الایمان لوگ ہیں جن کا طرزِ عمل جھوٹے مدعیانِ ایمان اور ضعیف الایمان لوگوں سے بالکل مختلف تھا۔ جو اُس وقت ایک دوسرے سے بڑھ کر مالی قربانیاں دے رہے تھے اور اللہ کے دین کی خاطر جانیں لڑا رہے تھے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)] --- ۲۱۔ "(آؤ) دوڑو اپنے رب کی مغفرت کی طرف اور اس جنت کی طرف جس کی وسعت آسمان و زمین کی وسعت کے برابر ہے یہ ان کے لیے بنائی گئی ہے جو اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے۔" O --- [ظاہر ہے اس کی چاہت اسی کے لیے ہوتی ہے جو کفر و معصیت سے توبہ کر کے ایمان و عمل صالح کی زندگی اختیار کر لیتا ہے، اسی لیے وہ ایسے لوگوں کو ایمان اور عمل صالح کی توفیق سے بھی نواز دیتا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ المجادلۃ ۵۸**) --- ۲۲۔ "اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والوں کو آپ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرنے والوں سے محبت رکھتے ہوئے ہرگز نہ پائیں گے گو وہ ان کے باپ یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کے کنبہ (قبیلے) کے (عزیز) ہی کیوں نہ ہوں۔ یہی لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کو لکھ دیا ہے اور جن کی تائید اپنی روح سے کی ہے اور جنہیں ان جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جہاں یہ ہمیشہ رہیں گے اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہے اور یہ اللہ سے خوش ہیں یہ خدائی لشکر ہے، آگاہ رہو بیشک اللہ تعالیٰ کے گروہ والے ہی کامیاب لوگ ہیں۔" O

(**سورۃ الممتحنۃ ۶۰**) --- ۱۔ "اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! میرے اور (خود) اپنے دشمنوں کو اپنا دوست نہ بناؤ تم تو دوستی سے ان کی طرف پیغام بھیجتے ہو اور وہ اس حق کے ساتھ جو تمہارے پاس آ چکا ہے کفر کرتے ہیں، پیغمبر کو اور خود تمہیں بھی محض اس وجہ سے جلاوطن کرتے ہیں کہ تم اپنے رب پر ایمان رکھتے ہو، اگر تم میری راہ میں جہاد کیلئے اور میری رضامندی کی طلب میں نکلتے ہو (تو ان سے دوستیاں نہ کرو) تم ان کے پاس محبت کا پوشیدہ پوشیدہ پیغام بھیجتے ہو اور مجھے معلوم ہے جو تم نے چھپایا اور وہ بھی جو تم نے ظاہر کیا، تم میں جو کوئی بھی اس کام کو کرے گا وہ یقیناً راہِ راست سے بہک جائے گا۔" O --- ۲۔ "اگر وہ تم پر کہیں قابو پا لیں تو

Marfat.com

وہ تمہارے (کھلے) دشمن ہو جائیں اور برائی کے ساتھ تم پر دست درازی اور زبان درازی کرنے لگیں اور (دل سے) چاہنے لگیں کہ تم بھی کفر کرنے لگ جاؤ۔'' O---۳۔'' تمہاری قرابتیں، رشتہ داریاں اور اولاد تمہیں قیامت کے دن کام نہ آئیں گی، اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان فیصلہ کر دے گا اور جو کچھ تم کر رہے ہو اسے اللہ خوب دیکھ رہا ہے۔'' O---۴۔'' (مسلمانو!) تمہارے لیے حضرت ابراہیم میں اور ان کے ساتھیوں میں بہترین نمونہ ہے، جبکہ ان سب نے اپنی قوم سے برملا کہہ دیا کہ ہم تم سے اور جن جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو ان سب سے بالکل بیزار ہیں۔ ہم تمہارے (عقائد) کے منکر ہیں جب تک تم اللہ کی وحدانیت پر ایمان نہ لاؤ ہم میں تم میں ہمیشہ کی لیے بغض و عداوت ظاہر ہو گئی لیکن ابراہیم کی اتنی بات تو اپنی باپ سے ہوئی تھی کہ میں تمہارے لیے استغفار ضرور کروں گا اور تمہارے لیے مجھے اللہ کے سامنے کسی چیز کا اختیار کچھ بھی نہیں۔ اے ہمارے پروردگار تجھی پر ہم نے بھروسہ کیا ہے اور تیری ہی طرف رجوع کرتے ہیں اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔'' O---۵۔'' اے ہمارے رب! تو ہمیں کافروں کی آزمائش میں نہ ڈال اور اے ہمارے پالنے والے ہماری خطاؤں کو بخش دے، بیشک تو ہی غالب، حکمت والا ہے۔'' O---۶۔'' یقیناً تمہارے ان میں اچھا نمونہ (اور عمدہ پیروی ہے خاص کر) ہر اس شخص کیلئے جو اللہ کی اور قیامت کے دن کی ملاقات کی امید رکھتا ہو اور اگر کوئی روگردانی کرے تو اللہ تعالیٰ بالکل بے نیاز ہے اور سزاوار حمد و ثنا ہے۔'' O---۷۔'' کیا عجب کہ عنقریب ہی اللہ تعالیٰ تم میں سے اور تمہارے دشمنوں میں محبت پیدا کر دے۔ اللہ کو سب قدرتیں حاصل ہیں اور اللہ (بڑا) غفور رحیم ہے۔'' O---۸۔'' جن لوگوں نے تم سے دین کے بارے میں لڑائی نہیں لڑی اور تمہیں جلاوطن نہیں کیا ان کے ساتھ سلوک و احسان کرنے اور منصفانہ برتاؤ کرنے سے اللہ تعالیٰ تمہیں نہیں روکتا، بلکہ اللہ تعالیٰ تو انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔'' O---۹۔'' اللہ تعالیٰ تمہیں صرف ان لوگوں سے محبت سے روکتا ہے جنہوں نے تم سے دین میں لڑائیاں لڑیں اور تمہیں دیس نکالے دیئے اور دیس نکالا دینے والوں کی مدد کی جو لوگ ایسے کفار سے محبت کریں وہ (قطعاً) ظالم ہیں۔'' O---۱۰۔'' اے ایمان والو! جب تمہارے پاس مومن عورتیں ہجرت کر کے آئیں تو تم ان کا امتحان لو۔ دراصل ان کے ایمان کو بخوبی جاننے والا تو اللہ ہی ہے لیکن اگر وہ تمہیں ایمان دار معلوم ہوں تو اب تم انہیں کافروں کی طرف واپس نہ کرو، یہ ان کیلئے حلال نہیں اور نہ ہی وہ ان کیلئے حلال ہیں، اور جو خرچ ان کافروں کا ہوا وہ انہیں ادا کر دو، ان عورتوں کو ان کے مہر دے کر ان سے نکاح کر لینے میں تم پر کوئی گناہ نہیں اور کافر عورتوں کی ناموس اپنے قبضے میں نہ رکھو اور جو کچھ تم نے خرچ کیا ہو، مانگ لو اور جو کچھ ان کافروں نے خرچ کیا ہو وہ بھی مانگ لیں یہ اللہ کا فیصلہ ہے جو تمہارے درمیان کر رہا ہے، اللہ تعالیٰ بڑے علم (اور) حکمت والا ہے۔'' O

(**سورۃ الصف** ۶۱)---۱۱۔'' اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جانوں سے جہاد کرو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم میں علم ہو۔'' O [ایمان لانے والوں سے جب کہا جائے کہ ایمان لاؤ تو اس سے خود بخود یہ معنی نکلتے ہیں کہ مخلص مسلمان بنو۔ ایمان کے محض زبانی دعوے پر اکتفا نہ کرو بلکہ جس چیز پر ایمان لائے ہو اس کی خاطر ہر طرح کی قربانیاں برداشت کرنے کیلئے تیار ہو جاؤ۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]---۱۲۔'' اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف فرما دے گا اور تمہیں ان جنتوں میں پہنچائے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور صاف ستھرے گھروں میں جو جنت عدن میں ہوں گے، یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔'' O---۱۳۔'' اور تمہیں ایک دوسری (نعمت) بھی دے گا جسے تم چاہتے ہو وہ اللہ کی مدد اور جلد فتح یابی ہے، ایمانداروں کو خوشخبری دے دو۔'' O

(**سورۃ التغابن** ۶۴)---۸۔'' سو تم اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اس نور پر جسے ہم نے نازل فرمایا ہے ایمان لاؤ اور اللہ تعالیٰ تمہارے ہر عمل پر باخبر ہے۔'' O---۹۔'' جس دن تم سب کو اس جمع ہونے کے دن جمع کرے گا وہی دن ہے ہار جیت کا اور جو شخص اللہ پر ایمان لا کر نیک عمل کرے اللہ اس سے اس کی برائیاں دور کر دے گا اور اسے جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔'' O---[اللہ پر ایمان لانے سے مراد محض یہ مان لینا نہیں کہ اللہ موجود ہے، بلکہ اُس طریقے سے ایمان لانا مراد ہے جس طرح اللہ نے خود اپنے رسول اور اپنی کتاب کے ذریعہ سے بتایا ہے۔ اس ایمان میں ایمان بالرسالت اور ایمان بالکتاب آپ سے آپ شامل ہے۔ اسی طرح نیک عمل سے مراد بھی ہر وہ عمل نہیں ہے جسے آدمی نے خود نیکی سمجھ کر یا انسانوں کے کسی خود ساختہ معیار اخلاق کی پیروی کرتے ہوئے اختیار کر لیا ہو، بلکہ اس سے مراد وہ عمل صالح ہے جو خدا کے بھیجے ہوئے قانون کے مطابق ہو۔ لہذا کسی کو یہ غلط فہمی نہ ہونی چاہیے کہ رسول اور کتاب کے واسطے کے بغیر اللہ کو ماننے اور نیک عمل کرنے کے وہ نتائج ہیں جو آگے بیان ہو رہے ہیں۔ قرآن مجید کا جو شخص بھی سوچ سمجھ کر مطالعہ کرے گا اس سے یہ بات پوشیدہ نہ رہے گی کہ قرآن کی رو سے اس طرح کے کسی ایمان کا نام ایمان باللہ، اور کسی عمل کا نام عمل صالح ہے ہی نہیں (تفسیر از تفہیم القرآن)]---۱۱۔'' کوئی مصیبت اللہ کی اجازت کے بغیر نہیں پہنچ سکتی جو اللہ پر ایمان لائے اللہ اس کے دل کو ہدایت دیتا ہے اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴۱، مضمون: مصیبت]

(**سورۃ الطلاق** ۶۵)---۲۔'' پس جب یہ عورتیں اپنی عدت پوری کرنے کے قریب پہنچ جائیں تو انہیں یا تو قاعدہ کے مطابق اپنے نکاح میں رہنے دو یا

Marfat.com

دستور کے مطابق انہیں الگ کردو اور آپس میں سے دو عادل شخصوں کو گواہ کرلو اور اللہ کی رضامندی کے لیے ٹھیک ٹھیک گواہی دو۔ یہی ہے وہ جس کی نصیحت اسے کی جاتی ہے جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اور جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے لیے چھٹکارے کی شکل نکال دیتا ہے۔'' O ---١١۔'' (یعنی) رسول جو تمہیں اللہ کے صاف صاف احکام پڑھ سناتا ہے تاکہ ان لوگوں کو جو ایمان لائیں اور نیک عمل کریں وہ تاریکیوں سے روشنی کی طرف لے آئے اور جو شخص اللہ پر ایمان لائے اور نیک عمل کرے اللہ اسے ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جس کے نیچے نہریں جاری ہیں جن میں یہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ بیشک اللہ نے اسے بہترین روزی دے رکھی ہے۔'' O ---[عمل صالح میں دونوں باتیں شامل ہیں، احکام و فرائض کی ادائیگی اور معصیات و منہیات سے اجتناب. مطلب ہے کہ جنت میں وہی اہل ایمان داخل ہوں گے، جنہوں نے صرف زبان سے ہی ایمان کا اظہار نہیں کیا تھا، بلکہ انہوں نے ایمان کے تقاضوں کے مطابق فرائض پر عمل اور معاصی سے اجتناب کیا تھا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الجن ٧٢) ---١۔'' (اے محمد ﷺ) آپ فرمادیں کہ مجھے وحی کی گئی ہے کہ جنوں کی ایک جماعت نے (قرآن) سنا اور کہا کہ ہم نے عجیب قرآن سنا ہے۔'' O ---٢۔'' جو راہ راست کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ ہم اس پر ایمان لا چکے (اب) ہم ہرگز کسی کو بھی اپنے رب کا شریک نہ بنائیں گے۔'' O --- [اس سے کئی باتیں معلوم ہوئی۔ ایک یہ کہ جن اللہ تعالیٰ کے وجود اور اس کے رب ہونے کے منکر نہیں ہیں دوسرے یہ کہ ان میں بھی مشرکین پائے جاتے ہیں جو مشرک انسانوں کی طرح اللہ کے ساتھ دوسروں کو خدائی میں شریک ٹھہراتے ہیں، چنانچہ جنوں کی یہ قوم جس کے افراد قرآن سن کر گئے تھے مشرک ہی تھی۔ تیسرے یہ کہ نبوت اور کتب آسمانی کے نزول کا سلسلہ جنوں کے ہاں جاری نہیں ہوا ہے بلکہ ان میں سے جو جن بھی ایمان لاتے ہیں وہ انسانوں میں آنے والے انبیاء اور ان کی لائی ہوئی کتابوں پر ہی ایمان لاتے ہیں۔ (از تفسیر ٣ تفہیم القرآن)] ---١٣۔'' ہم تو ہدایت کی بات سنتے ہی اس پر ایمان لا چکے اور جو بھی اپنے رب پر ایمان لائے گا اسے نہ کسی نقصان کا اندیشہ ہے نہ ظلم و ستم کا۔'' O

(سورۃ العصر ١٠٣) ---١۔'' قسم ہے زمانہ کی۔'' O ---٢۔'' یقیناً ہر انسان خسارہ میں ہے۔'' O ---٣۔'' بجز ان (خوش نصیبوں) کے جو ایمان لے آئے اور نیک عمل کرتے رہے۔ نیز ایک دوسرے کو حق کی تلقین کرتے رہے اور ایک دوسرے کو صبر کی تاکید کرتے رہے۔'' O ---[اب ہمیں ان چاروں صفات کو دیکھنا چاہیئے جن کے پائے جانے پر اس سورۃ کی رو سے انسان کا خسارے سے محفوظ رہنا موقوف ہے۔ ان میں پہلی صفت ایمان ہے۔] ---[اب رہا یہ سوال کہ ایمان لانے سے کن چیزوں پر ایمان لانا مراد ہے، تو قرآن مجید میں پوری طرح اس بات کو بھی کھول کھول کر بیان کردیا گیا ہے اس سے مراد اولاً اللہ کو ماننا ہے۔ محض اس کے وجود کو ماننا نہیں بلکہ اسے اس حیثیت سے ماننا ہے کہ وہی ایک خدا ہے خدائی میں کوئی اس کا شریک نہیں ہے وہی اس کا مستحق ہے کہ انسان اس کی عبادت، بندگی اور اطاعت بجالائے۔ وہی قسمتیں بنانے اور بگاڑنے والا ہے بندے کو اسی سے دعا مانگنی چاہیے اور اسی پر توکل کرنا چاہیے وہی حکم دینے اور منع کرنے والا ہے بندے کا فرض ہے کہ اس کے حکم کی اطاعت کرے اور جس چیز سے اس نے منع کیا ہے اس سے رک جائے۔ وہ سب کچھ دیکھنے اور سننے والا ہے اس سے انسان کا کوئی فعل تو درکنار، وہ مقصد اور نیت بھی مخفی نہیں ہے جس کے ساتھ اس نے کوئی فعل کیا ہے۔ ثانیاً 'رسول کو ماننا' اس حیثیت سے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا مامور کیا ہوا ہادی و رہنما ہے' اور جس چیز کی تعلیم بھی اس نے دی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے' برحق ہے' اور واجب التسلیم ہے۔ اسی ایمان بالرسالت میں ملائکہ' انبیاء' اور کتب الٰہیہ پر' اور خود قرآن پر بھی ایمان لانا شامل ہے' کیونکہ یہ ان تعلیمات میں سے ہے جو اللہ کے رسول نے دی ہیں۔ ثالثاً آخرت کو ماننا اس حیثیت سے کہ انسان کی موجودہ زندگی پہلی اور آخری زندگی نہیں ہے' بلکہ مرنے کے بعد انسان کو دوبارہ زندہ ہو کر اٹھنا ہے۔ اپنے اعمال کا جو اس نے دنیا کی اس زندگی میں کیے ہیں خدا کو حساب دینا ہے' اور اس محاسبہ میں جو لوگ نیک قرار پائیں انہیں جزا' اور بد قرار پائیں ان کو سزا ملنی ہے۔ یہ ایمان اخلاق اور سیرت و کردار کے لئے ایک مضبوط بنیاد فراہم کردیتا ہے جس پر ایک پاکیزہ زندگی کی عمارت قائم ہوسکتی ہے۔ ورنہ جہاں سرے سے یہ ایمان ہی موجود نہ ہو وہاں انسان کی زندگی خواہ کتنی ہی خوشنما کیوں نہ ہو' اس کا حال ایک بے لنگر کے جہاز کا سا ہوتا ہے جو موجوں کے ساتھ بہتا چلا جاتا ہے اور کہیں قرار نہیں پکڑ سکتا۔ (از تفسیر ا تفہیم القرآن)]

طہارت، پاکیزگی

(سورۃ البقرۃ ٢) ---٢٢٢۔'' اور پوچھتے ہیں تم سے حیض کے بارے میں کہہ دو وہ تو گندگی ہے سو الگ رہو تم عورتوں سے ایام حیض میں اور نہ قربت کرو ان سے جب تک کہ وہ پاک نہ ہو جائیں پھر جب خوب پاک ہو جائیں وہ تو جاؤ ان کے پاس اس طرح جیسے حکم دیا ہے تم کو اللہ تعالیٰ نے بیشک اللہ پسند کرتا ہے توبہ کرنے والوں کو اور دوست رکھتا ہے پاکیزگی اختیار کرنے والوں کو۔'' O

Marfat.com

(سورۃ النساء۴) ---۴۳ ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! نہ قریب جاؤ نماز کے، اس حال میں کہ تم نشہ میں ہو، حتیٰ کہ (نشہ اتر جائے اور) معلوم ہو تمہیں کہ کیا کہہ رہے ہو تم؟ اور نہ جنابت کی حالت میں (قریب جاؤ نماز کے) الا یہ کہ تم راستے سے گزر رہے ہو، حتیٰ کہ غسل کرلو۔ اور اگر ہو تم بیمار یا سفر میں یا آیا ہو کوئی تم میں سے رفع حاجت کرکے یا باہم بستری کی ہو تم نے عورتوں سے اور نہ میسر آئے تم کو پانی تو تیمم کرو پاک مٹی سے۔ سو مسح کرو اپنے چہروں کا اور ہاتھوں کا بیشک اللہ ہے خطائیں معاف کرنے والا گناہ بخشنے والا۔'' O

(سورۃ المائدۃ ۵) ---۶ ''اے ایمان والو! جب تم نماز کے لئے اٹھو تو اپنے منہ اور کہنیوں تک اپنے ہاتھ اور ٹخنوں تک اپنے پاؤں دھولو اور اپنے سر کا مسح کرلو اور اگر تم ناپاکی کی حالت (جنابت) میں ہو تو نہا کر پاک صاف ہو جاؤ لیکن اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی جائے ضرور سے آیا ہو یا تم نے عورتوں کو چھوا ہو پھر پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی لو اور اس سے اپنے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کرلو اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ تم پر تنگی ڈالے مگر چاہتا ہے کہ تمہیں پاک صاف کرے اور تم پر اپنی نعمت پوری کرے تاکہ تم شکر کرو۔'' O

(سورۃ التوبہ ۹) ---۱۰۳ ''ان کے مال سے صدقہ وصول کرکہ اس سے تو انہیں پاک کرے اور انہیں سنوارے۔ اور ان کے لیے دُعا کر تیری دُعا ان کے لیے باعث تسکین ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سننے والا جاننے والا ہے۔'' O ---۱۰۸ ''تو اس میں کبھی کھڑے نہ ہونا، ہاں! وہ مسجد جسے پہلے دن سے خوف خدا پر بنایا گیا زیادہ حقدار ہے کہ تو اس میں کھڑا ہو، اس میں وہ لوگ ہیں جو پاک رہنا پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پاک لوگوں کو پسند کرتا ہے۔'' O --- [آپ ﷺ کی نماز کے لائق وہ مسجد ہے جس کی بنیاد اول دن سے تقویٰ اور پرہیزگاری پر قائم ہوئی (خواہ مسجد نبوی ہو یا مسجد قبا) اس کے نمازی گناہوں اور شرارتوں اور ہر قسم کی نجاستوں سے اپنا ظاہر و باطن پاک صاف رکھتے ہیں۔ اسی لیے خدائے پاک ان کو محبوب رکھتا ہے۔ ☆ حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ نے اہل قبا سے دریافت کیا کہ تم طہارت و پاکیزگی کا کیا خاص اہتمام کرتے ہو جو حق تعالیٰ نے تمہاری تطہیر کی مدح فرمائی۔ انہوں نے کہا کہ ڈھیلے کے بعد پانی سے استنجا کرتے ہیں]

(سورۃ فاطر ۳۵) ---۱۸ ''کوئی بھی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا' اگر کوئی گراں بار دوسرے کو اپنا بوجھ اٹھانے کے لیے بلائے گا تو وہ اس میں سے کچھ بھی نہ اٹھائے گا گو قرابت دار ہی ہو۔ تو صرف انہی کو آگاہ کرسکتا ہے جو غائبانہ طور پر اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور نمازوں کی پابندی کرتے ہیں اور جو بھی پاک ہوجائے وہ اپنے ہی نفع کے لیے پاک ہوگا۔ لوٹنا اللہ تعالیٰ ہی کی طرف ہے۔'' O

(سورۃ الواقعۃ ۵۶) ---۷۷ ''کہ بیشک یہ قرآن بہت بڑی عزت والا ہے۔'' O ---۷۸ ''جو ایک محفوظ کتاب میں درج ہے۔'' O ---۷۹ ''جسے صرف پاک لوگ ہی چھو سکتے ہیں۔'' O ---۸۰ ''یہ رب العالمین کی طرف سے اترا ہوا ہے۔'' O

(سورۃ المدثر ۷۴) ---۴ ''اپنے کپڑوں کو پاک رکھا کر۔'' O --- [اپنے لباس کو نجاست سے پاک رکھو' کیونکہ جسم و لباس کی پاکیزگی اور روح کی پاکیزگی دونوں لازم و ملزوم ہیں' ایک پاکیزہ روح گندے جسم اور ناپاک لباس میں نہیں رہ سکتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس معاشرے میں اسلام کی دعوت لے کر اٹھے تھے وہ صرف عقائد و اخلاق کی خرابیوں ہی میں مبتلا نہ تھا بلکہ طہارت و نظافت کے بھی ابتدائی تصورات تک سے خالی تھا اور حضور ﷺ کا کام ان لوگوں کو ہر لحاظ سے پاکیزگی کا سبق سکھانا تھا' اس لئے آپ کو ہدایت فرمائی گئی کہ آپ اپنی ظاہری زندگی میں بھی طہارت کا ایک اعلیٰ معیار قائم فرمائیں۔ چنانچہ یہ اسی ہدایت کا ثمرہ ہے کہ حضور ﷺ نے نوع انسانی کو طہارت جسم و لباس کی وہ مفصل تعلیم دی ہے جو زمانہ جاہلیت کے اہل عرب تو درکنار اس زمانے کی مہذب ترین قوموں کو بھی نصیب نہیں ہے' حتیٰ کہ دُنیا کی بیشتر زبانوں میں ایسا کوئی لفظ تک نہیں پایا جاتا جو ''طہارت'' کا ہم معنی ہو۔ بخلاف اس کے اسلام کا حال یہ ہے کہ حدیث اور فقہ کی کتابوں میں اسلامی احکام کا آغاز ہی کتاب الطہارت سے ہوتا ہے جس میں پاکی اور ناپاکی کے فرق اور پاکیزگی کے طریقوں کو انتہائی تفصیلی جزئیات کے ساتھ بیان کیا گیا ہے' کہ اپنے لباس کو اخلاقی عیوب سے پاک رکھو تمہارا لباس ستھرا اور پاکیزہ تو ضرور ہو' مگر اس میں فخر و غرور' ریا اور نمائش' ٹھاٹھ باٹھ اور شان و شوکت کا شائبہ تک نہ ہونا چاہئے لباس وہ اولین چیز ہے جو آدمی کی شخصیت کا تعارف لوگوں سے کراتی ہے جس قسم کا لباس کوئی شخص پہنتا ہے اس کو دیکھ کر لوگ پہلی نگاہ ہی میں اندازہ کر لیتے ہیں کہ وہ کس قسم کا آدمی ہے' رئیسوں اور نوابوں کے لباس' مذہبی پیشہ وروں کا لباس' متکبر اور برخود غلط لوگوں کے لباس' چھچھورے اور کم ظرف لوگوں کے لباس' بدقوارہ اور آوارہ منش لوگوں کے لباس' سب اپنے پہننے والوں کے مزاج کی نمائندگی کرتے ہیں' اللہ کی طرف بلانے والے کا مزاج ایسے سب لوگوں سے فطرۃً مختلف ہوتا ہے' اس لئے اس کا لباس بھی ان سب سے لازماً مختلف ہونا چاہئے اس کو ایسا لباس پہننا چاہئے جسے دیکھ کر ہر شخص یہ محسوس کرلے کہ وہ ایک شریف اور شائستہ انسان ہے جو نفس کی کسی برائی میں مبتلا نہیں ہے] [گندگی سے مراد ہر قسم کی گندگی ہے خواہ وہ عقائد اور خیالات کی ہو' یا اخلاق و اعمال کی' یا جسم و لباس اور رہن سہن کی' مطلب یہ ہے کہ تمہارے گرد و پیش سارے معاشرے میں طرح طرح کی جو گندگیاں پھیلی ہوئی ہیں ان سب سے اپنا دامن بچا کر رکھو' کوئی شخص کبھی تم پر یہ حرف نہ رکھ سکے کہ جن برائیوں سے تم لوگوں کو روک رہے ہو ان میں سے کسی کا بھی کوئی شائبہ تمہارے

Marfat.com

اپنی زندگی میں پایا جاتا ہے۔ (از تفسیر ۴/۵ تفہیم القرآن)]

عبادت

(سورة البقرة ۲)---۲۱۔''اے انسانو! عبادت کرو اپنے رب کی جس نے پیدا کیا تم کو اور ان کو بھی جو تم سے پہلے ہو گزرے تاکہ تم بچ جاؤ (عذاب سے)۔ (۲۲) جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا اور آسمان کو عمارت بنایا اور آسمان سے پانی اتارا پھر اس کے ذریعے پھلوں سے تمہارا رزق نکالا۔ پس جان بوجھ کر اللہ تعالیٰ کے ہمسر نہ بناؤ۔''O---۸۳۔''اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے اقرار لیا کہ تم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو گے اور والدین، رشتہ داروں، یتیموں اور مسکینوں سے اچھا برتاؤ کرو گے اور لوگوں سے اچھی طرح بات کرنا، نماز قائم کرنا اور زکوۃ ادا کرنا۔ پھر تم نے ماسوائے چند کے کنارا کرتے ہوئے منہ موڑ لیا۔''O---۱۵۲۔''پس یاد رکھو تم مجھے، یاد رکھوں گا میں تمہیں اور شکر گزار بنو میرے اور نہ کرو ناشکری میری۔''O---۲۰۰۔''پھر جب ادا کر چکو تم مناسک اپنے حج کے تو ذکر کرو اللہ تعالیٰ کا جیسے ذکر کیا کرتے تھے تم اپنے آباؤ اجداد کا بلکہ اس سے بڑھ کر۔ سو کچھ لوگ تو ایسے ہیں جو کہتے ہیں اے ہمارے رب! دے دے ہمیں دنیا ہی میں (سب کچھ) اور نہیں ایسے شخص کے لئے آخرت میں کوئی بھلائی۔''O

(سورة آل عمران ۳)---۵۱۔''بیشک اللہ تعالیٰ ہی رب ہے میرا اور رب ہے تمہارا سو اسی کی عبادت کرو تم۔ یہی ہے راستہ سیدھا۔''O---(یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا)---۶۴۔''کہہ دو اے اہل کتاب! آؤ ایک ایسی بات کی طرف جو یکساں ہے ہمارے ہاں اور تمہارے ہاں یہ کہ نہ عبادت کریں ہم مگر اللہ کی اور نہ شریک کریں اس کے ساتھ ذرا بھی اور نہ بنائے ہم میں سے کوئی کسی کو رب، اللہ کے سوا۔ پھر اگر منہ موڑیں وہ (اس دعوت سے) تو (اے مسلمانو!) کہہ دو: گواہ رہو کہ ہم تو (صرف اللہ ہی کے) عبادت گزار اور اطاعت شعار ہیں۔''O---[صحیح بخاری میں ہے کہ قرآن کریم کے اس حکم کے مطابق آپ ﷺ نے ہرقل شاہ روم کو مکتوب تحریر فرمایا اور اس میں اسے اس آیت کے حوالے سے قبول اسلام کی دعوت دی اور اسے کہا کہ تو مسلمان ہو جائے گا تجھے دوہرا اجر ملے گا، ورنہ ساری رعایا کا گناہ تجھ پر ہوگا۔ ''اسلام قبول کر لے، سلامتی میں رہے گا۔ اسلام لے آ، اللہ تعالیٰ تجھے دوگنا اجر دے گا۔ لیکن اگر تو نے قبول اسلام سے اعراض کیا تو رعایا کا گناہ بھی تجھ پر ہی ہوگا۔'' کیونکہ رعایا کے عدم قبول اسلام کا سبب تو ہی ہوگا۔ اس آیت میں مذکور تین نکات یعنی ۱۔ صرف اللہ کی عبادت کرنا ۲۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا ۳۔ اور کسی کو شریعت سازی کا خدائی مقام نہ دینا وہ کلمہ سواء ہے جس پر اہل کتاب کو اتحاد کی دعوت دی گئی۔ لہٰذا اس امت کے شیرازہ کو جمع کرنے کے لئے بھی ان ہی تینوں نکات اور اس کلمہ سواء کو بدرجہ اولیٰ اساس و بنیاد بنانا چاہیے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن کمپلیکس)]

(سورة النساء ۴)---۳۶۔''اور بندگی کرو اللہ تعالیٰ کی اور نہ شریک بناؤ اس کا (کسی کو) ذرا بھی۔''O---۱۱۷۔''نہیں عبادت کرتے یہ (مشرک) اللہ تعالیٰ کے سوا مگر دیویوں کی اور نہیں عبادت کرتے یہ (ان کی بھی) بلکہ شیطان کی جو باغی ہے۔''O---۱۷۲۔''مسیح اس بات سے ہرگز عار نہیں کر سکتا کہ وہ اللہ کا بندہ بنے اور نہ مقرب فرشتے ہی۔ اور جو کوئی اس کی عبادت سے عار کرے گا اور تکبر کرے گا تو ان سب کو وہ اپنے پاس جمع کر لے گا۔''O

(سورة المائدة ۵)---۷۲۔''ان لوگوں نے کفر کیا جو کہتے ہیں کہ ''مسیح ابن مریم ہی اللہ ہے'' حالانکہ مسیح نے کہا تھا ''اے بنی اسرائیل! اللہ کی عبادت کرو جو میرا رب بھی ہے اور تمہارا رب بھی۔ بیشک جو اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرائے گا اس پر اللہ نے جنت حرام کر دی ہے اور اس کا ٹھکانا آگ ہوگا اور ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔''O

(سورة الانعام ۶)---۵۶۔''کہہ۔ مجھے ان لوگوں کی عبادت کرنے سے منع کیا گیا ہے جنہیں تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر پکارتے ہو۔ کہہ میں تمہاری خواہشوں کی پیروی نہیں کرتا کہ اس حالت میں بھٹک جاؤں گا اور ان میں نہیں رہوں گا جو راہ راست پر ہیں۔''O---۱۰۲۔''یہ ہے اللہ تعالیٰ تمہارا رب اس کے سوا کوئی خدا نہیں، وہ ہر چیز کا بنانے والا ہے پس اسی کی عبادت کرو اور وہی ہر چیز کا کارساز ہے۔''O

(سورة الاعراف ۷)---۲۰۶۔''بیشک جو لوگ تیرے رب کے پاس ہیں وہ اس کی عبادت سے سرکشی نہیں کرتے اور اس کی تسبیح کرتے ہیں اور اسی کو سجدہ کرتے ہیں۔''O---(سجدہ تلاوت)

(سورة التوبة ۹)---۱۰۸۔''تو اس میں (مسجد ضرار) میں کبھی کھڑے نہ ہونا۔ ہاں! وہ مسجد (مسجد قبا) جسے پہلے دن سے خوف خدا پر بنایا گیا زیادہ حقدار ہے کہ تو اس میں کھڑا ہو۔ اس میں وہ لوگ ہیں جو پاک رہنا پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پاک لوگوں کو پسند کرتا ہے۔''O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۱۴۲، مضمون: مسجد]---۱۱۲۔''وہ توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، حمد کرنے والے، سفر کرنے والے، رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، پسندیدہ باتوں کی

Marfat.com

تلقین کرنے والے، ناپسندیدہ باتوں سے منع کرنے والے اور اللہ تعالیٰ کی حدوں کی حفاظت کرنے والے ہیں تو ان مومنوں کو خوشخبری دے۔'' O
(سورۃ یونس ۱۰)---۳۔ ''بیشک تمہارا آقا اللہ تعالیٰ ہے وہ جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا- پھر تخت پر بیٹھا کام کی تدبیر کر رہا ہے- کوئی سفارش کرنے والا نہیں مگر اس کی اجازت کے بعد- یہ ہے اللہ تعالیٰ تمہارا آقا- پس اس کی بندگی اختیار کرو- تو کیا تم نصیحت نہ لوگے۔'' O---۱۸۔ ''اور اللہ تعالیٰ کے سوا ان کی عبادت کرتے ہیں جو نہ انہیں نقصان دیتے ہیں اور نہ انہیں نفع دیتے ہیں اور کہتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کے سامنے ہمارے سفارشی ہیں- کہو کیا تم اللہ تعالیٰ کو وہ بات بتاتے ہو جسے وہ نہ آسمانوں میں جانتا ہے اور نہ زمین میں؟ وہ پاک ہے اور ان سے بہت بلند جنہیں وہ اس کا شریک بناتے ہیں۔'' O---۲۸۔ ''اور جس دن ہم ان سب کو اکٹھا کریں گے- پھر ان لوگوں سے جو اللہ تعالیٰ کے شریک بناتے ہیں کہیں گے تم اور تمہارے بنائے ہوئے شریک اپنی اپنی جگہ ٹھہر جاؤ- پھر ہم ان کے درمیان پھوٹ ڈال دیں گے اور ان کے شریک کہیں گے تم ہماری عبادت تو نہیں کیا کرتے تھے۔'' O---۲۹۔ ''ہاں ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے- ہم تو تمہاری عبادت سے بے خبر ہیں۔'' O---۶۶۔ ''سنو! جو کوئی بھی آسمانوں میں ہے اور جو کوئی بھی زمین پر ہے اللہ تعالیٰ کا ہے اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے سوا شریکوں کو پکارتے ہیں وہ کس چیز کی پیروی کرتے ہیں- وہ صرف وہم و گمان کی پیروی کرتے ہیں اور وہ صرف اٹکلیں دوڑاتے ہیں۔'' O---۱۰۴۔ ''کہو اے لوگو! اگر تم میرے دین کے بارے میں شک میں ہو تو میں ان کی عبادت نہیں کرتا جن کی تم اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کرتے ہو- بلکہ میں اس اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہوں جو تمہیں وفات دیتا ہے- اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں مومنوں میں ہو جاؤں۔'' O
(سورۃ ھود ۱۱)---۲۔ ''یہ ہے کہ ''اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی بندگی نہ کرو-'' میں (حضور ﷺ) تمہارے لئے اس کی طرف سے ایک خبردار کرنے والا اور خوشخبری دینے والا ہوں۔'' O---۲۶۔ ''(نوحؑ نے اپنی قوم سے کہا) کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو- میں تم پر ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔'' O---۵۰۔ ''اور عاد کی طرف ان کے بھائی ھودؑ کو (بھیجا) اس نے کہا- اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو- اس کے سوا تمہارا کوئی خدا نہیں تم تو محض باتیں گھڑنے والے ہو۔'' O---۵۴۔ ''ہم تو صرف یہ کہتے ہیں کہ ہمارے خداؤں میں سے کسی نے تجھ پر برا اثر ڈال دیا ہے- اس (ھودؑ) نے کہا- میں اللہ تعالیٰ کو گواہ کرتا ہوں اور تم بھی گواہ رہو کہ جنہیں تم اسے چھوڑ اس کا شریک بناتے ہو ان سے بیزار ہوں۔'' O---۶۱۔ ''اور ثمود کی طرف ان کے بھائی صالحؑ کو (بھیجا) اس نے کہا اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو- اس کے سوا تمہارا کوئی خدا نہیں- اسی نے تمہیں زمین سے پیدا کیا ہے اور تمہیں اس میں بسایا ہے- پس اس سے بخشش مانگو- پھر اس کی طرف رجوع کرو- بیشک میرا رب قریب ہے اور دعا کو قبول کرنے والا ہے۔'' O---۶۲۔ ''وہ بولے- صالح اس سے پہلے تو ہمارے درمیان ایک امید گاہ تھا- کیا تو ہمیں ان کی عبادت کرنے سے روکتا ہے جن کی عبادت ہمارے باپ دادا کرتے تھے مگر اس کے بارے میں جس کی طرف تو ہمیں بلاتا ہے دل میں کھٹکنے والے شک میں ہیں۔'' O---۸۴۔ ''اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیبؑ کو (بھیجا) اس نے کہا- اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی خدا نہیں اور ناپ اور تول میں کمی نہ کرو کہ میں تمہیں آسودہ حال دیکھتا ہوں مگر میں تم پر ایک گھیرنے والے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔'' O---۸۷۔ ''وہ کہنے لگے- شعیب! کیا تیری نماز تجھے تلقین کرتی ہے کہ ہم انہیں جن کی عبادت ہمارے باپ کرتے تھے چھوڑ دیں- یا یہ کہ اپنے مال میں جو چاہیں نہ کریں- ہاں! تو ہی بردبار اور سمجھدار ہے۔'' O---۱۲۳۔ ''اور آسمانوں اور زمین کی چھپی باتیں اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہیں اور اسی کی طرف سب معاملے لوٹائے جاتے ہیں پس تو اس کی عبادت کر اور اس پر بھروسہ کر- کیونکہ تیرا رب تمہارے عملوں سے غافل نہیں۔'' O
(سورۃ یوسف ۱۲)---۴۰۔ ''اس کے سوا تم جن کی پوجا پاٹ کر رہے ہو وہ سب نام ہی نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے خود ہی گھڑ لیے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کی کوئی دلیل نازل نہیں فرمائی- فرمان روائی صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ہے اس کا فرمان ہے کہ تم سب سوائے اس کے کسی اور کی عبادت نہ کرو یہی دین درست ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔'' O--- (یہ حضرت یوسفؑ نے کہا)۔
(سورۃ الرعد ۱۳)---۱۴۔ ''اسی کو پکارنا حق ہے- جو لوگ اوروں کو اس کے سوا پکارتے ہیں وہ ان (کی پکار) کا کچھ بھی جواب نہیں دیتے- مگر جیسے کوئی شخص اپنے دونوں ہاتھ پانی کی طرف پھیلائے ہوئے ہو کہ اس کے منہ میں پڑ جائے- حالانکہ وہ پانی اس کے منہ میں پہنچنے والا نہیں- ان منکروں کی جتنی پکار سب گمراہی میں ہے۔'' O---۳۶۔ ''جنہیں ہم نے کتاب دی ہے وہ تو جو کچھ آپ پر اتارا جاتا ہے اس سے خوش ہوتے ہیں اور دوسرے فرقے اس کی بعض باتوں کے منکر ہیں- آپ ﷺ اعلان کر دیجئے کہ مجھے تو صرف یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کروں اور اس کے ساتھ شریک نہ کروں میں اسی کی طرف بلا رہا ہوں اور اسی کی جانب میرا لوٹنا ہے۔'' O
(سورۃ ابراھیم ۱۴)---۱۰۔ ''ان کے رسولوں نے انہیں کہا کہ کیا حق تعالیٰ کے بارے میں تمہیں شک ہے جو آسمانوں اور زمین کا بنانے والا ہے- (وہ) اس لئے بلا رہا ہے کہ تمہارے تمام گناہ معاف فرما دے- اور ایک مقررہ وقت تک تمہیں مہلت عطا فرمائے- انہوں نے کہا تم تو ہم جیسے انسان ہی ہو تم چاہ

Marfat.com

کہ ہمیں ان خداؤں کی عبادت سے روک دو جن کی عبادت ہمارے باپ دادا کرتے رہے۔ اچھا تو ہمارے سامنے کوئی کھلی دلیل پیش کرو۔'' O

سورۃ الحجر ۱۵) ---۹۸۔ ''آپ اپنے پروردگار کی تسبیح اور حمد بیان کرتے رہیں اور سجدہ کرنے والوں میں شامل ہو جائیں۔'' O ---۹۹۔ ''اور اپنے رب کی عبادت کرتے رہیں یہاں تک کہ آپ کو موت آ جائے۔'' O

سورۃ النحل ۱۶) ---۳۵۔ ''مشرک لوگوں نے کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ہم اور ہمارے باپ دادے اس کے سوا کسی اور کی عبادت ہی نہ کرتے۔ نہ اس کے فرمان کے بغیر کسی چیز کو حرام کرتے۔ یہی فعل ان سے پہلے کے لوگوں کا رہا۔ تو رسولوں پر تو صرف کھلم کھلا پیغام کا پہنچا دینا ہے۔'' O ---۳۶۔ ''ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا کہ (لوگو!) صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے سوا تمام معبودوں سے بچو۔ پس بعض لوگوں کو تو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی اور بعض پر گمراہی ثابت ہو گئی۔ پس تم خود زمین میں چل پھر کر دیکھ لو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیسا کچھ ہوا۔'' O ---۵۲۔ ''آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اسی کا ہے اور اسی کی عبادت لازم ہے۔ کیا پھر تم اس کے سوا اوروں سے ڈرتے ہو۔'' O ---۷۳۔ ''اور وہ اللہ تعالیٰ کے سوا ان کی عبادت کرتے ہیں جو آسمانوں اور زمین سے انہیں کچھ بھی تو روزی نہیں دے سکتے اور نہ کچھ قدرت رکھتے ہیں۔'' O ---۱۱۴۔ ''جو کچھ حلال اور پاکیزہ روزی اللہ تعالیٰ نے تمہیں دے رکھی ہے اسے کھاؤ اور اللہ تعالیٰ کی نعمت کا شکر ادا کرو اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو۔'' O

احادیث مبارک:

حضرت عمرؓ بن خطاب سے روایت ہے اس نے کہا ہم ایک دفعہ نبی اکرم ﷺ کے پاس تھے اچانک ایک شخص آیا اور نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھ گیا اور کہا اے محمد! مجھے اسلام کی خبر دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اسلام یہ ہے کہ تو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور نماز پڑھے اور زکوٰۃ دے اور رمضان کے روزے رکھے۔ بیت اللہ شریف کا حج کرے جب کہ تو اس کی طرف راہ کی طاقت رکھے۔ اس نے کہا آپ ﷺ نے سچ کہا۔

ابن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ اس کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور تحقیق محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں اور نماز کا اچھی طرح پڑھنا اور زکوٰۃ ادا کرنا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک چار چیزوں پر ایمان نہ لائے اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور تحقیق میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ اس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ موت کے ساتھ ایمان لائے اور موت کے بعد اٹھنے کے ساتھ ایمان لائے اور تقدیر کے ساتھ اس کا ایمان ہو۔

ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا موسیٰؑ نے کہا میرے رب مجھ کو ایک ایسی چیز سکھلا کہ میں اس کے ساتھ آپ کی یاد کروں اور تجھ سے دعا کروں۔ اللہ نے فرمایا اے موسیٰ کہہ لا الٰہ الا اللہ موسیٰ نے کہا میرے پروردگار یہ تو تیرے سارے بندے کہتے ہیں۔ مجھ کو کوئی ایسی چیز سکھلا جو میرے ساتھ خاص ہو فرمایا اے موسیٰ اگر ساتوں آسمان اور جو ان کو آباد کرنے والے ہیں اور ساتوں زمینیں ترازو کے ایک طرف رکھ دیں اور لا الٰہ الا اللہ کو دوسری طرف رکھ دیا جائے۔ لا الٰہ الا اللہ بھاری ہو دوسرے پر۔ (احادیث از دستور القرآن صفحہ نمبر ۶۵، ۶۶ مؤلفہ محمد شریف چوہدری)

سورۃ بنی اسرائیل ۱۷) ---۲۳۔ ''اور تیرا پروردگار صاف صاف حکم دے چکا ہے کہ تم اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرنا۔ اگر تیری موجودگی میں ان میں سے ایک یا یہ دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کے آگے اف تک نہ کہنا، نہ انہیں ڈانٹ ڈپٹ کرنا بلکہ ان کے ساتھ ادب و احترام سے بات چیت کرنا۔'' O

سورۃ الکہف ۱۸) ---۱۱۰۔ ''آپ کہہ دیجئے کہ میں تو تم جیسا ہی ایک انسان ہوں۔ (ہاں) میری جانب وحی کی جاتی ہے کہ سب کا معبود صرف ایک ہی معبود ہے، تو جسے بھی اپنے پروردگار سے ملنے کی آرزو ہو اسے چاہیے کہ نیک اعمال کرے اور اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو بھی شریک نہ کرے۔'' O [تفسیر کے لئے باب نمبر ۱۱، مضمون: اعمال]

سورۃ مریم ۱۹) ---۳۶۔ ''میرا اور تم سب کا پروردگار صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ تم سب اسی کی عبادت کرو یہی سیدھی راہ ہے۔'' O ---۶۵۔ ''آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا رب وہی ہے تو اسی کی بندگی کر اور اس کی عبادت پر جم جا۔ تیرے علم میں اس کا ہمنام ہم پلہ کوئی اور بھی ہے۔'' O

سورۃ طٰہٰ ۲۰) ---۱۴۔ ''بیشک میں ہی اللہ ہوں میرے سوا عبادت کے لائق اور کوئی نہیں پس تو میری ہی عبادت کر اور میری یاد کے لئے نماز قائم رکھ۔'' O

سورۃ الانبیاء ۲۱) ---۱۹۔ ''آسمانوں اور زمین میں جو ہے اسی اللہ کا ہے اور جو اس کے پاس ہیں وہ اس کی عبادت سے نہ سرکشی کرتے ہیں اور نہ تھکتے

Marfat.com

ہیں۔'' O ---۲۰۔ '' وہ دن رات تسبیح بیان کرتے ہیں اور ذرا سی بھی سستی نہیں کرتے۔'' O ---۲۵۔ '' تجھ سے پہلے بھی جو رسول ہم نے بھیجا اس کی طرف یہی وحی نازل فرمائی کہ میرے سوا کوئی معبود برحق نہیں پس تم سب میری ہی عبادت کرو۔'' O ---۹۲۔ '' یہ تمہاری امت ہے جو حقیقت میں ایک ہی امت ہے اور میں تم سب کا پروردگار ہوں پس تم میری ہی عبادت کرو۔'' O ---۹۸۔ '' تم اور اللہ کے سوا جن جن کی تم عبادت کرتے ہو سب دوزخ کا ایندھن بنو گے' تم سب دوزخ میں جانے والے ہو۔'' O

(**سورۃ الحج ۲۲**) ---۶۷۔ '' ہر امت کے لیے ہم نے عبادت کا ایک طریقہ مقرر کر دیا ہے' جسے وہ بجا لانے والے ہیں پس انہیں اس امر میں آپ سے جھگڑا نہ کرنا چاہیے آپ اپنے پروردگار کی طرف لوگوں کو بلایئے۔ یقیناً آپ ٹھیک ہدایت پر ہی ہیں۔'' O ---۷۱۔ '' اور یہ اللہ کے سوا ان کی عبادت کر رہے ہیں جس کی کوئی خدائی دلیل نازل نہیں ہوئی نہ وہ خود ہی اس کا کوئی علم رکھتے ہیں۔ ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔'' O ---۷۷۔ '' اے ایمان والو! رکوع سجدہ کرتے رہو اور اپنے پروردگار کی عبادت میں لگے رہو اور نیک کام کرتے رہو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔'' O

(**سورۃ المؤمنون ۲۳**) ---۲۳۔ '' یقیناً ہم نے نوح (علیہ السلام) کو اس کی قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجا' اس نے کہا کہ اے میری قوم کے لوگو! اللہ کی عبادت کرو اور اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں' کیا تم (اس سے) نہیں ڈرتے۔'' O ---۳۱۔ '' ان کے بعد ہم نے اور بھی امت پیدا کی۔ ۳۲۔ پھر ان میں خود ان میں سے (ہی) رسول بھی بھیجا کہ تم سب اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں' تم کیوں نہیں ڈرتے۔'' O

(**سورۃ النور ۲۴**) ---۵۵۔ '' تم میں سے ان لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں اور نیک اعمال کیے ہیں اللہ تعالیٰ وعدہ فرما چکا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسے کہ ان لوگوں کو خلیفہ بنایا تھا جو ان سے پہلے تھے اور یقیناً ان کے لیے ان کے اس دین کو مضبوطی کے ساتھ محکم کر کے جما دے گا جسے ان کے لیے وہ پسند فرما چکا ہے اور ان کے اس خوف و خطر کو وہ امن و امان سے بدل دے گا' وہ میری عبادت کریں گے میرے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ ٹھہرائیں گے۔ اس کے بعد بھی جو لوگ ناشکری اور کفر کریں وہ یقیناً فاسق ہیں۔'' O

(**سورۃ الفرقان ۲۵**) ---۵۵۔ '' یہ اللہ کو چھوڑ کر ان کی عبادت کرتے ہیں جو نہ تو انہیں کوئی نفع دے سکیں نہ کوئی نقصان پہنچا سکیں' اور کافر تو ہے ہی اپنے رب کے خلاف (شیطان کی) مدد کرنے والا۔'' O

(**سورۃ النمل ۲۷**) ---۴۵۔ '' یقیناً ہم نے ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو بھیجا کہ تم سب اللہ کی عبادت کرو پھر بھی وہ دو فریق بن کر آپس میں لڑنے جھگڑنے لگے۔'' O ---۹۱۔ '' مجھے تو بس یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں اس شہر کے پروردگار کی عبادت کرتا رہوں جس نے اسے حرمت والا بنایا ہے' جس کی ملکیت ہر چیز ہے اور مجھے یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ میں فرماں برداروں میں ہو جاؤں۔'' O

(**سورۃ العنکبوت ۲۹**) ---۱۶۔ '' اور ابراہیم (علیہ السلام) نے بھی اپنی قوم سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس سے ڈرتے رہو' اگر تم میں دانائی ہے تو یہی تمہارے لیے بہتر ہے۔'' O ---۱۷۔ '' تم تو اللہ تعالیٰ کے سوا بتوں کی پوجا پاٹ کر رہے ہو اور جھوٹی باتیں دل سے گھڑ لیتے ہو۔ سنو! جن جن کی تم اللہ تعالیٰ کے سوا پوجا پاٹ کر رہے ہو وہ تو تمہاری روزی کے مالک نہیں پس تمہیں چاہیے کہ تم اللہ تعالیٰ ہی سے روزیاں طلب کرو اور اسی کی عبادت کرو اور اسی کی شکر گزاری کرو اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔'' O ---۳۶۔ '' اور مدین کی طرف ہم نے ان کے بھائی شعیب (علیہ السلام) کو بھیجا انہوں نے کہا اے میری قوم کے لوگو! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو قیامت کے دن کی توقع رکھو اور زمین میں فساد نہ کرتے پھرو۔'' O ---۵۶۔ '' اے میرے ایماندار بندو! میری زمین بہت کشادہ ہے سو تم میری ہی عبادت کرو۔'' O ---۶۵۔ '' پس یہ لوگ جب کشتیوں میں سوار ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ہی کو پکارتے ہیں اس کے لیے عبادت کو خالص کر کے پھر جب وہ انہیں خشکی کی طرف بچا لاتا ہے تو اسی وقت شرک کرنے لگتے ہیں۔'' O

(**سورۃ سبا ۳۴**) ---۴۰۔ '' اور ان سب کو اللہ تعالیٰ اس دن جمع کر کے فرشتوں سے دریافت فرمائے گا کہ کیا یہ لوگ تمہاری عبادت کرتے تھے۔ O

---۴۱۔ '' وہ کہیں گے تیری ذات پاک ہے اور ہمارا ولی تو تو ہے نہ کہ یہ بلکہ یہ لوگ جنوں کی عبادت کرتے تھے ان میں کے اکثر کا انہی پر ایمان تھا۔ O

---۴۲۔ '' پس آج تم میں سے کوئی (بھی) کسی کے لیے (بھی کسی قسم کے) نفع نقصان کا مالک نہ ہو گا۔ اور ظالموں سے کہہ دیں گے کہ اس آگ کا عذاب چکھو جسے تم جھٹلاتے رہے۔'' O --- [یعنی جو لوگ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی غیر کی عبادت کرتے تھے اور ان کو اپنا معبود یقین کرتے تھے۔ قیامت کے دن وہ ایک دوسرے کو کوئی نفع یا نقصان نہ پہنچا سکیں گے۔ بلکہ حکم خداوندی کے مطابق انہیں جہنم رسید کر دیا جائے گا۔ تا کہ وہ اپنے کرتوتوں کی سزا چکھیں۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

(**سورۃ یٰسٓ ۳۶**) ---۲۲۔ '' اور مجھے کیا ہو گیا ہے کہ میں اس کی عبادت نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا اور تم سب اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ O

---۲۳۔ '' کیا میں اسے چھوڑ کر ایسوں کو معبود بناؤں کہ اگر (اللہ تعالیٰ) رحمٰن مجھے کوئی نقصان پہنچانا چاہے تو ان کی سفارش مجھے کچھ بھی نفع نہ پہنچا سکے اور نہ

Marfat.com

مجھے بچا سکیں۔''O

(سورۃ الزُّمَر ۳۹) ---۲۔ ''یقیناً ہم نے اس کتاب کو آپ کی طرف حق کے ساتھ نازل فرمایا ہے پس آپ اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کریں' اسی کے لیے دین کو خالص کرتے ہوئے۔''O --- [دین کے معنی یہاں عبادت اور اطاعت کے ہیں اور اخلاص کا مطلب ہے صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کی نیت سے نیک عمل کرنا۔ آیت نیت کے وجوب اور اس کے اخلاص پر دلیل ہے۔* حدیث شریف میں بھی اخلاص نیت کی اہمیت یہ کہہ کر واضح کر دی گئی ہے کہ ''عملوں کا دارومدار نیتوں پر ہے'' یعنی جو عملِ خیر اللہ کی رضا کے لیے کیا جائے گا' (بشرطیکہ وہ سنت کے مطابق ہو) وہ مقبول اور جس عمل میں کسی اور جذبے کی آمیزش ہوگی' وہ نامقبول ہوگا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)] ---۳۔ ''خبردار! اللہ تعالیٰ ہی کے لیے خالص عبادت کرنا ہے اور جن لوگوں نے اس کے سوا اولیا بنا رکھے ہیں (اور کہتے ہیں) کہ ہم ان کی عبادت صرف اس لیے کرتے ہیں کہ یہ (بزرگ) اللہ تعالیٰ کی نزدیکی کے مرتبہ تک ہماری رسائی کرا دیں' یہ لوگ جس بارے میں اختلاف کر رہے ہیں اس کا (سچا) فیصلہ اللہ تعالیٰ (خود) کرے گا۔ جھوٹے اور ناشکرے (لوگوں) کو اللہ تعالیٰ راہ نہیں دکھاتا۔''O (تفسیر کیلئے باب ۳، مضمون: ناشکرا انسان) ---۱۱۔ ''آپ فرما دیجئے! کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کروں کہ اسی کے لیے عبادت کو خالص کر لوں۔''O --- [تفسیر کے لیے باب نمبر ۴، مضمون: حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ] ---۱۲۔ ''اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے پہلا فرماں بردار بن جاؤں۔''O ---۱۳۔ ''فرما دیجئے! کہ مجھے تو اپنے رب کی نافرمانی کرتے ہوئے بڑے دن کے عذاب کا خوف لگتا ہے۔''O ---۱۴۔ ''فرما دیجئے! کہ میں تو خالص کر کے صرف اپنے رب ہی کی عبادت کرتا ہوں۔''O ---۱۵۔ ''تم اس کے سوا جس کی چاہو عبادت کرتے رہو فرما دیجئے! کہ حقیقی زیاں کار وہ ہیں جو اپنے آپ کو اور اپنے اہل کو قیامت کے دن نقصان میں ڈال دیں گے' یاد رکھو کہ کھلم کھلا نقصان یہی ہے۔''O ---۱۷۔ ''اور جن لوگوں نے طاغوت کی عبادت سے پرہیز کیا اور (ہمہ تن) اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہے وہ خوش خبری کے مستحق ہیں' میرے بندوں کو خوشخبری سنا دیجئے۔''O ---۱۸۔ ''جو بات کو کان لگا کر سنتے ہیں۔ پھر جو بہترین بات ہو اس کی اتباع کرتے ہیں۔ یہی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت کی ہے اور یہی عقلمند بھی ہیں۔''O ---۶۵۔ ''اور بیشک وحی کی گئی ہے آپ کی طرف اور ان کی طرف جو آپ سے پہلے تھے۔ کہ اگر (بفرضِ محال) آپ نے بھی شرک کیا تو ضائع ہو جائینگے آپ کے اعمال اور آپ بھی خاسرین میں سے ہو جائیں گے۔''O (تفسیر کیلئے باب ۴، مضمون: حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ) ---۶۶۔ ''بلکہ آپ اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرو اور شکر کرنے والوں میں سے ہو جاؤ۔''O

(سورۃ المؤمن ۴۰) ---۶۵۔ ''وہ زندہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں پس تم خالص اسی کی عبادت کرتے ہوئے اسے پکارو' تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔''O --- [یعنی جب سب کچھ کرنے والا اور دینے والا وہی ہے۔ دوسرا کوئی' بنانے میں شریک ہے نہ اختیارات میں۔ تو عبادت کا مستحق بھی صرف ایک اللہ ہی ہے' دوسرا کوئی اس میں شریک نہیں ہو سکتا۔ استمداد و استغاثہ بھی اسی سے کرو کہ وہی سب کی فریادیں اور التجائیں سننے پر قادر ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۶۶۔ ''آپ فرما دیجئے! کہ مجھے منع کر دیا گیا ہے کہ میں عبادت کروں ان کی جن کو تم پکارتے ہو اللہ تعالیٰ کے سوا (میں ان کی عبادت کیسے کر سکتا ہوں) جب آ گئی ہیں میرے پاس دلیلیں اپنے رب کی طرف سے۔ اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمام جہانوں کے رب کا فرمان ہو جاؤں۔''O

(سورۃ الزخرف ۴۳) ---۶۳۔ ''اور جب عیسیٰ (علیہ السلام) معجزے لائے تو کہا۔ کہ میں تمہارے پاس حکمت لایا ہوں اور اس لیے آیا ہوں کہ جن بعض چیزوں میں تم مختلف ہو انہیں واضح کر دوں' پس تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میرا کہا مانو۔''O ---۶۴۔ ''میرا اور تمہارا رب فقط اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ پس تم سب اس کی عبادت کرو۔ راہِ راست (یہی) ہے۔''O

(سورۃ الذّٰرِیٰت ۵۱) ---۵۶۔ ''میں نے جنات اور انسانوں کو محض اسی لیے پیدا کیا ہے کہ وہ صرف میری عبادت کریں۔''O --- [عبادت کا لفظ اس آیت میں محض نماز روزے اور اسی نوعیت کی دوسری عبادات کے معنی میں استعمال نہیں کیا گیا ہے کہ کوئی شخص اس کا مطلب یہ لے لے کہ جن اور انسان صرف نماز پڑھنے اور روزے رکھنے اور تسبیح و تہلیل کرنے کے لیے پیدا کیے گئے ہیں۔ یہ مفہوم بھی اگرچہ اس میں شامل ہے، مگر یہ اس کا پورا مفہوم نہیں ہے۔ اس کا پورا مفہوم یہ ہے کہ جن اور انسان اللہ کے سوا کسی اور کی پرستش، اطاعت، فرمانبرداری اور نیازمندی کے لیے پیدا نہیں کیے گئے ہیں۔ ان کا کام کسی اور کے سامنے جھکنا، کسی اور کے احکام بجا لانا، کسی اور سے تقویٰ کرنا، کسی اور کے بنائے ہوئے دین کی پیروی کرنا، کسی اور کو اپنی قسمتوں کا بنانے اور بگاڑنے والا سمجھنا، اور کسی دوسری ہستی کے آگے دعا کے لیے ہاتھ پھیلانا نہیں ہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)] ---۵۷۔ ''نہ میں ان سے روزی چاہتا ہوں نہ میری یہ چاہت ہے کہ یہ مجھے کھلائیں۔''O

(سورۃ النجم ۵۳) ---۶۲۔ ''اب اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدے کرو اور (اسی کی) عبادت کرو۔''O

(سورۃ نوح ۷۱) ---۱۔ ''یقیناً ہم نے نوح (علیہ السلام) کو ان کی قوم کی طرف بھیجا کہ اپنی قوم کو ڈرا دو (اور خبردار کر دو) اس سے پہلے کہ ان کے پاس

Marfat.com

دردناک عذاب آجائے۔'' O---۲۔''(نوح علیہ السلام نے) کہا اے میری قوم! میں تمہیں صاف صاف ڈرانے والا ہوں۔'' O---۳۔''کہ تم اللہ کی عبادت کرو اور اسی سے ڈرو اور میرا کہنا مانو۔'' O

(سورۃ الجن ۷۲)---۱۸۔''اور یہ کہ مسجدیں صرف اللہ ہی کے لئے خاص ہیں پس اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو۔'' O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۱۴، مضمون: مساجد]---۱۹۔''اور جب اللہ کا بندہ اس کی عبادت کے لیے کھڑا ہوا تو قریب تھا کہ وہ بھیڑ کی بھیڑ بن کر اس پر پل پڑیں۔'' O---[عبداللہ سے مراد حضور ﷺ کی ذات اقدس و اطہر ہے عزت افزائی کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو رسول یا نبی کی بجائے عبداللہ کے خطاب سے نوازا ہے۔ آیت کے دو مفہوم بیان کیے گئے ہیں' ایک تو یہ کہ جب نخلہ کے مقام پر اللہ کا محبوب بندہ نماز صبح میں مصروف تھا اور ان جنات کا ادھر سے گزر ہوا تو اللہ تعالیٰ کے اس بندے کو دیکھ کر' قرآن کی اثر انگیز تلاوت سن کر اس کے خشوع و خضوع اور اس کے صحابہ کی اطاعت و انقیاد کو دیکھ کر ان کے دلوں میں ایسی کشش پیدا ہوئی کہ یوں معلوم ہوتا تھا کہ گویا فرط شوق سے حضور ﷺ پر ٹوٹے پڑتے ہیں ایسا دلنواز اور روح پرور منظر انہوں نے آج تک نہیں دیکھا تھا' یہ محویت' یہ استغراق' یہ تواضع' یہ انکسار' ان کے لئے بالکل اوپری چیزیں تھیں یا اس آیت میں جن و انس کے کفار و متمردین کا ذکر ہے کہ جب وہ حضور کو اپنے رب کی عبادت میں دنیا و مافیہا سے بے نیاز و محو پاتے تو ان کا غصہ اور بڑھ جاتا' ان کے عناد کی آگ بھڑک اٹھتی اور ان کا جی چاہتا کہ ان پر بلہ بول دیں اور ہدایت کی اس شمع کو گل کر دیں لیکن جسے اللہ تعالیٰ روشن رکھے اسے کون بجھا سکتا ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]---۲۰۔''آپ فرما دیجئے کہ میں تو صرف اپنے رب ہی کو پکارتا ہوں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔'' O---[اللہ کے بندے سے مراد یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ (از تفسیر ۲۰ تفہیم القرآن)]

(سورۃ الانشراح ۹۴)---۷۔''پس جب آپ (فرائض نبوت سے) فارغ ہوں تو (حسب معمول) ریاضت میں لگ جائیں۔'' O---[یعنی نماز سے' یا تبلیغ سے یا جہاد سے' تو دعا میں محنت کر' یا اتنی عبادت کر کہ تو ٹھیک ہو جائے۔ (از تفسیر ا شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---[یعنی جب تم ایک عبادت سے فارغ ہو جاؤ تو اس عبادت کی توفیق پر شکر ادا کرنے کے لئے دوسری ریاضت اور عبادت شروع کر دو' اللہ تعالیٰ نے جو نعمتیں اپنے رسول کریم پر فرمائی تھیں ان کا شمار کیا گیا اور جن نعمتوں سے مستقبل میں سرفراز کرنا تھا ان کا وعدہ کیا گیا اور اس کے بعد حکم دیا گیا کہ ان نعمتوں پر شکر ادا کرو اور اس کی صورت یہ ہے کہ اس کی عبادت میں مشغول رہا کرو۔ علامہ ابن جریر طبری نے حضرت ابن عباس سے اس کا یہ مفہوم نقل کیا ہے۔ یعنی جب آپ نماز ادا کرنے سے فارغ ہو جائیں تو بڑے خشوع و خضوع کے ساتھ دعا مانگنا شروع کر دی۔ علامہ آلوسی فرماتے ہیں کہ اس آیت سے پتہ چلتا ہے کہ بندہ مومن کے لئے مناسب یہی ہے کہ اس کے سارے اوقات یاد و عبادت الٰہی میں مستغرق رہیں یا دنیا کے ضروری کاروباری سے جونہی فرصت ملے خداوند کریم کے ذکر میں مشغول ہو جائے۔ بندہ مومن کا بیکار بیٹھا رہنا یا فضول مشاغل میں کھوئے رہنا بڑی بے عقلی اور نادانی ہے۔ یہاں انہوں نے حضرت فاروق اعظم کا ایک پر از حکمت ارشاد نقل کیا ہے اسے پیش خدمت کرتا ہوں اور توقع رکھتا ہوں کہ آپ اسے خوبصورت لکھ کر ایسی جگہ آویزاں کریں گے جہاں اکثر آپ کی نظر پڑتی ہے۔ یعنی میں اس بات کو سخت ناپسند کرتا ہوں کہ میں تمہیں نکما بیٹھے ہوئے دیکھوں۔ نہ تم دنیا کا کوئی کام کر رہے ہو اور نہ تم اپنی آخرت کو سنوار رہے ہو' ہمارے نوجوان جن کے دلوں میں اپنی ملت کا درد ہے' جو اپنی قوم کے مستقبل کو درخشاں دیکھنا چاہتے ہیں' جو موجودہ پستی اور انحطاط پر شکوہ سنج نظر آتے ہیں' کاش! وہ حضرت فاروق اعظم کے اس ارشاد کو بلکہ اپنے رب کریم کے اس فرمان واجب الاذعان کو اپنی زندگی کا شعار (Motto) بنالیں جب بھی ایک فرض کی ادائیگی سے فارغ ہوں' دوسرا فرض ادا کرنے کے لئے کمر ہمت باندھ لیں۔ (از تفسیر ۵ ضیاء القرآن)]---۸۔''اور اپنے رب کی طرف راغب ہو جائیں۔'' O---[یعنی اس سے جنت کی امید رکھ' اسی سے اپنی حاجتیں طلب کر اور تمام معاملات میں اسی پر اعتماد اور بھروسہ رکھ۔ (از تفسیر ۲ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ قریش ۱۰۶)---۱۔''اس لیے کہ اللہ نے قریش کے دلوں میں الفت پیدا کر دی۔'' O---۲۔''الفت تجارتی سفر کی جاڑے اور گرمی (کے موسم) میں۔'' O (تفصیل کے لئے باب نمبر ۱۴، مضمون: قریش)---۳۔''پس چاہیے کہ وہ عبادت کیا کریں اس خانہ (کعبہ) کے رب کی۔'' O---[اس گھر سے مراد خانہ کعبہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ قریش کو یہ نعمت اسی گھر کی بدولت حاصل ہوئی ہے اور وہ خود مانتے ہیں کہ ۳۶۰ بت اس کے رب نہیں ہیں جن کی یہ پوجا کر رہے ہیں' بلکہ صرف اللہ ہی اس کا رب ہے اسی نے ان کو اصحاب فیل کے حملے سے بچایا' اسی سے انہوں نے ابرہہ کی فوج کے مقابلے میں مدد کی دعا کی تھی۔ اس کے گھر کی پناہ میں آنے سے پہلے جب وہ عرب میں منتشر تھے تو ان کی کوئی حیثیت نہ تھی۔ عرب کے عام قبائل کی طرح وہ بھی ایک نسل کے بکھرے ہوئے گروہ تھے مگر جب وہ مکہ میں اس گھر کے گرد جمع ہوئے اور اس کی خدمت انجام دینے لگے تو سارے عرب میں محترم ہو گئے اور ہر طرف ان کے تجارتی قافلے بے خوف و خطر آنے جانے لگے پس انہیں جو کچھ بھی نصیب ہوا ہے اس گھر کے رب کی بدولت نصیب ہوا ہے اس لئے اسی کی اکیلے کو عبادت کرنی چاہئے۔ (از تفسیر ۳ تفہیم القرآن)]---۴۔''جس نے انہیں رزق دے کر فاقہ سے نجات بخشی اور امن عطا فرمایا انہیں (قتل) خوف سے۔'' O---[یہ اشارہ ہے اس طرف کہ مکے میں آنے سے پہلے جب قریش عرب میں منتشر تھے تو بھوکوں مر رہے تھے یہاں آنے کے بعد ان کے لئے رزق کے

Marfat.com

دروازے کھلتے چلے گئے اور ان کے حق میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی وہ دعا حرف بحرف پوری ہوئی کہ اے پروردگار میں نے اپنی اولاد کے ایک حصے کو تیرے محترم گھر کے پاس ایک بے آب و گیا وادی میں لا بسایا ہے تاکہ یہ نماز قائم کریں پس تو لوگوں کے دلوں کو ان کا مشتاق بنا اور انہیں کھانے کو پھل دے (ابراہیم آیت ۳۷)۔ (از تفسیر ۴ تفہیم القرآن)]

(سورۃ الکافرون ۱۰۹)---۱۔''آپ فرمادیجئے اے کافرو!'' O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۴، مضمون: حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم]---۲۔ ''میں پرستش نہیں کیا کرتا (ان بتوں کی) جن کی تم پرستش کرتے ہو۔'' O---[اس میں وہ سب معبود شامل ہیں جن کی عبادت دنیا بھر کے کفار اور مشرکین کرتے رہے ہیں اور کر رہے ہیں خواہ وہ ملائکہ ہوں جن ہوں انبیاء اور اولیا ہوں زندہ یا مردہ انسانوں کی ارواح ہوں یا سورج چاند ستارے جانور درخت دریا بت اور خیالی دیویاں اور دیوتا ہوں۔ اس پر یہ سوال کیا جا سکتا ہے کہ مشرکین عرب اللہ تعالیٰ کو بھی تو معبود مانتے تھے اور دنیا کے دوسرے مشرکین نے بھی قدیم زمانے سے آج تک اللہ کے معبود ہونے کا انکار نہیں کیا ہے۔ رہے اہل کتاب تو وہ اصل معبود تو اللہ ہی کو تسلیم کرتے ہیں پھر ان سب لوگوں کے تمام معبودوں کی عبادت سے کسی استثناء کے بغیر برات کا اعلان کیسے صحیح ہو سکتا ہے جبکہ اللہ بھی ان میں شامل ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ کو معبودوں کے مجموعے میں ایک معبود کی حیثیت سے شامل کر کے اگر دوسروں کے ساتھ اس کی عبادت کی جائے تو وہ شخص جو توحید پر ایمان رکھتا ہو لازماً اس عبادت سے اپنی برات کا اظہار کرے گا کیونکہ اس کے نزدیک اللہ معبودوں کے مجموعے میں سے ایک معبود نہیں بلکہ وہی ایک تنہا معبود ہے اور اس مجموعے کی عبادت سرے سے اللہ کی عبادت ہی نہیں ہے اگرچہ اس میں اللہ کی عبادت بھی شامل ہو۔ قرآن مجید میں اس بات کو صاف صاف کہا گیا ہے کہ اللہ کی عبادت صرف وہ ہے جس کے ساتھ کسی دوسرے کی عبادت کا شائبہ تک نہ ہو اور جس میں انسان اپنی بندگی کو بالکل اللہ ہی کے لئے خالص کر دے۔ (از تفسیر ۲ تفہیم القرآن)]---۳۔ ''اور نہ ہی تم عبادت کرنے والے ہو اس (خدا کی) جس کی میں عبادت کیا کرتا ہوں۔'' O---[لیکن جب یہ کہا گیا کہ لَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ جن صفات کے معبود کی عبادت میں کرتا ہوں ان صفات کے معبود کی عبادت کرنے والے تم نہیں ہو اور یہی وہ اصل بات ہے جس کی بنا پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دین منکرین خدا کے سوا تمام اقسام کے کفار کے دین سے قطعی طور پر الگ ہو جاتا ہے کیونکہ آپ ﷺ کا خدا ان سب کے خدا سے بالکل مختلف ہے۔ ان میں سے کسی کا خدا ایسا ہے جس کو چھ دن میں دنیا پیدا کرنے کے بعد ساتویں دن آرام کرنے کی ضرورت پیش آئی جو رب العالمین نہیں بلکہ رب اسرائیل ہے جس کا ایک نسل کے لوگوں سے ایسا خاص رشتہ ہے جو دوسرے انسانوں سے نہیں ہے جو حضرت یعقوب سے کشتی لڑتا ہے اور ان کو گرا نہیں سکتا جو عزیر نامی ایک بیٹا بھی رکھتا ہے کسی کا خدا یسوع مسیح نامی ایک اکلوتے بیٹے کا باپ ہے اور وہ دوسروں کے گناہوں کا کفارہ بنانے کے لئے اپنے بیٹے کو صلیب پر چڑھوا دیتا ہے کسی کا خدا بیوی بچے رکھتا ہے مگر بے چارے کے ہاں صرف بیٹیاں ہی بیٹیاں پیدا ہوتی ہیں۔ کسی کا خدا انسانی شکل میں روپ دھارتا ہے اور زمین پر انسانی جسم میں رہ کر انسانوں کے سے کام کرتا ہے کسی کا خدا محض واجب الوجود یا علت العلل یا علت اولیٰ (First Casue) ہے کائنات کے نظام کو ایک مرتبہ حرکت دے کر الگ جا بیٹھا ہے اس کے بعد کائنات لگے بندھے قوانین کے مطابق خود چل رہی ہے اور انسان کا اس سے اور اس کا انسان سے اب کوئی تعلق نہیں ہے غرض خدا کو ماننے والے کفار بھی درحقیقت اس خدا کو نہیں مانتے جو ساری کائنات کا ایک ہی خالق مالک مدبر منتظم اور حاکم ہے جس نے نظام کائنات کو صرف بنایا ہی نہیں ہے بلکہ ہر آن وہی اس کو چلا رہا ہے اور اس کا حکم ہر وقت یہاں چل رہا ہے جو ہر عیب نقص کمزوری اور غلطی سے منزہ ہے جو ہر تشبیہ اور تجسیم سے پاک ہر نظیر و تمثیل سے مبرا اور ہر ساتھی اور ساجھی سے بے نیاز ہے جس کی ذات صفات اختیارات اور استحقاق معبودیت میں کوئی اس کا شریک نہیں ہے۔ (از تفسیر ۳ تفہیم القرآن)]---۴۔ ''اور نہ ہی میں کبھی عبادت کرنے والا ہوں جن کی تم پوجا کیا کرتے ہو۔'' O---۵۔ ''اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کیا کرتا ہوں۔'' O---۶۔ ''تمہارے لیے تمہارا دین ہے اور میرے لیے میرا دین۔'' O---[یعنی میرا دین الگ ہے اور تمہارا دین الگ میں تمہارے معبودوں کا پرستار نہیں اور تم میرے معبود کے پرستار نہیں۔ میں تمہارے معبودوں کی بندگی نہیں کر سکتا اور تم میرے معبود کی بندگی کے لئے نہیں ہو۔ اس لئے میرا اور تمہارا راستہ کبھی ایک نہیں ہو سکتا یہ کفار کو رواداری کا پیغام نہیں ہے بلکہ جب تک وہ کافر ہیں ان سے ہمیشہ کے لئے برات بیزاری اور لاتعلقی کا اعلان ہے اور اس سے مقصود ان کو اس امر سے قطعی اور آخری طور پر مایوس کر دینا ہے کہ دین کے معاملہ میں اللہ کا رسول اور اس پر ایمان لانے والوں کا گروہ کبھی ان سے کوئی مصالحت کرے گا۔

حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے بس دو ہی دین قرار دیے ہیں ایک دین حق دوسرے دین باطل چنانچہ فرمایا لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ اور اس نے لوگوں کے دو ہی فریق رکھے ہیں ایک فریق جنتی ہے اور وہ مومن ہے اور دوسرا فریق دوزخی ہے اور بحیثیت مجموعی تمام کفار ہیں اور اس نے دو ہی گروہوں کو ایک دوسرے کا مخالف قرار دیا ہے چنانچہ (یہ دو مدمقابل فریقوں میں جن کے درمیان اپنے رب کے معاملے میں جھگڑا ہے۔ الحج آیت ۱۹) یعنی ایک فریق تمام کفار بحیثیت مجموعی ہیں اور ان کا جھگڑا اہل ایمان سے ہے، ہم یہ تسلیم نہیں کرتے کہ وہ اپنے اعتقاد کے مطابق باہم الگ الگ ملتیں ہیں بلکہ مسلمانوں کے مقابلے میں وہ سب ایک ہی

Marfat.com

ملت ہیں، کیونکہ مسلمان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور قرآن کا اقرار کرتے ہیں اور وہ ان کا انکار کرتے ہیں اسی وجہ سے وہ کافر قرار پائے ہیں اور مسلمانوں کے معاملہ میں وہ سب ایک ملت ہیں، حدیث لا یتوارث اھل ملتین اسی بات کی طرف اشارہ کرتی ہے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے، کیونکہ ملتین (دو ملتوں) کی تشریح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس ارشاد سے کر دی ہے کہ "مسلمان کافر کا وارث نہیں ہو سکتا اور نہ کافر مسلمان کا وارث ہو سکتا ہے"۔ (از تفسیر ۵ تفہیم القرآن)]

الصلوٰۃ (نماز)

(سورۃ البقرۃ ۲)---۳۔"جو ایمان لاتے ہیں غیب پر اور قائم کرتے ہیں نماز اور اس میں سے جو رزق ہم نے انہیں دیا ہے خرچ کرتے ہیں۔"O ---۴۳۔"اور قائم کرو نماز اور دیا کرو زکوٰۃ اور جھکو جھکنے والوں کے ساتھ۔"O---۴۵، ۴۶۔"اور مدد لو صبر سے اور نماز سے اور بیشک یہ بہت مشکل ہے سوائے ان عاجز بندوں کے جو سمجھتے ہیں کہ وہ اپنے رب سے ملنے والے ہیں اور یہ کہ وہ اس کی طرف لوٹنے والے ہیں۔"O---۸۳۔"اور جب ہم نے اقرار لیا بنی اسرائیل سے کہ تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو گے اور والدین، رشتہ داروں، یتیموں اور مسکینوں سے اچھا برتاؤ کرو گے اور لوگوں سے اچھی طرح بات کرنا، نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا- پھر تم نے ماسوائے چند کے کنارا کرتے ہوئے منہ موڑ لیا۔"O---۱۱۰۔"اور قائم رکھو نماز اور دیتے رہو زکوٰۃ اور جو بھی آگے بھیجو گے تم اپنے لئے کسی قسم کی بھلائی پا لو گے اسے اللہ تعالیٰ کے ہاں- بیشک اللہ ان اعمال کو جو تم کرتے ہو دیکھ رہا ہے۔"O---۱۲۵۔"اور جب بنایا ہم نے بیت اللہ کو مرکز لوگوں کے لئے اور امن کی جگہ اور (حکم دیا کہ) بناؤ مقام ابراھیمؑ کو نماز پڑھنے کی جگہ اور تاکید کی ہم نے ابراھیمؑ و اسحاقؑ کو، یہ کہ پاک رکھنا تم دونوں، میرے اس گھر کو طواف کرنے والوں، اعتکاف کرنے والوں اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لئے۔"O---۱۴۴۔"ہم آپ کو چہرے کو بار بار آسمان کی طرف اٹھتے ہوئے دیکھ رہے ہیں، اب ہم آپ کو اس قبلہ کی جانب متوجہ کریں گے جس سے آپ خوش ہو جائیں، آپ اپنا منہ مسجد حرام کی طرف پھیر لیں اور آپ جہاں کہیں ہوں اپنا منہ اسی طرف پھیرا کریں۔ اہل کتاب کو اس بات کے اللہ کی طرف سے برحق ہونے کا قطعی علم ہے اور اللہ تعالیٰ ان اعمال سے غافل نہیں جو یہ کرتے ہیں۔"O---۱۴۹۔"آپ جہاں سے نکلیں اپنا منہ (نماز کیلئے) مسجد حرام کی طرف کر لیا کریں، یہی حق ہے آپ کے رب کی طرف سے، جو کچھ تم کر رہے ہو اس سے اللہ تعالیٰ بے خبر نہیں۔"O---۱۵۰۔"اور جس جگہ سے آپ نکلیں اپنا منہ مسجد حرام کی طرف پھیر لیں اور جہاں کہیں تم ہو اپنے چہرے اسی طرف کیا کرو تا کہ لوگوں کی کوئی حجت تم پر باقی نہ رہ جائے سوائے ان لوگوں کے جنہوں نے ان میں سے ظلم کیا ہے تم ان سے نہ ڈرو مجھ ہی سے ڈرو اور تا کہ میں اپنی نعمت تم پر پوری کروں اور اس لئے بھی کہ تم راہ راست پاؤ۔"O---۱۵۳۔"اے لوگو جو ایمان لائے ہو مدد حاصل کرو صبر سے اور نماز سے بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔"O---۱۷۷۔"نہیں ہے نیکی یہی کہ کر لو تم اپنے چہرے مشرق کی طرف یا مغرب کی طرف بلکہ نیکی (یہ ہے کہ) آدمی ایمان لائے اللہ پر اور روز آخرت پر اور فرشتوں پر اور اللہ کی کتاب پر اور پیغمبروں پر اور دے مال اس کی محبت میں رشتے داروں کو اور یتیموں کو اور مسکینوں کو اور مسافروں کو اور مانگنے والوں کو اور گردنیں چھڑانے میں اور قائم کرے نماز اور دے زکوٰۃ اور (نیک وہ ہیں جو) پورا کرنے والے ہیں اپنے عہد کو جب عہد کریں اور ثابت قدم رہنے والے ہیں تنگدستی میں اور جسمانی تکالیف میں اور جنگ کے وقت یہی لوگ ہیں راست باز اور یہی لوگ ہیں متقی۔"O ---۲۳۸۔"حفاظت کرو سب نمازوں کی بالخصوص بیچ والی نماز کی اور کھڑے رہو اللہ کے حضور ادب و نیاز سے۔"O---۲۳۹۔"پھر اگر تم خوف کی حالت میں ہو تو پیدل چلتے ہوئے یا سوار (نماز ادا کر لو) پھر جب امن میسر آ جائے تو یاد کرو اللہ کو (یعنی نماز ادا کرو) جس طرح سکھایا اس نے تم کو جو تم پہلے نہیں جانتے تھے۔"O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: نماز خوف]---۲۷۷۔"بیشک جو لوگ ایمان لائے اور کیے انہوں نے نیک کام اور قائم رکھی نماز اور دیتے رہے زکوٰۃ ان کا اجر ہے ان کے رب کے پاس اور نہ کوئی خوف ہے ان کے لئے نہ وہ غمگین ہوں گے۔"O

(سورۃ آل عمران ۳)---۳۹۔"پس آواز دی فرشتوں نے جبکہ وہ کھڑا نماز پڑھ رہا تھا محراب میں (زکریا کو)۔"O---۴۳۔"اے مریم! تابع فرمان بن کر دست بستہ کھڑی رہو اپنے رب کے حضور اور سجدہ کرو اور جھکا کرو جھکنے والوں کے ساتھ۔"O

(سورۃ النساء ۴)---۴۳۔"اے لوگو جو ایمان لائے ہو نہ قریب جاؤ نماز کے، اس حال میں کہ تم نشہ میں ہو، حتیٰ کہ (نشہ اتر جائے اور) معلوم ہو تمہیں کہ کیا کہہ رہے ہو تم؟ اور نہ جنابت کی حالت میں (قریب جاؤ نماز کے) الا یہ کہ تم راستے سے گزر رہے ہو، حتیٰ کہ غسل کر لو- اور اگر ہو تم بیمار یا سفر میں یا آیا ہو کوئی تم میں سے رفع حاجت کر کے یا ہم بستری کی ہو تم نے عورتوں سے اور نہ میسر آئے تم کو پانی تو تیمم کرو پاک مٹی سے- سو مسح کرو اپنے چہروں کا اور ہاتھوں کا بیشک اللہ ہے خطائیں معاف کرنے والا گناہ بخشنے والا۔"O---۷۷۔"کیا نہیں دیکھا تم نے ان لوگوں کو کہا گیا تھا جن سے کہ روکے رکھو اپنے ہاتھ (جنگ سے)

سے) اور قائم کرو نماز اور دیتے رہو زکوٰۃ۔" O---۱۰۱۔ "اور جب سفر کرو تم زمین میں تو نہیں ہے تم پر کچھ گنا کہ قصر کرو تم نماز میں اگر اندیشہ ہو تم کو کہ ستائیں گے تم کو وہ لوگ جو کافر ہیں۔ بیشک کافر ہیں تمہارے کھلے دشمن۔" O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: قصر نماز]---۱۰۲۔ "اور جب موجود ہو تم مسلمانوں کے ساتھ اور پڑھانے لگو ان کو نماز تو چاہئے کہ کھڑا ہو ایک گروہ ان میں سے تمہارے ساتھ اور لئے رہیں اپنے ہتھیار۔ پھر جب سجدہ کر چکیں یہ لوگ تو چاہئے چلے جائیں تمہارے پیچھے اور آ جائے گروہ دوسرا جنہوں نے نماز نہیں پڑھی۔ پس وہ نماز پڑھیں تمہارے ساتھ اور ضروری ہے کہ چوکنا رہیں (اور لئے رہیں) اپنے ہتھیار۔ دل سے چاہتے ہیں وہ لوگ جو کافر ہیں کہ کاش غافل ہو جاؤ تم اپنے ہتھیاروں سے اور سامانوں سے تو ٹوٹ پڑیں وہ تم پر ایک دم اور نہیں ہے کچھ گناہ تم پر اگر ہو تمہیں تکلیف بارش کی وجہ سے یا ہو تم بیمار کہ اتار رکھو اپنے ہتھیار لیکن چوکنا رہو بیشک اللہ تعالیٰ نے تیار کر رکھا ہے کافروں کے لئے رسوا کن عذاب۔" O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: نماز خوف]---۱۰۳۔ "پھر جب تم ادا کر چکو نماز تو یاد کرتے رہو اللہ تعالیٰ کو کھڑے بیٹھے اور اپنے پہلوؤں کے بل (ہر حال میں) پھر جب خوف دور ہو جائے تمہارا تو قائم کرو نماز (تمام شرائط و آداب کے ساتھ) بیشک نماز ہے مومنوں پر فرض پابندئ وقت کے ساتھ۔ [اس میں نماز کو مقرر وقت میں پڑھنے کی تاکید ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بغیر شرعی عذر کے دو نمازوں کو جمع کرنا صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ اس طرح کم از کم ایک نماز غیر وقت میں پڑھی جائے گی جو اس آیت کے خلاف ہے۔" O---(از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۴۲۔ "البتہ منافق دغابازی کرتے ہیں اللہ تعالیٰ سے اور وہی ان کو ان کے دغا کی سزا دے گا اور جب کھڑے ہوں نماز کو تو کھڑے ہوں ہارے جی سے لوگوں کو دکھانے کو اور یاد نہ کریں اللہ تعالیٰ کو مگر تھوڑا سا۔" O---۱۶۲۔ "لیکن ان میں علم میں پختہ کار لوگ اور مومن اس پر جو تجھ پر نازل کیا گیا ہے اور تجھ سے پہلے نازل کیا گیا ہے ایمان رکھتے ہیں اور نماز قائم کرنے والے اور زکوٰۃ دینے والے اور روز آخرت پر ایمان رکھنے والے ہیں۔ انہیں ہم بڑا اجر دیں گے۔" O

(سورۃ المائدۃ ۵)---۶۔ "اے ایمان والو! جب تم نماز کے لئے اٹھو تو اپنے منہ اور کہنیوں تک اپنے ہاتھ اور ٹخنوں تک اپنے پاؤں دھو لو اور اپنے سر کا مسح کر لو اور اگر تم ناپاکی کی حالت (جنابت) میں ہو تو نہا کر پاک صاف ہو جاؤ لیکن اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی جائے ضرور سے آیا ہو یا تم نے عورتوں کو چھوا ہو پھر پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی لو اور اس سے اپنے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کر لو اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ تم پر تنگی ڈالے مگر چاہتا ہے کہ تمہیں پاک صاف کرے اور تم پر اپنی نعمت پوری کرے تا کہ تم شکر کرو۔" O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: وضو]---۱۲۔ "اور اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے بھی عہد لیا تھا اور ہم نے ان میں بارہ سردار مقرر کئے تھے اور اللہ تعالیٰ نے کہا تھا میں تمہارے ساتھ ہوں اگر تم نے نماز قائم کی زکوٰۃ ادا کی میرے رسولوں پر ایمان لائے اور ان کی حمایت کی اور اللہ تعالیٰ کو اپنے مال سے عمدہ حصہ کاٹ کر دیا تو میں تم سے تمہاری بدحالیاں دور کر دوں گا۔" O---۵۵۔ "تمہارے ساتھی تو صرف اللہ تعالیٰ اس کا رسول ﷺ اور ایمان والے ہیں وہ جو نماز قائم کرتے ہیں زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور سر جھکائے رکھتے ہیں۔ (۵۶) اور جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ اور ایمان والوں کو ساتھی بنائیں گے تو اللہ تعالیٰ کا وہ گروہ ہی غالب آنے والا ہے۔" O---۵۸۔ "اور جب تم نماز کے لئے اذان کہتے ہو تو وہ اسے ہنسی اور کھیل بناتے ہیں یہ اس لئے کہ وہ ایسے لوگ ہیں جو عقل نہیں رکھتے۔" O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: اذان]---۹۱۔ "شیطان تو صرف یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے سے تمہارے درمیان دشمنی اور کینہ ڈال دے اور تمہیں اللہ تعالیٰ کی یاد سے اور نماز سے روک دے تو کیا تم باز آ جاؤ گے۔" O---۱۰۶۔ "اے ایمان والو! جب تم میں سے کسی کو موت آ جائے تو بوقت وصیت تمہارے درمیان گواہی کے لئے تم میں سے دو انصاف والے لئے جائیں، یا تم سے علاوہ دوسرے دو، اگر تم زمین پر سفر کر رہے ہو اور موت کی مصیبت تم پر آ پہنچے، نماز کے بعد انہیں روک لو پھر، اگر تمہیں شبہ ہو، تو وہ اللہ کی قسم کھائیں "ہم اس کے عوض کوئی قیمت نہیں لیں گے اگر چہ وہ رشتہ دار ہی ہو، اور نہ اللہ کی گواہی کو چھپائیں گے کہ اس صورت میں ہم گناہگاروں میں ہوں گے۔" O

(سورۃ الانعام ۶)---۵۲۔ "اور ان لوگوں کو نہ نکالیے جو صبح و شام اپنے پروردگار کی عبادت کرتے ہیں، خاص اسی کی رضامندی کا قصد رکھتے ہیں۔ ان کا حساب ذرا بھی آپ کے متعلق نہیں اور آپ کا حساب ذرا بھی ان کے متعلق نہیں کہ آپ ان کو نکال دیں۔ ورنہ آپ ظلم کرنے والوں میں سے ہو جائیں گے۔" O---۷۲۔ "اور یہ کہ نماز قائم کرو اور اس سے ڈرو اور وہی ہے جس کی طرف تمہیں اکٹھا کیا جائے گا۔" O---۹۲۔ "اور جن کو آخرت کا یقین ہے وہ اس پر ایمان لاتے ہیں اور وہ اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔" O---۱۶۲۔ "فرما دیجئے میری نماز، میری قربانی، میرا جینا، میرا مرنا سارے جہان کے آقا اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔" O

(سورۃ الاعراف ۷)---۲۹۔ "فرما دیجئے میرے رب نے انصاف کا حکم دیا ہے اور یہ کہ تم ہر مقام سجدہ پر اپنے آپ کو قائم کرو اور بندگی کو اس کے لئے خالص کر کے اسے پکارو۔" O---۳۱۔ "اے بنی آدم! ہر مقام سجدہ کے لئے آراستہ ہوا کرو۔ کھاؤ اور پیو مگر حد سے نہ بڑھو کہ وہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔" O [زینت سے مراد مکمل لباس ہے، خدا کی عبادت میں کھڑے ہونے کے لئے صرف اتنا ہی کافی نہیں ہے کہ آدمی محض اپنا ستر چھپا لے بلکہ اس

Marfat.com

کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ حسب استطاعت وہ اپنا پورا لباس پہنے جس میں ستر پوشی بھی ہو اور زینت بھی، آدمی کسی معزز شخص سے ملنے کے لئے جس طرح اچھا لباس پہنتا ہے اسی طرح خدا کی عبادت کے لئے بھی اسے اچھا لباس پہننا چاہیے۔]---۴۵۔ ''وہ جو اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکتے تھے اور اس میں ٹیڑھ ڈھونڈتے تھے اور آخرت کے منکر تھے۔'' O---۱۷۰۔ ''اور وہ لوگ جو کتاب خدا کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں بیشک ہم اصلاح کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتے۔'' O

(سورۃ الانفال ۸)---۳،۴۔ ''وہ جو نماز قائم کرتے ہیں اور اس میں سے جو ہم نے انہیں دیا ہے خرچ کرتے ہیں وہی سچے مومن ہیں۔ ان کے رب کے پاس ان کے بڑے درجے ہیں اور بخشش اور عزت کی روزی۔'' O---۳۴۔ ''مگر اب ان میں کیا بات ہے کہ اللہ انہیں عذاب نہ دے جب وہ مسجد حرام سے روکتے ہیں حالانکہ وہ اس کے متولی بھی نہیں۔ اس کے متولی تو صرف متقی لوگ ہو سکتے ہیں لیکن ان میں اکثر کو علم نہیں۔'' O---۳۵۔ ''اور خانہ خدا کے پاس ان کی نماز صرف سیٹیاں اور تالیاں بجانا رہ گئی ہے۔ ہاں! عذاب کا مزہ چکھو کیونکہ تم نے انکار کر دیا تھا۔'' O

(سورۃ التوبہ ۹)---۵۔ ''ہاں! جب حرمت کے مہینے گزر جائیں تو مشرکوں کو قتل کرو جہاں بھی انہیں پاؤ اور انہیں پکڑ لو اور انہیں گھیر لو اور ہر گھات کی جگہ ان کے لئے بیٹھو پھر اگر وہ توبہ کر لیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں تو ان کی راہ چھوڑ دو کہ اللہ تعالیٰ بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔'' O---۱۱۔ ''اب اگر وہ توبہ کر لیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں تو تمہارے دینی بھائی ہیں اور ہم علم والے لوگوں کے لئے آیتیں کھول کر بیان کر رہے ہیں۔'' O---۱۸۔ ''اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو صرف وہی آباد کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہے، نماز قائم کرتا ہے اور زکوٰۃ ادا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا۔ ہاں! ممکن ہے کہ ایسے لوگ راہ پانے والوں میں ہو جائیں۔'' O---۵۴۔ ''اور کوئی چیز ان کے خرچوں کو قبول ہونے سے نہیں روکتی سوائے اس کے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا انکار کیا اور وہ نماز کو نہیں آتے مگر سستی سے اور خرچ نہیں کرتے مگر ناخوشی سے۔'' O---۷۱۔ ''اور مومن مرد اور عورتیں ایک دوسرے کے رفیق ہیں وہ پسندیدہ باتوں کی تلقین کرتے ہیں، ناپسندیدہ باتوں سے منع کرتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی اطاعت کرتے ہیں۔ ان ہی لوگوں پر اللہ تعالیٰ رحم کرے گا۔ اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے۔'' O---۱۱۲۔ ''وہ توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، حمد کرنے والے، سفر کرنے والے (روزہ دار یا مہاجر) رکوع کرنے والے اور اللہ تعالیٰ کی حدوں کی حفاظت کرنے والے ہیں اور تو ان مومنوں کو خوشخبری دے۔'' O

(سورۃ یونس ۱۰)---۸۷۔ ''اور ہم نے موسیٰ اور اس کے بھائی کی طرف وحی کی کہ اپنی قوم کے لئے مصر میں کچھ گھر بناؤ اور اپنے ان گھروں کو قبلہ رخ بناؤ اور نماز قائم کرو اور مومنوں کو بشارت دے۔'' O

(سورۃ ھود ۱۱)---۸۷۔ ''وہ کہنے لگے۔ شعیبؑ! کیا تیری نماز تجھے تلقین کرتی ہے کہ ہم انہیں جن کی عبادت ہمارے باپ دادا کرتے تھے چھوڑ دیں یا یہ کہ اپنے مال میں جو چاہیں نہ کریں۔ ہاں! تو ہی بردبار اور سمجھدار ہے۔'' O---۱۱۴۔ ''اور دن کے (دو) سروں پر اور رات کے کچھ حصوں میں نماز قائم کر کہ نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں اور یہ یاد کرنے والوں کے لئے ایک یاددہانی ہے۔'' O---[''دونوں سروں'' سے مراد بعض نے صبح اور مغرب، بعض نے صرف عشاء اور بعض نے عشاء اور مغرب دونوں کا وقت مراد لیا ہے۔ امام ابن کثیر فرماتے ہیں کہ ممکن ہے کہ یہ آیت معراج سے قبل نازل ہوئی ہو، جس میں پانچ نمازیں فرض کی گئیں۔ کیونکہ اس سے قبل صرف دو ہی نمازیں ضروری تھیں، ایک طلوع شمس سے قبل اور ایک غروب سے قبل اور رات کے پچھلے پہر میں نماز تہجد۔ پھر نماز تہجد امت سے معاف کر دی گئی، پھر اس کا وجوب بقول بعض آپ ﷺ سے بھی ساقط کر دیا گیا۔ واللہ اعلم۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)
حدیث مبارک ☆ پانچ نمازیں، جمعہ دوسرے جمعہ تک اور رمضان دوسرے رمضان تک ان کے مابین ہونے والے گناہوں کو دور کرنے والے ہیں۔ بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا جائے۔ حدیث مبارک ☆ رسول ﷺ نے فرمایا بتلاؤ اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر بڑی نہر ہو وہ روزانہ اس میں پانچ مرتبہ نہاتا ہو کیا اس کے بعد اس کے جسم پر میل کچیل باقی رہے گا؟ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اسی طرح پانچ نمازیں ہیں ان کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ گناہوں اور خطاؤں کو مٹا دیتا ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الرعد ۱۳)---۲۲۔ ''اور وہ اپنے رب کی رضامندی کی طلب کے لئے صبر کرتے ہیں اور نمازوں کو برابر قائم رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے اسے چھپے کھلے خرچ کرتے ہیں اور برائی کو بھی بھلائی سے ٹالتے ہیں ان کے لئے ہی عاقبت کا گھر ہے۔'' O

(سورۃ ابراھیم ۱۴)---۳۱۔ ''میرے ایماندار بندوں سے کہہ دیجئے کہ نمازوں کو قائم رکھیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے اس میں سے کچھ نہ کچھ پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتے رہیں اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے جس میں نہ خرید و فروخت ہو گی نہ دوستی اور محبت۔'' O---[نماز کو قائم کرنے کا مطلب ہے کہ اسے اپنے وقت پر اور تعدیل ارکان کے ساتھ خشوع و خضوع کے ساتھ ادا کیا جائے جس طرح کہ نبی ﷺ کی سنت ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)

Marfat.com

---۳۷۔ ''اے ہمارے پروردگار! میں نے اپنی کچھ اولاد اس بے کھیتی کی وادی میں تیرے حرمت والے گھر کے پاس بسائی ہے۔ اے ہمارے پروردگار! یہ اس لئے کہ وہ نماز قائم رکھیں، پس تو کچھ لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کر دے اور انہیں پھلوں کی روزیاں عنایت فرما تا کہ یہ شکر گزاری کریں۔''O--- (عبادات میں صرف نماز کا ذکر کیا، جس سے نماز کی اہمیت واضح ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۴۰۔ ''اے میرے پالنے والے! مجھے نماز کا پابند رکھ اور میری اولاد سے بھی۔ اے میرے رب میری دُعا قبول فرما۔''O---۴۱۔ ''اے ہمارے پروردگار! مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو بھی بخش اور دیگر مومنوں کو بھی بخش جس دن حساب ہونے لگے۔''O

(**سورۃ الحجر ۱۵**)---۹۸۔ ''آپ اپنے پروردگار کی تسبیح اور حمد بیان کرتے رہیں اور سجدہ کرنے والوں میں شامل ہو جائیں۔''O

(**سورۃ بنی اسرائیل ۱۷**)---۷۸۔ ''نماز کو قائم کریں آفتاب کے ڈھلنے سے لے کر رات کی تاریکی تک اور فجر کا قرآن پڑھنا بھی یقیناً فجر کے وقت کا قرآن پڑھنا حاضر کیا گیا ہے۔''O---[دلوك کے معنی زوال (آفتاب ڈھلنے) کے اور غسق کے معنی تاریکی کے ہیں۔ آفتاب کے ڈھلنے کے بعد، ظہر اور عصر کی نماز اور رات کی تاریکی تک سے مراد مغرب اور عشاء کی نمازیں ہیں اور قرآن الفجر سے مراد فجر کی نماز ہے۔ قرآن، نماز کے معنی میں ہے۔ اس کو قرآن سے اس لیے تعبیر کیا گیا ہے کہ فجر میں قرأت لمبی ہوتی ہے۔ اس طرح اس آیت میں پانچوں فرض نمازوں کا اجمالی ذکر آ جاتا ہے۔ جن کی تفصیلات احادیث میں ملتی ہیں اور جو امت کے عملی تواتر سے بھی ثابت ہیں۔ تفسیر نمبر ۵۔ اس وقت فرشتے حاضر ہوتے ہیں بلکہ دن کے فرشتوں اور رات کے فرشتوں کا اجتماع ہوتا ہے، جیسا کہ حدیث میں ہے ☆ کہ رات والے فرشتے جب اللہ کے پاس جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ خود خوب جانتا ہے ''تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟'' فرشتے کہتے ہیں کہ ''جب ہم ان کے پاس گئے تھے اس وقت بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ہم ان کے پاس سے آئے ہیں تو انہیں نماز پڑھتے ہوئے ہی چھوڑ کر آئے ہیں۔'' (از تفسیر نمبر ۶ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۷۸۔ ''نماز کو قائم کریں آفتاب کے ڈھلنے سے لے کر رات کی تاریکی تک اور فجر کا قرآن پڑھنا بھی یقیناً فجر کے وقت کا قرآن پڑھنا حاضر کیا گیا ہے۔''O---۷۹۔ ''رات کے کچھ حصے میں تہجد کی نماز میں قرآن کی تلاوت کریں یہ زیادتی آپ کیلئے ہے عنقریب آپ کا رب آپ کو مقام محمود میں کھڑا کرے گا۔''O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: نماز تہجد)---۱۱۰۔ ''کہہ دیجئے کہ اللہ کو اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر، جس نام سے بھی پکارو تمام اچھے نام اسی کے ہیں۔ نہ تو تو اپنی نماز بہت بلند آواز سے پڑھ اور نہ بالکل پوشیدہ بلکہ اس کے درمیان کا راستہ تلاش کر لے۔''O---[اس کی شان نزول میں حضرت ابن عباسؓ بیان فرماتے ہیں کہ مکے میں رسول اللہ ﷺ چھپ کر رہتے تھے، جب اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتے تو آواز قدرے بلند فرما لیتے، مشرکین قرآن سن کر قرآن کو اور اللہ کو سب وشتم کرتے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اپنی آواز کو اتنا اونچا نہ کرو کہ مشرکین سن کر قرآن کو برا بھلا کہیں اور نہ آواز اتنی پست کرو کہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی نہ سن سکیں۔ خود نبی کریم ﷺ کا واقعہ ہے کہ ایک رات نبی ﷺ کا گزر حضرت ابوبکر صدیقؓ کی طرف سے ہوا تو دیکھا کہ وہ پست آواز سے نماز پڑھ رہے ہیں، پھر حضرت عمرؓ کو بھی دیکھنے کا اتفاق ہوا تو وہ اونچی آواز سے نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ ﷺ نے دونوں سے پوچھا تو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا، میں جس سے مصروف مناجات تھا وہ میری آواز سن رہا تھا، حضرت عمرؓ نے جواب دیا کہ میرا مقصد سوتوں کو جگانا اور شیطان کو بھگانا تھا۔ آپ ﷺ نے صدیق اکبرؓ سے فرمایا اپنی آواز قدرے بلند کرو اور حضرت عمرؓ سے کہا اپنی آواز کچھ پست رکھو۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ یہ آیت دُعا کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الکہف ۱۸**)---۲۸۔ ''اور آپ اپنے آپ کو انہیں کے ساتھ رکھا کر جو اپنے پروردگار کو صبح وشام پکارتے ہیں اور اسی کے چہرے کے ارادے رکھتے ہیں (رضامندی چاہتے ہیں)، خبردار تیری نگاہیں ان سے نہ ہٹنے پائیں کہ دنیوی زندگی کے ٹھاٹھ کے ارادے میں لگ جا۔ دیکھ اس کا کہنا نہ ماننا جس کے دل کو ہم نے اپنے ذکر سے غافل کر دیا ہے اور جو اپنی خواہش کے پیچھے پڑا ہوا ہے اور جس کا کام حد سے گزر چکا ہے۔''O

(**سورۃ مریم ۱۹**)---۲۹۔ ''مریم نے اپنے بچے کی طرف اشارہ کیا سب کہنے لگے کہ لو بھلا ہم گود کے بچے سے باتیں کیسے کریں؟''O---۳۰۔ ''بچہ بول اٹھا میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں۔ اس نے مجھے کتاب عطا فرمائی اور مجھے اپنا پیغمبر بنایا ہے۔''O---۳۱۔ ''اور اس نے مجھے بابرکت کیا ہے جہاں بھی میں ہوں، اور اس نے مجھے نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا ہے جب تک بھی میں زندہ ہوں۔''O---۳۲۔ ''اور اس نے مجھے اپنی والدہ کا خدمت گزار بنایا ہے اور مجھے سرکش اور بدبخت نہیں کیا۔''O---۳۳۔ ''اور مجھ پر میری پیدائش کے دن اور میری موت کے دن اور جس دن کہ میں دوبارہ کھڑا کیا جاؤں گا، سلام ہی سلام ہے۔''O---۳۴۔ ''یہ ہے صحیح واقعہ عیسیٰ ابن مریم (علیہ السلام) کا، یہی ہے وہ حق بات جس میں لوگ شک وشبہ میں مبتلا ہیں۔''O---۳۵۔ ''اللہ تعالیٰ کیلئے اولاد کا ہونا لائق نہیں، وہ تو پاک ذات ہے، وہ تو جب کسی کام کے سرانجام دینے کا ارادہ کرتا ہے تو اسے کہہ دیتا کہ ہو جا، وہ اسی وقت ہو جاتا ہے۔''O

---۵۴۔ ''اس کتاب میں اسماعیل (علیہ السلام) کا واقعہ بھی بیان کر وہ بڑا ہی وعدے کا سچا تھا اور تھا بھی رسول اور نبی۔''O---۵۵۔ ''وہ اپنے گھر والوں کو برابر نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتا تھا اور تھا بھی اپنے پروردگار کی بارگاہ میں پسندیدہ اور مقبول۔''O---۵۸۔ ''یہی وہ انبیاء ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے فضل وکرم کیا جو

Marfat.com

اولادِ آدم میں سے ہیں اور ان لوگوں کی نسل سے ہیں جنہیں ہم نے نوح (علیہ السلام) کے ساتھ کشتی میں چڑھا لیا تھا اور اولادِ ابراہیم و یعقوب سے اور ہماری طرف سے راہ یافتہ اور ہمارے پسندیدہ لوگوں میں سے۔ ان کے سامنے جب اللہ رحمان کی آیتوں کی تلاوت کی جاتی تھی یہ سجدہ کرتے اور روتے گڑگڑاتے گر پڑتے تھے۔" ○---۵۹۔ "پھر ان کے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوئے کہ انہوں نے نماز ضائع کر دی اور نفسانی خواہشوں کے پیچھے پڑ گئے سو ان کا نقصان ان کے آگے آئے گا۔" ○

(سورۃ طٰہٰ ۲۰) ---۱۴۔ "بیشک میں ہی اللہ ہوں میرے سوا عبادت کے لائق اور کوئی نہیں پس تو میری ہی عبادت کر اور میری یاد کے لیے نماز قائم رکھ۔" ○ ---۱۳۰۔ "پس ان کی باتوں پر صبر کر اور اپنے پروردگار کی تسبیح اور تعریف بیان کرتا رہ سورج نکلنے سے پہلے اور اس کے ڈوبنے سے پہلے رات کے مختلف وقتوں میں بھی اور دن کے حصوں میں بھی تسبیح کرتا رہ بہت ممکن ہے کہ تو راضی ہو جائے۔" ○--- [بعض مفسرین کے نزدیک تسبیح سے مراد نماز ہے اور وہ اس سے پانچ نمازیں مراد لیتے ہیں۔ طلوع شمس سے قبل فجر غروب سے قبل عصر رات کی گھڑیوں سے مغرب وعشاء اور اطراف النہار سے ظہر کی نماز مراد ہے کیوں کہ ظہر کا وقت یہ نہار اول کا طرف آخر اور نہار آخر کا طرف اول ہے۔ اور بعض کے نزدیک ان اوقات میں ویسے ہی اللہ کی تسبیح و تحمید ہے جس میں نماز تلاوت ذکر اذکار دعا و مناجات اور نوافل سب داخل ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ آپ ان مشرکین کی تکذیب سے بددل نہ ہوں۔ اللہ کی تسبیح و تحمید کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ جب چاہے گا ان کی گرفت فرما لے گا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۱۳۲۔ "اپنے گھرانے کے لوگوں پر نماز کی تاکید رکھ اور خود بھی اس پر جما رہ ہم تجھ سے روزی نہیں مانگتے بلکہ ہم خود تجھے روزی دیتے ہیں آخر میں بول بالا پرہیزگاری ہی کا ہے۔" ○

(سورۃ الانبیاء ۲۱) ---۷۱۔ "اور ہم ابراہیم اور لوط کو بچا کر اس زمین کی طرف لے چلے جس میں ہم نے تمام جہان والوں کے لیے برکت رکھی تھی۔" ○ ---۷۲۔ "اور ہم نے اسے اسحاق عطا فرمایا اور یعقوب اس پر مزید۔ اور ہر ایک کو ہم نے صالح بنایا۔" ○ ---۷۳۔ "اور ہم نے انہیں پیشوا بنا دیا کہ ہمارے حکم سے لوگوں کی رہبری کریں اور ہم نے ان کی طرف نیک کاموں کے کرنے اور نمازوں کے قائم رکھنے اور زکوٰۃ دینے کی وحی (تلقین) کی اور وہ سب کے سب ہمارے عبادت گزار بندے تھے۔" ○

(سورۃ الحج ۲۲) ---۲۶۔ "اور جبکہ ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) کو کعبہ کے مکان کی جگہ مقرر کر دی اس شرط پر کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا اور میرے گھر کو طواف قیام رکوع سجدہ کرنے والوں کے لیے پاک صاف رکھنا۔" ○ ---۳۵۔ "انہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جائے ان کے دل تھرا جاتے ہیں انہیں جو برائی پہنچے اس پر صبر کرتے ہیں نماز قائم کرنے والے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے وہ اس میں سے بھی دیتے رہتے ہیں۔" ○ ---۴۱۔ "یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم زمین میں ان کے پاؤں جما دیں تو یہ پوری پابندی سے نمازیں قائم کریں اور زکوتیں دیں اور اچھے کاموں کا حکم کریں اور برے کاموں سے منع کریں۔ تمام کاموں کا انجام اللہ کے اختیار میں ہے۔" ○ (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: اصول حکمرانی) ---۷۷۔ "اے ایمان والو! رکوع سجدہ کرتے رہو اور اپنے پروردگار کی عبادت میں لگے رہو اور نیک کام کرتے رہو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔" ○ ---۷۸۔ "اور اللہ کی راہ میں ویسا ہی جہاد کرو جیسے جہاد کا حق ہے۔ اسی نے تمہیں برگزیدہ بنایا ہے اور تم پر دین کے بارے میں کوئی تنگی نہیں ڈالی دین اپنے باپ ابراہیم (علیہ السلام) کا قائم رکھو اسی اللہ نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے۔ اس قرآن سے پہلے اور اس میں بھی تا کہ پیغمبر تم پر گواہ ہو جائے اور تم تمام لوگوں کے گواہ بن جاؤ۔ پس تمہیں چاہیے کہ نمازیں قائم رکھو اور زکوٰۃ ادا کرتے رہو اور اللہ کو مضبوط تھام لو وہی تمہارا ولی اور مالک ہے۔ پس کیا ہی اچھا مالک ہے اور کتنا ہی بہتر مددگار ہے۔" ○

(سورۃ المومنون ۲۳) ---۱۔ "یقیناً ایمان والوں نے فلاح حاصل کر لی۔" ○ ---۲۔ "جو اپنی نماز میں خشوع کرتے ہیں۔" ○ --- [خشوع سے مراد قلب و جوارح کی یکسوئی اور انہماک ہے۔ قلبی یکسوئی یہ ہے کہ نماز کی حالت میں بہ قصد خیالات و وساوس کے ہجوم سے دل کو محفوظ رکھے اور اللہ کی عظمت و جلالت کا نقش اپنے دل پر بٹھانے کی سعی کرے۔ اعضاء و جوارح کی یکسوئی یہ ہے کہ ادھر ادھر نہ دیکھے کھیل کود نہ کرے بالوں اور کپڑوں کو سنوارنے میں نہ لگا رہے۔ بلکہ خوف و خشیت اور عاجزی و فروتنی کی ایسی کیفیت طاری ہو جیسے عام طور پر بادشاہ یا کسی بڑے شخص کے سامنے ہوتی ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۹۔ "جو اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں۔" ○ --- [آخر میں پھر نمازوں کی حفاظت کو فلاح کے لیے ضروری قرار دیا جس سے نماز کی اہمیت و فضیلت واضح ہے۔ لیکن آج مسلمان کے نزدیک دوسرے اعمال صالحہ کی طرح اس کی بھی کوئی اہمیت سرے سے باقی نہیں رہ گئی ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]۔ اوپر خشوع کے ذکر میں "نماز" فرمایا تھا اور یہاں "نمازوں" بصیغہ جمع ارشاد فرمایا ہے۔ دونوں میں فرق یہ ہے کہ وہاں جنس نماز مراد تھی اور یہاں ایک ایک وقت کی نماز فرداً فرداً مراد ہے۔ "نمازوں کی محافظت" کا مطلب یہ ہے کہ وہ اوقات نماز، آداب نماز، ارکان و اجزائے نماز، غرض نماز سے تعلق رکھنے والی ہر چیز کی پوری نگہداشت کرتے ہیں۔ جسم اور کپڑے پاک رکھتے ہیں۔ وضو ٹھیک طرح سے کرتے ہیں اور اس بات کا خیال رکھتے ہیں کہ کبھی بے وضو نہ پڑھ بیٹھیں۔ صحیح وقت پر نماز ادا کرنے کی فکر کرتے ہیں، وقت

Marfat.com

ٹال کر نہیں پڑھتے۔ نماز کے تمام ارکان پوری طرح سکون واطمینان کے ساتھ ادا کرتے ہیں، ایک بوجھ کی طرح جلدی سے اتار کر بھاگ نہیں جاتے۔ اور جو کچھ نماز میں پڑھتے ہیں وہ اس طرح پڑھتے ہیں کہ جیسے بندہ اپنے خدا سے کچھ عرض کر رہا ہے، نہ اس طرح کہ گویا ایک رٹی ہوئی عبارت کو کسی نہ کسی طور پر ہوا میں پھونک دینا ہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(سورۃ النور ۲۴)۔۔۔۳۶۔ ''ان گھروں میں جن کے بلند کرنے، اور جن میں اپنے نام کی یاد کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے وہاں صبح وشام اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے ہیں۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: مساجد)۔۔۔۳۷۔ ''ایسے لوگ جنہیں تجارت اور خرید وفروخت اللہ کے ذکر سے اور نماز کے قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے سے غافل نہیں کرتی اس دن سے ڈرتے ہیں جس دن بہت سے دل اور بہت سی آنکھیں الٹ پلٹ ہو جائیں گی۔'' O۔۔۔۳۸۔ ''اس ارادے سے کہ اللہ انہیں ان کے اعمال کا بہترین بدلہ دے بلکہ اپنے فضل سے اور کچھ زیادتی عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ جسے چاہے بے شمار روزیاں دیتا ہے۔'' O ۔۔۔۴۱۔ ''کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آسمانوں اور زمین کی کل مخلوق اور پر پھیلائے اڑنے والے کل پرند اللہ کی تسبیح میں مشغول ہیں۔ ہر ایک کی نماز اور تسبیح اسے معلوم ہے، لوگ جو کچھ کریں اس سے اللہ بخوبی واقف ہے۔'' O۔۔۔[یعنی اللہ نے ہر مخلوق کو یہ علم الہام والقا کیا ہے کہ وہ اللہ کی تسبیح کس طرح کرے، جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ بخت واتفاق کی بات نہیں بلکہ آسمان وزمین کی ہر چیز کا تسبیح کرنا اور نماز ادا کرنا یہ بھی اللہ تعالیٰ ہی کی قدرت کا ایک مظہر ہے، جس طرح ان کی تخلیق اللہ کی ایک صنعت بدیع ہے، جس پر اللہ کے سوا کوئی قادر نہیں۔ تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]۔۔۔۵۶۔ ''نماز کی پابندی کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ تعالیٰ کے رسول کی فرمانبرداری میں لگے رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔'' O۔۔۔۵۸۔ ''ایمان والو! تم سے تمہاری ملکیت کے غلاموں کو اور انہیں بھی جو تم میں سے بلوغت کو نہ پہنچے ہوں (اپنے آنے کی) تین وقتوں میں اجازت حاصل کرنی ضروری ہے۔ نماز فجر سے پہلے اور ظہر کے وقت جب کہ تم اپنے کپڑے اتار رکھتے ہو اور عشا کی نماز کے بعد، یہ تینوں وقت تمہاری (خلوت) اور پردہ کے ہیں۔ ان وقتوں کے ماسوا نہ تو تم پر کوئی گناہ ہے نہ ان پر۔ تم سب آپس میں ایک دوسرے کے پاس بکثرت آنے جانے والے ہو (ہی)، اللہ اس طرح کھول کھول کر اپنے احکام تم سے بیان فرما رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ پورے علم اور کامل حکمت والا ہے۔'' O

(سورۃ الشعرآء ۲۶)۔۔۔۲۱۸۔ ''جو تجھے دیکھتا رہتا ہے جبکہ تو کھڑا ہوتا ہے۔'' O۔۔۔۲۱۹۔ ''اور سجدہ کرنے والوں کے درمیان تیرا گھومنا پھرنا بھی۔'' O

(سورۃ النمل ۲۷)۔۔۔۳۔ ''جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔'' O

(سورۃ العنکبوت ۲۹)۔۔۔۴۵۔ ''جو کتاب آپ کی طرف وحی کی گئی ہے اسے پڑھئے اور نماز قائم کریں، یقیناً نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے، بیشک اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت بڑی چیز ہے، تم جو کچھ کر رہے ہو اس سے اللہ تعالیٰ خبردار ہے۔'' O۔۔۔[کیوں کہ نماز (بشرطیکہ نماز ہو) انسان کا تعلق خصوصی اللہ تعالیٰ کے ساتھ قائم ہو جاتا ہے، جس سے انسان کو اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل ہوتی ہے جو زندگی کے ہر موڑ پر اس کے عزم وثبات کا باعث، اور ہدایت کا ذریعہ ثابت ہوتی ہے۔ اسی لیے قرآن کریم میں کہا گیا ہے ''اے ایمان والو! صبر اور نماز سے مدد حاصل کرو'' نماز اور صبر کوئی مرئی چیز تو ہے نہیں کہ انسان ان کا سہارا پکڑ کر ان سے مدد حاصل کر لے۔ یہ تو غیر مرئی چیز ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ان کے ذریعے سے انسان کا اپنے رب کے ساتھ جو خصوصی ربط وتعلق پیدا ہوتا ہے وہ قدم قدم پر اس کی دستگیری اور رہنمائی کرتا ہے اسی لیے نبی ﷺ کو رات کی تنہائی میں تہجد کی نماز بھی پڑھنے کی تاکید کی گئی کیوں کہ آپ ﷺ کے ذمے جو عظیم کام سونپا گیا تھا، اس میں آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی مدد کی بہت ضرورت تھی اور یہی وجہ ہے کہ خود آنحضرت ﷺ کو بھی جب کوئی اہم مرحلہ درپیش ہوتا تو آپ ﷺ نماز کا اہتمام فرماتے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] (مزید تفسیر کیلئے باب ۱، مضمون: ذکرِ الٰہی)

(سورۃ الروم ۳۰)۔۔۔۱۷۔ ''پس اللہ تعالیٰ کی تسبیح پڑھا کرو جب کہ تم شام کرو اور جب صبح کرو۔'' O۔۔۔۱۸۔ ''تمام تعریفوں کے لائق آسمان وزمین میں صرف وہی ہے تیسرے پہر کو اور ظہر کے وقت بھی (اس کی پاکیزگی بیان کرو)۔'' O۔۔۔[یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنی ذات مقدسہ کے لیے تسبیح وتحمید ہے، جس سے مقصد اپنے بندوں کی رہنمائی ہے کہ ان اوقات میں، جو ایک دوسرے کے پیچھے آتے ہیں اور جو اس کے کمال قدرت وعظمت پر دلالت کرتے ہیں، اس کی تسبیح وتحمید کیا کرو۔ شام کا وقت، رات کی تاریکی کا پیش خیمہ اور سپیدۂ سحر دن کی روشنی کا پیامبر ہوتا ہے۔ عشاء، شدت تاریکی کا اور ظہر، خوب روشن ہو جانے کا وقت ہے۔ پس وہ ذات پاک ہے جو ان سب کی خالق ہے اور جس نے ان تمام اوقات میں الگ الگ فوائد رکھے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ تسبیح سے مراد نماز ہے اور دونوں آیات میں مذکور اوقات پانچ نمازوں کے اوقات ہیں۔ ایک حدیث پاک میں ان دونوں آیات کو صبح وشام پڑھنے کی یہ فضیلت بیان ہوئی ہے کہ اس سے شب وروز کی کوتاہیوں کا ازالہ ہوتا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]۔۔۔۳۱۔ ''(لوگو!) اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہو کر اس سے ڈرتے رہو اور نماز کو قائم رکھو اور مشرکین میں سے نہ ہو جاؤ۔'' O

(سورۃ لقمان ۳۱)۔۔۔۴۔ ''جو لوگ نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور آخرت پر (کامل) یقین رکھتے ہیں۔'' O۔۔۔۱۷۔ ''اے میرے پیارے بیٹے! تو نماز قائم رکھنا، اچھے کاموں کی نصیحت کرتے رہنا، برے کاموں سے منع کیا کرنا اور جو مصیبت تم پر آجائے صبر کرنا (یقین مان) کہ یہ بڑے

Marfat.com

تاکیدی کاموں میں سے ہے۔" O

(سورۃ الاحزاب ۳۳)---۳۳۔ "اور اپنے گھروں میں قرار سے رہو اور قدیم جاہلیت کے زمانے کی طرح اپنے بناؤ کا اظہار نہ کرو اور نماز ادا کرتی رہو اور زکوٰۃ دیتی رہو اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت گزاری کرو۔ اللہ تعالیٰ یہی چاہتا ہے کہ اے نبی کی گھر والیو! تم سے وہ (ہر قسم کی) گندگی کو دور کر دے اور تمہیں خوب پاک کر دے۔" O---۳۵۔ "بیشک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں مومن مرد اور مومن عورتیں فرماں برداری کرنے والے مرد اور فرمانبردار عورتیں راست باز مرد اور راست باز عورتیں صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں' عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں' خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں' روزے رکھنے والے مرد اور روزے رکھنے والی عورتیں اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والیاں بکثرت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے اور ذکر کرنے والیاں ان (سب کے) لیے اللہ تعالیٰ نے (وسیع) مغفرت اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔" O---[یعنی وہ تکبر اور استکبار اور غرورِ نفس سے خالی ہیں۔ وہ اس حقیقت کا پورا شعور واحساس رکھتے ہیں کہ ہم بندے ہیں اور بندگی سے بالاتر ہماری کوئی حیثیت نہیں ہے۔ اس لیے ان کے دل اور جسم دونوں ہی اللہ تعالیٰ کے آگے جھکے رہتے ہیں۔ ان پر خدا کا خوف غالب رہتا ہے۔ ان سے کبھی وہ رویہ ظاہر نہیں ہوتا جو اپنی بڑائی کے گھمنڈ میں مبتلا اور خدا سے بے خوف لوگوں سے ظاہر ہوا کرتا ہے۔ ترتیبِ کلام کو ملحوظ رکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہاں اس عام خدا ترسانہ رویہ کے ساتھ خاص طور پر "خشوع" سے مراد نماز ہے' کیونکہ اس کے بعد ہی صدقے اور روزے کا ذکر کیا گیا ہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)] (مزید تفسیر کیلئے باب ۱، مضمون: ذکرِ الٰہی)

(سورۃ فاطر ۳۵)---۱۸۔ "کوئی بھی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا' اگر کوئی گراں بار دوسرے کو اپنا بوجھ اٹھانے کے لیے بلائے گا تو وہ اس میں سے کچھ بھی نہ اٹھائے گا گو قرابت دار ہی ہو۔ تو صرف انہی کو آگاہ کر سکتا ہے جو غائبانہ طور پر اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور نمازوں کی پابندی کرتے ہیں اور جو بھی پاک ہو جائے وہ اپنے ہی نفع کے لیے پاک ہوگا۔ لوٹنا اللہ تعالیٰ ہی کی طرف ہے۔" O---۲۹۔ "جو لوگ کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں اور نماز کی پابندی رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو عطا فرمایا ہے اس میں سے پوشیدہ اور علانیہ خرچ کرتے ہیں وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جو کبھی خسارہ میں نہ ہوگی۔" O---[اقامت صلوٰۃ کا مطلب ہوتا ہے' نماز کی اس طرح ادائیگی جو مطلوب ہے' یعنی وقت کی پابندی' اعتدالِ ارکان اور خشوع وخضوع کے اہتمام کے ساتھ پڑھنا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ المومن ۴۰)---۵۵۔ "پس (اے محبوب) آپ صبر فرمائیے (کفار کی اذیتوں پر) بیشک اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے اور استغفار کرتے رہیے اپنی (موہومہ) کوتاہی پر' اور پاکی بیان کیجیے اپنے رب کی حمد کرتے ہوئے شام کے وقت اور صبح کے وقت۔" O---[یعنی یہ حمد وتسبیح ہی وہ ذریعہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ کے لیے کام کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں پیش آنے والی مشکلات کا مقابلہ کرنے کی طاقت حاصل ہوتی ہے۔ صبح وشام حمد وتسبیح کرنے کے دو مطلب ہو سکتے ہیں۔ ایک یہ کہ دائماً اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے رہو۔ دوسرے یہ کہ ان مخصوص اوقات میں نماز ادا کرو۔ اور یہ دوسرے معنی لینے کی صورت میں اشارہ نماز کے ان پانچوں اوقات کی طرف ہے جو اس سورت کے نزول کے کچھ مدت بعد تمام اہلِ ایمان پر فرض کر دیے گئے۔ اس لیے کہ عشی کا لفظ عربی زبان میں زوالِ آفتاب سے لے کر رات کے ابتدائی حصے تک کے لیے بولا جاتا ہے جس میں ظہر سے عشاء تک کی چاروں نمازیں آجاتی ہیں۔ اور ابکار صبح کو پھٹنے سے طلوعِ آفتاب تک کے وقت کو کہتے ہیں جو نمازِ فجر کا وقت ہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(سورۃ الشوریٰ ۴۲)---۳۸۔ "اور اپنے رب کے فرمان کو قبول کرتے ہیں اور نماز کی پابندی کرتے ہیں اور ان کا (ہر) کام آپس کے مشورے سے ہوتا ہے' اور جو ہم نے انہیں دے رکھا ہے اس میں سے (ہمارے نام پر) دیتے ہیں۔" O---[نماز کی پابندی اور اقامت کا بطور خاص ذکر کیا کہ عبادات میں اس کی اہمیت سب سے زیادہ ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الفتح ۴۸)---۹۔ "تا کہ (اے مسلمانو) تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کی مدد کرو اور اس کا ادب کرو اور اللہ کی پاکی بیان کرو صبح وشام۔" O---۲۹۔ "حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں کافروں پر سخت ہیں آپس میں رحمدل ہیں' آپ انہیں دیکھیں گے کہ رکوع اور سجدے کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل اور رضامندی کی جستجو میں ہیں' ان کا نشان ان کے چہروں پر سجدوں کے اثر سے ہے' ان کی یہی مثال تورات میں ہے اور ان کی مثال انجیل میں ہے' مثل اس کھیتی کے جس نے اپنا انکھوا نکالا پھر اسے مضبوط کیا اور وہ موٹا ہو گیا پھر اپنے تنے پر سیدھا کھڑا ہو گیا اور کسانوں کو خوش کرنے لگا تا کہ ان کی وجہ سے کافروں کو چڑائے' ان ایمان والوں اور نیک اعمال والوں سے اللہ تعالیٰ نے بخشش کا اور بہت بڑے ثواب کا وعدہ کیا ہے۔" O---[یا کافر غیظ وغضب میں مبتلا ہوں۔ یعنی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا بڑھتا ہوا اثر ونفوذ اور ان کی روز افزوں قوت وطاقت' کافروں کے لیے غیظ وغضب کا باعث تھی' اس لیے کہ اس سے اسلام کا دائرہ پھیل رہا اور کفر کا دائرہ سمٹ رہا تھا۔ اس آیت سے استدلال کرتے ہوئے بعض ائمہ نے صحابہ کرام

Marfat.com

رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بغض وعناد رکھنے والوں کو کافر قرار دیا ہے۔ علاوہ ازیں اس فرقہ ضالہ کے دیگر عقائد بھی ان کے کفر پر ہی دال ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ ق ۵۰) ---۳۹ "پس یہ جو کچھ کہتے ہیں آپ اس پر صبر کریں اور اپنے رب کی تسبیح تعریف کے ساتھ بیان کریں سورج نکلنے سے پہلے بھی اور سورج غروب ہونے سے پہلے بھی۔" O ---[یعنی صبح وشام اللہ کی تسبیح بیان کرو یا عصر اور فجر کی نماز پڑھنے کی تاکید ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

---۴۰ "اور رات کے کسی وقت بھی تسبیح کریں اور نماز کے بعد بھی۔" O ---[اور جس مقام پر بھی قرآن میں حمد و تسبیح کو خاص اوقات کے ساتھ مخصوص کیا گیا ہے وہاں اس سے مراد نماز ہی ہوتی ہے۔ "طلوع آفتاب سے پہلے" فجر کی نماز۔ "غروب آفتاب سے پہلے" دو نمازیں ہیں، ایک ظہر، دوسری عصر۔ "رات کے وقت" مغرب اور عشاء کی نمازیں ہیں اور تیسری تہجد بھی رات کی تسبیح میں شامل ہے۔ رہی وہ تسبیح جو "سجود سے فارغ ہونے کے بعد" کرنے کی ہدایت فرمائی گئی ہے، تو اس سے مراد ذکر بعد الصلوٰۃ بھی ہو سکتا ہے اور فرض کے بعد نفل ادا کرنا بھی۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)] [یعنی اللہ کی تسبیح کریں۔ بعض نے اس سے مراد وہ تسبیحات مراد لی ہیں، جن کے پڑھنے کی تاکید نبی ﷺ نے فرض نمازوں کے بعد فرمائی ہے۔ مثلاً ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ، ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر وغیرہ (البخاری، کتاب الاذان، باب الذکر بعد الصلوٰۃ۔ کتاب الدعوات، باب الدعاء بعد الصلوٰۃ۔ مسلم، کتاب المساجد، باب استحباب الذکر بعد الصلوٰۃ و بیان صفتہ) مگر یہ تسبیحات اس سورت کے نزول کے بہت عرصہ بعد بتائی گئی تھے۔ بعض نے کہا ہے کہ ادبار السجود سے مراد مغرب کے بعد دو رکعتیں ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(سورۃ الطور ۵۲) ---۴۸ "آپ اپنے رب کے حکم کے انتظار میں صبر سے کام لیں بیشک آپ ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں۔ صبح کو جب آپ اٹھیں اپنے رب کی پاکی اور حمد بیان کریں۔" O ---[ان کھڑے ہونے سے کون سا کھڑا ہونا مراد ہے؟ بعض کہتے ہیں جب نماز کے لیے کھڑے ہوں۔ جیسا کہ آغاز نماز میں سبحانک اللھم پڑھی جاتی ہے۔ بعض کہتے ہیں جب نیند سے بیدار ہو کر کھڑے ہوں۔ اس وقت بھی اللہ کی تسبیح و تحمید مسنون ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ جب کسی مجلس سے کھڑے ہوں۔ جیسے حدیث شریف میں آتا ہے۔ * جو شخص کسی مجلس سے اٹھتے وقت یہ دعا پڑھ لے گا تو یہ اس کی مجلس کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔ سبحانك اللھم وبحمدك أشھد أن لا الہ الا انت أستغفرك واتوب الیك۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

---۴۹ "اور رات کو بھی اس کی تسبیح پڑھیں اور ستاروں کے ڈوبتے وقت بھی" حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا معمول مبارک تھا کہ جب خطبہ ارشاد فرماتے تو اس کی ابتدا اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح سے کرتے۔ وادبار النجوم سے مراد نماز صبح ہے کیونکہ سورج کے طلوع ہونے کا وقت جب قریب آ جاتا ہے تو ستاروں کی روشنی ماند پڑنے لگتی ہے۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ گویا رات بھر نور افشانی کرنے کے بعد وہ یہاں سے پیٹھ پھیر کر کہیں جا رہے ہیں۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ نماز صبح کے بعد ذکر بڑی بابرکت چیز ہے۔ اہل سنت کی مساجد میں نماز صبح کے بعد بڑے اہتمام اور پورے شوق سے کلمہ شریف اور درود شریف کا ذکر دراصل اسی آیت کی تعمیل ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)] [یعنی فجر کی دو سنتیں ہیں نوافل میں سب سے زیادہ اس کی نبی کریم ﷺ حفاظت فرماتے تھے۔ اور ایک روایت میں آپ ﷺ نے فرمایا "فجر کی دو سنتیں دنیا و مافیہا سے بہتر ہیں۔" (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الواقعہ ۵۶) ---۹۶ "پس تو اپنے عظیم الشان پروردگار کی تسبیح کر۔" O ---[حضرت عقبہ بن عامر جہنی کی روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ اس کو تم لوگ اپنے رکوع میں رکھ دو، یعنی رکوع میں سبحان ربی العظیم کہا کرو۔ اور جب آیت سبح اسم ربک الاعلی نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا اسے اپنے سجدے میں رکھو، یعنی سبحان ربی الاعلی کہا کرو۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز کا جو طریقہ مقرر فرمایا ہے اس کے چھوٹے سے چھوٹے اجزا تک قرآن پاک کے اشاروں سے ماخوذ ہیں۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(سورۃ المجادلۃ ۵۸) ---۱۳ "کیا تم اپنی سرگوشی سے پہلے صدقہ نکالنے سے ڈر گئے؟ پس جب تم نے یہ نہ کیا اور اللہ تعالیٰ نے بھی تمہیں معاف فرما دیا تو اب (بخوبی) نمازوں کو قائم رکھو زکوٰۃ دیتے رہا کرو اور اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی تابعداری کرتے رہو تم جو کچھ کرتے ہو اس (سب) سے اللہ تعالیٰ (خوب) خبردار ہے۔" O (تفسیر کیلئے باب ۴، مضمون: حضور ﷺ سے سرگوشی)

(سورۃ الجمعہ ۶۲) ---۹ "اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو جمعہ کے دن نماز کی اذان دی جائے تو تم اللہ کے ذکر کی طرف دوڑ پڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو۔ یہ تمہارے حق میں بہت ہی بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔" O ---۱۰ "پھر جب نماز ہو چکے تو پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور بکثرت اللہ کا ذکر کیا کرو تاکہ تم فلاح پالو۔" O ---۱۱ "اور جب کوئی سودا بکتا دیکھیں یا کوئی تماشا نظر آ جائے تو اس کی طرف دوڑ جاتے ہیں اور آپ کو کھڑا ہی چھوڑ دیتے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ اللہ کے پاس جو ہے وہ کھیل اور تجارت سے بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ بہترین روزی رساں ہے۔" O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: نماز جمعہ)

(سورۃ المعارج ۷۰) ---۳۲ "اور جو اپنی امانتوں کا اور اپنے قول و قرار کا پاس رکھتے ہیں۔" O ---۳۳ "اور جو اپنی گواہیوں پر سیدھے اور قائم رہتے

Marfat.com

ہیں۔'' O---۳۴۔ ''اور جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔'' O---۳۵۔ ''یہی لوگ جنتوں میں عزت والے ہوں گے۔'' O

(سورۃ المزمل ۷۳)---۲۰۔ ''آپ کا رب بخوبی جانتا ہے کہ آپ اور آپ کے ساتھ کے لوگوں کی ایک جماعت قریب دو تہائی رات کے اور آدھی رات کے اور ایک تہائی رات کے تہجد پڑھتی ہے اور رات دن کا پورا اندازہ اللہ تعالیٰ کو ہی ہے' وہ (خوب) جانتا ہے کہ تم اسے ہرگز نہ نبھا سکو گے پس اس نے تم پر مہربانی کی لہٰذا جتنا قرآن پڑھنا تمہارے لیے آسان ہو اتنا ہی پڑھو وہ جانتا ہے کہ تم میں بعض بیمار بھی ہوں گے' بعض دوسرے زمین میں چل پھر کر اللہ تعالیٰ کا فضل (یعنی روزی بھی) تلاش کریں گے اور کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد بھی کریں گے' سو تم بہ آسانی جتنا قرآن پڑھ سکو پڑھو اور نماز کی پابندی رکھو اور زکوٰۃ دیتے رہا کرو اور اللہ تعالیٰ کو اچھا قرض دو۔ اور جو نیکی تم اپنے لیے آگے بھیجو گے اسے اللہ تعالیٰ کے ہاں بہتر سے بہتر اور ثواب میں بہت زیادہ پاؤ گے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے رہو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔'' O---[یعنی پانچ نمازوں کی جو فرض ہیں۔ (از تفسیر ۳ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ المدثر ۷۴)---۴۰۔ ''کہ وہ بہشتوں میں (بیٹھے ہوئے) گناہ گاروں سے۔'' O---۴۱۔ ''سوال کرتے ہوں گے۔'' O---۴۲۔ ''تمہیں دوزخ میں کس چیز نے ڈالا۔'' O---۴۳۔ ''وہ جواب دیں گے کہ ہم نمازی نہ تھے۔'' O---[اس سے پہلے کئی مقامات پر قرآن مجید میں یہ بات گزر چکی ہے کہ اہل جنت اور اہل دوزخ ایک دوسرے سے ہزاروں لاکھوں میل دور ہونے کے باوجود جب چاہیں گے ایک دوسرے کو کسی آلے کی مدد کے بغیر دیکھ سکیں گے اور ایک دوسرے سے براہ راست گفتگو کر سکیں گے۔ مثال کے طور پر ملاحظہ ہو تفہیم القرآن جلد دوم' الاعراف' آیات ۴۴ تا ۵۰' حاشیہ ۳۵' جلد چہارم' الصافات' آیات ۵۰ تا ۵۷' حاشیہ ۳۲)۔ (از تفسیر ۳۲ تفہیم القرآن)]

(سورۃ القیمۃ ۷۵)---۲۸۔ ''اور جان لیا اس نے کہ یہ وقت جدائی ہے۔'' O---۲۹۔ ''اور پنڈلی سے پنڈلی لپٹ جائے گی۔'' O---۳۰۔ ''آج تیرے پروردگار کی طرف چلنا ہے۔'' O---۳۱۔ ''اس نے نہ تو تصدیق کی نہ نماز ادا کی۔'' O[اس آیت کے یہ الفاظ کہ ''اس نے سچ نہ مانا اور نہ نماز پڑھی'' خاص طور پر توجہ کے مستحق ہیں۔ ان سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول اور اس کی صداقت تسلیم کرنے کا اولین اور لازمی تقاضا یہ ہے کہ آدمی نماز پڑھے۔ شریعت الٰہی کے دوسرے احکام کی تعمیل کی نوبت تو بعد ہی میں آتی ہے، لیکن ایمان کے اقرار کے بعد کچھ زیادہ مدت نہیں گزرتی کہ نماز کا وقت آ جاتا ہے اور اسی وقت یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ آدمی نے زبان سے جس چیز کے ماننے کا اقرار کیا ہے وہ واقعی اس کے دل کی آواز ہے یا محض ایک ہوا ہے جو اس نے چند الفاظ کی شکل میں منہ سے نکال دی ہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]---۳۶۔ ''کیا انسان یہ سمجھتا ہے کہ اسے بیکار چھوڑ دیا جائے گا۔'' O[یہی بات ایک دوسرے مقام پر قرآن مجید میں اس طرح بیان کی گئی ہے۔ کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کفار سے فرمائے گا: افحسبتم انما خلقنکم عبثا فانکم الینا لا ترجعون۔ ''کیا تم نے یہ سمجھ رکھا تھا کہ ہم نے تمہیں فضول پیدا کیا ہے اور تمہیں کبھی ہماری طرف پلٹ کر نہیں آنا ہے'' (المومنون: ۱۱۵)، ان دونوں مقامات پر زندگی کے بعد موت کے واجب ہونے کی دلیل سوال کی شکل میں پیش کی گئی ہے۔ سوال کی مطلب یہ ہے کہ کیا واقعی تم نے اپنے آپ کو جانور سمجھ رکھا ہے؟ کیا تمہیں اپنے اور جانور میں یہ کھلا فرق نظر نہیں آتا کہ وہ بے اختیار ہے اور تم با اختیار، اس کے افعال میں اخلاقی حسن و قبح کا سوال پیدا نہیں ہوتا اور تمہارے افعال میں یہ سوال لازماً پیدا ہوتا ہے۔ پھر تم نے اپنے متعلق یہ کیسے سمجھ لیا کہ جس طرح جانور غیر ذمہ دار اور غیر جواب دہ ہے اسی طرح تم بھی ہو؟ جانور کے دوبارہ زندہ کر کے نہ اٹھائے جانے کی معقول وجہ تو سمجھ میں آتی ہے کہ اس نے صرف اپنی جبلت کے لگے بندھے تقاضے پورے کیے ہیں، اپنی عقل سے کام لے کر کوئی فلسفہ تصنیف نہیں کیا۔ کوئی مذہب ایجاد نہیں کیا، کسی کو معبود نہیں بنایا نہ خود کسی کا معبود بنا، کوئی کام ایسا نہیں کیا جسے نیک یا بد کہا جا سکتا ہو، کوئی اچھی یا بری سنت جاری نہیں کی جس کے اثرات نسل در نسل چلتے رہیں اور وہ ان پر کسی اجر یا سزا کا مستحق ہو۔ لہٰذا وہ اگر فنا ہو جائے تو یہ سمجھ میں آنے والی والی بات ہے کیونکہ اس پر اپنے کسی عمل کی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی جس کی باز پرس کیلئے اسے دوبارہ زندہ کر کے اٹھانے کی کوئی حاجت ہو۔ لیکن تم حیات بعد موت سے کیسے معاف کیے جا سکتے ہو جبکہ عین اپنی موت کے وقت تک تم ایسے اخلاقی افعال کرتے رہتے ہو جن کے نیک یا بد ہونے اور جزا یا سزا کے مستوجب ہونے کا تمہاری عقل خود حکم لگاتی ہے؟ جس آدمی نے کسی بے گناہ کو قتل کیا ہو اور فوراً ہی اچانک کسی حادثے کا شکار ہو گیا۔ کیا تمہارے نزدیک اس کو بلوہ Scot Free چھوٹ جانا چاہیے اور اس ظلم کا بدلہ اسے کبھی نہ ملنا چاہیے؟ جو آدمی دنیا میں کسی ایسے فساد کا بیج بو گیا جس کا خمیازہ اس کے بعد صدیوں تک انسانی نسلیں بھگتی رہیں کیا تمہاری عقل واقعی اس بات پر مطمئن ہے کہ اسے بھی کسی بھنگے یا ٹڈے کی طرح مر کر فنا ہو جانا چاہیے اور کبھی اٹھ کر اپنے ان کرتوتوں کی جواب دہی نہیں کرنی چاہیے جن کی بدولت ہزاروں لاکھوں انسانوں کی زندگیاں برباد ہوئیں؟ جس آدمی نے عمر بھر حق و انصاف اور خیر و صلاح کیلئے اپنی جان لڑائی ہو اور جیتے جی مصیبتیں ہی بھگتا رہا ہو کیا تمہارے خیال میں وہ بھی حشرات الارض ہی کی قسم کی کوئی مخلوق ہے جسے اپنے اس عمل کی جزا پانے کا کوئی حق نہیں ہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(سورۃ الدھر ۷۶)---۲۵۔ ''اور اپنے رب کے نام کا صبح و شام ذکر کیا کر۔'' O---۲۶۔ ''اور رات کے وقت اس کے سامنے سجدے کر اور بہت رات

Marfat.com

تک اس کی تسبیح کیا کر۔" O---[اس کے بعد یہ ارشاد کہ رات کے طویل اوقات میں اس کی تسبیح کرتے رہو' نماز تہجد کی طرف صاف اشارہ کرتا ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نماز کے یہی اوقات ابتداء سے اسلام میں تھے' البتہ اوقات اور رکعتوں کے تعین کے ساتھ پنجوقتہ نماز کی فرضیت کا حکم معراج کے موقع پر دیا گیا۔ (از تفسیر ۳۰ تفہیم القرآن)]

(سورۃ المرسلت ۷۷)---۴۸۔ "ان سے جب کہا جاتا ہے کہ رکوع کرلو تو نہیں کرتے۔" O---[یعنی کفار کو جب کہا جاتا ہے کہ سرکشی اور نافرمانی کی روش ترک کردو اور اپنے رب کے حضور میں تواضع وانکساری اختیار کرو' اس کے احکام کے سامنے اپنی اکڑی ہوئی گردنیں جھکا دو' اس کے رسول کے فرمان کو قبول کرلو اور نمازیں پڑھا کرو تو انہیں یہ سچی بات سمجھ میں نہیں آتی' نماز کو ادا کرنے کے لئے ان کے دل میں شوق پیدا ہی نہیں ہوتا۔ ارکعوا سے مراد پوری نماز ادا کرنا ہے۔ نماز رکوع سے تعبیر کرنے کی وجہ یہ ہے کہ ☆ بنی ثقیف کو جب سرور عالم ﷺ نے اسلام قبول کرنے کی دعوت دی اور نماز کا طریقہ بتایا تو کہنے لگے کوئی ایسی نماز بتائیں جس میں یہ رکوع وسجود نہ ہو۔ ہم رئیسوں کے لئے یوں جھکنا اور پھر زمین پر منہ کے بل گر پڑنا بڑے عیب کی بات ہے تو رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا "اس دین میں کوئی خوبی نہیں جس میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں رکوع وسجود نہیں۔ ☆ وہ مسلمان جو اپنے رب کو سجدہ نہیں کرتے' رکوع نہیں کرتے' نماز ادا نہیں کرتے اور پھر مسلمان ہونے کے مدعی بھی ہیں اور اس دعا پر خوش بھی ہیں' وہ اپنے انجام کے بارے میں خود سوچ لیں۔ (از تفسیر ۲۵ ضیاء القرآن)]

(سورۃ الاعلیٰ ۸۷)---۱۔ "اپنے بہت ہی بلند اللہ کے نام کی پاکیزگی بیان کر۔" O---[احادیث میں حضرت عقبہ بن عامر جہنی سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدے میں سبحان ربی الاعلیٰ پڑھنے کا حکم اسی آیت کی بناء پر دیا تھا اور رکوع میں سبحان ربی العظیم پڑھنے کا جو طریقہ حضور ﷺ نے مقرر فرمایا تھا وہ سورۃ واقعہ کی آخری آیت فسبح باسم ربک العظیم پر مبنی تھا۔ (از تفسیر ا تفہیم القرآن)]---۱۵۔ "اور جس نے اپنے رب کا نام یاد رکھا اور نماز پڑھتا رہا۔" O---[یعنی صرف یاد کر کے رہ نہیں گیا۔ بلکہ نماز کی پابندی اختیار کر کے اس نے ثابت کردیا کہ جس خدا کو وہ اپنا خدا مان رہا ہے اس کی اطاعت کیلئے وہ عملاً بھی تیار ہے اور اس کو ہمیشہ یاد کرتے رہنے کا اہتمام کررہا ہے۔ اس آیت میں علی الترتیب دو باتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ پہلے اللہ کو یاد کرنا پھر نماز پڑھنا۔ اسی کے مطابق یہ طریقہ مقرر کیا گیا ہے کہ اللہ اکبر کہہ کر نماز کی ابتدا کی جائے۔ یہ من جملہ ان شواہد کے ہے جن سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز کا جو طریقہ رسول اللہ ﷺ نے بتایا ہے اس کے تمام اجزاء قرآنی اشارات پر مبنی ہیں۔ مگر اللہ کے رسول کے سوا ان اشارات کو جمع کر کے کوئی شخص بھی نماز کی یہ ہیئت نہیں دے سکتا تھا۔ (از تفسیر ا تفہیم القرآن)]

(سورۃ العلق ۹۶)---۹۔ "(اے حبیب!) آپ نے دیکھا اسے جو منع کرتا ہے۔" O---۱۰۔ "ایک بندے کو جب وہ نماز پڑھتا ہے۔" O---[اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبوت کے منصب پر سرفراز فرمانے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھنے کا طریقہ سکھا دیا تھا۔ اس طریقے کا قرآن مجید میں کہیں ذکر نہیں ہے کہ اے نبی تم اس طرح نماز پڑھا کرو' لہذا اس امر کا ایک اور ثبوت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صرف وحی نازل نہیں ہوتی تھی جو قرآن میں درج ہے' بلکہ اس کے علاوہ بھی وحی کے ذریعہ سے آپ کو ایسی باتوں کی تعلیم دی جاتی جو قرآن میں درج نہیں ہیں۔ (از تفسیر ۱۰ تفہیم القرآن)]---[اس میں ایک خاص واقع کی طرف اشارہ ہے' حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ ابوجہل نے لات وعزیٰ کی قسم کھا کر کہا کہ اگر اس نے پھر حضور کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو (العیاذ باللہ) وہ حضور کی گردن کو روند ڈالے گا اور آپ کے منہ کو خاک آلود کردے گا۔ ایک دن اس نے حضور کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو آگے بڑھا تاکہ اپنی قسم پوری کرے۔ جب اس بری نیت سے ڈگ بھرتے ہوئے نزدیک پہنچا تو لوگوں نے دیکھا کہ وہ پیچھے ہٹ رہا ہے اور اپنے ہاتھوں سے کسی چیز کو پرے ہٹانے کی کوشش کررہا ہے۔ پوچھا کیا ہوا' کیوں پیچھے ہٹ آئے؟ کہنے لگا جب میں نزدیک ہوا تو مجھے ان کے درمیان اور اپنے درمیان ایک خندق دکھائی دی جو آگ سے بھری ہوئی ہے اور اس سے شعلے اٹھ رہے ہیں حضور نے ارشاد فرمایا اگر وہ میرے نزدیک آنے کی جرات کرتا تو فرشتے اس کا انگ انگ جدا کردیتے۔ اس وقت یہ آیتیں نازل ہوئیں۔ (از تفسیر ۷ ضیاء القرآن)]---۱۱۔ "بھلا دیکھیے تو اگر وہ ہدایت پر ہوتا۔" O---[دوسرے ارعیت میں ضمیر خطاب کا مرجع ابوجہل ہے۔ اس صورت میں یعنی یہ ہوگا کہ اے ابوجہل تو جس بندے کو نماز سے منع کرتا ہے اگر وہ ہدایت پر ہو اور لوگوں کو تقویٰ اختیار کرنے کا حکم دے رہا ہو تو پھر تمہارا انجام کیا ہوگا؟ وہ ہدایت یافتہ انسان تقویٰ کا نور پھیلانے میں کوشاں ہو اس کو ایسے نیک کام سے منع کرنے والا کیا غضب الٰہی سے بچ سکتا ہے؟ (از تفسیر ۸ ضیاء القرآن)]---۱۲۔ "یا پرہیزگاری کا حکم دیتا (تو اس کے لیے کتنا بہتر ہوتا)۔" O---[یعنی انسان توحید اور عمل صالح کی تعلیم' جس سے جہنم کی آگ سے انسان بچ سکتا ہے' تو کیا یہ چیزیں (نماز پڑھنا اور تقویٰ کی تعلیم دینا) ایسی ہیں کہ ان کی مخالفت کی جائے اور اس کو دھمکیاں دی جائیں؟ (از تفسیر ا شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۹۔ ہاں ہاں! اس کی ایک نہ سنیئے۔ (اے حبیب!) سجدہ کیجئے اور (ہم سے) قریب ہوجائیے۔ O---[اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہیں کہ اس جھوٹے بدکار کی بات مت مانیے۔ یہ اگر نماز پڑھنے سے منع کرتا

Marfat.com

ہے تو اس کی پروانہ کیجیے۔ آپ اپنے پروردگار کی جناب میں ہمیشہ سجدے کرتے رہیے اور کثرت سجود سے اس کا قرب حاصل کرتے رہیے۔

حضرت ثوبان ؓ فرماتے ہیں کہ مجھے سرور عالم ﷺ نے نصیحت فرمائی۔ ''اے ثوبان! کثرت سے سجدہ کیا کرو کیونکہ جب تو اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ ہر سجدے کے ساتھ تیرا ایک درجہ بلند کردے گا اور تیری ایک خطا معاف کرے گا۔'' حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا بندہ اپنے رب کے نزدیک سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب وہ سجدہ کررہا ہو۔ صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب یہ آیت پڑھتے تو سجدہ تلاوت ادا فرماتے۔ اللّٰھم وفقنا ان نسجد لك ونقترب اليك يا ارحم الرحمين و صل وسلم وبارك علىٰ حبيبك المكرم و علىٰ اله واصحاب ومن تبعه الىٰ يوم الدين] (از تفسیر • اضیاء القرآن)]

(سورۃ البینۃ ۹۸)---۵۔ ''انہیں اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا کہ صرف اللہ کی عبادت کریں اسی کے دین کو خالص رکھیں۔ ابراہیم حنیف کے دین پر اور نماز کو قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیتے رہیں یہی ہے دین سیدھی ملت کا۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۹، مضمون: دین)

(سورۃ الماعون ۱۰۷)---۴۔ ''پس خرابی ہے ایسے نمازیوں کے لیے۔'' O---۵۔ ''جو اپنی نماز (کی ادائیگی) سے غافل ہیں۔'' O---[اگر فی صلوٰتھم کے الفاظ استعمال ہوتے تو مطلب یہ ہوتا کہ وہ اپنی نماز میں بھولتے ہیں۔ لیکن نماز پڑھتے پڑھتے کچھ بھول جانا شریعت میں نفاق تو درکنار گناہ بھی نہیں ہے' بلکہ سرے سے کوئی عجیب یا قابل گرفت بات تک نہیں ہے۔ خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی کسی وقت نماز میں بھول لاحق ہوئی ہے۔ اور حضور ﷺ نے اس کی تلافی کے لئے سجدہ سہو کا طریقہ مقرر فرمایا ہے اس کے برعکس عن صلوٰتھم ساھون کے معنی یہ ہیں کہ وہ اپنی نماز سے غافل ہیں۔ نماز پڑھی تو اور نہ پڑھی تو' دونوں کی ان کی نگاہ میں کوئی اہمیت نہیں ہے۔ کبھی پڑھتے ہیں اور کبھی نہیں پڑھتے' پڑھتے ہیں تو اس طرح کہ نماز کے وقت کو ٹالتے رہتے ہیں اور جب وہ بالکل ختم ہونے کے قریب ہوتا ہے تو اٹھ کر چار ٹھونگیں مار لیتے ہیں یا نماز کے لئے اٹھتے ہیں تو بے دلی کے ساتھ اٹھتے ہیں اور بادل ناخواستہ پڑھ لیتے ہیں جیسے کوئی مصیبت ہے جو ان پر نازل ہوگئی ہے کپڑوں سے کھیلتے ہیں جماھیاں لیتے ہیں۔ خدا کی یاد کا کوئی شائبہ تک ان کے اندر نہیں ہوتا۔ پوری نماز میں ان کو یہ احساس ہوتا ہے کہ وہ نماز پڑھ رہے ہیں اور نہ خیال رہتا ہے کہ انہوں نے کیا پڑھا ہے پڑھ رہے ہوتے ہیں نماز اور دل کہیں اور پڑا رہتا ہے مارا مار اس طرح پڑھتے ہیں کہ نہ قیام ٹھیک ہوتا ہے نہ رکوع نہ سجود بس کسی نہ کسی طرح نماز کی سی شکل بنا کر جلدی سے جلدی فارغ ہوجانے کی کوشش کرتے ہیں اور بہت سے لوگ تو ایسے ہیں کہ کسی جگہ پھنس گئے تو نماز پڑھ لی' ورنہ اس عبادت کا کوئی مقام ان کی زندگی میں نہیں ہوتا نماز کا وقت آتا ہے تو انہیں محسوس تک نہیں ہوتا کہ یہ نماز کا وقت ہے موذن کی آواز کان میں آتی ہے تو انہیں یہ خیال تک نہیں آتا کہ کیا پکار رہا ہے کس کو پکار رہا ہے اور کس لئے پکار رہا ہے یہی آخرت پر ایمان نہ ہونے کی علامات ہیں کیونکہ دراصل اسلام کے مدعیوں کا یہ طرز عمل اس وجہ سے ہوتا ہے کہ وہ نہ نماز پڑھنے پر کسی جزا کے قائل ہیں اور نہ انہیں اس بات کا یقین ہے کہ اس کے نہ پڑھنے پر کوئی سزا ملے گی۔ اس مقام پر یہ بات سمجھ لینی چاہئے کہ نماز میں دوسرے خیالات کا آجانا اور چیز ہے اور نماز کی طرف کبھی متوجہ ہی نہ ہونا اور اس میں ہمیشہ دوسری باتیں ہی سوچتے رہنا بالکل۔ دوسری چیز' پہلی حالت تو بشریت کا تقاضا ہے بلا ارادہ دوسرے خیالات آہی جاتے ہیں اور مومن کو جب بھی یہ احساس ہوتا ہے کہ نماز سے اس کی توجہ ہٹ گئی ہے تو وہ پھر کوشش کرے کہ اس کی طرف متوجہ ہوجاتا ہے۔ دوسری حالت نماز سے غفلت برتنے کی تعریف میں آتی ہے کیونکہ اس میں آدمی صرف نماز کی ورزش کرلیتا ہے' خدا کی یاد کا کوئی ارادہ اس کے دل میں نہیں ہوتا' نماز شروع کرنے سے سلام پھیرنے تک ایک لمحہ کے لئے بھی اس کا دل خدا کی طرف متوجہ نہیں ہوتا' اور جن خیالات کو لئے ہوئے وہ نماز میں دخل ہوتا ہے انہی میں مستغرق رہتا ہے۔ (از تفسیر و تفہیم القرآن)]

(سورۃ الکوثر ۱۰۸)---۱۔ ''بے شک ہم نے آپ کو (جو کچھ عطا کیا) بے حد و حساب عطا کیا۔'' O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۱۴، مضمون: حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ]---۲۔ ''پس آپ نماز پڑھا کریں اپنے رب کے لیے اور قربانی دیں (اسی کی خاطر)۔'' O---[اس کی مختلف تفسیریں مختلف بزرگوں سے منقول ہیں' بعض حضرات نے نماز سے مراد پنجوقتہ فرض نماز لی ہے بعض اس سے بقرعید کی نماز مراد لیتے ہیں' اور بعض کہتے ہیں کہ بجائے خود نماز مراد ہے۔ اسی طرح وَانْحَرْ یعنی نحر کرو سے مراد بعض جلیل القدر بزرگوں سے یہ منقول ہے کہ نماز میں بائیں ہاتھ پر دایاں ہاتھ رکھ کر اسے سینے پر باندھنا ہے بعض کا قول یہ ہے کہ اس سے مراد نماز شروع کرتے وقت دونوں ہاتھ اٹھا کر تکبیر کہنا ہے بعض کا قول یہ ہے کہ افتتاح نماز کے وقت' اور رکوع میں جاتے ہوئے اور رکوع سے اٹھ کر رفع یدین کرنا مراد ہے اور بعض کہتے ہیں کہ اس سے مراد بقرعید کی نماز پڑھنا اور اس کے بعد قربانی کرنا ہے لیکن جس موقع و محل پر یہ حکم دیا گیا ہے اس پر اگر غور کیا جائے تو اس کا مطلب صریحاً یہ معلوم ہوتا ہے کہ اے نبیؐ جب تمہارے رب نے تم کو اتنی کثیر اور عظیم بھلائیاں عطا کی ہیں تو تم اسی کے لئے نماز پڑھو اور اسی کے لئے قربانی کرو' یہ حکم اس ماحول میں دیا گیا تھا جب مشرکین قریش ہی نہیں تمام عرب کے مشرکین اور دنیا بھر کے مشرکین اپنے خود ساختہ معبودوں کی عبادت کرتے تھے اور انہی کے آستانوں پر قربانیاں چڑھاتے تھے' پس حکم کا منشا یہ ہے کہ مشرکین کے برعکس تم اپنے اسی رویے پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہو کہ تمہاری نماز بھی اللہ ہی کے لئے ہو اور قربانی بھی اسی کے لئے' جیسا کہ دوسری جگہ فرمایا ''اے نبی کہہ دو کہ میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا

Marfat.com

سب اللہ رب العالمین کے لیے ہیں جس کا کوئی شریک نہیں' اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلے سر اطاعت جھکانے والا ہوں (الانعام ۱۶۲۔۱۶۳)۔ (از تفسیر ۲ تفہیم القرآن)]

غور و فکر: نماز ایک ایسی عبادت ہے جو کہ ہر بالغ فرد (مرد ہو یا عورت) کو خود ادا کرنی ہے اس کی بہت تاکید کی گئی ہے یہ مسلم ہونے کا بہت بڑا ثبوت ہے۔ نماز کو نہایت خضوع و خشوع کے ساتھ ساتھ پڑھا جائے۔ اکثر ماڈرن لوگ کہتے ہیں کہ یہ مولویوں کا کام ہے۔ یہ مولویوں کا کام نہیں بلکہ ہر مسلمان کی بدنی عبادت کا بہت بڑا فریضہ ہے اور اس کی متعلق بہت پوچھ گچھ ہوگی اور بے نمازی کیلئے قرآن و حدیث میں بہت عذاب ہے قرآن میں اس کے متعلق سینکڑوں دفعہ کہا گیا ہے۔ آج کل ہماری ذلت جو کہ آج امت مسلمہ کی ہو رہی ہے اس کی بڑی وجہ یہی ہے کہ تارک الصلوٰۃ ہیں، اس کیلئے مضمون: الصلوٰۃ، نماز ملاحظہ فرمائیں۔

مشاہدہ: پاکستان بننے سے پہلے ۴۶۔۱۹۴۵ء میں جب میں میٹرک میں تھا تو شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ میں ایک ہیڈ ماسٹر آئے ان کا نام غالباً ہارون صاحب تھا۔ سوٹڈ بوٹڈ ٹائی بھی لگاتے تھے دیکھنے میں بالکل ماڈرن۔ انہوں نے آتے ہی سکول میں حکم نافذ کیا کہ ہر مسلمان لڑکا پانچوں وقت کی نماز پڑھے اور اپنے پاس ایک چھوٹی سی نوٹ بک رکھے اپنے محلے کی مسجد میں نماز پڑھے اور ایک نمازی یا امام مسجد سے دستخط کروائے کہ کونسی نماز پڑھی ہے۔ صبح دعا سے فارغ ہو کر اس کی باقاعدہ پوچھ گچھ ہوتی تھی تو جو طالب علم ایک نماز نہیں پڑھتا تھا اس کو ایک بید کی سزا جو دو نہیں تو دو کی سزا حتیٰ کہ پانچوں نہیں تو پانچ بید کی سزا ملتی تھی۔ اس سے دوسرے ماتحت ہندو سکھ عیسائی ماسٹروں نے اعتراض کیا کہ آپ مذہبی پرچار کر رہے ہیں۔ یاد رہے کہ وہاں سکول میں بھاری اکثریت مسلمان طلباء کی تھی تو انہوں نے جواب دیا کہ میں صرف مسلمان لڑکوں کو کہتا ہے باقی دوسروں کو تو نہیں۔ آپ اپنے مذہب کے مطابق اپنے لڑکوں کو ہدایات دیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ اس وقت جو دعا پڑھی جاتی تھی اس کا پہلا شعر یوں تھا۔

اے مالک دو عالم سچا نام ہے تیرا
کوہسار و دشت میں ہے یکساں ظہور تیرا

اس طرح یہ ساری نظم اللہ تعالیٰ کی تعریفوں کی تھی جو کہ سب طلبا مسلمان ہندو سکھ عیسائی مل کر پڑھا کرتے تھے اور اس پر کسی کو کوئی اعتراض نہیں تھا۔ یہ تھے وہ جذبات جو پاکستان بننے کا موجب بنے۔ میں نے خود پاکستان بنانے کیلئے تحریک پاکستان میں حصہ لیا اور جیلیں کاٹیں۔ پاکستان کا نعرہ پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ تھا اور ہے۔ مگر پاکستان کے ماڈرن حکمرانوں نے اپنی نگرانی میں میراتھن ریسیں شروع کیں اور بسنت کے تہوار کو اپنی نگرانی میں منوا کر جلا بخشی اور ٹیکنالوجی میں اتنے ماہر ہو گئے اور ایسی ایسی ڈوریں ایجاد کیں کہ سینکڑوں بچوں اور بڑوں کے گلے کٹ جاتے ہیں اور لوگ روتے چلاتے رہتے ہیں مگر حکمران اپنی امریکی اور یورپین دوستوں کو بسنت کے تہوار میں مدعو کر کے کارروائیاں دکھاتے اور اثر ڈالتے ہیں کہ ہم بھی نیو ٹیکنالوجی میں کسی سے پیچھے نہیں اور ایسی خرافات کے پیچھے چلنے سے اور خدا کے احکام چھوڑ دینے پر ملک کشت و خون میں ڈوبا ہوا ہے اور ہم پھر بھی اپنی کرسیوں کے چکر میں ہیں اور خدا کا ڈر نہیں۔ اگر ہے تو صرف امریکہ بہادر کا کہ کہیں یہ نہ ناراض ہو جائے خدا کی ناراضی کا ڈر نہیں ہے۔ خدارا ہوش کرو اب بھی وقت ہے خدا کے احکام کی طرف لوٹ آؤ۔ دم نکل گیا تو سین بدل جاتا ہے۔

الزکوٰۃ (زکوٰۃ)

(سورۃ البقرۃ ۲) ---۳۔ "جو ایمان لاتے ہیں غیب پر اور قائم کرتے ہیں نماز اور اس میں سے جو رزق ہم نے انہیں دیا ہے خرچ کرتے ہیں۔" O ---۴۳۔ "اور قائم کرو نماز اور دیا کرو زکوٰۃ اور جھکو جھکنے والوں کے ساتھ۔" O ---۸۳۔ "اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے اقرار لیا کہ تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو گے اور والدین، رشتہ داروں، یتیموں اور مسکینوں سے اچھا برتاؤ کرو گے اور لوگوں سے اچھی طرح بات کرنا نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا۔ پھر تم نے ماسوائے چند کے کنارا کرتے ہوئے منہ موڑ لیا۔" O ---۱۱۰۔ "اور قائم رکھو نماز اور دیتے رہو زکوٰۃ اور جو بھی آگے بھیجو گے تم اپنے لئے کسی قسم کی بھلائی پاؤ گے اسے اللہ کے ہاں۔ بیشک اللہ ان اعمال کو جو تم کرتے ہو دیکھ رہا ہے۔" O ---۱۷۷۔ "نہیں ہے نیکی یہی کہ کر لو تم اپنے چہرے مشرق کی طرف یا مغرب کی طرف بلکہ نیکی (یہ ہے کہ) آدمی ایمان لائے اللہ پر اور روز آخرت پر اور فرشتوں پر اور اللہ کی کتاب پر اور پیغمبروں پر اور دے مال اس کی محبت میں رشتے داروں کو اور یتیموں کو اور مسکینوں کو اور مسافروں کو اور مانگنے والوں کو اور گردنیں چھڑانے میں اور قائم کرے نماز اور دے زکوٰۃ اور نیک وہ ہیں جو پورا کرنے والے ہیں اپنے عہد کو جب عہد کرلیں اور ثابت قدم رہنے والے ہیں تنگدستی میں اور جسمانی تکالیف میں اور جنگ کے وقت یہی لوگ ہیں راست باز اور یہی ہیں [illegible]۔" O

Marfat.com

لوگ ہیں متقی۔''O ---۲۷۷۔''بیشک جو لوگ ایمان لائے اور کیے انہوں نے نیک کام اور قائم رکھی نماز اور دیتے رہے زکوٰۃ ان کا اجر ہے ان کے رب کے پاس اور نہ کوئی خوف ہے ان کے لئے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔''O

(سورۃ آل عمران ۳)---۱۸۰۔''اور ہر گز نہ گمان کریں وہ لوگ جو بخل کرتے ہیں اس کے دینے میں جو عطا کیا ہے ان کو اللہ نے اپنے فضل سے کہ یہ (بخل) بہتر ہے ان کے حق میں بلکہ یہ بہت برا ہے ان کے لئے ضرور طوق بنا کر ڈالا جائے گا ان کی گردنوں میں اس چیز کا جس کے دینے میں بخل کرتے تھے قیامت کے دن اور اللہ ہی کے لئے ہے میراث آسمانوں کی اور زمین کی اور اللہ ہر اس بات سے جو تم کرتے ہو پوری طرح باخبر ہے۔''O

(سورۃ النساء ۴)---۷۷۔''کیا نہیں دیکھا تم نے ان لوگوں کو کہا گیا تھا جن سے کہ روکے رکھو اپنے ہاتھ (جنگ سے) اور قائم کرو نماز اور دیتے رہو زکوٰۃ۔''O ---۱۶۲۔''لیکن ان میں علم میں پختہ کار لوگ اور مومن اس پر جو تجھ پر نازل کیا گیا ہے اور تجھ سے پہلے نازل کیا گیا ایمان رکھتے ہیں اور نماز قائم کرنے والے اور زکوٰۃ دینے والے اور روز آخرت پر ایمان رکھنے والے ہیں۔ انہیں ہم بڑا اجر دیں گے۔''O

(سورۃ المائدۃ ۵)---۱۲۔''اور اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے بھی عہد لیا تھا اور ہم نے ان میں بارہ سردار مقرر کیے تھے اور اللہ تعالیٰ نے کہا تھا میں تمہارے ساتھ ہوں اگر تم نے نماز قائم کی، زکوٰۃ ادا کی میرے رسولوں پر ایمان لائے اور ان کی حمایت کی اور اللہ تعالیٰ کو اپنے مال سے عمدہ حصہ کاٹ کر دیا تو میں تم سے تمہاری بدحالیاں دور کر دوں گا۔''O ---۵۵۔''تمہارے ساتھی تو صرف اللہ تعالیٰ اس کا رسول اور ایمان والے ہیں وہ جو نماز قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور سر جھکائے رکھتے ہیں (۵۶) اور جو اللہ تعالیٰ اس کے رسول ﷺ اور ایمان والوں کو ساتھی بنائیں گے تو اللہ تعالیٰ کا وہ گروہ ہی غالب آنے والا ہے۔''O

(سورۃ الاعراف ۷)---۱۵۶۔''اور ہمارے لئے اس دنیا میں اور آخرت میں بھلائی لکھ دے۔ ہم تیری طرف رخ کرتے ہیں۔ اس نے کہا اپنا عذاب میں جسے چاہوں گا پہنچاؤں گا اور میری رحمت سب چیزوں پر پھیلی ہوئی ہے۔ ہاں! اسے میں ان لوگوں کے لئے لازم کر دوں گا جو مجھ سے ڈرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں۔''O ---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: رحمت]

(سورۃ الانفال ۸)---۶۰۔''اور تم سے جتنا ہو سکے ان کے (مقابلے کے) لئے قوت اور گھوڑوں کی چھاؤنیاں تیار کرو جن سے اللہ تعالیٰ کے دشمن اور اپنے دشمن اور ان کے علاوہ دوسروں پر ہیبت طاری کرو۔ تم انہیں نہیں جانتے اللہ تعالیٰ انہیں جانتا ہے اور جو کچھ بھی تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو گے وہ تمہیں پورا دیا جائے گا اور تم پر ظلم نہ ہوگا۔''O ---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴۱، مضمون: سامانِ حرب]

(سورۃ التوبہ ۹)---۵۔''ہاں! جب حرمت کے مہینے گزر جائیں تو مشرکوں کو قتل کرو جہاں بھی انہیں پاؤ اور انہیں پکڑ لو اور انہیں گھیر لو اور ہر گھات کی جگہ ان کے لئے بیٹھو۔ پھر اگر وہ توبہ کر لیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں تو ان کی راہ چھوڑ دو کہ اللہ تعالیٰ بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔''O ---۱۱۔''اب اگر وہ توبہ کر لیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں تو تمہارے دینی بھائی ہیں اور ہم علم والے لوگوں کے لئے آیتیں کھول کھول کر بیان کر رہے ہیں۔''O ---۱۸۔''اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو صرف وہی آباد کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہے، نماز قائم کرتا ہے اور زکوٰۃ ادا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا۔ ہاں! ممکن ہے ایسے لوگ راہ پانے والوں میں ہو جائیں۔''O ---۵۴۔''اور کوئی چیز ان کے خرچوں کو قبول ہونے سے نہیں روکتی سوائے اس کے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا انکار کیا اور وہ نماز کو نہیں آتے مگر سستی سے اور خرچ نہیں کرتے مگر ناخوشی سے۔''O ---۵۸۔''اور ان میں وہ بھی ہیں جو صدقات کے بارے میں تجھ پر طعن کرتے ہیں لیکن اگر انہیں اس میں سے دے دیا جائے تو خوش ہو جاتے ہیں اور نہ دیا جائے تو ناراض ہو جاتے ہیں۔''O ---۶۰۔''صدقات (زکوٰۃ) تو صرف (۱) فقیروں (وہ شخص جو اپنی معیشت کے لئے دوسروں کا محتاج ہو) (۲) مسکینوں (جو عام حاجت مندوں کی بہ نسبت زیادہ خستہ حال ہوں) (۳) ان پر کام کرنے والوں (جو صدقات کے کام پر مامور ہوں) (۴) وہ جن کے دل جوڑنے ہوں (تالیف قلب یعنی دل موہنا مقصد یہ ہے کہ جو لوگ اسلام کی مخالفت میں سرگرم ہوں اور مال دے کر ان کے جوش عداوت کو ٹھنڈا کیا جاسکتا ہو یا جو لوگ کفار کے کیمپ میں ایسے ہوں کہ اگر مال دے کر انہیں توڑیں کہ مسلمانوں کے مددگار بن جائیں یا جو لوگ نئے نئے اسلام میں داخل ہوئے ہوں اور ان کی کمزوریوں سے اندیشہ ہو کہ اگر مال سے ان کی مدد نہ کی گئی تو پھر کفر کی طرف نہ پلٹ جائیں) (۵) گردن بندھوں (غلام آزاد کرانا) (۶) تباہ حالوں (قرضداروں) (۷) راہ خدا کے قیام (وہ تمام نیکی کے کام جن میں اللہ تعالیٰ کی رضا ہو اکثریت کی رائے ہے میں فی سبیل اللہ سے مراد جہاد ہے جس سے کفر و فساد کو دور کر کے اسلامی نظام قائم کرنے کے لئے ہو اس جدوجہد میں جو لوگ کام کر رہے ہوں ان کے لئے سفر خرچ، آلات و اسلحہ کی فراہمی کے لئے زکوٰۃ سے مدد دی جا سکتی ہے خواہ وہ کھاتے پیتے لوگ ہوں اور اپنی مدد کے لئے ان کو مدد کی ضرورت نہ ہو) اور (۸) راہ گیروں (مسافر خواہ اپنے گھر میں غنی ہو لیکن حالت سفر میں اگر وہ مدد کا محتاج ہو تو اس کی مدد زکوٰۃ سے کی جا سکتی ہے) یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک مقررہ فرض ہے اور اللہ تعالیٰ علم والا، حکمت والا ہے۔''O ---۷۱۔''اور مومن مرد اور

Marfat.com

مومن عورتیں ایک دوسرے کے رفیق ہیں-وہ پسندیدہ باتوں کی تلقین کرتے ہیں، ناپسندیدہ باتوں سے منع کرتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی اطاعت کرتے ہیں ان ہی لوگوں پر اللہ تعالیٰ رحم کرے گا-اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے۔'' O---۷۵۔'' اور ان میں وہ بھی ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ سے وعدہ کیا تھا کہ اگر اس نے اپنے فضل میں سے ہمیں دیا تو ہم ضرور صدقہ دیں گے اور ضرور صالح لوگوں میں ہو جائیں گے۔'' O---۷۶۔ ''پھر جب اس نے انہیں اپنے فضل میں سے دے دیا تو وہ لگے اس میں کنجوسی کرنے اور کنارہ کرتے ہوئے منہ موڑ گئے۔'' O---[ان آیات کی پوری تفسیر باب نمبر ۱۴، مضمون: نفاق، بدعہدی میں ہے کس طرح اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کو اپنے فضل سے نوازا اور وہ زکوٰۃ کو جزیہ کہنے لگا]

(سورۃ ابراھیم ۱۴)---۳۱۔ ''میرے ایماندار بندوں سے کہہ دیجئے کہ نمازوں کو قائم رکھیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے اس میں سے کچھ نہ کچھ پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتے رہیں اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے جس میں نہ خرید وفروخت ہوگی نہ دوستی اور محبت۔'' O (تفسیر کیلئے باب ھذا، مضمون: نماز)

(سورۃ مریم ۱۹)---۳۱۔ ''اور اس نے مجھے بابرکت کیا ہے جہاں بھی میں ہوں، اور اس نے مجھے نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا ہے جب تک بھی میں زندہ ہوں۔'' O---۳۲۔ ''اور اس نے مجھے اپنی والدہ کا خدمت گزار بنایا ہے اور مجھے سرکش اور بدبخت نہیں کیا۔'' O (یہ حضرت عیسیٰ نے کہا)---۵۴۔ ''اس کتاب میں اسماعیل (علیہ السلام) کا واقعہ بھی بیان کر، وہ بڑا ہی وعدے کا سچا تھا اور تھا بھی رسول اور نبی۔'' O---۵۵۔ ''وہ اپنے گھر والوں کو برابر نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتا تھا، اور تھا بھی اپنے پروردگار کی بارگاہ میں پسندیدہ اور مقبول۔'' O

(سورۃ الانبیاء ۲۱)---۷۱۔ ''اور ہم ابراہیم اور لوط کو بچا کر اس زمین کی طرف لے چلے جس میں ہم نے تمام جہان والوں کے لیے برکت رکھی تھی۔'' O---۷۲۔ ''اور ہم نے اسحاق عطا فرمایا اور یعقوب اس پر مزید۔ اور ہر ایک کو ہم نے صالح بنایا۔'' O---۷۳۔ ''اور ہم نے انہیں پیشوا بنا دیا کہ ہمارے حکم سے لوگوں کی رہبری کریں اور ہم نے ان کی طرف نیک کاموں کے کرنے اور نمازوں کے قائم رکھنے اور زکوٰۃ دینے کی وحی (تلقین) کی، اور وہ سب کے سب ہمارے عبادت گزار بندے تھے۔'' O

(سورۃ الحج ۲۲)---۴۱۔ ''یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم زمین میں ان کے پاؤں جما دیں تو یہ پوری پابندی سے نمازیں قائم کریں اور زکوٰتیں دیں اور اچھے کاموں کا حکم کریں اور برے کاموں سے منع کریں۔ تمام کاموں کا انجام اللہ کے اختیار میں ہے۔'' O---۷۸۔ ''اور اللہ کی راہ میں ویسا ہی جہاد کرو جیسے جہاد کا حق ہے۔ اسی نے تمہیں برگزیدہ بنایا ہے اور تم پر دین کے بارے میں کوئی تنگی نہیں ڈالی، دین اپنے باپ ابراہیم (علیہ السلام) کا قائم رکھو، اسی اللہ نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے۔ اس قرآن سے پہلے اور اس میں بھی تاکہ پیغمبر تم پر گواہ ہو جائے اور تم تمام لوگوں کے گواہ بن جاؤ۔ پس تمہیں چاہیے کہ نمازیں قائم رکھو اور زکوٰۃ ادا کرتے رہو اور اللہ کو مضبوط تھام لو، وہی تمہارا ولی اور مالک ہے۔ پس کیا ہی اچھا مالک ہے اور کتنا ہی بہتر مددگار ہے۔'' O

(سورۃ المومنون ۲۳)---۴۔ ''جو زکوٰۃ ادا کرنے والے ہیں۔ [اس سے مراد بعض کے نزدیک زکوٰۃ مفروضہ ہے۔'' O---[جس کی تفصیلات یعنی اس کا نصاب اور زکوٰۃ کی شرح کو مدینہ میں بتلائی گئی تاہم اس کا حکم مکے میں ہی دے دیا گیا تھا اور بعض کے نزدیک ایسے افعال کا اختیار کرنا ہے، جس سے نفس کا تزکیہ اور اخلاق و کردار کی تطہیر ہو۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]؛ [زکوٰۃ دینے اور زکوٰۃ کے طریقے پر عامل ہونے میں معنی کے اعتبار سے بڑا فرق ہے اسے نظر انداز کر کے دونوں کو ہم معنی سمجھ لینا صحیح نہیں ہے۔ عربی زبان میں زکوٰۃ کا مفہوم دو معنوں سے مرکب ہے۔ ایک ''پاکیزگی''۔ دوسرے ''نشوونما''۔ کسی چیز کی ترقی میں جو چیزیں مانع ہوں ان کو دور کرنا، اور اس کے اصل جوہر کو پروان چڑھانا، یہ دو تصورات مل کر زکوٰۃ کا پورا تصور بناتے ہیں۔ پھر یہ لفظ جب اسلامی اصطلاح بنتا ہے تو اس کا اطلاق دو معنوں پر ہوتا ہے۔ ایک وہ مال جو مقصد تزکیہ کے لیے نکالا جائے۔ دوسرے بجائے خود تزکیہ کا فعل۔ اگر یوتون الزکوٰۃ کہیں تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ وہ تزکیہ کی غرض سے اپنے مال کا ایک حصہ دیتے یا ادا کرتے ہیں۔ اس طرح بات صرف مال دینے تک محدود ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر للزکوٰۃ فاعلون کہا جائے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ وہ تزکیہ کا فعل کرتے ہیں اور اس صورت میں بات صرف مالی زکوٰۃ ادا کرنے تک محدود نہ رہے گی بلکہ تزکیہ نفس، تزکیہ اخلاق، تزکیہ زندگی، تزکیہ مال، غرض ہر پہلو کے تزکیے تک وسیع ہو جائے گی۔ اور مزید براں، اس کا مطلب صرف اپنی ہی زندگی کے تزکیے تک محدود نہ رہے گا بلکہ اپنے گرد و پیش کی زندگی کے تزکیے تک بھی پھیل جائے گا۔ لہٰذا دوسرے الفاظ میں اس آیت کا ترجمہ یوں ہوگا کہ ''وہ تزکیے کا کام کرنے والے ہیں'' یعنی اپنے آپ کو بھی پاک کرتے ہیں اور دوسروں کو پاک کرنے کی خدمت بھی انجام دیتے ہیں، اپنے اندر بھی جوہر انسانیت کو نشوونما دیتے ہیں اور باہر کی زندگی میں بھی اس کی ترقی کے لیے کوشاں رہتے ہیں۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(سورۃ النور ۲۴)---۳۷۔ ''ایسے لوگ جنہیں تجارت اور خرید وفروخت اللہ کے ذکر سے اور نماز کے قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے سے غافل نہیں کرتی اس دن سے ڈرتے ہیں جس دن بہت سے دل اور بہت سی آنکھیں الٹ پلٹ ہو جائیں گی۔'' O---۳۸۔ ''اس ارادے سے کہ اللہ انہیں ان کے اعمال کا بہترین بدلہ دے بلکہ اپنے فضل سے اور کچھ زیادتی عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ جسے چاہے بے شمار روزیاں دیتا ہے۔'' O---۵۶۔ ''نماز کی پابندی کرو، زکوٰۃ ادا

Marfat.com

کرو اور اللہ تعالیٰ کے رسول کی فرمانبرداری میں لگے رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔" O

(سورۃ النمل ۲۷)---۳۔ "جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔" O

(سورۃ الروم ۳۰)---۳۹۔ "تم جو سود پر دیتے ہو کہ لوگوں کے مال میں بڑھتا رہے وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں نہیں بڑھتا۔ اور جو کچھ صدقہ زکوٰۃ تم اللہ تعالیٰ کا منہ دیکھنے (اور خوشنودی کے لیے) دو تو ایسے لوگ ہی ہیں اپنا دوچند کرنے والے ہیں۔" O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۸، مضمون: صدقہ خیرات]

(سورۃ لقمان ۳۱)---۴۔ "جو لوگ نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور آخرت پر (کامل) یقین رکھتے ہیں۔" O

(سورۃ الاحزاب ۳۳)---۳۳۔ "اور اپنے گھروں میں قرار سے رہو اور قدیم جاہلیت کے زمانے کی طرح اپنے بناؤ کا اظہار نہ کرو اور نماز ادا کرتی رہو اور زکوٰۃ دیتی رہو اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت گزاری کرو۔ اللہ تعالیٰ یہی چاہتا ہے کہ اے نبی کی گھر والیو! تم سے وہ (ہر قسم کی) گندگی کو دور کر دے اور تمہیں خوب پاک کر دے۔" O---۳۵۔ "بیشک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں مومن مرد اور مومن عورتیں فرماں برداری کرنے والے مرد اور فرمانبردار عورتیں راست باز مرد اور راست باز عورتیں صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں، خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں، روزے رکھنے والے مرد اور روزے رکھنے والی عورتیں اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والیاں بکثرت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے اور ذکر کرنے والیاں ان (سب کے) لیے اللہ تعالیٰ نے (وسیع) مغفرت اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔" O---[اس سے مراد صرف فرض زکوٰۃ ادا کرنا ہی نہیں ہے، بلکہ عام خیرات بھی اس میں شامل ہے۔ مراد یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں کھلے دل سے اپنے مال صرف کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے بندوں کی مدد کرنے میں اپنی حدِ استطاعت تک وہ کوئی دریغ نہیں کرتے۔ کوئی یتیم، کوئی بیمار، کوئی مصیبت زدہ، کوئی ضعیف و معذور، کوئی غریب و محتاج آدمی اُن کی بستیوں میں دستگیری سے محروم نہیں رہتا۔ اور اللہ تعالیٰ کے دین کو سربلند کرنے کے لیے ضرورت پیش آ جائے تو اس پر اپنے مال لٹا دینے میں وہ کبھی بخل سے کام نہیں لیتے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)] (مزید تفسیر کیلئے باب ا، مضمون: ذکر الٰہی ملاحظہ کریں)

(سورۃ فاطر ۳۵)---۲۹۔ "جو لوگ کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں اور نماز کی پابندی رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو عطا فرمایا ہے اس میں سے پوشیدہ اور علانیہ خرچ کرتے ہیں وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جو کبھی خسارہ میں نہ ہو گی۔" O---[یعنی رات دن، علانیہ اور پوشیدہ دونوں طریقوں سے حسب ضرورت خرچ کرتے ہیں، بعض کے نزدیک پوشیدہ سے نفلی صدقہ اور علانیہ سے صدقہ واجبہ (زکوٰۃ) مراد ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۳۰۔ "تا کہ ان کو ان کی اجرتیں پوری دے اور ان کو اپنے فضل سے اور زیادہ دے بیشک وہ بڑا بخشنے والا قدردان ہے۔" O

(سورۃ حم السجدۃ ۴۱)---۶۔ "آپ فرمائیے میں انسان ہی ہوں (بظاہر) تمہاری مانند۔ (البتہ) وحی کی جاتی ہے میری طرف کہ تمہارا معبود خدا وند یکتا ہی ہے پس متوجہ ہو جاؤ اس کی طرف اور مغفرت طلب کرو اس سے۔ اور ہلاکت ہے مشرکوں کے لیے۔" O---۷۔ "جو زکوٰۃ نہیں دیتے اور آخرت کے بھی منکر ہی رہتے ہیں۔" O---[ان کی ہلاکت کی وجہ یہ ہے کہ انکے دلوں میں بخل نے ڈیرہ جما لیا ہے۔ کسی غریب پر انہیں رحم ہی نہیں آتا۔ کسی یتیم یا بیوہ کیلئے وہ اپنی دولت سے کچھ خرچ کرنے کے لیے تیار ہی نہیں۔ ایسے سنگدل اور بے رحم انسانوں پر پھٹکار نہ ہو گی تو کیا رحمت کے پھول برسیں گے۔ وہ تباہ و برباد نہ ہوں گے تو کیا پھلیں پھولیں گے، ہرگز نہیں۔ ان کی اس بے حسی اور سنگدلی کی وجہ یہ ہے کہ وہ آخرت کے منکر ہیں۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

(سورۃ محمد ۴۷)---۳۶۔ "واقعی زندگانی دنیا تو صرف کھیل کود ہے اور اگر تم ایمان لے آؤ گے اور تقویٰ اختیار کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں تمہارے اجر دے گا اور وہ تم سے تمہارے مال نہیں مانگتا۔" O---۳۷۔ "اگر وہ تم سے تمہارا مال مانگے اور زور دے کر مانگے تو تم اس سے بخیلی کرنے لگو گے اور وہ تمہارے کینے ظاہر کر دے گا۔" O---۳۸۔ "خبردار! تم وہ لوگ ہو کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کے لیے بلائے جاتے ہو تو تم میں سے بعض بخیلی کرنے لگتے ہیں اور جو بخل کرتا ہے وہ تو دراصل اپنی جان سے بخیلی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ غنی ہے اور تم فقیر (اور محتاج) ہو اور اگر تم روگردان ہو جاؤ تو وہ تمہارے بدلے تمہارے سوا اور لوگوں کو لائے گا جو پھر تم جیسے نہ ہوں گے۔" O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۶، مضمون: مال و اولاد]

(سورۃ المجادلۃ ۵۸)---۱۳۔ "کیا تم اپنی سرگوشی سے پہلے صدقہ نکالنے سے ڈر گئے؟ پس جب تم نے یہ نہ کیا اور اللہ تعالیٰ نے بھی تمہیں معاف فرما دیا تو اب (بخوبی) نمازوں کو قائم رکھو زکوٰۃ دیتے رہا کرو اور اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی تابعداری کرتے رہو۔ تم جو کچھ کرتے ہو اس (سب) سے اللہ تعالیٰ (خوب) خبردار ہے۔" O

(سورۃ المعارج ۷۰)---۲۴۔ "اور جن کے مالوں میں مقررہ حصہ ہے۔" O---۲۵۔ "مانگنے والوں کا بھی اور سوال سے بچنے والوں کا بھی۔" O---[محروم میں وہ شخص بھی داخل ہے جو رزق سے ہی محروم ہے، وہ بھی جو کسی آفت سماوی و ارضی کی زد میں آ کر اپنی پونجی سے محروم ہو گیا اور وہ بھی جو ضرورت مند ہونے کے باوجود اپنی صفت تعفف کی وجہ سے لوگوں کی عطا اور صدقات سے محروم رہتا ہے۔ (از تفسیر م شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

Marfat.com

(سورۃ المزمل ۷۳)---۲۰ ''آپ کا رب بخوبی جانتا ہے کہ آپ اور آپ کے ساتھ کے لوگوں کی ایک جماعت قریب دو تہائی رات کے اور آدھی رات کے اور ایک تہائی رات کے تہجد پڑھتی ہے اور رات دن کا پورا اندازہ اللہ تعالیٰ کو ہی ہے وہ (خوب) جانتا ہے کہ تم اسے ہرگز نہ نبھا سکو گے پس اس نے تم پر مہربانی کی لہٰذا جتنا قرآن پڑھنا تمہارے لیے آسان ہو اتنا ہی پڑھو وہ جانتا ہے کہ تم میں بعض بیمار بھی ہوں گے بعض دوسرے زمین میں چل پھر کر اللہ تعالیٰ کا فضل (یعنی روزی بھی) تلاش کریں گے اور کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد بھی کریں گے سو تم بہ آسانی جتنا قرآن پڑھ سکو پڑھو اور نماز کی پابندی رکھو اور زکوٰۃ دیتے رہا کرو اور اللہ تعالیٰ کو اچھا قرض دو۔ اور جو نیکی تم اپنے لیے آگے بھیجو گے اسے اللہ تعالیٰ کے ہاں بہتر سے بہتر اور ثواب میں بہت زیادہ پاؤ گے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے رہو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔''O

(سورۃ البینۃ ۹۸)---۵ ''حالانکہ نہیں حکم دیا گیا تھا انہیں مگر یہ کہ عبادت کریں اللہ تعالیٰ کی دین کو اس کے لیے خالص کرتے ہوئے۔ بالکل یکسو ہو کر اور قائم کرتے (ہیں نماز، اور ادا کرتے رہیں زکوٰۃ اور یہی نہایت سچا دین ہے۔''O

غور وفکر: زکوٰۃ بھی نماز کی طرح بہت بڑا مالی فریضہ ہے۔ یہ صرف صاحب نصاف کیلئے لازمی ہے۔ اس کے تارک کیلئے بہت بڑی سزاؤں کا وعدہ ہے۔ نماز اور زکوٰۃ کی پابندی کیلئے بہت احکام ہیں جو کہ قرآن حدیث سے ثابت ہیں اس کا مضمون غور سے پڑھیں۔ اگر ہمارے دولت مند (جو کہ پاکستان کی بدولت ہی دولت مند ہوئے ہیں) دیانتداری سے زکوٰۃ ادا کریں تو ہماری ساٹھ فیصد غربت دور ہو جائے گی۔ گورنمنٹ اگر دیانتداری سے اپنے فرائض انجام دے تو بقایا غربت بھی دور ہو جائے اور ملک میں خوشحالی کا دور دورہ ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کی برکات نازل ہوں۔ یہ صاحبان اقتدار کا کام ہے کہ وہ اس طرف توجہ دیں مگر انہیں کرسیوں کے کھیل سے فرصت ہی نہیں۔ ملک میں غربت افلاس اور بے انصافیوں کی وجہ سے جو کشت وخون ہو رہے ہیں، ہوتے رہیں ان کی بلا سے انہیں اس سے کیا واسطہ نہ موت یاد ہے نہ آخرت کا ڈر۔ دنیا ہے تو ان کے پاس سب کچھ آخرت کس نے دیکھی ہے جو یہ اپنے کھیل تماشے بند کر دیں۔

صوم (روزہ)

(سورۃ البقرۃ ۲)---۱۸۳ ''اے ایمان والو! فرض کیے گئے ہیں تم پر روزے جیسے فرض کیے گئے تھے ان لوگوں پر جو تم سے پہلے تھے تا کہ تم پرہیزگار بنو۔''O---۱۸۴ ''چند دن ہیں گنتی کے پھر اگر کوئی ہو تم میں سے بیمار یا سفر میں تو تعداد پوری کرے دوسرے دنوں میں اور ان لوگوں پر جو طاقت رکھتے ہوں روزے کی (پھر نہ رکھیں تو) فدیہ ہے کھانا کھلانا ایک مسکین کو پھر جو شخص کرے گا اپنی خوشی سے کوئی نیکی تو یہ بہتر ہے اسی کے لئے اور یہ کہ روزہ رکھو تم بہتر ہے تمہارے لئے اگر تم سمجھو۔''O---۱۸۵ ''رمضان کا مہینہ وہ (مہینہ) ہے نازل کیا گیا جس میں قرآن (جو) ہدایت ہے انسانوں کے لئے اور (اس میں) روشن نشانیاں ہیں ہدایت کی اور (حق کو باطل) سے جدا کرنے کی۔ سو جو کوئی پائے تم میں سے اس مہینے کو تو لازم ہے اس پر کہ روزے رکھے اس میں اور جو شخص ہو بیمار یا سفر میں تو تعداد پوری کرے دوسرے دنوں میں (یہ حکم اس لئے دیا گیا ہے کہ) چاہتا ہے اللہ تعالیٰ تمہارے لئے آسانی اور نہیں چاہتا تمہارے لئے دشواری اور اس لئے کہ پورا کرلو تم گنتی کو اور اس کے لئے کہ کبریائی بیان کرو تم اللہ تعالیٰ کی اس ہدایت پر جو عطا کی اس نے تم کو اور اس لئے بھی کہ شکر گزار بنو تم۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۵، مضمون: قرآن حکیم]---۱۸۷ ''حلال کیا گیا تمہارے لئے روزے کی رات میں بے حجاب ہونا اپنی بیویوں کے ساتھ وہ لباس ہیں تمہارے لئے اور تم لباس ہو ان کے لئے جانتا ہے اللہ کہ بیشک خیانت کرتے تھے تم اپنے آپ سے سو عنایت فرمائی اس نے تم پر اور درگزر کیا تم سے۔ لہٰذا اب مباشرت کرو ان سے اور طلب کرو اس کو جو مقدر کر رکھا ہے اللہ نے تمہارے لئے اور کھاؤ اور پیو حتیٰ کہ نمایاں نظر آ جائے تم کو (صبح کی) سفید دھاری (رات کی) سیاہ دھاری سے فجر کو پھر پورا کرو تم روزے کو رات تک اور مت مباشرت کرو ان سے جب کہ تم معتکف ہو مساجد میں یہ حدیں ہیں (مقرر کردہ) اللہ کی پس نہ نزدیک جانا تم ان کے۔ اس طرح کھول کھول بیان کرتا ہے اللہ اپنے احکام کو لوگوں کے لئے تا کہ وہ (غلط رویے سے) بچیں۔''O---۱۹۶ ''اور پورا کرو حج اور عمرہ اللہ تعالیٰ کے لئے۔ پھر اگر کوئی رکاوٹ پیش آ جائے تو جو میسر آ جائے تو کوئی قربانی کا جانور (پیش کرو اللہ تعالیٰ کے حضور) اور نہ مونڈو اپنے سر جب تک کہ نہ پہنچ جائے قربانی اپنی جگہ پر۔ پھر جو شخص ہو تم میں سے بیمار یا ہو اسے کوئی تکلیف تو وہ بطور فدیہ روزے رکھے یا صدقہ دے یا قربانی کرے پھر جب تمہیں اطمینان نصیب ہو تو جو شخص فائدہ اٹھائے عمرہ کرنے کا حج کے ساتھ تو (وہ ذبح کرے) جو میسر آئے قربانی کا جانور۔ پھر اگر کوئی نہ پائے (قربانی کا جانور) تو روزے رکھے تین دن کے حج (کے دنوں) میں اور سات روزے جب (گھر) لوٹو یہ ہوئے پورے دس۔ یہ (عمرہ کی اجازت) ان کے لئے ہے نہ ہو جس کا گھر بار مسجد حرام کے قریب اور ڈرتے رہو اللہ تعالیٰ سے اور خوب جان لو کہ بیشک اللہ تعالیٰ بہت سخت ہے عذاب دینے میں۔''O---[تفسیر کے لیے باب ۱۰، مضمون: حج وعمرہ]

Marfat.com

(سورۃ النساء ۴)---۹۲۔ ''اور نہیں ہے کسی مومن کے لئے (روا) کہ قتل کرے کسی مومن کو مگر غلطی سے اور جس نے قتل کیا کسی مومن کو غلطی سے تو آزاد کرے ایک غلام مومن اور خون بہا ادا کیا جائے مقتول کے وارثوں کو۔ مگر یہ کہ معاف کردیں وہ بطور صدقہ۔ پھر اگر ہو مقتول ایسی قوم سے جو دشمن ہو تمہاری اور ہو مقتول مومن تو آزاد کرنا ہوگا ایک مومن غلام اور اگر ہو مقتول ایسی قوم میں سے کہ تمہارے اور ان کے درمیان معاہدہ ہو تو خون بہا ادا کیا جائے ان کے وارثوں کو اور آزاد کیا جائے ایک مومن غلام پھر جس کو میسر نہ ہو (غلام) تو روزے رکھے دو مہینے کے لگاتار توبہ کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے اور ہے اللہ تعالیٰ ہر بات جاننے والا، بڑی حکمت والا۔''O

(سورۃ المائدۃ ۵)---۸۹۔ ''اللہ تعالیٰ تمہاری بے معنی قسموں پر نہیں پکڑے گا مگر ان قسموں پر تمہیں پکڑے گا جو تم نے پختہ طور پر کھائی ہوں اور ان کا کفارہ دس مسکینوں کو درمیانے درجے کا کھانا کھلانا ہے جو تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو یا انہیں کپڑے دینا ہے یا ایک غلام آزاد کرنا ہے اور جو یہ نہ پائے وہ تین دن کے روزے رکھے۔ یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب تم نے حلف لیا ہو اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو یوں اللہ تعالیٰ تم پر اپنی آیتیں واضح کرتا ہے تاکہ تم شکر گزار بنو۔''O---۹۵۔ ''اے ایمان والو! احرام کی حالت میں شکار نہ مارو اور تم میں سے جس نے جان بوجھ کر اسے مارا تو اس کا بدلہ ویسا ہی ہے جیسا چارپایہ اس نے مارا۔ جس کا فیصلہ تم میں سے دو انصاف والے کریں اور جو قربانی کے لئے کعبہ کو پہنچے یا وہ بطور کفارہ مسکینوں کو کھانا دے یا اس کے برابر روزے رکھے تاکہ وہ اپنے کام کی سزا چکھے۔ جو پہلے ہو چکا ہے اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا ہے مگر جس نے پھر کیا تو اللہ تعالیٰ اس سے بدلہ لے گا اور اللہ تعالیٰ غالب اور بدلہ لینے والا ہے۔''O

(سورۃ التوبہ ۹)---۱۱۲۔ ''وہ توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، حمد کرنے والے، سفر کرنے والے (روزہ دار) رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، پسندیدہ باتوں کی تلقین کرنے والے، ناپسندیدہ باتوں سے منع کرنے والے اور اللہ تعالیٰ کی حدوں کی حفاظت کرنے والے ہیں اور تو ان مومنوں کو خوشخبری دے۔''O

حج و عمرہ

(سورۃ البقرۃ ۲)---۱۲۵۔ ''اور جب بنایا ہم نے بیت اللہ کو مرکز لوگوں کے لیے اور امن کی جگہ اور (حکم دیا کہ) بناؤ مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ۔ اور تاکید کی ہم نے ابراہیمؑ و اسماعیلؑ کو یہ کہ پاک رکھنا تم دونوں میرے اس گھر کو طواف کرنے والوں، اعتکاف کرنے والوں اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لیے۔''O---۱۵۸۔ ''بیشک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں سو جو شخص حج کرے بیت اللہ کا یا عمرہ کرے تو نہیں ہے کچھ گناہ اس پر کہ سعی کرے ان دونوں کے درمیان اور جو شخص خوشدلی سے کرتا ہے کوئی نیک کام تو بیشک اللہ تعالیٰ ہے قدر دان، سب کچھ جاننے والا۔''O---۱۸۹۔ ''پوچھتے ہیں تم سے نئے چاند کے بارے میں۔ کہو یہ، تاریخیں مقرر کرنے کا ذریعہ ہیں لوگوں کے لئے اور حج (کے اوقات) کا بھی اور نہیں ہے نیکی یہ کہ آؤ تم گھروں میں ان کے پچھواڑے سے بلکہ نیکوکار وہ ہے جو ڈرے اللہ تعالیٰ سے اور آؤ تم گھروں میں ان کے دروازوں سے اور ڈرتے رہو اللہ سے تاکہ تم فلاح پاؤ۔''O---۱۹۶۔ ''اور پورا کرو حج اور عمرہ اللہ تعالیٰ کے لئے۔ پھر اگر کوئی رکاوٹ پیش آجائے تو جو میسر آجائے کوئی قربانی کا جانور (پیش کرو اللہ کے حضور) اور نہ مونڈو اپنے سر جب تک نہ پہنچ جائے قربانی اپنی جگہ پر پھر جو شخص ہو تم میں سے بیمار یا ہو اسے کوئی تکلیف سر میں تو وہ بطور جزیہ روزے رکھے یا صدقہ دے یا قربانی کرے۔ پھر جب تمہیں اطمینان نصیب ہو تو جو شخص فائدہ اٹھائے عمرہ کرنے کا حج کے ساتھ تو (وہ ذبح کرے) جو میسر آئے قربانی کا جانور پھر اگر کوئی نہ پائے (قربانی کا جانور) تو روزے رکھے تین دن کے حج کے دنوں میں اور سات روزے رکھے جب گھر لوٹے یہ ہوئے پورے دس۔ یہ عمرہ کی اجازت اس شخص کے لئے ہے جو نہ ہو جس کا گھر بار مسجد حرام کے قریب اور ڈرتے رہو اللہ سے اور خوب جان لو کہ بیشک اللہ بہت سخت ہے عذاب دینے میں۔ (حج کی تین قسمیں ہیں: ا۔ افراد- صرف حج کی نیت سے احرام باندھنا۔ ۲۔ قران، حج اور عمرہ دونوں کی ایک ساتھ نیت کرکے احرام باندھنا۔ ان دونوں صورتوں میں تمام مناسک حج کی ادائیگی سے پہلے احرام کھولنا جائز نہیں ہے۔ ۳۔ حج تمتع، اس میں بھی حج و عمرہ دونوں کی نیت ہوتی ہے، لیکن پہلے صرف عمرہ کی نیت سے احرام باندھا جاتا ہے اور عمرہ کرکے پھر احرام کھول دیا جاتا ہے اور پھر ۸ ذوالحجہ کو حج کے لئے مکہ سے ہی دوبارہ احرام باندھا جاتا ہے۔ تمتع کے معنی فائدہ اٹھانے کے ہیں۔ گویا درمیان میں احرام کھول کر فائدہ اٹھالیا جاتا ہے۔ حج قران اور حج تمتع دونوں میں ایک ہدی یعنی ایک بکری یا پھر حسب طاقت ۱۰ ذوالحجہ کو ایک جانور کی قربانی دے، اگر قربانی کی طاقت نہ ہو تو تین روزے ایام حج میں اور سات روزے گھر جا کر رکھے۔ ایام حج، جن میں روزے رکھنے ہیں، ۹ ذی الحجہ (یوم عرفات) سے پہلے، یا پھر ایام تشریق ہیں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۹۷۔ ''حج کے مہینے جانے پہچانے ہیں۔ لہٰذا جس نے ارادہ کرلیا ان مہینوں میں حج کا تو (جائز) نہیں

Marfat.com

بے حجاب ہونا عورت سے اور نہ فسق و فجور اور نہ لڑائی جھگڑا حج کے دوران میں اور جو بھی کرتے ہو تم کوئی نیک کام جانتا ہے اسے اللہ اور زادِ راہ لے کر چلو کہ بیشک بہترین زادِ راہ تقویٰ ہے اور مجھ سے ڈرتے رہو اے عقل والو۔'' O---۱۹۸۔ ''نہیں ہے تم پر کوئی گناہ اس میں کہ تلاش کرو تم (حج کے دوران) رزق حلال اپنے رب کے ہاں سے پھر جب (واپس) چلو تم عرفات سے تو ذکر کرو اللہ تعالیٰ کا مشعر حرام (مزدلفہ) میں ٹھہر کر اور ذکر کرو اللہ کا اسی طریقے سے جس کی ہدایت کی ہے اللہ نے تم کو اور اگرچہ تھے تم اس سے پہلے گمراہوں میں سے۔'' O---۱۹۹۔ ''علاوہ ازیں (اے قریش) تم بھی (واپس) چلو جہاں سے روانہ ہوئے ہیں سب لوگ اور معافی مانگو اللہ تعالیٰ سے۔ بیشک اللہ معاف فرمانے والا ہر حالت میں رحم کرنے والا ہے۔'' O---۲۰۰۔ ''پھر جب ادا کر چکو تم مناسک اپنے حج کے تو ذکر کرو اللہ تعالیٰ کا جیسے ذکر کیا کرتے تھے تم اپنے آباؤ اجداد کا بلکہ اس سے بڑھ کر سو کچھ لوگ تو ایسے ہیں جو کہتے ہیں اے ہمارے رب! دے دے ہمیں دنیا ہی میں (سب کچھ) اور نہیں ایسے شخص کے لئے آخرت میں کوئی حصہ۔'' O---۲۰۳۔ ''اور یاد کرو اللہ تعالیٰ کو گنتی کے چند دنوں میں پھر جو جلدی چلا گیا دو ہی دنوں میں تو نہیں ہے کوئی گناہ اس پر بھی (یہ رعایت) اس کے لئے ہے جس نے تقویٰ اختیار کیا اور ڈرتے رہو اللہ تعالیٰ سے اور خوب جان لو کہ بیشک تم اس کے حضور اکٹھے کیے جاؤ گے۔'' O---[رمی جمار (جمرات کو کنکریاں مارنا) ۳ دن افضل ہیں، لیکن اگر کوئی دو دن (۱۱، ۱۲ ذوالحجہ) کو کنکریاں مار کر منیٰ سے واپس آ جائے تو اس کی بھی اجازت ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ آل عمران ۳)---۹۶۔ ''بیشک پہلا گھر جو بنایا گیا (عبادت گاہ) لوگوں کے لئے یقیناً وہی ہے جو مکہ میں ہے۔ برکت والا اور مرکز ہدایت تمام جہان والوں کے لئے۔'' O---۹۷۔ ''اس میں ایسی نشانیاں ہیں جو (اپنی صداقت کی) خود گواہ ہیں۔ مقام ابراہیمؑ ہے اور (یہ بات کہ) جو داخل ہوا اس میں مل گیا اسے امن اور اللہ تعالیٰ کا حق ہے لوگوں پر کہ حج کرے اس کے گھر کا ہر وہ شخص جو استطاعت رکھتا ہو اس تک پہنچنے کی اور اگر کوئی انکار کرے تو بیشک اللہ بے نیاز ہے سب جہان والوں سے۔'' O---[''راہ پا سکتے ہوں'' کا مطلب زادِ راہ کی استطاعت اور فراہمی ہے۔ یعنی اتنا خرچ کہ سفر کے اخراجات پورے ہو جائیں۔ علاوہ ازیں استطاعت کے مفہوم میں یہ بھی داخل ہے کہ راستہ پر امن ہو اور جان و مال محفوظ رہے، اسی طرح یہ بھی ضروری ہے کہ صحت و تندرستی کے لحاظ سے سفر کے قابل ہو۔ نیز عورت کے لیے محرم بھی ضروری ہے۔ یہ آیت ہر صاحب استطاعت کے لیے وجوب حج کی دلیل ہے اور احادیث سے اس امر کی وضاحت ہوتی ہے کہ یہ عمر میں صرف ایک مرتبہ فرض ہے۔ استطاعت کے باوجود حج نہ کرنے کو قرآن نے ''کفر'' سے تعبیر کیا ہے۔ جس سے حج کی فرضیت میں اور اس کی تاکید میں کوئی شبہ نہیں رہتا۔ احادیث و آثار میں بھی ایسے شخص کے لیے سخت وعید آئی ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ المائدۃ ۵)---۹۵۔ ''اے ایمان والو! احرام کی حالت میں شکار نہ مارو اور تم میں سے جس نے جان بوجھ کر اسے مارا تو اس کا بدلہ ویسا ہی ہے جیسا چار پایہ اس نے مارا جس کا فیصلہ تم میں سے دو انصاف والے کریں اور جو قربانی کے لئے کعبہ کو پہنچے یا وہ بطور کفارہ مسکینوں کو کھانا کھلائے یا اس کے برابر روزے رکھے تا کہ وہ اپنے کام کی سزا چکھے۔ جو پہلے ہو چکا ہے اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا ہے مگر جس نے پھر کیا تو اللہ تعالیٰ اس سے بدلہ لے گا اور اللہ تعالیٰ غالب اور بدلہ لینے والا ہے۔'' O---۹۶۔ ''تمہارے لئے سمندر کا شکار اور اس کا کھانا حلال کیا جاتا ہے کہ وہ تمہارے اور مسافروں کے فائدہ کے لئے ہے۔ لیکن خشکی کا شکار جب تک تم حالت احرام میں رہو تم پر حرام کیا جاتا ہے اور اس اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس کے پاس تمہیں جمع کیا جائے گا۔'' O---۹۷۔ ''اللہ تعالیٰ نے حرمت والے گھر کعبہ اور حرمت کے مہینے اور قربانی اور پٹوں والے جانوروں کو لوگوں کے قیام کا باعث بنایا ہے۔ یہ اس لئے تا کہ تم جان لو کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کو ہر بات کا علم ہوتا ہے۔'' O---۹۸۔ ''جان لو کہ اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا بھی ہے۔'' O

(سورۃ التوبہ ۹)---۳۔ ''اور حج اکبر کے دن اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے نوع انسان کی طرف اعلان عام ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ مشرکوں سے دستبردار ہوتے ہیں۔ اب اگر تم توبہ کر لو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اور اگر تم منہ موڑ لو گے تو جان لو کہ تم اللہ تعالیٰ کو ہرا نہیں سکتے اور کافروں کو دردناک عذاب کی خوشخبری دے۔'' O---[صحیحین (بخاری و مسلم) اور دیگر صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ یوم حج اکبر سے مراد یوم النحر (۱۰ ذوالحجہ) کا دن ہے۔ (ترمذی نمبر ۹۵۷، بخاری نمبر ۴۶۵۵، مسلم نمبر ۹۸۲) اسی دن منیٰ میں اعلان برأت سنایا گیا۔ ۱۰ ذوالحجہ کو حج اکبر کا دن اسی لیے کہا گیا کہ اس دن حج کے سب سے زیادہ اور اہم مناسک ادا کیے جاتے ہیں۔ اور عوام عمرے کو حج اصغر کہا کرتے تھے۔ اس لیے عمرے سے ممتاز کرنے کے لیے حج کو حج اکبر کہا گیا۔ عوام میں جو یہ مشہور ہے کہ جو حج جمعہ والے دن آئے، وہ حج اکبر ہے، یہ بے اصل بات ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الحج ۲۲)---۲۶۔ ''اور جبکہ ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) کو کعبہ کے مکان کی جگہ مقرر کر دی اس شرط پر کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا اور میرے گھر کو طواف قیام رکوع سجدہ کرنے والوں کے لیے پاک صاف رکھنا۔'' O---۲۷۔ ''اور لوگوں میں حج کی منادی کر دے لوگ تیرے پاس پاپیادہ بھی آئیں گے اور دبلے پتلے اونٹوں پر بھی دور دراز کی تمام راہوں سے آئیں گے۔'' O---[یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے کہ مکہ کے پہاڑ کی چوٹی سے بلند ہونے والی یہ

Marfat.com

نحیف سی صدا' دنیا کے کونے کونے تک پہنچ گئی' جس کا مشاہدہ حج اور عمرے میں ہر حاجی اور معتمر کرتا ہے۔ تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ]۔۔۔۲۸۔ ''اپنے فائدے حاصل کرنے کو آجائیں اور ان مقررہ دنوں میں اللہ کا نام یاد کریں ان چوپایوں پر جو پالتو ہیں۔ پس تم آپ بھی کھاؤ اور بھوکے فقیروں کو بھی کھلاؤ۔'' O ---۲۹۔ ''پھر وہ اپنا میل کچیل دور کریں اور اپنی نذریں پوری کریں اور اللہ کے قدیم گھر کا طواف کریں۔'' O ---[یعنی ۱۰ ذوالحجہ کو جمرۂ کبریٰ (یا عقبہ) کو کنکریاں مارنے کے بعد حاجی کو تحلل اول (یا اصغر) حاصل ہو جاتا ہے' جس کے بعد وہ احرام کھول دیتا ہے اور بیوی سے مباشرت کے سوا' دیگر وہ تمام کام اس کے لیے جائز ہو جاتے ہیں' جو حالت احرام میں ممنوع ہوتے ہیں۔ میل کچیل دور کرنے کا مطلب یہی ہے کہ پھر وہ بالوں' ناخنوں وغیرہ کو صاف کرلے' تیل' خوشبو استعمال کرلے اور سلے ہوئے کپڑے پہن لے وغیرہ۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)'[عتیق کے معنی قدیم کے ہیں' مراد خانہ کعبہ ہے کہ حلق یا تقصیر کے بعد طواف افاضہ کرلے' جسے طواف زیارت بھی کہتے ہیں' اور یہ حج کا رکن ہے جو وقوف عرفہ اور جمرۂ عقبہ (یا کبریٰ) کو کنکریاں مارنے کے بعد کیا جاتا ہے۔ جب کہ طواف قدوم بعض کے نزدیک واجب اور بعض کے نزدیک سنت ہے اور طواف وداع سنت مئوکدہ (یا واجب) ہے۔ جو اکثر اہل علم کے نزدیک عذر سے ساقط ہو جاتا ہے' جیسے حائضہ عورت سے بالاتفاق ساقط ہو جاتا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]۔۔۔۳۰۔ ''یہ ہے اور جو کوئی اللہ کی حرمتوں کی تعظیم کرے اس کے اپنے لیے اس کے رب کے پاس بہتری ہے۔ اور تمہارے لیے چوپائے جانور حلال کر دیئے گئے بجز ان کے جو تمہارے سامنے بیان کیے گئے ہیں پس تمہیں بتوں کی گندگی سے بچتے رہنا چاہیے اور جھوٹی بات سے بھی پرہیز کرنا چاہیے۔'' O

شکر

(سورۃ البقرۃ ۲) ---۱۵۲۔ ''پس یاد رکھوں گا میں تمہیں' یاد رکھو تم مجھے' اور شکر گزار بنو میرے اور نہ کرو ناشکری میری۔'' O ---۱۷۲۔ ''اے ایمان والو! کھاؤ پاکیزہ چیزیں جو عطا کی ہیں ہم نے تم کو اور شکر ادا کرو اللہ تعالیٰ کا اگر ہو تم واقعی اسی کی عبادت کرنے والے۔'' O

(سورۃ آل عمران ۳) ---۱۴۴۔ ''اور نہیں ہیں محمد ﷺ مگر ایک رسول' بے شک ہو گزرے ہیں اس سے پہلے بھی بہت سے رسول۔ تو کیا پھر اگر وہ وفات پا جائیں یا قتل کر دیئے جائیں تو پھر جاؤ گے تم الٹے پاؤں؟ اور جو پھرے گا الٹے پاؤں تو ہرگز نہیں نقصان پہنچائے گا وہ اللہ تعالیٰ کو ذرا بھی اور ضرور جزا دے گا اللہ اپنے شکر گزار بندوں کو۔'' O

(سورۃ النساء ۴) ---۱۴۷۔ ''کیا کرے گا اللہ تعالیٰ تمہیں عذاب دے کر اگر شکر گزار بنے رہو تم اور ایمان کی روش پر چلو اور ہے اللہ تعالیٰ قدر دان سب کے حال سے پوری طرح واقف۔'' O

(سورۃ المائدۃ ۵) ---۶۔ ''اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ تم پر تنگی ڈالے مگر چاہتا ہے کہ تمہیں پاک صاف کرے اور تم پر اپنی نعمت پوری کرے تاکہ تم شکر کرو۔'' O

(سورۃ الانعام ۶) ---۶۳۔ ''کہو کون تمہیں خشکی اور سمندر کے اندھیروں سے بچالاتا ہے جب تم اسے گڑگڑا کر اور چپکے چپکے پکارتے ہو۔ اگر اس نے ہمیں اس سے نجات دی تو ہم ضرور شکر گزار ہوں گے۔'' O ---۶۴۔ ''کہو اللہ تعالیٰ ہی تمہیں اس سے اور ہر بے چینی سے نجات دیتا ہے' پھر بھی تم شرک کرتے ہو۔'' O

(سورۃ الاعراف ۷) ---۱۰۔ ''اور ہم نے تمہیں زمین میں اقتدار بخشا ہے اور تمہارے لئے وہاں روزی رکھی ہے' مگر تم کم ہی شکر ادا کرتے ہو۔'' O ---۵۸۔ ''اور اچھی بستی سے اس کے رب کے حکم سے اس کا سبزہ نکلتا ہے' اور وہ جو ناقص ہوتی ہے اس سے صرف نکمی چیز نکلتی ہے۔ یوں ہم ان لوگوں کے لئے جو شکر کرتے ہیں طرح طرح سے آیتیں بیان کرتے ہیں۔'' O ---۱۸۹۔ ''اسی نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اس کا جوڑا بنایا تاکہ وہ اس میں سکون پائے۔ پھر جب وہ اسے ڈھانپ لیتا ہے تو وہ ہلکا سا حمل اٹھا لیتی ہے اور اسے لئے پھرتی ہے۔ پھر جب وہ بوجھل ہو جاتی ہے تو وہ (دو) اپنے آقا اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں۔ کہ اگر تو نے ہمیں صالح بچہ دیا تو ہم ضرور شکر گزار ہوں گے۔'' O ---۱۹۰۔ ''پھر جب وہ انہیں صالح بچہ دے دیتا ہے تو وہ اس چیز میں جو اس نے انہیں دی اس کے شریک بنالیتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ ان سے' بہت بلند ہے جنہیں وہ شریک کرتے ہیں۔'' O

(سورۃ الانفال ۸) ---۲۶۔ ''اور یاد کرو جب تم تھوڑے سے تھے اور ملک میں بے بس کیے ہوئے ڈرا کرتے تھے کہ لوگ تمہیں اچک نہ لیں۔ پھر اس نے تمہیں جگہ دی اور اپنی مدد سے تمہیں قوت بخشی اور تمہیں پاکیزہ رزق دیا تاکہ تم شکر کرو۔'' O

(سورۃ التوبہ ۹) ---۱۱۲۔ ''وہ توبہ کرنے والے' عبادت کرنے والے' حمد کرنے والے' سفر کرنے والے (روزہ دار یا مہاجر) رکوع کرنے والے' سجدہ کرنے والے' پسندیدہ باتوں کی تلقین کرنے والے' ناپسندیدہ باتوں سے منع کرنے والے اور اللہ تعالیٰ کی حدوں کی حفاظت کرنے والے ہیں اور ان

Marfat.com

مومنوں کو خوشخبری دے۔'' O

(سورۃ یوسف ۱۲)---۹۰۔ ''انہوں (حضرت یوسفؑ کے بھائیوں) نے کہا کیا (واقعی) تو ہی یوسفؑ ہے۔ جواب دیا کہ ہاں میں یوسفؑ ہوں اور یہ میرا بھائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہم پر فضل و کرم کیا۔ بات یہ ہے کہ جو بھی پرہیز گاری اور صبر کرے تو اللہ کسی نیکو کار کا اجر ضائع نہیں کرتا۔'' O---۱۰۰۔ ''اور اپنے تخت پر اپنے ماں باپ کو اونچا بٹھایا اور سب اس کے سامنے سجدے میں گر گئے۔ تب کہا کہ ابا جی! یہ میرے پہلے کے خواب کی تعبیر ہے۔ میرے رب نے اسے سچا کر دکھایا۔ اس نے میرے ساتھ بڑا احسان کیا جب کہ مجھے جیل خانے سے نکالا۔ اور آپ لوگوں کو صحرا سے لے آیا اس اختلاف کے بعد جو شیطان نے مجھ میں اور میرے بھائیوں میں ڈال دیا تھا۔ میرا رب جو چاہے اس کے لئے بہترین تدبیر کرنے والا ہے اور وہ بہت علم و حکمت والا ہے۔'' O---۱۰۱۔ ''اے میرے پروردگار! تو نے مجھے ملک عطا فرمایا اور تو نے مجھے خواب کی تعبیر سکھلائی۔ اے آسمان و زمین کو پیدا کرنے والے! تو ہی دُنیا اور آخرت میں میرا ولی (دوست) اور کارساز ہے۔ تو مجھے اسلام کی حالت میں فوت کر اور نیکوں میں ملا دے۔'' O

(سورۃ ابراہیم ۱۴)---۵۔ ''(یاد رکھو جب کہ) ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں دے کر بھیجا کہ تو اپنی قوم کو اندھیروں سے روشنی میں نکال اور انہیں اللہ تعالیٰ کے احسانات یاد دلا۔ اس میں نشانیاں ہیں ہر ایک صبر شکر کرنے والے کے لئے۔'' O---[حدیث کے لئے باب نمبر۷، مضمون: صبر]---۷۔ ''اور جب تمہارے پروردگار نے تمہیں آگاہ کر دیا کہ اگر تم شکر گزاری کرو گے تو بیشک میں تمہیں زیادہ دوں گا اور اگر تم ناشکری کرو گے تو یقیناً میرا عذاب بہت سخت ہے۔'' O---[تفسیر و حدیث کے لئے باب نمبر۳، مضمون: ناشکرا انسان]---۳۴۔ ''اسی نے تمہیں تمہاری منہ مانگی کل چیزوں میں سے دے رکھا ہے۔ اگر تم اللہ تعالیٰ کے احسان گننا چاہو تو انہیں پورے گن بھی نہیں سکتے۔ یقیناً انسان بڑا ہی بے انصاف اور ناشکرا ہے۔'' O---[یعنی اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ان گنت ہیں۔ انہیں کوئی حیطہ شمار میں ہی نہیں لا سکتا۔ چہ جائیکہ کوئی ان نعمتوں کے شکر کا حق ادا کر سکے۔ ایک اثر میں حضرت داؤدؑ کا قول نقل کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا۔ اے رب! میں تیرا شکر کس طرح ادا کروں؟ جب کہ شکر بجائے خود تیری طرف سے مجھ پر ایک نعمت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اے داؤدؑ! اب تو نے میرا شکر ادا کر دیا۔ جب کہ تو نے یہ اعتراف کر لیا کہ یا اللہ میں تیری نعمتوں کا شکر ادا کرنے سے قاصر ہوں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ النحل ۱۶)---۱۴۔ ''اور دریا بھی اسی نے تمہارے بس میں کر دیئے ہیں کہ تم اس میں سے (نکلا ہوا) تازہ گوشت کھاؤ اور اس میں سے اپنے پہننے کے زیورات نکال سکو۔ اور تم دیکھتے ہو کہ کشتیاں اس میں پانی چیرتی ہوئی (چلتی) ہیں اور اس لئے بھی کہ تم اس کا فضل تلاش کرو اور ہو سکتا ہے کہ تم شکر گزاری بھی کرو۔'' O---۷۸۔ ''اللہ تعالیٰ نے تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹوں سے نکالا ہے کہ اس وقت تم کچھ بھی نہیں جانتے تھے۔ اسی نے تمہارے کان اور آنکھیں اور دل بنائے کہ تم شکر گزاری کرو۔'' O---[تفسیر کے لئے باب نمبر۳، مضمون: انسانی پیدائش اور حقیقت انسانی]---۱۱۴۔ ''جو کچھ حلال اور پاکیزہ روزی اللہ تعالیٰ نے تمہیں دے رکھی ہے اسے کھاؤ اور اللہ کی نعمت کا شکر کرو اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو۔'' O---[اس کا مطلب یہ ہوا کہ حلال اور طیب چیزوں سے تجاوز کر کے حرام اور خبیث چیزوں کا استعمال اور اللہ کو چھوڑ کر کسی اور کی عبادت کرنا یہ اللہ کی نعمتوں کی ناشکری ہے۔ از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ]---۱۲۰۔ ''بیشک ابراہیمؑ پیشوا اور اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار اور یک طرفہ مخلص تھے، وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔'' O---۱۲۱۔ ''اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے شکر گزار تھے۔ اللہ نے انہیں برگزیدہ کر لیا تھا اور انہیں راہ راست سمجھا دی تھی۔'' O

(سورۃ الحج ۲۲)---۳۶۔ ''قربانی کے اونٹ ہم نے تمہارے لیے اللہ تعالیٰ کی نشانیاں مقرر کر دی ہیں ان میں تمہیں نفع ہے۔ پس انہیں کھڑا کر کے ان پر اللہ کا نام لو پھر جب ان کے پہلو زمین سے لگ جائیں اسے (خود بھی) کھاؤ اور مسکین سوال سے رکنے والوں اور سوال کرنے والوں کو بھی کھلاؤ اسی طرح ہم نے چوپایوں کو تمہارے ماتحت کر دیا ہے کہ تم شکر گزاری کرو۔'' O---۳۷۔ ''اللہ تعالیٰ کو قربانیوں کے گوشت نہیں پہنچتے نہ ان کے خون بلکہ اسے تو تمہارے دل کی پرہیز گاری پہنچتی ہے۔ اسی طرح اللہ نے ان جانوروں کو تمہارا مطیع کر دیا ہے کہ تم اس کی رہنمائی کے شکریے میں اس کی بڑائیاں بیان کرو اور نیک لوگوں کو خوشخبری سنا دیجئے۔'' O

(سورۃ سبا ۳۴)---۱۵۔ ''قوم سبا کے لئے اپنی بستیوں میں (قدرت الٰہی کی) نشانی تھی ان کے دائیں بائیں دو باغ تھے (ہم نے ان کو حکم دیا تھا کہ) اپنے رب کی دی ہوئی روزی کھاؤ اور اس کا شکر ادا کرو یہ عمدہ شہر اور وہ بخشنے والا رب ہے۔'' O---۱۶۔ ''لیکن انہوں نے روگردانی کی تو ہم نے ان پر زور کے سیلاب (کا پانی) بھیج دیا اور ہم نے ان کے (ہرے بھرے) باغوں کے بدلے دو (ایسے) باغ دیئے جو بدمزہ میووں والے اور (بکثرت) جھاؤ اور کچھ بیری کے درختوں والے تھے۔'' O---۱۷۔ ''ہم نے ان کی ناشکری کا یہ بدلہ انہیں دیا۔ ہم (ایسی) سخت سزا بڑے بڑے ناشکروں ہی کو دیتے ہیں۔'' O---۱۸۔ ''اور ہم نے ان کے اور ان بستیوں کے درمیان جن میں ہم نے برکت دے رکھی تھی چند بستیاں اور (آباد) رکھی تھیں جو برسر راہ ظاہر تھیں اور ان میں چلنے کی منزلیں مقرر کر دی تھیں ان میں راتوں اور دنوں کو بہ امن و امان چلتے پھرتے رہو۔'' O---۱۹۔ ''لیکن انہوں نے پھر کہا کہ اے ہمارے پروردگار!

Marfat.com

ہمارے سفر دور دراز کر دے چونکہ خود انہوں نے اپنے ہاتھوں اپنا برا کیا اس لیے ہم نے انہیں (گزشتہ) فسانوں کی صورت میں کر دیا اور ان کے ٹکڑے ٹکڑے اڑا دیئے' بلاشبہ ہر ایک صبر و شکر کرنے والے کے لیے اس (ماجرے) میں بہت سی عبرتیں ہیں۔" O

(سورۃ الشوریٰ ۴۲)---۳۳۔ "اگر وہ چاہے تو ہوا بند کر دے اور یہ کشتیاں سمندروں پر رکی رہ جائیں۔ یقیناً اس میں ہر صبر کرنے والے شکر گزار کے لیے نشانیاں ہیں۔" O---[تفسیر کے لیے باب ھذا، مضمون: صبر]

غور و فکر: اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنا بھی بہت بڑا فریضہ ہے جسے اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں سے نوازے یہ اس کی ذمہ داری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کرے اور اس کے بندوں کے حقوق ادا کرے نہ کہ کوٹھیاں کاریں اور بینک بیلنس بڑھائے اور لوگوں کے حقوق دبائے اور منہ سے شکر شکر کرے لیکن عملاً نہ تو زکوٰۃ ادا کرے اور نہ ہی حقوق العباد ادا کرے۔ ان کیلئے قرآن پاک اور احادیث مبارک میں بہت بڑی سزاؤں کا وعدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت دے اور ہم آخرت کا بھی خیال کریں یہ دنیا کا مال تو یہیں دھرا کا دھرا رہ جانا ہے۔

صبر

(سورۃ البقرۃ ۲)---۴۵۔ "اور مدد لو صبر سے اور نماز سے اور بیشک یہ بہت گراں ہے سوائے ان بندوں کے جن کے دلوں میں ڈر اور عاجزی ہے۔" O---۱۵۳۔ "اے لوگو جو ایمان لائے ہو مدد حاصل کرو صبر سے اور نماز سے بیشک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔" O---[انسان کی دو ہی حالتیں ہوتی ہیں: آرام و راحت (نعمت) یا تکلیف و پریشانی۔ نعمت میں شکر الٰہی کی تلقین اور تکلیف میں صبر اور اللہ سے استعانت کی تاکید ہے۔ ☆ حدیث میں ہے "مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے، اسے خوشی پہنچتی ہے تو اللہ کا شکر ادا کرتا ہے اور تکلیف پہنچتی ہے تو صبر کرتا ہے۔ دونوں ہی حالتیں اس کے لیے خیر ہیں"۔ صبر کی دو قسمیں ہیں: ایک محرمات اور معاصی کے ترک اور اس سے بچنے پر اور لذتوں کے قربان اور عارضی فائدوں کے نقصان پر صبر۔ دوسرا، احکام الٰہیہ کے بجالانے میں جو مشقتیں اور تکلیفیں آئیں انہیں صبر و ضبط سے برداشت کرنا۔ بعض لوگوں نے اس کو اس طرح تعبیر کیا ہے۔ اللہ کی پسندیدہ باتوں پر عمل کرنا چاہے وہ نفس و بدن پر کتنی ہی گراں ہوں اور اللہ کی ناپسندیدہ باتوں سے بچنا چاہے خواہشات و لذات اس کو اس کی طرف کتنا ہی کھینچیں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۵۵۔ "اور ضرور آزمائیں گے ہم تم کو کسی قدر خوف اور بھوک سے اور (مبتلا کر کے) نقصان میں مال و جان کے اور آمدنیوں کے اور خوشخبری دو صبر کرنے والوں کو۔" O---۱۵۶۔ "وہ (صبر کرنے والے) کہ جب پہنچتی ہے انہیں کوئی مصیبت تو کہتے ہیں بیشک ہم اللہ تعالیٰ ہی کے ہیں اور بیشک ہمیں اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔" O---۱۵۷۔ "(دراصل) یہی وہ لوگ ہیں کہ ان پر ہیں عنایتیں ان کے رب کی اور نعمتیں بھی اور یہی لوگ ہیں جو ہدایت یافتہ ہیں۔" O---[حدیث شریف میں ہے ☆ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "کہ نقصان کے وقت انا للّٰہ وانا الیہ راجعون پڑھنا چاہئے اور ساتھ اللھم اجرنی فی مصیبتی واخلف لی خیر منھا پڑھنے کی فضیلت ہے۔" (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ آل عمران ۳)---۱۲۰۔ "اگر چھو بھی جاتی ہے تم کو کوئی بھلائی تو برا لگتا ہے انہیں اور اگر پہنچتی ہے تم کو کوئی تکلیف تو وہ خوش ہوتے ہیں اس پر۔ اور اگر تم صبر سے کام لو اور تقویٰ اختیار کرو تو نہ نقصان پہنچائیں گی تم کو ان کی چالیں ذرا بھی۔ بیشک اللہ ان کرتوتوں کا جو یہ کر رہے ہیں پوری طرح احاطہ کیے ہوئے ہے۔" O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: نسلی منافرت]---۱۸۶۔ "البتہ آزمائے جاؤ گے تم ضرور اپنے مالوں اور جانوں کے معاملے میں اور البتہ سنو گے تم ضرور ان لوگوں سے جنہیں دی گئی کتاب تم سے پہلے اور ان لوگوں سے بھی جو مشرک ہیں تکلیف دہ باتیں بہت سی اور اگر (ان حالات میں) تم نے صبر کیا اور تقویٰ اختیار کیا تو بیشک یہ بڑے حوصلے کا کام ہے۔" O---[اہل کتاب سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں۔ یہ نبی کریم ﷺ، اسلام اور مسلمانوں کے خلاف مختلف انداز سے طعن و تشنیع کرتے رہتے تھے۔ اسی طرح مشرکین عرب کا حال تھا۔ علاوہ ازیں مدینہ میں آنے کے بعد منافقین بالخصوص ان کا رئیس عبد اللہ بن ابی بھی آپ ﷺ کی شان میں استخفاف کرتا رہتا تھا۔ آپ کے مدینہ آنے سے قبل اہل مدینہ اپنا سردار بنانے لگے تھے اور اس کے سر پر تاج سیادت رکھنے کی تیاری مکمل ہو چکی تھی کہ آپ ﷺ کے آنے سے اس کا یہ سارا خواب بکھر کر رہ گیا جس کا اسے شدید صدمہ تھا چنانچہ انتقام کے طور پر بھی یہ شخص آپ کے خلاف سب و شتم کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہیں جانے دیتا تھا۔ ان حالات میں مسلمانوں کو عفو و درگزر اور صبر اور تقویٰ اختیار کرنے کی تلقین کی جا رہی ہے جس سے معلوم ہوا کہ داعیان حق کا اذیتوں اور مشکلات سے دوچار ہونا اس راہ حق کے ناگزیر مرحلوں میں سے ہے اور اس کا علاج صبر فی اللہ، استعانت باللہ اور رجوع الی اللہ کے سوا کچھ نہیں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۲۰۰۔ "اے ایمان والو! ثابت قدم رہو اور (دشمنوں کے) مقابلہ میں پامردی دکھاؤ اور اتفاق و اتحاد قائم رکھتے ہوئے جہاد کے لیے کمربستہ رہو اور ڈرتے رہو اللہ تعالیٰ سے تاکہ تم کامیابی سے ہمکنار ہو۔" O

Marfat.com

(**سورۃ الاعراف ۷**) ---۱۲۸۔ ''موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو اور صبر کرو زمین اللہ تعالیٰ کی ہے جس کا وارث اپنے بندوں میں جسے چاہتا ہے بنا دیتا ہے اور انجام ڈرنے والوں کا ہوتا ہے۔'' O ---۱۳۷۔ ''اور ہم نے ان لوگوں کو جنہیں بے بس کر دیا گیا تھا اس ملک کے مشرق اور اس کے مغرب کا جس میں ہم نے برکتیں رکھی تھی وارث کر دیا اور تیرے رب کی عمدہ بات بنی اسرائیل کے حق میں ان کے صبر کی وجہ سے پوری ہوئی اور جو کچھ فرعون اور اس کی قوم بناتی اور جو کچھ وہ چڑھاتی تھی سب کو ملیا میٹ کر دیا۔'' O ---۱۹۹۔ ''درگزر کر اور پسندیدہ باتوں کی تلقین کر اور نادانوں سے کنارا کر۔'' O

(**سورۃ الانفال ۸**) ---۴۶۔ ''اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا کہنا مانو اور آپس میں جھگڑا نہ کرو ورنہ تم حوصلہ ہار جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی اور صبر کرو کہ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔'' O ---۶۵۔ ''اے نبی ﷺ! مومنوں کو جنگ پر ابھار اگر تم میں بیس صبر کرنے والے ہوں گے تو وہ دو سو پر غالب آئیں گے اور اگر تم میں سو ہوں گے تو ہزار کافروں پر غالب آئیں گے۔ کیونکہ وہ ایسے لوگ ہیں جو سوچ سمجھ نہیں سکتے۔'' O ---۶۶۔ ''اب اللہ تعالیٰ تم سے رعایت کرتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ تم میں کمزوری آ گئی ہے۔ پس اگر تم میں سو صبر کرنے والے ہوں گے تو وہ دو سو پر غالب آئیں گے اور اگر تم میں ہزار ہوں گے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے دو ہزار پر غالب آئیں گے اور اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔'' O

(**سورۃ یونس ۱۰**) ---۱۰۹۔ ''اور اس کی پیروی کرو جو تمہاری طرف وحی کیا جاتا ہے۔ اور صبر کرو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فیصلہ کر دے۔ وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔'' O

(**سورۃ ھود ۱۱**) ---۹۔ ''اور اگر ہم انسان کو اپنی طرف سے رحمت کا مزا چکھائیں پھر اسے اس سے چھین لیں۔ بیشک وہ مایوس اور ناشکرا ہے۔'' O ---۱۰۔ ''اور اگر ہم اسے تکلیف کے بعد آسودگی کا مزا چکھائیں تو وہ کہہ دے گا تکلیفیں مجھ سے جاتی رہیں۔ بیشک وہ بڑا اترانے والا شیخی خور ہے۔'' O ---۱۱۔ ''سوائے ان کے جو صبر کرتے ہیں اور اچھے عمل کرتے ہیں انہی کے لئے بخشش اور بڑا اجر ہے۔'' O ---[اہل ایمان راحت و فراغت ہو یا تنگی اور مصیبت دونوں حالتوں میں اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق طرزِ عمل اختیار کرتے ہیں۔ جیسا کہ حدیث میں آتا ہے ☆ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''قسم کھا کر فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ مومن کے لئے جو بھی فیصلہ فرماتا ہے اس میں اس کے لئے بہتری کا پہلو ہوتا ہے۔ اگر اس کو راحت پہنچتی ہے تو اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر کرتا ہے جو اس کے لئے بہتر (یعنی اجر کا باعث) ہے۔ اور اگر کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو صبر کرتا ہے۔ یہ بھی اس کے لئے بہتر ہے (یعنی اجر و ثواب کا باعث) ہے۔ یہ امتیاز ایک مومن کے سوا کسی کو حاصل نہیں۔ ☆ ایک اور حدیث میں فرمایا کہ مومن کو جو بھی فکر و غم اور تکلیف پہنچتی ہے حتیٰ کہ اسے کانٹا بھی چبھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کی غلطیاں معاف فرما دیتا ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۱۱۵۔ ''اور صبر کر کہ اللہ تعالیٰ نیکو کاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔'' O ---[قرآن کریم میں غور کرنے سے ظاہر ہوتا ہے حق تعالیٰ کی امداد و اعانت حاصل کرنے میں دو چیزوں کو خاص دخل ہے۔ نماز اور صبر۔ مطلب یہ ہے کہ مومن خدا کی عبادت و فرمانبرداری میں ثابت قدم رہے اور کسی دکھ درد کی پرواہ نہ کرے تب خدا تعالیٰ کی مدد و نصرت حاصل ہوتی ہے۔ ان کے یہاں کسی نیکوکار کا اجر ضائع نہیں ہوتا۔ بلکہ اندازہ سے زائد ملتا ہے۔ (از تفسیر قرآن مولانا شبیر احمد عثمانیؒ)]

(**سورۃ یوسف ۱۲**) ---۱۸۔ ''اور یوسفؑ کے کرتے کو جھوٹ موٹ کے خون سے آلود بھی کر لائے تھے۔ باپ نے کہا یوں نہیں بلکہ تم نے اپنے دل ہی سے ایک بات بنا لی ہے پس صبر ہی بہتر ہے اور تمہاری بنائی ہوئی باتوں پر اللہ تعالیٰ ہی سے مدد کی طلب ہے۔'' O ---۸۳۔ ''(یعقوبؑ) نے کہا یہ تو نہیں۔ بلکہ تم نے اپنی طرف سے بات بنا لی ہے۔ پس اب صبر ہی بہتر ہے، قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو میرے پاس ہی پہنچا دے۔ وہ ہی علم و حکمت والا ہے۔'' O ---۹۰۔ ''انہوں (یوسفؑ کے بھائیوں) نے کہا کیا (واقعی) تو ہی یوسفؑ ہے۔ جواب دیا کہ ہاں میں یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہم پر فضل و کرم کیا ہے۔ بات یہی ہے کہ جو بھی پرہیزگاری اور صبر کرے گا تو اللہ تعالیٰ کسی نیکوکار کا اجر ضائع نہیں کرتا۔'' O

(**سورۃ الرعد ۱۳**) ---۲۲۔ ''اور وہ اپنے رب کی رضا مندی کی طلب کے لئے صبر کرتے ہیں اور نمازوں کو برابر قائم رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے اسے چھپے کھلے خرچ کرتے ہیں اور برائی کو بھلائی سے ٹالتے ہیں۔ ان ہی کے لئے عاقبت کا گھر ہے۔'' O ---۲۳۔ ''ہمیشہ رہنے کے باغات جہاں یہ خود جائیں گے اور ان کے باپ دادوں اور بیویوں اور اولادوں میں سے بھی جو نیکوکار ہوں گے۔ ان کے پاس فرشتے ہر ہر دروازے سے آئیں گے۔'' O ---۲۴۔ ''کہیں گے کہ تم پر سلامتی ہو صبر کے بدلے۔ کیا ہی اچھا (بدلہ) ہے اس دار آخرت کا۔'' O

(**سورۃ ابراھیم ۱۴**) ---۵۔ ''(یاد رکھو جب کہ) ہم نے موسیٰؑ کو اپنی نشانیاں دے کر بھیجا کہ تو اپنی قوم کو اندھیروں سے روشنی میں نکال اور انہیں اللہ تعالیٰ کے احسانات یاد دلا۔ اس میں نشانیاں ہیں ہر ایک صبر شکر کرنے والے کے لئے۔'' O ---[صبر اور شکر یہ دو بڑی خوبیاں ہیں اور ایمان کا مدار ان پر ہے۔ اس لئے یہاں صرف ان دو کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ دونوں مبالغے کے صیغے ہیں۔ صابر، بہت صبر کرنے والا، شکور، بہت شکر کرنے والا۔ اور صبر کو شکر پر مقدم کیا ہے اس لئے کہ شکر صبر ہی کا نتیجہ ہے۔ حدیث مبارک میں ہے ☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جس امر کا بھی فیصلہ کرے

Marfat.com

وہ اس کے حق میں بہتر ہوتا ہے۔ اگر اسے تکلیف پہنچے اور وہ صبر کرے تو یہ بھی اس کے حق میں بہتر ہے اور اگر اسے کوئی خوشی پہنچے وہ اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے تو یہ بھی اس کے حق میں بہتر ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۲۔ ''آخر کیا وجہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ پر بھروسہ نہ رکھیں جبکہ اسی نے ہمیں ہماری راہیں سمجھائی ہیں۔ واللہ جو ایذائیں تم ہمیں دو گے ہم ان پر صبر ہی کریں گے۔ توکل کرنے والوں کو یہی لائق ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی پر توکل کریں۔''○

(**سورۃ النحل** ۱۶)---۴۲۔ ''وہ جنہوں نے دامن صبر نہ چھوڑا اور اپنے پالنے والے ہی پر بھروسہ کرتے رہے۔''○---۹۶۔ ''تمہارے پاس جو کچھ ہے سب فانی ہے اور اللہ تعالیٰ کے پاس جو کچھ ہے باقی ہے اور صبر کرنے والوں کو ہم بھلے اعمال کا بہترین بدلہ ضرور عطا فرمائیں گے۔''○---۱۱۰۔ ''جن لوگوں نے فتنوں میں ڈالے جانے کے بعد ہجرت کی پھر جہاد کیا اور صبر کا ثبوت دیا۔ بیشک تیرا پروردگار ان باتوں کے بعد انہیں بخشنے والا اور مہربانیاں کرنے والا ہے۔''○---۱۲۶۔ ''اور اگر بدلہ لو بھی تو بالکل اتنا ہی جتنا صدمہ تمہیں پہنچایا گیا ہو اور اگر صبر کر لو تو بیشک صابروں کے لئے یہی بہتر ہے۔''○---۱۲۷۔ ''آپ صبر کریں بغیر توفیق الٰہی کے آپ صبر کر ہی نہیں سکتے۔ اور ان کے حال پر رنجیدہ نہ ہوں اور جو مکر و فریب یہ کرتے رہتے ہیں ان سے تنگ دل نہ ہوں۔''○

(**سورۃ طٰہٰ** ۲۰)---۱۳۰۔ ''پس ان کی باتوں پر صبر کر اور اپنے پروردگار کی تسبیح اور تعریف بیان کرتا رہ، سورج نکلنے سے پہلے اور اس کے ڈوبنے سے پہلے، رات کے مختلف وقتوں میں بھی اور دن کے حصوں میں بھی تسبیح کرتا رہ، بہت ممکن ہے کہ تو راضی ہو جائے۔''○

(**سورۃ الحج** ۲۲)---۳۵۔ ''انہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جائے ان کے دل تھرا جاتے ہیں، انہیں جو برائی پہنچے اس پر صبر کرتے ہیں، نماز قائم کرنے والے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے وہ اس میں سے بھی دیتے رہتے ہیں۔''○

(**سورۃ الفرقان** ۲۵)---۲۰۔ ''ہم نے آپ سے پہلے جتنے رسول بھیجے سب کے سب کھانا بھی کھاتے تھے اور بازاروں میں بھی چلتے پھرتے تھے اور ہم نے تم میں سے ہر ایک کو دوسرے کی آزمائش کا ذریعہ بنا دیا۔ کیا تم صبر کرو گے؟ تیرا رب سب کچھ دیکھنے والا ہے۔''○---۷۵۔ ''یہی وہ لوگ ہیں جنہیں ان کے صبر کے بدلے جنت کے بلند و بالا خانے دیئے جائیں گے جہاں انہیں دعا سلام پہنچایا جائے گا۔''○

(**سورۃ القصص** ۲۸)---۵۴۔ ''یہ اپنے کیے ہوئے صبر کے بدلے دوہرا دوہرا اجر دیئے جائیں گے۔ یہ نیکی سے بدی کو ٹال دیتے ہیں اور ہم نے جو انہیں دے رکھا ہے اس میں سے دیتے رہتے ہیں۔''○ (تفسیر کیلئے باب ۱۳، مضمون: یہود و نصاریٰ)

(**سورۃ العنکبوت** ۲۹)---۵۹۔ ''وہ جنہوں نے صبر کیا اور اپنے رب تعالیٰ پر بھروسہ رکھتے ہیں۔''○

(**سورۃ الروم** ۳۰)---۶۰۔ ''پس آپ صبر کریں یقیناً اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے۔ آپ کو وہ لوگ ہلکا (بے صبرا) نہ کریں جو یقین نہیں رکھتے۔''○

(**سورۃ لقمٰن** ۳۱)---۱۷۔ ''اے میرے پیارے بیٹے! تو نماز قائم رکھنا، اچھے کاموں کی نصیحت کرتے رہنا، برے کاموں سے منع کیا کرنا اور جو مصیبت تم پر آجائے صبر کرنا (یقین مان) کہ یہ بڑے تاکیدی کاموں میں سے ہے۔''○---۳۱۔ ''کیا تم اس پر غور نہیں کرتے کہ دریا میں کشتیاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے چل رہی ہیں اس لیے کہ وہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھاوے، یقیناً اس میں ہر ایک صبر و شکر کرنے والے کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں۔''○

(**سورۃ السجدۃ** ۳۲)---۲۴۔ ''اور جب ان لوگوں نے صبر کیا تو ہم نے ان میں سے ایسے پیشوا بنائے جو ہمارے حکم سے لوگوں کو ہدایت کرتے تھے اور وہ ہماری آیتوں پر یقین رکھتے تھے۔''○---[اس آیت سے صبر کی فضیلت واضح ہے۔ صبر کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے اوامر کے بجالانے اور ترک زواجر میں اور اللہ تعالیٰ کے رسولوں کی تصدیق اور ان کے اتباع میں جو تکلیفیں آئیں، انہیں خندہ پیشانی سے جھیلنا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، ان کے صبر کرنے اور آیات الٰہی پر یقین رکھنے کی وجہ سے ہم نے ان کو دینی امامت اور پیشوائی کے منصب پر فائز کیا۔ لیکن جب انہوں نے اس کے برعکس تبدیل و تحریف کا ارتکاب شروع کر دیا تو ان سے یہ مقام سلب کر لیا گیا۔ چنانچہ اس کے بعد ان کے دل سخت ہو گئے، پھر ان کا عمل صالح رہا اور نہ ان کا اعتقاد صحیح۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الاحزاب** ۳۳)---۳۵۔ ''بیشک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں مومن مرد اور مومن عورتیں فرمان برداری کرنے والے مرد اور فرمانبردار عورتیں راست باز مرد اور راست باز عورتیں صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں، عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں، خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں، روزے رکھنے والے مرد اور روزے رکھنے والی عورتیں اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والیاں بکثرت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے اور ذکر کرنے والیاں ان (سب کے) لیے اللہ تعالیٰ نے (وسیع) مغفرت اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔''○---[یعنی خدا اور رسول کے بتائے ہوئے سیدھے راستے پر چلنے اور خدا کے دین کو قائم کرنے میں جو مشکلات بھی پیش آئیں، جو خطرات بھی درپیش ہوں، جو تکلیفیں بھی اٹھانی پڑیں اور جن نقصانات سے بھی دوچار ہونا پڑے، ان کا پوری ثابت قدمی کے ساتھ مقابلہ کرتے ہیں۔ کوئی خوف، کوئی لالچ اور خواہشات نفس کا کوئی تقاضا ان کو سیدھی راہ سے ہٹا دینے میں کامیاب نہیں ہوتا۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

Marfat.com

(سورۃ الزمر ۳۹) ---۱۰۔ ''فرمادیجئے کہ اے میرے ایمان والے بندو! اپنے رب سے ڈرتے رہو جو اس دنیا میں نیکی کرتے ہیں ان کے لیے نیک بدلہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی زمین بہت کشادہ ہے صبر کرنے والوں ہی کو ان کا پورا پورا بے شمار اجر دیا جاتا ہے۔'' ○ ---[اس کی تفصیل اس حدیث پاک سے ہوتی ہے جو میدانِ صبر واستقامت کے شہسوار سید الاحرار حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے جدِ کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔ ترجمہ: *میں نے اپنے جدِ پاک رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا اے حسین! فرائض ادا کیا کرو۔ تمہارا شمار ان لوگوں میں ہوگا جو بڑے عبادت گزار ہیں۔ اے حسین! قناعت اختیار کرو تم سب لوگوں سے غنی ہو جاؤ گے۔ اے حسین! جنت میں ایک درخت ہے جسے شجرۃ البلویٰ یعنی (تکلیف کا درخت) کہتے ہیں۔ وہ لوگ جو تکالیف ومصائب میں مبتلا رہے ان کو وہاں لایا جائے گا۔ ایسے لوگوں کے لیے نہ کوئی ترازو رکھا جائے گا اور نہ ان کا دفترِ عمل کھولا جائے گا بلکہ یوں ہی موسلا دھار بارش کی طرح ان کا اجر ان پر برسے گا۔* پھر حضور نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]۔[اسی طرح ایمان وتقویٰ کی راہ میں مشکلات بھی ناگزیر اور شہوات ولذات نفس کی قربانی بھی لابدی ہے، جس کے لیے صبر کی ضرورت ہے۔ اس لیے صابرین کی فضیلت بھی بیان کردی گئی ہے کہ ان کو ان کے صبر کے بدلے میں اس طرح پورا پورا اجر دیا جائے گا کہ اسے حساب کے پیمانوں سے ناپنا ممکن ہی نہیں ہوگا۔ یعنی ان کا اجر غیر متناہی ہوگا۔ کیوں کہ جس چیز کا حساب ممکن ہو اس کی تو ایک حد ہوتی ہے اور جس کی کوئی حد اور انتہا نہ ہو وہ وہی ہوتی ہے جس کو شمار کرنا ممکن نہ ہو۔ صبر کی یہ وہ عظیم فضیلت ہے جو ہر مسلمان کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اس لیے کہ جزع فزع اور بے صبری سے نازل شدہ مصیبت ٹل نہیں جاتی، جس خیر اور فائدے سے محرومی ہوگئی ہے وہ حاصل نہیں ہو جاتا اور جو ناگوار صورت حال پیش آچکی ہوتی ہے اس کا اندفاع ممکن نہیں۔ جب یہ بات ہے تو انسان صبر کر کے وہ اجرِ عظیم کیوں نہ حاصل کرے جو صابرین کے لیے اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

سورۃ المومن (۴۰) ---۵۵۔ ''پس (اے محبوب) آپ صبر فرمائیے (کفار کی اذیتوں پر) بیشک اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے اور استغفار کرتے رہیے (موہومہ) کوتاہی پر اور پاکی بیان کیجیے اپنے رب کی حمد کرتے ہوئے شام کے وقت اور صبح کے وقت۔'' ○ (تفسیر کیلئے باب ہذا، مضمون: نماز) ---۷۷۔ ''(اے حبیب!) آپ (انکی نازیبا حرکتوں پر) صبر فرمائیے اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے سو ہم خواہ آپ کو دکھائیں اس عذاب کا کچھ حصہ جس کا ان سے ہم نے وعدہ کیا ہے یا (اس سے پہلے ہی) آپکو دنیا سے اٹھالیں (یہ بچ نہیں سکتے) آخر کار ہماری طرف ہی لوٹائے جائیں گے۔'' ○

سورۃ حم السجدۃ (۴۱) ---۳۴۔ ''نیکی اور بدی برابر نہیں ہوتی۔ برائی کو بھلائی سے دفع کرو پھر وہی جس کے اور تمہارے درمیان دشمنی ہے ایسا ہو جائے گا جیسے دلی دوست۔'' ○ ---۳۵۔ ''اور یہ بات انہیں کو نصیب ہوتی ہے جو صبر کریں اور اسے سوائے بڑے نصیبے والوں کے کوئی نہیں پا سکتا۔'' ○ ---[یعنی برائی کو بھلائی کے ساتھ ٹالنے کی خوبی اگرچہ نہایت مفید اور بڑی ثمر آور ہے لیکن اس پر عمل وہی کر سکیں گے جو صابر ہوں گے۔ غصے کو پی جانے والے اور ناپسندیدہ باتوں کو برداشت کرنے والے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

سورۃ الشوریٰ (۴۲) ---۳۳۔ ''اگر وہ چاہے تو ہوا بند کر دے اور یہ کشتیاں سمندروں پر رکی رہ جائیں۔ یقیناً اس میں ہر صبر کرنے والے شکر گزار کے لیے نشانیاں ہیں۔'' ○ ---[''صبر کرنے والے'' سے مراد وہ شخص ہے جو اپنے نفس کو قابو میں رکھے اور اچھے اور برے تمام حالات میں بندگی کے رویّے پر ثابت قدم رہے۔ جس کا حال یہ نہ ہو کہ اچھا وقت آئے تو اپنی ہستی کو بھول کر خدا سے باغی اور بندوں کے حق میں ظالم بن جائے اور برا وقت آجائے تو دل چھوڑ بیٹھے اور ہر ذلیل سے ذلیل حرکت کرنے پر اتر آئے۔ ''شکر کرنے والے'' سے مراد وہ شخص ہے جسے تقدیرِ الٰہی خواہ کتنا ہی اونچا اٹھالے جائے، وہ اسے اپنا کمال نہیں بلکہ اللہ کا احسان ہی سمجھتا رہے، اور وہ خواہ کتنا ہی نیچے گرا دیا جائے، اس کی نگاہ اپنی محرومیوں کے بجائے اُن نعمتوں پر ہی مرکوز رہے جو برے سے برے حالات میں بھی آدمی کو حاصل رہتی ہیں، اور خوشحالی وبدحالی دونوں حالتوں میں اس کی زبان اور اس کے دل سے اپنے رب کا شکر ہی ادا ہوتا رہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

سورۃ محمد (۴۷) ---۳۱۔ ''یقیناً ہم تمہارا امتحان کریں گے تاکہ تم میں سے جہاد کرنے والوں اور صبر کرنے والوں کو ظاہر کر دیں اور ہم تمہاری حالتوں کی بھی جانچ کر لیں۔'' ○

سورۃ ق (۵۰) ---۳۹۔ ''پس یہ جو کچھ کہتے ہیں آپ اس پر صبر کریں اور اپنے رب کی تسبیح تعریف کے ساتھ بیان کریں سورج نکلنے سے پہلے بھی اور سورج غروب ہونے سے پہلے بھی۔'' ○ ---۴۰۔ ''اور رات کے کسی وقت بھی تسبیح کریں اور نماز کے بعد بھی۔'' ○ ---[یہ ہے وہ ذریعہ جس سے آدمی کو یہ طاقت حاصل ہوتی ہے کہ دعوتِ حق کی راہ میں اسے خواہ کیسے ہی دل شکن اور روح فرسا حالات سے سابقہ پیش آئے، اور اس کی کوشش کا خواہ کوئی ثمرہ بھی حاصل ہوتا نظر نہ آئے، پھر بھی وہ پورے عزم کے ساتھ زندگی بھر کلمۂ حق بلند کرتے اور دنیا کو خیر کی طرف بلانے کی سعی جاری رکھے۔ رب کی حمد اور اس کی تسبیح سے مراد یہاں نماز ہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

Marfat.com

(سورۃ الطّور ۵۲) ---۴۸۔ ''آپ اپنے رب کے حکم کے انتظار میں صبر سے کام لیں' بیشک آپ ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں۔ صبح کو جب آپ اٹھیں اپنے رب کی پاکی اور حمد بیان کریں۔'' O ---۴۹۔ ''اور رات کو بھی اس کی تسبیح پڑھیں اور ستاروں کے ڈوبتے وقت بھی۔'' O --- [راہِ حق میں پیش آنے والی مشکلات پر صبر کرنا کوئی آسان کام نہیں۔ بڑے بڑے پیل تن بہادر میدان سے بھاگ جاتے ہیں۔ جب آفت پر آفت اور مصیبت پر مصیبت ٹوٹتی ہے تو بڑے بڑے جوانمردوں کے قدم اُکھڑ جاتے ہیں' اس لیے صبر کا حکم دینے کے بعد ہدایت فرمائی کہ اپنے پروردگار کی حمد و تسبیح میں ہر وقت مشغول رہا کریں۔ ذکر الٰہی سے ہی ایسی قوت پیدا ہوتی ہے کہ انسان پر مصائب کے پہاڑ ٹوٹتے ہیں اور وہ اُف تک نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ صبر کی توفیق ان سعادت مندوں کو بخشتا ہے جو دن رات اس کے ذکر میں محو رہتے ہیں۔ فرمایا جب بھی آپ کھڑے ہوں تو اپنے رب کی حمد اور اس کی پاکی بیان کریں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے غلاموں کو بھی یہی تلقین فرمایا کرتے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)] (مزید تفسیر کیلئے باب ھذا' مضمون: نماز)

(سورۃ المزمل ۷۳) ---۱۰۔ ''اور جو کچھ وہ کہیں آپ سہتے رہو اور وضعداری کے ساتھ ان سے الگ تھلک رہو۔'' O --- [وہ دل جو ان کے لئے ہمدردی اور خلوص کے جذبات سے لبریز تھا وہ ناہنجار اسی کو دکھانے میں لگے رہتے۔ کاہن' شاعر' ساحر' مجنون جیسے مکروہ اور نازیبا الفاظ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے استعمال کرتے۔ مذاق کرنا' جھوٹے الزام تراشنا' غلط تہمتیں لگانا' ان کا محبوب مشغلہ بن گیا' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے محبوب یہ جو کچھ بکتے ہیں انہیں بکنے دو' ان کی طرف سے روئے انور پھیر لو' ان کی گستاخی اور اذیت رسانیوں کا انتقام لینے کا خیال بھی قلب مبارک میں نہ گزرے۔ آپ نے اپنے سب کام میرے سپرد کر دیئے ہیں اب آپ کو فکر کی ضرورت نہیں' میں خود ان سے نپٹ لوں گا۔ ھجراً جمیلاً کا بھی یہی مطلب ہے کہ ان سے الجھنا' ان کے دو بدو ہونا اور ان سے انتقام لینا آپ کو زیب نہیں دیتا۔ (از تفسیر ۰ ا ضیاء القرآن)]

(سورۃ المدثر ۷۴) ---۷۔ ''اور اپنے رب کی راہ میں صبر کر۔'' O --- [اس دعوت و تبلیغ کے سلسلہ میں جو تکلیفیں پیش آئیں' جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑے' ان پر صبر کیجئے اور صبر بھی محض اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے لئے۔ ان آیات طیبات میں جو ہدایات مذکور ہیں کوئی یہ خیال نہ کرے کہ حضور پہلے ان کے خلاف عمل پیرا تھے اور حضور کی اصلاح کے لئے یہ ہدایات نازل کی گئیں بلکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فطرت ذکیہ اور طبیعت سعیدہ پہلے ہی مکارم اخلاق سے متصف تھی ہر قسم کی خامیوں اور عیوب سے حضور ﷺ کا دامن پاک تھا یہ احکام یا تو دوام کے لئے ہیں کہ حسب معمول آپ ان پر کاربند رہیے یا قیامت تک آنے والے مبلغین اور خادمان دین کے لئے یہ ایک منشور مقرر کر دیا گیا کہ اگر نبوت کی وراثت سے کچھ حصہ لینا چاہتے ہو تو ان اصولوں پر مضبوطی سے کاربند رہو۔ (از تفسیر ۷ ضیاء القرآن)]

(سورۃ الدھر ۷۶) ---۱۰۔ ''بیشک ہم اپنے پروردگار سے اس دن کا خوف کرتے ہیں جو اداسی اور سختی والا ہوگا۔'' O --- [وہ کہتے ہیں کہ ہم آج اپنے رب کریم کو راضی کر لینا چاہتے ہیں کیونکہ ہمیں یقین ہے کہ ایک بہت سخت دن آنے والا ہے' جس کی ہولناکیوں کا تصور کر کے ہمارے دل آج بھی لرز رہے ہیں اگر ہم نے اپنے رب کو خوش کر لیا تو ہمیں یقین ہے کہ قیامت کے روز ہمیں کوئی کھٹکا نہ ہوگا۔ (از تفسیر ۴ ضیاء القرآن)] ---۱۱۔ ''پس انہیں اللہ تعالیٰ نے اس دن کی برائی سے بچالیا اور انہیں تازگی اور خوشی پہنچائی۔'' O --- [جیسا کہ وہ اس کے شر سے ڈرتے تھے اور اس سے بچنے کے لئے اللہ کی اطاعت کرتے تھے۔ (از تفسیر ۲ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۱۲۔ ''اور انہیں ان کے صبر کے بدلے جنت اور ریشمی لباس عطا فرمائے۔'' O --- [مومن کی ساری زندگی صبر سے عبارت ہے۔ احکام الٰہی کی ادائیگی پر صبر' نواہی سے اجتناب پر صبر' محرومیوں پر صبر' نقصانات پر صبر' دشمنان اسلام کے سامنے معرکہ کارزار میں صبر اور جنگ جیتنے کے بعد اپنے اقتدار و اختیار کے صحیح استعمال کرنے پر صبر' الغرض مومن کی زندگی کا کوئی گوشہ بھی تو ایسا نہیں جہاں صبر کا نور دمک نہ رہا ہو۔ اس آیت میں ارشاد ہے کہ اہل ایمان نے زندگی کا سفر جس صبر و استقامت سے طے کیا' نفس کے سرکش گھوڑے کو جس عزم سے انہوں نے قابو میں رکھا' آج تمام کاموں کا انہیں معاوضہ ملے گا۔ (از تفسیر ۱۶ ضیاء القرآن)] ---۱۳۔ ''یہ وہاں تختوں پر تکیے لگائے ہوئے بیٹھیں گے۔ نہ وہاں آفتاب کی گرمی دیکھیں گے نہ جاڑے کی سختی۔'' O ---۱۴۔ ''ان جنتوں کے سائے ان پر جھکے ہوئے ہوں گے اور ان کے (میوے اور) گچھے نیچے لٹکائے ہوئے ہوں گے۔'' O ---۱۵۔ ''اور ان پر چاندی کے برتنوں اور ان جاموں کا دور کرایا جائے گا جو شیشے کے ہوں گے۔'' O ---۱۶۔ ''شیشے بھی چاندی کے جن کا (ساقی نے) اندازے سے ناپ رکھا ہوگا۔'' O

(سورۃ البلد ۹۰) ---۱۹۔ ''اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کے ساتھ کفر کیا یہ کم بختی والے ہیں۔'' O ---۲۰۔ ''انہی پر آگ ہوگی جو چاروں طرف سے گھیری ہوئی ہوگی۔'' O --- [یعنی آگ اس طرح ان کو ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہوگی کہ اس سے نکلنے کا کوئی راستہ نہ ہوگا۔ (از تفسیر ۱۶ تفہیم القرآن)] ---۱۰۔ ''ہم نے دکھا دیئے اس کو دونوں راستے۔'' O ---۱۱۔ ''سو اس سے نہ ہو سکا کہ گھاٹی میں داخل ہوتا۔'' O ---۱۲۔ ''اور کیا بھا کہ گھاٹی ہے کیا؟'' O ---۱۳۔ ''کسی گردن (غلام لونڈی) کو آزاد کرنا۔'' O ---۱۴۔ ''یا بھوک والے دن کھانا کھلانا۔'' O ---۱۵۔ ''کسی رشتہ دار یتیم کو۔'' O

Marfat.com

۱۶۔ اے ''یا خاکسار مسکین کو۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۸، مضمون: مسکینوں کے حقوق) ---۱۷۔ اے ''پھر ان لوگوں میں سے ہو جاتا جو ایمان لاتے اور ایک دوسرے کو صبر کی اور رحم کرنے کی وصیت کرتے ہیں۔'' O [یہ مومن معاشرے کی دو اہم خصوصیات ہیں جب کو دو مختصر فقروں میں بیان کر دیا گیا ہے۔ پہلی خصوصیت یہ ہے کہ اس کے افراد ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کریں اور دوسری یہ کہ وہ ایک دوسرے کو رحم کی تلقین کریں۔ جہاں تک صبر کا تعلق ہے قرآن مجید بہت وسیع مفہوم میں اس لفظ کو استعمال کرتا ہے اس کے لحاظ سے مومن کی پوری زندگی ہی صبر کی زندگی ہے اور ایمان کے راستے پر قدم رکھتے ہی آدمی کی صبر کا امتحان شروع ہو جاتا ہے۔ خدا کی فرض کردہ عبادتوں کے انجام دینے میں صبر درکار ہے۔ خدا کے احکام کی اطاعت و پیروی میں صبر کی ضرورت ہے۔ خدا کی حرام کی ہوئی چیزوں سے بچنا صبر کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ اخلاق کی برائیوں کو چھوڑنا اور پاکیزہ اخلاق اختیار کرنا صبر چاہتا ہے۔ قدم قدم پر گناہوں کی ترغیبات سامنے آتی ہیں جن کا مقابلہ صبر ہی سے ہو سکتا ہے۔ بیشمار مواقع زندگی میں ایسے پیش آتے ہیں جن میں خدا کے قانون کی پیروی کی جائے تو نقصانات، تکالیف، مصائب اور محرومیوں سے سابقہ پڑتا ہے اور اس کے برعکس نافرمانی کی راہ اختیار کی جائے تو فائدے اور لذتیں حاصل ہوتی نظر آتی ہیں۔ صبر کے بغیر ان مواقع سے کوئی مومن بخیر نہیں گزر سکتا۔ پھر ایمان کی راہ اختیار کرتے ہی آدمی کو اپنے نفس اور اس کی خواہشات سے لے کر اپنے اہل و عیال، اپنے خاندان، اپنے معاشرے، اپنے ملک و قوم اور دنیا بھر کے شیاطین جن وانس کی مزاحمتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے حتیٰ کہ راہ خدا میں ہجرت اور جہاد کی نوبت بھی آجاتی ہے۔ ان سب حالات میں صبر ہی کی صفت آدمی کو ثابت قدم رکھ سکتی ہے۔ اب یہ ظاہر بات ہے کہ ایک ایک مومن اکیلا اکیلا اس شدید امتحان میں پڑ جائے تو ہر وقت شکست کھا جانے کے خطرے سے دوچار ہوگا اور مشکل ہی سے کامیاب ہو سکے گا۔ بخلاف اس کے اگر ایک مومن معاشرہ ایسا موجود ہو جس کا ہر فرد خود بھی صابر ہو اور جس کے سارے افراد ایک دوسرے کو صبر کے اس ہمہ گیر امتحان میں سہارا بھی دے رہے ہوں تو کامرانیاں اس معاشرے کے قدم چومیں گی۔ بدی کے مقابلے میں ایک بے پناہ طاقت پیدا ہو جائے گی۔ انسانی معاشرے کو بھلائی کے راستے پر لانے کیلئے ایک زبردست لشکر تیار ہو جائے گا۔ رہا رحم، تو اہل ایمان کے معاشرے کی امتیازی شان یہی ہے کہ وہ ایک سنگدل، بے رحم اور ظالم معاشرہ نہیں ہوتا بلکہ انسانیت کیلئے رحیم و شفیق اور آپس میں ایک دوسرے کا ہمدرد اور غمخوار معاشرہ ہوتا ہے۔ فردی حیثیت سے بھی ایک مومن اللہ کی شان رحیمی کا مظہر ہے اور جماعت کی حیثیت سے بھی مومنوں کا گروہ خدا کے اس رسول کا نمائندہ ہے۔ آنحضور ﷺ نے سب سے بڑھ کر جس بلند اخلاقی صفت کو اپنی امت میں فروغ دینے کی کوشش فرمائی ہے وہ یہی رحم کی صفت ہے۔ مثال کے طور پر آپ کے حسب ذیل ارشادات ملاحظہ ہوں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی نگاہ میں اس کی کیا اہمیت تھی۔ ☆ حضرت جریر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ اس شخص پر رحم نہیں کرتا جو انسانوں پر رحم نہیں کرتا۔'' حضرت عبداللہ عمرو بن العاص کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: ''رحم کرنے والوں پر رحمان رحم کرتا ہے۔ زمین والوں پر رحم کرو، آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔'' حضرت ابوسعید خدری حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں۔ ''جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔'' ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو ہمارے چھوٹے پر رحم نہ کھائے اور ہمارے بڑے کی توقیر نہ کرے۔'' ☆ (تفسیر از تفہیم القرآن)] ---۱۸۔ ''یہی لوگ ہیں دائیں بازو والے (خوش بختی والے)۔'' O

سورۃ العصر ۱۰۳ ---۱۔ ''قسم ہے زمانہ کی۔'' O ---۲۔ ''یقیناً ہر انسان خسارہ میں ہے۔'' O ---۳۔ ''بجز ان (خوش نصیبوں) کے جو ایمان لے آئے اور نیک عمل کرتے رہے۔ نیز ایک دوسرے کو حق کی تلقین کرتے رہے اور ایک دوسرے کو صبر کی تاکید کرتے رہے۔'' O --- [حق کی نصیحت کے ساتھ دوسری چیز جو اہل ایمان اور ان کے معاشرے کو خسارے سے بچانے کے لئے شرط لازم قرار دی گئی ہے وہ یہ ہے کہ اس معاشرے کے افراد ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کرتے رہیں یعنی حق کی پیروی اور اس کی حمایت میں جو مشکلات پیش آتی ہیں اور اس راہ میں جن تکالیف سے، جن مشقتوں سے، جن مصائب سے، اور جن نقصانات اور محرومیوں سے انسان کو سابقہ پیش آتا ہے ان کے مقابلے میں وہ ایک دوسرے کو ثابت قدم رہنے کی تلقین کرتے رہیں۔ ان کا ہر فرد دوسرے کی ہمت بندھاتا رہے کہ وہ ان حالات کو صبر کے ساتھ برداشت کرے۔ (از تفسیر تفہیم القرآن)]

غور و فکر: صبر بھی اللہ تعالیٰ ہی دیتا ہے اور صبر بھی صبر کرنے پر ملتا ہے۔ یہ دنیا ہے یہاں امیری غریبی، بلا و مصیبت بیماری تندرستی سب اللہ کی طرف سے ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی آزمائشیں ہیں انہیں صبر اور یاد خدا سے رفع کرنا چاہیے۔ حلال روزی کی طلب میں رہے جو کوئی جو کچھ بھی کر رہا ہے محنت اور دیانتداری سے کرے دوسروں کو دیکھ کر حسد کرتے اس لئے کہتے ہیں کہ اپنے سے نیچے والوں کو دیکھیں نہ کہ اوپر والوں کو۔ آج کل کا زمانہ بہت چکا چوند کا زمانہ ہے اور ہمارے ارد گرد بہت سی نئی چیزیں ہیں جنہیں دیکھ کر انسان بے صبرا ہو جاتا ہے۔ ایک پیدل سائیکل والے کو دیکھ کر سائیکل کی خواہش کرتا ہے اور سائیکل والا موٹر سائیکل کی موٹر سائیکل والا کار کی، اور کار والا بڑی کار کی اور بڑی کار والا ہوائی جہاز کی خواہش کرتا ہے۔ اس طرح ہم انہی خواہشات میں رہتے ہیں اور دم نکل جاتا ہے ہم آگے کی بالکل فکر نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ نے آخرت کیلئے کیا کچھ کہا ہوا ہے۔ ہم ان باتوں کو بالکل نہیں سمجھتے۔ شیخ سعدیؒ ایک مشہور بزرگ گزرے ہیں ایک دفعہ ان کے پاس جوتا نہیں تھا وہ جا رہے تھے اور دل میں اللہ تعالیٰ سے گلہ کر رہے تھے کہ میرے پاس جوتا نہیں ہے۔ آگے گئے تو انہوں نے ایک

Marfat.com

آدمی کو دیکھا جس کے پاؤں ہی نہیں تھے۔ اور وہ گھستا ہوا جا رہا تھا۔ وہ وہیں رکے اور خدا سے معافی مانگی کہ اس آدمی کے تو پاؤں ہی نہیں جو گھستا چلا جا رہا ہے مجھے تو اللہ تعالیٰ نے پاؤں دیے ہوئے ہیں جن پر چل رہا ہوں اور خدا کا شکر ادا کیا۔ ہم اپنے اردگرد بہت عبرت ناک باتیں دیکھتے ہیں مگر ہمیں ان کا ہم پر کوئی اثر نہیں ہم تو اوپر ہی اوپر دیکھتے ہیں۔

امر بالمعروف ونہی عن المنکر، (تبلیغ)

(سورۃ آل عمران ۳)---۱۰۴۔ ''اور چاہئے کہ رہے تم میں (ہمیشہ) ایک جماعت ایسے لوگوں کی جو دعوت دیتے رہیں نیکی کی طرف اور حکم دیں اچھے کاموں کا اور منع کریں برے کاموں سے اور یہی لوگ ہیں در حقیقت فلاح پانے والے۔'' O---۱۱۰۔ ''تم ہو (اے مسلمانو! وہ) بہترین امت جسے پیدا کیا گیا ہے انسانوں (کی راہنمائی) کے لئے حکم دیتے ہو تم اچھے کاموں کا اور منع کرتے ہو برے کاموں سے اور ایمان رکھتے ہو اللہ پر۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۳، مضمون: امت]

(سورۃ المائدۃ ۵)---۲۔ ''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے منسوب نشانوں کو بے حرمت نہ کرو، نہ حرمت والے مہینے کو، نہ قربانی کے جانوروں کو، نہ پٹے والے جانوروں کو اور نہ اللہ کا فضل اور خوشی کی تلاش میں خانہ کعبہ کا قصد کرنے والوں کو۔ اور جب تم احرام کھول دو تو شکار کر سکتے ہو اور کسی قوم کی دشمنی اس وجہ سے کہ انہوں نے تمہیں خانہ کعبہ سے روکا تھا تمہیں اس بات پر نہ اکسائے کہ زیادتی کرو۔ اور نیکی اور پرہیزگاری میں تعاون کرو، مگر گناہ اور دشمنی میں تعاون نہ کرو، اور اللہ سے ڈرو کہ اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔'' O---۷۸۔ ''بنی اسرائیل میں جن لوگوں نے کفر کیا ان پر داؤدؑ اور عیسیٰؑ ابن مریم کی زبان سے لعنت کی گئی (اور وہ بندر اور سور بن گئے) یہ اس لئے کہ وہ نافرمانی کرتے تھے اور حد سے نکل جاتے تھے۔'' O---۷۹۔ ''وہ ان برے کاموں سے جو وہ کرتے تھے ایک دوسرے کو منع نہیں کرتے تھے۔ کیا برا وہ کرتے تھے۔'' O---[اس پر مستزاد یہ کہ وہ ایک دوسرے کو برائی سے روکتے نہیں تھے۔ جو بجائے خود ایک بہت بڑا جرم ہے۔ بعض مفسرین نے اسی ترک نہی کو عصیان اور اعتدا قرار دیا ہے جو لعنت کا سبب بنا۔ بہر حال دونوں صورتوں میں برائی کو دیکھتے ہوئے برائی سے نہ روکنا، بہت بڑا جرم اور لعنت وغضب الٰہی کا سبب ہے۔ حدیث شریف میں بھی اس جرم پر بڑی سخت وعیدیں بیان فرمائی گئی ہیں۔ ایک حدیث میں نبی ﷺ نے فرمایا ''سب سے پہلا نقص جو بنی اسرائیل میں داخل ہوا یہ تھا کہ ایک آدمی دوسرے آدمی کو برائی کرتے ہوئے دیکھتا تو کہتا، اللہ سے ڈر اور یہ برائی چھوڑ دے، یہ تیرے لیے جائز نہیں۔ لیکن دوسرے روز پھر اس کے ساتھ اسے کھانے پینے اور اٹھنے بیٹھنے میں کوئی عار یا شرم محسوس نہ ہوتی، (یعنی اس کا ہم نوالہ وہم پیالہ اور ہم نشین بن جاتا) درآں حالیکہ ایمان کا تقاضا اس سے نفرت اور ترک تعلق تھا۔ جس پر اللہ تعالیٰ نے ان کے درمیان آپس میں عداوت ڈال دی اور وہ لعنت الٰہی کے مستحق قرار پائے'' پھر فرمایا ''اللہ کی قسم! تم ضرور لوگوں کو نیکی کا حکم دیا کرو اور برائی سے روکا کرو، ظالم کا ہاتھ پکڑ لیا کرو (ورنہ تمہارا حال بھی یہی ہوگا)'' ایک دوسری روایت میں اس فریضے کے ترک پر یہ وعید سنائی گئی ہے کہ تم عذاب الٰہی کے مستحق بن جاؤ گے، پھر تم اللہ سے دعائیں بھی مانگو گے تو قبول نہیں ہوں گی۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۰۵۔ ''اے ایمان والو! تم پر اپنی ذمہ داری ہے جو بھٹک گیا وہ تمہیں نقصان نہیں پہنچا تا جب تم راہ چل رہے ہو۔ اللہ تعالیٰ ہی کی طرف تم سب کی واپسی ہوگی۔ پھر تمہیں بتائے گا جو تم کیا کرتے ہو۔'' O---[بعض لوگوں کے ذہن میں ظاہری الفاظ سے یہ شبہ پیدا ہوا کہ اپنی اصلاح اگر کر لی جائے تو کافی ہے۔ امر بالمعروف ونہی عن المنکر ضروری نہیں ہے۔ لیکن یہ مطلب صحیح نہیں ہے کیونکہ امر بالمعروف کا فریضہ بھی نہایت اہم ہے۔ اگر ایک مسلمان یہ فریضہ ہی ترک کر دے گا تو اس کا تارک ہدایت پر قائم رہنے والا کب رہے گا؟ جب کہ قرآن نے اذا اھتدیتم (جب تم خود ہدایت پر چل رہے ہو) کی شرط عائد کی ہے۔ اسی لیے جب حضرت ابوبکر صدیقؓ کے علم میں یہ بات آئی تو انہوں نے فرمایا کہ ''لوگو! تم آیت کو غلط جگہ استعمال کر رہے ہو، میں نے تو نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''جب لوگ برائی ہوتے ہوئے دیکھ لیں اور اسے بدلنے کی کوشش نہ کریں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے عذاب کی گرفت میں لے لے'' اس لیے آیت کا صحیح مطلب یہ ہے کہ تمہارے سمجھانے کے باوجود اگر لوگ نیکی کا راستہ اختیار نہ کریں یا برائی سے باز نہ آئیں تو تمہارے لیے یہ نقصان دہ نہیں ہے جب کہ تم خود نیکی پر قائم اور برائی سے مجتنب ہو۔ البتہ ایک صورت میں امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا ترک جائز ہے کہ جب کوئی شخص اپنے اندر اس کی طاقت نہ پائے اور اس سے اس کی جان کو خطرہ ہے۔ اس صورت میں فان لم یستطع فبقلبہ وذلک اضعف الایمان کے تحت اس کی گنجائش ہے۔ آیت بھی اس صورت کی متحمل ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الاعراف ۷)---۱۵۷۔ ''جو لوگ بے پڑھے نبی رسول کی پیروی کرتے ہیں جسے وہ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں، جو انہیں پسندیدہ باتوں کی تلقین کرتا ہے، ناپسندیدہ باتوں سے منع کرتا ہے پاکیزہ چیزوں کو ان کے لئے حلال کرتا ہے، گندی چیزوں کو ان پر حرام کرتا ہے، اور ان کے

Marfat.com

بوجھ اور طوق جو ان پر پڑے ہیں اتر واتا ہے ہاں! جو لوگ اس پر ایمان لائے، اس کی حمایت کی، اس کی مدد کی اور اس نور کے پیچھے چلے جو اس کے ساتھ نازل کیا گیا، وہی کامیاب ہوں گے۔'' O---[معروف وہ ہے جسے شریعت نے اچھا اور منکر وہ ہے جسے شریعت نے برا قرار دیا ہے۔(از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] نیز [تفسیر کے لیے باب نمبر ۴، مضمون: مرتبہ رسول ﷺ]---۱۶۴۔ ''اور جب ان کے ایک گروہ نے کہا تم ان لوگوں کو کیوں نصیحت کرتے ہو جنہیں اللہ تعالیٰ ہلاک کرنے والا ہے یا انہیں سخت سزا دینے والا ہے؟ انہوں نے کہا تمہارے رب کے پاس معذرت کے طور پر اور شاید وہ ڈر جائیں۔'' O---۱۶۵۔ ''پھر جب وہ اس نصیحت کو جو انہیں کی گئی تھی بھول گئے تو ہم نے ان کو جو برائی سے منع کرتے تھے بچا لیا اور ظالموں کو ان کی نافرمانیوں کے سبب بہت برے عذاب میں پکڑ لیا۔'' O---۱۶۶۔ ''پھر جب وہ اس بات میں جس سے انہیں منع کیا گیا تھا بالکل سرکش ہو گئے تو ہم نے کہہ دیا بندر بن جاؤ دھتکارے ہوئے۔'' O---۱۹۸۔ ''اور اگر تم انہیں ہدایت کی طرف بلاؤ تو وہ نہیں سنتے - اور تو انہیں سمجھتا ہے کہ تیری طرف دیکھ رہے ہیں مگر وہ نہیں دیکھتے۔'' O---۱۹۹۔ ''درگزر کر، اور پسندیدہ باتوں کی تلقین کر، اور نادانوں سے کنارا کر۔'' O

(سورۃ الانفال ۸)---۲۵۔ ''اور اس فتنے سے ڈرو جو خاص طور تم میں ظالموں پر ہی نہ آئے گا اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے۔(بلکہ اجتماعی فتنہ کو نہ روکنے اور اسے برداشت کرنے والوں پر بھی اس کی شامت پڑے گی۔'' O

(سورۃ التوبہ ۹)---۶۷۔ ''منافق مرد اور عورتیں ایک دوسرے جیسے ہیں - وہ ناپسندیدہ باتوں کی تلقین کرتے ہیں اور پسندیدہ باتوں سے منع کرتے ہیں اور اپنے ہاتھوں کو بند رکھتے ہیں - انہوں نے اللہ تعالیٰ کو بھلا دیا ہے سو اللہ تعالیٰ نے بھی انہیں بھلا دیا ہے۔'' O---۷۱۔ ''اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے رفیق ہیں - وہ پسندیدہ باتوں کی تلقین کرتے ہیں ناپسندیدہ باتوں سے منع کرتے ہیں - نماز قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرتے ہیں - ان لوگوں پر اللہ تعالیٰ رحم کرے گا - اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۹، مضمون: مومن)---۱۱۲۔ ''وہ توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، حمد کرنے والے، سفر کرنے والے (روزہ دار) رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، پسندیدہ باتوں کی تلقین کرنے والے، ناپسندیدہ باتوں سے منع کرنے والے اور اللہ تعالیٰ کی حدوں کی حفاظت کرنے والے ہیں اور ان مومنوں کو خوشخبری دے۔'' O

(سورۃ ھود ۱۱)---۱۱۶۔ ''ہاں! تم سے پہلی نسلوں میں ایسے باا ثر اہل خیر کیوں نہ ہوئے جو زمین میں فساد پھیلنے سے روکتے - سوائے ان میں چند لوگوں کے جنہیں ہم نے بچا لیا اور ظالم تو ان چیزوں کے پیچھے ہی لگے رہے جن میں انہیں آسودگی ملتی تھی اور مجرم بن گئے۔'' O---[یہ پچھلوں کا حال سنا کر امت محمدیہ کو ابھارا گیا ہے کہ ان میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والے بکثرت موجود رہنے چاہئیں - گزشتہ قومیں اس لئے تباہ ہوئیں کہ عام طور پر لوگ عیش و عشرت کے نشہ میں چور ہو کر جرائم کا ارتکاب کرتے رہے اور بڑے بااثر آدمی جن میں کوئی اثر خیر کا باقی تھا انہوں نے منع کرنا چھوڑ دیا - اس طرح کفر و عصیان اور ظلم و طغیان سے دُنیا کی جو حالت بگڑ رہی تھی اس کا سنوارنے والا کوئی نہ رہا - چند گنتی کے آدمیوں نے امر بالمعروف کی کچھ آواز بلند کی مگر نقار خانہ میں طوطی کی صدا کون سنتا تھا - نتیجہ یہ ہوا کہ وہ منع کرنے والے عذاب سے محفوظ رہے باقی سب قوم تباہ ہو گئی - حدیث مبارک میں ہے کہ جب ظالم کا ہاتھ پکڑ کر ظلم سے نہ روکا جائے اور لوگ امر بالمعروف نہی عن المنکر ترک کر بیٹھیں تو قریب ہے کہ خدا تعالیٰ ایسا عذاب بھیجے جو کسی کو نہ چھوڑے - (العیاذ باللہ) از تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانی]

(سورۃ ابراہیم ۱۴)---۴۴۔ ''لوگوں کو اس دن سے ہوشیار کر دے جب کہ ان کے پاس عذاب آ جائے گا اور ظالم کہیں گے کہ اے ہمارے رب ہمیں بہت تھوڑے قریب کے وقت تک کی ہی مہلت دے کہ ہم تیری تبلیغ مان لیں اور تیرے پیغمبروں کی تابعداری میں لگ جائیں - کیا تم اس سے پہلے بھی قسمیں نہیں کھا رہے تھے؟ کہ تمہارے لئے دُنیا سے ٹلنا ہی نہیں۔'' O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۱۴، مضمون: ظالم]

(سورۃ الحجر ۱۵)---۹۴۔ ''پس آپ اس حکم کو جو آپ کو کیا جا رہا ہے کھول کر سنا دیجئے! اور مشرکوں سے منہ پھیر لیجئے۔'' O---[اصدع کے معنی ہیں کھول کر بیان کرنا - اس آیت کے نزول سے قبل آپ ﷺ چھپ کر تبلیغ فرماتے تھے اس کے بعد آپ ﷺ نے کھلم کھلا تبلیغ شروع کر دی]

(سورۃ النحل ۱۶)---۹۰۔ ''اللہ تعالیٰ عدل کا، بھلائی کا، اور قرابت داروں کے ساتھ سلوک کرنے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی کے کاموں، ناشائستہ حرکتوں اور زیادتی سے روکتا ہے - وہ خود تمہیں نصیحتیں کر رہا ہے کہ تم نصیحت حاصل کرو۔'' O

(سورۃ المومنون ۲۳)---۹۶۔ ''برائی کو اس طریقے سے دور کریں جو سراسر بھلائی والا ہو جو کچھ یہ بیان کرتے ہیں ہم بخوبی واقف ہیں۔'' O---[جس طرح دوسرے مقام پر فرمایا ''برائی ایسے طریقے سے دور کرو جو اچھا ہو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تمہارا دشمن بھی تمہارا گہرا دوست بن جائے گا''۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ لقمان ۳۱)---۱۷۔ ''اے میرے پیارے بیٹے! تو نماز قائم رکھنا' اچھے کاموں کی نصیحت کرتے رہنا' برے کاموں سے منع کیا کرنا اور جو مصیبت تم

Marfat.com

پرآجائے صبر کرنا (یقین مان) کہ یہ بڑے تاکیدی کاموں میں سے ہے۔" O

عدل وانصاف

(سورۃ آل عمران ۳)---۲۱۔ "بیشک وہ لوگ جو انکار کرتے ہیں احکام الٰہی کا اور قتل کرتے ہیں نبیوں کو ناحق اور قتل کرتے ہیں ان کو جو حکم دیتے ہیں عدل وانصاف کا لوگوں میں سے سو خوشخبری دے دو انہیں دردناک عذاب کی۔" O---۲۲۔ یہی ہیں وہ لوگ کہ برباد ہو گئے اعمال ان کے دُنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اور نہیں ہے ان کا کوئی مددگار۔" O

(سورۃ النساء ۴)---۵۸۔ "بیشک اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے تم کو کہ سپرد کرو امانتیں اہل امانت کو۔ اور جب فیصلہ کرو تم لوگوں کے مابین تو فیصلہ کرو عدل کے ساتھ بیشک اللہ تعالیٰ بہت ہی اچھی نصیحت کر رہا ہے تم کو بیشک اللہ تعالیٰ ہے ہر بات کا سننے والا ہر چیز کو دیکھنے والا۔" O---[فریقین میں اصلاً کسی کی رعایت نہ ہو علماء نے فرمایا کہ حاکم کو چاہئے کہ پانچ باتوں میں فریقین کے ساتھ برابر سلوک کرے (۱) اپنے پاس آنے میں جیسے ایک کو موقع دے دوسرے کو بھی دے۔ (۲) نشست دونوں کو ایک سی دے (۳) دونوں کی طرف برابر متوجہ رہے (۴) کلام سننے میں ہر ایک کے ساتھ ایک ہی طریقہ رکھے (۵) فیصلہ دینے میں حق کی رعایت کرے جس کا دوسرے پر حق ہو پورا پورا دلائے، حدیث شریف میں ہے، انصاف کرنے والوں کو قرب الٰہی میں نوری ممبر عطا ہوں گے۔ (از تفسیر کنز الایمان)] (مزید تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: اصولِ حکمرانی)---۶۵۔ "سو قسم ہے تمہارے رب کی (اے محمد ﷺ) یہ ہرگز مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ فیصلہ کرنے والا نہ تسلیم کر لیں تم کو اپنے باہمی اختلافات میں پھر نہ پاویں اپنے دلوں میں کوئی کھٹک اس پر جو فیصلہ کیا ہو تم نے اور تسلیم کر لیں اسے جیسا کہ تسلیم کرنے کا حق ہے۔" O---۱۰۵۔ "بیشک ہم ہی نے نازل کی ہے تمہاری طرف (اے نبی ﷺ!) یہ کتاب حق کے ساتھ تاکہ تم فیصلے کرو لوگوں کے درمیان اس (علم وحکمت) کے مطابق جو سکھائی ہے تم کو اللہ نے۔ اور مت بنو تم خیانت کرنے والوں کے طرف دار۔" O---[منافق اور ضعیف الاسلام لوگوں میں جب کوئی کسی گناہ اور خرابی کا مرتکب ہوتا تو سزا اور بدنامی سے بچنے کے لئے حیلہ گھڑتے اور آپ کی خدمت میں ایسے انداز سے اس کا اظہار کرتے کہ آپ ان کو بری سمجھ جائیں بلکہ کسی بری الذمہ کے ذمہ تہمت لگا کر اس کے مجرم بنانے میں سعی کرتے اور رل مل کر باہم مشورہ کرتے چنانچہ ایک دفعہ یہ ہوا کہ ایک ایسے ہی مسلمان نے دوسرے مسلمان کے گھر میں نقب دیا ایک تھیلا آٹے کا اور اس کے ساتھ کچھ ہتھیار چرا کر لے گیا۔ اس تھیلے میں اتفاقاً سوراخ تھا۔ چور کے گھر تک رستہ میں آٹا گرتا گیا۔ چور نے یہ تدبیر کی کہ مال اپنے گھر میں نہ رکھا بلکہ رات ہی میں وہ مال لے جا کر ایک یہودی کے پاس امانت رکھ آیا جو اس کا واقف تھا۔ صبح کو مالک نے آٹے کے سراغ پر چور کو جا پکڑا مگر تلاشی پر اس کے گھر میں کچھ نہ نکلا ادھر چور نے قسم کھالی کہ مجھ کو کچھ خبر نہیں۔ آٹے کا سراغ آگے کو چلتا نظر آیا تو مالک نے اسی سراغ پر یہودی کو جا پکڑا۔ اس نے مال کا اقرار کر لیا کہ میرے گھر میں موجود ہے مگر میرے پاس تو رات فلاں شخص امانت رکھ گیا ہے۔ میں چور نہیں ہوں۔ مالک نے یہ قضیہ حضرت فخر عالم ﷺ کی خدمت میں پہنچایا۔ چور کی قوم اور اس کی جماعت نے اتفاق کیا کہ جس طرح ہو سکے اس پر چوری ثابت نہ ہونے دو۔ یہودی کو چور بناؤ چنانچہ یہودی سے جھگڑے اور آپ کی خدمت میں چور کی برأت پر قسمیں کھائیں، گواہی دی۔ قریب تھا کہ یہودی چور سمجھا جائے اور مجرم قرار دیا جائے اس پر حق سبحانہ نے متعدد آیتیں نازل فرمائیں اور حضرت محمد رسول مقبول ﷺ کو اور سب کو متنبہ فرما دیا کہ چور یہی مسلمان ہے۔ یہودی اس میں سچا اور بے قصور ہے اور ہمیشہ کے لئے ایسے لوگوں کی قلعی کھول کر سب کو متنبہ کر دیا۔ آیت کا مطلب یہ ہے کہ اے رسول! ہم نے اپنی سچی کتاب تجھ پر اس لئے اتاری کہ ہمارے سمجھانے اور بتلانے کے موافق تمام لوگوں میں نیک ہوں یا بد مومن ہوں یا کافر، حکم اور انصاف کیا جائے اور جو دغاباز ہیں ان کی بات کا اعتبار اور ان کی طرف داری ہرگز مت کرو اور ان کی قسم اور ان کی گواہی پر کسی بے قصور کو مجرم مت بناؤ یعنی ان دغابازوں کی طرف ہو کر یہودی سے مت جھگڑو۔ (از تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانیؒ)] O---۱۰۶۔ "اور درخواست کرو درگزر کی اللہ تعالیٰ سے بیشک اللہ ہے بہت معاف فرمانے والا ہر حالت میں رحم کرنے والا۔" O[یعنی بغیر تحقیق کیے آپ ﷺ نے جو خیانت کرنے والوں کی حمایت کی ہے اس پر اللہ سے مغفرت طلب کریں۔ اس سے معلوم ہوا کہ فریقین میں سے جب تک کسی کی بابت پورا یقین نہ ہو کہ وہ حق پر ہے اس کی حمایت ووکالت کرنا جائز نہیں۔ علاوہ ازیں اگر کوئی فریق دھوکے اور فریب اور اپنی چرب زبانی سے عدالت یا حاکم مجاز سے اپنے حق میں فیصلہ کرا لے گا در آں حالیکہ وہ صاحب حق نہ ہو تو ایسے فیصلے کی عند اللہ کوئی اہمیت نہیں۔ ☆ اس بات کو نبی کریم ﷺ نے ایک حدیث میں اس طرح بیان فرمایا خبردار! میں ایک انسان ہی ہوں اور جس طرح میں سنتا ہوں اسی کی روشنی میں فیصلہ کرتا ہوں۔ ممکن ہے ایک شخص اپنی دلیل وحجت پیش کرنے میں تیز طرار اور ہوشیار ہو اور میں اس کی گفتگو سے متاثر ہو کر اس کے حق میں فیصلہ کر دوں درآنحالیکہ وہ حق پر نہ ہو اور اس طرح میں دوسرے مسلمان کا حق اسے دے دوں، اسے یاد رکھنا چاہئے کہ یہ آگ کا ٹکڑا ہے۔ یہ اس کی مرضی ہے کہ اسے لے لے یا چھوڑ دے۔ (از
[illegible])

Marfat.com

تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---- ۱۰۷ "اور مت وکالت کرو ان لوگوں کی جو دغا رکھتے ہیں اپنے دلوں میں - بیشک اللہ تعالیٰ نہیں پسند کرتا ایسے شخص کو جو ہو دغاباز گناہوں میں ڈوبا ہوا" O ---- ۱۳۵ "اے لوگو جو ایمان لائے ہو بنو علمبردار انصاف کے، گواہی دینے والے اللہ تعالیٰ کے لئے اگرچہ ہو (یہ گواہی) خلاف تمہاری اپنی ذات کے یا والدین اور رشتہ داروں کے خواہ ہو کوئی مال دار یا غریب بہر حال اللہ ہے تم سے زیادہ خیر خواہ ان کا - پس مت پیروی کرو تم خواہشات نفس کی عدل نہ کرنے میں اور اگر گھما پھرا کر بات کرو گے (گواہی میں) یا گریز کرو گے تو بیشک اللہ تعالیٰ ہے تمہارے اعمال سے پوری طرح باخبر" O ---- [تلوٗا تحریف اور جان بوجھ کر جھوٹ بولنے کو کہا جاتا ہے - مطلب شہادت میں تحریف و تغیر ہے اور اعراض سے مراد شہادت کا کتمان (چھپانا) اور اس کا ترک کرنا ہے - ان دونوں باتوں سے بھی روکا گیا ہے - اس آیت میں عدل و انصاف کی تاکید اور اس کے لئے جن باتوں کی ضرورت ہے ان کا اہتمام کرنے کا حکم دیا گیا ہے - مثلاً:

☆ ہر حال میں عدل کرو اس سے سر مو انحراف نہ کرو، کسی ملامت گر کی ملامت اور کوئی اور محرک اس میں رکاوٹ نہ بنے - بلکہ اس کے قیام میں تم ایک دوسرے کے معاون اور دست و بازو بنو-

☆ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا تمہارے پیش نظر ہو، کیونکہ اس صورت میں تم تحریف، تبدیل اور کتمان سے گریز کرو گے اور تمہارا فیصلہ عدل کی میزان میں پورا اترے گا-

☆ عدل و انصاف کی زد اگر تم پر یا تمہارے والدین پر یا دیگر قریبی رشتے داروں پر بھی پڑے تب بھی تم پر وامت کرو اور اپنی اور ان کی رعایت کے مقابلے میں عدل کے تقاضوں کو اہمیت دو-

☆ کسی مال دار کی اس کی تونگری کی وجہ سے رعایت نہ کرو اور کسی تنگ دست کے فقر سے خوف مت کھاؤ کیونکہ وہی جانتا ہے کہ ان دونوں کی بہتری کس میں ہے؟

☆ فیصلے میں خواہش نفس، عصبیت اور دشمنی آڑے نہیں آنی چاہیے - بلکہ ان سب کو نظر انداز کر کے بے لاگ عدل کرو - عدل کا یہ اہتمام جس معاشرے میں ہوگا وہاں امن و سکون اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہوگا-

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے اس نکتے کو بھی خوب سمجھ لیا تھا، چنانچہ حضرت عبداللہ بن رواحہؓ کی بابت آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں خیبر کے یہودیوں کے پاس بھیجا کہ وہ وہاں کے پھلوں اور فصلوں کا تخمینہ لگا کر آئیں - یہودیوں نے انہیں رشوت کی پیشکش کی تاکہ وہ کچھ نرمی سے کام لیں - انہوں نے فرمایا "اللہ کی قسم، میں اس کی طرف سے نمائندہ بن کر آیا ہوں جو دنیا میں مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے اور تم میرے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ ہو - لیکن اپنے محبوب کی محبت اور تمہاری دشمنی مجھے اس بات پر آمادہ نہیں کر سکتی کہ میں تمہارے معاملے میں انصاف نہ کروں -" یہ سن کر انہوں نے کہا "اسی عدل کی وجہ سے آسمان و زمین کا یہ نظام قائم ہے -" (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ المائدۃ ۵) ---- ۸ "اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کے گواہ بن کر عدل و انصاف کے نگران ہو جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس بات پر نہ اکسائے کہ انصاف نہ کرو - انصاف کرو یہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے باخبر ہے -" O ---- [نبی کریم ﷺ کے نزدیک عادلانہ گواہی کی کتنی اہمیت ہے، اس کا اندازہ اس واقعے سے ہوتا ہے جو حدیث میں آتا ہے، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میرے باپ نے مجھے عطیہ دیا تو میری والدہ نے کہا، اس عطیے پر آپ جب تک اللہ کے رسول کو گواہ نہیں بنائیں گے میں راضی نہیں ہوں گی - چنانچہ میرے والد نبی ﷺ کی خدمت میں آئے تو آپ ﷺ نے پوچھا کیا تم نے اپنی ساری اولاد کو اسی طرح کا عطیہ دیا ہے؟ انہوں نے نفی میں جواب دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا "اللہ سے ڈرو! اور اولاد کے درمیان انصاف کرو" اور فرمایا "میں ظلم پر گواہ نہیں بنوں گا" (صحیح بخاری و مسلم، کتاب الہبۃ) (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---- ۴۲ "وہ جھوٹ کو بڑا سننے والے اور مال حرام کو بڑا کھانے والے - سو اگر وہ تیرے پاس آئیں تو ان کے درمیان فیصلہ دے یا ان سے کنارا کر اور اگر تو ان سے کنارا کرے تو وہ تجھے کچھ نقصان نہ پہنچا سکیں گے اور اگر تو فیصلہ کرے تو ان کے درمیان انصاف سے فیصلہ کر - بیشک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے -" O ---- ۴۵ "اور ہم نے ان پر (تورات میں) لازم کیا تھا کہ جان کے بدلے جان، آنکھ کے بدلے آنکھ، ناک کے بدلے ناک، کان کے بدلے کان، دانت کے بدلے دانت اور زخموں کا پورا بدلہ لیا جائے گا - پھر جس نے اُسے معاف کر دیا وہ اس کے لئے کفارہ ہو جائے گا - اور جس نے اس کے مطابق جو اللہ تعالیٰ نے اتارا فیصلہ نہ کیا وہی ظالم ہیں -" O

(سورۃ الانعام ۶) ---- ۱۵۲ "اور یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر عمدہ طریقے سے یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچ جائے اور ناپ تول کو انصاف سے پورا کرو - ہم کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے - اور جب تم بات کرو تو انصاف کرو اگرچہ وہ رشتہ دار ہو - اور اللہ سے کئے ہوئے عہد کو پورا کرو - ان

Marfat.com

باتوں کی وہ تمہیں تاکید کرتا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔"○---۱۵۳۔"اور یہ کہ یہی میرا سیدھا راستہ ہے پس اس پر چلو اور دوسری راہوں پر نہ چلو کہ وہ تمہیں اس کی راہ سے الگ کردیں گی۔ اس بات کی وہ تمہیں تاکید کرتا ہے تاکہ تم میں خوف خدا پیدا ہو۔"○

(سورۃ الاعراف ۷)---۲۹۔"کہو میرے رب نے انصاف کا حکم دیا ہے۔"○---۱۸۱۔"اور ہماری مخلوق میں ایک گروہ ایسا بھی ہے جو حق کے مطابق راہنمائی کرتا ہے اور اسی کے مطابق عدل کرتا ہے۔"○

(سورۃ یونس ۱۰)---۴۷۔"اور ہر امت کے لئے ایک رسول ہوتا ہے پھر جب ان کا رسول آ جاتا ہے تو ان کے درمیان انصاف سے فیصلہ کر دیا جاتا ہے اور ان پر کوئی ظلم نہیں کیا جاتا۔"○---[قیامت کے دن جب ہر امت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش ہوگی تو اس امت میں بھیجا گیا رسول بھی ساتھ ہوگا۔ سب کے اعمال نامے ہوں گے اور فرشتے بھی بطور گواہ پیش ہوں گے اور یوں ہر امت اور اس کے رسولوں کے درمیان انصاف سے فیصلہ ہوگا۔ ☆ حدیث میں آتا ہے کہ امت محمدیہ کا فیصلہ سب سے پہلے کیا جائے گا جیسا کہ فرمایا "ہم اگرچہ سب کے بعد آنے والے ہیں لیکن قیامت کو سب سے آگے ہوں گے اور تمام مخلوقات سے پہلے ہمارا فیصلہ کیا جائے گا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۵۴۔"اور اگر ہر ظالم شخص کے پاس وہ سب کچھ ہو جو زمین میں ہے تو وہ ضرور اسے فدیہ میں دے دے گا اور جب وہ عذاب کو دیکھیں گے تو شرمندگی کو چھپائیں گے مگر ان کے درمیان انصاف سے فیصلہ کر دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہ ہوگا۔"○

(سورۃ ابراہیم ۱۴)---۴۲۔"ناانصافوں کے اعمال سے اللہ کو غافل نہ سمجھ وہ تو انہیں اس دن تک مہلت دیئے ہوئے ہے جس دن آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی۔"○---[یعنی قیامت کی ہولناکیوں کی وجہ سے۔ اگر دنیا میں اللہ نے کسی کو زیادہ مہلت دے دی اور اس کے مرنے تک اس کا مؤاخذہ نہیں کیا تو قیامت کے دن تو وہ مؤاخذہ الٰہی سے نہیں بچ سکے گا جو کافروں کے لیے اتنا ہولناک دن ہوگا کہ آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)

(سورۃ النحل ۱۶)---۹۰۔"اللہ تعالیٰ عدل کا، بھلائی کا اور قرابت داروں کے ساتھ سلوک کرنے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی کے کاموں، ناشائستہ حرکتوں اور ظلم و زیادتی سے روکتا ہے۔ وہ خود تمہیں نصیحتیں کر رہا ہے کہ تم نصیحت حاصل کرو۔"○---[عدل کے مشہور معنی انصاف کرنے کے ہیں۔ یعنی اپنوں اور بیگانوں سے کے ساتھ انصاف کیا جائے۔ کسی کے ساتھ دشمنی یا عناد یا محبت یا قرابت کی وجہ سے انصاف کے تقاضے مجروح نہ ہوں۔ ایک دوسرے معنی اعتدال کے ہیں یعنی کسی معاملے میں بھی افراط یا تفریط کا ارتکاب نہ کیا جائے۔ حتیٰ کہ دین کے معاملے میں بھی۔ کیونکہ دین میں افراط کا نتیجہ غلو ہے جو سخت مذموم ہے اور تفریط دین میں کوتاہی ہے یہ بھی ناپسندیدہ ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

احادیث مبارک:

☆ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص قضا کا منصب طلب کرنے اور سوال کرنے اپنے نفس کی طرف سونپا جاتا ہے اور جس شخص پر زبردستی کی گئی اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ اتارتا ہے جو اس کو راست رکھتا ہے۔ ☆ حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قاضی تین طرح پر ہوتے ہیں! ایک جنت میں ہے اور دو دوزخ میں۔ وہ قاضی جو جنت میں ہے وہ ہے جس نے حق پہچانا اور اسکے ساتھ حکم کیا اور وہ شخص جس نے حق پہچانا اور فیصلہ میں ظلم کیا وہ دوزخ میں ہے اور وہ شخص جس نے جہالت پر لوگوں میں فیصلہ کیا وہ دوزخ میں ہے۔

☆ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص مسلمانوں کی قضا طلب کرتا ہے یہاں تک کہ اس کو پا لیتا ہے پھر اس کا عدل اس کے ظلم پر غالب آ جاتا ہے اس کے لئے جنت ہے اور جس کا ظلم اس کے عدل پر غالب آ جاتا ہے اس کے لئے دوزخ ہے۔

☆ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو یمن کی طرف قاضی بنا کر بھیجا میں نے کہا اے اللہ کے رسول آپ مجھ کو قاضی بنا کر بھیج رہے ہیں میں نوجوان ہوں مجھ کو قضا کی کیفیت کا کچھ علم نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تیرے دل کو ہدایت کرے گا اور تیری زبان کو ثابت رکھے گا۔ جب دو آدمی تیرے پاس کوئی فیصلہ لائیں پہلے کے واسطے فیصلہ نہ کرنا یہاں تک کہ دوسرے کی بات نہ سن لے یہ زیادہ لائق ہے کہ فیصلہ تیرے لئے ظاہر ہو۔ حضرت علیؓ نے کہا اس کے بعد مجھے کبھی کسی فیصلہ کے متعلق شک نہیں رہا۔

☆ حضرت عبداللہؓ بن ابی اوفی سے روایت ہے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ قاضی کے ساتھ ہے جب تک وہ ظلم نہ کرے۔ جب وہ ظلم کرنے لگ جاتا ہے اور شیطان لازم ہو جاتا ہے۔ ایک اور روایت میں ہے جب ظلم کرتا ہے اس کو اس کے نفس کی طرف سونپ دیتا ہے۔

☆ ایک مقدمہ میں حضرت علیؓ نے ایک عیسائی کو کوفہ کے بازار میں اپنی گم شدہ زرہ بیچتے ہوئے دیکھ لیا۔ آپ نے قاضی کے پاس استغاثہ کیا۔ چونکہ کوئی شہادت پیش نہ کر سکے اس لئے قاضی نے آپ کا استغاثہ خارج کر دیا۔ (احادیث از دستور القرآن صفحہ نمبر ۱۵۹ مؤلفہ محمد شریف چوہدری)

(سورۃ الانبیاء ۲۱)---۷۸۔"اور داؤد اور سلیمان (علیہما السلام) کو یاد کیجیے جبکہ وہ کھیت کے معاملہ میں فیصلہ کر رہے تھے کہ کچھ لوگوں کی بکریاں رات کو

Marfat.com

اس میں چر چک گئی تھیں' اور ان کے فیصلے میں ہم موجود تھے۔"O---۷۹۔"ہم نے اس کا صحیح فیصلہ سلیمان کو سمجھا دیا۔ہاں ہر ایک کو ہم نے حکم وعلم دے رکھا تھا اور داود کے تابع ہم نے پہاڑ کر دیئے تھے جو تسبیح کرتے تھے اور پرند بھی۔ہم کرنے والے ہی تھے۔"O---[مفسرین نے یہ قصہ اس طرح بیان فرمایا ہے کہ ایک شخص کی بکریاں' دوسرے شخص کے کھیت میں رات کو جا گھسیں اور اس کی کھیتی چر چک گئیں۔حضرت داؤد علیہ السلام نے' جو پیغمبر کے ساتھ' حکمران بھی تھے۔فیصلہ دیا کہ بکریاں' کھیت والا لے لے تاکہ اس کے نقصان کی تلافی ہو جائے حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس فیصلے سے اختلاف کیا اور یہ فیصلہ دیا کہ بکریاں کچھ عرصے کے لیے کھیتی کے مالک کو دے دی جائیں' وہ ان سے انتفاع کرے اور کھیتی بکری والے کے سپرد کر دی جائے' تاکہ وہ کھیتی کی آب پاشی اور دیکھ بھال کر کے' اسے صحیح کرے' جب وہ اس حالت میں آجائے جو بکریوں کے چرنے سے پہلے تھی تو کھیتی' کھیتی والے کو اور بکریاں' بکری والے کو واپس کر دی جائیں۔پہلے فیصلے کے مقابل میں دوسرا فیصلہ اس لحاظ سے زیادہ بہتر تھا کہ اس میں کسی کو بھی اپنی چیز سے محروم ہونا نہیں پڑا۔جب کہ پہلے فیصلے میں بکری والے اپنی بکریوں سے محروم کر دیئے گئے تھے۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الحج** ۲۲)---۱۷۔"ایمان دار اور یہودی اور صابی اور نصرانی اور مجوسی اور مشرکین ان سب کے درمیان قیامت کے دن خود اللہ تعالیٰ فیصلے کر دے گا' اللہ تعالیٰ ہر ہر چیز پر گواہ ہے۔"O---[یہ فیصلہ محض حاکمانہ اختیارات کے زور پر نہیں ہوگا' بلکہ عدل وانصاف کے مطابق ہوگا' کیونکہ وہ باخبر ہستی ہے' اسے ہر چیز کا علم ہے۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ ص** ۳۸)---۲۶۔"اے داؤد! ہم نے تمہیں زمین میں خلیفہ بنا دیا تم لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلے کرو اپنی نفسانی خواہش کی پیروی نہ کرو ورنہ وہ تمہیں اللہ تعالیٰ کی راہ سے بھٹکا دے گی' یقیناً جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ سے بھٹک جاتے ہیں ان کے لیے سخت عذاب ہے اس لیے کہ انہوں نے حساب کے دن کو بھلا دیا ہے۔"O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴' مضمون: صاحبان اقتدار]

(**سورۃ المومن** ۴۰)---۲۰۔"اور اللہ تعالیٰ ٹھیک ٹھیک فیصلہ کر دے گا اس کے سوا جنہیں یہ لوگ پکارتے ہیں وہ کسی چیز کا بھی فیصلہ نہیں کر سکتے' بیشک اللہ تعالیٰ خوب سنتا خوب دیکھتا ہے۔"O

(**سورۃ الشوریٰ** ۴۲)---۱۵۔"پس آپ لوگوں کو اسی طرف بلاتے رہیں اور جو کچھ آپ سے کہا گیا ہے اس پر مضبوطی سے جم جائیں اور ان کی خواہشوں پر نہ چلیں اور فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ نے جتنی کتابیں نازل فرمائی ہیں میرا ان پر ایمان ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ تم میں انصاف کرتا رہوں۔ہمارا اور تم سب کا پروردگار اللہ تعالیٰ ہی ہے ہمارے اعمال ہمارے لیے ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے لیے ہیں' ہم تم میں کوئی کٹ حجتی نہیں اللہ تعالیٰ ہم (سب) کو جمع کرے گا اور اسی کی طرف لوٹنا ہے۔"O---[اس جامع فقرے کے کئی مطلب ہیں: ایک مطلب یہ ہے کہ میں ان ساری گروہ بندیوں سے الگ رہ کر بے لاگ انصاف پسندی اختیار کرنے پر مامور ہوں۔میرا کام یہ نہیں ہے کہ کسی گروہ کے حق میں اور کسی کے خلاف تعصب برتوں۔میرا سب انسانوں سے یکساں تعلق ہے' اور وہ ہے سراسر عدل وانصاف کا تعلق۔جس کی جو بات حق ہے' میں اس کا ساتھی ہوں' خواہ وہ غیروں کا غیر ہی کیوں نہ ہو۔اور جس کی جو بات حق کے خلاف ہے میں اس کا مخالف ہوں' خواہ وہ میرا قریب ترین رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔دوسرا مطلب یہ ہے کہ میں جس حق کو تمہارے سامنے پیش کرنے پر مامور ہوں اس میں کسی کے لیے بھی کوئی امتیاز نہیں ہے' بلکہ وہ سب کے لیے یکساں ہے۔اس میں اپنے اور غیر' بڑے اور چھوٹے' غریب اور امیر' شریف اور کمین کے لیے الگ الگ حقوق نہیں ہیں' بلکہ جو کچھ ہے وہ سب کے لیے حق ہے' جو گناہ ہے وہ سب کے لیے گناہ ہے' جو حرام ہے وہ سب کے لیے حرام ہے' اور جو جرم ہے وہ سب کے لیے جرم ہے۔اس بے لاگ ضابطے میں میری اپنی ذات کے لیے بھی کوئی استثناء نہیں۔تیسرا مطلب یہ ہے کہ میں دنیا میں عدل قائم کرنے پر مامور ہوں۔میرے سپرد یہ کام کیا گیا ہے کہ میں لوگوں کے درمیان انصاف کروں' اور اُن بے اعتدالیوں اور بے انصافیوں کا خاتمہ کر دوں جو تمہاری زندگیوں میں اور تمہارے معاشرے میں پائی جاتی ہیں۔ان تین مطالب کے علاوہ اس فقرے کا ایک چوتھا مطلب بھی ہے جو مکہ معظمہ میں نہ کھلا تھا مگر ہجرت کے بعد کھل گیا' اور وہ یہ ہے کہ میں خدا کا مقرر کیا ہوا قاضی اور جج ہوں' تمہارے درمیان انصاف کرنا میری ذمہ داری ہے۔(تفسیر از تفہیم القرآن)]---۱۷۔"اللہ تعالیٰ نے حق کے ساتھ کتاب نازل فرمائی ہے اور ترازو بھی (اتاری ہے) اور آپ کو کیا خبر شاید قیامت قریب ہی ہو۔"O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴' مضمون: ترازو]

(**سورۃ الجاثیۃ** ۴۵)---۲۱۔"کیا ان لوگوں کا جو برے کام کرتے ہیں یہ گمان ہے کہ ہم انہیں ان لوگوں جیسا کر دیں گے جو ایمان لائے اور نیک کام کیے کہ ان کا مرنا جینا یکساں ہو جائے' برا ہے وہ فیصلہ جو وہ کر رہے ہیں۔"O---۲۲۔"اور آسمانوں اور زمین کو اللہ تعالیٰ نے بہت ہی عدل کے ساتھ پیدا کیا ہے اور تاکہ ہر شخص کو اس کے کیے ہوئے کام کا پورا بدلہ دیا جائے اور ان پر ظلم نہ کیا جائے گا۔"O

(**سورۃ الحجرات** ۴۹)---۹۔"اور اگر مسلمانوں کی دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں میل ملاپ کرا دیا کرو۔پھر اگر ان دونوں میں سے ایک جماعت دوسری جماعت پر زیادتی کرے تو تم (سب) اس گروہ سے جو زیادتی کرتا ہے لڑو۔یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی طرف لوٹ آئے' اگر لوٹ آئے تو پھر انصاف کے

Marfat.com

ساتھ صلح کرادو اور عدل کرو بیشک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔" O---[اور ہر معاملے میں انصاف کرو اس لیے کہ اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے اور اس کی یہ پسند اس بات کو مستلزم ہے کہ وہ انصاف کرنے والوں کو بہترین جزا سے نوازے گا۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الرحمٰن** ۵۵)---۷۔"اسی نے آسمان کو بلند کیا اور اسی نے ترازو رکھی۔" O---[قریب قریب تمام مفسرین نے یہاں میزان (ترازو) سے مراد عدل لیا ہے، اور میزان قائم کرنے کا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کائنات کے اس پورے نظام کو عدل پر قائم کیا ہے۔یہ بے حد و حساب تارے اور سیارے جو فضا میں گھوم رہے ہیں، یہ عظیم الشان قوتیں جو اس عالم میں کام کر رہی ہیں، اور یہ لاتعداد مخلوقات اور اشیاء جو اس جہان میں پائی جاتی ہیں، ان سب کے درمیان اگر کمال درجہ کا عدل و توازن نہ قائم کیا گیا ہوتا تو یہ کارگاہِ ہستی ایک لمحہ کے لیے بھی نہ چل سکتی تھی۔خود اس زمین پر کروڑوں برس سے ہوا اور پانی اور خشکی میں جو مخلوقات موجود ہیں اُنہی کو دیکھ لیجیے۔اُن کی زندگی اسی لیے تو برقرار ہے کہ ان کے اسباب حیات میں پورا پورا عدل اور توازن پایا جاتا ہے، ورنہ ان اسباب میں ذرہ برابر بھی بے اعتدالی پیدا ہو جائے تو یہاں زندگی کا نام و نشان تک باقی نہ رہے۔(تفسیر از تفہیم القرآن)]---۸۔"تاکہ تم تولنے میں تجاوز نہ کرو۔" O---۹۔"انصاف کے ساتھ وزن کو ٹھیک رکھو اور تول میں کم نہ دو۔" O---[یعنی چونکہ تم ایک متوازن کائنات میں رہتے ہو جس کا سارا نظام عدل پر قائم کیا گیا ہے، اس لیے تمہیں بھی عدل پر قائم رہنا چاہیے۔جس دائرے میں تمہیں اختیار دیا گیا ہے اُس میں اگر تم بے انصافی کرو گے، اور جن حق داروں کے حقوق تمہارے ہاتھ میں دیے گئے ہیں اگر تم ان کے حق مارو گے تو یہ فطرتِ کائنات سے تمہاری بغاوت ہوگی۔اس کائنات کی فطرت ظلم و بے انصافی اور حق ماری کو قبول نہیں کرتی۔یہاں ایک بڑا ظلم تو درکنار، ترازو میں ڈنڈی مار کر اگر کوئی شخص خریدار کے حصے کی ایک تولہ بھر چیز بھی مار لیتا ہے تو میزانِ عالم میں خلل برپا کر دیتا ہے۔یہ قرآن کی تعلیم کا دوسرا اہم حصہ ہے جو ان تین آیتوں میں بیان کیا گیا ہے۔پہلی تعلیم ہے توحید۔اور دوسری تعلیم ہے عدل۔اِس طرح چند مختصر فقروں میں لوگوں کو بتا دیا گیا ہے کہ انسان کی رہنمائی کے لیے خدائے رحمان نے جو قرآن بھیجا ہے وہ کیا تعلیم لے کر آیا ہے۔(تفسیر از تفہیم القرآن)]

(**سورۃ الحدید** ۵۷)---۲۵۔"یقیناً ہم نے اپنے پیغمبروں کو کھلی دلیلیں دے کر بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب اور میزان (ترازو) نازل فرمایا تاکہ لوگ عدل پر قائم رہیں۔اور ہم نے لوہے کو اتارا جس میں سخت ہیبت و قوت ہے اور لوگوں کے لیے اور بھی (بہت سے) فائدے ہیں اور اس لیے بھی کہ اللہ تعالیٰ جان لے کہ اس کی اور اس کے رسولوں کی مدد بے دیکھے کون کرتا ہے بیشک اللہ تعالیٰ قوت والا اور زبردست ہے۔" O---[انبیاء علیہم السلام کو جس مقصد کے لیے بھیجا گیا وہ یہ تھا کہ دنیا میں انسان کا رویہ اور انسانی زندگی کا نظام، فرداً فرداً بھی اور اجتماعی طور پر بھی، عدل پر قائم ہو۔ایک طرف ہر انسان اپنے خدا کے حقوق، اپنے نفس کے حقوق اور اُن تمام بندگانِ خدا کے حقوق، جن سے اُس کو کسی طور پر سابقہ پیش آتا ہے، ٹھیک ٹھیک جان لے اور پورے انصاف کے ساتھ اُن کو ادا کرے۔اور دوسری طرف اجتماعی زندگی کا نظام ایسے اصولوں پر تعمیر کیا جائے جن سے معاشرے میں کسی نوعیت کا ظلم باقی نہ رہے، تمدن و تہذیب کا ہر پہلو افراط و تفریط سے محفوظ ہو، حیاتِ اجتماعی کے تمام شعبوں میں صحیح صحیح توازن قائم ہو، اور معاشرے کے تمام عناصر انصاف کے ساتھ اپنے حقوق پائیں اور اپنے فرائض ادا کریں۔بالفاظِ دیگر انبیاء علیہم السلام کی بعثت کا مقصود عدلِ انفرادی بھی تھا اور عدلِ اجتماعی بھی۔وہ ایک ایک فرد کی شخصی زندگی میں بھی عدل قائم کرنا چاہتے تھے تاکہ اس کے ذہن، اس کی سیرت، اس کے کردار اور اس کے برتاؤ میں توازن پیدا ہو۔اور انسانی معاشرے کے پورے نظام کو بھی عدل پر قائم کرنا چاہتے تھے تاکہ فرد اور جماعت دونوں ایک دوسرے کی روحانی، اخلاقی اور مادی فلاح میں مانع و مزاحم ہونے کے بجائے معاون و مددگار ہوں۔(تفسیر از تفہیم القرآن)](مزید تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: سامان حرب، ٹیکنالوجی)

(**سورۃ الممتحنہ** ۶۰)---۸۔"جن لوگوں نے تم سے دین کے بارے میں لڑائی نہیں لڑی اور تمہیں جلاوطن نہیں کیا ان کے ساتھ سلوک و احسان کرنے اور منصفانہ بھلے برتاؤ کرنے سے اللہ تعالیٰ تمہیں نہیں روکتا، بلکہ اللہ تعالیٰ تو انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔" O[اس جملہ کا مطلب یہ ہے کہ جن کفار نے تمہارے خلاف جنگ نہیں لڑی اور نہ انہوں نے تمہیں کوئی اذیت پہنچائی ہے تو انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ تم بھی ان کے ساتھ نیکی اور احسان کا رویہ اختیار کرو۔اگر تم محارب کافروں کی طرح ان مصالح کافروں کے ساتھ بھی جبر و تشدد کرو گے تو یہ عدل و انصاف کے خلاف ہوگا۔اس کی یہ معنی ہرگز نہیں کہ ایسے کفار کے ساتھ تو انصاف کرو جنہوں نے تمہارے ساتھ زیادتی نہیں کی اور جنہوں نے تم پر زیادتی کی ہے ان پر تمہیں ظلم کرنے کی اجازت ہے۔اسلام کسی کے ساتھ کسی حالت میں ظلم کی اجازت نہیں دیتا۔علامہ ابی احکام القرآن میں لکھتے ہیں کہ تقسطوا کا معنی یہ ہے کہ ایسے کفار کو بطور تبرو اور حسنِ سلوک اپنے اموال کا کچھ حصہ دو تاکہ ان کی دلجوئی ہو جائے۔یہاں تقسطوا سے مراد عدل نہیں کیونکہ عدل تو مسلمان پر ہر حالت میں واجب ہے خواہ معاملہ جنگجو کفار سے ہو خواہ ایسے کفار سے جنہوں نے جنگ نہیں کی۔(تفسیر از ضیاء القرآن)]

غور و فکر: عدل و انصاف پر چلنے سے ہی دنیا میں امن و سلامتی میسر آسکتی ہے۔جس ملک میں عدل و انصاف کی بالادستی ہوگی اس ملک کے لوگ خوشحال ہوں گے۔اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ نے عدل و انصاف پر بہت زور دیا ہے کہ عدل کرو جہاں عدل نہیں ہوگا وہاں ظلم ہوگا اور جہاں ظلم ہوگا وہاں اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نہیں بلکہ ناراضی ہوگی۔اب آپ اپنے ملک اور امریکہ اور یورپ کے ملکوں کا موازنہ کریں کہ وہاں عدل و انصاف کا کیا حال ہے؟ ان ملکوں میں رہ کر آنے

Marfat.com

والے پاکستانی خود بیان کرتے ہیں کہ وہاں کے عدل وانصاف کا نظام ہمارے ہاں سے بہت بہتر ہے۔ بلکہ ہمارے ہاں تو عدل وانصاف ہے ہی نہیں۔ یہاں تو جس کی لاٹھی اس کی بھینس والا معاملہ ہے جو کچھ یہاں ہو رہا ہے کس سے پوشیدہ ہے۔ کس کس بات کا رونا روئیں صاحبان اقتدار کو صرف اپنی کرسی کا فکر ہے جس کے پیچھے وہ دیوانہ وار لگے ہوئے ہیں نہ انہیں مرنا یاد ہے اور نہ خدا تعالیٰ کی عدالت میں حاضر ہونے کا ڈر ہے۔ وہاں اصل مواخذہ ہونا ہے۔ عدل و انصاف کا شعبہ بہت اہم ہے اس میں اللہ کے حقوق ہیں اور بندوں کے بھی۔ اسی لیے اس کی پاسداری کرنی بہت ضروری ہے اس کے بغیر امن وامان ممکن نہیں ہے۔ مندرجہ بالا عدل وانصاف کے مضمون پر غور کریں اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کی کتنی تاکید کی ہے۔ لیکن ہم نے تو قرآن کو ترک کیا ہوا ہے جسکی وجہ سے ہم ذلت کی دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں ان کے بجائے امریکی اور یورپین اقوام نے اس بات کو سمجھ لیا ہے اور وہ اس پر عمل کر رہے ہیں۔ مشہور ہے کہ دوسرے جنگِ عظیم میں جب لندن پر جرمن بمباری کر رہے تھے اور اس وقت کے وزیراعظم برطانیہ مسٹر چرچل نے اپنے ماتحتوں سے پوچھا کہ ہماری عدالتوں کا کیا حال ہے؟ تو اسے بتایا گیا کہ ہماری عدالتیں عدل وانصاف کر رہی ہیں۔ تو اس نے کہا پھر ہمیں کوئی فکر نہیں۔ برطانیہ کے اس دور کے سابقہ وزیراعظم مسٹر ٹونی بلیئر کے متعلق میں نے خود اخبار میں پڑھا کہ ان کی گاڑی میں نقص تھا جسکی وجہ سے انہیں پولیس نے ۲۰۰ پاؤنڈ جرمانہ کیا۔ امریکہ کے موجودہ صدر مسٹر بش کے متعلق سنا ہے کہ ان کی بیٹی نے غل غپاڑہ کیا تو پولیس اسے پکڑ کر لے گئی کوئی کہتا ہے ۲۴ گھنٹے جیل میں رہی اور کوئی کہتا ہے ۲۴ دن۔ بہر حال اتنے بڑے صدر کی بیٹی کو پکڑ کر لے جانا بھی بڑی بات ہے۔ کیا ہمارے ہاں بھی ۶۱ سالوں میں کسی بیوروکریٹ، ایم پی اے، ایم این اے یا کسی وزیر کی بھی کوئی مثال ہے؟

حلال

(**سورۃ البقرۃ ۲**)---۱۶۸۔ ’’اے لوگو! کھاؤ وہ چیزیں جو ہیں زمین میں حلال اور پاکیزہ اور نہ پیروی کرو شیطان کے قدموں کی۔ بیشک وہ ہے تمہارا کھلا دشمن۔‘‘ O---۱۷۲۔ ’’اے ایمان والو! کھاؤ پاکیزہ چیزیں جو عطا کی ہیں ہم نے تم کو اور شکر ادا کرو اللہ کا اگر ہو تم واقعی اسی کی عبادت کرنے والے۔‘‘ O

(**سورۃ المائدۃ ۵**)---۱۔ ’’اے ایمان والو اقرار پورے کرو۔ تم پر چار پائے مویشی سوائے ان کے جو تمہیں سنائے جائیں گے حلال ہیں مگر جب تم احرام باندھے ہو تو شکار کو حلال نہ سمجھو گے۔ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے فیصلہ کرتا ہے۔‘‘ O--- [’’انعام‘‘ (مویشی) کا لفظ عربی زبان میں اونٹ، گائے، بھیڑ اور بکری پر بولا جاتا ہے۔ اور ’بھیمۃ‘ کا اطلاق ہر چرنے والے چوپائے پر ہوتا ہے۔ ’’مویشی کی قسم کے چرندہ چوپائے تم پر حلال کیے گئے‘‘ کا مطلب یہ ہے کہ وہ سب چرندہ جانور حلال ہیں جو مویشی کی نوعیت کے ہوں یعنی جو کچلیاں نہ رکھتے ہوں، حیوانی غذا کی بجائے نباتاتی غذا کھاتے ہوں، اور دوسری حیوانی خصوصیات میں مویشیوں سے مماثلت رکھتے ہوں۔ اس کی وضاحت نبی کریم ﷺ نے اپنے ان احکام سے فرما دی ہے جن میں آپ نے درندوں اور شکاری پرندوں اور مردار خوروں کو حرام قرار دیا ہے۔ (از تفہیم القرآن)]---۲۔ ’’اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے منسوب نشانوں کو بے حرمت نہ کرو نہ حرمت والے مہینے کو نہ قربانی کے جانوروں کو نہ پٹے والے جانوروں کو اور نہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور خوشی کی تلاش میں خانہ کعبہ کا قصد کرنے والوں کو۔ اور جب تم احرام کھول دو تو شکار کر سکتے ہو اور کسی قوم کی دشمنی اس وجہ سے کہ انہوں نے تمہیں خانہ کعبہ سے روکا تھا تمہیں اس بات پر نہ اکسائے کہ زیادتی کرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو کہ اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے۔‘‘ O--- [ہر وہ چیز جو کسی مسلک یا عقیدے یا طرزِ فکر وعمل یا کسی نظام کی نمائندگی کرتی ہو وہ اس کا ’’شعار‘‘ کہلائے گی کیونکہ وہ اس کے لیے علامت یا نشانی کا کام دیتی ہے۔ سرکاری جھنڈے، فوج اور پولیس وغیرہ کے یونیفارم، سکے، نوٹ اور اسٹامپ حکومتوں کے شعائر ہیں۔ گرجا اور قربان گاہ اور صلیب مسیحیت کے شعائر ہیں۔ چوٹی اور زنار اور مندر برہمنیت کے شعائر ہیں۔ کیسیں اور کڑا اور کرپان وغیرہ سکھ مذہب کے شعائر ہیں۔ ہتھوڑا اور درانتی اشتراکیت کا شعار ہے۔ یہ سب مسلک اپنے اپنے پیرووں سے اپنے ان شعائر کے احترام کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اگر کوئی شخص کسی نظام کے شعائر میں سے کسی شعائر کی توہین کرتا ہے تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ وہ دراصل اس نظام کے خلاف دشمنی رکھتا ہے اور اگر وہ توہین کرنے والا خود اسی نظام سے تعلق رکھتا ہو تو اس کا یہ فعل اپنے نظام سے ارتداد اور بغاوت کا ہم معنی ہے۔ ’’شعائر اللہ‘‘ سے مراد وہ تمام علامات یا نشانیاں ہیں جو شرک وکفر اور دہریت کے بالمقابل خالص خدا پرستی کے مسلک کی نمائندگی کرتی ہوں۔ (از تفہیم القرآن)]---۴۔ ’’وہ تجھ سے پوچھتے ہیں کہ ان کے لئے کیا چیزیں حلال ہیں؟ کہہ پاکیزہ چیزیں تمہارے لئے حلال ہیں اور جن شکاری جانوروں کو تم نے شکار کرنا سکھایا جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں سکھایا۔ وہ جو چیز تمہارے لئے پکڑ رکھیں وہ بھی کھاؤ اور اس پر اللہ تعالیٰ کا نام پڑھ لو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو کہ اللہ تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہے۔‘‘ O--- [پوچھنے والوں کا مقصد یہ تھا کہ انہیں تمام حلال چیزوں کی تفصیل بتائی جائے تا کہ ان کے سوا ہر چیز کو وہ حرام سمجھیں۔ جواب میں قرآن نے حرام چیزوں کی تفصیل بتائی اور اس کے بعد یہ عام ہدایت دے کر چھوڑ دیا کہ ساری پاک چیزیں حلال ہیں۔ اس طرح قدیم مذہبی نظریہ بالکل الٹ گیا۔ قدیم نظریہ یہ تھا کہ سب کچھ حرام ہے بجز اس کے جسے حلال ٹھہرایا جائے۔ قرآن نے اس کے برعکس یہ اصول مقرر کیا کہ سب کچھ حلال ہے بجز

Marfat.com

اس کے جس کی حرمت کی تصریح کردی جائے- حلال کے لئے "پاک" کی قید اس لئے لگائی کہ ناپاک چیزوں کو حلال ٹھہرانے کی کوشش نہ کی جائے- رہا یہ سوال کہ اشیاء کے "پاک" ہونے کا تعین کس طرح ہوگا تو اس کا جواب یہ ہے کہ جو چیزیں اصول شرع میں سے کسی قاعدے کے ماتحت ناپاک قرار پائیں یا جن چیزوں سے ذوق سلیم کراہت کرے یا جنہیں مہذب انسان نے بالعموم اپنے فطری احساس نظافت کے خلاف پایا ہو ان کے ماسوا سب کچھ پاک ہے- شکاری جانوروں سے مراد کتے، چیتے، باز، شکرے اور تمام وہ درندے اور پرندے ہیں جن سے انسان شکار کی خدمت لیتا ہے- سدھائے ہوئے جانور کی خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ وہ جس کا شکار کرتا ہے اسے عام درندوں کی طرح پھاڑ نہیں کھاتا بلکہ اپنے مالک کے لئے پکڑ رکھتا ہے- اسی وجہ سے عام درندوں کا پھاڑا ہوا جانور حرام ہے اور سدھائے ہوئے درندوں کا شکار حلال۔ (از تفہیم القرآن)] ---۵۔ "آج تم پر پاکیزہ چیزیں حلال کی جاتی ہیں اور ان کا کھانا بھی جنہیں کتاب دی گئی تھی تمہارے لئے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لئے حلال ہے اور مومن شریف زادیاں اور ان لوگوں کی شریف زادیاں جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی (حلال ہیں) جب تم انہیں ان کے مہر اپنی خانہ آبادی کے لئے نہ کہ شہوت رانی اور چوری چھپے آشنائی کرنے کے لئے ادا کردو- اور جو ایمان (کے ان تقاضوں) کو نہ مانے گا اس کا عمل اکارت گیا اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں ہوگا۔" O ---[اہل کتاب کا وہی ذبیحہ حلال ہوگا جس میں خون بہہ گیا ہو۔ گویا ان کا مشینی ذبیحہ حلال نہیں ہے، کیونکہ اس میں خون بہنے کی ایک بنیادی شرط مفقود ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] نیز [تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: نکاح جن عورتوں سے جائز ہے] ---۸۷۔ "اے ایمان والو! پاکیزہ چیزوں کو جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے حلال کی ہیں حرام نہ ٹھہراؤ اور حد سے نہ بڑھو اللہ تعالیٰ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔" O ---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: اے ایمان والو] ---۸۸۔ "اور جو حلال اور پاکیزہ رزق اللہ تعالیٰ نے تمہیں دیا ہے وہ کھاؤ اور اس اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس پر تم ایمان رکھتے ہو۔" O ---۹۶۔ "تمہارے لئے سمندر کا شکار اور اس کا کھانا حلال کیا جاتا ہے کہ وہ تمہارے اور مسافروں کے فائدہ کے لئے ہے- لیکن خشکی کا شکار جب تک تم حالت احرام میں رہو تم پر حرام کیا جاتا ہے اور اس اللہ سے ڈرو جس کے پاس تمہیں جمع کیا جائے گا۔" O

(سورۃ الانعام ۶) ---۱۱۸۔ "پس جس جانور پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا ہو اسے کھالو- اگر تم اس کی آیتوں کو ماننے والے ہو۔" O ---۱۱۹۔ "اور تمہیں کیا ہے کہ اسے جس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا ہو نہ کھاؤ- جب اس نے تم پر کھول کر بیان کردیا ہے جو اس نے تم پر حرام کیا ہے- سوائے اس کے کہ تم اس کی طرف لاچار ہو جاؤ اور بہت سے لوگ تو بغیر کسی علم کے اپنے من مانے خیالوں سے گمراہ کردیتے ہیں- بیشک تیرا رب ہی حد سے گزرنے والوں کو خوب جانتا ہے۔" O ---۱۴۲۔ "اور چوپایوں میں بوجھ اٹھانے والے بھی ہیں (اونٹ بیل وغیرہ) اور ذبح ہونے والے بھی (بھیڑ بکری) جو رزق اللہ تعالیٰ نے تمہیں دیا ہے اسے کھاؤ مگر شیطان کے قدموں پر نہ چلو- وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔" O ---۱۴۳۔ "یہ آٹھ قسمیں ہیں- بھیڑ کی دو اور بکری دو- کہہ کیا اس نے دونروں کو حرام کیا ہے یا دو مادہ کو یا اس کو جو دونوں مادہ کے پیٹوں میں پڑا ہے؟ مجھے علم کی رو سے بتاؤ اگر تم سچے ہو۔" O ---۱۴۴۔ "اور اونٹ کی دو اور گائے کی دو- کہہ اس نے دونروں کو حرام کیا ہے یا دو مادہ کو یا اس کو جو دونوں مادہ کے پیٹوں میں پڑا ہے؟ کیا تم اس وقت موجود تھے جب اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس بات کی وصیت کی تھی؟ ہاں! اس سے بڑا ظالم کون ہے جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھوٹ گھڑے تاکہ لوگوں کو بغیر کسی علم کے گمراہ کردے؟ بیشک اللہ تعالیٰ نے ایسے ظالم لوگوں کو راہ نہیں دکھائی۔" O

(سورۃ الانفال ۸) ---۶۹۔ "اب جو غنیمت تم نے لے لی ہے اس حلال اور پاکیزہ کو کھاؤ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔" O

(سورۃ التوبہ ۹) ---۳۷۔ "مہینے کو آگے پیچھے کرنا کفر میں اضافہ کرنا ہے جس سے کافر گمراہ ہوتے ہیں وہ اسے ایک سال حلال بنالیتے ہیں اور ایک سال حرام بنالیتے ہیں تاکہ جسے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے اس کی گنتی پوری کرلیں اور یوں جسے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے حلال بنالیں- ان کے برے عمل انہیں خوش نما لگتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کافر قوم کو راہ نہیں دکھاتا۔" O

(سورۃ یونس ۱۰) ---۵۹۔ "کہو! کیا تم نے غور کیا کہ اللہ تعالیٰ نے جو رزق تمہارے لئے اتارا ہے اس میں تم نے حرام اور حلال بنالئے ہیں؟ کہو! کیا اللہ تعالیٰ نے تمہیں اجازت دی ہے- یا تم اللہ تعالیٰ کے بارے میں باتیں گھڑ لیتے ہو؟۔" O

(سورۃ ھود ۱۱) ---۸۵۔ "اور اے میری قوم! ناپ اور تول انصاف کے ساتھ پورا کیا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں گھٹا کر نہ دو اور زمین میں فساد کرتے نہ پھرو۔" O ---[یہ شعیبؑ نے اپنی قوم کو کہا] ---۸۶۔ "اللہ تعالیٰ کی طرف سے بچا ہوا نفع تمہارے لئے بہتر (حلال) ہے اگر تم مومن ہو اور میں تم پر کوئی نگہبان نہیں۔" O

(سورۃ النحل ۱۶) ---۱۱۴۔ "جو کچھ حلال اور پاکیزہ روزی اللہ تعالیٰ نے تمہیں دے رکھی ہے اسے کھاؤ اور اللہ تعالیٰ کی نعمت کا شکر کرو اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو۔" O ---[اس کا مطلب یہ ہوا کہ حلال اور طیب چیزوں سے تجاوز کرکے حرام اور خبیث چیزوں کا استعمال اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر کسی اور کی عبادت کرنا یہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۱۱۶۔ "کسی چیز کو اپنی زبان سے جھوٹ موٹ نہ کہہ دیا کرو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے کہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بہتان باندھ لو- سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ پر بہتان بازی کرنے والے کامیابی سے محروم ہی رہتے ہیں۔" O

(سورۃ المومنون ۲۳) ---۵۱۔ "اے پیغمبر! حلال چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو تم جو کچھ کر رہے ہو اس سے میں بخوبی واقف ہوں۔" O ---[یعنی سب

Marfat.com

پیغمبروں کے دین میں یہ ہی ایک حکم رہا کہ حلال کھانا حلال راہ سے کما کر۔ اور نیک کام کرنا۔ نیک کام سب خلق جانتی ہے۔ چنانچہ تمام پیغمبر نہایت مضبوطی اور استقامت کے ساتھ اکل حلال صدق مقال اور نیک اعمال پر مواظبت اور اپنی اُمتوں کو اسی کی تاکید کرتے رہے۔ قرآن کریم میں دوسری جگہ اسی طرح کا حکم جو یہاں رسُولوں کو ہوا، عامہ مومنین کو دیا گیا ہے۔ اِس میں نصاریٰ کی رہبانیت کا بھی رد ہو گیا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ذکر سے خاص مناسبت رکھتا ہے۔ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جس کا کھانا پینا، پہننا حرام کا ہوا، اُسے اپنی دُعاء کے قبول ہونے کی توقع نہیں رکھنا چاہیے۔ اور بعض احادیث میں ہے کہ جو گوشت حرام سے اُگا ہو، دوزخ کی آگ اُس کی زیادہ حقدار ہے۔ العیاذ باللہ۔ (تفسیر از علامہ شبیر احمد عثمانیؒ)]

(سورۃ التحریم ۶۶)---۱۔ ''اے نبی! جس چیز کو اللہ نے آپ کے لیے حلال کر دیا ہے اسے آپ کیوں حرام کرتے ہیں؟ (کیا) آپ اپنی بیویوں کی رضا مندی حاصل کرنا چاہتے ہیں اور اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۴، مضمون: حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم]

حرام

(سورۃ البقرۃ ۲)---۱۷۳۔ ''اس نے تو بس حرام کیا ہے تم پر مردار، خون، خنزیر کا گوشت اور ہر وہ چیز کہ پکارا جائے اس پر (نام) غیر اللہ کا۔ پھر جو مجبور ہو جائے اور وہ سرکش بھی نہ ہو اور حد سے بڑھنے والا بھی نہ ہو تو کچھ گناہ نہیں اس پر۔ بیشک اللہ تعالیٰ بہت معاف فرمانے والا اور رحم کرنے والا ہے۔'' O---

اس آیت میں چار حرام کردہ چیزوں کا ذکر ہے، لیکن اسے کلمہ حصر (انما) کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ جس سے ذہن میں یہ شبہ پیدا ہوتا ہے کہ حرام صرف یہی چار چیزیں ہیں جب کہ ان کے علاوہ بھی کئی چیزیں حرام ہیں۔ اس لئے اول تو یہ سمجھ لینا چاہئے کہ یہ حصر ایک خاص سیاق میں آیا ہے یعنی مشرکین کے اس فعل کے ضمن میں کہ وہ حلال جانوروں کو بھی حرام قرار دے لیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ حرام نہیں۔ حرام تو صرف یہ یہ ہیں۔ اس لئے یہ حصر اضافی ہے یعنی ان کے علاوہ بھی دیگر محرمات ہیں جو یہاں مذکور نہیں۔ دوسرے، حدیث میں دو اصول جانوروں کی حلت وحرمت کے لئے بیان کر دیئے گئے ہیں۔ وہ آیت کی صحیح تفسیر کے طور پر سامنے رہنے چاہئیں۔ درندوں میں ذوناب (وہ درندہ جو کچلیوں سے شکار کرے) اور پرندوں میں ذو مخلب (جو پنجے سے شکار کرے) حرام ہیں۔ تیسرے جن جانوروں کی حرمت حدیث سے ثابت ہے مثلاً گدھا، کتا وغیرہ وہ بھی حرام ہیں جس سے اس بات کی طرف اشارہ نکلتا ہے کہ حدیث بھی قرآن کریم کی طرح دین کا ماخذ ہے اور دین میں حجت ہے اور دین دونوں کے ماننے سے مکمل ہوتا ہے نہ کہ حدیث کو نظر انداز کر کے صرف قرآن سے۔ مردہ سے مراد ہر وہ حلال جانور ہے جو بغیر ذبح کئے طبعی طور پر یا کسی حادثے سے (جس کی تفصیل المائدہ میں ہے) مر گیا ہو یا شرعی طریقے کے خلاف اسے ذبح کیا گیا ہو مثلاً گلا گھونٹ دیا جائے یا پتھر اور لکڑی وغیرہ سے مارا جائے یا جس طرح آج کل مشینی ذبح کا طریقہ ہے جس میں جھٹکے سے مارا جاتا ہے۔ البتہ حدیث میں دو مردار جانور حلال قرار دیئے گئے ہیں۔ ایک مچھلی دوسری ٹڈی۔ وہ اس حکم میتہ سے مستثنیٰ ہیں۔ خون سے مراد دم مسفوح ہے یعنی ذبح کے وقت جو خون نکلتا اور بہتا ہے۔ گوشت کے ساتھ جو خون لگا رہ جاتا ہے وہ حلال ہے۔ یہاں بھی دو خون حدیث کی رو سے حلال ہیں: کلیجی اور تلی۔ خنزیر یعنی سور کا گوشت یہ بے غیرتی میں بدترین جانور ہے اللہ نے اسے حرام قرار دیا ہے وما اھل وہ جانور یا کوئی اور چیز جسے غیر اللہ کے نام پر پکارا جائے۔ اس سے مراد وہ جانور ہیں جو غیر اللہ کے نام پر ذبح کئے جائیں۔ جیسے مشرکین عرب لات وعزیٰ وغیرہ کے ناموں پر ذبح کرتے تھے یا آگ کے نام پر جیسے مجوسی کرتے تھے۔ اور اسی میں وہ جانور بھی آ جاتے ہیں جو جاہل مسلمان فوت شدہ بزرگوں کی عقیدت ومحبت، ان کی خوشنودی وتقرب حاصل کرنے کے لئے یا ان سے ڈرتے اور امید رکھتے ہوئے، قبروں اور آستانوں پر ذبح کرتے ہیں یا مجاورین کو بزرگوں کی نیاز کے نام پر دے آتے ہیں (جیسے بہت سے بزرگوں کی قبروں پر بورڈ لگے ہوئے ہیں مثلاً ''داتا'' صاحب کی نیاز کے لئے بکرے یہاں جمع کرائے جائیں) ان جانوروں کو چاہے ذبح کے وقت اللہ ہی کا نام لے کر ذبح کیا جائے یہ حرام ہی ہوں گے۔ کیونکہ اس سے مقصود رضائے الٰہی نہیں رضائے اہل قبور اور تعظیم لغیر اللہ یا خوف یا رجاء من غیر اللہ (غیر اللہ سے مافوق الاسباب طریقے سے ڈر یا امید) ہے جو شرک ہے۔ اسی طریقے سے جانوروں کے علاوہ جو اشیا بھی غیر اللہ کے نام پر نذر نیاز اور چڑھاوے کی ہوں گی حرام ہوں گی جیسے قبروں پر لے جا کر یا وہاں سے خرید کر قبور کے ارد گرد فقرا ومساکین پر دیگوں اور لنگروں کی یا مٹھائی اور پیسوں وغیرہ کی تقسیم یا وہاں صندوقچی میں نذر نیاز کے پیسے ڈالنا یا عرس کے موقع پر وہاں دودھ پہنچانا یہ سب کام حرام اور ناجائز ہیں کیونکہ یہ سب غیر اللہ کی نذر و نیاز کی صورت ہیں اور نذر بھی۔ نماز، روزہ وغیرہ عبادات کی طرح ایک عبادت ہے اور عبادت کی ہر قسم صرف ایک اللہ کے لئے مخصوص ہے۔ اسی لئے حدیث میں ہے ☆ جس نے غیر اللہ کے نام پر جانور ذبح کیا وہ ملعون ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ما اھل بہ لغیر اللہ کا یہ مطلب ہے کہ ان جانوروں پر اللہ کے سوا بت وغیرہ کا نام پکارا جائے یعنی اللہ کے سوا کسی بت یا جن یا کسی روح خبیث یا پیر یا پیغمبر کے نامزد کر کے اور اس جانور کی جان ان کی نذر کر کے ان کے تقرب یا رضا جوئی کی نیت سے ذبح کیا جائے اور محض ان کی

Marfat.com

خوشنودی کی غرض سے اس کی جان نکالنی مقصود ہو کہ ان سب جانوروں کا کھانا حرام ہے گو بوقت ذبح تکبیر پڑھی ہو اور اللہ کا نام لیا ہو کیونکہ جان کو جان آفرین کے سوا کسی دوسرے کے لئے نذر و نیاز کرنا ہرگز درست نہیں اس لئے جس جانور کی جان غیر اللہ کی نذر کی جائے تو اس کی خباثت مردار کی خباثت سے بھی بڑھ جاتی ہے کیونکہ مردار میں تو یہی خرابی تھی کہ اس کی جان اللہ کے نام پر نہیں نکلی اور اس کی جان تو غیر اللہ کے نامزد کر دی گئی جو عین شرک ہے سو جیسے خنزیر اور کتے پر بوقت ذبح تکبیر کہنے سے حلت نہیں آ سکتی اور مردار پر اللہ کا نام لینے سے کوئی نفع نہیں ہو سکتا ایسے ہی جس جانور کی جان غیر اللہ کی نذر اور ان کے نامزد کر دی ہو اس پر ذبح کے وقت نام الٰہی لینے سے ہرگز ہرگز کوئی نفع اور حلت اس میں نہیں آ سکتی البتہ اگر غیر اللہ کے نامزد کرنے کے بعد اپنی نیت سے ہی توبہ اور رجوع کر کے ذبح کرے گا تو اس کے حلال ہونے میں کوئی شبہ نہیں علماء نے تصریح فرما دی ہے کہ اگر کسی بادشاہ کے آنے پر اس کی تعظیم کی نیت سے جانور ذبح کیا جائے یا کسی جن کی اذیت سے بچنے کے لئے اس کے نام کا جانور ذبح کیا جائے یا توپ چلنے یا اینٹوں کے پزاوہ کے پکنے کے لئے بطور بھینٹ جانور ذبح کیا جائے تو وہ جانور بالکل مردار اور حرام اور کرنے والا مشرک ہے اگرچہ ذبح کے وقت خدا کا نام لیا جائے۔ حدیث شریف میں آیا ہے ☆ جو غیر اللہ کے تقرب اور تعظیم کی نیت سے جانور کو ذبح کرے اس پر اللہ کی لعنت ہے۔ ذبح کے وقت اللہ کا نام پاک لے یا نہ لے البتہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ جانور کو اللہ کے نام پر ذبح کر کے فقراء کو کھلائے اور اس کا ثواب کسی قریب یا پیر اور بزرگ کو پہنچا دے یا کسی مردہ کی طرف سے قربانی کر کے اس کا ثواب اس کو دینا چاہئے کیونکہ یہ ذبح غیر اللہ کے لئے ہرگز نہیں۔ بعضے اپنی کجروی سے یہ حیلہ ایسے مواقع میں بیان کرتے ہیں کہ پیروں کی نیاز وغیرہ میں ہم کو تو یہی مقصود ہوتا ہے کہ کھانا پکا کر مردہ کے نام سے صدقہ کر دیا جائے تو اول تو خوب سمجھ لیں کہ اللہ کے سامنے جھوٹے حیلوں سے بجز مضرت کوئی نفع حاصل نہیں ہو سکتا، دوسرے ان سے پوچھا جائے کہ جس جانور کی تم نے غیر خدا کے لئے نذر مانی ہے اگر اسی قدر گوشت اس جانور کے عوض خرید کر اور پکا کر فقیروں کو کھلا دو تو تمہارے نزدیک بے کھٹکے وہ نذر ادا ہو جاتی ہے یا نہیں اگر بلا تامل تم اس کو کر سکتے ہو اور اپنی نذر میں کسی قسم کا خلل تمہارے دل میں نہیں رہتا تو تم سچے ورنہ تم جھوٹے اور تمہارا یہ فعل شرک اور وہ جانور مردار اور حرام۔ فائدہ یہاں یہ شبہ ہوتا ہے کہ آیت میں حکم حرمت کو اشیا مذکورہ میں منحصر کر کے بیان فرمایا ہے جس کا مطلب یہ سمجھا جاتا ہے کہ اشیائے مذکورہ کے سوا کوئی جانور حرام نہیں حالانکہ جملہ درندے اور گدھا اور کتا وغیرہ سب کا کھانا حرام ہے اس کا جواب ایک تو یہ ہے کہ اس حصر سے حکم حرمت کو اشیائے مذکورہ میں منحصر کرنا ہرگز مراد نہیں کہ کسی کو اعتراض کی گنجائش ہو بلکہ حکم حرمت کو صحت صداقت کے ساتھ مخصوص فرما کر اس حکم کی جانب مکالف کا بطلان منظور ہے یعنی بس بات یہی ہے کہ یہ چیزیں اللہ پاک نے تم پر حرام فرما دیں اس میں دوسرا احتمال ہی نہیں یعنی ان کا حلال سمجھنا بالکل باطل اور غلط ہے۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ حکم حرمت کو اشیائے مذکورہ ہی میں منحصر مانا جائے مگر اس حصر کو اضافی یعنی خاص انہی چیزوں کے لحاظ سے تسلیم کیا جائے جن کو مشرکین نے اپنی طرف سے حرام کر لیا تھا جیسے بحیرہ اور سائبہ وغیرہ جن کا ذکر آئندہ آئے گا مطلب یہ ہوا کہ ہم نے تو تم پر فقط میتہ اور خنزیر وغیرہ کو حرام کیا تھا تم جو سانڈ وغیرہ کی تحرم اور تعظیم کے قائل ہو یہ محض تمہارا افتراء ہے باقی رہے درندے اور خبیث جانور ان کے حرام ہونے میں مشرکین بھی نزاع نہ کرتے تھے۔ سو یہ حصر انہی جانوروں کے لحاظ سے ہے جن کو مشرکین نے خلاف حکم الٰہی اپنی طرف سے حرام ٹھہرا لیا تھا تمام جہان کے جانوروں سے اس کو کیا تعلق جو اعتراض مذکور کی نوبت آئے۔ (تفسیر از قرآن مولانا شبیر احمد عثمانیؒ)]۔ [جو حلال جانور بغیر ذبح کئے مر جائے یا اس کو طریق شرع کے خلاف مارا گیا ہو مثلاً گلا گھونٹ کر یا لاٹھی پتھر ڈھیلے غلے گولی سے مار کر ہلاک کیا گیا ہو یا وہ گر کر مر گیا ہو یا کسی جانور نے سینگ سے مارا ہو یا کسی درندے نے ہلاک کیا ہو اس کو مردار کہتے ہیں اور اسی کے حکم میں داخل ہے زندہ جانور کا وہ عضو جو کاٹ لیا گیا ہو۔ مردار جانور کا کھانا حرام ہے مگر اس کا پکا ہوا چمڑا کام میں لانا اور اس کے بال سینگ ہڈی پٹھے سم سے فائدہ اٹھانا جائز ہے۔۔۔۔ خون ہر جانور کا حرام ہے اگر بہنے والا ہو۔۔۔ خنزیر (سور) نجس العین ہے اس کا گوشت پوست بال ناخن وغیرہ تمام اجزاء نجس و حرام ہیں کسی کو کام میں لانا جائز نہیں چونکہ اوپر سے کھانے کا بیان ہو رہا ہے اس لئے یہاں گوشت کے ذکر پر اکتفا فرمایا گیا۔۔۔۔ جس جانور پر بوقت ذبح غیر خدا کا نام لیا جائے خواہ تنہا یا خدا کے نام کے ساتھ عطف سے ملا کر وہ حرام ہے اور اگر نام خدا کے ساتھ غیر کا نام بغیر عطف ملایا تو مکروہ ہے اگر ذبح فقط اللہ کے نام پر کیا اور اس سے قبل یا بعد غیر کا نام لیا مثلاً یہ کہا کہ عقیقہ کا بکرا ولیمہ کا دنبہ یا جد کی طرف سے وہ ذبیحہ ہے اسی کا نام لیا یا جن اولیاء کے لئے ایصال ثواب منظور ہے ان کا نام لیا تو یہ جائز ہے اس میں کچھ حرج نہیں۔ (از تفسیر کنز الایمان مولانا احمد رضا خان بریلویؒ)]۔۔۔۔ ۴ ۱۷۔ ''بیشک جو لوگ چھپاتے ہیں اس کو جو نازل کیا ہے اللہ نے اپنی کتاب میں اور لیتے ہیں اس کے بدلے تھوڑی قیمت یہ لوگ نہیں بھرتے اپنے پیٹ میں مگر آگ اور نہیں بات کرے گا ان سے اللہ روز قیامت اور نہ پاک کرے گا ان کو اور ان کے لئے ہے دردناک عذاب۔'' ○۔۔۔ ۱۸۸۔ ''اور نہ کھاؤ تم آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق اور نہ پہنچاؤ اس کو حاکموں تک اس غرض سے کہ کھا جاؤ کچھ حصہ لوگوں کے مال کا ناجائز طریقے سے حالانکہ تم جانتے ہو۔'' ○

(سورۃ النساء ۴) ۔۔۔ ۱۶۰۔ ''ہاں! یہودیوں کے ظلم ان کے بہتوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکنے ان کے سود لینے۔'' ○۔۔۔ ۱۶۱۔ ''حالانکہ انہیں اس سے منع کیا گیا تھا اور ان کے لوگوں کا مال ناحق کھانے کے سبب ہم نے پاکیزہ چیزیں جو ان کے لئے حلال تھیں ان پر حرام کر دیں۔ اور ہم نے ان میں کافروں کے

Marfat.com

لئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔'' O

سورۃ المائدۃ ۵) ---۳۔ ''تم پر حرام کیا جاتا ہے مردار، خون، خنزیر کا گوشت، وہ جس پر اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کا نام پکارا گیا ہو، گردن مروڑا ہوا، چوٹ لگنے سے مرا ہوا، گر کر مرا ہوا، سینگ لگنے سے مرا ہوا، جسے درندوں نے کھایا ہو سوائے اس کے جسے تم نے ذبح کر لیا، جو تھانوں پر ذبح کیا گیا ہو اور یہ کہ تم جوئے کے تیروں سے تقسیم کرو کہ یہ نافرمانی ہے---ہاں تو کوئی گناہ کی طرف جھکے بغیر بھوک سے لاچار ہو جائے تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔'' O---۶۱۔ ''اور جب وہ تمہارے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لے آئے ہیں مگر وہ کفر کے ساتھ داخل ہوئے اور اسی کے ساتھ نکل گئے اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو وہ چھپاتے ہیں۔'' O---۶۲۔ ''اور تو ان میں بہتوں کو گناہ، دشمنی اور حرام مال کھانے کی طرف لپکتے دیکھتا ہے کیا برے کام وہ کر رہے ہیں۔'' O---۶۳۔ ''ان کے مشائخ اور عالم انہیں گناہ کی باتیں کرنے اور حرام مال کھانے سے کیوں نہیں روکتے کیا برے کام وہ کرتے ہیں۔'' O---۸۷۔ ''اے ایمان والو! پاکیزہ چیزوں کو جو اللہ نے تمہارے لئے حلال کی ہیں حرام نہ ٹھہراؤ اور حد سے نہ بڑھو، اللہ تعالیٰ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔'' O---۹۰۔ ''اے ایمان والو! شراب، جوا، بت اور قرعے کے تیر صرف شیطانی عمل کی غلاظتیں ہیں سو ان سے بچو تا کہ پھلو پھولو۔'' O---۹۱۔ ''شیطان تو صرف یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے سے تمہارے درمیان دشمنی اور کینہ ڈال دے اور تمہیں اللہ کی یاد سے اور نماز سے روک دے تو کیا تم باز آ جاؤ گے؟'' O

سورۃ الانعام ۶) ---۱۲۱۔ ''اور اسے مت کھاؤ جس پر اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا گیا ہو کہ یہ یقیناً نافرمانی ہے اور شیطان اپنے دوستوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے ہیں کہ تم سے جھگڑا کریں۔ لیکن اگر تم ان کی بات مانو گے تو تم ضرور مشرک ہو جاؤ گے۔'' O---۱۴۵۔ ''کہہ دے اس میں جو میری طرف وحی کیا گیا ہے میں کسی کھانے والا کی چیز جو وہ کھاتا ہے حرام نہیں پاتا مگر یہ کہ وہ مردار ہو یا بہتا ہوا خون یا خنزیر کا گوشت ہو کہ وہ ناپاک ہے یا غیر خدا کا نام پکار کر نافرمانی کی گئی ہو۔ ہاں کوئی لاچار ہو جائے باغی نہ ہو اور نہ حد سے نکلنے والا ہو تو تیرا رب بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔'' O---۱۴۶۔ ''اور یہودیوں پر ہم نے سب ناخن والے جانور حرام کر دیئے تھے اور گائے بکری کی چربی بھی حرام کر دی تھی سوائے اس کے جو ان کے پیٹھ یا انتڑیوں پر لگی ہو یا ہڈیوں سے ملی ہوئی ہو۔ یہ بدلہ ہم نے انہیں ان کی بغاوت کے سبب دیا اور ہم یقیناً سچے ہیں۔'' O---۱۵۱۔ ''کہہ آؤ میں تمہیں سناؤں کہ تمہارے رب نے تم پر کیا حرام کیا ہے، یہ کہ اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرو مگر اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو اور اپنی اولاد کو مفلسی کی وجہ سے قتل نہ کرو ہم تمہیں بھی رزق دیتے ہیں اور انہیں بھی۔ اور بے حیائی کی باتوں کے وہ ظاہر ہوں یا چھپی پاس نہ جاؤ اور جس جان کو اللہ نے حرام کیا ہے اسے قتل نہ کرو مگر حق کی بنا پر ان باتوں کی وہ تمہیں تاکید کرتا ہے تا کہ تمہیں عقل آئے۔'' O---۱۵۲۔ ''اور یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر عمدہ طریقے سے یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچ جائے اور ناپ تول کو انصاف سے پورا کرو ہم کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے اور جب تم بات کرو تو انصاف کرو اگرچہ وہ رشتہ دار ہو اور اللہ سے کئے عہد کو پورا کرو۔ ان باتوں کی وہ تمہیں تاکید کرتا ہے تا کہ تم نصیحت حاصل کرو۔'' O---۱۵۳۔ ''اور یہ کہ یہی میرا سیدھا رستہ ہے اس پر چلو اور دوسری راہوں پر نہ چلو کہ وہ تمہیں اس کی راہ سے الگ کر دیں گی۔ اس بات کی وہ تمہیں تاکید کرتا ہے تا کہ تم میں خوف خدا پیدا ہو۔'' O

سورۃ الاعراف ۷) ---۳۲۔ ''کہو کس نے اللہ تعالیٰ کی آرائش کو جو اس نے اپنے بندوں کے لئے پیدا کی ہے اور رزق کی پاکیزہ چیزوں کو حرام کیا ہے؟ کہہ دے وہ اس دنیا میں ایمان والوں کے لئے ہیں اور روز قیامت کو خالص انہی کی ہوں گی اس طرح ہم ان لوگوں کے لئے جو علم رکھتے ہیں آیتوں کو کھول کر بیان کرتے ہیں۔'' O---۳۳۔ ''کہہ دے'' میرے رب نے صرف بے حیائی کی باتوں کو، جو ان میں ظاہر ہوں اور جو چھپی ہوں، اور گناہ کو اور ناحق کی بغاوت کو حرام کیا ہے اور اس بات کو کہ تم اللہ کے ساتھ اسے شریک کرو جس کی اللہ نے کوئی سند نہیں اتاری اور اس بات کو کہ تم اللہ کے بارے میں وہ کہو جو تم نہیں جانتے۔'' O---۱۶۳۔ ''اور ان سے اس بستی کا حال پوچھ جو سمندر کے کنارے پر رہتی تھی۔ وہ لوگ سبت میں حد سے نکل جاتے تھے۔ جب سبت کے دن ان کی مچھلیاں تیرتی ان کے پاس آ جاتیں اور جس دن ان کا سبت نہ ہوتا وہ ان کے پاس نہ آتیں اس طرح ہم انہیں آزماتے کیونکہ وہ نافرمانیاں کرتے تھے۔'' O---[کہ وہ سبت کے دن آئی ہوئی مچھلیوں کو گڑھے بنا کر پانی اس میں چھوڑ دیتے اور مچھلیاں بھی اس میں بھر جاتیں تو دوسرے دن مچھلیاں پکڑ لیتے اس طرح کی حیلہ سازی کر کے نافرمانی بھی کرتے اور اپنی روزی بھی حرام کر لیتے کے انجام سے بندر بن گئے۔ محققین کا غالب میلان اس طرف ہے کہ یہ مقام ایلہ یا ایلات یا ایلوت تھا جہاں اب اسرائیل کی یہودی ریاست نے اسی نام کی ایک بندرگاہ بنائی ہے اور جس کے قریب ہی اردن کی مشہور بندرگاہ عقبہ واقع ہے۔ (از تفہیم القرآن)]

سورۃ التوبہ ۹) ---۲۹۔ ''ان لوگوں سے جنگ کرو جو نہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں اور نہ روز آخرت پر اور نہ اسے حرام ٹھہراتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام ٹھہرایا ہے اور نہ دین حق کو اپنا دین بناتے ہیں۔ ان لوگوں میں سے جنہیں کتاب دی گئی تھی یہاں تک کہ وہ پست ہو کر اپنے ہاتھوں سے جزیہ دیں۔'' O---۳۷۔ ''مہینے کو آگے پیچھے کرنا کفر میں اضافہ کرنا ہے جس سے کافر گمراہ ہوتے ہیں۔ وہ ایک سال حلال بنا لیتے ہیں اور ایک سال حرام بنا لیتے ہیں تا کہ جسے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے اس کی گنتی پوری کر لیں اور یوں جسے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے حلال بنا لیں۔ ان کے برے عمل انہیں خوش نما لگتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کافر قوم کو راہ نہیں دکھاتا۔'' O

Marfat.com

(سورۃ یونس ۱۰)---۵۹۔ ''کہو! کیا تم نے غور کیا کہ اللہ تعالیٰ نے جو رزق تمہارے لئے اتارا ہے اس میں تم نے حرام اور حلال بنا لئے ہیں؟ کہو! کیا اللہ تعالیٰ نے تمہیں اجازت دی ہے یا تم اللہ تعالیٰ کے بارے میں باتیں گھڑتے ہو؟''O

(سورۃ النحل ۱۶)---۳۵۔ ''مشرک لوگوں نے کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ہم اور ہمارے باپ دادے اس کے سوا کسی اور کی عبادت ہی نہ کرتے نہ اس کے فرمان کے بغیر کسی چیز کو حرام کرتے۔ یہی فعل ان سے پہلے کے لوگوں کا رہا تو رسولوں پر تو صرف کھلم کھلا پیغام کا پہنچا دینا ہے۔''O---۱۱۵۔ ''تم پر صرف مردار اور خون اور سور کا گوشت اور جس چیز پر اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے کا نام پکارا جائے حرام ہیں۔ پھر اگر کوئی شخص بے بس کر دیا جائے نہ وہ خواہشمند ہو اور نہ حد سے گزرنے والا ہو تو یقیناً اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔''O---۱۱۶۔ ''کسی چیز کو اپنی زبان سے جھوٹ موٹ نہ کہہ دیا کرو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے کہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بہتان باندھ لو۔ سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ پر بہتان بازی کرنے والے کامیابی سے محروم ہی رہتے ہیں۔''O---۱۱۸۔ ''اور یہودیوں پر جو کچھ ہم نے حرام کیا تھا اسے پہلے ہی آپ کو سنا چکے ہیں۔ ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے رہے۔''O

تبلیغ دین، دعوت حق

(سورۃ البقرۃ ۲)---۴۴۔ ''کیا حکم دیتے ہو تم لوگوں کو نیکی کا اور بھول جاتے ہو اپنے آپ کو؟ حالانکہ تلاوت کرتے ہو تم کتاب اللہ کی تو کیا پھر تم عقل سے بالکل کام نہیں لیتے؟''O

(سورۃ آل عمران ۳)---۲۱۔ ''بیشک وہ لوگ جو انکار کرتے ہیں احکام الٰہی کا اور قتل کرتے ہیں نبیوں کو ناحق اور قتل کرتے ہیں ان کو جو حکم دیتے ہیں عدل وانصاف کا لوگوں میں سے سو خوشخبری دو انہیں دردناک عذاب کی۔''O---۲۲۔ ''یہی ہیں وہ لوگ کہ برباد ہو گئے اعمال ان کے دُنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اور نہیں ہے ان کا کوئی مددگار۔''O---۲۳۔ ''کیا نہیں دیکھا تم نے ان لوگوں کو جنہیں دیا گیا تھا کچھ حصہ کتاب میں سے۔ بلایا جاتا ہے انہیں کتاب اللہ کی طرف تاکہ فیصلہ کرے یہ ان کے درمیان۔ تو پہلو تہی کرتا ہے ایک گروہ ان میں سے اور (اس فیصلہ سے) منہ پھیر جاتا ہے۔''O---۲۴۔ ''یہ (روش) اس وجہ سے ہے کہ وہ کہتے ہیں ہرگز نہیں چھوئے گی ہمیں دوزخ کی آگ مگر چند دن گنتی کے اور فریب میں مبتلا کر رکھا ہے ان کو ان کے دین کے بارے میں ان باتوں نے جو وہ ازخود گھڑتے رہے ہیں۔''O---۶۴۔ ''کہہ دو اے اہل کتاب! آؤ ایک ایسی بات کی طرف جو یکساں ہے ہمارے ہاں اور تمہارے ہاں، یہ کہ نہ عبادت کریں ہم مگر اللہ کی اور نہ شرک کریں اس کے ساتھ ذرا بھی اور نہ بنائے ہم میں سے کوئی کسی کو رب، اللہ کے سوا۔ پھر اگر منہ موڑیں وہ (اس دعوت سے) تو (اے مسلمانو!) کہہ دو: گواہ رہو کہ ہم تو (صرف اللہ ہی کے) عبادت گزار اور اطاعت شعار ہیں۔''O---۱۰۴۔ ''اور چاہیئے کہ رہے تم میں (ہمیشہ) ایک جماعت ایسے لوگوں کی جو دعوت دیتے رہیں نیکی کی طرف اور حکم دیں اچھے کاموں کا اور منع کریں برے کاموں سے اور یہی لوگ ہیں درحقیقت فلاح پانے والے۔''O---۱۱۰۔ ''تم ہو (اے مسلمانو! وہ) بہترین امت جسے پیدا کیا گیا ہے انسانوں کی راہنمائی کے لئے حکم دیتے ہو تم اچھے کاموں کا اور منع کرتے ہو برے کاموں سے اور ایمان رکھتے ہو اللہ تعالیٰ پر۔ اور اگر کہیں ایمان لے آتے اہل کتاب بھی (قرآن و رسول ﷺ پر) تو ہوتا بہتر ان کے حق میں۔ ان میں سے تھوڑے ہیں جو مومن ہیں اور زیادہ ان میں سے فاسق ہیں۔''O---۱۱۳۔ ''نہیں ہیں سب (اہل کتاب) ایک جیسے اہل کتاب میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو قائم ہیں (راہ راست پر) تلاوت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی آیات کی رات کی گھڑیوں میں اور وہ سربسجود رہتے ہیں۔''O---۱۱۴۔ ''ایمان رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ پر اور روز آخرت پر اور حکم دیتے ہیں نیک کاموں کا اور منع کرتے ہیں برے کاموں سے اور سرگرم رہتے ہیں بھلائی کے کاموں میں اور یہ نیک لوگوں میں سے ہیں۔''O

(سورۃ المائدۃ ۵)---۶۷۔ ''اے رسول! جو تیرے رب کی طرف سے تیری طرف نازل کیا گیا ہے وہ پہنچا دے اور اگر تو نے ایسا نہ کیا تو تو نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ تعالیٰ تجھے لوگوں سے بچائے گا۔ بیشک اللہ تعالیٰ کافر لوگوں کو راہ نہیں دکھاتا۔''O---[اس حکم کا مفاد یہ ہے کہ جو کچھ آپ ﷺ پر نازل کیا گیا ہے، بلا کم وکاست اور بلا خوف لومۃ لائم آپ لوگوں تک پہنچا دیں، چنانچہ آپ ﷺ نے ایسا ہی کیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ''جو شخص یہ گمان کرے کہ نبی ﷺ نے کچھ چھپا لیا، اس نے یقیناً جھوٹ کہا۔'' (صحیح بخاری-۴۸۵۵) اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی جب سوال کیا گیا کہ تمہارے پاس قرآن کے علاوہ وحی کے ذریعے سے نازل شدہ کوئی بات ہے؟ تو انہوں نے قسم کھا کر نفی فرمائی اور فرمایا (البتہ قرآن کا فہم ہے جسے اللہ تعالیٰ کسی کو بھی عطا فرما دے) (صحیح بخاری نمبر ۳-۶۹) اور حجۃ الوداع کے موقع پر آپ ﷺ نے صحابہ کے ایک لاکھ یا ایک لاکھ چالیس ہزار کے جم غفیر میں فرمایا ''تم میرے بارے میں کیا کہو گے؟'' انہوں نے کہا (ہم گواہی دیں گے کہ آپ نے اللہ کا پیغام دیا اور ادا کر دیا اور خیر خواہی فرما دی) آپ ﷺ نے آسمان کی طرف انگلی کا اشارہ کرتے ہوئے فرمایا اَللّٰھُمَّ ھَلْ بَلَّغْتُ (تین مرتبہ) یا اَللّٰھُمَّ فَاشْھَدْ (تین مرتبہ) (صحیح مسلم، کتاب الحج، باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم) ''یعنی اے اللہ! میں نے تیرا پیغام پہنچا دیا، تو گواہ رہ، تو گواہ رہ، تو گواہ رہ۔''O

Marfat.com

گواہ رہ۔"]---۹۹۔"رسول ﷺ کے ذمے تو صرف پیغام کو پہنچا دینا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ تم چھپاتے ہو۔"O
(سورۃ الانعام ۶)---۱۹۔"کہو"کون سی شے گواہی میں سب سے بڑھ کر ہے؟" کہو"اللہ تعالیٰ میرے اور تمہارے درمیان گواہ ہے اور یہ قرآن میری طرف وحی کیا گیا ہے تاکہ میں تمہیں اور اسے جس تک یہ پہنچے اس کے ذریعے سے خبردار کروں۔ کیا تم واقعی گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھ دوسرے خدا بھی ہیں؟" کہو "میں گواہی نہیں دیتا" کہو"وہ صرف اکیلا خدا ہے اور میں ان سے جنہیں تم شریک بناتے ہو لاتعلق ہوں۔"O---[ربیع بن انسؓ کہتے ہیں کہ☆اب جس کے پاس بھی یہ قرآن پہنچ جائے اگر وہ سچا متبع رسول ہے تو اس کی ذمہ داری ہے کہ وہ بھی لوگوں کو اللہ کی طرف اسی طرح بلائے جس طرح رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو دعوت دی اور اس طرح ڈرائے جس طرح آپ ﷺ نے لوگوں کو ڈرایا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۵۱۔"کہہ"آؤ میں تمہیں سناؤں کہ تمہارے رب نے تم پر کیا حرام کیا ہے---یہ کہ اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرو مگر اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو اور اپنی اولاد کو مفلسی کی وجہ سے قتل نہ کرو ہم تمہیں بھی رزق دیتے ہیں اور انہیں بھی۔ اور بے حیائی کی باتوں کے وہ ظاہر ہوں یا چھپی پاس نہ جاؤ اور جس جان کو اللہ نے حرام کیا ہے اسے قتل نہ کرو مگر حق کی بنا پر، ان باتوں کی وہ تمہیں تاکید کرتا ہے تاکہ تمہیں عقل آئے۔"O---۱۵۲۔"اور یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر عمدہ طریقے سے یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچ جائے اور ناپ تول کو انصاف سے پورا کرو، ہم کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے اور جب تم بات کرو تو انصاف کرو اگرچہ وہ رشتہ دار ہو اور اللہ سے کیے ہوئے عہد کو پورا کرو۔ ان باتوں کی وہ تمہیں تاکید کرتا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔"O---۱۵۳۔"اور یہ کہ یہی میرا سیدھا راستہ ہے پس اس پر چلو اور دوسری راہوں پر نہ چلو کہ وہ تمہیں اس کی راہ سے الگ کر دیں گی۔ اس بات کی وہ تمہیں تاکید کرتا ہے تاکہ تم میں خوف خدا پیدا ہو۔"O

(سورۃ الاعراف ۷)---۵۹۔"ہم نے نوحؑ کو اس کی قوم کی طرف بھیجا تو اس نے کہا"اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، اس کے علاوہ تمہارا کوئی خدا نہیں۔ میں تم پر ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔"O---۶۰۔"اس کی قوم کے سرداروں نے کہا"ہم تجھے کھلی گمراہی میں دیکھتے ہیں۔"O---۶۱۔"اس نے کہا"اے میری قوم! مجھ میں کوئی گمراہی کی بات نہیں، بلکہ میں سارے جہان کے آقا کی طرف سے پیغام لانے والا ہوں۔"O---۶۲۔"(حضرت نوحؑ نے کہا) تمہیں اپنے آقا کے پیغامات پہنچاتا ہوں اور تمہارا بھلا چاہتا ہوں اور میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔"O---۶۳۔"مگر کیا تم حیران ہوتے ہو کہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے تم ہی میں سے ایک شخص کے ذریعے نصیحت آئی ہے تاکہ تمہیں خبردار کرے اور تاکہ تم خوف خدا کرنے لگو اور تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔"O---۶۴۔"مگر انہوں نے اسے جھٹلا دیا تو ہم نے اسے اور جو لوگ کشتی میں اس کے ساتھ تھے بچا لیا اور ان لوگوں کو جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے غرق کر دیا۔ یقیناً وہ اندھے لوگ تھے۔"O---۶۵۔"اور عاد کی طرف ان کے بھائی ہودؑ کو۔ اس نے کہا اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اس کے علاوہ تمہارا کوئی خدا نہیں۔ کیا تم ڈرتے نہیں؟"O---۶۶۔"اس کی قوم کے کافر سرداروں نے کہا۔ ہم تجھے بیوقوفی میں مبتلا دیکھتے ہیں اور ہم تجھے جھوٹوں میں خیال کرتے ہیں۔"O---۶۷۔"اس نے کہا اے میری قوم! مجھ میں کوئی بیوقوفی کی بات نہیں بلکہ میں سارے جہان کے آقا کی طرف سے ایک رسول ہوں۔"O---۶۸۔"تمہیں اپنے آقا کے پیغامات پہنچاتا ہوں اور میں تمہارا قابل اعتبار خیر خواہ ہوں۔"O---۶۹۔"کیا تم حیران ہوتے ہو کہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے تم ہی میں سے ایک شخص کے ذریعے سے نصیحت آئی ہے تاکہ تمہیں خبردار کرے؟ مگر یاد کرو جب اس نے قوم نوحؑ کے بعد تمہیں فرمانروا بنایا اور تمہیں بڑی ڈیل ڈول دی۔ پس اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کرو تاکہ فلاح پاؤ۔"O---۷۰۔"وہ کہنے لگے۔ کیا تو اس لئے آیا ہے کہ ہم صرف اکیلے اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور انہیں چھوڑ دیں جن کی عبادت ہمارے باپ دادا کیا کرتے تھے؟ اچھا پھر لے آ جس کا تو ہم سے وعدہ کرتا ہے اگر تو سچا ہے۔"O---۷۱۔"اس نے کہا۔ تم پر تمہارے رب کی طرف سے آفت اور غضب آیا ہی چاہتے ہیں۔ کیا تم مجھ سے ان ناموں کے بارے میں جھگڑتے ہو جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لیے ہیں اور جن کی کوئی سند اللہ تعالیٰ نے نازل نہیں کی۔ ہاں! انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔"O---۷۲۔"پھر ہم نے اسے اور جو لوگ اس کے ساتھ تھے اپنی رحمت سے بچا لیا اور ان لوگوں کی جڑ کاٹ دی جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا اور ایمان والے نہ تھے۔"O---۷۳۔"اور ثمود کی طرف ان کے بھائی صالحؑ کو۔ اس نے کہا۔ اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی خدا نہیں۔ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک واضح دلیل آ گئی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی اونٹنی ہے جو تمہارے لئے نشانی ہے۔ پس اسے چھوڑ دو کہ اللہ تعالیٰ کی زمین میں چرے اور اسے کوئی تکلیف نہ پہنچاؤ ورنہ تمہیں دردناک عذاب آ ئے گا۔"O---۷۴۔"اور یاد کرو جب اس نے عاد کے بعد تمہیں حاکم بنایا اور تمہیں زمین میں جگہ دی۔ تم اس کے میدانوں میں محل بناتے ہو اور پہاڑوں کو تراش کر گھر بناتے ہو۔ پس اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کرو اور زمین میں فساد کرتے نہ پھرو۔"O---۷۵۔"اس کی قوم کے متکبر سرداروں نے دبے ہوئے لوگوں سے جو ان میں ایمان لے آئے تھے کہا۔ کیا تم جانتے ہو کہ صالحؑ اپنے رب کا بھیجا ہوا ہے۔ انہوں نے کہا ہم اس پیغام پر جس کے ساتھ اسے بھیجا گیا ہے ایمان رکھتے ہیں۔"O---۷۶۔"متکبر لوگوں نے کہا ہم اس کا جسے تم مانتے ہو انکار کرتے ہیں۔"O---۷۷۔"پھر انہوں نے اونٹنی کی کونچیں کاٹ ڈالیں اور اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی اور کہنے لگے۔ صالحؑ! لے آ جس کا تو ہم سے وعدہ

Marfat.com

کرتا ہے اگر تو رسولوں میں سے ہے؟"O---۷۸۔ "پھر زلزلے نے انہیں آلیا اور وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔"O---۷۹۔ "پھر اس نے ان سے منہ موڑ لیا اور کہنے لگا اے میری قوم! میں نے اپنے رب کا پیغام تم کو پہنچا دیا تھا اور تمہاری خیر خواہی چاہی تھی لیکن تم خیر خواہوں کو پسند نہیں کرتے۔"O---۸۰۔ "اور لوطؑ کو۔ جب اس نے اپنی قوم سے کہا کیا تم وہ بے حیائی کرتے ہو جو سارے جہاں میں تم سے پہلے کسی نے نہیں کی؟"O---۸۱۔ "ہاں! تم عورتوں کو چھوڑ کر شہوت رانی کے لئے مردوں کے پاس جاتے ہو۔ نہیں بلکہ تم حد سے نکلنے والے لوگ ہو۔"O---۸۲۔ "مگر اس کی قوم کا جواب صرف یہ تھا کہ وہ کہنے لگے انہیں اپنی بستی سے نکال دو۔ یہ لوگ پاک رہنا چاہتے ہیں۔"O---۸۳۔ "پھر ہم نے اسے اور اس کے گھرانے کو بچالیا ماسوا اس کی بیوی کے وہ پیچھے رہ جانے والوں میں تھی۔"O---۸۴۔ "اور ہم نے ان پر خوب برساؤ کیا پھر دیکھ مجرموں کا انجام کیسا ہوا۔"O---۸۵۔ "اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیبؑ کو۔ اس نے کہا اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی خدا نہیں۔ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک واضح دلیل آ گئی ہے۔ پس ناپ تول پورا کیا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم کر کے نہ دو اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد گڑبڑ نہ مچاؤ۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم ایمان والے ہو۔"O---۸۶۔ "اور ہر رستے پر نہ بیٹھو کہ اسے جو اس پر ایمان رکھتا ہے ڈراؤ اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے ٹیڑھ ڈھونڈ کر روکو اور یاد کرو جب تم تھوڑے سے تھے پھر اس نے تمہیں بہت زیادہ کر دیا اور دیکھو گڑبڑ مچانے والوں کا انجام کیسا ہوا۔"O---۸۷۔ "اور اگر تم میں ایک گروہ اس پیغام پر ایمان رکھتا ہے جس کے ساتھ مجھے بھیجا گیا ہے اور ایک گروہ ایمان نہیں رکھتا تو صبر کرو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہمارے درمیان فیصلہ کرے اور وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔"O---۸۸۔ "اس کی قوم کے متکبر سرداروں نے کہا۔ شعیب! ہم تجھے اور انہیں جو تیرے ساتھ ایمان لائے ہیں اپنی بستی سے نکال کر رہیں گے۔ یا تم ہمارے طور طریقے پر لوٹ آؤ گے۔ اس نے کہا۔ اگرچہ ہم ناپسند کرتے ہوں۔"O---۸۹۔ "ہم اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھوٹ گھڑیں گے اگر ہم تمہارے طور طریقے پر اس کے بعد کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس سے نجات دی ہے، لوٹ گئے۔ مگر ہمارے لئے ممکن نہیں کہ ہم اس پر لوٹ جائیں سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ ہمارا آقا یوں چاہے۔ ہمارے رب کا علم ہر چیز پر حاوی ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہیں۔ اے ہمارے رب! ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حق پر فیصلہ کر دے کہ تو بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔"O---۹۰۔ "اور اس کی قوم کے کافر سرداروں نے کہا اگر تم نے شعیبؑ کی پیروی کی تب تم ضرور نقصان اٹھاؤ گے۔"O---۹۱۔ "پھر زلزلے نے انہیں آ پکڑا اور وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔"O---۹۲۔ "جن لوگوں نے شعیبؑ کو جھٹلایا گویا وہ کبھی وہاں رہتے ہی نہ تھے۔ جن لوگوں نے شعیبؑ کو جھٹلایا وہی نقصان میں رہے۔" O---۹۳۔ "تب اس نے ان سے منہ موڑ لیا اور بولا۔ اے میری قوم! میں نے تمہیں اپنے آقا کے پیغامات پہنچا دیئے تھے اور تم سے خیر خواہی کی تھی اب میں کیسے ایک کافر قوم کا غم کھاؤں۔"O---۱۵۸۔ "کہہ دیجئے۔ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ اس کا جس کی بادشاہت آسمانوں اور زمین پر ہے۔ جس کے سوا کوئی خدا نہیں جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔ پس تم اللہ تعالیٰ اور اس کے بے پڑھے نبی ﷺ رسول پر جو اللہ تعالیٰ اور اس کی باتوں پر ایمان رکھتا ہے ایمان لاؤ اور اس کی پیروی کرو تاکہ ہدایت پاؤ۔"O---۱۶۴۔ "اور جب ان کے ایک گروہ نے کہا۔ تم ان لوگوں کو کیوں نصیحت کرتے ہو جنہیں اللہ تعالیٰ ہلاک کرنے والا ہے یا انہیں سخت سزا دینے والا ہے؟ انہوں نے کہا تمہارے رب کے پاس معذرت کے طور پر شاید وہ ڈر جائیں۔"O---۱۶۵۔ "پھر جب وہ اس نصیحت کو جو انہیں دی گئی تھی بھول گئے تو ہم نے ان کو جو برائی سے منع کرتے تھے بچالیا اور ظالموں کو ان کی نافرمانیوں کے سبب بہت برے عذاب میں پکڑ لیا۔"O---۱۶۶۔ "پھر جب وہ اس بات میں جس سے انہیں منع کیا گیا تھا بالکل سرکش ہو گئے تو ہم نے کہہ دیا بندر بن جاؤ دھتکارے ہوئے۔"O---۱۹۳۔ "اور اگر تم انہیں ہدایت کی طرف بلاؤ تو تمہارے پیچھے نہیں آتے۔ تم پر برابر ہے آیا تم انہیں بلاؤ یا چپ رہو۔"O---۱۹۴۔ "جنہیں تم اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو وہ تمہاری ہی طرح کے بندے ہیں۔ ہاں! اگر تم سچے ہو تو انہیں پکارو پھر وہ تمہیں جواب دیں۔"O---۱۹۵۔ "کیا ان کے پاؤں ہیں جن سے وہ چلتے ہیں یا ان کے ہاتھ ہیں جن سے وہ پکڑتے ہیں یا ان کی آنکھیں ہیں جن سے وہ دیکھتے ہیں یا ان کے کان ہیں جن سے وہ سنتے ہیں؟ کہہ دیجئے اپنے شریکوں کو بلاؤ پھر میرے خلاف داؤ چلاؤ پھر مجھے مہلت بھی نہ دو۔"O---۱۹۶۔ "بیشک میرا رفیق اللہ تعالیٰ ہے جس نے کتاب نازل کی ہے اور وہی درست کام کرنے والوں کی رفاقت کرتا ہے۔"O---۱۹۷۔ "اور جنہیں تم اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو وہ تمہاری مدد نہیں کر سکتے اور نہ اپنی مدد ہی کرتے ہیں۔"O

(سورۃ التوبہ ۹)---۱۰۷۔ "اور جن لوگوں نے ایک مسجد ضرر پہنچانے، کفر کرنے، مومنوں میں پھوٹ ڈالنے اور اس شخص کے گھات لگانے کے لئے جو پہلے بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے جنگ کرتا رہا ہے ٹھہرائی ہے اور وہ ضرور قسمیں کھائیں گے کہ ہم نے تو صرف بھلائی چاہی تھی مگر اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ وہ یقیناً جھوٹے ہیں۔"O---(یہ منافقین کا دعوت حق کو نقصان پہنچانے اور خدا کی بندگی کرنے کی بجائے کفر کا گروہ بنانے کا ارادہ تھا) [تفصیل کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون۔ مسجد ضرار] ---۱۲۲۔ "اور مومنوں کے لئے ممکن نہیں کہ سب کے سب نکل پڑیں مگر ان کے ہر فرقے میں سے ایک گروہ کیوں نہ نکلا کہ دین میں غور و فکر کرے اور اپنی قوم کو جب ان کے پاس واپس جائے خبردار کرے کہ شاید وہ محتاط ہو جائیں۔"O

Marfat.com

(سورۃ یونس ۱۰)---۴۱۔ ''اور اگر وہ آپ کو جھٹلاتے رہیں تو کہہ دیجئے! میرے لئے میرا عمل ہے اور تمہارے لئے تمہارا عمل۔ تم اس سے بری جو میں کرتا ہوں اور میں اس سے جو تم کرتے ہو بری ہوں۔''O

(سورۃ یوسف ۱۲)---۳۷۔ ''یوسفؑ نے کہا تمہیں جو کھانا دیا جاتا ہے اس کے تمہارے پاس پہنچنے سے پہلے ہی میں تمہیں اس کی تعبیر بتلا دوں گا۔ یہ سب اس علم کی بدولت ہے جو مجھے میرے رب نے سکھایا ہے۔ میں نے ان لوگوں کا مذہب چھوڑ دیا ہے جو اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں رکھتے اور آخرت کے بھی منکر ہیں۔''O---۳۸۔ ''میں اپنے باپ دادوں کے دین کا پابند ہوں یعنی ابراہیمؑ و اسحاقؑ اور یعقوبؑ کے دین کا۔ ہمیں ہرگز یہ سزاوار نہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو بھی شریک کریں ہم پر اور تمام اور لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا یہ خاص فضل ہے۔ لیکن اکثر لوگ ناشکری کرتے ہیں۔''O---۳۹۔ ''اے میرے قید خانے کے ساتھیو! کیا متفرق کئی ایک پروردگار بہتر ہیں؟ یا ایک اللہ تعالیٰ طاقتور؟''O---۴۰۔ ''اس کے سوا تم جن کی پوجا پاٹ کر رہے ہو وہ سب نام ہی نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے خود ہی گھڑ لئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی کوئی دلیل نازل نہیں فرمائی۔ فرمانروائی صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ہے۔ اس کا فرمان ہے کہ تم سب سوائے اس کے کسی اور کی عبادت نہ کرو۔ یہی دین درست ہے۔ لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔''O

(سورۃ الرعد ۱۳)---۳۶۔ ''جنہیں ہم نے کتاب دی ہے وہ تو جو کچھ آپ پر اتارا جاتا ہے اس سے خوش ہوتے ہیں اور دوسرے فرقے اس کی بعض باتوں کے منکر ہیں۔ آپ اعلان کر دیجئے کہ مجھے تو صرف یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کروں اور اس کے ساتھ شریک نہ کروں۔ میں اسی کی طرف بلا رہا ہوں اور اسی کی جانب میرا لوٹنا ہے۔''O---۴۰۔ ''ان سے کئے ہوئے وعدوں میں سے کوئی اگر ہم آپ کو دکھا دیں یا آپ کو ہم فوت کر لیں تو آپ پر تو صرف پہنچا دینا ہی ہے۔ حساب تو ہمارے ذمہ ہی ہے۔''O

(سورۃ ابراہیم ۱۴)---۴۴۔ ''لوگوں کو اس دن سے ہوشیار کر دے جب کہ ان کے پاس عذاب آ جائے گا اور ظالم کہیں گے کہ اے ہمارے رب ہمیں بہت تھوڑے قریب کے وقت تک کی ہی مہلت دے کہ ہم تیری تبلیغ مان لیں اور تیرے پیغمبروں کی تابعداری میں لگ جائیں۔ کیا تم اس سے پہلے بھی قسمیں نہیں کھا رہے تھے؟ کہ تمہارے لئے دنیا سے ٹلنا ہی نہیں۔''O

(سورۃ الحجر ۱۵)---۹۴۔ ''پس آپ اس حکم کو جو آپ کو کیا جا رہا ہے کھول کر سنا دیجئے! اور مشرکوں سے منہ پھیر لیجئے۔''O---[اصدع کے معنی ہیں کھول کر بیان کرنا۔ اس آیت کے نزول سے قبل آپ چھپ کر تبلیغ فرماتے تھے، اس کے بعد آپ نے کھلم کھلا تبلیغ شروع کر دی۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ النحل ۱۶)---۸۲۔ ''پھر بھی اگر یہ منہ موڑ رہیں ہیں تو آپ پر صرف کھول کر تبلیغ کر دینا ہی ہے۔''O---۱۲۵۔ ''اپنے رب کی راہ کی طرف لوگوں کو حکمت اور بہترین نصیحت کے ساتھ بلایئے اور ان سے بہترین طریقے سے گفتگو کیجئے۔ یقیناً آپ کا رب اپنی راہ سے بہکنے والوں کو بھی بخوبی جانتا ہے اور وہ راہ یافتہ لوگوں سے بھی پورا واقف ہے۔''O---[اس میں تبلیغ و دعوت کے اصول بیان کیے گئے ہیں جو حکمت، موعظہ حسنہ اور رفق و ملائمت پر مبنی ہیں۔ جدال بالاحسن، درشتی اور تلخی سے بچتے ہوئے نرم و مشفقانہ لب و لہجہ اختیار کرنا ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ طٰہٰ ۲۰)---۱۳۲۔ ''اپنے گھرانے کے لوگوں پر نماز کی تاکید رکھ اور خود بھی اس پر جما رہ' ہم تجھ سے روزی نہیں مانگتے' بلکہ ہم خود تجھے روزی دیتے ہیں' آخر میں بول بالا پرہیز گاری ہی کا ہے۔''O

(سورۃ الشعراء ۲۶)---۲۱۳۔ ''پس تو اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہ پکار کہ تو بھی سزا پانے والوں میں سے ہو جائے۔''O---۲۱۴۔ ''اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرا دے۔''O[پیغمبر کی دعوت صرف رشتے داروں کے لیے نہیں' بلکہ پوری قوم کے لیے ہوتی ہے اور نبی ﷺ تو پوری نسل انسانی کے لیے ہادی اور رہبر بن کر آئے تھے۔ قریبی رشتے داروں کو دعوت ایمان' دعوت عام کے منافی نہیں' بلکہ اسی کا ایک حصہ یا اس کا ایک ترجیحی پہلو ہے۔ جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی سب سے پہلے اپنے باپ آزر کو توحید کی دعوت دی تھی۔ اس حکم کے بعد نبی ﷺ صفا پہاڑی پر چڑھ گئے اور یَا صَبَاحَاہ کہہ کر آواز دی۔ یہ کلمہ اس وقت بولا جاتا ہے جب دشمن اچانک حملہ کر دے' اس کے ذریعے سے قوم کو خبردار کیا جاتا ہے۔ یہ کلمہ سن کر لوگ جمع ہو گئے' آپ نے قریش کے مختلف قبیلوں کے نام لے لے کر فرمایا' بتلاؤ اگر میں تمہیں یہ کہوں کہ اس پہاڑی کی پشت پر دشمن کا لشکر موجود ہے جو تم پر حملہ آور ہوا چاہتا ہے' تو کیا تم مانو گے؟ سب نے کہا ہاں یقیناً ہم تصدیق کریں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اللہ نے نذیر بنا کر بھیجا ہے' میں تمہیں ایک سخت عذاب سے ڈراتا ہوں' اس پر ابولہب نے کہا تیرے سالئے ہلاکت ہو' کیا تو نے ہمیں اسی لیے بلایا تھا؟ اس کے جواب میں سورۂ تبت نازل ہوئی۔ آپ ﷺ نے اپنی بیٹی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور اپنی پھوپھی حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بھی فرمایا' تم اللہ کے ہاں بچاؤ کا بندوبست کر لو' میں وہاں تمہارے کام نہیں آ سکوں گا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]---۲۱۵۔ ''اس کے ساتھ فروتنی سے پیش آ' جو بھی ایمان لانے والا ہو کر تیری تابعداری کرے۔''O

(سورۃ القصص ۲۸)---۸۷۔ ''خیال رکھیے کہ یہ کفار آپ کو اللہ تعالیٰ کی آیتوں کی تبلیغ سے روک نہ دیں اس کے بعد کہ یہ آپ کی جانب اتاری گئیں' تو

Marfat.com

اپنے رب کی طرف بلاتے رہیں اور شرک کرنے والوں میں سے نہ ہوں۔" O

(سورۃ الاحزاب ۳۳) ---۸۔ "تا کہ اللہ تعالیٰ سچوں سے ان کی سچائی کے بارے میں دریافت فرمائے' اور کافروں کے لیے ہم نے المناک عذاب تیار کر رکھے ہیں۔" O --- [یعنی یہ عہد اس لیے لیا تا کہ اللہ تعالیٰ سچے نبیوں سے پوچھے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کا پیغام اپنی قوموں تک ٹھیک طریقے سے پہنچا دیا تھا؟ یا دوسرا مطلب یہ ہے کہ وہ انبیا سے پوچھے کہ تمہاری قوموں نے تمہاری دعوت کا جواب کس طرح دیا؟ مثبت انداز میں یا منفی طریقے سے؟ جس طرح کہ دوسرے مقام پر ہے کہ "ہم ان سے بھی پوچھیں گے جن کی طرف رسول بھیجے گئے اور رسولوں سے بھی پوچھیں گے"۔ اس میں داعیانِ حق کے لیے بھی تنبیہ ہے کہ وہ دعوت حق کا فریضہ پوری تن دہی اور اخلاص سے ادا کریں تا کہ بارگاہ الٰہی میں سرخرو ہو سکیں' اور ان لوگوں کے لیے بھی وعید ہے جن کو حق کی دعوت پہنچائی جائے کہ اگر وہ اسے قبول نہیں کریں گے تو عند اللہ مجرم اور مستوجب سزا ہوں گے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ المومن ۴۰) ---۳۔ "گناہ کا بخشنے والا اور توبہ کا قبول فرمانے والا سخت عذاب والا انعام و قدرت والا' جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اسی کی طرف واپس لوٹنا ہے۔" O --- [اس میں اطاعت گزاروں کے لیے مژدہ ہے اور عاصی نافرمانوں کے لیے سرزنش ہے۔ علمائے تفسیر نے یہاں بڑا روح افزا اور بصیرت افروز واقعہ بیان کیا ہے۔ اس کا یہاں لکھنا فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ شام کا ایک آدمی امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا دوست تھا۔ اس کی پارسائی، تقویٰ اور دین کے لیے اس کی حمیت کے باعث آپ اس کو اپنا بھائی کہہ کر پکارتے تھے۔ شام سے ایک آدمی آیا۔ آپ نے اس سے اپنے دوست کی خیریت دریافت کی۔ اس نے بتایا کہ وہ تو تباہ ہو گیا ہے۔ شراب پیتا ہے، گانا سنتا ہے اور وہ فسق و فجور کی زندگی بسر کر رہا ہے۔ یہ سن کر آپ کو ازحد رنج ہوا' فرمایا جب واپس جانے لگو تو مجھے ملتے جانا۔ روانگی کے وقت وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے اپنے کاتب کو بلایا اور فرمایا لکھو: ترجمہ: یہ خط عمر بن الخطاب سے فلاں شخص کی طرف۔ تم پر سلام ہو۔ میں تیری طرف اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا ہوں جو وحدہٗ لاشریک ہے۔ گناہ معاف کرنے والا، توبہ قبول کرنے والا۔ سخت عذاب والا۔ بڑی قدرت والا۔ اس کے بغیر اور کوئی معبود نہیں۔ اسی کی طرف سب نے لوٹنا ہے۔" پھر خود بھی اس کی ہدایت کے لیے دعا مانگی اور حاضرینِ مجلس سے بھی اس کے لیے دعا منگوائی اور یہ خط اس شخص کو دیا اور فرمایا کہ یہ میرے دوست کو پہنچا دینا۔ جب اس دوست نے خط پڑھا، تو اس پر ایک عجیب کیفیت طاری ہوگئی۔ آنکھوں سے آنسوؤں کا مینہ برسنے لگا۔ روتا تھا اور خط کو بار بار پڑھتا تھا۔ یہاں تک کہ اس نے اپنے گناہوں سے توبہ کی فسق و فجور کی زندگی ترک کر کے اطاعت و انقیاد کی زندگی بسر کرنے لگا۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو جب اس کی توبہ کی اطلاع ملی تو آپ بڑے خوش ہوئے اور فرمانے لگے: تم بھی جب اپنے کسی بھائی کو دیکھو کہ راہِ راست سے اس کا قدم پھسل گیا ہے تو اس کے ساتھ ایسا ہی معاملہ کیا کرو۔ اسے سیدھی راہ پر لانے کی کوشش کرو۔ اس کی ہدایت کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو اور اس کے خلاف شیطان کے مددگار نہ بن جاؤ یعنی اگر تم اسے برا بھلا کہنا شروع کر دو گے' اس پر طعن و تشنیع کے تیر برسانے لگو گے تو وہ اپنی ضد پر پکا ہو جائے گا اور اسے اپنی عزتِ نفس کا سوال بنا کر گمراہی میں دور نکل جائے گا۔ سبحان اللہ! دعوت و ارشاد اور تبلیغ و اصلاح کا کیا حکیمانہ انداز ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

(سورۃ حم السجدۃ ۴۱) ---۳۳۔ "اور اس سے زیادہ اچھی بات والا کون ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف بلائے اور نیک کام کرے اور کہے کہ میں یقیناً مسلمانوں میں سے ہوں۔" O --- [اہل ایمان کو تسکین دینے اور ان کی ہمت بندھانے کے بعد اب اُن کو اُن کے اصل کام کی طرف رغبت دلائی جا رہی ہے۔ گزشتہ آیت میں اُن کو بتایا گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی بندگی پر ثابت قدم ہو جانا اور اس راستے کو اختیار کر لینے کے بعد پھر اس سے منحرف نہ ہونا بجائے خود وہ بنیادی نیکی ہے جو آدمی کو فرشتوں کا دوست اور جنت کا مستحق بناتی ہے۔ اب ان کو بتایا جا رہا ہے کہ آگے کا درجہ، جس سے زیادہ بلند کوئی درجہ انسان کے لیے نہیں ہے، یہ ہے کہ تم خود نیک عمل کرو، اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کی بندگی کی طرف بلاؤ، اور شدید مخالفت کے ماحول میں بھی، جہاں اسلام کا اعلان اور اظہار کرنا اپنے اوپر مصیبتوں کو دعوت دینا ہے، ڈٹ کر کہو کہ میں مسلمان ہوں۔ اس ارشاد کی پوری اہمیت سمجھنے کے لیے اس ماحول کو نگاہ میں رکھنا ضروری ہے جس میں یہ بات فرمائی گئی تھی۔ اُس وقت حالت یہ تھی کہ جو شخص بھی مسلمان ہونے کا اظہار کرتا تھا اسے یکا یک یہ محسوس ہوتا تھا کہ گویا اس نے درندوں کے جنگل میں قدم رکھ دیا ہے جہاں ہر ایک اُسے پھاڑ کھانے کو دوڑ رہا ہے۔ اور اس سے آگے بڑھ کر جس نے اسلام کی تبلیغ کے لیے زبان کھولی اس نے تو گویا درندوں کو پکار دیا کہ آؤ اور مجھے جھنجھوڑ ڈالو۔ ان حالات میں فرمایا گیا ہے کہ کسی شخص کا اللہ تعالیٰ کو اپنا رب مان کر سیدھی راہ اختیار کر لینا اور اس سے نہ ہٹنا بلاشبہ اپنی جگہ بڑی اور بنیادی نیکی ہے، لیکن کمال درجے کی نیکی یہ ہے کہ آدمی اُٹھ کر کہے کہ میں مسلمان ہوں، اور نتائج سے بے پروا ہو کر اللہ تعالیٰ کی بندگی کی طرف خلق خدا کو دعوت دے، اور اس کام کو کرتے ہوئے اپنا عمل اتنا پاکیزہ رکھے کہ کسی کو اسلام اور اس کے علمبرداروں پر حرف رکھنے کی گنجائش نہ ملے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(سورۃ المدثر ۷۴) ---۷۔ "اور اپنے رب کی راہ میں صبر کر۔" O --- [اس دعوت و تبلیغ کے سلسلہ میں جو تکلیفیں پیش آئیں' جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑے ان پر صبر کیجئے اور صبر بھی محض اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے لیے۔ ان آیات طیبات میں جو ہدایات مذکور ہیں کوئی یہ خیال نہ کرے کہ حضور پہلے ان کے خلاف عمل پیرا تھے

Marfat.com

اور حضور ﷺ کی اصلاح کے لئے یہ ہدایات نازل کی گئیں بلکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فطرت ذکیہ اور طبیعت سعیدہ پہلے ہی مکارم اخلاق سے متصف تھی ہر قسم کی خامیوں اور عیوب سے حضور ﷺ کا دامن پاک تھا یہ احکام یا تو دوام کے لئے ہیں کہ حسب معمول آپ ان پر کاربند رہیے یا قیامت تک آنے والے مبلغین اور خادمان دین کے لئے یہ ایک منشور مقرر کر دیا گیا کہ اگر نبوت کی وراثت سے کچھ حصہ لینا چاہتے ہو تو ان اصولوں پر مضبوطی سے کاربند رہو۔ (از تفسیر ۷ ضیاء القرآن)]

(سورۃ الدھر ۷۶) ---۲۳۔ ''بیشک ہم نے تجھ پر بتدریج قرآن نازل کیا ہے۔'' O---۲۴۔ ''پس تو اپنے رب کے حکم پر قائم رہ اور ان میں سے کسی گنہگار یا ناشکرے کا کہنا نہ مان۔'' O---[یعنی ان میں سے کسی سے دب کر دین کے عقائد میں ذرہ برابر بھی ترمیم و تغیر کرنے کے لئے تیار نہ ہو جو کچھ حرام و ناجائز ہے اسے برملا حرام و ناجائز کہو خواہ کوئی بدکار کتنا ہی زور لگائے کہ تم اس کی مذمت میں ذرا سی نرمی ہی برت لو۔ اور جو عقائد باطل ہیں انہیں کھلم کھلا باطل اور جو حق ہیں انہیں علانیہ حق کہو چاہے کفار تمہارا منہ بند کرنے یا اس معاملہ میں کچھ نرمی اختیار کر لینے کے لئے تم پر کتنا ہی دباؤ ڈالیں۔ (از تفسیر ۲۹ تفہیم القرآن)]

(سورۃ عبس ۸۰) ---۵۔ ''جو بے پروائی کرتا ہے۔'' O---۶۔ ''اس کی طرف تو تو پوری توجہ کرتا ہے۔'' O---۷۔ ''حالانکہ اس کے نہ سنورنے سے تجھ پر کوئی الزام نہیں۔'' O---۸۔ ''اور جو شخص تیرے پاس دوڑتا ہوا آتا ہے۔'' O---۹۔ ''اور وہ ڈر (بھی) رہا ہے۔'' O---۱۰۔ ''تو اس سے تو بے رخی برتا ہے۔'' O---[یعنی ایسے لوگوں کی تو قدر افزائی کی ضرورت ہے نہ کہ ان سے بے رخی برتنے کی۔ ان آیات سے یہ بات معلوم ہوئی کہ دعوت و تبلیغ میں کسی کو خاص نہیں کرنا چاہیے بلکہ اصحاب حیثیت اور بے حیثیت، امیر اور غریب، آقا و غلام، مرد اور عورت، چھوٹے اور بڑے سب کو یکساں حیثیت دی جائے اور سب کو مشترکہ خطاب کیا جائے، اللہ تعالیٰ جس کو چاہے گا اپنی حکمت بالغہ کے تحت ہدایت سے نواز دے گا۔ (ابن کثیر) (از تفسیر ۶ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

جہاد

(سورۃ البقرۃ ۲) ---۱۵۴۔ ''اور نہ کہو ان کو جو مارے جائیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں، مردہ بلکہ وہ تو زندہ ہیں لیکن تمہیں (ان کی زندگی کا) شعور نہیں۔'' O---۱۹۰۔ ''اور لڑو اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے جو لڑتے ہیں تم سے اور زیادتی نہ کرو بیشک اللہ نہیں پسند کرتا زیادتی کرنے والوں کو۔'' O---۱۹۱۔ ''اور قتل کرو انہیں (بحالت جنگ) جہاں بھی پاؤ تم انہیں اور نکال دو تم انہیں جہاں سے نکالا ہو انہوں نے تم کو اور فتنہ زیادہ برا ہے قتل سے اور نہ لڑو تم ان سے مسجد حرام کے قریب جب تک کہ نہ لڑیں وہ تم سے وہاں۔ پھر اگر لڑیں وہ تم سے (وہاں) تو قتل کرو تم ان کو۔ یہی ہے سزا ایسے کافروں کی۔'' O---۱۹۲۔ ''پھر اگر وہ باز آ جائیں تو بیشک اللہ تعالیٰ معاف فرمانے والا ہر حالت میں رحم کرنے والا ہے۔'' O---۱۹۳۔ ''اور جنگ کرو ان سے حتیٰ کہ نہ باقی رہے فتنہ اور ہو جائے دین صرف اللہ کے لئے پھر اگر باز آ جائیں وہ تو نہیں (روا) زیادتی مگر ظالموں پر۔'' O---۲۱۶۔ ''فرض کیا گیا تم پر جنگ کرنا اور وہ ناگوار ہے تمہیں اور ہو سکتا ہے کہ ناپسند کرو تم کسی چیز کو جبکہ ہو وہ بہتر تمہارے حق میں اور ہو سکتا ہے کہ پسند کرو تم کسی چیز کو جبکہ ہو وہ بری تمہارے حق میں۔ اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔'' O---۲۱۷۔ ''پوچھتے ہیں تم سے حرمت والے مہینے کے بارے میں کہ جنگ کرنا اس میں (کیسا ہے؟) کہو جنگ کرنا اس میں بڑا گناہ ہے لیکن روکنا اللہ تعالیٰ کی راہ سے اور نہ ماننا اللہ کو اور روکنا مسجد حرام سے اور نکال دینا اہل حرم کو وہاں سے اس سے بھی بڑا گناہ ہے اللہ کے نزدیک اور فتنہ انگیزی بڑا (گناہ) ہے قتل سے بھی اور وہ تو تم سے لڑتے ہی جائیں گے یہاں تک کہ پھیر دیں تم کو تمہارے دین سے اگر ان کا بس چلے اور جو شخص پھرے گا تم میں سے اپنے دین سے پھر مر جائے کافر ہی تو یہی لوگ ہیں کہ ضائع ہو جائیں گے ان کے اعمال دُنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اور یہی لوگ ہیں جہنمی وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔'' O---۲۱۸۔ ''بیشک جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے ہجرت کی اور جہاد کیا اللہ کی راہ میں یہی لوگ امیدوار رہتے ہیں اللہ کی رحمت کے اور اللہ بہت زیادہ معاف کرنے والا نہایت مہربان ہے۔'' O---۲۴۳۔ ''کیا نہیں دیکھا تم نے ان لوگوں کو جو نکلے تھے اپنے گھروں سے اور تھے وہ ہزاروں کی تعداد میں موت کے ڈر سے تو حکم دیا انہیں اللہ تعالیٰ نے کہ مر جاؤ۔ پھر ان کو زندہ کر دیا بیشک اللہ بڑا ہی فضل کرنے والا ہے انسانوں پر مگر اکثر لوگ شکر ادا نہیں کرتے۔'' O---[یہ واقعہ سابقہ کسی امت کا ہے جس کی تفصیل کسی صحیح حدیث میں بیان نہیں کی گئی۔ تفسیری روایات میں اسے بنی اسرائیل کے زمانے کا واقعہ اور اس پیغمبر کا نام جس کی دُعا سے انہیں اللہ تعالیٰ نے دوبارہ زندہ فرمایا حزقیل بتلایا گیا ہے۔ یہ جہاد میں قتل کے ڈر سے یا وبائی بیماری طاعون کے خوف سے اپنے گھروں سے نکل کھڑے ہوئے تھے تاکہ موت کے منہ میں جانے سے بچ جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں مار کر ایک تو یہ بتلا دیا کہ اللہ کی تقدیر سے تم بچ کر کہیں نہیں جا سکتے دوسرا یہ کہ انسانوں کی آخری جائے پناہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے تیسرا یہ کہ اللہ تعالیٰ دوبارہ پیدا کرنے پر قادر ہے اور وہ تمام انسانوں کو اسی طرح زندہ فرمائے گا جس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کو مار کر زندہ کر دیا۔ اگلی آیت میں مسلمانوں کو جہاد کا حکم دیا جا رہا ہے۔ اس سے پہلے اس واقعہ کے بیان میں یہی حکمت ہے کہ جہاد سے جی مت چراؤ، موت و حیات تو اللہ کے قبضے میں ہے اور اس موت کا وقت بھی متعین ہے جسے جہاد سے گریز و فرار کر کے تم ٹال نہیں سکتے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۲۴۴۔ ''اور (اے مسلمانو!) جنگ کرو اللہ

Marfat.com

کی راہ میں اور خوب جان رکھو کہ بیشک اللہ تعالیٰ ہر بات سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔"O
(**سورۃ آل عمران ۳**)---۱۴۲۔ "کیا سمجھتے ہو تم یہ کہ داخل ہو جاؤ گے تم جنت میں (یونہی) حالانکہ ابھی تک نہیں دیکھا اللہ نے ان لوگوں کو جنہوں نے جہاد کیا ہے تم میں سے اور وہ دیکھنا چاہتا ہے ثابت قدم رہنے والوں کو۔"O---۱۴۵۔ "اور نہیں ہے (اختیار) کسی جان کو کہ وہ مرے بغیر اللہ کے حکم کے لکھا ہوا ہے (موت کا) وقت معین۔"O---۱۴۶۔ "اور کتنے ہی نبی (گزر چکے ہیں) کہ جنگ کی ان کے ساتھ مل کر بہت سے اللہ والوں نے سو نہ تو پست ہمت ہوئے وہ ان مصیبتوں کی وجہ سے جو پہنچیں انہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور نہ کمزوری دکھائی (دشمن کے آگے) اور نہ بے دست و پا ہو کر بیٹھے اور اللہ محبوب رکھتا ہے ثابت قدم رہنے والوں کو۔"O---۱۴۷۔ "اور نہ تھا ان کا قول (ایسے مواقع پر) مگر یہ دعا اے ہمارے رب معاف فرما دے ہمارے گناہ اور بے اعتدالیاں جو ہم سے سرزد ہوئیں اپنے معاملات میں اور ثابت قدم رکھ ہمیں اور فتح عطا فرما ہمیں کافروں پر۔"O---[باب نمبر ۵، مضمون قرآنی دعائیں میں یہ دعا ہے]---۱۴۸۔ "سو عطا فرمایا ان کو اللہ تعالیٰ نے صلہ دنیا کا بھی اور بہترین اجر آخرت کا بھی اور اللہ محبوب رکھتا ہے نیک کام کرنے والوں کو۔"O---۱۵۷۔ "اور اگر قتل کیے جاؤ تم اللہ کی راہ میں یا مر جاؤ تو بخشش جو اللہ کی طرف سے ہو گی اور اس کی رحمت کہیں بہتر ہے ہر اس چیز سے جو لوگ جمع کرتے ہیں۔"O---۲۰۰۔ "اے ایمان والو ثابت قدم رہو اور (دشمنوں کے) مقابلہ میں پامردی دکھاؤ اور اتفاق و اتحاد قائم رکھتے ہوئے جہاد کے لئے کمربستہ رہو اور ڈرتے رہو اللہ سے تاکہ تم کامیابی سے ہمکنار ہو۔"O
(**سورۃ النساء ۴**)---۷۱۔ "اے لوگو جو ایمان لائے ہو! سنبھالو اپنے ہتھیار پھر نکلو الگ الگ دستوں کی صورت میں یا نکلو سب اکٹھے۔"O---۷۲۔ "اور بیشک تم میں سے کوئی ایسا بھی ہے جو ضرور پیچھے رہ جاتا ہے۔ پھر اگر پہنچتی ہے تمہیں کوئی مصیبت تو کہتا ہے بیشک احسان کیا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کہ نہ ہوا میں ان کے ساتھ حاضر (معرکہ میں)۔"O---۷۳۔ "اور اگر پہنچتا ہے تم کو فضل اللہ تعالیٰ کا تو وہ اس طرح بات کرتا ہے گویا کہ نہ تھی تمہارے اور اس کے درمیان ذرا سی بھی دوستی (کہتا ہے) کاش! ہوتا میں بھی ان کے ساتھ تو حاصل کرتا بڑی کامیابی۔"O---۷۴۔ "سو چاہیے کہ جنگ کریں اللہ تعالیٰ کی راہ میں وہ لوگ جو فروخت کر چکے ہیں دنیاوی زندگی کو آخرت کے عوض اور جو شخص جنگ کرے اللہ تعالیٰ کی راہ میں پھر وہ مارا جائے یا غالب آ جائے تو ضرور دیں گے ہم اسے اجر عظیم۔"O---۷۵۔ "اور کیا ہوا ہے تم کو کہ نہیں جنگ کرتے تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور ان بے بس مردوں، عورتوں اور بچوں (کی خاطر) جو فریاد کر رہے ہیں کہ اے ہمارے رب نکال تو ہمیں اس بستی سے کہ ظالم ہیں جس کے رہنے والے اور بنا تو ہمارے لئے اپنی جناب سے کوئی حامی اور بنا تو ہمارے لئے اپنی جناب سے کوئی مددگار۔"O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۵، مضمون: قرآنی دعائیں]---۷۶۔ "وہ لوگ جو ایمان والے ہیں جنگ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور جو کافر ہیں جنگ کرتے ہیں راہ میں شیطان کی۔ پس جنگ کرو تم شیطان کے ساتھیوں سے بیشک چال شیطان کی ہے نہایت کمزور۔"O---۷۷۔ "کیا نہیں دیکھا تم نے ان لوگوں کو کہا گیا تھا جن سے کہ روکے رکھو اپنے ہاتھ (جنگ سے) اور قائم کرو نماز اور دیتے رہو زکوٰۃ پھر جونہی حکم دیا گیا انہیں جنگ کا تو ایک گروہ ان میں سے ایسا ہے جو ڈرتا ہے لوگوں سے ایسا جیسا ڈرنا چاہئے اللہ تعالیٰ سے یا اس سے بھی زیادہ ڈر اور کہتے ہیں یہ لوگ اے رب ہمارے! کیوں فرض کیا تو نے ہم پر جنگ کرنا؟ کیوں نہ مہلت دی تو نے ہم کو تھوڑی مدت اور؟ کہہ دو (اے نبی ﷺ) دنیاوی فائدہ حقیر ہے اور آخرت بہت بہتر ہے ان کے لئے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور نہیں ظلم کیا جائے گا تم پر ذرہ برابر۔"O[مکے میں مسلمان چونکہ تعداد اور وسائل کے اعتبار سے لڑنے کے قابل نہیں تھے۔ اس لئے مسلمانوں کی خواہش کے باوجود انہیں قتال سے روکے رکھا گیا اور دو باتوں کی تاکید کی جاتی رہی ایک یہ کہ کافروں کے ظالمانہ رویے کو صبر اور حوصلے سے برداشت کریں اور عفو و درگزر سے کام لیں۔ دوسرے یہ کہ نماز زکوٰۃ اور دیگر عبادات و تعلیمات پر عمل کا اہتمام کریں تاکہ اللہ تعالیٰ سے ربط و تعلق مضبوط بنیادوں پر استوار ہو جائے۔ لیکن ہجرت کے بعد جب مدینہ میں مسلمانوں کی طاقت مجتمع ہو گئی تو پھر انہیں قتال کی اجازت دے دی گئی اور جب اجازت دے دی گئی تو بعض لوگوں نے کمزوری اور پست ہمتی کا اظہار کیا۔ اس پر آیت میں مکی دور کی ان کی آرزو یاد دلا کر کہا جا رہا ہے کہ اب یہ مسلمان حکم جہاد سن کر خوف زدہ کیوں ہو رہے ہیں جب کہ یہ حکم جہاد خود ان کی اپنی خواہش کے مطابق ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]---۷۸۔ "جہاں کہیں بھی ہو گے تم آئے گی تم کو موت اگرچہ ہو تم مضبوط قلعوں کے اندر اور اگر حاصل ہوتی ہے ان (موت سے ڈرنے والوں) کو کامیابی تو کہتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اگر پہنچتا ہے کوئی نقصان تو کہتے ہیں یہ تمہاری وجہ سے ہے۔ کہو سب کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ آخر کیا ہو گیا ہے ان لوگوں کو کہ نہیں لگتے یہ کہ سمجھیں کوئی بات۔"O---۸۴۔ "سو جنگ کرو تم (اے نبی ﷺ) اللہ تعالیٰ کی راہ میں۔ نہیں ہو تم ذمہ دار مگر اپنی ذات کے اور ترغیب دلاتے رہو مومنوں کو بھی۔ توقع ہے کہ اللہ تعالیٰ توڑ دے زور ان لوگوں کا جو کافر ہیں اور اللہ تعالیٰ سب سے زبردست ہے اور بہت سخت ہے سزا دینے میں۔"O---۹۰۔ "مگر وہ لوگ (اس حکم سے مستثنیٰ ہیں) جو جا ملیں ایسی قوم سے کہ تمہارے اور ان کے درمیان (صلح کا) معاہدہ ہے۔ یا آئیں تمہارے پاس کہ تنگ آ چکے ہوں ان کے دل اس بات سے کہ جنگ کریں تمہارے ساتھ یا جنگ کریں اپنی قوم کے ساتھ اور اگر چاہتا اللہ تعالیٰ تو غالب کر دیتا ان کو تم پر پھر ضرور جنگ کرتے وہ تم سے پس اگر وہ کنارہ کش رہیں تم سے اور نہ جنگ کریں تمہارے آگے صلح کی درخواست تو نہیں رکھا ہے اللہ تعالیٰ تمہارے لئے ان کے خلاف (کسی

Marfat.com

اقدام کا) کوئی جواز۔'' O ---۹۱۔ ''اور پاؤ گے تم کچھ اور لوگ جو چاہتے ہیں کہ امن میں رہیں تم سے بھی اور امن میں رہیں اپنی قوم سے بھی جب بھی موقعہ پاتے ہیں فتنے کا تو اوندھے منہ جا پڑتے ہیں اس میں۔ پس اگر نہ کنارہ کش ہوں یہ لوگ تم سے اور (نہ) پیش کریں تمہارے آگے صلح کی درخواست اور (نہ) روکیں ہاتھ اپنے (جنگ سے) تو پکڑو انہیں اور قتل کرو جہاں کہیں پاؤ تم انہیں اور یہی وہ لوگ ہیں کہ دیا ہے ہم نے تم کو ان پر کھلا اختیار۔'' O ---۹۴۔ ''اے ایمان والو! جب نکلو تم (جہاد کے لئے) اللہ تعالیٰ کی راہ میں تو خوب تحقیق کر لیا کرو اور نہ کہو اس شخص کو جو کرے تمہیں سلام کہ نہیں ہے تو مومن (کیا) حاصل کرنا چاہتے ہو تم سازوسامان دُنیاوی زندگی کا؟ تو اللہ تعالیٰ کے ہاں ہیں غنیمتیں بہت۔ ایسے تو تھے تم اسلام سے پہلے پھر احسان کیا اللہ تعالیٰ نے تم پر (کہ تم مسلمان ہو گئے) لہٰذا خوب تحقیق کر لیا کرو۔ بیشک اللہ تعالیٰ ہے ہر اس بات سے جو تم کرتے ہو پوری طرح باخبر۔'' O ---۹۵۔ ''نہیں برابر گھر بیٹھ رہنے والے مسلمان جن کو کوئی عذر نہ ہو اور جہاد کرنے والے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے مال سے اور اپنی جان سے بیٹھے رہنے والوں پر درجہ کے اعتبار سے۔ اگرچہ سب سے وعدہ کر رکھا ہے اللہ تعالیٰ نے بھلائی کا لیکن فضیلت دی ہے اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کو بیٹھ رہنے والوں پر اجر عظیم سے۔'' O ---۹۶۔ ''یعنی بڑے درجے ہیں اس کی طرف سے اور مغفرت ہے اور رحمت ہے اور ہے اللہ تعالیٰ بے انتہا بخشنے والا ہر حال میں رحم کرنے والا۔'' O --- [معذور لوگوں کو جہاد کرنے کا حکم نہیں۔ باقی مسلمانوں میں جہاد کرنے والوں کے بڑے درجے ہیں۔ جو جہاد نہ کرنے والوں کو نہیں۔ اگرچہ جنتی وہ بھی ہیں جو جہاد نہیں کرتے۔ جہاد فرض کفایہ ہے فرض عین نہیں۔ اگر مسلمانوں کی کافی تعداد اور ضرورت کے موافق جماعت جہاد کرتی رہے تو جہاد نہ کرنے والوں پر کوئی گناہ نہیں ورنہ سب گنہگار ہوں گے۔ (از تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانیؒ)] ---۱۰۴۔ ''اور نہ کمزوری دکھاؤ تم دشمن کا تعاقب کرنے میں اگر تم تکلیف اٹھاتے ہو تو بیشک وہ بھی تکلیف اٹھاتے ہیں جیسے تم اٹھاتے ہو۔ لیکن توقع رکھتے ہو تم اللہ تعالیٰ سے ایسے اجر کی جس کی وہ توقع نہیں رکھتے اور ہے اللہ تعالیٰ ہر بات جاننے والا بڑی حکمت والا۔'' O

(سورۃ المائدۃ ۵) ---۳۵۔ ''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اس کی طرف ذریعہ ڈھونڈو اور اس کی راہ میں جہاد کرو تاکہ کامیاب ہو جاؤ۔'' O ---۵۴۔ ''اے ایمان والو! تم میں سے کوئی اپنے دین سے پھر جائے تو اللہ تعالیٰ جلدی ہی ایسے لوگ پیدا کر دے گا جن سے وہ محبت کرے گا اور جو اس سے محبت کریں گے، جو مومنوں کے سامنے دبے ہوئے اور کافروں کے سامنے سر اٹھائے ہوئے ہوں گے، وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ وسعت والا، علم والا ہے۔'' O

(سورۃ الانفال ۸) ---۱۵۔ ''اے ایمان والو! جب تم جنگ میں کافروں کا سامنا کرو تو ان کی طرف پیٹھ نہ پھیرو۔'' O ---۱۶۔ ''اور جو اس دن ان کی طرف اپنی پیٹھ پھیرے گا سوائے اس کے کہ وہ جنگ میں پہلو بدل رہا ہو یا کسی دستے کے ساتھ جگہ لینے جا رہا ہو۔ وہ اللہ تعالیٰ کے غضب کا مستحق ہو گیا اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہو گا اور وہ کیا بری جگہ ہے۔'' O ---۳۸۔ ''کافروں سے کہہ دے کہ اگر وہ باز آ جائیں گے تو جو پہلے ہو چکا وہ انہیں بخش دیا جائے گا، لیکن اگر وہ پھر کریں گے تو اگلے لوگوں کی روایت گزر ہی چکی ہے۔'' O ---۳۹۔ ''اور ان سے جنگ کرو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین سارا اللہ تعالیٰ کا ہو جائے۔ پھر اگر وہ باز آ گئے تو اللہ ان کے کام دیکھ رہا ہے۔'' O ---۴۰۔ ''اور اگر انہوں نے منہ موڑ لیا تو جان لو کہ اللہ ہی تمہارا آقا ہے۔ وہ کیا ہی اچھا آقا ہے اور وہ کیا ہی اچھا مددگار ہے؟'' O ---۴۵۔ ''اے ایمان والو! جب تمہارا کسی دستے سے ٹکراؤ ہو تو جمے رہو اور اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کرو تاکہ مراد پاؤ۔'' O ---۶۰۔ ''اور تم سے جتنا ہو سکے ان کے (مقابلے کے) لئے قوت اور گھوڑوں کی چھاؤنیاں تیار کرو جن سے اللہ تعالیٰ کے دشمن اور اپنے دشمن اور ان کے علاوہ دوسروں پر ہیبت طاری کرو۔ تم انہیں نہیں جانتے اللہ تعالیٰ انہیں جانتا ہے اور جو کچھ بھی تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو گے وہ تمہیں پورا کر دیا جائے گا اور تم پر ظلم نہ ہوگا۔'' O ---۶۵۔ ''اے نبی! مومنوں کو جنگ پر ابھارو اگر تم میں بیس صبر کرنے والے ہوں گے تو وہ دو سو پر غالب آئیں گے اور اگر تم میں سو ہوں گے تو ہزار کافروں پر غالب آئیں گے کیونکہ وہ ایسے لوگ ہیں جو سوچ سمجھ نہیں رکھتے۔'' O ---۶۶۔ ''اب اللہ تعالیٰ تم سے رعایت کرتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ تم میں کمزوری آ گئی ہے پس اگر تم میں سو صبر کرنے والے ہوں گے تو وہ دو سو پر غالب آئیں گے اور اگر تم میں ہزار ہوں گے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے دو ہزار پر غالب آئیں گے اور اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔'' O ---۷۴۔ ''اور جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے ہجرت کی اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا اور جن لوگوں نے جگہ دی اور مدد کی وہی سچے مومن ہیں ان کے لئے بخشش ہے اور باعزت روزی۔'' O ---۷۵۔ ''اور جو لوگ بعد میں ایمان لائے اور جنہوں نے ہجرت کی اور تمہارے ساتھ مل کر جہاد کیا وہ بھی تم میں سے ہیں مگر کتاب خدا کے مطابق رشتہ دار ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر بات کو جانتا ہے۔'' O

(سورۃ التوبہ ۹) ---۵۔ ''ہاں! جب حرمت کے مہینے گزر جائیں تو مشرکوں کو قتل کرو جہاں بھی انہیں پاؤ اور انہیں پکڑ لو اور انہیں گھیر لو اور ہر گھات کی جگہ ان کے لئے بیٹھو۔ پھر اگر وہ توبہ کر لیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں تو ان کی راہ چھوڑ دو کہ اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔'' O ---۱۲۔ ''لیکن اگر وہ اپنے عہد کے بعد اپنی قسمیں توڑ ڈالیں اور تمہارے دین میں طعنہ زنی کریں تو کفر کے سرغنوں سے جنگ کرو کہ ان کی کوئی قسم نہیں۔ شاید وہ باز آ جائیں۔'' O ---۱۳۔ ''کیا تم ان لوگوں سے نہیں لڑو گے جنہوں نے قسمیں توڑ ڈالیں اور رسول ﷺ کو باہر نکالنے کی جسارت کی اور انہوں نے ہی پہل کی۔ کیا تم ان سے

Marfat.com

ڈرتے ہو۔ مگر اللہ تعالیٰ اس کا زیادہ حقدار ہے کہ تم اس سے ڈرو اگر تم مومن ہو۔'' O---۱۴۔ ''ان سے لڑو۔ اللہ تعالیٰ انہیں تمہارے ہاتھوں سے عذاب دے گا اور انہیں رسوا کرے گا اور تمہیں ان کے خلاف مدد دے گا اور ایمان والے لوگوں کے سینوں کو شفا دے گا۔'' O---۱۶۔ ''کیا تم سمجھتے ہو کہ تمہیں یونہی چھوڑ دیا جائے گا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ان لوگوں کو معلوم ہی نہیں کیا جو جہاد کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ اور مومنوں کے سوا کسی کو ولی دوست نہیں بناتے اور اللہ تعالیٰ تمہارے عملوں سے باخبر ہے۔'' O---۱۹۔ ''کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانے اور مسجد حرام کو آباد کرنے کو ایسا سمجھ لیا ہے جیسے وہ شخص جو اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتا ہے؟ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں برابر نہیں ہو سکتے۔ مگر اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو راہ نہیں دکھاتا۔'' O---[مراد یہ ہے کہ کفار کو مومنین سے کچھ نسبت نہیں نہ ان کے اعمال کو انکے اعمال سے کیونکہ کافر کے اعمال رائیگاں ہیں خواہ وہ حاجیوں کے لئے سبیل لگائیں یا مسجد حرام کی خدمت کریں ان کے اعمال کو مومن کے اعمال کے برابر قرار دینا ظلم ہے۔ (از تفسیر کنز الایمان)]---۲۰۔ ''جو لوگ ایمان لائے ہیں اور جنہوں نے ہجرت کی ہے اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت ہی بڑے درجے والے ہیں اور وہی مراد پانے والے ہیں۔'' O---۲۴۔ ''کہو! اگر تمہارے باپ، تمہارے بیٹے، تمہارے بھائی، تمہاری بیویاں، تمہاری برادری، مال جو تم نے کمائے ہیں، تجارت جس کے مندا پڑنے سے تم ڈرتے ہو اور گھر جنہیں تم پسند کرتے ہو تمہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ پیارے ہیں تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا حکم جاری کرے اور اللہ تعالیٰ نافرمان لوگوں کو راہ نہیں دکھاتا۔'' O---[☆ایک حدیث میں نبی کریم ﷺ نے جہاد کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا ''جب تم (کسی کو مدت معینہ کے لئے چیز ادھار دے کر، پھر اس سے کم قیمت پر خرید لینا) اختیار کر لو گے اور گایوں کی دمیں پکڑ کر کھیتی باڑی پر راضی وقانع ہو جاؤ گے اور جہاد چھوڑ بیٹھو گے تو اللہ تعالیٰ تم پر ایسی ذلت مسلط فرما دے گا جس سے تم اس وقت تک نہ نکل سکو گے جب تک اپنے دین کی طرف نہیں لوٹو گے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۲۹۔ ''ان لوگوں سے جنگ کرو جو نہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں اور نہ روز آخرت پر اور نہ اسے حرام ٹھہراتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے حرام ٹھہرایا ہے اور نہ دین حق کو اپنا دین بناتے ہیں ا۔ ان لوگوں میں جنہیں کتاب دی گئی تھی یہاں تک کہ وہ پست ہو کر اپنے ہاتھوں سے جزیہ دیں۔'' O---۳۶۔ ''مہینوں کی گنتی اللہ تعالیٰ کے ہاں۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں جس دن سے اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا بارہ مہینے ہے جن میں چار حرمت کے ہیں یہی پختہ دین ہے۔ ان کے دوران اپنے اوپر ظلم نہ کرو۔ البتہ مشرکوں سے پوری جنگ کرو جیسے وہ سب تم سے پوری جنگ کرتے ہیں اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔'' O---۳۸۔ ''اے ایمان والو! تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ جب تمہیں کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلو تو تم زمین کی طرف گر جاتے ہو؟ کیا تم آخرت کے مقابلے میں دُنیا کی زندگی پر خوش ہو گئے ہو؟ مگر دُنیا کی زندگی کا سامان تو آخرت کے مقابلے میں بہت کم ہے۔'' O---۳۹۔ ''اگر تم نہیں نکلو گے تو وہ تمہیں دردناک سزا دے گا اور تمہاری بجائے کسی اور قوم کو بدل کر لے آئے گا اور تم اس کا کچھ بھی بگاڑ نہ سکو گے اور اللہ ہر بات پر قادر ہے۔'' O---۴۱۔ ''نکلو ہلکے پھلکے اور بوجھ اٹھائے اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔'' O---۴۲۔ ''اگر دُنیا کا مال قریب ہوتا اور سفر درمیانہ ہوتا تو وہ ضرور تیری پیروی کرتے، لیکن انہیں مسافت دور معلوم ہوئی، اور اب تو وہ اللہ کی قسمیں کھائیں گے، ''اگر ہم سے ہو سکتا تو ہم ضرور تمہارے ساتھ نکلتے۔'' وہ اپنے آپ کو ہلاک کر رہے ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ وہ یقیناً جھوٹے ہیں۔'' O---۴۴۔ ''وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ پر اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہیں تجھ سے اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے جہاد نہ کرنے کی اجازت نہیں مانگتے اور اللہ تعالیٰ ڈرنے والوں کو جانتا ہے۔'' O---۴۵۔ ''تجھ سے صرف وہی لوگ اجازت مانگتے ہیں جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اور ان کے دل شک میں پڑے ہیں اور وہ اپنے شک میں ڈانواں ڈول ہیں۔'' O---۴۶۔ ''اور اگر وہ نکلنا چاہتے تو اس کے لئے کچھ تیاری ضروری کرتے لیکن اللہ نے ان کا اٹھنا ناپسند کیا سو اس نے انہیں ٹھہرا دیا اور کہہ دیا گیا ''بیٹھنے والوں کے ساتھ بیٹھے رہو۔'' O---۵۲۔ ''کہہ دیجئے! کیا تم ہمارے لئے دو بھلائیوں میں سے ایک کے سوا بھی کسی بات کا انتظار کر سکتے ہو؟ مگر ہم تمہارے لئے اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنے ہاں سے یا ہمارے ہاتھوں سے عذاب ڈالے گا۔ پس انتظار کرو ہم بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتے ہیں۔'' O---۷۳۔ ''اے نبی! کافروں اور منافقوں سے جہاد کر اور ان پر سختی کر کہ ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور وہ کیا برا ٹھکانہ ہے۔'' O---[''جہاد'' کے معنی ہیں کسی ناپسندیدہ چیز کے دفع کرنے میں انتہائی کوشش کرنا۔ یہ کوشش کبھی ہتھیار سے ہوئی ہے کبھی زبان سے کبھی قلم سے کبھی کسی اور طریق سے۔ منافقین جو زبان سے اسلام کا اظہار کریں اور دل سے مسلمان نہ ہوں ان کے مقابلہ میں جہاد بالسیف جمہور امت کے نزدیک مشروع نہیں۔ نہ عہد نبوت میں ایسا واقعہ ہوا۔ اسی لئے جہاد کا لفظ اس آیت میں عام رکھا گیا ہے۔ یعنی تلوار سے، زبان سے، قلم سے جس وقت جس کے مقابلہ میں جس طرح مصلحت ہو جہاد کیا جائے۔ بعض علماء کی یہ رائے ہے کہ اگر منافقین کا نفاق بالکل عیاں ہو جائے تو ان پر بھی جہاد بالسیف کیا جا سکتا ہے حضور ﷺ چونکہ فطری طور پر نہایت نرم خو واقع ہوئے تھے اس لئے حضور ﷺ منافقین کے ساتھ بھی درگزر، چشم پوشی اور نرم خوئی کا معاملہ فرماتے تھے۔ تبوک کے موقعہ پر جب منافقین نے کھلم کھلا بے حیائی، عناد اور دشمنی کا انداز اختیار کر لیا تو حکم ہوا اب ان کے

Marfat.com

معاملہ میں سختی اختیار کیجئے - یہ شریر خوش اخلاقی اور نرمی سے ماننے والے نہیں ہیں۔ (از تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانی)]---۸۱۔ ''پیچھے رہ جانے والے لوگ، رسول اللہ کے پیچھے اپنے بیٹھ رہنے پر خوش ہوئے، اور انہوں نے ناپسند کیا کہ اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کریں اور کہا ''گرمی میں مت نکلو'' کہہ دے ''دوزخ کی آگ بہت ہی سخت گرم ہوگی۔'' کاش وہ سوچ سکتے!'' O---۸۶۔ ''اور جب کوئی سورت نازل ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ پر اعتماد کرو اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ ہو کر جہاد کرو تو ان میں مقدور والے تجھ سے اجازت مانگنے لگتے ہیں اور کہتے ہیں ہمیں بیٹھ رہنے والوں کے ساتھ رہنے دے۔'' O---۸۷۔ ''وہ پیچھے رہنے والی عورتوں کے ساتھ خوش ہوتے ہیں کیونکہ ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی ہے سو وہ سوچتے سمجھتے نہیں۔'' O---۸۸۔ ''لیکن رسول ﷺ اور اس کے ساتھ ایمان لانے والے اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے جہاد کرتے ہیں اور انہی کے لئے بھلائیاں ہیں اور وہی کامیاب ہونے والے ہیں۔'' O---۸۹۔ ''اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے ایسے باغ تیار کئے ہیں جن میں نہریں بہتی ہیں اور جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے یہی بڑی کامیابی ہے۔'' O---۹۰۔ ''اور بدووں میں سے بھی عذر کرنے والے آئے کہ انہیں اجازت دی جائے اور جن لوگوں نے اللہ اور اس کے رسول سے جھوٹ بولا تھا وہ بیٹھ رہے۔ ان میں کفر کرنے والوں کو دردناک عذاب پہنچے گا۔'' O---۹۱۔ ''کمزوروں پر گناہ نہیں اور نہ بیماروں پر ہے اور نہ ان پر ہے جو خرچ کرنے کے لئے کچھ نہیں پاتے - جب وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے خیر خواہی کرتے ہوں - نیک کام کرنے والوں پر کوئی الزام نہیں اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔'' O---۹۲۔ ''اور نہ ان پر الزام ہے جو جب تیرے پاس آئے کہ انہیں سواری دے تو تو نے کہا میرے پاس کچھ نہیں جس پر میں تمہیں سوار کرلوں - لوٹ گئے اور ان کی آنکھیں اس غم سے کہ ان کے پاس خرچ کرنے کو کچھ نہیں آنسو بہاتی تھیں۔'' O---۹۳۔ ''الزام تو صرف ان لوگوں پر ہے جو دولت مند ہو کر تجھ سے اجازت مانگتے ہیں وہ پیچھے رہنے والی عورتوں کے ساتھ خوش ہوتے ہیں کیونکہ اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے سو انہیں علم نہیں۔'' O---۱۱۱۔ ''اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے مال خرید لئے ہیں کہ بدلے میں انہیں جنت ملے - وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جنگ کرتے ہیں - پھر قتل کرتے ہیں اور قتل کئے جاتے ہیں - یہ سچا وعدہ تورات، انجیل، اور قرآن کے مطابق اس کے ذمے ہے اور کون اللہ تعالیٰ سے زیادہ اپنے وعدے کو پورا کرنے والا ہے - سو اپنے سودے پر جو تم نے اس سے کیا ہے خوشیاں مناؤ اور یہی بڑی کامیابی ہے۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: خوشیاں مناؤ) ---۱۱۲۔ ''وہ توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، حمد کرنے والے، سفر کرنے والے (روزہ دار) رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، پسندیدہ باتوں کی تلقین کرنے والے، ناپسندیدہ باتوں سے منع کرنے والے اور اللہ تعالیٰ کی حدوں کی حفاظت کرنے والے ہیں اور تو ان مومنوں کو خوشخبری دے۔'' O---۱۲۰۔ ''مدینہ والوں اور ان کے اردگرد کے بدووں کو یہ روا نہ تھا کہ رسول خدا ﷺ کے پیچھے رہ جائیں اور نہ یہ کہ اپنی جانوں کو اس کی جان سے عزیز سمجھیں - یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں انہیں نہ پیاس، نہ تھکان اور نہ بھوک پہنچتی ہے نہ وہ کسی جگہ کو جو کافروں کو غصہ دلاتی ہے پامال کرتے ہیں اور نہ وہ دشمن سے کچھ حاصل کرتے ہیں مگر اس کے عوض ان کے لئے نیک عمل لکھ دیا جاتا ہے - کیونکہ اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔'' O---[تفصیل کے لئے باب نمبر ۴، مضمون: حب رسول ﷺ]---۱۲۱۔ ''اور وہ چھوٹا یا بڑا کوئی خرچ نہیں کرتے اور نہ کسی وادی کو طے کرتے ہیں مگر وہ بھی ان کے لئے لکھ دیا جاتا ہے تا کہ اللہ تعالیٰ انہیں ان کے بہترین عملوں کی جزا دے۔'' O---۱۲۲۔ ''اور مومنوں کے لئے ممکن نہیں کہ سب کے سب نکل پڑیں مگر ان کے ہر فرقے میں سے ایک گروہ کیوں نہ نکلا کہ دین میں غور و فکر کرے اور اپنی قوم کو جب ان کے پاس واپس جائے خبردار کرے کہ شاید وہ محتاط ہو جائیں۔'' O---[ابوحیان کے نزدیک یہ آیت جہاد کے لئے نہیں طلب علم کے بارے میں ہے - جہاد اور طلب علم کی آیات میں مناسبت یہ ہے کہ دونوں میں خروج فی سبیل اللہ ہے اور دونوں کی غرض احیاء و اعلائے دین ہے - ایک میں تلوار سے اور دوسرے میں زبان وغیرہ سے - البتہ اگر کسی وقت امام کی طرف سے اعلان عام ہو جائے تو جہاد فرض عین ہو جاتا ہے جیسے تبوک میں یہی صورت تھی۔ (از تفسیر شبیر احمد عثمانی)]---۱۲۳۔ ''اے ایمان والو! ان کافروں سے جو تمہارے آس پاس رہتے ہیں جنگ کرو اور چاہئے کہ وہ تم میں سختی پائیں اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔'' O---[مومن کی شان یہ ہے کہ اپنے بھائی کے حق میں نرم اور دشمنانِ خدا اور رسول ﷺ کے معاملہ میں سخت و شدید ہوتا کہ اس کی نرمی اور ڈھیلا پن دیکھ کر دشمن جری نہ ہو جائے - پرہیزگاروں، خدا سے ڈرنے والے کو کسی کافر قوم سے ڈرنے اور دبنے کی کوئی وجہ نہیں - جب تک اور جس قدر مسلمان خدا سے ڈرتے رہے اس وقت تک اور اسی قدر ان کو کفار پر غلبہ حاصل ہوتا رہا - حق تعالیٰ ہمارے دلوں میں اپنا ڈر پیدا کرے آمین۔ (از تفسیر شبیر احمد عثمانی)]

(سورۃ النحل ۱۶) ---۱۱۰۔ ''جن لوگوں نے فتنوں میں ڈالے جانے کے بعد ہجرت کی پھر جہاد کیا پھر صبر کا ثبوت دیا - بیشک تیرا پروردگار ان باتوں کے بعد انہیں بخشنے والا اور مہربانیاں کرنے والا ہے۔'' O---[یہ مکے کے ان مسلمانوں کا تذکرہ ہے جو کمزور تھے اور قبول اسلام کی وجہ سے کفار کے ظلم و ستم کا نشانہ بنے رہے - بالآخر انہیں ہجرت کا حکم دیا گیا تو اپنے خویش و اقارب، وطن مالوف اور مال و جائیداد سب کچھ چھوڑ کر حبشہ یا مدینہ چلے گئے - پھر جب کفار کے ساتھ معرکہ آرائی کا مرحلہ آیا تو مردانہ وار لڑے اور جہاد میں بھرپور حصہ لیا اور پھر اس کی راہ کی شدتوں اور الم ناکیوں کو صبر کے ساتھ برداشت کیا - ان تمام باتوں کے

Marfat.com

بعد یقیناً تیرا رب ان کے لئے غفور رحیم ہے یعنی رب کی مغفرت ورحمت کے حصول کے لئے ایمان اور اعمال صالحہ کی ضرورت ہے- جیسا کہ مذکورہ مہاجرین نے ایمان وعمل کا عمدہ نمونہ پیش کیا تو رب کی رحمت ومغفرت سے وہ شادکام ہوئے- رضی اللہ عنھم ورضوعنہ۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الحج ۲۲)---۳۹۔ ''جن (مسلمانوں) سے (کافر) جنگ کر رہے ہیں انہیں بھی مقابلے کی اجازت دی جاتی ہے کیونکہ وہ مظلوم ہیں- بیشک ان کی مدد پر اللہ قادر ہے۔''O---[اکثر سلف کا قول ہے کہ اس آیت میں سب سے پہلے جہاد کا حکم دیا گیا ہے' جس کے دو مقصد یہاں بیان کیے گئے ہیں- مظلومیت کا خاتمہ اور اعلائے کلمتہ اللہ- اس لیے کہ مظلومین کی مدد اور ان کی دادرسی نہ کی جائے تو پھر دنیا میں زور آور کمزوروں کو اور باوسائل بے وسیلہ لوگوں کو جینے ہی نہ دیں جس سے زمین فساد سے بھر جائے- اسی طرح اعلائے کلمتہ اللہ کے لیے کوشش نہ کی جائے اور باطل کی سرکوبی نہ کی جائے تو باطل کے غلبے سے بھی دنیا کا امن وسکون اور اللہ کا نام لینے والوں کے لیے کوئی عبادت خانہ باقی نہ رہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]،[شانِ نزول کفار مکہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو روزمرہ ہاتھ اور زبان سے شدید ایذائیں دیتے اور آزار پہنچاتے رہتے تھے اور صحابہ حضور کے پاس اس حال میں پہنچتے تھے کہ کسی کا سر پھٹا ہے کسی کا ہاتھ ٹوٹا ہے کسی کا پاؤں بندھا ہوا ہے روزمرہ اس قسم کی شکایتیں بارگاہ اقدس میں پہنچتی تھیں اور اصحاب کرام کفار کے مظالم کی حضور کے دربار میں فریادیں کرتے حضور ﷺ یہ فرمادیا کرتے کہ صبر کرو مجھے ابھی جہاد کا حکم نہیں دیا گیا ہے جب حضور ﷺ نے مدینہ طیبہ ہجرت فرمائی تب یہ آیت نازل ہوئی اور یہ وہ پہلی آیت ہے جس میں کفار کے ساتھ جنگ کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ (تفسیر از کنز الایمان)]---۷۸۔ ''اور اللہ کی راہ میں ویسا ہی جہاد کرو جیسے جہاد کا حق ہے- اسی نے تمہیں برگزیدہ بنایا ہے اور تم پر دین کے بارے میں کوئی تنگی نہیں ڈالی' دین اپنے باپ ابراہیم (علیہ السلام) کا قائم رکھو' اسی اللہ نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے- اس قرآن سے پہلے اور اس میں بھی تاکہ پیغمبر تم پر گواہ ہو جائے اور تم تمام لوگوں کے گواہ بن جاؤ- پس تمہیں چاہیے کہ نمازیں قائم رکھو اور زکوٰۃ ادا کرتے رہو اور اللہ کو مضبوط تھام لو' وہی تمہارا ولی اور مالک ہے- پس کیا ہی اچھا مالک ہے اور کتنا ہی بہتر مددگار ہے۔''O---[اپنے نفس کو درست رکھنے اور دنیا کو درستی پر لانے کیلئے پوری محنت کرو جو اتنے بڑے اہم مقصد کے شایان شان ہو- آخر دنیوی مقاصد میں کامیابی کیلئے کتنی محنتیں اٹھاتے ہو- یہ تو دین کا اور آخرت کی دائمی کامیابی کا راستہ ہے جس میں جس قدر محنت برداشت کی جائے انصافاً تھوڑی ہے (تنبیہ) لفظ ''مجاہدہ'' میں ہر قسم کی زبانی' قلمی' مالی' بدنی کوشش شامل ہے- اور ''جہاد'' کی تمام قسمیں (جہاد مع النفس، جہاد مع الشیطان، جہاد مع الکفار، جہاد مع البغاۃ، جہاد مع المبطلین)۔ (تفسیر از علامہ شبیر احمد عثمانی)]

(سورۃ الاحزاب ۳۳)---۲۱۔ ''یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ میں عمدہ نمونہ (موجود) ہے' ہر اس شخص کے لیے جو اللہ تعالیٰ کی اور قیامت کے دن کی توقع رکھتا ہے اور بکثرت اللہ تعالیٰ کی یاد کرتا ہے۔''O---[یعنی اے مسلمانو! اور منافقو! تم سب کے لیے رسول اللہ ﷺ کی ذات کے اندر بہترین نمونہ ہے' پس تم جہاد میں اور صبر وثبات میں اسی کی پیروی کرو- ہمارا یہ پیغمبر جہاد میں بھوکا رہا حتیٰ کہ اسے پیٹ پر پتھر باندھے پڑے' ان کا چہرہ مبارک زخمی ہوگیا' ان کا رباعی دانت مبارک شہید ہوگیا' خندق اپنے ہاتھوں سے کھودی اور تقریباً ایک مہینہ دشمن کے سامنے سینہ سپر رہے- یہ آیت اگرچہ جنگ احزاب کے ضمن میں نازل ہوئی ہے جس میں جنگ کے موقعے پر بطور خاص رسول اللہ ﷺ کے اسوۂ حسنہ کو سامنے رکھنے اور اس کی اقتدا کرنے کا حکم دیا گیا ہے- لیکن یہ حکم عام ہے یعنی آپ ﷺ کے تمام اقوال' افعال اور احوال میں مسلمانوں کے لیے آپ ﷺ کی اقتدا ضروری ہے چاہے ان کا تعلق عبادات سے ہو یا معاشرت سے' معیشت سے' یا سیاست سے- زندگی کے ہر شعبے میں آپ ﷺ کی ہدایات واجب الاتباع ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۲۲۔ ''اور ایمان داروں نے جب (کفار کے) لشکروں کو دیکھا (بے ساختہ) کہہ اٹھے! کہ انہی کا وعدہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے اور اس کے رسول نے دیا تھا اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا' اور اس (چیز) نے ان کے ایمان میں اور شیوۂ فرمانبرداری میں اور اضافہ کردیا۔''O---۲۳۔ ''مومنوں میں (ایسے) لوگ بھی ہیں جنہوں نے جو عہد اللہ تعالیٰ سے کیا تھا انہیں سچا کر دکھایا' بعض نے تو اپنا عہد پورا کردیا اور بعض (موقعہ کے) منتظر ہیں اور انہوں نے کوئی تبدیلی نہیں کی۔''O---[یہ آیت ان بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بارے میں نازل ہوئی ہے' جنہوں نے اس موقع پر جاں نثاری کے عجیب وغریب جوہر دکھائے تھے اور انہی میں وہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی شامل ہیں جو جنگ بدر میں شریک نہ ہو سکے تھے لیکن انہوں نے یہ عہد کر رکھا تھا کہ اب آئندہ کوئی معرکہ پیش آیا' تو جہاد میں بھرپور حصہ لیں گے' جیسے نضر بن انس وغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو بالآخر لڑتے ہوئے جنگ اُحد میں شہید ہوئے- ان کے جسم پر تلوار' نیزے اور تیروں کے ۸۰ سے اوپر زخم تھے' شہادت کے بعد ان کی ہمشیرہ نے انہیں ان کی انگلی کے پورے سے پہچانا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۲۴۔ ''تاکہ اللہ تعالیٰ سچوں کو ان کی سچائی کا بدلہ دے اور اگر چاہے تو منافقوں کو سزا دے یا ان کی توبہ قبول فرمائے' اللہ تعالیٰ بڑا ہی بخشنے والا بہت ہی مہربان ہے۔''O

(سورۃ الفتح ۴۸)---۱۵۔ ''جب تم غنیمتیں لینے جانے لگو گے تو جھٹ سے یہ پیچھے چھوڑے ہوئے لوگ کہنے لگیں گے کہ ہمیں بھی اپنے ساتھ چلنے کی اجازت دیجئے' وہ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے کلام کو بدل دیں آپ فرما دیجئے! کہ اللہ تعالیٰ پہلے ہی فرما چکا ہے کہ تم ہرگز ہمارے ساتھ نہیں چلو گے وہ اس کا جواب دیں گے (نہیں نہیں) بلکہ تم ہم سے حسد کرتے ہو' (اصل بات یہ ہے) کہ وہ لوگ بہت ہی کم سمجھتے ہیں۔''O---۱۶۔ ''آپ پیچھے چھوڑے ہوئے بدویوں سے فرما دیجئے

Marfat.com

کہ عنقریب تم ایک سخت جنگجو قوم کی طرف بلائے جاؤ گے کہ تم ان سے لڑو گے یا وہ مسلمان ہو جائیں گے پس اگر تم اطاعت کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں بہت بہتر بدلہ دے گا اور اگر تم نے منہ پھیر لیا جیسا کہ اس سے پہلے تم منہ پھیر چکے ہو تو وہ تمہیں دردناک عذاب دے گا۔" O ---۱۷۔ "اندھے پر کوئی حرج نہیں ہے اور نہ لنگڑے پر کوئی حرج ہے اور نہ بیمار پر کوئی حرج ہے، جو کوئی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے اسے اللہ تعالیٰ ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جس کے (درختوں) تلے نہریں جاری ہیں اور جو منہ پھیر لے اسے دردناک عذاب (کی سزا) دے گا۔" O ---[یعنی جس آدمی کے لیے شریک جہاد ہونے میں واقعی کوئی صحیح عذر مانع ہو، اس پر تو کوئی گرفت نہیں، مگر ہٹے کٹے لوگ اگر بہانے بنا کر بیٹھ رہیں تو ان کو اللہ اور اس کے دین کے معاملہ میں مخلص نہیں مانا جا سکتا اور انہیں یہ موقع نہیں دیا جا سکتا کہ مسلم معاشرے میں شامل ہونے کے فوائد تو سمیٹتے رہیں، مگر جب اسلام کے لیے قربانیاں دینے کا وقت آئے تو اپنی جان و مال کی خیر منائیں۔ اس مقام پر یہ بات جان لینی چاہیے کہ شریعت میں جن لوگوں کو شریک جہاد ہونے سے معاف رکھا گیا ہے وہ دو قسم کے لوگ ہیں۔ ایک وہ جو جسمانی طور پر جنگ کے قابل نہ ہوں، مثلاً کم سن لڑکے، عورتیں، مجنون، اندھے، ایسے مریض جو جنگی خدمات انجام نہ دے سکتے ہوں، اور ایسے معذور جو ہاتھ یا پاؤں بیکار ہونے کی وجہ سے جنگ میں حصہ نہ لے سکیں۔ دوسرے وہ لوگ جن کے لیے کچھ اور معقول اسباب سے شامل جہاد ہونا مشکل ہو، مثلاً غلام، یا وہ لوگ جو لڑنے کے لیے تیار ہوں مگر ان کے لیے آلاتِ جنگ اور دوسرے ضروری وسائل فراہم نہ ہو سکیں، یا ایسے قرض دار جنہیں جلدی سے جلدی اپنا قرض ادا کرنا ہو اور قرض خواہ انہیں مہلت نہ دے رہا ہو، یا ایسے لوگ جن کے والدین یا ان میں سے کوئی ایک زندہ ہو اور وہ اس کا محتاج ہو کہ اولاد اس کی خبر گیری کرے۔ اس سلسلے میں یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ والدین اگر مسلمان ہوں تو اولاد کو ان کی اجازت کے بغیر جہاد پر نہ جانا چاہیے، لیکن اگر وہ کافر ہوں تو ان کے روکنے سے کسی شخص کا رک جانا جائز نہیں ہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

سورۃ الحجرات (۴۹) ---۱۵۔ "مومن تو وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول ﷺ پر (پکا) ایمان لائیں پھر شک و شبہ نہ کریں اور اپنے مالوں سے اور اپنی جانوں سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے رہیں، (اپنے دعوائے ایمان میں) یہی سچے اور راست گو ہیں۔" O

سورۃ الممتحنۃ (۶۰) ---۱۔ "اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! میرے اور (خود) اپنے دشمنوں کو اپنا دوست نہ بناؤ تم تو دوستی سے ان کی طرف پیغام بھیجتے ہو اور وہ اس حق کے ساتھ جو تمہارے پاس آ چکا ہے کفر کرتے ہیں، پیغمبر کو اور خود تمہیں بھی محض اس وجہ سے جلا وطن کرتے ہیں کہ تم اپنے رب پر ایمان رکھتے ہو، اگر تم میری راہ میں جہاد کیلئے اور میری رضامندی کی طلب میں نکلتے ہو (تو ان سے دوستیاں نہ کرو)، تم ان کے پاس محبت کا پیغام پوشیدہ پوشیدہ بھیجتے ہو اور مجھے خوب معلوم ہے جو تم نے چھپایا اور وہ بھی جو تم نے ظاہر کیا، تم میں سے جو بھی اس کام کو کرے گا وہ یقیناً راہ راست سے بہک جائے گا۔" O

سورۃ الصف (۶۱) ---۴۔ "بیشک اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اس کی راہ میں صف بستہ جہاد کرتے ہیں گویا وہ سیسہ پلائی ہوئی عمارت ہیں۔" O [اسلام امن و سلامتی کا دین ہے۔ قتل و غارت اور خونریزی اس کی فطرت کے خلاف ہے۔ اس نے جب بھی جنگ کی اجازت دی ہے وہاں چند شرائط بھی عائد کی ہیں جن کا پورا ہونا از حد ضروری ہے۔ سب سے پہلی شرط یہ ہے کہ وہ فی سبیل اللہ ہو یعنی اس کا مقصد حق کا سر بلند کرنا اور باطل کی سرکوبی کرنا نیکی کی قوتوں کو آزاد کرانا اور برائی اور اس کے علمبرداروں کو پا بجولاں کرنا ہو۔ جس قوم کے سامنے اتنا عظیم اور اعلیٰ مقصد ہو وہ اگر متحد منظم ہو کر باطل کی قوتوں سے نبرد آزما نہ ہو گی تو وہ قوتیں اسے پیس کر رکھ دیں گی۔ اس قوم کی شکست صرف اس کی ذات تک محدود نہ رہے گی بلکہ وہ بلند نظریات جن پر ساری انسانیت کی فلاح کا انحصار ہے وہ شکست کھا جائیں گے اور یہ اتنا بڑا المیہ ہو گا کہ اس کی تلافی کیلئے مدتِ مدید درکار ہو گی۔ اس لیے اس آیت میں وضاحت سے بتا دیا کہ اللہ تعالیٰ صرف ان باہمت جوانمردوں سے محبت اور پیار کرتا ہے جن کی جنگ کی غرض و غایت محض حق کا بول بالا ہو اور جب وہ کسی میدانِ کارزار میں صف آرا ہوں تو ان میں انتشار اور افتراق کا نام و نشان تک نہ ہو۔ بڑے منظم ہو کر وہ دشمن کی طرف بڑھیں اور ان کی منظم پیش قدمی کو دیکھ کر دیکھنے والے باور کریں کہ یہ غیر منظم افراد کی بھیڑ نہیں ہے بلکہ یہ ایک مضبوط اور مستحکم دیوار ہے جس میں پگھلا ہوا سیسہ ڈال کر یکجان کر دیا گیا ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

۱۰۔ "اے ایمان والو! کیا میں تمہیں وہ تجارت بتلا دوں جو تمہیں دردناک عذاب سے بچا لے؟" O ---۱۱۔ "اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جانوں سے جہاد کرو۔ یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم میں علم ہو۔" O ---۱۲۔ "اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف فرما دے گا اور تمہیں ان جنتوں میں پہنچائے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور صاف ستھرے گھروں میں جو جنت عدن میں ہوں گے، یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔" O ---۱۳۔ "اور تمہیں ایک دوسری (نعمت) بھی دے گا جسے تم چاہتے ہو وہ اللہ کی مدد اور جلد فتح یابی ہے، ایمانداروں کو خوشخبری دے دو۔" O

سورۃ التحریم (۶۶) ---۹۔ "اے نبی! کافروں اور منافقوں سے جہاد کرو اور ان پر سختی کرو ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ بہت بری جگہ ہے۔" O ---[یعنی دعوت و تبلیغ میں سختی اور احکام شریعت میں درشتی اختیار کریں۔ کیونکہ یہ لاتوں کے بھوت ہیں جو باتوں سے ماننے والے نہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ حکمت تبلیغ کبھی نرمی کی متقاضی ہوتی ہے اور کبھی سختی کی۔ ہر جگہ نرمی بھی مناسب نہیں اور ہر جگہ سختی بھی مفید نہیں رہتی۔ تبلیغ و دعوت میں حالات و ظروف اور اشخاص و افراد کے اعتبار سے نرمی یا سختی کرنے کی ضرورت ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

Marfat.com

جہادِ اکبر

(سورۃ الفرقان ۲۵) ---۵۲۔''پس آپ کافروں کا کہنا نہ مانیں اور قرآن کے ذریعہ ان سے پوری طاقت سے بڑا جہاد کریں۔'' O --- [یعنی اس قرآن کے ذریعے سے جہاد کریں' یہ آیت مکی ہے' ابھی جہاد کا حکم نہیں ملا تھا۔ اس لیے مطلب یہ ہوا کہ قرآن کے اوامر ونواہی کھول کھول کر بیان کریں اور اہل کفر کے لیے جوزجر وتوبیخ اور وعیدیں ہیں' وہ واضح کریں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] [جہاد کبیر کے تین معنی ہیں۔ ایک' انتہائی کوشش جس میں آدمی سعی وجاں فشانی کا کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھے۔ دوسرے' بڑے پیمانے پر جدوجہد جس میں آدمی اپنے تمام ذرائع لا کر ڈال دے۔ تیسرے' جامع جدوجہد جس میں آدمی کوشش کا کوئی پہلو اور مقابلے کا کوئی محاذ نہ چھوڑے' جس جس محاذ پر غنیم کی طاقتیں کام کر رہی ہوں اُس پر اپنی طاقت بھی لگا دے' اور جس جس پہلو سے بھی حق کی سربلندی کے لیے کام کرنے کی ضرورت ہو کرے۔ اس میں زبان وقلم کا جہاد بھی شامل ہے اور جان ومال کا بھی اور توپ وتفنگ کا بھی۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

قتال

(سورۃ النساء ۴) ---۷۷۔''کیا تم نے انہیں نہیں دیکھا جنہیں حکم کیا گیا ہے کہ اپنے ہاتھوں کو روکے رکھو اور نمازیں پڑھتے رہو اور زکوۃ ادا کرتے رہو۔ پھر جب انہیں جہاد کا حکم دیا گیا تو اسی وقت ان کی ایک جماعت لوگوں سے اس قدر ڈرنے لگی جیسے اللہ تعالیٰ کا ڈر ہو' بلکہ اس سے بھی زیادہ' اور کہنے لگے اے ہمارے رب! تو نے ہم پر جہاد کیوں فرض کر دیا؟ کیوں ہمیں تھوڑی سی زندگی اور نہ جینے دی؟ آپ فرما دیجئے کہ دنیا کی سود مندی تو بہت ہی کم ہے اور پرہیزگاروں کے لئے تو آخرت ہی بہتر ہے اور تم پر ایک دھاگے کے برابر بھی ستم روا نہ رکھا جائے گا۔'' O --- [مکے میں مسلمان چونکہ تعداد اور وسائل کے اعتبار سے لڑنے کے قابل نہیں تھے۔ اس لئے مسلمانوں کی خواہش کے باوجود انہیں قتال سے روکے رکھا گیا اور دو باتوں کی تاکید کی جاتی رہی' ایک یہ کہ کافروں کے ظالمانہ رویے کو صبر اور حوصلے سے برداشت کریں اور عفو ودرگزر سے کام لیں۔ دوسرے یہ کہ نماز زکوۃ اور دیگر عبادات وتعلیمات پر عمل کا اہتمام کریں تاکہ اللہ تعالیٰ سے ربط وتعلق مضبوط بنیادوں پر استوار ہو جائے۔ لیکن ہجرت کے بعد جب مدینہ میں مسلمانوں کی طاقت مجتمع ہو گئی تو پھر انہیں قتال کی اجازت دے دی گئی اور جب اجازت دے دی گئی تو بعض لوگوں نے کمزوری اور پست ہمتی کا اظہار کیا۔ اس پر آیت میں مکی دور کی ان کی آرزو یاد دلا کر کہا جا رہا ہے کہ اب یہ مسلمان حکم جہاد سن کر خوف زدہ کیوں ہو رہے ہیں جب کہ یہ حکم جہاد خود ان کی اپنی خواہش کے مطابق ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الانفال ۸) ---۱۲۔''جب تیرا رب فرشتوں کو وحی کرتا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ پس ایمان والوں کو ثابت قدم رکھو میں کافروں کے دلوں میں رعب ڈال دوں گا سو ان کی گردنیں مارو اور ان کی ہر پور پر مارو۔'' O --- ۱۷۔''ہاں! تم نے انہیں قتل نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں قتل کیا اور تو نے نہیں پھینکا (کنکریاں) جب تو نے پھینکا بلکہ اللہ تعالیٰ نے پھینکا اور یہ اس لئے تھا کہ وہ مومنوں کو اپنی طرف سے عمدہ آزمائش میں ڈالے۔ بیشک اللہ تعالیٰ سننے والا' جاننے والا ہے۔'' O

(سورۃ التوبہ ۹) ---۱۱۱۔''اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے مال خرید لئے ہیں کہ بدلے میں انہیں جنت ملے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جنگ کرتے ہیں۔ پھر قتل کرتے ہیں اور قتل کیے جاتے ہیں۔ یہ سچا وعدہ تورات' انجیل اور قرآن کے مطابق اس کے ذمے ہے۔ اور کون اللہ تعالیٰ سے زیادہ اپنے وعدے کو پورا کرنے والا ہے۔ سو اپنے سودے پر جو تم نے اس سے کیا ہے خوشیاں مناؤ اور یہی بڑی کامیابی ہے۔'' O [تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴۱' مضمون: خوشیاں مناؤ]

(سورۃ محمد ۴۷) ---۴۔''تو جب کافروں سے تمہاری مڈ بھیڑ ہو تو گردنوں پر وار مارو۔ جب ان کو اچھی طرح کچل ڈالو تو اب خوب مضبوط قید وبند سے گرفتار کرو' (پھر اختیار ہے) کہ خواہ احسان رکھ کر چھوڑ دو یا فدیہ لے کر تاوقتیکہ لڑائی اپنے ہتھیار رکھ دے۔ یہی حکم ہے اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو (خود) ہی ان سے بدلہ لے لیتا' لیکن (اس کا منشا یہ ہے) کہ تم میں سے ایک کا امتحان دوسرے کے ذریعہ سے لے لے' جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید کر دیے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے اعمال ہرگز ضائع نہ کرے گا۔'' O --- ۲۰۔''اور جو لوگ ایمان لائے وہ کہتے ہیں کوئی سورت کیوں نازل نہیں کی گئی؟ پھر جب کوئی صاف مطلب والی سورت نازل کی جاتی ہے اور اس میں قتال کا ذکر کیا جاتا ہے تو آپ دیکھتے ہیں کہ جن لوگوں کے دلوں میں بیماری ہے وہ آپ کی طرف اس طرح دیکھتے ہیں جیسے اس شخص کی نظر ہوتی ہے جس پر موت کی بیہوشی طاری ہو' پس بہت بہتر تھا ان کے لیے۔'' O --- [مطلب یہ ہے کہ جن حالات سے اس وقت مسلمان گزر رہے تھے اور کفار کا جو رویہ اُس وقت اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ تھا' اس کی بنا پر جنگ کا حکم آنے سے پہلے ہی اہل ایمان کی عام رائے یہ تھی کہ اب ہمیں جنگ کی اجازت مل جانی چاہیے۔ بلکہ وہ بے چینی کے ساتھ اللہ کے فرمان کا انتظار کر رہے تھے اور بار بار پوچھتے تھے کہ ہمیں ان ظالموں سے لڑنے کا حکم کیوں نہیں دیا جاتا' مگر جو لوگ منافقت کے ساتھ مسلمانوں کے گروہ میں شامل ہو گئے تھے ان کا حال مومنوں کے حال سے بالکل مختلف تھا۔ وہ اپنی جان ومال کو خدا

Marfat.com

اور اس کے دین سے عزیز تر رکھتے تھے اور اس کے لیے کوئی خطرہ مول لینے کو تیار نہ تھے۔ جنگ کے حکم نے آتے ہی ان کو اور سچے اہلِ ایمان کو ایک دوسرے سے چھانٹ کر الگ کر دیا۔ جب تک یہ حکم نہ آیا تھا، ان میں اور عام اہلِ ایمان میں بظاہر کوئی فرق وامتیاز نہ پایا جاتا تھا۔ مگر جب اسلام کے لیے جان کی بازی لگانے کا وقت آیا تو ان کے نفاق کا حال کھل گیا اور نمائشی ایمان کا وہ لبادہ اُتر گیا جو انہوں نے اُوپر سے اوڑھ رکھا تھا۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]---۲۱۔ ''فرمان کا بجالانا اور اچھی بات کا کہنا۔ پھر جب کام مقرر ہو جائے' تو اگر اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچے رہیں تو ان کے لیے بہتری ہے۔''O

حدود

(**سورۃ البقرۃ ۲**)---۱۷۸۔ ''اے ایمان والو! فرض کر دیا گیا ہے تم پر قصاص لینا مقتولوں کا (قتل کیا جائے) آزاد بدلے میں آزاد کے۔ اور غلام بدلے میں غلام کے۔ اور عورت بدلے میں عورت کے۔ سو وہ شخص جس کو معاف کر دیا جائے اس کے بھائی کی طرف سے (قصاص میں سے) کچھ تو لازم ہے (اس پر) پیروی کرنا معروف طریقے کی اور ادا کرنا مقتول (کے ورثا) کو احسن طریقے سے یہ رعایت ہے تمہارے رب کی طرف سے اور رحمت ہے۔ پھر جو زیادتی کرے اس کے بعد تو اس کے لئے ہے دردناک عذاب۔''O---۱۷۹۔ ''اور تمہارے لئے قصاص (کے حکم) میں زندگی ہے اے عقل والو تا کہ تم بچے رہو (خونریزی سے)۔''O ---۱۸۷۔ ''حلال کیا گیا ہے تمہارے لئے روزے کی رات میں بے حجاب ہونا اپنی بیویوں کے ساتھ وہ لباس ہیں تمہارے لئے اور تم لباس ہو ان کے لئے جانتا ہے اللہ تعالیٰ کہ بیشک تم خیانت کرتے تھے اپنے آپ سے سو عنایت فرمائی اس نے تم پر اور درگزر کیا تم سے لہٰذا اب مباشرت کرو ان سے اور طلب کرو اس کو جو مقدر کر رکھا ہے اللہ نے تمہارے لئے اور کھاؤ اور پیو حتیٰ کہ نمایاں نظر آ جائے تم کو (صبح کی) سفید دھاری (رات کی) سیاہ دھاری سے فجر کو پھر پورا کرو تم روزے کو رات تک اور مت مباشرت کرو ان سے جبکہ تم معتکف ہو مساجد میں یہ حدیں ہیں (مقرر کردہ) اللہ کی پس نہ نزدیک جانا تم ان کے اس طرح کھول کھول کر بیان کرتا ہے اللہ اپنے احکام لوگوں کے لئے تا کہ وہ (غلط روئیے سے) بچیں۔''O---۲۲۹۔ ''طلاق دو بار ہے پھر یا تو روک لیا جائے اچھے طریقے سے یا رخصت کر دیا جائے بھلے طریقے سے اور نہیں جائز ہے تمہارے لئے یہ کہ واپس لو تم اس میں سے جو دے چکے ہو انہیں کچھ بھی مگر یہ کہ (میاں بیوی) دونوں ڈریں اس بات سے کہ نہ قائم رکھ سکیں گے اللہ تعالیٰ کی (مقرر کردہ) حدیں۔ پھر اگر ڈر ہو تم لوگوں کو بھی اس بات کا کہ نہ قائم رکھ سکیں گے وہ دونوں اللہ کی حدوں کو تو نہیں ہے کچھ گناہ ان دونوں پر اس (معاوضہ) میں جو بطور فدیہ دے عورت۔ یہ ہیں اللہ کی (مقرر کردہ) حدیں سو نہ تجاوز کرنا تم ان سے اور جو کوئی تجاوز کرتا ہے اللہ کی (مقرر کردہ) حدوں سے تو ایسے ہی لوگ ظالم ہیں۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: طلاق]---۲۳۰۔ ''پھر اگر طلاق دے دی مرد نے بیوی کو (تیسری بار) تو نہیں حلال ہو گی وہ اس کے لئے اس کے بعد جب تک کہ نہ نکاح کرے وہ کسی اور خاوند سے اس کے سوا پھر اگر طلاق دے دے (دوسرا) خاوند اس کو تو نہیں ہے کچھ گناہ ان دونوں پر اس بات میں کہ رجوع کر لیں ایک دوسرے کی طرف بشرطیکہ دونوں یہ خیال کریں کہ قائم رکھیں گے دونوں اللہ تعالیٰ کی (مقرر کردہ) حدیں۔ اور یہ اللہ کی (مقرر کردہ) حدیں ہیں جن کو کھول کھول کر بیان کرتا ہے وہ ان لوگوں کے لئے جو دانشمند ہیں۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون طلاق]---۲۷۶۔ ''مٹاتا ہے اللہ تعالیٰ سود کو اور بڑھاتا ہے صدقات کو۔ اور اللہ تعالیٰ نہیں پسند کرتا کسی ناشکرے گناہ گار کو۔''O---۲۷۹۔ ''پھر اگر تم نے ایسا نہ کیا تو تیار ہو جاؤ لڑنے کے لئے اللہ سے اور اس کے رسول سے اور اگر تم توبہ کر لو (اور سود چھوڑ دو) تو تم حقدار ہو اصل سرمائے کے نہ تم ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے۔''O

(**سورۃ النساء ۴**)---۲۔ ''اور دے یتیموں کو ان کے مال اور مت بدلو برے مال کو اچھے مال سے۔ اور مت ہڑپ کرو ان کے مال اپنے مالوں کے ساتھ (ملا کر) بیشک یہ ہے گناہ بہت بڑا۔''O---۳۔ ''اور اگر اندیشہ ہو تم کو کہ نہ انصاف کر سکو تم یتیم (لڑکیوں) کے معاملے میں تو نکاح کر لو تم (ان کے علاوہ) ان سے جو پسند آئیں تم کو عورتیں۔ دو دو، تین تین، چار چار۔ پھر اگر خوف ہو تم کو یہ کہ نہ عدل کر سکو گے تو بس ایک یا پھر (لونڈی) جو تمہاری ملک میں ہو۔ یہ زیادہ قریب ہے اس کے کہ بچ جاؤ تم ناانصافی سے۔''O---۴۔ ''اور ادا کرو عورتوں کو ان کے مہر خوشدلی کے ساتھ پھر اگر (چھوڑ دیں) وہ اپنی خوشی سے تمہارے لئے کچھ حصہ مہر کا از خود تو کھاؤ اسے خوشگوار سمجھ کر بے کھٹکے۔''O---۵۔ ''اور نہ دو کم عقل یتیموں کو اپنے مال (یعنی وہ مال جو ان کے تمہارے پاس ہیں) جس کو بنایا ہے اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے ذریعہ گزران اور کھلاؤ انہیں اس میں سے اور پہناؤ بھی۔ اور سمجھاؤ انہیں اچھی بات۔''O---۶۔ ''اور جانچتے پرکھتے رہو یتیموں کو یہاں تک کہ جب پہنچ جائیں وہ نکاح کی عمر کو پھر اگر پاؤ تم ان میں عقل کی پختگی تو دے دو ان کو مال ان کے۔ اور نہ کھاؤ اس مال کو فضول خرچی کر کے جلدی جلدی کہ کہیں بڑے ہو جائیں (اور اپنے حق کا مطالبہ کرنے لگیں) اور جو ہو آسودہ حال اسے چاہئے کہ بچ کر رہے (ان کے مال سے) اور جو ہو غریب تو اسے چاہیے کہ کھائے جائز طریقے سے۔ پھر جب حوالے کرنے لگو ان کو مال تو گواہ بنا لو ان پر اور کافی ہے اللہ تعالیٰ حساب لینے والا۔''O---۷۔ ''مردوں کے لئے حصہ ہے اس (ترکے) میں سے جو چھوڑیں والدین اور قریبی رشتہ دار اور عورتوں کے لئے بھی حصہ ہے اس (ترکے) میں سے جو چھوڑیں

Marfat.com

والدین اور قریبی رشتہ دار وہ ترکہ کم ہو یا زیادہ۔ یہ حصہ مقرر ہے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے)۔" O ---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴۴، مضمون: ترکہ] ---۸۔
"اور جب موجود ہوں تقسیم کے وقت رشتہ دار اور یتیم اور مسکین تو دو ان کو بھی کچھ اس میں سے اور کہو ان سے معقول بات۔" O ---۹۔ "اور چاہیے کہ ڈریں وہ
لوگ جو (ترکہ تقسیم کر رہے ہیں) کہ اگر چھوڑے وہ اپنے پیچھے اولاد ضعیف و ناتواں تو کیسے کچھ اندیشے ہوتے انہیں ان کے بارے میں۔ لہٰذا انہیں چاہیے کہ
ڈریں اللہ تعالیٰ سے اور کہیں ٹھیک ٹھیک بات۔" O ---۱۰۔ "بیشک وہ لوگ جو کھا جاتے ہیں یتیموں کے مال ناحق۔ وہ تو بس بھر رہے ہیں اپنے پیٹوں میں
آگ اور عنقریب جا پڑیں گے بھڑکتی آگ میں۔" O ---۱۱۔ "ہدایت کرتا ہے تم کو اللہ تعالیٰ تمہاری اولاد کے بارے میں مرد کا (حصہ) برابر ہے دو عورتوں
کے حصے کے۔ پھر اگر ہوں (وارث) صرف لڑکیاں ہی دو سے زیادہ تو ان کے لئے ہے دو تہائی پورے ترکے کا۔ اور اگر ہو ایک ہی لڑکی تو اس کے لئے نصف
(کل ترکے کا) اور میت کے ماں باپ کے لئے دونوں میں سے ہر ایک کے لئے ہے چھٹا حصہ ترکے میں سے اگر ہو میت کی اولاد۔ پھر اگر نہ اس کی اولاد ہو اور
وارث بن رہے ہوں اس کے ماں باپ ہی تو اس کی ماں کا ایک تہائی حصہ ہے۔ پھر اگر ہوں میت کے بھائی بہن تو اس کی ماں کا چھٹا حصہ (یہ حصے نکالے جائیں
گے) بعد پورا کرنے وصیت کے جو کی ہو میت نے اور (بعد ادائیگی) قرض کے (جو میت پر ہو)۔ تمہارے ماں باپ اور تمہاری اولاد، نہیں جانتے تم کہ کون ان
میں سے قریب ہے تمہارے نفع کے لحاظ سے۔ (یہ حصے) مقرر ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بیشک اللہ تعالیٰ ہر بات جاننے والا، بڑی حکمت والا ہے۔" O
---۱۲۔ "اور تمہارے لئے ہے نصف اس کا جو چھوڑیں تمہاری بیویاں اگر نہ ہو ان کی اولاد۔ پھر اگر ہو ان کی اولاد بھی تو تمہارے لئے ہے چوتھا حصہ اس میں
سے جو چھوڑیں بعد پورا کرنے وصیت کے جو انہوں نے کی ہو یا (ادائیگی) قرض کے بعد (جو ان پر ہو) اور بیویوں کے لئے ہے چوتھا حصہ اس میراث کا جو
چھوڑیں تم نے اگر نہ ہو تمہاری اولاد۔ پھر اگر ہو تمہاری اولاد بھی تو بیویوں کے لئے ہے آٹھواں حصہ اس کا جو چھوڑا تم نے (یہ تقسیم ہوگی) بعد پورا کرنے وصیت
کے جو تم نے کی ہو۔ اور قرض (کی ادائیگی) کے (جو تم پر ہو) اور اگر ہو کوئی مرد جس کی میراث تقسیم طلب ہے ایسا بے اولاد کہ اس کے ماں باپ بھی نہ ہوں یا
ایسی ہی کوئی عورت ہو اور ہو اس کا صرف ایک بھائی یا صرف ایک بہن تو ملے گا ہر ایک کو ان دونوں میں سے چھٹا حصہ۔ پھر اگر ہوں (بہن بھائی) ایک سے
زیادہ تو سب شریک ہوں گے ایک تہائی میں بعد پورا کرنے اس وصیت کے جو کی گئی ہو یا (ادائیگی) قرض کے (جو میت پر ہو) بشرطیکہ (یہ وصیت) ضرر رساں
نہ ہو۔ یہ حکم ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا نہایت بردبار ہے۔" O ---۱۳۔ "یہ حدیں (مقرر کردہ) ہیں اللہ تعالیٰ کی اور جو
اطاعت کرے گا اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول ﷺ کی داخل کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو ایسی جنتوں میں کہ بہتی ہیں ان کے نیچے نہریں۔ سدا رہیں گے ایسے لوگ
ان میں اور یہی ہے عظیم کامیابی۔" O ---۱۴۔ "اور جو نافرمانی کرے گا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اور تجاوز کرے گا اس کی (مقرر کردہ) حدوں سے
ڈالے گا اللہ تعالیٰ اس کو آگ میں۔ پڑا رہے گا وہ ہمیشہ اس میں اور اس کے لئے عذاب ہے رسوا کن۔" O ---۱۵۔ "اور جو ارتکاب کریں بدکاری کا تمہاری
عورتوں میں سے تو گواہی لاؤ ان پر چار (مردوں) کی اپنوں میں سے۔ پھر اگر گواہی دے دیں وہ تو قید رکھو ان عورتوں کو گھروں میں حتیٰ کہ آ جائے انہیں موت یا
نکالے اللہ تعالیٰ ان عورتوں کے لئے کوئی اور سبیل۔" O ---۱۶۔ "اور جو دو مرد ارتکاب کریں بدکاری کا تم میں سے تو اذیت دو ان کو (جسمانی اور ذہنی)۔ پھر
اگر توبہ کر لیں دونوں اور اپنی اصلاح بھی کر لیں تو پیچھا چھوڑ دو ان کا بیشک اللہ تعالیٰ ہے بہت توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا۔" O ---۱۹۔ "اے لوگو!
جو ایمان لائے ہو نہیں ہے جائز تمہارے لئے کہ میراث بنالو عورتوں کو زبردستی اور نہ دباؤ ڈالو ان پر اس غرض سے کہ ہڑپ کر جاؤ تم کچھ حصہ اس کا جو دیا ہے تم
نے ہی انہیں (بصورت مہر و میراث)۔ الا یہ کہ وہ ارتکاب کریں صریح بدکاری کا اور برتاؤ کرو عورتوں کے ساتھ اچھا۔ پھر اگر ناپسند ہوں وہ تم کو تو عجب نہیں کہ
ناپسند کرو تم ایک چیز کو اور رکھی ہو اللہ تعالیٰ نے اس میں خیر کثیر۔" O ---۲۰۔ "اور اگر چاہو تم بدلنا بیوی کی جگہ بیوی اور دے چکے ہو تم ان میں سے کسی ایک کو
ڈھیروں مال تو نہ واپس لو اس میں سے کچھ بھی۔ کیا لو گے تم وہ مال اس سے بہتان لگا کر اور صریح ظلم کر کے۔" O ---۲۱۔ "بھلا کیسے لے سکتے ہو تم اسے
(واپس) جب کہ یکجان ہو چکے تھے تم ایک دوسرے کے ساتھ اور لے چکی ہیں وہ تم سے پختہ عہد۔" O ---۲۲۔ "اور نہ نکاح کرو تم ان سے کہ نکاح کر چکے
ہوں تمہارے باپ ان عورتوں سے۔ مگر جو کچھ پہلے ہو چکا (سو ہو چکا) بیشک یہ تھی کھلی بے حیائی قابل نفرت کام۔ اور بہت ہی بری راہ۔" O ---۲۳۔ "حرام
کر دی گئی ہیں تم پر تمہاری مائیں اور تمہاری بیٹیاں اور تمہاری بہنیں اور تمہاری پھوپھیاں اور تمہاری خالائیں اور تمہاری بھتیجیاں اور تمہاری بھانجیاں اور وہ مائیں
جنہوں نے دودھ پلایا تمہیں اور اور بہنیں تمہاری دودھ شریک اور مائیں تمہاری بیویوں کی۔ اور وہ لڑکیاں جو پل رہی ہوں تمہارے گھروں میں جو اولاد ہوں
تمہاری ان بیویوں کی جن سے تم مباشرت کر چکے ہو۔ لیکن اگر نہ کی ہو مباشرت تم نے ان سے تو نہیں ہے کوئی گناہ تم پر (نکاح کرنے میں ان لڑکیوں سے) اور
بیویاں تمہارے ان بیٹوں کی جو تمہارے صلب سے ہوں۔ اور (حرام کیا گیا ہے) یہ بھی کہ جمع کرو دو بہنوں کو (نکاح میں) مگر جو کچھ پہلے ہو چکا (سو ہو چکا)
بیشک اللہ تعالیٰ ہے معاف کرنے والا ہر حالت میں رحم فرمانے والا۔" O ---۲۴۔ "اور حرام کی گئی ہیں تم پر شوہر والی عورتیں مگر وہ جو (جنگ میں قید ہو کر) ہاتھ
آئیں تمہارے یہ قانون ہے اللہ تعالیٰ کا لازم ہے جس کی پابندی تم پر۔ اور حلال ہیں تمہارے لئے وہ (عورتیں) جو علاوہ ہیں ان کے۔ اس طرح کہ حاصل کرو

Marfat.com

تم ان کو اپنے مال خرچ کر کے قید (نکاح) میں لانے کے لئے نہ کہ بدکاری کی خاطر - پھر جو لطف اٹھاؤ تم ان عورتوں میں کسی سے تو ادا کرو انہیں ان کے مہر بطور فرض اور نہیں ہے کچھ گناہ تم پر کسی (سمجھوتے) میں جو باہمی رضامندی سے طے پائے بعد مہر مقرر کرنے کے - بیشک اللہ تعالیٰ ہے ہر بات جاننے والا بڑی حکمت والا۔" O---۲۵۔ "اور جو نہ رکھتا ہو تم میں سے قدرت اس بات کی کہ نکاح کر سکے آزاد مومن عورتوں سے تو (وہ نکاح کرے) ان سے جو تمہاری ملک میں ہوں - کنیزیں ایمان والی اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے تمہارے ایمان کا حال - تم سب ایک دوسرے میں سے ہو - سو نکاح کرو ان کنیزوں سے اجازت سے ان کے مالکوں کی - اور ادا کرو انہیں ان کے مہر دستور کے مطابق (تا کہ وہ) قید نکاح میں محفوظ رہنے والیاں ہوں - نہ بدکاری کرنے والیاں، نہ چوری چھپے یارانہ گانٹھنے والیاں - پھر جب وہ قید نکاح میں محفوظ ہو جائیں تو اگر ارتکاب کریں بدکاری کا تو ان کے لئے ہے نصف اس سزا کا جو ہے آزاد عورتوں کے لئے مقررہ سزا - یہ (کنیز سے نکاح کی سہولت) اس کے لئے ہے جسے ڈر ہو بدکاری میں مبتلا ہونے کا تم میں سے - اور یہ کہ صبر سے کام لو یہ بہتر ہے تمہارے لئے اور اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا رحم فرمانے والا ہے۔" O---۹۲۔ "اور نہیں ہے کسی مومن کے لئے (روا) کہ قتل کرے کسی مومن کو مگر غلطی سے - اور جس نے قتل کیا کسی مومن کو غلطی سے تو آزاد کرے ایک غلام مومن اور خون بہا ادا کیا جائے مقتول کے وارثوں کو - مگر یہ کہ معاف کر دیں وہ بطور صدقہ - پھر اگر ہو مقتول ایسی قوم سے جو دشمن ہو تمہاری اور ہو مقتول مومن تو آزاد کرنا ہوگا ایک مومن غلام - اور اگر ہو مقتول ایسی قوم میں سے کہ تمہارے اور ان کے درمیان معاہدہ ہو تو خون بہا ادا کیا جائے اس کے وارثوں کو اور آزاد کیا جائے ایک مومن غلام پھر جس کو میسر نہ ہو (غلام) تو روزے رکھے دو مہینے کے لگاتار - توبہ کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے - اور ہے اللہ تعالیٰ ہر بات جاننے والا بڑی حکمت والا۔" O---۹۳۔ "اور جو کوئی قتل کرے کسی مومن کو قصداً تو اس کی سزا ہے جہنم ہمیشہ رہے گا وہ اس میں اور غضب ہوگا اللہ تعالیٰ کا اس پر اور لعنت ہوگی اس پر - اور تیار رکھا ہے اس کے لئے عذاب عظیم۔" O

(**سورۃ المائدۃ ۵**) ---۱۔ "اے ایمان والو! اقرار پورے کرو - تم پر چارپائے مویشی سوائے ان کے جو تمہیں سنائے جائیں گے حلال ہیں - مگر جب تم احرام باندھے ہو تو شکار کو حلال نہ سمجھو گے - اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے فیصلہ کرتا ہے۔" O---۲۔ "اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے منسوب نشانوں کو بے حرمت نہ کرو - نہ حرمت والے مہینے کو، نہ قربانی کے جانوروں کو، نہ پٹے والے جانوروں کو اور نہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور خوشی کی تلاش میں خانہ کعبہ کا قصد کرنے والوں کو اور جب تم احرام کھول دو تو شکار کر سکتے ہو اور کسی قوم کی دشمنی اس وجہ سے کہ انہوں نے تمہیں خانہ کعبہ سے روکا تھا تمہیں اس بات پر نہ اکسائے کہ زیادتی کرو اور نیکی اور پرہیزگاری میں تعاون کرو - مگر گناہ اور دشمنی میں تعاون نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو کہ اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے۔" O---۳۔ "تم پر حرام کیا جاتا ہے مردار، خون، خنزیر کا گوشت، وہ جس پر اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کا نام پکارا گیا ہو، گردن مروڑا ہوا، چوٹ لگنے سے مرا ہوا، گر کر مرا ہوا، سینگ لگنے سے مرا ہوا، جسے درندوں نے کھایا ہو سوائے اس کے جسے تم نے ذبح کر لیا ہو، جو تھانوں پر ذبح کیا گیا ہو اور یہ کہ تم جوئے کے تیروں سے تقسیم کرو یہ نافرمانی ہے - آج کافر تمہارے دین سے مایوس ہو چکے ہیں - پس ان سے مت ڈرو مگر مجھ سے ڈرو - آج میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے - اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی ہے اور تمہارے لئے (اپنی) فرمانبرداری (اسلام) کو دین بنا کر خوش ہو گیا ہوں - ہاں! تو کوئی گناہ کی طرف جھکے بغیر بھوک سے لاچار ہو جائے تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔" O---۴۔ "وہ تجھ سے پوچھتے ہیں کہ ان کے لئے کیا چیزیں حلال ہیں؟ کہو! پاکیزہ چیزیں تمہارے لئے حلال ہیں اور جن شکاری جانوروں کو تم نے شکار کرنا سکھایا، انہیں سکھایا جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں سکھایا - وہ جو چیز تمہارے لئے پکڑ رکھیں وہ بھی کھاؤ اور اس پر اللہ تعالیٰ کا نام پڑھ لو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو کہ اللہ تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہے۔" O---۵۔ "آج تم پر پاکیزہ چیزیں حلال کی جاتی ہیں اور ان کا کھانا بھی جنہیں کتاب دی گئی تھی تمہارے لئے حلال ہے - اور تمہارا کھانا ان کے لئے حلال ہے - اور مومن شریف زادیاں اور ان لوگوں کی شریف زادیاں جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی (حلال ہیں) جب تم انہیں ان کے مہر اپنی خانہ آبادی کے لئے نہ کہ شہوت رانی اور چوری چھپے آشنائی کرنے کے لئے، ادا کر دو - اور جو ایمان (کے ان تقاضوں) کو نہ مانے گا اس کا عمل اکارت گیا اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں ہوگا۔" O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۲، مضمون: حلال]---۶۔ "اے ایمان والو! جب تم نماز کے لئے اٹھو تو اپنے منہ اور کہنیوں تک اپنے ہاتھ اور ٹخنوں تک اپنے پاؤں دھو لو اور اپنے سر کا مسح کر لو اور اگر تم ناپاکی کی حالت (جنابت) میں ہو تو نہا کر پاک صاف ہو جاؤ - لیکن اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی جائے ضرور سے آیا ہو یا تم نے عورتوں کو چھوا ہو - پھر پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی لو اور اس سے اپنے چہروں اور اپنے ہاتھوں کا مسح کر لو - اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ تم پر تنگی ڈالے مگر چاہتا ہے کہ تمہیں پاک صاف کرے تا کہ تم شکر کرو۔" O---۷۔ "اور اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کی نعمت کو یاد کرو اور اس کا وہ اقرار جس کے ساتھ اس نے تمہیں باندھا ہے - جب تم نے کہا - ہم نے سنا اور ہم نے مانا - اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو کہ اللہ تعالیٰ سینوں کے راز جانتا ہے۔" O---۸۔ "اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کے گواہ بن کر عدل و انصاف کے نگران ہو جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس بات پر نہ اکسائے کہ انصاف نہ کرو - انصاف کرو، یہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔" O (تفسیر کیلئے باب ۷، مضمون: عدل و انصاف) ---۳۳۔ "ان لوگوں کی سزا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے لڑتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلانے کو دوڑتے ہیں - یہ ہے کہ وہ قتل کر دیئے جائیں - یا سولی چڑھا دیئے جائیں - یا ان کے ہاتھ اور پاؤں الٹی طرف سے کاٹ دیئے جائیں یا وہ ملک بدر کئے

Marfat.com

جائیں۔ یہ ان کے لئے دُنیا میں رسوائی اور آخرت میں انہیں بڑا عذاب ہوگا۔"O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: ڈاکہ زنی)---۳۴۔ "سوائے ان کے جو اس سے پہلے کہ تم ان پر قابو پاؤ توبہ کرلیں۔ ہاں! جان لو کہ اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔"O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: ڈاکہ زنی)---۳۸۔ "اور چور مرد اور چور عورت کے ہاتھ اس کے عوض جو انہوں نے کمایا اللہ تعالیٰ کی طرف سے بطور عبرت کاٹ دو اور اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے۔"O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون چوری)---۳۹۔ "پھر جس نے اپنے ظلم کے بعد توبہ کرلی اور اصلاح کرلی تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرلے گا۔ اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔"O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: چوری)---۴۵۔ "اور ہم نے ان پر (تورات میں) لازم کیا تھا کہ جان کے بدلے جان، آنکھ کے بدلے آنکھ، ناک کے بدلے ناک، کان کے بدلے کان، دانت کے بدلے دانت اور زخموں کا پورا بدلہ لیا جائے گا۔ پھر جس نے اسے معاف کردیا وہ اس کے لئے کفارہ ہوجائے گا۔ اور جس نے اس کے مطابق جو اللہ تعالیٰ نے اتارا فیصلہ نہ کیا وہی ظالم ہیں۔"O

(**سورۃ الانعام ۶**)---۱۵۲۔ "اور یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر عمدہ طریقے سے یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچ جائے اور ناپ تول کو انصاف سے پورا کرو۔ ہم کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے اور جب تم بات کرو تو انصاف کرو اگرچہ وہ رشتہ دار ہو اور اللہ تعالیٰ سے کیے عہد کو پورا کرو۔ ان باتوں کی وہ تمہیں تاکید کرتا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔ اور یہ کہ یہی میرا سیدھا راستہ ہے پس اس پر چلو اور دوسری راہوں پر نہ چلو کہ وہ تمہیں اس کی راہ سے الگ کر دیں گی۔ اس بات کی وہ تمہیں تاکید کرتا ہے تاکہ تم میں خوف پیدا ہو۔"O

(**سورۃ التوبہ ۹**)---۹۷۔ "بدو کفر ونفاق میں بہت ہی سخت ہیں۔ اور اس قابل ہیں کہ جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ پر نازل کیا ہے اس کی حدوں کو نہ جانیں اور اللہ تعالیٰ علم والا حکمت والا ہے۔"O---۱۱۲۔ "وہ توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، حمد کرنے والے، سفر کرنے والے (روزہ دار یا مہاجر) رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، پسندیدہ باتوں کی تلقین کرنے والے، ناپسندیدہ باتوں سے منع کرنے والے، اور اللہ تعالیٰ کی حدوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ تو ان مومنوں کو خوشخبری دے۔"O

(**سورۃ النور ۲۴**)---۲۔ "زنا کار عورت ومرد میں سے ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ۔ ان پر اللہ کی شریعت کی حد جاری کرتے ہوئے تمہیں ہرگز ترس نہ کھانا چاہیے اگر تمہیں اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان ہو۔ ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت موجود ہونی چاہیئے۔"O---[تاکہ سزا کا اصل مقصد کہ لوگ اس سے عبرت پکڑیں، زیادہ وسیع پیمانے پر حاصل ہوسکے۔ بدقسمتی سے آج کل برسر عام سزا کو انسانی حقوق کے خلاف باور کرایا جارہا ہے۔ یہ سراسر جہالت، احکام الٰہی سے بغاوت اور بزعم خویش اللہ سے بھی زیادہ انسانوں کا ہمدرد اور خیر خواہ بننا ہے۔ دراں حالیکہ اللہ سے زیادہ رؤف رحیم کوئی نہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]، [یعنی حدود کے پورا کرنے میں کمی نہ کرو اور دین میں مضبوط اور متصلب رہو۔ (تفسیر از کنز الایمان)] [اسلام انسانی معاشرے کو زنا کے خطرے سے بچانے کے لیے صرف قانونی تعزیر کے ہتھیار پر انحصار نہیں کرتا، بلکہ اس کے لیے وسیع پیمانے پر اصلاحی اور انسدادی تدابیر استعمال کرتا ہے، اور یہ قانونی تعزیر اس نے محض ایک آخری چارۂ کار کے طور پر تجویز کی ہے۔ اس کا منشا یہ نہیں ہے کہ لوگ اُس جرم کا ارتکاب کرتے رہیں اور شب و روز اُن پر کوڑے برسانے کے لیے ان پر ٹکٹکیاں لگی رہیں، بلکہ اس کا منشا یہ ہے کہ لوگ اس کا ارتکاب نہ کریں اور کسی کو اس پر سزا دینے کی نوبت ہی نہ آنے پائے۔ وہ سب سے پہلے آدمی کے نفس کی اصلاح کرتا ہے، اس کے دل میں عالم الغیب اور ہمہ گیر طاقت کے مالک خدا کا خوف بٹھاتا ہے، اُسے آخرت کی باز پرس کا احساس دلاتا ہے جس سے مر کر بھی آدمی کا پیچھا نہیں چھوٹ سکتا، اُس میں قانون الٰہی کی اطاعت کا جذبہ پیدا کرتا ہے جو ایمان کا لازمی تقاضا ہے، اور پھر اسے بار بار متنبہ کرتا ہے کہ زنا اور بے عصمتی اُن بڑے گناہوں میں سے ہے جن پر اللہ تعالیٰ سخت باز پرس کرے گا۔ یہ مضمون سارے قرآن میں جگہ جگہ آپ کے سامنے آتا ہے۔ اس کے بعد وہ آدمی کے لیے نکاح کی تمام ممکن آسانیاں پیدا کرتا ہے۔ ایک بیوی سے تسکین نہ ہو تو چار چار تک جائز تعلق کا موقع دیتا ہے۔ دل نہ ملیں تو مرد کے لیے طلاق اور عورت کے لیے خُلع کی سہولت بہم پہنچاتا ہے۔ اور ناموافقت کی صورت میں خاندانی پنچایت سے لے کر سرکاری عدالت تک سے رجوع کا راستہ کھول دیتا ہے تاکہ یا تو مصالحت ہوجائے، یا پھر زوجین ایک دوسرے سے آزاد ہو کر جہاں دل ملے نکاح کرلیں۔ یہ سب کچھ آپ سورۂ بقرہ، سورۂ نساء، سورۂ طلاق میں دیکھ سکتے ہیں۔ اور اسی سورۂ نور میں آپ ابھی دیکھیں گے کہ مردوں اور عورتوں کے بن بیاہے بیٹھے رہنے کو ناپسند کیا گیا ہے اور صاف حکم دے دیا گیا ہے کہ ایسے لوگوں کے نکاح کردیے جائیں، حتیٰ کہ لونڈیوں اور غلاموں کو بھی مجرد نہ چھوڑا جائے۔ پھر وہ معاشرے سے اُن اسباب کا خاتمہ کرتا ہے جو زنا کی رغبت دلانے والے، اس کی تحریک کرنے والے، اور اس کے لیے مواقع پیدا کرنے والے ہو سکتے ہیں۔ زنا کی سزا بیان کرنے سے ایک سال پہلے سورۂ احزاب میں عورتوں کو حکم دے دیا گیا تھا کہ گھر سے نکلیں تو چادریں اوڑھ کر اور گھونگھٹ ڈال کر نکلیں، اور مسلمان عورتوں کے لیے جس نبی کا گھر نمونے کا گھر تھا اس کی عورتوں کو ہدایت کردی گئی تھی کہ گھروں میں وقار و سکینت کے ساتھ بیٹھو، اپنے حسن اور بناؤ سنگھار کی نمائش نہ کرو، اور باہر کے مردتم سے کوئی چیز لیں تو پردے کے پیچھے سے لیں۔ یہ نمونہ دیکھتے دیکھتے اُن تمام صاحب ایمان عورتوں میں پھیل گیا جن کے نزدیک زمانہ جاہلیت کی بے حیا عورتیں نہیں بلکہ نبی ﷺ کی بیویاں اور بیٹیاں تقلید کے لائق تھیں۔ اس طرح فوجداری قانون کی سزا مقرر کرنے سے پہلے عورتوں اور مردوں کی خلا

Marfat.com

ملط معاشرت بند کی گئی، بنی سنوری عورتوں کا باہر نکلنا بند کیا گیا، اوران اسباب وذرائع کا دروازہ بند کردیا گیا جو زنا کے مواقع اوراس کی آسانیاں بہم پہنچاتے ہیں۔ان سب کے بعد جب زنا کی فوجداری سزا مقرر کی گئی تو آپ دیکھتے ہیں کہ اس کے ساتھ ساتھ اسی سورۂ نور میں اشاعتِ فحش کو بھی روکا جا رہا ہے، قحبہ گری (Prostitution) کی قانونی بندش بھی کی جارہی ہے، عورتوں اور مردوں پر بدکاری کے بے ثبوت الزام لگانے اوران کے چرچے کرنے کے لیے بھی سخت سزا تجویز کی جارہی ہے، غضِ بصر کا حکم دے کر نگاہوں پر پہرے بھی بٹھائے جارہے ہیں تاکہ دیدہ بازی سے حسن پرستی تک اور حسن پرستی سے عشق بازی تک نوبت نہ پہنچے، اور عورتوں کو یہ حکم بھی دیا جارہا ہے کہ اپنے گھروں میں محرم اور غیر محرم رشتہ داروں کے درمیان تمیز کریں اور غیر محرموں کے سامنے بن سنور کر نہ آئیں۔اس سے آپ اُس پوری اصلاحی سکیم کو سمجھ سکتے ہیں جس کے ایک جز کے طور پر زنا کی قانونی سزا مقرر کی گئی ہے۔یہ سزا اس لیے ہے کہ تمام داخلی وخارجی تدابیرِ اصلاح کے باوجود جو شریر النفس لوگ کھلے ہوئے جائز مواقع کو چھوڑ کر ناجائز طریقے سے ہی اپنی خواہشِ نفس پوری کرنے پر اصرار کریں ان کی کھال اُدھیڑ دی جائے، اور ایک بدکار کو سزا دے کر معاشرے کے اُن بہت سے لوگوں کا نفسیاتی آپریشن کر دیا جائے جو اس طرح کے میلانات رکھتے ہوں۔یہ سزا محض ایک مجرم کی عقوبت ہی نہیں ہے بلکہ اس امر کا بالفعل اعلان بھی ہے کہ مسلم معاشرہ بدکاروں کی تفریح گاہ نہیں ہے جس میں ذواقین اور ذواقات اخلاقی قیود سے آزاد ہو کر مزے لوٹتے پھریں۔اس نقطۂ نظر سے کوئی شخص اسلام کی اس اصلاحی اسکیم کو سمجھے تو وہ بآسانی محسوس کرلے گا کہ اس پوری اسکیم کا ایک جز بھی اپنی جگہ سے نہ ہٹایا جاسکتا ہے اور نہ کم وبیش کیا جاسکتا ہے۔اس میں ردوبدل کا خیال یا تو وہ نادان کرسکتا ہے جو اسے سمجھنے کی صلاحیت رکھے بغیر مصلح بن بیٹھا ہو، یا پھر وہ مفسد ایسا کرسکتا ہے جس کی اصل نیت اُس مقصد کو بدل دینے کی ہو جس کے لیے یہ اسکیم حکیم مطلق نے تجویز کی ہے۔(اقتباس از تفہیم القرآن، صفحہ نمبر-۳۲۴)]، [اولین چیز جو اس آیت میں قابلِ توجہ ہے وہ یہ کہ یہاں فوجداری قانون کو "دین اللہ" فرمایا جارہا ہے۔ معلوم ہوا کہ صرف نماز اور روزہ اور حج وزکوٰۃ ہی دین نہیں ہیں، مملکت کا قانون بھی دین ہے۔دین کو قائم کرنے کا مطلب صرف نماز ہی قائم کرنا نہیں ہے بلکہ اللہ کا قانون اور نظامِ شریعت قائم کرنا بھی ہے۔جہاں یہ چیز قائم نہ ہو وہاں نماز اگر قائم ہو بھی تو گویا اُدھورا دین قائم ہُوا۔جہاں اس کو رد کر کے دوسرا کوئی قانون اختیار کیا جائے وہاں کچھ اور نہیں خود دین اللہ رد کر دیا گیا۔دوسری چیز جو اس میں قابلِ توجہ ہے وہ اللہ تعالیٰ کی یہ تنبیہ ہے کہ زانی اور زانیہ پر میری تجویز کردہ سزا نافذ کرنے میں مجرم کے لیے رحم اور شفقت کا جذبہ تمہارا ہاتھ نہ پکڑے۔اس بات کو اور زیادہ کھول کر نبی ﷺ نے اس حدیث میں بیان فرمایا ہے، *قیامت کے روز ایک حاکم لایا جائے گا جس نے حد میں سے ایک کوڑا کم کر دیا تھا۔پوچھا جائے گا یہ حرکت تو نے کیوں کی تھی؟ وہ عرض کرے گا آپ کے بندوں پر رحم کھا کر۔ارشاد ہوگا اچھا، تو اُن کے حق میں مجھ سے زیادہ رحیم تھا! پھر حکم ہوگا لے جاؤ اسے دوزخ میں۔ایک اور حاکم لایا جائے گا جس نے حد پر ایک کوڑے کا اضافہ کر دیا تھا۔ پوچھا جائے گا تو نے یہ کس لیے کیا تھا؟ وہ عرض کرے گا تاکہ لوگ آپ کی نافرمانیوں سے باز رہیں۔ارشاد ہوگا اچھا، تو ان کے معاملے میں مجھ سے زیادہ حکیم تھا! پھر حکم ہوگا لے جاؤ اسے دوزخ میں۔ *یہ تو اس صورت میں ہے جب کہ کمی بیشی کا عمل رحم یا مصلحت کی بنا پر ہو۔ لیکن اگر کہیں احکام میں ردوبدل مجرموں کے مرتبے کی بنا پر ہونے لگے تو پھر یہ ایک بدترین جرم ہے۔ صحیحین میں حضرت عائشہ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے خطبہ میں فرمایا "لوگو، تم سے پہلے جو اُمتیں گزری ہیں وہ ہلاک ہو گئیں اس لیے کہ جب ان میں کوئی عزت والا چوری کرتا تو وہ اسے چھوڑ دیتے تھے اور جب کوئی کمزور آدمی چوری کرتا تو اس پر حد جاری کرتے تھے"۔ایک اور روایت میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا "ایک حد جاری کرنا اہلِ زمین کے لیے چالیس دن کی بارش سے زیادہ مفید ہے"۔

بعض مفسرین نے اس آیت کا مطلب یہ لیا ہے کہ مجرم کو جرم ثابت ہونے کے بعد چھوڑ نہ دیا جائے اور نہ سزا میں کمی کی جائے، بلکہ پورے سو کوڑے مارے جائیں۔اور بعض نے یہ مطلب لیا ہے کہ ہلکی مار نہ ماری جائے جس کی کوئی تکلیف ہی مجرم محسوس نہ کرے۔ آیت کے الفاظ دونوں مفہوموں پر حاوی ہیں، بلکہ حق یہ ہے کہ دونوں ہی مراد معلوم ہوتے ہیں۔اور مزید براں یہ مراد بھی ہے کہ زانی کو وہی سزا دی جائے جو اللہ نے تجویز فرمائی ہے، اسے کسی اور سزا سے نہ بدل دیا جائے۔ کوڑوں کے بجائے کوئی اور سزا دینا اگر رحم اور شفقت کی بنا پر ہو تو معصیت ہے، اور اگر اس خیال کی بنا پر ہو کہ کوڑوں کی سزا ایک وحشیانہ سزا ہے تو یہ قطعی کفر ہے جو ایک لمحہ کے لیے بھی ایمان کے ساتھ ایک سینے میں جمع نہیں ہو سکتا۔خدا کو خدا بھی ماننا اور اس کو معاذ اللہ وحشی بھی کہنا صرف انہی لوگوں کے لیے ممکن ہے جو ذلیل ترین قسم کے منافق ہیں۔(تفسیر از تفہیم القرآن)]

(سورۃ النور ۲۴) ---۴۔"جو لوگ پاک دامن عورتوں پر زنا کی تہمت لگائیں پھر چار گواہ نہ پیش کر سکیں تو انہیں اسی کوڑے لگاؤ اور کبھی بھی ان کی گواہی قبول نہ کرو۔ یہ فاسق لوگ ہیں۔"○---[اس آیت سے چند مسائل ثابت ہوئے، مسئلہ۱۔جو شخص کسی پارسا مرد یا عورت کو زنا کی تہمت لگائے اور اس پر چار معائنہ کے گواہ پیش نہ کر سکے تو اس پر حد واجب ہو جاتی ہے اسی کوڑے آیت میں محصنات کا لفظ خصوص واقعہ کے سبب سے وارد ہوا یا اس لئے کہ عورتوں کو تہمت لگانا کثیر الوقوع ہے۔مسئلہ ۲۔اور ایسے لوگ جو زنا کی تہمت میں سزایاب ہوں اور ان پر حد جاری ہو چکی ہو مردود الشہادۃ ہو جاتے ہیں کبھی اُن کی گواہی مقبول نہیں ہوتی پارسا سے مُراد وہ ہیں جو مسلمان مکلف آزاد اور زنا سے پاک ہوں۔مسئلہ۳۔زنا کی شہادت کا نصاب چار گواہ ہیں۔مسئلہ۴۔حد قذف مطالبہ پر مشروط ہے جس پر تہمت لگائی گئی ہے اگر وہ مطالبہ نہ کرے تو قاضی پر حد قائم کرنا لازم نہیں۔مسئلہ۵۔مطالبہ کا حق اسی کو ہے جس پر تہمت لگائی گئی ہے اگر وہ زندہ ہو اور اگر مر گیا ہو تو اس کے بیٹے پوتے کو بھی

Marfat.com

ہے۔ مسئلہ ۶- غلام اپنے مولا پر اور بیٹا باپ پر قذف یعنی اپنی ماں پر زنا کی تہمت لگانے کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ مسئلہ ۷- قذف کے الفاظ یہ ہیں کہ وہ صراحۃً کسی کو یا زانی کہے یا یہ کہے کہ تو اپنے باپ سے نہیں ہے یا سکے باپ کا نام لے کر کہے کہ تو فلاں کا بیٹا نہیں ہے یا اس کو زانیہ کا بیٹا کہہ کر پکارے اور ہو اس کی ماں پارسا تو ایسا شخص قاذف ہو جائے گا اور اس پر تہمت کی حد آئے گی۔ مسئلہ ۸- اگر غیر محصن کو زنا کی تہمت لگائی مثلاً کسی غلام کو یا کافر کو یا ایسے شخص کو جس کا کبھی زنا کرنا ثابت ہو تو اس پر حدِ قذف قائم نہ ہوگی بلکہ اس پر تعزیر واجب ہوگی اور یہ تعزیر تین سے انتالیس تک حسب تجویز حاکمِ شرع کوڑے لگانا ہے اسی طرح اگر کسی شخص نے زنا کے سوا اور کسی فجور کی تہمت لگائی اور پارسا مسلمان کو اے فاسق اے کافر اے خبیث اے چور اے بدکار، اے مخنث اے بددیانت اے لوطی اے زندیق اے دیوث اے شرابی اے سود خوار اے بدکار عورت کے بچے اے حرام زادے اس قسم کے الفاظ کہے تو بھی اس پر تعزیر واجب ہوگی۔ مسئلہ ۹- امام یعنی حاکم شرع کو اور اس شخص کو جسے تہمت لگائی ہو ثبوت سے قبل معاف کرنے کا حق ہے۔ مسئلہ ۱۰- اگر تہمت لگانے والا آزاد نہ ہو بلکہ غلام ہو تو اس کے چالیس کوڑے لگائے جائیں گے۔ مسئلہ ۱۱- تہمت لگانے کے جرم میں جس کو حد لگائی گئی ہو اسکی گواہی کسی معاملہ میں معتبر نہیں چاہے وہ توبہ کرے لیکن رمضان کا چاند دیکھنے کے باب میں توبہ کرنے اور عادل ہونے کی صُورت میں اس کا قول قبول کرلیا جائے گا کیونکہ یہ درحقیقت شہادت نہیں ہے، اسی لئے اس میں لفظ شہادت اور نصاب شہادت بھی شرط نہیں۔ (تفسیر از کنز الایمان)]

(**سورۃ المجادلۃ ۵۸**)---۱۔ ''یقیناً اللہ تعالیٰ نے اس عورت کی بات سنی جو تجھ سے اپنے شوہر کے بارے میں تکرار کر رہی تھی اور اللہ تعالیٰ کے آگے شکایت کر رہی تھی' اللہ تعالیٰ تم دونوں کے سوال و جواب سن رہا تھا' بیشک اللہ تعالیٰ سننے دیکھنے والا ہے۔'' O---۲۔ ''تم میں سے جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کرتے ہیں (یعنی انہیں ماں کہہ بیٹھتے ہیں) وہ دراصل ان کی مائیں نہیں بن جاتیں' ان کی مائیں تو وہی ہیں جن کے بطن سے وہ پیدا ہوئے' یقیناً یہ لوگ ایک نامعقول اور جھوٹی بات کہتے ہیں- بیشک اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے۔'' O---۳۔ ''جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کریں پھر اپنی کہی ہوئی بات سے رجوع کرلیں تو ان کے ذمہ آپس میں ایک دوسرے کو ہاتھ لگانے سے پہلے ایک غلام آزاد کرنا ہے' اس کے ذریعہ تم نصیحت کیے جاتے ہو- اور اللہ تعالیٰ تمہارے تمام اعمال سے باخبر ہے۔'' O---۴۔ ''ہاں جو شخص نہ پائے اس کے ذمہ دو مہینوں کے لگاتار روزے ہیں اس سے پہلے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں اور جس شخص کو یہ طاقت بھی نہ ہو اس پر ساٹھ مسکینوں کا کھانا کھلانا ہے- یہ اس لیے کہ تم اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی حکم برداری کرو' یہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدیں ہیں اور کفار ہی کے لیے دردناک عذاب ہے۔'' O---[یہاں کفار سے مراد وہ لوگ نہیں جو اللہ تعالیٰ کی توحید یا حضور کی رسالت کا انکار کرتے ہیں بلکہ اس سے وہ لوگ مراد ہیں جو اللہ تعالیٰ کے احکام کو تسلیم نہیں کرتے اور اس کی قائم کی ہوئی حدود کو پھاند کر آگے نکل جاتے ہیں- علامہ آلوسی لکھتے ہیں: جو لوگ حدود سے تجاوز کرتے ہیں اور ان پر عمل نہیں کرتے ایسے لوگوں کو کافر اس لیے کہا گیا ہے تاکہ ان کو سختی سے باز رکھا جائے۔ جس طرح ومن کفر میں کفر سے مراد حقیقی کفر نہیں بلکہ زجر و توبیخ کے لیے انکار کو کفر سے تعبیر کیا گیا ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]---۵۔ ''بیشک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ ذلیل کیے جائیں گے جیسے ان سے پہلے کے لوگ ذلیل کیے گئے تھے' اور بیشک ہم واضح آیتیں اتار چکے ہیں اور کافروں کے لیے تو ذلت والا عذاب ہے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: اصول حکمرانی]

(**سورۃ الطلاق ۶۵**)---۱۔ ''اے نبی! (اپنی امت سے فرما دیجئے کہ) جب تم اپنی بیویوں کو طلاق دینا چاہو تو ان کی عدت (کے دنوں کے آغاز) میں انہیں طلاق دو اور عدت کا حساب رکھو' اور اللہ سے جو تمہارا پروردگار ہے ڈرتے رہو' نہ تم انہیں ان کے گھروں سے نکالو اور نہ وہ (خود) نکلیں ہاں یہ اور بات ہے کہ وہ کھلی برائی کر بیٹھیں' یہ اللہ کی مقرر کردہ حدیں ہیں' جو شخص اللہ کی حدوں سے آگے بڑھ جائے اس نے یقیناً اپنے اوپر ظلم کیا' تم نہیں جانتے شاید اس کے بعد اللہ تعالیٰ کوئی نئی بات پیدا کردے۔'' O---[تنبیہ فرما دی کہ یہ مسائل ایسے نہیں کہ جن پر عمل کرنا یا نہ کرنا تمہاری مرضی پر موقوف ہو، بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کی ہوئی حدیں ہیں جو سراپا حکمت ہیں، تمہارے لیے اطمینان وسکون کا باعث ہیں جو شخص ان کی پابندی سے گریز کرے گا، وہ اپنے آپ پر ظلم توڑے گا۔ اس کی زندگی سکون اور اطمینان سے محروم ہو جائے گی اور اللہ تعالیٰ کے عذاب کا بھی وہ حقدار بن جائے گا۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]---۲۔ ''پس جب یہ عورتیں اپنی عدت پوری کرنے کے قریب پہنچ جائیں تو انہیں یا تو قاعدہ کے مطابق اپنے نکاح میں رہنے دو یا دستور کے مطابق انہیں الگ کردو اور آپس میں سے دو عادل شخصوں کو گواہ کرلو اور اللہ کی رضامندی کے لیے ٹھیک ٹھیک گواہی دو۔ یہی ہے وہ جس کی نصیحت اسے کی جاتی ہے جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اور جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے لیے چھٹکارے کی شکل نکال دیتا ہے۔'' O---۴۔ ''تمہاری عورتوں میں سے جو عورتیں حیض سے ناامید ہو گئی ہوں' اگر تمہیں شبہ ہو تو ان کی عدت تین مہینے ہے اور ان کی بھی جنہیں حیض آنا شروع ہی نہ ہوا ہو اور حاملہ عورتوں کی عدت ان کے وضع حمل ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرے گا اللہ اس کے (ہر) کام میں آسانی کردے گا۔'' O---۵۔ ''یہ اللہ کا حکم ہے جو اس نے تمہاری طرف اتارا ہے' اور جو شخص اللہ سے ڈرے گا اس کے گناہ مٹا دے گا اور اسے بڑا بھاری اجر دے گا۔'' O

●●●

Marfat.com

باب نمبر ۸:

حقوق العباد

علم

(سورۃ البقرۃ ۲) ---۳۱۔ ''اور سکھائے اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو نام سب چیزوں کے، پھر پیش کیا ان کو فرشتوں کے سامنے اور فرمایا بتاؤ مجھے نام ان کے اگر ہو تم سچے۔'' O--- [فرشتوں کو فضیلت آدم کی وجہ بجھانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ اور فرشتوں کے سامنے کائنات کے حقائق بیان کرنا شروع کر دیئے۔ اگر ذرا غور کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ سائنس کی ابتداء اسی مقام سے ہوئی۔ یعنی سائنس میں ہم پہلے کسی چیز کا نام رکھتے ہیں، پھر اس کی حقیقت اور خواص معلوم کرتے ہیں پھر دوسری چیز پر بھی یہی عمل کر کے اس کا اول الذکر کے ساتھ تعلق جوڑتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو یہ صفت عنایت فرمادی کہ وہ چیزوں کے نام رکھے اور پھر ان کے خواص وحقائق معلوم کرے۔ چونکہ انسان کو خلیفہ بنایا جانا مطلوب تھا اس لیے اس میں صلاحیتیں بھی زیادہ جمع کر دیں اور پھر جب فرشتوں سے پوچھا کہ بتاؤ ہم نے کیا بیان فرمایا ہے؟ تو ان سے کوئی جواب نہ بن پڑا۔ اس پر حضرت آدمؑ نے سب کچھ بتا دیا۔ جب فرشتوں پر آدمؑ کی برتری ثابت ہو گئی تو ان سے کہا گیا کہ آدمؑ کے حضور سجدے میں گر جاؤ۔ یہاں ایک اور حقیقت بھی معلوم ہوئی کہ اصل برتری دراصل علم ومعرفت کی وجہ سے ہوا کرتی ہے، نفلی عبادات یا تسبیح وتقدیس سے نہیں۔ اس لیے ☆ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ''ایک فقیہ ہزاروں عابدوں کے مقابلے میں شیطان پر زیادہ بھاری ہوتا ہے۔'' (از انوار القرآن صفحہ نمبر ۴۷ مؤلفہ ڈاکٹر ملک غلام مرتضیٰ)] ---۳۲۔ ''انہوں نے عرض کیا: پاک ہے تیری ذات، نہیں ہمیں علم مگر اسی قدر جتنا تو نے سکھایا ہمیں۔ بیشک تو ہی ہے سب کچھ جاننے والا بڑی حکمت والا۔'' O--- [خلاصہ یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو ہر ایک چیز کا نام مع اس کی حقیقت اور خاصیت کے اور نفع اور نقصان کے تعلیم فرما دیا اور یہ علم ان کے دل میں بلاواسطہ کلام القاء کر دیا کیونکہ بدون اس کمال علمی کے خلافت اور دُنیا پر حکومت کیونکر ممکن ہے اس کے بعد ملائکہ کو اس حکمت پر مطلع کرنے کی وجہ سے ملائکہ سے امور مذکورہ کا سوال کیا گیا کہ اگر تم اپنی اس بات میں کہ تم خلافت انجام دے سکتے ہو، سچے ہو تو ان چیزوں کے نام واحوال بتاؤ لیکن انہوں نے اپنے عجز وقصور کا اقرار کیا اور خوب سمجھ گئے کہ بدون اس علم عام کے کوئی کار خلافت زمین میں نہیں کر سکتا اور اس علم عام سے قدر قلیل ہم کو اگر حاصل ہوا بھی تو اتنی بات سے ہم قابل خلافت نہیں ہو سکتے۔ یہ سمجھ کر کہہ اٹھے کہ تیرے علم وحکمت کو کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ (از تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانیؒ)] ---۳۳۔ ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اے آدمؑ! بتاؤ ان کو نام ان کے۔ پھر جب بتا دیئے آدمؑ نے فرشتوں کو نام ان کے سب کے تو فرمایا، کیا نہیں کہا تھا میں نے تم سے کہ بیشک میں ہی جانتا ہوں سب راز آسمانوں کے اور زمین کے بھی اور جانتا ہوں ہر اس چیز کو جو تم ظاہر کرتے ہو اور وہ بھی جو تم چھپا رہے ہو۔'' O--- [اس کے بعد حضرت آدمؑ سے جو تمام اشیائے عالم کی نسبت سوال ہوا تو فر فر سب امور ملائکہ کو بتا دیئے کہ وہ بھی سب دنگ رہ گئے اور حضرت آدمؑ کے احاطۂ علمی پر عش عش کر گئے تو اللہ تعالیٰ نے ملائکہ سے فرمایا کہ کہو ہم نہ کہتے تھے کہ ہم جملہ مخفی امور آسمان وزمین کے جاننے والے ہیں اور تمہارے دل میں جو باتیں مکنون ہیں وہ بھی سب ہم کو معلوم ہیں۔ فائدہ: اس سے علم کی فضیلت عبادت پر ثابت ہوئی دیکھئے عبادت میں ملائکہ اس قدر بڑھے ہوئے ہیں کہ معصوم، مگر علم میں چونکہ انسان سے کم ہیں اس لیے مرتبۂ خلافت انسان ہی کو عطا ہوا اور ملائکہ نے بھی اس کو تسلیم کر لیا اور ہونا بھی یوں ہی چاہیے کیونکہ عبادت تو خاصہ مخلوقات ہے خدا کی صفت نہیں، البتہ علم خدائے تعالیٰ کی صفت اعلیٰ ہے اس لیے قابل خلافت یہی ہوئے کیونکہ ہر خلیفہ میں اپنے مستخلف عنہ کا کمال ہونا ضروری ہے۔ (از تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانیؒ) اسماء سے مراد مسمیات (اشخاص واشیا) کے نام اور ان کے خواص وفوائد کا علم ہے جو اللہ تعالیٰ نے القا والہام کے ذریعے حضرت آدمؑ کو سکھلا دیا۔ پھر جب ان سے کہا گیا کہ آدمؑ ان کے نام بتلاؤ تو انہوں نے فوراً سب کچھ بیان کر دیا جو فرشتے بیان نہ کر سکے۔

اس طرح اللہ تعالیٰ نے ایک تو فرشتوں پر حکمت تخلیق آدم واضح کر دی۔ دوسرے دُنیا کا نظام چلانے کے لیے علم کی اہمیت وفضیلت بیان فرما دی، جب یہ حکمت اہمیت علم فرشتوں پر واضح ہوئی تو انہوں نے اپنے قصور علم وفہم کا اعتراف کر لیا۔ فرشتوں کے اس اعتراف سے یہ بھی واضح ہوا کہ عالم الغیب صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے، اللہ کے برگزیدہ بندوں کو بھی اتنا علم ہوتا ہے جتنا اللہ تعالیٰ انہیں عطا فرماتا ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۳۷۔ ''پھر سیکھے آدمؑ نے اپنے رب سے کچھ کلمات (اور توبہ کی) اور قبول کر لی اللہ تعالیٰ نے توبہ اس کی بیشک وہی تو ہے بڑا معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا۔'' O---۱۵۱۔ ''(یہ قبلہ مقرر کرنا بھی اسی طرح کا انعام ہے) جیسا کہ بھیجا ہم نے تم میں ایک رسول تم ہی میں سے جو پڑھ کر سناتا ہے تمہیں ہماری آیات اور پاک کرتا ہے تم کو اور

Marfat.com

تعلیم دیتا ہے تم کو کتاب اللہ کی اور حکمت کی اور سکھاتا ہے تم کو وہ باتیں جو تم نہیں جانتے تھے۔“ O

(سورۃ آل عمران ۳) ---۱۸۔ ”گواہی دی خود اللہ تعالیٰ نے اس بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اس کے اور (گواہی دی) فرشتوں نے اور علم والوں نے بھی وہی قائم رکھنے والا ہے (نظام کائنات کو) عدل کے ساتھ۔ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اس کے، وہ غالب اور بڑی حکمت والا ہے۔“ O

(سورۃ التوبہ ۹) ---۱۲۲۔ ”اور مومنوں کے لیے ممکن نہیں کہ سب کے سب نکل پڑیں مگر ان کے ہر فرقے میں سے ایک گروہ کیوں نہ نکلا کہ دین میں غور و فکر کرے اور اپنی قوم کو جب ان کے پاس واپس جائے خبر دار کرے کہ شاید وہ محتاط ہو جائیں۔“ O [بعض مفسرین کے نزدیک اس کا تعلق بھی حکم جہاد سے ہے۔ اور مطلب یہ ہے کہ پچھلی آیات میں جب پیچھے رہنے والوں کیلئے سخت وعید اور زجر و توبیخ بیان کی گئی تو صحابہ کرامؓ بہت محتاط ہو گئے اور جب بھی جہاد کا مرحلہ آتا ہے سب کے سب اس میں شریک ہونے کی کوشش کرتے۔ آیت میں انہیں حکم دیا گیا کہ ہر جہاد اس نوعیت کا نہیں ہوتا کہ جس میں ہر شخص کی شرکت ضروری ہو (جیسا کہ تبوک میں ضروری تھا) بلکہ ایک گروہ کی ہی شرکت کافی ہے۔ ان کے نزدیک لیفقھوا کا مخاطب پیچھے رہ جانے والا طائفہ ہے۔ یعنی ایک گروہ جہاد پر چلا جائے و تبقی طائفة (یہ محذوف ہوگا) اور ایک گروہ پیچھے رہے گا، جو دین کا علم حاصل کرے گا اور جب مجاہدین واپس آئیں تو انہیں بھی احکام دین سے آگاہ کر کے انہیں ڈرائیں۔ دوسری تفسیر اس کی یہ ہے کہ اس آیت کا تعلق جہاد سے نہیں ہے بلکہ اس میں علم دین سیکھنے کی اہمیت کا بیان اس کی ترغیب اور طریقے کی وضاحت ہے اور وہ یہ کہ ہر بڑی جماعت یا قبیلے سے کچھ لوگ دین کا علم حاصل کرنے کیلئے اپنا گھر بار چھوڑیں اور مدارس و مراکز علم میں جا کر اسے حاصل کریں اور پھر آ کر اپنی قوم میں وعظ و نصیحت کریں۔ دین تفقہ حاصل کرنے کا مطلب اوامر و نواہی کا علم حاصل کرنا ہے تا کہ اوامر الٰہی کو بجا لا سکے اور نواہی سے دامن کشاں رہے اور اپنی قوم کے اندر بھی امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

احادیث مبارکہ:

☆ رسول کریم ﷺ نے غزوہ بدر کے قیدیوں کے بارے میں صحابہ کرام کے مشورہ سے یہ فیصلہ کیا کہ قیدیوں سے فدیہ لے کر ان کو رہا کر دیا جائے۔ لہٰذا ان سے فدیہ لے کر رہا کر دیا گیا۔ لیکن جو لوگ ناداری کی وجہ سے فدیہ ادا نہیں کر سکتے تھے اور لکھنا پڑھنا جانتے تھے انہیں حکم ہوا کہ دس دس مسلمان بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھا دیں تو چھوڑ دیئے جائیں گے۔ حضرت زیدؓ بن ثابت نے اسی طرح لکھنا سیکھا تھا۔

☆ حضرت حسنؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ ﷺ سے دو آدمیوں کے متعلق پوچھا گیا وہ دونوں بنی اسرائیل میں سے تھے۔ ایک ان میں عالم تھا وہ فرض نماز پڑھتا پھر لوگوں کو علم سکھلانے کے لیے بیٹھ جاتا اور دوسرا دن کو روزہ رکھتا اور رات کو قیام کرتا ان میں سے افضل کون ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس عالم کی فضیلت جو فرض نماز پڑھتا ہے پھر لوگوں کو علم سکھلانے کے لیے بیٹھ جاتا ہے اس عابد پر جو دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات کو قیام کرتا ہے اس قدر ہے جیسے مجھے تمہارے ایک ادنیٰ پر فضیلت حاصل ہے۔

☆ حضرت سفیانؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ بن خطاب نے کعب سے کہا صاحب علم کون ہیں کہا جو عمل کریں۔ اس چیز کے موافق کہ جانیں۔ کہا کونسی چیز علم کو علماء کے دلوں سے نکال دیتی ہے کہا طمع۔ احادیث از دستور القرآن صفحہ نمبر ۴۳۶، ۴۳۹۔ مؤلفہ محمد شریف چوہدری۔

☆ ہر مسلمان مرد اور عورت پر علم حاصل کرنا فرض ہے۔ ☆ علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین جانا پڑے۔ (مشہور احادیث)

(سورۃ بنی اسرائیل ۱۷) ---۸۵۔ ”اور یہ لوگ آپ سے روح کی بابت سوال کرتے ہیں، آپ جواب دے دیجئے کہ روح میرے رب کے حکم سے ہے اور تمہیں بہت ہی کم علم دیا گیا ہے۔“ O

(سورۃ الکہف ۱۸) ---۵۔ ”درحقیقت نہ تو خود انہیں اس کا علم ہے نہ ان کے باپ دادوں کو۔ یہ تہمت بڑی بری ہے جو ان کے منہ سے نکل رہی ہے وہ نرا جھوٹ بک رہے ہیں۔“ O --- [اس کلمۂ (تہمت) سے یہی مراد ہے کہ اللہ کی اولاد ہے جو نرا جھوٹ ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۶۵۔ ”پس ہمارے بندوں میں سے ایک بندے کو پایا جسے ہم نے اپنے پاس کی خاص رحمت عطا فرما رکھی تھی اور اسے اپنے پاس سے خاص علم سکھا رکھا تھا۔“ O --- [اس سے علم نبوت کے علاوہ جس سے حضرت موسیٰؑ بھی بہرہ ور تھے، بعض تکوینی امور کا علم ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے صرف حضرت خضر کو نوازا تھا، حضرت موسیٰ کے پاس بھی وہ علم نہیں تھا اس سے استدلال کرتے ہوئے بعض صوفیا دعویٰ کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کو جو نبی نہیں ہوتے علم لدنی سے نوازتا ہے جو بغیر استاد کے محض مبدأ فیض کی کرم گستری کا نتیجہ ہوتا ہے اور یہ باطنی علم، شریعت کے ظاہری علم سے، جو قرآن و حدیث کی صورت میں موجود ہے، مختلف بلکہ بعض دفعہ اس کے مخالف اور معارض ہوتا ہے لیکن یہ استدلال اس لیے صحیح نہیں کہ حضرت خضر کی بابت تو اللہ تعالیٰ نے خود ان کو علم خاص دیئے جانے کی صراحت کر دی ہے، جب کہ کسی اور کے لیے ایسی صراحت کہیں نہیں اگر اس کو عام کر دیا جائے تو پھر ہر شعبدہ باز اس قسم کا دعویٰ کر سکتا ہے چنانچہ اس طبقے میں یہ دعوے عام ہی ہیں۔ اس لیے ایسے دعوؤں کی کوئی حیثیت نہیں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۶۶۔ ”اس سے موسیٰؑ نے کہا کہ میں آپ کی تابعداری کروں؟ کہ آپ

Marfat.com

مجھے اس نیک علم کو سکھا دیں جو آپ کو سکھایا گیا ہے۔" O---۶۷۔ "اس نے کہا آپ میرے ساتھ ہرگز صبر نہیں کر سکتے۔" O---۶۸۔ "اور جس چیز کو آپ نے اپنے علم میں نہ لیا ہو (یعنی جس کا پورا علم نہ ہو) اس پر صبر کر بھی کیسے سکتے ہیں۔" O---۶۹۔ "موسیٰ نے جواب دیا کہ ان شاء اللہ آپ مجھے صبر کرنے والا پائیں گے۔ اور کسی بات میں میں آپ کی نافرمانی نہ کروں گا۔" O---۷۸۔ "اس نے کہا بس یہ جدائی ہے میرے اور تیرے درمیان اب میں تجھے ان باتوں کی اصلیت بھی بتا دوں گا جس پر تجھ سے صبر نہ ہو سکا۔" O---[لیکن جدائی سے قبل حضرت خضر نے تینوں واقعات کی حقیقت سے انہیں آگاہ اور باخبر کرنا ضروری خیال کیا تا کہ موسیٰ کسی مغالطے کا شکار نہ رہیں اور وہ یہ سمجھ لیں کہ علم نبوت اور ہے جس سے انہیں نوازا گیا ہے اور بعض تکوینی امور کا علم اور ہے جو اللہ تعالیٰ کی حکمت و مشیت کے تحت، حضرت خضر کو دیا گیا ہے اور اسی کے مطابق انہوں نے ایسے کام کیے جو علم شریعت کی رو سے جائز نہیں تھے اور اسی لیے حضرت موسیٰ بجا طور پر ان پر خاموش نہیں رہ سکے تھے۔ انہی تکوینی امور کی انجام دہی کی وجہ سے بعض اہل علم کی رائے ہے کہ حضرت خضر انسانوں میں سے نہیں تھے اور اسی لیے وہ ان کی نبوت و رسالت یا ولایت کی بحث میں نہیں پڑتے کیونکہ یہ سارے مناصب تو انسانوں کے ساتھ ہی خاص رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ وہ فرشتہ تھے لیکن اگر اللہ تعالیٰ اپنے کسی نبی کو بعض تکوینی امور سے مطلع کر کے ان کے ذریعے سے وہ کام کروا لے تو اس میں بھی کوئی ناممکن بات نہیں ہے۔ جب وہ صاحب وحی خود اس امر کی وضاحت کر دے کہ میں نے یہ کام اللہ کے حکم سے ہی کیے ہیں تو گو بظاہر وہ خلاف شریعت ہی نظر آتے ہوں لیکن جب ان کا تعلق ہی تکوینی امور سے ہے تو وہاں جواز اور عدم جواز کی بحث ہی غیر ضروری ہے۔ جیسے تکوینی احکامات کے تحت کوئی بیمار ہوتا ہے، کوئی مرتا ہے، کسی کا کاروبار تباہ ہو جاتا ہے، قوموں پر عذاب آتا ہے، ان میں سے بعض کام بعض دفعہ بہ اذن الٰہی فرشتے ہی کرتے ہیں، تو جس طرح یہ امور آج تک کسی کو خلاف شریعت نظر نہیں آئے۔ اسی طرح حضرت خضر کے ذریعے سے وقوع پذیر ہونے والے واقعات کا تعلق بھی چونکہ امور تکوینیہ سے ہے اس لیے انہیں شریعت کی ترازو میں تولنا ہی غیر صحیح ہے۔ البتہ اب وحی و نبوت کا سلسلہ ختم ہو جانے کے بعد کسی شخص کا اس قسم کا دعویٰ ہرگز صحیح اور قابل تسلیم نہیں ہوگا جیسا کہ حضرت خضر سے منقول ہے کیونکہ حضرت خضر کا معاملہ تو نص قرآنی سے ثابت ہے، اس لیے مجال انکار نہیں۔ لیکن اب جو بھی اس قسم کا دعویٰ یا عمل کرے تا اس کا انکار لازمی اور ضروری ہے کیوں کہ اب وہ یقینی ذریعہ علم موجود نہیں ہے جس سے اس کے دعوے اور عمل کی حقیقت واضح ہو سکے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ طٰہٰ ۲۰) ---۱۱۴۔ "پس اللہ عالی شان والا سچا اور حقیقی بادشاہ ہے۔ تو قرآن پڑھنے میں جلدی نہ کر اس سے پہلے کہ تیری طرف جو وحی کی جاتی ہے وہ پوری کی جائے ہاں یہ دعا کر کہ پروردگار! میرا علم بڑھا۔" O---[یعنی اللہ تعالیٰ سے زیادتی علم کی دعا فرماتے رہیں۔ اس میں علما کے لیے بھی نصیحت ہے کہ وہ فتویٰ میں پوری تحقیق اور غور سے کام لیں، جلد بازی سے بچیں اور علم میں اضافے کی صورتیں اختیار کرنے میں کوتاہی نہ کریں۔ علاوہ ازیں علم سے مراد قرآن و حدیث کا علم ہے۔ قرآن میں اسی کو علم سے تعبیر کیا گیا ہے اور ان کے حاملین کو علما دیگر چیزوں کا علم، جو انسان کسب معاش کے لیے حاصل کرتا ہے، وہ سب فن ہیں، ہنر ہیں اور صنعت و حرفت ہیں۔ نبی کریم ﷺ جس علم کے لیے دعا فرماتے تھے، وہ وحی و رسالت ہی کا علم ہے جو قرآن و حدیث میں محفوظ ہے، جس سے انسان کا ربط و تعلق اللہ تعالیٰ کے ساتھ قائم ہوتا، اس کے اخلاق و کردار کی اصلاح ہوتی اور اللہ کی رضا و عدم رضا کا پتہ چلتا ہے۔ ایسی دعاؤں میں ایک دعا یہ بھی ہے جو آپ پڑھا کرتے تھے---((اللهم انفعني بما علمتني، وعلمني ماينفعني، وزدني علما، والحمدلله على كل حال))۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الحج ۲۲) ---۸۔ "بعض لوگ اللہ کے بارے میں بغیر علم کے اور بغیر ہدایت کے اور بغیر روشن کتاب کے جھگڑتے ہیں۔" O---۵۴۔ "اور اس لیے بھی کہ جنہیں علم عطا فرمایا گیا ہے وہ یقین کر لیں کہ یہ آپ کے رب ہی کی طرف سے سراسر حق ہی ہے پھر وہ اس پر ایمان لائیں اور ان کے دل اس کی طرف جھک جائیں۔ یقیناً اللہ تعالیٰ ایمان داروں کو راہ راست کی طرف رہبری کرنے والا ہی ہے۔" O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۷، مضمون: ایمان]

(سورۃ النمل ۲۷) ---۱۵۔ "اور ہم نے یقیناً داؤد اور سلیمان کو علم دے رکھا تھا اور دونوں نے کہا، تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے ہمیں اپنے بہت سے ایمان دار بندوں پر فضیلت عطا فرمائی ہے۔" O---[سورت کے شروع میں فرمایا گیا تھا کہ یہ قرآن اللہ کی طرف سے سکھلایا جاتا ہے، اس کی دلیل کے طور پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ مختصراً بیان فرمایا اور اب دوسری دلیل حضرت داؤد علیہ السلام و سلیمان علیہ السلام کا یہ قصہ ہے۔ انبیاء علیہم السلام کے یہ واقعات اس بات کی دلیل ہیں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے سچے رسول ہیں۔ علم سے مراد نبوت کے علم کے علاوہ وہ علم ہے جن سے حضرت داؤد علیہ السلام اور سلیمان علیہ السلام کو بطور خاص نوازا گیا تھا جیسے حضرت داؤد علیہ السلام کو لوہے کی صنعت کا علم اور حضرت سلیمان علیہ السلام کو جانوروں کی بولیوں کا علم عطا کیا گیا تھا۔ ان دونوں باپ بیٹوں کو اور بھی بہت کچھ عطا کیا گیا تھا، لیکن یہاں صرف علم کا ذکر کیا گیا ہے، جس سے واضح ہوتا ہے کہ علم اللہ کی سب سے بڑی نعمت ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الروم ۳۰) ---۵۶۔ "اور جن لوگوں کو علم اور ایمان دیا گیا وہ جواب دیں گے کہ تم تو جیسا کہ کتاب اللہ میں ہے یوم قیامت تک ٹھہرے رہے۔ آج

Marfat.com

کا یہ دن قیامت ہی کا دن ہے لیکن تم تو یقین ہی نہیں مانتے تھے۔'' O

(**سورۃ سبا ۳۴**)---۶۔''اور جنہیں علم ہے وہ دیکھ لیں گے کہ جو کچھ آپ کی جانب آپ کے رب کی طرف سے نازل ہوا ہے وہ (سراسر) حق ہے اور اللہ تعالیٰ غالب خوبیوں والے کی راہ کی رہبری کرتا ہے۔'' O

(**سورۃ فاطر ۳۵**)---۲۸۔''اور اسی طرح آدمیوں اور جانوروں اور چوپایوں میں بھی بعض ایسے ہیں کہ ان کی رنگتیں مختلف ہیں' اللہ تعالیٰ سے اس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو علم رکھتے ہیں واقعی اللہ تعالیٰ زبردست بڑا بخشنے والا ہے۔'' O---[یعنی اللہ تعالیٰ کی ان قدرتوں اور اس کے کمال صناعی کو وہی جان اور سمجھ سکتے ہیں جو علم رکھنے والے ہیں' اس علم سے مراد کتاب وسنت اور اسرار الٰہیہ کا علم ہے اور جتنی انہیں رب کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔ اتنا ہی وہ رب سے ڈرتے ہیں' گویا جن کے اندر خشیت الٰہی نہیں ہے' سمجھ لو کہ علم صحیح سے بھی وہ محروم ہیں' سفیان ثوری فرماتے ہیں کہ علما کی تین قسمیں ہیں۔ عالم باللہ اور عالم بامر اللہ' یہ وہ ہے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا اور اس کے حدود وفرائض کو جانتا ہے۔ دوسرا صرف عالم باللہ' جو اللہ سے تو ڈرتا ہے لیکن اس کے حدود وفرائض سے بے علم ہے۔ تیسرا صرف عالم بامر اللہ' جو حدود وفرائض سے باخبر ہے لیکن خشیت الٰہی سے عاری ہے۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---[اللہ تعالیٰ کی اعجاز آفرینیوں کا جتنی دقت نگاہ سے لوگ مطالعہ کریں گے حکمتِ ربانی کے نئے نئے جلوے رُونما ہوتے جائیں گے انہیں اس تدبر اور مطالعہ سے اللہ تعالیٰ کی عظمت وکبریائی کا ایسا علم نصیب ہوگا جو انہیں عین الیقین کی منزل تک پہنچائے گا اور وہاں سے حق الیقین کی منزل زیادہ دُور نہیں۔ طلب صادق ہوگی تو توفیق کا ہاتھ بڑھے گا اور انہیں ان بلندیوں پر فائز کر دے گا جہاں حق الیقین کی روشنی ہر سُو پھیلی ہوئی ہے۔ جہاں شک وشبہ کا غبار نہیں۔ وہاں پہنچ کر انہیں اپنے رب ذوالجلال والاکرام کی معرفت نصیب ہوگی' پھر جس خشیت سے ان کے دل معمور ہوں گے ہمارے لیے اس کا اندازہ لگانا ہی مشکل ہے۔ حکمائے اسلام کے نزدیک علم کی حقیقت کیا ہے' اس کے لیے چند اقوال ملاحظہ فرمائیے:

۱- حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا: زیادہ باتیں بنانا علم نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ سے خشیت (ڈرنا) کو علم کہتے ہیں۔

۲- امام مالک فرماتے ہیں: بکثرت روایت کرنے کا نام علم نہیں' بلکہ علم ایک نُور ہے جسے اللہ تعالیٰ کسی دل میں ڈال دیتا ہے۔

۳- مجاہد فرماتے ہیں: عالم وہ ہے جو اللہ تعالیٰ عزّ وجل سے ڈرتا ہے۔

۴- ربیع بن انس کا ارشاد ہے: جس کے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف نہیں وہ عالم نہیں۔

۵- حضرت ابنِ مسعود سے ایک قول مروی ہے: اگر دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا ہو جائے تو انسان کے لیے اتنا علم ہی کافی ہے اور اس سے بڑی جہالت اور کوئی نہیں کہ انسان خدا سے غرور کرنے لگے۔

۶- سعد بن ابراہیم سے پوچھا گیا کہ اس شہر میں سب سے بڑا فقیہہ کون ہے؟ فرمایا: جو اپنے رب سے زیادہ ڈرنے والا ہے۔

۷- سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا یہ ارشادِ گرامی آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہے: ترجمہ: یعنی صحیح معنوں میں فقیہہ اور عالم وہ ہے جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ کرے اور خدا کی نافرمانی پر انہیں جری نہ کرے۔ خُدا کے عذاب سے انہیں بے خوف نہ کر دے اور قرآن کے بغیر اسے کوئی چیز اپنی طرف راغب نہ کر سکے۔(تفسیر از ضیاء القرآن)]

(**سورۃ الزمر ۳۹**)---۹۔''بھلا جو شخص راتوں کے اوقات سجدے اور قیام کی حالت میں (عبادت میں) گزارتا ہو، آخرت سے ڈرتا ہو اور اپنے رب کی رحمت سے امید رکھتا ہو، (اور جو اس کے برعکس ہو برابر ہو سکتے ہیں) بتاؤ تو علم والے اور بے علم کیا برابر کے ہیں؟ یقیناً نصیحت وہی حاصل کرتے ہیں جو عقلمند ہوں۔(اپنے رب کی طرف سے)'' O---[یعنی وہ جو جانتے ہیں کہ اللہ نے ثواب وعقاب کا جو وعدہ کیا ہے، وہ حق ہے اور وہ جو اس بات کو نہیں جانتے۔ یہ دونوں برابر نہیں۔ ایک عالم ہے اور ایک جاہل۔ جس طرح علم وجہل میں فرق ہے اسی طرح عالم وجاہل برابر نہیں یہ بھی ہو سکتا ہے کہ عالم وغیر عالم کی مثال سے یہ سمجھانا مقصود ہو کہ جس طرح یہ دونوں برابر نہیں، اللہ کا فرماں بردار اور اس کا نافرمان، دونوں برابر نہیں۔ بعض نے اس کا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ عالم سے مراد وہ شخص ہے جو علم کے مطابق عمل بھی کرتا ہے۔ کیوں کہ وہی علم سے فائدہ حاصل کرنے والا ہے اور جو عمل نہیں کرتا وہ گویا ایسے ہی ہے کہ اسے علم ہی نہیں ہے۔ اس اعتبار سے یہ عامل اور غیر عامل کی مثال ہے کہ یہ دونوں برابر نہیں۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(**سورۃ الدُّخان**)---۴۔''اسی رات میں ہر ایک مضبوط کام کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔'' O---۵۔''ہمارے پاس سے حکم ہو کر' ہم ہی ہیں رسول بنا کر بھیجنے والے۔'' O---۶۔''آپ کے رب کی مہربانی سے۔ وہ ہی ہے سننے والا جاننے والا۔'' O---[ان سیاق وسباق میں اللہ تعالیٰ کی ان دو صفات کو بیان کرنے سے مقصود لوگوں کو اس حقیقت پر متنبہ کرنا ہے کہ صحیح علم صرف وہی دے سکتا ہے' کیونکہ تمام حقائق کو وہی جانتا ہے۔ ایک انسان تو کیا سارے انسان مل کر بھی اپنے لیے کوئی راہِ حیات متعین کریں تو اس کے حق ہونے کی کوئی ضمانت نہیں' کیونکہ پوری نوعِ انسانی یکجا ہو کر بھی ایک سمیع وعلیم نہیں بنتی۔ اُن کے بس

Marfat.com

یہ ہے ہی نہیں کہ اُن تمام حقائق کا احاطہ کرے جن کا جاننا ایک صحیح راہِ حیات متعین کرنے کے لیے ضروری ہے۔ یہ علم صرف اللہ کے پاس ہے۔ وہی سمیع وعلیم ہے اس لیے وہی یہ بتا سکتا ہے کہ انسان کے لیے ہدایت کیا ہے اور ضلالت کیا، حق کیا ہے اور باطل کیا، خیر کیا ہے اور شر کیا۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

سورۃ الرحمٰن ۵۵) ---۴۔ ''اور اسے بولنا سکھایا۔'' O --- [اصل میں لفظ بیان استعمال ہوا ہے۔ اس کے ایک معنی تو اظہار مافی الضمیر کے ہیں، یعنی بولنا اپنا مطلب ومدعا بیان کرنا۔ اور دوسرے معنی ہیں فرق وامتیاز کی وضاحت، جس سے مراد اس مقام پر خیر وشر اور بھلائی اور برائی کا امتیاز ہے۔ ان دونوں معنوں کے لحاظ سے یہ چھوٹا سا فقرہ اوپر کے استدلال کو مکمل کر دیتا ہے۔ بولنا وہ امتیازی وصف ہے جو انسان کو حیوانات اور دوسری ارضی مخلوقات سے ممیز کرتا ہے۔ یہ محض قوتِ گویائی ہی نہیں ہے، بلکہ اس کے پیچھے عقل وشعور، فہم وادراک، تمیز وارادہ اور دوسری ذہنی قوتیں کارفرما ہوتی ہیں جن کے بغیر انسان کی قوتِ ناطقہ کام نہیں کر سکتی۔ اس لیے بولنا دراصل انسان کے ذی شعور اور ذی اختیار مخلوق ہونے کی صریح علامت ہے۔ اور یہ امتیازی وصف جب اللہ تعالیٰ نے انسان کو عطا فرمایا ہے تو ظاہر ہے کہ اس کے لیے تعلیم کی نوعیت بھی وہ نہیں ہو سکتی جو بے شعور اور بے اختیار مخلوق کی رہنمائی کے لیے موزوں ہے۔ اسی طرح انسان کا دوسرا اہم ترین امتیازی وصف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے اندر ایک اخلاقی حس (Moral Sense) رکھ دی ہے، جس کی وجہ سے وہ فطری طور پر نیکی اور بدی، حق اور ناحق، ظلم اور انصاف، بجا اور بے جا کے درمیان فرق کرتا ہے، اور یہ وجدان اور احساس انتہائی گمراہی وجہالت کی حالت میں بھی اُس کے اندر سے نہیں نکلتا۔ ان دونوں امتیازی خصوصیات کا لازمی تقاضا یہ ہے کہ انسان کی شعوری واختیاری زندگی کے لیے تعلیم کا طریقہ اُس پیدائشی طریقِ تعلیم سے مختلف ہو جس کے تحت مچھلی کو تیرنا اور پرندے کو اُڑنا، اور خود انسانی جسم کے اندر پلک کو جھپکنا، آنکھ کو دیکھنا، کان کو سننا، اور معدے کو ہضم کرنا سکھایا گیا ہے۔ انسان خود اپنی زندگی کے اس شعبے میں اُستاد اور کتاب اور مدرسے اور تبلیغ وتلقین اور تحریر وتقریر اور بحث واستدلال جیسے ذرائع ہی کو وسیلۂ تعلیم مانتا ہے اور پیدائشی علم وشعور کو کافی نہیں سمجھتا۔ پھر یہ بات آخر کیوں عجیب ہو کہ انسان کے خالق پر اس کی رہنمائی کی جو ذمہ داری عائد ہوتی ہے اُسے ادا کرنے کے لیے اُس نے رسول اور کتاب کو تعلیم کا ذریعہ بنایا ہے؟ جیسی مخلوق ویسی ہی اُس کی تعلیم۔ یہ سراسر ایک معقول بات ہے۔ ''بیان'' جس مخلوق کو سکھایا گیا ہو اس کے لیے ''قرآن'' ہی ذریعۂ تعلیم ہو سکتا ہے نہ کہ کوئی ایسا ذریعہ جو اُن مخلوقات کے لیے موزوں ہے جنھیں بیان نہیں سکھایا گیا ہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

سورۃ العلق ۹۶) ---۳۔ ''پڑھیے آپ کا رب بڑا کریم ہے۔'' O ---۴۔ ''جس نے علم سکھایا قلم کے واسطہ سے۔'' O --- [یعنی یہ اس کا انتہائی کرم ہے کہ اس حقیر ترین حالت سے ابتدا کر کے اس نے انسان کو صاحبِ علم بنایا جو مخلوقات کی بلند ترین صفت ہے' اور صرف صاحب علم ہی نہیں بنایا بلکہ اس کو قلم کے استعمال سے لکھنے کا فن سکھایا جو بڑے پیمانے پر علم کی اشاعت' ترقی' اور نسلاً بعد نسل اس کے بقاء اور تحفظ کا ذریعہ بنا۔ اگر وہ الہامی طور پر انسان کو قلم اور کتابت کے فن کا یہ علم نہ دیتا تو انسان کی علمی قابلیت ٹھٹھر کر رہ جاتی اور اسے نشوونما پانے' پھیلنے اور ایک نسل کے علوم دوسری نسل تک پہنچنے اور آگے مزید ترقی کرتے چلے جانے کا موقع ہی نہ ملتا۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)] ---۵۔ ''اسی نے سکھایا انسان کو جو وہ نہیں جانتا تھا۔'' O --- [یعنی انسان اصل میں بالکل بے علم تھا۔ اسے جو کچھ بھی علم ہوا اللہ کے دینے سے حاصل ہوا' اللہ ہی نے جس مرحلے پر انسان کے لئے علم کے جو دروازے کھولنے چاہے وہ اس پر کھلتے چلے گئے' ...ت ہے جو آیۃ الکرسی میں اس طرح فرمائی گئی ہے کہ ''اور لوگ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے سوائے اس کے جو وہ خود چاہے'' (البقرۃ ۲۵۵) جن جن چیزوں کو بھی انسان اپنی علمی دریافت سمجھتا ہے' درحقیقت وہ پہلے اس کے علم میں نہ تھیں' اللہ تعالیٰ ہی نے جب چاہا ان کا علم اسے دیا بغیر اس کے کہ انسان یہ محسوس کرتا کہ یہ علم اللہ اسے دے رہا ہے۔ (از تفسیر ۶ تفہیم القرآن)]

والدین کے حقوق

سورۃ البقرۃ ۲) ---۸۳۔ ''اور جب لیا تھا ہم نے پختہ عہد بنی اسرائیل سے کہ نہ بندگی کرنا تم مگر اللہ تعالیٰ کی اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا اور رشتے داروں اور یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ بھی اور کہنا لوگوں سے اچھی بات اور قائم رکھنا نماز کو اور ادا کرتے رہنا زکوٰۃ۔ مگر پھر گئے تم (اس عہد سے) سوائے چند ایک تم میں سے اور تم تو ہو ہی پھر جانے والے۔'' O ---۱۸۰۔ ''فرض کر دیا گیا ہے تم پر جب آ پہنچے تم میں سے کسی کی موت (کی گھڑی) اگر چھوڑے مال وصیت کرنا والدین کے لئے اور رشتے داروں کے لئے معروف طریقے سے یہ حق ہے اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والوں پر۔'' O ---۲۱۵۔ ''پوچھتے ہیں لوگ تم سے کہ کیا چیز خرچ کریں وہ؟ کہو جو کچھ خرچ کرو تم مال میں سے سو وہ ہے والدین کے لئے، رشتہ داروں کے لئے اور یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کے لئے اور جو بھی کرتے ہو تم کوئی بھلائی تو بیشک اللہ تعالیٰ اس سے پوری طرح باخبر ہے۔'' O

سورۃ النساء ۴) ---۳۶۔ ''اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ کرو اور والدین، رشتہ دار، یتیموں، مسکینوں، قریبی پڑوسی، دور والے

Marfat.com

پڑوسی، پاس بیٹھنے والے، راہ گیر اور جس پر تمہارا قبضہ ہو (سب) سے نیک سلوک کرو کہ اللہ تعالیٰ کسی اترانے والے شیخی خورے کو پسند نہیں کرتا۔'' O
(سورۃ الانعام ۶) ---۱۵۱۔ ''کہہ آؤ میں تمہیں سناؤں کہ تمہارے رب نے تم پر کیا حرام کیا ہے یہ کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ مگر اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو۔'' O
(سورۃ التوبہ ۹) ---۱۱۴۔ ''اور ابراہیمؑ کا اپنے باپ کے لئے بخشش کی دُعا مانگنا صرف اس وعدے کی وجہ سے تھا جو اس نے اس سے کر لیا تھا۔ پھر جب اس پر واضح ہو گیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے تو وہ اس سے بے تعلق ہو گیا۔ ابراہیمؑ بیشک نرم دل اور بردبار تھا۔'' O
(سورۃ یوسف ۱۲) ---۳۸۔ ''میں (حضرت یوسفؑ) اپنے باپ دادوں کے دین کا پابند ہوں یعنی ابراہیمؑ واسحاقؑ اور یعقوبؑ کے دین کا۔ ہمیں ہر گز یہ سزاوار نہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو بھی شریک کریں۔ ہم پر اور تمام لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا یہ خاص فضل ہے لیکن اکثر لوگ ناشکری کرتے ہیں۔'' O
---۹۹۔ ''جب سارا گھرانہ یوسفؑ کے پاس پہنچ گیا تو یوسفؑ نے اپنے ماں باپ کو اپنے پاس جگہ دی اور کہا کہ اللہ تعالیٰ کو منظور ہے تو آپ سب امن وامان کے ساتھ مصر میں آؤ۔'' O ---۱۰۰۔ ''اور اپنے تخت پر اپنے ماں باپ کو اونچا بٹھایا اور سب اس کے سامنے سجدے میں گر گئے تب کہا کہ اباجی! یہ میرے پہلے کے خواب کی تعبیر ہے۔ میرے رب نے اسے سچا کر دکھایا۔ اس نے میرے ساتھ بڑا احسان کیا جب کہ مجھے جیل خانے سے نکالا اور آپ لوگوں کو صحرا سے لے آیا۔ اس اختلاف کے بعد جو شیطان نے مجھ میں اور میرے بھائیوں میں ڈال دیا تھا۔ میرا رب جو چاہے اس کے لئے بہترین تدبیر کرنے والا ہے اور وہ بہت علم وحکمت والا ہے۔'' O

احادیث مبارک:

(۱) ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا ایک آدمی نے کہا اے اللہ تعالیٰ کے رسول سب سے زیادہ کون لائق ہے جس کے ساتھ میں حسن سلوک سے پیش آؤں؟ فرمایا تیری ماں، میں نے کہا پھر کون ہے فرمایا تیری ماں، اس نے کہا پھر کون ہے فرمایا تیری ماں، اس نے کہا پھر کون فرمایا تیرا باپ، ایک روایت میں ہے تیری ماں پھر تیری ماں پھر تیری ماں پھر اپنے باپ کے ساتھ احسان کر پھر جو تیرے قریبی رشتہ دار ہیں اور قریبی عزیز ہیں۔

(۲) اسی (ابو ہریرہؓ) سے روایت ہے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کی ناک خاک آلودہ ہو اس کی ناک خاک آلودہ ہو۔ صحابہؓ نے عرض کیا کس کی۔ فرمایا جو اپنے ماں باپ کو یا دونوں میں سے ایک کو بڑھاپے کی عمر میں پاتا ہے پھر (ان کی خدمت کر کے) جنت میں داخل نہ ہو۔

(۳) عبداللہؓ بن عمر سے روایت ہے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا احسان جتلانے والا، ماں باپ کی نافرمانی کرنے والا، اور ہمیشہ شراب پینے والا جنت میں داخل نہیں ہو گا۔

(۴) عبداللہؓ بن عمر سے روایت ہے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے ماں باپ کو گالی دینا کبیرہ گناہ ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کوئی شخص اپنے ماں باپ کو بھی گالی دیتا ہے فرمایا ہاں جو دوسرے آدمی کے ماں اور باپ کو گالی دیتا ہے وہ اس کے ماں باپ کو گالی دیتا ہے۔

(۵) ابو سیدؓ ساعدی سے روایت ہے کہا ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے بنو سلمہ کا ایک آدمی آیا۔ اس نے کہا کیا ماں باپ کے مرنے کے بعد مجھ پر کوئی چیز واجب ہے کہ ان کے ساتھ نیکی کی جا سکے۔ فرمایا ہاں ان کی بخشش کے لئے دُعا کرنا ان کی وصیت کو پورا کرنا اور اس رشتہ داری کو ملانا جو ان کے ساتھ ہی ملائی جا سکتی ہے۔ ان کے دوستوں کی عزت کرنا۔ (از دستور القرآن صفحہ نمبر ۵۱۷ تا ۵۱۹ مؤلفہ چوہدری محمد شریف)

(سورۃ بنی اسرائیل ۱۷) ---۲۳۔ ''اور تیرا پروردگار صاف صاف حکم دے چکا ہے کہ تم اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرنا۔ اگر تیری موجودگی میں ان میں سے ایک یا یہ دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کے آگے اف تک نہ کہنا، نہ انہیں ڈانٹ ڈپٹ کرنا بلکہ ان کے ساتھ ادب واحترام سے بات چیت کرنا۔'' O --- [اس آیت میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی عبادت کے بعد دوسرے نمبر پر والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا ہے، جس سے والدین کی اطاعت، ان کی خدمت اور ان کے ادب واحترام کی اہمیت واضح ہے۔ گویا ربوبیت الٰہی کے تقاضوں کے ساتھ اطاعت والدین کے تقاضوں کی ادائیگی ضروری ہے۔ احادیث میں بھی اس کی اہمیت اور تاکید کو خوب واضح کر دیا گیا ہے، پھر بڑھاپے میں بطور خاص ان کے سامنے ''ہوں'' تک کہنے اور ان کو ڈانٹنے ڈپٹنے سے منع کیا ہے۔ کیونکہ بڑھاپے میں والدین تو کمزور، بے بس اور لاچار ہو جاتے ہیں، جب کہ اولاد جوان اور وسائل معاش پر قابض ومتصرف ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں جوانی کے دیوانی جذبات اور بڑھاپے کے سرد وگرم چشیدہ تجربات میں تصادم ہوتا ہے۔ ان حالات میں والدین کے ادب واحترام کے تقاضوں کو ملحوظ رکھنا بہت ہی مشکل مرحلہ ہوتا ہے۔ تاہم اللہ تعالیٰ کے ہاں سرخرو وہی ہو گا جو ان تقاضوں کو ملحوظ رکھے گا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۲۴۔ ''اور عاجزی اور محبت کے ساتھ ان کے سامنے تواضع کا بازو پست رکھے رکھنا اور دُعا کرتے رہنا کہ اے میرے پروردگار! ان پر ویسا ہی رحم کر جیسا انہوں نے میرے بچپن میں میری پرورش کی ہے۔'' O

Marfat.com

(**سورۃ العنکبوت ۲۹**)---۸ "ہم نے ہر انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی نصیحت کی ہے ہاں! اگر وہ یہ کوشش کریں کہ آپ میرے ساتھ اسے شریک کرلیں جس کا آپ کو علم نہیں تو ان کا کہنا نہ مانیئے' تم سب کا لوٹنا میری ہی طرف ہے پھر میں ہر اس چیز سے جو تم کرتے تھے تمہیں خبر دوں گا۔" O---[قرآن کریم کے متعدد مقامات پر اللہ تعالیٰ نے اپنی توحید و عبادت کا حکم دینے کے ساتھ والدین کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید کی ہے جس سے اس امر کی وضاحت ہوتی ہے کہ ربوبیت (الٰہ واحد) کے تقاضوں کو صحیح طریقے سے وہی سمجھ سکتا اور انہیں ادا کرسکتا ہے جو والدین کی اطاعت و خدمت کے تقاضوں کو سمجھتا اور ادا کرتا ہے۔ جو شخص یہ بات سمجھنے سے قاصر ہے کہ دنیا میں اس کا وجود والدین کی باہمی قربت کا نتیجہ اور اس کی تربیت و پرداخت' ان کی غایت مہربانی اور شفقت کا ثمرہ ہے۔ اس لیے مجھے ان کی خدمت میں کوئی کوتاہی اور ان کی اطاعت سے سرتابی نہیں کرنی چاہیے۔ وہ یقیناً خالق کائنات کو سمجھنے کی توحید عبادت کے تقاضوں کی ادائیگی سے بھی قاصر رہے گا۔ اسی لیے احادیث میں بھی والدین کے ساتھ حسن سلوک کی بڑی تاکید آئی ہے۔ ایک حدیث میں والدین کی رضامندی کو اللہ تعالیٰ کی رضا اور ان کی ناراضی کو رب کی ناراضی کا باعث قرار دیا گیا ہے]۔[یعنی والدین اگر شرک کا حکم دیں (اور اسی میں دیگر معاصی کا حکم بھی شامل ہے) اور اس کے لیے خاص کوشش بھی کریں۔ (جیسا کہ مجاہدہ کے لفظ سے واضح ہے) تو ان کی اطاعت نہیں کرنی چاہیے۔ کیونکہ "اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں"۔ اس آیت کی شان نزول میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ آتا ہے کہ ان کے مسلمان ہونے پر ان کی والدہ نے کہا کہ میں نہ کھاؤں گی نہ پیوں گی' یہاں تک کہ مجھے موت آجائے یا پھر تو محمد ﷺ کی نبوت کا انکار کردے' بالآخر یہ اپنی والدہ کو زبردستی منہ کھول کر کھلاتے' جس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ لقمان ۳۱**)---۱۴ "ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے متعلق نصیحت کی ہے' اس کی ماں نے دکھ پر دکھ اٹھا کر اسے حمل میں رکھا اور اس کی دودھ چھڑائی دو برس میں ہے کہ تو میری اور اپنے ماں باپ کی شکر گزاری کر' (تم سب کو) میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔" O---[اس کا مطلب ہے کہ رحم مادر میں بچہ جس حساب سے بڑھتا جاتا ہے' ماں پر بوجھ بڑھتا جاتا ہے جس سے عورت کمزور سے کمزور تر ہوتی چلی جاتی ہے۔ ماں کی اس مشقت کے ذکر سے اس طرف بھی اشارہ نکلتا ہے کہ والدین کے ساتھ احسان کرتے وقت ماں کو مقدم رکھا جائے' جیسا کہ حدیث شریف میں بھی ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الاحقاف ۴۶**)---۱۵ "اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم دیا ہے' اس کی ماں نے اسے تکلیف جھیل کر پیٹ میں رکھا اور تکلیف برداشت کر کے اسے جنا۔ اس کے حمل کا اور اس کے دودھ چھڑانے کا زمانہ تیس مہینے کا ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ اپنی پختگی اور چالیس سال کی عمر کو پہنچا تو کہنے لگا اے میرے پروردگار! مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر بجالاؤں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر انعام کی ہے اور یہ کہ میں ایسے نیک عمل کروں جن سے تو خوش ہوجائے اور تو میری اولاد بھی صالح بنا۔ میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔" O---[اس مشقت و تکلیف کا ذکر' والدین کے ساتھ حسن سلوک کے حکم میں مزید تاکید کے لیے ہے۔ جس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ماں' اس حکم احسان میں' باپ سے مقدم ہے' کیونکہ نو ماہ تک مسلسل حمل کی تکلیف اور پھر زچگی (وضع حمل) کی تکلیف' صرف تنہا ماں ہی اٹھاتی ہے' باپ کی اس میں شرکت نہیں۔ اسی لیے حدیث پاک میں بھی ماں کے ساتھ حسن سلوک کو اولیت دی گئی ہے اور باپ کا درجہ اس کے بعد بتلایا گیا ہے۔ ایک صحابیؓ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی' میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا تمہاری ماں' اس نے پھر یہی پوچھا' آپ ﷺ نے یہی جواب فرمایا' تیسری مرتبہ بھی یہی جواب دیا۔ چوتھی مرتبہ پوچھنے پر آپ ﷺ نے فرمایا' پھر تمہارا باپ۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۶ "یہی وہ لوگ ہیں جن کے نیک اعمال تو ہم قبول فرما لیتے ہیں اور جن کے بد اعمال سے درگزر کر لیتے ہیں' (یہ) جنتی لوگوں میں ہیں۔ اس سچے وعدے کے مطابق جو ان سے کیا جاتا تھا۔" O---۱۷ "اور جس نے اپنے ماں باپ سے کہا کہ تم سے میں تنگ آگیا' تم مجھ سے یہی کہتے رہو گے کہ میں مرنے کے بعد پھر زندہ کیا جاؤں گا مجھ سے پہلے بھی امتیں گزر چکی ہیں' وہ دونوں جناب باری میں فریادیں کرتے ہیں اور کہتے ہیں تجھے خرابی ہو تو ایمان لے آ' بیشک اللہ تعالیٰ کا وعدہ حق ہے' وہ جواب دیتا ہے کہ یہ تو صرف اگلوں کے افسانے ہیں۔" O---۱۸ "وہ لوگ ہیں جن پر (اللہ تعالیٰ کے عذاب کا) وعدہ صادق آگیا' ان جنات اور انسانوں کے گروہوں کے ساتھ جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں' یقیناً یہ نقصان پانے والے تھے۔" O---۱۹ "اور ہر ایک کو اپنے اپنے اعمال کے مطابق درجے ملیں گے تاکہ انہیں ان کے اعمال کے پورے بدلے دے اور ان پر ظلم نہ کیا جائے گا۔" O

مشاہدات:

مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں باب ۱۴ حقوق نسواں میں۔ مشاہدات: جو ماں اپنے بیٹوں کو میرا چاند اور میرے ستارے کہا کرتی تھی، بیٹوں نے اسکے ساتھ کیا کیا۔ حتیٰ کہ خود بھی برباد ہو گئے۔

Marfat.com

نمبر 2: میرے دوست حاجی امان اللہ صاحب (کراچی والے) نے بتایا کہ ان کے عزیزوں میں ایک صاحب باہر سے بہت سی دولت کما کر لائے اور کوٹھیاں اور کاریں خریدیں اور امیر طبقہ میں شامل ہو گئے اور خاں صاحب کہلانا شروع کر دیا۔ ان کے والد کا ایک پاؤں خراب تھا جس کی وجہ سے وہ لنگڑا کر چلتے تھے۔ اب خاں صاحب کو اپنے یہ باپ پسند نہیں تھے اس لئے دوستوں سے بطور باپ تعارف نہیں کراتے تھے بلکہ نوکر ظاہر کرتے تھے حتیٰ کہ باپ کو کسی وجہ سے ناراض ہو کر گھر سے نکال دیا۔ وہ بوڑھا باپ بیچارہ دوسروں کے ہاں بسر اوقات کرتا رہا اور اسی کسمپرسی کی حالت میں فوت ہو گیا۔ اب خاں صاحب کا کاروبار الٹنا شروع ہو گیا یہاں تک کہ سب کوٹھیاں اور کاریں بک گئیں اور خاں صاحب کوڑی کوڑی کے محتاج ہو گئے اور اسی کسمپرسی کی حالت میں مر گئے جس میں انکے والد ہوتے تھے۔ یہ ہے خدائی انتقام بوجہ حکم عدولی رب و والدین۔

میاں بیوی کے حقوق

(**سورۃ البقرہ ۲**) ---۱۸۷۔ ''حلال کیا گیا ہے تمہارے لئے روزے کی رات میں بے حجاب ہونا اپنی بیویوں کے ساتھ وہ لباس ہیں تمہارے لئے اور تم لباس ہو ان کے لئے جانتا ہے کہ بیشک تم خیانت کرتے تھے اپنے آپ سے سو عنایت فرمائی اس نے تم پر اور درگزر کیا تم سے لہٰذا اب مباشرت کرو ان سے اور طلب کرو اس کو جو مقدر کر رکھا ہے اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے اور کھاؤ اور پیو حتیٰ کہ نمایاں نظر آ جائے تم کو (صبح کی) سفید دھاری (رات کی) سیاہ دھاری سے فجر کو پھر پورا کرو تم روزے کو رات تک اور مت مباشرت کرو ان سے جبکہ تم معتکف ہو مساجد میں یہ حدیں ہیں (مقرر کردہ) اللہ کی۔ پس نہ نزدیک جانا تم ان کے۔ اس طرح کھول کھول کر بیان کرتا ہے اللہ اپنے احکام لوگوں کے لئے تا کہ وہ (غلط رویئے سے) بچیں۔'' O---۲۲۳۔ ''تمہاری عورتیں کھیتیاں ہیں تمہاری سو جاؤ اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو اور آگے کی تدبیر کرو اپنے واسطے اور ڈرتے رہو اللہ تعالیٰ سے اور خوب جان لو کہ یقیناً تمہیں پیش ہونا ہے اس کے حضور اور خوشخبری دے دو (اے پیغمبر ﷺ) ایمان والوں کو۔'' O---۲۲۸۔ ''اور عورتوں کے بھی حقوق ہیں ویسے ہی جیسے ان پر ہیں (مردوں کے) دستور کے مطابق البتہ مردوں کو عورتوں پر ایک درجہ حاصل ہے اور اللہ تعالیٰ غالب ہے بڑی حکمت والا۔'' O

(**سورۃ النساء ۴**) ---۳۴۔ ''مرد سرپرست و نگہبان ہیں عورتوں کے اس بنا پر کہ فضیلت دی ہے اللہ تعالیٰ نے انسانوں میں بعض کو بعض پر اور اس بنا پر کہ خرچ کرتے ہیں مرد اپنے مال۔ پس نیک عورتیں (ہوتی ہیں) اطاعت شعار، حفاظت کرنے والیاں (مردوں کی) غیر حاضری میں ان سب چیزوں کی جن کو محفوظ بنایا ہے اللہ تعالیٰ نے۔ اور وہ عورتیں کہ اندیشہ ہو تم کو نافرمانی کا جن سے سو نصیحت کرو ان کو اور (اگر نہ مانیں تو) تنہا چھوڑ دو ان کو بستروں میں اور (پھر بھی نہ مانیں تو) مارو ان کو پھر اگر اطاعت کرنے لگیں وہ تمہاری تو نہ تلاش کرو ان پر زیادتی کرنے کی راہ۔ بیشک اللہ تعالیٰ ہے سب سے بالاتر اور بہت بڑا۔'' O---۱۲۸۔ ''اگر کسی عورت کو اپنے خاوند سے سرکشی یا بے رخی کا ڈر ہو تو ان (دو) پر کوئی گناہ نہیں کہ آپس میں صلح طے کر لیں اور صلح اچھی چیز ہے اور دلوں میں لالچ رکھا گیا ہے۔ لیکن اگر تم نیک سلوک کرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو تو اللہ تعالیٰ تمہارے عملوں سے باخبر ہے۔'' O---[خاوند اگر کسی وجہ سے اپنی بیوی کو ناپسند کرے اور اس سے دور رہنا (نشوز) اور اعراض کرنا معمول بنا لے یا ایک سے زیادہ بیویاں ہونے کی صورت میں کسی کم تر خوب صورت بیوی سے اعراض کرے تو عورت اپنا کچھ حق چھوڑ کر (مہر سے یا نان ونفقہ سے یا باری سے) خاوند سے مصالحت کر لے تو اس مصالحت میں خاوند یا بیوی پر کوئی گناہ نہیں۔ کیونکہ صلح بہر حال بہتر ہے۔ حضرت ام المومنین سودہؓ نے بھی بڑھاپے میں اپنی باری حضرت عائشہؓ کے لئے ہبہ کر دی تھی جسے نبی ﷺ نے قبول فرما لیا تھا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۲۹۔ ''اور نہیں قدرت رکھتے تم اس بات کی کہ عدل کر سکو بیویوں کے درمیان خواہ کتنا ہی چاہو تم لہٰذا نہ جھک جاؤ (کسی ایک کی طرف) پوری طرح جھکنا کہ چھوڑ دو دوسری بیویوں کو ادھر لٹکتا۔ اور اگر درست کو لو تم (اپنا طرز عمل) اور ڈرتے رہو اللہ تعالیٰ سے تو بیشک اللہ ہے بہت معاف کرنے والا اور رحم فرمانے والا۔'' O---[یہ ایک دوسری صورت ہے کہ ایک شخص کی ایک سے زیادہ بیویاں ہوں تو دلی تعلق اور محبت میں وہ سب کے ساتھ یکساں سلوک نہیں کر سکتا۔ کیونکہ محبت، فعل قلب ہے جس پر کسی کو اختیار نہیں ہے۔ خود نبی ﷺ کو بھی اپنی بیویوں میں سب سے زیادہ محبت عائشہؓ سے تھی۔ خواہش کے باوجود انصاف نہ کرنے سے مطلب یہی قلبی میلان اور محبت میں عدم مساوات ہے۔ اگر یہ قلبی محبت ظاہری حقوق کی مساوات میں مانع نہ بنے تو عند اللہ قابل مواخذہ نہیں۔ جس طرح کہ نبی ﷺ نے اس کا نہایت عمدہ نمونہ پیش فرمایا۔ لیکن اکثر لوگ اس قلبی محبت کی وجہ سے دوسری بیویوں کے حقوق کی ادائیگی میں بہت کوتاہی کرتے ہیں اور ظاہری طور پر بھی ''محبوب بیوی'' کی طرح دوسری بیویوں کے حقوق ادا نہیں کرتے اور انہیں معلقہ (درمیان میں لٹکی ہوئی) بنا کر رکھ چھوڑتے ہیں نہ انہیں طلاق دیتے ہیں نہ حقوق زوجیت ادا کرتے ہیں۔ یہ انتہائی ظلم ہے جس سے یہاں روکا گیا ہے اور ☆ نبی ﷺ نے بھی فرمایا ہے ''جس شخص کی دو بیویاں ہوں اور وہ ایک کی طرف ہی مائل ہو (یعنی دوسری کو نظر انداز کیے رکھے) تو قیامت کے دن وہ اس طرح آئے گا کہ اس کے

Marfat.com

جسم کا ایک حصہ (یعنی نصف) ساقط ہوگا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۱۳۰۔ ''اور اگر جدا ہو جائیں (میاں بیوی ایک دوسرے سے) تو بے نیاز کر دے گا اللہ تعالیٰ ہر ایک کو (محتاجی سے) اپنی وسیع قدرت سے اور ہے اللہ وسیع قدرت کا مالک، بڑی حکمت والا۔'' O --- [یہ تیسری صورت ہے کہ کوشش کے باوجود اگر نباہ کی صورت نہ بنے تو پھر طلاق کے ذریعے سے علیحدگی اختیار کر لی جائے۔ ممکن ہے علیحدگی کے بعد مرد کو مطلوبہ صفات والی بیوی اور عورت کو مطلوبہ صفات والا مرد مل جائے۔ اسلام میں طلاق کو اگرچہ سخت ناپسند کیا گیا ہے۔ ایک حدیث میں ہے ☆ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ''طلاق حلال تو ہے لیکن یہ ایسا حلال ہے جو اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے'' اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے اس کی اجازت دی ہے۔ اس لئے کہ بعض دفعہ حالات ایسے موڑ پر پہنچ جاتے ہیں کہ اس کے بغیر چارہ نہیں ہوتا اور فریقین کی بہتری اسی میں ہوتی ہے کہ وہ ایک دوسرے سے علیحدگی اختیار کر لیں۔ مذکورہ حدیث میں صحت اسناد کے اعتبار سے اگرچہ ضعف ہے تاہم قرآن وسنت کی نصوص سے یہ واضح ہے کہ یہ حق اسی وقت استعمال کرنا چاہئے جب نباہ کی کوئی صورت کسی طرح بھی نہ بن سکے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الرعد ۱۳) ---۲۲۔ ''اور وہ اپنے رب کی رضامندی کی طلب کے لئے صبر کرتے ہیں اور نمازوں کو برابر قائم رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے اسے چھپے کھلے خرچ کرتے ہیں اور برائی کو بھی بھلائی سے ٹالتے ہیں۔ ان ہی کے لئے عاقبت کا گھر ہے۔'' O --- [یعنی جہاں جہاں اور جب جب بھی خرچ کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے اپنوں اور بیگانوں میں اور خفیہ اور علانیہ خرچ کرتے ہیں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۲۳۔ ''ہمیشہ رہنے کے باغات جہاں یہ خود جائیں گے اور ان کے باپ دادوں اور بیویوں اور اولادوں میں سے بھی جو نیکوکار ہوں گے ان کے پاس فرشتے ہر ہر دروازے سے آئیں گے۔'' O ---۲۴۔ ''کہیں گے کہ تم پر سلامتی ہو صبر کے بدلے۔ کیا ہی اچھا (بدلہ) ہے اس دار آخرت کا۔'' O --- [آیات بالا پر عمل کر کے میاں بیوی اپنے گھریلو حالات صحیح طور پر چلا سکتے ہیں جو ان کے لئے دین و دنیا میں فلاح کا باعث بن سکتے ہیں]

احادیث مبارک:

(۱) ابوامامہؓ سے روایت ہے وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا مومن نے اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کے بعد نیک بیوی سے بہتر کوئی چیز حاصل نہیں کی۔ اگر وہ اس کو حکم کرے تو فرمانبرداری کرے، اگر اس کی طرف دیکھے تو اس کو خوش کرے اگر اس پر قسم ڈالے تو اس کو پورا کرے۔ اگر اس کا خاوند غائب ہو تو اپنے نفس میں اور اس کے مال میں اس کی خیر خواہی کرے۔

(۲) ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میں کسی کو سجدہ کرنا روا رکھتا تو میں عورت کو حکم کرتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔

(۳) ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب آدمی اپنی عورت کو بستر کی طرف بلائے اگر وہ انکار کر دے اور وہ اس پر ناراضگی کی حالت میں رات گزار دے تو فرشتے صبح تک اس پر لعنت بھیجتے ہیں۔

(۴) حکیم بن معاویہ قشیری سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہا میں نے کہا اے اللہ تعالیٰ کے رسول ہماری بیوی کا خاوند پر کیا حق ہے۔ فرمایا اس کو کھلاؤ جب خود کھاؤ اس کو پہناؤ جب خود پہنو اور اس کے منہ پر نہ مارو اور اس کو برا نہ کہو اس سے جدائی نہ کرو مگر گھر میں۔

(۵) رسول اکرم ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع میں مسلمانوں کو مخاطب کر کے فرمایا ''عورتوں کے معاملہ میں خدا سے ڈرو تمہارا عورتوں پر اور عورتوں کا تم پر حق ہے۔ ان سے نرمی اختیار کرو اور مہربانی سے پیش آؤ۔''

(۶) ابوسعدؓ سے روایت ہے کہا ایک عورت آنحضرت ﷺ کے پاس آئی اور ہم بھی آپ ﷺ کے پاس تھے اس نے کہا میرا خاوند صفوان بن معطل مجھ کو مارتا ہے۔ جب میں نماز پڑھتی ہوں اور جب روزہ رکھتی ہوں تو افطار کرا دیتا ہے۔ وہ فجر کی نماز سورج نکلنے کے قریب پڑھتا ہے۔ راوی نے کہا صفوان حضور ﷺ کے پاس تھا۔ آپ ﷺ نے اس سے عورت کی شکایت کے بارے میں دریافت فرمایا۔ صفوان نے کہا اے اللہ کے رسول! اس کا یہ کہنا کہ جب میں نماز پڑھتی ہوں مارتا ہے تو میں نے اس کو منع کیا اس بات سے کہ دو سورتیں پڑھے۔ راوی نے کہا آپ ﷺ نے فرمایا اگر ایک سورت ہوتی تو بھی لوگوں کو کفایت کرتی اور اس کا یہ کہنا کہ میں روزہ رکھتی ہوں افطار کرا دیتا ہے۔ یہ ہمیشہ روزہ رکھتی چلی جاتی ہے اور میں جوان ہوں۔ صبر نہیں کر سکتا۔ فرمایا آنحضرت ﷺ نے کوئی اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھے اور اس کا یہ کہنا کہ میں سورج نکلے صبح کی نماز پڑھتا ہوں اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم کاروباری آدمی ہیں اور ہماری یہ بات پہچانی گئی ہے کہ ہم سورج کے نکلنے کے قریب جاگتے ہیں۔ فرمایا اے صفوان جب تو جاگے نماز پڑھ۔

(سورۃ الروم ۳۰) ---۲۱۔ ''اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ تمہاری ہی جنس سے بیویاں پیدا کیں تاکہ تم ان سے آرام پاؤ اس نے تمہارے درمیان محبت اور ہمدردی قائم کر دی یقیناً غور و فکر کرنے والوں کے لیے اس میں بہت سی نشانیاں ہیں۔'' O --- [مرد بیوی سے بے پناہ پیار کرتا ہے اور ایسے ہی بیوی شوہر سے۔ جیسا کہ عام مشاہدہ ہے۔ ایسی محبت جو میاں بیوی کے درمیان ہوتی ہے دنیا میں کسی بھی دو شخصوں کے درمیان نہیں ہوتی۔ اور رحمت یہ ہے کہ مرد بیوی کو ہر

Marfat.com

طرح کی سہولت اور آسائشیں بہم پہنچاتا ہے جس کا مکلف اسے اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے اور ایسے ہی عورت بھی اپنے قدرت واختیار کے دائرہ میں۔ تاہم انسان کو یہ سکون اور باہمی پیار انہی جوڑوں سے حاصل ہوتا ہے جو قانون شریعت کے مطابق باہم نکاح سے قائم ہوتے ہیں اور اسلام انہی کو جوڑا قرار دیتا ہے۔ غیر قانونی جوڑوں کو وہ جوڑا ہی تسلیم نہیں کرتا بلکہ انہیں زانی اور بدکار قرار دیتا اور ان کے لیے سخت سزا تجویز کرتا ہے۔ آج کل مغربی تہذیب کے علم بردار شیاطین ان مذموم کوششوں میں مصروف ہیں کہ مغربی معاشروں کی طرح اسلامی ملکوں میں بھی نکاح کو غیر ضروری قرار دیتے ہوئے بدکار مرد وعورت کو "جوڑا" تسلیم کر وایا جائے اور ان کے لیے سزا کے بجائے وہ حقوق منوائے جائیں جو ایک قانونی جوڑے کو حاصل ہوتے ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الزخرف ۴۳**)---۶۸۔ "میرے بندو! آج تو تم پر کوئی خوف (و ہراس) ہے اور نہ تم (بددل اور) غمزدہ ہو گے۔" O---۶۹۔ "جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے اور تھے بھی وہ (فرماں بردار) مسلمان۔" O---۷۰۔ "تم اور تمہاری بیویاں ہشاش بشاش (راضی خوشی) جنت میں چلے جاؤ۔" O---۷۱۔ "ان کے چاروں طرف سے سونے کی رکابیاں اور سونے کے گلاسوں کا دور چلایا جائے گا ان کے جی جس چیز کی خواہش کریں اور جس سے ان کی آنکھیں لذت پائیں سب وہاں ہوگا اور تم اس میں ہمیشہ رہو گے۔" O---۷۲۔ "یہی وہ بہشت ہے کہ تم اپنے اعمال کے بدلے اس کے وارث بنائے گئے ہو۔" O---۷۳۔ "یہاں تمہارے لیے بکثرت میوے ہیں جنہیں تم کھاتے رہو گے۔" O

اولاد کے حقوق

(**سورۃ البقرۃ ۲**)---۲۳۳۔ "اور مائیں دودھ پلائیں اپنے بچوں کو دو سال پورے اس شخص کے لئے جو چاہتا ہے کہ پوری ہو دودھ پلانے کی مدت اور باپ کے ذمہ ہے ان کا کھانا اور کپڑا دستور کے مطابق۔ نہیں بوجھ ڈالا جاتا کسی شخص پر مگر اس کی طاقت کے مطابق، نہ نقصان پہنچایا جائے ماں کو اس کے بچے کی وجہ سے اور نہ باپ کو اس کے بچے کی وجہ سے اور وارث پر بھی (ذمہ داری) اسی طرح کی پھر اگر ارادہ کرلیں وہ دونوں دودھ چھڑانے کا باہمی رضامندی اور مشورے سے تو کوئی گناہ نہیں ان دونوں پر اور اگر چاہو تم یہ کہ دودھ پلواؤ (کسی دایہ سے) اپنی اولاد کو تو بھی کچھ گناہ نہیں تم پر بشرطیکہ ادا کرو تم جو دینا ٹھہرایا تھا تم نے دستور کے مطابق اور ڈرتے رہو اللہ تعالیٰ سے اور جان رکھو کہ بیشک اللہ جو کچھ تم کرتے ہو اسے پوری طرح دیکھ رہا ہے۔" O

(**سورۃ النساء ۴**)---۱۱۔ "ہدایت کرتا ہے تم کو اللہ تعالیٰ تمہاری اولاد کے بارے میں مرد کا (حصہ) برابر ہے دو عورتوں کے حصے کے پھر اگر ہوں (وارث) صرف لڑکیاں ہی دو سے زیادہ تو ان کے لئے ہے دو تہائی پورے ترکے کا اور اگر ہو ایک ہی لڑکی تو اس کے لئے نصف (کل ترکے کا) اور میت کے ماں باپ کے لئے دونوں میں سے ہر ایک کے لئے ہے چھٹا حصہ ترکے میں سے اگر ہو میت کی اولاد۔ پھر اگر نہ ہو اس کی اولاد اور وارث بن رہے ہوں اس کے ماں باپ ہی تو اس کی ماں کا ایک تہائی حصہ ہے پھر اگر ہوں میت کے بھائی بہن تو اس کی ماں کا چھٹا حصہ (یہ حصے نکالے جائیں گے) بعد پورا کرنے وصیت کے جو کی ہو میت نے اور (بعد ادائیگی) قرض کے (جو میت پر ہو)۔ تمہارے ماں باپ اور تمہاری اولاد نہیں جانتے تم کہ کون ان میں سے قریب تر ہے تمہارے نفع کے لحاظ سے (یہ حصے) مقرر ہیں اللہ کی طرف سے۔ بیشک اللہ تعالیٰ ہے ہر بات جاننے والا بڑی حکمت والا۔" O

(**سورۃ المائدہ ۵**)---۸۔ "اے ایمان والو! تم اللہ کی خاطر حق پر قائم ہو جاؤ راستی اور انصاف کے ساتھ گواہی دینے والے بن جاؤ، کسی قوم کی عداوت تمہیں خلاف عدل پر آمادہ نہ کردے، عدل کیا کرو جو پرہیزگاری کے زیادہ قریب ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، یقین مانو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔" O (تفسیر کیلئے باب ہذا، مضمون: عدل وانصاف)

(**سورۃ الانعام ۶**)---۱۵۱۔ "کہہ" "آؤ میں تمہیں سناؤں کہ تمہارے رب نے تم پر کیا حرام کیا ہے۔ یہ کہ اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرو مگر اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو اور اپنی اولاد کو مفلسی کی وجہ سے قتل نہ کرو۔ ہم تمہیں بھی رزق دیتے ہیں اور انہیں بھی۔ اور بے حیائی کی باتوں کے جو ظاہر ہوں یا چھپی پاس نہ جاؤ اور جس جان کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے اسے قتل نہ کرو مگر حق کی بنا پر، ان باتوں کی وہ تمہیں تاکید کرتا ہے تاکہ تمہیں عقل آئے۔" O

احادیث مبارک:

(۱) ایوب بن موسیٰ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی آدمی نے اپنے بیٹے کو نیک ادب سے بڑھ کر کوئی بہتر عطیہ نہیں دیا۔

(۲) ابو سعیدؓ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے دونوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے گھر لڑکا پیدا ہو تو وہ اس کا نام اچھا رکھے نیک ادب سکھائے اور جب بالغ ہو پھر اس کا نکاح کر دے۔

Marfat.com

(۳) معاذؓ سے روایت ہے اس نے کہا رسول اللہ ﷺ نے مجھے دس باتوں کے ساتھ وصیت کی --- کہ اپنی وسعت کے مطابق اپنی اولاد پر خرچ کر ان سے ادب کی لاٹھی نہ اٹھا اور ان کو اللہ تعالیٰ کے بارے میں ڈراتے رہو۔ (از دستور القرآن مؤلفہ چوہدری محمد شریف)

(سورۃ لقمان ۳۱) --- ۱۴۔ ''ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے متعلق نصیحت کی ہے' اس کی ماں نے دکھ پر دکھ اٹھا کر اسے حمل میں رکھا اور اس کی دودھ چھڑائی دو برس میں ہے کہ تو میری اور اپنے ماں باپ کی شکرگزاری کر' (تم سب کو) میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔'' O (تفسیر کیلئے باب ہذا، مضمون: والدین کے حقوق)

(سورۃ الممتحنۃ ۶۰) --- ۱۔ ''اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! میرے اور (خود) اپنے دشمنوں کو اپنا دوست نہ بناؤ تم تو دوستی سے ان کی طرف پیغام بھیجتے ہو اور وہ اس حق کے ساتھ جو تمہارے پاس آ چکا ہے کفر کرتے ہیں، پیغمبر کو اور خود تمہیں بھی محض اس وجہ سے جلاوطن کرتے ہیں کہ تم اپنے رب پر ایمان رکھتے ہو، اگر تم میری راہ میں جہاد کیلئے اور میری رضامندی کی طلب میں نکلتے ہو (تو ان سے دوستیاں نہ کرو) تم ان کے پاس محبت کا پیغام پوشیدہ پوشیدہ بھیجتے ہو اور مجھے خوب معلوم ہے جو تم نے چھپایا اور وہ بھی جو تم نے ظاہر کیا، کیا تم میں سے جو بھی اس کام کو کرے گا وہ یقیناً راہ راست سے بہک جائے گا۔'' O --- ۲۔ ''اگر وہ تم پر کہیں قابو پالیں تو وہ تمہارے (کھلے) دشمن ہو جائیں اور برائی کے ساتھ تم پر دست درازی اور زبان درازی کرنے لگیں اور (دل سے) چاہنے لگیں کہ تم بھی کفر کرنے لگ جاؤ۔'' O --- ۳۔ ''تمہاری قرابتیں، رشتہ داریاں اور اولاد تمہیں قیامت کے دن کام نہ آئیں گی، اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان فیصلہ کر دے گا اور جو کچھ تم کر رہے ہو اسے اللہ خوب دیکھ رہا ہے۔'' O

(سورۃ التغابن ۶۴) --- ۱۵۔ ''تمہارے مال اور اولاد تو سراسر تمہاری آزمائش ہیں۔ اور بہت بڑا اجر اللہ کے پاس ہے۔'' O --- [مال اور اولاد کی محبت اگر یادِ حق میں خلل انداز ہو تو یہ ایک بہت بڑا فتنہ ہے۔ مومن کو چاہیے کہ ان کی محبت میں ایسا وارفتہ نہ ہو جائے کہ یادِ حق میں غفلت اور احکام شریعت کی پابندی میں تساہل ہونے لگے۔ مال اور اولاد اس اعتبار سے بھی آزمائش ہیں کہ اللہ تعالیٰ جب یہ نعمتیں عطا فرماتا ہے تو وہ دیکھتا ہے کہ میرا بندہ ان کو صحیح طور پر استعمال کرتا ہے یا نہیں جب اولاد بخشتا ہے تو وہ یہ دیکھتا ہے کہ ماں باپ اپنی اولاد کی صحیح تعلیم و تربیت میں اپنی ذمہ داری کس حد تک پوری کرتے ہیں۔ ان کو انسانیت کی اعلیٰ قدروں سے متصف کرنے کی کہاں تک کوشش کرتے ہیں۔ اسے ایسا فرد بنانے میں ان کا کتنا حصہ ہے جو اپنے علم، اپنے عمل اور اپنی سیرت کے باعث اپنی قوم اور ملک کو چار چاند لگا دے۔ جو والدین اپنی اولاد کی صحیح تربیت نہیں کرتے، انہیں علم کے جوہر سے مزین نہیں کرتے، ان کے کردار کو اعلیٰ سانچوں میں ڈھالنے کی کوشش نہیں کرتے وہ اس آزمائش میں ناکام ہو جاتے ہیں۔ اس امتحان میں صرف وہی ماں باپ کامیاب ہوتے ہیں جو اپنی اولاد کو مومن کی صفاتِ جمیلہ کا پیکر جمیل بنا دیتے ہیں۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

(سورۃ الطلاق ۶۵) --- ۷۔ ''کشادگی والے کو اپنی کشادگی سے خرچ کرنا چاہیے اور جس پر اس کے رزق کی تنگی کی گئی ہو اسے چاہیے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اسے دے رکھا ہے اسی میں سے (اپنی حسب حیثیت) دے، کسی شخص کو اللہ تکلیف نہیں دیتا مگر اتنی ہی جتنی طاقت اسے دے رکھی ہے' اللہ تنگی کے بعد آسانی و فراغت بھی کر دے گا۔'' O --- [باپ کو نصیحت کی جا رہی ہے کہ اگر وہ خوش حال ہے تو فراخ دلی سے اپنے بچے کی رضاعت کا معاوضہ ادا کرے۔ بخل اور کنجوسی سے کام نہ لے۔ لیکن اگر وہ مفلس ہے تو پھر حسب توفیق جو وہ دے گا وہی کافی ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کسی کو اس کی استطاعت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

(سورۃ التحریم ۶۶) --- ۶۔ ''اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان ہیں اور پتھر جس پر سخت دل مضبوط فرشتے مقرر ہیں جنہیں جو حکم اللہ تعالیٰ دیتا ہے اس کی نافرمانی نہیں کرتے بلکہ جو حکم دیا جائے بجا لاتے ہیں۔'' O --- [حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا ارشادِ گرامی ہے حق الولد علی الوالد ان یحسن اسمہ و یعلمہ الکتابۃ و یزوجہ اذا بلغ۔ یعنی باپ پر اولاد کا حق یہ ہے کہ جب وہ پیدا ہوں تو ان کے لیے عمدہ نام تجویز کرے۔ جب وہ بڑے ہوں تو انہیں تعلیم دے اور جب وہ بالغ ہوں تو ان کی شادی کرے۔ دوسرا فرمانِ نبوی ہے ما نحل والد ولدًا فضل من ادب حسن۔ کسی باپ نے اپنے بچے کو حسنِ ادب سے بہتر کوئی تحفہ نہیں دیا۔ دینی تعلیم اور عملی تربیت کا آغاز بچپن سے ہی ہو جانا چاہیے۔ اوائل عمر میں جو سبق دیا جاتا ہے تادم واپسیں وہ یاد رہتا ہے۔ جس کام کی عادت بچپن میں پڑ جاتی ہے وہ اس کی فطرتِ ثانیہ بن جاتی ہے۔ جو والدین بچپن میں اپنے بچوں کو اطاعتِ خداوندی کی طرف راغب نہیں کرتے ان کی اولاد عموماً راہِ حق سے بھٹک جایا کرتی ہے۔ اسی لیے حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی امت کو حکم دیا۔ مُروا ابناء کم بالصلوۃ لسبع واضربوھم لعشر و فرقوا مضاجعھم۔ جب تمہارے بچے سات سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز پڑھنے کا حکم دو اور جب دس سال کے ہو جائیں اور نماز نہ پڑھیں تو انہیں مار کر پڑھاؤ اور اسی عمر میں ان کی خوابگاہیں جدا کر دو۔ کاش ہم اس فرمانِ خداوندی اور ان ارشاداتِ نبوی کی روشنی میں اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت کی طرف توجہ دیں تو ہمیں اپنے بچوں اور بچیوں سے بے راہ روی اور آوارہ مزاجی کا شکوہ نہ رہے۔ آج جبکہ درس

Marfat.com

گاہوں، کالج اور یونیورسٹیوں میں دینی تعلیم وتربیت کا کوئی موثر اور حکیمانہ اہتمام نہیں، بلکہ یہ درس گاہیں لادینی نظریات اور ملحدانہ افکار کی رزم گاہیں بن چکی ہیں، جب معاشرے کی وہ حس تیزی سے کند ہوتی جارہی ہے جو کسی نازیبا حرکت پر آتش زیرپا ہوجایا کرتی تھی اور ایسا کرنے والے کے خلاف احتجاج کی ایک تیز وتند لہر بن کر ابھرتی تھی، آج جب سینما اور ٹی۔وی کے مخرب اخلاق پروگرام رہی سہی کسر بھی نکال دینے کے درپے ہیں، اس وجہ سے ماں باپ کی ذمہ داریاں دوچند ہوگئی ہیں کہ وہ اپنی اولاد کی سخت نگرانی کریں۔اور اس سے بھی اہم یہ کہ اپنے حسنِ عمل اور اچھے نمونہ سے ان کے دلوں میں نیکیوں اور بھلائیوں سے ایک والہانہ محبت پیدا کردیں۔اگر ہماری بے حسی کے باعث لادینی کی بپھری ہوئی موجوں نے ہمارے گھر کا مورچہ بھی سر کرلیا تو پھر آنے والی نسلوں کا خدا ہی حافظ ہے۔(تفسیر از ضیاء القرآن)]

مشاھدات: دینی تعلیم کے معاملہ میں غفلت نہیں ہونی چاہیے جہاں دنیاوی تعلیم لازمی ہے وہاں دینی تعلیم بھی لازمی ہونی چاہیے۔بچوں کے ساتھ اعتدال کا سلوک کرنا چاہیے۔نہ سخت روکہ بچے سہمیں رہیں نہ اتنا نرم کہ بچے لاپرواہ ہوجائیں۔بعض والدین جو خود تو اتنے پڑھے لکھے ہوتے نہیں اور ان کا اپنا کوئی کردار نہیں ہوتا ہے بچوں کو لعن وطعن کرتے ہیں مثلاً پنجابی میں توکی کرن جوگا پتر یا نحش منحوس وغیرہ کہہ کہ بچے کا دل دکھانا اور بچوں کے صلاحیت کو دبانا ہوتا ہے۔بچوں کے عادات واطوار اور دوستوں پر بھی نظر رکھنی چاہیے۔بچوں کو پڑھائی اور کھیل کود میں مصروف رکھنا چاہیے اور ٹائم کی پابندی بھی سکھانی چاہیے بچوں کو بیکار نہیں رہنے دینا چاہیے کیونکہ بیکار کا دماغ شیطان کا گھر ہوتا ہے۔

رشتے داروں کے حقوق

(سورۃ البقرۃ ۲)---۸۳۔''اور جب لیا تھا ہم نے پختہ عہد بنی اسرائیل سے کہ نہ بندگی کرنا تم مگر اللہ تعالیٰ کی۔اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا اور قرابت داروں اور یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ بھی اور کہنا لوگوں سے اچھی بات اور قائم رکھنا نماز کو اور ادا کرتے رہنا زکوٰۃ۔مگر پھر گئے تم (اس عہد سے) سوائے چند ایک کے تم میں سے اور تم ہو ہی پھر جانے والے۔''O---۱۷۷۔''نہیں ہے نیکی یہی کہ کرلو تم اپنے چہرے مشرق کی طرف یا مغرب کی طرف بلکہ نیکی (یہ ہے کہ) آدمی ایمان لائے اللہ تعالیٰ پر اور روز آخرت پر اور فرشتوں پر اور اللہ کی کتاب پر اور پیغمبروں پر اور دے مال اس کی محبت میں رشتے داروں کو اور گردنیں چھڑانے میں اور قائم کرے نماز اور دے زکوٰۃ اور (نیک وہ ہیں جو) پورا کرنے والے ہیں اپنے عہد کو جب عہد کرلیں اور ثابت قدم رہنے والے ہیں تنگدستی میں اور جسمانی تکالیف میں اور جنگ کے وقت۔یہی لوگ ہیں راست باز اور یہی لوگ ہیں متقی۔''O---[یہ آیت قبلے کے ضمن میں ہی نازل ہوئی۔ایک تو یہودی اپنے قبلے کو (جو بیت المقدس کا مغربی حصہ ہے) اور نصاریٰ اپنے قبلے کو (جو بیت المقدس کا مشرقی حصہ ہے) بڑی اہمیت دیے رہے تھے اور اس پر فخر کررہے تھے۔دوسری طرف مسلمانوں کے تحویل قبلہ پر چہ مگوئیاں کررہے تھے، جس سے بعض مسلمان بھی بعض دفعہ کبیدہ خاطر ہوجاتے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا، مشرق یا مغرب کی طرف رخ کرلینا بذات خود کوئی نیکی نہیں ہے بلکہ یہ تو صرف مرکزیت اور اجتماعیت کے حصول کا ایک طریقہ ہے، اصل نیکی تو ان عقائد پر ایمان رکھنا ہے جو اللہ نے بیان فرمائے اور ان اعمال واخلاق کو اپنانا ہے جس کی تاکید اس نے فرمائی ہے۔پھر آگے ان عقائد واعمال کا بیان ہے۔اللہ پر ایمان یہ ہے کہ اسے اپنی ذات وصفات میں یکتا، تمام عیوب سے پاک ومنزہ اور قرآن وحدیث میں بیان کردہ تمام صفات باری کو بغیر کسی تاویل وتعطیل یا تکییف کے تسلیم کیا جائے۔آخرت کے روز جزا ہونے، حشر نشر اور جنت ودوزخ پر یقین رکھا جائے۔اَلْکِتَابِ، سے مراد تمام آسمانی کتابوں کی صداقت پر ایمان ہے۔اور فرشتوں کے وجود پر اور تمام پیغمبروں پر یقین رکھا جائے۔ان ایمانیات کے ساتھ ان اعمال کو اپنایا جائے جس کی تفصیل اس آیت میں ہے۔عَلٰی حُبِّہٖ میں (ہ) ضمیر مال کی طرف راجع ہے، یعنی مال کی محبت کے باوجود مال خرچ کرے۔اَلْبَاْسَآءِ سے تنگ دستی اور شدت فقر اَلضَّرَّآءِ سے نقصان یا بیماری اور اَلْبَاْسِ سے لڑائی اور اس کی شدت مراد ہے۔ان تینوں حالتوں میں صبر کرنا، یعنی احکامات الٰہیہ سے سرمو انحراف نہ کرنا نہایت کٹھن ہوتا ہے اس لیے ان حالتوں کو خاص طور پر بیان فرمایا ہے۔(از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۸۰۔''فرض کردیا گیا ہے تم پر جب آپہنچے تم میں سے کسی کی موت (کی گھڑی) اگر چھوڑے مال۔وصیت کرنا والدین کے لیے اور رشتے داروں کے لیے معروف طریقے سے یہ حق ہے اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والوں پر۔''O---۲۱۵۔''پوچھتے ہیں لوگ تم سے کہ کیا چیز خرچ کریں وہ؟ کہو جو کچھ خرچ کرو تم مال میں سے سو وہ ہے والدین کے لیے، رشتہ داروں کے لیے، اور یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کے لیے اور جو بھی کرتے ہو تم کوئی بھلائی تو بیشک اللہ تعالیٰ اس سے پوری طرح باخبر ہے۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر۱۴، مضمون: اسراف]

(سورۃ النساء ۴)---۱۔''اور ڈرتے رہو اس اللہ تعالیٰ سے کہ سوال کرتے ہو تم ایک دوسرے سے جس کا واسطہ دے کر اور ڈرتے رہو رشتوں (کی نزاکت)

Marfat.com

سے بھی بیشک اللہ ہے تم پر ہر وقت نگران۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۸، مضمون: صلہ رحمی]---۵۔ ''اور نہ دو کم عقل یتیموں کو اپنے مال (یعنی وہ مال جو ان کے تمہارے پاس ہیں) جس کو بنایا ہے اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے ذریعہ گزران اور کھلاؤ انہیں اس میں سے اور پہناؤ بھی اور سمجھاؤ انہیں بات اچھی۔'' O ---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: اسلامی معیشت]---۸۔ ''اور جب موجود ہوں تقسیم کے وقت رشتہ دار اور یتیم اور مسکین تو دو ان کو بھی کچھ اس میں سے اور کہو ان سے معقول بات۔'' O---۳۶۔ ''اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ کرو اور والدین، رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، قریبی پڑوسی، دور والے پڑوسی، پاس بیٹھنے والے، راہگیر اور جن پر تمہارا قبضہ ہو (سب) سے نیک سلوک کرو کہ اللہ تعالیٰ کسی اترانے والے شیخی خورے کو پسند نہیں کرتا۔'' O

(**سورۃ الانفال ۸**)---۴۱۔ ''اور جان لو کہ جو کچھ تم غنیمت میں لیتے ہو اس کا پانچواں حصہ اللہ تعالیٰ کا ہے اور رسول ﷺ کا ہے اور رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں اور مسافر کا ہے اگر تم اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو۔'' O---۷۵۔ ''اور جو لوگ بعد میں ایمان لائے اور جنہوں نے ہجرت کی اور تمہارے ساتھ مل کر جہاد کیا وہ بھی تم میں سے ہیں۔ مگر کتاب خدا کے مطابق رشتہ دار ایک دوسرے کے زیادہ حق دار ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر بات کو جانتا ہے۔'' O---[یعنی وراثت اسلامی برادری کی بنا پر نہیں بلکہ رشتہ داری کی بنیاد پر تقسیم ہوگی۔ اور اس حکم کی تشریح نبی کریم ﷺ کا یہ حکم کرتا ہے کہ صرف مسلمان رشتہ دار ہی ایک دوسرے کے وارث ہوں گے۔ مسلمان کسی کافر کا یا کافر کسی مسلمان کا وارث نہیں ہوگا۔ (از تفہیم القرآن، مولانا مودودیؒ)]

(**سورۃ التوبہ ۹**)---۱۰۔ ''وہ (کافر) کسی مومن کے لئے نہ تعلق (قرابت) کا لحاظ کرتے ہیں اور نہ عہد کا اور وہی حد سے نکلے ہوئے ہیں۔'' O---۲۴۔ ''کہہ دیجئے اگر تمہارے باپ، تمہارے بیٹے، تمہارے بھائی، تمہاری بیویاں، تمہاری برادری، مال جو تم نے کمائے ہوں، تجارت جس کے مندا پڑنے سے تم ڈرتے ہو اور گھر جنہیں تم پسند کرتے ہو تمہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ پیارے ہیں تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا حکم جاری کرے اور اللہ تعالیٰ نافرمان لوگوں کو راہ نہیں دکھاتا۔'' O---۱۱۳۔ ''نبی ﷺ اور ایمان والوں کو روا نہیں کہ مشرکوں کے لئے اگرچہ وہ رشتہ دار ہوں اس کے بعد کہ ان پر واضح ہو چکا یہ کہ وہ دوزخی ہیں، بخشش کی دعا مانگیں۔'' O

(**سورۃ یوسف ۱۲**)---۵۹۔ ''جب انہیں ان کا اسباب مہیا کر دیا تو کہا تم میرے پاس اپنے اس بھائی کو بھی لانا جو تمہارے باپ سے ہے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ میں پورا ناپ کر دیتا ہوں اور میں ہوں بھی بہترین میزبانی کرنے والا۔'' O---۶۰۔ ''پس اگر تم اسے لے کر پاس نہ آئے تو میری طرف سے تمہیں کوئی ناپ بھی نہ ملے گا بلکہ تم میرے قریب بھی نہ پھٹکنا۔'' O---۶۲۔ ''اپنے خدمت گاروں سے کہا کہ ان کی پونجی انہیں کی بوریوں میں رکھ دو۔ کہ جب لوٹ کر اپنے اہل و عیال میں جائیں اور پونجیوں کو پہچان لیں تو بہت ممکن ہے کہ یہ پھر لوٹ کر آئیں۔'' O---۶۵۔ ''جب انہوں نے اپنا اسباب کھولا تو اپنا سرمایہ موجود پایا جو ان کی جانب لوٹا دیا گیا تھا۔ کہنے لگے اے ہمارے باپ ہمیں اور کیا چاہیے۔ دیکھیے تو یہ ہمارا سرمایہ بھی ہمیں واپس لوٹا دیا گیا ہے۔ ہم اپنے خاندان کو رسد لا دیں گے اور اپنے بھائی کی نگرانی رکھیں گے اور ایک اونٹ کے بوجھ کا غلہ زیادہ لائیں گے۔ یہ ناپ تو بہت آسان ہے۔'' O

(**سورۃ النحل ۱۶**)---۹۰۔ ''اللہ تعالیٰ عدل کا، بھلائی کا اور قرابت داروں کے ساتھ سلوک کرنے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی کے کاموں، ناشائستہ حرکتوں اور ظلم و زیادتی سے روکتا ہے، وہ خود تمہیں نصیحتیں کر رہا ہے کہ تم نصیحت حاصل کرو۔'' O

احادیث مبارک:

(۱) انسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص چاہتا ہے کہ اس کے رزق میں کشادگی کی جائے اس کی اجل میں تاخیر کی جائے وہ صلہ رحمی کرے۔

(۲) ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رحم رحمٰن سے مشتق ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو مجھے ملائے گا میں اس کو ملاؤں گا اور جو مجھے کاٹے گا میں اس کو کاٹوں گا۔

(۳) جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

(۴) ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مکافات کرنے والا صلہ رحمی کرنے والا نہیں ہے صلہ رحمی کرنے والا وہ ہے جب اس کی رشتہ داری کاٹی جائے اس کو ملائے۔

(۵) ابو بکرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی گناہ اس لائق نہیں ہے کہ خداوند تعالیٰ اس کے مرتکب کو بہت جلد دنیا ہی میں اس کا بدلہ دے اور آخرت میں اس کے عذاب کو ذخیرہ کرنے مگر دو گناہ۔ امام وقت کے خلاف بغاوت کرنا اور رشتے ناطے کو قطع کرنا ہے۔

(۶) ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا کہا اے اللہ تعالیٰ کے رسول میں نے ایک بہت بڑا گناہ کیا ہے کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تیری ماں ہے؟ اس نے کہا نہیں فرمایا کیا خالہ ہے اس نے کہا ہاں فرمایا اس کے ساتھ نیک سلوک کر۔

Marfat.com

(۷) سعیدؓ بن عاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا چھوٹے بھائیوں پر بڑے بھائی کا حق اس طرح ہے جس طرح باپ کا حق اولاد پر ہے۔ (از دستور القرآن صفحہ نمبر ۵۲۷ مؤلفہ چوہدری محمد شریف)

(**سورۃ بنی اسرائیل ۱۷**)---۲۶۔ ''اور رشتے داروں کا اور مسکینوں اور مسافروں کا حق ادا کرتے رہو اور اسراف اور بیجا خرچ سے بچو۔'' O---[قرآن کریم کے ان الفاظ سے معلوم ہوا کہ غریب رشتے داروں مساکین اور ضرورت مند مسافروں کی امداد کر کے ان پر احسان نہیں جتلانا چاہیئے کیونکہ یہ ان پر احسان نہیں بلکہ مال کا وہ حق ہے جو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اصحاب مال کے مالوں میں مذکورہ ضرورت مندوں کا رکھا ہے اگر صاحب مال یہ حق ادا نہیں کرے گا تو عند اللہ مجرم ہوگا۔ گویا یہ حق کی ادائیگی ہے نہ کہ کسی پر احسان۔ علاوہ ازیں رشتہ داروں کے پہلے ذکر سے ان کی اولیت اور احقیت بھی واضح ہوتی ہے۔ رشتے داروں کے حقوق کی ادائیگی اور ان کے ساتھ حسن سلوک کو صلہ رحمی کہا جاتا ہے جس کی اسلام میں بڑی تاکید ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۲۸۔ ''اور اگر تجھے ان سے منہ پھیر لینا پڑے اپنے رب کی اس رحمت کی جستجو میں جس کی تو امید رکھتا ہے تو بھی تجھے چاہیئے کہ عمدگی اور نرمی سے انہیں سمجھا دے۔'' O---[یعنی مالی استطاعت کے فقدان کی وجہ سے، جس کے دور ہونے کی اور کشائش رزق کی تو اپنے رب سے امید رکھتا ہے۔ اگر تجھے غریب رشتے داروں، مسکینوں اور ضرورت مندوں سے اعراض کرنا یعنی اظہار معذرت کرنا پڑے تو نرمی اور عمدگی کے ساتھ معذرت کر، یعنی جواب بھی دیا جائے تو نرمی اور پیار و محبت کے لہجے میں نہ کہ ترشی اور بد اخلاقی کے ساتھ جیسا کہ عام طور پر لوگ ضرورت مندوں اور غریبوں کے ساتھ کرتے ہیں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ النور ۲۴**)---۲۲۔ ''تم میں سے جو بزرگی اور کشادگی والے ہیں انہیں اپنے قرابت داروں اور مسکینوں اور مہاجروں کو فی سبیل اللہ دینے سے قسم نہ کھا لینی چاہیئے بلکہ معاف کر دینا اور درگزر کر لینا چاہیے۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے قصور معاف فرما دے؟ اللہ قصوروں کو معاف فرمانے والا مہربان ہے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: صحابہ کرامؓ]

(**سورۃ الفرقان ۲۵**)---۵۴۔ ''وہ ہے جس نے پانی سے انسان کو پیدا کیا، پھر اسے نسب والا اور سسرالی رشتوں والا کر دیا۔ بلاشبہ آپ کا پروردگار (ہر چیز پر) قادر ہے۔'' O---[نسب سے مراد وہ رشتے داریاں ہیں جو باپ یا ماں کی طرف سے ہوں اور صھر سے مراد قرابت مندی ہے جو شادی کے بعد بیوی کی طرف سے ہو جس کو ہماری زبان میں سسرالی رشتے کہا جاتا ہے۔ ان دونوں کی تفصیل (سورۃ النساء) میں بیان کی دی گئی ہے۔ اور رضاعی رشتے داریاں حدیث کی رو سے نسبی رشتوں میں شامل ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الروم ۳۰**)---۳۸۔ ''پس قرابت دار کو مسکین کو مسافر کو ہر ایک کو اس کا حق دیجیے، یہ ان کے لیے بہتر ہے جو اللہ تعالیٰ کا منہ دیکھنا چاہتے ہوں، ایسے ہی لوگ نجات پانے والے ہیں۔'' O---[جب وسائل رزق تمام تر اللہ تعالیٰ ہی کے اختیار میں ہیں اور وہ جس پر چاہے اس کے دروازے کھول دیتا ہے تو اصحاب ثروت کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے مال میں سے ان کا وہ حق ادا کرتے رہیں جو ان کے مال میں ان کے مستحق رشتے داروں، مساکین اور مسافروں کا رکھا گیا ہے۔ رشتے دار کا حق اس لیے مقدم کیا کہ اس کی فضیلت زیادہ ہے۔ *حدیث میں آتا ہے کہ غریب رشتے دار کے ساتھ احسان کرنا دوہرے اجر کا باعث ہے۔ ایک صدقے کا اجر اور دوسرا صلہ رحمی کا۔ علاوہ ازیں اسے حق سے تعبیر کر کے اس طرف بھی اشارہ فرما دیا کہ امداد کر کے ان پر تم احسان نہیں کرو گے بلکہ ایک حق کی ہی ادائیگی کرو گے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الاحزاب ۳۳**)---۶۔ ''پیغمبر مومنوں پر خود ان سے بھی زیادہ حق رکھنے والے ہیں اور پیغمبر کی بیویاں مومنوں کی مائیں ہیں، اور رشتے دار کتاب اللہ کی رو سے بہ نسبت دوسرے مومنوں اور مہاجروں کے آپس میں زیادہ حق دار ہیں (ہاں) مگر یہ کہ تم اپنے دوستوں کے ساتھ حسن سلوک کرنا چاہو۔ یہ حکم کتاب (الٰہی) میں لکھا ہوا ہے۔'' O---[اس آیت میں یہ بتایا گیا ہے کہ جہاں تک نبی ﷺ کا معاملہ ہے، اُن کے ساتھ تو مسلمانوں کے تعلق کی نوعیت سب سے الگ ہے۔ لیکن عام مسلمانوں کے درمیان آپس کے تعلقات اس اصول پر قائم ہوں گے کہ رشتہ داروں کے حقوق ایک دوسرے پر عام لوگوں کی بہ نسبت مقدم ہیں۔ کوئی خیرات اس صورت میں صحیح نہیں ہے کہ آدمی اپنے ماں باپ، بال بچوں اور بھائی بہنوں کی ضروریات تو پوری نہ کرے اور باہر خیرات کرتا پھرے۔ زکوٰۃ سے بھی آدمی کو پہلے اپنے غریب رشتہ داروں کی مدد کرنی ہوگی، پھر وہ دوسرے مستحقین کو دے گا۔ میراث لازماً ان لوگوں کو پہنچے گی جو رشتے میں آدمی سے قریب تر ہوں۔ دوسرے لوگوں کو اگر وہ چاہے تو ہبہ یا وقف یا وصیت کے ذریعہ سے اپنا مال دے سکتا ہے، مگر اس طرح نہیں کہ وارث محروم رہ جائیں اور سب کچھ دوسروں کو دے ڈالا جائے۔ اس حکم الٰہی سے وہ طریقہ بھی موقوف ہو گیا جو ہجرت کے بعد مہاجرین اور انصار کے درمیان بھائی چارہ قائم کرنے سے شروع ہوا تھا، جس کی رُو سے محض دینی برادری کے تعلق کی بنا پر مہاجرین اور انصار ایک دوسرے کے وارث ہوتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے صاف فرما دیا کہ وراثت تو رشتہ داری کی بنا پر ہی تقسیم ہوگی، البتہ ایک شخص ہدیے تحفے یا وصیت کے ذریعہ سے اپنے کسی دینی بھائی کی کوئی مدد کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(**سورۃ الشوریٰ ۴۲**)---۲۳۔ ''یہی وہ ہے جس کی بشارت اللہ تعالیٰ اپنے ان بندوں کو دے رہا ہے جو ایمان لائے اور (سنت کے مطابق) نیک عمل کیے تو

Marfat.com

فرما دیجیے! کہ میں اس پر تم سے کوئی بدلہ نہیں چاہتا مگر محبت رشتہ داری کی، جو شخص کوئی نیکی کرے ہم اس کے لیے اس کی نیکی میں اور نیکی بڑھا دیں گے۔ بیشک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا (اور) بہت قدر دان ہے۔" O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: نیکی)

(سورۃ الحشر ۵۹) ---۷۔ "بستیوں والوں کا جو (مال) اللہ تعالیٰ تمہارے لڑے بھڑے بغیر اپنے رسول کے ہاتھ لگائے وہ اللہ کا ہے اور رسول کا اور قرابت والوں کا اور یتیموں مسکینوں کا اور مسافروں کا ہے تاکہ تمہارے دولت مندوں کے ہاتھ میں ہی یہ مال گردش کرتا نہ رہ جائے اور تمہیں جو کچھ رسول دے لے لو اور جس سے روکے رک جاؤ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہا کرو یقیناً اللہ تعالیٰ سخت عذاب والا ہے۔" O

(سورۃ الممتحنۃ ۶۰) ---۱۔ "اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! میرے اور (خود) اپنے دشمنوں کو اپنا دوست نہ بناؤ تم تو دوستی سے ان کی طرف پیغام بھیجتے ہو اور وہ اس حق کے ساتھ جو تمہارے پاس آچکا ہے کفر کرتے ہیں، پیغمبر کو اور خود تمہیں بھی محض اس وجہ سے جلاوطن کرتے ہیں کہ تم اپنے رب پر ایمان رکھتے ہو، اگر تم میری راہ میں جہاد کیلئے اور میری رضامندی کی طلب میں نکلتے ہو (تو ان سے دوستیاں نہ کرو) تم ان کے پاس محبت کا پیغام پوشیدہ پوشیدہ بھیجتے ہو اور مجھے خوب معلوم ہے جو تم نے چھپایا اور وہ بھی جو تم نے ظاہر کیا، کیا تم میں سے جو بھی اس کام کو کرے گا وہ یقیناً راہ راست سے بہک جائے گا۔" O ---۲۔ "اگر وہ تم پر کہیں قابو پالیں تو وہ تمہارے (کھلے) دشمن ہو جائیں اور برائی کے ساتھ تم پر دست درازی اور زبان درازی کرنے لگیں اور (دل سے) چاہنے لگیں کہ تم بھی کفر کرنے لگ جاؤ۔" O ---۳۔ "تمہاری قرابتیں، رشتہ داریاں اور اولاد تمہیں قیامت کے دن کام نہ آئیں گی، اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان فیصلہ کر دے گا اور جو کچھ تم کر رہے ہو اسے اللہ خوب دیکھ رہا ہے۔" O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: کفار سے دوستی)

غور و فکر: اللہ تعالیٰ جو رب کائنات ہے یہ اس کی مشیت ہے کسی کو غریب کیا کسی کو امیر کیا۔ اس میں کسی بھی انسان کا اپنا بس نہیں ہاں محنت کرنا انسان کیلئے لازمی ہے محنت کرنے سے ہی کچھ حاصل ہوتا ہے نہ کہ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کے بیٹھ رہنا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ انسان بڑی مشقت میں پیدا کیا گیا (ملاحظہ فرمائیں باب ۳) بعض کو بغیر محنت کے ہی سب کچھ مل جاتا ہے۔ اور بعض کو بڑی مشقت سے بھی کچھ حاصل نہیں ہوتا یہ سب کچھ اس کی قدرت سے ہے۔ اسی لیے امیر کیلئے حکم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے اور اس کے بندوں کے حقوق ادا کرے۔ نہ کہ بڑی بڑی جائیدادیں، کوٹھیاں، کاریں خریدے اور اس کے بندوں کے حق مارتا پھرے۔ جنہوں نے پاکستان کو اس کے بننے سے پہلے دیکھا ہے وہ جانتے ہیں کہ یہ پہلے کتنا تھا۔ اب آپ کسی شہر کو دیکھیں وہ اپنی سابقہ حدود سے باہر کہاں سے کہاں تک پہنچ گیا ہے۔ آپ لاہور کی مثال لے لیں، اب لاہور شیخوپورہ تک ملا ہوا ہے۔ گوجرانوالہ کی سڑک پر کاموکے کی تک ملا ہوا ہے۔ قصور کی طرف قصور تک ملا ہوا ہے۔ ملتان روڈ پر تقریباً بھائی پھیرو (پھول نگر) تک ملا ہوا ہے۔ رائیونڈ روڈ پر رائیونڈ تک ملا ہوا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر طرف بفضل خداوند تعالیٰ کارخانے اور کوٹھیاں بن گئی ہیں جو ہزاروں کی تعداد میں ہیں۔ (ابھی اس پر بحث نہیں وہ کیسے بنی، اس کا پیسہ کہاں سے آیا حلال کا تھا یا حرام کا) بہرحال جن گئی اور پاکستان کی معیشت پر خوشگوار اثرات ہوئے۔ ان کے بنانے والوں کی تعداد کا اندازہ کریں جو لاکھوں تک پہنچ گئی ہے۔ آپ ہر طرف شہروں میں کاروں کا اندازہ کریں جب چوک میں ٹریفک رکتی ہے تو کتنی بڑی بڑی لائنیں لگ جاتی ہیں۔ یہ جو امراء جن کی تعداد لاکھوں میں ہے، ان کے درجات ہیں سب سے اونچے درجہ میں وہ لوگ ہیں جن کا تعلق حکومت کیساتھ ہے یعنی ایم این اے، ایم پی اے، ناظمین اور بیوروکریٹ وغیرہ۔ آپ ان کے متعلق اخبارات میں پڑھتے رہتے ہوں گے کہ یہ پہلے کہاں تھے اور اب کہاں تک پہنچ گئے ہیں اور ان کو اپنی دولت کا خود بھی اندازہ نہیں کہ کتنی ہے۔ اور ابھی بھی ان بیچاروں کا حال یہ ہے کہ ھل من مزید کے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کیلئے کہا ہوا ہے کہ انسان اتنا لالچی ہے کہ اسے دو وادیاں سونے کی دے دو یہ تیسری کی خواہش کرے گا۔ یہ اکسٹھ (61) سال سے کرسیوں کے کھیل میں لگے ہوئے ہیں۔ ان میں سے آپ خود جائزہ لیں کہ کتنے ملٹری چیف آئے اور کتنے سیاست دان اور بیوروکریٹ آئے اور اللہ کو پیارے ہو گئے۔ کیا یہ کوٹھیاں کاریں جائیدادیں جو انہوں نے بنائی، ساتھ لے گئے؟ جو یہ موجودہ سیاست دان ابھی اسی کھیل میں لگے ہوئے ہیں۔ انہوں نے اپنے سے ماقبل کوئی عبرت حاصل نہیں کی۔ ان کو کوئی پتہ نہیں کہ موجودہ صورت حال میں یہ مہنگائیاں، یہ لوٹ مار، یہ بے انصافیاں، یہ قتل و غارت، یہ خودکش حملے ان سب کا کون ذمہ دار ہے؟ جو بھی آتا ہے اپنے سے پہلے کے سر تھوپتا ہے، تو تم کس مرض کی دوا ہو؟ تم کس لیے آئے ہو کہ پچھلوں کی طرح مال سمیٹو اور چلتے بنو؟ خدا سے ڈرو جو حاکموں کا حاکم ہے۔ جس کے سامنے موت کے بعد حاضر ہونا اور اصل مواخذہ ہونا ہے۔ اکسٹھ سال تم امریکہ سے ڈرتے رہے اور خدا کی کتاب اور اس کے حکموں کو پس پشت ڈال دیا۔ اب اگر دنیا اور آخرت کی عافیت چاہتے ہیں تو اسلامی پروگرام اللہ تعالیٰ سے ڈریئے اور اس کے حکموں پر چلنے کا بناؤ کسی غیر سے مت ڈرو۔ نیک نیتی سے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھو وہ حامی و ناصر ہوگا۔ کتاب (قرآن) میں کیا کہتا ہے) میں باب ۷ اور ۸ ملاحظہ فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ کے حقوق اور بندوں کے حقوق ادا کرو۔ رشتہ داروں کے حق ادا کرنے کا بھی بہت بڑا حکم ہے کہ اپنے غریب رشتہ داروں کا خیال رکھو۔ تمہیں دولت اس لیے نہیں دی کہ عیاشیوں اور فحاشیوں میں صرف کرو۔ تم کو دولت دینا اللہ تعالیٰ کی آزمائش ہے۔ اسلامی معیشت میں اس حکم کا بڑا کردار ہے۔ لاکھوں دولت مند اپنی استطاعت کے مطابق اپنے عزیزوں میں ایک ایک دو دو تا آٹھ آٹھ دس دس

Marfat.com

خاندانوں کی کفالت کریں تو کیا لاکھوں خاندان خود کفیل نہیں ہو سکتے؟ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم دولت مندوں کیلئے ہے اور اس کی آخرت میں بہت باز پرس ہوگی۔ اس مؤاخذہ سے ڈریں جہاں کوئی سفارش جہاں تقریروں کی چرب زبانی کام نہیں آئے گی۔ جن رشتہ داروں کی مدد کی جائے ان کیلئے بھی ہے کہ وہ طفیلی نہ بنیں۔ ہاتھ تھامنے سے بازو نہ کھا جائیں۔ بلکہ وہ بھی دیانت داری سے محنت کریں اور اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کی کوشش کریں۔ کوشش اور نیک نیتی سے ارادہ کریں کہ وہ بھی حالات ٹھیک ہونے پر اپنے رشتہ داروں کی اسی طرح مدد کریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن میں معیشت کی بحالی کیلئے بہت نصیحتیں کی ہیں لیکن ہم نے تو قرآن کو ترک کیا ہوا ہے۔ (ملاحظہ فرمائیں کتاب ''قرآن ہمیں کیا کہتا ہے'' باب نمبر ۵) ترک قرآن کی وجہ سے ہی در در کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں۔ للّٰلہ حکمرانو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور قرآن کی طرف لوٹو۔ اس پر خود بھی عمل کرو اور رعایا کو بھی اس طرف لگاؤ۔

یتیموں کے حقوق

(**سورۃ البقرۃ ۲**)---۸۳۔ ''اور جب لیا تھا پختہ عہد ہم نے بنی اسرائیل سے کہ نہ بندگی کرنا تم مگر اللہ تعالیٰ کی۔ اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا اور قرابت داروں اور یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ بھی اور کہنا لوگوں سے اچھی بات اور قائم رکھنا نماز اور ادا کرتے رہنا زکوٰۃ۔ مگر پھر گئے تم (اس عہد سے) سوائے چند ایک کے تم میں سے اور تم تو ہو ہی پھر جانے والے۔'' O---۱۷۷۔ ''نہیں ہے نیکی یہی کہ کر لو تم اپنے چہرے مشرق کی طرف یا مغرب کی طرف بلکہ نیکی (یہ ہے کہ) آدمی ایمان لائے اللہ تعالیٰ پر اور روز آخرت پر اور فرشتوں پر اور اللہ تعالیٰ کی کتاب پر اور پیغمبروں پر اور دے مال اس کی محبت میں رشتے داروں کو اور یتیموں کو اور مسکینوں کو اور مسافروں کو اور مانگنے والوں کو اور گردنیں چھڑانے میں (غلاموں کو آزاد کرانا) اور قائم کرے نماز اور دے زکوٰۃ اور (نیک وہ ہیں جو) پورا کرنے والے ہیں اپنے عہد کو جب عہد کرلیں اور ثابت قدم رہنے والے ہیں تنگدستی میں اور جسمانی تکالیف میں اور جنگ کے وقت بھی لوگ ہیں راست باز اور یہی لوگ ہیں متقی۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۸، مضمون: رشتہ داروں کے حقوق]---۲۱۵۔ ''پوچھتے ہیں لوگ تم سے کہ کیا خرچ کریں وہ؟ کہو جو کچھ خرچ کرو تم مال میں سے سو وہ ہے والدین کے لئے، رشتہ داروں کے لئے اور یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کے لئے اور جو بھی کرتے ہو تم کوئی بھلائی تو بیشک اللہ تعالیٰ اس سے پوری طرح باخبر ہے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: اسراف]---۲۲۰۔ ''اور پوچھتے ہیں تم سے یتیموں کے بارے میں کہو (جس میں ہو) بھلائی ان کے لئے وہی بہتر ہے اور اگر تم اپنا اور ان کا خرچہ اکٹھا کرلو تو بہر حال وہ تمہارے بھائی ہیں اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ خرابی کرنے والا کون ہے اور اصلاح کرنے والا کون ہے اور اگر چاہتا اللہ تو تم پر مشقت ڈال دیتا۔ بیشک اللہ تعالیٰ زبردست اور بڑی حکمت والا ہے۔'' O

(**سورۃ النساء ۴**)---۲۔ ''اور دے دو یتیموں کو ان کے مال اور مت بدلو برے مال کو اچھے مال سے اور مت ہڑپ کرو ان کے مال اپنے مالوں کے ساتھ (ملا کر) بیشک یہ ہے گناہ بہت بڑا۔'' O---۳۔ ''اور اگر اندیشہ ہو تم کو کہ نہ انصاف کرسکو تم یتیم (لڑکیوں) کے معاملے میں تو نکاح کرلو تم (ان کے علاوہ) ان سے جو پسند آئیں تم کو عورتیں دو دو، تین تین، چار چار پھر اگر خوف ہو تم کو یہ کہ نہ عدل کرسکو گے تو بس ایک یا (پھر) لونڈی جو تمہاری ملک میں ہو یہ زیادہ قریب ہے اس کے کہ بچ جاؤ تم ناانصافی سے۔'' O---۴۔ ''اور ادا کرو عورتوں کو ان کے مہر خوش دلی کے ساتھ پھر اگر (چھوڑ دیں) وہ اپنی خوشی سے تمہارے لئے کچھ حصہ مہر کا از خود تو کھاؤ اسے خوشگوار سمجھ کر بے کھٹکے۔'' O---۵۔ ''اور نہ دو کم عقل یتیموں کو اپنے مال (یعنی وہ مال جو ان کے تمہارے پاس ہیں) جس کو بنایا ہے اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے ذریعہ گزران اور کھلاؤ انہیں اس میں سے اور پہناؤ بھی اور سمجھاؤ انہیں بات اچھی۔'' O---۶۔ ''اور جانچتے پرکھتے رہو یتیموں کو یہاں تک کہ جب پہنچ جائیں وہ نکاح کی عمر کو پھر اگر پاؤ تم ان میں عقل کی پختگی تو دے دو ان کو مال ان کے اور نہ کھاؤ اس مال کو فضول خرچی کر کے جلدی جلدی کہ کہیں بڑے ہو جائیں (اور اپنے حق کا مطالبہ کرنے لگیں) اور جو ہو آسودہ حال اسے چاہیے کہ بچ کر رہے (ان کے مال سے) اور جو ہو غریب تو اسے چاہیے کہ کھائے جائز طریقے سے پھر جب حوالے کرنے لگو ان کو ان کے مال تو گواہ بنا لو ان پر اور کافی ہے اللہ تعالیٰ حساب لینے والا۔'' O---۱۰۔ ''بیشک وہ لوگ جو کھا جاتے ہیں یتیموں کے مال ناحق وہ تو بس بھر رہے ہیں اپنے پیٹوں میں آگ اور عنقریب جا پڑیں گے بھڑکتی آگ میں۔'' O---۳۶۔ ''اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ کرو اور والدین، رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، قریبی پڑوسی، دور کے پڑوسی، پاس بیٹھنے والے، راہگیر اور جن پر تمہارا قبضہ ہو (سب) سے نیک سلوک کرو کہ اللہ تعالیٰ کسی اترانے والے شیخی خورے کو پسند نہیں کرتا۔'' O---۱۲۷۔ ''اور فتویٰ پوچھتے ہیں تم سے عورتوں کے بارے میں۔ کہو! اللہ فتویٰ دیتا ہے تم کو ان کے معاملہ میں اور (متوجہ کرتا ہے) اس طرف جو تلاوت کیا گیا تم پر کتاب میں ان یتیم عورتوں کے بارے میں جن کو نہیں دیتے تم وہ حق جو مقرر کیا گیا ہے ان کے لیے اور چاہتے ہو تم کہ ان سے خود نکاح کرلو (لالچ کی بنا پر) اور متوجہ کرتا ہے بے سہارا بچوں کی طرف اور یہ کہ

Marfat.com

قائم رہو تم یتیموں کے بارے میں انصاف پر اور جو کرو گے تم کوئی بھی بھلائی تو بیشک اللہ ہے اس سے پوری طرح باخبر۔" O ---[یعنی اللہ تعالیٰ ان کی بابت وضاحت فرماتا ہے اور کتاب اللہ کی وہ آیات وضاحت کرتی ہیں جو اس سے قبل یتیم لڑکیوں کے بارے میں نازل ہو چکی ہیں۔ مراد ہے سورۃ النساء کی آیت ۳ جس میں ان لوگوں کو اس بے انصافی سے روکا گیا ہے کہ وہ یتیم لڑکی سے ان کے حسن و جمال کی وجہ سے شادی تو کر لیتے تھے لیکن مہر مثل دینے سے گریز کرتے تھے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الانعام ۶) --- ۱۵۲۔ "اور یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ۔ مگر عمدہ طریقے سے یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچ جائے۔" O

(سورۃ الانفال ۸) --- ۴۱۔ "اور جان لو کہ جو کچھ تم غنیمت میں لیتے ہو اس کا پانچواں حصہ اللہ تعالیٰ کا ہے اور رسول ﷺ کا ہے اور رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کا ہے اگر تم اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو۔" O

(سورۃ التوبہ ۹) --- ۶۰۔ "صدقات تو صرف (۱) فقیروں (۲) مسکینوں (۳) ان پر کام کرنے والوں (۴) وہ جن کے دل جوڑنے ہوں (۵) گردن بڑھوں (۶) تباہ حالوں (۷) راہ خدا کے قیام اور (۸) راہ گیروں کے لئے ہیں (ان آٹھوں کی تفصیل زکوٰۃ میں درج کر دی گئی ہے) یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک مقررہ فرض ہے اور اللہ علم والا حکمت والا ہے۔" O

احادیث مبارک:

(۱) ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمانوں کے گھروں میں بہترین وہ گھر ہے جس میں یتیم ہے جس کی طرف احسان کیا جاتا ہے۔ اور بدترین وہ گھر ہے جس میں یتیم ہے جس کی طرف برائی کی جاتی ہے۔

(۲) ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیوہ عورتوں اور مسکینوں کی خبر گیری رکھنے والا اللہ کی راہ میں سعی کرنے والے کی مانند ہے اور میرا خیال ہے آپ ﷺ نے فرمایا اس قیام کرنے والے کی مانند ہے جو رات کو سستی نہیں کرتا اور روزہ رکھنے والے کی مانند ہے جو افطار نہیں کرتا۔

(۳) سہل بن سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا وہ اس کا ہو یا کسی اور کا، جنت میں اس طرح ہوں گے یہ کہہ کر آپ نے سبابہ اور درمیانی انگلی کی طرف اشارہ کیا اور ان میں تھوڑا سا فرق رکھا۔

(۴) ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرتا ہے ہر بال کے بدلہ میں جس پر اس کا ہاتھ گذرتا ہے اس کے لئے نیکیاں لکھی جاتی ہیں جو شخص یتیم لڑکی یا یتیم لڑکے پر احسان کرتا ہے وہ اور میں جنت میں اس طرح ہوں گے یہ کہہ کر آپ نے اپنی دونوں انگلیوں کو ملایا۔

(۵) ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی یتیم کو اپنے کھانے اور پینے کی طرف جگہ دے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت واجب کر دیتا ہے مگر یہ کہ ایسا گناہ کرے جس کو بخشا نہیں جاتا۔

(۶) ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کے سامنے اپنے دل کی سختی کی شکایت کی آپ ﷺ نے فرمایا یتیم کے سر پر ہاتھ پھیر اور مسکین کو کھانا کھلا۔ احادیث از دستور القرآن صفحہ نمبر ۵۲۵۔ مؤلفہ محمد شریف چوہدری۔

(سورۃ بنی اسرائیل ۱۷) --- ۳۴۔ "اور یتیم کے مال کے قریب بھی نہ جاؤ بجز اس طریقہ کے جو بہت ہی بہتر ہو یہاں تک کہ وہ اپنی بلوغت کو پہنچ جائے اور عہد پورے کرو کیونکہ قول و قرار کی باز پرس ہونے والی ہے۔" O ---[یہاں اتلاف مال (مال کے ضائع کرنے) سے روکا جا رہا ہے۔ اور اس میں یتیم کا سب سے زیادہ اہم ہے اس لیے فرمایا کہ یتیم کے بالغ ہونے تک اس کے مال کو ایسے طریقے سے استعمال کرو جس میں اس کا فائدہ ہو۔ یہ نہ ہو کہ سوچے سمجھے بغیر ایسے کاروبار میں لگا دو کہ وہ ضائع ہو جائے یا خسارے سے دوچار ہو جائے۔ یا عمر شعور سے پہلے تم اسے اڑا دو۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] (مزید تفصیل کیلئے باب ہذا، مضمون: عہد)

(سورۃ الحشر ۵۹) --- ۷۔ "بستیوں والوں کا جو (مال) اللہ تعالیٰ تمہارے لڑے بھڑے بغیر اپنے رسول کے ہاتھ لگائے وہ اللہ کا ہے اور رسول کا اور قرابت والوں کا اور یتیموں مسکینوں کا اور مسافروں کا ہے تاکہ تمہارے دولت مندوں کے ہاتھ میں ہی یہ مال گردش کرتا نہ رہ جائے اور تمہیں جو کچھ رسول دے لے لو اور جس سے روکے رک جاؤ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہا کرو، یقیناً اللہ تعالیٰ سخت عذاب والا ہے۔" O

(سورۃ الدھر ۷۶) --- ۸۔ "اور اللہ تعالیٰ کی محبت میں کھانا کھلاتے ہیں مسکین، یتیم اور قیدیوں کو۔" O ---[قدیم زمانے میں دستور یہ تھا کہ قیدیوں کو رسیوں اور بیڑیاں لگا کر روزانہ باہر نکالا جاتا اور وہ شہروں، محلوں میں بھیک مانگ کر پیٹ بھرتے تھے۔ بعد میں اسلامی حکومت نے یہ طریقہ بند کیا۔ اس آیت میں قیدی سے مراد ہر وہ شخص ہے جو قید میں ہو خواہ کافر ہو یا مسلمان، خواہ جنگی قیدی ہو یا کسی جرم میں قید کیا گیا ہو، خواہ اسے قید کی حالت میں کھانا دیا جاتا

Marfat.com

ہو یا بھیک منگوائی جاتی ہو‘ ہر حالت میں ایک بے بس آدمی کو جو اپنی روزی کے لئے خود کوئی کوشش نہ کر سکتا ہو‘ کھانا کھلانا ایک بڑی نیکی کا کام ہے۔] [اگرچہ بجائے خود کسی غریب کو کھانا کھلانا بھی ایک بہت بڑی نیکی ہے‘ لیکن کسی حاجت مند کی دوسری حاجتیں پوری کرنا بھی ویسا ہی نیک کام ہے جیسا بھوکے کو کھانا کھلانا۔ مثلاً کوئی کپڑے کا محتاج ہے‘ یا کوئی بیمار ہے اور علاج کا محتاج ہے یا کوئی قرضدار ہے اور قرض خواہ اسے پریشان کر رہا ہے تو اس کی مدد کرنا کھانا کھلانے سے کم درجے کی نیکی نہیں ہے۔ اس لئے اس آیت میں نیکی کی ایک خاص صورت کو اس کی اہمیت کے لحاظ سے بطور مثال پیش کیا گیا ہے‘ ورنہ اصل مقصود حاجت مندوں کی مدد کرنا ہے۔ (از تفسیر ۱۲‘ ۱۳ تفہیم القرآن)]

(**سورۃ الفجر** ۸۹) ---۱۵۔ ’’انسان (کا یہ حال ہے کہ) جب اسے اس کا رب آزماتا ہے اور عزت و نعمت دیتا ہے تو وہ کہنے لگتا ہے کہ میرے رب نے مجھے عزت دار بنایا۔‘‘ O ---۱۶۔ ’’اور جب وہ اس کو آزماتا ہے اس کی روزی تنگ کر دیتا ہے تو وہ کہنے لگتا ہے کہ میرے رب نے میری اہانت کی (اور ذلیل کیا)‘‘ O --- ۱۷۔ ’’ایسا ہرگز نہیں بلکہ (بات یہ ہے) کہ تم (ہی) لوگ یتیموں کی عزت نہیں کرتے۔‘‘ O ---۱۸۔ ’’اور مسکینوں کے کھلانے کی ایک دوسرے کو ترغیب نہیں دیتے۔‘‘ O --- [ان کی بستی میں‘ ان کے محلے میں‘ بلکہ ان کے پڑوس میں کئی لوگ فاقہ کشی کر رہے ہوتے ہیں لیکن یہ اپنی رنگ رلیوں میں مصروف رہتے ہیں انہیں کبھی ان مسکینوں کی تکلیف کا احساس بھی نہیں ہوتا۔ نہ وہ خود ان کی طرف دست تعاون دراز کرتے ہیں نہ دیگر خوش حال لوگوں کو اس کی ترغیب دیتے ہیں۔ انسان کا دل ہمدردی کے جذبات سے خالی ہو جائے تو اس کی سنگدلی کی یہی کیفیت ہوتی ہے۔ (از تفسیر ۱۳ ضیاء القرآن)]

(**سورۃ البلد** ۹۰) ---۱۶۔ ’’یا خاکسار مسکین کو۔‘‘ O --- [وہ مسکین جس میں اٹھنے کی سکت بھی نہیں‘ جسے سوال کرنے کی عادت بھی نہیں‘ جس میں اتنی ہمت بھی نہیں کہ وہ کسی کے سامنے حرف مدعا زبان پر لا سکے‘ ایسے شخص کی جب آپ امداد کریں گے تو وہ اس کو قبول کرلے گا۔ دل سے آپ کا شکر گزار بھی ہوگا‘ لیکن اس میں یہ ہمت ہی نہیں کہ وہ لوگوں کے سامنے آپ کی سخاوت کے گن گا سکے۔ اس لئے ایسے لوگوں پر اتنی ضرورت کے وقت اپنی دولت خرچ کرنا صرف ان لوگوں کا ہی کام ہے جو فقط اللہ تعالیٰ کی رضا کے متمنی ہیں۔ دُنیا میں شہرت حاصل کرنے کے خواہش مند لوگ یہاں مال خرچ نہیں کر سکتے۔ وہ تو وہیں کریں گے جہاں انکی سخاوت کے گن گائے جائیں گے۔ (از تفسیر ۱۰ ضیاء القرآن)]

(**سورۃ الضحیٰ** ۹۳) ---۶۔ ’’کیا اس نے نہیں پایا آپ کو یتیم (پھر اپنی آغوش رحمت میں) جگہ دی۔‘‘ O --- [یعنی باپ کے سہارے سے بھی تو محروم تھا‘ ہم نے تیری دست گیری اور چارہ سازی کی۔ (از تفسیر اشاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۹۔ ’’پس کسی یتیم پر سختی نہ کیجئے۔‘‘ O --- [آپ یتیم تھے اللہ نے اپنے آغوش لطف و کرم کو آپ کے لئے کشادہ کر دیا اب دُنیا بھر کے یتیموں کے لئے آپ کی بے پایاں شفقت و محبت کا دروازہ ہمیشہ کھلا رہنا چاہئے کسی یتیم بے نوا پر سختی کرنا‘ اس پر غصہ ہونا یا اس سے بے اعتنائی کرنا آپ کو ہرگز زیبا نہیں۔ اس یتیم پرور آقا نے اپنے غلاموں کو بھی یتیم پروری کی بڑی تاکید فرمائی۔ ایک شخص نے بارگاہ رسالت میں اپنی سنگدلی کی شکایت کی۔ ☆ حضور ﷺ نے فرمایا اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارا دل نرم ہو جائے تو یتیم کے سر پر دست شفقت پھیرا کرو اور مسکین کو کھانا کھلایا کرو۔ بخاری شریف میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں یوں ساتھ ساتھ ہوں گے‘ پھر اپنی انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کی طرف اشارہ کیا۔☆

(**سورۃ الماعون** ۱۰۷) ---۱۔ ’’کیا آپ نے دیکھا ہے اس کو جو جھٹلاتا ہے (روز) جزا کو۔‘‘ O ---۲۔ ’’پس یہی وہ (بدبخت) ہے جو دھکے دے کر نکالتا ہے یتیم کو۔‘‘ O --- [ایک یہ کہ وہ یتیم کا حق مار کھاتا ہے اور اس کے باپ کی چھوڑی ہوئی میراث سے بے دخل کر کے اسے دھکے مار کر نکال دیتا ہے‘ دوسرے یہ کہ یتیم اگر اس سے مدد مانگنے آتا ہے تو رحم کھانے کے بجائے اسے دھتکار دیتا ہے اور پھر بھی اگر وہ اپنی پریشان حالی کی بنا پر رحم کی امید لیے ہوئے کھڑا رہے تو اسے دھکے دے کر دفع کر دیتا ہے تیسرے یہ کہ وہ یتیم پر ظلم ڈھاتا ہے مثلاً اس کے گھر میں اگر اس کا اپنا ہی کوئی رشتہ دار یتیم ہو تو اس کے نصیب میں سارے گھر کی خدمتگاری کرنے اور بات بات پر جھڑکیاں اور ٹھوکریں کھانے کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ علاوہ بریں اس فقرے میں یہ معنی بھی پوشیدہ ہیں کہ اس شخص سے کبھی کبھار یہ ظالمانہ حرکت سرزد نہیں ہو جاتی‘ بلکہ اس کی عادت اور اس کا مستقل رویہ یہی ہے۔ اسے یہ احساس ہی نہیں ہے کہ یہ کوئی برا کام ہے جو وہ کر رہا ہے بلکہ وہ بڑے اطمینان کے ساتھ یہ روش اختیار کیے رکھتا ہے اور سمجھتا ہے کہ یتیم ایک بے بس اور بے یار و مددگار مخلوق ہے‘ اس لئے کوئی ہرج نہیں اگر اس کا حق مار کھایا جائے‘ یا اسے ظلم و ستم کا تختہ مشق بنا کر رکھا جائے‘ یا وہ مدد مانگنے کے لئے آئے تو اسے دھتکار دیا جائے۔ اس سلسلے میں ایک بڑا عجیب واقعہ قاضی ابوالحسن الماوردی نے اپنی کتاب اعلام النبوۃ میں لکھا ہے۔ ابوجہل ایک یتیم کا وصی تھا وہ بچہ ایک روز اس حالت میں اس کے پاس آیا کہ اس کے بدن پر کپڑے تک نہ تھے اور اس نے التجا کی کہ اس کے باپ کے چھوڑے ہوئے مال میں سے وہ اسے کچھ دیدے۔ مگر اس ظالم نے اس کی طرف توجہ نہ کی اور وہ کھڑے کھڑے آخر کار مایوس ہو کر پلٹ گیا۔ قریش کے سرداروں نے ازراہ شرارت اس سے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر شکایت کر‘ وہ ابوجہل سے سفارش کر کے تجھے تیرا مال دلوا دیں گے۔ بچہ بے چارہ ناواقف تھا کہ ابوجہل کا حضور ﷺ سے کیا تعلق ہے اور یہ بدبخت اسے کس غرض کے لئے مشورہ دے رہے ہیں۔ وہ سیدھا

Marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا اور اپنا حال آپ سے بیان کیا۔ آپ اسی وقت اٹھ کھڑے ہوئے اور اسے ساتھ لے کر اپنے بدترین دشمن ابوجہل کے ہاں تشریف لے گئے آپ کو دیکھ کر اس نے آپ کا استقبال کیا اور جب آپ نے فرمایا کہ اس بچے کا حق اسے دے دو تو وہ فوراً مان گیا اور اس کا مال لا کر اسے دے دیا۔ قریش کے سردار تاک میں لگے ہوئے تھے کہ دیکھیں ان دونوں کے درمیان کیا معاملہ پیش آتا ہے وہ کسی مزے دار جھڑپ کی امید کر رہے تھے مگر جب انہوں نے یہ معاملہ دیکھا تو حیران ہو کر ابوجہل کے پاس آئے اور اسے طعنہ دیا کہ تم بھی اپنا دین چھوڑ گئے۔ اس نے کہا خدا کی قسم میں نے اپنا دین نہیں چھوڑا، مگر مجھے ایسا محسوس ہوا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دائیں اور بائیں ایک ایک حربہ ہے جو میرے اندر گھس جائے گا اگر میں نے ذرا بھی ان کی مرضی کے خلاف حرکت کی۔ اس واقعہ سے نہ صرف یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانے میں عرب کے سب سے زیادہ ترقی یافتہ اور معزز قبیلے تک کے بڑے بڑے سرداروں کا یتیموں اور دوسرے بے یار و مددگار کے ساتھ کیا سلوک تھا بلکہ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس بلند اخلاق کے مالک تھے اور آپ کے اس اخلاق کا آپ کے بدترین دشمنوں تک پر کیا رعب تھا۔ (از تفسیر ۵ تفہیم القرآن)]

پڑوسیوں کے حقوق

(سورۃ النساء ۴)۔۔۔۳۶۔ ''اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ کرو اور والدین، رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، قریبی پڑوسیوں، دور والے پڑوسیوں، پاس بیٹھنے والے، راہگیر، اور جس پر تمہارا قبضہ ہو (ملازمین) سب سے نیک سلوک کرو کہ اللہ تعالیٰ کسی اترانے والے شیخی خورے کو پسند نہیں کرتا۔'' O

احادیث مبارک:

(۱) ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی قسم ایماندار نہیں ہوتا اللہ کی قسم ایماندار نہیں ہوتا کہا گیا اے اللہ کے رسول کون فرمایا جس کا ہمسایہ اس کی بدیوں سے محفوظ نہیں ہے۔

(۲) انسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کا پڑوسی اس کی بدیوں سے محفوظ نہیں ہے۔

(۳) عائشہؓ اور ابن عمرؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہا جبریلؑ ہمیشہ مجھ کو ہمسایہ کے متعلق وصیت کرتے رہتے یہاں تک کہ میں نے خیال کیا کہ اس کو وارث بنا دیں گے۔

(۴) عبداللہؓ بن عمر سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ہاں بہترین دوست وہ لوگ ہیں جو اپنے دوستوں کے لئے بہترین ہیں اور اللہ کے ہاں بہترین ہمسایے وہ ہیں جو اپنے ہمسایوں کے لئے بہترین ہیں۔

(۵) ابن مسعودؓ سے روایت ہے ایک آدمی نے کہا اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کیسے پتہ چلے گا کہ میں نیکوکار ہوں یا بدکار فرمایا جس وقت تیرے پڑوسی کہیں کہ تو نے نیکی کی ہے پس تو نے نیکی کی ہے اور جس وقت وہ کہیں کہ تو نے برا کیا ہے پس تو نے برا کیا ہے۔

(۶) ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص مسلمان نہیں ہے جو خود سیر ہو کر کھاتا ہے اور اس کا ہمسایہ بھوکا رہتا ہے۔

(۷) ابوہریرہؓ سے روایت ہے ایک آدمی نے کہا اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم فلاں عورت کی کثرت کے ساتھ نماز پڑھنے اور روزے رکھنے، خیرات کرنے کا بہت چرچا ہے لیکن اپنی زبان کے ساتھ وہ پڑوسیوں کو تکلیف دیتی ہے۔ فرمایا وہ دوزخ میں جائے گی۔ اس نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم فلاں عورت اس کا ذکر کم نماز پڑھنے، کم روزے رکھنے، اور کم خیرات کرنے سے کیا جاتا ہے۔ وہ پنیر کے ٹکڑوں کے ساتھ صدقہ کرتی ہے لیکن اپنی زبان کے ساتھ وہ اپنے ہمسایوں کو تکلیف نہیں پہنچاتی فرمایا وہ جنت میں جائے گی۔

(سورۃ الماعون ۱۰۷)۔۔۔۱۔ ''کیا آپ نے دیکھا ہے اس کو جو جھٹلاتا ہے (روز) جزا کو۔'' O ۔۔۔۲۔ ''پس یہی وہ (بدبخت) ہے جو دھکے دے کر نکالتا ہے یتیم کو۔'' O ۔۔۔۳۔ ''اور نہ ہی برانگیختہ کرتا ہے (دوسروں کو) کہ غریب کو کھانا کھلائیں۔'' O ۔۔۔۴۔ ''پس خرابی ہے ایسے نمازیوں کے لیے۔'' O ۔۔۔۵۔ ''جو اپنی نماز (کی ادائیگی) سے غافل ہیں۔'' O ۔۔۔۶۔ ''وہ جو ریاکاری کرتے ہیں۔'' O ۔۔۔۷۔ ''اور (مانگے بھی) نہیں دیتے روزمرہ استعمال کی چیز۔'' O ۔۔۔۷۔ [اصل بات یہ ہے کہ ماعون چھوٹی اور قلیل چیز کو کہتے ہیں جس میں لوگوں کے لئے کوئی منفعت یا فائدہ ہو۔ اس معنی کے لحاظ سے زکوٰۃ بھی ماعون ہے کیونکہ وہ بہت سے مال میں سے تھوڑا سا مال ہے جو غریبوں کی مدد کے لئے دینا ہوتا ہے اور وہ دوسری عام ضرورت کی اشیاء بھی ماعون ہیں جن کا ذکر حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور ان کے ہم خیال حضرات نے کیا ہے اکثر مفسرین کا خیال یہ ہے کہ ماعون کا اطلاق ان تمام چھوٹی چھوٹی چیزوں پر ہوتا ہے جو عادۃً

Marfat.com

ہمسایے ایک دوسرے سے مانگتے رہتے ہیں ان کا مانگنا کوئی ذلت کی بات نہیں ہوتا کیونکہ غریب اور امیر سب ہی کو کسی نہ کسی وقت ان کی ضرورت پیش آتی رہتی ہے۔ البتہ کسی چیزوں کو دینے سے بخل برتنا اخلاقاً ایک ذلیل حرکت سمجھا جاتا ہے' عموماً ایسی چیزیں بجائے خود باقی رہتی ہیں اور ہمسایہ ان سے کام لے کر انہیں جوں کا توں واپس دے دیتا ہے۔ اسی ماعون کی تعریف میں یہ بھی آتا ہے کہ کسی کے ہاں مہمان آجائیں اور وہ ہمسائے سے چارپائی یا بستر مانگ لے۔ یا کوئی اپنے ہمسائے کے تنور میں اپنی روٹی پکالینے کی اجازت مانگے۔ یا کوئی کچھ دنوں کے لئے باہر جارہا ہو اور حفاظت کے لئے اپنا کوئی قیمتی سامان دوسرے کے ہاں رکھوانا چاہے۔ پس آیت کا مقصود یہ بتانا ہے کہ آخرت کا انکار آدمی کو اتنا تنگ دل بنادیتا ہے کہ وہ دوسروں کے لئے کوئی معمولی ایثار کرنے کے لئے بھی تیار نہیں ہوتا۔ (از تفسیر ا تفہیم القرآن)]

ملازمین کے حقوق

(**سورۃ النساء ۴**)---۳۶۔''اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ کرو اور والدین، رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، قریبی پڑوسیوں، دور والے پڑوسیوں، پاس بیٹھنے والے، راہگیر، اور جس پر تمہارا قبضہ ہو (ملازمین) سب سے نیک سلوک کرو کہ اللہ تعالیٰ کسی اترانے والے شیخی خورے کو پسند نہیں کرتا۔''O---[اس میں گھر، دُکان اور کارخانوں، ملوں کے ملازم اور نوکر چاکر بھی آجاتے ہیں۔ غلاموں کے ساتھ حسن سلوک کی بڑی تاکید احادیث میں آئی ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ النور ۲۴**)---۳۳۔''اور ان لوگوں کو پاک دامن رہنا چاہیے جو اپنا نکاح کرنے کا مقدور نہیں رکھتے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے مالدار بنادے' تمہارے غلاموں میں سے جو کوئی کچھ تمہیں دے کر آزادی کی تحریر کرانی چاہے تو تم ایسی تحریر انہیں کر دیا کرو اگر تم کو ان میں کوئی بھلائی نظر آتی ہو اور اللہ نے جو مال تمہیں دے رکھا ہے اس میں سے انہیں بھی دو' تمہاری جو لونڈیاں پاک دامن رہنا چاہتی ہیں انہیں دنیا کی زندگی کے فائدے کی غرض سے بدکاری پر مجبور نہ کرو اور جو انہیں مجبور کر دے تو اللہ تعالیٰ ان پر جبر کے بعد بخش دینے والا اور مہربانی کرنے والا ہے۔''O---[یعنی جن لونڈیوں سے جبراً یہ بے حیائی کا کام کروایا جائے گا' تو گناہ گار مالک ہوگا یعنی جبر کرنے والا' کہ لونڈی جو مجبور ہے۔ حدیث میں آتا ہے۔ ''میری امت سے خطا' نسیان اور ایسے کام جو جبر سے کرائے گئے ہوں' معاف ہیں۔''O

احادیث مبارک:

(۱) ابوذرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارے غلام تمہارے بھائی ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو تمہارے تحت کر دیا ہے۔ جن کو اللہ کسی کے تحت کر دے چاہئے کہ غلام کو کھلائے جس سے آپ کھاتا ہے جو آپ پہنے اس کو پہنائے۔ ان کام کی تکلیف نہ دو جو اس سے نہ ہو سکے۔ اگر کسی کام کی اس کو تکلیف دے جو اس سے نہیں ہو سکتا تو خود اس کی مدد کرے۔

(۵) ابوبکر صدیقؓ سے روایت ہے وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا اپنے غلاموں کے ساتھ برائی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

(۸) خطبہ حجتہ الوداع میں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا غلاموں کے ساتھ برابر کا سلوک کرو جو خود کھاؤ وہی ان کو کھلاؤ اور جو خود پہنو وہی ان کو پہناؤ۔ (از دستور القرآن مولفہ محمد شریف چوہدری)

فقیروں، مسکینوں کے حقوق

(**سورۃ البقرۃ ۲**)---۱۷۷۔''نہیں ہے نیکی یہی کہ کرلو تم اپنے چہرے مشرق کی طرف یا مغرب کی طرف بلکہ نیکی (یہ ہے کہ) آدمی ایمان لائے اللہ تعالیٰ پر اور روز آخرت پر اور فرشتوں پر اور اللہ تعالیٰ کی کتاب پر اور پیغمبروں پر اور دے مال اس کی محبت میں رشتے داروں کو اور یتیموں کو اور مسکینوں کو اور مسافروں کو اور مانگنے والوں کو اور گردنیں چھڑانے میں (غلاموں کو آزاد کرانا) اور قائم کرے نماز اور دے زکوٰۃ اور (نیک وہ ہیں جو) پورا کرنے والے ہیں اپنے عہد کو جب عہد کرلیں اور ثابت قدم رہنے والے ہیں تنگدستی میں اور جسمانی تکالیف میں اور جنگ کے وقت یہی لوگ ہیں راست باز اور یہی لوگ ہیں متقی۔''O---[فقیر سے مراد وہ شخص ہے جو اپنی معیشت کے لئے دوسروں کی مدد کا محتاج ہو]۔[تفسیر کے لیے باب نمبر ۸، مضمون: رشتہ داروں کے حقوق]---۲۱۵۔''پوچھتے ہیں لوگ تم سے کہ کیا چیز خرچ کریں وہ؟ کہو جو کچھ خرچ کرو تم مال میں سے سو وہ ہے والدین کے لئے، رشتہ داروں کے لیے، اور یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کے لئے اور جو بھی کرتے ہو تم کوئی بھلائی تو بیشک اللہ تعالیٰ اس سے پوری طرح باخبر ہے۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۲، مضمون: اسراف]

Marfat.com

---۲۷۳ـ ''(خرچ کرو) ایسے حاجت مندوں پر جو رکے بیٹھے ہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں، نہیں طاقت رکھتے چلنے پھرنے کی زمین میں، سمجھتا ہے انہیں ایک ناواقف آدمی خوش حال، سوال نہ کرنے کی وجہ سے پہچان سکتے ہو تم ان (کی حالت) کو ان کے چہرے سے نہیں مانگتے لوگوں سے، پیچھے پڑ کر اور جو بھی خرچ کرو گے تم کوئی مال بیشک اللہ اسے جانتا ہے۔''O

(**سورۃ النساء ۴**)---۸ـ ''اور جب موجود ہوں تقسیم کے وقت رشتہ دار اور یتیم اور مسکین تو دو ان کو بھی کچھ اس میں سے اور کہو ان سے معقول بات۔''O

(**سورۃ التوبہ ۹**)---۶۰ـ ''صدقات تو صرف (۱) فقیروں (۲) مسکینوں (۳) ان پر کام کرنے والوں (۴) وہ جن کے دل جوڑنے ہوں (۵) گردن بندھوں (۶) تباہ حالوں (۷) راہ خدا کے قیام اور (۸) راہ گیروں کے لئے ہیں (ان آٹھوں کی تفصیل زکوٰۃ میں درج کر دی گئی ہے) یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک مقررہ فرض ہے اور اللہ علم والا حکمت والا ہے۔''O

احادیث مبارک:

(۱) ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص بیوہ اور غریب کی مدد کے لئے جدوجہد کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنے والوں کی طرح ہے۔ انہوں نے فرمایا ایسا شخص میرے نزدیک اس آدمی کی مانند ہے جو بغیر آرام کے مسلسل نماز پڑھتا ہے اور بغیر ناغہ کے مسلسل روزہ رکھتا ہے۔

(۲) ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر چیز کی ایک کنجی ہوتی ہے اور جنت کی کنجی غریبوں سے محبت کرنا ہے۔

(۳) انسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بہترین خیرات ایک بھوکے آدمی کو کھانا کھلانا ہے۔

(۴) اسامہؓ بن زید بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں جنت کے دروازے پر کھڑا تھا میں نے دیکھا کہ جنت میں جانے والوں میں اکثریت غریبوں کی ہے۔ جبکہ امراء کو ایسے اہل دوزخ کے ساتھ روکا جا رہا ہے جن کے بارے میں آگ میں داخل کئے جانے کے احکامات صادر ہو چکے ہیں۔ (از دستور القرآن مولفہ محمد شریف چوہدری)

(**سورۃ بنی اسرائیل ۱۷**)---۲۶ـ ''اور رشتے داروں کا اور مسکینوں اور مسافروں کا حق ادا کرتے رہو اور اسراف اور بیجا خرچ سے بچو۔''O---[تفسیر کے لیے باب ہذا، مضمون: رشتہ داروں کے حقوق]---۲۸ـ ''اور اگر تجھے ان سے منہ پھیر لینا پڑے اپنے رب کی اس رحمت کی جستجو میں جس کی تو امید رکھتا ہے تو بھی تجھے چاہئے کہ عمدگی اور نرمی سے انہیں سمجھا دے۔''O---[تفسیر کے لیے باب ہذا، مضمون: رشتہ داروں کے حقوق]

(**سورۃ الحج ۲۲**)---۳۶ـ ''قربانی کے اونٹ ہم نے تمہارے لیے اللہ تعالیٰ کی نشانیاں مقرر کر دی ہیں ان میں تمہیں نفع ہے۔ پس انہیں کھڑا کر کے ان پر اللہ کا نام لو پھر جب ان کے پہلو زمین سے لگ جائیں اسے (خود بھی) کھاؤ اور مسکین سوال سے رکنے والوں اور سوال کرنے والوں کو بھی کھلاؤ اسی طرح ہم نے چوپایوں کو تمہارے ماتحت کر دیا ہے کہ تم شکر گزاری کرو۔''O

(**سورۃ الروم ۳۰**)---۳۸ـ ''پس قرابت دار کو مسکین کو مسافر کو ہر ایک کو اس کا حق دیجئے یہ انکے لیے بہتر ہے جو اللہ تعالیٰ کا منہ دیکھنا چاہتے ہوں ایسے ہی لوگ نجات پانے والے ہیں۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۸، مضمون: رشتے داروں کے حقوق]

(**سورۃ الحشر ۵۹**)---۷ـ ''بستیوں والوں کا جو (مال) اللہ تعالیٰ تمہارے لڑے بھڑے بغیر اپنے رسول کے ہاتھ لگائے وہ اللہ کا ہے اور رسول کا اور قرابت والوں کا اور یتیموں مسکینوں کا اور مسافروں کا ہے تاکہ تمہارے دولت مندوں کے ہاتھ میں ہی یہ مال گردش کرتا نہ رہ جائے اور تمہیں جو کچھ رسول دے لے لو اور جس سے روکے رک جاؤ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہا کرو یقیناً اللہ تعالیٰ سخت عذاب والا ہے۔''O

(**سورۃ المدثر ۷۴**)---۴۰ـ ''کہ وہ بہشتوں میں (بیٹھے ہوئے)'' گناہ گاروں سے۔''O---۴۱ـ ''سوال کرتے ہوں گے۔''O---۴۲ـ ''تمہیں دوزخ میں کس چیز نے ڈالا۔''O---۴۳ـ ''وہ جواب دیں گے کہ ہم نمازی نہ تھے۔''O---۴۴ـ ''نہ مسکینوں کو کھانا کھلاتے تھے۔''O---[اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی انسان کو بھوک میں مبتلا دیکھنا اور قدرت رکھنے کے باوجود اس کو کھانا نہ کھلانا اسلام کی نگاہ میں کتنا بڑا گناہ ہے کہ آدمی کے دوزخی ہونے کے اسباب میں خاص طور پر اس کا ذکر کیا گیا ہے۔''O---[از تفسیر ۴۴ تفہیم القرآن]

(**سورۃ الدھر ۷۶**)---۸ـ ''اور اللہ تعالیٰ کی محبت میں کھانا کھلاتے ہیں مسکین، یتیم اور قیدیوں کو۔''O---[قدیم زمانے میں دستور یہ تھا کہ قیدیوں کو ہتھکڑی اور بیڑیاں لگا کر روزانہ باہر نکالا جاتا اور وہ سڑکوں پر یا محلوں میں بھیک مانگ کر پیٹ بھرتے تھے۔ بعد میں اسلامی حکومت نے یہ طریقہ بند کیا۔ اس آیت میں قیدی سے مراد ہر وہ شخص ہے جو قید میں ہو خواہ کافر ہو یا مسلمان، خواہ جنگی قیدی ہو یا کسی جرم میں قید کیا گیا ہو خواہ اسے قید کی حالت میں کھانا دیا جاتا ہو یا بھیک منگوائی جاتی ہو ہر حالت میں ایک بے بس آدمی کو جو اپنی روزی کے لئے خود کوئی کوشش نہ کر سکتا ہو کھانا کھلانا ایک بڑی نیکی کا کام ہے۔] [اگرچہ کسی بھوکے غریب کو کھانا کھلانا بھی ایک بہت بڑی نیکی ہے لیکن کسی حاجت مند کی دوسری حاجتیں پوری کرنا بھی ویسا ہی نیک کام ہے جیسا بھوکے کو کھانا

Marfat.com

کھلانا۔ مثلاً کوئی کپڑے کا محتاج ہے یا کوئی بیمار ہے اور علاج کا محتاج ہے یا کوئی قرضدار ہے اور قرض خواہ اسے پریشان کر رہا ہے تو اس کی مدد کرنا کھانا کھلانے سے کم درجے کی نیکی نہیں ہے۔ اس لئے اس آیت میں نیکی کی ایک خاص صورت کو اس کی اہمیت کے لحاظ سے بطور مثال پیش کیا گیا ہے ورنہ اصل مقصود حاجت مندوں کی مدد کرنا ہے۔ (از تفسیر ۱۲،۱۳ تفہیم القرآن)]

(**سورۃ الفجر ۸۹**)---۱۵۔ ''انسان (کا یہ حال ہے کہ) جب اسے اس کا رب آزماتا ہے اور عزت و نعمت دیتا ہے تو وہ کہنے لگتا ہے کہ میرے رب نے مجھے عزت دار بنایا۔'' O---۱۶۔ ''اور جب وہ اس کو آزماتا ہے اس کی روزی تنگ کر دیتا ہے تو وہ کہنے لگتا ہے کہ میرے رب نے میری اہانت کی (اور ذلیل کیا)'' O---۱۷۔ ''ایسا ہرگز نہیں بلکہ (بات یہ ہے) کہ تم (ہی) لوگ یتیموں کی عزت نہیں کرتے۔'' O---۱۸۔ ''اور مسکینوں کے کھلانے کی ایک دوسرے کو ترغیب نہیں دیتے۔'' O---[ان کی بستی میں، ان کے محلے میں، بلکہ ان کے پڑوس میں کئی لوگ فاقہ کشی کر رہے ہوتے ہیں لیکن یہ اپنی رنگ رلیوں میں مصروف رہتے ہیں انہیں کبھی ان مسکینوں کی تکلیف کا احساس بھی نہیں ہوتا۔ نہ وہ خود ان کی طرف دست تعاون دراز کرتے ہیں نہ دیگر خوش حال لوگوں کو اس کی ترغیب دیتے ہیں۔ انسان کا دل ہمدردی کے جذبات سے خالی ہو جائے تو اس کی سنگدلی کی یہی کیفیت ہوتی ہے۔ (از تفسیر ۱۳ ضیاء القرآن)]

(**سورۃ البلد ۹۰**)---۱۶۔ ''یا خاکسار مسکین کو۔'' O---[وہ مسکین جس میں اٹھنے کی سکت بھی نہیں، جسے سوال کرنے کی عادت بھی نہیں، جس میں اتنی ہمت بھی نہیں کہ وہ کسی کے سامنے حرف مدعا زبان پر لا سکے، ایسے شخص کی جب آپ امداد کریں گے تو وہ اس کو قبول کر لے گا۔ دل سے آپ کا شکر گزار بھی ہوگا، لیکن اس میں یہ ہمت ہی نہیں کہ وہ لوگوں کے سامنے آپ کی سخاوت کے گن گا سکے۔ اس لئے ایسے لوگوں پر اتنی ضرورت کے وقت اپنی دولت خرچ کرنا صرف ان لوگوں کا ہی کام ہے جو فقط اللہ تعالیٰ کی رضا کے متمنی ہیں۔ دُنیا میں شہرت حاصل کرنے کے خواہش مند لوگ یہاں مال خرچ نہیں کر سکتے۔ وہ تو وہیں کریں گے جہاں انکی سخاوت کے گن گائے جائیں گے۔ (از تفسیر ۱۰ ضیاء القرآن)]

سائل کے حقوق

(**سورۃ الضحیٰ ۹۳**)---۱۰۔ ''اور جو مانگنے آئے اس کو مت جھڑکیے۔'' O---[اس کے دو معنی ہیں۔ اگر سائل کو مدد مانگنے والے حاجت مند کے معنی میں لیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کی مدد کر سکتے ہو تو کر دو، نہ کر سکتے ہو تو نرمی کے ساتھ معذرت کر دو، مگر بہر حال اسے جھڑکو نہیں، اس معنی کے لحاظ سے یہ ہدایت اللہ تعالیٰ کے اس احسان کے جواب میں ہے کہ ''تم نادار تھے پھر اس نے تمہیں مالدار کر دیا''۔ اور اگر سائل کو پوچھنے والے، یعنی دین کا کوئی مسئلہ یا حکم دریافت کرنے والے کے معنی میں لیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ایسا شخص خواہ کیسا ہی جاہل اور اجڈ ہو، اور بظاہر خواہ کتنے ہی نامعقول طریقے سے سوال کرے یا اپنے ذہن کی الجھن پیش کرے۔ بہر حال شفقت کے ساتھ اسے جواب دو اور علم کا زعم رکھنے والے بدمزاج لوگوں کی طرح اسے جھڑک کر دور نہ بھگا دو۔ اس معنی کے لحاظ سے یہ ارشاد اللہ تعالیٰ کے اس احسان کے جواب میں ہے کہ ''تم ناواقف راہ تھے پھر اس نے تمہیں ہدایت بخشی''۔ (از تفسیر ۱۰ تفہیم القرآن)]---[ترمذی شریف میں ہے کہ ایک مرتبہ بحرین سے نوے ہزار درہم آئے۔ حضورﷺ نے مسجد میں ایک چٹائی بچھا کر ان کا ڈھیر لگا دیا۔ نماز فجر ادا کرنے کے بعد ان کو بانٹنا شروع کیا اور ظہر تک ایک درہم بھی باقی نہ رہا۔ جب سب درہم بانٹ دیئے گئے تو اتفاقاً ایک سائل آ گیا۔ حضور نے فرمایا اب تو کوئی چیز باقی نہیں رہی۔ البتہ تم کسی دکاندار کے پاس چلے جاؤ اور تمہیں جس چیز کی ضرورت ہے اس سے لے لو اور اسے کہو کہ وہ میرے نام لکھ دے۔ میں اس کی قیمت ادا کر دوں گا حضرت عمرؓ حاضر خدمت تھے عرض کرنے لگے یا رسول اللہ! آپ اتنی زحمت کیوں گوارا کرتے ہیں کہ قرض لے کر سائل کو دیتے ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کا مکلف تو نہیں کیا۔ حضور کو یہ بات پسند نہ آئی اور رخ انور پر ناگواری کے آثار نمایاں ہو گئے۔ ایک انصاری بھی اس وقت بارگاہ اقدس میں حاضر تھا۔ اس نے عرض کیا اے اللہ کے پیارے رسول! بے دریغ خرچ فرمایا کیجئے اور عرش والے پروردگار سے قلت کا خوف مت کیجئے۔ یہ سن کر حضور خوشی سے ہنس پڑے اور چہرہ مقدس پھول کی طرح شگفتہ ہو گیا۔ ارشاد فرمایا کہ مرا ہمیں طریق امر فرمودہ اند، یعنی میرے رب نے مجھے یہی حکم دیا ہے۔ (از تفسیر ۱۰ ضیاء القرآن)]

قیدیوں کے حقوق

(**سورۃ الدھر ۷۶**)---۸۔ ''اور اللہ تعالیٰ کی محبت میں کھانا کھلاتے ہیں مسکین، یتیم اور قیدیوں کو۔'' O---[قدیم زمانے میں دستور یہ تھا کہ قیدیوں کو ہتھکڑی اور بیڑیاں لگا کر روزانہ باہر نکالا جاتا تھا اور وہ سڑکوں پر یا محلوں میں بھیک مانگ کر پیٹ بھرتے تھے بعد میں اسلامی حکومت نے یہ طریقہ بند کیا۔ اس

Marfat.com

آیت میں قیدی سے مراد ہر وہ شخص ہے جو قید میں ہو' خواہ کافر ہو یا مسلمان' خواہ جنگی قیدی ہو' یا کسی جرم میں قید کیا گیا ہو' خواہ اسے قید کی حالت میں کھانا دیا جاتا ہو یا بھیک منگوائی جاتی ہو' ہر حالت میں ایک بے بس آدمی کو جو اپنی روزی کے لئے خود کوئی کوشش نہ کر سکتا ہو' کھانا کھلانا ایک بڑی نیکی کا کام ہے۔(از تفسیر ۱۲' ۱۳ تفہیم القرآن)]---[اگرچہ بجائے خود کسی غریب کو کھانا کھلانا بھی ایک بہت بڑی نیکی ہے' لیکن کسی حاجت مند کی دوسری حاجتیں پوری کرنا بھی ویسا ہی نیک کام ہے جیسا بھوکے کو کھانا کھلانا۔ مثلاً کوئی کپڑے کا محتاج ہو' کوئی بیمار ہو اور علاج کا محتاج ہے' یا کوئی قرضدار ہے اور قرض خواہ اسے پریشان کر رہا ہے' تو اس کی مدد کرنا کھانا کھلانے سے کم درجے کی نیکی نہیں ہے۔ اس لئے اس آیت میں نیکی کی ایک خاص صورت کو اس کی اہمیت کے لحاظ سے بطور مثال پیش کیا گیا ہے' ورنہ اصل مقصود حاجت مندوں کی مدد کرنا ہے۔]' [یا طعام کی محبت کے باوجود وہ اللہ کی رضا کے لئے ضرورت مندوں کو کھانا کھلاتے ہیں' قیدی اگر غیر مسلم ہو' تب بھی اس کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید ہے' جیسے جنگ بدر کے کافر قیدیوں کی بابت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو حکم دیا کہ ان کی تکریم کرو' چنانچہ صحابہ پہلے ان کو کھانا کھلاتے' خود بعد میں کھاتے (ابن کثیر) اسی طرح غلام اور نوکر چاکر بھی اسی ذیل میں آتے ہیں جن کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید ہے' آپ ﷺ کی آخری وصیت یہی تھی کہ "نماز اور اپنے غلاموں کا خیال رکھنا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

مسافروں کے حقوق

(سورۃ البقرۃ ۲)---۱۷۷۔ "نہیں ہے نیکی یہی کہ کرلو تم اپنے چہرے مشرق کی طرف یا مغرب کی طرف بلکہ نیکی (یہ ہے کہ) آدمی ایمان لائے اللہ تعالیٰ پر اور روز آخرت پر اور فرشتوں پر اور اللہ تعالیٰ کی کتاب پر اور پیغمبروں پر اور دے مال اس کی محبت میں، رشتے داروں کو اور یتیموں کو اور مسکینوں کو اور مسافروں کو اور مانگنے والوں کو اور گردنیں چھڑانے میں اور قائم کرے نماز اور دے زکوٰۃ اور (نیک وہ ہیں جو) پورا کرنے والے ہیں اپنے عہد کر جب عہد کرلیں اور ثابت قدم رہنے والے ہیں تنگدستی میں اور جسمانی تکالیف میں اور جنگ کے وقت یہی لوگ ہیں راست باز اور یہی لوگ ہیں متقی۔"O---۲۱۵۔ "پوچھتے ہیں لوگ تم سے کہ کیا چیز خرچ کریں وہ؟ کہو جو کچھ خرچ کرو تم مال میں سے سو وہ ہے والدین کے لئے، رشتہ داروں کے لئے، اور یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کے لئے اور جو بھی کرتے ہو تم کوئی بھلائی تو بیشک اللہ تعالیٰ اس سے پوری طرح باخبر ہے۔"O

(سورۃ النساء ۴)---۳۶۔ "اور بندگی کرو اللہ تعالیٰ کی اور نہ شریک بناؤ اس کا (کسی کو) ذرا بھی اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو اور رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، رشتے دار ہمسایوں، بیگانہ ہمسایوں، پاس کے اٹھنے بیٹھنے والوں، مسافروں اور اپنے لونڈی، غلاموں کے ساتھ بھی (حسن سلوک کرو) بے شک اللہ تعالیٰ نہیں پسند کرتا ان لوگوں کو جو ہوں مغرور اور شیخی بگھارنے والے۔"O

(سورۃ الروم ۳۰)---۳۸۔ "پس قرابت دار کو مسکین کو مسافر کو ہر ایک کو اس کا حق دیجئے' یہ ان کے لیے بہتر ہے جو اللہ تعالیٰ کا منہ دیکھنا چاہتے ہوں' ایسے ہی لوگ نجات پانے والے ہیں۔"O (تفسیر کیلئے باب ہذا، مضمون: رشتہ داروں کے حقوق)

(سورۃ الحشر ۵۹)---۷۔ "بستیوں والوں کا جو (مال) اللہ تعالیٰ تمہارے لڑے بھڑے بغیر اپنے رسول کے ہاتھ لگائے وہ اللہ کا ہے اور رسول کا اور قرابت والوں کا اور یتیموں مسکینوں کا اور مسافروں کا ہے تاکہ تمہارے دولت مندوں کے ہاتھ میں ہی یہ مال گردش کرتا نہ رہ جائے اور تمہیں جو کچھ رسول دے لے لو اور جس سے روکے رک جاؤ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہا کرو' یقیناً اللہ تعالیٰ سخت عذاب والا ہے۔"O

صلہ رحمی

(سورۃ البقرۃ ۲)---۲۷۔ "جو توڑ دیتے ہیں اللہ تعالیٰ کے عہد کو مضبوط کرنے کے بعد اور قطع کرتے ہیں ان (رشتوں) کو کہ حکم دیا ہے اللہ تعالیٰ نے جن کے جوڑنے کا اور فساد برپا کرتے ہیں زمین میں۔ یہی لوگ ہیں حقیقت میں نقصان اٹھانے والے۔"O---۲۷۲۔ "نہیں ہے تم پر (اے نبی ﷺ!) ذمہ داری ان کو راہ پر لانے کی بلکہ اللہ تعالیٰ ہدایت بخشتا ہے جسے چاہتا ہے۔ اور جو بھی خرچ کرتے ہو تم کوئی مال (بطور خیرات) تو اس کا فائدہ تم ہی کو ہے اس لیے کہ نہیں خرچ کرتے ہو تم مگر حاصل کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی رضا۔ اور جو بھی تم خرچ کرتے ہو کوئی مال (بطور خیرات) پورا پورا دے دیا جائے گا وہ تمہیں اور تمہاری حق تلفی نہ کی جائے گی۔"O---[تفسیری روایات میں اس کی شان نزول یہ بیان کی گئی ہے کہ مسلمان اپنے مشرک رشتے داروں کی مدد کرنا جائز نہیں سمجھتے تھے اور وہ چاہتے تھے کہ وہ مسلمان ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہدایت کے راستے پر لگا دینا یہ صرف اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ دوسری بات یہ ارشاد فرمائی کہ تم لوجہ اللہ تعالیٰ جو بھی خرچ کرو گے اس کا پورا اجر ملے گا جس سے یہ معلوم ہوا کہ غیر مسلم رشتے داروں کے ساتھ بھی صلہ رحمی کرنا باعث اجر ہے۔

Marfat.com

تاہم زکوٰۃ صرف مسلمانوں کا حق ہے یہ کسی غیر مسلم کو نہیں دی جا سکتی۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ النساء ۴)---ا۔''اے انسانوں! ڈرو اپنے رب سے جس نے پیدا کیا تم کو ایک جان سے اور پیدا کیا اسی میں سے جوڑا اس کا اور پھیلائے ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں اور ڈرتے رہو اس اللہ تعالیٰ سے کہ سوال کرتے ہو تم ایک دوسرے سے جس کا واسطہ دے کر اور ڈرتے رہو رشتوں (کی نزاکت) سے بھی بیشک اللہ تعالیٰ ہے تم پر ہر وقت نگران۔''O---[والارحام کا عطف اللہ تعالیٰ پر ہے یعنی رحموں (رشتوں، ناطوں) کو توڑنے سے بھی بچو۔ارحام، رحم کی جمع ہے۔مراد رشتے داریاں ہیں جو رحم مادر کی بنیاد پر ہی قائم ہیں۔اس میں محرم اور غیر محرم دونوں رشتے مراد ہیں۔رشتوں ناطوں کا توڑنا سخت کبیرہ گناہ ہے جسے قطع رحمی کہتے ہیں۔احادیث میں قرابت داریوں کو ہر صورت میں قائم رکھنے اور ان کے حقوق ادا کرنے کی بڑی تاکید اور فضیلت بیان کی گئی ہے جسے صلہ رحمی کہتے ہیں۔(از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الرعد ۱۳)---۲۱۔''اور اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کے جوڑنے کا حکم دیا ہے وہ اسے جوڑتے ہیں اور وہ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں اور حساب کی سختی کا اندیشہ رکھتے ہیں۔''O[یعنی رشتوں اور قرابتوں کو توڑتے نہیں ہیں بلکہ ان کو جوڑتے اور صلہ رحمی کرتے ہیں۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]
---۲۵۔''اور جو اللہ تعالیٰ کے عہد کو اس کی مضبوطی کے بعد توڑ دیتے ہیں اور جن چیزوں کے جوڑنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے انہیں توڑتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں ان کے لئے لعنتیں ہیں اور ان کے لئے برا گھر ہے۔''O

(سورۃ النحل ۱۶)---۹۰۔''اللہ تعالیٰ عدل کا، بھلائی کا اور قرابت داروں کے ساتھ سلوک کرنے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی کے کاموں ناشائستہ حرکتوں اور ظلم و زیادتی سے روکتا ہے۔وہ خود تمہیں نصیحتیں کر رہا ہے کہ تم نصیحت حاصل کرو۔''O---[ایتاء ذی القربیٰ (رشتے داروں کا حق ادا کرنا یعنی ان کی امداد کرنا ہے) اسے حدیث میں صلہ رحمی کہا گیا ہے اور اس کی نہایت تاکید احادیث میں بیان کی گئی ہے۔عدل و احسان کے بعد اس کا الگ سے ذکر یہ بھی صلہ رحمی کی اہمیت کو واضح کر رہا ہے۔(از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)](مزید تفسیر کیلئے باب ۷، مضمون: عدل و انصاف)

قطع رحمی

(سورۃ البقرۃ ۲)---۲۷۔''جو لوگ اللہ تعالیٰ کے مضبوط عہد کو توڑ دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کے جوڑنے کا حکم دیا ہے انہیں کاٹتے اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں، یہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔''O---۸۳۔''اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے وعدہ لیا کہ تم اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اسی طرح قرابتداروں یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ اور لوگوں کو اچھی باتیں کہنا نمازیں قائم رکھنا اور زکوٰۃ دیتے رہا کرنا لیکن تھوڑے سے لوگوں کے علاوہ تم سب پھر گئے اور منہ موڑ لیا۔''O---۸۴۔''اور جب ہم نے تم سے وعدہ لیا کہ آپس میں خون نہ بہانا (قتل نہ کرنا) اور آپس والوں کو جلاوطن نہ کرنا، تم نے اقرار کیا اور تم اس کے شاہد بنے۔''O

(سورۃ النساء ۴)---ا۔''اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کی بیوی کو پیدا کر کے ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلا دیں، اس اللہ سے ڈرو جس کے نام پر ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور رشتے ناطے توڑنے سے بچو بے شک اللہ تعالیٰ تم پر نگہبان ہے۔''O---[مراد رشتے داریاں ہیں جو رحم مادر کی بنیاد پر ہی قائم ہوتی ہیں۔اس سے محرم اور غیر محرم دونوں رشتے مراد ہیں رشتوں ناطوں کا توڑنا سخت کبیرہ گناہ ہے جسے قطع رحمی کہتے ہیں۔احادیث مبارکہ میں قرابت داریوں کو ہر صورت میں قائم رکھنے اور ان کے حقوق ادا کرنے کی بڑی تاکید اور فضیلت بیان کی گئی ہے جسے صلہ رحمی کہا جاتا ہے۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۸۔''اور جب تقسیم کے وقت قرابت دار اور یتیم اور مسکین آ جائیں تو تم اس میں سے تھوڑا بہت انہیں بھی دے دو اور ان سے نرمی سے بولو۔''O---[اسے بعض علما نے آیت میراث سے منسوخ قرار دیا ہے لیکن صحیح تر بات یہ ہے کہ یہ منسوخ نہیں بلکہ ایک بہت ہی اہم اخلاقی ہدایت ہے۔ کہ امداد کے مستحق رشتے داروں میں سے جو لوگ وراثت میں حصہ دار نہ ہوں انہیں بھی تقسیم کے وقت کچھ دے دو۔نیز ان سے بات بھی پیار و محبت کے انداز میں کرو۔دولت کو آتے ہوئے دیکھ کر قارون و فرعون نہ بنو۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الرعد ۱۳)---۲۵۔''اور جو اللہ کے عہد کو اس کی مضبوطی کے بعد توڑ دیتے ہیں اور جن چیزوں کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے انہیں توڑتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں ان کے لیے لعنتیں ہیں اور ان کے لیے برا گھر ہے۔''O

(سورۃ النور ۲۴)---۲۲۔''تم میں سے جو بزرگی اور کشادگی والے ہیں انہیں اپنے قرابت داروں اور مسکینوں اور مہاجروں کو فی سبیل اللہ دینے سے قسم نہ کھا لینی چاہیے بلکہ معاف کر دینا اور درگزر کر لینا چاہیے۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے قصور معاف فرما دے؟ اللہ قصوروں کو معاف فرمانے والا مہربان

Marfat.com

ہے۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: صحابہ کرامؓ)

(سورۃ محمد ۴۷) ---۲۲۔ ''اور تم سے یہ بھی بعید نہیں کہ اگر تم کو حکومت مل جائے تو تم زمین میں فساد برپا کر دو اور رشتے ناتے توڑ ڈالو۔'' O --- [یہ آیت اس امر کی صراحت کرتی ہے کہ اسلام میں قطع رحمی حرام ہے۔ رحم کا لفظ عربی زبان میں قرابت اور رشتہ داری کے لیے استعارہ کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ ایک شخص کے تمام رشتہ دار، خواہ وہ دور کے ہوں یا قریب کے، اس کے ذوی الارحام ہیں۔ جس سے جتنا زیادہ قریب کا رشتہ دار ہو اس کا حق آدمی پر اتنا ہی زیادہ ہے اور اس سے قطع رحمی کرنا اتنا ہی بڑا گناہ ہے۔ صلۂ رحمی یہ ہے کہ اپنے رشتہ دار کے ساتھ جو نیکی کرنا بھی آدمی کی استطاعت میں ہو اس سے دریغ نہ کرے۔ اور قطع رحمی یہ ہے کہ آدمی اس کے ساتھ بُرا سلوک کرے، یا جو بھلائی کرنا اس کے لیے ممکن ہو اس سے قصداً پہلو تہی کرے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی آیت سے استدلال کر کے اُمِ ولد کی بیع کو حرام قرار دیا تھا اور صحابہ کرام نے اس سے اتفاق فرمایا تھا۔ حاکم نے مُستدرک میں حضرت بُریدہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ ایک روز میں حضرت عمرؓ کی مجلس میں بیٹھا تھا کہ یکایک محلہ میں شور مچ گیا۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ ایک لونڈی فروخت کی جا رہی ہے اور اس کی لڑکی رو رہی ہے۔ حضرت عمرؓ نے اُسی وقت انصار و مہاجرین کو جمع کیا اور ان سے پوچھا کہ جو دین حضرت محمد ﷺ لائے ہیں کیا اس میں آپ حضرات کو قطع رحمی کا بھی کوئی جواز ملتا ہے؟ سب نے کہا نہیں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا پھر یہ کیا بات ہے کہ آپ کے ہاں ماں کو بیٹی سے جُدا کیا جا رہا ہے؟ اس سے بڑی قطع رحمی اور کیا ہو سکتی ہے؟ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ لوگوں نے کہا آپ کی رائے میں اس کو روکنے کے لیے جو صورت مناسب ہو وہ اختیار فرمائیں۔ اس پر حضرت عمرؓ نے تمام بلادِ اسلامیہ کے لیے یہ فرمانِ عام جاری کر دیا کہ کسی ایسی لونڈی کو فروخت نہ کیا جائے جس سے اس کے مالک کے ہاں اولاد پیدا ہو چکی ہو، کیونکہ یہ قطع رحمی ہے اور یہ حلال نہیں ہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)] ---۲۳۔ ''یہ وہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کی پھٹکار ہے اور جن کی سماعت اور آنکھوں کی روشنی چھین لی ہے۔'' O ---۲۴۔ ''کیا یہ قرآن میں غور و فکر نہیں کرتے؟ یا ان کے دلوں پر ان کے تالے لگ گئے ہیں۔'' O

امانت

(سورۃ البقرۃ ۲) ---۲۸۳۔ ''پھر اگر کوئی اعتبار کرے تم میں سے کوئی شخص دوسرے کا تو چاہیے کہ ادا کرے وہ شخص جس پر بھروسہ کیا گیا ہے اپنی امانت اور ڈرتا رہے اللہ تعالیٰ سے جو اس کا رب ہے۔'' O

(سورۃ آل عمران ۳) ---۷۵۔ ''اور اہل کتاب میں کوئی ایسا بھی ہے کہ اگر امانت رکھو تم اس کے پاس ایک خزانہ تو ادا کر دے وہ تم کو اور ان میں سے کوئی ایسا بھی ہے کہ اگر امانت رکھو تم اس کے پاس ایک دینار بھی تو نہ واپس دے تم کو الا یہ کہ رہو تم اس کے سر پر سوار یہ (بد معاملگی) اس وجہ سے ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ نہیں ہے ہم پر اُمیوں کے سلسلے میں کوئی مواخذہ اور کہتے ہیں وہ اللہ کے بارے میں جھوٹی بات جانتے بوجھتے۔'' O ---۷۶۔ ''ہاں! جس نے پورا کیا اپنا عہد اور اللہ تعالیٰ سے ڈرا تو بیشک اللہ محبوب رکھتا ہے تقویٰ اختیار کرنے والوں کو۔'' O

(سورۃ النساء ۴) ---۵۸۔ ''بیشک اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے تم کو کہ سپرد کرو امانتیں اہل امانت کو اور جب فیصلہ کرو تم لوگوں کے مابین تو فیصلہ کرو عدل کے ساتھ بیشک اللہ تعالیٰ بہت ہی اچھی نصیحت کرتا ہے تم کو۔ بیشک اللہ تعالیٰ ہے ہر بات کا سننے والا ہر چیز کو دیکھنے والا۔'' O --- [اکثر مفسرین کے نزدیک یہ آیت حضرت عثمان بن طلحہ کی شان میں، جو خاندانی طور پر خانہ کعبہ کے دربان و کلید بردار چلے آ رہے تھے، نازل ہوئی ہے۔ مکہ فتح ہونے کے بعد جب رسول اللہ ﷺ خانہ کعبہ میں تشریف لائے تو طواف وغیرہ کے بعد آپ ﷺ نے حضرت عثمان بن طلحہ کو جو صلح حدیبیہ کے موقع پر مسلمان ہو چکے تھے، طلب فرمایا اور انہیں خانہ کعبہ کی چابیاں دے کر فرمایا ''یہ تمہاری چابیاں ہیں آج کا دن وفا اور نیکی کا دن ہے'' آیت کا یہ سبب نزول اگرچہ خاص ہے لیکن اس کا حکم عام ہے اور اس کے مخاطب عوام اور حکام دونوں ہیں۔ دونوں کو تاکید ہے کہ امانتیں انہیں پہنچاؤ جو امانتوں کے اہل ہیں۔ اس میں ایک تو وہ امانتیں شامل ہیں جو کسی نہ کسی کے پاس رکھوائی ہوں۔ ان میں خیانت نہ کی جائے بلکہ یہ بحفاظت عند الطلب لوٹا دی جائیں۔ دوسرے عہدے اور مناصب اہل لوگوں کو دیئے جائیں، محض سیاسی بنیاد یا نسلی و وطنی بنیاد یا قرابت و خاندان کی بنیاد یا کوٹہ سسٹم کی بنیاد پر عہدہ و منصب دینا اس آیت کے خلاف ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] (مزید تفسیر کیلئے باب ۷، مضمون: عدل و انصاف)

(سورۃ الانفال ۸) ---۲۷۔ ''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ سے دغا نہ کرو اور جان بوجھ کر اپنی ذمہ داریوں میں بھی دغا (خیانت) نہ کرو۔'' O

احادیث مبارکہ:

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ کم خطبہ دیتے ہم کو رسول اللہ ﷺ مگر اس میں فرماتے اس شخص کا ایمان نہیں جس کے واسطے امانت نہیں اور اس شخص کا پورا

Marfat.com

دین نہیں جس کا عہد نہیں۔

☆ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا امانت ادا کرو اس شخص کی طرف جو تجھے امانت دار کرے اور اس کی خیانت نہ کرنا جو تیری خیانت کرتا ہے۔

☆ حضرت عبدالرحمنؓ بن ابی قراد سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ جس کو یہ بات پسند ہے کہ وہ اللہ اور رسول سے محبت کرے یا اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرے اسے چاہئے جب بات کرے سچ بولے جب اس کے پاس امانت رکھی جائے اسے ادا کرے اور جس کا ہمسایہ بنے اس کی ہمسائیگی اچھی کرے۔ (از دستور القرآن صفحہ نمبر ۴۱۳۔ مؤلفہ محمد شریف چوہدری)

(**سورۃ المؤمنون ۲۳**)---۸۔''جو اپنی امانتوں اور وعدے کی حفاظت کرنے والے ہیں۔''O---[امانت سے مراد مفوضہ ڈیوٹی کی ادائیگی، راز دارانہ باتوں اور مالی امانتوں کی حفاظت ہے اور رعایت عہد میں اللہ سے کیے ہوئے میثاق اور بندوں سے کیے عہد و پیمان دونوں شامل ہیں۔ تفسیر از شاہ فہد قرآن]۔ [''امانت'' کا لفظ جامع ہے اُن تمام امانتوں کے لیے جو خداوند عالم نے، یا معاشرے نے، یا افراد نے کسی شخص کے سپرد کی ہوں۔ اور عہد و پیمان میں وہ سارے معاہدے ہیں جو انسان اور خدا کے درمیان، یا انسان اور انسان کے درمیان، یا قوم اور قوم کے درمیان استوار کیے گئے ہوں۔ مومن کی صفت یہ ہے کہ وہ کبھی امانت میں خیانت نہ کرے گا، اور کبھی اپنے قول وقرار سے نہ پھرے گا۔ نبی ﷺ اکثر اپنے خطبوں میں فرمایا کرتے تھے ''جو امانت کی صفت نہیں رکھتا وہ ایمان نہیں رکھتا، اور جو عہد کا پاس نہیں رکھتا وہ دین نہیں رکھتا''۔ بخاری و مسلم کی متفق علیہ روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ''چار خصلتیں ہیں کہ جس میں وہ چاروں پائی جائیں وہ خالص منافق ہے اور جس میں کوئی ایک پائی جائے اس کے اندر نفاق کی ایک خصلت ہے جب تک کہ وہ اسے چھوڑ نہ دے۔ جب کوئی امانت اس کے سپرد کی جائے تو خیانت کرے۔ جب بولے تو جھوٹ بولے۔ جب عہد کرے تو توڑ دے۔ اور جب کسی سے جھگڑے تو (اخلاق و دیانت کی) ساری حدیں پھاند جائے۔'' تفسیر از تفہیم القرآن]۔-[امانت اور عہد کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ قرطبی لکھتے ہیں کہ ہر قسم کی ذمہ داری جو انسان اپنے ذمہ لیتا ہے خواہ اس کا تعلق دین سے ہو یا دنیا سے، گفتار سے ہو یا کردار سے، اس کا پورا کرنا مسلمان کی امتیازی شان ہے۔ ملت اسلامیہ کا ہر فرد فقیر ہو یا امیر، وزیر اور صدر ہو یا کلرک اور چوبدار، اسلامی معاشرہ کا ایک ذمہ دار فرد ہونے کی حیثیت سے جو فرائض اس پر عائد ہوتے ہیں اور جو عہد و پیمان وہ کسی سے کرتا ہے ان سب کو بخوبی انجام دینا مومن کی خصوصی صفات میں سے ایک اہم صفت ہے۔ چنانچہ ایک صحیح * حدیث میں حضور ﷺ نے عہد شکنی اور امانت میں خیانت کو منافق کی علامت قرار دیا ہے * (تفسیر از ضیاء القرآن)]

(**سورۃ الاحزاب ۳۳**)---۷۲۔''ہم نے اپنی امانت کو آسمانوں پر زمین پر اور پہاڑوں پر پیش کیا لیکن سب نے اس کے اٹھانے سے انکار کر دیا اور اس سے ڈر گئے (مگر) انسان نے اسے اٹھا لیا وہ بڑا ہی ظالم جاہل ہے۔''O---[جب اللہ تعالیٰ نے اہل اطاعت کا اجر و ثواب اور اہل معصیت کا وبال اور عذاب بیان کر دیا تو اب شرعی احکام اور اس کی صعوبت کا تذکرہ فرما رہا ہے۔ امانت سے وہ احکام شرعیہ اور فرائض و واجبات مراد ہیں جن کی ادائیگی پر ثواب اور ان سے اعراض و انکار پر عذاب ہوگا۔ جب یہ تکالیف شرعیہ آسمان و زمین اور پہاڑوں پر پیش کی گئیں تو وہ ان کے اٹھانے سے ڈر گئے۔ لیکن جب انسان پر یہ چیز پیش کی گئی تو وہ اطاعت الٰہی (امانت) کے اجر و ثواب اور اس کی فضیلت کو دیکھ کر اس بار گراں کو اٹھانے پر آمادہ ہو گیا۔ احکام شرعیہ کو امانت سے تعبیر کر کے اشارہ فرما دیا کہ ان کی ادائیگی انسانوں پر اسی طرح واجب ہے جس طرح امانت کی ادائیگی ضروری ہوتی ہے۔ پیش کرنے کا مطلب کیا ہے؟ اور آسمان و زمین اور پہاڑوں نے کس طرح اس کا جواب دیا؟ اور انسان نے اسے کس وقت قبول کیا؟ اس کی پوری کیفیت نہ ہم جان سکتے ہیں نہ اسے بیان کر سکتے ہیں۔ ہمیں یقین رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ہر مخلوق میں ایک خاص قسم کا احساس و شعور رکھا ہے' گو ہم اس کی حقیقت سے آگاہ نہیں ہیں' لیکن اللہ تعالیٰ تو ان کی بات سمجھنے پر قادر ہے' اس نے ضرور اس امانت کو ان پر پیش کیا ہوگا جسے قبول کرنے سے انہوں نے انکار کر دیا۔ اور یہ انکار انہوں نے سرکشی و بغاوت کی بنا پر نہیں کیا بلکہ اس میں یہ خوف کارفرما تھا کہ اگر ہم اس امانت کے تقاضے پورے نہ کر سکے تو اس کی تحت سزا ہمیں بھگتنی ہوگی۔ انسان چونکہ جلد باز ہے اس نے عقوبت و تعزیر کے پہلو پر زیادہ غور نہیں کیا اور حصول فضیلت کے شوق میں اس ذمے داری کو قبول کر لیا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]۔[البتہ یہ امر بھی انتہائی ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ بات محض تمثیلی انداز میں فرمائی ہو اور صورت معاملہ کی غیر معمولی اہمیت کا تصور دلانے کے لیے اس طرح کا نقشہ پیش کیا گیا ہو کہ گویا ایک طرف زمین و آسمان اور ہمالیہ جیسے پہاڑ کھڑے ہیں اور دوسری طرف ۵-۶ فٹ کا آدمی کھڑا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کہ ''میں اپنی ساری مخلوقات میں سے کسی ایک کو یہ طاقت بخشنا چاہتا ہوں کہ وہ میری خدائی میں رہتے ہوئے خود اپنی رضا و رغبت سے میری بالاتری کا اقرار اور میرے احکام کی اطاعت کرنا چاہے تو کرے ورنہ وہ میرا انکار بھی کر سکے گا اور میرے خلاف بغاوت کا جھنڈا بھی لے کر اٹھ سکے گا۔ یہ آزادی دے کر میں اس سے اس طرح چھپ جاؤں گا کہ گویا میں کہیں موجود نہیں ہوں۔ اور اس آزادی کو عمل میں لانے کے لیے میں اس کو وسیع اختیارات دوں گا' بڑی قابلیتیں عطا کروں گا' اور اپنی بے شمار مخلوقات پر اس

Marfat.com

کوبالادستی بخش دوں گا' تاکہ وہ کائنات میں جو ہنگامہ بھی برپا کرنا چاہے کرسکے- اس کے بعد میں ایک وقت خاص پر اس کا حساب لوں گا- جس نے میری بخشی ہوئی آزادی کو غلط استعمال کیا ہوگا اسے وہ سزا دوں گا جو میں نے کبھی اپنی کسی مخلوق کو نہیں دی ہے' اور جس نے نافرمانی کے سارے مواقع پاکر بھی میری فرمانبرداری ہی اختیار کی ہوگی اسے وہ بلند مرتبے عطا کروں گا جو میری کسی مخلوق کو نصیب نہیں ہوئے ہیں- اب بتاؤ' تم میں سے کون اس امتحان گاہ میں اترنے کو تیار ہے''؟ یہ تقریر سن کر پہلے تو ساری کائنات میں سناٹا چھا جاتا ہے- پھر ایک سے ایک بڑھ کر گراں ڈیل مخلوق گھٹنے ٹیک کر التجا کرتی چلی جاتی ہے کہ اُسے اس کڑے امتحان سے معاف رکھا جائے- آخر کار یہ مشتِ اُستخواں اُٹھتا ہے اور کہتا ہے کہ اے میرے رب' میں یہ امتحان دینے کے لیے تیار ہوں- اس امتحان کو پاس کر کے تیری سلطنت کا سب سے اونچا عہدہ مل جانے کی جو امید ہے اُس کی بنا پر میں اُن سب خطرات کو انگیز کر جاؤں گا- جو اس آزادی وخودمختاری میں پوشیدہ ہیں- یہ نقشہ اپنی چشم تصور کے سامنے لاکر ہی آدمی اچھی طرح اندازہ کرسکتا ہے کہ وہ کائنات میں کس نازک مقام پر کھڑا ہوا ہے- اب جو شخص اس امتحان گاہ میں بے فکرا بن کر رہتا ہے اور کوئی احساس نہیں رکھتا کہ وہ کتنی بڑی ذمہ داری کا بوجھ اٹھائے ہوئے ہے' اور دنیا کی زندگی میں اپنے لیے کوئی رویہ انتخاب کرتے وقت جو فیصلے کرتا ہے ان کے صحیح یا غلط ہونے سے کیا نتائج نکلنے والے ہیں' اسی کو اللہ تعالیٰ اس آیت میں ظلوم وجہول قرار دے رہا ہے- وہ جہول ہے' کیونکہ اس احمق نے اپنے آپ کو غیر ذمہ دار سمجھ لیا ہے- اور وہ ظلوم ہے' کیونکہ وہ خود اپنی تباہی کا سامان کر رہا ہے اور اپنے ساتھ نہ معلوم کتنے اور لوگوں کو لے ڈوبنا چاہتا ہے- (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(سورۃ المعارج ۷۰)---۳۲- ''اور جو اپنی امانتوں کا اور اپنے قول وقرار کا پاس رکھتے ہیں-'' O---[یعنی ان کے پاس لوگوں کی جو امانتیں ہوتی ہیں' اس میں وہ خیانت نہیں کرتے اور لوگوں سے جو عہد کرتے ہیں' انہیں توڑتے نہیں' بلکہ ان کی پاسداری کرتے ہیں- ☆ خبردار رہو! جس میں امانت نہیں اس کا کوئی ایمان نہیں اور جو عہد کا پابند نہیں اس کا کوئی دین نہیں- ☆ (از تفسیر ۳ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

عہد، قول وقرار

(سورۃ البقرۃ ۲)---۴۰- ''اے اولادِ یعقوب! یاد کرو میری اس رحمت کو جو عطا کی تھی میں نے تم کو اور پورا کرو تم اس عہد کو جو تم نے مجھ سے کیا- پورا کروں گا میں وہ عہد جو میں نے تم سے کیا اور مجھ ہی سے ڈرو-'' O---۸۳- ''اور جب لیا تھا ہم نے پختہ عہد بنی اسرائیل سے کہ نہ بندگی کرنا تم مگر اللہ تعالیٰ کی- اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا اور قرابت داروں اور یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ بھی اور کہنا لوگوں سے اچھی بات اور قائم رکھنا نماز کو اور ادا کرتے رہنا زکوۃ- مگر پھر گئے تم (اس عہد سے) سوائے چند ایک کے تم میں سے اور تم تو ہو ہی پھر جانے والے-'' O---۱۷۷- ''نہیں ہے نیکی یہی کہ کرلو تم اپنے چہرے مشرق کی طرف یا مغرب کی طرف بلکہ نیکی (یہ ہے کہ) آدمی ایمان لائے اللہ تعالیٰ پر اور روزِ آخرت پر اور فرشتوں پر اور اللہ کی کتاب پر اور پیغمبروں پر اور دے مال اس کی محبت میں رشتے داروں کو اور یتیموں کو اور مسکینوں کو اور مسافروں کو اور مانگنے والوں کو اور گردنیں چھڑانے میں اور قائم کرے نماز اور دے زکوۃ اور (نیک وہ ہیں جو) پورا کرنے والے ہیں اپنے عہد کو جب عہد کرلیں اور ثابت قدم رہنے والے ہیں تنگدستی میں اور جسمانی تکالیف میں اور جنگ کے وقت یہی لوگ ہیں راست باز اور یہی لوگ ہیں متقی-'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۸' مضمون: رشتہ داروں کے حقوق]

(سورۃ آل عمران ۳)---۷۶- ''ہاں جس نے پورا کیا اپنا عہد اور اللہ تعالیٰ سے ڈرا تو بیشک اللہ تعالیٰ محبوب رکھتا ہے تقویٰ اختیار کرنے والوں کو-'' O---۷۷- ''بلاشبہ وہ لوگ جو بیچتے ہیں اللہ تعالیٰ سے کیے ہوئے عہد اور اپنی قسموں کو حقیر قیمت پر یہی لوگ ہیں کہ نہیں ہے کوئی حصہ ان کے لئے آخرت میں اور نہ بات کرے گا ان سے اللہ اور نہ دیکھے گا ان کی طرف قیامت کے دن اور نہ پاک کرے گا ان کو اور ان کے لئے عذاب ہے دردناک-'' O---۸۱- ''اور (یاد کرو) جب لیا تھا اللہ تعالیٰ نے عہد نبیوں سے کہ یہ جو عطا کی ہے میں نے تم کو کتاب وحکمت (اس احسان کا تقاضا یہ ہے کہ) پھر جب آئے تمہارے پاس ایک عظیم رسول ﷺ تصدیق کرتا ہوا اس کتاب کی جو تمہارے پاس ہے تو تم ضرور اور بہر حال ایمان لاؤ گے اس پر اور مدد کرو گے اس کی- ارشاد ہوا! کیا اقرار کرتے ہو تم اور کرتے ہو ان شرائط پر مجھ سے عہد؟ انہوں نے کہا ہم نے اقرار کیا- ارشاد ہوا! سو گواہ رہو تم اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں-'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۲' مضمون: حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ]---۱۸۷- ''اور جب لیا اللہ تعالیٰ نے عہد ان لوگوں سے جنہیں دی گئی کتاب کہ تم ضرور بیان کرتے رہو گے اس کو لوگوں کے سامنے اور نہ چھپاؤ گے اس کو- تو پھینک دیا انہوں نے عہد پس پشت اور بیچ ڈالا اس کو حقیر قیمت کے بدلے اور بہت ہی برا ہے وہ کاروبار جو یہ کر رہے ہیں-'' O---(اس میں بھی اوپر والی آیت ۸۱ کا تکرار ہے جو حضور ﷺ کی بشارت کے متعلق ہے-)- [تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۲' مضمون: اہل کتاب]

Marfat.com

(سورۃ المائدۃ ۵)---ا۔''اے ایمان والو اقرار پورے کرو۔''O---[☆حدیث مبارکہ ہے''جو شخص امانت کا پاس نہیں کرتا اس کا ایمان نہیں اور جو شخص عہد کا پاس نہیں کرتا اس کا کوئی دین نہیں۔(از انوار القرآن صفحہ نمبر ۱۴۷۔ مؤلفہ ڈاکٹر ملک غلام مرتضیٰ)]---۷۔''اور اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کی نعمت یاد کرو اور اس کا وہ اقرار جس کے ساتھ اس نے تمہیں باندھا ہے جب تم نے کہا''ہم نے سنا اور ہم نے مانا''اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو کہ اللہ تعالیٰ سینوں کے راز جانتا ہے۔''O---۱۲۔''اور اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے بھی عہد لیا تھا اور ہم نے ان میں بارہ سردار مقرر کئے تھے-اور اللہ نے کہا تھا''میں تمہارے ساتھ ہوں-اگر تم نے نماز قائم کی، زکوٰۃ ادا کی، میرے رسولوں پر ایمان لائے اور ان کی حمایت کی، اور اللہ کو اپنے مال سے عمدہ حصہ کاٹ کر دیا تو میں تم سے تمہاری بدحالیاں دور کر دوں گا اور تمہیں ایسے باغوں میں داخل کروں گا جن میں نہریں بہتی ہوں گی-ہاں! اس کے باوجود تم میں سے کسی نے کفر کیا تو وہ ہموار راہ سے بھٹک گیا۔''O[جب اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو وہ عہد اور میثاق پورا کرنے کی تاکید کی جو اس نے حضرت محمد ﷺ کے ذریعے سے لیا اور انہیں قیام حق اور شہادت عدل کا حکم دیا اور انہیں وہ انعامات یاد کرائے جو ان پر ظاہر و باطنا ہوئے اور بالخصوص یہ بات کہ انہیں حق و صواب کے راستے پر چلنے کی توفیق عطا فرمائی تو اب اس مقام پر اس عہد کا ذکر فرمایا جا رہا ہے جو بنی اسرائیل سے لیا گیا اور جس میں وہ ناکام رہے۔یہ گویا بالواسطہ مسلمانوں کو تنبیہ ہے کہ تم بھی بنو اسرائیل کی طرح عہد و میثاق کو پامال کرنا شروع نہ کر دینا۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن)]---۱۳۔''پھر ان کے اپنا عہد توڑنے کے سبب ہم نے ان پر لعنت کر دی اور ان کے دلوں کو سخت کر دیا-وہ کلمات کو اپنی جگہوں سے بدل دیتے ہیں اور اس نصیحت کا جو انہیں کی گئی تھی ایک حصہ بھول گئے ہیں اور ان میں تھوڑے آدمیوں کو چھوڑ کر تو ان کی دغابازی کی اطلاع پاتا ہی رہے گا مگر انہیں معاف کر دے اور درگزر کر کہ اللہ نیکی کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔''O

[پاکستانی مسلمانوں کے لئے لمحہ فکریہ: اللہ تعالیٰ دراصل ایک عہد لیتا ہے یا ہم اللہ کے سامنے ایک عہد کرتے ہیں اور وہ اس عہد کو قبول کرتا ہے اور اس عہد کے تحت نعمتیں برسا دیتا ہے-لیکن اگر بدقسمتی سے کوئی اس عہد پر قائم نہ رہے تو پھر عذاب کی صورت سامنے آتی ہے-راقم یہ کہنے کی جسارت کر رہا ہے کہ ہم نے ایک قوم کی حیثیت سے ۱۹۴۷ء میں اللہ تعالیٰ سے ایک عہد کیا تھا اور وہ عہد یہ تھا: پاکستان کا مطلب کیا؟ لا الٰہ الا اللہ! اس عہد کے نتیجے میں ہمیں اللہ تعالیٰ نے یہ ملک عطا کر دیا-ایسا ملک جس میں دُنیا کی ہر نعمت موجود ہے-لیکن معلوم یوں ہوتا ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ہم نے اس عہد کو فراموش کر دیا-جس کے دو نتائج ہمارے سامنے آئے: ایک تو یہ کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور پھینک دیئے گئے دوسری یہ کہ ہمارے دل سخت ہو گئے-اب ہم خود قرآن پڑھتے ہیں تو ہمارے دلوں پر اثر نہیں ہوتا-قرآن پڑھ کر اوروں کو سناتے ہیں تو دل اثر قبول نہیں کرتے-یوں لگتا ہے کہ دل سخت ہو گئے اور یہ دلوں کا سخت ہو جانا بدعہدی کی وجہ سے ہوتا ہے-اس عمومی ذکر کے بعد اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کا ایک واقعہ بطور تمثیل بیان فرمایا ہے تاکہ سب آنے والی قومیں اس سے عبرت حاصل کریں-(یاد کرو) جب حضرت موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ اے میری قوم کے لوگو! اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کا خیال کرو جو اس نے تمہیں عطا کی تھی۔اس نے نبی پیدا کیے، تم کو فرمانروا بنایا، (پوری قوم کو بادشاہ بنا دیا (یہاں پر یہ بھی معلوم ہوا کہ اسلامی نظام میں پوری قوم بادشاہ ہوتی ہے اور بادشاہ پوری قوم کا نمائندہ ہوتا ہے۔مزید فرمایا کہ) تم کو وہ کچھ دیا جو کسی قوم کو نہ دیا تھا۔اس مقدس سرزمین میں داخل ہو جاؤ جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے لکھ دی ہے۔پیچھے نہ ہٹو ورنہ ناکام و نامراد پلٹو گے۔انہوں نے جواب دیا: اے موسیٰ! وہاں تو بڑے زبردست لوگ رہتے ہیں ہم وہاں ہرگز نہ جائیں گے جب تک وہ وہاں سے نکل نہ جائیں ہاں اگر وہ نکل گئے تو ہم داخل ہونے کو تیار ہیں۔ان ڈرنے والوں میں دو شخص ایسے بھی تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمت سے نوازا تھا۔انہوں نے کہا ان جباروں کے مقابلے کے لیے دروازے کے اندر گھس جاؤ۔جب تم اندر پہنچ جاؤ تو تم ہی غالب ہو گے۔اللہ پر بھروسہ رکھو اگر تم مومن ہو۔لیکن انہوں نے پھر یہی کہا کہ اے موسیٰ ہم وہاں کبھی نہ جائیں گے جب تک کہ وہ وہاں موجود ہیں۔بس تم اور تمہارا رب دونوں جاؤ اور لڑو ہم یہاں بیٹھے ہیں۔اس پر حضرت موسیٰ نے کہا کہ میرے رب! میرے اختیار میں سوائے اپنی ذات اور بھائی کے کوئی نہیں۔پس تو ہمیں ان نافرمان لوگوں سے الگ کر دے۔اللہ نے جواب دیا کہ اچھا! تو پھر وہ ملک چالیس سال کے لیے ان پر حرام ہے۔یہ زمین پر مارے مارے پھریں گے مگر ان نامرادوں کی حالت پر ہرگز ترس نہ کھانا۔'' (المائدہ:۲۰۔۲۶) یہ بنی اسرائیل کا قصہ ہے۔کہیں ایسا نہ ہو کہ ہماری داستان بھی ایسی ہی بن جائے۔اللہ تعالیٰ نے ان پر نعمتیں نازل فرمائیں۔ان میں انبیاء مبعوث کیے، ان میں سے بادشاہ مقرر فرمائے یعنی ان کو فرمانروا بنا دیا۔لیکن وہ کام جو اللہ نے ان کے ذمے لگایا تھا یعنی دین کو سمجھنے سمجھانے، عمل کرنے اور نافذ کرنے کا کام اور اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ نے ان کو پکا پکایا رزق عطا کیا اور ان کی تمام دیگر ضرورتیں پوری کیں، وہ کام انہوں نے نہ کیا بلکہ اس سے صاف انکار کر دیا۔ظالموں نے یہ کہا کہ رزق کمانے کا ذمہ تو ہم خود لیتے ہیں جہاں تک یہ دین سیکھنے سکھانے اور تبلیغ دین کا معاملہ ہے تو یہ آپ کا نبی جانے۔انہوں نے ترتیب الٹ دی۔یعنی جو کام اللہ تعالیٰ نے ان کے ذمے لگایا وہ انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے نبی کے ذمے ڈال دیا اور جو کام اللہ نے اپنے ذمے لیا تھا وہ انہوں نے اپنے ذمے لے لیا۔اس ترتیب کے الٹ جانے کی وجہ سے اللہ کے نبی کو پریشانی ہوئی اور انہوں نے اس قوم سے اپنی برات کا اظہار کر دیا۔نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ نے چالیس سال تک ان لوگوں کو اس صحرا میں یوں قید کر دیا کہ وہ صحرا میں مارے مارے پھرتے۔وہ سفر کے لیے کوئی منزل متعین کرتے، اس منزل کی

Marfat.com

جانب سفر کرتے سارا دن گھوم پھر کر انہیں پتہ چلتا کہ جہاں سے چلے تھے پھر وہیں آن کھڑے ہیں۔ اس طرح ان لوگوں نے اپنی منزل کھوٹی کر لی۔ پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے کہ بنی اسرائیل نے ترتیب الٹ دی تھی۔ اطاعت اور جہاد کا راستہ چھوڑ بیٹھے تھے جس کے نتیجے میں وہ عرصہ دراز تک ذلت کا شکار رہے۔ اس واقعہ میں ہم مسلمانوں کو متنبہ کیا جا رہا ہے کہ اگر تم بھی اطاعت و جہاد کا رستہ چھوڑ دو گے تو تمہارا انجام ان سے مختلف نہ ہوگا۔ (از انوار القرآن صفحہ نمبر ۱۵۳ تا ۱۵۵۔ مؤلفہ ڈاکٹر ملک غلام مرتضٰی)]

(**سورۃ الانعام ۶**) ---۱۵۲۔ ''اور یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر عمدہ طریقے سے یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچ جائے اور ناپ تول کو انصاف سے پورا کرو۔ ہم کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے۔ اور جب تم بات کرو تو انصاف کرو اگرچہ وہ رشتہ دار ہو۔ اور اللہ سے کئے ہوئے عہد کو پورا کرو۔ ان باتوں کی وہ تمہیں تاکید کرتا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔'' O ---۱۵۳۔ ''اور یہ کہ یہی میرا سیدھا راستہ ہے پس اس پر چلو اور دوسری راہوں پر نہ چلو کہ وہ تمہیں اس کی راہ سے الگ کر دیں گی۔ اس بات کی وہ تمہیں تاکید کرتا ہے تاکہ تم میں خوف خدا پیدا ہو۔'' O

(**سورۃ الانفال ۸**) ---۵۶۔ ''وہ لوگ جن سے تو نے معاہدہ کیا پھر وہ ہر بار اپنا عہد توڑ ڈالتے ہیں اور ڈرتے نہیں (یہ یہود تھے جو معاہدہ کے باوجود مخالفت میں لگے رہتے تھے)۔'' O ---۵۷۔ ''اب اگر تو انہیں لڑائی میں پائے تو ان کے ساتھ انہیں بھی جو ان کے علاوہ ہیں بھگا دے کہ شاید وہ نصیحت لیں۔'' O ---۵۸۔ ''اور اگر تجھے کسی قوم کی دغابازی کا ڈر ہو تو ان سے برابری کا معاملہ کر کہ اللہ تعالیٰ دغابازوں کو پسند نہیں کرتا۔'' O --- [یعنی یہ نقض عہد اگر مسلمانوں کی طرف سے بھی ہو تو یہ خیانت ہے جسے اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا۔ حضرت معاویہؓ اور رومیوں کے درمیان معاہدہ تھا۔ جب معاہدے کی مدت ختم ہونے کے قریب آئی تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہٗ نے روم کی سرزمین کے قریب اپنی فوجیں جمع کرنا شروع کر دیں۔ مقصد یہ تھا کہ معاہدے کی مدت ختم ہوتے ہی رومیوں پر حملہ کر دیا جائے۔ ایک صحابی حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہٗ کے علم میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہٗ کی یہ تیاری آئی تو انہوں نے اسے غدر سے تعبیر فرمایا اور ایک حدیث رسول ﷺ بیان فرما کر اسے معاہدے کی خلاف ورزی قرار دیا، جس پر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہٗ نے اپنی فوجیں واپس بلا لیں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۵۹۔ ''اور کافر یہ نہ سمجھیں کہ وہ بازی لے گئے ہیں وہ ہمیں ہرا نہیں سکتے۔'' O ---۷۲۔ ''اور جو لوگ ایمان لائے مگر انہوں نے ہجرت نہیں کی ان سے تمہاری کوئی دوستی نہیں یہاں تک کہ وہ ہجرت کریں لیکن اگر وہ تم سے دین کے معاملے میں مدد مانگیں تو تم پر مدد کرنا لازم ہے مگر ان لوگوں کے خلاف نہیں جنکے ساتھ تمہارا عہد و پیمان ہو۔ اور اللہ تعالیٰ تمہارے عملوں کو دیکھ رہا ہے۔'' O

(**سورۃ التوبہ ۹**) ---۱۔ ''یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے ان مشرکین سے جن کے ساتھ تم نے عہد باندھ رکھا ہے دستبرداری (کا اعلان) ہے۔'' O ---۴۔ ''مگر وہ مشرک جن سے تم نے عہد باندھا پھر انہوں نے تم سے (عہد میں) کوئی کمی نہیں کی اور تمہارے خلاف کسی کو مدد نہیں دی۔ ان سے ان کا عہد ان کی مدت تک پورا کرو کہ اللہ تعالیٰ پرہیز گاروں کو پسند کرتا ہے۔'' O ---۷۔ ''مشرکوں کے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں اور اس کے رسول ﷺ کے ہاں عہد کیسے رہ سکتا ہے۔ سوائے ان لوگوں کے جن سے تم نے مسجد حرام کے پاس عہد باندھا۔ پھر اگر وہ تمہارے ساتھ قائم رہتے ہیں تو تم بھی ان کے ساتھ قائم رہو کہ اللہ تعالیٰ پرہیز گاروں کو پسند کرتا ہے۔'' O ---۸۔ ''ہاں کیسے! اگر وہ تم پر غلبہ پا لیں تو تمہارے لئے نہ کسی تعلق کا لحاظ کرتے ہیں نہ کسی عہد کا تمہیں اپنے منہ سے راضی رکھتے ہیں مگر ان کے دل منکر ہیں اور ان میں اکثر بدکار ہیں۔'' O ---۱۰۔ ''وہ کسی مومن کے لئے نہ تعلق کا لحاظ کرتے ہیں اور نہ عہد کا اور وہی حد سے نکلے ہوئے ہیں۔'' O ---۱۲۔ ''لیکن اگر وہ اپنے عہد کے بعد اپنی قسمیں توڑ ڈالیں اور تمہارے دین میں طعنہ زنی کریں تو کفر کے سرغنوں سے جنگ کرو کہ ان کی کوئی قسم نہیں۔ شاید وہ باز آ جائیں۔'' O ---۱۳۔ ''کیا تم ان لوگوں سے نہیں لڑو گے جنہوں نے قسمیں توڑ ڈالیں اور رسول ﷺ کو باہر نکالنے کی جسارت کی اور انہوں نے ہی پہل کی۔ کیا تم ان سے ڈرتے ہو۔ مگر اللہ تعالیٰ اس کا زیادہ حقدار ہے کہ تم اس سے ڈرو اگر تم مومن ہو۔'' O ---۷۵۔ ''اور ان میں وہ بھی ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ سے وعدہ کیا تھا کہ اگر اس نے اپنے فضل میں سے ہمیں دیا تو ہم ضرور صدقہ دیں گے اور ضرور صالح لوگوں میں ہو جائیں گے۔'' O ---۷۶۔ ''پھر جب اس نے انہیں اپنے فضل میں سے دے دیا تو وہ لگے اس میں کنجوسی کرنے اور کنارہ کرتے ہوئے منہ موڑ گئے۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: نفاق بعد عہد شکنی) ---۷۷۔ ''پھر اس نے ان کے دلوں میں اس دن تک کے لئے جب وہ اسے ملیں گے نفاق ڈال دیا۔ کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے جو وعدہ کیا تھا اس کی خلاف ورزی کی۔ اور کیونکہ وہ جھوٹ بولتے تھے۔'' O

(**سورۃ ھود ۱۱**) ---۶۵۔ ''مگر انہوں نے اس (ناقۃ اللہ) کی کونچیں کاٹ ڈالیں۔ پھر اس (حضرت صالحؑ نے) کہا اپنے گھروں میں تین دن فائدے اٹھا لو یہ وعدہ ہے جو جھوٹ نہ ہوگا۔'' O

(**سورۃ یوسف ۱۲**) ---۶۶۔ ''یعقوبؑ نے کہا! میں تو اسے ہرگز ہرگز تمہارے ساتھ نہ بھیجوں گا جب تک کہ تم اللہ تعالیٰ کو بیچ میں رکھ کر مجھے قول و قرار نہ دو کہ تم اسے میرے پاس پہنچا دو گے سوائے اس ایک صورت کے کہ تم سب گرفتار کر لئے جاؤ۔ جب انہوں نے پکا قول قرار دے دیا تو انہوں نے کہا کہ ہم جو کچھ کہتے

Marfat.com

ہیں اللہ اس پر نگہبان ہے۔" O---۸۰۔ "جب یہ اس سے مایوس ہو گئے تو تنہائی میں بیٹھ کر مشورہ کرنے لگے- ان میں جو سب سے بڑا تھا اس نے کہا تمہیں معلوم نہیں کہ تمہارے والد نے تم سے اللہ تعالیٰ کی قسم لے کر پختہ قول قرار لیا ہے اور اس سے پہلے یوسف کے بارے میں تم کوتاہی کر چکے ہو- پس میں تو اس سرزمین سے نہ ٹلوں گا جب تک کہ والد صاحب خود مجھے اجازت نہ دیں یا اللہ تعالیٰ میرے اس معاملے کا فیصلہ کر دے وہی بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔" O---[تفصیل کے لیے باب نمبر۴، مضمون: حضرت یوسف علیہ السلام]

(سورۃ الرعد ۱۳)---۲۰۔ "جو اللہ تعالیٰ کے عہد (و پیمان) کو پورا کرتے ہیں اور قول و قرار کو توڑتے نہیں۔" O---[یہ اہل دانش کی صفات بیان کی جا رہی ہیں- اللہ تعالیٰ کے عہد سے مراد اس کے احکام (اوامر ونواہی) ہیں جنہیں وہ بجا لاتے ہیں یا وہ عہد ہے جو عہد الست کہلاتا ہے جس کی تفصیل سورۂ اعراف میں ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۲۲۔ "اور وہ اپنے رب کی رضامندی کی طلب کے لئے صبر کرتے ہیں اور نمازوں کو برابر قائم رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے اسے کھلے چھپے خرچ کرتے ہیں اور برائی کو بھی بھلائی سے ٹالتے ہیں- ان ہی کے لئے عاقبت کا گھر ہے۔" O---۲۵۔ "اور جو اللہ تعالیٰ کے عہد کو اس کی مضبوطی کے بعد توڑ دیتے ہیں اور جن چیزوں کے جوڑنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے انہیں توڑتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں ان کے لئے لعنتیں ہیں اور ان کے لئے برا گھر ہے۔" O

(سورۃ النحل ۱۶)---۹۱۔ "اور اللہ تعالیٰ کے عہد کو پورا کرو جب تم آپس میں قول و قرار کرو اور قسموں کو ان کی پختگی کے بعد مت توڑو- حالانکہ تم اللہ تعالیٰ کو اپنا ضامن ٹھہرا چکے ہو- تو جو کچھ کرتے ہو اللہ تعالیٰ اسے بخوبی جان رہا ہے۔" O---۹۲۔ "اور اس عورت کی طرح نہ ہو جاؤ جس نے اپنا سوت مضبوط کاتنے کے بعد ٹکڑے ٹکڑے کر کے توڑ ڈالا- کہ تم اپنی قسموں کو آپس کے مکر کا باعث ٹھہراؤ- اس لئے کہ ایک گروہ دوسرے گروہ سے بڑھا چڑھا ہو جائے- بات صرف یہی ہے کہ اس عہد سے اللہ تعالیٰ تمہیں آزما رہا ہے- یقیناً اللہ تعالیٰ تمہارے لئے قیامت کے دن ہر اس چیز کو کھول کر بیان کر دے گا جس میں تم اختلاف کر رہے تھے۔" O---[اسلام سے پہلے عرب کے مشرک قبائل کا یہ دستور تھا کہ وہ ایک قبیلہ سے دوستی کا معاہدہ کرتے اسکے بعد اگر انہیں موقع ملتا، تو کسی دوسرے قبیلہ سے جو قوت اور دولت میں پہلے قبیلہ سے فزوں تر ہوتا اس کے ساتھ معاہدہ کرتے خواہ یہ ان کا نیا دوست قبیلہ ان کے پہلے معاہد قبیلہ کا دشمن ہی کیوں نہ ہو- اللہ تعالیٰ فرزندانِ اسلام کو اس اخلاقی گراوٹ اور عہد شکنی سے مجتنب رہنے کی ہدایت فرما رہے ہیں کہ تم یہ روش ہرگز اختیار نہ کرو- تم نے جو معاہدہ کیا ہے اس کو نبھاؤ اور جو پیمان باندھا ہے اس کو پورا کرو- اس خیال سے کہ یہ نیا قبیلہ قوت اور دولت میں پہلے دوست قبیلہ سے زیادہ ہے اس لیے مصلحت کا تقاضا یہ ہے کہ سابقہ معاہدہ کو بلاوجہ توڑ دیا جائے اور نیا معاہدہ اس قبیلہ سے کیا جائے- ایسا کرنا تمہارے مقام سے بہت فروتر ہے- تم تو مکارم اخلاق کے داعی بنا کر بھیجے گئے ہو- اگر تم نے ایسی اخلاقی پستی کا ثبوت دیا تو لوگ مکارم اخلاق کا درس کس سے جا کر لیں گے- سیرت کی پختگی اور اطوار کی پاکیزگی کا نمونہ انہیں کہاں دستیاب ہوگا- اور اس عہد شکنی کو اپنی سیاسی فراست وغیرہ کے الفاظ سے تعبیر کر کے اپنے آپ کو دھوکہ نہ دو- اگر تم نے ایسا کیا تو تمہاری مثال اس احمق عورت کی سی ہوگی جو دن بھر سوت کاتتی رہتی ہے اور شام ہوتی ہے تو اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیتی ہے- عہد شکنی کا ارتکاب کر کے جس حماقت کا تم ثبوت دو گے وہ اس عورت کی بے وقوفی سے کم ہرگز نہیں ہوگا- (از تفسیر ضیاء القرآن)]---۹۵۔ "تم اللہ تعالیٰ کے عہد کو تھوڑے مول کے بدلے نہ بیچ دیا کرو- یاد رکھو اللہ تعالیٰ کے پاس کی چیز ہی تمہارے لئے بہتر ہے بشرطیکہ تم میں علم ہو۔" O

(سورۃ بنی اسرائیل ۱۷)---۳۴۔ "اور یتیم کے مال کے قریب بھی نہ جاؤ بجز اس طریقہ کے جو بہت ہی بہتر ہو یہاں تک کہ وہ اپنی بلوغت کو پہنچ جائے اور وعدے پورے کرو کیونکہ قول و قرار کی بازپرس ہونے والی ہے۔" O---[عہد سے وہ میثاق بھی مراد ہے جو اللہ اور اس کے بندے کے درمیان ہے اور وہ بھی جو انسان آپس میں ایک دوسرے سے کرتے ہیں- دونوں قسم کے عہدوں کا پورا کرنا ضروری ہے اور نقضِ عہد کی صورت میں بازپرس ہوگی- (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ المومنون ۲۳)---۸۔ "جو اپنی امانتوں اور وعدے کی حفاظت کرنے والے ہیں۔" O---[امانت سے مراد مفوضہ ڈیوٹی کی ادائیگی، رازدارانہ باتوں اور مالی امانتوں کی حفاظت ہے اور رعایت عہد میں اللہ سے کیے ہوئے میثاق اور بندوں سے کیے عہد و پیمان دونوں شامل ہیں- (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ) (مزید تفسیر کے لیے باب ہذا، مضمون: امانت]

(سورۃ الاحزاب ۳۳)---۷۔ "جب کہ ہم نے تمام نبیوں سے عہد لیا اور (بالخصوص) آپ سے اور نوح سے اور ابراہیم سے اور موسیٰ سے اور مریم کے بیٹے عیسیٰ سے اور ہم نے ان سے (پکا اور) پختہ عہد لیا۔" O---[انبیاء کرام علیہم السلام سے یہ پختہ وعدہ لیا گیا کہ تبلیغ دین کی جو ذمہ داری انہیں سونپی گئی ہے- اس میں وہ ہرگز غفلت نہیں کریں گے- پہلے اجمالاً جملہ انبیاء کا ذکر فرمایا- بعد میں چند اولوالعزم رسولوں کے نام کی تصریح کر دی جو صاحب کتاب اور صاحب شریعت تھے- ان میں سب سے پہلے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر فرمایا تاکہ حضور ﷺ کی عظمت وشوکت کا اظہار ہو جائے- نیز اس امر کی طرف بھی

Marfat.com

اشارہ کر دیا کہ اگرچہ حضور ﷺ کی بعثت تمام انبیاء کے بعد ہوئی، لیکن تخلیق میں اولیت کا شرف حضور فخر الاولین والآخرین کو ہی حاصل ہے۔ چنانچہ علامہ قرطبی لکھتے ہیں کہ حضور ﷺ سے جب اس آیت کا مطلب پوچھا گیا تو حضور ﷺ نے فرمایا: یعنی پیدائش میں میں سب سے پہلے تھا اور بعثت میں سب نبیوں کے بعد۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)] ---۱۵۔ "اس سے پہلے تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا تھا کہ پیٹھ نہ پھیریں گے' اور اللہ تعالیٰ سے کیے ہوئے وعدہ کی باز پرس ضرور ہو گی۔" O--- [بیان کیا جاتا ہے کہ یہ منافقین جنگ بدر تک مسلمان نہیں ہوئے۔ لیکن جب مسلمان فاتح ہو کر اور مال غنیمت لے کر واپس آئے تو انہوں نے نہ صرف یہ کہ اسلام کا اظہار کیا بلکہ یہ عہد بھی کیا کہ آئندہ جب بھی کفار سے معرکہ پیش آیا تو وہ مسلمانوں کے ساتھ مل کر ضرور لڑیں گے' یہاں ان کو وہی عہد یاد کرایا گیا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۲۳۔ "مومنوں میں (ایسے) لوگ بھی ہیں جنہوں نے جو عہد اللہ تعالیٰ سے کیا تھا انہیں سچا کر دکھایا' بعض نے تو اپنا عہد پورا کر دیا اور بعض (موقعہ کے) منتظر ہیں اور انہوں نے کوئی تبدیلی نہیں کی۔" O--- [مطلب ہے کہ ان صادقین میں سے کچھ نے تو اپنا عہد یا نذر پوری کرتے ہوئے جام شہادت نوش کر لیا ہے۔]۔ [اور دوسرے وہ ہیں جو ابھی تک عروس شہادت سے ہمکنار نہیں ہوئے ہیں تاہم اس کے شوق میں شریک جہاد ہوتے ہیں اور شہادت کی سعادت کے آرزومند ہیں' اپنی اس نذر یا عہد میں انہوں نے تبدیلی نہیں کی۔ (تفسیرات از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۲۴۔ "تاکہ اللہ تعالیٰ سچوں کو ان کی سچائی کا بدلہ دے اور اگر چاہے تو منافقوں کو سزا دے یا ان کی توبہ قبول فرمائے' اللہ تعالیٰ بڑا ہی بخشنے والا بہت ہی مہربان ہے۔" O

(سورۃ الحدید ۵۷) ---۸۔ "تم اللہ تعالیٰ پر ایمان کیوں نہیں لاتے؟ حالانکہ خود رسول اکرم ﷺ تمہیں اپنے رب پر ایمان لانے کی دعوت دے رہے ہیں اور اگر تم مومن ہو تو وہ تو تم سے مضبوط عہد و پیمان بھی لے چکا ہے۔" O--- [ہم نے رسول اللہ ﷺ سے اس بات پر بیعت کی کہ ہم حضور ﷺ کے ہر فرمان کی تعمیل کریں گے۔ نشاط کی کیفیت ہو یا کسل مندی کی حالت۔ ہم اللہ کی راہ میں اپنے مال خرچ کریں گے خواہ ہم تنگ دست ہوں یا خوش حال۔ ہم نیکی کا حکم دیں گے برائی سے روکیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے بارے میں سچی بات کہیں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے خائف نہ ہوں گے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)] [امام ابن جریر کے نزدیک اس کا فاعل اللہ ہے اور مراد وہ عہد ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں سے اس وقت لیا تھا جب انہیں حضرت آدم علیہ السلام کی پشت سے نکالا تھا' جو عہد الست کہلاتا ہے' جس کا ذکر سورۃ الاعراف' ۱۷۲ میں ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۱۰۔ "تمہیں کیا ہو گیا ہے جو تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے؟ دراصل آسمانوں اور زمینوں کی میراث کا مالک (تنہا) اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ تم میں سے جن لوگوں نے فتح سے پہلے فی سبیل اللہ دیا ہے اور قتال کیا ہے وہ (دوسروں کے) برابر نہیں' بلکہ ان سے بہت بڑے درجے کے ہیں جنہوں نے فتح کے بعد خیراتیں دیں اور جہاد کیے۔ ہاں بھلائی کا وعدہ تو اللہ تعالیٰ کا ان سب سے ہے جو کچھ تم کر رہے ہو اس سے اللہ تعالیٰ خبردار ہے۔" O

(سورۃ المعارج ۷۰) ---۳۲۔ "اور جو اپنی امانتوں کا اور اپنے قول و قرار کا پاس رکھتے ہیں۔" O--- [یعنی ان کے پاس لوگوں کی جو امانتیں ہوتی ہیں' اس میں وہ خیانت نہیں کرتے اور لوگوں سے جو عہد کرتے ہیں' انہیں توڑتے نہیں' بلکہ ان کی پاسداری کرتے ہیں۔ ☆ خبردار رہو! جس میں امانت نہیں اس کا کوئی ایمان نہیں اور جو عہد کا پابند نہیں اس کا کوئی دین نہیں۔ ☆ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

حسن کردار

(سورۃ البقرۃ ۲) ---۸۳۔ "اور جب لیا تھا پختہ عہد ہم نے بنی اسرائیل سے کہ نہ بندگی کرنا تم مگر اللہ تعالیٰ کی۔ اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا اور قرابت داروں اور یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ بھی اور کہنا لوگوں سے اچھی بات اور قائم رکھنا نماز اور ادا کرتے رہنا زکوٰۃ۔ مگر پھر گئے تم (اس عہد سے) سوائے چند ایک کے تم میں سے اور تم تو ہو ہی پھر جانے والے۔" O---۱۳۰۔ "اب کون ہے جو انحراف کرے گا ملت ابراہیم سے بجز اس شخص کے جس نے حماقت میں مبتلا کر لیا ہو اپنے آپ کو۔ جبکہ درحقیقت منتخب کر لیا ہم نے ابراہیم کو دنیا میں اور بیشک ہو گا وہ آخرت میں صالحین میں سے۔" O

(سورۃ آل عمران ۳) ---۱۳۴۔ "(متقی وہ ہیں) جو خرچ کرتے ہیں خوشحالی میں اور تنگی میں اور پی جانے والے ہیں غصے کو اور معاف کر دینے والے ہیں لوگوں کو اور اللہ تعالیٰ محبوب رکھتا ہے حسن عمل کرنے والوں کو۔" O---۱۳۵۔ "اور ان لوگوں کو جو اگر کر بیٹھیں کوئی کھلا گناہ یا کر گزریں ظلم اپنی جانوں پر تو (فوراً) یاد آ جاتا ہے ان کو اللہ تعالیٰ پس معافی مانگتے ہیں وہ اپنے گناہوں کی اور کون ہے جو معاف کرے گناہوں کو سوائے اللہ کے اور نہیں اصرار کرتے وہ اپنے کیے پر جان بوجھ کر۔" O---۱۵۹۔ "سو یہ کتنی بڑی رحمت ہے اللہ تعالیٰ کی کہ ہو تم (اے محمد ﷺ) نرم مزاج ان کے لیے اور اگر کہیں ہوتے تم سخت مزاج اور سنگدل تو ضرور منتشر ہو جاتے یہ تمہارے گرد و پیش سے سو تم معاف کر دو ان کو اور دعائے مغفرت کرو ان کے حق میں اور مشورہ لیتے رہو ان سے دین کے کام میں

Marfat.com

پھر جب پختہ فیصلہ کرو تم تو توکل کرو اللہ پر (اور کر گزرو)۔" O

(**سورۃ النساء ۴**)---۳۶۔ "اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ کرو اور والدین، رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، قریبی پڑوسی، دور کے پڑوسی، پاس بیٹھنے والے، راہگیر اور جس پر تمہارا قبضہ ہو (سب) سے نیک سلوک کرو کہ اللہ تعالیٰ کسی اترانے والے شیخی خورے کو پسند نہیں کرتا۔" O---۸۶۔ "اور جب دُعا دی جائے تم کو سلامتی کی دُعا تو (جواب میں) دو تم بھی دُعا بہتر اس سے یا لوٹا دو وہی۔ بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز کا حساب لینے والا ہے۔" O

(**سورۃ الاعراف ۷**)---۶۰۔ "اس کی (حضرت نوحؑ کی) قوم کے سرداروں نے کہا۔ ہم تجھے کھلی گمراہی میں دیکھتے ہیں۔" O---۶۱۔ "اس نے کہا (نوحؑ نے) اے میری قوم! مجھ میں کوئی گمراہی کی بات نہیں۔ بلکہ میں سارے جہاں کے آقا کی طرف سے پیغام لانے والا ہوں۔" O---۶۲۔ "تمہیں اپنے آقا کے پیغامات پہنچاتا ہوں اور تمہارا بھلا چاہتا ہوں اور میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔" O---[تفصیل کے لئے باب نمبر۴، مضمون: حضرت نوحؑ]---۶۶۔ "اس (حضرت ھودؑ) کی قوم کے کافر سرداروں نے کہا ہم تجھے بے وقوفی میں مبتلا دیکھتے ہیں اور ہم تجھے جھوٹوں میں خیال کرتے ہیں۔" O---۶۷۔ "اس نے کہا (حضرت ھودؑ نے) اے میری قوم! مجھ میں کوئی بے وقوفی کی بات نہیں۔ بلکہ میں سارے جہان کے آقا کی طرف سے ایک رسول ہوں۔" O---۶۸۔ "تمہیں اپنے آقا کے پیغامات پہنچاتا ہوں اور میں تمہارا قابل اعتبار خیر خواہ ہوں۔" O---[تفصیل کے لئے باب نمبر۴، مضمون: انبیاء ورسل، حضرت ھودؑ]---۷۵۔ "اس (حضرت صالحؑ) کی قوم کے متکبر سرداروں نے دبے ہوئے لوگوں سے جو ان میں ایمان لے آئے تھے کہا۔ کیا تم جانتے ہو کہ صالحؑ اپنے رب کا بھیجا ہوا ہے۔ انہوں نے کہا ہم اس پیغام پر جس کے ساتھ اسے بھیجا گیا ہے ایمان رکھتے ہیں۔" O---۷۶۔ "متکبر لوگوں نے کہا۔ ہم اس کا جسے تم مانتے ہو انکار کرتے ہیں۔" O---۷۷۔ "پھر انہوں نے اونٹنی کی کونچیں کاٹ ڈالیں اور اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی اور کہنے لگے۔ صالحؑ! لے آ جس کا تو ہم سے وعدہ کرتا ہے اگر تو رسولوں میں ہے۔" O---۷۸۔ "پھر زلزلے نے انہیں آ لیا اور وہ اپنے گھر میں اوندھے پڑے رہ گئے۔" O---۷۹۔ "پھر اس نے (صالحؑ نے) ان سے منہ موڑ لیا اور کہنے لگا اے میری قوم! میں نے اپنے رب کا پیغام تم کو پہنچا دیا تھا اور تمہاری خیر خواہی چاہی تھی۔ لیکن تم خیر خواہوں کو پسند نہیں کرتے۔" O---[تفصیل کے لئے باب نمبر۴، مضمون: انبیاء ورسل، حضرت صالحؑ]---۸۰۔ "اور لوطؑ کو جب اس نے اپنی قوم سے کہا کیا تم وہ بے حیائی کرتے ہو جو سارے جہاں میں تم سے پہلے کسی نے نہیں کی؟" O---۸۱۔ "ہاں! تم عورتوں کو چھوڑ کر شہوت رانی کے لئے مردوں کے پاس جاتے ہو۔ نہیں بلکہ تم حد سے نکلنے والے لوگ ہو۔" O---۸۲۔ "مگر اس کی قوم کا جواب صرف یہ تھا کہ وہ کہنے لگے انہیں اپنی بستی سے نکال دو یہ لوگ پاک رہنا چاہتے ہیں۔" O---[تفصیل کے لئے باب نمبر۴، مضمون: انبیاء ورسل، حضرت لوطؑ]---۸۸۔ "اس کی قوم کے متکبر سرداروں نے کہا۔ شعیبؑ! ہم تجھے اور انہیں جو تیرے ساتھ ایمان لائے ہیں اپنی بستی سے نکال کے رہیں گے۔ یا تم ہمارے طور طریقے پر لوٹ آؤ گے۔ اس نے (حضرت شعیبؑ نے) کہا اگرچہ ہم ناپسند کرتے ہوں۔" O---۸۹۔ "ہم اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھوٹ گھڑیں گے اگر ہم تمہارے طور طریقے پر اس کے بعد کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس سے نجات دی ہے لوٹ گئے۔ مگر ہمارے لئے ممکن نہیں کہ ہم اس پر لوٹ جائیں سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ ہمارا آقا یوں چاہے۔ ہمارے رب کا علم ہر چیز پر حاوی ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہیں۔ اے ہمارے رب! ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حق پر فیصلہ کر دے تو بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔" O---[تفصیل کے لئے باب نمبر۴، مضمون: انبیاء ورسل۔ حضرت شعیبؑ]

(**سورۃ یوسف ۱۲**)---۵۰۔ "اور بادشاہ نے کہا یوسفؑ کو میرے پاس لاؤ۔ جب قاصد یوسفؑ کے پاس پہنچا تو انہوں نے کہا اپنے بادشاہ کے پاس واپس جاؤ اور اس سے پوچھ کہ ان عورتوں کا حقیقی واقعہ کیا ہے جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لئے تھے؟ ان کے جن کے (صحیح طور پر) جاننے والا میرا پروردگار ہی ہے۔" O---۵۱۔ "بادشاہ نے پوچھا اے عورتو! اس وقت کا صحیح واقعہ کیا ہے جب تم داؤ فریب کر کے یوسف کو اس کی دلی منشا سے بہکانا چاہتی تھیں۔ انہوں نے صاف جواب دیا کہ معاذ اللہ ہم نے یوسف میں کوئی برائی نہیں پائی۔ پھر تو عزیز کی بیوی بھی بول اٹھی کہ اب تو سچی بات نتھر آئی۔ میں نے ہی اسے ورغلایا تھا اس کے جی سے اور یقیناً وہ سچوں میں سے ہے۔" O---۵۲۔ "(یوسف نے کہا) یہ اس واسطے کہ (عزیز) جان لے کہ میں نے اس کی پیٹھ پیچھے اس کی خیانت نہیں کی۔ اور یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ دغا بازوں کے ہتھکنڈے چلنے نہیں دیتا۔" O---[تفصیل کے لئے باب نمبر۴، مضمون: انبیاء ورسل، حضرت یوسفؑ]---۱۰۰۔ "اور اپنے تخت پر اپنے ماں باپ کو اونچا بٹھایا اور سب اس کے سامنے سجدہ میں گر گئے۔ تب کہا ابا جی! یہ میرے پہلے کے خواب کی تعبیر ہے۔ میرے رب نے اسے سچا کر دکھایا۔ اس نے میرے ساتھ بڑا احسان کیا جبکہ مجھے جیل خانے سے نکالا اور آپ لوگوں کو صحرا سے لے آیا اس اختلاف کے بعد جو شیطان نے مجھ میں اور میرے بھائیوں میں ڈال دیا تھا۔ میرا رب جو چاہے اس کے لئے بہترین تدبیر کرنے والا ہے اور وہ بہت علم و حکمت والا ہے۔" O---[تفصیل کے لئے باب نمبر۴، مضمون: انبیاء ورسل۔ حضرت یوسفؑ]

(**سورۃ الرعد ۱۳**)---۲۲۔ "اور اپنے رب کی رضامندی کی طلب کے لئے صبر کرتے ہیں اور نمازوں کو برابر قائم رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا

Marfat.com

ہے اسے چھپے کھلے خرچ کرتے ہیں اور برائی کو بھی بھلائی سے ٹالتے ہیں۔ ان ہی کے لئے عاقبت کا گھر ہے۔" O

(سورۃ الحجر ۱۵)۔۔۔۸۵۔ "ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور ان کے درمیان کی سب چیزوں کو حق کے ساتھ ہی پیدا فرمایا ہے اور قیامت ضرور ضرور آنے والی ہے۔ پس تو حسن و خوبی (اور اچھائی) سے درگزر کر لے۔" O

(سورۃ الممتحنہ ۶۰)۔۔۔۸۔ "جن لوگوں نے تم سے دین کے بارے میں لڑائی نہیں لڑی اور تمہیں جلاوطن نہیں کیا ان کے ساتھ سلوک و احسان کرنے اور منصفانہ بھلے برتاؤ کرنے سے اللہ تعالیٰ تمہیں نہیں روکتا، بلکہ اللہ تعالیٰ تو انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔" O[تسرون الیهم الخ یہ تلقون سے بدل بھی ہو سکتا ہے، لیکن مناسب یہ ہے کہ اس کو کلام مستانف بنایا جائے۔ اس کے دونوں مفہوم ہو سکتے ہیں ای تفضون الیهم بمودتکم سرًا یعنی تم انہیں اپنی محبت اور دوستی کا چپکے چپکے یقین دلاتے ہو۔ دوسرا مفہوم یہ ہے تسرون الیهم اسرار رسول اللّٰہ بسبب المودۃ (کشاف) کہ تم باہمی دوستی کی وجہ سے حضور کے راز ان تک پہنچاتے ہو، حالانکہ اللہ تعالیٰ تمہاری ساری حرکتوں کو خوب جانتا ہے۔ تم لاکھ چھپانے کی کوشش کرو اس علیم و خبیر سے نہیں چھپا سکتے۔ آیت کا خلاصہ یوں بیان کیا جا سکتا ہے کہ اے ایمان والو! جو لوگ میرے دین کے دشمن ہیں اور جو لوگ تمہارے بھی بدخواہ ہیں ان کو اپنا دوست مت بناؤ۔ تم ان سے اپنی محبت کا اظہار کرتے ہو، حالانکہ وہ اس دین حق کا انکار کرتے ہیں جو تمہارے پاس اللہ کا رسول لے کر آیا ہے۔ اور ان کی عداوت کی اس سے بڑی روشن دلیل تمہیں اور کیا چاہیے کہ انہوں نے اللہ کے محبوب رسول ﷺ کا بھی مکہ چھوڑنے پر مجبور کر دیا اور تمہیں بھی جلاوطن کر دیا۔ تم نے ان کا کوئی قصور نہیں کیا تھا۔ تم نے ان پر کوئی زیادتی نہیں کی تھی۔ ان کی نظروں میں تمہارا اللہ پر ایمان لانا ایک ایسا گناہ ہے جو قابل عفو نہیں۔ اگر تم اللہ کی راہ میں جہاد کیلئے میدان میں آئے ہو اور اس کی خوشنودی کے جویا ہو تو تمہیں اللہ تعالیٰ یہ حکم دیتا ہے کہ تم انہیں اپنا دوست مت بناؤ۔ تم میں سے بعض لوگ خفیہ طور پر کفار کو اپنی دوستی اور خیر خواہی کا یقین دلاتے ہیں کیا انہیں یہ بات بھول جاتی ہے کہ ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ سے ہے اور اللہ تعالیٰ چھپی ہوئی اور ظاہر ہر چیز کو بخوبی جانتا ہے۔ قیامت تک آنے والے مسلمانوں میں سے اگر کسی نے ایسی غلطی کی تو وہ راہ راست سے بھٹک گیا اور اپنی منزل سے بہک گیا۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

غور و فکر: حضور ﷺ کی بے شمار حسن کردار کی روایات ہیں جس میں سے یہاں ایک روایت درج کرتا ہوں۔ حضور ﷺ اپنے محلے میں داخل ہوتے تو ان کی ایک محلہ دار جو آپ ﷺ کی سخت مخالف تھی، آپ ﷺ پر کوڑا کرکٹ پھینک دیتی۔ آپ ﷺ خاموشی سے گزر جاتے کئی دفعہ اس عورت نے ایسا کیا لیکن آپ ﷺ نے کبھی اسے نہیں ڈانٹا ایسے میں اس عورت نے دو تین روز کوڑا نہیں پھینکا آپ ﷺ نے پتا چلایا کہ وہ عورت دو تین روز سے بیمار ہے آپ ﷺ اس کی تیمارداری کیلئے اس کے گھر گئے اور اس کی خیریت دریافت کی اور اس کی دوائی وغیرہ کا دریافت کیا وہ عورت ڈر رہی تھی کی میں حضور ﷺ کی مخالفت میں ایسا برا فعل کرتی تھی اور حضور ﷺ مجھے ڈانٹیں گے مگر حضور ﷺ اسے تسلی دے رہے تھے جس سے وہ شرمندہ تھی اور مسلمان ہو گئی۔ ہمیں تو حضور ﷺ نے خود اور ان کے صحابہ کرامؓ کے حسن کردار کے بے شمار واقعات ملتے ہیں کیا ہم ان پر عمل پیرا ہیں؟

مشاہدات: ۱۹۴۶ء میں میں نے میٹرک کا امتحان ضلع شیخوپورہ سے دیا۔ ہم لوگ شرقپور سے وہاں گئے (میں یہیں کا پیدائشی ہوں) جبکہ ضلع کے تمام ہائی سکولوں کے طلباء نے بھی ادھر ہی امتحان دیا اور یہی ضلع بھر میں میٹرک کا سنٹر تھا کیونکہ ان دنوں طلباء کی تعداد اتنی نہیں ہوتی تھی جتنی آج ہے۔ وہاں ہم لوگوں نے کمیٹی باغ کے پاس بہت بڑی مسجد ہے وہاں انہوں دو کانیں برائے کرایہ بنائی ہوئی تھیں۔ وہاں ایک دوکان برائے مسلم طلباء اور ایک برائے ہندو طلباء برائے رہائش کرایہ پر لیں۔ وہاں جا کر مجھے نمونیہ ہو گیا اور مجھے شدید تکلیف ہوتی تھی وہاں ہمارے سامنے سڑک کی دوسری طرف ایک انگلینڈ ریٹرن موناسکھ (جس نے داڑھی نہیں رکھی ہوئی تھی) ڈاکٹر پرائیویٹ پریکٹس کرتا تھا۔ ہمارے ساتھ سیکنڈ ماسٹر جو کہ ہندو تھا برائے نگران گیا ہوا تھا۔ اس نے کہا میں علاج اس سکھ ڈاکٹر سے کراؤ مگر میں میرے ساتھی سب مسلمان دوستوں نے مشورہ دیا کہ اس ڈاکٹر سے علاج نہیں کروانا۔ کیونکہ ان دنوں ہندو سکھوں اور مسلمانوں کی آپس میں شدید مخالفت تھی جو کہ دشمنی کی حد تک پہنچی ہوئی تھی۔ کہ مبادا کوئی غلط دوائی نہ دے دے۔ اتفاقاً میرے تایا مرحوم ادھر گئے ہوئے تھے۔ وہ مجھے ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر جو کہ شرقپور ہی کا تھا، کے پاس لے گئے۔ اس نے مجھے دو تین دن کی دوائی دی۔ مگر مجھے کوئی افاقہ نہ ہوا۔ اب پھر مسلمان دوستوں کے ساتھ مل کر مشورہ کیا اور طے کیا کہ میرے ساتھ میرا ہندو محلہ دار ساتھی جو کہ ہمارا جماعتی ہے۔ جس کا نام کیول کرشن تھا۔ میرے ساتھ جائے اور ڈاکٹر کو حقیقت بتائے۔ جس وقت ہم ڈاکٹر کے پاس پہنچے تو اس کے پاس مریضوں کا بہت رش تھا۔ میرے ہندو ساتھی نے کہا کہ ہم شرقپور سے میٹرک کا امتحان دینے آئیں ہیں آپ برائے مہربانی میرے ساتھی کو دیکھ لیں۔ اس ڈاکٹر نے دوسرے مریضوں سے معذرت کی اور کہا مجھے اس طالب علم کو دیکھ لینے دیں اس نے مجھے چیک کیا اور افسوس کیا اور کہا کہ آپ پہلے میرے پاس کیوں نہیں آئے۔ آپ کے دس سال کی محنت ہے آپ امتحان کیا دیں گے؟ جبکہ شدید تکلیف کی وجہ سے تمہارا سانس لینا دوبھر ہے اور رات کو نیند بھی نہیں آتی۔ اس طرح ڈاکٹر صاحب نے بار بار مجھ سے گلہ کیا کہ میں پہلے کیوں نہیں آیا۔ اب میں پہلے نہ آنے کی اصل بات کیا بتاتا۔ سکھ ڈاکٹر صاحب نے اپنے کمپوڈر کو ہدایت کی فلاں فلاں دوائی تیار کرے اور ایک آدمی کو کہا کہ سڑک پر سامنے دھوپ میں چارپائی بچھا دے۔ ان دنوں

Marfat.com

آج کی طرح وہاں کوئی رش نہیں تھا۔ دوائی تیار ہونے پر ڈاکٹر صاحب نے خود آ کر میرے سینے پر دوائی لیپ کی اور میرے ساتھی کو ہدایت کی کہ یہ جب دوائی چبھنے کی شکایت کرے تو مجھے آ کر بتانا کچھ دیر بعد دوائی نے چبھنا شروع کر دیا تو ڈاکٹر صاحب کو بتایا گیا تو ڈاکٹر صاحب نے پھر خود آ کر ایک آلہ سے دوائی کھرچ دی اور اندر میز پر جا کر ایک دوائی رات کو سینے پر ملنے کیلئے اور کچھ پڑیاں دوائی کھانے کو دی۔ ان کی میز پر تختی لگی ہوئی تھی جس پر لکھا تھا فیس مشورہ ۵ روپے۔ میں نے فیس اور دوائی کے پیسے دیئے تو انہوں نے انکار کر دیا کہ میں طالب علموں سے پیسے نہیں لیا کرتا اور پھر افسوس ظاہر کیا کہ میں پہلے ان کے پاس کیوں نہیں آیا اور تکلیف برداشت کرتا رہا جو کہ میرے امتحان میں نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے۔ مجھے دوائی سے اسی رات اتنا آفاقہ ہوا کہ مجھے اس رات کو نیند آ گئی۔ جو میں سو نہیں سکتا تھا۔ دو تین اور دوائی استعمال کرنے سے بالکل آرام آ گیا۔ اور انہوں نے مجھے کہا کہ امتحان کے بعد جب گھر جانے لگو گے تو میرے پاس آنا میں ایک دوائی لکھ دوں گا اسے استعمال کرتے رہنا جس کا نام الگیزر نیکوڈین تھا، جو مجھے آج بھی یاد ہے یہ دوائی فرانس کی بنی ہوئی تھی جسے میں استعمال کرتا رہا تھا۔ یہ تھا اس انسان کا حسن کردار اس دشمنی کے زمانے میں بھی جب کوئی ہندو سکھ اور مسلمان ایک دوسرے کو دیکھنا گوارہ نہیں کرتے تھے، میں ان کی اخلاقی اقدار آج تک نہیں بھولا۔

اب سنیے پاکستان کا واقعہ ۹۸-۱۹۹۷ء کی بات ہے۔ میں ان دنوں اپنی رائس مل میں رات کی ڈیوٹی دیتا تھا۔ جن میں گھر سے جانے لگا تو میرے چھوٹے بیٹے کے بچے محمد عظیم کو پیٹ میں درد ہونے لگی۔ میں ان دنوں گھر میں پیٹ درد، زکام وغیرہ کی جڑی بوٹیوں سے دوائیاں خود بنایا کرتا تھا۔ تو میں نے اسے پیٹ درد کی دوائی دی۔ وہ بفضل خدا ٹھیک ہو گیا۔ سحری کے وقت میرے چھوٹے لڑکے نے فون کیا کہ ہم محمد عظیم کو ہسپتال لے آئے ہیں کہ اسے پھر پیٹ میں درد شروع ہو گئی تھی اور ڈاکٹروں نے کہا ہے کہ اپنڈکس ہے۔ اس کا صبح ۱۱ بجے آپریشن ہو گا۔ مگر میرے بڑے لڑکے کا دوست ڈاکٹر محمد ارشد طارق جو امریکہ میں پریکٹس کرتا تھا ان دنوں پاکستان آیا ہوا تھا۔ تو ڈاکٹر ارشد صاحب کو صبح ۷ بجے ہسپتال بلایا کہ انہیں بھی مریض چیک کروا دیں۔ تو ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ بچے کو اپنڈکس نہیں ہے اور اسے یہ دوائیاں دی جائیں۔ تو ہسپتال کے ڈاکٹر کو بھی بلایا۔ اب دونوں ڈاکٹر آمنے سامنے تھے۔ ہسپتال کا ڈاکٹر کہے کہ اسے اپنڈکس ہے اور ڈاکٹر ارشد صاحب نے کہا کہ اپنڈکس نہیں ہے۔ تو اسے یہ دوائیں دیں اگر یہ ٹھیک ہو گیا تو اللہ کا شکر ہو گا ورنہ آپ اپریشن کر لینا۔ تو دوائیں منگوا کر بچے کو دی گئیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بچہ دواؤں سے ٹھیک ہو گیا اور بچے کو گھر لے آئے۔ بعد میں پتہ چلا کہ اس ہسپتال والوں کا وطیرہ ہی یہ ہے اور کئی لوگوں سے بھی کر چکے ہیں۔ اب اندازہ کریں کہ کیا پاکستان اس لئے بنایا گیا تھا کہ پیسہ اکٹھا کرو اور لوگوں کی جان مال سے کھیلو؟ اور خدا سے مت ڈرو۔ پیسہ ہی سب کچھ ہے۔ اگلا جہان کسی نے دیکھا ہوا ہے جو خدائی اصولوں پر چلتے رہیں۔ خدا ہی محفوظ رکھے ایسے لوگوں سے۔

اخلاق و آداب

(سورۃ البقرۃ ۲)---۸۳ "اور جب لیا تھا ہم نے پختہ عہد بنی اسرائیل سے کہ نہ بندگی کرنا تم مگر اللہ تعالیٰ کی اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا اور قرابت داروں اور یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ بھی اور کہنا لوگوں سے اچھی بات اور قائم رکھنا نماز کو اور ادا کرتے رہنا زکوٰۃ۔ مگر پھر گئے تم (اس عہد سے) سوائے چند ایک کے تم میں سے اور تم تو ہو ہی پھر جانے والے۔" O---۱۰۲ "اور پیچھے لگ گئے ان (خرافات) کے جنہیں پڑھتے پڑھاتے تھے شیاطین، سلیمانؑ کے عہد حکومت میں حالانکہ نہیں کفر کیا سلیمانؑ نے بلکہ ان شیطانوں نے کفر کیا، سکھاتے تھے لوگوں کو جادو اور (پیچھے لگ گئے) اس (علم) کے جو نازل کیا گیا دو فرشتوں پر بابل میں یعنی ہاروت اور ماروت پر حالانکہ وہ دونوں نہیں سکھاتے تھے کسی کو (وہ علم) جب تک نہ کہہ لیں یہ کہ ہم تو محض ایک آزمائش ہیں لہٰذا تو کفر میں مبتلا نہ ہو۔ پھر بھی وہ سیکھتے تھے ان دونوں سے ایسی چیز کہ جدائی ڈال دیں وہ اس سے مرد اور اس کی بیوی کے درمیان حالانکہ وہ نہیں پہنچا سکتے تھے نقصان اس سے کسی کو مگر اللہ تعالیٰ کے اذن سے اور سیکھتے تھے یہ لوگ (ان سے) ایسی چیزیں جو نقصان تو پہنچائیں انہیں لیکن نفع بالکل نہ دیں حالانکہ وہ خوب جانتے تھے کہ بیشک جو اس کا خریدار بنا نہیں ہے اس کے لئے آخرت میں کوئی حصہ۔ اور یقیناً بہت ہی بری تھی وہ چیز کہ بیچ ڈالا تھا انہوں نے اس کے عوض اپنی جانوں کو۔ کاش! وہ جانتے۔" O---[مطلب یہ ہے کہ اس منڈی میں سب سے زیادہ جس چیز کی مانگ تھی وہ یہ تھی کہ کوئی ایسا عمل یا تعویذ مل جائے جس سے ایک آدمی دوسرے کی بیوی کو اس سے توڑ کر اپنے اوپر عاشق کر لے۔ یہ اخلاقی زوال کا وہ انتہائی درجہ تھا جس میں وہ لوگ مبتلا ہو چکے تھے۔ پست اخلاقی کا اس سے زیادہ نیچا مرتبہ اور کوئی نہیں ہو سکتا کہ ایک قوم کے افراد کا سب سے زیادہ دلچسپ مشغلہ پرائی عورتوں سے آنکھ لڑانا ہو جائے اور کسی منکوحہ عورت کو اس کے شوہر سے توڑ کر اپنا کر لینے کو وہ اپنی سب سے بڑی فتح سمجھنے لگیں۔ (از تفہیم القرآن صفحہ نمبر ۹۹ از مولانا مودودیؒ)] [ازدواجی تعلق درحقیقت انسانی تمدن کی جڑ ہے۔ عورت اور مرد کے تعلق کی درستی پر پورے انسانی تمدن کی درستی کا اور اس کی خرابی پر پورے انسانی تمدن کی خرابی کا مدار ہے۔ لہٰذا وہ شخص بدترین مفسد ہے

Marfat.com

جو اس درخت کی جڑ پر تیشہ چلاتا ہو جس کے قیام پر خود اس کا اور پوری سوسائٹی کا قیام منحصر ہے۔ ☆ حدیث میں آتا ہے کہ ابلیس اپنے مرکز سے زمین کے ہر گوشے میں اپنے ایجنٹ روانہ کرتا ہے۔ پھر وہ ایجنٹ واپس آ کر اپنی اپنی کارروائیاں سناتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے: میں نے فلاں فتنہ برپا کیا، کوئی کہتا ہے میں نے فلاں شر کھڑا کیا۔ مگر ابلیس ہر ایک سے کہتا جاتا ہے کہ تو نے کچھ نہ کیا۔ پھر ایک آتا ہے اور اطلاع دیتا ہے کہ میں ایک عورت اور اس کے شوہر میں جدائی ڈال آیا ہوں۔ یہ سن کر ابلیس اس کو گلے لگا لیتا ہے اور کہتا ہے کہ تو کام کر کے آیا ہے۔ اس حدیث پر غور کرنے سے یہ بات سمجھ میں آ جاتی ہے کہ بنی اسرائیل کی آزمائش کو جو فرشتے بھیجے گئے تھے انہیں کیوں حکم دیا گیا کہ عورت اور مرد کے درمیان جدائی ڈالنے کا "عمل" ان کے سامنے پیش کریں۔ دراصل یہی ایک ایسا پیمانہ تھا جس سے ان کے اخلاقی زوال کو ٹھیک ٹھیک ناپا جا سکتا تھا۔ (از تفہیم القرآن مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ)]

(سورۃ النساء ۴)۔۔۔۸۶۔ "اور جب دُعا دی جائے تم کو سلامتی کی دُعا تو (جواب میں) دو تم بھی دُعا بہتر اس سے یا لوٹا دو وہی بیشک اللہ تعالیٰ ہے ہر چیز کا حساب لینے والا۔" O۔۔۔۱۱۴۔ "نہیں ہے کوئی بھلائی ان کے خفیہ مشوروں میں سوائے اس کے کہ کوئی ترغیب دے صدقہ دینے یا نیکی کرنے کی یا اصلاح احوال کی لوگوں کے درمیان اور جو شخص کرتا ہے یہ کام تلاش میں رضائے الٰہی کے تو ضرور عطا کریں گے ہم اسے اجر عظیم۔" O۔۔۔۱۴۸۔ "نہیں پسند کرتا اللہ تعالیٰ علانیہ بری بات کہنا سوائے اس شخص کے جس پر ظلم ہوا ہو اور ہے اللہ تعالیٰ ہر بات سننے والا، ہر چیز کا جاننے والا۔" O۔۔۔۱۴۹۔ "لیکن اگر تم علانیہ نیکی کر دیا چھپا کر کرو یا درگزر کرو (دوسرے کی) برائی سے تو بیشک اللہ تعالیٰ بھی ہے بے حد معاف کرنے والا پوری قدرت رکھنے والا۔" O

(سورۃ الاعراف ۷)۔۔۔۵۶۔ "اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد پیدا نہ کرو اور ڈر اور لالچ سے اسے پکارتے رہو۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت نیکوکاروں کے قریب ہوتی ہے۔" O

(سورۃ الحجر ۱۵)۔۔۔۸۸۔ "آپ ہرگز اپنی نظریں اس چیز کی طرف نہ دوڑائیں جس سے ہم نے ان میں سے کئی قسم کے لوگوں کو بہرہ مند کر رکھا ہے نہ ان پر آپ افسوس کریں اور مومنوں کے لئے اپنے بازو جھکائے رہیں۔" O۔۔۔[یعنی ہم نے سورۂ فاتحہ اور قرآن عظیم جیسی نعمتیں آپ کو عطا کی ہیں۔ اس لئے دُنیا اور اس کی زینتیں اور ان مختلف قسم کے اہل دُنیا کی طرف نظر نہ دوڑائیں جن کو دُنیائے فانی کی عارضی چیزیں ہم نے دی ہیں اور وہ جو آپ کی تکذیب کرتے ہیں۔ اس پر غم نہ کھائیں اور مومنوں کے لئے اپنے بازو جھکائے رہیں یعنی ان کے لئے نرمی اور محبت کا رویہ اپنائیں۔ اس محاورہ کی اصل یہ ہے کہ جب پرندہ اپنے بچوں کو اپنے سایہ شفقت میں لیتا ہے تو ان کو اپنے بازوؤں یعنی پروں میں لے لیتا ہے۔ یوں یہ ترکیب نرمی، پیار و محبت کا رویہ اپنانے کے مفہوم میں استعمال ہوئی ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ النحل ۱۶)۔۔۔۹۴۔ "اور تم اپنی قسموں کو آپس کی دغابازی کا بہانہ نہ بناؤ۔ پھر تو تمہارے قدم اپنی مضبوطی کے بعد ڈگمگا جائیں گے اور تمہیں سخت سزا برداشت کرنا پڑے گی کیونکہ تم نے اللہ تعالیٰ کی راہ سے روک دیا اور تمہیں بڑا سخت عذاب ہوگا۔" O۔۔۔[یعنی عہد شکنی کر کے اور قسمیں توڑ کر بدعہدی کی راہ مت نکالو اور مسلمان قوم کو بدنام نہ کرو کہ تمہارے خراب اور پست کردار کو دیکھ کر یقین لانے والے شک میں پڑ جائیں اور غیر مسلم قومیں اسلام میں داخل ہونے سے رکنے لگیں اور تم پر خدا کی راہ سے روکنے کا گناہ چڑھے جس کی سزا بڑی سخت ہوگی۔ (از تفسیر مولانا شبیر احمد عثمانیؒ)]۔۔۔۱۲۵۔ "اپنے رب کی راہ کی طرف لوگوں کو حکمت اور بہترین نصیحت کے ساتھ بلایئے اور ان سے بہترین طریقے سے گفتگو کیجئے۔ یقیناً آپ کا رب اپنی راہ سے بھٹکنے والوں کو بھی بخوبی جانتا ہے اور وہ راہ یافتہ لوگوں سے بھی پورا واقف ہے۔" O۔۔۔۱۲۶۔ "اور اگر بدلہ لو بھی تو بالکل اتنا ہی جتنا صدمہ تمہیں پہنچایا گیا ہو اور اگر صبر کر لو تو بیشک صابروں کے لئے یہی بہتر ہے۔" O

(سورۃ بنی اسرائیل ۱۷)۔۔۔۲۸۔ "اور اگر تجھے ان سے منہ پھیر لینا پڑے اپنے رب کی اس رحمت کی جستجو میں جس کی تو امید رکھتا ہے تو بھی تجھے چاہئے کہ عمدگی اور نرمی سے انہیں سمجھا دے۔" O۔۔۔[تفسیر کے لیے باب نمبر ۸، مضمون: رشتہ داروں کے حقوق]۔۔۔۳۷۔ "اور زمین میں اکڑ کر نہ چل کہ نہ تو زمین کو پھاڑ سکتا ہے اور نہ لمبائی میں پہاڑوں کو پہنچ سکتا ہے۔" O۔۔۔۳۸۔ "ان سب کاموں کی برائی تیرے رب کے نزدیک (سخت) ناپسند ہے۔" O ۵۳۔ "اور میرے بندوں سے کہہ دیجئے کہ وہ بہت ہی اچھی بات منہ سے نکالا کریں کیونکہ شیطان آپس میں فساد ڈلواتا ہے۔ بیشک شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔" O۔۔۔[زبان کی ذراسی بے اعتدالی سے شیطان جو تمہارا کھلا اور ازلی دشمن ہے تمہارے درمیان آپس میں فساد ڈلوا سکتا ہے یا کفار و مشرکین کے دلوں میں تمہارے لیے زیادہ بغض و عناد پیدا کر سکتا ہے۔ ☆ حدیث میں آتا ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا "تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی (مسلمان) کی طرف ہتھیار کے ساتھ اشارہ نہ کرے اس لیے کہ وہ نہیں جانتا کہ شیطان شاید اس کے ہاتھ سے وہ ہتھیار چلوا دے (اور وہ اس مسلمان بھائی کو جا لگے جس سے اس کی موت واقع ہو جائے) پس وہ جہنم کے گڑھے میں جا گرے۔" (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ النور ۲۴)۔۔۔۲۷۔ "اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا اور گھروں میں نہ جاؤ جب تک کہ اجازت نہ لے لو اور وہاں کے رہنے والوں کو سلام نہ کر لو"

Marfat.com

یہی تمہارے لیے سراسر بہتر ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔'' O---[گزشتہ آیات میں زنا اور قذف اور ان کی حدوں کا بیان گزرا' اب اللہ تعالیٰ گھروں میں داخل ہونے کے آداب بیان فرمارہا ہے تاکہ مرد و عورت کے درمیان اختلاط نہ ہو جو عام طور پر زنا یا قذف کا سبب بنتا ہے۔ یعنی جب تک تمہیں یہ معلوم نہ ہوجائے کہ اندر کون ہے اور اس نے تمہیں اندر داخل ہونے کی اجازت دے دی ہے' اس وقت تک داخل نہ ہو۔ جیسا کہ ترجمے سے واضح ہے۔ آیت میں داخل ہونے کی اجازت طلب کرنے کا ذکر پہلے اور سلام کرنے کا ذکر بعد میں ہے۔ لیکن حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ * نبی ﷺ پہلے سلام کرتے اور پھر داخل ہونے کی اجازت طلب کرتے۔ اسی طرح آپ ﷺ کا یہ معمول بھی تھا کہ تین مرتبہ آپ ﷺ اجازت طلب فرماتے' اگر کوئی جواب نہیں آتا تو آپ ﷺ واپس لوٹ آتے۔ اور یہ بھی آپ ﷺ کی عادت مبارکہ تھی کہ اجازت طلبی کے وقت آپ ﷺ دروازے کے دائیں یا بائیں جانب کھڑے ہوتے' تاکہ ایک دم سامنا نہ ہو جس میں بے پردگی کا امکان رہتا ہے۔ اسی طرح آپ ﷺ نے دروازے پر کھڑے ہو کر اندر جھانکنے سے بھی نہایت سختی کے ساتھ منع فرمایا ہے حتیٰ کہ اگر کسی شخص نے جھانکنے والے کی آنکھ پھوڑ دی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس پر کوئی گناہ نہیں۔ آپ ﷺ نے اس بات کو بھی ناپسند فرمایا کہ جب اندر سے صاحب بیت پوچھے' کون ہے؟ تو اس کے جواب میں ''میں'' ''میں'' کہا جائے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ نام لے کر اپنا تعارف کرائے۔ *(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۲۸۔ ''اگر وہاں تمہیں کوئی بھی نہ مل سکے تو پھر اجازت ملے بغیر اندر نہ جاؤ۔ اور اگر تم سے لوٹ جانے کو کہا جائے تو تم لوٹ ہی جاؤ' یہی بات تمہارے لیے پاکیزہ ہے' جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔ ۲۹۔ ہاں غیر آباد گھروں میں جہاں تمہارا کوئی فائدہ یا اسباب ہو' جانے میں تم پر کوئی گناہ نہیں۔ تم جو کچھ بھی ظاہر کرتے ہو اور جو چھپاتے ہو اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے۔'' O---۳۰۔ ''مسلمان مردوں سے کہو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں' اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت رکھیں۔ یہی ان کے لیے پاکیزگی ہے' لوگ جو کچھ کریں اللہ تعالیٰ سب سے خبردار ہے۔'' O---[جب کسی کے گھر میں داخل ہونے کے لیے اجازت لینے کو ضروری قرار دیا تو اس کے ساتھ ہی غض بصر (آنکھوں کو پست رکھنے یا بند رکھنے) کا حکم دے دیا تاکہ اجازت طلب کرنے والا بھی بالخصوص اپنی نگاہوں پر کنٹرول رکھے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۳۱۔ ''مسلمان عورتوں سے کہو کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی عصمت میں فرق نہ آنے دیں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں' سوائے اس کے جو ظاہر ہے اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈالے رہیں' اور اپنی آرائش کو کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں سوائے اپنے خاوندوں کے یا اپنے والد کے یا اپنے خسر کے یا اپنے لڑکوں کے یا اپنے خاوند کے لڑکوں کے یا اپنے بھائیوں کے یا اپنے بھتیجوں کے یا اپنے بھانجوں کے یا اپنے میل جول کی عورتوں کے یا غلاموں کے یا ایسے نوکر چاکر مردوں کے جو شہوت والے نہ ہوں یا ایسے بچوں کے جو عورتوں کے پردے کی باتوں سے مطلع نہیں۔ اور اس طرح زور زور سے پاؤں مار کر نہ چلیں کہ ان کی پوشیدہ زینت معلوم ہوجائے' اے مسلمانو! تم سب کے سب اللہ کی جناب میں توبہ کرو تاکہ تم نجات پاؤ۔'' O---[عورتیں بھی اگرچہ غض بصر اور حفظ فروج کے پہلے حکم میں داخل تھیں جو تمام مومنین کو دیا گیا ہے اور مومنین میں مومن عورتیں بھی بالعموم شامل ہی ہوتی ہیں لیکن ان مسائل کی اہمیت کے پیش نظر عورتوں کو بھی بطور خاص دوبارہ وہی حکم دیا جارہا ہے۔ جس سے مقصود تاکید ہے' بعض علما نے اس سے استدلال کرتے ہوئے کہا ہے کہ جس طرح مردوں کے لیے عورتوں کو دیکھنا ممنوع ہے اسی طرح عورتوں کے لیے مردوں کو دیکھنا مطلقاً ممنوع ہے۔ اور بعض نے اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے جس میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا حبشیوں کا کھیل دیکھنے کا ذکر ہے' بغیر شہوت کے مردوں کی طرف دیکھنے کی عورتوں کو اجازت دی ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۳۲۔ ''تم میں سے جو مرد عورت بے نکاح کے ہوں ان کا نکاح کردو اور اپنے نیک بخت غلام لونڈیوں کا بھی۔ اگر وہ مفلس بھی ہوں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے غنی بنا دے گا۔ اللہ تعالیٰ کشادگی والا اور علم والا ہے۔'' O---۳۳۔ ''اور ان لوگوں کو پاک دامن رہنا چاہیے جو اپنا نکاح کرنے کا مقدور نہیں رکھتے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے مالدار بنا دے' تمہارے غلاموں میں سے جو کوئی کچھ تمہیں دے کر آزادی کی تحریر کرانی چاہے تو تم ایسی تحریر انہیں کردیا کرو اگر تم کو ان میں کوئی بھلائی نظر آتی ہو اور اللہ نے جو مال تمہیں دے رکھا ہے اس میں سے انہیں بھی دو' تمہاری جو لونڈیاں پاک دامن رہنا چاہتی ہیں انہیں دنیا کی زندگی کے فائدے کی غرض سے بدکاری پر مجبور نہ کرو اور جو انہیں مجبور کردے تو اللہ تعالیٰ ان پر جبر کے بعد بخشش دینے والا اور مہربانی کرنے والا ہے۔'' O---۵۸۔ ''ایمان والو! تم سے تمہاری ملکیت کے غلاموں کو اور انہیں بھی جو تم میں سے بلوغت کو نہ پہنچے ہوں (اپنے آنے کی) تین وقتوں میں اجازت حاصل کرنی ضروری ہے۔ نماز فجر سے پہلے اور ظہر کے وقت جب کہ تم اپنے کپڑے اتار رکھتے ہو اور عشا کی نماز کے بعد' یہ تینوں وقت تمہاری (خلوت) اور پردہ کے ہیں۔ ان وقتوں کے ماسوا نہ تو تم پر کوئی گناہ ہے نہ ان پر۔ تم سب آپس میں ایک دوسرے کے پاس بکثرت آنے جانے والے ہو (ہی) اللہ اس طرح کھول کھول کر اپنے احکام تم سے بیان فرمارہا ہے۔ اللہ تعالیٰ پورے علم اور کامل حکمت والا ہے۔'' O---[عورات' عورۃ کی جمع ہے' جس کے اصل معنی خلل اور نقص کے ہیں۔ پھر اس کا اطلاق ایسی چیز پر کیا جانے لگا جس کا ظاہر کرنا اور اس کو دیکھنا پسندیدہ نہ ہو۔ خاتون کو بھی اسی لیے عورت کہا جاتا ہے کہ اس کا ظاہر اور عریاں ہونا اور دیکھنا شرعاً ناپسندیدہ ہے۔ یہاں مذکورہ تین اوقات کو عورات کہا گیا ہے یعنی یہ تمہارے پردے اور خلوت کے اوقات ہیں جن میں تم اپنے مخصوص لباس اور ہیئت کو ظاہر کرنا پسند نہیں کرتے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن

Marfat.com

پرنٹنگ)]---۵۹۔ ''اور تمہارے بچے (بھی) جب بلوغت کو پہنچ جائیں تو جس طرح ان کے اگلے لوگ اجازت مانگتے ہیں انہیں بھی اجازت مانگ کر آنا چاہیے اللہ تعالیٰ تم سے اسی طرح اپنی آیتیں بیان فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی علم و حکمت والا ہے۔'' O---۶۰۔ ''بڑی بوڑھی عورتیں جنہیں نکاح کی امید (اور خواہش ہی) نہ رہی ہو وہ اگر اپنے کپڑے اتار رکھیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں بشرطیکہ وہ اپنا بناؤ سنگھار ظاہر کرنے والیاں نہ ہوں' تاہم اگر ان سے بھی احتیاط رکھیں تو ان کے لیے بہت افضل ہے' اور اللہ تعالیٰ سنتا جانتا ہے۔'' O---۶۱۔ ''اندھے پر' لنگڑے پر' بیمار پر اور خود تم پر (مطلقاً) کوئی حرج نہیں کہ تم اپنے گھروں سے کھالو یا اپنے باپوں کے گھروں سے یا اپنی ماؤں کے گھروں سے یا اپنے بھائیوں کے گھروں سے یا اپنی بہنوں کے گھروں سے یا اپنے چچاؤں کے گھروں سے'' O---[اس کا ایک مطلب تو یہ بیان کیا گیا ہے کہ جہاد میں جاتے ہوئے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم' آیت میں مذکور معذورین کو اپنے گھروں کی چابیاں دے جاتے اور انہیں گھر کی چیزیں بھی کھانے پینے کی اجازت دے دیتے۔ لیکن یہ معذور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اس کے باوجود مالکوں کی غیر موجودگی میں' وہاں سے کھانا پینا جائز نہ سمجھتے' اللہ نے فرمایا کہ مذکورہ افراد کے لیے اپنے اقارب کے گھروں سے یا جن گھروں کی چابیاں ان کے پاس ہیں' ان سے کھانے پینے میں کوئی حرج (گناہ) نہیں ہے۔ اور بعض نے اس کا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ تندرست صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم' معذور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ بیٹھ کر کھانا' اس لیے ناپسند کرتے کہ وہ معذوری کی وجہ سے کم کھائیں گے اور یہ زیادہ کھا جائیں گے' اس طرح ان کے ساتھ کھانے میں ظلم کا ارتکاب نہ ہو جائے۔ اسی طرح خود معذور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی' دیگر لوگوں کے ساتھ کھانا اس لیے پسند نہیں کرتے تھے کہ لوگ ان کے ساتھ کھانے میں کراہت محسوس نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ نے دونوں کے لیے وضاحت فرما دی کہ اس میں کوئی گناہ والی بات نہیں ہے۔]---''یا اپنی پھوپھیوں کے گھروں سے یا اپنے ماموؤں کے گھروں سے یا اپنی خالاؤں کے گھروں سے یا ان کے گھروں سے جن کی کنجیوں کے تم مالک ہو'' ---[تاہم بعض علما نے صراحت کی ہے کہ اس سے وہ عام قسم کا کھانا مراد ہے' جس کے کھا جانے سے کسی کو گرانی محسوس نہیں ہوتی۔ البتہ ایسی عمدہ چیزیں جو مالکوں نے خصوصی طور پر الگ چھپا رکھی ہوں تا کہ کسی کی نظر ان پر نہ پڑے' اسی طرح ذخیرہ شدہ چیزیں' ان کا کھانا اور ان کو اپنے استعمال میں لانا جائز نہیں۔ اسی طرح یہاں بیٹوں کے گھر انسان کے اپنے ہی گھر ہیں' ☆ جس طرح حدیث میں ہے ''تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے۔'' دوسری حدیث ہے ''آدمی کی اولاد' اس کی کمائی ہے۔ ☆]---یا اپنے دوستوں کے گھروں سے۔ تم پر اس میں بھی کوئی گناہ نہیں کہ تم سب ساتھ بیٹھ کر کھانا کھاؤ یا الگ الگ۔'' O[اس میں ایک اور تنگی کا ازالہ فرما دیا گیا ہے۔ بعض لوگ اکیلے کھانا پسند نہیں کرتے تھے' اور کسی کو ساتھ بٹھا کر کھانا ضروری خیال کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا' اکٹھے کھا لو یا الگ الگ' دونوں طرح جائز ہیں' گناہ کسی میں نہیں۔ البتہ اکٹھے ہو کر کھانا زیادہ باعث برکت ہے' جیسا کہ بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے۔]---''پس جب تم گھروں میں جانے لگو تو اپنے گھر والوں کو سلام کر لیا کرو' دعائے خیر ہے جو بابرکت اور پاکیزہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ' یوں ہی اللہ تعالیٰ کھول کھول کر تم سے اپنے احکام بیان فرما رہا ہے تا کہ تم سمجھ لو۔'' O(تفسیرات از شاہ فہد قرآن)

(سورۃ الفرقان ۲۵)---۶۳۔ ''رحمٰن کے (سچے) بندے وہ ہیں جو زمین پر فروتنی کے ساتھ چلتے ہیں اور جب بے علم لوگ ان سے باتیں کرنے لگتے ہیں تو وہ کہہ دیتے ہیں کہ سلام ہے۔'' O---[سلام سے مراد یہاں اعراض اور ترک بحث و مجادلہ ہے۔ یعنی اہل ایمان' اہل جہالت و اہل سفاہت سے الجھتے نہیں' بلکہ ایسے موقعوں پر اعراض و گریز کی پالیسی اختیار کرتے ہیں اور بے فائدہ بحث نہیں کرتے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۷۲۔ ''اور جو لوگ جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب کسی لغو چیز پر ان کا گزر ہوتا ہے تو شرافت سے گزر جاتے ہیں۔'' O

(سورۃ القصص ۲۸)---۵۴۔ ''یہ اپنے کیے ہوئے صبر کے بدلے دوہرا دوہرا اجر دیئے جائیں گے۔ یہ نیکی سے بدی کو ٹال دیتے ہیں اور ہم نے جو انہیں دے رکھا ہے اس میں سے دیتے رہتے ہیں۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۳' مضمون: یہود و نصاریٰ]---۵۵۔ ''اور جب بیہودہ بات کان میں پڑتی ہے تو اس سے کنارہ کر لیتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ ہمارے عمل ہمارے لیے اور تمہارے اعمال تمہارے لیے' تم پر سلام ہو' ہم جاہلوں سے (الجھنا) نہیں چاہتے۔'' O

(سورۃ لقمان ۳۱)---۱۳۔ ''اور جب کہ لقمان نے وعظ کہتے ہوئے اپنے لڑکے سے فرمایا کہ میرے پیارے بچے! اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک نہ کرنا بیشک شرک بڑا بھاری ظلم ہے۔'' O---۱۶۔ ''پیارے بیٹے! اگر کوئی چیز رائی کے دانے کے برابر ہو پھر وہ (بھی) خواہ کسی چٹان میں ہو یا آسمانوں میں ہو یا زمین میں ہو اسے اللہ تعالیٰ ضرور لائے گا اللہ تعالیٰ بڑا باریک بین اور خبردار ہے۔'' O---۱۷۔ ''اے میرے پیارے بیٹے! تو نماز قائم رکھنا' اچھے کاموں کی نصیحت کرتے رہنا' برے کاموں سے منع کیا کرنا اور جو مصیبت تم پر آ جائے صبر کرنا (یقین مان) کہ یہ بڑے تاکیدی کاموں میں سے ہے۔'' O---۱۸۔ ''لوگوں کے سامنے اپنے گال نہ پھلا اور زمین پر اترا کر نہ چل۔ کسی تکبر کرنے والے شیخی خورے کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا۔'' O---۱۹۔ ''اپنی رفتار میں میانہ روی اختیار کر اور اپنی آواز پست کر یقیناً آوازوں میں سب سے بدتر آواز گدھوں کی آواز ہے۔'' O

Marfat.com

(سورۃ الاحزاب ۳۳) ---۵۳۔ ''اے ایمان والو! جب تک تمہیں اجازت نہ دی جائے تم نبی کے گھروں میں نہ جایا کرو کھانے کے لیے ایسے وقت میں کہ اس کے پکنے کا انتظار کرتے رہو بلکہ جب بلایا جائے جاؤ اور جب کھا چکو نکل کھڑے ہو وہیں باتوں میں مشغول نہ ہو جایا کرو۔ نبی کو تمہاری اس بات سے تکلیف ہوتی ہے۔ تو وہ لحاظ کر جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ (بیان) حق میں کسی کا لحاظ نہیں کرتا' جب تم نبی کی بیویوں سے کوئی چیز طلب کرو تو پردے کے پیچھے سے طلب کرو' تمہارے اور ان کے دلوں کے لیے کامل پاکیزگی یہی ہے' نہ تمہیں یہ جائز ہے کہ تم رسول اللہ کو تکلیف دو اور نہ تمہیں یہ حلال ہے کہ آپ کے بعد کسی وقت بھی آپ کی بیویوں سے نکاح کرو۔ (یاد رکھو) اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ بہت بڑا (گناہ) ہے۔'' O---[اس آیت کا سبب نزول یہ ہے کہ نبی ﷺ کی دعوت پر حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ولیمے میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم تشریف لائے۔ جن میں سے بعض کھانے کے بعد بھی بیٹھے ہوئے باتیں کرتے رہے جس سے آپ ﷺ کو خاص تکلیف ہوئی' تاہم حیا و اخلاق کی وجہ سے آپ ﷺ نے انہیں جانے کے لیے کہا نہیں۔ چنانچہ اس آیت میں دعوت کے آداب بتلا دیئے گئے کہ ایک تو اس وقت جاؤ' جب کھانا تیار ہو چکا ہو' پہلے سے ہی جا کر دھرنا مار کر نہ بیٹھ جاؤ۔ دوسرا' کھاتے ہی اپنے اپنے گھروں کو چلے جاؤ' وہاں بیٹھے ہوئے باتیں مت کرتے رہو۔ کھانے کا ذکر تو سبب نزول کی وجہ سے ہے' ورنہ مطلب یہ ہے کہ جب بھی تمہیں بلایا جائے چاہے کھانے کے لیے یا کسی اور کام کے لیے' اجازت کے بغیر گھر کے اندر داخل مت ہو۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ حم السجدۃ ۴۱) ---۳۴۔ ''نیکی اور بدی برابر نہیں ہوتی۔ برائی کو بھلائی سے دفع کرو پھر وہی جس کے اور تمہارے درمیان دشمنی ہے ایسا ہو جائے گا جیسے دلی دوست۔'' O---[یہ ایک بہت ہی اہم اخلاقی ہدایت ہے کہ بُرائی کو اچھائی کے ساتھ ٹالو۔ یعنی بُرائی کا بدلہ احسان کے ساتھ' زیادتی کا بدلہ عفو کے ساتھ' غضب کا صبر کے ساتھ' بے ہودگیوں کا جواب چشم پوشی کے ساتھ اور مکروہات (ناپسندیدہ باتوں) کا جواب برداشت اور حلم کے ساتھ دیا جائے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تمہارا دشمن' دوست بن جائے گا' دور دور رہنے والا قریب ہو جائے گا اور خون کا پیاسا' تمہارا گرویدہ اور جاںنثار ہو جائے گا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۳۵۔ ''اور یہ بات انہی کو نصیب ہوتی ہے جو صبر کریں اور اسے سوائے بڑے نصیبے والوں کے کوئی نہیں پا سکتا۔'' O---۳۶۔ ''اور اگر شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ آئے تو اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرو۔ یقیناً وہ بہت ہی سننے والا جاننے والا ہے۔'' O

(سورۃ الشوریٰ ۴۲) ---۳۸۔ ''اور اپنے رب کے فرمان کو قبول کرتے ہیں اور نماز کی پابندی کرتے ہیں اور ان کا (ہر) کام آپس کے مشورے سے ہوتا ہے' اور جو ہم نے انہیں دے رکھا ہے اس میں سے (ہمارے نام پر) دیتے ہیں۔'' O---۳۹۔ ''اور جب ان پر ظلم (و زیادتی) ہو تو وہ صرف بدلہ لے لیتے ہیں۔'' O---۴۰۔ ''اور برائی کا بدلہ اسی جیسی برائی ہے' اور جو معاف کر دے اور اصلاح کر لے اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے' (فی الواقع) اللہ تعالیٰ ظالموں سے محبت نہیں کرتا۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: بدلہ لینا) ---۴۱۔ ''اور جو شخص اپنے مظلوم ہونے کے بعد (برابر کا) بدلہ لے لے تو ایسے لوگوں پر (الزام کا) کوئی راستہ نہیں۔'' O---۴۲۔ ''یہ راستہ صرف ان لوگوں پر ہے جو خود دوسروں پر ظلم کریں اور زمین میں ناحق فساد کرتے پھریں' یہی لوگ ہیں جن کے لیے دردناک عذاب ہے۔'' O---۴۳۔ ''اور جو شخص صبر کر لے اور معاف کر دے یقیناً یہ بڑی ہمت کے کاموں میں سے (ایک کام) ہے۔'' O

(سورۃ الاحقاف ۴۶) ---۱۵۔ ''اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم دیا ہے' اس کی ماں نے اسے تکلیف جھیل کر پیٹ میں رکھا اور تکلیف برداشت کر کے اسے جنا۔ اس کے حمل کا اور اس کے دودھ چھڑانے کا زمانہ تیس مہینے کا ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ اپنی پختگی اور چالیس سال کی عمر کو پہنچا تو کہنے لگا اے میرے پروردگار! مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر بجا لاؤں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر انعام کی ہے اور یہ کہ میں ایسے نیک عمل کروں جن سے تو خوش ہو جائے اور تو میری اولاد بھی صالح بنا۔ میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۸، مضمون: والدین کے حقوق]

(سورۃ محمد ۴۷) ---۱۲۔ ''جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے انہیں اللہ تعالیٰ یقیناً ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اور جو لوگ کافر ہوئے وہ (دنیا ہی کا) فائدہ اٹھا رہے ہیں اور مثل چوپایوں کے کھا رہے ہیں' ان کا (اصل) ٹھکانا جہنم ہے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۳، مضمون: درندے پرندے چرندے] ---۱۹۔ ''سو (اے نبی!) آپ یقین کر لیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگا کریں اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے حق میں بھی' اللہ تعالیٰ لوگوں کی آمد و رفت کی اور رہنے سہنے کی جگہ کو خوب جانتا ہے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۸، مضمون: توبہ و استغفار]

(سورۃ الحجرات ۴۹) ---۴۔ ''جو لوگ آپ کو حجروں کے پیچھے سے پکارتے ہیں ان میں سے اکثر (بالکل) بے عقل ہیں۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۴، مضمون: مرتبہ رسول ﷺ] ---۵۔ ''اگر یہ لوگ یہاں تک صبر کرتے کہ آپ خود سے نکل کر ان کے پاس آ جاتے تو یہی ان کے لیے بہتر ہوتا اور اللہ غفور و رحیم ہے۔'' O---[ان کی اس غیر شائستہ حرکت پر سرزنش کے بعد اب انہیں بتایا جا رہا ہے کہ ان کے لیے بہتر یہ تھا کہ وہ حضور ﷺ کا انتظار کرتے یہاں

Marfat.com

تک کہ نبی کریم ﷺ قیلولہ کرنے کے بعد خود باہر تشریف لاتے۔ اس وقت وہ زیارت کی سعادت حاصل کرتے، اپنے احوال بھی بیان کرتے اور اس بحر جود وکرم سے سیراب بھی ہوتے۔ علامہ آلوسی رقمطراز ہیں کہ ان آیات میں بارگاہِ نبوت میں بے ادبی کی قباحت عیاں کرنے کے ساتھ ساتھ محاسنِ آداب کی بھی تعلیم دی جا رہی ہے۔ علمائے کرام نے ان آیات سے خوب استفادہ کیا ہے۔ حضرت ابوعبید جو بلند پایا عالم تھے فرمایا کرتے ہیں میں نے کبھی کسی استاد کے دروازہ پر دستک نہیں دی۔ بلکہ میں ان کا منتظر رہتا۔ جب وہ از خود تشریف لاتے تو ان سے استفادہ کرتا۔ حضرت ابن عباسؓ معارف قرآن کی تعلیم حاصل کرنے کے لیے حضرت اُبیؓ کے گھر جاتے تو ان کا دروازہ نہ کھٹکھٹاتے، بلکہ خاموشی سے ان کا انتظار کرتے، یہاں تک کہ وہ اپنے معمول کے مطابق باہر آتے۔ حضرت اُبیؓ کو یہ بات گراں گزری۔ کہا آپ نے دروازہ کیوں نہ کھٹکھٹایا تا کہ میں فوراً باہر آجاتا اور آپ کو انتظار کی زحمت نہ اٹھانا پڑتی۔ آپ نے جواب میں کہا عالم اپنی قوم میں اس طرح ہے جس طرح نبی اپنی امت میں ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم ﷺ کے بارے میں فرمایا ہے۔ ولو انھم صبروا۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]---۹۔ ''اور اگر مسلمانوں کی دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں میل ملاپ کرا دیا کرو۔ پھر اگر ان دونوں میں سے ایک جماعت دوسری جماعت پر زیادتی کرنے تو تم (سب) اس گروہ سے جو زیادتی کرتا ہے لڑو۔ یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی طرف لوٹ آئے اگر لوٹ آئے تو پھر انصاف کے ساتھ صلح کرا دو اور عدل کرو بیشک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۸، مضمون: صلح]---۱۱۔ ''اے ایمان والو! مرد دوسرے مردوں کا مذاق نہ اڑائیں ممکن ہے کہ یہ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں کا مذاق اڑائیں ممکن ہے کہ یہ ان سے بہتر ہوں اور آپس میں ایک دوسرے کو عیب نہ لگاؤ اور نہ کسی کو برے لقب دو۔ ایمان کے بعد فسق برا نام ہے اور جو توبہ نہ کریں وہی ظالم لوگ ہیں۔'' O---۱۲۔ ''اے ایمان والو! بہت بدگمانیوں سے بچو یقین مانو کہ بعض بدگمانیاں گناہ ہیں۔ اور بھید نہ ٹٹولا کرو اور نہ تم میں سے کوئی کسی کی غیبت کرے۔ کیا تم میں سے کوئی بھی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرتا ہے؟ تم کو اس سے گھن آئے گی اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: تجسس]

(سورۃ المجادلۃ ۵۸)---۹۔ ''اے ایمان والو! تم جب سرگوشی کرو تو یہ سرگوشیاں گناہ اور ظلم (زیادتی) اور نافرمانی پیغمبر کی نہ ہوں بلکہ نیکی اور پرہیزگاری کی باتوں پر سرگوشی کرو اور اس اللہ سے ڈرتے رہو جس کے پاس تم سب جمع کیے جاؤ گے۔'' O---[جس طرح یہود اور منافقین کا شیوہ ہے۔ یہ گویا اہل ایمان کو تربیت اور کردار سازی کے لیے کہا جا رہا ہے۔ کہ اگر تم اپنے دعوائے ایمان میں سچے ہو تو تمہاری سرگوشیاں یہود اور اہل نفاق کی طرح اثم و عدوان پر نہیں ہونی چاہئیں۔] یعنی جس میں خیر ہی خیر ہو اور جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت پر مبنی ہو۔ کیونکہ یہی نیکی اور تقویٰ ہے۔ (تفسیرات از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۰۔ ''(بری) سرگوشیاں پس شیطانی کام ہے جس سے ایمان داروں کو رنج پہنچے۔ گو اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر وہ انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اور ایمان والوں کو چاہیے کہ اللہ ہی پر بھروسہ رکھیں۔'' O---[حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اپنے غلاموں کو آداب مجلس کی بھی تعلیم دی ہے۔ حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ * اگر تم تین آدمی اکٹھے بیٹھے ہو تو تیسرے آدمی کو چھوڑ کر دو آپس میں سرگوشی نہ کرو *۔ دوسری حدیث پاک جو ابن مسعودؓ سے مروی ہے اس میں اس کی حکمت بھی بتا دی۔ * حضور ﷺ نے فرمایا کہ جب تم تین آدمی بیٹھے ہو تو تیسرے کو چھوڑ کر دو مشورہ نہ کرنے لگ جاؤ اس طرح وہ آدمی آزردہ خاطر ہو گا۔ وہ یہ خیال کرے گا کہ مجھے بیگانہ خیال کیا جا رہا ہے یا ان کی نظروں میں میری کوئی عزت نہیں۔ اور اگر اس آدمی کے پاس اور آدمی آکر بیٹھ جائیں تو پھر ان دو کی سرگوشی منع نہیں کیونکہ اب وہ آزردہ نہ ہو گا * (تفسیر از ضیاء القرآن)]---۱۱۔ ''اے مسلمانو! جب تم سے کہا جائے کہ مجلسوں میں ذرا کشادگی پیدا کرو تو تم جگہ کشادہ کر دو اللہ تعالیٰ تمہیں کشادگی دے گا اور جب کہا جائے کہ اٹھ کھڑے ہو جاؤ تو تم اٹھ کھڑے ہو جاؤ اللہ تعالیٰ تم میں سے ان لوگوں کے جو ایمان لائے ہیں اور جو علم دیئے گئے ہیں درجے بلند کر دے گا اور اللہ تعالیٰ (ہر اس کام سے) جو تم کر رہے ہو (خوب) خبردار ہے۔'' O---[اس آیت میں بھی مسلمانوں کو مل بیٹھنے کے ایسے آداب سکھائے جا رہے ہیں جن پر عمل کرنے سے باہمی محبت بڑھے اور ایک دوسرے کا احترام پیدا ہو۔ فرمایا اگر مجلس میں لوگ بیٹھے ہوئے ہوں اور باہر سے دوسرے حضرات آجائیں تو پہلے سے بیٹھے ہوئے لوگوں کے لیے یہ مناسب نہیں کہ آنے والوں کی پروا تک نہ کریں اور اس بات کا انہیں خیال ہی نہ آئے کہ انہیں بیٹھنے کے لیے جگہ ملی ہے یا نہیں بلکہ ان پر ضروری ہے کہ وہ انہیں عزت سے بٹھائیں اور اگر بھیڑ بہت زیادہ ہو پھر بھی انہیں چاہیے کہ جتنا سکڑ سکتے ہیں سکڑیں اور آنے والوں کے لیے جگہ نکالیں۔ فرمایا اگر تم اپنے بھائیوں کے لیے کشادہ دلی کا مظاہرہ کرو گے اور ان کے بیٹھنے کے لیے جگہ بنا دو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں اس کا اجر عطا فرمائے گا۔ تمہارے رزق کو کشادہ کر دے گا۔ بلکہ دنیا و آخرت میں تمہیں فراخی اور کشادگی نصیب فرمائے گا۔ جو لوگ پہلے سے بیٹھے ہوئے تھے ان کو تو یہ تعلیم دی کہ وہ آنے والوں کے لیے جگہ کشادہ کریں لیکن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آنے والوں کو بھی یہ ہدایت فرمائی کہ وہ ایسا نہ کریں کہ پہلے سے بیٹھے ہوئے لوگوں کو اٹھا دیں اور ان کی جگہ خود بیٹھ جائیں۔ ارشاد نبوی ہے * اسی طرح اگر کہیں کوئی شخص بیٹھا ہوا ہے تو کسی کو اجازت نہیں کہ اسے اٹھا کر خود اس کی جگہ بیٹھ جائے اگر کسی شخص نے کسی آدمی کو بھیجا کہ تم پہلے جا کر میرے لیے ایک جگہ

Marfat.com

نشست محفوظ کرلو اور وہاں بیٹھ جاؤ جب وہ شخص وہاں جائے تو وہ اس آدمی کو اٹھا سکتا ہے۔ اسی طرح اگر کسی نے اپنی جائے نماز بھیج دی کہ پہلی صف میں اس کے لیے بچھا دی جائے تو یہ درست ہے۔ جس وقت بھی وہ آئے جائے نماز پر بیٹھ سکتا ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

(**سورۃ الملک** ۶۷)---۱۲۔ "بیشک جو لوگ اپنے پروردگار سے غائبانہ طور پر ڈرتے رہتے ہیں ان کے لیے بخشش ہے اور بڑا ثواب ہے۔" O---[یہ دین میں اخلاق کی اصل جڑ ہے۔ کسی کا برائی سے اس لئے بچنا کہ اس کی ذاتی رائے میں وہ برائی ہے' یا دُنیا اسے برا سمجھتی ہے' یا اس کے ارتکاب سے دُنیا میں کوئی نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے' یا اس پر کسی دنیوی طاقت کی گرفت کا خطرہ ہے' یہ اخلاق کے لئے ایک بہت ہی ناپائیدار بنیاد ہے' آدمی کی ذاتی رائے غلط بھی ہو سکتی ہے' وہ اپنے کسی فلسفے کی وجہ سے ایک اچھی چیز کو برا اور ایک بری چیز کو اچھا سمجھ سکتا ہے دُنیا کے معیار خیر و شر اول یکساں نہیں ہیں پھر وقتاً فوقتاً بدلتے بھی رہتے ہیں' کوئی عالمگیر اور ازلی وابدی معیار دُنیا کے اخلاقی فلسفوں میں نہ آج پایا جاتا ہے نہ کبھی پایا گیا ہے دنیوی نقصان کا اندیشہ بھی اخلاق کے لئے کوئی مستقل بنیاد فراہم نہیں کرتا جو شخص برائی سے اس لئے بچتا ہو کہ وہ دُنیا میں اس کی ذات پر مترتب ہونے والے کسی نقصان سے ڈرتا ہے اور وہ ایسی حالت میں اس کے ارتکاب سے باز نہیں رہ سکتا جبکہ اس سے کوئی نقصان پہنچنے کا اندیشہ نہ ہو' اسی طرح کسی دنیوی طاقت کی گرفت کا خطرہ بھی وہ چیز نہیں ہے جو انسان کو ایک شریف انسان بنا سکتی ہو' ہر شخص جانتا ہے کہ کوئی دنیوی طاقت بھی عالم الغیب والشہادہ نہیں ہے' بہت سے جرائم اس کی نگاہ سے بچ کر کیے جا سکتے ہیں' اور ہر دنیوی طاقت کی گرفت سے بچنے کی بے شمار تدبیریں ممکن ہیں پھر کسی دنیوی طاقت کے قوانین بھی تمام برائیوں کا احاطہ نہیں کرتے' بیشتر برائیاں ایسی ہیں جن پر دنیوی قوانین کوئی گرفت سرے سے کرتے ہی نہیں' حالانکہ وہ ان برائیوں سے قبیح تر ہیں جن پر وہ گرفت کرتے ہیں' اس لئے دین حق نے اخلاق کی پوری عمارت اس بنیاد پر کھڑی کی ہے کہ اس ان دیکھے خدا سے ڈر کر برائی سے اجتناب کیا جائے جو ہر حال میں انسان کو دیکھ رہا ہے جس کی گرفت سے انسان بچ کر کہیں نہیں جا سکتا' جس نے خیر و شر کا ایک ہمہ گیر' عالمگیر اور مستقل معیار انسان کو دیا ہے اسی کے ڈر سے بدی کو چھوڑنا اور نیکی کو اختیار کرنا وہ اصل بھلائی ہے جو دین کی نگاہ میں قابل قدر ہے' اس کے سوا کسی دوسری وجہ سے اگر کوئی انسان بدی نہیں کرتا' یا اپنی ظاہری شکل کے اعتبار سے جو افعال نیکی میں شمار ہوتے ہیں ان کو اختیار کرتا ہے تو آخرت میں اس کے یہ اخلاق کسی قدر اور وزن کے مستحق نہ ہوں گے' کیونکہ ان کی مثال اس عمارت کی سی ہے جو ریت پر تعمیر ہوئی ہے۔ (از تفسیر ۱۸ تفہیم القرآن)]

(**سورۃ المزمل** ۷۳)---۱۰۔ "اور جو کچھ وہ کہیں آپ سہتے رہو اور وضعداری کے ساتھ ان سے الگ تھلگ رہو۔" O---[الگ ہو جائے کا مطلب یہ نہیں کہ ان سے مقاطعہ کر کے اپنی تبلیغ بند کر دو' بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کے منہ نہ لگو' ان کی بیہودگیوں کو بالکل نظر انداز کر دو' اور ان کی کسی بدتمیزی کا جواب نہ دو' پھر یہ احتراز بھی کسی غم اور غصے اور جھنجھلاہٹ کے ساتھ نہ ہو' بلکہ اس طرح کا احتراز ہو جس طرح ایک شریف آدمی کسی بازاری آدمی کی گالی سن کر اسے نظر انداز کر دیتا ہے اور دل پر میل تک نہیں آنے دیتا۔ اس سے یہ غلط فہمی نہ ہونی چاہئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طرز عمل کچھ اس سے مختلف تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو یہ ہدایت فرمائی۔ اصل میں تو آپ پہلے ہی سے اسی طریقے پر عمل فرما رہے تھے لیکن قرآن میں یہ ہدایت اس لئے دی گئی کہ کفار کو بتا دیا جائے کہ تم جو حرکتیں کر رہے ہو ان کا جواب نہ دینے کی وجہ کمزوری نہیں ہے بلکہ اللہ نے ایسی باتوں کے جواب میں اپنے رسول کو یہی شریفانہ طریقہ اختیار کرنے کی تعلیم دی ہے۔ (از تفسیر ۱ تفہیم القرآن)]

صلح

(**سورۃ النساء** ۴)---۹۰۔ "سوائے ان کے جو اس قوم سے تعلق رکھتے ہوں جن سے تمہارا معاہدہ ہو چکا ہے یا جو تمہارے پاس اس حالت میں آئیں کہ تم سے جنگ کرنے سے بھی تنگ دل ہیں اور اپنی قوم سے بھی جنگ کرنے سے تنگ دل ہیں اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو انہیں تم پر مسلط کر دیتا اور وہ تم سے یقیناً جنگ کرتے' پس اگر یہ لوگ تم سے کنارہ کشی اختیار کر لیں اور تم سے لڑائی نہ کریں اور تمہاری جانب صلح کا پیغام ڈالیں' تو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے ان پر کوئی راہ لڑائی کی نہیں کی۔" O---۱۱۴۔ "ان کے اکثر خفیہ مشورے بے خیر ہیں' ہاں بھلائی اس کے مشورے میں ہے جو خیرات کا یا نیک بات کا یا لوگوں میں صلح کرانے کا حکم کرے اور جو شخص صرف اللہ تعالیٰ کی رضا مندی حاصل کرنے کے ارادہ سے یہ کام کرے اسے ہم یقیناً بہت بڑا ثواب دیں گے۔" O---

[احادیث مبارکہ میں اعمال مذکورہ کی بڑی فضیلت آئی ہے۔ اللہ کی راہ میں حلال کمائی سے ایک کھجور کے برابر صدقہ بھی احد پہاڑ جتنا ہو جائے گا۔ نیک بات کی اشاعت بھی بڑی فضیلت ہے۔ اسی طرح رشتے داروں' دوستوں اور باہم ناراض دیگر لوگوں کے درمیان صلح کرا دینا' بہت بڑا عمل ہے۔ ایک حدیث پاک میں اسے نفلی روزوں' نفلی نمازوں اور نفلی صدقات و خیرات سے بھی افضل بتلایا گیا ہے۔ حتیٰ کہ صلح کرانے والے کو جھوٹ تک بولنے کی اجازت دے دی گئی تا کہ

Marfat.com

اسے ایک دوسرے کو قریب لانے کے لئے دروغ مصلحت آمیز کی ضرورت پڑے تو وہ اس میں بھی تامل نہ کرے ''وہ شخص جھوٹا نہیں ہے جو لوگوں کے درمیان صلح کرنے کے لئے اچھی بات پھیلاتا یا اچھی بات کرتا ہے''۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الانفال ۸) ---۶۱۔ ''اگر وہ صلح کی طرف جھکیں تو تو بھی صلح کی طرف جھک جا اور اللہ پر بھروسہ رکھ یقیناً وہ بہت سننے جاننے والا ہے۔'' O

---۶۲۔ ''اگر وہ تجھ سے دغابازی کرنا چاہیں گے تو اللہ تجھے کافی ہے' اسی نے اپنی مدد سے اور مومنوں سے تیری تائید کی ہے۔'' O

(سورۃ محمد ۴۷) ---۳۵۔ ''پس تم بودے بن کر صلح کی درخواست پر نہ اتر آؤ جبکہ تم ہی بلند و غالب رہو گے اور اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے' ناممکن ہے کہ وہ تمہارے اعمال ضائع کر دے۔'' O ---[اللہ تعالیٰ کی رحمت ان مٹھی بھر مسلمانوں کی حوصلہ افزائی فرما رہی ہے جنہیں چاروں طرف سے کفار نے نرغہ میں لے رکھا ہے جن کی تعداد کم ہے' جن کے وسائل محدود ہیں اور سارا ماحول جن کے خلاف نبرد آزما ہے۔ انہیں فرمایا جا رہا ہے کہ ہمت مت ہارو۔ دشمن کی کثرت و قوت سے ڈر کر صلح کی خواہش مت کرو۔ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ دنیا کی کوئی طاقت تمہیں مغلوب نہیں کر سکتی۔ تم سربلند اور غالب رہو گے۔ اسلام کی سربلندی کے لیے جو مخلصانہ کوشش کر رہے ہو' گلشنِ توحید کو سیراب کرنے کے لیے جس طرح تم اپنے خون کے دریا بہا رہے ہو وہ ضائع نہیں جائیں گے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

(سورۃ الحجرات ۴۹) ---۹۔ ''اور اگر مسلمانوں کی دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں میل ملاپ کرا دیا کرو۔ پھر اگر ان دونوں میں سے ایک جماعت دوسری جماعت پر زیادتی کرے تو تم (سب) اس گروہ سے جو زیادتی کرتا ہے لڑو۔ یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی طرف لوٹ آئے' اگر لوٹ آئے تو پھر انصاف کے ساتھ صلح کرا دو اور عدل کرو بیشک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔'' O ---[حضور نبی کریم ﷺ کی بعثت سے پہلے جزیرۂ عرب کی سرزمین فتنوں اور جنگ وجدل کی سرزمین تھی۔ ہر قبیلہ دوسرے قبیلہ سے برسرِ پیکار تھا۔ ہر ہمسایہ دوسرے ہمسایہ کے درپے آزار تھا۔ کسی کی جان، مال اور آبرو محفوظ نہ تھی۔ اشہرِ حرام (حرمت والے مہینے) کے علاوہ سفر از حد خطرناک اور دشوار تھا۔ حضور ﷺ کی آمد سے نقشہ ہی بدل گیا۔ عداوت و مخاصمت کی جگہ محبت و ایثار اور خلوص و مروت نے لے لی۔ قرآنِ کریم میں بے شمار آیتیں ہیں اور حضور ﷺ کے ان گنت ارشادات ہیں جن میں مسلمانوں کو متحد رہنے' آپس میں محبت کرنے اور ایک دوسرے کا احترام اور حقوق کا پاس رکھنے کے تاکیدی احکامات ہیں اور ایسی باتوں کو ایمان و اسلام کے منافی قرار دیا گیا ہے جن کے باعث آپس میں نفرت اور عداوت پیدا ہوتی ہے۔ چند احادیثِ پاک ملاحظہ ہوں۔ (۱)۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ خود اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اسے بے یار و مددگار کسی ظالم کے حوالے کر دیتا ہے۔ (۲)۔ (بخاری شریف) اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے کی مدد فرماتا رہتا ہے جب تک وہ بندہ اپنے بھائی کی امداد و اعانت میں لگا رہے۔ (۳)۔ حضور ﷺ نے فرمایا جب کوئی مسلمان اپنے بھائی کے لیے اس کی عدم موجودگی میں اس کے لیے دعا مانگتا ہے تو فرشتہ اس پر آمین کہتا ہے اور کہتا ہے کہ یہی دعا تیرے حق میں بھی مقبول ہو۔ (۴)۔ مسلمانوں کی مثال ایک دوسرے سے محبت کرنے میں' ایک دوسرے پر رحم کرنے میں' ایک دوسرے سے صلہ رحمی کرنے میں ایسی ہے جیسے ایک جسم ہو۔ جب اس کا کوئی عضو بیمار پڑ جائے تو سارا جسم بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے اور بیدار رہتا ہے۔ (۵)۔ ایک مومن دوسرے مومن کے لیے دیوار کی مانند ہے جس کی ہر اینٹ دوسری اینٹ کو سہارا دیتی ہے۔۔ بایں ہمہ انسانی معاشرہ میں باہمی شکر رنجی کا پیدا ہونا بعید از قیاس نہیں۔ نفسانی خواہشات' ذاتی طمع اور لالچ اور بسا اوقات غلط فہمیوں کے باعث جنگ وجدل کی نوبت آ ہی جاتی ہے۔ ان حالات میں ہمیں کیا کرنا چاہیے۔ ہمارا طرزِ عمل کیسا ہونا چاہیے۔ اس آیت میں ان امور کو بڑے دل نشین پیرایہ میں سمو دیا گیا ہے یہاں بتایا جا رہا ہے کہ اگر کبھی کبھار جنگ وجدل کی نوبت آ جائے تو یہ سلسلہ جاری نہیں رہتا۔ بلکہ اہلِ رشد و صلاح فوراً مداخلت کر کے اس فتنہ کو فرو کر دیتے ہیں۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)] ---۱۰۔ ''(یاد رکھو) سارے مسلمان بھائی بھائی ہیں پس اپنے دو بھائیوں میں ملاپ کرا دیا کرو' اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔'' O ---[یہ آیت دنیا کے تمام مسلمانوں کی ایک عالمگیر برادری قائم کرتی ہے اور یہ اسی کی برکت ہے کہ کسی دوسرے دین یا مسلک کے پیرووں میں وہ اخوت نہیں پائی گئی ہے جو مسلمانوں کے درمیان پائی جاتی ہے۔ اس حکم کی اہمیت اور اس کے تقاضوں کو رسول اللہ ﷺ نے اپنے بکثرت ارشادات میں بیان فرمایا ہے جن سے اس کی پوری روح سمجھ میں آ سکتی ہے۔ حضرت جریر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے تین باتوں پر بیعت لی تھی۔ ایک یہ کہ نماز قائم کروں گا۔ دوسرے یہ کہ زکوٰۃ دیتا رہوں گا۔ تیسرے یہ کہ ہر مسلمان کا خیر خواہ رہوں گا۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ''مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس سے جنگ کرنا کفر''۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

Marfat.com

خیرات، خرچ، صدقات

(سورۃ البقرۃ ۲) ---۳۔ ''جو ایمان لاتے ہیں غیب پر اور قائم کرتے ہیں نماز اور اس میں سے جو رزق ہم نے انہیں دیا ہے خرچ کرتے ہیں۔'' O ---۱۹۵۔ ''اور خرچ کرو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور نہ ڈالو (خود کو) اپنے ہاتھوں ہلاکت میں اور احسان کا طریقہ اختیار کرو۔ بیشک اللہ محبوب رکھتا ہے اچھے کام کرنے والوں کو۔'' O---۲۱۵۔ ''پوچھتے ہیں لوگ تم سے کیا چیز خرچ کریں وہ؟ کہو جو کچھ خرچ کرو تم مال میں سے سو وہ ہے والدین کے لئے، رشتہ داروں کے لئے اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے۔ اور جو بھی کرتے ہو تم کوئی بھلائی تو بیشک اللہ تعالیٰ اس سے پوری طرح باخبر ہے۔'' O---[بعض صحابہؓ کے استفسار پر مال خرچ کرنے کے لیکن مصارف بیان کیے جارہے ہیں، یعنی یہ سب سے زیادہ تمہارے مالی تعاون کے مستحق ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ انفاق کا یہ حکم صدقات نافلہ سے متعلق ہے، زکوٰۃ سے متعلق نہیں۔ کیونکہ ماں باپ پر زکوٰۃ کی رقم خرچ کرنی جائز نہیں ہے۔ حضرت میمون بن مہران نے اس آیت کی تلاوت کر کے فرمایا ''مال خرچ کرنے کی ان جگہوں میں نہ طبلہ سارنگی کا ذکر ہے اور نہ چوبی تصویروں اور دیواروں پر لٹکائے جانے والے آرائشی پردوں کا'' مطلب یہ ہے کہ ان چیزوں پر مال خرچ کرنا ناپسندیدہ اور اسراف ہے۔ افسوس ہے کہ آج یہ مسرفانہ اور ناپسندیدہ اخراجات ہماری زندگی کا اس طرح لازمی حصہ بن گئے ہیں کہ اس میں کراہت کا کوئی پہلو ہی ہماری نظروں میں نہیں رہا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۲۱۹۔ ''اور پوچھتے ہیں تم سے کہ کیا خرچ کریں (اللہ کی راہ میں) کہو جو زائد ہو (ضرورت سے) اس طرح کھول کھول کر بیان کرتا ہے اللہ تعالیٰ تمہارے لئے احکام تاکہ تم غور وفکر کرو۔ (غور وفکر کرو) دُنیا اور آخرت کے بارے میں۔'' O---۲۴۵۔ ''کون ہے وہ جو قرض دے اللہ تعالیٰ کو قرض حسنہ تاکہ بڑھا چڑھا کر واپس کرے اللہ تعالیٰ اسے کئی گنا بڑھانا اور اللہ ہی تنگدستی لاتا ہے اور خوشحالی بھی اور اسی کی طرف تمہیں لوٹ کر جانا ہے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: قرض حسنہ] ---۲۵۴۔ ''اے ایمان والو! خرچ کرو اس میں سے جو (مال ومتاع) دیا ہم نے تم کو اس سے پہلے کہ آئے وہ دن کہ نہ ہوگی سودے بازی جس میں اور نہ کام آئے گی دوستی اور نہ ہی سفارش اور جو اس کے منکر ہیں وہی ظالم ہیں۔'' O---۲۶۱۔ ''مثال ان لوگوں کی جو خرچ کرتے ہیں اپنے مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایسی ہے جیسے ایک دانہ اگائے سات بالیں ہر بالی میں (ہوں) سو دانے اور اللہ بڑھاتا ہے جس کے لئے چاہتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہے بڑی وسعت والا اور سب کچھ جاننے والا۔'' O---۲۶۲۔ ''جو لوگ خرچ کرتے ہیں اپنے مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں پھر نہیں جتاتے خرچ کرنے کے بعد کوئی احسان اور نہ ستاتے ہیں۔ ان کے لئے ہے ان کا اجر ان کے رب کے پاس اور نہ کوئی خوف ہے ان کے لئے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: سیاسی خیرات] ---۲۶۳۔ ''ایک میٹھا بول اور درگزر کرنا بہتر ہے ایسی خیرات سے جس کے پیچھے ہو ایذا رسانی اور اللہ تعالیٰ غنی بھی ہے اور بردبار بھی۔'' O---[حدیث مبارک کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون سیاسی خیرات] ---۲۶۴۔ ''اے ایمان والو! مت ضائع کرو اپنے صدقات احسان جتا کر اور ایذا پہنچا کر اس شخص کی طرح جو خرچ کرتا ہے اپنا مال لوگوں کے دکھاوے کے لئے اور نہیں ایمان رکھتا اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر۔ تو اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک چٹان ہو اس پر ہو تھوڑی سی مٹی اور برسے اس پر زور کا مینہ اور چھوڑ جائے اسے بالکل صاف چٹان۔ نہیں حاصل ہوتا انہیں کچھ بھی صلہ اپنی کمائی کا اور اللہ نہیں ہدایت دیتا کافر لوگوں کو۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: سیاسی خیرات] ---۲۶۵۔ ''اور مثال ان لوگوں کی جو خرچ کرتے ہیں اپنے مال اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے دل کے پورے ثبات وقرار کے ساتھ ایسی ہے جیسے ایک باغ ہو اونچی جگہ پر۔ پڑے اس پر زور کی بارش تو لائے وہ پھل دوگنا اور اگر نہ پڑے اس پر بارش زور کی تو ہلکی پھوار (کافی ہے) اور اللہ تعالیٰ تمہارے عملوں کو خوب دیکھ رہا ہے۔'' O---۲۶۶۔ ''کیا پسند کرتا ہے تم میں سے کوئی کہ ہو اس کا ایک باغ کھجوروں اور انگوروں کا بہہ رہی ہوں اس میں نہریں۔ اس کے لئے ہوں اس باغ میں ہر قسم کے پھل اور آ لیا ہو اسے بڑھاپے نے اور ہو اس کی اولاد ناتواں پھر آ پڑے باغ پر ایک بگولا آگ کا بھرا ہوا اور وہ جل کر رہ جائے اس طرح بیان کرتا ہے اللہ تمہارے لئے اپنی آیات تاکہ تم غور کرو۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون سیاسی خیرات] ---۲۶۷۔ ''اے ایمان والو! خرچ کرو عمدہ اور پاکیزہ چیزیں اپنی کمائی میں سے اور اس میں سے جو نکالا ہے ہم نے تمہارے لئے زمین سے اور مت قصد کرو ایسی بری چیز اس میں سے خرچ کرنے کا جسے تم خود لینا پسند نہ کرو مگر یہ کہ چشم پوشی سے کام لو اس کے بارے میں اور جان رکھو کہ بیشک اللہ تعالیٰ ہے بے نیاز اور قابل ستائش۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: سیاسی خیرات] ---۲۶۸۔ ''شیطان ڈراتا ہے تمہیں مفلسی سے اور ترغیب دیتا ہے تم کو بے حیائی کے کاموں کی۔ مگر اللہ تعالیٰ وعدہ کرتا ہے تم سے اپنی بخشش اور فضل کا اور اللہ تعالیٰ ہے بڑی وسعت والا اور سب کچھ جاننے والا۔'' O---[یعنی بھلے کام میں مال خرچ کرنا ہو تو شیطان ڈراتا ہے کہ مفلس اور قلاش ہو جاؤ گے۔ لیکن برے کام پر خرچ کرنا ہو تو ایسے اندیشوں کو نزدیک نہیں پھٹکنے دیتا۔ بلکہ ان برے کاموں کو اس طرح سجا اور سنوار کر پیش کرتا ہے اور ان کے لیے خفیہ آرزوؤں کو اس طرح جگاتا ہے کہ ان پر

Marfat.com

انسان بڑی سے بڑی رقم بے دھڑک خرچ کرڈالتا ہے۔ چنانچہ دیکھا گیا ہے کہ مسجد، مدرسے یا اور کسی کار خیر کے لیے کوئی چندہ لینے پہنچ جائے تو صاحب مال سو، دوسو کے لیے بار بار اپنے حساب کی جانچ پڑتال کرتا ہے۔ اور مانگنے والے کو بسا اوقات کئی کئی بار دوڑاتا اور پلٹاتا ہے۔ لیکن یہی شخص سینما، ٹیلی ویژن، شراب، بدکاری اور مقدمے بازی وغیرہ کے جال میں پھنستا ہے تو اپنا مال بے تحاشا خرچ کرتا ہے۔ اور اس سے کسی قسم کی ہچکچاہٹ اور تردد کا ظہور نہیں ہوتا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۲۶۹۔ ''عطا فرماتا ہے حکمت جسے چاہے اور جسے مل گئی حکمت سو در حقیقت مل گئی اسے خیر کثیر اور نہیں نصیحت قبول کرتے مگر اہل عقل۔'' O---۲۷۰۔ ''اور جو بھی کرتے ہو تم کسی قسم کا خرچ یا مانتے ہو تم کوئی منت تو یقیناً اللہ تعالیٰ اسے جانتا ہے اور نہیں ہے ظالموں کا کوئی مددگار۔'' O ---۲۷۱۔ ''اگر علانیہ دو تم صدقات تو یہ بھی خوب ہے اور اگر چھپاؤ انہیں اور دو حاجت مندوں کو تو وہ زیادہ بہتر ہے تمہارے لئے اور دور کرے گا تمہاری کچھ برائیاں اور اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں سے پوری طرح باخبر ہے۔'' O---[اس سے معلوم ہوا کہ عام حالات میں خفیہ طور پر صدقہ کرنا افضل ہے، سوائے کسی ایسی صورت کے کہ علانیہ صدقہ دینے میں لوگوں کے لئے ترغیب کا پہلو ہو۔ اگر ریاکاری کا جذبہ شامل نہ ہو تو ایسے موقعوں پر پہل کرنے والے جو خاص فضیلت حاصل کر سکتے ہیں وہ احادیث سے واضح ہے۔ تاہم اس قسم کی مخصوص صورتوں کے علاوہ دیگر مواقع پر خاموشی سے صدقہ وخیرات کرنا ہی بہتر ہے۔ ☆ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ ''جن لوگوں کو قیامت کے دن عرش الٰہی کا سایہ نصیب ہوگا ان میں ایک وہ شخص بھی ہوگا جس نے اتنے خفیہ طریقے سے صدقہ کیا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی یہ پتہ نہیں چلا کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے۔'' صدقے میں اخفا کی افضلیت کو بعض علما نے صرف نفلی صدقات تک محدود رکھا ہے اور زکوٰۃ کی ادائیگی میں اظہار کو بہتر سمجھا ہے۔ لیکن قرآن کا عموم صدقات نافلہ اور واجبہ دونوں کو شامل ہے اور حدیث کا عموم بھی اسی کی تائید کرتا ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۲۷۲۔ ''نہیں ہے تم پر (اے نبی ﷺ) ذمہ داری ان کو راہ پر لانے کی بلکہ اللہ تعالیٰ ہدایت بخشتا ہے جسے چاہتا ہے اور جو بھی خرچ کرتے ہو تم کوئی مال (بطور خیرات) تو اس کا فائدہ تم کو ہی ہے اس لئے کہ نہیں خرچ کرتے ہو تم مگر حاصل کرنے کے لئے اللہ کی رضا اور جو بھی تم خرچ کرتے ہو کوئی مال (بطور خیرات) پورا پورا دے دیا جائے گا وہ تمہیں اور تمہاری حق تلفی نہ کی جائے گی۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۸، مضمون: صلہ رحمی] ---۲۷۳۔ ''(خرچ کرو) ایسے حاجت مندوں پر جو رکے بیٹھے ہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں نہیں طاقت رکھتے چلنے پھرنے کی زمین میں۔ سمجھتا ہے ایک ناواقف آدمی انہیں خوشحال سوال نہ کرنے کی وجہ سے۔ پہچان سکتے ہو تم ان کی حالت کو ان کے چہرے سے نہیں مانگتے لوگوں سے پیچھے پڑ کر اور جو بھی خرچ کرو گے تم کوئی مال بیشک اللہ تعالیٰ اسے جانتا ہے۔'' O---[یہ آیت اصحاب صفہ کے حق میں نازل ہوئی جو جہاد اور دین کے کاموں میں مصروف رہتے تھے] ---۲۷۴۔ ''جو لوگ خرچ کرتے ہیں اپنے مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں رات کو اور دن کو چھپا کر اور اعلانیہ ان کا اجر ہے ان کے رب کے پاس اور نہ کوئی خوف ہے ان کے لئے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔'' O---[یہ آیت حضرت صدیق اکبرؓ اور حضرت علیؓ کی شان میں ہے]

(سورۃ آل عمران ۳) ---۹۲۔ ''ہرگز نہیں پہنچ سکتے تم نیکی کو جب تک کہ نہ خرچ کرو (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) اس میں سے جو تم محبوب رکھتے ہو اور جو بھی خرچ کرتے ہو تم کوئی چیز تو بیشک اللہ تعالیٰ اس سے باخبر ہے۔'' O---۱۸۰۔ ''اور ہرگز نہ گمان کریں وہ لوگ جو بخل کرتے ہیں اس کے دینے میں جو عطا کیا ہے ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے، کہ یہ (بخل) بہتر ہے ان کے حق میں بلکہ یہ بہت برا ہے ان کے لئے ضرور طوق بنا کر ڈالا جائے گا ان کی گردنوں میں اس چیز کا جس کے دینے میں بخل کرتے تھے، قیامت کے دن۔ اور اللہ ہی کے لئے ہے میراث آسمانوں کی اور زمین کی۔ اور اللہ ہر اس بات سے جو تم کرتے ہو پوری طرح باخبر ہے۔'' O---[اس میں اس بخیل کا بیان کیا گیا ہے جو اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے مال کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرتا حتیٰ کہ اس میں سے فرض زکوٰۃ بھی نہیں نکالتا۔ ☆ صحیح بخاری کی حدیث میں آتا ہے کہ ''قیامت والے دن اس کے مال کو ایک زہریلا اور نہایت خوفناک سانپ بنا کر طوق کی طرح اس کے گلے میں ڈال دیا جائے گا وہ سانپ اس کی باچھیں پکڑے گا اور کہے گا کہ میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں''۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)

(سورۃ النساء ۴) ---۳۸۔ ''اور (نہیں پسند کرتا) ان لوگوں کو بھی جو خرچ کرتے ہیں اپنے مال لوگوں کو دکھاوے کی خاطر اور نہیں ایمان رکھتے اللہ تعالیٰ پر اور روز آخرت پر (ان کا ساتھی شیطان ہے) اور وہ شخص کہ ہو گیا شیطان اس کا ساتھی تو وہ تو بہت ہی برا ساتھی ہے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون ریاکی خیرات] ---۱۱۴۔ ''نہیں ہے کوئی بھلائی ان کے بیشتر خفیہ مشوروں میں سوائے اس کے کہ کوئی ترغیب دے صدقہ دینے یا نیکی کرنے کی یا اصلاح احوال کی لوگوں کے درمیان۔ اور جو شخص کرتا ہے یہ کام تلاش میں رضائے الٰہی کے تو ضرور عطا کریں گے ہم اسے اجر عظیم۔'' O

(سورۃ الانفال ۸) ---۳۔ ''وہ جو نماز قائم کرتے ہیں اور اس میں سے جو ہم نے انہیں دیا ہے خرچ کرتے ہیں وہی سچے مومن ہیں۔'' O---۳۶۔ کافر اپنے مال خرچ کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ سے روک دیں مگر وہ اسے خرچ تو کریں گے پھر وہ ان کے لئے پچھتاوا بن جائے گا، پھر وہ مغلوب کئے جائیں گے اور کافروں کو جہنم کی طرف اکٹھا کیا جائے گا۔'' O---[جب قریش مکہ کو بدر میں شکست ہوئی اور آن کے شکست خوردہ اصحاب مکہ واپس گئے۔ ادھر ابوسفیان بھی اپنا تجارتی قافلہ لے کر وہاں پہنچ چکے تھے تو کچھ لوگ جن کے باپ بیٹے یا بھائی اس جنگ میں مارے گئے تھے ابوسفیان اور جن کا اس تجارتی

Marfat.com

ساماں میں حصہ تھا ان کے پاس گئے اور ان سے استدعا کی کہ وہ اس مال کو مسلمانوں سے بدلہ لینے کے لئے استعمال کریں۔ مسلمانوں نے ہمیں بڑا سخت نقصان پہنچایا ہے اس لئے ان سے انتقامی جنگ ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں انہیں لوگوں یا اسی قسم کا کردار اپنانے والوں کے بارے میں فرمایا کہ بیشک یہ لوگ اللہ کے راستے سے لوگوں کو روکنے کے لئے اپنا مال خرچ کر لیں لیکن ان کے حصے میں سوائے حسرت اور مغلوبیت کے کچھ نہیں آئے گا اور آخرت میں ان کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۶۰۔ ''اور تم سے جتنا ہو سکے ان کے (مقابلے کے) لئے قوت اور گھوڑوں کی چھاؤنیاں تیار کرو جن سے اللہ تعالیٰ کے دشمن اور اپنے دشمن اور ان کے علاوہ دوسروں پر ہیبت طاری کرو۔ تم انہیں نہیں جانتے اللہ تعالیٰ انہیں جانتا ہے اور جو کچھ بھی تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو گے وہ تمہیں پورا دیا جائے گا اور تم پر ظلم نہ ہوگا۔''O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۱۴، مضمون: ساماں حرب]

(سورۃ التوبہ ۹)---۳۴۔ ''اے ایمان والو! بہت سے عالم اور گوشہ نشین ناجائز طور پر لوگوں کا مال کھا جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکتے ہیں مگر جو لوگ سونا اور چاندی خزانہ کر کے رکھتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری دے۔''O---[حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ یہ زکوٰۃ کے حکم سے پہلے کا حکم ہے۔ زکوٰۃ کا حکم نازل ہونے کے بعد زکوٰۃ کو اللہ تعالیٰ نے مال کی طہارت کا ذریعہ بنا دیا ہے۔ اس لئے علماء فرماتے ہیں کہ جس مال سے زکوٰۃ ادا کر دی جائے وہ کنز نہیں ہے اور جس مال سے زکوٰۃ ادا نہ کی جائے وہ کنز (خزانہ) ہے جس پر یہ قرآنی وعید ہے۔ چنانچہ☆ صحیح حدیث میں ہے کہ ''جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا قیامت والے دن اس کے مال کو آگ کی تختیاں بنا دیا جائے گا جس سے اس کے دونوں پہلوؤں کو پیشانی کو اور کمر کو داغا جائے گا۔ یہ دن پچاس ہزار سال کا ہوگا اور لوگوں کے فیصلے ہو جانے تک اس کا یہی حال رہے گا اس کے بعد جنت یا جہنم میں اسے لے جایا جائے گا۔ یہ بگڑے ہوئے علماء اور صوفیا کے بعد بگڑے ہوئے اہل سرمایہ ہیں تینوں طبقے عوام کے بگاڑ میں سب سے زیادہ ذمہ دار ہیں۔ اللھم! احفظنا منھم۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۵۳۔ ''کہہ دیجئے! خوشی سے خرچ کرو یا ناخوشی سے۔ تم سے قبول نہیں کیا جائے گا کہ تم نافرمان لوگ ہو''O---۵۴۔ ''اور کوئی چیز ان کے خرچوں کو قبول ہونے سے نہیں روکتی۔ سوائے اس کے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا انکار کیا اور وہ نماز کو نہیں آتے مگر سستی سے اور خرچ نہیں کرتے مگر ناخوشی سے۔''O---۶۰۔ ''صدقات تو صرف (۱) فقیروں (وہ شخص جو اپنی معیشت کے لئے دوسروں کا محتاج ہو یعنی جن کے پاس کچھ نہ ہو) (۲) مسکینوں (جو عام حاجت مندوں کی بہ نسبت زیادہ خستہ حال ہوں یعنی جن کو بقدر حاجت میسر نہ ہو) (۳) ان پر کام کرنے والوں (جو صدقات کے کام پر مامور ہوں) (۴) وہ جن کے دل جوڑنے ہوں (تالیف قلب یعنی دل موہنا مقصد یہ کہ جو لوگ اسلام کی مخالفت میں سرگرم ہوں اور مال دے کر ان کے جوش عداوت کو ٹھنڈا کیا جا سکتا ہو یا جو لوگ کفار کے کیمپ میں ایسے ہوں کہ مال دے کر انہیں توڑ دیں کہ مسلمانوں کے مددگار بن جائیں یا جو لوگ اسلام میں نئے نئے داخل ہوئے ہوں اور ان کی کمزوریوں سے اندیشہ ہو کہ اگر مال سے ان کی مدد نہ کی گئی تو پھر کفر کی طرف پلٹ جائیں) (۵) گردن بندھوں (غلام آزاد کرانا) (۶) تباہ حالوں (قرض داروں) (۷) راہ خدا کے قیام (وہ تمام نیکی کے کام جن میں اللہ تعالیٰ کی رضا ہو اکثریت کی رائے ہے فی سبیل اللہ سے مراد جہاد ہے جو کفر و فساد کو دور کر کے اسلامی نظام قائم کرنے کے لئے ہو اس جدوجہد میں جو لوگ کام کر رہے ہوں ان کے لئے سفر خرچ، آلات و اسلحہ کی فراہمی کے لئے صدقات سے مدد دی جا سکتی ہے خواہ وہ کھاتے پیتے لوگ ہوں اور اپنی مدد کے لئے ان کو مدد کی ضرورت نہ ہو) (۸) اور راہ گیروں (مسافر خواہ اپنے گھر میں غنی ہو لیکن حالت سفر میں اگر وہ مدد کا محتاج ہو تو اس کی مدد زکوٰۃ کی جا سکتی ہے) یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک مقررہ فرض ہے اور اللہ تعالیٰ علم والا حکمت والا ہے۔''O---۷۵۔ ''اور ان میں وہ بھی ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ سے وعدہ کیا تھا کہ اگر اس نے اپنے فضل میں سے ہمیں دیا تو ہم ضرور صدقہ دیں گے اور ضرور صالح لوگوں میں ہو جائیں گے۔''O---۷۶۔ ''پھر جب اس نے انہیں اپنے فضل میں سے دے دیا تو وہ لگے اس میں کنجوسی کرنے اور کنارا کرتے ہوئے منہ موڑ گئے۔ [تفسیر کے لئے باب نمبر ۱۴ مضمون: نفاق بد عہدی]---۷۹۔ ''یہ لوگ مومنوں میں خوش دلی سے صدقات دینے والوں پر طعن کرتے ہیں اور جو اپنی محنت کے سوا کچھ نہیں پاتے ان پر طنز کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان پر طنز کرتا ہے اور انہیں دردناک عذاب ہوگا۔''O---[باب نمبر ۱۴، مضمون تمسخر میں تفسیر درج ہے]---۹۸۔ ''اور بدوؤں میں وہ بھی ہیں کہ جو کچھ وہ خرچ کرتے ہیں اسے تاوان سمجھتے ہیں اور تمہارے لئے زمانے کے چکروں کا انتظار کر رہے ہیں۔ برا چکر انہی پر چل رہا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سننے والا جاننے والا ہے۔''O---۹۹۔ ''اور بدوؤں میں وہ بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہیں اور جو کچھ وہ خرچ کرتے ہیں اسے اللہ تعالیٰ کی نزدیکیوں اور رسول ﷺ کی دعاؤں کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ بیشک یہ ان کے لئے نزدیکی کا ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت میں داخل کرے گا۔ اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔''O---۱۰۳۔ ''ان کے مال سے صدقہ وصول کر کہ اس سے تو انہیں پاک کرے اور انہیں سنوارے، اور ان کے لئے دعا کر تیری دعا ان کے لئے باعث تسکین ہے اور اللہ تعالیٰ سننے والا جاننے والا ہے۔''O---[یہ حکم عام ہے۔ صدقے سے مراد فرضی صدقہ یعنی زکوٰۃ بھی ہو سکتی ہے اور نفلی صدقہ بھی۔ نبی ﷺ کو کہا جا رہا ہے کہ ان کے ذریعے سے آپ مسلمانوں کی تطہیر اور ان کا تزکیہ فرما دیں۔ جس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ زکوٰۃ و صدقات انسان کے اخلاق و کردار کی طہارت و پاکیزگی کا ایک بڑا ذریعہ ہیں۔ علاوہ

Marfat.com

ازیں صدقے کو صدقہ اسی لیے کہا جاتا ہے کہ یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ خرچ کرنے والا اپنے دعوائے ایمان میں صادق ہے۔ دوسری بات یہ معلوم ہوئی ہے کہ صدقہ وصول کرنے والے کو صدقہ لینے والے کے حق میں دعائے خیر کرنی چاہیے۔ جس طرح یہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر ﷺ کو دعا کرنے کا حکم دیا، اور آپ ﷺ اس کے مطابق دعا فرمایا کرتے تھے۔ اس حکم کے عموم سے یہ استدلال بھی کیا گیا ہے کہ زکوٰۃ کی وصولی امام وقت کی ذمہ داری ہے۔ اگر کوئی اس سے انکار کرے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طرز عمل کی روشنی میں اس کے خلاف جہاد ضروری ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۱۰۴۔ "کیا وہ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرنے والا ہے اور صدقے وصول کرتا ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ ہی بڑا توبہ قبول کرنے والا، رحم کرنے والا ہے۔" O --- [صدقات قبول فرماتا ہے کا مطلب (بشرطیکہ وہ حلال کمائی سے ہو) اس میں اضافہ فرماتا ہے۔ جس طرح حدیث میں آیا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ تمہارے صدقے کی اس طرح پرورش کرتا ہے جس طرح تم میں سے کوئی شخص اپنے گھوڑے کے بچے کی پرورش کرتا ہے، حتیٰ کہ ایک کھجور کے برابر صدقہ (بڑھ بڑھ کر) احد پہاڑ کی مثل ہو جاتا ہے۔" (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۱۲۱۔ "اور وہ چھوٹا یا بڑا کوئی خرچ نہیں کرتے اور نہ کسی وادی کو طے کرتے ہیں مگر وہ بھی ان کے لیے لکھ دیا جاتا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ انہیں ان کے بہترین عملوں کی جزا دے۔" O --- [پہاڑوں کے درمیان کے میدان اور پانی کی گزرگاہ کو وادی کہتے ہیں۔ مراد یہاں مطلق وادیاں اور علاقے ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی راہ میں تھوڑا یا زیادہ جتنا بھی خرچ کرو گے اسی طرح جتنے بھی میدان یا علاقے طے کرو گے (یعنی جہاد میں تھوڑا یا زیادہ سفر کرو گے) یہ سب نیکیاں تمہارے نامۂ اعمال میں درج ہوں گی جن پر اللہ تعالیٰ اچھے سے اچھا بدلہ عطا فرمائے گا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ یوسف ۱۲) ---۸۸۔ "پھر جب یہ لوگ یوسفؑ کے پاس پہنچے تو کہنے لگے کہ اے عزیز! ہم کو اور ہمارے خاندان کو دکھ پہنچا ہے۔ ہم حقیر پونجی لائے ہیں پس آپ ہمیں پورے غلے کا ناپ دیجیے اور ہم پر خیرات کیجیے۔ اللہ تعالیٰ خیرات کرنے والوں کو بدلہ دیتا ہے۔" O

(سورۃ الرعد ۱۳) ---۲۲۔ "وہ اپنے رب کی رضامندی کی طلب کے لیے صبر کرتے ہیں اور نمازوں کو برابر قائم رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے اسے چھپے کھلے خرچ کرتے ہیں اور برائی کو بھی بھلائی سے ٹالتے ہیں ان ہی کے لیے عاقبت کا گھر ہے۔" O

(سورۃ ابراہیم ۱۴) ---۳۱۔ "میرے ایمان دار بندوں سے کہہ دیجیے کہ نمازوں کو قائم رکھیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے اس میں سے کچھ نہ کچھ پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتے رہیں۔ اس سے پہلے کہ وہ دن آ جائے جس میں نہ خرید و فروخت ہوگی نہ دوستی و محبت۔" O --- [انفاق کا مطلب ہے کہ زکوٰۃ ادا کی جائے۔ اقارب کے ساتھ صلہ رحمی کی جائے اور دیگر ضرورت مندوں پر احسان کیا جائے۔ یہ نہیں کہ صرف اپنی ذات اور اپنی ضروریات پر تو بلادریغ خوب خرچ کیا جائے اور اللہ تعالیٰ کی بتلائی ہوئی جگہوں پر خرچ کرنے سے گریز کیا جائے۔ قیامت کا دن ایسا ہوگا کہ جہاں نہ خرید و فروخت ممکن ہوگی نہ کوئی دوستی ہی کسی کے کام آئے گی۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

احادیث مبارکہ:

(۱) انسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صدقہ خیرات اللہ تعالیٰ کے غضب کو بجھا دیتا ہے اور بری موت کو دور کرتا ہے۔

(۲) جابرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر نیکی صدقہ ہے اور تیرا اپنے بھائی کو خندہ روئی سے پیش آنا صدقہ ہے اور تو اپنے برتن سے کچھ زیادہ پانی اپنے بھائی کے برتن میں ڈال دے یہ بھی صدقہ ہے۔

(۳) ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ننگے پن کی حالت میں جو مسلمان کسی دوسرے مسلمان کو کپڑا پہناتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو سبز لباس جنت میں پہنائے گا۔ جو شخص پیاس کی حالت میں کسی مسلمان شخص کو پانی پلاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو مہر لگی ہوئی شراب سے پلائے گا۔ از دستور القرآن مؤلفہ محمد شریف چوہدری

(سورۃ الحج ۲۲) ---۳۵۔ "انہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جائے ان کے دل تھرا جاتے ہیں، انہیں جو برائی پہنچے اس پر صبر کرتے ہیں، نماز قائم کرنے والے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے وہ اس میں سے بھی دیتے رہتے ہیں۔" O

(سورۃ القصص ۲۸) ---۷۷۔ "اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تجھے دے رکھا ہے اس میں سے آخرت کے گھر کی تلاش بھی رکھ اور اپنے دنیوی حصے کو بھی نہ بھول اور جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ احسان کیا ہے تو بھی اچھا سلوک کر اور ملک میں فساد کا خواہاں نہ ہو یقین مان کہ اللہ تعالیٰ مفسدوں کو ناپسند رکھتا ہے۔" O --- [یعنی اپنے مال کو ایسی جگہوں اور راہوں پر خرچ کر جہاں اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے۔ اس سے تیری آخرت سنور جائے گی اور وہاں اس کا تجھے اجر و ثواب ملے گا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الروم ۳۰) ---۳۹۔ "اور تم جو سود پر دیتے ہو کہ لوگوں کے مال میں بڑھتا رہے وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں نہیں بڑھتا۔ اور جو کچھ صدقہ زکوٰۃ تم اللہ تعالیٰ کا منہ

Marfat.com

دیکھنے (اور خوشنودی کے لیے) دو تو ایسے لوگ ہی ہیں اپنا دو چند کرنے والے ہیں۔" O ---[زکوۃ و صدقات سے ایک تو روحانی و معنوی اضافہ ہوتا ہے یعنی
بقیہ مال میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے برکت ڈال دی جاتی ہے۔ دوسرے قیامت والے دن اس کا اجر و ثواب کئی گنا ملے گا' جس طرح حدیث شریف میں
ہے * کہ حلال کمائی سے ایک کھجور کے برابر صدقہ بڑھ بڑھ کر احد پہاڑ کے برابر ہو جائے گا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]
(سورۃ السجدۃ ۳۲) ---۱۶۔ "ان کی کروٹیں اپنے بستروں سے الگ رہتی ہیں اپنے رب کو خوف اور امید کے ساتھ پکارتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں
دے رکھا ہے وہ خرچ کرتے ہیں۔" O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: نمازِ تہجد)
(سورۃ سبا ۳۴) ---۳۹۔ "کہہ دیجئے! کہ میرا رب اپنے بندوں میں جس کے لیے چاہے روزی کشادہ کرتا ہے اور جس کے لیے چاہے تنگ کر دیتا ہے' تم
جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو گے اللہ تعالیٰ اس کا (پورا پورا) بدلہ دے گا اور وہ سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔" O ---[کیونکہ ایک بندہ اگر کسی
کو کچھ دیتا ہے تو اس کا یہ دینا اللہ تعالیٰ کی توفیق و تیسیر اور اس کی تقدیر سے ہی ہے۔ حقیقت میں دینے والا اس کا رازق نہیں ہے' جس طرح بچوں کا باپ' بچوں کا'
یا بادشاہ اپنے لشکر کا کفیل کہلاتا ہے حالانکہ امیر اور مامور بچے اور بڑے سب کا رازق حقیقت میں اللہ تعالیٰ ہی ہے جو سب کا خالق بھی ہے۔ اس لیے جو شخص اللہ
تعالیٰ کے دیئے ہوئے مال میں سے کسی کو کچھ دیتا ہے تو وہ ایسے مال میں تصرف کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ ہی نے اسے دیا ہے' پس درحقیقت رازق بھی اللہ تعالیٰ ہی
ہوا۔ تاہم یہ اس کا مزید فضل و کرم ہے کہ اس کے دیئے ہوئے مال میں اس کی مرضی کے مطابق تصرف (خرچ کرنے) پر وہ اجر و ثواب بھی عطا فرماتا ہے۔*
حدیث قدسی میں آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ "تو خرچ کر' میں تجھ پر خرچ کروں گا" (یعنی بدلہ دوں گا) دو فرشتے ہر روز اعلان کرتے ہیں' ایک کہتا ہے (یا اللہ
نہ خرچ کرنے والے کے مال کو ضائع کر دے) دوسرا کہتا ہے' (اے اللہ! خرچ کرنے والے کو بدلہ عطا فرما)۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]
(سورۃ فاطر ۳۵) ---۲۹۔ "جو لوگ کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں اور نماز کی پابندی رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو عطا فرمایا ہے اس میں سے پوشیدہ
اور علانیہ خرچ کرتے ہیں وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جو کبھی خسارہ میں نہ ہوگی۔" O ---[یعنی رات دن' علانیہ اور پوشیدہ دونوں طریقوں سے حسب
ضرورت خرچ کرتے ہیں' بعض کے نزدیک پوشیدہ سے نفلی صدقہ اور علانیہ سے صدقہ واجبہ (زکوۃ) مراد ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]
---۳۰۔ "تاکہ ان کو ان کی اجرتیں پوری دے اور ان کو اپنے فضل سے اور زیادہ دے بیشک وہ بڑا بخشنے والا قدردان ہے۔" O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون
معیشت، تجارت)
(سورۃ یٰس ۳۶) ---۴۷۔ "اور ان سے جب کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے میں سے کچھ خرچ کرو' تو یہ کفار ایمان والوں کو جواب دیتے ہیں کہ
ہم انہیں کیوں کھلائیں؟ جنہیں اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو خود کھلا پلا دیتا' تم تو ہو ہی کھلی گمراہی میں۔" O ---[حیرت کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق تو
یہ خرچ نہیں کرتے لیکن دکھانے کو مختلف ناموں سے فلاحی تنظیموں کا جال بچھاتے ہیں تاکہ لوگوں کو اپنے ہمدرد ہونے کا یقین دلا کر ان کو گمراہی کی طرف مائل کر
سکیں۔ یہ لوگ اپنے بخل کے لئے یہ بہانہ بناتے ہیں کہ آخر ہم ان لوگوں کے نان و نفقہ کا انتظام کیوں کریں' انہیں کیوں کھلائیں پلائیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے
کھانے پینے سے محروم رکھا ہوا ہے؟ اگر انہیں کھلانا اس قدر ضروری ہوتا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں خود ہی کیوں نہیں کھلا دیا۔ (تفسیر از انوار القرآن)]
(سورۃ الشوریٰ ۴۲) ---۳۸۔ "اور اپنے رب کے فرمان کو قبول کرتے ہیں اور نماز کی پابندی کرتے ہیں اور ان کا (ہر) کام آپس کے مشورے سے ہوتا
ہے' اور جو ہم نے انہیں دے رکھا ہے اس میں سے (ہمارے نام پر) دیتے ہیں۔" O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: مشورہ کرنا)
(سورۃ محمد ۴۷) ---۳۶۔ "واقعی زندگانی دنیا تو صرف کھیل کود ہے اور اگر تم ایمان لے آؤ گے اور تقویٰ اختیار کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں تمہارے اجر دے گا
اور وہ تم سے تمہارے مال نہیں مانگتا۔" O (تفسیر کیلئے باب ۶، مضمون: مال و اولاد) ---۳۷۔ "اگر وہ تم سے تمہارا مال مانگے اور زور دے کر مانگے تو تم اس
سے بخیلی کرنے لگو گے اور وہ تمہارے کینے ظاہر کر دے گا۔" O ---۳۸۔ "خبردار! تم وہ لوگ ہو کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کے لیے بلائے جاتے ہو
تم میں سے بعض بخیلی کرنے لگتے ہیں اور جو بخل کرتا ہے وہ تو دراصل اپنی جان سے بخیلی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ غنی ہے اور تم فقیر (اور محتاج) ہو اور اگر تم روگردان
جاؤ تو وہ تمہارے بدلے تمہارے سوا اور لوگوں کو لائے گا جو پھر تم جیسے نہ ہوں گے۔" O ---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۶، مضمون: مال و اولاد]
(سورۃ الذٰریٰت ۵۱) ---۱۹۔ "اور ان کے مال میں مانگنے والوں کا اور سوال سے بچنے والوں کا حق تھا۔" O ---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۹، مضمون
مسلمان، متقی]
(سورۃ الحدید ۵۷) ---۷۔ "اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر ایمان لے آؤ اور اس مال میں سے خرچ کرو جس میں اللہ تعالیٰ نے تمہیں (دوسروں کا)
جانشین بنایا ہے پس تم میں سے جو ایمان لائیں اور خیرات کریں انہیں بہت بڑا ثواب ملے گا۔" O ---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۶، مضمون: مال و اولاد]
---۱۰۔ "تمہیں کیا ہو گیا ہے جو تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے؟ دراصل آسمانوں اور زمینوں کی میراث کا مالک (تنہا) اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ تم میں

Marfat.com

جن لوگوں نے فتح سے پہلے فی سبیل اللہ دیا ہے اور قتال کیا ہے وہ (دوسروں کے) برابر نہیں بلکہ ان سے بہت بڑے درجے کے ہیں جنہوں نے فتح کے بعد خیراتیں دیں اور جہاد کیے۔ ہاں بھلائی کا وعدہ تو اللہ تعالیٰ کا ان سب سے ہے جو کچھ تم کر رہے ہو اس سے اللہ تعالیٰ خبردار ہے۔"O---۱۱۔"کون ہے جو اللہ تعالیٰ کو اچھی طرح قرض دے پھر اللہ تعالیٰ اسے اس کے لیے بڑھاتا چلا جائے اور اس کے لیے پسندیدہ اجر ثابت ہو جائے۔"O---[اللہ کو قرض حسن دینے کا مطلب ہے اللہ کی راہ میں صدقہ و خیرات کرنا۔ یہ مال جو انسان اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے اللہ ہی کا دیا ہوا ہے اس کے باوجود اسے قرض قرار دینا یہ اللہ کا فضل و احسان ہے کہ وہ اس انفاق پر اسی طرح اجر دے گا جس طرح قرض کی ادائیگی ضروری ہوتی ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۸۔"بیشک صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور جو اللہ تعالیٰ کو خلوص کے ساتھ قرض دے رہے ہیں۔ انکے لیے یہ بڑھایا جائے گا اور ان کے لیے پسندیدہ اجر و ثواب ہے۔"O---[صدقہ اردو زبان میں تو بہت ہی برے معنوں میں بولا جاتا ہے، مگر اسلام کی اصطلاح میں یہ اُس عطیے کو کہتے ہیں جو سچے دل اور خالص نیت کے ساتھ محض اللہ کی خوشنودی کے لیے دیا جائے، جس میں کوئی ریاکاری نہ ہو، کسی پر احسان نہ جتایا جائے، دینے والا صرف اس لیے دے کہ وہ اپنے رب کے لیے عبودیت کا سچا جذبہ رکھتا ہے۔ یہ لفظ صدق سے ماخوذ ہے اس لیے صداقت عین اس کی حقیقت میں شامل ہے۔ کوئی عطیہ اور کوئی صرف مال اُس وقت تک صدقہ نہیں ہو سکتا جب تک اس کی تہ میں انفاق فی سبیل اللہ کا خالص اور بے کھوٹ جذبہ موجود نہ ہو۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(سورۃ المجادلۃ ۵۸)---۱۲۔"اے مسلمانو! جب تم رسول اکرم ﷺ سے سرگوشی کرنا چاہو تو اپنی سرگوشی سے پہلے کچھ صدقہ دے دیا کرو یہ تمہارے حق میں بہتر اور پاکیزہ تر ہے ہاں اگر نہ پاؤ تو بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔"O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۴، مضمون: حضور ﷺ سے سرگوشی]---۱۳۔"کیا تم اپنی سرگوشی سے پہلے صدقہ نکالنے سے ڈر گئے؟ پس جب تم نے یہ نہ کیا اور اللہ تعالیٰ نے بھی تمہیں معاف فرما دیا تو اب (بخوبی) نمازوں کو قائم رکھو زکوٰۃ دیتے رہا کرو اور اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی تابعداری کرتے رہو۔ تم جو کچھ کرتے ہو اس (سب) سے اللہ تعالیٰ (خوب) خبردار ہے۔"O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۴، مضمون: حضور ﷺ سے سرگوشی]

(سورۃ المنافقون ۶۳)---۷۔"یہی وہ ہیں جو کہتے ہیں کہ جو لوگ رسول اللہ کے پاس ہیں ان پر کچھ خرچ نہ کرو یہاں تک کہ وہ ادھر ادھر ہو جائیں اور آسمان و زمین کے کل خزانے اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہیں لیکن یہ منافق بے سمجھ ہیں۔"O---[مطلب یہ ہے کہ مہاجرین کا رازق اللہ تعالیٰ ہے اس لیے کہ رزق کے خزانے اسی کے پاس ہیں، وہ جس کو جتنا چاہے دے اور جس سے چاہے روک لے۔ منافق اس حقیقت کو نہیں جانتے، اس لیے وہ سمجھتے ہیں کہ انصار اگر مہاجرین کی طرف دست تعاون دراز نہ کریں تو وہ بھوکے مر جائیں گے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۰۔"اور جو کچھ ہم نے تمہیں دے رکھا ہے اس میں سے (ہماری راہ میں) اس سے پہلے خرچ کرو کہ تم میں سے کسی کو موت آ جائے تو کہنے لگے اے میرے پروردگار! مجھے تو تھوڑی دیر کی مہلت کیوں نہیں دیتا؟ کہ میں صدقہ کروں اور نیک لوگوں میں سے ہو جاؤں۔"O---[خرچ کرنے سے مراد زکوٰۃ کی ادائیگی اور دیگر امور خیر میں خرچ کرنا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ زکوٰۃ کی ادائیگی اور انفاق فی سبیل اللہ میں اور اسی طرح اگر حج کی استطاعت ہو تو اس کی ادائیگی میں قطعاً تاخیر نہیں کرنی چاہیے۔ اس لیے کہ موت کا کوئی پتہ نہیں کس وقت آ جائے؟ اور یہ فرائض اس کے ذمے رہ جائیں کیوں کہ موت کے وقت آرزو کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ التغابن ۶۴)---۱۶۔"پس جہاں تک تم سے ہو سکے اللہ سے ڈرتے رہو اور سنتے اور مانتے چلے جاؤ اور اللہ کی راہ میں خیرات کرتے رہو جو تمہارے لیے بہتر ہے اور جو شخص اپنے نفس کی حرص سے محفوظ رکھا جائے وہی کامیاب ہے۔"O---[مزید ہدایات دے دیں کہ اللہ تعالیٰ کا کلام اور اس کے نبی کے ارشادات پوری توجہ سے سنو، اس کے احکام کو بجا لاؤ اور اس کی راہ میں اس کے دیئے ہوئے مال سے خرچ کرتے رہو۔ یہی تمہارے لیے بہتر ہے۔ (از تفسیر نمبر ۲۳ ضیاء القرآن)]

(سورۃ المعارج ۷۰)---۲۴۔"اور جن کے مالوں میں مقررہ حصہ ہے۔"O---۲۵۔"مانگنے والوں کا بھی اور سوال سے بچنے والوں کا بھی۔"O---[محروم میں وہ شخص بھی داخل ہے جو رزق سے ہی محروم ہے، وہ بھی جو کسی آفت سماوی و ارضی کی زد میں آ کر اپنی پونجی سے محروم ہو گیا اور وہ بھی جو ضرورت مند ہونے کے باوجود اپنی صفت تعفف کی وجہ سے لوگوں کی عطا اور صدقات سے محروم رہتا ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

توبہ

(سورۃ البقرۃ ۲)---۳۷۔"پھر سیکھے آدم نے اپنے رب سے کچھ کلمات (اور توبہ کی) تو قبول کر لی اللہ تعالیٰ نے توبہ اس کی بیشک وہی تو ہے بڑا معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا۔"O---۱۶۰۔"البتہ وہ لوگ جنہوں نے توبہ کر لی اور اپنی اصلاح کر لی اور بیان کرنے لگے (جو کچھ چھپاتے تھے) تو یہی لوگ

Marfat.com

ہیں کہ معاف کر دوں گا میں ان کو اور میں ہی تو ہوں بڑا معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا۔'' O ---۲۲۲۔ ''اور پوچھتے ہیں تم سے حیض کے بارے میں کہہ دو وہ تو گندگی ہے سو الگ رہو تم عورتوں سے ایام حیض میں اور نہ قربت کرو ان سے جب تک کہ وہ پاک نہ ہو جائیں پھر جب خوب پاک ہو جائیں وہ تو جاؤ ان کے پاس اس طرح جیسے حکم دیا ہے تم کو اللہ تعالیٰ نے بیشک اللہ پسند کرتا ہے توبہ کرنے والوں کو اور دوست رکھتا ہے پاکیزگی اختیار کرنے والوں کو۔'' O ---۲۷۸۔ ''اے ایمان والو! ڈرو اللہ تعالیٰ سے اور چھوڑ دو جو باقی رہ گیا ہے سود (لوگوں کے ذمے) اگر ہو تم ایمان والے۔'' O ---۲۷۹۔ ''پھر اگر تم نے ایسا نہ کیا تو تیار ہو جاؤ لڑنے کے لئے اللہ سے اور اس کے رسول سے اور اگر تم توبہ کر لو (اور سود چھوڑ دو) تو تم حقدار ہو اصل سرمائے کے نہ تم ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۱۴۴، مضمون: سود)

(سورۃ آل عمران ۳) ---۸۹۔ ''مگر وہ جنہوں نے توبہ کر لی اس کے بعد اور اصلاح کر لی اپنی تو بیشک اللہ تعالیٰ بڑا معاف فرمانے والا اور ہر حالت میں رحم کرنے والا ہے۔'' O ---۹۰۔ ''بیشک وہ لوگ جنہوں نے کفر اختیار کیا بعد ایمان لانے کے پھر بڑھتے چلے گئے کفر میں ہرگز نہیں قبول ہو گی توبہ ان کی اور یہی لوگ ہیں حقیقی گمراہ۔'' O ---۱۳۳۔ ''اور لپکو مغفرت کی طرف اپنے رب کی اور جنت (کی طرف) جس کی وسعت آسمانوں اور زمین (جیسی ہے) وہ تیار کی گئی ہے متقیوں کے لئے۔'' O ---۱۳۶۔ ''یہی وہ لوگ ہیں کہ ہے صلہ ان کا بخشش ان کے رب کی طرف سے اور جنتیں ایسی کہ بہتی ہیں ان کے نیچے نہریں ہمیشہ رہیں گے وہ ان جنتوں میں اور کیا ہی خوب ہے اجر نیک عمل کرنے والوں کا۔'' O

(سورۃ النساء ۴) ---۱۷۔ ''درحقیقت توبہ کا حق اللہ تعالیٰ کے حضور محض انہی لوگوں کے لئے ہے جو کر بیٹھتے ہیں گناہ نادانی سے پھر توبہ کر لیتے ہیں جلد ہی۔ سو یہ وہ لوگ ہیں کہ توبہ قبول کر لیتا ہے اللہ ان کی اور اللہ ہے ہر بات سے باخبر بڑی حکمت والا۔'' O ---۱۸۔ ''اور نہیں ہے توبہ ان لوگوں کے لئے جو کئے چلے جاتے ہیں گناہ حتیٰ کہ جب سامنے آ کھڑی ہوتی ہے ان میں سے کسی ایک کے موت تو وہ کہتا ہے میں توبہ کرتا ہوں اب اور نہ (توبہ) ان لوگوں کے لئے ہے جو مرتے ہیں اس حالت میں کہ وہ کافر ہوں۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ تیار کر رکھا ہے ہم نے ان کے لئے دردناک عذاب۔'' O ---۲۶۔ ''چاہتا ہے اللہ تعالیٰ کہ کھول کر بیان کرے تمہارے لئے (اپنے احکام) اور چلائے تم کو طریقوں پر ان لوگوں کے جو (تھے) تم سے پہلے اور قبول کرے تمہاری توبہ اور اللہ تعالیٰ ہے ہر بات جاننے والا بڑی حکمت والا۔'' O ---۲۷۔ ''اور اللہ تعالیٰ تو چاہتا ہے کہ توبہ قبول کرے تمہاری مگر چاہتے ہیں وہ لوگ جو پیروی کرتے ہیں خواہشات نفس کی کہ دور ہٹ جاؤ تم (راہ راست سے) بہت زیادہ دور۔'' O ---۱۴۵۔ ''بیشک منافق ہوں گے سب سے نچلے درجے میں جہنم کے اور ہرگز نہ پاؤ گے تم ان کے لیے کوئی مددگار۔'' O ---۱۴۶۔ ''مگر وہ لوگ جنہوں نے توبہ کر لی اور اپنی اصلاح کر لی اور مضبوطی سے پکڑ لیا اللہ (کی رسی) کو اور خالص کر لیا اپنے دین کو اللہ کے لیے سو ایسے لوگ مومنوں کے ساتھ ہوں گے۔ اور عنقریب دے گا اللہ مومنوں کو اجر عظیم۔'' O

(سورۃ المائدۃ ۵) ---۳۴۔ ''مگر جنہوں نے توبہ کی قبل اس کے کہ تم قابو پاؤ ان پر تو جان لو کہ بیشک اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔'' O ---۳۹۔ ''پھر جس نے توبہ کی اپنے ظلم کے بعد اور اصلاح کر لی تو بیشک اللہ تعالیٰ توبہ قبول کر لیتا ہے اس کی یقیناً اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔'' O ---۷۱۔ ''اور سمجھتے رہے کہ رونما ہو گا کوئی فتنہ سو وہ اندھے اور بہرے ہو گئے پھر توبہ قبول کر لی اللہ تعالیٰ نے ان کی۔ پھر (دوبارہ) اندھے اور بہرے ہو گئے ان میں سے بہت اور اللہ تعالیٰ پوری نظر رکھے ہوئے ہے ان باتوں پر جو وہ کرتے ہیں۔'' O

(سورۃ الانعام ۶) ---۴۶۔ ''کہہ کیا تم نے غور کیا کہ اگر اللہ تعالیٰ تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں لے لے اور تمہارے دلوں پر مہر لگا دے تو اللہ تعالیٰ کے سوا کون سا خدا ہے جو تمہیں وہ دے گا؟'' O ---۴۷۔ ''کہہ کیا تم نے غور کیا کہ اگر اللہ تعالیٰ کا عذاب تم پر اچانک یا کھلم کھلا آ جائے تو کیا ظالم قوم کے سوا بھی کوئی ہلاک ہو گا؟'' O --- (اسی لئے توبہ کرنے میں دیر نہیں کرنی چاہئے) ---۵۴۔ ''اور جب تیرے پاس وہ لوگ آئیں جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں تو کہہ ''تم پر سلامتی ہو، تمہارے رب نے رحم کرنا اپنے اوپر لازم کر رکھا ہے (یعنی) یہ کہ تم میں اگر کوئی نادانی سے کوئی برا کام کرے پھر اس کے بعد توبہ کر لے اور اصلاح کر لے تو وہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔'' O

(سورۃ الاعراف ۷) ---۲۳۔ ''وہ (آدمؑ و حواؑ) بولے ''اے ہمارے رب! ہم نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے اور اگر تو نے ہمیں نہ بخشا اور رحم نہ کیا تو ہم ضرور نقصان پانے والوں میں ہو جائیں گے۔'' O --- [توبہ و استغفار کے یہ وہی کلمات ہیں جو حضرت آدمؑ نے اللہ تبارک و تعالیٰ سے سیکھے۔ شیطان نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا ارتکاب کیا تو اس کے بعد وہ اس پر نہ صرف اڑ گیا بلکہ اس کے جواز و اثبات میں عقلی و قیاسی دلائل دینے لگا۔ نتیجتاً وہ راندۂ درگاہ اور ہمیشہ کے لئے ملعون قرار پایا اور حضرت آدمؑ نے اپنی غلطی پر ندامت و پشیمانی کا اظہار اور بارگاہ الٰہی میں توبہ و استغفار کا اہتمام کیا تو اللہ کی رحمت و مغفرت کے مستحق قرار پائے۔ یوں گویا دونوں راستوں کی نشان دہی ہو گئی شیطانی راستے کی بھی اور اللہ والوں کے راستے کی بھی۔ گناہ کر کے اس پر اترانا اصرار کرنا اور اس کو صحیح ثابت کرنے کے لئے ''دلائل'' کے انبار فراہم کرنا شیطانی راستہ ہے۔ اور گناہ کے بعد احساس ندامت سے مغلوب ہو کر بارگاہ الٰہی میں جھک جانا اور توبہ و استغفار کرنا

Marfat.com

بندگان الٰہی کا راستہ ہے۔اللھم اجعلنا منھم]---۱۵۳۔''مگر جن لوگوں نے برے کام کئے پھر اس کے بعد توبہ کر لی اور ایمان لائے تو بیشک تیرا رب اس کے بعد بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔''O

(سورۃ الانفال ۸)---۳۳۔''مگر اللہ تعالیٰ ایسا نہ تھا کہ انہیں عذاب دیتا جب تو ان میں موجود تھا اور اللہ تعالیٰ انہیں عذاب دینے والا نہ تھا جب وہ بخشش مانگ رہے تھے۔''O

(سورۃ التوبہ ۹)---۳۔''اور حج اکبر کے دن اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے نوع انسانی کی طرف عام اعلان ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ مشرکوں سے دستبردار ہوتے ہیں۔اب اگر تم توبہ کر لو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اور اگر تم منہ موڑ لو گے تو جان لو کہ تم اللہ تعالیٰ کو ہرا نہیں سکتے اور کافروں کو دردناک عذاب کی خوشخبری دے دو۔''O---۵۔''ہاں! جب حرمت کے مہینے گزر جائیں تو مشرکوں کو قتل کرو جہاں بھی انہیں پاؤ انہیں پکڑ لو اور انہیں گھیر لو اور ہر گھات کی جگہ ان کے لئے بیٹھو۔پھر اگر وہ توبہ کر لیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں تو ان کی راہ چھوڑ دو کہ اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔''O---۱۱۔''اب اگر وہ توبہ کر لیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں تو تمہارے دینی بھائی ہیں اور ہم علم والے لوگوں کے لئے آیتیں کھول کر بیان کرتے ہیں۔''O---۱۵۔''اور ان کے دلوں کے غصے کو دور کرے گا اور اللہ تعالیٰ جس کی چاہتا ہے توبہ قبول کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ علم والا حکمت والا ہے۔''O---۲۷۔''پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ جس کی چاہے گا توبہ قبول کرے گا کہ اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرتے والا ہے۔''O---۱۰۲۔''اور دوسرے وہ بھی ہیں جو اپنے گناہوں کو مانتے ہیں۔انہوں نے نیک عمل کو ایک دوسرے برے سے ملا دیا ہے۔ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی توبہ قبول کر لے۔اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔''O(تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: صحابہ کرامؓ)---۱۰۴۔''کیا وہ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے۔اور صدقے وصول کرتا ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے۔''O---۱۰۶۔''اور بعض دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے حکم کے لئے ڈھیل دی گئی ہے کہ چاہے تو انہیں عذاب دے اور چاہے تو ان کی توبہ قبول کرے۔اور اللہ تعالیٰ علم والا حکمت والا ہے۔''O---۱۱۲۔''وہ توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، حمد کرنے والے، سفر کرنے والے (روزہ دار یا مہاجر) رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، پسندیدہ باتوں کی تلقین کرنے والے، ناپسندیدہ باتوں سے منع کرنے والے اور اللہ تعالیٰ کی حدوں کی حفاظت کرنے والے ہیں اور تو ان مومنوں کو خوشخبری دے۔''O---۱۱۷۔''اب اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ اور ان مہاجرین اور انصار پر جنہوں نے مشکل گھڑی میں اس کی تابعداری کی توجہ کی ہے اس کے باوجود کہ ان کے ایک گروہ کے دل ٹیڑھے ہو جانے کو تھے۔پھر بھی اس نے ان پر توجہ کی ہے کہ وہ ان پر مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔''O(تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: صحابہ کرامؓ)---۱۲۶۔''کیا وہ نہیں دیکھتے کہ انہیں ہر سال ایک بار یا دوبار آزمائش میں ڈالا جاتا ہے۔پھر بھی وہ توبہ نہیں کرتے اور نہ نصیحت لیتے ہیں۔''O

(سورۃ ھود ۱۱)---۳۔''اور یہ کہ اپنے رب سے بخشش مانگو۔پھر اس کی طرف رجوع کرو۔وہ تمہیں ایک مقررہ مدت تک عمدہ ساز و سامان دے گا اور ہر زیادہ کرنے والے کو اپنی طرف سے زیادہ دے گا۔''O---۵۲۔''اے میری قوم! اپنے رب سے بخشش مانگو۔پھر اس کی طرف رجوع کرو۔وہ تم پر موسلا دھار بارش برسائے گا اور تمہاری قوت میں قوت زیادہ کرے گا اور مجرم بن کر منہ نہ موڑ لو۔''O---[حضرت ھودؑ نے اپنی امت کو توبہ استغفار کی تلقین کی اور اس کے وہ فوائد بیان فرمائے جو توبہ استغفار کرنے والی قوم کو حاصل ہوتے ہیں۔جس طرح قرآن کریم میں بھی کئی مقام پر بیان کئے گئے ہیں اور نبی کریم ﷺ کا بھی فرمان ہے جو پابندی سے استغفار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر فکر سے کشادگی اور ہر تنگی سے راستہ بنا دیتا ہے اور اس کو ایسی جگہ سے روزی دیتا ہے جو اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتی۔(از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۶۱۔''اور ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو (بھیجا) اس نے کہا۔اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔اس کے سوا تمہارا کوئی خدا نہیں۔اسی نے تمہیں زمین سے پیدا کیا ہے اور تمہیں اس میں بسایا ہے۔پس اس سے بخشش مانگو۔پھر اس کی طرف رجوع کرو۔بیشک میرا رب قریب ہے اور دعا کو قبول کرتا ہے۔''O---۹۰۔''(حضرت شعیبؑ نے اپنی امت سے کہا) اور اپنے رب سے بخشش مانگو۔پھر اس کی طرف رجوع کرو۔میرا رب رحم کرنے والا محبت کرنے والا ہے۔''O---۱۱۲۔''پس تو جیسا آپ ﷺ کو حکم دیا گیا ہے قائم ہو جاؤ۔اور اپنے وہ بھی (ہو جائیں) جنہوں نے آپ کے ساتھ رجوع (توبہ) کر لیا ہے اور سرکشی نہ کرنا وہ تمہارے عملوں کو دیکھ رہا ہے۔''O---[تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: استقامت]

(سورۃ النحل ۱۶)---۸۴۔''اور جس دن ہم ہر امت میں سے گواہ کھڑا کریں گے۔پھر کافروں کو نہ اجازت دی جائے گی اور نہ ان سے توبہ کرنے کو کہا جائے گا۔''O---۱۱۹۔''جو کوئی جہالت سے برے عمل کرے پھر توبہ کرے اور اصلاح بھی کر لے تو پھر آپ کا رب بلاشک وشبہ بڑی بخشش کرنے والا اور نہایت ہی مہربان ہے۔''O

(سورۃ بنی اسرائیل ۱۷)---۲۵۔''جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اسے تمہارا رب بخوبی جانتا ہے اگر تم نیک ہو تو وہ تو رجوع کرنے والوں کو بخشنے والا

Marfat.com

ہے۔'' O

(**سورۃ الکہف ۱۸**)---۵۵۔ ''لوگوں کے پاس ہدایت آ چکنے کے بعد انہیں ایمان لانے اور اپنے رب سے استغفار کرنے سے صرف اسی چیز نے روکا کہ اگلے لوگوں کا سا معاملہ انہیں بھی پیش آئے یا ان کے سامنے کھلم کھلا عذاب آ موجود ہو جائے۔'' O

(**سورۃ مریم ۱۹**)---۵۹۔ ''پھر ان کے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوئے کہ انہوں نے نماز ضائع کر دی اور نفسانی خواہشوں کے پیچھے پڑ گئے' سو ان کا نقصان ان کے آگے آئے گا۔'' O---۶۰۔ ''بجز ان کے جو توبہ کر لیں اور ایمان لائیں اور نیک عمل کریں۔ ایسے لوگ جنت میں جائیں گے اور ان کی ذرا سی بھی حق تلفی نہ کی جائے گی۔'' O

(**سورۃ طٰہٰ ۲۰**)---۸۲۔ ''ہاں بیشک میں انہیں بخش دینے والا ہوں جو توبہ کریں ایمان لائیں نیک عمل کریں اور راہ راست پر بھی رہیں۔'' O---[یعنی مغفرت الٰہی کا مستحق بننے کے لیے چار چیزیں ضروری ہیں۔ کفر و شرک اور معاصی سے توبہ' ایمان' عمل صالح اور راہ راست پر چلتے رہنا یعنی استقامت حتیٰ کہ ایمان ہی پر اسے موت آئے' ورنہ ظاہر بات ہے کہ توبہ و ایمان کے بعد اگر اس نے پھر شرک و کفر کا راستہ اختیار کر لیا حتیٰ کہ موت بھی اسے کفر و شرک پر ہی آئے تو مغفرت الٰہی کے بجائے' عذاب کا مستحق ہوگا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الفرقان ۲۵**)---۶۸۔ ''اور اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور کسی ایسے شخص کو جسے قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے منع کر دیا ہو وہ بجز حق کے قتل نہیں کرتے' نہ وہ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں اور جو کوئی یہ کام کرے وہ اپنے اوپر سخت وبال لائے گا۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۱۰' مضمون: شرک)---۶۹۔ ''اسے قیامت کے دن دوہرا عذاب کیا جائے اور وہ ذلت و خواری کے ساتھ ہمیشہ اسی میں رہے گا۔'' O---۷۰۔ ''سوائے ان لوگوں کے جو توبہ کریں اور ایمان لائیں اور نیک کام کریں' ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں سے بدل دیتا ہے' اللہ بخشنے والا مہربانی کرنے والا ہے۔'' O---۷۱۔ ''اور جو شخص توبہ کرے اور نیک عمل کرے وہ تو (حقیقتاً) اللہ تعالیٰ کی طرف سچا رجوع کرتا ہے۔'' O

(**سورۃ النمل ۲۷**)---۴۶۔ ''آپ نے فرمایا اے میری قوم کے لوگو! تم نیکی سے پہلے برائی کی جلدی کیوں مچا رہے ہو؟ تم اللہ تعالیٰ سے استغفار کیوں نہیں کرتے تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔'' O

(**سورۃ القصص ۲۸**)---۶۷۔ ''ہاں جو شخص توبہ کر لے ایمان لے آئے اور نیک کام کرے یقین ہے کہ وہ نجات پانے والوں میں سے ہو جائے گا۔'' O

(**سورۃ الاحزاب ۳۳**)---۲۴۔ ''تاکہ اللہ تعالیٰ سچوں کو ان کی سچائی کا بدلہ دے اور اگر چاہے تو منافقوں کو سزا دے یا ان کی توبہ قبول فرمائے' اللہ تعالیٰ بڑا ہی بخشنے والا بہت ہی مہربان ہے۔'' O

(**سورۃ المؤمن ۴۰**)---۵۵۔ ''پس (اے محبوب) آپ صبر فرمایئے (کفار کی اذیتوں پر) بیشک اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے اور استغفار کرتے رہیے اپنی (موہومہ) کوتاہی پر' اور پاکی بیان کیجیے اپنے رب کی حمد کرتے ہوئے شام کے وقت اور صبح کے وقت۔'' O---[گناہ سے مراد چھوٹی چھوٹی لغزشیں ہیں جو بہ تقاضائے بشریت سرزد ہو جاتی ہیں' جن کی اصلاح بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کر دی جاتی ہے۔ یا استغفار بھی ایک عبادت ہی ہے۔ اجر و ثواب کی زیادتی کے لیے استغفار کا حکم دیا گیا ہے' یا مقصد امت کی رہنمائی ہے کہ وہ استغفار سے بے نیاز نہ ہوں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ حٰم السجدۃ ۴۱**)---۶۔ ''آپ فرمایئے میں انسان ہی ہوں (بظاہر) تمہاری مانند۔ (البتہ) وحی کی جاتی ہے میری طرف کہ تمہارا معبود خداوند یکتا ہی ہے پس متوجہ ہو جاؤ اس کی طرف اور مغفرت طلب کرو اس سے۔ اور ہلاکت ہے مشرکوں کے لیے۔'' O

(**سورۃ الشوریٰ ۴۲**)---۵۔ ''قریب ہے آسمان اوپر سے پھٹ پڑیں اور تمام فرشتے اپنے رب کی پاکی تعریف کے ساتھ بیان کر رہے ہیں اور زمین والوں کے لیے استغفار کر رہے ہیں۔ خوب سمجھ رکھو کہ اللہ تعالیٰ ہی معاف فرمانے والا رحمت والا ہے۔'' O---۲۵۔ ''وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور گناہوں سے درگزر فرماتا ہے اور جو کچھ تم کر رہے ہو (سب) جانتا ہے۔'' O---[توبہ کا مطلب ہے' معصیت پر ندامت کا اظہار اور آئندہ اس کو نہ کرنے کا عزم۔ محض زبان سے توبہ توبہ کر لینا یا اس گناہ اور معصیت کے کام کو تو نہ چھوڑنا اور توبہ کا اظہار کیے جانا' توبہ نہیں ہے۔ یہ استہزا اور مذاق ہے۔ تاہم خالص اور سچی توبہ اللہ تعالیٰ یقیناً قبول فرماتا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ محمد ۴۷**)---۱۹۔ ''سو (اے نبی!) آپ یقین کر لیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگا کریں اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے حق میں بھی' اللہ تعالیٰ لوگوں کی آمد و رفت کی اور رہنے سہنے کی جگہ کو خوب جانتا ہے۔'' O---[اسلام نے جو اخلاق انسان کو سکھائے ہیں' ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بندہ اپنے رب کی بندگی و عبادت بجالانے میں' اور اس کے دین کی خاطر جان لڑانے میں' خواہ اپنی حد تک کتنی ہی کوشش کرتا رہا ہو' اس کو کبھی اس زعم میں مبتلا نہ ہونا چاہیے کہ جو کچھ مجھے کرنا چاہیے تھا وہ میں نے کر دیا ہے' بلکہ اسے ہمیشہ یہی سمجھتے رہنا چاہیے کہ میرے مالک کا مجھ پر جو حق تھا وہ

Marfat.com

میں ادا نہیں کر سکا ہوں، اور ہر وقت اپنے قصور کا اعتراف کر کے اللہ سے یہی دُعا کرتے رہنا چاہیے کہ تیری خدمت میں جو کچھ بھی کوتاہی مجھ سے ہوئی ہے اس سے درگزر فرما۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(**سورۃ التحریم ۶۶**)---۴۔ ''(اے نبی کی دونوں بیویو!) اگر آپ دونوں اللہ کے سامنے توبہ کر لو (تو بہت بہتر ہے) یقیناً تمہارے دل جھک پڑے ہیں اور اگر تم نبی کے خلاف ایک دوسرے کی مدد کرو گی پس یقیناً اس کا کارساز اللہ ہے اور جبریل ہیں اور نیک ایمان دار اور ان کے علاوہ فرشتے بھی مدد کرنے والے ہیں۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر۱۴، مضمون: امہات المومنینؓ]---۸۔ ''اے ایمان والو! تم اللہ کے سامنے سچی خالص توبہ کرو۔ قریب ہے کہ تمہارا رب تمہارے گناہ دور کر دے اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ جس دن اللہ تعالیٰ نبی کو اور ایمان داروں کو جو ان کے ساتھ ہیں رسوا نہ کرے گا۔ ان کا نور ان کے سامنے اور ان کے دائیں دوڑ رہا ہوگا۔ یہ دُعائیں کرتے ہوں گے اے ہمارے رب! ہمیں کامل نور عطا فرما اور ہمیں بخش دے یقیناً تو ہر چیز پر قادر ہے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر۱۴، مضمون: توبۃ النصوحا]

(**سورۃ القلم ۶۸**)---۱۷۔ ''بیشک ہم نے انہیں اسی طرح آزما لیا جس طرح ہم نے باغ والوں کو آزمایا تھا جبکہ انہوں نے قسمیں کھائیں کہ صبح ہوتے ہی اس باغ کے پھل اتار لیں گے۔'' O---۱۸۔ ''اور ان شاء اللہ نہ کہا۔'' O---۱۹۔ ''پس اس پر تیرے رب کی جانب سے ایک بلا چاروں طرف گھوم گئی اور یہ سو ہی رہے تھے۔'' O---۲۰۔ ''پس وہ باغ ایسا ہو گیا جیسے کٹی ہوئی کھیتی۔'' O---۳۱۔ ''کہنے لگے ہائے افسوس! یقیناً ہم سرکش تھے۔'' O---۳۲۔ ''کیا عجب ہے کہ ہمارا رب ہمیں اس سے بہتر بدلہ دے دے ہم تو اب اپنے رب سے ہی آرزو رکھتے ہیں۔'' O---[جب انہوں نے اپنے باغ کی یہ حالت دیکھی تو غفلت کی پٹی آنکھوں سے اتر گئی، انہیں یقین آ گیا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں دینے سے نقصان نہیں ہوتا بلکہ اس راہ میں خرچ نہ کرنے سے انسان اپنی تباہی کا سامان کرتا ہے چنانچہ وہ صدقِ دل سے توبہ کر کے اللہ تعالیٰ کی طرف راغب ہوئے۔ اس کریم نے ان کی توقع سے بھی زیادہ اور بہت جلد انہیں اس کا نعم البدل عطا فرمایا۔ (از تفسیر ۳ ضیاء القرآن)]

(**سورۃ نوح ۷۱**)---۱۰۔ ''اور میں نے کہا کہ اپنے رب سے اپنے گناہ بخشواؤ (اور معافی مانگو) وہ یقیناً بڑا بخشنے والا ہے۔'' O---۱۱۔ ''وہ تم پر آسمان کو خوب برستا ہوا چھوڑ دے گا۔'' O---[بعض علماء اسی آیت کی وجہ سے نماز استسقا میں سورہ نوح کے پڑھنے کو مستحب سمجھتے ہیں، مروی ہے کہ حضرت عمرؓ بھی ایک مرتبہ نماز استسقا کے لئے منبر پر چڑھے تو صرف آیات استغفار (جن میں یہ آیت بھی تھی) پڑھ کر منبر سے اتر آئے اور فرمایا کہ میں نے بارش کو بارش کے ان راستوں سے طلب کیا ہے جو آسمانوں میں ہیں، جن سے بارش زمین پر اترتی ہے (ابن کثیر) حضرت حسن بصری کے متعلق مروی ہے کہ ان سے آ کر کسی نے قحط سالی کی شکایت کی تو انہوں نے اسے استغفار کی تلقین کی، کسی دوسرے شخص نے فقر و فاقہ کی شکایت کی، اسے بھی انہوں نے یہی نسخہ بتلایا۔ ایک اور شخص نے اپنے باغ کے خشک ہونے کا شکوہ کیا، اسے بھی فرمایا 'استغفار کر' ایک شخص نے کہا 'میرے گھر اولاد نہیں ہوتی' اسے بھی کہا اپنے رب سے استغفار کر، کسی نے جب ان سے کہا کہ آپ نے استغفار ہی کی تلقین کیوں کی؟ تو آپ نے یہی آیت تلاوت کر کے فرمایا کہ میں نے اپنے پاس سے یہ بات نہیں کی، یہ وہ نسخہ ہے جو ان سب باتوں کے لئے اللہ نے بتلایا ہے۔ (ایسر التفاسیر)۔ (از تفسیر ۱۰ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۲۔ ''اور تمہیں خوب پے در پے مال اور اولاد میں ترقی دے گا اور تمہیں باغات دے گا اور تمہارے لیے نہریں نکال دے گا۔'' O---۱۳۔ ''تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی برتری کا عقیدہ نہیں رکھتے۔'' O

(**سورۃ المزمل ۷۳**)---۲۰۔ ''آپ کا رب بخوبی جانتا ہے کہ آپ اور آپ کے ساتھ کے لوگوں کی ایک جماعت قریب دو تہائی رات کے اور آدھی رات کے اور ایک تہائی رات کے تہجد پڑھتی ہے اور رات دن کا پورا اندازہ اللہ تعالیٰ کو ہی ہے، وہ (خوب) جانتا ہے کہ تم اسے ہرگز نہ نبھا سکو گے پس اس نے تم پر مہربانی کی لہٰذا جتنا قرآن پڑھنا تمہارے لیے آسان ہو اتنا ہی پڑھو وہ جانتا ہے کہ تم میں بعض بیمار بھی ہوں گے، بعض دوسرے زمین میں چل پھر کر اللہ تعالیٰ کا فضل (یعنی روزی بھی) تلاش کریں گے اور کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد بھی کریں گے، سو تم بہ آسانی جتنا قرآن پڑھ سکو پڑھو اور نماز کی پابندی رکھو اور زکوٰۃ دیتے رہا کرو اور اللہ تعالیٰ کو اچھا قرض دو۔ اور جو نیکی تم اپنے لیے آگے بھیجو گے اسے اللہ تعالیٰ کے ہاں بہتر سے بہتر اور ثواب میں بہت زیادہ پاؤ گے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے رہو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔'' O---[اس سے پہلے بدنی اور مالی عبادات اور اعمال صالحہ کا ذکر کیا گیا، ہو سکتا تھا کہ کوئی کوتاہ اندیش اپنے اعمال پر غرور و ناز کرنے لگے، اس لئے آخر میں ہدایت فرما دی کہ اپنے اعمال صالحہ اور نیکیوں پر بھروسہ مت کرو، تمہارے اعمال کتنے اچھے ہی کیوں نہ ہوں نقص و عیب سے خالی نہیں اور اگر خالی ہوں بھی تو بارگاہ خداوندی کی عظمتوں اور رفعتوں کے شایانِ شان نہیں۔ اس لئے تمہاری نگاہ ہمیشہ اپنی کوتاہیوں اور خامیوں پر ہی رہنی چاہیے اور ہر وقت ان کے لئے مغفرت طلب کرنے میں تمہیں کوشاں رہنا چاہیے اپنی نجات اور بخشش کی امید فقط اس کی رحمت اور مغفرت پر ہونی چاہیے۔ بے شک وہ بہت مغفرت فرمانے والا اور ہر وقت اپنے بندوں کے حالِ زار پر رحمت فرمانے والا ہے۔ (از تفسیر ۲۶ ضیاء القرآن)]

Marfat.com

دُعا

(سورۃ البقرۃ ۲)---۱۸۶۔ ''اور جب پوچھیں تم سے (اے محمد ﷺ) میرے بندے میرے بارے میں تو بیشک میں تو قریب ہی ہوں۔ جواب دیتا ہوں میں پکارنے والے کی پکار کا جب پکارتا ہے وہ مجھے تو چاہیے کہ وہ حکم مانیں میرا اور یقین رکھیں مجھ پر تا کہ وہ راہ راست پالیں۔'' O ---[رمضان المبارک کے احکام و مسائل کے درمیان دُعا کا مسئلہ بیان کر کے یہ واضح کر دیا گیا کہ رمضان میں دُعا کی بھی بڑی فضیلت ہے جس کا خوب اہتمام کرنا چاہیے، خصوصاً افطاری کے وقت کو قبولیت دُعا کا خاص وقت بتلایا گیا ہے۔ تاہم قبولیت دُعا کے لیے ضروری ہے کہ ان آداب و شرائط کو ملحوظ رکھا جائے جو قرآن و حدیث میں بیان ہوئے ہیں۔ جن میں سے دو یہاں بیان کیے گئے ہیں: ایک اللہ پر صحیح معنوں میں ایمان اور دوسرا اس کی اطاعت و فرمانبرداری۔ اسی طرح احادیث میں حرام خوراک سے بچنے اور خشوع و خضوع کا اہتمام کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ آل عمران ۳)---۱۵۹۔ ''سو یہ کتنی بڑی رحمت ہے اللہ تعالیٰ کی کہ ہو تم (اے محمد ﷺ) نرم مزاج ان کے لئے اور اگر کہیں ہوتے تم سخت مزاج اور سنگدل تو ضرور منتشر ہو جاتے یہ تمہارے گرد و پیش سے سو تم معاف کر دو ان کو اور دُعائے مغفرت کرو ان کے حق میں اور مشورہ لیتے رہو ان سے دین کے کام میں پھر جب پختہ فیصلہ کر لو تم تو توکل کرو اللہ پر (اور کر گزرو)۔'' O ---۱۹۵۔ ''پس قبول فرما لی ان کی دُعا ان کے رب نے (اور جواب دیا) کہ بلاشبہ میں نہیں ضائع کرتا عمل کسی عمل کرنے والے کا تم میں سے مرد ہو یا عورت تم سب ایک دوسرے کے ہم جنس ہو۔'' O

(سورۃ النساء ۴)---۳۲۔ ''اور مت تمنا کرو ایسی بات کی کہ فضیلت دی ہے اللہ تعالیٰ نے اس میں تم میں سے بعض کو بعض پر۔ مردوں کے لئے ہے حصہ اس میں جو کمایا انہوں نے اور عورتوں کے لئے ہے حصہ اس میں جو کمایا انہوں نے اور مانگو اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل۔ بیشک اللہ تعالیٰ ہے ہر چیز کے بارے میں سب کچھ جاننے والا۔'' O ---[تفسیر کے لیے باب نمبر ا، مضمون: اللہ تعالیٰ کا فضل]---۸۶۔ ''اور جب دُعا دی جائے تم کو سلامتی کی دُعا تو (جواب میں) دو تم بھی دُعا بہتر اس سے یا لوٹا دو وہی۔ بیشک اللہ تعالیٰ ہے ہر چیز کا حساب لینے والا۔'' O

(سورۃ الانعام ۶)---۶۳۔ ''کہو۔ کون تمہیں خشکی اور سمندر کے اندھیروں سے بچا لاتا ہے۔ جب تم اسے گڑگڑا کر اور چپکے چپکے پکارتے ہو۔ اگر اس نے ہمیں اس سے نجات دی تو ہم ضرور شکر گزار رہوں گے۔'' O

(سورۃ الاعراف ۷)---۲۹۔ ''کہو۔ میرے رب نے انصاف کا حکم دیا ہے اور یہ کہ تم ہر مقام سجدہ پر اپنے آپ کو قائم کرو اور بندگی کو اس کے لئے خالص کر کے اسے پکارو جس طرح اس نے تمہیں شروع کیا تھا اسی طرح تم دوبارہ آؤ گے۔'' O ---۵۵۔ ''اپنے رب کو گڑگڑا کر اور چپکے چپکے پکارا کرو۔ وہ حد سے نکلنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ (۵۶) اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد پیدا نہ کرو اور ڈر اور لالچ سے اسے پکارتے رہو۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت نیکو کاروں کے قریب ہے۔'' O ---۱۸۹۔ ''اسی نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اس کا جوڑ ابنایا تا کہ وہ اس میں سکون پائے۔ پھر جب وہ اسے ڈھانپ لیتا ہے تو وہ ہلکا سا حمل اٹھا لیتی ہے اور اسے لئے پھرتی ہے۔ پھر جب وہ بوجھل ہو جاتی ہے تو وہ (دو) اپنے آقا اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتے ہیں کہ اگر تو نے ہمیں صالح بچہ دیا تو ہم ضرور شکر گزار رہوں گے۔'' O ---۱۹۰۔ ''پھر جب وہ انہیں صالح بچہ دیتا ہے تو وہ اس چیز میں جو اس نے انہیں دی اس کے شریک بنا لیتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ اس سے بہت بلند ہے جنہیں وہ شریک کرتے ہیں۔'' O

(سورۃ الانفال ۸)---۹۔ ''جب تم (حضور نبی کریم ﷺ) اپنے رب سے مدد کے لئے فریاد کرتے تھے تو اس نے تمہاری دُعا قبول کر لی کہ میں ایک ہزار لگاتار آنے والے فرشتوں سے تمہاری مدد کروں گا۔'' O --- (بموقعہ غزوۂ بدر)

(سورۃ التوبہ ۹)---۱۰۳۔ ''ان کے مال سے صدقہ وصول کر کہ اس سے تو انہیں پاک کرے اور انہیں سنوارے اور ان کے لئے دُعا کر تیری دُعا ان کے لئے باعث تسکین ہے اور اللہ تعالیٰ سننے والا، جاننے والا ہے۔'' O ---[تفسیر کے لیے باب حذا، مضمون: خیرات]

(سورۃ یونس ۱۰)---۱۰۔ ''وہاں (جنت میں) ان کی پکار اے اللہ تو پاک ہے، ہو گی۔ اور وہاں ان کی باہمی دُعا ''سلام'' ہو گی۔ اور ان کی آخری پکار ''تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے جو سارے جہاں کا رب ہے'' ہو گی۔'' O ---۱۱۔ ''اور اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کے لئے برائی میں جلدی کرتے جیسے وہ بھلائی کو جلدی چاہتے ہیں تو ان کی مدت ان کے لئے پوری ہو چکی ہوتی۔ مگر ہم ان لوگوں کو جو ہمیں ملنے کی توقع نہیں رکھتے ان کی سرکشی میں سرگرداں رہنے دیتے ہیں۔'' O ---[اس کے ایک معنی تو یہ ہیں کہ جس طرح انسان خیر کے طلب کرنے میں جلدی کرتا ہے اسی طرح وہ شر (عذاب) کے طلب کرنے میں بھی جلدی مچاتا ہے۔ اللہ کے پیغمبروں سے کہتا ہے کہ اگر تم سچے ہو تو وہ عذاب لے کر آؤ۔ جس سے تم ہمیں ڈراتے ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر ان کے اس مطالبے کے مطابق

Marfat.com

ہم جلدی عذاب بھیج دیتے تو کبھی کے یہ موت اور ہلاکت سے دوچار ہو چکے ہوتے۔ لیکن ہم مہلت دے کر انہیں پورا موقع دیتے ہیں۔ دوسرے معنی یہ ہیں کہ جس طرح انسان اپنے لیے خیر اور بھلائی کی دُعائیں مانگتا ہے جنہیں ہم قبول کرتے ہیں۔ اسی طرح جب انسان غصے یا تنگی میں ہوتا ہے تو اپنے لیے اور اپنی اولاد وغیرہ کے لیے بددُعائیں کرتا ہے جنہیں ہم اس لیے نظرانداز کر دیتے ہیں کہ یہ زبان سے تو ہلاکت مانگ رہا ہے مگر اس کے دل میں ایسا ارادہ نہیں۔ لیکن اگر ہم انسانوں کی بددُعاؤں کے مطابق، انہیں فوراً ہلاکت سے دوچار کرنا شروع کر دیں تو پھر جلد ہی یہ لوگ موت اور تباہی سے ہمکنار ہو جایا کریں اسی لیے حدیث میں آتا ہے ☆ ''تم اپنے لیے، اپنی اولاد کے لیے اور اپنے مال و کاروبار کے لیے بددُعائیں مت کیا کرو، کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہاری بددُعائیں اس گھڑی کو پالیں جس میں اللہ کی طرف سے دُعائیں قبول کی جاتی ہیں، پس وہ تمہاری بددُعائیں قبول فرمالے۔'' (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۲۔ ''اور جب انسان کو تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اپنے پہلو پر ہو یا بیٹھا ہو یا کھڑا ہو ہمیں پکارتا ہے پھر جب ہم اس کی تکلیف کو اس سے دور کر دیتے ہیں تو وہ یوں چل دیتا ہے جیسے اس نے اس تکلیف کے لئے جو اسے پہنچی تھی کبھی ہمیں پکارا ہی نہ تھا- حد سے نکلنے والوں کے لئے ان کے عمل اسی طرح خوبصورت بنا دیئے گئے ہیں۔'' O ---[تفسیر کے لیے باب نمبر۳، مضمون: انسان]---۲۲۔ ''وہی تمہیں خشکی اور سمندر میں پھراتا ہے یہاں تک کہ جب تم کشتیوں میں ہوتے ہو اور وہ لوگوں کو خوشگوار ہوا کے ساتھ لئے پھرتی ہیں اور وہ اس پر خوش ہوتے ہیں کہ انہیں تند ہوا آ لیتی ہے اور ان پر ہر جگہ سے لہریں آ پہنچتی ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ وہ گھر گئے ہیں، وہ اللہ کی بندگی کو اس کے لئے خالص کر کے پکارتے ہیں ''اگر تو نے ہمیں اس سے بچالیا تو ہم ضرور شکرگزاروں میں ہوں گے۔'' O ---۲۳۔ ''پھر جب وہ انہیں بچالیتا ہے تو وہ زمین پر ناحق سرکشی کرنے لگتے ہیں---- ''اے لوگو تمہاری سرکشی تمہارے اپنے خلاف ہے، یہ دُنیاوی زندگی کا سامان ہے پھر تمہاری واپسی ہماری طرف ہی ہوگی اور ہم تمہیں بتائیں گے جو تم کیا کرتے تھے۔'' O ---۸۸۔ ''اور موسیٰ نے کہا- ہمارے رب! تو نے فرعون اور اس کے سرداروں کو اس دُنیا کی زندگی میں مال اور زینت دی ہے- ہمارے رب! اس لئے کہ وہ تیری راہ سے ہٹائیں- ہمارے رب! ان کے مال برباد کر دے اور ان کے دل سخت کر دے کہ وہ ایمان نہ لائیں جب تک دردناک عذاب کو نہ دیکھ لیں۔'' O ---۸۹۔ ''اس نے کہا تمہاری (دو کی) دُعا قبول کر لی گئی ہے سو تم قائم رہو اور ان لوگوں کی راہ نہ چلنا جو علم نہیں رکھتے۔'' O

(سورۃ ھود ۱۱)---۶۱۔ ''اور ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو (بھیجا) اس نے کہا- اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو- اس کے سوا تمہارا کوئی خدا نہیں- اسی نے تمہیں زمین میں پیدا کیا ہے اور تمہیں اس میں بسایا ہے- پس اس سے بخشش مانگو پھر اس کی طرف رجوع کرو- بیشک میرا رب قریب ہے اور دُعا کو قبول کرنے والا ہے۔'' O

(سورۃ یوسف ۱۲)---۳۳۔ ''یوسفؑ نے دُعا کی اے میرے پروردگار! جس بات کی طرف یہ عورتیں مجھے بلا رہی ہیں اس سے تو مجھے جیل خانہ بہت پسند ہے- اگر تو نے ان کا فن فریب مجھ سے دور نہ کیا تو میں ان کی طرف مائل ہو جاؤں گا اور بالکل نادانوں میں جا ملوں گا۔'' O ---[حضرت یوسفؑ نے یہ دُعا اپنے دل میں کی- اس لئے کہ ایک مومن کے لئے دُعا بھی ایک ہتھیار ہے ☆ حدیث مبارک میں آتا ہے ''سات آدمیوں کو اللہ تعالیٰ قیامت والے دن عرش کا سایہ عطا فرمائے گا- ان میں سے ایک وہ شخص ہے جسے ایک ایسی عورت دعوت گناہ دے جو حسن و جمال سے بھی آراستہ ہو اور جاہ و منصب کی بھی حامل ہو- لیکن وہ اس کے جواب میں یہ کہہ دے کہ میں تو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں]---۳۴۔ ''اس کے رب نے اس کی دُعا قبول کر لی اور ان عورتوں کے داؤ پیچ اس سے پھیر دیئے یقیناً وہ سننے والا جاننے والا ہے۔'' O

(سورۃ ابراہیم ۱۴)---۳۵۔ ''(ابراہیمؑ کی یہ دُعا بھی یاد کرو) جب انہوں نے کہا اے میرے پروردگار! اس شہر کو امن والا بنا دے- اور مجھے اور میری اولاد کو بت پرستی سے پناہ دے۔'' O ---[تفسیر کے لئے باب نمبر۱۴، مضمون: مکہ معظمہ]---۳۶۔ ''اے میرے پالنے والے معبود! انہوں نے بہت سے لوگوں کو راہ سے بھٹکا دیا ہے- پس میری تابعداری کرنے والا میرا ہے- اور جو میری نافرمانی کرے تو تو بہت ہی معاف اور کرم کرنے والا ہے۔'' O ---۳۷۔ ''اے ہمارے پروردگار! میں نے اپنی کچھ اولاد اس بے کھیتی کی وادی میں تیرے حرمت والے گھر کے پاس بسائی ہے- اے ہمارے پروردگار! یہ اس لئے کہ وہ نماز قائم رکھیں- پس تو کچھ لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کر دے- اور انہیں پھلوں کی روزیاں عنایت فرما تاکہ یہ شکرگزاری کریں۔'' O ---[کچھ لوگ اس سے مراد مسلمان ہیں- چنانچہ دیکھ لیجئے کہ کس طرح دُنیا بھر کے مسلمان مکہ مکرمہ میں جمع ہوتے ہیں اور حج کے علاوہ بھی سارا سال یہ سلسلہ جاری رہتا ہے- اگر حضرت ابراہیمؑ افئدۃ الناس (لوگوں کے دلوں) کہتے تو عیسائی، یہودی، مجوسی اور دیگر تمام لوگ مکہ پہنچتے -من الناس کے من نے اس کو مسلمانوں تک محدود کر دیا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۳۸۔ ''اے ہمارے پروردگار! تو خوب جانتا ہے جو ہم چھپائیں اور جو ظاہر کریں- زمین و آسمان کی کوئی چیز اللہ تعالیٰ پر پوشیدہ نہیں۔'' O ---۳۹۔ ''اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے مجھے اس بڑھاپے میں اسماعیل و اسحاق (علیہما السلام) عطا کیے کچھ شک نہیں کہ میرا پالنہار اللہ دُعاؤں کا سننے والا ہے۔'' O

Marfat.com

(سورۃ بنی اسرائیل ۱۷)---۱۱۔ ''اور انسان برائی کی دُعائیں مانگنے لگتا ہے بالکل اس کی اپنی بھلائی کی دُعا کی طرح، انسان ہے ہی بڑا جلد باز ہے۔''O
---[انسان چونکہ جلد باز اور بے حوصلہ ہے اس لیے جب اسے تکلیف پہنچتی ہے تو اپنی ہلاکت کے لیے اسی طرح بددُعا کرتا ہے جس طرح بھلائی کے لیے اپنے رب سے دُعائیں کرتا ہے۔ یہ تو رب کا فضل و کرم ہے کہ وہ اس کی بددُعاؤں کو قبول نہیں کرتا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۲۴۔ ''اور عاجزی اور محبت کے ساتھ ان (والدین) کے سامنے تواضع کا بازو پست رکھے رکھنا اور دُعا کرتے رہنا کہ اے میرے پروردگار! ان پر ویسا ہی رحم کر جیسا انہوں نے میرے بچپن میں میری پرورش کی ہے۔''O---۲۔ ''یہ ہے تیرے پروردگار کی اس مہربانی کا ذکر جو اس نے اپنے بندے زکریا پر کی تھی۔''O---۴۶۔ ''اس نے جواب دیا کہ اے ابراہیم! کیا تو ہمارے معبودوں سے روگردانی کر رہا ہے۔ سن اگر تو باز نہ آیا تو میں تجھے پتھروں سے مار ڈالوں گا' جا ایک مدت دراز تک مجھ سے الگ رہ۔''O---۴۷۔ ''کہا اچھا تم پر سلام ہو' میں تو اپنے پروردگار سے تمہاری بخشش کی دُعا کرتا رہوں گا' وہ مجھ پر حد درجہ مہربان ہے۔''O---۴۸۔ ''میں تو تمہیں بھی اور جن جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو انہیں بھی سب کو چھوڑ رہا ہوں۔ صرف اپنے پروردگار کو پکارتا رہوں گا' مجھے یقین ہے کہ میں اپنے پروردگار سے دُعا مانگ کر محروم نہ رہوں گا۔''O

(سورۃ الانبیاء ۲۱)---۷۶۔ ''نوح کے اس وقت کو یاد کیجیے جبکہ اس نے اس سے پہلے دُعا کی ہم نے اس کی دُعا قبول فرمائی اور اسے اور اس کے گھر والوں کو بڑے کرب سے نجات دی۔''O

(سورۃ النور ۲۴)---۶۱۔ ''اندھے پر، لنگڑے پر، بیمار پر اور خود تم پر (مطلقاً) حرج نہیں کہ تم اپنے گھروں سے کھا لو یا اپنے باپوں کے گھروں سے یا اپنی ماؤں کے گھروں سے یا اپنے بھائیوں کے گھروں سے یا اپنی بہنوں کے گھروں سے یا اپنے چچاؤں کے گھروں سے یا اپنی پھوپھیوں کے گھروں سے یا اپنے ماموؤں کے گھروں سے یا اپنی خالاؤں کے گھروں سے یا ان گھروں سے جن کی کنجیوں کے تم مالک ہو یا اپنے دوستوں کے گھروں سے۔ تم پر اس میں کوئی گناہ نہیں کہ تم سب بیٹھ کر کھانا کھاؤ یا الگ الگ پس جب تم گھروں میں جانے لگو تو اپنے گھر والوں کا سلام کر لیا کرو دُعائے خیر ہے جو بابرکت اور پاکیزہ ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ، یوں ہی اللہ تعالیٰ کھول کھول کر تم سے اپنے احکام بیان فرما رہا ہے تاکہ تم سمجھ لو۔''O[اس میں اپنے گھروں میں داخل ہونے کا ادب بیان کیا گیا ہے اور وہ یہ کہ داخل ہوتے وقت اہل خانہ کو سلام عرض کرو، آدمی کیلئے بیوی یا اپنے بچوں کو سلام کرنا بالعموم گراں گزرتا ہے۔ لیکن اہل ایمان کیلئے ضروری ہے کہ وہ اللہ کے حکم کے مطابق ایسا کریں۔ آخر اپنی بیوی بچوں کو سلامتی کی دُعا سے محروم کیوں رکھا جائے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(سورۃ الفرقان ۲۵)---۷۷۔ ''کہہ دیجیے! اگر تمہاری دُعا التجا (پکارنا) نہ ہوتی تو میرا رب تمہاری مطلق پروا نہ کرتا' تم تو جھٹلا چکے اب عنقریب اس کی سزا تمہیں چمٹ جانے والی ہوگی۔''O

(سورۃ العنکبوت ۲۹)---۳۰۔ ''حضرت لوط (علیہ السلام) نے دُعا کی کہ پروردگار! اس مفسد قوم پر میری مدد فرما۔''O

(سورۃ الروم ۳۰)---۳۳۔ ''لوگوں کو جب کبھی کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو اپنے رب کی طرف (پوری طرح) رجوع ہو کر دُعائیں کرتے ہیں' پھر جب وہ اپنی طرف سے رحمت کا ذائقہ چکھاتا ہے تو ان میں سے ایک جماعت اپنے رب کے ساتھ شرک کرنے لگتی ہے۔''O

(سورۃ الاحزاب ۳۳)---۴۴۔ ''جس دن یہ (اللہ تعالیٰ سے) ملاقات کریں گے ان کا تحفہ سلام ہوگا' ان کے لیے اللہ تعالیٰ نے باعزت اجر تیار کر رکھا ہے۔''O[حضور اکرم ﷺ نے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو فرمایا، دُعا کے یہ فقرے سیکھ لو اور لوگوں کو سکھاؤ، کیونکہ یہ حق ہے۔

دُعا: الٰہی میں تجھ سے نیک کام کرنے کی' برے کاموں کو چھوڑنے اور مسکینوں سے محبت کرنے کی توفیق مانگتا ہوں اور میں التجا کرتا ہوں کہ تو مجھے بخش دے۔ مجھ پر رحم فرما اور جب اپنے بندوں کو کسی فتنہ میں مبتلا کرنا چاہے تو مجھے فتنہ سے بچا کر اپنی طرف بلا لے۔ اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، مجھے اپنی محبت عطا فرما اور جو تجھ سے محبت کرتا ہے اسکی محبت عطا فرما۔ اس کام کی محبت عطا فرما جو مجھے تیری محبت کے قریب کر دے۔ (از ضیاء القرآن)]

(سورۃ الزمر ۳۹)---۸۔ ''اور انسان کو جب کبھی کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ خوب رجوع ہو کر اپنے رب کو پکارتا ہے' پھر جب اللہ تعالیٰ اسے اپنے پاس سے نعمت عطا فرما دیتا ہے تو وہ اس سے پہلے جو دُعا کرتا تھا اسے (بالکل) بھول جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے شریک مقرر کرنے لگتا ہے جس سے (اوروں کو بھی) اس کی راہ سے بہکائے' آپ فرما دیجیے! کہ اپنے کفر کا فائدہ کچھ دن اور اٹھا لو (آخر) تو دوزخیوں میں ہونے والا ہے۔''O

(سورۃ المؤمن ۴۰)---۶۰۔ ''اور تمہارے رب کا فرمان (سرزد ہو چکا) ہے کہ مجھ سے دُعا کرو میں تمہاری دُعاؤں کو قبول کروں گا یقین مانو کہ جو لوگ میری عبادت سے خودسری کرتے ہیں وہ ابھی ابھی ذلیل ہو کر جہنم میں پہنچ جائیں گے۔''O---[گزشتہ آیت میں جب اللہ تعالیٰ نے وقوع قیامت کا تذکرہ فرمایا، تو اب اس آیت میں ایسی رہنمائی دی جا رہی ہے' جسے اختیار کر کے انسان آخرت کی سعادتوں سے ہمکنار ہو سکے۔ اس آیت میں دُعا سے اکثر مفسرین نے عبادت مراد لی ہے۔ یعنی صرف ایک اللہ کی عبادت کرو۔ جیسا کہ حدیث پاک میں بھی دُعا کو عبادت بلکہ عبادت کا مغز قرار دیا گیا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ

Marfat.com

دُعا سے مراد دُعا ہی ہے یعنی اللہ تعالیٰ سے جلب نفع اور دفع ضرر کا سوال کرنا' کیونکہ دُعا کے شرعی اور حقیقی معنی طلب کرنے کے ہیں' دوسرے مفہوم میں اس کا استعمال مجازی ہے۔ علاوہ ازیں دُعا بھی اپنے حقیقی معنی کے اعتبار سے اور حدیث پاک مذکور کی رو سے بھی عبادت ہی ہے' کیونکہ مافوق الاسباب طریقے سے کسی سے کوئی چیز مانگنا اور اس سے سوال کرنا' یہ اس کی عبادت ہی ہے۔ مطلب دونوں صورتوں میں ایک ہی ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]،[نبی کریم ﷺ نے اپنے ارشادات میں آیت کے اِن دونوں مضامین کو کھول کر بیان فرما دیا ہے۔ حضرت نعمان بن بشیر کی روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ''دُعا عین عبادت ہے''۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ''دُعا مغز عبادت ہے''۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جو اللہ سے نہیں مانگتا اللہ اس پر غضبناک ہوتا ہے۔ اِس مقام پر پہنچ کر وہ عُقدہ بھی حل ہو جاتا ہے جو بہت سے ذہنوں میں اکثر اُلجھن ڈالتا رہتا ہے۔ لوگ دُعا کے معاملے پر اس طرح سوچتے ہیں کہ جب تقدیر کی بُرائی اور بھلائی اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے اور وہ اپنی غالب حکمت و مصلحت کے لحاظ سے جو فیصلہ کر چکا ہے وہی کچھ لازماً رُونما ہو کر رہتا ہے تو پھر ہمارے دُعا مانگنے کا حاصل کیا ہے۔ یہ ایک بڑی غلط فہمی ہے جو آدمی کے دل سے دُعا کی ساری اہمیت نکال دیتی ہے' اور اس باطل خیال میں مبتلا رہتے ہوئے اگر آدمی دُعا مانگے بھی تو اس کی دُعا میں کوئی روح باقی نہیں رہتی۔ قرآن مجید کی مذکورہ بالا آیت اس غلط فہمی کو دو طریقوں سے رفع کرتی ہے۔ اوّلاً، اللہ تعالیٰ بالفاظ صریح فرما رہا ہے کہ ''مجھے پکارو میں تمہاری دُعائیں قبول کروں گا''۔ اس سے صاف معلوم ہوا کہ قضا اور تقدیر کوئی ایسی چیز نہیں ہے، جس نے ہماری طرح معاذ اللہ، خود اللہ تعالیٰ کے ہاتھ بھی باندھ دیے ہوں اور دُعا قبول کرنے کے اختیارات اُس سے سلب ہو گئے ہوں۔ بندے تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے فیصلوں کو ٹالنے یا بدل دینے کی طاقت نہیں رکھتے، مگر اللہ تعالیٰ خود یہ طاقت ضرور رکھتا ہے کہ کسی بندے کی دُعائیں اور التجائیں سُن کر اپنا فیصلہ بدل دے۔ دُوسری بات جو اس آیت میں بیان کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ دُعا خواہ قبول ہو یا نہ ہو' بہر حال ایک فائدے اور بہت بڑے فائدے سے وہ کسی صورت میں بھی خالی نہیں ہوتی، اور وہ یہ ہے کہ بندہ اپنے رب کے سامنے اپنی حاجتیں پیش کر کے اور اس سے دُعا مانگ کر اس کی آقائی و بالادستی کا اعتراف اور اپنی بندگی و عاجزی کا اقرار کرتا ہے۔ یہ اظہار عبودیت بجائے خود عبادت' بلکہ جانِ عبادت ہے۔ جس کے اجر سے بندہ کسی حال میں بھی محروم نہ رہے گا قطع نظر اس سے کہ وہ خاص چیز اُس کو عطا کی جائے یا نہ کی جائے جس کے لیے اس نے دُعا کی تھی۔ نبی کریم ﷺ کے ارشادات میں ان دونوں مضامین کی بھی پوری وضاحت ہمیں مل جاتی ہے۔ پہلے مضمون پر حسب ذیل احادیث مبارکہ روشنی ڈالتی ہیں: * حضرت سلمان فارسی کی روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ''قضا کو کوئی چیز نہیں ٹال سکتی مگر دُعا''*۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے فیصلے کو بدل دینے کی طاقت کسی میں نہیں ہے، مگر اللہ تعالیٰ خود اپنا فیصلہ بدل سکتا ہے' اور یہ اُس وقت ہوتا ہے جب بندہ اس سے دُعا مانگتا ہے۔ حضرت جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا* ''آدمی جب بھی اللہ سے دُعا مانگتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے یا تو وہی چیز دیتا ہے جس کی اس نے دُعا کی تھی یا اُسی درجے کی کوئی بلا اُس پر آنے سے روک دیتا ہے، بشرطیکہ وہ کسی گناہ کی یا قطع رحمی کی دُعا نہ کرے''*۔ اسی سے ملتا جلتا مضمون ایک دوسری حدیثِ پاک میں ہے جو حضرت ابو سعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اکرم ﷺ سے روایت کی ہے۔ اُس میں آپ کا ارشاد یہ ہے کہ *''ایک مسلمان جب بھی کوئی دُعا مانگتا ہے' بشرطیکہ وہ کسی گناہ یا قطع رحمی کی دُعا نہ ہو' تو اللہ تعالیٰ اسے تین صورتوں میں سے کسی ایک صورت میں قبول فرماتا ہے۔ یا تو اس کی وہ دُعا اسی دنیا میں قبول کر لی جاتی ہے۔ یا اسے آخرت میں اجر دینے کے لیے محفوظ رکھ لیا جاتا ہے۔ یا اُسی درجہ کی کسی آفت کو اُس پر آنے سے روک دیا جاتا ہے''*۔ ایک اور روایت میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ* ''بندے کی دُعا قبول کی جاتی ہے بشرطیکہ وہ کسی گناہ کی یا قطع رحمی کی دُعا نہ کرے، اور جلد بازی سے کام نہ لے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! جلد بازی کیا ہے؟ فرمایا جلد بازی یہ ہے کہ آدمی کہے میں نے بہت دُعا کی، بہت دُعا، مگر میں دیکھتا ہوں کہ میری دُعا قبول ہی نہیں ہوتی، اور یہ کہہ کر آدمی تھک جائے اور دُعا مانگنی چھوڑ دے''*۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ''اللہ کی نگاہ میں دُعا سے بڑھ کر کوئی چیز باوقعت نہیں ہے''۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ سے اس کا فضل مانگو کیونکہ اللہ اسے پسند فرماتا ہے کہ اُس سے مانگا جائے''۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(سورۃ حٰم السجدۃ ۴۱)---۴۹۔ ''بھلائی کے مانگنے سے انسان تھکتا نہیں اور اگر اسے کوئی تکلیف پہنچ جائے تو مایوس اور نا امید ہو جاتا ہے۔''O---[یعنی تکلیف پہنچنے پر فوراً مایوسی کا شکار ہو جاتا ہے' جب کہ اللہ تعالیٰ کے مخلص بندوں کا حال اس سے مختلف ہوتا ہے۔ وہ ایک تو دنیا کے طالب نہیں ہوتے' ان کے سامنے ہر وقت آخرت ہی ہوتی ہے' دوسرے' تکلیف پہنچنے پر بھی وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کے فضل سے مایوس نہیں ہوتے' بلکہ آزمائشوں کو بھی وہ کفارۂ سیئات اور رفع درجات کا باعث گردانتے ہیں۔ گویا مایوسی ان کے قریب بھی نہیں پھٹکتی۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۵۱۔ ''اور جب ہم انسان پر انعام کرتے ہیں تو وہ منہ پھیر لیتا ہے اور کنارہ کش ہو جاتا ہے اور جب اسے مصیبت پڑتی ہے تو بڑی لمبی چوڑی دُعائیں کرنے والا بن جاتا ہے۔''O

(سورۃ الحجرات ۴۹)---۱۲۔ ''اے ایمان والو! بہت بدگمانیوں سے بچو یقین مانو کہ بعض بدگمانیاں گناہ ہیں۔ اور بھید نہ ٹٹولا کرو اور نہ تم میں سے کوئی کسی کی

Marfat.com

غیبت کرے۔ کیا تم میں سے کوئی بھی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرتا ہے؟ تم کو اس سے گھن آئے گی' اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو' بیشک اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: تجسس۔ جاسوسی، عیب جوئی۔ غیبت)

(**سورۃ النصر** ۱۱۰)---ا۔''جب اللہ کی مدد آ پہنچے اور فتح (نصیب ہو جائے)۔'' O---۲۔''اور آپ دیکھ لیں لوگوں کو کہ وہ داخل ہو رہے ہیں اللہ کے دین میں فوج در فوج۔'' O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۱۴، مضمون: فتح]---۳۔''تو (اس وقت) اپنے رب کی حمد کرتے ہوئے اس کی پاکی بیان کیجیے اور (اپنی امت کے لیے) اس سے مغفرت طلب کیجیے' بے شک وہ بہت توبہ قبول کرنیوالا ہے۔'' O---[یعنی اپنے رب سے دُعا مانگو کہ جو خدمت اس نے تمہارے سپرد کی تھی اس کو انجام دینے میں تم سے جو بھول چوک یا کوتاہی بھی ہوئی ہو اس سے چشم پوشی اور درگزر فرمائے یہ ہے وہ ادب جو اسلام میں بندے کو سکھایا گیا ہے' کسی انسان سے اللہ کے دین کو خواہ کیسی ہی بڑی سے بڑی خدمت انجام پائی ہو' اس کی راہ میں خواہ کتنی ہی قربانیاں اس نے دی ہوں اور اس کی عبادت و بندگی بجالانے میں خواہ کتنی ہی جانفشانیاں اس نے کی ہو' اس کے دل میں کبھی یہ خیال تک نہ آنا چاہئے کہ میرے اوپر میرے رب کا جو حق تھا وہ میں نے پورا کا پورا ادا کر دیا ہے' بلکہ اسے ہمیشہ یہی سمجھنا چاہئے کہ جو کچھ مجھے کرنا چاہئے تھا وہ میں نہیں کر سکا' اور اسے اللہ سے یہی دُعا مانگنی چاہئے کہ اس کا حق ادا کرنے میں جو کوتاہی بھی مجھ سے ہوئی ہو اسے درگزر فرما کر میری حقیر سی خدمت قبول فرمالے۔ یہ ادب جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سکھایا گیا جن سے بڑھ کر خدا کی راہ میں سعی و جہد کرنے والے کسی انسان کا تصور تک نہیں کیا جا سکتا' تو دوسرے کسی کا یہ مقام کہاں ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے عمل کو کوئی بڑا عمل سمجھے اور اس غرے میں مبتلا ہو کہ اللہ کا جو حق اس پر تھا وہ اس نے ادا کر دیا ہے اللہ کا حق اس سے بہت بالا و برتر ہے کہ کوئی مخلوق اسے ادا کر سکے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان مسلمانوں کو ہمیشہ کے لئے یہ سبق دیتا ہے کہ اپنی کسی عبادت و ریاضت اور کسی خدمت دین کو بڑی چیز نہ سمجھیں' بلکہ اپنی جان راہ خدا میں کھپا دینے کے بعد بھی یہی سمجھتے رہیں کہ ''حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا''۔ اسی طرح جب کبھی انہیں کوئی فتح نصیب ہو' اسے اپنے کسی کمال کا نہیں بلکہ اللہ کے فضل ہی کا نتیجہ سمجھیں اور اس پر فخر و غرور میں مبتلا ہونے کے بجائے اپنے رب کے سامنے عاجزی کے ساتھ سر جھکا کر حمد و تسبیح اور توبہ و استغفار کریں۔ (از تفسیر تفہیم القرآن)] [مزید تفسیر کے لئے باب نمبر ۱۴، مضمون: فتح]

مشاہدہ: آج کل ہم اپنے ہر معاملات میں ماڈریشن کے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔ حتیٰ کی دُعا و سلام کے معاملے میں بھی ہم مغرب کی تقلید میں لگے ہوئے ہیں۔ کہ مبادہ وہ ہمیں بنیاد پرستی کا طعنہ نہ دیں۔ دُعا مانگنے میں کونسی بنیاد پرستی ہے۔ ہم تو اپنے خدا سے دُعا مانگتے ہیں جو رب العالمین ہے۔ اس سے مانگنا تو خالص خدا پرستی ہے اس سے ہم کیوں شرمائیں جبکہ خدا کے آخری پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ شرف انسانیت نے ہر موقع پر دُعا کی۔ صبح اٹھتے وقت، رات سوتے وقت، کھانا کھانے سے پہلے، کھانے کے بعد، بازار جاتے وقت، گھر آتے وقت، عبادت کرتے وقت، کسی سے ملتے وقت، جنگ میں، امن میں، بارش میں، دھوپ میں آخر کون سے ایسا موقع ہے جہاں آپ ﷺ نے دُعا نہیں کی، آپ ﷺ جیسی ہستی ہر وقت اللہ سے بدست دُعا ہے تو ہماری کیا حیثیت ہے کہ ہم دُعا نہ مانگیں۔ اللہ تعالیٰ سے دُعائیں نہ مانگنا یہ بھی ہماری ذلت کی ایک بڑی وجہ ہے جو کہ آجکل امت مسلمہ کی ہو رہی ہے ایک چھوٹی سی مثال لے لیں۔ ٹیلی فون کی گھنٹی بجی ریسیور اٹھایا اور ہم نے کہا ہیلو! یہ ہیلو کیا ہوتا ہے؟ صرف مغرب کی تقلید۔ اس کی بجائے اگر ہم کہیں السلام علیکم (آپ پر سلامتی ہو یعنی آپ سلامت رہیں) کیسی عمدہ دُعا ہے۔ جب آپ کسی کو رخصت کرتے ہیں بائے بائے! یہ بائے بائے کیا ہوتا ہے؟ آپ اس وقت کہیں اللہ حافظ کیسی اچھی دُعا ہے۔ اسی طرح اور بھی کئی مواقع ہیں جہاں ہم مغرب کی تقلید کرتے ہیں اور بہت فخر محسوس کرتے ہیں کہ ہم ماڈرن لوگ ہیں۔ یہ دُعائیں کرنا تو صرف مولویوں کا کام ہے۔ جب تک ہم خود اپنے موقف (اسلامی روایات) پر قائم نہیں ہوں گے تو دوسروں کو کیسے قائل کر سکیں گے۔

●●●

Marfat.com

باب نمبر ۹:

ہدایت یافتہ

ہدایت (ھدایٰ)

(سورۃ البقرۃ ۲)---۲۔ ''یہ اللہ کی کتاب ہے نہیں کوئی شک اس (کے کتاب الٰہی ہونے) میں ہدایت ہے (اللہ سے) ڈرنے والوں کے لئے۔''O ---۳۔ ''جو ایمان لاتے ہیں غیب پر اور قائم کرتے ہیں نماز اور اس میں سے جو رزق ہم نے انہیں دیا ہے خرچ کرتے ہیں۔''O---۴۔ ''اور وہ جو ایمان لاتے ہیں اس پر جو نازل کیا گیا تم پر اور اس پر جو نازل کیا گیا تم سے پہلے اور آخرت پر بھی وہ یقین رکھتے ہیں۔''O---۵۔ ''یہی لوگ ہیں ہدایت پر اپنے رب کی اور یہی ہیں فلاح پانے والے۔''O---۳۸۔ ''ہم نے کہا اتر جاؤ یہاں سے تم سب اب ہوگا یہ کہ ضرور آئے گی تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت۔سو جو تو پیروی کریں گے میری ہدایت کی تو نہ کوئی خوف ہے ان کے لئے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔''O---۳۹۔ ''اور جو اس ہدایت کو قبول کرنے سے انکار کریں گے اور جھٹلائیں گے ہماری آیات کو وہی لوگ دوزخی ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔''O---۱۲۰۔ ''اور ہر گز نہ راضی ہوں گے تم سے یہودی اور نہ عیسائی جب تک کہ (نہ) ہو جاؤ تم تابع ان کے دین کے۔تم کہہ دو بیشک اللہ کی ہدایت ہی حقیقی ہدایت ہے۔اور اگر کہیں پیروی کر لی تم نے ان کی خواہشات کی اس کے بعد بھی کہ آ چکا ہے تمہارے پاس علم تو نہیں ہوگا تم کو اللہ کی گرفت سے بچانے والا کوئی دوست اور نہ کوئی مددگار۔''O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: دوسروں کی خواہشات پر چلنا)---۱۳۸۔ ''اللہ کا رنگ (اختیار کرو) اور کس کا رنگ اچھا ہے اللہ کے رنگ (ہدایت) سے اور ہم اسی کی عبادت کرنے والے ہیں۔''O (تفسیر کیلئے باب ۱، مضمون: اللہ تعالیٰ کا رنگ)---۱۸۵۔ ''رمضان کا مہینہ وہ (مہینہ) ہے نازل کیا گیا جس میں قرآن (جو) ہدایت ہے انسانوں کے لیے اور (اس میں) روشن نشانیاں ہیں ہدایت کی اور (حق کو باطل سے) جدا کرنے کی سو جو کوئی پائے تم میں سے اس مہینے کو تو لازم ہے اس پر کہ روزے رکھے اس میں۔اور جو شخص ہو بیمار یا سفر میں تو تعداد پوری کرے دوسرے دنوں میں (یہ حکم اس لیے دیا گیا ہے کہ) چاہتا ہے اللہ تمہارے لیے آسانی اور نہیں چاہتا تمہارے لیے دشواری اور اس لیے کہ پورا کر لو تم گنتی کو اور اس لیے کہ کبریائی بیان کرو تم اللہ کی اس ہدایت پر جو عطا کی اس نے تم کو اور اس لیے بھی کہ شکر گزار بنو تم۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۵، مضمون: قرآن حکیم]---۲۱۳۔ ''تھے سب انسان ایک ہی امت (پھر ان میں اختلافات ہو گئے) تو بھیجے اللہ نے انبیاء بشارت دینے والے اور خبردار کرنے والے اور نازل کی ان کے ساتھ اپنی کتاب مبنی برحق تا کہ فیصلہ کرے وہ لوگوں کے درمیان ان باتوں کا اختلاف کرتے تھے وہ جن میں اور نہیں اختلاف کیا کتاب میں مگر ان لوگوں نے جنہیں دی گئی تھی وہ اس کے بعد کہ آ چکے تھے ان کے پاس واضح احکام محض آپس کی ضد کی بنا پر پھر ہدایت دی اللہ نے ان لوگوں کو جو ایمان لائے (محمد ﷺ پر) ان باتوں میں جن میں اختلاف کیا کرتے تھے (پہلے لوگ) حق کی اپنے حکم سے اور اللہ ہی ہدایت دیتا ہے جسے چاہے سیدھے راستے کی۔''O---۲۵۶۔ ''نہیں کوئی زبردستی دین کے معاملہ میں بیشک صاف طور پر الگ ہو چکی ہے ہدایت گمراہی سے سو جس نے انکار کیا طاغوت کا اور ایمان لایا اللہ پر تو یقیناً اس نے تھام لیا ایک ایسا مضبوط سہارا جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں۔اور اللہ تعالیٰ سب کچھ سننے والا، ہر بات جاننے والا ہے۔''O---[تفسیر کے لئے باب ھذا، مضمون: دین]---۲۷۲۔ ''نہیں ہے تم پر (اے نبی ﷺ!) ذمہ داری ان کو راہ پر لانے کی بلکہ اللہ تعالیٰ ہدایت بخشتا ہے جسے چاہتا ہے۔اور جو بھی خرچ کرتے ہو تم کوئی مال (بطور خیرات) تو اس کا فائدہ تم ہی کو ہے اس لئے کہ نہیں خرچ کرتے ہو تم مگر حاصل کرنے کے لئے اللہ کی رضا۔اور جو بھی تم خرچ کرتے ہو کوئی مال (بطور خیرات) پورا پورا دے دیا جائے گا وہ تمہیں اور تمہاری حق تلفی نہ کی جائے گی۔''O (تفسیر کیلئے باب ۸، مضمون: صلہ رحمی)

(سورۃ آل عمران ۳)---۴۔ ''اس سے پہلے، انسانوں کی ہدایت کے لئے اور اسی نے نازل کیا فرقان۔بیشک جن لوگوں نے انکار کیا، آیات الٰہی کا انہی کے لئے ہے عذاب، سخت ترین۔اور اللہ غالب ہے، برائی کا بدلہ دینے والا ہے۔''O---۷۳۔ ''اور مت بات مانو مگر اس شخص کی جو کرتا ہو پیروی تمہارے دین کی۔کہہ دو بیشک حقیقی ہدایت تو اللہ کی ہدایت ہے (اور یہ اسی کی دین ہے) کہ دیا جائے کسی کو ویسا ہی جو (کبھی) تم کو دیا گیا تھا یا یہ کہ ان کو (تمہارے خلاف) کوئی حجت مل جائے تمہارے رب کے حضور۔کہو! فضل تو اللہ کے ہاتھ میں ہے، دیتا ہے وہ اپنا فضل جسے چاہے اور اللہ وسعتوں کا مالک، سب کچھ جاننے والا ہے۔''O---۸۶۔ ''بھلا کیسے ہدایت دے اللہ ایسے لوگوں کو جنہوں نے کفر اختیار کیا بعد ایمان لانے کے جبکہ گواہی دے چکے ہیں وہ کہ بیشک یہ

Marfat.com

رسول ﷺ سچا ہے اور آ چکی ہیں ان کے پاس کھلی کھلی نشانیاں اور اللہ نہیں ہدایت دیتا ان لوگوں کو جو خود پر ظلم کرتے ہیں۔'' O---۸۷۔ ''ان لوگوں کی سزا یہ ہے کہ ہے ان پر لعنت اللہ کی فرشتوں کی اور سب لوگوں کی۔'' O---۸۸۔ ''ہمیشہ رہیں گے یہ اس لعنت میں نہ کمی کی جائے گی ان کے عذاب میں اور نہ ہی ان کو مہلت ملے گی۔'' O---۸۹۔ ''مگر وہ جنہوں نے توبہ کر لی اس کے بعد اور اصلاح کر لی اپنی تو بیشک اللہ بڑا معاف فرمانے والا اور ہر حالت میں رحم کرنے والا ہے۔'' O

(سورۃ الانعام ۶)---۸۸۔ ''یہ اللہ تعالیٰ کی راہنمائی (ہدایت) ہے جس سے وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے راہ دکھا دیتا ہے اور اگر وہ شرک کرتے تو جو کچھ وہ کرتے تھے ان سے اکارت چلا جاتا۔'' O---۹۰۔ ''یہی وہ لوگ (سابقہ انبیا) تھے۔ جن کی اللہ تعالیٰ نے راہنمائی کی تھی سو تو ان کی راہنمائی پر چلا چل۔ کہہ میں تم سے اس کی کوئی اجرت نہیں مانگتا۔ یہ تو جہان والوں کے لئے صرف ایک یاد دہانی ہے۔'' O---۱۲۵۔ ''ہاں! جسے اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اسے راہ دکھائے اس کا سینہ فرمانبرداری (اسلام) کے لئے کھول دیتا ہے، اور جسے چاہتا ہے کہ گمراہ کرے اس کے سینے کو تنگ اور گھٹا ہوا کر دیتا ہے گویا وہ آسمان کو چڑھا جا رہا ہے۔ اس طرح اللہ ان لوگوں پر جو ایمان نہیں لاتے گندگی ڈال دیتا ہے۔'' O

(سورۃ الاعراف ۷)---۳۰۔ ''اس نے ایک فریق کو ہدایت دی ہے اور ایک فریق پر گمراہی لازم ہو گئی ہے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنا لیا ہے اور سمجھتے ہیں کہ وہ راہ پر ہیں۔'' O---۴۳۔ ''اور ہم ان کے سینے سے جو کدورت بھی ان میں ہے کھینچ لیں گے، اور ان کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ کہیں گے ''تعریف اللہ تعالیٰ کی جس نے ہمیں اس کی راہ دکھائی اور ہم کبھی راہ نہ پا سکتے تھے اگر اللہ ہمیں راہ نہ دکھاتا۔ یقیناً ہمارے رب کے رسول ہمارے پاس حق لے کر آئے تھے۔'' اور انہیں آواز دی جائے گی ''یہ ہے جنت جس کے تم اپنے عملوں کے سبب وارث بنائے گئے ہو۔'' O---[غل اس کینے اور بغض کو کہا جاتا ہے جو سینوں میں مستور ہو۔ اللہ تعالیٰ اہل جنت پر یہ انعام بھی فرمائے گا کہ ان کے سینوں میں ایک دوسرے کے خلاف بغض و عداوت کے جو جذبات ہوں گے، وہ دور کر دے گا، پھر ان کے دل ایک دوسرے کے بارے میں آئینے کی طرح صاف ہو جائیں گے، کسی کے بارے میں دل میں کوئی کدورت اور عداوت نہیں رہے گی۔ بعض نے اس کا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ اہل جنت کے درمیان درجات و منازل کا جو تفاوت ہوگا، اس پر وہ ایک دوسرے سے حسد نہیں کریں گے۔ پہلے مفہوم کی تائید ایک حدیث سے ہوتی ہے کہ ☆ جنتیوں کو جنت اور دوزخ کے درمیان ایک پل پر روک لیا جائے گا اور ان کے درمیان آپس کی جو زیادتیاں ہوں گی ایک دوسرے کو ان کا بدلہ دلایا جائے گا حتیٰ کہ جب وہ بالکل پاک صاف ہو جائیں گے تو پھر انہیں جنت میں داخلے کی اجازت دے دی جائے گی جیسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی باہمی رنجشیں ہیں جو سیاسی رقابت میں ان کے درمیان ہوئیں۔ حضرت علیؓ کا قول ہے ''مجھے امید ہے کہ میں، عثمانؓ اور طلحہؓ و زبیرؓ، ان لوگوں میں سے ہوں گے جن کے بارے میں اللہ نے فرمایا ہے ﴿ونزعنا ما فی صدورھم من غل﴾] [یہ ہدایت جس سے ہمیں ایمان اور عمل صالح کی زندگی نصیب ہوئی اور پھر انہیں بارگاہ الٰہی میں قبولیت کا درجہ بھی حاصل ہوا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت ہے اور اس کا فضل ہے۔ اگر یہ رحمت اور فضل الٰہی نہ ہوتا تو ہم یہاں تک نہ پہنچ سکتے۔ اسی مفہوم کی یہ حدیث ہے جس میں نبی ﷺ نے فرمایا ☆ ''یہ بات اچھی طرح جان لو کہ تم میں سے کسی کو محض اس کا عمل جنت میں نہیں لے جائے گا جب تک کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت نہ ہوگی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ ﷺ بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں میں بھی، اس وقت تک جنت میں نہیں جاؤں گا جب تک کہ رحمت الٰہی مجھے اپنے دامن میں نہیں سمیٹ لے گی۔'' (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۵۸۔ ''کہہ دیجئے۔ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ تعالیٰ کا رسول ﷺ ہوں۔ اس کا جس کی بادشاہت آسمانوں اور زمین پر ہے جس کے سوا کوئی خدا نہیں جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے پس تم اللہ تعالیٰ اور اس کے بے پڑھے نبی رسول ﷺ پر جو اللہ تعالیٰ اور اس کی باتوں پر ایمان رکھتا ہے ایمان لاؤ اور اس کی پیروی کرو تاکہ ہدایت پاؤ۔'' O---۱۷۸۔ ''جسے اللہ تعالیٰ راہ (ہدایت) دکھائے وہی راہ پر آتا ہے اور جسے وہ گمراہ کر دے وہی نقصان اٹھاتے ہیں۔'' O---۲۰۳۔ ''کہو۔ میں تو صرف اس کی پیروی کرتا ہوں جو میرے رب کی جانب سے میری طرف وحی کیا جاتا ہے۔ یہ تمہارے رب کی طرف سے بصیرت کی باتیں اور ہدایت اور رحمت ان لوگوں کے لئے ہے جو ایمان رکھتے ہیں۔'' O

(سورۃ التوبہ ۹)---۱۹۔ ''کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانے اور مسجد حرام کو آباد کرنے کو ایسا سمجھ لیا ہے جیسے وہ شخص جو اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتا ہے؟ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں برابر نہیں ہو سکتے۔ مگر اللہ تعالیٰ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔'' O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۹، مضمون: جہاد]---۳۳۔ ''اسی نے اپنا رسول ﷺ ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا تاکہ اسے سب دینوں پر غالب کر دے اگرچہ مشرک ناپسند کریں۔'' O---۱۰۹۔ ''تو کیا وہ جس نے اپنی عمارت کی بنیاد اللہ تعالیٰ کے ڈر اور رضا پر رکھی بہتر ہے یا وہ جس نے اپنی عمارت کی بنیاد ایک کھوکھلی کھائی کے کنارے پر رکھی جو اسے دوزخ کی آگ میں لے گری۔ مگر اللہ تعالیٰ ظالموں کو راہ نہیں دکھاتا۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: مسجد قبا و باب ۱۴، مضمون: مسجد ضرار)---۱۱۵۔ ''اور اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کہ کسی قوم کو اس کے بعد کہ وہ انہیں راہ دکھا چکا ہو بھٹکا دے۔ جب تک وہ ان پر واضح نہ کر دے کہ کن باتوں سے بچیں۔ بیشک

Marfat.com

اللہ تعالیٰ ہر بات کا علم رکھتا ہے۔'' O

(سورۃ یونس ۱۰) ---۹۔ ''البتہ جو لوگ ایمان لاتے اور درست عمل کرتے ہیں انہیں ان کا رب ان کے ایمان کے ذریعے راہ دکھائے گا۔ نعمت بھرے باغوں میں ان کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی۔'' O ---۳۵۔ ''کہو! کیا تمہارے بنائے ہوئے شریکوں میں کوئی ہے جو حق کی طرف راہ دکھاتا ہے؟ کہو! اللہ تعالیٰ ہی حق کی راہ دکھاتا ہے۔ تو کیا وہ جو حق کی طرف راہنمائی کرتا ہے زیادہ حق دار ہے کہ اس کی پیروی کی جائے یا وہ جو خود ہی راہ نہیں پاتا سوائے اس کے کہ اسے راہ دکھائی جائے؟ پر تمہیں کیا ہو گیا ہے تم کس طرح کے فیصلے کرتے ہو۔'' O ---۴۵۔ ''اور جس دن وہ انہیں اکٹھا کرے گا تو انہیں یوں لگے گا کہ وہ دن کی صرف ایک گھڑی ٹھہرے تھے اور وہ ایک دوسرے کو پہچانتے ہوں گے۔ بیشک وہ لوگ خسارے میں رہے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو جھٹلایا اور جو راہ پر نہ تھے۔'' O ---۵۷۔ ''اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت اور جو سینوں میں ہے اس کی شفا اور مومنوں کے لئے ہدایت اور رحمت آ گئی ہے۔'' O ---۱۰۸۔ ''کہہ دیجئے! اے لوگو! تمہارے رب کی طرف سے حق آ گیا ہے اب جو راہ پر چلا تو وہ اپنے لئے ہی چلتا ہے اور جو بھٹک گیا تو وہ اپنے خلاف ہی بھٹکتا ہے اور میں تمہارا کچھ ذمہ دار نہیں۔'' O ---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۵، مضمون: قرآن یا باب نمبر ۹، مضمون: اسلام]

(سورۃ یوسف ۱۲) ---۱۱۱۔ ''ان کے بیان میں عقل والوں کے لئے یقیناً نصیحت اور عبرت ہے۔ یہ قرآن جھوٹ بنائی ہوئی بات نہیں۔ بلکہ یہ تصدیق ہے ان کتابوں کی جو اس سے پہلے کی ہیں کھول کھول کر بیان کرنے والا ہے ہر چیز کو اور ہدایت اور رحمت ہے ایمان دار لوگوں کے لئے۔'' O

(سورۃ الرعد ۱۳) ---۲۷۔ ''کافر کہتے ہیں کہ اس پر کوئی نشانی (معجزہ) کیوں نازل نہیں کیا گیا؟ جواب دے دیجئے کہ جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کرنا چاہے کر دیتا ہے اور جو اس کی طرف جھکے اسے راستہ دکھا دیتا ہے۔'' O ---۳۱۔ ''اگر (بالفرض) کے کسی قرآن (آسمانی کتاب) کے ذریعہ پہاڑ چلا دیئے جائیں یا زمین ٹکڑے ٹکڑے کر دی جاتی یا مردوں سے باتیں کرا دی جاتیں (پھر بھی وہ ایمان نہ لاتے) بات یہ ہے کہ سب کام اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ تو کیا ایمان والوں کو اس بات پر دلجمعی نہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو تمام لوگوں کو ہدایت دے دے۔ کفار کو تو ان کے کفر کے بدلے ہمیشہ ہی کوئی نہ کوئی سخت سزا پہنچتی رہے گی یا ان کے مکانوں کے قریب نازل ہوتی رہے گی تاوقتیکہ وعدہ الٰہی آ پہنچے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ وعدہ خلافی نہیں کرتا۔'' O ---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۵، مضمون: الکتاب قرآن حکیم]

(سورۃ ابراہیم ۱۴) ---۴۔ ''ہم نے ہر ہر نبی کو اس کی قومی زبان میں ہی بھیجا ہے تاکہ ان کے سامنے وضاحت سے بیان کر دے۔ اب اللہ تعالیٰ جسے چاہے گمراہ کر دے اور جسے چاہے راہ دکھا دے۔ وہ غلبہ اور حکمت والا ہے۔'' O

(سورۃ النحل ۱۶) ---۳۶۔ ''ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا کہ (لوگو!) صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے سوا تمام معبودوں سے بچو۔ پس بعض لوگوں کو تو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی اور بعض پر گمراہی ثابت ہو گئی۔ پس تم خود زمین پر چل پھر کر دیکھ لو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیسا کچھ ہوا؟'' O ---۳۷۔ ''گو آپ ان کی ہدایت کے خواہش مند رہے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ اسے ہدایت نہیں دیتا جسے گمراہ کر دے اور نہ ان کا کوئی مددگار ہوتا ہے۔'' O ---۸۹۔ ''اور جس دن ہم ہر امت میں انہی میں سے ان کے مقابلے پر گواہ کھڑا کریں گے اور تجھے ان سب پر گواہ بنا کر لائیں گے۔'' O ---۹۳۔ ''اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تم سب کو ایک گروہ ہی بنا دیتا لیکن وہ جسے چاہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہے ہدایت دیتا ہے۔ یقیناً تم جو کچھ کر رہے ہو اس کے بارے میں باز پرس کی جانے والی ہے۔'' O ---۱۰۴۔ ''جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی راہنمائی نہیں ہوتی اور ان کے لئے المناک عذاب ہیں۔'' O ---۱۰۷۔ ''یہ اس لئے کہ انہوں نے دنیا کی زندگی کو آخرت سے زیادہ محبوب رکھا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ کافر لوگوں کو راہ راست نہیں دکھاتا۔'' O

(سورۃ بنی اسرائیل ۱۷) ---۱۵۔ ''جو راہ راست حاصل کر لے وہ خود اپنے ہی بھلے کے لیے راہ یافتہ رہتا ہے اور جو بھٹک جائے اس کا بوجھ اسی کے اوپر ہے، کوئی بوجھ والا کسی اور کا بوجھ اپنے اوپر نہ لادے گا اور ہماری سنت نہیں کہ رسول بھیجنے سے پہلے ہی عذاب کرنے لگیں۔'' O ---۴۸۔ ''دیکھیں تو سہی آپ کے لئے کیا کیا مثالیں بیان کرتے ہیں پس وہ بہک رہے ہیں۔ اب تو راہ پانا ان کے بس میں نہیں رہا۔'' O ---۹۴۔ ''لوگوں کے پاس ہدایت پہنچ چکنے کے بعد ایمان سے روکنے والی صرف یہی چیز رہی کہ انہوں نے کہا کیا اللہ نے ایک انسان کو ہی رسول بنا کر بھیجا؟'' O ---۹۷۔ ''اللہ تعالیٰ جس کی راہنمائی کرے وہ تو ہدایت یافتہ ہے اور جسے وہ راہ سے بھٹکا دے ناممکن ہے کہ تو اس کا مددگار اس کے سوا کسی اور کو پائے، ایسے لوگوں کا ہم بروز قیامت اوندھے منہ حشر کریں گے، درآں حالیکہ وہ اندھے گونگے اور بہرے ہوں گے، ان کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔ جب کبھی وہ بجھنے لگے گی ہم ان پر اسے اور بھڑکا دیں گے۔'' O

(سورۃ الکہف ۱۸) ---۱۷۔ ''آپ دیکھیں گے کہ آفتاب بوقت طلوع ان کے غار سے دائیں جانب کو جھک جاتا ہے اور بوقت غروب ان کے بائیں جانب کترا جاتا ہے اور وہ اس غار کی کشادہ جگہ میں ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ جس کی رہبری فرمائے وہ راہ راست پر ہے اور جسے وہ گمراہ کر دے ناممکن ہے کہ آپ اس کا کوئی کارساز اور راہنما پا سکیں۔'' O ---[تفصیل کے لیے باب نمبر ۱۵، مضمون: اصحاب کہف] ---۲۳۔ ''اور ہرگز

Marfat.com

ہرگز کسی کام پر یوں نہ کہنا کہ میں اسے کل کروں گا۔'' O---۲۴۔ ''مگر ساتھ ہی ان شاء اللہ کہہ لینا۔ اور جب بھی بھولے، اپنے پروردگار کی یاد کر لیا کرنا اور کہتے رہنا کہ مجھے پوری امید ہے کہ میرا رب مجھے اس سے بھی زیادہ ہدایت کے قریب کی بات کی رہبری کرے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون ان شاء اللہ] ---۵۵۔ ''لوگوں کے پاس ہدایت آچکنے کے بعد انہیں ایمان لانے اور اپنے رب سے استغفار کرنے سے صرف اسی چیز نے روکا کہ اگلے لوگوں کا سا معاملہ انہیں بھی پیش آئے یا ان کے سامنے کھلم کھلا عذاب آموجود ہو جائے۔'' O---۵۷۔ ''اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے؟ جسے اس کے رب کی آیتوں سے نصیحت کی جائے وہ پھر بھی منہ موڑے رہے اور جو کچھ اس کے ہاتھوں نے آگے بھیج رکھا ہے اسے بھول جائے، بیشک ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیئے ہیں کہ وہ اسے (نہ) سمجھیں اور ان کے کانوں میں گرانی ہے گو تو انہیں ہدایت کی طرف بلاتا رہے لیکن یہ کبھی بھی ہدایت نہیں پانے کے۔'' O---[یعنی ان کے ظلم عظیم کی وجہ سے کہ انہوں نے رب کی آیات سے اعراض کیا اور اپنے کرتوتوں کو بھولے رہے، ان کے دلوں پر ایسے پردے اور ان کے کانوں پر ایسے بوجھ ڈال دیئے گئے ہیں، جس سے قرآن کا سمجھنا، سننا اور اس سے ہدایت قبول کرنا ان کے لیے ناممکن ہو گیا۔ ان کو کتنا بھی ہدایت کی طرف بلالو یہ کبھی بھی ہدایت کا راستہ اپنانے کے لیے تیار نہیں ہوں گے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ طٰہٰ ۲۰) ---۱۲۳۔ ''فرمایا، تم دونوں یہاں سے اتر جاؤ تم آپس میں ایک دوسرے کے دشمن ہو، اب تمہارے پاس جب کبھی میری طرف سے ہدایت پہنچے تو جو میری ہدایت کی پیروی کرے نہ تو وہ بہکے گا نہ تکلیف میں پڑے گا۔'' O---۱۲۴۔ ''اور (ہاں) جو میری یاد سے روگردانی کرے گا اس کی زندگی تنگی میں رہے گی، اور ہم اسے بروز قیامت اندھا کر کے اٹھائیں گے۔'' O---۱۲۵۔ ''وہ کہے گا کہ الٰہی! مجھے تو نے اندھا بنا کر کیوں اٹھایا؟ حالانکہ میں تو دیکھتا بھالتا تھا۔'' O

(سورۃ الحج ۲۲) ---۱۶۔ ''ہم نے اسی طرح اس قرآن کو واضح آیتوں میں اتارا ہے۔ جسے اللہ چاہے ہدایت نصیب فرماتا ہے۔'' O

(سورۃ النمل ۲۷) ---۲۔ ''ہدایت اور خوشخبری ایمان والوں کے لیے۔'' O---۷۷۔ ''اور یہ قرآن ایمان والوں کے لیے یقیناً ہدایت اور رحمت ہے۔'' O

(سورۃ القصص ۲۸) ---۳۷۔ ''حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کہنے لگے میرا رب تعالیٰ اسے خوب جانتا ہے جو اس کے پاس کی ہدایت لے کر آتا ہے اور جس کے لیے آخرت کا (اچھا) انجام ہوتا ہے۔ یقیناً بے انصافوں کا بھلا نہ ہوگا۔'' O---۴۳۔ ''اور ان اگلے زمانہ والوں کو ہلاک کرنے کے بعد ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو ایسی کتاب عنایت فرمائی جو لوگوں کے لیے دلیل اور ہدایت و رحمت ہو کر آئی تھی تاکہ وہ نصیحت حاصل کر لیں۔'' O---۴۹۔ ''کہہ دے کہ اگر سچے ہو تو تم بھی اللہ کے پاس سے کوئی ایسی کتاب لے آؤ جو ان دونوں سے زیادہ ہدایت والی ہو میں اسی کی پیروی کروں گا۔'' O---۵۰۔ ''پھر اگر یہ تیری نہ مانیں تو تو یقین کر لے کہ یہ صرف اپنی خواہش کی پیروی کر رہے ہیں۔ اور اس سے بڑھ کر بہکا ہوا کون ہے؟ جو اپنی خواہش کے پیچھے پڑا ہوا ہو بغیر اللہ کی رہنمائی کے، بیشک اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔'' O---[اس میں اللہ کی اسی سنت (طریقے) کا بیان ہے جو ظالموں کے لیے اس کے ہاں مقرر ہے کہ وہ ہدایت سے محروم رہتے ہیں۔ اس لیے کہ انبیاء کی تکذیب، آیات الٰہی سے اعراض اور مسلسل کفر و عناد ایسا جرم ہے کہ جس سے قبول حق کی استعداد اور اثر پذیری کی صلاحیت ختم ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد انسان ظلم و عصیان اور کفر و شرک کی تاریکیوں میں ہی بھٹکتا پھرتا ہے، اسے ایمان کی روشنی نصیب نہیں ہوتی۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۵۶۔ ''بیشک یہ نہیں کہ تم جسے اپنی طرف سے چاہو ہدایت کر دو ہاں اللہ ہدایت فرماتا ہے جسے چاہے اور وہ خوب جانتا ہے ہدایت والوں کو۔'' O---[جن کے لیے اس نے ہدایت مقرر فرمائی جو دلائل سے پند پذیر ہونے اور حق بات ماننے والے ہیں، شان نزول، مسلم شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ یہ آیت ابوطالب کے حق میں نازل ہوئی، نبی کریم ﷺ نے ان سے ان کی موت کے وقت فرمایا اے چچا کہو لا الٰہ الا اللہ میں تمہارے لیے روز قیامت شاہد ہوں گا انہوں نے کہا کہ اگر مجھے قریش کے عار دینے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں ضرور ایمان لا کر تمہاری آنکھ ٹھنڈی کرتا اس کے بعد انہوں نے یہ شعر پڑھے۔ یعنی میں یقین سے جانتا ہوں کہ محمد ﷺ کا دین تمام جہانوں کے دینوں سے بہتر ہے اگر ملامت و بدگوئی کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں نہایت صفائی کے ساتھ اس دین کو قبول کرتا اس کے بعد ابوطالب کا انتقال ہو گیا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر از کنز الایمان)] ---۵۷۔ ''کہنے لگے اگر ہم آپ کے ساتھ ہو کر ہدایت کے تابع دار بن جائیں تو ہم اپنے ملک سے اچک لیے جائیں، کیا ہم نے انہیں امن و امان اور حرمت والے حرم میں جگہ نہیں دی؟ جہاں تمام چیزوں کے پھل کھچے چلے آتے ہیں جو ہمارے پاس بطور رزق کے ہیں لیکن ان میں سے اکثر کچھ نہیں جانتے۔'' O---[یعنی ہم جہاں ہیں وہاں ہمیں رہنے نہ دیا جائے گا اور ہمیں اذیتوں سے یا مخالفین سے جنگ و پیکار سے دوچار ہونا پڑے گا۔ یہ بعض کفار نے ایمان نہ لانے کا عذر پیش کیا۔ اللہ نے جواب دیا۔ یعنی ان کا یہ عذر غیر معقول ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے اس شہر کو جس میں یہ رہتے ہیں امن والا بنایا ہے۔ جب یہ شہر ان کے کفر و شرک کی حالت میں ان کے لیے امن کی جگہ ہے تو کیا اسلام قبول کر لینے کے بعد وہ ان کے لیے امن کی جگہ نہیں رہے گا؟ یہ مکے کی وہ

Marfat.com

خصوصیت ہے جس کا مشاہدہ لاکھوں حاجی اور عمرہ کرنے والے ہر سال کرتے ہیں کہ مکے میں پیداوار نہ ہونے کے باوجود نہایت فراوانی سے ہر قسم کا پھل بلکہ دنیا بھر کا سامان ملتا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۵۸۔ ''اور ہم نے بہت سی وہ بستیاں تباہ کر دیں جو اپنی عیش و عشرت میں اترانے لگی تھیں، یہ ہیں ان کی رہائش کی جگہیں جو ان کے بعد بہت ہی کم آباد کی گئیں اور ہم ہی ہیں آخر سب کچھ کے وارث۔'' O

(سورۃ العنکبوت ۲۹) ---۱۸۔ ''اور اگر تم جھٹلاؤ تو تم سے پہلے کی امتوں نے بھی جھٹلایا ہے، رسول کے ذمہ تو صرف صاف طور پر پہنچا دینا ہی ہے۔'' O ---[اس لیے آپ بھی تبلیغ کا کام کرتے رہیے۔ اس سے کوئی راہ یاب ہوتا ہے یا نہیں؟ اس کے ذمے دار آپ نہیں ہیں، نہ آپ سے اس کی بابت پوچھا ہی جائے گا، کیونکہ ہدایت دینا نہ دینا یہ صرف اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے، جو اپنی سنت کے مطابق، جس میں ہدایت کی طلب صادق دیکھتا ہے، اس کو ہدایت سے نواز دیتا ہے۔ دوسروں کو ضلالت کی تاریکیوں میں بھٹکتا ہوا چھوڑ دیتا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الروم ۳۰) ---۲۹۔ ''بلکہ بات یہ ہے کہ یہ ظالم تو بغیر علم کے خواہش پرستی کر رہے ہیں، اسے کون راہ دکھائے جسے اللہ تعالیٰ راہ سے ہٹا دے، ان کا ایک بھی مددگار نہیں۔'' O ---۵۳۔ ''اور نہ آپ اندھوں کو ان کی گمراہی سے ہدایت کرنے والے ہیں آپ تو صرف ان ہی لوگوں کو سناتے ہیں جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں پس وہی اطاعت کرنے والے ہیں۔'' O

(سورۃ لقمان ۳۱) ---۳۔ ''جو نیکوکاروں کے لیے رہبر اور (سراسر) رحمت ہے۔'' O ---۵۔ ''یہی لوگ ہیں جو اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ نجات پانے والے ہیں۔'' O

(سورۃ السجدۃ ۳۲) ---۳۔ ''کیا یہ کہتے ہیں کہ اس نے اسے گھڑ لیا ہے۔ (نہیں نہیں) بلکہ یہ تیرے رب تعالیٰ کی طرف سے حق ہے تاکہ آپ انہیں ڈرائیں جن کے پاس آپ سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تاکہ وہ راہ راست پر آجائیں۔'' O ---۱۳۔ ''اگر ہم چاہتے تو ہر شخص کو ہدایت نصیب فرما دیتے، لیکن میری یہ بات بالکل حق ہو چکی ہے کہ میں ضرور ضرور جہنم کو انسانوں اور جنوں سے پر کر دوں گا۔'' O ---۲۳۔ ''بیشک ہم نے موسیٰ کو کتاب دی پس آپ کو ہرگز اس کی ملاقات میں شک نہ کرنا چاہیے اور ہم نے اسے بنی اسرائیل کی ہدایت کا ذریعہ بنایا۔'' O ---[''اسے'' سے مراد کتاب (تورات) ہے یا خود حضرت موسیٰ علیہ السلام۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۲۴۔ ''اور جب ان لوگوں نے صبر کیا تو ہم نے ان میں سے ایسے پیشوا بنائے جو ہمارے حکم سے لوگوں کو ہدایت کرتے تھے، اور وہ ہماری آیتوں پر یقین رکھتے تھے۔'' O ---۲۶۔ ''کیا اس بات نے بھی انہیں ہدایت نہیں دی کہ ہم نے ان سے پہلے بہت سی امتوں کو ہلاک کر دیا جن کے مکانوں میں یہ چل پھر رہے ہیں۔ اس میں تو (بڑی) بڑی نشانیاں ہیں۔ کیا پھر بھی یہ نہیں سنتے؟'' O

(سورۃ الاحزاب ۳۳) ---۴۔ ''کسی آدمی کے سینے میں اللہ تعالیٰ نے دو دل نہیں رکھے، اور اپنی جن بیویوں کو تم ماں کہہ بیٹھتے ہو انہیں اللہ تعالیٰ نے تمہاری (سچ مچ کی) مائیں نہیں بنایا، اور نہ تمہارے لے پالک لڑکوں کو (واقعی) تمہارے بیٹے بنایا ہے، یہ تو تمہارے اپنے منہ کی باتیں ہیں، اللہ تعالیٰ حق بات فرماتا ہے اور وہ (سیدھی) راہ سجھاتا ہے۔'' O

(سورۃ سبا ۳۴) ---۲۴۔ ''پوچھیے کہ تمہیں آسمانوں اور زمین سے روزی کون پہنچاتا ہے؟ (خود) جواب دیجیے! کہ اللہ تعالیٰ۔ (سنو) ہم یا تم۔ یا تو یقیناً ہدایت پر ہیں یا کھلی گمراہی میں ہیں؟'' O [ظاہر بات ہے گمراہی پر وہی ہوگا جو ایسی چیزوں کو معبود سمجھتا ہے جن کا آسمان و زمین سے روزی پہنچانے میں کوئی حصہ نہیں ہے، نہ وہ بارش برسا سکتے ہیں، نہ کچھ اگا سکتے ہیں۔ اس لیے حق پر یقیناً اہل توحید ہی ہیں، نہ کہ دونوں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)] ---۳۱۔ ''اور کافروں نے کہا کہ ہم ہرگز نہ تو اس قرآن کو مانیں نہ اس سے پہلے کی کتابوں کو! اے دیکھنے والے کاش کہ تو ان ظالموں کو اس وقت دیکھتا جبکہ یہ اپنے رب کے سامنے کھڑے ہوئے ایک دوسرے کو الزام دے رہے ہوں گے کمزور لوگ بڑے لوگوں سے کہیں گے اگر تم نہ ہوتے تو ہم تو مومن ہوتے۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۱۰، مضمون: کافر، کفر) ---۳۲۔ ''یہ بڑے لوگ ان کمزوروں کو جواب دیں گے کہ کیا تمہارے پاس ہدایت آچکنے کے بعد ہم نے تمہیں اس سے روکا تھا؟ (نہیں) بلکہ تم (خود) ہی مجرم تھے۔'' O ---۵۰۔ ''کہہ دیجیے! کہ اگر میں بہک جاؤں تو میرے بہکنے (کا وبال) مجھ پر ہی ہے اور اگر میں راہ ہدایت پر ہوں تو بسبب اس وحی کے جو میرا پروردگار مجھے کرتا ہے وہ بڑا ہی سننے والا اور بہت ہی قریب ہے۔'' O

(سورۃ فاطر ۳۵) ---۸۔ ''کیا پس وہ شخص جس کے لیے اس کے برے اعمال مزین کر دیے گئے ہیں پس وہ انہیں اچھا سمجھتا ہے (کیا وہ ہدایت یافتہ شخص جیسا ہے) (یقین مانو) کہ اللہ تعالیٰ جسے چاہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہے راہ راست دکھاتا ہے۔ پس آپ کو ان پر غم کھا کھا کر اپنی جان ہلاکت میں نہ ڈالنی چاہیے، یہ جو کچھ کر رہے ہیں اس سے یقیناً اللہ تعالیٰ بخوبی واقف ہے۔'' O ---۲۲۔ ''اور زندے اور مردے برابر نہیں ہو سکتے، اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے سنا دیتا ہے اور آپ ان لوگوں کو نہیں سنا سکتے جو قبروں میں ہیں۔'' O ---[یعنی جسے اللہ تعالیٰ ہدایت سے نوازنے والا ہوتا ہے اور جنت اس کے لیے مقدر ہوتی ہے اسے حجت و دلیل سننے اور پھر اسے قبول کرنے کی توفیق دے دیتا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

Marfat.com

(سورۃ الزُّمَر ۳۹) ---۱۷۔ ''اور جن لوگوں نے طاغوت کی عبادت سے پرہیز کیا اور (ہمہ تن) اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہے وہ خوش خبری کے مستحق ہیں' میرے بندوں کو خوشخبری سنا دیجئے۔'' O---۱۸۔ ''جو بات کو کان لگا کر سنتے ہیں۔ پھر جو بہترین بات ہو اس کی اتباع کرتے ہیں۔ یہی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت کی ہے اور یہی عقلمند بھی ہیں۔'' O---۲۳۔ ''اللہ تعالیٰ نے بہترین کلام نازل فرمایا ہے جو ایسی کتاب ہے کہ آپس میں ملتی جلتی اور بار بار دہرائی ہوئی آیتوں کی ہے' جس سے ان لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں جو اپنے رب کا خوف رکھتے ہیں آخر میں ان کے جسم اور دل اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف نرم ہو جاتے ہیں' یہ ہے اللہ تعالیٰ کی ہدایت جس کے ذریعہ جسے چاہے راہ راست پر لگا دیتا ہے۔ اور جسے اللہ تعالیٰ ہی راہ بھلا دے اس کا ہادی کوئی نہیں۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۵، مضمون: الکتاب) ---۳۷۔ ''اور جسے وہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں' کیا اللہ تعالیٰ غالب اور بدلہ لینے والا نہیں ہے؟'' O ---۴۱۔ ''آپ پر ہم نے حق کے ساتھ یہ کتاب لوگوں کے لیے نازل فرمائی ہے' پس جو شخص راہ راست پر آ جائے اس کے اپنے لیے نفع ہے اور جو گمراہ ہو جائے اس کی گمراہی کا (وبال) اسی پر ہے' آپ ان کے ذمہ دار نہیں۔'' O---۵۵۔ ''اور پیروی کرو اس بہترین چیز کی جو تمہاری طرف تمہارے پروردگار کی طرف سے نازل کی گئی ہے' اس سے پہلے کہ تم پر اچانک عذاب آ جائے اور تمہیں اطلاع بھی نہ ہو۔'' O---۵۶۔ ''(ایسا نہ ہو کہ) کوئی شخص کہے ہائے افسوس! اس بات پر کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے حق میں کوتاہی کی بلکہ میں تو مذاق اڑانے والوں میں ہی رہا۔'' O---۵۷۔ ''یا کہے کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھے ہدایت کرتا تو میں بھی پارسا لوگوں میں ہوتا۔'' O---۵۸۔ ''یا عذاب کو دیکھ کر کہے کاش! کہ کسی طرح میرا لوٹ جانا ہو جاتا تو میں بھی نیکوکاروں میں ہو جاتا۔'' O

(سورۃ المؤمن ۴۰) ---۵۳۔ ''ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو ہدایت نامہ عطا فرمایا اور بنو اسرائیل کو اس کتاب کا وارث بنایا۔'' O---۵۴۔ ''کہ وہ ہدایت و نصیحت تھی عقل مندوں کے لیے۔'' O

(سورۃ حٰم السجدۃ ۴۱) ---۴۴۔ ''اور اگر ہم اسے عجمی زبان کا قرآن بناتے تو کہتے کہ اس کی آیتیں صاف صاف بیان کیوں نہیں کی گئیں؟ یہ کیا کہ عجمی کتاب اور آپ عربی رسول؟ آپ فرما دیجئے! کہ یہ تو ایمان والوں کے لیے ہدایت و شفا ہے اور جو ایمان نہیں لاتے ان کے کانوں میں تو (بہرا پن اور) بوجھ ہے اور یہ ان پر اندھا پن ہے' یہ وہ لوگ ہیں جو کسی بہت دور دراز جگہ سے پکارے جا رہے ہیں۔'' O

(سورۃ الجاثیۃ ۴۵) ---۲۰۔ ''یہ (قرآن) لوگوں کے لیے بصیرت کی باتیں اور ہدایت و رحمت ہے اس قوم کے لیے جو یقین رکھتی ہے۔'' O

(سورۃ محمد ۴۷) ---۱۴۔ ''کیا'' پس وہ شخص جو اپنے پروردگار کی طرف سے دلیل پر ہو اس شخص جیسا ہو سکتا ہے؟ جس کے لیے اس کا برا کام مزین کر دیا گیا ہو اور وہ اپنی نفسانی خواہشوں کا پیرو ہو؟'' O---۱۷۔ ''اور جو لوگ ہدایت یافتہ ہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں ہدایت میں اور بڑھا دیا ہے اور انہیں ان کی پرہیزگاری عطا فرمائی ہے۔'' O---[یعنی جن کی نیت ہدایت حاصل کرنے کی ہوتی ہے تو اللہ ان کو ہدایت کی توفیق بھی دے دیتا ہے اور ان کو اس پر ثابت قدمی بھی عطا فرماتا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۲۵۔ ''جو لوگ اپنی پیٹھ کے بل الٹے پھر گئے اس کے بعد کہ ان کے لیے ہدایت واضح ہو چکی یقیناً شیطان نے ان کے لیے (ان کے فعل کو) مزین کر دیا ہے اور انہیں ڈھیل دے رکھی ہے۔'' O---۳۲۔ ''یقیناً جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے لوگوں کو روکا اور رسول کی مخالفت کی اس کے بعد کہ ان کے لیے ہدایت ظاہر ہو چکی یہ ہرگز ہرگز اللہ تعالیٰ کا کچھ نقصان نہ کریں گے عنقریب ان کے اعمال وہ غارت کر دے گا۔'' O

(سورۃ الفتح ۴۸) ---۲۸۔ ''وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے ہر دین پر غالب کرے اور اللہ تعالیٰ کافی ہے گواہی دینے والا۔'' O (تفسیر کیلئے باب ہذا، مضمون: دین)

(سورۃ النجم ۵۳) ---۲۷۔ ''بیشک جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ فرشتوں کا زنانہ نام مقرر کرتے ہیں۔'' O---۲۸۔ ''حالانکہ انہیں اس کا کوئی علم نہیں وہ صرف اپنے گمان کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اور بیشک وہم (وگمان) حق کے مقابلے میں کچھ کام نہیں دیتا۔'' O---۲۹۔ ''تو آپ اس سے منہ موڑ لیں جو ہماری یاد سے منہ موڑے اور جن کا ارادہ بجز زندگانی دنیا کے اور کچھ نہ ہو۔'' O---۳۰۔ ''یہی ان کے علم کی انتہا ہے' آپ کا رب اس سے خوب واقف ہے جو اس کی راہ سے بھٹک گیا ہے اور وہی خوب واقف ہے اس سے بھی جو راہ یافتہ ہے۔'' O

(سورۃ الحدید ۵۷) ---۲۶۔ ''بیشک ہم نے حضرت نوح اور حضرت ابراہیم (علیہما السلام) کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا اور ہم نے ان دونوں کی اولاد میں پیغمبری اور کتاب جاری رکھی تو ان میں سے کچھ تو راہ یافتہ ہوئے اور ان میں سے اکثر بہت نافرمان رہے۔'' O

(سورۃ الصّف ۶۱) ---۷۔ ''اس شخص سے زیادہ ظالم اور کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ (افترا) باندھے حالانکہ وہ اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے اور اللہ ایسے ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا۔'' O---۸۔ ''وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے منہ سے بجھا دیں اور اللہ اپنے نور کو کمال تک پہنچانے والا ہے گو کافر برا مانیں۔'' O---۹۔ ''وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا تاکہ اسے اور تمام مذاہب پر غالب کر دے اگرچہ مشرکین ناخوش

Marfat.com

ہوں۔“ O

(سورۃ المنافقون ۶۳) ۔۔۔۶ ”ان کے حق میں آپ کا استغفار کرنا اور نہ کرنا دونوں برابر ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہرگز نہ بخشے گا۔ بیشک اللہ تعالیٰ (ایسے) نافرمانوں کو ہدایت نہیں دیتا۔“ O

(سورۃ التغابن ۶۴) ۔۔۔۱۱ ”کوئی مصیبت اللہ کی اجازت کے بغیر نہیں پہنچ سکتی‘ جو اللہ پر ایمان لائے اللہ اس کے دل کو ہدایت دیتا ہے اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔“ O ---[یعنی وہ جان لیتا ہے کہ اسے جو کچھ پہنچا ہے۔ اللہ کی مشیت اور اس کے حکم سے ہی پہنچا ہے، پس وہ صبر اور رضا بالقضا کا مظاہرہ کرتا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، اس کے دل میں یقین راسخ کر دیتا ہے جس سے وہ جان لیتا ہے کہ اس کو پہنچنے والی چیز اس سے چوک نہیں سکتی اور جو اس سے چوک جانے والی ہے، وہ اسے پہنچ نہیں سکتی۔ (از تفسیر نمبر ا شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

صراطِ مستقیم، سیدھی راہ

(سورۃ الفاتحۃ ۱) ۔۔۔۵ تا ۷ ”تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ دکھا ہم کو راستہ سیدھا۔ راستہ ان لوگوں کا کہ انعام فرمایا تو نے ان پر۔ نہ وہ جن پر غضب ہوا (تیرا) اور نہ بھٹکنے والے۔“ O

(سورۃ البقرۃ ۲) ۔۔۔۱۲۶ ”اور جب دعا کی ابراہیم نے اے میرے رب! بنا دے اس (جگہ) کو امن والا شہر اور رزق دے اس کے باشندوں کو ہر قسم کے پھلوں کا، ان کو جو ایمان لائیں ان میں سے اللہ پر اور روز آخرت پر۔ رب نے فرمایا اور جو ایمان نہ لائے گا فائدہ پہنچاؤں گا میں اس کو بھی، مگر قلیل پھر گھسیٹوں گا اس کو دوزخ کے عذاب کی طرف اور وہ بدترین ٹھکانا ہے۔“ O ---۱۴۲ ”ضرور کہیں گے بے وقوف لوگ کہ کس چیز نے پھیر دیا ہے مسلمانوں (کے رخ) کو ان کے اس قبلے سے کہ تھے (پہلے) یہ جس پر۔ کہو (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ ہی کا ہے مشرق اور مغرب۔ چلاتا ہے وہ جسے چاہتا ہے سیدھے راستے پر۔“ O ---۲۱۳ ”پھر ہدایت دی اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو جو ایمان لائے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر) ان باتوں میں جن میں اختلاف کیا کرتے تھے (پہلے لوگ) حق کی اپنے حکم سے اور اللہ تعالیٰ ہی ہدایت دیتا ہے جسے چاہے سیدھے راستے کی۔“ O

(سورۃ آل عمران ۳) ۔۔۔۵۱ ”بیشک اللہ تعالیٰ ہی رب ہے میرا اور رب ہے تمہارا سو اسی کی عبادت کرو تم۔ یہی ہے راستہ سیدھا۔“ O ---۱۰۱ ”اور بھلا کیسے کفر اختیار کر سکتے ہو تم جبکہ تم تو وہ ہو کہ پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تمہیں اللہ تعالیٰ کی آیات اور تمہارے درمیان موجود ہے اللہ تعالیٰ کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور جس نے تھام لیا مضبوطی سے اللہ تعالیٰ کا دامن تو ضرور ہدایت پا گیا وہ سیدھے راستے کی۔“ O

(سورۃ النساء ۴) ۔۔۔۱۷۵ ”سو وہ جو اللہ پر ایمان لے آئے ہیں اور اسے مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہیں انہیں وہ اپنی رحمت اور فضل میں داخل کرے گا اور انہیں اپنی طرف سیدھی راہ دکھائے گا۔“ O

(سورۃ الانعام ۶) ۔۔۔۷۱ ”کہہ کیا ہم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اسے پکاریں جو نہ ہمیں نفع دیتا ہے اور نہ ہمیں نقصان دیتا ہے اور اس کے بعد کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں راہ دکھا دی ہے اپنے پاؤں پھر جائیں اس شخص کی طرح جسے شیطانوں نے پھسلا کر زمین میں حیران چھوڑ دیا ہو۔ اگرچہ اس کے ساتھی بھی ہوں جو اسے راہ کی طرف بلا رہے ہوں کہ ہمارے پاس چلا آ۔ کہہ کہ اللہ تعالیٰ کی راہنمائی ہی راہنمائی ہے اور ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم سارے جہان کے رب کے فرمانبردار بنیں۔“ O ---۸۸ ”یہ اللہ تعالیٰ کی راہنمائی ہے جس سے وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے راہ دکھا دیتا ہے اور اگر وہ شرک کرتے تو جو کچھ وہ کرتے ان سے اکارت جاتا۔“ O ---۱۲۵ ”ہاں! جسے اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اسے راہ دکھائے اس کا سینہ فرمانبرداری (اسلام) کے لئے کھول دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے کہ گمراہ کرے اس کے سینے کو تنگ اور گھٹا ہوا کر دیتا ہے گویا وہ آسمان کو چڑھا جا رہا ہے۔ اس طرح اللہ ان لوگوں پر جو ایمان نہیں لاتے گندگی ڈال دیتا ہے۔“ O ---۱۲۶ ”اور یہ ہے تیرے رب کا سیدھا راستہ۔ ہم نے ان لوگوں کے لئے جو نصیحت قبول کرتے ہیں آیتیں کھول کر بیان کر دی ہیں۔“ O ---۱۲۷ ”ان کے لئے ان کے رب کے ہاں ان کے عملوں کے سبب سلامتی کا گھر ہوگا اور وہی ان کا دوست ہوگا۔“ O ---۱۵۱ ”کہہ آؤ میں تمہیں سناؤں کہ تمہارے رب نے تم پر کیا حرام کیا ہے۔ یہ کہ اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرو مگر اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو اور اپنی اولاد کو مفلسی کی وجہ سے قتل نہ کرو۔ ہم تمہیں بھی رزق دیتے ہیں اور انہیں بھی۔ اور بے حیائی کی باتوں کے وہ ظاہر ہوں یا چھپی پاس نہ جاؤ اور جس جان کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے اسے قتل نہ کرو مگر حق کی بنا پر ان باتوں کی وہ تمہیں تاکید کرتا ہے تاکہ تمہیں عقل آئے۔“ O ---۱۵۲ ”اور یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر عمدہ طریقے سے یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچ جائے اور ناپ تول کو انصاف سے پورا کرو۔ ہم کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے اور جب تم بات کرو تو انصاف کرو

Marfat.com

اگر چہ وہ رشتہ دار ہو- اور اللہ تعالیٰ سے کئے ہوئے عہد کو پورا کرو- ان باتوں کی وہ تمہیں تاکید کرتا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔'' O---۱۵۳۔ ''اور یہ کہ یہی ہے میرا سیدھا راستہ پس اس پر چلو اور دوسری راہوں پر نہ چلو کہ وہ تمہیں اس کی راہ سے الگ کر دیں گی- اس بات کی وہ تمہیں تاکید کرتا ہے تاکہ تم میں خوف پیدا ہو۔'' O---۱۶۱۔ ''کہو مجھے تو میرے رب نے سیدھے رستے کی طرف راہ دکھا دیا ہے جو ایک صحیح دین ہے ابراہیم کا طریقہ ہے جو خدا کا تھا اور مشرکوں میں سے نہ تھا۔'' O---۱۶۲۔ ''فرما دیجئے میری نماز، میری قربانی، میرا جینا، میرا مرنا سارے جہان کے آقا اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔'' O---۱۶۳۔ ''جس کا کوئی شریک نہیں اور اسی بات کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا فرمانبردار ہوں۔'' O

(**سورۃ الاعراف ۷**)---۴۳۔ ''اور ہم ان کے سینے سے جو کدورت بھی ان میں ہے کھینچ لیں گے اور ان کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ کہیں گے تعریف اللہ تعالیٰ کی جس نے ہمیں اس کی راہ دکھائی اور ہم کبھی راہ نہ پاسکتے تھے اگر اللہ تعالیٰ ہمیں راہ نہ دکھاتا- یقیناً ہمارے رب کے رسول ہمارے پاس حق لے کر آئے تھے اور انہیں آواز دی جائے گی- یہ ہے جنت جس کے تم اپنے عملوں کے سبب وارث بنائے گئے ہو۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۱، مضمون: اعمال]---۴۵۔ ''وہ جو اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکتے تھے اور اس میں ٹیڑھ ڈھونڈھتے تھے اور آخرت کے منکر تھے۔'' O---۱۵۵۔ ''اور موسیٰ نے اپنی قوم میں سے ہمارے مقررہ وقت کے لئے ستر آدمی چنے پھر جب زلزلے نے انہیں آلیا تو وہ کہنے لگا- میرے رب! اگر تو چاہتا تو پہلے ہی انہیں اور مجھے ہلاک کر دیتا- کیا تو ہمیں اس کے بدلے جو ہمارے بے وقوفوں نے کیا ہلاک کر دے گا؟ یہ تیری طرف سے ایک آزمائش ہے- اس سے تو جسے چاہے گا گمراہ کر دے گا اور جسے چاہے گا راہ دکھا دے گا- تو ہی ہمارا کارساز ہے- ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر کہ تو ہی بہترین بخشنے والا ہے۔'' O---۱۷۸۔ ''جسے اللہ تعالیٰ راہ دکھائے وہی راہ پر آتا ہے اور جسے وہ گمراہ کر دے وہی نقصان اٹھاتے ہیں۔'' O

(**سورۃ التوبہ ۹**)---۱۸۔ ''اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو صرف وہی آباد کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہے، نماز قائم کرتا ہے اور زکوٰۃ ادا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا- ہاں! ممکن ہے ایسے لوگ راہ پانے والوں میں ہو جائیں۔'' O---۸۰۔ ''تو ان کے لئے بخشش مانگ یا ان کے لئے بخشش نہ مانگ- اگر تو ان کے لئے ستر بار بھی بخشش مانگے گا تو بھی اللہ تعالیٰ انہیں نہیں بخشے گا- یہ اس لئے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے کفر کیا ہے اور اللہ تعالیٰ بدکار لوگوں کو راہ نہیں دکھاتا۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۱، مضمون: بخشش]---۱۰۷۔ ''اور جن لوگوں نے ایک مسجد ضرر پہنچانے، کفر کرنے، مومنوں میں پھوٹ ڈالنے اور اس شخص کے گھات لگانے کیلئے جو پہلے بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے جنگ کرتا رہا ہے ٹھہرائی ہے) اور وہ ضرور قسمیں کھائیں گے کہ ہم نے تو صرف بھلائی چاہی تھی- مگر اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ وہ یقیناً جھوٹے ہیں۔'' O---۱۰۹۔ ''تو کیا وہ جس نے اپنی عمارت کی بنیاد اللہ تعالیٰ کے ڈر اور رضا پر رکھی بہتر ہے یا وہ جس نے اپنی عمارت کی بنیاد ایک کھوکھلی کھائی کے کنارے پر رکھی جو اسے دوزخ کی آگ میں لے گری- مگر اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو راہ نہیں دکھاتا۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: مسجد ضرار)---۱۱۵۔ ''اور اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کہ کسی قوم کو ان کے بعد کہ وہ انہیں راہ دکھا چکا ہو بھٹکا دے- جب تک وہ ان پر واضح نہ کر دے کہ وہ کن باتوں سے بچیں- بیشک اللہ تعالیٰ ہر بات کا علم رکھتا ہے۔'' O

(**سورۃ یونس ۱۰**)---۲۵۔ ''اور اللہ تعالیٰ سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے اور جسے چاہتا ہے سیدھے رستے کی طرف ہدایت دے دیتا ہے۔'' O---۱۰۸۔ ''کہہ دیجئے! اے لوگو! تمہارے رب کی طرف سے حق آ گیا ہے- اب جو راہ پر چلا تو وہ اپنے لئے ہی چلتا ہے- اور جو بھٹک گیا تو وہ اپنے خلاف ہی بھٹکتا ہے اور میں تمہارا کچھ ذمہ دار نہیں۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۹، مضمون: اسلام]

(**سورۃ ھود ۱۱**)---۱۸۔ ''اور اس سے بڑا ظالم کون ہے جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ گھڑتا ہے؟ انہیں ان کے رب کے سامنے پیش کیا جائے گا اور گواہ کہیں گے- یہ ہیں وہ لوگ جنہوں نے اپنے رب کے خلاف جھوٹ بولا- سنو! ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت۔'' O---۱۹۔ ''وہ جو اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکتے تھے اور اس میں ٹیڑھ ڈھونڈتے تھے اور جو آخرت کے منکر تھے۔'' O---۵۶۔ ''میں اللہ تعالیٰ پر، جو میرا رب بھی ہے اور تمہارا رب بھی بھروسہ کرتا ہوں- کوئی جاندار ایسا نہیں مگر اس نے اس کی چوٹی کو پکڑ رکھا ہے- میرا رب سیدھے رستے پر ہے۔'' O

(**سورۃ یوسف ۱۲**)---۱۰۸۔ ''آپ ﷺ کہہ دیجئے میری راہ یہی ہے- میں اور میرے متبعین اللہ تعالیٰ کی طرف بلا رہے ہیں- پورے یقین اور اعتماد کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ پاک ہے- اور میں مشرکوں میں نہیں۔'' O---[یعنی یہ توحید کی راہ ہی میری راہ ہے- بلکہ ہر پیغمبر کی راہ رہی ہے- اسی کی طرف میں اور میرے پیروکار پورے یقین اور دلائل شرعی کے ساتھ لوگوں کو بلاتے ہیں- میں اس کی تنزیہ و تقدیس بیان کرتا ہوں- اس بات سے کہ اس کا کوئی شریک، نظیر، مثیل یا وزیر و مشیر یا اولاد اور بیوی ہو- وہ ان تمام چیزوں سے پاک ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الرعد ۱۳**)---۳۳۔ ''آیا وہ اللہ تعالیٰ جو نگہبانی کرنے والا ہے ہر شخص کی اس کے کئے ہوئے اعمال پر- ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے شریک ٹھہرائے ہیں کہہ دیجئے ذرا ان کے نام تو لو- کیا تم اللہ تعالیٰ کو وہ باتیں بتاتے ہو جو وہ زمین میں جانتا ہی نہیں- یا صرف اوپری اوپری باتیں بنا رہے ہو- بات اصل یہ ہے

Marfat.com

کہ کفر کرنے والوں کے لئے ان کے مکر سجا دیئے گئے ہیں اور وہ صحیح راہ سے روک دیئے گئے ہیں اور جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے اس کو راہ دکھانے والا کوئی نہیں۔"O

(سورۃ الحجر ۱۵)---۴۱ "ارشاد ہوا کہ ہاں یہی مجھ تک پہنچنے کی سیدھی راہ ہے۔"O---[یعنی تم سب کو بالآخر میرے پاس ہی لوٹ کر آنا ہے۔ جنہوں نے میرا اور میرے رسولوں کا اتباع کیا ہوگا میں انہیں اچھی جزا دوں گا اور جو شیطان کے پیچھے لگ کر گمراہی کے راستے پر چلتا رہا ہوگا اسے سخت سزا دوں گا جو جہنم کی صورت میں تیار ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ النحل ۱۶)---۹ "اور اللہ تعالیٰ پر سیدھی راہ کا بتا دینا ہے اور بعض ٹیڑھی راہیں ہیں اور اگر وہ چاہتا تو تم سب کو راہ راست پر لگا دیتا۔"O---۱۲۰۔ "بیشک ابراہیم پیشوا اور اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار اور یک طرفہ مخلص تھے۔ وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔"O---۱۲۱ "اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے شکر گزار تھے اللہ نے انہیں اپنا برگزیدہ کر لیا تھا اور انہیں راہ راست سجھا دی تھی۔"O---۱۲۵ "اپنے رب کی راہ کی طرف لوگوں کو حکمت اور بہترین نصیحت کے ساتھ بلایئے اور ان سے بہترین طریقے سے گفتگو کیجئے۔ یقیناً آپ کا رب اپنی راہ سے بہکنے والوں کو بھی بخوبی جانتا ہے اور وہ راہ یافتہ لوگوں سے بھی پورا واقف ہے۔"O

(سورۃ بنی اسرائیل ۱۷)---۹ "یقیناً یہ قرآن وہ راستہ دکھاتا ہے جو بہت ہی سیدھا ہے اور ایمان والوں کو جو نیک اعمال کرتے ہیں اس بات کی خوشخبری دیتا ہے کہ ان کے لیے بہت بڑا اجر ہے۔"O---۱۵ "جو راہ راست حاصل کر لے وہ خود اپنے ہی بھلے کے لیے راہ یافتہ ہوتا ہے اور جو بھٹک جائے اس کا بوجھ اسی کے اوپر ہے، کوئی بوجھ والا کسی اور کا بوجھ اپنے اوپر نہ لادے گا اور ہماری سنت نہیں کہ رسول بھیجنے سے پہلے ہی عذاب کرنے لگیں۔"O

(سورۃ الکھف ۱۸)---۱۷ "آپ دیکھیں گے کہ آفتاب بوقت طلوع ان کے غار سے دائیں جانب کو جھک جاتا ہے اور بوقت غروب ان کے بائیں جانب کترا جاتا ہے اور وہ اس غار کی کشادہ جگہ میں ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ جس کی رہبری فرمائے وہ راہ راست پر ہے اور جسے وہ گمراہ کر دے ناممکن ہے کہ آپ اس کا کوئی کارساز اور رہنما پا سکیں۔"O

(سورۃ مریم ۱۹)---۳۶ "میرا اور تم سب کا پروردگار صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ تم سب اسی کی عبادت کرو، یہی سیدھی راہ ہے۔"O

(سورۃ طٰہٰ ۲۰)---۱۳۵ "کہہ دیجئے! ہر ایک انجام کا منتظر ہے پس تم بھی انتظار میں رہو۔ ابھی ابھی قطعاً جان لو گے کہ راہ راست والے کون ہیں اور کون راہ یافتہ ہیں۔"O

(سورۃ الحج ۲۲)---۶۷ "ہر امت کے لیے ہم نے عبادت کا ایک طریقہ مقرر کر دیا ہے جسے وہ بجا لانے والے ہیں پس انہیں اس امر میں آپ سے جھگڑا نہ کرنا چاہیئے آپ اپنے پروردگار کی طرف لوگوں کو بلایئے۔ یقیناً آپ ٹھیک ہدایت پر ہی ہیں۔"O

(سورۃ النور ۲۴)---۴۶ "بلاشک و شبہ ہم نے روشن اور واضح آیتیں اتار دی ہیں اللہ تعالیٰ جسے چاہے سیدھی راہ دکھا دیتا ہے۔"O

(سورۃ النمل ۲۷)---۶۰ "بھلا بتاؤ؟ کہ آسمانوں کو اور زمین کو کس نے پیدا کیا؟ کس نے آسمان سے بارش برسائی؟ پھر اس سے ہرے بھرے بارونق باغات اگا دیئے؟ ان باغوں کے درختوں کو تم ہرگز نہ اگا سکتے، کیا اللہ کے ساتھ اور کوئی معبود بھی ہے؟ بلکہ یہ لوگ ہٹ جاتے ہیں (سیدھی راہ سے)۔"O

(سورۃ الاحزاب ۳۳)---۴ "کسی آدمی کے سینے میں اللہ تعالیٰ نے دو دل نہیں رکھے اور اپنی جن بیویوں کو تم ماں کہہ بیٹھتے ہو انہیں اللہ تعالیٰ نے تمہاری (سچ مچ کی) مائیں نہیں بنایا، اور نہ تمہارے لے پالک لڑکوں کو (واقعی) تمہارے بیٹے بنایا ہے یہ تو تمہارے اپنے منہ کی باتیں ہیں اللہ تعالیٰ حق بات فرماتا ہے اور وہ (سیدھی) راہ سجھاتا ہے۔"O

(سورۃ سبا ۳۴)---۶ "اور جنہیں علم ہے وہ دیکھ لیں گے کہ جو کچھ آپ کی جانب آپ کے رب کی طرف سے نازل ہوا ہے وہ (سراسر) حق ہے اور اللہ تعالیٰ غالب و خوبیوں والے کی راہ کی رہبری کرتا ہے۔"O

(سورۃ یٰسین ۳۶)---۳ "کہ بے شک آپ پیغمبروں میں سے ہیں۔"O---۴ "سیدھے راستے پر ہیں۔"O---۶۰ "اے اولاد آدم! کیا میں نے تم سے قول قرار نہیں لیا تھا کہ تم شیطان کی عبادت نہ کرنا وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔"O---۶۱ "اور میری ہی عبادت کرنا۔ سیدھی راہ یہی ہے۔---[یعنی صرف ایک اللہ کی عبادت کرنا، یہی وہ سیدھا راستہ ہے جس کی طرف تمام انبیاء لوگوں کو بلاتے رہے اور یہی منزل مقصود یعنی جنت تک پہنچانے والا ہے۔"O ---(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ المومن ۴۰)---۳۸ "اور اس ایماندار شخص نے کہا کہ اے میری قوم! (کے لوگو) تم (سب) میری پیروی کرو میں نیک راہ کی طرف تمہاری رہبری کروں گا۔"O

(سورۃ الشوریٰ ۴۲)---۵۲ "اور اسی طرح ہم نے بذریعہ وحی بھیجا آپ کی طرف ایک جانفزا کلام اپنے حکم سے، نہ آپ یہ جانتے تھے کہ کتاب کیا ہے

Marfat.com

اور نہ یہ کہ ایمان کیا ہے۔ لیکن (اے حبیب!) ہم نے بنا دیا اس کتاب کو (سراپا) نور۔ ہم ہدایت دیتے ہیں اس کے ذریعہ جس کو چاہتے ہیں اپنے بندوں سے۔ اور بلاشبہ آپ رہنمائی فرماتے ہیں صراطِ مستقیم کی طرف۔'' O ---۵۳۔ ''اس اللہ تعالیٰ کی راہ کی جس کی ملکیت میں آسمانوں اور زمین کی ہر چیز ہے۔ آگاہ رہو سب کام اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹتے ہیں۔'' O ---[یہ صراط مستقیم' اسلام ہے۔ اس کی اضافت اللہ نے اپنی طرف فرمائی ہے جس سے اس راستے کی عظمت وشان واضح ہوتی ہے اور اس کے واحد راہ نجات ہونے کی طرف اشارہ بھی۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الفتح ۴۸) ---۲۰۔ ''(اے غلامانِ مصطفیٰ) اللہ تعالیٰ نے تم سے بہت ساری غنیمتوں کا وعدہ کیا ہے جنہیں تم حاصل کرو گے پس یہ تو تمہیں جلدی ہی عطا فرمادی اور لوگوں کے ہاتھ تم سے روک دیئے' تاکہ مومنوں کے لیے یہ ایک نشانی ہوجائے اور (تاکہ) وہ تمہیں سیدھی راہ چلائے۔'' O ---[یعنی تمہیں مزید بصیرت اور یقین حاصل ہو، اور آئندہ تم اسی طرح اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت پر قائم رہو اور اللہ کے اعتماد پر راہِ حق میں پیش قدمی کرتے چلے جاؤ، اور یہ تجربات تمہیں یہ سبق سکھادیں کہ خدا کا دین جس اقدام کا تقاضا کر رہا ہو، مومن کا کام یہ ہے کہ خدا کے بھروسے پر وہ اقدام کر ڈالے، اس بحث میں نہ لگ جائے کہ میری طاقت کتنی ہے اور باطل کی طاقتوں کا زور کتنا ہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(سورۃ الحجرات ۴۹) ---۷۔ ''اور جان رکھو کہ تم میں اللہ تعالیٰ کے رسول موجود ہیں' اگر وہ تمہارا کہا کرتے رہے بہت امور میں' تو تم مشکل میں پڑجاؤ لیکن اللہ تعالیٰ نے ایمان کو تمہارے لئے محبوب بنا دیا ہے اور اسے تمہارے دلوں میں زینت دے رکھی ہے اور کفر کو اور گناہ کو اور نافرمانی کو تمہاری نگاہوں میں ناپسندیدہ بنا دیا ہے' یہی لوگ راہ یافتہ ہیں۔'' O ---[تفسیر کے لیے باب نمبر۴، مضمون: اتباع رسول ﷺ] ---۸۔ ''اللہ تعالیٰ کے احسان وانعام سے اور اللہ تعالیٰ دانا اور باحکمت ہے۔'' O

(سورۃ الملک ۶۷) ---۲۲۔ ''اچھا وہ شخص زیادہ ہدایت والا ہے جو اپنے منہ کے بل اوندھا ہو کر چلے یا وہ جو سیدھا (پیروں کے بل) راہ راست پر چلا ہو۔'' O ---[جس میں کوئی کجی اور انحراف نہ ہو اور اسکو آگے اور دائیں بائیں بھی نظر آرہا ہو' ظاہر ہے یہ شخص اپنی منزل مقصود کو پہنچ جائے' یعنی اللہ کی اطاعت کا سیدھا راستہ اپنانے والا' آخرت میں سرخرو رہیگا' بعض کہتے ہیں کہ یہ مومن اور کافر دونوں کی اس کیفیت کا بیان ہے جو قیامت والے دن انکی ہوگی۔ کافر منہ کے بل جہنم میں لے جائے جائیں گے اور مومن سیدھے اپنے قدموں پر چل کر جنت میں جائیں گے' جیسے کافروں کے بارے میں دوسرے مقام پر فرمایا ''ہم انہیں قیامت والے دن منہ کے بل اکٹھا کریں گے''۔ (از تفسیر ۳ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ القلم ۶۸) ---۷۔ ''بیشک آپ کا رب اپنی راہ سے بہکنے والوں کو خوب جانتا ہے' اور وہ راہ یافتہ لوگوں کو بھی بخوبی جانتا ہے۔'' O

(سورۃ الجن ۷۲) ---۱۶۔ ''اور (اے نبی یہ بھی فرمادو) کہ اگر لوگ راہ راست پر سیدھے رہتے تو یقیناً ہم انہیں بہت وافر پانی پلاتے۔'' O ---[اگر جن و انس' اسلام کے صراط مستقیم پر استقامت و پامردی سے گامزن رہیں تو انہیں دنیا میں بھی خوش حال کردیا جائے گا' انہیں رزق فراخ دیا جائے گا (از تفسیر ۱۵ ضیاء القرآن)] ---۱۷۔ ''تاکہ ہم اس میں انہیں آزمالیں' اور جو شخص اپنے پروردگار کے ذکر سے منہ پھیر لے گا تو اللہ تعالیٰ اسے سخت عذاب میں مبتلا کردے گا۔'' O

(سورۃ التکویر ۸۱) ---۲۶۔ ''پھر تم کہاں جارہے ہو۔'' O ---۲۷۔ ''یہ تو تمام جہان والوں کے لیے نصیحت نامہ ہے۔'' O ---۲۸۔ ''(بالخصوص) اس کے لیے جو تم میں سے سیدھی راہ پر چلنا چاہے۔'' O ---۲۹۔ ''اور تم بغیر پروردگار عالم کے چاہے کچھ نہیں چاہ سکتے۔'' O

تقویٰ، پرہیزگاری

(سورۃ البقرہ ۲) ---۲۔ ''یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔ نہیں کوئی شک اس (کے کتاب الٰہی ہونے میں) ہدایت ہے (اللہ تعالیٰ سے) ڈرنے والوں کے لئے۔ (۴) اور وہ جو ایمان لائے ہیں اس پر جو نازل کیا گیا تم پر۔ اور اس پر جو نازل کیا گیا تم سے پہلے اور آخرت پر بھی وہ یقین رکھتے ہیں۔ (۵) یہی لوگ ہیں ہدایت پر اپنے رب کی اور یہی ہیں فلاح پانے والے۔'' O ---۱۷۷۔ ''نیکی یہی نہیں کہ کرلو تم اپنے چہرے مشرق کی طرف یا مغرب کی طرف بلکہ نیکی (یہ ہے کہ) آدمی ایمان لائے اللہ تعالیٰ پر اور روز آخرت پر اور فرشتوں پر اور اللہ کی کتاب پر اور پیغمبروں پر اور دے مال اس کی محبت میں رشتے داروں کو اور یتیموں کو اور مسکینوں کو اور مسافروں کو اور مانگنے والوں کو اور گردنیں چھڑانے میں اور قائم کرے نماز اور دے زکوٰۃ اور (نیک وہ ہیں جو) پورا کرنے والے ہیں اپنے عہد کو جب عہد کرلیں اور ثابت قدم رہنے والے ہیں تنگدستی میں اور جسمانی تکالیف میں اور جنگ کے وقت یہی لوگ ہیں راست باز اور یہی لوگ ہیں متقی۔'' O ---۱۷۹۔ ''اور تمہارے لئے قصاص (کے حکم) میں زندگی ہے اے عقل والو تاکہ تم بچے رہو (خونریزی سے)۔'' O ---۱۸۰۔ ''فرض کردیا گیا

Marfat.com

ہے تم پر جب آپہنچے تم میں سے کسی کی موت (کی گھڑی) اگر چھوڑے مال - وصیت کرنا والدین کے لئے اور رشتہ داروں کے لئے معروف طریقے سے یہ حق ہے اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والوں پر۔" O---۱۸۹۔ "پوچھتے ہیں تم سے نئے چاند کے بارے میں - کہو یہ تاریخیں مقرر کرنے کا ذریعہ ہیں لوگوں کے لئے - اور حج (کے اوقات) کا بھی اور نہیں ہے نیکی یہ کہ آؤ تم گھروں میں ان کے پچھواڑے سے بلکہ نیکوکار وہ ہے جو ڈرے اللہ تعالیٰ سے اور آؤ تم گھروں میں ان کے دروازوں سے اور ڈرتے رہو اللہ تعالیٰ سے تاکہ تم فلاح پاؤ۔" O---۱۹۷۔ "حج کے مہینے جانے پہچانے ہیں - لہٰذا جس نے ارادہ کرلیا ان مہینوں میں حج کا تو (جائز) نہیں بے حجاب ہونا عورت سے اور نہ فسق و فجور اور نہ لڑائی جھگڑا حج کے دوران میں اور جو بھی کرتے ہو تم کوئی نیک کام جانتا ہے اسے اللہ اور زادِ راہ لے کر چلو کہ بیشک بہترین زادِ راہ تقویٰ ہے اور مجھ سے ڈرتے رہو اے عقل والو۔" O---۲۳۱۔ "اور جب طلاق دے دو تم عورتوں کو پھر پوری ہونے کو آئے ان کی عدت پھر یا تو روک لو انہیں اچھے طریقے سے یا رخصت کردو انہیں اچھے طریقے سے اور مت روکے رکھو انہیں ستانے کی خاطر تاکہ تم زیادتی کرسکو اور جو ایسا کرے گا وہ درحقیقت ظلم کرے گا اپنے اوپر اور مت بناؤ احکامِ الٰہی کو ہنسی کھیل اور یاد کرو اللہ کے احسان کو جو تم پر ہے اور اس کو بھی کہ نازل کی اس نے تم پر کتاب اور حکمت جن کے ذریعے سے نصیحت کرتا ہے تم کو اور ڈرتے رہو اللہ تعالیٰ سے اور جان رکھو کہ بیشک اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے۔" O

(سورۃ آل عمران ۳) ---۱۵۔ "کہو کیا میں بتاؤں تم کو وہ چیز جو زیادہ بہتر ہے تمہاری ان چیزوں سے ان لوگوں کے لئے جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا - ان کے رب کے پاس جنتیں ہیں ایسی کہ بہہ رہی ہیں ان کے نیچے نہریں رہیں گے وہ ہمیشہ ان میں اور بیویاں ہیں پاکیزہ اور خوشنودی اللہ تعالیٰ کی - اور اللہ تعالیٰ ہر وقت دیکھ رہا ہے اپنے بندوں کو۔" O---۱۶۔ "یہ وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں اے ہمارے مالک! بیشک ایمان لائے ہم سو بخش دے تو ہمارے گناہ اور بچا لے ہمیں دوزخ کے عذاب سے۔" O---۱۷۔ "(یہی لوگ ہیں) ثابت قدم رہنے والے، قول و فعل کے سچے، فرمانبردار، (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) خرچ کرنے والے اور مغفرت طلب کرنے والے رات کی آخری گھڑیوں میں۔" O---۱۲۰۔ "اگر چھو بھی جاتی ہے تم کو کوئی بھلائی تو برا لگتا ہے انہیں اور اگر پہنچتی ہے تم کو کوئی تکلیف تو وہ خوش ہوتے ہیں اس پر - اور اگر تم صبر سے کام لو اور تقویٰ اختیار کرو تو نہ نقصان پہنچائیں گی تم کو ان کی چالیں ذرا بھی۔ بیشک اللہ ان کرتوتوں کا جو یہ کررہے ہیں پوری طرح احاطہ کیے ہوئے ہے۔" O--- [تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: نسلی منافرت]

(سورۃ المائدۃ ۵) ---۲۔ "اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے منسوب نشانوں کو بے حرمت نہ کرو نہ حرمت والے مہینے کو نہ قربانی کے جانوروں کو نہ پٹے والے جانوروں کو اور نہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور خوشی کی تلاش میں خانہ کعبہ کا قصد کرنے والوں کو - اور جب تم احرام کھول دو تو شکار کرسکتے ہو اور کسی قوم کی دشمنی اس وجہ سے کہ انہوں نے تمہیں خانہ کعبہ سے روکا تھا تمہیں اس بات پر نہ اکسائے کہ زیادتی کرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو کہ اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے۔" O---۷۔ "اور اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کی نعمت کو یاد کرو اور اس کا وہ اقرار جس کے ساتھ اس نے تمہیں باندھا ہے - جب تم نے کہا - ہم نے سنا اور ہم نے مانا - اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو کہ اللہ تعالیٰ سینوں کے راز جانتا ہے۔" O

(سورۃ الاعراف ۷) ---۲۶۔ "اے بنی آدم! ہم نے تمہیں لباس عنایت کیا ہے جو تمہارے ننگ چھپاتا ہے اور زینت ہے - اور پرہیزگاری کا لباس تو بہتر ہے یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہے تاکہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔" O---۲۰۱۔ "جو لوگ خدا سے ڈرتے ہیں انہیں جب شیطان سے کوئی وسوسہ پہنچتا ہے تو وہ چونک جاتے ہیں اور پھر ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔" O

(سورۃ الانفال ۸) ---۶۹۔ "اب جو غنیمت تم نے لے لی ہے اس حلال اور پاکیزہ کو کھاؤ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو - اللہ تعالیٰ بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔" O

(سورۃ التوبہ ۹) ---۱۸۔ "اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو صرف وہی آباد کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے، نماز قائم کرتا ہے اور زکوٰۃ ادا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا - ہاں! ممکن ہے کہ ایسے لوگ راہ پانے والوں میں ہو جائیں۔" O---۱۰۸۔ "تو اس میں کبھی کھڑے نہ ہونا - ہاں وہ مسجد جسے پہلے دن سے خوفِ خدا پر بنایا گیا زیادہ حقدار ہے کہ تو اس میں کھڑا ہو اس میں وہ لوگ ہیں جو پاک رہنا پسند کرتے ہیں - اور اللہ تعالیٰ پاک لوگوں کو پسند کرتا ہے۔" O (تفسیر کیلئے باب ۱۲، مضمون: مسجد قبا) ---۱۰۹۔ "تو کیا وہ جس نے اپنی عمارت کی بنیاد اللہ تعالیٰ کے ڈر اور رضا پر رکھی بہتر ہے یا وہ جس نے اپنی عمارت کی بنیاد ایک کھوکھلی کھائی کے کنارے پر رکھی جو اسے دوزخ کی آگ میں لے گری - مگر اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو راہ نہیں دکھاتا۔" O (تفسیر کیلئے باب ۱۲، مضمون: مسجد ضرار)

(سورۃ یوسف ۱۲) ---۵۷۔ "یقیناً ایمان داروں اور پرہیزگاروں کا اخروی اجر بہت ہی بہتر ہے۔" O---۹۰۔ "انہوں نے کہا کیا (واقعی) تو ہی یوسف ہے - جواب دیا کہ ہاں میں یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی ہے - اللہ تعالیٰ نے ہم پر فضل و کرم کیا - بات یہ ہے کہ جو بھی پرہیزگاری اور صبر کرے تو اللہ تعالیٰ کسی نیکوکار کا اجر ضائع نہیں کرتا۔" O---۱۰۹۔ "آپ سے پہلے ہم نے بستی والوں میں جتنے رسول بھیجے ہیں سب مرد ہی تھے - جن کی طرف ہم وحی نازل فرماتے

Marfat.com

گئے۔ کیا زمین میں چل پھر کر انہوں نے دیکھا نہیں کہ ان سے پہلے کے لوگوں کا کیسا انجام ہوا۔ یقیناً آخرت کا گھر پرہیز گاروں کے لئے بہت ہی بہتر ہے۔ کیا پھر بھی تم نہیں سمجھتے۔" O

(سورۃ النحل ۱۶)---۱۲۸۔ "یقین مانو کہ اللہ تعالیٰ پرہیز گاروں اور نیک کاروں کے ساتھ ہے۔" O

احادیث مبارک:

☆ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو آنکھیں ہیں ان کو آگ نہیں لگے گی ایک وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے روئی اور ایک وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کی راہ کی نگہبانی کرتی ہے۔

☆ حضرت ابوامامہؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہا اللہ تعالیٰ کے نزدیک دو قطروں اور دو نشانوں سے بڑھ کر کوئی شے محبوب نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے خوف سے آنسو کا قطرہ اور خون کا قطرہ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں گرایا جاتا ہے۔ اور دو نشان ہیں اللہ تعالیٰ کی راہ کا نشان اور اللہ تعالیٰ کے فرائض سے ایک فرض کا نشان۔

☆ حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں ایک آیت جانتا ہوں اگر لوگ اس پر عمل کریں تو ان پر کفایت کرے وہ یہ کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرے اللہ تعالیٰ اس کے غموں سے نکلنے کی جگہ پیدا کر دیتا ہے اور جہاں سے اس کو گمان نہیں ہوتا روزی عطا فرماتا ہے۔

☆ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین چیزیں نجات دینے والی ہیں اور تین چیزیں ہلاک کرنے والی ہیں۔ نجات دینے والی چیزیں ہیں چھپے اور ظاہر خدا سے ڈرنا، خوشی اور ناخوشی میں حق بات کہنا، فقیری اور مالداری میں میانہ روی اختیار کرنا، ہلاک کرنے والی چیزیں ہیں پیروی کی گئی خواہش نفس کی، فرمانبرداری کی گئی حرص کی اور آدمی کا اپنے نفس کے ساتھ گھمنڈ کرنا اور یہ خصلت سب سے بری ہے۔

☆ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو لوگوں کو جنت میں زیادہ کون سی چیز داخل کرے گی وہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اور حسن خلق ہے۔ کیا تم کو علم ہے لوگوں کو آگ میں کون سی چیز داخل کرے گی دو خالی چیزیں ہیں منہ اور شرمگاہ۔

☆ حضرت زیدؓ بن حصین سے روایت ہے کہا میں نے مالک سے سنا ان سے پوچھا گیا دنیا میں زہد کیا ہے کہا کسب حلال اور آرزو کا کوتاہ ہونا۔

☆ حضرت ابیؓ بن کعب سے ایک مرتبہ حضرت عمرؓ نے پوچھا۔ تقویٰ کسے کہتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا اگر کسی جنگل میں سے گزرو جو کانٹوں اور جھاڑیوں سے بھرا ہوا ہو تو کیا کرو گے؟ انہوں نے جواب دیا میں اپنے کپڑوں کو سمیٹ لوں گا کہ دامن کانٹوں سے نہ الجھے۔ حضرت ابیؓ بن کعب نے فرمایا بس یہی تقویٰ ہے۔

(سورۃ مریم ۱۹)---۸۵۔ "جس دن ہم پرہیز گاروں کو اللہ رحمان کی طرف بطور مہمان کے جمع کریں گے۔" O

(سورۃ طٰہٰ ۲۰)---۱۱۳۔ "اسی طرح ہم نے تجھ پر عربی قرآن نازل فرمایا ہے اور طرح طرح سے اس میں ڈر کا بیان فرمایا ہے تاکہ لوگ پرہیز گار بن جائیں یا ان کے دل میں سوچ سمجھ تو پیدا کرے۔" O---۱۳۲۔ "اپنے گھرانے کے لوگوں پر نماز کی تاکید رکھ اور خود بھی اس پر جما رہ، ہم تجھ سے روزی نہیں مانگتے بلکہ ہم خود تجھے روزی دیتے ہیں آخر میں بول بالا پرہیز گاری ہی کا ہے۔" O

(سورۃ الحج ۲۲)---۳۷۔ "اللہ تعالیٰ کو قربانیوں کے گوشت نہیں پہنچتے نہ ان کے خون بلکہ اسے تو تمہارے دل کی پرہیز گاری پہنچتی ہے۔ اسی طرح اللہ نے ان جانوروں کو تمہارا مطیع کر دیا ہے کہ تم اس کی رہنمائی کے شکریے میں اس کی بڑائیاں بیان کرو اور نیک لوگوں کو خوشخبری سنا دیجئے!" O

(سورۃ الشعراء ۲۶)---۹۰۔ "اور پرہیز گاروں کے لیے جنت بالکل نزدیک لا دی جائے گی۔" O

(سورۃ الاحزاب ۳۳)---۳۲۔ "اے نبی کی بیویو! تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو اگر تم پرہیز گاری اختیار کرو تو نرم لہجے سے بات نہ کرو کہ جس کے دل میں روگ ہو وہ کوئی برا خیال کرے اور ہاں قاعدے کے مطابق کلام کرو۔" O

(سورۃ الزمر ۳۹)---۲۷۔ "اور یقیناً ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے لیے ہر قسم کی مثالیں بیان کر دی ہیں کیا عجب کہ وہ نصیحت حاصل کر لیں۔" O ---۲۸۔ "قرآن ہے عربی میں جس میں کوئی کجی نہیں ہو سکتا ہے کہ وہ پرہیز گاری اختیار کر لیں۔" O---۶۱۔ "اور جن لوگوں نے پرہیز گاری کی انہیں اللہ تعالیٰ ان کی کامیابی کے ساتھ بچا لے گا انہیں کوئی دکھ چھو بھی نہ سکے گا اور نہ وہ کسی طرح غمگین ہوں گے۔" O

(سورۃ الجاثیۃ ۴۵)---۱۸۔ "پھر ہم نے آپ کو دین کی (ظاہر) راہ پر قائم کر دیا، سو آپ اسی پر لگے رہیں اور نادانوں کی خواہشوں کی پیروی میں نہ پڑیں۔" O---۱۹۔ "(یاد رکھیں) کہ یہ لوگ ہرگز اللہ تعالیٰ کے سامنے آپ کے کچھ کام نہیں آ سکتے۔ (سمجھ لیں کہ) ظالم لوگ آپس میں ایک دوسرے کے رفیق ہوتے ہیں اور پرہیز گاروں کا کارساز اللہ تعالیٰ ہے۔" O

(سورۃ محمد ۴۷)---۱۵۔ "اس جنت کی صفت جس کا پرہیز گاروں سے وعدہ کیا گیا ہے، یہ ہے کہ اس میں پانی کی نہریں ہیں جو بدبو کرنے والا نہیں اور دودھ

Marfat.com

کی نہریں ہیں جن میں پینے والوں کے لئے بڑی لذت ہے اور نہریں ہیں شہد کی جو بہت صاف ہیں اور ان کے لیے وہاں پر ہر قسم کے میوے ہیں اور ان کے رب کی طرف سے مغفرت ہے' کیا یہ مثل اس کے ہیں جو ہمیشہ آگ میں رہنے والا ہے؟ اور جنہیں گرم کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا جو ان کی آنتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔" ○---۱۷۔ "اور جو لوگ ہدایت یافتہ ہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں ہدایت میں اور بڑھا دیا ہے اور انہیں ان کی پرہیزگاری عطا فرمائی ہے۔" ○---۳۶۔ "واقعی زندگانی دنیا تو صرف کھیل کود ہے اور اگر تم ایمان لے آؤ گے اور تقویٰ اختیار کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں تمہارے اجر دے گا اور وہ تم سے تمہارے مال نہیں مانگتا۔" ○

(سورۃ الفتح ۴۸)---۲۶۔ "جب کہ ان کافروں نے اپنے دلوں میں حمیت کو جگہ دی اور حمیت بھی جاہلیت کی' سو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر اور مومنین پر اپنی طرف سے تسکین نازل فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو تقوے کی بات پر جمائے رکھا اور وہ اس کے اہل اور زیادہ مستحق تھے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔" ○---[اس سے مراد کلمۂ توحید و رسالت ہے' جس سے حدیبیہ والے دن مشرکین نے انکار کیا یا وہ صبر و وقار ہے جس کا مظاہرہ انہوں نے حدیبیہ میں کیا یا وہ وفائے عہد اور اس پر ثبات ہے جو تقویٰ کا نتیجہ ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الحجرات ۴۹)---۳۔ "بیشک جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے حضور میں اپنی آوازیں پست رکھتے ہیں' یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے پرہیزگاری کے لیے جانچ لیا ہے۔ ان کے لیے مغفرت ہے اور بڑا ثواب ہے۔" ○---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۴، مضمون: مرتبہ رسول ﷺ]---۱۵۔ "مومن تو وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول ﷺ پر (پکا) ایمان لائیں پھر شک و شبہ نہ کریں اور اپنے مالوں سے اور اپنی جانوں سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے رہیں' (اپنے دعوائے ایمان میں) یہی سچے اور راست گو ہیں۔" ○

(سورۃ الیل ۹۲)---۱۷۔ "اور اس سے ایسا شخص دور رکھا جائے گا جو بڑا پرہیزگار ہوگا۔" ○---۱۸۔ "جو پاکی حاصل کرنے کے لیے اپنا مال دیتا ہے۔" ○---[یعنی جو اپنا مال اللہ کے حکم کے مطابق خرچ کرتا ہے تاکہ اس کا نفس بھی اور اس کا مال بھی پاک ہو جائے۔ (از تفسیر ہ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۹۔ "کسی کا اس پر کوئی احسان نہیں کہ جس کا بدلہ دیا جا رہا ہو۔" ○---۲۰۔ "بلکہ صرف اپنے پروردگار بزرگ و بلند کی رضا چاہنے کے لیے۔" ○---یہ اس پرہیزگار آدمی کے خلوص کی مزید توضیح ہے کہ وہ اپنا مال جن لوگوں پر صرف کرتا ہے ان کا کوئی احسان پہلے سے اس پر نہ تھا کہ وہ اس کا بدلہ چکانے کے لئے' یا آئندہ ان سے مزید فائدہ اٹھانے کے لئے ان کو ہدیے اور تحفے دے رہا ہو اور ان کی دعوتیں کر رہا ہو' بلکہ وہ اپنے رب برتر کی رضا جوئی کے لئے ایسے لوگوں کی مدد کر رہا ہے جن کا نہ پہلے اس پر کوئی احسان تھا' نہ آئندہ ان سے وہ کسی احسان کی توقع رکھتا ہے' اس کی بہترین مثال حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا یہ فعل ہے کہ مکہ معظمہ میں جن بے کس غلاموں اور لونڈیوں نے اسلام قبول کیا تھا اور اس قصور میں جن کے مالک ان پر بے تحاشا ظلم توڑ رہے تھے' ان کو خرید خرید کر وہ آزاد کر دیتے تھے تاکہ وہ ان کے ظلم سے بچ جائیں۔ ابن جریر اور ابن عساکر نے حضرت عامر بن عبداللہ بن زبیر کی یہ روایت نقل کی ہے کہ حضرت ابوبکر کو اس طرح ان غریب غلاموں اور لونڈیوں کی آزادی پر روپیہ خرچ کرتے دیکھ کر ان کے والد نے ان سے کہا کہ بیٹا' میں دیکھ رہا ہوں کہ تم کمزور لوگوں کو آزاد کر رہے ہو' اگر مضبوط جوانوں کی آزادی پر تم یہی روپیہ خرچ کرتے تو وہ تمہارے لیے قوت بازو بنتے۔ اس پر حضرت ابوبکر نے ان سے کہا "ابا جان' میں تو وہ اجر چاہتا ہوں جو اللہ کے ہاں ہے۔"]---۲۱۔ "یقیناً وہ (اللہ بھی) عنقریب رضامند ہو جائے گا۔" ○---[یا وہ راضی ہو جائے گا' یعنی جو شخص ان صفات کا حامل ہوگا' اللہ تعالیٰ اسے جنت کی نعمتیں اور عزت و شرف عطا فرمائے گا' جس سے وہ راضی ہو جائے گا' اکثر مفسرین نے کہا ہے بلکہ بعض نے اجماع تک نقل کیا ہے کہ یہ آیات حضرت ابوبکر صدیقؓ کی شان میں نازل ہوئی ہیں' تاہم معنی و مفہوم کے اعتبار سے یہ عام ہیں' جو بھی ان صفات عالیہ سے متصف ہوگا' وہ بارگاہ الٰہی میں ان کا مصداق قرار پائے گا۔ (از تفسیر ا شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

دین

(سورۃ البقرہ ۲)---۱۲۰۔ "اور ہرگز نہ راضی ہوں گے تم سے یہودی اور نہ عیسائی جب تک کہ (نہ) ہو جاؤ تم تابع ان کے دین کے۔ تم کہہ دو بیشک اللہ کی ہدایت ہی حقیقی ہدایت ہے۔ اور اگر کہیں پیروی کر لی تم نے ان کی خواہشات کی اس کے بعد بھی کہ آ چکا ہے تمہارے پاس علم تو نہیں ہوگا تم کو اللہ (کی گرفت) سے (بچانے والا) کوئی دوست اور نہ کوئی مددگار۔" ○---۱۳۰۔ "اب کون ہے جو انحراف کرے گا ملت ابراہیمؑ سے بجز اس شخص کے جس نے حماقت میں مبتلا کر لیا ہو اپنے آپ کو۔ جبکہ در حقیقت منتخب کر لیا ہم نے ابراہیم کو دنیا میں اور بیشک ہوگا وہ آخرت میں صالحین میں سے۔" ○---۱۳۱۔ "(وہ ایسا تھا کہ) جب کہا اس سے اس کے رب نے کہ مسلم ہو جا اس نے (فوراً) کہا میں فرمانبردار ہو گیا رب کائنات کا۔" ○---۱۳۲۔ "اور وصیت کی اسی

Marfat.com

دین (پر قائم رہنے) کی ابراہیمؑ نے اپنے بیٹوں کو اور یعقوبؑ نے بھی- اے میرے بیٹو! بیشک اللہ تعالیٰ نے منتخب فرمالیا ہے تمہارے لیئے اس دین کو لہٰذا تم ہرگز نہ مرنا مگر اس حالت میں کہ ہو تم مسلمان-" O---۲۱۷- "پوچھتے ہیں تم سے حرمت والے مہینے کے بارے میں کہ جنگ کرنا اس میں (کیسا ہے!) کہو جنگ کرنا اس میں بڑا گناہ ہے لیکن روکنا اللہ تعالیٰ کی راہ سے اور نہ ماننا اللہ کو اور (روکنا) مسجد حرام سے اور نکال دینا اہل حرم کو وہاں سے اس سے بھی بڑا گناہ ہے اللہ کے نزدیک اور فتنہ انگیزی بڑا (گناہ) ہے قتل سے بھی اور وہ تو تم سے لڑتے ہی جائیں گے یہاں تک کہ پھیر دیں تم کو تمہارے دین سے اگر ان کا بس چلے اور جو شخص پھرے گا تم میں سے اپنے دین سے پھر مر جائے کافر ہی تو یہی لوگ ہیں کہ ضائع ہو جائیں گے ان کے اعمال دُنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اور یہی لوگ ہیں جہنمی وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے-" O---۲۵۶- "نہیں کوئی زبردستی دین کے معاملہ میں بیشک صاف طور پر الگ ہو چکی ہے ہدایت گمراہی سے سو جس نے انکار کیا طاغوت کا اور ایمان لایا اللہ تعالیٰ پر تو یقیناً اس نے تھام لیا ایک ایسا مضبوط سہارا جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں اور اللہ سب کچھ سننے والا، ہر بات جاننے والا ہے-" O---[اس کے شان نزول میں بتایا گیا ہے کہ انصار کے کچھ نوجوان یہودی یا عیسائی ہو گئے تھے پھر جب یہ انصار مسلمان ہو گئے تو انہوں نے اپنی نوجوان اولاد کو بھی جو یہودی یا عیسائی بن چکے تھے زبردستی مسلمان بنانا چاہا جس پر یہ آیت نازل ہوئی- شانِ نزول کے اس اعتبار سے بعض مفسرین نے اسے اہل کتاب کے لئے خاص مانا ہے یعنی مسلمان مملکت میں رہنے والے اہل کتاب اگر وہ جزیہ ادا کرتے ہوں تو انہیں قبول اسلام پر مجبور نہیں کیا جائے گا- لیکن یہ آیت حکم کے اعتبار سے عام ہے یعنی کسی پر بھی قبول اسلام کے لئے جبر نہیں کیا جائے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت اور گمراہی دونوں کو واضح کر دیا ہے- تاہم کفر و شرک کے خاتمے اور باطل کا زور توڑنے کے لئے جہاد ایک الگ اور جبر و اکراہ سے مختلف چیز ہے- مقصد معاشرے سے اس قوت کا زور اور دباؤ ختم کرنا ہے جو اللہ تعالیٰ کے دین پر عمل اور اس کی تبلیغ کی راہ میں روڑہ بنی ہوئی ہو- تاکہ ہر شخص اپنی آزاد مرضی سے چاہے تو اپنے کفر پر قائم رہے اور چاہے تو اسلام میں داخل ہو جائے- چونکہ روڑہ بننے والی طاقتیں رہ رہ کر ابھرتی رہیں گی اس لئے جہاد کا حکم اور اس کی ضرورت بھی قیامت تک رہے گی- جیسا کہ حدیث میں ہے ☆ جہاد قیامت تک جاری رہے گا- خود نبی اکرم ﷺ نے کافروں اور مشرکوں سے جہاد کیا ہے اور فرمایا ہے ☆ "مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک جہاد کروں جب تک کہ وہ **لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ** کا اقرار نہ کرلیں-" اسی طرح سزائے ارتداد (قتل) سے بھی اس آیت کا کوئی ٹکراؤ نہیں ہے (جیسا کہ بعض لوگ ایسا باور کراتے ہیں-) کیونکہ ارتداد کی سزا قتل سے مقصود جبر و اکراہ نہیں ہے بلکہ اسلامی ریاست کی نظریاتی حیثیت کا تحفظ ہے- ایک اسلامی مملکت میں ایک کافر کو اپنے کفر پر قائم رہ جانے کی اجازت تو بیشک دی جاسکتی ہے لیکن ایک بار جب وہ اسلام میں داخل ہو جائے تو پھر اس سے بغاوت و انحراف کی اجازت نہیں دی جاسکتی لہٰذا وہ خوب سوچ سمجھ کر اسلام لائے- کیونکہ اگر یہ اجازت دے دی جاتی تو نظریاتی اساس منہدم ہو سکتی تھی جس سے نظریاتی انتشار اور فکری انارکی پھیلتی جو اسلامی معاشرے کے امن کو اور ملک کے استحکام کو خطرے میں ڈال سکتی تھی- اس لئے جس طرح انسانی حقوق کے نام پر قتل، چوری، زنا، ڈاکہ اور حرابہ وغیرہ جرائم کی اجازت نہیں دی جاسکتی اسی طرح آزادی رائے کے نام پر ایک اسلامی مملکت میں نظریاتی بغاوت (ارتداد) کی اجازت بھی نہیں دی جاسکتی- یہ جبر و اکراہ نہیں ہے- بلکہ مرتد کا قتل اسی طرح عین انصاف ہے جس طرح قتل و غارت گری اور اخلاقی جرائم کا ارتکاب کرنے والوں کو سخت سزائیں دینا عین انصاف ہے- ایک کا مقصد ملک کا نظریاتی تحفظ ہے اور دوسرے کا مقصد ملک کو شر و فساد سے بچانا ہے اور دونوں ہی مقصد ایک مملکت کے لئے ناگزیر ہیں- آج اکثر اسلامی ممالک ان دونوں ہی مقاصد کو نظرانداز کر کے جن الجھنوں، دشواریوں اور پریشانیوں سے دوچار ہیں محتاج وضاحت نہیں- (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ آل عمران ۳**)---۱۹- "بلاشبہ دین اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف اسلام ہے اور نہیں اختلاف کیا (اس دین میں) ان لوگوں نے جنہیں دی گئی کتاب مگر اس کے بعد کہ آچکا تھا ان کے پاس حقیقی علم (محض) آپس کی ضد اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے- اور جو کوئی انکار کرے گا احکام الٰہی کا تو بیشک اللہ جلد چکانے والا ہے حساب کا-" O---[اسلام وہی دین ہے جس کی دعوت و تعلیم ہر پیغمبر اپنے اپنے دور میں دیتے رہے ہیں اور اب اس کی کامل ترین شکل وہ ہے جسے نبی آخر الزماں حضرت محمد ﷺ نے دُنیا کے سامنے پیش کیا، جس میں توحید و رسالت اور آخرت پر اس طرح یقین و ایمان رکھنا ہے جس طرح نبی کریم ﷺ نے بتلایا ہے- اب محض یہ عقیدہ رکھ لینا کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے یا کچھ اچھے عمل کر لینا یہ اسلام نہیں نہ اس سے نجات آخرت ہی ملے گی- ایمان و اسلام اور دین یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ایک مانا جائے اور صرف اسی ایک معبود کی عبادت کی جائے، محمد رسول اللہ ﷺ سمیت تمام انبیاء پر ایمان لایا جائے- اور نبی ﷺ کی ذات پر رسالت کا خاتمہ تسلیم کیا جائے اور ایمانیات کے ساتھ ساتھ وہ عقائد و اعمال اختیار کیے جائیں جو قرآن کریم میں یا حدیث رسول ﷺ میں بیان کیے گئے ہیں اب اس دین اسلام کے سوا کوئی اور دین عند اللہ قبول نہیں ہوگا- "نبی کریم ﷺ کی رسالت پوری انسانیت کے لیے ہے-" آل عمران-۸۵- "کہہ دیجیے اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں-" الاعراف-۱۵۸- "برکتوں والی ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے پر فرقان نازل کیا تاکہ وہ جہانوں کو ڈرانے والا ہو-" الفرقان-۱- اور حدیث میں ہے نبی ﷺ نے فرمایا ☆ "قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جو یہودی یا نصرانی مجھ

Marfat.com

ایمان لائے بغیر فوت ہو گیا وہ جہنمی ہے۔" مزید فرمایا ☆ "میں احمر و اسود (یعنی تمام انسانوں کے لئے نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں۔" اسی لئے آپ ﷺ نے اپنے وقت کے تمام سلاطین اور بادشاہوں کو خطوط تحریر فرمائے جن میں انہیں اسلام قبول کرنے کی دعوت دی۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۸۳۔"تو پھر کیا یہ اللہ تعالیٰ کے دین کے سوا (کوئی اور دین) چاہتے ہیں۔ حالانکہ اللہ ہی کے مطیع ہیں جو ہیں آسمانوں میں اور زمین میں چاروناچار اور اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے سب۔"O---۸۴۔"کہو ایمان لائے ہم اللہ تعالیٰ پر اور اس پر جو نازل کیا گیا ہم پر اور جو نازل کیا گیا ابراھیمؑ و اسماعیلؑ پر اور اسحاقؑ و یعقوبؑ پر اور اس کی اولاد پر اور (اس پر بھی) جو دیا گیا موسیٰؑ کو عیسیٰؑ کو اور سب نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے۔ نہیں فرق کرتے ہم ان میں ایک اور دوسرے کے درمیان (نبی ہونے کے اعتبار سے) اور ہم اسی کے تابع فرمان ہیں۔"O---۸۵۔"اور جو اختیار کرنا چاہے اسلام کے علاوہ کوئی اور دین تو ہرگز قبول نہ کیا جائے گا یہ اس سے اور وہ (ہوگا) آخرت میں خسارہ پانے والوں میں سے۔"O---۹۵۔"کہہ دو سچ فرمایا اللہ تعالیٰ نے پس پیروی کرو دین ابراھیمؑ کی جو سب سے کٹ کر اللہ کا ہو رہا اور نہ تھا وہ مشرکوں میں سے۔"O

(**سورۃ النساء ۴**)---۱۲۵۔"اور کون زیادہ اچھا ہے دین کے لحاظ سے اس شخص سے جس نے جھکا دیا اپنا چہرہ اللہ تعالیٰ کے حضور اور وہ نیک کام کرتا رہا اور پیروی کی اس نے ملت ابراھیمؑ کی جو ہر طرف سے کٹ کر اللہ تعالیٰ کا ہو گیا تھا اور بنا لیا تھا اللہ تعالیٰ نے ابراھیمؑ کو اپنا دوست۔" O

(**سورۃ المائدۃ ۵**)---۳۔"آج کافر تمہارے دین سے مایوس ہو چکے ہیں پس ان سے مت ڈرو مگر مجھ سے ڈرو۔ آج میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی ہے اور تمہارے لئے (اپنی) فرمانبرداری (اسلام) کو دین بنا کر خوش ہو گیا ہوں۔"O---۴۴۔"ہم نے تورات نازل کی جس میں ہدایت اور نور تھا۔ انبیاء اور مشائخ اور علماء جنہوں نے سر تسلیم خم کر دیا تھا اسی کے مطابق یہود کے فیصلے کرتے تھے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے محافظ ٹھہرائے گئے تھے اور وہ اس کے نگران تھے۔ پس لوگوں سے مت ڈرو مگر مجھ سے ڈرو اور میری آیتوں کے عوض تھوڑی سی قیمت نہ لے لو اور جس نے اس کے مطابق جو اللہ تعالیٰ نے اتارا فیصلہ نہ کیا وہی کافر ہیں۔"O---[اسلمو یہ نبیین کی صفت بیان کی کہ وہ سارے انبیاء دین اسلام کے ہی پیروکار تھے جس کی طرف محمد ﷺ دعوت دے رہے ہیں۔ یعنی تمام پیغمبروں کا دین ایک ہی رہا ہے۔ اسلام جس کی بنیادی دعوت یہ تھی کہ ایک اللہ کی عبادت کی جائے اور اس کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کیا جائے۔ ہر نبی نے سب سے پہلے اپنی قوم کو یہی دعوت توحید و اخلاص پیش کی۔"ہم نے آپ سے پہلے جتنے رسول بھیجے، سب کو یہی وحی کی کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، پس تم سب میری ہی عبادت کرو۔" الانبیاء: ۲۵۔ اسی کو قرآن میں الدین بھی کہا گیا ہے۔ جیسا کہ سورۃ شوریٰ کی آیت: ۱۳ میں کہا گیا ہے کہ آپ کے لیے ہم نے وہی دین مقرر کیا ہے جو آپ سے قبل دیگر انبیاء کے لیے کیا تھا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۵۴۔"اے ایمان والو! تم میں سے کوئی اپنے دین سے پھر جائے تو اللہ تعالیٰ جلدی ہی ایسے لوگ پیدا کر دے گا جن سے وہ محبت کرے گا اور جو اس سے محبت کریں گے۔ جو مومنوں کے سامنے دبے ہوئے اور کافروں کے سامنے سر اٹھائے ہوئے ہوں گے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہے دے اللہ تعالیٰ وسعت والا اعلم والا ہے۔"O---۵۷۔"اے ایمان والو! ان لوگوں کو جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی اور کافروں کو جو تمہارے دین کو ہنسی اور کھیل بناتے ہیں ساتھی نہ بناؤ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو اگر تم مومن ہو۔"O

(**سورۃ الانعام ۶**)---۷۰۔"اور ان لوگوں کو چھوڑ دو جنہوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنا رکھا ہے اور دنیا کی زندگی نے انہیں دھوکے میں ڈال رکھا ہے اور اس قرآن کے ذریعے سے نصیحت کرتا رہ تاکہ کوئی جان اس کے سبب جو اس نے کمایا ہلاکت میں نہ ڈال دی جائے۔ جب اللہ تعالیٰ کے سوا اس کا کوئی دوست نہ ہو گا نہ سفارش کرنے والا۔"O

(**سورۃ الاعراف ۷**)---۵۱۔"وہ جنہوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنا رکھا تھا اور جنہیں دنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈال دیا تھا۔ (اللہ تعالیٰ کہے گا) پس آج ہم نے بھی انہیں بھلا دیا ہے۔ جیسے انہوں نے اپنے اس دن کی ملاقات کو بھلا رکھا تھا اور جیسے وہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے۔"O---[حدیث میں آتا ہے ☆ "قیامت والے دن اللہ تعالیٰ اس قسم کے بندے سے کہے گا" کیا میں نے تجھے بیوی بچے نہیں دیئے تھے؟ تجھے عزت و اکرام سے نہیں نوازا تھا؟ کیا اونٹ اور گھوڑے تیرے تابع نہیں کر دیئے تھے؟ اور کیا تو سرداری کرتے ہوئے لوگوں سے چنگی وصول نہیں کرتا تھا؟ وہ کہے گا کیوں نہیں؟ یا اللہ یہ سب باتیں صحیح ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا کیا تو میری ملاقات کا یقین رکھتا تھا؟ وہ کہے گا نہیں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا پس جس طرح تو مجھے بھولا رہا آج میں تجھے بھول جاتا ہوں" قرآن کریم کی اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ دین کو لہو و لعب بنانے والے وہی ہوتے ہیں جو دنیا کے فریب میں مبتلا ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے دلوں سے چونکہ آخرت کی فکر اور اللہ تعالیٰ کا خوف نکل جاتا ہے۔ اس لئے وہ دین میں بھی اپنی طرف سے جو چاہتے ہیں اضافہ کر لیتے ہیں۔ اور دین کی جسے چاہتے ہیں عملاً کالعدم کر دیتے ہیں یا انہیں کھیل کود کا رنگ دے دیتے ہیں۔ اس لئے دین میں اپنی طرف سے بدعات کا اضافہ کر کے انہی کو اصل اہمیت دینا (جیسا کہ اہل بدعت کا شیوہ ہے) یہ بہت بڑا جرم ہے کیونکہ اس سے دین کھیل کود بن کر رہ جاتا ہے۔ اور احکام و فرائض پر عمل کی اہمیت ختم ہو

Marfat.com

جاتی ہے۔(از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۵۸۔ ''کہہ دے ''اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں، اس کا جس کی بادشاہت آسمانوں اور زمین پر ہے، جس کے سوا کوئی خدا نہیں جو زندہ کرتا اور مارتا ہے پس تم اللہ اور اس کے بے پڑھے نبی رسول پر جو اللہ اور اس کی باتوں پر ایمان رکھتا ہے ایمان لاؤ اور اس کی پیروی کرو تا کہ ہدایت پاؤ۔''O

(**سورۃ الانفال ۸**)---۳۹۔ ''اور ان سے جنگ کرو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین سارا اللہ تعالیٰ کا ہو جائے پھر اگر وہ باز آ گئے تو اللہ تعالیٰ ان کا کام دیکھ رہا ہے۔''O---۴۹۔ ''جب منافق اور وہ لوگ جن کے دلوں میں بیماری تھی کہتے تھے-ان لوگوں کو ان کے دین نے دھوکے میں ڈال رکھا ہے-مگر کوئی اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے۔''O---[یعنی مدینہ کے منافقین اور وہ سب لوگ جو دُنیا پرستی اور خدا سے غفلت کے مرض میں گرفتار تھے یہ دیکھ کر کہ مسلمانوں کی مٹھی بھر بے سروسامان جماعت قریش جیسی زبردست طاقت سے ٹکرانے کے لیئے جا رہی ہے، آپس میں کہتے تھے کہ یہ لوگ اپنے دینی جوش میں دیوانے ہو گئے ہیں۔اس معرکہ میں ان کی تباہی یقینی ہے مگر اس نبی نے کچھ ایسا افسوں ان پر پھونک رکھا ہے کہ ان کی عقل خبط ہو گئی ہے اور آنکھوں دیکھے یہ موت کے منہ میں چلے جا رہے ہیں۔از تفہیم القرآن مولانا مودودیؒ- مسلمانوں کی تھوڑی جمعیت اور بے سروسامانی اور اس پر ایسی دلیری وشجاعت کو دیکھتے ہوئے منافقین اور ضعیف القلب کلمہ گو کہنے لگے تھے کہ یہ مسلمان اپنے دین اور حقانیت کے خیال پر مغرور ہیں جو اس طرح اپنے کو موت کے منہ میں ڈال دیتے ہیں- حق تعالیٰ نے اس کا جواب دیا کہ یہ غرور نہیں توکل ہے جس کو خدا کی زبردست قدرت پر اعتماد ہو اور یقین رکھے کہ جو کچھ ادھر سے ہو گا عین حکمت وصواب ہو گا-وہ حق کے معاملہ میں ایسا ہی بے جگر اور دلیر ہو جاتا ہے۔(از تفسیر قرآن مولانا شبیر احمد عثمانیؒ)]---۷۲۔ ''بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے اور جنہوں نے ہجرت کی اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا اور وہ جنہوں نے جگہ دی اور مدد کی وہ ایک دوسرے کے دوست ہیں-اور جو لوگ ایمان لائے مگر انہوں نے ہجرت نہیں کی ان سے تمہاری کوئی دوستی نہیں یہاں تک کہ وہ ہجرت کریں-لیکن اگر وہ تم سے دین کے معاملے میں مدد مانگیں تو تم پر مدد کرنا لازم ہے-مگر ان لوگوں کے خلاف نہیں جن کے ساتھ تمہارا عہد وپیمان ہو اور اللہ تعالیٰ تمہارے عملوں کو دیکھ رہا ہے۔''O

(**سورۃ التوبہ ۹**)---۱۱۔ ''اب اگر وہ توبہ کر لیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں تو تمہارے دینی بھائی ہیں اور ہم علم والے لوگوں کے لیئے آیتیں کھول کر بیان کرتے ہیں۔''O---۱۲۔ ''لیکن اگر وہ اپنے عہد کے بعد اپنی قسمیں توڑ ڈالیں اور تمہارے دین میں طعنہ زنی کریں تو کفر کے سرغنوں سے جنگ کرو کہ ان کی کوئی قسم نہیں شاید وہ باز آ جائیں۔''O---۲۹۔ ''ان لوگوں سے جنگ کرو جو نہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں اور نہ روز آخرت پر اور نہ اسے حرام ٹھہراتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے حرام ٹھہرایا ہے اور نہ دین حق کو اپنا دین بناتے ہیں-ان لوگوں میں سے جنہیں کتاب دی گئی تھی یہاں تک کہ وہ پست ہو کر اپنے ہاتھوں سے جزیہ دیں۔''O---۳۲۔ ''وہ چاہتے ہیں کہ اپنے مونہوں سے اللہ تعالیٰ کے نور کو بجھا دیں مگر اللہ تعالیٰ اپنے نور کو پورا کیئے بغیر نہ رہے گا اگر چہ کافر ناپسند کریں۔''O---۳۳۔ ''اسی نے اپنا رسول ﷺ ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا ہے تا کہ اسے سب دینوں پر غالب کر دے اگر چہ مشرک ناپسند کریں۔''O---۳۶۔ ''مہینوں کی گنتی اللہ تعالیٰ کے ہاں-اللہ تعالیٰ کی کتاب میں جس دن سے اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا بارہ مہینے ہے-جن میں چار حرمت کے ہیں-یہی پختہ دین ہے-ان کے دوران اپنے اوپر ظلم نہ کرو-البتہ مشرکوں سے پوری جنگ کرو جیسے وہ سب تم سے جنگ کرتے ہیں اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔''O---۱۲۸۔ ''تمہارے پاس تم ہی میں سے ایک رسول ﷺ آیا ہے ان پر وہ چیز شاق گزرتی ہے جو تمہیں مشقت میں ڈالتی ہے وہ تمہاری بھلائی کا خواہشمند ہے اور مومنوں پر مہربان اور رحیم ہے۔''O---[عنت، ایسی چیزیں جن سے انسان کو تکلیف ہو، اس میں دُنیاوی مشقتیں اور اخروی عذاب دونوں آ جاتے ہیں۔ان پیغمبر پر، تمہاری ہر قسم کی تکلیف ومشقت، گراں گزرتی ہے۔☆اسی لیے آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''میں آسان دین حنیفی دے کر بھیجا گیا ہوں۔'' اور حدیث میں فرمایا☆ بیشک یہ دین آسان ہے۔(از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ یونس ۱۰**)---۱۰۴۔ ''کہو-اے لوگو! اگر تم میرے دین کے بارے میں شک میں ہو تو میں ان کی عبادت نہیں کرتا جن کی تم اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کرتے ہو- بلکہ میں اس اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہوں جو تمہیں وفات دیتا ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں مومنوں میں ہو جاؤں۔''O---۱۰۵۔ اور یہ کہ اپنا منہ یکسو ہو کر دین خدا کی طرف کرنے اور مشرکوں میں ہرگز نہ ہونا۔''O---۶۲۔ ''وہ بولے-صالح! اس سے پہلے تو ہمارے درمیان ایک امید گاہ تھا-کیا تو ہمیں ان کی عبادت کرنے سے روکتا ہے جن کی عبادت ہمارے باپ دادا کرتے تھے-مگر اس کے بارے میں جس (دین) کی طرف تو ہمیں بلاتا ہے دل میں کھٹکنے والے شک میں ہیں۔''O

(**سورۃ یوسف ۱۲**)---۳۸۔ ''میں (یوسفؑ) اپنے باپ دادوں کے دین کا پابند ہوں-یعنی ابراہیمؑ واسحاقؑ اور یعقوبؑ کے دین کا-ہمیں ہرگز یہ سزاوار نہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو بھی شریک کریں-ہم پر اور تمام اور لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا یہ خاص فضل ہے لیکن اکثر لوگ ناشکری کرتے ہیں۔''O---۸۔

Marfat.com

"اس کے سوا تم جن کی پوجا پاٹ کر رہے ہو وہ سب نام ہی نام ہیں۔ جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے خود ہی گھڑ لئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی کوئی دلیل نازل نہیں فرمائی۔ فرمانروائی صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ہے۔ اس کا فرمان ہے کہ تم سب سوائے اس کے کسی اور کی عبادت نہ کرو۔ یہی دین درست ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔" O

(سورة الحج ۲۲) ---۷۸۔ "اور اللہ کی راہ میں ویسا ہی جہاد کرو جیسے جہاد کا حق ہے۔ اسی نے تمہیں برگزیدہ بنایا ہے اور تم پر دین کے بارے میں کوئی تنگی نہیں ڈالی، دین اپنے باپ ابراہیم (علیہ السلام) کا قائم رکھو، اسی اللہ نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے۔ اس قرآن سے پہلے اور اس میں بھی تاکہ پیغمبر تم پر گواہ ہو جائے اور تم تمام لوگوں کے گواہ بن جاؤ۔ پس تمہیں چاہیے کہ نمازیں قائم رکھو اور زکوٰۃ ادا کرتے رہو اور اللہ کو مضبوط تھام لو، وہی تمہارا ولی اور مالک ہے۔ پس کیا ہی اچھا مالک ہے اور کتنا ہی بہتر مددگار ہے۔" O (تفسیر کیلئے باب ۷، مضمون: جہاد)

(سورة المومنون ۲۳) ---۵۲۔ "یقیناً تمہارا یہ دین ایک ہی دین ہے اور میں ہی تم سب کا رب ہوں، پس تم مجھ سے ڈرتے رہو۔" O ---۵۳۔ "پھر انہوں نے خود (ہی) اپنے امر (دین) کے آپس میں ٹکڑے ٹکڑے کر لیے، ہر گروہ جو کچھ اس کے پاس ہے اسی پر اترا رہا ہے۔" O ---۵۴۔ "پس آپ (بھی) انہیں ان کی غفلت میں ہی کچھ مدت پڑا رہنے دیں۔" O

(سورة النمل ۲۷) ---۷۹۔ "پس آپ یقیناً اللہ ہی پر بھروسہ رکھئے، یقیناً آپ سچے اور کھلے دین پر ہیں۔" O

(سورة الروم ۳۰) ---۳۰۔ "پس آپ یک سو ہو کر اپنے منہ دین کی طرف متوجہ کر دیں۔ اللہ تعالیٰ کی وہ فطرت جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے، اللہ تعالیٰ کے بنائے کو بدلنا نہیں، یہی سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں سمجھتے۔" O [فطرت کے اصل معنی خلقت (پیدائش) کے ہیں۔ یہاں مراد ملت اسلام (و توحید) ہے مطلب یہ کہ سب کی پیدائش، بغیر مسلم و کافر کی تفریق کے۔ اسلام اور توحید پر ہوتی ہے، اس لیے توحید ان کی فطرت یعنی جبلت میں شامل ہے جس طرح کہ عہد الست سے واضح ہے۔ بعد میں بہت سوں کا ماحول یا دیگر عوارض، فطرت کی اس آواز کو نہیں آنے دیتے، جس کی وجہ سے وہ کفر پر ہی باقی رہتے ہیں ☆ جس طرح نبی ﷺ کی حدیث ہے۔ "ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے، لیکن پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی، عیسائی اور مجوسی وغیرہ بنا دیتے ہیں۔" **(صحیح بخاری، تفسیر سورة الروم۔ مسلم۔ کتاب القدر، باب معنی کل مولود یولد علی الفطرة)** O۔ یعنی اللہ کی اس خلقت (فطرت) کو تبدیل نہ کرو بلکہ صحیح تربیت کے ذریعے سے اس کی نشوونما کرو تاکہ ایمان و توحید بچوں کی دل و دماغ میں راسخ ہو جائے۔ یہ خبر بمعنی نفی، نہی کے معنی میں ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)] ---۴۳۔ "پس آپ اپنا رخ اس سچے اور سیدھے دین کی طرف ہی رکھیں قبل اس کے کہ وہ دن آجائے جس کا ٹل جانا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے ہی نہیں اس دن سب متفرق ہو جائیں گے۔" O --- [مختلف ممالک کی سیر و سیاحت کے درمیان تم نے اُجڑے ہوئے امصار و دیار دیکھے ہوں گے جن کے ویران اور سنسان کھنڈرات یہ گواہی دے رہے ہیں کہ یہاں بسنے والوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کیا۔ فسق و فجور میں مبتلا رہے اور ظلم و ستم کی حد کر دی تو مکافات عمل کے بے لاگ قانون نے انہیں تہس نہس کر کے رکھ دیا جس طرح پہلے لوگ تمہارے لیے عبرت کا باعث بنے، تم آئندہ آنے والی نسلوں کے لیے باعث عبرت نہ بنو بلکہ دین قیم کو مضبوطی سے پکڑ لو اور اس دن سے پہلے پہلے اپنی اصلاح کر لو جسے کوئی ٹال نہیں سکتا۔ علامہ راغب اصفہانی نے الدین القیم کی یہ تشریح کی ہے۔ یعنی وہ دین جو ان کی دنیوی معیشت کی ترقی اور اخروی فلاح کا ضامن ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)] (مزید تفسیر کیلئے باب ۱۱، مضمون: ڈرو اس دن سے)

(سورة الزمر ۳۹) ---۱۔ "اس کتاب کا اتارنا اللہ تعالیٰ غالب با حکمت کی طرف سے ہے۔" O ---۲۔ "یقیناً ہم نے اس کتاب کو آپ کی طرف حق کیساتھ نازل فرمایا ہے۔ پس آپ اللہ ہی کی عبادت کریں، اسی کیلئے دین کو خالص کرتے ہوئے۔" O [دین کے معنی یہاں عبادت اور اطاعت کے ہیں اور اخلاص کا مطلب ہے صرف اللہ کی رضا کی نیت سے نیک عمل کرنا۔ آیت نیت کے وجوب اور اس کے اخلاص پر دلیل ہے۔ ☆ حدیث میں بھی اخلاص نیت کی اہمیت یہ کہہ کر واضح کر دی گئی ہے۔ "عملوں کا دارومدار نیتوں پر ہے۔" یعنی جو عمل خیر اللہ کی رضا کیلئے کیا جائے گا۔ (بشرطیکہ وہ سنت کے مطابق ہو) وہ مقبول اور جس عمل میں کسی اور جذبے کی آمیزش ہوگی۔ وہ نامقبول ہوگا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)] ---۳۔ "خبردار! اللہ تعالیٰ ہی کیلئے خالص عبادت کرنا ہے۔ اور جن لوگوں نے اس کے سوا اولیاء بنا رکھے ہیں۔ (اور کہتے ہیں) کہ ہم ان کی عبادت صرف اس لیے کرتے ہیں کہ یہ (بزرگ) اللہ کی نزدیکی کے مرتبہ تک ہماری رسائی کرا دیں۔ یہ لوگ جس بارے میں اختلاف کر رہے ہیں اس کا (سچا) فیصلہ اللہ (خود) کرے گا۔ جھوٹے اور ناشکرے (لوگوں) کو اللہ تعالیٰ راہ نہیں دکھاتا۔" O [یہ جھوٹ ہی ہے کہ ان معبودان باطلہ کے ذریعے سے ان کی اللہ تک رسائی ہو جائے گی یا یہ ان کی سفارش کریں گے اور اللہ کو چھوڑ کر بے اختیار لوگوں کو معبود سمجھنا بھی بہت بڑی ناشکری ہے۔ ایسے جھوٹوں اور ناشکروں کو ہدایت کس طرح نصیب ہو سکتی ہے؟ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)] ---۳۲۔ "اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولے؟ اور سچا دین جب اس کے پاس آئے تو اسے جھوٹا بتائے؟ کیا ایسے کفار کے لیے جہنم ٹھکانا نہیں

Marfat.com

ہے؟''O---[جس میں توحید ہے' احکام وفرائض ہیں' عقیدۂ بعث ونشور ہے' محرمات سے اجتناب ہے' مومنین کے لیے خوش خبری اور کافروں کے لیے وعیدیں ہیں- یہ دین وشریعت جو حضرت محمد ﷺ لے کر آئے اسے وہ جھوٹا بتلائے- (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۳۳-''اور جو سچے دین کو لائے اور جس نے اس کی تصدیق کی یہی لوگ پارسا ہیں-''O---[یعنی وہ نبی مکرم ﷺ جو اس ابدی صداقت کو لے کر تشریف لائے اور وہ اہلِ ایمان جنہوں نے سچے دل سے اس صداقت کو قبول کیا- یہ ہی متقی اور پرہیزگار ہیں- (تفسیر از ضیاء القرآن)]

(**سورۃ المومن** ۴۰)---۱۴- ''تم اللہ تعالیٰ کو پکارتے رہو اس کے لیے دین کو خالص کر کے گو کافر برا مانیں-''O---[یعنی جب سب کچھ اللہ ہی اکیلا کرنے والا ہے تو کافروں کو چاہے' کتنا بھی ناگوار گزرے' صرف اسی ایک اللہ کو پکارو' اس کے لیے عبادت واطاعت کو خالص کرتے ہوئے- (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الشوریٰ** ۴۲)---۱۳- ''اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے وہی دین مقرر کر دیا ہے جس کے قائم کرنے کا اس نے نوح (علیہ السلام) کو حکم دیا تھا اور جو (بذریعہ وحی) ہم نے تیری طرف بھیج دی ہے' اور جس کا تاکیدی حکم ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ (علیہم السلام) کو دیا تھا' کہ اس دین کو قائم رکھنا اور اس میں پھوٹ نہ ڈالنا جس چیز کی طرف آپ انہیں بلا رہے ہیں وہ تو (ان) مشرکین پر گراں گزرتی ہے' اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنا برگزیدہ بناتا ہے اور جو بھی اس کی طرف رجوع کرے وہ اس کی صحیح رہنمائی کرتا ہے-''O---[ارشاد ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ جس کی جلالتِ شان کے تذکرے ہو رہے ہیں اسی نے اس دین کو تم پر واضح اور بیّن کر دیا جس کا حکم اس نے رسولِ اوّل حضرت نوح علیہ السلام کو دیا تھا اور جس پر آپ کو اے خاتم الانبیاء بذریعہ وحی آگاہی بخشی ہے اور یہی وہ دین ہے جس کے بارے میں حضرت ابراہیم' موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام کو وصیت فرمائی گئی تھی- سپہرِ رسالت کے یہی وہ رخشندہ و تابندہ مہر وماہ ہیں جنہیں اولوالعزم رسول کے جلیل لقب سے نوازا گیا ہے- فرمایا پہلا اور آخری رسول اور مختلف دہور وشہور میں تشریف لانے والے یہ جلیل القدر رسول ایک ہی دین اور ایک ہی نظامِ حیات کے داعی اور مبلغ تھے- صرف داعی اور مبلغ ہی نہیں بلکہ اس کے مؤسّس اور اس کو پروان چڑھانے والے بھی تھے- انبیائے کرام نے ایک دوسرے کی تکذیب نہیں کی اور اپنے اپنے دور میں علیحدہ ادیان قبول کرنے کے لیے نہیں کہا بلکہ ایک اور صرف ایک دین کے لیے کوشاں رہے- (تفسیر از ضیاء القرآن)] (مزید تفسیر کیلئے باب ۱۴' مضمون: شریعت)---۱۵- ''پس آپ لوگوں کو اسی طرف بلاتے رہیں اور جو کچھ آپ سے کہا گیا ہے اس پر مضبوطی سے جم جائیں اور ان کی خواہشوں پر نہ چلیں اور فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ نے جتنی کتابیں نازل فرمائی ہیں میرا ان پر ایمان ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ تم میں انصاف کرتا رہوں- ہمارا اور تم سب کا پروردگار اللہ تعالیٰ ہی ہے ہمارے اعمال ہمارے لیے ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے لیے ہیں' ہم تم میں کوئی کٹ حجتی نہیں اللہ تعالیٰ ہم (سب) کو جمع کرے گا اور اسی کی طرف لوٹنا ہے-''O (تفسیر کیلئے باب ۱۴' مضمون: دوسروں کی خواہش پر چلنا)

(**سورۃ الجاثیۃ** ۴۵)---۱۸- ''پھر ہم نے آپ کو دین کی (ظاہر) راہ پر قائم کر دیا' سو آپ اسی پر لگے رہیں اور نادانوں کی خواہشوں کی پیروی میں نہ پڑیں-''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴' مضمون: شریعت]

(**سورۃ الاحقاف** ۴۶)---۲۹- ''اور یاد کرو! جبکہ ہم نے جنوں کی ایک جماعت کو تیری طرف متوجہ کیا کہ وہ قرآن سنیں' پس جب (نبی کے) پاس پہنچ گئے تو (ایک دوسرے سے) کہنے لگے خاموش ہو جاؤ' پھر جب پڑھ کر ختم ہو گیا تو اپنی قوم کو خبردار کرنے کے لیے واپس لوٹ گئے-''O---۳۰- ''کہنے لگے اے ہماری قوم! ہم نے یقیناً وہ کتاب سنی ہے جو موسیٰ (علیہ السلام) کے بعد نازل کی گئی ہے جو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے جو سچے دین کی اور راہ راست کی طرف رہنمائی کرتی ہے-''O---۳۱- ''اے ہماری قوم! اللہ تعالیٰ کے بلانے والے کا کہا مانو' اس پر ایمان لاؤ تو اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں المناک عذاب سے پناہ دے گا-''O---۳۲- ''اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے بلانے والے کا کہا نہ مانے گا پس وہ زمین میں کہیں (بھاگ کر اللہ تعالیٰ کو) عاجز نہیں کر سکتا' نہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی اس کے مددگار ہوں گے' یہ لوگ کھلی گمراہی میں ہیں-''O

(**سورۃ الفتح** ۴۸)---۲۸- ''وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے ہر دین پر غالب کرے اور اللہ تعالیٰ کافی ہے گواہی دینے والا-''O---[اسلام کا یہ غلبہ دیگر ادیان پر دلائل کے لحاظ سے تو ہر وقت مسلّم ہے- تاہم دنیوی اور عسکری لحاظ سے بھی قرونِ اولیٰ اور اس کے مابعد عرصہ دراز تک' جب تک مسلمان اپنے دین پر عامل رہے انہیں غلبہ حاصل رہا' اور آج بھی یہ مادی غلبہ ممکن ہے بشرطیکہ مسلمان' مسلمان بن جائیں' یہ دین غالب ہونے کے لیے ہی آیا ہے' مغلوب ہونے کے لیے نہیں- (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الممتحنۃ** ۶۰)---۸- ''جن لوگوں نے تم سے دین کے بارے میں لڑائی نہیں لڑی اور تمہیں جلاوطن نہیں کیا ان کے ساتھ سلوک و احسان کرنے اور منصفانہ بھلے برتاؤ کرنے سے اللہ تعالیٰ تمہیں نہیں روکتا' بلکہ اللہ تعالیٰ تو انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے-''O[یہ ان کافروں کے بارے میں ہدایات دی جا رہی ہیں جو مسلمانوں سے محض دین اسلام کی وجہ سے بغض وعداوت نہیں رکھتے اور اس بنیاد پر مسلمانوں سے نہیں لڑتے- یہ پہلی شرط ہے- یعنی تمہارے

Marfat.com

ساتھ ایسا رویہ بھی اختیار نہیں کیا کہ تم ہجرت پر مجبور ہو جاؤ۔ یہ دوسری شرط ہے۔ ایک تیسری شرط یہ ہے جو اگلی آیت سے واضح ہو گئی ہے، کہ وہ مسلمانوں کے خلاف دوسرے کافروں کو کسی قسم کی مدد بھی نہیں پہنچائیں۔ مشورے اور رائے سے اور نہ ہتھیاروں کے ذریعے سے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

---۹۔ ''اللہ تعالیٰ تمہیں صرف ان لوگوں کی محبت سے روکتا ہے جنہوں نے تم سے دین کے بارے میں لڑائیاں لڑیں اور تمہیں دیس نکالے دیئے اور دیس نکالا دینے والوں کی مدد کی جو لوگ ایسے کفار سے محبت کریں وہ (قطعاً) ظالم ہیں۔'' O

(**سورۃ الصف ۶۱**) ---۹۔ ''وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا تا کہ اسے اور تمام مذاہب پر غالب کر دے اگر چہ مشرکین ناخوش ہوں۔'' O

(**سورۃ البینۃ ۹۸**) ---۵۔ ''انہیں اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا کہ صرف اللہ کی عبادت کریں اسی کیلئے دین کو خالص رکھیں۔ ابراہیم حنیف کے دین پر اور نماز کو قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیتے رہیں یہی ہے دین سیدھی ملت کا۔'' O [یعنی اس سے پہلے اہل کتاب جو مختلف گمراہیوں میں بھٹک کر بیشمار فرقوں میں بٹ گئے اس کی وجہ یہ نہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے ان کی رہنمائی کیلئے دلیل روشن بھیجنے میں کوئی کسر اٹھا رکھی تھی، بلکہ یہ روش انہوں نے اللہ کی جانب سے رہنمائی آ جانے کے بعد اختیار کی تھی، اس لیے اپنی گمراہی کے وہ خود ذمہ دار تھے کیونکہ ان پر حجت تمام کی جا چکی تھی۔ اسی طرح اب چونکہ ان کے صحیفے پاک نہیں رہے ہیں اور ان کی کتابیں بالکل راستی اور درست تعلیمات پر مشتمل نہیں رہی ہیں، اس لیے اللہ تعالیٰ نے ایک روشن دلیل کی حیثیت سے اپنا ایک رسول بھیج کر اور اس کے ذریعہ سے پاک صحیفے بالکل راستی اور درست تعلیمات پر مشتمل پیش کر کے ان پر پھر حجت تمام کر دی ہے تا کہ اس کے بعد بھی اگر وہ متفرق رہیں تو اس کی ذمہ داری انہی پر ہو، اللہ کے مقابلے میں وہ کوئی حجت پیش نہ کر سکیں۔ یہ بات قرآن مجید میں بکثرت مقامات پر فرمائی گئی ہے۔ یعنی جس دین کو اب محمد ﷺ پیش کر رہے ہیں، اسی دین کی تعلیم اہل کتاب کو ان کے ہاں آنے والے انبیاء اور ان کے ہاں نازل ہونے والی کتابوں نے دی تھی، اور ان عقائد باطلہ اور اعمال فاسدہ میں سے کسی چیز کا انہیں حکم نہیں دیا گیا تھا۔ جنہیں انہوں نے بعد میں اختیار کر کے مختلف مذاہب بنا ڈالے، صحیح اور درست دین ہمیشہ سے یہی رہا ہے کہ خالص اللہ کی بندگی کی جائے اس کی ساتھ کسی دوسرے کی بندگی کی جائے اس کے ساتھ کسی دوسرے کی بندگی کی آمیزش نہ کی جائے۔ ہر طرف سے رخ پھیر کر انسان صرف ایک اللہ کا پرستار اور تابع فرمان بن جائے۔ نماز قائم کی جائے اور زکوٰۃ ادا کی جائے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

دین میں کوئی سختی نہیں!

(**سورۃ البقرۃ ۲**) ---۱۸۵۔ ''رمضان کا مہینہ وہ (مہینہ) ہے نازل کیا گیا جس میں قرآن (جو) ہدایت ہے انسانوں کے لئے اور اس میں روشن نشانیاں ہیں ہدایت کی اور (حق کو باطل سے) جدا کرنے کی سو جو کوئی پائے تم میں سے اس مہینے کو تو لازم ہے اس پر کہ روزے رکھے اس میں اور جو شخص ہو بیمار یا سفر میں تو تعداد پوری کرے دوسرے دنوں میں (یہ حکم اس لئے دیا گیا ہے کہ) چاہتا ہے اللہ تمہارے لئے آسانی اور نہیں چاہتا تمہارے لئے دشواری اور اس لئے کہ پورا کر لو تم گنتی کو اور اس لئے کہ کبریائی بیان کرو تم اللہ تعالیٰ کی اس ہدایت پر جو عطا کی اس نے تم کو اور اس لئے بھی کہ شکر گزار بنو تم۔'' O

(**سورۃ المزمل ۷۳**) ---۲۰۔ ''آپ کا رب بخوبی جانتا ہے کہ آپ اور آپ کے ساتھ کے لوگوں کی ایک جماعت قریب دو تہائی رات کے اور آدھی رات کے اور ایک تہائی رات کے تہجد پڑھتی ہے اور رات دن کا پورا اندازہ اللہ تعالیٰ کو ہی ہے وہ (خوب) جانتا ہے کہ تم اسے ہرگز نہ نبھا سکو گے پس اس نے تم پر مہربانی کی لہٰذا جتنا قرآن پڑھنا تمہارے لیے آسان ہو اتنا ہی پڑھو وہ جانتا ہے کہ تم میں بعض بیمار بھی ہوں گے بعض دوسرے زمین میں چل پھر کر اللہ تعالیٰ کا فضل (یعنی روزی بھی) تلاش کریں گے اور کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد بھی کریں گے سو تم بہ آسانی جتنا قرآن پڑھ سکو پڑھو اور نماز کی پابندی رکھو اور زکوٰۃ دیتے رہا کرو اور اللہ تعالیٰ کو اچھا قرض دو۔ اور جو نیکی تم اپنے لیے آگے بھیجو گے اسے اللہ تعالیٰ کے ہاں بہتر سے بہتر اور ثواب میں بہت زیادہ پاؤ گے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے رہو یقیناً اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔'' O ---[یعنی نفلی نمازیں، صدقات و خیرات اور دیگر نیکیاں جو بھی کرو گے، اللہ کے ہاں ان کا بہترین اجر پاؤ گے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الغاشیۃ ۸۸**) ---۲۱۔ ''پس آپ نصیحت کر دیا کریں (کیونکہ) آپ صرف نصیحت کرنے والے ہیں۔'' O ---۲۲۔ ''آپ کچھ ان پر داروغہ نہیں ہیں۔'' O [یعنی اگر معقول دلیل دے کر کوئی شخص بات نہیں مانتا تو نہ مانے۔ تمہارے سپرد یہ کام تو نہیں کیا گیا کہ نہ ماننے والوں سے زبردستی منواؤ۔ تمہارا کام صرف یہ ہے کہ لوگوں کو صحیح اور غلط کا فرق بتا دو اور غلط راہ پر چلنے کے انجام سے خبردار کر دو، سو یہ فرض تم انجام دیتے رہو۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

---۲۳۔ ''ہاں! جو شخص روگردانی کرے اور کفر کرے۔'' O ---۲۴۔ ''اسے اللہ تعالیٰ بہت بڑا عذاب دے گا۔'' O ---۲۵۔ ''بیشک ہماری طرف ان کا

Marfat.com

لوٹنا ہے۔" O---۲۶۔ "پھر بیشک ہمارے ذمہ ہے ان سے حساب لینا۔" O

اسلام

(سورۃ البقرۃ ۲)---۱۳۱۔ "وہ تو ایسا تھا (ابراھیمؑ) کہ جب کہا اس سے اس کے رب نے کہ مسلم ہو جا- اس نے (فوراً) کہا میں فرمانبردار ہو گیا رب کائنات کا۔" O---۱۳۲۔ "اور وصیت کی اسی دین (پر قائم رہنے) کی ابراھیمؑ نے اپنے بیٹوں کو اور یعقوبؑ نے بھی- اے میرے بیٹو! بیشک اللہ تعالیٰ نے منتخب فرمالیا ہے تمہارے لئے اس دین کو لہٰذا تم ہرگز نہ مرنا مگر اس حالت میں کہ ہو تم مسلمان۔" O---۱۳۳۔ "کیا تھے تم حاضر اس وقت جب قریب آیا یعقوبؑ کی موت کا وقت- جب پوچھا تھا اس نے اپنے بیٹوں سے کہ کس کی عبادت کرو گے تم میرے بعد؟ ان سب نے کہا عبادت کریں گے ہم تیرے معبود کی اور تیرے آباؤ اجداد ابراھیمؑ اسماعیلؑ اور اسحاقؑ کے معبود کی جو الٰہ واحد ہے اور ہم سب اسی کے فرمانبردار ہیں۔" O---۱۳۵۔ "اور کہتے ہیں ہو جاؤ یہودی یا نصرانی ہدایت پا جاؤ گے- کہہ دو! نہیں بلکہ طریقہ ابراھیمؑ کا جو سب کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کا ہو گیا تھا اور نہ تھا وہ مشرکوں میں سے۔" O---۱۳۶۔ "(مسلمانو) تم کہہ دو ہم ایمان لائے اللہ تعالیٰ پر اور اس پر جو نازل کیا گیا ہماری طرف اور جو نازل کیا گیا ابراھیمؑ، اسماعیلؑ، اسحاقؑ اور یعقوبؑ پر اور ان کی اولاد پر اور جو دیا گیا موسیٰؑ کو اور عیسیٰؑ کو اور جو دیا گیا نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے نہیں تفریق کرتے ہم ان کے درمیان اور ہم اللہ ہی کے فرمانبردار ہیں۔" O---۲۰۸۔ "اے ایمان والو! داخل ہو جاؤ اسلام میں پورے پورے اور نہ چلو شیطان کے نقش قدم پر بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔" O

(سورۃ آل عمران ۳)---۱۹۔ "بلاشبہ دین اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف اسلام ہے- اور نہیں اختلاف کیا (اس دین سے) ان لوگوں نے جنہیں دی گئی کتاب مگر اس کے بعد کہ آ چکا تھا ان کے پاس حقیقی علم (محض) آپس کی ضد اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے اور جو کوئی انکار کرے گا احکام الٰہی کا تو بیشک اللہ جلد چکانے والا ہے حساب کا۔" O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۹، مضمون: دین]---۲۰۔ "پھر اگر وہ حجت بازی کریں تم سے تو کہہ دو کہ جھکا دیا میں نے تو اپنا سر اللہ تعالیٰ کے آگے اور ان لوگوں نے بھی جنہوں نے میری پیروی کی اور پوچھو ان لوگوں سے جنہیں کتاب دی گئی اور امیوں (ان پڑھوں) سے بھی کہ کیا تم بھی اسلام لاتے ہو؟ سو اگر وہ اسلام قبول کر لیں تو ہدایت پا گئے اور اگر انہوں نے منہ موڑا تو تم پر صرف اتنی ذمہ داری ہے کہ پیغام پہنچا دو اور اللہ تعالیٰ نظر رکھے ہوئے ہے اپنے بندوں کے اعمال پر۔" O---۲۱۔ "بیشک وہ لوگ جو انکار کرتے ہیں احکام الٰہی کا اور قتل کرتے ہیں نبیوں کو ناحق اور قتل کرتے ہیں ان کو جو حکم دیتے ہیں عدل و انصاف کا (اسلام کا) لوگوں میں سے سو خوشخبری دے دو انہیں دردناک عذاب کی۔" O---۲۲۔ "یہی ہیں وہ لوگ کہ برباد ہو گئے اعمال ان کے دُنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اور نہیں ہے ان کا کوئی مددگار۔" O---۸۵۔ "اور جو اختیار کرنا چاہے اسلام کے علاوہ کوئی اور دین تو ہرگز نہ قبول کیا جائے گا یہ اس سے اور وہ (ہوگا) آخرت میں خسارہ پانے والوں میں سے۔" O

(سورۃ المائدۃ ۵)---۳۔ "تم پر حرام کیا جاتا ہے مردار، خون، خنزیر کا گوشت، وہ جس پر اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کا نام پکارا گیا ہو، گردن مروڑا ہوا، چوٹ لگنے سے مرا ہوا، گر کر مرا ہوا، سینگ لگنے سے مرا ہوا، جسے درندوں نے کھایا ہو، سوائے اس کے جسے تم نے ذبح کر لیا، جو تھانوں پر ذبح کیا گیا ہو اور یہ کہ تم جوئے کے تیروں سے تقسیم کرو کہ یہ نافرمانی ہے--- آج کافر تمہارے دین سے مایوس ہو چکے ہیں- پس ان سے مت ڈرو مگر مجھ سے ڈرو- آج میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی ہے اور تمہارے لئے (اپنی) فرمانبرداری (اسلام) کو دین بنا کر خوش ہو گیا ہوں--- ہاں! تو کوئی گناہ کی طرف جھکے بغیر بھوک سے لاچار ہو جائے تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔" O---[دین کو مکمل کر دینے سے مراد اس کو ایک مستقل نظام فکر و عمل اور ایک ایسا مکمل نظام تہذیب و تمدن بنا دینا ہے جس میں زندگی کے جملہ مسائل کا جواب اصولاً یا تفصیلاً موجود ہو اور ہدایت و راہنمائی حاصل کرنے کے لئے کسی حال میں اس سے باہر جانے کی ضرورت پیش نہ آئے- نعمت تمام کرنے سے مراد نعمت ہدایت کی تکمیل کر دینا ہے اور اسلام کو دین کی حیثیت سے قبول کر لینے کا مطلب یہ ہے کہ تم نے میری اطاعت و بندگی اختیار کرنے کا جو اقرار کیا تھا اس کو چونکہ تم اپنی سعی و عمل سے سچا اور مخلصانہ اقرار ثابت کر چکے ہو، اس لئے میں نے اسے درجہ قبولیت عطا فرمایا ہے اور تمہیں عملاً اس حالت کو پہنچا دیا ہے کہ اب فی الواقع میرے سوا کسی کی اطاعت و بندگی کا جوا تمہاری گردنوں پر باقی نہیں رہا- اب جس طرح اعتقاد میں تم میرے مسلم ہو اسی طرح عملی زندگی میں بھی میرے سوا کسی اور کے مسلم بن کر رہنے کے لئے کوئی مجبوری تمہیں لاحق نہیں رہی ہے۔ (از قرآن حواشی مولانا مودودیؒ)]۔ [راقم کو بارہا یورپ اور امریکہ جانے کا اتفاق ہوا- عیسائی دُنیا صرف اس حد تک عیسائی ہے کہ وہ اتوار کے اتوار یعنی ہفتہ میں ایک مرتبہ چرچ چلے جاتے ہیں- انہیں عملی زندگی میں پورے کا پورا نظام مادی فلسفہ زندگی سے لینا پڑتا ہے- سیاسی نظام انہیں انسانوں کے گھڑے ہوئے فلسفہ مادیت سے لینا پڑتا ہے- معاشی نظام کے طور پر انہیں سرمایہ دارانہ نظام اپنانا پڑتا ہے- حد یہ ہے کہ عدالتی نظام بھی انہیں انسانوں کے مادہ پرستانہ قانون ساز

Marfat.com

اداروں سے لینا پڑتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عیسائیت کی موجودہ شکل میں پوری عیسائیت کے پاس کوئی سیاسی نظام، معاشی نظام یا معاشرتی نظام موجود نہیں۔ یہ انسانیت کی بدنصیبی ہے کہ آج لوگوں کی اکثریت ایسے مذاہب کے ساتھ وابستہ ہے جن کا کوئی اجتماعی نظام نہیں کیونکہ اسلام کے علاوہ دُنیا میں جتنے بھی دین موجود ہیں وہ صرف انفرادی زندگی تک محدود ہو کر رہ گئے ہیں۔ ان کا اجتماعی زندگی سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ صرف اسلام ہے جو ہمیں ایک مکمل دین کی شکل میں ایک مکمل سیاسی، معاشی اور سماجی نظام پیش کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید اس ارشاد کے ذریعہ عالم انسانیت کو خبردار کر رہا ہے بلکہ خوشخبری سنا رہا ہے کہ دین دُنیا کی فوز و فلاح اور کامیابی و کامرانی کے لئے اس کائنات کے خالق نے اس نظام اور دین کو پسند کر لیا ہے اور اسلام بحیثیت مکمل شریعت کے آج ہمارے سامنے موجود ہے جس کی حفاظت کا ذمہ بھی اس کو پسند کرنے والے نے خود ہی لے لیا ہے۔ (از انوار القرآن صفحہ ۱۵۱، مولانا ڈاکٹر غلام مرتضٰی ملک)]

---۱۱۱۔ ''اور جب میں نے حواریوں کے دل میں ڈالا کہ ''مجھ پر اور میرے رسول پر ایمان لاؤ'' تو انہوں نے کہا ''ہم ایمان لائے اور تو گواہ رہ کہ ہم فرمانبردار ہیں۔'' O

(**سورۃ الانعام ۶**)---۱۲۵۔ ''ہاں! جسے اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اسے راہ دکھائے اس کا سینہ فرمانبرداری (اسلام) کے لئے کھول دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے کہ گمراہ کرے اس کے سینے کو تنگ اور گھٹا ہوا کر دیتا ہے گویا وہ آسمان کو چڑھا جا رہا ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر جو ایمان نہیں لاتے گندگی ڈال دیتا ہے۔'' O---۱۲۶۔ ''اور یہ ہے تیرے رب کا سیدھا راستہ۔ ہم نے ان لوگوں کے لئے جو نصیحت قبول کرتے ہیں آیتیں کھول کر بیان کر دی ہیں۔'' O---۱۶۲۔ ''کہو ''میری نماز، میری قربانی، میرا جینا اور میرا مرنا سارے جہاں کے آقا، اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔'' O---۱۶۳۔ ''جس کا کوئی شریک نہیں اور اسی بات کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا فرمانبردار ہوں۔'' O

(**سورۃ الاعراف ۷**)---۱۲۶۔ ''مگر تو ہم سے صرف اس بات کا بدلہ لے رہا ہے کہ ہم اپنے رب کی نشانیوں پر جب وہ ہمارے پاس آ گئی ہیں ایمان لے آئے ہیں۔ اے ہمارے رب! ہمیں صبر کی توفیق دے اور ہمیں فرمانبرداری کی حالت میں وفات دے۔'' O--- (یہ فرعون کے جادوگروں نے دُعا کی)

(**سورۃ التوبہ ۹**)---۷۴۔ ''وہ اللہ تعالیٰ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ انہوں نے یوں نہیں کہا۔ حالانکہ انہوں نے کفر کی بات کہی اور اپنے اسلام لانے کے بعد کفر کیا۔ اور اس بات کا قصد کیا جس کو وہ نہیں پہنچ سکے۔ اور انہوں نے تو صرف اس بات کا بیر رکھا ہے کہ اپنے فضل سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے انہیں مالدار کر دیا ہے۔ اب اگر وہ توبہ کر لیں تو ان کے لئے بہتر ہوگا۔ اور اگر وہ منہ موڑ لیں تو اللہ تعالیٰ انہیں دُنیا اور آخرت میں دردناک عذاب دے گا۔'' O---[منافقین اسلام حضور ﷺ کی بابت اہانت کرتے۔ غزوہ تبوک کے سفر میں ایک جگہ حضور ﷺ کی اونٹنی گم ہو گئی اس وقت منافقوں کے ایک گروہ نے اپنی مجلس میں خوب مذاق اڑایا اور آپس میں کہا کہ یہ حضرت آسمان کی خبریں سناتے ہیں مگر ان کی اپنی اونٹنی کی کچھ خبر نہیں کہ وہ کہاں ہے۔ غزوہ تبوک سے واپسی میں آنحضرت ﷺ لشکر سے علیحدہ ہو کر ایک پہاڑی راستہ کو تشریف لے جا رہے تھے۔ تقریباً بارہ منافقین نے چہرے چھپا کر رات کی تاریکی میں سوچا کہ آپ ﷺ پر ہاتھ چلائیں اور معاذ اللہ پہاڑی سے گرا دیں حضور ﷺ کے ساتھ حذیفہؓ اور عمارؓ تھے۔ عمارؓ کو انہوں نے گھیر لیا تھا مگر حذیفہؓ نے مار مار کر ان کی اونٹنیوں کے منہ پھیر دیئے۔ چونکہ چہرے چھپائے ہوئے تھے اس لئے حذیفہؓ نے انہیں نہیں پہچانا۔ بعد میں آنحضرت ﷺ نے حذیفہؓ و عمارؓ کو نام بنام ان منافقین کے پتے بتا دیئے مگر منع فرما دیا کہ کسی پر ظاہر نہ کریں۔ (از تفسیر مولانا شبیر احمد عثمانیؒ)]

(**سورۃ یونس ۱۰**)---۷۲۔ ''لیکن اگر تم منہ موڑتے ہو تو میں نے تم سے کوئی اجرت نہیں مانگی۔ میری اجرت تو صرف اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے۔ اور مجھ کو حکم دیا گیا ہے کہ میں فرمانبرداروں (مسلمانوں) میں ہو جاؤں۔ یہ حضرت نوحؑ نے اپنی قوم سے کہا تھا۔'' O---[مزید تفسیر کے لئے باب نمبر۴، مضمون: حضرت نوحؑ]---۸۴۔ ''اور موسیٰؑ نے کہا۔ اے میری قوم! اگر تم اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو تو اسی پر بھروسہ کرو اگر تم فرمانبردار (مسلمان) ہو۔'' O---۹۰۔ ''اور ہم نے بنی اسرائیل کو سمندر کے پار کر دیا۔ پھر فرعون اور اس کے لشکر نے سرکشی اور دشمنی سے ان کا پیچھا کیا یہاں تک کہ وہ غرق ہونے لگا تو بولا۔ میں ایمان لاتا ہوں کہ کوئی خدا نہیں سوائے اس کے جس پر بنی اسرائیل ایمان رکھتے ہیں۔ اور میں فرمانبرداروں (مسلمانوں) میں ہوتا ہوں۔ (۹۱) اب! مگر پہلے تو تو نے نافرمانی کی اور تو فسادیوں میں تھا۔'' O---۱۰۸۔ ''کہہ دیجئے! اے لوگو! تمہارے رب کی طرف سے حق آ گیا ہے اب جو راہ پر چلا تو وہ اپنے لئے ہی چلتا ہے اور جو بھٹک گیا تو وہ اپنے خلاف ہی بھٹکتا ہے اور میں تمہارا کچھ ذمہ دار نہیں۔'' O---[یعنی یہ ذمہ داری مجھے نہیں سونپی گئی کہ میں ہر صورت میں تمہیں مسلمان بنا کر چھوڑوں بلکہ میں تو صرف بشیر اور نذیر اور مبلغ اور داعی ہوں۔ میرا کام صرف اہل ایمان کو خوشخبری دینا، نافرمانوں کو اللہ تعالیٰ کے عذاب اور مواخذے سے ڈرانا اور اللہ تعالیٰ کے پیغام کی دعوت و تبلیغ ہے۔ کوئی اس دعوت کو مان کر ایمان لاتا ہے تو ٹھیک ہے کوئی نہیں مانتا تو میں اس بات کا مکلف نہیں ہوں کہ اس سے جبری منواؤں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ ھود ۱۱**)---۱۴۔ ''پھر اگر وہ تمہیں جواب نہ دے سکیں تو جان لو کہ وہ اللہ تعالیٰ کے علم کے ساتھ اترا ہے اور یہ کہ اس کے سوا اور کوئی خدا نہیں تو کیا تم

Marfat.com

فرمانبردار بنو گے؟''O

(سورۃ یوسف ۱۲)---۱۰۱۔''اے میرے پروردگار! تو نے مجھے ملک عطا فرمایا اور تو نے مجھے خواب کی تعبیر سکھلائی۔اے آسمان و زمین کے پیدا کرنے والے تو ہی دُنیا و آخرت میں میرا ولی (دوست) اور کارساز ہے۔تو مجھے اسلام کی حالت میں فوت کر اور نیکوں میں ملا دے۔''O---(حضرت یوسفؑ کی دُعا)

(سورۃ الصّف ۶۱)---۷۔''اس شخص سے زیادہ ظالم اور کون ہو گا جو اللہ پر جھوٹ (افترا) باندھے حالانکہ وہ اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے اور اللہ ایسے ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا۔''O[جو تمام دینوں میں اشرف اور اعلیٰ ہے اس لیے وہ شخص ایسا ہو، اس کو کب یہ زیب دیتا ہے کہ وہ کسی پر بھی افترا گھڑے، چہ جائیکہ اللہ پر افترا باندھے؟ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]---۸۔''وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے منہ سے بجھا دیں اور اللہ اپنے نور کو کمال تک پہنچانے والا ہے گو کافر برا مانیں۔''O[کفار سر توڑ کوششیں کر رہے ہیں کہ اسلام کا یہ روشن چراغ بجھ جائے۔لیکن وہ کان کھول کر سن لیں کہ ان کی کوششیں رائیگاں جائیں گی۔یہ نورِ حق اپنے شباب اور کمال کو پہنچے گا۔اس کی تجلیات سے بحر و بر، دشت و جبل چمک اٹھیں گے اور اللہ تعالیٰ کا یہ آخری پیغام دنیا کے گوشہ گوشہ میں پہنچے گا۔کافروں کو بیشک اسلام کی ترقی سخت ناپسند ہے۔وہ اسلام کو ناکام کرنے کیلئے اپنا تن من دھن سب کچھ لٹا دیں گے۔لیکن انہیں بجز حسرت کچھ حاصل نہیں ہو گا۔یہ آیت کسی ایسے موقع پر نازل نہیں ہوئی جب اسلام کے پرچم تلے لشکرِ جرار جمع ہو چکے تھے۔مسلمانوں کی دھاک لوگوں کے دلوں پر بیٹھ گئی تھی، مخالفت کی آندھیاں تھم گئی تھیں اور اسلام کی کامیابی کے آثار ہر شخص کو نظر آنے لگے تھے۔بلکہ یہ آیت غزوہ احد کے بعد نازل ہوئی جبکہ مسلمانوں کو بڑی شدید مشکلات کا سامنا تھا میدانِ جنگ میں ان کا بڑا جانی نقصان ہوا تھا۔حضرت حمزہؓ اور حضرت مصعبؓ جیسے عظیم المرتبت بہادر جامِ شہادت نوش کر چکے تھے۔قرب و جوار میں بسنے والے قبائل کے دلوں میں مسلمانوں کا رعب باقی نہ رہا تھا۔ان ناگفتہ بہ اور غیر یقینی حالات میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور سب دنیا نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان حرف بحرف پورا ہوا۔(تفسیر از ضیاء القرآن)]

(سورۃ النصر ۱۱۰)---۱۔''جب اللہ کی مدد آپہنچے اور فتح (نصیب ہو جائے)۔''O---[فتح سے مراد کسی ایک معرکے میں فتح نہیں بلکہ وہ فیصلہ کن فتح ہے جس کے بعد ملک میں کوئی طاقت اسلام سے ٹکر لینے کے قابل نہ رہے اور یہ امر واضح ہو جائے کہ اب عرب میں اسی دین کو غالب ہو کر رہنا ہے بعض مفسرین نے اس سے مراد فتح مکہ لی ہے لیکن فتح مکہ ۸ھ میں ہوئی ہے اور اس سورہ کا نزول ۱۰ھ کے آخر میں ہوا ہے۔(از تفسیر تفہیم القرآن)]---۲۔''اور آپ دیکھ لیں لوگوں کو کہ وہ داخل ہو رہے ہیں اللہ کے دین میں فوج در فوج۔''O---[یعنی وہ زمانہ رخصت ہو گیا جب ایک ایک دو دو کر کے لوگ اسلام میں داخل ہوتے تھے اور وقت آجائے جب پورے پورے قبیلے اور بڑے بڑے علاقوں کے باشندے کسی جنگ اور کسی مزاحمت کے بغیر از خود مسلمان ہونے لگیں۔یہ کیفیت ۹ھ کے آغاز سے رونما ہونی شروع ہوئی جس کی وجہ سے اس سال کو سال وفود کہا جاتا ہے عرب کے گوشے گوشے سے وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے لگے اور اسلام قبول کر کے آپ کے دست مبارک پر بیعت کرنے لگے۔یہاں تک کہ ۱۰ھ میں جب حضور ﷺ حجۃ الوداع کے لئے تشریف لے گئے اس وقت پورا عرب اسلام کے زیر نگیں ہو چکا تھا اور ملک میں کوئی مشرک باقی نہ رہا تھا۔(از تفسیر تفہیم القرآن)]---۳۔''تو (اس وقت) اپنے رب کی حمد کرتے ہوئے اس کی پاکی بیان کیجئے اور (اپنی امت کے لیے) اس سے مغفرت طلب کیجئے بے شک وہ بہت توبہ قبول کرنیوالا ہے۔''O---[حمد سے مراد اللہ تعالیٰ کی تعریف و ثناء کرنا بھی ہے اور اس کا شکر ادا کرنا بھی اور تسبیح سے مراد اللہ تعالیٰ کو ہر لحاظ سے پاک اور منزہ قرار دینا ہے۔اس موقع پر یہ ارشاد کہ اپنے رب کی قدرت کا یہ کرشمہ جب تم دیکھ لو تو اس کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرو، اس میں حمد کا مطلب یہ ہے کہ اس عظیم کامیابی کے متعلق تمہارے دل میں کبھی اس خیال کا کوئی شائبہ تک نہ آئے کہ یہ تمہارے اپنے کمال کا نتیجہ ہے، بلکہ اس کو سراسر اللہ کا فضل و کرم سمجھو، اس پر اس کا شکر ادا کرو اور قلب و زبان سے اس امر کا اعتراف کرو کہ اس کامیابی کی ساری تعریف اللہ ہی کو پہنچتی ہے۔اور تسبیح کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کو اس سے پاک اور منزہ قرار دو کہ اس کے کلمے کا بلند ہونا تمہاری کسی سعی و کوشش کا محتاج یا اس پر منحصر تھا۔اس کے برعکس تمہارا دل اس یقین سے لبریز ہے کہ تمہاری سعی و کوشش کی کامیابی اللہ کی تائید و نصرت پر منحصر تھی، وہ اپنے جس بندے سے چاہتا اپنا کام لے سکتا تھا اور یہ اس کا احسان ہے کہ اس نے یہ خدمت تم سے لی اور تمہارے ہاتھوں اپنے دین کا بول بالا کرایا۔اس کے علاوہ تسبیح، یعنی سبحان اللہ کہنے میں ایک پہلو تعجب کا بھی ہے جب کوئی محیر العقول واقعہ پیش آتا ہے تو آدمی سبحان اللہ کہتا ہے اور اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اللہ ہی کی قدرت سے ایسا حیرت انگیز واقعہ رونما ہوا ہے ورنہ دُنیا کی کسی طاقت کے بس میں نہ تھا کہ ایسا کرشمہ اس سے صادر ہو سکتا۔(از تفسیر تفہیم القرآن)]

Marfat.com

دین فطرت

(سورۃ البقرہ ۲) --- ۶۲۔ ''بیشک وہ لوگ جنہوں نے اسلام قبول کیا اور وہ لوگ جو یہودی ہوئے اور عیسائی اور صابی (ان میں سے) جو بھی ایمان لایا اللہ تعالیٰ پر اور روز آخرت پر اور کئے اس نے نیک کام تو ان کے لئے ہے اجر ان کا ان کے رب کے پاس اور نہ کسی قسم کا خوف ہے ان کے لئے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔'' O --- [بعض جدید مفسرین کو اس آیت کا مفہوم سمجھنے میں بڑی غلطی لگی ہے۔ اور اس سے انہوں نے ''وحدت ادیان'' کا فلسفہ کشید کیا ہے۔ یعنی رسالت محمد ﷺ پر ایمان لانا ضروری نہیں ہے۔ بلکہ جو بھی جس دین کو مانتا ہے اور اس کے مطابق ایمان رکھتا ہے اور اچھے عمل کرتا ہے اس کی نجات ہو جائے گی۔ یہ فلسفہ سخت گمراہ کن ہے۔ آیت کی صحیح تفسیر یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے سابقہ آیات میں یہود کی بدعملیوں اور سرکشیوں اور اس کی بنا پر ان کے مستحق عذاب ہونے کا تذکرہ فرمایا تو ذہن میں اشکال پیدا ہو سکتا تھا کہ ان یہود میں جو لوگ صحیح کتاب الٰہی کے پیرو اور اپنے پیغمبر کی ہدایات کے مطابق زندگی گزارنے والے تھے ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا معاملہ فرمایا؟ یا کیا معاملہ فرمائے گا؟ اللہ تعالیٰ نے اس کی وضاحت فرما دی کہ صرف یہود ہی نہیں نصاریٰ اور صابی بھی اپنے اپنے وقت میں جنہوں نے اللہ تعالیٰ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھا اور عمل صالح کرتے رہے وہ سب نجات اخروی سے ہمکنار ہوں گے اور اسی طرح اب رسالت محمد ﷺ پر ایمان لانے والے مسلمان بھی اگر صحیح طریقے سے ایمان باللہ والیوم الآخر اور عمل صالح کا اہتمام کریں تو یہ بھی یقیناً آخرت کی ابدی نعمتوں کے مستحق قرار پائیں گے۔ اس کی تائید بعض مرسل آثار سے ہوتی ہے مثلاً مجاہد حضرت سلمان فارسیؓ سے نقل کرتے ہیں جس میں وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے ان اہل دین کے بارے میں پوچھا جو میرے ساتھی تھے۔ عبادت گزار اور نمازی (یعنی رسالت محمد ﷺ سے قبل وہ اپنے دین کے پابند تھے) تو اس موقعہ پر یہ آیت نازل ہوئی۔ قرآن کریم کے دوسرے مقامات سے اس کی مزید تائید ہوتی ہے۔ جیسے آل عمران کی مندرجہ آیت نمبر ۱۹ میں بیان کیا گیا ہے۔ اور ☆ احادیث میں بھی نبی کریم ﷺ نے وضاحت فرما دی ''کہ اب میری رسالت پر ایمان لائے بغیر کسی شخص کی نجات نہیں ہو سکتی۔ ☆ آپ ﷺ نے فرمایا ''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میری اس امت میں جو شخص بھی میری بابت سن لے۔ وہ یہودی ہو یا عیسائی یا دیگر پھر وہ مجھ پر ایمان نہ لائے تو وہ جہنم میں جائے گا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وحدت ادیان کی گمراہی جہاں دیگر آیات قرآنی کو نظر انداز کرنے کا نتیجہ ہے وہاں احادیث کے بغیر قرآن کو سمجھنے کی مذموم سعی کا بھی اس میں بہت دخل ہے۔ اسی لئے یہ کہنا بالکل صحیح ہے کہ احادیث صحیحہ کے بغیر قرآن کو نہیں سمجھا جا سکتا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ آل عمران ۳) --- ۱۹۔ ''بلاشبہ دین اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف اسلام ہے۔ اور نہیں اختلاف کیا (اس دین سے) ان لوگوں نے جنہیں دی گئی کتاب مگر اس کے بعد کہ آ چکا تھا ان کے پاس حقیقی علم (محض) آپس کی ضد اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے اور جو کوئی انکار کرے گا احکام الٰہی کا تو بیشک اللہ جلد چکانے والا ہے حساب کا۔'' O --- [تفسیر کے لئے باب نمبر ۹، مضمون ''دین''] --- ۸۵۔ ''اور جو اختیار کرنا چاہے اسلام کے علاوہ کوئی اور دین تو ہرگز نہ قبول کیا جائے گا یہ اس سے اور وہ (ہوگا) آخرت میں خسارہ پانے والوں میں۔'' O

(سورۃ النساء ۴) --- ۱۵۰۔ ''جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کا انکار کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کے درمیان جدائی ڈال دیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہم بعض کو مانتے ہیں اور بعض کا انکار کرتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ اس کے درمیان کوئی راہ بنائیں۔ وہی سچ مچ کافر ہیں۔'' O --- ۱۵۱۔ ''اور ایسے کافروں کے لئے ہم نے رسوا کن عذاب تیار کر رکھا ہے۔'' O --- ۱۵۲۔ ''مگر جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے اور ان میں کسی ایک کو بھی جدا نہ کیا۔ انہیں وہ ان کی اجرتیں جلدی ادا کر دے گا اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔'' O

(سورۃ الاعراف ۷) --- ۱۵۷۔ ''جو لوگ بے پڑھے نبی رسول ﷺ کی پیروی کرتے ہیں جسے وہ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں جو انہیں پسندیدہ باتوں کی تلقین کرتا ہے، ناپسندیدہ باتوں سے منع کرتا ہے، پاکیزہ چیزوں کو ان کے لئے حلال کرتا ہے، گندی چیزوں کو ان پر حرام کرتا ہے اور ان کے بوجھ اور طوق جو ان پر پڑے ہیں اتروا تا ہے۔ ہاں! جو لوگ اس پر ایمان لائے اس کی حمایت کی اس کی مدد کی اور اس نور کے پیچھے چلے جو اس کے ساتھ نازل کیا گیا وہی کامیاب ہوں گے۔'' O --- [کامیاب وہی لوگ ہوں گے جو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانے والے اور ان کی پیروی کرنے والے ہیں۔ جو رسالت محمد ﷺ پر ایمان نہیں لائیں گے وہ کامیاب نہیں خاسر و ناکام ہوں گے۔ علاوہ ازیں کامیابی سے مراد بھی آخرت کی کامیابی ہے۔ یہ ممکن ہے کہ کوئی قوم رسالت محمدیہ ﷺ پر ایمان نہ رکھتی ہو اور اسے دنیاوی خوش حالی و فراوانی حاصل ہو۔ جس طرح اس وقت مغربی اور یورپی اور دیگر بعض قوموں کا حال ہے کہ وہ عیسائی یا یہودی یا کافر و مشرک ہونے کے باوجود مادی ترقی اور خوشحالی میں ممتاز ہیں۔ لیکن ان کی یہ ترقی عارضی و بطور امتحان و استدراج ہے۔ یہ

Marfat.com

ان کی اخروی کامیابی کی ضمانت یا علامت نہیں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۵۸۔ ''کہہ دیجئے اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ تعالیٰ کا رسول ﷺ ہوں اس کا جس کی بادشاہت آسمانوں اور زمین پر ہے۔ جس کے سوا کوئی خدا نہیں جو زندہ کرتا اور مارتا ہے۔ پس تم اللہ تعالیٰ اور اسکے بے پڑھے نبی رسول ﷺ پر جو اللہ تعالیٰ اور اس کی باتوں پر ایمان رکھتا ہے، ایمان لاؤ اور اس کی پیروی کرو تا کہ ہدایت پاؤ۔''O---[یہ آیت بھی رسالت محمد ﷺ کی عالم گیر رسالت کے اثبات میں بالکل واضح ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو حکم دیا کہ آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ اے کائنات کے انسانو! میں سب کی طرف اللہ تعالیٰ کا رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ یوں آپ ﷺ پوری بنی نوع انسانی کے نجات دہندہ اور رسول ہیں۔ اب نجات اور ہدایت نہ عیسائیت میں ہے نہ یہودیت میں نہ کسی اور مذہب میں۔ نجات اور ہدایت اگر ہے تو صرف اسلام کے اپنانے اور اسے ہی اختیار کرنے میں ہے۔ اس آیت میں اور اس سے پہلی آیت میں بھی آپ ﷺ کو النبی الامی کہا گیا ہے۔ یہ آپ ﷺ کی ایک خاص صفت ہے۔ امی کے معنی ہیں ان پڑھ۔ یعنی آپ نے کسی استاد کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ نہیں کیے۔ کسی سے کسی قسم کی تعلیم حاصل نہیں کی۔ لیکن اس کے باوجود آپ ﷺ نے جو قرآن کریم پیش کیا اس کے اعجاز و بلاغت کے سامنے دُنیا بھر کے فصحاو بلغا عاجز آ گئے۔ اور آپ ﷺ نے جو تعلیمات پیش کیں ان کی صداقت وحقانیت کی ایک دُنیا معترف ہے۔ جو اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ واقعی اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں۔ ورنہ ایک امی نہ ایسا قرآن پیش کر سکتا ہے اور نہ ایسی تعلیمات بیان کر سکتا ہے جو عدل وانصاف کا بہترین نمونہ اور انسانیت کی فلاح وکامرانی کے لئے ناگزیر ہیں۔ انہیں اپنائے بغیر دُنیا حقیقی امن وسکون اور راحت وعافیت سے ہمکنار نہیں ہو سکتی۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ ھود ۱۱**)---۱۷۔ ''تو کیا وہ جو اپنے رب کی واضح دلیل پر ہے۔ اور اس کی طرف سے ایک گواہ اسے پڑھتا بھی ہے۔ اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب پیشوا اور رحمت تھی؟ وہی اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور ان لشکروں میں جو اس کا انکار کرتا ہے، آگ اس کے وعدے کی جگہ ہے اور تجھے اس میں کوئی شک نہ ہو۔ بیشک یہ تیرے رب کی طرف سے سچ ہے۔ لیکن اکثر لوگ یقین نہیں کرتے۔''O

(**سورۃ مریم ۱۹**)---۶۳۔ ''یہ ہے وہ جنت جس کا وارث ہم اپنے بندوں میں سے انہیں بناتے ہیں جو متقی ہوں۔''O

(**سورۃ الروم ۳۰**)---۳۰۔ ''پس آپ یک سو ہو کر اپنا منہ دین کی طرف متوجہ کر دیں۔ اللہ تعالیٰ کی وہ فطرت جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے، اللہ تعالیٰ کے بنائے کو بدلنا نہیں، یہی سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں سمجھتے۔''O---[فطرت کے اصل معنی خلقت (پیدائش) کے ہیں۔ یہاں مراد ملت اسلام (و توحید) ہے مطلب یہ ہے کہ سب کی پیدائش بغیر مسلم وکافر کی تفریق کے۔ اسلام اور توحید پر ہوتی ہے اس لیے توحید ان کی فطرت یعنی جبلت میں شامل ہے جس طرح کہ عہد الست سے واضح ہے۔ بعد میں بہت سوں کو ماحول یا دیگر عوارض، فطرت کی اس آواز کو نہیں آنے دیتے، جس کی وجہ سے وہ کفر پر ہی باقی رہتے ہیں جس طرح نبی ﷺ کی حدیث ہے* ''ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے لیکن پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی، عیسائی اور مجوسی وغیرہ بنا دیتے ہیں۔'' (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

مسلمان، مومن، متقی

(**سورۃ البقرۃ ۲**)---۲۔ ''یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے، نہیں کوئی شک اس (کے کتاب الٰہی ہونے) میں، ہدایت ہے (اللہ سے) ڈرنے والوں کے لئے۔''O---۳۔ ''جو ایمان لاتے ہیں غیب پر اور قائم کرتے ہیں نماز اور اس میں سے جو رزق ہم نے انہیں دیا ہے خرچ کرتے ہیں۔''O---۴۔ ''اور وہ جو ایمان لاتے ہیں اس پر جو نازل کیا گیا تم پر اور اس پر جو نازل کیا گیا تم سے پہلے اور آخرت پر بھی وہ یقین رکھتے ہیں۔''O---۵۔ ''یہی لوگ ہیں ہدایت پر اپنے رب کی اور یہی ہیں فلاح پانے والے۔''O---۱۳۲۔ ''اور وصیت کی اسی دین (پر قائم رہنے) کی ابراہیم نے اپنے بیٹوں کو اور یعقوب نے بھی۔ اے میرے بیٹو! بیشک اللہ تعالیٰ نے منتخب فرمالیا ہے تمہارے لئے اس دین کو لہٰذا تم ہرگز نہ مرنا مگر اس حالت میں کہ ہو تم مسلمان۔''O---۱۷۷۔ ''نہیں ہے نیکی یہی کہ کرلو تم اپنے چہرے مشرق کی طرف یا مغرب کی طرف بلکہ نیکی (یہ ہے کہ) آدمی ایمان لائے اللہ تعالیٰ پر اور روز آخرت پر اور فرشتوں پر اور اللہ کی کتاب پر اور پیغمبروں پر اور دے مال اللہ کی محبت میں رشتے داروں کو اور یتیموں کو اور مسکینوں کو اور مسافروں کو اور مانگنے والوں کو اور گردنیں چھڑانے میں اور قائم کرے نماز اور دے زکوٰۃ اور نیک وہ ہیں جو پورا کرنے والے ہیں اپنے عہد کو جب عہد کرلیں اور ثابت قدم رہنے والے ہیں تنگدستی میں اور جسمانی تکالیف میں اور جنگ کے وقت۔ یہی لوگ ہیں راست باز اور یہی لوگ ہیں متقی۔''O---۲۰۷۔ ''اور انسانوں میں سے ہی کوئی ایسا بھی ہے جو کھپا دیتا ہے اپنی جان اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی میں اور اللہ بہت ہی مہربان ہے اپنے بندوں پر۔''O---۲۸۵۔ ''ایمان لایا رسول ﷺ اس (ہدایت) پر جو نازل ہوئی اس کی طرف اس کے رب کی طرف سے اور مومن بھی (ایمان لائے) یہ سب ایمان رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے

Marfat.com

لوں پر۔ (وہ کہتے ہیں) نہیں فرق کرتے ہم اس کے رسولوں کے درمیان کسی ایک میں دوسرے سے اور کہا انہوں نے کہ سنا ہم نے اور اطاعت کی، طالب
ہم تیری بخشش کے اے ہمارے رب! اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے۔'' O

سورۃ آل عمران (۳) ۔۔۔۔۱۶۔ ''یہ وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں اے ہمارے مالک! بیشک ایمان لائے ہم سو بخش دے تو ہمارے گناہ اور بچا لے ہمیں دوزخ
عذاب سے۔'' O ۔۔۔۔۱۷۔ ''(یہی لوگ ہیں) ثابت قدم رہنے والے قول و فعل کے سچے فرمانبردار (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) خرچ کرنے والے اور مغفرت
طلب کرنے والے رات کی آخری گھڑیوں میں۔'' O ۔۔۔۔۱۳۳۔ ''اور لپکو مغفرت کی طرف اپنے رب کی اور جنت (کی طرف) جس کی وسعت آسمانوں اور
زمین (جیسی ہے) وہ تیار کی گئی ہے متقیوں کے لئے۔'' O ۔۔۔۔۱۳۴۔ ''(متقی وہ ہیں) جو خرچ کرتے ہیں خوشحالی میں اور تنگی میں اور پی جانے والے ہیں غصے
اور معاف کر دینے والے ہیں لوگوں کو اور اللہ تعالیٰ محبوب رکھتا ہے حسن عمل کرنے والوں کو۔'' O ۔۔۔۔۱۳۵۔ ''اور ان لوگوں کو جو اگر کر بیٹھیں کوئی کھلا گناہ یا
کر بیٹھیں ظلم اپنی جانوں پر تو (فوراً) یاد آ جاتا ہے ان کو اللہ تعالیٰ۔ پس معافی مانگتے ہیں وہ اپنے گناہوں کی اور کون ہے جو معاف کرے گناہوں کو سوائے اللہ
اور نہیں اصرار کرتے وہ اپنے کیے پر جان بوجھ کر۔'' O ۔۔۔۔۱۳۶۔ ''یہی وہ لوگ ہیں کہ ہے صلہ ان کا بخشش ان کے رب کی طرف سے اور جنتیں ایسی کہ
بہتی ہیں ان کے نیچے نہریں۔ ہمیشہ رہیں گے وہ ان جنتوں میں اور کیا ہی خوب ہے اجر نیک عمل کرنے والوں کا۔'' O

سورۃ النساء (۴) ۔۔۔۔۵۷۔ ''اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور کرتے رہے نیک عمل عنقریب داخل کریں گے ہم انہیں جنتوں میں کہ بہتی ہوں گی ان کے نیچے
نہریں رہیں گے ان جنتوں میں ہمیشہ ہمیشہ ہوں گی ان کے لئے وہاں بیویاں پاکیزہ اور داخل کریں گے ہم انہیں (اپنی رحمت کی) گھنی چھاؤں میں۔'' O
۔۔۔۔۹۳۔ ''اور جو کوئی قتل کرے کسی مومن کو قصداً تو اس کی سزا ہے جہنم ہمیشہ رہے گا وہ اس میں اور غضب ہو گا اللہ تعالیٰ کا اس پر اور لعنت ہو گی اس پر اور تیار کر
رکھا ہے اس کے لئے عذاب عظیم۔'' O ۔۔۔۔۱۶۲۔ ''لیکن ان میں پختہ کار لوگ اور مومن اس پر جو تجھ پر نازل کیا ہے اور تجھ سے پہلے نازل کیا گیا تھا ایمان
لاتے ہیں اور نماز قائم کرنے والے اور زکوٰۃ دینے والے اور روز آخرت پر ایمان رکھنے والے ہیں۔ انہیں ہم بڑا اجر دیں گے۔'' O

سورۃ المائدۃ (۵) ۔۔۔۔۵۴۔ ''اے ایمان والو تم میں سے کوئی اپنے دین سے پھر جائے تو اللہ تعالیٰ جلدی ہی ایسے لوگ پیدا کر دے گا جن سے وہ محبت
کرے گا اور جو اس سے محبت کریں گے، جو مومنوں کے سامنے دبے ہوئے اور کافروں کے سامنے سر اٹھائے ہوئے ہوں گے، وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد
کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ تعالیٰ وسعت والا، علم والا ہے۔'' O
۔۔۔۔۵۶۔ ''اور جو اللہ تعالیٰ اس کے رسول اور ایمان والوں کو ساتھی بنائیں گے تو اللہ تعالیٰ کا وہ گروہ ہی غالب آنے والا ہے۔'' O

سورۃ الاعراف (۷) ۔۔۔۔۱۸۱۔ ''اور ہماری مخلوق میں ایک گروہ ایسا بھی ہے جو حق کے مطابق راہنمائی کرتا ہے اور اسی کے مطابق عدل کرتا ہے۔'' O
۔۔۔۔۲۰۱۔ ''جو لوگ خدا سے ڈرتے ہیں انہیں جب شیطان سے کوئی وسوسہ پہنچتا ہے تو وہ چونک جاتے ہیں پھر ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔'' O

سورۃ الانفال (۸) ۔۔۔۔۱۔ ''تجھ سے مال غنیمت کے متعلق پوچھتے ہیں۔ کہو: مال غنیمت اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کا ہے۔ سو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور آپس میں
صلح رکھو اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو اگر تم مومن ہو۔'' O ۔۔۔۔۲۔ ''مومن صرف وہ لوگ ہیں جن کے دل جب اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا
ہے ڈر جاتے ہیں اور جب انہیں اس کی آیتیں سنائی جاتی ہیں تو وہ ان کا ایمان بڑھا دیتی ہیں اور وہ اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔'' O ۔۔۔۔۳۔ ''وہ جو نماز
قائم کرتے ہیں اور اس میں سے جو ہم نے انہیں دیا ہے خرچ کرتے ہیں۔'' O ۔۔۔۔۴۔ ''وہی سچے مومن ہیں۔ ان کے رب کے پاس ان کے (بڑے) درجے
ہیں اور بخشش اور عزت کی روزی ہے۔'' O ۔۔۔۔۵۔ ''جیسے تیرا رب تجھے سچائی کے ساتھ تیرے گھر سے باہر لایا۔ اگرچہ مومنوں کا ایک گروہ ناخوش تھا۔'' O
۔۔۔۔۶۲۔ ''اور اگر وہ تجھے دھوکہ دینا چاہیں گے تو اللہ تعالیٰ تجھے کافی ہو گا۔ اسی نے اپنی مدد سے اور مومنوں کے ذریعے سے تجھے قوت دی ہے۔'' O ۔۔۔۔۶۴۔
''اے نبی! تجھے اللہ تعالیٰ کافی ہے اور وہ مومن جو تیری پیروی کرتے ہیں۔'' O ۔۔۔۔۶۵۔ ''اے نبی! مومنوں کو جنگ پر ابھاریں اگر تم میں بیس صبر کرنے
والے ہوں گے تو وہ دو سو پر غالب آئیں گے اور اگر تم میں سو ہوں گے تو ہزار کافروں پر غالب آئیں گے۔ کیونکہ وہ ایسے لوگ ہیں جو سوچ سمجھ نہیں سکتے۔'' O
۔۔۔۔۷۴۔ ''اور جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے ہجرت کی اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا اور جن لوگوں نے جگہ دی اور مدد کی وہی سچے مومن ہیں ان کے
لئے بخشش ہے اور باعزت روزی۔'' O

سورۃ التوبہ (۹) ۔۔۔۔۱۰۔ ''وہ کسی مومن کے لئے نہ تعلق کا لحاظ کرتے ہیں اور نہ عہد کا اور وہی حد سے نکلے ہوئے ہیں۔'' O ۔۔۔۔۱۳۔ ''کیا تم ان لوگوں سے
نہیں لڑو گے جنہوں نے قسمیں توڑ ڈالیں اور رسول ﷺ کو باہر نکالنے کی جسارت کی اور انہوں نے ہی پہل کی۔ کیا تم ان سے ڈرتے ہو؟ مگر اللہ تعالیٰ اس کا
زیادہ حق دار ہے کہ تم اس سے ڈرو اگر تم مومن ہو۔'' O ۔۔۔۔۱۴۔ ''ان سے لڑو۔ اللہ تعالیٰ انہیں تمہارے ہاتھوں سے عذاب دے گا اور انہیں رسوا کرے گا اور
تمہیں ان کے خلاف مدد دے گا اور ایمان والے لوگوں کے سینوں کو شفا دے گا۔'' O ۔۔۔۔۲۶۔ ''پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ پر اور مومنوں پر تسکین

Marfat.com

نازل کی اور وہ لشکر اتارے جو تم نے نہیں دیکھے اور کافروں کو بڑا دکھ دیا کہ کافروں کا بدلہ یہی تھا۔" O---۳۶۔ "مہینوں کی گنتی اللہ تعالیٰ کے ہاں- اللہ تعالیٰ کی کتاب میں جس دن سے اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا بارہ مہینے ہے- جن میں چار حرمت کے ہیں- یہی پختہ دین ہے- ان کے دوران اپنے اوپر ظلم نہ کرو البتہ مشرکوں سے پوری جنگ کرو جیسے وہ سب تم سے پوری جنگ کرتے ہیں اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ پرہیز گاروں (متقیوں) کے ساتھ ہے۔" O---۴۴۔ "وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ پر اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہیں تجھ سے اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے جہاد نہ کرنے کی اجازت نہیں مانگتے اور اللہ تعالیٰ ڈرنے والوں (متقیوں) کو جانتا ہے۔" O---۵۱۔ "کہہ دیجئے! ہمیں کچھ نہیں ہو سکتا سوائے اس کے جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے لکھ دیا ہے- وہی ہمارا مولا ہے اور اللہ تعالیٰ پر ہی مومنوں کو بھروسہ کرنا چاہئے۔" O---۶۱۔ "اور ان میں وہ لوگ بھی ہیں جو نبی ﷺ کو دکھ دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ کان لگانے والا ہے- کہو! وہ تمہاری بھلائی پر کان لگانے والا ہے وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہے اور مومنوں کی بات مانتا ہے اور ان کے لئے جو تم میں اعتماد کرتے ہیں رحمت ہے- اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کو دکھ دیتے ہیں انہیں دردناک عذاب ہوگا۔" O---۷۱۔ "اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے رفیق ہیں- وہ پسندیدہ باتوں کی تلقین کرتے ہیں، ناپسندیدہ باتوں سے منع کرتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرتے ہیں- ان ہی لوگوں پر اللہ تعالیٰ رحم کرے گا- اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے۔" O---[منافقین کی صفات مذمومہ کے مقابلے میں مومنین کی صفات محمودہ کا تذکرہ ہو رہا ہے- پہلی صفت، وہ ایک دوسرے کے دوست، معاون و غم خوار ہیں- جس طرح حدیث میں ہے ☆ "مومن، مومن کے لئے ایک دیوار کی طرح ہے جس کی ایک اینٹ دوسری اینٹ کی مضبوطی کا ذریعہ ہے۔" دوسری حدیث میں فرمایا ☆ "مومنوں کی مثال، آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ محبت کرنے اور رحم کرنے میں ایک جسم کی طرح ہے کہ جب جسم کے ایک عضو کو تکلیف ہوتی ہے تو سارا جسم تپ کا شکار ہو جاتا ہے اور بیدار رہتا ہے۔" ☆ یہ اہل ایمان کی دوسری خاص صفت ہے معروف وہ ہے جسے شریعت نے معروف (یعنی نیکی اور بھلائی) اور منکر وہ ہے جسے شریعت نے منکر (یعنی برا) قرار دیا ہے- نہ کہ وہ جسے لوگ اچھا یا برا کہیں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۷۲۔ "اللہ تعالیٰ مومن مردوں اور مومن عورتوں سے ایسے باغوں کا جن میں نہریں بہتی ہیں اور جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے اور ہمیشگی کے باغوں میں پاکیزہ گھروں کا وعدہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور بڑھ کر ہوگی یہی تو بڑی کامیابی ہے۔" O---۷۹۔ "یہ لوگ مومنوں میں خوش دلی سے صدقات دینے والوں پر طعن کرتے ہیں- اور جو اپنی محنت کے سوا کچھ نہیں پاتے ان پر طنز کرتے ہیں- اللہ تعالیٰ ان پر طنز کرتا ہے اور انہیں دردناک عذاب ہوگا۔" O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۱۴، مضمون: تمسخر] ---۱۰۷۔ "اور جن لوگوں نے ایک مسجد ضرر پہنچانے، کفر کرنے، مومنوں میں پھوٹ ڈالنے اور اس شخص کے گھات لگانے کے لئے جو پہلے بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے جنگ کرتا رہا ہے ٹھہرائی ہے اور وہ ضرور قسمیں کھائیں گے کہ ہم نے تو صرف بھلائی چاہی تھی- مگر اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ وہ یقیناً جھوٹے ہیں۔" O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: مسجد ضرار] ---۱۱۱۔ "اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے مال خرید لئے ہیں کہ بدلے میں انہیں جنت ملے- وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جنگ کرتے ہیں- پھر قتل کرتے ہیں اور قتل کئے جاتے ہیں- یہ سچا وعدہ تورات، انجیل اور قرآن کے مطابق اس کے ذمے ہے- اور کون اللہ تعالیٰ سے زیادہ اپنے وعدے کو پورا کرنے والا ہے- سو اپنے سودے پر جو تم نے اس سے کیا ہے خوشیاں مناؤ اور یہی بڑی کامیابی ہے۔" O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: خوشیاں مناؤ] ---۱۱۲۔ "وہ توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، حمد کرنے والے، سفر کرنے والے (روزہ دار یا مہاجر) رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، پسندیدہ باتوں کی تلقین کرنے والے، ناپسندیدہ باتوں سے منع کرنے والے، اور اللہ تعالیٰ کی حدوں کی حفاظت کرنے والے ہیں اور تو ان مومنوں کو خوشخبری دے۔" O---۱۲۲۔ "اور مومنوں کے لئے ممکن نہیں کہ سب کے سب نکل پڑیں مگر ان کے ہر فرقے میں سے ایک گروہ کیوں نہ نکلا کہ دین میں غور و فکر کرے اور اپنی قوم کو جب ان کے پاس واپس جائے خبردار کرے کہ شاید وہ محتاط ہو جائیں۔" O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۸، مضمون: علم] ---۱۲۳۔ "اے ایمان والو! ان کافروں سے جو تمہارے آس پاس رہتے ہیں جنگ کرو اور چاہئے کہ وہ تم میں سختی پائیں اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ پرہیز گاروں کے ساتھ ہے۔" O---۱۲۸۔ "تمہارے پاس تم ہی میں سے ایک رسول ﷺ آیا ہے اس پر وہ چیز شاق گزرتی ہے جو تمہیں مشقت میں ڈالتی ہے- وہ تمہاری بھلائی کا خواہشمند ہے اور مومنوں پر مہربان اور رحیم ہے۔" O

(سورۃ یونس ۱۰) ---۵۷۔ "اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت اور جو سینوں میں ہے اس کی شفا اور مومنوں کے لئے ہدایت اور رحمت آ گئی ہے۔" O---۸۷۔ "اور ہم نے موسیٰؑ اور اس کے بھائی کی طرف وحی کی کہ اپنی قوم کے لئے مصر میں کچھ گھر بناؤ اور اپنے ان گھروں کو قبلہ رخ بناؤ- اور نماز قائم کرو اور مومنوں کو بشارت دے۔" O---۱۰۳۔ "پھر ہم اسی طرح رسولوں اور ایمان والوں کو بچا لیں گے- ہم پر لازم ہے کہ ہم مومنوں کو بچا لیں۔" O---۱۰۴۔ "کہو! اے لوگو! اگر تم میرے دین کے بارے میں شک میں ہو تو میں ان کی عبادت نہیں کرتا جن کی تم اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کرتے ہو- بلکہ میں اس اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہوں جو تمہیں وفات دیتا ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں مومنوں میں ہو جاؤں۔" O---۱۰۵۔ "اور یہ کہ اپنا منہ یکسو ہو کر

Marfat.com

دین خدا کی طرف کر لے اور مشرکوں میں ہرگز نہ ہونا۔" O

(سورۃ ھود ۱۱) ---۴۹۔ "یہ غیب کی کچھ خبریں ہیں جو ہم تیری طرف وحی کر رہے ہیں۔ اس سے پہلے تو انہیں نہیں جانتا تھا اور نہ تیری قوم ہی۔ پس صبر کر۔ بیشک انجام ڈرنے والوں (متقین) کا ہوتا ہے۔" O ---۸۶۔ "اللہ تعالیٰ کی طرف سے بچا ہوا نفع تمہارے لئے بہتر (حلال) ہے۔ اگر تم مومن ہو اور میں تم پر کوئی نگہبان نہیں۔ (یہ حضرت شعیبؑ نے کہا)" O ---۱۲۰۔ "اور یہ سب ہم پیغمبروں کی خبروں میں سے تجھ سے بیان کر رہے ہیں۔ جن سے ہم تیرے دل کو مضبوط کرتے ہیں اور اس میں تجھ تک سچائی آتی ہے اور مومنوں کے لئے نصیحت اور یاددہانی۔" O

(سورۃ الرعد ۱۳) ---۳۵۔ "اس جنت کی صفت جس کا وعدہ پرہیزگاروں کو دیا گیا ہے یہ ہے کہ اس کے نیچے سے نہریں بہہ رہی ہیں۔ اس کا میوہ ہمیشگی والا ہے اور اس کا سایہ بھی۔ یہ انجام پرہیزگاروں کا اور کافروں کا انجام کار دوزخ ہے۔" O ---۳۶۔ "جنہیں ہم نے کتاب دی ہے وہ تو جو کچھ آپ پر اتارا جاتا ہے اس سے خوش ہوتے ہیں۔ آپ اعلان کر دیجئے کہ مجھے تو صرف یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کروں اور اس کے ساتھ شریک نہ کروں۔ میں اسی کی طرف بلا رہا ہوں اور اسی کی جانب میرا لوٹنا ہے۔" O

(سورۃ ابراہیم ۱۴) ---۲۷۔ "ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ پکی بات کے ساتھ مضبوط رکھتا ہے۔ دُنیا کی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی۔ ہاں ناانصاف لوگوں کو اللہ تعالیٰ بہکا دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ جو چاہے کر گزرے۔" O ---[اس کی تفسیر حدیث مبارک میں اس طرح آئی ہے کہ ☆ "موت کے بعد قبر میں جب مسلمان سے سوال کیا جاتا ہے تو وہ جواب میں اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔" پس یہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان (ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ پکی بات کے ساتھ مضبوط رکھتا ہے) کا۔ ایک اور حدیث مبارک میں ہے کہ ☆ "کہ جب بندے کو قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھی چلے جاتے ہیں اور وہ ان کے جوتوں کی آہٹ سنتا ہے۔ پس اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اسے اٹھا کر اس سے پوچھتے ہیں کہ اس شخص کے بارے میں تیری کیا رائے ہے۔ وہ مومن ہوتا ہے تو جواب دیتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ فرشتے اسے جہنم کا ٹھکانہ دکھاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی جگہ تیرے لئے جنت میں ٹھکانہ بنا دیا ہے۔ پس وہ دونوں ٹھکانے دیکھتا ہے اور اس کی قبر ستر ہاتھ کشادہ کر دی جاتی ہے اور اس کی قبر کو قیامت تک نعمتوں سے بھر دیا جاتا ہے۔ ایک اثر میں ہے۔ اس سے پوچھا جاتا ہے من ربك؟ ما دينك؟ من نبيك؟ تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ اور تیرا پیغمبر کون ہے؟ پس اللہ تعالیٰ اسے ثابت قدمی عطا فرماتا ہے اور وہ جواب دیتا ہے۔ ربی الله میرا رب اللہ تعالیٰ ہے۔ و دینی الاسلام اور میرا دین اسلام ہے۔ و نبی محمد ﷺ میرے پیغمبر محمد ﷺ ہیں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۳۱۔ "میرے ایمان دار بندوں سے کہہ دیجئے کہ نمازوں کو قائم رکھیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے اس میں سے کچھ نہ کچھ پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتے رہیں۔ اس سے پہلے کہ وہ دن آ جائے جس میں نہ خرید و فروخت ہوگی نہ دوستی و محبت۔" O ---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۷، مضمون: نماز اور باب نمبر ۸، مضمون: خیرات]

(سورۃ الحجر ۱۵) ---۲۔ "وہ بھی وقت ہوگا کہ کافر اپنے مسلمان ہونے کی آرزو کریں گے۔" O ---[یہ آرزو کب کریں گے؟ موت کے وقت جب فرشتے انہیں جہنم کی آگ دکھاتے ہیں یا جب جہنم میں چلے جائیں گے یا اس وقت جب گناہ گار ایمانداروں کو کچھ عرصہ بطور سزا جہنم میں رکھنے کے بعد جہنم سے نکالا جائے گا۔ یا میدان محشر میں جہاں حساب کتاب ہو رہا ہوگا اور کافر دیکھیں گے کہ مسلمان جنت میں جا رہے ہیں تو آرزو کریں گے کہ کاش وہ بھی مسلمان ہوتے۔ بعض کہتے ہیں کہ ان کی طرف سے آرزو ہر موقع پر ہوتی رہے گی۔ لیکن اس کا ان کو کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۴۵۔ "پرہیزگار جنتی لوگ باغوں اور چشموں میں ہوں گے۔" O ---۴۶۔ "ان سے کہا جائے گا سلامتی اور امن کے ساتھ اس میں داخل ہو جاؤ۔" O ---۴۷۔ "ان کے دلوں میں جو کچھ رنجش و کینہ ہوگا ہم سب کچھ نکال دیں گے۔ وہ بھائی بھائی بنے ہوئے ایک دوسرے کے آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔" O ---۴۸۔ "نہ تو وہاں انہیں کوئی تکلیف چھو سکتی ہے اور نہ وہ وہاں سے کبھی نکالے جائیں گے۔" O ---۴۹۔ "میرے بندوں کو خبر دے دو کہ میں بہت ہی بخشنے والا اور بڑا ہی مہربان ہوں۔" O

(سورۃ النحل ۱۶) ---۸۹۔ "اور جس دن ہم ہر امت میں انہی میں سے ان کے مقابلے پر گواہ کھڑا کریں گے۔ اور تجھے ان سب پر گواہ بنا کر لائیں گے۔ اور ہم نے تجھ پر یہ کتاب نازل فرمائی ہے جس میں ہر چیز کا شافی بیان ہے اور ہدایت اور رحمت اور خوشخبری ہے مسلمانوں کے لئے۔" O ---[تفسیر کے لیے باب ... مضمون: امت] ---۱۰۲۔ "کہہ دیجئے کہ اسے آپ کے رب کی طرف سے جبرائیل (علیہ السلام) حق کے ساتھ لے کر آئے ہیں تا کہ ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائے اور مسلمانوں کی راہنمائی اور بشارت ہو جائے۔" O

(سورۃ بنی اسرائیل ۱۷) ---۹۔ "یقیناً یہ قرآن وہ راستہ دکھاتا ہے جو بہت ہی سیدھا ہے اور ایمان والوں کو جو نیک اعمال کرتے ہیں اس بات کی خوشخبری دیتا ہے کہ ان کے لیے بہت بڑا اجر ہے۔" O ---۸۲۔ "یہ قرآن جو ہم نازل کر رہے ہیں مومنوں کے لئے تو سراسر شفا اور رحمت ہے۔ ہاں ظالموں کو بجز

Marfat.com

نقصان کے اور کوئی زیادتی نہیں ہوتی۔" O

(**سورۃ الانبیاء ۲۱**)---۴۹۔ "وہ لوگ جو اپنے رب سے بن دیکھے خوف کھاتے ہیں اور قیامت (کے تصور) سے کانپتے رہتے ہیں۔" O---۹۴۔ "پھر جو بھی نیک عمل کرے اور وہ مومن (بھی) ہو تو اس کی کوشش کی بے قدری نہیں کی جائے گی۔ ہم تو اس کے لکھنے والے ہیں۔" O

(**سورۃ الحج ۲۲**)---۳۸۔ "سن رکھو! یقیناً سچے مومنوں کے دشمنوں کو خود اللہ تعالیٰ ہٹا دیتا ہے۔ کوئی خیانت کرنے والا ناشکرا اللہ تعالیٰ کو ہرگز پسند نہیں ہے۔" ---[جس طرح ۶ ہجری میں کافروں نے اپنے غلبے کی وجہ سے مسلمانوں کو مکہ جا کر عمرہ نہیں کرنے دیا۔ اللہ تعالیٰ نے دو سال کے بعد ہی کافروں کے اس غلبے کو ختم فرما کر مسلمانوں سے ان کے دشمنوں کو ہٹا دیا اور مسلمانوں کو ان پر غالب کر دیا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۷۸۔ "اور اللہ کی راہ میں ویسا ہی جہاد کرو جیسے جہاد کا حق ہے۔ اسی نے تمہیں برگزیدہ بنایا ہے اور تم پر دین کے بارے میں کوئی تنگی نہیں ڈالی' دین اپنے باپ ابراہیم (علیہ السلام) کا قائم رکھو۔ اللہ نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے۔ اس قرآن سے پہلے اور اس میں بھی تاکہ پیغمبر تم پر گواہ ہو جائے اور تم تمام لوگوں کے گواہ بن جاؤ۔ پس تمہیں چاہیے کہ نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ ادا کرتے رہو اور اللہ کو مضبوط تھام لو' وہی تمہارا ولی اور مالک ہے۔ پس کیا ہی اچھا مالک ہے اور کتنا ہی بہتر مددگار ہے۔" O---[ھو کا مرجع بعض کے نزدیک حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں یعنی نزول قرآن سے پہلے تمہارا نام مسلم بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی نے رکھا ہے اور بعض کے نزدیک' مرجع اللہ تعالیٰ ہے۔ یعنی اس نے تمہارا نام مسلم رکھا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ النور ۲۴**)---۵۱۔ "ایمان والوں کا قول تو یہ ہے کہ جب انہیں اس لیے بلایا جاتا ہے کہ اللہ اور اس کا رسول ان میں فیصلہ کر دے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم نے سنا اور مان لیا۔ یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔" O---۵۲۔ "جو بھی اللہ تعالیٰ کی' اس کے رسول کی فرماں برداری کریں' خوف الٰہی رکھیں اور اس کے عذابوں سے ڈرتے رہیں' وہی نجات پانے والے ہیں۔" O---۶۲۔ "باایمان لوگ تو وہی ہیں جو اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر یقین رکھتے ہیں اور جب ایسے معاملہ میں جس میں لوگوں کے جمع ہونے کی ضرورت ہوتی ہے نبی کے ساتھ ہوتے ہیں تو جب تک آپ سے اجازت نہ لیں کہیں نہیں جاتے۔ جو لوگ ایسے موقع پر آپ سے اجازت لے لیتے ہیں حقیقت میں یہی ہیں جو اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر ایمان لا چکے ہیں۔ پس جب ایسے لوگ آپ سے اپنے کسی کام کے لیے اجازت طلب کریں تو آپ ان میں سے جسے چاہیں اجازت دے دیں اور ان کے لیے اللہ تعالیٰ سے بخشش کی دعا مانگیں' بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔" O

(**سورۃ الفرقان ۲۵**)---۱۵۔ "آپ کہہ دیجیے کہ کیا یہ بہتر ہے یا وہ ہمیشگی والی جنت جس کا وعدہ پرہیزگاروں سے کیا گیا ہے' جو ان کا بدلہ ہے اور ان کے لوٹنے کی اصلی جگہ ہے۔" O---۱۶۔ "وہ جو چاہیں گے ان کے لیے وہاں موجود ہوگا' ہمیشہ رہنے والے۔ یہ تو آپ کے رب کے ذمے وعدہ ہے جو قابل طلب ہے۔" O

(**سورۃ النمل ۲۷**)---۹۱۔ "مجھے تو بس یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں اس شہر کے پروردگار کی عبادت کرتا رہوں جس نے اسے حرمت والا بنایا ہے' جس کی ملکیت ہر چیز ہے اور مجھے یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ میں فرماں برداروں میں ہو جاؤں۔" O (تفسیر کیلئے باب ۱۴' مضمون: مکہ معظمہ)

(**سورۃ العنکبوت ۲۹**)---۴۶۔ "اور اہل کتاب کے ساتھ بحث و مباحثہ نہ کرو مگر اس طریقہ پر جو عمدہ ہو' مگر ان کے ساتھ جو ان میں ظالم ہیں اور صاف اعلان کر دو کہ ہمارا تو اس کتاب پر بھی ایمان جو ہم پر اتاری گئی ہے اور اس پر بھی جو تم پر اتاری گئی' ہمارا تمہارا معبود ایک ہی ہے۔ ہم سب اسی کے حکم بردار ہیں۔" O (تفسیر کیلئے باب ۱۲' مضمون: اہل کتاب)

(**سورۃ الروم ۳۰**)---۴۷۔ "اور ہم نے آپ سے پہلے بھی اپنے رسولوں کو ان کی قوم کی طرف بھیجا وہ ان کے پاس دلیلیں لائے۔ پھر ہم نے گناہ گاروں سے انتقام لیا۔ ہم پر مومنوں کی مدد کرنا لازم ہے۔" O---۵۳۔ "اور نہ آپ اندھوں کو ان کی گمراہی سے ہدایت کرنے والے ہیں آپ تو صرف ان ہی لوگوں کو سناتے ہیں جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں پس وہی اطاعت کرنے والے ہیں۔" O

(**سورۃ السجدۃ ۳۲**)---۱۸۔ "کیا وہ جو مومن ہو مثل اس کے ہے جو فاسق ہو؟ یہ برابر نہیں ہو سکتے۔" O

(**سورۃ الاحزاب ۳۳**)---۱۱۔ "یہیں مومن آزمائے گئے اور پوری طرح وہ جھنجھوڑ دیے گئے۔" O---۲۲۔ "اور ایمان داروں نے جب (کفار کے) لشکروں کو دیکھا (بے ساختہ) کہہ اٹھے! کہ انہیں کا وعدہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے اور اس کے رسول نے دیا تھا اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا اور اس (چیز) نے ان کے ایمان میں اور شیوۂ فرمانبرداری میں اور اضافہ کر دیا۔" O---۲۳۔ "مومنوں میں (ایسے) لوگ بھی ہیں جنہوں نے جو عہد اللہ تعالیٰ سے کیا تھا انہیں سچا کر دکھایا' بعض نے تو اپنا عہد پورا کر دیا اور بعض (موقعہ کے) منتظر ہیں اور انہوں نے کوئی تبدیلی نہیں کی۔" O---۲۵۔ "اور اللہ تعالیٰ نے کافروں کو غصے میں بھرے ہوئے ہی (نامراد) لوٹا دیا انہوں نے کوئی فائدہ نہیں پایا' اور اس جنگ میں اللہ تعالیٰ خود ہی مومنوں کو کافی ہو گیا اللہ تعالیٰ بڑی

Marfat.com

والا اور غالب ہے۔" O---۳۵۔ "بیشک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں مومن مرد اور مومن عورتیں فرماں برداری کرنے والے مرد اور فرمانبردار عورتیں راست باز مرد اور راست باز عورتیں صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں روزے رکھنے والے مرد اور روزے رکھنے والی عورتیں اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والیاں بکثرت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے اور ذکر کرنے والیاں ان (سب کے) لیے اللہ تعالیٰ نے (وسیع) مغفرت اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔" O---[یعنی جنہوں نے اسلام کو اپنے لیے ضابطۂ حیات کی حیثیت سے قبول کر لیا ہے اور یہ طے کر لیا ہے کہ اب وہ اُسی کی پیروی میں زندگی بسر کریں گے۔ دوسرے الفاظ میں جن کے اندر اسلام کے دیئے ہوئے طریق فکر اور طرزِ زندگی کے خلاف کسی قسم کی مزاحمت باقی نہیں رہی ہے بلکہ وہ اس کی اطاعت اور اتباع کی راہ اختیار کر چکے ہیں۔] [یعنی جن کی یہ اطاعت محض ظاہری نہیں ہے، بادلِ ناخواستہ نہیں ہے، بلکہ دل سے وہ اسلام ہی کی رہنمائی کو حق مانتے ہیں۔ ان کا ایمان یہی ہے کہ فکر و عمل کا جو راستہ قرآن اور محمد ﷺ نے دکھایا ہے وہی سیدھا اور صحیح راستہ ہے اور اسی کی پیروی میں ہماری فلاح ہے۔ جس چیز کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے غلط کہہ دیا ہے ان کی اپنی رائے بھی یہی ہے کہ وہ یقیناً غلط ہے، اور جسے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے حق کہہ دیا ہے ان کا اپنا دل و دماغ بھی اسے برحق ہی یقین کرتا ہے۔ ان کے نفس اور ذہن کی حالت یہ نہیں ہے کہ قرآن اور سنت سے جو حکم ثابت ہو اُسے وہ نامناسب سمجھتے ہوں اور اس فکر میں غلطاں و پیچاں رہیں کہ کسی طرح اسے بدل کر اپنی رائے کے مطابق یا دنیا کے چلتے ہوئے طریقوں کے مطابق ڈھال بھی دیا جائے اور یہ الزام بھی اپنے سر نہ لیا جائے کہ ہم نے حکمِ خدا اور رسول میں ترمیم کر ڈالی ہے۔* حدیث میں نبی ﷺ ایمان کی صحیح کیفیت کو یوں بیان فرماتے ہیں: "ایمان کا لذت شناس ہو گیا وہ شخص جو راضی ہوا اس بات پر کہ اللہ تعالیٰ ہی اس کا رب ہو اور اسلام ہی اس کا دین ہو اور محمد ﷺ ہی اس کے رسول ہوں"۔ ایک اور حدیث میں آپ اس کی تشریح یوں کرتے ہیں: "تم میں کوئی شخص مومن نہیں ہوتا جب تک کہ اس کی خواہشِ نفس اس چیز کے تابع نہ ہو جائے جسے میں لایا ہوں"۔ (تفسیرات از تفہیم القرآن)] (مزید تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: عورت) ---۴۳۔ "وہی ہے جو تم پر اپنی رحمتیں بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے (تمہارے لیے دعائے رحمت کرتے ہیں) تاکہ وہ تمہیں اندھیروں سے اجالے کی طرف لے جائے اور اللہ تعالیٰ مومنوں پر بہت ہی مہربان ہے۔" O---۴۷۔ "آپ مومنوں کو خوشخبری سنا دیجئے کہ ان کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت بڑا فضل ہے۔" O---۵۸۔ "اور جو لوگ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ایذا دیں بغیر کسی جرم کے جو ان سے سرزد ہوا ہو وہ (بڑے ہی) بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔" O---[ساتھ ہی ان لوگوں کو سرزنش کر دی جو اہلِ ایمان مردوں اور عورتوں کو بغیر کسی قصور کے ستایا کرتے ہیں۔ کبھی ان پر جھوٹی تہمتیں لگاتے ہیں، کبھی راہ چلتے ان کی بے عزتی کر دیتے ہیں، کبھی انہیں زد و کوب کرتے ہیں۔ وہ سن لیں کہ وہ بہتان تراشی اور کھلے گناہ کا بوجھ اپنے اوپر لاد رہے ہیں۔ جب عام مسلمانوں کی دل آزاری کا یہ حکم ہے تو جو بدنصیب ازواج مطہرات، آلِ پاک اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کی جناب میں گستاخیاں کرتا ہے اور ان کے دلوں کو دکھاتا ہے اس کا انجام کیا ہوگا۔ یہاں ایک حدیث پاک سماعت فرمائیے: * ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے رسول نے فرمایا میرے صحابہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ میرے بعد انہیں طعن و تشنیع کا ہدف نہ بنا لینا۔ پس جو شخص ان سے محبت کرتا ہے وہ میری محبت کی وجہ سے ایسا کرتا ہے اور جو ان سے بغض رکھتا ہے تو وہ مجھ سے بغض کے باعث ایسا کرتا ہے۔ جس نے انہیں اذیت دی اُس نے مجھے اذیت دی اور جس نے مجھے اذیت دی اُس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت دی اور جو ایسا کرتا ہے اُسے پکڑ لیا جاتا ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)] ---۷۳۔ "(یہ اس لیے) کہ اللہ تعالیٰ منافق مردوں عورتوں اور مشرک مردوں عورتوں کو سزا دے اور مومن مردوں عورتوں کی توبہ قبول فرمائے اور اللہ تعالیٰ بڑا ہی بخشنے والا اور مہربان ہے۔" O---[یہ لام عاقبت ہے یعنی اس امانت کو اٹھانے کا انجام یہ ہوا کہ جن مردوں اور عورتوں نے منافقانہ روش اختیار کی یا جن مردوں یا عورتوں نے کھلم کھلا شرک کیا وہ تو عذاب جحیم کے مستحق ٹھہرے اور جن مردوں اور عورتوں نے ایمان قبول کیا ان پر اللہ تعالیٰ نے اپنے لطف و کرم کی نگاہ فرمائی اور اس مشکل مرحلہ کو ان کے لیے آسان کر دیا۔ یہاں یتوب اللہ کا معنی توبہ قبول کرنا نہیں بلکہ لطف و کرم سے متوجہ ہونا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ اپنی رحمت، مغفرت، کشش، اجتباء اور قرب کے مراتب عالیہ عطا کر کے ان پر نگاہِ کرم فرماتا ہے۔ آیت میں مومنین اور مومنات سے مراد وہ لوگ ہیں جو امانت کو ادا کرتے ہیں اور تجلیات میں مستغرق رہتے ہیں۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

سورۃ فاطر (۳۵) ---۱۹۔ "اور اندھا اور آنکھوں والا برابر نہیں۔" O---۳۲۔ "پھر ہم نے ان لوگوں کو (اس) کتاب کا وارث بنایا جن کو ہم نے اپنے بندوں میں سے پسند فرمایا۔ پھر بعض تو ان میں اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہیں اور بعض ان میں متوسط درجے کے ہیں اور بعض ان میں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے نیکیوں میں ترقی کیے چلے جاتے ہیں۔ یہ بڑا فضل ہے۔" O---[یعنی یہ مسلمان سب کے سب ایک ہی طرح کے نہیں ہیں بلکہ یہ تین طبقوں میں تقسیم ہو گئے

(۱) اپنے نفس پر ظلم کرنے والے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو قرآن کو سچے دل سے اللہ تعالیٰ کی کتاب اور محمد ﷺ کو ایمانداری کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا رسول تو مانتے ہیں، مگر

Marfat.com

عملاً کتاب اللہ و سنت رسول اللہ تعالیٰ کی پیروی کا حق ادا نہیں کرتے- مومن ہیں مگر گناہ گار ہیں- مجرم ہیں مگر باغی نہیں ہیں- ضعیف الایمان ہیں مگر منافق اور دل و دماغ سے کافر نہیں ہیں- اسی لیے ان کو ظالم لنفسہٖ ہونے کے باوجود وارثین کتاب میں داخل اور خدا کے چنے ہوئے بندوں میں شامل کیا گیا ہے ورنہ ظاہر ہے کہ باغیوں اور منافقوں اور قلب و ذہن کے کافروں پر ان اوصاف کا اطلاق نہیں ہو سکتا- تینوں درجات میں سے اس درجہ کے اہل ایمان کا ذکر سب سے پہلے اس لیے کیا گیا ہے کہ تعداد کے لحاظ سے اُمت میں کثرت انہی کی ہے-

(۲) بیچ کی راس- یہ وہ لوگ ہیں جو اس وراثت کا حق کم و بیش ادا تو کرتے ہیں مگر پوری طرح نہیں کرتے- فرماں بردار بھی ہیں اور خطا کار بھی- اپنے نفس کو بالکل بے لگام تو انہوں نے نہیں چھوڑ دیا ہے بلکہ اسے خدا کا مطیع بنانے کی اپنی حد تک کوشش کرتے ہیں لیکن کبھی یہ اس کی باگیں ڈھیلی بھی چھوڑ دیتے ہیں اور گناہوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں- اس طرح ان کی زندگی اچھے اور بُرے دونوں طرح کے اعمال کا مجموعہ بن جاتی ہے- یہ تعداد میں پہلے گروہ سے کم اور تیسرے گروہ سے زیادہ ہیں اس لیے ان کو دوسرے نمبر پر رکھا گیا ہے-

(۳) نیکیوں میں سبقت کرنے والے- یہ وارثینِ کتاب میں صفِ اول کے لوگ ہیں- یہی دراصل اس وراثت کا حق ادا کرنے والے ہیں- یہ اتباع کتاب و سنت میں بھی پیش پیش ہیں، خدا کا پیغام اس کے بندوں تک پہنچانے میں بھی پیش پیش، دینِ حق کی خاطر قربانیاں کرنے میں بھی پیش پیش اور بھلائی کے ہر کام میں پیش پیش- یہ دانستہ معصیت کرنے والے نہیں ہیں اور نادانستہ کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو اس پر متنبہ ہوتے ہی ان کی پیشانیاں شرم سے عرق آلود ہو جاتی ہیں- ان کی تعداد اُمت میں پہلے دونوں گروہوں سے کم ہے اس لیے ان کا آخر میں ذکر کیا گیا ہے اگرچہ وراثت کا حق ادا کرنے کے معاملہ میں ان کو اولیت کا شرف حاصل ہے- ''یہی بہت بڑا فضل ہے''- اس فقرے کا تعلق اگر قریب ترین فقرے سے مانا جائے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ نیکیوں میں سبقت کرنا ہی بڑا فضل ہے اور جو لوگ ایسے ہیں وہ اُمتِ مسلمہ میں سب سے افضل ہیں- اور اس فقرے کا تعلق پہلے فقرے سے مانا جائے تو مطلب یہ ہوگا کہ کتاب اللہ کا وارث ہونا اور اس وراثت کے لیے چُن لیا جانا بڑا فضل ہے، اور خدا کے تمام بندوں میں وہ بندے سب سے افضل ہیں جو قرآن اور محمد ﷺ پر ایمان لاکر اس انتخاب میں کامیاب ہو گئے ہیں- (تفسیر از تفہیم القرآن)]---۳۳- ''وہ باغات میں ہمیشہ رہنے کے جن میں یہ لوگ داخل ہوں گے سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے- اور پوشاک ان کی وہاں ریشم کی ہوگی-'' O---[بعض کہتے ہیں کہ جنت میں صرف سابقون جائیں گے لیکن یہ صحیح نہیں- قرآن کا سیاق اس امر کا متقاضی ہے کہ تینوں قسمیں جنتی ہیں- یہ الگ بات ہے کہ سابقین بغیر حساب کتاب کے اور مقتصدین آسان حساب کے بعد اور ظالمین شفاعت سے یا سزا بھگتنے کے بعد جنت میں جائیں گے- جیسا کہ احادیث سے واضح ہے- محمد بن حنفیہ کا قول ہے ''یہ امت مرحومہ ہے' ظالم یعنی گناہگار کی مغفرت ہو جائے گی' مقتصد' اللہ تعالیٰ کے ہاں جنت میں ہوگا اور سابق بالخیرات درجات عالیہ پر فائز ہوگا- حدیث مبارکہ میں آتا ہے کہ ''ریشم اور دیباج دنیا میں مت پہنو اس لیے کہ جو اسے دنیا میں پہنے گا' وہ اسے آخرت میں نہیں پہنے گا'' (تفسیرات از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۳۴- ''اور کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے ہم سے غم دور کیا- بیشک ہمارا پروردگار بڑا بخشنے والا بڑا قدردان ہے-'' O ---۳۵- ''جس نے ہم کو اپنے فضل سے ہمیشہ رہنے کے مقام میں لا اتارا جہاں نہ ہم کو کوئی تکلیف پہنچے گی اور نہ ہم کو کوئی خستگی پہنچے گی-'' O

(**سورۃ حٰم السجدۃ** ۴۱)---۳۳- ''اور اس سے زیادہ اچھی بات والا کون ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف بلائے اور نیک کام کرے اور کہے کہ میں یقیناً مسلمانوں میں سے ہوں-'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۷، مضمون: تبلیغ]

(**سورۃ الزخرف** ۴۳)---۶۸- ''میرے بندو! آج تو تم پر کوئی خوف (و ہراس) ہے اور نہ تم (بددل اور) غمزدہ ہو گے-'' O---۶۹- ''جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے اور تھے بھی وہ (فرماں بردار) مسلمان-'' O---۷۰- ''تم اور تمہاری بیویاں ہشاش بشاش (راضی خوشی) جنت میں چلے جاؤ-'' O ---۷۱- ''ان کے چاروں طرف سے سونے کی رکابیاں اور سونے کے گلاسوں کا دور چلایا جائے گا' ان کے جی جس چیز کی خواہش کریں اور جس سے ان کی آنکھیں لذت پائیں' سب وہاں ہوگا اور تم اس میں ہمیشہ رہو گے-'' O---۷۲- ''یہی وہ بہشت ہے کہ تم اپنے اعمال کے بدلے اس کے وارث بنائے گئے ہو-'' O---۷۳- ''یہاں تمہارے لیے بکثرت میوے ہیں جنہیں تم کھاتے رہو گے-'' O

(**سورۃ الدخان** ۴۴)---۵۱- ''بیشک (اللہ تعالیٰ سے) ڈرنے والے امن چین کی جگہ میں ہوں گے-'' O---۵۲- ''باغوں اور چشموں میں-'' O ---۵۳- ''باریک اور دبیز ریشم کے لباس پہنے ہوئے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے-'' O---۵۴- ''یہ اسی طرح ہے اور ہم بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں سے ان کا نکاح کر دیں گے-'' O---۵۵- ''دل جمعی کے ساتھ وہاں ہر طرح کے میووں کی فرمائشیں کرتے ہوں گے-'' O---۵۶- ''وہاں وہ موت چکھنے کے نہیں ہاں پہلی موت (جو وہ مر چکے) انہیں اللہ تعالیٰ نے دوزخ کی سزا سے بچا دیا-'' O---۵۷- ''یہ صرف تیرے رب کا فضل ہے یہی ہے بڑی کامیابی-'' O (تفسیر کیلئے باب ۱، مضمون: اللہ تعالیٰ کا فضل)

Marfat.com

(سورۃ محمد ۴۷) ---۳ ''یہ اس لیے کہ کافروں نے باطل کی پیروی کی اور مومنوں نے اس دینِ حق کی اتباع کی جو ان کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اللہ تعالیٰ لوگوں کو ان کے احوال اسی طرح بتاتا ہے۔''O---۱۹ ''سو (اے نبی!) آپ یقین کر لیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگا کریں اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے حق میں بھی اللہ تعالیٰ لوگوں کی آمد و رفت کی اور رہنے سہنے کی جگہ کو خوب جانتا ہے۔''O

(سورۃ الفتح ۴۸) ---۴ ''وہی ہے جس نے اتارا اطمینان کو اہلِ ایمان کے دلوں میں تاکہ وہ اور بڑھ جائیں (قوتِ) ایمان میں اپنے (پہلے) ایمان کے ساتھ۔ اور اللہ تعالیٰ کے زیرِ فرمان ہیں سارے لشکر آسمانوں اور زمین کے۔ اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا، بہت دانا ہے۔''O---۵ ''تاکہ داخل کر دے ایمان والوں اور ایمان والیوں کو باغوں میں رواں ہیں جن کے نیچے نہریں وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے اور دُور فرما دے ان سے ان کی برائیوں کو اور یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑی کامیابی ہے۔''O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: بیعت) ---۱۸ ''یقیناً اللہ تعالیٰ مومنوں سے خوش ہو گیا جبکہ وہ درخت تلے آپ سے بیعت کر رہے تھے۔ ان کے دلوں میں جو تھا اسے اس نے معلوم کر لیا اور ان پر اطمینان نازل فرمایا اور انہیں قریب کی فتح عنایت فرمائی۔''O---۱۹ ''اور بہت سی غنیمتیں جنہیں وہ حاصل کریں گے اور اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے۔''O---۲۰ ''(اے غلامانِ مصطفیٰ) اللہ تعالیٰ نے تم سے بہت ساری غنیموں کا وعدہ کیا ہے جنہیں تم حاصل کرو گے پس یہ تو تمہیں جلدی ہی عطا فرما دی اور لوگوں کے ہاتھ تم سے روک دیئے تاکہ مومنوں کے لیے یہ ایک نشانی ہو جائے اور (تاکہ) وہ تمہیں سیدھی راہ چلائے۔''O---۲۵ ''یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے کفر کیا اور آپ کو مسجدِ حرام سے روکا اور قربانی کے لیے موقوف جانور کو اس کی قربان گاہ میں پہنچنے سے (روکا)' اور اگر ایسے (بہت سے) مسلمان مرد اور (بہت سی) مسلمان عورتیں نہ ہوتیں جن کی تم کو خبر نہ تھی (یعنی ان کے پس جانے کا احتمال نہ ہوتا) جس پر ان کی وجہ سے تم کو بھی بے خبری میں ضرر پہنچتا' (تو تمہیں لڑنے کی اجازت دے دی جاتی لیکن ایسا نہیں کیا گیا) تاکہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت میں جس کو چاہے داخل کرے اور اگر یہ الگ الگ ہوتے تو ان میں جو کافر تھے ہم ان کو دردناک سزا دیتے۔''O---[یعنی مکے میں اپنا ایمان چھپائے رہ رہے تھے۔ کفار کے ساتھ لڑائی کی صورت میں ممکن تھا کہ یہ بھی مارے جاتے اور تمہیں ضرر پہنچتا 'مَعَرَّۃ' کے اصل معنی عیب کے ہیں۔ یہاں مراد کفارہ اور وہ برائی اور شرمندگی ہے جو کافروں سے تمہیں اٹھانی پڑتی۔ یعنی ایک تو قتلِ خطا کی دیت دینی پڑتی اور دوسرے کفار کا یہ طعنہ سہنا پڑتا کہ یہ اپنے مسلمان ساتھیوں کو بھی مار ڈالتے ہیں۔ تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الحجرات ۴۹) ---۱۰ ''(یاد رکھو) سارے مسلمان بھائی بھائی ہیں پس اپنے دو بھائیوں میں ملاپ کرا دیا کرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۸، مضمون: صلح]---۱۵ ''مومن تو وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول ﷺ پر (پکا) ایمان لائیں پھر شک و شبہ نہ کریں اور اپنے مالوں سے اور اپنی جانوں سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے رہیں' (اپنے دعویٰ ایمان میں) یہی سچے اور راست گو ہیں۔''O

(سورۃ ق ۵۰) ---۳۱ ''اور جنت پرہیزگاروں کے لیے بالکل قریب کر دی جائے گی ذرا بھی دور نہ ہو گی۔''O---۳۲ ''یہ ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا ہر اس شخص کے لیے جو رجوع کرنے والا اور پابندی کرنے والا ہو۔''O

(سورۃ الذٰریٰت ۵۱) ---۱۵ ''بیشک تقویٰ والے لوگ بہشتوں اور چشموں میں ہوں گے۔''O---۱۶ ''ان کے رب نے جو کچھ انہیں عطا فرمایا ہے اسے لے رہے ہوں گے وہ تو اس سے پہلے ہی نیکوکار تھے۔''O---۱۷ ''وہ رات کو بہت کم سویا کرتے تھے۔''O---[وہ رات کو کم سوتے تھے' مطلب ہے ساری رات سو کر غفلت اور عیش و عشرت میں نہیں گزار دیتے تھے۔ بلکہ رات کا کچھ حصہ اللہ کی یاد میں اور اس کی بارگاہ میں گڑگڑاتے ہوئے گزارتے تھے۔ جیسا کہ احادیثِ مبارکہ میں بھی قیام اللیل کی تاکید ہے۔ مثلاً ایک حدیثِ پاک میں فرمایا ''لوگو! لوگوں کو کھانا کھلاؤ' صلہ رحمی کرو' سلام پھیلاؤ اور رات کو اٹھ کر نماز پڑھو جب کہ لوگ سوئے ہوئے ہوں' تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے''۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۸ ''اور وقتِ سحر استغفار کیا کرتے تھے۔''O---۱۹ ''اور ان کے مال میں مانگنے والوں کا اور سوال سے بچنے والوں کا حق تھا۔''O---[بالفاظِ دیگر، ایک طرف اپنے رب کا حق وہ اس طرح پہچانتے اور ادا کرتے تھے، دوسری طرف بندوں کے ساتھ اُن کا معاملہ یہ تھا۔ جو کچھ بھی اللہ نے ان کو دیا تھا، خواہ تھوڑا یا بہت، اُس میں وہ صرف اپنا اور اپنے بال بچوں ہی کا حق نہیں سمجھتے تھے، بلکہ اُن کو یہ احساس تھا کہ ہمارے اِس مال میں ہر اُس بندۂ خدا کا حق ہے جو ہماری مدد کا محتاج ہو۔ وہ بندوں کی مدد خیرات کے طور پر نہیں کرتے تھے کہ اُس پر اُن سے شکریہ کے طالب ہوتے اور اُن کو اپنا زیرِ بارِ احسان ٹھیراتے، بلکہ وہ اِسے اُن کا حق سمجھتے تھے اور اپنا فرض سمجھ کر ادا کرتے تھے۔ پھر اُن کی یہ خدمتِ خلق صرف اُنہی لوگوں تک محدود نہ تھی جو خود سائل بن کر اُن کے پاس مدد مانگنے کے لیے آتے، بلکہ جس کے متعلق بھی ان کے علم میں یہ بات آ جاتی تھی کہ وہ اپنی روزی پانے سے محروم رہ گیا ہے اس کی مدد کے لیے وہ خود بے چین ہو جاتے تھے۔ کوئی یتیم بچہ جو بے سہارا رہ گیا ہو، کوئی بیوہ جس کا کوئی سر دھرا نہ ہو، کوئی معذور جو اپنی روزی کے لیے ہاتھ پاؤں نہ مار سکتا ہو، کوئی شخص جس کا روزگار چھوٹ گیا ہو یا جس کی کمائی اس کی ضروریات کے لیے کافی نہ ہو رہی ہو، کوئی شخص جو کسی آفت کا شکار ہو گیا ہو اور اپنے نقصان کی تلافی خود نہ کر سکتا ہو، غرض کوئی حاجت مند ایسا نہ تھا جس کی

Marfat.com

حالت ان کے علم میں آئی ہو اور وہ اس کی دستگیری کر سکتے ہوں، اور پھر بھی انہوں نے اس کا حق مان کر اس کی مدد کرنے سے دریغ کیا ہو۔ یہ تین صفات ہیں جن کی بنا پر اللہ تعالیٰ ان کو متقی اور محسن قرار دیتا ہے اور فرماتا ہے کہ انہی صفات نے ان کو جنت کا مستحق بنایا ہے۔ ایک یہ کہ آخرت پر ایمان لا کر انہوں نے ہر اُس روش سے پرہیز کیا جسے اللہ اور اس کے رسول نے اُخروی زندگی کے لیے تباہ کن بتایا تھا۔ دوسرے یہ کہ انہوں نے اللہ کی بندگی کا حق اپنی جان لڑا کر ادا کیا اور اُس پر فخر کرنے کے بجائے استغفار ہی کرتے رہے۔ تیسرے یہ کہ انہوں نے اللہ کے بندوں کی خدمت اُن پر احسان سمجھ کر نہیں بلکہ اپنا فرض اور اُن کا حق سمجھ کر کی۔ اس مقام پر یہ بات اور جان لینی چاہیے کہ اہلِ ایمان کے اموال میں سائل اور محروم کے جس حق کا یہاں ذکر کیا گیا ہے اُس سے مُراد زکوٰۃ نہیں ہے جسے شرعاً اُن پر فرض کر دیا گیا ہے، بلکہ یہ وہ حق ہے جو زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد بھی ایک صاحبِ استطاعت مومن اپنے مال میں خود محسوس کرتا ہے اور اپنے دل کی رغبت سے اس کو ادا کرتا ہے بغیر اس کے کہ شریعت نے اسے لازم کیا ہو۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)] ---۳۵۔ ''پس جتنے ایمان دار وہاں تھے ہم نے انہیں نکال لیا۔'' O---۳۶۔ ''اور ہم نے وہاں مسلمانوں کا صرف ایک ہی گھر پایا۔'' O---[اور یہ اللہ کے پیغمبر حضرت لوط علیہ السلام کا گھر تھا، جس میں ان کی دو بیٹیاں اور کچھ ان پر ایمان لانے والے تھے۔ کہتے ہیں یہ کُل تیرہ آدمی تھے۔ ان میں حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی شامل نہیں تھی۔ بلکہ وہ اپنی قوم کے ساتھ عذاب سے ہلاک ہونے والوں میں سے تھی۔ اسلام کے معنی ہیں اطاعت وانقیاد۔ اللہ کے حکموں پر سر اطاعت خم کر دینے والا مسلم ہے، اس اعتبار سے ہر مومن، مسلمان ہے۔ اسی لیے پہلے ان کے لیے مومن کا لفظ استعمال کیا، اور پھر ان ہی کے لیے مسلم کا لفظ بولا گیا ہے۔ اس سے استدلال کیا گیا ہے کہ ان کے مصداق میں کوئی فرق نہیں ہے، جیسا کہ بعض لوگ مومن اور مسلم کے درمیان کرتے ہیں۔ قرآن نے جو کہیں مومن اور کہیں مسلم کا لفظ استعمال کیا ہے تو وہ ان معانی کے اعتبار سے ہے جو عربی لغت کی رو سے ان کے درمیان ہے۔ اس لیے لغوی استعمال کے مقابلے میں حقیقت شرعیہ کا اعتبار زیادہ ضروری ہے اور حقیقت شرعیہ کے اعتبار سے ان کے درمیان صرف وہی فرق ہے جو حدیثِ پاک جبرائیل علیہ السلام سے ثابت ہے۔ جب نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ اسلام کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا ''لا الٰہ الا اللہ کی شہادت، اقامت صلوٰۃ، ایتائے زکوٰۃ، حج اور صیام رمضان۔ اور جب ایمان کی بابت پوچھا گیا تو فرمایا ''اللہ پر ایمان لانا، اس کے ملائکہ، کتابوں، رسولوں اور تقدیر (خیر وشر کے من جانب اللہ ہونے) پر ایمان رکھنا''، یعنی دل سے ان چیزوں پر یقین رکھنا ایمان اور احکام وفرائض کی ادائیگی اسلام ہے۔ اس لحاظ سے ہر مومن، مسلمان اور ہر مسلمان مومن ہے اور جو مومن اور مسلم کے درمیان فرق کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ یہ ٹھیک ہے کہ یہاں قرآن نے ایک ہی گروہ کے لیے مومن اور مسلم کے الفاظ استعمال کیے ہیں لیکن ان کے درمیان جو فرق ہے اس کی رو سے ہر مومن، مسلم بھی ہے، تاہم ہر مسلم کا مومن ہونا ضروری نہیں بہر حال یہ ایک علمی بحث ہے۔ فریقین کے پاس اپنے اپنے موقف پر استدلال کے لیے دلائل موجود ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الطور ۵۲)---۱۷۔ ''یقیناً پرہیزگار لوگ جنتوں میں اور نعمتوں میں ہیں۔'' O---۱۸۔ ''جو انہیں ان کے رب نے دے رکھی ہیں اس پر خوش خوش ہیں، اور ان کے پروردگار نے انہیں جہنم کے عذاب سے بھی بچا لیا ہے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۱، مضمون: اعمال]---۱۹۔ ''تم مزے سے کھاتے پیتے رہو ان اعمال کے بدلے جو تم کرتے تھے۔'' O---۲۰۔ ''برابر بچھے ہوئے شاندار تختوں پر تکیے لگائے ہوئے۔ اور ہم نے ان کے نکاح بڑی بڑی آنکھوں والی (حوروں) سے کر دیئے ہیں۔'' O

(سورۃ القمر ۵۴)---۵۴۔ ''یقیناً ہمارا ڈر رکھنے والے جنتوں اور نہروں میں ہونگے۔'' O---۵۵۔ ''راستی اور عزت کی بیٹھک میں قدرت والے بادشاہ کے پاس۔'' O

(سورۃ الحدید ۵۷)---۱۲۔ ''(قیامت کے) دن تو دیکھے گا کہ ایمان دار مردوں اور عورتوں کا نور انکے آگے آگے اور انکے دائیں دوڑ رہا ہوگا آج تمہیں ان جنتوں کی خوشخبری ہے جنکے نیچے نہریں جاری ہیں جن میں ہمیشہ کی رہائش ہے۔ یہ ہے بڑی کامیابی۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: نور]

(سورۃ الصف ۶۱)---۱۴۔ ''اے ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ کے مددگار بن جاؤ۔ جس طرح مریم کے بیٹے حضرت عیسیٰ نے حواریوں سے فرمایا کہ کون ہے جو اللہ کی راہ میں میرا مددگار بنے؟ حواریوں نے کہا ہم اللہ کی راہ میں مددگار ہیں پس بنی اسرائیل میں سے ایک جماعت تو ایمان لائی اور ایک جماعت نے کفر کیا تو ہم نے مومنوں کی ان کے دشمنوں کے مقابلے میں مدد کی پس وہ غالب آ گئے۔'' O---[یعنی نبی ﷺ کو مبعوث فرما کر ہم نے اسی آخری جماعت کی، دوسرے باطل گروہوں کے مقابلے میں مدد کی۔ چنانچہ یہ صحیح عقیدے کی حامل جماعت نبی ﷺ پر بھی ایمان لے آئی اور یوں ہم نے ان کو دلائل کی لحاظ سے بھی سب کافروں پر غلبہ عطا فرمایا اور قوت وسلطنت کے اعتبار سے بھی۔ اس غلبے کا آخری ظہور اس وقت پھر ہوگا، جب قیامت کے قریب حضرت عیسیٰ کا دوبارہ نزول ہوگا، جیسا کہ اس نزول اور غلبے کی صراحت احادیث صحیحہ میں تواتر کے ساتھ منقول ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(سورۃ التغابن ۶۴)---۲۔ ''اسی نے تمہیں پیدا کیا ہے سو تم میں سے بعض تو کافر ہیں اور بعض ایمان دار ہیں اور جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ تعالیٰ خوب دیکھ رہا ہے۔'' O---[تفسیر کیلئے باب ۶، کسب واختیار کی جگہ]---۱۳۔ ''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور مومنوں کو اللہ ہی پر توکل رکھنا چاہیے۔'' O---[یعنی

Marfat.com

تمام معاملات اسی کو سونپیں، اسی پر اعتماد کریں اور صرف اسی سے دُعا و التجا کریں، کیونکہ اس کے سوا کوئی حاجت روا اور مشکل کشا ہے ہی نہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ المرسلت ۷۷) ---۴۱۔ ''بیشک پرہیزگار لوگ سایوں میں ہیں اور بہتے چشموں میں۔'' O---[چونکہ یہ لفظ یہاں مکذبین (جھٹلانے والوں) کے مقابلہ میں استعمال ہوا ہے اس لئے متقیوں سے مراد اس جگہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے آخرت کو جھٹلانے سے پرہیز کیا اور اس کو مان کر دُنیا میں یہ سمجھتے ہوئے زندگی بسر کی کہ ہمیں آخرت میں اپنے اقوال و افعال اور اپنے اخلاق و کردار کی جواب دہی کرنی ہوگی۔ (از تفسیر ۲۲ تفہیم القرآن)]---۴۲۔ ''اور ان میووں میں جن کی وہ خواہش کریں۔'' O[ہر قسم کے پھل، جب بھی خواہش کریں گے، آموجود ہوں گے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]---۴۳۔ ''(اے جنتیو!) کھاؤ پیو مزے سے اپنے کیے ہوئے اعمال کے بدلے۔'' O---۴۴۔ ''یقیناً ہم نیکی کرنے والوں کو اسی طرح جزاء دیتے ہیں۔'' O[اس میں بھی اسی امر کی ترغیب و تلقین ہے کہ اگر آخرت میں حسنِ انجام کے طالب ہو تو دنیا میں نیکی اور بھلائی کا راستہ اپناؤ۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(سورۃ النبا ۷۸) ---۳۱۔ ''یقیناً پرہیزگار لوگوں کے لیے کامیابی ہے۔'' O---[یہاں متقیوں کا لفظ ان لوگوں کے مقابلے میں استعمال کیا گیا ہے جو کسی حساب کی توقع نہ رکھتے تھے اور جنہوں نے اللہ کی آیات کو جھٹلا دیا تھا۔ اس لئے لامحالہ اس لفظ سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ کی آیات کو مانا اور دُنیا میں سمجھتے ہوئے زندگی بسر کی کہ انہیں اپنے اعمال کا حساب دینا ہے۔ (از تفسیر ۱۹ تفہیم القرآن)]---۳۲۔ ''باغات ہیں اور انگور ہیں۔'' O---۳۳۔ ''اور نوجوان کنواری ہم عمر عورتیں ہیں۔'' O---۳۴۔ ''اور چھلکتے ہوئے جام شراب ہیں۔'' O---۳۵۔ ''وہاں نہ تو وہ بیہودہ باتیں سنیں گے اور نہ جھوٹی باتیں سنیں گے۔'' O---۳۶۔ ''(ان کو) تیرے رب کی طرف سے (ان کے نیک اعمال کا) یہ بدلہ ملے گا جو کافی انعام ہوگا۔'' O---۳۷۔ ''(اس رب کی طرف سے ملے گا جو کہ) آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے ان کا پروردگار ہے اور بڑی بخشش کرنے والا ہے۔ کسی کو اس سے بات چیت کرنے کا اختیار نہیں ہوگا۔'' O

(سورۃ البروج ۸۵) ---۸۔ ''یہ لوگ ان مسلمانوں (کے کسی اور گناہ کا) بدلہ نہیں لے رہے تھے، سوائے اس کے کہ وہ اللہ غالب لائق حمد کی ذات پر ایمان لائے تھے۔'' O(تفسیر کیلئے باب ۱۵، مضمون: قصہ اصحاب الاخدود)---۹۔ ''جس کے لیے آسمان و زمین کا ملک ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے سامنے ہے ہر چیز۔'' O---۱۰۔ ''بیشک جن لوگوں نے مسلمان مردوں اور عورتوں کو ستایا پھر توبہ (بھی) نہ کی تو ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور جلنے کا عذاب ہے۔'' O---[جو ظالم اپنی طاقت کے نشہ میں اللہ تعالیٰ کے بندوں اور اللہ کی بندیوں کو اذیت پہنچاتے ہیں اور پھر اپنی ان غیر انسانی حرکتوں سے تائب بھی نہیں ہوتے وہ یہ نہ سمجھیں کہ ان کی یہ خودسری گوارا کر لی جائے گی، قدرت کا قانون مکافات ان کے معاملہ میں بے اثر ہو کر رہ جائے گا، ایسا ہرگز نہ ہوگا، انہیں دردناک سزا ملے گی اور جلانے کا جو عذاب انہوں نے مقبولان خدا کے لئے تجویز کیا تھا بعینہ اسی قسم کے عذاب میں انہیں مبتلا کیا جائے گا اگرچہ دونوں آگوں کو نوعیت میں بعد المشرقین ہوگا۔ (از تفسیر ۹ ضیاء القرآن)]---۱۱۔ ''بیشک ایمان قبول کرنے والوں اور نیک کام کرنے والوں کے لیے وہ باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔'' O

(سورۃ البلد ۹۰) ---۱۰۔ ''ہم نے دکھا دیے اس کو دونوں راستے۔'' O---۱۱۔ ''سو اس سے نہ ہو سکا کہ گھاٹی میں داخل ہوتا۔'' O---۱۲۔ ''اور کیا سمجھا کہ گھاٹی ہے کیا؟'' O---۱۳۔ ''کسی گردن (غلام لونڈی) کو آزاد کرنا۔'' O---۱۴۔ ''یا بھوک والے دن کھانا کھلانا۔'' O---۱۵۔ ''کسی رشتہ دار یتیم کو۔'' O---۱۶۔ ''یا خاکسار مسکین کو۔'' O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۸، مضمون: مسکینوں کے حقوق]---۱۷۔ ''پھر ان لوگوں میں سے ہو جاتا جو ایمان لاتے اور ایک دوسرے کو صبر کی اور رحم کرنے کی وصیت کرتے ہیں۔'' O---[یعنی ان اوصاف کے ساتھ یہ ضروری ہے کہ آدمی مومن ہو، کیونکہ ایمان کے بغیر نہ کوئی عمل صالح ہے اور نہ اللہ کے ہاں وہ مقبول ہو سکتا ہے قرآن مجید میں بکثرت مقامات پر اس کی تصریح کی گئی ہے کہ نیکی وہی قابل قدر اور ذریعہ نجات ہے جو ایمان کے ساتھ ہو۔ قرآن پاک کا جو شخص بھی مطالعہ کرے گا وہ یہ دیکھے گا کہ اس کتاب میں جہاں بھی عمل صالح کے اجرا اور اس کی جزائے خیر کا ذکر کیا گیا ہے وہاں لازماً اس کے ساتھ ایمان کی شرط لگی ہوئی ہے۔ عمل بلا ایمان کو کہیں بھی خدا کے ہاں مقبول نہیں قرار دیا گیا ہے اور نہ اس پر کسی اجر کی امید دلائی گئی ہے۔ اس مقام پر یہ اہم نکتہ بھی نگاہ سے مخفی نہ رہنا چاہئے کہ آیت میں یہ نہیں فرمایا گیا ہے کہ ''پھر وہ ایمان لایا'' بلکہ یہ فرمایا گیا ہے کہ ''پھر وہ ان لوگوں میں شامل ہوا جو ایمان لائے''۔ اس کے معنی یہ ہے کہ محض ایک فرد کی حیثیت سے اپنی جگہ ایمان لا کر رہ جانا مطلوب نہیں ہے، بلکہ مطلوب یہ ہے کہ ہر ایمان لانے والا ان دوسرے لوگوں کے ساتھ مل جائے جو ایمان لائے ہیں تاکہ اس سے اہل ایمان کی ایک جماعت بنے، ایک مومن معاشرہ وجود میں آئے، اور اجتماعی طور پر ان بھلائیوں کو قائم کیا جائے جن کا قائم کرنا اور ان برائیوں کو مٹایا جائے جن کا مٹانا ایمان کا تقاضا ہے۔ (از تفسیر ۱۳ تفہیم القرآن)]---۱۸۔ ''یہی لوگ ہیں داہنے بازو والے (خوش بختی والے)۔'' O---[یعنی یہ لوگ جن کے سینوں میں ایمان کا چراغ بھی روشن ہے اور جو مذکورہ بالا صفات سے بھی متصف ہیں،

Marfat.com

یہی وہ خوش نصیب ہیں جن کو ان کے اعمال نامے قیامت کے روز دائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے۔(از تفسیر ۳ ضیاء القرآن)]
(**سورۃ التین ۹۵**)---۴۔"بے شک ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے(عقل و شکل کے اعتبار سے) بہترین اعتدال پر۔"O---۵۔"پھر ہم نے لوٹا دیا اس کو پست ترین حالت کی طرف۔"O---[تفصیل کے لیے باب نمبر ۳، مضمون: انسان ذلیل ترین انسان]---۶۔"بجز ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے تو ان کے لیے نہ ختم ہونے والا اجر ہے۔"O---[فرمایا جو لوگ اپنی انسانیت کی لاج رکھتے ہیں' اس کے دامن شرف پر کوئی داغ نہیں لگنے دیتے' اپنے خالق کے ذکر کی شمع روشن رکھتے ہیں' اس کے احکام کی بجا آوری میں سرگرم رہتے ہیں' اس کی خوشنودی حاصل کرنے کا شوق انہیں رات دن بے چین رکھتا ہے یہی وہ لوگ ہیں جو احسن تقویم کے کمالات سے موصوف ہیں' ان کو ہی اللہ تعالیٰ ایسا اجر دے گا جو کبھی منقطع نہ ہوگا جب تک وہ اس دنیا میں زندہ رہیں گے ان پر ان کے رب کی رحمت نازل ہوتی رہے گی جب یہاں سے رخت سفر باندھنے لگیں گے تو انہیں فارجی الی ربک راضیۃ مرضیۃ کی نوید جانفزا سنائی جائے گی جب قیامت کے دن قبروں سے اٹھیں گے تو ان کے چہروں سے ظاہر ہو رہی ہوگی اور جب فردوس بریں میں قدم رکھیں گے تو ان کا استقبال کیا جائے گا۔انہوں نے تو کچھ مدت اپنے رب کی بندگی میں گزاری لیکن ان کا رب جن نعمتوں سے انہیں نوازے گا وہ پایاں ناپذیر ہوں گی۔(از تفسیر ۶ ضیاء القرآن)]
(**سورۃ البینۃ ۹۸**)---۷۔"(اور) یقیناً جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے' وہی ساری مخلوق سے بہتر ہیں۔"O---[یعنی جو دل کے ساتھ ایمان لائے اور جنہوں نے اعضاء کے ساتھ عمل کیے' وہ تمام مخلوقات سے بہتر اور افضل ہیں' جو اہل علم اس بات کے قائل ہیں کہ مومن بندے ملائکہ سے شرف و فضل میں بہترین ہیں۔ان کی ایک دلیل یہ آیت بھی ہے۔البریۃ' برا(خلق) سے ہے۔اسی سے اللہ کی صفت الباری ہے۔اس لئے بریۃ اصل میں بریئۃ ہے' ہمزہ کو یا سے بدل کر یا کا یا میں ادغام کر دیا گیا۔(از تفسیر ۲ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۸۔"ان کی جزا ان کے پروردگار کے ہاں ہمیشگی کی جنتیں ہیں رواں ہوں گی جن کے نیچے نہریں' وہ ان میں تا ابد رہیں گے۔اللہ تعالیٰ ان سے راضی اور وہ اس سے راضی' یہ(سعادت) اس کو ملتی ہے جو اپنے رب سے ڈرتا ہے۔"O---[ان کے ایمان واطاعت اور اعمال صالحہ کے سبب' اور اللہ کی رضامندی سب سے بڑی چیز ہے۔(از تفسیر ۳ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

مخلص مسلمان

(**سورۃ المائدۃ ۵**)---۵۴۔"اے ایمان والو! تم میں سے کوئی اپنے دین سے پھر جائے تو اللہ جلدی ہی ایسے لوگ پیدا کر دے گا جن سے وہ محبت کرے گا اور جو اس سے محبت کریں گے، جو مومنوں کے سامنے دبے ہوئے اور کافروں کے سامنے سر اٹھائے ہوئے ہونگے، وہ اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے'، اور اللہ وسعت والا، علم والا ہے۔"O---[مرتدین کے مقابلے میں جس قوم کو اللہ تعالیٰ کھڑا کرے گا ان کی ۴ نمایاں صفات بیان کی جا رہی ہیں۔۱۔اللہ سے محبت کرنا اور اس کا محبوب ہونا۔۲۔اہل ایمان کے لیے نرم اور کفار پر سخت ہونا۔۳۔اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔۴۔اور اللہ کے بارے میں کسی کی ملامت سے نہ ڈرنا۔صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ان صفات اور خوبیوں کا مظہر اتم تھے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انہیں دنیا و آخرت کی سعادتوں سے مشرف فرمایا اور دنیا میں ہی اپنی رضامندی کی سند سے نواز دیا۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]،[یہ ان اہل ایمان کی چوتھی صفت ہے۔یعنی اللہ کی اطاعت و فرماں برداری میں انہیں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ ہوگی۔یہ بھی بڑی اہم صفت ہے۔معاشرے میں جن برائیوں کا چلن عام ہو جائے' ان کے خلاف نیکی پر استقامت اور اللہ کے حکموں کی اطاعت اس صفت کے بغیر ممکن نہیں۔ورنہ کتنے ہی لوگ ہیں جو برائی' معصیت الٰہی اور معاشرتی خرابیوں سے اپنا دامن بچانا چاہتے ہیں لیکن ملامت گروں کا مقابلہ کرنے کی ہمت اپنے اندر نہیں پاتے۔نتیجتاً وہ ان برائیوں کی دلدل سے نکل نہیں پاتے اور حق و باطل سے بچنے کے توفیق سے محروم ہی رہتے ہیں۔اسی لیے آگے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جن کو مذکورہ صفات حاصل ہو جائیں تو یہ اللہ کا ان پر خاص فضل ہے۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۵۵۔"تمہارے ساتھی تو صرف اللہ، اس کا رسول اور ایمان والے ہیں وہ جو نماز قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور سر جھکائے رکھتے ہیں۔"O
(**سورۃ المومنون ۲۳**)---۱۰۹۔"میرے بندوں کی ایک جماعت تھی جو برابر یہی کہتی رہی کہ اے ہمارے پروردگار! ہم ایمان لا چکے ہیں تو ہمیں بخش اور ہم پر رحم فرما تو سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے۔"O---۱۱۰۔"(لیکن) تم انہیں مذاق میں ہی اڑاتے رہے یہاں تک کہ(اس مشغلے نے) تم کو میری یاد(بھی) بھلا دی اور تم ان سے مذاق ہی کرتے رہے۔"O---۱۱۱۔"میں نے آج انہیں ان کے اس صبر کا بدلہ دے دیا ہے کہ وہ خاطر خواہ اپنی مراد کو پہنچ چکے ہیں۔"O---[دنیا میں اہل ایمان کے لیے ایک صبر آزما مرحلہ یہ بھی ہوتا ہے کہ وہ جب دین و ایمان کے مقتضیات پر عمل کرتے ہیں تو دین سے نا آشنا اور ایمان سے بے خبر لوگ انہیں استہزا و ملامت کا نشانہ بنا لیتے ہیں۔کتنے ہی کمزور ایمان والے ہیں کہ وہ ان ملامتوں سے ڈر کر بہت سے احکام الٰہیہ پر عمل کرنے

Marfat.com

سے گریز کرتے ہیں۔ جیسے داڑھی ہے' پردے کا مسئلہ ہے' شادی بیاہ کی ہندوانہ رسومات سے اجتناب ہے' وغیرہ وغیرہ۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو کسی بھی ملامت کی پروا نہیں کرتے اور اللہ و رسول کی اطاعت سے کسی بھی موقعے پر انحراف نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ قیامت والے دن انہیں اس کی بہترین جزا عطا فرمائے گا اور انہیں کامیابی سے سرفراز کرے گا۔ جیسا کہ اس آیت سے واضح ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الصّٰفّٰت ۳۷)---۴۰۔ ''مگر اللہ تعالیٰ کے خالص برگزیدہ بندے۔'' O---۴۱۔ ''انہی کے لیے مقررہ روزی ہے۔'' O---۴۲۔ ''(ہر طرح کے) میوے اور وہ باعزت و اکرام ہونگے۔'' O---۴۳۔ ''نعمتوں والی جنتوں میں۔'' O---۴۴۔ ''تختوں پر ایک دوسرے کے سامنے (بیٹھے) ہوں گے۔'' O---۴۵۔ ''جاری شراب کے جام کا ان پر دور چل رہا ہوگا۔'' O---۴۶۔ ''جو صاف شفاف اور پینے میں لذیذ ہوگی۔'' O---۴۷۔ ''نہ اس سے دردِ سر ہو اور نہ اسکے پینے سے بہکیں۔'' O---۴۸۔ ''اور ان کے پاس نیچی نظروں' بڑی بڑی آنکھوں والی (حوریں) ہوں گی۔'' O---۴۹۔ ''ایسی جیسے چھپائے ہوئے انڈے۔'' O---۷۴۔ ''سوائے اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں کے۔'' O---[یعنی عبرت ناک انجام سے صرف وہ محفوظ رہے جن کو اللہ تعالیٰ نے ایمان و توحید کی توفیق سے نواز کر بچا لیا۔ مُخلَصِینَ، وہ لوگ جو عذاب سے بچے رہے، مُنذَرِینَ (تباہ ہونے والی قوموں) کے اجمالی ذکر کے بعد اب چند مُنذِرِینَ (پیغمبروں) کا ذکر کیا جا رہا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

مسلمان مومن عورتیں

(سورۃ الاحزاب ۳۳)---۳۵۔ ''بیشک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں مومن مرد اور مومن عورتیں، فرمانبرداری کرنے والے مرد اور فرمانبردار عورتیں، راست باز مرد اور راست باز عورتیں صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں' عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں' خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں' روزے رکھنے والے مرد اور روزے رکھنے والی عورتیں' اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والیاں بکثرت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے اور ذکر کرنے والیاں ان (سب کے) لیے اللہ تعالیٰ نے (وسیع) مغفرت اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۹، مضمون: مسلمان مومن]---۵۸۔ ''اور جو لوگ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ایذا دیں بغیر کسی جرم کے جو ان سے سرزد ہوا ہو' وہ (بڑے ہی) بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۹، مضمون: مسلمان مومن]---۵۹۔ ''اے نبی! اپنی بیویوں سے اور اپنی صاحبزادیوں سے اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادریں لٹکا لیا کریں' اس سے بہت جلد ان کی شناخت ہو جایا کرے گی پھر نہ ستائی جائیں گی' اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: پردہ]---۷۳۔ ''(یہ اس لیے) کہ اللہ تعالیٰ منافق مردوں عورتوں اور مشرک مردوں عورتوں کو سزا دے اور مومن مردوں عورتوں کی توبہ قبول فرمائے' اور اللہ تعالیٰ بڑا ہی بخشنے والا اور مہربان ہے۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۹، مضمون: مسلمان، مومن، متقی)---[یہ لام عاقبت ہے یعنی اس امانت کو اٹھانے کا انجام یہ ہوا کہ جن مردوں اور عورتوں نے منافقانہ روش اختیار کی یا جن مردوں یا عورتوں نے کھلم کھلا شرک کیا وہ تو عذاب جحیم کے مستحق ٹھہرے اور جن مردوں اور عورتوں نے ایمان قبول کیا ان پر اللہ تعالیٰ نے اپنے لطف و کرم کی نگاہ فرمائی اور اس مشکل مرحلہ کو ان کے لیے آسان کر دیا۔ یہاں یَتُوبَ اللہ کا معنی توبہ قبول کرنا نہیں بلکہ لطف و کرم سے متوجہ ہونا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ اپنی رحمت، مغفرت، بخشش، اجتباء اور قرب کے مراتب عالیہ عطا کر کے ان پر نگاہِ کرم فرماتا ہے۔ آیت میں مومنین اور مومنات سے مُراد وہ لوگ ہیں جو امانت کو ادا کرتے ہیں اور تجلیات میں مستغرق رہتے ہیں۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

(سورۃ محمد ۴۷)---۱۹۔ ''سو (اے نبی!) آپ یقین کر لیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگا کریں اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے حق میں بھی' اللہ تعالیٰ لوگوں کی آمد و رفت کی اور رہنے سہنے کی جگہ کو خوب جانتا ہے۔'' O

(سورۃ الفتح ۴۸)---۴۔ ''وہی ہے جس نے اتارا اطمینان کو اہلِ ایمان کے دلوں میں تاکہ وہ اور بڑھ جائیں (قوتِ) ایمان میں اپنے (پہلے) ایمان کے ساتھ۔ اور اللہ تعالیٰ کے زیرِ فرمان ہیں سارے لشکر آسمانوں اور زمین کے۔ اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا، بہت دانا ہے۔'' O---۵۔ ''تاکہ داخل کر دے ایمان والوں اور ایمان والیوں کو باغوں میں' رواں ہیں جن کے نیچے نہریں وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے اور دُور فرما دے ان سے ان کی بُرائیوں کو اور یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑی کامیابی ہے۔'' O---۲۵۔ ''یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے کفر کیا اور آپ کو مسجدِ حرام سے روکا اور قربانی کے لیے موقوف جانور کو اس کی قربان گاہ میں پہنچنے سے (روکا)' اور اگر ایسے (بہت سے) مسلمان مرد اور (بہت سی) مسلمان عورتیں نہ ہوتیں جن کی تم کو خبر نہ تھی یعنی ان کے پس جانے کا احتمال نہ ہوتا جس پر ان کی وجہ سے تم کو بھی بے خبری میں ضرر پہنچتا' (تو تمہیں لڑنے کی اجازت دے دی جاتی لیکن ایسا نہیں کیا گیا) تاکہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت

Marfat.com

میں جس کو چاہے داخل کرے اور اگر یہ الگ الگ ہوتے تو ان میں جو کافر تھے ہم ان کو دردناک سزا دیتے۔" O
(سورۃ الحدید ۵۷)---۱۲۔"(قیامت کے) دن تو دیکھے گا کہ ایمان دار مردوں اور عورتوں کا نور ان کے آگے آگے اور ان کے دائیں دوڑ رہا ہوگا آج تمہیں ان جنتوں کی خوشخبری ہے جنکے نیچے نہریں جاری ہیں جن میں ہمیشہ کی رہائش ہے۔ یہ ہے بڑی کامیابی۔" O---[تفسیر کے لیے باب نمبر۱۴، مضمون: نور]
(سورۃ الممتحنہ ۶۰)---۱۰۔"اے ایمان والو! جب تمہارے پاس مومن عورتیں ہجرت کر کے آئیں تو تم ان کا امتحان لو۔ دراصل ان کے ایمان کو بخوبی جاننے والا تو اللہ ہی ہے لیکن اگر وہ تمہیں ایمان دار معلوم ہوں تو اب تم انہیں کافروں کی طرف واپس نہ کرو، یہ ان کیلئے حلال نہیں اور نہ ہی وہ ان کیلئے حلال ہیں، اور جو خرچ ان کافروں کا ہوا وہ انہیں ادا کر دو، ان عورتوں کو ان کے مہر دے کر ان سے نکاح کر لینے میں تم پر کوئی گناہ نہیں اور کافر عورتوں کی ناموس اپنے قبضے میں نہ رکھو اور جو کچھ تم نے خرچ کیا ہو، مانگ لو اور جو کچھ ان کافروں نے خرچ کیا ہو وہ بھی مانگ لیں یہ اللہ کا فیصلہ ہے جو تمہارے درمیان کر رہا ہے، اللہ تعالیٰ بڑے علم (اور) حکمت والا ہے۔" O[عِصَمٌ، عِصْمَةٌ کی جمع ہے، یہاں اس سے مراد عصمت عقد نکاح ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اگر خاوند مسلمان ہو جائے اور بیوی بدستور کافر اور مشرک رہے تو ایسی مشرک عورت کو اپنے نکاح میں رکھنا جائز نہیں ہے، اسے فوراً طلاق دے کر اپنے سے علیحدہ کر دیا جائے۔ چنانچہ اس حکم کے بعد حضرت عمرؓ نے اپنی دو مشرک اور حضرت طلحہ ابن عبید اللہؓ نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی۔ (ابن کثیر) البتہ اگر بیوی کتابیہ (یہودی یا عیسائی) ہو تو اسے طلاق دینا ضروری نہیں ہے۔ کیونکہ اس سے نکاح جائز ہے، اس لیے اگر وہ پہلے سے ہی بیوی کی حیثیت سے تمہارے پاس موجود ہے تو قبول اسلام کے بعد اسے علیحدہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]---۱۱۔"اور اگر تمہاری کوئی بیوی تمہارے ہاتھ سے نکل جائے اور کافروں کے پاس چلی جائے تو پھر تمہیں اس کے بدلے کا وقت مل جائے گا تو جن کی بیویاں چلی گئی ہیں انہیں ان کے اخراجات کے برابر ادا کر دو، اور اس اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو جس پر تم ایمان رکھتے ہو۔" O---۱۲۔"اے پیغمبر! جب مسلمان عورتیں آپ سے ان باتوں پر بیعت کرنے آئیں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گی، چوری نہ کریں گی، زنا کاری نہ کریں گی، اپنی اولاد کو نہ مار ڈالیں گی اور کوئی ایسا بہتان نہ باندھیں گی جو خود اپنے ہاتھوں پیروں کے سامنے گھڑ لیں اور کسی نیک کام میں تیری بے حکمی نہ کریں گی تو آپ ان سے بیعت کر لیا کریں، اور ان کیلئے اللہ سے مغفرت طلب کریں بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور معاف کرنے والا ہے۔" O[تفسیر کیلئے باب نمبر۱۴، مضمون: بیعت]

●●●

Marfat.com

باب نمبر : ۱۰

گمراہ

گمراہ

(سورۃ الفاتحہ ۱)---۶۔ ''دکھا ہم کو راستہ سیدھا۔'' ○---۷۔ ''راستہ ان لوگوں کا کہ انعام فرمایا تو نے ان پر نہ وہ جن پر غضب ہوا (تیرا) اور نہ بھٹکنے والے۔'' ○

(سورۃ البقرۃ ۲)---۲۵۶۔ ''نہیں کوئی زبردستی دین کے معاملہ میں بیشک صاف طور پر الگ ہو چکی ہے ہدایت گمراہی سے سو جس نے انکار کیا طاغوت کا اور ایمان لایا اللہ تعالیٰ پر تو یقیناً اس نے تھام لیا ایک ایسا مضبوط سہارا جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں۔ اور اللہ سب کچھ سننے والا، ہر بات جاننے والا ہے۔'' ○

(سورۃ النساء ۴)---۱۱۹۔ ''اور ضرور بضرور گمراہ کروں گا میں ان کو اور ضرور آرزوؤں کے سبز باغ دکھاؤں گا میں ان کو اور ضرور حکم دوں گا میں ان کو تو ضرور چیریں گے وہ کان مویشیوں کے اور ضرور حکم دوں گا میں ان کو تو وہ ضرور بضرور ردوبدل کریں گے اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی ساخت میں۔ اور جس نے بنایا شیطان کو اپنا ولی و سرپرست اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر تو یقیناً اٹھایا اس نے گھاٹا کھلا۔'' ○

(سورۃ الاعراف ۷)---۱۸۶۔ ''جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے اسے راہ دکھانے والا کوئی نہیں ہوتا اور انہیں وہ ان کی سرکشی میں سرگرداں چھوڑ دیتا ہے۔'' ○

(سورۃ التوبہ ۹)---۹۔ ''انہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے بدلے تھوڑی سی قیمت لے لی ہے اور اب اس کی راہ سے روکتے ہیں کیا برا وہ کرتے ہیں۔'' ○---۱۲۔ ''لیکن اگر وہ اپنے عہد کے بعد اپنی قسمیں توڑ ڈالیں اور تمہارے دین میں طعنہ زنی کریں تو کفر کے سرغنوں سے جنگ کرو کہ ان کی کوئی قسم نہیں۔ شاید وہ باز آ جائیں۔'' ○---۳۷۔ ''مہینے کو آگے پیچھے کرنا کفر میں اضافہ کرتا ہے جس سے کافر گمراہ ہوتے ہیں۔ وہ اسے ایک سال حلال بنا لیتے ہیں اور ایک سال حرام بنا لیتے ہیں۔ تاکہ جسے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے اس کی گنتی پوری کر لیں اور یوں جسے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے حلال بنا لیں۔ ان کے برے عمل انہیں خوش نما لگتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کافر قوم کو راہ نہیں دکھاتا۔'' ○---۱۱۵۔ ''اور اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کہ کسی قوم کو اس کے بعد کہ وہ انہیں راہ دکھا چکا ہو بھٹکا دے جب تک وہ ان پر واضح نہ کر دے کہ وہ کن باتوں سے بچیں بیشک اللہ تعالیٰ ہر بات کا علم رکھتا ہے۔'' ○

(سورۃ یونس ۱۰)---۹۱۔ ''اب! اگر پہلے تو تو نے نافرمانی کی اور تو فسادیوں میں تھا۔'' ○---(فرعون جب ڈوبنے لگا تو کہا میں ایمان لاتا ہوں اللہ تعالیٰ پر تو اسے یہ جواب ملا)---۱۰۸۔ ''کہہ دیجئے اے لوگو! تمہارے رب کی طرف سے حق آ گیا ہے اب جو راہ پر چلا تو وہ اپنے لئے ہی چلتا ہے اور جو بھٹک گیا تو وہ اپنے خلاف ہی بھٹکتا ہے۔ اور میں تمہارا کچھ ذمہ دار نہیں۔'' ○---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۹، مضمون: اسلام]

(سورۃ الرعد ۱۳)---۱۴۔ ''اسی کو پکارنا حق ہے۔ جو لوگ اوروں کو اس کے سوا پکارتے ہیں وہ ان (کی پکار) کا کچھ بھی جواب نہیں دیتے۔ مگر جیسے کوئی شخص اپنے دونوں ہاتھ پانی کی طرف پھیلائے ہوئے ہو کہ اس کے منہ میں پڑ جائے حالانکہ وہ پانی اس کے منہ میں پہنچنے والا نہیں۔ ان منکروں کی جتنی پکار ہے سب گمراہی میں ہے۔'' ○ (تفسیر کیلئے باب ۱، مضمون: ماسوا اللہ تعالیٰ)---۲۷۔ ''کافر کہتے ہیں کہ اس پر کوئی نشانی (معجزہ) کیوں نازل نہیں کیا گیا؟ جواب دے دیجئے کہ جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کرنا چاہے کر دیتا ہے اور جو اس کی طرف جھکے اسے راستہ دکھا دیتا ہے۔'' ○---۳۳۔ ''آیا وہ اللہ تعالیٰ کو جو نگہبانی کرنے والا ہے ہر شخص کی اس کے کئے ہوئے اعمال پر۔ ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے شریک ٹھہرائے ہیں۔ کہہ دیجئے ذرا ان کے نام تو لو۔ کیا تم اللہ تعالیٰ کو وہ باتیں بتاتے ہو جو وہ زمین میں جانتا ہی نہیں یا صرف اوپری اوپری باتیں بتا رہے ہو۔ بات اصل یہ ہے کہ کفر کرنے والوں کے لئے ان کے مکر سجا دیئے گئے ہیں۔ اور وہ صحیح راہ سے روک دیئے گئے ہیں۔ اور جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے اس کو راہ دکھانے والا کوئی نہیں۔'' ○

(سورۃ ابراہیم ۱۴)---۳۔ ''جو آخرت کے مقابلے میں دنیوی زندگی کو پسند رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکتے ہیں اور اس میں ٹیڑھ پن پیدا کرنا چاہتے ہیں یہی لوگ پرلے درجے کی گمراہی میں ہیں۔'' ○---۴۔ ''ہم نے ہر ہر نبی کو اس کی قومی زبان میں ہی بھیجا ہے تاکہ ان کے سامنے وضاحت سے بیان کر دے۔ اب اللہ تعالیٰ جسے چاہے گمراہ کر دے اور جسے چاہے راہ دکھا دے۔ وہ غلبہ اور حکمت والا ہے۔'' ○

(سورۃ الحجر ۱۵)---۳۹۔ ''(شیطان نے) کہا کہ میرے رب! چونکہ تو نے مجھے گمراہ کیا ہے مجھے بھی قسم ہے کہ میں بھی زمین میں ان کے لئے معاصی کو

Marfat.com

مزین کروں گا اور ان سب کو بہکاؤں گا بھی۔'' O ---۴۲۔ ''میرے بندوں پر تجھے کوئی غلبہ نہیں لیکن ہاں جو گمراہ لوگ تیری پیروی کریں۔'' O
(**سورۃ النحل** ۱۶) ---۹۔ ''اور اللہ پر سیدھی راہ کا بتا دینا ہے اور بعض ٹیڑھی راہیں ہیں اور اگر وہ چاہتا تو تم سب کو راہ راست پر لگا دیتا۔'' O ---۲۵۔ ''اسی کا نتیجہ ہوگا کہ قیامت کے دن یہ لوگ اپنے پورے بوجھ کے ساتھ ہی ان کے بوجھ کے بھی حصہ دار ہوں گے جنہیں بے علمی سے گمراہ کرتے رہے۔ دیکھو تو کیسا برا بوجھ اٹھا رہے ہیں۔'' O ---[یعنی ان کی زبانوں سے یہ بات اللہ تعالیٰ نے نکلوائی تا کہ وہ اپنے بوجھوں کے ساتھ دوسروں کا بوجھ بھی اٹھائیں۔ جس طرح کہ حدیث میں ہے ☆ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''جس نے لوگوں کو ہدایت کی طرف بلایا تو اس شخص کو ان تمام لوگوں کا اجر بھی ملے گا جو اس کی دعوت پر ہدایت کا راستہ اپنائیں گے اور جس نے گمراہی کی طرف بلایا تو اس کو ان تمام لوگوں کے گناہوں کا بار بھی اٹھانا پڑے گا جو اس کی دعوت پر گمراہ ہوئے۔'' (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۹۳۔ ''اگر اللہ چاہتا تم سب کو ایک ہی گروہ بنا دیتا لیکن وہ جسے چاہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہے ہدایت دیتا ہے، یقیناً تم جو کچھ کر رہے ہو اس کے بارے میں باز پرس کی جانے والی ہے۔'' O ---۱۲۵۔ ''اپنے رب کی راہ کی طرف لوگوں کو حکمت اور بہترین نصیحت کے ساتھ بلایئے اور ان سے بہترین طریقے سے گفتگو کیجئے، یقیناً آپ کا رب اپنی راہ سے بہکنے والوں کو بھی بخوبی جانتا ہے اور وہ راہ یافتہ لوگوں سے بھی پوری طرح واقف ہے۔'' O
(تفسیر کیلئے باب ۷، مضمون: تبلیغ دین)

(**سورۃ بنی اسرائیل** ۱۷) ---۱۵۔ ''جو راہ راست حاصل کر لے وہ خود اپنے ہی بھلے کے لیے راہ یافتہ ہوتا ہے اور جو بھٹک جائے اس کا بوجھ اسی کے اوپر ہے، کوئی بوجھ والا کسی اور کا بوجھ اپنے اوپر نہ لادے گا اور ہماری سنت نہیں کہ رسول بھیجنے سے پہلے ہی عذاب کرنے لگیں۔'' O ---۹۷۔ ''اللہ تعالیٰ جس کی راہنمائی کرے وہ تو ہدایت یافتہ ہے اور جسے وہ راہ سے بھٹکا دے ناممکن ہے کہ تو اس کا مددگار اس کے سوا کسی اور کو پائے، ایسے لوگوں کا ہم بروز قیامت اوندھے منہ حشر کریں گے، دراں حالیکہ وہ اندھے گونگے اور بہرے ہوں گے، ان کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔ جب کبھی وہ بجھنے لگے گی ہم ان پر اسے اور بھڑکا دیں گے۔'' O

(**سورۃ الکھف** ۱۸) ---۱۷۔ ''آپ دیکھیں گے کہ آفتاب بوقت طلوع ان کے غار سے دائیں جانب کو جھک جاتا ہے اور بوقت غروب ان کے بائیں جانب کترا جاتا ہے اور وہ اس غار کی کشادہ جگہ میں ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ جس کی رہبری فرمائے وہ راہ راست پر ہے اور جسے وہ گمراہ کر دے ناممکن ہے کہ آپ اس کا کوئی کارساز اور راہنما پا سکیں۔'' O ---۵۱۔ ''میں نے انہیں آسمانوں و زمین کی پیدائش کے وقت موجود نہیں رکھا تھا اور نہ خود ان کی اپنی پیدائش میں، اور میں گمراہ کرنے والوں کو اپنا مددگار بنانے والا بھی نہیں۔'' O

(**سورۃ الحج** ۲۲) ---۳۔ ''بعض لوگ اللہ کے بارے میں باتیں بناتے ہیں اور وہ بھی بے علمی کے ساتھ اور ہر سرکش شیطان کی پیروی کرتے ہیں۔'' O ---۴۔ ''جس پر (قضائے الٰہی) لکھ دی گئی ہے کہ جو کوئی اس کی رفاقت کرے گا وہ اسے گمراہ کر دے گا اور اسے آگ کے عذاب کی طرف لے جائے گا۔'' O

(**سورۃ الفرقان** ۲۵) ---۱۷۔ ''اور جس دن اللہ تعالیٰ انہیں اور سوائے اللہ کے جنہیں یہ پوجتے رہے انہیں جمع کر کے پوچھے گا کہ کیا میرے ان بندوں کو تم نے گمراہ کیا یا یہ خود ہی راہ سے گم ہو گئے۔'' O ---۳۴۔ ''جو لوگ اپنے منہ کے بل جہنم کی طرف جمع کیے جائیں گے وہی بدتر مکان والے اور گمراہ تر راستے والے ہیں۔'' O

(**سورۃ الشعرآء** ۲۶) ---۹۱۔ ''اور گمراہ لوگوں کے لیے جہنم ظاہر کر دی جائے گی۔'' O ---۹۲۔ ''اور ان سے پوچھا جائے گا کہ جن کی تم پوجا کرتے رہے وہ کہاں ہیں؟'' O ---۹۳۔ ''جو اللہ تعالیٰ کے سوا تھے، کیا وہ تمہاری مدد کرتے ہیں؟ یا کوئی بدلہ لے سکتے ہیں۔'' O ---۹۴۔ ''پس وہ سب اور کل گمراہ لوگ جہنم میں اوندھے منہ ڈال دیئے جائیں گے۔'' O ---۹۵۔ ''اور ابلیس کے تمام کے تمام لشکر بھی وہاں۔'' O ---۹۶۔ ''آپس میں لڑتے جھگڑتے ہوئے کہیں گے۔'' O ---۹۷۔ ''کہ قسم اللہ کی! یقیناً ہم تو کھلی غلطی پر تھے۔'' O ---۹۸۔ ''جبکہ تمہیں رب العالمین کے برابر سمجھ بیٹھے تھے۔'' O ---۹۹۔ ''اور ہمیں تو سوا ان بدکاروں کے کسی اور نے گمراہ نہیں کیا تھا۔'' O ---۱۰۰۔ ''اب تو ہمارا کوئی سفارشی بھی نہیں۔'' O ---۱۰۱۔ ''اور نہ کوئی (سچا) غم خوار دوست۔'' O ---۱۰۲۔ ''اگر کاش کہ ہمیں ایک مرتبہ پھر جانا ملتا تو ہم پکے سچے مومن بن جاتے۔'' O

(**سورۃ القصص** ۲۸) ---۸۵۔ ''جس اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر قرآن نازل فرمایا ہے وہ آپ ﷺ کو دوبارہ پہلی جگہ لانے والا ہے، کہہ دیجئے! کہ میرا رب اسے بھی بخوبی جانتا ہے جو ہدایت لایا ہے اور اسے بھی جو کھلی گمراہی میں ہے۔'' O

(**سورۃ الروم** ۳۰) ---۵۳۔ ''اور نہ آپ اندھوں کو ان کی گمراہی سے ہدایت کرنے والے ہیں آپ تو صرف ان ہی لوگوں کو سناتے ہیں جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں پس وہی اطاعت کرنے والے ہیں۔'' O

(**سورۃ لقمان** ۳۱) ---۱۱۔ ''یہ ہے اللہ تعالیٰ کی مخلوق اب تم مجھے اس کے سوا دوسرے کسی کی کوئی مخلوق تو دکھاؤ۔ (کچھ نہیں) بلکہ یہ ظالم کھلی گمراہی میں ہیں۔'' O

Marfat.com

(سورۃ الاحزاب ۳۳)۔۔۔۳۶۔ ''اور (دیکھو) کسی مومن مرد و عورت کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے فیصلہ کے بعد اپنے کسی امر کا کوئی اختیار باقی نہیں رہتا (یاد رکھو) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی جو بھی نافرمانی کرے گا وہ صریح گمراہی میں پڑے گا۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۱، مضمون: اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی نافرمانی)

(سورۃ سبا ۳۴)۔۔۔۲۴۔ ''پوچھیے کہ تمہیں آسمانوں اور زمین سے روزی کون پہنچاتا ہے؟ (خود) جواب دیجیے! کہ اللہ تعالیٰ۔ (سنو) ہم یا تم۔ یا تو یقیناً ہدایت پر ہیں یا کھلی گمراہی میں ہیں۔'' O۔۔۔[ظاہر بات ہے کہ گمراہی پر وہی ہوگا جو ایسی چیزوں کو معبود سمجھتا ہے جن کا آسمان و زمین سے روزی پہنچانے میں کوئی حصہ نہیں ہے نہ وہ بارش برسا سکتے ہیں نہ کچھ اُگا سکتے ہیں۔ اس لیے حق پر یقیناً اہل توحید ہی ہیں نہ کہ دونوں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ فاطر ۳۵)۔۔۔۸۔ ''کیا پس وہ شخص جس کے لیے اس کے برے اعمال مزین کر دیے گئے ہیں پس وہ انہیں اچھا سمجھتا ہے (کیا وہ ہدایت یافتہ شخص جیسا ہے)۔ (یقین مانو) کہ اللہ تعالیٰ جسے چاہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہے راہ راست دکھاتا ہے۔ پس آپ کو ان پر غم کھا کھا کر اپنی جان ہلاکت میں نہ ڈالنی چاہیے یہ جو کچھ کر رہے ہیں اس سے یقیناً اللہ تعالیٰ بخوبی واقف ہے۔'' O۔۔۔[یعنی ایک بگڑا ہوا آدمی تو وہ ہوتا ہے جو برا کام تو کرتا ہے مگر یہ جانتا اور مانتا ہے کہ جو کچھ وہ کر رہا ہے برا کر رہا ہے۔ ایسا شخص سمجھانے سے بھی درست ہو سکتا ہے اور کبھی خود اس کا اپنا ضمیر بھی ملامت کر کے اسے راہ راست پر لا سکتا ہے۔ کیونکہ اس کی صرف عادتیں ہی بگڑی ہیں، ذہن نہیں بگڑا۔ لیکن ایک دوسرا شخص ایسا ہوتا ہے جس کا ذہن بگڑ چکا ہوتا ہے، جس میں برے اور بھلے کی تمیز باقی نہیں رہتی، جس کے لیے گناہ کی زندگی ایک مرغوب اور تابناک زندگی ہوتی ہے، جو نیکی سے گھن کھاتا ہے اور بدی کو عین تہذیب و ثقافت سمجھتا ہے، جو صلاح و تقویٰ کو دقیانوسیت اور فسق و فجور کو ترقی پسندی خیال کرتا ہے، جس کی نگاہ میں ہدایت گمراہی اور گمراہی سراسر ہدایت بن جاتی ہے۔ ایسے شخص پر کوئی نصیحت کارگر نہیں ہوتی وہ نہ خود اپنی حماقتوں پر متنبہ ہوتا ہے اور نہ کسی سمجھانے والے کی بات سن کر دیتا ہے۔ ایسے آدمی کے پیچھے پڑنا لاحاصل ہے۔ اسے ہدایت دینے کی فکر میں اپنی جان گھلانے کے بجائے داعی حق کو ان لوگوں کی طرف توجہ کرنی چاہیے جن کے ضمیر میں ابھی زندگی باقی ہو اور جنہوں نے اپنے دل کے دروازے حق کی آواز کے لیے بند نہ کر لیے ہوں۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(سورۃ الزمر ۳۹)۔۔۔۲۳۔ ''اللہ تعالیٰ نے بہترین کلام نازل فرمایا ہے جو ایسی کتاب ہے کہ آپس میں ملتی جلتی اور بار بار دہرائی ہوئی آیتوں کی ہے، جس سے ان لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں جو اپنے رب کا خوف رکھتے ہیں آخر میں ان کے جسم اور دل اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف نرم ہو جاتے ہیں، یہ ہے اللہ تعالیٰ کی ہدایت جس کے ذریعہ جسے چاہے راہ راست پر لگا دیتا ہے۔ اور جسے اللہ تعالیٰ ہی راہ بھلا دے اس کا ہادی کوئی نہیں۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۵، مضمون: قرآن حکیم)۔۔۔۳۶۔ ''کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے لیے کافی نہیں؟ یہ لوگ آپ کو اللہ تعالیٰ کے سوا اوروں سے ڈرا رہے ہیں اور جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے اس کی رہنمائی کرنے والا کوئی نہیں۔'' O۔۔۔۴۱۔ ''آپ پر ہم نے حق کے ساتھ یہ کتاب لوگوں کے لیے نازل فرمائی ہے، پس جو شخص راہ راست پر آ جائے اس کے اپنے لیے نفع ہے اور جو گمراہ ہو جائے اس کی گمراہی کا (وبال) اسی پر ہے، آپ ان کے ذمہ دار نہیں۔'' O

(سورۃ المومن ۴۰)۔۔۔۳۳۔ ''جس دن تم پیٹھ پھیر کر لوٹو گے، تمہیں اللہ تعالیٰ سے بچانے والا کوئی نہ ہوگا اور جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے اس کا ہادی کوئی نہیں۔'' O۔۔۔۳۴۔ ''اور اس سے پہلے تمہارے پاس (حضرت) یوسف دلیلیں لے کر آئے، پھر بھی تم ان کی لائی ہوئی (دلیل) میں شک و شبہ ہی کرتے رہے یہاں تک کہ جب ان کی وفات ہو گئی تو کہنے لگے ان کے بعد تو اللہ تعالیٰ کسی رسول کو بھیجے گا ہی نہیں، اسی طرح اللہ تعالیٰ گمراہ کرتا ہے ہر اس شخص کو جو حد سے بڑھ جانے والا شک و شبہ کرنے والا ہو۔'' O۔۔۔۳۵۔ ''جو بغیر کسی سند کے جو ان کے پاس آئی ہو اللہ تعالیٰ کی آیتوں میں جھگڑتے ہیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک اور مومنوں کے نزدیک یہ تو بہت بڑی ناراضگی کی چیز ہے، اللہ تعالیٰ اسی طرح ہر ایک مغرور سرکش کے دل پر مہر کر دیتا ہے۔'' O۔۔۔[آخر میں ایک اصول بیان فرما دیا کہ جس فرد یا قوم میں یہ تین عیوب پیدا ہو جائیں ان کے ہدایت پانے کی کوئی امید نہیں رہتی۔ کوئی معجزہ کوئی پند و نصیحت انہیں چاہ ضلالت سے نہیں نکال سکتی۔ وہ اندھیروں سے اتنے مانوس ہو جاتے ہیں کہ نور سے انہیں گھبراہٹ ہونے لگتی ہے۔ وہ تین عیب یہ ہیں:

مسرف: حد سے بڑھنے والا، جو احکام و اوامر اللہ تعالیٰ نے دیے ہیں ان کی پابندی نہ کرنے والا۔ اسے ہزار سمجھایا جائے وہ اپنی ہٹ سے باز آ جانے کا نام نہیں لیتا۔

مرتاب: وہ شخص جو شک کی بیماری کا مریض ہو۔ اس کے سامنے روشن دلائل کے انبار لگا دو۔ شک کے جراثیم اس کے ذہن سے نکلتے ہی نہیں۔

من یجادل: جو اللہ تعالیٰ کی آیات میں بے جا تاویل کرتا ہے، ان میں عیب نکالتا ہے۔ تضاد ثابت کرتا ہے۔ جس فرقہ میں یہ تین عیب ہوں خدا انہیں کبھی ہدایت نہیں دیتا۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

(سورۃ حم السجدۃ ۴۱)۔۔۔۲۹۔ ''اور کافر لوگ کہیں گے اے ہمارے رب! ہمیں جنوں انسانوں (کے وہ دونوں فریق) دکھا جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا

Marfat.com

(تاکہ) ہم انہیں اپنے قدموں تلے ڈال دیں تاکہ وہ جہنم میں سب سے نیچے (سخت عذاب میں) ہو جائیں۔" O
(سورۃ الشوریٰ ۴۲) ---۱۸۔ "اس کی جلدی انہیں پڑی ہے جو اسے نہیں مانتے اور جو اس پر یقین رکھتے ہیں وہ تو اس سے ڈر رہے ہیں، انہیں اس کے حق ہونے کا پورا علم ہے۔ یاد رکھو جو لوگ قیامت کے معاملہ میں لڑ جھگڑ رہے ہیں وہ دور کی گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں۔" O ---۴۴۔ "اور جسے اللہ تعالیٰ بہکا دے اس کا اس کے بعد کوئی چارہ ساز نہیں اور تو دیکھے گا کہ ظالم لوگ عذاب کو دیکھ کر کہہ رہے ہوں گے کہ کیا واپس جانے کی کوئی راہ ہے۔" O ---[جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے اسے کوئی راہِ راست پر نہیں لا سکتا۔ رہی یہ بات کہ اللہ تعالیٰ کس کو گمراہ کرتا ہے اس کے متعلق قرآن کریم میں بارہا صراحۃً بتایا گیا ہے کہ جو لوگ پیہم نافرمانی اور سرکشی سے اپنی صلاحیتوں کو برباد کر دیتے ہیں۔ دعوتِ حق سننے اور نورِ حق دیکھنے سے اپنی گوش و چشم بند کر دیتے ہیں۔ ان لوگوں کو گمراہ کر دیا جاتا ہے کیونکہ گمراہی کے بغیر وہ اور کسی چیز کے طلبگار ہی نہیں اور جس دل میں ہدایت کی خواہش ہی نہ ہو بلکہ دعوتِ حق کو حقارت سے مسترد کرنا ہی اس کا معمول بن چکا ہو تو قدرت زبردستی اس کو ہدایت قبول کرنے پر مجبور نہیں کرتی۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)] (مزید تفسیر کیلئے باب ۱۱، مضمون: عذاب) ---۴۵۔ "اور تو انہیں دیکھے گا کہ وہ (جہنم کے) سامنے لا کھڑے کیے جائیں گے مارے ذلت کے جھکے جا رہے ہوں گے اور کن انکھیوں سے دیکھ رہے ہوں گے ایمان دار صاف کہیں گے کہ حقیقی زیاں کار وہ ہیں جنہوں نے آج قیامت کے دن اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو نقصان میں ڈال دیا۔ یاد رکھو کہ یقیناً ظالم لوگ دائمی عذاب میں ہیں۔" O ---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۱، مضمون: عذاب] ---۴۶۔ "ان کے کوئی مددگار نہیں جو اللہ تعالیٰ سے الگ ان کی امداد کر سکیں اور جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے اس کے لیے کوئی راستہ ہی نہیں۔" O
(سورۃ النجم ۵۳) ---۲۷۔ "بیشک جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ فرشتوں کا زنانہ نام مقرر کرتے ہیں۔" O ---۲۸۔ "حالانکہ انہیں اس کا کوئی علم نہیں وہ صرف اپنے گمان کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اور بیشک وہم (و گمان) حق کے مقابلے میں کچھ کام نہیں دیتا۔" O ---۲۹۔ "تو آپ اس سے منہ موڑ لیں جو ہماری یاد سے منہ موڑے اور جن کا ارادہ بجز زندگانی دنیا کے اور کچھ نہ ہو۔" O (تفسیر کیلئے باب ۱، مضمون: ذکرِ الٰہی) ---۳۰۔ "یہی ان کے علم کی انتہا ہے۔ آپ کا رب اس سے خوب واقف ہے جو اس کی راہ سے بھٹک گیا ہے اور وہی خوب واقف ہے اس سے بھی جو راہ یافتہ ہے۔" O (تفسیر کیلئے باب ۶ مضمون: دنیاوی زندگی)
(سورۃ القمر ۵۴) ---۴۷۔ "بیشک گناہ گار گمراہی میں اور عذاب میں ہیں۔" O ---۴۸۔ "جس دن وہ اپنے منہ کے بل آگ میں گھسیٹے جائیں گے (اور ان سے کہا جائے گا) دوزخ کی آگ لگنے کے مزے چکھو۔" O ---۵۱۔ "اور ہم نے تم جیسے بہتیروں کو ہلاک کر دیا ہے پس کوئی ہے نصیحت لینے والا۔" O ---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۰، مضمون: کافر]
(سورۃ الممتحنہ ۶۰) ---۱۔ "اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! میرے اور (خود) اپنے دشمنوں کو اپنا دوست نہ بناؤ تم تو دوستی سے ان کی طرف پیغام بھیجتے ہو اور وہ اس حق کے ساتھ جو تمہارے پاس آ چکا ہے کفر کرتے ہیں، پیغمبر کو اور خود تمہیں بھی محض اس وجہ سے جلاوطن کرتے ہیں کہ تم اپنے رب پر ایمان رکھتے ہو، اگر تم میری راہ میں جہاد کیلئے اور میری رضامندی کی طلب میں نکلتے ہو (تو ان سے دوستیاں نہ کرو) تم انکے پاس محبت کا پوشیدہ پوشیدہ پیغام بھیجتے ہو اور مجھے معلوم ہے جو تم نے چھپایا اور وہ بھی جو تم نے ظاہر کیا، تم میں جو کوئی بھی اس کام کو کرے گا وہ یقیناً راہِ راست سے بہک جائے گا۔" O
(سورۃ الجمعہ ۶۲) ---۲۔ "وہی ہے جس نے ناخواندہ لوگوں میں ان ہی میں سے ایک رسول بھیجا جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور ان کو پاک کرتا اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے۔ یقیناً یہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔" O [یہ حضور کی رسالت کا ایک اور ثبوت ہے جو یہودیوں کی آنکھیں کھولنے کیلئے پیش کیا گیا ہے۔ یہ لوگ صدیوں سے عرب کی سرزمین میں آباد تھے اور اہل عرب کی مذہبی، اخلاقی، معاشرتی اور تمدنی زندگی کا کوئی گوشہ ان سے چھپا ہوا نہ تھا۔ اُن کی اُس سابقہ حالت کی طرف اشارہ کر کے فرمایا جا رہا ہے کہ چند سال کے اندر محمد ﷺ کی قیادت اور رہنمائی میں اس قوم کی جیسی کایا پلٹ گئی ہے اس کے تم عینی شاہد ہو۔ تمہارے سامنے وہ حالت بھی ہے جس میں یہ لوگ اسلام قبول کرنے سے پہلے مبتلا تھے۔ وہ حالت بھی ہے جو اسلام لانے کے بعد ان کی ہو گئی اور اسی قوم کے ان لوگوں کی حالت بھی تم دیکھ رہے ہو جنہوں نے ابھی اسلام قبول نہیں ہے۔ کیا یہ کھلا کھلا فرق، جسے ایک اندھا بھی دیکھ سکتا ہے، تمہیں یہ یقین دلانے کیلئے کافی نہیں ہے کہ یہ ایک نبی کے سوا کسی کا کارنامہ نہیں ہو سکتا؟ بلکہ اس کے سامنے تو پچھلے انبیاء تک کے کارنامے ماند پڑ گئے ہیں۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]
(سورۃ الملک ۶۷) ---۲۲۔ "اچھا وہ شخص زیادہ ہدایت والا ہے جو اپنے منہ کے بل اوندھا ہو کر چلے یا وہ جو سیدھا (پیروں کے بل) راہِ راست پر چلا ہو؟" O ---[منہ کے بل اوندھا چلنے والے کو دائیں بائیں اور آگے کچھ نظر نہیں آتا نہ وہ ٹھوکروں سے محفوظ ہوتا ہے کیا ایسا شخص اپنی منزلِ مقصود تک پہنچ سکتا ہے؟ یقیناً نہیں پہنچ سکتا۔ اسی طرح دنیا میں اللہ کی معصیتوں میں ڈوبا ہوا شخص آخرت کی کامیابی سے محروم رہے گا۔ (از تفسیر ۲ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

Marfat.com

(سورۃ القلم ۶۸) ---۷۔ ”بیشک آپ کا رب اپنی راہ سے بھٹکنے والوں کو خوب جانتا ہے اور وہ راہ یافتہ لوگوں کو بھی بخوبی جانتا ہے۔“ O

شرک، شریک، مشرک

(سورۃ البقرۃ ۲) ---۱۰۵۔ ”نہیں پسند کرتے وہ لوگ جو کافر ہیں اہل کتاب میں سے اور نہیں (پسند کرتے) مشرک، اس بات کو کہ نازل ہو تم پر کوئی خیر تمہارے رب کی طرف سے۔ مگر اللہ تعالیٰ خاص کر لیتا ہے اپنی رحمت کے ساتھ جس کو چاہے۔ اور اللہ مالک ہے فضل عظیم کا۔“ O ---۱۶۵۔ ”اور لوگوں میں سے (کچھ ایسے ہیں) جو بناتے ہیں اللہ تعالیٰ کے سوا (دوسروں کو اللہ کا) ہمسر محبت کرتے ہیں ان سے ایسی محبت جیسی اللہ سے ہونی چاہئے۔ حالانکہ وہ لوگ جو ایمان والے ہیں سب سے بڑھ کر محبوب رکھتے ہیں اللہ کو۔ اور کاش سوجھ جائے ان ظالموں کو آج ہی وہ کچھ جو سوجھنے والا ہے انہیں اس وقت جب دیکھیں گے عذاب کہ بیشک قوت اللہ ہی کے پاس ہے ساری کی ساری اور یہ کہ بیشک اللہ بہت سخت ہے عذاب دینے میں۔“ O ---۱۶۶۔ ”جب بیزاری کا اظہار کریں گے وہ جن کی پیروی کی گئی تھی ان سے جنہوں نے پیروی کی تھی۔ اور دیکھ رہے ہوں گے عذاب کو اور منقطع ہو چکے ہوں گے ان کے تمام ذرائع اور وسائل۔“ O ---۱۶۷۔ ”اور کہیں گے وہ جنہوں نے پیروی کی تھی۔ کاش کہ ہوتا ہمارے لئے ایک موقعہ پھر (دُنیا میں جانے کا) تو بیزاری کا اظہار کرتے ہم بھی ان سے اس طرح جیسے بیزاری ظاہر کی ہے انہوں نے ہم سے۔ اس طرح بنا دکھائے گا اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو حسرت و پشیمانی ان کے لئے اور ہرگز نہیں نکل سکیں گے وہ دوزخ سے۔“ O ---۲۲۱۔ ”اور نہ نکاح کرنا تم مشرک عورتوں سے جب تک کہ نہ ایمان لے آئیں وہ اور البتہ ایک مومن لونڈی کہیں بہتر ہے مشرک عورت سے اگرچہ وہ بہت پسند ہو تمہیں اور نہ نکاح کرنا تم (اپنی عورتوں کا) مشرک مردوں سے جب تک کہ نہ ایمان لے آئیں وہ اور البتہ ایک مومن غلام کہیں بہتر ہے مشرک مرد سے اگرچہ وہ بہت پسند ہو تمہیں۔ یہ (مشرک) بلاتے ہیں دوزخ کی طرف اور اللہ تعالیٰ بلاتا ہے جنت اور مغفرت کی طرف اپنے اذن سے اور کھول کھول کر بیان کرتا ہے اپنے احکام لوگوں کے لئے تاکہ وہ نصیحت قبول کریں۔“ O

(سورۃ آل عمران ۳) ---۶۔ ”وہی تو شکل و صورت بناتا ہے تمہاری ماؤں کے پیٹ میں، جیسی چاہے۔ نہیں کوئی معبود سوائے اس کے وہ سب پر غالب بڑی حکمت والا ہے۔“ O --- [تفسیر کے لیے باب نمبر ۳، مضمون: انسانی پیدائش] ---۱۸۔ ”گواہی دی خود اللہ تعالیٰ نے اس بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اس کے اور (گواہی دی) فرشتوں نے اور علم والوں نے بھی وہی قائم رکھنے والا ہے (نظام کائنات کو) عدل کے ساتھ۔ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اس کے، وہ غالب اور بڑی حکمت والا ہے۔“ O

(سورۃ النساء ۴) ---۳۶۔ ”اور بندگی کرو اللہ تعالیٰ کی اور نہ شریک بناؤ اس کا (کسی کو) ذرا بھی اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو اور رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، رشتے دار ہمسایوں، بیگانہ ہمسایوں، پاس کے اٹھنے بیٹھنے والوں، مسافروں اور اپنے لونڈی، غلاموں کے ساتھ بھی (حسن سلوک کرو) بیشک اللہ نہیں پسند کرتا ان لوگوں کو جو ہوں مغرور اور شیخی بگھارنے والے۔“ O ---۴۸۔ ”بیشک اللہ تعالیٰ نہیں معاف کرتا یہ (گناہ) کہ شرک کیا جائے اس کے ساتھ اور معاف کر دیتا ہے شرک کے علاوہ (باقی گناہ) جس کے لئے چاہے۔ وہ جس نے شریک ٹھہرایا اللہ کا (کسی کو) اس نے بہتان باندھا اللہ پر (اور ارتکاب کیا) بہت بڑے گناہ کا۔“ O ---۱۱۶۔ ”بیشک اللہ تعالیٰ نہیں معاف کرتا یہ (گناہ) کہ شریک ٹھہرا دیا جائے اس کے ساتھ (کسی کو) اور معاف کر دیتا ہے شرک کے علاوہ (باقی گناہ) جس کے لئے چاہے اور جس نے شریک ٹھہرایا اللہ تعالیٰ کا (کسی کو) تو یقیناً بھٹک گیا وہ گمراہی میں بہت دور۔“ O ---۱۱۷۔ ”نہیں عبادت کرتے یہ (مشرک) اللہ تعالیٰ کے سوا مگر دیویوں کی اور نہیں عبادت کرتے یہ (ان کی بھی) بلکہ شیطان کی جو باغی ہے۔“ O --- [شیطان کو اس معنی میں تو کوئی معبود نہیں بناتا کہ اس کے آگے مراسم پرستش ادا کرتا ہو اور اس کو الوہیت کا درجہ دیتا ہو۔ البتہ اسے معبود بنانے کی صورت یہ ہے کہ آدمی اپنے نفس کی باگیں شیطان کے ہاتھ میں دے دیتا ہے اور جدھر جدھر وہ چلاتا ہے ادھر چلتا ہے، گویا کہ یہ اس کا بندہ ہے اور وہ اس کا خدا۔ اس سے معلوم ہوا کہ بے چون و چرا اطاعت اور اندھی پیروی کرنے کا نام بھی ”عبادت“ ہے اور جو شخص اس طرح کی اطاعت کرتا ہے وہ دراصل اس شخص کی عبادت بجالاتا ہے جسے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اس نے اپنا مطاع بنایا ہو۔ (از تفہیم القرآن)] ---۱۱۸۔ ”لعنت کی اس پر اللہ تعالیٰ نے اور کہا تھا اس نے کہ ضرور لے کر رہوں گا میں تیرے بندوں میں سے (اپنا) مقرر حصہ۔“ O ---۱۱۹۔ ”اور ضرور گمراہ کروں گا میں ان کو اور ضرور آرزوؤں کے باغ دکھاؤں گا میں ان کو اور ضرور حکم دوں گا میں ان کو تو ضرور چیریں گے وہ کان مویشیوں کے۔ اور ضرور حکم دوں گا میں ان کو تو وہ ضرور رد و بدل کریں گے اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی ساخت میں اور جس نے بنایا شیطان کو اپنا دلی دوست اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر تو یقیناً اٹھایا اس نے گھاٹا کھلا۔“ O --- [اہل عرب کے توہمات میں سے ایک کی طرف اشارہ ہے۔ ان کے ہاں قاعدہ تھا کہ جب اونٹنی پانچ یا دس بچے جن لیتی تو اس کے کان پھاڑ کر اسے اپنے دیوتا کے نام پر چھوڑ دیتے اور اس سے کام لینا حرام سمجھتے تھے۔ اسی طرح

Marfat.com

جس اونٹ کے نطفہ سے دس بچے ہو جاتے اسے بھی دیوتا کے نام پر پن کر دیا جاتا تھا اور کان چیرنا اس بات کی علامت تھا کہ یہ پن کیا ہوا جانور ہے۔ خدائی ساخت میں ردوبدل کرنے کا مطلب اشیاء کی پیدائشی بناوٹ میں ردوبدل کرنا نہیں ہے۔ بلکہ دراصل اس جگہ جس ردوبدل کو شیطانی فعل قرار دیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ انسان کسی چیز سے وہ کام لے جس کے لئے خدا نے اسے پیدا نہیں کیا ہے اور کسی چیز سے وہ کام نہ لے جس کے لئے خدا نے اسے پیدا کیا ہے۔ بالفاظ دیگر وہ تمام افعال جو انسان اپنی اور اشیاء کی فطرت کے خلاف کرتا ہے اور وہ تمام صورتیں جو وہ منشائے فطرت سے گریز کے لئے اختیار کرتا ہے، اس آیت کی رو سے شیطان کی گمراہ کن تحریکات کا نتیجہ ہیں۔ مثلاً عمل قوم لوط، ضبط ولادت، راہبانیت، برہمچرج، مردوں اور عورتوں کو بانجھ بنانا، مردوں کو خواجہ سرا بنانا، عورتوں کو ان خدمات سے منحرف کرنا جو فطرت نے ان کے سپرد کی ہیں اور انہیں تمدن کے ان شعبوں میں گھسیٹ لانا جن کے لئے مرد پیدا کیا گیا ہے۔ (از تفہیم القرآن۔ مولانا مودودیؒ)] ---۱۲۰۔ "وعدے کرتا ہے شیطان ان سے اور آرزوؤں کے سبز باغ دکھاتا ہے ان کو اور نہیں وعدے کرتا ان سے شیطان مگر پر فریب۔" O ---۱۲۱۔ "یہ وہ لوگ ہیں کہ ہے ان کا ٹھکانہ جہنم اور نہیں پائیں گے وہ اس سے بچنے کی کوئی جگہ۔" O

(سورۃ المائدۃ ۵) ---۱۷۔ "وہ لوگ جو کفر کرتے ہیں جو کہتے ہیں "مسیح ابن مریم ہی اللہ ہے" کہہ دے "کون اللہ تعالیٰ کے سامنے کچھ بھی اختیار رکھتا ہے۔ اگر وہ چاہے کہ مسیح ابن مریم، اس کی ماں، اور جو بھی زمین میں ہے سب کو ہلاک کر دے اور آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب پر بادشاہت اللہ تعالیٰ ہی کی ہے، وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، اور اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے۔" O ---۷۲۔ "ان لوگوں نے کفر کیا ہے جو کہتے ہیں کہ "مسیح ابن مریم ہی اللہ ہے" حالانکہ مسیح نے کہا تھا "اے بنی اسرائیل! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو جو میرا رب بھی ہے اور تمہارا رب بھی۔ بیشک جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرائے گا اس پر اللہ نے جنت حرام کر دی ہے، اور اس کا ٹھکانا آگ ہوگا، اور ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔" O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: تثلیث) ---۷۳۔ "ان لوگوں نے کفر کیا ہے جو کہتے ہیں "اللہ تین میں تیسرا ہے" حالانکہ اکیلے خدا کے سوا کوئی خدا نہیں، لیکن اگر وہ اس بات سے جو وہ کہتے ہیں باز نہ آئے تو ان میں جو کفر کرتے ہیں انہیں ضرور دردناک عذاب پہنچے گا۔" O ---۷۶۔ "کہہ "کیا تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ان کی عبادت کرتے ہو جو تمہارے لئے نہ کسی نقصان کا اور نہ کسی نفع کا اختیار رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہی سننے والا، جاننے والا ہے۔" O

(سورۃ الانعام ۶) ---۱۴۔ "کہہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں پہلا فرمانبردار بنوں۔ اور یہ کہ مشرکوں میں ہرگز نہ ہونا۔" O ---۱۹۔ "کہہ "کون سی شے گواہی میں سب سے بڑھ کر ہے؟" کہہ "اللہ تعالیٰ میرے اور تمہارے درمیان گواہ ہے اور یہ قرآن میری طرف وحی کیا گیا ہے تاکہ میں تمہیں اور اسے جس تک یہ پہنچے اس کے ذریعے سے خبردار کروں، کیا تم واقعی گواہی دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرے خدا بھی ہیں؟" کہہ "میں گواہی نہیں دیتا" کہہ "وہ صرف اکیلا خدا ہے اور میں ان سے جنہیں تم شریک بناتے ہو لاتعلق ہوں۔" O ---۲۲۔ "اور جس دن ہم ان سب کو جمع کریں گے پھر مشرکوں سے کہیں گے "تمہارے وہ شریک کہاں ہیں جن پر تم دعویٰ رکھتے تھے۔" O ---۲۳۔ "تب ان کا عذر صرف یہ ہوگا کہ وہ کہیں گے: ہمیں اللہ تعالیٰ اپنے رب کی قسم! ہم مشرک نہ تھے۔" O ---۲۴۔ "دیکھ انہوں نے کس طرح اپنے بارے میں جھوٹ بولا اور جو کچھ وہ گھڑتے تھے ان سے کھو گیا۔" O ---۴۰۔ "کہہ کیا تم نے غور کیا کہ اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آ جائے یا تم پر وہ گھڑی آ پہنچے تو کیا تم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو پکارو گے اگر تم سچے ہو؟" O ---۴۱۔ "نہیں اسی کو تم پکارو گے۔ پھر اس نے چاہا تو جس بات کے لئے تم اسے پکارو گے اسے دور کر دے گا اور جنہیں تم اس کا شریک بناتے ہو بھول جاؤ گے۔" O ---۶۴۔ "کہہ اللہ تعالیٰ ہی تمہیں اس سے اور ہر بے چینی سے نجات دیتا ہے پھر بھی تم شرک کرتے ہو۔" O ---۷۱۔ "کہہ کیا ہم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اسے پکاریں جو نہ ہمیں نفع دیتا ہے اور نہ ہمیں نقصان دیتا ہے اور اس کے بعد کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں راہ دکھا دی ہے۔ الٹے پاؤں پھر جائیں اس شخص کی طرح جسے شیطانوں نے پھسلا کر زمین میں حیران چھوڑ دیا ہو۔ اگرچہ اس کے ساتھی بھی ہوں جو اسے راہ کی طرف بلا رہے ہوں کہ ہمارے پاس چلا آ۔ کہہ اللہ تعالیٰ کی راہنمائی ہی راہنمائی ہے اور ہمیں حکم دیا گیا ہے ہم سارے جہان کے رب کے فرمانبردار بنیں۔" O ---۷۴۔ "اور جب ابراہیم نے اپنے باپ آزر سے کہا۔ کیا تو مورتیوں کو خدا بناتا ہے؟ میں تجھے اور تیری قوم کو کھلی گمراہی میں دیکھتا ہوں۔" O ---۷۸۔ (جب حضرت ابراہیم نے ستارہ، چاند اور سورج کو ڈوبتے دیکھا) تو بولا اے میری قوم! میں ان سے جنہیں تم (خدا کا) شریک بناتے ہو الگ ہوتا ہوں۔" O ---۷۹۔ "میں یکسو ہو کر اپنا منہ اس کی طرف کرتا ہوں جو آسمانوں اور زمین کو وجود میں لایا ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں۔" O ---۸۰۔ "اور اس کی قوم نے اس سے جھگڑا کیا۔ اس نے کہا کیا تم اللہ تعالیٰ کے بارے میں مجھ سے جھگڑا کرتے ہو۔ حالانکہ اس نے مجھے راہ دکھائی ہے اور میں ان سے نہیں ڈرتا جنہیں تم اس کا شریک بناتے ہو۔ سوائے اس کے کہ میرا رب کچھ چاہے۔ میرے رب کا علم ہر شے پر حاوی ہے تو کیا تم نصیحت نہ لو گے؟" O ---۸۱۔ "اور میں ان سے کیسے ڈروں جنہیں تم اس کا شریک کرتے ہو۔ جب تم نہیں ڈرتے کہ تم نے ان چیزوں کو اللہ تعالیٰ کا شریک بنا لیا ہے جن کی کوئی سند اس نے تم پر نہیں اتاری؟ پھر دو گروہوں میں سے کون سا امن کا زیادہ حقدار ہے اگر تمہیں علم ہے؟" O ---۸۸۔ "یہ اللہ تعالیٰ کی راہنمائی ہے جس سے وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے راہ دکھاتا ہے اور اگر وہ شرک کرتے تو جو کچھ وہ کرتے تھے ان سے

Marfat.com

اکارت چلا جاتا۔'' O---۹۴۔ ''اور تم ہمارے پاس اکیلے آئے ہو۔ جیسے ہم نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا تھا۔ اور جو کچھ ہم نے تمہاری ملک میں دیا تھا اپنے پیچھے چھوڑ آئے ہو۔ اور ہم تمہارے ساتھ تمہارے وہ سفارشی نہیں دیکھتے جن کے متعلق تم دعویٰ کرتے تھے کہ وہ تمہارے معاملات میں (خدا کے) شریک ہیں۔ تمہارا باہمی تعلق ٹوٹ گیا ہے۔ اور جو دعویٰ تم کرتے تھے تم سے کھو گیا ہے۔'' O---۱۰۰۔ ''مگر لوگوں نے جنوں کو اللہ تعالیٰ کا شریک بنالیا ہے۔ حالانکہ اس نے انہیں پیدا کیا ہے اور انہوں نے بغیر کسی علم کے اس کے بیٹے اور بیٹیاں بھی تراش رکھے ہیں وہ پاک ہے اور اس سے بلند جو وہ بیان کرتے ہیں۔'' O---
[یعنی اپنے وہم وگمان سے یہ ٹھہرالیا کہ کائنات کے انتظام میں اور انسان کی قسمت کے بنانے اور بگاڑنے میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسری پوشیدہ ہستیاں بھی شریک ہیں۔ کوئی بارش کا دیوتا ہے تو کوئی روئیدگی کا، کوئی دولت کی دیوی ہے تو کوئی بیماری کی۔ اس قسم کے لغو اعتقادات دُنیا کی تمام مشرک قوموں میں ارواح اور شیطان اور راکشسوں اور دیوتاؤں اور دیویوں کے متعلق پائے جاتے رہے ہیں۔ (از تفہیم القرآن)] ---۱۰۱۔ ''وہ آسمانوں اور زمین کا موجد ہے۔ اس کے بیٹا کیسے پیدا ہوسکتا ہے جب اس کی کوئی ساتھی عورت ہی نہیں؟ اور اس نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے اور وہ ہر چیز کو جانتا ہے۔'' O---۱۰۶۔ ''تو اس کی، جو تیری طرف تیرے رب کی جانب سے وحی کیا گیا ہے، پیروی کر۔ اس کے سوا کوئی خدا نہیں اور مشرکوں سے کنارہ کرلے۔'' O---۱۰۷۔ ''اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو وہ شرک نہ کرتے مگر ہم نے تجھے ان پر نگہبان نہیں بنایا اور نہ تو ان کا ذمہ دار ہے۔'' O---۱۰۸۔ ''مگر ان لوگوں کو جو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر پکارتے ہیں گالی نہ دو۔ ورنہ وہ بھی مقابلے میں آکر بے علمی میں اللہ تعالیٰ کو گالی دیں گے۔ اسی طرح ہم نے ہر امت کے لئے اس کا عمل خوش نما بنادیا ہے پھر ان کے رب کی طرف ہی ان کی واپسی ہوگی اور وہ انہیں بتائے گا جو کام وہ کیا کرتے تھے۔'' O---۱۲۱۔ ''اور اسے مت کھاؤ جس پر اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا گیا ہو کہ یہ یقیناً نافرمانی ہے۔ اور شیطان اپنے دوستوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے ہیں کہ تم سے جھگڑا کریں۔ لیکن اگر تم ان کی بات مانو گے تو تم ضرور مشرک ہو جاؤ گے۔'' O---۱۳۶۔ ''اور وہ کھیتوں اور مویشیوں میں جو اس نے پیدا کئے ہیں اللہ تعالیٰ کا حصہ رکھتے ہیں۔ اور اپنے زعم میں کہتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ہے اور یہ ہمارے شریکوں کا۔ پھر جو ان کے شریکوں کے لئے ہوتا ہے وہ تو اللہ تعالیٰ کو نہیں پہنچتا مگر جو اللہ تعالیٰ کا ہوتا ہے وہ ان کے شریکوں کو پہنچ جاتا ہے۔ کیا برا فیصلہ وہ کرتے ہیں۔'' O---۱۳۷۔ ''اور اسی طرح بہت سے مشرکوں کے لئے ان کے شریکوں نے ان کی اولاد کا قتل خوشنما بنا رکھا ہے تاکہ انہیں ہلاک کردیں اور ان کے دین کو ان کے لئے الجھن بنادیں۔ لیکن اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے۔ سو تو انہیں اور جو باتیں وہ گھڑتے ہیں رہنے دے۔'' O---۱۳۸۔ ''اور وہ اپنے زعم میں کہتے ہیں۔ یہ چار پائے اور کھیت منع ہیں۔ انہیں وہی کھائے جسے ہم چاہیں۔ اور بعض جانوروں پر اللہ تعالیٰ کا نام اس پر جھوٹ گھڑ کر نہیں لیتے۔ انہیں اللہ تعالیٰ ان کے جھوٹ گھڑنے کا بدلہ ضرور دے گا۔'' O---۱۳۹۔ ''اور وہ کہتے ہیں۔ جو ان چار پایوں کے پیٹوں میں ہے خالص ہمارے مردوں کے لئے ہے اور ہماری عورتوں پر حرام ہے اگر وہ مردہ ہو تو سب اس میں شریک ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ان کے اس بیان کا بدلہ ضرور دے گا۔ وہ حکمت والا علم والا ہے۔'' O---۱۴۰۔ ''وہ لوگ نقصان میں ہیں۔ جو بے وقوفی سے اور بغیر کسی علم کے اپنی اولاد کو قتل کردیتے ہیں اور جو رزق اللہ تعالیٰ نے انہیں دیا ہے اسے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ گھڑ کر حرام کرلیتے ہیں۔ وہ بھٹک گئے ہیں اور راہ پر نہیں۔'' O---۱۴۳۔ ''یہ آٹھ قسمیں ہیں بھیڑ کی دو اور بکری کی دو۔ کہہ کیا اس نے دو نروں کو حرام کیا ہے یا دو مادہ کو یا اس کو جو دونوں مادہ کے پیٹوں میں پڑا ہے؟ مجھے علم کی رو سے بتاؤ اگر تم سچے ہو۔'' O---۱۴۴۔ ''اور اونٹ کی دو اور گائے کی دو۔ کہہ اس نے دو نروں کو حرام کیا ہے یا دو مادہ کو۔ یا اس کو جو دونوں مادہ کے پیٹوں میں پڑا ہے؟ کیا تم اس وقت موجود تھے جب اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس بات کی وصیت کی تھی؟ ہاں! اس سے بڑا ظالم کون ہے جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھوٹ گھڑ لے تاکہ لوگوں کو بغیر کسی علم کے گمراہ کردے؟ بیشک اللہ تعالیٰ ایسے ظالم لوگوں کو راہ نہیں دکھاتا۔'' O---۱۴۸۔ ''مشرک کہیں گے۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ہم شرک نہ کرتے۔ اور نہ ہمارے باپ دادا کرتے اور نہ ہم کوئی شے حرام ٹھہراتے۔ اسی طرح ان سے پہلے لوگ بھی جھٹلا چکے ہیں۔ یہاں تک کہ انہوں نے ہماری سختی کا مزہ چکھا۔ کہہ کیا تمہارے پاس کوئی علم ہے تو اسے ہمارے سامنے لاؤ؟ تم تو صرف وہم وگمان کے پیچھے چلتے ہو اور تم تو صرف اٹکلیں دوڑاتے ہو۔'' O---۱۵۱۔ ''کہہ آؤ میں تمہیں سناؤں کہ تمہارے رب نے تم پر کیا حرام کیا ہے۔ یہ کہ اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرو مگر اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو اور اپنی اولاد کو مفلسی کی وجہ سے قتل نہ کرو، ہم تمہیں بھی رزق دیتے ہیں اور انہیں بھی۔ اور بے حیائی کی باتوں کے وہ ظاہر ہوں یا چھپی پاس نہ جاؤ اور جس جان کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے اسے قتل نہ کرو مگر حق کی بنا پر، ان باتوں کی وہ تمہیں تاکید کرتا ہے تاکہ تمہیں عقل آئے۔'' O

(سورۃ الاعراف ۷) ---۳۳۔ ''کہو میرے رب نے صرف بے حیائی کی باتوں کو جو ان میں ظاہر ہوں اور جو چھپی ہوں اور گناہ کو اور ناحق کی بغاوت کو حرام کیا ہے اور اس بات کو کہ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ اسے شریک کرو جس کی اللہ تعالیٰ نے کوئی سند نہیں اتاری اور اس بات کو کہ تم اللہ تعالیٰ کے بارے میں وہ کہو جو تم نہیں جانتے۔'' O---۳۷۔ ''ہاں! اس سے بڑا ظالم کون ہے جس نے اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھوٹ گھڑا یا اس کی آیتوں کو جھٹلا دیا؟ انہیں ان کی لکھت کا حصہ ملتا رہے گا۔ یہاں تک کہ جب ان کے پاس ہمارے فرشتے انہیں وفات دینے آئیں گے تو وہ کہیں گے۔ وہ کہاں ہیں جنہیں تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر پکارا

Marfat.com

کرتے تھے؟ وہ کہیں گے وہ ہم سے گم ہو گئے ہیں۔ اور اپنے بارے میں گواہی دیں گے کہ بیشک وہ کافر ہیں۔'' O ---۱۷۲۔ ''اور جب تیرے رب نے بنی
آدم کی پشتوں سے ان کی نسل کو لیا اور انہیں انہی پر گواہ کیا۔ --- ''کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟'' انہوں نے کہا'' کیوں نہیں! ہم اس کی گواہی دیتے ہیں۔'' یہ اس
لئے تھا کہ تم کہیں روز قیامت کو یہ نہ کہہ دو کہ ''ہم اس بات سے بے خبر تھے۔'' O ---۱۷۳۔ ''یا کہہ دو کہ ہمارے باپ دادا پہلے ہی شرک کرتے تھے اور ہم تو
ان کے بعد ان کی نسل تھے کیا تو ہمیں اس پر جو غلط کاروں نے کیا ہلاک کر دے گا؟'' O ---۱۸۹۔ ''اسی نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اس کا جوڑا بنایا
تا کہ وہ اس میں سکون پائے پھر جب وہ اسے ڈھانپ لیتا ہے تو وہ ہلکا سا حمل اٹھا لیتی ہے اور اسے لئے پھرتی ہے۔ پھر جب وہ بوجھل ہو جاتی ہے تو وہ (دو)
اپنے آقا اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتے ہیں کہ اگر تو نے ہمیں صالح بچہ دیا تو ہم ضرور شکر گزار ہوں گے۔'' O ---۱۹۰۔ ''پھر جب وہ انہیں صالح بچہ دے دیتا ہے تو
وہ اس چیز میں جو اس نے انہیں دی اس کے شریک بنا لیتے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ ان سے بہت بلند ہے جنہیں وہ شریک کرتے ہیں۔'' O ---۱۹۱۔ ''کیا وہ انہیں
شریک کرتے ہیں جو کچھ پیدا نہیں کرتے اور خود پیدا کیے جاتے ہیں؟'' O ---۱۹۲۔ ''اور نہ وہ ان کی کوئی مدد کر سکتے ہیں نہ اپنی مدد ہی کر سکتے ہیں۔'' O
---۱۹۳۔ ''اور اگر تم انہیں ہدایت کی طرف بلاؤ تو تمہارے پیچھے نہیں آتے تم پر برابر ہے آیا تم انہیں بلاؤ یا تم چپ رہو۔'' O ---۱۹۴۔ ''جنہیں تم اللہ تعالیٰ
کے سوا پکارتے ہو وہ تمہاری طرح ہی کے بندے ہیں ہاں! اگر تم سچے ہو تو انہیں پکارو پھر تمہیں وہ جواب دیں۔'' O ---۱۹۵۔ ''کیا ان کے پاؤں ہیں جن
سے وہ چلتے ہیں، کیا ان کے ہاتھ ہیں جن سے وہ پکڑتے ہیں، کیا ان کی آنکھیں ہیں جن سے وہ دیکھتے ہیں، یا ان کے کان ہیں جن سے سنتے ہیں؟ کہو اپنے
شریکوں کو بلاؤ۔ پھر میرے خلاف داؤ چلاؤ۔ پھر مجھے مہلت بھی نہ دو۔'' O ---۱۹۷۔ ''اور جنہیں تم اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو وہ تمہاری مدد نہیں کر سکتے اور
نہ اپنی مدد ہی کرتے ہیں۔'' O

(سورۃ التوبہ ۹) ---۳۱۔ ''انہوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اپنے عالموں اور اپنے گوشہ نشینوں اور مسیح ابن مریم کو رب بنا لیا ہے۔ حالانکہ انہیں صرف یہ حکم دیا گیا
تھا کہ اکیلے خدا کی جس کے سوا کوئی خدا نہیں عبادت کریں۔ وہ ان سے پاک ہے جنہیں وہ اس کا شریک ٹھہراتے ہیں۔'' O ---۱۱۳۔ ''نبی ﷺ اور ایمان
والوں کو روا نہیں کہ مشرکوں کے لئے اگرچہ وہ رشتہ دار ہوں۔ اس کے بعد کہ ان پر واضح ہو چکا ہے کہ وہ دوزخی ہیں بخشش کی دُعا مانگیں۔'' O

(سورۃ یونس ۱۰) ---۱۸۔ ''اور وہ اللہ تعالیٰ کے سوا ان کی عبادت کرتے ہیں جو نہ انہیں نقصان دیتے ہیں اور نہ انہیں نفع دیتے ہیں اور کہتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ
کے سامنے ہمارے سفارشی ہیں۔ کہو! کیا تم اللہ تعالیٰ کو وہ بات بتاتے ہو جسے وہ نہ آسمانوں میں جانتا ہے اور نہ زمین میں؟ وہ پاک ہے اور ان سے بہت بلند
جنہیں وہ اس کا شریک بناتے ہیں۔'' O --- [خدا کو چھوڑ کر ایسی چیزوں کی پرستش کرتے ہیں جن کے قبضہ قدرت میں نفع وضرر کچھ نہیں۔ جب پوچھا جاتا ہے
تو کہتے ہیں بیشک بڑا خدا تو ایک ہے جس نے آسمان زمین پیدا کئے۔ مگر ان بتوں وغیرہ کو خوش رکھنا اس لئے ضروری ہے۔ کہ یہ سفارش کر کے بڑے خدا سے
دُنیا میں ہمارے اہم کام درست کرا دیں گے اور اگر موت کے بعد دوسری زندگی کا سلسلہ ہوا تو وہاں بھی ہماری سفارش کریں گے۔ باقی چھوٹے موٹے کام جو
خود ان کے حدود و اختیار میں ہیں ان کا تعلق تو صرف ان ہی سے ہے۔ اسی لئے ہم کو ان کی عبادت کرنی چاہیے۔ بتوں کا شفیع ہونا اور شفیع کا مستحق ہونا دونوں
دعوے غلط اور بے اصل ہیں اور ظاہر ہے کہ خدا کے علم میں وہ ہی چیز ہوگی جو واقعی ہو۔ لہٰذا تعلیم الٰہی کے خلاف ان غیر واقعی اور خود تراشیدہ اصول کو حق بجانب
ثابت کرنا گویا خدا تعالیٰ کو ایسی چیزوں کے واقعی ہونے کی خبر دینا ہے جن کا وقوع آسمان و زمین میں کہیں بھی اسے معلوم نہیں۔ یعنی کہیں ان کا وجود نہیں۔ ہوتا تو
اس کے علم میں ضرور ہوتا۔ پھر اس سے منع کیوں کرتا۔ (از تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانیؒ)] ---۲۸۔ ''اور جس دن ہم ان سب کو اکٹھا کریں گے پھر ان لوگوں سے
جو اللہ تعالیٰ کے شریک بناتے ہیں کہیں گے تم اور تمہارے بنائے ہوئے شریک اپنی جگہ ٹھہر جاؤ۔ پھر ہم ان کے درمیان پھوٹ ڈال دیں گے اور ان کے شریک
کہیں گے تم ہماری عبادت تو نہیں کیا کرتے تھے۔'' O ---۲۹۔ ''ہاں! ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔ ہم تو تمہاری عبادت سے
بے خبر ہیں۔'' O ---۳۴۔ ''کہو! کیا تمہارے بنائے ہوئے شریکوں میں کوئی ہے جو پیدائش کو شروع کرتا ہے پھر اسے دہراتا ہے؟ کہہ دیجئے! اللہ تعالیٰ ہی
پیدائش کو شروع کرتا ہے پھر اسے دہراتا ہے پھر تم کدھر الٹے جا رہے ہو۔'' O ---۳۵۔ ''کہو! کیا تمہارے بنائے شریکوں میں کوئی ہے جو حق کی طرف راہ
دکھاتا ہے؟ کہہ دیجئے! اللہ تعالیٰ ہی حق کی راہ دکھاتا ہے۔ تو کیا وہ جو حق کی طرف راہنمائی کرتا ہے زیادہ حقدار ہے کہ اس کی پیروی کی جائے یا وہ جو خود ہی راہ
نہیں پاتا سوائے اس کے کہ اسے راہ دکھائی جائے؟ پر تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ تم کس طرح کے فیصلے کرتے ہو؟'' O ---۶۶۔ ''سنو! جو کوئی بھی آسمانوں میں ہے
اور جو کوئی بھی زمین پر ہے اللہ تعالیٰ کا ہے اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے سوا شریکوں کو پکارتے ہیں وہ کس چیز کی پیروی کرتے ہیں۔ وہ صرف وہم و گمان ہی کی پیروی
کرتے ہیں اور وہ صرف اٹکلیں دوڑاتے ہیں۔'' O ---۷۱۔ ''اور انہیں نوحؑ کی خبر سنا۔ جب اس نے اپنی قوم سے کہا۔ اے میری قوم! اگر میرا کھڑا ہونا اور
اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے ذریعے میرا نصیحت کرنا تم پر بھاری ہے تو اللہ تعالیٰ پر میں بھروسہ کرتا ہوں۔ اب تم بھی اپنے معاملے اور اپنے شریکوں کو پختہ کر لو پھر
تمہیں اپنے معاملے میں کوئی شبہ نہ رہے۔ پھر میرے ساتھ نبٹ لو اور مجھے مہلت بھی نہ دو۔'' O ---۱۰۵۔ ''اور یہ کہ اپنا منہ یکسو ہو کر دین خدا ہی کی طرف کر

Marfat.com

اور مشرکوں میں ہر گز نہ ہونا۔'' O ---۱۰۶ ''اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اسے نہ پکارنا جو نہ تجھے نفع دیتا ہے اور نہ تجھے نقصان دیتا ہے۔ کیونکہ اگر تو نے ایسا کیا تو تو ظالموں میں ہو جائے گا۔'' O ---۱۰۷ ''اور اگر اللہ تعالیٰ تجھے کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا کوئی اسے ہٹانے والا نہیں۔ اور اگر وہ تیری بھلائی چاہے تو کوئی اس کی مہربانی کو پھیرنے والا نہیں۔ وہ اسے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے ڈال دیتا ہے اور بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔'' O

(سورۃ ھود ۱۱) ---۱۳ ''یا کیا وہ کہتے ہیں۔ اس نے اسے گھڑ لیا ہے۔ کہہ دیجئے! تم بھی اس کی مانند گھڑی ہوئی دس سورتیں لے آؤ۔ اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جسے بلا سکتے ہو بلا لو۔ اگر تم سچے ہو۔'' O ---۵۴ ''ہم تو صرف یہ کہتے ہیں کہ ہمارے خداؤں میں سے کسی نے تجھ پر برا اثر ڈال دیا ہے۔ اس نے کہا میں اللہ تعالیٰ کو گواہ کرتا ہوں اور تم بھی گواہ رہو کہ جنہیں تم اسے چھوڑ کر اس کا شریک بناتے ہو ان سے میں بیزار ہوں۔'' O ---۵۵ ''اب تم سب مل کر مجھ پر داؤ چلاؤ پھر مجھے مہلت بھی نہ دو۔'' O (یہ حضرت ہود علیہ السلام نے کہا) ---۱۰۱ ''اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ انہوں نے خود اپنے اوپر ظلم کیا۔ پھر جب تیرے رب کا حکم آیا تو ان کے خدا جنہیں وہ اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے تھے ان کے کچھ کام نہ آئے۔ اور انہوں نے بربادی کے سوا کچھ زیادہ نہ کیا۔'' O

(سورۃ یوسف ۱۲) ---۳۸ ''میں اپنے باپ دادوں کے دین کا پابند ہوں۔ یعنی ابراہیم واسحاق اور یعقوبؑ کے دین کا۔ ہمیں ہر گز یہ سزاوار نہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو بھی شریک کریں۔ ہم پر اور تمام اور لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا یہ خاص فضل ہے۔ لیکن اکثر لوگ ناشکری کرتے ہیں۔'' O --- (یہ حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا) ---۱۰۸ ''آپ ﷺ کہہ دیجئے میری راہ یہی ہے۔ میں اور میرے متبعین اللہ تعالیٰ کی طرف بلا رہے ہیں پورے یقین اور اعتماد کے ساتھ۔ اور اللہ تعالیٰ پاک ہے اور میں مشرکوں میں نہیں۔'' O --- [تفسیر کے لئے باب نمبر ۹، مضمون: صراط مستقیم]

(سورۃ الرعد ۱۳) ---۱۶ ''آپ پوچھئے کہ آسمانوں اور زمین کا پروردگار کون ہے؟ کہہ دیجئے! اللہ تعالیٰ۔ کہہ دیجئے! کیا تم پھر بھی اس کے سوا اوروں کو حمایتی بنا رہے ہو جو خود اپنی جان کے بھی بھلے برے کا اختیار نہیں رکھتے۔ کہہ دیجئے کہ کیا اندھا اور بینا برابر ہو سکتا ہے؟ کیا اندھیریاں اور روشنی برابر ہو سکتی ہے۔ کیا جنہیں یہ اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرا رہے ہیں انہوں نے بھی اللہ تعالیٰ کی طرح مخلوق پیدا کی ہے کہ ان کی نظر میں پیدائش مشتبہ ہو گئی ہو۔ کہہ دیجئے کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی تمام چیزوں کا خالق ہے وہ اکیلا ہے اور زبردست غالب ہے۔'' O ---۳۳ ''آیا وہ اللہ تعالیٰ جو نگہبانی کرنے والا ہے ہر شخص کی اس کے کئے ہوئے اعمال پر۔ ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے شریک ٹھہرائے ہیں۔ کہہ دیجئے ذرا ان کے نام تو لو۔ کیا تم اللہ تعالیٰ کو وہ باتیں بتاتے ہو جو وہ زمین میں جانتا ہی نہیں۔ یا صرف اوپری اوپری باتیں بتا رہے ہو۔ بات اصل یہ ہے کہ کفر کرنے والوں کے لئے ان کے مکر سجا دیئے گئے ہیں۔ اور جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے اس کو راہ دکھانے والا کوئی نہیں۔'' O ---۳۶ ''جنہیں ہم نے کتاب دی ہے وہ تو جو کچھ آپ پر اتارا جاتا ہے اس سے خوش ہوتے ہیں اور دوسرے فرقے اس کی بعض باتوں کے منکر ہیں۔ آپ اعلان کر دیجئے کہ مجھے تو صرف یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کروں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کروں۔ میں اسی کی طرف بلا رہا ہوں اور اسی جانب میرا لوٹنا ہے۔'' O

(سورۃ ابراہیم ۱۴) ---۳۰ ''انہوں نے اللہ تعالیٰ کے ہمسر بنا لئے کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ سے بہکائیں۔ آپ کہہ دیجئے کہ خیر مزے کر لو تمہاری بازگشت تو آخر جہنم ہی ہے۔'' O ---۴۲ ''ناانصافوں کے اعمال سے اللہ تعالیٰ کو غافل نہ سمجھ وہ تو انہیں اس دن تک مہلت دیئے ہوئے ہے جس دن آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی۔'' O ---۴۳ ''وہ اپنے سر اوپر اٹھائے دوڑ بھاگ کر رہے ہوں گے۔ خود اپنی طرف بھی ان کی نگاہیں نہ لوٹیں گی اور ان کے دل خالی اور اڑے اڑے ہوئے ہوں گے۔'' O

(سورۃ الحجر ۱۵) ---۹۰ ''جیسے کہ ہم نے ان تقسیم کرنے والوں پر اتارا ہے۔'' O --- [تفسیر کے لئے باب نمبر ۱۴، مضمون مقتسمین] ---۹۱ ''جنہوں نے اس کتاب الٰہی کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے۔'' O ---۹۲ ''قسم ہے تیرے پالنے والے کی! ہم ان سب سے ضرور باز پرس کریں گے۔'' O ---۹۳ ہر اس چیز کی جو وہ کرتے تھے۔'' O ---۹۴ ''پس آپ اس حکم کو جو آپ کو کیا جا رہا ہے کھول کر سنا دیجئے! اور مشرکوں سے منہ پھیر لیجئے۔'' O ---۹۵ ''آپ سے جو لوگ مسخرا پن کرتے ہیں ان کی سزا کے لئے ہم کافی ہیں۔'' O ---۹۶ ''جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرے معبود مقرر کرتے ہیں انہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا۔'' O ---۹۷ ''ہمیں خوب علم ہے کہ ان کی باتوں سے آپ ﷺ کا دل تنگ ہوتا ہے۔'' O

(سورۃ النحل ۱۶) ---۱ ''اللہ تعالیٰ کا حکم آ پہنچا۔ اب اس کی جلدی نہ مچاؤ۔ تمام پاکی اس کے لئے ہے وہ برتر ہے ان سب سے جنہیں یہ اللہ تعالیٰ کے شریک بتلاتے ہیں۔'' O ---۲۴ ''ان سے جب دریافت کیا جاتا ہے کہ تمہارے پروردگار نے کیا نازل فرمایا ہے؟ تو جواب دیتے ہیں کہ اگلوں کی کہانیاں ہیں۔'' O ---۲۵ ''اسی کا نتیجہ ہو گا کہ قیامت کے دن یہ لوگ اپنے پورے بوجھ کے ساتھ ہی ان کے بوجھ کے بھی حصے دار ہوں گے جنہیں بے علمی سے گمراہ کرتے رہے۔ دیکھو تو کیسا برا بوجھ اٹھا رہے ہیں۔'' O --- [تفسیر وحدیث کے لئے باب نمبر ۱، مضمون: گمراہ] ---۲۷ ''پھر قیامت والے دن بھی اللہ تعالیٰ انہیں رسوا کرے گا اور فرمائے گا کہ میرے وہ شریک کہاں ہیں جن کے بارے میں تم لڑتے جھگڑتے تھے۔ جنہیں علم دیا گیا تھا وہ پکار اٹھیں گے کہ

Marfat.com

آج تو کافروں کو رسوائی اور برائی چمٹ گئی۔" O---۲۸۔ "وہ جو اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں فرشتے جب ان کی جان قبض کرنے لگتے ہیں اس وقت وہ جھک جاتے ہیں کہ برائی نہیں کرتے تھے۔ کیوں نہیں! اللہ تعالیٰ خوب جاننے والا ہے جو کچھ تم کرتے تھے۔" O---۲۹۔ "پس اب تو ہمیشگی کے طور پر تم جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ۔ پس کیا ہی برا ٹھکانہ ہے غرور کرنے والوں کا۔" O---[امام ابن کثیر فرماتے ہیں۔ ان کی موت کے فوراً بعد ان کی روحیں جہنم میں چلی جاتی ہیں اور ان کے جسم قبر میں رہتے ہیں۔ جہاں اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ سے جسم و روح میں بعد کے باوجود ان میں یک گونہ تعلق پیدا کر کے انکو عذاب دیتا ہے اور صبح و شام ان پر آگ پیش کی جاتی ہے۔ پھر جب قیامت برپا ہو گی تو ان کی روحیں ان کے جسموں میں لوٹ آئیں گی اور ہمیشہ کے لئے یہ جہنم میں داخل کر دیئے جائیں گے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۳۳۔ "کیا یہ اسی بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آ جائیں یا تیرے رب کا حکم آ جائے؟ ایسا ہی ان لوگوں نے بھی کیا تھا جو ان سے پہلے تھے۔ ان پر اللہ تعالیٰ نے کوئی ظلم نہیں کیا۔ بلکہ وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے رہے۔" O---۳۴۔ "پس ان کے برے اعمال کے نتیجے انہیں مل گئے اور جس کی ہنسی اڑاتے تھے اس نے انہیں گھیر لیا۔" O---۳۵۔ "مشرک لوگوں نے کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ہم اور ہمارے باپ دادے اس کے سوا کسی اور کی عبادت ہی نہ کرتے۔ نہ اس کے فرمان کے بغیر کسی چیز کو حرام کرتے۔ یہی فعل ان سے پہلے کے لوگوں کا رہا۔ تو رسولوں پر تو صرف کھلم کھلا پیغام کا پہنچا دینا ہے۔" O---[اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مشرکین کے ایک وہم اور مغالطے کا ازالہ فرمایا ہے۔ وہ کہتے تھے کہ ہم جو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسروں کی عبادت کرتے ہیں یا اس کے حکم کے بغیر ہی کچھ چیزوں کو حرام کر لیتے ہیں اگر ہماری یہ باتیں غلط ہیں تو اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ سے ہمیں ان چیزوں سے روک کیوں نہیں دیتا۔ وہ اگر چاہے تو ہم ان کاموں کو کر ہی نہیں سکتے۔ اگر وہ نہیں روکتا تو اس کا مطلب ہے کہ ہم جو کچھ کر رہے ہیں اس کی مشیت کے مطابق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اس شبے کا ازالہ "رسولوں کا کام صرف پہنچا دینا ہے" کہہ کر فرمایا۔ مطلب یہ ہے کہ تمہارا یہ گمان صحیح نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس سے روکا نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو تمہیں ان مشرکانہ امور سے بڑی سختی سے روکا ہے۔ اسی لئے وہ ہر قوم میں رسول بھیجتا اور کتابیں نازل کرتا رہا ہے۔ اور ہر نبی نے آ کر سب سے پہلے اپنی قوم کو شرک ہی سے بچانے کی کوشش کی ہے۔ اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہرگز پسند نہیں کرتا کہ لوگ شرک کریں۔ کیونکہ اگر اسے یہ پسند ہوتا تو اس کی تردید کے لئے وہ رسول کیوں بھیجتا؟ لیکن اس کے باوجود اگر تم نے رسولوں کی تکذیب کر کے شرک کا راستہ اختیار کیا اور اللہ تعالیٰ نے اپنی مشیت تکوینیہ کے تحت قہراً و جبراً تمہیں اس سے نہیں روکا تو یہ اس کی اس حکمت و مصلحت کا ایک حصہ ہے جس کے تحت اس نے انسانوں کو ارادہ و اختیار کی آزادی دی ہے۔ کیوں کہ اس کے بغیر ان کی آزمائش ممکن ہی نہ تھی۔ ہمارے رسول ہمارا پیغام تم تک پہنچا کر یہی سمجھاتے رہے کہ اس آزادی کا غلط استعمال نہ کرو۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق اسے استعمال کرو! ہمارے رسول یہی کچھ کر سکتے تھے جو انہوں نے کیا اور تم نے شرک کر کے آزادی کا غلط استعمال کیا جس کی سزا دائمی عذاب ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۵۶۔ "اور جسے جانتے بوجھتے بھی نہیں ان کا حصہ ہماری دی ہوئی روزی میں سے مقرر کرتے ہیں۔ واللہ تمہارے اس بہتان کا سوال تم سے ضرور ہی کیا جائے گا۔" O---[یعنی جن کو یہ حاجت روا، مشکل کشا اور معبود سمجھتے ہیں وہ پتھر کی مورتیاں ہیں یا جنات و شیاطین ہیں جن کی حقیقت کا انہیں علم ہی نہیں۔ اسی طرح قبروں میں مدفون لوگوں کی حقیقت بھی کوئی نہیں جانتا کہ ان کے ساتھ وہاں کیا معاملہ ہو رہا ہے؟ وہ اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ افراد میں ہیں یا کسی دوسری فہرست میں؟ ان باتوں کو کوئی نہیں جانتا۔ لیکن ان ظالم لوگوں نے ان کی حقیقت سے ناآشنا ہونے کے باوجود انہیں اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرا رکھا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے مال میں سے ان کے لئے بھی (نذر و نیاز کے طور پر) حصہ مقرر کرتے ہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کا حصہ رہ جائے تو بیشک رہ جائے ان کے حصے میں کمی نہیں کرتے باقی کسی کو ثواب پہنچانے کا مسئلہ جداگانہ ہے وہ اس آیت کے تحت داخل نہیں۔ (از تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانیؒ)]---۵۷۔ "اور وہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے لئے لڑکیاں مقرر کرتے ہیں اور اپنے لئے وہ جو اپنی خواہش کے مطابق ہو۔" O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۱، مضمون: افتراء بہتان اللہ پر]---۷۱۔ "اللہ تعالیٰ ہی نے تم میں سے ایک کو دوسرے پر روزی میں زیادتی دے رکھی ہے۔ پس جنہیں زیادتی دی گئی ہے وہ اپنی روزی اپنے ماتحت غلاموں کو نہیں دیتے کہ وہ اور یہ برابر ہو جائیں۔ تو کیا یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے منکر ہو رہے ہیں؟" O---[کہ اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے مال میں سے غیر اللہ کے لئے نذر نیاز نکالتے ہیں اور یوں کفران نعمت کرتے ہیں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۷۲۔ "اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے تم میں سے ہی تمہاری بیویاں پیدا کیں اور تمہاری بیویوں سے تمہارے لئے تمہارے بیٹے اور پوتے پیدا کئے اور تمہیں اچھی اچھی چیزیں کھانے کو دیں۔ کیا پھر بھی لوگ باطل پر ایمان لائیں گے؟ اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری کریں گے؟" O---۷۳۔ "اور وہ اللہ تعالیٰ کے سوا ان کی عبادت کرتے ہیں جو آسمانوں اور زمین سے انہیں کچھ بھی تو روزی نہیں دے سکتے اور نہ قدرت رکھتے ہیں۔" O---۷۴۔ "پس اللہ تعالیٰ کے لئے مثالیں مت بناؤ۔ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔" O---[جس طرح مشرکین مثالیں دیتے ہیں کہ بادشاہ سے ملنا ہو یا اس سے کوئی کام ہو تو کوئی براہ راست بادشاہ سے نہیں مل سکتا۔ اسے پہلے بادشاہ کے مقربین سے رابطہ کرنا پڑتا ہے تب کہیں جا کر بادشاہ تک رسائی ہوتی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی ذات بھی بہت اعلیٰ اور اونچی ہے اس تک پہنچنے کے لئے ہم ان معبودوں کو ذریعہ بناتے ہیں

Marfat.com

بزرگوں کا وسیلہ پکڑتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم اللہ تعالیٰ کو اپنے پر قیاس مت کرو نہ اس قسم کی مثالیں دو۔ اس لئے کہ وہ تو واحد ہے۔ اس کی کوئی مثال ہی نہیں ہے۔ پھر بادشاہ نہ تو عالم الغیب ہے، نہ حاضر وناظر، نہ سمیع وبصیر کہ وہ بغیر کسی ذریعے کے رعایا کے حالات وضروریات سے آگاہ ہو جائے۔ جب کہ اللہ تعالیٰ تو ظاہر وباطن اور حاضر وغائب ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔ رات کی تاریکیوں میں ہونے والے کاموں کو بھی دیکھتا ہے اور ہر ایک کی فریاد سننے پر بھی قادر ہے۔ بھلا ایک انسانی بادشاہ اور حاکم کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیا تقابل اور موازنہ؟ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ بنی اسرائیل ١٧) ---٢٢۔ "اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہ ٹھہرا کہ آخر تو بڑے حالوں بے کس ہو کر بیٹھ رہے گا۔" O---٣٩۔ "یہ بھی منجملہ اس وحی کے ہے جو تیری جانب تیرے رب نے حکمت سے اتاری ہے تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہ بنانا کہ ملامت خوردہ اور راندۂ درگاہ ہو کر دوزخ میں ڈال دیا جائے۔" O---٤٠۔ "کیا بیٹوں کے لیے تو اللہ نے تمہیں چھانٹ لیا اور خود اپنے لیے فرشتوں کو لڑکیاں بنا لیں؟ بیشک تم بہت بڑا بول بول رہے ہو۔" O---٤٢۔ "کہہ دیجئے! کہ اگر اللہ کے ساتھ اور معبود بھی ہوتے جیسے کہ یہ لوگ کہتے ہیں تو ضرور وہ اب تک مالک عرش کی جانب راہ ڈھونڈ نکالتے۔" O---٤٣۔ "جو کچھ یہ کہتے ہیں اس سے وہ پاک اور بالاتر، بہت دور اور بہت بلند ہے۔" O

(سورۃ الکہف ١٨) ---٥٢۔ "اور جس دن وہ فرمائے گا کہ تمہارے خیال میں جو میرے شریک تھے انہیں پکارو! یہ پکاریں گے لیکن ان میں سے کوئی بھی جواب نہ دے گا ہم ان کے درمیان ہلاک کا سامان کر دیں گے۔" O (تفسیر کیلئے باب ا، مضمون: اللہ تعالیٰ کے احکام چھوڑ کر دوسروں کے احکام کا اتباع شرک ہے۔) ---١١٠۔ "آپ کہہ دیجئے کہ میں تو تم جیسا ہی ایک انسان ہوں۔ (ہاں) میری جانب وحی کی جاتی ہے کہ سب کا معبود صرف ایک ہی معبود ہے، تو جسے بھی اپنے پروردگار سے ملنے کی آرزو ہو اسے چاہئے کہ نیک اعمال کرے اور اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو بھی شریک نہ کرے۔" O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ١١، مضمون: اعمال]

(سورۃ الانبیاء ٢١) ---٢١۔ "کیا ان لوگوں نے زمین (کی مخلوقات میں) سے جنہیں معبود بنا رکھا ہے وہ زندہ کر دیتے ہیں۔" O---٢٢۔ "اگر آسمان و زمین میں سوائے اللہ تعالیٰ کے اور بھی معبود ہوتے تو یہ دونوں درہم برہم ہو جاتے پس اللہ تعالیٰ عرش کا رب ہر اس وصف سے پاک ہے جو یہ مشرک بیان کرتے ہیں۔" O---[یعنی اگر واقعی آسمان وزمین میں دو معبود ہوتے تو کائنات میں تصرف کرنے والی دو ہستیاں ہوتیں، دو کا ارادہ وشعور اور مرضی کارفرما ہوتی اور جب دو ہستیوں کا ارادہ اور فیصلہ کائنات میں چلتا تو یہ نظم کائنات اس طرح قائم رہ ہی نہیں سکتا تھا جو ابتدائے آفرینش سے بغیر کسی ادنیٰ توقف کے قائم چلا آ رہا ہے۔ کیونکہ دونوں کا ارادہ ایک دوسرے سے ٹکراتا، دونوں کی مرضی کا آپس میں تصادم ہوتا، دونوں کے اختیارات ایک دوسرے کی مخالف سمت میں استعمال ہوتے۔ جس کا نتیجہ ابتری اور فساد کی صورت میں رونما ہوتا۔ اور اب تک ایسا نہیں ہوا تو اس کے صاف معنی یہ ہیں کہ کائنات میں صرف ایک ہی ہستی ہے جس کا ارادہ ومشیت کارفرما ہے، جو کچھ بھی ہوتا ہے صرف اور صرف اسی کے حکم پر ہوتا ہے، اس کے دیئے ہوئے کو کوئی روک نہیں سکتا اور جس سے وہ اپنی رحمت روک لے اس کو دینے والا کوئی نہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الحج ٢٢) ---١٧۔ "ایمان دار اور یہودی اور صابی اور نصرانی اور مجوسی اور مشرکین ان سب کے درمیان قیامت کے دن خود اللہ تعالیٰ فیصلے کر دے گا، اللہ تعالیٰ ہر ہر چیز پر گواہ ہے۔" O---٢٦۔ "اور جبکہ ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) کو کعبہ کے مکان کی جگہ مقرر کر دی اس شرط پر کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا اور میرے گھر کو طواف قیام رکوع سجدہ کرنے والوں کے لیے پاک صاف رکھنا۔" O---[یہ خانہ کعبہ کی تعمیر کی غرض بیان کی کہ اس میں صرف میری عبادت کی جائے۔ اس سے یہ بتلانا مقصود ہے کہ مشرکین نے اس میں جو بت سجا رکھے ہیں، جن کی وہ یہاں آ کر عبادت کرتے ہیں۔ یہ ظلم صریح ہے کہ جہاں صرف اللہ کی عبادت کرنی چاہیے تھی، وہاں بتوں کی عبادت کی جاتی ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---٣١۔ "اللہ کی توحید کو مانتے ہوئے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتے ہوئے۔ سنو اللہ کے ساتھ شریک کرنے والا گویا آسمان سے گر پڑا، اب یا تو اسے پرندے اچک لے جائیں گے یا ہوا کسی دور دراز کی جگہ پھینک دے گی۔" O

(سورۃ المومنون ٢٣) ---١١٧۔ "جو شخص اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو پکارے جس کی کوئی دلیل اس کے پاس نہیں، پس اس کا حساب تو اس کے رب کے اوپر ہی ہے۔ بیشک کافر لوگ نجات سے محروم ہیں۔" O

(سورۃ النور ٢٤) ---٥٥۔ "تم میں سے ان لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں اور نیک اعمال کیے ہیں اللہ تعالیٰ وعدہ فرما چکا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسے کہ ان لوگوں کو خلیفہ بنایا تھا جو ان سے پہلے تھے اور یقیناً ان کے لیے ان کے اس دین کو مضبوطی کے ساتھ محکم کر کے جما دے گا جسے ان کے لیے وہ پسند فرما چکا ہے اور ان کے اس خوف وخطر کو وہ امن وامان سے بدل دے گا، وہ میری عبادت کریں گے میرے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ ٹھہرائیں گے۔ اس کے بعد بھی جو لوگ ناشکری اور کفر کریں وہ یقیناً فاسق ہیں۔" O (تفسیر کیلئے باب ٣، مضمون: خلیفۃ اللہ)

Marfat.com

(سورۃ الفرقان ۲۵) ---۴۱۔ ''اور تمہیں جب کبھی دیکھتے ہیں تو تم سے مسخرا پن کرنے لگتے ہیں۔ کہ کیا یہی وہ شخص ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے رسول بنا کر بھیجا ہے۔'' O---۴۲۔ ''(وہ تو کہیے) کہ ہم اس پر جمے رہے ورنہ انہوں نے تو ہمیں ہمارے معبودوں سے بہکا دینے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔ اور یہ جب عذابوں کو دیکھیں گے تو انہیں صاف معلوم ہو جائے گا کہ پوری طرح راہ سے بھٹکا ہوا کون تھا؟'' O---۶۸۔ ''اور اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور کسی ایسے شخص کو جسے قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے منع کر دیا ہو وہ بجز حق کے قتل نہیں کرتے' نہ وہ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں اور جو کوئی یہ کام کرے وہ اپنے اوپر سخت وبال لائے گا۔'' O---[* حدیث میں ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا' کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا' یہ کہ تو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائے درآں حالیکہ اس نے تجھے پیدا کیا۔ اس نے کہا' اس کے بعد کون سا گناہ بڑا ہے؟ فرمایا' اپنی اولاد کو اس خوف سے قتل کرنا کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی' اس نے پوچھا' پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا' یہ کہ تو اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان باتوں کی تصدیق اس آیت سے ہوتی ہے۔ پھر آپ نے یہی تلاوت فرمائی۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ النمل ۲۷) ---۵۹۔ ''تو کہہ دے کہ تمام تعریف اللہ ہی کے لیے ہے اور اس کے برگزیدہ بندوں پر سلام ہے۔ کیا اللہ تعالیٰ بہتر ہے یا وہ جنھیں یہ لوگ شریک ٹھہرا رہے ہیں۔'' O---[یہ استفہام تقریری ہے۔ یعنی اللہ ہی کی عبادت بہتر ہے کیونکہ جب خالق' رازق اور مالک وہی ہے تو عبادت کا مستحق کوئی دوسرا کیوں کر ہو سکتا ہے؟ جو نہ کسی چیز کا خالق ہے نہ رازق اور مالک۔ اس لیے کہ معبودان باطلہ میں تو سرے سے کوئی خیر ہے ہی نہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۶۰۔ ''بھلا بتاؤ؟ کہ آسمانوں کو اور زمین کو کس نے پیدا کیا؟ کس نے آسمان سے بارش برسائی؟ پھر اس سے ہرے بھرے بارونق باغات اگا دیئے؟ ان باغوں کے درختوں کو تم ہرگز نہ اگا سکتے' کیا اللہ کے ساتھ اور کوئی معبود بھی ہے؟ بلکہ یہ لوگ ہٹ جاتے ہیں (سیدھی راہ سے)۔'' O---۶۱۔ ''کیا وہ جس نے زمین کو قرارگاہ بنایا اور اس کے درمیان نہریں جاری کر دیں اور اس کے لیے پہاڑ بنائے اور دو سمندروں کے درمیان روک بنا دی کیا اللہ کے ساتھ اور کوئی معبود بھی ہے؟ بلکہ ان میں سے اکثر کچھ جانتے ہی نہیں۔'' O---۶۲۔ ''بے کس کی پکار کو جب کہ وہ پکارے' کون قبول کر کے سختی کو دور کر دیتا ہے؟ اور تمہیں زمین کا خلیفہ بناتا ہے' کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور معبود ہے؟ تم بہت کم نصیحت و عبرت حاصل کرتے ہو۔'' O---۶۳۔ ''کیا وہ جو تمہیں خشکی اور تری کی تاریکیوں میں راہ دکھاتا ہے اور جو اپنی رحمت سے پہلے ہی خوشخبریاں دینے والی ہوائیں چلاتا ہے' کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے؟ جنہیں یہ شریک کرتے ہیں ان سب سے اللہ بلند و بالاتر ہے۔'' O

(سورۃ القصص ۲۸) ---۶۲۔ ''اور جس دن اللہ تعالیٰ انہیں پکار کر فرمائے گا کہ تم جنہیں اپنے گمان میں میرا شریک ٹھہرا رہے تھے کہاں ہیں۔'' O---۶۳۔ ''جن پر بات آ چکی وہ جواب دیں گے کہ اے ہمارے پروردگار! یہی وہ ہیں جنہیں ہم نے بہکا رکھا تھا' ہم نے انہیں اسی طرح بہکایا جس طرح ہم بہکے تھے' ہم تیری سرکار میں اپنی دست برداری کرتے ہیں' یہ ہماری عبادت نہیں کرتے تھے۔'' O---۶۴۔ ''کہا جائے گا کہ اپنے شریکوں کو بلاؤ' وہ بلائیں گے لیکن انہیں وہ جواب تک نہ دیں گے اور سب عذاب دیکھ لیں گے' کاش یہ لوگ ہدایت پا لیتے۔'' O---۶۸۔ ''اور آپ کا رب جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے چن لیتا ہے' ان میں سے کسی کو کوئی اختیار نہیں' اللہ ہی کے لیے پاکی ہے وہ بلند تر ہے ہر اس چیز سے کہ لوگ شریک کرتے ہیں۔'' O---۷۴۔ ''اور جس دن انہیں پکار کر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جنہیں تم میرے شریک خیال کرتے تھے وہ کہاں ہیں۔'' O---۸۷۔ ''خیال رکھیے کہ یہ کفار آپ کو اللہ تعالیٰ کی آیتوں کی تبلیغ سے روک نہ دیں اس کے بعد کہ یہ آپ کی جانب اتاری گئیں' تو اپنے رب کی طرف بلاتے رہیں اور شرک کرنے والوں میں سے نہ ہوں۔'' O---۸۸۔ ''اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہ پکارنا بجز اللہ تعالیٰ کے کوئی اور معبود نہیں' ہر چیز فنا ہونے والی ہے مگر اسی کا منہ۔ (اور ذات) اسی کے لیے فرمانروائی ہے اور تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔'' O

(سورۃ العنکبوت ۲۹) ---۸۔ ''ہم نے ہر انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی نصیحت کی ہے ہاں اگر وہ یہ کوشش کریں کہ آپ میرے ساتھ اسے شریک کر لیں جس کا آپ کو علم نہیں تو ان کا کہنا نہ مانیے' تم سب کا لوٹنا میری ہی طرف ہے پھر میں ہر اس چیز سے جو تم کرتے تھے تمہیں خبر دوں گا۔'' O

(سورۃ الروم ۳۰) ---۱۲۔ ''اور جس دن قیامت قائم ہو گی تو گنہگار حیرت زدہ رہ جائیں گے۔'' O---۱۳۔ ''اور ان کے تمام تر شریکوں میں سے ایک بھی ان کا سفارشی نہ ہو گا اور (خود یہ بھی) اپنے شریکوں کے منکر ہو جائیں گے۔'' O---۲۸۔ ''اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے ایک مثال خود تمہاری ہی بیان فرمائی' جو کچھ ہم نے تمہیں دے رکھا ہے کیا اس میں تمہارے غلاموں میں سے بھی کوئی تمہارا شریک ہے؟ کہ تم اور وہ اس میں برابر درجے کے ہو؟ اور تم ان کا ایسا خطرہ رکھتے ہو جیسا خود اپنوں کا' ہم عقل رکھنے والوں کے لیے اسی طرح کھول کھول کر آیتیں بیان کر دیتے ہیں۔'' O---[یعنی جب تم یہ پسند نہیں کرتے کہ تمہارے غلام اور نوکر چاکر' جو تمہارے ہی جیسے انسان ہیں' وہ تمہارے مال و دولت میں شریک اور تمہارے برابر ہو جائیں تو پھر یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے

Marfat.com

بندے چاہے وہ فرشتے ہوں' پیغمبر ہوں' اولیا وصلحا ہوں یا شجر وحجر کے بنائے ہوئے معبود وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ہو جائیں جب کہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کے غلام اور اس کی مخلوق ہیں؟ یعنی جس طرح پہلی بات نہیں ہو سکتی' دوسری بھی نہیں ہو سکتی۔ اس لیے اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسروں کی بھی عبادت کرنا اور انہیں بھی حاجت روا اور مشکل کشا سمجھنا یکسر غلط ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۳۱۔ ''(لوگو!) اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہو کر اس سے ڈرتے رہو اور نماز کو قائم رکھو اور مشرکین میں سے نہ ہو جاؤ۔'' O---[یعنی ایمان وتقویٰ اور اقامت صلوٰۃ سے گریز کر کے' مشرکین میں سے نہ ہو جاؤ۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۳۳۔ ''لوگوں کو جب کبھی کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو اپنے رب کی طرف (پوری طرح) رجوع ہو کر دعائیں کرتے ہیں' پھر جب وہ اپنی طرف سے رحمت کا ذائقہ چکھاتا ہے تو ان میں سے ایک جماعت اپنے رب کے ساتھ شرک کرنے لگتی ہے۔'' O---۳۴۔ ''تاکہ وہ اس چیز کی ناشکری کریں جو ہم نے انہیں دی ہے اچھا تم فائدہ اٹھا لو ابھی ابھی تمہیں معلوم ہو جائے گا۔'' O---۳۵۔ ''کیا ہم نے ان پر کوئی دلیل نازل کی ہے جو اسے بیان کرتی ہے جسے یہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کر رہے ہیں۔'' O---[یہ استفہام انکاری ہے۔ یعنی یہ جن کو اللہ تعالیٰ کا شریک گردانتے ہیں اور ان کی عبادت کرتے ہیں' یہ بلادلیل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی کوئی دلیل نازل نہیں فرمائی۔ بھلا اللہ تعالیٰ شرک کے اثبات وجواز کے لیے کس طرح کوئی دلیل اتار سکتا تھا جب کہ اس نے سارے پیغمبر بھیجے ہی اس لیے تھے کہ وہ شرک کی تردید اور توحید کا اثبات کریں۔ چنانچہ ہر پیغمبر نے آ کر سب سے پہلے اپنی قوم کو توحید ہی کا وعظ کیا۔ اور آج اہل توحید مسلمانوں کو بھی نام نہاد مسلمانوں میں توحید وسنت کا وعظ کرنا پڑ رہا ہے۔ کیوں کہ مسلمان عوام کی اکثریت شرک وبدعت میں مبتلا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۴۰۔ ''اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا پھر روزی دی پھر مار ڈالے گا پھر زندہ کر دے گا بتاؤ تمہارے شریکوں میں سے کوئی بھی ایسا ہے جو ان میں سے کچھ بھی کر سکتا ہو۔ اللہ تعالیٰ کے لیے پاکی اور برتری ہے ہر اس شریک سے جو یہ لوگ مقرر کرتے ہیں۔'' O---۴۲۔ ''زمین میں چل پھر کر دیکھو تو سہی کہ اگلوں کا انجام کیا ہوا۔ جن میں اکثر لوگ مشرک تھے۔'' O---[شرک کا خاص طور پر ذکر کیا' کہ یہ سب سے بڑا گناہ ہے۔ علاوہ ازیں اس میں دیگر سیئات ومعاصی بھی آ جاتی ہیں۔ کیوں کہ ان کا ارتکاب بھی انسان اپنے نفس کی بندگی ہی اختیار کر کے' کرتا ہے' اسی لیے اسے بعض لوگ عملی شرک سے تعبیر کرتے ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ لقمان ۳۱)---۱۳۔ ''اور جب کہ لقمان نے وعظ کہتے ہوئے اپنے لڑکے سے فرمایا کہ میرے پیارے بچے! اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک نہ کرنا بیشک شرک بڑا بھاری ظلم ہے۔'' O---[اللہ تعالیٰ نے حضرت لقمان کی سب سے پہلی وصیت یہ نقل فرمائی کہ انہوں نے اپنے بیٹے کو شرک سے منع فرمایا' جس سے یہ واضح ہوا کہ والدین کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی اولاد کو شرک سے بچانے کی سب سے زیادہ کوشش کریں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۴۔ ''ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے متعلق نصیحت کی ہے' اس کی ماں نے دکھ پر دکھ اٹھا کر اسے حمل میں رکھا اور اس کی دودھ چھڑائی دو برس میں ہے کہ تو میری اور اپنے ماں باپ کی شکر گزاری کر' (تم سب کو) میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔'' O(تفسیر کیلئے باب ۸، مضمون: والدین کے حقوق)---۱۵۔ ''اور اگر وہ دونوں تجھ پر اس بات کا دباؤ ڈالیں کہ تو میرے ساتھ شریک کرے جس کا تجھے علم نہ ہو تو تو ان کا کہنا نہ ماننا' ہاں دنیا میں ان کے ساتھ اچھی طرح بسر کرنا اور اس کی راہ چلنا جو میری طرف جھکا ہوا ہو تمہارا سب کا لوٹنا میری ہی طرف ہے تم جو کچھ کرتے ہو اس سے پھر میں تمہیں خبردار کر دوں گا۔'' O---۲۱۔ ''اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اتاری ہوئی وحی کی تابعداری کرو تو کہتے ہیں کہ ہم نے تو جس طریق پر اپنے باپ دادوں کو پایا ہے اسی کی تابعداری کریں گے اگرچہ شیطان ان کے بڑوں کو دوزخ کے عذاب کی طرف بلاتا ہو۔'' O

(سورۃ سبا ۳۴)---۲۲۔ ''کہہ دیجیے! کہ اللہ تعالیٰ کے سوا جن جن کا تمہیں گمان ہے (سب) کو پکار لو نہ ان میں سے کسی کو آسمانوں اور زمینوں میں سے ایک ذرہ کا اختیار ہے نہ ان کا ان میں کوئی حصہ ہے نہ ان میں سے کوئی اللہ تعالیٰ کا مددگار ہے۔'' O---۲۷۔ ''کہہ دیجیے! کہ اچھا مجھے بھی تو انہیں دکھا دو جنہیں تم اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرا کر اس کے ساتھ ملا رہے ہو' ایسا ہرگز نہیں' بلکہ وہی اللہ تعالیٰ ہے غالب باحکمت۔'' O---[یعنی اس کا کوئی نظیر ہے نہ ہمسر' بلکہ وہ ہر چیز پر غالب ہے اور اس کے ہر کام اور قول میں حکمت ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۳۱۔ ''اور کافروں نے کہا کہ ہم ہرگز نہ تو اس قرآن کو مانیں نہ اس سے پہلے کی کتابوں کو! اے دیکھنے والے کاش کہ تو ان ظالموں کو اس وقت دیکھتا جبکہ یہ اپنے رب کے سامنے کھڑے ہوئے ایک دوسرے کو الزام دے رہے ہوں گے کمزور لوگ بڑے لوگوں سے کہیں گے اگر تم نہ ہوتے تو ہم تو مومن ہوتے۔'' O---۳۲۔ ''یہ بڑے لوگ ان کمزوروں کو جواب دیں گے کہ کیا تمہارے پاس ہدایت آ چکنے کے بعد ہم نے تمہیں اس سے روکا تھا؟ (نہیں) بلکہ تم (خود) ہی مجرم تھے۔'' O---۳۳۔ ''(اس کے جواب میں) یہ کمزور لوگ ان متکبروں سے کہیں گے (نہیں نہیں) بلکہ دن رات مکر وفریب سے ہمیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرنے اور اس کے شریک مقرر کرنے کا تمہارا حکم دینا ہماری بے ایمانی کا باعث ہوا اور عذاب کو دیکھتے ہی سب کے سب دل میں پشیمان ہو رہے ہوں گے اور کافروں کی گردنوں میں ہم طوق ڈال دیں گے انہیں صرف ان کے کیے کرائے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔'' O

Marfat.com

(سورۃ فاطر ۳۵) ---۱۴۔ ''اگر تم انہیں پکارو تو وہ تمہاری پکار سنتے ہی نہیں اور اگر (بالفرض) سن بھی لیں تو فریاد رسی نہیں کریں گے' بلکہ قیامت کے دن تمہارے اس شرک کا صاف انکار کر جائیں گے۔ آپ کو کوئی بھی حق تعالیٰ جیسا خبردار خبریں نہ دے گا۔'' O ---۴۰۔ ''آپ کہیے! کہ تم اپنے قرار داد شریکوں کا حال تو بتلاؤ جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا پوجا کرتے ہو۔ یعنی مجھ کو یہ بتلاؤ کہ انہوں نے زمین میں سے کون سا (جزو) بنایا ہے یا ان کا آسمانوں میں کچھ ساجھا ہے یا ہم نے ان کو کوئی کتاب دی ہے کہ یہ اس کی دلیل پر قائم ہوں' بلکہ یہ ظالم ایک دوسرے سے نرے دھوکے کی باتوں کا وعدہ کرتے آتے ہیں۔'' O ---[یعنی کیا ہمارا لکھا ہوا کوئی پروانہ ان کے پاس ایسا ہے جس میں ہم نے یہ تحریر کیا ہو کہ فلاں فلاں اشخاص کو ہم نے بیماروں کو تندرست کرنے' یا بے روزگاروں کو روزگار دلوانے' یا حاجت مندوں کی حاجتیں پوری کرنے کے اختیارات دیے ہیں' یا فلاں فلاں ہستیوں کو ہم نے اپنی زمین کے فلاں حصوں کا مختار کار بنا دیا ہے اور ان علاقوں کے لوگوں کی قسمتیں بنانا اور بگاڑنا اب اُن کے ہاتھ میں ہے لہٰذا ہمارے بندوں کو اب انہی سے دُعائیں مانگنی چاہییں اور انہی کے حضور نذریں اور نیازیں چڑھانی چاہییں اور جو نعمتیں بھی ملیں اُن پر انہی ''چھوٹے خداؤں'' کا شکر بجالانا چاہیے۔ ایسی کوئی سند اگر تمہارے پاس ہے تو لاؤ اسے پیش کرو۔ اور اگر نہیں ہے تو خود ہی سوچو کہ یہ مشرکانہ عقائد اور اعمال آخر تم نے کس بنیاد پر ایجاد کر لیے ہیں۔ تم سے پوچھا جاتا ہے کہ زمین و آسمان میں کہیں تمہارے ان بناوٹی معبودوں کے شریک خدا ہونے کی کوئی علامت پائی جاتی ہے؟ تم اس کے جواب میں کسی علامت کی نشان دہی نہیں کر سکتے۔ تم سے پوچھا جاتا ہے کہ خدا نے اپنی کسی کتاب میں یہ فرمایا ہے' یا تمہارے پاس یا ان بناوٹی معبودوں کے پاس خدا کا دیا ہوا کوئی پروانہ ایسا موجود ہے جو اس امر کی شہادت دیتا ہو کہ خدا نے خود انہیں وہ اختیارات عطا فرمائے ہیں جو تم ان کی طرف منسوب کر رہے ہو؟ تم وہ بھی پیش نہیں کر سکتے۔ اب آخر وہ چیز کیا ہے جس کی بنا پر تم اپنے یہ عقیدے بنائے بیٹھے ہو؟ کیا تم خدائی کے مالک ہو کہ خدا کے اختیارات جس جس کو چاہو بانٹ دو؟ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(سورۃ یٰس ۳۶) ---۷۴۔ ''اور وہ اللہ تعالیٰ کے سوا دوسروں کو معبود بناتے ہیں تا کہ وہ مدد کیے جائیں۔'' O ---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱' مضمون: نعمت اللہ] ---۷۵۔ ''(حالانکہ) ان میں انکی مدد کی طاقت ہی نہیں' (لیکن) پھر بھی (مشرکین) ان کے لیے حاضر باش لشکری ہیں۔'' O ---[مطلب یہ ہے کہ یہ جن بتوں کو معبود سمجھتے ہیں' وہ ان کی مدد کیا کریں گے؟ وہ تو خود اپنی مدد کرنے سے بھی قاصر ہیں۔ انہیں کوئی بُرا کہے' ان کی مذمت کرے تو یہی ان کی حمایت و مدافعت میں سرگرم ہوتے ہیں' نہ کہ خود ان کے وہ معبود۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۷۶۔ ''پس آپ کو ان کی بات غمناک نہ کرے' ہم ان کی پوشیدہ اور علانیہ سب باتوں کو (بخوبی) جانتے ہیں۔'' O

(سورۃ الصّٰفّٰت ۳۷) ---۱۱۔ ''ان کافروں سے پوچھو تو کہ آیا ان کا پیدا کرنا زیادہ دشوار ہے یا (ان کا) جنہیں ہم نے (ان کے علاوہ) پیدا کیا؟ ہم نے (انسانوں) کو لیس دار مٹی سے پیدا کیا ہے؟'' O ---[ان آیات میں مشرکین کے غیر معقول رویّہ کا بیان ہو رہا ہے کہ وہ آخرت کی زندگی کا انکار کر رہے ہیں۔ آپ ان سے پوچھیے کہ آسمانوں' کروڑوں ستاروں' سورج اور چاند اور فلک بوس پہاڑوں کو بنانا ہمارے لیے مشکل ہے یا تمہیں دوبارہ زندہ کرنا جنہیں ہم نے لیس دار کیچڑ سے پیدا کیا ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)] ---۱۲۔ ''بلکہ تو تعجب کر رہا ہے اور یہ مسخرا پن کر رہے ہیں۔'' O ---۱۳۔ ''اور جب انہیں نصیحت کی جاتی ہے یہ نہیں مانتے۔'' O ---۱۴۔ ''اور جب کسی معجزے کو دیکھتے ہیں تو مذاق اُڑاتے ہیں۔'' O ---۱۵۔ ''اور کہتے ہیں کہ یہ تو بالکل کھلا جادو ہی ہے۔'' O ---۱۶۔ ''کیا جب ہم مر جائیں گے اور خاک اور ہڈی ہو جائیں گے پھر کیا (سچ مچ) ہم اٹھائے جائیں گے؟'' O ---۱۷۔ ''کیا ہم سے پہلے کے ہمارے باپ دادا بھی؟'' O ---۱۸۔ ''آپ جواب دیجیے! کہ ہاں ہاں اور تم ذلیل (بھی) ہو گے۔'' O ---۱۹۔ ''وہ تو صرف ایک زور کی جھڑکی ہے کہ یکایک یہ دیکھنے لگیں گے۔'' O ---۲۰۔ ''اور کہیں گے کہ ہائے ہماری خرابی یہی جزا (سزا) کا دن ہے۔'' O ---۲۱۔ ''یہی فیصلہ کا دن ہے جسے تم جھٹلاتے رہے۔'' O ---۲۲۔ ''ظالموں کو اور ان کے ہمراہیوں کو اور (جن) جن کی وہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ پرستش کرتے تھے۔'' O ---۲۳۔ ''(ان سب کو) جمع کر کے انہیں دوزخ کی راہ دکھا دو۔'' O ---۲۴۔ ''اور انہیں ٹھہرا لو' (اس لیے) کہ ان سے (ضروری) سوال کیے جانے والے ہیں۔'' O ---۲۵۔ ''تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ (اس وقت) تم ایک دوسروں کی مدد نہیں کرتے۔'' O ---۲۶۔ ''بلکہ وہ (سب کے سب) آج فرمانبردار بن گئے۔'' O ---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴' مضمون: احتساب] ---۲۷۔ ''وہ ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر سوال و جواب کرنے لگیں گے۔'' O ---۲۸۔ ''کہیں گے کہ تم تو ہمارے پاس ہماری دائیں طرف سے آتے تھے۔'' O ---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴' مضمون: احتساب] ---۲۹۔ ''وہ جواب دیں گے کہ نہیں بلکہ تم ہی ایمان دار نہ تھے۔'' O ---۳۰۔ ''اور کچھ ہمارا زور تو تم پر تھا (ہی) نہیں۔ بلکہ تم (خود) سرکش لوگ تھے۔'' O ---۳۱۔ ''اب تو ہم (سب) پر ہمارے رب کی یہ بات ثابت ہو چکی کہ ہم (عذاب) چکھنے والے ہیں۔'' O ---۳۲۔ ''پس ہم نے تمہیں گمراہ کیا ہم تو خود بھی گمراہ ہی تھے۔'' O ---۳۳۔ ''سو اب آج کے دن تو (سب کے سب) عذاب میں شریک ہیں۔'' O ---۳۴۔ ''ہم گناہ گاروں کے ساتھ اسی طرح کیا کرتے ہیں۔'' O ---۱۶۱۔ ''یقین مانو کہ تم سب اور تمہارے معبودان (باطل)۔'' O ---۱۶۲۔ ''کسی ایک کو بھی بہکا نہیں سکتے۔'' O ---۱۶۳۔ ''بجز اس کے جو جہنمی ہی ہے۔'' O

Marfat.com

---[یعنی تم اور تمہارے معبودانِ باطلہ کسی کو گمراہ کرنے پر قادر نہیں ہیں سوائے ان کے جو اللہ تعالیٰ کے علم میں پہلے ہی جہنمی ہیں۔ اور اسی وجہ سے کفر و شرک پر مصر ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۶۷۔ ''کفار تو کہا کرتے تھے۔'' O---۱۶۸۔ ''کہ اگر ہمارے سامنے اگلے لوگوں کا ذکر ہوتا۔'' O---۱۶۹۔ ''تو ہم بھی اللہ تعالیٰ کے چیدہ بندے بن جاتے۔'' O---[ذکر سے مراد کوئی کتاب الٰہی یا پیغمبر ہے۔ یعنی یہ کفار نزول قرآن سے پہلے کہا کرتے تھے کہ ہمارے پاس بھی کوئی آسمانی کتاب ہوتی جس طرح پہلے لوگوں پر تورات وغیرہ نازل ہوئیں۔ یا کوئی ہادی اور منذر ہمیں وعظ و نصیحت کرنے والا ہوتا تو ہم بھی اللہ تعالیٰ کے خالص بندے بن جاتے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۷۰۔ ''لیکن پھر اس قرآن کے ساتھ کفر کر گئے پس اب عنقریب جان لیں گے۔'' O---[یعنی ان کی آرزو کے مطابق جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہادی بن کر آ گئے قرآن مجید بھی نازل کر دیا گیا تو ان پر ایمان لانے کے بجائے ان کا انکار کر دیا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الزُّمَر** ۳۹)---۳۔ ''خبردار! اللہ تعالیٰ ہی کے لیے خالص عبادت کرنا ہے اور جن لوگوں نے اس کے سوا اولیا بنا رکھے ہیں (اور کہتے ہیں) کہ ہم ان کی عبادت صرف اس لیے کرتے ہیں کہ یہ (بزرگ) اللہ تعالیٰ کی نزدیکی کے مرتبہ تک ہماری رسائی کرا دیں یہ لوگ جس بارے میں اختلاف کر رہے ہیں اس کا (سچا) فیصلہ اللہ تعالیٰ (خود) کرے گا۔ جھوٹے اور ناشکرے (لوگوں) کو اللہ تعالیٰ راہ نہیں دکھاتا۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۱، مضمون: اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی اطاعت)---۸۔ ''اور انسان کو جب کبھی کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ خوب رجوع ہو کر اپنے رب کو پکارتا ہے پھر جب اللہ تعالیٰ اسے اپنے پاس سے نعمت عطا فرما دیتا ہے تو وہ اس سے پہلے جو دُعا کرتا تھا اسے (بالکل) بھول جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے شریک مقرر کرنے لگتا ہے جس سے (اوروں کو بھی) اس کی راہ سے بہکائے آپ فرما دیجئے! کہ اپنے کفر کا فائدہ کچھ دن اور اٹھا لو (آخر) تو دوزخیوں میں ہونے والا ہے۔'' O---۴۵۔ ''جب اللہ اکیلے کا ذکر کیا جائے تو ان لوگوں کے دل نفرت کرنے لگتے ہیں جو آخرت کا یقین نہیں رکھتے اور جب اس کے سوا (اوروں کا) ذکر کیا جائے تو ان کے دل کھل کر خوش ہو جاتے ہیں۔'' O---۴۶۔ ''آپ فرما دیجئے! کہ اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے چھپے کھلے کے جاننے والے تو ہی اپنے بندوں میں ان امور کا فیصلہ فرمائے گا جن میں وہ الجھ رہے تھے۔'' O---۴۷۔ ''اگر ظلم کرنے والوں کے پاس وہ سب کچھ ہو جو روئے زمین پر ہے اور اس کے ساتھ اتنا ہی اور ہو تو بھی بدترین سزا کے بدلے میں قیامت کے دن یہ سب کچھ دے دیں اور ان کے سامنے اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ ظاہر ہوگا جس کا گمان بھی انہیں نہ تھا۔'' O---۴۸۔ ''جو کچھ انہوں نے کیا تھا اس کی برائیاں ان پر کھل پڑیں گی اور جس کا وہ مذاق کرتے تھے وہ انہیں آ گھیرے گا۔'' O---۶۵۔ ''اور بیشک وحی کی گئی ہے آپ کی طرف اور ان کی طرف جو آپ سے پہلے تھے۔ کہ اگر (بفرضِ محال) آپ نے بھی شرک کیا تو ضائع ہو جائینگے آپ کے اعمال اور آپ بھی خاسرین میں سے ہو جائیں گے۔'' O---[یعنی شرک کے ساتھ کسی عمل کو عملِ صالح قرار نہیں دیا جائے گا اور جو شخص بھی مشرک رہتے ہوئے اپنے نزدیک بہت سے کاموں کو نیک کام سمجھتے ہوئے کرے گا ان پر وہ کسی اجر کا مستحق نہ ہوگا اور اس کی پوری زندگی سراسر زیاں کاری بن کر رہ جائے گی۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(**سورۃ المومن** ۴۰)---۱۲۔ ''یہ (عذاب) تمہیں اس لیے ہے کہ جب صرف اکیلے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا تو تم انکار کر جاتے تھے اور اگر اس کے ساتھ کسی کو شریک کیا جاتا تھا تو تم مان لیتے تھے پس اب فیصلہ اللہ تعالیٰ بلند و بزرگ ہی کا ہے۔'' O---[اسی ایک اللہ کا حکم ہے کہ اب تمہارے لیے جہنم کا عذاب ہمیشہ کے لیے ہے اور اس سے نکلنے کی کوئی سبیل نہیں۔ جو عَلِیّ یعنی ان باتوں سے بلند ہے کہ اس کی ذات یا صفات میں کوئی اس جیسا اور کبیر یعنی ان باتوں سے بہت بڑا ہے کہ اس کی کوئی مثل ہو یا بیوی اور اولاد ہو یا شریک ہو۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۴۲۔ ''تم مجھے یہ دعوت دے رہے ہو کہ میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کروں اور اس کے ساتھ شرک کروں جس کا کوئی علم مجھے نہیں اور میں تمہیں غالب بخشنے والے (معبود) کی طرف دعوت دے رہا ہوں۔'' O---۴۳۔ ''یہ یقینی امر ہے کہ تم مجھے جس کی طرف بلا رہے ہو وہ تو نہ دنیا میں پکارے جانے کے قابل ہے نہ آخرت میں اور یہ (بھی یقینی بات ہے) کہ ہم سب کا لوٹنا اللہ تعالیٰ کی طرف ہے اور حد سے گزر جانے والے ہی (یقیناً) اہلِ دوزخ ہیں۔'' O---۷۳۔ ''پھر ان سے پوچھا جائے کہ جنہیں تم شریک کرتے تھے وہ کہاں ہیں؟'' O---۷۴۔ ''جو اللہ تعالیٰ کے سوا تھے وہ کہیں گے کہ وہ تو ہم سے بہک گئے بلکہ ہم تو اس سے پہلے کسی کو بھی پکارتے ہی نہ تھے۔ اللہ تعالیٰ کافروں کو اسی طرح گمراہ کرتا ہے۔'' O---۷۵۔ ''یہ بدلہ ہے اس چیز کا جو تم زمین میں ناحق پھولے نہ سماتے تھے۔ اور (بے جا) اتراتے پھرتے تھے۔'' O---۷۶۔ ''(اب آؤ) جہنم میں ہمیشہ رہنے کے لیے (اس کے) دروازوں میں داخل ہو جاؤ کیا ہی بری جگہ ہے تکبر کرنے والوں کی۔'' O

(**سورۃ حم السجدۃ** ۴۱)---۶۔ ''آپ فرما دیجئے میں انسان ہی ہوں (بظاہر) تمہاری مانند۔ (البتہ) وحی کی جاتی ہے میری طرف کہ تمہارا معبود خداوند یکتا ہی ہے پس متوجہ ہو جاؤ اس کی طرف اور مغفرت طلب کرو اس سے۔ اور ہلاکت ہے مشرکوں کے لیے۔'' O---۹۔ ''آپ فرما دیجئے! کہ کیا تم اس (اللہ) کا انکار کرتے ہو اور تم اس کے شریک مقرر کرتے ہو جس نے دو دن میں زمین پیدا کر دی سارے جہانوں کا پروردگار وہی ہے۔'' O---۳۷۔ ''اور دن رات اور سورج چاند بھی (اسی کی) نشانیوں میں سے ہیں تم سورج کو سجدہ نہ کرو نہ چاند کو بلکہ سجدہ اس اللہ تعالیٰ کے لیے کرو جس نے ان سب کو پیدا کیا ہے اگر تمہیں اسی

Marfat.com

کی عبادت کرنی ہے تو۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۲، مضمون: سورج چاند) ---۳۸۔ ''پھر بھی اگر یہ کبر و غرور کریں تو وہ (فرشتے) جو آپ کے رب کے نزدیک ہیں وہ تو رات دن اس کی تسبیح بیان کر رہے ہیں اور (کسی وقت بھی) نہیں اکتاتے۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۳، مضمون: ملائکہ) ---۴۷۔ ''قیامت کا علم اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹایا جاتا ہے اور جو جو پھل اپنے شگوفوں میں سے نکلتے ہیں اور جو مادہ حمل سے ہوتی ہے اور جو بچے وہ جنتی ہے سب کا علم اسے ہے اور جس دن اللہ تعالیٰ ان (مشرکوں) کو بلا کر دریافت فرمائے گا میرے شریک کہاں ہیں' وہ جواب دیں گے کہ ہم نے تو تجھے کہہ سنایا کہ ہم میں سے تو کوئی اس کا گواہ نہیں۔'' O ---[یعنی آج ہم میں سے کوئی شخص یہ ماننے کے لیے تیار نہیں کہ تیرا کوئی شریک ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)] (مزید تفسیر کیلئے باب ۱۱، مضمون: قیامت کا واقع ہونا) ---۴۸۔ ''اور یہ جن (جن) کی پرستش اس سے پہلے کرتے تھے وہ ان کی نگاہ سے گم ہو گئے اور انہوں نے سمجھ لیا کہ اب ان کے لیے کوئی بچاؤ نہیں۔''

(سورۃ الشوریٰ ۴۲) ---۱۳۔ ''اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے وہی دین مقرر کر دیا ہے جس کے قائم کرنے کا اس نے نوح (علیہ السلام) کو حکم دیا تھا اور جو (بذریعہ وحی) ہم نے تیری طرف بھیج دی ہے' اور جس کا تاکیدی حکم ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ (علیہم السلام) کو دیا تھا' کہ اس دین کو قائم رکھنا اور اس میں پھوٹ نہ ڈالنا جس چیز کی طرف آپ انہیں بلا رہے ہیں وہ تو (ان) مشرکین پر گراں گزرتی ہے' اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنا برگزیدہ بناتا ہے اور جو بھی اس کی طرف رجوع کرے وہ اس کی صحیح رہنمائی کرتا ہے۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۹، مضمون: دین و باب ۱۴، مضمون: شریعت)

(سورۃ ق ۵۰) ---۲۴۔ ''ڈال دو جہنم میں ہر کافر سرکش کو۔'' O ---۲۵۔ ''جو نیک کام سے روکنے والا حد سے گزر جانے والا اور شک کرنے والا تھا۔'' O ---۲۶۔ ''جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرا معبود بنا لیا تھا پس اسے سخت عذاب میں ڈال دو۔'' O

(سورۃ الذّٰریٰت ۵۱) ---۵۰۔ ''پس تم اللہ تعالیٰ کی طرف دوڑ بھاگ (یعنی رجوع) کرو یقیناً میں تمہیں اس کی طرف سے صاف صاف تنبیہ کرنے والا ہوں۔'' O ---۵۱۔ ''اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہ ٹھہراؤ۔ بیشک میں تمہیں اس کی طرف سے کھلا ڈرانے والا ہوں۔'' O ---۵۲۔ ''اسی طرح جو لوگ ان سے پہلے گزرے ہیں ان کے پاس جو بھی رسول آیا انہوں نے کہہ دیا کہ یا تو یہ جادوگر ہے یا دیوانہ ہے۔'' O ---۵۳۔ ''کیا یہ اس بات کی ایک دوسرے کو وصیت کرتے گئے ہیں۔'' O ---۵۴۔ ''(نہیں) بلکہ یہ سب کے سب سرکش ہیں۔ تو آپ ان سے منہ پھیر لیں آپ پر کوئی ملامت نہیں۔'' O

(سورۃ الطور ۵۲) ---۴۳۔ ''کیا اللہ تعالیٰ کے سوا ان کا کوئی معبود ہے؟ (ہرگز نہیں) اللہ تعالیٰ ان کے شرک سے پاک ہے۔'' O

(سورۃ الحشر ۵۹) ---۲۳۔ ''وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں' بادشاہ' نہایت پاک' سب عیبوں سے صاف' امن دینے والا' نگہبان' غالب زور آور' اور بڑائی والا' پاک ہے اللہ تعالیٰ ان چیزوں سے جنہیں یہ اس کا شریک بناتے ہیں۔'' O

(سورۃ الممتحنۃ ۶۰) ---۱۲۔ ''اے پیغمبر! جب مسلمان عورتیں آپ سے ان باتوں پر بیعت کرنے آئیں کہ وہ اللہ کی ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گی' چوری نہ کریں گی' زناکاری نہ کریں گی' اپنی اولاد کو نہ مار ڈالیں گی اور کوئی ایسا بہتان نہ باندھیں گی جو خود اپنے ہاتھوں پیروں کے سامنے گھڑ لیں اور کسی نیک کام میں تیری بے حکمی نہ کریں گی تو آپ ان سے بیعت کر لیا کریں' اور ان کیلئے اللہ سے مغفرت طلب کریں بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور معاف کرنے والا ہے۔'' O [تفسیر کیلئے باب نمبر ۱۴، مضمون: بیعت]

(سورۃ الجن ۷۲) ---۱۔ ''(اے محمد ﷺ) آپ فرما دیں کہ مجھے وحی کی گئی ہے کہ جنوں کی ایک جماعت نے (قرآن) سنا اور کہا کہ ہم نے عجیب قرآن سنا ہے۔'' O ---۲۔ ''جو راہ راست کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ ہم اس پر ایمان لا چکے (اب) ہم ہرگز کسی کو بھی اپنے رب کا شریک نہ بنائیں گے۔'' O --- [اس سے کئی باتیں معلوم ہوئی۔ ایک یہ کہ جن اللہ تعالیٰ کے وجود اور اس کے رب ہونے کے منکر نہیں ہیں دوسرے یہ کہ ان میں بھی مشرکین پائے جاتے ہیں جو مشرک انسانوں کی طرح اللہ کے ساتھ دوسروں کو خدائی میں شریک ٹھہراتے ہیں' چنانچہ جنوں کی یہ قوم جس کے افراد قرآن سن کر گئے تھے مشرک ہی تھی۔ تیسرے یہ کہ نبوت اور کتب آسمانی کے نزول کا سلسلہ جنوں کے ہاں جاری نہیں ہوا ہے بلکہ ان میں سے جو جن بھی ایمان لاتے ہیں وہ انسانوں میں آنے والے انبیاء اور ان کی لائی ہوئی کتابوں پر ہی ایمان لاتے ہیں۔ (از تفسیر تفہیم القرآن)]

(سورۃ البینۃ ۹۸) ---۱۔ ''جن لوگوں نے اہل کتاب میں سے کفر کیا (وہ) اور مشرکین (کفر سے) الگ ہونے والے نہ تھے جب تک کہ نہ آ جائے ان کے پاس ایک روشن دلیل۔'' O --- [رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے عرب کے باشندے دو گروہوں میں بٹے ہوئے تھے' ایک گروہ وہ تھا جو سرے سے کسی نبی پر ایمان نہیں رکھتا تھا اور نہ ان کے پاس کوئی آسمانی صحیفہ تھا۔ ان میں سے کوئی بتوں کی پوجا میں مگن تھا' کوئی کواکب کی عبادت میں کھویا ہوا اور کوئی آگ کو اپنا معبود بنائے ہوئے تھا' ان کے عقائد میں شدید اختلافات کے باوجود شرک قدر مشترک تھا۔ دوسرا گروہ ان لوگوں پر مشتمل تھا جو کسی نبی کے امتی ہونے کے دعویدار تھے' ان کے پاس کوئی نہ کوئی آسمانی کتاب بھی تھی لیکن مرور زمانہ سے وہ بھی کھلی گمراہی میں پھنس چکے تھے۔ ان کے آسمانی صحیفے تحریف

Marfat.com

کی نذر ہو چکے تھے۔ ان کے اعمال وعقائد میں واضح بگاڑ پیدا ہو چکا تھا۔ انبیاء کی تعلیمات سے انہوں نے رخ موڑ لیا تھا اور خود ساختہ مخترعات کو اپنا دین بنالیا تھا۔ ان کا بگاڑ اس حد تک پہنچ چکا تھا کہ کوئی حضرت عزیر کو فرزند خداوند کوئی یسوع مسیح کو خدا کا بیٹا یقین کرتا تھا۔ اگرچہ شرک میں یہ لوگ بھی دیگر مشرکین سے پیچھے نہ تھے لیکن قرآن کریم نے ان دو گروہوں کو ہمیشہ الگ الگ ناموں سے یاد کیا ہے پہلے گروہ کو مشرک کہا گیا اور دوسرے گروہ کو اہل کتاب' اس لئے کہ وہ دوسرا گروہ اپنے آپ کو ایک ایسے دین کا پیرو کہلاتا ہے جو بنیادی طور پر دین توحید ہے اس لئے قرآن کریم نے انہیں مشرکین کے لفظ سے یاد نہیں کیا۔ شرعی احکام میں بھی اس فرق کو ملحوظ رکھا گیا۔ مشرکین کا ذبیحہ بھی حرام اور ان کی عورتوں کے ساتھ شادی بھی قطعاً ممنوع۔ اس کے برعکس اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح کی بھی اجازت ہے ان کا ذبیحہ بھی حلال ہے بشرطیکہ وہ اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ذبح کریں اور شریعت کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق ذبح کریں۔

مشرک مرد اور مشرک عورتیں

(سورۃ الاحزاب ۳۳)---۷۳۔" (یہ اس لیے) کہ اللہ تعالیٰ منافق مردوں عورتوں اور مشرک مردوں عورتوں کو سزا دے اور مومن مردوں عورتوں کی توبہ قبول فرمائے اور اللہ تعالیٰ بڑا ہی بخشنے والا اور مہربان ہے۔" O---[اس کے بندوں سے جو لغزشیں صادر ہوتی ہیں ان کو وہ معاف فرما دیتا ہے اور جو نیکی کا کام ان سے سرزد ہوتا ہے، اس کو محض اپنی رحمت کے طفیل منزل تک رسائی کا ذریعہ بنا دیتا ہے' ورنہ کہاں وہ بارگاہ ناز اور کہاں یہ پیکر عجز و نیاز۔ رب کریم کی انہی دو صفتوں غفور اور رحیم کے صدقے سالک راہ محبت ٹھوکریں کھاتا افتاں وخیزاں آگے بڑھتا چلا جاتا ہے اور آخر کار وصال حبیب سے شاد کام ہوتا ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

(سورۃ الفتح ۴۸)---۶۔" اور تاکہ عذاب میں مبتلا کردے منافق مردوں اور منافق عورتوں، مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں برے گمان رکھتے ہیں۔ انہیں پر ہے بری گردش اور ناراض ہوا ہے اللہ تعالیٰ ان پر اور (اپنی رحمت سے) انہیں دور کر دیا ہے اور تیار کر رکھا ہے ان کے لیے جہنم۔ اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔" O---[تفسیر کے لیے باب ھذا، مضمون: منافق مرد اور منافق عورتیں]

(سورۃ الممتحنہ ۶۰)---۱۰۔" اے ایمان والو! جب تمہارے پاس مومن عورتیں ہجرت کر کے آئیں تو تم ان کا امتحان لو۔ دراصل ان کے ایمان کو بخوبی جاننے والا تو اللہ ہی ہے لیکن اگر وہ تمہیں ایماندار معلوم ہوں تو اب تم انہیں کافروں کی طرف واپس نہ کرو، یہ ان کیلئے حلال نہیں اور نہ ہی وہ ان کیلئے حلال ہیں، اور جو خرچ ان کافروں کا ہو، وہ انہیں ادا کردو، ان عورتوں کو ان کے مہر دے کر ان سے نکاح کر لینے میں تم پر کوئی گناہ نہیں اور کافر عورتوں کی ناموس اپنے قبضے میں نہ رکھو اور جو کچھ تم نے خرچ کیا ہو، مانگ لو اور جو کچھ ان کافروں نے خرچ کیا ہو وہ بھی مانگ لیں یہ اللہ کا فیصلہ ہے جو تمہارے درمیان کر رہا ہے، اللہ تعالیٰ بڑے علم (اور) حکمت والا ہے۔" O[عِصَمْ، عِصْمَةٌ کی جمع ہے، یہاں اس سے مراد عصمت عقد نکاح ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اگر خاوند مسلمان ہو جائے اور بیوی بدستور کافر اور مشرک رہے تو ایسی مشرک عورت کو اپنے نکاح میں رکھنا جائز نہیں ہے۔ اسے فوراً طلاق دے کر اپنے سے علیحدہ کر دیا جائے۔ چنانچہ اس حکم کے بعد حضرت عمرؓ نے اپنی دو مشرک اور حضرت طلحہ ابن عبیداللہ نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی۔ (ابن کثیر) البتہ اگر بیوی کتابیہ (یہودی یا عیسائی) ہو تو اسے طلاق دینا ضروری نہیں ہے۔ کیونکہ اس سے نکاح جائز ہے، اس لیے اگر وہ پہلے سے ہی بیوی کی حیثیت سے تمہارے پاس موجود ہے تو قبول اسلام کے بعد اسے علیحدہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یعنی ان عورتوں پر جو کفر پر برقرار رہنے کی وجہ سے کافروں کے پاس چلی گئی ہیں، یعنی ان عورتوں پر جو مسلمان ہو کر ہجرت کر کے مدینے آ گئی ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]---۱۱۔" اور اگر تمہاری کوئی بیوی تمہارے ہاتھ سے نکل جائے اور کافروں کے پاس چلی جائے تو پھر تمہیں اس کے بدلے کا وقت مل جائے گا تو جن کی بیویاں چلی گئی ہیں انہیں ان کے اخراجات کے برابر ادا کر دو، اور اس اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو جس پر تم ایمان رکھتے ہو۔" O---۱۲۔" اے پیغمبر! جب مسلمان عورتیں آپ سے ان باتوں پر بیعت کرنے آئیں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گی، چوری نہ کریں گی، زنا کاری نہ کریں گی، اپنی اولاد کو نہ مار ڈالیں گی اور کوئی ایسا بہتان نہ باندھیں گی جو خود اپنے ہاتھوں پیروں کے سامنے گھڑ لیں اور کسی نیک کام میں تیری بے حکمی نہ کریں گی تو آپ ان سے بیعت کر لیا کریں اور ان کیلئے اللہ سے مغفرت طلب کریں بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور معاف کرنے والا ہے۔" O
[تفسیر کیلئے باب نمبر ۱۴، مضمون: بیعت]

مغضوب۔ غضب

(سورۃ الفاتحہ ۱)---۵۔" ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔" O---۶۔" ہمیں سیدھی (اور سچی) راہ

Marfat.com

دکھا۔'' O---۷۔ ''ان لوگوں کی راہ جن پر تو نے انعام کیا ان کی نہیں جن پر غضب کیا گیا اور نہ گمراہوں کی۔'' O---[بعض روایات سے ثابت ہے کہ (جن پر اللہ کا غضب نازل ہوا) سے مراد یہودی اور (گمراہوں) سے مراد نصاریٰ (عیسائی) ہیں۔ ابن ابی حاتم کہتے ہیں کہ مفسرین کے درمیان اس میں کوئی اختلاف نہیں، اس لیے صراط مستقیم پر چلنے کی خواہش رکھنے والوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ یہود اور نصاریٰ دونوں کی گمراہیوں سے بچ کر رہیں۔ یہود کی بڑی گمراہی یہ تھی کہ وہ جانتے بوجھتے صحیح راستے پر نہیں چلتے تھے' آیات الٰہی میں تحریف اور حیلہ کرنے سے گریز نہیں کرتے تھے' حضرت عزیر علیہ السلام کو ابن اللہ کہتے' اپنے احبار و رہبان کو حرام و حلال کرنے کا مجاز سمجھتے تھے۔ نصاریٰ کی بڑی غلطی یہ تھی کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں غلو کیا اور انہیں اللہ کا بیٹا اور تین خداؤں میں سے ایک قرار دیا۔ افسوس ہے کہ امت محمدیہ میں بھی یہ گمراہیاں عام ہیں اور اسی وجہ سے وہ دنیا میں ذلیل و رسوا ہیں۔ اللہ تعالیٰ اسے ذلالت کے گڑھے سے نکالے تا کہ ادبار و نکبت کے بڑھتے ہوئے سائے سے وہ محفوظ رہ سکے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الشوریٰ ۴۲)---۱۶۔ ''اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کی باتوں میں جھگڑا ڈالتے ہیں اس کے بعد کہ (مخلوق) اسے مان چکی ان کی کٹ حجتی اللہ تعالیٰ کے نزدیک باطل ہے' اور ان پر غضب ہے اور ان کے لیے سخت عذاب ہے۔'' O

(سورۃ المجادلۃ ۵۸)---۱۴۔ ''کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا؟ جنہوں نے اس قوم سے دوستی کی جن پر اللہ تعالیٰ غضبناک ہو چکا ہے' نہ یہ (منافق) تمہارے ہی ہیں نہ ان کے ہیں باوجود علم کے پھر بھی جھوٹ پر قسمیں کھا رہے ہیں۔'' O---[جن پر اللہ کا غضب نازل ہوا' وہ قرآن کریم کی صراحت کے مطابق یہود ہیں۔ اور ان سے دوستی کرنے والے منافقین ہیں۔ یہ آیات اس وقت نازل ہوئیں' جب مدینے میں منافقین کا بھی زور تھا اور یہودیوں کی سازشیں بھی عروج پر تھیں۔ ابھی یہود کو جلاوطن نہیں کیا گیا تھا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

کافر، کفر

(سورۃ البقرۃ ۲)---۶۔ ''بیشک کافروں کے لیے برابر ہے تو انہیں ڈرائے یا نہ ڈرائے وہ ایمان نہیں لائیں گے۔'' O---۷۔ ''اللہ نے ان کے دلوں اور ان کے کانوں پر مہر لگا دی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ ہے اور انہیں بڑا عذاب ہو گا۔'' O---۹۰۔ ''بہت بری ہے وہ چیز کہ بیچ دیا ہے انہوں نے اس کے بدلے میں اپنی جانوں کو، وہ یہ کہ انکار کرتے ہیں وہ اس کا جو نازل کیا ہے اللہ نے محض اس ضد کی بنا پر کہ نازل کر رہا ہے اللہ اپنا فضل جس پر چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے۔ سو وہ گرفتار ہو گئے (اللہ کے) پے در پے غضب میں اور کافروں کے لئے ہے عذاب ذلت آمیز۔'' O---۹۲۔ ''اور یقیناً آئے تمہارے پاس موسیٰ کھلی نشانیاں لے کر پھر بھی پوجنا شروع کر دیا تم نے بچھڑے کو موسیٰ (کے کوہ طور پر جانے) کے بعد اور تم ظلم کر رہے تھے۔'' O---۹۳۔ ''اور جب لیا تھا ہم نے تم سے عہد اور اٹھا رکھا تھا تمہارے اوپر کوہ طور کو (اور حکم دیا تھا کہ) پکڑے رہو اس کتاب کو جو دی ہے ہم نے تمہیں زور سے۔ اور سنو احکام الٰہی۔ انہوں نے کہا۔ سن تو لیا ہم نے مگر مانیں گے نہیں۔ اور رچ بس گیا تھا ان کے دلوں میں بچھڑا ہی ان کے کفر کے سبب۔ تم کہہ دو بہت ہی برے ہیں وہ کام جن کے کرنے کا حکم دیتا ہے تم کو تمہارا ایمان اگر ہو تم مومن۔'' O---۹۸۔ ''جو ہے دشمن اللہ کا اور اس کے فرشتوں کا اور اس کے رسولوں کا اور جبریلؑ و میکائیل کا، تو بیشک اللہ بھی دشمن ہے کافروں کا۔'' O---۱۰۵۔ ''نہیں پسند کرتے وہ لوگ جو کافر ہیں اہل کتاب میں سے اور نہیں (پسند کرتے) مشرک، اس بات کو کہ نازل ہو تم پر کوئی خیر تمہارے رب کی طرف سے۔ مگر اللہ تعالیٰ خاص کر لیتا ہے اپنی رحمت کے ساتھ جس کو چاہے۔ اور اللہ مالک ہے فضل عظیم کا۔'' O---۱۶۱۔ ''بیشک وہ لوگ جنہوں نے کفر (کا رویہ اختیار) کیا اور مر گئے کافر ہی یہی لوگ ہیں کہ ہے ان پر لعنت اللہ کی اور فرشتوں کی اور انسانوں کی، سب کی۔'' O---۱۶۲۔ ''ہمیشہ رہیں گے یہ (گرفتار) لعنت میں نہ ہلکا کیا جائے گا ان کا عذاب اور نہ انہیں ملے گی مہلت۔'' O---۱۶۶۔ ''جب بیزاری کا اظہار کریں گے وہ جن کی پیروی کی گئی تھی ان سے جنہوں نے پیروی کی تھی اور دیکھ رہے ہوں گے عذاب کو اور منقطع ہو چکے ہوں گے ان کے تمام ذرائع اور وسائل۔'' O---۱۶۷۔ ''اور کہیں گے وہ جنہوں نے پیروی کی تھی، کاش کہ ہوتا ہمارے لئے ایک موقعہ پھر (دنیا میں جانے کا) تو بیزاری کا اظہار کرتے ہم بھی ان سے اسی طرح جیسے بیزاری ظاہر کی ہے انہوں نے ہم سے۔ اس طرح بنا دکھائے گا اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو حسرت و پشیمانی ان کے لئے اور ہرگز نہیں نکل سکیں گے وہ دوزخ سے۔'' O---۱۷۱۔ ''اور کافروں کی مثال اس شخص کی مثال ہے جو اس کو آواز دے جو بلاوے اور پکار کے سوا کچھ نہیں سنتا۔ وہ بہرے، گونگے، اندھے ہیں سو نہیں سمجھتے۔'' O---۲۱۰۔ ''کیا انتظار کرتے ہیں یہ لوگ اس بات کا کہ آ جائے ان کے پاس خود اللہ تعالیٰ ابر کے سائبانوں میں فرشتے ساتھ لے کر اور فیصلہ کر ڈالا جائے معاملہ کا۔ اور اللہ ہی کی طرف لوٹائے جانے والے ہیں سارے معاملات۔'' O---۲۱۲۔ ''خوشنما بنا دیا گیا ہے ان لوگوں کے لئے جنہوں نے کفر اختیار کیا دنیاوی زندگی میں اور مذاق اڑاتے ہیں ان لوگوں کا جو ایمان والے ہیں اور وہ لوگ جو متقی ہیں برتر ہوں گے ان

Marfat.com

سے قیامت کے دن (رہا دُنیا کا رزق) تو اللہ تعالیٰ رزق دیتا ہے جسے چاہے بے حساب۔" O---۲۵۷۔ "اللہ تعالیٰ حامی و مددگار ہے ان لوگوں کا جو ایمان لاتے ہیں نکالتا ہے ان کو تاریکیوں سے روشنی کی طرف اور وہ لوگ جو کفر اختیار کرتے ہیں ان کے حامی و مددگار طاغوت ہیں جو نکالتے ہیں ان کو روشنی سے تاریکیوں کی طرف یہی لوگ ہیں اہل دوزخ یہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔" O

(**سورۃ آل عمران ۳**)---۱۰۔ "یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہرگز نہ بچا سکیں گے ان کو ان کے مال اور نہ ان کی اولادیں اللہ کی پکڑ سے ذرا بھی اور یہی لوگ ہیں ایندھن دوزخ کا۔" O---۱۱۔ "جیسے حال ہوا آل فرعون اور ان سے پہلوں کا۔ انہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تو اللہ تعالیٰ نے بھی انہیں ان کے گناہوں کے بدلے میں پکڑ لیا اور اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے۔" O---۱۲۔ "کہہ دو (اے محمد ﷺ) ان لوگوں سے جنہوں نے کفر کیا کہ وہ وقت دور نہیں جب تم مغلوب ہو جاؤ گے اور ہانکے جاؤ گے طرف جہنم کے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔" O---۳۲۔ "کہہ دو! اطاعت کرو اللہ تعالیٰ کی اور رسول کی پھر اگر وہ منہ موڑیں (تو وہ کافر ہیں) اور بیشک اللہ نہیں پسند کرتا کافروں کو۔" O---۹۰۔ "بیشک وہ لوگ جنہوں نے کفر اختیار کیا بعد ایمان لانے کے پھر بڑھتے چلے گئے کفر میں ہرگز نہیں قبول ہو گی توبہ ان کی اور یہی لوگ ہیں حقیقی گمراہ۔" O---۹۱۔ "بیشک وہ لوگ جنہوں نے کفر اختیار کیا اور مرے بھی بحالت کفر تو ہرگز نہیں قبول کیا جائے گا ان میں کسی سے زمین بھر سونا اگرچہ وہ دے بطور فدیہ اسے۔ یہی لوگ ہیں کہ ہے ان کے لئے دردناک عذاب اور نہ ہوگا ان کے لئے کوئی مددگار۔" O---۱۱۶۔ "بیشک وہ لوگ جنہوں نے کفر اختیار کیا ہرگز نہ بچا سکیں گے ان کو ان کے مال اور نہ ان کی اولاد اللہ (کی گرفت) سے ذرا بھی اور یہ لوگ دوزخی ہیں یہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔" O---۱۱۷۔ "مثال اس کی جو خرچ کرتے ہیں یہ لوگ اس دُنیاوی زندگی میں اس ہوا کی سی ہے جس میں ہو سخت سردی جو چلے کھیتی پر ایسے لوگوں کی جنہوں نے ظلم کیا ہو اپنی جانوں پر اور برباد کر دے وہ اس کھیتی کو۔ اور نہیں ظلم کیا اس پر اللہ نے بلکہ وہ تو خود اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں۔" O---۱۷۶۔ "اور نہ آزردہ خاطر کریں تم کو وہ لوگ جو بھاگ دوڑ کر رہے ہیں کفر (کی راہ) میں بیشک وہ ہرگز نہ نقصان پہنچا سکیں گے اللہ کو ذرا بھی۔ اللہ تعالیٰ کا ارادہ یہ ہے کہ نہ رکھے ان کے لئے کوئی حصہ آخرت میں اور ان کے لئے ہے عذاب عظیم۔" O---۱۷۷۔ "بیشک وہ لوگ جنہوں نے خرید ا کفر ایمان کے بدلے میں ہرگز نہیں بگاڑ رہے اللہ تعالیٰ کا کچھ بھی اور ان کے لئے ہے دردناک عذاب۔" O---۱۷۸۔ "اور ہرگز نہ گمان کریں وہ لوگ جنہوں نے کفر اختیار کیا ہے کہ یہ جو ہم مہلت دے رہے ہیں ان کو۔ یہ بہتر ہے ان کے لئے۔ یہ ہمارا ان کو مہلت دینا محض اس لئے ہے کہ خوب اضافہ کریں وہ گناہوں میں اور ان کے لئے ہے عذاب ذلیل و خوار کرنے والا۔" O---۱۹۶۔ "کافروں کا شہروں میں چلنا پھرنا تجھے دھوکے میں نہ ڈالے۔" O---۱۹۷۔ "یہ معمولی فائدہ ہے پھر ان کا ٹھکانہ جہنم ہوگا اور وہ کیا بری آرام گاہ ہے۔" O

(**سورۃ النساء ۴**)---۴۲۔ "اس دن آرزو کریں گے وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور نافرمانی کی رسول کی کاش! وہ زمین میں سما جائیں اور برابر کر دی جائے ان پر زمین اور نہ چھپا سکیں گے وہ اللہ تعالیٰ سے کوئی بات۔" O---۵۶۔ "بیشک وہ لوگ جنہوں نے انکار کیا ماننے سے ہمارے احکام کو عنقریب جھونکیں گے ہم انہیں آگ میں جب جل جائیں گی کھالیں ان کی تو بدل دیں گے ہم ان کی کھالیں اور کھالوں سے تاکہ مزہ چکھتے رہیں عذاب کا بیشک اللہ تعالیٰ ہے سب پر غالب، بڑی حکمت والا۔" O (تفسیر کیلئے باب ۵، مضمون: قرآن اور سائنس)---۱۱۷۔ "نہیں عبادت کرتے یہ (مشرک) اللہ کے سوا مگر دیویوں کی اور نہیں عبادت کرتے یہ (ان کی بھی) بلکہ شیطان کی جو باغی ہے۔" O---۱۳۷۔ "جو لوگ مسلمان ہوئے پھر کافر ہو گئے پھر مسلمان ہوئے پھر کافر ہو گئے پھر بڑھتے رہے کفر میں تو اللہ تعالیٰ ان کو ہرگز بخشنے والا نہیں اور نہ دکھلاوے ان کو راہ۔" O---۱۵۰۔ "جو لوگ منکر ہیں اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسولوں سے اور چاہتے ہیں کہ فرق نکالیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں میں اور کہتے ہیں ہم مانتے ہیں بعضوں کو اور نہیں مانتے بعضوں کو اور چاہتے ہیں کہ نکالیں اس کے بیچ میں ایک راہ۔" O---۱۵۱۔ "ایسے لوگ وہی ہیں اصل کافر اور ہم نے تیار کر رکھا ہے کافروں کے لئے ذلت کا عذاب۔" O

(**سورۃ المائدۃ ۵**)---۳۔ "تم پر حرام کیا جاتا ہے مردار، خون، خنزیر کا گوشت، وہ جس پر اللہ کے سوا کسی کا نام پکارا گیا ہو، گردن مروڑا ہوا، چوٹ لگنے سے مرا ہوا، گر کر مرا ہوا، سینگ لگنے سے مرا ہوا، جسے درندوں نے کھایا ہو، سوائے اس کے جسے تم نے ذبح کر لیا، جو تھانوں پر ذبح کیا گیا ہو اور یہ کہ تم جوئے کے تیروں سے تقسیم کرو کہ یہ نافرمانی ہے۔ آج کافر تمہارے دین سے مایوس ہو چکے ہیں پس ان سے مت ڈرو مگر مجھ سے ڈرو۔ آج میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی ہے اور تمہارے لئے (اپنی) فرمانبرداری (اسلام) کو دین بنا کر خوش ہو گیا ہوں۔ ہاں! تو کوئی گناہ کی طرف جھکے بغیر بھوک سے لاچار ہو جائے تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔ [تفسیر کے لئے باب نمبر ۹، مضمون اسلام]---۹۔ "اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے ہیں بخشش اور بڑے اجر کا وعدہ کرتا ہے۔" O---۱۰۔ "مگر جو لوگ کفر کرتے اور ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں وہ دوزخی ہوں گے۔" O---۱۷۔ وہ لوگ کفر کرتے ہیں جو کہتے ہیں مسیح ابن مریم ہی اللہ ہے "کہہ دے کون اللہ تعالیٰ کے سامنے کچھ بھی اختیار رکھتا ہے۔ اگر وہ چاہے کہ مسیح ابن مریم اس کی ماں اور جو بھی زمین میں ہے سب کو ہلاک کر دے اور آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب پر بادشاہت اللہ تعالیٰ ہی کی ہے۔ وہ جو چاہتا

Marfat.com

ہے پیدا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے۔'' O---٣٦۔ ''اگر کافروں کے پاس وہ سب کچھ ہو جو زمین میں ہے اور اس کے ساتھ ویسا ہی اور بھی ہو
تا کہ وہ اسے روز قیامت کے عذاب کے بدلہ میں دے کر چھوٹ جائیں تو بھی وہ ان سے قبول نہیں کیا جائے گا اور انہیں دردناک عذاب ہوگا۔'' O---٣٧۔
''وہ آگ سے نکلنا چاہیں گے مگر اس سے نکل نہ سکیں گے اور انہیں قائم و دائم عذاب ہوگا۔'' O---٦١۔ ''اور جب وہ تمہارے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں ہم
ایمان لے آئے ہیں۔ مگر وہ کفر کے ساتھ داخل ہوئے اور اسی کے ساتھ نکل گئے اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو وہ چھپاتے ہیں۔'' O---٦٢۔ ''اور تو ان میں
بہتوں کو گناہ، دشمنی اور حرام مال کھانے کی طرف لپکتے دیکھتا ہے کیا برے کام وہ کرتے ہیں۔'' O---٦٣۔ ''ان کے مشائخ اور عالم انہیں گناہ کی باتیں کرنے
اور حرام مال کھانے سے کیوں نہیں روکتے؟ کیا برے کام وہ کرتے ہیں۔'' O---٦٧۔ ''اے رسول! جو تیرے رب کی طرف سے تیری طرف نازل کیا گیا
ہے وہ پہنچا دے۔ اور اگر تو نے ایسا نہ کیا تو تو نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ تجھے لوگوں سے بچائے گا۔ بیشک اللہ کافر لوگوں کو راہ نہیں دکھاتا۔'' O---٧٢۔
''ان لوگوں نے کفر کیا ہے جو کہتے ہیں کہ ''مسیح ابن مریم ہی اللہ ہے'' حالانکہ مسیح نے کہا تھا۔ اے بنی اسرائیل اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو جو میرا رب بھی ہے اور
تمہارا رب بھی۔ بیشک جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرائے گا اس پر اللہ تعالیٰ نے جنت حرام کر دی ہے اور اس کا ٹھکانہ آگ ہوگا۔ اور ظالموں کا کوئی مددگار نہ
ہوگا۔'' O---٧٣۔ ''ان لوگوں نے کفر کیا ہے جو کہتے ہیں۔ ''اللہ تین میں تیسرا ہے'' حالانکہ اکیلے خدا کے سوا کوئی خدا نہیں لیکن اگر وہ اس بات سے جو وہ
کہتے ہیں باز نہ آئے تو ان میں جو کفر کرتے ہیں انہیں ضرور دردناک عذاب پہنچے گا۔'' O---٧٤۔ ''کیا وہ اللہ تعالیٰ کی طرف نہ لوٹیں گے اور اس سے بخشش
نہ مانگیں گے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔'' O---٨٦۔ ''مگر جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہ دوزخی ہیں۔'' O---١٠٣۔
''اللہ نے کوئی بحیرہ، سائبہ، وصیلہ یا حامی مقرر نہیں کئے لیکن کافر اللہ کے متعلق جھوٹ گھڑتے ہیں۔ اور ان میں سے اکثر سمجھتے نہیں۔'' O---[تفسیر کے لئے
باب نمبر١، مضمون: افترا]

(**سورۃ الانعام ٦**)---٨٩۔ ''یہی وہ لوگ تھے جنہیں ہم نے کتاب، حکومت اور نبوت دی اب اگر یہ لوگ اس (ہدایت) کا انکار کرتے ہیں تو ہم نے اسے
ان لوگوں کے سپرد کر دیا ہے جو اس کے منکر نہیں۔'' O

(**سورۃ الاعراف ٧**)---١٠١۔ ''یہ تھیں بستیاں جن کی کچھ خبریں ہم تجھ سے بیان کر رہے ہیں اور ان کے پاس ان کے رسول واضح نشانیاں لے کر آئے
تھے۔ مگر جس بات کو انہوں نے پہلے جھٹلا دیا اسے ماننے والے ہی نہ تھے۔ کافروں کے دلوں پر اللہ تعالیٰ اسی طرح مہر کر دیتا ہے۔'' O---١٠٢۔ ''اور ہم نے
ان میں اکثر کو عہد نباہتے نہیں پایا اور ہم نے ان میں سے اکثر کو یقیناً بدکار پایا۔'' O

(**سورۃ الانفال ٨**)---٧۔ ''اور جب اللہ تعالیٰ تم سے دو گروہوں میں سے ایک کا وعدہ کر رہا تھا کہ وہ ضرور تمہارا ہوگا اور تم چاہتے تھے کہ بے ہتھیار
(گروہ) تمہارا ہو مگر اللہ تعالیٰ چاہتا تھا کہ اپنے کلمات سے حق کو حق ثابت کر دے اور کافروں کی جڑ کاٹ دے۔'' O---٨۔ ''تا کہ وہ حق کو حق ثابت کر دے
اور جھوٹ کو جھوٹ کر دے اگرچہ مجرم ناخوش ہوں۔'' O---١٢۔ ''جب تیرا رب فرشتوں کو وحی کرتا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں پس ایمان والوں کو ثابت
قدم رکھو میں کافروں کے دلوں میں رعب ڈال دوں گا۔ سو ان کی گردنیں مارو اور ان کے ہر پور پر مارو۔'' O---١٣۔ ''یہ اس لئے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ اور
اس کے رسول کی مخالفت کی اور کوئی اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتا ہے تو اللہ بھی سخت سزا دینے والا ہے۔'' O---١٤۔ ''یہ مزا تو تم چکھو اور یہ بھی کہ
کافروں کے لئے آگ کا عذاب ہوگا۔'' O---٣٠۔ ''اور جب کافر تیرے بارے میں تدبیریں کر رہے تھے کہ تجھے قید کر دیں یا تجھے قتل کر دیں یا تجھے نکال
باہر کریں اور وہ تدبیریں کر رہے تھے اور اللہ تعالیٰ بھی تدبیر کر رہا تھا اور اللہ تعالیٰ بہترین تدبیر کرنے والا ہے۔'' O---٣١۔ ''اور جب انہیں ہماری آیتیں
سنائی جاتی تھیں تو وہ کہتے تھے ہم نے سن لیا اگر ہم چاہیں تو ہم بھی اس کی مانند کہہ دیں یہ محض اگلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔'' O---٣٦۔ ''کافر اپنے مال خرچ
کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ سے روک دیں مگر وہ اسے خرچ تو کریں گے پھر وہ ان کے لئے پچھتاوا بن جائے گا پھر وہ مغلوب کئے جائیں گے اور کافروں کو
جہنم کی طرف اکٹھا کیا جائے گا۔'' O---٣٧۔ ''تا کہ اللہ تعالیٰ ناپاک کو پاک سے الگ کر دے اور ناپاک کو ایک دوسرے پر رکھے پھر ان سب کا ڈھیر بنائے
پھر اسے جہنم میں ڈال دے۔ یہی لوگ نقصان پانے والے ہیں۔'' O---٣٨۔ ''کافروں سے کہہ دیجئے کہ اگر وہ باز آ جائیں گے تو جو پہلے ہو چکا وہ انہیں
بخش دیا جائے گا۔ لیکن اگر وہ پھر کریں گے تو اگلے لوگوں کی روایت گزر ہی چکی ہے۔'' O---٥٠۔ ''اور کاش تو دیکھے جب فرشتے ان کافروں کو ان کے
چہروں اور ان کی پیٹھوں پر مارتے ہوئے وفات دیں گے، جلانے والے عذاب کا مزا چکھو۔'' O---٥١۔ ''یہ اس کے سبب ہے جو تمہارے ہاتھوں نے آگے
بھیجا اور اللہ تعالیٰ بندوں پر ظلم توڑنے والا نہیں۔'' O---٥٥۔ ''بدترین حیوان اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ لوگ ہیں جنہوں نے انکار (کفر) کیا پھر جاتے ہی
نہیں۔'' O---٥٩۔ ''اور کافر یہ نہ سمجھیں کہ وہ بازی لے گئے وہ ہمیں ہرا نہیں سکتے۔'' O---٧٣۔ ''اور کافر ایک دوسرے کے دوست ہیں اگر تم ایسا نہ کرو
گے تو زمین میں بڑا فتنہ وفساد مچے گا۔'' O

Marfat.com

(سورۃ التوبہ ۹) ---۱۔ ''یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے ان مشرکین سے جن کے ساتھ تم نے عہد باندھ رکھا ہے، دستبرداری (کا اعلان)
ہے۔'' O ---۲۔ ''چار ماہ زمین میں چل پھر لو اور جان لو کہ تم اللہ تعالیٰ کو ہرا نہیں سکتے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کافروں کو رسوا کرنے والا ہے۔'' O ---۳۔ ''اور حج
اکبر کے دن اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے نوع انسانی کی طرف اعلان عام ہے- کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ مشرکوں سے دستبردار ہوتے
ہیں- اب اگر تم توبہ کرلو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اور اگر تم منہ موڑ لو گے تو جان لو کہ تم اللہ تعالیٰ کو ہرا نہیں سکتے - اور کافروں کو دردناک عذاب کی خوشخبری
دے۔'' O ---۴۔ ''مگر وہ مشرک جن سے تم نے عہد باندھا پھر انہوں نے تم سے (عہد میں) کوئی کمی نہیں کی اور تمہارے خلاف کسی کو مدد نہیں دی ان سے ان
کا عہد ان کی مدت تک پورا کرو کہ اللہ تعالیٰ پرہیز گاروں کو پسند کرتا ہے۔'' O ---۵۔ ''ہاں جب حرمت کے مہینے گزر جائیں تو مشرکوں کو قتل کرو جہاں بھی
انہیں پاؤ اور انہیں پکڑ لو اور انہیں گھیر لو اور ہر گھات کی جگہ ان کے لئے بیٹھو- پھر اگر وہ توبہ کرلیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں تو ان کی راہ چھوڑ دو کہ اللہ
تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔'' O ---۶۔ ''اگر مشرکوں میں سے کوئی تجھ سے پناہ مانگے تو اسے پناہ دے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کا کلام سنے- پھر اسے
اس کی محفوظ جگہ پر پہنچا دے- یہ اس لئے کہ وہ ایسے لوگ ہیں جو علم نہیں رکھتے۔'' O ---۷۔ ''مشرکوں کے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں اور اس کے رسول ﷺ کے
ہاں عہد کیسے رہ سکتا ہے- سوائے ان لوگوں کے جن سے تم نے مسجد حرام کے پاس عہد باندھا پھر اگر وہ تمہارے ساتھ قائم رہتے ہیں تو تم بھی ان کے ساتھ قائم
رہو کہ اللہ تعالیٰ پرہیز گاروں کو پسند کرتا ہے۔'' O ---۸۔ ''ہاں کیسے! اگر وہ تم پر غلبہ پالیں تو تمہارے لئے نہ کسی تعلق کا لحاظ کرتے ہیں نہ کسی عہد کا- تمہیں
اپنے منہ سے راضی رکھتے ہیں مگر ان کے دل منکر ہیں اور ان میں اکثر بدکار ہیں۔'' O ---۹۔ ''انہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات کے عوض تھوڑی سی قیمت لے لی
ہے اور اب اس کی راہ سے روکتے ہیں- کیا برا وہ کرتے ہیں۔'' O ---۱۰۔ ''وہ کسی مومن کے لئے نہ تعلق کا لحاظ کرتے ہیں اور نہ عہد کا اور وہی حد سے نکلے
ہوئے ہیں۔'' O ---۱۲۔ ''لیکن اگر وہ اپنے عہد کے بعد اپنی قسمیں توڑ ڈالیں اور تمہارے دین میں طعنہ زنی کریں تو کفر کے سرغنوں سے جنگ کرو کہ ان کی
کوئی قسم نہیں شاید وہ باز آ جائیں۔'' O ---۱۷۔ ''مشرکوں کا کام نہیں کہ اپنے اوپر کفر کی گواہی دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو آباد کریں- ان کے عمل
اکارت ہیں اور وہ ہمیشہ آگ میں رہیں گے۔'' O ---۲۶۔ ''پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ پر اور مومنوں پر تسکین نازل کی اور وہ لشکر اتارے جو تم نے
نہیں دیکھے- اور کافروں کو بڑا دکھ دیا کہ کافروں کا بدلہ یہی تھا۔'' O ---۲۸۔ ''اے ایمان والو! مشرک تو محض پلید لوگ ہیں- پس وہ اس سال کے بعد مسجد
حرام کے پاس نہ آئیں- اور اگر تم کو مفلسی کا اندیشہ ہو تو اللہ تعالیٰ اگر اس نے چاہا جلدی ہی تمہیں اپنے فضل سے مالدار کردے گا- اللہ تعالیٰ علم والا حکمت والا
ہے۔'' O ---۳۲۔ ''وہ چاہتے ہیں کہ اپنے مونہوں سے اللہ تعالیٰ کے نور کو بجھا دیں مگر اللہ تعالیٰ اپنے نور کو پورا کئے بغیر نہ رہے گا اگرچہ کافر ناپسند کریں۔'' O
---۳۳۔ ''اسی نے اپنا رسول ﷺ ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا ہے تاکہ اسے سب دینوں پر غالب کرے اگرچہ مشرک ناپسند کریں۔'' O ---۳۷۔
''مہینے کو آگے پیچھے کرنا کفر میں اضافہ کرنا ہے- جس سے کافر گمراہ ہوتے ہیں وہ اسے ایک سال حلال بنا لیتے ہیں اور ایک سال حرام بنا لیتے ہیں تاکہ جسے اللہ
تعالیٰ نے حرام کیا ہے اس کی گنتی پوری کرلیں اور یوں جسے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے حلال بنالیں- ان کے برے عمل انہیں خوش نما لگتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کافر قوم
کو راہ نہیں دکھاتا۔'' O ---۴۰۔ ''اگر تم اس کی مدد نہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ تو اس کی مدد کر ہی چکا ہے- جب کافروں نے اسے نکال دیا تھا اور وہ دو میں دوسرا تھا
جب وہ غار میں تھے- جب وہ اپنے ساتھی سے کہتا تھا غم نہ کر- اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے- پھر اللہ تعالیٰ نے اس پر اپنی تسکین نازل کی اور اسے ان لشکروں سے
قوت بخشی جنہیں تم نے نہیں دیکھا اور کافروں کی بات کو نیچا کر دیا- اور اللہ تعالیٰ کی بات ہی اونچی ہوا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے۔'' O
---۴۹۔ ''اور ان میں وہ بھی ہے جو کہتا ہے- مجھے اجازت دے اور مجھے فتنے میں نہ ڈال- سنو فتنے میں تو وہ پڑ چکے ہیں اور جہنم نے کافروں کو گھیر رکھا
ہے۔'' O ---۵۴۔ ''اور کوئی چیز ان کے خرچوں کو قبول ہونے سے نہیں روکتی سوائے اس کے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا انکار کیا اور وہ
نماز کو نہیں آتے مگر سستی سے اور خرچ نہیں کرتے مگر ناخوشی سے۔'' O ---۵۵۔ ''ہاں! ان کے مال اور ان کی اولاد تجھے حیران نہ کریں- اللہ تعالیٰ تو صرف یہ
چاہتا ہے کہ ان کے ذریعے سے انہیں دنیا کی زندگی میں عذاب دے اور ان کی جانیں نکلیں اور وہ کافر ہوں۔'' O ---۶۸۔ ''اللہ تعالیٰ منافق مردوں اور
منافق عورتوں اور کافروں سے جہنم کی آگ کا وعدہ کرتا ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے- وہ انہیں کافی ہوگی اور اللہ تعالیٰ ان پر لعنت کرتا ہے اور ان کے لئے
دائمی عذاب ہوگا۔'' O ---۷۳۔ ''اے نبی! کافروں اور منافقوں سے جہاد کر اور ان پر سختی کر کہ ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور وہ کیا برا ٹھکانہ ہے۔'' O
---۷۴۔ ''وہ اللہ تعالیٰ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ انہوں نے یوں نہیں کہا- حالانکہ انہوں نے کفر کی بات کہی اور اپنے اسلام لانے کے بعد کفر کیا- اور اس بات
کا قصد کیا جس کو وہ نہیں پہنچ سکے اور انہوں نے تو صرف اس بات کا بیر رکھا ہے کہ اپنے فضل سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے انہیں مالدار کر دیا ہے-
پس اگر وہ توبہ کرلیں تو ان کے لئے بہتر ہوگا اور اگر وہ منہ موڑ لیں تو اللہ تعالیٰ انہیں دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب دے گا۔'' O ---[تفسیر کے لئے باب
۹ مضمون: اسلام] ---۸۰۔ ''تو ان کے لئے بخشش مانگ یا ان کے لئے بخشش نہ مانگ- اگر تو ان کے لئے ستر بار بھی بخشش مانگے گا تو بھی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

انہیں نہیں بخشے گا - یہ اس لئے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے کفر کیا ہے اور اللہ تعالیٰ بدکار لوگوں کو راہ نہیں دکھاتا۔'' O ---۸۴۔ ''اور ان میں کسی پر جو مر جائے کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ ان کی قبر پر کھڑے ہونا - انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے کفر کیا اور نافرمان مرے۔'' O ---۸۵۔ ''اور ان کے مال اور ان کی اولاد تجھے حیران نہ کریں - اللہ تعالیٰ تو صرف یہ چاہتا ہے کہ ان چیزوں سے انہیں دُنیا میں سزا دے اور ان کی جانیں نکلیں اور وہ کافر ہوں۔'' O ---۹۰۔ ''اور بدوؤں میں سے بھی عذر کرنے والے آئے کہ انہیں اجازت دی جائے اور جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے جھوٹ بولا تھا وہ بیٹھ رہے ان میں کفر کرنے والوں کو دردناک عذاب پہنچے گا۔'' O ---۱۰۷۔ ''اور جن لوگوں نے ایک مسجد ضرر پہنچانے، کفر کرنے، مومنوں میں پھوٹ ڈالنے اور اس شخص کے گھات لگانے کے لئے جو پہلے بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے جنگ کرتا رہا ہے ٹھہرائی ہے اور وہ ضرور قسمیں کھائیں گے کہ ہم نے تو صرف بھلائی چاہی تھی مگر اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ وہ یقیناً جھوٹے ہیں۔'' O ---۱۲۰۔ ''مدینہ والوں اور ان کے اردگرد کے بدوؤں کو یہ روا نہ تھا کہ رسول خدا ﷺ کے پیچھے رہ جائیں اور نہ یہ کہ اپنی جانوں کو اس کی جان سے عزیز سمجھیں - یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں انہیں نہ پیاس، نہ تھکان، اور نہ بھوک پہنچتی ہے - نہ وہ کسی جگہ کو جو کافروں کو غصہ دلاتی ہے پامال کرتے ہیں - اور نہ وہ دشمن سے کچھ حاصل کرتے ہیں - مگر اس کے عوض ان کے لئے نیک عمل لکھ دیا جاتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتے۔'' O ---۱۲۳۔ ''اے ایمان والو! ان کافروں سے جو تمہارے آس پاس رہتے ہیں جنگ کرو - اور چاہیے کہ وہ تم میں سختی پائیں اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔'' O ---۱۲۵۔ ''مگر وہ جن کے دلوں میں بیماری ہوتی ہے - ان کی اس نے پلیدی پر پلیدی بڑھائی ہے اور وہ کافر ہی مر گئے ہیں۔'' O ---۱۲۶۔ ''کیا وہ نہیں دیکھتے کہ انہیں ہر سال ایک بار یا دو بار آزمائش میں ڈالا جاتا ہے - پھر بھی وہ توبہ نہیں کرتے اور نہ نصیحت لیتے ہیں۔'' O ---۱۲۷۔ ''اور جب کوئی سورت نازل ہوتی ہے تو وہ ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہیں ''کیا تمہیں کوئی دیکھ رہا ہے؟ پھر وہ چل دیتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو پھیر دیا ہے کیونکہ وہ ایسے لوگ ہیں جو سوجھ بوجھ نہیں رکھتے۔'' O

(**سورۃ یونس ۱۰**) ---۲۔ ''کیا لوگوں کو حیرانی ہے کہ ہم نے انہی میں سے ایک آدمی کی طرف وحی کی ہے کہ لوگوں کو خبردار کرے اور ایمان والوں کو خوشخبری دے کہ ان کے لئے ان کے رب کے پاس عمدہ مقام ہے - کافر کہتے ہیں یہ تو صاف جادوگر ہے۔'' O ---۴۔ ''اسی کی طرف تم سب کی واپسی ہوگی - یہ اللہ تعالیٰ کا سچا وعدہ ہے - وہی خلقت کو شروع کرتا ہے پھر اسے دوہرائے گا تاکہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور درست عمل کرتے ہیں انصاف کے مطابق پورا بدلہ دے - اور کافروں کے لئے ان کے کفر کے سبب کھولتا ہوا مشروب اور دردناک عذاب ہوگا۔'' O ---۴۸۔ ''اور وہ (کافر) کہتے ہیں - یہ وعدہ (قیامت کا) کب پورا ہوگا - اگر تم سچے ہو؟'' O ---۷۰۔ ''یہ ساز و سامان دُنیا ہی میں ہے - پھر ہماری طرف ہی ان کی واپسی ہوگی - پھر ہم ان کے کفر کے سبب انہیں سخت عذاب کا مزا چکھائیں گے۔'' O ---۸۶۔ ''(حضرت موسیٰؑ کی قوم نے کہا) اور اپنی رحمت سے ہمیں کافر قوم سے بچا لے۔'' O ---۱۰۱۔ ''دیکھو! آسمانوں اور زمین میں کیا کچھ ہے؟ مگر جو لوگ ایمان نہیں لاتے انہیں نشانیاں اور ڈراوے کام نہیں دیتے۔'' O

(**سورۃ ھود ۱۱**) ---۱۹۔ ''وہ جو اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکتے تھے اور اس میں ٹیڑھ ڈھونڈتے تھے اور آخرت کے منکر تھے۔'' O ---۲۰۔ ''وہ زمین میں (خدا کو) عاجز نہیں کر سکتے تھے اور نہ اللہ تعالیٰ کے سوا ان کا کوئی دوست تھا ان کا عذاب دگنا کیا جائے گا وہ سننے کے قابل نہ تھے اور وہ دیکھتے بھی نہ تھے۔'' O ---۲۱۔ ''یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو نقصان پہنچایا اور جو باتیں وہ گھڑتے تھے ان سے جاتی رہیں۔'' O ---۲۲۔ ''بلاشک و شبہ آخرت میں سب سے زیادہ نقصان پانے والے وہی ہیں۔'' O ---۲۷۔ ''اس (نوحؑ) کی قوم کے سرداروں نے کہا - ہم تو تجھے صرف اپنی طرح کا ایک بشر دیکھتے ہیں اور ہم تجھے دیکھتے ہیں کہ تیری پیروی صرف وہ لوگ کر رہے ہیں جو ظاہری نگاہ میں ہم میں سب سے نچلے درجے کے ہیں اور ہم اپنے اوپر تمہاری کوئی فضیلت نہیں دیکھتے - بلکہ ہم تمہیں جھوٹا خیال کرتے ہیں۔'' O ---۴۲۔ ''اور وہ (کشتی) انہیں لے کر پہاڑوں جیسی موجوں میں چلنے لگی اور نوحؑ نے اپنے بیٹے کو جو الگ جگہ پر تھا پکارا - میرے بیٹے! ہمارے ساتھ سوار ہو جا اور کافروں کے ساتھ مت رہ۔'' O ---۴۳۔ ''وہ بولا - میں کسی پہاڑ کی طرف پناہ لے لوں گا جو مجھے پانی سے بچا لے گا - اس نے کہا آج اللہ تعالیٰ کے امر سے کوئی بچانے والا نہیں - مگر جس پر وہ رحم کرے اور ان کے درمیان موج حائل ہو گئی - اور وہ ڈوبنے والوں میں تھا۔'' O ---۶۰۔ ''اور ان کے پیچھے اس دُنیا میں اور روز قیامت کو لعنت لگا دی گئی - سنو! عاد نے اپنے ربّ کا انکار کیا - سنو! دور دفع ہوئی عاد - ہودؑ کی قوم۔'' O ---۱۰۱۔ ''اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا - بلکہ انہوں نے خود اپنے اوپر ظلم کیا - پھر جب تیرے رب کا حکم آیا تو ان کے خدا جنہیں وہ اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے تھے ان کے کچھ کام نہ آئے - اور انہوں نے ان کی بربادی کے سوا کچھ زیادہ نہ کیا۔'' O

(**سورۃ الرعد ۱۳**) ---۵۔ ''اگر تجھے تعجب ہو تو واقعی ان کا یہ کہنا عجیب ہے کہ کیا جب ہم مٹی ہو جائیں گے تو کیا ہم نئی پیدائش میں ہوں گے؟ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار سے کفر کیا - یہی ہیں جن کی گردنوں میں طوق ہوں گے - اور یہی ہیں جو جہنم کے رہنے والے ہیں - جو اس میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے۔'' O ---۶۔ ''اور جو تجھ سے (سزا کی طلبی میں) جلدی کر رہے ہیں راحت سے پہلے ہی، یقیناً ان سے پہلے سزائیں (بطور مثال) گزر چکی ہیں اور بیشک

Marfat.com

تیرا رب البتہ بخشنے والا ہے لوگوں کے بے جا ظلم پر بھی- اور یہ بھی یقینی بات ہے کہ تیرا رب بڑی سخت سزا دینے والا بھی ہے۔" O---۷۔ "اور کافر کہتے ہیں کہ اس پر اس کے رب کی طرف سے کوئی نشانی (معجزہ) کیوں نہیں اتاری گئی- بات یہ ہے کہ آپ تو صرف آگاہ کرنے والے ہیں اور ہر قوم کے لئے ہادی ہے۔" O---۱۴۔ "اسی کو پکارنا حق ہے- جو لوگ اوروں کو اس کے سوا پکارتے ہیں وہ ان (کی پکار) کا کچھ جواب نہیں دیتے- مگر جیسے کوئی شخص اپنے دونوں ہاتھ پانی کی طرف پھیلائے ہوئے ہو کہ اس کے منہ میں پڑ جائے- حالانکہ وہ پانی اس کے منہ میں پہنچنے والا نہیں- ان منکروں کی جتنی پکار ہے سب گمراہی میں ہے۔" O---۲۷۔ "کافر کہتے ہیں اس پر کوئی نشانی (معجزہ) کیوں نازل نہیں کیا گیا؟ جواب دے دیجئے کہ جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کرنا چاہے کر دیتا ہے اور جو اس کی طرف جھکے اسے راستہ دکھا دیتا ہے۔" O---۳۲۔ "یقیناً آپ سے پہلے کے پیغمبروں کا مذاق اڑایا گیا تھا اور میں نے بھی کافروں کو ڈھیل دی تھی پھر انہیں پکڑ لیا تھا- پس میرا عذاب کیسا رہا؟" O---[حدیث مبارک کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: تمسخر]---۳۳۔ "آیا وہ اللہ تعالیٰ جو نگہبانی کرنے والا ہے ہر شخص کی اس کے کئے ہوئے اعمال پر- ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے شریک ٹھہرا لئے ہیں- کہہ دیجئے! ذرا ان کے نام تو لو- کیا تم اللہ تعالیٰ کو وہ باتیں بتاتے ہو جو وہ زمین میں جانتا ہی نہیں- یا صرف اوپری اوپری باتیں بتا رہے ہو- بات دراصل یہ ہے کہ کفر کرنے والوں کے لئے ان کے مکر سجا دیئے گئے ہیں اور وہ صحیح راہ سے روک دیئے گئے ہیں اور جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے اس کو راہ دکھانے والا کوئی نہیں۔" O---۳۴۔ "ان کے لئے دُنیا کی زندگی میں بھی عذاب ہے اور آخرت کا عذاب تو بہت ہی زیادہ سخت ہے- انہیں اللہ تعالیٰ کے غضب سے بچانے والا کوئی نہیں۔" O---[جس طرح نبی کریم ﷺ نے بھی لعان کرنے والے جوڑے سے فرمایا تھا دُنیا کا عذاب، عذاب آخرت سے بہت ہلکا ہے- علاوہ ازیں دُنیا کا عذاب (جیسا کچھ اور جتنا کچھ بھی ہو) عارضی اور فانی ہے اور آخرت کا عذاب دائمی ہے- اسے زوال و فنا نہیں- مزید برآں جہنم کی آگ دُنیا کی آگ کی نسبت ۶۹ گناہ تیز ہے- اور اسی طرح دوسری چیزیں ہیں- اس لئے عذاب کے سخت ہونے میں کیا شبہ ہو سکتا ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۴۱۔ "کیا وہ (کافر) نہیں دیکھتے؟ کہ ہم زمین کو اس کے کناروں سے گھٹاتے چلے آ رہے ہیں- اللہ تعالیٰ حکم کرتا ہے کوئی اس کے احکام پیچھے ڈالنے والا نہیں- وہ جلد حساب لینے والا ہے۔" O---[یعنی عرب کی سرزمین مشرکین پر بتدریج تنگ ہو رہی ہے اور اسلام کو غلبہ و عروج حاصل ہو رہا ہے۔ (از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۴۲۔ "ان سے پہلے لوگوں نے بھی اپنی مکاری میں کمی نہ کی تھی- لیکن تمام تدبیریں اللہ تعالیٰ ہی کی ہیں- جو شخص جو کچھ کر رہا ہے اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے- کافروں کو بھی معلوم ہو جائے گا کہ (اس) جہان کی جزا کس کے لئے ہے؟" O---۴۳۔ "یہ کافر کہتے ہیں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول نہیں- آپ جواب دیجئے کہ مجھ میں اور تم میں اللہ تعالیٰ گواہی دینے والا کافی ہے اور وہ جس کے پاس کتاب کا علم ہے۔" O---[کتاب سے مراد جنس کتاب ہے اور مراد تورات اور انجیل کا علم ہے- یعنی اہل کتاب میں سے وہ لوگ جو مسلمان ہو گئے ہیں- جیسے عبداللہ بن سلام، سلمان فارسی اور تمیم داری وغیرہم رضی اللہ عنہم یعنی یہ بھی جانتے ہیں کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں- (از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ ابراہیم ۱۴)---۲۔ "اللہ تعالیٰ کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور کافروں کے لئے تو سخت عذاب کی خرابی ہے۔" O---۱۳۔ "کافروں نے اپنے رسولوں سے کہا کہ ہم تمہیں ملک بدر کر دیں گے یا تم پھر سے ہمارے مذہب میں لوٹ آؤ- تو ان کے پروردگار نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ ہم ان ظالموں کو ہی غارت کر دیں گے۔" O---۱۸۔ "ان لوگوں کی مثال جنہوں نے اپنے پالنے والے سے کفر کیا- ان کے اعمال مثل اس راکھ کے ہیں جس پر تیز ہوا آندھی والے دن چلے- جو بھی انہوں نے کیا اس میں سے کسی چیز پر قادر نہ ہوں گے- یہی دور کی گمراہی ہے۔" O

(سورۃ الحجر ۱۵)---۲۔ "وہ بھی وقت ہوگا کہ کافر اپنے مسلمان ہونے کی آرزو کریں گے۔" O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۹، مضمون: مومن]---۳۔ "آپ انہیں (کفار کو) کھاتا، نفع اٹھاتا اور (جھوٹی) امیدوں میں مشغول ہوتا چھوڑ دیجئے یہ خود ابھی جان لیں گے۔" O---۱۱۔ "اور (لیکن) جو بھی رسول آتا وہ اس کا مذاق اڑاتے۔" O---۱۲۔ "گناہ گاروں کے دلوں میں ہم اسی طرح یہی رچا دیا کرتے ہیں۔" O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: تمسخر]---۱۳۔ "وہ اس پر ایمان نہیں لاتے اور یقیناً اگلوں کا طریقہ گزرا ہوا ہے۔" O---۱۴۔ "اور اگر ہم ان پر آسمان کا دروازہ کھول بھی دیں اور یہ وہاں چڑھنے بھی لگ جائیں۔" O---۱۵۔ "تب بھی یہی کہیں گے کہ ہماری نظر بندی کر دی گئی ہے بلکہ ہم لوگوں پر جادو کر دیا گیا ہے۔" O

(سورۃ النحل ۱۶)---۲۷۔ "پھر قیامت والے دن بھی اللہ تعالیٰ انہیں رسوا کرے گا اور فرمائے گا کہ میرے وہ شریک کہاں ہیں جن کے بارے میں تم لڑتے جھگڑتے تھے- جنہیں علم دیا گیا تھا وہ پکار اٹھیں گے کہ آج تو کافروں کو رسوائی اور برائی چمٹ گئی۔" O---۳۹۔ "اس لئے بھی کہ یہ لوگ جس چیز میں اختلاف کرتے تھے اسے اللہ تعالیٰ صاف بیان کر دے اور اس لئے بھی کہ خود کافر اپنا جھوٹا ہونا جان لیں۔" O---۶۰۔ "آخرت پر ایمان نہ رکھنے والوں کی بری مثال ہے- اللہ تعالیٰ کے لئے تو بہت ہی بلند صفت ہے- وہ بڑا ہی غالب اور باحکمت ہے۔" O---۸۴۔ "اور جس دن ہم ہر امت میں سے گواہ کھڑا کریں گے پھر کافروں کو نہ اجازت دی جائے گی اور نہ ان سے توبہ کرنے کو کہا جائے گا۔" O---۸۵۔ "اور جب یہ ظالم عذاب دیکھ لیں گے پھر نہ تو ان سے

Marfat.com

ہلکا کیا جائے گا اور نہ وہ ڈھیل دیئے جائیں گے۔'' ○---۸۸۔ ''جنہوں نے کفر کیا اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکا ہم انہیں عذاب پر عذاب بڑھاتے جائیں
گے۔ یہ بدلہ ہوگا ان کی فتنہ پردازیوں کا۔'' ○---۱۰۳۔ ''ہمیں بخوبی علم ہے کہ یہ کافر کہتے ہیں کہ اسے تو ایک آدمی سکھاتا ہے۔ اس کی زبان جس کی طرف یہ
نسبت کر رہے ہیں عجمی ہے۔ اور یہ قرآن تو صاف عربی زبان میں ہے۔'' ○---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۵، مضمون: قرآن حکیم]---۱۰۶۔ ''جو شخص اپنے
ایمان کے بعد اللہ تعالیٰ سے کفر کرے بجز اس کے جس پر جبر کیا جائے اور اس کا دل ایمان پر برقرار ہو۔ مگر جو لوگ کھلے دل سے کفر کریں تو ان پر اللہ تعالیٰ کا
غضب ہے اور انہیں کے لئے بہت بڑا عذاب ہے۔'' ○---۱۰۷۔ ''یہ اس لئے کہ انہوں نے دُنیا کی زندگی کو آخرت سے زیادہ محبوب رکھا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ
کافر لوگوں کو راہ راست نہیں دکھاتا۔'' ○

(سورۃ الکہف ۱۸)---۶۔ ''پس اگر یہ لوگ اس بات (یعنی قرآن حکیم) پر ایمان نہ لائیں تو کیا آپ ان کے پیچھے اسی رنج میں اپنی جان ہلاک کر ڈالیں
گے؟'' ○---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۴، مضمون: نبی کریم ﷺ]---۲۰۔ ''اگر یہ کافر تم پر غلبہ پالیں تو تمہیں سنگسار کر دیں گے یا تمہیں پھر اپنے دین میں لوٹا
لیں گے اور پھر تم کبھی بھی کامیاب نہ ہو سکو گے۔'' ○---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۵، مضمون: اصحاب کہف]---۲۹۔ ''اور اعلان کر دے کہ یہ سراسر برحق
قرآن تمہارے رب کی طرف سے ہے۔ اب جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرے۔ ظالموں کے لیے ہم نے وہ آگ تیار کر رکھی ہے۔ جس کی قناتیں
انہیں گھیر لیں گی۔ اگر وہ فریاد رسی چاہیں گے تو ان کی فریاد رسی اس پانی سے کی جائے گی جو تیل کی تلچھٹ جیسا ہوگا جو چہرے بھون دے گا، بڑا ہی برا پانی ہے اور
بڑی بری آرام گاہ (دوزخ) ہے۔'' ○---۵۶۔ ''ہم تو اپنے رسولوں کو صرف اس لیے بھیجتے ہیں کہ وہ خوشخبریاں سنا دیں اور ڈرا دیں۔ کافر لوگ باطل کے
سہارے جھگڑتے ہیں اور (چاہتے ہیں کہ) اس حق کو لڑکھڑا دیں، انہوں نے میری آیتوں کو اور جس چیز سے ڈرایا جائے اسے مذاق بنا ڈالا ہے۔'' ○
---۱۰۰۔ ''اس دن ہم جہنم کو (بھی کافروں) کے سامنے لاکھڑا کر دیں گے۔'' ○---۱۰۱۔ ''جن کی آنکھیں میری یاد سے پردے میں تھیں اور (امرِ حق) سن
بھی نہیں سکتے تھے۔'' ○---۱۰۲۔ ''کیا کافر یہ خیال کیے بیٹھے ہیں؟ کہ میرے سوا وہ میرے بندوں کو اپنا حمایتی بنالیں گے؟ (سنو) ہم نے تو ان کفار کی مہمانی
کے لیے جہنم کو تیار کر رکھا ہے۔'' ○---۱۰۳۔ ''کہہ دیجئے کہ اگر (تم کہو تو) میں تمہیں بتا دوں کہ باعتبار اعمال سب سے زیادہ خسارے میں کون ہیں؟'' ○
---۱۰۴۔ ''وہ ہیں کہ جن کی دنیوی زندگی کی تمام تر کوششیں بیکار ہو گئیں اور وہ اسی گمان میں رہے کہ وہ بہت اچھے کام کر رہے ہیں۔'' ○---۱۰۵۔ ''یہی وہ
لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار کی آیتوں اور اس کی ملاقات سے کفر کیا، اس لیے ان کے اعمال غارت ہو گئے پس قیامت کے دن ہم ان کا کوئی وزن قائم
نہ کریں گے۔'' ○---۱۰۶۔ ''حال یہ ہے کہ ان کا بدلہ جہنم ہے کیونکہ انہوں نے کفر کیا اور میری آیتوں اور میرے رسولوں کو مذاق میں اڑایا۔'' ○

(سورۃ الانبیاء ۲۱)---۳۰۔ ''کیا کافر لوگوں نے یہ نہیں دیکھا کہ آسمانوں و زمین باہم ملے جلے تھے پھر ہم نے انہیں جدا کیا اور ہر زندہ چیز کو ہم نے پانی
سے پیدا کیا کیا یہ لوگ پھر بھی ایمان نہیں لاتے۔'' ○---۳۶۔ ''یہ منکرین تجھے جب بھی دیکھتے ہیں تو تمہارا مذاق ہی اڑاتے ہیں کہ کیا یہی وہ ہے جو تمہارے
معبودوں کا ذکر برائی سے کرتا ہے اور وہ خود ہی رحمٰن کی یاد کے بالکل ہی منکر ہیں۔'' ○---۳۹۔ ''کاش! یہ کافر جانتے کہ اس وقت نہ تو یہ کافر آگ کو اپنے
چہروں سے ہٹا سکیں گے اور نہ اپنی پیٹھوں سے اور نہ ان کی مدد کی جائے گی۔'' ○

(سورۃ الحج ۲۲)---۱۸۔ ''کیا تو نہیں دیکھ رہا کہ اللہ کے سامنے سجدے میں ہیں سب آسمانوں والے اور سب زمینوں والے اور سورج اور چاند اور ستارے
اور پہاڑ اور درخت اور جانور اور بہت سے انسان بھی۔ ہاں بہت سے وہ بھی ہیں جن پر عذاب کا مقولہ ثابت ہو چکا ہے، جسے رب ذلیل کر دے اسے کوئی عزت
دینے والا نہیں، اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔'' ○---[یہ وہ ہیں جو سجدۂ اطاعت سے انکار کر کے کفر اختیار کرتے ہیں ورنہ تکوینی احکام یعنی سجدۂ انقیاد میں تو انہیں
بھی مجال انکار نہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۹۔ ''یہ دونوں اپنے رب کے بارے میں اختلاف کرنے والے ہیں پس کافروں کے لیے تو
آگ کے کپڑے بیونت کر کاٹے جائیں گے اور ان کے سروں کے اوپر سے سخت کھولتا ہوا پانی بہایا جائے گا۔'' ○---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۳۰، مضمون:
انسان]---۲۵۔ ''جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکنے لگے اور اس حرمت والی مسجد سے بھی جسے ہم نے تمام لوگوں کے لیے مساوی کر دیا ہے وہیں
کے رہنے والے ہوں یا باہر کے ہوں، جو بھی ظلم کے ساتھ وہاں الحاد کا ارادہ کرے ہم اسے دردناک عذاب چکھائیں گے۔'' ○---[روکنے والوں سے مراد
کفار مکہ ہیں جنہوں نے ۶/ہجری میں مسلمانوں کو مکہ جا کر عمرہ کرنے سے روک دیا تھا اور مسلمانوں کو حدیبیہ سے واپس آنا پڑا تھا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن
پرنٹنگ)]---۳۸۔ ''سن رکھو! یقیناً سچے مومنوں کے دشمنوں کو خود اللہ تعالیٰ ہٹا دیتا ہے۔ کوئی خیانت کرنے والا ناشکرا اللہ تعالیٰ کو ہرگز پسند نہیں۔'' ○
---۴۴۔ ''اور مدین والے بھی اپنے اپنے نبیوں کو جھٹلا چکے ہیں۔ موسیٰ (علیہ السلام) بھی جھٹلائے جا چکے ہیں پس میں نے کافروں کو یوں ہی سی مہلت دی پھر
پھر دبا لیا، پھر میرا عذاب کیسا ہوا؟'' ○---۵۵۔ ''کافر اس وحی الٰہی میں ہمیشہ شک و شبہ ہی کرتے رہیں گے حتیٰ کہ اچانک ان کے سروں پر قیامت آ جائے یا
ان کے پاس اس دن کا عذاب آ جائے جو منحوس ہے۔'' ○---۵۷۔ ''اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا ان کے لیے ذلیل کرنے والے

Marfat.com

عذاب ہیں۔'' O---۷۲۔''جب ان کے سامنے ہمارے کلام کی کھلی ہوئی آیتوں کی تلاوت کی جاتی ہے تو آپ کافروں کے چہروں پر ناخوشی کے صاف آثار پہچان لیتے ہیں- وہ تو قریب ہوتے ہیں کہ ہماری آیتیں سنانے والوں پر حملہ کر بیٹھیں' کہہ دیجئے کہ کیا میں تمہیں اس سے بھی زیادہ بدتر خبر دوں- وہ آگ ہے' جس کا وعدہ اللہ نے کافروں سے کر رکھا ہے اور وہ بہت ہی بری جگہ ہے۔'' O

(سورۃ المؤمنون ۲۳)---۱۱۷۔''جو شخص اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو پکارے جس کی کوئی دلیل اس کے پاس نہیں' پس اس کا حساب تو اس کے رب کے اوپر ہی ہے- بیشک کافر لوگ نجات سے محروم ہیں۔'' O

(سورۃ النور ۲۴)---۳۹۔''اور کافروں کے اعمال مثل اس چمکتی ہوئی ریت کے ہیں جو چٹیل میدان میں ہو جسے پیاسا شخص دور سے پانی سمجھتا ہے لیکن جب اس کے پاس پہنچتا ہے تو اسے کچھ بھی نہیں پاتا' ہاں اللہ کو اپنے پاس پاتا ہے جو اس کا حساب پورا پورا چکا دیتا ہے- اللہ بہت جلد حساب کرنے والا ہے۔'' O ---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۱' مضمون: اعمال] ---۴۰۔''یا مثل ان اندھیروں کے ہے جو نہایت گہرے سمندر کی تہ میں ہوں جسے اوپر تلے کی موجوں نے ڈھانپ رکھا ہو پھر اوپر سے بادل چھائے ہوئے ہوں- الغرض اندھیریاں ہیں جو اوپر تلے پے درپے ہیں- جب اپنا ہاتھ نکالے تو اسے بھی قریب ہے کہ نہ دیکھ سکے اور (بات یہ ہے کہ) جسے اللہ تعالیٰ ہی نور نہ دے اس کے پاس کوئی روشنی نہیں ہوتی۔'' O---۵۷۔''یہ خیال آپ کبھی بھی نہ کرنا کہ منکر لوگ زمین میں (ادھر ادھر بھاگ کر) ہمیں ہرا دینے والے ہیں' ان کا اصلی ٹھکانا تو جہنم ہے جو یقیناً بہت ہی برا ٹھکانا ہے۔'' O

(سورۃ الفرقان ۲۵)---۳۔''ان لوگوں نے اللہ کے سوا جنہیں اپنے معبود ٹھہرا رکھے ہیں وہ کسی چیز کو پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ خود پیدا کیے جاتے ہیں' یہ تو اپنی جان کے نقصان نفع کا بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ موت وحیات کے اور نہ دوبارہ اٹھنے کے وہ مالک ہیں۔'' O---۴۔''اور کافروں نے کہا یہ تو بس خود اسی کا گھڑا گھڑایا جھوٹ ہے جس پر اور لوگوں نے بھی اس کی مدد کی ہے' دراصل یہ کافر بڑے ہی ظلم اور سرتاسر جھوٹ کے مرتکب ہوئے ہیں۔'' O---۵۔''اور یہ بھی کہا کہ یہ تو اگلوں کے افسانے ہیں جو اس نے لکھا رکھے ہیں بس وہی صبح وشام اس کے سامنے پڑھے جاتے ہیں۔'' O---۷۔''اور انہوں نے کہا کہ یہ کیسا رسول ہے؟ کہ کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے' اس کے پاس کوئی فرشتہ کیوں نہیں بھیجا جاتا؟ کہ وہ بھی اس کے ساتھ ہو کر ڈرانے والا بن جاتا۔'' O---۸۔''یا اس کے پاس کوئی خزانہ ہی ڈال دیا جاتا یا اس کا کوئی باغ ہی ہوتا جس میں سے یہ کھاتا- اور ان ظالموں نے کہا کہ تم ایسے آدمی کے پیچھے ہو لیے ہو جس پر جادو کر دیا گیا ہے۔'' O---۹۔''خیال تو کیجئے! کہ یہ لوگ آپ کی نسبت کیسی کیسی باتیں بناتے ہیں- پس جس سے خود ہی بہک رہے ہیں اور کسی طرح راہ پر نہیں آسکتے۔'' O---۱۱۔''بات یہ ہے کہ یہ لوگ قیامت کو جھوٹ سمجھتے ہیں اور قیامت کے جھٹلانے والوں کے لیے ہم نے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔'' O---۱۲۔''جب وہ انہیں دور سے دیکھے گی تو یہ اس کا غصے سے بھپرنا اور دھاڑنا سنیں گے۔'' O---۱۳۔''اور جب یہ جہنم کی کسی تنگ جگہ میں مشکیں کس کر پھینک دیے جائیں گے تو وہاں اپنے لیے موت ہی موت پکاریں گے۔'' O---۱۴۔''(ان سے کہا جائے گا) آج ایک ہی موت کو نہ پکارو بلکہ بہت سی اموات کو پکارو۔'' O---۲۶۔''اس دن صحیح طور پر ملک صرف رحمٰن کا ہی ہوگا اور یہ دن کافروں پر بڑا بھاری ہوگا۔'' O---۲۷۔''اور اس دن ظالم شخص اپنے ہاتھوں کو چبا چبا کر کہے گا ہائے کاش کہ میں نے رسول (ﷺ) کی راہ اختیار کی ہوتی۔'' O---۲۸۔''ہائے افسوس کاش کہ میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا۔'' O---۲۹۔''اس نے تو مجھے اس کے بعد گمراہ کر دیا کہ نصیحت میرے پاس آپہنچی تھی اور شیطان تو انسان کو (وقت پر) دغا دینے والا ہے۔'' O---۳۱۔''اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے دشمن بعض گناہ گاروں کو بنا دیا ہے- اور تیرا رب ہی ہدایت کرنے والا اور مدد کرنے والا کافی ہے۔'' O ---۳۲۔''اور کافروں نے کہا کہ اس پر قرآن سارا کا سارا ایک ساتھ ہی کیوں نہ اتارا گیا اسی طرح ہم نے (تھوڑا تھوڑا کر کے) اتارا تاکہ اس سے ہم آپ کا دل قوی رکھیں' ہم نے اسے ٹھہر ٹھہر کر ہی پڑھ سنایا ہے۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۴' مضمون: قرآن حکیم) ---۳۳۔''یہ آپ کے پاس جو کوئی مثال لائیں گے ہم اس کا سچا جواب اور عمدہ توجیہ آپ کو بتا دیں گے۔'' O---۳۴۔''جو لوگ اپنے منہ کے بل جہنم کی طرف جمع کیے جائیں گے- وہی بدتر مکان والے اور گمراہ تر راستے والے ہیں۔'' O---۵۲۔''پس آپ کافروں کا کہنا نہ مانیں اور قرآن کے ذریعہ ان سے پوری طاقت سے بڑا جہاد کریں۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۷' مضمون: جہاد اکبر) ---۵۵۔''یہ اللہ کو چھوڑ کر ان کی عبادت کرتے ہیں جو نہ تو انہیں کوئی نفع دے سکیں نہ کوئی نقصان پہنچا سکیں' اور کافر تو ہے ہی اپنے رب کے خلاف (شیطان کی) مدد کرنے والا۔'' O

(سورۃ الشعراء ۲۶)---۳۔''ان کے ایمان نہ لانے پر شاید آپ تو اپنی جان کھو دیں گے۔'' O---[نبی ﷺ کو انسانیت سے جو ہمدردی اور ان کی ہدایت کے لیے جو تڑپ تھی' اس میں اس کا اظہار ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۴۔''اگر ہم چاہتے تو ان پر آسمان سے کوئی ایسی نشانی اتارتے جس کے سامنے ان کی گردنیں خم ہو جاتیں۔'' O---[یعنی جسے ماننے اور جس پر ایمان لائے بغیر چارہ نہ ہوتا- لیکن اس طرح جبر کا پہلو شامل ہو جاتا' جب کہ ہم نے انسان کو ارادہ واختیار کی آزادی دی ہے تاکہ اس کی آزمائش کی جائے- اس لیے ہم نے ایسی نشانی بھی اتارنے سے گریز کیا' جس سے ہمارا یہ قانون

Marfat.com

ماثر ہو۔ اور صرف انبیاء و رسل بھیجے اور کتابیں نازل کرنے پر ہی اکتفا کیا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۵۔ ''اور ان کے پاس رحمٰن کی طرف سے جو بھی نئی نصیحت آئی یہ اس سے روگردانی کرنے والے بن گئے۔''O---۶۔ ''ان لوگوں نے جھٹلایا ہے اب انکے پاس جلدی سے اسکی خبریں آجائیں گی جسکے ساتھ وہ مسخراپن کررہے ہیں۔''O---۷۔ ''کیا انہوں نے زمین پر نظریں نہیں ڈالیں؟ کہ ہم نے اس میں ہر طرح کے نفیس جوڑے کس قدر اگائے ہیں؟''O---۸۔ ''بیشک اس میں یقیناً نشانی ہے اور ان میں کے اکثر لوگ مومن نہیں ہیں۔''O---۹۔ ''اور تیرا رب یقیناً وہی غالب اور مہربان ہے۔''O ---[یعنی ہر چیز پر اس کا غلبہ اور انتقام لینے پر وہ ہر طرح قادر ہے لیکن چونکہ وہ رحیم بھی ہے اس لیے فوراً گرفت نہیں فرماتا بلکہ پوری مہلت دیتا ہے اور اس کے بعد مواخذہ کرتا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ النمل ۲۷**)---۶۷۔ ''کافروں نے کہا کہ کیا جب ہم مٹی ہو جائیں گے اور ہمارے باپ دادا بھی کیا ہم پھر نکالے جائیں گے۔''O

(**سورۃ القصص ۲۸**)---۴۸۔ ''پھر جب ان کے پاس ہماری طرف سے حق آپہنچا تو کہتے ہیں کہ یہ وہ کیوں نہیں دیا گیا جیسے دیئے گئے تھے موسیٰ (علیہ السلام) اچھا تو کیا موسیٰ (علیہ السلام) کو جو کچھ دیا گیا تھا اس کے ساتھ لوگوں نے کفر نہیں کیا تھا' صاف کہا تھا کہ یہ دونوں جادوگر ہیں جو ایک دوسرے کے مددگار ہیں اور ہم تو ان سب کے منکر ہیں۔''O

(**سورۃ العنکبوت ۲۹**)---۱۲۔ کافروں نے ایمانداروں سے کہا کہ تم ہماری راہ کی تابعداری کرو تمہارے گناہ ہم اٹھا لیں گے' حالانکہ وہ ان کے گناہوں میں سے کچھ بھی نہیں اٹھانے والے' یہ تو محض جھوٹے ہیں۔''O---۱۳۔ ''البتہ یہ اپنے بوجھ ڈھولیں گے اور اپنے بوجھوں کے ساتھ ہی اور بوجھ بھی۔ اور جو کچھ افتراپردازیاں کررہے ہیں ان سب کی بابت ان سے باز پرس کی جائے گی۔''O---۴۷۔ ''اور ہم نے اسی طرح آپ کی طرف اپنی کتاب نازل فرمائی ہے پس جنہیں ہم نے کتاب دی ہے وہ اس پر ایمان لاتے ہیں اور ان (مشرکین) میں سے بعض اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ہماری آیتوں کا انکار صرف کافر ہی کرتے ہیں۔''O---۴۸۔ ''اس سے پہلے تو آپ کوئی کتاب پڑھتے نہ تھے اور نہ کسی کتاب کو اپنے ہاتھ سے لکھتے تھے کہ یہ باطل پرست لوگ شک وشبہ میں پڑتے۔''O---۵۲۔ ''کہہ دیجئے کہ مجھ میں اور تم میں اللہ تعالیٰ گواہ ہونا کافی ہے وہ آسمان وزمین کی ہر چیز کا عالم ہے' جو لوگ باطل کے ماننے والے اور اللہ تعالیٰ سے کفر کرنے والے ہیں وہ زبردست نقصان اور گھاٹے میں ہیں۔''O---۵۴۔ ''یہ عذاب کی جلدی مچارہے ہیں اور (تسلی رکھیں) جہنم کافروں کو گھیر لینے والی ہے۔''O---۶۸۔ ''اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا؟ جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے یا جب حق اس کے پاس آجائے وہ اسے جھٹلائے' کیا ایسے کافروں کا ٹھکانا جہنم میں نہ ہوگا؟''O

(**سورۃ الروم ۳۰**)---۱۶۔ ''اور جنہوں نے کفر کیا تھا اور ہماری آیتوں کو اور آخرت کی ملاقات کو جھوٹا ٹھہرایا تھا وہ سب عذاب میں پکڑ کر حاضر رکھے جائیں گے۔''O---۴۴۔ ''کفر کرنے والوں پر ان کے کفر کا وبال ہوگا اور نیک کام کرنے والے اپنی ہی آرام گاہ سنوار رہے ہیں۔''O---۴۵۔ ''تاکہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے جزا دے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کیے وہ کافروں کو دوست نہیں رکھتا ہے۔''O---۵۸۔ ''بیشک ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے سامنے کل مثالیں بیان کردی ہیں۔ آپ ان کے پاس کوئی بھی نشانی لائیں' یہ کافر تو یہی کہیں گے کہ تم (بے ہودہ گو) بالکل جھوٹے ہو۔''O---۶۰۔ ''پس آپ صبر کریں یقیناً اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے۔ آپ کو وہ لوگ ہلکا (بے صبرا) نہ کریں جو یقین نہیں رکھتے۔''O

(**سورۃ لقمان ۳۱**)---۲۳۔ کافروں کے کفر سے آپ رنجیدہ نہ ہوں' آخر ان سب کا لوٹنا تو ہماری جانب ہی ہے پھر ہم ان کو بتائیں گے جو انہوں نے کیا ہے' بے شک اللہ تعالیٰ سینوں کے بھیدوں تک سے واقف ہے۔''O---۲۴۔ ''ہم انہیں کو کچھ یونہی سا فائدہ دے دیں لیکن (بالآخر) ہم انہیں نہایت بیچارگی کی حالت میں سخت عذاب کی طرف ہنکا لے جائیں گے۔''O

(**سورۃ السجدۃ ۳۲**)---۱۸۔ کیا وہ جو مومن ہو مثل اس کے ہے جو فاسق ہو؟ یہ برابر نہیں ہو سکتے۔''O---۲۰۔ ''لیکن جن لوگوں نے حکم عدولی کی ان کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ جب کبھی اس سے باہر نکلنا چاہیں گے اسی میں لوٹا دیئے جائیں گے۔ اور کہہ دیا جائے گا کہ اپنے جھٹلانے کے بدلے آگ کا عذاب چکھو۔''O

(**سورۃ الاحزاب ۳۳**)---۸۔ ''تاکہ اللہ تعالیٰ سچوں سے ان کی سچائی کے بارے میں دریافت فرمائے' اور کافروں کے لیے ہم نے المناک عذاب تیار رکھے ہیں۔''O---۲۵۔ ''اور اللہ تعالیٰ نے کافروں کو غصے میں بھرے ہوئے ہی (نامراد) لوٹا دیا انہوں نے کوئی فائدہ نہیں پایا' اور اس جنگ میں اللہ تعالیٰ خود ہی مومنوں کو کافی ہو گیا اللہ تعالیٰ بڑی قوتوں والا اور غالب ہے۔''O---۴۸۔ ''اور کافروں اور منافقوں کا کہنا نہ مانیے! اور جو ایذا (ان کی طرف سے پہنچے) اس کا خیال بھی نہ کیجئے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیے رہیں اور کافی ہے اللہ تعالیٰ کام بنانے والا۔''O---۶۳۔ ''لوگ آپ سے قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔ آپ کہہ دیجئے! کہ اس کا علم تو اللہ تعالیٰ ہی کو ہے آپ کو کیا خبر بہت ممکن ہے قیامت بالکل ہی قریب ہو۔''O---۶۴۔ ''اللہ تعالیٰ نے کافروں پر لعنت کی ہے اور ان کے لیے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔''O---۶۵۔ ''جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ وہ کوئی حامی و مددگار نہ پائیں گے۔''O

Marfat.com

---۶۶۔ ''اس دن ان کے چہرے آگ میں الٹ پلٹ کیے جائیں گے۔ (حسرت وافسوس سے) کہیں گے کہ کاش ہم اللہ تعالیٰ اور رسول کی اطاعت کرتے۔'' O ---۶۷۔ ''اور کہیں گے اے ہمارے رب! ہم نے اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کی مانی جنہوں نے ہمیں راہ راست سے بھٹکا دیا۔'' O
---۶۸۔ ''پروردگار تو انہیں دگنا عذاب دے اور ان پر بہت بڑی لعنت نازل فرما۔'' O

(**سورۃ سبا** ۳۴) ---۳۔ ''کفار کہتے ہیں کہ ہم پر قیامت نہیں آئیگی۔ آپ کہہ دیجئے! کہ مجھے میرے رب کی قسم! جو عالم الغیب ہے کہ وہ یقیناً تم پر آئے گی اللہ تعالیٰ سے ایک ذرے کے برابر کی چیز بھی پوشیدہ نہیں نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں بلکہ اس سے بھی چھوٹی اور بڑی ہر چیز کھلی کتاب میں موجود ہے۔'' O
---۷۔ ''اور کافروں نے کہا (آؤ) ہم تمہیں ایک ایسا شخص بتلائیں جو تمہیں یہ خبر پہنچا رہا ہے کہ جب تم بالکل ہی ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے تو تم پھر سے ایک نئی پیدائش میں آؤ گے۔'' O ---۸۔ ''(ہم نہیں کہہ سکتے) کہ خود اس نے (ہی) اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھ لیا ہے یا اسے دیوانگی ہے بلکہ (حقیقت یہ ہے) کہ آخرت پر یقین نہ رکھنے والے ہی عذاب میں اور دور کی گمراہی میں ہیں۔'' O ---۹۔ ''کیا پس وہ اپنے آگے پیچھے آسمان وزمین کو دیکھ نہیں رہے ہیں؟ اگر ہم چاہیں تو انہیں زمین میں دھنسا دیں یا ان پر آسمان کے ٹکڑے گرا دیں' یقیناً اس میں پوری دلیل ہے ہر اس بندے کے لیے جو (دل سے) متوجہ ہو۔'' O
---۳۱۔ ''اور کافروں نے کہا کہ ہم ہرگز نہ تو اس قرآن کو مانیں نہ اس سے پہلے کی کتابوں کو! اے دیکھنے والے کاش کہ تو ان ظالموں کو اس وقت دیکھتا جبکہ یہ اپنے رب کے سامنے کھڑے ہوئے ایک دوسرے کو الزام دے رہے ہوں گے کمزور لوگ بڑے لوگوں سے کہیں گے اگر تم نہ ہوتے تو ہم تو مومن ہوتے۔'' O
---[یعنی دنیا میں یہ کفر وشرک میں ایک دوسرے کے ساتھی اور اس ناطے سے ایک دوسرے سے محبت کرنے والے تھے' لیکن آخرت میں یہ ایک دوسرے کے دشمن اور ایک دوسرے کو مورد الزام بنائیں گے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۳۲۔ ''یہ بڑے لوگ ان کمزوروں کو جواب دیں گے کہ کیا تمہارے پاس ہدایت آچکنے کے بعد ہم نے تمہیں اس سے روکا تھا؟ (نہیں) بلکہ تم (خود) ہی مجرم تھے۔'' O ---۳۳۔ ''(اس کے جواب میں) یہ کمزور لوگ ان متکبروں سے کہیں گے' (نہیں نہیں) بلکہ دن رات مکر وفریب سے ہمیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرنے اور اس کے شریک مقرر کرنے کا تمہارا حکم دینا ہماری بے ایمانی کا باعث ہوا' اور عذاب کو دیکھتے ہی سب کے سب دل میں پشیمان ہو رہے ہوں گے' اور کافروں کی گردنوں میں ہم طوق ڈال دیں گے انہیں صرف ان کے کیے کرائے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔'' O ---۴۳۔ ''اور جب ان کے سامنے ہماری صاف صاف آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ ایسا شخص ہے جو تمہیں تمہارے باپ دادا کے معبودوں سے روک دینا چاہتا ہے (اس کے سوا کوئی بات نہیں)' اور کہتے ہیں کہ یہ تو گھڑا ہوا جھوٹ ہے اور حق ان کے پاس آچکا پھر بھی کافر یہی کہتے رہے کہ یہ تو کھلا ہوا جادو ہے۔'' O

(**سورۃ فاطر** ۳۵) ---۷۔ ''جو لوگ کافر ہوئے ان کے لیے سخت عذاب ہے اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کیے ان کے لیے بخشش ہے اور (بہت) بڑا اجر ہے۔'' O ---۱۹۔ اور اندھا اور آنکھوں والا برابر نہیں۔'' O ---۲۵۔ ''اور اگر یہ لوگ آپ کو جھٹلا دیں تو جو لوگ ان سے پہلے ہو گزرے ہیں انہوں نے بھی جھٹلایا تھا ان کے پاس بھی ان کے پیغمبر معجزے اور صحیفے اور روشن کتابیں لے کر آئے تھے۔'' O ---۲۶۔ ''پھر میں نے ان کافروں کو پکڑ لیا سو میرا عذاب کیسا ہوا۔'' O ---۳۶۔ ''اور جو لوگ کافر ہیں انکے لیے دوزخ کی آگ ہے نہ تو انکی قضا ہی آئے گی کہ مر ہی جائیں اور نہ دوزخ کا عذاب ہی ان سے ہلکا کیا جائے گا۔ ہم ہر کافر کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں۔'' O ---۳۷۔ ''اور وہ لوگ اس میں چلائیں گے کہ اے ہمارے پروردگار! ہم کو نکال لے ہم اچھے کام کریں گے برخلاف ان کاموں کے جو کیا کرتے تھے' (اللہ تعالیٰ کہے گا) کہ ہم نے تم کو اتنی عمر نہ دی تھی کہ جس کو سمجھنا ہوتا وہ سمجھ سکتا اور تمہارے پاس ڈرانے والا بھی پہنچا تھا' سو مزہ چکھو کہ (ایسے) ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔'' O ---[دوزخی جہنم میں رونا اور چلانا شروع کر دیں گے اور یاد دوزخ سے نکالے جانے کی درخواست کریں گے اور وعدہ کریں گے کہ اگر ایک بار ہمیں موقع مل گیا تو ہم عمر بھر نیک کام ہی کرتے رہیں گے۔ انہیں کہا جائے گا کہ اب ایسی باتیں کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ اگر تم دُنیا میں پل بھر کے لیے جاتے اور پھر وہاں سے رُخصت کر دیے جاتے تو تم یہ عذر پیش کر سکتے تھے کہ اے ہمارے خداوند! ہم دُنیا میں گئے ضرور' لیکن صرف پل بھر کے لیے۔ نہ ہمیں کچھ سوچنے کا موقع ملا نہ سمجھنے کا۔ نہ کوئی ہمیں سمجھانے آیا اور نہ کسی نے ہمارے سامنے کوئی دلیل پیش کی۔ اس لیے ہم معذور تھے۔ خطا کار ضرور ہیں' لیکن ہماری مجبوری اور معذوری بھی نظر انداز کرنے کے قابل نہیں۔ اے کفار! تم جانتے ہو' ایسا تو نہیں ہوا۔ عرصہ دراز تک تم دُنیا میں رہے۔ تمہیں سوچنے اور سمجھنے کے لیے لمبی مُہلت دی گئی۔ ہمارے نبیوں نے خوب جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر تمہیں خواب غفلت سے بیدار کیا' لیکن تم نے کسی موقع سے فائدہ نہ اٹھایا۔ اب تمہارا رونا اور چلانا بے سُود ہے تمہیں اچھی طرح آزما لیا گیا ہے۔ اب دوبارہ آزمانے کی ضرورت نہیں۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]
---۳۸۔ ''بیشک اللہ تعالیٰ جاننے والا ہے آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ چیزوں کا' بیشک وہی جاننے والا ہے سینوں کی باتوں کا۔'' O ---۳۹۔ ''وہی ایسا ہے جس نے تم کو زمین میں آباد کیا' سو جو شخص کفر کرے گا اس کے کفر کا وبال اسی پر پڑے گا۔ اور کافروں کے لیے ان کا کفران کے پروردگار کے نزدیک ناراضی ہی بڑھنے کا باعث ہوتا ہے' اور کافروں کے لیے ان کا کفر خسارہ ہی بڑھنے کا باعث ہوتا ہے۔'' O ---۴۰۔ ''آپ کہیے! کہ تم اپنے قرار داد شریکوں کا حال تو بتلاؤ

Marfat.com

جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا پوجا کرتے ہو۔ یعنی مجھ کو یہ بتلاؤ کہ انہوں نے زمین میں سے کون سا (جزو) بنایا ہے یا ان کا آسمانوں میں کچھ ساجھا ہے یا ہم نے ان کو کوئی کتاب دی ہے کہ یہ اس کی دلیل پر قائم ہوں' بلکہ یہ ظالم ایک دوسرے سے نرے دھوکے کی باتوں کا وعدہ کرتے آتے ہیں۔" O---۴۲۔"اوران کفار نے بڑی زوردار قسم کھائی تھی کہ اگر ان کے پاس کوئی ڈرانے والا آئے تو وہ ہر ایک امت سے زیادہ ہدایت قبول کرنے والے ہوں۔ پھر جب ان کے پاس ایک پیغمبر آ پہنچے تو بس ان کی نفرت ہی میں اضافہ ہوا۔" O---۴۳۔"دنیا میں اپنے کو بڑا سمجھنے کی وجہ سے' اور ان کی بری تدبیروں کی وجہ سے اور بری تدبیروں کا وبال ان تدبیر والوں ہی پر پڑتا ہے' سو کیا یہ اسی دستور کے منتظر ہیں جو اگلے لوگوں کے ساتھ ہوتا رہا ہے۔ سو آپ اللہ تعالیٰ کے دستور کو کبھی منتقل ہوتا ہوا نہ پائیں گے۔" O---۴۴۔"اور کیا یہ لوگ زمین میں چلے پھرے نہیں جس میں دیکھتے بھالتے کہ جو لوگ ان سے پہلے ہو گزرے ہیں ان کا انجام کیا ہوا؟ حالانکہ وہ قوت میں ان سے بڑھے ہوئے تھے' اور اللہ تعالیٰ ایسا نہیں ہے کہ کوئی چیز اس کو ہرا دے نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں۔ وہ بڑے علم والا' بڑی قدرت والا ہے۔" O---۴۵۔"اور اگر اللہ تعالیٰ لوگوں پر ان کے اعمال کے سبب دارو گیر فرمانے لگتا تو روئے زمین پر ایک جاندار کو نہ چھوڑتا' لیکن اللہ تعالیٰ ان کو ایک میعاد معین تک مہلت دے رہا ہے' سو جب ان کی وہ میعاد آ پہنچے گی اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو آپ دیکھ لے گا۔" O

(سورۃ یٰسٓ ۳۶)---۴۵۔"اوران سے جب (کبھی) کہا جاتا ہے کہ اگلے پچھلے (گناہوں) سے بچو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔" O---۴۶۔"اور ان کے پاس تو ان کے رب کی نشانیوں میں سے کوئی نشانی ایسی نہیں آتی جس سے یہ بے رخی نہ برتتے ہوں۔" O---۴۷۔"اور ان سے جب کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے میں سے کچھ خرچ کرو' تو یہ کفار ایمان والوں کو جواب دیتے ہیں کہ ہم انہیں کیوں کھلائیں؟ جنہیں اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو خود کھلا پلا دیتا' تم تو ہو ہی کھلی گمراہی میں۔" O---[یعنی یہ کہہ کر کہ غربا کی مدد کرو' کھلی غلطی کا مظاہرہ کر رہے ہو۔ یہ بات تو ان کی صحیح تھی کہ غربت و ناداری اللہ تعالیٰ کی مشیت ہی سے تھی' لیکن اس کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے اعراض کا جواز بنا لینا غلط تھا' آخر ان کی امداد کرنے کا حکم دینے والا بھی تو اللہ تعالیٰ ہی تھا' اس لیے اس کی رضا تو اسی میں ہے کہ غربا و مساکین کی امداد کی جائے۔ اس لیے کہ مشیت اور چیز ہے اور رضا اور چیز۔ مشیت کا تعلق امور تکوینی سے ہے' جس کے تحت جو کچھ بھی ہوتا ہے' اس کی حکمت و مصلحت اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا' اور رضا کا تعلق امور تشریعی سے ہے' جن کو بجالانے کا ہمیں حکم دیا گیا ہے تاکہ ہمیں اس کی رضا حاصل ہو۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۴۸۔"وہ کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کب ہوگا' سچے ہو تو بتلاؤ۔" O---[وہ یہ سوال اس لیے نہیں پوچھتے تھے تاکہ وہ بروقت اپنی اصلاح کر لیں بلکہ از راہ استہزا پوچھا کرتے تھے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]---۴۹۔"انہیں صرف ایک سخت چیخ کا انتظار ہے جو انہیں آ پکڑے گی اور یہ باہم لڑائی جھگڑے میں ہی ہوں گے۔" O---۷۰۔"تاکہ وہ ہر اس شخص کو آگاہ کر دے جو زندہ ہے' اور کافروں پر حجت ثابت ہو جائے۔" O

(سورۃ صٓ ۳۸)---۲۔"بلکہ کفار غرور و مخالفت میں پڑے ہوئے ہیں۔" O---[کہ جناب ابوطالب ایک دفعہ بیمار ہو گئے۔ قریش آپ کی عیادت کے لیے آئے' اتنے میں حضور ﷺ بھی تشریف لائے۔ قریش نے ابوطالب سے حضور کی شکایت کی' آپ نے حضور ﷺ سے پوچھا میرے بھتیجے! تم اپنی قوم سے کس بات کا مطالبہ کرتے ہو۔ حضور ﷺ نے فرمایا: "میں ان سے صرف ایک بات ماننے کا مطالبہ کرتا ہوں۔ اگر وہ مان لیں گے تو سارا عرب ان کا مطیع ہوگا اور عجم ان کو خراج پیش کرے گا"۔ آپ نے پوچھا: "وہ کونسی بات؟ حضور ﷺ نے فرمایا: وہ صرف یہ کہہ دیں لا الٰہ الا اللّٰہ۔ کفار نے از راہ تعجب کہا: صرف ایک خدا یہ بڑی عجیب و غریب بات ہے' ہم یہ کیسے مان سکتے ہیں' اس وقت یہ آیات نازل ہوئیں۔ یعنی کفار کا انکار کسی معقولیت پر مبنی نہیں محض غرور و عناد کی وجہ سے مخالفت پر کمر بستہ ہیں۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]---۴۔"اور کافروں کو اس بات پر تعجب ہوا کہ ان ہی میں سے ایک انہیں ڈرانے والا آ گیا' اور کہنے لگے کہ یہ تو جادوگر اور جھوٹا ہے۔" O---[یعنی انہی کی طرح کا ایک انسان رسول کس طرح بن گیا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۲۷۔"اور ہم نے آسمان و زمین اور ان کے درمیان کی چیزوں کو ناحق پیدا نہیں کیا' یہ گمان تو کافروں کا ہے سو کافروں کے لیے خرابی ہے آگ کی۔" O

(سورۃ الزُّمَر ۳۹)---۸۔"اور انسان کو جب کبھی کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ خوب رجوع ہو کر اپنے رب کو پکارتا ہے' پھر جب اللہ تعالیٰ اسے اپنے پاس سے نعمت عطا فرما دیتا ہے تو وہ اس سے پہلے جو دعا کرتا تھا اسے (بالکل) بھول جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے شریک مقرر کرنے لگتا ہے جس سے (اوروں کو بھی) اس کی راہ سے بہکائے' آپ فرما دیجئے! کہ اپنے کفر کا فائدہ کچھ دن اور اٹھا لو' (آخر) تو دوزخیوں میں ہونے والا ہے۔" O---۳۲۔"اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولے؟ اور سچا دین جب اس کے پاس آئے تو اسے جھوٹا بتائے؟ کیا ایسے کفار کے لیے جہنم ٹھکانا نہیں ہے؟" O---۵۹۔"ہاں (ہاں) بیشک تیرے پاس میری آیتیں پہنچ چکی تھیں جنہیں تو نے جھٹلایا اور غرور و تکبر کیا اور تو تھا ہی کافروں میں۔" O ☆ حدیث مبارکہ کیلئے باب ۱۴' مضمون: تکبر ☆---۷۱۔"کافروں کے غول کے غول جہنم کی طرف ہنکائے جائیں گے' جب وہ اس کے پاس پہنچ جائیں گے اس کے دروازے ان کے لیے کھول دیئے جائیں گے' اور وہاں کے نگہبان ان سے سوال کریں گے کہ کیا تمہارے پاس تم میں سے رسول نہیں آئے تھے؟ جو تم پر تمہارے رب کی آیتیں پڑھتے تھے اور تمہیں اس دن کی ملاقات سے ڈراتے تھے؟ یہ جواب دیں گے کہ ہاں درست ہے لیکن عذاب کا حکم کافروں پر ثابت ہو گیا۔" O---۷۲۔"کہا جائے گا

Marfat.com

کہ اب جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ جہاں ہمیشہ رہیں گے پس سرکشوں کا ٹھکانا بہت ہی برا ہے۔'' O

(**سورۃ المومن ۴۰**) ---۴۔ ''اللہ تعالیٰ کی آیتوں میں وہی لوگ جھگڑتے ہیں جو کافر ہیں پس ان لوگوں کا شہروں میں چلنا پھرنا آپ کو دھوکے میں نہ ڈالے۔'' O --- [یعنی یہ کافر و مشرک جو تجارت کرتے ہیں' اس کے لیے مختلف شہروں میں آتے جاتے اور کثیر منافع حاصل کرتے ہیں' یہ اپنے کفر کی وجہ سے جلد ہی مؤاخذۂ الٰہی میں آجائیں گے' یہ مہلت ضرور دیئے جا رہے ہیں لیکن انہیں مہمل نہیں چھوڑا جائے گا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] (مزید تفسیر کیلئے باب ا، مضمون: احکام الٰہی) ---۶۔ ''اور اسی طرح آپ کے رب کا حکم کافروں پر ثابت ہو گیا کہ وہ دوزخی ہیں۔'' O ---۱۰۔ ''بے شک جن لوگوں نے کفر کیا انہیں یہ آواز دی جائے گی کہ یقیناً اللہ تعالیٰ کا تم پر غصہ ہونا اس سے بہت زیادہ ہے جو تم غصہ ہوتے تھے اپنے جی سے' جب تم ایمان کی طرف بلائے جاتے تھے پھر کفر کرنے لگتے تھے۔'' O ---۱۱۔ ''وہ کہیں گے اے ہمارے پروردگار! تو نے ہمیں دوبار مارا اور دوبارہ ہی جلایا' اب ہم اپنے گناہوں کے اقراری ہیں' تو کیا اب کوئی راہ نکلنے کی بھی ہے؟'' O ---۱۲۔ ''یہ (عذاب) تمہیں اس لیے ہے کہ جب صرف اکیلے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا تو تم انکار کر جاتے تھے اور اگر اس کے ساتھ کسی کو شریک کیا جاتا تھا تو تم مان لیتے تھے پس اب فیصلہ اللہ تعالیٰ بلند و بزرگ ہی کا ہے۔'' O ---۱۴۔ ''تم اللہ تعالیٰ کو پکارتے رہو اس کے لیے دین کو خالص کر کے گو کافر برا مانیں۔'' O ---۵۶۔ ''جو لوگ باوجود اپنے پاس کسی سند کے نہ ہونے کے آیات الٰہی میں جھگڑا کرتے ہیں ان کے دلوں میں بجز نری بڑائی کے اور کچھ نہیں وہ اس تک پہنچنے والے ہی نہیں' سو آپ اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کیجئے' بیشک وہی سب کچھ سننے والا ہے اور سب سے زیادہ دیکھنے والا ہے۔'' O --- [یعنی وہ لوگ جو بغیر آسمانی دلیل کے بحث و حجت کرتے ہیں' یہ محض تکبر کی وجہ سے ایسا کرتے ہیں' تاہم اس سے جو ان کا مقصد ہے کہ حق کمزور اور باطل مضبوط ہو' وہ ان کو حاصل نہیں ہوگا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(**سورۃ حم السجدۃ ۴۱**) ---۹۔ ''آپ فرما دیجئے! کہ کیا تم اس (اللہ) کا انکار کرتے ہو اور تم اس کے شریک مقرر کرتے ہو جس نے دو دن میں زمین پیدا کر دی' سارے جہانوں کا پروردگار وہی ہے۔'' O ---۲۶۔ ''اور کافروں نے کہا اس قرآن کو سنو ہی مت (اس کے پڑھے جانے کے وقت) اور بیہودہ گوئی کرو کیا عجب کہ تم غالب آجاؤ۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۵، مضمون: قرآن حکیم) ---۲۷۔ ''پس یقیناً ہم ان کافروں کو سخت عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔ اور انہیں ان کے بدترین اعمال کا بدلہ (ضرور) ضرور دیں گے۔'' O ---۲۸۔ ''اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کی سزا یہی دوزخ کی آگ ہے جس میں ان کا ہمیشگی کا گھر ہے (یہ) بدلہ ہے ہماری آیتوں سے انکار کرنے کا۔'' O ---۲۹۔ ''اور کافر لوگ کہیں گے اے ہمارے رب! ہمیں جنوں انسانوں (کے وہ دونوں فریق) دکھا جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا (تاکہ) ہم انہیں اپنے قدموں تلے ڈال دیں تاکہ وہ جہنم میں سب سے نیچے (سخت عذاب میں) ہو جائیں۔'' O ---۴۴۔ ''اور اگر ہم اسے عجمی زبان کا قرآن بناتے تو کہتے کہ اس کی آیتیں صاف صاف بیان کیوں نہیں کی گئیں؟ یہ کیا کہ عجمی کتاب اور آپ عربی رسول؟ آپ فرما دیجئے! کہ یہ تو ایمان والوں کے لیے ہدایت و شفا ہے اور جو ایمان نہیں لاتے ان کے کانوں میں تو (بہرا پن اور) بوجھ ہے اور یہ ان پر اندھا پن ہے' یہ وہ لوگ ہیں جو کسی بہت دور دراز جگہ سے پکارے جا رہے ہیں۔'' O --- [دور سے جب کسی کو پکارا جاتا ہے تو اس کے کان میں ایک آواز تو پڑتی ہے مگر اس کی سمجھ میں یہ نہیں آتا کہ کہنے والا کیا کہہ رہا ہے۔ یہ ایسی بے نظیر تشبیہ ہے جس سے ہٹ دھرم مخالفین کے نفسیات کی پوری تصویر نگاہوں کے سامنے کھنچ جاتی ہے۔ فطری بات ہے کہ جو شخص کسی تعصب میں مبتلا نہیں ہوتا اُس سے اگر آپ گفتگو کریں تو وہ اسے سنتا ہے' سمجھنے کی کوشش کرتا ہے اور معقول بات ہوتی ہے تو کھلے دل سے اس کو قبول کر لیتا ہے۔ اس کے برعکس جو شخص آپ کے خلاف نہ صرف تعصب بلکہ عناد اور بغض رکھتا ہو اس کو آپ اپنی بات سمجھانے کی خواہ کتنی ہی کوشش کریں' وہ سرے سے اُس کی طرف توجہ ہی نہ کرے گا۔ آپ کی ساری بات سُن کر بھی اس کی سمجھ میں کچھ نہ آئے گا کہ آپ اتنی دیر تک کیا کہتے رہے ہیں۔ اور آپ کو بھی یوں محسوس ہوگا کہ جیسے آپ کی آواز اس کے کان کے پردوں سے اُچٹ کر باہر ہی باہر گزرتی رہی ہے' دل اور دماغ تک پہنچنے کا کوئی راستہ نہیں پا سکی۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)] ---۵۰۔ ''اور جو مصیبت اسے پہنچ چکی ہے اس کے بعد اگر ہم اسے کسی رحمت کا مزہ چکھائیں تو وہ کہہ اٹھتا ہے کہ اس کا تو میں حقدار ہی تھا اور میں تو خیال نہیں کر سکتا کہ قیامت قائم ہوگی اور اگر میں اپنے رب کے پاس واپس کیا گیا تو بھی یقیناً میرے لیے اس کے پاس بھی بہتری ہے' یقیناً ہم ان کفار کو ان کے اعمال سے خبردار کریں گے اور انہیں سخت عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔'' O --- [یعنی اللہ تعالیٰ کے ہاں میں محبوب ہوں' وہ مجھ سے خوش ہے' اسی لیے مجھے وہ اپنی نعمتوں سے نواز رہا ہے۔ یہ کہنے والا منافق یا کافر ہے' کوئی مومن ایسی بات نہیں کہہ سکتا۔ کافر ہی یہ سمجھتا ہے کہ میری دنیا خیر کے ساتھ گزر رہی ہے تو آخرت بھی میرے لیے ایسی ہی ہوگی۔ حالانکہ دنیا کی کمی بیشی اس کی محبت یا ناراضی کی علامت نہیں ہے۔ بلکہ صرف آزمائش کے لیے اللہ تعالیٰ ایسا کرتا ہے تاکہ دیکھے کہ نعمتوں میں اس کا شکر کون کر رہا ہے اور تکلیفوں میں صابر کون ہے؟ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۵۲۔ ''آپ فرما دیجئے! کہ بھلا یہ تو بتاؤ کہ اگر یہ قرآن اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا ہوا ہو پھر تم نے اسے نہ مانا بس اس سے بڑھ کر بہکا ہوا کون ہوگا جو مخالفت میں (حق سے) دور چلا جائے۔'' O

(**سورۃ الشوریٰ ۴۲**) ---۲۶۔ ''ایمان والوں اور نیکوکار لوگوں کی سنتا ہے اور انہیں اپنے فضل سے اور بڑھا کر دیتا ہے اور کفار کے لیے سخت عذاب

Marfat.com

ہے۔''O---۴۵۔''اور تو انہیں دیکھے گا کہ وہ (جہنم کے) سامنے لا کھڑے کیے جائیں گے مارے ذلت کے جھکے جا رہے ہوں گے اور کن انکھیوں سے دیکھ رہے ہوں گے ایمان دار صاف کہیں گے کہ حقیقی زیاں کار وہ ہیں جنہوں نے آج قیامت کے دن اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو نقصان میں ڈال دیا۔ یاد رکھو کہ یقیناً ظالم لوگ دائمی عذاب میں ہیں۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۱، مضمون: عذاب]

(**سورۃ الجاثیۃ** ۴۵)---۳۱۔''لیکن جن لوگوں نے کفر کیا تو (میں ان سے کہوں گا) کیا میری آیتیں تمہیں سنائی نہیں جاتی تھیں؟ پھر بھی تم تکبر کرتے رہے اور تم تھے ہی گنہگار لوگ۔''O---۳۲۔''اور جب کبھی کہا جاتا کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ یقیناً سچا ہے اور قیامت کے آنے میں کوئی شک نہیں تو تم جواب دیتے تھے کہ ہم نہیں جانتے قیامت کیا چیز ہے؟ ہمیں کچھ یوں ہی سا خیال ہو جاتا ہے لیکن ہمیں یقین نہیں۔''O---۳۳۔''اور ان پر اپنے اعمال کی برائیاں کھل گئیں اور جس کا وہ مذاق اڑا رہے تھے اس نے انہیں گھیر لیا۔''O

(**سورۃ الاحقاف** ۴۶)---۷۔''اور انہیں جب ہماری واضح آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو منکر لوگ سچی بات کو جب کہ ان کے پاس آ چکی کہہ دیتے ہیں کہ یہ تو صریح جادو ہے۔''O---۳۴۔''وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا جس دن جہنم کے سامنے لائے جائیں گے (اور ان سے کہا جائے گا کہ) کیا یہ حق نہیں ہے؟ تو جواب دیں گے کہ ہاں قسم ہے ہمارے رب کی (حق ہے) (اللہ تعالیٰ) فرمائے گا اب اپنے کفر کے بدلے عذاب کا مزہ چکھو۔''O

(**سورۃ محمد** ۴۷)---۱۔''جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکا اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال برباد کر دیئے۔''O---۳۔''یہ اس لیے کہ کافروں نے باطل کی پیروی کی اور مومنوں نے اس دین حق کی اتباع کی جو ان کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اللہ تعالیٰ لوگوں کو ان کے احوال اسی طرح بتاتا ہے۔''O---۴۔''تو جب کافروں سے تمہاری مڈبھیڑ ہو تو گردنوں پر وار مارو۔ جب ان کو اچھی طرح کچل ڈالو تو اب خوب مضبوط قید و بند سے گرفتار کرو (پھر اختیار ہے) کہ خواہ احسان رکھ کر چھوڑ دو یا فدیہ لے کر تاوقتیکہ لڑائی اپنے ہتھیار رکھ دے۔ یہی حکم ہے اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو (خود) ہی ان سے بدلہ لے لیتا لیکن (اس کا منشا یہ ہے) کہ تم میں سے ایک کا امتحان دوسرے کے ذریعہ سے لے لے جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید کر دیے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے اعمال ہرگز ضائع نہ کرے گا۔''O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: شہید بمعہ آیات نمبر ۵، ۶)---۸۔''اور جو لوگ کافر ہوئے انہیں ہلاکت ہو اللہ تعالیٰ ان کے اعمال غارت کر دے گا۔''O---۹۔''یہ اس لیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ چیز سے ناخوش ہوئے پس اللہ تعالیٰ نے (بھی) ان کے اعمال ضائع کر دیئے۔''O---۱۰۔''کیا ان لوگوں نے زمین میں چل پھر کر اس کا معاینہ نہیں کیا کہ ان سے پہلے کے لوگوں کا نتیجہ کیا ہوا؟ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہلاک کر دیا اور کافروں کے لیے اسی طرح کی سزائیں ہیں۔''O---۱۱۔''وہ اس لیے کہ ایمان والوں کا کارساز خود اللہ تعالیٰ ہے اور اس لیے کہ کافروں کا کوئی کارساز نہیں۔''O---۱۲۔''جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے انہیں اللہ تعالیٰ یقیناً ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اور جو لوگ کافر ہوئے وہ (دنیا ہی کا) فائدہ اٹھا رہے ہیں اور مثل چوپایوں کے کھا رہے ہیں ان کا (اصل) ٹھکانا جہنم ہے۔''O---[یعنی جس طرح جانور کھاتا ہے اور کچھ نہیں سوچتا کہ یہ رزق کہاں سے آیا ہے، کس کا پیدا کیا ہوا ہے، اور اس رزق کے ساتھ میرے اوپر رازق کے کیا حقوق عائد ہوتے ہیں، اسی طرح یہ لوگ بھی بس کھائے جا رہے ہیں، چرنے چگنے سے آگے کسی چیز کی انہیں کوئی فکر نہیں ہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]---۳۲۔''یقیناً جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے لوگوں کو روکا اور رسول کی مخالفت کی اس کے بعد کہ ان کے لیے ہدایت ظاہر ہو چکی یہ ہرگز ہرگز اللہ تعالیٰ کا کچھ نقصان نہ کریں گے۔ عنقریب ان کے اعمال وہ غارت کر دے گا۔''O---۳۴۔''جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے اوروں کو روکا پھر کفر کی حالت میں ہی مر گئے (یقین کر لو) کہ اللہ تعالیٰ انہیں ہرگز نہ بخشے گا۔''O

(**سورۃ الفتح** ۴۸)---۱۳۔''اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر ایمان نہ لائے تو ہم نے بھی ایسے کافروں کے لیے دہکتی آگ تیار کر رکھی ہے۔''O---۲۲۔''اور اگر تم سے کافر جنگ کرتے تو یقیناً پیٹھ دکھا کر بھاگتے پھر نہ تو کوئی کارساز پاتے نہ مددگار۔''O---۲۴۔''وہی ہے جس نے خاص مکہ میں کافروں کے ہاتھوں کو تم سے اور تمہارے ہاتھوں کو ان سے روک لیا اس کے بعد کہ اس نے تمہیں ان پر غلبہ دے دیا تھا اور تم جو کچھ کر رہے ہو اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے۔''O---۲۵۔''یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے کفر کیا اور آپ کو مسجد حرام سے روکا اور قربانی کے لیے موقوف جانور کو اس کی قربان گاہ میں پہنچنے سے (روکا) اور اگر ایسے (بہت سے) مسلمان مرد اور (بہت سی) مسلمان عورتیں نہ ہوتیں جن کی تم کو خبر نہ تھی یعنی ان کے پس جانے کا احتمال نہ ہوتا جس پر ان کی وجہ سے تم کو بھی بے خبری میں ضرر پہنچتا (تو تمہیں لڑنے کی اجازت دے دی جاتی لیکن ایسا نہیں کیا گیا) تاکہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت میں جس کو چاہے داخل کرے اور اگر یہ الگ الگ ہوتے تو ان میں جو کافر تھے ہم ان کو دردناک سزا دیتے۔''O---۲۹۔''حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں کافروں پر سخت ہیں آپس میں رحمدل ہیں، آپ انہیں دیکھیں گے کہ رکوع اور سجدے کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل اور رضامندی کی جستجو میں ہیں، ان کا نشان ان کے چہروں پر سجدوں کے اثر سے ہے، ان کی یہی مثال تورات میں ہے اور ان کی مثال انجیل میں ہے، مثل اس کھیتی کے جس نے اپنا انکھوا نکالا پھر اسے

Marfat.com

مضبوط کیا اور وہ موٹا ہو گیا پھر اپنے تنے پر سیدھا کھڑا ہو گیا اور کسانوں کو خوش کرنے لگا تا کہ ان کی وجہ سے کافروں کو چڑائے' ان ایمان والوں اور نیک اعمال والوں سے اللہ تعالیٰ نے بخشش کا اور بہت بڑے ثواب کا وعدہ کیا ہے۔" O---[یا کافر غیظ و غضب میں مبتلا ہوں۔ یعنی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا بڑھتا ہوا اثر و نفوذ اور ان کی روز افزوں قوت و طاقت' کافروں کے لیے غیظ و غضب کا باعث تھی' اس لیے کہ اس سے اسلام کا دائرہ پھیل رہا اور کفر کا دائرہ سمٹ رہا تھا۔ اس آیت سے استدلال کرتے ہوئے بعض ائمہ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بغض و عناد رکھنے والوں کو کافر قرار دیا ہے۔ علاوہ ازیں اس فرقہ ضالہ کے دیگر عقائد بھی ان کے کفر پر ہی دال ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ ق ۵۰)---۲۴۔ "ڈال دو جہنم میں ہر کافر سرکش کو۔" O---۲۵۔ "جو نیک کام سے روکنے والا حد سے گزر جانے والا اور شک کرنے والا تھا۔" O---۲۶۔ "جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرا معبود بنا لیا تھا پس اسے سخت عذاب میں ڈال دو۔" O

(سورۃ القمر ۵۴)---۶۔ "پس (اے پیارے نبی ﷺ) آپ ان سے اعراض کریں جس دن ایک پکارنے والا ناگوار چیز کی طرف پکارے گا۔" O---۷۔ "یہ جھکی آنکھوں قبروں سے اس طرح نکل کھڑے ہوں گے کہ گویا وہ پھیلا ہوا ٹڈی دل ہے۔" O---۸۔ "پکارنے والے کی طرف دوڑتے ہوں گے اور کافر کہیں گے یہ دن تو بہت سخت ہے۔" O---[اس وقت کافر کہیں گے کہ یہ دن تو بڑا خوفناک اور ہولناک ہے۔ لیکن اس روز قیامت کے دن کے بارے میں ان کا یہ کہنا بے سُود ہوگا۔ اے کفارِ مکہ! وہ سخت دن آئے گا اور ضرور آئے گا۔ اس دن سَر پیٹنے سے کچھ نہیں ہوگا۔ آج ہی چشمِ ہوش وا کرو۔ آج ہی میرے رسول کا دامن پکڑ لو۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]---۹۔ "ان سے پہلے قوم نوح نے بھی ہمارے بندے کو جھٹلایا تھا اور دیوانہ بتلا کر جھڑک دیا گیا تھا۔" O---۱۰۔ "پس اس نے اپنے رب سے دُعا کی کہ میں بے بس ہوں تو میری مدد فرما۔" O---۱۱۔ "پس ہم نے آسمان کے دروازوں کو زور کے مینہ سے کھول دیا۔" O---۱۲۔ "اور زمین سے چشموں کو جاری کر دیا پس اس کام کے لئے جو مقدر کیا گیا تھا (دونوں) پانی جمع ہو گئے۔" O---۱۳۔ "اور ہم نے اسے تختوں اور کیلوں والی (کشتی) پر سوار کر لیا۔" O---۱۴۔ "جو ہماری آنکھوں کے سامنے چل رہی تھی۔ بدلہ اس کی طرف سے جس کا کفر کیا گیا تھا۔" O---۱۵۔ "اور بیشک ہم نے اس واقعہ کو نشانی بنا کر باقی رکھا پس کوئی ہے نصیحت حاصل کرنے والا۔" O---۱۶۔ "بتاؤ میرا عذاب اور میری ڈرانے والی باتیں کیسی رہیں؟" O---۴۳۔ "(اے قریشیو!) کیا تمہارے کافر ان کافروں سے کچھ بہتر ہیں؟ یا تمہارے لیے اگلی کتابوں میں چھٹکارا لکھا ہوا ہے؟۔" O---۴۴۔ "یا یہ کہتے ہیں کہ ہم غلبہ پانے والی جماعت ہیں۔" O---۴۵۔ "عنقریب یہ جماعت شکست دی جائے گی اور پیٹھ دے کر بھاگے گی۔" O---[اے اہلِ عرب! تم سے پہلے جن قوموں نے انبیاء کی تکذیب کی' ان کے ساتھ گستاخانہ سلوک کیا ان قوموں کو جس انجام بد سے دوچار ہونا پڑا وہ تم سن چکے ہو۔ لیکن ابھی تک کوئی ایسے آثار نظر نہیں آرہے کہ تم اپنی اصلاح کی طرف متوجہ ہو رہے ہو۔ کیا تم اس گھمنڈ میں ہو کہ تم کچھ بھی کرتے رہو تم سے باز پرس نہیں ہوگی۔ اس خام خیالی کی آخر کیا وجہ ہے۔ کیا تمہارے کافر پہلے کافروں سے بہتر ہیں' ان کا لحاظ کیا جائے گا یا تم نے کسی آسمانی کتاب میں یہ لکھا ہوا دیکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے عرب کے کفار کچھ بھی کرتے رہیں ہم انہیں کچھ بھی نہیں کہیں گے یا تم اس زعم میں ہو کہ تم بڑے جنگجو اور بہادر ہو۔ تمہاری جمعیت اور نفری بہت زیادہ ہے۔ پہلی قومیں بزدل اور کمزور تھیں اس لیے خدا کے غضب نے انہیں آکر دبوچ لیا اور تمہیں اللہ تعالیٰ کا عذاب کچھ گزند نہیں پہنچا سکتا۔ یہ تینوں باتیں سراسر غلط ہیں۔ عنقریب جب اسلام کے شیروں سے تمہارا مقابلہ ہوگا تمہارے لشکر کو بڑی عبرت ناک شکست ہوگی اور تم وہاں سے دُم دبا کر بھاگ نکلو گے، چنانچہ بدر کے میدان میں یہ پیشین گوئی پوری ہوگئی۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]---۴۶۔ "بلکہ قیامت کی گھڑی ان کے وعدے کے وقت ہے اور قیامت بڑی سخت اور کڑوی چیز ہے۔" O---۴۷۔ "بیشک گناہ گار گمراہی میں اور عذاب میں ہیں۔" O---۴۸۔ "جس دن وہ اپنے منہ کے بل آگ میں گھسیٹے جائیں گے (اور ان سے کہا جائے گا) دوزخ کی آگ لگنے کے مزے چکھو۔" O---۴۹۔ "بیشک ہم نے ہر چیز کو ایک (مقررہ) اندازے پر پیدا کیا ہے۔" O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۶، مضمون: ضابطہ حیات]---۵۰۔ "اور ہمارا حکم صرف ایک دفعہ (کا ایک کلمہ) ہی ہوتا ہے جیسے آنکھ کا جھپکنا۔" O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۱، مضمون: قیامت]---۵۱۔ "اور ہم نے تم جیسے بہتیروں کو ہلاک کر دیا ہے' پس کوئی ہے نصیحت لینے والا۔" O---[یعنی اگر تم سمجھتے ہو کہ یہ کسی خدائے حکیم و عادل کی خدائی نہیں بلکہ کسی اندھے راجہ کی چوپٹ نگری ہے جس میں آدمی جو کچھ چاہے کرتا پھرے، کوئی اس سے باز پُرس کرنے والا نہیں ہے، تو تمہاری آنکھیں کھولنے کے لیے انسانی تاریخ موجود ہے جس میں اِسی روش پر چلنے والی قومیں پے در پے تباہ کی جاتی رہی ہیں۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]---۵۲۔ "جو کچھ انہوں نے (اعمال) کیے ہیں سب نامہ اعمال میں لکھے ہوئے ہیں۔" O---۵۳۔ "(اسی طرح) ہر چھوٹی بڑی بات بھی لکھی ہوئی ہے۔" O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۱، مضمون: نامۂ اعمال]

(سورۃ الحدید ۵۷)---۱۵۔ "الغرض' آج تم سے نہ فدیہ (اور نہ بدلہ) قبول کیا جائے گا اور نہ کافروں سے تم (سب) کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ وہی تمہاری رفیق ہے اور وہ بُرا ٹھکانا ہے۔" O---۱۹۔ "اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر جو ایمان رکھتے ہیں وہی لوگ اپنے رب کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں ان کے

Marfat.com

لیے ان کا اجر اور ان کا نور ہے' اور جو لوگ کفر کرتے ہیں اور ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں وہ جہنمی ہیں۔" O

(**سورۃ المجادلۃ ۵۸**)---۴۔"ہاں جو شخص نہ پائے اس کے ذمہ دو مہینوں کے لگاتار روزے ہیں اس سے پہلے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں اور جس شخص کو یہ طاقت بھی نہ ہو اس پر ساٹھ مسکینوں کا کھانا کھلانا ہے۔ یہ اس لیے کہ تم اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی حکم برداری کرو' یہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدیں ہیں اور کفار ہی کے لیے دردناک عذاب ہے۔" O---[یہاں کفار سے مراد وہ لوگ نہیں جو اللہ تعالیٰ کی توحید یا حضور کی رسالت کا انکار کرتے ہیں بلکہ اس سے وہ لوگ مراد ہیں جو اللہ تعالیٰ کے احکام کو تسلیم نہیں کرتے اور اس کی قائم کی ہوئی حدود کو پھاند کر آگے نکل جاتے ہیں۔ علامہ آلوسی لکھتے ہیں: جو لوگ حدود سے تجاوز کرتے ہیں اور ان پر عمل نہیں کرتے ایسے لوگوں کو کافر اس لیے کہا گیا ہے تا کہ ان کو سختی سے باز رکھا جائے۔ جس طرح و مـن کـفـر میں کفر سے مراد حقیقی کفر نہیں بلکہ زجر و توبیخ کے لیے انکار کو کفر سے تعبیر کیا گیا ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]، [مزید تفصیل کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: ظہار]---۵۔"بیشک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ ذلیل کیے جائیں گے جیسے ان سے پہلے کے لوگ ذلیل کیے گئے تھے' اور بیشک ہم واضح آیتیں اتار چکے ہیں اور کافروں کے لیے تو ذلت والا عذاب ہے۔" O

(**سورۃ الممتحنۃ ۶۰**)---۱۔"اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! میرے اور (خود) اپنے دشمنوں کو اپنا دوست نہ بناؤ تم تو دوستی سے ان کی طرف پیغام بھیجتے ہو اور وہ اس حق کے ساتھ جو تمہارے پاس آچکا ہے کفر کرتے ہیں، پیغمبر کو اور خود تمہیں بھی محض اس وجہ سے جلاوطن کرتے ہیں کہ تم اپنے رب پر ایمان رکھتے ہو، اگر تم میری راہ میں جہاد کیلئے اور میری رضامندی کی طلب میں نکلتے ہو (تو ان سے دوستیاں نہ کرو) تم انکے پاس محبت کا پوشیدہ پوشیدہ پیغام بھیجتے ہو اور مجھے معلوم ہے جو تم نے چھپایا اور وہ بھی جو تم نے ظاہر کیا، تم میں جو کوئی بھی اس کام کو کرے گا وہ یقیناً راہ راست سے بہک جائے گا۔" O---۲۔"اگر وہ تم پر کہیں قابو پالیں تو وہ تمہارے (کھلے) دشمن ہو جائیں اور برائی کے ساتھ تم پر دست درازی اور زبان درازی کرنے لگیں اور (دل سے) چاہنے لگیں کہ تم بھی کفر کرنے لگ جاؤ۔" O

(**سورۃ الصف ۶۱**)---۸۔"وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کی نور کو اپنے منہ سے بجھا دیں اور اللہ اپنے نور کو کمال تک پہنچانے والا ہے گو کافر برا مانیں۔" O

---۹۔"وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا تا کہ اسے اور تمام مذاہب پر غالب کر دے اگرچہ مشرکین ناخوش ہوں۔" O

(**سورۃ التغابن ۶۴**)---۲۔"اسی نے تمہیں پیدا کیا ہے سو تم میں سے بعضے تو کافر ہیں اور بعض ایمان دار ہیں' اور جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ تعالیٰ خوب دیکھ رہا ہے۔" O---[تفسیر کے لیے باب ۶، مضمون: کسب واختیار کی جگہ]---۵۔"کیا تمہارے پاس ان سے پہلے کے کافروں کی خبر نہیں پہنچی؟ جنہوں نے اپنے اعمال کا وبال چکھ لیا اور جن کے لیے دردناک عذاب ہے۔" O---[یہ اہل مکہ سے بالخصوص اور کفار عرب سے بالعموم خطاب ہے۔ اور ماقبل کافروں سے مراد قوم نوح، قوم عاد، قوم ثمود وغیرہ ہیں۔ جنہیں ان کے کفر و معصیت کی وجہ سے دُنیا میں عذاب سے دوچار کر کے تباہ و برباد کر دیا گیا۔ (از تفسیر نمبر ۴ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۶۔"یہ اس لیے کہ ان کے پاس ان کے رسول واضح دلائل لے کر آئے تو انہوں نے کہہ دیا کہ کیا انسان ہماری رہنمائی کرے گا؟ پس انکار کر دیا اور منہ پھیر لیا اور اللہ نے بھی بے نیازی کی' اور اللہ تو ہے ہی بہت بے نیاز سب خوبیوں والا۔" O---۷۔"ان کافروں نے خیال کیا ہے کہ دوبارہ زندہ نہ کیے جائیں گے۔ آپ فرما دیجئے کہ کیوں نہیں اللہ کی قسم! تم ضرور دوبارہ اٹھائے جاؤ گے پھر جو تم نے کیا ہے اس کی خبر دیئے جاؤ گے اور اللہ پر یہ بالکل ہی آسان ہے۔" O---۱۰۔"اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہی (سب) جہنمی ہیں (جو) جہنم میں ہمیشہ رہیں گے' وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔" O

(**سورۃ التحریم ۶۶**)---۷۔"اے کافرو! آج تم عذر و بہانہ مت کرو۔ تمہیں صرف تمہارے کرتوت کا بدلہ دیا جا رہا ہے۔" O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۱، مضمون: قیامت]---۹۔"اے نبی! کافروں اور منافقوں سے جہاد کرو اور ان پر سختی کرو ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ بہت بری جگہ ہے۔" O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۷، مضمون: جہاد]---۱۰۔"اللہ تعالیٰ نے کافروں کے لیے نوح کی اور لوط کی بیوی کی مثال بیان فرمائی یہ دونوں ہمارے بندوں میں سے دو (شائستہ اور) نیک بندوں کے گھر میں تھیں' پھر ان کی انہوں نے خیانت کی پس وہ دونوں (نیک بندے) ان سے اللہ کے (کسی عذاب کو) نہ روک سکے اور حکم دے دیا گیا (اے عورتو) دوزخ میں جانے والوں کے ساتھ تم دونوں بھی چلی جاؤ۔" O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: جو کرے گا وہی بھرے گا اور باب نمبر ۱۴، مضمون: خائن بیویاں]

(**سورۃ الملک ۶۷**)---۵۔"بیشک ہم نے آسمان دنیا کو چراغوں (ستاروں) سے آراستہ کیا اور انہیں شیطانوں کے مارنے کا ذریعہ بنا دیا اور شیطانوں کے لیے ہم نے (دوزخ کا جلانے والا) عذاب تیار کر دیا۔" O---[ہر کافر کے لئے بھڑکتی ہوئی آگ کا عذاب ہے خواہ وہ جن ہو یا انسان ہو یا شیطان۔ (از تفسیر ۹ ضیاء القرآن)]---۶۔"اور اپنے رب کے ساتھ کفر کرنے والوں کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور وہ کیا ہی بری جگہ ہے۔" O---۷۔"جب اس میں

Marfat.com

یہ ڈالے جائیں گے تو اس کی بڑے زور کی آواز سنیں گے اور وہ جوش مار رہی ہوگی۔" O---۸۔ "قریب ہے کہ (ابھی) غصے کے مارے پھٹ جائے' جب کبھی اس میں کوئی گروہ ڈالا جائے گا اس سے جہنم کے داروغے پوچھیں گے کہ کیا تمہارے پاس ڈرانے والا کوئی نہیں آیا تھا؟" O---۹۔ "وہ جواب دیں گے کہ بیشک آیا تھا لیکن ہم نے اسے جھٹلایا اور ہم نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے کچھ بھی نازل نہیں فرمایا۔ تم بہت بڑی گمراہی میں ہی ہو۔" O---[یعنی ہم نے پیغمبروں کی تصدیق کرنے کے بجائے انہیں جھٹلایا' آسمانی کتابوں کا ہی سرے سے انکار کر دیا' حتیٰ کہ اللہ کے پیغمبروں کو ہم نے کہا کہ تم بڑی گمراہی میں مبتلا ہو۔ (از تفسیر ۲ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۰۔ "اور کہیں گے کہ اگر ہم سنتے ہوتے یا عقل رکھتے ہوتے تو دوزخیوں میں (شریک) نہ ہوتے۔" O---[یعنی غور اور توجہ سے سنتے اور ان کی باتوں اور نصیحتوں کو آویزہ گوش بنا لیتے' اسی طرح اللہ کی دی ہوئی عقل سے بھی سوچنے سمجھنے کا کام لیتے تو آج ہم دوزخ والوں میں شامل نہ ہوتے۔ (از تفسیر ۳ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۱۔ "پس انہوں نے اپنے جرم کا اقبال کر لیا۔ اب یہ دوزخی دفع ہوں (دور ہوں)" O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۱۱، مضمون: جہنم]---۱۳۔ "تم اپنی باتوں کو چھپاؤ یا ظاہر کرو وہ تو سینوں کی پوشیدگیوں کو بھی بخوبی جانتا ہے۔" O---[یہ پھر کافروں سے خطاب ہے' مطلب ہے کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں چھپ کر باتیں کرو یا علانیہ' سب اللہ کے علم میں ہے' اس سے کوئی بات مخفی نہیں۔ (از تفسیر ۱ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۶۔ "کیا تم اس بات سے بے خوف ہو گئے ہو کہ آسمانوں والا تمہیں زمین میں دھنسا دے اور اچانک لرزنے لگے۔" O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۱۴، مضمون: دہشت گرد]---۱۷۔ "یا کیا تم اس بات سے نڈر ہو گئے ہو کہ آسمانوں والا تم پر پتھر برسا دے؟ پھر تو تمہیں معلوم ہو ہی جائے گا کہ میرا ڈرانا کیسا تھا۔" O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۱۴، مضمون: دہشت گرد]---۱۸۔ "اور ان سے پہلے لوگوں نے بھی جھٹلایا تھا تو دیکھو ان پر میرا عذاب کیسا کچھ ہوا؟" O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۱۴، مضمون: جھٹلانے والے]---۲۰۔ "سوائے اللہ کے تمہارا وہ کون سا لشکر ہے جو تمہاری مدد کر سکے کافر تو سراسر دھوکے ہی میں ہیں۔" O---[یعنی وہ لوگ جو نافرمانی کی راہ پر گامزن ہیں کیا ان کے پاس کوئی ایسی فوج ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کا عذاب ان پر نازل ہو تو وہ ان کی مدد کر کے اور آگے بڑھ کر انہیں اللہ تعالیٰ کی گرفت سے بچا سکے؟ ہرگز نہیں یہ کفار تو شیطان کے دام فریب میں پھنس چکے ہیں۔ اتنی کھلی بات بھی سمجھنے سے قاصر ہیں کہ دنیا میں ایسی کوئی طاقت نہیں جو انہیں عذاب الٰہی سے بچا سکے۔ (از تفسیر ۲۵ ضیاء القرآن)]---۲۱۔ "اگر اللہ تعالیٰ اپنی روزی روک لے تو بتاؤ کون ہے جو پھر تمہیں روزی دے گا؟ بلکہ (کافر) تو سرکشی اور بدکنے پر اڑ گئے ہیں۔" O---[یعنی اللہ بارش نہ برسائے' یا زمین ہی کو پیداوار سے روک دے' یا تیار شدہ فصلوں کو تباہ کر دے' جیسا کہ بعض دفعہ وہ ایسا کرتا ہے' جس کی وجہ سے تمہاری خوراک کا سلسلہ موقوف ہو جائے' اگر اللہ تعالیٰ ایسا کر دے تو کیا کوئی اور ہے جو اللہ کی اس مشیت کے برعکس تمہیں روزی مہیا کر دے؟]---[یعنی وعظ و نصیحت کی ان باتوں کا ان پر کوئی اثر نہیں پڑتا' بلکہ وہ حق سے سرکشی اور اعراض و نفور میں ہی بڑھتے چلے جا رہے ہیں' عبرت پکڑتے ہیں اور نہ غور و فکر کرتے ہیں۔ (از تفسیر ۷ ا شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۲۵۔ "(کافر) پوچھتے ہیں کہ وہ وعدہ کب ظاہر ہوگا اگر تم سچے ہو (تو بتاؤ؟)۔" O---[یعنی یہ عذاب جو تم دیکھ رہے ہو' وہی ہے جسے تم دنیا میں جلد طلب کرتے تھے جیسے سورۂ ص ۱۶' اور الانفال ۳۲' وغیرہ میں ہے۔ (از تفسیر ۲۷ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۲۷۔ "جب یہ لوگ اس وعدے کو قریب تر پا لیں گے اس وقت ان کافروں کے چہرے بگڑ جائیں گے اور کہہ دیا جائے گا کہ یہی ہے جسے تم طلب کیا کرتے تھے۔" O---۲۸۔ "آپ فرما دیجئے! اچھا اگر مجھے اور میرے ساتھیوں کو اللہ تعالیٰ ہلاک کر دے یا ہم پر رحم کرے (بہر صورت یہ تو بتاؤ) کہ کافروں کو دردناک عذاب سے کون بچائے گا؟" O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۴، مضمون: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم]---۲۹۔ "آپ فرما دیجئے! کہ وہی رحمٰن ہے ہم تو اس پر ایمان لا چکے اور اسی پر ہمارا بھروسہ ہے۔ تمہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ صریح گمراہی میں کون ہے؟" O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۴، مضمون: حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم]---۳۰۔ "آپ فرما دیجئے! کہ اچھا یہ تو بتاؤ کہ اگر تمہارے (پینے کا) پانی زمین میں اتر جائے تو کون ہے جو تمہارے لیے نتھرا ہوا پانی لائے؟" O---[یعنی کیا خدا کے سوا کسی میں یہ طاقت ہے کہ ان سوتوں کو پھر سے جاری کر دے؟ اگر نہیں ہے' اور تم جانتے ہو کہ نہیں ہے تو پھر عبادت کا مستحق خدا ہے' تمہارے وہ معبود جو انہیں جاری کرنے کی کوئی قدرت نہیں رکھتے؟ اس کے بعد تم خود اپنے ضمیر سے پوچھو کہ گمراہ خدائے واحد کو ماننے والے ہیں یا وہ جو شرک کر رہے ہیں؟ (از تفسیر ۴۰ تفہیم القرآن)]

(سورۃ القلم ۶۸)---۵۔ "پس اب تو بھی دیکھ لے گا اور یہ بھی دیکھ لیں گے۔" O---۶۔ "کہ تم میں سے کون فتنہ میں پڑا ہوا ہے۔" O[آج تو تم جو جی میں آتا ہے کہہ دیتے ہو حقیقت سے پردہ اس وقت اٹھے گا جب حشر برپا ہوگا اس روز تمہیں پتہ چلے گا کہ دیوانہ کون تھا۔ خدا کا وحدہ لاشریک ماننے والا، اس کے احکام کی تعمیل کرنے والا، اس سے ہر وقت ڈرنے والا یا بتوں کی پوجا کرنے والے، نفس امارہ کی فرمانبرداری کرنے والے، قیامت کا انکار کرنے والے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]---۸۔ "پس تم جھٹلانے والوں کی نہ مان۔" O---۹۔ "وہ تو چاہتے ہیں کہ تم ذرا ڈھیلا ہو تو یہ بھی ڈھیلے پڑ جائیں۔" O(تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: حق میں مداہنت جائز نہیں)---۱۰۔ "اور تم کسی ایسے شخص کا بھی کہا نہ ماننا جو زیادہ قسمیں کھانے والا ہو۔" O---۱۱۔ "بے وقار، کمینہ عیب گو، چغل خور۔" O---۱۲۔ "بھلائی سے روکنے والا حد سے بڑھ جانے والا گنہگار۔" O---۱۳۔ "گردن کش پھر ساتھ ہی بے نسب ہو۔" O

Marfat.com

[ان آیات میں دس عیوب شمار کیے گئے ہیں۔ عام لوگوں میں ان عیوب میں سے دو چار کا پایا جانا تو ممکن ہے لیکن سب میں ان تمام عیوب کا بیک وقت پایا جانا محال نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ چنانچہ علمائے کرام نے لکھا ہے کہ ان آیات میں ان خاص شخص کا ذکر ہو رہا ہے۔ جس میں یہ تمام نقائص بدرجہ اتم موجود تھے۔ وہ شخص کون تھا؟ اس سلسلہ میں تین کافروں کا نام لیا جاتا ہے۔ ولید بن مغیرہ، اسود بن عبد یغوث اور اخنس بن شریق۔ اکثر کے نزدیک ولید بن مغیرہ مراد ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)] ---۱۴۔ ''اس کی سرکشی صرف اس لیے ہے کہ وہ مال والا اور بیٹوں والا ہے۔'' O [یعنی مذکورہ اخلاقی قباحتوں کا ارتکاب وہ اس لیے کرتا ہے کہ اللہ نے اسے مال اور اولاد کی نعمتوں سے نوازا ہے۔ یعنی وہ شکر کے بجائے کفرانِ نعمت کرتا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)] ---۱۵۔ ''جب اسکے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کہہ دیتا ہے کہ یہ تو اگلوں کے قصے ہیں۔'' O ---۱۶۔ ''ہم بھی اس کی سونڈ (ناک) پر داغ دیں گے۔'' O [ہم ضرور اس کی سونڈ جیسی قبیح ناک پر داغ لگا دیں گے۔ ہر دیکھنے والا اس داغدار ناک والے کو دیکھ کر سمجھ جائے گا کہ مجسم شر، مجسم شقاوت یہ صاحب ہیں۔ جنگ بدر میں اس کی تھوتھنی پر تلوار کا ایک نشان لگا جو آخر دم تک رہا۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

(**سورۃ المعارج** ۷۰) ---۱۔ ''ایک سوال کرنے والے نے اس عذاب کا سوال کیا جو واضح ہونے والا ہے۔'' O [تفسیر کیلئے باب نمبر ۱۱، مضمون: عذاب] ---۲۔ ''کافروں پر، جسے کوئی ہٹانے والا نہیں۔'' O ---۳۶۔ ''پس کافروں کو کیا ہو گیا ہے کہ تیری طرف دوڑتے آتے ہیں۔'' O ---۳۷۔ ''دائیں اور بائیں سے گروہ کے گروہ۔'' O ---۳۸۔ ''کیا ان میں سے ہر ایک کی توقع یہ ہے کہ وہ نعمتوں والی جنت میں داخل کیا جائے گا؟'' O ---۳۹۔ ''(ایسا) ہرگز نہ ہوگا۔ ہم نے انہیں اس (چیز) سے پیدا کیا ہے جسے وہ جانتے ہیں۔'' O --- [ان کا خمیر کسی الگ مادہ سے نہیں اٹھایا گیا جس کے باعث انہیں ایمان و عمل کے بغیر جنت میں داخل ہونے کا حق پہنچتا ہے' ایک ہی مادہ ہے جس سے سب کی تخلیق ہوئی ہے' غریب و امیر' رذیل و شریف' سب مساوی ہیں۔ اگر دوسرے لوگوں کو جنت میں داخل ہونے کے لئے ایمان و عمل کی ضرورت ہے تو کفار کو بھی اس کے بغیر چارہ نہیں۔ آیت کا یہ مفہوم بھی ہو سکتا ہے کہ وہ کس منہ سے نخوت و غرور کرتے ہیں' اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکام کے سامنے اکڑ جاتے ہیں جبکہ انہیں خوب علم ہے کہ ان کو ایک قطرہ آب سے پیدا کیا گیا ہے۔ (از تفسیر ضیاء القرآن)] ---۴۰۔ ''پس مجھے قسم ہے مشرقوں اور مغربوں کے رب کی (کہ) ہم یقیناً قادر ہیں۔'' O ---۴۱۔ ''اس پر کہ انکے عوض ان سے اچھے لوگ لے آئیں اور ہم عاجز نہیں ہیں۔'' O ---۴۲۔ ''پس تو انہیں جھگڑتا کھیلتا چھوڑ دے یہاں تک کہ یہ اپنے اس دن سے جا ملیں جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے۔'' O ---۴۳۔ ''جس دن یہ قبروں سے دوڑتے ہوئے نکلیں گے' گویا کہ وہ کسی جگہ کی طرف تیز تیز جا رہے ہیں۔'' O ---۴۴۔ ''ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی' ان پر ذلت چھا رہی ہوگی' یہ ہے وہ دن جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا تھا۔'' O

(**سورۃ المدثر** ۷۴) ---۸۔ ''پس جب کہ صور میں پھونک ماری جائے گی۔'' O ---۹۔ ''تو وہ دن بڑا سخت دن ہوگا۔'' O ---۱۰۔ ''(جو) کافروں پر آسان نہ ہوگا۔'' O

(**سورۃ الدھر** ۷۶) ---۳۔ ''ہم نے اسے راہ دکھائی اب خواہ وہ شکر گزار بنے خواہ ناشکرا۔'' O --- [تفسیر کے لئے باب نمبر ۶، مضمون: آزمائش] ---۴۔ ''یقیناً ہم نے کافروں کے لیے زنجیریں اور طوق اور شعلوں والی آگ تیار کر رکھی ہے۔'' O --- [اگر اس نے دوسری روش اختیار کی اور کفر و انکار کا علمبردار بنا رہا تو وہ آج ہی کان کھول کر سن لے' اس کے لئے وہ آتشیں زنجیریں جن میں اس کو جکڑا جائے گا' وہ آتشیں طوق جو اس کے گلے میں ڈالے جائیں گے اور وہ بھڑکتی ہوئی آگ جس میں اسے جھونک دیا جائے گا ہر چیز بالکل تیار ہے' جب یہ صاحب وہاں پہنچیں گے تو انہیں ایک لمحہ بھی انتظار نہ کرنا پڑے گا۔ دوزخ کے داروغے فوراً طوق و سلاسل لے کر حاضر ہو جائیں گے (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(**سورۃ البلد** ۹۰) ---۱۹۔ ''اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کے ساتھ کفر کیا یہ کم بختی والے ہیں۔'' O ---۲۰۔ ''انہی پر آگ ہوگی جو چاروں طرف سے گھیری ہوئی ہوگی۔'' O --- [یعنی آگ اس طرح ان کو ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہوگی کہ اس سے نکلنے کا کوئی راستہ نہ ہوگا۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(**سورۃ البینۃ** ۹۸) ---۱۔ ''جن لوگوں نے اہل کتاب میں سے کفر کیا (وہ) اور مشرکین (کفر سے) الگ ہونے والے نہ تھے جب تک کہ نہ آجائے ان کے پاس ایک روشن دلیل۔'' O --- [یہاں کفر اپنے وسیع معنوں میں استعمال کیا گیا ہے جن میں کافرانہ رویہ کی مختلف صورتیں شامل ہیں' مثلاً کوئی اس معنی میں کافر تھا کہ سرے سے اللہ ہی کو نہ مانتا تھا۔ کوئی اللہ کو مانتا تھا مگر اسے واحد معبود نہ مانتا تھا بلکہ خدا کی ذات' یا خدائی صفات و اختیارات میں کسی نہ کسی طور پر دوسروں کو شریک ٹھہرا کر ان کی عبادت بھی کرتا تھا کوئی اللہ کی وحدانیت بھی مانتا تھا مگر اس کے باوجود کسی نوعیت کا شرک بھی کرتا تھا کوئی خدا کو مانتا تھا مگر اس کے نبیوں کو نہیں مانتا تھا اور اس ہدایت کو قبول کرنے کا قائل نہ تھا جو انبیاء کے ذریعہ سے آئی ہے۔ کوئی کسی نبی کو مانتا تھا اور کسی دوسرے نبی کا انکار کرتا تھا۔ کوئی آخرت کا منکر تھا' غرض مختلف قسم کے کفر تھے جن میں لوگ مبتلا تھے۔ اور یہ جو فرمایا کہ ''اہل کتاب' اور مشرکین میں جو لوگ کافر تھے'' اس کا مطلب یہ نہیں کہ ان میں سے کچھ لوگ کفر میں مبتلا نہ تھے' بلکہ مطلب یہ ہے کہ کفر میں مبتلا ہونے والے دو گروہ تھے۔ ایک اہل کتاب' دوسرے مشرکین۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

Marfat.com

---۲۔''بیشک جولوگ اہل کتاب میں سے کافر ہوئے اور مشرکین سب دوزخ کی آگ میں (جائیں گے) جہاں وہ ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے۔ یہ لوگ بدترین خلائق ہیں۔''O یہاں کفر سے مراد محمد ﷺ کو ماننے سے انکار کرنا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ مشرکین اور اہل کتاب میں سے جن لوگوں نے اس رسول کے آجانے کے بعد اس کو نہیں مانا جس کا وجود خود ایک دلیل روشن ہے اور جو بالکل درست تحریروں پر مشتمل پاک صحیفے ان کو پڑھ کر سنا رہا ہے' ان کا انجام وہ ہے جو آگے بیان کیا جا رہا ہے۔ (از تفسیر ۸ تفہیم القرآن)]

(سورۃ الکافرون ۱۰۹) ---۱۔'' آپ فرما دیجئے اے کافرو!''O --- [(۱)''کافر'' کا لفظ کوئی گالی نہیں ہے جو اس آیت کے مخاطبوں کو دی گئی ہو' بلکہ عربی زبان میں کافر کے معنی انکار کرنے والے اور نہ ماننے والے (Unbeliever) کے ہیں' اور اس کے مقابلے میں ''مومن'' کا لفظ مان لینے اور تسلیم کر لینے والے (Believer) کے لئے بولا جاتا ہے لہٰذا اللہ کے حکم سے نبی ﷺ کا یہ فرمانا کہ ''اے کافرو'' دراصل اس معنی میں ہے کہ ''اے وہ لوگو جنہوں نے میری رسالت اور میری لائی ہوئی تعلیم کو ماننے سے انکار کر دیا ہے''۔ اور اسی طرح ایک مومن جب یہ لفظ کہے گا تو اس کی مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ لانے والے ہوں گے۔ (۲) اے کافرو کہا' اے مشرکو نہیں کہا' اس لئے مخاطب صرف مشرکین ہی نہیں ہیں بلکہ وہ سب لوگ ہیں جو محمد ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا رسول' اور آپ کی لائی ہوئی تعلیم وہدایت کو اللہ جل شانہ کی تعلیم وہدایت نہیں مانتے' خواہ وہ یہودی ہوں' نصاریٰ ہوں' مجوسی ہوں' یا دُنیا بھر کے کفار ومشرکین اور ملاحدہ ہوں اس خطاب کو صرف قریش یا عرب کے مشرکین تک محدود رکھنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

(۳) منکرین کو اے کافرو کہہ کر خطاب کرنا بالکل ایسا ہی ہے جیسے ہم کچھ لوگوں کو اے دشمنو' یا اے مخالفو کہہ کر مخاطب کریں' اس طرح کا خطاب دراصل مخاطبوں کی ذات سے نہیں ہوتا بلکہ ان کی صفت دشمنی اور صفت مخالفت کی بناء پر ہوتا ہے اور اسی وقت تک کے لئے ہوتا ہے جب تک ان میں یہ صفت باقی رہے اگر ان میں سے کوئی دشمنی چھوڑ دے' یا دوست اور حامی بن جائے تو وہ اس خطاب کا مخاطب نہیں رہتا۔ بالکل اسی طرح جن لوگوں کو ''اے کافرو'' کہہ کر خطاب کیا گیا ہے وہ بھی ان کی صفت کفر کے لحاظ سے ہے نہ کہ ان کی ذاتی حیثیت سے' ان میں سے جو شخص مرتے دم تک کافر رہے اس کے لئے تو یہ خطاب دائمی ہوگا' لیکن جو شخص ایمان لے آئے وہ اس کا مخاطب نہ رہے گا۔ (از تفسیر تفہیم القرآن)]

کافر کی موت

(سورۃ الانعام ۶) ---۹۳۔''اور اس سے بڑا ظالم کون ہے جس نے اللہ پر جھوٹ گھڑا یا کہا کہ میری طرف وحی کی گئی ہے حالانکہ اس کی طرف کچھ بھی وحی نہیں کیا گیا' اور جس نے کہا' میں بھی ویسا ہی نازل کر دونگا جیسا اللہ نے نازل کیا''۔ مگر کاش! تو دیکھے جب یہ ظالم موت کی بیہوشیوں میں مبتلا ہوں گے اور فرشتے اپنے ہاتھ بڑھا رہے ہوں گے' ''اپنی جانیں باہر نکالو' آج تمہیں ذلت کا عذاب دیا جائے گا کیونکہ تم اللہ کے بارے میں ناحق باتیں کرتے تھے اور اسکی آیتوں سے سرکشی کرتے تھے''۔''O

(سورۃ الانفال ۸) ---۵۰۔''یہ اس کے سبب ہے جو تمہارے ہاتھوں نے آگے بھیجا اور اللہ بندوں پر ظلم توڑنے والا نہیں۔''O

(سورۃ الفرقان ۲۵) ---۲۲۔''جس دن یہ فرشتوں کو دیکھ لیں گے اس دن ان گناہ گاروں کو کوئی خوشی نہ ہوگی اور کہیں گے یہ محروم ہی محروم کیے گئے۔''O

---[اس دن سے مراد موت کا دن ہے یعنی یہ کافر فرشتوں کو دیکھنے کی آرزو تو کرتے ہیں لیکن موت کے وقت جب یہ فرشتوں کو دیکھیں گے تو ان کے لیے کوئی خوشی اور مسرت نہیں ہوگی' اس لیے کہ فرشتے انہیں اس موقع پر عذاب جہنم کی وعید سناتے ہیں اور کہتے ہیں اے خبیث روح خبیث جسم سے نکل؛ جس سے روح دوڑتی اور بھاگتی ہے؛ جس پر فرشتے اسے مارتے اور کوٹتے ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۲۳۔''اور انہوں نے جو جو اعمال کیے تھے ہم نے ان کی طرف بڑھ کر انہیں پراگندہ ذروں کی طرح کر دیا۔''O

کافر کے اعمال

(سورۃ ابراہیم ۱۴) ---۱۸۔''ان لوگوں کی مثال جنہوں نے اپنے پالنے والے سے کفر کیا' ان کے اعمال مثل اس راکھ کے ہیں جس پر تیز ہوا آندھی والے دن چلے۔ جو بھی انہوں نے کیا اس میں سے کسی چیز پر قادر نہ ہوں گے' یہی دور کی گمراہی ہے۔''O

(سورۃ النور ۲۴) ---۳۹۔''اور کافروں کے اعمال مثل اس چمکتی ہوئی ریت کے ہیں جو چٹیل میدان میں ہو جسے پیاسا شخص دور سے پانی سمجھتا ہے لیکن جب اس کے پاس پہنچتا ہے تو اسے کچھ بھی نہیں پاتا' ہاں اللہ کو اپنے پاس پاتا ہے جو اس کا حساب پورا پورا چکا دیتا ہے۔ اللہ بہت جلد حساب کر دینے والا

Marfat.com

ہے۔"O

(سورۃ الفرقان ۲۵)---۲۳۔"اورانہوں نے جو اعمال کیے تھے ہم نے ان کی طرف بڑھ کرانہیں پراگندہ ذروں کی طرح کردیا۔"O---[ھَبَاءِ ان باریک ذروں کو کہتے ہیں جو کسی سوراخ سے گھر کے اندر داخل ہونے والی سورج کی کرن میں محسوس ہوتے ہیں لیکن اگر کوئی انہیں ہاتھ میں پکڑنا چاہے تو یہ ممکن نہیں ہے۔ کافروں کے عمل بھی قیامت والے دن ان ہی ذروں کی طرح بے حیثیت ہوں گے۔ کیونکہ وہ ایمان واخلاص سے بھی خالی ہوں گے اور موافقت شریعت سے بھی عاری۔ جب کہ عنداللہ قبولیت کے لیے دونوں شرطیں ضروری ہیں۔ ایمان واخلاص بھی اور شریعت اسلامیہ کی مطابقت بھی۔ یہاں کافروں کے اعمال کو جس طرح بے حیثیت ذروں کی مثل کہا گیا ہے۔ اسی طرح دوسرے مقامات پر کہیں راکھ سے کہیں سراب سے اور کہیں صاف چکنے پتھر سے تعبیر کیا گیا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

کافر کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں

(سورۃ الاحقاف ۴۶)---۲۰۔"اور جس دن کافر جہنم کے سرے پر لائے جائیں گے (کہا جائے گا) تم نے اپنی نیکیاں دنیا کی زندگی میں ہی برباد کردیں اور ان سے فائدے اٹھا چکے پس آج تمہیں ذلت کے عذاب کی سزا دی جائے گی اس باعث کہ تم زمین میں ناحق تکبر کیا کرتے تھے اور اس باعث بھی کہ تم حکم عدولی کیا کرتے تھے۔"O---[جو انسان ذوق وشوق سے کھاتے پیتے اور استعمال کرتے اور لذت وفرحت محسوس کرتے ہیں۔ لیکن آخرت کی فکر کے ساتھ ان کا استعمال ہو تو بات اور ہے جیسے مومن کرتا ہے۔ وہ اس کے ساتھ ساتھ احکام الٰہی کی اطاعت کر کے شکر الٰہی کا بھی اہتمام کرتا رہتا ہے۔ لیکن فکر آخرت سے بے نیازی کے ساتھ ان کا استعمال انسانوں کو سرکش اور باغی بنا دیتا ہے جیسے کافر کرتا ہے اور یوں وہ اللہ کی ناشکری کرتا ہے۔ چنانچہ مومن کو تو اس کے شکر و اطاعت کی وجہ سے یہ نعمتیں بلکہ ان سے بدرجہا بہتر نعمتیں آخرت میں پھر مل جائیں گی۔ جب کہ کافروں کو وہی کچھ کہا جائے گا جو یہاں آیت میں مذکور ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

مفسد

(سورۃ البقرۃ ۲)---۱۱۔"اور جب ان سے کہا جاتا ہے "زمین میں فساد نہ مچاؤ" تو کہتے ہیں ہم تو صرف اصلاح کرنے والے ہیں۔"O---۱۲۔ "خبردار وہی فسادی ہیں مگر سمجھتے نہیں۔"O---۱۳۔"اور جب ان سے کہا جاتا ہے ایمان لاؤ جیسے لوگ ایمان لائے ہیں تو کہتے ہیں کیا ہم ایمان لائیں جیسے بیوقوف ایمان لائے ہیں؟ خبردار وہی بیوقوف ہیں لیکن نہیں جانتے۔"O

(سورۃ ص ۳۸)---۲۸۔"کیا ہم ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے ان کے برابر کردیں گے جو (ہمیشہ) زمین میں فساد مچاتے رہے یا پرہیز گاروں کو بدکاروں جیسا کردیں گے؟"O

(سورۃ الصف ۶۱)---۵۔"اور (یاد کرو) جبکہ موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم کے لوگو! تم مجھے کیوں ستا رہے ہو حالانکہ تمہیں (بخوبی) معلوم ہے کہ میں تمہاری جانب اللہ کا رسول ہوں پس جب وہ لوگ ٹیڑھے ہی رہے تو اللہ نے ان کے دلوں کو (اور) ٹیڑھا کردیا، اور اللہ تعالیٰ نافرمان قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔"O["اللہ فاسقوں کو ہدایت نہیں دیتا" یعنی جن لوگوں نے اپنے لیے خود فسق ونافرمانی کی راہ انتخاب کر لی ہے ان کو وہ اطاعت وفرمانبرداری کی راہ پر چلنے کی توفیق نہیں دیتا۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

منافق

(سورۃ البقرۃ ۲)---۸۔"اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں ہم ایمان لائے اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر حالانکہ نہیں ہیں وہ مومن۔"O ---۹۔"دھوکہ بازی کر رہے ہیں وہ اللہ سے اور ایمان والوں سے جبکہ نہیں دھوکہ دے رہے مگر اپنے آپ کو لیکن انہیں اس کا شعور نہیں۔"O---۱۰۔"ان کے دلوں میں بیماری ہے جسے اللہ تعالیٰ نے بڑھا دیا ہے اور انہیں دردناک عذاب ہوگا کیونکہ وہ جھوٹ بولتے ہیں۔"O---۱۱۔"اور جب ان سے کہا جاتا ہے "زمین میں فساد نہ مچاؤ" تو کہتے ہیں ہم تو صرف اصلاح کرنے والے ہیں۔"O---۱۲۔"خبردار وہی فسادی ہیں مگر سمجھتے نہیں۔"O---۱۳۔"اور جب ان سے کہا جاتا ہے ایمان لاؤ جیسے لوگ ایمان لائے ہیں تو کہتے ہیں کیا ہم ایمان لائیں جیسے بیوقوف ایمان لائے ہیں؟ خبردار وہی بیوقوف ہیں لیکن نہیں

Marfat.com

جانتے۔''O---۱۴۔''اور جب وہ ایمان والوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لے آئے ہیں مگر جب اپنے شیطانوں کے ساتھ الگ ہوتے ہیں تو کہتے ہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں ہم تو صرف مذاق کرتے ہیں۔''O---۱۵۔''اللہ تعالیٰ ان سے مذاق کرتا ہے اور انہیں ان کی سرکشی میں مہلت دیئے جا رہا ہے۔''O---۱۶۔''یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے راہنمائی کی بجائے گمراہی خرید لی ہے چنانچہ ان کی تجارت نے نفع نہیں دیا اور وہ راہ راست پر نہیں آسکے۔''O ---۲۰۴۔''اور انسانوں میں سے کوئی تو (ایسا) ہے کہ پسند آتی ہیں تم کو اس کی باتیں دُنیاوی زندگی کے اعتبار سے اور گواہ ٹھہراتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کو اس پر جو اس کے دل میں ہے۔ حالانکہ وہ سخت جھگڑالو ہے۔''O---۲۰۵۔''اور جب جاتا ہے تمہارے پاس سے تو دوڑ دھوپ کرتا ہے زمین میں کہ فساد پھیلائے اس میں اور تباہ و برباد کرے کھیتی کو اور نسل کو حالانکہ اللہ تعالیٰ نہیں پسند کرتا فساد کو۔''O---۲۰۶۔''اور جب کہا جاتا ہے اس سے کہ ڈرو اللہ تعالیٰ سے تو آمادہ کرتا ہے اس کو غرور نفس گناہ پر سو کافی ہے اس کے لئے جہنم اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔''O---[یہ شخص اخنس ابن شریق تھا منافق فصیح و بلیغ جب آپ ﷺ کی خدمت میں آتا تو غایت اخلاص اور محبت اسلام ظاہر کرتا اور جب چلا جاتا تو کسی کی کھیتی جلا دیتا کسی کے جانوروں کے پیر کاٹ ڈالتا اس پر منافقین کی برائی میں یہ آیت نازل ہوئی۔ (از تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانیؒ)]

(**سورۃ النساء۴**)---۶۰۔''کیا نہیں دیکھا تم نے ان لوگوں کو جو دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ ایمان لے آئے ہیں اس پر جو نازل کیا گیا ہے تم پر اور اس پر بھی جو نازل کیا گیا ہے تم سے پہلے (اس کے باوجود) چاہتے ہیں یہ کہ رجوع کریں معاملات کے فیصلے کے لئے طاغوت کی طرف حالانکہ انہیں حکم دیا گیا تھا کہ انکار کریں طاغوت کا۔ جبکہ چاہتا ہے شیطان یہی کہ لے جائے بھٹکا کر انہیں گمراہی میں بہت دور۔''O---۶۱۔''اور جب کہا جاتا ہے ان سے کہ آؤ اس کی طرف جو نازل کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اور (آؤ) رسول ﷺ کی طرف تو دیکھو گے تم ان منافقوں کو کہ رکے رہتے ہیں تمہارے پاس آنے سے بڑی سختی کے ساتھ۔''O---۶۲۔''پھر کیا کیفیت ہوتی ہے جب آپڑتی ہے ان پر کوئی مصیبت بسبب اس کے جو کیا ہوتا ہے ان کے اپنے ہاتھوں نے پھر آتے ہیں تمہارے پاس قسمیں کھاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی کہ نہیں تھا ہمارا ارادہ مگر بھلائی اور (فریقین میں) موافقت کرانا۔''O---۶۳۔''یہ وہ لوگ ہیں کہ جانتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو جو ہے ان کے دلوں میں سو چشم پوشی کرو تم ان سے اور سمجھاؤ انہیں اور کہو ان سے ان کے حق میں ایسی بات جو دل میں اتر جائے۔''O---۶۴۔ ''اور نہیں بھیجا ہم نے کوئی رسول مگر اس لئے کہ اطاعت کی جائے اس کی اللہ تعالیٰ کے حکم سے۔ اور اگر یہ لوگ جب ظلم کر بیٹھے تھے اپنی جانوں پر تو آجاتے تمہارے پاس اور معافی مانگتے اللہ تعالیٰ سے اور مغفرت کی درخواست کرتے ان کے لئے رسول ﷺ بھی۔ تو یقیناً پاتے وہ اللہ تعالیٰ کو بڑا معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا۔''O---۶۵۔''سو قسم ہے تمہارے رب کی (اے محمد ﷺ) یہ ہرگز مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ فیصلہ کرنے والا نہ تسلیم کریں تم کو اپنے باہمی اختلافات میں پھر نہ پائیں اپنے دلوں میں کوئی کھٹک اس پر جو فیصلہ کیا ہو تم نے اور تسلیم کر لیں اسے جیسا کہ تسلیم کرنے کا حق ہے۔''O---۶۶۔''اور اگر کہیں ہم نے حکم دیا ہوتا انہیں کہ قتل کرو اپنے آپ کو یا نکل جاؤ گھروں سے تو نہ عمل کرتے اس حکم پر مگر تھوڑے ان میں سے اور اگر یہ عمل کرتے اس حکم پر جس کی نصیحت کی جاتی ہے انہیں تو ہوتا زیادہ بہتر ان کے حق میں اور (دین میں) زیادہ ثابت قدمی کا ذریعہ۔''O---۶۷۔''اور اس صورت میں ضرور دیتے ہم ان کو اپنی جناب خاص سے اجر عظیم۔''O---۶۸۔''اور ضرور ہدایت دیتے ہم ان کو صراط مستقیم کی۔''O---۷۸۔''جہاں کہیں بھی ہو گے تم آلے گی تم کو موت اگرچہ ہو تم مضبوط قلعوں کے اندر اور اگر حاصل ہوتی ہے ان (موت سے ڈرنے والوں) کو کامیابی تو کہتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اور اگر پہنچتا ہے ان کو کوئی نقصان تو کہتے ہیں کہ یہ تمہاری وجہ سے ہے۔ کہو سب کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ آخر کیا ہو گیا ہے ان لوگوں کو کہ نہیں لگتے یہ کہ سمجھیں کوئی بات۔''O---۸۱۔''اور کہتے ہیں ہم فرمانبردار ہیں مگر جب چلے جاتے ہیں تمہارے پاس سے تو راتوں کو مشورہ کرتا ہے ایک گروہ ان کا خلاف اس کے جو تم کہتے ہو اور اللہ تعالیٰ لکھ رہا ہے جو مشورے یہ کرتے ہیں سو پرواہ نہ کرو ان کی اور بھروسہ کرو اللہ تعالیٰ پر اور کافی ہے اللہ تعالیٰ کا ساتھ۔''O---۸۸۔''پھر کیا ہو گیا ہے تم کو کہ منافقین کے معاملہ میں دو گروہ بن گئے ہو۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے واپس لوٹا دیا ہے ان کو (گمراہی میں) بسبب ان کی کرتوتوں کے۔ کیا چاہتے ہو تم کہ ہدایت دو اسے جسے گمراہ کر دیا ہے اللہ تعالیٰ نے حالانکہ جس کو گمراہ کر دے اللہ تو ہرگز نہیں پاؤ گے تم اس کے لئے کوئی راستہ (ہدایت پانے کا)۔''O ---۸۹۔''دل سے چاہتے ہیں (یہ منافق) کہ کاش تم بھی کافر ہو جاؤ جیسے کافر ہو گئے ہیں وہ تاکہ ہو جاؤ تم (اور وہ) ایک جیسے۔ لہٰذا مت بناؤ تم ان میں سے کسی کو دوست جب تک کہ نہ ہجرت کریں وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں۔ پھر اگر روگردانی کریں وہ (ہجرت سے) تو پکڑو انہیں اور قتل کرو جہاں کہیں پاؤ تم انہیں اور نہ بناؤ تم ان میں سے کسی کو دوست اور نہ مددگار۔''O---۱۳۸۔''خوشخبری دے دو منافقوں کو کہ ان کے لیے ہے دردناک عذاب۔''O---۱۳۹۔''ایسے (منافق) جو بناتے ہیں کافروں کو دوست مومنوں کو چھوڑ کر۔ کیا ڈھونڈتے ہیں ان کے ہاں عزت سو بیشک عزت تو اللہ ہی کی ہے ساری کی ساری۔''O ---۱۴۰۔''اور وہ تم پر کتاب میں نازل کر چکا ہے کہ جب تم اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو سنو کہ ان کا انکار کیا جا رہا ہے اور ان کا مذاق اڑایا جا رہا ہے تو ایسوں کے پاس مت بیٹھو یہاں تک کہ وہ اس کے علاوہ کسی بات میں لگ جائیں ورنہ تم انہیں کی مانند ہو جاؤ گے۔ بیشک اللہ تعالیٰ منافقوں اور کافروں سب کو جہنم میں جمع

Marfat.com

کرنے والا ہے۔'' O---۱۴۱۔ ''وہ جو تمہارے متعلق انتظار میں رہتے ہیں پھر اگر تمہیں اللہ تعالیٰ سے فتح ملے تو کہتے ہیں کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے؟ اور اگر کافروں کے نصیب میں کچھ ہو تو کہتے ہیں کیا ہم نے تم پر قابو نہ پالیا تھا اور تمہیں مومنوں سے بچایا نہ تھا؟ اب اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان روز قیامت کو فیصلہ کرے گا مگر اللہ تعالیٰ کافروں کو مومنوں پر ہرگز راہ نہ دے گا۔'' O---۱۴۲۔ ''منافق اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں مگر وہ انہیں ان کے دھوکہ کی سزا دینے والا ہے اور جب وہ نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو سست کھڑے ہوتے ہیں وہ لوگوں کو دکھلاوا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو یاد نہیں کرتے مگر تھوڑا۔'' O---۱۴۳۔ ''وہ درمیان میں ڈانواڈول ہیں نہ ان کی طرف ہیں نہ ان کی طرف مگر جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے تو اس کے لئے تو کوئی راہ نہیں پا سکتا۔'' O---۱۴۵۔ ''بیشک منافق آگ کے سب سے نچلے درجے میں ہوں گے اور تو ان کے لئے کوئی مددگار نہ پائے گا۔'' O---۱۴۶۔ ''سوائے ان کے جو توبہ کر لیں اور اصلاح کر لیں اور اللہ تعالیٰ کو مضبوط تھام لیں اور اپنے دین کو خالص اللہ تعالیٰ کا بنا دیں تو وہ مومنوں کے ساتھ ہوں گے اور اللہ تعالیٰ مومنوں کو جلد ہی بڑا اجر دے گا۔'' O---۱۴۷۔ ''اللہ تعالیٰ تمہیں عذاب دے کر کیا کرے گا۔ اگر تم شکر کرو اور ایمان رکھو اور اللہ تعالیٰ تو قدر شناس اور علم والا ہے۔'' O

(سورۃ المائدۃ ۵)---۵۲۔ ''ہاں! تو ان لوگوں کو جن کے دلوں میں بیماری ہے دیکھے گا کہ ان میں بڑھ بڑھ کر جاتے ہیں۔ کہتے ہیں ہم ڈرتے ہیں کہ گردش زمانہ ہمیں مصیبت میں نہ ڈال دے۔ مگر ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ فتح دے یا اپنی طرف سے کوئی حکم لائے پھر وہ اس پر جو وہ اپنے دلوں میں چھپاتے ہیں شرمندہ ہو جائیں اور ایمان والے کہیں ''کیا یہی وہ لوگ ہیں جو بڑے زور سے اللہ تعالیٰ کی قسمیں کھاتے تھے کہ وہ تمہارا ساتھ دیں گے؟ ان کے عمل اکارت ہوئے اور وہ نقصان پا گئے۔'' O

(سورۃ الانفال ۸)---۴۹۔ ''جب منافق اور وہ لوگ جن کے دلوں میں بیماری تھی کہتے تھے (جنگ بدر کے متعلق) ان لوگوں کو ان کے دین نے دھوکے میں ڈال رکھا ہے (کہ وہ جان کی پرواہ کئے بغیر اپنے سے کئی گنا زیادہ سے ٹکرا گئے) مگر کوئی اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے۔'' O

(سورۃ التوبہ ۹)---۴۰۔ ''اگر تم اس کی مدد نہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ تو اس کی مدد کر ہی چکا تھا جب کافروں نے اسے نکال دیا تھا اور وہ دو میں دوسرا تھا جب وہ غار میں تھے۔'' O---۴۲۔ ''اگر دنیا کا مال قریب ہوتا اور سفر درمیانہ ہوتا تو وہ ضرور تیری پیروی کرتے لیکن انہیں مسافت دور معلوم ہوئی اور اب تو وہ اللہ تعالیٰ کی قسمیں کھائیں گے۔ اگر ہم سے ہو سکتا تو ہم ضرور تمہارے ساتھ نکلتے۔ وہ اپنے آپ کو ہلاک کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ وہ یقیناً جھوٹے ہیں۔'' O---۴۳۔ ''اللہ تعالیٰ تجھے معاف کرے تو نے انہیں کیوں اجازت دی جب تک تجھ پر ان لوگوں کی جو سچے ہیں وضاحت نہ ہوئی اور تو نے جھوٹوں کو معلوم نہیں کیا؟'' O---۴۵۔ ''تجھ سے صرف وہی لوگ اجازت مانگتے ہیں جو اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اور ان کے دل شک میں پڑے ہیں اور وہ اپنے شک میں ڈانواڈول ہیں۔'' O---۴۶۔ ''اور اگر وہ نکلنا چاہتے تو اس کے لئے کچھ تیاری ضروری کرتے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کا اٹھنا ناپسند کیا سو اس سے انہیں ٹھہرا دیا اور کہہ دیا گیا بیٹھنے والوں کے ساتھ بیٹھے رہو۔'' O---۴۷۔ ''اگر وہ تمہارے درمیان نکلتے تو بھی وہ تم میں صرف پریشانی ہی پیدا کرتے اور تمہارے درمیان تمہارے لئے فتنہ پیدا کرنے کے لئے دوڑتے پھرتے کہ تم میں ان کے جاسوس بھی ہیں اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو جانتا ہے۔'' O---۴۸۔ ''وہ پہلے بھی فتنہ پیدا کرتے رہے ہیں اور تیری کارروائیوں کو الٹ پلٹ کرتے رہے ہیں یہاں تک کہ حق آ گیا اور اللہ تعالیٰ کا امر غالب ہو گیا اگرچہ وہ ناپسند کرتے تھے۔'' O---۴۹۔ ''اور ان میں وہ بھی ہے جو کہتا ہے مجھے اجازت دے اور مجھے فتنے میں نہ ڈال۔ سنو! فتنے میں تو وہ پڑ چکے ہیں اور جہنم نے کافروں کو گھیر رکھا ہے۔'' O---[ایک بڑا منافق جد بن قیس نے غزوۂ تبوک کی تیاری کے دوران حضور ﷺ سے کہا حضرت ﷺ مجھے تو یہیں رہنے دیجئے کیونکہ روم کی عورتیں بہت حسین ہوتی ہیں اور میں عورتوں کا شیدائی ہوں ان کو دیکھ کر دل پر قابو نہ پا سکوں گا اور مجھے وہاں لے جا کر گمراہی میں نہ ڈالئے۔ یہ لفظ کہہ کر اپنے کفر پر جھوٹی پرہیزگاری کا پردہ ڈال کر گمراہی کے گڑھے میں گر گیا اور جہنمی بن گیا]---۵۰۔ ''اگر تجھے کوئی بھلائی پہنچتی ہے تو انہیں بری لگتی ہے اور اگر تجھ پر کوئی مصیبت آتی ہے تو کہتے ہیں ہم نے اپنا معاملہ پہلے ہی سنبھال لیا تھا اور خوش خوش منہ پھیر کر چل دیتے ہیں۔'' O---۵۵۔ ''ہاں! ان کے مال اور ان کی اولاد تجھے حیران نہ کریں اللہ تعالیٰ تو صرف یہ چاہتا ہے کہ ان کے ذریعے سے انہیں دنیا کی زندگی میں عذاب دے اور ان کی جانیں نکلیں اور وہ کافر ہوں۔'' O---۵۶۔ ''وہ اللہ تعالیٰ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ وہ تم ہی میں سے ہیں مگر وہ تم میں سے نہیں بلکہ ایسے لوگ ہیں جو ڈرپوک ہیں۔'' O---۵۷۔ ''اگر وہ کوئی پناہ یا کوئی گڑھے یا کوئی گھسنے کی جگہ پائیں تو سرپٹ ادھر کو مڑ جائیں۔'' O---۵۸۔ ''اور ان میں وہ بھی ہیں جو صدقات کے بارے میں تجھ پر طعن کرتے ہیں لیکن اگر انہیں اس میں سے دے دیا جائے تو خوش ہو جاتے ہیں اور نہ دیا جائے تو ناراض ہو جاتے ہیں۔'' O---۵۹۔ ''مگر کاش! وہ اس پر جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے انہیں دیا خوش ہو جاتے اور کہتے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ کافی ہے ہمیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اور دے گا اور اس کا رسول ﷺ بھی۔ ہم اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کرتے ہیں۔'' O---۶۱۔ ''اور ان میں وہ لوگ بھی ہیں جو نبی ﷺ کو دکھ دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ کان لگانے والا ہے۔ کہہ وہ تمہاری بھلائی پر کان لگانے والا ہے وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہے اور مومنوں کی بات مانتا ہے اور ان کے لئے جو تم میں اعتماد کرتے ہیں رحمت ہے اور جو لوگ اللہ تعالیٰ

Marfat.com

کے رسول ﷺ کو دکھ دیتے ہیں انہیں دردناک عذاب ہوگا۔'' O---۶۲۔ ''وہ تمہارے سامنے اللہ تعالیٰ کی قسمیں کھاتے ہیں تاکہ تمہیں راضی رکھیں۔ لیکن اگر وہ مومن ہیں تو اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ اس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ انہیں راضی رکھا جائے۔'' O---۶۴۔ ''منافق ڈرتے ہیں کہ ان کے بارے میں کوئی سورت نازل نہ ہو جائے جو بتا دے جو ان کے دلوں میں ہے۔ کہہ دیجئے! ہنسی اڑا لو۔ اللہ تعالیٰ ان باتوں کو جن سے تم ڈرتے ہو ظاہر کر کے رہے گا۔'' O---۶۵۔ ''اور اگر تو ان سے پوچھے تو وہ کہہ دیں گے ہم تو صرف بحثیں کرتے تھے اور کھیل کھیلتے تھے۔ کہو! کیا تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ اور اس کی آیتوں کی ہنسی اڑاتے تھے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: تمسخر]---۶۶۔ ''بہانے نہ بناؤ کہ تم نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا ہے۔ اگر ہم تمہارے ایک گروہ کو معاف کر دیں گے تو بھی دوسرے گروہ کو سزا دیں گے کیونکہ وہ مجرم تھے۔'' O---۶۷۔ ''منافق مرد اور منافق عورتیں ایک دوسرے جیسے ہیں۔ وہ ناپسندیدہ باتوں کی تلقین کرتے ہیں اور پسندیدہ باتوں سے منع کرتے ہیں اور اپنے ہاتھوں کو بند رکھتے ہیں۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کو بھلا دیا ہے سو اللہ تعالیٰ نے بھی انہیں بھلا دیا ہے۔ بیشک منافق ہی بدکار ہیں۔'' O---۶۸۔ ''اللہ تعالیٰ منافق مردوں اور منافق عورتوں اور کافروں سے جہنم کی آگ کا وعدہ کرتا ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے وہ انہیں کافی ہوگی اور اللہ تعالیٰ ان پر لعنت کرتا ہے اور ان کے لئے دائمی عذاب ہوگا۔'' O---۶۹۔ ''تم سے پہلے لوگوں کی طرح جو قوت میں تم سے بڑھ کر تھے اور مال اور اولاد میں بھی بہت زیادہ تھے۔ ہاں! انہوں نے اپنے حصے کا فائدہ اٹھا لیا تھا اور تم نے بھی اسی طرح بحثیں کی ہیں جیسے انہوں نے بحثیں کی تھیں۔ یہی وہ لوگ تھے جن کے عمل دُنیا اور آخرت میں اکارت ہو گئے اور یہی لوگ نقصان پانے والے تھے۔'' O---۷۰۔ ''کیا انہیں اپنے سے پہلی قوموں کی خبر نہیں ملی۔ قوم نوحؑ، عاد، ثمود، اور قوم ابراہیمؑ، اور مدین کے رہنے والے اور الٹی ہوئی بستیوں کی؟ ان کے پاس ان کے رسول واضح نشانیاں لائے اور اللہ تعالیٰ ایسا تو نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا لیکن وہ خود اپنے اوپر ظلم کرتے تھے۔'' O---۷۳۔ ''اے نبی! کافروں اور منافقوں سے جہاد کر اور ان پر سختی کر کہ ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ اور وہ کیا برا ٹھکانہ ہے۔'' O---۷۴۔ ''وہ اللہ تعالیٰ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ انہوں نے یوں نہیں کہا۔ حالانکہ انہوں نے کفر کی بات کہی اور اپنے اسلام لانے کے بعد کفر کیا اور اس بات کا قصد کیا جس کو وہ نہیں پہنچ سکے۔ اور انہوں نے تو صرف اس بات کا بیر رکھا ہے کہ اپنے فضل سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے انہیں مالدار کر دیا ہے۔ اب اگر وہ توبہ کر لیں تو ان کے لئے بہتر ہوگا اور اگر منہ موڑ لیں تو اللہ تعالیٰ انہیں دُنیا اور آخرت میں دردناک عذاب دے گا۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۹، مضمون: اسلام]---۷۹۔ ''یہ لوگ مومنوں میں خوش دلی سے صدقات دینے والوں پر طعن کرتے ہیں اور جو اپنی محنت کے سوا کچھ نہیں پاتے ان پر طنز کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر طنز کرتا ہے اور انہیں دردناک عذاب ہوگا۔'' O---۸۰۔ ''تو ان کے لئے بخشش مانگ یا ان کے لئے بخشش نہ مانگ۔ اگر تو ان کے لئے ستر بار بھی بخشش مانگے گا تو بھی اللہ تعالیٰ انہیں نہیں بخشے گا یہ اس لئے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے کفر کیا ہے اور اللہ تعالیٰ بدکار لوگوں کو راہ نہیں دکھاتا۔'' O---[مدینہ منورہ میں منافقوں کا سردار عبداللہ بن ابی مر گیا۔ آپ ﷺ نے قمیص مبارک کفن میں دیا لعاب مبارک اس کے منہ میں ڈالا نماز جنازہ پڑھی اور دُعائے مغفرت کی۔ حضرت عمرؓ اس معاملہ میں آڑے آتے تھے اور کہتے تھے کہ یا رسول اللہ! یہ وہی خبیث تو ہے جس نے فلاں فلاں وقت ایسی ایسی نالائق حرکتیں کیں اور کفر و نفاق کا علمبردار رہا اور اسی آیت مبارکہ کا حوالہ دیا تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے عمرؓ! مجھ کو استغفار سے منع نہیں کیا گیا بلکہ آزاد رکھا گیا ہے۔ یہ خدا کا فعل ہے کہ ان کو معاف نہ کرے سو اس کے حق میں نہ سہی ممکن ہے دوسرے کے حق میں مفید ہو جائے۔ حضور ﷺ پیغمبرانہ شفقت کا اظہار فرما رہے تھے کہ وحی الٰہی آیت ۸۴ سے صریح طور پر منافقین کا جنازہ پڑھنے یا کفن دفن وغیرہ میں حصہ لینے کی ممانعت کر دی گئی۔ (از تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانیؒ)]---۸۴۔ ''اور ان میں سے کسی پر جو مر جائے کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ ان کی قبر پر کھڑے ہونا۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ سے کفر کیا اور نافرمان مرے ہیں۔'' O---۸۵۔ ''اور ان کے مال اور ان کی اولاد تجھے حیران نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ تو صرف یہ چاہتا ہے کہ ان چیزوں سے انہیں دُنیا میں سزا دے اور ان کی جانیں نکلیں اور وہ کافر ہوں۔'' O---۸۶۔ ''اور جب کوئی سورت نازل ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ پر اعتماد کرو اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ ہو کر جہاد کرو تو ان میں مقدور والے تجھ سے اجازت مانگنے لگتے ہیں اور کہتے ہیں ہمیں بیٹھ رہنے والوں کے ساتھ رہنے دے۔'' O---۸۷۔ ''وہ پیچھے رہنے والی عورتوں کے ساتھ خوش ہوتے ہیں۔ کیونکہ ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی ہے سو وہ سوچتے سمجھتے نہیں۔'' O---۹۳۔ ''الزام تو صرف ان لوگوں پر ہے جو دولتمند ہو کر تجھ سے اجازت مانگتے ہیں۔ وہ پیچھے رہنے والی عورتوں کے ساتھ خوش ہوتے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے سو انہیں علم نہیں۔'' O---۹۴۔ ''جب تم ان کے پاس واپس جاؤ گے تو وہ تمہارے سامنے بہانے بنائیں گے۔ کہنا بہانے نہ بناؤ۔ ہم تمہاری بات نہیں مانیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں تمہارے حالات بتا دیئے ہیں اور اب اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ تمہارا کام دیکھیں گے۔ پھر وہ تمہیں بتائے گا جو تم کرتے تھے۔'' O---۹۵۔ ''جب تم ان کے پاس پلٹ کے جاؤ گے تو وہ تمہارے سامنے اللہ تعالیٰ کی قسمیں کھائیں گے تاکہ تم ان سے کنارا ہی کر لو۔ ہاں! تم ان سے کنارا ہی کر لو۔ بیشک وہ ناپاک ہیں اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ اس کے بدلے میں جو وہ کماتے ہیں۔'' O---۱۰۱۔ ''اور تمہارے ارد گرد رہنے والے بدوؤں اور مدینہ کے رہنے والوں میں منافق بھی ہیں جو نفاق پر اڑے بیٹھے ہیں۔ تو انہیں نہیں جانتا۔ ہم

Marfat.com

انہیں جانتے ہیں- ہم انہیں دو بار عذاب دیں گے- پھر وہ ایک بڑے عذاب کی طرف پھیر دیئے جائیں گے۔" O---۱۲۷- "اور جب کوئی سورت نازل ہوتی ہے تو وہ ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہیں- کیا تمہیں کوئی دیکھ رہا ہے؟ پھر وہ چل دیتے ہیں- اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو پھیر دیا ہے کیونکہ وہ ایسے لوگ ہیں جو سوجھ بوجھ نہیں رکھتے۔" O

(**سورۃ النور** ۲۴)---۱۱- "جو لوگ یہ بہت بڑا بہتان باندھ لائے ہیں یہ بھی تم میں سے ہی ایک گروہ ہے- تم اسے اپنے لیے برا نہ سمجھو بلکہ یہ تو تمہارے حق میں بہتر ہے- ہاں ان میں سے ہر ایک شخص پر اتنا گناہ ہے جتنا اس نے کمایا ہے اور ان میں سے جس نے اس کے بہت بڑے حصے کو سرانجام دیا ہے اس کے لیے عذاب بھی بہت ہی بڑا ہے۔" O---[اس سے مراد عبداللہ بن ابی منافق ہے جو اس سازش کا سرغنہ تھا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---[کہ اپنے دل سے یہ طوفان گڑھا اور اس کو مشہور کرتا پھرا اور وہ عبداللہ بن اُبی بن سلول منافق ہے۔ (تفسیر از کنزالایمان)]---۴۷- "اور کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ اور رسول پر ایمان لائے اور فرماں بردار ہوئے پھر ان میں سے ایک فرقہ اس کے بعد بھی پھر جاتا ہے- یہ ایمان والے ہیں (ہی) نہیں۔" O---[یہ منافقین کا بیان ہے جو زبان سے اسلام کا اظہار کرتے تھے لیکن دلوں میں کفر وعناد تھا یعنی اعتقاد صحیح سے محروم تھے- اس لیے زبان سے اظہار ایمان کے باوجود ان کے ایمان کی نفی کی گئی۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۴۸- "جب یہ اس بات کی طرف بلائے جاتے ہیں کہ اللہ اور اس کا رسول ان کے جھگڑے چکا دے تو بھی ان کی ایک جماعت منہ موڑنے والی بن جاتی ہے۔" O---۴۹- "ہاں اگر انہی کو حق پہنچتا ہو تو مطیع وفرماں بردار ہو کر اس کی طرف چلے آتے ہیں۔" O---[کیوں کہ انہیں یقین ہوتا ہے کہ عدالت نبوی ﷺ سے جو فیصلہ صادر ہوگا اس میں کسی کی رو رعایت نہیں ہوگی اس لیے وہاں اپنا مقدمہ لے جانے سے ہی گریز کرتے ہیں- ہاں اگر وہ جانتے ہیں کہ مقدمے میں وہ حق پر ہیں اور ان ہی کے حق میں فیصلہ ہونے کا غالب امکان ہے تو پھر خوشی خوشی وہاں آتے ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۵۰- "کیا ان کے دلوں میں بیماری ہے؟ یا یہ شک وشبہ میں پڑے ہوئے ہیں؟ یا انہیں اس بات کا ڈر ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ان کی حق تلفی نہ کریں؟ بات یہ ہے کہ یہ لوگ خود ہی بڑے ظالم ہیں۔" O---۵۳- "بڑی پختگی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی قسمیں کھا کھا کر کہتے ہیں کہ آپ کا حکم ہوتے ہی نکل کھڑے ہوں گے۔ کہہ دیجئے کہ بس قسمیں نہ کھاؤ (تمہاری) اطاعت (کی حقیقت) معلوم ہے- جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ تعالیٰ اس سے باخبر ہے۔" O

(**سورۃ العنکبوت** ۲۹)---۱۰- "اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو زبانی کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے ہیں لیکن جب اللہ کی راہ میں کوئی مشکل آن پڑتی ہے تو لوگوں کی ایذا دہی کو اللہ تعالیٰ کے عذاب کی طرح بنا لیتے ہیں ہاں اگر اللہ تعالیٰ کی مدد آ جائے تو پکار اٹھتے ہیں کہ ہم تو تمہارے ساتھی ہی ہیں کیا دنیا جہان کے سینوں میں جو کچھ ہے اس سے اللہ تعالیٰ دانا نہیں ہے؟" O---۱۱- "جو لوگ ایمان لائے اللہ تعالیٰ انہیں بھی ظاہر کر کے رہے گا اور منافقوں کو بھی ظاہر کر کے رہے گا۔" O

(**سورۃ الاحزاب** ۳۳)---۴- "کسی آدمی کے سینے میں اللہ تعالیٰ نے دو دل نہیں رکھے اور اپنی جن بیویوں کو تم ماں کہہ بیٹھتے ہو انہیں اللہ تعالیٰ نے تمہاری (سچ مچ کی) مائیں نہیں بنایا اور نہ تمہارے لے پالک لڑکوں کو (واقعی) تمہارے بیٹے بنایا ہے یہ تو تمہارے اپنے منہ کی باتیں ہیں اللہ تعالیٰ حق بات فرماتا ہے اور وہ (سیدھی) راہ سجھاتا ہے۔" O---[اللہ تعالیٰ نے ہر شخص کو دو ہاتھ، دو پاؤں، دو کان اور دو آنکھیں دی ہیں لیکن دل صرف ایک ہی دیا ہے- یہاں متضاد خیالات اور عقائد کی گنجائش نہیں- ایک دل میں ایک ہی عقیدہ سما سکتا ہے یا انسان خدا کا بندہ بن جائے یا اسے چھوڑ کر غیر کی بندگی اختیار کر لے- یہ ناممکن ہے کہ آپ کفر اور اسلام دونوں کے علمبردار بنے رہیں حق اور باطل دونوں سے رشتہ عقیدت جوڑے رکھیں- زندگی کے اس پرشور سمندر کو دو کشتیوں میں سوار ہو کر جو عبور کرنا چاہتا ہے وہ غرق ہو جاتا ہے یا صدیق وفاروق کی صف میں شامل ہو جاؤ یا ابولہب اور ابوجہل کی سنگت اختیار کر لو- عبداللہ بن اُبی جیسے منافق لوگوں کی یہاں قطعاً کوئی گنجائش نہیں۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]---۱۲- "اور اس وقت منافق اور وہ لوگ جن کے دلوں میں (شک کا) روگ تھا کہنے لگے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے ہم سے محض دھوکا فریب کا ہی وعدہ کیا تھا۔" O---[منافق دل میں تو خوش تھے کہ اچھا ہوا مسلمانوں کی بربادی کی گھڑی آ گئی جس کا وہ بڑی بیتابی سے انتظار کر رہے تھے- انہوں نے پہلے سرگوشیاں کیں اور پھر لوگوں کے سامنے برملا یہ کہنا شروع کر دیا کہ وہ فتح اور کامیابی کا وعدہ کہاں گیا- اگلے روز تو یہ خوشخبریاں سنائی جا رہی تھیں کہ تم قیصر وکسریٰ کے ممالک فتح کرو گے اور آج مدینہ میں اپنی جان کے لالے پڑے ہیں- لوگوں کو فریب دینے کے لیے وہ صرف باتیں ہی تھیں اور محض دھوکہ دیکر سادہ لوح لوگوں کو اپنے جتھہ میں شامل کرنا تھا- اس قسم کی ہرزہ سرائی میں بشیر بن معتب ایک منافق پیش پیش تھا۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]---۱۳- "ان ہی کی ایک جماعت نے ہانک لگائی کہ اے مدینہ والو! تمہارے لیے ٹھکانہ نہیں چلو لوٹ چلو اور ان کی ایک اور جماعت یہ کہہ کر نبی (ﷺ) سے اجازت مانگنے لگی کہ ہمارے گھر غیر محفوظ ہیں حالانکہ وہ (کھلے ہوئے اور) غیر محفوظ نہ تھے (لیکن) ان کا پختہ ارادہ بھاگ کھڑے ہونے کا تھا۔" O---[منافقین کے سرگرمیاں مسلمانوں میں خوف وہراس پھیلانے تک ہی محدود نہ تھیں بلکہ وہ تو انہیں یہ مشورے بھی دینے لگے

Marfat.com

تھے کہ جان کی ضرورت ہے، تو میدان چھوڑ کر چکے سے گھر واپس چلے جاؤ۔ وہ اپنے دوستوں کو ناصح مشفق بن کر سمجھاتے کہ تم اچھے بھلے سیانے لوگ ہو۔ اپنی بے سروسامانی کو دیکھو، اپنی تعداد کی قلت کو دیکھو اور اُدھر دشمن کے ساز و سامان اور اس کی ٹھاٹھیں مارتی ہوئی فوجوں کو دیکھو کہ جب حرکت میں آتی ہیں تو زمین کانپنے لگتی ہے۔ حملہ ہونے کی دیر ہے وہ مسلمانوں کو پیس کر رکھ دیں گی۔ یارو! ایسی کشتی کے سوار کیوں بنتے ہو جو ڈوب رہی ہے۔ بہتر یہ ہے کہ جیسے بن پڑے یہاں سے نکل جاؤ۔ ورنہ پھر یہ نہ کہنا کسی نے ہمیں بروقت مشورہ نہ دیا تھا۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]---۱۴۔ ''اور اگر مدینے کے اطراف سے ان پر (لشکر) داخل کیے جاتے پھر ان سے فتنہ طلب کیا جاتا تو یہ ضرور اسے برپا کر دیتے اور نہ لڑتے مگر تھوڑی مدت۔'' O---[اگر خدانخواستہ دشمن کا لشکر شہر میں داخل ہو جائے اور وہ انہیں مسلمانوں کے خلاف جنگ کرنے کی دعوت دے تو یہ لوگ اس اسلام دشمنی کے باعث جو اُن کے دلوں میں پوشیدہ ہے اسی وقت ہتھیار سجا کر دشمن کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں گے، پھر نہ انہیں اپنے بال بچے کا خیال ستائے گا اور نہ اپنے گھروں کی حفاظت کا فرض یاد رہے گا۔ تمام چیزوں کو نظر انداز کرتے ہوئے اسلام کو مٹانے کے جوش میں کفار کے لشکر میں شریک ہو جائیں گے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]--- ۱۵۔ ''اس سے پہلے تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا تھا کہ پیٹھ نہ پھیریں گے' اور اللہ تعالیٰ سے کیے ہوئے وعدہ کی باز پرس ضرور ہوگی۔'' O---[آج تو ان کا یہ عالم ہے کہ بھاگ جانے کی تدبیریں سوچ رہے ہیں لیکن پہلے تو بڑے لمبے چوڑے دعوے کیا کرتے تھے اور خدا کی قسمیں کھا کھا کر کہتے تھے کہ ہم اسلام کے لیے جان دے دیں گے، خون کا آخری قطرہ تک بہا دیں گے۔ سر کٹا دیں گے مگر پیچھے ہٹنے کا نام نہ لیں گے۔ کہاں گئے ان کے وعدے اور کہاں گئے ان کے دعوے۔ منافقوں کا ہمیشہ یہی شعار ہوتا ہے کہ جب باتیں بنانے کا وقت ہوتا ہے، تو زمین و آسمان کے قلابے ملا کر رکھ دیتے ہیں اور اپنے اخلاص اور بہادری کے بارے میں ایسی ڈینگیں مارتے ہیں کہ سننے والا حیران ہو جاتا ہے لیکن جب عمل کا وقت آتا ہے تو ان کی قلعی کھل جاتی ہے اور ان کا غلیظ باطن آشکارا ہو جاتا ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)] ---۱۶۔ ''کہہ دیجئے کہ گو تم موت سے یا خوف قتل سے بھاگو تو یہ بھاگنا تمہیں کچھ بھی کام نہ آئے گا اور اس وقت تم بہت ہی کم فائدہ اٹھاؤ گے۔'' O---۱۷۔ پوچھئے! تو کہ اگر اللہ تعالیٰ تمہیں کوئی برائی پہنچانا چاہے یا تم پر کوئی فضل کرنا چاہے تو کون ہے جو تمہیں بچا سکے (یا تم سے روک سکے؟) اپنے لیے بجز اللہ تعالیٰ کے نہ کوئی حمایتی پائیں گے نہ مددگار۔'' O---۱۸۔ ''اللہ تعالیٰ تم میں سے انہیں (بخوبی) جانتا ہے جو دوسروں کو روکتے ہیں اور اپنے بھائی بندوں سے کہتے ہیں کہ ہمارے پاس چلے آؤ۔ اور کبھی کبھی ہی لڑائی میں آ جاتے ہیں۔'' O---[تعویق کہتے ہیں کسی کو کسی کام سے پھیر دینا۔ معوق پھیرنے والا، موڑنے والا۔ منافقین کو بتایا جا رہا ہے کہ تم لوگوں کے دلوں میں خوف و ہراس پیدا کرتے ہو اور انہیں اسلام کے درخشاں مستقبل سے بدظن کرتے ہو اور جہاد میں شرکت سے روکتے ہو۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ تمہاری ان حرکتوں کا اللہ تعالیٰ کو علم نہیں۔ یقیناً وہ تمہاری جملہ سازشوں سے باخبر ہے اور تمہیں وہ سزا مل کر رہے گی جس کے تم مستحق ہو۔ محض دکھلاوے کے لیے دن بھر میں ایک آدھ چکر میدانِ کارزار میں لگا جاتے ہو۔ اللہ تعالیٰ اس حقیقت سے بے خبر نہیں' وہ تمہاری چالوں کو خوب جانتا ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)] ---۱۹۔ ''تمہاری مدد میں (پورے) بخیل ہیں' پھر جب خوف و دہشت کا موقعہ آ جائے تو آپ انہیں دیکھیں گے کہ آپ کی طرف نظریں جما دیتے ہیں اور ان کی آنکھیں اس طرح گھومتی ہیں جیسے اس شخص کی جس پر موت کی غشی طاری ہو۔ پھر جب خوف جاتا رہتا ہے تو تم پر اپنی تیز زبانوں سے بڑی باتیں بناتے ہیں مال کے بڑے ہی حریص ہیں' یہ ایمان لائے ہی نہیں ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے تمام اعمال نابود کر دیئے ہیں' اور اللہ تعالیٰ پر یہ بہت ہی آسان ہے۔'' O---۲۰۔ ''سمجھتے ہیں کہ اب تک لشکر چلے نہیں گئے' اور اگر فوجیں آ جائیں تو تمنائیں کرتے ہیں کہ کاش! وہ صحرا میں بادیہ نشینوں کے ساتھ ہوتے کہ تمہاری خبریں دریافت کیا کرتے' اگر وہ تم میں موجود ہوتے (تو بھی کیا؟) نہ لڑتے مگر برائے نام۔'' O---[یعنی ان منافقین کی بزدلی' دوں ہمتی اور رعب و دہشت کا یہ حال ہے کہ کافروں کے گروہ اگرچہ ناکام و نامراد واپس جا چکے ہیں۔ لیکن یہ اب تک یہ سمجھ رہے ہیں کہ وہ ابھی تک اپنے مورچوں اور خیموں میں موجود ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۲۴۔ ''تا کہ اللہ تعالیٰ سچوں کو ان کی سچائی کا بدلہ دے اور اگر چاہے تو منافقوں کو سزا دے یا ان کی توبہ قبول فرمائے' اللہ تعالیٰ بڑا ہی بخشنے والا بہت ہی مہربان ہے۔'' O---۴۸۔ ''اور کافروں اور منافقوں کا کہنا نہ مانیے! اور جو ایذا (ان کی طرف سے پہنچے) اس کا خیال بھی نہ کیجئے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیے رہیں' اور کافی ہے اللہ تعالیٰ کام بنانے والا۔'' O---۶۰۔ ''اگر (اب بھی) یہ منافق اور وہ جن کے دلوں میں بیماری ہے اور وہ لوگ جو مدینہ میں غلط افواہیں اڑانے والے ہیں باز نہ آئے تو ہم آپ کو ان (کی تباہی) پر مسلط کر دیں گے پھر تو وہ چند دن ہی آپ کے ساتھ اس (شہر) میں رہ سکیں گے۔'' O---[مسلمانوں کے حوصلے پست کرنے کے لیے منافقین افواہیں اڑاتے رہتے تھے کہ مسلمان فلاں علاقے میں مغلوب ہو گئے' یا ان کا لشکر جرار حملہ آور ہونے کے لیے آ رہا ہے' وغیرہ وغیرہ۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۶۱۔ ''ان پر پھٹکار برسائی گئی' جہاں بھی مل جائیں پکڑے جائیں اور خوب ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں۔'' O---[یہ حکم نہیں ہے کہ ان کو پکڑ کر مار ڈالا جائے' بلکہ بددعا ہے کہ اگر وہ اپنے نفاق اور ان حرکتوں سے باز نہ آئے تو ان کا نہایت عبرت ناک حشر ہوگا۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ حکم ہے۔ لیکن یہ منافقین نزول آیت کے بعد اپنی حرکتوں سے باز آ گئے تھے' اس لیے ان کے خلاف یہ کارروائی نہیں کی گئی جس کا حکم اس آیت میں دیا گیا تھا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۶۳۔ ''لوگ آپ سے قیامت کے بارے

Marfat.com

سوال کرتے ہیں۔ آپ کہہ دیجئے! کہ اس کا علم تو اللہ تعالیٰ ہی کو ہے' آپ کو کیا خبر بہت ممکن ہے قیامت بالکل ہی قریب ہو۔'' O---۶۴۔ ''اللہ تعالیٰ نے کافروں پر لعنت کی ہے اور ان کے لیے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔'' O---۶۵۔ ''جس میں وہ ہمیشہ ہمیش رہیں گے۔ وہ کوئی حامی و مددگار نہ پائیں گے۔'' O---۶۶۔ ''اس دن ان کے چہرے آگ میں الٹ پلٹ کیے جائیں گے۔ (حسرت و افسوس سے) کہیں گے کہ کاش ہم اللہ تعالیٰ اور رسول کی اطاعت کرتے۔'' O---۶۷۔ ''اور کہیں گے اے ہمارے رب! ہم نے اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کی مانی جنہوں نے ہمیں راہ راست سے بھٹکا دیا۔'' O---۶۸۔ ''پروردگار تو انہیں دگنا عذاب دے اور ان پر بہت بڑی لعنت نازل فرما۔'' O

(سورۃ محمد ۴۷)---۱۶۔ ''اور ان میں بعض (ایسے بھی ہیں کہ) تیری طرف کان لگاتے ہیں' یہاں تک کہ جب تیرے پاس سے جاتے ہیں تو اہل علم سے (بوجہ کند ذہنی و لاپرواہی کے) پوچھتے ہیں کہ اس نے ابھی کیا کہا تھا؟ یہی لوگ ہیں جن کے دلوں پر اللہ تعالیٰ نے مہر کر دی ہے اور وہ اپنی خواہشوں کی پیروی کرتے ہیں۔'' O---۱۸۔ ''تو کیا یہ قیامت کا انتظار کر رہے ہیں کہ وہ ان کے پاس اچانک آ جائے یقیناً اس کی علامتیں تو آ چکی ہیں' پھر جبکہ ان کے پاس قیامت آ جائے انہیں نصیحت کرنا کہاں ہوگا؟'' O---۲۰۔ ''اور جو لوگ ایمان لائے وہ کہتے ہیں کوئی سورت کیوں نازل نہیں کی گئی؟ پھر جب کوئی صاف مطلب والی سورت نازل کی جاتی ہے اور اس میں قتال کا ذکر کیا جاتا ہے تو آپ دیکھتے ہیں کہ جن لوگوں کے دلوں میں بیماری ہے وہ آپ کی طرف اس طرح دیکھتے ہیں جیسے اس شخص کی نظر ہوتی ہے جس پر موت کی بیہوشی طاری ہو پس بہت بہتر تھا ان کے لیے۔'' O---[مطلب یہ ہے کہ جن حالات سے اُس وقت مسلمان گزر رہے تھے اور کفار کا جو رویہ اُس وقت اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ تھا، اس کی بنا پر جنگ کا حکم آنے سے پہلے ہی اہلِ ایمان کی عام رائے یہ تھی کہ اب ہمیں جنگ کی اجازت مل جانی چاہیے۔ بلکہ وہ بے چینی کے ساتھ اللہ کے فرمان کا انتظار کر رہے تھے اور بار بار پوچھتے تھے کہ ہمیں ان ظالموں سے لڑنے کا حکم کیوں نہیں دیا جاتا، مگر جو لوگ منافقت کے ساتھ مسلمانوں کے گروہ میں شامل ہو گئے تھے ان کا حال مومنوں کے حال سے بالکل مختلف تھا۔ وہ اپنی جان و مال کو خدا اور اس کے دین سے عزیز تر رکھتے تھے اور اس کے لیے کوئی خطرہ مول لینے کو تیار نہ تھے۔ جنگ کے حکم نے آتے ہی ان کو اور سچے اہلِ ایمان کو ایک دوسرے سے چھانٹ کر الگ کر دیا۔ جب تک یہ حکم نہ آیا تھا، ان میں اور عام اہلِ ایمان میں بظاہر کوئی فرق و امتیاز نہ پایا جاتا تھا۔ مگر جب اسلام کے لیے جان کی بازی لگانے کا وقت آیا تو ان کے نفاق کا حال کھل گیا اور نمائشی ایمان کا وہ لبادہ اُتر گیا جو انہوں نے اُوپر سے اوڑھ رکھا تھا۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]---۲۵۔ ''جو لوگ اپنی پیٹھ کے بل الٹے پھر گئے اس کے بعد کہ ان کے لیے ہدایت واضح ہو چکی یقیناً شیطان نے ان کے لیے (ان کے فعل کو) مزین کر دیا ہے اور انہیں ڈھیل دے رکھی ہے۔'' O---۲۶۔ ''یہ اس لیے کہ انہوں نے ان لوگوں سے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ وحی کو بُرا سمجھا یہ کہا کہ ہم بھی عنقریب بعض کاموں میں تمہارا کہا مانیں گے' اور اللہ تعالیٰ ان کی پوشیدہ باتیں خوب جانتا ہے۔'' O---[یعنی ایمان کا اقرار کرنے اور مسلمانوں کے گروہ میں شامل ہو جانے کے باوجود وہ اندر ہی اندر دشمنانِ اسلام سے ساز باز کرتے رہے اور ان سے وعدے کرتے رہے کہ بعض معاملات میں ہم تمہارا ساتھ دیں گے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]---۲۷۔ ''پس ان کی کیسی (درگت) ہوگی جبکہ فرشتے ان کی روح قبض کرتے ہوئے ان کے چہروں اور ان کی سرینوں پر ماریں گے۔'' O---[یعنی دنیا میں تو یہ طرزِ عمل انہوں نے اس لیے اختیار کر لیا کہ اپنے مفادات کی حفاظت کرتے رہیں اور کفر و اسلام کی جنگ کے خطرات سے اپنے آپ کو بچائے رکھیں، لیکن مرنے کے بعد یہ خدا کی گرفت سے بچ کر کہاں جائیں گے؟ اُس وقت تو ان کی کوئی تدبیر فرشتوں کی مار سے ان کو نہ بچا سکے گی۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]---۲۸۔ ''یہ اس بنا پر کہ یہ وہ راہ چلے جس سے انہوں نے اللہ تعالیٰ کو ناراض کر دیا اور انہوں نے اس کی رضامندی کو بُرا جانا' تو اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال اکارت کر دیئے۔'' O---۲۹۔ ''کیا ان لوگوں نے جن کے دلوں میں بیماری ہے یہ سمجھ رکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے کینوں کو ظاہر ہی نہ کرے گا۔'' O---۳۰۔ ''اور اگر ہم چاہتے تو ان سب کو تجھے دکھا دیتے پس تو انہیں ان کے چہرے سے ہی پہچان لیتا' اور یقیناً تو انہیں ان کی بات کے ڈھب سے پہچان لے گا' تمہارے سب کام اللہ تعالیٰ کو معلوم ہیں۔'' O

(سورۃ المجادلۃ ۵۸)---۱۴۔ ''کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا؟ جنہوں نے اس قوم سے دوستی کی جن پر اللہ تعالیٰ غضبناک ہو چکا ہے نہ یہ (منافق) تمہارے ہی ہیں نہ ان کے ہیں باوجود علم کے پھر بھی جھوٹ پر قسمیں کھا رہے ہیں۔'' O---[یعنی یہ منافقین مسلمان ہیں اور نہ دین کے لحاظ سے یہودی ہیں۔ پھر یہ کیوں یہودیوں سے دوستی کرتے ہیں؟ صرف اس لیے کہ ان کے اور یہود کے درمیان نبی کریم ﷺ اور اسلام کی عداوت قدر مشترک ہے۔ (تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۵۔ ''اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے' تحقیق جو کچھ یہ کر رہے ہیں بُرا کر رہے ہیں۔'' O---[یعنی یہودیوں سے دوستانہ تعلق رکھنے اور جھوٹی قسمیں کھانے کی وجہ سے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۶۔ ''ان لوگوں نے تو اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے اور لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکتے ہیں ان کے لیے رسوا کرنے والا عذاب ہے۔'' O---[یعنی جھوٹی قسمیں کھا کر یہ اپنے کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں جس کی وجہ سے بہت سے لوگوں کو ان کے بارے میں حقیقت واقعیہ کا علم نہیں ہوتا اور وہ ان کے عُرّے میں آ کر قبول اسلام سے محروم رہتے ہیں۔ اور یوں

Marfat.com

لوگوں کو اللہ کے راستے سے روکنے کا جرم بھی کرتے ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۷۔ ''ان کے مال اور ان کی اولاد اللہ کے ہاں کچھ کام نہ آئیں گی۔ یہ تو جہنمی ہیں ہمیشہ ہی اس میں رہیں گے۔'' O---۱۸۔ ''جس دن اللہ تعالیٰ ان سب کو اٹھا کھڑا کرے گا تو یہ جس طرح تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں (اللہ تعالیٰ) کے سامنے بھی قسمیں کھانے لگیں گے اور سمجھیں گے کہ وہ بھی کسی (دلیل) پر ہیں یقین مانو کہ بیشک وہی جھوٹے ہیں۔'' O---[یعنی جس طرح دنیا میں وہ وقتی طور پر جھوٹی قسمیں کھا کر کچھ فائدے اٹھا لیتے تھے وہاں بھی سمجھیں گے کہ یہ جھوٹی قسمیں ان کے لیے مفید رہیں گی۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۹۔ ''ان پر شیطان نے غلبہ حاصل کر لیا ہے اور انہیں اللہ تعالیٰ کا ذکر بھلا دیا ہے یہ شیطانی لشکر ہے۔ کوئی شک نہیں کہ شیطانی لشکر ہی خسارے والا ہے۔'' O---۲۰۔ ''بیشک اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی جو لوگ مخالفت کرتے ہیں وہی لوگ سب سے زیادہ ذلیلوں میں ہیں۔'' O

(سورۃ الحشر ۵۹)---۱۱۔ ''کیا تو نے منافقین کو نہ دیکھا؟ کہ اپنے اہل کتاب کافر بھائیوں سے کہتے ہیں اگر تم جلاوطن کیے گئے تو ضرور بالضرور ہم بھی تمہارے ساتھ نکل کھڑے ہوں گے اور تمہارے بارے میں ہم کبھی بھی کسی کی بات نہ مانیں گے اور اگر تم سے جنگ کی جائے گی تو بخدا ہم تمہاری مدد کریں گے لیکن اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ یہ قطعاً جھوٹے ہیں۔'' O---[یہ منافقین کے گزشتہ جھوٹے وعدوں ہی کی مزید تفصیل ہے' چنانچہ ایسا ہی ہوا' بنو نضیر جلاوطن اور بنو قریظہ قتل اور اسیر کیے گئے' لیکن منافقین کسی کی مدد کو نہیں پہنچے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۲۔ ''اگر وہ جلاوطن کیے گئے تو یہ ان کے ساتھ نہ جائیں گے اور اگر ان سے جنگ کی گئی تو یہ ان کی مدد (بھی) نہ کریں گے اور اگر (بالفرض) مدد پر آ بھی گئے تو پیٹھ پھیر کر (بھاگ کھڑے) ہوں گے پھر مدد نہ کیے جائیں گے۔'' O---[جب حضور کریم ﷺ اور بنی نضیر کے درمیان کشیدگی بڑھ رہی تھی' کسی وقت بھی جنگ چھڑ جانے کا امکان تھا' اس وقت وہاں کے منافقوں نے جن کے سرغنہ عبداللہ بن اُبی اور ابن نبتل تھے' کہلا بھیجا کہ مسلمانوں سے ڈرو نہیں' ان کے مقابلہ میں ڈٹ جاؤ' تم اکیلے نہیں ہو۔ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ ضرورت پڑی تو ہم دو ہزار مسلح بہادروں کا لشکر لے کر تمہارے ساتھ آ ملیں گے۔ تمہیں جلاوطن ہونے کا جو حکم دیا گیا ہے اس کو ماننے سے صاف انکار کر دو۔ اگر مدینہ چھوڑنا ہی پڑا تو تم تنہا مدینہ نہیں چھوڑو گے ہم تمہارے ساتھ اس شہر کو چھوڑ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو بتا دیا کہ یہ منافق جھوٹ بک رہے ہیں۔ اگر جنگ شروع ہوئی تو یہ ہرگز ان کی مدد نہیں کریں گے۔ اگر بنی نضیر کو یہاں سے ملک بدر ہونا پڑا تو یہ ہرگز ان کے ساتھ نہیں جائیں گے۔ بفرض محال اگر ان بزدلوں نے میدان میں آنے کی جسارت کی تو تمہیں دیکھتے ہی بھاگ جائیں گے۔ چنانچہ بعینہ اسی طرح ہوا' جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]---۱۳۔ ''(مسلمانو! یقین مانو) کہ تمہاری ہیبت ان کے دلوں میں بہ نسبت اللہ تعالیٰ کی ہیبت کے بہت زیادہ ہے' یہ اس لیے کہ یہ بے سمجھ لوگ ہیں۔'' O---[یعنی تمہارا یہ خوف ان کے دلوں میں ان کی ناسمجھی کی وجہ سے ہے' ورنہ اگر یہ سمجھدار ہوتے تو سمجھ جاتے کہ مسلمانوں کا غلبہ و تسلط اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے' اس لیے ڈرنا اللہ تعالیٰ سے چاہیے نہ کہ مسلمانوں سے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۴۔ ''یہ سب مل کر بھی تم سے لڑ نہیں سکتے ہاں یہ اور بات ہے کہ قلعہ بند مقامات میں ہوں یا دیواروں کی آڑ میں ہوں ان کی لڑائی تو ان میں آپس میں ہی بہت سخت ہے گو آپ انہیں متحد سمجھ رہے ہیں لیکن ان کے دل دراصل ایک دوسرے سے جدا ہیں۔ اس لیے کہ یہ بے عقل لوگ ہیں۔'' O---[یعنی یہ منافقین اور یہودی مل کر بھی کھلے میدان میں تم سے لڑنے کا حوصلہ نہیں رکھتے۔ البتہ قلعوں میں محصور ہو کر یا دیواروں کے پیچھے چھپ کر تم پر وار کر سکتے ہیں' جس سے یہ واضح ہے کہ یہ نہایت بزدل ہیں اور تمہاری ہیبت سے لرزاں و ترساں ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۵۔ ''ان لوگوں کی طرح جو ان سے کچھ ہی پہلے گزرے ہیں جنہوں نے اپنے کام کا وبال چکھ لیا اور جن کے لیے المناک عذاب (تیار) ہے۔'' O---۱۶۔ ''شیطان کی طرح کہ اس نے انسان سے کہا کفر کر' جب وہ کفر کر چکا تو کہنے لگا میں تو تجھ سے بری ہوں' میں تو اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوں۔'' O---[یہ یہود اور منافقین کی ایک اور مثال بیان فرمائی کہ منافقین نے یہودیوں کو اسی طرح بے یار و مددگار چھوڑ دیا' جس طرح شیطان انسان کے ساتھ معاملہ کرتا ہے پہلے وہ انسان کو گمراہ کرتا ہے اور جب انسان شیطان کے پیچھے لگ کر کفر کا ارتکاب کر لیتا ہے تو شیطان اس سے برأت کا اظہار کر دیتا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۷۔ ''پس دونوں کا انجام یہ ہوا کہ آتش (دوزخ) میں ہمیشہ کے لیے گئے اور ظالموں کی یہی سزا ہے۔'' O

(سورۃ المنافقون ۶۳)---۱۔ ''آپ کے پاس جب منافق آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم اس بات کے گواہ ہیں کہ بیشک آپ اللہ کے رسول ہیں' اور اللہ جانتا ہے کہ یقیناً آپ اس کے رسول ہیں' اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ منافق قطعاً جھوٹے ہیں۔'' O---[یعنی منافق نفق سے ماخوذ ہے' جس کا معنی سرنگ ہے اور اس نام کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ لومڑی اپنی بل کے دو منہ رکھتی ہے۔ ایک کا نام نافقا' اور دوسری کا نام قاصعاء ہے۔ ایک طرف سے داخل ہوتی ہے جب کوئی شکاری اس کا تعاقب کرتا ہے تو دوسری طرف سے نکل جاتی ہے اور اگر دوسری جانب سے اس کا کوئی تعاقب کرتا ہے تو پہلے سوراخ سے نکل جاتی ہے۔ کیونکہ اس کی بل کی ایک طرف کا نام نافقاء ہے اسی لیے منافق ماخوذ ہے۔ اس کے بھی دو پہلو ہیں۔ ایک کفر جو اس کے دل میں ہے' دوسرا ایمان جو اس کی زبان پر ہے۔ اگر کفر کے سبب اسے کسی نقصان کا اندیشہ ہو تو وہ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنے لگتا ہے اور اگر اسلام کے باعث اسے کوئی تکلیف پہنچ رہی ہو تو فوراً

Marfat.com

اپنے کافر ہونے کا اعلان کر دیتا ہے۔ مکہ مکرمہ میں تو دو ہی قسم کے لوگ تھے کافر اور مومن۔ منافقین کا وہاں کوئی وجود نہ تھا کیونکہ وہاں ظاہری غلبہ کفار کو حاصل تھا۔ اسلام لانا تو اپنے آپ کو طرح طرح کی پریشانیوں اور تکلیفوں میں مبتلا کر دینے کے مترادف تھا۔ کسی کو کیا پڑی تھی کہ ایسا دین قبول کر کے اپنے آپ کو گوناگوں اذیتوں اور رُسوائیوں کا ہدف بنادے جس دین پر اس کا ایمان نہیں۔ اس وقت تو صرف وہی مردان وفا کیش حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلاموں کے زُمرے میں اپنے آپ کو شامل کرتے تھے جو سچے دل سے اسلام کی صداقت کو تسلیم کرتے تھے اور اس کے لیے ہر قسم کے مصائب و آلام کو بخوشی برداشت کرنے کے لیے آمادہ ہوا کرتے تھے، لیکن مدینہ طیبہ میں حالات بڑے مختلف تھے۔ یہاں اوس و خزرج کے بیشتر افراد کے مشرف باسلام ہونے اور مہاجرین کے وہاں اکٹھے ہو جانے کے بعد اسلام ایک عظیم قوت کی حیثیت سے ابھر رہا تھا۔ ادنیٰ سُوجھ بُوجھ رکھنے والا بھی اس کے مستقبل کے بارے میں حُسنِ ظن سے کام لے سکتا تھا۔ اس لیے ایک ایسا گروہ پیدا ہو گیا تھا جن کے دل میں تو کفر کا کھوٹ تھا لیکن اپنی مصلحت بینی کے باعث وہ بظاہر اسلام سے اپنا رابطہ قائم رکھنا چاہتے تھے تا کہ اگر اسلام کو غلبہ نصیب ہو تو وہ بھی اس میں برابر کے حصہ دار ہوں۔ باوجود ہزار کوشش کے دل کا کفر کسی نہ کسی شکل میں ان کی زبان پر آ ہی جاتا تھا اور ان کے نفاق کا پردہ فاش ہو جاتا تھا۔ (از تفسیر نمبر 1 ضیاء القرآن)]---۲۔ ''انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے پس اللہ کی راہ سے رک گئے بیشک بُرا ہے وہ کام جو یہ کر رہے ہیں۔'' O---۳۔ ''یہ اس سبب سے ہے کہ یہ ایمان لا کر پھر کافر ہو گئے پس ان کے دلوں پر مہر کر دی گئی۔ اب یہ نہیں سمجھتے۔'' O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۱۴، مضمون: دلوں پر مہر]---۴۔ ''جب آپ انہیں دیکھ لیں تو ان کے جسم آپ کو خوشنما معلوم ہوں، یہ جب باتیں کرنے لگیں تو آپ ان کی باتوں پر (اپنا) کان لگائیں، گویا کہ یہ لکڑیاں ہیں دیوار کے سہارے سے لگائی ہوئیں، ہر (سخت) آواز کو اپنے خلاف سمجھتے ہیں۔ یہی حقیقی دشمن ہیں ان سے بچو اللہ انہیں غارت کرے کہاں سے پھرے جاتے ہیں۔'' O---[عبداللہ بن اُبی، جد بن قیس اور معقب بن قُشیر شکل وصورت کے اعتبار سے بڑے خوبصورت تھے۔ نگاہیں ان کے چہروں پر جم کر رہ جاتی تھیں۔ اس کے ساتھ ساتھ پرلے درجے کے باتونی اور چرب زبان تھے۔ ان کی گفتگو سن کر انسان عش عش کر اٹھتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کے جسموں کو دیکھا جائے تو بڑے دل کش معلوم ہوتے ہیں۔ ان کی گفتگو سنی جائے تو اس میں بڑی جاذبیت اور اثر ہوتا ہے۔ لیکن اگر ان کی حقیقت پر نظر ثانی کی جائے تو پتہ چلتا ہے کہ جمالی خربوزے ہیں، باہر سے خوبصورت اندر سے پھیکے۔ اسلامی کمالات تو کجا ان میں تو انسانی خوبیوں کا نام ونشان تک بھی نہیں۔ (از تفسیر نمبر ۵ ضیاء القران)]---۵۔ ''اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ تمہارے لیے اللہ کے رسول استغفار کریں تو اپنے سر مٹکاتے ہیں اور آپ دیکھیں گے کہ وہ تکبر کرتے ہوئے رک جاتے ہیں۔'' O---[منافقوں کی ایک اور علامت بتائی جاتی ہے۔ حالات نے ان کے نفاق کا پردہ جب چاک کر دیا اور لوگوں کو ان کے خبثِ باطن پر آگاہی ہو گئی تو ان کے دوستوں نے انہیں کہا کہ تم ساری عمر کفر کرتے رہے، نفاق کا نقاب اوڑھ کر مسلمانوں کی صفوں میں انتشار پھیلاتے رہے۔ اسلام کو نقصان پہنچانے میں تم نے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔ اب تو تمہارا نفاق ظاہر ہو گیا ہے۔ چلو بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں اور جا کر معافی مانگو۔ حضور تمہارے لیے اللہ تعالیٰ کی جناب میں دُعا کریں گے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہاری عاقبت سنور جائے گی۔ قسمت اچھی ہوتی، بخت بیدار ہوتا تو رحمت للعالمین کی خدمت میں حاضر ہو جاتے، نبی رؤف رحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ان کی مغفرت کے لیے دُعا مانگتے تو اللہ تعالیٰ ضرور کرم فرما دیتا اور ان کے گناہوں نے ماضی پر قلم عفو پھیر دیتا۔ لیکن ان ازلی بدبختوں نے جب اپنے دوستوں کا یہ مشورہ سُنا تو بڑے غرور اور گھمنڈ سے سروں کو گھمانا شروع کر دیا کہ یہ نہیں ہو سکتا۔ ہم اپنے گناہوں کی آمرزش کے لیے ان کے پاس تو کسی قیمت پر نہیں جائیں گے۔ (از تفسیر نمبر ۹ ضیاء القران)]---۶۔ ''ان کے حق میں آپ کا استغفار کرنا اور نہ کرنا دونوں برابر ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہرگز نہ بخشے گا۔ بیشک اللہ تعالیٰ (ایسے) نافرمانوں کو ہدایت نہیں دیتا۔'' O---[سورۃ توبہ آیات ۸۰-۸۴ میں ذکر آ چکا ہے]---۷۔ ''یہی وہ ہیں جو کہتے ہیں کہ جو لوگ رسول اللہ کے پاس ہیں ان پر کچھ خرچ نہ کرو یہاں تک کہ وہ ادھر ادھر ہو جائیں اور آسمان وزمین کے کل خزانے اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہیں لیکن یہ منافق بے سمجھ ہیں۔'' O---[ایک غزوے میں (جسے اہل سیر غزوہ مریسیع یا غزوہ بنی المصطلق کہتے ہیں) ایک مہاجر اور ایک انصاری کا جھگڑا ہو گیا، دونوں نے اپنی اپنی حمایت کے لیے انصار اور مہاجرین کو پکارا، جس پر عبداللہ بن ابی (منافق) نے انصار سے کہا کہ تم نے مہاجرین کی مدد کی اور ان کو اپنے ساتھ رکھا، اب دیکھ لو، اس کا نتیجہ سامنے آ رہا ہے یعنی یہ اب تمہارا کھا کر تمہیں پر غرار ہے ہیں۔ ان کا علاج تو یہ ہے کہ ان پر خرچ کرنا بند کر دو، یہ اپنے آپ تتر بتر ہو جائیں گے۔ نیز اس نے یہ بھی کہا کہ ہم (جو عزت والے ہیں) ان ذلیلوں (مہاجروں) کو مدینے سے نکال دیں گے۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے یہ کلمات خبیثہ سن لیے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتلایا، آپ ﷺ نے عبداللہ بن ابی کو بلا کر پوچھا تو اس نے صاف انکار دیا۔ جس پر حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ، کو سخت ملال ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی صداقت کے اظہار کے لیے سورہ منافقون نازل فرما دی، جس میں ابن ابی کے کردار کو پوری طرح طشت ازبام کر دیا گیا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۸۔ ''یہ کہتے ہیں کہ اگر ہم اب لوٹ کر مدینہ جائیں گے تو عزت والا وہاں سے ذلت والے کو نکال دے گا۔ سنو عزت تو صرف اللہ تعالیٰ کے لیے اور اس کے رسول کے لیے اور ایمان داروں کے لیے ہے لیکن یہ منافق جانتے نہیں۔'' O---[اس کا کہنے والا رئیس

Marfat.com

المنافقین عبداللہ بن ابی تھا عزت والے سے اس کی مراد تھی، وہ خود اور اس کے رفقاء اور ذلت والے سے (نعوذ باللہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمان۔
(از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ التحریم ۶۶)۔۔۔۹۔ "اے نبی! کافروں اور منافقوں سے جہاد کرو اور ان پر سختی کرو ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ بہت بری جگہ ہے۔" O ---[تفصیل کے لیے باب نمبر ۷، مضمون: جہاد]

منافق مرد اور منافق عورتیں

(سورۃ البقرۃ ۲)۔۔۔۲۔ "یہ اللہ کی کتاب ہے نہیں کوئی شک اس (کے کتاب الٰہی ہونے) میں ہدایت ہے (اللہ سے) ڈرنے والوں کے لئے۔" O ---۳۔ "جو ایمان لاتے ہیں غیب پر اور قائم کرتے ہیں نماز اور اس میں سے جو رزق ہم نے انہیں دیا ہے خرچ کرتے ہیں۔" O ---۴۔ "اور وہ جو ایمان لاتے ہیں اس پر جو نازل کیا گیا تم پر اور اس پر جو نازل کیا گیا تم سے پہلے اور آخرت پر بھی وہ یقین رکھتے ہیں۔" O ---۵۔ "یہی لوگ ہیں ہدایت پر اپنے رب کی اور یہی ہیں فلاح پانے والے۔" O ---۳۸۔ "ہم نے کہا اتر جاؤ یہاں سے تم سب اب ہو گا یہ کہ ضرور آئے گی تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت۔ سو جو تو پیروی کریں گے میری ہدایت کی تو نہ کوئی خوف ہے ان کے لئے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔" O

(سورۃ الاحزاب ۳۳)۔۔۔۷۳۔ "(یہ اس لیے) کہ اللہ تعالیٰ منافق مردوں عورتوں اور مشرک مردوں عورتوں کو سزا دے اور مومن مردوں عورتوں کی توبہ قبول فرمائے، اور اللہ تعالیٰ بڑا ہی بخشنے والا اور مہربان ہے۔" O ---[یہ لام عاقبت ہے یعنی اس امانت کو اٹھانے کا انجام یہ ہوا کہ جن مردوں اور عورتوں نے منافقانہ روش اختیار کی یا جن مردوں یا عورتوں نے کھلم کھلا شرک کیا وہ تو عذاب جحیم کے مستحق ٹھہرے اور جن مردوں اور عورتوں نے ایمان قبول کیا ان پر اللہ تعالیٰ نے اپنے لطف و کرم کی نگاہ فرمائی اور اس مشکل مرحلہ کو ان کے لیے آسان کر دیا۔ یہاں یتوب اللہ کا معنی توبہ قبول کرنا نہیں بلکہ لطف و کرم سے متوجہ ہونا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ اپنی رحمت، مغفرت، بخشش، اجتباء اور قرب کے مراتب عالیہ عطا کر کے ان پر نگاہِ کرم فرماتا ہے۔ آیت میں مومنین اور مومنات سے مُراد وہ لوگ ہیں جو امانت کو ادا کرتے ہیں اور تجلیات میں مستغرق رہتے ہیں۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

(سورۃ الفتح ۴۸)۔۔۔۶۔ "اور تاکہ عذاب میں مبتلا کر دے منافق مردوں اور منافق عورتوں، مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں بُرے گمان رکھتے ہیں۔ انہیں پر ہے بُری گردش اور ناراض ہوا ہے اللہ تعالیٰ ان پر اور (اپنی رحمت سے) انہیں دُور کر دیا ہے اور تیار کر رکھا ہے ان کے لیے جہنم۔ اور وہ بہت بُرا ٹھکانا ہے۔" O ---[اطراف مدینہ کے منافقین کو تو اس موقع پر یہ گمان تھا، جیسا کہ آگے آیت ۱۲ میں بیان ہوا ہے، کہ رسول پاک ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھی اس سفر سے زندہ واپس نہ آسکیں گے۔ رہے مکہ کے مشرکین اور ان کے ہم مشرب کفار، تو وہ اس خیال میں تھے کہ رسول کریم ﷺ اور آپ کے ساتھیوں کو عمرے سے روک کر وہ گویا آپ کو زک دینے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ ان دونوں گروہوں نے یہ جو کچھ بھی سوچا تھا اس کی تہ میں درحقیقت اللہ تعالیٰ کے متعلق یہ بدگمانی کام کر رہی تھی کہ وہ اپنے نبی کی مدد نہ کرے گا اور حق و باطل کی اس کشمکش میں باطل کو حق کا بول نیچا کرنے کی کھلی چھوٹ دے دیگا۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)] ---۱۱۔ "دیہاتیوں میں سے جو لوگ پیچھے چھوڑ دیے گئے تھے وہ اب آپ سے کہیں گے کہ ہم اپنے مال اور بال بچوں میں لگے رہ گئے پس آپ ﷺ ہمارے لیے مغفرت طلب کیجیے۔ (اے حبیب!) یہ لوگ اپنی زبانوں سے ایسی باتیں کرتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں ہے۔ آپ (انہیں) فرمائیے کہ تمہارے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی چیز کا بھی اختیار کون رکھتا ہے اگر وہ تمہیں نقصان پہنچانا چاہے تو یا تمہیں کوئی نفع دینا چاہے تو' بلکہ تم جو کچھ کر رہے ہو اس سے اللہ تعالیٰ خوب باخبر ہے۔" O ---۱۲۔ "(نہیں) بلکہ تم نے تو یہ گمان کر رکھا تھا کہ پیغمبر اور مسلمانوں کا اپنے گھروں کی طرف لوٹ آنا قطعاً ناممکن ہے اور یہی خیال تمہارے دلوں میں رچ بس گیا تھا اور تم نے بُرا گمان کر رکھا تھا۔ دراصل تم لوگ ہو بھی ہلاک ہونے والے۔" O ---[یہ وہ لوگ ہیں جن کا مقدر ہلاکت ہے۔ اگر دنیا میں یہ اللہ کے عذاب سے بچ گئے تو آخرت میں تو بچ کر نہیں جاسکتے وہاں تو عذاب ہر صورت میں بھگتنا ہوگا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۱۳۔ "اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر ایمان نہ لائے تو ہم نے بھی ایسے کافروں کے لیے دہکتی آگ تیار کر رکھی ہے۔" O ---۱۵۔ "جب تم غنیمتیں لینے جانے لگو گے تو جھٹ سے یہ پیچھے چھوڑے ہوئے لوگ کہنے لگیں گے کہ ہمیں بھی اپنے ساتھ چلنے کی اجازت دیجئے' وہ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے کلام کو بدل دیں آپ فرما دیجئے! کہ اللہ تعالیٰ پہلے ہی فرما چکا ہے کہ تم ہرگز ہمارے ساتھ نہیں چلو گے' وہ اس کا جواب دیں گے (نہیں نہیں) بلکہ تم ہم سے حسد کرتے ہو' (اصل بات یہ ہے) کہ وہ لوگ بہت ہی کم سمجھتے ہیں۔" O ---۱۶۔ "آپ پیچھے چھوڑے ہوئے بدویوں سے فرما دیجئے کہ عنقریب تم ایک سخت جنگجو قوم کی طرف بلائے جاؤ گے کہ تم ان سے لڑو گے یا وہ مسلمان ہو جائیں گے پس اگر تم اطاعت کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں بہت بہتر بدلہ

Marfat.com

دے گا اور اگر تم نے منہ پھیر لیا جیسا کہ اس سے پہلے تم منہ پھیر چکے ہو تو وہ تمہیں دردناک عذاب دے گا۔" O
(سورۃ الحدید ۵۷)---۱۳۔ "اس دن منافق مرد و عورت ایمان داروں سے کہیں گے کہ ہمارا انتظار تو کرو کہ ہم بھی تمہارے نور سے کچھ روشنی حاصل کر لیں۔ جواب دیا جائے گا کہ تم اپنے پیچھے لوٹ جاؤ اور روشنی تلاش کرو۔ پھر ان کے اور ان کے درمیان ایک دیوار حائل کر دی جائے گی جس میں دروازہ بھی ہو گا۔ اس کے اندرونی حصہ میں تو رحمت ہو گی اور باہر کی طرف عذاب ہو گا۔" O---[منافق مرد اور منافق عورتیں جو اس دنیا میں اپنے آپ کو بڑے زیرک اور چالاک سمجھتے ہیں قیامت کے روز ان کی حالت دیدنی ہو گی۔ چاروں طرف گھپ اندھیرا نجات کے سارے راستے بند۔ اس سراسیمگی اور بے چارگی کے عالم میں وہ اہلِ ایمان کو کہیں گے ذرا اپنی روشنی میں ہمیں بھی تو چلنے دو۔ ذرا اپنا نورانی چہرہ ہماری طرف بھی تو کرو۔ شاید اس تاریکی سے ہم رستگاری حاصل کر سکیں۔ انہیں کہا جائے گا پیچھے لوٹ کر جاؤ اور وہاں سے نور تلاش کرو۔ جب وہ پیچھے مڑیں گے تو ان کے درمیان اور اہلِ ایمان کے درمیان ایک دیوار قائم کر دی جائے گی اس کے دروازوں کی اندرونی جانب جو جنت کی طرف ہو گی وہ رحمت والی ہو گی اور باہر والی جانب جو دوزخ کی طرف ہو گی وہ عذاب والی ہو گی۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]---۱۴۔ "یہ چلا چلا کر ان سے کہیں گے کہ کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے وہ کہیں گے کہ ہاں تھے تو سہی لیکن تم نے اپنے آپ کو فتنہ میں پھنسا رکھا تھا اور انتظار میں ہی رہے اور شک و شبہ کرتے رہے اور تمہیں تمہاری فضول تمناؤں نے دھوکے میں ہی رکھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آ پہنچا اور تمہیں اللہ تعالیٰ کے بارے میں دھوکہ دینے والے نے دھوکے میں ہی رکھا۔" O---[اہل ایمان انہیں جواب دیں گے بے شک تم بظاہر ہمارے ساتھ تھے لیکن تمہیں خوب علم ہے کہ تمہارے باطن میں کیا پنہاں تھا۔ یہاں منافقین کی ان خصلتوں کا ذکر ہو رہا ہے جو ان کی تباہی کا باعث بنیں۔ ہمیں بھی چاہیے کہ ان کلمات میں سنجیدگی سے غور کریں اور پھر اپنا جائزہ لیں کہ کہیں منافقین کی کوئی خصلت ہم میں تو نہیں پائی جاتی۔ پہلی بات جو منافقین کو کہی جائے گی وہ یہ ہے کہ تم نے اپنے آپ کو فتنہ و فساد کی آگ بھڑکانے میں استعمال کیا۔ دوسری بات جو انہیں کہی جائے گی وہ یہ ہے کفر و اسلام کی کش مکش جب عروج پر تھی، تمہارا فرض تھا کہ تم نتائج سے بے پروا ہو کر اپنی قسمت اسلام کے ساتھ وابستہ کر دیتے۔ توحید و رسالت کی جو شہادت تم نے زبان سے دی تھی تم پر لازم تھا کہ اپنے عمل سے اس کو سچا کر دکھاتے، لیکن تم انتظار کرتے رہے کہ دیکھیے اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔ پانسہ کس کے حق میں پلٹتا ہے۔ تیسرا نقص جس میں وہ ملوث تھے وہ ارتبتم سے بیان کیا گیا۔ یعنی ساری عمر تم شک میں مبتلا رہے۔ اسلام قبول کرنے سے جو یقین اور اذعان دل میں پیدا ہو جاتا ہے اس سے تم محروم تھے۔ کیا محمد ﷺ واقعی اللہ کے رسول ہیں، کیا قرآن واقعی اللہ کا کلام ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]---۱۵۔ "الغرض آج تم سے نہ فدیہ (اور نہ بدلہ) قبول کیا جائے گا اور نہ کافروں سے تم (سب) کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ وہی تمہاری رفیق ہے اور وہ برا ٹھکانا ہے۔" O

●●●

Marfat.com

باب نمبر ۱۱

آخرت

آخرت

(سورۃ البقرۃ ۲) ---۲۰۰۔ ''سو کچھ لوگ تو ایسے ہیں جو کہتے ہیں۔ اے ہمارے رب! دے ہمیں دُنیا ہی میں (سب کچھ) اور نہیں ایسے شخص کے لئے آخرت میں کوئی حصہ۔'' O---۲۰۱۔ ''اور کچھ ایسے ہیں جو کہتے ہیں اے ہمارے رب! عطا فرما ہمیں دُنیا میں بھی اچھائی اور بھلائی اور آخرت میں بھی اچھائی اور بھلائی اور بچا تو ہمیں آگ کے عذاب سے۔'' O---۲۰۲۔ ''یہی لوگ ہیں کہ ہے ان کے لئے حصہ ان کی کمائی کا اور اللہ تعالیٰ جلد حساب چکانے والا ہے۔'' O---۲۰۴۔ ''اور انسانوں میں سے کوئی تو (ایسا) ہے کہ پسند آتی ہیں تم کو اس کی باتیں دُنیاوی زندگی کے اعتبار سے اور گواہ ٹھہراتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کو اس پر جو اس کے دل میں ہے حالانکہ وہ سخت جھگڑالو ہے۔'' O---۲۰۵۔ ''اور جب جاتا ہے (تمہارے پاس سے) تو دوڑ دھوپ کرتا ہے زمین میں کہ فساد پھیلائے اس میں اور تباہ و برباد کرے کھیتی کو اور نسل کو حالانکہ اللہ تعالیٰ نہیں پسند کرتا فساد کو۔'' O---۲۰۶۔ ''اور جب کہا جاتا ہے اس سے کہ ڈرو اللہ تعالیٰ سے تو آمادہ کرتا ہے اس کو غرور نفس گناہ پر سو کافی ہے اس کے لئے جہنم اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔'' O--- [آیات ۲۰۴ تا ۲۰۶ ایک منافق جو بڑا فصیح و بلیغ تھا جب حضورﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا تو نہایت اخلاص و محبت سے اسلام ظاہر کرتا اور جب چلا جاتا تو کسی کھیتی کو جلاتا اور کسی کے جانوروں کے پیر کاٹ ڈالتا اور فساد برپا کرتا اس طرح دین کے بدلے دُنیا لیتا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۲۰۷۔ ''اور انسانوں میں سے ہی کوئی ایسا بھی ہے جو کھپا دیتا ہے اپنی جان اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی میں اور اللہ تعالیٰ بہت ہی مہربان ہے اپنے بندوں پر۔'' O--- [یہ آیت حضرت صہیب رومیؓ کے حق میں ہے کہ آپؓ ہجرت کر کے مدینہ منورہ چلے تو مشرکین نے گھیر لیا۔ آپؓ نے مشرکین سے کہا کہ میرا گھر اور مال لے لو مگر مجھے مدینہ ہجرت سے نہ روکو اس طرح انہوں نے جانے دیا اور آپ حضورﷺ کی خدمت میں مدینہ منورہ پہنچے اس طرح انہوں نے دُنیا دے کر دین خریدا] ---۲۱۲۔ ''خوشنما بنا دیا گیا ہے ان لوگوں کے لئے جنہوں نے کفر اختیار کیا دُنیاوی زندگی کو اور مذاق اڑاتے ہیں یہ ان لوگوں کا جو ایمان والے ہیں اور وہ لوگ جو متقی ہیں برتر ہوں گے ان سے قیامت کے دن۔ رہا دُنیا کا رزق تو اللہ تعالیٰ رزق دیتا ہے جسے چاہے بے حساب۔'' O---۲۱۷۔ ''پوچھتے ہیں تم سے حرمت والے مہینے کے بارے میں کہ جنگ کرنا اس میں (کیسا ہے؟) تو جنگ کرنا اس میں بڑا گناہ ہے لیکن روکنا اللہ تعالیٰ کی راہ سے اور نہ ماننا اللہ کو اور (روکنا) مسجد حرام سے اور نکال دینا اہل حرم کو وہاں سے اس سے بھی بڑا گناہ ہے اللہ کے نزدیک اور فتنہ انگیزی بڑا (گناہ) ہے قتل سے بھی اور وہ تو تم سے لڑے ہی جائیں گے یہاں تک کہ پھیر دیں تم کو تمہارے دین سے اگر ان کا بس چلے اور جو شخص پھرے گا تم میں سے اپنے دین سے پھر مر جائے کافر ہی تو یہی لوگ ہیں کہ ضائع ہو جائیں گے ان کے اعمال دُنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اور یہی لوگ ہیں جہنمی وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔'' O---۲۱۹۔ ''پوچھتے ہیں تم سے (حکم) شراب کا اور جوئے کا۔ کہہ دو ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور کچھ فائدے بھی ہیں لوگوں کے لئے مگر ان کا گناہ زیادہ بڑا ہے ان کے فائدے سے۔ اور پوچھتے ہیں تم سے کہ کیا خرچ کریں (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) کہو جو زائد ہو (ضرورت سے) اس طرح کھول کھول کر بیان کرتا ہے اللہ تمہارے لئے احکام تاکہ تم غور و فکر کرو۔'' O---۲۲۰۔ ''(غور و فکر کرو) دُنیا اور آخرت کے بارے میں اور پوچھتے ہیں تم سے یتیموں کے بارے میں کہو (جس میں ہو) بھلائی ان کے لئے وہی بہتر ہے اور اگر تم اپنا اور ان کا خرچ اکٹھا کر لو تو بہر حال وہ تمہارے بھائی ہیں اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ خرابی کرنے والا کون ہے اور اصلاح کرنے والا کون ہے اور اگر چاہتا اللہ تو تم پر مشقت ڈال دیتا بیشک اللہ زبردست اور بڑی حکمت والا ہے۔'' O

(سورۃ آل عمران ۳) ---۱۴۔ ''خوشنما بنا دی گئی ہے لوگوں کے لئے محبت ان رغبتوں کی جو انہیں ہے عورتوں سے اور اولاد سے۔ بڑے بڑے ڈھیروں سے سونے چاندی کے منتخب گھوڑوں سے مال مویشی سے اور کھیت کھلیانوں سے (لیکن) یہ سب ساز و سامان ہے دُنیاوی زندگی کا اور اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے بہترین ٹھکانہ۔'' O--- [تفسیر کے لئے باب نمبر ۱۴ مضمون: خواہشات کی محبت] ---۱۵۔ ''کہو کیا میں بتاؤں تم کو وہ چیز جو زیادہ بہتر ہے تمہاری ان چیزوں سے ان لوگوں کے لئے جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا۔ ان کے رب کے پاس جنتیں ہیں ایسی کہ بہہ رہی ہیں ان کے نیچے نہریں۔ رہیں گے وہ ہمیشہ ان میں اور بیویاں ہیں پاکیزہ اور خوشنودی اللہ تعالیٰ کی اور اللہ تعالیٰ ہر وقت دیکھ رہا ہے اپنے بندوں کو۔'' O---۲۱۔ ''بیشک وہ لوگ جو انکار کرتے ہیں احکام الٰہی

Marfat.com

کا اور قتل کرتے ہیں نبیوں کو ناحق اور قتل کرتے ہیں ان کو جو حکم دیتے ہیں عدل و انصاف کا لوگوں میں سے سو خوشخبری دے دو انہیں دردناک عذاب کی۔'' O
---۲۲۔ ''یہی ہیں وہ لوگ کہ برباد ہو گئے اعمال ان کے دُنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اور نہیں ہے ان کا کوئی مددگار۔'' O---۴۵۔ ''اس وقت کہا تھا فرشتوں نے اے مریم! بیشک اللہ تعالیٰ بشارت دیتا ہے تم کو ''کلمتہ من اللہ'' کی، جس کا نام مسیح عیسیٰؑ ابن مریم ہوگا، ذی وجاہت دُنیا اور آخرت میں اور اللہ کے مقرب بندوں میں سے ہوگا۔'' O---۱۱۷۔ ''مثال اس کی جو خرچ کرتے ہیں یہ لوگ اس دُنیاوی زندگی میں اس ہوا کی سی ہے جس میں ہو سخت سردی جو چلے کھیتی پر ایسے لوگوں کی جنہوں نے ظلم کیا ہو اپنی جانوں پر اور برباد کر دے وہ اس کھیتی کو اور نہیں ظلم کیا ان پر اللہ تعالیٰ نے بلکہ وہ تو خود اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں۔'' O---۱۵۲۔ ''اور یقیناً سچ کر دکھایا تھا تم کو اللہ تعالیٰ نے تو اپنا وعدہ جب بے دریغ قتل کر رہے تھے تم ان کو اللہ کے حکم سے۔ حتیٰ کہ جب ڈھیلے پڑ گئے تم خود ہی اور اختلاف کیا تم نے حکم کے بارے میں اور حکم عدولی کی تم نے بعد اس کے کہ دکھادی تمہیں اللہ نے وہ چیز جو تمہیں محبوب تھی۔ تم میں سے کچھ وہ تھے جو طلب گار تھے دُنیا کے اور تم میں سے کچھ وہ تھے جو طلب گار تھے آخرت کے۔ تب پسپا کر دیا اللہ نے تمہیں دشمنوں کے سامنے سے تاکہ آزمائش کرے تمہاری اور حق یہ ہے کہ اللہ نے (پھر بھی) معاف کر دیا تمہیں اور اللہ بہت فضل والا ہے مومنوں پر۔'' O---۱۹۶۔ ''ہرگز نہ دھوکے میں ڈالے تم کو (اے محمد ﷺ) چلت پھرت کافروں کی ملکوں میں۔'' O---۱۹۷۔ ''یہ فائدہ ہے تھوڑا سا۔ پھر ٹھکانہ ہے ان کا جہنم اور بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔'' O---۱۹۸۔ ''لیکن وہ لوگ جو ڈرتے رہے اپنے رب سے ان کے لئے ہیں جنتیں ایسی کہ بہتی ہیں ان کے نیچے نہریں، ہمیشہ رہیں گے وہ ان میں یہ مہمان نوازی ہوگی اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔ اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہی سب سے بہتر ہے نیک لوگوں کے لئے۔'' O

(سورۃ النساء ۴)---۱۳۴۔ ''جو شخص ہے طالب دُنیاوی صلہ کا (وہ جان لے کہ) اللہ تعالیٰ کے پاس تو ہے صلہ و ثواب دُنیا کا بھی اور آخرت کا بھی اور ہے اللہ ہر بات کا سننے والا اور ہر چیز کا دیکھنے والا۔'' O

(سورۃ المائدۃ ۵)---۳۳۔ ''ان لوگوں کی سزا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے لڑتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلانے کو دوڑتے ہیں یہ ہے کہ وہ قتل کر دیئے جائیں یا سولی پر چڑھا دیئے جائیں یا ان کے ہاتھ اور پاؤں الٹی طرف سے کاٹ دیئے جائیں یا وہ ملک بدر کر دیئے جائیں۔ یہ ان کے لئے دُنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں انہیں بڑا عذاب ہوگا۔'' O

(سورۃ الانعام ۶)---۲۹۔ ''اور وہ کہتے ہیں ہماری دُنیاوی زندگی ہی ہے جو کچھ ہے اور ہم اٹھائے نہیں جائیں گے۔'' O---۳۰۔ ''لیکن اگر تو دیکھے جب وہ اپنے رب کے سامنے ٹھہرائے جائیں گے وہ کہے گا ''کیا یہ برحق نہیں؟'' وہ کہیں گے ہاں ضرور! ہمارے رب کی قسم! وہ کہے گا تو اب عذاب کا مزا چکھو کہ تم انکار کرتے تھے۔'' O---۳۱۔ ''وہ لوگ یقیناً نقصان میں ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو جھٹلایا یہاں تک کہ جب وہ گھڑی ان پر اچانک آ جائے گی۔ وہ کہیں گے ہم پر افسوس اس پر جو کوتاہی ہم نے اس میں کی۔ اور وہ اپنے بوجھ اپنی پیٹھ پر اٹھائے ہوں گے۔ سنو! کیا برا بوجھ وہ اٹھائیں گے۔'' O---۳۲۔ ''اور دُنیا کی زندگی تو محض کھیل اور تماشہ ہے۔ اور پچھلا گھر ہی ان لوگوں کے لئے بہتر ہے جو خوف خدا کرتے ہیں۔ کیا تم سمجھوگے نہیں؟'' O---۷۰۔ ''اور ان لوگوں کو چھوڑ دے جنہوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنا رکھا ہے اور دُنیا کی زندگی نے انہیں دھوکے میں ڈال رکھا ہے۔ مگر اس (قرآن) کے ذریعے سے نصیحت کرتا رہ تاکہ کوئی جان اس کے سبب جو اس نے کمایا ہلاکت میں نہ ڈال دی جائے۔ جب اللہ تعالیٰ کے سوا اس کا کوئی دوست نہ ہوگا نہ سفارش کرنے والا اور اگر وہ ہر طرح کا معاوضہ بھی دے گا تو اس سے نہ لیا جائے گا۔ یہی وہ لوگ ہیں جو اپنی کمائی کے عوض ہلاک کیے گئے ہیں۔ ان کے لئے ان کے کفر کے سبب کھولتا ہوا پانی اور دردناک عذاب ہوگا۔'' O---۹۴۔ ''اور تم ہمارے پاس اکیلے آئے ہو جیسے ہم نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا تھا اور جو کچھ ہم نے تمہاری ملک میں دیا تھا اپنے پیچھے چھوڑ آئے ہو اور ہم تمہارے ساتھ تمہارے وہ سفارشی نہیں دیکھتے جن کے متعلق تم دعویٰ کرتے تھے کہ وہ تمہارے معاملات میں (خدا کے) شریک ہیں، تمہارا باہمی تعلق ٹوٹ گیا ہے اور جو دعویٰ تم کرتے تھے تم سے کھو گیا ہے۔'' O---۱۳۰۔ ''اے جن و انس کی جماعت! کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے پیغمبر نہیں آئے جو تمہیں میری آیتیں سناتے تھے۔ اور تمہیں تمہارے اس دن کا سامنا کرنے سے ڈراتے تھے؟ وہ کہیں گے ہم اپنے خلاف گواہی دیتے ہیں۔ کیونکہ انہیں دُنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈالا تھا۔ اور انہوں نے اپنے خلاف گواہی دی کہ وہ کافر تھے۔'' O---۱۳۵۔ ''کہہ دو۔ اے میری قوم! اپنی جگہ عمل کرو۔ میں بھی عمل کر رہا ہوں۔ تم عنقریب جان لو گے کہ اس گھر کا انجام کس کا ہے۔ بیشک ظالم فلاح نہیں پائیں گے۔'' O

(سورۃ الاعراف ۷)---۳۲۔ ''کہو کس نے اللہ تعالیٰ کی آرائش کو جو اس نے اپنے بندوں کے لئے پیدا کی ہے اور رزق کی پاکیزہ چیزوں کو حرام کیا ہے؟ کہو وہ اس دُنیا میں ایمان والوں کے لئے ہیں اور روز قیامت کو خالص انہی کی ہوں گی۔ اس طرح ہم ان لوگوں کے لئے جو علم رکھتے ہیں آیتوں کو کھول کر بیان کرتے ہیں۔'' O---۴۴۔ ''اور جنتی دوزخیوں کو آواز دیں گے ''ہم نے اس وعدے کو جو ہمارے رب نے ہم سے کیا تھا سچا پایا، تو کیا تم نے بھی اس وعدے کو جو تمہارے رب نے تم سے کیا تھا سچا پایا؟'' وہ کہیں گے ''ہاں۔'' تب ایک اعلان کرنے والا ان کے درمیان اعلان کرے گا کہ ''ظالموں پر اللہ کی لعنت

Marfat.com

ہے۔'' O---۵۰۔ ''اور دوزخی جنتیوں کو آواز دیں گے ''ہم پر کچھ پانی انڈیلو یا کچھ اس رزق میں سے (دو) جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں دیا ہے۔'' وہ کہیں گے اللہ نے انہیں کافروں پر حرام کر دیا ہے۔'' O---۵۱۔ ''وہ جنہوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنا رکھا تھا اور جنہیں دُنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈال دیا تھا۔ (اللہ تعالیٰ کہے گا) ''ہاں! آج ہم نے بھی انہیں بھلا دیا ہے جیسے انہوں نے اپنے اس دن کی ملاقات کو بھلا رکھا تھا اور جیسے وہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے۔'' O

---۱۶۹۔ ''پھر ان کے بعد ایسے جانشین آئے جو کتاب خدا کے وارث ہوئے۔ وہ اس دُنیا کا مال متاع لے لیتے اور کہتے۔ ہم بخشے جائیں گے۔ لیکن اگر ان کے پاس اس طرح کا اور مال آ جاتا تو وہ بھی لے لیتے۔ کیا ان سے کتاب خدا کا وہ عہد نہیں لیا گیا تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے متعلق حق بات کے سوا کچھ نہ کہیں گے اور انہوں نے جو اس میں تھا پڑھ لیا تھا اور آخرت کا گھر ان لوگوں کے لئے جو خدا سے ڈرتے ہیں بہتر ہے۔ کیا تم سمجھو گے نہیں؟'' O

(سورۃ الانفال ۸)---۶۷۔ ''کسی نبی کو روا نہیں کہ اس کے پاس قیدی ہوں۔ جب تک وہ زمین میں دشمنوں کو اچھی طرح کچل نہ دے تم دُنیا کا مال چاہتے ہو مگر اللہ تعالیٰ آخرت کو چاہتا ہے اور اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے۔'' O

(سورۃ التوبہ ۹)---۳۸۔ ''اے ایمان والو! تمہیں کیا ہو گیا ہے جب تمہیں کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلو تو تم زمین کی طرف گر جاتے ہو؟ کیا تم آخرت کے مقابلے میں دُنیا کی زندگی پر خوش ہو گئے ہو؟ مگر دُنیا کی زندگی کا سامان تو آخرت کے مقابلے میں بہت کم ہے۔'' O---۶۹۔ ''تم سے پہلے لوگوں کی طرح جو قوت میں تم سے بڑھ کر تھے اور مال اور اولاد میں بھی بہت زیادہ تھے۔ ہاں انہوں نے اپنے حصے کا فائدہ اٹھا لیا تھا۔ اور اب تم نے اپنے حصے کا فائدہ اٹھا لیا ہے جیسے تم سے پہلے لوگوں نے اپنے حصے کا فائدہ اٹھا لیا تھا۔ اور تم نے بھی اسی طرح بحثیں کیں ہیں جیسے انہوں نے بحثیں کی تھیں۔ یہی وہ لوگ تھے جن کے عمل دُنیا اور آخرت میں اکارت ہو گئے اور یہی لوگ نقصان پانے والے تھے۔'' O---۷۴۔ ''وہ اللہ تعالیٰ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ انہوں نے یوں نہیں کہا حالانکہ انہوں نے کفر کی بات کہی اور اپنے اسلام لانے کے بعد کفر کیا اور اس بات کا قصد کیا جس کو وہ نہیں پہنچ سکے۔ اور انہوں نے تو صرف اس بات کا بیر رکھا ہے کہ اپنے فضل سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے انہیں مالدار کر دیا ہے اب اگر وہ توبہ کر لیں تو ان کے لئے بہتر ہوگا اور اگر منہ موڑ لیں تو اللہ تعالیٰ انہیں دُنیا اور آخرت میں دردناک عذاب دے گا اور زمین میں ان کا کوئی دوست اور مددگار نہ ہوگا۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۹، مضمون: اسلام]

(سورۃ یونس ۱۰)---۶۳۔ ''وہ جو ایمان لائے اور خدا سے ڈرتے رہے۔'' O---۶۴۔ ''ان کے لئے دُنیا کی زندگی میں بھی خوشخبری ہے اور آخرت میں بھی۔ اللہ تعالیٰ کی باتوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوا کرتی۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔'' O---۶۹۔ ''کہو! جو لوگ اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھوٹ گھڑتے ہیں وہ کامیاب نہیں ہوں گے۔'' O---۷۰۔ ''یہ ساز و سامان دُنیا ہی میں ہے پھر ہماری طرف ہی ان کی واپسی ہوگی۔ پھر ہم ان کے کفر کے سبب انہیں سخت عذاب کا مزا چکھائیں گے۔'' O

(سورۃ ھود ۱۱)---۱۵۔ ''جو کوئی دُنیا کی زندگی اور اس کی زینت چاہتا ہے انہیں ہم یہیں ان کے عمل پورے کر دیتے ہیں اور انہیں یہاں کم نہیں دیا جاتا۔'' O---۱۶۔ ''یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے آخرت میں آگ کے سوا کچھ نہیں اور جو کچھ انہوں نے یہاں بنایا اکارت ہوا اور جو کیا وہ بے کار گیا۔'' O

---۱۸۔ ''اور اس سے بڑا ظالم کون ہے جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ گھڑتا ہے؟ انہیں ان کے رب کے سامنے پیش کیا جائے گا اور گواہ کہیں گے ''یہ ہیں وہ لوگ جنہوں نے اپنے رب کے خلاف جھوٹ بولا۔'' سنو! ظالموں پر اللہ کی لعنت۔'' O---[یعنی یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ خدائی اور استحقاق بندگی میں دوسرے بھی شریک ہیں۔ یا یہ کہے کہ خدا کو اپنے بندوں کی ہدایت و ضلالت سے کوئی دلچسپی نہیں ہے اور اس نے کوئی کتاب اور کوئی نبی ہماری ہدایت کے لئے نہیں بھیجا ہے بلکہ ہمیں آزاد چھوڑ دیا ہے کہ جو ڈھنگ چاہیں اپنی زندگی کے لئے اختیار کر لیں۔ یا یہ کہے کہ خدا نے ہمیں یونہی کھیل کے طور پر پیدا کیا اور یونہی ہم کو ختم کر دے گا کوئی جواب دہی ہمیں اس کے سامنے نہیں کرنی ہے اور کوئی جزا و سزا نہیں ہونی ہے۔ (از ترجمہ حواشی مولانا مودودیؒ)]---۲۰۔ ''وہ زمین میں (خداوند کریم کو) عاجز نہیں کر سکتے تھے۔ اور نہ اللہ تعالیٰ کے سوا ان کا کوئی دوست تھا۔ ان کا عذاب دگنا کیا جائے گا۔ وہ سننے کے قابل نہیں تھے اور وہ دیکھتے بھی نہیں تھے۔'' O---۲۲۔ ''بلاشک وشبہ آخرت میں سب سے زیادہ نقصان پانے والے وہی ہیں۔'' O---۴۴۔ ''اور کہا گیا ''اے زمین! اپنا پانی نگل لے اور اے آسمان! تھم جا۔'' اور پانی اتر گیا اور کام پورا ہو گیا اور وہ جودی پر جا لگی اور کہا گیا ''دور دفع ہوئی ظالم قوم۔'' O---۶۰۔ ''اور ان کے پیچھے اس دُنیا میں اور روز قیامت کو لعنت لگا دی گئی۔ سنو! عاد نے اپنے رب کا انکار کیا۔ سنو! دور دفع ہوئی عاد قوم ھود۔'' O---۶۷۔ ''اور ظالموں کو ایک چنگھاڑ نے آ پکڑا۔ سو وہ اپنے گھروں میں یوں اوندھے پڑے رہ گئے۔'' O---۶۸۔ ''گویا وہ کبھی وہاں بسے ہی نہ تھے۔ سنو! ثمود نے اپنے رب کا انکار کیا سنو! دور دفع ہوئے ثمود۔'' O---۸۲۔ ''پھر جب ہمارا حکم آ پہنچا تو ہم نے اس (بستی) کے اوپر کو نیچے کر دیا اور اس پر تیرے رب کے ہاں سے نشان کئے ہوئے کھنگر والے پتھر برسائے۔ اور وہ جگہ ان ظالموں سے کچھ دور بھی نہ تھی۔'' O---(یہ حال حضرت لوط کی قوم کا ہوا)---۹۸۔ ''روز قیامت کو وہ (فرعون) اپنی قوم کے آگے ہوگا پھر انہیں آگ میں لے پہنچے گا اور کیا برا ہے گھاٹ پہنچے والوں کا۔'' O---۹۹۔ ''اور ان کے پیچھے یہاں اور روز قیامت کو لعنت لگی ہے۔ کیا

Marfat.com

بری ہے بخشش جو بخشی گئی۔''O

(**سورۃ یوسف ۱۲**)---۳۷۔''یوسفؑ نے کہا۔ تمہیں جو کھانا دیا جاتا ہے اس کے تمہارے پاس پہنچنے سے پہلے ہی میں تمہیں اس کی تعبیر بتلا دوں گا۔ یہ سب اس علم کی بدولت ہے جو مجھے میرے رب نے سکھایا ہے۔ میں نے ان لوگوں کا مذہب چھوڑ دیا ہے جو اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں رکھتے اور آخرت کے بھی منکر ہیں۔''O---۱۰۴۔''آپ ﷺ ان سے اس پر کوئی اجرت طلب نہیں کر رہے ہیں۔ یہ تو تمام دُنیا کے لئے نصیحت ہی نصیحت ہے۔''O---۱۰۹۔ ''آپ ﷺ سے پہلے ہم نے بستی والوں میں جتنے رسول بھیجے ہیں سب مرد ہی تھے۔ جن کی طرف ہم وحی نازل فرماتے گئے۔ کیا زمین میں چل پھر کر انہوں نے دیکھا نہیں کہ ان سے پہلے کے لوگوں کا کیسا انجام ہوا؟ یقیناً آخرت کا گھر پرہیزگاروں کے لئے بہت ہی بہتر ہے۔ کیا پھر بھی تم نہیں سمجھتے۔''O

(**سورۃ الرعد ۱۳**)---۲۶۔''اللہ تعالیٰ جس کی روزی چاہتا ہے بڑھاتا ہے اور گھٹاتا ہے۔ یہ تو دُنیا کی زندگی میں مست ہو گئے۔ حالانکہ دُنیا آخرت کے مقابلے میں نہایت (حقیر) پونجی ہے۔''O---[حدیث مبارک میں آتا ہے کہ☆''دُنیا کی حیثیت آخرت کے مقابلے میں اس طرح ہے جیسے کوئی شخص اپنی انگلی سمندر میں ڈال کر نکالے تو دیکھے سمندر کے پانی کے مقابلے میں اس کی انگلی میں کتنا پانی آیا ہے؟'' دوسری حدیث میں ہے کہ☆''حضور ﷺ کا گزر بکری کے ایک مردہ بچے کے پاس سے ہوا تو اسے دیکھ کر آپ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ کی قسم دُنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ حقیر ہے جتنا یہ مردہ اپنے مالکوں کے نزدیک اس وقت حقیر تھا جب انہوں نے اسے پھینکا۔''(از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۳۳۔''آیا وہ اللہ جو نگہبانی کرنے والا ہے ہر شخص کی، اس کے کیے ہوئے اعمال پر ان لوگوں نے اللہ کے شریک ٹھہرائے ہیں کہہ دیجئے ذرا ان کے نام تو لو کیا تم اللہ کو وہ باتیں بتاتے ہو جو وہ زمین میں جانتا ہی نہیں یا صرف اوپری اوپری باتیں بتا رہے ہو بات اصل یہ ہے کہ کفر کرنے والوں کیلئے ان کے مکر سجا دیے گئے ہیں اور وہ صحیح راہ سے روک دیے گئے ہیں اور جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے اس کو راہ دکھانے والا کوئی نہیں۔''O---(آیت کا آخری حصہ)---۳۴۔''ان کے لئے دُنیا کی زندگی میں بھی عذاب ہے اور آخرت کا عذاب تو بہت ہی زیادہ سخت ہے۔''O

(**سورۃ ابراھیم ۱۴**)---۳۔''جو آخرت کے مقابلے میں دنیوی زندگی کو پسند رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکتے ہیں اور اس میں ٹیڑھ پن پیدا کرنا چاہتے ہیں یہی لوگ پرلے درجے کی گمراہی میں ہیں۔''O---۲۷۔''ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ پکی بات کے ساتھ مضبوط رکھتا ہے دُنیا کی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی۔ ہاں! ناانصاف لوگوں کو اللہ تعالیٰ بہکا دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ جو چاہے کر گزرے۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر۹، مضمون: مومن متقی یا باب نمبر۱۴، مضمون: قبر]

(**سورۃ النحل ۱۶**)---۲۲۔''تم سب کا معبود صرف اللہ تعالیٰ اکیلا ہے اور آخرت پر ایمان نہ رکھنے والوں کے دل منکر ہیں اور وہ خود تکبر سے بھرے ہوئے ہیں۔''O---۳۰۔''اور پرہیزگاروں سے پوچھا جاتا ہے کہ تمہارے پروردگار نے کیا نازل فرمایا ہے؟ تو وہ جواب دیتے ہیں کہ اچھے سے اچھا۔ جن لوگوں نے بھلائی کی ان کے لئے اس دُنیا میں بھلائی ہے اور یقیناً آخرت کا گھر تو بہت ہی بہتر ہے اور کیا ہی خوب پرہیزگاروں کا گھر ہے۔''O---۴۱۔''جن لوگوں نے ظلم برداشت کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی راہ میں ترکِ وطن کیا ہے ہم انہیں بہتر سے بہتر ٹھکانا دُنیا میں عطا فرمائیں گے اور آخرت کا ثواب تو بہت ہی بڑا ہے کاش کہ لوگ اس سے واقف ہوتے۔''O---۶۰۔''آخرت پر ایمان نہ رکھنے والوں کی ہی بری مثال ہے اللہ تعالیٰ کے لئے تو بہت ہی بلند صفت ہے وہ بڑا ہی غالب اور باحکمت ہے۔''O---۹۶۔''تمہارے پاس جو کچھ ہے سب فانی ہے اور اللہ تعالیٰ کے پاس جو کچھ ہے باقی ہے۔ اور صبر کرنے والوں کو ہم بھلے اعمال کا بہترین بدلہ ضرور عطا فرمائیں گے۔''O---۱۰۷۔''یہ اس لئے کہ انہوں نے دُنیا کی زندگی کو آخرت سے زیادہ محبوب رکھا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ کافر لوگوں کو راہ راست نہیں دکھاتا۔''O---۱۲۰۔''بیشک ابراھیمؑ پیشوا اور اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار اور یک طرفہ مخلص تھے۔ وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔''O---۱۲۱۔''اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے شکر گزار تھے اللہ نے انہیں اپنا برگزیدہ کر لیا تھا اور انہیں راہ راست سجھا دی تھی۔''O---۱۲۲۔''ہم نے اسے دُنیا میں بھی بہتری دی تھی اور بیشک وہ آخرت میں بھی نیکو کاروں میں ہیں۔''O

(**سورۃ بنی اسرائیل ۱۷**)---۱۰۔''اور یہ کہ جو لوگ آخرت پر یقین نہیں رکھتے ان کے لیے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔''O---۱۸۔''جس کا ارادہ صرف اس جلدی والی دُنیا (فوری فائدہ) کا ہی ہو اسے ہم یہاں جس قدر جس کے لیے چاہیں سردست دیتے ہیں بالآخر اس کے لیے ہم جہنم مقرر کر دیتے ہیں جہاں وہ برے حالوں دھتکارا ہوا داخل ہوگا۔''O---[یعنی دُنیا کے ہر طالب کو دُنیا نہیں ملتی صرف اسی کو ملتی ہے جس کو ہم چاہیں پھر اس کو بھی اتنی دُنیا نہیں ملتی جتنی وہ چاہتا ہے بلکہ اتنی ہی ملتی ہے جتنی ہم اس کے لیے فیصلہ کریں۔ لیکن اس دُنیا طلبی کا نتیجہ جہنم کا دائمی عذاب اور اس کی رسوائی ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۹۔''اور جس کا ارادہ آخرت کا ہو اور جیسی کوشش اس کے لیے ہونی چاہیے وہ کرتا بھی ہو اور وہ باایمان بھی ہو پس یہی لوگ ہیں جن کی کوشش کی اللہ تعالیٰ کے ہاں پوری قدردانی کی جائے گی۔''O---۲۱۔''دیکھ لے کہ ان میں ایک کو ایک پر ہم نے کس طرح فضیلت دے رکھی ہے اور

Marfat.com

آخرت تو درجوں میں اور بھی بڑھ کر ہے اور فضیلت کے اعتبار سے بھی بہت بڑی ہے۔" O ---- ۴۵۔ "تو جب قرآن پڑھتا ہے ہم تیرے اور ان لوگوں کے درمیان جو آخرت پر یقین نہیں رکھتے ایک پوشیدہ حجاب ڈال دیتے ہیں۔" O

(سورۃ مریم ۱۹) --- ۳۸۔ "کیا خوب دیکھنے سننے والے ہوں گے اس دن جبکہ ہمارے سامنے حاضر ہوں گے' لیکن آج تو یہ ظالم لوگ صریح گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں۔" O --- ۳۹۔ "تو انہیں اس رنج وافسوس کے دن کا ڈر سنا دے جبکہ کام انجام کو پہنچا دیا جائے گا' اور یہ لوگ غفلت اور بے ایمانی میں ہی رہ جائیں گے۔" O

(سورۃ طٰہٰ ۲۰) --- ۱۲۷۔ "ہم ایسا ہی بدلہ ہر اس شخص کو دیا کرتے ہیں جو حد سے گزر جائے اور اپنے رب کی آیتوں پر ایمان نہ لائے' اور بیشک آخرت کا عذاب نہایت ہی سخت اور باقی رہنے والا ہے۔" O

(سورۃ الحج ۲۲) --- ۱۱۔ "بعض لوگ ایسے بھی ہیں کہ ایک کنارے پر (کھڑے) ہو کر اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔ اگر کوئی نفع مل گیا تو دلچسپی لینے لگتے ہیں اور اگر کوئی آفت آ گئی تو اسی وقت منہ پھیر لیتے ہیں' انہوں نے دونوں جہان کا نقصان اٹھا لیا۔ واقعی یہ کھلا نقصان ہے۔" O --- ۱۵۔ "جس کا یہ خیال ہو کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی مدد دونوں جہان میں نہ کرے گا وہ اونچائی پر ایک رسہ باندھ کر (اپنے حلق میں پھندا ڈال کر اپنا گلا گھونٹ لے) پھر دیکھ لے کہ اس کی چالاکیوں سے وہ بات ہٹ جاتی ہے جو اسے تڑپا رہی ہے۔" O

(سورۃ المومنون ۲۳) --- ۳۳۔ "اور سرداران قوم نے جواب دیا' جو کفر کرتے تھے اور آخرت کی ملاقات کو جھٹلاتے تھے اور ہم نے انہیں دنیوی زندگی میں خوشحال کر رکھا تھا' کہ یہ تو تم جیسا ہی انسان ہے' تمہاری ہی خوراک یہ بھی کھاتا ہے اور تمہارے پینے کا پانی ہی یہ بھی پیتا ہے۔" O (تفسیر کیلئے باب ۶، مضمون: دنیاوی زندگی) --- ۷۴۔ "بیشک جو لوگ آخرت پر یقین نہیں رکھتے وہ سیدھے راستے سے مڑ جانے والے ہیں۔" O

(سورۃ النمل ۲۷) --- ۳۔ "جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔" O --- ۴۔ "جو لوگ قیامت پر ایمان نہیں لاتے ہم نے انہیں ان کے کرتوت زینت دار کر دکھائے ہیں' پس وہ بھٹکتے پھرتے ہیں۔" O --- [یہ گناہوں کا وبال اور بدلہ ہے کہ برائیاں ان کو اچھی لگتی ہیں اور آخرت پر عدم ایمان اس کا بنیادی سبب ہے۔ ان کی نسبت اللہ کی طرف اس لیے کی گئی ہے کہ ہر کام اس کی مشیت سے ہی ہوتا ہے' تاہم اس میں بھی اللہ کا یہی اصول کارفرما ہے کہ نیکیوں کے لیے نیکی کا راستہ اور بدوں کے لیے بدی کا راستہ آسان کر دیا جاتا ہے۔ لیکن ان دونوں میں سے کسی ایک راستے کا اختیار کرنا' یہ انسان کے اپنے ارادے پر منحصر ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] --- ۵۔ "یہی لوگ ہیں جن کے لیے برا عذاب ہے اور آخرت میں بھی وہ سخت نقصان یافتہ ہیں۔" O --- ۶۵۔ "کہہ دیجئے کہ آسمانوں والوں میں سے زمین والوں میں سے سوائے اللہ کے کوئی غیب نہیں جانتا' انہیں تو یہ بھی نہیں معلوم کہ کب اٹھا کھڑے کیے جائیں گے؟" O --- ۶۶۔ "بلکہ آخرت کے بارے میں ان کا علم ختم ہو چکا ہے' بلکہ یہ اس کی طرف سے شک میں ہیں۔ بلکہ یہ اس سے اندھے ہیں۔" O --- [یعنی دنیا میں آخرت کے بارے میں شک میں ہیں بلکہ اندھے ہیں کہ اختلال عقل وبصیرت کی وجہ سے آخرت پر یقین سے محروم ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ القصص ۲۸) --- ۳۷۔ "حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کہنے لگے میرا رب تعالیٰ اسے خوب جانتا ہے جو اس کے پاس کی ہدایت لے کر آتا ہے اور جس کے لیے آخرت کا (اچھا) انجام ہوتا ہے۔ یقیناً بے انصافوں کا بھلا نہ ہو گا۔" O --- ۳۹۔ "ان نے اور اس کے لشکروں نے ناحق طریقے پر ملک میں تکبر کیا اور سمجھ لیا کہ وہ ہماری جانب لوٹائے ہی نہ جائیں گے۔" O --- ۷۷۔ "اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تجھے دے رکھا ہے اس میں سے آخرت کی تلاش بھی رکھ اور اپنے دنیوی حصے کو بھی نہ بھول اور جیسے کہ اللہ نے تیرے ساتھ احسان کیا ہے تو بھی اچھا سلوک کر اور ملک میں فساد کا خواہاں نہ ہو، یقین مان کہ اللہ مفسدوں کو ناپسند رکھتا ہے۔" O (تفسیر کیلئے باب ۸، مضمون: خیرات، خرچ) --- ۸۳۔ "آخرت کا یہ بھلا گھر ہم ان ہی کے لیے مقرر کر دیتے ہیں جو زمین میں اونچائی بڑائی اور فخر نہیں کرتے نہ فساد کی چاہت رکھتے ہیں۔ پرہیزگاروں کے لیے نہایت ہی عمدہ انجام ہے۔" O --- [علو' کا مطلب ظلم وزیادتی' لوگوں سے اپنے کو بڑا اور برتر سمجھنا اور اترانا اور اکڑانا' تکبر اور فخر وغرور کرنا اور فساد کے معنی ہیں ناحق لوگوں کا مال ہتھیانا یا نافرمانیوں کا ارتکاب کرنا کہ ان دونوں باتوں سے زمین میں فساد پھیلتا ہے۔ فرمایا کہ متقین کا عمل واخلاق ان برائیوں اور کوتاہیوں سے پاک ہوتا ہے اور تکبر کے بجائے ان کے اندر تواضع' فروتنی اور معصیت کی بجائے اطاعت کیشی ہوتی ہے اور آخرت کا گھر یعنی جنت اور حسن انجام انہی کے حصے میں آئے گا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ العنکبوت ۲۹) --- ۵۔ "جسے اللہ تعالیٰ کی ملاقات کی امید ہو پس اللہ کا ٹھہرایا ہوا وقت یقیناً آنے والا ہے' وہ سب کچھ سننے والا' سب کچھ جاننے والا ہے۔" O --- ۱۹۔ "کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ مخلوق کی ابتدا کس طرح اللہ نے کی پھر اللہ تعالیٰ اس کا اعادہ کرے گا' یہ تو اللہ تعالیٰ پر بہت ہی آسان ہے۔" O --- ۲۷۔ "اور ہم نے انہیں (ابراہیم کو) اسحاق ویعقوب (علیہما السلام) عطا کیے اور ہم نے نبوت اور کتاب ان کی اولاد میں ہی کر دی اور ہم نے

Marfat.com

دنیا میں بھی اسے ثواب دیا اور آخرت میں تو وہ صالح لوگوں میں سے ہے۔" O ---۳۶ "اور مدین کی طرف ہم نے ان کے بھائی شعیب (علیہ السلام) کو بھیجا انہوں نے کہا اے میری قوم کے لوگو! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو قیامت کے دن کی توقع رکھو اور زمین میں فساد نہ کرتے پھرو۔" O --- [اللہ تعالیٰ کی عبادت کے بعد انہیں آخرت کی یاددہانی کرائی گئی یا تو اس لیے کہ وہ آخرت کے منکر تھے یا اس لیے کہ وہ اسے فراموش کیے ہوئے تھے اور معصیتوں میں مبتلا تھے اور جو قوم آخرت کو فراموش کر دے، وہ گناہوں میں دلیر ہوتی ہے۔ جیسے آج مسلمانوں کی اکثریت کا حال ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۶۴
"اور دنیا کی یہ زندگانی تو محض کھیل تماشا ہے البتہ آخرت کے گھر کی زندگی ہی حقیقی زندگی ہے، کاش! یہ جانتے ہوتے۔" O

(سورۃ الروم ۳۰) ---۷۔ "وہ تو (صرف) دنیوی زندگی کے ظاہر کو (ہی) جانتے ہیں اور آخرت سے تو بالکل ہی بے خبر ہیں۔" O --- [یعنی اکثر لوگوں کو دنیوی معاملات کا خوب علم ہے۔ چنانچہ وہ ان میں تو اپنی چابک دستی اور مہارت فن کا مظاہرہ کرتے ہیں جن کا فائدہ عارضی اور چند روزہ ہے لیکن آخرت کے معاملات سے یہ غافل ہیں جن کا نفع مستقل اور پائیدار ہے۔ یعنی دنیا کے امور کو خوب پہچانتے ہیں اور دین سے بالکل بے خبر ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۹۔ "کیا انہوں نے زمین میں چل پھر کر یہ نہیں دیکھا کہ ان سے پہلے لوگوں کا انجام کیسا (برا) ہوا؟ وہ ان سے بہت زیادہ توانا (اور طاقتور) تھے اور انہوں نے (بھی) زمین بوئی جوتی تھی اور ان سے زیادہ آبادی کی تھی اور ان کے پاس ان کے رسول روشن دلائل لے کر آئے تھے۔ یہ تو ناممکن تھا کہ اللہ تعالیٰ ان پر ظلم کرتا لیکن (دراصل) وہ تو خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے۔" O --- [یہ آخرت کے حق میں تاریخی استدلال ہے۔ مطلب یہ ہے کہ آخرت کا انکار دنیا میں دو چار آدمیوں ہی نے تو نہیں کیا ہے۔ انسانی تاریخ کے دوران میں کثیر التعداد انسان اس مرض میں مبتلا ہوتے رہے ہیں۔ بلکہ پوری پوری قومیں ایسی گزری ہیں جنہوں نے یا تو اس کا انکار کیا ہے، یا اس سے غافل ہو کر رہی ہیں، حیات بعد الموت کے متعلق ایسے غلط عقیدے ایجاد کر لیے ہیں جن سے آخرت کا عقیدہ بے معنی ہو کر رہ جاتا ہے۔ پھر تاریخ کا مسلسل تجربہ یہ بتاتا ہے کہ انکار آخرت جس صورت میں بھی کیا گیا ہے اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ لوگوں کے اخلاق بگڑے، وہ اپنے آپ کو غیر ذمہ دار سمجھ کر شتر بے مہار بن گئے، انہوں نے ظلم و فساد اور فسق و فجور کی حد کر دی، اور اسی چیز کی بدولت قوموں پر قومیں تباہ ہوتیں چلی گئیں۔ کیا ہزاروں سال کی تاریخ کا یہ تجربہ، جو پے در پے انسانی نسلوں کو پیش آتا رہا ہے، یہ ثابت نہیں کرتا کہ آخرت ایک حقیقت ہے جس کا انکار انسان کے لیے تباہ کن ہے؟ انسان کششِ ثقل کا اسی لیے تو قائل ہوا ہے کہ تجربے اور مشاہدے سے اس نے مادی اشیا کو ہمیشہ زمین کی طرف گرتے دیکھا ہے۔ انسان نے زہر کو زہر اسی لیے تو مانا ہے کہ جس نے بھی زہر کھایا وہ ہلاک ہوا۔ اسی طرح جب آخرت کا انکار ہمیشہ انسان کے لیے اخلاقی بگاڑ کا موجب ثابت ہوا ہے تو کیا یہ تجربہ یہ سبق دینے کے لیے کافی نہیں ہے کہ آخرت ایک حقیقت ہے اور اس کو نظر انداز کر کے دنیا میں زندگی بسر کرنا غلط ہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)] ---۱۶۔ "اور جنہوں نے کفر کیا تھا اور ہماری آیتوں کو اور آخرت کی ملاقات کو جھوٹا ٹھہرایا تھا وہ سب عذاب میں پکڑ کر حاضر (رکھے جائیں گے۔" O

(سورۃ لقمان ۳۱) ---۴۔ "جو لوگ نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور آخرت پر (کامل) یقین رکھتے ہیں۔" O

(سورۃ الاحزاب ۳۳) ---۵۷۔ "جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کی پھٹکار ہے اور ان کے لیے نہایت رسوا کن عذاب ہے۔" O

(سورۃ سبا ۳۴) ---۱۔ "تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لیے سزاوار ہیں جس کی ملکیت میں وہ سب کچھ ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے آخرت میں بھی تعریف اسی کے لیے ہے، وہ (بڑی) حکمتوں والا اور (پورا) خبردار ہے۔" O --- [اس سے یہ بتایا کہ صرف اس جہانِ فانی کی ہر چیز اس کی نہیں بلکہ عالم آخرت کی ہر شے کا خالق و مالک بھی وہی ہے۔ وہاں بھی اسی کی حکمرانی ہوگی۔ جو نعمت کسی کو ملے گی اسی کی جود و عطا کا کرشمہ ہوگا۔ اس لیے وہاں بھی ہر قسم کی حمد و توصیف کا سزاوار صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ "لہ" خبر کو یہاں مقدم ذکر کر کے اس امر کی طرف اشارہ کر دیا کہ اس دنیا میں تو کئی غلط اندیش اس کو چھوڑ کر غیروں کی حمد کرتے رہتے ہیں، لیکن قیامت کے دن سارے حجاب اُٹھ جائیں گے۔ حقیقت اپنی تمام رعنائیوں کے ساتھ عیاں ہو جائے گی۔ وہاں حمد ہوگی، تو صرف اس مالک یوم الدین کی۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)] ---۲۱۔ "شیطان کا ان پر کوئی زور (اور دباؤ) نہ تھا مگر اس لیے کہ ہم ان لوگوں کو جو آخرت پر ایمان رکھتے ہیں ظاہر کر دیں ان لوگوں میں سے جو اس سے شک میں ہیں۔ اور آپ کا رب (ہر) ہر چیز پر نگہبان ہے۔" O --- [یہ ارشاد ربانی اس حقیقت کو واضح کرتا ہے کہ عقیدۂ آخرت کے سوا کوئی دوسری چیز ایسی نہیں ہے جو اس دنیا میں انسان کو راہ راست پر قائم رکھنے کی ضامن ہو سکتی ہو۔ اگر کوئی شخص یہ نہ مانتا ہو کہ اسے مر کر دوبارہ اُٹھنا ہے اور اپنے خدا کے حضور اپنے اعمال کی جوابدہی کرنی ہے تو وہ لازماً گمراہ و بدراہ ہو کر رہے گا، کیونکہ اس کے اندر سرے سے وہ احساسِ ذمہ داری پیدا ہی نہ ہو سکے گا جو آدمی کو راہ راست پر ثابت قدم رکھتا ہے۔ اسی لیے شیطان کا سب سے بڑا حربہ، جس سے وہ آدمی کو اپنے پھندے میں پھانستا ہے، یہ ہے کہ وہ اسے آخرت سے غافل کرتا ہے۔ اُس کے اس فریب سے جو شخص بچ نکلے وہ کبھی اس بات پر راضی نہ ہوگا کہ اپنی اصل زندگی یعنی دائمی زندگی کے مفاد کو دنیا کی اس عارضی زندگی کے مفاد پر قربان کر دے۔ بخلاف اس کے جو شخص شیطان کے دام میں آ کر آخرت کا منکر ہو جائے، یا کم از کم اس کی طرف سے شک میں

Marfat.com

پڑ جائے، اُسے کوئی چیز اس بات پر آمادہ نہیں کر سکتی کہ جو نقد سودا اِس دنیا میں ہو رہا ہے اُس سے صرف اس لیے ہاتھ اٹھا لے کہ اُس سے کسی بعد کی زندگی میں نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ دنیا میں جو شخص بھی کبھی گمراہ ہوا ہے اسی انکارِ آخرت یا شک فی الآخرۃ کی وجہ سے ہوا ہے، اور جس نے بھی راست روی اختیار کی ہے اس کے صحیح طرزِ عمل کی بنیاد ایمان بالآخرۃ ہی پر قائم ہوئی ہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(**سورۃ المؤمن ۴۰**)---۳۹۔ ''اے میری قوم! یہ حیاتِ دنیا متاعِ فانی ہے (یقین مانو کہ قرار) اور ہمیشگی کا گھر تو آخرت ہی ہے۔'' O

(**سورۃ حٰم السجدۃ ۴۱**)---۳۱۔ ''تمہاری دنیوی زندگی میں بھی ہم تمہارے رفیق تھے اور آخرت میں بھی رہیں گے، جس چیز کو تمہارا جی چاہے اور جو کچھ تم مانگو سب تمہارے لیے (جنت میں موجود) ہے۔'' O

(**سورۃ الزخرف ۴۳**)---۳۲۔ ''کیا آپ کے رب کی رحمت کو یہ تقسیم کرتے ہیں؟ ہم نے ہی ان کی زندگانیِ دنیا کی روزی ان میں تقسیم کی ہے اور ایک کو دوسرے سے بلند کیا ہے تاکہ ایک دوسرے کو ماتحت کر لے جسے یہ لوگ سمیٹتے پھرتے ہیں اس سے آپ کے رب کی رحمت بہت ہی بہتر ہے۔'' O---۳۳۔ ''اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ تمام لوگ ایک ہی طریقہ پر ہو جائیں گے تو رحمٰن کے ساتھ کفر کرنے والوں کے گھروں کی چھتوں کو ہم چاندی کی بنا دیتے۔ اور زینوں کو (بھی) جن پر چڑھا کرتے۔'' O---۳۴۔ ''اور ان کے گھروں کے دروازے اور تخت بھی جن پر وہ تکیہ لگا لگا کر بیٹھتے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۶، مضمون: دنیاوی زندگی]---۳۵۔ ''اور سونے کے بھی، اور یہ سب کچھ یونہی سا دنیا کی زندگی کا فائدہ ہے اور آخرت تو آپ کے رب کے نزدیک (صرف) پرہیزگاروں کے لیے (ہی) ہے۔'' O---[جو شرک و معاصی سے اجتناب اور اللہ کی اطاعت کرتے رہے، ان کے لیے آخرت اور جنت کی نعمتیں ہیں جن کو زوال و فنا نہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الذّٰریٰت ۵۱**)---۸۔ ''یقیناً تم مختلف بات میں پڑے ہوئے ہو۔'' O---[یعنی اے اہلِ مکہ! تمہارا کسی بات میں آپس میں اتفاق نہیں ہے۔ ہمارے پیغمبر کو تم میں سے کوئی جادوگر، کوئی شاعر، کوئی کاہن اور کوئی کذاب کہتا ہے۔ اسی طرح کوئی قیامت کی بالکل نفی کرتا ہے، کوئی شک کا اظہار، علاوہ ازیں ایک طرف اللہ کے خالق اور رازق ہونے کا اعتراف کرتے ہو، دوسری طرف دوسروں کو بھی معبود بنا رکھا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۹۔ ''اس سے وہی باز رکھا جاتا ہے جو پھیر دیا گیا ہو۔'' O---۱۰۔ ''بے سند باتیں کرنے والے غارت کر دیے گئے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۵، مضمون قرآن حکیم]---۱۱۔ ''جو غفلت میں ہیں اور بھولے ہوئے ہیں۔'' O---[یعنی انہیں کچھ پتہ نہیں ہے کہ اپنے غلط اندازوں کی وجہ سے وہ کس انجام کی طرف چلے جا رہے ہیں۔ اِن اندازوں کی بنا پر جو راستہ بھی کسی نے اختیار کیا ہے وہ سیدھا تباہی کی طرف جاتا ہے۔ جو شخص آخرت کا منکر ہے وہ سرے سے کسی جوابدہی کی تیاری ہی نہیں کر رہا ہے اور اس خیال میں مگن ہے کہ مرنے کے بعد کوئی دوسری زندگی نہیں ہوگی، حالانکہ اچانک وہ وقت آ جائے گا جب اس کی توقعات کے بالکل خلاف دوسری زندگی میں اُس کی آنکھیں کھلیں گی اور اسے معلوم ہوگا کہ یہاں اس کو اپنے ایک ایک عمل کی جوابدہی کرنی ہے۔ جو شخص اس خیال میں ساری عمر کھپا رہا ہے کہ مر کر پھر اسی دنیا میں واپس آؤں گا، اُسے مرتے ہی معلوم ہو جائے گا کہ اب واپسی کے سارے دروازے بند ہیں۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]---۱۲۔ ''پوچھتے ہیں کہ یومِ جزا کب ہوگا؟'' O---[کفار کا یہ سوال کہ روزِ جزاء کب آئے گا، علم حاصل کرنے کے لیے نہ تھا بلکہ طعن اور استہزاء کے طور پر تھا، اس لیے اُن کا جواب اِس انداز سے دیا گیا۔ یہ بالکل ایسا ہی ہے جیسے آپ کسی شخص کو بدکرداریوں سے باز نہ آنے کی نصیحت کرتے ہوئے اس سے کہیں کہ ایک روز اِن حرکات کا بُرا نتیجہ دیکھو گے، اور وہ اس پر ایک ٹھٹھا مار کر آپ سے پوچھے کہ حضرت، آخر وہ دن کب آئے گا؟ ظاہر ہے کہ اس کا یہ سوال اُس بُرے انجام کی تاریخ معلوم کرنے کے لیے نہیں بلکہ آپ کی نصیحتوں کا مذاق اڑانے کے لیے ہوگا۔ اس لیے اس کا صحیح جواب یہی ہے کہ وہ اُس روز آئے گا جب تمہاری شامت آئے گی۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]---۱۳۔ ''ہاں یہ وہ دن ہے کہ یہ آگ پر تپائے جائیں گے۔'' O---۱۴۔ ''اپنی فتنہ پردازی کا مزہ چکھو، یہی ہے جس کی تم جلدی مچا رہے تھے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۳، مضمون: انسان]---۲۳۔ ''آسمان و زمین کے پروردگار کی قسم! کہ یہ بالکل برحق ہے ایسا ہی جیسے کہ تم باتیں کرتے ہو۔'' O---[پہلے مختلف چیزوں کی قسمیں کھائیں۔ اب اللہ تعالیٰ اپنی ذات والا صفات کی قسم اٹھا کر فرما رہے ہیں کہ یومِ جزا حق ہے، وہ ضرور آئے گا۔ اس روز تمہیں تمہارے اعمال کے مطابق بدلہ دیا جائے گا یا قرآن اللہ کی سچی کتاب ہے۔ اسے کسی انسان نے تصنیف نہیں کیا۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

(**سورۃ الطور ۵۲**)---۷۔ ''بیشک آپ کے رب کا عذاب ہو کر رہنے والا ہے۔'' O---[یہ ہے وہ حقیقت جس پر ان پانچ چیزوں کی قسم کھائی گئی ہے۔ رب کے عذاب سے مراد آخرت ہے۔ چونکہ یہاں اُس پر ایمان لانے والے مخاطب نہیں ہیں بلکہ اُس کا انکار کرنے والے مخاطب ہیں، اور اُن کے حق میں اس کا آنا عذاب ہی ہے، اس لیے اس کو قیامت یا آخرت یا روزِ جزا کہنے کے بجائے ''رب کا عذاب'' کہا گیا ہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]---۸۔ ''اسے کوئی روکنے والا نہیں۔'' O---[یہ مذکورہ قسموں کا جواب ہے۔ یعنی یہ تمام چیزیں جو اللہ تعالیٰ کی عظیم قدرت کی مظہر ہیں اس بات کی دلیل ہیں کہ اللہ کا وہ عذاب

Marfat.com

بھی یقیناً واقع ہو کر رہے گا جس کا اس نے وعدہ کیا ہے' اسے کوئی ٹالنے پر قادر نہیں ہوگا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۹۔''جس دن آسمان تھر تھرانے لگے گا۔'' O---[مور کے معنی ہیں حرکت و اضطراب۔ قیامت والے دن آسمان کے نظم میں جو اختلال اور کواکب و سیارگان کی ٹوٹ پھوٹ کی وجہ سے جو اضطراب واقع ہوگا' اس کو ان الفاظ سے تعبیر کیا گیا ہے' اور یہ مذکورہ عذاب کے لیے ظرف ہے۔ یعنی یہ عذاب اس روز واقع ہوگا جب آسمان تھر تھرائے گا اور پہاڑ اپنی جگہ چھوڑ کر روئی کے گالوں اور ریت کے ذروں کی طرح اڑ جائیں گے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۰۔''اور پہاڑ چلنے پھرنے لگیں گے۔'' O

(**سورۃ النجم** ۵۳)---۲۷۔''بیشک جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ فرشتوں کا زنانہ نام مقرر کرتے ہیں۔'' O---۲۸۔''حالانکہ انہیں اس کا کوئی علم نہیں وہ صرف اپنے گمان کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اور بیشک وہم (وگمان) حق کے مقابلے میں کچھ کام نہیں دیتا۔'' O---۲۹۔''تو آپ اس سے منہ موڑ لیں جو ہماری یاد سے منہ موڑے اور جن کا ارادہ بجز زندگانی دنیا کے اور کچھ نہ ہو۔'' O---۳۰۔''یہی ان کے علم کی انتہا ہے۔ آپ کا رب اس سے خوب واقف ہے جو اس کی راہ سے بھٹک گیا ہے اور وہی خوب واقف ہے اس سے بھی جو راہ یافتہ ہے۔'' O

(**سورۃ الحدید** ۵۷)---۲۰۔''خوب جان رکھو کہ دنیا کی زندگی صرف کھیل تماشا زینت اور آپس میں فخر (وغرور) اور مال و اولاد میں ایک کا دوسرے سے اپنے آپ کو زیادہ بتلانا ہے' جیسے بارش اور اس کی پیداوار کسانوں کو اچھی معلوم ہوتی ہے پھر جب وہ خشک ہو جاتی ہے تو زرد رنگ میں اس کو تم دیکھتے ہو پھر وہ بالکل چورا چورا ہو جاتی ہے اور آخرت میں سخت عذاب اور اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رضا مندی ہے اور دنیا کی زندگی بجز دھوکے کے سامان کے اور کچھ بھی تو نہیں۔'' O---[لیکن اس کے لیے جو اس کے دھوکے میں مبتلا رہا اور آخرت کے لیے کچھ نہیں کیا۔ لیکن جس نے اس حیات دنیا کو طلب آخرت کے لیے استعمال کیا تو اس کے لیے یہی دنیا' اس سے بہتر زندگی حاصل کرنے کا ذریعہ ثابت ہو گی۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] (مزید تفسیر کیلئے باب ۶' مضمون: دنیاوی زندگی)

(**سورۃ الممتحنۃ** ۶۰)---۱۳۔''اے مسلمانو! تم اس قوم سے دوستی نہ رکھو جن پر اللہ کا غضب نازل ہو چکا ہے جو آخرت سے اس طرح مایوس ہو چکے ہیں جیسے کہ مردہ اہل قبر سے کافر ناامید ہیں۔'' O

(**سورۃ الطلاق** ۶۵)---۲۔''پس جب یہ عورتیں اپنی عدت پوری کرنے کے قریب پہنچ جائیں تو انہیں یا تو قاعدہ کے مطابق اپنے نکاح میں رہنے دو یا دستور کے مطابق انہیں الگ کر دو اور آپس میں سے دو عادل شخصوں کو گواہ کر لو اور اللہ کی رضا مندی کے لیے ٹھیک ٹھیک گواہی دو۔ یہی ہے وہ جس کی نصیحت اسے کی جاتی ہے جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اور جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے لیے چھٹکارے کی شکل نکال دیتا ہے۔'' O

(**سورۃ القیمۃ** ۷۵)---۲۰۔''نہیں نہیں تم جلدی ملنے والی (دنیا) کی محبت رکھتے ہو۔'' O---۲۱۔''اور آخرت کو چھوڑ بیٹھے ہو۔'' O---[عقیدہ قیامت سے ان کے بدکنے اور براہ فروختہ ہونے کی حقیقی وجہ کو پھر دہرایا جا رہا ہے کہ تم دنیائے فانی کی لذت میں مگن ہو ان سے تمہاری وابستگی' عشق کا درجہ حاصل کر چکی ہے اور اس اندھی محبت نے تم کو یوم آخرت سے بالکل غافل کر دیا ہے۔ (از تفسیر ۲ ضیاء القرآن)]---۲۲۔''اس روز بہت سے چہرے تر و تازہ اور بارونق ہوں گے۔'' O---۲۳۔''اپنے رب کی طرف دیکھتے ہوں گے۔'' O---[یہ اہل ایمان کے چہرے ہوں گے جو اپنے حسن انجام کی وجہ سے مطمئن' مسرور اور منور ہوں گے' مزید دیدار الٰہی سے بھی حظ اندوز ہوں گے' جیسا کہ صحیح احادیث سے ثابت ہے اور اہل سنت کا متفقہ عقیدہ ہے۔ (از تفسیر ۱ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۲۴۔''اور کتنے چہرے اس دن (بدرونق اور) اداس ہوں گے۔'' O---[یہ کافروں کے چہرے ہوں گے یا سرۃ متغیر' زرد' غم و حزن سے سیاہ اور بے رونق۔ (از تفسیر ۲ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۲۵۔''سمجھتے ہوں گے کہ ان کے ساتھ کمر توڑ دینے والا معاملہ کیا جائے گا۔'' O---[اور وہ یہی کہ جہنم میں ان کو پھینک دیا جائے گا۔ (از تفسیر ۳ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۲۶۔''نہیں نہیں جب روح ہنسلی تک پہنچے گی۔'' O---۲۷۔''اور کہا جائے گا کہ کوئی جھاڑ پھونک کرنے والا ہے؟'' O---۲۸۔''اور جان لیا اس نے کہ یہ وقت جدائی ہے۔'' O---۲۹۔''اور پنڈلی سے پنڈلی لپٹ جائے گی۔'' O---۳۰۔''آج تیرے پروردگار کی طرف چلنا ہے۔'' O---۳۱۔''اس نے نہ تو تصدیق کی نہ نماز ادا کی۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۴' مضمون: نماز]---۳۲۔''بلکہ جھٹلایا اور روگردانی کی۔'' O---۳۳۔''پھر اپنے گھر والوں کے پاس اتراتا ہوا گیا۔'' O

(**سورۃ الاعلیٰ** ۸۷)---۱۴۔''بیشک اس نے فلاح پالی جو پاک ہو گیا۔'' O---۱۵۔''اور جس نے اپنے رب کا نام یاد رکھا اور نماز پڑھتا رہا۔'' O---۱۶۔''لیکن تم تو دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۶' مضمون: دنیاوی زندگی)---۱۷۔''اور آخرت بہت بہتر اور بہت بقا والی ہے۔'' O[یعنی آخرت دو حیثیتوں سے دنیا کے مقابلے میں قابل ترجیح ہے۔ ایک یہ کہ اس کی راحتیں اور لذتیں دنیا کی تمام نعمتوں سے بڑھ کر ہیں اور دوسرے یہ کہ دنیا فانی ہے اور آخرت باقی (تفسیر از تفہیم القرآن)]

Marfat.com

آخرت فی الواقع ایک حقیقت ہے

(سورۃ المدثر ۷۴) ---۳۲۔ "سچ کہتا ہوں قسم ہے چاند کی۔" O ---۳۳۔ "اور رات کی جب وہ پیچھے ہٹے۔" O ---۳۴۔ "اور صبح کی جب کہ روشن ہو جائے۔" O ---۳۵۔ "کہ (یقیناً وہ جہنم) بڑی چیزوں میں سے ایک ہے۔" O ---[یعنی یہ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اگر واقعی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی مقرر فرمایا ہے تو وہ مکہ کے ایک ایک سردار اور ایک ایک شیخ کے نام خط لکھ کر بھیجے کہ محمد ﷺ ہمارے نبی ہیں، تم انکی پیروی کرو' اور یہ خط ایسے ہوں جنہیں دیکھ کر انہیں یقین آجائے کہ اللہ تعالیٰ ہی نے یہ لکھ کر بھیجے ہیں۔ (از تفسیر ۳۸ تفہیم القرآن)]

(سورۃ المرسلت ۷۷) ---۱۶۔ "کیا ہم نے اگلوں کو ہلاک نہیں کیا؟" O ---[یہ آخرت کے حق میں تاریخی استدلال ہے مطلب یہ ہے کہ خود اسی دُنیا میں اپنی تاریخ کو دیکھ لو۔ جن قوموں نے بھی آخرت کا انکار کر کے اسی دُنیا کو اصل زندگی سمجھا اور اسی دُنیا میں ظاہر ہونے والے نتائج کو خیر و شر کا معیار سمجھ کر اپنا اخلاقی رویہ متعین کیا' بلا استثناء وہ سب آخر کار تباہ ہو کر رہیں۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ آخرت فی الواقع ایک حقیقت ہے جسے نظرانداز کر کے کام کرنے والا اسی طرح نقصان اٹھاتا ہے جس طرح ہر اس شخص کو نقصان اٹھانا پڑتا ہے جو حقائق سے آنکھیں بند کر کے چلے۔ (از تفسیر ۸ تفہیم القرآن)] ---۱۷۔ "پھر ہم ان کے بعد پچھلوں کو لائے۔" O ---[یعنی یہ ہمارا مستقل قانون ہے۔ آخرت کا انکار جس طرح پہلے گزری ہوئی قوموں کے لئے' تباہ کن ثابت ہوا ہے' اسی طرح آگے آنے والی قوموں کے لئے بھی یہ ہمیشہ تباہ کن ہی ثابت ہوگا۔ اس سے نہ کوئی قوم پہلے مستثنیٰ تھی نہ آئندہ کبھی ہوگی۔ (از تفسیر ۹ تفہیم القرآن)] ---۱۸۔ "ہم گنہگاروں کے ساتھ اسی طرح کرتے ہیں۔" O ---۱۹۔ "اس دن جھٹلانے والوں کے لیے ویل (افسوس) ہے۔" O

قرب قیامت کی نشانیاں

(سورۃ النمل ۲۷) ---۸۲۔ "جب ان کے اوپر عذاب کا وعدہ ثابت ہو جائے گا' ہم زمین سے ان کے لیے ایک جانور نکالیں گے جو ان سے باتیں کرتا ہوگا کہ لوگ ہماری آیتوں پر یقین نہیں کرتے تھے۔" O ---[یہ دابہ وہی ہے جو قرب قیامت کی علامات میں سے ہے جیسا کہ * حدیث شریف میں ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا "قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم دس نشانیاں نہ دیکھ لو' ان میں ایک جانور کا نکلنا ہے۔ دوسری روایت میں ہے "سب سے پہلی نشانی جو ظاہر ہوگی' وہ ہے سورج کا مشرق کی بجائے مغرب سے طلوع ہونا اور چاشت کے وقت جانور کا نکلنا۔ ان دونوں میں سے جو پہلے ظاہر ہوگی' دوسری اس کے فوراً بعد ہی ظاہر ہو جائے گی۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---[یہ جانور کے نکلنے کی علت ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ اپنی یہ نشانی اس لیے دکھلائے گا کہ لوگ اللہ کی نشانیوں یا آیتوں (احکام) پر یقین نہیں رکھتے۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ جملہ وہ جانور اپنی زبان سے ادا کرے گا۔ تاہم اس جانور کے لوگوں سے کلام کرنے میں تو کوئی شک نہیں کیونکہ قرآن نے اس کی صراحت کی ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---[اس چوپایہ کو دابۃ الارض کہتے ہیں یہ عجیب شکل کا جانور ہوگا جو کوہ صفا سے برآمد ہو کر تمام شہروں میں بہت جلد پھرے گا فصاحت کیساتھ کلام کریگا ہر شخص کی پیشانی پر ایک نشان لگائے گا ایمانداروں کی پیشانی پر عصائے موسیٰ علیہ السلام سے نورانی خط کھینچے گا کافر کی پیشانی پر حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگشتری سے سیاہ مہر لگائے گا۔ (تفسیر از کنزالایمان)] ---[حضرت شاہ صاحب لکھتے ہیں "قیامت سے پہلے مکہ میں صفا کا پہاڑ پھٹے گا اس میں سے ایک جانور نکلے گا جو لوگوں سے باتیں کریگا کہ اب قیامت نزدیک ہے اور سچے ایمان والوں کو اور جھوٹے منکروں کو نشان دیکر جدا کر دے گا۔" بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بالکل آخر زمانہ میں طلوع الشمس من مغربہا کے دن ہوگا۔ قیامت تو نام ہی اس کا ہے کہ عالم کا سب موجود نظام درہم و برہم کر دیا جائے لہٰذا اس قسم کے خوارق پر کچھ تعجب نہیں کرنا چاہیے جو قیامت کی علامات قریبہ اور اس کے پیش خیمہ کے طور پر ظاہر کی جائینگی۔ شاید "دابۃ الارض" کے ذریعہ سے یہ دکھلانا ہو کہ جس چیز کو تم پیغمبروں سے کہنے سے نہ مانتے تھے آج وہ ایک جانور کی زبانی ماننی پڑ رہی ہے۔ مگر اس وقت کا ماننا نافع نہیں۔ صرف مکذبین کی تجہیل و تحمیق مقصود ہے۔ ماننے کا جو وقت تھا گزر گیا۔ (تنبیہ)، "دابۃ الارض" کے متعلق بہت سے رطب و یابس اقوال و روایات تفاسیر میں درج کی گئی ہیں۔ مگر معتبر روایات سے تقریباً اتنا ہی ثابت ہے جو حضرت شاہ صاحب نے لکھا۔ واللہ اعلم۔ (تفسیر از علامہ شبیر احمد عثمانیؒ)]

(سورۃ الزخرف ۴۳) ---۶۱۔ "اور یقیناً عیسیٰؑ قیامت کی علامت ہیں پس تم قیامت کے بارے میں شک نہ کرو اور میری تابعداری کرو یہی سیدھی راہ ہے۔" O (تفسیر کیلئے باب ۱۱ مضمون: یوم حشر)

(سورۃ الدخان ۴۴) ---۱۰۔ "آپ اس دن کے منتظر رہیں جب کہ آسمان ظاہر دھواں لائے گا۔" O ---[یہ ان کفار کے لیے تہدید ہے کہ اچھا آپ

Marfat.com

اس دن کا انتظار فرمائیں جب کہ آسمان پر دھوئیں کا ظہور ہوگا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ طیبہ میں نزولِ اجلال فرمایا تو اہلِ مکہ اور گردونواح میں بسنے والوں کو قحط نے آلیا۔ نوبت بایں جارسید کہ مُردار اور کتے کھا کھا کر وقت گزارنے لگے۔ اپنے چھوٹے بڑے سب بتوں کے سامنے بڑی دردمندانہ التجائیں کیں لیکن سب بے سُود۔ آخر ابوسفیان بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ آپ یہ خیال فرماتے ہیں کہ آپ کو رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔ آپ کی قوم بھوک سے ہلاک ہوگئی ہے۔ آپ دُعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ اس مصیبت سے ہمیں نجات بخشے۔ چنانچہ حضور ﷺ نے دُعا فرمائی اور بارش برسنے لگی۔ یہ آیات مکہ مکرمہ میں نازل ہوئیں۔ ان میں قحطِ شدید کی آمد کی اطلاع دی گئی۔ پھر اس قحط سے مجبور ہو کر مشرکین کے رویہ میں جو تبدیلی آنے والی تھی اس کا ذکر کیا گیا۔ بعض کہتے ہیں کہ قربِ قیامت کی دس بڑی بڑی علامات میں سے ایک علامت دھواں بھی ہے۔ جس سے کافر زیادہ متاثر ہوں گے اور مومن بہت کم۔ آیت میں اسی دھوئیں کا ذکر ہے۔ اس تفسیر کی رو سے یہ علامت قیامت کے قریب ظاہر ہوگی جب کہ پہلی تفسیر کی رو سے یہ ظاہر ہو چکی۔ امام شوکانی فرماتے ہیں دونوں باتیں اپنی اپنی جگہ صحیح ہیں اس کی شانِ نزول کے اعتبار سے یہ واقعہ ظہور پذیر ہو چکا ہے جو صحیح سند سے ثابت ہے۔ تاہم علاماتِ قیامت میں بھی اس کا ذکر صحیح احادیث میں آیا ہے۔ اس لیے وہ بھی اس کے منافی نہیں ہے اس وقت بھی اس کا ظہور ہوگا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---[حضرت علی، ابنِ عمر، ابنِ عباس، ابوسعید خُدری، زید بن علی اور حسن بصری اکابر فرماتے ہیں کہ ان آیات میں سارا ذکر قیامت کے قریب زمانے کا کیا گیا ہے اور وہ دھواں جس کی خبر دی گئی ہے، اسی زمانے میں زمین پر چھائے گا۔ مزید تقویت اس تفسیر کو اُن روایات سے ملتی ہے جو خود نبی کریم ﷺ سے منقول ہیں۔ حُذیفہ بن اُسید الغفاری کہتے ہیں کہ ایک روز ہم قیامت کے متعلق آپس میں گفتگو کر رہے تھے۔ اتنے میں حضور ﷺ تشریف لائے اور فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی جب تک دس علامات یکے بعد دیگرے ظاہر نہ ہولیں گی: سُورج کا مغرب سے طلوع ہونا۔ دھواں۔ دابہ۔ یاجوج و ماجوج کا خروج۔ عیسیٰ ابن مریم کا نزول۔ زمین کا دھنسنا مشرق میں۔ مغرب میں اور جزیرۃ العرب میں۔ اور عدن سے آگ کا نکلنا جو لوگوں کو ہانکتی ہوئی لے جائے گی۔ اسی کی تائید ابو مالک اشعری کی وہ روایت کرتی ہے جسے ابن جریر اور طبرانی نے نقل کیا ہے اور ابوسعید خُدری کی روایت جسے ابن ابی حاتم نے نقل کیا ہے۔ ان دونوں روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے دھوئیں کو علاماتِ قیامت میں شمار کیا ہے، اور یہ بھی حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ وہ دھواں جب چھائے گا تو مومن پر اس کا اثر صرف زکام جیسا ہوگا، اور کافر کی نس نس میں وہ بھر جائے گا اور اس کے ہر منفذ سے نکلے گا۔ (اقتباس از تفہیم القرآن)]---۱۱۔ ''جو لوگوں کو گھیر لے گا' یہ دردناک عذاب ہے۔'' O---۱۲۔ ''کہیں گے کہ اے ہمارے رب! یہ آفت ہم سے دور کر ہم ایمان قبول کرتے ہیں۔'' O---۱۳۔ ''ان کے لیے نصیحت کہاں ہے؟ کھول کھول کر بیان کرنے والے پیغمبر ان کے پاس آچکے۔'' O---۱۴۔ ''پھر بھی انہوں نے ان سے منہ پھیرا اور کہہ دیا کہ سکھایا پڑھایا ہوا باؤلا ہے۔'' O---۱۵۔ ''ہم عذاب کو تھوڑا دور کر دیں گے تو تم پھر اپنی اسی حالت پر آجاؤ گے۔'' O---۱۶۔ ''جس دن ہم بڑی سخت پکڑ پکڑیں گے' بالیقین ہم بدلہ لینے والے ہیں۔'' O---[اس سے مراد جنگ بدر کی گرفت ہے، جس میں ستر کافر مارے گئے اور ستر قیدی بنا لیے گئے۔ دوسری تفسیر کی رو سے یہ سخت گرفت قیامت والے دن ہوگی۔ امام شوکانی فرماتے ہیں کہ یہ اس گرفت خاص کا ذکر ہے جو جنگ بدر میں ہوئی' کیوں کہ قریش کے سیاق میں ہی اس کا ذکر ہے۔ اگرچہ قیامت والے دن بھی اللہ تعالیٰ سخت گرفت فرمائے گا تاہم وہ گرفت عام ہوگی' ہر نافرمان اس میں شامل ہوگا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ محمد ۴۷)---۱۸۔ ''تو کیا یہ قیامت کا انتظار کر رہے ہیں کہ وہ ان کے پاس اچانک آجائے یقیناً اس کی علامتیں تو آچکی ہیں' پھر جبکہ ان کے پاس قیامت آجائے انہیں نصیحت کرنا کہاں ہوگا؟'' O---[قیامت کی علامات کے بارے میں احادیثِ نبوی میں واضح ارشادات ہیں۔ ایک روز نبی کریم ﷺ گفتگو فرما رہے تھے کہ ایک اعرابی آیا۔ اس نے پوچھا قیامت کب آئے گی۔ ارشاد فرمایا جب امانت کو ضائع کیا جائے تو اس وقت قیامت کا انتظار کرنا۔ اس نے عرض کی امانت ضائع کرنے کی کیا صورت ہوگی۔ فرمایا جب کام نااہلوں کے سپرد کیے جائیں گے تو پھر قیامت کا انتظار کرنا۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

آخرت کے متعلق حضور ﷺ کی قسمیں

(سورۃ یونس ۱۰)---۵۳۔ ''اور وہ آپ سے دریافت کرتے ہیں کہ عذاب واقعی سچ ہے؟ آپ فرما دیجیے کہ ہاں قسم ہے میرے رب کی وہ واقعی سچ ہے اور تم کسی طرح اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے۔'' O[یعنی وہ پوچھتے ہیں کہ یہ معاد و قیامت اور انسانوں کے مٹی ہو جانے کے بعد ان کا دوبارہ جی اٹھنا ایک برحق بات ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے پیغمبر! ان سے کہہ دیجیے کہ تمہارا مٹی ہو کر مٹی میں مل جانا اللہ تعالیٰ کو دوبارہ زندہ کرنے سے عاجز نہیں کر سکتا۔ اس لیے یہ یقیناً ہو کر رہے گا۔ امام ابن کثیر فرماتے ہیں کہ اس آیت کے نزول قرآن میں مزید دو آیتیں ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو حکم دیا ہے کہ وہ قسم کھا کر معاد کے وقوع کا اعلان کریں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

Marfat.com

(سورۃ سبا ۳۴) ---۳۔ ''کفار کہتے ہیں کہ ہم پر قیامت نہیں آئیگی۔ آپ کہہ دیجئے! کہ مجھے میرے رب کی قسم! جو عالم الغیب ہے کہ وہ یقیناً تم پر آئے گی اللہ تعالیٰ سے ایک ذرے کے برابر کی چیز بھی پوشیدہ نہیں نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں بلکہ اس سے بھی چھوٹی اور بڑی ہر چیز کھلی کتاب میں موجود ہے۔'' O

(سورۃ التغابن ۶۴) ---۷۔ ''ان کافروں نے خیال کیا ہے کہ دوبارہ زندہ نہ کیے جائیں گے۔ آپ فرما دیجئے کہ کیوں نہیں اللہ کی قسم! تم ضرور دوبارہ اٹھائے جاؤ گے پھر جو تم نے کیا ہے اس کی خبر دیئے جاؤ گے اور اللہ پر یہ بالکل ہی آسان ہے۔'' O--- [یہ وقوع قیامت کی حکمت ہے کہ آخر اللہ تعالیٰ تمام انسانوں کو کیوں دوبارہ زندہ کرے گا؟ اس لیے تاکہ وہاں ہر ایک کو اس کے عمل کی پوری جزا دی جائے۔ کیونکہ دنیا میں ہم دیکھتے کہ یہ جزا مکمل شکل میں بالعموم نہیں ملتی، نیک کو نہ بد کو۔ اب اگر قیامت والے دن بھی مکمل جزا کا اہتمام نہ ہو تو دنیا ایک کھلنڈرے کا کھیل اور فعل عبث ہی قرار پائے گی، جب کہ اللہ کی ذات ایسی باتوں سے بہت بلند ہے۔ اس کا تو کوئی فعل عبث نہیں، چہ جائیکہ جن وانس کی تخلیق کو بے مقصد اور ایک کھیل سمجھ لیا جائے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

موت، اجل

(سورۃ البقرۃ ۲) ---۲۸۔ ''کیسے کفر کا رویہ اختیار کرتے ہو تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ حالانکہ تھے تم بے جان پھر زندگی عطا کی اس نے تمہیں پھر وہی موت دے گا تمہیں، پھر وہی زندہ کرے گا تمہیں، پھر اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے تم۔'' O--- [آیت میں دو موتوں اور دو زندگیوں کا تذکرہ ہے۔ پہلی موت سے مراد عدم (نیست یعنی نہ ہونا) ہے اور پہلی زندگی ماں کے پیٹ سے نکل کر موت سے ہمکنار ہونے تک ہے۔ پھر موت آ جائے گی اور پھر آخرت کی زندگی دوسری زندگی ہوگی، جس کا انکار کفار اور منکرین قیامت کرتے ہیں۔ شوکانی نے بعض علماء کی رائے ذکر کی ہے کہ قبر کی زندگی (کما ھی) دنیوی زندگی میں ہی شامل ہو گی صحیح یہ ہے کہ برزخ کی زندگی، حیات آخرت کا پیش خیمہ اور اس کا سرنامہ ہے، اس لئے اس کا تعلق آخرت کی زندگی سے ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ آل عمران ۳) ---۱۴۵۔ ''اور نہیں ہے اختیار کسی جان کو کہ وہ مرے بغیر اللہ تعالیٰ کے حکم کے لکھا ہوا ہے۔ (موت کا) وقت معین۔'' O---۱۵۴۔ ''پھر نازل فرمائی اللہ تعالیٰ نے تم پر اس غم کے بعد اطمینان کی کیفیت اونگھ (کی شکل میں) جو طاری ہوگئی ایک گروہ پر تم میں سے اور ایک گروہ تھا کہ بس فکر تھی ان کو محض اپنی ہی جانوں کی۔ گمان رکھتے تھے یہ اللہ کے بارے میں جھوٹے دور جاہلیت کے سے گمان کا۔ کہتے تھے کیا ہمارا بھی ہے اس معاملہ میں کچھ (عمل دخل)؟ کہو (اے پیغمبر) بیشک اختیار سارے کا سارا اللہ کا ہے۔ چھپائے ہوئے ہیں یہ لوگ اپنے دلوں میں ایسی باتیں جو نہیں ظاہر کرتے تم پر۔ کہتے ہیں اگر ہوتا ہمارا بھی اختیارات میں کچھ حصہ تو نہ مارے جاتے ہم اس جگہ۔ کہہ دو اگر رہتے تم اپنے گھروں میں بھی تو ضرور نکل آتے وہ لوگ کہ لکھ دیا گیا تھا جن کی قسمت قتل ہونا اپنی قتل گاہوں کی طرف اور یہ اس لئے تھا کہ پرکھے اللہ اس کو جو تمہارے سینوں میں ہے اور تاکہ صاف کر دے وہ کھوٹ جو تمہارے دلوں میں ہے اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے دلوں کی باتوں کو۔'' O---۱۸۵۔ ''ہر جان کو چکھنا ہے مزا موت کا۔ اور بس دیئے جائیں گے تم کو پورے اجر تمہارے (اعمال کے) روز قیامت۔ پس جو بچا لیا گیا آگ سے اور داخل کر دیا گیا جنت میں تو بے شک کامیاب ہو گیا وہ اور نہیں ہے دنیاوی زندگی مگر محض سامان دھوکے کا۔'' O [تفسیر کے لیے باب نمبر ۶، مضمون زندگی]

(سورۃ النساء ۴) ---۷۸۔ ''جہاں کہیں بھی ہو گے تم آ لے گی تم کو موت اگرچہ ہو تم مضبوط قلعوں کے اندر۔ اور اگر حاصل ہوتی ہے ان (موت سے ڈرنے والوں) کو کامیابی تو کہتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اگر پہنچتا ہے کوئی نقصان تو کہتے ہیں یہ تمہاری وجہ سے ہے۔ کہو سب کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ آخر کیا ہو گیا ہے ان لوگوں کو نہیں لگتے یہ کہ سمجھیں کوئی بات۔'' O [یہاں سے پھر منافقین کی باتوں کا ذکر ہو رہا ہے۔ سابقہ امت کے منکرین کی طرح انہوں نے بھی کہا کہ بھلائی (خوش حالی، غلے کی پیداوار، مال واولاد کی فراوانی وغیرہ) اللہ کی طرف سے ہے اور برائی (قحط سالی، مال ودولت میں کمی وغیرہ) اے محمد ﷺ تیری طرف سے ہے یعنی تیرے دین اختیار کرنے کے نتیجے میں ابتلا آئی۔ جس طرح حضرت موسیٰ اور قوم فرعون کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''جب ان کو بھلائی پہنچتی ہے تو کہتے ہیں، یہ ہمارے لیے ہے (یعنی ہم اسکے مستحق ہیں) اور جب ان کو کوئی برائی پہنچتی ہے تو حضرت موسیٰ اور ان کے پیروکاروں سے بدشگونی پکڑتے ہیں، (یعنی نعوذ باللہ انکی نحوست کا نتیجہ بتلاتے ہیں)'' (الاعراف۔ ۱۳۱) (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(سورۃ الانعام ۶) ---۶۱۔ ''اور وہ اپنے بندوں پر غالب ہے۔ اور تمہارے اوپر نگہبان بھیجتا ہے۔ یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کی موت آ جاتی ہے تو اسے ہمارے فرشتے پورا کر دیتے ہیں۔ اور وہ کوتاہی نہیں کرتے۔'' O---۶۲۔ ''پھر وہ اپنے سچے آقا اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹا دیئے جاتے ہیں۔ سنو! حکم اسی کا چلتا ہے اور وہ بہت ہی جلد حساب لینے والا ہے۔'' O---۹۳۔ ''اور اس سے بڑا ظالم کون ہے، جس نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ گھڑا یا کہا کہ میری طرف وحی کی گئی

Marfat.com

ہے حالانکہ اس کی طرف کچھ بھی وحی نہیں کیا گیا، اور جس نے کہا ''میں بھی ویسا ہی نازل کر دوں گا جیسا اللہ نے نازل کیا ہے'' مگر کاش! تو دیکھے جب یہ ظالم موت کی بیہوشیوں میں مبتلا ہوں گے اور فرشتے اپنے ہاتھ بڑھا رہے ہوں گے ''اپنی جانیں باہر نکالو، آج تمہیں ذلت کا عذاب دیا جائے گا کیونکہ تم اللہ تعالیٰ کے بارے میں ناحق باتیں کرتے تھے اور اس کی آیتوں سے سرکشی کرتے تھے۔''O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: برزخ) ---۱۶۴۔ ''پھر تمہارے رب کی طرف تمہاری واپسی ہوگی اور وہ تمہیں بتائے گا جن باتوں میں تم اختلاف کرتے تھے۔''O

(**سورۃ الاعراف ۷**) ---۱۸۵۔ ''اور کیا انہوں نے آسمانوں اور زمین اور جو شے بھی اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہے ان کے نظم و نسق پر نظر نہیں کی اور اس بات پر کہ ممکن ہے ان کی اجل قریب آ لگی ہو؟ پھر اس کے بعد وہ کس بات پر ایمان لائیں گے؟''O

(**سورۃ الانفال ۸**) ---۵۰۔ ''اور کاش تو دیکھے جب فرشتے ان کافروں کو ان کے چہروں اور ان کی پیٹھوں پر مارتے ہوئے وفات دیں گے، جلانے والے عذاب کا مزہ چکھو۔''O

(**سورۃ التوبہ ۹**) ---۵۵۔ ''ہاں! ان کے مال اور ان کی اولاد تجھے حیران نہ کریں اللہ تعالیٰ تو صرف یہ چاہتا ہے کہ ان کے ذریعے سے انہیں دُنیا کی زندگی میں عذاب دے اور ان کی جانیں نکلیں اور وہ کافر ہوں۔''O ---۸۴۔ ''اور ان میں کسی پر جو مر جائے کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑا ہونا۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے کفر کیا اور نافرمان مرے ہیں۔''O ---۸۵۔ ''اور ان کے مال اور ان کی اولاد تجھے حیران نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ تو صرف یہ چاہتا ہے کہ ان چیزوں سے انہیں دُنیا میں سزا دے اور ان کی جانیں نکلیں اور وہ کافر ہوں۔''O ---۱۱۶۔ ''آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ تعالیٰ ہی کی ہے۔ وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا تمہارا کوئی دوست اور مددگار نہیں۔''O ---۱۲۵۔ ''مگر وہ جن کے دلوں میں بیماری ہے۔ ان کی اس نے پلیدی پر پلیدی بڑھائی ہے اور وہ کافر ہی مر گئے ہیں۔''O

(**سورۃ یونس ۱۰**) ---۴۔ ''اسی کی طرف تم سب کی واپسی ہوگی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا سچا وعدہ ہے۔ وہی خلقت کو شروع کرتا ہے۔ پھر اسے دوہرائے گا تا کہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور درست عمل کرتے ہیں انصاف کے مطابق پورا بدلہ دے۔ اور کافروں کے لئے ان کے کفر کے سبب کھولتا ہوا مشروب اور دردناک عذاب ہوگا۔''O ---۴۹۔ ''فرما دیجئے! میں تو اپنے لئے بھی کسی نقصان اور نفع کا اختیار نہیں رکھتا۔ مگر جو اللہ تعالیٰ چاہے۔ ہر امت کے لئے ایک مقررہ وقت ہوتا ہے جب ان کا وقت آ جاتا ہے تو وہ نہ ایک گھڑی پیچھے رہ سکتے ہیں اور نہ آگے بڑھ سکتے ہیں۔''O ---۵۶۔ ''وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے اور اسی کی طرف تم واپس کئے جاؤ گے۔''O ---۱۰۴۔ ''فرما دیجئے۔ اے لوگو! اگر تم میرے دین کے بارے میں شک میں ہو تو میں ان کی عبادت نہیں کرتا جن کی تم اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کرتے ہو۔ بلکہ میں اس اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہوں جو تمہیں وفات دیتا ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں مومنوں میں ہو جاؤں۔''O

(**سورۃ الحجر ۱۵**) ---۵۔ ''کوئی گروہ اپنی موت سے نہ آگے بڑھتا ہے نہ پیچھے رہتا ہے۔''O ---۲۳۔ ''ہم ہی جلاتے ہیں اور ہم ہی (بالآخر) وارث ہیں۔''O ---۲۴۔ ''اور تم میں سے آگے بڑھنے والے اور پیچھے ہٹنے والے بھی ہمارے علم میں ہیں۔''O ---۹۹۔ ''اور اپنے رب کی عبادت کرتے رہیں یہاں تک کہ آپ کو موت آ جائے۔''O

(**سورۃ النحل ۱۶**) ---۲۸۔ ''وہ جو اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں، فرشتے جب ان کی جان قبض کرنے لگتے ہیں اس وقت وہ جھک جاتے ہیں کہ ہم برائی نہیں کرتے تھے۔ کیوں نہیں؟ اللہ تعالیٰ خوب جاننے والا ہے جو کچھ تم کرتے تھے۔''O ---۳۲۔ ''وہ جن کی جانیں فرشتے اس حال میں قبض کرتے ہیں کہ وہ پاک صاف ہوں، کہتے ہیں کہ تمہارے لئے سلامتی ہی سلامتی ہے۔ جاؤ جنت میں اپنے ان اعمال کے بدلے جو تم کرتے تھے۔''O ---[ان آیات میں ظالم مشرکوں کے مقابلے میں اہل ایمان و تقویٰ کا کردار اور ان کا حسن انجام بیان فرمایا گیا ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۳۳۔ ''کیا یہ اسی بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آ جائیں یا تیرے رب کا حکم آ جائے؟ ایسا ہی ان لوگوں نے بھی کیا تھا جو ان سے پہلے تھے۔ ان پر اللہ تعالیٰ نے کوئی ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے رہے۔''O ---۶۱۔ ''اگر لوگوں کے گناہ پر اللہ تعالیٰ ان کی گرفت کرتا تو روئے زمین پر ایک بھی جاندار باقی نہ رہتا۔ لیکن وہ تو انہیں ایک وقت مقرر تک ڈھیل دیتا ہے۔ جب ان کا وہ وقت آ جاتا ہے تو وہ ایک ساعت نہ پیچھے رہ سکتے ہیں اور نہ آگے بڑھ سکتے ہیں۔''O ---۶۵۔ ''اور اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی برسا کر اس زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کر دیتا ہے۔ یقیناً اس میں ان لوگوں کے لئے نشانی ہے جو سنیں۔''O ---۷۰۔ ''اللہ تعالیٰ نے ہی تم سب کو پیدا کیا ہے وہی پھر تمہیں فوت کرے گا۔ تم میں ایسے بھی ہیں جو بدترین عمر کی طرف لوٹائے جاتے ہیں کہ بہت کچھ جاننے بوجھنے کے بعد بھی نہ جانیں۔ بیشک اللہ تعالیٰ دانا اور توانا ہے۔''O ---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۱۴، مضمون: ارذل العمر]

(**سورۃ الانبیاء ۲۱**) ---۳۵۔ ''ہر جاندار موت کا مزہ چکھنے والا ہے۔ ہم بطریق امتحان تم میں سے ہر ایک کو برائی بھلائی میں مبتلا کرتے ہیں اور تم سب ہماری ہی طرف لوٹائے جاؤ گے۔''O

Marfat.com

(سورۃ الحج ۲۲)---۶۶۔ ''اسی نے تمہیں زندگی بخشی' پھر وہی تمہیں مار ڈالے گا پھر وہی تمہیں زندہ کرے گا' بے شک انسان البتہ ناشکرا ہے۔'' O

(سورۃ الفرقان ۲۵)---۱۳۔ ''اور جب یہ جہنم کی کسی تنگ جگہ میں مشکیں کس کر پھینک دیئے جائیں گے تو وہاں اپنے لیے موت ہی موت پکاریں گے۔'' O---۱۴۔ ''(ان سے کہا جائے گا) آج ایک ہی موت کو نہ پکارو بلکہ بہت سی اموات کو پکارو۔'' O

(سورۃ العنکبوت ۲۹)---۵۷۔ ''ہر جاندار موت کا مزہ چکھنے والا ہے اور تم سب ہماری ہی طرف لوٹائے جاؤ گے۔'' O

(سورۃ الروم ۳۰)---۴۰۔ ''اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا پھر روزی دی پھر مار ڈالے گا پھر زندہ کر دے گا بتاؤ تمہارے شریکوں میں سے کوئی بھی ایسا ہے جو ان میں سے کچھ بھی کر سکتا ہو۔ اللہ تعالیٰ کے لیے پاکی اور برتری ہے ہر اس شریک سے جو یہ لوگ مقرر کرتے ہیں۔'' O---۵۰۔ ''پس آپ رحمت الٰہی کے آثار دیکھیں کہ زمین کی موت کے بعد کس طرح اللہ تعالیٰ اسے زندہ کر دیتا ہے؟ کچھ شک نہیں کہ وہی مردوں کو زندہ کرنے والا ہے' اور وہ ہر ہر چیز پر قادر ہے۔'' O

(سورۃ لقمان ۳۱)---۳۴۔ ''بے شک اللہ تعالیٰ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے وہی بارش نازل فرماتا ہے اور ماں کے پیٹ میں جو ہے اسے جانتا ہے۔ کوئی (بھی) نہیں جانتا کہ کل کیا (کچھ) کرے گا؟ نہ کسی کو یہ معلوم ہے کہ کس زمین میں مرے گا۔ (یاد رکھو) اللہ تعالیٰ ہی پورے علم والا اور صحیح خبروں والا ہے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۱، مضمون: قیامت]

(سورۃ السجدۃ ۳۲)---۱۱۔ ''فرما دیجئے! کہ تمہیں موت کا فرشتہ فوت کرے گا جو تم پر مقرر کیا گیا ہے پھر تم سب اپنے پروردگار کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔'' O---[یعنی اس کی ڈیوٹی ہی یہ ہے کہ جب تمہاری موت کا وقت آ جائے تو وہ آ کر روح قبض کر لے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الاحزاب ۳۳)---۱۶۔ ''فرما دیجئے کہ گو تم موت سے یا خوف قتل سے بھاگو تو یہ بھاگنا تمہیں کچھ بھی کام نہ آئے گا اور اس وقت تم بہت ہی کم فائدہ اٹھاؤ گے۔'' O---۱۹۔ ''تمہاری مدد میں (پورے) بخیل ہیں' پھر جب خوف و دہشت کا موقعہ آ جائے تو آپ انہیں دیکھیں گے کہ آپ کی طرف نظریں جما دیتے ہیں اور ان کی آنکھیں اس طرح گھومتی ہیں جیسے اس شخص کی جس پر موت کی غشی طاری ہو۔ پھر جب خوف جاتا رہتا ہے تو تم پر اپنی تیز زبانوں سے بڑی باتیں بناتے ہیں مال کے بڑے ہی حریص ہیں' یہ ایمان لائے ہی نہیں ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے تمام اعمال نابود کر دیئے ہیں' اور اللہ تعالیٰ پر یہ بہت ہی آسان ہے۔'' O

(سورۃ الزمر ۳۹)---۳۰۔ ''بیشک آپ نے بھی (دنیا سے) انتقال فرمانا ہے اور انھوں نے بھی مرنا ہے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۴، مضمون: حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ]---۳۱۔ ''پھر تم سب کے سب قیامت کے دن اپنے رب کے سامنے آپس میں جھگڑو گے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۴، مضمون: حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ]---۴۲۔ ''اللہ تعالیٰ ہی روحوں کو ان کی موت کے وقت اور جن کی موت نہیں آئی انہیں ان کی نیند کے وقت قبض کر لیتا ہے' پھر جن پر موت کا حکم لگ چکا ہے انہیں تو روک لیتا ہے اور دوسری (روحوں) کو ایک مقرر وقت کے لیے چھوڑ دیتا ہے۔ غور کرنے والوں کے لیے اس میں یقیناً بہت سی نشانیاں ہیں۔'' O---[اس ارشاد سے اللہ تعالیٰ ہر انسان کو یہ احساس دلانا چاہتا ہے کہ موت اور زیست کس طرح اُس کے دستِ قدرت میں ہے۔ کوئی شخص بھی یہ ضمانت نہیں رکھتا کہ رات کو جب وہ سوئے گا تو صبح لازماً زندہ ہی اُٹھے گا۔ کسی کو بھی یہ معلوم نہیں کہ ایک گھڑی بھر میں اُس پر کیا آفت آ سکتی ہے اور دوسرا لمحہ اُس پر زندگی کا لمحہ ہوتا ہے یا موت کا۔ ہر وقت سوتے میں یا جاگتے میں، گھر بیٹھے یا کہیں چلتے پھرتے آدمی کے جسم کی کوئی اندرونی خرابی، یا باہر سے کوئی نامعلوم آفت یکایک وہ شکل اختیار کر سکتی ہے جو اُس کے لیے پیامِ موت ثابت ہو۔ اِس طرح جو انسان خدا کے ہاتھ میں بے بس ہے وہ کیسا سخت نادان ہے اگر اُسی خدا سے غافل یا منحرف ہو۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(سورۃ المؤمن ۴۰)---۶۸۔ ''وہی ہے جو جلاتا ہے اور مار ڈالتا ہے' پھر جب وہ کسی کام کا کرنا مقرر کرتا ہے تو اسے صرف یہ کہتا ہے کہ ہو جا پس وہ ہو جاتا ہے۔'' O

(سورۃ ق ۵۰)---۱۹۔ ''اور موت کی بے ہوشی حق لے کر آ پہنچی' یہی ہے جس سے تو بدکتا پھرتا تھا۔'' O---[حق لے کر آ پہنچنے سے مراد یہ ہے کہ موت کی جانکنی وہ نقطۂ آغاز ہے جہاں سے وہ حقیقت کھلنی شروع ہو جاتی ہے جس پر دنیا کی زندگی میں پردہ پڑا ہوا تھا۔ اِس مقام سے آدمی وہ دوسرا عالم صاف دیکھنے لگتا ہے جس کی خبر انبیاء علیہم السلام نے دی تھی۔ یہاں آدمی کو یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ آخرت بالکل برحق ہے، اور یہ حقیقت بھی اس کو معلوم ہو جاتی ہے کہ زندگی کے اس دوسرے مرحلے میں وہ نیک بخت کی حیثیت سے داخل ہو رہا ہے یا بد بخت کی حیثیت سے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)] (مزید تفسیر کیلئے باب ۳، مضمون: انسان)

(سورۃ النجم ۵۳)---۴۴۔ ''اور یہ کہ وہی مارتا ہے اور جلاتا ہے۔'' O

Marfat.com

(سورۃ الواقعۃ ۵۶)---۵۷۔ ''ہم ہی نے تم سب کو پیدا کیا ہے پھر تم کیوں باور نہیں کرتے؟'' O---۵۸۔ ''اچھا پھر یہ تو بتلاؤ کہ جو منی تم ٹپکاتے ہو۔'' O---۵۹۔ ''کیا اس کا (انسان) تم بناتے ہو یا پیدا کرنے والے ہم ہی ہیں؟'' O---۶۰۔ ''ہم ہی نے تم میں موت کو متعین کر دیا ہے اور ہم اس سے ہارے ہوئے نہیں ہیں۔'' O---[یعنی ہر شخص کی موت کا وقت مقرر کر دیا ہے جس سے کوئی تجاوز نہیں کر سکتا۔ چنانچہ کوئی بچپن میں، کوئی جوانی میں اور کوئی بڑھاپے میں فوت ہوتا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الجمعہ ۶۲)---۶۔ ''کہہ دیجئے کہ اے یہودیو! اگر تمہارا دعویٰ ہے کہ تم اللہ کے دوست ہو دوسرے لوگوں کے سوا تو تم موت کی تمنا کرو اگر تم سچے ہو۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: مباہلہ)---۷۔ ''یہ کبھی بھی موت کی تمنا نہ کریں گے بوجہ ان کے اعمال کے جو اپنے آگے اپنے ہاتھوں بھیج رکھے ہیں اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔'' O[یعنی کفر و معاصی اور کتاب الٰہی میں تحریف و تغیر کا جو ارتکاب کرتے رہے ہیں، ان کے باعث کبھی بھی یہ موت کی آرزو نہیں کریں گے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]---۸۔ ''کہہ دیجئے! کہ جس موت سے تم بھاگتے پھرتے ہو وہ تو تمہیں پہنچ کر رہے گی پھر تم سب چھپے کھلے کے جاننے والے (اللہ) کے طرف لوٹائے جاؤ گے اور وہ تمہیں تمہارے کیے ہوئے تمام کام بتلا دے گا۔'' O[ان کا مرنا موت کی تمنا پر موقوف نہیں، وہ ہزاروں اس سے بھاگیں، وہ لاکھ اس سے بچنے کی کوشش کریں انہیں ضرور لامحالہ ایک روز موت کا پیالہ پینا ہی پڑے گا۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

(سورۃ المنافقون ۶۳)---۱۰۔ ''اور جو کچھ ہم نے تمہیں دے رکھا ہے اس میں سے (ہماری راہ میں) اس سے پہلے خرچ کرو کہ تم میں سے کسی کو موت آ جائے تو کہنے لگے اے میرے پروردگار! مجھے تو تھوڑی دیر کی مہلت کیوں نہیں دیتا؟ کہ میں صدقہ کروں اور نیک لوگوں میں سے ہو جاؤں۔'' O---[اللہ تعالیٰ نے جو نعمتیں تم کو عطا فرمائی ہیں انہیں اس کی راہ میں خرچ کرو اور خرچ کرنے میں لیت و لعل اور تاخیر سے کام نہ لو۔ ایسا نہ ہو کہ موت کا وقت آ جائے اور تم کف افسوس ملتے رہ جاؤ۔ اس وقت تمہاری آنکھیں کھلیں اور اس طویل سفر کے لیے کوئی زاد راہ مہیا نہ کرنے کا تمہیں احساس ستانے لگے۔ تم ایڑیاں رگڑ رگڑ کر التجائیں کرو کہ ایک مرتبہ یہ موت ٹل جائے، تھوڑا سا وقت مل جائے تاکہ میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں جی بھر اپنا مال لٹالوں اور اس کے نیک بندوں میں شامل ہو جائیں۔ پھر موت آ جائے، میں بصد مسرت پیام اجل قبول کرلوں گا۔ (از تفسیر نمبر ۱۵ ضیاء القرآن)]---۱۱۔ ''اور جب کسی کا مقررہ وقت آ جاتا ہے پھر اسے اللہ تعالیٰ ہرگز مہلت نہیں دیتا اور جو کچھ تم کرتے ہو اس سے اللہ تعالیٰ بخوبی باخبر ہے۔'' O---[سن لو! اللہ تعالیٰ کا یہ اٹل فیصلہ ہے کہ جب کسی کی موت کا مقررہ وقت آ جاتا ہے تو پھر اس میں ایک لحہ کی تاخیر بھی نہیں کی جاتی۔ جب تم جانتے ہو کہ موت نے بہر حال آنا ہے تو قرین دانشمندی یہی ہے کہ آج ہی سے اس کے لیے تیاری شروع کر دو۔ (از تفسیر نمبر ۱۶ ضیاء القرآن)]

(سورۃ الملک ۶۷)---۲۔ ''جس نے موت اور حیات کو اس لیے پیدا کیا کہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے اچھے کام کون کرتا ہے اور وہ غالب (اور) بخشنے والا ہے۔'' O---[سب سے پہلے فرمایا کہ موت اور حیات کا تسلسل قائم کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ اسی کے حکم سے کوئی چیز معرض وجود میں آتی ہے اور اسی کے حکم سے نیست و نابود ہوتی ہے۔ کوئی چیز نہ خود بخود موجود ہو سکتی ہے اور نہ از خود معدوم ہو سکتی ہے۔ ساتھ ہی اس کی حکمت بھی بیان کر دی کہ اس سے مقصد تمہارا امتحان لینا ہے کہ ہم نے سمع و بصر، فہم و تدبر کی جو بے پناہ صلاحیتیں تمہیں عطا فرمائی ہیں، پھر اس نظام کائنات میں تمہیں اعلیٰ وارفع مقام بخشا ہے اور تمہاری رہنمائی کے لئے انبیاء و رسل کو مبعوث فرمایا ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ ان نعمتوں کی تم قدر پہچانتے ہو اور ان قوتوں کو اپنی خوشی سے رضائے الٰہی کے حصول کیلئے صرف کرتے ہو یا دولت اور اقتدار، جوانی اور صحت کا نشہ تمہیں بدمست کر دیتا ہے اور تم اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں اپنی قوتیں اور اپنا وقت عزیز خرچ کرتے ہو۔ (از تفسیر ۴ ضیاء القرآن)]

(سورۃ المدثر ۷۴)---۴۰۔ ''کہ وہ بہشتوں میں (بیٹھے ہوئے) گناہ گاروں سے۔'' O---۴۱۔ ''سوال کرتے ہوں گے۔'' O---۴۲۔ ''تمہیں دوزخ میں کس چیز نے ڈالا؟'' O---۴۳۔ ''وہ جواب دیں گے کہ ہم نمازی نہ تھے۔'' O---۴۴۔ ''نہ مسکینوں کو کھانا کھلاتے تھے۔'' O---۴۵۔ ''اور ہم بحث کرنے والے (انکاریوں) کا ساتھ دے کر بحث مباحث میں مشغول رہا کرتے تھے۔'' O---۴۶۔ ''اور روز جزا کو جھٹلاتے تھے۔'' O---۴۷۔ ''یہاں تک کہ ہمیں موت آ گئی۔'' O

(سورۃ القیٰمۃ ۷۵)---۲۱۔ ''اور آخرت کو چھوڑ بیٹھے ہو۔'' O---۲۲۔ ''اس روز بہت سے چہرے تر و تازہ اور بارونق ہوں گے۔'' O---۲۳۔ ''اپنے رب کی طرف دیکھتے ہوں گے۔'' O---۲۴۔ ''اور کتنے چہرے اس (بدرونق اور) اداس ہوں گے۔'' O---۲۵۔ ''سمجھتے ہوں گے کہ ان کے ساتھ کمر توڑ دینے والا معاملہ کیا جائے گا۔'' O---۲۶۔ ''نہیں نہیں جب روح ہنسلی تک پہنچے گی۔'' O---۲۷۔ ''اور کہا جائے گا کہ کوئی جھاڑ پھونک کرنے والا ہے؟'' O---۲۸۔ ''اور جان لیا اس نے کہ یہ وقت جدائی ہے۔'' O---۲۹۔ ''آج تیرے پروردگار کی طرف چلنا ہے۔'' O---۳۰۔ ''اس نے نہ تو تصدیق کی نہ نماز ادا کی۔'' O

Marfat.com

(سورۃ عبس ۸۰)---۲۱۔ ''پھر اسے موت دی اور پھر قبر میں دفن کیا۔'' O---[یعنی اپنی پیدائش اور اپنی تقدیر کے معاملے میں ہی نہیں بلکہ اپنی موت کے معاملہ میں بھی یہ اپنے خالق کے آگے بالکل بے بس ہے' نہ اپنے اختیار سے پیدا ہو سکتا ہے' نہ اپنے اختیار سے مر سکتا ہے' اور نہ اپنی موت کو ایک لحہ کے لئے بھی ٹال سکتا ہے' جس وقت' جہاں' جس حال میں بھی اس کی موت کا فیصلہ کر دیا گیا ہے اسی وقت' اسی جگہ اور اسی حال میں مر کر رہتا ہے' اور جس نوعیت کی قبر بھی اس کے لئے طے کر دی گئی ہے اسی نوعیت کی قبر میں ودیعت ہو جاتا ہے' خواہ زمین کا پیٹ ہو' یا سمندر کی گہرائیاں' یا آگ کا الاؤ' یا کسی درندے کا معدہ' انسان خود تو درکنار' ساری دُنیا مل کر بھی اگر چاہے تو کسی شخص کے معاملہ میں خالق کے اس فیصلے کو بدل نہیں سکتی۔ (از تفسیر ۴ تفہیم القرآن)]

وقتِ مقرر

(سورۃ یونس ۱۰)---۴۹۔ ''فرما دیجئے! میں تو اپنے لئے بھی کسی نقصان اور نفع کا اختیار نہیں رکھتا۔ مگر جو اللہ تعالیٰ چاہے۔ ہر امت کے لئے ایک مقررہ وقت ہوتا ہے جب ان کا وقت آ جاتا ہے تو وہ نہ ایک گھڑی پیچھے رہ سکتے ہیں اور نہ آگے بڑھ سکتے ہیں۔'' O

(سورۃ ھود ۱۱)---۳۔ ''اور یہ کہ تم لوگ اپنے گناہ اپنے رب سے معاف کراؤ پھر اسی کی طرف متوجہ رہو، وہ تم کو وقت مقرر کرنے والے کو زیادہ ثواب دے گا اور اگر تم لوگ اعراض کرتے رہے تو مجھ کو تمہارے لیے ایک بڑے دن کے عذاب کا اندیشہ ہے۔'' O

(سورۃ الحجر ۱۵)---۵۔ ''کوئی گروہ اپنی موت سے نہ آگے بڑھتا ہے نہ پیچھے رہتا ہے۔'' O

(سورۃ النحل ۱۶)---۶۱۔ ''اگر لوگوں کے گناہ پر اللہ تعالیٰ ان کی گرفت کرتا تو روئے زمین پر ایک بھی جاندار باقی نہ رہتا۔ لیکن وہ تو انہیں ایک وقت مقرر تک ڈھیل دیتا ہے۔ جب ان کا وہ وقت آ جاتا ہے تو وہ ایک ساعت نہ پیچھے رہ سکتے ہیں اور نہ آگے بڑھ سکتے ہیں۔'' O

(سورۃ فاطر ۳۵)---۴۵۔ ''اور اگر اللہ تعالیٰ لوگوں پر ان کے اعمال کے سبب داروگیر فرمانے لگتا تو روئے زمین پر ایک جاندار کو نہ چھوڑتا' لیکن اللہ تعالیٰ ان کو ایک میعاد معین تک مہلت دے رہا ہے' سو جب ان کی وہ میعاد آ پہنچے گی اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو آپ دیکھ لے گا۔'' O

(سورۃ الشوریٰ ۴۲)---۲۱۔ ''کیا ان لوگوں نے ایسے (اللہ تعالیٰ کے) شریک (مقرر کر رکھے) ہیں جنہوں نے ایسے احکام دین مقرر کر دیئے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فرمائے ہوئے نہیں ہیں۔ اگر فیصلے کے دن کا وعدہ نہ ہوتا تو (ابھی ہی) ان میں فیصلہ کر دیا جاتا۔ یقیناً (ان) ظالموں کے لیے ہی دردناک عذاب ہے۔'' O

(سورۃ الاحقاف ۴۶)---۳۔ ''ہم نے آسمانوں اور زمین اور ان دونوں کے درمیان کی تمام چیزوں کو بہترین تدبیر کے ساتھ ہی ایک مدت معین کے لیے پیدا کیا ہے' اور کافر لوگ جس چیز سے ڈرائے جاتے ہیں منہ موڑ لیتے ہیں۔'' O---[یعنی آسمان و زمین کی پیدائش کا ایک خاص مقصد بھی ہے اور وہ ہے انسانوں کی آزمائش۔ دوسرا اس کے لیے ایک وقت بھی مقرر ہے۔ جب وہ وقت موعود آ جائے گا تو آسمان و زمین کا یہ موجودہ نظام سارا بکھر جائے گا۔ نہ آسمان' یہ آسمان ہوگا' نہ زمین' یہ زمین ہوگی۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ المنافقون ۶۳)---۱۱۔ ''اور جب کسی کا مقررہ وقت آ جاتا ہے پھر اسے اللہ تعالیٰ ہرگز مہلت نہیں دیتا اور جو کچھ تم کرتے ہو اس سے اللہ تعالیٰ بخوبی باخبر ہے۔'' O

جان کنی کے وقت ہی انسان پر واضح ہو جاتا ہے کہ وہ نیک بخت کی حیثیت سے جا رہا ہے یا بد بخت کی حیثیت سے

(سورۃ الانعام ۶)---۹۳۔ ''اور اس شخص سے زیادہ کون ظالم ہوگا جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ تہمت لگائے یا یوں کہے کہ مجھ پر وحی آتی ہے حالانکہ اس کے پاس کسی بات کی بھی وحی نہیں آئی اور جو شخص یوں کہے کہ جیسا کلام اللہ نے نازل کیا ہے اسی طرح کا میں بھی لاتا ہوں اور اگر آپ اس وقت دیکھیں جب کہ یہ ظالم لوگ موت کی سختیوں میں ہوں گے اور فرشتے اپنے ہاتھ بڑھا رہے ہوں گے کہ ہاں اپنی جانیں نکالو۔ آج تم کو ذلت کی سزا دی جائے گی اس سبب سے کہ تم اللہ تعالیٰ کے ذمہ جھوٹی باتیں لگاتے تھے اور تم اللہ تعالیٰ کی آیات سے تکبر کرتے تھے۔'' O[ظالم سے مراد ہر ظالم ہے اور اس میں کتاب الٰہی کا انکار کرنے والے اور جھوٹے مدعیان نبوت سب سے پہلے شامل ہیں۔ غمرات سے موت کی سختیاں مراد ہیں۔ ''فرشتے ہاتھ بڑھا رہے ہوں گے۔'' یعنی جان نکالنے کیلئے۔

Marfat.com

اَلْیَوْمَ (آج) سے مراد قبض روح کا دن ہے اور یہی عذاب کے آغاز کا وقت بھی ہے۔ جس کا مبدا قبر ہے۔ اور اس سے ثابت ہوتا ہے کہ عذاب قبر برحق ہے۔ ورنہ ہاتھ پھیلانے اور جان نکالنے کا حکم دینے کے ساتھ اس بات کے کہنے کے کوئی معنی نہیں کہ آج تمہیں ذلت کا عذاب دیا جائے گا۔ خیال رہے قبر سے مراد برزخ کی زندگی ہے۔ یعنی دنیا کی زندگی کے بعد اور آخرت کی زندگی سے قبل، یہ ایک درمیان کی زندگی ہے۔ جس کا عرصہ انسان کی موت سے قیامت کے وقوع تک ہے۔ یہ برزخی زندگی کہلاتی ہے۔ چاہے اسے کسی درندے نے کھالیا ہو، اس کی لاش سمندر کی موجوں کی نذر ہوگئی ہو یا اسے جلا کر راکھ بنا دیا گیا ہو یا قبر میں دفنا دیا گیا ہو۔ یہ برزخ کی زندگی ہے جس میں عذاب دینے پر اللہ تعالیٰ قادر ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(سورۃ الانفال ۸)---۵۰۔ ''کاش کہ تو دیکھتا جب کہ فرشتے کافروں کی روح قبض کرتے ہیں ان کی منہ اور سرینوں پر مار مارتے ہیں (اور کہتے ہیں) تم جلنے کا عذاب چکھو'' O---۵۱۔ ''یہ بسبب ان کاموں کے جو تمہارے ہاتھوں نے پہلے ہی بھیج رکھا ہے بیشک اللہ اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں۔'' O

(سورۃ النحل ۱۶)---۲۸۔ ''وہ جو اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں، فرشتے جب ان کی جان قبض کرنے لگتے ہیں اس وقت وہ جھکجاتے ہیں کہ ہم برائی نہیں کرتے تھے۔ کیوں نہیں؟ اللہ تعالیٰ خوب جاننے والا جو کچھ تم کرتے تھے۔'' O[فرشتے جواب دیں گے کیوں نہیں؟ یعنی تم جھوٹ بولتے ہو، تمہاری تو ساری عمر برائیوں میں گزری ہے اور اللہ کے پاس تمہارے سارے عملوں کا ریکارڈ محفوظ ہے، تمہارے اس انکار سے اب کیا بنے گا؟ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)] ---۲۹۔ ''پس اب تو ہمیشگی کے طور پر تم جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ، پس کیا ہی برا ٹھکانہ ہے غرور کرنے والوں کا۔'' O---۳۲۔ ''وہ جن کی جانیں فرشتے اس حال میں قبض کرتے ہیں کہ وہ پاک صاف ہیں کہتے ہیں کہ تمہارے لیے سلامتی ہی سلامتی ہے، جاؤ جنت میں اپنے ان اعمال کے بدلے جو تم کرتے تھے۔'' O

(سورۃ بنی اسرائیل ۱۷)---۹۷۔ ''اللہ جس کی رہنمائی کرے وہ تو ہدایت یافتہ ہے اور جسے وہ راہ سے بھٹکا دے ناممکن ہے کہ تو اس کا مددگار اس کے سوا کسی اور کو پائے، ایسے لوگوں کا ہم بروز قیامت اوندھے منہ حشر کریں گے، دراں حالیکہ وہ اندھے گونگے اور بہرے ہوں گے، ان کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔ جب کبھی وہ بجھنے لگے گی ہم ان پر اسے اور بھڑکا دیں گے۔'' O[تفسیر کیلئے باب ہذا، مضمون: ڈرو اس دن سے]

(سورۃ الحاقۃ ۶۹)---۲۵۔ ''لیکن جسے اس (کے اعمال) کی کتاب اس کے بائیں ہاتھ میں دی جائے گی، وہ تو کہے گا کہ کاش مجھے میری کتاب دی ہی نہ جاتی۔'' O[کیوں کہ نامہ اعمال کا بائیں ہاتھ میں ملنا بدبختی کی علامت ہوگا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)] ---۲۶۔ ''اور میں جانتا ہی نہ کہ حساب کیا ہے۔'' O ---۲۷۔ ''کاش! کہ موت (میرا) کام ہی تمام کر دیتی۔'' O---۲۸۔ ''میرے مال نے بھی مجھے کچھ نفع نہ دیا۔'' O---۲۹۔ ''میرا غلبہ بھی مجھ سے جاتا رہا۔'' O---۳۰۔ ''(حکم ہوگا) اسے پکڑ لو پھر اسے طوق پہنا دو۔'' O

ڈرو اس دن سے، قیامت، یوم حشر

(سورۃ البقرۃ ۲)---۴۸۔ ''اور ڈرو اس دن سے جب کام نہ آئے گا کوئی کسی دوسرے کے ذرا بھی اور نہ منظور ہوگی اس کی طرف سے سفارش اور نہ قبول کیا جائے گا کسی کی طرف سے بدلے میں (کوئی اور) اور نہ ہی انہیں مدد پہنچے گی۔'' O---۱۲۳۔ ''اور ڈرو اس دن سے جب کام نہ آئے گا کوئی کسی کے ذرا بھی۔ اور نہ قبول کیا جائے گا اس کی طرف سے بدلے میں (کوئی دوسرا) اور نہ فائدہ پہنچائے گی اسے سفارش اور نہ ان (مجرموں) کو مدد ہی ملے گی۔'' O---۱۶۶۔ ''جب بیزاری کا اعلان کریں گے وہ جن کی پیروی کی گئی تھی ان سے جنہوں نے پیروی کی تھی اور دیکھ رہے ہوں گے عذاب کو اور منقطع ہو چکے ہوں گے ان کے تمام ذرائع اور وسائل۔'' O---۱۶۷۔ ''اور کہیں گے وہ جنہوں نے پیروی کی تھی: کاش کہ ہوتا ہمارے لئے ایک موقعہ پھر (دنیا میں جانے کا) تو بیزاری کا اظہار کرتے ہم بھی ان سے اسی طرح جیسے بیزاری ظاہر کی ہے انہوں نے ہم سے۔ اس طرح بنا دکھائے گا اللہ ان کے اعمال کو حسرت و پشیمانی ان کے لئے اور ہرگز نہیں نکل سکیں گے وہ دوزخ سے۔'' O---۱۷۷۔ ''نہیں ہے نیکی یہی کہ کر لو تم اپنے چہرے مشرق کی طرف یا مغرب کی طرف بلکہ نیکی (یہ ہے کہ) آدمی ایمان لائے اللہ پر اور روز آخرت پر اور فرشتوں پر اور اللہ کی کتاب پر اور پیغمبروں پر اور دے مال اس کی محبت میں، رشتے داروں کو اور یتیموں کو اور مسکینوں کو اور مسافروں کو اور مانگنے والوں کو اور گردنیں چھڑانے میں اور قائم کرے نماز اور دے زکوٰۃ اور (نیک وہ ہیں جو) پورا کرنے والے ہیں اپنے عہد کو جب عہد کریں اور ثابت قدم رہنے والے ہیں تنگدستی میں اور جسمانی تکالیف میں اور جنگ کے وقت یہی لوگ ہیں راست باز اور یہی لوگ ہیں متقی۔'' O---۲۸۱۔ ''اور ڈرو اس دن سے کہ جب لوٹ کر جاؤ گے تم اس دن اللہ تعالیٰ کے حضور پھر پورا پورا دیا جائے گا ہر شخص کو (بدلہ) ان کے کیے عملوں کا اور ان پر ہرگز ظلم نہ ہو گا۔'' O

Marfat.com

(سورۃ آل عمران ۳)---۲۵۔ ''پھر کیا کیفیت ہوگی جب جمع کریں گے ہم ان کو اس دن کوئی شک نہیں جس کے (آنے میں) اور پورا پورا دیا جائے گا بدلہ ہر شخص کو اس کے عملوں کا اور کسی کی ذرا بھی حق تلفی نہ کی جائے گی۔'' O---۳۰۔ ''وہ دن جب موجود پائے گا ہر شخص وہ جو کی ہوگی اس نے کوئی نیکی اپنے سامنے حاضر اور وہ بھی جو کی ہوگی اس نے کوئی بدی، آرزو کرے گا کہ کاش اس کے اور اس کی بدی کے درمیان فاصلہ ہوتا بہت دور کا۔ اور ڈراتا ہے تم کو اللہ تعالیٰ اپنی ذات سے اور اللہ نہایت شفیق ہے اپنے بندوں پر۔'' O---۱۰۶۔ ''اس دن جب روشن ہوں گے کچھ چہرے اور سیاہ ہوں گے کچھ چہرے، سو وہ لوگ کہ سیاہ ہوں گے جن کے چہرے (ان سے کہا جائے گا) اچھا تم ہو جنہوں نے کفر کیا تھا ایمان لانے کے بعد! سو چکھو اب مزا عذاب کا بدلے میں اس کفر کے جو تم کرتے رہے ہو۔'' O---۱۰۷۔ ''رہے وہ لوگ کہ روشن ہوں گے چہرے ان کے، سو ہوں گے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت میں۔ اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔'' O

(سورۃ النساء ۴)---۸۷۔ ''اللہ تعالیٰ (وہ ذات ہے کہ) نہیں ہے کوئی معبود سوائے اس کے۔ ضرور جمع کرے گا وہ تم سب کو قیامت کے روز کہ نہیں ہے کوئی شک جس (کے آنے) میں اور کون ہے زیادہ سچا اللہ سے بات میں۔'' O

(سورۃ المائدۃ ۵)---۳۶۔ ''اگر کافروں کے پاس وہ سب کچھ ہو جو زمین میں ہے اور اس کے ساتھ ویسا ہی اور بھی ہوتا کہ وہ اسے روز قیامت کے عذاب کے بدلے میں دے کر چھوٹ جائیں تو بھی ان سے قبول نہیں کیا جائے گا اور انہیں دردناک عذاب ہوگا۔'' O---۳۷۔ ''وہ آگ سے نکلنا چاہیں گے مگر اس سے نکل نہ سکیں گے اور انہیں قائم و دائم عذاب ہوگا۔'' O---۱۰۹۔ ''جس دن اللہ تعالیٰ رسولوں کو جمع کرے گا پھر کہے گا، تمہیں کیا جواب ملا۔ وہ کہیں گے ''ہمیں کوئی علم نہیں تو ہی پوشیدہ باتوں کو خوب جاننے والا ہے۔'' O

(سورۃ الانعام ۶)---۱۲۔ ''کہہ ''آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے کس کا ہے؟'' کہہ ''اللہ کا ہے، اس نے اپنے اوپر رحم کرنا لازم کر رکھا ہے، وہ تمہیں روز قیامت کو جس میں کوئی شک نہیں ضرور جمع کرے گا، جو لوگ اپنا نقصان کرتے ہیں سو وہ نہیں مانتے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: رحمت] ---۱۵۔ ''کہہ ''اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو میں ایک بھاری دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔'' O---۱۶۔ ''اس دن جس سے وہ ہٹا دیا گیا اس پر اس نے رحم کیا، اور یہی کھلی کامیابی ہے۔'' O---۳۰۔ ''لیکن اگر تو دیکھے جب وہ اپنے رب کے سامنے ٹھہرائے جائیں گے وہ کہے گا، کیا یہ برحق نہیں؟ وہ کہیں گے ہاں ضرور! ہمارے رب کی قسم! وہ کہے گا اب عذاب کا مزا چکھو کہ تم انکار کرتے تھے۔'' O---۳۱۔ ''وہ لوگ یقیناً نقصان میں ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو جھٹلایا یہاں تک کہ جب وہ گھڑی ان پر اچانک آ جائے گی وہ کہیں گے، ہم پر افسوس اس پر جو کوتاہی ہم نے اس میں کی اور وہ اپنے بوجھ اپنی پیٹھ پر اٹھائے ہوں گے۔ سنو! کیا برا بوجھ وہ اٹھائیں گے۔'' O---۷۳۔ ''اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو حق پر پیدا کیا ہے اور جس دن وہ کہے گا ''ہو جا'' وہ ہو جائے گا۔ اس کا قول حق ہے اور حکومت اسی کی ہوگی جس دن صور پھونکا جائے گا۔ وہ غائب اور ظاہر کا جاننے والا ہے اور وہ دانا اور خبردار ہے۔'' O---۱۲۸۔ ''اور جس دن اللہ تعالیٰ سب کو جمع کرے گا۔ اے جنوں کی جماعت! تم نے بہت سے انسانوں کو ملا لیا تھا اور انسانوں میں سے ان کے رفیق کہیں گے ہمارے رب! ہم نے ایک دوسرے سے فائدہ اٹھایا اور اپنی مدت جو تو نے ہمارے لئے مقرر کی تھی پوری کر لی۔ وہ کہے گا آگ تمہاری بستی ہے جس میں تم ہمیشہ رہو گے سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ (کچھ اور) چاہے۔ بیشک تیرا رب حکمت والا علم والا ہے۔'' O---۱۲۹۔ ''اور اسی طرح ہم ظالموں کو ان کے کاموں کے سبب ایک دوسرے کا دوست بنا دیتے ہیں۔'' O---۱۳۰۔ ''اے جن و انس کی جماعت! کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے پیغمبر نہیں آئے جو تمہیں میری آیتیں سناتے تھے اور تمہیں تمہارے اس دن کا سامنا کرنے سے ڈراتے تھے؟ وہ کہیں گے ہم اپنے خلاف گواہی دیتے ہیں کیونکہ انہیں دنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈالا تھا اور انہوں نے اپنے خلاف گواہی دی کہ وہ کافر ہیں۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۳، مضمون: جن]---۱۳۴۔ ''بیشک جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ (قیامت) آ کے رہے گی اور تم (اللہ تعالیٰ کو) ہرا نہیں سکتے۔'' O

(سورۃ الاعراف ۷)---۶۔ ''ہاں! ہم ان لوگوں سے جن کی طرف رسول بھیجے گئے تھے ضرور پوچھیں گے اور ہم پیغمبروں سے بھی ضرور پوچھیں گے۔'' O---[جن امتوں کی طرف پیغمبر مبعوث ہوئے ان سے سوال ہوگا تم نے ہمارے پیغمبروں کی دعوت کو کہاں تک قبول کیا تھا؟ اور پیغمبروں سے پوچھا جائے گا تم کو امت کی طرف سے کیا جواب ملا۔ (از تفسیر مولانا شبیر احمد عثمانی)]---۷۔ ''پھر ہم انہیں علم کی بنا پر قصہ سنا دیں گے اور ہم غیر حاضر نہ تھے۔'' O---[اللہ تعالیٰ سے کسی کا بھی کوئی چھوٹا بڑا، ظاہری باطنی احوال پوشیدہ نہیں جو ظاہر کر دیا جائے گا]---۸۔ ''اور تول اس دن ٹھیک ہوگا پھر جن کے پلڑے بھاری ہوئے وہی کامیاب ہوں گے۔'' O---۹۔ ''اور جن کے پلڑے ہلکے ہوئے وہی اس وجہ سے کہ وہ ہماری آیتوں کے ساتھ زیادتی کرتے تھے، نقصان میں ہوں گے۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: ناپ تول)---۵۱۔ ''(اللہ تعالیٰ کہے گا) ہاں! آج ہم نے بھی انہیں بھلا دیا ہے جیسے انہوں نے اپنے اس دن کی ملاقات کو بھلا رکھا تھا اور جیسے وہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے۔'' O---۵۳۔ ''کیا وہ صرف اس کے نتیجے کا انتظار کر رہے ہیں؟ جس دن اس کا نتیجہ آئے گا

Marfat.com

وہ لوگ جنہوں نے اسے پہلے بھلا رکھا تھا کہیں گے بیشک ہمارے رب کے رسول سچائی لے کر آئے تھے۔ اب کیا ہمارے لئے کوئی سفارش کرنے والے ہیں کہ ہماری سفارش کریں یا ہم واپس جائیں پھر ہم ان کے علاوہ عمل کریں جو ہم کیا کرتے تھے؟ انہوں نے اپنے آپ کو ہی نقصان پہنچایا ہے اور جو باتیں انہوں نے گھڑ رکھی تھیں ان سے کھو گئیں۔'' O---۵۹۔ ''ہم نے نوحؑ کو اس کی قوم کی طرف بھیجا تو اس نے کہا اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اس کے علاوہ تمہارا کوئی خدا نہیں۔ میں تم پر ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔'' O---۱۸۷۔ ''وہ تجھ سے اس گھڑی کا پوچھتے ہیں کہ اس کے برپا ہونے کا وقت کب ہوگا۔ کہو، اس کا علم تو صرف میرے رب کے پاس ہے وہی اسے اس کے وقت پر ظاہر کرے گا۔ وہ آسمانوں اور زمین میں بھاری ہوگی وہ تم پر اچانک ہی آجائے گی۔ وہ تجھ سے پوچھتے ہیں جیسے تو اس کی ٹوہ میں لگا ہے۔ کہو، اسکا علم صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔'' O

(**سورۃ الانفال** ۸)---۲۴۔ ''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کا حکم مانو جب وہ تمہیں اس بات کی طرف بلائے جو تمہیں زندگی بخشتی ہے اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ آدمی اور اس کے دل کے درمیان حائل ہے اور یہ کہ اسی کی طرف تم اکٹھے کیے جاؤ گے۔'' O

(**سورۃ التوبہ** ۹)---۱۸۔ ''اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو صرف وہی آباد کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہے، نماز قائم کرتا ہے اور زکوٰۃ ادا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا۔ ہاں! ممکن ہے کہ ایسے لوگ راہ پانے والوں میں ہو جائیں۔'' O---۱۹۔ ''کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانے اور مسجد حرام کو آباد کرنے کو ایسا سمجھ لیا ہے جیسے وہ شخص جو اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتا ہے؟ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں برابر نہیں ہو سکتے مگر اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو راہ نہیں دکھاتا۔'' O---۴۵۔ ''تجھ سے صرف وہی لوگ اجازت مانگتے ہیں جو اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اور ان کے دل شک میں پڑے ہیں اور وہ اپنے شک میں ڈانواڈول ہیں۔'' O

(**سورۃ یونس** ۱۰)---۲۸۔ ''اور جس دن ہم ان سب کو اکٹھا کریں گے پھر ان لوگوں سے جو اللہ تعالیٰ کے شریک بناتے ہیں کہیں گے تم اور تمہارے بنائے ہوئے شریک اپنی اپنی جگہ ٹھہر جاؤ۔ پھر ہم ان کے درمیان پھوٹ ڈال دیں گے اور ان کے شریک کہیں گے کہ تم ہماری عبادت تو نہیں کیا کرتے تھے۔'' O---۴۵۔ ''اور جس دن وہ انہیں اکٹھا کرے گا تو انہیں یوں لگے گا کہ وہ دن کی صرف ایک گھڑی ٹھہرے تھے اور وہ ایک دوسرے کو پہچانتے ہوں گے۔ بیشک وہ لوگ خسارے میں رہے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو جھٹلایا اور جو راہ پر نہ تھے۔'' O---۴۶۔ ''اور اگر ہم تجھے اس کا جس کا ہم ان سے وعدہ کر رہے ہیں ایک حصہ دکھادیں یا تجھے وفات دے دیں تو ان کی واپسی ہماری طرف ہی ہوگی پھر اللہ تعالیٰ اس کا گواہ ہوگا جو وہ کرتے تھے۔'' O---۴۷۔ ''اور ہر امت کے لئے ایک رسول ہوتا ہے پھر جب ان کا رسول آجاتا ہے تو ان کے درمیان انصاف سے فیصلہ کر دیا جاتا ہے اور ان پر کوئی ظلم نہیں کیا جاتا۔'' O---۵۳۔ ''اور وہ تجھ سے پوچھتے ہیں کیا یہ سچ ہے؟ کہو، ہاں میرے رب کی قسم! یہ یقیناً سچ ہے اور تم اللہ تعالیٰ کو ہرا نہیں سکتے۔'' O---۵۶۔ ''وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور اسی کی طرف تم واپس جاؤ گے۔'' O---۶۰۔ ''مگر ان کا جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھوٹ گھڑتے ہیں روز قیامت کو کیا گمان ہوگا! بیشک اللہ تعالیٰ لوگوں پر مہربانی کرنے والا ہے لیکن ان میں اکثر شکر نہیں کرتے۔'' O---۹۳۔ ''اور ہم نے بنی اسرائیل کو ایک عمدہ ٹھکانے پر ٹھہرایا اور انہیں پاکیزہ رزق دیا اور انہوں نے اختلاف نہیں کیا یہاں تک کہ ان کے پاس علم آگیا اب تیرا رب ہی روز قیامت کو ان باتوں کا فیصلہ کرے گا جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔'' O

(**سورۃ ھود** ۱۱)---۳۔ ''اور یہ کہ اپنے رب سے بخشش مانگو پھر اس کی طرف رجوع کرو۔ وہ تمہیں ایک مقررہ مدت تک ساز و سامان دے گا اور ہر زیادہ کرنے والے کو اپنی طرف سے زیادہ دے گا لیکن اگر تم نے منہ موڑ لیا تو میں تم پر ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔'' O---(یہ حضور ﷺ نے کہا) (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: متاع الحسن و متاع الغرور)---۴۔ ''اللہ تعالیٰ کی طرف ہی تمہاری واپسی ہوگی اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔'' O---۲۶۔ ''کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ میں تم پر ایک دردناک دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔'' O (یہ حضرت نوحؑ نے کہا)---۹۸۔ ''روز قیامت کو وہ (فرعون) اپنی قوم کے آگے آگے ہوگا پھر انہیں آگ میں لے پہنچے گا اور کیا برا ہے گھاٹ پہنچنے والوں کا۔'' O---۹۹۔ ''اور ان کے پیچھے یہاں اور روز قیامت کو لعنت لگی ہے۔ کیا بری ہے بخشش جو بخشی گئی۔'' O---۱۰۳۔ ''بیشک اس میں اس شخص کے لئے جو عذاب آخرت سے ڈرتا ہے ایک نشان ہے۔ وہ لوگوں کے جمع ہونے کا دن ہوگا اور حاضری کا دن ہوگا۔'' O---۱۰۴۔ ''اور ہم اسے صرف گنی ہوئی مدت کے لئے پیچھے کیے ہوئے ہیں۔'' O---۱۰۵۔ ''جس دن وہ آپہنچے گا تو اس کی اجازت کے بغیر کوئی بولے گا بھی نہیں۔ پھر ان میں بدبخت بھی ہوں گے اور نیک بخت بھی۔'' O

(**سورۃ یوسف** ۱۲)---۱۰۷۔ ''کیا وہ اس بات سے بے خوف ہو گئے ہیں کہ ان کے پاس اللہ تعالیٰ کے عذابوں میں سے کوئی عام عذاب آجائے یا ان پر اچانک قیامت ٹوٹ پڑے اور وہ بے خبر ہی ہوں۔'' O

(**سورۃ ابراہیم** ۱۴)---۲۱۔ ''سب کے سب اللہ تعالیٰ کے سامنے روبرو کھڑے ہوں گے۔ اس وقت کمزور لوگ بڑائی والوں سے کہیں گے کہ ہم تو تمہارے تابعدار تھے تو کیا تم اللہ تعالیٰ کے عذابوں سے کچھ عذاب ہم سے دور کر سکنے والے ہو؟ وہ جواب دیں گے کہ اگر اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت دیتا تو ہم بھی ضرور تمہاری

Marfat.com

راہنمائی کرتے - اب تو ہم پر بے قراری کرنا اور صبر کرنا دونوں ہی برابر ہے - ہمارے لئے کوئی چھٹکارا نہیں۔'' O---۳۱۔ ''میرے ایمان دار بندوں سے کہہ دیجئے کہ نمازوں کو قائم رکھیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے اس میں سے کچھ نہ کچھ پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتے رہیں - اس سے پہلے کہ وہ دن آ جائے جس میں نہ خرید و فروخت ہو گی نہ دوستی اور محبت۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۷، مضمون: نماز]---۴۲۔ ''ناانصافوں کے اعمال سے اللہ تعالیٰ کو غافل نہ سمجھ - وہ تو انہیں اس دن تک مہلت دیئے ہوئے ہے جس دن آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی۔'' O---۴۳۔ ''وہ اپنے سر اوپر اٹھائے دوڑ بھاگ کر رہے ہوں گے - خود اپنی طرف بھی ان کی نگاہیں نہ لوٹیں گی اور ان کے دل خالی اور اڑے ہوئے ہوں گے۔'' O

(سورۃ النحل ۱۶)---۱۔ ''اللہ تعالیٰ کا حکم آ پہنچا - اب اس کی جلدی نہ مچاؤ - تمام پاکی اس کے لئے ہے وہ برتر ہے ان سب سے جنہیں یہ اللہ تعالیٰ کا شریک بتلاتے ہیں۔'' O---۲۵۔ ''اسی کا نتیجہ ہو گا کہ قیامت کے دن یہ لوگ اپنے پورے بوجھ کے ساتھ ہی ان کے بوجھ کے بھی حصے دار ہوں گے جنہیں بے علمی سے گمراہ کرتے رہے - دیکھو تو کیسا برا بوجھ اٹھا رہے ہیں۔'' O---۲۶۔ ''ان سے پہلے کے لوگوں نے بھی مکر کیا تھا - (آخر) اللہ تعالیٰ نے (ان کے منصوبوں) کی عمارتوں کو جڑوں سے اکھیڑ دیا اور ان (کے سروں) پر (ان کی) چھتیں اوپر سے گر پڑیں۔'' O---۲۷۔ ''پھر قیامت والے دن بھی اللہ تعالیٰ انہیں رسوا کرے گا اور فرمائے گا کہ میرے وہ شریک کہاں ہیں جن کے بارے میں تم لڑتے جھگڑتے تھے - جنہیں علم دیا گیا تھا وہ پکار اٹھیں گے کہ آج تو کافروں کو رسوائی اور برائی چمٹ گئی۔'' O---۳۹۔ ''اس لئے بھی کہ یہ لوگ جس چیز میں اختلاف کرتے تھے اسے اللہ تعالیٰ صاف بیان کر دے گا اور اس لئے بھی کہ خود کافر اپنا جھوٹا ہونا جان لیں۔'' O---۷۷۔ ''آسمانوں اور زمین کا غیب صرف اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے اور قیامت کا امر تو ایسا ہی ہے جیسے آنکھ کا جھپکنا - بلکہ اس سے بھی زیادہ قریب - بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: علم غیب]---۹۲۔ ''اور اس عورت کی طرح نہ ہو جاؤ جس نے اپنا سوت مضبوط کاتنے کے بعد ٹکڑے ٹکڑے کر کے توڑ ڈالا کہ تم اپنی قسموں کو آپس کے مکر کا باعث ٹھہراؤ - اس لئے کہ ایک گروہ دوسرے گروہ سے بڑھا چڑھا ہو جائے - بات صرف یہی ہے کہ اس عہد سے اللہ تعالیٰ تمہیں آزما رہا ہے - یقیناً اللہ تعالیٰ تمہارے لئے قیامت کے دن ہر اس چیز کو کھول کر بیان کر دے گا جس میں تم اختلاف کر رہے تھے۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۸، مضمون: عہد)---۱۲۴۔ ''ہفتے کے دن کی عظمت تو صرف ان لوگوں کے ذمے ہی ضروری کی گئی تھی جنہوں نے اس میں اختلاف کیا تھا - بات یہ ہے کہ آپ کا پروردگار خود ہی ان میں ان کے اختلاف کا فیصلہ قیامت کے دن کرے گا۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: یوم جمعہ]

(سورۃ بنی اسرائیل ۱۷)---۱۳۔ ''ہم نے ہر انسان کی برائی بھلائی کو اس کے گلے لگا دیا ہے اور بروز قیامت ہم اس کے سامنے اس کا نامہ اعمال نکالیں گے جسے وہ اپنے اوپر کھلا ہوا پا لے گا۔'' O---۶۲۔ ''اچھا دیکھ لے اسے تو نے مجھ پر بزرگی تو دی ہے لیکن اگر مجھے بھی قیامت تک تو نے ڈھیل دی تو میں اس کی اولاد کو بجز بہت تھوڑے لوگوں کے اپنے بس میں کر لوں گا۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۳، مضمون: شیطان]---۹۷۔ ''اللہ تعالیٰ جس کی راہنمائی کرے وہ تو ہدایت یافتہ ہے اور جسے وہ راہ سے بھٹکا دے ناممکن ہے کہ تو اس کا مددگار اس کے سوا کسی اور کو پائے، ایسے لوگوں کا ہم بروز قیامت اوندھے منہ حشر کریں گے، درآں حالیکہ وہ اندھے گونگے اور بہرے ہوں گے، ان کا ٹھکانا جہنم ہو گا - جب کبھی وہ بجھنے لگے گی ہم ان پر اسے اور بھڑکا دیں گے۔'' O---

☆ حدیث میں آتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے تعجب کا اظہار کیا کہ اوندھے منہ کس طرح حشر ہو گا؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''جس اللہ نے ان کو پیروں سے چلنے کی قوت عطا کی ہے وہ اس بات پر بھی قادر ہے کہ انہیں منہ کے بل چلا دے۔'' (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الکھف ۱۸)---۲۱۔ ''ہم نے اس طرح لوگوں کو ان کے حال سے آگاہ کر دیا کہ وہ جان لیں کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ بالکل سچا ہے اور قیامت میں کوئی شک و شبہ نہیں۔ جب کہ وہ اپنے امر میں آپس میں اختلاف کر رہے تھے کہنے لگے ان کے غار پر ایک عمارت بنا لو۔ ان کا رب ہی ان کے حال کا زیادہ عالم ہے۔ جن لوگوں نے ان کے بارے میں غلبہ پایا وہ کہنے لگے کہ ہم تو ان کے آس پاس مسجد بنا لیں گے۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: مساجد)---۳۵۔ ''اور یہ اپنے باغ میں گیا اور تھا اپنی جان پر ظلم کرنے والا۔ کہنے لگا کہ میں خیال نہیں کر سکتا کہ کسی وقت بھی یہ برباد ہو جائے۔'' O---۳۶۔ ''اور نہ میں قیامت کو قائم ہونے والی خیال کرتا ہوں اور اگر (بالفرض) میں اپنے رب کی طرف لوٹایا بھی گیا تو یقیناً میں (اس لوٹنے کی جگہ) اس سے بھی زیادہ بہتر پاؤں گا۔'' O---[تفصیل کے لیے باب نمبر ۱۵، مضمون: متکبر مشرک اور مومن]---۴۷۔ ''اور جس دن ہم پہاڑوں کو چلائیں گے اور زمین کو تو صاف کھلی ہوئی دیکھے گا اور تمام لوگوں کو ہم اکٹھا کریں گے ان میں سے ایک کو بھی باقی نہ چھوڑیں گے۔'' O---[یہ قیامت کی ہولناکیوں اور بڑے بڑے واقعات کا بیان ہے۔ پہاڑوں کو چلائیں گے کا مطلب، پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹ جائیں گے اور دھنی ہوئی روئی کی طرح اڑ جائیں گے۔ ''اور پہاڑ ایسے ہوں گے جیسے دھنکی ہوئی رنگین اون'' زمین سے جب پہاڑ جیسی مضبوط چیزیں ختم ہو جائیں گی تو مکانات، درخت اور اسی طرح کی دیگر چیزیں کس طرح اپنا وجود برقرار رکھ سکیں گی؟ اس لیے آگے فرمایا ''تو زمین کو صاف کھلی ہوئی دیکھے گا۔'' (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۵۲۔ ''اور جس دن وہ فرمائے گا کہ تمہارے خیال میں جو

Marfat.com

میرے شریک تھے انہیں پکارو! یہ پکاریں گے لیکن ان میں سے کوئی بھی جواب نہ دے گا ہم ان کے درمیان ہلاک کا سامان کردیں گے۔''O---۹۸۔'' کہا
یہ صرف میرے رب کی مہربانی ہے ہاں جب میرے رب کا وعدہ آئے گا تو اسے زمین بوس کردے گا، بیشک میرے رب کا وعدہ سچا اور حق ہے۔''O---۹۹۔
''اس دن ہم انہیں آپس میں ایک دوسرے میں گڈمڈ ہوتے ہوئے چھوڑ دیں گے اور صور پھونک دیا جائے گا پس سب کو اکٹھا کر کے ہم جمع کرلیں گے۔''O
---۱۰۰۔''اس دن ہم جہنم کو (بھی) کافروں کے سامنے لا کھڑا کردیں گے۔''O
(سورۃ مریم ۱۹)---۹۳۔'' آسمانوں اور زمین میں جو بھی ہیں سب کے سب اللہ کے غلام بن کر ہی آنے والے ہیں۔''O---۹۴۔''ان سب کو اس نے
گھیر رکھا ہے اور سب کو پوری طرح گن بھی رکھا ہے۔''O---۹۵۔''یہ سارے کے سارے قیامت کے دن اکیلے اس کے پاس حاضر ہونے والے
ہیں۔''O
(سورۃ طٰہٰ ۲۰)---۱۵۔''قیامت یقیناً آنے والی ہے جسے میں پوشیدہ رکھنا چاہتا ہوں تا کہ ہر شخص کو وہ بدلہ دیا جائے جو اس نے کوشش کی ہو۔''O
---۹۹۔''اسی طرح ہم تیرے سامنے پہلے کی گزری ہوئی وارداتیں بیان کررہے ہیں اور یقیناً ہم تجھے اپنے پاس سے نصیحت عطا فرما چکے ہیں۔''O
---۱۰۰۔''اس سے جو منہ پھیر لے گا وہ یقیناً قیامت کے دن اپنا بھاری بوجھ لادے ہوئے ہوگا۔''O---۱۰۱۔''جس میں ہمیشہ ہی رہے گا' اور ان کے لیے
قیامت کے دن (بڑا) برا بوجھ ہے۔''O---۱۰۲۔''جس دن صور پھونکا جائے گا اور گناہ گاروں کو ہم اس دن (دہشت کی وجہ سے) نیلی پیلی آنکھوں کے
ساتھ گھیر لائیں گے۔''O---۱۰۳۔''وہ آپس میں چپکے چپکے کہہ رہے ہوں گے کہ ہم تو (دنیا میں) صرف دس دن ہی رہے۔''O---۱۰۴۔''جو کچھ وہ کہہ
رہے ہیں اس کی حقیقت سے ہم باخبر ہیں ان میں سب سے زیادہ اچھی راہ والا کہہ رہا ہوگا کہ تم تو صرف ایک ہی دن رہے۔''O---۱۰۵۔''وہ آپ سے
پہاڑوں کی نسبت سوال کرتے ہیں' تو آپ کہہ دیں کہ انہیں میرا رب ریزہ ریزہ کر کے اڑا دے گا۔''O---۱۰۶۔''اور زمین کو بالکل ہموار صاف میدان کر
کے چھوڑے گا۔''O---۱۰۷۔''جس میں تو نہ کہیں موڑ توڑ دیکھے گا نہ اونچ نیچ۔''O---۱۰۸۔''جس دن لوگ پکارنے والے کے پیچھے چلیں گے جس میں
کوئی کجی نہ ہوگی اور اللہ رحمٰن کے سامنے تمام آوازیں پست ہو جائیں گی سوائے کھسر پھسر کے تجھے کچھ بھی سنائی نہ دے گا۔''O---۱۰۹۔''اس دن سفارش
کچھ کام نہ آئے گی مگر جسے رحمٰن حکم دے اور اس کی بات کو پسند فرمائے۔''O---۱۱۰۔''جو کچھ ان کے آگے پیچھے ہے اسے اللہ ہی جانتا ہے مخلوق کا علم اس پر
حاوی نہیں ہوسکتا۔''O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: شفاعت)---۱۱۱۔''تمام چہرے اس زندہ اور قائم دائم مدبر اللہ کے سامنے کمال عاجزی سے جھکے ہوئے
ہوں گے' یقیناً وہ برباد ہوا جس نے ظلم لاد لیا۔''O---۱۱۲۔''اور جو نیک اعمال کرے اور ایمان دار بھی ہو تو نہ اسے بے انصافی کا کھٹکا ہوگا نہ حق تلفی کا۔''O
---۱۲۴۔''اور (ہاں) جو میری یاد سے روگردانی کرے گا اس کی زندگی تنگی میں رہے گی' اور ہم اسے بروز قیامت اندھا کر کے اٹھائیں گے۔''O (تفسیر کیلئے
باب ۶، مضمون: زندگی)---۱۲۵۔''وہ کہے گا کہ الٰہی! مجھے تو نے اندھا بنا کر کیوں اٹھایا؟ حالانکہ میں تو دیکھتا بھالتا تھا۔''O---۱۲۶۔''(جواب ملے گا کہ)
اسی طرح ہونا چاہیے تھا تو میری آئی ہوئی آیتوں کو بھول گیا تو آج تو بھی بھلا دیا جاتا ہے۔''O---۱۲۷۔''ہم ایسا ہی بدلہ ہر اس شخص کو دیا کرتے ہیں جو حد
سے گزر جائے اور اپنے رب کی آیتوں پر ایمان نہ لائے' اور بیشک آخرت کا عذاب نہایت ہی سخت اور باقی رہنے والا ہے۔''O
(سورۃ الانبیاء ۲۱)---۱۔''لوگوں کے حساب کا وقت قریب آ گیا پھر بھی وہ بے خبری میں منہ پھیرے ہوئے ہیں۔''O---۴۷۔''قیامت کے دن ہم
درمیان میں لا رکھیں گے ٹھیک تولنے والی ترازو کو۔ پھر کسی پر کچھ بھی ظلم نہ کیا جائے گا۔ اور اگر ایک رائی کے دانے کے برابر بھی عمل ہوگا ہم اسے لا حاضر
کریں گے' اور ہم کافی ہیں حساب کرنے والے۔''O---۴۹۔''وہ لوگ جو اپنے رب سے بن دیکھے خوف کھاتے ہیں اور قیامت (کے تصور) سے کانپتے
رہتے ہیں۔''O---۹۶۔''یہاں تک کہ یاجوج اور ماجوج کھول دیئے جائیں گے اور وہ ہر بلندی سے دوڑتے ہوئے آئیں گے۔''O---۹۷۔''اور سچا
وعدہ قریب آ لگے گا اس وقت کافروں کی نگاہیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی' کہ ہائے افسوس! ہم اس حال سے غافل تھے بلکہ فی الواقع ہم قصوروار تھے۔''O
---[یعنی یاجوج وماجوج کے خروج کے بعد قیامت کا وعدہ' جو برحق ہے' بالکل قریب آ جائے گا اور جب یہ قیامت برپا ہوگی تو شدت ہولناکی کی وجہ سے
کافروں کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] (مزید تفصیل کیلئے باب ۱۵، مضمون: یاجوج ماجوج)---۱۰۹۔''پھر اگر یہ
منہ موڑ لیں تو کہہ دیجئے کہ میں نے تمہیں یکساں طور پر خبردار کردیا ہے۔ مجھے علم نہیں کہ جس کا وعدہ تم سے کیا جارہا ہے وہ قریب ہے یا دور۔''O
(سورۃ الحج ۲۲)---۱۔''لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو! بلاشبہ قیامت کا زلزلہ بہت ہی بڑی چیز ہے۔''O---۲۔''جس دن تم اسے دیکھ لوگے ہر دودھ
پلانے والی اپنے دودھ پیتے بچے کو بھول جائے گی اور تمام حمل والیوں کے حمل گر جائیں گے اور تو دیکھے گا کہ لوگ مدہوش دکھائی دیں گے' حالانکہ درحقیقت وہ
متوالے نہ ہوں گے لیکن اللہ کا عذاب بڑا ہی سخت ہے۔''O---۷۔''اور یہ کہ قیامت قطعاً آنے والی ہے جس میں کوئی شک وشبہ نہیں اور یقیناً اللہ تعالیٰ
قبروں والوں کو دوبارہ زندہ فرمائے گا۔''O---۹۔''جو اپنی پہلو موڑنے والا بن کر اس لیے کہ اللہ کی راہ سے بہکا دے اسے دنیا میں بھی رسوائی ہوگی اور

Marfat.com

قیامت کے دن بھی ہم جہنم میں جلنے کا عذاب چکھائیں گے۔'' O ---۱۷۔ ''ایمان دار اور یہودی اور صابی اور نصرانی اور مجوسی اور مشرکین ان سب کے درمیان قیامت کے دن خود اللہ تعالیٰ فیصلے کر دے گا' اللہ تعالیٰ ہر ہر چیز پر گواہ ہے۔'' O ---۵۵۔ ''کافر اس وحی الٰہی میں ہمیشہ شک وشبہ ہی کرتے رہیں گے حتیٰ کہ اچانک ان کے سروں پر قیامت آجائے یا ان کے پاس اس دن کا عذاب آجائے جو منحوس ہے۔'' O

(سورۃ المؤمنون ۲۳) ---۱۶۔ ''پھر قیامت کے دن بلاشبہ تم سب اٹھائے جاؤ گے۔'' O

(سورۃ النور ۲۴) ---۳۷۔ ''ایسے لوگ جنہیں تجارت اور خرید وفروخت اللہ کے ذکر سے اور نماز کے قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے سے غافل نہیں کرتی اس دن سے ڈرتے ہیں جس دن بہت سے دل اور بہت سی آنکھیں الٹ پلٹ ہو جائیں گی۔'' O ---[یعنی شدت نزع اور ہولناکی کی وجہ سے۔ جس طرح دوسرے مقام پر ہے۔ ''ان کو قیامت والے دن سے ڈراؤ' جس دن دل' گلوں کے پاس آجائیں گے' غم سے بھرے ہوئے''۔ ابتداء دلوں کی یہ کیفیت سب کی ہی ہوگی' مومن کی بھی اور کافر کی بھی۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۶۴۔ ''آگاہ ہو جاؤ کہ آسمان وزمین میں جو کچھ ہے سب اللہ تعالیٰ ہی کا ہے۔ جس روش پر تم ہو وہ اسے بخوبی جانتا ہے' اور جس دن یہ سب اس کی طرف لوٹائے جائیں گے اس دن ان کو ان کے کیے سے وہ خبردار کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا ہے۔'' O ---[یہ مخالفین رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو تنبیہ ہے کہ جو کچھ حرکات تم کر رہے ہو' یہ نہ سمجھو کہ وہ اللہ سے مخفی رہ سکتی ہیں۔ اس کے علم میں سب کچھ ہے اور وہ اس کے مطابق قیامت والے دن جزا وسزا دے گا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الفرقان ۲۵) ---۱۱۔ ''بات یہ ہے کہ یہ لوگ قیامت کو جھوٹ سمجھتے ہیں اور قیامت کے جھٹلانے والوں کے لیے ہم نے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔'' O ---۱۷۔ ''اور جس دن اللہ تعالیٰ انہیں اور سوائے اللہ کے جنہیں یہ پوجتے رہے' انہیں جمع کر کے پوچھے گا کہ کیا میرے ان بندوں کو تم نے گمراہ کیا یا یہ خود ہی راہ سے گم ہو گئے۔'' O ---۶۸۔ ''اور اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور کسی ایسے شخص کو جسے قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے منع کر دیا ہو وہ بجز حق کے قتل نہیں کرتے' نہ وہ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں' اور جو کوئی یہ کام کرے وہ اپنے اوپر سخت وبال لائے گا۔'' O ---۶۹۔ ''اسے قیامت کے دن دوہرا عذاب کیا جائے گا اور وہ ذلت وخواری کے ساتھ ہمیشہ اسی میں رہے گا۔'' O ---۷۰۔ ''سوائے ان لوگوں کے جو توبہ کریں اور ایمان لائیں اور نیک کام کریں' ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں سے بدل دیتا ہے' اللہ بخشنے والا مہربانی کرنے والا ہے۔'' O

(سورۃ القصص ۲۸) ---۴۱۔ ''اور ہم نے انہیں ایسے امام بنا دیئے کہ لوگوں کو جہنم کی طرف بلائیں اور روز قیامت مطلق مدد نہ کیے جائیں۔'' O ---۴۲۔ ''اور ہم نے اس دنیا میں بھی ان کے پیچھے اپنی لعنت لگا دی اور قیامت کے دن بھی وہ بدحال لوگوں میں سے ہوں گے۔'' O ---۶۱۔ ''کیا وہ شخص جس سے ہم نے نیک وعدہ کیا ہے جسے وہ قطعاً پانے والا ہے مثل اس شخص کے ہو سکتا ہے؟ جسے ہم نے زندگانی دنیا کی کچھ یونہی سی منفعت دے دی پھر بالآخر وہ قیامت کے روز پکڑا باندھا حاضر کیا جائے گا۔'' O ---۶۲۔ ''اور جس دن اللہ تعالیٰ انہیں پکار کر فرمائے گا کہ تم جنہیں اپنے گمان میں میرا شریک ٹھہرا رہے تھے کہاں ہیں۔'' O ---۷۱۔ ''کہہ دیجیے! کہ دیکھو تو سہی اگر اللہ تعالیٰ تم پر رات ہی رات قیامت تک برابر کر دے تو سوائے اللہ کے کون معبود ہے جو تمہارے پاس دن کی روشنی لائے؟ کیا تم سنتے نہیں ہو؟'' O ---۷۲۔ ''پوچھیے! کہ یہ بھی بتا دو کہ اگر اللہ تعالیٰ تم پر ہمیشہ قیامت تک دن ہی دن رکھے تو بھی سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی معبود ہے جو تمہارے پاس رات لے آئے؟ جس میں تم آرام حاصل کرو' کیا تم دیکھ نہیں رہے ہو؟'' O

(سورۃ العنکبوت ۲۹) ---۲۵۔ ''(حضرت ابراہیم علیہ السلام نے) کہا کہ تم نے جن بتوں کی پرستش اللہ تعالیٰ کے سوا کی ہے انہیں تم نے اپنی آپس کی دنیوی دوستی کی بنا ٹھہرالی ہے' تم سب قیامت کے دن ایک دوسرے سے کفر کرنے لگو گے اور ایک دوسرے پر لعنت کرنے لگو گے۔ اور تمہارا سب کا ٹھکانہ دوزخ ہوگا اور تمہارا کوئی مددگار نہ ہوگا۔'' O ---۳۶۔ ''اور مدین کی طرف ہم نے ان کے بھائی شعیب (علیہ السلام) کو بھیجا انہوں نے کہا اے میری قوم کے لوگو! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو قیامت کے دن کی توقع رکھو اور زمین میں فساد نہ کرتے پھرو۔'' O

(سورۃ الروم ۳۰) ---۱۲۔ ''اور جس دن قیامت قائم ہوگی تو گنہگار حیرت زدہ رہ جائیں گے۔'' O ---۱۳۔ ''اور ان کے تمام تر شریکوں میں سے ایک بھی ان کا سفارشی نہ ہوگا اور (خود یہ بھی) اپنے شریکوں کے منکر ہو جائیں گے۔'' O ---۱۴۔ ''اور جس دن قیامت قائم ہوگی اس دن (جماعتیں) الگ الگ ہو جائیں گی۔'' O ---[اس سے مراد ہر فرد کا دوسرے فرد سے الگ ہونا نہیں ہے۔ بلکہ مطلب مومنوں کا اور کافروں کا الگ الگ ہونا ہے۔ اہل ایمان جنت میں اور اہل کفر وشرک جہنم میں چلے جائیں گے اور ان کے درمیان دائمی جدائی ہو جائے گی' یہ دونوں پھر کبھی اکٹھے نہیں ہوں گے یہ حساب کے بعد ہوگا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۴۳۔ ''پس آپ اپنا رخ اس سچے اور سیدھے دین کی طرف ہی رکھیں قبل اس کے کہ وہ دن آجائے جس کا ٹل جانا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے ہی نہیں اس دن سب متفرق ہو جائیں گے۔'' O ---[اس دن کی ایک خصوصیت یہ ہوگی کہ اس روز اولاد آدم کی تقسیم عربی، عجمی۔ رومی، حبشی امیر وفقیر، شاہ وگدا کی بنیادوں پر نہیں ہوگی، بلکہ کفر واسلام پر ہوگی۔ کفر کرنے والوں کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)] (مزید تفسیر کیلئے

Marfat.com

باب ۹، مضمون: دین) ---۵۵۔ ''اور جس دن قیامت برپا ہو جائے گی گناہ گار لوگ قسمیں کھائیں گے کہ (دنیا میں) ایک گھڑی کے سوا نہیں ٹھہرے' اسی طرح یہ بہکے ہوئے ہی رہے۔'' O ---۵۶۔ ''اور جن لوگوں کو علم اور ایمان دیا گیا وہ جواب دیں گے کہ تم تو جیسا کہ کتاب اللہ میں ہے یوم قیامت تک ٹھہرے رہے۔ آج کا یہ دن قیامت ہی کا دن ہے لیکن تم تو یقین ہی نہیں مانتے تھے۔'' O

(**سورۃ لقمان** ۳۱) ---۲۹۔ ''کیا آپ نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ رات کو دن اور دن کو رات میں کھپا دیتا ہے' سورج چاند کو اسی نے فرماں بردار کر رکھا ہے کہ ہر ایک مقررہ وقت تک چلتا رہے' اللہ تعالیٰ ہر اس چیز سے جو تم کرتے ہو خبردار ہے۔'' O ---۳۳۔ ''لوگو! اپنے رب سے ڈرو اور اس دن کا خوف کرو جس دن باپ اپنے بیٹے کو کوئی نفع نہ پہنچا سکے گا اور نہ بیٹا اپنے باپ کا ذرا سا بھی نفع کرنے والا ہو گا (یاد رکھو) اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے (دیکھو) دنیا کی زندگی دھوکے میں نہ ڈالے اور نہ دھوکے باز (شیطان) تمہیں دھوکے میں ڈال دے۔'' O ---۳۴۔ ''بے شک اللہ تعالیٰ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے وہی بارش نازل فرماتا ہے اور ماں کے پیٹ میں جو ہے اسے جانتا ہے۔ کوئی (بھی) نہیں جانتا کہ کل کیا (کچھ) کرے گا؟ نہ کسی کو یہ معلوم ہے کہ کس زمین میں مرے گا۔ (یاد رکھو) اللہ تعالیٰ ہی پورے علم والا اور صحیح خبروں والا ہے۔'' O ---[حدیث شریف میں بھی آتا ہے کہ پانچ چیزیں مفاتیح الغیب ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ ۱۔ قرب قیامت کی علامات تو نبی ﷺ نے بیان فرمائی ہیں لیکن قیامت کے وقوع کا یقینی علم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں' کسی فرشتے کو نہ کسی نبی مرسل کو۔ ۲۔ بارش کا معاملہ بھی ایسا ہی ہے۔ آثار و علائم سے تخمینہ تو لگایا جاتا اور لگایا جا سکتا ہے لیکن یہ بات ہر شخص کے تجربہ و مشاہدے کا حصہ ہے کہ یہ تخمینے کبھی صحیح نکلتے ہیں اور کبھی غلط۔ حتیٰ کہ محکمہ موسمیات کے اعلانات بھی بعض دفعہ صحیح ثابت نہیں ہوتے۔ جس سے صاف واضح ہے کہ بارش کا بھی یقینی علم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں۔ ۳۔ رحم مادر میں مشینی ذرائع سے جنسیت کا ناقص اندازہ تو شاید ممکن ہے کہ بچہ ہے یا بچی؟ لیکن ماں کے پیٹ میں نشوونما پانے والا یہ بچہ نیک بخت ہے یا بد بخت ناقص ہوگا یا کامل' خوب رو ہوگا کہ بدشکل' کالا ہوگا یا گورا' وغیرہ باتوں کا علم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے پاس نہیں۔ ۴۔ انسان کل کیا کرے گا؟ وہ دین کا معاملہ ہو یا دنیا کا؟ کسی کو آنے والے کل کے بارے میں علم نہیں ہے کہ وہ اس کی زندگی میں آئے گا بھی یا نہیں؟ اور اگر آئے گا تو وہ اس میں کیا کچھ کرے گا؟ ۵۔ موت کہاں آئے گی؟ گھر میں یا گھر سے باہر' اپنے وطن میں یا دیار غیر میں' جوانی میں آئے گی یا بڑھاپے میں' اپنی آرزوؤں اور خواہشات کی تکمیل کے بعد آئے گی یا اس سے پہلے؟ کسی کو معلوم نہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ السجدۃ** ۳۲) ---۲۵۔ ''آپ کا رب ان (سب) کے درمیان ان (تمام) باتوں کا فیصلہ قیامت کے دن کرے گا جن میں وہ اختلاف کر رہے ہیں۔'' O ---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: اختلاف] ---۲۸۔ ''اور کہتے ہیں کہ یہ فیصلہ کب ہوگا؟ اگر تم سچے ہو (تو بتلاؤ)۔'' O ---[اہل ایمان کفار کو کہا کرتے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ہمارے اور تمہارے درمیان فیصلہ کرے گا۔ نیک لوگوں کو ان کے نیک اعمال کی جزا ملے گی اور بدکاروں کو آتش جہنم میں جھونک دیا جائے گا۔ کفار ازراہ تمسخر پوچھتے کہ وہ فیصلہ کا دن' جس کی آمد سے تم ہمیں ہر روز ڈرایا کرتے ہو ازراہ کرم یہ تو بتا دو کہ وہ کب آئے گا۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)] ---۲۹۔ ''جواب دے دو کہ فیصلے والے دن ایمان لانا بے ایمانوں کو کچھ کام نہ آئے گا اور نہ انہیں ڈھیل دی جائے گی۔'' O ---[اس یوم الفتح سے مراد آخرت کے فیصلے کا دن ہے' جہاں ایمان مقبول ہوگا اور نہ مہلت دی جائے گی۔ فتح مکہ کا دن مراد نہیں ہے کیوں کہ اس دن تو طلقاء کا اسلام قبول کر لیا گیا تھا' جن کی تعداد تقریباً دو ہزار تھی۔ طلقاء سے مراد وہ اہل مکہ ہیں جن کو نبی ﷺ نے فتح مکہ والے دن سزا و تعزیر کے بجائے معاف فرما دیا تھا اور یہ کہہ کر آزاد کر دیا تھا کہ آج تم سے تمہاری پچھلی ظالمانہ کارروائیوں کا بدلہ نہیں لیا جائے گا۔ چنانچہ ان کی اکثریت مسلمان ہو گئی تھی۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الاحزاب** ۳۳) ---۶۳۔ ''لوگ آپ سے قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔ آپ کہہ دیجیے! کہ اس کا علم تو اللہ تعالیٰ ہی کو ہے' آپ کو کیا خبر بہت ممکن ہے قیامت بالکل ہی قریب ہو۔'' O ---[جب انہیں عذاب جہنم سے ڈرایا جاتا تو وہ ازراہ مذاق پوچھتے۔ جناب ذرا یہ تو فرمائیے وہ قیامت آئے گی کب؟ جس سے آپ ہمیں ڈراتے رہتے ہیں۔ وہ اس لیے نہیں پوچھتے تھے تاکہ وہ توبہ کریں اور اپنے کرتوتوں سے باز آ جائیں۔ اس لیے ان کے حسب حال جواب دیا گیا۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

(**سورۃ سبا** ۳۴) ---۳۔ ''کفار کہتے ہیں کہ ہم پر قیامت نہیں آئیگی۔ آپ کہہ دیجیے! کہ مجھے میرے رب کی قسم! جو عالم الغیب ہے کہ وہ یقیناً تم پر آئے گی اللہ تعالیٰ سے ایک ذرے کے برابر کی چیز بھی پوشیدہ نہیں نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں بلکہ اس سے بھی چھوٹی اور بڑی ہر چیز کھلی کتاب میں موجود ہے۔'' O ---۲۹۔ ''پوچھتے ہیں کہ وہ وعدہ ہے کب؟ سچے ہو تو بتا دو۔'' O ---[یہ بطور استہزا کے پوچھتے تھے' کیوں کہ اس کا وقوع ان کے نزدیک مستبعد اور ناممکن تھا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۳۰۔ ''جواب دیجیے کہ وعدے کا دن ٹھیک معین ہے جس سے ایک ساعت نہ تم پیچھے ہٹ سکتے ہو نہ آگے بڑھ سکتے ہو۔'' O ---[یعنی اللہ تعالیٰ نے قیامت کا ایک دن مقرر کر رکھا ہے جس کا علم صرف اسی کو ہے تاہم جب وہ وقت موعود آ جائے گا تو ایک ساعت بھی

Marfat.com

آگے پیچھے نہیں ہوگا۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۴۰۔''اور ان سب کو اللہ تعالیٰ اس دن جمع کر کے فرشتوں سے دریافت فرمائے گا کہ کیا یہ لوگ تمہاری عبادت کرتے تھے۔''O---۴۱۔''وہ کہیں گے تیری ذات پاک ہے اور ہمارا ولی تو تو ہے نہ کہ یہ بلکہ یہ لوگ جنوں کی عبادت کرتے تھے' ان میں کے اکثر کا انہی پر ایمان تھا۔''O---۴۲۔''پس آج تم میں سے کوئی (بھی) کسی کے لیے (بھی کسی قسم کے) نفع نقصان کا مالک نہ ہوگا۔ اور ظالموں سے کہہ دیں گے کہ اس آگ کا عذاب چکھو جسے تم جھٹلاتے رہے۔''O

(سورۃ فاطر ۳۵)---۱۴۔''اگر تم انہیں پکارو تو وہ تمہاری پکار سنتے ہی نہیں اور اگر (بالفرض) سن بھی لیں تو فریاد رسی نہیں کریں گے' بلکہ قیامت کے دن تمہارے اس شرک کا صاف انکار کر جائیں گے۔ آپ کو کوئی بھی حق تعالیٰ جیسا خبردار خبریں نہ دے گا۔''O---۴۵۔''اور اگر اللہ تعالیٰ لوگوں پر ان کے اعمال کے سبب دار و گیر فرمانے لگتا تو روئے زمین پر ایک جاندار کو نہ چھوڑتا' لیکن اللہ تعالیٰ ان کو ایک میعاد معین تک مہلت دے رہا ہے' سو جب ان کی وہ میعاد آپہنچے گی اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو آپ دیکھ لے گا۔''O

(سورۃ یٰس ۳۶)---۴۸۔''وہ کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کب ہوگا' سچے ہو تو بتلاؤ۔''O---۴۹۔''انہیں صرف ایک سخت چیخ کا انتظار ہے جو انہیں آپکڑے گی اور یہ باہم لڑائی جھگڑے میں ہی ہوں گے۔''O---[یہاں قیامت کی آمد کا حال بیان ہو رہا ہے۔ قیامت اس طرح نہیں آئے گی کہ پہلے اس کا اعلان کیا جائے کہ فلاں تاریخ کو اتنے بج کر اتنے منٹ پر کائنات کا نظام درہم برہم کر دیا جائے گا بلکہ لوگ اپنے اپنے کام میں مشغول ہوں گے قیامت برپا ہونے کا کسی کو وہم و گمان بھی نہ ہوگا۔ اچانک حضرت اسرافیل کو بارگاہِ الٰہی سے حکم ملے گا کہ صور پھونک کر دُنیا کے خاتمے کا اعلان کر دیں پھر ایک ہولناک کڑک ہوگی، جس سے ہر چیز درہم برہم ہو جائے گی۔ حضور کریم ﷺ نے وقوعِ قیامت کا جو منظر بیان فرمایا ہے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت سے سماعت فرمایئے: ترجمہ یعنی قیامت اس حال میں قائم ہوگی کہ دو آدمی کپڑے کی خرید و فروخت کر رہے ہوں گے۔ انہوں نے کپڑے کا تھان کھولا ہوا ہوگا، اس سے پیشتر کہ وہ تھان کو لپیٹیں قیامت برپا ہو جائے گی۔ اسی طرح ایک شخص اپنے مویشیوں کو پانی پلانے کے لیے حوض کی لپائی کر رہا ہوگا تو انہیں پانی پلانے سے پہلے ہی قیامت برپا ہو جائے گی۔ ایک آدمی کوئی چیز تول رہا ہوگا اس سے پہلے کہ وہ ترازو اُونچا کرے قیامت برپا ہو جائے گی۔ انسان لقمہ منہ میں ڈالے گا اور اُسے نگلنے سے پہلے قیامت برپا ہو جائے گی*۔(تفسیر از ضیاء القرآن)](مزید تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: صور)---۵۰۔''اس وقت نہ تو یہ وصیت کر سکیں گے اور نہ اپنے اہل کی طرف لوٹ سکیں گے۔''O---۵۱۔''تو صور کے پھونکے جاتے ہی سب کے سب اپنی قبروں سے اپنے پروردگار کی طرف (تیز تیز) چلنے لگیں گے۔''O[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: صور]---۵۲۔''کہیں گے ہائے ہائے! ہمیں ہماری خواب گاہوں سے کس نے اٹھا دیا۔ یہی ہے جس کا وعدہ رحمٰن نے دیا تھا اور رسولوں نے سچ سچ کہہ دیا تھا۔''O---[قبر کو خواب گاہ سے تعبیر کرنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ قبر میں ان کو عذاب نہیں ہوگا' بلکہ بعد میں جو ہولناک مناظر اور عذاب کی شدت دیکھیں گے' اس کے مقابلے میں انہیں قبر کی زندگی ایک خواب ہی محسوس ہوگی۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۵۳۔''یہ نہیں ہے مگر ایک چیخ کہ یکایک سارے کے سارے ہمارے سامنے حاضر کر دیئے جائیں گے۔''O---۵۴۔''پس آج کسی شخص پر کچھ بھی ظلم نہ کیا جائے گا اور تمہیں نہیں بدلہ دیا جائے گا' مگر صرف ان ہی کاموں کا جو تم کیا کرتے تھے۔''O---۵۵۔''جنتی لوگ آج کے دن اپنے (دلچسپ) مشغلوں میں ہشاش بشاش ہیں۔''O

(سورۃ الزُّمر ۳۹)---۲۴۔''بھلا جو شخص قیامت کے دن کے بدترین عذاب کی سپر (ڈھال) اپنے منہ کو بنائے گا۔ (ایسے) ظالموں سے کہا جائے گا کہ اپنے کیے کا (وبال) چکھو۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۱، مضمون: عذاب]---۴۷۔''اگر ظلم کرنے والوں کے پاس وہ سب کچھ ہو جو روئے زمین پر ہے اور اس کے ساتھ اتنا ہی اور ہو تو بھی بدترین سزا کے بدلے میں قیامت کے دن یہ سب کچھ دے دیں' اور ان کے سامنے اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ ظاہر ہوگا جس کا گمان بھی انہیں نہ تھا۔''O---۶۰۔''اور جن لوگوں نے اللہ پر جھوٹ باندھا ہے تو آپ دیکھیں گے کہ قیامت کے دن ان کے چہرے سیاہ ہو گئے ہوں گے کیا تکبر کرنے والوں کا ٹھکانا جہنم میں نہیں؟''O(حدیث و تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: تکبر)

(سورۃ المومن ۴۰)---۱۵۔''بلند درجوں والا عرش کا مالک وہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے وحی نازل فرماتا ہے' تاکہ وہ ملاقات کے دن سے ڈرائے۔''O---۱۶۔''جس دن سب لوگ ظاہر ہو جائیں گے' ان کی کوئی چیز اللہ تعالیٰ سے پوشیدہ نہ رہے گی۔ آج کس کی بادشاہی ہے؟ فقط اللہ تعالیٰ واحد و قہار کی۔''O---۱۷۔''آج ہر نفس کو اس کی کمائی کا بدلہ دیا جائے گا۔ آج (کسی قسم کا) ظلم نہیں' یقیناً اللہ تعالیٰ بہت جلد حساب کرنے والا ہے۔''O---۱۸۔''اور انہیں بہت ہی قریب آنے والی (قیامت سے) آگاہ کر دیجئے' جب کہ دل حلق تک پہنچ جائیں گے اور سب خاموش ہوں گے' ظالموں کا نہ کوئی ولی دوست ہوگا نہ سفارشی کہ جس کی بات مانی جائے گی۔''O---۱۹۔''وہ آنکھوں کی خیانت کو اور سینوں کی پوشیدہ باتوں کو (خوب) جانتا ہے۔''O---۲۰۔''اور اللہ تعالیٰ ٹھیک ٹھیک فیصلہ کر دے گا اس کے سوا جنہیں یہ لوگ پکارتے ہیں وہ کسی چیز کا بھی فیصلہ نہیں کر سکتے' بیشک اللہ تعالیٰ خوب سنتا خوب دیکھتا ہے۔''O

Marfat.com

---۵۹۔ ''قیامت بالیقین اور بے شبہ آنے والی ہے' لیکن (یہ اور بات ہے کہ) بہت سے لوگ ایمان نہیں لاتے۔''O

(سورۃ حٰم السجدۃ ۴۱)---۴۰۔ ''بیشک جو لوگ ہماری آیتوں میں کج روی کرتے ہیں وہ (کچھ) ہم سے مخفی نہیں' (بتلاؤ تو) جو آگ میں ڈالا جائے وہ اچھا ہے یا وہ جو امن وامان کے ساتھ قیامت کے دن آئے؟ تم جو چاہو کرتے چلے جاؤ' وہ تمہارا سب کیا کرایا دیکھ رہا ہے۔''O---۵۰۔ ''اور جو مصیبت اسے پہنچ چکی ہے اس کے بعد اگر ہم اسے کسی رحمت کا مزہ چکھائیں تو وہ کہہ اٹھتا ہے کہ اس کا تو میں حقدار ہی تھا اور میں تو خیال نہیں کر سکتا کہ قیامت قائم ہوگی اور اگر میں اپنے رب کے پاس واپس کیا گیا تو بھی یقیناً میرے لیے اس کے پاس بھی بہتری ہے' یقیناً ہم ان کفار کو ان کے اعمال سے خبردار کریں گے اور انہیں سخت عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔''O

(سورۃ الشوریٰ ۴۲)---۷۔ ''اسی طرح ہم نے آپ کی طرف عربی قرآن کی وحی کی ہے تاکہ آپ مکہ والوں کو اور اس کے آس پاس کے لوگوں کو خبردار کر دیں اور جمع ہونے کے دن سے جس کے آنے میں کوئی شک نہیں ڈرا دیں۔ ایک گروہ جنت میں ہوگا اور ایک گروہ جہنم میں ہوگا۔''O---۱۵۔ ''پس آپ لوگوں کو اسی طرف بلاتے رہیں اور جو کچھ آپ سے کہا گیا ہے اس پر مضبوطی سے جم جائیں اور ان کی خواہشوں پر نہ چلیں اور فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ نے جتنی کتابیں نازل فرمائی ہیں میرا ان پر ایمان ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ تم میں انصاف کرتا رہوں۔ ہمارا اور تم سب کا پروردگار اللہ تعالیٰ ہی ہے ہمارے اعمال ہمارے لیے ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے لیے ہیں' ہم تم میں کوئی کٹ حجتی نہیں اللہ تعالیٰ ہم (سب) کو جمع کرے گا اور اسی کی طرف لوٹنا ہے۔''O (تفسیر کیلئے باب ۱۴' مضمون: دوسروں کی خواہش پر چلنا)---۱۷۔ ''اللہ تعالیٰ نے حق کے ساتھ کتاب نازل فرمائی ہے اور ترازو بھی (اتاری ہے) اور آپ کو کیا خبر شاید قیامت قریب ہی ہو۔''O---۱۸۔ ''اس کی جلدی انہیں پڑی ہے جو اسے نہیں مانتے اور جو اس پر یقین رکھتے ہیں وہ تو اس سے ڈر رہے ہیں' انہیں اس کے حق ہونے کا پورا علم ہے۔ یاد رکھو جو لوگ قیامت کے معاملہ میں لڑ جھگڑ رہے ہیں' وہ دور کی گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں۔''O---[یعنی استہزا کے طور پر یہ سمجھتے ہوئے کہ اس کو آنا ہی کہاں ہے؟ اس لیے کہتے ہیں کہ قیامت جلدی آئے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۲۱۔ ''کیا ان لوگوں نے ایسے (اللہ تعالیٰ کے) شریک (مقرر کر رکھے) ہیں جنہوں نے ایسے احکام دین مقرر کر دیے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فرمائے ہوئے نہیں ہیں۔ اگر فیصلے کے دن کا وعدہ نہ ہوتا تو (ابھی ہی) ان میں فیصلہ کر دیا جاتا۔ یقیناً (ان) ظالموں کے لیے ہی دردناک عذاب ہے۔''O---۴۷۔ ''اپنے رب کا حکم مان لو اس سے پہلے کہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے وہ دن آ جائے جس کا ہٹ جانا ناممکن ہے' تمہیں اس روز نہ تو کوئی پناہ کی جگہ ملے گی نہ چھپ کر انجان بن جانے کی۔''O

(سورۃ الزخرف ۴۳)---۶۱۔ ''اور یقیناً عیسیٰ (علیہ السلام) قیامت کی علامت ہے پس تم (قیامت) کے بارے میں شک نہ کرو اور میری تابعداری کرو' یہی سیدھی راہ ہے۔''O---[مطلب یہ ہے کہ وہ جب دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے تو معلوم ہو جائے گا کہ قیامت اب قریب ہے۔ لیکن ان بزرگوں کی جلالتِ قدر کے باوجود یہ ماننا مشکل ہے کہ اس آیت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمدِ ثانی کو قیامت کی نشانی یا اس کے علم کا ذریعہ کہا گیا ہے۔ اس لیے کہ بعد کی عبارت یہ معنی لینے میں مانع ہے۔ اُن کا دوبارہ آنا تو قیامت کے علم کا ذریعہ صرف ان لوگوں کے لیے بن سکتا ہے جو اس زمانہ میں موجود ہوں یا اس کے بعد پیدا ہوں۔ کفارِ مکہ کے لیے آخر وہ کیسے ذریعۂ علم قرار پا سکتا تھا کہ اُن کو خطاب کر کے یہ کہنا صحیح ہوتا کہ ''پس تم اس میں شک نہ کرو''۔ لہٰذا ہمارے نزدیک صحیح تفسیر وہی ہے جو بعض دوسرے مفسرین نے کی ہے کہ یہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بے باپ پیدا ہونے اور اُن کے مٹی سے پرندہ بنانے اور مُردے جلانے کو قیامت کے امکان کی ایک دلیل قرار دیا گیا ہے' اور ارشادِ خداوندی کا منشا یہ ہے کہ جو خدا باپ کے بغیر بچہ پیدا کر سکتا ہے' اور جس خدا کا ایک بندہ مٹی کے پُتلے میں جان ڈال سکتا اور مُردوں کو زندہ کر سکتا ہے اُس کے لیے آخر تم اِس بات کو کیوں ناممکن سمجھتے ہو کہ وہ تمہیں اور تمام انسانوں کو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کر دے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]---۶۲۔ ''اور شیطان تمہیں روک نہ دے' یقیناً وہ تمہارا صریح دشمن ہے۔''O---۶۶۔ ''یہ لوگ صرف قیامت کے منتظر ہیں کہ وہ اچانک ان پر آ پڑے اور انہیں خبر بھی نہ ہو۔''O---۶۷۔ ''اس دن (گہرے) دوست بھی ایک دوسرے کے دشمن بن جائیں گے سوائے پرہیزگاروں کے۔''O---۸۵۔ ''اور وہ بہت برکتوں والا ہے جس کے پاس آسمان وزمین اور ان کے درمیان کی بادشاہت ہے اور قیامت کا علم بھی اسی کے پاس ہے اور اسی کی جانب تم سب لوٹائے جاؤ گے۔''O

(سورۃ الجاثیۃ ۴۵)---۲۶۔ ''آپ فرما دیجیے! اللہ تعالیٰ ہی تمہیں زندہ کرتا ہے پھر تمہیں مار ڈالتا ہے پھر تمہیں قیامت کے دن جمع کرے گا جس میں کوئی شک نہیں لیکن اکثر لوگ نہیں سمجھتے۔''O---۲۷۔ ''اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اللہ تعالیٰ ہی کی ہے اور جس دن قیامت قائم ہوگی اس دن اہل باطل بڑے نقصان میں پڑیں گے۔''O---۳۱۔ ''لیکن جن لوگوں نے کفر کیا تو (میں ان سے کہوں گا) کیا میری آیتیں تمہیں سنائی نہیں جاتی تھیں؟ پھر بھی تم تکبر کرتے رہے اور تم تھے ہی گنہگار لوگ۔''O---۳۲۔ ''اور جب کبھی کہا جاتا کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ یقیناً سچا ہے اور قیامت کے آنے میں کوئی شک نہیں تو تم جواب دیتے تھے کہ ہم نہیں جانتے قیامت کیا چیز ہے؟ ہمیں کچھ یوں ہی سا خیال ہو جاتا ہے لیکن ہمیں یقین نہیں۔''O---۳۳۔ ''اور ان پر اپنے اعمال کی

Marfat.com

برائیاں کھل گئیں اور جس کا وہ مذاق اڑا رہے تھے اس نے انہیں گھیر لیا۔'' O ---۳۴۔ ''اور کہہ دیا گیا کہ آج ہم تمہیں بھلا دیں گے جیسے کہ تم نے اپنے اس دن سے ملنے کو بھلا دیا تھا تمہارا ٹھکانا جہنم ہے اور تمہارا مددگار کوئی نہیں۔'' O

(**سورۃ الاحقاف** ۴۶) ---۳۔ ''ہم نے آسمانوں اور زمین اور ان دونوں کے درمیان کی تمام چیزوں کو بہترین تدبیر کے ساتھ ہی ایک مدت معین کے لیے پیدا کیا ہے اور کافر لوگ جس چیز سے ڈرائے جاتے ہیں منہ موڑ لیتے ہیں۔'' O --- [یعنی آسمان و زمین کی پیدائش کا ایک خاص مقصد بھی ہے اور وہ ہے انسانوں کی آزمائش۔ دوسرا اس کے لیے ایک وقت بھی مقرر ہے۔ جب وہ وقت موعود آ جائے گا تو آسمان و زمین کا یہ موجودہ نظام سارا بکھر جائے گا۔ نہ آسمان یہ آسمان ہو گا' نہ زمین' یہ زمین ہو گی۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ النجم** ۵۳) ---۵۷۔ ''آنے والی گھڑی قریب آ گئی ہے۔'' O --- [قیامت لحہ بہ لحہ قریب سے قریب تر ہو رہی ہے۔ تمہاری موت کی گھڑی بھی نزدیک آتی جا رہی ہے اور تمہیں معلوم بھی نہیں کہ کس لمحے تمہاری زندگی کا چراغ بجھ جائے گا' اس لیے لیت و لعل میں قیمتی وقت ضائع نہ کرو۔ ابھی جو کچھ کرنا ہے' کر لو۔ ایسا نہ ہو کہ مہلت کی گھڑیاں اچانک ختم ہو جائیں اور پھر تمہیں کف افسوس ملنا پڑے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)] ---۵۸۔ ''اللہ تعالیٰ کے سوا اس کا (وقت معین پر کھول) دکھانے والا اور کوئی نہیں۔'' O ---۵۹۔ ''پس کیا تم اس بات سے تعجب کرتے ہو؟'' O

(**سورۃ القمر** ۵۴) ---۱۔ ''قیامت قریب آ گئی اور چاند پھٹ گیا۔'' O --- [حضور ﷺ نے اپنی دو انگلیوں سبابہ اور وسطی سے اشارہ کیا اور فرمایا میری بعثت اور قیامت یوں ملی ہوئی ہیں۔ اس آیت میں بھی یہی بتا دیا کہ قیامت برپا ہونے کا اللہ تعالیٰ نے جو وقت متعین کیا ہے وہ اب قریب آ گیا ہے۔ زیادہ عرصہ گزر چکا' اب تھوڑا وقت باقی ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)] ---۴۳۔ ''(اے قریشیو!) کیا تمہارے کافر ان کافروں سے کچھ بہتر ہیں؟ یا تمہارے لیے اگلی کتابوں میں چھٹکارا لکھا ہوا ہے؟'' O ---۴۴۔ ''یا یہ کہتے ہیں کہ ہم غلبہ پانے والی جماعت ہیں۔'' O ---۴۵۔ ''عنقریب یہ جماعت شکست دی جائے گی اور پیٹھ دے کر بھاگے گی۔'' O --- [اللہ نے ان کے زعم و باطل کی تردید فرمائی' جماعت سے مراد کفار مکہ ہیں۔ چنانچہ بدر میں انہیں شکست ہوئی اور یہ پیٹھ دے کر بھاگے' رؤسائے شرک اور اساطین کفر ہلاک کر دیئے گئے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۴۶۔ ''بلکہ قیامت کی گھڑی ان کے وعدے کے وقت ہے اور قیامت بڑی سخت اور کڑوی چیز ہے۔'' O --- [دنیا میں جو یہ قتل کیے گئے' قیدی بنائے گئے وغیرہ' یہ ان کی آخری سزا نہیں ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ سخت سزائیں ان کو قیامت والے دن دی جائیں گی جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۵۰۔ ''اور ہمارا حکم صرف ایک دفعہ (کا ایک کلمہ) ہی ہوتا ہے جیسے آنکھ کا جھپکنا۔'' O --- [یعنی قیامت برپا کرنے کے لیے ہمیں کوئی بڑی تیاری نہیں کرنی ہو گی اور نہ اسے لانے میں کوئی بڑی مدت صرف ہو گی۔ ہماری طرف سے بس ایک حکم صادر ہونے کی دیر ہے۔ اس کے صادر ہوتے ہی پلک جھپکاتے ہی وہ برپا ہو جائے گی۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(**سورۃ الرحمٰن** ۵۵) ---۳۷۔ ''پس جب کہ آسمان پھٹ کر سرخ ہو جائے جیسے کہ سرخ چمڑہ۔'' O --- [یہ روز قیامت کا ذکر ہے۔ آسمان کے پھٹنے سے مراد ہے بندش افلاک کا کھل جانا' اجرام سماوی کا منتشر ہو جانا' عالم بالا کے نظم کا درہم برہم ہو جانا۔ اور یہ جو فرمایا کہ آسمان اُس وقت لال چمڑے کی طرح سُرخ ہو جائے گا' اِس کا مطلب یہ ہے کہ اُس ہنگامہ عظیم کے وقت جو شخص زمین سے آسمان کی طرف دیکھے گا اُسے یوں محسوس ہو گا کہ جیسے سارے عالم بالا پر ایک آگ سی لگی ہوئی ہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)] ---۳۸۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟'' O --- [یعنی آج تم قیامت کو ناممکن قرار دیتے ہو جس کے معنی یہ ہیں کہ تمہارے نزدیک اللہ تعالیٰ اس کے برپا کرنے پر قادر نہیں ہے۔ مگر جب وہ برپا ہو جائے گی اور اپنی آنکھوں سے تم وہ سب کچھ دیکھ لو گے جس کی تمہیں خبر دی جا رہی ہے' اُس وقت تم اللہ تعالیٰ کی کس کس قدرت کا انکار کرو گے؟ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(**سورۃ الواقعہ** ۵۶) ---۱۔ ''جب قیامت قائم ہو جائے گی۔'' O --- [قرآن کریم میں قیامت کو مختلف ناموں سے یاد کیا گیا ہے۔ الصّاخۃ، الطّامۃ، الازفۃ۔ اسی طرح اس کا ایک نام الواقعۃ بھی ہے کیونکہ یہ ضرور وقوع پذیر ہو گی۔ کوئی ایسی طاقت نہیں جو اسے روک سکے اس لیے اسے الواقعۃ کہا گیا ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)] ---۲۔ ''جس کے واقع ہونے میں کوئی جھوٹ نہیں۔'' O ---۳۔ ''وہ پست کرنے والی اور بلند کرنے والی ہو گی۔'' O --- [پستی اور بلندی سے مطلب ذلت اور عزت ہے۔ یعنی اللہ کے اطاعت گزار بندوں کو یہ بلند اور نافرمانوں کو پست کر دے گی' چاہے دنیا میں معاملہ اس کے برعکس ہو۔ اہل ایمان وہاں معزز و مکرم ہوں گے اور اہل کفر و عصیان ذلیل و خوار۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۴۔ ''جبکہ زمین زلزلہ کے ساتھ ہلا دی جائے گی۔'' O ---۵۔ ''اور پہاڑ بالکل ریزہ ریزہ کر دیئے جائیں گے۔'' O ---۶۔ ''پھر وہ مثل پراگندہ غبار کے ہو جائیں گے۔'' O ---۷۔ ''اور تم تین جماعتوں میں ہو جاؤ گے۔'' O

(**سورۃ الحدید** ۵۷) ---۱۲۔ ''(قیامت کے) دن تو دیکھے گا کہ ایمان دار مردوں اور عورتوں کا نور ان کے آگے آگے اور ان کے دائیں دوڑ رہا ہو گا آج تمہیں ان

Marfat.com

جنتوں کی خوشخبری ہے جنکے نیچے نہریں جاری ہیں جن میں ہمیشہ کی رہائش ہے۔ یہ ہے بڑی کامیابی۔'' O ---[یہ عرصہ محشر میں پُل صراط میں ہوگا' یہ نور ان کے ایمان اور عمل صالح کا صلہ ہوگا' جس کی روشنی میں وہ جنت کا راستہ آسانی سے طے کرلیں گے۔ امام ابن کثیر اور امام ابن جریر وغیرہ نے وبایمانھم کا مفہوم یہ بیان کیا ہے کہ ان کے دائیں ہاتھوں میں ان کے اعمال نامے ہوں گے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ المجادلۃ ۵۸**) ---۷۔'' کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں کی اور زمین کی ہر چیز سے واقف ہے۔ تین آدمیوں کی سرگوشی نہیں ہوتی مگر اللہ تعالیٰ ان کا چوتھا ہوتا ہے اور نہ پانچ کی مگر ان کا چھٹا وہ ہوتا ہے اور نہ اس سے کم کی اور نہ زیادہ کی مگر وہ ساتھ ہی ہوتا ہے جہاں بھی وہ ہوں' پھر قیامت کے دن انہیں ان کے اعمال سے آگاہ فرمائے گا بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز سے واقف ہے۔'' O ---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴' مضمون: سرگوشی] ---۲۲۔'' اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والوں کو آپ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرنے والوں سے محبت رکھتے ہوئے ہرگز نہ پائیں گے گو وہ ان کے باپ یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کے کنبہ (قبیلے) کے (عزیز) ہی کیوں نہ ہوں۔ یہی لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کو لکھ دیا ہے اور جن کی تائید اپنی روح سے کی ہے اور جنہیں ان جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جہاں یہ ہمیشہ رہیں گے' اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہے اور یہ اللہ سے خوش ہیں یہ خدائی لشکر ہے' آگاہ رہو بیشک اللہ تعالیٰ کے گروہ والے ہی کامیاب لوگ ہیں۔'' O

(**سورۃ الحشر ۵۹**) ---۱۸۔'' اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور ہر شخص دیکھ (بھال) لے کہ کل (قیامت) کے واسطے اس نے (اعمال کا) کیا (ذخیرہ) بھیجا ہے۔ اور ہر (وقت) اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے سب اعمال سے باخبر ہے۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۱۴' مضمون: اے ایمان والو)

(**سورۃ التغابن ۶۴**) ---۹۔'' جس دن تم سب کو اس جمع ہونے کے دن جمع کرے گا وہی دن ہے ہار جیت کا اور جو شخص اللہ پر ایمان لا کر نیک عمل کرے اللہ اس سے اس کی برائیاں دور کردے گا اور اسے جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔'' O

(**سورۃ التحریم ۶۶**) ---۷۔'' اے کافرو! آج تم عذر و بہانہ مت کرو۔ تمہیں صرف تمہارے کرتوت کا بدلہ دیا جارہا ہے۔'' O ---[اے کفار قیامت کے دن بہانہ سازی کام نہ آئے گی، عذر اور مجبوریاں پیش کرنے سے چھٹکارا نہ ہوگا۔ اس دن تمہیں ان کرتوتوں کی سزا ضرور ملے گی جو منع کرنے کے باوجود تم کرتے رہے اور کسی نصیحت کرنے والے کی نصیحت کو تم نے قبول نہ کیا بلکہ ان کے درپے آزار رہے۔ (از تفسیر نمبر ۱۱ ضیاء القرآن)]

(**سورۃ الملک ۶۷**) ---۲۴۔'' فرمادیجئے! کہ وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں پھیلا دیا اور اس کی طرف تم اکٹھے کیے جاؤ گے۔'' O ---[یعنی انسانوں کو پیدا کرکے زمین میں پھیلانے والا بھی وہی ہے اور قیامت والے دن سب جمع بھی اسی کے پاس ہوں گے کسی اور کے پاس نہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)] ---۲۵۔'' (کافر) پوچھتے ہیں کہ وہ وعدہ کب ظاہر ہوگا اگر تم سچے ہو (تو بتاؤ؟)۔'' O ---[کفار بار بار پوچھتے تھے کہ بتاؤ قیامت کب برپا ہوگی لیکن ان کے پوچھنے کا مقصد یہ نہ تھا کہ اگر انہیں پتہ چل جائے کہ قیامت کس سال' کس تاریخ' کو کتنے بجے قائم ہونے والی ہے تو وہ ایمان لے آئیں گے۔ اب تک جو وہ قیامت پر ایمان لانے سے گریز کررہے ہیں اسکی محض یہ وجہ ہے کہ انہیں سال اور تاریخ نہیں بتائی گئی۔ ان کی یہ غرض نہ تھی' بلکہ محض استہزا و تمسخر کے لئے وہ یہ سوال کیے کرتے تھے کہ صدیاں گزر گئیں' جو پیغمبر بھی آیا' وہ اپنی قوم کو قیامت سے ڈراتا رہا' ابھی تک وہ آئی نہیں اور اگر آپ بھی اس کے لئے کوئی حتمی تاریخ مقرر نہیں کرسکتے' تو ہم یہ باور کرنے میں حق بجانب ہوں گے یہ محض گپ ہے کھوکھلی دھمکی ہے جو سادہ لوح عوام کا استحصال کرنے کے لئے مذہبی لیڈر ہر زمانہ میں استعمال کرتے رہے ہیں۔ اگر قیامت کو آنا ہوتا تو کب کی آچکی ہوتی۔ اگر اس کی کوئی حقیقت ہوتی تو آپ ہمیں اس کی معین تاریخ بتادیتے۔ اس قسم کے خیالات محض ان کی حماقت کا اظہار تھا۔ جس واقعہ کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک وقت مقرر کردیا ہے' جب تک وہ گھڑی نہ آجائے قیامت کیسے برپا ہوسکتی ہے۔ (از تفسیر ۳۲ ضیاء القرآن)] ---۲۶۔'' آپ فرمادیجئے کہ اس کا علم تو اللہ ہی کو ہے' میں تو صرف کھلے طور پر آگاہ کردینے والا ہوں۔'' O ---[اس کا علم اس کی ذات کے ساتھ مخصوص ہے' مجھے تو اس لئے تمہارے پاس بھیجا گیا ہے کہ میں تمہیں قبل از وقت خبردار کردوں تاکہ تم توبہ کرلو اور قیامت کے دن رسوائی کے عذاب سے اور آتش جہنم سے بچ جاؤ علم قیامت کے بارے میں متعدد مقامات پر بحث گزر چکی ہے۔ (از تفسیر ۳۳ ضیاء القرآن)] ---۲۷۔'' جب یہ لوگ اس وعدے کو قریب تر پالیں گے اس وقت ان کافروں کے چہرے بگڑ جائیں گے اور کہہ دیا جائے گا کہ یہی ہے جسے تم طلب کیا کرتے تھے۔'' O ---[آج تو تم قیامت کے لئے جلدی مچا رہے ہو' جب وہ برپا ہوگی تو تمہاری حالت دیدنی ہوگی۔ مارے خوف کے چہرہ بگڑ جائے گا' رخساروں کی سرخی غائب ہوجائے گی' ہونٹ لٹکنے لگیں گے' زبان باہر نکل آئے گی' آنکھیں اندر دھنسی جارہی ہوں گی' حواس باختہ ہوں گے' دماغی توازن کھو بیٹھو گے' اس وقت تمہارے پاس اتنی ہوش کب ہوگی کہ تم اس پر ایمان لاؤ اور اگر ایمان لے بھی آئے تو اس وقت کا ایمان بارگاہ الٰہی میں مقبول نہیں ہوگا۔ اس وقت تمہیں کہا جائے گا یہ لو! وہ قیامت آگئی جس کا تم بڑی شدت اور اصرار سے مطالبہ کیا کرتے تھے۔ (از تفسیر ۳۴ ضیاء القرآن)]

Marfat.com

(سورۃ الحاقۃ ۶۹) ---۱۔ ''ثابت ہونے والی۔'' O --- [یہ قیامت کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ اس میں امر الٰہی ثابت ہوگا اور خود یہ بھی بہر صورت وقوع پذیر ہونے والی ہے' اس لئے اسے الحاقۃ سے تعبیر فرمایا۔ (از تفسیر ۲ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۲۔ ''ثابت ہونے والی کیا ہے؟'' O --- [جب اہل عرب کسی اہم چیز کا ذکر کرنا چاہتے تو بسا اوقات مخاطب سے کچھ سوال پوچھتے ہیں تا کہ وہ ہوشیار ہو جائے اور پورے دھیان سے بات کو سنے۔ (از تفسیر ۲ ضیاء القرآن)] ---۳۔ ''اور تجھے کیا معلوم کہ وہ ثابت شدہ کیا ہے؟'' O --- [کفار مکہ چونکہ قیامت کو جھٹلا رہے تھے اور اس کے آنے کی خبر کو مذاق سمجھتے تھے اس لئے پہلے ان کو خبردار کیا گیا کہ وہ تو ہونی شدنی ہے' تم چاہے مانو یا نہ مانو' وہ بہر حال آکر رہے گی۔ اس کے بعد اب ان کو بتایا جا رہا ہے کہ یہ معاملہ صرف اتنا سادہ معاملہ نہیں ہے کہ کوئی شخص ایک پیش آنے والے واقعہ کی خبر کو تسلیم کرتا ہے یا نہیں' بلکہ اس کا نہایت گہرا تعلق قوموں کے اخلاق اور پھر ان کے مستقبل سے ہے تم سے پہلے گزری ہوئی قوموں کی تاریخ شاہد ہے کہ جس قوم نے بھی آخرت کا انکار کر کے اسی دُنیا کی زندگی کو اصل زندگی سمجھا اور اس بات کو جھٹلا دیا کہ انسان کو آخر کار خدا کی عدالت میں اپنا حساب دینا ہوگا' وہ سخت اخلاقی بگاڑ میں مبتلا ہوئی' یہاں تک کہ خدا کے عذاب نے آکر دُنیا کو اس کے وجود سے پاک کر دیا۔ (از تفسیر ۳ تفہیم القرآن)] ---۴۔ ''اس کھڑکا دینے والی کو ثمود اور عاد نے جھٹلا دیا تھا۔'' O --- [اس میں قیامت کو کھڑکا دینے والی کہا ہے' اس لئے کہ یہ اپنی ہولناکیوں سے لوگوں کو بیدار کر دے گی۔ (از تفسیر ۴ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۵۔ ''(جس کے نتیجہ میں) ثمود تو بے حد خوفناک (اور اونچی) آواز سے ہلاک کر دیئے گئے۔'' O ---۶۔ ''اور عاد بے حد تیز وتند ہوا سے غارت کر دیئے گئے۔'' O ---۱۳۔ ''پس جبکہ صور میں ایک پھونک پھونکی جائے گی۔'' O ---۱۴۔ ''اور زمین اور پہاڑ اٹھا لیے جائیں گے اور ایک ہی چوٹ میں ریزہ ریزہ کر دیے جائیں گے۔'' O ---۱۵۔ ''اس دن ہو پڑنے والی (قیامت) ہو پڑے گی۔'' O ---۱۶۔ ''اور آسمان پھٹ جائے گا اور اس دن بالکل بودا ہو جائے گا۔'' O ---۱۷۔ ''اس کے کناروں پر فرشتے ہوں گے' اور تیرے پروردگار کا عرش اس دن آٹھ (فرشتے) اپنے اوپر اٹھائے ہوئے ہوں گے۔'' O --- [تفسیر کے لئے باب نمبر۲، مضمون: عرش]

(سورۃ المعارج ۷۰) ---۲۶۔ ''اور جو انصاف کے دن پر یقین رکھتے ہیں۔'' O ---۴۲۔ ''پس تو انہیں جھگڑتا کھیلتا چھوڑ دے یہاں تک کہ یہ اپنے اس دن سے جا ملیں جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے۔'' O ---۴۳۔ ''جس دن یہ قبروں سے دوڑتے ہوئے نکلیں گے' گویا کہ وہ کسی جگہ کی طرف تیز تیز جا رہے ہیں۔'' O ---۴۴۔ ''ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی' ان پر ذلت چھا رہی ہوگی' یہ ہے وہ دن جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا تھا۔'' O

(سورۃ المدثر ۷۴) ---۹۔ ''تو وہ دن بڑا سخت دن ہوگا۔'' O ---۱۰۔ ''(جو) کافروں پر آسان نہ ہوگا۔'' O

(سورۃ القیامۃ ۷۵) ---۱۔ ''میں قسم کھاتا ہوں قیامت کے دن کی۔'' O --- [بعض کہتے ہیں کہ قسم سے پہلے کفار کے کلام کا رد ہے' وہ کہتے تھے مرنے کے بعد کوئی زندگی نہیں۔ اس کے ذریعے سے کہا گیا' جس طرح تم کہتے ہو' معاملہ اس طرح نہیں ہے میں قیامت کے دن کی قسم کھاتا ہوں' قیامت کے دن کی قسم کھانے سے مقصد اس کی اہمیت وعظمت کو واضح کرنا ہے۔ (از تفسیر ۱ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۲۔ ''اور قسم کھاتا ہوں اس نفس کی جو ملامت کرنے والا ہو۔'' O ---۳۔ ''کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ ہم اس کی ہڈیاں جمع کریں گے ہی نہیں۔'' O ---۴۔ ''ہاں ضرور کریں گے ہم تو قادر ہیں کہ اس کی پور پور تک درست کر دیں۔'' O ---۵۔ ''بلکہ انسان تو چاہتا ہے کہ آگے آگے نافرمانیاں کرتا جائے۔'' O ---۶۔ ''پوچھتا ہے کہ قیامت کا دن کب آئے گا۔'' O ---۷۔ ''پس جس وقت کہ نگاہ پتھرا جائے گی۔'' O ---۸۔ ''اور چاند بے نور ہو جائے گا۔'' O ---۹۔ ''اور سورج اور چاند جمع کر دیئے جائیں گے۔'' O --- [یہ قیامت کے پہلے مرحلے میں نظام عالم کے درہم برہم ہو جانے کی کیفیت کا ایک مختصر بیان ہے' چاند کے بے نور ہو جانے اور چاند سورج کے مل کر ایک ہو جانے کا مفہوم یہ بھی ہو سکتا ہے کہ صرف چاند ہی کی روشنی ختم نہ ہوگی جو سورج سے ماخوذ ہے بلکہ خود سورج بھی تاریک ہو جائے گا اور بے نور ہو جانے میں دونوں یکساں ہو جائیں گے' دوسرا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ زمین یکا یک الٹی چل پڑے گی اور اس دن چاند اور سورج دونوں بیک وقت مغرب سے طلوع ہوں گے۔ اور ایک تیسرا مطلب یہ بھی لیا جا سکتا ہے کہ چاند یک لخت زمین کی گرفت سے چھوٹ کر نکل جائے گا اور سورج میں جا پڑے گا۔ ممکن ہے کہ اس کا کوئی اور مفہوم بھی ہو جس کو آج ہم نہیں سمجھ سکتے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)] ---۱۰۔ ''اس دن انسان کہے گا کہ آج بھاگنے کی جگہ کہاں ہے؟'' O --- [یعنی جب یہ واقعات ظہور پذیر ہوں گے تو پھر اللہ سے یا جہنم کے عذاب سے راہ فرار ڈھونڈھے گا' لیکن اس وقت راہ فرار کہاں ہوگی؟ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۲۰۔ ''نہیں نہیں تم جلدی ملنے والی (دُنیا) کی محبت رکھتے ہو۔'' O ---۲۱۔ ''اور آخرت کو چھوڑ بیٹھے ہو۔'' O --- [عقیدہ قیامت سے ان کے بدکنے اور برافروختہ ہونے کی حقیقی وجہ کو پھر دہرایا جا رہا ہے کہ تم دُنیائے فانی کی لذت میں مگن ہو' ان سے تمہاری وابستگی' عشق کا درجہ حاصل کر چکی ہے اور ان کی محبت نے تم کو یوم آخرت سے بالکل غافل کر دیا ہے۔ (از تفسیر ۴ ضیاء القرآن)]

(سورۃ الدھر ۷۶) ---۷۔ ''جو نذر پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی برائی چاروں طرف پھیل جانے والی ہے۔'' O --- [یعنی اس دن سے ڈرتے ہوئے محرمات اور معصیات کا ارتکاب نہیں کرتے۔ برائی پھیل جانے کا مطلب ہے کہ اس روز اللہ کی گرفت سے صرف وہی بچے گا جسے اللہ

Marfat.com

اپنے دامن عفو ورحمت میں ڈھانک لے گا۔ باقی سب اس کے شر کی لپیٹ میں ہوں گے۔ (از تفسیر ۶ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۸۔ ''اور اللہ تعالیٰ کی محبت میں کھانا کھلاتے ہیں مسکین، یتیم اور قیدیوں کو۔'' O---۹۔ ''ہم تو تمہیں صرف اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کے لیے کھلاتے ہیں نہ تم سے بدلہ چاہتے ہیں نہ شکر گزاری۔'' O---۱۰۔ ''بیشک ہم اپنے پروردگار سے اس دن کا خوف کرتے ہیں جو اداسی اور سختی والا ہوگا۔'' O---۱۱۔ ''پس انہیں اللہ تعالیٰ نے اس دن کی برائی سے بچالیا اور انہیں تازگی اور خوشی پہنچائی۔'' O---[جیسا کہ وہ اس کے شر سے ڈرتے تھے اور اس سے بچنے کے لئے اللہ کی اطاعت کرتے تھے۔ (از تفسیر ۲ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۲۷۔ ''بیشک یہ لوگ جلدی ملنے والی (دنیا) کو چاہتے ہیں اور اپنے پیچھے ایک بڑے بھاری دن کو چھوڑے دیتے ہیں۔'' O ---[یعنی قیامت کو اس کی شدتوں اور ہولناکیوں کی وجہ سے اسے بھاری دن کہا اور چھوڑنے کا مطلب ہے کہ اس کے لئے تیاری نہیں کرتے اور اس کی پرواہ نہیں کرتے۔ (از تفسیر ۴ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] (مزید تفسیر کیلئے باب ۶، مضمون: دنیا)

(**سورۃ المرسلت ۷۷**) ---۱۔ ''دل خوش کن چلتی ہواؤں کی قسم۔'' O---۲۔ ''پھر زور سے جھونکا دینے والیوں کی قسم۔'' O---۳۔ ''پھر (ابر کو) ابھار کر پراگندہ کرنے والیوں کی قسم۔'' O---۴۔ ''پھر حق و باطل کو جدا جدا کر دینے والے۔'' O---۵۔ ''اور وحی لانے والے فرشتوں کی قسم۔'' O---۶۔ ''جو (وحی) الزام اتارنے یا آگاہ کر دینے کے لیے ہوتی ہے۔'' O---۷۔ ''جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ یقیناً ہونے والی ہے۔'' O---[یہاں قیامت کے ضرور واقع ہونے پر پانچ چیزوں کی قسمیں کھائی گئی ہیں ایک ''پے در پے'' بھلائی کے طور پر بھیجی جانے والیاں۔'' دوسرے ''بہت تیزی اور شدت کے ساتھ چلنے والیاں۔'' تیسرے ''خوب پھیلانے والیاں۔'' چوتھے ''الگ الگ کرنے والیاں۔'' پانچویں ''یاد کا القا کرنے والیاں۔'' چونکہ ان الفاظ میں صرف صفات بیان کی گئی ہیں اور یہ صراحت نہیں کی گئی ہے کہ یہ کس چیز یا کن چیزوں کی صفات ہیں' اس لئے مفسرین کے درمیان اس امر میں اختلاف ہوا ہے کہ آیا یہ پانچوں صفات ایک ہی چیز کی ہیں' یا الگ الگ چیزوں کی' اور وہ چیز یا چیزیں کیا ہیں' ایک گروہ کہتا ہے کہ پانچوں سے مراد ہوائیں ہیں۔ دوسرا کہتا ہے پانچوں سے مراد فرشتے ہیں۔ تیسرا کہتا ہے پہلے تین سے مراد ہوائیں ہیں اور باقی سے مراد فرشتے۔ چوتھا کہتا ہے پہلے دو سے مراد ہوائی اور باقی تین سے مراد فرشتے ہیں۔ اور ایک گروہ کی رائے یہ بھی ہے کہ پہلے مراد ملائکہ رحمت' دوسرے سے مراد ملائکہ عذاب اور باقی تین سے مراد قرآن مجید کی آیات ہیں۔ (از تفسیر ۳ تفہیم القرآن)]

(**سورۃ النازعات ۷۹**) ---۳۴۔ ''پس جب وہ بڑی آفت (قیامت) آجائے گی۔'' O---۳۵۔ ''جس دن کہ انسان اپنے کیے ہوئے کاموں کو یاد کرے گا۔'' O---۳۶۔ ''اور (ہر) دیکھنے والے کے سامنے جہنم ظاہر کی جائے گی۔'' O---[یعنی کافروں کے سامنے کردی جائے گی تاکہ وہ دیکھ لیں کہ اب ان کا دائمی ٹھکانا جہنم ہے بعض کہتے ہیں کہ مومن اور کافر دونوں ہی اسے دیکھیں گے' مومن اسے دیکھ کر اللہ کا شکر کریں گے کہ اس نے ایمان اور اعمال صالحہ کی بدولت انہیں اس سے بچالیا' اور کافر' جو پہلے ہی خوف و دہشت میں مبتلا ہوں گے' اسے دیکھ کر انکے غم و حسرت میں اور اضافہ ہوجائے گا۔ (از تفسیر ۲ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۳۷۔ ''تو جس (شخص) نے سرکشی کی (ہوگی)۔'' O---۳۸۔ ''اور دنیوی زندگی کو ترجیح دی (ہوگی)۔'' O---۳۹۔ ''(اس کا) ٹھکانا جہنم ہی ہے۔'' O---۴۲۔ ''لوگ آپ سے قیامت کے واقع ہونے کا وقت دریافت کرتے ہیں۔'' O---۴۳۔ ''آپ کو اس کے بیان کرنے سے کیا تعلق؟'' O---۴۴۔ ''اس کے علم کی انتہا تو اللہ کی جانب ہے۔'' O---۴۵۔ ''آپ تو صرف ان سے ڈرتے رہنے والوں کو آگاہ کرنے والے ہیں۔'' O ---۴۶۔ ''جس روز یہ اسے دیکھ لیں گے تو ایسا معلوم ہوگا کہ صرف دن کا آخری حصہ یا اول حصہ ہی (دنیا میں) رہے ہیں۔'' O

(**سورۃ عبس ۸۰**) ---۳۳۔ ''پس جب کہ کان بہرے کر دینے والی (قیامت) آجائے گی۔'' O---[مراد ہے آخری نفخ صور کی قیامت خیز آواز جس کے بلند ہوتے ہی تمام مرے ہوئے انسان جی اٹھیں گے۔ (از تفسیر ۲۱ تفہیم القرآن)] ---۳۴۔ ''اس دن آدمی اپنے بھائی سے۔'' O---۳۵۔ ''اور اپنی ماں اور اپنے باپ سے۔'' O---۳۶۔ ''اور اپنی بیوی اور اپنی اولاد سے بھاگے گا۔'' O---۳۷۔ ''ان میں سے ہر ایک کو اس دن ایسی فکر (دامن گیر) ہوگی جو اس کے لیے کافی ہوگی۔'' O---[یا اپنے اقربا اور احباب سے بے نیاز اور بے پرواہ کر دے گا۔ ☆ حدیث میں آتا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ سب لوگ میدان محشر میں ننگے بدن' ننگے پیر' پیدل اور غیر مختون ہوں گے۔ حضرت عائشہؓ نے پوچھا' اس طرح شرم گاہوں پر نظر نہیں پڑے گی؟ آپ ﷺ نے اس کے جواب میں یہی آیت تلاوت فرمائی۔ یعنی (لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ) اس کی وجہ بعض کے نزدیک یہ ہے کہ انسان اپنے گھر والوں سے اس لئے بھاگے گا تاکہ (وہ) ان کی وہ تکلیف اور شدت نہ دیکھیں جس میں وہ مبتلا ہوگا۔ بعض کہتے ہیں' اس لئے کہ انہیں علم ہوگا کہ وہ کسی کو فائدہ نہیں پہنچا سکتے اور ان کے کچھ کام نہ آسکتے۔ (قدیر) (از تفسیر ۵ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]'[احادیث میں مختلف طریقوں اور سندوں سے یہ روایت آئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''قیامت کے روز سب لوگ ننگے بچے اٹھیں گے''۔ آپ کی ازواج مطہرات میں سے کسی نے (بروایت بعض حضرت عائشہؓ نے اور بروایت بعض حضرت سودہؓ نے اور بروایت ایک خاتون نے) گھبرا کر پوچھا' یا رسول اللہ کیا ہمارے ستر اس روز سب کے سامنے کھلے ہوں گے؟ حضور ﷺ نے یہی آیت تلاوت فرما کر بتایا کہ

Marfat.com

روز کسی کو کسی کی طرف دیکھنے کا ہوش نہ ہوگا (از تفسیر ۲۳ تفہیم القرآن)]---۳۸۔ ''اس دن بہت سے چہرے روشن ہوں گے۔'' O---۳۹۔ ''(جو) ہنستے ہوئے اور ہشاش بشاش ہوں گے۔'' O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۱۴، مضمون: روشن چہرے]---۴۰۔ ''اور بہت سے چہرے اس دن غبار آلود ہوں گے۔'' O---۴۱۔ ''جن پر سیاہی چڑھی ہوئی ہو گی۔'' O---۴۲۔ ''وہ یہی کافر بدکردار لوگ ہوں گے۔'' O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۱۴، مضمون: سیاہ چہرے]

(سورۃ التکویر ۸۱)---۱۔ ''جب سورج لپیٹ لیا جائے گا۔'' O---۲۔ ''اور جب ستارے بے نور ہو جائیں گے۔'' O---۳۔ ''اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے۔'' O---۴۔ ''اور جب دس ماہ کی حاملہ اونٹنیاں چھوڑ دی جائیں۔'' O---۷۔ ''اور جب جانیں (جسموں سے) ملا دی جائیں گی۔'' O---۸۔ ''اور جب زندہ گاڑی ہوئی لڑکی سے سوال کیا جائے گا۔'' O---۹۔ ''کہ کس گناہ کی وجہ سے وہ قتل کی گئی؟'' O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۱۴، مضمون: وہ کس قصور میں ماری گئی؟]---۱۰۔ ''اور جب نامہ اعمال کھول دیئے جائیں گے۔'' O---۱۱۔ ''اور جب آسمان کی کھال اتار لی جائے گی۔'' O---۱۲۔ ''اور جب جہنم بھڑکائی جائے گی۔'' O---۱۳۔ ''اور جب جنت نزدیک کی دی جائے گی۔'' O---۱۴۔ ''تو اس دن ہر شخص جان لے گا جو کچھ لے کر آیا ہو گا۔'' O

(سورۃ الانشقاق ۸۴)---۱۔ ''(یاد کرو) جب آسمان پھٹ جائے گا۔'' O---[قیامت کے برپا ہونے کی یاد تازہ کی جا رہی ہے یعنی یاد کرو جب آسمان پھٹ جائے گا آسمان پھٹنے کی یہ وجہ نہ ہوگی کہ وہ پرانا ہو کر بوسیدہ ہو جائے گا اس میں جگہ جگہ شگاف پڑ جائیں گے نہیں بلکہ اس کو اپنے رب کا حکم ملے گا کہ پھٹ جا' تو وہ پارہ پارہ ہو جائے گا۔ آسمان کا یہ فرض ہے کہ اپنے خالق کے ہر حکم کے سامنے سر تسلیم خم کر دے۔ (از تفسیر اضیاء القرآن)]---۲۔ ''اور اپنے رب کے حکم پر کان لگائے گا اور اسی کے لائق وہ ہے۔'' O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۲، مضمون آسمان]---۳۔ ''اور جب زمین (کھینچ کر) پھیلا دی جائے گی۔'' O---[زمین کو پھیلا دیے جانے کا مطلب یہ ہے کہ سمندر اور دریا پاٹ دیے جائیں گے' پہاڑ ریزہ ریزہ کر کے بکھیر دیے جائیں گے' اور زمین کی ساری اونچ نیچ برابر کر کے اسے ہموار میدان بنا دیا جائے گا سورہ طٰہٰ میں اس کیفیت کو یوں بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے ایک چٹیل میدان بنا دے گا جس میں تم کوئی بل اور سلوٹ نہ پاؤ گے'' (آیات ۱۰۶۔۱۰۷) حاکم نے مستدرک میں عمدہ سند کے ساتھ حضرت جابر بن عبداللہ کے حوالہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ ''قیامت کے روز زمین ایک دسترخوان کی طرح پھیلا کر بچھا دی جائے گی' پھر انسان کے لئے اس پر صرف قدم رکھنے کی جگہ ہوگی۔'' اس بات کو سمجھنے کے لیے یہ حقیقت نگاہ میں رہنی چاہئے کہ اس دن تمام انسانوں کو جو اول روز آفرینش سے قیامت تک پیدا ہوئے ہوں گے' بیک وقت زندہ کر کے عدالت الٰہی میں پیش کیا جائے گا۔ اتنی بڑی آبادی کو جمع کرنے کے لئے ناگزیر ہے کہ سمندر' دریا' پہاڑ' جنگل' گھاٹیاں اور پست و بلند علاقے سب کے سب ہموار کر کے پورے کرہ زمین کو ایک میدان بنا دیا جائے تا کہ اس پر ساری نوع انسانی کے افراد کھڑے ہونے کی جگہ پا سکیں۔ (از تفسیر ۶ تفہیم القرآن)]---۴۔ ''اور اس میں جو ہے اسے وہ اگل دے گی اور خالی ہو جائے گی۔'' O

(سورۃ الغاشیۃ ۸۸)---۱۔ ''کیا آپ کو بھی چھپا لینے والی (قیامت کی) خبر پہنچی ہے۔'' O---[مراد ہے قیامت' یعنی وہ آفت جو سارے جہان پر چھا جائے گی' اس مقام پر یہ بات ملحوظ خاطر رہے کہ یہاں بحیثیت مجموعی پورے عالم آخرت کا ذکر ہو رہا ہے جو نظام عالم کے درہم برہم ہونے سے شروع ہو کر تمام انسانوں کے دوبارہ اٹھنے اور اللہ تعالیٰ کی عدالت سے جزا و سزا پانے تک تمام مراحل پر حاوی ہے۔ (از تفسیر ۱ تفہیم القرآن)]

(سورۃ الفجر ۸۹)---۲۱۔ ''یقیناً جس وقت زمین کوٹ کوٹ کر برابر کر دی جائے گی۔'' O---۲۲۔ ''اور تیرا رب (خود) آجائے گا اور فرشتے صفیں باندھ (آجائیں گے)۔'' O---۲۳۔ ''اور جس دن جہنم بھی لائی جائے گی اس دن انسان کو سمجھ آئے گی مگر آج اسکے سمجھنے کا فائدہ کہاں؟'' O---[جب آخرت برپا ہو گی تو یہ سارا نظام عالم درہم برہم کر دیا جائے گا اس وقت ان غافل انسانوں کی آنکھ کھلے گی' اس وقت انہیں پتہ چلے گا کہ اللہ تعالیٰ کے رسولوں نے جو بتایا تھا وہی حق تھا جو قرآن نے دعوت دی تھی اسی میں ان کی فلاح دارین کا راز مضمر تھا لیکن اس روز ان کا یہ سمجھنا ان کے کسی کام نہ آئے گا اور انہیں اپنے کیے کی سزا بھگتنی پڑے گی۔ (از تفسیر ۱۶ ضیاء القرآن)]---۲۴۔ ''وہ کہے گا کہ کاش کہ میں نے اپنی اس زندگی کے لیے کچھ پیشگی سامان کیا ہوتا۔'' O---۲۵۔ ''پس آج اللہ کے عذاب جیسا عذاب کسی کا نہ ہوگا۔'' O---۲۶۔ ''نہ اس کی قید و بند جیسی کسی کی قید و بند ہوگی۔'' O---[اس لیے کہ اس روز تمام اختیارات صرف ایک اللہ کے پاس ہوں گے۔ دوسرے کسی کو اسکے سامنے رائے یا دم زنی نہیں ہوگا حتیٰ کہ اس کی اجازت کے بغیر کوئی کسی کی سفارش تک نہیں کر سکے گا۔ ایسے حالات میں کافروں کو جو عذاب ہوگا اور جس طرح وہ اللہ کی قید و بند میں جکڑے ہوں گے۔ اس کا یہاں تصور بھی نہیں کیا جا سکتا چہ جائیکہ اس کا اندازہ ممکن ہو۔ یہ تو مجرموں اور ظالموں کا حال ہوگا لیکن اہل ایمان و اطاعت کا حال اس سے بالکل مختلف ہوگا۔ (از تفسیر ۸ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ القارعۃ ۱۰۱)---۱۔ ''(دل ہلا دینے والی) کڑک۔'' O---۲۔ ''یہ (زہرہ گداز) کڑک کیا ہے؟'' O---[یہ بھی قیامت کے ناموں میں سے

Marfat.com

ایک نام ہے، جیسے اس سے قبل اس کے متعدد نام گزر چکے ہیں، مثلاً الحاقة، الطامة، الصاخة، الغاشية، الساعة، الواقعة وغیرہ۔ القارعة اسے اس لئے کہتے ہیں کہ یہ اپنی ہولناکیوں سے دلوں کو بیدار اور اللہ کے دشمنوں کو عذاب سے خبردار کر دے گی جیسے دروازہ کھٹکھٹانے والا کرتا ہے۔ (از تفسیر ۱ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۳۔ ''اور آپ کو کیا معلوم کہ یہ کڑک کیا ہے۔'' O ---۴۔ ''جس دن لوگ بکھرے ہوئے پروانوں کی طرح ہوں گے۔'' O ---[وقوع قیامت کے پہلے مرحلے کا ذکر ہو رہا ہے، اس وقت کے ہولناک واقعات سے انسان ہوش وحواس کھو بیٹھے گا، دماغی توازن برقرار نہ رہے گا، جس طرح بکھرے ہوئے پروانے سراسیمگی کی حالت میں ادھر ادھر گر رہے ہوتے ہیں اسی طرح حضرت انسان کی بھی حالت ہوگی کوئی ہوش باختہ یہاں گرا پڑا ہوگا، کوئی وہاں گرا پڑا ہوگا۔ انسان کا غرور و تکبر سب کافور ہو جائے گا۔ (از تفسیر ۲ ضیاء القرآن)] ---۵۔ ''اور پہاڑ رنگ برنگی دھنکی ہوئی اُون کی مانند ہوں گے۔'' O ---[رنگدار اون کو العہن کہتے ہیں۔ العہن، الصوف المصبوغ۔ منفوش۔ دھنی ہوئی یعنی پہاڑ اپنی جگہ سے اکھڑ جائیں گے اور دھنی ہوئی رنگدار صوف کی طرح ہوا میں اڑ رہے ہوں گے۔ (از تفسیر ۳ ضیاء القرآن)] ---۶۔ ''پھر جس کے (نیکیوں کے) پلڑے بھاری ہوں گے۔'' O ---[مطلب یہ ہے کہ جن لوگوں کی نیکیوں کے پلڑے بھاری ہوں گے ان کو ایسی زندگی بخشی جائے گی جس میں آرام و آسائش کے ہزاروں سامان ہوں گے، حزن وملال کا وہاں نام ونشان بھی نہ ہوگا۔ زندگی گزارنے والا ایسی زندگی سے مطمئن اور مسرور ہوگا۔ توقع سے بہت زیادہ پا کر وہ شاداں وفرحاں ہوگا۔ (از تفسیر ۴ ضیاء القرآن)] ---۷۔ ''تو وہ دل پسند عیش (ومسرت) میں ہوگا۔'' O ---۸۔ ''اور جس کے (نیکیوں کے) پلڑے ہلکے ہوں گے۔'' O ---[یعنی جس کی برائیاں نیکیوں پر غالب ہوں گی، اور برائیوں کا پلڑا بھاری اور نیکیوں کا ہلکا ہوگا۔ (از تفسیر ۲ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۹۔ ''تو اس کا ٹھکانا ہاویہ ہوگا۔'' O ---[ھاویۃ جہنم کا نام ہے اس کو ہاویہ اس لئے کہتے ہیں کہ جہنمی اس کی گہرائی میں گرے گا اور اس کو ام (ماں) سے اس لئے تعبیر کیا کہ جس طرح انسان کے لئے ماں، جائے پناہ ہوتی ہے اسی طرح جہنمیوں کا ٹھکانہ جہنم ہوگا، بعض کہتے ہیں کہ ام کے معنی دماغ کے ہیں، جہنمی، جہنم میں سر کے بل ڈالے جائیں گے۔ (ابن کثیر)۔ (از تفسیر ۳ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۱۰۔ ''اور آپ کو کیا معلوم کہ وہ ہاویہ کیا ہے؟'' O ---۱۱۔ ''ایک دہکتی ہوئی آگ۔'' O

قیامت کا واقع ہونا

(سورۃ حم السجدۃ ۴۱) ---۴۷۔ ''قیامت کا علم اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹایا جاتا ہے اور جو جو پھل اپنے شگوفوں میں سے نکلتے ہیں اور جو مادہ حمل سے ہوتی ہے اور جو بچے وہ جنتی ہے سب کا علم اسے ہے اور جس دن اللہ تعالیٰ ان (مشرکوں) کو بلا کر دریافت فرمائے گا میرے شریک کہاں ہیں، وہ جواب دیں گے کہ ہم نے تو تجھے کہہ سنایا کہ ہم میں سے تو کوئی اس کا گواہ نہیں۔'' O ---[قیامت کے روز ان سے پوچھا جائے گا کہ تمہارے وہ من گھڑت خدا جن کو تم میرا شریک بنائے ہوئے تھے، وہ کہاں ہیں تو وہ مکر جائیں گے اور کہیں گے کہ ہم نے تو پہلے ہی بتا دیا تھا کہ ہم ان کی خدائی پر گواہی دینے کے لیے ہرگز تیار نہیں۔ یا اس آیت کے اس حصہ کا مطلب یہ ہے کہ وہ آج یہاں نظر نہیں آ رہے۔ ہم میں سے کوئی بھی ان کو آج یہاں نہیں دیکھ رہا۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

قیامت کے دن انسانی اعضاء گواہی دینگے

(سورۃ النور ۲۴) ---۲۴۔ ''جبکہ ان کے مقابلے میں ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ پاؤں ان کے اعمال کی گواہی دیں گے۔'' O

(سورۃ یٰسین ۳۶) ---۶۵۔ ''ہم آج کے دن ان کے منہ پر مہریں لگا دیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے باتیں کریں گے اور ان کے پاؤں گواہیاں دیں گے ان کاموں کی جو وہ کرتے تھے۔'' O ---[یہ مہر لگانے کی ضرورت اس لیے پیش آئے گی کہ ابتداءً مشرکین قیامت والے دن بھی جھوٹ بولیں گے اور کہیں گے ''اللہ کی قسم، جو ہمارا رب ہے، ہم مشرک نہیں تھے''۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کے مونہوں پر مہر لگا دے گا، جس سے وہ خود تو بولنے کی طاقت سے محروم ہو جائیں گے البتہ اللہ تعالیٰ اعضائے انسانی کان، آنکھیں، ناک، زبان، جلد کو قوت گویائی عطا فرما دے گا، ہاتھ بولیں گے کہ ہم سے اس نے فلاں فلاں کام لیا تھا اور پاؤں اس پر گواہی دیں گے۔ یوں گویا اقرار اور شہادت، دونوں مرحلے طے ہو جائیں گے۔ علاوہ ازیں ناطق کے مقابلے میں غیر ناطق چیزوں کا بول کر گواہی دینا حجت واستدلال میں زیادہ بلیغ ہے کہ اس میں ایک اعجازی شان پائی جاتی ہے۔ اس مضمون کو احادیث مبارکہ میں بھی بیان کیا گیا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ حم السجدۃ ۴۱) ---۲۰۔ ''یہاں تک کہ جب بالکل جہنم کے پاس آ جائیں گے ان پر ان کے کان اور ان کی آنکھیں اور ان کی کھالیں ان کے اعمال کی گواہی دیں گی۔'' O ---[یعنی جب وہ اس بات سے انکار کریں گے کہ انہوں نے شرک کا ارتکاب کیا، تو اللہ تعالیٰ ان کے مونہوں پر مہر لگا دے گا اور ان

Marfat.com

کے اعضاء بول کر گواہی دیں گے کہ یہ فلاں فلاں کام کرتے رہے-انسان کے اندر پانچ حواس ہیں-یہاں دو کا ذکر ہے- تیسری جلد (کھال) کا ذکر ہے جو مس یا لمس کا آلہ ہے-یوں حواس کی تین قسمیں ہو گئیں-باقی دو حواس کا ذکر اس لیے نہیں کیا کہ ذوق (چکھنا) بوجوہ لمس میں داخل ہے' کیونکہ یہ چکھنا اس وقت تک ممکن نہیں ہے جب تک اس شئے کو زبان کی جلد پر نہ رکھا جائے-اسی طرح سونگھنا (شم) اس وقت تک ممکن نہیں جب تک کہ وہ شئے ناک کی جلد پر نہ گزرے-اس اعتبار سے جلود کے لفظ میں تین حواس آجاتے ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۲۱۔''یہ اپنی کھالوں سے کہیں گے کہ تم نے ہمارے خلاف شہادت کیوں دی' وہ جواب دیں گی کہ ہمیں اس اللہ تعالیٰ نے قوت گویائی عطا فرمائی جس نے ہر چیز کو بولنے کی طاقت بخشی ہے' اس نے تمہیں اول مرتبہ پیدا کیا اور اسی کی طرف تم سب لوٹائے جاؤ گے۔''O---[اور صحیح حدیث پاک میں بھی اسے بیان کیا گیا ہے-مثلاً جب اللہ تعالیٰ کے حکم سے انسانی اعضا بول کر بتلائیں گے تو بندہ کہے گا''تمہارے لیے ہلاکت اور دوری ہو' میں تو تمہاری ہی خاطر جھگڑ رہا اور مدافعت کر رہا تھا''-اسی روایت میں یہ بھی بیان ہوا ہے کہ بندہ کہے گا کہ میں اپنے نفس کے سوا کسی کی گواہی نہیں مانوں گا-اللہ تعالیٰ فرمائے گا' کیا میں اور میرے فرشتے کراماً کاتبین گواہی کے لیے کافی نہیں-پھر اس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی اور اس کے اعضا کو بولنے کا حکم دیا جائے گا'۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۲۲۔''اور تم (اپنی بداعمالیاں) اس وجہ سے پوشیدہ رکھتے ہی نہ تھے کہ تم پر تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں گواہی دیں گی' ہاں تم یہ سمجھتے رہے کہ تم جو کچھ بھی کر رہے ہو اس میں سے بہت سے اعمال سے اللہ تعالیٰ بے خبر ہے۔''O---[اس کا مطلب ہے کہ تم گناہ کا کام کرتے ہوئے لوگوں سے تو چھپنے کی کوشش کرتے تھے لیکن اس بات کا کوئی خوف تمہیں نہیں تھا کہ تمہارے خلاف خود تمہارے اپنے اعضاء بھی گواہی دیں گے کہ جن سے چھپنے کی تم ضرورت محسوس کرتے-اس کی وجہ ان کا بعث ونشور سے انکار اور اس پر عدم یقین تھا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۲۳۔''تمہاری اسی بدگمانی نے جو تم نے اپنے رب سے کر رکھی تھی تمہیں ہلاک کر دیا اور بالآخر تم زیاں کاروں میں ہو گئے۔''O---[یعنی تمہارے اس اعتقاد فاسد اور گمان باطل نے کہ اللہ تعالیٰ کو ہمارے بہت سے عملوں کا علم نہیں ہوتا' تمہیں ہلاکت میں ڈال دیا' کیونکہ اس کی وجہ سے تم ہر قسم کا گناہ کرنے میں دلیر اور بے خوف ہو گئے تھے-اس کی شان نزول میں ایک روایت ہے-حضرت عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فرماتے ہیں کہ خانہ کعبہ کے پاس دو قریشی اور ایک ثقفی یا دو ثقفی اور ایک قریشی جمع ہوئے-فربہ بدن' قلیل الفہم-ان میں سے ایک نے کہا''کیا تم سمجھتے ہو' ہماری باتیں اللہ سنتا ہے؟''دوسرے نے کہا''ہماری جہری باتیں سنتا اور اور سری باتیں نہیں سنتا''-ایک اور نے کہا''اگر وہ ہماری جہری (اونچی) باتیں سنتا ہے تو ہماری سری (پوشیدہ) باتیں بھی یقیناً سنتا ہے''-جس پر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

فیصلے کا دن

(**سورۃ المرسلٰت ۷۷**)---۱۲۔''کس دن کے لیے (ان سب کو) مؤخر کیا گیا ہے؟''O---۱۳۔''فیصلے کے دن کے لیے۔''O---[یعنی جس دن لوگوں کے درمیان فیصلہ کیا جائے گا' کوئی جنت میں اور کوئی دوزخ میں جائے گا۔ (از تفسیر ا شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۴۔''اور تجھے کیا معلوم کہ فیصلے کا دن کیا ہے؟''O---۱۵۔''اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے۔''O---۳۸۔''یہ ہے فیصلہ کا دن ہم نے تمہیں اور اگلوں کو سب کو جمع کر لیا ہے۔''O---[انہیں کہا جائے گا کہ یہ مکہ کا بازار نہیں' یہ عکاظ کا میلہ نہیں' یہ پیرس اور جنیوا کے اوپیرا تھیٹر نہیں' یہ یو این او کا ہیڈ کوارٹر نہیں کہ جو کسی کے جی میں آئے بکتا چلا جائے' یہ مقدمات کے آخری فیصلہ کا دن ہے' یہاں کسی بدکار منکر کو یاوہ گوئی کی اجازت نہیں مل سکتی۔ یہ اس وقت کا ذکر ہے جب ان پر فرد جرم ثابت ہو جائے گا۔ فرشتوں کے لکھے ہوئے صحیفے بلکہ ان کے اپنے ہاتھ پاؤں ان پر گواہی دے چکے ہوں گے اس سے پہلے تو وہ بڑے بڑے سوانگ رچائیں گے کبھی کہیں گے ہم دنیا بھر کے لیے گئے اور ہم کو خواب غفلت سے جگایا ہے اور بعض کفار اور بدکار تو اپنے آپ کو بالکل معصوم عن الخطا کہیں گے کہ ہم نے زندگی بھر میں کوئی نافرمانی نہیں کی۔ کوئی حکم عدولی نہیں کی غرضیکہ جتنے منہ اتنی باتیں' لیکن جب دلائل سے ان کا مجرم ہونا ثابت ہو جائے گا اس وقت ان سے قوت گویائی سلب کر لی جائے گی۔ (از تفسیر ۱۹ ضیاء القرآن)]---۳۹۔''پس اگر تم مجھ سے کوئی چال چل سکتے ہو تو چل لو۔''O---۴۰۔''وائے ہے اس دن جھٹلانے والوں کے لیے۔''O

(**سورۃ النباء ۷۸**)---۱۷۔''بیشک فیصلے کے دن کا وقت مقرر ہے۔''O---[یعنی اولین اور آخرین سب کے جمع ہونے اور وعدے کا دن' اسے فیصلے کا دن اس لیے کہا کہ اس دن جمع ہونے کا مقصد ہی تمام انسانوں کا ان کے اعمال کی روشنی میں فیصلہ کرنا ہے۔ (از تفسیر ۱۰ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۳۹۔''یہ دن حق ہے اب جو چاہے اپنے رب کے پاس (نیک اعمال کر کے) ٹھکانا بنا لے۔''O---[یعنی اس آنے والے کو سامنے رکھتے ہوئے ایمان وتقویٰ کی زندگی اختیار کرے تاکہ اس روز وہاں اس کو اچھا ٹھکانہ مل جائے۔ (از تفسیر ۸ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

Marfat.com

(سورۃ الانفطار ۸۲)---۱۳۔"یقیناً نیک لوگ (جنت کے عیش و آرام اور) نعمتوں میں ہوں گے۔"O---۱۴۔"اور یقیناً بدکار لوگ دوزخ میں ہوں گے۔"O---۱۵۔"بدلے والے دن اس میں جائیں گے۔"O---۱۶۔"وہ اس سے کبھی غائب نہ ہونے پائیں گے۔"O---۱۷۔"تجھے کچھ خبر بھی ہے کہ بدلے کا دن کیا ہے۔"O---۱۸۔"میں پھر (کہتا ہوں کہ) تجھے کیا معلوم کہ جزا (اور سزا) کا دن کیا ہے۔"O---[تکرار اس کی عظمت و ضخامت اور ان دن کی ہولناکیوں کی وضاحت کے لئے ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۹۔"(وہ ہے) جس دن کوئی شخص کسی شخص کے لیے کسی چیز کا مختار نہ ہوگا' اور (تمام تر) احکام اس روز اللہ کے ہی ہوں گے۔"O[یعنی دنیا میں تو اللہ نے عارضی طور پر، آزمانے کیلئے، انسانوں کو کم و بیش کے کچھ فرق کے ساتھ اختیارات دے رکھے ہیں۔ لیکن قیامت والے دن تمام اختیارات کلیتاً صرف اور صرف اللہ کے پاس ہوں گے۔ جیسے فرمایا' لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ۖ لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ'' (سورۃ مومن، ۱۶) ☆ چنانچہ نبی ﷺ نے اپنی پھوپھی حضرت صفیہؓ اور اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ کو فرمادیا تھا، لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا (صحیح مسلم، کتاب الایمان) اور بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب کو بھی متنبہ فرمادیا' اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ، وَاللّٰهِ! لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا'' (مسلم، کتاب مذکور، بخاری، سورۃ الشعراء) ☆ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)] [قیامت کا دن کوئی معمولی دن نہیں ہوگا۔ اس دن سارے جھوٹے بادشاہوں کی بادشاہیاں ختم ہوجائیں گی' کوئی فرعون' کوئی نمرود سر اٹھانے کی جرات نہ کرسکے گا۔ اس دن صرف اللہ تعالیٰ کی حکمرانی ہوگی اور اسی کا فرمان نافذ ہوگا۔ کسی کی مجال نہ ہوگی کہ اس کی مرضی کے خلاف دم مار سکے' یا اس کے فیصلے کو رد کرسکے' اس کے اذن کے بغیر کوئی کسی کو فائدہ پہنچانے کا اختیار نہ رکھتا ہوگا۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)] [یعنی کسی کی وہاں یہ طاقت نہ ہوگی کہ وہ کسی شخص کو اس کے اعمال کے نتائج بھگتنے سے بچاسکے۔ کوئی وہاں ایسا بااثر یا زور آور یا اللہ کا چہیتا نہ ہوگا کہ عدالت خداوندی میں اَڑ کر بیٹھ جائے اور یہ کہہ سکے کہ فلاں شخص میرا عزیز یا متوسل ہے' اسے تو بخشا ہی ہوگا' خواہ یہ دُنیا میں کیسے ہی برے افعال کرکے آیا ہو۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(سورۃ التین ۹۵)---۶۔"بجز ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے تو ان کے لیے نہ ختم ہونے والا اجر ہے۔"O---[تفصیل کے لئے باب نمبر۹، مضمون: مومن]---۷۔"پس کون جھٹلا سکتا ہے آپ کو اس کے بعد جزا و سزا کے معاملہ میں۔"O---[دوسرا ترجمہ اس آیت کا یہ بھی ہوسکتا ہے کہ "پس (اے انسان) اس کے بعد کیا چیز تجھے جزا و سزا کو جھٹلانے پر آمادہ کرتی ہے" دونوں صورتوں میں مدعا ایک ہی رہتا ہے یعنی جب یہ بات علانیہ انسانی معاشرے میں نظر آتی ہے کہ بہترین ساخت پر پیدا کی ہوئی نوع انسانی میں سے ایک گروہ اخلاقی پستی میں گرتے گرتے سب نیچوں سے نیچ ہوجاتا ہے' اور دوسرا گروہ ایمان و عمل صالح اختیار کرکے اس گراوٹ سے بچا رہتا ہے اور اسی حالت پر قائم رہتا ہے جو بہترین ساخت پر انسان کے پیدا کیے جانے سے مطلوب تھی تو اس کے بعد جزا و سزا کو کیسے جھٹلایا جاسکتا ہے؟ کیا عقل یہ کہتی ہے کہ دونوں قسم کے انسانوں کا انجام یکساں ہو؟ کیا انصاف یہی چاہتا ہے کہ نہ اسفل السافلین میں گرنے والوں کو کوئی سزا دی جائے اور نہ اس سے بچ کر پاکیزہ زندگی اختیار کرنے والوں کو کوئی جزا؟ یہی بات دوسرے مقامات پر قرآن میں اس طرح فرمائی گئی کہ "کیا ہم فرمانبرداروں کو مجرموں کی طرح کردیں؟ تمہیں کیا ہوگیا ہے' تم کیسے حکم لگاتے ہو؟" (القلم ۳۵۔۳۶) "کیا برائیوں کا ارتکاب کرنے والوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ ہم انہیں ان لوگوں کی طرح کردیں گے جو ایمان لائے اور جنہوں نے نیک عمل کیے؟ دونوں کی زندگی اور موت یکساں ہو؟ بہت برے حکم ہیں جو یہ لوگ لگاتے ہیں" (الجاثیہ ۲۱) (تفسیر از تفہیم القرآن)]

یوم الخروج، قبروں سے نکلنے کا دن

(سورۃ ق ۵۰)---۴۱۔"اور سن رکھیں کہ جس دن ایک پکارنے والا قریب ہی کی جگہ سے پکارے گا۔"O---[یعنی جو شخص جہاں مرا پڑا ہوگا، یا جہاں بھی دنیا میں اس کی موت واقع ہوئی تھی، وہیں خدا کے منادی کی آواز اس کو پہنچے گی کہ اٹھو اور چلو اپنے رب کی طرف اپنا حساب دینے کے لیے۔ یہ آواز کچھ اس طرح کی ہوگی کہ روئے زمین کے چپے چپے پر جو شخص بھی زندہ ہوکر اٹھے گا وہ محسوس کریگا کہ پکارنے والے نے کہیں قریب ہی سے اس کو پکارا ہے۔ ایک ہی وقت میں پورے کرۂ ارض پر ہر جگہ یہ آواز یکساں سنائی دے گی۔ اس سے بھی کچھ اندازہ ہوسکتا ہے کہ عالم آخرت میں زمان و مکان کے اعتبارات ہماری موجودہ دنیا کی بہ نسبت کس قدر بدلے ہوئے ہوں گے اور کیسی قوتیں کس طرح کے قوانین کے مطابق وہاں کارفرما ہوں گی۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]---۴۲۔"جس روز اس تند و تیز چیخ کو یقین کے ساتھ سن لیں گے یہ دن ہوگا نکلنے کا۔"O---۴۳۔"ہم ہی جلاتے ہیں اور ہم ہی مارتے ہیں اور ہماری ہی طرف لوٹ پھر کر آنا ہے۔"O---۴۴۔"جس دن زمین پھٹ جائے گی اور یہ دوڑتے ہوئے (نکل پڑیں گے) یہ جمع کرلینا ہم پر بہت ہی آسان ہے۔"O[یعنی اس آواز دینے والے کی طرف دوڑیں گے۔ جس نے آواز دی ہوگی۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

Marfat.com

حیات بعد الموت، مرنے کے بعد زندگی

(سورۃ البقرۃ ۲) ---۲۸۔ ''کیسے کفر کا رویہ اختیار کرتے ہو تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ حالانکہ تھے تم بے جان پھر زندگی عطا کی اس نے تمہیں پھر وہی موت دے گا تمہیں، پھر وہی زندہ کرے گا تمہیں، پھر اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے تم۔'' O--- [آیت میں دو موتوں اور دو زندگیوں کا تذکرہ ہے۔ پہلی موت سے مراد عدم (نیست یعنی نہ ہونا) ہے اور پہلی زندگی ماں کے پیٹ سے نکل کر موت سے ہمکنار ہونے تک ہے۔ پھر موت آ جائے گی اور پھر آخرت کی زندگی دوسری زندگی ہوگی، جس کا انکار کفار اور منکرین قیامت کرتے ہیں۔ شوکانی نے بعض علماء کی رائے ذکر کی ہے کہ قبر کی زندگی (کما ھی) دنیوی زندگی میں ہی شامل ہو گی صحیح یہ ہے کہ برزخ کی زندگی، حیات آخرت کا پیش خیمہ اور اس کا سرنامہ ہے، اس لئے اس کا تعلق آخرت کی زندگی سے ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۵۵۔ ''اور جب تم نے کہا: اے موسیٰؑ! ہرگز نہ یقین کریں گے ہم تمہارا جب تک (نہ) دیکھ لیں ہم اللہ تعالیٰ کو علانیہ، تو آ لیا تم کو بجلی نے تمہارے دیکھتے دیکھتے۔'' O---۵۶۔ ''پھر زندہ کیا ہم نے تم کو تمہاری موت کے بعد تاکہ تم شکر گزار بنو۔'' O--- [حضرت موسیٰؑ ستر (۷۰) آدمیوں کو کوہ طور پر تورات لینے کے لئے ساتھ لے گئے۔ جب حضرت موسیٰؑ واپس آنے لگے تو انہوں نے کہا کہ جب تک ہم اللہ تعالیٰ کو اپنے سامنے نہ دیکھ لیں ہم تیری بات پر یقین کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ جس پر بطور عتاب ان پر بجلی گری اور مر گئے۔ حضرت موسیٰؑ سخت پریشان ہوئے اور ان کی زندگی کی دُعا کی جس پر اللہ تعالیٰ نے انہیں دوبارہ زندہ کر دیا۔ دیکھتے ہوئے بجلی گرنے کا مطلب یہ ہے کہ ابتداً میں جن پر بجلی گری، آخر والے اسے دیکھ رہے تھے، حتیٰ کہ سب موت کی آغوش میں چلے گئے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۷۲۔ ''اور جب قتل کیا تھا تم نے ایک شخص کو پھر باہم جھگڑنے لگے تھے تم اس کے بارے میں اور اللہ تعالیٰ ظاہر کرنے والا تھا اس (بات) کو جو تم چھپا رہے تھے۔'' O---۷۳۔ ''لہٰذا ہم نے کہا: ضرب لگاؤ مقتول کو اس گائے کے کسی ٹکڑے سے (دیکھو!) اسی طرح زندہ کرے گا اللہ تعالیٰ مردوں کو اور دکھاتا ہے وہ تم کو اپنی نشانیاں تاکہ تم سمجھو۔'' O---۲۴۳۔ ''کیا نہیں دیکھا تم نے ان لوگوں کو جو نکلے تھے اپنے گھروں سے اور تھے وہ ہزاروں کی تعداد میں موت کے ڈر سے تو حکم دیا انہیں اللہ تعالیٰ نے کہ مر جاؤ۔ پھر ان کو زندہ کر دیا بیشک اللہ تعالیٰ بڑا ہی فضل کرنے والا ہے انسانوں پر مگر اکثر لوگ شکر ادا نہیں کرتے۔'' O--- [یہ واقعہ سابقہ کسی امت کا ہے جس کی تفصیل کسی صحیح حدیث میں بیان نہیں کی گئی۔ تفسیری روایات میں اسے بنی اسرائیل کے زمانے کا واقعہ اور اس پیغمبر کا نام جس کی دُعا سے انہیں اللہ تعالیٰ دوبارہ زندہ فرمایا، حزقیل بتلایا گیا ہے۔ یہ جہاد میں قتل کے ڈر سے یا وبائی بیماری طاعون کے خوف سے اپنے گھروں سے نکل کھڑے ہوئے تھے تاکہ موت کے منہ میں جانے سے بچ جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں مار کر ایک تو یہ بتلا دیا کہ اللہ کی تقدیر سے تم بچ کر کہیں نہیں جا سکتے۔ دوسرا یہ کہ انسانوں کی آخری جائے پناہ اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے۔ تیسرا یہ کہ اللہ تعالیٰ دوبارہ پیدا کرنے پر قادر ہے۔ اور وہ تمام انسانوں کو اسی طرح زندہ فرمائے گا جس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کو مار کر زندہ کر دیا۔ اگلی آیت میں مسلمانوں کو جہاد کا حکم دیا جا رہا ہے۔ اس سے پہلے اس واقعے کے بیان میں یہی حکمت ہے کہ جہاد سے جی مت چراؤ، موت و حیات تو اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہے اور اس موت کا وقت بھی متعین ہے جسے جہاد سے گریز و فرار کر کے تم ٹال نہیں سکتے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۲۵۸۔ ''کیا نہیں غور کیا تم نے اس شخص (کے حال) پر جس نے جھگڑا کیا تھا ابراہیمؑ سے ان کے رب کے بارے میں اس بنا پر کہ عطا کر رکھی تھی اس کو اللہ نے سلطنت۔ جب کہا تھا ابراہیمؑ نے میرا رب وہ ہے جو زندگی بخشتا ہے اور مارتا ہے۔ اس نے کہا: میں بھی زندگی بخشتا ہوں اور مارتا ہوں۔ ابراہیمؑ نے کہا اچھا! اللہ تو نکالتا ہے سورج کو مشرق سے ذرا نکال لا تو اس کو مغرب سے۔ سو مبہوت ہو کر رہ گیا وہ کافر تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نہیں دیا کرتا ہدایت بے انصاف لوگوں کو۔'' O---۲۵۹۔ ''یا اسی طرح کیا (نہیں دیکھا تم نے) اس شخص کو جو گزرا ایک بستی سے جب کہ وہ اوندھی گری پڑی تھی اپنی چھتوں پر تو اس نے کہا۔ کیونکر زندہ کرے گا اس (آبادی) کو اللہ تعالیٰ اس کے مرنے کے بعد۔ تو مردہ رکھا اس کو اللہ تعالیٰ نے سو برس تک۔ پھر دوبارہ زندہ کیا اسے اور پوچھا۔ کتنی مدت پڑے رہے ہو تم؟ وہ بولا رہا ہوں میں ایک دن یا دن کا کچھ حصہ۔ فرمایا بلکہ رہے ہو تم سو برس۔ اب ذرا دیکھو اپنے کھانے کو اور پانی کو کہ سڑے بسے نہیں اور دیکھو اپنے گدھے کو بھی (جو مرا پڑا ہے) اور یہ اس لئے (کیا ہے) کہ بنائیں ہم تمہیں ایک نشانی لوگوں کے لئے اور دیکھو ان کی ہڈیوں کو کس طرح اٹھا کر کھڑا کرتے ہیں ہم ان کو۔ پھر چڑھاتے ہیں ان پر گوشت۔ چنانچہ جب نمایاں ہو گئی حقیقت اس پر تو بول اٹھا میں جان گیا کہ یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔'' O---۲۶۰۔ ''اور (غور کرو اس واقعہ پر بھی) جب کہا تھا ابراہیمؑ نے اے میرے رب! دکھا مجھے کیسے زندہ کرے گا تو مُردوں کو۔ فرمایا کیا تم ایمان نہیں رکھتے؟ عرض کیا کیوں نہیں۔ لیکن چاہتا ہوں مطمئن ہو جائے دل میرا۔ فرمایا، اچھا تو لے لو چار پرندے اور مانوس کر لو انہیں اپنے ساتھ پھر رکھ دو ہر پہاڑ پر ان کا ایک ایک ٹکڑا پھر پکارو انہیں چلے آئیں گے وہ تمہارے پاس دوڑتے ہوئے۔ اور خوب جان لو کہ بیشک اللہ تعالیٰ غالب اور صاحب حکمت ہے۔'' O

Marfat.com

(سورۃ الانعام ۶)---۳۶۔ ''صرف وہی لوگ قبول کرتے ہیں جو سنتے ہیں اور مردوں کو اللہ تعالیٰ ہی اٹھائے گا پھر وہ اس کی طرف لوٹا دیئے جائیں گے۔''O

(سورۃ الاعراف ۷)---۲۹۔ ''کہو! میرے رب نے انصاف کا حکم دیا ہے- اور یہ کہ تم ہر مقام سجدہ پر اپنے آپ کو قائم کرو- اور بندگی کو اس کے لئے خالص کر کے اسے پکارو جس طرح اس نے تمہیں شروع کیا تھا اسی طرح تم دوبارہ آؤ گے۔''O---۵۷۔ ''اور وہ اپنی رحمت کے آگے آگے ہواؤں کو خوشخبری بنا کر چلاتا ہے- یہاں تک کہ جب وہ بھاری بادل کو اٹھا لیتی ہیں تو ہم اسے کسی مردہ بستی کی طرف ہانک دیتے ہیں- پھر اس سے پانی اتارتے ہیں اور اس کے ذریعے ہر قسم کے پھل پیدا کرتے ہیں- اس طرح ہم مردوں کو زندہ کرتے ہیں، شاید تم نصیحت حاصل کرو۔''O[جس طرح ہم پانی کے ذریعے سے مردہ زمین میں روئیدگی پیدا کر دیتے ہیں اور وہ انواع واقسام کے غلے اور پھل پیدا کرتی ہے۔ اسی طرح قیامت والے دن تمام انسانوں کو، جو مٹی میں مل کر مٹی ہو چکے ہوں گے، ہم دوبارہ زندہ کریں گے اور پھر ان کا حساب لیں گے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(سورۃ یونس ۱۰)---۵۳۔ ''اور وہ آپ سے دریافت کرتے ہیں کہ کیا عذاب واقعی سچ ہے؟ آپ فرما دیجئے کہ ہاں قسم ہے میرے رب کی وہ واقعی سچ ہے اور تم کسی طرح اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے۔''O

(سورۃ الرعد ۱۳)---۵۔ ''اگر تجھے تعجب ہو تو واقعی ان کا یہ کہنا عجیب ہے کہ کیا جب ہم مٹی ہو جائیں گے تو کیا ہم نئی پیدائش میں ہوں گے؟ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار سے کفر کیا- یہی ہیں جن کی گردنوں میں طوق ہوں گے اور یہی ہیں جو جہنم کے رہنے والے ہیں جو اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔''O

(سورۃ بنی اسرائیل ۱۷)---۴۹۔ ''انہوں نے کہا کہ کیا جب ہم ہڈیاں اور (مٹی ہو کر) ریزہ ریزہ ہو جائیں گے تو کیا ہم از سر نو پیدا کر کے پھر دوبارہ اٹھا کر کھڑے کر دیئے جائیں گے۔''O---۵۰۔ ''جواب دیجئے کہ تم پتھر بن جاؤ یا لوہا۔''O---۵۱۔ ''یا کوئی اور ایسی خلقت جو تمہارے دلوں میں بہت ہی سخت معلوم ہو، پھر وہ یہ پوچھیں کہ کون ہے جو دوبارہ ہماری زندگی لوٹائے؟ آپ جواب دے دیں کہ وہی اللہ تعالیٰ جس نے تمہیں اول بار پیدا کیا، اس پر وہ اپنے سر ہلا ہلا کر آپ سے دریافت کریں گے کہ اچھا یہ ہے کب؟ تو آپ جواب دے دیں کہ کیا عجب کہ وہ (ساعت) قریب ہی آن لگی ہو۔''O---۵۲۔ ''جس دن وہ تمہیں بلائے گا تم اس کی تعریف کرتے ہوئے تعمیل ارشاد کرو گے اور گمان کرو گے کہ تمہارا رہنا بہت ہی تھوڑا ہے۔''O---۹۸۔ ''یہ سب ہماری آیتوں سے کفر کرنے اور اس کہنے کا بدلہ ہے کہ کیا جب ہم ہڈیاں اور ریزے ریزے ہو جائیں گے پھر ہم نئی پیدائش میں اٹھا کھڑے کئے جائیں گے؟''O

(سورۃ الکہف ۱۸)---۲۱۔ ''ہم نے اس طرح لوگوں کو ان کے حال سے آگاہ کر دیا کہ وہ جان لیں کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ بالکل سچا ہے اور قیامت میں کوئی شک وشبہ نہیں۔ جب کہ وہ اپنے امر میں آپس میں اختلاف کر رہے تھے کہنے لگے ان کے غار پر ایک عمارت بنالو- ان کا رب ہی ان کے حال کا زیادہ عالم ہے۔ جن لوگوں نے ان کے بارے میں غلبہ پایا وہ کہنے لگے کہ ہم تو ان کے آس پاس مسجد بنالیں گے۔''O---[یعنی اصحاب کہف کے اس واقعہ سے معلوم ہو جاتا ہے کہ قیامت کے وقوع اور بعث بعد الموت کا وعدہ الٰہی سچا ہے۔ منکرین کے لیے اس واقعے میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کا ایک نمونہ موجود ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الحج ۲۲)---۵۔ ''لوگو! اگر تمہیں مرنے کے بعد جی اٹھنے میں شک ہے تو سوچو ہم نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا پھر نطفہ سے پھر خون بستہ سے پھر گوشت کے لوتھڑے سے جو صورت دیا گیا تھا اور بے نقشہ تھا- یہ ہم تم پر ظاہر کر دیتے ہیں، اور ہم جسے چاہیں ایک ٹھہرائے ہوئے وقت تک رحم مادر میں رکھتے ہیں پھر تمہیں بچپن کی حالت میں دنیا میں لاتے ہیں پھر تا کہ تم اپنی پوری جوانی کو پہنچو تم میں سے بعض تو وہ ہیں جو فوت کر لیے جاتے ہیں اور بعض بے غرض عمر کی طرف پھر سے لوٹا دیئے جاتے ہیں کہ وہ ایک چیز سے باخبر ہونے کے بعد پھر بے خبر ہو جائے۔ تو دیکھتا ہے کہ زمین (بنجر اور) خشک ہے پھر جب ہم اس پر بارشیں برساتے ہیں تو وہ ابھرتی ہے اور پھولتی ہے اور ہر قسم کی رونق دار نباتات اگاتی ہے۔''O---[یہ احیائے موتیٰ (مردوں کے زندہ کرنے) پر اللہ تعالیٰ کے قادر ہونے کی دوسری دلیل ہے۔ پہلی دلیل، جو مذکور ہوئی یہ تھی کہ جو ذات ایک حقیر قطرۂ پانی سے اس طرح ایک انسانی پیکر تراش سکتا اور ایک حسین وجود عطا کر سکتا ہے علاوہ ازیں وہ اسے مختلف مراحل سے گزارتا ہوا بڑھاپے کے ایسے اسٹیج پر پہنچا سکتا ہے جہاں اس کے جسم سے لے کر اس کی ذہنی ودماغی صلاحیتیں تک سب ضعف وانحطاط کا شکار ہو جائیں- کیا اس کے لیے اسے دوبارہ زندگی عطا کر دینا مشکل ہے؟ یقیناً جو ذات انسان کو ان مراحل سے گزار سکتی ہے وہی ذات مرنے کے بعد بھی اسے دوبارہ زندہ کر کے ایک نیا قالب اور نیا وجود بخش سکتی ہے دوسری دلیل یہ دی ہے کہ دیکھو زمین بنجر اور مردہ ہوتی ہے لیکن بارش کے بعد یہ کس طرح زندہ اور شاداب اور انواع واقسام کے غلے، میوہ جات اور رنگ برنگ کے پھولوں سے مالا مال ہو جاتی ہے- اسی طرح اللہ تعالیٰ قیامت والے دن انسانوں کو بھی ان کی قبروں سے اٹھا کھڑا کرے گا۔ جس طرح حدیث میں ہے- ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے پوچھا اللہ تعالیٰ انسانوں کو جس طرح

Marfat.com

پیدا فرمائے گا' اس کی کوئی نشانی مخلوقات میں سے بیان فرمائیے! نبی ﷺ نے فرمایا" کیا تمہارا گزر ایسی وادی سے ہوا ہے جو خشک اور بنجر ہو پھر دوبارہ اسے لہلہاتا ہوا دیکھا ہو؟ اس نے کہا۔ ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا' بس اسی طرح انسانوں کا جی اٹھنا ہوگا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۶۔"یہ اس لیے کہ اللہ ہی حق ہے اور وہی مردوں کو جلاتا ہے اور وہ ہر ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔"O---۶۶۔"اسی نے تمہیں زندگی بخشی' پھر وہی تمہیں مار ڈالے گا پھر وہی تمہیں زندہ کرے گا' بے شک انسان البتہ ناشکرا ہے۔"O

(سورۃ المومنون ۲۳)---۳۵۔"کیا یہ تمہیں اس بات کا وعدہ کرتا ہے کہ جب تم مر کر صرف خاک اور ہڈی رہ جاؤ گے تو تم پھر زندہ کیے جاؤ گے۔"O---۳۶۔"نہیں نہیں دور اور بہت دور ہے وہ جس کا تم وعدہ دیئے جاتے ہو۔"O---۳۷۔"(زندگی) تو صرف دنیا کی زندگی ہے ہم مرتے جیتے رہتے ہیں اور یہ نہیں کہ ہم پھر اٹھائے جائیں گے۔"O---۳۸۔"یہ تو بس ایسا شخص ہے جس نے اللہ پر جھوٹ (بہتان) باندھ لیا ہے' ہم تو اس پر ایمان لانے والے نہیں ہیں۔"O---۸۱۔"بلکہ ان لوگوں نے بھی ویسی ہی بات کہی جو اگلے کہتے چلے آئے۔"O---۸۲۔"کہ کیا جب ہم مر کر مٹی اور ہڈی ہو جائیں گے کیا پھر بھی ہم ضرور اٹھائے جائیں گے۔"O---۸۳۔"ہم سے اور ہمارے باپ دادوں سے پہلے ہی سے یہ وعدہ ہوتا چلا آیا ہے کچھ نہیں یہ تو صرف اگلے لوگوں کے افسانے ہیں۔"O---۱۰۰۔"کہ اپنی چھوڑی ہوئی دنیا میں جا کر نیک اعمال کر لوں' ہرگز ایسا نہیں ہوگا' یہ تو صرف ایک قول ہے جس کا یہ قائل ہے' ان کے پس پشت تو ایک حجاب ہے' ان کے دوبارہ جی اٹھنے کے دن تک۔"O---[دو چیزوں کے درمیان حجاب اور آڑ کو برزخ کہا جاتا ہے۔ دنیا کی زندگی اور آخرت کی زندگی کے درمیان جو وقفہ ہے' اسے یہاں برزخ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ کیوں کہ مرنے کے بعد انسان کا تعلق دنیا کی زندگی سے ختم ہو جاتا ہے اور آخرت کی زندگی کا آغاز اس وقت ہوگا جب تمام انسانوں کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔ یہ درمیان کی زندگی' جو قبر میں یا پرندے کے پیٹ میں یا جلا ڈالنے کی صورت میں مٹی کے ذرات میں گزر جاتی ہے' برزخ کی زندگی ہے۔ انسان کا یہ وجود جہاں بھی اور جس شکل میں بھی ہوگا۔ بظاہر وہ مٹی میں مل کر مٹی بن چکا ہوگا' یا راکھ بنا کر ہواؤں میں اڑا دیا یا دریاؤں میں بہا دیا گیا ہوگا یا کسی جانور کی خوراک بن گیا ہوگا' مگر اللہ تعالیٰ سب کو ایک نیا وجود عطا فرما کر میدان محشر میں جمع فرمائے گا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ النمل ۲۷)---۶۵۔"کہہ دیجئے کہ آسمانوں والوں میں سے زمین والوں میں سے سوائے اللہ کے کوئی غیب نہیں جانتا' انہیں تو یہ بھی نہیں معلوم کہ کب اٹھا کھڑے کیے جائیں گے۔"O---۶۶۔"بلکہ آخرت کے بارے میں ان کا علم ختم ہو چکا ہے' بلکہ یہ اس کی طرف سے شک میں ہیں۔ بلکہ یہ اس سے اندھے ہیں۔"O---۶۷۔"کافروں نے کہا کہ کیا جب ہم مٹی ہو جائیں گے اور ہمارے باپ دادا بھی کیا ہم پھر نکالے جائیں گے۔"O---۶۸۔"ہم کو اور ہمارے باپ دادوں کو بہت پہلے سے یہ وعدے دیے جاتے رہے۔ کچھ نہیں یہ تو صرف اگلوں کے افسانے ہیں۔"O---۶۹۔"کہہ دیجئے کہ زمین میں چل پھر کر ذرا دیکھو تو سہی کہ گنہگاروں کا کیسا انجام ہوا؟"O---۷۰۔"آپ ان کے بارے میں غم نہ کریں اور ان کے داؤں گھات سے تنگ دل نہ ہوں۔"O---۷۱۔"کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کب ہے اگر سچے ہو تو بتلا دو۔"O---۷۲۔"جواب دیجئے! کہ شاید بعض وہ چیزیں جن کی تم جلدی مچا رہے ہو تم سے بہت ہی قریب ہو گئی ہوں۔"O

(سورۃ الروم ۳۰)---۱۱۔"اللہ تعالیٰ ہی مخلوق کی ابتدا کرتا ہے پھر وہی اسے دوبارہ پیدا کرے گا پھر تم سب اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔"O---[یعنی جس طرح اللہ تعالیٰ پہلی مرتبہ پیدا کرنے پر قادر ہے' وہ مرنے کے بعد دوبارہ انہیں زندہ کرنے پر بھی قادر ہے۔ اس لیے کہ دوبارہ پیدا کرنا' پہلی مرتبہ سے زیادہ مشکل نہیں ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۲۵۔"اس کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ آسمان و زمین اسی کے حکم سے قائم ہیں' پھر جب وہ تمہیں آواز دے گا صرف ایک بار کی آواز کے ساتھ ہی تم سب زمین سے نکل آؤ گے۔"O---[یعنی جب قیامت برپا ہوگی تو آسمان و زمین کا یہ سارا نظام' جو اس وقت ان کے حکم سے قائم ہے' درہم برہم ہو جائے گا اور تمام انسان قبروں سے زندہ ہو کر باہر نکل آئیں گے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۲۷۔"وہی ہے جو اول بار مخلوق کو پیدا کرتا ہے پھر سے دوبارہ پیدا کرے گا اور یہ تو اس پر بہت ہی آسان ہے۔ اسی کی بہترین اور اعلیٰ صفت ہے' آسمانوں میں اور زمین میں بھی اور وہی غلبے والا حکمت والا ہے۔"O---۴۰۔"اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا پھر روزی دی پھر مار ڈالے گا پھر زندہ کر دے گا بتاؤ تمہارے شریکوں میں سے کوئی بھی ایسا ہے جو ان میں سے کچھ بھی کر سکتا ہو۔ اللہ تعالیٰ کے لیے پاکی اور برتری ہے ہر اس شریک سے جو یہ لوگ مقرر کرتے ہیں۔"O

(سورۃ لقمان ۳۱)---۲۸۔"تم سب کی پیدائش اور مرنے کے بعد جلانا ایسا ہی ہے جیسے ایک جی کا' بیشک اللہ تعالیٰ سننے والا دیکھنے والا ہے۔"O---[یعنی اس کی قدرت اتنی عظیم ہے کہ تم سب کا پیدا کرنا یا قیامت والے دن زندہ کرنا' ایک نفس کے زندہ کرنے یا پیدا کرنے کی طرح ہے۔ اس لیے کہ وہ جو چاہتا ہے لفظ کن سے پلک جھپکنے میں معرض وجود میں آ جاتا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ السجدۃ ۳۲)---۱۰۔"اور انہوں نے کہا کیا جب ہم زمین میں رل مل جائیں گے کیا پھر نئی پیدائش میں آ جائیں گے؟ بلکہ (بات یہ ہے) کہ وہ لوگ

Marfat.com

اپنے پروردگار کی ملاقات کے منکر ہیں۔" O

(سورۃ سبا ۳۴)---۳۔" کفار کہتے ہیں کہ ہم پر قیامت نہیں آئے گی۔ آپ کہہ دیجئے کہ مجھے میرے رب کی قسم! جو عالم الغیب ہے کہ وہ یقیناً آئے گی اللہ تعالیٰ سے ایک ذرے کے برابر کی چیز بھی پوشیدہ نہیں نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں بلکہ اس سے بھی چھوٹی اور بڑی ہر چیز کھلی کتاب میں موجود ہے۔" O ---۷۔" اور کافروں نے کہا (آؤ) ہم تمہیں ایک ایسا شخص بتلائیں جو تمہیں یہ خبر پہنچا رہا ہے کہ جب تم بالکل ہی ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے تو تم پھر سے ایک نئی پیدائش میں آؤ گے۔" O ---[یعنی مرنے کے بعد جب تم مٹی میں مل کر ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے' تمہارا ظاہری وجود ناپید ہو جائے گا' تمہیں قبروں سے دوبارہ زندہ کیا جائے گا اور دوبارہ وہی شکل وصورت تمہیں عطا کر دی جائے گی جس میں تم پہلے تھے۔ یہ گفتگو انہوں نے آپس میں استہزا اور مذاق کے طور پر کی۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ فاطر ۳۵)---۹۔" اور اللہ تعالیٰ ہی ہوائیں چلاتا ہے جو بادلوں کو اٹھاتی ہیں پھر ہم بادلوں کو خشک زمین کی طرف لے جاتے ہیں اور اس سے اس زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کر دیتے ہیں۔ اسی طرح دوبارہ جی اٹھنا (بھی) ہے۔" O ---[یعنی یہ نادان لوگ آخرت کو بعید از امکان سمجھتے ہیں اور اسی لیے اپنی جگہ اس خیال میں مگن ہیں کہ دنیا میں یہ خواہ کچھ کرتے رہیں بہر حال وہ وقت کبھی آنا نہیں ہے جب انہیں جواب دہی کے لیے خدا کے حضور حاضر ہونا پڑے گا۔ لیکن یہ محض ایک خیالِ خام ہے، جس میں یہ مبتلا ہیں۔ قیامت کے روز تمام اگلے پچھلے مَرے ہوئے انسان اللہ تعالیٰ کے ایک اشارے پر بالکل اُسی طرح یکا یک جی اُٹھیں گے جس طرح ایک بارش ہوتے ہی سونی پڑی ہوئی زمین یکا یک لہلہا اُٹھتی ہے اور مدتوں کی مَری ہوئی جڑیں سرسبز وشاداب ہو کر زمین کی تہوں میں سے سر نکالنا شروع کر دیتی ہیں۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(سورۃ یٰسٓ ۳۶)---۱۲۔" بیشک ہم مردوں کو زندہ کریں گے' اور ہم لکھتے جاتے ہیں وہ اعمال بھی جن کو لوگ آگے بھیجتے ہیں اور ان کے وہ اعمال بھی جن کو پیچھے چھوڑ جاتے ہیں' اور ہم نے ہر چیز کو ایک واضح کتاب میں ضبط کر رکھا ہے۔" O (تفسیر کیلئے باب ۱۱، مضمون: اعمال) ---۷۸۔" اور اس نے ہمارے لیے مثال بیان کی اور اپنی (اصل) پیدائش کو بھول گیا' کہنے لگا ان گلی سڑی ہڈیوں کو کون زندہ کر سکتا ہے؟" O ---۷۹۔" آپ جواب دیجئے! کہ انہیں وہ زندہ کرے گا جس نے انہیں اول مرتبہ پیدا کیا ہے' جو سب طرح کی پیدائش کا بخوبی جاننے والا ہے۔" O ---[یعنی جو اللہ تعالیٰ انسان کو ایک حقیر نطفے سے پیدا کرتا ہے' وہ دوبارہ اس کو زندہ کرنے پر قادر نہیں ہے؟ اس کی قدرت احیائے موتیٰ کا ایک واقعہ حدیث پاک میں بیان کیا گیا ہے * کہ ایک شخص نے مرتے وقت وصیت کی کہ مرنے کے بعد اسے جلا کر اس کی آدھی راکھ سمندر میں اور آدھی راکھ تیز ہوا والے دن خشکی میں اڑا دی جائے۔ اللہ تعالیٰ نے ساری راکھ جمع کر کے اسے زندہ فرمایا اور اس سے پوچھا تو نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے کہا' تیرے خوف سے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسے معاف فرما دیا * (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الصّٰفّٰت ۳۷)---۱۶۔ کیا" جب ہم مر جائیں گے اور خاک اور ہڈی ہو جائیں گے پھر کیا (سچ مچ) ہم اٹھائے جائیں گے؟" O ---۱۷۔" کیا ہم سے پہلے کے ہمارے باپ دادا بھی؟" O ---۱۸۔" آپ جواب دیجئے! کہ ہاں ہاں اور تم ذلیل (بھی) ہو گے۔" O ---۱۹۔" وہ تو صرف ایک زور کی جھڑکی ہے کہ یکا یک یہ دیکھنے لگیں گے۔" O ---[یعنی وہ اللہ تعالیٰ کے ایک ہی حکم اور اسرافیل علیہ السلام کی ایک ہی پھونک سے قبروں سے زندہ ہو کر نکل کھڑے ہوں گے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۲۰۔" اور کہیں گے کہ ہائے ہماری خرابی یہی جزا (سزا) کا دن ہے۔" O ---۲۱۔" یہی فیصلہ کا دن ہے جسے تم جھٹلاتے رہے۔" O

(سورۃ المؤمن ۴۰)---۱۰۔" بے شک جن لوگوں نے کفر کیا انہیں یہ آواز دی جائے گی کہ یقیناً اللہ تعالیٰ کا تم پر غصہ ہونا اس سے بہت زیادہ ہے جو تم غصہ ہوتے تھے اپنے جی سے' جب تم ایمان کی طرف بلائے جاتے تھے پھر کفر کرنے لگتے تھے۔" O ---۱۱۔" وہ کہیں گے اے ہمارے پروردگار! تو نے ہمیں دوبار مارا اور دوبار ہی جلایا' اب ہم اپنے گناہوں کے اقراری ہیں' تو کیا اب کوئی راہ نکلنے کی بھی ہے؟" O ---۵۷۔" آسمان وزمین کی پیدائش یقیناً انسان کی پیدائش سے بہت بڑا کام ہے' لیکن (یہ اور بات ہے کہ) اکثر لوگ بے علم ہیں۔" O ---[کفار کا اسلام پر سب سے بڑا اعتراض یہ تھا کہ وہ قیامت پر ایمان لانے کا حکم دیتا ہے۔ یہ بات انہیں خلافِ عقل نظر آتی وہ خود سوچتے اور دُوسروں کو کہتے کہ بھلا ہزار ہا سال تک قبروں میں رہنے کے بعد پھر ہم زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے یہ بات صراحتہً باطل ہے اور عقلِ سلیم اِس کو تسلیم کرنے سے قاصر ہے۔ ان کے اِس اعتراض کا یہاں جواب دیا جا رہا ہے کہ مانا کسی مُردے کو ہزار ہا سال گزرنے کے بعد زندہ کرنا جب کہ اس کی خاک کے ذرّے بھی کائنات کی وسعتوں میں گم ہو چکے ہوں گے بڑا مشکل کام ہے۔ لیکن یہ تو سوچو کہ یہ کس کے لیے مشکل ہے۔ مادشما کے لیے تو واقعی مشکل ہے لیکن کیا خداوند تعالیٰ جو آسمانوں اور زمینوں کو اپنے امرِ کُن سے پیدا فرمانے والا ہے اس کے لیے بھی مشکل ہے؟ تم خدا کی قُدرت اور علم کو اپنی بے بسی اور بے علمی پر کیوں قیاس کرتے ہو۔ سوچ کا یہ انداز عالمانہ نہیں جاہلانہ ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

Marfat.com

(سورۃ حٰم السجدۃ ۴۱)---۳۹۔ ''اس اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے (یہ بھی) ہے کہ تو زمین کو دبی دبائی دیکھتا ہے پھر جب ہم اس پر مینہ برساتے ہیں تو وہ تروتازہ ہو کر ابھرنے لگتی ہے۔ جس نے اسے زندہ کیا وہی یقینی طور پر مردوں کو بھی زندہ کرنے والا ہے' بیشک وہ ہر (ہر) چیز پر قادر ہے۔''O

(سورۃ الزخرف ۴۳)---۱۱۔ ''اسی نے آسمان سے ایک اندازے کے مطابق پانی نازل فرمایا' پس ہم نے اس سے مردہ شہر کو زندہ کر دیا۔ اسی طرح تم نکالے جاؤ گے۔''O---[یعنی جس طرح بارش سے مردہ زمین شاداب ہو جاتی ہے' اسی طرح قیامت والے دن تمہیں بھی زندہ کر کے قبروں سے نکال لیا جائے گا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الدخان ۴۴)---۳۴۔ ''یہ لوگ تو یہی کہتے ہیں۔''O---۳۵۔ ''کہ (آخری چیز) یہی ہمارا پہلی بار (دنیا سے) مر جانا ہے اور ہم دوبارہ اٹھائے نہیں جائیں گے۔''O---[یعنی یہ دنیا کی زندگی ہی بس آخری زندگی ہے۔ اس کے بعد دوبارہ زندہ ہونا اور حساب کتاب ہونا ممکن نہیں ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۳۶۔ ''اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ دادوں کو لے آؤ۔''O[یہ نبی کریم ﷺ اور مسلمانوں کو کافروں کی طرف سے کہا جا رہا ہے کہ اگر تمہارا یہ عقیدہ واقعی صحیح ہے کہ دوبارہ زندہ ہونا ہے تو ہمارے باپ دادوں کو زندہ کر کے دکھا دو۔ یہ ان کا جدل اور کٹ حجتی تھی کیونکہ دوبارہ زندہ کرنے کا عقیدہ قیامت سے متعلق ہے نہ کہ قیامت سے پہلے ہی دنیا میں زندہ ہو جانا یا کر دینا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۳۷۔ ''کیا یہ لوگ بہتر ہیں یا تبع کی قوم کے لوگ اور جو ان سے بھی پہلے تھے۔ ہم نے ان سب کو ہلاک کر دیا یقیناً وہ گنہگار تھے۔''O---۳۸۔ ''ہم نے زمین اور آسمان اور ان کے درمیان کی چیزوں کو کھیل کے طور پر پیدا نہیں کیا۔''O

(سورۃ ق ۵۰)---۲۔ ''بلکہ انہیں تعجب معلوم ہوا کہ ان کے پاس انہی میں سے ایک آگاہ کرنے والا آیا تو کافروں نے کہا کہ یہ ایک عجیب بات ہے۔''O---۳۔ ''کیا جب ہم مر کر مٹی ہو جائیں گے۔ پھر یہ واپسی دور (از عقل) ہے۔''O---[یہ ان لوگوں کا دوسرا تعجب تھا۔ پہلا اور اصل تعجب زندگی بعدِ موت پر نہ تھا بلکہ اس پر تھا کہ انہی کی جنس اور قوم کے ایک فرد نے اٹھ کر دعویٰ کیا تھا کہ میں خدا کی طرف سے تمہیں خبردار کرنے کے لیے آیا ہوں۔ اس کے بعد مزید تعجب انہیں اس پر ہوا کہ وہ شخص انہیں جس چیز سے خبردار کر رہا تھا وہ یہ تھی کہ تمام انسان مرنے کے بعد از سرِ نو زندہ کیے جائیں گے، اور ان سب کو اکٹھا کر کے اللہ کی عدالت میں پیش کیا جائے گا، اور وہاں ان کے اعمال کا محاسبہ کرنے کے بعد جزا اور سزا دی جائے گی۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]---۴۔ ''زمین جو کچھ ان میں سے گھٹاتی ہے وہ ہمیں معلوم ہے اور ہمارے پاس سب یاد رکھنے والی کتاب ہے۔''O---[یعنی زمین انسان کے گوشت، ہڈی اور بال وغیرہ کو بوسیدہ کر کے کھا جاتی ہے یعنی اسے ریزہ ریزہ کر دیتی ہے وہ نہ صرف ہمارے علم میں ہے بلکہ ہمارے پاس لوح محفوظ میں بھی درج ہے۔ اس لیے ان تمام اجزاء کو جمع کر کے انہیں دوبارہ زندہ کر دینا ہمارے لیے قطعاً مشکل امر نہیں ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۹۔ ''اور ہم نے آسمان سے بابرکت پانی برسایا اور اس سے باغات اور کٹنے والے کھیت کے غلے پیدا کیے۔''O---۱۰۔ ''اور کھجوروں کے بلند و بالا درخت جن کے خوشے تہ بہ تہ ہیں۔''O---۱۱۔ ''بندوں کی روزی کے لیے اور ہم نے پانی سے مردہ شہر کو زندہ کر دیا۔ اسی طرح (قبروں سے) نکلنا ہے۔''O---[استدلال یہ ہے کہ جس خدا نے زمین کے اِس کُرے کو زندہ مخلوقات کی سکونت کے لیے موزوں مقام بنایا، اور جس نے زمین کی بے جان مٹی کو آسمان کے بے جان پانی کے ساتھ ملا کر اتنی اعلیٰ درجے کی نباتی زندگی پیدا کر دی جسے تم اپنے باغوں اور کھیتوں کی شکل میں لہلہاتے دیکھ رہے ہو۔ اور جس نے اِس نباتات کو انسان وحیوان سب کے لیے رزق کا ذریعہ بنا دیا، اُس کے متعلق تمہارا یہ گمان کہ وہ تمہیں مرنے کے بعد دوبارہ پیدا کرنے پر قادر نہیں ہے۔ سراسر بے عقلی کا گمان ہے۔ تم اپنی آنکھوں سے آئے دن دیکھتے ہو کہ ایک زمین بالکل خشک اور بے جان پڑا ہوا ہے۔ بارش کا ایک چھینٹا پڑتے ہی اس کے اندر سے یکا یک زندگی کے چشمے پھوٹ نکلتے ہیں، مدّتوں کی مری ہوئی جڑیں یک لخت جی اٹھتی ہیں، اور طرح طرح کے حشرات الارض زمین کی تہوں سے نکل کر اچھل کود شروع کر دیتے ہیں۔ یہ اس بات کا کھلا ہوا ثبوت ہے کہ موت کے بعد دوبارہ زندگی ناممکن نہیں ہے۔ اپنے اِس صریح مشاہدے کو جب تم نہیں جھٹلا سکتے تو اس بات کو کیسے جھٹلاتے ہو کہ جب خدا چاہے گا تم خود بھی اُسی طرح زمین سے نکل آؤ گے جس طرح نباتات کی کونپلیں نکل آتی ہیں۔ اس سلسلے میں یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ عرب کی سرزمین میں بہت سے علاقے ایسے ہیں جہاں بسا اوقات پانچ پانچ برس بارش نہیں ہوتی، بلکہ کبھی اس سے بھی زیادہ مدّت گزر جاتی ہے اور آسمان سے ایک قطرہ تک نہیں ٹپکتا۔ اتنے طویل زمانے تک تپتے ہوئے ریگستانوں میں گھاس کی جڑوں اور حشرات الارض کا زندہ رہنا قابلِ تصور نہیں ہے۔ اس کے باوجود جب وہاں کسی وقت تھوڑی سی بارش بھی ہو جاتی ہے تو گھاس نکل آتی ہے اور حشرات الارض جی اٹھتے ہیں۔ اس لیے عرب کے لوگ اس استدلال کو اُن لوگوں کی بہ نسبت زیادہ اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں جنہیں اتنی طویل خشک سالی کا تجربہ نہیں ہوتا۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]---۱۵۔ ''کیا ہم پہلی بار کے پیدا کرنے سے تھک گئے؟ بلکہ یہ لوگ نئی پیدائش کی طرف سے شک میں ہیں۔''O---[یہ آخرت کے حق میں عقلی استدلال ہے۔ جو شخص خدا کا منکر نہ ہو اور حماقت کی اس حد تک نہ پہنچ گیا ہو کہ اس منظم کائنات اور اس کے اندر انسان کی پیدائش کو محض ایک اتفاقی حادثہ قرار دینے لگے، اُس کے لیے یہ ماننے بغیر چارہ نہیں ہے کہ خدا ہی نے ہمیں اور اِس پوری کائنات کو پیدا کیا ہے۔

Marfat.com

اب یہ امر واقعہ کہ ہم اس دنیا میں زندہ موجود ہیں اور زمین و آسمان کا یہ سارا کارخانہ ہماری آنکھوں کے سامنے چل رہا ہے، آپ ہی اس بات کا صریح ثبوت ہے کہ خدا ہمیں اور اس کائنات کو پیدا کرنے سے عاجز نہ تھا۔ اس کے بعد اگر کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ قیامت برپا کرنے کے بعد وہی خدا ایک دوسرا نظام عالم نہ بنا سکے گا، اور موت کے بعد وہ ہمیں دوبارہ پیدا نہ کر سکے گا، تو وہ محض ایک خلاف عقل بات کہتا ہے۔ خدا عاجز ہوتا تو پہلے ہی پیدا نہ کر سکتا۔ جب وہ پہلے پیدا کر چکا ہے اور اسی تخلیق کی بدولت ہم خود وجود میں آئے بیٹھے ہیں، تو یہ فرض کر لینے کے لیے آخر کیا معقول بنیاد ہو سکتی ہے کہ اپنی ہی بنائی ہوئی چیز کو توڑ کر پھر بنا دینے سے وہ عاجز ہو جائے گا؟ (تفسیر از تفہیم القرآن)]---۴۱۔ ''اور سن رکھیں کہ جس دن ایک پکارنے والا قریب ہی کی جگہ سے پکارے گا۔'' O---۴۲۔ ''جس روز اس تند و تیز چیخ کو یقین کے ساتھ سن لیں گے یہ دن ہوگا نکلنے کا۔'' O---۴۳۔ ''ہم ہی جلاتے ہیں اور ہم ہی مارتے ہیں اور ہماری ہی طرف لوٹ پھر کر آنا ہے۔'' O---۴۴۔ ''جس دن زمین پھٹ جائے گی اور یہ دوڑتے ہوئے (نکل پڑیں گے) یہ جمع کر لینا ہم پر بہت ہی آسان ہے۔'' O---[یہ حشر، یعنی سب اگلے پچھلے انسانوں کو بیک وقت زندہ کر کے جمع کر لینا ہمارے لیے بالکل آسان ہے۔ ہمارے لیے یہ معلوم کرنا کچھ مشکل نہیں ہے کہ کس شخص کی خاک کہاں پڑی ہے۔ ہمیں یہ جاننے میں بھی کوئی دقت نہیں پیش آئے گی کہ ان بکھرے ہوئے ذرات میں سے زید کے ذرات کون سے ہیں اور بکر کے ذرات کون سے۔ ان سب کو الگ الگ سمیٹ کر ایک ایک آدمی کا جسم پھر سے بنا دینا، اور اس جسم میں اُسی شخصیت کو از سر نو پیدا کر دینا جو پہلے اس میں رہ چکی تھی، ہمارے لیے کوئی بڑا محنت طلب کام نہیں ہے، بلکہ ہمارے ایک اشارے سے یہ سب کچھ آناً فاناً ہو سکتا ہے۔ وہ تمام انسان جو آدم کے وقت سے قیامت تک دنیا میں پیدا ہوئے ہیں ہمارے ایک حکم پر بڑی آسانی سے جمع ہو سکتے ہیں۔ تمہارا چھوٹا سا دماغ اسے بعید سمجھتا ہو تو سمجھا کرے۔ خالق کائنات کی قدرت سے بعید نہیں ہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(**سورۃ النجم ۵۳**)---۴۵۔ ''اور یہ کہ اسی نے جوڑا یعنی نر و مادہ پیدا کیا ہے۔'' O---۴۶۔ ''نطفہ سے جبکہ وہ ٹپکایا جاتا ہے۔'' O---۴۷۔ ''اور یہ کہ اسی کے ذمہ دوبارہ پیدا کرنا ہے۔'' O---[موت و حیات بھی اسی کے دستِ قدرت میں ہے۔ منی کی بوند ایک جیسی ہوتی ہے۔ وہ اپنی حکمت سے کسی سے نر پیدا کرتا ہے اور کسی سے مادہ۔ جو خالق اتنی طاقت اور قوت کا مالک ہے اس کے لیے قطعاً یہ امر مشکل نہیں کہ وہ قیامت کے روز تمہارے بکھرے ہوئے ذروں کو جمع کر کے ان میں نئی زندگی پھونک دے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

(**سورۃ القمر ۵۴**)---۳۔ ''انہوں نے جھٹلایا اور اپنی خواہشوں کی پیروی کی اور ہر کام ٹھہرے ہوئے وقت پر مقرر ہے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: خواہشات کی محبت]---۴۔ ''یقیناً ان کے پاس وہ خبریں آ چکی ہیں جن میں ڈانٹ ڈپٹ (کی نصیحت) ہے۔'' O---۵۔ ''اور کامل عقل کی بات ہے لیکن ان ڈراونی باتوں نے بھی کچھ فائدہ نہ دیا۔'' O---۶۔ ''پس (اے پیارے نبی ﷺ) آپ ان سے اعراض کریں جس دن ایک پکارنے والا ناگوار چیز کی طرف پکارے گا۔'' O---۷۔ ''یہ جھکی آنکھوں قبروں سے اس طرح نکل کھڑے ہوں گے کہ گویا وہ پھیلا ہوا ٹڈی دل ہے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: زبردست پکار]---۸۔ ''پکارنے والے کی طرف دوڑتے ہوں گے اور کافر کہیں گے یہ دن تو بہت سخت ہے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: زبردست پکار]

(**سورۃ المجادلۃ ۵۸**)---۶۔ ''جس دن اللہ تعالیٰ ان سب کو اٹھائے گا پھر انہیں ان کے کیے ہوئے عمل سے آگاہ فرمائے گا، جسے اللہ تعالیٰ نے شمار رکھا ہے اور جسے یہ بھول گئے تھے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز سے واقف ہے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب ۱۱، مضمون: اعمال]---۱۸۔ ''جس دن اللہ تعالیٰ ان سب کو اٹھا کھڑا کرے گا تو یہ جس طرح تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں (اللہ تعالیٰ) کے سامنے بھی قسمیں کھانے لگیں گے اور سمجھیں گے کہ وہ بھی کسی (دلیل) پر ہیں، یقین مانو کہ بیشک وہی جھوٹے ہیں۔'' O---[یعنی ان کی بدبختی اور سنگ دلی کی انتہا ہے کہ قیامت والے دن جہاں کوئی چیز مخفی نہیں رہے گی وہاں بھی اللہ کے سامنے جھوٹی قسمیں کھانے کی شوخ چشمانہ جسارت کریں گے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ التغابن ۶۴**)---۷۔ ''ان کافروں نے خیال کیا ہے کہ دوبارہ زندہ کیے جائیں گے۔ آپ کہہ دیجیے کہ کیوں نہیں اللہ کی قسم تم ضرور دوبارہ اٹھائے جاؤ گے پھر جو تم نے کیا ہے اس کی خبر دیئے جاؤ گے اور اللہ پر یہ بالکل ہی آسان ہے۔'' O[قرآن مجید میں تین مقامات پر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ اپنے رب کی قسم کھا کر یہ اعلان کرے کہ اللہ تعالیٰ ضرور دوبارہ زندہ فرمائے گا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(**سورۃ القیمۃ ۷۵**)---۱۔ ''میں قسم کھاتا ہوں قیامت کے دن کی۔'' O---۲۔ ''اور قسم کھاتا ہوں اس نفس کی جو ملامت کرنے والا ہو۔'' O---[اس مقام پر اللہ تعالیٰ نے قیامت کے دن اور ملامت کرنے والے نفس کی قسم جس بات پر کھائی ہے اسے بیان نہیں کیا ہے کیونکہ بعد کا فقرہ خود اس بات پر دلالت کر رہا ہے، قسم اس بات پر کھائی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ انسان کو مرنے کے بعد دوبارہ ضرور پیدا کرے گا اور ایسا کرنے پر پوری طرح قادر ہے۔ (از تفسیر تفہیم القرآن)]---۳۔ ''کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ ہم اس کی ہڈیاں جمع کریں گے ہی نہیں۔'' O---[یہ جواب قسم ہے، انسان سے مراد یہاں کافر اور ملحد انسان ہے جو

Marfat.com

قیامت کو نہیں مانتا۔ اس کا گمان غلط ہے' اللہ تعالیٰ یقیناً انسانوں کے اجزا کو جمع فرمائے گا' یہاں ہڈیوں کا بطور خاص ذکر ہے' اس لئے کہ ہڈیاں ہی پیدائش کا اصل ڈھانچہ اور قالب ہیں۔ (از تفسیر ۳ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۴۔ ''ہاں ضرور کریں گے ہم تو قادر ہیں کہ اس کی پور پور تک درست کر دیں۔''O--- [بنان ہاتھوں اور پیروں کے ان اطراف (کناروں) کو کہتے ہیں جو جوڑوں' ناخن' لطیف رگوں اور باریک ہڈیوں پر مشتمل ہوتے ہیں' جب یہ باریک اور لطیف چیزیں ہم بالکل صحیح صحیح جوڑ دیں گے تو بڑے بڑے حصوں کو جوڑ دینا ہمارے لئے کیا مشکل ہوگا؟ (از تفسیر ۴ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۵۔ ''بلکہ انسان تو چاہتا ہے کہ آگے آگے نافرمانیاں کرتا جائے۔''O---[یعنی اس امید پر نافرمانی اور حق کا انکار کرتا ہے کہ کون سی قیامت آنی ہے۔ (از تفسیر ۵ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۶۔ ''پوچھتا ہے کہ قیامت کا دن کب آئے گا۔''O---[یہ سوال اس لئے نہیں کرتا کہ گناہوں سے تائب ہو جائے' بلکہ قیامت کو ناممکن الوقوع سمجھتے ہوئے پوچھتا ہے اسی لئے فسق و فجور سے باز نہیں آتا۔ تاہم اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ قیامت کے آنے کا وقت بیان فرما رہا ہے۔ (از تفسیر ۱ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۷۔ ''پس جس وقت کہ نگاہ پتھرا جائے گی۔''O---۸۔ ''اور چاند بے نور ہو جائے گا۔''O---۹۔ ''اور سورج اور چاند جمع کر دیئے جائیں گے۔''O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۱۱' مضمون: قیامت]---۱۰۔ ''اس دن انسان کہے گا کہ آج بھاگنے کی جگہ کہاں ہے؟''O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۱۱' مضمون: قیامت]---۱۱۔ ''نہیں نہیں کوئی پناہ گاہ نہیں۔''O---[وَزَر پہاڑ یا قلعے کو کہتے ہیں جہاں انسان پناہ حاصل کرلے۔ وہاں ایسی کوئی پناہ گاہ نہیں ہوگی۔ (از تفسیر ۶ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۲۔ ''آج تو تیرے پروردگار کی طرف ہی قرارگاہ ہے۔''O---[جہاں وہ بندوں کے درمیان فیصلے فرمائے گا' یہ ممکن نہیں ہوگا کہ کوئی اللہ کی اس عدالت سے چھپ جائے۔ (از تفسیر ۷ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۳۔ ''آج انسان کو اس کے آگے بھیجے ہوئے اور پیچھے چھوڑے ہوئے سے آگاہ کیا جائے گا۔''O---[یعنی جو برا یا نیک کام اس نے اپنے سے پہلے بھیجا ہے اور اَخّر سے مراد وہ برا یا اچھا طریقہ ہے جو وہ اپنے پیچھے چھوڑ آیا اور جس پر لوگ عمل کرتے رہے۔ اَخّر سے مراد بعض نے یہ لیا ہے کہ ایسے کام جن کا فیض جاری رہے اس کے مرنے کے بعد بھی ان کاموں کا اجر اسے ملتا رہے گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سات کام ایسے ہیں جن کا اجر بندے کو اس کے مرنے کے بعد بھی ملتا رہے گا' دراں حالیکہ وہ اپنی قبر میں ہوگا (۱) جس نے علم پڑھایا (۲) جس نے کوئی نہر جاری کی (۳) جس نے کنواں کھدوایا (۴) جس نے درخت لگایا (۵) جس نے مسجد بنوائی (۶) یا قرآن مجید پیچھے چھوڑا (۷) یا ایسی اولاد چھوڑی جو اس کے مرنے کے بعد اس کے لئے مغفرت طلب کرتی رہی (از تفسیر ۱۰ ضیاء القرآن)]---۱۴۔ ''بلکہ انسان خود اپنے اوپر آپ حجت ہے۔''O---[یعنی اس کے اپنے ہاتھ' پاؤں' زبان اور دیگر اعضاء گواہی دیں گے' یا یہ مطلب ہے کہ انسان اپنے عیوب خود جانتا ہے۔ (از تفسیر ۹ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۵۔ ''اگرچہ کتنے ہی بہانے پیش کرے۔''O---[یعنی لڑے جھگڑے' ایک سے ایک تاویل کرے' لیکن ایسا کرنا نہ اسکے لئے مفید ہے اور نہ وہ اپنے ضمیر کو مطمئن کر سکتا ہے۔ (از تفسیر ۱۰ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۳۲۔ ''بلکہ جھٹلایا اور روگردانی کی۔''O---[کہ کیا انسان نے اپنے آپ کو شتر بے مہار سمجھ رکھا ہے کہ اس کے خالق نے اسے زمین میں غیر ذمہ دار بنا کر چھوڑ دیا ہو؟ کوئی فرض اس پر عائد نہ ہو؟ کوئی چیز اس کے لئے ممنوع نہ ہو؟ اور کوئی وقت ایسا آنے والا نہ ہو جب ان سے اس کے اعمال کی باز پرس کی جائے؟ یہی بات ایک دوسرے مقام پر قرآن مجید میں اس طرح بیان کی گئی ہے کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کفار سے فرمائے گا ''کیا تم نے یہ سمجھ رکھا تھا کہ ہم نے تمہیں فضول ہی پیدا کیا ہے اور تمہیں کبھی ہماری طرف پلٹ کر نہیں آنا ہے؟'' (المومنون ۱۱۵) ان دونوں مقامات پر زندگی بعد موت کے واجب ہونے کی دلیل سوال کی شکل میں پیش کی گئی ہے' سوال کا مطلب یہ ہے کہ کیا واقعی تم نے اپنے آپ کو جانور سمجھ رکھا ہے؟ کیا تمہیں اپنے اور جانور میں یہ کھلا فرق نظر نہیں آتا کہ وہ بے اختیار ہے اور تم با اختیار' اس کے افعال میں اخلاقی حسن و قبح کا سوال پیدا نہیں ہوتا اور تمہارے افعال میں یہ سوال لازماً پیدا ہوتا ہے؟ پھر تم نے اپنے متعلق یہ کیسے سمجھ لیا کہ جس طرح جانور غیر ذمہ دار اور غیر جواب دہ ہے اسی طرح تم بھی ہو؟ جانور کے دوبارہ زندہ کر کے نہ اٹھائے جانے کی معقول وجہ تو سمجھ میں آتی ہے کہ اس نے صرف اپنی جبلت کے لگے بندھے تقاضے پورے کیے ہیں اپنی عقل سے کام لے کر کوئی فلسفہ تصنیف نہیں کیا' کوئی مذہب ایجاد نہیں کیا' کسی کو معبود نہیں بنایا نہ خود کسی کا معبود بنا' کوئی کام ایسا نہیں کیا جسے نیک یا بد کہا جا سکتا ہو' کوئی اچھی یا بری سنت جاری نہیں کی جس کے اثرات نسل در نسل چلتے رہیں اور وہ ان پر کسی اجر یا سزا کا مستحق ہو۔ لہٰذا وہ اگر مر کر فنا ہو جائے تو یہ سمجھ میں آنے کے قابل بات ہے کیونکہ اس پر اپنے کسی عمل کی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی جس کی باز پرس کے لئے اسے دوبارہ زندہ کر کے اٹھانے کی کوئی حاجت ہو۔ لیکن تم حیات بعد موت سے کیسے معاف کیے جا سکتے ہیں جبکہ عین اپنی موت کے وقت تک تم ایسے اخلاقی افعال کرتے رہتے ہو جن کے نیک یا بد ہونے اور جزا یا سزا کے مستوجب ہونے کا تمہاری عقل خود حکم لگاتی ہے؟ جس آدمی نے کسی بے گناہ کو قتل کیا اور فوراً ہی اچانک کسی حادثے کا شکار ہو گیا' کیا تمہارے نزدیک اس کو بلاوہ (Scot-free) چھوٹ جانا چاہیے اور اس ظلم کا بدلہ اسے کبھی نہ ملنا چاہیے؟ جو آدمی دنیا میں کسی ایسے فساد کا بیج بو گیا جس کا خمیازہ اس کے بعد صدیوں تک انسانی نسلیں بھگتی رہیں' کیا تمہاری عقل واقعی اس بات پر مطمئن ہے کہ اسے بھی کسی بھنگے یا مینڈے کی طرح مر کر فنا ہو جانا چاہیے اور کبھی اٹھ کر اپنے ان کرتوتوں کی جواب دہی نہیں کرنی چاہیے جن کی بدولت ہزاروں لاکھوں انسانوں کی زندگیاں خراب ہوئیں؟ جس آدمی نے

Marfat.com

عمر بھر حق وانصاف اور خیر وصلاح کے لئے اپنی جان لڑائی ہو اور جیتے جی مصیبتیں ہی بھگتا رہا ہو کیا تمہارے خیال میں وہ بھی حشرات الارض ہی کی قسم کی کوئی مخلوق ہے جسے اپنے اعمال کی جزا پانے کا کوئی حق نہیں ہے؟ (از تفسیر ۲۴ تفہیم القرآن)] ---۳۷۔ ''کیا وہ ایک گاڑھے پانی کا قطرہ نہ تھا جو ٹپکایا گیا تھا؟'' O ---۳۸۔ ''پھر وہ لہو کا لوتھڑا ہو گیا پھر اللہ نے اسے پیدا کیا اور درست بنا دیا۔'' O ---۳۹۔ ''پھر اس سے جوڑے یعنی نر و مادہ بنائے۔'' O ---۴۰۔ ''کیا (اللہ تعالیٰ) اس (امر) پر قادر نہیں کہ مردے کو زندہ کر دے۔'' O

(**سورۃ المرسلت ۷۷**) ---۲۰۔ ''کیا ہم نے تمہیں حقیر پانی سے (منی سے) پیدا نہیں کیا۔'' O ---۲۱۔ ''پھر ہم نے اسے مضبوط و محفوظ جگہ میں رکھا۔'' O ---۲۲۔ ''ایک مقررہ وقت تک۔'' O ---۲۳۔ ''پھر ہم نے اندازہ کیا اور ہم کیا خوب اندازہ کرنے والے ہیں۔'' O ---[یہ حیات بعد الموت کے امکان کی صریح دلیل ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ جب ہم ایک حقیر نطفے سے تمہاری ابتداء کر کے تمہیں پورا انسان بنانے پر قادر تھے' تو آخر دوبارہ تمہیں کسی اور طرح پیدا کر دینے پر کیوں قادر نہ ہوں گے؟ ہماری یہ تخلیق جس کے نتیجے میں تم آج زندہ موجود ہو' خود اس بات کا ثبوت ہے کہ ہم بہت اچھی قدرت رکھنے والے ہیں' ایسے عاجز نہیں ہیں کہ ایک دفعہ پیدا کر کے پھر تمہیں پیدا نہ کر سکیں۔ (از تفسیر ۱۳ تفہیم القرآن)]

(**سورۃ النازعات ۷۹**) ---۵۔ ''پھر کام کی تدبیر کرنے والوں کی قسم!'' O ---[اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ وقوع قیامت اور حیات بعد الموت پر ان فرشتوں کی قسم کس بنا پر کھائی گئی ہے جبکہ یہ خود بھی اسی طرح غیر محسوس ہیں جس طرح وہ چیز غیر محسوس ہے جس کے واقع ہونے پر ان کو بطور شہادت اور بطور استدلال پیش کیا گیا ہے ہمارے نزدیک اس کی وجہ یہ ہے واللہ اعلم' کہ اہل عرب فرشتوں کی ہستی کے منکر نہ تھے وہ خود اس بات کو تسلیم کرتے تھے کہ موت کے وقت انسان کی جان فرشتے ہی نکالتے ہیں ان کا یہ عقیدہ بھی تھا کہ فرشتوں کی حرکت انتہائی تیز ہے' زمین سے آسمان تک آناً فاناً وہ ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچ جاتے ہیں اور ہر کام جس کا انہیں حکم دیا جائے بلا تاخیر انجام دیتے ہیں وہ یہ بھی مانتے تھے کہ یہ فرشتے حکم الٰہی کے تابع ہیں اور کائنات کا انتظام اللہ تعالیٰ ہی کے امر سے چلاتے ہیں' خود مختار اور اپنی مرضی کے مالک نہیں ہیں جہالت کی بنا پر وہ ان کو اللہ کی بیٹیاں ضرور کہتے تھے اور ان کو معبود بھی بنائے ہوئے تھے لیکن ان کا یہ عقیدہ نہیں تھا کہ اصل اختیارات انہی کے ہاتھ میں ہیں اس لئے یہاں وقوع قیامت اور حیات بعد الموت پر ان کے مذکورہ بالا اوصاف سے استدلال اس بنا پر کیا گیا ہے کہ جس خدا کے حکم سے فرشتے تمہاری جان نکالتے ہیں اسی کے حکم سے وہ دوبارہ جان ڈال بھی سکتے ہیں اور جس خدا کے حکم سے وہ کائنات کا انتظام چلا رہے ہیں اسی کے حکم سے' جب بھی اس کا حکم ہوا' اس کائنات کو وہ درہم برہم بھی کر سکتے ہیں' اور ایک دوسری دُنیا بنا بھی سکتے ہیں۔ اس کے حکم کی تعمیل میں ان کی طرف سے ذرہ برابر بھی سستی یا لمحہ بھر کی تاخیر بھی نہیں ہو سکتی۔ (از تفسیر ۱ تفہیم القرآن)] ---۷۔ ''اس کے بعد ایک پیچھے آنے والی (پیچھے پیچھے) آئے گی۔'' O ---[یہ دوسرا نفخہ ہوگا' جس سے سب لوگ زندہ ہو کر قبروں سے نکل آئیں گے یہ دوسرا نفخہ پہلے نفخہ سے چالیس سال بعد ہوگا۔ اسے رَادِفَۃٌ اس لئے کہا ہے کہ یہ پہلے نفخے کے بعد ہی ہوگا۔ یعنی نفخہ ثانیہ' نفخہ اولیٰ کا ردیت ہے۔ (از تفسیر ۴ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۸۔ ''(بہت سے) دل اس دن دھڑکتے ہوں گے۔'' O ---[''کچھ دل'' کے الفاظ اس لئے استعمال کیے گئے ہیں کہ قرآن مجید کی رو سے صرف کفار و فجار اور منافقین ہی پر قیامت کے روز ہول طاری ہوگا۔ مومنین صالحین اس ہول سے محفوظ ہوں گے۔ سورہ انبیاء میں ان کے متعلق فرمایا گیا ہے کہ ''وہ انتہائی گھبراہٹ کا وقت ان کو ذرا پریشان نہ کرے گا اور ملائکہ بڑھ کر ان کو ہاتھوں لیں گے کہ یہ تمہارا وہی دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا'' (آیت ۱۰۳)۔ (از تفسیر ۳ تفہیم القرآن)] ---۹۔ ''جن کی نگاہیں نیچی ہوں گی۔'' O ---[یعنی ابصار اصحابہا ایسے دہشت زدہ لوگوں کی نظریں بھی (مجرموں کی طرح) جھکی ہوئی ہوں گی۔ (از تفسیر ۶ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۲۷۔ ''کیا تمہارا پیدا کرنا زیادہ دشوار ہے یا آسمان کا؟ اللہ تعالیٰ نے اسے بنایا۔'' O ---[تخلیق سے مراد انسانوں کی دوبارہ تخلیق ہے اور آسمان سے مراد وہ پورا عالم بالا ہے جس میں بے شمار ستارے اور سیارے' بے حد و حساب شمسی نظام اور ان گنت کہکشاں پائے جاتے ہیں مطلب یہ ہے کہ تم جو موت کے بعد دوبارہ زندہ کیے جانے کو کوئی بڑا ہی امر محال سمجھتے ہو' اور بار بار کہتے ہو کہ بھلا یہ کیسے ممکن ہے کہ جب ہماری ہڈیاں تک بوسیدہ ہو چکی ہوں گی اس حالت میں ہمارے پراگندہ اجزائے جسم پھر سے جمع کر دیے جائیں اور ان میں جان ڈال دی جائے' کبھی اس بات پر بھی غور کرتے ہو کہ اس عظیم کائنات کا بنانا زیادہ سخت کام ہے یا تمہیں ایک مرتبہ پیدا کر چکنے کے بعد دوبارہ اسی شکل میں پیدا کر دینا؟ جس خدا کے لئے وہ کوئی مشکل کام نہ تھا اس کے لئے آخر یہ کیوں ایسا مشکل کام ہے کہ وہ اس پر قادر نہ ہو سکے؟ حیات بعد الموت پر یہی دلیل قرآن مجید میں متعدد مقامات پر دی گئی ہے۔ (از تفسیر ۱۴ تفہیم القرآن)]

(**سورۃ عبس ۸۰**) ---۲۱۔ ''پھر اسے موت دی اور پھر قبر میں دفن کیا۔'' O ---۲۲۔ ''پھر جب چاہے گا اسے زندہ کر دے گا۔'' O ---[یعنی اس کی یہ مجال بھی نہیں ہے کہ خالق جب اسے موت کے بعد دوبارہ زندہ کر کے اٹھانا چاہے تو یہ اٹھنے سے انکار کر سکے پہلے جب اسے پیدا کیا گیا تھا تو اس سے پوچھ کر پیدا نہیں کیا گیا تھا اس سے رائے نہیں لی گئی تھی کہ تو پیدا ہونا چاہتا ہے یا نہیں۔ یہ انکار بھی کر دیتا تو پیدا ہو کر رہتا۔ اسی طرح اب دوبارہ پیدائش بھی اس کی مرضی پر موقوف نہیں ہے کہ یہ مر کر اٹھنا چاہے تو اٹھے اور اٹھنے سے انکار کر دے تو نہ اٹھے۔ خالق کی مرضی کے آگے اس معاملہ میں بھی قطعی بے بس ہے۔ جب بھی وہ

Marfat.com

ے گا اسے اٹھا کھڑا کرے گا اور اس کو اٹھنا ہوگا' خواہ یہ راضی ہو یا نہ ہو۔(تفسیر از تفہیم القرآن)]

سورۃ التکویر ۸۱)---۱۔''جب سورج لپیٹ لیا جائے گا۔''O---۲۔''اور جب ستارے بے نور ہو جائیں گے۔''O---۳۔''اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے۔''O---۴۔''اور جب دس ماہ کی حاملہ اونٹنیاں چھوڑ دی جائیں۔''O---۵۔''اور جب وحشی جانور اکٹھے کیے جائیں گے۔''O---۶۔''اور جب سمندر بھڑکائے جائیں گے۔''O---۷۔''اور جب جانیں (جسموں سے) ملا دی جائیں گی۔''O---[یعنی انسان از سر نو اسی طرح زندہ کیے جائیں گے جس طرح وہ دُنیا میں مرنے سے پہلے جسم و روح کے ساتھ زندہ تھے۔(تفسیر از تفہیم القرآن)]

سورۃ الانفطار ۸۲)---۴۔''اور جب قبریں (شق کر کے) اکھاڑ دی جائیں گی۔''O---[قبروں کو کھولے جانے سے مراد لوگوں کا از سر نو زندہ کر کے اٹھایا جانا ہے۔(از تفسیر تفہیم القرآن)]

سورۃ الطارق ۸۶)---۸۔''بیشک وہ اسے پھیر لانے پر یقیناً قدرت رکھنے والا ہے۔''O---[یعنی جس طرح وہ انسان کو وجود میں لاتا ہے اور استقرارِ حمل کے وقت سے مرتے دم تک اس کی نگہبانی کرتا ہے یہی اس بات کا کھلا ہوا ثبوت ہے کہ وہ اسے موت کے بعد پلٹا کر پھر وجود میں لا سکتا ہے اگر وہ اس چیز پر قادر تھا اور اسی قدرت کی بدولت انسان دُنیا میں زندہ موجود ہے تو آخر کیا معقول دلیل یہ گمان کرنے کے لئے پیش کی جا سکتی ہے کہ دوسری چیز پر وہ قادر نہیں ہے اس قدرت کا انکار کرنے کے لئے آدمی کو سرے سے اس بات ہی کا انکار کرنا ہوگا کہ خدا اسے وجود میں لایا ہے اور جو شخص اس کا انکار کرے اس سے کچھ بعید نہیں کہ ایک روز اس کے دماغ کی خرابی اس سے یہ دعویٰ بھی کرا دے کہ دُنیا کی تمام کتابیں ایک حادثہ کے طور پر چھپ گئی ہیں' دُنیا کے تمام شہر ایک حادثے کے طور پر بن گئے ہیں اور زمین پر کوئی اتفاقی حادثہ ایسا ہو گیا تھا جس سے تمام کارخانے بن کر خود بخود چلنے لگے حقیقت یہ ہے کہ انسان کی تخلیق اور اس کے جسم کی بناوٹ اور اس کے اندر کام کرنے والی قوتوں اور صلاحیتوں کا پیدا ہونا اور اس کا ایک زندہ ہستی کی حیثیت سے باقی رہنا ان تمام کاموں سے بدر جہا زیادہ پیچیدہ عمل ہے جو انسان کے ہاتھوں دُنیا میں ہوئے اور ہو رہے ہیں اتنا بڑا پیچیدہ عمل اس حکمت اور تناسب اور تنظیم کے ساتھ اگر اتفاقی حادثہ کے طور پر ہو سکتا ہے تو پھر کونسی چیز ہے جسے ایک دماغی مریض حادثہ نہ کہہ سکے؟(تفسیر از تفہیم القرآن)]---۹۔''جس دن پوشیدہ بھیدوں کی جانچ پڑتال ہوگی۔''O

[تفسیر کے لئے باب نمبر ۱۴، مضمون: احتساب]

یوم الخلود، حیاتِ ابدی کا دن

سورۃ ق ۵۰)---۳۱۔''اور جنت پرہیزگاروں کے لیے بالکل قریب کر دی جائے گی ذرا بھی دور نہ ہوگی۔''O---۳۲۔''یہ ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا ہر اس شخص کے لیے جو رجوع کرنے والا اور پابندی کرنے والا ہو۔''O---۳۳۔''جو رحمٰن کا غائبانہ خوف رکھتا ہو اور توجہ والا دل لایا ہو۔''O

۳۴۔''تم ان جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔ یہ ہمیشہ رہنے کا دن ہے۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۱، مضمون: جنت]

آخرت کے منکروں کا انجام

سورۃ الانعام ۶)---۲۲۔''اور جس دن ہم ان سب کو جمع کریں گے پھر مشرکوں سے کہیں گے''تمہارے وہ شریک کہاں ہیں جن پر تم دعویٰ رکھتے تھے۔''O---۲۳۔''تب ان کا عذر صرف یہ ہوگا کہ وہ کہیں گے''ہمیں اللہ اپنے رب کی قسم! ہم مشرک نہ تھے۔''O---۲۴۔''دیکھو انہوں نے کس طرح اپنے اوپر جھوٹ بولا اور جو کچھ وہ گھڑتے تھے ان سے کھو گیا۔''O---۲۵۔''اور ان میں بعض تیری طرف کان لگاتے ہیں، مگر ہم نے ان کے دلوں پر پردے اور ان کے کانوں میں بوجھ ڈال دیے ہیں کہ اسے سمجھ نہ سکیں اور اگر وہ سب نشانیاں بھی دیکھ لیں تو بھی انہیں نہیں مانیں گے، بات یہاں تک ہے کہ جب تیرے پاس آتے ہیں تو تجھ سے جھگڑا کرتے ہیں، کافر کہتے ہیں''یہ تو صرف اگلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔''O---۲۶۔''اور وہ اس سے روکتے ہیں اور خود بچتے ہیں، مگر وہ صرف اپنے آپ کو ہلاک کر رہے ہیں اور سمجھتے نہیں۔''O---۲۷۔''اور اگر تو دیکھے کہ جب انہیں آگ کے پاس ٹھہرایا جائیگا تو وہ کہیں گے کاش ہم واپس بھیجے جائیں اور ہم اپنے رب کی آیتوں کو نہ جھٹلائیں اور مومنوں میں ہو جائیں۔''O---۲۸۔''نہیں، بلکہ جو کچھ وہ پہلے چھپاتے تھے ان پر کھل گیا ہے لیکن اگر انہیں واپس بھیج دیا جائے تو بھی وہ پھر وہی کریں گے جس سے انہیں منع کیا جاتا ہے، اور وہ یقیناً جھوٹے ہیں۔''O---۲۹۔''اور وہ کہتے ہیں ہماری اس دُنیاوی زندگی کے سوا کچھ نہیں ہے اور ہم اٹھائے نہیں جائیں گے۔''O---[مرنے کے بعد دوبارہ جی اٹھنے کا انکار ہے جو ہر کافر کرتا ہے اور آخرت کا انکار ہی دراصل ان کے کفر و عصیان کا سب سے بڑی وجہ ہے ورنہ اگر انسان کے دل میں صحیح معنوں میں اس عقیدہ آخرت کی صداقت راسخ ہو

Marfat.com

جائے تو کفر وعصیان کے راستے سے فوراً تائب ہو جائے۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۳۰۔ ''لیکن اگر تو دیکھے جب وہ اپنے رب کے سامنے ٹھہرائے جائیں گے وہ کہے گا ''کیا یہ برحق نہیں؟'' وہ کہیں گے ''ہاں ضرور! ہمارے رب کی قسم! وہ کہے گا ''تو اب عذاب کا مزا چکھو کہ تم انکار کرتے تھے۔''O ---۳۱۔ ''وہ لوگ یقیناً نقصان میں ہیں جنہوں نے اللہ کی ملاقات کو جھٹلایا یہاں تک کہ جب وہ گھڑی ان پر اچانک آجائے گی وہ کہیں گے ''ہم پر افسوس اس پر جو کوتاہی ہم نے اس میں کی'' اور وہ اپنے بوجھ اپنی پیٹھ پر اٹھائے ہونگے، سنو! کیا برا بوجھ وہ اٹھائیں گے۔''O---[اللہ کی ملاقات کی تکذیب کرنے والے جس خسارے اور نامرادی سے دوچار ہوں گے اپنی کوتاہیوں پر جس طرح نادم ہوں گے اور برے اعمال کا جو بوجھ اپنے اوپر لادے ہوئے ہوں گے آیت میں اس کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ یعنی قیامت کی تیاری اور تصدیق کے معاملے میں جو کوتاہی ہم سے ہوئی یا (سودا) کی طرف راجع ہے' جو اگرچہ عبارت میں موجود نہیں ہے لیکن سیاق اس پر دلالت کناں ہے۔ اس لئے کہ نقصان سودے میں ہی ہوتا ہے اور مراد اس سودے سے وہ ہے جو ایمان کے بدلے کفر خرید کر انہوں نے کیا۔ یعنی یہ سودا کر کے ہم نے سخت کوتاہی کی، یعنی ہم نے اپنی زندگی میں برائیوں اور کفر وشرک کا ارتکاب کر کے جو کوتاہیاں کیں۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الاعراف ۷**)---۵۳۔ ''کیا وہ صرف اس کے نتیجے کا انتظار کر رہے ہیں؟ جس دن اس کا نتیجہ آئے گا، وہ لوگ جنہوں نے اسے پہلے بھلا رکھا تھا کہیں گے ''بے شک ہمارے رب کے رسول سچائی لے کر آئے تھے، اب کیا ہمارے لئے کوئی سفارش کرنے والے ہیں کہ ہماری سفارش کریں، یا ہم واپس جائیں پھر ہم ان کے علاوہ عمل کریں جو ہم کیا کرتے تھے؟'' انہوں نے اپنے آپ کو ہی نقصان پہنچایا ہے' اور جو باتیں انہوں نے گھڑ رکھی تھیں ان سے کھو گئیں۔''O---[یعنی یہ جس انجام کے منتظر تھے' اس کے سامنے آجانے کے بعد اعتراف حق کرنے یا دوبارہ دنیا میں بھیجے جانے کی آرزو اور کسی سفارش کی تلاش' یہ سب بے فائدہ ہوں گی۔ وہ معبود بھی ان سے گم ہو جائیں گے جن کی وہ اللہ کو چھوڑ کر عبادت کرتے تھے' وہ ان کی مدد کر سکیں گے نہ سفارش اور نہ عذاب جہنم سے چھڑا ہی سکیں گے۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ ابراہیم ۱۴**)---۴۲۔ ''نا انصافوں کے اعمال سے اللہ کو غافل نہ سمجھ وہ تو انہیں اس دن تک مہلت دیے ہوئے ہے جس دن آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی۔''O---[یعنی قیامت کی ہولناکیوں کی وجہ سے۔ اگر دنیا میں اللہ نے کسی کو زیادہ مہلت دے دی اور اس کے مرنے تک اس کا مؤاخذہ نہیں کیا تو قیامت کے دن تو وہ مؤاخذہ الٰہی سے نہیں بچ سکے گا' جو کافروں کے لیے اتنا ہولناک دن ہوگا کہ آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۴۳۔ ''وہ اپنے سر اوپر اٹھائے دوڑ بھاگ کر رہے ہوں گے' خود اپنی طرف بھی ان کی نگاہیں نہ لوٹیں گی اور ان کے دل خالی اور اڑے ہوئے ہوں گے۔''O ---۴۴۔ ''لوگوں کو اس دن سے ہوشیار کر دے جب کہ ان کے پاس عذاب آجائے گا' اور ظالم کہیں گے کہ اے ہمارے رب ہمیں بہت تھوڑے قریب کے وقت تک کی ہی مہلت دے کہ ہم تیری تبلیغ مان لیں اور تیرے پیغمبروں کی تابعداری میں لگ جائیں۔ کیا تم اس سے پہلے بھی قسمیں نہیں کھا رہے تھے؟ کہ تمہارے لیے دنیا سے ٹلنا ہی نہیں۔''O---[یعنی دنیا میں تم قسمیں کھا کھا کر کہا کرتے تھے کہ کوئی حساب کتاب اور جنت و دوزخ نہیں اور دوبارہ کسے زندہ ہونا ہے۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۴۵۔ ''اور کیا تم ان لوگوں کے گھروں میں رہتے سہتے نہ تھے جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور کیا تم پر وہ معاملہ کھلا نہیں کہ ہم نے ان کے ساتھ کیسا کچھ کیا۔ ہم نے (تو تمہارے سمجھانے کو) بہت سی مثالیں بیان کر دی تھیں۔''O---[یعنی عبرت کے لیے ہم نے تو ان پچھلی قوموں کے واقعات بیان کر دیئے ہیں' جن کے گھروں میں اب تم آباد ہو اور ان کے کھنڈرات بھی تمہیں دعوت غور وفکر دے رہے ہیں۔ اگر تم ان سے عبرت نہ پکڑو اور ان کے انجام سے بچنے کی فکر نہ کرو تو تمہاری مرضی۔ پھر تم بھی اسی انجام کے لیے تیار رہو۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ بنی اسرائیل ۱۷**)---۴۵۔ ''تو جب قرآن پڑھتا ہے ہم تیرے اور ان لوگوں کے درمیان جو آخرت پر یقین نہیں رکھتے ایک پوشیدہ حجاب ڈال دیتے ہیں۔''O---۴۶۔ ''اور ان کے دلوں پر ہم نے پردے ڈال دیئے ہیں کہ وہ اسے سمجھیں اور ان کے کانوں میں بوجھ اور جب تو صرف اللہ ہی کا ذکر اس کی توحید کے ساتھ، اس قرآن میں کرتا ہے تو وہ روگردانی کرتے پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑے ہوتے ہیں۔''O---۴۷۔ ''جس غرض سے وہ لوگ اسے سنتے ہیں ان (کی نیتوں) سے ہم خوب آگاہ ہیں، جب یہ آپ کی طرف کان لگائے ہوئے ہوتے ہیں تب بھی اور جب یہ مشورہ کرتے ہیں تب بھی جب کہ یہ ظالم کہتے ہیں کہ تم اس کی تابعداری میں لگے ہوئے ہو جن پر جادو کر دیا گیا ہے۔''O---۴۸۔ ''دیکھیں تو سہی، آپ کے لیے کیا کیا مثالیں بیان کرتے ہیں پس وہ بہک رہے ہیں۔ اب تو راہ پانا ان کے بس میں نہیں رہا۔''O---۴۹۔ ''انہوں نے کہا کہ کیا جب ہم ہڈیاں اور (مٹی ہو کر) ریزہ ریزہ ہو جائیں گے تو کیا ہم از سر نو پیدا کر کے پھر دوبارہ اٹھا کر کھڑے کر دیئے جائیں گے۔''O---۵۰۔ ''جواب دیجئے کہ تم پتھر بن جاؤ یا لوہا۔''O---۵۱۔ ''یا کوئی اور ایسی خلقت جو تمہارے دلوں میں بہت ہی سخت معلوم ہو، پھر وہ یہ پوچھیں کہ کون ہے جو دوبارہ ہماری زندگی لوٹائے؟ آپ جواب دے دیں کہ وہی اللہ جس نے تمہیں اول بار پیدا کیا، اس پر وہ اپنے سر ہلا ہلا کر آپ سے دریافت کریں گے کہ اچھا یہ ہے کب؟ تو آپ جواب دے دیں کہ کیا عجب کہ وہ (ساعت) قریب

Marfat.com

ی آن لگی ہو۔''O

(سورۃ المومنون ۲۳)---۹۹۔''یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کو موت آنے لگتی ہے تو کہتا ہے اے میرے پروردگار! مجھے واپس لوٹا دے۔''O ---۱۰۰۔''کہ اپنی چھوڑی ہوئی دنیا میں جا کر نیک اعمال کرلوں' ہرگز ایسا نہیں ہوگا' یہ تو صرف ایک قول ہے جس کا یہ قائل ہے' ان کے پس پشت تو ایک حجاب ہے' ان کے دوبارہ جی اٹھنے کے دن تک۔''O ---۱۰۱۔''پس جب کہ صور پھونک دیا جائے گا اس دن نہ تو آپس کے رشتے ہی رہیں گے' نہ آپس کی پوچھ گچھ۔''O ---۱۰۲۔''جن کے ترازو کا پلہ بھاری ہو گیا وہ تو نجات والے ہو گئے۔''O ---۱۰۳۔''اور جن کے ترازو کا پلہ ہلکا ہو گیا یہ ہیں وہ جنہوں نے اپنا نقصان آپ کرلیا جو ہمیشہ کے لیے جہنم واصل ہوئے۔''O ---۱۰۴۔''ان کے چہروں کو آگ جھلستی رہے گی اور وہ وہاں بدشکل بنے ہوئے ہوں گے۔''O ---۱۰۵۔''کیا میری آیتیں تمہارے سامنے تلاوت نہیں کی جاتی تھیں؟ پھر بھی تم انہیں جھٹلاتے تھے۔''O ---۱۰۶۔''کہیں گے کہ اے پروردگار! ہماری بدبختی ہم پر غالب آگئی (واقعی) ہم تھے ہی گمراہ۔''O ---۱۰۷۔''اے ہمارے پروردگار! ہمیں یہاں سے نجات دے اگر اب بھی ہم ایسا ہی کریں تو بیشک ہم ظالم ہیں۔''O ---۱۰۸۔''اللہ تعالیٰ فرمائے گا پھٹکارے ہوئے یہیں پڑے رہو اور مجھ سے کلام نہ کرو۔''O ---۱۱۲۔''اللہ تعالیٰ دریافت فرمائے گا کہ تم زمین میں باعتبار برسوں کی گنتی کے کس قدر رہے؟''O ---۱۱۳۔''وہ کہیں گے ایک دن یا ایک دن سے بھی کم' گنتی گننے والوں سے بھی پوچھ لیجئے۔''O ---۱۱۴۔''اللہ تعالیٰ فرمائے گا فی الواقع تم وہاں بہت ہی کم رہے ہو اے کاش! تم اسے پہلے ہی سے جان لیتے؟''O

(سورۃ الفرقان ۲۵)---۱۱۔''بات یہ ہے کہ یہ لوگ قیامت کو جھوٹ سمجھتے ہیں اور قیامت کے جھٹلانے والوں کے لیے ہم نے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔''O

(سورۃ الشعرآء ۲۶)---۱۰۰۔''اب تو ہمارا کوئی سفارشی بھی نہیں۔''O ---۱۰۱۔''اور نہ کوئی (سچا) غم خوار دوست۔''O ---۲۰۲۔''پس وہ عذاب ان کو ناگہاں آجائے گا انہیں اس کا شعور بھی نہ ہوگا۔''O ---۲۰۳۔''اس وقت کہیں گے کہ کیا ہمیں کچھ مہلت دی جائے گی؟''O ---۲۰۴۔''پس کیا یہ ہمارے عذاب کی جلدی مچا رہے ہیں؟''O ---۲۰۵۔''اچھا یہ بھی بتاؤ کہ اگر ہم نے انہیں کئی سال بھی فائدہ اٹھانے دیا۔''O ---۲۰۶۔''پھر انہیں وہ عذاب آ لگا جن سے یہ دھمکائے جاتے تھے۔''O ---۲۰۷۔''تو جو کچھ بھی یہ برتتے رہے اس میں سے کچھ بھی فائدہ نہ پہنچا سکے گا۔''O

(سورۃ القصص ۲۸)---۶۲۔''اور جس دن اللہ تعالیٰ انہیں پکار کر فرمائے گا کہ تم جنہیں اپنے گمان میں میرا شریک ٹھہرا رہے تھے کہاں ہیں۔''O ---۶۳۔''جن پر بات آچکی وہ جواب دیں گے کہ اے ہمارے پروردگار! یہی وہ ہیں جنہیں ہم نے بہکا رکھا تھا' ہم نے انہیں اسی طرح بہکایا جس طرح ہم بہکے تھے' ہم تیری سرکار میں اپنی دست برداری کرتے ہیں' یہ ہماری عبادت نہیں کرتے تھے۔''O ---۶۴۔''کہا جائے گا کہ اپنے شریکوں کو بلاؤ' وہ بلائیں گے لیکن انہیں وہ جواب تک نہ دیں گے اور سب عذاب دیکھ لیں گے' کاش یہ لوگ ہدایت پالیتے۔''O ---۶۵۔''اس دن انہیں بلا کر پوچھا جائے گا کہ تم نے نبیوں کو کیا جواب دیا؟''O ---۶۶۔''پھر تو اس دن ان کی تمام دلیلیں گم ہو جائیں گی اور ایک دوسرے سے سوال تک نہ کریں گے۔''O

(سورۃ العنکبوت ۲۹)---۱۹۔''کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ مخلوق کی ابتدا کس طرح اللہ تعالیٰ نے کی پھر اللہ تعالیٰ اس کا اعادہ کرے گا' یہ تو اللہ تعالیٰ پر بہت ہی آسان ہے۔''O ---۲۰۔''کہہ دیجئے! کہ زمین میں چل پھر کر دیکھو تو سہی کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے ابتداء پیدائش کی۔ پھر اللہ تعالیٰ ہی دوسری نئی پیدائش کرے گا' اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔''O

(سورۃ السجدۃ ۳۲)---۸۔''(ہم نہیں کہہ سکتے) کہ خود اس نے (ہی) اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھ لیا ہے یا اسے دیوانگی ہے بلکہ (حقیقت یہ ہے) کہ آخرت پر یقین نہ رکھنے والے ہی عذاب میں اور دور کی گمراہی میں ہیں۔''O [اللہ تعالیٰ نے فرمایا' بات اس طرح نہیں ہے' جس طرح یہ گمان کر رہے ہیں۔ بلکہ واقعہ یہ ہے کہ عقل و فہم اور ادراک حقائق سے یہی لوگ قاصر ہیں' جس کی وجہ سے یہ آخرت پر ایمان لانے کے بجائے اس کا انکار کر رہے ہیں' جس کا نتیجہ آخرت کا دائمی عذاب ہے اور یہ آج ایسی گمراہی میں مبتلا ہیں جو حق سے غایت درجہ دور ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۲۱۔''شیطان کا ان پر کوئی زور (اور دباؤ) نہ تھا مگر اس لیے کہ ہم ان لوگوں کو جو آخرت پر ایمان رکھتے ہیں ظاہر کر دیں ان لوگوں میں سے جو اس سے شک میں ہیں۔ اور آپ کا رب (ہر) ہر چیز پر نگہبان ہے۔''O ---۲۲۔''کہہ دیجئے! کہ اللہ تعالیٰ کے سوا جن جن کا تمہیں گمان ہے (سب) کو پکار لو' نہ ان میں سے کسی کو آسمانوں اور زمینوں میں سے ایک ذرہ کا اختیار ہے نہ ان کا ان میں کوئی حصہ ہے نہ ان میں سے کوئی اللہ تعالیٰ کا مددگار ہے۔''O ---۲۳۔''شفاعت (سفارش) بھی اس کے پاس کچھ نفع نہیں دیتی بجز ان کے جن کے لیے اجازت ہو جائے۔ یہاں تک کہ جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور کر دی جاتی ہے تو پوچھتے ہیں تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا؟ جواب دیتے ہیں کہ حق فرمایا اور وہ بلند و بالا اور بہت بڑا ہے۔''O ---۲۴۔''پوچھئے کہ تمہیں آسمانوں اور زمین سے روزی کون پہنچاتا ہے؟ (خود) جواب دیجئے! کہ اللہ تعالیٰ۔ (سنو) ہم یا تم۔ یا تو یقیناً ہدایت پر ہیں یا کھلی گمراہی میں ہیں؟''O ---۲۵۔''کہہ دیجئے! کہ ہمارے کیے ہوئے گناہوں کی بابت

Marfat.com

تم سے کوئی سوال نہ کیا جائے گا نہ تمہارے اعمال کی باز پرس ہم سے کی جائے گی۔" O---۲۶۔ "انہیں خبر دے دیجئے کہ ہم سب کو ہمارا رب جمع کر کے پھر ہم میں سچے فیصلے کر دے گا۔ وہ فیصلے چکانے والا ہے اور دانا۔" O---۲۹۔ "پوچھتے ہیں کہ وہ وعدہ ہے کب؟ سچے ہو تو بتادو۔" O---[یہ بطور استہزا کے پوچھتے تھے' کیوں کہ اس کا وقوع ان کے نزدیک مستبعد اور ناممکن تھا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۳۰۔ "جواب دیجئے کہ وعدے کا دن ٹھیک معین ہے جس سے ایک ساعت نہ تم پیچھے ہٹ سکتے ہو نہ آگے بڑھ سکتے ہو۔" O---[یعنی اللہ تعالیٰ نے قیامت کا ایک دن مقرر کر رکھا ہے جس کا علم صرف اسی کو ہے' تاہم جب وہ وقت موعود آجائے گا تو ایک ساعت بھی آگے' پیچھے نہیں ہوگا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ سبا ۳۴)---۵۱۔ "اور اگر آپ (وہ وقت) ملاحظہ کریں جبکہ یہ کفار گھبرائے پھریں گے پھر نکل بھاگنے کی کوئی صورت نہ ہوگی اور قریب کی جگہ سے گرفتار کر لیے جائیں گے۔" O---[اب تو بڑی ڈینگیں مار رہے ہیں۔ ذرا اس منظر کا تصور کیجئے جب روزِ محشر انہیں ہانک کر اللہ تعالیٰ کی عدالت میں پیش کیا جائے گا، اوسان خطا ہوش اڑی ہوئی، آنکھیں پھٹی پھٹی، کوشش کریں گے کوئی راہ مل جائے تو فرار ہو جائیں۔ لیکن وہاں بھلا کون انہیں بھاگنے دے گا۔ اسی وقت فرشتے ہتھکڑیاں ڈال کر آگے دھر لیں گے۔ وہ یہ سمجھ رہیں ہوں گے کہ ابھی انہیں کسی نے نہیں دیکھا' اب وقت ہے رُوپوش ہونے کا۔ کانوں کان کسی کو خبر ہی نہیں ہوگی کہ کہاں تھے اور کدھر غائب ہو گئے۔ عین اس وقت ان کے بالکل قریب سے انہیں پکڑنے والے اچانک نمودار ہو جائیں گے اور بھاگ جانے کی جو تدبیریں وہ کر رہے تھے وہ یکا یک خاک میں مل جائیں گی۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]---۵۲۔ "اس وقت کہیں گے کہ ہم اس قرآن پر ایمان لائے لیکن اس قدر دور جگہ سے (مطلوبہ چیز) کیسے ہاتھ آسکتی ہے۔" O---[اُس وقت پکارنے لگیں گے کہ ہم تو اس نبی مکرم پر دل و جان سے ایمان لے آئے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول اور ہادی برحق ہیں۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]---۵۳۔ "اس سے پہلے تو انہوں نے اس سے کفر کیا تھا' اور دور دراز سے بن دیکھے ہی پھینکتے رہے۔" O---[کفار کا یہ حال ہے کہ بغیر کسی عقلی دلیل کے اپنے کفریہ عقائد پر اَڑے ہوئے ہیں۔ کبھی اللہ تعالیٰ کی توحید کا انکار کرتے ہیں، کبھی قرآن کو من گھڑت افسانہ کہتے ہیں، کبھی قیامت کے عقیدہ کا مذاق اڑاتے ہیں۔ "من مکان بعید" کہہ کر ان کی بیہودہ گوئی کی مزید توثیق کر دی۔ کہ ایک تو اندھیرے میں تیر مار رہے ہیں دوسرا نشانہ سے بہت دُور کھڑے ہو کر۔ کیا ایسے تیر اندازوں کا تیر بھی نشانہ پر لگ سکتا ہے۔ یہی حال ان لوگوں کا ہے۔ اس آیت میں بھی روزِ محشر کو ان کا جو حال ہوگا، اس کو بیان کیا گیا ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]---۵۴۔ "ان کی چاہتوں اور ان کے درمیان پردہ حائل کر دیا گیا جیسے کہ اس سے پہلے بھی ان جیسوں کے ساتھ کیا گیا' وہ بھی (انہی کی طرح) شک و تردد میں (پڑے ہوئے) تھے۔" O---[اس آیت میں بھی قیامت کے دن ان پر جو گزرے گی' اس کو بیان کیا جا رہا ہے۔ یعنی اس وقت ان کی بڑی خواہش ہوگی کہ ان کا ایمان قبول کر لیا جائے اور انہیں عذاب سے نجات مل جائے، لیکن آج وہ اپنی اس آرزو کو نہیں پا سکتے۔ ان کے درمیان اور ان کی آرزو کے درمیان ایک دیوار کھڑی کر دی گئی ہے جس کو پھاندنا ان کے بس کا روگ نہیں ہے۔ آج یوں ہی کفِ افسوس ملتے، اشکِ ندامت بہاتے اور اپنی قسمت کو کوستے دوزخ میں پھینک دیئے جائیں گے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

(سورۃ یٰس ۳۶)---۴۹۔ "انہیں صرف ایک سخت چیخ کا انتظار ہے جو انہیں آپکڑے گی اور یہ باہم لڑائی جھگڑے میں ہی ہوں گے۔" O---۵۰۔ "اس وقت نہ تو یہ وصیت کر سکیں گے اور نہ اپنے اہل کی طرف لوٹ سکیں گے۔" O---۵۱۔ "تو صور کے پھونکے جاتے ہی سب کے سب اپنی قبروں سے اپنے پروردگار کی طرف (تیز تیز) چلنے لگیں گے۔" O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: صور]---۵۲۔ "کہیں گے ہائے ہائے! ہمیں ہماری خواب گاہوں سے کس نے اٹھا دیا۔ یہی ہے جس کا وعدہ رحمٰن نے دیا تھا اور رسولوں نے سچ سچ کہہ دیا تھا۔" O---[اس وقت تعصب کی پٹی آنکھوں سے کھل جائے گی۔ یاد آجائے گا کہ یہ تو وہی ہے جس کا اللہ تعالےٰ نے وعدہ فرمایا تھا اور ہم اس کو جھٹلاتے رہے اور اس کے پیغمبروں کو جھوٹا کہتے رہے اور ان پر یہ الزام لگاتے رہے کہ یہ لوگ ایسی اَنہونی باتیں اپنی طرف سے گھڑ گھڑ کر اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کر رہے ہیں۔ ہائے آج پتہ چلا کہ یہ وعدہ اللہ تعالےٰ کا ہی تھا اور اس کے پیغمبروں نے جو کچھ ہمیں بتایا تھا وہ سچ تھا۔ ہم ہی کمبخت اور نادان تھے کہ اس کو نہ مانا اور آج ان حالات سے دوچار ہیں کہ نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن۔ بعض علماء کا خیال ہے کہ ان کے سوال کا جواب فرشتے دیں گے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]---۵۳۔ "یہ نہیں ہے مگر ایک چیخ کہ یکا یک سارے کے سارے ہمارے سامنے حاضر کر دیئے جائیں گے۔" O---۵۴۔ "پس آج کسی شخص پر کچھ بھی ظلم نہ کیا جائے گا اور تمہیں نہیں بدلہ دیا جائے گا' مگر صرف ان ہی کاموں کا جو تم کیا کرتے تھے۔" O

(سورۃ الصّٰفّٰت ۳۷)---۱۶۔ "کیا جب ہم مر جائیں گے اور خاک اور ہڈی ہو جائیں گے پھر کیا (سچ مچ) ہم اٹھائے جائیں گے؟" O---۱۷۔ "کیا ہم سے پہلے کے ہمارے باپ دادا بھی؟" O---۱۸۔ "آپ جواب دیجئے! کہ ہاں ہاں اور تم ذلیل (بھی) ہو گے۔" O---۱۹۔ "وہ تو صرف ایک زور کی جھڑکی ہے کہ یکا یک یہ دیکھنے لگیں گے۔" O---۲۰۔ "اور کہیں گے کہ ہائے ہماری خرابی یہی جزا (سزا) کا دن ہے۔" O---۲۱۔ "یہی فیصلہ کا دن ہے جسے تم جھٹلاتے رہے۔" O---[یعنی معاینۂ عذاب کے بعد انہیں اپنی ہلاکت صاف نظر آرہی ہوگی اور اس سے مقصود ندامت کا اظہار اور اپنی کوتاہیوں کا

Marfat.com

اعتراف ہے لیکن اس وقت ندامت اور اعتراف کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا- اسی لیے ان کے جواب میں فرشتے اور اہل ایمان کہیں گے کہ یہ وہی فیصلے کا دن ہے جسے تم مانتے نہیں تھے- یہ بھی ممکن ہے کہ آپس میں ایک دوسرے کو کہیں گے- (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۲۲-''ظالموں کو اور ان کے ہمراہیوں کو اور (جن) جن کی وہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ پرستش کرتے تھے-''O---۲۳-''(ان سب کو) جمع کرکے انہیں دوزخ کی راہ دکھا دو-''O---۲۴-''اور انہیں ٹھہرا لو (اس لیے) کہ ان سے (ضروری) سوال کیے جانے والے ہیں-''O---۲۵-''تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ (اس وقت) تم ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے-''O---۲۶-''بلکہ وہ (سب کے سب) آج فرمانبردار بن گئے-''O---۲۷-''وہ ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر سوال و جواب کرنے لگیں گے-''O---۲۸-''کہیں گے کہ تم تو ہمارے پاس ہماری دائیں طرف سے آتے تھے-''O---۲۹-''وہ جواب دیں گے کہ نہیں بلکہ تم ہی ایمان دار نہ تھے-''O---۳۰-''اور کچھ ہمارا زور تو تم پر تھا (ہی) نہیں- بلکہ تم (خود) سرکش لوگ تھے-''O---۳۱-''اب تو ہم (سب) پر ہمارے رب کی یہ بات ثابت ہو چکی کہ ہم (عذاب) چکھنے والے ہیں-''O---۳۲-''پس ہم نے تمہیں گمراہ کیا ہم تو خود بھی گمراہ ہی تھے-''O---۳۳-''سو اب آج کے دن تو (سب کے سب) عذاب میں شریک ہیں-''O---۳۴-''ہم گناہ گاروں کے ساتھ اسی طرح کیا کرتے ہیں-''O

(**سورۃ الزُّمر ۳۹**)---۴۵-''جب اللہ اکیلے کا ذکر کیا جائے تو ان لوگوں کے دل نفرت کرنے لگتے ہیں جو آخرت کا یقین نہیں رکھتے اور جب اس کے سوا (اوروں کا) ذکر کیا جائے تو ان کے دل کھل کر خوش ہو جاتے ہیں-''O---۴۶-''آپ فرما دیجئے! کہ اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے! چھپے کھلے کے جاننے والے تو ہی اپنے بندوں میں ان امور کا فیصلہ فرمائے گا جن میں وہ الجھ رہے تھے-''O---۴۷-''اگر ظلم کرنے والوں کے پاس وہ سب کچھ ہو جو روئے زمین پر ہے اور اس کے ساتھ اتنا ہی اور ہو تو بھی بدترین سزا کے بدلے میں قیامت کے دن یہ سب کچھ دے دیں' اور ان کے سامنے اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ ظاہر ہوگا جس کا گمان بھی انہیں نہ تھا-''O---۴۸-''جو کچھ انہوں نے کیا تھا اس کی برائیاں ان پر کھل پڑیں گی اور جس کا وہ مذاق کرتے تھے وہ انہیں آ گھیرے گا-''O---۵۶-''(ایسا نہ ہو کہ) کوئی شخص کہے ہائے افسوس! اس بات پر کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے حق میں کوتاہی کی بلکہ میں تو مذاق اڑانے والوں میں ہی رہا-''O---۵۷-''یا کہے کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھے ہدایت کرتا تو میں بھی پارسا لوگوں میں ہوتا-''O---۵۸-''یا عذاب کو دیکھ کر کہے کاش! کہ کسی طرح میرا لوٹ جانا ہو جاتا تو میں بھی نیکوکاروں میں ہو جاتا-''O---۵۹-''ہاں (ہاں) بیشک تیرے پاس میری آیتیں پہنچ چکی تھیں جنہیں تو نے جھٹلایا اور غرور و تکبر کیا اور تو تھا ہی کافروں میں-''O---۶۰-''اور جن لوگوں نے اللہ پر جھوٹ باندھا ہے تو آپ دیکھیں گے کہ قیامت کے دن ان کے چہرے سیاہ ہو گئے ہوں گے کیا تکبر کرنے والوں کا ٹھکانا جہنم میں نہیں؟''O

(**سورۃ المؤمن ۴۰**)---۱۰-''بے شک جن لوگوں نے کفر کیا انہیں یہ آواز دی جائے گی کہ یقیناً اللہ تعالیٰ کا تم پر غصہ ہونا اس سے بہت زیادہ ہے جو تم غصہ ہوتے تھے اپنے جی سے جب تم ایمان کی طرف بلائے جاتے تھے پھر کفر کرنے لگتے تھے-''O---۱۱-''وہ کہیں گے اے ہمارے پروردگار! تو نے ہمیں دوبار مارا اور دوبار ہی جلایا' اب ہم اپنے گناہوں کے اقراری ہیں' تو کیا اب کوئی راہ نکلنے کی بھی ہے؟''O---۸۲-''کیا انہوں نے زمین میں چل پھر کر اپنے سے پہلوں کا انجام نہیں دیکھا؟ جو ان سے تعداد میں زیادہ تھے قوت میں سخت اور زمین میں بہت ساری یادگاریں چھوڑی تھیں' ان کے کیے کاموں نے انہیں کچھ بھی فائدہ نہ پہنچایا-''O---[یعنی عمارتوں' کارخانوں اور کھیتیوں کی شکل میں' ان کے کھنڈرات واضح کرتے ہیں کہ وہ کاریگری کے میدان میں بھی تم سے بڑھ کر تھے- (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۸۳-''پس جب کبھی ان کے پاس ان کے رسول کھلی نشانیاں لے کر آئے تو یہ اپنے پاس کے علم پر اترانے لگے بالآخر جس چیز کو مذاق میں اڑا رہے تھے وہی ان پر الٹ پڑی-''O---[یعنی اپنے فلسفے اور سائنس' اپنے قانون' اپنے دُنیوی علوم اور اپنے پیشواؤں کے گھڑے ہوئے مذہبی افسانوں اور دینیات ہی کو انہوں نے اصل علم سمجھا اور انبیاء علیہم السلام کے لائے ہوئے علم کو (نعوذ باللہ) ہیچ سمجھ کر اس کی طرف کوئی التفات نہ کیا- (تفسیر از تفہیم القرآن)]---۸۴-''ہمارا عذاب دیکھتے ہی کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ واحد پر ہم ایمان لائے اور جن جن کو ہم اس کا شریک بنا رہے تھے ہم نے ان سب سے انکار کیا-''O---۸۵-''لیکن ہمارے عذاب کو دیکھ لینے کے بعد ان کے ایمان نے انہیں نفع نہ دیا- اللہ تعالیٰ نے اپنا معمول یہی مقرر کر رکھا ہے جو اس کے بندوں میں برابر چلا آ رہا ہے اور اس جگہ کافر خراب و خستہ ہوئے-''O

(**سورۃ حم السجدۃ ۴۱**)---۶-''آپ فرما دیجئے! میں انسان ہی ہوں (بظاہر) تمہاری مانند- (البتہ) وحی کی جاتی ہے میری طرف کہ تمہارا معبود خداوند یکتا ہی ہے سو تم متوجہ ہو جاؤ اس کی طرف اور مغفرت طلب کرو اس سے- اور ہلاکت ہے مشرکوں کے لیے-''O---۷-''جو زکوٰۃ نہیں دیتے اور آخرت کے بھی منکر ہی رہتے ہیں-''O (تفسیر کیلئے باب ۷، مضمون: زکوٰۃ)---۹-''آپ فرما دیجئے! کہ کیا تم اس (اللہ) کا انکار کرتے ہو اور تم اس کے شریک مقرر کرتے ہو جس نے دو دن میں زمین پیدا کر دی سارے جہانوں کا پروردگار وہی ہے-''O---۱۰-''اور اس نے زمین میں اس کے اوپر سے پہاڑ گاڑ دیئے اور اس میں برکت رکھ دی اور اس میں (رہنے والوں کی) غذاؤں کی تجویز بھی اسی میں کر دی (صرف) چار دن میں' ضرورت مندوں کے لیے یکساں طور پر-''O---

Marfat.com

[تفسیر کے لیے باب نمبر۲، مضمون: تخلیقِ کائنات کا مقصد] ---۱۱۔ ''پھر آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور وہ دھواں (سا) تھا پس اسے اور زمین سے فرمایا کہ تم دونوں خوشی سے آؤ یا ناخوشی سے - دونوں نے عرض کیا ہم خوشی حاضر ہیں۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر۲، مضمون: تخلیقِ کائنات کا مقصد] ---۱۲۔ ''پس دو دن میں سات آسمان بنا دیئے اور ہر آسمان میں اس کے مناسب احکام کی وحی بھیج دی اور ہم نے آسمان دنیا کو چراغوں سے زینت دی اور نگہبانی کی' یہ تدبیر اللہ تعالیٰ غالب و دانا کی ہے۔''O---۱۳۔ ''اب بھی یہ روگرداں ہوں تو کہہ دیجئے! کہ میں تمہیں اس کڑک (عذاب آسمانی) سے ڈراتا ہوں جو مثل عادیوں اور ثمودیوں کی کڑک کے ہوگی۔''O---[یعنی اِس بات کو نہیں مانتے کہ خدا اور معبود بس وہی ایک ہے جس نے یہ زمین اور ساری کائنات بنائی ہے' اور اپنی اِس جہالت پر اصرار ہی کیے چلے جاتے ہیں کہ اُس خدا کے ساتھ دوسروں کو بھی' جو حقیقت میں اس کے مخلوق و مملوک ہیں' معبود بنائیں گے اور اس کی ذات و صفات اور حقوق و اختیارات میں انہیں اُس کا شریک ٹھیرائیں گے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(**سورۃ الجاثیۃ** ۴۵) ---۱۴۔ ''آپ ایمان والوں سے فرما دیں کہ وہ ان لوگوں سے درگزر کریں جو اللہ تعالیٰ کے دنوں کی توقع نہیں رکھتے' تاکہ اللہ تعالیٰ ایک قوم کو ان کے کرتوتوں کا بدلہ دے۔''O---۲۲۔ ''اور آسمانوں اور زمین کو اللہ تعالیٰ نے بہت ہی عدل کے ساتھ پیدا کیا ہے اور تاکہ ہر شخص کو اس کے کیے ہوئے کام کا پورا بدلہ دیا جائے اور ان پر ظلم نہ کیا جائے گا۔''O---۲۳۔ ''کیا آپ نے اسے بھی دیکھا؟ جس نے اپنی خواہش نفس کو اپنا معبود بنا رکھا ہے اور باوجود سمجھ بوجھ کے اللہ تعالیٰ نے اسے گمراہ کر دیا ہے اور اس کے کان اور دل پر مہر لگا دی ہے اور اس کی آنکھ پر بھی پردہ ڈال دیا ہے' اب ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ کے بعد کون ہدایت دے سکتا ہے۔''O---۲۴۔ ''کیا اب بھی تم نصیحت نہیں پکڑتے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری زندگی تو صرف دنیا کی زندگی ہی ہے۔ ہم مرتے ہیں اور جیتے ہیں اور ہمیں صرف زمانہ ہی مار ڈالتا ہے' (دراصل) انہیں اس کا کچھ علم ہی نہیں۔ یہ تو صرف (قیاس اور) اٹکل سے ہی کام لے رہے ہیں۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر۱۴، مضمون: دہریہ]

(**سورۃ ق** ۵۰) ---۲۔ ''بلکہ انہیں تعجب معلوم ہوا کہ ان کے پاس انہی میں سے ایک آگاہ کرنے والا آیا تو کافروں نے کہا کہ یہ ایک عجیب بات ہے۔''O---۳۔ ''کیا جب ہم مر کر مٹی ہو جائیں گے - پھر یہ واپسی دور (از عقل) ہے۔''O---۴۔ ''زمین جو کچھ ان میں سے گھٹاتی ہے وہ ہمیں معلوم ہے اور ہمارے پاس سب یاد رکھنے والی کتاب ہے۔''O---۵۔ ''بلکہ انہوں نے سچی بات کو جھوٹ کہا ہے جبکہ وہ ان کے پاس پہنچ چکی پس وہ ایک الجھاؤ میں پڑ گئے ہیں۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر۴، مضمون: حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ] ---۶۔ ''کیا انہوں نے آسمان کو اپنے اوپر نہیں دیکھا؟ کہ ہم نے اسے کس طرح بنایا ہے اور زینت دی ہے اس میں کوئی شگاف نہیں۔''O---۷۔ ''اور زمین کو ہم نے بچھا دیا ہے اور اس میں ہم نے پہاڑ ڈال دیئے ہیں اور اس میں ہم نے قسم قسم کی خوشنما چیزیں اگا دی ہیں۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر۲، مضمون: کائنات] ---۸۔ ''تاکہ ہر رجوع کرنے والے بندے کے لیے بینائی اور دانائی کا ذریعہ ہو۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر۲، مضمون: کائنات] ---۹۔ ''اور ہم نے آسمان سے بابرکت پانی برسایا اور اس سے باغات اور کٹنے والے کھیت کے غلے پیدا کیے۔''O---۱۰۔ ''اور کھجوروں کے بلند و بالا درخت جن کے خوشے تہ بہ تہ ہیں۔''O---۱۱۔ ''بندوں کی روزی کے لیے اور ہم نے پانی سے مردہ شہر کو زندہ کر دیا۔ اسی طرح (قبروں سے) نکلنا ہے۔''O---۱۵۔ ''کیا ہم پہلی بار کے پیدا کرنے سے تھک گئے؟ بلکہ یہ لوگ نئی پیدائش کی طرف سے شک میں ہیں۔''O---۱۹۔ ''اور موت کی بے ہوشی حق لے کر آ پہنچی' یہی ہے جس سے تو بدکتا پھرتا تھا۔''O (تفسیر کیلئے باب ہذا، مضمون: موت) ---۲۰۔ ''اور صور پھونک دیا جائے گا۔ وعدۂ عذاب کا دن یہی ہے۔''O---۲۱۔ ''اور ہر شخص اس طرح آئے گا کہ اس کے ساتھ ایک لانے والا ہوگا اور ایک گواہی دینے والا۔''O---۲۲۔ ''یقیناً تو اس سے غفلت میں تھا لیکن ہم نے تیرے سامنے سے پردہ ہٹا دیا پس آج تیری نگاہ بہت تیز ہے۔''O---۲۳۔ ''اس کا ہم نشین (فرشتہ) کہے گا یہ حاضر ہے جو کہ میرے پاس تھا۔''O---۲۴۔ ''ڈال دو جہنم میں ہر کافر سرکش کو۔''O---۲۵۔ ''جو نیک کام سے روکنے والا حد سے گزر جانے والا اور شک کرنے والا تھا۔''O---۲۶۔ ''جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرا معبود بنا لیا تھا پس اسے سخت عذاب میں ڈال دو۔''O---۲۷۔ ''اس کا ہم نشین (شیطان) کہے گا اے ہمارے رب! میں نے اسے گمراہ نہیں کیا تھا بلکہ یہ خود ہی دور دراز کی گمراہی میں تھا۔''O---۲۸۔ ''حق تعالیٰ فرمائے گا بس میرے سامنے جھگڑے کی بات مت کرو میں تو پہلے ہی تمہاری طرف وعید (وعدۂ عذاب) بھیج چکا تھا۔''O---۲۹۔ ''میرے ہاں بات بدلتی نہیں اور نہ میں اپنے بندوں پر ذرا بھی ظلم کرنے والا ہوں۔''O

(**سورۃ الذّٰریٰت** ۵۱) ---۵۹۔ ''پس جن لوگوں نے ظلم کیا ہے انہیں بھی ان کے ساتھیوں کے حصہ کے مثل حصہ ملے گا' لہٰذا وہ مجھ سے جلدی طلب نہ کریں۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر۱۴، مضمون: ظلم] ---۶۰۔ ''پس خرابی ہے منکروں کو ان کے اس دن کی جس کا وعدہ دیئے جاتے ہیں۔''O

(**سورۃ النجم** ۵۳) ---۲۱۔ ''کیا تمہارے لیے لڑکے اور اللہ تعالیٰ کے لیے لڑکیاں ہیں؟''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر۱، مضمون: اللہ تعالیٰ کی اولاد قرار دینا بہت بڑا جرم ہے] ---۲۷۔ ''بیشک جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ فرشتوں کا زنانہ نام مقرر کرتے ہیں۔''O---۲۸۔ ''حالانکہ انہیں اس کا کوئی

Marfat.com

علم نہیں وہ صرف اپنے گمان کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اور بیشک وہم (وگمان) حق کے مقابلے میں کچھ کام نہیں دیتا۔" O---۲۹۔ "تو آپ اس سے منہ موڑ لیں جو ہماری یاد سے منہ موڑے اور جن کا ارادہ بجز زندگانی دنیا کے اور کچھ نہ ہو۔" O (تفسیر کیلئے باب ۱، مضمون: ذکرِ الٰہی) ---۳۰۔ "یہی ان کے علم کی انتہا ہے۔ آپ کا رب ان سے خوب واقف ہے جو اس کی راہ سے بھٹک گیا ہے اور وہی خوب واقف ہے اس سے بھی جو راہ یافتہ ہے۔" O

(سورۃ الواقعۃ ۵۶) ---۴۶۔ "اور بڑے بڑے گناہوں پر اصرار کرتے تھے۔" O---۴۷۔ "اور کہتے تھے کہ کیا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی اور ہڈی ہو جائیں گے تو کیا ہم پھر دوبارہ اٹھا کھڑے کیے جائیں گے۔" O---۴۸۔ "اور کیا ہمارے اگلے باپ دادا بھی؟" O---[اس سے معلوم ہوا کہ عقیدۂ آخرت کا انکار ہی کفر و شرک اور معاصی میں ڈوبے رہنے کا بنیادی سبب ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب آخرت کا تصور اس کے ماننے والوں کے ذہنوں میں دھندلا جاتا ہے تو ان میں بھی فسق و فجور عام ہو جاتا ہے۔ جیسے آج کل عام مسلمانوں کا حال ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۵۷۔ "ہم ہی نے تم سب کو پیدا کیا ہے پھر تم کیوں باور نہیں کرتے؟" O [یعنی تم جانتے ہو کہ تمہیں پیدا کرنے والا اللہ ہی ہے' پھر تم اس کو مانتے کیوں نہیں ہو؟ یا دوبارہ زندہ کرنے پر یقین کیوں نہیں کرتے؟ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۵۸۔ "اچھا پھر یہ تو بتلاؤ کہ جو منی تم ٹپکاتے ہو۔" O---۵۹۔ "کیا اس کا (انسان) تم بناتے ہو یا پیدا کرنے والے ہم ہی ہیں؟" O---[یعنی تمہارے بیویوں سے مباشرت کرنے کے نتیجے میں تمہارے جو قطرات منی عورتوں کے رحموں میں جاتے ہیں' ان سے انسانی شکل و صورت بنانے والے ہم ہیں یا تم؟ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۶۰۔ "ہم ہی نے تم میں موت کو متعین کر دیا ہے اور ہم اس سے ہارے ہوئے نہیں ہیں۔" O---[یعنی ہر شخص کی موت کا وقت مقرر کر دیا ہے' جس سے کوئی تجاوز نہیں کر سکتا۔ چنانچہ کوئی بچپن میں' کوئی جوانی میں اور کوئی بڑھاپے میں فوت ہوتا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۶۱۔ "کہ تمہاری جگہ تم جیسے اور پیدا کر دیں اور تمہیں نئے سرے سے اس عالم میں پیدا کریں جس سے تم (بالکل) بے خبر ہو۔" O---[یعنی تمہاری صورتیں مسخ کر کے تمہیں بندر اور خنزیر بنا دیں اور تمہاری جگہ تمہاری شکل و صورت کی کوئی اور مخلوق پیدا کر دیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۶۲۔ "تمہیں یقینی طور پر پہلی دفعہ کی پیدائش معلوم ہی ہے پھر کیوں عبرت حاصل نہیں کرتے؟" O ---[یعنی کیوں یہ نہیں سمجھتے کہ جس طرح اس نے تمہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا (جس کا تمہیں علم ہے) وہ دوبارہ بھی پیدا کر سکتا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۶۳۔ "اچھا پھر یہ بھی بتلاؤ کہ تم جو کچھ بوتے ہو۔" O---۶۴۔ "اسے تم ہی اگاتے ہو یا ہم اگانے والے ہیں۔" O---۶۵۔ "اگر ہم چاہیں تو اسے ریزہ ریزہ کر ڈالیں اور تم حیرت کے ساتھ باتیں بناتے ہی رہ جاؤ۔" O---۶۶۔ "کہ ہم پر تو تاوان ہی پڑ گیا۔" O---۶۷۔ "بلکہ ہم بالکل محروم ہی رہ گئے۔" O---۶۸۔ "اچھا یہ بتاؤ کہ جس پانی کو تم پیتے ہو۔" O---۶۹۔ "اسے بادلوں سے بھی تم ہی اتارتے ہو یا ہم برساتے ہیں؟" O ---۷۰۔ "اگر ہماری منشا ہو تو ہم اسے کڑوا زہر کر دیں پھر تم ہماری شکر گزاری کیوں نہیں کرتے؟" O---۷۱۔ "اچھا ذرا یہ بھی بتاؤ کہ جو آگ تم سلگاتے ہو۔" O---۷۲۔ "اس کے درخت کو تم نے پیدا کیا ہے یا ہم اس کے پیدا کرنے والے ہیں؟" O---[کہتے ہیں عرب میں دو درخت ہیں' مرخ اور عفار' ان دونوں سے ٹہنیاں لے کر ان کو آپس میں رگڑا جائے تو اس سے آگ کے شرارے نکلتے ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۷۳۔ "ہم نے اسے سبب نصیحت اور مسافروں کے فائدے کی چیز بنایا ہے۔" O---۷۴۔ "پس اپنے بہت بڑے رب کے نام کی تسبیح کیا کرو۔" O

(سورۃ الحاقۃ ۶۹) ---۳۔ "اور تجھے کیا معلوم کہ وہ ثابت شدہ کیا ہے۔" O---[تفسیر کے لئے باب ہذا، مضمون: قیامت] ---۴۔ "اس کھڑکا دینے والی کو ثمود اور عاد نے جھٹلا دیا تھا۔" O---۵۔ "(جس کے نتیجہ میں) ثمود تو بے حد خوفناک (اور اونچی) آواز سے ہلاک کر دیئے گئے۔" O---۶۔ "اور عاد بے حد تیز و تند ہوا سے غارت کر دیئے گئے۔" O---۷۔ "جسے ان پر لگاتار سات رات اور آٹھ دن تک (اللہ نے) مسلط رکھا پس تم دیکھتے کہ یہ لوگ زمین پر اس طرح گر گئے جیسے کہ کھجور کے کھوکھلے تنے ہوں۔" O---۸۔ "کیا ان میں سے کوئی بھی تجھے باقی نظر آ رہا ہے؟" O---۹۔ "فرعون اور اس سے پہلے کے لوگ اور جن کی بستیاں الٹ دی گئیں انہوں نے بھی خطائیں کیں۔" O---۱۰۔ "اور اپنے رب کے رسول کی نافرمانی کی (بالآخر) اللہ نے انہیں (بھی) زبردست گرفت میں لے لیا۔" O---۱۱۔ "جب پانی میں طغیانی آ گئی تو اس وقت ہم نے تمہیں کشتی میں چڑھا لیا۔" O---۱۲۔ "تا کہ اسے تمہارے لیے نصیحت اور یادگار بنا دیں اور (تا کہ) یاد رکھنے والے کان اسے یاد رکھیں۔" O---[مکمل تفصیل کے لئے باب نمبر ۱۶، مضمون: قوم ثمود' عاد' فرعون اور قوم نوح علیہ السلام]

(سورۃ المدثر ۷۴) ---۴۰۔ "کہ وہ بہشتوں میں (بیٹھے ہوئے) گناہ گاروں سے۔" O---۴۱۔ "سوال کرتے ہوں گے۔" O---۴۲۔ "تمہیں دوزخ میں کس چیز نے ڈالا۔" O---۴۳۔ "وہ جواب دیں گے کہ ہم نمازی نہ تھے۔" O---۴۴۔ "نہ مسکینوں کو کھانا کھلاتے تھے۔" O---۴۵۔ "اور ہم بحث کرنے والے (انکاریوں) کا ساتھ دے کر بحث مباحثہ میں مشغول رہا کرتے تھے۔" O---۴۶۔ "اور روز جزا کو جھٹلاتے تھے۔" O---۴۷۔ "یہاں تک کہ ہمیں موت آ گئی۔" O---۴۹۔ "انہیں کیا ہو گیا ہے؟ کہ نصیحت سے منہ موڑ رہے ہیں۔" O---۵۰۔ "گویا کہ وہ بدکے ہوئے گدھے ہیں۔" O

Marfat.com

---۵۱۔ ''جو شیر سے بھاگے ہوں۔''O---۵۲۔ ''بلکہ ان میں سے ہر شخص چاہتا ہے کہ اسے کھلی ہوئی کتابیں دی جائیں۔''O---۵۳۔ ''ہرگز ایسا نہیں
(ہوسکتا بلکہ) یہ قیامت سے بے خوف ہیں۔''O

(سورۃ القیمۃ ۷۵)---۱۔ ''میں قسم کھاتا ہوں قیامت کے دن کی۔''O---۲۔ ''اور قسم کھاتا ہوں اس نفس کی جو ملامت کرنے والا ہو۔''O---۳۔
''کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ ہم اس کی ہڈیاں جمع کریں گے ہی نہیں۔''O---[ہر وہ انسان جو قیامت پر یقین نہیں رکھتا اسی قسم کے وسوسوں میں پھنسا رہتا
ہے' وہ جب یہ سوچتا ہے کہ لوگوں کو مرے ہوئے سینکڑوں ہزاروں سال گزر چکے ہیں ان کی قبروں کے نشان تک ناپید ہیں' ان کی ہڈیاں گل کر مٹی میں مل گئیں
اور اس مٹی کے ذرروں کو ہوا کے جھونکے صدہا بار الٹ پلٹ کر چکے اور کہیں اڑا کر پھینک آئے۔ دشت وجبل کی پہنائیوں میں بکھرے ہوئے ان ذروں کو اکٹھا
ہو جانا کیسے باور کر لیا جائے پھر کئی انسان تو ایسے تھے جو سمندر میں غرق ہوئے اور مچھلیوں کا نوالہ بن گئے کئی لاشوں کو گدھ اور دوسرے پرندے چٹ کر گئے کسی کو
آگ نے جلا کر راکھ کر دیا ان سب کا جمع ہونا' پھر ان کا پہلی حالت میں لوٹ کر وہی انسان بن جانا قطعاً محال اور ناممکن ہے' وہ اپنے فکر کے گھوڑے دوڑاتے اور
آخر اسی نتیجہ پر پہنچتے کہ قیامت کا برپا ہونا محض گپ ہے۔ اس کی کوئی حقیقت نہیں۔ (از تفسیر ۳ ضیاء القرآن)]---۴۔ ''ہاں ضرور کریں گے ہم تو قادر ہیں کہ
اس کی پور پور تک درست کر دیں۔''O (تفسیر کیلئے باب ہذا، مضمون: حیات بعد الموت)---۵۔ ''بلکہ انسان تو چاہتا ہے کہ آگے آگے نافرمانیاں کرتا
جائے۔''O (تفسیر کیلئے باب ہذا، مضمون: حیات بعد الموت)---۶۔ ''پوچھتا ہے کہ قیامت کا دن کب آئے گا۔''O---[یہ سوال اس لئے نہیں کرتا کہ
گناہوں سے تائب ہو جائے' بلکہ قیامت کو ناممکن الوقوع سمجھتے ہوئے پوچھتا ہے اسی لئے فسق وفجور سے باز نہیں آتا' تاہم اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ قیامت کے
آنے کا وقت بیان فرما رہا ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۷۔ ''پس جس وقت کہ نگاہ پتھرا جائے گی۔''O---۸۔ ''اور چاند بے نور ہو جائے
گا۔''O---۹۔ ''اور سورج اور چاند جمع کر دیئے جائیں گے۔''O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۱۱، مضمون: قیامت]---۱۰۔ ''اس دن انسان کہے گا کہ
آج بھاگنے کی جگہ کہاں ہے؟''O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۱۱، مضمون: قیامت]---۱۱۔ ''نہیں نہیں کوئی پناہ گاہ نہیں۔''O (تفسیر کیلئے باب ہذا، مضمون:
حیات بعد الموت)---۱۲۔ ''آج تو تیرے پروردگار کی طرف ہی قرار گاہ ہے۔''O---۱۳۔ ''آج انسان کو اس کے آگے بھیجے ہوئے اور پیچھے چھوڑے
ہوئے سے آگاہ کیا جائے گا۔''O (تفسیر کیلئے باب ہذا، مضمون: حیات بعد الموت)---۱۴۔ ''بلکہ انسان خود اپنے اوپر آپ حجت ہے۔''O---[یہ انسان
جو آج نخوت وغرور سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو تسلیم نہیں کرتا جب قیامت برپا ہوگی تو اس وقت اس پر عیاں ہوگا کہ وہ آج تک راہ راست سے بھٹکا
رہا ہے' وہ زور زور سے چلائے گا کہ کوئی پناہ کی جگہ ہو تو بتا دو' میں بھی جا کر پناہ لوں لیکن اس دن اسے کوئی پناہ نہیں ملے گی۔ **الوزر فی اللغة ما یلجا الیه من**
حصن او جبل او غیرهما (قرطبی) وہ قلعہ' پہاڑ یا غار جہاں انسان جا کر پناہ گزیں ہو سکے' اسے لغت میں وَزَر کہتے ہیں اَلْمُسْتَقَرُّ: المنتہیٰ۔ آخر کار ٹھہرنے کی
جگہ۔ (از تفسیر ۹ ضیاء القرآن)]---۱۵۔ ''اگرچہ کتنے ہی بہانے پیش کرے۔''O---۲۰۔ ''نہیں نہیں تم جلدی ملنے والی (دنیا) کی محبت رکھتے ہو۔''O
---۲۱۔ ''اور آخرت کو چھوڑ بیٹھے ہو۔''O---[عقیدہ قیامت سے انکے بدکنے اور برافروختہ ہونے کی حقیقی وجہ کو پھر دہرایا جا رہا ہے کہ تم دُنیائے فانی کی
لذت میں مگن ہو ان سے تمہاری وابستگی' عشق کا درجہ حاصل کر چکی ہے اور اس اندھی محبت نے تم کو یوم آخرت سے بالکل غافل کر دیا ہے۔ (از تفسیر ۱۴ ضیاء
القرآن)]---۲۴۔ ''اور کتنے چہرے اس دن (بدرونق اور) اداس ہوں گے۔''O---[یہ کافروں کے چہرے ہوں گے بَاسِرَۃٌ متغیر' زرد' غم وحزن سے
سیاہ اور بے رونق۔ (از تفسیر ۲ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۲۵۔ ''سمجھتے ہوں گے کہ ان کے ساتھ کمر توڑ دینے والا معاملہ کیا جائے گا۔''O---[اور وہ بھی
کہ جہنم میں ان کو پھینک دیا جائے گا۔ (از تفسیر ۲ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۲۶۔ ''نہیں نہیں جب روح ہنسلی تک پہنچے گی۔''O---۲۷۔ ''اور کہا جائے گا
کہ کوئی جھاڑ پھونک کرنے والا ہے؟''O---۲۸۔ ''اور جان لیا اس نے کہ یہ وقت جدائی ہے۔''O---۲۹۔ ''اور پنڈلی سے پنڈلی لپٹ جائے گی۔''O
---۳۰۔ ''آج تیرے پروردگار کی طرف چلنا ہے۔''O---۳۱۔ ''اس نے نہ تو تصدیق کی نہ نماز ادا کی۔''O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۱۴، مضمون:
سرغنہ کفر]---۳۲۔ ''بلکہ جھٹلایا اور روگردانی کی۔''O---۳۳۔ ''پھر اپنے گھر والوں کے پاس اتراتا ہوا گیا۔''O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۱۴، مضمون:
سرغنہ کفر]

(سورۃ النازعات ۷۹)---۶۔ ''جس دن کانپنے والی کانپے گی۔''O---۷۔ ''اس کے بعد ایک پیچھے آنے والی (پیچھے پیچھے) آئے گی۔''O---۸۔
''(بہت سے) دل اس دن دھڑکتے ہوں گے۔''O---۹۔ ''جن کی نگاہیں نیچی ہوں گی۔''O---۱۰۔ ''کہتے ہیں کہ کیا ہم پہلی کی سی حالت کی طرف پھر
لوٹائے جائینگے؟''O حَافِرَۃٌ پہلی حالت کو کہتے ہیں یہ منکرین قیامت کا قول ہے کہ کیا ہم پھر اس طرح زندہ کر دیے جائینگے جس طرح مرنے سے پیشتر تھے؟
(از تفسیر ۷ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۱۔ ''کیا اس وقت جب کہ ہم بوسیدہ ہڈیاں ہو جائیں گے؟''O---[یہ انکار قیامت کی مزید تاکید ہے کہ ہم کس
طرح زندہ کر دیے جائیں گے جب کہ ہماری ہڈیاں بوسیدہ اور ریزہ ریزہ ہو جائیں گی۔ (از تفسیر ۱ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۲۔ ''کہتے ہیں کہ پھر تو یہ لوٹنا

Marfat.com

نقصان وہ ہے۔'' O---[یعنی جب ان کو جواب دیا گیا کہ ہاں ایسا ہی ہوگا تو وہ مذاق کے طور پر آپس میں ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ یارو! اگر واقعی ہمیں پلٹ کر دوبارہ زندگی کی حالت میں واپس آنا پڑا تب تو ہم مارے گئے' اس کے بعد تو پھر ہماری خیر نہیں ہے۔ (از تفسیر ۳ تفہیم القرآن)]---۱۳۔'' (معلوم ہونا چاہیے) وہ تو صرف ایک (خوفناک) ڈانٹ ہے۔'' O---۱۴۔'' کہ (جس کے ظاہر ہوتے ہی) وہ ایک دم میدان میں جمع ہو جائیں گے۔'' O---[یعنی یہ لوگ اسے ایک امر محال سمجھ کر اس کی ہنسی اڑا رہے ہیں' حالانکہ اللہ کے لئے یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے جس کو انجام دینے کے لئے کچھ بڑی لمبی چوڑی تیاریوں کی ضرورت ہے اس کے لئے صرف ایک ڈانٹ یا جھڑکی کافی ہے جس کے ساتھ ہی تمہاری خاک یا راکھ خواہ کہیں پڑی ہو' ہر طرف سے سمٹ کر ایک جگہ جمع ہو جائے گا اور تم یکا یک اپنے آپ کو زمین کی پیٹھ پر زندہ موجود پاؤ گے اس واپسی کو گھاٹے کی واپسی سمجھ کر چاہے تم اس سے کتنا ہی فرار کرنے کی کوشش کرو' یہ تو ہو کر رہنی ہے' تمہارے انکار یا فرار یا تمسخر سے یہ رک نہیں سکتی۔ (از تفسیر ۵ تفہیم القرآن)]

(**سورۃ الماعون** ۱۰۷)---۱۔'' کیا تو نے (اسے بھی) دیکھا جو (روز) جزا کو جھٹلاتا ہے؟'' O[الدین کے دونوں معنی لیے جاسکتے ہیں۔ الدین سے مراد دینِ اسلام ہو۔ یعنی کیا تم اس احمق کے حالات کو جانتے ہو جو اس دینِ حق کی تکذیب کرتا ہے اور اگر دین سے مراد روزِ جزا ہو تو پھر معنی ہوگا کہ جو نادان روزِ قیامت جزا پر ایمان نہیں رکھتا کیا تم نے اس کی اخلاقی پستی کا اندازہ لگایا ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]---۲۔'' یہی وہ ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے۔'' O [اس لیے کہ ایک تو بخیل ہے، دوسرا قیامت کا منکر ہے، بھلا ایسا شخص یتیم کے ساتھ کیوں کر حسن سلوک کر سکتا ہے؟ یتیم کے ساتھ تو وہی شخص اچھا برتاؤ کرے گا جس کے دل میں مال کے بجائے انسانی قدروں اور اخلاقی ضابطوں کی اہمیت و محبت ہوگی۔ دوسرے اس امر کا یقین ہو کہ اس کے بدلے میں مجھے قیامت والے دن اچھی جزا ملے گی۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]---۳۔'' اور مسکین کو کھلانے کی ترغیب نہیں دیتا۔'' O[اگر اطعام المسکین کہا گیا ہوتا تو معنی یہ ہوتے کہ وہ مسکین کو کھانا کھلانے پر نہیں اکساتا۔ لیکن طعام المسکین کے معنی یہ ہیں کہ وہ مسکین کا کھانا دینے پر نہیں اکساتا۔ بالفاظ دیگر جو کھانا مسکین کو دیا جاتا ہے وہ دینے والا کا کھانا نہیں بلکہ اسی مسکین کا کھانا ہے، وہ اس کا حق ہے جو دینے والے پر عائد ہوتا ہے اور دینے والا کوئی بخشش نہیں دے رہا بلکہ اس کا حق ادا کر رہا ہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]---۴۔'' ان نمازیوں کیلئے افسوس (اور ویل نامی جہنم کی جگہ) ہے۔'' O---۵۔'' جو اپنی نماز سے غافل ہیں۔'' O[اس سے وہ لوگ مراد ہیں جو نماز یا تو پڑھتے ہی نہیں۔ یا پہلے پڑھتے رہے ہیں، پھر سست ہو گئے یا نماز کو اس کے اپنے مسنون وقت میں نہیں پڑھتے، جب جی چاہتا ہے پڑھ لیتے ہیں یا تاخیر سے پڑھنے کو معمول بنا لیتے ہیں یا خشوع خضوع کیساتھ نہیں پڑھتے۔ یہ سارے ہی مفہوم اس میں آجاتے ہیں، اس لیے نماز کی مذکورہ ساری ہی کوتاہیوں سے بچنا چاہیے یہاں اس مقام پر ذکر کرنے سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ نماز میں ان کوتاہیوں کے مرتکب وہی لوگ ہوتے ہیں جو آخرت کی جزا اور حساب کتاب پر یقین نہیں رکھتے اسی لیے منافقین کی ایک صفت یہ بھی بیان کی گئی ہے۔ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى لا يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]---۶۔'' جو ریا کاری کرتے ہیں۔'' O[نماز کے معاملہ میں غافل ہونے کے ساتھ ساتھ وہ ریا کار بھی ہیں۔ کوئی کام اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے نہیں کرتے۔ خلوصِ نیت سے یکسر محروم ہیں۔ جو نیکی کرتے ہیں اس خیال سے کرتے ہیں کہ لوگ انہیں نیک کہیں گے۔ ان کی عبادتوں کو دیکھ کے لوگوں کے دلوں میں ان کی عزت بڑھ جائے گی۔ انہیں شہرت و ناموری حاصل ہوگی اور اس طرح وہ دینوی منفعتیں اور مفادات آسانی سے حاصل کر سکے گے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]---۷۔'' اور برتنے کی چیز روکتے ہیں۔'' O[مَعْنٌ شَيْءٌ قَلِيْلٌ کہتے ہیں۔ بعض اس سے مراد زکوٰۃ لیتے ہیں، کیوں کہ وہ بھی اصل مال کے مقابلے میں تھوڑی سی ہی ہوتی ہے، (ڈھائی فیصد) اور بعض اس سے گھروں میں برتنے والی چیزیں مراد لیتے ہیں جو پڑوسی ایک دوسرے سے عاریتاً مانگ لیتے ہیں۔ مطلب یہ ہوا کہ گھریلو استعمال کی چیزیں عاریتاً دے دینا اور اس کی کبیدگی محسوس نہ کرنا اچھی صفت ہے اور اس کے برعکس بخل اور کنجوسی برتنا، یہ منکرین قیامت ہی کا شیوہ ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

آخرت میں دُنیاوی زندگی ایک دو دن کی لگے گی

(**سورۃ طٰہٰ** ۲۰)---۱۰۲۔'' جس دن صور پھونکا جائے گا اور گناہ گاروں کو ہم اس دن (دہشت کی وجہ سے) نیلی پیلی آنکھوں کے ساتھ گھیر لائیں گے۔'' O---۱۰۳۔'' وہ آپس میں چپکے چپکے کہہ رہے ہوں گے کہ ہم تو (دنیا میں) صرف دس دن ہی رہے۔'' O---۱۰۴۔'' جو کچھ وہ کہہ رہے ہیں اس کی حقیقت سے ہم باخبر ہیں ان میں سب سے زیادہ اچھی راہ والا کہہ رہا ہوگا کہ تم تو صرف ایک ہی دن رہے۔'' O

(**سورۃ المومنون** ۲۳)---۱۱۲۔'' اللہ تعالیٰ دریافت فرمائے گا کہ تم زمین میں باعتبار برسوں کی گنتی کے کس قدر رہے؟'' O---۱۱۳۔'' وہ کہیں گے ایک دن یا ایک دن سے بھی کم' گنتی گننے والوں سے بھی پوچھ لیجئے۔'' O

Marfat.com

(سورۃ الروم ۳۰) ---۵۵۔ ''اور جس دن قیامت برپا ہو جائے گی گناہ گار لوگ قسمیں کھائیں گے کہ (دنیا میں) ایک گھڑی کے سوا نہیں ٹھہرے اسی طرح یہ بہکے ہوئے ہی رہے۔''O---۵۶۔ ''اور جن لوگوں کو علم اور ایمان دیا گیا وہ جواب دیں گے کہ تم تو جیسا کہ کتاب اللہ میں ہے یوم قیامت تک ٹھہرے رہے۔ آج کا یہ دن قیامت ہی کا دن ہے لیکن تم تو یقین ہی نہیں مانتے تھے۔''O

(سورۃ الاحقاف ۴۶) ---۳۵۔ ''پس (اے پیغمبر!) تم ایسا صبر کرو جیسا صبر عالی ہمت رسولوں نے کیا اور ان کے لیے (عذاب طلب کرنے میں) جلدی نہ کرو' یہ جس دن اس عذاب کو دیکھ لیں گے جس کا وعدہ دیئے جاتے ہیں تو (یہ معلوم ہونے لگے گا کہ) دن کی ایک گھڑی ہی (دنیا میں) ٹھہرے تھے' یہ ہے پیغام پہنچا دینا' پس بدکاروں کے سوا کوئی ہلاک نہ کیا جائے گا۔''O

(سورۃ النازعات ۷۹) ---۴۶۔ ''جس روز یہ اسے دیکھ لیں گے تو ایسا معلوم ہو گا کہ صرف دن کا آخری حصہ یا اول حصہ ہی (دنیا میں) رہے ہیں۔''O

اعمال

(سورۃ البقرۃ ۲) ---۱۶۶۔ ''جب بیزاری کا اظہار کریں گے وہ جن کی پیروی کی گئی تھی ان سے جنہوں نے پیروی کی تھی اور دیکھ رہے ہوں گے عذاب کو اور منقطع ہو چکے ہوں گے ان کے تمام ذرائع اور وسائل۔''O---۱۶۷۔ ''اور کہیں گے وہ جنہوں نے پیروی کی تھی: کاش کہ ہوتا ہمارے لئے ایک موقعہ پھر (دنیا میں جانے کا) تو بیزاری کا اظہار کرتے ہم بھی ان سے اسی طرح جیسے بیزاری ظاہر کی ہے انہوں نے ہم سے۔ اس طرح بنا دکھائے گا اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو حسرت و پشیمانی ان کے لئے اور ہرگز نہیں نکل سکیں گے وہ دوزخ سے۔''O---۲۱۷۔ ''پوچھتے ہیں تم سے حرمت والے مہینے کے بارے میں کہ جنگ کرنا اس میں (کیسا ہے؟) کہو جنگ کرنا اس میں بڑا گناہ ہے لیکن روکنا اللہ تعالیٰ کی راہ سے اور نہ ماننا اللہ کو اور (روکنا) مسجد حرام سے اور نکال دینا اہل حرم کو وہاں سے اس سے بھی بڑا گناہ ہے اللہ کے نزدیک اور فتنہ انگیزی بڑا (گناہ) ہے قتل سے بھی اور وہ تو تم سے لڑتے ہی جائیں گے یہاں تک کہ پھیر دیں تم کو تمہارے دین سے اگر ان کا بس چلے اور جو شخص پھرے گا تم میں سے اپنے دین سے پھر مر جائے کافر ہی تو یہی لوگ ہیں کہ ضائع ہو جائیں گے ان کے اعمال دُنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اور یہی لوگ ہیں جہنمی وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔''O

(سورۃ آل عمران ۳) ---۲۱۔ ''بیشک وہ لوگ جو انکار کرتے ہیں احکام الٰہی کا اور قتل کرتے ہیں نبیوں کو ناحق اور قتل کرتے ہیں ان کو جو حکم دیتے ہیں عدل وانصاف کا (اسلام کا) لوگوں میں سے سو خوشخبری دے دو انہیں دردناک عذاب کی۔''O---۲۲۔ ''یہی ہیں وہ لوگ کہ برباد ہو گئے اعمال ان کے دُنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اور نہیں ہے ان کا کوئی مددگار۔''O---۲۵۔ ''پھر کیا کیفیت ہو گی جب جمع کریں گے ہم ان کو اس دن کوئی شک نہیں جس کے (آنے میں) اور پورا پورا دیا جائے گا بدلہ ہر شخص کو اس کے عملوں کا اور کسی کی ذرا بھی حق تلفی نہ کی جائے گی۔''O---۱۶۳۔ ''یہ (دو قسم کے) لوگ، درجے کے لحاظ سے مختلف ہیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک اور اللہ تعالیٰ نگران ہے ہر اس عمل پر جو وہ کرتے ہیں۔''O---۱۸۸۔ ''ہرگز نہ خیال کرنا تم کہ وہ لوگ جو اتراتے ہیں اپنے کرتوتوں پر اور چاہتے ہیں کہ تعریف کی جائے ان کے ایسے کارناموں پر جو نہیں کیے انہوں نے۔ سو نہ خیال کرنا ان کے بارے میں کہ وہ بچ گئے عذاب سے بلکہ ان کے لئے ہے بڑا دردناک عذاب۔''O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: خودنمائی) ---۱۹۵۔ ''پس قبول فرمائی ان کی دُعا ان کے رب نے (اور جواب دیا) کہ بلاشبہ میں نہیں ضائع کرتا عمل کسی عمل کرنے والے کا تم میں سے مرد ہو یا عورت تم سب ایک دوسرے کے ہم جنس ہو سو وہ لوگ جنہوں نے ہجرت کی نکالے گئے اپنے گھروں سے اور ستائے گئے میری راہ میں اور جنگ کی انہوں نے اور شہید ہوئے ضرور کفارہ بناؤں گا میں ان کی طرف سے (ان عملوں کو) ان کے گناہوں کا اور ضرور داخل کروں گا میں ان کو جنتوں میں بہتی ہیں جن کے نیچے نہریں یہ ہے اجر اللہ تعالیٰ کی جناب خاص سے اور اللہ تعالیٰ کے پاس ہے بہترین اجر۔''O

(سورۃ النساء ۴) ---۱۲۳۔ ''نہیں ہے (موقوف کچھ) آرزوؤں پر تمہاری اور نہ آرزوؤں پر اہل کتاب کی۔ جو بھی کرے گا کوئی برا کام بدلہ دیا جائے گا اسے اس کے مطابق اور نہ پائے گا وہ اپنے لئے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی حامی اور نہ مددگار۔''O---۱۲۴۔ ''اور جو شخص کرے گا کوئی نیک کام وہ مرد ہو یا عورت اور ہو وہ مومن تو ایسے سب لوگ داخل ہوں گے جنت میں اور نہیں ناانصافی ہو گی ان کے ساتھ ذرا بھی۔''O---۱ اہل کتاب اپنے متعلق بڑی خوش فہمیوں میں مبتلا تھے۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے پھر ان کی خوش فہمیوں کا پردہ چاک کرتے ہوئے فرمایا کہ آخرت کی کامیابی محض امیدوں اور آرزوؤں سے نہیں ملے گی۔ اس کے لئے تو ایمان اور عمل صالح کی پونجی ضروری ہے۔ اگر اس کے برعکس نامہ اعمال میں برائیاں ہوں گی تو اسے ہر صورت میں اس کی سزا بھگتنی ہو گی، وہاں کوئی ایسا دوست یا مددگار نہیں ہو گا جو برائی کی سزا سے بچا سکے۔ آیت میں اہل کتاب کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو بھی خطاب فرمایا تاکہ وہ بھی یہود و نصاریٰ

Marfat.com

کی سی غلط فہمیوں، خوش فہمیوں اور عمل سے خالی آرزوؤں اور تمناؤں سے اپنا دامن بچا کر رکھیں۔ لیکن افسوس مسلمان اس تنبیہ کے باوجود انہی خام خیالیوں میں مبتلا ہو گئے جن میں سابقہ امتیں گرفتار ہوئیں۔ اور آج بے عملی اور بدعملی مسلمان کا بھی شعار بنی ہوئی ہے اور اس کے باوجود وہ امت مرحومہ کہلانے پر مصر ہے۔ ھدانا اللہ تعالیٰ۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۱۷۳۔ ''پھر وہ جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے انہیں وہ ان کی اجرتیں پوری ادا کردے گا اور انہیں اپنے فضل سے اور زیادہ دے گا۔ اور جنہوں نے عار کیا اور تکبر کیا انہیں وہ دردناک عذاب دے گا اور وہ اللہ تعالیٰ کے سوا اپنے لئے کوئی حامی ومددگار نہ پائیں گے۔'' ○

(سورۃ المائدۃ ۵) ---۹۔ ''اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے ہیں بخشش اور بڑے اجر کا وعدہ کرتا ہے۔'' ○

(سورۃ الاعراف ۷) ---۸۔ ''اور تول اس دن ٹھیک ہوگا (یعنی اعمال کا) پھر جن کے پلڑے بھاری ہوئے وہی کامیاب ہوں گے۔'' ○ ---۹۔ ''اور جن کے پلڑے ہلکے ہوئے وہی اس وجہ سے کہ وہ ہماری آیتوں کے ساتھ زیادتی کرتے تھے نقصان میں ہوں گے۔'' ○ ---۴۲۔ ''اور جو لوگ ایمان لاتے اور درست عمل کرتے ہیں اور ہم کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے، وہ اہل جنت ہوں گے جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔'' ○ ---۴۳۔ ''اور ہم ان کے سینے سے جو کدورت بھی ان میں ہے کھینچ لیں گے اور ان کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ کہیں گے تعریف اللہ تعالیٰ کی جس نے ہمیں اس کی راہ دکھائی اور ہم کبھی راہ نہ پا سکتے تھے اگر اللہ تعالیٰ ہمیں راہ نہ دکھاتا۔ یقیناً ہمارے رب کے رسول ہمارے پاس حق لے کر آئے تھے اور انہیں آواز دی جائے گی یہ ہے جنت جس کے تم اپنے عملوں کے سبب وارث بنائے گئے ہو۔'' ○ ---[یعنی یہ ہدایت جس سے ہمیں ایمان اور عمل صالح کی زندگی نصیب ہوئی اور پھر انہیں بارگاہ الٰہی میں قبولیت کا درجہ بھی حاصل ہوا یہ اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت اور اس کا فضل ہے۔ اگر یہ رحمت اور فضل الٰہی نہ ہوتا تو ہم یہاں تک نہ پہنچ سکتے۔ ☆ اسی مفہوم کی یہ حدیث ہے جس میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''یہ بات اچھی طرح جان لو کہ تم میں کسی کو محض اس کا عمل جنت میں نہیں لے جائے گا جب تک کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت نہ ہوگی۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ ﷺ بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں میں بھی، اس وقت تک جنت میں نہیں جاؤں گا جب تک کہ رحمت الٰہی مجھے اپنے دامن میں نہیں سمیٹ لے گی۔'' (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الانفال ۸) ---۴۸۔ ''اور جب شیطان نے انہیں ان کے اعمال خوش نما کر کے دکھائے اور کہا۔ آج لوگوں میں کوئی بھی تم پر غالب نہیں ہو سکتا اور میں تمہارا رفیق ہوں۔ لیکن جب دونوں فوجیں آمنے سامنے ہوئیں تو وہ الٹے پاؤں بھاگ گیا اور کہنے لگا میں تم سے الگ ہوتا ہوں کہ میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے۔'' ○

(سورۃ التوبہ ۹) ---۱۷۔ ''مشرکوں کا کام نہیں کہ اپنے اوپر کفر کی گواہی دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو آباد کریں۔ ان کے عمل اکارت ہیں اور وہ ہمیشہ آگ میں رہیں گے۔'' ○ ---[یعنی ان کے وہ عمل جو بظاہر نیک لگتے ہیں جیسے طواف وعمرہ اور حاجیوں کی خدمت وغیرہ۔ کیونکہ ایمان کے بغیر یہ اعمال ایسے درخت کی طرح ہیں جو بے ثمر ہیں یا ان پھولوں کی طرح ہیں جن میں خوشبو نہیں ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۳۷۔ ''مہینے کو آگے پیچھے کرنا کفر میں اضافہ کرنا ہے۔ جس سے کافر گمراہ ہوتے ہیں وہ اسے ایک سال حلال بنا لیتے ہیں اور ایک سال حرام بنا لیتے ہیں تاکہ جسے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے اس کی گنتی پوری کر لیں اور یوں جسے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے حلال بنا لیں۔ ان کے برے عمل انہیں خوش نما لگتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کافر قوم کو راہ نہیں دکھاتا۔'' ○ ---۶۹۔ ''تم سے پہلے لوگوں کی طرح جو قوت میں تم سے بڑھ کر تھے اور مال اور اولاد میں بھی بہت زیادہ تھے۔ ہاں انہوں نے اپنے حصے کا فائدہ اٹھا لیا تھا۔ اور اب تم نے اپنے حصے کا فائدہ اٹھا لیا ہے جیسے تم سے پہلے لوگوں نے اپنے حصے کا فائدہ اٹھا لیا تھا۔ اور تم نے بھی اسی طرح بحثیں کیں ہیں جیسے انہوں نے بحثیں کی تھیں۔ یہی وہ لوگ تھے جن کے عمل دنیا اور آخرت میں اکارت ہو گئے اور یہی لوگ نقصان پانے والے تھے۔'' ○ ---۱۰۲۔ ''اور دوسرے وہ بھی ہیں جو اپنے گناہوں کو مانتے ہیں۔ انہوں نے نیک عمل کو ایک دوسرے برے سے ملا دیا ہے۔ ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی توبہ قبول کر لے۔ اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔'' ○ ---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین] ---۱۰۵۔ ''اور کہو۔ عمل کرو پھر اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ اور مومن تمہارا عمل دیکھیں گے۔ اور تم پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والے کی طرف پھیر دیئے جاؤ گے۔'' ○ ---۱۲۰۔ ''مدینہ والوں اور ان کے اردگرد کے بدوؤں کو یہ روا نہ تھا کہ رسول خدا ﷺ کے پیچھے رہ جائیں اور نہ یہ کہ اپنی جانوں کو اس کی جان سے عزیز سمجھیں۔ یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں انہیں نہ پیاس، نہ تکان اور نہ بھوک پہنچتی ہے نہ وہ کسی جگہ کو جو کافروں کو غصہ دلاتی ہے پامال کرتے ہیں اور نہ وہ دشمن سے کچھ حاصل کرتے ہیں مگر اس کے عوض ان کے لئے نیک عمل لکھ دیا جاتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔'' ○ ---۱۲۱۔ ''اور وہ چھوٹا یا بڑا کوئی خرچ نہیں کرتے اور نہ کسی وادی کو طے کرتے ہیں مگر وہ بھی ان کے لئے لکھ دیا جاتا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ انہیں ان کے بہترین عملوں کی جزا دے۔'' ○

(سورۃ یونس ۱۰) ---۴۔ ''اسی کی طرف تم سب کی واپسی ہوگی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا سچا وعدہ ہے وہی خلقت کو شروع کرتا ہے پھر اسے دہرائے گا۔ تاکہ ان لوگوں

Marfat.com

کو جو ایمان لائے اور درست عمل کرتے ہیں انصاف کے مطابق پورا بدلہ دے- اور کافروں کے لئے ان کے کفر کے سبب کھولتا ہوا مشروب اور دردناک عذاب ہوگا۔" O---۷۔ "ہاں! جو لوگ ہمیں ملنے کی توقع نہیں رکھتے اور دُنیا کی زندگی پر خوش ہیں اور اس پر تسلی پاتے ہیں اور جو لوگ ہماری نشانیوں سے بے خبر ہیں۔" O---۸۔ "ان کا ٹھکانا اس کے بدلے میں جو وہ کماتے ہیں آگ ہوگا۔" O---۹۔ "البتہ جو لوگ ایمان لاتے اور درست عمل کرتے ہیں- انہیں ان کا رب ان کے ایمان کے ذریعے راہ دکھائے گا- نعمت بھرے باغوں میں ان کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی۔" O---۱۲۔ "اور جب انسان کو تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اپنے پہلو پر ہو یا بیٹھا ہو یا کھڑا ہو، ہمیں پکارتا ہے، پھر جب ہم اس کی تکلیف کو اس سے دور کر دیتے ہیں تو وہ یوں چل دیتا ہے جیسے اس نے اس تکلیف کے لئے جو اسے پہنچی تھی کبھی ہمیں پکارا ہی نہ تھا، حد سے نکلنے والوں کے لئے ان کے عمل اسی طرح خوبصورت بنائے گئے ہیں۔" O---۲۶۔ "ان لوگوں کے لئے جو اچھے کام کرتے ہیں- اچھائی ہے اور زیادہ بھی- اور ان کے چہروں پر نہ غبار چھائے گی اور نہ ذلت- وہ جنت کے لوگ ہیں جو وہاں ہمیشہ رہیں گے۔" O---۲۷۔ "اور جو لوگ برائیاں کماتے ہیں- تو برائی کا بدلہ اسی کی مانند ہوگا- اور ان پر ذلت چھا جائے گی- انہیں اللہ تعالیٰ سے بچانے والا کوئی نہ ہوگا- وہ یوں ہوں گے گویا ان کے چہروں پر رات کے سیاہ ٹکڑے ڈال دیئے گئے ہیں- وہ آگ میں جانے والے ہیں اور وہاں ہمیشہ رہیں گے۔" O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: سیاہ چہرے)---۳۰۔ "وہاں ہر شخص جانچ لے گا جو اس نے آگے بھیجا ہوگا اور انہیں اپنے سچے مولا کی طرف پھیر دیا جائے گا اور جو کچھ وہ گھڑتے تھے ان سے کھو جائے گا۔" O---۴۱۔ "اور اگر وہ آپ کو جھٹلاتے ہیں تو کہو! میرے لئے میرا عمل ہے اور تمہارے لئے تمہارا عمل- تم اس سے جو میں کرتا ہوں بری ہو اور میں اس سے جو تم کرتے ہو بری ہوں۔" O---۸۱۔ "پھر جب وہ ڈال چکے تو موسیٰؑ نے کہا جو تم لائے ہو وہ جادو ہے- اللہ تعالیٰ اسے مٹا دے گا کہ اللہ تعالیٰ مفسدوں کے عمل کو نہیں سنوارتا۔" O

(**سورۃ ھود ۱۱**)---۷۔ "اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا اور اس کا تخت حکومت پانی پر تھا- تا کہ تمہیں آزمائے کہ تم میں کون زیادہ عمدہ عمل کرتا ہے اور اگر آپ کہیں کہ تم موت کے بعد اٹھائے جاؤ گے تو کافر ضرور کہہ دیں گے یہ تو محض صاف جادو ہے۔" O---۱۰۔ "اور اگر ہم اسے تکلیف کے بعد آسودگی کا مزا چکھا دیں تو وہ کہہ دے گا- "تکلیفیں مجھ سے جاتی رہیں" بیشک وہ اترانے والا شیخی مارنے والا ہے۔" O---۱۱۔ "سوائے ان کے جو صبر کرتے ہیں اور اچھے عمل کرتے ہیں- انہیں کے لئے بخشش اور بڑا اجر ہے۔" O---۱۵۔ "جو کوئی دُنیاوی زندگی اور اس کی زینت چاہتا ہے- انہیں ہم یہیں ان کے عمل پورے کر دیتے ہیں- اور انہیں یہاں کم نہیں دیا جاتا۔" O---۱۶۔ "یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے آخرت میں آگ کے سوا کچھ نہیں اور جو کچھ انہوں نے یہاں بنایا اکارت ہوا، جو کیا وہ بیکار گیا۔" O---۲۳۔ "ہاں! جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے درست عمل کئے اور اپنے رب کے سامنے عاجزی کی وہ جنت میں جانے والے ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔" O---۱۱۱۔ "مگر ان میں ہر ایک کو تیرا رب ان کے عمل پورے کر دے گا کیونکہ وہ ان کے عملوں سے باخبر ہے۔" O---۱۱۲۔ "پس تو جیسا تجھے حکم دیا گیا ہے قائم ہو جا اور وہ بھی (ہو جائیں) جنہوں نے تیرے ساتھ رجوع کر لیا ہے اور سرکشی نہ کرنا- وہ تمہارے عملوں کو دیکھ رہا ہے۔" O---۱۲۱۔ "اور ان سے جو ایمان نہیں لاتے کہہ دیجئے تم اپنی جگہ عمل کرتے جاؤ ہم بھی عمل کر رہے ہیں۔" O---۱۲۲۔ "اور انتظار کرو ہم بھی انتظار کر رہے ہیں۔" O

(**سورۃ الرعد ۱۳**)---۳۳۔ "آیا وہ اللہ تعالیٰ جو نگہبانی کرنے والا ہے ہر شخص کی اس کے کیے ہوئے اعمال پر- ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے شریک ٹھہرائے ہیں- کہہ دیجئے ذرا ان کے نام تو لو- کیا تم اللہ تعالیٰ کو وہ باتیں بتاتے ہو جو وہ زمین میں جانتا ہی نہیں- یا صرف اوپری اوپری باتیں بنا رہے ہو- بات اصل یہ ہے کہ کفر کرنے والوں کے لئے ان کے مکر سجا دیئے گئے ہیں- اور جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے اس کو راہ دکھانے والا کوئی نہیں۔" O

(**سورۃ ابراھیم ۱۴**)---۱۸۔ "ان لوگوں کی مثال جنہوں نے اپنے پالنے والے سے کفر کیا ان کے اعمال مثل اس راکھ کے ہیں جس پر تیز ہوا آندھی والے دن چلے- جو بھی انہوں نے کیا اس میں سے کسی چیز پر قادر نہ ہوں گے- یہی دور کی گمراہی ہے۔" O---۲۳۔ "جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے وہ ان جنتوں میں داخل کئے جائیں گے جن کے نیچے چشمے جاری ہیں جہاں انہیں ہمیشگی ہوگی اپنے رب کے حکم سے- جہاں ان کا خیر مقدم سلام سے ہوگا۔" O---۴۲۔ "ناانصافوں کے اعمال سے اللہ تعالیٰ کو غافل نہ سمجھ وہ تو انہیں اس دن تک مہلت دیئے ہوئے ہے جس دن آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی۔" O (تفسیر کیلئے باب ۱۱، مضمون: آخرت کے منکروں کا انجام)---۵۱۔ "یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ہر شخص کو اس کے کئے ہوئے اعمال کا بدلہ دے- بیشک اللہ تعالیٰ کو حساب لیتے کچھ دیر نہیں لگنے کی۔" O

(**سورۃ النحل ۱۶**)---۳۲۔ "وہ جن کی جانیں فرشتے اس حال میں قبض کرتے ہیں کہ وہ پاک صاف ہوں کہتے ہیں کہ تمہارے لئے سلامتی ہی سلامتی ہے جاؤ جنت میں اپنے ان اعمال کے بدلے جو تم کرتے تھے۔" O---[سورۃ اعراف آیت ۴۳ کے تحت یہ حدیث گزر چکی ہے کہ کوئی شخص بھی محض اپنے عمل سے جنت میں نہیں جائے گا جب تک اللہ تعالیٰ کی رحمت نہیں ہوگی- لیکن یہاں فرمایا جا رہا ہے کہ تم اپنے عملوں کے بدلے جنت میں داخل ہو جاؤ تو ان میں

Marfat.com

دراصل کوئی منافات نہیں۔ کیونکہ اللہ کی رحمت کے حصول کے لیے اعمال صالحہ ضروری ہیں۔ گویا عمل صالح، اللہ کی رحمت کا ذریعہ ہے، اس لیے عمل کی اہمیت بھی بجائے خود مسلم ہے، اس سے صرف نظر نہیں کیا جا سکتا، اس کے بغیر آخرت میں اللہ کی رحمت مل ہی نہیں سکتی۔ اس لیے حدیث مذکور کا مفہوم بھی اپنی جگہ صحیح ہے اور عمل کی اہمیت بھی اپنی جگہ برقرار ہے۔ ☆اسی لیے ایک اور حدیث میں فرمایا گیا ہے ان اللہ لا ینظر الی صورکم و اموالکم ولکن ینظر الی قلوبکم واعمالکم۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۳۴۔ ''پس ان کے برے اعمال کے نتیجے انہیں مل گئے اور جس کی ہنسی اڑاتے تھے اس نے ان کو گھیر لیا۔'' O---۶۳۔ ''واللہ! ہم نے تجھ سے پہلے کی امتوں کی طرف بھی رسول بھیجے لیکن شیطان نے ان کے اعمال بد ان کی نگاہوں میں آراستہ کر دیئے وہ شیطان آج بھی ان کا رفیق بنا ہوا ہے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔'' O---۹۶۔ ''تمہارے پاس جو کچھ ہے سب فانی ہے اور اللہ تعالیٰ کے پاس جو کچھ ہے باقی ہے۔ اور صبر کرنے والوں کو ہم بھلے اعمال کا بہترین بدلہ ضرور عطا فرمائیں گے۔'' O---۹۷۔ ''جو شخص نیک عمل کرے مرد ہو یا عورت لیکن با ایمان ہو تو ہم اسے یقیناً نہایت بہتر زندگی عطا فرمائیں گے اور ان کے نیک اعمال کا بہتر بدلہ بھی انہیں ضرور ضرور دیں گے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۶، مضمون: زندگی] ---۱۱۹۔ ''جو کوئی جہالت سے برے عمل کر لے پھر توبہ کر لے اور اصلاح بھی کر لے تو پھر آپ کا رب بلاشک وشبہ بڑی بخشش کرنے والا اور نہایت ہی مہربان ہے۔'' O

(**سورۃ بنی اسرائیل ۱۷**) ---۸۴۔ ''کہہ دیجئے! کہ ہر شخص اپنے طریقہ پر عامل ہے جو پوری ہدایت کے راستے پر ہیں انہیں تمہارا رب ہی بخوبی جاننے والا ہے۔'' O

(**سورۃ الکہف ۱۸**) ---۲۔ ''بلکہ ہر طرح سے ٹھیک ٹھاک رکھا تاکہ اپنے پاس کی سخت سزا سے ہوشیار کر دے اور ایمان لانے اور نیک عمل کرنے والوں کو خوشخبریاں سنا دے کہ ان کے لیے بہترین بدلہ ہیں۔'' O---۷۔ ''روئے زمین پر جو کچھ ہے ہم نے اسے زمین کی رونق کا باعث بنایا ہے کہ ہم انہیں آزما لیں کہ ان میں سے کون نیک اعمال والا ہے۔'' O---۳۰۔ ''یقیناً جو لوگ ایمان لائیں اور نیک اعمال کریں تو ہم کسی نیک عمل کرنے والے کا ثواب ضائع نہیں کرتے۔'' O---۴۹۔ ''اور نامہ اعمال سامنے رکھ دیئے جائیں گے۔ پس تو دیکھے گا کہ گنہگار اس کی تحریر سے خوفزدہ ہو رہے ہوں گے اور کہہ رہے ہوں گے ہائے ہماری خرابی یہ کیسی کتاب ہے جس نے کوئی چھوٹا بڑا بغیر گھیرے کے باقی ہی نہیں چھوڑا اور جو کچھ انہوں نے کیا تھا سب موجود پائیں گے اور تیرا رب کسی پر ظلم وستم نہ کرے گا۔'' O---۵۷۔ ''اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے؟ جسے اس کے رب کی آیتوں سے نصیحت کی جائے وہ پھر بھی منہ موڑے رہے اور جو کچھ اس کے ہاتھوں نے آگے بھیج رکھا ہے اسے بھول جائے، بیشک ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیئے ہیں کہ وہ اسے (نہ) سمجھیں اور ان کے کانوں میں گرانی ہے گو تو انہیں ہدایت کی طرف بلاتا رہے لیکن یہ کبھی بھی ہدایت نہیں پانے کے۔'' O---۵۸۔ ''تیرا پروردگار بہت ہی بخشش والا اور مہربانی والا ہے وہ ان کے اعمال کی سزا میں پکڑے تو بیشک انہیں جلد ہی عذاب کر دے بلکہ ان کے لیے ایک وعدہ کی گھڑی مقرر ہے جس سے وہ سرکنے کی ہرگز جگہ نہیں پائیں گے۔'' O---۱۰۳۔ ''کہہ دیجئے کہ اگر (تم کہو تو) میں تمہیں بتا دوں کہ باعتبار اعمال سب سے زیادہ خسارے میں کون ہیں؟'' O---۱۰۴۔ ''وہ ہیں کہ جن کی دنیوی زندگی کی تمام تر کوششیں بیکار ہو گئیں اور وہ اسی گمان میں رہے کہ وہ بہت اچھے کام کر رہے ہیں۔'' O---[یعنی اعمال ان کے ایسے ہیں جو اللہ کے ہاں ناپسندیدہ ہیں لیکن بزعم خویش سمجھتے یہ ہیں کہ وہ بہت اچھے کام کر رہے ہیں۔ اس سے مراد کون ہیں؟ بعض کہتے ہیں، یہود و نصاریٰ ہیں، بعض کہتے ہیں خوارج اور دیگر اہل بدعت ہیں، بعض کہتے ہیں کہ مشرکین ہیں۔ صحیح بات یہ ہے کہ آیت عام ہے جس میں ہر وہ فرد اور گروہ شامل ہے جس کے اندر مذکورہ صفات ہوں گی۔ آگے ایسے ہی لوگوں کی بابت مزید وعیدیں بیان کی جا رہی ہیں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۱۰۵۔ ''یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار کی آیتوں اور اس کی ملاقات سے کفر کیا، اس لیے ان کے اعمال غارت ہو گئے پس قیامت کے دن ہم ان کا کوئی وزن قائم نہ کریں گے۔'' O---۱۰۷۔ ''جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے کام بھی اچھے کیے یقیناً ان کے لیے الفردوس کے باغات کی مہمانی ہے۔'' O---۱۱۰۔ ''آپ کہہ دیجئے کہ میں تو تم جیسا ہی ایک انسان ہوں۔ (ہاں) میری جانب وحی کی جاتی ہے کہ سب کا معبود صرف ایک ہی معبود ہے، تو جسے بھی اپنے پروردگار سے ملنے کی آرزو ہو اسے چاہیے کہ نیک اعمال کرے اور اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو بھی شریک نہ کرے۔'' O---[عمل صالح وہ ہے جو سنت کے مطابق ہو یعنی جو اپنے رب کی ملاقات کا یقین رکھتا ہے، اسے چاہیے کہ ہر عمل سنت نبوی کے مطابق کرے۔ اور دوسرے اللہ تعالیٰ کی عبادت میں کسی کو شریک نہ ٹھہرائے، اس لیے کہ بدعت اور شرک دونوں ہی حبط اعمال کا سبب ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں سے ہر مسلمان کو محفوظ رکھے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ مریم ۱۹**) ---۶۰۔ ''بجز ان کے جو توبہ کر لیں اور ایمان لائیں اور نیک عمل کریں۔ ایسے لوگ جنت میں جائیں گے اور ان کی ذرا سی بھی حق تلفی نہ کی جائے گی۔'' O---۹۶۔ ''بیشک جو ایمان لائے ہیں اور جنہوں نے شائستہ اعمال کیے ہیں ان کے لئے اللہ رحمٰن محبت پیدا کر دے گا۔'' O

(**سورۃ طٰہٰ ۲۰**) ---۷۵۔ ''اور جو بھی اس کے پاس ایماندار ہو کر حاضر ہو گا اور اس نے اعمال بھی نیک کیے ہوں گے اس کے لیے بلند و بالا درجے ہیں۔'' O

Marfat.com

---۷۶۔ ’’ہمیشگی والی جنتیں جن کے نیچے نہریں لہریں لے رہی ہیں جہاں وہ ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے۔ یہی انعام ہے ہر اس شخص کا جو پاک ہوا۔‘‘ O
---۸۲۔ ’’ہاں بیشک میں انہیں بخش دینے والا ہوں جو توبہ کریں ایمان لائیں نیک عمل کریں اور راہ راست پر بھی رہیں۔‘‘ O---۱۱۲۔ ’’اور جو نیک اعمال کرے اور ایمان دار بھی ہو تو نہ اسے بے انصافی کا کھٹکا ہوگا نہ حق تلفی کا۔‘‘ O

(**سورۃ الانبیاء ۲۱**)---۹۴۔ ’’پھر جو بھی نیک عمل کرے اور وہ مومن (بھی) ہو تو اس کی کوشش کی بے قدری نہیں کی جائے گی۔ ہم تو اس کے لکھنے والے ہیں۔‘‘ O

(**سورۃ الحج ۲۲**)---۹۔ ’’جو اپنی پہلو موڑنے والا بن کر اس لیے کہ اللہ کی راہ سے بہکا دے، اسے دنیا میں بھی رسوائی ہوگی اور قیامت کے دن بھی ہم جہنم میں جلنے کا عذاب چکھائیں گے۔‘‘ O---۱۰۔ ’’یہ ان اعمال کی وجہ سے جو تیرے ہاتھوں نے آگے بھیج رکھے تھے۔ یقین مانو کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں۔‘‘ O---۱۴۔ ’’ایمان اور نیک اعمال والوں کو اللہ تعالیٰ لہریں لیتی ہوئی نہروں والی جنتوں میں لے جائے گا۔ اللہ جو ارادہ کرے اسے کر کے رہتا ہے۔‘‘ O---۵۶۔ ’’اس دن صرف اللہ ہی کی بادشاہت ہوگی وہی ان میں فیصلے فرمائے گا۔ ایمان اور نیک عمل والے تو نعمتوں سے بھری جنتوں میں ہوں گے۔‘‘ O---۶۷۔ ’’ہر امت کے لیے ہم نے عبادت کا ایک طریقہ مقرر کر دیا ہے، جسے وہ بجا لانے والے ہیں پس انہیں اس امر میں آپ سے جھگڑا نہ کرنا چاہیے آپ اپنے پروردگار کی طرف لوگوں کو بلائیے۔ یقیناً آپ ٹھیک ہدایت پر ہی ہیں۔‘‘ O (تفسیر کیلئے باب ۳، مضمون: امت)---۶۸۔ ’’پھر بھی اگر یہ لوگ آپ سے الجھنے لگیں تو آپ کہہ دیں کہ تمہارے اعمال سے اللہ بخوبی واقف ہے۔‘‘ O---۶۹۔ ’’بیشک تمہارے سب کے اختلاف کا فیصلہ قیامت والے دن اللہ تعالیٰ آپ کرے گا۔‘‘ O

(**سورۃ المومنون ۲۳**)---۵۱۔ ’’اے پیغمبر! حلال چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو تم جو کچھ کر رہے ہو اس سے میں بخوبی واقف ہوں۔‘‘ O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۷، مضمون: حلال]---۹۹۔ ’’یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کو موت آنے لگتی ہے تو کہتا ہے اے میرے پروردگار! مجھے واپس لوٹا دے۔‘‘ O---۱۰۰۔ ’’کہ اپنی چھوڑی ہوئی دنیا میں جا کر نیک اعمال کر لوں، ہرگز ایسا نہیں ہوگا، یہ تو صرف ایک قول ہے جس کا یہ قائل ہے، ان کے پس پشت تو ایک حجاب ہے، ان کے دوبارہ جی اٹھنے کے دن تک۔‘‘ O

(**سورۃ النور ۲۴**)---۳۹۔ ’’اور کافروں کے اعمال مثل اس چمکتی ہوئی ریت کے ہیں جو چٹیل میدان میں ہو جسے پیاسا شخص دور سے پانی سمجھتا ہے لیکن جب اس کے پاس پہنچتا ہے تو اسے کچھ بھی نہیں پاتا، ہاں اللہ کو اپنے پاس پاتا ہے جو اس کا حساب پورا پورا چکا دیتا ہے۔ اللہ بہت جلد حساب کرنے والا ہے۔‘‘ O---[اعمال سے مراد وہ اعمال ہیں جنہیں کافر اور مشرک نیکیاں سمجھ کر کرتے ہیں، جیسے صدقہ وخیرات، صلہ رحمی، بیت اللہ کی تعمیر اور حاجیوں کی خدمت وغیرہ۔ سَراب، اس چمکتی ہوئی ریت کو کہتے ہیں، جو دور سے سورج کی شعاعوں کی وجہ سے پانی نظر آتی ہے۔ سَراب کے معنی ہی چلنے کے ہیں۔ وہ ریت، چلتے ہوئے پانی کی طرح نظر آتی ہے، 'قیعة'، قاع کی جمع ہے، زمین کا نشیبی حصہ، جس میں پانی ٹھہر جاتا ہے یا چٹیل میدان۔ یہ کافروں کے عملوں کی مثال ہے کہ جس طرح سراب دور سے پانی نظر آتا ہے حالانکہ وہ ریت ہی ہوتی ہے۔ اسی طرح کافر کے عمل عدم ایمان کی وجہ سے اللہ کے ہاں بالکل بے وزن ہوں گے، ان کا کوئی صلہ انہیں نہیں ملے گا۔ ہاں جب وہ اللہ کے پاس جائے گا، تو وہ اس کے عملوں کو پورا پورا حساب چکا لے گا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۵۵۔ ’’تم میں سے ان لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں اور نیک اعمال کیے ہیں اللہ تعالیٰ وعدہ فرما چکا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسے کہ ان لوگوں کو خلیفہ بنایا تھا جو ان سے پہلے تھے اور یقیناً ان کے لیے ان کے اس دین کو مضبوطی کے ساتھ محکم کر کے جما دے گا جسے ان کے لیے وہ پسند فرما چکا ہے اور ان کے اس خوف و خطر کو وہ امن وامان سے بدل دے گا، وہ میری عبادت کریں گے میرے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ ٹھہرائیں گے۔ اس کے بعد بھی جو لوگ ناشکری اور کفر کریں وہ یقیناً فاسق ہیں۔‘‘ O (تفسیر کیلئے باب ۳، مضمون: خلیفۃ اللہ)

(**سورۃ النمل ۲۷**)---۴۔ ’’جو لوگ قیامت پر ایمان نہیں لاتے ہم نے انہیں ان کے کرتوت زینت دار کر دکھائے ہیں، پس وہ بھٹکتے پھرتے ہیں۔‘‘ O---۱۹۔ ’’اس (چیونٹی) کی اس بات سے حضرت سلیمانؑ مسکرا کر ہنس دیے اور دعا کرنے لگے کہ اے پروردگار! تو مجھے توفیق دے کہ میں تیری ان نعمتوں کا شکر بجا لاؤں جو تو نے مجھ پر انعام کی ہیں اور میرے ماں باپ پر اور میں ایسے نیک اعمال کرتا رہوں جن سے تو خوش رہے مجھے اپنی رحمت سے نیک بندوں میں شامل کر لے۔‘‘ O---[اس سے معلوم ہوا کہ جنت، مومنوں ہی کا گھر ہے، اس میں کوئی بھی اللہ کی رحمت کے بغیر داخل نہیں ہو سکے گا۔ اسی لیے حدیث میں نبی ﷺ نے فرمایا۔* ’’سیدھے سیدھے اور حق کے قریب رہو اور یہ بات جان لو کہ کوئی شخص بھی صرف اپنے عمل سے جنت میں نہیں جائے گا۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا، یا رسول اللہ! آپ ﷺ بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا، ’’ہاں میں بھی اس وقت تک جنت میں نہیں جاؤں گا، جب تک اللہ کی رحمت مجھے اپنے دامن میں نہیں ڈھانک لے گی‘‘۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۸۹۔ ’’جو لوگ نیک عمل لائیں گے انہیں اس سے بہتر بدلہ ملے گا اور وہ اس دن کی

Marfat.com

گھبراہٹ سے بے خوف ہوں گے۔'' O

(سورۃ القصص ۲۸)---۴۷۔ ''اگر یہ بات نہ ہوتی کہ انہیں ان کے اپنے ہاتھوں آگے بھیجے ہوئے اعمال کی وجہ سے کوئی مصیبت پہنچتی تو یہ کہہ اٹھتے کہ اے ہمارے رب! تو نے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہ بھیجا؟ کہ ہم تیری آیتوں کی تابعداری کرتے اور ایمان والوں میں سے ہو جاتے۔'' O---۶۷۔ ''ہاں جو شخص توبہ کرلے ایمان لے آئے اور نیک کام کرے یقین ہے کہ وہ نجات پانے والوں میں سے ہو جائے گا۔'' O---۸۴۔ ''جو شخص نیکی لائے گا اسے اس سے بہتر ملے گا اور جو برائی لے کر آئے گا تو ایسے بداعمالی کرنے والوں کو ان کے انہی اعمال کا بدلہ دیا جائے گا جو وہ کرتے تھے۔'' O---[یعنی نیکی کا بدلہ تو بڑھا چڑھا کر دیا جائے گا لیکن برائی کا بدلہ برائی کے برابر ہی ملے گا۔ یعنی نیکی کی جزا میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کا اور بدی کی جزا میں اس کے عدل کا مظاہرہ ہوگا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ العنکبوت ۲۹)---۷۔ ''اور جن لوگوں نے یقین کیا اور مطابق سنت کام کیے ہم ان کے تمام گناہوں کو ان سے دور کر دیں گے اور انہیں ان کے نیک اعمال کے بہترین بدلے دیں گے۔'' O---۹۔ ''اور جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور نیک کام کیے انہیں میں اپنے نیک بندوں میں شمار کرلوں گا۔'' O---۳۸۔ ''اور ہم نے عادیوں اور ثمودیوں کو بھی غارت کیا جن کے بعض مکانات تمہارے سامنے ظاہر ہیں اور شیطان نے انہیں انکی بداعمالیاں آراستہ کر دکھائی تھیں اور انہیں راہ سے روک دیا تھا باوجودیکہ یہ آنکھوں والے ہوشیار تھے۔'' O---[یعنی تھے وہ عقلمند اور ہوشیار۔ لیکن دین کے معاملے میں انہوں نے اپنی عقل و بصیرت سے کچھ کام نہیں لیا' اس لیے یہ عقل اور سمجھ ان کے کام نہ آئی۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۵۵۔ ''اس دن انکے اوپر تلے سے انہیں عذاب ڈھانپ رہا ہوگا اور اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اب اپنے (بد) اعمال کا مزہ چکھو۔'' O

(سورۃ الروم ۳۰)---۱۵۔ ''جو ایمان لا کر نیک اعمال کرتے رہے وہ تو جنت میں خوش و خرم کر دیئے جائیں گے۔'' O---۴۱۔ ''خشکی اور تری میں لوگوں کی بداعمالیوں کے باعث فساد پھیل گیا۔ اس لیے کہ انہیں ان کے بعض کرتوتوں کا پھل اللہ تعالیٰ چکھا دے (بہت) ممکن ہے کہ وہ باز آجائیں۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: فساد]---۴۴۔ ''کفر کرنے والوں پر ان کے کفر کا وبال ہوگا اور نیک کام کرنے والے اپنی ہی آرام گاہ سنوار رہے ہیں۔'' O---۴۵۔ ''تاکہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے جزا دے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کیے وہ کافروں کو دوست نہیں رکھتا ہے۔'' O

(سورۃ لقمان ۳۱)---۸۔ ''بیشک جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور کام بھی نیک (مطابق سنت) کیے ان کے لیے نعمتوں والی جنتیں ہیں۔'' O

(سورۃ السجدۃ ۳۲)---۱۴۔ ''اب تم اپنے اس دن کی ملاقات کے فراموش کر دینے کا مزہ چکھو ہم نے بھی تمہیں بھلا دیا اور اپنے کیے ہوئے اعمال (کی شامت) سے ابدی عذاب کا مزہ چکھو۔'' O---۱۹۔ ''جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور نیک اعمال بھی کیے ان کے لیے ہمیشگی والی جنتیں ہیں' مہمانداری ہے ان کے اعمال کے بدلے جو وہ کرتے تھے۔'' O

(سورۃ الاحزاب ۳۳)---۳۱۔ ''اور تم میں سے جو کوئی اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول ﷺ کی فرماں برداری کرے گی اور نیک کام کرے گی ہم اسے اجر بھی دوہرا دیں گے اور اس کے لیے ہم نے بہترین روزی تیار کر رکھی ہے۔'' O

(سورۃ سبا ۳۴)---۱۳۔ ''جو کچھ سلیمان چاہتے وہ جنات تیار کر دیتے مثلاً قلعے اور مجسمے اور حوضوں کے برابر لگن اور چولہوں پر جمی ہوئی مضبوط دیگیں' اے آل داؤد اس کے شکریہ میں نیک عمل کرو' میرے بندوں میں سے شکر گزار بندے کم ہی ہوتے ہیں۔'' O---۳۱۔ ''اور کافروں نے کہا کہ ہم ہرگز نہ تو اس قرآن کو مانیں نہ اس سے پہلے کی کتابوں کو! اے دیکھنے والے کاش کہ تو ان ظالموں کو اس وقت دیکھتا جبکہ یہ اپنے رب کے سامنے کھڑے ہوئے ایک دوسرے کو الزام دے رہے ہوں گے کمزور لوگ بڑے لوگوں سے کہیں گے اگر تم نہ ہوتے تو ہم تو مومن ہوتے۔'' O---۳۲۔ ''یہ بڑے لوگ ان کمزوروں کو جواب دیں گے کہ کیا تمہارے پاس ہدایت آچکنے کے بعد ہم نے تمہیں اس سے روکا تھا؟ (نہیں) بلکہ تم (خود) ہی مجرم تھے۔'' O---۳۳۔ ''(اس کے جواب میں) یہ کمزور لوگ ان متکبروں سے کہیں گے (نہیں نہیں) بلکہ دن رات مکروفریب سے ہمیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرنے اور اس کے شریک مقرر کرنے کا تمہارا کہنا ہماری بے ایمانی کا باعث ہوا' اور عذاب کو دیکھتے ہی سب کے سب دل میں پشیمان ہو رہے ہوں گے' اور کافروں کی گردنوں میں ہم طوق ڈال دیں گے انہیں صرف ان کے کیے کرائے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔'' O---۳۷۔ ''اور تمہارے مال اور اولاد ایسے نہیں کہ تمہیں ہمارے پاس (مرتبوں سے) قریب کر دیں ہاں جو ایمان لائیں اور نیک عمل کریں ان کے لیے ان کے اعمال کا دوہرا اجر ہے اور وہ نڈر و بے خوف ہو کر بالاخانوں میں رہیں گے۔'' O (تفسیر کیلئے مضمون: مال و اولاد)

(سورۃ فاطر ۳۵)---۴۵۔ ''اور اگر اللہ تعالیٰ لوگوں پر ان کے اعمال کے سبب دارو گیر فرمانے لگتا تو روئے زمین پر ایک جاندار کو نہ چھوڑتا' لیکن اللہ تعالیٰ ان کو ایک میعاد معین تک مہلت دے رہا ہے سو جب ان کی وہ میعاد آپہنچے گی اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو آپ دیکھ لے گا۔'' O---[یعنی پچھلی امتوں کا ایمان بھی

Marfat.com

اس وقت قبول نہیں کیا گیا جب وہ عذاب کے معائنے کے بعد ایمان لائیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ یٰس ۳۶) ---۱۲۔ ''بیشک ہم مردوں کو زندہ کریں گے' اور ہم لکھتے جاتے ہیں وہ اعمال بھی جن کو لوگ آگے بھیجتے ہیں اور ان کے وہ اعمال بھی جن کو پیچھے چھوڑ جاتے ہیں' اور ہم نے ہر چیز کو ایک واضح کتاب میں ضبط کر رکھا ہے۔'' O --- [ما قدموا سے وہ اعمال مراد ہیں جو انسان خود اپنی زندگی میں کرتا ہے اور آثارھم سے وہ اعمال جن کے عملی نمونے (اچھے یا برے) وہ دنیا میں چھوڑ جاتا ہے اور اس کے مرنے کے بعد اس کی اقتدا میں لوگ وہ اعمال بجالاتے ہیں۔ جس طرح حدیث شریف میں ہے *''جس نے اسلام میں کوئی نیک طریقہ جاری کیا' اس کے لیے اس کا اجر بھی ہے اور اس کا بھی ہے جو اس کے بعد اس پر عمل کرے گا۔ بغیر اس کے کہ ان میں سے کسی کے اجر میں کمی ہو اور جس نے کوئی برا طریقہ جاری کیا' اس پر اس کے اپنے گناہ کا بھی بوجھ ہوگا اور اس کا بھی جو اس کے بعد اس پر عمل کرے گا' بغیر اس کے کہ ان میں سے کسی کے بوجھ میں کمی ہو۔'' ☆اسی طرح یہ حدیث شریف ہے ''جب انسان مرجاتا ہے تو اس کے عمل کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے۔ سوائے تین چیزوں کے۔ ایک علم' جس سے لوگ فائدہ اٹھائیں (۲) نیک اولاد جو مرنے والے کے لیے دعا کرے (۳) یا صدقہ جاریہ' جس سے اس کے مرنے کے بعد بھی لوگ فیض یاب ہو۔ دوسرا مطلب آثارھم کا نشانات قدم ہے۔ یعنی انسان نیکی یا بدی کے لیے جو سفر کرتا اور ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتا ہے تو قدموں کے یہ نشانات بھی لکھے جاتے ہیں۔ جیسے عہد رسالت میں مسجد نبوی کے قریب کچھ جگہ خالی تھی تو بنو سلمہ نے ادھر منتقل ہونے کا ارادہ کیا' جب نبی کریم ﷺ کے علم میں یہ بات آئی تو آپ ﷺ نے انہیں مسجد کے قریب منتقل ہونے سے روک دیا اور دو مرتبہ فرمایا ''تمہارے گھر اگرچہ دور ہیں' لیکن وہیں رہو' جتنے قدم تم چل کر آتے ہو' وہ لکھے جاتے ہیں''۔ امام ابن کثیر فرماتے ہیں۔ دونوں مفہوم اپنی جگہ صحیح ہیں' ان کے درمیان منافات نہیں ہے۔ بلکہ اس دوسرے مفہوم میں سخت تنبیہ ہے' اس لیے کہ جب قدموں کے نشانات تک لکھے جاتے ہیں' تو انسان جو اچھا یا برا نمونہ چھوڑ جائے جس کی لوگ بعد میں پیروی کریں تو وہ بطریق اولیٰ لکھے جائیں گے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الشوریٰ ۴۲) ---۱۵۔ ''پس آپ لوگوں کو اسی طرف بلاتے رہیں اور جو کچھ آپ سے کہا گیا ہے اس پر مضبوطی سے جم جائیں اور ان کی خواہشوں پر نہ چلیں اور فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ نے جتنی کتابیں نازل فرمائی ہیں میرا ان پر ایمان ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ تم میں انصاف کرتا رہوں۔ ہمارا اور تم سب کا پروردگار اللہ تعالیٰ ہی ہے ہمارے اعمال ہمارے لیے ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے لیے ہیں' ہم تم میں کوئی کٹ حجتی نہیں اللہ تعالیٰ ہم (سب) کو جمع کرے گا اور اسی کی طرف لوٹنا ہے۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۷، مضمون: ایمان) ---۲۲۔ ''آپ دیکھیں گے کہ یہ ظالم اپنے اعمال سے ڈر رہے ہوں گے جن کے وبال ان پر واقع ہونے والے ہیں' اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے وہ بہشتوں کے باغات میں ہوں گے وہ جو خواہش کریں اپنے رب کے پاس موجود پائیں گے یہی ہے بڑا فضل۔'' O ---۲۳۔ ''یہی وہ ہے جس کی بشارت اللہ تعالیٰ اپنے ان بندوں کو دے رہا ہے جو ایمان لائے اور (سنت کے مطابق) نیک عمل کیے تو فرما دیجئے! کہ میں اس پر تم سے کوئی بدلہ نہیں چاہتا مگر محبت رشتہ داری کی' جو شخص کوئی نیکی کرے ہم اس کے لیے اس کی نیکی میں اور نیکی بڑھا دیں گے۔ بیشک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا (اور) بہت قدردان ہے۔'' O

(سورۃ الجاثیۃ ۴۵) ---۲۸۔ ''اور آپ دیکھیں گے کہ ہر امت گھٹنوں کے بل گری ہوئی ہوگی۔ ہر گروہ اپنے نامۂ اعمال کی طرف بلایا جائے گا' آج تمہیں اپنے کیے کا بدلہ دیا جائے گا۔'' O ---۲۹۔ ''یہ ہے ہماری کتاب جو تمہارے بارے میں سچ سچ بول رہی ہے' ہم تمہارے اعمال لکھواتے جاتے تھے۔'' O ---۳۰۔ ''پس لیکن جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے تو ان کو ان کا رب اپنی رحمت تلے لے لے گا' یہی صریح کامیابی ہے۔'' O

(سورۃ الاحقاف ۴۶) ---۱۷۔ ''اور جس نے اپنے ماں باپ سے کہا کہ تم سے میں تنگ آگیا' تم مجھ سے یہی کہتے رہو گے کہ میں مرنے کے بعد پھر زندہ کیا جاؤں گا مجھ سے پہلے بھی امتیں گزر چکی ہیں' وہ دونوں جناب باری میں فریادیں کرتے ہیں اور کہتے ہیں تجھے خرابی ہو تو ایمان لے آ' بیشک اللہ تعالیٰ کا وعدہ حق ہے' وہ جواب دیتا ہے کہ یہ تو صرف اگلوں کے افسانے ہیں۔'' O ---۱۸۔ ''وہ لوگ ہیں جن پر (اللہ تعالیٰ کے عذاب کا) وعدہ صادق آ گیا' ان جنات اور انسانوں کے گروہوں کے ساتھ جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں' یقیناً یہ نقصان پانے والے تھے۔'' O ---۱۹۔ ''اور ہر ایک کو اپنے اپنے اعمال کے مطابق درجے ملیں گے تاکہ انہیں ان کے اعمال کے پورے بدلے دے اور ان پر ظلم نہ کیا جائے گا۔'' O

(سورۃ محمد ۴۷) ---۱۲۔ ''جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے انہیں اللہ تعالیٰ یقیناً ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اور جو لوگ کافر ہوئے وہ (دنیا ہی کا) فائدہ اٹھا رہے ہیں اور مثل چوپایوں کے کھا رہے ہیں' ان کا (اصل) ٹھکانا جہنم ہے۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۔۔، مضمون: کافر) ---۳۲۔ ''یقیناً جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے لوگوں کو روکا اور رسول کی مخالفت کی اس کے بعد کہ ان کے لیے ہدایت ظاہر ہو چکی یہ ہرگز ہرگز اللہ تعالیٰ کا کچھ نقصان نہ کریں گے۔ عنقریب ان کے اعمال وہ غارت کر دے گا۔'' O --- [کیونکہ ایمان کے بغیر کسی عمل کی اللہ کے ہاں کوئی اہمیت نہیں۔ ایمان و اخلاص ہی ہر عمل کو اس قابل بناتا ہے کہ اس پر اللہ کے ہاں سے اجر ملے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۳۳۔ ''اے ایمان والو

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور رسول کا کہا مانو اور اپنے اعمال کو غارت نہ کرو۔''O---۳۵۔ ''پس تم بودے بن کر صلح کی درخواست پر نہ اتر آؤ جبکہ تم ہی بلند و غالب رہو گے اور اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے' ناممکن ہے کہ وہ تمہارے اعمال ضائع کردے۔''O

(سورۃ الطور ۵۲)---۱۷۔ ''یقیناً پرہیزگار لوگ جنتوں میں اور نعمتوں میں ہیں۔''O---۱۸۔ ''جو انہیں ان کے رب نے دے رکھی ہیں اس پر خوش خوش ہیں اور ان کے پروردگار نے انہیں جہنم کے عذاب سے بھی بچالیا ہے۔''O---[اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں بھی داخل فرمائے گا اور انہیں عذاب جہنم سے بھی بچائے گا۔ اس کو علیحدہ ذکر کرنے کی وجہ یہ ہے کہ عذاب دوزخ سے بچنا محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم پر موقوف ہے ورنہ انسان کے اعمال تو اس قابل نہیں کہ دوزخ سے بچنے کی ضمانت بن سکیں۔ ہم جو نیک اعمال کرتے ہیں ان میں بھی ایسی ایسی خامیاں اور کمزوریاں پائی جاتی ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت سے قبول نہ فرمائے تو ان کی حیثیت کھوٹے سکے سے زیادہ نہیں ہوتی۔ یہ تو صرف اس کی مہربانی ہے کہ وہ ہماری ناقص عبادتوں کو شرف قبولیت بخشے اور ہمیں جہنم سے بچالے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]---۲۱۔ ''اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد نے بھی ایمان میں ان کی پیروی کی ہم ان کی اولاد کو ان تک پہنچا دیں گے اور ان کے عمل سے ہم کچھ کم نہ کریں گے' ہر شخص اپنے اپنے اعمال کا گروی ہے۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ا' مضمون: اللہ تعالیٰ کی خرید]

(سورۃ القمر ۵۴)---۵۲۔ ''جو کچھ انہوں نے (اعمال) کیے ہیں سب نامہ اعمال میں لکھے ہوئے ہیں۔''O---۵۳۔ ''(اسی طرح) ہر چھوٹی بڑی بات بھی لکھی ہوئی ہے۔''O---[یعنی یہ لوگ اس غلط فہمی میں بھی نہ رہیں کہ ان کا کیا دھرا کہیں غائب ہو گیا ہے۔ نہیں' ہر شخص' ہر گروہ اور ہر قوم کا پورا ریکارڈ محفوظ ہے اور اپنے وقت پر وہ سامنے آجائے گا۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(سورۃ المجادلۃ ۵۸)---۶۔ ''جس دن اللہ تعالیٰ ان سب کو اٹھائے گا پھر انہیں ان کے کیے ہوئے عمل سے آگاہ فرمائے گا' جسے اللہ تعالیٰ نے شمار کر رکھا ہے اور جسے یہ بھول گئے تھے' اور اللہ تعالیٰ ہر چیز سے واقف ہے۔''O---[یہ ذہنوں میں پیدا ہونے والے اشکال کا جواب ہے کہ گناہوں کی اتنی کثرت اور ان کا اتنا تنوع ہے کہ ان کا حصار بظاہر ناممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تمہارے لیے یقیناً ناممکن ہے بلکہ تمہیں تو خود اپنے کیے ہوئے سارے کام بھی یاد نہیں ہوں گے لیکن اللہ کے لیے یہ کوئی مشکل نہیں' اس نے ایک ایک کا عمل محفوظ کیا ہوا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۷۔ ''کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں کی اور زمین کی ہر چیز سے واقف ہے۔ تین آدمیوں کی سرگوشی نہیں ہوتی مگر اللہ تعالیٰ ان کا چوتھا ہوتا ہے اور نہ پانچ کی مگر ان کا چھٹا وہ ہوتا ہے اور نہ اس سے کم کی اور نہ زیادہ کی مگر وہ ساتھ ہی ہوتا ہے جہاں بھی وہ ہوں' پھر قیامت کے دن انہیں ان کے اعمال سے آگاہ فرمائے گا بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز سے واقف ہے۔''O

(سورۃ الحشر ۵۹)---۱۸۔ ''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور ہر شخص دیکھ (بھال) لے کہ کل (قیامت) کے واسطے اس نے (اعمال کا) کیا (ذخیرہ) بھیجا ہے۔ اور ہر (وقت) اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے سب اعمال سے باخبر ہے۔''O---[چنانچہ وہ ہر ایک کو اس کے عمل کی جزا دے گا' نیک کو نیکی کی جزا اور بد کو بدی کی جزا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الجمعۃ ۶۲)---۸۔ ''کہہ دیجئے! کہ جس موت سے تم بھاگتے پھرتے ہو وہ تو تمہیں پہنچ کر رہے گی پھر تم سب چھپے کھلے کے جاننے والے (اللہ) کی طرف لوٹائے جاؤ گے اور وہ تمہیں تمہارے کیے ہوئے تمام کام بتلا دے گا۔''O

(سورۃ التغابن ۶۴)---۵۔ ''کیا تمہارے پاس اس سے پہلے کے کافروں کی خبر نہیں پہنچی؟ جنہوں نے اپنے اعمال کا وبال چکھ لیا اور جن کے لیے دردناک عذاب ہے۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۰' مضمون: کافر]

(سورۃ المدثر ۷۴)---۳۸۔ ''ہر شخص اپنے اعمال کے بدلے میں گروی ہے۔''O---[رہن گروی رکھنے کو کہتے ہیں' یعنی ہر شخص اپنے عمل کا گروی ہے' وہ عمل اسے عذاب سے چھڑا لے گا' (اگر نیک ہوگا) یا اسے ہلاک کروا دے گا۔ (اگر برا ہوگا)۔ (از تفسیر ۲ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۳۹۔ ''مگر دائیں ہاتھ والے۔''O---[یعنی وہ اپنے گناہوں کے اسیر نہیں ہوں گے' بلکہ اپنے نیک اعمال کی وجہ سے آزاد ہوں گے۔ (از تفسیر ۳ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ المرسلت ۷۷)---۴۳۔ ''(اے جنتیو!) کھاؤ پیو مزے سے اپنے کیے ہوئے اعمال کے بدلے۔''O---[یہ بطور احسان انہیں کہا جائے گا۔ ''بما کنتم'' میں باسبب کے لئے ہے۔ (از تفسیر ۷ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الزلزال ۹۹)---۶۔ ''اس روز پلٹ کر آئیں گے لوگ گروہ در گروہ۔ تاکہ انہیں دکھا دیے جائیں ان کے اعمال۔''O---[یعنی اس سے پہلے اہل کتاب جو مختلف گمراہیوں میں بھٹک کر بے شمار فرقوں میں بٹ گئے اس کی وجہ یہ نہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے ان کی رہنمائی کے لئے دلیل روشن بھیجنے میں کوئی کسر اٹھا رکھی تھی' بلکہ یہ روش انہوں نے اللہ کی جانب سے رہنمائی آجانے کے بعد اختیار کی تھی' اس لئے اپنی گمراہی کے وہ خود ذمہ دار تھے' کیونکہ ان پر حجت تمام کی جا چکی تھی اسی طرح اب چونکہ ان کے صحیفے پاک نہیں رہے ہیں اور ان کی کتابیں بالکل راست اور درست تعلیمات پر مشتمل نہیں رہی ہیں' اس لئے

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے ایک دلیل روشن کی حیثیت سے اپنا ایک رسول بھیج کر اور اس کے ذریعہ سے پاک صحیفے بالکل راست اور درست تعلیمات پر مشتمل پیش کر کے ان پر پھر حجت تمام کر دی ہے' تا کہ اس کے بعد بھی اگر وہ متفرق رہیں تو اس کی ذمہ داری انہی پر ہو' اللہ کے مقابلہ میں وہ کوئی حجت پیش نہ کر سکیں۔ (از تفسیر تفہیم القرآن)] ---۷۔ ''پس جس نے ذرہ برابر بھی نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا۔'' O---۸۔ ''اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی وہ (بھی) اسے دیکھ لے گا۔'' O---[یعنی جس دین کو اب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیش کر رہے ہیں' اسی دین کی تعلیم اہل کتاب کو ان کے ہاں آنے والے انبیاء اور ان کے ہاں نازل ہونے والی کتابوں نے دی تھی' اور ان عقائد باطلہ اور اعمال فاسدہ میں سے کسی چیز کا انہیں حکم نہیں دیا گیا تھا جنہیں انہوں نے بعد میں اختیار کر کے مختلف مذاہب بنا ڈالے۔ صحیح اور درست دین ہمیشہ سے یہی رہا ہے کہ خالص اللہ کی بندگی کی جائے' اس کے ساتھ کسی دوسرے کی بندگی کی آمیزش نہ کی جائے' ہر طرف سے رخ پھیر کر انسان صرف ایک اللہ کا پرستار اور طابع فرمان بن جائے' نماز قائم کی جائے' اور زکوٰۃ ادا کی جائے۔ (از تفسیر تفہیم القرآن)]

نامۂ اعمال

(سورۃ بنی اسرائیل ۱۷) ---۱۳۔ ''ہم نے ہر انسان کی برائی بھلائی کو اس کے گلے لگا دیا ہے اور بروز قیامت ہم اس کے سامنے اس کا نامۂ اعمال نکالیں گے جسے وہ اپنے اوپر کھلا ہوا پا لے گا۔'' O---۷۱۔ ''جس دن ہم ہر جماعت کو اس کے پیشوا سمیت بلائیں گے۔ پھر جن کا بھی اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دے دیا گیا وہ تو شوق سے اپنا نامۂ اعمال پڑھنے لگیں گے اور دھاگے کے برابر (ذرہ برابر) بھی ظلم نہ کیے جائیں گے۔'' O---[امام کے معنی پیشوا، لیڈر اور قائد کے ہیں، یہاں اس سے کیا مراد ہے؟ اس میں اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ اس سے مراد پیغمبر ہے یعنی ہر امت کو اس کے پیغمبر کے حوالے سے پکارا جائے گا۔ بعض کہتے ہیں، اس سے آسمانی کتاب مراد ہے جو انبیاء کے ساتھ نازل ہوتی رہیں۔ یعنی اے اہل تورات! اے اہل انجیل! اور اے اہل قرآن! وغیرہ کہہ کے پکارا جائے گا۔ بعض کہتے ہیں یہاں ''امام'' سے مراد نامۂ اعمال ہے یعنی ہر شخص کو جب بلایا جائے گا تو اس کا نامۂ اعمال اس کے ساتھ ہوگا اور اس کے مطابق اس کا فیصلہ کیا جائے گا۔ اسی رائے کو امام ابن کثیر اور امام شوکانی نے ترجیح دی ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الکہف ۱۸) ---۴۹۔ ''اور نامۂ اعمال سامنے رکھ دیئے جائیں گے۔ پس تو دیکھے گا کہ گنہگار اس کی تحریر سے خوفزدہ ہو رہے ہوں گے اور کہہ رہے ہوں گے ہائے ہماری خرابی یہ کیسی کتاب ہے جس نے کوئی چھوٹا بڑا بغیر گھیرے کے باقی ہی نہیں چھوڑا اور جو کچھ انہوں نے کیا تھا سب موجود پائیں گے اور تیرا رب کسی پر ظلم و ستم نہ کرے گا۔'' O

(سورۃ الزُّمر ۳۹) ---۶۹۔ ''اور زمین اپنے پروردگار کے نور سے جگمگا اٹھے گی' نامۂ اعمال حاضر کیے جائیں گے نبیوں اور گواہوں کو لایا جائے گا' اور لوگوں کے درمیان حق حق فیصلے کر دیئے جائیں گے اور وہ ظلم نہ کیے جائیں گے۔'' O---[گواہوں سے مراد وہ گواہ بھی ہیں جو اس بات کی شہادت دیں گے کہ لوگوں تک اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچا دیا گیا تھا' اور وہ گواہ بھی جو لوگوں کے اعمال کی شہادت پیش کریں گے۔ ضروری نہیں ہے کہ یہ گواہ صرف انسان ہی ہوں۔ فرشتے اور جن اور حیوانات اور انسانوں کے اپنے اعضاء اور در و دیوار اور شجر و حجر، سب ان گواہوں میں شامل ہوں گے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(سورۃ الجاثیۃ ۴۵) ---۲۶۔ ''آپ فرما دیجئے! اللہ تعالیٰ ہی تمہیں زندہ کرتا ہے پھر تمہیں مار ڈالتا ہے پھر تمہیں قیامت کے دن جمع کرے گا جس میں کوئی شک نہیں لیکن اکثر لوگ نہیں سمجھتے۔'' O---۲۷۔ ''اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اللہ تعالیٰ ہی کی ہے اور جس دن قیامت قائم ہوگی اس دن اہل باطل بڑے نقصان میں پڑیں گے۔'' O---۲۸۔ ''اور آپ دیکھیں گے کہ ہر امت گھٹنوں کے بل گری ہوئی ہوگی۔ ہر گروہ اپنے نامۂ اعمال کی طرف بلایا جائے گا' آج تمہیں اپنے کیے کا بدلہ دیا جائے گا۔'' O---۲۹۔ ''یہ ہے ہماری کتاب جو تمہارے بارے میں سچ سچ بول رہی ہے' ہم تمہارے اعمال لکھواتے جاتے تھے۔'' O---[لکھوانے کی صرف یہی ایک ممکن صورت نہیں ہے کہ کاغذ پر قلم سے لکھوایا جائے۔ انسانی اقوال و افعال کو ثبت کرنے اور دوبارہ اُن کو بعینہٖ اسی شکل میں پیش کر دینے کی متعدد دُوسری صورتیں اسی دنیا میں خود انسان دریافت کر چکا ہے' اور ہم تصور بھی نہیں کر سکتے کہ آگے اس کے اور کیا امکانات پوشیدہ ہیں جو کبھی انسان ہی کی گرفت میں آ جائیں گے۔ اب یہ کون جان سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کس کس طرح انسان کی ایک ایک بات' اور اس کی حرکات و سکنات میں سے ایک ایک چیز' اور اس کی نیتوں اور ارادوں اور خواہشات اور خیالات میں سے ہر مخفی سے مخفی شے کو ثبت کرا رہا ہے' اور کس طرح وہ ہر آدمی' ہر گروہ اور ہر قوم کا پورا کارنامۂ حیات بے کم و کاست اس کے سامنے لا رکھے گا۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(سورۃ القمر ۵۴) ---۵۲۔ ''جو کچھ انہوں نے (اعمال) کیے ہیں سب نامۂ اعمال میں لکھے ہوئے ہیں۔'' O---۵۳۔ ''(اسی طرح) ہر چھوٹی بڑی بات بھی لکھی ہوئی ہے۔'' O---[یعنی یہ لوگ اس غلط فہمی میں بھی نہ رہیں کہ ان کا کیا دھرا کہیں غائب ہو گیا ہے۔ نہیں، ہر شخص، ہر گروہ اور ہر قوم کا پورا ریکارڈ

Marfat.com

ضروری ہے اور اپنے وقت پر وہ سامنے آجائے گا۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(سورۃ الحاقۃ ۶۹)---۱۹۔ ''سو جسے اس کا نامۂ اعمال اسکے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ کہنے لگے گا کہ لو میرا نامۂ اعمال پڑھو۔''O---۲۰۔ ''مجھے تو کامل یقین تھا کہ مجھے اپنا حساب ملنا ہے۔''O---۲۱۔ ''پس وہ ایک دل پسند زندگی میں ہوگا۔''O---۲۲۔ ''بلند و بالا جنت میں۔''O---۲۳۔ ''جس کے میوے جھکے پڑے ہوں گے۔''O---۲۴۔ ''(ان سے کہا جائے گا) کہ مزے سے کھاؤ پیو اپنے ان اعمال کے بدلے جو تم نے گزشتہ زمانے میں کیے۔''O---۲۵۔ ''لیکن جسے اس (کے اعمال) کی کتاب اس کے بائیں ہاتھ میں دی جائے گی' وہ تو کہے گا کہ کاش کہ مجھے میری کتاب دی ہی نہ جاتی۔''O---۲۶۔ ''اور میں جانتا ہی نہ کہ حساب کیا ہے۔''O---۲۷۔ ''کاش! کہ موت (میرا) کام ہی تمام کر دیتی۔''O---۲۸۔ ''میرے مال نے بھی مجھے کچھ نفع نہ دیا۔''O---۲۹۔ ''میرا غلبہ بھی مجھ سے جاتا رہا۔''O---۳۰۔ ''(حکم ہوگا) اسے پکڑ لو پھر اسے طوق پہنا دو۔''O---۳۱۔ ''پھر اسے دوزخ میں ڈال دو۔''O---۳۲۔ ''پھر اسے ایسی زنجیر میں جس کی پیمائش ستر ہاتھ کی ہے جکڑ دو۔''O---۳۳۔ ''بیشک یہ اللہ عظمت والے پر ایمان نہ رکھتا تھا۔''O---۳۴۔ ''اور مسکین کے کھلانے پر رغبت نہ دلاتا تھا۔''O---۳۵۔ ''پس آج اس کا نہ کوئی دوست ہے۔''O---۳۶۔ ''اور نہ سوائے پیپ کے اس کی کوئی غذا ہے۔''O---۳۷۔ ''جسے گناہ گاروں کے سوا کوئی نہیں کھائے گا۔''O

(سورۃ التکویر ۸۱)---۱۰۔ ''اور جب نامہ اعمال کھول دیئے جائیں گے۔''O---[موت کے وقت یہ صحیفے لپیٹ دیئے جاتے ہیں' پھر قیامت والے دن حساب کے لئے کھول دیئے جائیں گے' جنہیں ہر شخص دیکھ لے گا بلکہ ہاتھوں میں پکڑا دیئے جائیں گے۔ (از تفسیر ۸ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الانفطار ۸۲)---۱۔ ''جب آسمان پھٹ جائے گا۔''O---۲۔ ''اور جب ستارے جھڑ جائیں گے۔''O---۳۔ ''اور جب سمندر بہہ نکلیں گے۔''O---۴۔ ''اور جب قبریں (شق کر کے) اکھاڑ دی جائیں گی۔''O---۵۔ ''(اس وقت) ہر شخص اپنے آگے بھیجے ہوئے اور پیچھے چھوڑے ہوئے یعنی اگلے پچھلے اعمال) کو معلوم کر لے گا۔''O---[یعنی جب مذکورہ امور واقع ہوں گے تو انسان کو اپنے تمام کیے دھرے کا علم ہو جائے گا' جو بھی اچھا یا برا اس نے کیا ہوگا' وہ سامنے آجائے گا۔ پیچھے چھوڑے ہوئے عمل سے مراد اپنے پیچھے اپنے کردار و عمل کے اچھے یا برے نمونے ہیں جو دنیا میں وہ چھوڑ آیا اور لوگ ان نمونوں پر عمل کرتے ہیں۔ یہ نمونے اگر اچھے ہیں تو اس کے مرنے کے بعد ان نمونوں پر جو لوگ بھی عمل کریں گے۔ اس کا ثواب اسے بھی پہنچتا رہے گا اور برے نمونے اپنے پیچھے چھوڑ گیا ہے تو جو بھی اسے اپنائے گا' ان کا گناہ بھی اس شخص کو پہنچتا رہے گا' جس کی مساعی سے وہ برا طریقہ یا کام رائج ہوا۔ (از تفسیر ۵ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۰۔ ''یقیناً تم پر نگہبان عزت والے۔''O---۱۱۔ ''لکھنے والے مقرر ہیں۔''O---۱۲۔ ''جو کچھ تم کرتے ہو وہ جانتے ہیں۔''O---[یعنی کس چیز نے تجھے دھوکے اور فریب میں مبتلا کر دیا کہ تو نے اس رب کے ساتھ کفر کیا' جس نے تجھ پر احسان کیا اور تجھے وجود بخشا' تجھے عقل و فہم عطا کی اور اسباب حیرت تیرے لئے مہیا کیے۔ (از تفسیر ۶ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ المطففین ۸۳)---۱۸۔ ''یقیناً یقیناً نیکو کاروں کا نامۂ اعمال علیین میں ہے۔''O---۱۹۔ ''تجھے کیا پتہ کہ علیین کیا ہے؟''O---۲۰۔ ''(وہ تو) لکھی ہوئی کتاب ہے۔''O---۲۱۔ ''مقرب (فرشتے) اس کا مشاہدہ کرتے ہیں۔''O

(سورۃ الانشقاق ۸۴)---۶۔ ''اے انسان! تو اپنے رب سے ملنے تک یہ کوشش اور تمام کام اور محنتیں کر کے اس سے ملاقات کرنے والا ہے۔''O---۷۔ ''تو (اس وقت) جس شخص کے داہنے ہاتھ میں اعمال نامہ دیا جائے گا۔''O---۸۔ ''اس کا حساب تو بڑی آسانی سے لیا جائے گا۔''O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۱۴' مضمون: احتساب]---۱۰۔ ''ہاں جس شخص کا اعمال نامہ اس کی پیٹھ کے پیچھے سے دیا جائے گا۔''O---[سورۃ الحاقۃ میں فرمایا گیا ہے کہ جس کا نامۂ اعمال اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اور یہاں ارشاد ہوا ہے اس کی پیٹھ کے پیچھے دیا جائے گا غالباً اس کی صورت یہ ہوگی کہ وہ شخص اس بات سے پہلے ہی مایوس ہوگا کہ اسے دائیں ہاتھ میں نامہ اعمال ملے گا' کیونکہ اپنے کرتوتوں سے وہ خوب واقف ہوگا اور اسے یقین ہوگا کہ مجھے نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں ملنے والا ہے۔ البتہ ساری خلقت کے سامنے بائیں ہاتھ میں نامۂ اعمال لیتے ہوئے اسے خفت محسوس ہوگی' اس لئے وہ اپنا ہاتھ پیچھے کر لے گا۔ مگر اس طرح یہ ممکن نہ ہوگا کہ وہ اپنا کچا چٹھا اپنے ہاتھ میں لینے سے بچ جائے۔ وہ تو بہر حال اسے پکڑایا ہی جائے گا خواہ وہ ہاتھ آگے بڑھا کر لے یا پیٹھ کے پیچھے سے لے۔ (از تفسیر ۸ تفہیم القرآن)]

اعمال کا وزن

(سورۃ الاعراف ۷)---۸۔ ''اور تول اس دن ٹھیک ہوگا پھر جن کے پلڑے بھاری ہوئے وہی کامیاب ہوں گے۔''O---۹۔ ''اور جن کے پلڑے

Marfat.com

ہوں گے۔'' O ---[(ان آیات میں وزن اعمال کا مسئلہ بیان کیا
ہلکے ہوئے، وہی اس وجہ سے کہ وہ ہماری آیتوں کے ساتھ زیادتی کرتے تھے نقصان میں
گیا ہے جو قیامت والے دن ہوگا اور جسے قرآن کریم میں بھی متعدد جگہ اور احادیث میں بھی بیان کیا گیا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ ترازو میں اعمال تولے
جائیں گے جس کا نیکیوں والا پلڑا بھاری ہوگا وہ کامیاب ہوں گا اور جس کا بدیوں والا پلڑا بھاری ہوگا وہ ناکام ہوگا۔ یہ اعمال کس طرح تولے جائیں گے جب
کہ یہ اعراض ہیں یعنی ان کا ظاہری وجود اور جسم نہیں ہے؟ اس بارے میں ایک رائے تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت والے دن ان کو اجسام میں تبدیل فرما دے گا
اور ان کا وزن ہوگا۔ دوسری رائے تو یہ ہے کہ وہ صحیفے اور رجسٹر تولے جائیں گے جن میں انسان کے اعمال درج ہوں گے۔ تیسری رائے یہ ہے کہ خود اصحاب
عمل کو تولا جائے گا۔ تینوں مسلکوں والوں کے پاس اپنے مسلک کی حمایت میں صحیح احادیث و آثار موجود ہیں، اس لئے امام ابن کثیر فرماتے ہیں کہ تینوں ہی
باتیں صحیح ہوسکتی ہیں۔ ممکن ہے کبھی اعمال، کبھی صحیفے اور کبھی صاحب عمل کو تولا جائے۔ بہر حال میزان اور وزن اعمال کا مسئلہ قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔
اس کا انکار یا اس کی تاویل گمراہی ہے۔ اور موجودہ دور میں تو اس کے انکار کی اب مزید کوئی گنجائش نہیں کہ بے وزن چیزیں بھی تولی جانے لگی ہیں۔ (تفسیر از شاہ
فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ المومنون ۲۳) ---۱۰۲۔ ''جن کی ترازو کا پلہ بھاری ہوگیا وہ تو نجات والے ہوگئے۔'' O ---۱۰۳۔ ''اور جن کے ترازو کا پلہ ہلکا ہوگیا یہ ہیں وہ
جنہوں نے اپنا نقصان آپ کرلیا جو ہمیشہ کے لیے جہنم واصل ہوئے۔'' O ---۱۰۴۔ ''ان کے چہروں کو آگ جھلستی رہے گی اور وہ وہاں بدشکل بنے ہوئے
ہوں گے۔'' O

نیک اعمال

(سورۃ بنی اسرائیل ۱۷) ---۹۔ ''یقیناً یہ قرآن وہ راستہ دکھاتا ہے جو بہت ہی سیدھا ہے اور ایمان والوں کو جو نیک اعمال کرتے ہیں اس بات کی خوشخبری
دیتا ہے کہ ان کے لیے بہت بڑا اجر ہے۔'' O

(سورۃ فاطر ۳۵) ---۷۔ ''جو لوگ کافر ہوئے ان کے لیے سخت عذاب ہے اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کیے ان کے لیے بخشش ہے اور (بہت)
بڑا اجر ہے۔'' O ---۱۰۔ ''جو شخص عزت حاصل کرنا چاہتا ہو تو اللہ تعالیٰ ہی کی ساری عزت ہے' تمام تر ستھرے کلمات اسی کی طرف چڑھتے ہیں اور نیک عمل
ان کو بلند کرتا ہے جو لوگ برائیوں کے داؤں گھات میں لگے رہتے ہیں ان کے لیے سخت تر عذاب ہے' اور ان کا یہ مکر برباد ہو جائے گا۔'' O (تفسیر کے لئے
باب ا، مضمون: عزت وذلت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے)

(سورۃ حم السجدۃ ۴۱) ---۸۔ ''بیشک جو لوگ ایمان لائیں اور بھلے کام کریں ان کے لیے نہ ختم ہونے والا اجر ہے۔'' O ---۴۶۔ ''جو شخص نیک کام
کرے گا وہ اپنے نفع کے لیے اور جو برا کام کرے گا اس کا وبال بھی اسی پر ہے۔ اور آپ کا رب بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں۔'' O

(سورۃ الشوریٰ ۴۲) ---۲۲۔ ''آپ دیکھیں گے کہ یہ ظالم اپنے اعمال سے ڈر رہے ہوں گے جن کے وبال ان پر واقع ہونے والے ہیں' اور جو لوگ ایمان
لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے وہ بہشتوں کے باغات میں ہوں گے وہ جو خواہش کریں اپنے رب کے پاس موجود پائیں گے یہی ہے بڑا فضل۔'' O
---۲۳۔ ''یہی وہ ہے جس کی بشارت اللہ تعالیٰ اپنے ان بندوں کو دے رہا ہے جو ایمان لائے اور (سنت کے مطابق) نیک عمل کیے تو فرما دیجئے! کہ میں اس
پر تم سے کوئی بدلہ نہیں چاہتا مگر محبت رشتہ داری کی' جو شخص کوئی نیکی کرے ہم اس کے لیے اس کی نیکی میں اور نیکی بڑھا دیں گے۔ بیشک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا
(اور) بہت قدر دان ہے۔'' O

(سورۃ محمد ۴۷) ---۲۔ ''اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے اور اس پر بھی ایمان لائے جو محمد ﷺ پر اتاری گئی ہے اور دراصل ان کے رب کی طرف
سے سچا (دین) بھی وہی ہے' اللہ تعالیٰ نے ان کے گناہ دور کردیئے اور ان کے حال کی اصلاح کردی۔'' O ---۴۔ ''تو جب کافروں سے تمہاری مڈبھیڑ ہو تو
گردنوں پر وار مارو۔ جب ان کو اچھی طرح کچل ڈالو تو اب خوب مضبوط قیدو بند سے گرفتار کرو' (پھر اختیار ہے) کہ خواہ احسان رکھ کر چھوڑ دو یا فدیہ لے
تاوقتیکہ لڑائی اپنے ہتھیار رکھ دے۔ یہی حکم ہے اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو (خود) ہی ان سے بدلہ لے لیتا' لیکن (اس کا منشا یہ ہے) کہ تم میں سے ایک کا امتحان
دوسرے کے ذریعہ سے لے لے' جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید کردیئے جاتے ہیں' اللہ تعالیٰ ان کے اعمال ہرگز ضائع نہ کرے گا۔'' O ---۵۔ ''انہیں
دکھائے گا اور ان کے حالات کی اصلاح کردے گا۔'' O ---۶۔ ''اور انہیں اس جنت میں لے جائے گا جس سے انہیں شناسا کردیا ہے۔'' O ---۱۲۔ ''جو
لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے انہیں اللہ تعالیٰ یقیناً ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اور جو لوگ کافر ہوئے

Marfat.com

(دنیا ہی کا) فائدہ اٹھا رہے ہیں اور مثل چوپایوں کے کھا رہے ہیں ان کا (اصل) ٹھکانا جہنم ہے۔'' O

(سورۃ الفتح ۴۸) ---۲۹ '' حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں کافروں پر سخت ہیں آپس میں رحمدل ہیں' آپ انہیں دیکھیں گے کہ رکوع اور سجدے کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل اور رضا مندی کی جستجو میں ہیں' ان کا نشان ان کے چہروں پر سجدوں کے اثر سے ہے' ان کی یہی مثال تورات میں ہے اور ان کی مثال انجیل میں ہے' مثل اس کھیتی کے جس نے اپنا انکھوا نکالا پھر اسے مضبوط کیا اور وہ موٹا ہو گیا پھر اپنے تنے پر سیدھا کھڑا ہو گیا اور کسانوں کو خوش کرنے لگا تا کہ ان کی وجہ سے کافروں کو چڑائے' ان ایمان والوں اور نیک اعمال والوں سے اللہ تعالیٰ نے بخشش کا اور بہت بڑے ثواب کا وعدہ کیا ہے۔'' O

(سورۃ النجم ۵۳) ---۳۱ '' اور اللہ تعالیٰ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے تا کہ اللہ تعالیٰ بُرے عمل کرنے والوں کو ان کے اعمال کا بدلہ دے اور نیک کام کرنے والوں کو اچھا بدلہ عنایت فرمائے۔'' O

(سورۃ التغابن ۶۴) ---۹ '' جس دن تم سب کو اس جمع ہونے کے دن جمع کرے گا وہی دن ہے ہار جیت کا اور جو شخص اللہ پر ایمان لا کر نیک عمل کرے اللہ اس سے اس کی برائیاں دور کر دے گا اور اسے جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔'' O

(سورۃ الطلاق ۶۵) ---۱۱ '' (یعنی) رسول جو تمہیں اللہ کے صاف صاف احکام پڑھ کر سناتا ہے تا کہ ان لوگوں کو جو ایمان لائیں اور نیک عمل کریں وہ تاریکیوں سے روشنی کی طرف لے آئے' اور جو شخص اللہ پر ایمان لائے اور نیک عمل کرے اللہ اسے ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جس کے نیچے نہریں جاری ہیں جن میں یہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ بیشک اللہ نے اسے بہترین روزی دے رکھی ہے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۷، مضمون: ایمان]

(سورۃ الحاقۃ ۶۹) ---۱۹ '' سو جسے اس کا نامۂ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ کہنے لگے گا کہ لو میرا نامۂ اعمال پڑھو۔'' O---۲۰ '' مجھے تو کامل یقین تھا کہ مجھے اپنا حساب ملنا ہے۔'' O---۲۱ '' پس وہ ایک دل پسند زندگی میں ہو گا۔'' O---۲۲ '' بلند و بالا جنت میں۔'' O---۲۳ '' جس کے میوے جھکے پڑے ہوں گے۔'' O---۲۴ '' (ان سے کہا جائے گا) کہ مزے سے کھاؤ' پیو اپنے ان اعمال کے بدلے جو تم نے گزشتہ زمانے میں کیے۔'' O---[سلف اس چیز کو کہتے ہیں جو پہلے بھیج دی گئی ہو۔ السلف المتقدم من الشیئ۔ یعنی جو اعمال صالحہ یہاں پہنچنے سے پہلے تم نے یہاں بھیج دیے ہیں۔ (از تفسیر ضیاء القرآن)]

(سورۃ العصر ۱۰۳) ---۱ '' قسم ہے زمانہ کی۔'' O---۲ '' یقیناً ہر انسان خسارہ میں ہے۔'' O---۳ '' بجز ان (خوش نصیبوں) کے جو ایمان لے آئے اور نیک عمل کرتے رہے۔ نیز ایک دوسرے کو حق کی تلقین کرتے رہے اور ایک دوسرے کو صبر کی تاکید کرتے رہے۔'' O---[ایمان کے بعد دوسری صفت جو انسان کو خسارے سے بچانے کے لئے ضروری ہے وہ صالحات (نیک کاموں) پر عمل کرنا ہے۔ صالحات کا لفظ تمام نیکیوں کا جامع ہے جس سے نیکی اور بھلائی کی کوئی قسم چھوٹی نہیں رہ جاتی۔ لیکن قرآن کی رو سے کوئی عمل بھی اس وقت تک عمل صالح نہیں ہو سکتا جب تک اس کی جڑ میں ایمان موجود نہ ہو اور وہ اس ہدایت کی پیروی میں نہ کیا جائے جو اللہ اور اس کے رسول نے دی ہے اسی لئے قرآن مجید میں ہر جگہ عمل صالح سے پہلے ایمان کا ذکر کیا گیا ہے اور اس سورہ میں بھی اس کا ذکر ایمان کے بعد ہی آیا ہے۔ کسی ایک جگہ بھی قرآن میں ایمان کے بغیر کسی عمل کو صالح نہیں کیا گیا ہے اور نہ عمل بلا ایمان پر کسی اجر کی امید دلائی گئی ہے۔ دوسری طرف یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ایمان وہی معتبر اور مفید ہے جس کے صادق ہونے کا ثبوت انسان اپنے عمل سے پیش کرے۔ ورنہ ایمان بلا عمل صالح محض ایک دعویٰ ہے جس کی تردید آدمی خود ہی کر دیتا ہے جب وہ اس دعوے کے باوجود اللہ اور اس کے رسول کے بتائے ہوئے طریقے سے ہٹ کر چلتا ہے۔ ایمان اور عمل صالح کا تعلق بیج اور درخت کا سا ہے۔ جب تک بیج زمین میں نہ ہو کوئی درخت پیدا نہیں ہو سکتا۔ لیکن اگر بیج زمین میں ہو اور کوئی درخت پیدا نہ ہو رہا ہو تو اس کے معنی یہ ہیں کہ بیج زمین میں دفن ہو کر رہ گیا۔ اسی بناء پر قرآن پاک میں جتنی بشارتیں بھی دی گئی ہیں انہی لوگوں کو دی گئی ہیں جو ایمان لا کر عمل صالح کریں اور یہی بات اس سورہ میں بھی کہی گئی ہے کہ انسان کو خسارے سے بچانے کے لئے جو دوسری صفت ضرورت ہے وہ ایمان کے بعد صالحات پر عمل کرنا ہے۔ بالفاظ دیگر عمل صالح کے بغیر محض ایمان آدمی کو خسارے سے نہیں بچا سکتا۔ (از تفسیر تفہیم القرآن)]

بُرے اعمال

(سورۃ فاطر ۳۵) ---۸ '' کیا پس وہ شخص جس کے لیے اس کے بُرے اعمال مزین کر دیے گئے ہیں پس وہ انہیں اچھا سمجھتا ہے (کیا وہ ہدایت یافتہ شخص

Marfat.com

جیسا ہے)، (یقین مانو) کہ اللہ تعالیٰ جسے چاہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہے راہ راست دکھاتا ہے۔ پس آپ کو ان پر غم کھا کھا کر اپنی جان ہلاکت میں نہ ڈالنی چاہیے، یہ جو کچھ کر رہے ہیں اس سے یقیناً اللہ تعالیٰ بخوبی واقف ہے۔" O---[ابتدا میں جب انسان گناہ کرتا ہے تو اس کا دل اُسے ملامت کرتا ہے۔ اس کے رویہ کے خلاف سخت احتجاج کرتا ہے۔ لیکن اگر وہ گروہ باز نہیں آتا تو دل کی آواز مدھم پڑ جاتی ہے یا اس کے کان بہرے ہو جاتے ہیں کہ فطرت سلیمہ کی صدائے احتجاج اسے سنائی نہیں دیتی۔ اس کے بعد ایک اور مرحلہ آتا ہے کہ گناہ، گناہ محسوس نہیں ہوتا۔ بلکہ وہی عین صواب نظر آنے لگتا ہے۔ جب کوئی شخص اس مرحلہ پر پہنچتا ہے تو وہ ایک لاعلاج مریض ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

(سورۃ حم السجدۃ ۴۱)---۲۵۔ "اور ہم نے ان کے کچھ ہم نشیں مقرر کر رکھے تھے جنہوں نے ان کے اگلے پچھلے اعمال ان کی نگاہوں میں خوبصورت بنا رکھے تھے اور ان کے حق میں بھی اللہ تعالیٰ کا قول ان امتوں کے ساتھ پورا ہوا جو ان سے پہلے جنوں انسانوں کی گزر چکی ہیں۔ یقیناً وہ زیاں کار ثابت ہوئے۔" O---۲۶۔ "اور کافروں نے کہا اس قرآن کو سنو ہی مت (اس کے پڑھے جانے کے وقت) اور بیہودہ گوئی کرو کیا عجب کہ تم غالب آجاؤ۔" O---۲۷۔ "پس یقیناً ہم ان کافروں کو سخت عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔ اور انہیں ان کے بدترین اعمال کا بدلہ (ضرور) ضرور دیں گے۔" O---۲۹۔ "اور کافر لوگ کہیں گے اے ہمارے رب! ہمیں جنوں انسانوں (کے وہ دونوں فریق) دکھا جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا (تاکہ) ہم انہیں اپنے قدموں تلے ڈال دیں تاکہ وہ جہنم میں سب سے نیچے (سخت عذاب میں) ہو جائیں۔" O

(سورۃ الجاثیۃ ۴۵)---۳۱۔ "لیکن جن لوگوں نے کفر کیا تو (میں ان سے کہوں گا) کیا میری آیتیں تمہیں سنائی نہیں جاتی تھیں؟ پھر بھی تم تکبر کرتے رہے اور تم تھے ہی گنہگار لوگ۔" O---۳۲۔ "اور جب کبھی کہا جاتا کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ یقیناً سچا ہے اور قیامت کے آنے میں کوئی شک نہیں تو تم جواب دیتے تھے کہ ہم نہیں جانتے قیامت کیا چیز ہے؟ ہمیں کچھ یوں ہی سا خیال ہو جاتا ہے لیکن ہمیں یقین نہیں۔" O---۳۳۔ "اور ان پر اپنے اعمال کی برائیاں کھل گئیں اور جس کا وہ مذاق اڑا رہے تھے اس نے انہیں گھیر لیا۔" O

(سورۃ محمد ۴۷)---۱۔ "جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکا اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال برباد کر دیئے۔" O---[اس کا ایک مطلب تو یہ ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے خلاف جو سازشیں کیں اللہ نے انہیں ناکام بنا دیا اور انہی پر ان کو الٹ دیا۔ دوسرا مطلب یہ ہے کہ ان میں جو بعض مکارم اخلاق پائے جاتے تھے مثلاً صلہ رحمی، قیدیوں کو آزاد کرنا، مہمان نوازی وغیرہ یا خانہ کعبہ اور حجاج کی خدمت۔ ان کا کوئی صلہ انہیں آخرت میں نہیں ملے گا۔ کیونکہ ایمان کے بغیر اعمال پر اجر و ثواب مرتب نہیں ہوگا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۸۔ "اور جو لوگ کافر ہوئے انہیں ہلاکت ہو اللہ تعالیٰ ان کے اعمال غارت کر دے گا۔" O---۹۔ "یہ اس لیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ چیز سے ناخوش ہوئے پس اللہ تعالیٰ نے (بھی) ان کے اعمال ضائع کر دیئے۔" O---۱۴۔ "کیا" "پس وہ شخص جو اپنے پروردگار کی طرف سے دلیل پر ہو اس شخص جیسا ہو سکتا ہے؟ جس کے لیے اس کا برا کام مزین کر دیا گیا ہو اور وہ اپنی نفسانی خواہشوں کا پیرو کار ہو؟" O---۲۸۔ "یہ اس بنا پر کہ یہ وہ راہ چلے جس سے انہوں نے اللہ تعالیٰ کو ناراض کر دیا اور انہوں نے اس کی رضا مندی کو برا جانا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال اکارت کر دیئے۔" O---[اعمال سے مراد وہ تمام اعمال ہیں جو مسلمان بن کر وہ انجام دیتے رہے۔ ان کی نمازیں، ان کے روزے، ان کی زکوٰۃ، غرض وہ تمام عبادتیں اور وہ ساری نیکیاں جو اپنی ظاہری شکل کے اعتبار سے اعمال خیر میں شمار ہوتی تھیں اس بنا پر ضائع ہو گئیں کہ انہوں نے مسلمان ہوتے ہوئے بھی اللہ اور اُس کے دین اور ملّت اسلامیہ کے ساتھ اخلاص و وفاداری کا رویہ اختیار نہ کیا، بلکہ محض اپنے دنیوی مفاد کے لیے دشمنانِ دین کے ساتھ ساز باز کرتے رہے اور اللہ کی راہ میں جہاد کا موقع آتے ہی اپنے آپ کو خطرات سے بچانے کی فکر میں لگ گئے۔ یہ آیات اس معاملہ میں بالکل ناطق ہیں کہ کفر و اسلام کی جنگ میں جس شخص کی ہمدردیاں اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ نہ ہوں، یا کفر اور کفار کے ساتھ ہوں، اس کا ایمان ہی سرے سے معتبر نہیں ہے کجا کہ اس کا کوئی عمل خدا کے ہاں مقبول ہو۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(سورۃ النجم ۵۳)---۳۱۔ "اور اللہ تعالیٰ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے تاکہ اللہ تعالیٰ برے عمل کرنے والوں کو ان کے اعمال کا بدلہ دے اور نیک کام کرنے والوں کو اچھا بدلہ عنایت فرمائے۔" O

اجر و ثواب، جزا

(سورۃ البقرہ ۲)---۶۲۔ "بیشک وہ لوگ جنہوں نے اسلام قبول کیا اور وہ لوگ جو یہودی ہوئے اور عیسائی اور صابی (ان میں سے) جو بھی ایمان لایا اللہ تعالیٰ پر اور روز آخر پر اور کیے اس نے نیک کام تو ان کے لئے ہے اجر ان کا ان کے رب کے پاس اور نہ کسی قسم کا خوف ہے ان کے لئے اور نہ وہ کبھی غمگین ہوں

Marfat.com

گے۔" ○---۸۲۔ "اور جو لوگ ایمان لائے اور کیے انہوں نے نیک عمل بھی وہی ہیں اہل جنت، وہ اسی میں رہیں گے ہمیشہ۔" ○

(سورۃ آل عمران ۳) ---۱۴۴۔ "اور نہیں ہیں محمد ﷺ مگر ایک رسول، بیشک ہو گزرے ہیں اس سے پہلے بھی بہت سے رسول- تو کیا پھر اگر وہ وفات پا جائیں یا قتل کر دیئے جائیں تو پھر جاؤ گے تم الٹے پاؤں؟ اور جو پھرے گا الٹے پاؤں تو ہرگز نہیں نقصان پہنچائے گا وہ اللہ تعالیٰ کو ذرا بھی اور ضرور جزا دے گا اللہ اپنے شکر گزار بندوں کو۔" ○---۱۴۸۔ "سو عطا فرمایا ان کو اللہ تعالیٰ نے صلہ دُنیا کا بھی اور بہترین اجر آخرت کا بھی- اور اللہ محبوب رکھتا ہے نیک کام کرنے والوں کو۔" ○---۱۷۱۔ "مطمئن ہیں اللہ تعالیٰ کے انعام پر اور اس کے فضل پر اور (اس پر) کہ اللہ تعالیٰ نہیں ضائع کرتا اجر مومنوں کا۔" ○---۱۷۲۔ "وہ (مومن) جنہوں نے لبیک کہا پکار پر اللہ تعالیٰ کی اور رسول ﷺ کی اس کے باوجود کہ کھا چکے تھے زخم- ان لوگوں کے لئے جنہوں نے بہتر کارکردگی دکھائی ان میں سے اور تقویٰ اختیار کیا اجر عظیم ہے۔" ○---۱۷۹۔ "جس حال پر تم ہو اسی پر اللہ ایمان والوں کو نہ چھوڑ دے گا جب تک پاک اور ناپاک کو الگ الگ نہ کر دے۔ اور نہ اللہ تعالیٰ ایسا ہے کہ تمہیں غیب سے آگاہ کر دے، بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں میں سے جس کا چاہے انتخاب کر لیتا ہے، اس لئے تم اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھو، اگر تم ایمان لاؤ اور تقویٰ کرو تمہارے لیے بڑا بھاری اجر ہے۔" ○---۱۸۵۔ "ہر جان کو چکھنا ہے مزا موت کا- اور پس دیئے جائیں گے تم کو پورے اجر تمہارے (اعمال کے) روز قیامت پس جو بچا لیا گیا آگ سے اور داخل کر دیا گیا جنت میں تو بیشک کامیاب ہو گیا وہ اور نہیں ہے دُنیاوی زندگی مگر محض سامان دھوکے کا۔" ○---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۶، مضمون زندگی] ---۱۹۵۔ "پس قبول فرمائی ان کی دُعا ان کے رب نے (اور جواب دیا) کہ بلاشبہ میں نہیں ضائع کرتا عمل کسی عمل کرنے والے کا تم میں سے مرد ہو یا عورت تم سب ایک دوسرے کے ہم جنس ہو- سو وہ لوگ جنہوں نے ہجرت کی نکالے گئے اپنے گھروں سے اور ستائے گئے میری راہ میں اور جنگ کی انہوں نے اور شہید ہوئے ضرور کفارہ بناؤں گا میں ان کی طرف سے (ان عملوں کو) ان کے گناہوں کا اور ضرور داخل کروں گا میں ان کو جنتوں میں بہتی ہیں جن کے نیچے نہریں- یہ ہے اجر اللہ تعالیٰ کی جناب خاص سے اور اللہ تعالیٰ کے پاس ہے بہترین اجر۔" ○

(سورۃ النساء ۴) ---۷۴۔ "پس چاہیے کہ وہ لوگ جو آخرت کے عوض دُنیاوی زندگی کو بیچتے ہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑیں اور جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑے گا پھر قتل ہو جائے گا یا غالب آ جائے گا ہم اسے بڑا اجر دیں گے۔" ○---۹۵۔ "اور سب سے اللہ تعالیٰ نے بھلائی کا وعدہ کیا ہے مگر اللہ تعالیٰ نے جہاد کرنے والوں کو گھر بیٹھ رہنے والوں پر اجر عظیم سے فضیلت دی ہے۔" ○---۱۱۴۔ "ان کی بہت سی سرگوشیوں میں کوئی بھلائی نہیں ہوتی- سوا اس کے کہ کوئی صدقہ کرنے یا نیک کام کرنے یا لوگوں کے درمیان صلح کرانے کی تلقین کرے اور جو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی طلب میں ایسا کرتا ہے اسے ہم بڑا اجر دیں گے۔" ○---۱۲۴۔ "اور جو شخص کرے گا کوئی نیک کام وہ مرد ہو یا عورت اور ہو وہ مومن تو ایسے سب لوگ داخل ہوں گے جنت میں اور نہیں ناانصافی ہو گی ان کے ساتھ ذرا بھی۔" ○---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۱، مضمون: اعمال] ---۱۴۶۔ "سوائے ان کے جو توبہ کر لیں اور اصلاح کر لیں اور اللہ تعالیٰ کو مضبوط تھام لیں اور اپنے دین کو خالص اللہ تعالیٰ کا بنا دیں تو وہ مومنوں کے ساتھ ہوں گے اور اللہ مومنوں کو جلد ہی بڑا اجر دے گا۔" ○---۱۵۲۔ "اور وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسولوں پر اور نہیں فرق کیا ان میں ایک دوسرے کے درمیان یہ وہ لوگ ہیں کہ ضرور دے گا اللہ ان کو ان کے اجر- اور ہے اللہ بے حد معاف کرنے والا ہر حالت میں رحم کرنے والا۔" ○---۱۷۳۔ "سو وہ لوگ جو ایمان لائے اور کیے انہوں نے کام نیک تو دے گا اللہ تعالیٰ انہیں پورے پورے اجر ان کے اور مزید عطا فرمائے گا انہیں اپنے فضل سے- لیکن جن لوگوں نے باعث عار سمجھا (اللہ کی بندگی کو) اور تکبر کیا سو دے گا انہیں عذاب دردناک اور نہ پائیں گے وہ اپنے لئے غیر اللہ میں سے کوئی دوست اور نہ کوئی مددگار۔" ○

(سورۃ المائدۃ ۵) ---۹۔ "اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے ہیں بخشش اور بڑے اجر کا وعدہ کرتا ہے مگر جو لوگ کفر کرتے اور ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں وہ دوزخی ہوں گے۔" ○

(سورۃ الانعام ۶) ---۱۶۰۔ "جو کوئی لائے گا (اللہ کے حضور) ایک نیکی تو اس کے لئے ہے دس گنا (اجر) اس جیسی نیکی کا اور جو کوئی لائے گا ایک بدی تو نہ بدلہ دیا جائے گا اسے مگر ویسا ہی اور کسی پر ظلم نہ کیا جائے گا۔" ○

(سورۃ التوبۃ ۹) ---۲۱۔ "ان کا رب انہیں اپنی رحمت اور خوشنودی اور ایسے باغوں کی خوشخبری دیتا ہے جن میں ان کے لئے دائمی نعمتیں ہوں گی۔" ○---۲۲۔ "اور جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے- بیشک اللہ تعالیٰ کے پاس ہی بڑا اجر ہے۔" ○---۱۲۰۔ "مدینہ والوں اور ان کے گرد کے بدوؤں کو یہ روا نہ تھا کہ رسول خدا ﷺ کے پیچھے رہ جائیں اور نہ یہ کہ اپنی جانوں کو اس کی جان سے عزیز سمجھیں- یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں انہیں نہ پیاس، نہ تھکان اور نہ بھوک پہنچتی ہے۔ نہ وہ کسی جگہ کو جو کافروں کو غصہ دلاتی ہے پامال کرتے ہیں اور نہ وہ دشمن سے کچھ حاصل کرتے ہیں- مگر اس کے عوض ان کے لئے نیک عمل لکھا جاتا ہے- کیونکہ اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔" ○---۱۲۱۔ "اور وہ چھوٹا یا بڑا کوئی خرچ نہیں کرتے اور نہ کسی وادی کو طے کرتے ہیں مگر

Marfat.com

وہ ان کے لئے لکھ دیا جاتا ہے تا کہ اللہ تعالیٰ انہیں ان کے بہترین عملوں کی جزا دے۔'' O

(**سورۃ یونس ۱۰**)---۴۔ ''اسی کی طرف تم سب کی واپسی ہوگی - یہ اللہ تعالیٰ کا سچا وعدہ ہے- وہی خلقت کو شروع کرتا ہے- پھر اسے دہرائے گا- تا کہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور درست عمل کرتے ہیں انصاف کے مطابق پورا بدلہ دے اور کافروں کے لئے ان کے کفر کے سبب کھولتا ہوا مشروب اور دردناک عذاب ہوگا۔'' O---۷۲۔ ''لیکن اگر تم منہ موڑتے ہو تو میں نے تم سے کوئی اجرت تو نہیں مانگی- میری اجرت تو صرف اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں فرمانبرداروں میں ہو جاؤں۔'' O (یہ بات حضرت نوحؑ نے اپنی قوم سے کہی تھی)

(**سورۃ هود ۱۱**)---۱۰۔ ''اور اگر ہم اسے تکلیف کے بعد آسودگی کا مزا چکھا دیں تو وہ کہہ دے گا تکلیفیں مجھ سے جاتی رہیں- بیشک وہ اترانے والا شیخی مارنے والا ہے۔'' O---۱۱۔ ''سوائے ان کے جو صبر کرتے ہیں اور اچھے عمل کرتے ہیں انہی کے لئے بخشش اور بڑا اجر ہے۔'' O---۵۱۔ ''اے میری قوم! میں تم سے اس کی کوئی مزدوری نہیں مانگتا - میری مزدوری تو اس پر ہے جس نے مجھے پیدا کیا - تو کیا تم سمجھو گے نہیں؟'' O--- (یہ ھودؑ نے اپنی قوم عاد کو کہا)

---۱۱۵۔ ''اور صبر کر کہ اللہ تعالیٰ نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔'' O

(**سورۃ یوسف ۱۲**)---۵۶۔ ''اسی طرح ہم نے یوسفؑ کو ملک کا قبضہ دے دیا کہ وہ جہاں کہیں چاہے رہے سہے- ہم جسے چاہیں اپنی رحمت پہنچا دیتے ہیں- ہم نیکوکاروں کا ثواب ضائع نہیں کرتے۔'' O---۵۷۔ ''یقیناً ایمان داروں اور پرہیزگاروں کا اخروی اجر بہت ہی بہتر ہے۔'' O---۹۰۔ ''انہوں نے کہا کیا (واقعی) تو ہی یوسفؑ ہے- جواب دیا کہ ہاں میں یوسفؑ ہوں اور یہ میرا بھائی ہے- اللہ تعالیٰ نے ہم پر فضل و کرم کیا - بات یہ ہے کہ جو بھی پرہیزگاری اور صبر کرے تو اللہ تعالیٰ کسی نیکوکار کا اجر ضائع نہیں کرتا۔'' O

(**سورۃ النحل ۱۶**)---۹۶۔ ''تمہارے پاس جو کچھ ہے سب فانی ہے اور اللہ تعالیٰ کے پاس جو کچھ ہے باقی ہے- اور صبر کرنے والوں کو ہم بھلے اعمال کا بہترین بدلہ ضرور عطا فرمائیں گے۔'' O---۹۷۔ ''جو شخص نیک عمل کرے مرد ہو یا عورت، لیکن باایمان ہو تو ہم اسے یقیناً نہایت بہتر زندگی عطا فرمائیں گے- اور ان کے نیک اعمال کا بہتر بدلہ بھی انہیں ضرور ضرور دیں گے۔'' O--- [تفسیر کے لیے باب نمبر ۶ مضمون: زندگی]

(**سورۃ الکھف ۱۸**)---۱۔ ''تمام تعریفیں اسی اللہ کے لیے سزاوار ہیں جس نے اپنے بندے پر یہ قرآن اتارا اور اس میں کوئی کسر باقی نہ چھوڑی۔'' O---۲۔ ''بلکہ ہر طرح سے ٹھیک ٹھاک رکھا تا کہ اپنے پاس کی سخت سزا سے ہوشیار کر دے اور ایمان لانے اور نیک عمل کرنے والوں کو خوشخبریاں سنا دے کہ ان کے لیے بہترین بدلہ ہے۔'' O---۳۰۔ ''یقیناً جو لوگ ایمان لائیں اور نیک اعمال کریں تو ہم کسی نیک عمل کرنے والے کا ثواب ضائع نہیں کرتے۔'' O

(**سورۃ طٰہٰ ۲۰**)---۱۵۔ ''قیامت یقیناً آنے والی ہے جسے میں پوشیدہ رکھنا چاہتا ہوں تا کہ ہر شخص کو وہ بدلہ دیا جائے جو اس نے کوشش کی ہو۔'' O

(**سورۃ النمل ۲۷**)---۸۹۔ ''جو لوگ نیک عمل لائیں گے انہیں اس سے بہتر بدلہ ملے گا اور وہ اس دن کی گھبراہٹ سے بے خوف ہوں گے۔'' O

(**سورۃ العنکبوت ۲۹**)---۷۔ ''اور جن لوگوں نے یقین کیا اور مطابق سنت کام کیے ہم ان کے تمام گناہوں کو ان سے دور کر دیں گے اور انہیں ان کے نیک اعمال کے بہترین بدلے دیں گے۔'' O---۵۸۔ ''اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے انہیں ہم یقیناً جنت کے ان بالاخانوں میں جگہ دیں گے جن کے نیچے چشمے بہہ رہے ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے، کام کرنے والوں کا کیا ہی اچھا اجر ہے۔'' O

(**سورۃ الروم ۳۰**)---۴۵۔ ''تا کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے جزا دے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کیے وہ کافروں کو دوست نہیں رکھتا ہے۔'' O

(**سورۃ السجدۃ ۳۲**)---۱۶۔ ''ان کی کروٹیں اپنے بستروں سے الگ رہتی ہیں اپنے رب کو خوف اور امید کے ساتھ پکارتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے وہ خرچ کرتے ہیں۔'' O---۱۷۔ ''کوئی نفس نہیں جانتا جو کچھ ہم نے ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے لیے پوشیدہ کر رکھی ہے، جو کچھ یہ کرتے تھے یہ اس کا بدلہ ہے۔'' O (تفسیر کیلیے باب ۱۴ مضمون: آنکھ کی ٹھنڈک)

(**سورۃ الاحزاب ۳۳**)---۲۴۔ ''تا کہ اللہ تعالیٰ سچوں کو ان کی سچائی کا بدلہ دے اور اگر چاہے تو منافقوں کو سزا دے یا ان کی توبہ قبول فرمائے اللہ تعالیٰ بڑا ہی بخشنے والا بہت ہی مہربان ہے۔'' O---۳۱۔ ''اور تم میں سے جو کوئی اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول ﷺ کی فرمانبرداری کرے گی اور نیک کام کرے گی ہم اسے اجر (بھی) دوہرا دیں گے اور اس کے لیے ہم نے بہترین روزی تیار کر رکھی ہے۔'' O

(**سورۃ سبا ۳۴**)---۴۔ ''تا کہ وہ ایمان والوں اور نیکوکاروں کو بھلا بدلہ عطا فرمائے' یہی لوگ ہیں جن کے لیے مغفرت اور عزت کی روزی ہے۔'' O

(**سورۃ فاطر ۳۵**)---۷۔ ''جو لوگ کافر ہوئے ان کے لیے سخت عذاب ہے اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کیے ان کے لیے بخشش ہے اور (بہت) بڑا اجر ہے۔'' O

Marfat.com

(سورۃ یٰس ۳۶)---۱۱۔ ''بس آپ تو صرف ایسے شخص کو ڈرا سکتے ہیں جو نصیحت پر چلے اور رحمٰن سے بے دیکھے ڈرے' سو آپ اس کو مغفرت اور باوقار اجر کی خوش خبریاں سنا دیجئے۔'' O

(سورۃ الزُّمر ۳۹)---۷۳۔ ''اور جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے تھے ان کے گروہ کے گروہ جنت کی طرف روانہ کیے جائیں گے یہاں تک کہ جب اس کے پاس آ جائیں گے اور دروازے کھول دیئے جائیں گے اور وہاں کے نگہبان ان سے کہیں گے تم پر سلام ہو' تم خوش حال رہو تم اس میں ہمیشہ کے لیے چلے جاؤ۔'' O---۷۴۔ ''یہ کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے ہم سے اپنا وعدہ پورا کیا اور ہمیں اس زمین کا وارث بنا دیا کہ جنت میں جہاں چاہیں مقام کریں پس عمل کرنے والوں کا کیا ہی اچھا بدلہ ہے۔'' O

(سورۃ حٰم السجدۃ ۴۱)---۸۔ ''بیشک جو لوگ ایمان لائیں اور بھلے کام کریں ان کے لیے نہ ختم ہونے والا اجر ہے۔'' O[ان کے برعکس ایک دُوسرا گروہ ہے جو نُورِ ایمان سے بھی بہرہ ور ہے اور ان کی زندگی کا دامن نیکیوں کے مہکتے ہُوئے پھولوں سے بھرا ہُوا ہے۔ بارگاہِ الٰہی سے انہیں جو اَجر ملے گا وہ کبھی ختم نہ ہو گا۔'' O (تفسیر از ضیاء القرآن)]

(سورۃ محمد ۴۷)---۳۶۔ ''واقعی زندگانی دنیا تو صرف کھیل کود ہے اور اگر تم ایمان لے آؤ گے اور تقویٰ اختیار کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں تمہارے اجر دے گا اور وہ تم سے تمہارے مال نہیں مانگتا۔'' O

(سورۃ الفتح ۴۸)---۱۰۔ ''(اے جانِ عالم) بیشک جو لوگ آپ کی بیعت کرتے ہیں در حقیقت وہ اللہ تعالےٰ سے بیعت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے پس جس نے توڑ دیا اس بیعت کو تو اس کے توڑنے کا وبال اس کی ذات پر ہو گا۔ اور جس نے ایفاء کیا اس عہد کو جو اس نے اللہ تعالیٰ سے کیا تو وہ اس کو اجرِ عظیم عطا فرمائے گا۔'' O---۲۹۔ ''حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں کافروں پر سخت ہیں آپس میں رحمدل ہیں' آپ انہیں دیکھیں گے کہ رکوع اور سجدے کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل اور رضا مندی کی جستجو میں ہیں' ان کا نشان ان کے چہروں پر سجدوں کے اثر سے ہے' ان کی یہی مثال تورات میں ہے اور ان کی مثال انجیل میں ہے' مثل اس کھیتی کے جس نے اپنا انکھوا نکالا پھر اسے مضبوط کیا اور وہ موٹا ہو گیا پھر اپنے تنے پر سیدھا کھڑا ہو گیا اور کسانوں کو خوش کرنے لگا تا کہ ان کی وجہ سے کافروں کو چڑائے' ان ایمان والوں اور نیک اعمال والوں سے اللہ تعالیٰ نے بخشش کا اور بہت بڑے ثواب کا وعدہ کیا ہے۔'' O

(سورۃ الحجرات ۴۹)---۳۔ ''بیشک جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے حضور میں اپنی آوازیں پست رکھتے ہیں' یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے پرہیز گاری کے لیے جانچ لیا ہے۔ ان کے لیے مغفرت ہے اور بڑا ثواب ہے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۴، مضمون: مرتبہ رسول ﷺ]

(سورۃ الحدید ۵۷)---۷۔ ''اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر ایمان لے آؤ اور اس مال میں سے خرچ کرو جس میں اللہ تعالیٰ نے تمہیں (دوسروں کا) جانشین بنایا ہے پس تم میں سے جو ایمان لائیں اور خیرات کریں انہیں بہت بڑا ثواب ملے گا۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۶، مضمون: مال و اولاد]

---۱۱۔ ''کون ہے جو اللہ تعالیٰ کو اچھی طرح قرض دے پھر اللہ تعالیٰ اسے اس کے لیے بڑھاتا چلا جائے اور اس کے لیے پسندیدہ اجر ثابت ہو جائے۔'' O

---۱۸۔ ''بیشک صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور جو اللہ تعالیٰ کو خلوص کے ساتھ قرض دے رہے ہیں۔ انکے لیے یہ بڑھایا جائے گا اور ان کے لیے پسندیدہ اجر و ثواب ہے۔'' O---۲۷۔ ''ان کے بعد پھر بھی ہم اپنے رسولوں کو پے در پے بھیجتے رہے اور ان کے بعد حضرت عیسیٰ ابن مریم (علیہ السلام) کو بھیجا اور انہیں انجیل عطا فرمائی اور ان کے ماننے والوں کے دلوں میں شفقت اور رحم پیدا کر دیا ہاں رہبانیت (ترکِ دنیا) تو ان لوگوں نے از خود ایجاد کر لی تھی ہم نے ان پر اسے واجب نہ کیا تھا سوائے اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے۔ سو انہوں نے اس کی پوری رعایت نہ کی' پھر بھی ہم نے ان میں سے جو ایمان لائے تھے انہیں ان کا اجر دیا اور ان میں زیادہ تر لوگ نافرمان ہیں۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: رہبانیت)

(سورۃ التغابن ۶۴)---۱۵۔ ''تمہارے مال اور اولاد تو سراسر تمہاری آزمائش ہیں۔ اور بہت بڑا اجر اللہ کے پاس ہے۔'' O---[اگر تم اپنے اور اپنی اولاد کے سلسلہ میں اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کو خوش اسلوبی سے انجام دو گے تو بارگاہِ الٰہی سے تم پر مزید فضل و احسان کی بارش کی جائے گی اور تمہاری اس عملی شکر گزاری کو مزید انعامات سے نوازا جائے گا۔ (از تفسیر نمبر ۱۲ ضیاء القرآن)]

(سورۃ الطلاق ۶۵)---۴۔ ''تمہاری عورتوں میں سے جو عورتیں حیض سے ناامید ہو گئی ہوں' اگر تمہیں شبہ ہو تو ان کی عدت تین مہینے ہے اور ان کی بھی جنہیں حیض آنا شروع ہی نہ ہوا ہو اور حاملہ عورتوں کی عدت ان کے وضع حمل ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرے گا اللہ اس کے (ہر) کام میں آسانی کر دے گا۔'' O---۵۔ ''یہ اللہ کا حکم ہے جو اس نے تمہاری طرف اتارا ہے اور جو شخص اللہ سے ڈرے گا اس کے گناہ مٹا دے گا اور اسے بڑا بھاری اجر دے گا۔'' O

(سورۃ الملک ۶۷)---۲۔ ''جس نے موت اور حیات کو اس لیے پیدا کیا کہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے اچھے کام کون کرتا ہے' اور وہ غالب (اور) بخشنے

Marfat.com

والا ہے۔'' O ---۱۲۔ ''بیشک جولوگ اپنے پروردگار سے غائبانہ طور پر ڈرتے رہتے ہیں ان کے لیے بخشش ہے اور بڑا ثواب ہے۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۸، مضمون: اخلاق و آداب) ---[یہ دین میں اخلاق کی اصل جڑ ہے۔ کسی کا برائی سے اس لئے بچنا کہ اس کی ذاتی رائے میں وہ برائی ہے' یا دُنیا اسے بُرا سمجھتی ہے' یا اس کے ارتکاب سے دُنیا میں کوئی نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے' یا اس پر کسی دنیوی طاقت کی گرفت کا خطرہ ہے' یہ اخلاق کے لئے ایک بہت ہی ناپائیدار بنیاد ہے' آدمی کی ذاتی رائے غلط بھی ہوسکتی ہے' وہ اپنے کسی فلسفے کی وجہ سے ایک اچھی چیز کو برا اور ایک بری چیز کو اچھا سمجھ سکتا ہے دُنیا کے معیار خیر و شر اول یکساں نہیں ہیں پھر وقتاً فوقتاً بدلتے بھی رہتے ہیں' کوئی عالمگیر اور ازلی و ابدی معیار دُنیا کے اخلاقی فلسفوں میں نہ آج پایا جاتا ہے نہ کبھی پایا گیا ہے دنیوی نقصان کا اندیشہ بھی اخلاق کے لئے کوئی مستقل بنیاد فراہم نہیں کرتا جو شخص برائی سے اس لئے بچتا ہو کہ وہ دُنیا میں اس کی ذات پر مرتب ہونے والے کسی نقصان سے ڈرتا ہے اور وہ ایسی حالت میں اس کے ارتکاب سے باز نہیں رہ سکتا جبکہ اس سے کوئی نقصان پہنچنے کا اندیشہ نہ ہو' اسی طرح کسی دنیوی طاقت کی گرفت کا خطرہ بھی وہ چیز نہیں ہے جو انسان کو ایک شریف انسان بنا سکتی ہو' ہر شخص جانتا ہے کہ کوئی دنیوی طاقت بھی عالم الغیب والشہادہ نہیں ہے' بہت سے جرائم اس کی نگاہ سے بچ کر کیے جاسکتے ہیں' اور ہر دنیوی طاقت کی گرفت سے بچنے کی بے شمار تدبیریں ممکن ہیں پھر کسی دنیوی طاقت کے قوانین بھی تمام برائیوں کا احاطہ نہیں کرتے' بیشتر برائیاں ایسی ہیں جن پر دنیوی قوانین کوئی گرفت سرے سے کرتے ہی نہیں' حالانکہ وہ ان برائیوں سے قبیح تر ہیں جن پر وہ گرفت کرتے ہیں' اس لئے دین حق نے اخلاق کی پوری عمارت اس بنیاد پر کھڑی کی ہے کہ اس ان دیکھے خدا سے ڈر کر برائی سے اجتناب کیا جائے جو ہر حال میں انسان کو دیکھ رہا ہے' جس کی گرفت سے انسان بچ کر کہیں نہیں جاسکتا' جس نے خیر و شر کا ایک ہمہ گیر' عالمگیر اور مستقل معیار انسان کو دیا ہے اسی کے ڈر سے بدی کو چھوڑنا اور نیکی کو اختیار کرنا وہ اصل بھلائی ہے جو دین کی نگاہ میں قابل قدر ہے' اس کے سوا کسی دوسری وجہ سے اگر کوئی انسان بدی نہیں کرتا' یا اپنی ظاہری شکل کے اعتبار سے جو افعال نیکی میں شمار ہوتے ہیں ان کو اختیار کرتا ہے تو آخرت میں اس کے یہ اخلاق کسی قدر اور وزن کے مستحق نہ ہوں گے' کیونکہ ان کی مثال اس عمارت کی سی ہے جو ریت پر تعمیر ہوئی ہے۔ (از تفسیر ۱۸ تفہیم القرآن)]

بخشش، معافی، مغفرت

(**سورۃ البقرۃ ۲**) ---۲۲۱۔ ''اور نہ نکاح کرنا تم مشرک عورتوں سے جب تک کہ نہ ایمان لے آئیں وہ- اور البتہ ایک مومن لونڈی کہیں بہتر ہے مشرک عورت سے اگرچہ وہ بہت پسند ہو تمہیں- اور نہ نکاح کرنا تم (اپنی عورتوں کا) مشرک مردوں سے جب تک کہ نہ ایمان لے آئیں وہ- اور البتہ ایک مومن غلام کہیں بہتر ہے مشرک مرد سے اگرچہ وہ بہت پسند ہو تمہیں- یہ (مشرک) بلاتے ہیں دوزخ کی طرف اور اللہ تعالیٰ بلاتا ہے جنت اور مغفرت کی طرف اپنے اذن سے اور کھول کر بیان کرتا ہے اپنے احکام لوگوں کے لئے تاکہ وہ نصیحت قبول کریں۔'' O ---۲۶۸۔ ''شیطان ڈراتا ہے تمہیں مفلسی سے اور ترغیب دیتا ہے تم کو بے حیائی کے کاموں کی مگر اللہ تعالیٰ وعدہ کرتا ہے تم سے اپنی بخشش اور فضل کا اور اللہ ہے بڑی وسعت والا اور سب کچھ جاننے والا۔'' O

(**سورۃ آل عمران ۳**) ---۱۳۳۔ ''اور لپکو مغفرت کی طرف اپنے رب کی اور جنت (کی طرف) جس کی وسعت آسمانوں اور زمین (جیسی ہے) وہ تیار کی گئی ہے متقیوں کے لئے۔'' O [مال و دولت دُنیا کے پیچھے لگ کر آخرت تباہ کرنے کے بجائے اللہ تعالیٰ و رسول ﷺ کی اطاعت کا اور اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور اس کی جنت کا راستہ اختیار کرو- جو متقین کے لئے اللہ تعالیٰ نے تیار کی ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۱۳۶۔ ''یہی وہ لوگ ہیں کہ بے صلہ ان کا بخشش ان کے رب کی طرف سے اور جنتیں ایسی کہ بہتی ہیں ان کے نیچے نہریں- ہمیشہ رہیں گے وہ ان جنتوں میں اور کیا ہی خوب ہے اجر نیک کام کرنے والوں کا۔'' O ---۱۵۷۔ ''اور اگر قتل کئے جاؤ تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں یا مر جاؤ تو بخشش جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوگی اور اس کی رحمت کہیں بہتر ہے ہر اس چیز سے جو لوگ جمع کرتے ہیں۔'' O

(**سورۃ المائدۃ ۵**) ---۹۔ ''اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے ہیں بخشش اور بڑے اجر کا وعدہ کرتا ہے۔'' O

(**سورۃ الاعراف ۷**) ---۱۵۱۔ ''وہ (حضرت موسیٰؑ) بولا- میرے رب! مجھے اور میرے بھائی کو بخشش دے اور ہمیں اپنی رحمت میں داخل کر- تو رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔'' O

(**سورۃ التوبہ ۹**) ---۸۰۔ ''تو ان کے لئے بخشش مانگ یا ان کے لئے بخشش نہ مانگ- اگر تو ستر بار بھی بخشش مانگے گا تو بھی اللہ تعالیٰ انہیں نہیں بخشے گا- یہ اس لئے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے کفر کیا ہے- اور اللہ تعالیٰ بدکار لوگوں کو راہ نہیں دکھاتا۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۱۰، مضمون: منافق) ---۱۱۳۔ ''نبی ﷺ اور ایمان والوں کو روا نہیں کہ مشرکوں کے لئے اگرچہ وہ رشتہ دار ہوں- اس کے بعد کہ ان پر واضح ہو چکا ہے کہ وہ دوزخی ہیں بخشش کی دعا

Marfat.com

مانگیں۔"O---۱۱۴۔"اور ابراہیمؑ کا اپنے باپ کے لئے بخشش کی دُعا مانگنا صرف اس وعدے کی وجہ سے تھا جو اس نے اس سے کر لیا تھا۔ پھر جب اس پر واضح ہو گیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے تو وہ اس سے بے تعلق ہو گیا۔ ابراہیمؑ بیشک نرم دل اور بردبار تھا۔"O

(سورۃ ھود ۱۱)---۵۲۔"اے میری قوم! اپنے رب سے بخشش مانگو۔ پھر اس کی طرف رجوع کرو۔ وہ تم پر موسلا دھار بارش برسائے گا۔ اور تمہاری قوت میں قوت زیادہ کرے گا۔ اور مجرم بن کر منہ نہ موڑو۔"O---(یہ حضرت ہودؑ نے اپنی قوم سے کہا) آپ اپنی امت کو توبہ واستغفار کی تلقین کرتے رہتے تھے۔:
[تفسیر وحدیث مبارک کے لئے باب نمبر ۸، مضمون: توبہ]---۶۱۔"اور ثمود کی طرف ان کے بھائی صالحؑ کو (بھیجا) اس نے کہا اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی خدا نہیں۔ اسی نے تمہیں زمین سے پیدا کیا ہے اور تمہیں اس میں بسایا ہے۔ پس اس سے بخشش مانگو پھر اس کی طرف رجوع کرو۔ بیشک میرا رب قریب ہے اور دُعا کو قبول کرنے والا ہے۔"O---۹۰۔"اور اپنے رب سے بخشش مانگو۔ پھر اس کی طرف رجوع کرو۔ میرا رب رحم کرنے والا، محبت کرنے والا ہے۔"O---(یہ حضرت شعیبؑ نے اپنی قوم سے کہا)---۱۰۸۔"اور وہ جو نیک بخت ہوں گے وہ جنت میں ہوں گے جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ جب تک آسمان اور زمین رہتے ہیں مگر جو تیرا رب چاہے یہ عطیہ ہو گا نہ ختم ہونے والا۔"O

(سورۃ یوسف ۱۲)---۹۷۔"انہوں نے کہا ابا جی! آپ ہمارے لئے گناہوں کی بخشش طلب کیجئے بیشک ہم قصور وار ہیں۔"O---(یہ حضرت یعقوبؑ کے بیٹوں، برادران یوسفؑ نے کہا)---۹۸۔"کہا اچھا میں جلد ہی تمہارے لئے اپنے پروردگار سے بخشش مانگوں گا۔ وہ بہت بڑا بخشنے والا اور نہایت مہربانی کرنے والا ہے۔"O

(سورۃ الرعد ۱۳)---۶۔"اور جو تجھ سے (سزا کی طلبی میں) جلدی کر رہے ہیں راحت سے پہلے ہی۔ یقیناً ان سے پہلے سزائیں (بطور مثال) گزر چکی ہیں۔ اور بیشک تیرا رب البتہ بخشنے والا ہے لوگوں کے بے جا ظلم پر بھی۔ اور یہ بھی یقینی بات ہے کہ تیرا رب بڑی سخت سزا دینے والا ہے۔"O

(سورۃ طٰہٰ ۲۰)---۸۲۔"ہاں بیشک میں انہیں بخش دینے والا ہوں جو توبہ کریں ایمان لائیں نیک عمل کریں اور راہ راست پر بھی رہیں۔"O

(سورۃ سبا ۳۴)---۴۔"تاکہ وہ ایمان والوں اور نیکو کاروں کو بھلا بدلہ عطا فرمائے، یہی لوگ ہیں جن کے لیے مغفرت اور عزت کی روزی ہے۔"O

(سورۃ فاطر ۳۵)---۷۔"جو لوگ کافر ہوئے ان کے لیے سخت عذاب ہے اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کیے ان کے لیے بخشش ہے اور (بہت) بڑا اجر ہے۔"O

(سورۃ یٰسین ۳۶)---۱۱۔"بس آپ تو صرف ایسے شخص کو ڈرا سکتے ہیں جو نصیحت پر چلے اور رحمٰن سے بے دیکھے ڈرے، سو آپ اس کو مغفرت اور باوقار اجر کی خوش خبریاں سنا دیجئے۔"O

(سورۃ محمد ۴۷)---۱۹۔"سو (اے نبی!) آپ یقین کر لیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگا کریں اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے حق میں بھی اللہ تعالیٰ لوگوں کی آمد و رفت کی اور رہنے سہنے کی جگہ کو خوب جانتا ہے۔"O---۳۴۔"جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے اوروں کو روکا پھر کفر کی حالت میں ہی مر گئے (یقین کر لو) کہ اللہ تعالیٰ انہیں ہرگز نہ بخشے گا۔"O

(سورۃ الفتح ۴۸)---۲۹۔"حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں کافروں پر سخت ہیں آپس میں رحمدل ہیں، آپ انہیں دیکھیں گے کہ رکوع اور سجدے کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل اور رضامندی کی جستجو میں ہیں، ان کا نشان ان کے چہروں پر سجدوں کے اثر سے ہے، ان کی یہی مثال تورات میں ہے اور ان کی مثال انجیل میں ہے، مثل اس کھیتی کے جس نے اپنا انکھوا نکالا پھر اسے مضبوط کیا اور وہ موٹا ہو گیا پھر اپنے تنے پر سیدھا کھڑا ہو گیا اور کسانوں کو خوش کرنے لگا تاکہ ان کی وجہ سے کافروں کو چڑائے، ان ایمان والوں اور نیک اعمال والوں سے اللہ تعالیٰ نے بخشش کا اور بہت بڑے ثواب کا وعدہ کیا ہے۔"O

(سورۃ الحجرات ۴۹)---۳۔"بیشک جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے حضور میں اپنی آوازیں پست رکھتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے پرہیزگاری کے لیے جانچ لیا ہے۔ ان کے لیے مغفرت ہے اور بڑا ثواب ہے۔"O [تفسیر کے لیے باب نمبر ۴۲، مضمون: مرتبہ رسول]

اصحاب المیمنہ، اصحاب یمین، دائیں ہاتھ والے

(سورۃ الواقعہ ۵۶)---۸۔"پس داہنے ہاتھ والے کیسے اچھے ہیں داہنے ہاتھ والے۔"O---[جس کا معنی ہے دایاں ہاتھ۔ کیونکہ ان نیک بختوں کو دائیں ہاتھ سے پکڑ کر جنت میں لے جائیں گے یا ان کا نامہ اعمال ان کے دائیں ہاتھ میں پکڑایا جائے گا اس لیے کہ ان کی روحیں حضرت آدم علیہ السلام کے

Marfat.com

میں جانب تھیں اس لیے انہیں اصحاب المیمنہ کہا گیا ہے۔ یا یہ یُمن سے ماخوذ ہے جس کا معنی یُمن و برکت والا۔ کیونکہ ان کی ساری زندگی اپنے رب کریم کی
بندگی میں بسر ہوئی اس کی یاد میں ان کے رات دن کٹتے تھے، اس کو راضی کرنے کے لیے وہ جدو جہد کرتے رہے۔ ایسے لوگوں سے بڑھ کر یمن و برکت والا
کون ہو سکتا ہے اس لیے اصحاب المیمنہ کہا گیا۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)] ---۲۷۔ ''اور داہنے ہاتھ والے کیا ہی اچھے ہیں داہنے ہاتھ والے۔'' O ---
[اب تک سابقین (مقربین) کا ذکر تھا اصحاب الیمین سے اب عام مومنین کا ذکر ہو رہا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۲۸۔ ''وہ بغیر
کانٹوں کی بیریوں۔'' O ---۲۹۔ ''اور تہ بہ تہ کیلوں۔'' O ---۳۰۔ ''اور لمبے لمبے سایوں'' O ---۳۱۔ ''اور بہتے ہوئے پانیوں'' O ---۳۲۔ ''اور
بکثرت پھلوں میں'' O ---۳۳۔ ''جو نہ ختم ہوں نہ روک لیے جائیں۔'' O ---[یعنی یہ پھل موسمی نہیں ہوں گے کہ موسم گزر گیا تو یہ پھل بھی آئندہ فصل
تک ناپید ہو جائیں گے یہ پھل اس طرح فصل گل ولالہ کے پابند نہیں ہوں گے بلکہ بہار وخزاں اور گرمی وسردی ہر موسم میں دستیاب ہوں گے۔ اس طرح ان
کے حصول میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوگی۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۳۴۔ ''اور اونچے اونچے فرشوں میں ہوں گے۔'' O ---۳۵۔ ''ہم نے ان
(کی بیویوں کو) خاص طور پر بنایا ہے۔'' O ---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴ مضمون: جنتی بیویاں] ---۳۶۔ ''اور ہم نے انہیں کنواریاں بنا دیا ہے۔'' O
---۳۷۔ ''محبت والیاں اور ہم عمر ہیں۔'' O ---۳۸۔ ''دائیں ہاتھ والوں کے لیے ہیں۔'' O ---۳۹۔ ''جم غفیر ہے اگلوں میں سے۔'' O ---۴۰۔
''اور بہت بڑی جماعت ہے پچھلوں میں سے۔'' O ---[یعنی نبی کریم ﷺ کی امت میں سے یا آپ ﷺ کی امت کے پچھلوں میں سے۔ (تفسیر از شاہ
فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۹۰۔ ''اور جو شخص داہنے (ہاتھ) والوں میں سے ہے۔'' O ---[یہ دوسری قسم ہے عام مومنین۔ یہ بھی جہنم سے بچ کر جنت میں
جائیں گے تاہم درجات میں سابقین سے کمتر ہوں گے۔ موت کے وقت فرشتے ان کو بھی سلامتی کی خوش خبری دیتے ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]
---۹۱۔ ''تو بھی سلامتی ہے تیرے لیے کہ تو داہنے والوں میں سے ہے۔'' O ---۹۵۔ ''یہ خبر سراسر حق اور قطعاً یقینی ہے۔'' O

(**سورۃ الحاقۃ** ۶۹) ---۱۹۔ ''سو جسے اس کا نامۂ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ کہنے لگے گا کہ لو میرا نامۂ اعمال پڑھو۔'' O ---[یعنی وہ
مارے خوشی کے ہر ایک کو کہے گا کہ لو پڑھ لو میرا اعمال نامہ تو مجھے مل گیا ہے اس لئے کہ اسے پتہ ہوگا کہ اس میں اس کی نیکیاں ہی نیکیاں ہوں گی کچھ برائیاں
ہوں گی تو وہ اللہ تعالیٰ نے معاف فرما دی ہوں گی یا ان برائیوں کو بھی حسنات میں تبدیل کر دیا ہوگا جیسا کہ اللہ تعالیٰ اہل ایمان کے ساتھ فضل وکرم کی یہ مختلف
صورتیں فرمائے گا۔ (از تفسیر ۷ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۲۰۔ ''مجھے تو کامل یقین تھا کہ مجھے اپنا حساب ملنا ہے۔'' O ---۲۱۔ ''پس وہ ایک دل پسند
زندگی میں ہوگا۔'' O ---۲۲۔ ''بلند و بالا جنت میں۔'' O ---[جنت میں مختلف درجات ہوں گے ہر درجے کے درمیان بہت فاصلہ ہوگا جیسے مجاہدین کے
بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جنت میں سو درجے ہیں جو اللہ نے مجاہدین فی سبیل اللہ کے لئے تیار کیے ہیں دو درجوں کے درمیان زمین وآسمان
جتنا فاصلہ ہوگا''۔ (از تفسیر ۲ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۲۳۔ ''جس کے میوے جھکے پڑے ہوں گے۔'' O ---۲۴۔ ''(ان سے کہا جائے گا) کہ مزے
سے کھاؤ پیو اپنے ان اعمال کے بدلے جو تم نے گزشتہ زمانے میں کیے۔'' O ---[یعنی دنیا میں اعمال صالحہ کیے یہ جنت ان کا صلہ ہے۔ (از تفسیر ۲ شاہ فہد
قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ المدثر** ۷۴) ---۳۸۔ ''ہر شخص اپنے اعمال کے بدلے میں گروی ہے۔'' O ---۳۹۔ ''مگر دائیں ہاتھ والے۔'' O ---[یعنی وہ اپنے گناہوں
کے اسیر نہیں ہوں گے بلکہ اپنے نیک اعمال کی وجہ سے آزاد ہوں گے۔ (از تفسیر ۳ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۴۰۔ ''کہ وہ بہشتوں میں (بیٹھے ہوئے) گناہ
گاروں سے۔'' O ---۴۱۔ ''سوال کرتے ہوں گے۔'' O ---۴۲۔ ''تمہیں دوزخ میں کس چیز نے ڈالا۔'' O ---۴۳۔ ''وہ جواب دیں گے کہ ہم نمازی
نہ تھے۔'' O ---۴۴۔ ''نہ مسکینوں کو کھانا کھلاتے تھے۔'' O ---۴۵۔ ''اور ہم بحث کرنے والے (انکاریوں) کا ساتھ دے کر بحث مباحثہ میں مشغول رہا
کرتے تھے۔'' O ---۴۶۔ ''اور روز جزا کو جھٹلاتے تھے۔'' O ---۴۷۔ ''یہاں تک کہ ہمیں موت آ گئی۔'' O

السابقون

(**سورۃ الواقعۃ** ۵۶) ---۱۰۔ ''اور جو آگے والے ہیں وہ تو آگے والے ہی ہیں۔'' O ---[السابقون: آخر میں تیسری قسم کا ذکر فرمایا جا رہا ہے۔ ساتھ ہی
ان کے مدارج عالیہ اور ان پر جو فضل وکرم کیا جانے والا ہے اس کو بھی بیان کر دیا۔ السابقون کا معنی ہے سبقت لے جانے والے۔ اس سے مراد وہ ازلی سعادت
مند ہیں جنہیں جب دعوت حق دی گئی تو انہوں نے اسے فوراً قبول کر لیا۔ جب بھی انہیں کسی کار خیر کی طرف بلایا گیا یہ اپنے ساتھیوں سے چار قدم آگے ہی دکھائی
دیے۔ دین کی سربلندی کے لیے اگر ان کے مال کی ضرورت پڑی تو سب کچھ لا کر قدموں میں ڈھیر کر دیا۔ اگر جان کی ضرورت ہوئی تو بصد مسرت سر بکف

Marfat.com

میدان میں حاضر ہوگئے۔ غرضیکہ نیکی اور بھلائی کے ہر کام میں یہ ہمیشہ پیش پیش رہے۔ ان کی تعریف رحمتِ عالم ﷺ نے اپنے ان کلمات سے فرمائی ہے۔ ''جب ان کے سامنے حق پیش کیا گیا تو انہوں نے بلا تامل قبول کرلیا۔ جب مال اور جان کی قربانی دینے کو کہا گیا تو انہوں نے ہر چیز پیش کردی اور جب وہ حکومت کی مسند پر بیٹھے تو لوگوں کے ساتھ انہوں نے وہی معاملہ کیا جو وہ اپنے لیے پسند کرتے تھے''۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)] ---۱۱۔ ''وہ بالکل نزدیکی حاصل کیے ہوئے ہیں۔'' O ---۱۲۔ ''نعمتوں والی جنتوں میں ہیں۔'' O ---۱۳۔ ''(بہت بڑا) گروہ تو اگلے لوگوں میں سے ہوگا۔'' O ---[یعنی امت کے اولین دور میں ایسے جانبازوں اور سرفروشوں کی تعداد بہت زیادہ ہوگی اور بعد میں آنے والے اوقات میں ان کی تعداد گھٹتی جائے گی۔ معلوم ہوا کہ عہد نبوت میں جن لوگوں نے اس منبع فیض سے کسبِ فیض کیا اور اس آفتابِ ہدایت سے اپنے دل کی دنیا کو منور کیا، جنہوں نے اس وقت حضور ﷺ کے دستِ حق پرست پر اسلام کی بیعت کی جبکہ اسلام قبول کرنا مصائب و آلام کو دعوت دینے کے مترادف تھا۔ جنہوں نے اللہ کے رسول کے لیے اپنے گھربار اور وطن اور عیال کو چھوڑ دیا اور جب بھی جہاد کے نقارہ پر چوٹ لگی وہ کفن بردوش حاضر ہوگئے۔ یہ اس طائفہ سعیدہ کے سرخیل ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا بے محابا نزول ہوتا ہے۔ افسوس ہے ان کم فہم لوگوں پر جو ان نفوسِ قدسیہ کے بارے میں زبانِ طعن دراز کرتے ہیں جن کی توصیف اور ثناء سے قرآن کریم بھرا پڑا ہے۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور ﷺ کا یہ ارشادِ گرامی نقل کرتے ہیں۔ ''اے لوگو! میرے صحابہ کو سب وشتم مت کرو - اگر تم کوہِ اُحد کے برابر سونا بھی خرچ کرلو تو ان کے ایک مُد یا نصف مُد غلہ کے برابر بھی نہیں ہوسکتا۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)] ---۱۴۔ ''اور تھوڑے سے پچھلے لوگوں میں سے۔'' O ---[بعد کے زمانہ میں ایسے سعادت مندوں کی تعداد گھٹتی جائے گی۔ انہیں اپنی اخروی زندگی کو بہتر بنانے کے بجائے اپنی دنیوی زندگی کو پرکشش اور آرام دہ بنانے کی فکر زیادہ ہوگی۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)] ---۱۵۔ ''یہ لوگ سونے کے تاروں سے بنے ہوئے تختوں پر۔'' O ---۱۶۔ ''ایک دوسرے کے سامنے تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے۔'' O ---۱۷۔ ''ان کے پاس ایسے لڑکے جو ہمیشہ (لڑکے ہی) رہیں گے آمد ورفت کریں گے۔'' O ---۱۸۔ ''آبخورے اور جگ لے کر اور ایسا جام لے کر جو بہتی ہوئی شراب سے پُر ہو۔'' O ---۱۹۔ ''جس سے نہ سر میں درد ہو نہ عقل میں فتور آئے۔'' O ---۲۰۔ ''اور ایسے میوے لیے ہوئے جو ان کی پسند کے ہوں۔'' O ---۲۱۔ ''اور پرندوں کے گوشت جو انہیں مرغوب ہوں۔'' O ---۲۲۔ ''اور بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں۔'' O ---۲۳۔ ''جو چھپے ہوئے موتیوں کی طرح ہیں۔'' O ---۲۴۔ ''یہ صلہ ہے ان کے اعمال کا۔'' O ---۲۵۔ ''نہ وہاں بکواس سنیں گے اور نہ گناہ کی بات۔'' O --- [اہل جنت کو یہ شرف بھی بخشا جائے گا کہ وہاں کوئی ایسی گفتگو ان کے لیے بارِ گوش نہ ہوگی جو لغو اور بیہودہ ہو اور نہ ہی وہاں کذب بیانی، غیبت، گلہ، سب وشتم پر مشتمل کوئی گفتگو ہوگی جو سراسر گناہ ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)] ---۲۶۔ ''صرف سلام ہی سلام کی آواز ہوگی۔'' O ---۸۸۔ ''پس جو کوئی بارگاہِ الٰہی سے قریب کیا ہوا ہوگا۔'' O ---[سورت کے آغاز میں اعمال کے لحاظ سے انسانوں کی جو تین قسمیں بیان کی گئی تھیں ان کا پھر ذکر کیا جارہا ہے۔ یہ ان کی پہلی قسم ہے جنہیں مقربین کے علاوہ سابقین بھی کہا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ نیکی کے ہر کام میں آگے آگے ہوتے ہیں اور قبول ایمان میں بھی وہ دوسروں سے سبقت کرتے ہیں اور اپنی اسی خوبی کی وجہ سے وہ مقربین بارگاہِ الٰہی قرار پاتے ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۸۹۔ ''اسے تو راحت ہے اور غذائیں ہیں اور آرام والی جنت ہے۔'' O

جنت (جنتی)

(سورۃ البقرۃ ۲) ---۲۵۔ ''اور خوشخبری دے دو ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور کیے جنہوں نے نیک عمل کہ بیشک ان کے لئے ہیں باغ، بہتی ہوں گی جن کے نیچے نہریں، جب بھی دیا جائے گا انہیں ان باغوں میں سے کوئی پھل کھانے کے لیے تو وہ کہیں گے یہ تو وہی ہے جو مل چکا ہے ہمیں اس سے پہلے کیونکہ دیا ہی جائے گا انہیں پھل ملتا جلتا۔ اور ان کے لیے وہاں بیویاں ہوں گی پاکیزہ اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔'' O ---۳۵۔ ''اور ہم نے کہا: اے آدم! رہو تم اور تمہاری بیوی جنت میں اور کھاؤ اس میں بافراغت جہاں سے چاہو مگر نہ قریب جانا اس درخت کے ورنہ شمار ہوگا تمہارا ظالموں میں۔'' O ---۸۲۔ ''اور جو لوگ ایمان لائے اور کیے انہوں نے نیک عمل بھی وہی ہیں اہل جنت وہ اسی میں رہیں گے ہمیشہ۔'' O

(سورۃ آل عمران ۳) ---۱۵۔ ''آپ کہو کیا میں بتاؤں تم کو وہ چیز جو زیادہ بہتر ہے تمہاری ان چیزوں سے ان لوگوں کے لئے جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا۔ ان کے رب کے پاس جنتیں ہیں ایسی کہ بہہ رہی ہیں ان کے نیچے نہریں رہیں گے وہ ہمیشہ ان میں اور بیویاں ہیں پاکیزہ اور خوشنودی اللہ تعالیٰ کی۔ اور اللہ تعالیٰ ہر وقت دیکھ رہا ہے اپنے بندوں کو۔'' O ---۱۳۳۔ ''اور لپکو مغفرت کی طرف اپنے رب کی اور جنت (کی طرف) جس کی وسعت آسمانوں اور زمین (جیسی ہے) تیار کی گئی ہے متقیوں کے لیے۔'' O ---۱۳۶۔ ''یہی وہ لوگ ہیں کہ جن کا صلہ ان کا بخشش ان کے رب کی طرف سے اور جنتیں ایسی کہ بہتی ہیں ان

Marfat.com

کے نیچے نہریں، ہمیشہ رہیں گے وہ ان جنتوں میں اور کیا ہی خوب ہے اجر نیک عمل کرنے والوں کا۔" O ---۱۴۲۔ "کیا سمجھتے ہو تم یہ کہ داخل ہو جاؤ گے تم جنت میں (یونہی) حالانکہ ابھی تک نہیں دیکھا اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو جنہوں نے جہاد کیا ہے تم میں سے اور وہ دیکھنا چاہتا ہے ثابت قدم رہنے والوں کو۔" O ---۱۸۵۔ "ہر جان کو چکھنا ہے مزا موت کا اور بس دیئے جائیں گے تم کو پورے اجر تمہارے (اعمال کے) روز قیامت پس جو بچا لیا گیا آگ سے اور داخل کر دیا گیا جنت میں تو بیشک کامیاب ہو گیا وہ اور نہیں ہے دُنیاوی زندگی مگر محض سامان دھوکے کا۔" O

(سورۃ النساء ۴) ---۵۷۔ "اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور کرتے رہے نیک عمل عنقریب داخل کریں گے ہم انہیں جنتوں میں کہ بہتی ہوں گی نہریں ان کے نیچے رہیں گے ان جنتوں میں ہمیشہ ہمیشہ۔" O ---۱۲۲۔ "اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور کیے انہوں نے نیک کام ضرور داخل کریں گے ہم ان کو ایسی جنتوں میں کہ بہہ رہی ہوں گی ان کے نیچے نہریں رہیں گے وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ۔ یہ وعدہ ہے اللہ تعالیٰ کا سچا اور کون ہے زیادہ سچا اللہ تعالیٰ سے بات میں۔" O ---۱۲۴۔ "اور جو شخص کرے گا کوئی نیک کام وہ مرد ہو یا عورت اور ہو وہ مومن تو ایسے سب لوگ داخل ہوں گے جنت میں اور نہیں ناانصافی ہو گی ان کے ساتھ ذرا بھی۔" O

(سورۃ المائدۃ ۵) ---۷۲۔ "ان لوگوں نے کفر کیا ہے جو کہتے ہیں کہ "مسیح ابن مریم ہی اللہ ہے" حالانکہ مسیح نے کہا تھا "اے بنی اسرائیل! اللہ کی عبادت کرو جو میرا رب بھی ہے اور تمہارا رب بھی۔ بیشک جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرائے گا اس پر اللہ نے جنت حرام کر دی ہے اور اس کا ٹھکانا آگ ہو گا اور ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہو گا۔" O

(سورۃ الاعراف ۷) ---۱۹۔ "اور اے آدم! تو اور تیری بیوی اس باغ میں رہو اور جہاں سے چاہو کھاؤ مگر اس درخت کے پاس نہ جانا ورنہ ظالموں میں ہو جاؤ گے۔" O ---۲۲۔ "چنانچہ اس نے انہیں دھوکے سے گرا لیا۔ پھر جب انہوں نے اس درخت کو چکھا تو ان پر ان کے ننگ ظاہر ہو گئے اور وہ لگے باغ کے پتوں کو اپنے اوپر لپیٹنے۔ اور ان کے رب نے انہیں آواز دی "کیا میں نے تمہیں اس درخت سے منع نہیں کیا تھا اور کہا نہ تھا کہ شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے؟" O ---۴۲۔ "اور جو لوگ ایمان لاتے ہیں اور درست عمل کرتے ہیں اور ہم کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے وہ اہل جنت ہوں گے جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔" O ---۴۳۔ "اور ہم ان کے سینے سے جو کدورت بھی ان میں ہے کھینچ لیں گے اور ان کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ کہیں گے تعریف اللہ تعالیٰ کی جس نے ہمیں اس کی راہ دکھائی اور ہم کبھی راہ نہ پا سکتے تھے اگر اللہ تعالیٰ ہمیں راہ نہ دکھاتا۔ یقیناً ہمارے رب کے رسول ہمارے پاس حق لے کر آئے تھے اور انہیں آواز دی جائے گی یہ ہے جنت جس کے تم اپنے عملوں کے سبب وارث بنائے گئے ہو۔" O ---۴۴۔ "اور جنتی دوزخیوں کو آواز دیں گے۔ ہم نے اس وعدے کو جو ہمارے رب نے ہم سے کیا تھا سچا پایا۔ تو کیا تم نے بھی اس وعدے کو جو تمہارے رب نے کیا تھا سچا پایا؟ وہ کہیں گے ہاں۔ تب ایک اعلان کرنے والا ان کے درمیان اعلان کرے گا کہ ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔" O ---۴۹۔ "کیا یہی وہ لوگ ہیں جن کے متعلق تم قسمیں کھاتے تھے کہ اللہ ان پر رحمت نہیں کرے گا" "جنت میں داخل ہو جاؤ تم پر کوئی خوف نہیں اور نہ تم غم کھاؤ گے۔" O ---۵۰۔ "اور دوزخی جنتیوں کو آواز دیں گے "ہم پر کچھ پانی انڈیلو یا کچھ اس رزق میں سے دے (دو) جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں دیا ہے۔" وہ کہیں گے اللہ تعالیٰ نے انہیں کافروں پر حرام کر دیا ہے۔" O ---۵۱۔ "وہ جنہوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنا رکھا تھا اور جنہیں دنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈال دیا تھا۔ (اللہ تعالیٰ کہے گا) "ہاں! آج ہم نے بھی انہیں بھلا دیا ہے جیسے انہوں نے اپنے اس دن کی ملاقات کو بھلا رکھا تھا اور جیسے وہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے۔" O --- [تفسیر کے لیے باب نمبر۹، مضمون: دین]

(سورۃ التوبہ ۹) ---۲۱۔ "ان کا رب انہیں اپنی رحمت اور خوشنودی اور ایسے باغوں کی خوشخبری دیتا ہے جن میں ان کے لئے دائمی نعمتیں ہوں گی۔" O ---۲۲۔ "اور جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ بیشک اللہ تعالیٰ ہی کے پاس بڑا اجر ہے۔" O ---۷۲۔ "اللہ تعالیٰ مومن مردوں اور مومن عورتوں سے ایسے باغوں کا جن میں نہریں بہتی ہیں اور جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے اور ہمیشگی کے باغوں میں پاکیزہ گھروں کا وعدہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور بڑھ کر ہو گی۔ یہی تو بڑی کامیابی ہے۔" O ---۸۹۔ "اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے ایسے باغ تیار کیے ہیں جن میں نہریں بہتی ہیں اور جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔" O ---۱۰۰۔ "اور مہاجرین اور انصار میں پہل کرنے والے پہلے لوگ اور وہ جنہوں نے نیک عمل کے ساتھ ان کی پیروی کی۔ ان سے اللہ تعالیٰ خوش ہے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ سے خوش ہیں اور ان کے لئے اس نے ایسے باغ تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔" O ---۱۱۱۔ "اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے مال خرید لئے ہیں کہ بدلے میں انہیں جنت ملے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جنگ کرتے ہیں۔ پھر قتل کرتے ہیں اور قتل کیے جاتے ہیں۔ یہ سچا وعدہ تورات، انجیل اور قرآن کے مطابق ان کے ذمے ہے اور کون اللہ تعالیٰ سے زیادہ اپنے وعدے کو پورا کرنے والا ہے۔ سو اپنے سودے پر جو تم نے اس سے کیا ہے خوشیاں مناؤ اور یہی بڑی کامیابی ہے۔" O

(سورۃ یونس ۱۰) ---۹۔ "البتہ جو لوگ ایمان لاتے اور درست عمل کرتے ہیں۔ انہیں ان کا رب ان کے ایمان کے ذریعے راہ دکھائے گا۔ نعمت بھرے

Marfat.com

باغوں میں ان کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی۔" O ---۱۰۔ "وہاں ان کی پکار "اے اللہ تعالیٰ تو پاک ہے" ہوگی اور وہاں ان کی باہمی دُعا "سلام" ہوگی۔ اور ان کی آخری پکار "تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے جو سارے جہان کا رب ہے" ہوگی۔" O ---۲۵۔ "اور اللہ تعالیٰ سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے اور جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی طرف ہدایت دے دیتا ہے۔" O ---[یعنی دُنیا کی فانی زندگی پر مت ریجھو۔ دار السلام (جنت) کی طرف آؤ۔ اللہ تعالیٰ تمہیں سلامتی کے گھر کی طرف بلا رہا ہے۔ وہاں کے رہنے والے ہر قسم کے رنج و غم، پریشانی، تکلیف، نقصان، آفت، دفتحا زوال وغیرہ سے صحیح وسالم رہیں گے۔ فرشتے ان کو سلام کریں گے۔ خود رب العزت کی طرف سے تحفہ سلام پہنچے گا۔ (از تفسیر مولانا شبیر احمد عثمانیؒ)] ---۲۶۔ "ان لوگوں کے لئے جو اچھے کام کرتے ہیں۔ اچھائی ہے اور زیادہ بھی۔ اور ان کے چہروں پر نہ غبار چھائے گی اور نہ ذلت۔ وہ جنت کے لوگ ہیں جو وہاں ہمیشہ رہیں گے۔" O

(**سورۃ ھود ۱۱**) ---۲۳۔ "ہاں! جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے درست عمل کئے اور اپنے رب کے سامنے عاجزی کی وہ جنت میں جانے والے ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔" O ---۱۰۸۔ "اور وہ جو نیک بخت ہوں گے وہ جنت میں ہوں گے جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے جب تک آسمان اور زمین رہتے ہیں۔" O

(**سورۃ الرعد ۱۳**) ---۲۲۔ "اور وہ اپنے رب کی رضامندی کی طلب کے لئے صبر کرتے ہیں اور نمازوں کو برابر قائم رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے اسے چھپے کھلے خرچ کرتے ہیں اور برائی کو بھی بھلائی سے ٹالتے ہیں۔ ان ہی کے لئے عاقبت کا گھر ہے۔" O ---۲۳۔ "ہمیشہ رہنے کے باغات جہاں یہ خود جائیں گے اور ان کے باپ دادوں اور بیویوں اور اولادوں میں سے بھی جو نیکو کار ہوں گے ان کے پاس فرشتے ہر ہر دروازے سے آئیں گے۔" O ---۳۵۔ "اس جنت کی صفت جس کا وعدہ پرہیزگاروں کو دیا گیا ہے یہ ہے کہ اس کے نیچے سے نہریں بہہ رہی ہیں۔ اس کا میوہ ہمیشگی والا ہے اور اس کا سایہ بھی۔ یہ ہے انجام پرہیزگاروں کا۔ اور کافروں کا انجام کار دوزخ ہے۔" O

(**سورۃ ابراہیم ۱۴**) ---۲۳۔ "جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے وہ ان جنتوں میں داخل کئے جائیں گے جن کے نیچے چشمے جاری ہیں جہاں انہیں ہمیشگی ہوگی اپنے رب کے حکم سے۔ جہاں ان کا خیر مقدم سلام سے ہوگا۔" O

(**سورۃ الحجر ۱۵**) ---۳۴۔ "فرمایا اب تو بہشت سے نکل جا کیونکہ تو راندۂ درگاہ ہے۔" O (جب شیطان نے حضرت آدمؑ کو اللہ تعالیٰ کے حکم کے باوجود سجدہ نہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا) O ---۴۵۔ "پرہیزگار جنتی لوگ باغوں اور چشموں میں ہوں گے۔" O ---۴۶۔ "(ان سے کہا جائے گا) سلامتی اور امن کے ساتھ اس میں داخل ہو جاؤ۔" O ---۴۷۔ "ان کے دلوں میں جو کچھ رنجش و کینہ تھا ہم سب کچھ نکال دیں گے۔ وہ بھائی بھائی بنے ہوئے ایک دوسرے کے آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔" O ---۴۸۔ "نہ تو وہاں انہیں کوئی تکلیف چھو سکتی ہے اور نہ وہ وہاں سے کبھی نکالے جائیں گے۔" O

(**سورۃ النحل ۱۶**) ---۳۰۔ "اور پرہیزگاروں سے پوچھا جاتا ہے کہ تمہارے پروردگار نے کیا نازل فرمایا؟ تو وہ جواب دیتے ہیں کہ اچھے سے اچھا۔ جن لوگوں نے بھلائی کی ان کے لئے اس دُنیا میں بھلائی ہے اور یقیناً آخرت کا گھر تو بہت ہی بہتر ہے اور کیا ہی خوب پرہیزگاروں کا گھر ہے۔" O ---۳۱۔ "ہمیشگی والے باغات جہاں وہ جائیں گے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ جو کچھ یہ طلب کریں گے وہاں ان کے لئے موجود ہوگا۔ پرہیزگاروں کو اللہ تعالیٰ اسی طرح بدلے عطا فرماتا ہے۔" O ---۳۲۔ "وہ جن کی جانیں فرشتے اس حال میں قبض کرتے ہیں کہ وہ پاک صاف ہوں کہتے ہیں کہ تمہارے لئے سلامتی ہی سلامتی ہے۔ جاؤ جنت میں اپنے ان اعمال کے بدلے جو تم کرتے تھے۔" O

(**سورۃ الکہف ۱۸**) ---۳۔ "جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔" O ---۳۱۔ "ان کے لئے ہمیشگی والی جنتیں ہیں ان کے نیچے سے نہریں جاری ہوں گی، وہاں یہ سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور سبز رنگ کے نرم و باریک اور موٹے ریشم کے لباس پہنیں گے، وہاں تختوں کے اوپر تکیے لگائے ہوئے ہوں گے۔ کیا خوب بدلہ ہے اور کس قدر عمدہ آرام گاہ ہے۔" O ---۱۰۷۔ "جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے کام بھی اچھے کیے یقیناً ان کے لیے الفردوس کے باغات کی مہمانی ہے۔" O [جنت الفردوس جنت کا سب سے اعلیٰ درجہ ہے، ☆ اسی لیے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ "جب بھی تم اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرو تو فردوس کا سوال کرو، اس لیے کہ وہ جنت کا اعلیٰ حصہ ہے اور وہیں سے جنت کی نہریں پھوٹتی ہیں۔" (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۱۰۸۔ "جہاں وہ ہمیشہ رہا کریں گے جس جگہ کو بدلنے کا کبھی بھی ان کا ارادہ ہی نہ ہوگا۔" O

(**سورۃ مریم ۱۹**) ---۶۰۔ "بجز ان کے جو توبہ کر لیں اور ایمان لائیں اور نیک عمل کریں۔ ایسے لوگ جنت میں جائیں گے اور ان کی ذرا سی بھی حق تلفی نہ کی جائے گی۔" O ---۶۱۔ "ہمیشگی والی جنتوں میں جن کا غائبانہ وعدہ اللہ مہربان نے اپنے بندوں سے کیا ہے۔ بیشک اس کا وعدہ پورا ہونے والا ہی ہے۔" O ---۶۲۔ "وہ لوگ وہاں کوئی لغو بات نہ سنیں گے صرف سلام ہی سلام سنیں گے، ان کے لئے وہاں صبح شام ان کا رزق ہوگا۔" O ---۶۳۔ "یہ ہے وہ جنت جس کا وارث ہم اپنے بندوں میں سے انہیں بناتے ہیں جو متقی ہوں۔" O

Marfat.com

(سورۃ طٰہٰ ۲۰) ---۷۵۔ ''اور جو بھی اس کے پاس ایماندار ہو کر حاضر ہو گا اور اس نے اعمال بھی نیک کیے ہوں گے اس کے لیے بلند و بالا درجے ہیں۔'' O
---۷۶۔ ''ہمیشگی والی جنتیں جن کے نیچے نہریں لہریں لے رہی ہیں جہاں وہ ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے۔ یہی انعام ہے ہر اس شخص کا جو پاک ہوا۔'' O
(سورۃ الانبیاء ۲۱) ---۱۰۱۔ ''البتہ بے شک جن کے لیے ہماری طرف سے نیکی پہلے ہی ٹھہر چکی ہے۔ وہ سب جہنم سے دور ہی رکھے جائیں گے۔'' O
---[اس میں ایمان والوں کے لئے بشارت ہے حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالےٰ وجہہ الکریم نے یہ آیت پڑھ کر فرمایا کہ میں انہی میں سے ہوں اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اور طلحہ اور زبیر اور سعد اور عبدالرحمٰن بن عوفؓ شان نزول رسول کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ایک روز کعبہ معظمہ میں داخل ہوئے اس وقت قریش کے سردار حطیم میں موجود تھے اور کعبہ شریف کے گرد تین سو ساٹھ بت تھے نضر بن حارث سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے آیا اور آپ سے کلام کرنے لگا حضور ﷺ نے اس کو جواب دے کر ساکت کر دیا اور یہ آیت تلاوت فرمائی کہ ترجمہ۔ کہ تم اور جو کچھ اللہ کے سوا پوجتے ہو سب جہنم کے ایندھن ہیں، یہ فرما کر حضور ﷺ تشریف لے آئے پھر عبداللہ بن زبعری سہمی آیا اور اس کو ولید بن مغیرہ نے اس گفتگو کی خبر دی کہنے لگا کہ خدا کی قسم میں ہوتا تو ان سے مباحثہ کرتا اس پر لوگوں نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بلایا ابن زبعری یہ کہنے لگا کہ آپ نے یہ فرمایا ہے کہ تم اور جو کچھ اللہ کے سوا تم پوجتے ہو سب جہنم کے ایندھن ہیں حضور ﷺ نے فرمایا کہ ہاں کہنے لگا۔ یہود تو حضرت عزیر کو پوجتے ہیں اور نصاریٰ حضرت مسیح کو پوجتے ہیں اور بنی ملیح فرشتوں کو پوجتے ہیں اس پر اللہ تعالیٰ یہ آیت نازل فرمائی اور بیان فرمادیا کہ حضرت عزیر اور مسیح وہ ہیں جن کے لیے بھلائی کا وعدہ ہو چکا اور وہ جہنم سے دُور رکھے گئے ہیں اور حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ درحقیقت یہود و نصاریٰ وغیرہ شیطان کی پرستش کرتے ہیں ان جوابوں کے بعد اس کو مجال دم زدن نہ رہی اور وہ ساکت رہ گیا اور درحقیقت اس کا اعتراض کمال عناد سے تھا کیونکہ جس آیت پر اُس نے اعتراض کیا اس میں ما تعبدون ہے اور مَا زبانِ عربی میں غیر ذوی العقول کے لئے بولا جاتا ہے یہ جانتے ہوئے اُس نے اندھا بن کر اعتراض کیا یہ اعتراض تو اہل زبان کی نگاہوں میں کھلا ہوا باطل تھا مگر مزید بیان کے لیے اس آیت میں توضیح فرمادی گئی۔ (تفسیر از کنز الایمان)]---[بعض لوگوں کے ذہن میں یہ اشکال پیدا ہو سکتا تھا یا مشرکین کی طرف سے پیدا کیا جا سکتا تھا' جیسا کہ فی الواقع کیا جاتا ہے کہ عبادت تو حضرت عیسیٰ و عزیر علیہما السلام' فرشتوں اور بہت سے صالحین کی بھی کی جاتی ہے۔ تو کیا یہ بھی اپنے عابدین کے ساتھ جہنم میں ڈالے جائیں گے؟ اس آیت میں اس کا ازالہ کر دیا گیا ہے کہ یہ لوگ اللہ کے نیک بندے تھے جن کی نیکیوں کی وجہ سے اللہ کی طرف سے ان کے لیے نیکی یعنی سعادت ابدی یا بشارت جنت ٹھہرائی جا چکی ہے۔ یہ جہنم سے دور ہی رہیں گے۔ انہی الفاظ سے یہ مفہوم بھی واضح طور پر نکلتا ہے کہ جو لوگ دنیا میں یہ خواہش رکھتے ہوں گے کہ ان کی قبروں پر بھی قبے بنیں اور لوگ انہیں قاضی الحاجات سمجھ کر ان کے نام کی نذر و نیاز دیں اور ان کی پرستش کریں' یہ بھی پتھر کی مورتیوں کی طرح جہنم کا ایندھن ہوں گے' کیونکہ غیر اللہ کی پرستش کے داعی سبقت لهم منا الحسنى میں یقیناً نہیں آتے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۰۲۔ ''وہ تو دوزخ کی آہٹ تک نہ سنیں گے اور اپنی من بھاتی چیزوں میں ہمیشہ رہنے والے ہوں گے۔'' O---۱۰۳۔ ''وہ بڑی گھبراہٹ (بھی) انہیں غمگین نہ کر سکے گی اور فرشتے انہیں ہاتھوں ہاتھ لیں گے' کہ یہی تمہارا وہ دن ہے جس کا تم وعدہ دیئے جاتے رہے۔'' O
(سورۃ الحج ۲۲) ---۱۴۔ ''ایمان اور نیک اعمال والوں کو اللہ تعالیٰ لہریں لیتی ہوئی نہروں والی جنتوں میں لے جائے گا۔ اللہ جو ارادہ کرے اسے کر کے رہتا ہے۔'' O---۲۳۔ ''ایمان والوں اور نیک کام والوں کو اللہ تعالیٰ ان جنتوں میں لے جائے گا جن کے درختوں تلے سے نہریں لہریں لے رہی ہیں' جہاں وہ سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور سچے موتی بھی۔ وہاں ان کا لباس خالص ریشم ہو گا۔'' O---۲۴۔ ''ان کو پاکیزہ بات کی رہنمائی کر دی گئی اور قابل صد تعریف راہ کی ہدایت کی دی گئی۔'' O---۵۶۔ ''اس دن صرف اللہ ہی کی بادشاہت ہو گی وہی ان میں فیصلے فرمائے گا۔ ایمان اور نیک عمل والے تو نعمتوں سے بھری جنتوں میں ہوں گے۔'' O---۵۸۔ ''اور جن لوگوں نے راہ خدا میں ترک وطن کیا پھر وہ شہید کر دیئے گئے یا اپنی موت مر گئے اللہ تعالیٰ انہیں بہترین رزق عطا فرمائے گا۔ اور بیشک اللہ تعالیٰ روزی دینے والوں میں سب سے بہتر ہے۔'' O
(سورۃ المومنون ۲۳) ---۹۔ ''جو اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۷، مضمون: نماز) ---۱۰۔ ''یہی وارث ہیں۔'' O---۱۱۔ ''جو فردوس کے وارث ہوں گے جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔'' O
(سورۃ الفرقان ۲۵) ---۱۵۔ ''آپ کہہ دیجئے کہ کیا یہ بہتر ہے یا وہ ہمیشگی والی جنت جس کا وعدہ پرہیز گاروں سے کیا گیا ہے' جو ان کا بدلہ ہے اور ان کے لوٹنے کی اصلی جگہ ہے۔'' O---۲۴۔ ''البتہ اس دن جنتیوں کا ٹھکانا بہتر ہو گا اور خواب گاہ بھی عمدہ ہو گی۔'' O---[بعض نے اس سے یہ استدلال بھی کیا ہے کہ اہل ایمان کے لیے قیامت کا یہ ہولناک دن اتنا مختصر اور ان کا حساب اتنا آسان ہو گا کہ قیلولے کے وقت تک یہ فارغ ہو جائیں گے اور جنت میں یہ اپنے اہل خاندان اور حور عین کے ساتھ دوپہر کو استراحت فرما ہوں گے جس طرح حدیث میں ہے کہ *مومن کے لیے یہ دن اتنا ہلکا ہو گا کہ جتنے میں دنیا میں ایک فرض نماز ادا کر لینا* (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۷۵۔ ''یہی وہ لوگ ہیں جنہیں ان کے صبر کے بدلے جنت کے بلند و بالا خانے دیئے جائیں

Marfat.com

گے جہاں انہیں دُعا سلام پہنچایا جائے گا۔'' O---۷۶۔ ''اس میں یہ ہمیشہ رہیں گے' وہ بہت ہی اچھی جگہ اور عمدہ مقام ہے۔'' O

(**سورۃ العنکبوت ۲۹**)---۵۸۔ ''اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے انہیں ہم یقیناً جنت کے ان بالا خانوں میں جگہ دیں گے جن کے نیچے چشمے بہہ رہے ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے' کام کرنے والوں کا کیا ہی اچھا اجر ہے۔'' O

(**سورۃ الروم ۳۰**)---۱۵۔ ''جو ایمان لا کر نیک اعمال کرتے رہے وہ تو جنت میں خوش وخرم کر دیئے جائیں گے۔'' O

(**سورۃ لقمان ۳۱**)---۸۔ ''بیشک جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور کام بھی نیک (مطابق سنت) کیے ان کے لیے نعمتوں والی جنتیں ہیں۔'' O---۹۔ ''جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ کا سچا وعدہ ہے' وہ بہت بڑی عزت وغلبہ والا اور کامل حکمت والا ہے۔'' O

(**سورۃ السجدۃ ۳۲**)---۱۹۔ ''جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور نیک اعمال بھی کیے ان کے لیے ہمیشگی والی جنتیں ہیں' مہمانداری ہے ان کے اعمال کے بدلے جو وہ کرتے تھے۔'' O

(**سورۃ فاطر ۳۵**)---۲۱۔ ''اور نہ چھاؤں اور نہ دھوپ۔'' O---۳۲۔ ''پھر ہم نے ان لوگوں کو (اس) کتاب کا وارث بنایا جن کو ہم نے اپنے بندوں میں سے پسند فرمایا۔ پھر بعض تو ان میں اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہیں اور بعضے ان میں متوسط درجے کے ہیں اور بعضے ان میں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے نیکیوں میں ترقی کیے چلے جاتے ہیں۔ یہ بڑا فضل ہے۔'' O---۳۳۔ ''وہ باغات میں ہمیشہ رہنے کے جن میں یہ لوگ داخل ہوں گے سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے۔ اور پوشاک ان کی وہاں ریشم کی ہوگی۔'' O---۳۴۔ ''اور کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے ہم سے غم دور کیا۔ بیشک ہمارا پروردگار بڑا بخشنے والا بڑا قدردان ہے۔'' O---۳۵۔ ''جس نے ہم کو اپنے فضل سے ہمیشہ رہنے کے مقام میں لا اتارا جہاں نہ ہم کو کوئی تکلیف پہنچے گی اور نہ ہم کو کوئی خستگی پہنچے گی۔'' O

(**سورۃ یٰس ۳۶**)---۵۵۔ ''جنتی لوگ آج کے دن اپنے (دلچسپ) مشغلوں میں ہشاش بشاش ہیں۔'' O---۵۶۔ ''وہ اور ان کی بیویاں سایوں میں مسہریوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے۔'' O---۵۷۔ ''ان کے لیے جنت میں ہر قسم کے میوے ہوں گے اور بھی جو کچھ وہ طلب کریں۔'' O---۵۸۔ ''مہربان پروردگار کی طرف سے انہیں ''سلام'' کہا جائے گا۔'' O---[☆اس آیت کی جو تفسیر زبانِ رسالت نے فرمائی ہے وہ بھی ملاحظہ ہو: ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس وقت اہل جنت اپنی نعمتوں میں مشغول ہوں گے اچانک اُوپر سے ایک نُور چمکے گا جب وہ سر اٹھا کر دیکھیں گے تو انہیں معلوم ہوگا کہ ان کا ربّ کریم ان کی طرف جھانک رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے جنتیو! السلام علیکم۔ سلام قولاً من رب رحیم سے یہی مراد ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان کی طرف دیکھے گا اور وہ اس کی طرف دیکھتے رہیں گے۔ محویت کا یہ عالم ہوگا کہ جب وہ جمالِ حقیقی کا دیدار کر رہے ہوں گے جنت کی کسی دوسری نعمت کا انہیں خیال تک ہی نہیں رہے گا۔ یہاں تک کہ حسنِ حقیقی پردہ فرمائے گا، لیکن اس کا نور اور اس کی برکت ان پر اور ان کے مکانوں پر ضیاء بار رہے گی۔☆ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

(**سورۃ الزمر ۳۹**)---۷۳۔ ''اور جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے تھے ان کے گروہ کے گروہ جنت کی طرف روانہ کیے جائیں گے یہاں تک کہ جب اس کے پاس آ جائیں گے اور دروازے کھول دیئے جائیں گے اور وہاں کے نگہبان ان سے کہیں گے تم پر سلام ہو' تم خوش حال رہو تم اس میں ہمیشہ کے لیے چلے جاؤ۔'' O---[☆حدیث پاک میں آتا ہے جنت کے آٹھ دروازے ہیں' ان میں سے ایک ریان ہے' جس سے صرف روزے دار داخل ہوں گے☆۔ اسی طرح دوسرے دروازوں کے بھی نام ہوں گے جیسے باب الصلوٰۃ' باب الصدقہ' باب الجہاد وغیرہ، ہر دروازے کی چوڑائی چالیس سال کی مسافت کے برابر ہو گی اس کے باوجود یہ بھرے ہوئے ہوں گے سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹانے والے نبی کریم ﷺ ہوں گے۔ جنت میں سب سے پہلے جانے والے گروہ کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح اور دوسرے گروہ کے چہرے آسمان پر چمکنے والے ستاروں میں سے روشن ترین ستارے کی طرح چمکتے ہوں گے۔ جنت میں وہ بول و براز اور تھوک' بلغم سے پاک ہوں گے' ان کی کنگھیاں سونے کی اور پسینہ کستوری ہوگا' ان کی انگیٹھیوں میں خوشبودار لکڑی ہوگی' ان کی بیویاں الحور العین ہوں گی' ان کا قد حضرت آدم علیہ السلام کی طرح ساٹھ ہاتھ ہوگا۔ صحیح بخاری ہی کی ایک دوسری روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر مومن کو دو بیویاں ملیں گی' ان کے حسن و جمال کا یہ حال ہوگا کہ ان کی پنڈلی کا گودا گوشت کے پیچھے سے نظر آئے گا۔ بعض نے کہا یہ دو بیویاں حوروں کے علاوہ' دنیا کی عورتوں میں سے ہوں گی۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۷۴۔ ''یہ کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے ہم سے اپنا وعدہ پورا کیا اور ہمیں اس زمین کا وارث بنا دیا کہ جنت میں جہاں چاہیں مقام کریں پس عمل کرنے والوں کا کیا ہی اچھا بدلہ ہے۔'' O

(**سورۃ حم السجدۃ ۴۱**)---۳۰۔ ''(واقعی) جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے پھر اسی پر قائم رہے ان کے پاس فرشتے (یہ کہتے ہوئے) آتے ہیں کہ تم کچھ بھی اندیشہ اور غم نہ کرو (بلکہ) اس جنت کی بشارت سن لو جس کا تم وعدہ دیئے گئے ہو۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۳، مضمون: ملائکہ)---۳۱۔ ''تمہاری

Marfat.com

دنیوی زندگی میں بھی ہم تمہارے رفیق تھے اور آخرت میں بھی رہیں گے' جس چیز کو تمہارا جی چاہے اور جو کچھ تم مانگو سب تمہارے لیے (جنت میں موجود) ہے۔" O---۳۲۔ "غفور و رحیم (معبود) کی طرف سے یہ سب کچھ بطور مہمانی کے ہے۔" O

(سورۃ الشوریٰ ۴۲)---۷۔ "اسی طرح ہم نے آپ کی طرف عربی قرآن کی وحی کی ہے تاکہ آپ مکہ والوں کو اور اس کے آس پاس کے لوگوں کو خبردار کر دیں اور جمع ہونے کے دن سے جس کے آنے میں کوئی شک نہیں ڈرا دیں۔ ایک گروہ جنت میں ہوگا اور ایک گروہ جہنم میں ہوگا۔" O---۲۲۔ "آپ دیکھیں گے کہ یہ ظالم اپنے اعمال سے ڈر رہے ہوں گے جن کے وبال ان پر واقع ہونے والے ہیں' اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے وہ بہشتوں کے باغات میں ہوں گے وہ جو خواہش کریں اپنے رب کے پاس موجود پائیں گے یہی ہے بڑا فضل۔" O---۲۳۔ "یہی وہ ہے جس کی بشارت اللہ تعالیٰ اپنے ان بندوں کو دے رہا ہے جو ایمان لائے اور (سنت کے مطابق) نیک عمل کیے تو فرما دیجیے! کہ میں اس پر تم سے کوئی بدلہ نہیں چاہتا مگر محبت رشتہ داری کی' جو شخص کوئی نیکی کرے ہم اس کے لیے اس کی نیکی میں اور نیکی بڑھا دیں گے۔ بیشک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا (اور) بہت قدر دان ہے۔" O

(سورۃ الزخرف ۴۳)---۶۸۔ "میرے بندو! آج تو تم پر کوئی خوف (و ہراس) ہے اور نہ تم (بد دل اور) غمزدہ ہو گے۔" O---۶۹۔ "جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے اور تھے بھی وہ (فرماں بردار) مسلمان۔" O---۷۰۔ "تم اور تمہاری بیویاں ہشاش بشاش (راضی خوشی) جنت میں چلے جاؤ۔" O---۷۱۔ "ان کے چاروں طرف سے سونے کی رکابیاں اور سونے کے گلاسوں کا دور چلایا جائے گا' ان کے جی جس چیز کی خواہش کریں اور جس سے ان کی آنکھیں لذت پائیں' سب وہاں ہوگا اور تم اس میں ہمیشہ رہو گے۔" O---۷۲۔ "یہی وہ بہشت ہے کہ تم اپنے اعمال کے بدلے اس کے وارث بنائے گئے ہو۔" O---۷۳۔ "یہاں تمہارے لیے بکثرت میوے ہیں جنہیں تم کھاتے رہو گے۔" O

(سورۃ الاحقاف ۴۶)---۱۳۔ "بیشک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ تعالیٰ ہے پھر اس پر جمے رہے تو ان پر نہ تو کوئی خوف ہوگا اور نہ غمگین ہوں گے۔" O---۱۴۔ "یہ تو اہل جنت ہیں جو سدا اسی میں رہیں گے' ان اعمال کے بدلے جو وہ کیا کرتے تھے۔" O---۱۵۔ "اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم دیا ہے' اس کی ماں نے اسے تکلیف جھیل کر پیٹ میں رکھا اور تکلیف برداشت کر کے اسے جنا۔ اس کے حمل کا اور اس کے دودھ چھڑانے کا زمانہ تیس مہینے کا ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ اپنی پختگی اور چالیس سال کی عمر کو پہنچا تو کہنے لگا اے میرے پروردگار! مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر بجا لاؤں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر انعام کی ہے اور یہ کہ میں ایسے نیک عمل کروں جن سے تو خوش ہو جائے اور تو میری اولاد بھی صالح بنا۔ میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔" O (دعا کیلئے باب ۵، مضمون: قرآنی دعائیں، تفسیر کیلئے باب ۸، مضمون: والدین کے حقوق)---۱۶۔ "یہی وہ لوگ ہیں جن کے نیک اعمال تو ہم قبول فرما لیتے ہیں اور جن کے بداعمال سے درگزر کر لیتے ہیں' (یہ) جنتی لوگوں میں ہیں۔ اس سچے وعدے کے مطابق جو ان سے کیا جاتا تھا۔" O

(سورۃ محمد ۴۷)---۱۲۔ "جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے انہیں اللہ تعالیٰ یقیناً ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اور جو لوگ کافر ہوئے وہ (دنیا ہی کا) فائدہ اٹھا رہے ہیں اور مثل چوپایوں کے کھا رہے ہیں' ان کا (اصل) ٹھکانا جہنم ہے۔" O---۱۵۔ "اس جنت کی صفت جس کا پرہیزگاروں سے وعدہ کیا گیا ہے' یہ ہے کہ اس میں پانی کی نہریں ہیں جو بدبو کرنے والا نہیں' اور دودھ کی نہریں ہیں جن میں پینے والوں کے لئے بڑی لذت ہے اور نہریں ہیں شہد کی جو بہت صاف ہیں اور ان کے لیے وہاں پر ہر قسم کے میوے ہیں اور ان کے رب کی طرف سے مغفرت ہے' کیا یہ مثل اس کے ہیں جو ہمیشہ آگ میں رہنے والا ہے؟ اور جنہیں گرم کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا جو ان کی آنتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔" O

(سورۃ الفتح ۴۸)---۴۔ "وہی ہے جس نے اتارا اطمینان کو اہل ایمان کے دلوں میں تاکہ وہ اور بڑھ جائیں (قوت) ایمان میں اپنے (پہلے) ایمان کے ساتھ۔ اور اللہ تعالیٰ کے زیر فرمان ہیں سارے لشکر آسمانوں اور زمین کے۔ اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا، بہت دانا ہے۔" O---۵۔ "تاکہ داخل کر دے ایمان والوں اور ایمان والیوں کو باغوں میں' رواں ہیں جن کے نیچے نہریں وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے اور دور فرما دے ان سے ان کی برائیوں کو اور یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑی کامیابی ہے۔" O---۱۶۔ "آپ پیچھے چھوڑے ہوئے بدویوں سے فرما دیجیے کہ عنقریب تم ایک سخت جنگجو قوم کی طرف بلائے جاؤ گے کہ تم ان سے لڑو گے یا وہ مسلمان ہو جائیں گے پس اگر تم اطاعت کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں بہت بہتر بدلہ دے گا اور اگر تم نے منہ پھیر لیا جیسا کہ اس سے پہلے تم منہ پھیر چکے ہو تو وہ تمہیں دردناک عذاب دے گا۔" O---۱۷۔ "اندھے پر کوئی حرج نہیں ہے اور نہ لنگڑے پر کوئی حرج ہے اور نہ بیمار پر کوئی حرج ہے جو کوئی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے اسے اللہ تعالیٰ ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے (درختوں) تلے نہریں جاری ہیں اور جو منہ پھیر لے اسے دردناک عذاب (کی سزا) دے گا۔" O

(سورۃ ق ۵۰)---۳۱۔ "اور جنت پرہیزگاروں کے لیے بالکل قریب کر دی جائے گی ذرا بھی دور نہ ہوگی۔" O---[یعنی جو نہی کسی مخلص کے متعلق اللہ

Marfat.com

تعالیٰ کی عدالت سے یہ فیصلہ ہوگا کہ وہ متقی اور جنت کا مستحق ہے، فی الفور وہ جنت کو اپنے سامنے موجود پائے گا۔ وہاں تک پہنچنے کے لیے اُسے کوئی مسافت طے نہیں کرنی پڑے گی کہ پاؤں سے چل کر یا کسی سواری میں بیٹھ کر سفر کرتا ہوا وہاں جائے اور فیصلے کے وقت اور دخولِ جنت کے درمیان کوئی وقفہ ہو۔ بلکہ اِدھر فیصلہ ہوا اور اُدھر متقی جنت میں داخل ہو گیا۔ گویا وہ جنت میں پہنچایا نہیں گیا ہے بلکہ خود جنت ہی اٹھا کر اس کے پاس لے آئی گئی ہے۔ اس سے کچھ اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ عالمِ آخرت میں زمان و مکان کے تصورات ہماری اِس دنیا کے تصورات سے کس قدر مختلف ہوں گے۔ جلدی اور دیر اور دُوری اور نزدیکی کے وہ سارے مفہومات وہاں بے معنی ہوں گے جن سے ہم اس دنیا میں واقف ہیں۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)] ---۳۲۔ ''یہ ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا ہر اس شخص کے لیے جو رجوع کرنے والا اور پابندی کرنے والا ہو۔'' O ---[تفسیر کے لیے باب نمبر ا، مضمون: رجوع الی اللہ] ---۳۳۔ ''جو رحمٰن کا غائبانہ خوف رکھتا ہو اور توجہ والا دل لایا ہو۔'' O ---۳۴۔ ''تم اس جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔ یہ ہمیشہ رہنے کا دن ہے۔'' O ---[اب نہ فنا ہے نہ موت۔ (تفسیر از کنز الایمان)] ---[اِن آیات میں اللہ تعالیٰ نے وہ صفات بتا دی ہیں جن کی بنا پر کوئی شخص جنت کا مستحق ہوتا ہے، اور وہ ہیں، (۱) تقویٰ، (۲) رجوع الی اللہ، (۳) اللہ سے اپنے تعلق کی نگہداشت، (۴) اللہ کو دیکھے بغیر اور اس کی رحیمی پر یقین رکھنے کے باوجود اس سے ڈرنا، اور (۵) قلبِ مُنیب لیے ہوئے اللہ کے ہاں پہنچنا، یعنی مرتے دم تک اِنابت کی روش پر قائم رہنا۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)] ---۳۵۔ ''یہ وہاں جو چاہیں انھیں ملے گا (بلکہ) ہمارے پاس اور بھی زیادہ ہے۔'' O ---[اس سے مراد رب تعالیٰ کا دیدار ہے جو اہلِ جنت کو نصیب ہوگا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الذّٰریٰت ۵۱**) ---۱۵۔ ''بیشک تقویٰ والے لوگ بہشتوں اور چشموں میں ہوں گے۔'' O ---۱۶۔ ''ان کے رب نے جو کچھ انہیں عطا فرمایا ہے اسے لے رہے ہوں گے وہ تو اس سے پہلے ہی نیکوکار تھے۔'' O ---۱۷۔ ''وہ رات کو بہت کم سویا کرتے تھے۔'' O ---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۹، مضمون: متقی] ---۱۸۔ ''اور وقتِ سحر استغفار کیا کرتے تھے۔'' O ---۱۹۔ ''اور ان کے مال میں مانگنے والوں کا اور سوال سے بچنے والوں کا حق تھا۔'' O ---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۹، مضمون: متقی]

(**سورۃ الطّور ۵۲**) ---۱۷۔ ''یقیناً پرہیزگار لوگ جنتوں میں اور نعمتوں میں ہیں۔'' O ---۱۸۔ ''جو انہیں ان کے رب نے دے رکھی ہیں اس پر خوش خوش ہیں اور ان کے پروردگار نے انہیں جہنم کے عذاب سے بھی بچا لیا ہے۔'' O ---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۱، مضمون: اعمال] ---۱۹۔ ''تم مزے سے کھاتے پیتے رہو ان اعمال کے بدلے جو تم کرتے تھے۔'' O ---۲۰۔ ''برابر بچھے ہوئے شاندار تختے پر تکیے لگائے ہوئے۔ اور ہم نے ان کے نکاح بڑی بڑی آنکھوں والی (حوروں) سے کر دیے ہیں۔'' O ---۲۱۔ ''اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد نے بھی ایمان میں ان کی پیروی کی ہم ان کی اولاد کو ان تک پہنچا دیں گے اور ان کے عمل سے ہم کچھ کم نہ کریں گے ہر شخص اپنے اپنے اعمال کا گروی ہے۔'' O ---[تفسیر کے لیے باب نمبر ا، مضمون: اللہ تعالیٰ کی خرید و باب نمبر ۱۴، مضمون: ایمان والوں کی ایمان دار اولاد بھی ان کے ساتھ جنت میں ہوگی۔] ---۲۲۔ ''ہم ان کے لیے میوے اور مرغوب گوشت کی ریل پیل کر دیں گے۔'' O ---۲۳۔ ''(خوش طبعی کے ساتھ) ایک دوسرے سے جام (شراب) کی چھینا جھپٹی کریں گے جس شراب کے سرور میں تو بیہودہ گوئی ہوگی نہ گناہ۔'' O ---۲۴۔ ''اور ان کے ارد گرد ان کے نوعمر غلام چل پھر رہے ہوں گے، گویا کہ وہ موتی تھے جو ڈھکے رکھے تھے۔'' O ---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: جنتی غلمان] ---۲۵۔ ''اور آپس میں ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر سوال کریں گے۔'' O ---[ایک دوسرے سے دنیا کے حالات پوچھیں گے کہ دنیا میں وہ کن حالات میں زندگی گزارتے اور ایمان و عمل کے تقاضے کس طرح پورے کرتے رہے؟ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۲۶۔ ''کہیں گے کہ اس سے پہلے ہم اپنے گھر والوں کے درمیان بہت ڈرا کرتے تھے۔'' O ---[یعنی اللہ تعالیٰ کے عذاب سے۔ اس لیے اس عذاب سے بچنے کا اہتمام بھی کرتے رہے اس لیے کہ انسان کو جس چیز کا ڈر ہوتا ہے اس سے بچنے کے لیے وہ تگ و دو بھی کرتا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۲۷۔ ''پس اللہ تعالیٰ نے ہم پر بڑا احسان کیا اور ہمیں تیز و تند گرم ہواؤں کے عذاب سے بچا لیا۔'' O ---[سَمُوم، لو، جھلس ڈالنے والی گرم ہوا کو کہتے ہیں، جہنم کے ناموں میں سے ایک نام بھی ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ القمر ۵۴**) ---۵۴۔ ''یقیناً ہمارا ڈر رکھنے والے جنتوں اور نہروں میں ہوں گے۔'' O ---۵۵۔ ''راستی اور عزت کی بیٹھک میں قدرت والے بادشاہ کے پاس۔'' O

(**سورۃ الرحمٰن ۵۵**) ---۴۶۔ ''اور اس شخص کے لیے، جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا، دو جنتیں ہیں۔'' O ---[جنت کے اصل معنی باغ کے ہیں۔ قرآن مجید میں کہیں تو اس پورے عالم کو جس میں نیک لوگ رکھے جائیں گے جنت کہا گیا ہے، گویا کہ وہ پورا کا پورا ایک باغ ہے۔ اور کہیں فرمایا گیا ہے کہ ان کے لیے جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ اُس بڑے باغ میں بے شمار باغات ہوں گے۔ اور یہاں تعین کے ساتھ ارشاد ہوا ہے کہ ہر نیک شخص کو اُس بڑی جنت میں دو دو جنتیں دی جائیں گی جو اسی کے لیے مخصوص ہوں گی، جن میں اُس کے اپنے قصر ہوں گے، جن میں وہ

Marfat.com

اپنے متعلقین اور خدام کے ساتھ شاہانہ ٹھاٹھ کے ساتھ رہے گا، جن میں اس کے لیے وہ کچھ سروسامان فراہم ہوگا جس کا ذکر آگے آرہا ہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)] ---۴۸۔ ''(دونوں جنتیں) بہت سی ٹہنیوں اور شاخوں والی ہیں۔'' O ---۵۰۔ ''ان دونوں (جنتوں) میں دو بہتے ہوئے چشمے ہیں۔'' O --- [ایک کا نام تَسنِیم اور دوسرے کا سَلسَبِیل ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۵۲۔ ''ان دونوں جنتوں میں ہر قسم کے میووں کی دو قسمیں ہوں گی۔'' O --- [یعنی ذائقے اور لذت کے اعتبار سے ہر پھل دو قسم کا ہوگا، یہ مزید فضلِ خاص کی ایک صورت ہے۔ بعض نے کہا کہ ایک قسم خشک میوے کی اور دوسری تازہ میوے کی ہوگی۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۵۴۔ ''جنتی ایسے فرشوں پر تکیہ لگائے ہوئے ہوں گے جن کے استر دبیز ریشم کے ہوں گے اور ان دونوں جنتوں کے میوے بالکل قریب ہوں گے۔'' O --- [ابری یعنی اوپر کا کپڑا ہمیشہ استر سے بہتر اور خوب صورت ہوتا ہے، یہاں صرف استر کا بیان ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ اوپر (ابری) کا کپڑا اس سے کہیں زیادہ عمدہ ہوگا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۵۶۔ ''وہاں (شرمیلی) نیچی نگاہ والی حوریں ہیں جنہیں ان سے پہلے کسی جن وانس نے ہاتھ نہیں لگایا۔'' O ---۵۸۔ ''وہ حوریں مثل یاقوت اور مونگے کے ہوں گی۔'' O ---۶۰۔ ''احسان کا بدلہ احسان کے سوا کیا ہے۔'' O ---۶۲۔ ''اور ان کے سوا دو جنتیں اور ہیں۔'' O --- [دُونِهِمَا سے یہ استدلال بھی کیا گیا ہے کہ یہ دو باغ شان اور فضیلت میں پچھلے دو باغوں سے، جن کا ذکر آیت ۴۶ میں گزرا، کم تر ہوں گے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۶۴۔ ''جو دونوں گہری سبز سیاہی مائل ہیں۔'' O --- [کثرت سیرابی اور سبزے کی فراوانی کی وجہ سے وہ مائل بہ سیاہی ہوں گے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۶۶۔ ''ان میں دو (جوش سے) ابلنے والے چشمے ہیں۔'' O ---۶۸۔ ''ان دونوں میں میوے اور کھجور اور انار ہوں گے۔'' O ---۷۰۔ ''ان میں نیک سیرت خوبصورت عورتیں ہیں۔'' O

(**سورۃ الواقعۃ ۵۶**) ---۸۔ ''پس داہنے ہاتھ والے کیسے اچھے ہیں داہنے ہاتھ والے۔'' O --- [تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۱، مضمون: اصحاب المیمنۃ] ---۱۰۔ ''اور جو آگے والے ہیں وہ تو آگے والے ہی ہیں۔'' O --- [تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۱، مضمون: السابقون] ---۱۱۔ ''وہ بالکل نزدیکی حاصل کیے ہوئے ہیں۔'' O ---۱۲۔ ''نعمتوں والی جنتوں میں ہیں۔'' O ---۱۳۔ ''(بہت بڑا) گروہ تو اگلے لوگوں میں سے ہوگا۔'' O ---۱۴۔ ''اور تھوڑے سے پچھلے لوگوں میں سے۔'' O ---۱۵۔ ''یہ لوگ سونے کے تاروں سے بنے ہوئے تختوں پر۔'' O ---۱۶۔ ''ایک دوسرے کے سامنے تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے۔'' O ---۱۷۔ ''ان کے پاس ایسے لڑکے جو ہمیشہ (لڑکے ہی) رہیں گے آمد و رفت کریں گے۔'' O ---۱۸۔ ''آبخورے اور جگ لے کر اور ایسا جام لے کر جو بہتی ہوئی شراب سے پُر ہو۔'' O ---۱۹۔ ''جس سے نہ سر میں درد ہو نہ عقل میں فتور آئے۔'' O ---۲۰۔ ''اور ایسے میوے لیے ہوئے جو ان کی پسند کے ہوں۔'' O ---۲۱۔ ''اور پرندوں کے گوشت جو انہیں مرغوب ہوں۔'' O ---۲۲۔ ''اور بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں۔'' O ---۲۳۔ ''جو چھپے ہوئے موتیوں کی طرح ہیں۔'' O ---۲۴۔ ''یہ صلہ ہے ان کے اعمال کا۔'' O ---۲۵۔ ''نہ وہاں بکواس سنیں گے اور نہ گناہ کی بات۔'' O ---۲۶۔ ''صرف سلام ہی سلام کی آواز ہوگی۔'' O --- [یعنی دنیا میں تو باہم لڑائی جھگڑے ہی ہوتے ہیں، حتیٰ کہ بہن بھائی بھی اس سے محفوظ نہیں، ان اختلاف و نزاع سے دلوں میں کدورتیں اور بغض و عناد پیدا ہوتا ہے جو ایک دوسرے کے خلاف بدزبانی، سب و شتم، غیبت اور چغل خوری وغیرہ پر انسان کو آمادہ کرتا ہے۔ جنت ان تمام اخلاقی گندگیوں اور بے ہودگیوں سے نہ صرف پاک ہوگی، بلکہ وہاں سلام ہی سلام کی آوازیں سننے میں آئیں گی، فرشتوں کی طرف سے بھی اور آپس میں اہل جنت کی طرف سے بھی۔ جس کا مطلب ہے کہ وہاں سلام و تحیہ تو ہوگا لیکن دل اور زبان کی وہ خرابیاں نہیں ہوں گی جو دنیا میں عام ہیں حتیٰ کہ بڑے بڑے دین دار بھی ان سے محفوظ نہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الحدید ۵۷**) ---۱۲۔ ''(قیامت کے) دن تو دیکھے گا کہ ایمان دار مردوں اور عورتوں کا نور ان کے آگے آگے اور ان کے دائیں دوڑ رہا ہوگا آج تمہیں ان جنتوں کی خوشخبری ہے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں جن میں ہمیشہ کی رہائش ہے۔ یہ ہے بڑی کامیابی۔'' O --- [یہ وہ فرشتے کہیں گے جو ان کے استقبال اور پیشوائی کے لیے وہاں ہوں گے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۲۱۔ ''(آؤ) دوڑو اپنے رب کی مغفرت کی طرف اور اس جنت کی طرف جس کی وسعت آسمان و زمین کی وسعت کے برابر ہے یہ ان کے لیے بنائی گئی ہے جو اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے۔'' O --- [اور جس کا عرض اتنا ہو اس کا طول کتنا ہوگا؟ کیونکہ طول عرض سے زیادہ ہی ہوتا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ المجادلۃ ۵۸**) ---۲۲۔ ''اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والوں کو آپ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرنے والوں سے محبت رکھتے ہوئے ہرگز نہ پائیں گے گو وہ ان کے باپ یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کے کنبہ (قبیلے) کے (عزیز) ہی کیوں نہ ہوں۔ یہی لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کو لکھ دیا ہے اور جن کی تائید اپنی روح سے کی ہے اور جنہیں ان جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جہاں یہ ہمیشہ

Marfat.com

ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہے اور یہ اللہ سے خوش ہیں یہ خدائی لشکر ہے' آگاہ رہو بیشک اللہ تعالیٰ کے گروہ والے ہی کامیاب لوگ ہیں۔'' O

(سورۃ الحشر ۵۹) ---۲۰ ''اہل نار اور اہل جنت (باہم) برابر نہیں۔ جو اہل جنت ہیں وہی کامیاب ہیں (اور جو اہل نار ہیں وہ ناکام ہیں)۔'' O

(سورۃ التغابن ۶۴) ---۹ ''جس دن تم سب کو اس جمع ہونے کے دن جمع کرے گا وہی دن ہے ہار جیت کا اور جو شخص اللہ پر ایمان لا کر نیک عمل کرے اللہ اس سے اس کی برائیاں دور کر دے گا اور اسے جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔'' O

(سورۃ الطلاق ۶۵) ---۱۱ ''(یعنی) رسول جو تمہیں اللہ کے صاف صاف احکام پڑھ سناتا ہے تا کہ ان لوگوں کو جو ایمان لائیں اور نیک عمل کریں وہ تاریکیوں سے روشنی کی طرف لے آئے' اور جو شخص اللہ پر ایمان لائے اور نیک عمل کرے اللہ اسے ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جس کے نیچے نہریں جاری ہیں جن میں یہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ بیشک اللہ نے اسے بہترین روزی دے رکھی ہے۔'' O

(سورۃ التحریم ۶۶) ---۸ ''اے ایمان والو! تم اللہ کے سامنے سچی خالص توبہ کرو۔ قریب ہے کہ تمہارا رب تمہارے گناہ دور کر دے اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ جس دن اللہ تعالیٰ نبی کو اور ایمان داروں کو جو ان کے ساتھ ہیں رسوا نہ کرے گا۔ ان کا نور ان کے سامنے اور ان کے دائیں دوڑ رہا ہوگا۔ یہ دعائیں کرتے ہوں گے اے ہمارے رب ہمیں کامل نور عطا فرما اور ہمیں بخش دے یقیناً تو ہر چیز پر قادر ہے۔'' O

(سورۃ التکویر ۸۱) ---۱۳ ''اور جب جنت نزدیک کر دی جائے گی۔'' O --- [یعنی میدان حشر میں جب لوگوں کے مقدمات کی سماعت ہو رہی ہوگی اس وقت جہنم کی دہکتی ہوئی آگ بھی سب کو نظر آ رہی ہوگی اور جنت بھی اپنی ساری نعمتوں کے ساتھ سب کے سامنے موجود ہوگی تا کہ بد بھی جان لیں کہ وہ کس چیز سے محروم ہو کر کہاں جانے والے ہیں' اور نیک بھی جان لیں کہ وہ کس چیز سے بچ کر کن نعمتوں سے سرفراز ہونے والے ہیں۔ (از تفسیر تفہیم القرآن)]

(سورۃ الغاشیۃ ۸۸) ---۸ ''بہت سے چہرے اس دن تر و تازہ اور (آسودہ حال) ہوں گے۔'' O ---۹ ''اپنی کوشش پر خوش ہوں گے۔'' O --- [یعنی دنیا میں جو سعی و عمل کر کے وہ آئے ہوں گے اس کے بہترین نتائج آخرت میں دیکھ کر خوش ہو جائیں گے انہیں اطمینان ہو جائے گا کہ دنیا میں ایمان اور صلاح و تقویٰ کی زندگی اختیار کر کے انہوں نے نفس اور اس کی خواہشات کی جو قربانیاں کیں' فرائض کو ادا کرنے میں جو تکلیفیں اٹھائیں' احکام الٰہی کی اطاعت میں جو زحمتیں برداشت کیں' معصیتوں سے بچنے کی کوشش میں جو نقصانات اٹھائے اور جن فائدہ اور لذتوں سے اپنے آپ کو محروم کر لیا' یہ سب کچھ فی الواقع بڑے نفع کا سودا تھا۔ (از تفسیر تفہیم القرآن)] ---۱۰ ''بلند و بالا جنتوں میں ہوں گے۔'' O ---۱۱ ''جہاں کوئی بیہودہ بات نہیں سنیں گے۔'' O ---۱۲ ''جہاں بہتا ہوا چشمہ ہوگا۔'' O ---۱۳ ''(اور) اس میں اونچے اونچے تخت ہوں گے۔'' O ---۱۴ ''اور آبخورے رکھے ہوئے (ہوں گے)۔'' O ---۱۵ ''اور ایک قطار میں لگے ہوئے تکیے ہوں گے۔'' O ---۱۶ ''اور مخملی مسندیں پھیلی پڑی ہوں گی۔'' O

(سورۃ البینۃ ۹۸) ---۷ ''(اور) یقیناً جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے' وہی ساری مخلوق سے بہتر ہیں۔'' O ---۸ ''ان کی جزا ان کے پروردگار کے ہاں ہمیشگی کی جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں رواں ہوں گی' وہ ان میں تا ابد رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی اور وہ اس سے راضی' یہ (سعادت) اس کو ملتی ہے جو اپنے رب سے ڈرتا ہے۔'' O

جنت میں جنتیوں کی تواضع

(سورۃ الدھر ۷۶) ---۱۲ ''اور انہیں ان کے صبر کے بدلے جنت اور ریشمی لباس عطا فرمائے۔'' O ---۱۳ ''یہ وہاں تختوں پر تکیے لگائے ہوئے بیٹھیں گے۔ نہ وہاں آفتاب کی گرمی دیکھیں گے نہ جاڑے کی سختی۔'' O ---۱۴ ''ان جنتوں کے سائے ان پر جھکے ہوئے ہوں گے اور ان کے (میوے اور) گچھے نیچے لٹکائے ہوئے ہوں گے۔'' O ---۱۵ ''اور ان پر چاندی کے برتنوں اور ان جاموں کا دور کرایا جائے گا جو شیشے کے ہوں گے۔'' O ---۱۶ ''شیشے بھی چاندی کے جن کو (ساقی نے) اندازے سے ناپ رکھا ہوگا۔'' O ---۱۷ ''اور انہیں وہاں وہ جام پلائے جائیں گے جن کی آمیزش زنجبیل کی ہوگی۔'' O ---۱۸ ''جنت کی ایک نہر ہے جس کا نام سلسبیل ہے۔'' O ---۱۹ ''اور ان کے اردگرد گھومتے پھرتے ہوں گے وہ کم سن بچے جو ہمیشہ رہنے والے ہیں جب تو انہیں دیکھے تو سمجھے کہ وہ بکھرے ہوئے سچے موتی ہیں۔'' O ---۲۰ ''تو وہاں جہاں کہیں بھی نظر ڈالے گا سراسر نعمتیں اور عظیم الشان سلطنت ہی دیکھے گا۔'' O ---۲۱ ''ان کے جسموں پر سبز باریک اور موٹے ریشمی کپڑے ہوں گے اور انہیں چاندی کے کنگن کا زیور پہنایا جائے گا۔ اور انہیں ان کا رب پاک صاف شراب پلائے گا۔'' O ---۲۲ ''(کہا جائے گا) کہ یہ ہے تمہارے اعمال کا بدلہ اور تمہاری کوشش کی قدر کی گئی۔'' O

Marfat.com

دارالسلام، سلامتی کا گھر

(سورۃ الانعام ۶)---۱۲۶۔ ''اور یہ ہے تیرے رب کا سیدھا راستہ۔ ہم نے ان لوگوں کے لئے جو نصیحت قبول کرتے ہیں آیتیں کھول کر بیان کر دی ہیں۔ (۱۲۷) ان کے لئے ان کے رب کے ہاں ان کے عملوں کے سبب سلامتی کا گھر ہوگا اور وہی ان کا دوست ہوگا۔'' O

(سورۃ یونس ۱۰)---۲۵۔ ''اور اللہ تعالیٰ سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے۔ اور جسے چاہتا ہے سیدھے رستے کی طرف ہدایت دے دیتا ہے۔'' O ---۲۶۔ ''ان لوگوں کے لئے جو اچھے کام کرتے ہیں اچھائی ہے اور زیادہ بھی۔ اور ان کے چہروں پر نہ غبار چھائے گا اور نہ ذلت۔ وہ جنت کے لوگ ہیں جو وہاں ہمیشہ رہیں گے۔'' O

عذاب

(سورۃ البقرۃ ۲)---۷۔ ''مہر لگا دی ہے اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر اور ان کی آنکھوں پر (پڑ گیا ہے) پردہ اور ان کے لئے ہے عذاب عظیم۔'' O ---۱۰۔ ''ان کے دلوں میں ہے ایک بیماری لہٰذا اور بڑھا دیا ان کا اللہ تعالیٰ نے مرض اور ان کے لئے ہے دردناک عذاب بسبب اس جھوٹ کے جو وہ بولتے ہیں۔'' O ---۹۰۔ ''بہت بری ہے وہ چیز کہ بیچ دیا ہے انہوں نے اس کے بدلے میں اپنی جانوں کو وہ یہ کہ انکار کرتے ہیں وہ اس کا جو نازل کیا ہے اللہ نے محض اس ضد کی بنا پر کہ نازل کر رہا ہے اللہ تعالیٰ اپنا فضل جس پر چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے۔ سو وہ گرفتار ہو گئے (اللہ کے) پے در پے غضب میں اور کافروں کے لیے ہے عذاب، ذلت آمیز۔'' O ---۱۱۴۔ ''اور کون بڑا ظالم ہے اس سے جو روکے اللہ تعالیٰ کی مسجدوں میں اس سے کہ ذکر کیا جائے ان میں اللہ کے نام کا اور کوشش کرے ان کو ویران کرنے کی۔ ایسے لوگوں کو نہیں ہے یہ حق بھی کہ داخل ہوں مسجد میں مگر ڈرتے ڈرتے۔ ان کے لئے ہے دُنیا میں ذلت اور ان ہی کے لئے ہے آخرت میں عذاب عظیم۔'' O ---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: مساجد] ---۱۶۱۔ ''بیشک وہ لوگ جنہوں نے کفر (کا رویہ اختیار) کیا اور مر گئے کافر ہی یہی لوگ ہیں کہ ہے ان پر لعنت اللہ تعالیٰ کی اور فرشتوں کی اور انسانوں سب کی۔ ہمیشہ رہیں گے یہ (گرفتار) لعنت میں نہ ہلکا کیا جائے گا ان کا عذاب اور نہ انہیں مہلت ملے گی۔'' O ---۱۷۴۔ ''بیشک جو لوگ چھپاتے ہیں اس کو جو نازل کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اور لیتے ہیں اس کے بدلے تھوڑی قیمت یہ لوگ نہیں بھرتے اپنے پیٹ میں مگر آگ اور نہیں بات کرے گا ان سے اللہ روز قیامت اور نہ پاک کرے گا ان کو اور ان کے لیے ہے دردناک عذاب۔'' O

(سورۃ آل عمران ۳)---۴۔ ''اس سے پہلے، انسانوں کی ہدایت کے لیے اور اسی نے نازل کیا فرقان۔ بیشک جن لوگوں نے انکار کیا آیات الٰہی کا انہی کے لیے ہے عذاب، سخت ترین۔'' O ---۹۱۔ ''بیشک وہ لوگ جنہوں نے کفر اختیار کیا اور مرے بھی بحالت کفر تو ہرگز نہیں قبول کیا جائے گا ان میں کسی سے زمین بھر سونا اگرچہ وہ دے بطور فدیہ اسے۔ یہی لوگ ہیں کہ ہے ان کے لئے دردناک عذاب اور نہ ہوگا ان کے لئے کوئی مددگار۔'' O ---۱۷۶۔ ''اور نہ آزردہ خاطر کریں تم کو وہ لوگ جو بھاگ دوڑ کر رہے ہیں کفر (کی راہ) میں بیشک وہ ہرگز نہ نقصان پہنچا سکیں گے اللہ تعالیٰ کو ذرا بھی۔ اللہ تعالیٰ کا ارادہ یہ ہے کہ نہ رکھے ان کے لئے کوئی حصہ آخرت میں اور ان کے لئے ہے عذاب عظیم۔'' O ---۱۷۷۔ ''بیشک وہ لوگ جنہوں نے خریدا کفر ایمان کے بدلے میں ہرگز نہیں بگاڑ رہے اللہ تعالیٰ کا کچھ بھی اور ان کے لئے ہے دردناک عذاب۔'' O ---۱۷۸۔ ''اور ہرگز نہ گمان کریں وہ لوگ جنہوں نے کفر اختیار کیا ہے کہ یہ جو ہم مہلت دے رہے ہیں ان کو یہ بہتر ہے ان کے لئے۔ یہ ہمارا ان کو مہلت دینا محض اس لئے ہے کہ خوب اضافہ کر لیں وہ گناہوں میں اور ان کے لئے ہے عذاب ذلیل و خوار کرنے والا۔'' O

(سورۃ النساء ۴)---۹۳۔ ''اور جو کوئی قتل کرے کسی مومن کو قصداً تو اس کی سزا ہے جہنم ہمیشہ رہے گا وہ اس میں اور غضب ہوگا اللہ تعالیٰ کا اس پر اور لعنت ہوگی اس پر اور تیار کر رکھا ہے اس کے لئے عذاب عظیم۔'' O ---۱۵۰۔ ''جو لوگ اللہ تعالیٰ کا اور اس کے رسولوں کا انکار کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کے درمیان جدائی ڈال دیں اور کہتے ہیں ہم بعض کو مانتے ہیں اور بعض کا انکار کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اس کے درمیان کوئی راہ بنا لیں۔'' O ---۱۵۱۔ ''وہی بیچ بیچ کافر ہیں اور ایسے کافروں کے لیے ہم نے رسوا کن عذاب تیار کر رکھا ہے۔'' O

(سورۃ المائدۃ ۵)---۳۶۔ ''اگر کافروں کے پاس وہ سب کچھ ہو جو دُنیا میں ہے اور اس کے ساتھ اتنا ہی اور بھی ہوتا کہ وہ اسے روزِ قیامت کے عذاب کے بدلے میں دے کر چھوٹ جائیں تو بھی وہ ان سے قبول نہیں کیا جائے گا اور انہیں دردناک عذاب ہوگا۔'' O ---۳۷۔ ''وہ آگ سے نکلنا چاہیں گے مگر اس

Marfat.com

سے نکل نہ سکیں گے اور انہیں قائم و دائم عذاب ہوگا۔" O ---۷۳۔ "ان لوگوں نے کفر کیا ہے جو کہتے ہیں "اللہ تین میں تیسرا ہے" حالانکہ اکیلے خدا کے سوا کوئی خدا نہیں۔ لیکن اگر وہ اس بات سے جو وہ کہتے ہیں باز نہ آئے تو ان میں جو کفر کرتے ہیں انہیں ضرور دردناک عذاب پہنچے گا۔" O

(سورۃ الانعام ۶) ---۴۶۔ "کہہ کیا تم نے غور کیا کہ اگر اللہ تعالیٰ تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں لے لے اور تمہارے دلوں پر مہر لگا دے تو اللہ تعالیٰ کے سوا کون سا خدا ہے جو تمہیں وہ دے دے گا۔ دیکھو ہم کس کس طرح سے آیتیں بیان کرتے ہیں پھر بھی وہ منہ پھیر لیتے ہیں۔" O ---۴۷۔ "کہہ کیا تم نے غور کیا کہ اگر اللہ تعالیٰ کا عذاب تم پر اچانک یا کھلم کھلا آ جائے تو کیا ظالم قوم کے سوا بھی کوئی ہلاک ہوگا؟" O ---۷۰۔ "اور ان لوگوں کو چھوڑ دے جنہوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنا رکھا ہے اور دُنیا کی زندگی نے انہیں دھوکے میں ڈال رکھا ہے۔ مگر اس (قرآن) کے ذریعے سے نصیحت کرتا رہ تا کہ کوئی جان اس کے سبب جو اس نے کمایا ہلاکت میں نہ ڈال دی جائے۔ جب اللہ تعالیٰ کے سوا اس کا کوئی دوست نہ ہوگا نہ سفارش کرنے والا۔ اور اگر وہ ہر طرح کا معاوضہ بھی دے گا تو اس سے نہ لیا جائے گا۔ یہی وہ لوگ ہیں جو اپنی کمائی کے عوض ہلاک کئے گئے ہیں ان کے لئے ان کے کفر کے سبب کھولتا ہوا پانی اور دردناک عذاب ہوگا۔" O

(سورۃ الاعراف ۷) ---۴۔ "اور کتنی ہی بستیاں تھیں جنہیں ہم نے ہلاک کر دیا اور انہیں ہمارا عذاب رات کو آیا یا وہ دوپہر کو سو رہے تھے۔" O ---۵۔ "پھر ان کی پکار جب ہمارا عذاب آیا صرف یہ تھی کہ وہ کہہ اٹھے بیشک ہم ظالم تھے۔" O ---۶۴۔ "مگر انہوں نے اسے (حضرت نوحؑ کو) جھٹلا دیا تو ہم نے اسے اور جو لوگ کشتی میں اس کے ساتھ سوار تھے بچا لیا اور ان لوگوں کو جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے غرق کر دیا یقیناً وہ اندھے لوگ تھے۔" O ---۷۱۔ "تم پر تمہارے رب کی طرف سے آفت اور غضب آیا ہی چاہتے ہیں۔ کیا تم مجھ (ھودؑ) سے ان ناموں کے بارے میں جھگڑتے ہو جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لئے ہیں اور جن کی کوئی سند اللہ تعالیٰ نے نازل نہیں کی۔ ہاں انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔" O ---۷۲۔ "پھر ہم نے اسے (ھودؑ) اور جو لوگ اس کے ساتھ تھے اپنی رحمت سے بچا لیا اور ان لوگوں کی جڑ کاٹ دی جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا اور ایمان والے نہ تھے۔" O ---۷۸۔ "پھر زلزلے نے انہیں آ لیا اور وہ اپنے گھر میں اوندھے پڑے رہ گئے۔" O ---۷۹۔ "پھر اس (صالحؑ) نے ان سے منہ موڑ لیا اور کہنے لگا۔ اے میری قوم! میں نے اپنے رب کا پیغام تم کو پہنچا دیا تھا اور تمہاری خیر خواہی چاہی تھی لیکن تم خیر خواہوں کو پسند نہیں کرتے۔" O ---۸۳۔ "پھر ہم نے اسے (لوطؑ) اور اس کے گھرانے کو بچا لیا ماسوائے اس (لوطؑ) کی بیوی کے وہ پیچھے رہ جانے والوں میں تھی۔" O ---۸۴۔ "اور ہم نے ان پر خوب برساؤ کیا پھر دیکھ کہ مجرموں کا انجام کیسا ہوا۔" O ---۹۰۔ "اور اس کی قوم کے کافر سرداروں نے کہا اگر تم نے شعیبؑ کی پیروی کی تب تم ضرور نقصان اٹھاؤ گے۔" O ---۹۱۔ "پھر زلزلے نے انہیں آ پکڑا اور وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔" O ---۹۲۔ "جن لوگوں نے شعیبؑ کو جھٹلایا گویا وہ کبھی وہاں رہتے ہی نہ تھے۔ جن لوگوں نے شعیبؑ کو جھٹلایا وہی نقصان میں رہے۔" O ---۹۷۔ "تو کیا ان بستیوں والے اس بات سے نڈر ہو گئے ہیں کہ ان پر ہمارا عذاب رات کو آ جائے جب وہ سو رہے ہوں۔" O ---۹۸۔ "اور کیا ان بستیوں والے اس بات سے نڈر ہو گئے ہیں کہ ان پر ہمارا عذاب دن چڑھے آ جائے جب وہ کھیل میں لگے ہوں۔" O

(سورۃ الانفال ۸) ---۳۲۔ "اور جب انہوں نے کہا اے اللہ! اگر یہی تیری طرف سے حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا یا ہم پر دردناک عذاب لا۔" O (ابوجہل نے جنگ بدر میں جانے سے پہلے خانہ کعبہ کے سامنے کھڑے ہو کر یہ کہا اور ہلاک ہوا۔) ---۳۳۔ "مگر اللہ تعالیٰ ایسا نہ تھا کہ انہیں عذاب دیتا جب تو ان میں موجود تھا اور اللہ تعالیٰ انہیں عذاب دینے والا نہ تھا جب وہ بخشش مانگ رہے تھے۔" O ---۳۴۔ "مگر (اب) ان میں کیا بات ہے کہ اللہ انہیں عذاب نہ دے جب وہ مسجد حرام سے روکتے ہیں حالانکہ وہ اس کے متولی بھی نہیں۔ اس کے متولی تو صرف متقی لوگ ہو سکتے ہیں لیکن ان میں اکثر کو علم نہیں۔" O ---۳۵۔ "اور خانہ خدا کے پاس ان کی نماز صرف سیٹیاں اور تالیاں بجانا رہ گئی ہے۔ ہاں! عذاب کا مزا چکھو کیونکہ تم نے انکار کیا تھا۔" O ---۵۰۔ "اور کاش! تم دیکھتے جب فرشتے ان کافروں کو ان کے چہروں اور ان کی پیٹھوں پر مارتے ہوئے وفات دیں گے جلانے والے عذاب کا مزا چکھو۔" O ---۶۸۔ "اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے پہلے ہی حکم (فدیہ کا) جاری نہ ہو چکا ہوتا تو جو کچھ تم نے (فدیہ) لیا ہے اس کے سبب تم پر ضرور عذاب آ پہنچتا۔" O (فدیہ سے پہلے دشمن کی طاقت کو کچلنا شرط تھا)

(سورۃ التوبہ ۹) ---۳۔ "اور حج اکبر کے دن اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے نوع انسانی کی طرف اعلان عام ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ مشرکوں سے دستبردار ہوتے ہیں اب اگر تم توبہ کرلو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اور اگر تم منہ موڑ لو گے تو جان لو کہ تم اللہ کو ہرا نہیں سکتے اور کافروں کو دردناک عذاب کی خوشخبری دے دے۔" O ---۱۴۔ "ان سے لڑو۔ اللہ تعالیٰ انہیں تمہارے ہاتھوں سے عذاب دے گا اور انہیں رسوا کرے گا اور تمہیں ان کے خلاف مدد دے گا اور ایمان والے لوگوں کے سینوں کو شفا دے گا۔" O ---۲۶۔ "پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ پر اور مومنوں پر تسکین نازل کی اور وہ لشکر بھیجے جو تم نے نہیں دیکھے اور کافروں کو بڑا دکھ دیا (عذاب) کہ کافروں کا بدلہ یہی تھا۔" O ---۳۴۔ "اے ایمان والو! بہت سے عالم اور گوشہ نشین ناجائز

Marfat.com

طور پر لوگوں کا مال کھا جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکتے ہیں مگر جو لوگ سونا اور چاندی خزانہ کر کے رکھتے ہیں اور اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں
کرتے انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری دے۔'' O---۳۵۔ ''جس دن ان (چیزوں) کو دوزخ کی آگ سے تپایا جائے گا پھر ان سے ان کی پیشانیوں ان
کے پہلوؤں اور ان کی پیٹھوں کو داغا جائے گا۔ یہ ہے وہ جو تم نے اپنے لئے خزانہ کیا تھا اب اپنے خزانے کا مزا چکھو۔'' O---۵۲۔ ''کہہ دیجئے! کیا تم ہمارے
لئے دو بھلائیوں میں سے ایک کے سوا بھی کسی بات کا انتظار کر سکتے ہو؟ مگر ہم تمہارے لئے اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنے ہاں سے یا
ہمارے ہاتھوں سے عذاب ڈالے گا۔ پس انتظار کرو ہم بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتے ہیں۔'' O---۵۵۔ ''ہاں! ان کے مال اور ان کی اولاد تجھے حیران نہ
کریں اللہ تعالیٰ تو صرف یہ چاہتا ہے کہ ان کے ذریعے سے انہیں دُنیا کی زندگی میں عذاب دے اور ان کی جانیں نکلیں اور وہ کافر ہوں۔'' O---۶۱۔ ''ان
میں وہ لوگ بھی ہیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھ دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ کان لگانے والا ہے۔ کہو وہ تمہاری بھلائی پر کان لگانے والا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہے
اور مومنوں کی بات مانتا ہے اور ان کے لئے جو تم میں اعتماد کرتے ہیں رحمت ہے اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھ دیتے ہیں انہیں دردناک عذاب
دے گا۔'' O---۶۸۔ ''اللہ تعالیٰ منافق مردوں اور منافق عورتوں اور کافروں سے جہنم کی آگ کا وعدہ کرتا ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے وہ انہیں کافی ہوگی
اور اللہ تعالیٰ ان پر لعنت کرتا ہے اور ان کے لئے دائمی عذاب ہوگا۔'' O---۷۴۔ ''وہ اللہ تعالیٰ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ انہوں نے یوں نہیں کہا۔ حالانکہ
انہوں نے کفر کی بات کہی اور اپنے اسلام لانے کے بعد کفر کیا اور اس بات کا قصد کیا جس کو وہ نہیں پہنچ سکے اور انہوں نے تو صرف اس بات کا بیر رکھا ہے کہ اسے
فضل سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مالدار کر دیا ہے اب اگر وہ توبہ کر لیں تو ان کیلئے بہتر ہوگا اور اگر وہ منہ موڑ لیں تو اللہ انہیں دُنیا اور آخرت
میں دردناک عذاب دے گا اور زمین میں ان کا کوئی دوست اور مددگار نہ ہوگا۔'' O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۹، مضمون: اسلام] ---۷۹۔ ''یہ لوگ
مومنوں میں خوش دلی سے صدقات دینے والوں پر طعن کرتے ہیں اور جو اپنی محنت کے سوا کچھ نہیں پاتے ان پر طنز کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر طنز کرتا ہے اور
انہیں دردناک عذاب ہوگا۔'' O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۱۴، مضمون: تمسخر] ---۸۵۔ ''اور ان کے مال اور ان کی اولاد تجھے حیران نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ تو
صرف یہ چاہتا ہے کہ ان چیزوں سے انہیں دُنیا میں سزا دے اور ان کی جانیں نکلیں اور وہ کافر ہوں۔'' O---۹۰۔ ''اور بدوؤں میں سے بھی عذر کرنے والے
آئے کہ انہیں اجازت دی جائے اور جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جھوٹ بولا تھا وہ بیٹھ رہے۔ ان میں کفر کرنے والوں کو دردناک عذاب
پہنچے گا۔'' O---۱۰۱۔ ''اور تمہارے ارد گرد رہنے والے بدوؤں اور مدینہ کے رہنے والوں میں منافق بھی ہیں جو نفاق پر اڑے بیٹھے ہیں۔ تو انہیں نہیں
جانتا۔ ہم انہیں جانتے ہیں۔ ہم انہیں دوبار عذاب دیں گے پھر وہ ایک بڑے عذاب کی طرف پھیر دیئے جائیں گے۔'' O---۱۰۶۔ ''اور بعض دوسرے لوگ
اللہ تعالیٰ کے حکم کے لئے ڈھیل دی گئی ہے کہ چاہے تو انہیں عذاب دے اور چاہے تو ان کی توبہ قبول کرے اور اللہ تعالیٰ علم والا حکمت والا ہے۔'' O
(سورۃ یونس ۱۰) ---۴۔ ''اسی کی طرف تم سب کی واپسی ہوگی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا سچا وعدہ ہے وہی خلقت کو شروع کرتا ہے پھر اسے دہرائے گا۔ تاکہ ان لوگوں
کو جو ایمان لائے اور درست عمل کرتے ہیں انصاف کے مطابق پورا بدلہ دے۔ اور کافروں کے لئے ان کے کفر کے سبب کھولتا ہوا مشروب اور دردناک عذاب
ہوگا۔'' O---۱۳۔ ''اور تم سے پہلے بھی ہم کئی نسلوں کو جب وہ ظالم ہوگئیں ہلاک کر چکے ہیں اور ان کے رسول ان کے پاس واضح نشان لے کر آئے تھے مگر
وہ ایمان لانے والے ہی نہ تھے۔ مجرم لوگوں کو ہم اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں۔'' O---۱۵۔ ''اور جب انہیں ہماری واضح آیتیں سنائی جاتی ہیں تو وہ لوگ جو
ہمیں ملنے کی توقع نہیں رکھتے کہتے ہیں اس کے علاوہ کوئی قرآن لے آیا اسے بدل دے۔ کہو مجھے روا نہیں کہ میں اسے اپنی طرف سے بدل دوں۔ میں تو صرف
اس کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف وحی کیا جاتا ہے اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو میں ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔'' O---۵۰۔
''کہو! کیا تم نے غور کیا کہ اگر تم پر اس کا عذاب رات یا دن کو آ جائے تو یہ مجرم اس میں سے کیا جلدی مانگ رہے ہیں؟'' O---۵۱۔ ''کیا پھر جب وہ آ
پڑے گا اس پر ایمان لاؤ گے۔ ہاں اب مانا! حالانکہ تم اس کی جلدی مچایا کرتے تھے۔'' O---۵۲۔ ''پھر ظالموں سے کہا جائے گا ہمیشگی کے عذاب کا مزا چکھو
کیا تم اپنی کمائی کے سوا بھی کوئی بدلہ پا سکتے تھے؟'' O---۵۳۔ ''اور وہ تجھ سے پوچھتے ہیں کیا یہ سچ ہے؟ کہو ہاں میرے رب کی قسم! یہ یقیناً سچ ہے اور تم اللہ
تعالیٰ کو ہرا نہیں سکتے۔'' O---۵۴۔ ''اور اگر ہر ظالم شخص کے پاس وہ سب کچھ ہو جو زمین میں ہے تو وہ ضرور اسے فدیہ میں دینے لگے گا اور جب وہ عذاب
دیکھیں گے تو شرمندگی کو چھپائیں گے مگر ان کے درمیان انصاف سے فیصلہ کر دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہ ہوگا۔'' O---۷۰۔ ''یہ ساز و سامان دُنیا ہی میں ہے
پھر ہماری طرف ہی ان کی واپسی ہوگی پھر ہم ان کے کفر کے سبب انہیں سخت عذاب کا مزا چکھائیں گے۔'' O---۸۸۔ ''اور موسیٰ نے کہا ہمارے رب!
تُو نے فرعون اور اس کے سرداروں کو اس دُنیا کی زندگی میں مال اور زینت دی ہے۔ ہمارے رب! اس لئے کہ وہ تیری راہ سے ہٹائیں۔ ہمارے رب! ان کے
مال برباد کر دے اور ان کے دل سخت کر دے کہ وہ ایمان نہ لائیں جب تک دردناک عذاب کو دیکھ نہ لیں۔'' O---۹۷۔ ''اگرچہ ان کے پاس سب نشانیاں
آ جائیں۔ یہاں تک کہ وہ دردناک عذاب کو دیکھ لیں گے۔'' O---۹۸۔ ''مگر ایسا کیوں نہ ہوا کہ کوئی بستی ایمان لاتی اور اس کا ایمان اسے نفع دیتا۔ سوائے قوم

Marfat.com

یونس کے- جب وہ ایمان لے آئے تو ہم نے ان سے دُنیاوی زندگی میں رسوائی کا عذاب ہٹا دیا۔'' O

(سورۃ ھود ۱۱) ---۳۔ ''اور یہ کہ اپنے رب سے بخشش مانگو- پھر اس کی طرف رجوع کرو- وہ تمہیں ایک مقررہ مدت تک عمدہ ساز و سامان دے گا اور ہر زیادہ کرنے والے کو اپنی طرف سے زیادہ دے گا- لیکن اگر تم نے منہ موڑ لیا تو میں تم پر ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔'' O ---۸۔ ''اور اگر ہم عذاب کو ایک گنی ہوئی مدت تک ان سے پیچھے کر دیں تو وہ کہہ دیں گے ''اسے کیا چیز روک رہی ہے؟'' سنو! جس دن وہ ان پر آئے گا ان سے ہٹے گا نہیں اور جس کا وہ مذاق اڑا رہے ہیں وہ انہیں گھیر لے گا۔'' O ---۲۰۔ ''وہ زمین میں (خدا کو) عاجز نہیں کر سکتے تھے اور نہ اللہ تعالیٰ کے سوا ان کا کوئی دوست تھا- ان کا عذاب دگنا کیا جائے گا- وہ سننے کے قابل نہ تھے اور وہ دیکھتے بھی نہ تھے۔'' O ---۲۶۔ ''کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو- میں تم پر ایک دردناک دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔'' O ---۳۲۔ ''وہ کہنے لگے- اے نوحؑ! تو نے ہم سے جھگڑا کیا ہے اور ہم سے جھگڑے کو بہت بڑھایا بھی ہے- اب لے آ جس (عذاب) کا تو ہم سے وعدہ کرتا ہے- اگر تو سچوں میں ہے۔'' O ---۳۳۔ ''اس نے کہا- اس کو صرف اللہ تعالیٰ لائے گا اگر اس نے چاہا اور تم اسے کوئی عاجز کرنے والے نہیں۔'' O ---۳۹۔ ''ہاں! تم جلدی ہی جان لو گے کہ کس پر عذاب آتا ہے جو اسے رسوا کر دے گا اور کس پر ہمیشہ کا عذاب اترتا ہے۔'' O

---۴۰۔ ''یہاں تک کہ جب ہمارا حکم آ پہنچا تو تنور نے جوش مارا تو ہم نے کہا کہ اس (کشتی) میں ہر قسم کا جوڑا اور اپنے گھر والے سوائے اس کے جس کے متعلق بات طے ہو چکی ہے اور ایمان والے چڑھا لے- اور اس کے ساتھ تھوڑے ہی لوگ ایمان لائے تھے۔'' O ---۴۲۔ ''اور وہ انہیں لے کر پہاڑوں جیسی موجوں میں چلنے لگی اور نوحؑ نے اپنے بیٹے کو جو الگ جگہ پر تھا پکارا- میرے بیٹے! ہمارے ساتھ سوار ہو جا اور کافروں کے ساتھ مت رہ۔'' O ---۴۳۔ وہ بولا- میں کسی پہاڑ کی طرف پناہ لے لوں گا جو مجھے پانی سے بچا لے گا- اس نے کہا آج اللہ تعالیٰ کے امر سے کوئی بچانے والا نہیں- مگر جس پر وہ رحم کرے اور ان کے درمیان موج حائل ہو گئی اور وہ ڈوبنے والوں میں تھا۔'' O ---۴۴۔ ''اور کہا گیا اے زمین! اپنا پانی نگل لے اور اے آسمان! تھم جا اور پانی اتر گیا اور کام پورا ہو گیا- اور وہ (کشتی) جودی پر جا لگی اور کہا گیا دور دفع ہوئی ظالم قوم۔'' O ---[تفصیل کے لئے باب نمبر ۱۶، مضمون: قوم نوح] ---۵۸۔ ''اور جب ہمارا حکم آ پہنچا تو ہم نے اپنی رحمت سے ہودؑ کو اور ان کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے بچا لیا اور ہم نے انہیں سخت عذاب سے بچا لیا۔'' O

---۵۹۔ ''اور یہ تھے عادؔ جنہوں نے اپنے رب کی نشانیوں سے انکار کیا اور اس کے رسولوں کی نافرمانی کی اور ہر جابر دشمن خدا کے حکم پر چل پڑے۔'' O

---۶۰۔ ''اور ان کے پیچھے اس دُنیا میں اور روز قیامت کو لعنت لگا دی گئی- سنو! عاد نے اپنے رب کا انکار کیا- سنو! دور دفع ہوئی عاد، ہودؑ کی قوم۔'' O

---[تفصیل کے لئے باب نمبر ۱۶، مضمون: سابقہ اقوام قوم عاد] ---۶۴۔ ''اور اے میری قوم! یہ اللہ تعالیٰ کی اونٹنی ہے جو تمہارے پاس ایک نشان ہے پس اسے چھوڑ دو کہ اللہ تعالیٰ کی زمین میں چرتی پھرے اور اسے کوئی برائی نہ پہنچاؤ ورنہ تمہیں قریبی عذاب پکڑ لے گا۔'' O ---۶۵۔ ''مگر انہوں نے اس کی کونچیں کاٹ ڈالیں پھر اس نے کہا اپنے گھر میں تین دن فائدے اٹھا لو- یہ وعدہ ہے جو جھوٹ نہ ہو گا۔'' O ---۶۶۔ ''پھر جب ہمارا حکم آ پہنچا تو ہم نے اپنی رحمت سے صالحؑ اور ان کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے (اس سے) اور اس دن کی رسوائی سے بچا لیا- بیشک تیرا رب ہی قوت والا ہے اور غالب ہے۔'' O

---۶۷۔ ''اور ظالموں کو ایک چنگھاڑ نے آ پکڑا- سو وہ اپنے گھروں میں یوں اوندھے پڑے رہ گئے۔'' O ---۶۸۔ ''گویا وہ کبھی وہاں بسے ہی نہ تھے- سنو! دور دفع ہوئے ثمود۔'' O ---[تفصیل کے لئے باب نمبر ۱۶، مضمون: سابقہ اقوام قوم ثمود] ---۷۶۔ ''(جب فرشتے عذاب کے لئے قوم لوط کی طرف جا رہے تھے تو پہلے حضرت ابراہیمؑ کے ہاں ٹھہرے وہاں سوال جواب ہوئے تو فرشتوں نے کہا) اے ابراہیمؑ! اس بات کو چھوڑ- تیرے رب کا حکم پہنچ چکا ہے اور ان پر نہ ٹلنے والا عذاب آنے والا ہے۔'' O ---۸۱۔ ''وہ (فرشتے) بولے- لوطؑ! ہم تیرے رب کے بھیجے ہوئے ہیں وہ تجھ تک نہیں پہنچ سکیں گے تو اپنے گھر والوں کے ساتھ رات کے ایک حصے میں چل پڑ اور تم میں کوئی پیچھے نہ مڑے- مگر ہاں! تیری بیوی کہ اس پر وہی مصیبت آنے والی ہے جو ان پر آ پہنچی ہے- ان کے عذاب کا وقت صبح ہے کیا صبح قریب ہی نہیں۔'' O ---۸۲۔ ''پھر جب ہمارا حکم آ پہنچا تو ہم نے اس (بستی) کے اوپر کو نیچے کر دیا اور اس پر تیرے رب کی طرف سے نشان کئے ہوئے۔'' O ---۸۳۔ ''کھنگر والے پتھر تہ بہ تہ برسائے اور وہ (جگہ) ان ظالموں سے کچھ دور بھی نہیں۔'' O ---[تفصیل کے لئے باب نمبر ۱۶، مضمون: سابقہ اقوام قوم لوط] ---۸۴۔ ''اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیبؑ کو (بھیجا) اس نے کہا اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو- اس کے سوا تمہارا کوئی خدا نہیں اور ناپ اور تول میں کمی نہ کرو کہ تمہیں آسودہ حال دیکھتا ہوں- مگر تم پر ایک گھیر لینے والے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔'' O

---۸۹۔ ''اور اے میری قوم! میری مخالفت تمہیں یوں نہ اکسائے کہ تم پر ویسی ہی مصیبت آ جائے جیسی قوم نوحؑ یا قوم ہودؑ یا قوم صالحؑ پر پڑی تھی اور قوم لوطؑ تم سے کچھ دور بھی نہیں۔'' O ---۹۳۔ ''اور اے میری قوم! تم اپنی جگہ کام کرو میں بھی کام کرتا ہوں- تم جلدی جان لو گے کہ کس پر وہ عذاب جو اسے رسوا کر دے آتا ہے اور کون جھوٹا ہے- اور دھیان رکھو میں بھی تمہارے ساتھ دھیان رکھتا ہوں۔'' O ---۹۴۔ ''اور جب ہمارا حکم آ پہنچا تو ہم نے اپنی رحمت سے شعیبؑ کو اور ان کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے بچا لیا اور ظالموں کو ایک چنگھاڑ نے آ پکڑا اور وہ اپنے گھروں میں یوں اوندھے پڑے رہ گئے۔'' O

Marfat.com

---۹۵۔ ”گویا وہ کبھی وہاں بسے ہی نہ تھے۔ سنو! دور دفع ہوئے مدین جیسے دور دفع ہوئے ثمود۔“ O ---[تفصیل کے لئے باب نمبر ۱۶، مضمون: سابقہ اقوام مدین والے] ---۱۰۱۔ ”اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ انہوں نے خود اپنے اوپر ظلم کیا۔ پھر جب تیرے رب کا حکم آیا تو ان کے خدا جنہیں وہ اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے تھے ان کے کچھ کام نہ آئے اور انہوں نے ان کی بربادی کے سوا کچھ زیادہ نہ کیا۔“ O ---۱۰۳۔ ”بیشک اس میں اس شخص کے لئے جو عذاب آخرت سے ڈرتا ہے ایک نشان ہے۔ وہ لوگوں کے جمع ہونے کا دن ہوگا اور وہ حاضری کا دن ہوگا۔“ O ---۱۰۹۔ ”پس ان کے بارے میں جن کی یہ لوگ عبادت کرتے ہیں تو کسی شک میں نہ پڑ۔ وہ اسی طرح عبادت کر رہے ہیں۔ جس طرح پہلے ان کے باپ دادا کرتے تھے۔ اور ہم بھی انہیں ان کا حصہ بغیر کم کے ضرور پورا دے دیں گے۔“ O

(**سورۃ یوسف ۱۲**) ---۱۰۷۔ ”کیا وہ اس بات سے بے خوف ہو گئے ہیں کہ ان کے پاس اللہ تعالیٰ کے عذابوں میں سے کوئی عام عذاب آ جائے یا ان پر اچانک قیامت ٹوٹ پڑے اور وہ بے خبر ہی ہوں۔“ O ---۱۱۰۔ ”یہاں تک کہ جب رسول نا امید ہونے لگے اور وہ (قوم کے لوگ) خیال کرنے لگے کہ انہیں جھوٹ کہا گیا۔ فوراً ہی ہماری مدد ان کے پاس آ پہنچی۔ جسے ہم نے چاہا اسے نجات دی گئی۔ بات یہ ہے ہمارا عذاب گناہ گاروں سے واپس نہیں جاتا۔“ O

(**سورۃ الرعد ۱۳**) ---۶۔ ”اور جو تجھ سے (سزا کی طلبی میں) جلدی کر رہے ہیں راحت سے پہلے ہی یقیناً ان سے پہلے سزائیں (بطور مثال) گزر چکی ہیں اور بیشک تیرا رب البتہ بخشنے والا ہے لوگوں کے بے جا ظلم پر بھی۔ اور یہ بھی یقینی بات ہے کہ تیرا رب بڑی سخت سزا دینے والا بھی ہے۔“ O ---۱۳۔ ”گرج اس کی تسبیح و تعریف کرتی ہے اور فرشتے بھی اس کے خوف سے۔ وہی آسمان سے بجلیاں گراتا ہے اور جس پر چاہتا ہے اس پر ڈالتا ہے۔ کفار اللہ تعالیٰ کی بابت جھگڑ رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ سخت قوت والا ہے۔“ O ---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۱۴، مضمون کفار کی سرکشی اور باب نمبر ۵، مضمون قرآن اور سائنس] ---۳۲۔ ”یقیناً آپ سے پہلے کے پیغمبروں کا مذاق اڑایا گیا تھا اور میں نے بھی کافروں کو ڈھیل دی تھی۔ پھر انہیں پکڑ لیا تھا۔ پس میرا عذاب کیسا رہا۔“ O ---۳۴۔ ”ان کے لئے دُنیا کی زندگی میں بھی عذاب ہے اور آخرت کا عذاب تو بہت ہی زیادہ سخت ہے۔ انہیں اللہ تعالیٰ کے غضب سے بچانے والا کوئی بھی نہیں۔“ O ---[جس طرح نبی کریم ﷺ نے بھی لعان کرنے والے جوڑے سے فرمایا تھا۔ دُنیا کا عذاب عذاب آخرت سے بہت ہلکا ہے۔ علاوہ ازیں دُنیا کا عذاب (جیسا کچھ اور جتنا کچھ بھی ہو) عارضی اور فانی ہے اور آخرت کا عذاب دائمی ہے۔ اسے زوال و فنا نہیں۔ مزید برآں جہنم کی آگ دُنیا کی آگ کی نسبت ۶۹ گنا تیز ہے اور اسی طرح دوسری چیزیں ہیں۔ اس لئے عذاب کے سخت ہونے میں کیا شبہ ہو سکتا ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۳۷۔ ”اسی طرح ہم نے اس قرآن کو عربی زبان کا فرمان اتارا ہے۔ اگر آپ نے ان کی خواہشوں کی پیروی کر لی اس کے بعد کہ آپ کے پاس علم آ چکا ہے تو اللہ تعالیٰ (کے عذابوں) سے آپ کو کوئی حمایتی ملے گا اور نہ بچانے والا۔“ O ---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۱۴، مضمون: اہل علم]

(**سورۃ ابراہیم ۱۴**) ---۳۔ ”جس اللہ تعالیٰ کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور کافروں کے لئے تو سخت عذاب کی خرابی ہے۔“ O ---۷۔ ”اور جب تمہارے پروردگار نے تمہیں آگاہ کر دیا کہ اگر تم شکر گزاری کرو گے تو بیشک میں تمہیں زیادہ دوں گا۔ اور اگر تم ناشکری کرو گے تو یقیناً میرا عذاب بہت سخت ہے۔“ O ---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۳، مضمون: ناشکرا انسان] ---۱۵۔ ”اور انہوں (ظالم۔ مشرکوں) نے فیصلہ (عذاب) طلب کیا اور تمام سرکش ضدی لوگ نامراد ہو گئے۔“ O ---۲۱۔ ”سب کے سب اللہ تعالیٰ کے سامنے روبرو کھڑے ہوں گے۔ اس وقت کمزور لوگ بڑائی والوں سے کہیں گے کہ ہم تو تمہارے تابعدار تھے تو کیا تم اللہ تعالیٰ کے عذابوں میں سے کچھ عذاب ہم سے دور کر سکنے والے ہو؟ وہ جواب دیں گے کہ اگر اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت دیتا تو ہم بھی ضرور تمہاری راہنمائی کرتے۔ اب تو ہم پر بے قراری کرنا اور صبر کرنا دونوں ہی برابر ہے۔ ہمارے لئے کوئی چھٹکارا نہیں۔“ O ---۴۴۔ ”لوگوں کو اس دن سے ہوشیار کر دے جب کہ ان کے پاس عذاب آ جائے گا اور ظالم کہیں گے کہ اے ہمارے رب ہمیں بہت تھوڑے قریب کے وقت تک کی ہی مہلت دے کہ ہم تیری تبلیغ مان لیں اور تیرے پیغمبروں کی تابعداری میں لگ جائیں۔ کیا تم اس سے پہلے بھی قسمیں نہیں کھا رہے تھے؟ کہ تمہارے لئے دُنیا سے ٹلنا ہی نہیں۔“ O ---[یعنی دُنیا میں تم قسمیں کھا کھا کر کہا کرتے تھے کہ کوئی حساب کتاب اور جنت دوزخ نہیں۔ اور دوبارہ کسے زندہ ہونا ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الحجر ۱۵**) ---۴۹۔ ”میرے بندوں کو خبر دے دو کہ میں بہت ہی بخشنے والا اور بڑا ہی مہربان ہوں۔“ O ---۵۰۔ ”اور ساتھ ہی میرے عذاب بھی نہایت دردناک ہیں۔“ O

(**سورۃ النحل ۱۶**) ---۲۶۔ ”ان سے پہلے کے لوگوں نے بھی مکر کیا تھا (آخر) اللہ تعالیٰ نے (ان کے منصوبوں) کی عمارتوں کو جڑوں سے اکھیڑ دیا اور (ان کے سروں) پر (ان کی) چھتیں اوپر سے گر پڑیں اور ان کے پاس عذاب وہاں سے آ گیا جہاں کا انہیں وہم و گمان بھی نہ تھا۔“ O ---۳۳۔ ”کیا یہ اسی بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آ جائیں یا تیرے رب کا حکم آ جائے؟ ایسا ہی ان لوگوں نے بھی کیا تھا جو ان سے پہلے تھے۔ ان پر اللہ تعالیٰ نے کوئی

Marfat.com

ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے رہے۔'' O---۴۵۔ ''بدترین داؤ پیچ کرنے والے کیا اس بات سے بے خوف ہو گئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں زمین میں دھنسا دے یا ان کے پاس ایسی جگہ سے عذاب آ جائے جہاں کا انہیں وہم و گمان بھی نہ ہو۔'' O---۴۶۔ ''یا انہیں چلتے پھرتے پکڑ لے۔ یہ کسی صورت میں اللہ تعالیٰ کو عاجز نہیں کر سکتے۔'' O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۱۴، مضمون: احتساب]---۴۷۔ ''یا انہیں ڈرا دھمکا کر پکڑ لے۔ پس یقیناً تمہارا پروردگار اعلیٰ شفقت اور انتہائی رحم کرنے والا ہے۔'' O---۶۳۔ ''واللہ! ہم نے تجھ سے پہلے کی امتوں کی طرف بھی اپنے رسول بھیجے لیکن شیطان نے ان کے اعمال بد ان کی نگاہوں میں آراستہ کر دیئے۔ وہ شیطان آج بھی ان کا رفیق بنا ہوا ہے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔'' O---۸۵۔ ''اور جب یہ ظالم عذاب دیکھ لیں گے پھر نہ تو ان سے ہلکا کیا جائے گا اور نہ وہ ڈھیل دیئے جائیں گے۔'' O---۸۸۔ ''جنہوں نے کفر کیا اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکا ہم انہیں عذاب پر عذاب بڑھاتے جائیں گے۔ یہ بدلہ ہو گا ان کی فتنہ پردازیوں کا۔'' O---[جس طرح جنت میں اہل ایمان کے درجات مختلف ہوں گے اسی طرح جہنم میں کفار کے عذاب میں تفاوت ہو گا۔ جو گمراہ ہونے کے ساتھ دوسروں کی گمراہی کا سبب بنے ہوں گے ان کا عذاب دوسروں کی نسبت شدید تر ہو گا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۹۴۔ ''اور تم اپنی قسموں کو آپس کی دغابازی کا بہانہ نہ بناؤ۔ پھر تو تمہارے قدم اپنی مضبوطی کے بعد ڈگمگا جائیں گے اور تمہیں سخت سزا برداشت کرنا پڑے گی کیونکہ تم نے اللہ تعالیٰ کی راہ سے روک دیا اور تمہیں بڑا سخت عذاب ہو گا۔'' O---۱۰۴۔ ''جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے انہیں اللہ کی طرف سے بھی راہنمائی نہیں ہوتی اور ان کے لئے المناک عذاب ہیں۔'' O---۱۰۶۔ ''جو شخص اپنے ایمان کے بعد اللہ تعالیٰ سے کفر کرے بجز اس کے جس پر جبر کیا جائے اور اس کا دل ایمان پر برقرار ہو مگر جو لوگ کھلے دل سے کفر کریں تو ان پر اللہ کا غضب ہے اور انہی کے لئے بہت بڑا عذاب ہے۔'' O

(**سورۃ بنی اسرائیل ۱۷**)---۱۰۔ ''اور یہ کہ جو لوگ آخرت پر یقین نہیں رکھتے ان کے لیے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔'' O---۱۵۔ ''جو راہ راست حاصل کر لے وہ خود اپنے ہی بھلے کے لیے راہ یافتہ ہوتا ہے اور جو بھٹک جائے اس کا بوجھ اسی کے اوپر ہے، کوئی بوجھ والا کسی اور کا بوجھ اپنے اوپر نہ لادے گا اور ہماری سنت نہیں کہ رسول بھیجنے سے پہلے ہی عذاب کرنے لگیں۔'' O---۷۷۔ ''ایسا ہی دستور ان کا تھا جو آپ سے پہلے رسول ہم نے بھیجے اور آپ ہمارے دستور میں کبھی ردوبدل نہ پائیں گے۔'' O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۴، مضمون: حضور نبی کریم ﷺ]

(**سورۃ الکہف ۱۸**)---۵۵۔ ''لوگوں کے پاس ہدایت آ چکنے کے بعد انہیں ایمان لانے اور اپنے رب سے استغفار کرنے سے صرف اسی چیز نے روکا کہ اگلے لوگوں کا سا معاملہ انہیں بھی پیش آئے یا ان کے سامنے کھلم کھلا عذاب آ موجود ہو جائے۔'' O---۵۸۔ ''تیرا پروردگار بہت ہی بخشش والا اور مہربانی والا ہے وہ ان کے اعمال کی سزا میں پکڑے تو بیشک انہیں جلد ہی عذاب کر دے بلکہ ان کے لیے ایک وعدہ کی گھڑی مقرر ہے جس سے وہ سرکنے کی ہرگز جگہ نہیں پائیں گے۔'' O

(**سورۃ مریم ۱۹**)---۴۵۔ ''ابا جان! مجھے خوف لگا ہوا ہے کہ کہیں آپ پر کوئی عذاب الٰہی نہ آ پڑے کہ آپ شیطان کے ساتھی بن جائیں۔'' O---۴۶۔ ''اس نے جواب دیا کہ اے ابراہیم! کیا تو ہمارے معبودوں سے روگردانی کر رہا ہے۔ سن اگر تو باز نہ آیا تو میں تجھے پتھروں سے مار ڈالوں گا جا ایک مدت دراز تک مجھ سے الگ رہ۔'' O

(**سورۃ طٰہٰ ۲۰**)---۱۲۴۔ ''اور (ہاں) جو میری یاد سے روگردانی کرے گا اس کی زندگی تنگی میں رہے گی اور ہم اسے بروز قیامت اندھا کر کے اٹھائیں گے۔'' O۔ (تفسیر کیلئے باب ۶، مضمون: زندگی)---۱۲۵۔ ''وہ کہے گا کہ الٰہی! مجھے تو نے اندھا بنا کر کیوں اٹھایا؟ حالانکہ میں تو دیکھتا بھالتا تھا۔'' O---۱۲۶۔ ''(جواب ملے گا کہ) اسی طرح ہونا چاہیے تھا تو میری آئی ہوئی آیتوں کو بھول گیا تو آج تو بھی بھلا دیا جاتا ہے۔'' O---۱۲۷۔ ''ہم ایسا ہی بدلہ ہر اس شخص کو دیا کرتے ہیں جو حد سے گزر جائے اور اپنے رب کی آیتوں پر ایمان نہ لائے اور بیشک آخرت کا عذاب نہایت ہی سخت اور باقی رہنے والا ہے۔'' O---۱۳۴۔ ''اور اگر ہم اس سے پہلے ہی انہیں عذاب میں ہلاک کر دیتے تو یقیناً یہ کہہ اٹھتے کہ اے ہمارے پروردگار تو نے ہمارے پاس اپنا رسول کیوں نہ بھیجا؟ کہ ہم تیری آیتوں کی تابعداری کرتے اس سے پہلے کہ ہم ذلیل و رسوا ہوتے۔'' O

(**سورۃ الانبیاء ۲۱**)---۱۱۔ ''اور بہت سی بستیاں ہم نے تباہ کر دیں جو ظالم تھیں اور ان کے بعد ہم نے دوسری قوم کو پیدا کر دیا۔'' O---۱۲۔ ''جب انہوں نے ہمارے عذاب کا احساس کر لیا تو لگے اس سے بھاگنے۔'' O---۱۳۔ ''بھاگ دوڑ نہ کرو اور جہاں تمہیں آسودگی دی گئی تھی وہیں واپس لوٹو اور اپنے مکانات کی طرف جاؤ تاکہ تم سے سوال تو کر لیا جائے۔'' O---۱۴۔ ''کہنے لگے ہائے ہماری خرابی! بیشک ہم ظالم تھے۔'' O---۱۵۔ ''پھر تو ان کا یہی قول رہا یہاں تک کہ ہم نے انہیں جڑ سے کٹی ہوئی کھیتی اور بجھی پڑی آگ (کی طرح) کر دیا۔'' O---[یعنی جب تک زندگی کے آثار ان کے اندر رہے وہ اعتراف ظلم کرتے رہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۳۷۔ ''انسان جلد باز مخلوق ہے۔ میں تمہیں اپنی نشانیاں ابھی ابھی دکھاؤں گا تم مجھ سے جلد

Marfat.com

بازی نہ کرو۔'' O---۳۸۔'' کہتے ہیں کہ اگر سچے ہو تو بتا دو کہ یہ وعدہ کب ہے۔'' O---۳۹۔'' کاش! یہ کافر جانتے کہ اس وقت نہ تو یہ کافر آگ کو اپنے چہروں سے ہٹا سکیں گے اور نہ اپنی پیٹھوں سے اور نہ ان کی مدد کی جائے گی۔'' O---۴۰۔'' (ہاں ہاں!) وعدے کی گھڑی ان کے پاس اچانک آ جائے گی اور انہیں ہکا بکا کر دے گی' پھر نہ تو یہ لوگ اسے ٹال سکیں گے اور نہ ذرا سی بھی مہلت دیئے جائیں گے۔'' O---۴۶۔'' اگر انہیں تیرے رب کے کسی عذاب کا جھونکا بھی لگ جائے تو پکار اٹھیں کہ ہائے ہماری بدبختی یقیناً ہم گنہگار تھے۔'' O---۱۰۹۔'' پھر اگر یہ منہ موڑ لیں تو کہہ دیجیے کہ میں نے تمہیں یکساں طور پر خبردار کر دیا ہے۔ مجھے علم نہیں کہ جس کا وعدہ تم سے کیا جا رہا ہے وہ قریب ہے یا دور۔'' O---[یعنی تمہارے نہ ماننے پر جو عذاب کا وعدہ ہے وقوع تو اسکا ضرور بالضرور ہو کر رہے گا۔ لیکن میں یہ نہیں جانتا کہ جلد ہوگا یا بدیر۔ (تفسیر از علامہ شبیر احمد عثمانیؒ)]

(**سورۃ الحج ۲۲**)---۳۔'' بعض لوگ اللہ کے بارے میں باتیں بناتے ہیں اور وہ بھی بے علمی کے ساتھ اور ہر سرکش شیطان کی پیروی کرتے ہیں۔'' O
---۴۔'' جس پر (قضائے الٰہی) لکھ دی گئی ہے کہ جو کوئی اس کی رفاقت کرے گا وہ اسے گمراہ کر دے گا اور اسے آگ کے عذاب کی طرف لے جائے گا۔'' O
---۹۔'' جو اپنی پہلو موڑنے والا بن کر اس لیے کہ اللہ کی راہ سے بہکا دے' اسے دنیا میں بھی رسوائی ہوگی اور قیامت کے دن بھی ہم جہنم میں جلنے کا عذاب چکھائیں گے۔'' O---۱۸۔'' کیا تو نہیں دیکھ رہا کہ اللہ کے سامنے سجدے میں ہیں سب آسمانوں والے اور سب زمینوں والے اور سورج اور چاند اور ستارے اور پہاڑ اور درخت اور جانور اور بہت سے انسان بھی۔ ہاں بہت سے وہ بھی ہیں جن پر عذاب کا مقولہ ثابت ہو چکا ہے' جسے رب ذلیل کر دے اسے کوئی عزت دینے والا نہیں' اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۰' مضمون: کافر]---۱۹۔'' یہ دونوں اپنے رب کے بارے میں اختلاف کرنے والے ہیں' پس کافروں کے لیے تو آگ کے کپڑے بیونت کر کاٹے جائیں گے' اور ان کے سروں کے اوپر سے سخت کھولتا ہوا پانی بہایا جائے گا۔'' O---۲۰۔'' جس سے ان کے پیٹ کی سب چیزیں اور کھالیں گلا دی جائیں گی۔'' O---۲۱۔'' اور ان کی سزا کے لیے لوہے کے ہتھوڑے ہیں۔'' O
---۲۲۔'' یہ جب بھی وہاں کے غم سے نکل بھاگنے کا ارادہ کریں گے وہیں لوٹا دیئے جائیں گے اور (کہا جائے گا) جلنے کا عذاب چکھو!'' O---۲۵۔'' جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکنے لگے اور اس حرمت والی مسجد سے بھی جسے ہم نے تمام لوگوں کے لیے مساوی کر دیا ہے وہیں کے رہنے والے ہوں یا باہر کے ہوں' جو بھی ظلم کے ساتھ وہاں الحاد کا ارادہ کرے ہم اسے دردناک عذاب چکھائیں گے۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۱۴' مضمون: مساجد)---۴۴۔'' اور مدین والے بھی اپنے اپنے نبیوں کو جھٹلا چکے ہیں۔ موسیٰ (علیہ السلام) بھی جھٹلائے جا چکے ہیں پس میں نے کافروں کو یوں ہی سی مہلت دی پھر دھر دبایا' پھر میرا عذاب کیسا ہوا؟'' O---۴۷۔'' اور عذاب کو آپ سے جلدی طلب کر رہے اللہ ہرگز اپنا وعدہ نہیں ٹالے گا۔ ہاں البتہ آپ کے رب کے نزدیک ایک دن تمہاری گنتی کے اعتبار سے ایک ہزار سال کا ہے۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۱۴' مضمون: کیلنڈر)---۵۵۔'' کافر اس وحی الٰہی میں ہمیشہ شک شبہ ہی کرتے رہیں گے حتیٰ کہ اچانک ان کے سروں پر قیامت آ جائے یا ان کے پاس اس دن کا عذاب آ جائے جو منحوس ہے۔'' O---۵۷۔'' اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا ان کے لیے ذلیل کرنے والے عذاب ہیں۔'' O

(**سورۃ المومنون ۲۳**)---۷۶۔'' اور ہم نے انہیں عذاب میں بھی پکڑا تاہم یہ لوگ نہ تو اپنے پروردگار کے سامنے جھکے اور نہ ہی عاجزی اختیار کی۔'' O
---۷۷۔'' یہاں تک کہ جب ہم نے ان پر سخت عذاب کا دروازہ کھول دیا تو اسی وقت فوراً مایوس ہو گئے۔'' O

(**سورۃ النور ۲۴**)---۱۱۔'' جو لوگ یہ بہت بڑا بہتان باندھ لائے ہیں یہ بھی تم میں سے ہی ایک گروہ ہے۔ تم اسے اپنے لیے برا نہ سمجھو' بلکہ یہ تو تمہارے حق میں بہتر ہے۔ ہاں ان میں سے ہر ایک شخص پر اتنا گناہ ہے جتنا اس نے کمایا ہے اور ان میں سے جس نے اس کے بہت بڑے حصے کو سرانجام دیا ہے اس کے لیے عذاب بھی بہت ہی بڑا ہے۔'' O---۱۲۔'' اسے سنتے ہی مومن مردوں عورتوں نے اپنے حق میں نیک گمانی کیوں نہ کی اور کیوں نہ کہہ دیا کہ یہ تو کھلم کھلا صریح بہتان ہے۔'' O---۱۳۔'' وہ اس پر چار گواہ کیوں نہ لائے؟ اور جب گواہ نہیں لائے تو یہ بہتان باز لوگ یقیناً اللہ کے نزدیک محض جھوٹے ہیں۔'' O
---۱۴۔'' اگر اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم تم پر دنیا اور آخرت میں نہ ہوتا تو یقیناً تم نے جس بات کے چرچے شروع کر رکھے تھے اس بارے میں تمہیں بہت بڑا عذاب پہنچتا۔'' O---۱۹۔'' جو لوگ مسلمانوں میں بے حیائی پھیلانے کے آرزومند رہتے ہیں ان کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہیں' اللہ سب کچھ جانتا ہے اور تم کچھ بھی نہیں جانتے۔'' O---۲۰۔'' اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی اور یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ بڑی شفقت رکھنے والا مہربان ہے۔ (تو تم پر عذاب اتر جاتا)۔'' O---۲۳۔'' جو لوگ پاک دامن بھولی بھالی با ایمان عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں وہ دنیا و آخرت میں ملعون ہیں اور ان کے لیے بڑا بھاری عذاب ہے۔'' O---۲۴۔'' جبکہ ان کے مقابلے میں ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ پاؤں ان کے اعمال کی گواہی دیں گے۔'' O---۲۵۔
'' اس دن اللہ تعالیٰ انہیں پورا پورا بدلہ حق و انصاف کے ساتھ دے گا اور وہ جان لیں گے کہ اللہ تعالیٰ ہی حق ہے (اور وہی) ظاہر کرنے والا ہے۔'' O

(**سورۃ الفرقان ۲۵**)---۱۹۔'' تو انہوں نے تو تمہیں تمہاری تمام باتوں میں جھٹلایا اب نہ تو تم میں عذابوں کے پھیرنے کی طاقت ہے نہ مدد کرنے کی' تم

Marfat.com

میں سے جس جس نے ظلم کیا ہے ہم اسے بڑا عذاب چکھائیں گے۔'' O---۳۷۔ ''اور قوم نوح نے بھی جب رسولوں کو جھوٹا کہا تو ہم نے انہیں غرق کر دیا اور لوگوں کے لیے انہیں نشان عبرت بنا دیا۔ اور ہم نے ظالموں کے لیے دردناک عذاب مہیا کر رکھا ہے۔'' O---۶۵۔ ''اور جو یہ دُعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! ہم سے دوزخ کا عذاب پرے ہی پرے رکھ' کیونکہ اس کا عذاب چمٹ جانے والا ہے۔'' O---۶۸۔ ''اور اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور کسی ایسے شخص کو جسے قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے منع کر دیا ہو وہ بجز حق کے قتل نہیں کرتے' نہ وہ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں اور جو کوئی یہ کام کرے وہ اپنے اوپر سخت وبال لائے گا۔'' O---۶۹۔ ''اسے قیامت کے دن دوہرا عذاب کیا جائے گا اور وہ ذلت و خواری کے ساتھ ہمیشہ اسی میں رہے گا۔'' O---۷۰۔ ''سوائے ان لوگوں کے جو توبہ کریں اور ایمان لائیں اور نیک کام کریں' ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں سے بدل دیتا ہے' اللہ بخشنے والا مہربانی کرنے والا ہے۔'' O

(سورۃ الشعرآء ۲۶)---۱۳۳۔ ''اس نے تمہاری مدد کی مال سے اور اولاد سے۔'' O---۱۳۴۔ ''باغات سے اور چشموں سے۔'' O---۱۳۵۔ ''مجھے تو تمہاری نسبت بڑے دن کے عذاب کا اندیشہ ہے۔'' O---۱۳۶۔ ''انہوں نے کہا کہ آپ وعظ کہیں یا وعظ کہنے والوں میں نہ ہوں ہم پر یکساں ہے۔'' O---۱۳۷۔ ''یہ تو بس پرانے لوگوں کی عادت ہے۔'' O---۱۳۸۔ ''اور ہم ہرگز عذاب نہیں دیے جائیں گے۔'' O---۱۳۹۔ ''چونکہ عادیوں نے حضرت ہود کو جھٹلایا' اس لیے ہم نے انہیں تباہ کر دیا' یقیناً اس میں نشانی ہے اور ان میں سے اکثر بے ایمان تھے۔'' O---۱۵۵۔ ''آپ نے فرمایا یہ ہے اونٹنی' پانی پینے کی ایک باری اس کی اور ایک مقررہ دن کی باری پانی پینے کی تمہاری۔'' O---۱۵۶۔ ''(خبردار!) اسے برائی سے ہاتھ نہ لگانا ورنہ ایک بڑے بھاری دن کا عذاب تمہاری گرفت کر لے گا۔'' O---۱۵۷۔ ''پھر بھی انہوں نے اس کی کوچیں کاٹ ڈالیں' بس وہ پشیمان ہو گئے۔'' O---۱۵۸۔ ''اور عذاب نے انہیں آ دبوچا۔ بیشک اس میں عبرت ہے۔ اور ان میں سے اکثر لوگ مومن نہ تھے۔'' O---۱۶۷۔ ''انہوں نے جواب دیا کہ اے لوط! اگر تو باز نہ آیا تو یقیناً نکال دیا جائے گا۔'' O---۱۶۸۔ ''آپ نے فرمایا' میں تمہارے کام سے سخت ناخوش ہوں۔'' O---۱۶۹۔ ''میرے پروردگار! مجھے اور میرے گھرانے کو اس (وبال) سے بچالے جو یہ کرتے ہیں۔'' O---۱۷۰۔ ''پس ہم نے اسے اور اسکے متعلقین کو سب کو بچا لیا۔'' O---۱۷۱۔ ''بجز ایک بڑھیا کے کہ وہ پیچھے رہ جانے والوں میں ہو گئی۔'' O---۱۷۲۔ ''پھر ہم نے باقی اور سب کو ہلاک کر دیا۔'' O---۱۷۳۔ ''اور ہم نے ان پر ایک خاص قسم کا مینہ برسایا' پس بہت ہی برا مینہ تھا جو ڈرائے گئے ہوئے لوگوں پر برسا۔'' O---۱۷۴۔ ''یہ ماجرا بھی سراسر عبرت ہے۔ ان میں سے بھی اکثر مسلمان نہ تھے۔'' O---۱۷۷۔ ''جبکہ ان سے شعیب (علیہ السلام) نے کہا کہ کیا تمہیں ڈر خوف نہیں؟'' O---۱۸۱۔ ''ناپ پورا بھرا کرو کم دینے والوں میں شمولیت نہ کرو۔'' O---۱۸۲۔ ''اور سیدھی صحیح ترازو سے تولا کرو۔'' O---۱۸۳۔ ''لوگوں کو ان کی چیزیں کمی سے نہ دو بے باکی کے ساتھ زمین میں فساد مچاتے نہ پھرو۔'' O---۱۸۷۔ ''اگر تو سچے لوگوں میں سے ہے تو ہم پر آسمان کے ٹکڑے گرا دے۔'' O---۱۸۸۔ ''کہا کہ میرا رب خوب جاننے والا ہے جو کچھ تم کر رہے ہو۔'' O---۱۸۹۔ ''چونکہ انہوں نے اسے جھٹلایا تو انہیں سائبان والے دن کے عذاب نے پکڑ لیا۔ وہ بڑے بھاری دن کا عذاب تھا۔'' O---۲۰۱۔ ''وہ جب تک دردناک عذابوں کو ملاحظہ نہ کر لیں ایمان نہ لائیں گے۔'' O---۲۰۲۔ ''پس وہ عذاب ان کو ناگہاں آ جائے گا انہیں اس کا شعور بھی نہ ہوگا۔'' O---۲۰۳۔ ''اس وقت کہیں گے کہ کیا ہمیں کچھ مہلت دی جائے گی؟'' O---۲۰۴۔ ''پس کیا یہ ہمارے عذاب کی جلدی مچا رہے ہیں؟'' O---۲۰۵۔ ''اچھا یہ بھی بتاؤ کہ اگر ہم نے انہیں کئی سال بھی فائدہ اٹھانے دیا۔'' O---۲۰۶۔ ''پھر انہیں وہ عذاب آ لگا جن سے یہ دھمکائے جاتے تھے۔'' O

(سورۃ النمل ۲۷)---۵۔ ''یہی لوگ ہیں جن کے لیے برا عذاب ہے اور آخرت میں بھی وہ سخت نقصان یافتہ ہیں۔'' O---۸۲۔ ''جب ان کے اوپر عذاب کا وعدہ ثابت ہو جائے گا' ہم زمین سے ان کے لیے ایک جانور نکالیں گے جو ان سے باتیں کرتا ہوگا کہ لوگ ہماری آیتوں پر یقین نہیں کرتے تھے۔'' O
---[یعنی جب نیکی کا حکم دینے والا اور برائی سے روکنے والا نہیں رہ جائے گا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ العنکبوت ۲۹)---۲۱۔ ''جسے چاہے عذاب کرے جس پر چاہے رحم کرے' سب اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔'' O---۲۳۔ ''جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیتوں اور اس کی ملاقات کو بھلاتے ہیں وہ میری رحمت سے ناامید ہو جائیں اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔'' O---۲۹۔ ''کیا تم مردوں کے پاس بدفعلی کے لیے آتے ہو اور راستے بند کرتے ہو اور اپنی عام مجلسوں میں بے حیائیوں کا کام کرتے ہو؟ اس کے جواب میں اس کی قوم نے بجز اس کے اور کچھ نہیں کہا کہ بس جا اگر سچا ہے تو ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کا عذاب لے آ۔'' O---۳۴۔ ''ہم اس بستی والوں پر آسمانی عذاب نازل کرنے والے ہیں اس وجہ سے کہ یہ بے حکم ہو رہے ہیں۔'' O---۵۳۔ ''یہ لوگ آپ سے عذاب کی جلدی کر رہے ہیں۔ اگر میری طرف سے مقرر کیا ہوا وقت نہ ہوتا تو ابھی تک ان کے پاس عذاب آ چکا ہوتا' یہ یقینی بات ہے کہ اچانک ان کی بے خبری میں ان کے پاس عذاب آ پہنچے گا۔'' O---۵۴۔ ''یہ عذاب کی جلدی مچا رہے ہیں اور (تسلی رکھیں) جہنم کافروں کو گھیر لینے والی ہے۔'' O---۵۵۔ ''اس دن انکے اوپر تلے سے انہیں عذاب ڈھانپ رہا ہوگا اور اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اب اپنے (بد)

Marfat.com

اعمال کا مزہ چکھو۔" O

(**سورۃ الروم ۳۰**)---۱۶۔ "اور جنہوں نے کفر کیا تھا اور ہماری آیتوں کو اور آخرت کی ملاقات کو جھوٹا ٹھہرایا تھا وہ سب عذاب میں پکڑ کر حاضر رکھے جائیں گے۔" O

(**سورۃ لقمان ۳۱**)---۶۔ "اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو لغو باتوں کو مول لیتے ہیں کہ بے علمی کے ساتھ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ سے بہکائیں اور اسے ہنسی بنائیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے رسوا کرنے والا عذاب ہے۔" O ---[جو لوگ اپنی قوم کو راہ حق سے بھٹکاتے ہیں، اپنے نوجوانوں کے شہوانی جذبات کو مشتعل کرنے کے اسباب فراہم کر کے اپنی تجوریاں بھرتے ہیں۔ زندگی کی تلخ حقیقتوں اور سنگین ذمہ داریوں سے غافل کر کے انہیں عیش ونشاط کا خوگر بناتے ہیں۔ ان کی حیاء عفت کی چادر کو لطائف الحیل سے تار تار کرتے ہیں اور انہیں فسق وفجور کے بازار میں لا کر ننگا کھڑا کر دیتے ہیں، وہ خوب جان لیں اور کان کھول کر سن لیں کہ یہ سودا انہیں مہنگا پڑے گا۔ انہیں یہاں بھی اور وہاں بھی رسوا کن حالات سے دوچار کر دیا جائے گا۔ آج ہم اپنے معاشرہ میں عریانی اور بے حیائی کا امڈ کر آتا ہوا سیلاب جس کی چیختی، چنگھاڑتی موجوں کی ہیبت سے دین اور اخلاقِ حسنہ کے مضبوط قلعے تھرا رہے ہیں۔ ہماری مخصوص اخلاقی، عمرانی عزیز قدریں ایک ایک کر کے تلف کی جا رہی ہیں۔ ہماری زندگی سراسر لہو ولعب بنتی جا رہی ہے۔ سنجیدگی اور متانت کا عنصر تیزی سے ناپید ہو رہا ہے۔ جاہ طلبی، لذت کوشی اور زر وسیم کی ہوس کی قربان گاہ پر ملی اور قومی مفادات کو بھینٹ چڑھا دینا ہمارے لیے کوئی مشکل نہیں۔ ہمارے اہلِ قلم کی عظیم اکثریت، ہماری فلم انڈسٹری، شبینہ کلبیں۔ ثقافتی تقریبیں اور مینا بازار قیامت برپا کر رہے ہیں۔ یہ سب کچھ کھلے بندوں بے روک ٹوک ہماری اسلامی مملکت کے مسلمان حکام کی آنکھوں کے سامنے ہو رہا ہے اور کوئی بازپرس نہیں کرتا، بلکہ ان تباہ کن عوامل کو حکومت کی سرپرستی اور حکام کی حمایت حاصل ہے۔ یہ سوچ کر دل کانپ جاتا ہے کہ کہیں ہم اپنے آپ کو عذاب مہین کے لیے تو تیار نہیں کر رہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]---[ان کی سرپرستی اور حوصلہ افزائی کرنے والے اربابِ حکومت، ادارے، اخبارات کے مالکان، اہل قلم اور فیچر نگار بھی اسی عذاب مہین کے مستحق ہوں گے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۲۴۔ "ہم انہیں کو کچھ یونہی سا فائدہ دے دیں لیکن (بالآخر) ہم انہیں نہایت بیچارگی کی حالت میں سخت عذاب کی طرف ہنکا لے جائیں گے۔" O

(**سورۃ السجدۃ ۳۲**)---۱۴۔ "اب تم اپنے اس دن کی ملاقات کے فراموش کر دینے کا مزہ چکھو، ہم نے بھی تمہیں بھلا دیا اور اپنے کیے ہوئے اعمال (کی شامت) سے ابدی عذاب کا مزہ چکھو۔" O---۲۰۔ "لیکن جن لوگوں نے حکم عدولی کی ان کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ جب کبھی اس سے باہر نکلنا چاہیں گے اسی میں لوٹا دیے جائیں گے۔ اور کہہ دیا جائے گا کہ اپنے جھٹلانے کے بدلے آگ کا عذاب چکھو۔" O---۲۱۔ "بالیقین ہم انہیں قریب کے چھوٹے سے بعض عذاب اس بڑے عذاب کے سوا چکھائیں گے تا کہ وہ لوٹ آئیں۔" O---[عذاب ادنیٰ (چھوٹے سے یا قریب کے بعض عذاب) سے دنیا کا عذاب یا دنیا کی مصیبتیں اور بیماریاں وغیرہ مراد ہیں۔ بعض کے نزدیک وہ قتل اس سے مراد ہے، جس سے جنگ بدر میں کافر دوچار ہوئے یا وہ قحط سالی ہے جو اہل مکہ پر مسلط کی گئی تھی۔ امام شوکانی فرماتے ہیں، تمام صورتیں ہی اس میں شامل ہو سکتی ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الاحزاب ۳۳**)---۸۔ "تا کہ اللہ تعالیٰ سچوں سے ان کی سچائی کے بارے میں دریافت فرمائے، اور کافروں کے لیے ہم نے المناک عذاب تیار کر رکھے ہیں۔" O---۲۴۔ "تا کہ اللہ تعالیٰ سچوں کو ان کی سچائی کا بدلہ دے اور اگر چاہے تو منافقوں کو سزا دے یا ان کی توبہ قبول فرمائے، اللہ تعالیٰ بڑا ہی بخشنے والا بہت ہی مہربان ہے۔" O---۵۷۔ "جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کی پھٹکار ہے اور ان کے لیے نہایت رسوا کن عذاب ہے۔" O

(**سورۃ سبا ۳۴**)---۵۔ "اور ہماری آیتوں کو نیچا دکھانے کی جنہوں نے کوشش کی ہے یہ وہ لوگ ہیں جن کے لیے بدترین قسم کا دردناک عذاب ہے۔" O---۸۔ "(ہم نہیں کہہ سکتے) کہ خود اس نے (ہی) اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھ لیا ہے یا اسے دیوانگی ہے بلکہ (حقیقت یہ ہے) کہ آخرت پر یقین نہ رکھنے والے ہی عذاب میں اور دور کی گمراہی میں ہیں۔" O---۳۱۔ "اور کافروں نے کہا کہ ہم ہرگز نہ تو اس قرآن کو مانیں نہ اس سے پہلے کی کتابوں کو! اے دیکھنے والے کاش کہ تو ان ظالموں کو اس وقت دیکھتا جبکہ یہ اپنے رب کے سامنے کھڑے ہوئے ایک دوسرے کو الزام دے رہے ہوں گے کمزور لوگ بڑے لوگوں سے کہیں گے اگر تم نہ ہوتے تو ہم تو مومن ہوتے۔" O---۳۲۔ "یہ بڑے لوگ ان کمزوروں کو جواب دیں گے کہ کیا تمہارے پاس ہدایت آچکنے کے بعد ہم نے تمہیں اس سے روکا تھا؟ (نہیں) بلکہ تم (خود) ہی مجرم تھے۔" O---۳۳۔ "(اس کے جواب میں) یہ کمزور لوگ ان متکبروں سے کہیں گے، (نہیں نہیں) بلکہ دن رات مکر وفریب سے ہمیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرنے اور اس کے شریک مقرر کرنے کا تمہارا حکم دینا ہماری بے ایمانی کا باعث ہوا اور عذاب کو دیکھتے ہی سب کے سب دل میں پشیمان ہو رہے ہوں گے، اور کافروں کی گردنوں میں ہم طوق ڈال دیں گے انہیں صرف ان کے کیے کرائے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔" O---۳۸۔ "اور جو لوگ ہماری آیتوں کے مقابلہ کی تگ ودو میں لگے رہتے ہیں۔ یہی ہیں وہ عذاب میں پکڑ کر حاضر رکھے جائیں گے۔" O---۴۲۔ "پس آج

Marfat.com

تم میں سے کوئی (بھی) کسی کے لیے (بھی کسی قسم کے) نفع نقصان کا مالک نہ ہوگا۔ اور ظالموں سے کہہ دیں گے کہ اس آگ کا عذاب چکھو جسے تم جھٹلاتے رہے۔" O ---۴۵۔ "اوران سے پہلے کے لوگوں نے بھی ہماری باتوں کو جھٹلایا تھا اور انہیں ہم نے جو دے رکھا تھا یہ تو اس کے دسویں حصے کو بھی نہیں پہنچے' پس انہوں نے میرے رسولوں کو جھٹلایا' (پھر دیکھ کہ) میرا عذاب کیسا (سخت) تھا۔" O ---۴۶۔ "کہہ دیجیے! کہ میں تمہیں صرف ایک ہی بات کی نصیحت کرتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ کے واسطے (ضد چھوڑ کر) دو دو مل کر یا تنہا تنہا کھڑے ہو کر سوچو تو سہی' تمہارے اس رفیق کو کوئی جنون نہیں' وہ تو تمہیں ایک بڑے (سخت) عذاب کے آنے سے پہلے ڈرانے والا ہے۔" O

(سورۃ فاطر ۳۵) ---۷۔ "جو لوگ کافر ہوئے ان کے لیے سخت عذاب ہے اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کیے ان کے لیے بخشش ہے اور (بہت) بڑا اجر ہے۔" O ---۱۰۔ "جو شخص عزت حاصل کرنا چاہتا ہو تو اللہ تعالیٰ ہی کی ساری عزت ہے' تمام تر ستھرے کلمات اسی کی طرف چڑھتے ہیں اور نیک عمل ان کو بلند کرتا ہے جو لوگ برائیوں کے داؤں گھات میں لگے رہتے ہیں ان کے لیے سخت تر عذاب ہے' اور ان کا یہ مکر برباد ہو جائے گا۔" O (تفسیر کیلئے باب ا، مضمون: عزت ذلت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔) ---۲۵۔ "اور اگر یہ لوگ آپ کو جھٹلا دیں تو جو لوگ ان سے پہلے ہو گزرے ہیں انہوں نے بھی جھٹلایا تھا ان کے پاس بھی ان کے پیغمبر معجزے اور صحیفے اور روشن کتابیں لے کر آئے تھے۔" O ---۲۶۔ "پھر میں نے ان کافروں کو پکڑ لیا سو میرا عذاب کیسا ہوا۔" O

(سورۃ الصّٰفّٰت ۳۷) ---۸۔ "عالم بالا کے فرشتوں (کی باتوں) کو سننے کے لیے وہ کان بھی نہیں لگا سکتے' بلکہ ہر طرف سے وہ مارے جاتے ہیں۔" O ---۹۔ "بھگانے کے لیے اور ان کے لیے دائمی عذاب ہے۔" O ---۱۰۔ "مگر جو کوئی ایک آدھ بات اچک لے بھاگے تو (فوراً ہی) اس کے پیچھے دہکتا ہوا شعلہ لگ جاتا ہے۔" O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: شہاب ثاقب)

(سورۃ ص ۳۸) ---۸۔ "کیا ہم سب میں سے اسی پر کلام الٰہی نازل کیا گیا ہے؟ دراصل یہ لوگ میری وحی کی طرف سے شک میں ہیں' بلکہ (صحیح یہ ہے کہ) انہوں نے اب تک میرا عذاب چکھا ہی نہیں۔" O

(سورۃ الزُّمَر ۳۹) ---۱۵۔ "تم اس کے سوا جس کی چاہو عبادت کرتے رہو' فرما دیجیے! کہ حقیقی زیاں کار وہ ہیں جو اپنے آپ کو اور اپنے اہل کو قیامت کے دن نقصان میں ڈال دیں گے' یاد رکھو کہ کھلم کھلا نقصان یہی ہے۔" O ---۱۶۔ "انہیں نیچے اوپر سے آگ کے (شعلے مثل) سائبان (کے) ڈھانک رہے ہوں گے۔ یہی (عذاب) ہے جن سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈرا رہا ہے' اے میرے بندو! پس مجھ سے ڈرتے رہو۔" O ---۱۹۔ "بھلا جس شخص پر عذاب کی بات ثابت ہو چکی ہے' تو کیا آپ اسے جو دوزخ میں ہے چھڑا سکتے ہیں۔" O ---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۴، مضمون: حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ] ---۲۴۔ "بھلا جو شخص قیامت کے دن کے بدترین عذاب کی سپر (ڈھال) اپنے منہ کو بنائے گا۔ (ایسے) ظالموں سے کہا جائے گا کہ اپنے کیے کا (وبال) چکھو۔" O ---[کسی ضرب کو آدمی اپنے منہ اس وقت لیتا ہے جبکہ وہ بالکل عاجز و بے بس ہو۔ ورنہ جب تک وہ مدافعت پر کچھ بھی قادر ہوتا ہے وہ اپنے جسم کے ہر حصے پر چوٹ کھاتا رہتا ہے مگر منہ پر مار نہیں پڑنے دیتا۔ اس لیے یہاں اس شخص کی انتہائی بے بسی کی تصویر یہ کہہ کر کھینچ دی گئی ہے کہ وہ سخت مار اپنے منہ پر لے گا۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)] ---۲۵۔ "ان سے پہلے والوں نے بھی جھٹلایا' پھر ان پر وہاں سے عذاب آ پڑا جہاں سے ان کو خیال بھی نہ تھا۔" O ---۲۶۔ "اور اللہ تعالیٰ نے انہیں زندگانی دنیا میں رسوائی کا مزہ چکھایا اور ابھی آخرت کا تو بڑا بھاری عذاب ہے کاش کہ یہ لوگ سمجھ لیں۔" O ---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: تکذیب پیغمبراں] ---۳۹۔ "فرما دیجیے کہ اے میری قوم! تم اپنی جگہ پر عمل کیے جاؤ میں بھی عمل کر رہا ہوں' ابھی ابھی تم جان لو گے۔" O ---۴۰۔ "کہ کس پر رسوا کرنے والا عذاب آتا ہے اور کس پر دائمی مار اور ہمیشگی کی سزا ہوتی ہے۔" O ---۵۴۔ "تم (سب) اپنے پروردگار کی طرف جھک پڑو اور اس کی حکم برداری کیے جاؤ اس سے قبل کہ تمہارے پاس عذاب آ جائے اور پھر تمہاری مدد نہ کی جائے۔" O ---۵۵۔ "اور پیروی کرو اس بہترین چیز کی جو تمہاری طرف تمہارے پروردگار کی طرف سے نازل کی گئی ہے' اس سے پہلے کہ تم پر اچانک عذاب آ جائے اور تمہیں اطلاع بھی نہ ہو۔" O ---۵۶۔ "(ایسا نہ ہو کہ) کوئی شخص کہے ہائے افسوس! اس بات پر کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے حق میں کوتاہی کی بلکہ میں تو مذاق اڑانے والوں میں ہی رہا۔" O ---۵۷۔ "یا کہے کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھے ہدایت کرتا تو میں بھی پارسا لوگوں میں ہوتا۔" O ---۵۸۔ "یا عذاب کو دیکھ کر کہے کاش! کہ کسی طرح میرا لوٹ جانا ہو جاتا تو میں بھی نیکوکاروں میں ہو جاتا۔" O ---۷۱۔ "کافروں کے غول کے غول جہنم کی طرف ہنکائے جائیں گے' جب وہ اس کے پاس پہنچ جائیں گے اس کے دروازے ان کے لیے کھول دیے جائیں گے' اور وہاں کے نگہبان ان سے سوال کریں گے کہ کیا تمہارے پاس تم میں سے رسول نہیں آئے تھے؟ جو تم پر تمہارے رب کی آیتیں پڑھتے تھے اور تمہیں اس دن کی ملاقات سے ڈراتے تھے؟ یہ جواب دیں گے کہ ہاں درست ہے لیکن عذاب کا حکم کافروں پر ثابت ہو گیا۔" O

(سورۃ المؤمن ۴۰) ---۵۔ "قوم نوح نے اور ان کے بعد کے گروہوں نے بھی جھٹلایا تھا۔ اور ہر امت نے اپنے رسول کو گرفتار کر لینے کا ارادہ کیا اور باطل

Marfat.com

کے ذریعہ کج بحثیاں کیں' تا کہ ان سے حق کو بگاڑ دیں پس میں نے ان کو پکڑ لیا' سو میری طرف سے کیسی سزا ہوئی۔'' O ---[چنانچہ میں نے ان حامیان باطل کو اپنے عذاب کی گرفت میں لے لیا' پس تم دیکھ لو ان کے حق میں میرا عذاب کس طرح آیا اور کیسے انہیں حرف غلط کی طرح مٹا دیا گیا یا انہیں نشان عبرت بنا دیا گیا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۶۔ ''اور اسی طرح آپ کے رب کا حکم کافروں پر ثابت ہو گیا کہ وہ دوزخی ہیں۔'' O ---۸۳۔ ''پس جب کبھی ان کے پاس ان کے رسول کھلی نشانیاں لے کر آئے تو یہ اپنے پاس کے علم پر اترانے لگے' بالآخر جس چیز کو مذاق میں اڑا رہے تھے وہی ان پر الٹ پڑی۔'' O ---۸۴۔ ''ہمارا عذاب دیکھتے ہی کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ واحد پر ہم ایمان لائے اور جن جن کو ہم اس کا شریک بنا رہے تھے ہم نے ان سب سے انکار کیا۔'' O ---۸۵۔ ''لیکن ہمارے عذاب کو دیکھ لینے کے بعد ان کے ایمان نے انہیں نفع نہ دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا معمول یہی مقرر کر رکھا ہے جو اس کے بندوں میں برابر چلا آ رہا ہے اور اس جگہ کافر خراب وخستہ ہوئے۔'' O

(سورۃ حم السجدۃ ۴۱) ---۲۶۔ ''اور کافروں نے کہا اس قرآن کو سنو ہی مت (اس کے پڑھے جانے کے وقت) اور بیہودہ گوئی کرو کیا عجب کہ تم غالب آ جاؤ۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۵، مضمون: قرآن حکیم) ---۲۷۔ ''پس یقیناً ہم ان کافروں کو سخت عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔ اور انہیں ان کے بدترین اعمال کا بدلہ (ضرور) ضرور دیں گے۔'' O ---۵۰۔ ''اور جو مصیبت اسے پہنچ چکی ہے اس کے بعد اگر ہم اسے کسی رحمت کا مزہ چکھائیں تو وہ کہہ اٹھتا ہے کہ اس کا تو میں حقدار ہی تھا اور میں تو خیال نہیں کر سکتا کہ قیامت قائم ہو گی اور اگر میں اپنے رب کے پاس واپس کیا گیا تو بھی یقیناً میرے لیے اس کے پاس بھی بہتری ہے' یقیناً ہم ان کفار کو ان کے اعمال سے خبردار کریں گے اور انہیں سخت عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔'' O

(سورۃ الشوریٰ ۴۲) ---۱۶۔ ''اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کی باتوں میں جھگڑا ڈالتے ہیں اس کے بعد کہ (مخلوق) اسے مان چکی ان کی کٹ حجتی اللہ تعالیٰ کے نزدیک باطل ہے' اور ان پر غضب ہے اور ان کے لیے سخت عذاب ہے۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۱، مضمون: جو لوگ اللہ تعالیٰ کی بارے میں جھگڑا کرتے ہیں۔) ---۲۱۔ ''کیا ان لوگوں نے ایسے (اللہ تعالیٰ کے) شریک (مقرر کر رکھے) ہیں جنہوں نے ایسے احکام دین مقرر کر دیئے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فرمائے ہوئے نہیں ہیں۔ اگر فیصلے کے دن کا وعدہ نہ ہوتا تو (ابھی ہی) ان میں فیصلہ کر دیا جاتا۔ یقیناً (ان) ظالموں کے لیے ہی دردناک عذاب ہے۔'' O ---۲۲۔ ''آپ دیکھیں گے کہ یہ ظالم اپنے اعمال سے ڈر رہے ہوں گے جن کے وبال ان پر واقع ہونے والے ہیں' اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے وہ بہشتوں کے باغات میں ہوں گے وہ جو خواہش کریں اپنے رب کے پاس موجود پائیں گے۔ یہی ہے بڑا فضل۔'' O ---۲۶۔ ''ایمان والوں اور نیکوکار لوگوں کی سنتا ہے اور انہیں اپنے فضل سے اور بڑھا کر دیتا ہے اور کفار کے لیے سخت عذاب ہے۔'' O ---۴۴۔ ''اور جسے اللہ تعالیٰ بہکا دے اس کا اس کے بعد کوئی چارہ ساز نہیں' اور تو دیکھے گا کہ ظالم لوگ عذاب کو دیکھ کر کہہ رہے ہوں گے کہ کیا واپس جانے کی کوئی راہ ہے۔'' O ---[آج تو کفار کو سمجھایا جاتا ہے لیکن اس پندوموعظت کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ قیامت کے روز جب بھڑکتا ہوا جہنم دیکھیں گے تو اس وقت ان کی آنکھیں کھلیں گی اور ہوش آئے گا۔ اس وقت راہ فرار تلاش کریں گے لیکن اس روز نجات کے تمام راستے بالکل بند ہوں گے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)] ---۴۵۔ ''اور تو انہیں دیکھے گا کہ وہ (جہنم کے) سامنے لا کھڑے کیے جائیں گے مارے ذلت کے جھکے جا رہے ہوں گے اور کن انکھیوں سے دیکھ رہے ہوں گے' ایمان دار صاف کہیں گے کہ حقیقی زیاں کار وہ ہیں جنہوں نے آج قیامت کے دن اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو نقصان میں ڈال دیا۔ یاد رکھو کہ یقیناً ظالم لوگ دائمی عذاب میں ہیں۔'' O ---[یعنی دنیا میں یہ کافر ہمیں بیوقوف اور دنیوی خسارے کا حامل سمجھتے تھے' جب کہ ہم دنیا میں صرف آخرت کو ترجیح دیتے تھے اور دنیا کے خساروں کو کوئی اہمیت نہیں دیتے تھے۔ آج دیکھ لو حقیقی خسارے سے کون دوچار ہے۔ وہ جنہوں نے دنیا کے عارضی خسارے کو نظر انداز کیے رکھا اور آج وہ جنت کے مزے لوٹ رہے ہیں یا وہ جنہوں نے دنیا کو ہی سب کچھ سمجھ رکھا تھا اور آج ایسے عذاب میں گرفتار ہیں' جس سے اب چھٹکارا ممکن ہی نہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الجاثیۃ ۴۵) ---۶۔ ''یہ ہیں اللہ تعالیٰ کی آیتیں جنہیں ہم آپ کو راستی سے سنا رہے ہیں' پس اللہ تعالیٰ اور اس کی آیتوں کے بعد یہ کس بات پر ایمان لائیں گے۔'' O ---۷۔ ''ویل' اور افسوس ہے ہر ایک جھوٹے گنہگار پر۔'' O ---۸۔ ''جو آیتیں اللہ تعالیٰ کی اپنے سامنے پڑھی جاتی ہوئی سنے پھر بھی غرور کرتا ہوا اس طرح اڑا رہے کہ گویا سنی ہی نہیں' تو ایسے لوگوں کو دردناک عذاب کی خبر (پہنچا) دیجئے۔'' O ---۹۔ ''وہ جب ہماری آیتوں میں سے کسی آیت کی خبر پا لیتا ہے تو اس کی ہنسی اڑاتا ہے' یہی لوگ ہیں جن کے لیے رسوائی کی مار ہے۔'' O ---۱۰۔ ''ان کے پیچھے دوزخ ہے' جو کچھ انہوں نے حاصل کیا تھا وہ انہیں کچھ بھی نفع نہ دے گا اور نہ وہ (کچھ کام آئیں گے) جن کو انہوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا کارساز بنا رکھا تھا' ان کے لیے تو بہت بڑا عذاب ہے۔'' O ---۱۱۔ ''یہ (سراپا) ہدایت ہے اور جن لوگوں نے اپنے رب کی آیتوں کو نہ مانا ان کے لیے بہت سخت دردناک عذاب ہے۔'' O ---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۵، مضمون: قرآن حکیم]

(سورۃ الاحقاف ۴۶) ---۳۴۔ ''وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا جس دن جہنم کے سامنے لائے جائیں گے (اور ان سے کہا جائے گا کہ) کیا یہ حق نہیں ہے؟ تو

Marfat.com

جواب دیں گے کہ ہاں قسم ہے ہمارے رب کی (حق ہے) (اللہ تعالیٰ) فرمائے گا' اب اپنے کفر کے بدلے عذاب کا مزہ چکھو۔" O ---۳۵۔ "پس (اے پیغمبر!) تم ایسا صبر کرو جیسا صبر عالی ہمت رسولوں نے کیا اور ان کے لیے (عذاب طلب کرنے میں) جلدی نہ کرو' یہ جس دن اس عذاب کو دیکھ لیں گے جس کا وعدہ دیئے جاتے ہیں تو (یہ معلوم ہونے لگے گا کہ) دن کی ایک گھڑی ہی (دنیا میں) ٹھہرے تھے' یہ ہے پیغام پہنچا دینا' پس بدکاروں کے سوا کوئی ہلاک نہ کیا جائے گا۔" O

(سورۃ الفتح ۴۸) ---۶۔ "اور تاکہ عذاب میں مبتلا کر دے منافق مردوں اور منافق عورتوں، مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں بُرے گمان رکھتے ہیں۔ انہی پر ہے بُری گردش اور ناراض ہوا ہے اللہ تعالیٰ ان پر اور (اپنی رحمت سے) انہیں دُور کر دیا ہے اور تیار کر رکھا ہے ان کے لیے جہنم۔ اور وہ بہت بُرا ٹھکانا ہے۔" O ---۱۶۔ "آپ پیچھے چھوڑے ہوئے بدویوں سے فرما دیجئے کہ عنقریب تم ایک سخت جنگجو قوم کی طرف بلائے جاؤ گے کہ تم ان سے لڑو گے یا وہ مسلمان ہو جائیں گے پس اگر تم اطاعت کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں بہت بہتر بدلہ دے گا اور اگر تم نے منہ پھیر لیا جیسا کہ اس سے پہلے تم منہ پھیر چکے ہو تو وہ تمہیں دردناک عذاب دے گا۔" O ---۱۷۔ "اندھے پر کوئی حرج نہیں ہے اور نہ لنگڑے پر کوئی حرج ہے اور نہ بیمار پر کوئی حرج ہے' جو کوئی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے اسے اللہ تعالیٰ ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جس کے (درختوں) تلے نہریں جاری ہیں اور جو منہ پھیر لے اسے دردناک عذاب (کی سزا) دے گا۔" O

(سورۃ ق ۵۰) ---۱۲۔ "ان سے پہلے نوح کی قوم نے اور رس والوں نے اور ثمود نے۔" O ---۱۳۔ "اور عاد نے اور فرعون نے اور برادران لوط نے۔" O ---۱۴۔ "اور ایکہ والوں نے اور تبع کی قوم نے بھی تکذیب کی تھی۔ سب نے پیغمبروں کو جھٹلایا پس میرا وعدۂ عذاب ان پر صادق آ گیا۔" O ---۱۹۔ "اور موت کی بے ہوشی حق لے کر آ پہنچی' یہی ہے جس سے تو بدکتا پھرتا تھا۔" O (تفسیر کیلئے باب ۱۱، مضمون: موت) ---۲۰۔ "اور صور پھونک دیا جائے گا۔ وعدۂ عذاب کا دن یہی ہے۔" O ---۲۴۔ "ڈال دو جہنم میں ہر کافر سرکش کو۔" O ---۲۵۔ "جو نیک کام سے روکنے والا حد سے گزر جانے والا اور شک کرنے والا تھا۔" O ---۲۶۔ "جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرا معبود بنا لیا تھا پس اسے سخت عذاب میں ڈال دو۔" O ---۲۷۔ "اس کا ہم نشین (شیطان) کہے گا اے ہمارے رب! میں نے اسے گمراہ نہیں کیا تھا بلکہ یہ خود ہی دور دراز کی گمراہی میں تھا۔" O ---۲۸۔ "حق تعالیٰ فرمائے گا بس میرے سامنے جھگڑے کی بات مت کرو میں تو پہلے ہی تمہاری طرف وعید (وعدۂ عذاب) بھیج چکا تھا۔" O

(سورۃ القمر ۵۴) ---۹۔ "ان سے پہلے قوم نوح نے بھی ہمارے بندے کو جھٹلایا تھا اور دیوانہ بتلا کر جھڑک دیا گیا تھا۔" O ---۱۰۔ "پس اس نے اپنے رب سے دُعا کی کہ میں بے بس ہوں تو میری مدد فرما۔" O ---۱۱۔ "پس ہم نے آسمان کے دروازوں کو زور کے مینہ سے کھول دیا۔" O ---۱۲۔ "اور زمین سے چشموں کو جاری کر دیا پس اس کام کے لئے جو مقدر کیا گیا تھا (دونوں) پانی جمع ہو گئے۔" O ---۱۳۔ "اور ہم نے اسے تختوں اور کیلوں والی (کشتی) پر سوار کر لیا۔" O ---۱۴۔ "جو ہماری آنکھوں کے سامنے چل رہی تھی۔ بدلہ اس کی طرف سے جس کا کفر کیا گیا تھا۔" O ---۱۵۔ "اور بیشک ہم نے اس واقعہ کو نشانی بنا کر باقی رکھا پس کوئی ہے نصیحت حاصل کرنے والا۔" O ---۱۶۔ "بتاؤ میرا عذاب اور میری ڈرانے والی باتیں کیسی رہیں؟" O ---[تفصیل کے لیے باب نمبر ۱۶، مضمون: قوم نوح] ---۱۸۔ "قوم عاد نے بھی جھٹلایا پس کیسا ہوا میرا عذاب اور میری ڈرانے والی باتیں۔" O ---۱۹۔ "ہم نے ان پر تیز و تند مسلسل چلنے والی ہوا' ایک پیہم منحوس دن میں بھیج دی۔" O ---[کہتے ہیں یہ بدھ کی شام تھی' جب اس تند و تیز اور شاں شاں کرتی ہوئی ہوا کا آغاز ہوا' پھر مسلسل ۷ راتیں اور ۸ دن چلتی رہی۔ یہ ہوا گھروں اور قلعوں میں بند انسانوں کو بھی وہاں سے اٹھاتی اور اس طرح زور سے انہیں زمین پر پٹختی کہ ان کے سر ان کے دھڑوں سے الگ ہو جاتے۔ یہ دن ان کے لیے عذاب کے اعتبار سے منحوس ثابت ہوا۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ بدھ کے دن میں یا کسی اور دن میں نحوست ہے جیسا کہ بعض لوگ سمجھتے ہیں۔ یہ عذاب اس وقت تک جاری رہا جب تک سب ہلاک ہو گئے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۲۰۔ "جو لوگوں کو اٹھا اٹھا کر دے پٹختی تھی' گویا کہ وہ جڑ سے کٹے ہوئے کھجور کے تنے ہیں۔" O ---[یہ درازی قد کے ساتھ ان کی بے بسی اور لاچارگی کا بھی اظہار ہے کہ عذاب الٰہی کے سامنے وہ کچھ نہ کر سکے درآں حالیکہ انہیں اپنی قوت و طاقت پر بڑا گھمنڈ تھا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۲۱۔ "پس کیسی رہی میری سزا اور میرا ڈرانا؟" O ---۲۷۔ "بیشک ہم ان کی آزمائش کے لیے اونٹنی بھیجیں گے۔ پس (اے صالح) تو ان کا منتظر رہ اور صبر کر۔" O ---۲۸۔ "ہاں! انہیں خبر کر دے کہ پانی ان میں تقسیم شدہ ہے ہر ایک اپنی باری پر حاضر ہو گا۔" O ---۲۹۔ "انہوں نے اپنے ساتھی کو آواز دی جس نے (اونٹنی پر) وار کیا اور (اس کی) کوچیں کاٹ دیں۔" O ---۳۰۔ "پس کیوں کر ہوا میرا عذاب اور میرا ڈرانا۔" O ---۳۱۔ "ہم نے ان پر ایک چیخ بھیجی پس ایسے ہو گئے جیسے باڑ بنانے والے کی روندی ہوئی گھاس۔" O ---۴۷۔ "بیشک گناہ گار گمراہی میں اور عذاب میں ہیں۔" O

(سورۃ الحدید ۵۷) ---۱۳۔ "اس دن منافق مرد و عورت ایمان داروں سے کہیں گے کہ ہمارا انتظار تو کرو کہ ہم بھی تمہارے نور سے کچھ روشنی حاصل کر لیں۔

Marfat.com

جواب دیا جائے گا کہ تم اپنے پیچھے لوٹ جاؤ اور روشنی تلاش کرو۔ پھر ان کے اور ان کے درمیان ایک دیوار حائل کر دی جائے گی جس میں دروازہ بھی ہوگا۔ اس کے اندرونی حصہ میں تو رحمت ہوگی اور باہر کی طرف عذاب ہوگا۔" O

(سورۃ المجادلۃ ۵۸)---۱۴۔ "کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا؟ جنہوں نے اس قوم سے دوستی کی جن پر اللہ تعالیٰ غضبناک ہو چکا ہے نہ یہ (منافق) تمہارے ہی ہیں نہ ان کے ہیں باوجود علم کے پھر بھی جھوٹ پر قسمیں کھا رہے ہیں۔" O---۱۵۔ "اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے' تحقیق جو کچھ یہ کر رہے ہیں بُرا کر رہے ہیں۔" O---۱۶۔ "ان لوگوں نے تو اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے اور لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکتے ہیں ان کے لیے رسوا کرنے والا عذاب ہے۔" O---[تفسیر کے لیے باب نمبر۱۰، مضمون: منافق]

(سورۃ الحشر ۵۹)---۳۔ "اور اگر اللہ تعالیٰ نے ان پر جلاوطنی کو مقدر نہ کر دیا ہوتا' تو یقیناً انہیں دنیا ہی میں عذاب دیتا' اور آخرت میں (تو) ان کے لیے آگ کا عذاب ہے ہی۔" O

(سورۃ الطلاق ۶۵)---۸۔ "اور بہت سی بستی والوں نے اپنے رب کے حکم سے اور اس کے رسولوں سے سرتابی کی تو ہم نے بھی ان سے سخت حساب کیا اور انہیں عذاب دیا ان دیکھا (سخت) عذاب۔" O---[تفسیر کے لیے باب نمبر۱، مضمون: احکام الٰہی]---۹۔ "پس انہوں نے اپنے کرتوت کا مزہ چکھ لیا اور انجام کار ان کا خسارہ ہی ہوا۔" O---۱۰۔ "ان کے لیے اللہ تعالیٰ نے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے' پس اللہ سے ڈرو اے عقل مند ایمان والو۔ یقیناً اللہ نے تمہاری طرف نصیحت اتار دی ہے۔" O---[اس رسوائی اور ذلت سے تو انہیں دُنیا میں دوچار ہونا پڑا، روزِ محشر جب وہ اپنی قبروں سے اٹھیں گے تو اپنے لیے ایسا دردناک عذاب تیار پائیں گے جس کا ابھی وہ تصور بھی نہیں کر سکتے۔ (از تفسیر نمبر۲۳ ضیاء القرآن)]

(سورۃ المعارج ۷۰)---۱۔ "ایک سوال کرنے والے نے اس عذاب کا سوال کیا جو واضح ہونے والا ہے۔" O---[اگر سال کا دوسرا معنی لیا جائے تو پھر اس میں ایک خاص واقعہ کی طرف اشارہ ہے' وہ یہ کہ نضر بن حارث نے ایک دفعہ خانہ کعبہ کے پاس کھڑے ہو کر یہ دُعا مانگی' الٰہی! اگر جو کلام یہ ہمیں سناتے ہیں' حق ہے اور تیری طرف سے نازل ہوا ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا یا ہم پر کوئی دوسرا دردناک عذاب نازل کر' اس آیت میں اس نابکار کی اس احمقانہ دُعا کا ذکر ہے کہ وہ ہم سے دُعائیں مانگتا ہے کہ اس پر عذاب نازل کیا جائے' وہ سن لے کہ جس عذاب کے لئے اس نے دُعا مانگی ہے وہ بالکل تیار ہے' اسے اور اس کے ہمنوا کفار کو ضرور اس میں جھونکا جائے گا اور اس وقت دُنیا کی کوئی طاقت اس عذاب کو ٹال نہ سکے گی لیکن ابھی نہیں' ابھی تو میرا محبوب' تمہارے درمیان تشریف فرما ہے' اس کے ہوتے ہوئے ہم عذاب نازل نہیں کریں گے' میرے رسول کو یہاں سے جانے دو' پھر دیکھو تمہاری کیسی خبر لی جاتی ہے' چنانچہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے ہجرت کر کے تشریف لے گئے تو دوسرے سال ہی بدر کی جنگ ہوئی اور اسے بری طرح قتل کر دیا گیا' اور پورا عذاب تو قیامت کے دن ملے گا۔ (از تفسیر ا ضیاء القرآن)]---۲۔ "کافروں پر' جسے کوئی ہٹانے والا نہیں۔" O---۶۔ "بیشک یہ اس (عذاب) کو دور سمجھ رہے ہیں۔" O---۷۔ "اور ہم اسے قریب ہی دیکھتے ہیں۔" O---۹۔ "اور پہاڑ مثل رنگین اون کے ہو جائیں گے۔" O---۱۰۔ "اور کوئی دوست کسی دوست کو نہ پوچھے گا۔" O---۱۱۔ "(حالانکہ) ایک دوسرے کو دکھا دیئے جائیں گے' گناہ گار اس دن کے عذاب کے بدلے فدیے میں اپنے بیٹوں کو۔" O---۱۲۔ "اپنی بیوی کو اور اپنے بھائی کو۔" O---۱۳۔ "اور اپنے کنبے کو جو اسے پناہ دیتا تھا۔" O---۱۴۔ "اور روئے زمین کے سب لوگوں کو دینا چاہے گا تاکہ یہ اسے نجات دلا دے۔" O---۲۷۔ "اور جو اپنے رب کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں۔" O---۲۸۔ "بیشک ان کے رب کا عذاب بے خوف ہونے کی چیز نہیں۔" O---[تفصیل کیلئے باب نمبر۱۴، مضمون: ایک نمازی کی خصوصیات]

(سورۃ نوح ۷۱)---۱۔ "یقیناً ہم نے نوح (علیہ السلام) کو ان کی قوم کی طرف بھیجا کہ اپنی قوم کو ڈرا دو (اور خبردار کر دو) اس سے پہلے کہ ان کے پاس دردناک عذاب آ جائے۔" O---۲۔ "(نوح علیہ السلام نے) کہا اے میری قوم! میں تمہیں صاف صاف ڈرانے والا ہوں۔" O

(سورۃ النباء ۷۸)---۳۹۔ "یہ دن حق ہے اب جو چاہے اپنے رب کے پاس (نیک اعمال کر کے) ٹھکانا بنا لے۔" O---[یعنی اس آنے والے دن کو سامنے رکھتے ہوئے ایمان و تقویٰ کی زندگی اختیار کرے تاکہ اس روز وہاں اس کو اچھا ٹھکانہ مل جائے۔ (از تفسیر ۸ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۴۰۔ "ہم نے تمہیں عنقریب آنے والے عذاب سے ڈرا دیا (اور چوکنا کر دیا) ہے۔ جس دن انسان اپنے ہاتھوں کی کمائی کو دیکھ لے گا اور کافر کہے گا کہ کاش! میں مٹی ہو جاتا۔" O---[بظاہر ایک آدمی یہ خیال کر سکتا ہے کہ جن لوگوں کو خطاب کر کے یہ بیان کہی گئی تھی ان کو مرتے ہوئے اب ۱۴ سو سال گزر چکے ہیں اور اب بھی یہ نہیں کہا جا سکتا کہ قیامت آئندہ کتنے سو یا کتنے ہزار یا کتنے لاکھ برس بعد آئے گی' پھر یہ بات کس معنی میں کہی گئی ہے کہ جس عذاب سے ڈرایا گیا ہے وہ قریب آ لگا ہے؟ اور وہ سورت کے آغاز میں یہ کیسے کہا گیا ہے کہ عنقریب انہیں معلوم ہو جائے گا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ انسان کو وقت کا احساس صرف اسی وقت تک رہتا ہے جب تک وہ اس دُنیا میں زمان و مکان کی حدود کے اندر جسمانی طور پر زندگی بسر کر رہا ہے۔ مرنے کے بعد جب صرف روح باقی رہ جائے گی وقت کا

Marfat.com

احساس وشعور باقی نہ رہے گا' اور قیامت کے روز جب انسان دوبارہ زندہ ہو کر اٹھے گا اس وقت اسے یوں محسوس ہوگا کہ ابھی سوتے سوتے اسے کسی نے جگا دیا ہے۔ اس کو یہ احساس بالکل نہیں ہوگا کہ وہ ہزار ہا سال کے بعد دوبارہ زندہ ہوا ہے۔ (از تفسیر ۲۶ تفہیم القرآن)]

اصحاب المشئمۃ ، اصحاب الشمال ، بائیں ہاتھ والے

(سورۃ الواقعۃ ۵۶) ---۹۔ ''اور بائیں ہاتھ والے، کیا حال ہے بائیں ہاتھ والوں کا۔'' O ---[جس کا معنی ہے بایاں ہاتھ - کیونکہ ان بدبختوں کو بائیں ہاتھ سے پکڑ کر جہنم رسید کیا جائے گا یا ان کے عمر بھر کے گناہوں کا پلندہ ان کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا یا اس لیے کہ ان کی رُوحیں آدم علیہ السلام کے بائیں ہاتھ تھیں' اس لیے اصحاب المشئمۃ کہا گیا- یا یہ شوم سے ماخوذ ہے' جس کا معنی نحوست اور بدبختی ہے - بے شک جن لوگوں نے اپنی ساری عمر نافرمانی اور غفلت میں بسر کی، ان سے بڑا منحوس اور بدبخت کون ہو سکتا ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)] ---۴۱۔ ''اور بائیں ہاتھ والے کیا ہیں بائیں ہاتھ والے۔'' O ---[اس سے مراد اہل جہنم ہیں' جن کو ان کے اعمال نامے بائیں ہاتھ میں پکڑائے جائیں گے' جو ان کی مقدر شدہ شقاوت کی علامت ہوگی۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۴۲۔ ''گرم ہوا اور گرم پانی میں (ہوں گے)۔'' O ---۴۳۔ ''اور سیاہ دھوئیں کے سائے میں۔'' O ---۴۴۔ ''جو نہ ٹھنڈا ہے نہ فرحت بخش۔'' O ---[یعنی سایہ ٹھنڈا ہوتا ہے' لیکن یہ جس کو سایہ سمجھ رہے ہوں گے' وہ سایہ ہی نہیں ہوگا' جو ٹھنڈا ہو' وہ تو جہنم کا دھواں ہوگا' جس میں کوئی حسن منظر یا خیر نہیں- یا حلاوت نہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۴۵۔ ''بیشک یہ لوگ اس سے پہلے بہت نازوں میں پلے ہوئے تھے۔'' O ---[یعنی دنیا میں آخرت سے غافل ہو کر عیش و عشرت کی زندگی میں ڈوبے ہوئے تھے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۴۶۔ ''اور بڑے بڑے گناہوں پر اصرار کرتے تھے۔'' O ---۴۷۔ ''اور کہتے تھے کہ کیا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی اور ہڈی ہو جائیں گے تو کیا ہم پھر دوبارہ اٹھا کھڑے کیے جائیں گے۔'' O ---۴۸۔ ''اور کیا ہمارے اگلے باپ دادا بھی؟'' O ---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۱ مضمون: منکر آخرت] ---۵۰۔ ''ضرور جمع کیے جائیں گے ایک مقرر دن کے وقت۔'' O ---۵۱۔ ''پھر تم اے گمراہو جھٹلانے والو!'' O ---۵۲۔ ''البتہ کھانے والے ہو تھوہر کا درخت۔'' O ---۵۳۔ ''اور اسی سے پیٹ بھرنے والے ہو۔'' O ---[یعنی اس کریہ المنظر اور نہایت بدذائقہ اور تلخ درخت کا کھانا تمہیں اگرچہ سخت ناگوار ہوگا' لیکن بھوک کی شدت سے تمہیں اسی سے اپنا پیٹ بھرنا ہوگا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۵۴۔ ''پھر اس پر گرم کھولتا پانی پینے والے ہو۔'' O ---۵۵۔ ''پھر پینے والے بھی پیاسے اونٹوں کی طرح۔'' O ---۵۶۔ ''قیامت کے دن ان کی مہمانی یہ ہے۔'' O ---۵۷۔ ''ہم ہی نے تم سب کو پیدا کیا ہے پھر تم کیوں باور نہیں کرتے؟'' O ---۵۸۔ ''اچھا پھر یہ تو بتلاؤ کہ جو منی تم ٹپکاتے ہو۔'' O ---۵۹۔ ''کیا اس کا (انسان) تم بناتے ہو یا پیدا کرنے والے ہم ہی ہیں؟'' O ---۶۰۔ ''ہم ہی نے تم میں موت کو متعین کر دیا ہے اور ہم اس سے ہارے ہوئے نہیں ہیں۔'' O ---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۱ مضمون: منکر آخرت] ---۶۱۔ ''کہ تمہاری جگہ تم جیسے اور پیدا کر دیں اور تمہیں نئے سرے سے اس عالم میں پیدا کریں جس سے تم (بالکل) بے خبر ہو۔'' O ---۶۲۔ ''تمہیں یقینی طور پر پہلی دفعہ کی پیدائش معلوم ہی ہے پھر کیوں عبرت حاصل نہیں کرتے؟'' O ---۶۳۔ ''اچھا پھر یہ بھی بتلاؤ کہ تم جو کچھ بوتے ہو۔'' O ---۶۴۔ ''اسے تم ہی اگاتے ہو یا اگانے والے ہیں۔'' O ---۶۵۔ ''اگر ہم چاہیں تو اسے ریزہ ریزہ کر ڈالیں اور تم حیرت کے ساتھ باتیں بناتے ہی رہ جاؤ۔'' O ---۶۶۔ ''کہ ہم پر تو تاوان ہی پڑ گیا۔'' O ---۶۷۔ ''بلکہ ہم بالکل محروم ہی رہ گئے۔'' O ---۶۸۔ ''اچھا یہ بتاؤ کہ جس پانی کو تم پیتے ہو۔'' O ---۶۹۔ ''اسے بادلوں سے بھی تم ہی اتارتے ہو یا ہم برساتے ہیں؟'' O ---۷۰۔ ''اگر ہماری منشا ہو تو ہم اسے کڑوا زہر کر دیں پھر تم ہماری شکر گزاری کیوں نہیں کرتے؟'' O ---۷۱۔ ''اچھا ذرا یہ بھی بتاؤ کہ جو آگ تم سلگاتے ہو۔'' O ---۷۲۔ ''اس کے درخت کو تم نے پیدا کیا ہے یا ہم اس کے پیدا کرنے والے ہیں؟'' O ---[کہتے ہیں عرب میں دو درخت ہیں' مرخ اور عفار' ان دونوں سے ٹہنیاں لے کر ان کو آپس میں رگڑا جائے تو اس سے آگ کے شرارے نکلتے ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۷۳۔ ''ہم نے اسے سبب نصیحت اور مسافروں کے فائدے کی چیز بنایا ہے۔'' O ---۷۴۔ ''پس اپنے بہت بڑے رب کے نام کی تسبیح کیا کرو۔'' O ---۹۲۔ ''لیکن اگر کوئی جھٹلانے والوں گمراہوں میں سے ہے۔'' O ---[یہ تیسری قسم ہے جنہیں آغاز سورت میں اصحاب المشئمۃ کہا گیا یعنی بائیں ہاتھ والے یا حاملین نحوست - یہ اپنے کفر و نفاق کی سزا یا اس کی نحوست عذاب جہنم کی صورت میں بھگتیں گے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۹۳۔ ''تو کھولتے ہوئے گرم پانی کی مہمانی ہے۔'' O ---۹۴۔ ''اور دوزخ میں جانا ہے۔'' O ---۹۵۔ ''یہ خبر سراسر حق اور قطعاً یقینی ہے۔'' O

(سورۃ الحاقۃ ۶۹) ---۲۵۔ ''لیکن جسے اس (کے اعمال) کی کتاب اس کے بائیں ہاتھ میں دی جائے گی' وہ تو کہے گا کہ کاش کہ مجھے میری کتاب دی ہی نہ

Marfat.com

جاتی۔''O---۲۶۔''اور میں جانتا ہی نہ کہ حساب کیا ہے۔''O---۲۷۔''کاش! کہ موت (میرا) کام ہی تمام کر دیتی۔''O---۲۸۔''میرے مال نے بھی مجھے کچھ نفع نہ دیا۔''O---۲۹۔''میرا غلبہ بھی مجھ سے جاتا رہا۔''O---۳۰۔''(حکم ہوگا) اسے پکڑ لو پھر اسے طوق پہنا دو۔''O---۳۱۔''پھر اسے دوزخ میں ڈال دو۔''O---۳۲۔''پھر اسے ایسی زنجیر میں جس کی پیمائش ستر ہاتھ کی ہے جکڑ دو۔''O---۳۳۔''بیشک یہ اللہ عظمت والے پر ایمان نہ رکھتا تھا۔''O---۳۴۔''اور مسکین کے کھلانے پر رغبت نہ دلاتا تھا۔''O---۳۵۔''پس آج اس کا نہ کوئی دوست ہے۔''O---۳۶۔''اور نہ سوائے پیپ کے اس کی کوئی غذا ہے۔''O---۳۷۔''جسے گناہ گاروں کے سوا کوئی نہیں کھائے گا۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴۱، مضمون: احتساب]

عذابِ قبر

(**سورۃ المومن ۴۰**)---آگ ہے جس کے سامنے یہ ہر صبح شام لائے جاتے ہیں اور جس دن قیامت قائم ہوگی (فرمان ہوگا کہ) فرعونیوں کو سخت ترین عذاب میں ڈالو۔''O---[اس آگ پر برزخ میں یعنی قبروں میں وہ لوگ روزانہ صبح وشام پیش کیے جاتے ہیں، جس سے عذاب قبر کا اثبات ہوتا ہے۔ جس کا بعض لوگ انکار کرتے ہیں۔ احادیثِ مبارکہ میں تو بڑی وضاحت سے عذاب قبر پر روشنی ڈالی گئی ہے مثلاً حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سوال کے جواب میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''ہاں! قبر کا عذاب حق ہے''۔ اسی طرح ایک اور حدیثِ پاک میں فرمایا گیا ''جب تم میں سے کوئی مرتا ہے تو (قبر میں) اس پر صبح وشام اس کی جگہ پیش کی جاتی ہے یعنی اگر وہ جنتی ہے تو جنت اور جہنمی ہے تو جہنم اس کے سامنے پیش کی جاتی ہے اور کہا جاتا ہے کہ یہ تیری اصل جگہ ہے، جہاں قیامت والے دن اللہ تعالیٰ تجھے بھیجے گا اس کا مطلب ہے کہ منکرین عذاب قبر قرآن وحدیث دونوں کی صراحتوں کو تسلیم نہیں کرتے۔]---[اس سے بالکل واضح ہے کہ عرض علی النار کا معاملہ، جو صبح وشام ہوتا ہے، قیامت سے پہلے کا ہے اور قیامت سے پہلے برزخ اور قبر ہی کی زندگی ہے۔ قیامت والے دن ان کو قبر سے نکال کر سخت ترین عذاب یعنی جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ آل فرعون سے مراد فرعون، اس کی قوم اور اس کے سارے پیروکار ہیں۔ یہ کہنا کہ ہمیں تو قبر میں مردہ آرام سے پڑا نظر آتا ہے، اسے اگر عذاب ہو تو اس طرح نظر نہ آئے۔ لغو ہے کیونکہ عذاب کے لیے یہ ضروری نہیں کہ ہمیں نظر بھی آئے۔ اللہ تعالیٰ ہر طرح عذاب دینے پر قادر ہے۔ کیا ہم دیکھتے نہیں ہیں کہ خواب میں ایک شخص نہایت المناک مناظر دیکھ کر سخت کرب واذیت محسوس کرتا ہے۔ لیکن دیکھنے والوں کو ذرا محسوس نہیں ہوتا کہ یہ خوابیدہ شخص شدید تکلیف سے دوچار ہے۔ اس کے باوجود عذاب قبر کا انکار محض ہٹ دھرمی اور بے جا تحکم ہے۔ بلکہ بیداری میں بھی انسان کو جو تکالیف ہوتی ہیں وہ خود ظاہر نہیں ہوتیں بلکہ صرف انسان کا تڑپنا اور تلملانا ظاہر ہوتا ہے۔ اور وہ بھی اس صورت میں جبکہ وہ تڑپے اور تلملائے۔(تفسیرات از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

نافرمانوں کا انجام

(**سورۃ المومن ۴۰**)---۲۱۔''کیا یہ لوگ زمین میں چلے پھرے نہیں کہ دیکھتے کہ جو لوگ ان سے پہلے تھے ان کا نتیجہ کیسا کچھ ہوا؟ وہ باعتبار قوت وطاقت کے اور باعتبار زمین میں اپنی یادگاروں کے ان سے بہت زیادہ تھے پس اللہ تعالیٰ نے انہیں ان کے گناہوں پر پکڑ لیا اور کوئی نہ ہوا جو انہیں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچا لیتا۔''O---۲۲۔''یہ اس وجہ سے کہ ان کے پاس ان کے پیغمبر معجزے لے لے کر آتے تھے تو وہ انکار کر دیتے تھے پس اللہ تعالیٰ انہیں پکڑ لیتا تھا۔ یقیناً وہ طاقتور اور سخت عذاب والا ہے۔''O---[یہ ان کی ہلاکت کی وجہ بیان کی گئی ہے اور وہ ہے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا انکار اور پیغمبروں کی تکذیب۔ اب سلسلہ نبوت ورسالت تو بند ہے تاہم آفاق وانفس میں بے شمار آیات الٰہی بکھری اور پھیلی ہوئی ہیں۔ علاوہ ازیں وعظ وتذکیر اور دعوت وتبلیغ کے ذریعے سے علما اور داعیان حق ان کی وضاحت اور نشاندہی کے لیے موجود ہیں۔ اس لیے آج بھی جو آیات الٰہی سے اعراض اور دین وشریعت سے غفلت کرے گا اس کا انجام مکذبین اور منکرین رسالت سے مختلف نہیں ہوگا۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ المدثر ۷۴**)---۴۰۔''کہ وہ بہشتوں میں (بیٹھے ہوئے) گناہ گاروں سے۔''O---۴۱۔''سوال کرتے ہوں گے۔''O---۴۲۔''تمہیں دوزخ میں کس چیز نے ڈالا؟''O---۴۳۔''وہ جواب دیں گے کہ ہم نمازی نہ تھے۔''O---۴۴۔''نہ مسکینوں کو کھانا کھلاتے تھے۔''O---۴۵۔''اور ہم بحث کرنے والے (انکاریوں) کا ساتھ دے کر بحث مباحثہ میں مشغول رہا کرتے تھے۔''O---۴۶۔''اور روز جزا کو جھٹلاتے تھے۔''O---۴۷۔''یہاں تک کہ ہمیں موت آگئی۔''O---۴۸۔''پس انہیں سفارش کرنے والوں کی سفارش نفع نہ دے گی۔''O

(**سورۃ الغاشیۃ ۸۸**)---۲۔''اس دن بہت سے چہرے ذلیل ہوں گے۔''O---[علامۃ: دوزخ میں بڑی مشقت جھیل رہے ہوں گے وزنی طوق ان کے گلے میں پڑے ہوں گے، ستر ستر گز لمبی آہنی زنجیروں میں جکڑے ہوں گے آگ کی تپش الگ ہوگی، [مانند سے انسان تھوڑی دیر ایسی مشقتوں میں مبتلا ہو تو وہ تھک جا

Marfat.com

ہے۔ یہاں تو مشقتیں بھی جان لیوا ہوں گی اور پھر یہ سلسلہ کبھی ختم نہ ہوگا اس وقت انسان کی درماندگی اور تھکاوٹ کی جو کیفیت ہوگی اسے الفاظ میں بیان نہیں کیا جاسکتا۔ (ازتفسیر ضیاء القرآن) ---۴۔ ''وہ دہکتی ہوئی آگ میں جائیں گے۔'' O ---۵۔ ''اور نہایت گرم چشمے کا پانی ان کو پلایا جائے گا۔'' O ---۶۔ ''ان کے لیے سوائے کانٹے دار درختوں کے اور کچھ کھانا نہ ہوگا۔'' O --- [قرآن مجید میں کہیں فرمایا گیا ہے کہ جہنم کے لوگوں کو زقوم کھانے کے لئے دیا جائے گا' کہیں ارشاد ہوا ہے کہ ان کے لئے غسلین (زخموں کے دھوون) کے سوا کوئی کھانا نہ ہوگا' اور یہاں فرمایا جا رہا ہے کہ انہیں خاردار سوکھی گھاس کے سوا کچھ کھانے کو نہ ملے گا۔ ان بیانات میں در حقیقت کوئی تضاد نہیں ہے ان کا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ جہنم کے بہت سے درجے ہوں گے جن میں مختلف قسم کے مجرمین اپنے جرائم کے لحاظ سے ڈالے جائیں گے اور مختلف قسم کے عذاب ان کو دیئے جائیں گے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ وہ زقوم کھانے سے بچنا چاہیں گے تو غسلین ان کو ملے گا' اس سے بھی بچنا چاہیں گے تو خاردار گھاس کے سوا کچھ نہ پائیں گے غرض کوئی مرغوب غذا بہرحال انہیں نصیب نہ ہوگی۔ (ازتفسیر تفہیم القرآن)] ---۷۔ ''جو نہ موٹا کرے گا نہ بھوک مٹائے گا۔'' O

دوزخ (جہنم)

(سورۃ البقرۃ ۲) ---۲۴۔ ''لیکن اگر تم (ایسا) نہ کرسکو اور ہرگز نہ کرسکو گے تو ڈرو اس آگ سے جس کا ایندھن ہیں انسان اور پتھر جو تیار کی گئی ہے منکرین حق کے لئے۔'' O ---۳۹۔ ''اور جو (اس ہدایت کو) قبول کرنے سے انکار کریں گے اور جھٹلائیں گے ہماری آیات کو وہی لوگ دوزخی ہیں اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔'' O ---۸۱۔ ''کیوں نہیں! جس نے کمائی کوئی بدی اور گھیر لیا اس کو اس کے گناہوں نے۔ سو ایسے ہی لوگ ہیں اہل دوزخ وہ اسی میں رہیں گے ہمیشہ۔'' O

(سورۃ آل عمران ۳) ---۱۰۔ ''یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہرگز نہ بچا سکیں گے ان کو ان کے مال اور نہ ان کی اولادیں اللہ تعالیٰ (کی پکڑ) سے ذرا بھی اور یہی لوگ ہیں ایندھن دوزخ کا۔'' O ---۱۲۔ ''کہہ دو (اے محمد ﷺ) ان لوگوں سے جنہوں نے کفر کیا کہ وہ وقت دور نہیں جب تم مغلوب ہو جاؤ گے اور ہانکے جاؤ گے طرف جہنم کے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔'' O ---۱۱۶۔ ''بیشک وہ لوگ جنہوں نے کفر اختیار کیا ہرگز نہ بچا سکیں گے ان کو ان کے مال اور نہ ان کی اولاد اللہ تعالیٰ (کی گرفت) سے ذرا بھی اور یہ لوگ دوزخی ہیں یہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔'' O ---۱۳۱۔ ''اور بچو اس آگ سے جو تیار کی گئی ہے کافروں کے لئے اور اطاعت کرو اللہ تعالیٰ کی اور رسول ﷺ کی تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔'' O ---۱۶۲۔ ''جو گھر گیا ہو اللہ تعالیٰ کے غضب میں اور ٹھکانہ ہو اس کا جہنم جبکہ وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔'' O

(سورۃ النساء ۴) ---۵۶۔ ''بیشک وہ لوگ جنہوں نے انکار کیا ماننے سے ہمارے احکام کو عنقریب جھونکیں گے ہم انہیں آگ میں جب جل جائیں گی کھالیں ان کی تو بدل دیں گے ہم ان کی کھالیں اور کھالوں سے تاکہ مزہ چکھتے رہیں عذاب کا۔ بیشک اللہ تعالیٰ ہے سب پر غالب بڑی حکمت والا۔'' O ---۹۳۔ ''اور جو کوئی قتل کرے کسی مومن کو قصداً تو اس کی سزا ہے جہنم ہمیشہ رہے گا وہ اس میں اور غضب ہوگا اللہ کا اس پر اور لعنت ہوگی اس پر اور تیار کر رکھا ہے اس کے لئے عذاب عظیم۔'' O ---۹۷۔ ''بیشک وہ لوگ کہ روح قبض کریں گے ان کی فرشتے اس حال میں کہ وہ ظلم کر رہے تھے اپنی جانوں پر پوچھیں گے ان سے فرشتے تم کیا کرتے رہے۔ وہ کہیں گے تھے ہم کمزور اور بے بس اپنی سرزمین میں۔ فرشتے کہیں گے کیا نہیں تھی اللہ تعالیٰ کی زمین وسیع کہ ہجرت کر جاتے تم اس میں۔ سو یہی وہ لوگ ہیں کہ ٹھکانہ ہے ان کا جہنم اور یہ بہت بری جگہ ہے۔'' O ---۱۱۵۔ ''اور جس نے مخالفت کی رسول کی اور اس کے بعد بھی کہ کھل کر آ چکی ہے اس کے سامنے ہدایت اور چلا اہل ایمان کی راہ کے خلاف تو چلنے دیں گے ہم اس کو اسی (راستے) پر جدھر وہ مڑ گیا اور ڈالیں گے ہم اسے جہنم میں اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔'' O ---۱۴۵۔ ''بیشک منافق ہوں گے سب سے نچلے درجے میں جہنم کے اور ہرگز نہ پاؤ گے تم ان کے لئے کوئی مددگار۔'' O

(سورۃ المائدۃ ۵) ---۱۰۔ ''مگر جو لوگ کفر کرتے اور ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں وہ دوزخی ہوں گے۔'' O ---۷۲۔ ''ان لوگوں نے کفر کیا ہے جو کہتے ہیں کہ ''مسیح ابن مریم ہی اللہ ہے'' حالانکہ مسیح نے کہا تھا ''اے بنی اسرائیل! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو جو میرا رب بھی ہے اور تمہارا رب بھی۔ بیشک جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرائے گا اس پر اللہ تعالیٰ نے جنت حرام کر دی ہے اور اس کا ٹھکانا آگ ہوگا اور ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔'' O ---۸۶۔ ''مگر جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہ دوزخی ہیں۔'' O

(سورۃ الانعام ۶) ---۲۷۔ ''اور اگر تو دیکھے کہ جب انہیں آگ کے پاس ٹھہرایا جائے گا تو وہ کہیں گے۔ کاش! ہمیں واپس بھیجا جائے اور ہم اپنے رب کی آیتوں کو نہ جھٹلائیں اور مومنوں میں ہو جائیں۔'' O ---۲۸۔ ''نہیں بلکہ جو کچھ وہ پہلے چھپاتے تھے ان پر ظاہر ہو گیا ہے۔ لیکن اگر انہیں واپس بھیج دیا جائے تو بھی وہ پھر وہی کریں گے جس سے انہیں منع کیا جاتا ہے اور وہ یقیناً جھوٹے ہیں۔'' O

(سورۃ الاعراف ۷) ---۱۸۔ ''اس نے کہا یہاں سے حقیر اور راندہ ہو کر نکل جا۔ ان میں سے کسی نے تیری پیروی کی تو میں تم سب سے دوزخ کو بھر دوں گا۔'' O

[یہ اللہ تعالیٰ نے شیطان کو کہا] ---۳۸۔ ''وہ کہے گا۔ جن و انس کی امتوں کے ساتھ جو تم سے پہلے گزر چکی ہیں آگ میں داخل ہو جاؤ۔ جب بھی کوئی امت

Marfat.com

اس میں داخل ہو گی اپنی ساتھی امت پر لعنت کرے گی- یہاں تک کہ جب سب وہاں پہنچ جائیں گے تو ان کی پچھلی ان کی پہلی کی نسبت کہے گی- ہمارے رب! انہوں نے ہمیں گمراہ کیا سو انہیں آگ کا دگنا عذاب دے- وہ کہے گا ہر ایک کے لئے دوگنا ہے مگر تم نہیں جانتے۔"O---۳۹۔"اور ان کی پہلی ان کی پچھلی سے کہے گی- تمہیں ہم پر کوئی فضیلت نہیں اب اس کے بدلے میں جو تم کماتے تھے عذاب کا مزا چکھو۔"O---۴۱۔"ان کے لئے جہنم کا بچھونا اور ان کے اوپر اوڑھنا ہو گا اور ظالموں کو ہم اسی طرح بدلہ دیں گے۔"O---۴۴۔"اور جنتی دوزخیوں کو آواز دیں گے "ہم نے اس وعدے کو جو ہمارے رب نے ہم سے کیا تھا سچا پایا تو کیا تم نے بھی اس وعدے کو جو تمہارے رب نے کیا تھا سچا پایا؟" وہ کہیں گے "ہاں۔" تب ایک اعلان کرنے والا ان کے درمیان اعلان کرے گا کہ "ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔"O---۵۰۔"اور دوزخی جنتیوں کو آواز دیں گے ہم پر کچھ پانی انڈیلو یا کچھ اس رزق میں سے (دو) جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں دیا ہے۔ وہ کہیں گے- اللہ تعالیٰ نے انہیں کافروں پر حرام کر دیا ہے۔"O---۵۱۔"وہ جنہوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنا رکھا تھا اور جنہیں دُنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈال دیا تھا- (اللہ تعالیٰ کہے گا) ہاں! آج ہم نے بھی انہیں بھلا دیا ہے جیسے انہوں نے اپنے اس دن کی ملاقات کو بھلا رکھا تھا اور جیسے وہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے۔"O[تفسیر کے لیے باب نمبر ۹، مضمون: دین]---۱۷۹۔"ہم نے بہت سے جن و انس کو جہنم کے لئے ہی پیدا کیا ہے- ان کے دل ہیں جن سے وہ سوچتے نہیں- ان کی آنکھیں ہیں جن سے وہ دیکھتے نہیں- ان کے کان ہیں جن سے وہ سنتے نہیں- وہ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ زیادہ گمراہ ہیں- وہی لوگ بے خبر ہیں۔"O

(**سورۃ الانفال ۸**)---۱۴۔"یہ مزا تو تم چکھو اور یہ بھی کہ کافروں کے لئے آگ کا عذاب ہو گا۔"O---۳۶۔"کافر اپنے مال خرچ کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ سے روک دیں- مگر وہ اسے خرچ تو کریں گے پھر وہ ان کے لئے پچھتاوا بن جائے گا- پھر وہ مغلوب کئے جائیں گا اور کافروں کو جہنم کی طرف اکٹھا کیا جائے گا۔"O---۳۷۔"تا کہ اللہ تعالیٰ ناپاک کو پاک سے الگ کر دے اور ناپاک کو ایک دوسرے پر رکھے پھر ان سب کا ڈھیر بنائے پھر اسے جہنم میں ڈال دے یہی لوگ نقصان پانے والے ہیں۔"O

(**سورۃ التوبہ ۹**)---۱۷۔"مشرکوں کا کام نہیں کہ اپنے اوپر کفر کی گواہی دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو آباد کریں- ان کے عمل اکارت ہیں اور وہ ہمیشہ آگ میں رہیں گے۔"O---۳۴۔"اے ایمان والو! بہت سے عالم اور گوشہ نشین ناجائز طور پر لوگوں کا مال کھا جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکتے ہیں- مگر جو لوگ سونا اور چاندی خزانہ کر کے رکھتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری دے۔"O---۳۵۔"جس دن ان (چیزوں) کو دوزخ کی آگ میں تپایا جائے گا پھر ان سے ان کی پیشانیوں، ان کے پہلوؤں اور ان کی پیٹھوں کو داغا جائے گا یہ ہے وہ جو تم نے اپنے لئے خزانہ کیا تھا- اب اپنے خزانے کا مزا چکھو۔"O---۴۹۔"اور ان میں وہ بھی ہے جو کہتا ہے مجھے اجازت دے اور مجھے فتنے میں نہ ڈال- سنو! فتنے میں تو وہ پڑ چکے ہیں اور جہنم نے کافروں کو گھیر رکھا ہے۔"O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۹، مضمون: منافق]---۶۳۔"کیا وہ نہیں جانتے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت کرتا ہے اس کے لئے دوزخ کی آگ ہو گی جس میں وہ ہمیشہ رہے گا- یہی بڑی رسوائی ہے۔"O---۶۸۔"اللہ تعالیٰ منافق مردوں اور منافق عورتوں اور کافروں سے جہنم کی آگ کا وعدہ کرتا ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے- وہ انہیں کافی ہو گی اور اللہ تعالیٰ ان پر لعنت کرتا ہے اور ان کے لئے دائمی عذاب ہو گا۔"O---۷۳۔"اے نبی! کافروں اور منافقوں سے جہاد کر اور ان پر سختی کر کہ ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور وہ کیا برا ٹھکانہ ہے۔"O---۸۱۔"پیچھے رہ جانے والے لوگ (جہاد سے) رسول اللہ ﷺ کے پیچھے اپنے بیٹھ رہنے پر خوش ہوئے اور انہوں نے ناپسند کیا کہ اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کریں اور کہا گرمی میں مت نکلو- کہہ دیجئے! دوزخ کی آگ بہت ہی سخت گرم ہو گی- کاش وہ سوچ سکتے۔"O---۹۵۔"جب تم ان کے پاس پلٹ کے جاؤ گے تو وہ تمہارے سامنے اللہ تعالیٰ کی قسمیں کھائیں گے تا کہ تم ان سے کنارا کر لو- ہاں تم ان سے کنارا ہی کر لو- بیشک وہ ناپاک ہیں اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے اس کے بدلے میں جو وہ کماتے ہیں۔"O---۱۰۹۔"تو کیا وہ جس نے اپنی عمارت کی بنیاد اللہ تعالیٰ کے ڈر اور رضا پر رکھی بہتر ہے یا وہ جس نے اپنی عمارت کی بنیاد ایک کھوکھلی کھائی کے کنارے پر رکھی جو اسے دوزخ کی آگ میں لے گری- مگر اللہ ظالم لوگوں کو راہ نہیں دکھاتا۔"O---۱۱۳۔"نبی ﷺ اور ایمان والوں کو روا نہیں کہ مشرکوں کے لئے اگر چہ وہ رشتہ دار ہوں اس کے بعد کہ ان پر واضح ہو چکا ہے کہ وہ دوزخی ہیں بخشش کی دُعا مانگیں۔"O

(**سورۃ ھود ۱۱**)---۹۸۔"روز قیامت کو وہ (فرعون) اپنی قوم کے آگے آگے ہو گا- پھر انہیں آگ (دوزخ) میں لے پہنچے گا اور کیا برا ہے گھاٹ پہنچنے والوں کا۔"O---۱۰۶۔"پھر وہ جو بدبخت ہوں گے وہ آگ (جہنم) میں ہوں گے جہاں ان کی چیخیں اور کراہیں ہوں گی۔"O---۱۰۷۔"وہاں وہ ہمیشہ رہیں گے جب تک آسمان اور زمین رہتے ہیں- مگر جو تیرا رب چاہے- بیشک تیرا رب جو چاہے کر گزرتا ہے۔"O---۱۱۸۔"اور اگر تیرا رب چاہتا تو سب لوگوں کو ایک ہی امت بنا دیتا- لیکن وہ اختلاف کرتے ہی رہتے ہیں۔"O---۱۱۹۔"سوائے ان کے جن پر تیرے رب کا رحم ہوا اور اسی بات کے لئے اس نے انہیں پیدا کیا تھا- اور تیرے رب کی وہ بات پوری ہو گئی ہے کہ میں جنوں اور انسانوں سب سے جہنم بھر دوں گا۔"[حدیث شریف میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا☆ "جنت اور دوزخ آپس میں جھگڑ پڑیں- جنت نے کہا کیا بات ہے میرے اندر وہی لوگ آئیں گے جو کمزور اور معاشرے کے گرے پڑے لوگ ہوں گے- جہنم نے کہا میرے اندر تو بڑے بڑے جبار اور متکبر قسم

Marfat.com

کے لوگ ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے جنت سے فرمایا تو میری رحمت کی مظہر ہے تیرے ذریعے سے میں جس پر چاہوں اپنا رحم کروں اور جہنم سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو میرے عذاب کی مظہر ہے تیرے ذریعے سے میں جس کو چاہوں سزا دوں۔ اللہ تعالیٰ جنت اور دوزخ دونوں کو بھر دے گا۔ جنت میں ہمیشہ اس کا فضل ہوگا۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ایسی مخلوق پیدا فرمائے گا جو جنت کے باقی ماندہ رقبے میں رہے گی۔ اور جہنم جہنمیوں کی کثرت کے باوجود ھل من مزید کا نعرہ بلند کرے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس میں اپنا قدم رکھے گا جس پر جہنم پکار اٹھے گی "قط قط وبعزتك" بس بس تیری عزت وجلال کی قسم۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الرعد ۱۳)---۵۔ "اگر تجھے تعجب ہو تو واقعی ان کا یہ کہنا عجیب ہے کہ کیا جب ہم مٹی ہو جائیں گے تو کیا ہم نئی پیدائش میں ہوں گے؟ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار سے کفر کیا۔ یہی ہیں جن کی گردنوں میں طوق ہوں گے اور یہی ہیں جو جہنم کے رہنے والے ہیں جو اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔" O---۱۸۔ "جن لوگوں نے اپنے رب کے حکم کی بجا آوری کی ان کے لئے بھلائی ہے اور جن لوگوں نے اس کی حکم برداری نہ کی اگر ان کے لئے زمین میں جو کچھ ہے سب کچھ ہو اور اسی کے ساتھ ویسا ہی اور بھی ہو تو وہ سب کچھ اپنے بدلے میں دے دیں۔ یہی ہیں جن کے لئے برا حساب ہے اور جن کا ٹھکانہ جہنم ہے جو بہت ہی بری جگہ ہے۔" O---۲۵۔ "اور جو اللہ تعالیٰ کے عہد کو اس کی مضبوطی کے بعد توڑ دیتے ہیں اور جن چیزوں کے جوڑنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے انہیں توڑتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں ان کے لئے لعنتیں ہیں اور ان کے لئے برا گھر ہے۔" O---۳۵۔ "اس جنت کی صفت جس کا وعدہ پرہیزگاروں کو دیا گیا ہے یہ ہے کہ اس کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ اس کا میوہ ہمیشگی والا ہے اور اس کا سایہ بھی۔ یہ ہے انجام پرہیزگاروں کا اور کافروں کا انجام کار دوزخ ہے۔" O

(سورۃ ابراہیم ۱۴)---۱۵۔ "اور انہوں نے فیصلہ طلب کیا اور تمام سرکش ضدی لوگ نامراد ہو گئے۔" O---۱۶۔ "اس کے سامنے دوزخ ہے جہاں وہ پیپ کا پانی پلایا جائے گا۔" O---۱۷۔ "جسے بمشکل گھونٹ گھونٹ پئے گا پھر بھی اسے گلے سے اتار نہ سکے گا اور اسے ہر جگہ سے موت آتی دکھائی دے گی لیکن وہ مرنے والا نہیں۔ پھر اس کے پیچھے بھی سخت عذاب ہے۔" O---۲۸۔ "کیا آپ نے ان کی طرف نظر نہیں ڈالی جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی نعمت کے بدلے ناشکری کی اور اپنی قوم کو ہلاکت کے گھر میں لا اتارا۔" O---[تفسیر کے لئے باب نمبر۴، مضمون: حضور ﷺ یا باب نمبر۱، مضمون: نعمت اللہ]---۲۹۔ "یعنی دوزخ میں جس میں یہ سب جائیں گے جو بدترین ٹھکانہ ہے۔" O---۳۰۔ "انہوں نے اللہ تعالیٰ کے ہمسر بنا لئے کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ سے بہکائیں۔ آپ کہہ دیجئے کہ خیر مزے کر لو تمہاری بازگشت تو آخر جہنم ہی ہے۔" O

(سورۃ الحجر ۱۵)---۴۳۔ "یقیناً ان سب کے وعدے کی جگہ جہنم ہے۔ (شیطان کی پیروی کرنے والوں کی)۔" O---۴۴۔ "جس کے سات دروازے ہیں۔ ہر دروازے کے لئے ان کا ایک حصہ بٹا ہوا ہے۔" O---[یعنی ہر دروازہ مخصوص قسم کے لوگوں کے لئے خاص ہوگا۔ مثلاً ایک دروازہ مشرکوں کے لئے، ایک دہریوں کے لئے، ایک زندیقوں کے لئے، ایک زانیوں، سود خوروں، چوروں اور ڈاکوؤں کے لئے وغیرہ وغیرہ یا سات دروازوں سے مراد سات طبق اور درجے ہیں۔ پہلا طبق یا درجہ جہنم، دوسرا لظیٰ، تیسرا حطمہ، چوتھا سعیر، پانچواں سقر، چھٹا جحیم، ساتواں ہاویہ۔ سب سے اوپر والا درجہ موحدین کے لئے ہوگا جنہیں کچھ عرصہ سزا دینے کے بعد یا سفارش پر نکال لیا جائے گا۔ دوسرے میں یہودی، تیسرے میں عیسائی، چوتھے میں صابی پانچویں میں مجوسی، چھٹے میں مشرکین اور ساتویں میں منافقین ہوں گے۔ سب سے اوپر والے درجے کا نام جہنم ہے اس کے بعد اسی ترتیب سے نام ہیں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ النحل ۱۶)---۲۹۔ "پس اب تو ہمیشگی کے طور پر تم جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ۔ پس کیا ہی برا ٹھکانہ ہے غرور کرنے والوں کا۔" O---[تفسیر کے لئے باب نمبر۱۴، مضمون: تکبر، غرور]---۶۲۔ "اور وہ اپنے لئے جو ناپسند رکھتے ہیں (یعنی بیٹیاں) اللہ تعالیٰ کے لئے ثابت کرتے ہیں اور ان کی زبانیں جھوٹی باتیں بیان کرتی ہیں کہ ان کے لئے خوبی ہے نہیں نہیں دراصل ان کے لئے آگ ہے اور یہ دوزخیوں کے پیش رو ہیں۔" O

(سورۃ بنی اسرائیل ۱۷)---۸۔ "امید ہے کہ تمہارا رب تم پر رحم کرے۔ ہاں اگر تم پھر بھی وہی کرنے لگے تو ہم بھی دوبارہ ایسا ہی کریں گے اور ہم نے منکروں کا قید خانہ جہنم کو بنا رکھا ہے۔" O---۱۸۔ "جس کا ارادہ صرف اس جلدی والی دُنیا (فوری فائدہ) کا ہی ہو اسے ہم یہاں جس قدر جس کے لیے چاہیں سردست دیتے ہیں بالآخر اس کے لیے ہم جہنم مقرر کر دیتے ہیں جہاں وہ برے حالوں دھتکارا ہوا داخل ہوگا۔" O---۳۹۔ "یہ بھی منجملہ اس وحی کے ہے جو تیری جانب تیرے رب نے حکمت سے اتاری ہے تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہ بنانا کہ ملامت خوردہ اور راندۂ درگاہ ہو کر دوزخ میں ڈال دیا جائے۔" O---۶۳۔ "ارشاد ہوا کہ جا ان میں سے جو بھی تیرا تابعدار ہو جائے گا تو ان سب کی سزا جہنم ہے جو پورا پورا بدلہ ہے۔" O---۹۷۔ "اللہ تعالیٰ جس کی راہنمائی کرے وہ تو ہدایت یافتہ ہے اور جسے وہ راہ سے بھٹکا دے ناممکن ہے کہ تو اس کا مددگار اس کے سوا کسی اور کو پائے، ایسے لوگوں کا ہم بروز قیامت اوندھے منہ حشر کریں گے دراں حالیکہ وہ اندھے گونگے اور بہرے ہوں گے، ان کا ٹھکانا جہنم ہوگا۔ جب کبھی وہ بجھنے لگے گی ہم ان پر اسے اور بھڑکا دیں گے۔" O

(سورۃ الکہف ۱۸)---۲۹۔ "اور اعلان کر دے کہ یہ سراسر برحق قرآن تمہارے رب کی طرف سے ہے۔ اب جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرے۔ ظالموں کے لیے ہم نے وہ آگ تیار کر رکھی ہے جس کی قناتیں انہیں گھیر لیں گی۔ اگر وہ فریاد رسی چاہیں گے تو ان کی فریاد رسی اس پانی سے کی جائے

Marfat.com

گی جو تیل کی تلچھٹ جیسا ہوگا جو چہرے بھون دے گا، بڑا ہی برا پانی ہے اور بڑی بری آرام گاہ (دوزخ) ہے۔" O ---۵۳۔ "اور گنہگار جہنم کو دیکھ کر سمجھ لیں گے کہ وہ اسی میں جھونکے جانے والے ہیں لیکن اس سے بچنے کی جگہ نہ پائیں گے۔" O ---۱۰۰۔ "اس دن ہم جہنم کو (بھی کافروں) کے سامنے لا کھڑا کر دیں گے۔" O ---۱۰۶۔ "حال یہ ہے کہ ان کا بدلہ جہنم ہے کیونکہ انہوں نے کفر کیا اور میری آیتوں اور میرے رسولوں کو مذاق میں اڑایا۔" O

(سورۃ مریم ۱۹) ---۶۸۔ "تیرے پروردگار کی قسم! ہم انہیں اور شیطانوں کو جمع کر کے ضرور ضرور جہنم کے ارد گرد گھٹنوں کے بل گرے ہوئے حاضر کر دیں گے۔" O ---۸۶۔ "اور گناہ گاروں کو سخت پیاس کی حالت میں جہنم کی طرف ہانک لے جائیں گے۔" O

(سورۃ طٰہٰ ۲۰) ---۷۴۔ "بات یہی ہے کہ جو بھی گنہگار بن کر اللہ تعالیٰ کے ہاں حاضر ہوگا اس کے لیے دوزخ ہے، جہاں نہ موت ہوگی اور نہ زندگی۔" O

(سورۃ الانبیاء ۲۱) ---۹۸۔ "تم اور اللہ کے سوا جن جن کی تم عبادت کرتے ہو سب دوزخ کا ایندھن بنو گے، تم سب دوزخ میں جانے والے ہو۔" O ---۹۹۔ "اگر یہ (سچے) معبود ہوتے تو جہنم میں داخل نہ ہوتے، اور سب کے سب اسی میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔" O ---[یعنی اگر یہ واقعی معبود ہوتے تو با اختیار ہوتے اور تمہیں جہنم میں جانے سے روک لیتے۔ لیکن وہ تو خود بھی جہنم میں بطور عبرت کے جا رہے ہیں۔ تمہیں جانے سے کس طرح روک سکتے ہیں۔ نتیجتاً عابد و معبود دونوں ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۱۰۰۔ "وہ وہاں چلا رہے ہوں گے اور وہاں کچھ بھی نہ سن سکیں گے۔" O

(سورۃ الحج ۲۲) ---۹۔ "جو اپنی پہلو موڑنے والا بن کر اس لیے کہ اللہ کی راہ سے بہکا دے، اسے دنیا میں بھی رسوائی ہوگی اور قیامت کے دن بھی ہم جہنم میں جلنے کا عذاب چکھائیں گے۔" O

(سورۃ المومنون ۲۳) ---۱۰۳۔ "اور جن کے ترازو کا پلہ ہلکا ہو گیا یہ ہیں وہ جنہوں نے اپنا نقصان آپ کر لیا جو ہمیشہ کے لیے جہنم واصل ہوئے۔" O ---۱۰۴۔ "ان کے چہروں کو آگ جھلستی رہے گی اور وہ وہاں بدشکل بنے ہوئے ہوں گے۔" O

(سورۃ النور ۲۴) ---۵۷۔ "یہ خیال آپ کبھی بھی نہ کرنا کہ منکر لوگ زمین میں (ادھر ادھر بھاگ کر) ہمیں ہرا دینے والے ہیں، ان کا اصلی ٹھکانا تو جہنم ہے جو یقیناً بہت ہی برا ٹھکانا ہے۔" O

(سورۃ الفرقان ۲۵) ---۳۴۔ "جو لوگ اپنے منہ کے بل جہنم کی طرف جمع کیے جائیں گے۔ وہی بدتر مکان والے اور گمراہ تر راستے والے ہیں۔" O ---۴۴۔ "کیا آپ اسی خیال میں ہیں کہ ان میں سے اکثر سنتے یا سمجھتے ہیں۔ وہ تو نرے چوپایوں جیسے ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ بھٹکے ہوئے۔" O ---۶۵۔ "اور جو یہ دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! ہم سے دوزخ کا عذاب پرے ہی پرے رکھ، کیونکہ اس کا عذاب چمٹ جانے والا ہے۔" O ---۶۶۔ "بے شک وہ ٹھہرنے اور رہنے کے لحاظ سے بدترین جگہ ہے۔" O

(سورۃ العنکبوت ۲۹) ---۲۵۔ "(حضرت ابراہیم علیہ السلام نے) کہا کہ تم نے جن بتوں کی پرستش اللہ تعالیٰ کے سوا کی ہے انہیں تم نے اپنی آپس کی دنیوی دوستی کی بنا ٹھہرا لی ہے، تم سب قیامت کے دن ایک دوسرے سے کفر کرنے لگو گے اور ایک دوسرے پر لعنت کرنے لگو گے۔ اور تمہارا سب کا ٹھکانہ دوزخ ہوگا اور تمہارا کوئی مددگار نہ ہوگا۔" O ---۵۴۔ "یہ عذاب کی جلدی مچا رہے ہیں اور (تسلی رکھیں) جہنم کافروں کو گھیر لینے والی ہے۔" O ---۶۸۔ "اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا؟ جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے یا جب حق اس کے پاس آ جائے وہ اسے جھٹلائے، کیا ایسے کافروں کا ٹھکانا جہنم میں نہ ہوگا؟" O

(سورۃ لقمان ۳۱) ---۲۱۔ "اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اتاری ہوئی وحی کی تابعداری کرو تو کہتے ہیں کہ ہم نے تو جس طریق پر اپنے باپ دادوں کو پایا ہے اسی کی تابعداری کریں گے، اگرچہ شیطان ان کے بڑوں کو دوزخ کے عذاب کی طرف بلاتا ہو۔" O

(سورۃ السجدۃ ۳۲) ---۱۳۔ "اگر ہم چاہتے تو ہر شخص کو ہدایت نصیب فرما دیتے، لیکن میری یہ بات بالکل حق ہو چکی ہے کہ میں ضرور ضرور جہنم کو انسانوں اور جنوں سے پر کر دوں گا۔" O ---۲۰۔ "لیکن جن لوگوں نے حکم عدولی کی ان کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ جب کبھی اس سے باہر نکلنا چاہیں گے اسی میں لوٹا دیے جائیں گے۔ اور کہہ دیا جائے گا کہ اپنے جھٹلانے کے بدلے آگ کا عذاب چکھو۔" O

(سورۃ فاطر ۳۵) ---۶۔ "یاد رکھو! شیطان تمہارا دشمن ہے، تم اسے دشمن جانو وہ تو اپنے گروہ کو صرف اس لیے ہی بلاتا ہے کہ وہ سب جہنم واصل ہو جائیں۔" O ---۲۱۔ "اور نہ چھاؤں اور نہ دھوپ۔" O ---۳۶۔ "اور جو لوگ کافر ہیں ان کے لیے دوزخ کی آگ ہے نہ تو ان کی قضا ہی آئے گی کہ مر ہی جائیں اور نہ دوزخ کا عذاب ہی ان سے ہلکا کیا جائے گا۔ ہم ہر کافر کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں۔" O ---۳۷۔ "اور وہ لوگ اس میں چلائیں گے کہ اے ہمارے پروردگار! ہم کو نکال لے ہم اچھے کام کریں گے برخلاف ان کاموں کے جو کیا کرتے تھے (اللہ تعالیٰ کہے گا) کہ ہم نے تم کو اتنی عمر نہ دی تھی کہ جس کو سمجھنا ہوتا وہ سمجھ سکتا اور تمہارے پاس ڈرانے والا بھی پہنچا تھا، سو مزہ چکھو کہ (ایسے) ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔" O (تفسیر کیلئے باب ۱۰ مضمون کافر)

(سورۃ الزمر ۳۹) ---۸۔ "اور انسان کو جب کبھی کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ خوب رجوع ہو کر اپنے رب کو پکارتا ہے پھر جب اللہ تعالیٰ اسے اپنے پاس

Marfat.com

سے نعمت عطا فرما دیتا ہے تو وہ اس سے پہلے جو دعا کرتا تھا اسے (بالکل) بھول جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے شریک مقرر کرنے لگتا ہے جس سے (اوروں کو بھی) اس کی راہ سے بہکائے آپ فرما دیجئے! کہ اپنے کفر کا فائدہ کچھ دن اور اٹھا لو (آخر) تو دوزخیوں میں ہونے والا ہے۔" ○---۳۲۔ "اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولے؟ اور سچا دین جب اس کے پاس آئے تو اسے جھوٹا بتائے؟ کیا ایسے کفار کے لیے جہنم ٹھکانا نہیں ہے؟" ○---۷۱۔ "کافروں کے غول کے غول جہنم کی طرف ہنکائے جائیں گے، جب وہ اس کے پاس پہنچ جائیں گے اس کے دروازے ان کے لیے کھول دیئے جائیں گے، اور وہاں کے نگہبان ان سے سوال کریں گے کہ کیا تمہارے پاس تم میں سے رسول نہیں آئے تھے؟ جو تم پر تمہارے رب کی آیتیں پڑھتے تھے اور تمہیں اس دن کی ملاقات سے ڈراتے تھے؟ یہ جواب دیں گے کہ ہاں درست ہے لیکن عذاب کا حکم کافروں پر ثابت ہو گیا۔" ○---۷۲۔ "کہا جائے گا کہ اب جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ جہاں ہمیشہ رہیں گے، پس سرکشوں کا ٹھکانا بہت ہی برا ہے۔" ○

(سورۃ حٰم السجدۃ ۴۱)---۲۲۔ "اور تم (اپنی بداعمالیاں) اس وجہ سے پوشیدہ رکھتے ہی نہ تھے کہ تم پر تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں گواہی دیں گی ہاں تم یہ سمجھتے رہے کہ تم جو کچھ بھی کر رہے ہو اس میں سے بہت سے اعمال سے اللہ تعالیٰ بے خبر ہے۔" ○---۲۳۔ "تمہاری اسی بدگمانی نے جو تم نے اپنے رب سے کر رکھی تھی تمہیں ہلاک کر دیا اور بالآخر تم زیاں کاروں میں ہو گئے۔" ○---۲۴۔ "اب اگر یہ صبر کریں تو بھی ان کا ٹھکانا جہنم ہی ہے۔ اور اگر یہ (عذرو) معافی کے خواستگار ہوں تو بھی (معذورو) معاف نہیں رکھے جائیں گے۔" ○---۲۸۔ "اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کی سزا یہی دوزخ کی آگ ہے جس میں ان کا ہمیشگی کا گھر ہے (یہ) بدلہ ہے ہماری آیتوں سے انکار کرنے کا۔" ○---۲۹۔ "اور کافر لوگ کہیں گے اے ہمارے رب! ہمیں جنوں انسانوں (کے وہ دونوں فریق) دکھا جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا (تاکہ) ہم انہیں اپنے قدموں تلے ڈال دیں تاکہ وہ جہنم میں سب سے نیچے (سخت عذاب میں) ہو جائیں۔" ○

(سورۃ الشوریٰ ۴۲)---۷۔ "اسی طرح ہم نے آپ کی طرف عربی قرآن کی وحی کی ہے تاکہ آپ مکہ والوں کو اور اس کے آس پاس کے لوگوں کو خبردار کر دیں اور جمع ہونے کے دن سے جس کے آنے میں کوئی شک نہیں ڈرا دیں۔ ایک گروہ جنت میں ہو گا اور ایک گروہ جہنم میں ہو گا۔" ○

(سورۃ محمد ۴۷)---۱۲۔ "جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے انہیں اللہ تعالیٰ یقیناً ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اور جو لوگ کافر ہوئے وہ (دنیا ہی کا) فائدہ اٹھا رہے ہیں اور مثل چوپایوں کے کھا رہے ہیں ان کا (اصل) ٹھکانا جہنم ہے۔" ○

(سورۃ الفتح ۴۸)---۶۔ "اور تاکہ عذاب میں مبتلا کر دے منافق مردوں اور منافق عورتوں، مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں برے گمان رکھتے ہیں۔ انہیں پر برائی کی گردش اور ناراض ہوا ہے اللہ تعالیٰ ان پر اور (اپنی رحمت سے) انہیں دور کر دیا ہے اور تیار کر رکھا ہے ان کے لیے جہنم۔ اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔" ○---۱۳۔ "اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر ایمان نہ لائے تو ہم نے بھی ایسے کافروں کے لیے دہکتی آگ تیار کر رکھی ہے۔" ○

(سورۃ قٓ ۵۰)---۲۲۔ "یقیناً تو اس سے غفلت میں تھا لیکن ہم نے تیرے سامنے سے پردہ ہٹا دیا پس آج تیری نگاہ بہت تیز ہے۔" ○---۲۳۔ "اس کا ہم نشین (فرشتہ) کہے گا یہ حاضر ہے جو کہ میرے پاس تھا۔" ○---۲۴۔ "ڈال دو جہنم میں ہر کافر سرکش کو۔" ○---۲۵۔ "جو نیک کام سے روکنے والا حد سے گزر جانے والا اور شک کرنے والا تھا۔" ○---۳۰۔ "جس دن ہم دوزخ سے پوچھیں گے کیا تو بھر چکی؟ وہ جواب دے گی کیا کچھ اور زیادہ بھی ہے؟" ○

(سورۃ الطور ۵۲)---۱۱۔ "اس دن جھٹلانے والوں کی (پوری) خرابی ہے۔" ○---۱۲۔ "جو اپنی بیہودہ گوئی میں اچھل کود کر رہے ہیں۔" ○---۱۳۔ "جس دن وہ دھکے دے دے کر آتش جہنم کی طرف لائے جائیں گے۔" ○---۱۴۔ "یہی وہ آتش دوزخ ہے جسے تم جھوٹ بتلاتے تھے۔" ○---۱۵۔ "(اب بتاؤ) کیا یہ جادو ہے؟ یا تم دیکھتے ہی نہیں ہو۔" ○---۱۶۔ "جاؤ دوزخ میں اب تمہارا صبر کرنا اور نہ کرنا تمہارے لیے یکساں ہے۔ تمہیں فقط تمہارے کیے کا بدلہ دیا جائے گا۔" ○---۱۷۔ "یقیناً پرہیزگار لوگ جنتوں میں اور نعمتوں میں ہیں۔" ○---۱۸۔ "جو انہیں ان کے رب نے دے رکھی ہیں ان پر خوش خوش ہیں اور ان کے پروردگار نے انہیں جہنم کے عذاب سے بھی بچا لیا ہے۔" ○

(سورۃ القمر ۵۴)---۴۸۔ "جس دن وہ اپنے منہ کے بل آگ میں گھسیٹے جائیں گے (اور ان سے کہا جائے گا) دوزخ کی آگ لگنے کے مزے چکھو۔" ○

[سقر بھی جہنم کا نام ہے یعنی اس کی حرارت اور شدت عذاب کا مزہ چکھو۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الرحمٰن ۵۵)---۴۳۔ "یہ ہے وہ جہنم جسے مجرم جھوٹا جانتے تھے۔" ○---۴۴۔ "اس کے اور کھولتے ہوئے گرم پانی کے درمیان چکر کھائیں گے۔" ○---[یعنی جہنم میں بار بار پیاس کے مارے ان کا برا حال ہو گا، بھاگ بھاگ کر پانی کے چشموں کی طرف جائیں گے، مگر وہاں کھولتا ہوا پانی ملے گا جس کے پینے سے کوئی پیاس نہ بجھے گی۔ اس طرح جہنم اور ان چشموں کے درمیان گردش کرنے ہی میں ان کی عمریں بیت جائیں گی۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

۴۵۔ "پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟" ○---[یعنی کیا اس وقت بھی تم اس کا انکار کر سکو گے کہ خدا قیامت لا سکتا ہے، تمہیں مرنے کے بعد دوسری زندگی دے سکتا ہے، تم سے بازپرس بھی کر سکتا ہے، اور یہ جہنم بھی بنا سکتا ہے جس میں آج تم سزا پا رہے ہو؟ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

Marfat.com

(**سورۃ الحدید ۵۷**)---۱۵۔ ''الغرض آج تم سے نہ فدیہ (اور نہ بدلہ) قبول کیا جائے گا اور نہ کافروں سے تم (سب) کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ وہی تمہاری رفیق ہے اور وہ برا ٹھکانا ہے۔''O---[مولیٰ اسے کہتے ہیں جو کسی کے کاموں کا متولی یعنی ذمے دار ہے۔ گویا اب جہنم ہی اس بات کی ذمے دار ہے کہ انہیں سخت سے سخت تر عذاب کا مزا چکھائے۔ بعض کہتے ہیں کہ ہمیشہ ساتھ رہنے والے کو بھی مولیٰ کہہ لیتے ہیں یعنی اب جہنم کی آگ ہی ان کی ہمیشہ کی ساتھی اور رفیق ہوگی۔ بعض کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جہنم کو بھی عقل وشعور عطا فرمائے گا پس وہ کافروں کے خلاف غیظ وغضب کا اظہار کرے گی۔ یعنی ان کی والی بنے گی اور انہیں عذاب الیم سے دوچار کرے گی۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۹۔ ''اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر جو ایمان رکھتے ہیں وہی لوگ اپنے رب کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں ان کے لیے ان کا اجر اور ان کا نور ہے، اور جو لوگ کفر کرتے ہیں اور ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں وہ جہنمی ہیں۔''O(تفسیر کیلئے باب ۷، مضمون: ایمان)

(**سورۃ المجادلۃ ۵۸**)---۸۔ ''کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا؟ جنہیں کانا پھوسی سے روک دیا گیا تھا وہ پھر بھی اس روکے ہوئے کام کو دوبارہ کرتے ہیں اور آپس میں گناہ کی اور ظلم وزیادتی کی اور نافرمانی پیغمبر کی سرگوشیاں کرتے ہیں، اور جب آپ کے پاس آتے ہیں تو آپ کو ان لفظوں میں سلام کرتے ہیں جن لفظوں میں اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا اور اپنے دل میں کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس پر جو ہم کہتے ہیں سزا کیوں نہیں دیتا، ان کے لیے جہنم کافی (سزا) ہے جس میں یہ جائیں گے، سو وہ برا ٹھکانا ہے۔''O---۱۴۔ ''کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا؟ جنہوں نے اس قوم سے دوستی کی جن پر اللہ تعالیٰ غضبناک ہو چکا ہے، نہ یہ (منافق) تمہارے ہی ہیں نہ ان کے ہیں باوجود علم کے پھر بھی جھوٹ پر قسمیں کھا رہے ہیں۔''O---۱۵۔ ''اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے، تحقیق جو کچھ یہ کر رہے ہیں برا کر رہے ہیں۔''O---۱۶۔ ''ان لوگوں نے تو اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے اور لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکتے ہیں ان کے لیے رسوا کرنے والا عذاب ہے۔''O---۱۷۔ ''ان کے مال اور ان کی اولاد اللہ کے ہاں کچھ کام نہ آئیں گی۔ یہ تو جہنمی ہیں ہمیشہ ہی اس میں رہیں گے۔''O

(**سورۃ الحشر ۵۹**)---۲۰۔ ''اہل نار اور اہل جنت (باہم) برابر نہیں۔ جو اہل جنت ہیں وہی کامیاب ہیں (اور جو اہل نار ہیں وہ ناکام ہیں)۔''O

(**سورۃ التغابن ۶۴**)---۱۰۔ ''اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہی (سب) جہنمی ہیں (جو) جہنم میں ہمیشہ رہیں گے، وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔''O

(**سورۃ التحریم ۶۶**)---۹۔ ''اے نبی! کافروں اور منافقوں سے جہاد کرو اور ان پر سختی کرو ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ بہت بری جگہ ہے۔''O

(**سورۃ الملک ۶۷**)---۵۔ ''بیشک ہم نے آسمان دنیا کو چراغوں (ستاروں) سے آراستہ کیا اور انہیں شیطانوں کے مارنے کا ذریعہ بنا دیا اور شیطانوں کے لیے ہم نے (دوزخ کا جلانے والا) عذاب تیار کر دیا۔''O---۶۔ ''اور اپنے رب کے ساتھ کفر کرنے والوں کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور وہ کیا ہی بری جگہ ہے۔''O---۷۔ ''جب اس میں یہ ڈالے جائیں گے تو اس کی بڑے زور کی آواز سنیں گے اور وہ جوش مار رہی ہوگی۔''O---[شھیق اس آواز کو کہتے ہیں جو گدھا پہلی مرتبہ نکالتا ہے، یہ قبیح ترین آواز ہوتی ہے، جہنم بھی گدھے کی طرح چیخ اور چلا رہی اور آگ پر رکھی ہوئی ہانڈی کی طرح جوش مار رہی ہوگی۔ (از تفسیر ۵ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۸۔ ''قریب ہے کہ (ابھی) غصے کے مارے پھٹ جائے، جب کبھی اس میں کوئی گروہ ڈالا جائے گا اس سے جہنم کے داروغے پوچھیں گے کہ کیا تمہارے پاس ڈرانے والا کوئی نہیں آیا تھا؟''O---۹۔ ''وہ جواب دیں گے کہ بیشک آیا تھا لیکن ہم نے اسے جھٹلایا اور ہم نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے کچھ بھی نازل نہیں فرمایا۔ تم بہت بڑی گمراہی میں ہی ہو۔''O---۱۰۔ ''اور کہیں گے کہ اگر ہم سنتے ہوتے یا عقل رکھتے ہوتے تو دوزخیوں میں (شریک) نہ ہوتے۔''O---۱۱۔ ''پس انہوں نے اپنے جرم کا اقبال کر لیا۔ اب یہ دوزخی دفع ہوں (دور ہوں)۔''O---[یعنی اب ان کے لئے اللہ سے اور اس کی رحمت سے دوری ہی دوری ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ 'سحق' جہنم کی ایک وادی کا نام ہے۔ (از تفسیر ۵ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الجن ۷۲**)---۲۲۔ ''فرما دیجئے کہ مجھے ہرگز کوئی اللہ سے بچا نہیں سکتا اور میں ہرگز اس کے سوا کوئی جائے پناہ بھی پا نہیں سکتا۔''O---[تفسیر کے لئے باب ۱، مضمون: اللہ کی پناہ]---۲۳۔ ''البتہ (میرا کام) اللہ کی بات اور اس کے پیغامات (لوگوں کو) پہنچا دینا ہے، (اب) جو بھی اللہ اور اس کے رسول کی نہ مانے گا اس کے لیے جہنم کی آگ ہے جس میں ایسے لوگ ہمیشہ رہیں گے۔''O---۲۴۔ ''(ان کی آنکھ نہ کھلے گی) یہاں تک کہ اسے دیکھ لیں جس کا ان کو وعدہ دیا جاتا ہے پس عنقریب جان لیں گے کہ کس کا مددگار کمزور اور کس کی جماعت کم ہے۔''O---۲۵۔ ''فرما دیجئے کہ مجھے معلوم نہیں کہ جس کا وعدہ تم سے کیا جاتا ہے وہ قریب ہے یا میرا رب اس کے لیے دور کی مدت مقرر کرے گا۔''O

(**سورۃ المزمل ۷۳**)---۱۱۔ ''اور مجھے اور ان جھٹلانے والے آسودہ حال لوگوں کو چھوڑ دیں اور انہیں ذرا سی مہلت دیں۔''O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۱۴، مضمون: جھٹلانے والے]

(**سورۃ المدثر ۷۴**)---۲۴۔ ''اور کہنے لگا یہ تو صرف جادو ہے جو نقل کیا جاتا ہے۔''O---۲۵۔ ''سوائے انسانی کلام کے کچھ بھی نہیں۔''O---۲۶۔ ''میں عنقریب اسے دوزخ میں ڈالوں گا (سقر)۔''O---۲۷۔ ''اور تجھے کیا خبر کہ دوزخ کیا چیز ہے؟''O---۲۸۔ ''نہ وہ باقی رکھتی ہے نہ چھوڑتی ہے۔''O---۲۹۔ ''کھال کو جھلسا دیتی ہے۔''O

Marfat.com

(سورۃ النبا ۷۸) ---۲۱۔ ''بیشک دوزخ گھات میں ہے۔'' O ---[گھات اس جگہ کو کہتے ہیں جو شکار کو پھانسنے کے لئے بنائی جاتی ہے تاکہ وہ بے خبری کی حالت میں آئے اور اچانک اس میں پھنس جائے۔ جہنم کے لئے یہ لفظ اس لئے استعمال کیا گیا ہے کہ خدا کے باغی اس سے بے خوف ہو کر دنیا میں یہ سمجھتے ہوئے اچھل کود کرتے پھر رہے ہیں کہ خدا کی خدائی ان کے لئے ایک کھلی آماجگاہ ہے اور یہاں کسی پکڑ کا خطرہ نہیں ہے لیکن جہنم ان کے لئے ایک ایسی چھپی ہوئی گھات ہے جس میں وہ یکایک پھنسیں گے اور بس پھنس کر ہی رہ جائیں گے۔ (از تفسیر ۱۴ تفہیم القرآن)] ---۲۲۔ ''سرکشوں کا ٹھکانا وہی ہے۔'' O ---۲۳۔ ''اس میں وہ مدتوں تک پڑے رہیں گے۔'' O [اصل میں لفظ احقاب استعمال کیا گیا ہے جس کے معنی ہیں پے در پے آنے والے طویل زمانے' ایسے مسلسل ادوار کہ ایک دور ختم ہوتے ہی دوسرا دور شروع ہو جائے۔ اس لفظ سے بعض لوگوں نے یہ استدلال کرنے کی کوشش کی ہے کہ جنت کی زندگی میں تو ہمیشگی ہوگی مگر جہنم میں ہمیشگی نہیں ہوگی' کیونکہ یہ مدتیں خواہ کتنی ہی طویل ہوں' بہر حال جب مدتوں کا لفظ استعمال کیا گیا ہے تو اس سے یہی متصور ہوتا ہے کہ وہ لامتناہی نہ ہوں گی بلکہ کبھی نہ کبھی جا کر ختم ہو جائیں گی۔ لیکن یہ استدلال دو وجوہ سے غلط ہے ایک یہ کہ عربی لغت کے لحاظ سے حقب کے لفظ ہی میں یہ مفہوم شامل ہے کہ ایک حقب کے پیچھے دوسرا حقب ہو' اس لئے احقاب لازماً ایسے ادوار ہی کے لئے بولا جائیگا دوسرے یہ کہ کسی موضوع کے متعلق قرآن مجید کی کسی آیت سے کوئی ایسا مفہوم لینا اصولاً غلط ہے جو اسی موضوع کے بارے میں قرآن کے دوسرے بیانات سے متصادم ہوتا ہو۔ قرآن میں ۳۴ مقامات پر اہل جہنم کے لئے خلود (ہمیشگی) کا لفظ استعمال کیا گیا ہے' تین جگہ صرف لفظ خلود ہی پر اکتفا نہیں کیا گیا ہے بلکہ اس پر ابداً (ہمیشہ ہمیشہ) کا بھی اضافہ کر دیا گیا ہے' اور ایک جگہ صاف صاف ارشاد ہوا ہے کہ ''وہ چاہیں گے کہ جہنم سے نکل جائیں' مگر وہ اس سے ہرگز نکلنے والے نہیں ہیں اور اس کے لئے قائم رہنے والا عذاب ہے'' (المائدہ' آیت ۳۷) ایک دوسری جگہ فرمایا گیا ہے کہ ''اسی حالت میں وہ ہمیشہ رہیں گے جب تک کہ زمین و آسمان قائم ہیں الا یہ کہ تیرا رب کچھ اور چاہے۔'' اور یہی بات اہل جنت کے متعلق بھی فرمائی گئی ہے کہ ''جنت میں وہ ہمیشہ رہیں گے جب تک زمین و آسمان قائم ہیں الا یہ کہ تیرا رب کچھ اور چاہے'' (ہود' آیات ۱۰۷'۱۰۸)۔ ان تصریحات کے بعد لفظ احقاب کی بنیاد پر یہ کہنے کی آخر کیا گنجائش باقی رہ جاتی ہے کہ جہنم میں خدا کے باغیوں کا قیام دائمی نہیں ہوگا بلکہ کبھی نہ کبھی ختم ہو جائے گا؟ (از تفسیر ۱۵ تفہیم القرآن)] ---۲۴۔ ''نہ کبھی اس میں خنکی کا مزہ چکھیں گے' نہ پانی کا۔'' O ---۲۵۔ ''سوائے گرم پانی اور (بہتی) پیپ کے۔'' O ---[اصل میں یہ لفظ غساق استعمال ہوا ہے جس کا اطلاق پیپ' لہو' کچ لہو اور آنکھیں اور کھالوں سے بہنے والی ان تمام رطوبتوں پر ہوتا ہے جو شدید تعذیب کی وجہ سے بہ نکلتی ہوں۔ اس کے علاوہ یہ لفظ ایسی چیز کے لئے بھی بولا جاتا ہے جس میں سخت تعفن اور سڑاند ہو۔ (از تفسیر ۱۶ تفہیم القرآن)] ---۲۶۔ ''(ان کو) پورا پورا بدلہ ملے گا۔'' O ---۲۷۔ ''انہیں تو حساب کی توقع ہی نہ تھی۔'' O ---۲۸۔ ''اور بے باکی سے ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے تھے۔'' O ---۲۹۔ ''ہم نے ہر ایک چیز کو لکھ کر شمار کر رکھا ہے۔'' O ---[یعنی ان کے اقوال و افعال' ان کی حرکات و سکنات' حتیٰ کہ ان کی نیتوں اور خیالات اور مقاصد تک کا مکمل ریکارڈ ہم تیار کرتے جا رہے تھے جس سے کوئی چیز چھوٹی ہوئی نہ تھی' اور وہ بے وقوف اس سے بے خبر اپنی جگہ یہ سمجھے بیٹھے تھے کہ وہ کسی اندھیر نگری میں جی رہے ہیں جہاں وہ اپنی مرضی اور خواہش سے جو کچھ چاہیں کرتے رہیں' اس کی باز پرس کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ (از تفسیر ۱۸ تفہیم القرآن)] ---۳۰۔ ''اب تم (اپنے کیے کا) مزہ چکھو ہم تمہارا عذاب ہی بڑھاتے رہیں گے۔'' O

(سورۃ التکویر ۸۱) ---۱۲۔ ''اور جب جہنم بھڑکائی جائے گی۔'' O ---[یعنی میدان حشر میں جب لوگوں کے مقدمات کی سماعت ہو رہی ہوگی اس وقت جہنم کی دہکتی ہوئی آگ بھی سب کو نظر آ رہی ہوگی اور جنت بھی اپنی ساری نعمتوں کے ساتھ سب کے سامنے موجود ہوگی تاکہ بد بھی جان لیں کہ وہ کس چیز سے محروم ہو کر کہاں جانے والے ہیں' اور نیک بھی جان لیں کہ وہ کس چیز سے بچ کر کن نعمتوں سے سرفراز ہونے والے ہیں۔ (از تفسیر ۱۱ تفہیم القرآن)]

(سورۃ الفجر ۸۹) ---۲۳۔ ''اور جس دن جہنم بھی لائی جائے گی اس دن انسان کو سمجھ آئے گی مگر آج اسکے سمجھنے کا فائدہ کہاں؟'' O ---[ستر ہزار لگاموں کے ساتھ جہنم جکڑی ہوئی ہوگی اور ہر لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے جو اسے کھینچ رہے ہوں گے۔ اسے عرش کے بائیں جانب کھڑا کر دیا جائے گا' پس اسے دیکھ کر تمام مقرب اور انبیاء علیہم السلام گھٹنوں کے بل گر پڑیں گے اور ''یا رب نفسی نفسی'' پکاریں گے۔ (فتح القدیر)۔ (از تفسیر ۵ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ البینۃ ۹۸) ---۶۔ ''بے شک جنہوں نے کفر کیا اہل کتاب سے (وہ) اور مشرکین آتش جہنم میں ہوں گے (اور) اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہی لوگ بدترین مخلوق ہیں۔'' O

(سورۃ القارعۃ ۱۰۱) ---۸۔ ''اور جس کے (نیکیوں کے) پلڑے ہلکے ہوں گے۔'' O ---۹۔ ''تو اس کا ٹھکانا ہاویہ ہوگا۔'' O ---[ھاویۃ جہنم کا نام ہے اس کو ہاویہ اس لئے کہتے ہیں کہ جہنمی اس کی گہرائی میں گرے گا اور اس کو ام (ماں) سے اس لئے تعبیر کیا کہ جس طرح انسان کے لئے ماں' جائے پناہ ہوتی ہے اسی طرح جہنمیوں کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔ بعض کہتے ہیں کہ ام کے معنی دماغ کے ہیں' جہنمی' جہنم میں سر کے بل ڈالے جائیں گے۔ (ابن کثیر)۔ (از تفسیر ۳ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۱۰۔ ''اور آپ کو کیا معلوم کہ وہ ہاویہ کیا ہے؟'' O ---[یہ استفہام اس کی ہولناکی اور شدت عذاب کو بیان کرنے کے لئے ہے کہ وہ

Marfat.com

انسان کے وہم وتصور سے بالا ہے' انسانی علوم اس کا احاطہ نہیں کر سکتے اور اس کی کنہ نہیں جان سکتے۔ (از تفسیر ۴ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۱۱۔'' ایک دہکتی ہوئی آگ۔'' O--- [☆ جس طرح حدیث میں ہے کہ انسان دُنیا میں جو آگ جلاتا ہے' یہ جہنم کی آگ کا سترواں حصہ ہے' جہنم کی آگ دُنیا کی آگ سے ۶۹ درجہ زیادہ ہے۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ ''آگ نے اپنے رب سے شکایت کی کہ میرا ایک حصہ دوسرے حصے کو کھائے جا رہا ہے' اللہ تعالیٰ نے اسے دو سانس لینے کی اجازت فرما دی۔ ایک سانس گرمی میں اور ایک سانس سردی میں پس جو سخت سردی ہوتی ہے یہ اس کا ٹھنڈا سانس ہے' اور نہایت گرمی جو پڑتی ہے' وہ جہنم کا گرم سانس ہے''۔ ایک اور حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب گرمی زیادہ سخت ہو تو نماز ٹھنڈی کر کے پڑھو اس لئے کہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش کی وجہ سے ہے۔ (از تفسیر ۵ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الہمزۃ ۱۰۴) ---۴۔'' ہرگز نہیں وہ یقیناً توڑ پھوڑ دینے والی آگ میں پھینک دیا جائے گا۔'' O--- [اصل لفظ حُطَمَہ استعمال کیا گیا ہے جو حطم سے ہے۔ حطم کے معنی توڑنے' کچل دینے اور ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالنے کے ہیں' جہنم کا یہ نام اس لئے رکھا گیا ہے کہ جو چیز بھی اس میں پھینکی جائے گی اسے وہ اپنی گہرائی اور اپنی آگ کی وجہ سے توڑ کر رکھ دے گی۔ (از تفسیر ۴ تفہیم القرآن)] ---۵۔'' اور تم کیا جانو کہ ایسی آگ کیا ہو گی۔'' O---۶۔'' وہ اللہ کی آگ ہے خوب بھڑکائی ہوئی۔'' O [قرآن مجید میں اس مقام کے سوا اور کہیں جہنم کی آگ کو اللہ کی آگ نہیں کہا گیا ہے۔ اس مقام پر اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرنے سے نہ صرف اس کی ہولناکی کا اظہار ہوتا ہے بلکہ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ دُنیا کی دولت پا کر غرور وتکبر میں مبتلا ہو جانے والوں کو اللہ کس قدر سخت نفرت اور غضب کی نگاہ سے دیکھتا ہے جس کی وجہ سے اس نے اس آگ کو خاص اپنی آگ کہا ہے جس میں وہ پھینکے جائیں گے۔ (از تفسیر ۶ تفہیم القرآن)]

آگ

(سورۃ البقرۃ ۲) ---۱۷۔'' ان کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے جلائی آگ (روشنی کے لئے) پھر جب روشن کر دیا آگ نے ان کے گرد و نواح کو تو سلب کر لیا اللہ تعالیٰ نے ان کا نور اور چھوڑ دیا ان کو اندھیروں میں کہ کچھ نہیں دیکھ پاتے۔'' O---۳۹۔'' اور جو (اس ہدایت) کو قبول کرنے سے انکار کریں گے اور جھٹلائیں گے ہماری آیات کو وہی لوگ دوزخی ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔'' O---۸۰۔'' اور کہتے ہیں کہ ہرگز نہ چھوئے گی ہمیں دوزخ کی آگ مگر چند دن گنتی کے۔ کہو کیا لے چکے ہو تم بارگاہ الٰہی سے کوئی وعدہ کہ ہرگز نہیں خلاف کرے گا اللہ اپنے وعدے کے؟ یا کہتے ہو تم اللہ تعالیٰ کے بارے میں ایسی باتیں جن کا تمہیں کچھ علم نہیں؟'' O---۱۲۶۔'' اور جب دُعا کی ابراہیمؑ نے اے میرے رب! بنا دے اس (جگہ) کو امن والا شہر اور رزق دے اس کے باشندوں کو ہر قسم کے پھلوں کا ان کو جو ایمان لائیں ان میں سے اللہ پر اور روز آخر پر۔ رب نے فرمایا اور جو ایمان نہ لائے گا فائدہ پہنچاؤں گا میں ان کو بھی مگر قلیل' پھر گھسیٹوں گا اس کو دوزخ کے عذاب کی طرف اور وہ بدترین ٹھکانا ہے۔'' O---۱۶۷۔'' اور کہیں گے وہ جنہوں نے پیروی کی تھی: کاش کہ ہوتا ہمارے لئے ایک موقعہ پھر (دُنیا میں جانے کا) تو بیزاری کا اظہار کرتے ہم بھی ان سے اسی طرح جیسے بیزاری ظاہر کی ہے انہوں نے ہم سے۔ اس طرح بنا دکھائے گا اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو حسرت وپشیمانی ان کے لئے اور ہرگز نہیں نکل سکیں گے وہ دوزخ سے۔'' O---۱۷۴۔'' بیشک جو لوگ چھپاتے ہیں اس کو جو نازل کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اور لیتے ہیں اس کے بدلے تھوڑی قیمت یہ لوگ نہیں بھرتے اپنے پیٹ میں مگر آگ اور نہیں بات کرے گا ان سے اللہ تعالیٰ روز قیامت اور نہ پاک کرے گا ان کو اور ان کے لئے ہے دردناک عذاب۔'' O

(سورۃ آل عمران ۳) ---۱۰۳۔'' اور مضبوطی سے تھام لو تم اللہ تعالیٰ کی رسی کو سب مل کر اور فرقہ بندی نہ کرو اور یاد کرو احسان اللہ کا جو اس نے تم پر کیا کہ تھے تم (آپس میں) دشمن پھر الفت پیدا کر دی اس نے تمہارے دلوں میں سو ہو گئے تم اللہ کے فضل وکرم سے بھائی بھائی اور تھے تم (گرنے) کنارے پر آگ سے بھرے گڑھے کے سو بچا لیا اللہ نے تم کو اس سے۔ اس طرح کھول کھول کر بیان کرتا ہے اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اپنی آیات تاکہ تم راہنمائی حاصل کرو۔'' O ---[تفسیر کے لیے باب نمبر۱۴' مضمون: تفرقہ بازی] ---۱۱۶۔'' بیشک وہ لوگ جنہوں نے کفر اختیار کیا ہرگز نہ بچا سکیں گے ان کو ان کے مال اور نہ ان کی اولاد اللہ (کی گرفت) سے ذرا بھی اور یہ لوگ دوزخی ہیں یہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔'' O---۱۸۳۔'' وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے ہم کو کہ نہ ایمان لائیں ہم کسی رسول پر جب تک کہ نہ پیش کرے وہ ہمارے سامنے ایسی قربانی کہ کھا جائے اس کو (آسمانی) آگ۔ کہہ دو کہ آ چکے ہیں تمہارے پاس کتنے ہی رسول مجھ سے پہلے' روشن نشانیاں لے کر اور وہ نشانی بھی جو تم نے کہی ہے تو پھر کیوں قتل کیا تم نے ان کو اگر ہو تم سچے۔'' O ---۱۸۵۔'' ہر جان کو چکھنا ہے مزا موت کا اور بس دیئے جائیں گے تم کو پورے اجر تمہارے (اعمال کے) روز قیامت۔ پس جو بچا لیا گیا آگ سے اور داخل کر دیا گیا جنت میں تو بیشک کامیاب ہو گیا وہ اور نہیں ہے دُنیاوی زندگی مگر محض سامان دھوکے کا۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۹' مضمون: زندگی)

(سورۃ النساء ۴) ---۱۰۔'' بیشک وہ لوگ جو کھا جاتے ہیں یتیموں کے مال ناحق وہ تو بس بھر رہے ہیں اپنے پیٹوں میں آگ اور عنقریب جا پڑیں گے بھڑکتی

Marfat.com

میں۔" O---۳۰۔"جو شخص کرے گا ایسے کام زیادتی اور ظلم سے تو عنقریب جھونکیں گے ہم اسے بڑی آگ میں اور ہے یہ (کام) اللہ تعالیٰ کے لئے
آسان۔" O---۵۶۔"بیشک وہ لوگ جنہوں نے انکار کیا ماننے سے ہمارے احکام کو عنقریب جھونکیں گے ہم انہیں آگ میں۔ جب جل جائیں گی
کھالیں ان کی تو بدل دیں گے ہم ان کی کھالیں اور کھالوں سے۔ تاکہ مزہ چکھتے رہیں عذاب کا۔ بیشک اللہ تعالیٰ ہے سب پر غالب بڑی حکمت والا۔" O
(تفسیر کیلئے باب ۵، مضمون: قرآن اور سائنس)

سورۃ المائدۃ ۵)---۲۹۔"میں چاہتا ہوں کہ تو میرا گناہ اور اپنا گناہ (دونوں) اٹھائے اور دوزخیوں میں ہو جائے اور ظالموں کی یہی سزا ہے۔" O---[تفصیل
کے لیے باب نمبر ۱۵، مضمون: قصہ ہابیل قابیل]---۳۷۔"وہ آگ سے نکلنا چاہیں گے مگر اس سے نکل نہ سکیں گے اور انہیں قائم و دائم عذاب ہوگا۔" O
---۷۲۔"ان لوگوں نے کفر کیا ہے جو کہتے ہیں کہ "مسیح ابن مریم ہی اللہ ہے" حالانکہ مسیح نے کہا تھا۔ اے بنی اسرائیل! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو جو میرا رب بھی ہے اور
تمہارا رب بھی۔ بیشک جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرائے گا اس پر اللہ تعالیٰ نے جنت حرام کر دی ہے اور اس کا ٹھکانہ آگ ہوگا اور ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔" O

سورۃ الانعام ۶)---۲۷۔"اور اگر تو دیکھے کہ جب انہیں آگ کے پاس ٹھہرایا جائے گا تو وہ کہیں گے کاش! ہمیں واپس بھیجا جائے اور ہم اپنے رب کی
آیتوں کو نہ جھٹلائیں اور مومنوں میں ہو جائیں۔" O---۱۲۸۔"اور جس دن اللہ تعالیٰ سب کو جمع کرے گا۔ اے جنوں کی جماعت! تم نے بہت سے انسانوں
کو اپنا لیا تھا۔ اور انسانوں میں ان کے رفیق کہیں گے، ہمارے رب! ہم نے ایک دوسرے سے فائدہ اٹھایا اور اپنی مدت جو تو نے ہمارے لئے مقرر کی تھی پوری
کر لی۔ وہ کہے گا، آگ تمہاری بستی ہے جس میں تم ہمیشہ رہو گے سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ (کچھ اور) چاہے۔ بیشک تیرا رب حکمت والا، علم والا ہے۔" O

سورۃ الاعراف ۷)---۱۲۔"اس نے کہا۔ کس چیز نے تجھے روکا کہ تو نے سجدہ نہ کیا جب میں نے تجھے حکم دیا؟ وہ کہنے لگا میں اس سے بہتر ہوں۔ مجھے تو
نے آگ سے پیدا کیا اور اسے مٹی سے پیدا کیا۔" O---۴۴۔"اور جنتی دوزخیوں کو آواز دیں گے "ہم نے اس وعدے کو جو ہمارے رب نے ہم سے کیا تھا
سچا پایا تو کیا تم نے بھی اس وعدے کو جو تمہارے رب نے کیا تھا سچا پایا؟" وہ کہیں گے "ہاں۔" تب ایک اعلان کرنے والا ان کے درمیان اعلان کرے گا کہ
ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔" O---۵۰۔"اور دوزخی جنتیوں کو آواز دیں گے ہم پر کچھ پانی انڈیلو یا کچھ اس رزق میں سے (دو) جو اللہ تعالیٰ نے
تمہیں دیا ہے۔ وہ کہیں گے اللہ تعالیٰ نے انہیں کافروں پر حرام کر دیا ہے۔" O

سورۃ الانفال ۸)---۱۴۔"یہ مزا تو تم چکھو۔ اور یہ بھی کہ کافروں کے لئے آگ کا عذاب ہوگا۔" O

سورۃ التوبہ ۹)---۱۷۔"مشرکوں کا کام نہیں کہ اپنے اوپر کفر کی گواہی دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو آباد کریں۔ ان کے عمل اکارت ہیں اور وہ ہمیشہ آگ
میں رہیں گے۔" O---۶۳۔"کیا وہ نہیں جانتے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت کرتا ہے اس کے لئے دوزخ کی آگ ہوگی جس میں وہ
ہمیشہ رہے گا۔ یہی بڑی رسوائی ہے۔" O---۶۸۔"اللہ تعالیٰ منافق مردوں اور منافق عورتوں اور کافروں سے جہنم کی آگ کا وعدہ کرتا ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیں
گے۔ وہ انہیں کافی ہوگی اور اللہ تعالیٰ ان پر لعنت کرتا ہے اور ان کے لئے دائمی عذاب ہوگا۔" O---۸۱۔"پیچھے رہ جانے والے لوگ (جہاد سے) رسول اللہ ﷺ کے
پیچھے بیٹھ رہنے پر خوش ہوئے اور انہوں نے ناپسند کیا کہ اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کریں اور کہا گرمی میں مت نکلو۔ کہہ دیجئے!
دوزخ کی آگ بہت ہی سخت گرم ہوگی۔ کاش وہ سوچ سکتے۔" O---۱۰۹۔"تو کیا وہ جس نے اپنی عمارت کی بنیاد اللہ تعالیٰ کے ڈر اور رضا پر رکھی بہتر ہے یا وہ جس
نے اپنی عمارت کی بنیاد ایک کھوکھلی کھائی کے کنارے پر رکھی جو اسے دوزخ کی آگ میں لے گری۔ مگر اللہ ظالم لوگوں کو راہ نہیں دکھاتا۔" O

سورۃ یونس ۱۰)---۷۔"ہاں! جو لوگ ہمیں ملنے کی توقع نہیں رکھتے۔ اور دنیا کی زندگی پر خوش ہیں۔ اور اس پر تسلی پاتے ہیں۔ اور جو لوگ ہماری نشانیوں
سے بے خبر ہیں۔" O---۸۔"ان کا ٹھکانہ اس کے بدلے میں جو وہ کہتے ہیں آگ ہوگا۔" O---۲۷۔"اور جو لوگ برائیاں کماتے ہیں تو برائی کا بدلہ اسی
جیسا ہوگا اور ان پر ذلت چھا جائے گی۔ انہیں اللہ تعالیٰ سے بچانے والا کوئی نہ ہوگا۔ وہ یوں ہوں گے گویا ان کے چہروں پر رات کے سیاہ ٹکڑے ڈال دیئے
گئے ہیں وہ آگ میں جانے والے ہیں اور وہاں ہمیشہ رہیں گے۔" O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: سیاہ چہرے]

سورۃ ھود ۱۱)---۱۵۔"اور جو کوئی دنیا کی زندگی اور اس کی زینت چاہتا ہے۔ انہیں ہم یہیں ان کے عمل پورے کر دیتے ہیں اور انہیں یہاں کم نہیں دیا
جاتا۔" O---۱۶۔"یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے آخرت میں آگ کے سوا کچھ نہیں اور جو کچھ انہوں نے یہاں بنایا اکارت ہوا۔ اور جو کیا وہ بیکار گیا۔" O
---۱۷۔"تو کیا وہ جو اپنے رب کی واضح دلیل پر ہے۔ اور اس کی طرف سے ایک گواہ اسے پڑھتا بھی ہے۔ اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب پیشوا اور رحمت
تھی یہی اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ان لشکروں میں جو اس کا انکار کرتا ہے، آگ اس کے وعدے کی جگہ ہے اور تجھے اس میں کوئی شک نہ ہو۔ بیشک یہ تیرے
رب کی طرف سے سچ ہے۔ لیکن اکثر لوگ یقین نہیں کرتے۔" O

سورۃ النحل ۱۶)---۶۲۔"اور وہ اپنے لیے جو ناپسند رکھتے ہیں اللہ کے لیے ثابت کرتے ہیں اور ان کی زبانیں جھوٹی باتیں بیان کرتی ہیں کہ ان کے لیے

Marfat.com

خوبی ہے۔ نہیں نہیں، دراصل ان کے لیے آگ ہے اور یہ دوزخیوں کے پیش رو ہیں۔" O

(سورۃ الکہف ۱۸)---۲۹۔ "اور اعلان کر دے کہ یہ سراسر برحق قرآن تمہارے رب کی طرف سے ہے۔ اب جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرے۔ ظالموں کے لیے ہم نے وہ آگ تیار کر رکھی ہے جس کی قناتیں انہیں گھیر لیں گی۔ اگر وہ فریاد رسی چاہیں گے تو ان کی فریاد رسی اس پانی سے کی جائے گی جو تیل کی تلچھٹ جیسا ہوگا جو چہرے بھون دے گا، بڑا ہی برا پانی ہے اور بڑی بری آرام گاہ (دوزخ) ہے۔" O

(سورۃ الحج ۲۲)---۷۲۔ "جب ان کے سامنے ہمارے کلام کی کھلی ہوئی آیتوں کی تلاوت کی جاتی ہے تو آپ کافروں کے چہروں پر ناخوشی کے صاف آثار پہچان لیتے ہیں۔ وہ تو قریب ہوتے ہیں کہ ہماری آیتیں سنانے والوں پر حملہ کر بیٹھیں، کہہ دیجئے کہ کیا میں تمہیں اس سے بھی زیادہ بدتر خبر دوں۔ وہ آگ ہے جس کا وعدہ اللہ نے کافروں سے کر رکھا ہے اور وہ بہت ہی بری جگہ ہے۔" O

(سورۃ الفرقان ۲۵)---۱۱۔ "بات یہ ہے کہ یہ لوگ قیامت کو جھوٹ سمجھتے ہیں اور قیامت کے جھٹلانے والوں کے لیے ہم نے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔" O---۱۲۔ "جب وہ انہیں دور سے دیکھے گی تو یہ اس کا غصے سے بپھرنا اور دھاڑنا سنیں گے۔" O---۱۳۔ "اور جب یہ جہنم کی کسی تنگ جگہ میں مشکیں کس کر پھینک دیئے جائیں گے تو وہاں اپنے لیے موت ہی موت پکاریں گے۔" O

(سورۃ الاحزاب ۳۳)---۶۴۔ "اللہ تعالیٰ نے کافروں پر لعنت کی ہے اور ان کے لیے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔" O---۶۵۔ "جس میں وہ ہمیشہ ہمیش رہیں گے۔ وہ کوئی حامی و مددگار نہ پائیں گے۔" O---۶۶۔ "اس دن ان کے چہرے آگ میں الٹ پلٹ کیے جائیں گے۔ (حسرت و افسوس سے) کہیں گے کہ کاش ہم اللہ تعالیٰ اور رسول کی اطاعت کرتے۔" O

(سورۃ حم السجدۃ ۴۱)---۴۰۔ "بیشک جو لوگ ہماری آیتوں میں کج روی کرتے ہیں وہ (کچھ) ہم سے مخفی نہیں، (بتلاؤ تو) جو آگ میں ڈالا جائے وہ اچھا ہے یا وہ جو امن و امان کے ساتھ قیامت کے دن آئے؟ تم جو چاہو کرتے چلے جاؤ، وہ تمہارا سب کیا کرایا دیکھ رہا ہے۔" O

(سورۃ الحشر ۵۹)---۳۔ "اور اگر اللہ تعالیٰ نے ان پر جلاوطنی کو مقدر نہ کر دیا ہوتا تو یقیناً انہیں دنیا ہی میں عذاب دیتا، اور آخرت میں (تو) ان کے لیے آگ کا عذاب ہے ہی۔" O---۱۶۔ "شیطان کی طرح کہ اس نے انسان سے کہا کفر کر، جب وہ کفر کر چکا تو کہنے لگا میں تو تجھ سے بری ہوں، میں تو اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوں۔" O---۱۷۔ "پس دونوں کا انجام یہ ہوا کہ آتش (دوزخ) میں ہمیشہ کے لیے گئے اور ظالموں کی یہی سزا ہے۔" O

(سورۃ التحریم ۶۶)---۶۔ "اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان ہیں اور پتھر جس پر سخت دل مضبوط فرشتے مقرر ہیں جنہیں جو حکم اللہ تعالیٰ دیتا ہے اس کی نافرمانی نہیں کرتے بلکہ جو حکم دیا جائے بجا لاتے ہیں۔" O

آخرت کی کھیتی

(سورۃ البقرۃ ۲)---۲۰۱۔ "اور کچھ ایسے ہیں جو کہتے ہیں اے ہمارے رب! عطا فرما ہمیں دنیا میں بھی اچھائی اور بھلائی اور آخرت میں بھی اچھائی اور بھلائی اور بچا تو ہمیں آگ کے عذاب سے۔" O

(سورۃ الشوریٰ ۴۲)---۲۰۔ "جس کا ارادہ آخرت کی کھیتی کا ہو ہم اسے اس کی کھیتی میں ترقی دیں گے اور جو دنیا کی کھیتی کی طلب رکھتا ہو ہم اسے اس میں سے ہی کچھ دے دیں گے، ایسے شخص کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔" O---[جو شخص دنیا میں اپنے اعمال و محنت کے ذریعے سے آخرت کے اجر و ثواب کا طالب ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی آخرت کی کھیتی میں اضافہ فرمائے گا کہ ایک ایک نیکی کا اجر دس گنا سے لے کر سات سو گنا بلکہ اس سے زیادہ تک بھی عطا فرمائے گا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

آخری سانس

(سورۃ الشوریٰ ۴۲)---۱۷۔ "اللہ تعالیٰ نے حق کے ساتھ کتاب نازل فرمائی ہے اور ترازو بھی (اتاری ہے) اور آپ کو کیا خبر شاید قیامت قریب ہی ہو۔" O---[یعنی جس کو سیدھا ہونا ہے بلا تاخیر سیدھا ہو جائے۔ فیصلے کی گھڑی کو دور سمجھ کر ٹالنا نہیں چاہیے۔ ایک سانس کے متعلق بھی آدمی یقین کے ساتھ نہیں کہہ سکتا کہ اس کے بعد دوسرے سانس کی اسے مہلت ضرور ہی مل جائے گی۔ ہر سانس آخری سانس ہو سکتا ہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

●●●

Marfat.com

باب نمبر ۱۲:

اہل کتاب

اہل کتاب

سورۃ البقرۃ ۲) ---۱۰۵۔ ''نہیں پسند کرتے وہ لوگ جو کافر ہیں اہل کتاب میں سے اور نہیں (پسند کرتے) مشرک، اس بات کو کہ نازل ہو تم پر کوئی خیر ہمارے رب کی طرف سے۔ مگر اللہ تعالیٰ خاص کر لیتا ہے اپنی رحمت کے ساتھ جس کو چاہے۔ اور اللہ مالک ہے فضل عظیم کا۔'' O ---۱۴۶۔ ''وہ لوگ جنہیں دی ہم نے کتاب پہچانتے ہیں اس (قبلہ) کو جیسے پہچانتے ہیں اپنی اولاد کو لیکن کچھ لوگ ان میں سے چھپاتے ہیں حق کو جانتے بوجھتے۔'' O ---۲۱۳۔ تھے سب انسان ایک ہی امت۔ (پھر ان میں اختلافات ہو گئے) تو بھیجے اللہ تعالیٰ نے انبیاء بشارت دینے والے اور خبردار کرنے والے اور نازل کی ان کے ساتھ اپنی کتاب مبنی برحق تا کہ فیصلہ کرے وہ لوگوں کے درمیان ان باتوں کا اختلاف کرتے تھے وہ جن میں۔ اور نہیں اختلاف کیا کتاب میں مگر ان لوگوں نے جنہیں دی گئی تھی وہ اس کے بعد کہ آ چکے تھے ان کے پاس واضح احکام، محض آپس کی ضد کی بنا پر پھر ہدایت دی اللہ نے ان لوگوں کو جو ایمان لائے (محمد ﷺ) ان باتوں میں جن میں اختلاف کیا کرتے تھے (پہلے لوگ) حق کی اپنے حکم سے اور اللہ ہی ہدایت دیتا ہے جسے چاہے سیدھے راستے کی۔'' O

سورۃ آل عمران ۳) ---۶۴۔ ''کہہ دو اے اہل کتاب! آؤ ایک ایسی بات کی طرف جو یکساں ہے ہمارے ہاں اور تمہارے ہاں یہ کہ نہ عبادت کریں ہم مگر اللہ تعالیٰ کی اور نہ شریک کریں اس کے ساتھ ذرا بھی اور نہ بنائے ہم میں سے کوئی کسی کو رب اللہ کے سوا۔ پھر اگر منہ موڑیں وہ (اس دعوت سے) تو (اے مسلمانو!) کہہ دو گواہ رہو کہ ہم تو صرف اللہ ہی کے) عبادت گزار اور اطاعت شعار ہیں۔'' O ---۶۵۔ ''اے اہل کتاب! کیوں حجت بازی کرتے ہو تم ابراہیمؑ کے بارے میں جبکہ نہیں نازل ہوئی تورات اور انجیل مگر ابراہیمؑ کے بعد۔ کیا تم (اتنی بات بھی) نہیں سمجھتے۔'' O ---۶۶۔ ''تم وہ ہو جو جھگڑتے رہتے ہو (ہم سے) ان باتوں کے بارے میں جن کا تمہیں کچھ علم تھا لیکن کیوں جھگڑتے ہو تم ان باتوں میں کہ نہیں ہے تمہیں ان کے بارے میں کچھ علم جبکہ اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔'' O ---۶۹۔ ''دل سے چاہتا ہے ایک گروہ اہل کتاب میں سے کہ کاش! گمراہ کر سکے تمہیں، حالانکہ نہیں گمراہ کرتے یہ مگر اپنے آپ کو، لیکن انہیں اس کا شعور نہیں۔'' O ---۷۰۔ ''اے اہل کتاب! کیوں انکار کرتے ہو اللہ تعالیٰ کی آیات کا جبکہ تم خود گواہ ہو؟ (کہ وہ حق ہیں)'' O ---۷۱۔ ''اے اہل کتاب! کیوں گڈمڈ کرتے ہو تم حق کو باطل کے ساتھ اور (کیوں) چھپاتے ہو حق کو جبکہ تم جانتے ہو؟ (کہ حق کیا ہے)'' O ---۷۲۔ ''اور کہتا ہے ایک گروہ اہل کتاب کا (اپنے لوگوں سے کہ) ایمان لے آؤ اس پر جو نازل کیا گیا ہے ان لوگوں پر جو ایمان لائے ہیں (محمد ﷺ پر) صبح کے وقت اور انکار کر دو شام کو، ممکن ہے کہ وہ پھر جائیں (اپنے دین سے)۔'' O ---۷۵۔ ''اور اہل کتاب میں سے کوئی ایسا بھی ہے کہ اگر امانت رکھو تم اس کے پاس ایک خزانہ تو ادا کر دے گا وہ تم کو اور ان میں سے کوئی ایسا بھی ہے کہ اگر امانت رکھو تم اس کے پاس ایک دینار بھی تو نہ واپس دے تم کو الا یہ کہ رہو تم اس کے سر پر سوار۔ یہ (بدمعاملگی) اس وجہ سے ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ نہیں ہے ہم پر امیوں کے سلسلے میں کوئی مؤاخذہ اور کہتے ہیں وہ اللہ کے بارے میں جھوٹی بات جانتے بوجھتے۔'' O ---۹۸۔ ''کہو! اے اہل کتاب کیوں انکار کرتے ہو تم ماننے سے اللہ تعالیٰ کی آیات کو جبکہ اللہ دیکھ رہا ہے ان کرتوتوں کو جو تم کر رہے ہو؟'' O ---۹۹۔ ''کہو! اے اہل کتاب آخر کیوں روکتے ہو تم اللہ تعالیٰ کی راہ سے ہر اس شخص کو جو ایمان لاتا ہے؟ چاہتے ہو تم (کہ چلے وہ) راہ ٹیڑھی حالانکہ تم خود گواہ ہو (کہ سیدھی راہ یہی ہے) اور نہیں ہے اللہ غافل ان حرکتوں سے جو تم کرتے ہو۔'' O --- [تورات و انجیل میں مکتوب ہے کہ اللہ کو جو دین مقبول ہے وہ صرف اسلام ہے اور حضور ﷺ کی بشارت دی گئی ہے] ---۱۱۳۔ ''نہیں ہیں سب (اہل کتاب) ایک جیسے اہل کتاب میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو قائم ہیں (راہ راست پر) تلاوت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی آیات کی رات کی گھڑیوں میں اور وہ سربسجود رہتے ہیں۔'' O ---۱۱۴۔ ''ایمان رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ پر اور روز آخرت پر اور حکم دیتے ہیں نیک کاموں کا اور منع کرتے ہیں برے کاموں سے اور سرگرم رہتے ہیں بھلائی کے کاموں میں اور یہ نیک لوگوں میں سے ہیں۔'' O ---۱۱۵۔ ''اور جو بھی کریں گے یہ کوئی نیکی تو ہرگز نہ کی جائے گی ناقدری اس کی اور اللہ خوب جانتا ہے ان لوگوں کو جو اس سے ڈرتے ہیں۔'' O --- [یہ آیات عبداللہ بن سلام اور ان کے ساتھیوں کے حق میں نازل ہوئیں۔ یہودی انہیں طعنہ دیتے تھے کہ اپنے باپ دادا کا مذہب چھوڑ کر خسارے میں رہے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو بشارت دی کہ ان کے درجات بلند ہوں گے] ---۱۸۷۔ ''اور اللہ تعالیٰ نے جب اہل کتاب سے عہد لیا کہ تم اسے سب لوگوں سے ضرور بیان کرو گے اور چھپاؤ گے نہیں تو پھر بھی ان لوگوں نے اس عہد کو اپنی پیٹھ پیچھے ڈال دیا اور اسے بہت کم قیمت پر بیچ ڈالا۔ سو بہت برا ہے۔'' O [اس میں اہل کتاب کو زجر و توبیخ کی جا رہی ہے کہ ان سے اللہ نے یہ عہد لیا تھا کہ کتاب الٰہی (تورات اور انجیل) میں جو باتیں درج ہیں اور

Marfat.com

آخری نبی کی جوصفات ہیں، انہیں لوگوں کے سامنے بیان کریں گے اور انہیں چھپائیں گے نہیں۔ لیکن ان لوگوں نے دنیا کے تھوڑے سے مفادات کیلئے اللہ کے اس عہد کو پس پشت ڈال دیا۔ یہ گویا اہل علم کو تلقین وتنبیہ ہے کہ انکے ہاں جو علم نافع ہے، جس سے لوگوں کے عقائد واعمال کی اصلاح ہو سکتی ہو، وہ لوگوں تک ضرور پہنچائیں اور دنیوی اغراض ومقاصد کی خاطر انکو چھپانا بہت بڑا جرم ہے۔ قیامت والے دن ایسے لوگوں کو آگ کی لگام پہنائی جائیگی (کمافی الحدیث) (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]---۱۹۹۔ ''اور بیشک اہل کتاب میں کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو ایمان رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ پر اور اس پر جو نازل کیا گیا تمہاری طرف اور اس پر جو نازل کیا گیا انکی طرف۔ جھکے رہتے ہیں اللہ کے حضور۔ نہیں بیچتے اللہ کی آیات کو حقیر معاوضے پر۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کیلئے ہے ان کا اجر خاص انکے رب کے پاس۔ بیشک اللہ بہت جلد چکانیوالا ہے حساب کا۔''O

(**سورۃ النساء ۴**)---۱۷۱۔ ''اے اہل کتاب! اپنے دین میں مبالغہ نہ کرو اور نہ اللہ تعالیٰ کی نسبت حق کے سوا کوئی بات کہو۔ مسیح عیسیٰؑ ابن مریم صرف اللہ تعالیٰ کا رسول اور اس کا کلمہ تھا جسے اس نے مریمؑ کی طرف ڈالا اور اس کی طرف سے ایک روح تھا۔ پس اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ۔ مگر تین نہ کہو۔ باز آ جاؤ تمہارے لئے بہتر ہوگا۔ اللہ تعالیٰ تو صرف ایک ہی ہے۔ وہ اس بات سے پاک ہے کہ کوئی اس کا بیٹا ہو جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اسی کا ہے اور اللہ تعالیٰ کا کارساز ہونا کافی ہے۔''O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: تثلیث)---۱۷۲۔ ''مسیح اس بات سے ہرگز عار نہیں کر سکتا کہ وہ اللہ تعالیٰ کا بندہ بنے اور نہ مقرب فرشتے ہی اور کوئی اس کی عبادت سے عار کرے گا اور تکبر کرے گا تو ان سب کو وہ اپنے پاس جمع کرے گا۔''O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: تثلیث)

(**سورۃ المائدۃ ۵**)---۵۔ ''آج تم پر پاکیزہ چیزیں حلال کی جاتی ہیں، اور ان کا کھانا بھی جنہیں کتاب دی گئی تھی تمہارے لئے حلال ہے، اور تمہارا کھانا ان کے لئے حلال ہے۔ اور مومن شریف زادیاں اور ان لوگوں کی شریف زادیاں جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی (حلال ہیں)، جب تم انہیں ان کے مہر، اپنی خانہ آبادی کے لئے نہ کہ شہوت رانی اور چوری چھپے آشنائی کرنے کے لئے، ادا کر دو۔ اور جو ایمان (کے ان تقاضوں) کو نہ مانے گا اس کا عمل اکارت گیا، اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں ہوگا۔''O---۱۵۔ ''اے اہل کتاب! تمہارے پاس ہمارا رسول صلی اللہ علیہ وسلم آ گیا ہے جو اس میں سے جو تم کتاب خدا سے چھپاتے ہو، بہت کچھ تم پر واضح کرتا ہے اور بہت باتوں کو جانے بھی دیتا ہے۔ ہاں! تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اور واضح کتاب آ گئی ہے۔''O---۱۶۔ ''جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو اس کی خوشنودی پر چلتے ہیں سلامتی کے راستے دکھائے گا اور اپنے حکم سے انہیں اندھیروں سے روشنی کی طرف نکال لے جائے گا اور سیدھی راہ کی طرف ان کی راہنمائی کرے گا۔''O---۱۹۔ ''اے اہل کتاب! تمہارے پاس ہمارا رسول صلی اللہ علیہ وسلم، رسولوں کے موقوف ہو جانے کے بعد تمہیں صاف صاف سمجھانے کے لئے آ گیا ہے تا کہ تم یہ نہ کہو کہ ہمارے پاس کوئی خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا نہیں آیا۔ لو! تمہارے پاس خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا آ گیا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔''O---۵۹۔ ''کہہ اہل کتاب! کیا تم ہم سے صرف اس لئے بیر رکھتے ہو کہ ہم اللہ تعالیٰ پر اور اس پر جو ہماری طرف اتارا گیا ہے اور جو پہلے اتارا گیا تھا ایمان رکھتے ہیں اور اس لئے کہ تم میں اکثر نافرمان ہیں؟''O---۶۰۔ ''کہہ کیا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے ہاں اس سے بھی بری جزا پانے والی بات بتاؤں؟ وہ جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی، غضب کیا اور ان میں سے بعض کو بندر اور سور بنا دیا اور جنہوں نے باغیان خدا کی عبادت کی انہی کا مقام بدترین ہے اور وہی ہموار راہ سے بہت ہی دور بھٹکے ہوئے ہیں۔''O---۶۵۔ ''لیکن اگر اہل کتاب ایمان لے آتے اور خوف خدا کرتے تو ہم ضرور ان سے ان کی بدحالیاں دور کر دیتے اور ضرور انہیں نعمت بھرے باغوں میں داخل کرتے۔''O---۶۶۔ ''اور اگر وہ تورات، انجیل اور اس کو جو ان کی طرف ان کے رب کی طرف سے اتارا گیا تھا (قرآن) قائم کرتے تو اپنے اوپر سے بھی کھاتے اور اپنے پاؤں کے نیچے سے بھی کھاتے۔ ان میں ایک میانہ رو گروہ بھی ہے (عبداللہ بن سلام اور حبشہ کا بادشاہ وغیرہ) مگر ان میں بہت سے کیا برے کام وہ کرتے ہیں!''O---۶۸۔ ''کہہ اے اہل کتاب! تم کسی چیز پر نہیں جب تک تم تورات اور انجیل کو اور جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تمہاری طرف نازل کیا گیا ہے قائم نہ کرو۔''O---۷۷۔ ''کہہ اے اہل کتاب! اپنے دین میں ناحق مبالغہ نہ کرو اور ان لوگوں کی خواہشوں پر نہ چلو جو پہلے ہی گمراہ ہیں اور بہتوں کو گمراہ کر چکے ہیں اور ہموار راہ سے بھٹکے ہوئے ہیں۔''O

(**سورۃ الانعام ۶**)---۲۰۔ ''وہ لوگ جنہیں کتاب دی گئی تھی اسے اس طرح پہچانتے ہیں جس طرح اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں، مگر جو لوگ اپنے آپ کو نقصان پہنچاتے ہیں وہ ایمان نہیں لاتے۔''O---[یعرفونہ میں ضمیر کا مرجع رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں یعنی اہل کتاب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے بیٹوں کی طرح پہچانتے ہیں کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات ان کی کتابوں میں بیان کی گئی تھیں اور ان صفات کی وجہ سے وہ آخری نبی کے منتظر بھی تھے۔ اس لئے اب ان میں سے ایمان نہ لانے والے سخت خسارے میں ہیں کیونکہ یہ علم رکھتے ہوئے بھی انکار کر رہے ہیں۔ جیسے عربی کا شعر ہے۔ ترجمہ: اگر تجھے علم نہیں ہے تو یہ بھی اگرچہ مصیبت ہی ہے تاہم اگر علم ہے تو پھر زیادہ بڑی مصیبت ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ التوبہ ۹**)---۲۹۔ ''ان لوگوں سے جنگ کرو جو نہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں اور نہ روز آخرت پر اور نہ اسے حرام ٹھہراتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام ٹھہرایا ہے اور نہ دین حق کو اپنا دین بناتے ہیں ان لوگوں میں سے جنہیں کتاب دی گئی تھی یہاں تک کہ وہ پست ہو کر اپنے ہاتھوں سے جزیہ دیں۔''O

(**سورۃ النمل ۲۷**)---۷۶۔ ''یقیناً یہ قرآن بنی اسرائیل کے سامنے ان اکثر چیزوں کا بیان کر رہا ہے جن میں یہ اختلاف کرتے ہیں۔''O---[اہل کتاب یعنی یہود ونصاریٰ مختلف فرقوں اور گروہوں میں بٹ گئے تھے۔ ان کے عقائد بھی ایک دوسرے سے مختلف تھے۔ یہود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تنقیص اور توہین کرتے تھے اور

Marfat.com

عیسائی ان کی شان میں غلو۔ حتیٰ کہ انہیں اللہ یا اللہ کا بیٹا قرار دے دیا۔ قرآن کریم نے ان کے حوالے سے ایسی باتیں بیان فرمائیں، جن سے حق واضح ہو جاتا ہے اور اگر وہ قرآن کے بیان کردہ حقائق کو مان لیں تو ان کے عقائدی اختلافات ختم اور ان کا تفرق و انتشار کم ہو سکتا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۷۷۔ ''اور یہ قرآن ایمان والوں کے لیے یقیناً ہدایت اور رحمت ہے۔''O --- [مومنوں کا اختصاص اس لیے کہ وہی قرآن سے فیض یاب ہوتے ہیں۔ انہی میں وہ بنی اسرائیل بھی ہیں جو ایمان لے آئے تھے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۷۸۔ ''آپ کا رب ان کے درمیان اپنے حکم سے سب فیصلے کر دے گا، وہ بڑا ہی غالب اور دانا ہے۔''O --- [یعنی قیامت میں ان کے اختلافات کا فیصلہ کر کے حق کو باطل سے ممتاز کر دے گا اور اس کے مطابق جزا اور سزا کا اہتمام فرمائے گا یا انہوں نے اپنی کتابوں میں جو تحریفات کی ہیں دنیا میں ہی ان کا پردہ چاک کر کے ان کے درمیان فیصلہ فرما دے گا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ القصص ۲۸) --- ۵۴۔ ''یہ اپنے کیے ہوئے صبر کے بدلے دوہرا دوہرا اجر دیئے جائیں گے۔ یہ نیکی سے بدی کو ٹال دیتے ہیں اور ہم نے جو انہیں دے رکھا ہے اس میں سے دیتے رہتے ہیں۔''O --- [تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۳، مضمون: یہود و نصاریٰ]

(سورۃ العنکبوت ۲۹) --- ۴۶۔ ''اور اہل کتاب کے ساتھ بحث و مباحثہ نہ کرو مگر اس طریقہ پر جو عمدہ ہو، مگر ان کے ساتھ جو ان میں ظالم ہیں اور صاف اعلان کر دو کہ ہمارا تو اس کتاب پر بھی ایمان ہے جو ہم پر اتاری گئی ہے اور اس پر بھی جو تم پر اتاری گئی، ہمارا تمہارا معبود ایک ہی ہے۔ ہم سب اسی کے حکم بردار ہیں۔''O --- [اس لیے کہ وہ اہل علم و فہم ہیں، بات کو سمجھنے کی صلاحیت و استعداد رکھتے ہیں۔ بنابریں ان سے بحث و گفتگو میں تلخی اور تندی مناسب نہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۴۷۔ ''اور ہم نے اسی طرح آپ کی طرف اپنی کتاب نازل فرمائی ہے، پس جنہیں ہم نے کتاب دی ہے وہ اس پر ایمان لاتے ہیں اور ان (مشرکین) میں سے بعض اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ہماری آیتوں کا انکار صرف کافر ہی کرتے ہیں۔''O

(سورۃ الاحزاب ۳۳) --- ۲۶۔ ''اور جن اہل کتاب نے ان سے ساز باز کر لی تھی انہیں (بھی) اللہ تعالیٰ نے ان کے قلعوں سے نکال دیا اور ان کے دلوں میں (بھی) رعب بھر دیا کہ تم ان کے ایک گروہ کو قتل کر رہے ہو اور ایک گروہ کو قیدی بنا رہے ہو۔''O --- ۲۷۔ ''اور اس نے تمہیں ان کی زمینوں کا اور ان کے گھر بار کا اور ان کے مال کا وارث کر دیا اور اس زمین کا بھی جس کو تمہارے قدموں نے روندا نہیں، اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔''O

(سورۃ الشوریٰ ۴۲) --- ۱۴۔ ''ان لوگوں نے اپنے پاس علم آجانے کے بعد ہی اختلاف کیا (اور وہ بھی) باہمی ضد بحث سے اور اگر آپ کے رب کی بات ایک وقت مقرر تک کے لیے پہلے ہی سے قرار پا گئی ہوئی نہ ہوتی تو یقیناً ان کا فیصلہ ہو چکا ہوتا اور جن لوگوں کو ان کے بعد کتاب دی گئی ہے وہ بھی اس کی طرف سے الجھن والے شک میں پڑے ہوئے ہیں۔''O --- [تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: تفرقہ بازی]

(سورۃ الحدید ۵۷) --- ۲۸۔ ''اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہا کرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی رحمت کا دوہرا حصہ دے گا اور تمہیں نور دے گا جس کی روشنی میں تم چلو پھرو گے اور تمہارے گناہ بھی معاف فرما دے گا، اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔''O --- ۲۹۔ ''یہ اس لیے کہ اہل کتاب جان لیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے کسی حصے پر بھی انہیں اختیار نہیں اور یہ کہ (سارا) فضل اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ ہے وہ جسے چاہے دے، اور اللہ تعالیٰ ہے ہی بڑے فضل والا۔''O

(سورۃ الحشر ۵۹) --- ۲۔ ''وہی ہے جس نے اہل کتاب میں سے کافروں کو ان کے گھروں سے پہلے حشر کے وقت نکالا، تمہارا گمان (بھی) نہ تھا کہ وہ نکلیں گے اور وہ خود (بھی) سمجھ رہے تھے کہ ان کے (سنگین) قلعے انہیں اللہ تعالیٰ (کے عذاب) سے بچا لیں گے پس ان پر اللہ تعالیٰ (کا عذاب) ایسی جگہ سے آ پڑا کہ انہیں گمان بھی نہ تھا اور ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے رعب ڈال دیا وہ اپنے گھروں کو اپنے ہی ہاتھوں اجاڑ رہے تھے اور مسلمانوں کے ہاتھوں (برباد کروا رہے تھے) پس اے آنکھوں والو! عبرت حاصل کرو۔''O --- [مدینے کے اطراف میں یہودیوں کے تین قبیلے آباد تھے، بنو نضیر، بنو قریظہ اور بنو قینقاع۔ ہجرت مدینہ کے بعد نبی کریم ﷺ نے ان سے معاہدہ بھی کیا لیکن یہ لوگ درپردہ سازشیں کرتے رہے اور کفار مکہ سے بھی مسلمانوں کے خلاف رابطہ رکھا، حتیٰ کہ ایک موقعے پر جب کہ آپ ﷺ ان کے پاس گئے ہوئے تھے، بنو نضیر نے رسول اللہ ﷺ پر اوپر سے ایک بھاری پتھر پھینک کر آپ ﷺ کو مار ڈالنے کی سازش تیار کی، جس سے وحی کے ذریعے سے آپ ﷺ کو بروقت اطلاع کر دی گئی اور آپ ﷺ وہاں سے تشریف لے آئے۔ ان کی اس عہد شکنی کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے ان پر لشکر کشی کی، یہ چند دن اپنے قلعوں میں محصور رہے بالآخر انہوں نے جان بخشی کی صورت میں جلاوطنی پر آمادگی کا اظہار کیا جسے رسول اللہ ﷺ نے قبول فرما لیا۔ اسے اول حشر (پہلی بار اجتماع) سے اس لیے تعبیر کیا کہ یہ ان کی پہلی جلاوطنی تھی جو مدینے سے ہوئی۔ یہاں سے یہ خیبر میں جا کر مقیم ہو گئے، وہاں سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دور میں انہیں دوبارہ جلاوطن کیا اور شام کی طرف دھکیل دیا، کہتے ہیں کہ تمام انسانوں کا آخری حشر بھی شام ہی میں ہوگا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] (مزید تفصیل کیلئے باب ۱۴، مضمون: اپنے ہاتھوں اپنی بربادی) --- ۱۱۔ ''کیا تو نے منافقوں کو نہیں دیکھا؟ کہ اپنے اہل کتاب کافر بھائیوں سے کہتے ہیں اگر تم جلاوطن کیے گئے تو ضرور بالضرور ہم بھی تمہارے ساتھ نکل کھڑے ہوں گے اور تمہارے بارے میں ہم کبھی بھی کسی کی بات نہ مانیں گے اور اگر تم سے جنگ کی جائے گی تو بخدا ہم تمہاری مدد کریں گے، لیکن اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ یہ قطعاً جھوٹے ہیں۔''O --- ۱۲۔ ''اگر وہ جلاوطن کیے گئے تو یہ ان کے ساتھ نہ جائیں گے اور اگر ان سے جنگ کی گئی تو یہ ان کی مدد (بھی) نہ کریں گے اور اگر (بالفرض) مدد پر آ بھی گئے تو پیٹھ پھیر کر

Marfat.com

(بھاگ کھڑے) ہوں گے پھر مدد نہ کیے جائیں گے۔" O ---- ۱۳۔ "(مسلمانو! یقین مانو) کہ تمہاری ہیبت ان کے دلوں میں بہ نسبت اللہ تعالیٰ کی ہیبت کے بہت زیادہ ہے' یہ اس لیے کہ یہ بے سمجھ لوگ ہیں۔" O ---- ۱۴۔ "یہ سب مل کر بھی تم سے لڑ نہیں سکتے ہاں یہ اور بات ہے کہ قلعہ بند مقامات میں ہوں یا دیواروں کی آڑ میں ہوں' ان کی لڑائی تو ان میں آپس میں ہی بہت سخت ہے گو آپ انہیں متحد سمجھ رہے ہیں لیکن ان کے دل دراصل ایک دوسرے سے جدا ہیں۔ اس لیے کہ یہ بے عقل لوگ ہیں۔" O ---- [یعنی یہ منافقین اور یہودی مل کر بھی کھلے میدان میں تم سے لڑنے کا حوصلہ نہیں رکھتے۔ البتہ قلعوں میں محصور رہ کر یا دیواروں کے پیچھے چھپ کر تم پر وار کر سکتے ہیں' جس سے یہ واضح ہے کہ یہ نہایت بزدل ہیں اور تمہاری ہیبت سے لرزاں و ترساں ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---- ۱۵۔ "ان لوگوں کی طرح جو ان سے کچھ ہی پہلے گزرے ہیں جنہوں نے اپنے کام کا وبال چکھ لیا اور جن کے لیے المناک عذاب (تیار) ہے۔" O ---- [اس سے بعض نے مشرکین مکہ مراد لیے ہیں' جنہیں غزوہ بنی نضیر سے کچھ عرصہ قبل جنگ بدر میں عبرت ناک شکست ہوئی تھی۔ یعنی یہ بھی مغلوبیت اور ذلت میں مشرکین ہی کی طرح ہیں جن کا زمانہ قریب ہی ہے۔ بعض نے یہود کے دوسرے قبیلے بنو قینقاع کو مراد لیا ہے جنہیں بنو نضیر سے قبل جلاوطن کیا جا چکا تھا' جو زمان و مکان دونوں لحاظ سے ان کے قریب تھے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---- ۱۶۔ "شیطان کی طرح کہ اس نے انسان سے کہا کفر کر' جب وہ کفر کر چکا تو کہنے لگا میں تو تجھ سے بری ہوں' میں تو اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوں۔" O ---- [تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۰' مضمون: منافق] ---- ۱۷۔ "پس دونوں کا انجام یہ ہوا کہ آتش (دوزخ) میں ہمیشہ کے لیے گئے اور ظالموں کی یہی سزا ہے۔" O

(سورۃ البینۃ ۹۸) ---- ۱۔ "جن لوگوں نے اہلِ کتاب میں سے کفر کیا (وہ) اور مشرکین (کفر سے) الگ ہونے والے نہ تھے جب تک کہ نہ آجائے ان کے پاس ایک روشن دلیل۔" O ---- [کفر میں مشترک ہونے کے باوجود ان دونوں گروہوں کو دو الگ الگ ناموں سے یاد کیا گیا ہے اہل کتاب سے مراد وہ لوگ ہیں جن کے پاس پہلے انبیاء کی لائی ہوئی کتابوں میں سے کوئی کتاب' خواہ تحریف شدہ شکل ہی میں سہی' موجود تھی اور وہ اسے مانتے تھے۔ اور مشرکین سے مراد وہ لوگ ہیں جو کسی نبی کے پیرو اور کسی کتاب کے ماننے والے نہ تھے۔ قرآن مجید میں اگرچہ اہل کتاب کے شرک کا ذکر بہت سے مقامات پر کیا گیا ہے مثلاً عیسائیوں کے متعلق فرمایا گیا کہ وہ کہتے ہیں اللہ تین خداؤں میں کا ایک ہے (المائدہ ۷۳) وہ مسیح ہی کو خدا کہتے ہیں (المائدہ ۱۷) وہ مسیح کو خدا کا بیٹا قرار دیتے ہیں (التوبہ ۳۰) اور یہود کے متعلق فرمایا گیا کہ وہ عزیر کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں (التوبہ ۳۰) لیکن اس کے باوجود قرآن میں کہیں ان کے لیے "مشرک" کی اصطلاح استعمال نہیں کی گئی بلکہ ان کا ذکر اہل کتاب (جن کو کتاب دی گئی تھی) یا یہود اور نصاریٰ کے الفاظ سے کیا گیا ہے' کیونکہ وہ اصل دین توحید ہی کو مانتے تھے اور پھر شرک کرتے تھے۔ بخلاف اس کے غیر اہل کتاب کے لئے "مشرک" کا لفظ بطور اصطلاح استعمال کیا گیا ہے کیونکہ وہ اصل دین شرک ہی کو قرار دیتے تھے اور توحید کو ماننے سے ان کو قطعی انکار تھا۔ یہ فرق ان دونوں گروہوں کے درمیان صرف اصطلاح ہی میں نہیں بلکہ شریعت کے احکام میں بھی ہے۔ اہل کتاب کا ذبیحہ مسلمانوں کے لئے حلال کیا گیا ہے اگر وہ اللہ کا نام لے کر حلال جانور کو صحیح طریقے سے ذبح کریں' اور ان کی عورتوں سے نکاح کی اجازت دی گئی ہے۔ اس کے برعکس مشرکین کا نہ ذبیحہ حلال ہے اور نہ ان کی عورتوں سے نکاح حلال۔ (از تفسیر ۶ تفہیم القرآن)] ---- ۴۔ "اور نہیں بٹے فرقوں میں اہلِ کتاب مگر اس کے بعد کہ آگئی ان کے پاس روشن دلیل۔" O ---- [یعنی اس سے پہلے اہل کتاب جو مختلف گمراہیوں میں بھٹک کر بے شمار فرقوں میں بٹ گئے اس کی وجہ یہ نہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے ان کی رہنمائی کے لئے دلیل روشن بھیجنے میں کوئی کسر اٹھا رکھی تھی' بلکہ یہ راہ انہوں نے اللہ کی جانب سے رہنمائی آجانے کے بعد اختیار کی تھی' اس لئے اپنی گمراہی کے وہ خود ذمہ دار تھے' کیونکہ ان پر حجت تمام کی جاچکی تھی' اسی طرح اب چونکہ ان کے صحیفے پاک نہیں رہے ہیں اور ان کی کتابیں بالکل راست اور درست تعلیمات پر مشتمل نہیں رہی ہیں' اس لئے اللہ تعالیٰ نے ایک دلیل روشن کی حیثیت سے اپنا رسول بھیج کر اور اس کے ذریعہ سے پاک صحیفے بالکل راست اور درست تعلیمات پر مشتمل پیش کر کے ان پر پھر حجت تمام کر دی ہے' تاکہ اس کے بعد بھی اگر وہ متفرق رہیں تو اس کی ذمہ داری انہی پر ہو' اللہ کے مقابلہ میں وہ کوئی حجت پیش نہ کر سکیں۔ یہ بات قرآن مجید میں بکثرت مقامات پر فرمائی گئی ہے۔ (از تفسیر ۶ تفہیم القرآن)] ---- ۵۔ "حالانکہ نہیں حکم دیا گیا تھا انہیں مگر یہ کہ عبادت کریں اللہ تعالیٰ کی دین کو اس کے لیے خالص کرتے ہوئے۔ بالکل یکسو ہو کر اور قائم کرتے رہیں نماز اور ادا کرتے رہیں زکوٰۃ اور یہی نہایت سچا دین ہے۔" O ---- [یعنی جس دین کو اب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیش کر رہے ہیں' اسی دین کی تعلیم اہل کتاب کو ان کے ہاں آنے والے انبیاء اور ان کے ہاں نازل ہونے والی کتابوں نے دی تھی' اور ان عقائد باطلہ اور اعمال فاسدہ میں سے کسی چیز کا انہیں حکم نہیں دیا گیا تھا جنہیں انہوں نے بعد اختیار کر کے مختلف مذاہب بنا ڈالے' صحیح اور درست دین ہمیشہ سے یہی رہا ہے کہ خالص اللہ کی بندگی کی جائے اس کے ساتھ کسی دوسرے کی بندگی کی آمیزش نہ کی جائے' ہر طرف سے رخ پھیر کر انسان صرف ایک اللہ کا پرستار اور تابع فرمان بن جائے' نماز قائم کی جائے' اور زکوٰۃ ادا کی جائے۔ (از تفسیر ۶ تفہیم القرآن)] ---- ۶۔ "بے شک جنہوں نے کفر کیا اہلِ کتاب سے (وہ) اور مشرکین آتشِ جہنم میں ہوں گے (اور) اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہی لوگ بدترین مخلوق ہیں۔" O ---- [یہاں کفر سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ماننے سے انکار کرنا ہے مطلب یہ ہے کہ مشرکین اور اہل کتاب میں سے جن لوگوں نے اس رسول کے آجانے کے بعد اس کو نہیں مانا جو خود ایک دلیل روشن ہے اور جو بالکل درست تحریروں پر مشتمل پاک صحیفے ان کو پڑھ کر سنا رہا ہے' ان کا انجام وہ ہے جو آگے بیان کیا جا رہا ہے۔ (از تفسیر ۸ تفہیم القرآن)]

●●●

Marfat.com

باب نمبر ۱۳

یہود و نصاریٰ

یہود و نصاریٰ

(سورۃ البقرۃ ۲) ---۶۱۔ "موسیٰ نے کہا۔ کیا لینا چاہتے ہو تم وہ چیز جو ادنیٰ ہے اس کے عوض جو بہتر ہے؟ اچھا تو جا رہو کسی شہر میں بیشک تمہیں مل جائے گا جو مانگا ہے تم نے اور مسلط ہو گئی ان پر ذلت اور محتاجی اور گھر گئے وہ غضب میں اللہ تعالیٰ کے۔ یہ اس لئے ہوا کہ وہ انکار کرتے تھے اللہ تعالیٰ کی آیات کا اور قتل کرتے تھے نبیوں کو ناحق یہ اس سبب سے تھا کہ وہ نافرمانی کیے جاتے اور حد سے بڑھ جاتے۔" O ---۶۳۔ "اور جب لیا تھا ہم نے تم سے عہد اور اٹھا رکھا تھا تمہارے اوپر کوہ طور کو (حکم دیا تھا کہ) تھامے رہنا اس (کتاب) کو جو ہم نے تمہیں دی مضبوطی سے اور یاد رکھنا ان (احکام) کو جو اس میں ہیں تا کہ تم عذاب سے بچ سکو۔" O ---۱۱۱۔ "اور کہتے ہیں (یہودی اور عیسائی) کہ ہرگز نہیں داخل ہوگا جنت میں مگر وہ جو ہوگا یہودی یا نصرانی۔ یہ باتیں ان کی تمنائیں ہیں ان سے کہو پیش کرو دلیل اپنی اگر ہو تم سچے۔" O ---۱۱۳۔ "اور کہتے ہیں یہودی نہیں ہیں نصرانی کسی راہ پر۔ اور کہتے ہیں نصرانی نہیں ہیں یہودی کسی راہ پر۔ حالانکہ یہ سب ہی تلاوت کرتے ہیں کتاب اللہ کی۔ اسی طرح کہی ان لوگوں نے بھی جو کچھ نہیں جانتے ان ہی کی سی بات لہٰذا اب اللہ تعالیٰ فیصلہ کرے گا ان کے مابین قیامت کے دن ان باتوں کا جن میں یہ اختلاف کر رہے ہیں۔" O ---۱۲۰۔ "اور ہرگز راضی نہ ہوں گے تم سے یہودی اور نہ عیسائی جب تک کہ (نہ) ہو جاؤ تم تابع ان کے دین کے۔ تم کہہ دو بیشک اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہی حقیقی ہدایت ہے۔ اور اگر کہیں پیروی کر لی تم نے ان کی خواہشات کی اس کے بعد بھی کہ آ چکا ہے تمہارے پاس علم تو نہیں ہوگا تم کو اللہ تعالیٰ (کی گرفت) سے (بچانے والا) کوئی دوست اور نہ مددگار۔" O ---۱۴۰۔ "کیا پھر تم کہتے ہو کہ بیشک ابراھیمؑ، اسماعیلؑ، اسحٰقؑ، یعقوبؑ اور اولاد یعقوبؑ (سب کے سب) تھے یہودی یا نصرانی۔ کہو! کیا تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ تعالیٰ! اور کون بڑا ظالم ہے اس سے جو چھپائے وہ شہادت جو اس کے پاس ہے اللہ کی طرف سے؟ اور نہیں ہے اللہ غافل اس سے جو تم کر رہے ہو۔" O

(سورۃ آل عمران ۳) ---۱۱۲۔ "پڑ گئی مار ان پر ذلت کی جہاں بھی پائے جائیں گے الا یہ کہ پناہ میں آ جائیں اللہ تعالیٰ کی یا پناہ میں آ جائیں انسانوں میں سے کسی کی اور گھر گئے وہ غضب میں اللہ تعالیٰ کے اور پڑ گئی مار ان پر محتاجی کی یہ اس لئے ہوا کہ وہ انکار کرتے تھے اللہ تعالیٰ کی آیات کا اور قتل کرتے تھے نبیوں کو ناحق اس کا سبب یہ تھا کہ وہ نافرمان تھے اور حد سے بڑھ جاتے تھے۔" O

(سورۃ النساء ۴) ---۱۶۰۔ "ہاں یہودیوں کے ظلم ان کے بہتوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکتے۔ ان کے سود لینے حالانکہ اس سے انہیں منع کیا گیا تھا اور ان کے لوگوں کا مال ناحق کھانے کے سبب ہم نے پاکیزہ چیزیں جو ان کے لئے حلال تھیں ان پر حرام کر دیں اور ہم نے ان میں کافروں کے لئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔" O

(سورۃ المائدۃ ۵) ---۱۲۔ "اور اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے بھی عہد لیا تھا اور ہم نے ان میں بارہ سردار مقرر کئے تھے۔ اور اللہ نے کہا تھا "میں تمہارے ساتھ ہوں۔ اگر تم نے نماز قائم کی، زکوٰۃ ادا کی، میرے رسولوں پر ایمان لائے اور ان کی حمایت کی، اور اللہ کو اپنے مال سے عمدہ حصہ کاٹ کر دیا تو میں تم سے تمہاری بدحالیاں دور کر دوں گا اور تمہیں ایسے باغوں میں داخل کروں گا جن میں نہریں بہتی ہوں گی۔ ہاں! اس کے باوجود تم میں سے کسی نے کفر کیا تو وہ ہموار راہ سے بھٹک گیا۔" O (تفسیر کیلئے باب ۸، مضمون عہد و قول قرار) ---۱۴۔ "اور ان لوگوں سے بھی جو کہتے ہیں۔ "ہم نصرانی ہیں" ہم نے ان کا اقرار لیا پھر وہ بھی اس نصیحت کا جو انہیں کی گئی ایک حصہ بھول گئے تو ہم نے ان کے درمیان روز قیامت تک دشمنی اور کینہ چسپاں کر دیا اور اللہ تعالیٰ جلدی ہی انہیں بتائے گا جو کچھ وہ کرتے ہیں۔" O ---۱۷۔ "وہ لوگ کفر کرتے ہیں جو کہتے ہیں "مسیح ابن مریم ہی اللہ ہے۔" پوچھئے "کون اللہ تعالیٰ کے سامنے کچھ بھی اختیار رکھتا ہے اگر وہ چاہے کہ مسیح ابن مریم، اس کی ماں، اور جو بھی زمین میں ہے سب کو ہلاک کر دے اور آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب پر بادشاہت اللہ تعالیٰ ہی کی ہے۔ وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور اللہ ہر شے پر قادر ہے۔" O ---۱۸۔ "اور یہود اور نصاریٰ کہتے ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ کے بیٹے اور اس کے محبوب ہیں۔ کہہ پھر وہ کیوں تمہیں تمہارے گناہوں پر عذاب دیتا ہے۔ نہیں۔ بلکہ تم بشر ہو۔ ان میں سے جو اس نے پیدا کیے ہیں۔ وہ جسے چاہتا ہے بخشتا ہے اور جسے چاہتا ہے عذاب دیتا ہے اور آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب پر بادشاہت اللہ تعالیٰ کی ہے اور اسی کی طرف واپسی ہوگی۔" O ---۱۹۔ "اے اہل کتاب! تمہارے پاس ہمارا رسول، رسولوں کے موقوف ہو جانے کے بعد تمہیں صاف صاف سمجھانے کے لئے آ گیا ہے تا کہ تم یہ نہ کہو کہ ہمارے پاس کوئی خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا نہیں آیا۔ لو! تمہارے پاس خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا آ گیا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے۔" O ---۴۱۔ "اور یہودیوں میں سے بھی وہ جو جھوٹ کو خوب سنتے ہیں اور دوسرے لوگوں کو بھی سنتے ہیں جو تیرے پاس نہیں آئے۔ سو کلمات کو ان کی جگہ سے بدل دیتے ہیں۔ کہتے ہیں اگر تمہیں یہ دیا جائے تو اسے لے لو اور تمہیں یہ نہ دیا جائے تو بچو۔ مگر جسے اللہ تعالیٰ فتنہ میں ڈالنا چاہے اس کے لئے تو اللہ کے سامنے کوئی اختیار نہیں رکھتا۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ پاک کرنا نہیں چاہتا۔ ان کے لئے دنیا میں رسوائی ہے اور ان کے لئے آخرت میں بڑا عذاب ہوگا۔" O ---[یہ واقعہ کہ خیبر کے ایک امیر شادی شدہ یہودی نے امیر شادی شدہ یہودن سے زنا کیا۔ تورات میں بھی شادی شدہ جوڑا کی سزا رجم ہے لیکن یہودی امیروں کو سزا نہیں دیتے تھے غریبوں کو ایسی سزائیں دیتے۔ تو انہوں نے مشورہ کیا کہ فیصلہ حضور اکرمؐ سے کرائیں۔ اگر حد کا فیصلہ دیں تو تسلیم کر لیں اگر رجم (سنگساری) کا دیں تو نہ مانیں مگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ رجم کا دیا] ---۴۲۔ "وہ جھوٹ کو بڑا سننے والے اور مال حرام کو بڑا کھانے والے ہیں۔ سو اگر وہ تیرے پاس آئیں تو ان کے درمیان فیصلہ دے یا ان سے کنارا کر۔ اور اگر تو ان سے کنارا کرے تو وہ تجھے کچھ نقصان نہ پہنچا سکیں گے اور اگر تو فیصلہ کرے تو ان کے درمیان انصاف سے فیصلہ کر بیشک اللہ

Marfat.com

تعالیٰ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔" O---۴۳۔ "مگر وہ تجھے کیسے منصف بنائیں گے۔ جب ان کے پاس تورات ہے، جس میں اللہ تعالیٰ کا حکم دیا ہوا ہے پھر بھی اس کے باوجود وہ منہ موڑ لیتے ہیں اور وہ کوئی ایمان والے نہیں۔" O---۵۱۔ "اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو ساتھی نہ بناؤ۔ وہ ایک دوسرے کے ساتھی ہیں اور تم میں سے جو انہیں ساتھی بنائے گا وہ انہیں میں سے ہوگا۔ بیشک اللہ تعالیٰ زیادتی کرنے والے لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔" O---۶۴۔ "اور یہود کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بندھا ہوا ہے۔ بند ہیں ہاتھ ان کے اور لعنت ہو ان پر اس کے بدلے جو وہ کہتے ہیں۔ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ کھلے ہیں۔ وہ جیسے چاہتا ہے خرچ کرتا ہے۔ تاہم تیرے رب کی طرف سے جو تیری طرف نازل کیا گیا ہے وہ ان کے بہتوں میں سرکشی اور کفر ہی بڑھائے گا۔ اور ہم نے ان کے درمیان روز قیامت تک دشمنی اور کینہ ڈال دیا ہے۔ جب کبھی وہ جنگ کی آگ بھڑکاتے ہیں اللہ تعالیٰ اسے بجھا دیتا ہے۔ مگر وہ زمین میں فساد مچانے میں لگے ہی رہتے ہیں۔ حالانکہ اللہ فسادیوں کو پسند نہیں کرتا۔" O---۸۲۔ "تو سب لوگوں سے زیادہ مسلمانوں کا دشمن یہودیوں اور مشرکوں کو پائے گا۔ اور تو لوگوں میں ایمان والوں کے ساتھ محبت میں قریب ترین انہیں پائے گا جو کہتے ہیں "ہم نصاریٰ ہیں" یہ اسلئے کہ ان میں عالم اور گوشہ نشین لوگ ہیں اور اسلئے کہ وہ تکبر نہیں کرتے۔" O--- (یہ آیت شاہ حبشہ نجاشی اور اسکے درباریوں کے متعلق ہے)

(**سورۃ الانعام ۶**)---۱۴۶۔ "اور یہودیوں پر ہم نے سب ناخن والے جانور حرام کر دیئے تھے اور گائے اور بکری کی چربی بھی حرام کر دی تھی۔ سوائے اس کے جو ان کے پیٹھ یا انتڑیوں پر لگی ہو یا ہڈیوں سے ملی ہو یہ بدلہ ہم نے انہیں ان کی بغاوت کے سبب دیا اور ہم یقیناً سچے ہیں۔" O---۱۴۷۔ "پھر اگر وہ تجھے جھٹلا دیں تو کہہ دے "تمہارا رب وسیع رحمت والا ہے، مگر اس کی سختی مجرم لوگوں سے ہٹائی نہیں جاتی۔" O

(**سورۃ الاعراف ۷**)---۱۶۳۔ "اور ان سے اس بستی کا حال پوچھ جو سمندر کے کنارے پر رہتی تھی۔ وہ لوگ سبت میں حد سے نکل جاتے تھے۔ جب سبت کے دن ان کی مچھلیاں تیرتی ہوئی ان کے پاس آ جاتیں۔ اور جس دن ان کا سبت نہ ہوتا وہ ان کے پاس نہ آتیں۔ اس طرح ہم انہیں آزماتے کیونکہ وہ نافرمانیاں کرتے تھے۔" O---۱۶۴۔ "اور جب ان کے ایک گروہ نے کہا۔ تم ان لوگوں کو کیوں نصیحت کرتے ہو جنہیں اللہ تعالیٰ ہلاک کرنے والا ہے یا انہیں سخت سزا دینے والا ہے؟ انہوں نے کہا تمہارے رب کے پاس معذرت کے طور پر اور شاید وہ ڈر جائیں۔" O---۱۶۵۔ "پھر جب وہ اس نصیحت کو جو انہیں کی گئی تھی بھول گئے تو ہم نے ان کو جو برائی سے منع کرتے تھے بچا لیا اور ظالموں کو ان کی نافرمانیوں کے سبب بہت برے عذاب میں پکڑ لیا۔" O---۱۶۶۔ "پھر جب وہ اس بات میں جس سے انہیں منع کیا گیا تھا بالکل سرکش ہو گئے تو ہم نے کہہ دیا بندر بن جاؤ دھتکارے ہوئے۔" O---۱۶۷۔ "اور جب تیرے رب نے اذن عام دے دیا کہ وہ ان پر روز قیامت تک ایسے لوگوں کو کھڑا کرتا رہے گا جو انہیں برا عذاب دیں گے۔ بیشک تیرا رب جلد سزا دینے والا ہے اور بیشک وہ بخشنے والا، رحم کرنے والا بھی ہے۔" O---۱۶۸۔ "اور ہم نے انہیں زمین پر گروہوں میں تقسیم کر دیا۔ ان میں نیکوکار بھی تھے اور ان میں ان کے علاوہ بھی تھے۔ اور ہم نے انہیں خوشحالیوں اور بدحالیوں سے آزمایا کہ شاید وہ رجوع کریں۔" O---۱۶۹۔ "پھر ان کے بعد ایسے جانشین آئے جو کتاب خدا کے وارث ہوئے وہ اس دُنیا کا مال متاع لے لیتے اور کہتے ہم بخشے جائیں گے۔ لیکن اگر ان کے پاس اسی طرح کا اور مال آ جاتا تو وہ بھی لے لیتے۔ کیا ان سے کتاب خدا کا وہ عہد نہیں لیا گیا تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے متعلق حق بات کے سوا کچھ نہ کہیں گے۔ اور انہوں نے جو اس میں تھا پڑھ لیا تھا اور آخرت کا گھر ان لوگوں کے لئے جو خدا سے ڈرتے ہیں بہتر ہے۔ کیا تم سمجھو گے نہیں؟" O---۱۷۰۔ "اور وہ لوگ جو کتاب خدا کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں بیشک ہم اصلاح کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتے۔" O---۱۷۱۔ "اور (یاد کرو) جب ہم نے ان کے اوپر پہاڑ کو اٹھایا جیسے وہ کوئی سائبان ہو اور وہ سمجھے کہ وہ ان پر آنے ہی والا ہے۔ جو چیز ہم نے تمہیں دی ہے اسے مضبوطی سے تھام لو۔ اور جو اس میں ہے اسے یاد رکھو تا کہ تم میں ڈر پیدا ہو۔" O

(**سورۃ الانفال ۸**)---۵۶۔ "وہ لوگ (یہودی) جن سے تو نے معاہدہ کیا پھر وہ ہر بار اپنا عہد توڑ دیتے ہیں اور ڈرتے نہیں۔" O--- (حضور ﷺ نے ان سے معاہدہ کیا ہوا تھا اس کے باوجود مسلمانوں کی مخالفت میں لگے رہتے تھے)

(**سورۃ التوبہ ۹**)---۳۰۔ "اور یہود کہتے ہیں عزیز اللہ تعالیٰ کا بیٹا ہے اور نصاریٰ کہتے ہیں مسیح اللہ تعالیٰ کا بیٹا ہے۔ یہ ان کے مونہوں کی بات ہے۔ وہ اگلے کافروں کی بات کی ریس کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہلاک کرے وہ کدھر الٹے جا رہے ہیں۔" O

(**سورۃ النحل ۱۶**)---۱۱۸۔ "اور یہودیوں پر جو کچھ ہم نے حرام کیا تھا اسے ہم پہلے ہی سے آپکو سنا چکے ہیں، ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے رہے۔" O

(**سورۃ مریم ۱۹**)---۳۷۔ "پھر یہ فرقے آپس میں اختلاف کرنے لگے پس کافروں کے لئے "ویل" ہے ایک بڑے (سخت) دن کی حاضری سے۔" O--- [یہاں الاحزاب سے مراد اہل کتاب کے فرقے اور خود عیسائیوں کے فرقے ہیں۔ جنہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں باہم اختلاف کیا۔ یہود نے کہا کہ وہ جادوگر اور ولد الزنا (نعوذ باللہ)۔ یعنی یوسف نجار کے بیٹے ہیں نصاریٰ کے نسطوریہ (پروٹسٹنٹ) فرقے نے کہا کہ وہ ابن اللہ ہیں ملکیہ یا سلطانیہ (کیتھولک) فرقے نے کہا وہ ثالث ثلاثہ (تین خداؤں میں سے تیسرے) ہیں اور تیسرے فرقے یعقوبیہ (آرتھوڈکس) نے کہا وہ اللہ ہیں۔ پس یہودیوں نے تفریط اور تقصیر کی عیسائیوں نے افراط و غلو۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۳۸۔ "کیا خوب دیکھنے سننے والے ہوں گے اس دن جبکہ ہمارے سامنے حاضر ہوں گے لیکن آج تو یہ ظالم لوگ صریح گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں۔" O---۳۹۔ "تو انہیں اس رنج و افسوس کے دن کا ڈر سنا دے جبکہ کام انجام کو پہنچا دیا جائیگا اور یہ لوگ غفلت اور بے ایمانی میں ہی رہ جائینگے۔" O

(**سورۃ الحج ۲۲**)---۱۷۔ "ایماندار، یہودی، صابی، نصرانی، مجوسی اور مشرکین ان سب کے درمیان قیامت کیدن خود اللہ تعالیٰ فیصلے کریگا اللہ تعالیٰ ہر ہر چیز پر گواہ ہے۔" O

(**سورۃ القصص ۲۸**)---۵۲۔ "جس کو ہم نے اس سے پہلے کتاب عنایت فرمائی وہ تو اس پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔" O--- [اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ تمام اہل کتاب (یہود اور عیسائی) اس پر ایمان لاتے ہیں۔ بلکہ یہ اشارہ دراصل اس واقعہ کی طرف ہے جو اس سورہ کے نزول کے زمانہ میں پیش آیا تھا، اور اس سے اہل مکہ کو شرم دلانی مقصود ہے

Marfat.com

کہ تم اپنے گھر آئی ہوئی نعمت کو ٹھکرا رہے ہو حالانکہ دور دور کے لوگ اس کی خبر سن کر آ رہے ہیں اور اس کی قدر پہچان کر اس سے فائدہ اُٹھا رہے ہیں۔ اس طرح روایت کیا ہے کہ ہجرت حبشہ کے بعد جب نبی کریم ﷺ کی بعثت اور دعوت کی خبریں حبش کے ملک میں پھیلیں تو وہاں سے ۲۰ کے قریب عیسائیوں کا ایک وفد تحقیقِ حال کے لیے مکہ معظمہ آیا اور نبی کریم ﷺ سے مسجدِ حرام میں ملا۔ قریش کے بہت سے لوگ بھی یہ ماجرا دیکھ کر گرد و پیش کھڑے ہو گئے۔ وفد کے لوگوں نے حضور ﷺ سے کچھ سوالات کیے جن کا آپ ﷺ نے جواب دیا۔ پھر آپ ﷺ نے ان کو اسلام کی طرف دعوت دی اور قرآن مجید کی آیات ان کے سامنے پڑھیں۔ قرآن سن کر ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور انہوں نے اس کے کلام اللہ ہونے کی تصدیق کی اور حضور ﷺ پر ایمان لے آئے۔ جب مجلس برخاست ہوئی تو ابوجہل اور اس کے چند ساتھیوں نے ان لوگوں کو راستہ میں جا لیا اور انہیں سخت ملامت کی کہ "بڑے نامراد ہو تم لوگ، تمہارے ہم مذہب لوگوں نے تم کو اس لیے بھیجا تھا کہ تم اِس شخص کے حالات کی تحقیق کر کے آؤ اور انہیں ٹھیک ٹھیک خبر دو، مگر تم ابھی اس کے پاس بیٹھے ہی تھے کہ اپنا دین چھوڑ کر اس پر ایمان لے آئے۔ تم سے زیادہ احمق گروہ تو کبھی ہماری نظر سے نہیں گزرا"۔ اس پر انہوں نے جواب دیا کہ "سلام ہے بھائیو تم کو۔ ہم تمہارے ساتھ جہالت بازی نہیں کر سکتے۔ ہمیں ہمارے طریقے پر چلنے دو اور تم اپنے طریقے پر چلتے رہو۔ ہم اپنے آپ کو جان بوجھ کر بھلائی سے محروم نہیں رکھ سکتے"۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]---۵۳۔ "اور جب اس کی آیتیں ان کے پاس پڑھی جاتی ہیں تو وہ کہہ دیتے ہیں کہ اس کے ہمارے رب کی طرف سے حق ہونے پر ہمارا ایمان ہے ہم تو اس سے پہلے ہی مسلمان ہیں۔"O---[یعنی اس سے پہلے بھی ہم انبیاء اور کتبِ آسمانی کے ماننے والے تھے، اس لیے اسلام کے سوا ہمارا کوئی اور دین نہ تھا۔ اور اب جو نبی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کتاب لے کر آیا ہے اسے بھی ہم نے مان لیا ہے، لہٰذا درحقیقت ہمارے دین میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے بلکہ جیسے ہم پہلے مسلمان تھے ویسے ہی اب بھی مسلمان ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ قرآن صرف اسی ایک مقام پر نہیں بلکہ بیسیوں مقامات پر اس اُصولی حقیقت کو بیان کرتا ہے کہ اصل دین صرف "اسلام" (اللہ کی فرمانبرداری) ہے، اور خدا کی کائنات میں خدا کی مخلوق کے لیے اس کے سوا کوئی دوسرا دین ہو نہیں سکتا، اور آغازِ آفرینش سے جو نبی بھی انسانوں کی ہدایت کے لیے آیا ہے وہ یہی دین لے کر آیا ہے، اور یہ کہ انبیاء علیہم السلام ہمیشہ خود مسلم رہے ہیں، اپنے پیروکاروں کو انہوں نے مسلم ہی بن کر رہنے کی تاکید کی ہے، اور ان کے وہ سب متبعین جنہوں نے نبوت کے ذریعہ سے آئے ہوئے فرمانِ خداوندی کے آگے سرِ تسلیم خم کیا، ہر زمانے میں مسلم ہی تھے۔ اس سلسلہ میں مثال کے طور پر صرف چند آیات کا ترجمہ ملاحظہ ہو: درحقیقت اللہ کے نزدیک تو دین صرف اسلام ہے۔ اور جو کوئی اسلام کے سوا اور دین اختیار کرے وہ ہرگز قبول نہ کیا جائے گا۔ (حضرت نوحؑ فرماتے ہیں) میرا اجر تو اللہ کے ذمہ ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں مسلموں میں شامل ہو کر رہوں۔ (حضرت ابراہیمؑ اور ان کی اولاد کے متعلق ارشاد ہوتا ہے) جبکہ اس کے رب نے اس سے کہا کہ مسلم (تابع فرمان) ہو جا تو اس نے کہا میں مسلم ہو گیا، ربّ العالمین کے لیے۔ اور اسی چیز کی وصیت کی ابراہیمؑ نے اپنی اولاد کو اور یعقوبؑ نے بھی، کہ اے میرے بچو اللہ نے تمہارے لیے اس دین کو پسند کیا ہے لہٰذا تم کو موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم مسلم ہو۔ کیا تم اس وقت موجود تھے جب یعقوبؑ کی وفات کا وقت آیا؟ جبکہ اس نے اپنی اولاد سے پوچھا کس کی بندگی کرو گے تم میرے بعد؟ انہوں نے جواب دیا ہم بندگی کریں گے آپ کے معبود اور آپ کے باپ دادا ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ اور اسحٰقؑ کے معبود کی، اس کو اکیلا معبود مان کر، اور ہم اسی کے مسلم ہیں۔ ابراہیمؑ نہ یہودی تھے نہ نصرانی۔ بلکہ وہ یکسو مسلم تھے۔ (حضرت ابراہیمؑ خود دُعا مانگتے ہیں) اے ہمارے رب، ہم کو اپنا مسلم بنا اور ہماری نسل سے ایک اُمت پیدا کر جو تیری مسلم ہو۔ (حضرت لوطؑ کے قصے میں ارشاد ہوتا ہے) ہم نے قوم لوطؑ کی بستی میں ایک گھر کے سوا مسلمانوں کا کوئی گھر نہ پایا۔ (حضرت یوسفؑ بارگاہِ ربّ العزت میں عرض کرتے ہیں) مجھ کو مسلم ہونے کی حالت میں موت دے اور صالحوں کے ساتھ ملا۔ (حضرت موسیٰؑ اپنی قوم سے فرماتے ہیں) اے میری قوم کے لوگو، اگر تم اللہ پر ایمان لائے ہو تو اسی پر بھروسہ کرو اگر تم مسلم ہو۔ بنی اسرائیل کا اصل مذہب یہودیت نہیں بلکہ اسلام تھا، اس بات کو دوست اور دشمن سب جانتے تھے۔ چنانچہ فرعون سمندر میں ڈوبتے وقت آخری کلمہ جو کہتا ہے وہ یہ ہے، میں مان گیا کہ کوئی معبود اس کے سوا نہیں ہے جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اور میں مسلموں میں سے ہوں۔ (تمام انبیاء بنی اسرائیل کا دین بھی یہی اسلام تھا) ہم نے توراۃ نازل کی جس میں ہدایت اور روشنی تھی، اسی کے مطابق وہ نبی جو مسلم تھے ان لوگوں کے معاملات کے فیصلے کرتے تھے جو یہودی ہو گئے تھے۔ (یہی حضرت سلیمانؑ کا دین تھا، چنانچہ ملکہ سبا ان پر ایمان لاتے ہوئے کہتی ہے) میں سلیمانؑ کے ساتھ ربّ العالمین کی مسلم ہو گئی۔ (اور یہی حضرت مسیحؑ اور ان کے حواریوں کا دین تھا) اور جبکہ میں نے حواریوں پر وحی کی کہ ایمان لاؤ مجھ پر اور میرے رسول پر تو انہوں نے کہا ہم ایمان لائے اور گواہ رہ کہ ہم مسلم ہیں۔ اس معاملہ میں اگر کوئی شک اس بنا پر کیا جائے کہ عربی زبان کے الفاظ "اسلام" اور "مسلم" ان مختلف ملکوں اور مختلف زبانوں میں کیسے مستعمل ہو سکتے تھے، تو ظاہر ہے کہ یہ محض ایک نادانی کی بات ہو گی۔ کیونکہ اصل اعتبار عربی کے ان الفاظ کا نہیں بلکہ اس معنی کا ہے جس کے لیے یہ الفاظ عربی میں مستعمل ہوتے ہیں۔ اس دین کو جن لوگوں نے ٹھیک ٹھیک شعور اور اخلاص کے ساتھ اختیار کیا ہے ان کے لیے موسیٰؑ کے بعد مسیحؑ کے بعد محمد ﷺ اجمعین کو ماننا تبدیلِ مذہب نہیں بلکہ حقیقی دین کے اتباع کا فطری و منطقی تقاضا ہے۔ بخلاف اس کے جو لوگ انبیاء علیہم السلام کے گروہوں میں سوچے سمجھے گھس آئے یا پیدا ہو گئے، اور قومی و نسلی اور گروہی تعصبات نے جن کے لیے مذہب کی حیثیت اختیار کر لی، وہ بس یہودی یا مسیحی بن کر رہ گئے اور محمد ﷺ کے آنے پر ان کی جہالت کی قلعی کھل گئی۔ کیونکہ انہوں نے اللہ کے آخری نبی کا انکار کر کے نہ صرف یہ کہ آئندہ کے لیے مسلم رہنا قبول نہ کیا بلکہ اپنی اس حرکت سے یہ ثابت کر دیا کہ حقیقت میں وہ پہلے بھی "مسلم" نہ تھے، محض ایک نبی یا بعض انبیاء کی شخصی گرویدگی میں مبتلا تھے، یا آباؤ اجداد کی اندھی تقلید کو دین بنائے بیٹھے تھے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)] [یہ اسی حقیقت کی طرف اشارہ ہے جسے قرآن کریم میں کئی جگہ بیان کیا گیا ہے کہ ہر دور میں اللہ کے پیغمبروں نے جس دین کی دعوت دی، وہ اسلام ہی تھا اور ان نبیوں کی دعوت پر ایمان لانے والے مسلمان ہی کہلاتے تھے۔ یہودیا نصاریٰ وغیرہ کی اصطلاحیں لوگوں کی اپنی خودساختہ ہیں جو بعد میں ایجاد ہوئیں۔ اسی اعتبار سے نبی کریم ﷺ پر ایمان لانے والے اہلِ کتاب (یہود و عیسائیوں) نے کہا کہ ہم تو پہلے سے ہی مسلمان چلے آ رہے ہیں۔ یعنی سابقہ انبیاء کے پیروکار اور ان پر ایمان رکھنے والے ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]---۵۴۔ "یہ اپنے کیے ہوئے صبر کے بدلے دوہرا دوہرا اجر دیے جائیں گے۔ یہ نیکی سے بدی کو ٹال دیتے ہیں اور

Marfat.com

ہم نے جو انہیں دے رکھا ہے اس میں سے دیتے رہتے ہیں۔" O---[یعنی ایک اجر اُس ایمان کا جو وہ پہلے سیدنا عیسیٰ پر رکھتے تھے اور دوسرا اجر اُس ایمان کا جو وہ اب نبی عربی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر لائے۔ یہی بات اس حدیث میں بیان کی گئی ہے جو بخاری و مسلم نے حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تین شخص ہیں جن کو دوہرا اجر ملے گا۔ ان میں سے ایک وہ ہے جو اہل کتاب میں سے تھا اور اپنے نبی پر ایمان رکھتا تھا، پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا"۔] [یعنی انہیں یہ دوہرا اجر اس بات کا ملے گا کہ وہ قومی و نسلی اور وطنی وگروہی تعصبات سے بچ کر اصل دینِ حق پر ثابت قدم رہے اور نئے نبی کی آمد پر جو سخت امتحان درپیش ہوا اس میں انہوں نے ثابت کر دیا کہ دراصل وہ مسیح پرست نہیں بلکہ خدا پرست تھے، اور شخصیتِ مسیح کے گرویدہ نہیں بلکہ "اسلام" کے متبع تھے، اسی وجہ سے مسیح کے بعد جب دوسرا نبی وہی اسلام لے کر آیا جسے مسیح لائے تھے تو انہوں نے بے تکلف اس کی رہنمائی میں اسلام کا راستہ اختیار کر لیا اور اُن لوگوں کا راستہ چھوڑ دیا جو مسیحیت پر جمے رہ گئے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)] ---۵۵۔ "اور جب بیہودہ بات کان میں پڑتی ہے تو اس سے کنارہ کر لیتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ ہمارے عمل ہمارے لیے اور تمہارے اعمال تمہارے لیے، تم پر سلام ہو، ہم جاہلوں سے (الجھنا) نہیں چاہتے۔" O--- [یعنی وہ بدی کا جواب بدی سے نہیں بلکہ نیکی سے دیتے ہیں۔ جھوٹ کے مقابلے میں جھوٹ نہیں بلکہ صداقت لاتے ہیں۔ ظلم کو ظلم سے نہیں بلکہ انصاف سے دفع کرتے ہیں۔ شرارتوں کا سامنا شرارت سے نہیں بلکہ شرافت سے کرتے ہیں۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(سورۃ الشوریٰ ۴۲) ---۱۴۔ "ان لوگوں نے اپنے پاس علم آ جانے کے بعد ہی اختلاف کیا (اور وہ بھی) باہمی ضد بحث سے اور اگر آپ کے رب کی بات ایک وقت مقررہ تک کے لیے پہلے ہی سے قرار پا گئی ہوئی نہ ہوتی تو یقیناً ان کا فیصلہ ہو چکا ہوتا اور جن لوگوں کو ان کے بعد کتاب دی گئی ہے وہ بھی اس کی طرف سے الجھن والے شک میں پڑے ہوئے ہیں۔" O--- [یعنی انہوں نے اختلاف اور تفرق کا راستہ علم یعنی ہدایت آ جانے اور تمام حجت کے بعد اختیار کیا، جب کہ اختلاف کا کوئی جواز باقی نہیں رہتا لیکن محض بغض وعناد ضد اور حسد کی وجہ سے ایسا کیا۔ اس سے بعض نے یہود اور بعض نے قریش مکہ مراد لیے ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الزخرف ۴۳) ---۶۳۔ "اور جب عیسیٰ (علیہ السلام) معجزے لائے تو کہا کہ میں تمہارے پاس حکمت لایا ہوں اور اس لیے آیا ہوں کہ جن بعض چیزوں میں تم مختلف ہو انہیں واضح کر دوں، پس تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میرا کہا مانو۔" O---۶۴۔ "میرا اور تمہارا رب فقط اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ پس تم سب اس کی عبادت کرو۔ راہ راست (یہی) ہے۔" O---۶۵۔ "پھر (بنی اسرائیل کی) جماعتوں نے آپس میں اختلاف کیا، پس ظالموں کے لیے خرابی ہے دکھ والے دن کی آفت سے۔" O---[اس سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں، یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تنقیص کی اور انہیں نعوذ باللہ ولد الزنا قرار دیا، جب کہ عیسائیوں نے غلو سے کام لے کے انہیں معبود بنا لیا۔ مراد عیسائیوں ہی کے مختلف فرقے ہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ایک دوسرے سے شدید اختلاف رکھتے ہیں۔ ایک انہیں ابن اللہ، دوسرا اللہ اور ثالث ثلاثہ کہتا ہے اور ایک فرقہ مسلمانوں ہی کی طرح انہیں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول تسلیم کرتا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الزخرف ۴۳) ---۶۵۔ "پھر (بنی اسرائیل کی) جماعتوں نے آپس میں اختلاف کیا، پس ظالموں کیلئے خرابی ہے دکھ والے دن کی آفت سے۔" O ---۶۶۔ "یہ لوگ صرف قیامت کے منتظر ہیں کہ وہ اچانک ان پر آ پڑے اور انہیں خبر بھی نہ ہو۔" O

(سورۃ الجمعۃ ۶۲) ---۵۔ "جن لوگوں کو تورات پر عمل کرنے کا حکم دیا گیا پھر انہوں نے اس پر عمل نہیں کیا ان کی مثال اس گدھے کی سی ہے جو بہت سی کتابیں لادے ہو۔ اللہ کی باتوں کو جھٹلانے والوں کی بڑی بری مثال ہے اور اللہ (ایسی) ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔" O [اس آیت میں ان یہودیوں کا ذکر کیا جا رہا ہے جنہیں تورات جیسی عظیم کتاب کا حامل بنا دیا گیا تھا۔ وہ ان کثیر التعداد پیشین گوئیوں سے آگاہ تھے جن میں رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا ذکر تھا۔ اور حضور پر ایمان لانے کی بار بار تاکید کی گئی تھی۔ اس کے باوجود وہ حضور پر ایمان لانے کیلئے آمادہ نہ تھے۔ انہیں اصرار تھا کہ وہ کسی ایسے نبی کو ماننے کیلئے تیار نہیں جو اسرائیلی نہ ہو۔ خواہ وہ خدا کا فرستادہ ہو۔ فرمایا کہ یہ لوگ گدھے کی مانند ہیں جس پر بڑی بڑی کتابیں لدی ہوں لیکن وہ اس سے کوئی فائدہ حاصل نہ کر رہا ہو۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)] ---۶۔ "کہہ دیجئے کہ اے یہودیو! اگر تمہارا دعویٰ ہے کہ تم اللہ کے دوست ہو دوسرے لوگوں کے سوا تو تم موت کی تمنا کرو اگر تم سچے ہو۔" O [جیسے وہ کہا کرتے تھے کہ "ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے چہیتے ہیں"۔ (المائدۃ ۱۸) اور دعویٰ کرتے تھے کہ "جنت میں صرف وہی جائے گا جو یہودی یا نصرانی ہو گا"۔ (البقرۃ ۱۱۱) (تفسیر از شاہ فہد قرآن)] ---۷۔ "یہ کبھی بھی موت کی تمنا نہ کریں گے بوجہ ان کے اعمال کے جو اپنے آگے اپنے ہاتھوں بھیج رکھے ہیں اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔" O [یعنی کفر ومعاصی اور کتاب الٰہی میں تحریف وتغیر کا جو ارتکاب کرتے رہے ہیں، ان کے باعث کبھی بھی یہ موت کی آرزو نہیں کریں گے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)] ---۸۔ "کہہ دیجئے! کہ جس موت سے تم بھاگتے پھرتے ہو وہ تو تمہیں پہنچ کر رہے گی پھر تم سب چھپے کھلے کے جاننے والے (اللہ) کی طرف لوٹائے جاؤ گے اور وہ تمہیں تمہارے کیے ہوئے تمام کام بتلا دے گا۔" O

صابی

(سورۃ الحج ۲۲) ---۱۷۔ "ایمان دار اور یہودی اور صابی اور نصرانی اور مجوسی اور مشرکین ان سب کے درمیان قیامت کے دن خود اللہ تعالیٰ فیصلے کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ ہر ہر چیز پر گواہ ہے۔" O

مجوسی

(سورۃ الحج ۲۲) ---۱۷۔ "ایمان دار اور یہودی اور صابی اور نصرانی اور مجوسی اور مشرکین ان سب کے درمیان قیامت کے دن خود اللہ تعالیٰ فیصلے کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ ہر ہر چیز پر گواہ ہے۔" O--- [مجوسی سے مراد ایران کے آتش پرست ہیں جو دو خداؤں کے قائل ہیں، ایک ظلمت کا خالق ہے دوسرا نور کا، جسے وہ اہرمن اور یزداں کہتے ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

Marfat.com

آرائش، زیب و زینت

(سورۃ الاعراف ۷)---۲۶۔ ''اے بنی آدم! ہم نے تمہیں لباس عنایت کیا ہے جو تمہارے ننگ (جسم کے چھپے ہوئے حصے) چھپاتا ہے اور زینت ہے۔ اور پرہیزگاری کا لباس تو بہتر ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہے تاکہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔'' O---۳۱۔ ''اے بنی آدم! ہر مقام سجدہ کے لئے آراستہ ہوا کرو۔ اور کھاؤ اور پیو مگر حد سے نہ بڑھو۔ کہ وہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔'' O---۳۲۔ ''کہو کس نے اللہ تعالیٰ کی آرائش کو جو اس نے اپنے بندوں کے لئے پیدا کی ہے اور رزق کی پاکیزہ چیزوں کو حرام کیا ہے؟ کہہ دیجئے! وہ اس دنیا میں ایمان والوں کے لئے ہیں اور روز قیامت کو خالص انہی کی ہوں گی اسی طرح ہم ان لوگوں کے لئے جو علم رکھتے ہیں آیتوں کو کھول کر بیان کرتے ہیں۔'' O

آزادی فکر و مذہب

(سورۃ البقرۃ ۲)---۲۵۶۔ ''نہیں کوئی زبردستی دین کے معاملہ میں بیشک صاف طور پر الگ ہو چکی ہے ہدایت گمراہی سے سو جس نے انکار کیا طاغوت کا اور ایمان لایا اللہ تعالیٰ پر تو یقیناً اس نے تھام لیا ایک ایسا مضبوط سہارا جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں اور اللہ سب کچھ سننے والا، ہر بات جاننے والا ہے۔'' O
---[تفصیل کے لئے باب نمبر ۹، مضمون: دین]

(سورۃ الانعام ۶)---۱۰۸۔ ''مگر ان لوگوں کو جنہیں وہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر پکارتے ہیں گالی نہ دو ورنہ وہ بھی مقابلے میں آ کر بے علمی میں اللہ کو گالی دیں گے۔ اسی طرح ہم نے ہر امت کے لئے ان کا عمل خوشنما بنا دیا ہے پھر ان کے رب کی طرف ہی ان کی واپسی ہو گی اور وہ انہیں بتائے گا جو کام وہ کیا کرتے تھے۔'' O

(سورۃ یونس ۱۰)---۹۹۔ ''اور اگر تیرا رب چاہتا تو وہ سب لوگ جو زمین پر ہیں سارے کے سارے ایمان لے آتے پر کیا تو لوگوں پر جبر کرے گا یہاں تک کہ وہ مومن بن جائیں۔'' O---۱۰۰۔ ''مگر کسی شخص کے لئے ممکن نہیں کہ وہ ایمان لے آئے سوائے اللہ تعالیٰ کی اجازت کے اور وہ ان لوگوں پر جو عقل نہیں رکھتے پلیدی ڈال دیتا ہے۔'' O

(سورۃ الکہف ۱۸)---۲۹۔ ''اور اعلان کر دو کہ یہ سراسر برحق قرآن تمہارے رب کی طرف سے ہے۔ اب جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرے۔ ظالموں کے لئے ہم نے وہ آگ تیار کر رکھی ہے جس کی قناتیں انہیں گھیر لیں گی۔ اگر وہ فریاد رسی چاہیں گے تو ان کی فریاد رسی اس پانی سے کی جائے گی جو تیل کی تلچھٹ جیسا ہو گا جو چہرے بھون ڈالے گا، بڑا ہی برا پانی ہے اور بڑی بری آرام گاہ (دوزخ) ہے۔'' O

آسمان پھٹ جائیں

(سورۃ مریم ۱۹)---۸۸۔ ''ان کا قول تو یہ ہے کہ اللہ رحمٰن نے بھی اولاد اختیار کی ہے۔'' O---۸۹۔ ''یقیناً تم بہت بری اور بھاری چیز لائے ہو۔'' O---۹۰۔ ''قریب ہے کہ اس قول کی وجہ سے آسمان پھٹ جائیں اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ ریزے ریزے ہو جائیں۔'' O---۹۱۔ ''کہ وہ رحمٰن کی اولاد ثابت کرنے بیٹھے۔'' O---۹۲۔ ''شان رحمٰن کے لائق نہیں کہ وہ اولاد رکھے۔'' O---۹۳۔ ''آسمان و زمین میں جو بھی ہیں سب کے سب اللہ کے غلام بن کر ہی آنے والے ہیں۔'' O

(سورۃ الشوریٰ ۴۲)---۴۔ ''آسمانوں کی (تمام) چیزیں اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے وہ برتر اور عظیم الشان ہے۔'' O---۵۔ ''قریب ہے آسمان اوپر سے پھٹ پڑیں اور تمام فرشتے اپنے رب کی پاکی تعریف کے ساتھ بیان کر رہے ہیں اور زمین والوں کے لئے استغفار کر رہے ہیں۔ خوب سمجھ رکھو کہ اللہ تعالیٰ ہی معاف فرمانے والا رحمت والا ہے۔'' O---[یعنی یہ کوئی معمولی بات تو نہیں ہے کہ کسی مخلوق کا نسب خدا سے جا ملایا گیا اور اسے خدا کا بیٹا یا بیٹی

Marfat.com

قرار دے دیا گیا۔ کسی کو حاجت روا اور فریاد رس ٹھیرا لیا گیا اور اس سے دُعائیں مانگی جانے لگیں۔ کسی بزرگ کو دنیا بھر کا کارساز سمجھ لیا گیا اور علانیہ کہا جانے لگا کہ ہمارے حضرت ہر وقت ہر جگہ ہر شخص کی سنتے ہیں اور وہی ہر ایک کی مدد کو پہنچ کر اس کے کام بنایا کرتے ہیں۔ کسی کو امر و نہی اور حلال و حرام کا مختار مان لیا گیا اور خدا کو چھوڑ کر لوگ اس کے احکام کی اطاعت اِس طرح کرنے لگے کہ گویا وہی ان کا خدا ہے۔ خدا کے مقابلے میں یہ وہ جسارتیں ہیں جن پر اگر آسمان پھٹ پڑیں تو کچھ بعید نہیں ہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]---٦۔ ''اور جن لوگوں نے اس کے سوا دوسروں کو کارساز بنالیا ہے اللہ تعالیٰ ان پر نگران ہے اور آپ ان کے ذمہ دار نہیں ہیں۔'' O

(سورۃ الرحمٰن ۵۵)---٣٧۔ ''پس جب کہ آسمان پھٹ کر سرخ ہو جائے جیسے کہ سرخ چمڑہ۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ١١، مضمون: قیامت]
---٣٨۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟'' O

آنکھوں کی ٹھنڈک

(سورۃ السجدۃ ٣٢)---١٧۔ ''کوئی نفس نہیں جانتا جو کچھ ہم نے ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے لیے پوشیدہ کر رکھی ہے' جو کچھ یہ کرتے تھے یہ اس کا بدلہ ہے۔'' O---[یعنی کوئی شخص ان انعامات اور نوازشات کا تصور بھی نہیں کر سکتا جو ہم نے اپنے بندوں کے لیے مخصوص کر رکھی ہیں۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم دونوں میں یہ حدیث موجود ہے۔ حضرت ابو ہریرہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جن کو آج تک کسی آنکھ نے نہیں دیکھا، کسی کان نے نہیں سنا اور نہ کوئی انسان اپنے دل میں ان کا تصور کر سکتا ہے۔ اس کے بعد حضور ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

ابرار، فرمانبردار

(سورۃ الدھر ٧٦)---٥۔ ''بیشک نیک لوگ وہ جام پئیں گے جس کی آمیزش کافوری ہے۔'' O---[آیت کا مطلب یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کے نیک بندے جنت میں تشریف فرما ہوں گے تو انہیں شراب طہور کے جام بھر بھر کر پلائے جائیں گے اور اس میں جو پانی ملایا جائے گا وہ اس چشمہ کا ہوگا جس کی رنگت' خوشبو اور خنکی کافور کی مانند ہوگی۔ (از تفسیر ضیاء القرآن ٨)]---٦۔ ''جو ایک چشمہ ہے۔ جس سے اللہ کے بندے پئیں گے اس کی نہریں نکال لے جائیں گے (جدھر چاہیں)۔'' O---[یعنی اس کو جدھر چاہیں گے' موڑ لیں گے' اپنے محلات و منازل میں' اپنی مجلسوں اور بیٹھکوں میں اور باہر میدانوں اور تفریح گاہوں میں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ ٤)]---٧۔ ''جو نذر پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی برائی چاروں طرف پھیل جانے والی ہے۔'' O---[فرمایا ایک تو ان کا یہ معمول تھا کہ جو نذر مانتے تھے اس کو پورا کیا کرتے تھے۔ یعنی نماز' زکوٰۃ' روزہ' حج' عمرہ اور ان کے علاوہ دیگر واجبات کو وہ پابندی سے ادا کرتے ہیں خلاصہ یہ ہوا کہ جو عبادتیں اللہ تعالیٰ نے اس پر فرض کی ہیں' ان کی ادائیگی میں بھی سستی نہیں کرتے اور جن نیکیوں اور طاعتوں کو خود اپنے اوپر لازم کر لیا ہے ان کو بھی پابندی سے بجالاتے ہیں]---[ان کی دوسری خوبی یہ ہے کہ ہر وقت قیامت سے خائف رہتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ یہ دن ضرور آئے گا اس کی تکلیفیں اور ہولناکیاں چار سو پھیل جائیں گی دور دور تک کہیں گوشہ عافیت نظر نہیں آئے گا۔ (از تفسیر ضیاء القرآن ١٠، ١١)]---٨۔ ''اور اللہ تعالیٰ کی محبت میں کھانا کھلاتے ہیں مسکین' یتیم اور قیدیوں کو۔'' O---[ان کی تیسری خوبی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کے باعث اس کی حاجت مند مخلوق کی ضرورتوں کو اپنی ضرورتوں پر فوقیت دیتے ہیں حاجت مندوں کی فہرست اگرچہ طویل ہے ان میں سے تین اہم اقسام کا ذکر کر دیا۔ اگر کوئی بھوکا' کوئی یتیم یا کوئی قیدی ان کے دروازے پر آ کر دستک دے تو وہ اسے دھتکارتے نہیں بلکہ اس کو کھانا کھلا کر رخصت کرتے ہیں۔ ان آیات کے اولین مصداق خاندان نبوت کے یہی حضرات ہیں جن لوگوں نے ان نفوس قدسیہ کی سیرت طیبہ کا مطالعہ کیا ہے ان پر مخفی نہیں کہ خاندان نبوت نے ساری زندگی اپنی ضروریات پر دوسروں کی ضرورتوں کو فوقیت دی خود تکلیف برداشت کی لیکن دوسروں کو خوش و خرم رکھا۔] [وہ کہتے ہیں کہ ہم آج اپنے رب کریم کو راضی کر لینا چاہتے ہیں کیونکہ ہمیں یقین ہے کہ ایک بہت سخت دن آنے والا ہے جس کی ہولناکیوں کا تصور کر کے ہمارے دل آج بھی لرز رہے ہیں اگر ہم نے اپنے رب کو خوش کر لیا تو ہمیں یقین ہے کہ قیامت کے روز ہمیں کوئی کھٹکا نہ ہوگا۔ (از تفسیر ٢١، ٣١ ضیاء القرآن)]---٩۔ ''ہم تو تمہیں صرف اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کے لیے کھلاتے ہیں نہ تم سے بدلہ چاہتے ہیں نہ شکر گزاری۔'' O---١٠۔ ''بیشک ہم اپنے پروردگار سے اس دن کا خوف کرتے ہیں جو اداسی اور سختی والا ہوگا۔'' O---[وہ کہتے ہیں کہ ہم آج اپنے رب کریم کو راضی کر لینا چاہتے ہیں کیونکہ ہمیں یقین ہے کہ ایک بہت سخت دن آنے والا ہے۔ جس کی ہولناکیوں کا تصور کر کے ہمارے دل آج بھی لرز

Marfat.com

رہے ہیں اگر ہم نے اپنے رب کو خوش کرلیا تو ہمیں یقین ہے کہ قیامت کے روز ہمیں کوئی کھٹکا نہ ہوگا۔ (از تفسیر ۱۴ ضیاء القرآن)]---۱۱۔ ''پس انہیں اللہ تعالیٰ نے اس دن کی برائی سے بچالیا اور انہیں تازگی اور خوشی پہنچائی۔''O---[جیسا کہ وہ اس کے شر سے ڈرتے تھے اور اس سے بچنے کے لئے اللہ کی اطاعت کرتے تھے۔ (از تفسیر ۲ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۲۔ ''اور انہیں ان کے صبر کے بدلے جنت اور ریشمی لباس عطا فرمائے۔''O---[صبر کا مطلب ہے دین کی راہ میں جو تکلیفیں آئیں انہیں خندہ پیشانی سے برداشت کرنا' اللہ کی اطاعت میں نفس کی خواہشات اور لذات کو قربان کرنا اور معصیتوں سے اجتناب کرنا۔ (از تفسیر ۴ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۳۔ ''یہ وہاں تختوں پر تکیے لگائے ہوئے بیٹھیں گے۔ نہ وہاں آفتاب کی گرمی دیکھیں گے نہ جاڑے کی سختی۔''O---۱۴۔ ''ان جنتوں کے سائے ان پر جھکے ہوئے ہوں گے اور ان کے (میوے اور) گچھے نیچے لٹکائے ہوئے ہوں گے۔''O---[یعنی درختوں کے پھل' گوش برآواز' فرماں بردار کی طرح' انسان کا جب کھانے کو جی چاہے گا تو وہ جھک کر اتنے قریب ہو جائیں گے کہ بیٹھے' لیٹے بھی انہیں توڑ لے۔ (ابن کثیر)۔ (از تفسیر ۱ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۵۔ ''اور ان پر چاندی کے برتنوں اور ان جاموں کا دور کرایا جائے گا جو شیشے کے ہوں گے۔''O---۱۶۔ ''شیشے بھی چاندی کے جن کا (ساقی نے) اندازے سے ناپ رکھا ہوگا۔''O---۱۷۔ ''اور انہیں وہاں وہ جام پلائے جائیں گے جن کی آمیزش زنجبیل کی ہو گی۔''O---۱۸۔ ''جنت کی ایک نہر سے جس کا نام سلسبیل ہے۔''O---[یعنی اس شراب زنجبیل کی بھی نہر ہوگی جسے سلسبیل کہا جاتا ہے۔ (از تفسیر ۶ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۹۔ ''اور ان کے ارد گرد گھومتے پھرتے ہوں گے وہ کم سن بچے جو ہمیشہ رہنے والے ہیں جب تو انہیں دیکھے تو سمجھے کہ وہ بکھرے ہوئے سچے موتی ہیں۔''O---۲۰۔ ''تو وہاں جہاں کہیں بھی نظر ڈالے گا سراسر نعمتیں اور عظیم الشان سلطنت ہی دیکھے گا۔''O---۲۱۔ ''ان کے جسموں پر سبز باریک اور موٹے ریشمی کپڑے ہوں گے اور انہیں چاندی کے کنگن کا زیور پہنایا جائے گا۔ اور انہیں ان کا رب پاک صاف شراب پلائے گا۔''O---۲۲۔ ''(کہا جائے گا) کہ یہ ہے تمہارے اعمال کا بدلہ اور تمہاری کوشش کی قدر کی گئی۔''O

ابولہب

(**سورۃ اللہب ۱۱۱**)---۱۔ ''ٹوٹ جائیں ابولہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ و برباد ہو گیا۔''O---[اس شخص کا اصل نام عبدالعزیٰ تھا اور اسے ابولہب اس لئے کہا جاتا تھا کہ اس کا رنگ بہت چمکتا ہوا سرخ و سفید تھا۔ لہب آگ کے شعلے کو کہتے ہیں اور ابولہب کے معنی ہیں شعلہ رو۔ یہاں اس کا ذکر اس کے نام کے بجائے اس کی کنیت سے کرنے کے کئی وجوہ ہیں۔ ایک یہ کہ وہ زیادہ تر اپنے نام سے نہیں بلکہ اپنی کنیت ہی سے معروف تھا۔ دوسرے یہ کہ اس کا نام عبدالعزیٰ (بندہ عزیٰ) ایک مشرکانہ نام تھا اور قرآن میں یہ پسند نہیں کیا گیا اسے اس نام سے یاد کیا جائے۔ تیسرے یہ کہ اس کا جو انجام اس سورہ میں بیان کیا گیا ہے اس کے ساتھ اس کی یہ کنیت ہی زیادہ مناسبت رکھتی ہے۔ (از تفسیر ا تفہیم القرآن)]---۲۔ ''کوئی فائدہ نہ پہنچایا اسے اس کے مال نے اور جو اس نے کمایا۔''O---[یہ مکہ کے چار دولت مندوں میں سے ایک تھا اس کے پاس آٹھ سیر سے زیادہ سونے کی اینٹیں تھیں دیگر جائیداد' سامان' مال مویشی اس کے ماسوا تھے اور صاحب اولاد بھی تھا اس کے کئی لڑکے تھے جو اس کی موجودگی میں پورے جوان تھے' لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اسے پکڑا اور ایک زہریلا آبلہ اس کے جسم پر نمودار ہوا تو سارے نوکر' خادم' بھائی رشتہ دار حتیٰ کہ اس کے اپنے فرزند بھی اس کو تڑپتا چھوڑ کر چلے گئے اس دنیا ہی میں اس نے دیکھ لیا کہ جس دولت کی کثرت پر وہ فخر کیا کرتا تھا' جن بیٹوں پر اس کو بڑا ناز تھا' مصیبت کے وقت وہ اسے بے یار و مددگار چھوڑ کر چلے گئے اور اس کے ذرا کام نہ آئے۔ ماکسب کا معنی بعض علماء نے اولاد کیا ہے۔ (از تفسیر ۲ ضیاء القرآن)]---۳۔ ''عنقریب وہ جھونکا جائے گا شعلوں والی آگ میں۔''O---[آج یہ میرے محبوب کی شان میں گستاخی کرتا ہے بے ادبی سے انگلی کا اشارہ کرتا ہے اور بڑی ڈینگیں مارتا ہے' قلیل عرصے کے بعد ہم اسے اس گستاخی کا مزا چکھائیں گے اور اسے ایسی آگ میں جھونکیں گے جس میں شعلے اٹھ رہے ہوں گے۔ (از تفسیر ۳ ضیاء القرآن)]---۴۔ ''اور اس کی جورو بھی بدبخت ایندھن اٹھانے والی۔''O---[اس کی بیوی کا نام اروہ اور کنیت ام جمیل تھی یہ ابوسفیان کی بہن تھی اور بھینگی تھی اور اس کے دل میں حضور کی عداوت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی اسلام دشمنی میں یہ اپنے بدبخت خاوند کی طرح پیچھے نہ تھی اس کا مشغلہ یہ تھا کہ دن کے وقت جنگل میں نکل جاتی' خاردار لکڑیاں چنتی رہتی اور گٹھا باندھ کر اٹھا لاتی اور رات کے وقت اس راستے میں ان کانٹوں کو بچھا دیتی' جس سے گزر کر اللہ کا حبیب ﷺ اپنے پروردگار کی جناب میں سجدہ ریز ہونے کے لئے حرم کی طرف تشریف لے جاتا۔ جب یہ سورت نازل ہوئی تو یہ سن کر آگ بگولا ہو گئی اور اپنی مٹھیوں میں سنگریزے بھر کر حضور کی تلاش میں نکلی کہ جہاں ملیں گے' ان پتھروں سے خبر لوں گی' حضور صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے پاس بیٹھے تھے حضرت ابوبکر صدیق حاضر خدمت تھے حضرت ابوبکر صدیق نے جب اس کو آتے ہوئے دیکھا تو عرض کیا یا رسول اللہ! ام جمیل آ رہی ہے اور یہ مردود کوئی خباثت کرے گی حضور نے ارشاد فرمایا وہ مجھے نہ دیکھ سکے گی چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ وہ قریب آ کر حضور کو نہ دیکھ سکی اور بڑبڑاتے ہوئے

Marfat.com

واپس چلی گئی۔ ارشاد فرمایا جلس آگ میں اس کا گستاخ خاوند جلایا جائے گا' اسی آگ میں وہ بھی جھونکی جائے گی]۔۔۔[حمالۃ الحطب کا ایک اور مفہوم بھی بیان کیا گیا ہے جو شخص لوگوں کے درمیان چغل خوری کرے' اس کے بارے میں کہتے ہیں فلان یحطب علی فلان اذا ورش علیہ جب کوئی شخص لوگوں کے درمیان چغلیاں کھائے اور مخالفت کی آگ کو بھڑکائے' اس کے لئے یہ لفظ استعمال کیا گیا ہے ایسے شخص کی حدیث پاک میں بھی بڑی مذمت کی گئی ہے ارشاد نبوی ہے کوئی چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا۔ (از تفسیر ضیاء القرآن)]۔۔۔۵۔ ''اس کے گلے میں مونج کی رسی ہوگی۔'' O۔۔۔[ام جمیل کے بارے میں خصوصی طور پر یہ الفاظ استعمال کرنے میں یہ راز ہے کہ وہ مکہ کے رئیس اعظم کی بیوی تھی اس کے گلے میں جواہرات کا گراں بہا ہار تھا اور وہ کہتی تھی واللات والعزی لا نفقنها الا فی عداوة محمد کہ لات وعزی کی قسم میں موتیوں کے اس بیش قیمت ہار کو فروخت کر کے محمد (ﷺ) کی عداوت میں خرچ کروں گی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اس اکڑی ہوئی گردن میں جس میں آج بڑا قیمتی ہار ہے' ہم مونج کی رسی ڈال کر اسے جہنم میں گھسیٹیں گے جو ستر گز لمبی ہوگی بعض روایات میں یہ بھی آیا ہے کہ وہ حسب معمول خاردار لکڑیوں کا گٹھا سر پر اٹھائے ہوئے آ رہی تھی۔ وہ گٹھا مونج کی رسی میں بندھا ہوا تھا وہ ایک پتھر پر آرام کرنے کے لئے بیٹھ گئی وہ گٹھا پیچھے ہٹ گیا اور رسی اس کے گلے میں حمائل ہوگئی جس سے اس کا دم گھٹ گیا اور وہ مر گئی۔ (از تفسیر ضیاء القرآن)]

اتحاد، مضبوطی سے تھام لو اللہ کی رسی

(سورۃ البقرۃ ۲)۔۔۔۱۷۶۔ ''یہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے نازل کی ہے یہ کتاب سچائی کے ساتھ اور بیشک جنہوں نے اختلاف کیا اس کتاب میں وہ ضد میں بہت دور جا نکلے ہیں۔'' O۔۔۔۲۱۳۔ ''تھے سب انسان ایک ہی امت۔ (پھر ان میں اختلافات ہوگئے) تو بھیجے اللہ تعالیٰ نے انبیاء بشارت دینے والے اور خبردار کرنے والے اور نازل کی ان کے ساتھ اپنی کتاب مبنی برحق تا کہ فیصلہ کرے وہ لوگوں کے درمیان ان باتوں کا اختلاف کرتے تھے وہ جن میں۔ اور نہیں اختلاف کیا کتاب میں مگر ان لوگوں نے جنہیں دی گئی تھی وہ اس کے بعد کہ آچکے تھے ان کے پاس واضح احکام محض آپس کی ضد کی بنا پر پھر ہدایت دی اللہ نے ان لوگوں کو جو ایمان لائے (محمد ﷺ) پر ان باتوں میں جن میں اختلاف کیا کرتے تھے (پہلے لوگ) حق کی اپنے حکم سے اور اللہ ہی ہدایت دیتا ہے جسے چاہے سیدھے راستے کی۔'' O

(سورۃ آل عمران ۳)۔۔۔۱۹۔ ''بلاشبہ دین اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف اسلام ہے۔ اور نہیں اختلاف کیا (اس دین سے) ان لوگوں نے جنہیں دی گئی کتاب مگر اس کے بعد کہ آچکا تھا ان کے پاس حقیقی علم (محض) آپس کی ضد اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے۔ اور جو کوئی انکار کرے گا احکام الٰہی کا تو بیشک اللہ جلد چکانے والا ہے حساب کا۔'' O۔۔۔۱۰۱۔ ''اور جس نے تھام لیا مضبوطی سے اللہ تعالیٰ کا دامن تو ضرور ہدایت پا گیا وہ سیدھے راستے کی۔'' O۔۔۔[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: اے ایمان والو]۔۔۔۱۰۳۔ ''اور مضبوطی سے تھام لو تم اللہ تعالیٰ کی رسی کو سب مل کر اور فرقہ بندی نہ کرو اور یاد کرو احسان اللہ کا جو اس نے تم پر کیا کہ تھے تم (آپس میں) دشمن پھر الفت پیدا کر دی اس نے تمہارے دلوں میں ہو گئے تم اللہ کے فضل و کرم سے بھائی بھائی اور تھے تم (کھڑے) کنارے پر آگ سے بھرے گڑھے کے سو بچا لیا اللہ نے تم کو اس سے۔ اسی طرح کھول کھول کر بیان کرتا ہے اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اپنی آیات تا کہ تم راہنمائی حاصل کرو۔'' O۔ [تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: تفرقہ بازی]۔۔۔۱۰۵۔ ''اور نہ ہو جانا تم ان لوگوں کی طرح جو فرقوں میں بٹ گئے اور اختلاف میں مبتلا ہو گئے اس کے بعد بھی کہ آچکے تھے ان کے پاس واضح احکام اور یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے ہے عذاب عظیم۔'' O۔۔۔۲۰۰۔ ''اے ایمان والو! ثابت قدم رہو اور (دشمنوں کے) مقابلہ میں پامردی دکھاؤ اور اتفاق و اتحاد قائم رکھتے ہوئے جہاد کے لئے کمربستہ رہو اور ڈرتے رہو اللہ تعالیٰ سے تا کہ تم کامیابی سے ہمکنار ہو۔'' O

(سورۃ النساء ۴)۔۔۔۱۴۶۔ ''مگر وہ لوگ جنہوں نے توبہ کر لی اور اپنی اصلاح کر لی اور مضبوطی سے پکڑ لیا اللہ تعالیٰ (کی رسی) کو اور خالص کر لیا اپنے دین کو اللہ تعالیٰ کے لئے۔ سو ایسے لوگ مومنوں کے ساتھ ہوں گے اور عنقریب دے گا اللہ تعالیٰ مومنوں کو اجر عظیم۔'' O

(سورۃ الانعام ۶)۔۔۔۱۵۳۔ ''اور یہ کہ یہی میرا سیدھا راستہ ہے پس اس پر چلو اور دوسری راہوں پر نہ چلو کہ وہ تمہیں اس کی راہ سے الگ کر دیں گی۔ اس بات کی وہ تمہیں تاکید کرتا ہے تا کہ تم میں خوف خدا پیدا ہو۔'' O۔۔۔۱۵۹۔ ''جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کیا اور گروہ گروہ ہوگئے، تو کسی بات میں ان میں سے نہیں، ان کا معاملہ صرف اللہ کے سپرد ہے پھر وہ انہیں بتائے گا جو وہ کرتے رہتے۔'' O

(سورۃ الاعراف ۷)۔۔۔۱۷۰۔ ''اور وہ لوگ جو کتاب خدا کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں بیشک ہم اصلاح کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتے۔'' O

Marfat.com

(سورۃ الانفال ۸) ---۴۶ ''اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا کہنا مانو اور آپس میں جھگڑا نہ کرو ورنہ تم حوصلہ ہار جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی اور صبر کرو کہ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔'' O

(سورۃ التوبہ ۹) ---۱۰۷ ''اور جن لوگوں نے ایک مسجد ضرر پہنچانے، کفر کرنے، مومنوں میں پھوٹ ڈالنے اور اس شخص کے گھات لگانے کے لیے جو پہلے ہی اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے جنگ کرتا رہا ہے ٹھہرائی ہے اور وہ ضرور قسمیں کھائیں گے کہ ہم نے تو صرف بھلائی چاہی تھی مگر اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ یقیناً جھوٹے ہیں۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: مسجد ضرار)

(سورۃ یونس ۱۰) ---۱۹ ''اور سب انسان صرف ایک ہی امت ہیں پھر بھی اختلاف کرتے ہیں اور اگر تیرے رب کی طرف سے ایک بات طے نہ ہو چکی ہوتی تو ان کے درمیان ان باتوں کا جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں فیصلہ ہو چکا ہوتا۔'' O

احادیث مبارکہ:

☆ حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو ایمانداروں کو آپس کی رحمت اور محبت اور مہربانی میں ایک جسم کی مانند دیکھے گا۔ جب کسی عضو کو تکلیف پہنچتی ہے تمام بدن کے اعضاء بیداری اور تپ کو بلاتے ہیں۔

☆ اسی (حضرت نعمانؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمام ایماندار ایک آدمی کی مانند ہیں اگر اس کی آنکھ میں تکلیف ہوتی ہے تو سارا بدن تکلیف محسوس کرتا ہے۔ اگر سر دکھتا ہے سارا بدن دکھنے لگتا ہے۔

☆ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی مسلمان شخص کے لیے حلال نہیں کہ تین دن سے زیادہ تک کے لیے اپنے بھائی کو چھوڑ دے۔ جس نے تین سے زیادہ تک اپنے بھائی کو چھوڑے رکھا، وہ مر گیا تو آگ میں داخل ہوگا۔ از دستور القرآن صفحہ نمبر ۵۰۳۔ مؤلفہ محمد شریف چوہدری۔

اپنے ہاتھوں اپنی بربادی

(سورۃ الحشر ۵۹) ---۲ ''وہی ہے جس نے اہل کتاب میں سے کافروں کو ان کے گھروں سے پہلے حشر کے وقت نکالا تمہارا گمان (بھی) نہ تھا کہ وہ نکلیں گے اور وہ خود (بھی) سمجھ رہے تھے کہ ان کے (سنگین) قلعے انہیں اللہ تعالیٰ (کے عذاب) سے بچالیں گے پس ان پر اللہ تعالیٰ (کا عذاب) ایسی جگہ سے آپڑا کہ انہیں گمان بھی نہ تھا اور ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے رعب ڈال دیا وہ اپنے گھروں کو اپنے ہی ہاتھوں اجاڑ رہے تھے اور مسلمانوں کے ہاتھوں (برباد کروا رہے تھے) پس اے آنکھوں والو! عبرت حاصل کرو۔'' O --- [یعنی جب انہیں یقین ہو گیا کہ اب جلاوطنی ناگزیر ہے تو انہوں نے دوران محاصرہ اندر سے اپنے گھروں کو برباد کرنا شروع کر دیا تا کہ وہ مسلمانوں کے بھی کام کے نہ رہیں۔ یا یہ مطلب ہے کہ سامان لے جانے کی اجازت سے پورا فائدہ اٹھانے کے لیے وہ اپنے اپنے اونٹوں پر جتنا سامان لاد کر لے جاسکتے تھے اپنے گھر ادھیڑ ادھیڑ کر وہ سامان انہوں نے اونٹوں پر رکھ لیا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] مزید تفصیل کیلئے باب ۱۲، مضمون: اہل کتاب)

احادیث مبارک

(سورۃ الاحزاب ۳۳) ---۳۴ ''اور تمہارے گھروں میں اللہ تعالیٰ کی جو آیتیں اور رسول ﷺ کی جو احادیث پڑھی جاتی ہیں ان کا ذکر کرتی رہو یقیناً اللہ تعالیٰ لطف کرنے والا اخبردار ہے۔'' O --- [یعنی ان پر عمل کرو۔ حکمت سے مراد احادیث ہیں۔ اس آیت سے استدلال کرتے ہوئے بعض علماء نے کہا ہے کہ حدیث بھی قرآن کی طرح ثواب کی نیت سے پڑھی جاسکتی ہے۔ علاوہ ازیں یہ آیت بھی ازواج مطہرات کے اہل بیت ہونے پر دلالت کرتی ہے اس لیے کہ نزول وحی جس کا ذکر اس آیت میں ہے ازواج مطہرات کے گھروں میں ہی ہوتا تھا بالخصوص حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں۔ جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

احتساب، پوچھ پچھ

(سورۃ البقرۃ ۲) ---۲۰۰ ''پھر جب تم ارکان حج ادا کر چکو تو مناسک اپنے حج کے تو ذکر کرو اللہ تعالیٰ کا جیسے ذکر کیا کرتے تھے تم اپنے آباؤ اجداد کا بلکہ اس سے بڑھ کر

Marfat.com

سو کچھ لوگ تو ایسے ہیں جو کہتے ہیں اے ہمارے رب! دے دے ہمیں دُنیا ہی میں (سب کچھ) اور نہیں ایسے شخص کے لئے آخرت میں کوئی حصہ۔ O ---۲۰۱۔ ''اور کچھ ایسے ہیں جو کہتے ہیں اے ہمارے رب! دے دے ہمیں دُنیا میں بھی اچھائی اور بھلائی اور آخرت میں بھی اچھائی اور بھلائی اور بچا تو ہمیں آگ کے عذاب سے۔'' O---۲۰۲۔ ''یہی لوگ ہیں کہ ہے ان کے لئے حصہ ان کی کمائی کا اور اللہ تعالیٰ جلد حساب چکانے والا ہے۔'' O

(**سورۃ آل عمران ۳**)---۱۹۔ ''بلاشبہ دین اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف اسلام ہے اور نہیں اختلاف کیا (اس دین میں) ان لوگوں نے جنہیں دی گئی کتاب مگر اس کے بعد کہ آچکا تھا ان کے پاس حقیقی علم (محض) آپس کی ضد اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے۔ اور جو کوئی انکار کرے گا احکام الٰہی کا تو بیشک اللہ جلد چکانے والا ہے حساب کا۔'' O---۵۵۔ ''جب کہا اللہ نے اے عیسیٰ! بیشک میں واپس لے لوں گا تمہیں اور اٹھا لوں گا تم کو اپنی طرف اور پاک کر دوں گا تم کو ان لوگوں کے (گندے ماحول) سے جو کافر ہیں اور کروں گا ان لوگوں کو جنہوں نے اتباع کیا تمہارا، غالب ان لوگوں پر جنہوں نے انکار کیا قیامت کے دن تک پھر میری طرف لوٹ کر آنا ہے تمہیں پس فیصلہ کروں گا میں تمہارے درمیان ان باتوں کا جن میں تم باہم اختلاف کرتے تھے۔'' O---۱۰۴۔ ''اور چاہئے کہ رہے تم میں (ہمیشہ) ایک جماعت ایسے لوگوں کی جو دعوت دیتے رہیں نیکی کی طرف اور حکم دیں اچھے کاموں کا اور منع کریں برے کاموں سے اور یہی لوگ ہیں درحقیقت فلاح پانے والے۔'' O---۱۱۰۔ ''تم ہو (اے مسلمانو! وہ) بہترین امت جسے پیدا کیا گیا ہے انسانوں (کی راہنمائی) کے لئے حکم دیتے ہو تم اچھے کاموں کا اور منع کرتے ہو برے کاموں سے اور ایمان رکھتے ہو اللہ تعالیٰ پر اور اگر کہیں ایمان لے آتے اہل کتاب بھی (قرآن اور رسول ﷺ پر) تو ہوتا بہت بہتر ان کے حق میں۔ ان میں سے تھوڑے ہیں جو مومن ہیں اور زیادہ ان میں سے فاسق ہیں۔'' O---۱۹۹۔ ''اور بیشک اہل کتاب میں کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو ایمان رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ پر اور اس پر جو نازل کیا گیا تمہاری طرف اور اس پر جو نازل کیا گیا ان کی طرف۔ جھکے رہتے ہیں اللہ کے حضور۔ نہیں بیچتے اللہ کی آیات کو حقیر معاوضے پر۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے لئے ہے ان کا اجر خاص ان کے رب کے پاس۔ بیشک اللہ بہت جلد چکانے والا ہے حساب کا۔'' O

(**سورۃ المائدۃ ۵**)---۴۔ ''وہ تجھ سے پوچھتے ہیں کہ ان کے لئے کیا چیزیں حلال ہیں؟ کہہ پاکیزہ چیزیں تمہارے لئے حلال ہیں اور جن شکاری جانوروں کو تم نے شکار کرنا سکھایا انہیں سکھایا جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں سکھایا۔ وہ جو چیز تمہارے لئے پکڑ رکھیں وہ بھی کھاؤ اور اس پر اللہ تعالیٰ کا نام پڑھ لو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو کہ اللہ تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہے۔'' O

(**سورۃ الانعام ۶**)---۶۲۔ ''پھر وہ اپنے سچے آقا، اللہ کی طرف لوٹا دیئے جاتے ہیں۔ سنو! حکم اسی کا چلتا ہے اور وہ بہت ہی جلد حساب لینے والا ہے۔'' O

(**سورۃ الرعد ۱۳**)---۴۱۔ ''کیا وہ نہیں دیکھتے؟ کہ ہم زمین کو اس کے کناروں سے گھٹاتے چلے آ رہے ہیں، اللہ تعالیٰ حکم کرتا ہے کوئی اس کے احکام پیچھے ڈالنے والا نہیں، وہ جلد حساب لینے والا ہے۔'' O---[یعنی عرب کی سرزمین مشرکین پر بتدریج تنگ ہو رہی ہے اور اسلام کو غلبہ و عروج حاصل ہو رہا ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ ابراہیم ۱۴**)---۵۱۔ ''یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ہر شخص کو اس کے کیے ہوئے اعمال کا بدلہ دے، بیشک اللہ تعالیٰ کو حساب لیتے کچھ دیر نہیں لگنے کی۔'' O

(**سورۃ النحل ۱۶**)---۴۴۔ ''دلیلوں اور کتابوں کے ساتھ یہ ذکر (کتاب) ہم نے آپ کی طرف اتارا ہے کہ لوگوں کی جانب جو نازل فرمایا گیا ہے آپ اسے کھول کھول کر بیان کر دیں، شاید کہ وہ غور و فکر کریں۔'' O---۴۵۔ ''بدترین داؤ پیچ کرنے والے کیا اس بات سے بے خوف ہو گئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں زمین میں دھنسا دے یا ان کے پاس ایسی جگہ سے عذاب آ جائے جہاں کا انہیں وہم و گمان بھی نہ ہو۔'' O---۴۶۔ ''یا انہیں چلتے پھرتے پکڑ لے۔ یہ کسی صورت میں اللہ تعالیٰ کو عاجز نہیں کر سکتے۔'' O---[اس کے کئی مفہوم ہو سکتے ہیں مثلاً (۱) جب تم تجارت یا کاروبار کے لئے سفر پر جاؤ (۲) جب تم کاروبار کو فروغ دینے کے لئے مختلف حیلے اور طریقے اختیار کرو (۳) یا رات کو آرام کرنے کے لئے اپنے بستروں پر جاؤ۔ یہ تقلّب کے مختلف مفہوم ہیں۔ اللہ تعالیٰ جب چاہے ان صورتوں میں بھی تمہارا مواخذہ کر سکتا ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۴۷۔ ''یا انہیں ڈرا دھمکا کر پکڑ لے، پس یقیناً تمہارا پروردگار اعلیٰ شفقت اور انتہائی رحم والا ہے۔'' O---[تخوّف کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ پہلے سے ہی دل میں عذاب اور مواخذے کا ڈر ہو۔ جس طرح بعض دفعہ انسان کسی بڑے گناہ کا ارتکاب کر بیٹھتا ہے تو خوف محسوس کرتا ہے کہ کہیں اللہ تعالیٰ میری گرفت نہ کر لے چنانچہ بعض دفعہ اس طرح بھی مواخذہ ہوتا ہے کہ وہ گناہوں پر فوراً مواخذہ نہیں کرتا بلکہ مہلت دیتا ہے اور اس مہلت سے بہت سے لوگوں کو توبہ و استغفار کی توفیق بھی نصیب ہو جاتی ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ بنی اسرائیل ۱۷**)---۱۳۔ ''ہم نے ہر انسان کی برائی بھلائی کو اس کے گلے لگا دیا ہے اور بروز قیامت ہم اس کے سامنے اس کا نامہ اعمال نکالیں گے جسے وہ اپنے اوپر کھلا ہوا پا لے گا۔'' O---۱۴۔ ''لے! خود ہی اپنی کتاب آپ پڑھ لے۔ آج تو تو آپ ہی اپنا خود حساب لینے کو کافی ہے۔'' O

Marfat.com

(سورۃ الکہف ۱۸)---۸۷۔ ''اس نے کہا کہ جو ظلم کرے گا اسے تو ہم بھی اب سزا دیں گے پھر وہ اپنے پروردگار کی طرف لوٹایا جائے گا اور وہ اسے سخت تر عذاب دے گا۔'' O---۸۸۔ ''ہاں جو ایمان لائے اور نیک اعمال کرے اس کے لیے تو بدلے میں بھلائی ہے اور ہم اسے اپنے کام میں بھی آسانی ہی کا حکم دیں گے۔'' O

(سورۃ الانبیاء ۲۱)---۱۔ ''لوگوں کے حساب کا وقت قریب آ گیا پھر بھی وہ بے خبری میں منہ پھیرے ہوئے ہیں۔'' O---۴۷۔ ''قیامت کے دن ہم درمیان میں لا رکھیں گے ٹھیک ٹھیک تولنے والی ترازو کو۔ پھر کسی پر کچھ بھی ظلم نہ کیا جائے گا۔ اور اگر ایک رائی کے دانے کے برابر بھی عمل ہو گا ہم اسے لا حاضر کریں گے اور ہم کافی ہیں حساب کرنے والے۔'' O

(سورۃ النور ۲۴)---۳۹۔ ''اور کافروں کے اعمال مثل اس چمکتی ہوئی ریت کے ہیں جو چٹیل میدان میں ہو جسے پیاسا شخص دور سے پانی سمجھتا ہے لیکن جب اس کے پاس پہنچتا ہے تو اسے کچھ بھی نہیں پاتا' ہاں اللہ کو اپنے پاس پاتا ہے جو اس کا حساب پورا پورا چکا دیتا ہے۔ اللہ بہت جلد حساب کرنے والا ہے۔'' O

(سورۃ العنکبوت ۲۹)---۲۲۔ ''تم نہ تو زمین میں اللہ تعالیٰ کو عاجز کر سکتے ہو نہ آسمان میں، اللہ تعالیٰ کے سوا تمہارا کوئی والی ہے نہ مددگار۔'' O---۲۳۔ ''جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیتوں اور اس کی ملاقات کو بھلاتے ہیں وہ میری رحمت سے ناامید ہو جائیں اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔'' O---[اللہ تعالیٰ کی رحمت' دنیا میں عام ہے جس سے کافر اور مومن' منافق اور مخلص اور نیک اور بد سب یکساں طور پر مستفیض ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو دنیا کے وسائل' آسائشیں اور مال و دولت عطا کر رہا ہے یہ رحمت الٰہی کی وہ وسعت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے دوسرے مقام پر فرمایا ''میری رحمت نے ہر چیز کو گھیر لیا ہے''۔ لیکن آخرت چونکہ دار الجزاء ہے' انسان نے دنیا کی کھیتی میں جو کچھ بویا ہو گا' اسی کی فصل اسے وہاں کاٹنی ہو گی' جیسے عمل کیے ہوں گے' اسی کی جزا اسے وہاں ملے گی۔ اللہ کی بارگاہ میں بے لاگ فیصلے ہوں گے۔ دنیا کی طرح اگر آخرت میں بھی نیک و بد کے ساتھ یکساں سلوک ہو اور مومن و کافر دونوں ہی رحمت الٰہی کے مستحق قرار پائیں تو اس سے ایک تو اللہ تعالیٰ کی صفت عدل پر حرف آتا ہے' دوسرے قیامت کا مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے۔ قیامت کا دن تو اللہ تعالیٰ نے رکھا ہی اس لیے ہے کہ وہاں نیکوں کو ان کی نیکیوں کے صلے میں جنت اور بدوں کو ان کی بدیوں کی جزا میں جہنم دی جائے۔ اس لیے قیامت والے دن اللہ تعالیٰ کی رحمت صرف اہل ایمان کے لیے خاص ہو گی۔ جسے یہاں بھی بیان کیا گیا ہے کہ جو لوگ آخرت اور معاد کے ہی منکر ہوں گے وہ میری رحمت سے ناامید ہوں گے یعنی ان کے حصے میں رحمت الٰہی نہیں آئے گی۔ سورۂ اعراف میں اس کو ان الفاظ سے بیان کیا گیا ہے ''میں یہ رحمت (آخرت میں) ان لوگوں کے لیے لکھوں گا جو متقی' زکوٰۃ ادا کرنے والے اور ہماری آیتوں پر ایمان رکھنے والے ہوں گے''۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الروم ۳۰)---۳۴۔ ''تاکہ وہ اس چیز کی ناشکری کریں جو ہم نے انہیں دی ہے اچھا تم فائدہ اٹھا لو ابھی ابھی تمہیں معلوم ہو جائے گا۔'' O

(سورۃ یٰسین ۳۶)---۶۰۔ ''اے اولاد آدم! کیا میں نے تم سے قول قرار نہیں لیا تھا کہ تم شیطان کی عبادت نہ کرنا' وہ تو تمہارا کھلا دشمن ہے۔'' O---۶۱۔ ''اور میری ہی عبادت کرنا۔ سیدھی راہ یہی ہے۔'' O---۶۲۔ ''شیطان نے تو تم میں سے بہت ساری مخلوق کو بہکا دیا۔ کیا تم عقل نہیں رکھتے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ا، مضمون: میدان محشر میں اللہ تعالیٰ کا فرمان]---۶۳۔ ''یہی وہ دوزخ ہے جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا تھا۔'' O---۶۴۔ ''اپنے کفر کا بدلہ پانے کے لیے آج اس میں داخل ہو جاؤ۔'' O---۶۵۔ ''ہم آج کے دن ان کے منہ پر مہریں لگا دیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے باتیں کریں گے اور ان کے پاؤں گواہیاں دیں گے' ان کاموں کی جو وہ کرتے تھے۔'' O---[پہلے فرمایا گیا کہ آج کسی پر ظلم نہیں ہو گا۔ سب کے ساتھ خواہ کوئی باغی یا سرکش ہی کیوں نہ ہو' پورا پورا انصاف کیا جائے گا۔ عدل کا تقاضا یہ ہے کہ جو فیصلہ کیا جائے گواہوں کی گواہی اور دیگر دلائل کو سامنے رکھ کر کیا جائے۔ اگر فیصلہ کرتے وقت گواہوں کو سرے سے نظر انداز کر دیا جائے' کسی ثبوت کی ضرورت ہی محسوس نہ کی جائے' تو وہ فیصلہ اگر عین حق ہو تب بھی اعتراض ہو سکتا ہے کہ فیصلہ کرتے وقت صحیح طریقہ کار اختیار نہیں کیا گیا۔ لیکن کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ قاضی پوری احتیاط سے ساری کارروائی مکمل کرتا ہے۔ گواہ پیش ہوتے ہیں۔ دوسرے دستاویزی ثبوت فراہم کیے جاتے ہیں پھر قاضی اپنے فیصلے کا اعلان کرتا ہے اس پر دوسرا تو کوئی انگشت نمائی نہیں کر سکتا' لیکن جس کے خلاف فیصلہ صادر ہوتا ہے وہ سراپا احتجاج بن کر گواہوں کو جھوٹا اور دستاویزوں کو جعلی قرار دے دیتا ہے۔ اگرچہ ایسے آدمی کا شور و غل قطعاً کوئی معنی نہیں رکھتا۔ بہر حال اس کے دل میں تو ایک قسم کی موہوم سی خلش باقی رہ جاتی ہے۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ جو فیصلہ فرمائے گا' وہ اتنا قطعی اور ہر شک و شبہ سے بالا ہو گا کہ خود وہ شخص جس کے خلاف فیصلہ سنایا گیا ہو گا وہ بھی یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو گا کہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ بالکل درست اور سراسر حق ہے۔ اس لیے یہاں فرمایا جا رہا ہے کہ مجرمین جب عدالت ایزدی میں پیش ہوں گے۔ ان پر فرد جرم عائد کیا جائے گا' تو وہ اقبال جرم سے مکر جائیں گے۔ کراماً کاتبین گواہی دیں گے۔ ان کے صحائف عمل پیش کیے جائیں گے لیکن وہ نہ مانوں کی رٹ لگانے سے باز نہ آئیں گے' ان کی بک بک جب حد سے تجاوز کر جائے گی' اس وقت ان کے منہ سی دیے جائیں گے۔ ان کی زبانوں سے قوت گویائی سلب کر لی جائے گی' ان کے ہاتھوں اور پاؤں کو حکم ملے گا کہ تم بتاؤ انہوں نے کیا کیا کرتوت کیے۔ ہاتھ اور پاؤں عینی شاہد کی

Marfat.com

حیثیت سے سارا کچا چٹھہ کھول کر سامنے رکھ دیں گے۔ اس کے بعد ان کی وہ ساری حجت بازی ختم ہو جائے گی اور بجز خاموشی اور تسلیم کے ان کے لیے کوئی چارہ نہ رہے گا۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)] ---۶۶۔ ''اگر ہم چاہتے تو ان کی آنکھیں بے نور کر دیتے پھر یہ رستے کی طرف دوڑتے پھرتے لیکن انہیں کیسے دکھائی دیتا؟'' O ---۶۷۔ ''اور اگر ہم چاہتے تو ان کی جگہ ہی پر ان کی صورتیں مسخ کر دیتے پھر نہ وہ چل پھر سکتے اور نہ لوٹ سکتے۔'' O ---[قیامت کا نقشہ کھینچنے کے بعد اب انہیں بتایا جا رہا ہے کہ یہ قیامت تو خیر تمہیں دور کی چیز نظر آتی ہے، مگر ذرا ہوش میں آ کر دیکھو کہ خود اس دنیا میں، جس کی زندگی پر تم پھولے ہوئے ہو، تم کس طرح اللہ تعالیٰ کے دستِ قدرت میں بے بس ہو۔ یہ آنکھیں جن کی بینائی کے طفیل تم اپنی دنیا کے سارے کام چلا رہے ہو، اللہ تعالیٰ کے ایک اشارے سے اندھی ہو سکتی ہیں۔ یہ ٹانگیں جن کے بل پر تم یہ ساری دوڑ دھوپ دکھا رہے ہو، اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان پر اچانک فالج گر سکتا ہے۔ جب تک اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی یہ طاقتیں کام کرتی رہتی ہیں، تم اپنی خودی کے زعم میں مدہوش رہتے ہو، مگر جب ان میں سے کوئی ایک طاقت بھی جواب دے جاتی ہے تو تمہیں معلوم ہو جاتا ہے کہ تمہاری بساط کتنی ہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(**سورۃ الصّٰفّٰت ۳۷**) ---۲۴۔ ''اور انہیں ٹھہرا لو (اس لیے) کہ ان سے (ضروری) سوال کیے جانے والے ہیں۔'' O ---[یہ حکم جہنم میں لے جانے سے قبل ہوگا، کیونکہ حساب کے بعد ہی وہ جہنم میں جائیں گے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۲۵۔ ''تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ (اس وقت) تم ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے۔'' O ---۲۶۔ ''بلکہ وہ (سب کے سب) آج فرمانبردار بن گئے۔'' O [پہلا فقرہ مجرمین کو خطاب کر کے ارشاد ہوگا۔ اور دوسرا فقرہ ان عام حاضرین کی طرف رُخ کر کے فرمایا جائے گا جو اُس وقت جہنم کی طرف مجرمین کی روانگی کا منظر دیکھ رہے ہوں گے۔ یہ فقرہ خود بتا رہا ہے کہ اُس وقت حالت کیا ہوگی۔ بڑے بڑے ہیکڑ مجرمین کے کس بل نکل چکے ہوں گے اور کسی مزاحمت کے بغیر وہ کان دبائے جہنم کی طرف جا رہے ہوں گے۔ کہیں کوئی دھکے کھا رہے ہوں گے اور درباریوں میں سے کوئی ''ان'' کو بچانے کے لیے آگے نہ بڑھے گا۔ کہیں کوئی فاتح عالم اور کوئی ڈکٹیٹر انتہائی ذلت کے ساتھ چلا جا رہا ہوگا اور اس کا لشکر جرار خود اسے سزا کے لیے پیش کر دے گا۔ کہیں کوئی لیڈر صاحب کسمپرسی کے عالم میں جہنم کی طرف رواں دواں ہوں گے اور دنیا میں جو لوگ ان کی کبریائی کے جھنڈے اٹھائے پھرتے تھے وہ سب وہاں اُن کی طرف سے نگاہیں پھیر لیں گے۔ حد یہ ہے کہ جو عاشق دنیا میں اپنے معشوق پر جان چھڑکتے تھے انہیں بھی اس کے حالِ بد کی کوئی پروا نہ ہوگی۔ اس حالت کا نقشہ کھینچ کر اللہ تعالیٰ دراصل یہ بات ذہن نشین کرانا چاہتے ہیں کہ دنیا میں انسان اور انسان کے جو تعلقات اپنے رب سے بغاوت پر مبنی ہیں وہ کس طرح آخرت میں ٹوٹ کر رہ جائیں گے اور یہاں جو لوگ ہیچ مادیگرے نیست کے غرور میں مبتلا ہیں، وہاں ان کا تکبّر کس طرح خاک میں مل جائے گا۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)] ---۲۷۔ ''وہ ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر سوال و جواب کرنے لگیں گے۔'' O ---۲۸۔ ''کہیں گے کہ تم تو ہمارے پاس ہماری دائیں طرف سے آتے تھے۔'' O ---[ماتحت لوگ اپنے سرداروں کو کہیں گے کہ تم بڑی شان و شوکت اور کرّ و فر سے ہمارے پاس آتے تھے اور ہمیں اسلام سے ہٹا کر کبھی سوشلزم کی دعوت دیتے تھے، کبھی یورپ کی ننگی اور عریاں تہذیب کو اپنانے کا مشورہ دیتے تھے اور یہ بھی کہتے تھے کہ تم آنکھیں بند کر کے ہمارے پیچھے چلے آؤ ہم دونوں جہانوں میں تمہارے ذمہ دار ہیں، آج کدھر گئیں تمہاری وہ شوخیاں۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

(**سورۃ الزُّمَر ۳۹**) ---۶۹۔ ''اور زمین اپنے پروردگار کے نور سے جگمگا اٹھے گی، نامۂ اعمال حاضر کیے جائیں گے نبیوں اور گواہوں کو لایا جائے گا، اور لوگوں کے درمیان حق حق فیصلے کر دیئے جائیں گے اور وہ ظلم نہ کیے جائیں گے۔'' O ---[گواہوں سے مراد وہ گواہ بھی ہیں جو اس بات کی شہادت دیں گے کہ لوگوں تک اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچا دیا گیا تھا، اور وہ گواہ بھی جو لوگوں کے اعمال کی شہادت پیش کریں گے۔ ضروری نہیں ہے کہ یہ گواہ صرف انسان ہی ہوں۔ فرشتے اور جن اور حیوانات اور انسانوں کے اپنے اعضاء اور در و دیوار اور شجر و حجر، سب ان گواہوں میں شامل ہوں گے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)] ---۷۰۔ ''اور جس شخص نے جو کچھ کیا ہے بھرپور دے دیا جائے گا، جو کچھ لوگ کر رہے ہیں وہ بخوبی جاننے والا ہے۔'' O ---[یعنی اس کو کسی کاتب، حاسب اور گواہ کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ اعمال نامے اور گواہ صرف بطور حجت اور قطع معذرت کے ہوں گے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۷۱۔ ''کافروں کے غول کے غول جہنم کی طرف ہنکائے جائیں گے، جب وہ اس کے پاس پہنچ جائیں گے اس کے دروازے ان کے لیے کھول دیئے جائیں گے اور وہاں کے نگہبان ان سے سوال کریں گے کہ کیا تمہارے پاس تم میں سے رسول نہیں آئے تھے؟ جو تم پر تمہارے رب کی آیتیں پڑھتے تھے اور تمہیں اس دن کی ملاقات سے ڈراتے تھے؟ یہ جواب دیں گے کہ ہاں درست ہے لیکن عذاب کا حکم کافروں پر ثابت ہو گیا۔'' O

(**سورۃ المؤمن ۴۰**) ---۱۷۔ ''آج ہر نفس کو اس کی کمائی کا بدلہ دیا جائے گا۔ آج (کسی قسم کا) ظلم نہیں، یقیناً اللہ تعالیٰ بہت جلد حساب کرنے والا ہے۔'' O ---۱۸۔ ''اور انہیں بہت ہی قریب آنے والی (قیامت سے) آگاہ کر دیجئے، جب کہ دل حلق تک پہنچ جائیں گے اور سب خاموش ہوں گے، ظالموں کا نہ کوئی دلی دوست ہوگا نہ سفارشی، کہ جس کی بات مانی جائے گی۔'' O ---۱۹۔ ''وہ آنکھوں کی خیانت کو اور سینوں کی پوشیدہ باتوں کو (خوب) جانتا ہے۔'' O

Marfat.com

۲۰۔ "اور اللہ تعالیٰ ٹھیک ٹھیک فیصلہ کر دے گا اس کے سوا جنہیں یہ لوگ پکارتے ہیں وہ کسی چیز کا بھی فیصلہ نہیں کر سکتے بیشک اللہ تعالیٰ خوب سنتا خوب دیکھتا ہے۔" ○

سورۃ الشوریٰ (۴۲) ۔۔۔ ۴۷۔ "اپنے رب کا حکم مان لو اس سے پہلے کہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے وہ دن آ جائے جس کا ہٹ جانا ناممکن ہے تمہیں اس روز نہ کوئی پناہ کی جگہ ملے گی نہ چھپ کر انجان بن جانے کی۔" ○ ۔۔۔ [یعنی تمہارے لیے کوئی ایسی جگہ نہیں ہوگی کہ جس میں تم چھپ کر انجان بن جاؤ اور پہچانے نہ جا سکو یا نظر میں نہ آ سکو جیسے فرمایا "اس دن انسان کہے گا کہیں بھاگنے کی جگہ ہے؟ ہرگز نہیں، کوئی راہ فرار نہیں ہوگی اس دن تیرے رب کے پاس ہی ٹھکانا ہوگا۔" یا نکیر بمعنی انکار ہے کہ تم اپنے گناہوں کا انکار نہ کر سکو گے کیوں کہ ایک تو وہ سب لکھے ہوئے ہوں گے۔ دوسرے خود انسان کے اعضا بھی گواہی دیں گے۔ یا جو عذاب تمہیں تمہارے گناہوں کی وجہ سے دیا جائے گا تم اس عذاب کا انکار نہیں کر سکو گے کیوں کہ اعتراف گناہ کے بغیر تمہیں چارہ نہیں ہوگا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

سورۃ الطلاق (۶۵) ۔۔۔ ۸۔ "اور بہت سی بستی والوں نے اپنے رب کے حکم سے اور اس کے رسولوں سے سرتابی کی تو ہم نے بھی ان سے سخت حساب کیا اور ان کو عذاب دیا ان دیکھا (سخت) عذاب۔" ○ ۔۔۔ [تفسیر کے لیے باب نمبر ا مضمون: احکام الٰہی] ۔۔۔ ۹۔ "پس انہوں نے اپنے کرتوت کا مزہ چکھ لیا اور انجام کار ان کا خسارہ ہی ہوا۔" ○ ۔۔۔ ۱۰۔ "ان کے لیے اللہ تعالیٰ نے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے پس اللہ سے ڈرو اے عقل مند ایمان والو! یقیناً اللہ نے تمہاری طرف نصیحت اتار دی ہے۔" ○

سورۃ الحاقۃ (۶۹) ۔۔۔ ۲۵۔ "لیکن جسے اس (کے اعمال) کی کتاب اس کے بائیں ہاتھ میں دی جائے گی وہ تو کہے گا کہ کاش کہ مجھے میری کتاب دی ہی نہ جاتی۔" ○ ۔۔۔ ۲۶۔ "اور میں جانتا ہی نہ کہ حساب کیا ہے۔" ○ ۔۔۔ [یعنی مجھے نہ بتایا جاتا کہ میں دنیا میں کیا کچھ کر کے آیا ہوں۔ دوسرا مطلب اس آیت کا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ میں نے کبھی یہ نہ جانا تھا کہ حساب کیا بلا ہوتی ہے مجھے کبھی یہ خیال تک نہ آیا تھا کہ ایک دن مجھے اپنا حساب بھی دینا ہوگا اور میرا سب کیا کرایا میرے سامنے رکھ دیا جائے گا۔ (از تفسیر ۷ تفہیم القرآن)] ۔۔۔ ۲۷۔ "کاش! کہ موت (میرا) کام ہی تمام کر دیتی۔" ○ ۔۔۔ [یعنی موت ہی فیصلہ کن ہوتی اور دوبارہ زندہ نہ کیا جاتا تا کہ یہ روز بد نہ دیکھنا پڑتا۔ (از تفسیر ۷ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ۔۔۔ ۲۸۔ "میرے مال نے بھی مجھے کچھ نفع نہ دیا۔" ○ ۔۔۔ ۲۹۔ "میرا غلبہ بھی مجھ سے جاتا رہا۔" ○ ۔۔۔ ۳۰۔ "(حکم ہوگا) اسے پکڑ لو پھر اسے طوق پہنا دو۔" ○ ۔۔۔ ۳۱۔ "پھر اسے دوزخ میں ڈال دو۔" ○ ۔۔۔ ۳۲۔ "پھر اسے ایسی زنجیر میں جس کی پیمائش ستر ہاتھ کی ہے جکڑ دو۔" ○ ۔۔۔ ۳۳۔ "بیشک یہ اللہ عظمت والے پر ایمان نہ رکھتا تھا۔" ○ ۔۔۔ ۳۴۔ "اور مسکین کے کھلانے پر رغبت نہ دلاتا تھا۔" ○ ۔۔۔ ۳۵۔ "پس آج اس کا نہ کوئی دوست ہے۔" ○ ۔۔۔ ۳۶۔ "اور نہ سوائے پیپ کے اس کی کوئی غذا ہے۔" ○ ۳۷۔ "جسے گناہ گاروں کے سوا کوئی نہیں کھائے گا۔" ○

سورۃ القیٰمۃ (۷۵) ۔۔۔ ۱۳۔ "آج انسان کو اس کے آگے بھیجے ہوئے اور پیچھے چھوڑے ہوئے سے آگاہ کیا جائے گا۔" ○ ۔۔۔ [اصل الفاظ ہیں بِمَا قَدَّمَ وَاَخَّرَ۔ یہ بڑا جامع فقرہ ہے جس کے کئی معنی ہو سکتے ہیں اور غالباً وہ سب ہی مراد ہیں ایک معنی اس کے یہ ہیں کہ آدمی کو اس روز یہ بھی بتا دیا جائے گا کہ اپنی دنیا کی زندگی میں مرنے سے پہلے کیا نیکی یا بدی کما کر اس نے اپنی آخرت کے لیے آگے بھیجی تھی اور یہ حساب بھی اس کے سامنے رکھ دیا جائے گا کہ اپنے اچھے یا برے اعمال کے کیا اثرات وہ اپنے پیچھے دنیا میں چھوڑ آیا تھا جو اس کے بعد مدتہائے دراز تک آنیوالی نسلوں میں چلتے رہے۔ دوسرے معنی یہ ہے کہ اسے وہ سب بتا دیا جائے گا جو اسے کرنا چاہیے تھا مگر اس نے نہیں کیا اور جو کچھ نہ کرنا چاہیے تھا مگر اس نے کر ڈالا۔ تیسرے معنی یہ ہیں کہ جو کچھ اس نے پہلے کیا اور جو کچھ بعد میں کیا اس کا پورا حساب تاریخ وار اس کے سامنے رکھ دیا جائے گا چوتھے معنی یہ ہیں کہ جو نیکی یا بدی اس نے کی وہ بھی اسے بتا دی جائے گی اور جس نیکی یا بدی کے کرنے سے وہ باز رہا اس سے بھی اسے آگاہ کر دیا جائے گا۔ (از تفسیر ۹ تفہیم القرآن)] ۔۔۔ ۱۴۔ "بلکہ انسان خود اپنے اوپر آپ حجت ہے۔" ○ ۔۔۔ ۱۵۔ "گو کتنے ہی بہانے پیش کرے۔" ○

سورۃ النبا (۷۸) ۔۔۔ ۱۔ "یہ لوگ کس چیز کے بارے میں پوچھ گچھ کر رہے ہیں؟" ○ ۔۔۔ [جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خلعت نبوت سے نوازا گیا اور آپ نے توحید، قیامت وغیرہ کا بیان فرمایا اور قرآن کی تلاوت فرمائی تو کفار و مشرکین باہم ایک دوسرے سے پوچھتے کہ یہ قیامت کیا واقعی ممکن ہے؟ جیسا کہ یہ کہتا ہے یا یہ قرآن واقعی اللہ کی طرف سے نازل کردہ ہے جیسا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کہتا ہے۔ استفہام کے ذریعے سے اللہ نے پہلے ان کی اس حیثیت نمایاں کی جو ان کی آپس میں تھی۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ۔۔۔ ۴۔ "یقیناً یہ ابھی جان لیں گے۔" ○ ۔۔۔ ۵۔ "پھر بالیقین انہیں بہت جلد معلوم ہو جائے گا۔" ○ ۔۔۔ [یعنی وہ وقت دور نہیں ہے جب وہی چیز حقیقت بن کر ان کے سامنے آ جائے گی جس کے بارے میں یہ فضول چہ مگوئیاں کر رہے ہیں اس وقت انہیں پتہ چل جائے گا کہ رسول نے جو خبر ان کو دی تھی وہی صحیح تھی اور قیاس و گمان سے جو باتیں یہ بنا رہے تھے ان کی کوئی حقیقت نہ تھی۔

Marfat.com

(تفسیر از تفہیم القرآن)]---۲۱۔ ’’بیشک دوزخ گھات میں ہے۔‘‘O---۲۲۔ ’’سرکشوں کا ٹھکانہ وہی ہے۔‘‘O---۲۳۔ ’’اس میں وہ مدتوں پڑے رہیں گے۔‘‘O---۲۴۔ ’’نہ کبھی اس میں خنکی کا مزہ چکھیں گے، نہ پانی کا۔‘‘O---۲۵۔ ’’سوائے گرم پانی اور (بہتی) پیپ کے۔‘‘O---۲۶۔ ’’(ان کو) پورا پورا بدلہ ملے گا۔‘‘O[یعنی یہ سزا ان کے ان اعمال کے مطابق ہے جو وہ دنیا میں کرتے رہے ہیں۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن)]---۲۷۔ ’’انہیں تو حساب کی توقع ہی نہ تھی۔‘‘O[یہ پہلے جملے کی تعلیل ہے۔یعنی وہ مذکورہ سزا کے اس لیے مستحق پائے کہ عقیدۂ بعث بعد الموت کے وہ قائل ہی نہ تھے کہ حساب کتاب کی وہ امید رکھتے۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن)]---۲۸۔ ’’اور بے باکی سے ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے تھے۔‘‘O---۲۹۔ ’’ہم نے ہر ایک چیز کو لکھ کر شمار کر رکھا ہے۔‘‘O[یعنی ان کے اقوال و افعال، ان کی حرکات و سکنات حتیٰ کہ ان کی نیتوں اور خیالات اور مقاصد تک کا مکمل ریکارڈ ہم تیار کرتے جا رہے تھے جس سے کوئی چیز چھوٹی ہوئی نہ تھی اور وہ بیوقوف اس سے بے خبر اپنی جگہ یہ سمجھے بیٹھے تھے کہ وہ کسی اندھیر نگری میں جی رہے ہیں جہاں وہ اپنی مرضی اور خواہش سے جو کچھ چاہیں کرتے رہیں اس کی باز پرس کرنے والا کوئی نہیں ہے۔(تفسیر از تفہیم القرآن)]---۳۰۔ ’’اب تم (اپنے کیے کا) مزہ چکھو ہم تمہارا عذاب ہی بڑھاتے رہیں گے۔‘‘O

(**سورۃ النازعات ۷۹**)---۳۴۔ ’’پس جب وہ بڑی آفت (قیامت) آ جائے گی۔‘‘O---۳۵۔ ’’جس دن کہ انسان اپنے کیے ہوئے کاموں کو یاد کرے گا۔‘‘O[یعنی جب انسان دیکھ لے گا کہ وہی محاسبہ کا دن آ گیا ہے جس کی اسے دنیا میں خبر دی جا رہی تھی، تو قبل اس کے کہ اس کا نامۂ اعمال اس کے ہاتھ میں دیا جائے، اسے ایک ایک کر کے اپنی وہ سب حرکتیں یاد آنے لگیں گی جو وہ دنیا میں کر کے آیا ہے۔ بعض لوگوں کو یہ تجربہ خود اس دنیا میں ہوتا ہے کہ اگر یکایک کسی وقت وہ کسی ایسے خطرے سے دوچار ہو جاتے ہیں جس میں موت ان کو بالکل قریب کھڑی نظر آنے لگتی ہے تو اپنی پوری زندگی کی فلم ان کی چشم تصور کے سامنے یک لخت پھر جاتی ہے۔(تفسیر از تفہیم القرآن)]---۳۶۔ ’’اور (ہر) دیکھنے والے کے سامنے جہنم ظاہر کی جائے گی۔‘‘O---۳۷۔ ’’تو جس (شخص) نے سرکشی کی (ہوگی)۔‘‘O---۳۸۔ ’’اور دنیوی زندگی کو ترجیح دی (ہوگی)۔‘‘O[یعنی دنیا کو ہی سب کچھ سمجھا ہوگا اور آخرت کیلئے کوئی تیاری نہ کی ہوگی۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن)]---۳۹۔ ’’(اس کا) ٹھکانہ جہنم ہی ہے۔‘‘O

(**سورۃ الانشقاق ۸۴**)---۶۔ ’’اے انسان! تو اپنے رب سے ملنے تک یہ کوشش اور تمام کام اور محنتیں کر کے اس سے ملاقات کرنے والا ہے۔‘‘O[یہاں انسان بطور جنس کے ہے جس میں مومن اور کافر دونوں شامل ہیں۔ کدح، سخت محنت کو کہتے ہیں، وہ محنت خیر کے کاموں کیلئے ہو یا شر کیلئے۔ مطلب یہ ہے کہ جب مذکورہ چیزیں ظہور پذیر ہوں گی یعنی قیامت آ جائے گی تو اے انسان تو نے جو بھی، اچھا یا برا عمل کیا ہوگا، وہ تو اپنے سامنے پا لے گا اور اسی کے مطابق تجھے اچھی یا بری جزا بھی ملے گی۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن)]---۷۔ ’’تو (اس وقت) جس شخص کے داہنے ہاتھ میں اعمال نامہ دیا جائے گا۔‘‘O---۸۔ ’’اس کا حساب تو بڑی آسانی سے لیا جائے گا۔‘‘O[آسان حساب یہ ہے کہ مومن کا اعمال نامہ پیش ہوگا۔ اس کی غلطیاں بھی اس کے سامنے لائی جائیں گی، پھر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت اور کرم و فضل سے انہیں معاف فرما دے گا۔☆ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا ’’جس کے دائیں ہاتھ میں نامہ اعمال دیا گیا، اس کا حساب آسان ہوگا۔‘‘ (مطلب حضرت عائشہ کا یہ تھا کہ اس آیت کی رو سے حساب تو مومن کا بھی ہوگا لیکن وہ ہلاکت سے دوچار نہیں ہوگا) آپ ﷺ نے وضاحت فرمائی ’’یہ تو پیشی ہے۔‘‘ (یعنی مومن کے ساتھ معاملہ حساب کا نہیں ہوگا، ایک سرسری سے پیشی ہوگی) مومن رب کے سامنے پیش کیے جائیں گے، جس کا مناقشہ ہوا یعنی پوچھ گچھ ہوئی وہ مارا گیا۔‘‘ ایک اور روایت میں حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں نبی کریم اپنی بعض نماز میں یہ دعا پڑھتے تھے۔ ’’اَللّٰھُمَّ حَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا‘‘ (اے اللہ میرا حساب آسان فرمانا) نماز سے فراغت کے بعد میں نے پوچھا حِسَابًا یَّسِیْرًا (آسان حساب) سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ اس کا اعمال نامہ دیکھے گا اور پھر اسے معاف کر دے گا☆۔(تفسیر از شاہ فہد)]---۱۰۔ ’’ہاں جس شخص کا اعمال نامہ اس کی پیٹھ کے پیچھے دیا جائے گا۔‘‘O

(**سورۃ الطارق ۸۶**)---۹۔ ’’جس دن پوشیدہ بھیدوں کی جانچ پڑتال ہوگی۔‘‘O[پوشیدہ اسرار سے مراد ہر شخص کے وہ اعمال بھی ہیں جو دنیا میں ایک راز بن کر رہ گئے اور وہ معاملات بھی ہیں جو اپنی ظاہری صورت میں دنیا کے سامنے آئے مگر ان کے پیچھے جو نیتیں اور اغراض اور خواہشات کام کر رہی تھیں، اور ان کے جو باطنی محرکات تھے ان کا حال لوگوں سے چھپا رہ گیا۔ قیامت کے روز یہ سب کچھ کھل کر سامنے آ جائے گا اور جانچ پڑتال صرف اسی بات کی نہیں ہوگی کہ کس شخص نے کیا کچھ کیا بلکہ اس بات کی بھی ہوگی کہ کس وجہ سے کیا، کس غرض اور کس نیت اور کس مقصد سے کیا۔ اسی طرح یہ بات بھی ساری دنیا سے حتیٰ کہ خود ایک فعل کرنے والے انسان سے بھی مخفی رہ گئی ہے کہ جو فعل اس نے کیا اس کے کیا اثرات دنیا میں ہوئے، کہاں کہاں پہنچے اور کتنی مدت تک چلتے۔ یہ راز بھی قیامت ہی کے روز کھلے گا اور اس کی پوری جانچ پڑتال ہوگی کہ جو بیج کوئی شخص دنیا میں بو گیا تھا اس کی فصل کس کس شکل میں کب تک کٹتی رہی اور کون کون اسے کاٹتا رہا۔(تفسیر از تفہیم القرآن)]---۱۰۔ ’’تو نہ ہوگا اس کے پاس کچھ زور نہ مددگار۔‘‘O

Marfat.com

احادیث مبارکہ:

☆ حضرت ابو بکر صدیقؓ فرماتے ہیں جو شخص حکمران ہو اس کو سب سے زیادہ بھاری حساب دینا ہوگا اور وہ سب سے زیادہ سخت عذاب کے خطرے میں مبتلا ہو گا۔ کیونکہ حکام کے لئے سب سے بڑھ کر اس بات کے مواقع ہیں کہ ان کے ہاتھوں مسلمانوں پر ظلم ہو۔

☆ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں، دریائے فرات کے کنارے ایک بکری کا بچہ بھی اگر ضائع ہو جائے تو مجھے ڈر لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے باز پرس کرے گا۔

☆ حضرت عمر فاروقؓ نے اپنے عمال کے احتساب کا ایک عظیم الشان نظام قائم کر رکھا تھا۔ ہر عامل کے تقرر کے وقت اس کو ایک پروانہ دیتے تھے۔ جس میں اس کے اختیارات کی تصریح ہوتی تھی۔ جہاں وہ مقرر ہو کر جاتا تھا وہاں یہ پروانہ مجمع عام میں پڑھ کر سنایا جاتا تھا کہ وہ اپنے حدود سے آگے نہ بڑھنے پائے۔ ہر عہدہ دار سے عہد لیا جاتا تھا کہ ''وہ ترکی گھوڑے پر سوار نہ ہوگا، باریک کپڑے نہ پہنے گا، چھنا ہوا آٹا نہ کھائے گا، دروازہ پر دربان نہ رکھے گا، اہل حاجت کے لئے ہمیشہ دروازہ کھلا رکھے گا۔ عمال کی روانگی کے وقت ان کے سامان کی ایک فہرست محفوظ کر دی جاتی تھی واپسی کے وقت جس کے پاس مرقومہ فہرست سے زیادہ مال و اسباب نکلتا تھا اس سے باز پرس کی جاتی تھی اور آدھا مال ضبط کر کے بیت المال میں داخل کر دیا جاتا تھا۔

تمام عمال کو حج کے موقع پر مکہ میں حاضری کا حکم تھا۔ ان کی موجودگی میں اعلان کیا جاتا تھا کہ جس شخص کو جس عامل سے شکایت ہو پیش کرے۔ چنانچہ لوگ اپنی شکایات پیش کرتے۔ حضرت عمرؓ فوراً اس کا تدارک کرتے تھے۔ حج کے موقع پر تمام ملک کے مسلمان جمع ہوتے تھے۔ اس لئے شکایات معلوم کرنے کا یہ بہترین طریقہ تھا۔ اگر کوئی عامل بلاوجہ کسی پر کوئی زیادتی کرتا تھا تو حضرت عمرؓ مجمع عام میں سزا دیتے تھے۔ جس کے بہت سے واقعات تاریخ کی کتابوں میں مذکور ہیں۔ کبھی کبھی عمال کی شکایات پر تحقیقاتی کمیشن مقرر کرتے تھے۔ عمال کو ترفع، شان عجب و غرور پیدا کرنے والی چیزوں سے روکتے تھے۔ جس عامل کے بارے میں سنتے کہ عوام اس کے یہاں بار نہیں پاتے اسے فوراً معطل کر دیتے تھے۔ عیاض بن غنم عامل مصر کو بیش قیمت لباس پہننے اور محل بنانے کی شکایت پر کمبل کا کرتہ پہنوا کر ان سے بکریاں چروائیں، حضرت سعدؓ بن ابی وقاص عامل کوفہ نے محل بنوایا۔ جس میں ڈیوڑھی تھی۔ حضرت عمرؓ کو خبر ہوئی تو ڈیوڑھی میں آگ لگوا دی۔

☆ ایک اور موقع پر حضرت عمرؓ نے اپنے تمام گورنروں کو حج میں طلب کیا اور مجمع عام میں کھڑے ہو کر کہا کہ ان لوگوں کے خلاف جس شخص کو کسی ظلم کی شکایت ہو وہ پیش کرے۔ پورے مجمع میں سے صرف ایک شخص اٹھا اور اس نے حضرت عمروؓ بن العاص کی شکایت کی کہ انہوں نے ناروا طور پر مجھے سو کوڑے لگوائے تھے۔ حضرت عمرؓ نے کہا اٹھو اور ان سے اپنا بدلہ لے لو۔ حضرت عمروؓ بن العاص نے احتجاج کیا کہ آپ گورنروں پر یہ دروازہ نہ کھولیں۔ مگر انہوں نے کہا کہ ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو خود اپنے آپ سے بدلہ دیتے دیکھا ہے۔ اے شخص اٹھ اور اپنا بدلہ لے لے'' آخر کار عمروؓ بن العاص کو ہر کوڑے کے بدلے دو اشرفیاں دے کر اپنی پیٹھ بچانی پڑی۔

☆ حضرت علی المرتضیٰؓ بھی اپنے گورنروں کے اعمال و افعال پر احتساب فرماتے تھے۔ ان کے طرز حکومت کی تحقیقات کرتے تھے اور ان کی غلط روی کا تدارک کرتے تھے۔ منذر بن جارود والی اصطخر کے متعلق معلوم ہوا کہ وہ اپنا زیادہ وقت سیر و شکار میں صرف کرتے ہیں اور فرائض میں غفلت برتتے ہیں تو انہیں لکھا۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم اپنے فرائض چھوڑ کر سیر و شکار میں نکل جاتے ہو اور کتوں سے کھیلتے ہو، اگر یہ صحیح ہے تو میں تم کو اس کا بدلہ دوں گا۔ تمہارے گھر کا جاہل بھی تم سے بہتر ہے۔'' چنانچہ انہیں طلب کر کے معزول کر دیا۔

ایک اور عامل کے متعلق شکایتیں موصول ہوئیں۔ اسے بڑا طویل خط لکھا جس کا اقتباس یہ ہے۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم عیش و تنعم کی زندگی بسر کرتے ہو۔ بخورات اور روغنیات کا زیادہ استعمال کرتے ہو۔ تمہارے دستر خوان پر مختلف نعمتیں ہوتی ہیں۔ منبر پر صدیقین کا وعظ کہتے ہو اور خلوت میں اہل اباحت کا عمل ہے۔ اگر یہ شکایتیں صحیح ہیں تو تم نے اپنے نفس کو نقصان پہنچایا اور مجھے تادیب پر مجبور کیا، بیواؤں اور یتیموں سے حاصل کئے ہوئے مال سے عیش و تنعم میں ڈوب کر خدا سے صالحین کے اجر کی توقع کس طرح رکھتے ہو۔ گناہوں سے توبہ کر کے اپنے نفس کی اصلاح کرو اور خدا کے حقوق ادا کرو۔

احسان جتانا

(سورۃ البقرۃ ۲) ـــ ۲۶۲ ''جو لوگ خرچ کرتے ہیں اپنے مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں پھر نہیں جتاتے خرچ کرنے کے بعد کوئی احسان اور نہ ستاتے ہیں، ان

Marfat.com

کے لئے ہے ان کا اجر ان کے رب کے پاس اور نہ کوئی خوف ہے ان کے لئے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔" O---۲۶۳۔ "ایک میٹھا بول اور درگزر کرنا بہتر ہے ایسی خیرات سے جس کے پیچھے ہو ایذا رسانی اور اللہ غنی ہے اور بردبار بھی۔" O---[(اللہ تعالیٰ تجھے بھی اور ہمیں بھی اپنے فضل و کرم سے نوازے وغیرہ) سے اس کو جواب دینا قول معروف ہے اور مغفرۃ کا مطلب سائل کے فقر اور اس کی حاجت کا لوگوں کے سامنے عدم اظہار اور اس کی پردہ پوشی ہے اور اگر سائل کے منہ سے کوئی نازیبا بات نکل جائے تو اس سے چشم پوشی بھی اس میں شامل ہے۔ یعنی سائل سے نرمی و شفقت اور چشم پوشی، پردہ پوشی، اس صدقے سے بہتر ہے جس کے بعد اس کو لوگوں میں ذلیل و رسوا کر کے اسے تکلیف پہنچائی جائے۔☆ اسی لئے حدیث میں کہا گیا ہے "پاکیزہ کلمہ بھی صدقہ ہے۔" نیز نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "تم کسی بھی معروف (نیکی) کو حقیر مت سمجھو اگر چہ اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ملنا ہی ہو۔☆ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۲۶۴۔ "اے ایمان والو! مت ضائع کرو اپنے صدقات احسان جتا کر اور ایذا پہنچا کر اس شخص کی طرح جو خرچ کرتا ہے اپنا مال لوگوں کو دکھاوے کے لئے اور نہیں ایمان رکھتا اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر تو اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک چٹان ہو اس پر تھوڑی سی مٹی اور برسے اس پر زور سے مینہ اور چھوڑ جائے اسے بالکل صاف چٹان، نہیں حاصل ہوتا انہیں کچھ بھی صلہ اپنی کمائی کا اور اللہ تعالیٰ نہیں ہدایت دیتا کافر لوگوں کو۔" O---۲۶۶۔ "کیا پسند کرتا ہے تم میں سے کوئی کہ ہو اس کا ایک باغ کھجوروں کا اور انگوروں کا بہہ رہی ہوں اس میں نہریں اس کے لیے ہوں اس باغ میں ہر قسم کے پھل اور آ گیا ہو اسے بڑھاپے نے اور ہو اس کی اولاد ناتواں پھر آ پڑے باغ پر ایک بگولا آگ کا بھرا ہوا اور وہ جل کر رہ جائے۔ اس طرح بیان کرتا ہے اللہ تعالیٰ تمہارے لیے اپنی آیات تاکہ تم غور و فکر کرو۔" O---[ریاکاری کے نقصانات واضح کرنے اور اس سے بچنے کے لیے مثال دی جا رہی ہے کہ جس طرح ایک شخص کا باغ ہو جس میں ہر طرح کے پھل ہوں (یعنی اس سے بھرپور آمدنی کی امید ہو) وہ شخص بوڑھا ہو جائے اور اس کے چھوٹے چھوٹے بچے ہوں (یعنی وہ خود بھی ضعف پیری اور کبر سنی کی وجہ سے محنت و مشقت سے عاجز ہو چکا ہو اور اولاد بھی اس کے بڑھاپے کا سہارا تو کیا خود اپنا بوجھ بھی اٹھانے کے قابل نہ ہو) اس حالت میں تیز و تند ہوا میں چلیں اور اس کا سارا باغ جل جائے۔ اب نہ وہ خود دوبارہ اس باغ کو آباد کرنے کے قابل رہا نہ اس کی اولاد۔ یہی حال ان ریاکار خرچ کرنے والوں کا قیامت کے دن ہوگا کہ نفاق و ریاکاری کی وجہ سے ان کے سارے اعمال اکارت چلے جائیں گے جب کہ وہاں نیکیوں کی شدید ضرورت ہوگی اور دوبارہ اعمال خیر کرنے کی مہلت و فرصت نہیں ہوگی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا تم چاہتے ہو کہ تمہارا یہی حال ہو؟ حضرت ابن عباسؓ اور حضرت عمرؓ نے اس مثال کا مصداق ان لوگوں کو بھی قرار دیا ہے جو ساری عمر نیکیاں کرتے ہیں اور آخر عمر میں شیطان کے جال میں پھنس کر اللہ تعالیٰ کے نافرمان ہو جاتے ہیں جس سے عمر بھر کی نیکیاں برباد ہو جاتی ہیں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الحجرات ۴۹)---۱۷۔ "اپنے مسلمان ہونے کا آپ پر احسان جتاتے ہیں۔ آپ فرما دیجئے کہ اپنے مسلمان ہونے کا احسان مجھ پر نہ رکھو بلکہ دراصل اللہ کا تم پر احسان ہے کہ اس نے تمہیں ایمان کی ہدایت کی اگر تم راست گو ہو۔" O---[اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان کی اس غلط فہمی کو دور کر دیا کہ یہ تمہارا احسان نہیں کہ تم نے اسلام قبول کیا بلکہ یہ تو تم پر اللہ تعالیٰ نے احسان فرمایا کہ تمہیں اسلام قبول کرنے کی توفیق مرحمت فرمائی۔ اگر وہ تمہیں قبول حق کی توفیق نہ بخشتا تو تم اس نعمت عظمیٰ سے محروم ہی رہتے۔ کفر پر مرتے اور جہنم رسید ہوتے۔ احسان نہ جتلاؤ بلکہ اپنے رب کے اس فضل و کرم پر سجدہ ہائے شکر لاؤ کہ آج تمہارا شمار غلامان مصطفےٰ ﷺ میں ہو رہا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۸۔ "یقین مانو کہ آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ باتیں اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔ اور جو کچھ تم کر رہے ہو اسے اللہ تعالیٰ خوب دیکھ رہا ہے۔" O

(سورۃ المدثر ۷۴)---۶۔ "اور احسان کر کے زیادہ لینے کی خواہش نہ کر۔" O---[اس کا ایک مفہوم یہ ہے کہ جس پر بھی احسان کرو بے غرضانہ کرو، تمہاری عطا اور بخشش اور سخاوت اور حسن سلوک محض اللہ کے لئے ہو۔ بالفاظ دیگر اللہ کے لئے احسان کرو، فائدہ حاصل کرنے کے لئے کوئی احسان نہ کرو۔ دوسرا مفہوم یہ ہے کہ نبوت کا جو کام تم کر رہے ہو یہ اگر چہ اپنی جگہ ایک بہت بڑا احسان ہے کہ تمہاری بدولت خلق خدا کو ہدایت نصیب ہو رہی ہے، مگر اس کا کوئی احسان لوگوں پر نہ جتاؤ اور اس کا کوئی فائدہ اپنی ذات کے لئے حاصل نہ کرو۔ تیسرا مفہوم یہ ہے کہ تم اگرچہ ایک بہت بڑی خدمت انجام دے رہے ہو مگر اپنی نگاہ میں اپنے عمل کو کبھی بڑا عمل نہ سمجھو اور کبھی یہ خیال تمہارے دل میں نہ آنے پائے کہ نبوت کا یہ فریضہ انجام دے کر اور اس کام میں جان لڑا کر تم اپنے رب پر کوئی احسان کر رہے ہو۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

اختلاف

(سورۃ النساء ۴)---۵۹۔ "اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول ﷺ کی اور صاحبان امر کی جو تم میں سے ہوں پھر اگر

جھگڑا ہو جائے تمہارے درمیان کسی معاملہ میں، تو پھیر دو اسے (فیصلے کے لیے) اللہ کی طرف اور رسول کی طرف، اگر تم (واقعی) ایمان رکھتے ہو اللہ پر اور روزِ آخرت پر۔ یہی طریق کار ہے بہتر اور بہت اچھا انجام کے اعتبار سے۔" O ---[اولوالامر (اپنے میں سے اختیار والے) سے مراد بعض کے نزدیک امرا و حکام اور بعض کے نزدیک علماء و فقہا ہیں مفہوم کے اعتبار سے دونوں ہی مراد ہو سکتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ اصل اطاعت تو اللہ تعالیٰ ہی کی ہے کیونکہ "خبردار مخلوق بھی اسی کی ہے، حکم بھی اسی کا ہے"، "حکم صرف اللہ ہی کا ہے" لیکن چونکہ رسول اللہ ﷺ خالص منشاء الٰہی ہی کا مظہر اور اس کی مرضیات کا نمائندہ ہیں۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے ساتھ رسول ﷺ کے حکم کو بھی مستقل طور پر واجب الاطاعت قرار دیا اور فرمایا کہ رسول ﷺ کی اطاعت دراصل اللہ کی اطاعت ہے۔ "جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی"۔ جس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ حدیث پاک بھی اسی طرح دین کا ماخذ ہے جس طرح قرآن کریم۔ تاہم امرا و حکام کی اطاعت بھی ضروری ہے۔ کیونکہ وہ یا تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکام کا نفاذ کرتے ہیں۔ یا امت کے اجتماعی مصالح کا انتظام اور نگہداشت کرتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ امرا و حکام کی اطاعت اگرچہ ضروری ہے لیکن وہ علی الاطلاق نہیں بلکہ مشروط ہے اللہ و رسول ﷺ کی اطاعت کے ساتھ۔ اسی لیے اللہ کی اطاعت کے بعد رسول ﷺ کی اطاعت تو کہا کیونکہ یہ دونوں اطاعتیں مستقل اور واجب ہیں۔ "معصیت میں اطاعت نہیں، اطاعت صرف معروف میں ہے۔" یہی حال علماء و فقہا کا بھی ہے۔ (اگر اولوالامر میں ان کو بھی شامل کیا جائے) یعنی ان کی اطاعت اس لیے کرنی ہوگی کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے احکام و فرمودات بیان کرتے ہیں اور اس کے دین کی طرف ارشاد و ہدایت اور رہنمائی کا کام کرتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ علماء و فقہا بھی دینی امور و معاملات میں حکام کی طرح یقیناً مرجع عوام ہیں۔ لیکن ان کی اطاعت بھی صرف اس وقت کی جائے گی جب تک کہ عوام کو صرف اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی بات بتلائیں لیکن اگر وہ اس سے انحراف کریں تو عوام کے لیے ان کی اطاعت بھی ضروری نہیں بلکہ انحراف کی صورت میں جانتے بوجھتے ان کی اطاعت کرنا سخت معصیت اور گناہ ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الاعراف ۷**) ---۳ "تمہارے رب کی جانب سے جو تمہاری طرف نازل کیا گیا ہے اسکی پیروی کرو اور اس کے سوا اور دوستوں کے پیچھے نہ چلو، مگر تم کم ہی نصیحت لیتے ہو۔" O ---۵۴ "بے شک تمہارا آقا اللہ ہے، وہ جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں بنایا پھر تخت پر بیٹھ گیا، وہ دن کو رات سے ڈھانپتا ہے جو اس کے پیچھے لپکی چلی آتی ہے، اور سورج اور چاند اور ستارے اس کے حکم میں بندھے ہیں۔ سنو! بنانا اور حکم دینا اسی کا کام ہے۔ کیا برکت والا ہے اللہ سارے جہان کا آقا!" O

(**سورۃ یوسف ۱۲**) ---۴۰ "اس کے سوا تم جن کی پوجا پاٹ کر رہے ہو وہ سب نام ہی نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے خود ہی گھڑ لیے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی کوئی دلیل نازل نہیں فرمائی، فرمانروائی صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ہے، اس کا فرمان ہے کہ تم سب سوائے اس کے کسی اور کی عبادت نہ کرو، یہی دین درست ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔" O

(**سورۃ السجدۃ ۳۲**) ---۲۵ "آپ کا رب ان (سب) کے درمیان ان (تمام) باتوں کا فیصلہ قیامت کے دن کرے گا جن میں وہ اختلاف کر رہے ہیں۔" O ---[اس سے وہ اختلاف مراد ہے جو اہل کتاب میں باہم برپا تھا، ضمناً وہ اختلافات بھی آ جاتے ہیں۔ جو اہل ایمان اور اہل کفر، اہل حق اور اہل باطل اور اہل توحید و اہل شرک کے درمیان دنیا میں رہے اور ہیں چونکہ دنیا میں تو ہر گروہ اپنے دلائل پر مطمئن اور اپنی ڈگر پر قائم رہتا ہے۔ اس لیے ان اختلافات کا فیصلہ قیامت والے دن اللہ تعالیٰ ہی فرمائے گا، جس کا مطلب یہ ہے کہ اہل حق کو جنت میں اور اہل کفر و باطل کو جہنم میں داخل فرمائے گا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الاحزاب ۳۳**) ---۳۶ "اور (دیکھو) کسی مومن مرد و عورت کو اللہ اور اس کے رسول کے فیصلہ کے بعد اپنے کسی امر کا کوئی اختیار باقی نہیں رہتا (یاد رکھو) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی جو بھی نافرمانی کرے گا وہ صریح گمراہی میں پڑے گا۔" O (تفسیر دیکھیے باب ۱، مضمون: اللہ تعالیٰ رسول ﷺ کی نافرمانی)

(**سورۃ الشوریٰ ۴۲**) ---۱۰ "اور جس جس چیز میں تمہارا اختلاف ہو اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ ہی کی طرف ہے، یہی اللہ تعالیٰ میرا رب ہے جس پر میں نے بھروسہ کر رکھا ہے اور جس کی طرف میں جھکتا ہوں۔" O ---[اس اختلاف سے مراد دین کا اختلاف ہے جس طرح یہودیت، عیسائیت اور اسلام وغیرہ میں آپس میں اختلافات ہیں اور ہر مذہب کا پیروکار دعویٰ کرتا ہے کہ اس کا دین سچا ہے درآں حالیکہ سارے دین بیک وقت صحیح نہیں ہو سکتے۔ سچا دین تو صرف ایک ہی ہے اور ایک ہی ہو سکتا ہے۔ دنیا میں سچا دین اور حق کا راستہ پہنچانے کے لیے اللہ تعالیٰ کا قرآن موجود ہے۔ لیکن دنیا میں لوگ اس کلام الٰہی کو اپنا حکم اور ثالث ماننے کے لیے تیار نہیں۔ بالآخر پھر قیامت کا دن ہی رہ جاتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ ان اختلافات کا فیصلہ فرمائے گا اور سچوں کو جنت میں اور دوسروں کو جہنم میں داخل فرمائے گا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۱۴ "ان لوگوں نے اپنے پاس علم آ جانے کے بعد ہی اختلاف کیا (اور وہ بھی) باہمی ضد بحث سے

Marfat.com

اور اگر آپ کے رب کی بات ایک وقت مقرر تک کے لیے پہلے ہی سے قرار پا گئی ہوئی نہ ہوتی تو یقیناً ان کا فیصلہ ہو چکا ہوتا اور جن لوگوں کو ان کے بعد کتاب دی گئی ہے وہ بھی اس کی طرف سے الجھن والے شک میں پڑے ہوئے ہیں۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: یہود]

(سورۃ الممتحنۃ ۶۰)---۱۱۔''اور اگر تمہاری بیوی تمہارے ہاتھ سے نکل جائے اور کافروں کے پاس چلی جائے پھر تمہیں اس کے بدلے کا وقت مل تو جن کی بیویاں چلی گئیں ہیں انہیں ان کے اخراجات کے برابر ادا کر دو، اور اس اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو جس پر تم ایمان رکھتے ہو۔'' O[فَعَاقَبْتُمْ (پس تم سزا دو یا بدلہ لو) کا ایک مفہوم تو یہ ہے کہ مسلمان ہو کر آنے والی عورتوں کے حق مہر، جو تمہیں ان کے کافر شوہروں کو ادا کرنے تھے، وہ تم ان مسلمانوں کو دے دو، جن کی عورتیں کافر ہونے کی وجہ سے کافروں کے پاس چلی گئی ہیں۔ اور انہوں نے مسلمانوں کو حق مہر ادا نہیں کیا۔ (یعنی یہ بھی سزا کی ایک صورت ہے) دوسرا مفہوم یہ ہے کہ تم کافروں سے جہاد کرو اور جو مال غنیمت حاصل ہو، اس میں تقسیم سے پہلے ان مسلمانوں کو، جن کی بیویاں دارالکفر چلی گئی ہیں، ان کے خرچ کے بقدر ادا کر دو۔ گویا مال غنیمت سے مسلمانوں کے نقصان کا جبر (ازالہ) یہ بھی سزا ہے (ایسر التفاسیر وابن کثیر) اگر مال غنیمت سے بھی ازالہ کی صورت نہ ہو تو بیت المال سے تعاون کیا جائے۔ (ایسر التفاسیر) (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

اذان

(سورۃ المائدۃ ۵)---۵۸۔''اور جب تم نماز کے لئے اذان کہتے ہو تو وہ اسے ہنسی اور کھیل بناتے ہیں۔ یہ اس لئے کہ وہ ایسے لوگ ہیں جو عقل نہیں رکھتے۔'' O---[حدیث پاک میں آتا ہے کہ جب شیطان اذان کی آواز سنتا ہے تو گوز مارتا ہوا بھاگ جاتا ہے' جب اذان ختم ہو جاتی ہے تو پھر آ جاتا ہے' تکبیر کے وقت پھر پیٹھ پھیر کر چل دیتا ہے' جب تکبیر ختم ہو جاتی ہے تو پھر آ کر نمازیوں کے دلوں میں وسوسے پیدا کرتا ہے۔ شیطان ہی کی طرح شیطان کے پیروکاروں کو اذان کی آواز اچھی نہیں لگتی' اس لیے وہ اس کا مذاق اڑاتے ہیں۔ اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حدیث رسول ﷺ بھی قرآن کی طرح دین کا مأخذ اور اسی طرح حجت ہے۔ کیونکہ قرآن نے نماز کے لیے ''ندا'' کا تو ذکر کیا ہے لیکن یہ ''ندا'' کس طرح دی جائے گی؟ اس کے الفاظ کیا ہوں گے؟ یہ قرآن کریم میں کہیں نہیں ہے۔ یہ چیزیں حدیث پاک سے ثابت ہیں' جو اس کی حجیت اور مأخذ دین ہونے پر دلیل ہیں۔ حجیت حدیث کا مطلب: حدیث پاک کے مأخذ دین اور حجت شرعیہ ہونے کا مطلب ہے' کہ جس طرح قرآن کریم کی نص سے ثابت ہونے والے احکام و فرائض پر عمل کرنا ضروری اور ان کا انکار کفر ہے۔ اسی طرح حدیث رسول ﷺ ثابت ہونے والے احکام کا ماننا بھی فرض' ان پر عمل کرنا ضروری اور ان کا انکار کفر ہے۔ تاہم حدیث پاک کا صحیح مرفوع اور متصل ہونا ضروری ہے۔ صحیح حدیث پاک چاہے متواتر ہو یا آحاد' قولی ہو' فعلی ہو یا تقریری۔ یہ سب قابل عمل ہیں۔ حدیث پاک کا خبر واحد کی بنیاد پر یا قرآن سے زائد ہونے کی بنیاد پر یا ائمہ کے قیاس واجتہادات کی بنیاد پر یا راوی کی عدم فقاہت کے دعویٰ کی بنیاد پر یا عقلی استحالے کی بنیاد پر یا اسی قسم کے دیگر دعووں کی بنیاد پر رد کرنا صحیح نہیں ہے۔ یہ سب حدیث پاک سے اعراض کی مختلف صورتیں ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

ارباب

(سورۃ آل عمران ۳)---۸۰۔''اور نہ حکم دے گا وہ تم کو کہ بنا لو تم فرشتوں کو اور نبیوں کو اپنا رب۔ کیا وہ حکم دے گا تم کو کفر کا بعد اس کے کہ تم مسلمان ہو چکے ہو۔'' O---[یعنی نبیوں اور فرشتوں (یا کسی اور کو) رب والی صفات کا حامل باور کرانا یہ کفر ہے۔ تمہارے مسلمان ہو جانے کے بعد ایک نبی یہ کام بھلا کس طرح کر سکتا ہے؟ کیونکہ نبی کا کام تو ایمان کی دعوت دینا ہے جو اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کا نام ہے۔ بعض مفسرین نے اس کی شان نزول میں یہ بات بیان کی ہے کہ بعض مسلمانوں نے نبی کریم ﷺ سے اس بات کی اجازت مانگی کہ وہ آپ کو سجدہ کریں۔ جس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اور بعض نے اس کی شان نزول میں یہ کہا ہے کہ یہودیوں اور عیسائیوں نے جمع ہو کر نبی کریم ﷺ سے کہا کہ کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ ہم آپ کی اس طرح عبادت و پرستش کریں۔ جس طرح عیسائی حضرت عیسیٰ کی کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ کی پناہ، اس بات سے کہ ہم اللہ کو چھوڑ کر کسی اور کی عبادت کریں یا کسی کو اس کا حکم دیں۔ اللہ نے مجھے نہ اس لیے بھیجا ہے نہ اس کا حکم ہی دیا ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ O)]

(سورۃ التوبہ ۹)---۳۱۔''انہوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اپنے عالموں اور اپنے گوشہ نشینوں اور مسیح ابن مریم کو رب بنالیا ہے۔ حالانکہ انہیں صرف یہ حکم دیا گیا تھا کہ اکیلے خدا کی جس کے سوا کوئی خدا نہیں عبادت کریں۔ وہ ان سے پاک ہے جنہیں وہ اس کا شریک ٹھہراتے ہیں۔'' O---[اس کی تفسیر حضرت عدی بن حاتم کی بیان کردہ حدیث سے بخوبی ہو جاتی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے یہ آیت سن کر عرض کیا کہ یہود و نصاریٰ نے تو اپنے علماء کی کبھی

Marfat.com

عبادت نہیں کی، پھر یہ کیوں کہا گیا کہ انہوں نے ان کو رب بنالیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔ ''یہ ٹھیک ہے کہ انہوں نے ان کی عبادت نہیں کی۔ لیکن یہ بات تو ہے نا، کہ ان کے علماء نے جس کو حلال قرار دے دیا، اس کو انہوں نے حلال اور جس چیز کو حرام کر دیا، اس کو حرام ہی سمجھا۔ یہی ان کی عبادت کرنا ہے۔'' کیونکہ حرام وحلال کرنے کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔ یہی حق اگر کوئی شخص کسی اور کے اندر تسلیم کرتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس نے اس کو اپنا رب بنالیا ہے۔ اس آیت میں ان لوگوں کے لئے بڑی تنبیہ ہے جنہوں نے اپنے اپنے پیشواؤں کو تحلیل وتحریم کا منصب دے رکھا ہے اور ان کے اقوال کے مقابلے میں وہ نصوص قرآن وحدیث کو بھی اہمیت دینے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۳۴۔ ''اے ایمان والو! بہت سے عالم اور گوشہ نشین ناجائز طور پر لوگوں کا مال کھا جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکتے ہیں مگر جو لوگ سونا اور چاندی خزانہ کر کے رکھتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری دے دے۔'' O---۳۵۔ ''جس دن ان (چیزوں) کو دوزخ کی آگ میں تپایا جائے گا پھر ان سے ان کی پیشانیوں، ان کے پہلوؤں اور ان کی پیٹھوں کو داغا جائے گا یہ ہے وہ جو تم نے اپنے لئے خزانہ کیا تھا۔ اب اپنے خزانے کا مزا چکھو۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴۱، مضمون: اہل علم]

ارذل العمر

(**سورۃ النحل ۱۶**)---۷۰۔ ''اللہ تعالیٰ نے ہی تم سب کو پیدا کیا ہے وہی پھر تمہیں فوت کرے گا، تم میں ایسے بھی ہیں جو بدترین عمر کی طرف لوٹائے جاتے ہیں کہ بہت کچھ جاننے بوجھنے کے بعد بھی نہ جانیں۔'' O---[جب انسان طبعی عمر سے تجاوز کر جاتا ہے تو پھر اس کا حافظہ بھی کمزور ہو جاتا اور بعض دفعہ عقل بھی ماؤف، اور وہ نادان بچے کی طرح ہو جاتا ہے۔ یہی ارذل العمر ہے جس سے نبی کریم ﷺ نے بھی پناہ مانگی ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---[یعنی یہ علم جس پر تم ناز کرتے ہو اور جس کی بدولت ہی زمین کی دوسری مخلوقات پر تم کو شرف حاصل ہے، یہ بھی خدا کا بخشا ہوا ہے۔ تم اپنی آنکھوں سے یہ عبرت ناک منظر دیکھتے رہتے ہو کہ جب کسی انسان کو اللہ تعالیٰ بہت زیادہ لمبی عمر دے دیتا ہے تو وہی شخص جو کبھی جوانی میں دوسروں کو عقل سکھاتا تھا کس طرح ہڈیوں کا ڈھانچہ بن کر رہ جاتا ہے جسے اپنے تن بدن کا بھی ہوش نہیں رہتا۔ (از تفہیم القرآن مولانا مودودیؒ)]

(**سورۃ الحج ۲۲**)---۵۔ ''لوگو! اگر تمہیں مرنے کے بعد جی اٹھنے میں شک ہے تو سوچو ہم نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا پھر نطفہ سے پھر خون بستہ سے پھر گوشت کے لوتھڑے سے جو صورت دیا گیا تھا اور بے نقشہ تھا۔ یہ ہم تم پر ظاہر کر دیتے ہیں، اور ہم جسے چاہیں ایک ٹھہرائے ہوئے وقت تک رحم مادر میں رکھتے ہیں پھر تمہیں بچپن کی حالت میں دنیا میں لاتے ہیں پھر تا کہ تم اپنی پوری جوانی کو پہنچو تم میں سے بعض تو وہ ہیں جو فوت کر لیے جاتے ہیں اور بعض بے غرض عمر کی طرف پھر سے لوٹا دیئے جاتے ہیں کہ وہ ایک چیز سے باخبر ہونے کے بعد پھر بے خبر ہو جائے۔ تو دیکھتا ہے کہ زمین (بنجر اور) خشک ہے پھر جب ہم اس پر بارشیں برساتے ہیں تو وہ ابھرتی ہے اور پھولتی ہے اور ہر قسم کی رونق دار نباتات اگاتی ہے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۱، مضمون: حیات بعد الموت]

(**سورۃ الروم ۳۰**)---۵۴۔ ''اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے تمہیں کمزوری کی حالت میں پیدا کیا پھر اس کمزوری کے بعد توانائی دی، پھر اس توانائی کے بعد کمزوری اور بڑھاپا دیا جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، وہ سب سے پورا واقف اور سب پر پورا قادر ہے۔'' O

(**سورۃ فاطر ۳۵**)---۱۱۔ ''لوگو! اللہ تعالیٰ نے تمہیں مٹی سے پھر نطفہ سے پیدا کیا ہے، پھر تمہیں جوڑے جوڑے (مرد وعورت) بنا دیا ہے، عورتوں کا حاملہ ہونا اور بچوں کا تولد ہونا سب اس کے علم سے ہی ہے، اور جو بڑی عمر والا عمر دیا جائے اور جس کسی کی عمر گھٹے وہ سب کتاب میں لکھا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ پر یہ بات بالکل آسان ہے۔'' O

(**سورۃ یٰسین ۳۶**)---۶۸۔ ''اور جسے ہم بوڑھا کرتے ہیں اسے پیدائشی حالت کی طرف پھر الٹ دیتے ہیں کیا پھر بھی وہ نہیں سمجھتے۔'' O---[یعنی جس کو ہم لمبی عمر دیتے ہیں اس کی پیدائش کو بدل کر برعکس حالت میں کر دیتے ہیں۔ یعنی جب وہ بچہ ہوتا ہے تو اس کی نشوونما جاری رہتی ہے اور اس کی عقلی اور بدنی قوتوں میں اضافہ ہوتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ جوانی اور کہولت کو پہنچ جاتا ہے۔ اس کے بعد اس کے برعکس اس کے قوائے عقلیہ وبدنیہ میں ضعف وانحطاط کا عمل شروع ہو جاتا ہے حتیٰ کہ وہ ایک بچے کی طرح ہو جاتا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

مشاہدات:

اکثر مرد اور عورتیں جب ساٹھ سال کی عمر کو پہنچتے ہیں تو بدنی اور دماغی قوتیں کم ہو جاتی ہیں جن پر لوگ انہیں سٹھیا گئے کہتے ہیں جیسا کہ قصہ حضرت یوسفؑ میں ان کے والد حضرت یعقوبؑ نے اپنے بیٹوں سے کہا۔ اسی طرح جب انسان ستر اور بہتر سال کی عمر کو پہنچ جاتا تو اس کے قویٰ اور کمزور ہو جاتے تو ان کو پنجابی میں

Marfat.com

"ستریا بہتریا" کہتے ہیں۔ جیسے جیسے عمر اور بڑھتی جائے گی ہر مرد اور عورت کی بدنی ساخت بگڑتی جائے گی خواہ وہ جوانی میں کیسے ہی گرانڈیل اور خوبصورت ہوں۔ وہ آثار قدیمہ بن جاتے ہیں۔ کیا یہ سب مناظر ہم اپنے اردگرد ہر روز نہیں دیکھتے؟ جب کہ ہم خود بھی انہی آثار کی طرف جا رہے ہیں یا چلے جائیں گے۔ کیا یہ عبرت ناک مناظر ہمارے لیے باعث عبرت نہیں؟ کیا یہ سب کچھ دیکھ کر بھی ہم اللہ تعالیٰ کے قادر مطلق ہونے پر یقین رکھتے ہیں؟

اسباب پر ناز کرنا

(سورۃ التوبہ ۹)---۲۵۔ "اللہ تعالیٰ تمہیں بہت سے میدانوں میں مدد دے چکا ہے۔ اور حنین کے دن بھی جب تمہیں تمہاری کثرت اچھی لگتی تھی مگر وہ تمہارے کچھ کام نہ آئی اور زمین اس کے باوجود کہ وہ کھلی تھی تم پر تنگ ہوگئی اور پھر تم پیٹھ پھیر کر مڑ گئے۔"O---۲۶۔ "پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ پر اور مومنوں پر تسکین نازل کی اور وہ لشکر اتارے جو تم نے نہیں دیکھے اور کافروں کو بڑا دکھ دیا کہ کافروں کا بدلہ یہی تھا۔"O---۲۷۔ "پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ جس کی چاہے گا توبہ قبول کرلے گا کہ اللہ تعالیٰ بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔"O---[حنین مکہ اور طائف کے درمیان ایک وادی ہے۔ یہاں ہوازن اور ثقیف رہتے تھے۔ یہ دونوں قبیلے تیراندازی میں مشہور تھے۔ یہ مسلمانوں کے خلاف لڑنے کی تیاری کر رہے تھے جس کا علم رسول اللہ ﷺ کو ہوا تو آپ ﷺ ۱۲ ہزار کا لشکر لے کر ان قبیلوں سے جنگ کے لئے حنین تشریف لے گئے، یہ فتح مکہ کے ۱۸، ۱۹ دن بعد شوال کا واقعہ ہے۔ مذکورہ قبیلوں نے بھرپور تیاری کر رکھی تھی اور مختلف کمین گاہوں میں تیراندازوں کو مقرر کر دیا تھا۔ ادھر مسلمانوں میں یہ عجب پیدا ہو گیا کہ آج کم از کم قلت کی وجہ سے ہم مغلوب نہیں ہوں گے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی مدد کے بجائے اپنی کثرت تعداد پر اعتماد زیادہ ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ کو یہ عجب اور یہ کلمہ پسند نہیں آیا۔ نتیجتاً جب ہوازن کے تیراندازوں نے مختلف کمین گاہوں سے مسلمانوں کے لشکر پر یک بارگی تیراندازی کی تو اس غیر متوقع اور اچانک تیروں کی بوچھاڑ سے مسلمانوں کے قدم اکھڑ گئے اور وہ بھاگ کھڑے ہوئے۔ میدان میں صرف رسول اللہ ﷺ اور سو کے قریب مسلمان رہ گئے۔ آپ ﷺ مسلمانوں کو پکار رہے تھے "اللہ کے بندو! میرے پاس آؤ، میں اللہ کا رسول ہوں" کبھی یہ رجزیہ کلمہ پڑھتے "انا النبی لا کذب – انا ابن عبد المطلب پھر آپ ﷺ نے حضرت عباسؓ کو (جو نہایت بلند آواز تھے) حکم دیا کہ وہ مسلمانوں کو جمع کرنے کے لئے آوازیں دیں۔ چنانچہ ان کی ندا سن کر مسلمان سخت پشیمان ہوئے اور دوبارہ میدان میں آ گئے اور پھر اس طرح جم کر لڑے کہ اللہ تعالیٰ نے فتح عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ کی بھی مدد پھر اس طرح حاصل ہوئی کہ ایک تو ان پر سکینت نازل فرمائی گئی جس سے ان کے دلوں سے دشمن کا خوف دور ہو گیا۔ دوسرے، فرشتوں کا نزول ہوا۔ اس جنگ میں مسلمانوں نے چھ ہزار کافروں کو قیدی بنایا (جنہیں بعد میں نبی ﷺ کی درخواست پر چھوڑ دیا گیا) اور بہت سامال غنیمت حاصل ہوا۔ جنگ کے بعد ان کے بہت سے سردار بھی مسلمان ہو گئے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ]

(سورۃ یونس ۱۰)---۲۴۔ "دنیاوی زندگی کی مثال تو ایسی ہے جیسے پانی جسے ہم آسمان سے اتارتے ہیں پھر اس سے زمین کا سبزہ جسے انسان اور چوپائے کھاتے ہیں رل مل جاتا ہے یہاں تک کہ جب زمین اپنا سنگھار کر لیتی ہے اور خوشنما ہو جاتی ہے اور اس کے مالک سمجھتے ہیں کہ وہ اس پر قدرت رکھتے ہیں تو ہمارا حکم رات یا دن کو آ پہنچتا ہے اور ہم اسے کٹی ہوئی کھیتی بنا دیتے ہیں گویا کل وہاں کچھ تھا ہی نہیں۔ اس طرح ہم ان لوگوں کے لیے جو غور و فکر کرتے ہیں نشانیاں کھول کر بیان کرتے ہیں۔"O

(سورۃ الکہف ۱۸)---۳۴۔ "الغرض اس کے پاس میوے تھے، ایک دن اس نے باتوں ہی باتوں میں اپنے ساتھی سے کہا کہ میں تجھ سے زیادہ مالدار ہوں اور جتھے کے اعتبار سے بھی زیادہ مضبوط ہوں۔"O---۳۵۔ "اور یہ اپنے باغ میں گیا اور تھا اپنی جان پر ظلم کرنے والا۔ کہنے لگا کہ میں خیال نہیں کر سکتا کہ کسی وقت بھی یہ برباد ہو جائے۔"O---۳۶۔ "اور نہ میں قیامت کو قائم ہونے والی خیال کرتا ہوں اور اگر (بالفرض) میں اپنے رب کی طرف لوٹایا بھی گیا تو یقیناً میں (اس لوٹنے کی جگہ) اس سے بھی زیادہ بہتر پاؤں گا۔"O---[یعنی وہ کافر عجب اور غرور میں ہی مبتلا نہیں ہوا بلکہ اس کی مدہوشی اور مستقبل کی حسین اور لمبی امیدوں نے اسے اللہ کی گرفت اور مکافات عمل سے بالکل غافل کر دیا۔ علاوہ ازیں اس نے قیامت کا ہی انکار کر دیا، پھر ڈھٹائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا کہ اگر قیامت برپا ہوئی بھی تو وہاں بھی حسن انجام میرا مقدر ہوگا۔ جن کا کفر و طغیان حد سے تجاوز کر جاتا ہے وہ مست بے پندار ہو کر ایسے ہی متکبرانہ دعوے کرتے ہیں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ]---۳۷۔ "اس کے ساتھی نے اس سے باتیں کرتے ہوئے کہا کہ کیا تو اس (معبود) سے کفر کرتا ہے جس نے تجھے مٹی سے پیدا کیا۔ پھر نطفے سے پھر تجھے پورا آدمی بنا دیا۔"O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۳، مضمون: انسانی پیدائش]---۳۸۔ "لیکن میں تو عقیدہ رکھتا ہوں کہ وہی اللہ میرا پروردگار ہے میں اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ کروں گا۔"O---۳۹۔ "تو نے اپنے باغ میں جاتے وقت کیوں نہ کہا کہ اللہ کا چاہا ہونے والا ہے، کوئی طاقت نہیں مگر اللہ کی مدد سے، اگر تو مجھے مال و اولاد میں اپنے سے کم دیکھ رہا ہے۔"O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۲، مضمون: ماشاء اللہ]

Marfat.com

---۴۰۔ ''بہت ممکن ہے کہ میرا رب مجھے تیرے اس باغ سے بھی بہتر دے اور اس پر آسمانی عذاب بھیج دے تو یہ چٹیل اور چکنا میدان بن جائے۔''O ---۴۱۔ ''یا اس کا پانی نیچے اتر جائے اور تیرے بس میں نہ رہے کہ تو اسے ڈھونڈھ لائے۔''O---۴۲۔ ''اور اس کے سارے پھل گھیر لیے گئے، پس وہ اپنے اس خرچ پر جو اس نے اس میں کیا تھا اپنے ہاتھ ملنے لگا اور وہ باغ تو اوندھا الٹا پڑا تھا اور (وہ شخص) یہ کہہ رہا تھا کہ کاش! میں اپنے رب کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرتا۔''O---۴۳۔ ''اس کی حمایت میں کوئی جماعت نہ اٹھی کہ اللہ سے اس کا کوئی بچاؤ کرتی اور نہ وہ خود ہی بدلہ لینے والا بن سکا۔''O---۴۴۔ ''یہیں سے ثابت ہوا کہ اختیارات اللہ برحق کے لیے ہیں وہ ثواب دینے اور انجام کے اعتبار سے بہت ہی بہتر ہے۔''O

(**سورۃ الحشر۵۹**)---۲۔ ''وہی ہے جس نے اہل کتاب میں سے کافروں کو ان کے گھروں سے پہلے حشر کے وقت نکالا۔ تمہارا گمان (بھی) نہ تھا کہ وہ نکلیں گے اور وہ خود (بھی) سمجھ رہے تھے کہ ان کے (سنگین) قلعے انہیں اللہ تعالیٰ (کے عذاب) سے بچالیں گے پس ان پر اللہ تعالیٰ (کا عذاب) ایسی جگہ سے آپڑا کہ انہیں گمان بھی نہ تھا اور ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے رعب ڈال دیا وہ اپنے گھروں کو اپنے ہی ہاتھوں اجاڑ رہے تھے اور مسلمانوں کے ہاتھوں (برباد کروا رہے تھے) پس اے آنکھوں والو! عبرت حاصل کرو۔''O (تفسیر کیلئے باب ۱۲، مضمون: اہل کتاب و باب ۴۲، مضمون: اپنے ہاتھوں اپنی بربادی)

مشاہدات:۔ ایک امیر آدمی بڑے فخر سے لوگوں سے اکثر ذکر کیا کرتا تھا کہ میں نے بیٹوں کے لیے اتنی جائیداد چھوڑی ہے کہ گوشت روٹی کھایا کریں گے۔ لیکن اس کی وفات کے بعد اس کے بیٹوں نے ساری جائیداد کو فروخت کر دیا حتیٰ کہ باقی کچھ نہ بچا اور روٹی کو بھی محتاج ہو گئے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ سے ہر وقت ڈرتے رہنا چاہئے اور دُنیا کے اسباب پر بھروسہ نہیں کرنا چاہئے بلکہ اللہ تعالیٰ پر ہی بھروسہ کرنا چاہئے۔

استقامت، ثابت قدم

(**سورۃ البقرۃ۲**)---۴۵۔ ''اور مدد لو صبر سے اور نماز سے۔ اور بیشک یہ بہت گراں ہے سوائے ان بندوں کے جن کے دلوں میں ڈر اور عاجزی ہے۔''O ---۱۵۳۔ ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو مدد حاصل کرو صبر سے اور نماز سے۔ بیشک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔''O (تفسیر کیلئے باب ۷، مضمون: صبر)---۱۵۵۔ ''اور ضرور آزمائیں گے ہم تم کو کسی قدر خوف اور بھوک سے اور (مبتلا کر کے) نقصان میں مال و جان کے اور آمدنیوں کے اور خوشخبری دو صبر کرنے والوں کو۔''O---۱۵۶۔ ''وہ (صبر کرنے والے) کہ جب پہنچتی ہے انہیں کوئی مصیبت تو کہتے ہیں بیشک ہم اللہ تعالیٰ ہی کے ہیں اور بیشک ہمیں اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔''O

(**سورۃ آل عمران۳**)---۱۰۱۔ ''اور بھلا کیسے کفر اختیار کر سکتے ہو تم جب کہ تم تو وہ ہو کہ پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تمہیں اللہ تعالیٰ کی آیات اور تمہارے درمیان موجود ہے اللہ کا رسول ﷺ۔ اور جس نے تھام لیا مضبوطی سے اللہ تعالیٰ کا دامن تو ضرور ہدایت پا گیا وہ سیدھے راستے کی۔''O---[(اعتصام باللہ) کے معنی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے دین کو مضبوطی سے تھام لینا اور اس کی اطاعت میں کوتاہی نہ کرنا۔ از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ]---۱۰۲۔ ''اے ایمان والو! ڈرو اللہ تعالیٰ سے جیسا کہ حق ہے اس سے ڈرنے کا اور ہرگز نہ موت آئے تم کو مگر اس حال میں کہ تم مسلم ہو۔''O---۱۰۳۔ ''اور مضبوطی سے تھام لو تم اللہ تعالیٰ کی رسی کو سب مل کر اور فرقہ بندی نہ کرو اور یاد کرو احسان اللہ تعالیٰ کا جو اس نے تم پر کیا کہ تھے تم (آپس میں) دشمن پھر الفت پیدا کر دی اس نے تمہارے دلوں میں سو ہو گئے تم اللہ کے فضل و کرم سے بھائی بھائی اور تھے تم (کھڑے) کنارے پر آگ سے بھرے گڑھے کے۔ سو بچا لیا اللہ تعالیٰ نے تم کو اس سے، اس طرح کھول کھول کر بیان کرتا ہے اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اپنی آیات تا کہ تم راہنمائی حاصل کرو۔''O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: تفرقہ بازی)---۲۰۰۔ ''اے ایمان والو! ثابت قدم رہو اور (دشمنوں کے) مقابلہ میں پامردی دکھاؤ اور اتفاق و اتحاد قائم رکھتے ہوئے جہاد کے لئے کمربستہ رہو اور ڈرتے رہو اللہ تعالیٰ سے تا کہ تم کامیابی سے ہمکنار ہو۔''O

(**سورۃ النساء۴**)---۱۷۵۔ ''سو وہ جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے ہیں اور اسے مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہیں، انہیں وہ اپنی رحمت اور فضل میں داخل کرے گا اور انہیں اپنی طرف سیدھی راہ دکھائے گا۔''O

(**سورۃ یونس۱۰**)---۸۹۔ ''اس نے کہا تمہاری (دو کی، حضرت موسیٰؑ و ہارونؑ کی) دعا قبول کر لی گئی ہے۔ سو تم قائم رہو اور ان لوگوں کی راہ نہ چلنا جو علم نہیں رکھتے۔''O

(**سورۃ ھود۱۱**)---۱۱۲۔ ''پس تو جیسا تجھے حکم دیا گیا ہے قائم ہو جا اور وہ بھی (ہو جائیں) جنہوں نے تیرے ساتھ رجوع کر لیا ہے اور سرکشی نہ کرنا۔ وہ تمہارے عملوں کو دیکھ رہا ہے۔''O---[اس آیت میں نبی کریم ﷺ اور اہل ایمان کو ایک تو استقامت کی تلقین کی جا رہی ہے۔ جو دشمن کے مقابلے کے لئے

Marfat.com

ایک بہت بڑا ہتھیار ہے- دوسرے حد سے بڑھ جانے سے روکا گیا ہے- جو اہل ایمان کی اخلاقی قوت اور رفعت کردار کے لئے نہایت ضروری ہے حتی کہ یہ تجاوز دشمن کے ساتھ معاملہ کرتے وقت بھی جائز نہیں- (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ حم السجدۃ ۴۱) ---۳۰- ''(واقعی) جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے پھر اسی پر قائم رہے ان کے پاس فرشتے (یہ کہتے ہوئے) آتے ہیں کہ تم کچھ بھی اندیشہ اور غم نہ کرو (بلکہ) اس جنت کی بشارت سن لو جس کا تم وعدہ دیئے گئے ہو۔'' O---[توحید پر استقامت کا مفہوم کیا ہے اس کی تشریح نبی کریم ﷺ اور اکابر صحابہؓ نے اس طرح فرمائی ہے: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ''بہت سے لوگوں نے اللہ کو اپنا رب کہا، مگر ان میں سے اکثر کافر ہو گئے- ثابت قدم وہ شخص ہے جو مرتے دم تک اسی عقیدے پر جما رہا''۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کی تشریح یوں فرماتے ہیں: ''پھر اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنایا، اس کے سوا کسی دوسرے معبود کی طرف توجہ نہ کی''۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ منبر پر یہ آیت تلاوت کی اور فرمایا، ''خدا کی قسم، استقامت اختیار کرنے والے وہ ہیں جو اللہ کی اطاعت پر مضبوطی کے ساتھ قائم ہو گئے، لومڑیوں کی طرح اِدھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر دوڑتے نہ پھرے''۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''اپنے عمل کو اللہ کے لیے خالص کر لیا''۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''اللہ کے عائد کردہ فرائض فرمانبرداری کے ساتھ ادا کرتے رہے''۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(سورۃ الشوریٰ ۴۲) ---۱۵- ''پس آپ لوگوں کو اسی طرف بلاتے رہیں اور جو کچھ آپ سے کہا گیا ہے اس پر مضبوطی سے جم جائیں اور ان کی خواہشوں پر نہ چلیں اور فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ نے جتنی کتابیں نازل فرمائی ہیں میرا ان پر ایمان ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ تم میں انصاف کرتا رہوں- ہمارا اور تم سب کا پروردگار اللہ تعالیٰ ہی ہے ہمارے اعمال ہمارے لیے ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے لیے ہیں، ہم تم میں کوئی کٹ حجتی نہیں اللہ تعالیٰ ہم (سب) کو جمع کرے گا اور اسی کی طرف لوٹنا ہے۔'' O

احادیث مبارکہ:

☆ عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں دو خصلتیں جس میں ہوں اللہ تعالیٰ اس کو شاکر اور صابر لکھتا ہے جو اپنے دین میں اپنے سے زیادہ مرتبہ والے کی طرف دیکھے اس کی اقتداء کرے اور اپنی دُنیا میں اپنے سے کم درجہ کی طرف دیکھے پس اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے اس بنا پر جو اللہ تعالیٰ نے اس کو فضیلت بخشی ہے اللہ تعالیٰ اس کو صابر و شاکر لکھتا ہے- جو اپنے دین میں اس کی طرف دیکھے جو اس سے کم ہے اور دُنیا میں دیکھے اس شخص کی طرف جو اس سے زیادہ ہے پس غم کرے اس پر جو چیز اس سے فوت ہوئی- اللہ تعالیٰ اس کو صابر و شاکر نہیں لکھے گا-

☆ صہیبؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان کے لئے تعجب ہے کہ تمام بہتر شان اس کے لئے ہے اور یہ شان کسی کے لئے نہیں مگر صرف مسلمان کے لئے ہے اس لئے کہ اگر اس کو خوشی پہنچتی ہے تو وہ شکر کرتا ہے یہ شکر اس کے لئے بہتر ہوتا ہے اور اگر اس کو تکلیف پہنچتی ہے تو صبر کرتا ہے یہ صبر اس کے لئے بہتر ہوتا ہے-

☆ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قوی مسلمان ضعیف مسلمان سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہتر اور بہت پیارا ہے اور ہر مسلمان میں نیکی ہے- اس کی حرص کر جو تجھ کو نفع دے اور خدا سے مدد طلب کر اور تو مت عاجز ہو اگر تجھ کو کوئی چیز پہنچے یہ مت کہے اگر میں ایسا کرتا تو ایسا ہوتا- بلکہ کہے جو خدا چاہے کرتا ہے اس لئے کہ لفظ لو (اگر) شیطانوں کے عمل کو کھولتا ہے- احادیث از دستور القرآن صفحہ نمبر ۵۸۷ مؤلفہ محمد شریف چوہدری-

اسراء معراج شریف

(سورۃ بنی اسرائیل ۱۷) ---۱- ''پاک ہے وہ اللہ تعالیٰ جو اپنے بندے کو رات ہی رات میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گیا جس کے آس پاس ہم نے برکت دے رکھی ہے، اس لیے کہ ہم اسے اپنی قدرت کے بعض نمونے دکھائیں یقیناً اللہ تعالیٰ ہی خوب سننے دیکھنے والا ہے۔'' O---[اسریٰ کے معنی ہوتے ہیں، رات کو لے جانا- آگے لیلاً اس لیے ذکر کیا گیا ہے تاکہ رات کی قلت واضح ہو جائے، اسی لیے وہ نکرہ ہے- یعنی رات کے ایک حصے یا تھوڑے سے حصے میں- یعنی چالیس راتوں کا یہ دور دراز کا سفر پوری رات میں بھی نہیں بلکہ رات کے ایک قلیل حصے میں طے ہوا- (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

---[یہ واقعہ وہی ہے جو اصطلاحاً ''معراج'' کے نام سے مشہور ہے- اکثر اور معتبر روایات کی رو سے یہ واقعہ ہجرت سے ایک سال پہلے پیش آیا- حدیث اور سیرت کی کتابوں میں اس واقعہ کی تفصیلات بکثرت صحابہؓ سے مروی ہیں جن کی تعداد ۲۵ تک پہنچتی ہے- قرآن مجید صرف مسجد حرام (یعنی بیت اللہ) سے مسجد اقصیٰ (یعنی بیت المقدس) تک حضور ﷺ کے جانے کی تصریح کرتا ہے اور احادیث میں بیت المقدس سے عالم بالا کی انتہائی بلندی پر پہنچ کر اللہ تعالیٰ کے حضور

Marfat.com

میں آپ ﷺ کی حاضری کا مفصل ذکر کیا گیا ہے- اس سفر کی کیفیت کیا تھی؟ یہ عالم خواب میں پیش آیا تھا یا بیداری میں؟ اور آیا حضور ﷺ بذات خود تشریف لے گئے تھے یا اپنی جگہ بیٹھے بیٹھے محض روحانی طور پر ہی آپ ﷺ کو یہ مشاہدہ کرا دیا گیا؟ ان سوالات کا جواب قرآن مجید کے الفاظ خود دے رہے ہیں- ''پاک ہے وہ جو لے گیا'' سے ابتدا کرنا خود بتا رہا ہے کہ یہ کوئی بہت بڑا غیر معمولی واقعہ تھا جو اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی قدرت سے رونما ہوا- ظاہر ہے کہ خواب میں کسی شخص کا اس طرح کی چیزیں دیکھ لینا یا کشف کے طور پر دیکھنا یہ اہمیت نہیں رکھتا کہ اسے بیان کرنے کے لیے اس تمہید کی ضرورت ہو کہ تمام کمزوریوں اور نقائص سے پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے کو یہ خواب دکھایا یا کشف میں یہ کچھ دکھایا- پھر یہ الفاظ بھی کہ ''ایک رات اپنے بندے کو لے گیا'' جسمانی سفر پر صریحاً دلالت کرتے ہیں- خواب کے سفر یا کشفی سفر کے لیے یہ الفاظ کسی طرح موزوں نہیں ہو سکتے- لہٰذا ہمارے لیے یہ مانے بغیر چارہ نہیں کہ یہ محض ایک روحانی تجربہ نہ تھا بلکہ ایک جسمانی سفر اور عینی مشاہدہ تھا جو اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو کرایا۔ (از تفہیم القرآن)]--- [معراج شریف نبی کریم ﷺ کا ایک جلیل معجزہ اور اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے اور اس سے حضور ﷺ کا وہ کمال قرب ظاہر ہوتا ہے جو مخلوق الٰہی میں آپ ﷺ کے سوا کسی کو میسر نہیں- نبوت کے بارھویں سال سید عالم ﷺ معراج سے نوازے گئے- مہینہ میں اختلاف ہے مگر اشہر یہ ہے کہ ستائیسویں رجب کو معراج ہوئی- مکہ مکرمہ سے حضور کا بیت المقدس تک شب کے چھوٹے حصہ میں تشریف لے جانا نص قرآن ہی سے ثابت ہے اس کا منکر کافر ہے اور آسمانوں کی سیر اور منازل قرب میں پہنچنا احادیث صحیحہ معتمدہ مشہورہ سے ثابت ہے جو حد تواتر کے قریب پہنچ گئی ہیں، اس کا منکر گمراہ ہے- معراج شریف بحالت بیداری جسم و روح دونوں کے ساتھ واقع ہوئی یہی جمہور اہل اسلام کا عقیدہ ہے اور اصحاب رسول ﷺ کی کثیر جماعتیں اور حضور ﷺ کے اجلّہ اصحاب اسی کے معتقد ہیں- نصوص آیات و احادیث سے بھی یہی مستفاد ہوتا ہے- تیرہ دماغان فلسفہ کے اوہام فاسدہ محض باطل ہیں- قدرت الٰہی کے معتقد کے سامنے وہ تمام شبہات محض بے حقیقت ہیں- حضرت جبرائیلؑ کا براق لے کر حاضر ہونا سید عالم ﷺ کو غایت اکرام و احترام کے ساتھ سوار کر کے لے جانا بیت المقدس میں سید عالم ﷺ کا انبیاء کی امامت فرمانا پھر وہاں سے سیر سمٰوٰت کی طرف متوجہ ہونا جبرائیل امینؑ کا ہر ہر آسمان کے دروازہ کھلوانا ہر ہر آسمان پر وہاں کے صاحب مقام انبیاء علیہم السلام کا شرف زیارت سے مشرف ہونا اور حضور ﷺ کی تکریم کرنا احترام بجا لانا تشریف آوری کی مبارکبادیں دینا حضور ﷺ کا ایک آسمان سے دوسرے آسمان کی طرف سیر فرمانا وہاں کے عجائب دیکھنا اور تمام مقربین کی نہایت منازل سدرۃ المنتہیٰ کو پہنچنا جہاں سے آگے بڑھنے کی کسی ملک مقرب کو بھی مجال نہیں ہے جبرائیل امینؑ کا وہاں معذرت کر کے رہ جانا پھر مقام قرب خاص میں حضور ﷺ کا ترقیاں فرمانا اور اس قرب اعلیٰ میں پہنچنا کہ جس کے تصور تک خلق کے اوہام و افکار بھی پرواز سے عاجز ہیں وہاں مورد رحمت و کرم ہونا اور انعامات الٰہیہ اور خصائص نعم سے سرفراز فرمایا جانا اور ملکوت سمٰوٰت و ارض اور ان سے افضل و برتر علوم پانا اور امت کے لیے نمازیں فرض ہونا حضور ﷺ کا شفاعت فرمانا جنت و دوزخ کی سیریں اور پھر اپنی جگہ واپس تشریف لانا اور اس واقعہ کی خبریں دینا کفار کا اس پر شورشیں مچانا اور بیت المقدس کی عمارت کا حال اور ملک شام جانے والے قافلوں کی کیفیتیں حضور ﷺ سے دریافت کرنا حضور ﷺ کا سب کچھ بتانا اور قافلوں کے جو احوال حضور ﷺ نے بتائے قافلوں کے آنے پر ان کی تصدیق ہونا یہ تمام صحاح کی معتبر احادیث سے ثابت ہے اور بکثرت احادیث ان تمام امور کے بیان اور ان کی تفاصیل سے مملو ہیں۔ (از کنز الایمان)]--- ۶۰- ''اور یاد کرو جب کہ ہم نے آپ سے فرما دیا کہ آپ کے رب نے لوگوں کو گھیر لیا ہے- جو رؤیا (عینی رؤیت) ہم نے آپ کو دکھائی تھی وہ لوگوں کے لیے صاف آزمائش ہی تھی اور اسی طرح وہ درخت بھی جس سے قرآن میں اظہار نفرت کیا گیا ہے- ہم انہیں ڈرا رہے ہیں لیکن یہ انہیں اور بڑی سرکشی میں بڑھا رہا ہے۔'' O--- [صحابہ و تابعین رضی اللہ عنہم نے اس رؤیا کی تفسیر عینی رؤیت سے کی ہے اور مراد اس سے معراج کا واقعہ ہے جو بہت سے کمزور لوگوں کے لیے فتنے کا باعث بن گیا اور وہ مرتد ہو گئے- اور درخت سے مراد زقوم (تھوہر) کا درخت ہے جس کا مشاہدہ نبی کریم ﷺ نے شب معراج جہنم میں کیا- الملعونۃ سے مراد کھانے والوں پر یعنی جہنمیوں پر لعنت- جیسے دوسرے مقام پر ''زقوم کا درخت گناہ گاروں کا کھانا ہے-'' (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]--- [''دکھاوے'' سے مراد شب معراج کا نظارہ ہے جس کے بیان سے لوگ جانچے گئے- سچوں نے سن کر مانا اور کچوں نے جھوٹ جانا۔ (تفسیر نمبر ۱ مولانا شبیر احمد عثمانیؒ)]--- [''زقوم'' کا درخت جسے قرآن میں فرمایا کہ دوزخ والے کھائیں گے- ایمان والے یقین لائے اور منکروں نے کہا کہ دوزخ کی آگ میں سبز درخت کیونکر ہو گا؟ یہ بھی جانچنا تھا- ان دو مثالوں سے اندازہ کر لو کہ تصدیق خوارق کے باب میں ان کی طبائع کا کیا حال ہے۔ (تفسیر نمبر ۲ مولانا شبیر احمد عثمانیؒ)]--- [اہل مکہ کی چنانچہ جب سید عالم ﷺ نے انہیں واقعہ معراج کی خبر دی تو انہوں نے اس کی تکذیب کی اور بعض مرتد ہو گئے اور تمسخر سے عمارت بیت المقدس کا نقشہ دریافت کرنے لگے- حضور ﷺ نے سارا نقشہ بتا دیا تو اس پر کفار آپ کو ساحر کہنے لگے- درخت زقوم جو جہنم میں پیدا ہوتا ہے اس کو سبب آزمائش بنا دیا- یہاں تک کہ ابوجہل نے کہا کہ محمد مصطفیٰ ﷺ تم کو جہنم کی آگ سے ڈراتے ہیں کہ وہ پتھروں کو جلا دے گی پھر یہ بھی فرماتے ہیں کہ اس میں درخت اگیں گے- آگ میں درخت کہاں رہ سکتا ہے یہ اعتراض انہوں نے کیا اور قدرت الٰہی سے غافل رہے یہ نہ سمجھے کہ اس قادر مختار کی قدرت سے آگ میں درخت پیدا کرنا کچھ بعید نہیں- سمندر ایک کیڑا ہوتا ہے جو آگ میں پیدا ہوتا ہے آگ ہی میں رہتا

Marfat.com

ہے بلاد ترک میں اس کے اون کی تولیاں بنائی جاتی تھیں جو میلی ہو جانے پر آگ میں ڈال کر صاف کر لی جاتیں اور جلتی نہ تھیں- شتر مرغ انگارے کھا جاتا ہے اللہ تعالیٰ کی قدرت سے آگ میں درخت پیدا کرنا کیا بعید ہے۔ (تفسیر از مولانا احمد رضا خان بریلویؒ)]

(**سورۃ السجدۃ ۳۲**)---۲۳۔ ''بیشک ہم نے موسیٰ کو کتاب دی پس آپ کو ہرگز اس کی ملاقات میں شک نہ کرنا چاہیے اور ہم نے اسے بنی اسرائیل کی ہدایت کا ذریعہ بنایا۔'' O ---[کہا جاتا ہے کہ یہ اشارہ ہے اس ملاقات کی طرف جو معراج کی رات نبی ﷺ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے درمیان ہوئی' جس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے نمازوں میں تخفیف کرانے کا مشورہ دیا تھا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ النجم ۵۳**)---۵۔ ''اسے پوری طاقت والے فرشتے نے سکھایا ہے۔'' O ---۶۔ ''جو زور آور ہے پھر وہ سیدھا کھڑا ہو گیا۔'' O ---[تفسیر کے لیے باب نمبر۴، مضمون: مرتبہ رسول ﷺ]---۷۔ ''اور وہ بلند آسمان کے کناروں پر تھا۔'' O ---[تفسیر کے لیے باب نمبر۳، مضمون: فرشتے]---۸۔ ''پھر نزدیک ہوا اور اتر آیا۔'' O ---۹۔ ''پس وہ دو کمانوں کے بقدر فاصلہ رہ گیا بلکہ اس سے بھی کم۔'' O ---۱۰۔ ''پس اس نے اللہ کے بندے کو وحی پہنچائی جو بھی پہنچائی۔'' O ---۱۱۔ ''دل نے جھوٹ نہیں کہا جسے (پیغمبر نے) دیکھا۔'' O ---۱۲۔ ''کیا تم جھگڑا کرتے ہو اس پر جو (پیغمبر) دیکھتے ہیں۔'' O ---۱۴۔ ''سدرۃ المنتہیٰ کے پاس۔'' O ---[یہ لیلۃ المعراج کو جب اصل شکل میں جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا' اس کا بیان ہے- یہ سدرۃ المنتہیٰ' ایک بیری کا درخت ہے جو چھٹے یا ساتویں آسمان پر ہے اور یہ آخری حد ہے' اس سے اوپر کوئی فرشتہ نہیں جا سکتا- فرشتے اللہ کے احکام بھی یہیں سے وصول کرتے ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۵۔ ''اسی کے پاس جنۃ الماویٰ ہے۔'' O ---[تفسیر کے لیے باب نمبر۱۴، مضمون: جنۃ الماویٰ]---۱۶۔ ''جب کہ سدرہ کو چھپائے لیتی تھی وہ چیز جو اس پر چھا رہی تھی۔'' O ---[سدرۃ المنتہیٰ کی اس کیفیت کا بیان ہے جب شب معراج میں آپ ﷺ نے اس کا مشاہدہ کیا' سونے کے پروانے اس کے گرد منڈلا رہے تھے' فرشتوں کا عکس اس پر پڑ رہا تھا' اور رب کی تجلیات کا مظہر بھی وہی تھا- اسی مقام پر نبی کریم ﷺ کو تین چیزوں سے نوازا گیا- پانچ وقت کی نمازیں' سورۂ بقرہ کی آخری آیات اور اس مسلمان کی مغفرت کا وعدہ جو شرک کی آلودگیوں سے پاک ہوگا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۷۔ ''نہ تو نگاہ بہکی نہ حد سے بڑھی۔'' O ---[یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قصد فرمایا جب کہ آپ سفرِ معراج میں افق اعلیٰ پر تشریف فرما ہوئے- پھر نبی کریم ﷺ مکان کی سرحدوں کو پار کرتے ہوئے لامکان میں رب العزت کے قریب ہوئے اور وہاں فائز ہو کر سجدہ ریز ہو گئے پس اتنے قریب ہوئے جتنا دو کمانیں قریب ہوتی ہیں جب انہیں ملایا جاتا ہے' بلکہ ان سے بھی زیادہ قریب- اس حالتِ قرب میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب بندے پر وحی فرمائی جو وحی فرمائی- اس حریم ناز میں صفاتی تجلیات اور ذاتی انوار کا جو مشاہدہ بے تاب نگاہوں نے کیا' دل نے اس کی تصدیق کی اور تمہارا یہ جھگڑا کہ یہ دیکھا وہ نہیں دیکھا' محض بے سود ہے- دکھانے والے نے جو دکھانا تھا' دکھا دیا- دیکھنے والے نے جو دیکھنا تھا وہ جی بھر کے دیکھ لیا- اب تم بے مقصد بحثوں میں وقت ضائع کر رہے ہو- یہ نعمتِ دیدار فقط ایک بار نصیب نہیں ہوئی' بلکہ اُترتے ہوئے دوسری بار بھی نصیب ہوئی- یہ دوبارہ شرف دید سدرۃ المنتہیٰ کے پاس ہوا۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]---۱۸۔ ''یقیناً اس نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیوں میں سے بعض نشانیاں دیکھ لیں۔'' O ---[یعنی آیات کبریٰ سے مراد عالم ملکوت کی وہ عجیب و غریب چیزیں ہیں جن کا مشاہدہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سفرِ معراج پر جاتے ہوئے اور واپسی کے دوران میں کیا جیسے براق' سمٰوات' انبیاء' فرشتے' سدرۃ المنتہیٰ' جنت الماویٰ وغیرہا۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

اسراف، بے جا خرچ

(**سورۃ البقرۃ ۲**)---۲۱۵۔ ''پوچھتے ہیں لوگ تم سے کیا چیز خرچ کریں وہ؟ کہو جو کچھ خرچ کرو تم مال میں سے سو وہ ہے والدین کے لئے' رشتہ داروں کے لئے اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لئے اور جو بھی کرتے ہو تم کوئی بھلائی تو بیشک اللہ تعالیٰ اس سے پوری طرح باخبر ہے۔'' O ---[بعض صحابہؓ کے استفسار پر مال خرچ کرنے کے اولین مصارف بیان کئے جا رہے ہیں' یعنی یہ سب سے زیادہ تمہارے مالی تعاون کے مستحق ہیں- اس سے معلوم ہوا کہ انفاق کا یہ حکم صدقات نافلہ سے متعلق ہے' زکوٰۃ سے متعلق نہیں- کیونکہ ماں باپ پر زکوٰۃ کی رقم خرچ کرنی جائز نہیں ہے- حضرت میمون بن مہران نے اس آیت کی تلاوت کر کے فرمایا' مال خرچ کرنے کی ان جگہوں میں نہ طبلہ سارنگی کا ذکر ہے اور نہ چوبی تصویروں اور دیواروں پر لٹکائے جانے والے آرائشی پردوں کا'' مطلب یہ ہے کہ ان چیزوں پر مال خرچ کرنا ناپسندیدہ اور اسراف ہے- افسوس ہے کہ آج یہ مسرفانہ اور ناپسندیدہ اخراجات ہماری زندگی کا اس طرح لازمی حصہ بن گئے ہیں کہ اس میں کراہت کا کوئی پہلو ہی ہماری نظروں میں نہیں رہا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الانعام ۶**)---۱۴۱۔ ''اور اسی نے باغ پیدا کئے ہیں وہ بھی جو (ٹیٹوں پر) چڑھائے جاتے ہیں اور وہ بھی جو نہیں چڑھائے جاتے- اور کھجوروں کے

Marfat.com

درخت اور فصلیں جن کی پیداوار مختلف ہوتی ہے۔اور زیتون اور انار ملتے جلتے اور جدا جدا۔اس کا پھل کھاؤ جب وہ پھل دے۔اور اس کا فصل کٹنے کے دن اس کا حق ادا کرو۔مگر حد سے نہ بڑھو۔اللہ تعالیٰ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔"O---[اس لئے اسراف کسی چیز میں بھی پسندیدہ نہیں ہے، صدقہ و خیرات دینے میں نہ کسی اور چیز میں۔ہر چیز میں اعتدال اور میانہ روی مطلوب و محبوب ہے اور اسی کی تاکید کی گئی ہے۔(از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الاعراف ۷**)---۳۱۔"اے بنی آدم! ہر مقام سجدہ کے لئے آراستہ ہوا کرو اور کھاؤ اور پیو مگر حد سے نہ بڑھو کہ وہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔"O

(**سورۃ بنی اسرائیل ۱۷**)---۲۶۔"اور رشتے داروں کا اور مسکینوں اور مسافروں کا حق ادا کرتے رہو اور اسراف اور بیجا خرچ سے بچو۔"O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۸، مضمون: رشتے داروں کے حقوق]---۲۷۔"بیجا خرچ کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں۔اور شیطان اپنے پروردگار کا بڑا ہی ناشکرا ہے۔"O---[تبذیر کی اصل بذر (بیج) ہے جس طرح زمین میں بیج ڈالتے ہوئے یہ نہیں دیکھا جاتا کہ یہ صحیح جگہ پر پڑ رہا ہے یا اس سے ادھر ادھر۔بلکہ کسان بیج ڈالے چلا جاتا ہے۔تبذیر (فضول خرچی) بھی یہی ہے کہ انسان اپنا مال بے کر طرح اڑاتا پھرے اور خرچ کرنے میں حد شرعی سے تجاوز کرے اور بعض کہتے ہیں کہ تبذیر کے معنی ناجائز امور میں خرچ کرنا ہیں چاہے تھوڑا ہی ہو۔ہمارے خیال میں دونوں ہی صورتیں تبذیر میں آجاتی ہیں۔اور یہ اتنا برا عمل ہے کہ اس کے مرتکب کو شیطان سے مماثلت تامہ ہے اور شیطان کی مماثلت سے بچنا، چاہے وہ کسی ایک ہی خصلت میں ہو انسان کے لیے واجب ہے۔پھر شیطان کو کفور (بہت ناشکرا) کہہ کر مزید بچنے کی تاکید کر دی ہے کہ اگر تم شیطان کی مماثلت اختیار کرو گے تو تم بھی اسی کی طرح کفور قرار دیے جاؤ گے۔(از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الفرقان ۲۵**)---۶۷۔"اور جو خرچ کرتے وقت بھی نہ تو اسراف کرتے ہیں نہ بخیلی بلکہ ان دونوں کے درمیان معتدل طریقے پر خرچ کرتے ہیں۔"O---[اللہ کی نافرمانی میں خرچ کرنا اسراف اور اللہ کی اطاعت میں خرچ نہ کرنا بخیلی اور اللہ کے احکام و اطاعت کے مطابق خرچ کرنا قوام ہے اسی طرح نفقات واجبہ اور مباحات میں حد اعتدال سے تجاوز بھی اسراف میں آسکتا ہے اس لیے وہاں بھی احتیاط اور میانہ روی نہایت ضروری ہے۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)](مزید تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: اعتدال ملاحظہ فرمائیں)

اسلام میں سختی نہیں

(**سورۃ البقرۃ ۲**)---۱۸۵۔"رمضان کا مہینہ وہ (مہینہ) ہے نازل کیا گیا جس میں قرآن (جو) ہدایت ہے انسانوں کے لیے اور (اس میں) روشن نشانیاں ہیں ہدایت کی اور (حق کو باطل سے) جدا کرنے کی سو جو کوئی پائے تم میں سے اس مہینے کو تو لازم ہے اس پر کہ روزے رکھے اس میں۔اور جو شخص ہو بیمار یا سفر میں تو تعداد پوری کرنے دوسرے دنوں میں۔(یہ حکم اس لیے دیا گیا ہے کہ) چاہتا ہے اللہ تمہارے لیے آسانی اور نہیں چاہتا تمہارے لیے دشواری اور اس لیے کہ پورا کرلو تم گنتی کو اور اس لیے کہ کبریائی بیان کرو تم اللہ کی اس ہدایت پر جو عطا کی اس نے تم کو اور اس لیے بھی کہ شکر گزار بنو تم۔"O---۲۵۶۔"نہیں کوئی زبردستی دین کے معاملہ میں بیشک صاف طور پر الگ ہو چکی ہے ہدایت گمراہی سے سو جس نے انکار کیا طاغوت کا اور ایمان لایا اللہ پر تو یقیناً اس نے تھام لیا ایک ایسا مضبوط سہارا جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں۔اور اللہ سب کچھ سننے والا، ہر بات جاننے والا ہے۔"O---[اس کی شان نزول میں بتایا گیا ہے کہ انصار کے کچھ نوجوان یہودی یا عیسائی ہو گئے تھے پھر جب یہ انصار مسلمان ہو گئے تو انہوں نے اپنی نوجوان اولاد کو بھی جو یہودی یا عیسائی بن چکے تھے زبردستی مسلمان بنانا چاہا جس پر یہ آیت نازل ہوئی۔شان نزول کے اس اعتبار سے بعض مفسرین نے اسے اہل کتاب کے لیے خاص مانا ہے یعنی مسلمان مملکت میں رہنے والے اہل کتاب اگر وہ جزیہ ادا کرتے ہیں تو انہیں قبول اسلام پر مجبور کیا جائے گا۔لیکن یہ آیت حکم کے اعتبار سے عام ہے یعنی کسی پر بھی قبول اسلام کے لیے جبر نہیں کیا جائے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت اور گمراہی دونوں کو واضح کر دیا ہے۔تاہم کفر و شرک کے خاتمے اور باطل کا زور توڑنے کے لیے جہاد ایک الگ اور جبر و اکراہ سے مختلف چیز ہے۔مقصد معاشرے سے اس قوت کا زور اور دباؤ ختم کرنا ہے جو اللہ کے دین پر عمل اور اس کی تبلیغ کی راہ میں روڑہ بنی ہوئی ہو۔تا کہ ہر شخص اپنی آزاد مرضی سے چاہے تو اپنے کفر پر قائم رہے اور چاہے تو اسلام میں داخل ہو جائے۔چونکہ روڑہ بننے والی طاقتیں رہ رہ کر ابھرتی رہیں گی اس لیے جہاد کا حکم اور اس کی ضرورت بھی قیامت تک رہے گی جیسا کہ حدیث میں ہے (جہاد قیامت تک جاری رہے گا) خود نبی ﷺ نے کافروں اور مشرکوں سے جہاد کیا ہے اور فرمایا ہے۔"مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک جہاد کروں جب تک کہ وہ لا الٰہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کا اقرار نہ کر لیں۔"اسی طرح سزائے ارتداد (قتل) سے بھی اس آیت کا کوئی ٹکراؤ نہیں ہے (جیسا کہ بعض لوگ ایسا باور کراتے ہیں۔کیونکہ ارتداد کی سزا، قتل سے مقصود جبر و اکراہ نہیں

Marfat.com

ہے بلکہ اسلامی ریاست کی نظریاتی حیثیت کا تحفظ ہے۔ ایک اسلامی مملکت میں ایک کافر کو اپنے کفر پر قائم رہ جانے کی اجازت تو بے شک دی جاسکتی ہے لیکن ایک بار جب وہ اسلام میں داخل ہو جائے تو پھر اس سے بغاوت وانحراف کی اجازت نہیں دی جاسکتی لہٰذا وہ خوب سوچ سمجھ کر اسلام لائے۔ کیونکہ اگر یہ اجازت دے دی جاتی تو نظریاتی اساس منہدم ہو سکتی تھی جس سے نظریاتی انتشار اور فکری انارکی پھیلتی جو اسلامی معاشرے کے امن کو اور ملک کے استحکام کو خطرے میں ڈال سکتی تھی۔ اس لیے جس طرح انسانی حقوق کے نام پر قتل، چوری، زنا، ڈاکہ اور حرابہ وغیرہ جرائم کی اجازت نہیں دی جاسکتی اسی طرح آزادی رائے کے نام پر ایک اسلامی مملکت میں نظریاتی بغاوت (ارتداد) کی اجازت بھی نہیں دی جاسکتی۔ یہ جبر واکراہ نہیں ہے۔ بلکہ مرتد کا قتل اسی طرح عین انصاف ہے جس طرح قتل وغارت گری اور اخلاقی جرائم کا ارتکاب کرنے والوں کو سخت سزائیں دینا عین انصاف ہے۔ ایک کا مقصد ملک کا نظریاتی تحفظ ہے اور دوسرے کا مقصد ملک کا شر وفساد سے بچانا ہے اور دونوں ہی مقصد ایک مملکت کے لیے ناگریز ہیں۔ آج اکثر اسلامی ممالک ان دونوں ہی مقاصد کو نظر انداز کر کے جن الجھنوں، دشواریوں اور پریشانیوں سے دوچار ہیں محتاج وضاحت نہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۲۸۶۔ ''نہیں ذمہ داری (کا بوجھ) ڈالتا کسی شخص پر مگر اس کی قوت برداشت کے مطابق۔ اسی کے لیے ہے وہ (نیکی) جو اس نے کمائی اور اسی پر ہے (وبال) اس (بدی) کا جو اس نے کمائی۔ اے ہمارے رب! نہ مؤاخذہ کرنا اگر بھول یا چوک ہو جائے ہم سے۔ اے ہمارے رب! اور نہ ڈالیو ہم پر بھاری بوجھ جیسا کہ ڈالا تھا تو نے ان لوگوں پر جو ہم سے پہلے تھے۔ اے ہمارے رب! اور نہ اٹھوائیو ہم سے ایسا بار نہ ہو طاقت ہم میں جس کی۔ اور ہمیں معاف فرما دے اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما تو ہی ہمارا مولا ہے پس ہماری مدد فرما کافروں کے مقابلے میں۔'' O

(سورۃ النساء ۴) ---۲۸۔ ''چاہتا ہے اللہ کہ ہلکا کرے بوجھ تمہارا کیونکہ پیدا کیا گیا ہے انسان کمزور۔'' O ---۱۰۱۔ ''اور جب سفر کرو تم زمین میں تو نہیں ہے تم پر کچھ گناہ کہ قصر کرو تم نماز میں۔ اگر اندیشہ ہو تم کو کہ ستائیں گے تم کو وہ لوگ جو کافر ہیں بے شک کافر ہیں، تمہارے کھلے دشمن۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: قصر نماز)

(سورۃ المائدۃ ۵) ---۶۔ ''اے ایمان والو! جب کھڑے ہو تم نماز کے لیے تو دھولو اپنے منہ اور اپنے ہاتھ کہنیوں تک اور مسح کر لو اپنے سر کا اور (دھولو) اپنے پاؤں ٹخنوں تک اور اگر ہو تم حالت جنابت میں تو (نہا دھو کر) اچھی طرح پاک ہو جاؤ اور اگر ہو تم بیمار یا سفر میں یا آیا ہو کوئی تم میں سے بیت الخلا سے یا مباشرت کی ہو تم نے عورتوں سے پھر نہ میسر ہو تم کو پانی تو تیمم کر لو پاک مٹی سے۔ سو مسح کرو اپنے منہ کا اور اپنے ہاتھوں کا اس سے۔ نہیں چاہتا اللہ کہ مبتلا کرے تم کو کسی قسم کی تنگی میں بلکہ چاہتا ہے کہ پاک کرے تم کو اور پوری کرے اپنی نعمت تم پر، تاکہ تم (اس کا) شکر ادا کرو۔'' O

(سورۃ طٰہٰ ۲۰) ---۲۔ ''ہم نے یہ قرآن تجھ پر اس لیے نہیں اتارا کہ تو مشقت میں پڑ جائے۔'' O ---۳۔ ''بلکہ اس کی نصیحت کے لیے جو اللہ سے ڈرتا ہے۔'' O

(سورۃ الحج ۲۲) ---۷۸۔ ''اور اللہ کی راہ میں ویسا ہی جہاد کرو جیسے جہاد کا حق ہے۔ اسی نے تمہیں برگزیدہ بنایا ہے اور تم پر دین کے بارے میں کوئی تنگی نہیں ڈالی، دین اپنے باپ ابراہیم (علیہ السلام) کا قائم رکھو۔ اسی اللہ نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے۔ اس قرآن سے پہلے اور اس میں بھی تاکہ پیغمبر تم پر گواہ ہو جائے اور تم تمام لوگوں کے گواہ بن جاؤ۔ پس تمہیں چاہیے کہ نمازیں قائم رکھو اور زکوٰۃ ادا کرتے رہو اور اللہ کو مضبوط تھام لو وہی تمہارا ولی اور مالک ہے۔ پس کیا ہی اچھا مالک ہے اور کتنا ہی بہتر مددگار ہے۔'' O --- [یعنی ایسا حکم نہیں دیا جس کا متحمل نفس نہ ہو (ورنہ تھوڑی بہت محنت و مشقت تو ہر کام میں ہی اٹھانی پڑتی ہے) بلکہ پچھلی شریعتوں کے بعض سخت احکام بھی اس نے منسوخ کر دیئے۔ علاوہ ازیں بہت سی آسانیاں مسلمانوں کو عطا کر دیں، جو پچھلی شریعتوں میں نہیں تھیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

اُصولِ حکمرانی

(سورۃ البقرۃ ۲) ---۲۴۷۔ ''اور کہا ان سے ان کے نبی نے کہ اللہ تعالیٰ نے مقرر کیا تمہارے لیے طالوت کو بادشاہ، کہنے لگے کیونکر ہو سکتا ہے اسے حق حکمرانی ہم پر جب کہ ہم زیادہ حقدار ہیں حکمرانی کے اس سے اور نہیں دی گئی ہے اسے بہت سی دولت، نبی نے کہا بیشک اللہ نے فضیلت دی ہے اسے تم پر اور عطا فرمائی ہے اس کو فراوانی علم و عقل میں اور جسمانی طاقت میں اور اللہ عطا فرماتا ہے اپنا ملک جس کو چاہتا ہے۔ اور اللہ ہے وسعت والا اور سب کچھ جاننے والا۔'' O

(سورۃ آل عمران ۳) ---۱۵۹۔ ''سو یہ کتنی بڑی رحمت ہے اللہ تعالیٰ کی کہ ہو تم (اے محمد ﷺ) نرم مزاج ان کے لئے اور اگر کہیں ہوتے تم سخت مزاج اور

Marfat.com

سنگدل تو ضرور منتشر ہو جاتے یہ تمہارے گرد و پیش سے سو تم معاف کر دو ان کو اور دُعائے مغفرت کرو ان کے حق میں اور مشورہ لیتے رہو ان سے دین کے کام میں پھر جب پختہ فیصلہ کر لو تم تو توکل کرو اللہ تعالیٰ پر اور کر گزرو بیشک اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے توکل کرنے والوں کو۔" O---[یعنی مسلمانوں کی طیب خاطر کے لئے مشورہ کر لیا کریں۔ اس آیت سے مشاورت کی اہمیت، افادیت اور اس کی ضرورت و مشروعیت ثابت ہوتی ہے۔ مشاورت کا یہ حکم بعض کے نزدیک وجوب کے لئے اور بعض کے نزدیک استحباب کے لئے ہے۔ امام شوکانی لکھتے ہیں "حکمرانوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ علما سے ایسے معاملات میں مشورہ کریں جن کا انہیں علم نہیں ہے۔ یا ان کے بارے میں انہیں اشکال ہیں۔ فوج کے سربراہوں سے فوجی معاملات میں، سربرآوردہ لوگوں سے عوام کے مصالح کے بارے میں اور ماتحت حکام و والیان سے ان کے علاقوں کی ضروریات و ترجیحات کے سلسلے میں مشورہ کریں۔" ابن عطیہ کہتے ہیں کہ ایسے حکمران کے وجوب عزل پر کوئی اختلاف نہیں ہے جو اہل علم و اہل دین سے مشورہ نہیں کرتا۔ یہ مشورہ صرف ان معاملات تک محدود ہوگا جن کی بابت شریعت خاموش ہے یا جن کا تعلق انتظامی امور سے ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ النساء ۴**)---۵۸۔ "بیشک اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے تم کو کہ سپرد کرو امانتیں اہل امانت کو اور جب فیصلہ کرو تم لوگوں کے مابین تو فیصلہ کرو عدل کے ساتھ بیشک اللہ تعالیٰ بہت ہی اچھی نصیحت کرتا ہے تم کو۔ بیشک اللہ تعالیٰ ہے ہر بات کا سننے والا ہر چیز کو دیکھنے والا۔" O---[اکثر مفسرین کے نزدیک یہ آیت حضرت عثمان بن طلحہؓ کی شان میں، جو خاندانی طور پر خانہ کعبہ کے دربان و کلید بردار چلے آ رہے تھے، نازل ہوئی ہے۔ مکہ فتح ہونے کے بعد جب رسول اللہ ﷺ خانہ کعبہ میں تشریف لائے تو طواف وغیرہ کے بعد آپ ﷺ نے حضرت عثمان بن طلحہؓ کو جو صلح حدیبیہ کے موقع پر مسلمان ہو چکے تھے، طلب فرمایا اور انہیں خانہ کعبہ کی چابیاں دے کر فرمایا "یہ تمہاری چابیاں ہیں آج کا دن وفا اور نیکی کا دن ہے" آیت کا یہ سبب نزول اگرچہ خاص ہے لیکن اس کا حکم عام ہے اور اس کے مخاطب عوام اور حکام دونوں ہیں۔ دونوں کو تاکید ہے کہ امانتیں انہیں پہنچاؤ جو امانتوں کے اہل ہیں۔ اس میں ایک تو وہ امانتیں شامل ہیں جو کسی نہ کسی کے پاس رکھوائی ہوں۔ ان میں خیانت نہ کی جائے بلکہ یہ بحفاظت عند الطلب لوٹا دی جائیں۔ دوسرے عہدے اور مناصب اہل لوگوں کو دیئے جائیں، محض سیاسی بنیاد یا نسلی و وطنی بنیاد یا قرابت و خاندان کی بنیاد یا کوٹہ سسٹم کی بنیاد پر عہدہ و منصب دینا اس آیت کے خلاف ہے۔ اس میں حکام کو بطور خاص عدل و انصاف کا حکم دیا گیا ہے۔ ☆ ایک حدیث میں ہے "حاکم جب تک ظلم نہ کرے، اللہ اس کے ساتھ ہوتا ہے جب وہ ظلم کا ارتکاب شروع کر دیتا ہے تو اللہ اسے اس کے اپنے نفس کے حوالے کر دیتا ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۵۹۔ "اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ تعالیٰ کی اور اطاعت کرو رسول ﷺ کی اور صاحبان اقتدار و اختیار کی جو تم میں سے ہوں پھر اگر جھگڑا ہو جائے تمہارے درمیان کسی معاملہ میں تو پھیر دو اسے (فیصلے کے لئے) اللہ کی طرف اور رسول ﷺ کی طرف اگر تم (واقعی) ایمان رکھتے ہو اللہ پر اور روز آخرت پر۔ یہی طریقہ کار ہے بہتر اور بہت اچھا انجام کے اعتبار سے۔" O---۱۰۵۔ "بیشک ہم ہی نے نازل کی ہے تمہاری طرف (اے نبی ﷺ) یہ کتاب حق کے ساتھ تاکہ تم فیصلے کرو لوگوں کے درمیان اس (علم و حکمت) کے مطابق جو سکھائی ہے تم کو اللہ تعالیٰ نے اور مت بنو تم خیانت کرنے والوں کے طرف دار۔" O

(**سورۃ المائدۃ ۵**)---۴۴۔ "ہم نے تورات نازل کی جس میں ہدایت اور نور تھا۔ انبیاء اور مشائخ اور علماء جنہوں نے سر تسلیم خم کر دیا تھا اسی کے مطابق یہود کے فیصلے کرتے تھے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے محافظ ٹھہرائے گئے تھے اور وہ اس کے نگران تھے۔ پس لوگوں سے مت ڈرو مگر مجھ سے ڈرو اور میری آیتوں کے عوض تھوڑی سی قیمت نہ لو اور جس نے اس کے مطابق جو اللہ نے اتارا فیصلہ نہ کیا وہی کافر ہیں۔" O---[یعنی لوگوں سے ڈر کر تورات کے اصل احکام پر وہ مت ڈالو نہ دنیا کے تھوڑے سے مفادات کے لیے ان میں رد و بدل کرو۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۴۹۔ "اور یہ کہ تم ان کے درمیان اس کے مطابق جو اللہ تعالیٰ نے اتارا ہے فیصلہ کر اور ان کی خواہشوں کے پیچھے نہ چل، اور ان سے بچ کر رہ، ایسا نہ ہو کہ وہ تجھے اس کے متعلق جو اللہ تعالیٰ نے تیری طرف اتارا ہے فتنے میں ڈال دیں۔ پھر اگر وہ منہ موڑ جائیں تو جان لے کہ اللہ تو صرف یہ چاہتا ہے کہ انہیں ان کے بعض گناہوں کے عوض مصیبت میں ڈال دے اور لوگوں میں یقیناً بہت سے بدکار ہوتے ہیں۔" O---۵۰۔ "ہاں! کیا وہ جاہلیت کا فیصلہ ڈھونڈتے ہیں؟ مگر ان لوگوں کے لئے جو یقین رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ سے بہتر فیصلہ کون دے سکتا ہے؟" O---[☆ حدیث میں آتا ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ ناپسندیدہ شخص وہ ہے جو اسلام میں جاہلیت کے طریقے کا متلاشی ہو اور جو ناحق کسی کا خون بہانے کا طالب ہو"۔ (از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الانعام ۶**)---۱۶۵۔ "اور اسی نے تمہیں زمین کا فرمانروا بنایا ہے اور ایک دوسرے پر تمہارے درجے بلند کیے ہیں تاکہ جو کچھ اس نے تمہیں دیا ہے اس میں تمہیں آزمائے۔ بیشک تیرا رب جلد سزا دینے والا ہے اور بیشک وہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا بھی ہے۔" O

(**سورۃ الاعراف ۷**)---۳۳۔ "کہو! میرے رب نے صرف بے حیائی کی باتوں کو جو ان میں ظاہر ہوں اور جو چھپی ہوں اور گناہ کو اور ناحق کی بغاوت کو حرام کیا ہے اور اس بات کو کہ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ اسے شریک کرو جس کی اللہ تعالیٰ نے کوئی سند نہیں اتاری اور اس بات کو کہ تم اللہ تعالیٰ کے بارے میں وہ کہو

Marfat.com

جو تم نہیں جانتے۔'' O

(**سورۃ یونس ۱۰**)---۱۴۔'' پھر ان کے بعد ہم نے تمہیں زمین میں حاکم بنایا، تاکہ دیکھیں کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔'' O---[خیال رہے کہ خطاب اہل عرب سے ہو رہا ہے اور ان سے کہا یہ جا رہا ہے کہ پچھلی قوموں کو اپنے اپنے زمانے میں کام کرنے کا موقع دیا گیا تھا، مگر انہوں نے آخر کار ظلم و بغاوت کی روش اختیار کی اور جو انبیاء ان کو راہ راست دکھانے کے لیے بھیجے گئے تھے ان کی بات انہوں نے نہ مانی، اس لیے وہ ہمارے امتحان میں ناکام ہوئیں اور میدان سے ہٹا دی گئیں۔ اب اے اہل عرب تمہاری باری آئی ہے۔ تمہیں ان کی جگہ کام کرنے کا موقع دیا جاتا ہے۔ تم اس امتحان گاہ میں کھڑے ہو جس سے تمہارے پیش رو ناکام ہو کر نکالے جا چکے ہیں۔ اگر تم نہیں چاہتے کہ تمہارا انجام بھی وہی ہو جو ان کا ہوا تو اس موقع سے جو تمہیں دیا جا رہا ہے، صحیح فائدہ اٹھاؤ، پچھلی قوموں کی تاریخ سے سبق لو اور ان غلطیوں کا اعادہ نہ کرو جو ان کی تباہی کی موجب ہوئیں۔ (از تفہیم القرآن مولانا مودودیؒ)]---[موجودہ حکمران بھی ان قوموں کی تاریخ سے سبق حاصل کریں۔ یہ حکمرانی ان کے پاس اللہ کی امانت ہے جس پر ان کا احتساب ہوگا۔ (ذاتی رائے)]

(**سورۃ الحج ۲۲**)---۴۱۔'' یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم زمین میں ان کے پاؤں جما دیں تو یہ پوری پابندی سے نمازیں قائم کریں اور زکوتیں دیں اور اچھے کاموں کا حکم کریں اور برے کاموں سے منع کریں۔ تمام کاموں کا انجام اللہ کے اختیار میں ہے۔'' O---[اس آیت میں اسلامی حکومت کے بنیادی اہداف اور اغراض و مقاصد بیان کیے گئے ہیں، جنہیں خلافت راشدہ اور قرن اول کی دیگر اسلامی حکومتوں میں بروئے کار لایا گیا اور انہوں نے اپنی ترجیحات میں ان کو سر فہرست رکھا۔ تو ان کی بدولت ان حکومتوں میں امن و سکون بھی رہا، رفاہیت و خوش حالی بھی رہی اور مسلمان سربلند اور سرفراز بھی رہے۔ آج بھی سعودی عرب کی حکومت میں بحمد اللہ ان چیزوں کا اہتمام ہے، تو اس کی برکت سے وہ اب بھی امن و خوش حالی کے اعتبار سے دنیا کی بہترین اور مثالی مملکت ہے، آج کل اسلامی ملکوں میں فلاحی مملکت کے قیام کا بڑا غلغلہ اور شور ہے اور ہر آنے جانے والا حکمران اس کے دعوے کرتا ہے۔ لیکن ہر اسلامی ملک میں بدامنی، فساد، قتل و غارت اور ادبار و پستی اور زبوں حالی روز افزوں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سب اللہ کے بتلائے ہوئے راستے کو اختیار کرنے کے بجائے مغرب کے جمہوری اور لادینی نظام کے ذریعے سے فلاح و کامرانی حاصل کرنا چاہتے ہیں، جو آسمان میں تھگلی لگانے اور ہوا کو مٹھی میں لینے کے مترادف ہے۔ جب تک مسلمان مملکتیں قرآن کے بتلائے ہوئے اصول کے مطابق اقامت صلوٰۃ و زکوٰۃ اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا اہتمام نہیں کریں گی اور اپنی ترجیحات میں ان کو سر فہرست نہیں رکھیں گی، وہ فلاحی مملکت کے قیام میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکیں گی۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الشوریٰ ۴۲**)---۳۸۔'' اور اپنے رب کے فرمان کو قبول کرتے ہیں اور نماز کی پابندی کرتے ہیں اور ان کا (ہر) کام آپس کے مشورے سے ہوتا ہے، اور جو ہم نے انہیں دے رکھا ہے اس میں سے (ہمارے نام پر) دیتے ہیں۔'' O---[اس چیز کو یہاں اہل ایمان کی بہترین صفات میں شمار کیا گیا ہے، اور سورۂ آل عمران (آیت ۱۵۹) میں اس کا حکم دیا گیا ہے۔ اس بنا پر مشاورت اسلامی طرز زندگی کا ایک اہم ستون ہے، اور مشورے کے بغیر اجتماعی کام چلانا نہ صرف جاہلیت کا طریقہ ہے بلکہ اللہ کے مقرر کیے ہوئے ضابطے کی صریح خلاف ورزی ہے۔ مشاورت کو اسلام میں یہ اہمیت کیوں دی گئی ہے؟ اس کے وجوہ پر اگر غور کیا جائے تو تین باتیں واضح طور پر ہمارے سامنے آتی ہیں۔ ایک یہ کہ جس معاملے کا تعلق دو یا زائد آدمیوں کے مفاد سے ہو، اس میں کسی ایک شخص کا اپنی رائے سے فیصلہ کر ڈالنا اور دوسرے متعلق اشخاص کو نظر انداز کر دینا زیادتی ہے۔ مشترک معاملات میں کسی کو اپنی من مانی چلانے کا حق نہیں ہے۔ انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ ایک معاملہ جتنے لوگوں کے مفاد سے تعلق رکھتا ہو اس میں ان سب کی رائے لی جائے، اور اگر وہ کسی بہت بڑی تعداد سے متعلق ہو تو ان کے معتمد علیہ نمائندوں کو شریک مشورہ کیا جائے۔ دوسرے یہ کہ انسان مشترک معاملات میں اپنی من مانی چلانے کی کوشش یا تو اس وجہ سے کرتا ہے کہ وہ اپنی ذاتی اغراض کے لیے دوسروں کا حق مارنا چاہتا ہے، یا پھر اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنے آپ کو بڑی چیز اور دوسروں کو حقیر سمجھتا ہے۔ اخلاقی حیثیت سے یہ دونوں صفات یکساں قبیح ہیں، اور مومن کے اندر ان میں سے کسی صفت کا شائبہ بھی نہیں پایا جا سکتا۔ مومن نہ خود غرض ہوتا ہے کہ دوسروں کے حقوق پر دست درازی کر کے خود ناجائز فائدہ اٹھانا چاہے، اور نہ وہ متکبر اور خود پسند ہوتا ہے کہ اپنے آپ ہی کو عقل کل اور علیم و خبیر سمجھے۔ تیسرے یہ کہ جن معاملات کا تعلق دوسروں کے حقوق اور مفاد سے ہو، ان میں فیصلہ کرنا ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ کوئی شخص جو خدا سے ڈرتا ہو اور یہ جانتا ہو کہ اس کی کتنی سخت جواب دہی اسے اپنے رب کے سامنے کرنی پڑے گی، کبھی اس بھاری بوجھ کو تنہا اپنے سر لینے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ اس طرح کی جرأتیں صرف وہی لوگ کرتے ہیں جو خدا سے بے خوف اور آخرت سے بے فکر ہوتے ہیں۔ خدا ترس اور آخرت کی باز پرس کا احساس رکھنے والا آدمی تو لازماً یہ کوشش کرے گا کہ ایک مشترک معاملہ جن جن لوگوں سے بھی متعلق ہو ان سب کو، یا ان کے بھروسے کے نمائندوں کو اس کا فیصلہ کرنے میں شریک مشورہ کرے، تاکہ زیادہ سے زیادہ صحیح اور بے لاگ اور مبنی بر انصاف فیصلہ کیا جا سکے، اور اگر نادانستہ کوئی غلطی ہو بھی جائے تو تنہا کسی ایک ہی شخص پر اس کی ذمہ داری نہ آ پڑے۔ یہ تین وجوہ ایسے ہیں جن پر اگر آدمی غور کرے تو اس کی سمجھ میں یہ بات اچھی طرح آ سکتی ہے کہ اسلام جس اخلاق کی انسان کو تعلیم دیتا ہے، مشورہ اس کا لازمی تقاضا ہے اور اس سے انحراف ایک بہت بڑی بد اخلاقی ہے۔

Marfat.com

کی اسلام کبھی اجازت نہیں دے سکتا۔ اسلامی طرزِ زندگی یہ چاہتا ہے کہ مشاورت کا اصول ہر چھوٹے بڑے اجتماعی معاملے میں برتا جائے۔ گھر کے معاملات ہوں تو ان میں میاں اور بیوی باہم مشورے سے کام کریں اور بچے جب جوان ہو جائیں تو انہیں بھی شریکِ مشورہ کیا جائے۔ خاندان کے معاملات ہوں تو اُن میں کنبے کے سب عاقل و بالغ افراد کی رائے لی جائے۔ ایک قبیلے یا برادری یا بستی کے معاملات ہوں اور سب لوگوں کا شریکِ مشورہ ہونا ممکن نہ ہو، تو ان کا فیصلہ کوئی ایسی پنچایت یا مجلس کرے جس میں کسی متفق علیہ طریقے کے مطابق تمام متعلق لوگوں کے معتمد علیہ نمائندے شریک ہوں۔ ایک پوری قوم کے معاملات ہوں تو اُن کے چلانے کے لیے قوم کا سربراہ سب کی مرضی سے مقرر کیا جائے، اور وہ قومی معاملات کو ایسے صاحب رائے لوگوں کے مشورے سے چلائے جن کو قوم قابلِ اعتماد سمجھتی ہو، اور وہ اُسی وقت تک سربراہ رہے جب تک قوم خود سے اپنا سربراہ بنائے رکھنا چاہے۔ کوئی ایماندار آدمی زبردستی قوم کا سربراہ بننے اور بنے رہنے کی خواہش یا کوشش نہیں کرسکتا، نہ یہ فریب کاری کرسکتا ہے کہ پہلے بزور قوم کے سر پر مسلط ہو جائے اور پھر جبر کے تحت لوگوں کی رضا مندی طلب کرے، اور نہ اس طرح کی چالیں چل سکتا ہے کہ اس کو مشورہ دینے کے لیے لوگ اپنی آزاد مرضی سے اپنی پسند کے نمائندے نہیں بلکہ وہ نمائندے منتخب کریں جو اس کی مرضی کے مطابق رائے دینے والے ہوں۔ ایسی ہر خواہش صرف اُس نفس میں پیدا ہوتی ہے جو نیت کی خرابی سے ملوث ہو، اور اس خواہش کے ساتھ امرھم شوریٰ بینھم کی ظاہری شکل بنانے اور اس کی حقیقت غائب کر دینے کی کوششیں صرف وہی شخص کرسکتا ہے جسے خدا اور خلق دونوں کو دھوکا دینے میں کوئی باک نہ ہو، حالانکہ نہ خدا دھوکا کھا سکتا ہے، اور نہ خلق ہی اتنی اندھی ہوسکتی ہے کہ کوئی شخص دن کی روشنی میں علانیہ ڈاکہ مار رہا ہو اور وہ سچے دل سے یہ سمجھتی رہے کہ وہ ڈاکہ نہیں مار رہا ہے بلکہ لوگوں کی خدمت کر رہا ہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(سورۃ محمد ۴۷)۔۔۔۲۲۔ ”اور تم سے یہ بھی بعید نہیں کہ اگر تم کو حکومت مل جائے تو تم زمین میں فساد برپا کر دو اور رشتے ناتے توڑ ڈالو“ O۔۔۔[یہ آیت اس امر کی صراحت کرتی ہے کہ اسلام میں قطع رحمی حرام ہے۔ رحم کا لفظ عربی زبان میں قرابت اور رشتہ داری کے لیے استعارہ کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ ایک شخص کے تمام رشتہ دار، خواہ وہ دور کے ہوں یا قریب کے، اس کے ذوی الارحام ہیں۔ جس سے جتنا زیادہ قریب کا رشتہ دار ہو اس کا حق آدمی پر اُتنا ہی زیادہ ہے اور اس سے قطع رحمی کرنا اُتنا ہی بڑا گناہ ہے۔ صلہ رحمی یہ ہے کہ اپنے رشتہ دار کے ساتھ جو نیکی کرنا بھی آدمی کی استطاعت میں ہو اس سے دریغ نہ کرے۔ اور قطع رحمی یہ ہے کہ آدمی اس کے ساتھ بُرا سلوک کرے، یا جو بھلائی کرنا اس کے لیے ممکن ہو اس سے قصداً پہلو تہی کرے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی آیت سے استدلال کر کے ام ولد کی بیع کو حرام قرار دیا تھا اور صحابہ کرام نے اس سے اتفاق فرمایا تھا۔ حاکم نے مستدرک میں حضرت بُریدہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ ایک روز میں حضرت عمرؓ کی مجلس میں بیٹھا تھا کہ یکایک محلہ میں شور مچ گیا۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ ایک لونڈی فروخت کی جا رہی ہے اور اس کی لڑکی رو رہی ہے۔ حضرت عمرؓ نے اُسی وقت انصار و مہاجرین کو جمع کیا اور ان سے پوچھا کہ جو دین حضرت محمد ﷺ لائے ہیں کیا اس میں آپ حضرات کو قطع رحمی کا کوئی جواز ملتا ہے؟ سب نے کہا نہیں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا پھر یہ کیا بات ہے کہ آپ کے ہاں ماں کو بیٹی سے جدا کیا جا رہا ہے؟ اس سے بڑی قطع رحمی اور کیا ہوسکتی ہے؟ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ لوگوں نے کہا آپ کی رائے میں اس کو روکنے کے لیے جو صورت مناسب ہو وہ اختیار فرمائیں۔ اس پر حضرت عمرؓ نے تمام بلادِ اسلامیہ کے لیے یہ فرمانِ عام جاری کر دیا کہ کسی ایسی لونڈی کو فروخت نہ کیا جائے جس سے اس کے مالک کے ہاں اولاد پیدا ہو چکی ہو، کیونکہ یہ قطع رحمی ہے اور یہ حلال نہیں ہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(سورۃ المجادلۃ ۵۸)۔۔۔۵۔ ”بیشک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ ذلیل کیے جائیں گے جیسے ان سے پہلے کے لوگ ذلیل کیے جا چکے ہیں اور بیشک ہم واضح آیتیں اتار چکے ہیں اور کافروں کے لیے تو ذلت والا عذاب ہے۔“ O۔۔۔[اس تشریح کی روشنی میں آیت کا مطلب یہ ہوگا کہ جو لوگ اللہ کی بندگی کی حدود کو پھاند کر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی حدود میں مداخلتِ بےجا کا ارتکاب کرتے ہیں۔ قانون سازی کا جو حق صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے لیے مخصوص ہے اس حق کو اپنے ہاتھ میں لے لیتے ہیں اور اللہ کے بندوں کے لیے خود قانون وضع کرنا شروع کر دیتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کا ذکر اس آیت جلیلہ میں کیا جا رہا ہے۔ علامہ بیضاوی نے اس آیت کی تفسیر ان الفاظ سے کی ہے: ”اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی وضع کردہ حدود اور ان کے برعکس اپنی طرف سے حدود و قوانین وضع کرتے ہیں“۔ ان کا حکم اس آیت میں بتایا جا رہا ہے۔ علامہ آلوسی نے شیخ الاسلام سعد اللہ چلپی کا قول نقل کیا ہے جو غور طلب ہے۔ ”اس آیت میں ایسے بادشاہوں اور بڑے حکام کے لیے وعیدِ شدید ہے جو شریعت کی حدود کے برعکس کوئی قوانین وضع کرتے ہیں۔ ہم یہاں رکتے ہیں ہم اس کے لیے اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرتے ہیں۔ علامہ آلوسی نے یہاں اس مسئلہ کو بڑی تفصیل سے لکھا ہے اور بتایا ہے کہ حکومت کو قانون سازی کا کہاں اختیار ہے اور کہاں اختیار نہیں ہے۔ اس کا خلاصہ درج ذیل ہے۔ امید ہے فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ فوجوں کی تربیت، انہیں جنگی تربیت کرانا، انہیں ہر قسم کا اسلحہ مہیا کرنا جس سے دشمن پر غلبہ پانے کے امکانات روشن ہوں۔ جنگ کے لیے منصوبہ بندی، میدان جنگ میں فوجوں کی نقل و حرکت کے ضابطے۔ ان تمام امور میں حکام وقت کو کلی اختیارات حاصل ہیں۔ مسلمانوں کے لیے جو بہتر اور مفید ہو اس کے لیے تدابیر اختیار کی جائیں۔ اسی

Marfat.com

طرح مناسب مقامات پر قلعوں کو تعمیر کرنا۔ شہروں کی حفاظت کے لیے تجاویز سوچنا بھی حکام کا کام ہے۔ وہ جرائم جن کی سزا شریعت میں مقرر نہیں ان کے لیے مناسب سزائیں مقرر کرنا بھی حکومت کی ذمہ داری ہے۔ حکومت کو ان جرائم کے لیے ایسی موثر سزائیں مقرر کرنی چاہئیں جن سے جرائم کا سدِ باب ہو سکے، لیکن ان تعزیرات کو اتنا سخت کرنا بھی درست نہیں جو بسا اوقات قتل سے بھی زیادہ دردناک اور اذیت رساں ہوں۔ اسی طرح کاروبار اور لین دین کے لیے ایسے قواعد وضوابط مرتب کرنا جن سے کسی شرعی حکم کی خلاف ورزی لازم نہ آتی ہو درست ہے لیکن کوئی ایسا ضابطہ بنانا جس سے کسی شرعی حکم کی صراحتاً خلاف ورزی لازم آئے ہرگز جائز نہیں جیسے سود کے جواز کا قول کرنا اور اس کے بغیر معاشی اور صنعتی ترقی کو محال سمجھنا یہ سب حرام ہے۔ بیت المال اور اراضی کے بارے میں جو احکام صحیح روایات سے حضور رحمتِ عالم ﷺ سے ثابت ہیں ان کی خلاف ورزی کسی صورت میں بھی جائز نہیں، لیکن جو احکام خلفاءِ کرام نے اپنے اجتہاد سے وضع کیے اگر زمانہ کے حالات کے پیشِ نظر ان کے بارے میں ایسے احکام وضع کیے جائیں جن میں لوگوں کے لیے آسانی اور سہولت ہو اور ان میں عوام کا فائدہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن خلفاء کے اجتہادی احکام کے بجائے ایسے جدید قوانین مرتب کرنا جن میں لوگوں کی مشقتوں میں اضافہ ہو جائے یہ کسی طرح جائز نہیں۔ وہ حدود جو اللہ تعالیٰ نے چوروں، بدکاروں اور رہزنوں کے بارے میں مقرر کی ہیں ان میں کسی قسم کا ردوبدل روا نہیں ہے۔ آخر میں فرماتے ہیں کہ جو شخص اسلامی قوانین کو ناقص سمجھتا ہے اور ان کی تحقیر کرتا ہے اور جدید وضع کردہ قوانین کو ان سے بہتر اور زیادہ مفید کہتا ہے اس کے کفر میں شک کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

احادیث مبارکہ:

☆ حضرت ابو بردہؓ سے روایت ہے کہا نبی ﷺ نے اس کے دادا ابو موسیٰ اور معاذ کو یمن کی طرف بھیجا اور فرمایا آسانی کرو اور مشکل نہ کرو۔ نفرت نہ دلاؤ اور آپس میں اتفاق رکھو اور اختلاف نہ کرو۔

☆ حضرت ابو شماخ ازدیؓ اپنے چچا کے بیٹے سے روایت کرتے ہیں جو نبی ﷺ کا صحابی تھا۔ کہ وہ معاویہ کے پاس آیا۔ اس پر داخل ہوا اور کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے فرماتے تھے جو شخص لوگوں کے امور میں سے کسی امر کا والی بنے پھر مسلمانوں پر اپنا دروازہ بند کر لے یا کسی مظلوم یا صاحب حاجت کے لئے دروازہ بند کر لے۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے دروازے اس کی ضرورت اور حاجت کے لئے بند کر لے گا جب کہ وہ اس کا محتاج ہو گا۔

حضرت عمرؓ بن خطاب سے روایت ہے کہا جب وہ کسی کو عامل بنا کر بھیجتے اس پر شرط لگاتے کہ ترکی گھوڑوں پر سوار نہ ہوں۔ میدہ کی روٹی نہ کھائیں، باریک کپڑے نہ پہنیں اور لوگوں کے حوائج پر دروازے بند نہ کریں۔ اگر تم نے ان باتوں میں سے کسی ایک کا ارتکاب کیا تم کو سزا ملے گی۔ پھر ان کو الوداع کہنے کے لئے ساتھ جاتے۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے خلیفہ منتخب ہونے کے بعد جو پہلی تقریر کی وہ ایک مسلمان حکمران کے فرائض پر نہ صرف روشنی ڈالتی ہے بلکہ اس بات کو اجاگر بھی کرتی ہے کہ مسلمان حکمران اپنی کوشش یا خواہش سے مسندِ حکومت حاصل نہیں کرتا۔ بلکہ لوگ اس امانت کو خود اس کے سپرد کرتے ہیں اور وہ بادلِ نخواستہ اس کو قبول کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا، "میں آپ لوگوں پر حکمران بنایا گیا ہوں حالانکہ میں آپ سب سے بہتر آدمی نہیں ہوں۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں نے یہ منصب اپنی رغبت اور خواہش سے نہیں لیا ہے۔ نہ میں یہ چاہتا تھا کہ کسی دوسرے کے بجائے یہ مجھے ملے۔ نہ میں نے کبھی خدا سے اس کے لئے دُعا کی۔ نہ میرے دل میں کبھی اس کی حرص پیدا ہوئی۔ میں نے تو اسے بادلِ نخواستہ اس لئے قبول کیا کہ مجھے مسلمانوں میں فتنہ اختلاف اور عرب میں فتنہ ارتداد برپا ہو جانے کا اندیشہ تھا۔ میرے لئے اس منصب میں کوئی راحت نہیں ہے بلکہ یہ ایک بارِ عظیم ہے جو مجھ پر ڈال دیا گیا ہے۔ جس کے اٹھانے کی طاقت مجھ میں نہیں ہے، الا یہ کہ اللہ ہی میری مدد فرمائے۔ میں یہ چاہتا تھا کہ میرے بجائے کوئی اور یہ بار اٹھا لے۔ اب بھی اگر آپ لوگ چاہیں تو اصحابِ رسول اللہ ﷺ میں سے کسی اور کو اس کام کے لئے چن لیں، میری بیعت آپ کے راستے میں حائل نہ ہوگی۔ آپ لوگ اگر مجھے رسول اللہ ﷺ کے معیار پر جانچیں گے اور مجھ سے وہ توقعات رکھیں گے جو حضور ﷺ سے آپ رکھتے تھے تو میں اس کی طاقت نہیں رکھتا۔ کیونکہ وہ شیطان سے محفوظ تھے اور ان پر آسمان سے وحی نازل ہوتی تھی۔ اگر میں ٹھیک کام کروں تو میری مدد کیجئے۔ اگر غلط کام کروں تو مجھے سیدھا کر دیجئے۔ سچائی امانت ہے اور جھوٹ خیانت۔ تمہارے درمیان جو کمزور ہے وہ میرے نزدیک قوی ہے۔ یہاں تک کہ میں اس کا حق اسے دلواؤں اگر خدا چاہے۔ اور تم میں سے جو طاقتور ہے وہ میرے نزدیک کمزور ہے یہاں تک میں اس سے حق وصول کروں اگر خدا چاہے۔ کبھی ایسا نہیں ہوتا کہ کوئی قوم اللہ کی راہ میں جدوجہد چھوڑ دے اور اللہ اس پر ذلت مسلط نہ کر دے اور کسی قوم میں فواحش پھیلیں اور اللہ اس کو عام مصیبت میں مبتلا نہ کر دے۔ میری اطاعت کرو جب تک میں اللہ اور رسول کا مطیع رہوں اور اگر میں اللہ اور رسول ﷺ کی نافرمانی کروں تو میری کوئی اطاعت تم پر نہیں ہے۔ میں پیروی کرنے والا ہوں، نئی راہ نکالنے والا نہیں ہوں۔"

حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اپنے ایک عامل کو مندرجہ ذیل ہدایات دیں۔

Marfat.com

"اے عمرو! اپنے کھلے اور چھپے ہر کام میں خدا سے ڈرتے رہو اور اس سے حیا کرو کیونکہ وہ تمہیں اور تمہارے عمل کو دیکھ رہا ہے۔ آخرت کے لئے کام کرو اور اپنے ہر عمل میں خدا کی رضا کو پیش نظر رکھو۔ اپنے ساتھیوں کے ساتھ اس طرح پیش آؤ جیسے وہ تمہاری اولاد ہیں۔ لوگوں کے راز نہ ٹٹولو اور انکے ظاہر پر ہی ان سے معاملہ کرو۔ اپنے آپ کو درست رکھو، تمہاری رعیت بھی درست رہے گی۔"

حضرت عمرؓ اپنے ایک خطبہ میں فرماتے ہیں۔

"لوگو، کوئی حق والا اپنے حق میں اس مرتبے کو نہیں پہنچا ہے کہ اللہ کی معصیت میں اس کی اطاعت کی جائے۔ لوگو میرے اوپر تمہارے جو حقوق ہیں وہ میں تم سے بیان کئے دیتا ہوں۔ ان پر تم مجھے پکڑ سکتے ہو۔ میرے اوپر تمہارا یہ حق ہے کہ میں تمہارے خراج اللہ کے عطا کردہ میں سے کوئی چیز وصول نہ کروں۔ مگر قانون کے مطابق اور میرے اوپر تمہارا یہ حق ہے کہ جو کچھ مال اس طرح میرے پاس آئے اس میں سے کچھ نہ نکلے مگر حق کے مطابق۔"

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے یزید بن ابوسفیان کو شام کی مہم پر روانہ کرتے وقت یہ ہدایات دیں۔

"اے یزید! تمہاری قرابت داریاں ہیں۔ شاید تم ان کو اپنی امارت سے فائدہ پہنچاؤ، درحقیقت یہی سب سے بڑا خطرہ ہے جس سے میں ڈرتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی مسلمانوں کا حکمران ہو اور ان پر کسی کو بلا استحقاق محض رعایت کے طور پر افسر بنادے تو اس پر خدا کی لعنت ہو اور خدا اس کا کوئی عذر اور فدیہ قبول نہ فرمائے گا۔ یہاں تک کہ اس کو جہنم میں داخل کرے گا۔"

حضرت عثمانؓ نے اپنے انتخاب کے بعد پہلی تقریر میں فرمایا۔

"سنو، میں پیروی کرنے والا ہوں، نئی راہ نکالنے والا نہیں ہوں، جان لو کہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی پیروی کرنے میں تین باتیں ہیں جن کی پابندی کا میں تم سے عہد کرتا ہوں۔ ایک یہ کہ میری خلافت سے پہلے تم نے باہمی اتفاق سے جو قاعدے اور طریقے مقرر کئے تھے ان کی پیروی کروں گا۔ دوسرے یہ کہ جن معاملات میں پہلے کوئی قاعدہ مقرر نہیں ہوا ہے ان میں سب کے مشورے سے اہل خیر کا طریقہ مقرر کروں گا۔ تیسرے یہ کہ تم سے اپنے ہاتھ روکے رکھوں گا۔ جب تک کہ تمہارے خلاف کوئی کاروائی کرنا قانون کی رو سے واجب نہ ہوجائے۔"

حضرت علیؓ نے اپنے ایک گورنر کو لکھا۔

"اپنے اور رعیت کے درمیان لمبے چوڑے پردے حائل نہ کرو۔ حکام کی رعیت سے پردہ کرنا نظر کی تنگی اور علم کی کمی کا ایک شاخسانہ ہے۔ اس پردے کی وجہ سے ان کو صحیح حالات معلوم نہیں ہوتے، چھوٹی باتیں ان کے لئے بڑی بن جاتی ہیں اور بڑی باتیں چھوٹی ہوجاتی ہیں۔ اچھائی انکے سامنے برائی بن کر آتی ہے اور برائی اچھائی کی شکل اختیار کرلیتی ہے اور حق باطل کے ساتھ غلط ملط ہوجاتا ہے۔ از دستور القرآن صفحہ نمبر ۱۴۹ تا ۱۵۲ [نیز تفصیل کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: اقتدار]

اطاعت امیر، حکام

(سورۃ البقرۃ ۲) ۔۔۔ ۲۴۹ "پھر جب چلا لشکر لے کر طالوت، تو اس نے کہا بیشک اللہ تعالیٰ آزمائش کرے گا تمہاری ایک دریا سے سو جو شخص پیئے گا (پانی) ان میں سے تو وہ نہیں ہے میرا ساتھی۔ اور جو نہ پیئے گا اسے تو وہ بیشک میرا ساتھی ہے۔ ہاں اگر کوئی بھر لے چلو بھر (پانی) اپنے ہاتھ سے (تو خیر) مگر پی لیا انہوں نے اس میں سے (سیر ہوکر) سوائے گروہ قلیل کے ان میں سے۔ پھر جب پار ہوا دریا سے وہ خود اور اہل ایمان جو اس کے ساتھ تھے تو کہنے لگے نہیں ہے مقابلے کی طاقت ہم میں آج جالوت اور اس کے لشکر سے۔ کہنے لگے وہ لوگ جو سمجھتے تھے کہ انہیں حاضر ہونا ہے اللہ تعالیٰ کے سامنے کہ بارہا ایک گروہ قلیل غالب آیا ہے بڑے گروہ پر اللہ تعالیٰ کے حکم سے۔ اور اللہ تعالیٰ ساتھ ہے صبر کرنے والوں کے۔"O --- [اطاعت امیر ہر حال میں ضروری ہے۔ تاہم دشمن سے معرکہ آرائی کے وقت تو اس کی اہمیت دوچند بلکہ صد چند ہوجاتی ہے۔ دوسرے جنگ میں کامیابی کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ فوجی اس دوران بھوک پیاس اور دیگر شدائد کو نہایت صبر اور حوصلے سے برداشت کریں۔ چنانچہ ان دونوں باتوں کی تربیت اور امتحان کے لئے طالوت نے کہا کہ نہر پر تمہاری پہلی آزمائش ہو گی۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ آل عمران ۳) --- ۱۵۲ "اور یقیناً سچ کر دکھایا تھا تم کو اللہ تعالیٰ نے تو اپنا وعدہ جب بے دریغ قتل کر رہے تھے تم ان کو اللہ کے حکم سے۔ حتیٰ کہ جب ڈھیلے پڑ گئے تم خود ہی اور اختلاف کیا تم نے حکم کے بارے میں اور حکم عدولی کی تم نے بعد اس کے کہ دکھادی تمہیں اللہ نے وہ چیز جو تمہیں محبوب تھی۔ تم میں سے کچھ وہ تھے جو طلب گار تھے دنیا کے اور تم میں سے کچھ وہ تھے جو طلب گار تھے آخرت کے۔ تب پسپا کردیا اللہ نے تمہیں دشمنوں کے سامنے سے تاکہ آزمائش

Marfat.com

کرے تمہاری اور حق یہ ہے کہ اللہ نے (پھر بھی) معاف کر دیا تمہیں اور اللہ بہت فضل والا ہے مومنوں پر۔" O ---[یہ غزوۂ احد کی طرف اشارہ ہے جہاں حضور ﷺ نے خود پچاس تیر اندازوں کو ایک درہ میں تعینات کیا اور سختی سے حکم دیا کہ یہاں سے تم نے نہیں ہٹنا خواہ کچھ بھی ہو جائے مگر درہ نہیں چھوڑنا لیکن انہوں نے فتح حاصل ہوتی دیکھ کر مال غنیمت کے لالچ میں درہ چھوڑ دیا ان کے سالار نے بہت روکا اور حضور ﷺ کا حکم یاد دلایا مگر ان کے ساتھ صرف گیارہ ساتھی رہ گئے باقی سب نے حکم عدولی کی جس کی وجہ سے جنگ کا نقشہ بدل گیا۔ (پوری تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں مضمون: صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ آل عمران آیت نمبر ۱۴۴)]

(**سورۃ النساء۴**)---۵۹۔" اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ تعالیٰ کی اور اطاعت کرو رسول ﷺ کی اور صاحبان اقتدار و اختیار کی جو تم میں سے ہوں پھر اگر جھگڑا ہو جائے تمہارے درمیان کسی معاملہ میں تو پھیر دو اسے (فیصلے کے لئے) اللہ کی طرف اور رسول ﷺ کی طرف اگر تم (واقعی) ایمان رکھتے ہو اللہ پر اور روز آخرت پر۔ یہی طریقہ کار ہے بہتر اور بہت اچھا انجام کے اعتبار سے۔" O (تفسیر کیلئے باب ۱۴ مضمون: اختلاف)

(**سورۃ الانفال ۸**)---۴۶۔" اور اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کا کہنا مانو اور آپس میں جھگڑا نہ کرو۔ ورنہ تم حوصلہ ہار جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی۔ اور صبر کرو کہ اللہ تعالیٰ صبر والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔" O

(**سورۃ ھود ۱۱**)---۱۱۳۔" اور ظالموں کی طرف نہ جھکنا ورنہ تمہیں آگ پڑ جائے گی اور اللہ تعالیٰ کے سوا تمہارا کوئی رفیق نہ ہو گا۔ اور پھر تمہیں مدد بھی نہیں ملے گی۔" O ---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۱۴، مضمون: ظالم]

احادیث مبارکہ:

☆ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے میری فرمانبرداری کی اس نے اللہ کی فرمانبرداری کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ جس نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔ سوائے اس کے نہیں امام ڈھال ہے اس کے پیچھے سے قتال کیا جاتا ہے اور اس سے بچاؤ کیا جاتا ہے اگر اللہ کے تقویٰ کا حکم دے اور انصاف کرے اس کو اس بات کا اجر ہے اگر اس کے علاوہ کے ساتھ حکم کرے۔ اس کو اس بات کا گناہ ہے۔

☆ ام الحصینؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تم پر ایک کان کٹا اور ناک کٹا امیر مقرر کر دیا جائے جو تم میں اللہ کی کتاب کے ساتھ حکم کرے اس کا حکم سنو اور اس کی فرمانبرداری کرو۔

☆ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سنو اور اطاعت کرو اگرچہ ایک حبشی غلام تم پر عامل مقرر کیا جائے گویا کہ اس کا سر انگور کی مانند ہے۔

☆ وائلؓ بن حجر سے روایت ہے کہا سلمہ بن یزید جعفی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہا اے اللہ کے نبی آپ ﷺ فرمائیں اگر ہم پر ایسے امیر بن جائیں جو اپنا حق ہم سے مانگیں اور ہمارا حق ہم سے روک لیں آپ ﷺ ہم کو کیا حکم دیتے ہیں۔ فرمایا ان کا حکم سنو اور فرمانبرداری کرو ان پر وہ ہے جو وہ اٹھائے گئے ہیں اور تم پر وہ ہے جو تم اٹھائے گئے ہو۔

☆ عبداللہؓ بن عمر سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے جس شخص نے امیر کی اطاعت سے اپنا ہاتھ نکال لیا قیامت کے دن وہ اللہ تعالیٰ کو ملے گا اس کے لئے کوئی دلیل نہیں ہو گی اور جو شخص مرا کہ اس کی گردن میں کسی کی بیعت نہ ہوئی وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے امیر میں کوئی ایسی چیز دیکھے جس کو وہ مکروہ سمجھتا ہے پس چاہیئے کہ وہ صبر کرے کیونکہ کوئی شخص جماعت سے ایک بالشت جدا نہیں ہوا پس وہ مر جائے وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔

حضرت حارث اشعریؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تم کو پانچ باتوں کا حکم دیتا ہوں۔ مسلمانوں کی جماعت کو لازم پکڑنا اور سننا اور حکم بجا لانا اور ہجرت کرنا اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنا جو شخص ایک بالشت کے برابر جماعت سے نکل گیا اس نے اسلام کی رسی اپنی گردن سے نکال دی۔ مگر یہ کہ وہ پھر آئے اور جو کوئی جاہلیت کا پکارنا پکارتا ہے وہ دوزخیوں کی جماعت سے ہے اگرچہ روزہ رکھے، نماز پڑھے اور خود کو مسلمان خیال کرے۔ از دستور القرآن صفحہ نمبر ۱۴۰، ۱۴۱۔ مؤلفہ محمد شریف چوہدری۔

اطمینان، تسکین

(**سورۃ البقرۃ ۲**)---۲۴۸۔" اور کہا ان سے ان کے نبی نے کہ نشانی اس کی بادشاہی کی یہ ہے کہ آئے گا تمہارے پاس وہ صندوق جس میں ہو گی تسکین

Marfat.com

تمہارے رب کی طرف سے اور کچھ بچی ہوئی چیزیں جو چھوڑی ہیں آل موسیٰ اور آل ہارون نے، اٹھائے لا رہے ہوں گے جسے فرشتے، بیشک اس میں ایک بڑی نشانی ہے تمہارے لئے اگر ہو تم مومن۔'' O

(سورۃ آل عمران ۳) ---۱۲۶ ''اور نہیں بنایا اس کو اللہ تعالیٰ نے مگر خوشخبری تمہارے لئے اور تا کہ مطمئن ہو جائیں دل تمہارے اس سے اور نہیں ہے فتح و نصرت مگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو سب پر غالب بڑی حکمت والا ہے۔'' O --- [اس سے پہلی آیت ۱۲۵ میں اللہ تعالیٰ نے پانچ ہزار فرشتوں سے مدد کا بیان فرمایا ہے] --- ۱۷۰ ''شادان و فرحان ہیں (شہداء) اس پر جو عطا فرمایا ہے ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اور مطمئن ہیں ان لوگوں کے بارے میں جو ابھی نہیں پہنچے ان کے پاس ان کے پچھلوں میں سے اس بنا پر کہ نہ کوئی خوف ہے ان کے لئے اور نہ وہ غمگین ہوتے ہیں۔'' O

(سورۃ الانفال ۸) ---۱۱ ''جب وہ اپنی طرف سے تسکین دینے کے لئے تم پر غنودگی طاری کرتا تھا اور تم پر آسمان سے پانی نازل کرتا تھا تا کہ اس سے تمہیں پاک کرے اور تم سے شیطانی وسوسے دور کرے اور تا کہ تمہارے دلوں کو مضبوط کرے اور اس سے تمہارے پاؤں جما دے۔'' O ---۱۲ ''جب تیرا رب فرشتوں کو وحی کرتا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں پس ایمان والوں کو ثابت قدم رکھو میں کافروں کے دلوں میں رعب ڈال دوں گا سو ان کی گردنیں مارو اور ان کی ہر پور پر مارو۔'' O

(سورۃ التوبہ ۹) ---۲۶ ''پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ پر اور مومنوں پر تسکین نازل کی اور وہ لشکر اتارے جو تم نے نہیں دیکھے۔ اور کافروں کو بڑا دکھ دیا اور کافروں کا بدلہ یہی ہے۔'' O --- ۴۰ ''اگر تم اس کی مدد نہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ تو اس کی مدد کر ہی چکا ہے۔ جب کافروں نے اسے نکال دیا تھا اور وہ دو میں دوسرا تھا جب وہ غار میں تھے۔ جب وہ اپنے ساتھی سے کہتا تھا غم نہ کر۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس پر اپنی تسکین نازل کی اور اسے ان لشکروں سے قوت بخشی جنہیں تم نے نہیں دیکھا اور کافروں کی بات کو نیچا کر دیا۔ اور اللہ تعالیٰ کی بات ہی اونچی ہوا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے۔'' O ---۱۰۳ ''ان کے مال سے صدقہ وصول کر کہ اس سے تو انہیں پاک کرے اور انہیں سنوارے۔ اور ان کے لئے دُعا کر تیری دُعا ان کے لئے باعث تسکین ہے اور اللہ تعالیٰ سننے والا، جاننے والا ہے۔'' O

(سورۃ ھود ۱۱) ---۱۲۰ ''اور یہ سب ہم پیغمبروں کی خبروں میں سے تجھ سے بیان کر رہے ہیں۔ جن سے ہم تیرے دل کو مضبوط کرتے ہیں۔ اور اس میں تجھ کو سچائی آئی ہے اور مومنوں کے لئے نصیحت اور یاد دہانی ہے۔'' O

اعتدال

(سورۃ الفرقان ۲۵) ---۶۷ ''اور جو خرچ کرتے وقت بھی نہ تو اسراف کرتے ہیں نہ بخیلی بلکہ ان دونوں کے درمیان معتدل طریقے پر خرچ کرتے ہیں۔'' O --- [اللہ کی نافرمانی میں خرچ کرنا اسراف اور اللہ کی اطاعت میں خرچ نہ کرنا بخیلی اور اللہ کے احکام و اطاعت کے مطابق خرچ کرنا قوام ہے اسی طرح نفقات واجبہ اور مباحات میں حد اعتدال سے تجاوز بھی اسراف میں آ سکتا ہے اس لیے وہاں بھی احتیاط اور میانہ روی نہایت ضروری ہے۔ (تفسیر از شاہ قرآن پرنٹنگ)]

اعتکاف

(سورۃ البقرۃ ۲) ---۱۲۵ ''اور جب بنایا ہم نے بیت اللہ کو مرکز لوگوں کے لئے اور امن کی جگہ اور حکم دیا بناؤ مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ۔ اور تاکید کی ہم نے ابراہیم و اسماعیل کو، یہ کہ پاک رکھنا تم دونوں، میرے اس گھر کو طواف کرنے والوں، اعتکاف کرنے والوں اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لئے۔'' O

---۱۸۷ ''حلال کیا گیا تمہارے لئے روزے کی رات میں بے حجاب ہونا اپنی بیویوں کے ساتھ وہ لباس ہیں تمہارے لئے اور تم لباس ہو ان کے لئے جانتا ہے اللہ کہ بیشک خیانت کرتے تھے تم اپنے آپ سے سو عنایت فرمائی اس نے تم پر اور درگزر کیا تم سے۔ لہٰذا اب مباشرت کرو ان سے اور طلب کرو اس کو جو مقدر لکھا ہے اللہ نے تمہارے لئے اور کھاؤ اور پیو حتی کہ نمایاں نظر آ جائے تم کو (صبح کی) سفید دھاری (رات کی) سیاہ دھاری سے فجر کو پھر پورا کرو تم روزے کو رات تک اور نہ مباشرت کرو ان سے جب کہ تم معتکف ہو مساجد میں یہ حدیں ہیں (مقرر کردہ) اللہ کی پس نہ نزدیک جانا تم ان کے۔ اس طرح کھول کھول کر بیان کرتا ہے اللہ اپنے احکام کو لوگوں کے لئے تا کہ وہ (غلط روی سے) بچیں۔'' O --- [اعتکاف کی حالت میں بیوی سے مباشرت اور بوس و کنار کی اجازت نہیں ہے۔ البتہ ملاقات اور بات چیت جائز ہے۔ (عٰکفون فی المسٰجد) سے استدلال کیا گیا ہے کہ اعتکاف کے لیے مسجد ضروری ہے، چاہے

Marfat.com

مرد ہو یا عورت۔ ازواج مطہرات نے بھی مسجد میں اعتکاف کیا ہے۔ اس لیے عورتوں کا اپنے گھروں میں اعتکاف بیٹھنا صحیح نہیں۔ البتہ مسجد میں ان کے لیے ہر چیز کا مردوں سے الگ انتظام کرنا ضروری ہے تاکہ مردوں سے کسی طرح کا اختلاط نہ ہو، جب تک مسجد میں معقول، محفوظ اور مردوں سے بالکل الگ انتظام نہ ہو عورتوں کو مسجد میں اعتکاف بیٹھنے کی اجازت نہیں دینی چاہئے اور عورتوں کو بھی اس پر اصرار نہیں کرنا چاہئے۔ یہ ایک نفلی عبادت ہی ہے جب تک پوری طرح تحفظ نہ ہو اس نفلی عبادت سے گریز بہتر ہے۔ فقہ کا اصول ہے کہ مصالح کے حصول کے مقابلے میں مفاسد سے بچنا اور ان کو ٹالنا زیادہ ضروری ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---[اس میں بیان ہے کہ رمضان کی راتوں میں روزہ دار کے لیے جماع حلال ہے جب کہ وہ معتکف نہ ہو۔ مسئلہ: اعتکاف میں عورتوں سے قربت اور بوس وکنار حرام ہے۔ مسئلہ: مردوں کے اعتکاف کے لیے مسجد ضروری ہے۔ مسئلہ: معتکف کو مسجد میں کھانا پینا، سونا جائز ہے۔ مسئلہ: عورتوں کا اعتکاف ان کے گھروں میں جائز ہے۔ مسئلہ: اعتکاف ہر ایسی مسجد میں جائز ہے جس میں جماعت قائم ہو۔ مسئلہ: اعتکاف میں روزہ شرط ہے۔ (از کنز الایمان)]

اعراف

(سورۃ الاعراف ۷) ---۴۶۔ ''اور دونوں (جنتیوں اور دوزخیوں) کے درمیان ایک پردہ ہوگا اور اعراف (جنت اور دوزخ کے درمیان دیوار) پر آدمی ہوں گے جو سب کو ان کے انداز سے پہچانتے ہوں گے۔ وہ اہل جنت کو آوازیں دیں گے۔ تم پر سلامتی ہو۔ جو وہاں داخل نہیں ہوئے اور طمع رکھتے ہیں۔'' O ---۴۷۔ ''اور جب ان کی آنکھیں دوزخیوں کی طرف پھریں گی تو کہیں گے۔ ہمارے رب! ہمیں ظالم لوگوں کے ساتھ نہ ڈالنا۔'' O ---۴۸۔ ''اور اعراف والے ان آدمیوں کو جنہیں وہ ان کے انداز سے پہچانتے ہوں گے آوازیں دیں گے۔ کہیں گے تمہاری جمعیت اور جن چیزوں کا تم تکبر کرتے تھے تمہارے کام نہیں آئے۔'' O ---۴۹۔ ''کیا یہی وہ لوگ ہیں جن کے متعلق تم قسمیں کھاتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ان پر رحمت نہیں کرے گا۔ جنت میں داخل ہو جاؤ تم پر کوئی خوف نہیں اور نہ تم غم کھاؤ گے۔'' O

اعلان عام

(سورۃ الاعراف ۷) ---۴۳۔ ''اور ہم ان کے سینے سے جو کدورت بھی ان میں ہے کھینچ لیں گے اور ان کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ کہیں گے تعریف اللہ تعالیٰ کی جس نے ہمیں اس کی راہ دکھائی اور ہم کبھی راہ نہ پاسکتے تھے اگر اللہ تعالیٰ ہمیں راہ نہ دکھاتا۔ یقیناً ہمارے رب کے رسول ہمارے پاس حق لے کر آئے تھے اور انہیں آواز دی جائے گی یہ ہے جنت جس کے تم اپنے عملوں کے سبب وارث بنائے گئے ہو۔'' O ---[یعنی یہ ہدایت جس نے ہمیں ایمان اور عمل صالح کی زندگی نصیب ہوئی اور پھر انہیں بارگاہ الٰہی میں قبولیت کا درجہ بھی حاصل ہوا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت ہے اور اس کا فضل ہے۔ اگر یہ رحمت اور فضل الٰہی نہ ہوتا تو ہم یہاں تک نہ پہنچ سکتے۔ ☆اسی مفہوم کی یہ حدیث ہے جس میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''یہ بات اچھی طرح جان لو کہ تم میں سے کسی کو محض اس کا عمل جنت میں نہیں لے جائے گا جب تک کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت نہ ہوگی۔'' صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ ﷺ بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں میں بھی، اس وقت تک جنت میں نہیں جاؤں گا جب تک کہ رحمت الٰہی مجھے اپنے دامن میں نہیں سمیٹ لے گی۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۴۴۔ ''اور جنتی دوزخیوں کو آواز دیں گے۔ ہم نے اس وعدے کو جو ہمارے رب نے ہم سے کیا تھا سچا پایا۔ تو کیا تم نے بھی اس وعدے کو جو تمہارے رب نے کیا تھا سچا پایا؟ وہ کہیں گے ہاں۔ تب ایک اعلان کرنے والا ان کے درمیان اعلان کرے گا کہ ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔'' O ---[☆یہی بات نبی کریم ﷺ نے جنگ بدر میں جو کافر مارے گئے تھے اور ان کی لاشیں ایک کنوئیں میں پھینک دی گئی تھیں۔ انہیں خطاب کرتے ہوئے کہی تھی، جس پر حضرت عمرؓ نے کہا تھا ''آپ ایسے لوگوں سے خطاب فرما رہے ہیں جو ہلاک ہو چکے ہیں؟'' آپ ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ کی قسم، میں انہیں جو کچھ کہہ رہا ہوں، وہ تم سے زیادہ سن رہے ہیں، لیکن اب وہ جواب دینے کی طاقت نہیں رکھتے'' (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ التوبہ ۹) ---۳۔ ''اور حج اکبر کے دن اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے نوع انسان کی طرف اعلان عام ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ مشرکوں سے دستبردار ہوتے ہیں۔ اب اگر تم توبہ کر لو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اور اگر تم منہ موڑ لو گے تو جان لو کہ تم اللہ تعالیٰ کو ہرا نہیں سکتے اور کافروں کو دردناک عذاب کی خوشخبری دے دے۔'' O ---۲۸۔ ''اے ایمان والو! مشرک تو محض پلید لوگ ہیں پس وہ اس سال کے بعد مسجد حرام کے پاس نہ آئیں اور اگر تم کو مفلسی کا اندیشہ ہو تو اللہ تعالیٰ اگر اس نے چاہا جلدی ہی تمہیں اپنے فضل سے مالدار کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ علم والا حکمت والا ہے۔'' O

Marfat.com

(**سورۃ ھود ۱۱**)---۱۳۔ ''کیا یہ کہتے ہیں کہ اس قرآن کو اسی نے گھڑا ہے۔ جواب دیجئے کہ پھر تم بھی اسی کے مثل دس سورتیں گھڑی ہوئی لے آؤ اور اللہ کے سوا جسے چاہو اپنے ساتھ بلا بھی لو اگر تم سچے ہو۔'' O

(**سورۃ الرعد ۱۳**)---۱۶۔ ''آپ پوچھئے کہ آسمانوں اور زمین کا پروردگار کون ہے؟ کہہ دیجئے! اللہ تعالیٰ۔ کہہ دیجئے، کہ کیا تم پھر بھی اس کے سوا اوروں کو حمایتی بنا رہے ہو جو خود اپنی جان کے بھی بھلے برے کا اختیار نہیں رکھتے۔ کہہ دیجئے! کیا اندھا اور بینا برابر ہو سکتا ہے؟ یا کیا اندھیریاں اور روشنی برابر ہو سکتی ہے۔ کیا جنہیں یہ اللہ تعالیٰ کے شریک ٹھہراتے ہیں انہوں نے بھی اللہ کی طرح مخلوق پیدا کی ہے کہ ان کی نظر میں پیدائش مشتبہ ہو گئی ہے۔ کہہ دیجئے کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی تمام چیزوں کا خالق ہے وہ اکیلا ہے اور زبردست غالب۔'' O---۳۶۔ ''جنہیں ہم نے کتاب دی ہے۔ وہ تو جو کچھ آپ پر اتارا جاتا ہے اس سے خوش ہوتے ہیں۔ اور دوسرے فرقے اس کی بعض باتوں کے منکر ہیں۔ آپ اعلان کر دیجئے کہ مجھے تو صرف یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کروں۔ میں اسی کی طرف بلا رہا ہوں اور اسی کی جانب میرا لوٹنا ہے۔'' O

(**سورۃ بنی اسرائیل ۱۷**)---۸۱۔ ''اور اعلان کر دے کہ حق آ چکا اور ناحق نابود ہو گیا۔ یقیناً باطل تھا بھی نابود ہونے والا۔'' O (حدیث مبارکہ کیلئے باب ۱۴، مضمون: حق و باطل)---۸۸۔ ''کہہ دیجئے کہ اگر تمام انسان اور کل جنات مل کر اس قرآن کے مثل لانا چاہیں تو ان سب سے اس کے مثل لانا ناممکن ہے گو وہ (آپس میں) ایک دوسرے کے مددگار بھی بن جائیں۔'' O

(**سورۃ الکہف ۱۸**)---۲۹۔ ''اور اعلان کر دے کہ یہ سراسر برحق قرآن تمہارے رب کی طرف سے ہے۔ اب جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرے۔ ظالموں کے لیے ہم نے وہ آگ تیار کر رکھی ہے جس کی قناتیں انہیں گھیر لیں گی۔ اگر وہ فریاد رسی چاہیں گے تو ان کی فریاد رسی اس پانی سے کی جائے گی جو تیل کی تلچھٹ جیسا ہوگا جو چہرے بھون دے گا، بڑا ہی برا پانی ہے اور بڑی بری آرام گاہ (دوزخ) ہے۔'' O

(**سورۃ الحج ۲۲**)---۴۹۔ ''اعلان کر دو کہ لوگو! میں تمہیں کھلم کھلا چوکنا کرنے والا ہی ہوں۔'' O---۵۰۔ ''پس جو ایمان لائے ہیں اور جنہوں نے نیک عمل کیے ہیں ان ہی کے لیے بخشش ہے اور عزت والی روزی۔'' O---۵۱۔ ''اور جو لوگ ہماری نشانیوں کو پست کرنے کے درپے رہتے ہیں وہی دوزخی ہیں۔'' O

(**سورۃ الشعرآء ۲۶**)---۲۱۶۔ ''اگر یہ لوگ تیری نافرمانی کریں تو تو اعلان کر دے کہ میں ان کاموں سے بیزار ہوں جو تم کر رہے ہو۔'' O

(**سورۃ العنکبوت ۲۹**)---۴۶۔ ''اور اہل کتاب کے ساتھ بحث و مباحثہ نہ کرو مگر اس طریقہ پر جو عمدہ ہو مگر ان کے ساتھ جو ان میں ظالم ہیں اور صاف اعلان کر دو کہ ہمارا تو اس کتاب پر بھی ایمان ہے جو ہم پر اتاری گئی ہے اور اس پر بھی جو تم پر اتاری گئی ہمارا تمہارا معبود ایک ہی ہے۔ ہم سب اسی کے حکم بردار ہیں۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۱۲، مضمون: اہل کتاب)

(**سورۃ الاحقاف ۴۶**)---۹۔ ''آپ فرما دیجئے! کہ میں کوئی انوکھا رسول تو نہیں ہوں اور میں (از خود یہ) نہیں جان سکتا کہ کیا کیا جائے گا میرے ساتھ اور کیا کیا جائے گا تمہارے ساتھ۔ میں تو پیروی کرتا ہوں جو وحی میری طرف کی جاتی ہے اور میں تو صرف علی الاعلان آگاہ کر دینے والا ہوں۔'' O

(**سورۃ الطور ۵۲**)---۳۳۔ ''کیا یہ کہتے ہیں کہ اس نبی نے (قرآن) خود گھڑ لیا ہے، واقعہ یہ ہے کہ وہ ایمان نہیں لاتے۔'' O---۳۴۔ ''اچھا اگر یہ سچے ہیں تو بھلا اس جیسی ایک (ہی) بات یہ (بھی) تو لے آئیں۔'' O

(**سورۃ المدثر ۷۴**)---۳۔ ''اور اپنے رب ہی کی بڑائیاں بیان کر۔'' O---[یہ ایک نبی کا اولین کام ہے جسے اس دنیا میں اسے انجام دینا ہوتا ہے اس کا پہلا کام ہی یہ ہے کہ جاہل انسان یہاں جن جن کی بڑائی مان رہے ہیں ان سب کی نفی کر دے اور ہانکے پکارے دنیا بھر میں یہ اعلان کر دے کہ اس کائنات میں بڑائی ایک خدا کے سوا اور کسی کی نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ اسلام میں کلمہ اللہ اکبر کو سب سے زیادہ اہمیت دی گئی ہے اذان کی ابتدا ہی اللہ اکبر کے اعلان سے ہوتی ہے نماز میں بھی مسلمان تکبیر کے الفاظ کہہ کر داخل ہوتا ہے اور بار بار اللہ اکبر کہہ کر اٹھتا اور بیٹھتا ہے جانور کے گلے پر چھری بھی پھیرتا ہے تو بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر پھیرتا ہے۔ نعرہ تکبیر آج ساری دنیا میں مسلمان کا سب سے زیادہ نمایاں امتیازی شعار ہے کیونکہ اس امت کے نبی ﷺ نے اپنا کام ہی اللہ اکبر کی تکبیر سے شروع کیا تھا۔ اس مقام پر ایک اور لطیف نکتہ بھی ہے جسے اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے جیسا کہ ان آیات کے شان نزول سے معلوم ہو چکا ہے یہ پہلا موقع تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت کا عظیم الشان فریضہ انجام دینے کے لئے اٹھ کھڑے ہونے کا حکم دیا گیا تھا اور یہ بات ظاہر تھی کہ جس شہر اور معاشرے میں یہ مشن لے کر اٹھنے کا آپ کو حکم دیا جا رہا تھا وہ شرک کا گڑھ تھا۔ بات صرف اتنی ہی نہ تھی کہ وہاں کے لوگ عام عربوں کی طرح مشرک تھے اس کے مجاور تھے۔ ایسی جگہ کسی شخص کا تن تنہا اٹھنا اور شرک کے مقابلے میں توحید کا علم بلند کر دینا بڑے جان جوکھوں کا کام تھا۔ اسی لئے ''اٹھو اور خبردار کرو'' کے بعد فوراً ہی یہ فرمانا کہ اپنے رب کی بڑائی کا اعلان کرو' اپنے اندر یہ مفہوم بھی رکھتا ہے کہ جو بڑی بڑی ہولناک طاقتیں اس کام میں تمہیں مزاحم نظر آتی ہیں ان کی ذرا پروانہ کرو اور

Marfat.com

صاف صاف کہہ دو کہ میرا رب ان سب سے زیادہ بڑا ہے جو میری اس دعوت کا راستہ روکنے کے لئے کھڑے ہو سکتے ہیں۔ یہ بڑی سے بڑی ہمت افزائی ہے جو اللہ کا کام شروع کرنے والے کسی شخص کی کی جاسکتی ہے۔ اللہ کی کبریائی کا نقش جس آدمی کے دل پر گہرا جما ہوا ہو وہ اللہ کی خاطر اکیلا ساری دُنیا سے لڑ جانے میں بھی ذرہ برابر ہچکچاہٹ محسوس نہ کرے گا۔(از تفسیر ۳ تفہیم القرآن)] (مزید تفصیل کیلئے باب ہذا، مضمون: العظمت للہ)

افک

اسلام کے اس روز افزوں عروج کی اصل وجہ مسلمانوں کی تسلّط نہ تھی۔ بدر سے خندق تک ہر لڑائی میں کفار اُن سے کئی گنی زیادہ قوت لے کر آئے تھے، اور مردم شماری کے لحاظ سے بھی مسلمان اس وقت تک عرب میں بمشکل ۱۰/۱ فی صدی تھے۔ اس عروج کی وجہ مسلمانوں کے اسلحہ کی برتری بھی نہ تھی۔ ہر طرح کے سازو سامان میں کفار ہی کا پلہ بھاری تھا۔ معاشی طاقت اور اثر و رسوخ کے اعتبار سے بھی مسلمانوں کا اُن سے کوئی مقابلہ نہ تھا۔ اُن کے پاس تمام عرب کے معاشی وسائل تھے، اور مسلمان بھوکوں مر رہے تھے۔ اُن کی پشت پر تمام عرب کے مشرک اور اہل کتاب قبائل تھے، اور مسلمان ایک نئے دین کی دعوت دے کر قدیم نظام کے سارے حامیوں کی ہمدردیاں کھو چکے تھے۔ ان حالات میں جو چیز مسلمانوں کو برابر آگے بڑھائے لیے جارہی تھی، وہ دراصل مسلمانوں کی اخلاقی برتری تھی جسے تمام دشمنانِ اسلام از خود بھی محسوس کر رہے تھے۔ ایک طرف وہ دیکھتے تھے کہ نبی ﷺ اور صحابہ کرام کی بے داغ سیرتیں ہیں جن کی طہارت و پاکیزگی اور مضبوطی دلوں کو مسخر کرتی چلی جارہی ہے۔ اور دوسری طرف انہیں صاف نظر آرہا تھا کہ انفرادی و اجتماعی اخلاق کی طہارت نے مسلمانوں کے اندر کمال درجے کا اتحاد اور نظم و ضبط بھی پیدا کر دیا ہے جس کے سامنے مشرکین اور یہود کا ڈھیلا نظام جماعت امن اور جنگ دونوں حالتوں میں شکست کھاتا چلا جاتا ہے۔

کمینہ خصلت لوگوں کا خاصہ ہوتا ہے کہ جب وہ دوسرے کی خوبیاں اور اپنی کمزوریاں صریح طور پر دیکھ لیتے ہیں، اور یہ بھی جان لیتے ہیں کہ اُس کی خوبیاں اُسے بڑھا رہی ہیں اور ان کی اپنی کمزوریاں انہیں گرا رہی ہیں، تو انہیں یہ فکر لاحق نہیں ہوتی کہ اپنی کمزوریاں دور کریں اور اس کی خوبیاں اخذ کریں، بلکہ وہ اس فکر میں لگ جاتے ہیں کہ جس طرح بھی ہو سکے اُس کے اندر بھی اپنے ہی جیسی برائیاں پیدا کر دیں، اور یہ نہ ہو سکے تو کم از کم اس کے اوپر خوب گندگی اُچھالیں تاکہ دنیا کو اس کی خوبیاں بے داغ نظر نہ آئیں۔ یہی ذہنیت تھی جس نے اس مرحلے پر دشمنانِ اسلام کی سرگرمیوں کا رُخ جنگی کارروائیوں سے ہٹا کر رذیلانہ حملوں اور داخلی فتنہ انگیزیوں کی طرف پھیر دیا۔ اور چونکہ یہ خدمت باہر کے دشمنوں کی بہ نسبت خود مسلمانوں کے اندر کے منافقین زیادہ اچھی طرح انجام دے سکتے تھے، اس لیے بالا رادہ یا بلا ارادہ طریق کار یہ قرار پایا کہ مدینہ کے منافقین اندر سے فتنے اٹھائیں اور یہود و مشرکین باہر سے ان کا زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔

(سورۃ النور ۲۴)---اا ''جو لوگ یہ بہت بڑا بہتان باندھ لائے ہیں یہ بھی تم میں سے ہی ایک گروہ ہے۔ تم اسے اپنے لیے برا نہ سمجھو بلکہ یہ تو تمہارے حق میں بہتر ہے۔ ہاں ان میں سے ہر ایک شخص پر اتنا گناہ ہے جتنا اس نے کمایا ہے اور ان میں سے جس نے اس کے بہت بڑے حصے کو سر انجام دیا ہے ان کے لیے عذاب بھی بہت ہی بڑا ہے۔'' O---[بڑے بہتان سے مراد حضرت اُم المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر تہمت لگانا ہے ۵ ہجری غزوہ بنی المصطلق سے واپسی کے وقت قافلہ قریب مدینہ ایک پڑاؤ پر ٹھہرا تو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ضرورت کے لئے کسی گوشہ میں تشریف لے گئیں وہاں ہار آپ کا ٹوٹ گیا اس کی تلاش میں مصروف ہو گئیں اُدھر قافلہ نے کوچ کیا اور آپ کا محمل شریف اونٹ پر کس دیا اور انہیں یہی خیال رہا کہ ام المومنین اس میں ہیں قافلہ چل دیا آپ آکر قافلہ کی جگہ بیٹھ گئیں اور آپ نے خیال کیا کہ میری تلاش میں قافلہ ضرور واپس ہوگا قافلہ کے پیچھے پڑی گری چیز اٹھانے کیلئے ایک صاحب رہا کرتے تھے اس موقع پر حضرت صفوان اس کام پر تھے جب وہ آئے اور انہوں نے آپ کو دیکھا تو بلند آواز سے انا للّٰه وانا الیه راجعون پکارا آپ نے کپڑے سے پردہ کر لیا انہوں نے اپنی اونٹنی بٹھائی آپ اس پر سوار ہو کر لشکر میں پہنچیں منافقین سیاہ باطن نے اوہام فاسدہ پھیلائے اور آپ کی شان میں بدگوئی شروع کی بعض مسلمان بھی اُن کے فریب میں آگئے اور اُن کی زبان سے بھی کوئی کلمۂ بیجا سرزد ہوا ام المومنین بیمار ہو گئیں اور ایک ماہ تک بیمار رہیں اس زمانہ میں انہیں اطلاع نہ ہوئی کہ ان کی نسبت منافقین کیا بک رہے ہیں ایک روز ام مسطح سے انہیں یہ خبر معلوم ہوئی اور اس سے آپ کا مرض اور بڑھ گیا اس صدمہ میں اس طرح روئیں کہ آپ کا آنسو نہ تھمتا تھا اور نہ ایک لمحے کے لئے نیند آتی تھی اس حال میں سید عالم ﷺ پر وحی نازل ہوئی اور حضرت ام المومنین کی طہارت میں یہ آیتیں اُتریں اور آپ کا شرف و مرتبہ اللہ تعالیٰ نے اتنا بڑھایا کہ قرآن کریم کی بہت سی آیات میں آپ کی طہارت و فضیلت بیان فرمائی گئی اس دوران میں سید عالم ﷺ نے بر سر منبر بقسم فرما دیا تھا مجھے اپنے اہل کی پاکی و خوبی بالیقین معلوم ہے تو جس شخص نے ان کے حق میں

Marfat.com

بدگوئی کی ہے اس کی طرف سے میرے پاس کون معذرت پیش کرسکتا ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ منافقین بالیقین جھوٹے ہیں اُم المومنین بالیقین پاک ہیں اللہ تعالیٰ نے سید عالم ﷺ کے جسم پاک کو مکھی کے بیٹھنے سے محفوظ رکھا کہ وہ نجاستوں پر بیٹھتی ہے کیسے ہوسکتا ہے کہ وہ آپ کو بدعورت کی صحبت سے محفوظ نہ رکھے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اس طرح آپ کی طہارت بیان کیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا سایہ زمین پر نہ پڑنے دیا تا کہ اس سایہ پر کسی کا قدم نہ پڑے تو جو پروردگار آپ کے سایہ کو محفوظ رکھتا ہے کس طرح ممکن ہے کہ وہ آپ کے اہل کو محفوظ نہ فرمائے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک جوں کا خون لگنے سے پروردگار عالم نے آپ کو نعلین اُتار دینے کا حکم دیا جو پروردگار آپ کی نعلین شریف کی اتنی سی آلودگی کو گوارا نہ فرمائے ممکن نہیں کہ وہ آپ کے اہل کی آلودگی گوارا کرے اس طرح بہت سے صحابہ اور بہت سے صحابیات نے قسمیں کھائیں، آیت نازل ہونے سے قبل ہی حضرت ام المومنین کی طرف سے قلوب مطمئن تھے آیت کے نزول نے ان کا عز وشرف اور زیادہ کر دیا تو بدگویوں کی بدگوئی اللہ اور اس کے رسول اور صحابہ کبار کے نزدیک باطل ہے اور بدگوئی کرنے والوں کے لئے سخت ترین مصیبت ہے۔ (تفسیر از کنز الایمان)]---[کیونکہ اس سے ایک تو تمہیں کرب اور صدمے کے سبب ثواب عظیم ملے گا' دوسرے آسمانوں سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی برأت سے ان کی عظمت شان اور ان کے خاندان کا شرف وفضل نمایاں تر ہوگیا علاوہ ازیں اہل ایمان کے لیے اس میں عبرت وموعظت کے اور کئی پہلو ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۲۔''اسے سنتے ہی مومن مردوں عورتوں نے اپنے حق میں نیک گمانی کیوں نہ کی اور کیوں نہ کہہ دیا کہ یہ تو کھلم کھلا صریح بہتان ہے۔''O---۱۳۔''وہ اس پر چار گواہ کیوں نہ لائے؟ اور جب گواہ نہیں لائے تو یہ بہتان باز لوگ یقیناً اللہ کے نزدیک محض جھوٹے ہیں۔''O---۱۴۔''اگر اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم تم پر دنیا اور آخرت میں نہ ہوتا تو یقیناً تم نے جس بات کے چرچے شروع کر رکھے تھے اس بارے میں تمہیں بہت بڑا عذاب پہنچتا۔''O---۱۵۔''جبکہ تم اسے اپنی زبانوں سے نقل در نقل کرنے لگے اور اپنے منہ سے وہ بات نکالنے لگے جس کی تمہیں مطلق خبر نہ تھی' گو تم اسے ہلکی بات سمجھتے رہے لیکن اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ بہت ہی بڑی بات تھی۔''O ---۱۶۔''تم نے ایسی بات کو سنتے ہی کیوں نہ کہہ دیا کہ ہمیں ایسی بات منہ سے نکالنی بھی لائق نہیں۔ یا اللہ تو پاک ہے' یہ تو بہت بڑا بہتان ہے اور تہمت ہے۔''O---۱۷۔''اللہ تعالیٰ تمہیں نصیحت کرتا ہے کہ پھر کبھی بھی ایسا کام نہ کرنا اگر تم سچے مومن ہو۔''O---۱۸۔''اللہ تعالیٰ تمہارے سامنے اپنی آیتیں بیان فرما رہا ہے' اور اللہ تعالیٰ علم وحکمت والا ہے۔''O---۱۹۔''جو لوگ مسلمانوں میں بے حیائی پھیلانے کے آرزو مند رہتے ہیں ان کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہیں' اللہ سب کچھ جانتا ہے اور تم کچھ بھی نہیں جانتے۔''O---۲۰۔''اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی اور یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ بڑی شفقت رکھنے والا مہربان ہے۔ (تو تم پر عذاب اتر جاتا)۔''O---۲۱۔''ایمان والو! شیطان کے قدم بقدم نہ چلو۔ جو شخص شیطانی قدموں کی پیروی کرے تو وہ بے حیائی اور برے کاموں کا ہی حکم کرے گا۔ اور اگر اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم تم پر نہ ہوتا تو تم میں سے کوئی بھی کبھی بھی پاک صاف نہ ہوتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ جسے پاک کرنا چاہے' کر دیتا ہے۔ اور اللہ سب سننے والا سب جاننے والا ہے۔''O---۲۲۔''تم میں سے جو بزرگی اور کشادگی والے ہیں انہیں اپنے قرابت داروں اور مسکینوں اور مہاجروں کو فی سبیل اللہ دینے سے قسم نہ کھالینی چاہیے' بلکہ معاف کر دینا اور درگزر کر لینا چاہیے۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے قصور معاف فرما دے؟ اللہ قصوروں کو معاف فرمانے والا مہربان ہے۔''O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: صحابہ کرامؓ)---۲۳۔''جو لوگ پاک دامن بھولی بھالی باایمان عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں وہ دنیا وآخرت میں ملعون ہیں اور ان کے لیے بڑا بھاری عذاب ہے۔''O---۲۴۔''جبکہ ان کے مقابلے میں ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ پاؤں ان کے اعمال کی گواہی دیں گے۔''O---۲۵۔''اس دن اللہ تعالیٰ انہیں پورا پورا بدلہ حق وانصاف کے ساتھ دے گا اور وہ جان لیں گے کہ اللہ تعالیٰ ہی حق ہے (اور وہی) ظاہر کرنے والا ہے۔''O---۲۶۔''خبیث عورتیں خبیث مردوں کے لائق ہیں اور خبیث مرد خبیث عورتوں کے لائق ہیں اور پاک عورتیں پاک مردوں کے لائق ہیں اور پاک مرد پاک عورتوں کے لائق ہیں۔ ایسے پاک لوگوں کے متعلق جو کچھ بکواس (بہتان بازی) کر رہے ہیں وہ ان سے بالکل بری ہیں ان کے لیے بخشش ہے اور عزت والی روزی۔''O

افواہ سازی، پروپیگنڈہ

(سورۃ النساء ۴)---۸۳۔''اور جب آتی ہے ان کے پاس کوئی بات امن کی یا خوف کی تو نشر کر دیتے ہیں اس کو حالانکہ اگر پہنچاتے اس کو رسول ﷺ کے پاس یا اپنے صاحب اختیار لوگوں تک تو اس کی تحقیق کرتے وہ لوگ جو نتیجہ اخذ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں ان میں سے۔ اور اگر نہ ہوتا فضل اللہ تعالیٰ کا تم پر اور رحمت اس کی تو ضرور پیروی کرنے لگ جاتے تم شیطان کی مگر تھوڑے۔''O---[یہ بعض کمزور اور جلد باز مسلمانوں کا رویہ، ان کی اصلاح کی غرض سے بیان کیا جا رہا ہے۔ امن کی خبر سے مراد مسلمانوں کی کامیابی اور دشمن کی ہلاکت کی خبر ہے۔ (جس کو سن کر امن اور اطمینان کی لہر دوڑ جاتی ہے اور جس کے نتیجے میں

Marfat.com

بعض دفعہ ضرورت سے زیادہ پراعتمادی پیدا ہو جاتی ہے جو نقصان کا باعث بن سکتی ہے) اور خوف کی خبر سے مراد مسلمانوں کی شکست اور ان کے قتل و ہلاکت کی خبر ہے (جس سے مسلمانوں میں افسردگی پھیلنے اور ان کے حوصلے پست ہونے کا امکان ہوتا ہے) اس لیے انہیں کہا جارہا ہے کہ اس قسم کی خبریں، چاہے امن کی ہوں یا خوف کی انہیں سن کر عام لوگوں میں پھیلانے کی بجائے رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچا دو یا اہل علم و تحقیق میں انہیں پہنچا دو تا کہ وہ یہ دیکھیں کہ یہ خبر صحیح ہے یا غلط؟ اگر صحیح ہے تو اس وقت اس سے مسلمانوں کا باخبر ہونا مفید ہے یا بے خبر رہنا نفع ہے؟ یہ اصول ویسے تو عام حالات میں بھی بڑا اہم اور نہایت مفید ہے لیکن عین حالت جنگ میں تو اس کی اہمیت و افادیت بہت ہی زیادہ ہے۔ استنباط کا مادہ نبط ہے نبط اس پانی کو کہتے ہیں جو کنواں کھودتے وقت سب سے پہلے نکلتا ہے۔ اسی لیے استنباط تحقیق اور بات کی تہہ تک پہنچنے کو کہا جاتا ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ النور ۲۴) ---۱۱۔ "جو لوگ یہ بہت بڑا بہتان باندھ لائے ہیں یہ بھی تم میں سے ہی ایک گروہ ہے۔ تم اسے اپنے لیے برا نہ سمجھو بلکہ یہ تو تمہارے حق میں بہتر ہے۔ ہاں ان میں سے ہر ایک شخص پر اتنا گناہ ہے جتنا اس نے کمایا ہے اور ان میں سے جس نے اس کے بہت بڑے حصے کو سرانجام دیا ہے اس کے لیے عذاب بھی بہت ہی بڑا ہے۔" O---۱۲۔ "اسے سنتے ہی مومن مردوں عورتوں نے اپنے حق میں نیک گمانی کیوں نہ کی اور کیوں نہ کہہ دیا کہ یہ تو کھلم کھلا صریح بہتان ہے۔" O--- [یہاں سے تربیت کے ان پہلوؤں کو نمایاں کیا جارہا ہے جو اس واقعے میں مضمر ہیں۔ ان میں سب سے پہلی بات یہ ہے کہ اہل ایمان ایک جان کی طرح ہیں، جب حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر اتہام طرازی کی گئی تو تم نے اپنے پر قیاس کرتے ہوئے فوراً اس کی تردید کیوں نہ کی اور اسے بہتان صریح کیوں قرار نہیں دیا؟ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۳۔ "وہ اس پر چار گواہ کیوں نہ لائے؟ اور جب گواہ نہیں لائے تو یہ بہتان باز لوگ یقیناً اللہ کے نزدیک محض جھوٹے ہیں۔" O---۱۴۔ "اگر اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم تم پر دنیا اور آخرت میں نہ ہوتا تو یقیناً تم نے جس بات کے چرچے شروع کر رکھے تھے اس بارے میں تمہیں بہت بڑا عذاب پہنچتا۔" O---۱۵۔ "جبکہ تم اسے اپنی زبانوں سے نقل در نقل کرنے لگے اور اپنے منہ سے وہ بات نکالنے لگے جس کی تمہیں مطلق خبر نہ تھی، گو تم اسے ہلکی بات سمجھتے رہے لیکن اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ بہت ہی بڑی بات تھی۔" O---۱۶۔ "تم نے ایسی بات کو سنتے ہی کیوں نہ کہہ دیا کہ ہمیں ایسی بات منہ سے نکالنی بھی لائق نہیں۔ یا اللہ تو پاک ہے، یہ تو بہت بڑا بہتان ہے اور تہمت ہے۔" O---۱۷۔ "اللہ تعالیٰ تمہیں نصیحت کرتا ہے کہ پھر کبھی بھی ایسا کام نہ کرنا اگر تم سچے مومن ہو۔" O---۱۸۔ "اللہ تعالیٰ تمہارے سامنے اپنی آیتیں بیان فرما رہا ہے، اور اللہ تعالیٰ علم و حکمت والا ہے۔" O---۱۹۔ "جو لوگ مسلمانوں میں بے حیائی پھیلانے کے آرزو مند رہتے ہیں ان کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہیں، اللہ سب کچھ جانتا ہے اور تم کچھ بھی نہیں جانتے۔" O--- [فاحشة کے معنی بے حیائی کے ہیں اور قرآن نے بدکاری کو بھی فاحشہ قرار دیا ہے، (بنی اسرائیل) اور یہاں بدکاری کی ایک جھوٹی خبر کی اشاعت کو بھی اللہ تعالیٰ نے بے حیائی سے تعبیر فرمایا ہے اور اسے دنیا و آخرت میں عذاب الیم کا باعث قرار دیا ہے، جس سے بے حیائی کے بارے میں اسلام کے مزاج کا اور اللہ تعالیٰ کی منشا کا اندازہ ہوتا ہے کہ محض بے حیائی کی ایک جھوٹی خبر کی اشاعت عند اللہ اتنا بڑا جرم ہے تو جو لوگ رات دن ایک مسلمان معاشرے میں اخبارات، ریڈیو، ٹی وی اور فلموں ڈراموں کے ذریعے سے بے حیائی پھیلا رہے ہیں اور گھر گھر اسے پہنچا رہے ہیں، اللہ کے ہاں یہ لوگ کتنے بڑے مجرم ہوں گے؟ اور ان اداروں میں کام کرنے والے ملازمین کیوں کر اشاعت فاحشہ کے جرم سے بری الذمہ قرار پائیں گے؟ اسی طرح اپنے گھروں میں ٹی وی لا کر رکھنے والے، جس سے ان کی آئندہ نسلوں میں بے حیائی پھیل رہی ہے، وہ بھی اشاعت فاحشہ کے مجرم کیوں نہیں ہوں گے؟ اور یہی معاملہ فواحش اور منکرات سے بھرپور روزنامہ اخبارات کا ہے کہ ان کا بھی گھروں کے اندر آنا، اشاعت فاحشہ کا ہی سبب ہے، یہ بھی عند اللہ جرم ہو سکتا ہے۔ کاش مسلمان اپنی ذمہ داریوں کا احساس کریں اور اس بے حیائی کے طوفان کو روکنے کے لیے اپنی مقدور بھر سعی کریں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۲۰۔ "اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی اور یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ بڑی شفقت رکھنے والا مہربان ہے۔ (تو تم پر عذاب اتر جاتا)۔" O---۲۱۔ "ایمان والو! شیطان کے قدم بقدم نہ چلو۔ جو شخص شیطانی قدموں کی پیروی کرے تو وہ بے حیائی اور برے کاموں کا ہی حکم کرے گا۔ اور اگر اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم تم پر نہ ہوتا تو تم میں سے کوئی بھی کبھی بھی پاک صاف نہ ہوتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ جسے پاک کرنا چاہے، کر دیتا ہے۔ اور اللہ سب سننے والا سب جاننے والا ہے۔" O

(سورۃ الاحزاب ۳۳)---۴۰۔ "(لوگو!) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ محمد (ﷺ) نہیں لیکن آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور تمام نبیوں کے ختم کرنے والے، اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کا (بخوبی) جاننے والا ہے۔" O--- [حضرت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا جب حریم نبوت میں رونق افروز ہوئیں تو بہتان تراشی کے جس طوفان کا اندیشہ تھا وہ امنڈ آیا اور بدباطن یہودیوں اور منافقین نے کہنا شروع کر دیا کہ دیکھو اپنے بیٹے کی بیوی کو اپنی زوجہ بنالیا۔ کبھی ایسا اندھیر بھی ہوا تھا جیسے انہوں نے کر دکھایا۔ چلو ہمارے رسم و رواج کو تو رہنے دو، وہ خود بھی آج تک یہی بتاتے رہے کہ بیٹے کی بیوی سے باپ نکاح نہیں کر سکتا اب پھر خود اپنے بیٹے زید کی مطلقہ اہلیہ کو اپنی زوجیت میں لے لیا۔ ان کی اس ہرزہ سرائی کو قرآن حکیم نے ایک جملہ سے ختم کر کے رکھ دیا کہ تم میں سے حضور ﷺ کسی مرد کے باپ نہیں۔ جب باپ نہیں ہیں تو زید بیٹا کیسے بن گیا۔ وہ تو اپنے باپ حارثہ کا بیٹا ہے۔ تمہارا یہ اعتراض محض تمہارے خبث باطن کی

Marfat.com

پیداوار ہے حقیقت سے اس کا دُور کا بھی واسطہ نہیں۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)] ---۶۰۔ ''اگر (اب بھی) یہ منافق اور وہ جن کے دلوں میں بیماری ہے اور وہ لوگ جو مدینہ میں غلط افواہیں اڑانے والے ہیں باز نہ آئے تو ہم آپ کو ان (کی تباہی) پر مسلط کر دیں گے پھر تو وہ چند دن ہی آپ کے ساتھ اس (شہر) میں رہ سکیں گے۔'' O

(سورۃ الحجرات ۴۹) ---۶۔ ''اے مسلمانو! اگر تمہیں کوئی فاسق خبر دے تو تم اس کی اچھی طرح تحقیق کر لیا کرو ایسا نہ ہو کہ نادانی میں کسی قوم کو ایذا پہنچا دو پھر اپنے کیے پر پشیمانی اٹھاؤ۔'' O --- [اس آیت کی شانِ نزول کے سلسلہ میں اکثر علمائے تفسیر نے یہ روایت ذکر کی ہے۔ بنو مصطلق کا سردار حارث ابن ابی الضرار بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا اور مشرف بہ اسلام ہوا۔ حضور ﷺ نے زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم دیا تو اس نے اسے بھی قبول کر لیا اور عرض کیا کہ میں واپس اپنے قبیلہ کے پاس جاتا ہوں۔ انہیں اسلام کی دعوت دوں گا۔ جن لوگوں نے یہ دعوت قبول کی ان سے زکوٰۃ بھی وصول کروں گا۔ آپ فلاں وقت اپنا کوئی آدمی بھیج دیں جو جمع شدہ زکوٰۃ وصول کر لے۔ حضور ﷺ نے وقتِ مقررہ پر ولید ابن عقبہ ابن ابی مُعیط کو بنی مصطلق کی طرف بھیجا تا کہ وہ زکوٰۃ وصول کرے۔ زمانہ جاہلیت میں ولید کے ذمہ ان کا ایک قتل تھا۔ اسے خدشہ ہوا کہ مبادا وہ اسے قتل کر دیں۔ وہ راستہ سے لوٹ آیا اور آکر خبر دی کہ انہوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا۔ وہ میرے قتل کے درپے ہو گئے تھے۔ مشکل سے جان بچا کر یہاں پہنچا ہوں۔ حضور ﷺ نے جب اس کی یہ بات سنی تو حضرت خالدؓ کو ایک دستہ دے کر ان کی طرف روانہ کیا اور حکم دیا کہ پہلے حقیقتِ حال معلوم کر لینا پھر کوئی کارروائی کرنا۔ جلد بازی سے کام نہ لینا۔ حسبِ ارشاد حضرت خالدؓ رات کے وقت وہاں پہنچے۔ خود ان کے علاقہ سے باہر پڑاؤ کیا اور اپنے جاسوس بھیجے تا کہ ان کے احوال پر آگاہی حاصل کریں۔ انہوں نے آکر گواہی دی کہ وہ اسلام پر پختہ ہیں۔ ہم نے ان کی اذانیں سُنی ہیں اور ان کو با جماعت نماز ادا کرتے دیکھا ہے۔ حضرت خالدؓ صبح کے وقت ان کے ہاں گئے اور اپنے جاسوسوں کی فراہم کردہ اطلاعات کو درست پایا۔ حضرت خالدؓ نے واپس آکر حضور اکرم ﷺ سے حقیقتِ حال عرض کر دی۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ نبی مکرم ﷺ اکثر فرمایا کرتے۔ سوچ سمجھ کر کام کرنا اللہ تعالیٰ کی توفیق ہے اور جلد بازی کرنا شیطان کی انگیخت ہے۔ ہر سوسائٹی میں ایسے سفلہ مزاج لوگ ہوتے ہیں جن کا محبوب مشغلہ بے پر کی اُڑانا اور غلط افواہیں پھیلانا ہوتا ہے۔ ایسی افواہیں خاندانوں، قبیلوں، بسا اوقات قوموں کی تباہی کا پیش خیمہ ثابت ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ بڑی سختی سے مسلمانوں کو یہ ہدایت فرما رہا ہے خبردار! اگر کوئی فاسق اور بدکار تمہارے پاس کوئی اہم خبر لے آئے تو اس کو فوراً قبول نہ کیا کرو۔ ہو سکتا ہے کہ وہ جھوٹ بک رہا ہو اور تم اس کی جھوٹی خبر سے مشتعل ہو کر کوئی ایسی کارروائی کر بیٹھو جس پر خوفناک نتائج مرتب ہوں اور پھر تم ساری عمر فرطِ ندامت سے کفِ افسوس ملتے رہو۔ اس لیے جب کوئی خبر تمہارے کانوں تک پہنچے تو اس کو بے تحقیق تسلیم کر لینا قطعاً قرینِ دانش مندی نہیں۔ پہلے اچھی طرح اس کی چھان پھٹک کر لو اور پھر مناسب قدم اٹھاؤ۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)] ---۷۔ ''اور جان رکھو کہ تم میں اللہ تعالیٰ کے رسول موجود ہیں اگر وہ تمہارا کہا کرتے رہے بہت امور میں، تو تم مشکل میں پڑ جاؤ لیکن اللہ تعالیٰ نے ایمان کو تمہارے لئے محبوب بنا دیا ہے اور اسے تمہارے دلوں میں زینت دے رکھی ہے اور کفر کو اور گناہ کو اور نافرمانی کو تمہاری نگاہوں میں ناپسندیدہ بنا دیا ہے یہی لوگ راہ یافتہ ہیں۔'' O --- [ولید ابن عقبہ نے جب بنو مصطلق کے بارے میں من گھڑت قصہ آکر سنایا تو بعض سامعین مشتعل ہو گئے اور فرطِ جوش میں بنو مصطلق کے خلاف فوجی کارروائی کا مطالبہ زور شور سے شروع کر دیا۔ حضور ﷺ نے بعض مصالح کے پیش نظر حضرت خالدؓ کو ایک دستہ دے کر روانہ فرمایا اور ساتھ ہی تنبیہ فرما دی کہ جلد بازی سے کام نہ لیں بلکہ تحقیق کے بعد مناسب اقدام کریں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور ان لوگوں کی اصلاح اور تربیت کا اہتمام فرمایا کہ جملہ اہلِ اسلام کو ایک واضح حقیقت سے آگاہ کر دیا۔ انہیں بتا دیا کہ جب اللہ تعالیٰ کا برگزیدہ رسول ﷺ تمہارے درمیان موجود ہے وہ اپنے نورِ نبوت سے ہر پیچیدہ گتھی کو سُلجھا سکتا ہے۔ تم سے کہیں زیادہ انجام و عواقب کا صحیح اور بروقت اندازہ لگا سکتا ہے اور تمہیں چاہیے کہ ان کے اشارۂ ابرو پر عمل پیرا رہو۔ جو حکم دیں اس کی تعمیل کرو۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(سورۃ المدثر ۷۴) ---۸۔ ''پس جب کہ صور میں پھونک ماری جائے گی۔'' O ---۹۔ ''تو وہ دن بڑا سخت دن ہو گا۔'' O --- [جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے علانیہ تبلیغ اسلام شروع ہو جانے کے بعد پہلی مرتبہ حج کا زمانہ آیا اور سرداران قریش نے ایک کانفرنس کر کے یہ طے کیا کہ باہر سے آنے والے حاجیوں کو قرآن اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بدگمان کرنے کے لئے پروپیگنڈا کی ایک زبردست مہم چلائی جائے۔ ان آیات میں کفار کی اسی کارروائی پر تبصرہ کیا گیا ہے اور اس تبصرے کا آغاز ان الفاظ سے کیا گیا ہے جن کا مطلب یہ ہے کہ اچھا یہ حرکتیں جو تم کرنا چاہتے ہو کر لو دُنیا میں ان سے کوئی مقصد برآری تم نے کر بھی لی تو اس روز اپنے برے انجام سے کیسے بچ نکلو گے جب صور میں پھونک ماری جائے گی اور قیامت برپا ہو گی۔ (از تفسیر تفہیم القرآن)] ---۱۰۔ ''(جو) کافروں پر آسان نہ ہو گا۔'' O ---۱۱۔ ''مجھے اور اسے چھوڑ دے جسے میں نے اکیلا پیدا کیا ہے۔'' O --- [یہ خطاب ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ اے نبیؐ کفار کی اس کانفرنس میں جس شخص (ولید بن مغیرہ) نے تمہیں بدنام کرنے کے لئے مشورہ دیا ہے کہ تمام عرب سے آنے والے حاجیوں میں تمہیں جادوگر مشہور کیا جائے' اس کا معاملہ تم مجھ پر چھوڑ دو' اس سے نمٹنا میرا کام ہے' تمہیں اس کی فکر کرنے کی کوئی

Marfat.com

ضرورت نہیں۔ (از تفسیر، تفہیم القرآن)]

اقتدار، صاحبانِ اقتدار

(**سورۃ البقرۃ ۲**)---۲۴۷۔ ''اور کہا ان سے ان کے نبی نے کہ اللہ تعالیٰ نے مقرر کیا ہے تمہارے لئے طالوت کو بادشاہ۔ کہنے لگے کیونکر ہو سکتا ہے اُسے حق حکمرانی ہم پر جب کہ ہم زیادہ حق دار ہیں حکمرانی کے اس سے اور نہیں دی گئی ہے اسے بہت سی دولت۔ نبی نے کہا۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے فضیلت دی ہے اسے تم پر اور عطا فرمائی ہے اس کو فراوانی علم و عقل میں اور جسمانی طاقت میں اور اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے اپنا ملک جس کو چاہتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہے وسعت والا اور سب کچھ جاننے والا۔'' O

(**سورۃ آل عمران ۳**)---۲۶۔ ''کہہ دو! اے اللہ مالک بادشاہی کے دیتا ہے تو حکومت جسے چاہے اور چھین لیتا ہے حکومت جس سے چاہے اور عزت دیتا ہے تو جسے چاہے اور ذلت دیتا ہے تو جسے چاہے۔ تیرے ہی ہاتھ میں ہے خیر۔ بیشک تو ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے۔'' O

(**سورۃ النساء ۴**)---۵۸۔ ''بیشک اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے تم کو کہ سپرد کرو امانتیں اہل امانت کو۔ اور جب فیصلہ کرو تم لوگوں کے مابین تو فیصلہ کرو عدل کے ساتھ بیشک اللہ تعالیٰ بہت ہی اچھی نصیحت کر رہا ہے تم کو بیشک اللہ تعالیٰ ہے ہر بات کا سننے والا ہر چیز کو دیکھنے والا۔'' O---[یعنی تم ان برائیوں سے بچے رہنا جن میں بنی اسرائیل مبتلا ہو گئے ہیں۔ بنی اسرائیل کی بنیادی غلطیوں میں سے ایک یہ تھی کہ انہوں نے اپنے انحطاط کے زمانہ میں امانتیں، یعنی ذمہ داری کے منصب اور مذہبی پیشوائی اور قومی سرداری کے مرتبے ایسے لوگوں کو دینے شروع کر دیئے جو نااہل، کم ظرف، بداخلاق، بددیانت اور بدکار تھے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ برے لوگوں کی قیادت میں ساری قوم خراب ہوتی چلی گئی۔ مسلمانوں کو ہدایت کی جا رہی ہے کہ تم ایسا نہ کرنا۔ بنی اسرائیل کی دوسری بڑی کمزوری یہ تھی کہ وہ انصاف کی روح سے خالی ہو گئے تھے۔ وہ شخصی اور قومی اغراض کے لئے بے تکلف ایمان نگل جاتے تھے۔ صریح ہٹ دھرمی برت جاتے تھے۔ انصاف کے گلے پر چھری پھیرنے میں انہیں ذرا تامل نہ ہوتا تھا۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہدایت کرتا ہے کہ تم کہیں بے انصاف نہ بن جانا۔ خواہ کسی سے دوستی ہو یا دشمنی، بہرحال بات جب کہو انصاف کی کہو اور فیصلہ جب کرو عدل کے ساتھ کرو۔ (از تفہیم القرآن)]

(**سورۃ المائدۃ ۵**)---۴۵۔ ''اور ہم نے اس میں ان پر لازم کیا تھا کہ جان کے بدلے جان، آنکھ کے بدلے آنکھ، ناک کے بدلے ناک، کان کے بدلے کان، دانت کے بدلے دانت اور زخموں کا پورا بدلہ لیا جائے گا، پھر جس نے اسے معاف کر دیا وہ اس کے لئے کفارہ ہو جائے گا۔ اور جس نے اس کے مطابق جو اللہ تعالیٰ نے اتارا فیصلہ نہ کیا وہی ظالم ہیں۔'' O---۴۷۔ ''اور اہل انجیل کو چاہیے کہ جو اللہ تعالیٰ نے اتارا ہے اس کے مطابق فیصلہ کریں اور جس نے اس کے مطابق جو اللہ تعالیٰ نے اتارا فیصلہ نہ کیا وہی نافرمان ہیں۔'' O---[یہاں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے حق میں جو خدا کے نازل کردہ قانون کے مطابق فیصلہ نہ کریں تین حکم ثابت کئے ہیں۔ ایک یہ کہ وہ کافر ہیں۔ دوسرے یہ کہ وہ ظالم ہیں۔ تیسرے یہ کہ وہ فاسق ہیں۔ جو شخص حکم الٰہی کے خلاف اس بنا پر یہ فیصلہ کرتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کو غلط اور اپنے یا کسی دوسرے انسان کے حکم کو صحیح سمجھتا ہے وہ مکمل کافر اور ظالم اور فاسق ہے اور جو اعتقاداً احکام الٰہی کو برحق سمجھتا ہے مگر عملاً اس کے خلاف فیصلہ کرتا ہے وہ اگرچہ خارج از ملت تو نہیں ہے مگر اپنے ایمان کو کفر، ظلم اور فسق سے مخلوط کر رہا ہے۔ اسی طرح جس نے تمام معاملات میں حکم الٰہی سے انحراف اختیار کر لیا ہے وہ تمام معاملات میں کافر، ظالم اور فاسق ہے۔ اور جو بعض معاملات میں مطیع اور بعض میں منحرف ہے اس کی زندگی میں ایمان و اسلام اور کفر و ظلم و فسق کی آمیزش ٹھیک اسی تناسب کے ساتھ ہے جس تناسب کے ساتھ اس نے اطاعت اور انحراف کو ملا رکھا ہے۔ (از تفہیم القرآن)]

(**سورۃ الانعام ۶**)---۶۔ ''کیا انہوں نے غور نہیں کیا کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی ہی ایسی قوموں کو ہلاک کر دیا جنہیں ہم نے زمین میں خوب جمایا تھا جیسا کہ تمہیں نہیں جمایا اور جن پر موسلا دھار بارش برسائی تھی اور جن کے نیچے دریا بہا دیئے تھے پھر ان کے گناہوں کے سبب ہم نے انہیں ہلاک کر دیا اور ان کے بعد ایک دوسری قوم کھڑی کر دی۔'' O

(**سورۃ الاعراف ۷**)---۱۰۔ ''اور ہم نے تمہیں زمین میں اقتدار بخشا ہے اور تمہارے لئے وہاں روزی رکھی ہے مگر تم کم ہی شکر ادا کرتے ہو۔'' O

(**سورۃ یوسف ۱۲**)---۲۱۔ ''مصر والوں میں سے جس نے اسے خریدا تھا اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ اسے بہت عزت و احترام کے ساتھ رکھو۔ بہت ممکن ہے کہ یہ ہمیں فائدہ پہنچائے یا اسے ہم اپنا بیٹا ہی بنا لیں۔ یوں ہم نے مصر کی سرزمین میں یوسف کا قدم جما دیا کہ ہم اسے خواب کی تعبیر کا کچھ علم سکھا دیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے ارادے پر غالب ہے۔ لیکن اکثر لوگ بے علم ہوتے ہیں۔'' O---۵۶۔ ''اسی طرح ہم نے یوسف کو ملک کا قبضہ دے دیا کہ وہ جہاں کہیں چاہے

Marfat.com

(ہے ہے۔ ہم جسے چاہیں اپنی رحمت پہنچادیتے ہیں۔ ہم نیکوکاروں کا ثواب ضائع نہیں کرتے۔''O

(سورۃ الکہف ۱۸)---۸۴۔ ''ہم نے اسے زمین میں قوت عطا فرمائی تھی اور اسے ہر چیز کے سامان بھی عنایت کر دیئے تھے۔''O---[سبب کے اصلی معنی رسی کے ہیں، اس کا اطلاق ایسے ذریعے اور وسیلے پر ہوتا ہے جو حصول مقصد کے لیے استعمال کیا جاتا ہے اس اعتبار سے سببا کے معنی ہیں، ہم نے ایسے سازوسامان اور وسائل مہیا کیے جن سے کام لے کر اس نے فتوحات حاصل کیں، دشمنوں کا غرور خاک میں ملایا اور ظالم حکمرانوں کو نیست ونابود کیا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الانبیاء ۲۱)---۱۰۵۔ ''ہم زبور میں پندونصیحت کے بعد یہ لکھ چکے ہیں کہ زمین کے وارث میرے نیک بندے (ہی) ہوں گے۔''O---[زبور سے مراد یا تو زبور ہی ہے اور ذکر سے مراد پندونصیحت' جیسا کہ ترجمہ میں درج ہے یا پھر زبور سے مراد گزشتہ آسمانی کتابیں اور ذکر سے مراد لوح محفوظ ہے۔ یعنی پہلے تو لوح محفوظ میں یہ بات درج ہے اور اس کے بعد آسمانی کتابوں میں بھی یہ بات لکھی جاتی رہی ہے کہ زمین کے وارث نیک بندے ہوں گے۔ زمین سے مراد بعض مفسرین کے نزدیک جنت ہے اور بعض کے نزدیک ارض کفار۔ یعنی اللہ کے نیک بندے زمین میں اقتدار کے مالک ہوں گے اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ مسلمان جب تک اللہ کے نیک بندے رہے' وہ دنیا میں بااقتدار اور سرخرو رہے اور آئندہ بھی جب کبھی وہ اس صفت کے حامل ہوں گے' اس وعدۂ الٰہی کے مطابق' زمین کا اقتدار انہی کے پاس ہوگا۔ اس لیے مسلمانوں کی محرومی اقتدار کی موجودہ صورت' کسی اشکال کا باعث نہیں بننی چاہیئے۔ یہ وعدہ مشروط ہے صالحیت عباد کے ساتھ۔ اور اذا فات الشرط فات المشروط کے مطابق جب مسلمان اس خوبی سے محروم ہو گئے تو اقتدار سے بھی محروم کر دیئے گئے۔ اس میں گویا حصول اقتدار کا طریقہ بتلایا گیا ہے اور وہ ہے صالحیت' یعنی اللہ رسول کے احکامات کے مطابق زندگی گزارنا اور اس کے حدود وضابطوں پر کاربند رہنا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۰۶۔ ''عبادت گزار بندوں کے لیے تو اس میں ایک بڑا پیغام ہے۔''O

(سورۃ المؤمنون ۲۳)---۶۴۔ ''یہاں تک کہ جب ہم نے ان کے آسودہ حال لوگوں کو عذاب میں پکڑ لیا تو وہ بلبلانے لگے۔''O---[یعنی شرک کے علاوہ دیگر کبائر یا وہ اعمال مراد ہیں' جو مومنوں کے اعمال (خشیت الٰہی' ایمان بالتوحید وغیرہ) کے برعکس ہیں۔ تاہم مفہوم دونوں کا ایک ہی ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ النور ۲۴)---۵۵۔ ''تم میں سے ان لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں اور نیک اعمال کیے ہیں، اللہ تعالیٰ وعدہ فرما چکا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ ان لوگوں کو خلیفہ بنایا جو ان سے پہلے تھے۔ اور یقیناً ان کیلئے ان کے اس دین کو مضبوطی کیساتھ محکم کر کے جما دے گا۔ جسے ان کیلئے وہ پسند فرما چکا ہے۔ اور ان کے اس خوف وخطر کو وہ امن وامان سے بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے، میرے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ ٹھہرائیں گے۔ اس کے بعد بھی جو لوگ ناشکری اور کفر کریں وہ یقیناً فاسق ہیں۔''O[بعض نے اس وعدۂ الٰہی کو صحابۂ کرام کے ساتھ یا خلفائے راشدین کے ساتھ خاص قرار دیا ہے۔ لیکن اس کی تخصیص کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ قرآن کے الفاظ عام ہیں اور ایمان وعملِ صالح کے ساتھ مشروط ہیں۔ البتہ یہ بات ضرور ہے کہ عہد خلافتِ راشدہ اور عہد خیر القرون میں اس وعدۂ الٰہی کا ظہور ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو زمین میں غلبہ عطا فرمایا۔ اپنا پسندیدہ دین اسلام کو عروج دیا اور مسلمانوں کے خوف کو امن میں بدل دیا۔ پہلے مسلمان کفار عرب سے ڈرتے تھے پھر اس کے برعکس معاملہ ہو گیا۔ نبی ﷺ نے بھی پیشین گوئیاں فرمائی تھیں، وہ بھی اس عہد میں پوری ہوئیں۔ مثلاً آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ حیرہ سے ایک عورت تن تنہا اکیلی چلی گی اور بیت اللہ کا آکر طواف کرے گی۔ اسے کوئی خوف وخطرہ نہیں ہوگا۔ کسریٰ کے خزانے تمہارے قدموں میں ڈھیر ہو جائیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ نبی ﷺ نے یہ بھی فرمایا تھا اللہ تعالیٰ نے زمین کو میرے لیے سکیڑ دیا پس میں نے اس کے مشرقی اور مغربی حصے دیکھے۔ عنقریب میری امت کا دائرہ اقتدار وہاں تک پہنچے گا جہاں تک میرے لیے زمین سکیڑ دی گئی۔ حکمرانی کی یہ وسعت بھی مسلمانوں کے حصے میں آئی اور فارس وشام اور مصر وافریقہ اور دیگر دور دراز کے ممالک فتح ہوئے اور کفر وشرک کے جگہ توحید وسنت کی مشعلیں ہر جگہ روشن ہو گئیں۔ اور اسلامی تہذیب وتمدن کا پھریرا چاردانگ عالم میں لہرا گیا۔ لیکن یہ وعدہ چونکہ مشروط تھا جب مسلمان ایمان میں کمزور اور عمل صالح میں کوتاہی کے مرتکب ہوئے تو اللہ نے ان کی عزت کو ذلت میں، ان کے اقتدار اور غلبے کو غلامی میں اور ان کے عمل واستحکام کو خوف ودہشت میں بدل دیا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]---۵۶۔ ''نماز کی پابندی کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ تعالیٰ کے رسول کی فرمانبرداری میں لگے رہو تاکہ تم پہ رحم کیا جائے۔''O[یہ گویا مسلمانوں کو تاکید کی گئی کہ اللہ کی رحمت اور مدد حاصل کرنے کا طریقہ یہی ہے۔ جس پر چل کر صحابہ کرام کو یہ رحمت اور مدد حاصل ہوئی۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(سورۃ الفرقان ۲۵)---۲۶۔ ''اس دن صحیح طور پر ملک صرف رحمٰن کا ہی ہوگا اور یہ دن کافروں پر بڑا بھاری ہوگا۔''O---[یعنی وہ ساری مجازی بادشاہیاں اور ریاستیں ختم ہو جائیں گی جو دنیا میں انسان کو دھوکے میں ڈالتی ہیں۔ وہاں صرف ایک بادشاہی باقی رہ جائے گی اور وہ وہی اللہ کی بادشاہی ہے جو ان کائنات کا حقیقی فرمانروا ہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

Marfat.com

(**سورۃ الشعرآء ۲۶**)---۱۲۸۔''کیا تم ایک ٹیلے پر بطور کھیل تماشا یادگار (عمارت) بنا رہے ہو۔'' O---۱۲۹۔''اور بڑی صنعت والے (مضبوط محل تعمیر) کر رہے ہو گویا کہ تم ہمیشہ یہیں رہو گے۔'' O---[اسی طرح وہ بڑی مضبوط اور عالی شان رہائشی عمارتیں تعمیر کرتے تھے جیسے وہ ہمیشہ انہی محلات میں رہیں گے۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۳۰۔''اور جب کسی پر ہاتھ ڈالتے ہو تو سختی اور ظلم سے پکڑتے ہو۔'' O---[یعنی اپنا معیارِ زندگی بلند کرنے میں تو تم اس قدر غلو کر گئے ہو کہ رہنے کے لیے تم کو مکان نہیں محل اور قصر درکار ہیں' اور ان سے بھی جب تمہاری تسکین نہیں ہوتی تو بلا ضرورت عالی شان عمارتیں بنا ڈالتے ہو جن کا کوئی مصرف اظہارِ قوت و ثروت کے سوا نہیں ہے۔ لیکن تمہارا معیارِ انسانیت اتنا گرا ہوا ہے کہ کمزوروں کے لیے تمہارے دلوں میں کوئی رحم نہیں، غریبوں کے لیے تمہاری سرزمین میں کوئی انصاف نہیں، گردوپیش کی ضعیف قومیں ہوں یا خود اپنے ملک کے پست طبقات، سب تمہارے جبر و ظلم کی چکی میں پس رہے ہیں اور کوئی تمہاری چیرہ دستیوں سے بچا نہیں رہ گیا ہے۔(تفسیر از تفہیم القرآن)]---۱۴۹۔''اور تم پہاڑوں کو تراش تراش کر پرتکلف مکانات بنا رہے ہو۔'' O---[یعنی ضرورت سے زیادہ تصنع' تکلف اور فن کارانہ مہارت کا مظاہرہ کرتے ہوئے یا اتراتے اور فخر و غرور کرتے ہوئے۔ جیسے آج کل لوگوں کا حال ہے۔ آج بھی عمارتوں پر بھی غیر ضروری آرائشوں اور فن کارانہ مہارتوں کا خوب خوب مظاہرہ ہو رہا ہے اور اس کے ذریعے سے ایک دوسرے پر برتری اور فخر و غرور کا اظہار بھی۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ العنکبوت ۲۹**)---۲۔''کیا لوگوں نے یہ گمان کر رکھا ہے کہ ان کے صرف اس دعوے پر کہ ہم ایمان لائے ہیں ہم انہیں بغیر آزمائے ہوئے ہی چھوڑ دیں گے؟'' O---۳۔''ان سے اگلوں کو بھی ہم نے خوب جانچا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ انہیں بھی جان لے گا جو سچ کہتے ہیں اور انہیں بھی معلوم کر لے گا جو جھوٹے ہیں۔'' O---۴۔''کیا جو لوگ برائیاں کر رہے ہیں انہوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ وہ ہمارے قابو سے باہر ہو جائیں گے' یہ لوگ کیسی بری تجویزیں کر رہے ہیں۔'' O

(**سورۃ الاحزاب ۳۳**)---۶۶۔''اس دن ان کے چہرے آگ میں الٹ پلٹ کیے جائیں گے۔(حسرت و افسوس سے) کہیں گے کہ کاش ہم اللہ تعالیٰ اور رسول کی اطاعت کرتے۔'' O---۶۷۔''اور کہیں گے اے ہمارے رب! ہم نے اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کی مانی جنہوں نے ہمیں راہ راست سے بھٹکا دیا۔'' O---۶۸۔''پروردگار تو انہیں دگنا عذاب دے اور ان پر بہت بڑی لعنت نازل فرما۔'' O

(**سورۃ سبا ۳۴**)---۳۱۔''اور کافروں نے کہا کہ ہم ہرگز نہ تو اس قرآن کو مانیں نہ اس سے پہلے کی کتابوں کو! اے دیکھنے والے کاش کہ تو ان ظالموں کو اس وقت دیکھتا جبکہ یہ اپنے رب کے سامنے کھڑے ہوئے ایک دوسرے کو الزام دے رہے ہوں گے کمزور لوگ بڑے لوگوں سے کہیں گے اگر تم نہ ہوتے تو ہم تو مومن ہوتے۔'' O---[یعنی عوام الناس' جو آج دنیا میں اپنے لیڈروں' سرداروں' پیروں اور حاکموں کے پیچھے آنکھیں بند کیے چلے جا رہے ہیں' اور ان کے خلاف کسی ناصح کی بات پر کان دھرنے کے لیے تیار نہیں ہیں' یہی عوام جب اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے کہ حقیقت کیا تھی اور ان کے یہ پیشوا انہیں کیا باور کرا رہے تھے' اور جب انہیں یہ پتہ چل جائے گا کہ ان رہنماؤں کی پیروی انہیں کس انجام سے دوچار کرنے والی ہے' تو یہ اپنے ان بزرگوں پر پلٹ پڑیں گے اور چیخ چیخ کر کہیں گے کہ کم بختو' تم نے ہمیں گمراہ کیا' تم ہماری ساری مصیبتوں کے ذمہ دار ہو' تم ہمیں نہ بہکاتے تو ہم خدا کے رسولوں کی بات مان لیتے۔(تفسیر از تفہیم القرآن)]---۳۲۔''یہ بڑے لوگ ان کمزوروں کو جواب دیں گے کہ کیا تمہارے پاس ہدایت آ چکنے کے بعد ہم نے تمہیں اس سے روکا تھا؟ (نہیں) بلکہ تم (خود) ہی مجرم تھے۔'' O---[یعنی وہ کہیں گے کہ ہمارے پاس ایسی کوئی طاقت نہ تھی جس سے ہم چند انسان تم کروڑوں انسانوں کو زبردستی اپنی پیروی پر مجبور کر دیتے۔ اگر تم ایمان لانا چاہتے تو ہماری سرداریوں اور پیشوائیوں اور حکومتوں کا تختہ اُلٹ سکتے تھے۔ ہماری فوج تو تم ہی تھے۔ ہماری دولت اور طاقت کا سرچشمہ تو تمہارے ہی ہاتھ میں تھا۔ تم نذرانے اور ٹیکس نہ دیتے تو ہم مفلس تھے۔ تم زندہ باد کے نعرے نہ مارتے تو کوئی ہمارا پوچھنے والا نہ ہوتا۔ تم ہماری فوج بن کر دنیا بھر سے ہمارے لیے لڑنے پر تیار نہ ہوتے تو ایک انسان پر بھی ہمارا بس نہ چل سکتا تھا۔ اب کیوں نہیں مانتے کہ دراصل تم خود اُس راستے پر نہ چلنا چاہتے تھے جو رسولوں نے تمہارے سامنے پیش کیا تھا۔ تم اپنی اغراض اور خواہشات کے بندے تھے اور تمہارے نفس کی یہ مانگ رسولوں کی بتائی ہوئی راہ تقویٰ کے بجائے ہمارے ہاں پوری ہوتی تھی۔ تم حرام و حلال سے بے نیاز ہو کر عیشِ دنیا کے طالب تھے اور وہ ہمارے پاس ہی تمہیں نظر آتا تھا۔ تم ایسے پیروں کی تلاش میں تھے جو تمہیں ہر طرح کے گناہوں کی کھلی چھوٹ دیں اور کچھ نذرانہ لے کر خدا کے ہاں تمہیں بخشوا دینے کی ذمہ داری لے لیں۔ تم ایسے پنڈتوں اور مولویوں کے طلب گار تھے جو ہر شرک اور ہر بدعت اور تمہارے نفس کی ہر دل پسند چیز کو عین حق ثابت کر کے تمہارا دل خوش کریں اور اپنا کام بنائیں۔ تم کو ایسے جعل سازوں کی ضرورت تھی جو خدا کے دین کو بدل کر تمہاری خواہشات کے مطابق ایک نیا دین گھڑیں۔ تم کو ایسے لیڈر درکار تھے جو کسی نہ کسی طرح تمہاری دنیا بنا دیں خواہ عاقبت بگڑے یا درست ہو۔ تم کو ایسے حاکم مطلوب تھے جو خود بدکردار اور بددیانت ہوں اور ان کی سرپرستی میں تمہیں ہر قسم کے گناہوں اور بدکرداریوں کی چھوٹ ملی رہے۔ اس طرح ہمارے اور تمہارے درمیان برابر کے لین دین کا سودا ہوا تھا۔ اب تم کہاں یہ ڈھونگ رچانے چلے ہو کہ گویا تم بڑے

Marfat.com

معصوم لوگ تھے اور ہم نے زبردستی تمہیں بگاڑ دیا تھا۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]---۳۳۔ ''(اس کے جواب میں) یہ کمزور لوگ ان متکبروں سے کہیں گے' (نہیں نہیں) بلکہ دن رات مکروفریب سے ہمیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرنے اور اس کے شریک مقرر کرنے کا تمہارا حکم دینا ہماری بے ایمانی کا باعث ہوا' اور عذاب کو دیکھتے ہی سب کے سب دل میں پشیمان ہو رہے ہوں گے' اور کافروں کی گردنوں میں ہم طوق ڈال دیں گے انہیں صرف ان کے کیے کرائے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔'' O---[دوسرے الفاظ میں ان عوام کا جواب یہ ہوگا کہ تم اس ذمہ داری میں ہم کو برابر کا شریک کہاں ٹھیرائے دے رہے ہو۔ کچھ یہ بھی یاد ہے کہ تم نے اپنی چال بازیوں، فریب کاریوں اور جھوٹے پروپیگنڈوں سے کیا طلسم باندھ رکھا تھا، اور رات دن خلقِ خدا کو پھانسنے کے لیے کیسے کیسے جتن تم کیا کرتے تھے۔ معاملہ صرف اتنا ہی تو نہیں ہے کہ تم نے ہمارے سامنے دنیا پیش کی اور ہم اس پر ریچھ گئے۔ امر واقعہ یہ بھی تو ہے کہ تم شب و روز کی مکاریوں سے ہم کو بے وقوف بناتے تھے اور تم میں سے ہر شکاری روز ایک نیا جال بُن کر طرح طرح کی تدبیروں سے اللہ تعالیٰ کے بندوں کو اس میں پھانستا تھا۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]---۳۴۔ ''اور ہم نے تو جس بستی میں جو بھی آگاہ کرنے والا بھیجا وہاں کے خوشحال لوگوں نے یہی کہا کہ جس چیز کے ساتھ تم بھیجے گئے ہو ہم اس کے ساتھ کفر کرنے والے ہیں۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۴، مضمون: حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ]---۳۵۔ ''اور کہا ہم مال و اولاد میں بہت بڑھے ہوئے ہیں یہ نہیں ہو سکتا کہ ہم عذاب دیئے جائیں۔'' O---[یعنی جب اللہ تعالیٰ نے ہمیں دنیا میں مال و اولاد کی کثرت سے نوازا ہے' تو قیامت بھی اگر برپا ہوئی تو ہمیں عذاب نہیں ہوگا۔ گویا انہوں نے دار آخرت کو بھی دنیا پر قیاس کیا کہ جس طرح دنیا میں کافر و مومن سب کو اللہ تعالیٰ کی نعمتیں مل رہی ہیں' آخرت میں بھی اسی طرح ہوگا' حالانکہ آخرت تو دار الجزا ہے' وہاں تو دنیا میں کیے گئے عملوں کی جزا ملتی ہے' اچھے عملوں کی جزا اچھی اور برے عملوں کی بری۔ جب کہ دنیا دار الامتحان ہے' یہاں اللہ تعالیٰ بطور آزمائش سب کو دنیاوی نعمتوں سے سرفراز فرماتا ہے۔ یا انہوں نے دنیاوی مال و اسباب کی فراوانی کو رضائے الٰہی کا مظہر سمجھا' حالانکہ ایسا بھی نہیں ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو اللہ تعالیٰ اپنے فرماں بردار بندوں کو سب سے زیادہ مال و اولاد سے نوازتا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۳۶۔ ''کہہ دیجئے! کہ میرا رب جس کے لیے چاہے روزی کشادہ کر دیتا ہے اور تنگ بھی کر دیتا ہے' لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔'' O---[یہ غلط فہمی صرف دورِ قدیم کے اغنیاء و اُمراء کو نہ تھی، بلکہ اس روشن زمانہ کے اکثر متمول اور خدا فراموش لوگوں کا یہی حال ہے اس لیے اس آیت میں اس کا ازالہ کر دیا کہ رزق کی کمی بیشی کسی کے گمراہ یا ہدایت یافتہ ہونے کی کوئی کسوٹی نہیں۔ رزق کی تقسیم اللہ تعالےٰ کے ہاتھ میں ہے' وہ اپنی حکمت کے پیش نظر کسی کو رزق زیادہ دیتا ہے اور کسی کو کم۔ ہدایت چیز ہی الگ ہے۔ یہ نعمت انہیں بخشی جاتی ہے جن کے دل میں اس کی طلب ہو اور اس کو قبول کرنے کی صلاحیت ہو۔ لیکن اکثر لوگ اس حقیقت کو نہیں جانتے۔ وہ رزق کے پیمانے سے ہدایت کو ماپتے رہتے ہیں۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

(سورۃ فاطر ۳۵)---۳۹۔ ''وہی ایسا ہے جس نے تم کو زمین میں آباد کیا' سو جو شخص کفر کرے گا اس کے کفر کا وبال اسی پر پڑے گا۔ اور کافروں کے لیے ان کا کفران کے پروردگار کے نزدیک ناراضی ہی بڑھنے کا باعث ہوتا ہے' اور کافروں کے لیے ان کا کفر خسارہ ہی بڑھنے کا باعث ہوتا ہے۔'' O---[اس کے دو مطلب ہو سکتے ہیں' ایک یہ کہ اس نے پچھلی نسلوں اور قوموں کے گزر جانے کے بعد اب تم کو اُن کی جگہ اپنی زمین میں بسایا ہے۔ اور دوسرا یہ کہ اس نے تمہیں زمین میں تصرف کے جو اختیارات دیے ہیں وہ اس حیثیت سے نہیں ہیں کہ تم ان چیزوں کے مالک ہو' بلکہ اس حیثیت سے ہیں کہ تم اصل مالک کے خلیفہ ہو۔]---[اگر پہلے فقرے کا یہ مطلب لیا جائے کہ تم کو پچھلی قوموں کا جانشین بنایا ہے تو اس فقرے کے معنی یہ ہوں گے کہ جس نے گزشتہ قوموں کے انجام سے کوئی سبق نہ لیا اور وہی کفر کا رویہ اختیار کیا جس کی بدولت وہ قومیں تباہ ہو چکی ہیں' وہ اپنی اِس حماقت کا نتیجہ بد دیکھ کر رہے گا۔ اور اگر اس فقرے کا مطلب یہ لیا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو اپنے خلیفہ کی حیثیت سے زمین میں اختیارات عطا کیے ہیں تو اس فقرے کے معنی یہ ہوں گے کہ جو اپنی حیثیتِ خلافت کو بھول کر خود مختار بن بیٹھا یا جس نے اصل مالک کو چھوڑ کر کسی اور کی بندگی اختیار کر لی وہ اپنی اِس باغیانہ روش کا بُرا انجام دیکھ لے گا۔ (تفسیرات از تفہیم القرآن)]

(سورۃ ص ۳۸)---۲۱۔ ''اور کیا تجھے جھگڑا کرنے والوں کی (بھی) خبر ملی؟ جبکہ وہ دیوار پھاند کر محراب میں آ گئے۔'' O---۲۲۔ ''جب یہ (حضرت) داؤد (علیہ السلام) کے پاس پہنچے' پس یہ ان سے ڈر گئے' انہوں نے کہا خوف نہ کیجئے! ہم دو فریق مقدمہ ہیں' ہم میں سے ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے پس آپ ہمارے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر دیجئے اور ناانصافی نہ کیجئے اور ہمیں سیدھی راہ بتا دیجئے۔'' O---۲۳۔ ''(سنیے) یہ میرا بھائی ہے اس کے پاس ننانوے دنبیاں ہیں اور میرے پاس ایک ہی دنبی ہے لیکن یہ مجھ سے کہہ رہا ہے کہ اپنی یہ ایک بھی مجھ ہی کو دے دے اور مجھ پر بات میں بڑی سختی برتتا ہے۔'' O---۲۴۔ ''آپ نے فرمایا! اس کا اپنی دنبیوں کے ساتھ تیری ایک دنبی ملا لینے کا سوال بیشک تیرے اوپر ایک ظلم ہے اور اکثر حصہ دار اور شریک (ایسے ہی ہوتے ہیں کہ) ایک دوسرے پر ظلم کرتے ہیں' سوائے ان کے جو ایمان لائے اور جنہوں نے نیک عمل کیے اور ایسے لوگ بہت ہی کم ہیں اور (حضرت) داؤد (علیہ السلام) سمجھ گئے کہ ہم نے انہیں آزمایا ہے' پھر تو اپنے رب سے استغفار کرنے لگے اور عاجزی کرتے ہوئے گر پڑے اور (پوری طرح) رجوع کیا۔'' O---۲۵۔ ''پس ہم نے بھی ان کا وہ (قصور) معاف کر دیا' یقیناً وہ ہمارے نزدیک بڑے مرتبہ والے اور بہت اچھے ٹھکانے والے ہیں۔'' O---۲۶۔ ''اے

Marfat.com

داود! ہم نے تمہیں زمین میں خلیفہ بنا دیا تم لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلے کرو اپنی نفسانی خواہش کی پیروی نہ کرو ورنہ وہ تمہیں اللہ تعالیٰ کی راہ سے بھٹکا دے گی' یقیناً جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ سے بھٹک جاتے ہیں ان کے لیے سخت عذاب ہے اس لیے کہ انہوں نے حساب کے دن کو بھلا دیا ہے۔'' O --- [حضرت داؤد علیہ السلام کو بتایا جا رہا ہے کہ تم کسی شاہی خاندان کے فرد نہیں ہو کہ تمہیں یہ حکومت اور تخت ورثہ میں ملا ہو۔ تم ایک غیر معروف چرواہے تھے۔ ہم نے اپنے فضل و کرم سے آپ کے لیے یہ راہ ہموار کی اور اپنی مہربانی سے بنی اسرائیل کا تاجدار بنا دیا اور وسیع و عریض سلطنت مرحمت فرما دی اور مسندِ خلافت پر متمکن کر دیا۔ اس احسان کا شکر ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہر فیصلہ عدل و انصاف کے مطابق کرو اور اپنی پسند و ناپسند کو اپنے فیصلوں پر کسی طرح اثر انداز نہ ہونے دو۔ اگر تم نے خواہشِ نفس پر انصاف کو قربان کیا تو یاد رکھنا اللہ تعالیٰ کی راہ سے بہک جاؤ گے۔ اس کی توفیق کا دامن تمہارے ہاتھ سے چھوٹ جائے گا۔ اور جو شخص راہِ حق سے بہک جاتا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کے سخت عذاب میں مبتلا کر دیا جاتا ہے۔ سربراہ مملکت کے لیے اسلام نے بادشاہ، سلطان، چیئرمین وغیرہ کلمات پسند نہیں کیے کیونکہ ان میں خودسری اور انانیت کی بُو آتی ہے' بلکہ خلیفہ کا لفظ تجویز کیا ہے جس کا معنی خودسر اور مختار کا نہیں بلکہ نائب اور قائم مقام ہے۔ یہ لفظ ہی بتا رہا ہے کہ مملکتِ اسلامیہ کا سربراہ اپنے رب کا نائب ہے اور نائب کا کام اپنے آقا کے احکام کی تعمیل کرنا ہے اور اس کے ارشادات کے مطابق اس کے دیے ہوئے اختیارات کو استعمال کرنا ہے۔ یہ وہ فرق ہے جو دنیا کے دوسرے نظاموں اور اسلام کے نظامِ سیاست میں بنیادی اہمیت کا مالک ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

(**سورۃ الزُّمر ۳۹**) --- ۴۹۔ ''انسان کو جب کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو ہمیں پکارنے لگتا ہے' پھر جب ہم اسے اپنی طرف سے کوئی نعمت عطا فرما دیں تو کہنے لگتا ہے کہ اسے تو میں محض اپنے علم کی وجہ سے دیا گیا ہوں' بلکہ یہ آزمائش ہے لیکن ان میں سے اکثر لوگ بے علم ہیں۔'' O --- [لوگ اپنی جہالت و نادانی سے یہ سمجھتے ہیں کہ جسے کوئی نعمت مل رہی ہے وہ لازماً اس کی اہلیت و قابلیت کی بنا پر مل رہی ہے' اور اس نعمت کا ملنا اُس کے مقبولِ بارگاہِ الٰہی ہونے کی علامت یا دلیل ہے۔ حالانکہ یہاں جس کو جو کچھ دیا جا رہا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش کے طور پر دیا جا رہا ہے۔ یہ امتحان کا سامان ہے نہ کہ قابلیت کا انعام' ورنہ آخر کیا وجہ ہے کہ بہت سے قابل آدمی خستہ حال ہیں اور بہت سے ناقابل آدمی نعمتوں میں کھیل رہے ہیں۔ اسی طرح یہ دنیوی نعمتیں مقبولِ بارگاہ ہونے کی علامت بھی نہیں ہیں۔ ہر شخص دیکھ سکتا ہے کہ دنیا میں بکثرت ایسے نیک آدمی مصائب میں مبتلا ہیں جن کے نیک ہونے سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اور بہت سے بُرے آدمی' جن کی قبیح حرکات سے ایک دنیا واقف ہے' عیش کر رہے ہیں۔ اب کیا کوئی صاحبِ عقل آدمی ایک کی مصیبت اور دوسرے کے عیش کو اس بات کی دلیل بنا سکتا ہے کہ نیک انسان کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا اور بد انسان کو وہ پسند کرتا ہے؟ (تفسیر از تفہیم القرآن)] --- ۵۰۔ ''ان سے اگلے بھی یہی بات کہہ چکے ہیں پس ان کی کارروائی ان کے کچھ کام نہ آئی۔'' O --- [جس طرح قارون نے بھی کہا تھا' لیکن بالآخر وہ اپنے خزانوں سمیت زمین میں دھنسا دیا گیا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] --- ۶۷۔ ''اور ان لوگوں نے جیسی قدر اللہ تعالیٰ کی کرنی چاہیے تھی نہیں کی' ساری زمین قیامت کے دن اس کی مٹھی میں ہوگی اور تمام آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپیٹے ہوئے ہوں گے' وہ پاک اور برتر ہے ہر اس چیز سے جسے لوگ اس کا شریک بنائیں۔'' O --- [زمین اور آسمان پر اللہ تعالیٰ کے کامل اقتدار و تصرف کی تصویر کھینچنے کے لیے مٹھی میں ہونے اور ہاتھ پر لپٹے ہونے کا استعارہ استعمال فرمایا گیا ہے۔ جس طرح ایک آدمی کسی چھوٹی سی گیند کو مٹھی میں دبا لیتا ہے اور اس کے لیے یہ ایک معمولی کام ہے، یا ایک شخص ایک رومال کو لپیٹ کر ہاتھ میں لے لیتا ہے اور اس کے لیے یہ کوئی زحمت طلب کام نہیں ہوتا، اُسی طرح قیامت کے روز تمام انسان (جو آج اللہ تعالیٰ کی عظمت و کبریائی کا اندازہ کرنے سے قاصر ہیں) اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے کہ زمین اور آسمان اللہ تعالیٰ کے دستِ قدرت میں ایک حقیر گیند اور ایک ذرا سے رُومال کی طرح ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ کی روایات منقول ہوئی ہیں کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ منبر پر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ دورانِ خطبہ میں یہ آیت آپ ﷺ نے تلاوت فرمائی اور فرمایا ''اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمینوں (یعنی سیاروں) کو اپنی مٹھی میں لے کر اِس طرح پھرائے گا جیسے ایک بچہ گیند پھراتا ہے اور فرمائے گا میں ہوں خدائے واحد' میں ہوں بادشاہ' میں ہوں جبار' میں ہوں کبریائی کا مالک' کہاں ہیں زمین کے بادشاہ؟ کہاں ہیں جبار؟ کہاں ہیں متکبر؟ یہ فرماتے فرماتے آپ ﷺ پر لرزہ طاری ہو گیا۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(**سورۃ المومن ۴۰**) --- ۱۶۔ ''جس دن سب لوگ ظاہر ہو جائیں گے' ان کی کوئی چیز اللہ تعالیٰ سے پوشیدہ نہ رہے گی۔ آج کس کی بادشاہی ہے؟ فقط اللہ تعالیٰ واحد و قہار کی۔'' O --- [یعنی دنیا میں تو بہت سے برخود غلط لوگ اپنی بادشاہی و جباری کے ڈنکے پیٹتے رہے' اور بہت سے احمق ان کی بادشاہیاں اور کبریائیاں مانتے رہے، اب بتاؤ کہ بادشاہی فی الواقع کس کی ہے؟ اختیارات کا اصل مالک کون ہے؟ اور حکم کس کا چلتا ہے؟ یہ ایسا مضمون ہے جسے اگر کوئی شخص گوشِ ہوش سے سنے تو خواہ وہ کتنا ہی بڑا بادشاہ یا آمرِ مطلق بنا بیٹھا ہو، اُس کا زہرہ آب ہو جائے اور ساری جباریت کی ہوا اُس کے دماغ سے نکل جائے۔ اس موقع پر تاریخ کا یہ واقعہ قابلِ ذکر ہے کہ سامانی خاندان کا فرمانروا نصر بن احمد جب نیشاپور میں داخل ہوا تو اس نے ایک دربار منعقد کیا اور تخت پر بیٹھنے کے بعد فرمائش کی کہ کارروائی کا افتتاح قرآن مجید کی تلاوت سے ہو۔ یہ سُن کر ایک بزرگ آگے بڑھے اور انہوں نے یہی رکوع تلاوت کیا۔ جس وقت وہ اس آیت

Marfat.com

پر بیتے تو نصر پر ہیبت طاری ہوگئی۔ لرزتا ہوا تخت سے اُترا، تاج سر سے اُتار کر سجدے میں گر گیا اور بولا اے رب، بادشاہی تیری ہی ہے نہ کہ میری۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(سورۃ الحاقۃ ۶۹) ---۲۵۔ ''لیکن جسے اس (کے اعمال) کی کتاب اس کے بائیں ہاتھ میں دی جائے گی وہ تو کہے گا کہ کاش کہ مجھے میری کتاب دی ہی نہ جاتی۔'' O---۲۶۔ ''اور میں جانتا ہی نہ کہ حساب کیا ہے۔'' O---۲۷۔ ''کاش! کہ موت (میرا) کام ہی تمام کر دیتی۔'' O---۲۸۔ ''میرے مال نے بھی مجھے کچھ نفع نہ دیا۔'' O---۲۹۔ ''میرا غلبہ بھی مجھ سے جاتا رہا۔'' O---[اے کاش! مجھے میرا نامہ اعمال دیا ہی نہ جاتا۔ کاش! مجھے اپنے حساب کی خبر ہی نہ ہوتی۔ جو موت مجھے آئی تھی وہی میرا قصہ تمام کر دیتی۔ میرا ذکر مذکور ہی باقی نہ ہوتا۔ مجھے دوبارہ زندہ ہی نہ کیا جاتا۔ کہاں گئے میری دولت کے انبار' کہاں گئی میری حکومت و سلطانی' کہاں مر گئے میرے درباری' آج کوئی بھی میرے کام نہیں آ رہا۔ (از تفسیر ۸ اضیاء القرآن)]

(سورۃ نوح ۷۱) ---۲۱۔ ''نوح (علیہ السلام) نے کہا اے میرے پروردگار! ان لوگوں نے میری تو نافرمانی کی اور ایسوں کی فرمانبرداری کی جن کے مال و اولاد نے ان کو (یقیناً) نقصان ہی میں بڑھایا ہے۔'' O---۲۲۔ ''اور ان لوگوں نے بڑا سخت فریب کیا۔'' O---[یہ رئیس لوگ خود ہی گمراہ اور بدکار نہ تھے بلکہ وہ اس کوشش میں لگے رہتے کہ عوام بھی حضرت نوح سے برگشتہ رہیں اور ان کے دین کو قبول نہ کریں' انہیں یہ فکر دامن گیر تھا کہ اگر عوام نے حضرت نوح کے دین کو قبول کر لیا تو ان کی چودھراہٹ ختم ہو جائے گی ان کمزوروں اور ضعیفوں کا اگر شعور بیدار ہو گیا اور خدا کے ساتھ ان کا رابطہ قائم ہو گیا تو وہ ان کی غلامی کا طوق اتار کر دور پھینک دیں گے' اس خطرہ کے سدباب کے لئے وہ ہر قسم کے مکر و فریب سے کام لیتے' ایسی ایسی چالیں چلتے کہ بھلے چنگے سمجھدار لوگ بھی پھنس جاتے۔ کبھی کہتے نوح ہماری طرح ہی ایک بشر ہے' اس پر کیسے وحی نازل ہوگی (الاعراف ۶۳) کبھی کہتے اس کے مرید رذیل قسم کے لوگ ہیں' کوئی کام کا آدمی تو ان کے ہاں نظر نہیں آتا' کیا قوم کے بڑے بڑے رئیس' تاجر اور چودھری' سب احمق ہیں اور یہ کمی لوگ ہی اتنے سیانے واقع ہوئے ہیں کہ انہوں نے ان کی دعوت کو قبول کر لیا۔ (ہود: ۲۷) کبھی کہتے اگر اللہ تعالیٰ نے کسی کو نبی بنانا ہوتا تو کسی معصوم فرشتے کو بناتا۔ (المومنون: ۲۴) کبھی کہتے کہ نوح نے نبوت کا دعویٰ محض اپنی ریاست قائم کرنے کیلئے کیا اور تمہارا لیڈر بننے کے لئے کیا۔ (المومنون ۲۴) یہ اور اس قسم کی کئی بے سروپا باتیں وہ بڑے جوش و خروش سے کیا کرتے اور اکثر لوگ ان کے اس دام فریب میں پھنس جاتے۔ (از تفسیر ۷ اضیاء القرآن)]---۲۳۔ ''اور کہا انہوں نے کہ ہرگز اپنے معبودوں کو نہ چھوڑنا اور نہ ود اور سواع اور یغوث اور یعوق اور نسرا کو (چھوڑنا)۔'' O---۲۴۔ ''اور انہوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا (الٰہی) تو ان ظالموں کی گمراہی اور بڑھا۔'' O---۲۵۔ ''یہ لوگ بہ سبب اپنے گناہوں کے ڈبو دیئے گئے اور جہنم میں پہنچا دیئے گئے اور اللہ کے سوا اپنا کوئی مددگار انہوں نے نہ پایا۔'' O---۲۶۔ ''اور (حضرت) نوح (علیہ السلام) نے کہا اے میرے پالنے والے! تو روئے زمین پر کسی کافر کو رہنے سہنے والا نہ چھوڑ۔'' O---۲۷۔ ''اگر تو انہیں چھوڑ دے گا تو (یقیناً) یہ تیرے (اور) بندوں کو (بھی) گمراہ کر دیں گے اور یہ فاجروں اور ڈھیٹ کافروں ہی کو جنم دیں گے۔'' O

اکثریت

(سورۃ الانعام ۶) ---۱۱۶۔ ''لیکن اگر تو زمین کے اکثر لوگوں کے کہنے پر چلے گا تو وہ تجھے اللہ کی راہ سے بھٹکا دیں گے، وہ تو صرف وہم و گمان کے پیچھے چلتے ہیں اور وہ صرف اٹکلیں دوڑاتے ہیں۔'' O---[قرآن کی اس بیان کردہ حقیقت کا 'بھی' واقعے کے طور پر ہر دور میں مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔ دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''آپ کی خواہش کے باوجود اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں''۔ اس سے معلوم ہوا کہ حق و صداقت کے راستے پر چلنے والے لوگ بہت تھوڑے ہی ہوتے ہیں۔ جس سے یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ حق و باطل کا معیار' دلائل و براہین ہیں' لوگوں کی اکثریت و اقلیت نہیں۔ یعنی ایسا نہیں ہے کہ جس بات کو اکثریت نے اختیار کیا ہوا ہو وہ حق ہو اور اقلیت میں رہنے والے باطل پر ہوں۔ بلکہ مذکورہ حقیقت قرآنی کی رو سے یہ زیادہ ممکن ہے کہ اہل حق تعداد کے لحاظ سے اقلیت میں ہوں اور اہل باطل اکثریت میں۔ جس کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے * جس میں نبی ﷺ نے فرمایا کہ میری امت ۷۳ فرقوں میں بٹ جائے گی جن میں سے صرف ایک فرقہ جنتی ہوگا' باقی سب جہنمی * اور اس جنتی فرقے کی نشانی آپ ﷺ نے یہ بیان فرمائی کہ جو ''میرے اور میرے صحابہ کے طریقے پر چلنے والا ہوگا''۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ یوسف ۱۲) ---۱۰۳۔ ''گو آپ لاکھ چاہیں لیکن اکثر لوگ ایمان دار نہ ہوں گے۔'' O---[یعنی اللہ تعالیٰ آپ کو پچھلے واقعات سے آگاہ فرما رہا ہے تاکہ لوگ ان سے عبرت پکڑیں اور اللہ تعالیٰ کے پیغمبروں کا راستہ اختیار کر کے نجات ابدی کے مستحق بن جائیں لیکن اس کے باوجود لوگوں کی اکثریت ایمان لانے والی نہیں ہے کیونکہ وہ گزشتہ قوموں کے واقعات تو سنتے ہیں لیکن عبرت پذیری کے لئے نہیں' صرف دلچسپی اور لذت کے لئے۔ اس لئے وہ ایمان سے محروم

Marfat.com

ہی رہتے ہیں۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

المعارج

(سورۃ المعارج ۷۰)---۳۔''اس اللہ کی طرف سے جو سیڑھیوں والا ہے۔''O[یا درجات والا، بلندیوں والا ہے، جس کی طرف فرشتے چڑھتے ہیں۔
(تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

اللہ سے ڈرنے والے (نیکوکار)، صالح لوگ

(سورۃ البقرۃ ۲)---۱۸۰۔''فرض کردیا گیا ہے تم پر، جب آپہنچے تم میں سے کسی کی موت (کی گھڑی) اگر چھوڑے مال۔ وصیت کرنا والدین کے لئے اور رشتے داروں کے لئے معروف طریقے سے یہ حق ہے۔ اللہ سے ڈرنے والوں پر۔''O---۱۸۹۔''پوچھتے ہیں تم سے نئے چاند کے بارے میں۔ کہو یہ تاریخیں مقرر کرنے کا ذریعہ ہیں لوگوں کے لئے اور حج (کے اوقات) کا بھی اور نہیں ہے نیکی یہ کہ آؤ تم گھروں میں ان کے پچھواڑے سے بلکہ نیکوکار وہ ہے جو ڈرے اللہ سے اور آؤ تم گھروں میں ان کے دروازوں سے اور ڈرتے رہو اللہ سے تاکہ تم فلاح پاؤ۔''O---۲۴۱۔''اور طلاق یافتہ عورتوں کو بھی کچھ نہ کچھ دینا چاہئے دستور کے مطابق یہ حق ہے اللہ سے ڈرنے والوں پر۔''O

(سورۃ آل عمران ۳)---۱۹۸۔''لیکن وہ لوگ جو ڈرتے رہے اپنے رب سے ان کے لئے ہیں جنتیں ایسی کہ بہتی ہیں ان کے نیچے نہریں، ہمیشہ رہیں گے وہ ان میں یہ مہمان نوازی ہوگی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہی سب سے بہتر ہے نیک لوگوں کے لئے۔''O

(سورۃ النساء ۴)---۱۲۲۔''اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور کیے انہوں نے نیک کام ضرور داخل کریں گے ہم ان کو ایسی جنتوں میں کہ بہہ رہی ہوں گی ان کے نیچے نہریں، رہیں گے وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ۔ یہ وعدہ ہے اللہ کا سچا اور کون ہے زیادہ سچا اللہ سے بات میں۔''O---۱۲۴۔''اور جو شخص کرے گا کوئی نیک کام وہ مرد ہو یا عورت اور ہو وہ مومن تو ایسے سب لوگ داخل ہوں گے جنت میں اور نہیں نا انصافی ہوگی ان کے ساتھ ذرا بھی۔''O

(سورۃ المائدۃ ۵)---۹۔''وعدہ کیا ہے اللہ نے ان لوگوں سے جو ایمان لائے اور کیے جنہوں نے نیک عمل (کہ ہے) ان کے لئے بخشش اور اجر عظیم۔''O---۸۲۔''تو سب لوگوں سے زیادہ مسلمانوں کا دشمن یہودیوں اور مشرکوں کو پائے گا اور تو لوگوں میں ایمان والوں کے ساتھ محبت میں قریب ترین انہیں پائے گا جو کہتے ہیں ہم نصاریٰ ہیں یہ اس لئے کہ ان میں عالم اور گوشہ نشین لوگ ہیں اور اس لئے کہ وہ تکبر نہیں کرتے۔''O---۸۳۔''اور جب وہ سنتے ہیں جو اس رسول ﷺ کی طرف نازل کیا گیا ہے تو تو دیکھتا ہے کہ ان کی آنکھوں سے آنسو امڈ پڑتے ہیں۔ اس لئے کہ انہوں نے سچائی کو پہچان لیا ہے۔ وہ کہتے ہیں ہمارے رب! ہم ایمان لے آئے سو ہمیں گواہوں میں لکھ لے۔''O---۸۴۔''اور ہمیں کیا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ اور اس سچائی پر جو ہمارے پاس آئی ہے ایمان نہ لائیں۔ جب ہم یہ طمع بھی کرتے ہیں کہ ہمارا رب ہمیں صالح لوگوں کے ساتھ شامل کرے۔''O---۸۵۔''پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے اس کے عوض جو انہوں نے کہا ایسے باغات ٹھہرا دیئے جن میں نہریں بہتی ہیں اور جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے اور نیکوکاروں کا یہی بدلہ ہے۔''O---۹۳۔''ان لوگوں پر جو ایمان لائے ہیں اور درست عمل کرتے ہیں اس میں جو وہ کھا پی چکے کوئی گناہ نہیں۔ جب وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور ایمان رکھتے ہیں اور درست عمل کرتے ہیں اور اللہ نیکوکاروں کو پسند کرتا ہے۔''O---[یہ آیت ان صحابہ کرام کے حق میں نازل ہوئی جو خمر کے حرام ہونے سے پیشتر فوت ہو چکے تھے]

(سورۃ الانعام ۶)---۵۱۔''اور تو اس (وحی) کے ساتھ ان لوگوں کو خبردار کر جو اس بات سے ڈرتے ہیں کہ انہیں ان کے رب کے پاس جمع کیا جائے گا۔ جن کے سوا ان کا کوئی دوست نہ ہوگا اور نہ کوئی سفارشی جمع کیا جائے گا۔ شاید وہ پرہیزگار بن جائیں۔''O---۵۲۔''اور ان لوگوں کو اپنے پاس سے نہ بھگا جو اپنے رب کو اس کی ذات کی چاہت میں صبح و شام پکارتے ہیں۔ تجھ پر ان کے حساب کی کوئی ذمہ داری نہیں۔ نہ تیرے حساب کی کوئی ذمہ داری ان پر ہے کہ تو انہیں بھگا دے اور ظالموں میں ہو جائے۔''O

(سورۃ الاعراف ۷)---۵۶۔''اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد پیدا نہ کرو اور ڈر اور لالچ سے اسے پکارتے رہو، اللہ تعالیٰ کی رحمت نیکوکاروں کے قریب ہوتی ہے۔''O---۱۶۱۔''اور جب انہیں کہا گیا کہ اس بستی میں جا رہو اور وہاں جہاں سے چاہو کھاؤ اور کہنا! بخش دے اور دروازے میں پورے فرمانبرداری سے داخل ہونا۔ ہم تمہاری خطائیں معاف کردیں گے اور نیکوکاروں کو زیادہ دیں گے۔''O

(سورۃ الانفال ۸)---۲۹۔''اے ایمان والو! اگر تم اللہ تعالیٰ کا ڈر رکھو گے تو وہ تمہیں ممتاز کردے گا اور تم سے تمہاری بدحالیاں دور کردے گا اور تمہیں بخش

Marfat.com

دے گا کہ اللہ بڑے فضل کرنے والا ہے۔'' O

(سورۃ التوبہ ۹)---۴۴۔ ''وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں، تجھ سے اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے جہاد نہ کرنے کی اجازت نہیں مانگتے اور اللہ ڈرنے والوں کو جانتا ہے۔'' O

(سورۃ ھود ۱۱)---۱۱۴۔ ''اور دن کے دو (۲) سروں پر اور رات کے کچھ حصوں میں نماز قائم کر کہ نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں- یہ یاد کرنے والوں کے لئے ایک یاد دہانی ہے۔'' O[تفسیر کے لیے باب نمبر ۷، مضمون: نماز]---۱۱۵۔ ''اور صبر کر کہ اللہ تعالیٰ نیکو کاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔'' O---۱۱۷۔ ''اور تیرا رب ایسا تو نہ تھا کہ بستیوں کو ظلم سے ہلاک کر دیتا جب ان کے رہنے والے اصلاح کرنے والے تھے۔'' O

(سورۃ یوسف ۱۲)---۵۶۔ ''اسی طرح ہم نے یوسفؑ کو ملک کا قبضہ دے دیا کہ وہ جہاں کہیں چاہے رہے سہے- ہم جسے چاہیں اپنی رحمت پہنچا دیتے ہیں- ہم نیکو کاروں کا ثواب ضائع نہیں کرتے۔'' O---۹۰۔ ''انہوں نے کہا (یوسفؑ کے بھائیوں نے) کیا (واقعی) تو ہی یوسفؑ ہے- جواب دیا کہ ہاں میں یوسفؑ ہوں اور یہ میرا بھائی ہے- اللہ تعالیٰ نے ہم پر فضل و کرم کیا- بات یہ ہے کہ جو بھی پرہیز گاری اور صبر کرے تو اللہ کسی نیکو کار کا اجر ضائع نہیں کرتا۔'' O

(سورۃ الرعد ۱۳)---۱۳۔ ''گرج اس کی تسبیح و تعریف کرتی ہے اور فرشتے بھی اس کے خوف سے- وہی آسمان سے بجلیاں گراتا ہے اور جس پر چاہتا ہے اس پر ڈالتا ہے- کفار اللہ کی بات پر لڑ جھگڑ رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ سخت قوت والا ہے۔'' O---۲۰۔ ''جو اللہ تعالیٰ کے عہد (و پیمان) کو پورا کرتے ہیں اور قول و قرار کو توڑتے نہیں۔'' O---۲۱۔ ''اور اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کے جوڑنے کا حکم دیا ہے وہ اسے جوڑتے ہیں اور وہ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں اور حساب کی سختی کا اندیشہ رکھتے ہیں۔'' O---[یعنی رشتوں اور قرابتوں کو توڑتے نہیں ہیں بلکہ ان کو جوڑتے اور صلہ رحمی کرتے ہیں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۲۲۔ ''اور وہ اپنے رب کی رضا مندی کی طلب کے لئے صبر کرتے ہیں اور نمازوں کو برابر قائم رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے اسے چھپے کھلے خرچ کرتے ہیں- اور برائی کو بھی بھلائی سے ٹالتے ہیں- ان کے لئے ہی عاقبت کا گھر ہے۔'' O---۲۳۔ ''ہمیشہ رہنے کے باغات جہاں یہ خود جائیں گے اور ان کے باپ دادوں اور بیویوں اور اولادوں میں سے بھی جو نیکو کار ہوں گے- ان کے پاس فرشتے ہر ہر دروازے سے آئیں گے۔'' O---۲۹۔ ''جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے نیک کام بھی کئے ان کے لئے خوشحالی ہے اور بہترین ٹھکانہ۔'' O---[طوبیٰ کے مختلف معنی بیان کئے گئے ہیں- مثلاً خیر، حسنیٰ، کرامت، رشک- جنت میں مخصوص درخت یا مخصوص مقام وغیرہ- مفہوم سب کا ایک ہی ہے- یعنی جنت میں اچھا مقام اور اس کی نعمتیں اور لذتیں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ ابراہیم ۱۴)---۱۴۔ ''اور ان کے بعد ہم خود تمہیں اس زمین میں بسائیں گے- یہ ہے ان کے لئے جو میرے سامنے کھڑے ہونے کا ڈر رکھیں اور میری وعید سے خوفزدہ رہیں۔'' O---[تفصیل کے لئے باب نمبر ۱، مضمون: عزت و ذلت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے]

(سورۃ بنی اسرائیل ۱۷)---۲۵۔ ''جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اسے تمہارا رب بخوبی جانتا ہے اگر تم نیک ہو تو وہ تو رجوع کرنے والوں کو بخشنے والا ہے۔'' O

(سورۃ لقمان ۳۱)---۳۔ ''جو نیکو کاروں کے لیے رہبر اور (سراسر) رحمت ہے۔'' O---۲۲۔ ''اور جو (شخص) اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے تابع کر دے اور ہو بھی وہ نیکو کار یقیناً اس نے مضبوط کڑا تھام لیا، تمام کاموں کا انجام اللہ تعالیٰ کی طرف ہے۔'' O

(سورۃ سبا ۳۴)---۴۔ ''تاکہ وہ ایمان والوں اور نیکو کاروں کو بھلا بدلہ عطا فرمائے، یہی لوگ ہیں جن کے لیے مغفرت اور عزت کی روزی ہے۔'' O

(سورۃ المومن ۴۰)---۵۸۔ ''اندھا اور بینا برابر نہیں نہ وہ لوگ جو ایمان لائے اور بھلے کام کیے بدکاروں کے (برابر ہیں)، تم (بہت) کم نصیحت حاصل کر رہے ہو۔'' O

(سورۃ الشوریٰ ۴۲)---۲۶۔ ''ایمان والوں اور نیکوکار لوگوں کی سنتا ہے اور انہیں اپنے فضل سے اور بڑھا کر دیتا ہے اور کفار کے لیے سخت عذاب ہے۔'' O---[یعنی ان کی دعائیں سنتا ہے اور ان کی خواہشیں اور آرزوئیں پوری فرماتا ہے- بشرطیکہ دعا کے آداب و شرائط کا بھی پورا اہتمام کیا گیا ہو- اور حدیث پاک میں آتا ہے، ''کہ اللہ اپنے بندے کی توبہ سے اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جس کی سواری مع کھانے پینے کے سامان کے 'صحرا' بیابان میں گم ہو جائے اور وہ ناامید ہو کر کسی درخت کے نیچے لیٹ جائے کہ اچانک اسے اپنی سواری مل جائے اور فرطِ مسرت میں اس کے منہ سے نکل جائے 'اے اللہ! تو میرا بندہ اور میں تیرا رب' یعنی شدت فرح میں وہ غلطی کر جائے۔'' (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الذٰریٰت ۵۱)---۱۵۔ ''بیشک تقویٰ والے لوگ بہشتوں اور چشموں میں ہوں گے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۹، مضمون: متقی]---۱۶۔ ''ان کے رب نے جو کچھ انہیں عطا فرمایا ہے اسے لے رہے ہوں گے وہ تو اس سے پہلے ہی نیکو کار تھے۔'' O---۱۷۔ ''وہ رات کو بہت کم سویا

Marfat.com

کرتے تھے۔" O ---۱۸۔ "اور وقت سحر استغفار کیا کرتے تھے۔" O ---۱۹۔ "اور ان کے مال میں مانگنے والوں کا اور سوال سے بچنے والوں کا حق تھا۔" O
---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۹، مضمون: متقی]
(**سورۃ الرحمٰن** ۵۵) ---۴۶۔ "اور اس شخص کے لیے جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا دو جنتیں ہیں۔" O ---[یعنی جس نے دنیا میں خدا سے ڈرتے ہوئے زندگی بسر کی ہو، جسے ہمیشہ یہ احساس رہا ہو کہ میں دنیا میں غیر ذمہ دار شتر بے مہار بنا کر نہیں چھوڑ دیا گیا ہوں، بلکہ ایک روز مجھے اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونا اور اپنے اعمال کا حساب دینا ہے۔ یہ عقیدہ جس شخص کا ہو وہ لامحالہ خواہشات نفس کی بندگی سے بچے گا۔ اندھا دھند ہر راستے پر نہ چل کھڑا ہو گا۔ حق و باطل، ظلم و انصاف، پاک و ناپاک، اور حلال و حرام میں تمیز کرے گا۔ اور جان بوجھ کر خدا کے احکام کی پیروی سے منہ نہ موڑے گا۔ یہی اس جزا کی اصل علت ہے جو آگے بیان کی جا رہی ہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)] ---۴۷۔ "پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔" O ---۴۸۔ "(دونوں جنتیں) بہت سی ٹہنیوں اور شاخوں والی ہیں۔" O ---۵۰۔ "ان دونوں (جنتوں) میں دو بہتے ہوئے چشمے ہیں۔" O ---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۱ مضمون: جنت] ---۵۲۔ "ان دونوں جنتوں میں ہر قسم کے میووں کی دو قسمیں ہوں گی۔" O ---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۱، مضمون: جنت] ---۵۴۔ "جنتی ایسے فرشوں پر تکیہ لگائے ہوئے ہوں گے جن کے استر دبیز ریشم کے ہوں گے اور ان دونوں جنتوں کے میوے بالکل قریب ہوں گے۔" O ---۵۶۔ "وہاں (شرمیلی) نیچی نگاہ والی حوریں ہیں جنہیں ان سے پہلے کسی جن و انس نے ہاتھ نہیں لگایا۔" O ---[جنتی بیبیاں اپنے شوہر سے کہیں گی مجھے اپنے رب کے عزت و جلال کی قسم جنت میں مجھے کوئی چیز تجھ سے زیادہ اچھی نہیں معلوم ہوتی تو اس خدا کی حمد جس نے تجھے میرا شوہر کیا اور مجھے تیری بی بی بنایا۔ (تفسیر از کنزالایمان)] ---۵۸۔ "وہ حوریں مثل یاقوت اور مونگے کے ہوں گی۔" O ---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: جنتی بیویاں] ---۶۰۔ "احسان کا بدلہ احسان کے سوا کیا ہے؟" O ---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: نیکی] ---۶۲۔ "اور ان کے سوا دو جنتیں اور ہیں۔" O ---۶۴۔ "جو دونوں گہری سبز سیاہی مائل ہیں۔" O ---[کثرت سیرابی اور سبزے کی فراوانی کی وجہ سے وہ مائل بہ سیاہی ہوں گے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۶۶۔ "ان میں دو (جوش سے) ابلنے والے چشمے ہیں۔" O ---۶۸۔ "ان دونوں میں میوے اور کھجور اور انار ہوں گے۔" O ---۷۰۔ "ان میں نیک سیرت خوبصورت عورتیں ہیں۔" O ---۷۲۔ "(گوری رنگت کی) حوریں جنتی خیموں میں رہنے والیاں ہیں۔" O ---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: حور] ---۷۴۔ "ان کو ہاتھ نہیں لگایا کسی انسان یا جن نے ان سے قبل۔" O

الہام

(**سورۃ الشمس** ۹۱) ---۱۔ "قسم ہے سورج کی اور اس کی دھوپ کی۔" O ---۲۔ "قسم ہے چاند کی جب اس کے پیچھے آئے۔" O ---۳۔ "قسم ہے دن کی جب سورج کو نمایاں کرے۔" O ---۴۔ "قسم ہے رات کی جب اسے ڈھانپ لے۔" O ---۵۔ "قسم ہے آسمان کی اور اس کے بنانے کی۔" O ---۶۔ "قسم ہے زمین کی اور اسے ہموار کرنے کی۔" O ---۷۔ "قسم ہے نفس کی اور اسے درست بنانے کی۔" O ---۸۔ "پھر سمجھ دی اس کو بدکاری کی اور بچ کر چلنے کی۔" O ---۹۔ "جس نے اسے پاک کیا وہ کامیاب ہوا۔" O ---[یہ ہے وہ بات جس پر ان چیزوں کی قسم کھائی گئی ہے جو اوپر کی آیات میں مذکور ہوئی ہیں۔ اب غور کیجیے کہ وہ چیزیں اس پر کس طرح دلالت کرتی ہیں۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ کا قاعدہ یہ ہے کہ جن حقائق کو وہ انسان کے ذہن نشین کرانا چاہتا ہے ان کی شہادت میں وہ سامنے کی چند ایسی نمایاں ترین چیزوں کو پیش کرتا ہے جو ہر آدمی کو اپنے گرد و پیش کی دنیا میں یا خود اپنے وجود میں نظر آتی ہیں۔ اسی قاعدے کے مطابق یہاں دو دو چیزوں کو ایک دوسرے کے مقابلے میں پیش کیا گیا ہے جو ایک دوسرے سے متضاد ہیں اس لئے ان کے آثار اور نتائج بھی یکساں نہیں ہیں بلکہ لازماً ایک دوسرے سے مختلف ہیں ایک طرف سورج ہے اور دوسری طرف چاند، سورج کی روشنی نہایت تیز ہے اور اس میں گرمی بھی ہے۔ اس کے مقابلہ میں چاند اپنی کوئی روشنی نہیں رکھتا۔ سورج کی موجودگی میں وہ آسمان پر موجود بھی ہو تو بے نور ہوتا ہے وہ اس وقت چمکتا ہے جب سورج چھپ جائے، اور اس وقت بھی اس کی روشنی نہ اتنی تیز ہوتی ہے کہ رات کو دن بنا دے نہ اس میں کوئی گرمی ہوتی ہے کہ وہ کام کر سکے جو سورج کی گرمی کرتی ہے لیکن اس کے اپنے کچھ اثرات ہیں جو سورج کے اثرات سے بالکل مختلف ہوتے ہیں۔ ان آفاقی شہادتوں کو پیش کرنے کے بعد خود انسان کے اپنے نفس کو لیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ اسے اعضا اور حواس اور ذہنی قوتوں کے متناسب امتزاج سے ہموار کرکے خالق نے اس کے اندر بھلائی اور برائی دونوں کے میلانات، رجحانات اور محرکات رکھ دیے ہیں جو ایک دوسرے کی ضد ہیں اور الہامی طور پر اسے ان دونوں کا فرق سمجھا دیا ہے کہ ایک فجور ہے اور وہ بری چیز ہے اور دوسرا تقویٰ ہے اور وہ اچھی چیز۔ اب اگر سورج اور چاند، دن اور رات، زمین اور آسمان یکساں نہیں ہیں بلکہ ان کے اثرات اور نتائج ایک دوسرے سے لازماً مختلف ہیں تو نفس کا

Marfat.com

فجور اور تقویٰ دونوں ایک دوسرے کی ضد ہونے کے باوجود یکساں کیسے ہو سکتے ہیں۔ انسان خود اس دُنیا میں بھی نیکی اور بدی کو یکساں نہیں سمجھتا اور نہیں مانتا۔ خواہ اس نے اپنے بنائے ہوئے فلسفوں کی رو سے خیر و شر کے کچھ بھی معیار تجویز کر لئے ہوں' بہر حال جس چیز کو بھی وہ نیکی سمجھتا ہے اس کے متعلق وہ یہ رائے رکھتا ہے کہ وہ قابل قدر ہے' تعریف اور صلے اور انعام کی مستحق ہے۔ بخلاف اس کے جس چیز کو بھی وہ بدی سمجھتا ہے اس کے بارے میں اس کی اپنی بے لاگ رائے یہ ہے کہ وہ مذمت اور سزا کی مستحق ہے لیکن اصل فیصلہ انسان کے ہاتھ میں نہیں ہے بلکہ اس خالق کے ہاتھ میں ہے جس نے انسان کا فجور اور تقویٰ اس پر الہام کیا ہے۔ فجور وہی ہے جو خالق کے نزدیک فجور ہے اور تقویٰ وہی ہے جو اس کے نزدیک تقویٰ ہے' اور خالق کے ہاں ان دونوں کے دو الگ نتائج ہیں ایک کا نتیجہ یہ ہے کہ جو اپنے نفس کا تزکیہ کرے وہ فلاح پائے اور دوسرے کا نتیجہ یہ ہے کہ جو اپنے نفس کو دبا دے وہ نامراد ہے۔ تزکیہ کے معنی ہیں پاک کرنا' ابھارنا اور نشوونما دینا۔ سیاق و سباق سے اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ جو اپنے نفس کو فجور سے پاک کرے اس کو ابھار کر تقویٰ کی بلندی پر لے جائے اور اس کے اندر بھلائی کو نشوونما دے وہ فلاح پائے گا۔ اس کے مقابلہ میں دسھا کا لفظ استعمال کیا گیا ہے جس کا مصدر تدسیہ ہے۔ تدسیہ کے معنی دبانے' چھپانے' اغوا کرنے اور گمراہ کر دینے کے ہیں' سیاق و سباق سے اس کا مطلب بھی واضح ہو جاتا ہے کہ وہ شخص نامراد ہو گا جو اپنے نفس کے اندر پائے جانے والے نیکی کے رجحانات کو ابھارنے اور نشوونما دینے کے بجائے کو دبا دے' اس کو بہکا کر برائی کے رجحانات کی طرف لے جائے' اور فجور کو اس پر اتنا غالب کر دے کہ تقویٰ اس کے نیچے اس طرح چھپ کر رہ جائے جیسے ایک لاش قبر پر مٹی ڈال دینے کے بعد چھپ جاتی ہے۔ (از تفسیر ۶ تفہیم القرآن)]

امن و امان

(سورۃ النساء ۴) ---۸۳۔ ''اور جب آتی ہے ان کے پاس کوئی بات امن یا خوف کی تو نشر کر دیتے ہیں اس کو حالانکہ اگر پہنچاتے اس کو رسول کے پاس یا اپنے صاحب اختیار لوگوں تک تو اس کی تحقیق کرتے وہ لوگ جو نتیجہ اخذ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں ان میں سے اور اگر نہ ہوتا فضل اللہ تعالیٰ کا تم پر اور رحمت اس کی تو ضرور پیروی کرنے لگ جاتے تم شیطان کی مگر تھوڑے۔'' O ---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴' مضمون: افواہ سازی] ---۹۴۔ ''اے ایمان والو! جب نکلو تم (جہاد کے لئے) اللہ تعالیٰ کی راہ میں تو خوب تحقیق کر لیا کرو اور نہ کہو اس شخص کو جو کرے تم کو سلام کہ نہیں ہے تو مومن (کیا) حاصل کرنا چاہتے ہو تم ساز و سامان دُنیاوی زندگی کا؟ تو اللہ کے ہاں غنیمتیں ہیں بہت۔ ایسے تو تھے تم اسلام سے پہلے پھر احسان کیا اللہ نے تم پر (کہ تم مسلمان ہو گئے) لہٰذا خوب تحقیق کر لیا کرو۔ بیشک اللہ ہے ہر اس بات سے جو تم کرتے ہو پوری طرح باخبر۔'' O

(سورۃ المائدۃ ۵) ---۳۳۔ ''ان لوگوں کی سزا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے لڑتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلانے کو دوڑتے ہیں یہ ہے کہ وہ قتل کر دیئے جائیں یا سولی پر چڑھا دیئے جائیں یا ان کے ہاتھ اور پاؤں الٹی طرف سے کاٹ دیئے جائیں یا وہ ملک بدر کر دیئے جائیں۔ یہ ان کے لیے دُنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں انہیں بڑا عذاب ہو گا۔'' O ---[یہ آیت محاربہ کہلاتی ہے۔ اس میں حکم عام ہے یعنی مسلمانوں اور کافروں دونوں کو شامل ہے۔ محاربہ کا مطلب ہے کسی منتظم اور مسلح جتھے کا اسلامی حکومت کے دائرے میں یا اس کے قریب صحرا وغیرہ میں راہ چلتے قافلوں اور افراد اور گروہوں پر حملے کرنا' قتل و غارت گری کرنا' سلب و نہب' اغوا اور آبرو ریزی کرنا وغیرہ۔ اس کی جو ۴ (چار) سزائیں بیان کی گئی ہیں امام (خلیفہ وقت) کو اختیار ہے کہ ان میں سے جو سزا مناسب سمجھے دے۔ بعض لوگ کہتے ہیں اگر محاربین نے قتل و سلب کیا اور دہشت گردی کی تو انہیں قتل اور سولی کی سزا دی جائے گی اور جس نے صرف قتل کیا مال نہیں لیا اسے قتل کیا جائے گا۔ اور جس نے قتل کیا اور مال بھی چھینا اس کا ایک دایاں ہاتھ اور بایاں پاؤں یا بایاں ہاتھ اور دایاں پاؤں کاٹ دیا جائے گا۔ اور جس نے قتل نہ کیا نہ مال لیا صرف دہشت گردی کی اسے جلاوطن کر دیا جائے گا۔ لیکن امام شوکانی فرماتے ہیں پہلی بات صحیح ہے کہ سزا دینے میں امام کو اختیار حاصل ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الانعام ۶) ---۸۱۔ ''اور میں ان سے کیسے ڈروں جنہیں تم اس کا شریک کرتے ہو جب تم نہیں ڈرتے کہ تم نے ان چیزوں کو اللہ تعالیٰ کا شریک بنا لیا ہے جن کی کوئی سند اس نے تم پر نہیں اتاری؟ پھر دو گروہوں میں سے کون سا امن کا زیادہ حقدار ہے اگر تمہیں علم ہے؟'' O ---۸۲۔ ''جو لوگ ایمان لاتے ہیں اور اپنے ایمان کو ظلم سے خلط ملط نہیں کرتے ان ہی کے لیے امن ہے اور وہی راہ راست پر ہیں۔'' O ---۱۲۷۔ ''ان کے لیے ان کے رب کے ہاں ان کے عملوں کے سبب سلامتی کا گھر ہو گا اور وہی ان کا دوست ہو گا۔'' O

(سورۃ الاعراف ۷) ---۵۶۔ ''اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد پیدا نہ کرو۔ اور ڈر اور لالچ سے اسے پکارتے رہو۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت نیکوکاروں کے قریب ہوتی ہے۔'' O ---۸۵۔ ''اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب کو۔ اس نے کہا اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ اس کے سوا

Marfat.com

تمہارا کوئی خدا نہیں- تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک واضح دلیل آ گئی ہے- پس ناپ تول پورا کیا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم کر کے نہ دو- اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد گڑ بڑ نہ مچاؤ- یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم ایمان والے ہو۔'' O

(سورۃ الانفال ۸) --- ۶۱۔ ''اور اگر وہ صلح کے لیے جھکیں تو تو بھی اس کے لیے جھک جا اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر، وہ سننے والا، جاننے والا ہے۔'' O

(سورۃ یونس ۱۰) --- ۹۔ ''البتہ جو لوگ ایمان لاتے اور درست عمل کرتے ہیں انہیں ان کا رب ان کے ایمان کے ذریعے راہ دکھائے گا-- نعمت بھرے باغوں میں ان کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی۔'' O --- ۱۰۔ ''وہاں ان کی پکار ''اے اللہ تو پاک ہے'' ہو گی، اور وہاں ان کی باہمی دُعا ''سلام'' ہو گی اور ان کی آخری پکار ''تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے جو سارے جہاں کا رب ہے'' ہو گی۔'' O

(سورۃ الرعد ۱۳) --- ۲۳۔ ''ہمیشہ رہنے کے باغات جہاں یہ خود جائیں گے اور ان کے باپ دادوں اور بیویوں اور اولادوں میں سے بھی جو نیکو کار ہوں گے، ان کے پاس فرشتے ہر ہر دروازے سے آئیں گے۔'' O --- ۲۴۔ ''کہیں گے تم پر سلامتی ہو صبر کے بدلے کیا ہی اچھا (بدلہ) ہے اس دار آخرت کا۔'' O

(سورۃ ابراہیم ۱۴) --- ۳۵۔ ''(ابراہیمؑ کی یہ دُعا بھی یاد کرو) جب انہوں نے کہا کہ اے میرے پروردگار! اس شہر کو امن والا بنا دے اور مجھے اور میری اولاد کو بت پرستی سے پناہ دے۔'' O --- [اس شہر سے مراد مکہ معظمہ ہے- دیگر دُعاؤں سے قبل یہ دُعا کی اسے امن والا بنا دے- اس لئے کہ امن ہو گا تو لوگ دوسری نعمتوں سے بھی صحیح معنوں میں متمتع ہو سکیں گے- ورنہ امن و سکون کے بغیر تمام آسائشوں اور سہولتوں کے باوجود خوف اور دہشت کے سائے انسان کو مضطرب اور پریشان رکھتے ہیں- جیسے آج کل کے عام معاشروں کا حال ہے سوائے سعودی عرب کے- وہاں اس دُعا کی برکت سے اور اسلامی حدود کے نفاذ سے آج بھی ایک مثالی امن قائم ہے- صانہا اللہ عن الشرور والفتین- یہاں انعامات الٰہیہ کے ضمن میں اسے بیان فرما کر اشارہ کر دیا کہ قریش جہاں اللہ تعالیٰ کے دیگر انعامات سے غافل ہیں اس خصوصی انعام سے بھی غافل ہیں کہ انہیں مکہ جیسے امن والے شہر کا باشندہ بنایا- (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الحج ۲۲) --- ۴۱۔ ''یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم زمین میں ان کے پاؤں جما دیں تو یہ پوری پابندی سے نمازیں قائم کریں اور زکوٰتیں دیں اور اچھے کاموں کا حکم کریں اور برے کاموں سے منع کریں- تمام کاموں کا انجام اللہ کے اختیار میں ہے۔'' O --- [یعنی ہر بات کا مرجع اللہ کا حکم اور اس کی تدبیر ہی ہے اس کے حکم کے بغیر کائنات میں کوئی پتہ بھی نہیں ہلتا- چہ جائیکہ کوئی اللہ کے احکام اور ضابطوں سے انحراف کر کے حقیقی فلاح و کامیابی سے ہمکنار ہو جائے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] --- [مزید تفصیل کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: اصول حکمرانی]

(سورۃ القصص ۲۸) --- ۵۷۔ ''کہنے لگے اگر ہم آپ کے ساتھ ہو کر ہدایت کے تابع دار بن جائیں تو ہم اپنے ملک سے اچک لیے جائیں' کیا ہم نے انہیں امن و امان اور حرمت والے حرم میں جگہ نہیں دی؟ جہاں تمام چیزوں کے پھل کھچے چلے آتے ہیں جو ہمارے پاس بطور رزق کے ہیں' لیکن ان میں سے اکثر کچھ نہیں جانتے۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۹: مضمون: ہدایت)

(سورۃ القدر ۹۷) --- ۵۔ ''یہ سراسر (امن و) سلامتی ہے- یہ رہتی ہے طلوع فجر تک۔'' O --- [یعنی یہ رات امن و سلامتی کی رات ہے نفس و شیطان کے وسوسہ اندازیاں عابدوں کو پریشان نہیں کرتیں بڑی جمعیت خاطر کے ساتھ وہ اپنے رب سے لو لگائے رہتے ہیں اور اس کے ذکر سے لطف اندوز ہوتے رہتے ہیں اور یہ روح پرور اور ایمان افروز کیفیت رات بھر' صبح کے طلوع ہونے تک جاری رہتی ہے بعض علماء نے اس کا مفہوم یہ بتایا ہے کہ ''ملائکہ وارواح در اں شب بر جمیع مومناں سلام می گویند و با اہل کمال مصافحہ می نمایند پس ایں آیت بیان کیفیت ملاقات آنہاست بعد از بیان نزول آنہا'' یعنی فرشتوں کے زمین پر اترنے کے بیان کے بعد اب ان کی ملاقات کی کیفیت ذکر کی جا رہی ہے کہ وہ اس رات کو تمام اہل ایمان کو سلام پیش کرتے ہیں اور اہل کمال سے مصافحہ کرتے ہیں- (عزیز) اس رات کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ جو دُعا مانگی جائے وہ قبول ہوتی ہے- انسان کو چاہیے کہ بڑی سرگرمی سے اس رات کی تلاش کرے' غفلت اور کاہلی سے کام نہ لے ذوق و شوق سے رمضان کے آخری عشرہ کی پانچ طاق راتوں کو بیدار رہے اور انہیں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوئے گزار دے' جب دُعا مانگے تو ایسی جامع دُعا مانگے کہ پھر کوئی حسرت باقی نہ رہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ لیلۃ القدر نصیب ہو تو کیا دُعا مانگوں؟ حضور نے فرمایا یوں دُعا کرو۔

''اے اللہ تعالیٰ! تو بہت درگزر فرمانے والا ہے تو درگزر کو بہت پسند کرتا ہے' میرے گناہوں سے بھی درگزر فرما دے۔''

اس رات کے بارے میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ارشاد گرامی بھی پیش نظر رہے:

''یعنی جو شخص لیلۃ القدر میں ایمان کے ساتھ اور حصول ثواب کے لئے قیام کرتا ہے' اس کے پہلے سارے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔'' (از تفسیر ضیاء القرآن)]

Marfat.com

اُمہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن

(سورۃ الاحزاب ۳۳)---۶۔ ''پیغمبر مومنوں پر خود ان سے بھی زیادہ حق رکھنے والے ہیں اور پیغمبر کی بیویاں مومنوں کی مائیں ہیں' اور رشتے دار کتاب اللہ کی رو سے بہ نسبت دوسرے مومنوں اور مہاجروں کے آپس میں زیادہ حق دار ہیں (ہاں) مگر یہ کہ تم اپنے دوستوں کے ساتھ حسن سلوک کرنا چاہو۔ یہ حکم کتاب (الٰہی) میں لکھا ہوا ہے۔'' O---[حضور رسالت مآب علیہ التحیات والتسلیمات کی ازواج مطہرات کی عزت افزائی فرمائی جارہی ہے کہ یہ مسلمانوں کی مائیں ہیں۔ اس تعلق کے باعث ہر مومن کا فرض ہے کہ ان کا اسی طرح احترام کرے جس طرح اپنی ماں کا احترام کرتا ہے۔ اگر ان جسمانی ماؤں کا احترام نہ کرنے والا رحمت الٰہی سے محروم ہو جاتا ہے' تو بدنصیب اپنی روحانی ماؤں کے متعلق گستاخیاں کرنے سے باز نہیں آتے انہیں اپنے حشر کا ابھی سے اندازہ کر لینا چاہیے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]---۲۸۔ ''اے نبی! اپنی بیویوں سے کہہ دو کہ اگر تم زندگانی دنیا اور زینت دنیا چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ دے دلا دوں اور تمہیں اچھائی کے ساتھ رخصت کر دوں۔'' O---۲۹۔ ''اور اگر تمہاری مراد اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اور آخرت کا گھر ہے تو (یقین مانو کہ) تم میں سے نیک کام کرنے والیوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے بہت زبردست اجر رکھ چھوڑے ہیں۔'' O---[تمام ازواجِ مطہرات نے بصد مسرت اپنے مطالبات ترک کر دیئے اور اللہ تعالیٰ، اس کے رسول کریم ﷺ اور دارِ آخرت کو پسند فرمایا اور وہ اس بشارت کی مستحق ہو گئیں جس کا ذکر اس آیت میں کیا گیا ہے۔ صد حیف! ان کم فہموں اور بدبختوں پر جو اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ پڑھ کر بھی ازواجِ مطہرات کی شان میں گستاخی اور ہرزہ سرائی سے باز نہیں آتے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]---۳۰۔ ''اے نبی کی بیویو! تم میں سے جو بھی کھلی بے حیائی (کا ارتکاب) کرے گی اسے دوہرا دوہرا عذاب دیا جائے گا' اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ بہت ہی سہل (سی بات) ہے۔'' O---[تم نبی کریم ﷺ کی بیویاں ہو۔ ساری اُمت کی بچیوں اور خواتین کے لیے تمہاری زندگی ایک نمونہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمہارا بڑا اونچا مقام ہے، لیکن اس رفعتِ شان اور عظمتِ مقام کے تقاضے پورا کرنا بھی تم پر لازم ہے۔ خبردار! تمہارے اُجلے دامن پر کوئی داغ لگنے نہ پائے۔ اگر تم نے کوئی ایسی حرکت کی تو یاد رکھو تمہیں اس کی سزا بھی دُگنی دی جائے گی، اور اللہ تعالیٰ پر ایسا کرنا کوئی مشکل نہیں۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]---۳۱۔ ''اور تم میں سے جو کوئی اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول ﷺ کی فرماں برداری کرے گی اور نیک کام کرے گی ہم اسے اجر (بھی) دوہرا دیں گے اور اس کے لیے ہم نے بہترین روزی تیار کر رکھی ہے۔'' O---[گناہ پر دوہرے عذاب اور نیکی پر دوہرے اجر کی وجہ یہ ہے کہ جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ انسانی معاشرے میں کسی بلند مرتبے پر سرفراز فرماتا ہے وہ بالعموم لوگوں کے رہنما بن جاتے ہیں اور بندگانِ خدا کی بڑی تعداد بھلائی اور برائی میں انہی کی پیروی کرتی ہے۔ اُن کی بُرائی تنہا انہی کی برائی نہیں ہوتی بلکہ قوم کے بگاڑ کی موجب بھی ہوتی ہے اور ان کی بھلائی صرف انہی کی انفرادی بھلائی نہیں ہوتی بلکہ بہت سے انسانوں کی فلاح کا سبب بھی بنتی ہے۔ اس لئے جب وہ بُرے کام کرتے ہیں تو اپنے بگاڑ کے ساتھ دوسروں کے بگاڑ کی بھی سزا پاتے ہیں۔ اور جب وہ نیک کام کرتے ہیں تو انہیں اپنی نیکی کے ساتھ اس بات کی جزا بھی ملتی ہے کہ انہوں نے دوسروں کو بھلائی کی راہ دکھائی۔ اس آیت سے یہ اصول بھی نکلتا ہے کہ جہاں جتنی زیادہ حرمت ہوگی اور جس قدر زیادہ امانت کی توقع ہوگی وہاں اسی قدر زیادہ ہتک حرمت اور ارتکابِ خیانت کا جرم شدید ہوگا اور اسی قدر زیادہ اس کا عذاب سخت ہوگا۔ مثلاً مسجد میں شراب پینا اپنے گھر میں شراب پینے سے شدید تر جرم ہے اور اس کی سزا زیادہ سخت ہے۔ محرمات سے زنا کرنا غیر عورت سے زنا کی بہ نسبت اشد ہے اور اس پر زیادہ سخت عذاب ہوگا۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]---۳۲۔ ''اے نبی کی بیویو! تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو اگر تم پرہیزگاری اختیار کرو تو نرم لہجے سے بات نہ کرو کہ جس کے دل میں روگ ہو وہ کوئی برا خیال کرے اور ہاں قاعدے کے مطابق کلام کرو۔'' O---[یعنی تمہاری حیثیت اور مرتبہ عام عورتوں کا سا نہیں ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں رسول اللہ ﷺ کی زوجیت کا جو شرف عطا فرمایا ہے' اس کی وجہ سے تمہیں ایک امتیازی مقام حاصل ہے اور رسول ﷺ کی طرح تمہیں بھی امت کے لیے ایک نمونہ بننا ہے چنانچہ انہیں ان کے مقام و مرتبے سے آگاہ کر کے انہیں کچھ ہدایات دی جارہی ہیں۔ اس کی مخاطب اگرچہ ازواجِ مطہرات ہیں جنہیں امہات المومنین قرار دیا گیا ہے' لیکن اندازِ بیان سے صاف واضح ہے کہ مقصد پوری امت مسلمہ کی عورتوں کو سمجھانا اور متنبہ کرنا ہے۔ اس لیے یہ ہدایات تمام مسلمان عورتوں کے لیے ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۳۳۔ ''اور اپنے گھروں میں قرار سے رہو اور قدیم جاہلیت کے زمانے کی طرح اپنے بناؤ کا اظہار نہ کرو اور نماز ادا کرتی رہو اور زکوٰۃ دیتی رہو اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت گزاری کرو۔ اللہ تعالیٰ یہی چاہتا ہے کہ اے نبی کی گھر والیو! تم سے وہ (ہر قسم کی) گندگی کو دور کر دے اور تمہیں خوب پاک کر دے۔'' O---[یعنی ٹک کر رہو اور بغیر ضروری حاجت کے گھر سے باہر نہ نکلو۔ اس میں وضاحت کر دی گئی کہ عورت کا دائرۂ عمل امورِ سیاست و جہانبانی نہیں، معاشی جھمیلے بھی نہیں، بلکہ گھر کی چار دیواری کے اندر رہ کر امورِ خانہ داری سر انجام دینا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۳۴۔ ''اور تمہارے گھروں میں اللہ تعالیٰ کی جو آیتیں اور رسول کی جو احادیث پڑھی جاتی ہیں ان کا ذکر

Marfat.com

کرتی رہو یقیناً اللہ تعالیٰ لطف کرنے والا خبردار ہے۔" O ---[اس کے دو معنی ہیں: "یاد رکھو" اور "بیان کرو"۔ پہلے معنی کے لحاظ سے مطلب یہ ہے کہ اے نبی کی بیویو' تم کبھی اس بات کو فراموش نہ کرنا کہ تمہارا گھر وہ ہے جہاں سے دنیا بھر کو آیاتِ الٰہی اور حکمت و دانائی کی تعلیم دی جاتی ہے' اس لیے تمہاری ذمہ داری بڑی سخت ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ اسی گھر میں لوگ جاہلیت کے نمونے دیکھنے لگیں۔ دوسرے معنی کے لحاظ سے مطلب یہ ہے کہ نبی کی بیویو' جو کچھ تم سنو اور دیکھو اسے لوگوں کے سامنے بیان کرتی رہو، کیونکہ رسول کے ساتھ ہر وقت کی معاشرت سے بہت سی ہدایات تمہارے علم میں ایسی آئیں گی جو تمہارے سوا کسی اور ذریعہ سے لوگوں کو معلوم نہ ہو سکیں گی۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)] ---۳۸۔ "جو چیزیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے لیے مقرر کی ہیں ان میں نبی پر کوئی حرج نہیں' (یہی) اللہ تعالیٰ کا دستور ان میں بھی رہا جو پہلے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے کام اندازے پر مقرر کیے ہوئے ہیں۔" O ---[یہود اور منافقین یہ اعتراض کیا کرتے کہ پیغمبر اسلام دُوسروں کو تو صرف چار بیویاں کرنے کی اجازت دیتے ہیں لیکن اپنے لیے یہ پابندی نہیں۔ یہ کہاں کا انصاف ہے؟ اس کے ردّ میں یہ آیات نازل ہوئیں اور معترضین کو کہا گیا کہ اگر پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کثرتِ ازواج کی وجہ سے تم اعتراض کرتے ہو تو حضرت داؤد جن کی سو بیویاں تھیں اور حضرت سلیمان علیہ السلام جنکے تین سو حرم تھے' ان پر تو تم اعتراض نہیں کرتے۔ انہیں نبی مانتے ہو۔ زبور اور دیگر صحیفے تمہاری مقدس بائیبل میں درج ہیں تمہیں چاہیے کہ ان پر بھی اعتراض کرو اور ان کی نبوت کا بھی انکار کرو۔ جو چیزیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم ﷺ پر حلال کی ہیں کسی کو حرف گیری کا حق نہیں پہنچتا۔ حضور ﷺ سے پہلے بھی اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کو خصوصی رخصت عطا فرمائی تھی۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)] ---۵۰۔ "اے نبی! ہم نے تیرے لیے تیری وہ بیویاں حلال کر دی ہیں جنہیں تو ان کے مہر دے چکا ہے اور وہ لونڈیاں بھی جو اللہ تعالیٰ نے غنیمت میں تجھے دی ہیں اور تیرے چچا کی لڑکیاں اور پھوپھیوں کی بیٹیاں اور تیرے ماموں کی بیٹیاں اور تیری خالاؤں کی بیٹیاں بھی جنہوں نے تیرے ساتھ ہجرت کی ہے' اور وہ باایمان عورت جو اپنا نفس نبی کو ہبہ کر دے یہ اس صورت میں کہ خود نبی بھی اس سے نکاح کرنا چاہے' یہ خاص طور پر صرف تیرے لیے ہی ہے اور مومنوں کے لیے نہیں' ہم اسے بخوبی جانتے ہیں جو ہم نے ان پر ان کی بیویوں اور لونڈیوں کے بارے میں (احکام) مقرر کر رکھے ہیں' یہ اس لیے کہ تجھ پر حرج واقع نہ ہو' اللہ تعالیٰ بہت بخشنے اور بڑے رحم والا ہے۔" O ---[یہ دراصل جواب ہے اُن لوگوں کے اعتراض کا جو کہتے تھے کہ محمد ﷺ دوسرے لوگوں کے لیے تو بیک وقت چار سے زیادہ بیویاں رکھنا ممنوع قرار دیتے ہیں' مگر خود انہوں نے یہ پانچویں بیوی کیسے کر لی۔ اس اعتراض کی بنیاد یہ تھی کہ حضرت زینب ؓ سے نکاح کے وقت نبی ﷺ کی چار بیویاں موجود تھیں۔ ایک حضرت سودہ ؓ جن سے ۳ قبلِ ہجرت میں آپ نے نکاح کیا تھا۔ دوسری، حضرت عائشہ ؓ جن سے نکاح تو ۳ قبلِ ہجرت میں ہو چکا تھا مگر ان کی رخصتی شوال ۱ھ میں ہوئی تھی۔ تیسری' حضرت حفصہ ؓ جن سے شعبان ۳ھ میں آپ کا نکاح ہوا۔ اور چوتھی، حضرت اُم سلمہ ؓ جنہیں حضور ﷺ نے شوال ۴ھ میں زوجیت کا شرف عطا فرمایا۔ اس طرح حضرت زینب ؓ آپ ﷺ کی پانچویں بیوی تھیں۔ اس پر کفار و منافقین جو اعتراض کر رہے تھے اُس کا جواب اللہ تعالیٰ یہ دے رہا ہے کہ اے نبی ﷺ، تمہاری یہ پانچوں بیویاں جنہیں مہر دے کر تم اپنے نکاح میں لائے ہو' ہم نے تمہارے لیے حلال کی ہیں۔ دوسرے الفاظ میں اس جواب کا مطلب یہ ہے کہ عام مسلمانوں کے لیے چار کی قید لگانے والے بھی ہم ہی ہیں اور اپنے نبی کو اس قید سے مستثنٰی کرنے والے بھی ہم خود ہیں۔ اگر وہ قید لگانے کے ہم مجاز تھے تو آخر اس استثناء کے مجاز ہم کیوں نہیں ہیں۔ اس جواب کے بارے میں یہ بات پھر ملحوظِ خاطر رہنی چاہیے کہ اس سے مقصود کفار و منافقین کو مطمئن کرنا نہیں تھا بلکہ اُن مسلمانوں کو مطمئن کرنا تھا جن کے دلوں میں مخالفینِ اسلام وسوسے ڈالنے کی کوشش کر رہے تھے۔ انہیں چونکہ یقین تھا کہ یہ قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور اللہ تعالیٰ کے اپنے الفاظ میں نازل ہُوا ہے' اس لئے قرآن کی ایک محکم آیت کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے اعلان فرمایا کہ نبی نے چار بیویوں کے عام قانون سے اپنے آپ کو خود مستثنٰی نہیں کر لیا' ہے بلکہ یہ استثناء کا فیصلہ ہمارا کیا ہوا ہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)] ---[اس کے علاوہ نبی ﷺ کے سپرد یہ خدمت بھی کی گئی تھی کہ پرانے جاہلی نظامِ زندگی کو ختم کر کے اس کی جگہ اسلامی نظامِ زندگی عملاً قائم کر دیں۔ اس خدمت کی انجام دہی میں جاہلی نظام کے علمبرداروں سے جنگ ناگزیر تھی۔ اور یہ کشمکش ایک ایسے ملک میں پیش آ رہی تھی جہاں قبائلی طرزِ زندگی اپنی مخصوص روایات کے ساتھ رائج تھا۔ ان حالات میں دوسری تدابیر کے ساتھ آپ ﷺ کے لیے یہ بھی ضروری تھا کہ آپ ﷺ مختلف خاندانوں میں نکاح کر کے بہت سی دوستیوں کو پختہ اور بہت سی عداوتوں کو ختم کر دیں۔ چنانچہ جن خواتین سے آپ ﷺ نے شادیاں کیں ان کے ذاتی اوصاف کے علاوہ ان کے انتخاب میں یہ مصلحت بھی کم و بیش شامل تھی۔ حضرت عائشہ ؓ اور حضرت حفصہ ؓ کے ساتھ نکاح کر کے آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق ؓ اور حضرت عمر فاروق ؓ کے ساتھ اپنے تعلقات کو اور زیادہ گہرا اور مستحکم کر لیا۔ حضرت اُم سلمہ ؓ اُس خاندان کی بیٹی تھیں جس سے ابوجہل اور خالد بن ولید ؓ کا تعلق تھا۔ اور حضرت اُم حبیبہ ؓ ابوسفیان کی بیٹی تھیں - ان شادیوں نے بہت بڑی حد تک ان خاندانوں کی دشمنی کا زور توڑ دیا' بلکہ اُم حبیبہ ؓ کے ساتھ حضور ﷺ کا نکاح ہونے کے بعد تو ابوسفیان پھر کبھی حضور ﷺ کے مقابلے پر نہ آیا۔ حضرت صفیہ ؓ، حضرت جُویریہ ؓ اور حضرت ریحانہ ؓ یہودی خاندانوں سے تھیں۔ انہیں آزاد کر کے جب حضور ﷺ نے ان سے نکاح کیے تو آپ ﷺ کے خلاف یہودیوں کی سرگرمیاں ٹھنڈی پڑ گئیں۔ کیونکہ اُس زمانے کی عربی روایات کے مطابق جس شخص سے کسی قبیلے کی بیٹی بیاہی جاتی تھی وہ صرف لڑکی کے خاندان ہی کا نہیں بلکہ پورے

Marfat.com

قبیلے کا داماد سمجھا جاتا تھا اور داماد سے لڑنا بڑے عار کی بات تھی۔ (اقتباس از تفہیم القرآن، صفحہ نمبر ۱۱۵، ۱۱۶)]---۵۱۔ "ان میں سے جسے تو چاہے دور رکھ دے اور جسے چاہے اپنے پاس رکھ لے اور اگر تو ان میں سے بھی کسی کو اپنے پاس بلا لے جنہیں تو نے الگ کر رکھا تھا تو تجھ پر کوئی گناہ نہیں اس میں اس بات کی زیادہ توقع ہے کہ ان عورتوں کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور وہ رنجیدہ نہ ہوں اور جو کچھ بھی تو انہیں دیدے اس پر سب کی سب راضی رہیں' تمہارے دلوں میں جو کچھ ہے اسے اللہ تعالیٰ (خوب) جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بڑا ہی علم اور حلم والا ہے۔" O---[یعنی باری موقوف ہونے اور ایک کو دوسری پر ترجیح دینے کے باوجود وہ خوش ہوں گی' غمگین نہیں ہوں گی اور جتنا کچھ آپ ﷺ کی طرف سے انہیں مل جائے گا' اس پر مطمئن رہیں گی۔ کیوں؟ اس لیے کہ انہیں معلوم ہے کہ پیغمبر ﷺ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے حکم اور اجازت سے کر رہے ہیں اور یہ ازواج مطہرات اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر راضی اور مطمئن ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کو یہ اختیار ملنے کے باوجود آپ ﷺ نے اسے استعمال نہیں کیا اور سوائے حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے (کہ انہوں نے اپنی باری خود ہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لیے ہبہ کر دی تھی) آپ ﷺ نے تمام ازواج مطہرات کی باریاں برابر برابر مقرر کر رکھی تھیں' اسی لیے آپ ﷺ نے مرض الموت میں ازواج مطہرات سے اجازت لے کر بیماری کے ایام حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گزارے' آپ ﷺ پر تقسیم اگر چہ (دوسرے لوگوں کی طرح) واجب نہیں تھی' اس کے باوجود آپ ﷺ نے تقسیم کو اختیار فرمایا' تا کہ آپ ﷺ کی بیویوں کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں اور آپ ﷺ کے اس حسن سلوک اور عدل وانصاف سے خوش ہو جائیں کہ آپ ﷺ نے خصوصی اختیار استعمال کرنے کے بجائے ان کی دلجوئی اور دلداری کا اہتمام فرمایا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۵۲۔ "اس کے بعد اور عورتیں آپ کے لیے حلال نہیں اور نہ یہ (درست ہے) کہ ان کے بدلے اور عورتوں سے (نکاح کرے) اگر چہ ان کی صورت اچھی بھی لگتی ہو مگر جو تیری مملوکہ ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کا (پورا) نگہبان ہے۔" O---[جب اللہ تعالیٰ نے امہات المومنین کو اجازت دیدی کہ چاہے تو وہ اس فقر وفاقہ کے ساتھ اس کے رسول کی خدمت میں رہیں' چاہیں تو الگ ہو جائیں۔ ان سب نے دنیا اور آسائش دنیا کو ٹھکرا کر کاشانہ نبوت میں عسرت اور تنگی کی زندگی کو خوشی سے قبول کیا۔ اللہ تعالیٰ کو ان کا یہ ایثار بہت پسند آیا اور رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرمایا کہ اب کسی اور کو شرف زوجیت نہ بخشا جائے۔ چنانچہ اس کے بعد حضور ﷺ نے کسی دوسری آزاد عورت کے ساتھ نکاح نہیں فرمایا' البتہ کنیزوں کے متعلق رخصت بدستور باقی رکھی گئی۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]---۵۹۔ اے نبی! اپنی بیویوں سے اور اپنی صاحبزادیوں سے اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادریں لٹکا لیا کریں' اس سے بہت جلد ان کی شناخت ہو جایا کرے گی پھر نہ ستائی جائیں گی' اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔" O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: پردہ]

(سورۃ التحریم ۶۶)---۱۔ "اے نبی! جس چیز کو اللہ نے آپ کے لیے حلال کر دیا ہے اسے آپ کیوں حرام کرتے ہیں؟ (کیا) آپ اپنی بیویوں کی رضا مندی حاصل کرنا چاہتے ہیں اور اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔" O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۴، مضمون: حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ]---۴۔ "(اے نبی کی دونوں بیویو!) اگر تم دونوں اللہ کے سامنے توبہ کر لو (تو بہت بہتر ہے) یقیناً تمہارے دل جھک پڑے ہیں اور اگر تم نبی کے خلاف ایک دوسرے کی مدد کرو گی پس یقیناً اس کا کارساز اللہ ہے اور جبریل ہیں اور نیک ایماندار اور ان کے علاوہ فرشتے بھی مدد کرنے والے ہیں۔" O---[تم پر واجب تو یہ تھا کہ ہر بات میں حضور ﷺ کی موافقت کرتیں۔ جو چیز حضور ﷺ کو پسند ہوتی تم بھی اس کو پسند کرتیں، جو چیز حضور ﷺ کو ناپسند ہوتی تم بھی اسے ناپسند کرتیں۔ لیکن تم نے جو کیا۔ تمہارے لیے یہ کسی طرح مناسب نہ تھا۔ اس لیے اس فروگزاشت سے جتنی جلد توبہ کر و گی تمہارے لیے اتنا ہی بہتر ہوگا۔ (از تفسیر نمبر ۵ ضیاء القرآن)]---۵۔ "اگر وہ (پیغمبر) تمہیں طلاق دے دیں تو بہت جلد انہیں ان کا رب! تمہارے بدلے تم سے بہتر بیویاں عنایت فرمائے گا' جو اسلام والیاں' ایمان والیاں اللہ کے حضور جھکنے والیاں توبہ کرنے والیاں' عبادت بجالانے والیاں' روزے رکھنے والیاں ہوں گی بیوہ اور کنواریاں۔" O---[اس سے معلوم ہوا کہ قصور صرف حضرت عائشہؓ اور حفصہؓ ہی کا نہ تھا، بلکہ دوسری ازواج طاہراتؓ بھی کچھ نہ کچھ قصوروار تھیں، اسی لیے اُن دونوں کے بعد اس آیت میں باقی سب ازواج کو بھی تنبیہ فرمائی گئی۔ قرآن مجید میں اس قصور کی نوعیت پر کوئی روشنی نہیں ڈالی گئی ہے، البتہ احادیث میں اس کے متعلق کچھ تفصیلات آئی ہیں۔ ان کو ہم یہاں نقل کیے دیتے ہیں:

بخاری میں حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا "مجھے خبر پہنچی کی امہات المومنین اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان کچھ ناچاقی ہو گئی ہے۔ اس پر میں ان میں سے ایک ایک کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ تم رسول اللہ ﷺ کو تنگ کرنے سے باز آ جاؤ ورنہ اللہ تمہارے بدلے تم سے بہتر بیویاں حضور ﷺ کو عطا کر دے گا۔ یہاں تک کہ جب میں امہات المومنین میں سے آخری کے پاس گیا (اور یہ بخاری کی ایک روایت کے بموجب حضرت ام سلمہؓ تھیں) تو انہوں نے مجھے جواب دیا اے عمر کیا رسول اللہ ﷺ عورتوں کی نصیحت کے لیے کافی نہیں ہیں کہ تم انہیں نصیحت کرنے چلے ہو؟ اس پر میں خاموش ہو گیا اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔"

ان تمام روایات سے کچھ اندازہ ہو سکتا ہے کہ اس وقت رسول اللہ ﷺ کی خانگی زندگی میں کیا حالات پیدا ہو گئے تھے جن کی بنا پر یہ ضروری ہوا کہ اللہ تعالیٰ

Marfat.com

مداخلت کر کے ازواجِ مطہرات کے طرزِ عمل کی اصلاح فرمائے۔ یہ ازواج اگرچہ معاشرے کی بہترین خواتین تھی، مگر بہرحال تھیں انسان ہی، اور بشریت کے تقاضوں سے مبرّا نہ تھیں۔ کبھی ان کے لیے مسلسل عُسرت کی زندگی بسر کرنا دشوار ہو جاتا تھا اور وہ بے صبر ہو کر حضور ﷺ سے نفقہ کا مطالبہ کرنے لگتیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے سورۂ احزاب کی آیات ۲۸-۲۹ نازل فرما کر ان کو تلقین کی کہ اگر تمہیں دُنیا میں خوشحالی مطلوب ہے تو ہمارا رسول تم کو بخیر و خوبی رخصت کر دیگا، اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول اور دارِ آخرت کو چاہتی ہو تو پھر صبر و شکر کے ساتھ ان تکلیفوں کو برداشت کرو جو رسول کی رفاقت میں پیش آئیں۔ (از تفسیر نمبر ۲ تفہیم القرآن)]

امیین، ناخواندہ

(سورۃ الجمعۃ ۶۲)---۲۔ ''وہی ہے جس نے ناخواندہ لوگوں میں ان ہی میں سے ایک رسول بھیجا جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے۔ یقیناً یہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔'' O[اُمّیین سے مراد عرب ہیں جن کی اکثریت ان پڑھ تھی۔ ان کے خصوصی ذکر کا یہ مطلب نہیں کہ آپ ﷺ کی رسالت دوسروں کیلئے نہیں تھی، لیکن چونکہ اولین مخاطب وہ تھے، اس لیے اللہ کا ان پر یہ زیادہ احسان تھا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]، [حضور ﷺ کو امی مبعوث کرنے میں یہ بھی حکمت ہے کہ کوئی شخص حضور پر یہ الزام نہ لگا سکے کہ جو حکیمانہ کلمات اور پاکیزہ تعلیمات آپ سکھا رہے ہیں وہ حکماء کی کتابوں کی طویل اور عمیق مطالعہ کا نتیجہ ہے۔ جب اہلِ نظر یہ دیکھیں گے کہ اس ہستی نے کسی استاد کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ نہیں کیا۔ کبھی نہ کچھ لکھا اور نہ کچھ پڑھا۔ پھر جو حکیمانہ کلام آپ سناتے ہیں یہ آپ کا کلام نہیں بلکہ رب العالمین کا کلام ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

انبیاء و رسل کی رہنمائی ضروری ہے

(سورۃ الشمس ۹۱)---۷۔ ''قسم ہے نفس کی اور اسے درست بنانے کی۔'' O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۳، مضمون: انسان]---۸۔ ''پھر سمجھ دی اس کو بدکاری کی اور بچ کر چلنے کی۔'' O---۹۔ ''جس نے اسے پاک کیا وہ کامیاب ہوا۔'' O---۱۰۔ ''اور جس نے اسے خاک میں ملا دیا وہ ناکام ہوا۔'' O---۱۱۔ ''(قوم) ثمود نے اپنی سرکشی کے باعث جھٹلایا۔'' O---[اوپر کی آیات میں جن باتوں کو اصولاً بیان کیا گیا ہے اب انہی کی وضاحت ایک تاریخی نظیر سے کی جا رہی ہے یہ کس بات کی نظیر ہے اور اوپر کی بیان سے اس کا کیا تعلق ہے اس کو سمجھنے کے لئے قرآن مجید کے دوسرے بیانات کی روشنی میں ان دو بنیادی حقیقتوں پر اچھی طرح غور کرنا چاہئے جو آیات ۷ تا ۱۰ میں بیان کی گئی ہیں۔ اولاً ان میں فرمایا گیا ہے کہ نفسِ انسانی کو ایک ہموار و مستقیم فطرت پر پیدا کر کے اللہ تعالیٰ نے اس کا فجور اور اس کا تقویٰ اس پر الہام کر دیا۔ قرآن اس حقیقت کو بیان کرنے کے ساتھ یہ بھی واضح کرتا ہے کہ فجور و تقویٰ کا یہ الہامی علم اس بات کے لئے کافی نہیں ہے کہ ہر شخص خود ہی اس سے تفصیلی ہدایت حاصل کر لے بلکہ اس غرض کے لئے اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعہ سے انبیاء علیہم السلام کو مفصل ہدایت دی جس میں وضاحت کے ساتھ یہ بتا دیا گیا کہ فجور کا اطلاق کن کن چیزوں پر ہوتا ہے جن سے بچنا چاہئے اور تقویٰ کس چیز کا نام ہے اور وہ کیسے حاصل ہوتا ہے۔ اگر انسان وحی کے ذریعہ سے آنے والی اس واضح ہدایت کو قبول نہ کرے تو وہ نہ فجور سے بچ سکتا ہے نہ تقویٰ کا راستہ پا سکتا ہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

انبیاء و رسل کے معجزات

(سورۃ البقرۃ ۲)---۵۵۔ ''اور جب تم نے کہا اے موسیٰ! ہر گز نہ یقین کریں گے ہم تمہارا جب تک (نہ) دیکھ لیں ہم اللہ تعالیٰ کو علانیہ۔ تو آ لیا تم کو بجلی نے تمہارے دیکھتے دیکھتے۔'' O---۵۶۔ ''پھر زندہ کیا ہم نے تم کو تمہاری موت کے بعد تاکہ تم شکر گزار بنو۔'' O---۵۷۔ ''اور سایہ کیا ہم نے تم پر بادل کا اور اتارا ہم نے تم پر من و سلویٰ (اور کہا) کھاؤ ان پاکیزہ چیزوں میں سے جو عطا کی ہیں ہم نے تم کو اور (ناشکری کر کے) نہیں بگاڑا انہوں نے ہمارا کچھ بلکہ رہے وہ اپنی ہی جانوں پر ظلم کرتے۔'' O---۶۰۔ ''اور جب پانی مانگا موسیٰ نے اپنی قوم کے لئے۔ تو کہا ہم نے کہ مارو اپنے عصا کو اس چٹان پر سو پھوٹ نکلے اس میں سے بارہ چشمے۔ جان لیا ہر قبیلے نے اپنا اپنا گھاٹ (ہم نے کہا) کھاؤ اور پیو اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے رزق میں سے اور مت پھرو زمین میں فساد پھیلاتے۔'' O---۶۳۔ ''اور جب لیا تھا ہم نے تم سے عہد اور ابھار کھا تھا تمہارے اوپر کوہ طور کو۔ (حکم دیا تھا کہ) تھامے رہنا اس کتاب کو جو ہم نے تمہیں دی مضبوطی سے اور یاد رکھنا ان (احکام) کو جو اس میں ہیں تاکہ تم عذاب سے بچ سکو۔'' O---۷۲۔ ''اور جب قتل کیا تھا تم نے ایک شخص کو۔ پھر باہم جھگڑنے لگے تھے تم اس کے بارے میں۔ اور اللہ تعالیٰ ظاہر کرنے والا تھا اس (بات) کو جو تم چھپا رہے تھے۔'' O---۷۳۔ ''لہٰذا ہم نے کہا۔ ضرب لگاؤ مقتول کو اس

Marfat.com

گائے کے کسی ٹکڑے سے (دیکھو!) اسی طرح زندہ کرے گا اللہ تعالیٰ مردوں کو- اور دکھاتا ہے وہ تم کو اپنی نشانیاں تاکہ تم سمجھو۔" O ---۲۴۸۔ "اور کہا ان سے ان کے نبی نے کہ نشانی اس کی بادشاہی کی یہ ہے کہ آئے گا تمہارے پاس وہ صندوق جس میں ہوگی تسکین تمہارے رب کی طرف سے اور کچھ بچی ہوئی چیزیں جو چھوڑی ہیں آل موسیٰ اور آل ھارونؑ نے، اٹھائے لا رہے ہوں گے جسے فرشتے، بیشک اس میں ایک بڑی نشانی ہے تمہارے لئے اگر ہو تم مومن۔" O

(**سورۃ آل عمران ۳**) ---۳۷۔ "پس قبول کرلیا اس لڑکی کو اس کے رب نے احسن طریقہ سے اور پروان چڑھایا اسے بہترین انداز سے اور سرپرست بنا دیا اس کا زکریاؑ کو- جب بھی جاتے اس کے پاس زکریاؑ محراب میں موجود پاتے اس کے پاس کھانے پینے کا سامان- کہتے اے مریم! کہاں سے آیا ہے تیرے پاس یہ؟ وہ جواب دیتی یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں سے ہے بیشک اللہ تعالیٰ رزق دیتا ہے جسے چاہے بے حساب۔" O (تفسیر کیلئے باب ۴، مضمون: حضرت مریمؑ) ---[محراب سے مراد حجرہ ہے جس میں حضرت مریمؑ رہائش پذیر تھیں- رزق سے مراد پھل- یہ پھل ایک تو غیر موسمی ہوتے- گرمی کے پھل سردی کے موسم میں اور سردی کے گرمی کے موسم میں ان کے کمرے میں موجود ہوتے- دوسرے حضرت زکریاؑ یا کوئی اور شخص لا کر دینے والا نہیں تھا- اس لئے حضرت زکریاؑ نے ازراہ تعجب و حیرت پوچھا کہ یہ کہاں سے آئے؟ انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ کی طرف سے- یہ گویا حضرت مریمؑ کی کرامت تھی- معجزہ اور کرامت خرق عادت امور کو کہا جاتا ہے- یعنی جو ظاہری اور عادی اسباب کے خلاف ہو- یہ کسی نبی کے ہاتھ پر ظاہر ہو تو اسے معجزہ اور کسی ولی کے ہاتھ پر ظاہر ہو تو اسے کرامت کہا جاتا ہے- یہ دونوں برحق ہیں- تاہم ان کا صدور اللہ تعالیٰ کے حکم اور اس کی مشیت سے ہوتا ہے- نبی یا ولی کے اختیار میں یہ بات نہیں کہ وہ معجزہ یا کرامت جب چاہے صادر کردے- اس لئے معجزہ اور کرامت اس بات کی تو دلیل ہوتی ہے کہ یہ حضرات اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں خاص مقام رکھتے ہیں- لیکن اس سے یہ امر ثابت نہیں ہوتا کہ ان مقبولین بارگاہ کے پاس کائنات میں تصرف کرنے کا اختیار ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۴۹۔ "اور رسول بنا کر بھیجے گا بنی اسرائیل کی طرف (پھر جب وہ مبعوث ہوا تو اس نے کہا) بیشک میں لایا ہوں تمہارے پاس نشانی تمہارے رب کی طرف سے- بیشک میں بناتا ہوں تمہارے سامنے مٹی سے مجسمہ پرندہ کی مانند پھر پھونکتا ہوں اس کے اندر سو بن جاتا ہے وہ پرندہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے- اور تندرست کرتا ہوں مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو اور زندہ کرتا ہوں مردوں کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے- اور بتا سکتا ہوں تم کو جو تم کھاتے ہو اور جو تم ذخیرہ کرتے ہو اپنے گھروں میں- بیشک اس میں بہت بڑی نشانی ہے تمہارے لئے اگر ہو تم ایمان لانے والے۔" O

(**سورۃ المائدۃ ۵**) ---۴۸۔ "اور ہم نے تیری طرف سچائی کے ساتھ کتاب نازل کی ہے جو اس کی جو کتاب خدا میں سے پہلے موجود ہے تصدیق کرتی ہے اور اس کی محافظ ہے- پس تو لوگوں کے درمیان اس کے مطابق جو اللہ تعالیٰ نے اتارا ہے فیصلہ کر اور سچائی کو جو تیرے پاس آئی ہے چھوڑ کر ان کی خواہشوں کے پیچھے نہ چل- ہم نے تم میں سے ہر ایک (قوم) کے لئے ایک چلن اور ایک راستہ مقرر کردیا ہے، اور اگر چاہتا اللہ تعالیٰ تو تم سب کو ایک ہی امت بنا دیتا- لیکن یہ اس لئے ہے تاکہ تمہیں اس سے جو اس نے تمہیں دیا ہے آزمائے- پس تم نیکیوں کی طرف لپکو- اللہ تعالیٰ ہی کی طرف تم سب کی واپسی ہوگی پھر وہ تمہیں ان باتوں کا پتہ دے گا جن میں تم اختلاف کرتے ہو۔" O ---۸۳۔ "اور جب وہ سنتے ہیں جو اس رسول ﷺ کی طرف نازل کیا گیا ہے تو تو دیکھتا ہے کہ ان کی آنکھوں سے آنسو امڈ رہے ہیں- اس لئے کہ انہوں نے سچائی کو پہچان لیا ہے وہ کہتے ہیں ہمارے رب! ہم ایمان لے آئے سو ہمیں گواہوں میں لکھ لے۔" O

(**سورۃ الانعام ۶**) ---۱۹۔ "کہہ "کون سی شے گواہی میں سب سے بڑھ کر ہے؟" کہہ "اللہ تعالیٰ میرے اور تمہارے درمیان گواہ ہے اور یہ قرآن میری طرف وحی کیا گیا ہے تاکہ میں تمہیں اور اسے جس تک یہ پہنچے اس کے ذریعے سے خبردار کروں، کیا تم واقعی گواہی دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرے خدا بھی ہیں؟" کہہ "میں گواہی نہیں دیتا" کہہ "وہ صرف اکیلا خدا ہے اور میں ان سے جنہیں تم شریک بناتے ہو لاتعلق ہوں۔" O ---[ربیع بن انسؓ کہتے ہیں کہ اب جس کے پاس بھی یہ قرآن پہنچ جائے- اگر وہ سچا متبع رسول ہے تو اس کی ذمہ داری ہے کہ وہ بھی لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف اسی طرح بلائے جس طرح رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو دعوت دی اور اسی طرح ڈرائے جس طرح آپ ﷺ نے لوگوں کو ڈرایا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الاعراف ۷**) ---۱۰۴۔ "اور موسیٰؑ نے کہا- فرعون! میں سارے جہان کے آقا کا بھیجا ہوا ہوں۔" O ---۱۰۵۔ "مجھ پر لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے متعلق حق کے سوا کچھ نہ کہوں- میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک واضح دلیل لایا ہوں- پس تو بنی اسرائیل کو میرے ساتھ بھیج دے۔" O ---۱۰۶۔ "وہ کہنے لگا اگر تو کوئی نشان لایا ہے تو اسے پیش کر اگر تو سچا ہے۔" O ---۱۰۷۔ "اس پر اس نے اپنا عصا ڈال دیا- پھر لو! وہ صاف اژدھا تھا۔" O ---۱۰۸۔ "اور اس نے اپنا ہاتھ نکالا- تو لو! وہ دیکھنے والوں کے لئے سفید تھا۔" O

(**سورۃ الانفال ۸**) ---۳۰۔ "اور اس واقعہ کا بھی ذکر کیجئے! جب کہ کافر لوگ آپ کی نسبت تدبیر سوچ رہے تھے کہ آپ کو قید کرلیں، یا آپ کو قتل کر ڈالیں یا آپ کو خارج وطن کردیں اور وہ تو اپنی تدبیریں کر رہے تھے اور اللہ اپنی تدبیر کر رہا تھا اور سب سے زیادہ مستحکم تدبیر والا اللہ ہے۔" O [یہ اس سازش کا تذکرہ

Marfat.com

ہے جو روسا مکہ نے ایک رات دار الندوہ میں تیار کی تھی اور بالآخر یہ طے پایا تھا کہ مختلف قبیلوں کے نوجوانوں کو آپ کے قتل پر مامور کیا جائے تا کہ کسی ایک کو قتل کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے بلکہ دیت دے کر جان چھوٹ جائے۔ چنانچہ اس سازش کے تحت ایک رات یہ نوجوان آپ کے گھر کے باہر اس انتظار میں کھڑے رہے کہ آپ ﷺ باہر نکلیں تو آپ کا کام تمام کر دیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اس سازش سے آگاہ فرما دیا اور آپ ﷺ نے گھر سے باہر نکلتے وقت مٹی کی ایک مٹھی لی اور ان کے سروں پر ڈالتے ہوئے نکل گئے، کسی کو آپ ﷺ کے نکلنے کا پتہ ہی نہیں لگا حتیٰ کہ آپ غارِ ثور میں پہنچ گئے۔ یہ کافروں کے مقابلے میں اللہ کی تدبیر تھی۔ جس سے بہتر کوئی تدبیر نہیں کر سکتا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ ھود ۱۱**) ---۳۷۔ ''اور ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہماری وحی کے مطابق کشتی بنا۔ مگر ظالموں کے بارے میں مجھے نہ بولنا کہ وہ غرق ہونے والے ہیں۔'' O---۳۸۔ ''اور وہ کشتی بناتا تھا اور جب کبھی اس کی قوم کے سردار اس کے پاس سے گزرتے، اس کی ہنسی اڑاتے۔ وہ کہتا اگر تم ہماری ہنسی اڑاتے ہو تو ہم بھی تمہاری ہنسی اڑائیں گے جیسے تم ہنسی اڑاتے ہو۔'' O---۴۰۔ ''یہاں تک کہ جب ہمارا حکم آ پہنچا اور تنور نے جوش مارا تو ہم نے کہا کہ اس میں ہر قسم کا جوڑا اور اپنے گھر والے سوائے اس کے جس کے متعلق بات طے ہو چکی ہے اور ایمان والے چڑھا لے اور اس کے ساتھ تھوڑے ہی لوگ ایمان لائے تھے۔'' O---۴۱۔ ''اور اس نے کہا کہ اس میں سوار ہو جاؤ۔ اس کا چلنا اور ٹھہرنا اللہ تعالیٰ کے نام پر ہو۔ بیشک میرا رب بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔'' O---۴۲۔ ''اور وہ انہیں لے کر پہاڑوں جیسی موجوں میں چلنے لگی اور نوحؑ نے اپنے بیٹے کو جو الگ جگہ پر تھا، پکارا میرے بیٹے ہمارے ساتھ سوار ہو جاؤ اور کافروں کے ساتھ مت رہ۔'' O---۴۳۔ ''وہ بولا میں کسی پہاڑ کی طرف پناہ لے لوں گا جو مجھے پانی سے بچا لے گا۔ اس نے کہا، آج اللہ تعالیٰ کے امر سے کوئی بچانے والا نہیں۔ مگر جس پر وہ رحم کرے اور ان کے درمیان موج حائل ہو گئی اور وہ ڈوبنے والوں میں تھا۔'' O---۴۴۔ ''اور کہا گیا اے زمین! اپنا پانی نگل لے اور اے آسمان! تھم جا۔ اور پانی اتر گیا اور کام پورا ہو گیا اور وہ جودی پر جا لگی۔ اور کہا گیا دور دفع ہوئی ظالم قوم۔'' O---[مکمل تفصیل کے لئے باب نمبر ۴، مضمون: انبیاء و رسل، حضرت نوحؑ] ---۵۲۔ ''اے میری قوم! اپنے رب سے بخشش مانگو پھر اس کی طرف رجوع کرو۔ وہ تم پر موسلا دھار بارش برسائے گا اور تمہاری قوت میں قوت زیادہ کرے گا۔ اور مجرم بن کر منہ نہ موڑو۔'' O---۵۳۔ ''وہ کہنے لگے۔ ھودؑ تو کوئی واضح دلیل نہیں لایا۔ اور ہم تیرے کہنے پر اپنے خداؤں کو چھوڑنے والے نہیں۔ اور ہم تیری بات ماننے والے بھی نہیں۔'' O---۵۸۔ ''اور جب ہمارا حکم آ پہنچا تو ہم نے اپنی رحمت سے ھودؑ کو اور ان کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے بچا لیا۔ اور ہم نے انہیں سخت عذاب سے بچا لیا۔'' O---۵۹۔ ''اور یہ تھے عاد جنہوں نے اپنے رب کی نشانیوں کا انکار کیا۔ اور اس کے رسولوں کی نافرمانی کی اور ہر جابر دشمن خدا کے حکم پر چل پڑے۔'' O---۶۰۔ ''اور ان کے پیچھے اس دنیا میں اور روز قیامت کو لعنت لگا دی گئی۔ سنو! عاد نے اپنے رب کا انکار کیا۔ سنو! دور دفع ہوئی عاد ھودؑ کی قوم۔'' O---[مکمل تفصیل کے لئے باب نمبر ۴، مضمون: انبیاء و رسل، حضرت ھودؑ] ---۶۴۔ ''اور اے میری قوم! یہ اللہ تعالیٰ کی اونٹنی ہے جو تمہارے لئے ایک نشان ہے۔ پس اسے چھوڑ دو کہ اللہ تعالیٰ کی زمین میں چرتی پھرے اور اسے کوئی برائی نہ پہنچاؤ ورنہ تمہیں قریبی عذاب پکڑ لے گا۔'' O---۶۵۔ ''مگر انہوں نے اس کی کونچیں کاٹ ڈالیں۔ پھر اس نے کہا، اپنے گھر میں تین دن فائدے اٹھا لو۔ یہ وعدہ ہے جو جھوٹ نہ ہو گا۔'' O---۶۶۔ ''پھر جب ہمارا حکم آ پہنچا تو ہم نے اپنی رحمت سے صالحؑ کو اور ان کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے (اس سے) اور اس دن کی رسوائی سے بچا لیا۔ بیشک تیرا رب ہی قوت والا ہے اور غالب ہے۔'' O---۶۷۔ ''اور ظالموں کو ایک چنگھاڑ نے آ پکڑا۔ سو وہ اپنے گھروں میں یوں اوندھے پڑے رہ گئے۔'' O---۶۸۔ ''گویا وہ کبھی وہاں بسے ہی نہ تھے۔ سنو! ثمود نے اپنے رب کا انکار کیا۔ سنو! دور دفع ہوئے ثمود۔'' O---[مکمل تفصیل کے لئے باب نمبر ۴، مضمون: انبیاء و رسل، حضرت صالحؑ] ---۸۰۔ ''وہ (حضرت لوطؑ) کہنے لگا۔ کاش مجھ میں تمہارے مقابلے کی قوت ہوتی یا میں کسی مضبوط سہارے کے پاس جگہ پاتا۔'' O---۸۱۔ ''وہ (فرشتے) بولے۔ لوط! ہم تیرے رب کے بھیجے ہوئے ہیں۔ وہ تجھ تک نہیں پہنچ سکیں گے۔ تو اپنے گھر والوں کے ساتھ رات کے ایک حصے میں چل پڑ اور تم میں کوئی پیچھے نہ مڑے۔ مگر ہاں! تیری بیوی کہ اس پر وہی مصیبت آنے والی ہے جو ان پر آ پہنچی ہے۔ ان کے وعدے کا وقت صبح ہے۔ کیا صبح قریب ہی نہیں؟'' O---۸۲۔ ''پھر جب ہمارا حکم آ پہنچا تو ہم نے اس (بستی) کے اوپر کو نیچے کر دیا۔ اور اس پر کھنگر والے پتھر تہ بہ تہ برسائے۔'' O---۸۳۔ ''تیرے رب کے ہاں سے نشان کئے ہوئے اور وہ (جگہ) ان ظالموں سے کچھ دور بھی نہیں۔'' O---[مکمل تفصیل کے لئے باب نمبر ۴، مضمون: انبیاء و رسل، حضرت لوطؑ] ---۸۵۔ ''اور اے میری قوم! ناپ اور تول انصاف کے ساتھ پورا کیا کرو۔ اور لوگوں کو ان کی چیزیں گھٹا کر نہ دو اور زمین میں فساد کرتے نہ پھرو۔'' O---۸۹۔ ''اور اے میری قوم! میری مخالفت تمہیں یوں نہ اکسائے کہ تم پر ویسی ہی مصیبت آ جائے جیسی قوم نوحؑ یا قوم ھودؑ یا قوم صالحؑ پر پڑی تھی اور قوم لوطؑ تم سے کچھ دور بھی نہیں۔'' O---۹۰۔ ''اور اپنے رب سے بخشش مانگو۔ پھر اس کی طرف رجوع کرو میرا رب رحم کرنے والا، محبت کرنے والا ہے۔'' O---۹۱۔ ''وہ کہنے لگے شعیبؑ! جو تو کہتا ہے اس میں سے بہت کچھ ہم نہیں سمجھتے اور ہم تجھے اپنے درمیان کمزور دیکھتے ہیں اور اگر تیری برادری نہ ہوتی تو ہم تجھے سنگسار کر دیتے اور تو ہم پر کچھ زور آور بھی نہیں۔'' O---۹۲۔ ''اس نے کہا اے

Marfat.com

میری قوم! کیا میری برادری اللہ تعالیٰ سے زیادہ تم پر زور آور ہے اور اسے تم نے اپنے سے الگ پیٹھ پیچھے ڈال رکھا ہے بیشک میرے رب نے تمہارے عملوں کو گھیرا ہوا ہے۔'' O---۹۳۔''اور اے میری قوم! تم اپنی جگہ کام کرو میں بھی کام کرتا ہوں۔ تم جلدی جان لوگے کہ کس پر وہ عذاب جو اسے رسوا کردے گا آتا ہے اور کون جھوٹا ہے اور دھیان رکھو میں بھی تمہارے ساتھ دھیان رکھتا ہوں۔'' O---۹۴۔''اور جب ہمارا حکم آ پہنچا تو ہم نے اپنی رحمت سے شعیبؑ کو اور ان کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے بچالیا۔ اور ظالموں کو ایک چنگھاڑ نے آ پکڑا اور وہ اپنے گھروں میں یوں اوندھے پڑے رہ گئے۔'' O---۹۵۔''گویا وہ کبھی وہاں بسے ہی نہ تھے۔ سنو! دور دفع ہوئے مدین جیسے دور دفع ہوئے ثمود۔'' O---[مکمل تفصیل کے لئے باب نمبر۴، مضمون: انبیاء ورسل، حضرت شعیبؑ]

(سورۃ یوسف ۱۲)---۹۳۔''میرا یہ کرتا تم لے جاؤ اور اسے میرے والد کے منہ پر ڈال دو کہ وہ دیکھنے لگیں اور آجائیں اور اپنے تمام خاندان کو میرے پاس لے آؤ۔'' O---۹۶۔''جب خوشخبری دینے والے نے پہنچ کر ان کے منہ پر وہ کرتا ڈالا اسی وقت وہ پھر سے بینا ہوگئے۔ کہا! کیا میں تم سے نہ کہا کرتا تھا کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔'' O---[مکمل تفصیل کے لئے باب نمبر۴، مضمون: انبیاء ورسل، حضرت یوسفؑ]

(سورۃ الرعد ۱۳)---۷۔''اور کافر کہتے ہیں کہ اس پر اس کے رب کی طرف سے کوئی نشانی (معجزہ) کیوں نہیں اتاری گئی۔ بات یہ ہے کہ آپ تو صرف آگاہ کرنے والے ہیں اور ہر قوم کے لئے ہادی ہے۔'' O---[یعنی آیات کا اتارنا آپ کے قبضہ میں نہیں۔ یہ تو خدا کا کام ہے جو آیت پیغمبر کی تصدیق کے مناسب ہو دکھلائے۔ آپ کا فرض اسی قدر ہے کہ خیر خواہی کی بات سنادیں اور برائی کے مہلک انجام سے لوگوں کو آگاہ کردیں۔ پہلے بھی ہر قوم کی طرف ہادی راہ بتانے والے اور نذیر ڈرانے والے آتے رہے ہیں۔ ان میں سے کسی کا یہ دعویٰ نہیں ہوا کہ جو نشان معاندین طلب کریں گے ضرور دکھادیں گے۔ ہاں خدا کی راہ دکھانا ان کا کام تھا وہی آپ کا ہے۔ البتہ وہ خاص خاص قوم کے لئے ہادی تھے آپ ﷺ دُنیا کی ہر قوم کے لئے ہیں۔ (از تفسیر قرآن علامہ شبیر احمد عثمانی)]---۲۷۔''کافر کہتے ہیں اس پر کوئی نشانی (معجزہ) کیوں نازل نہیں کیا گیا؟ جواب دے دیجئے کہ جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کرنا چاہے کردیتا ہے اور جو اس کی طرف جھکے اسے راستہ دکھا دیتا ہے۔'' O---[☆ حدیث مبارک میں ہے حق تعالیٰ نے فرمایا۔ اے محمد ﷺ! اگر تم چاہو تو ہم ان کو فرمائشی نشان دکھلا دیں۔ اس پر بھی نہ مانیں تو ایسا عذاب بھیجا جائے گا جو دُنیا میں کسی پر نہ آیا ہو۔ اور اگر تم چاہو تو رحمت وتوبہ کا دروازہ کھلا رکھیں۔ آپ ﷺ نے دوسری شق کو اختیار فرمایا۔ چنانچہ یہی معاندانہ فرمائش کرنے والے بہت سے بعد کو مسلمان ہوگئے۔ (از تفسیر قرآن مولانا شبیر احمد عثمانیؒ)]---۳۸۔''ہم آپ سے پہلے بہت سے رسول بھیج چکے ہیں۔ اور ہم نے ان سب کو بیوی بچوں والا بنایا تھا۔ کسی رسول سے نہیں ہوسکتا کہ کوئی نشانی بغیر اللہ تعالیٰ کی اجازت کے لے آئے۔ ہر مقررہ وعدے کی ایک لکھت ہے۔'' O

(سورۃ ابراہیم ۱۴)---۹۔''کیا تمہارے پاس تم سے پہلے لوگوں کی خبریں نہیں آئیں؟ یعنی قوم نوحؑ کی اور عاد وثمود کی اور ان کے بعد والوں کی جنہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کوئی نہیں جانتا۔ ان کے پاس ان کے رسول معجزے لائے۔ لیکن انہوں نے اپنے ہاتھ اپنے منہ میں دبا لئے۔ اور صاف کہہ دیا کہ جو کچھ تمہیں دے کر بھیجا گیا ہے ہم اس کے منکر ہیں۔ اور جس چیز کی طرف تم ہمیں بلا رہے ہو ہمیں تو اس میں بڑا بھاری شبہ ہے۔'' O---۱۰۔''ان کے رسولوں نے انہیں کہا کہ کیا حق تعالیٰ کے بارے میں تمہیں شک ہے جو آسمانوں اور زمین کا بنانے والا ہے۔ وہ تو تمہیں اسی لئے بلا رہا ہے کہ تمہارے تمام گناہ معاف فرما دے۔ اور ایک مقرر وقت تک تمہیں مہلت عطا فرمائے۔ انہوں نے کہا کہ تم تو ہم جیسے ہی انسان ہو۔ تم چاہتے ہو کہ ہمیں ان خداؤں کی عبادت سے روک دو جن کی عبادت ہمارے باپ دادا کرتے رہے۔ اچھا تو ہمارے سامنے کوئی کھلی دلیل پیش کرو۔'' O---۱۱۔''ان کے پیغمبروں نے ان سے کہا کہ یہ تو سچ ہے کہ ہم تم جیسے ہی انسان ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنا فضل کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر ہماری مجال نہیں کہ ہم کوئی معجزہ تمہیں دکھائیں۔ اور ایمانداروں کو صرف اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیے۔'' O---۱۲۔''آخر کیا وجہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ پر بھروسہ نہ رکھیں جب کہ اسی نے ہمیں ہماری راہیں سجھائی ہیں۔ واللہ جو ایذائیں تم ہمیں دوگے ہم ان پر صبر ہی کریں گے۔ توکل کرنے والوں کو یہی لائق ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی پر توکل کریں۔'' O

(سورۃ الحجر ۱۵)---۹۔''ہم نے ہی اس قرآن کو نازل فرمایا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔'' O---[یعنی اس کو دست برد زمانہ سے اور تحریف وتغیر سے بچانا یہ ہمارا کام ہے۔ چنانچہ قرآن آج تک اسی طرح محفوظ ہے جس طرح یہ اترا تھا۔ گمراہ اپنے گمراہانہ عقائد کے اثبات کے لئے اس کی آیات میں معنوی تحریف تو کرتے رہے ہیں اور آج بھی کرتے ہیں۔ لیکن پچھلی کتابوں کی طرح یہ لفظی تحریف اور تغیر سے محفوظ ہے۔ علاوہ ازیں اہل حق کی ایک جماعت ان تحریفات معنوی کا پردہ چاک کرنے کے لئے ہر دور میں موجود رہی ہے۔ جو ان کے گمراہانہ عقائد اور غلط استدلالات کے تار و پود بکھیرتی رہی ہے اور آج بھی اس محاذ پر سرگرم عمل ہے۔ علاوہ ازیں قرآن کو یہاں ''ذکر'' (نصیحت) کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کریم کے اہل جہاں کے لئے ''ذکر'' (یاددہانی اور نصیحت ہونے) کے پہلو کو نبی کریم ﷺ کی سیرت کے تابندہ نقوش اور آپ ﷺ کے فرمودات کو بھی محفوظ کرکے قیامت تک کے

Marfat.com

لئے باقی رکھا گیا ہے۔ گویا قرآن کریم اور سیرت نبوی ﷺ کے حوالے سے لوگوں کو اسلام کی دعوت دینے کا راستہ ہمیشہ کے لئے کھلا ہوا ہے۔ یہ شرف اور محفوظیت کا مقام پچھلی کسی بھی کتاب اور رسول کو حاصل نہیں ہوا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ بنی اسرائیل ۱۷**)۔۔۔۱۰۱۔ ''ہم نے موسیٰ کو نو معجزے بالکل صاف صاف عطا فرمائے تو خود ہی بنی اسرائیل سے پوچھ لے کہ جب وہ ان کے پاس پہنچے تو فرعون بولا کہ اے موسیٰ! میرے خیال میں تو تجھ پر جادو کر دیا گیا ہے۔'' O۔۔۔[وہ نو معجزے ہیں۔ ہاتھ لاٹھی، قحط سالی، نقص ثمرات، طوفان، جراد (ٹڈی دل) قمل (کھٹمل، جوئیں) ضفادع (مینڈک) اور خون۔ امام حسن بصری کہتے ہیں کہ قحط سالی اور نقص ثمرات ایک ہی چیز ہے اور نواں معجزہ لاٹھی کا جادوگروں کی شعبدہ بازی کو نگل جانا ہے۔ حضرت موسیٰ کو ان کے علاوہ بھی معجزات دیئے گئے تھے مثلاً لاٹھی کا پتھر پر مارنا جس سے بارہ چشمے ظاہر ہو گئے تھے، بادلوں کا سایہ کرنا، من وسلویٰ وغیرہ۔ لیکن یہاں آیات تسعہ سے صرف وہی نو معجزات مراد ہیں، جن کا مشاہدہ فرعون اور اس کی قوم نے کیا۔ اسی لئے حضرت ابن عباسؓ نے سمندر کا پھٹ کر راستہ بن جانا کو بھی ان نو معجزات میں شمار کیا ہے اور قحط سالی اور نقص ثمرات کو ایک معجزہ شمار کیا ہے۔ ترمذی کی ایک روایت میں آیات تسعہ کی تفصیل اس سے مختلف بیان کی گئی ہے۔ لیکن سنداً وہ روایت ضعیف ہے اس لئے آیات تسعہ سے مراد یہی مذکورہ معجزات ہیں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]۔۔۔۱۰۲۔ ''موسیٰ نے جواب دیا کہ یہ تو تجھے علم ہو چکا ہے کہ آسمان وزمین کے پروردگار ہی نے یہ معجزے دکھانے، سمجھانے کو نازل فرمائے ہیں، اے فرعون! میں تو سمجھ رہا ہوں کہ تو یقیناً برباد و ہلاک کیا گیا ہے۔'' O۔۔۔۱۰۳۔ ''آخر فرعون نے پختہ ارادہ کر لیا کہ انہیں زمین سے ہی اکھیڑ دے تو ہم نے خود اسے اور اس کے تمام ساتھیوں کو غرق کر دیا۔'' O

(**سورۃ القصص ۲۸**)۔۔۔۳۱۔ ''اور یہ (بھی آواز آئی) کہ اپنی لاٹھی ڈال دے۔ پھر جب اسے دیکھا کہ وہ سانپ کی طرح پھن پھنا رہی ہے تو پیٹھ پھیر کر واپس ہو گئے اور مڑ کر رخ بھی نہ کیا' ہم نے کہا اے موسیٰ! آگے آ ڈر مت 'یقیناً تو ہر طرح امن والا ہے۔'' O۔۔۔۳۲۔ ''اپنے ہاتھ کو اپنے گریبان میں ڈال وہ بغیر کسی قسم کے روگ کے چمکتا ہوا نکلے گا بالکل سفید اور خوف سے (بچنے کے لیے) اپنے بازو اپنی طرف ملا لے' پس یہ دونوں معجزے تیرے لیے تیرے رب کی طرف سے ہیں فرعون اور اس کی جماعت کی طرف' یقیناً وہ سب کے سب بے حکم اور نافرمان لوگ ہیں۔'' O۔۔۔۳۶۔ ''پس جب ان کے پاس موسیٰ (علیہ السلام) ہمارے دیے ہوئے کھلے معجزے لے کر پہنچے تو وہ کہنے لگے یہ تو صرف گھڑا گھڑایا جادو ہے ہم نے اپنے اگلے باپ دادوں کے زمانہ میں کبھی یہ نہیں سنا۔'' O

(**سورۃ العنکبوت ۲۹**)۔۔۔۳۹۔ ''اور قارون اور فرعون اور ہامان کو بھی' ان کے پاس حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کھلے کھلے معجزے لے کر آئے تھے پھر بھی انہوں نے زمین میں تکبر کیا لیکن ہم سے آگے بڑھنے والے نہ تھے۔'' O

(**سورۃ فاطر ۳۵**)۔۔۔۲۵۔ ''اور اگر یہ لوگ آپ کو جھٹلا دیں تو جو لوگ ان سے پہلے ہو گزرے ہیں انہوں نے بھی جھٹلایا تھا' ان کے پاس بھی ان کے پیغمبر معجزے اور صحیفے اور روشن کتابیں لے کر آئے تھے۔'' O

(**سورۃ المومن ۴۰**)۔۔۔۷۸۔ ''یقیناً ہم آپ سے پہلے بھی بہت سے رسول بھیج چکے ہیں جن میں سے بعض کے (واقعات) ہم آپ کو بیان کر چکے ہیں اور ان میں سے بعض کے (قصے) تو ہم نے آپ کو بیان ہی نہیں کیے اور کسی رسول کا یہ (مقدور) نہ تھا کہ کوئی معجزہ اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر لا سکے پھر جس وقت اللہ تعالیٰ کا حکم آئے گا' حق کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور اس جگہ اہل باطل خسارے میں رہ جائیں گے۔'' O۔۔۔[آیت سے مراد یہاں معجزہ اور خرق عادت واقعہ ہے' جو پیغمبر کی صداقت پر دلالت کرے۔ کفار' پیغمبروں سے مطالبے کرتے رہے کہ ہمیں فلاں فلاں چیز دکھاؤ' جیسے خود نبی کریم ﷺ سے کفار مکہ نے کئی چیزوں کا مطالبہ کیا۔ اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ کسی پیغمبر کے اختیار میں یہ نہیں تھا کہ وہ اپنی قوموں کے مطالبے پر ان کو کوئی معجزہ صادر کر کے دکھلا دے۔ یہ صرف ہمارے اختیار میں تھا' بعض نبیوں کو تو ابتدا ہی سے معجزے دے دیے گئے تھے۔ بعض قوموں کو ان کے مطالبے پر معجزہ دکھلایا گیا اور بعض کو مطالبے کے باوجود نہیں دکھلایا گیا۔ ہماری مشیت کے مطابق اس کا فیصلہ ہوتا تھا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ القمر ۵۴**)۔۔۔۱۔ ''قیامت قریب آ گئی اور چاند پھٹ گیا۔'' O۔۔۔[علامہ قرطبی نے حضرت ابن عباسؓ سے نقل کیا ہے کہ ایک دفعہ مشرکین اکٹھے ہو کر حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے اگر آپ سچے ہیں تو چاند کو دو ٹکڑے کر دکھائیے۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔ اگر میں ایسا کر دوں تو کیا ایمان لے آؤ گے؟ وہ بولے ضرور۔ اس رات کو چودھویں تاریخ تھی۔ اللہ کے پیارے رسول ﷺ نے اپنے رب سے عرض کی کہ کفار نے جو مطالبہ کیا ہے اسے پورا کرنے کی قوت دی جائے۔ چنانچہ چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔ حضور ﷺ اس وقت مشرکین کا نام لے کر فرما رہے تھے اے فلاں اے فلاں اب اپنی آنکھوں سے دیکھ لو اور اس بات پر گواہ رہنا۔ تمہاری فرمائش پوری ہو گئی۔ حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کفار نے جب اس عظیم معجزہ کو دیکھا تو ایمان لانے کے بجائے انہوں نے کہا یہ ابی کبشہ کے بیٹے کی نظر بندی کا اثر ہے۔ اس نے تمہاری آنکھوں پر جادو کر دیا ہے۔ چند دنوں تک باہر سے قافلے آنے والے ہیں۔ ہم ان سے پوچھیں

Marfat.com

گے۔ اس جادو کی حقیقت خود بخود کھل جائے گی۔ جب وہ قافلے مکہ آئے اور ان سے پوچھا گیا کہ فلاں رات کو چاند کو شق ہوتے تم نے دیکھا ہے۔ سب نے تصدیق کی لیکن اس کے باوجود کفار مکہ کو ایمان لانے کی توفیق نصیب نہ ہوئی۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]---[یہ وہ معجزہ ہے جو اہل مکہ کے مطالبے پر دکھایا گیا' چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے حتیٰ کہ لوگوں نے حرا پہاڑ کو اس کے درمیان دیکھا۔ یعنی اس کا ایک ٹکڑا پہاڑ کے اس طرف اور ایک ٹکڑا اُس طرف ہو گیا۔ جمہور سلف وخلف کا یہی مسلک ہے امام ابن کثیر لکھتے ہیں "علما کے درمیان یہ بات متفق علیہ ہے کہ انشقاق قمر نبی کریم ﷺ کے زمانے میں ہوا اور یہ آپ ﷺ کے واضح معجزات میں سے ہے' صحیح سند سے ثابت احادیث متواترہ اس پر دلالت کرتی ہیں"۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۲۔ "یہ اگر کوئی معجزہ دیکھتے ہیں تو منہ پھیر لیتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ یہ پہلے سے چلا آتا ہوا جادو ہے۔" O---[انہوں نے اس معجزہ کا خود مطالبہ کیا تھا اور وعدہ کیا تھا اگر یہ معجزہ انہیں دکھا دیا جائے تو وہ ضرور ایمان لائیں گے لیکن جب یہ معجزہ ظہور پذیر ہوا تو ان کو ایمان کی توفیق نہ ہوئی۔ الٹا کہنے لگے یہ ایک بڑا زبردست جادو ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]---۳۔ "انہوں نے جھٹلایا اور اپنی خواہشوں کی پیروی کی اور ہر کام ٹھہرے ہوئے وقت پر مقرر ہے۔" O---[اس سے پتہ چلتا ہے جب تک انسان ہٹ دھرمی کی روش کو ترک نہ کر دے، اتنا بڑا معجزہ بھی اس کی ہدایت کا سبب نہیں بن سکتا۔ ہدایت ایسی چیز نہیں جو بلا طلب کسی پر ٹھونس دی جائے۔ یہ تو متاع عزیز ہے، صرف اسی کو بخشی جاتی ہے جو اس کے حصول کے لیے بے تاب ہو۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

انبیاء وصالحین کے تبرکات

(سورۃ البقرۃ ۲)---۲۴۸۔ "اور کہا ان سے ان کے نبی نے کہ نشانی اس کی بادشاہی کی یہ ہے کہ آئے گا تمہارے پاس وہ صندوق جس میں ہوگی تسکین تمہارے رب کی طرف سے اور کچھ بچی ہوئی چیزیں جو چھوڑی ہیں آل موسیٰ اور آل ہارونؑ نے اٹھائے لا رہے ہوں گے جسے فرشتے بیشک اس میں ایک بڑی نشانی ہے تمہارے لیے اگر ہو تم مومن۔" O---[بنی اسرائیل میں ایک صندوق چلا آتا تھا۔ اس میں تبرکات تھے۔ حضرت موسیٰؑ وغیرہ انبیا بنی اسرائیل اس صندوق کو لڑائی میں آگے رکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے فتح دیتا۔ جب جالوت غالب آیا ان پر تو یہ صندوق بھی وہ لے گیا تھا۔ جب اللہ تعالیٰ کو صندوق پہنچانا منظور ہوا تو یہ کیا۔ کہ وہ کافر جہاں صندوق کو رکھتے وہیں وبا اور بلا آتی۔ پانچ شہر ویران ہو گئے۔ ناچار ہو کر دو بیلوں پر اس کو لاد کر ہانک دیا۔ فرشتے بیلوں کو ہانک کر طالوت کے دروازے پر پہنچا گئے۔ بنی اسرائیل اس نشانی کو دیکھ کر طالوت کی بادشاہت پر یقین لائے اور طالوت نے جالوت پر فوج کشی کی۔ (از تفسیر مولانا شبیر احمد عثمانیؒ)]---[یہ تابوت لکڑی کا تھا۔ اس کو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ پر نازل فرمایا۔ اس میں تمام انبیاء علیہم السلام وحضور ﷺ تک کی تصویریں تھیں (یہ کسی آدمی کی بنائی ہوئی نہ تھیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئیں تھیں۔) یہ صندوق وارثہ منتقل ہوتا ہوا حضرت موسیٰؑ تک پہنچا۔ آپ اس میں توراۃ بھی رکھتے تھے اور اپنا مخصوص سامان بھی عصا اور کپڑے اور نعلین شریفین اور حضرت ہارونؑ کا عمامہ اور ان کی عصا اور تھوڑا سا مان جو بنی اسرائیل پر نازل ہوتا تھا۔ حضرت موسیٰؑ جنگ کے موقعوں پر اس صندوق کو آگے رکھتے تھے۔ اس سے بنی اسرائیل کے دلوں کو تسکین ہوتی تھی۔ آپ کے بعد یہ تابوت بنی اسرائیل میں متوارث ہوتا چلا آیا۔ جب انہیں کوئی مشکل پیش آتی وہ اس تابوت کو سامنے رکھ کر دعائیں کرتے اور کامیاب ہوتے۔ دشمنوں کے مقابلہ میں اس کی برکت سے فتح پاتے۔ جب بنی اسرائیل کی حالت خراب ہوئی اور ان کی بدعملی بہت بڑھ گئی اور اللہ تعالیٰ نے ان پر عمالقہ کو مسلط کر دیا۔ تو وہ ان سے تابوت چھین کر لے گئے اور اس کو نجس اور گندے مقامات پر رکھا اور اس کی بے حرمتی کی۔ ان گستاخیوں کی وجہ سے وہ طرح طرح کے امراض ومصائب میں گرفتار ہوئے۔ ان کی پانچ بستیاں ہلاک ہوئیں تو انہیں یقین ہوا کہ تابوت کی اہانت ان کی بربادی کا باعث ہے۔ تو انہوں نے تابوت ایک بیل گاڑی پر رکھ کر بیلوں کو چھوڑ دیا۔ فرشتے اس کو بنی اسرائیل کے سامنے طالوت کے پاس لائے۔ اور تابوت کا آنا طالوت کی بادشاہی کی نشانی قرار دیا گیا تھا۔ بنی اسرائیل یہ دیکھ کر قائل ہوئے۔ تابوت پا کر انہیں اپنی فتح کا یقین ہو گیا۔ فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ بزرگوں کے تبرکات کا اعزاز واحترام لازم ہے۔ ان کی برکت سے دعائیں قبول ہوتیں ہیں اور تبرکات کی بے حرمتی گمراہوں کا طریقہ اور بربادی کا سبب ہے۔ (از تفسیر کنز الایمان)]---[بنی اسرائیل تبرک کے لیے اس کی طرف رجوع کرتے تھے۔ اس تابوت میں حضرت موسیٰؑ وہارونؑ کے تبرکات تھے۔ یہ تابوت بھی ان کے دشمن ان سے چھین کر لے گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے نشانی کے طور پر یہ تابوت فرشتوں کے ذریعے سے حضرت طالوت کے دروازے پر پہنچایا۔ جسے دیکھ کر بنی اسرائیل خوش بھی ہوئے اور اسے طالوت کی بادشاہی کے لیے منجانب اللہ نشانی بھی سمجھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے بھی اسے ان کے لیے ایک اعجاز (آیت) اور فتح وسکینت کا سبب قرار دیا۔ سکینت کا مطلب ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص نصرت کا ایسا نزول ہے جو وہ اپنے خاص بندوں پر نازل فرماتا ہے اور جس کی وجہ سے جنگ کی خونریز معرکہ آرائیوں میں جس سے بڑے بڑے شیر دل بھی کانپ اٹھتے ہیں۔ اہل ایمان کے دل دشمن کے خوف سے خالی اور فتح وکامرانی کی امید سے لبریز ہوتے ہیں۔ اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء وصالحین

Marfat.com

کے تبرکات یقیناً باذن اللہ اہمیت وافادیت رکھتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ واقعی تبرکات ہوں جس طرح اس تابوت میں یقیناً حضرت موسیٰ وھارونؑ کے تبرکات تھے۔ لیکن محض جھوٹی نسبت سے کوئی چیز متبرک نہیں بن جاتی۔ جس طرح آج کل "تبرکات" کے نام پر کئی جگہوں پر مختلف چیزیں رکھی ہوئی ہیں۔ جن کا تاریخی طور پر پورا ثبوت نہیں ہے۔ اسی طرح خود ساختہ چیزوں سے بھی کچھ حاصل نہیں ہوسکتا۔ جس طرح بعض لوگ نبی کریم ﷺ کے نعل مبارک کی تمثال بنا کر اپنے پاس رکھنے کو یا گھروں میں لٹکانے کو یا مخصوص طریقے سے اس کے استعمال کو قضائے حاجات اور دفع بلیات کے لیے اکسیر سمجھتے ہیں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ یوسف ۱۲**)---۹۳۔ "میرا یہ کرتا تم لے جاؤ اور اسے میرے والد کے منہ پر ڈال دو کہ وہ دیکھنے لگیں اور آ جائیں اور اپنے تمام خاندان کو میرے پاس لے آؤ۔ (یہ حضرت یوسفؑ نے کہا)۔" O---[تفصیل کے لیے باب نمبر ۴، مضمون: انبیاء ورسل، حضرت یوسفؑ]---۹۴۔ "جب یہ قافلہ جدا ہوا تو ان کے والد نے کہا مجھے تو یوسفؑ کی خوشبو آ رہی ہے اگر تم مجھے سٹھیایا ہوا قرار نہ دو۔" O---[ادھر یہ قمیص لے کر قافلہ مصر سے چلا اور ادھر حضرت یعقوبؑ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعجاز کے طور پر حضرت یوسفؑ کی خوشبو آنے لگی۔ یہ گویا اس بات کا اعلان تھا کہ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر کو بھی جب تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے اطلاع نہ پہنچے پیغمبر بے خبر ہوتا ہے۔ چاہے بیٹا اپنے شہر کے کسی کنوئیں ہی میں کیوں نہ ہو؟ اور جب اللہ تعالیٰ انتظام فرما دے تو پھر مصر جیسے دور دراز علاقے سے بھی بیٹے کی خوشبو آ جاتی ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۹۵۔ "وہ کہنے لگے کہ واللہ آپ اپنے اسی پرانے خبط میں مبتلا ہیں۔ (بیٹے حضرت یعقوبؑ سے کہنے لگے)۔" O---۹۶۔ "جب خوشخبری دینے والے نے پہنچ کر ان کے منہ پر وہ کرتا ڈالا اسی وقت وہ پھر سے بینا ہو گئے۔ کہا! کیا میں تم سے نہ کہا کرتا تھا کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔" O---[یعنی جب وہ خوشخبری دینے والا آ گیا اور آ کر وہ قمیص حضرت یعقوبؑ کے چہرے پر ڈال دی تو اس سے معجزانہ طور پر ان کی بینائی بحال ہو گئی۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۹۷۔ "انہوں نے کہا ابا جی! آپ ہمارے لئے گناہوں کی بخشش طلب کیجئے بیشک ہم قصوروار ہیں۔" O

(**سورۃ طٰہٰ ۲۰**)---۹۵۔ "موسیٰ (علیہ السلام) نے پوچھا سامری تیرا کیا معاملہ ہے۔" O---۹۶۔ "اس نے جواب دیا کہ مجھے وہ چیز دکھائی دی جو انہیں دکھائی نہیں دی، تو میں نے فرستادۂ الٰہی کے نقش قدم سے ایک مٹھی بھر لی اسے اس میں ڈال دی اسی طرح میرے دل نے یہ بات میرے لیے بھلی بنا دی۔" O---[جمہور مفسرین نے الرَّسُول سے مراد جبرائیل علیہ السلام لیے ہیں اور مطلب یہ بیان کیا ہے کہ جبرائیل علیہ السلام کے گھوڑے کو گزرتے ہوئے سامری نے دیکھا اور اس کے قدموں کے نیچے کی مٹی اس نے سنبھال کر رکھ لی جس میں کچھ خرق عادت اثرات تھے۔ اس مٹی کی مٹھی اس نے پگھلے ہوئے زیورات یا بچھڑے میں ڈالی تو اس میں سے ایک قسم کی آواز نکلنی شروع ہوگئی جو ان کے فتنے کا باعث بن گئی۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۹۷۔ "کہا اچھا جا دنیا کی زندگی میں تیری سزا یہی ہے کہ تو کہتا رہے کہ مجھے نہ چھونا' اور ایک اور بھی وعدہ تیرے ساتھ ہے جو تجھ سے ہرگز نہ ٹلے گا' اور اب تو اپنے اس معبود کو بھی دیکھ لینا جس کا اعتکاف کیے ہوئے تھا کہ ہم اسے جلا کر دریا میں ریزہ ریزہ اڑا دیں گے۔" O---[اس سے معلوم ہوا کہ شرک کے آثار ختم کرنا بلکہ ان کا نام ونشان تک مٹا ڈالنا' چاہے ان کی نسبت کتنی ہی مقدس ہستیوں کی طرف ہو' توہین نہیں' جیسا کہ اہل بدعت' قبر پرست اور تعزیہ پرست باور کراتے ہیں' بلکہ یہ توحید کا منشا اور دینی غیرت کا تقاضا ہے۔ جیسے اس واقعے میں اس اَثَرِ الرَّسُول کو نہیں دیکھا گیا' جس سے ظاہری طور پر روحانی برکات کا مشاہدہ بھی کیا گیا' اس کے باوجود اس کی پروا نہیں کی گئی' اس لیے کہ وہ شرک کا ذریعہ بن گیا تھا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

انتظامی صلاحیتیں

(**سورۃ یوسف ۱۲**)---۵۴۔ "بادشاہ نے کہا اسے میرے پاس لاؤ کہ میں اسے اپنے خاص کاموں کے لیے مقرر کر لوں' پھر جب اس سے بات چیت کی تو کہنے لگا کہ آپ ہمارے آج سے ذی عزت اور امانت دار ہیں۔" O---[جب بادشاہ (ریان بن ولید) پر یوسف علیہ السلام کے علم وفضل کے ساتھ ان کے کردار کی رفعت اور پاک دامنی بھی واضح ہو گئی تو اس نے حکم دیا کہ انہیں میرے سامنے پیش کرو میں انہیں اپنے لیے منتخب کر لوں یعنی اپنا مصاحب اور مشیر خاص بنانا چاہتا ہوں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۵۵۔ "(حضرت یوسف علیہ السلام نے) کہا آپ مجھے ملک کے خزانوں پر مقرر کر دیجئے میں حفاظت کرنے والا اور باخبر ہوں۔" O---[خزانہ ایسی جگہ کو کہتے ہیں جس میں چیزیں محفوظ کی جاتی ہیں۔ زمین کے خزانوں سے مراد وہ گودام ہیں جہاں غلہ جمع کیا جاتا تھا۔ اس کا انتظام اپنے ہاتھ میں لینے کی خواہش اس لیے ظاہر کی کہ مستقبل قریب میں (خواب کی تعبیر کی رو سے) جو قحط سالی کے ایام آنے والے ہیں اس سے نمٹنے کے لیے مناسب انتظامات کیے جا سکیں اور غلے کی معقول مقدار بچا کر رکھی جا سکے۔ عام حالات میں اگرچہ عہدہ ومنصب کی طلب جائز نہیں ہے۔

Marfat.com

لیکن حضرت یوسف علیہ السلام کے اس اقدام سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ خاص حالات میں اگر کوئی شخص یہ سمجھتا ہے کہ قوم اور ملک کو جو خطرات درپیش ہیں اور ان سے نمٹنے کی اچھی صلاحیتیں میرے اندر موجود ہیں جو دوسروں میں نہیں ہیں' تو وہ اپنی اہلیت کے مطابق اس مخصوص عہدے اور منصب کی طلب کر سکتا ہے۔ علاوہ ازیں حضرت یوسف علیہ السلام نے تو سرے سے عہدہ و منصب طلب ہی نہیں کیا' البتہ جب بادشاہ مصر نے انہیں اس کی پیشکش کی تو پھر ایسے عہدے کی خواہش کی جس میں انہوں نے ملک اور قوم کی خدمت کا پہلو نمایاں دیکھا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۵۶۔ ''اسی طرح ہم نے یوسف (علیہ السلام) کو ملک کا قبضہ دے دیا۔ کہ وہ جہاں کہیں چاہے رہے سہے' ہم جسے چاہیں اپنی رحمت پہنچا دیتے ہیں۔ ہم نیکوکاروں کا ثواب ضائع نہیں کرتے۔''O

(سورۃ ص ۳۸)---۳۱۔ ''جب ان کے سامنے شام کے وقت تیز رو خاصے گھوڑے پیش کیے گئے۔''O---[امام رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آیت کا واضح مفہوم یہ ہے کہ اپنے والد ماجد حضرت داؤد علیہ السلام کے بعد آپ مسندِ خلافت پر متمکن ہوئے' کفار سے جہاد کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہتا۔ اس لیے آپ کو گھوڑوں سے بڑی محبت تھی جن پر سوار ہو کر مجاہدین دشمنانِ دین سے جنگ لڑا کرتے تھے۔ آپ گاہے گاہے جہاد کے لیے تیار کیے جانے والے گھوڑوں کا خود معائنہ فرماتے۔ ایک روز آپ نے شاہی اصطبل کے داروغوں کو گھوڑے پیش کرنے کا حکم دیا۔ یکے بعد دیگرے گھوڑے آپ کے سامنے سے گزرتے رہے۔ آپ ان کو صحت مند اور چاق و چوبند دیکھ کر بہت خوش ہوتے اور فرماتے: کہ مجھے ان گھوڑوں سے محض اس لیے محبت اور پیار ہے کہ یہ راہِ خدا میں جہاد کرنے کا ذریعہ ہیں۔ ان کی وجہ سے دین کو شوکت حاصل ہوتی ہے۔ میں ان سے اس لیے ہرگز محبت نہیں کرتا کہ یہ خوبصورت ہیں یا بہت قیمتی ہیں۔ میری ان سے یہ محبت محض رضائے الٰہی کے لیے ہے۔ آپ کے سامنے سے گھوڑوں کے گزرنے کا سلسلہ جاری رہا' یہاں تک کہ سب گھوڑے آپ کے ملاحظہ فرمانے کے بعد اپنے تھانوں پر پہنچ گئے۔ آپ نے پھر حکم دیا کہ ان گھوڑوں کو میرے سامنے دوبارہ پیش کرو۔ اب جب گھوڑے پیش ہونے شروع ہوئے تو آپ ہر گھوڑے کی گردن پر بھی پیار سے ہاتھ پھیرتے اور اس کی پنڈلیوں کو بھی ٹٹولتے۔ اس سے گھوڑوں کے ساتھ آپ کی محبت کا اظہار ہوتا ہے۔ نیز کیونکہ گھوڑوں کی بیماریوں کے بھی آپ ماہر تھے۔ ٹانگیں ٹٹولتے ہوئے یہ بھی خیال رکھتے کہ کسی گھوڑے میں کوئی نقص تو نہیں۔ نیز خلیفۂ وقت ہو کر خود یہ کام کرنا آپ کی عظمت اور فرض شناسی پر بھی دلالت کرتا ہے کہ امورِ جہانبانی انہوں نے نوکروں کے سپرد ہی نہیں کر دیے تھے بلکہ خود ہر چیز پر توجہ کرتے تھے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

انجام

(سورۃ الروم ۳۰)---۹۔ ''کیا انہوں نے زمین میں چل پھر کر یہ نہیں دیکھا کہ ان سے پہلے لوگوں کا انجام کیسا (برا) ہوا؟ وہ ان سے بہت زیادہ توانا (اور طاقتور) تھے اور انہوں نے (بھی) زمین بوئی جوتی تھی اور ان سے زیادہ آباد کی تھی اور ان کے پاس ان کے رسول روشن دلائل لے کر آئے تھے۔ یہ تو ناممکن تھا کہ اللہ تعالیٰ ان پر ظلم کرتا لیکن (دراصل) وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴' مضمون: ترقی]---۱۰۔ ''پھر آخرش برا کرنے والوں کا بہت ہی برا انجام ہوا' اس لیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو جھٹلاتے تھے اور ان کی ہنسی اڑاتے تھے۔''O---۴۲۔ ''زمین میں چل پھر کر دیکھو تو سہی کہ اگلوں کا انجام کیا ہوا' جن میں اکثر لوگ مشرک تھے۔''O

(سورۃ لقمان ۳۱)---۲۲۔ ''اور جو (شخص) اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے تابع کر دے اور ہو بھی وہ نیکوکار یقیناً اس نے مضبوط کڑا تھام لیا' تمام کاموں کا انجام اللہ تعالیٰ کی طرف ہے۔''O

اندھیر، تاریکی

(سورۃ البقرۃ ۲)---۲۵۷۔ ''ایمان لانے والوں کا کارساز اللہ تعالیٰ خود ہے' وہ انہیں اندھیروں سے روشنی کی طرف نکال لے جاتا ہے اور کافروں کے اولیا شیاطین ہیں۔ وہ انہیں روشنی سے نکال کر اندھیروں کی طرف لے جاتے ہیں' یہ لوگ جہنمی ہیں جو ہمیشہ اسی میں پڑے رہیں گے۔''O

(سورۃ المائدۃ ۵)---۱۵۔ ''اے اہل کتاب! یقیناً تمہارے پاس ہمارا رسول ﷺ آ چکے جو تمہارے سامنے کتاب اللہ کی بکثرت ایسی باتیں ظاہر کر رہے ہیں جنہیں تم چھپا رہے تھے اور بہت سی باتوں سے درگزر کرتے ہیں' تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اور واضح کتاب آ چکی ہے۔''O---۱۶۔ ''جس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ انہیں جو رضائے رب کے درپے ہوں سلامتی کی راہیں بتلاتا ہے اور اپنی توفیق سے اندھیروں سے نکال کر نور کی طرف لاتا ہے اور راہِ راست کی طرف ان کی رہبری کرتا ہے۔''O

(سورۃ الانعام ۶)---۱۲۲۔ ''ایسا شخص جو پہلے مردہ تھا پھر ہم نے اس کو زندہ کر دیا اور ہم نے اس کو ایک ایسا نور دے دیا کہ وہ اس کو لیے ہوئے آدمیوں

Marfat.com

میں چلتا پھرتا ہے۔ کیا ایسا شخص اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے؟ جو تاریکیوں سے نکل ہی نہیں پاتا۔ اسی طرح کافروں کو ان کے اعمال خوش نما معلوم ہوا کرتے ہیں۔'' O ---[تفسیر کے لیے باب ۱۴، مضمون: نور]

(**سورۃ ابراھیم ۱۴**)---۱۔ ''الرا! یہ عالی شان کتاب ہم نے آپ کی طرف اتاری ہے کہ آپ لوگوں کو اندھیروں سے اجالے کی طرف لائیں' ان کے پروردگار کے حکم سے' زبردست اور تعریفوں والے اللہ کی طرف۔'' O ---۵۔ ''(یاد رکھو جب کہ) ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں دے کر بھیجا کہ تو اپنی قوم کو اندھیروں سے روشنی میں نکال اور انہیں اللہ کے احسانات یاد دلا۔ اس میں نشانیاں ہیں ہر ایک صبر شکر کرنے والے کے لیے۔'' O

(**سورۃ الحدید ۵۷**)---۹۔ ''وہ (اللہ) ہی ہے جو اپنے بندوں پر واضح آیتیں اتارتا ہے تاکہ وہ تمہیں اندھیروں سے نور کی طرف لے جائے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ تم پر نرمی کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔'' O

(**سورۃ الطلاق ۶۵**)---۱۱۔ ''(یعنی) رسول جو تمہیں اللہ کے صاف صاف احکام پڑھ سناتا ہے تاکہ ان لوگوں کو جو ایمان لائیں اور نیک عمل کریں وہ تاریکیوں سے روشنی کی طرف لے آئے' اور جو شخص اللہ پر ایمان لائے اور نیک عمل کرے اللہ اسے ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جس کے نیچے نہریں جاری ہیں جن میں یہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ بیشک اللہ نے اسے بہترین روزی دے رکھی ہے۔'' O ---[یہ رسول کا منصب اور فریضہ بیان کیا گیا کہ وہ قرآن کے ذریعے سے لوگوں کو اخلاقی پستیوں سے شرک و ضلالت کی تاریکیوں سے نکال ایمان و عمل صالح کی روشنی کی طرف لاتا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

انسانی اعضاء کی گواہیاں

(**سورۃ یٰسٓ ۳۶**)---۶۳۔ ''یہی وہ دوزخ ہے جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا تھا۔'' O ---۶۴۔ ''اپنے کفر کا بدلہ پانے کے لیے آج اس میں داخل ہو جاؤ۔'' O ---۶۵۔ ''ہم آج کے دن ان کے منہ پر مہریں لگا دیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے باتیں کریں گے اور ان کے پاؤں گواہیاں دیں گے' ان کاموں کی جو وہ کرتے تھے۔'' O ---۶۶۔ ''اگر ہم چاہتے تو ان کی آنکھیں بے نور کر دیتے پھر یہ رستے کی طرف دوڑتے پھرتے لیکن انہیں کیسے دکھائی دیتا؟'' O ---۶۷۔ ''اور اگر ہم چاہتے تو ان کی جگہ ہی پر ان کی صورتیں مسخ کر دیتے پھر نہ وہ چل پھر سکتے اور نہ لوٹ سکتے۔'' O ---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: احتساب]

انسانی حقوق

(**سورۃ البقرۃ ۲**)---۳۵۔ ''اور ہم نے کہا اے آدم! رہو تم اور تمہاری بیوی جنت میں اور کھاؤ اس میں بافراغت جہاں سے چاہو۔ مگر نہ قریب جانا اس درخت کے ورنہ شمار ہو گا تمہارا ظالموں میں۔'' O ---۳۶۔ ''پھر پھسلا دیا ان دونوں کو شیطان نے اس درخت کی ترغیب دے کر۔ بالآخر نکلوا دیا ان دونوں کو اس (عیش و آرام) سے تھے وہ جس میں اور ہم نے حکم دیا کہ اتر جاؤ تم سب (یہاں سے) تم ایک دوسرے کے دشمن ہو اور تمہارے لیے زمین میں ٹھکانہ اور گزر بسر کرنا ایک وقت خاص تک۔'' O ---۸۳۔ ''اور جب لیا تھا ہم نے پختہ عہد بنی اسرائیل سے کہ نہ بندگی کرنا تم مگر اللہ تعالیٰ کی۔ اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا اور قرابت داروں اور یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ بھی۔ اور کہنا لوگوں سے اچھی بات اور قائم رکھنا نماز کو اور ادا کرتے رہنا زکوٰۃ۔ مگر پھر گئے تم (اس عہد سے) سوائے چند ایک کے تم میں سے اور تم تو ہو ہی پھر جانے والے۔'' O ---۱۷۷۔ ''نہیں ہے نیکی یہی کہ کر لو تم اپنے چہرے مشرق کی طرف مغرب کی طرف بلکہ نیکی (یہ ہے کہ) آدمی ایمان لائے اللہ پر اور روز آخرت پر اور فرشتوں پر اور اللہ کی کتاب پر اور پیغمبروں پر اور دے مال اس کی محبت میں رشتے داروں کو اور یتیموں کو اور مسکینوں کو اور مسافروں کو اور مانگنے والوں کو اور گردنیں چھڑانے میں اور قائم کرے نماز اور دے زکوٰۃ اور (نیک وہ ہیں جو) پورا کرنے والے ہیں اپنے عہد کو جب عہد کریں اور ثابت قدم رہنے والے ہیں تنگدستی میں اور جسمانی تکالیف میں اور جنگ کے وقت یہی لوگ ہیں راست باز اور یہی لوگ ہیں متقی۔'' O ---۱۷۸۔ ''اے ایمان والو! فرض کیا گیا ہے تم پر قصاص لینا مقتولوں کا (قتل کیا جائے) آزاد بدلے میں آزاد کے اور غلام بدلے میں غلام کے اور عورت بدلے میں عورت کے۔ سو وہ شخص جس کو معاف کر دیا جائے اس کے بھائی کی طرف سے (قصاص میں سے) کچھ تو لازم (اس پر) پیروی کرنا معروف طریقے کی اور ادا کرنا مقتول (کے ورثا) کو احسن طریقے سے یہ رعایت ہے تمہارے رب کی طرف سے اور رحمت ہے۔ پھر زیادتی کرے اس کے بعد تو اس کے لئے ہے دردناک عذاب۔'' O ---[زمانہ جاہلیت میں کوئی نظم اور قانون تو تھا ہی نہیں۔ اس لیے زورآور قبیلے کمزور قبیلوں پر جس طرح چاہتے ظلم و جور کا ارتکاب کر لیتے۔ ایک ظلم کی شکل یہ تھی کہ کسی طاقتور قبیلے کا کوئی مرد قتل ہو جاتا تو وہ صرف قاتل کو قتل کرنے کے بجا

Marfat.com

قاتل کے قبیلے کے کئی مردوں کو بلکہ بسا اوقات پورے قبیلے ہی کو تہس نہس کرنے کی کوشش کرتے - اور عورت کے بدلے مرد اور غلام کے بدلے آزاد کو قتل کرتے - اللہ تعالیٰ نے اس فرق کو اور امتیاز کو ختم کرتے ہوئے فرمایا کہ جو قاتل ہوگا قصاص (بدلہ) میں اسی کو قتل کیا جائے گا - قاتل آزاد ہے تو بدلے میں وہی آزاد - غلام ہے تو بدلے میں وہی غلام اور عورت ہے تو بدلے میں وہی عورت ہی قتل کی جائے گی - نہ کہ غلام کی جگہ آزاد اور عورت کی جگہ مرد - یا ایک مرد کے بدلے میں متعدد مرد - اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ مرد اگر عورت کو قتل کردے تو قصاص میں کوئی عورت قتل کی جائے گی - یا عورت مرد کو قتل کردے تو کسی مرد کو قتل کیا جائے گا - (جیسا کہ ظاہری الفاظ سے مفہوم نکلتا ہے) بلکہ یہ الفاظ شان نزول کے اعتبار سے ہیں جس سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ قصاص میں قاتل ہی کو قتل کیا جائے گا - چاہے مرد ہو یا عورت - طاقتور ہو یا کمزور - (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] --- ۱۸۸ - ''اور نہ کھاؤ تم ایک دوسرے کا مال آپس میں ناحق اور (نہ) پہنچاؤ اس کو حاکموں تک اس غرض سے کہ کھا جاؤ کچھ حصہ لوگوں کے مال کا ناجائز طریقے سے حالانکہ تم جانتے ہو۔'' O --- ۲۱۳ - ''تھے سب انسان ایک ہی امت (پھر ان میں اختلافات ہو گئے) تو بھیجے اللہ تعالیٰ نے انبیاء بشارت دینے والے اور خبردار کرنے والے اور نازل کی ان کے ساتھ اپنی کتاب مبنی بر حق تا کہ فیصلہ کرے وہ لوگوں کے درمیان ان باتوں کا اختلاف کرتے تھے وہ جن میں - اور نہیں اختلاف کیا کتاب میں مگر ان لوگوں نے جنہیں دی گئی تھی وہ اس کے بعد کہ آ چکے تھے ان کے پاس واضح احکام محض آپس کی ضد کی بنا پر پھر ہدایت دی اللہ نے ان لوگوں کو جو ایمان لائے (محمد ﷺ پر) ان باتوں میں جن میں اختلاف کیا کرتے تھے (پہلے لوگ) حق کی اپنے حکم سے اور اللہ ہی ہدایت دیتا ہے جسے چاہے سیدھے راستے کی۔'' O --- ۲۱۵ - ''پوچھتے ہیں لوگ تم سے کہ کیا خرچ کریں وہ؟ کہو جو کچھ خرچ کرو تم مال میں سے سو وہ ہے والدین کے لئے، رشتہ داروں کے لئے اور یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کے لئے اور جو بھی کرتے ہو تم کوئی بھلائی تو بیشک اللہ تعالیٰ اس سے پوری طرح باخبر ہے۔'' O

(سورۃ آل عمران ۳) --- ۱۰۴ - ''اور چاہئے کہ رہے تم میں (ہمیشہ) ایک جماعت ایسے لوگوں کی جو دعوت دیتے رہیں نیکی کی طرف اور حکم دیں اچھے کاموں کا اور منع کریں برے کاموں سے اور یہی لوگ ہیں درحقیقت فلاح پانے والے۔'' O

(سورۃ النساء ۴) --- ۱ - ''اے انسانو! ڈرو اپنے رب سے جس نے پیدا کیا تم کو ایک جان سے اور پیدا کیا اسی میں سے جوڑا اس کا اور پھیلائے ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں اور ڈرتے رہو اس اللہ سے کہ سوال کرتے ہو تم ایک دوسرے سے جس کا واسطہ دے کر اور ڈرتے رہو رشتوں (کی نزاکت) سے بھی بیشک اللہ تعالیٰ ہے تم پر ہر وقت نگران۔'' O --- [ارحام، رحم کی جمع ہے مراد رشتے داریاں ہیں جو رحم مادر کی بنیاد پر ہی قائم ہوتی ہیں - اس سے محرم اور غیر محرم دونوں رشتے مراد ہیں - رشتوں ناطوں کا توڑنا سخت کبیرہ گناہ ہے جسے قطع رحمی کہتے ہیں - احادیث میں قرابت داریوں کو ہر صورت میں قائم رکھنے اور ان کے حقوق ادا کرنے کی بڑی تاکید اور فضیلت بیان کی گئی ہے جسے صلہ رحمی کہتے ہیں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] --- ۳۶ - ''اور بندگی کرو اللہ تعالیٰ کی اور نہ شریک بناؤ اس کا (کسی کو) ذرا بھی اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو اور رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، رشتے دار ہمسایوں، بیگانہ ہمسایوں، پاس کے اٹھنے بیٹھنے والوں، مسافروں اور اپنے لونڈی، غلاموں کے ساتھ بھی (حسن سلوک کرو) بیشک اللہ نہیں پسند کرتا ان لوگوں کو جو ہوں مغرور اور شیخی بگھارنے والے۔'' O

(سورۃ المائدۃ ۵) --- ۳۲ - ''اس بنا پر ہم نے بنی اسرائیل پر لازم کیا کہ جس نے کسی کو قتل کیا بغیر اس کے کہ وہ جان کا بدلہ ہو یا زمین میں فساد مچا ہو تو اس نے گویا سب انسانوں کو قتل کیا - اور جس نے ایک جان کو بچایا اس نے گویا سب انسانوں کو بچا لیا - اور ان کے پاس ہمارے رسول کھلے نشان لے کر آ چکے ہیں - پھر بھی اس کے باوجود ان میں بہت سے زمین میں حد سے نکل جاتے ہیں۔'' O --- ۳۳ - ''ان لوگوں کی سزا جو اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلانے کو دوڑتے ہیں، یہ ہے کہ وہ قتل کر دیئے جائیں یا سولی پر چڑھا دیئے جائیں یا ان کے ہاتھ اور پاؤں الٹی طرف سے کاٹ دیئے جائیں یا وہ ملک بدر کر دیئے جائیں۔ یہ ان کے لیے دنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں انہیں بڑا عذاب ہوگا۔'' O --- ۳۴ - ''سوائے ان کے جو اس سے پہلے کہ تم ان پر قابو پاؤ توبہ کر لیں - ہاں! جان لو کہ اللہ تعالیٰ بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔'' O --- [تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: ڈاکہ زنی] --- ۴۵ - ''اور ہم نے ان پر لازم کیا تھا کہ جان کے بدلے جان، آنکھ کے بدلے آنکھ، ناک کے بدلے ناک، کان کے بدلے کان، دانت کے بدلے دانت، اور زخموں کا پورا بدلہ لیا جائے گا - پھر جس نے اسے معاف کر دیا تو وہ اس کے لئے کفارہ ہو جائے گا - اور جس نے اس کے مطابق جو اللہ تعالیٰ نے اتارا فیصلہ نہ کیا وہ ظالم ہیں۔'' O

(سورۃ الانعام ۶) --- ۱۵۱ - ''کہہ آؤ میں تمہیں سناؤں کہ تمہارے رب نے تم پر کیا حرام کیا ہے، یہ کہ اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرو مگر اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو اور اپنی اولاد کو مفلسی کی وجہ سے قتل نہ کرو ہم تمہیں بھی رزق دیتے ہیں اور انہیں بھی - اور بے حیائی کی باتوں کے وہ ظاہر ہوں یا چھپی ان کے پاس نہ جاؤ اور جس جان کو اللہ نے حرام کیا ہے اسے قتل نہ کرو مگر حق کی بنا پر ان باتوں کی وہ تمہیں تاکید کرتا ہے تاکہ تمہیں عقل آئے۔'' O --- ۱۵۲ - ''اور یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ - مگر عمدہ طریقے سے یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچ جائے - اور ناپ تول کو انصاف سے پورا کرو - ہم کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ

Marfat.com

تکلیف نہیں دیتے - اور جب تم بات کرو تو انصاف کرو اگرچہ وہ رشتہ دار ہو - اور اللہ تعالیٰ سے کیے عہد کو پورا کرو - ان باتوں کی وہ تمہیں تاکید کرتا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔'' O ---۱۶۵۔ ''اور اسی نے تمہیں زمین کا فرمانروا بنایا ہے - اور ایک دوسرے پر تمہارے درجے بلند کیے ہیں تاکہ جو کچھ اس نے تمہیں دیا ہے اس میں تمہیں آزمائے - بیشک تیرا رب جلد سزا دینے والا ہے - اور بیشک وہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔'' O

(**سورۃ الاعراف ۷**)---۱۹۔ ''اور اے آدمؑ! تو اور تیری بیوی اس باغ میں رہو اور جہاں سے چاہو کھاؤ مگر اس درخت کے پاس نہ جانا ورنہ ظالموں میں ہو جاؤ گے۔'' O ---۲۰۔ ''پھر شیطان نے ان کے دل میں وسوسہ ڈالا تاکہ ان کے ننگ جو ان سے چھپے ہوئے تھے ان پر ظاہر کر دے - اور ان سے کہنے لگا تمہارے رب نے تمہیں اس درخت سے صرف اس لئے روکا ہے کہ تم فرشتے نہ بن جاؤ یا ہمیشہ رہنے والوں میں نہ ہو جاؤ۔'' O ---۲۱۔ ''اور اس نے قسم کھا کر کہا کہ میں تمہارے خیر خواہوں میں سے ہوں۔'' O ---۲۲۔ ''چنانچہ اس نے انہیں دھوکے سے گرا لیا - پھر جب انہوں نے اس درخت کو چکھا تو ان پر ان کے ننگ ظاہر ہو گئے اور وہ لگے باغ کے پتوں کو اپنے اوپر لپیٹنے اور ان کے رب نے انہیں آواز دی، کیا میں نے تمہیں اس درخت سے منع نہیں کیا تھا اور کہا نہ تھا کہ شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے۔'' O ---۲۳۔ ''وہ بولے - اے ہمارے رب! ہم نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے اور اگر تو نے ہمیں نہ بخشا اور رحم نہ کیا تو ہم ضرور نقصان پانے والوں میں ہو جائیں گے۔'' O ---۲۴۔ ''اس نے کہا، اتر جاؤ تم ایک دوسرے کے دشمن ہو گے اور تمہارے لئے ایک وقت تک زمین میں ٹھہرنے کی جگہ اور سامان ہو گا۔'' O ---۲۵۔ ''اس نے کہا، اسی میں تم جیو گے، اسی میں تم مرو گے اور اسی سے تم نکالے جاؤ گے۔'' O ---۲۷۔ ''اے بنی آدم! تمہیں شیطان فتنے میں نہ ڈال دے جس طرح اس نے تمہارے ماں باپ کو جنت سے ان کا لباس اتروا کر نکلوا دیا تھا تاکہ انہیں ان کے ننگ دکھائے - وہ تمہیں دیکھتا ہے وہ اور اس کا قبیلہ جہاں سے تم انہیں نہیں دیکھتے - ہم نے شیطانوں کو ان لوگوں کا جو ایمان نہیں رکھتے، دوست بنایا ہے۔'' O ---۵۶۔ ''اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد پیدا نہ کرو - اور ڈر اور لالچ سے اسے پکارتے رہو - اللہ تعالیٰ کی رحمت نیکوکاروں کے قریب ہوتی ہے۔'' O

(**سورۃ الانفال ۸**)---۶۱۔ ''اور اگر وہ صلح کے لئے جھکیں تو تو بھی اس کے لئے جھک جا اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر وہ سننے والا، جاننے والا ہے۔'' O

(**سورۃ التوبہ ۹**)---۶۔ ''اور اگر مشرکوں میں سے کوئی تجھ سے پناہ مانگے تو اسے پناہ دے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کا کلام سنے - پھر اسے اس کی محفوظ جگہ پر پہنچا دے - یہ اس لئے کہ وہ ایسے لوگ ہیں جو علم نہیں رکھتے۔'' O ---۷۱۔ ''اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے رفیق ہیں - وہ پسندیدہ باتوں کی تلقین کرتے ہیں، ناپسندیدہ باتوں سے منع کرتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرتے ہیں - ان ہی لوگوں پر اللہ تعالیٰ رحم کرے گا - اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے۔'' O ---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۹، مضمون: مومن، متقی]

(**سورۃ یٰس ۳۶**)---۵۹۔ ''اے گناہ گارو! آج تم الگ ہو جاؤ۔'' O ---۶۰۔ ''اے اولادِ آدم! کیا میں نے تم سے قول قرار نہیں لیا تھا کہ تم شیطان کی عبادت نہ کرنا، وہ تو تمہارا کھلا دشمن ہے۔'' O ---۶۱۔ ''اور میری ہی عبادت کرنا - سیدھی راہ یہی ہے۔'' O ---۶۲۔ ''شیطان نے تو تم میں سے بہت ساری مخلوق کو بہکا دیا - کیا تم عقل نہیں رکھتے۔'' O

(**سورۃ الحجرات ۴۹**)---۱۳۔ ''اے لوگو! ہم نے تم سب کو ایک (ہی) مرد و عورت سے پیدا کیا ہے اور اس لیے کہ تم آپس میں ایک دوسرے کو پہچانو کنبے اور قبیلے بنا دیئے ہیں، اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم سب میں سے باعزت وہ ہے جو سب سے زیادہ ڈرنے والا ہے۔ یقین مانو کہ اللہ تعالیٰ دانا اور باخبر ہے۔'' O

---[دورِ جاہلیت کے عرب دیگر گوناگوں خرابیوں کے ساتھ ساتھ تفاخر کی بیماری میں بُری طرح مبتلا تھے۔ وہ اپنے آپ کو سب سے برتر، اشرف اور اعلیٰ خیال کرتے - ان سب میں قریش کے فخر و مباہات کی شان ہی الگ تھی - جب مکہ فتح ہوا اور اس کی فضاؤں میں اسلام کا پرچم لہرانے لگا تو حضور ﷺ نے حضرت بلالؓ کو یاد فرمایا اور حکم دیا کہ کعبہ کی چھت پر چڑھ جاؤ اور اذان دو - تعمیلِ ارشاد میں بلالؓ نے کعبہ کے اوپر چڑھ کر اذان دینی شروع کی تو شرفائے قریش پر کوہِ الم ٹوٹ پڑا - ان کے دِلی حزن و ملال کا اندازہ اس مکالمہ سے لگائیے جو اُن میں ہوا - عتاب ابنِ اسید بولا اللہ کا شکر ہے میرا باپ یہ روح فرسا منظر دیکھنے سے پہلے مَر گیا - حارث ابنِ ہشام کہنے لگا کہ اس کالے کوّے کے بغیر محمد (فداہ ابی و امی) کو اور کوئی موذن نہیں ملا - سہیل ابنِ عمرو نے کہا جیسے اللہ کی مرضی - ابوسفیان نے کہا میں تو کچھ نہیں کہتا - ایسا نہ ہو کہ ہماری اس گفتگو پر اللہ تعالیٰ ان کو آگاہ کر دے - اسی وقت یہ آیت نازل ہوئی اور ان کے اس زعمِ باطل کو پاش پاش کر کے رکھ دیا - تفاخر کا یہ نظریہ فقط جاہل اور غیر مہذب عربوں تک ہی محدود نہ تھا بلکہ روئے زمین پر جو متمدن اور شائستہ قومیں آباد تھیں وہ سب کی سب کسی نہ کسی صورت میں اس بیماری میں مبتلا تھیں - کہیں اپنی نسل اور قومیت پر فخر کیا جاتا تھا - کہیں ان کے وطن کی سرزمین ان کی بڑائی اور برتری کا باعث تھی - کہیں زبان و رنگ وجہِ افتخار بنے ہوئے تھے - اس فاسد نظریہ نے مختلف قوموں کو متحارب گروہوں میں تقسیم کر دیا تھا - ہر قوم اپنی نسلی شرافت اور اپنے خطہ زمین کی عظمت کے باعث اپنا یہ حق سمجھتی تھی کہ وہ دوسرے ممالک کو تاخت و تاراج کرے ان کی دولت کو لوٹے، ان کے باشندوں کو اپنا غلام بنائے اور انہیں اپنے مقاصد کے لیے استعمال کرے - اس شر انگیز نظریہ کے باعث جنگ و جدال کا لامتناہی سلسلہ جاری رہا اور شرفِ انسانی کی قبا تہذیب و تمدن کے علمبرداروں کے

Marfat.com

ہاتھوں تار تار ہوتی رہی۔ یہ گمراہیاں صرف اس زمانہ میں ہی موجود نہ تھیں جنہیں ازمنۂ مظلمہ کہا جاتا ہے بلکہ آج بھی ان کی ہلاکت آفرینیوں سے انسانیت کی جبیں شرم کے مارے عرق آلود ہوتی رہتی ہے۔ بھارت، جسے دنیا بھر میں سب سے بڑا جمہوری ملک ہونے کا دعویٰ ہے، وہاں آج بھی طبقاتی امتیازات جوں کے توں قائم ہیں۔ بھارت کے طول وعرض میں اس بیسویں صدی میں بھی اچھوت نہ اعلیٰ ذات کے ہندوؤں کے مندروں میں جا کر پوجا پاٹ کر سکتے ہیں اور نہ ہی ان کے کنوؤں سے پانی بھر سکتے ہیں۔ امریکہ میں بے شمار ایسے ہوٹل ہیں جن کے دروازوں پر جلی حروف میں لکھا ہوتا ہے: ''ریڈ انڈین (وہاں کے اصل باشندے) اور کتے داخل نہیں ہو سکتے۔'' سفید فام باشندوں کے سکول اور کالج تک مخصوص ہیں جہاں سیاہ فام حبشی تعلیم حاصل نہیں کر سکتے۔ اپنی قوم قومی برتری کا یہ غرور تھا جس نے جرمن قوم میں ہٹلر کا روپ اختیار کیا اور کروڑوں انسانوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ وطنیت، قوم، رنگ، نسل اور زبان کے بتوں کی پوجا آج بھی اسی زور شور سے ہو رہی ہے۔ اس مختصر سی آیت میں ان تمام بنیادوں کو منہدم کر کے رکھ دیا جن پر مختلف قوموں نے اپنی اپنی برتری اور شرافت کے ایوان تعمیر کر رکھے تھے۔ فرمایا اے لوگو! تم ایک ہی باپ اور ایک ہی ماں کی اولاد ہو، تمہاری نسل کا سلسلہ اس ایک اصل سے جا کر ملتا ہے۔ تمہارا خالق بھی ایک ہے۔ تمہارا مادۂ تخلیق بھی یکساں ہے۔ تمہاری پیدائش کا طریقہ بھی ایک جیسا ہے۔ اتنی بڑی یکسانیتوں کے باوجود تمہارا ایک دوسرے پر برتری کا دعویٰ سراسر کم فہمی اور نادانی ہے۔ اولادِ آدم کا مختلف شعوب و قبائل میں بٹنا اس لیے نہیں کہ ایک قبیلہ دوسرے قبیلہ کو حقیر سمجھے اور اپنے آپ کو اشرف و اعلیٰ خیال کرے، بلکہ اس لیے ہے کہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو اور باہمی معاملات میں گڑبڑ پیدا نہ ہو۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)] ---[کسی خاندان میں پیدا ہونا، کسی زمین کا باشندہ ہونا اور چہرے کی کوئی خاص رنگت اس میں انسان کی اپنی کوشش اور سعی کا کوئی دخل نہ تھا اس لیے قرآن کریم نے اس کو وجہِ افتخار قرار نہ دیا البتہ ایک چیز ہے جس سے انسان کا مرتبہ دوسرے لوگوں سے برتر اور اعلیٰ ہو جاتا ہے اور اس میں انسان کی ذاتی کوشش کا بھی دخل ہے اور وہ ہے تقویٰ۔ تقویٰ کی بنا پر جو معزز و محترم ہو گا وہ کبر وغرور سے یکسر پاک ہو گا اور ایسے شخص کا وجود نہ صرف اپنے ملک اور قوم کے لیے باعثِ خیر و برکت ہو گا بلکہ تمام نوعِ انسانی اس کے فیوض و برکات سے مستفیض ہوتی رہے گی۔ حضور رحمتِ عالم ﷺ نے مختلف مواقع پر بڑے اثر انگیز انداز میں اس حقیقت کو بیان فرمایا ہے۔ چند ارشاداتِ نبوی سماعت فرمایئے:

فتح مکہ کے دن حضور ﷺ نے اپنی اونٹنی قصویٰ پر سوار ہو کر طواف کیا۔ مسجد لوگوں سے کھچا کھچ بھری ہوئی تھی۔ اونٹنی کے بیٹھنے کے لیے بھی جگہ نہ تھی۔ حضور ﷺ لوگوں کے بازوؤں کا سہارا لے کر اونٹنی سے اُترے۔ حضور ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا: ''سب تعریفیں اللہ کے لیے جس نے تم سے عہدِ جاہلیت کی خامیاں دور کر دیں اور تمہیں تکبر سے پاک کر دیا۔ اے لوگو! انسانوں کے بس دو ہی گروہ ہیں۔ ایک نیک، متقی جو اللہ کے نزدیک محترم ہے۔ دوسرا بدکار، بدبخت، جو اللہ کے نزدیک حقیر ہے۔ ورنہ سارے انسان آدم کی اولاد ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آدم کو مٹی سے پیدا فرمایا۔ حجۃ الوداع کے موقع پر حضور ﷺ نے خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا: ''اے لوگو! تمہارا رب ایک ہے۔ کسی عربی کو عجمی پر، کسی عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت نہیں۔ نہ کسی کالے کو سرخ پر اور نہ کسی سرخ کو کالے پر برتری حاصل ہے بجز تقویٰ کے۔ اللہ کے نزدیک تم میں سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ متقی ہو گا۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

سورۃ ق (۵۰) ---۱۶۔ ''ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے اور اس کے دل میں جو خیالات اٹھتے ہیں ان سے ہم واقف ہیں اور ہم اس کی رگ جان سے بھی زیادہ اس سے قریب ہیں۔'' O ---۱۷۔ ''جس وقت دو لینے والے جا لیتے ہیں ایک دائیں طرف اور ایک بائیں طرف بیٹھا ہوا ہے۔'' O ---۱۸۔ ''(انسان) منہ سے کوئی لفظ نکال نہیں پاتا مگر کہ اس کے پاس نگہبان تیار ہے۔'' O ---۱۹۔ ''اور موت کی بے ہوشی حق لے کر آ پہنچی، یہی ہے جس سے تو بدکتا تھا۔'' O ---۲۰۔ ''اور صور پھونک دیا جائے گا۔ وعدۂ عذاب کا دن یہی ہے۔'' O ---۲۱۔ ''اور ہر شخص اس طرح آئے گا کہ اس کے ساتھ ایک لانے والا اور ایک گواہی دینے والا۔'' O ---۲۲۔ ''یقیناً تو اس سے غفلت میں تھا لیکن ہم نے تیرے سامنے سے پردہ ہٹا دیا پس آج تیری نگاہ بہت تیز ہے۔'' O ---۲۳۔ ''اس کا ہم نشین (فرشتہ) کہے گا یہ حاضر ہے جو کہ میرے پاس تھا۔'' O ---۲۴۔ ''ڈال دو جہنم میں ہر کافر سرکش کو۔'' O ---۲۵۔ ''جو نیک کام سے روکنے والا حد سے گزر جانے والا اور شک کرنے والا تھا۔'' O ---[یعنی اپنے ہر کام میں اخلاق کی حدیں توڑ دینے والا تھا۔ اپنے مفاد اور اپنی خواہشات کی خاطر سب کچھ کر گزرنے کے لیے تیار تھا۔ حرام طریقوں سے مال سمیٹتا اور حرام راستوں میں صرف کرتا تھا۔ لوگوں کے حقوق پر دست درازی کرتا تھا۔ نہ اس کی زبان کسی حد کی پابند تھی نہ اس کے ہاتھ کسی ظلم اور زیادتی سے رکتے تھے۔ بھلائی کے راستے میں صرف رکاوٹیں ڈالنے ہی پر بس نہ کرتا تھا، آگے بڑھ کر بھلائی اختیار کرنے والوں کو ستاتا تھا اور بھلائی کے لیے کام کرنے والوں پر ستم ڈھاتا تھا۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

سورۃ الطور (۵۲) ---۱۔ ''قسم ہے طور کی۔'' O ---۲۔ ''اور لکھی ہوئی کتاب کی۔'' O ---۳۔ ''جو جھلی کے کھلے ہوئے ورق میں ہے۔'' O ---۴۔ ''اور آباد گھر کی۔'' O ---۵۔ ''اور اونچی چھت کی۔'' O ---۶۔ ''اور بھڑکائے ہوئے سمندر کی۔'' O ---۷۔ ''بیشک آپ کے رب کا عذاب ہو کر رہنے والا ہے۔'' O ---۸۔ ''اسے کوئی روکنے والا نہیں۔'' O ---۹۔ ''جس دن آسمان تھرتھرانے لگے گا۔'' O ---۱۰۔ ''اور پہاڑ چلنے پھرنے لگیں گے۔'' O ''اس دن جھٹلانے والوں کی (پوری) خرابی ہے۔'' O ---۱۲۔ ''جو اپنی بیہودہ گوئی میں اچھل کود کر رہے ہیں۔'' O ---۱۳۔ ''جس دن وہ دھکے

Marfat.com

دے دے کر آتش جہنم کی طرف لائے جائیں گے۔'' O ---۱۴۔ ''یہی وہ آتش دوزخ ہے جسے تم جھوٹ بتلاتے تھے۔'' O ---۱۵۔ ''(اب بتاؤ) کیا یہ جادو ہے؟ یا تم دیکھتے ہی نہیں ہو۔'' O ---۱۶۔ ''جاؤ دوزخ میں اب تمہارا صبر کرنا اور نہ کرنا تمہارے لیے یکساں ہے۔ تمہیں فقط تمہارے کیے کا بدلہ دیا جائے گا۔'' O ---۱۷۔ ''یقیناً پرہیز گار لوگ جنتوں میں اور نعمتوں میں ہیں۔'' O ---۱۸۔ ''جو انہیں ان کے رب نے دے رکھی ہیں اس پر خوش خوش ہیں اور ان کے پروردگار نے انہیں جہنم کے عذاب سے بھی بچا لیا ہے۔'' O ---۱۹۔ ''تم مزے سے کھاتے پیتے رہو ان اعمال کے بدلے جو تم کرتے تھے۔'' O ---۲۰۔ ''برابر بچھے ہوئے شاندار تختے پر تکیے لگائے ہوئے۔ اور ہم نے ان کے نکاح بڑی بڑی آنکھوں والی (حوروں) سے کر دیئے ہیں۔'' O ---۲۱۔ ''اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد نے بھی ایمان میں ان کی پیروی کی ہم ان کی اولاد کو ان تک پہنچا دیں گے اور ان کے عمل سے ہم کچھ کم نہ کریں گے، ہر شخص اپنے اپنے اعمال کا گروی ہے۔'' O

(سورۃ التحریم ۶۶) ---۶۔ ''اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان ہیں اور پتھر جس پر سخت دل مضبوط فرشتے مقرر ہیں جنہیں جو حکم اللہ تعالیٰ دیتا ہے اس کی نافرمانی نہیں کرتے بلکہ جو حکم دیا جائے بجا لاتے ہیں۔'' O --- [یہ آیت بتاتی ہے کہ ایک شخص کی ذمہ داری صرف اپنی ذات ہی کو خدا کے عذاب سے بچانے کی کوشش تک محدود نہیں ہے بلکہ اس کا کام یہ بھی ہے کہ نظام فطرت نے جس خاندان کی سربراہی کا بار اس پر ڈالا ہے اس کو بھی وہ اپنی حدِ استطاعت تک ایسی تعلیم و تربیت دے جس سے وہ خدا کے پسندیدہ انسان بنیں، اور وہ جہنم کی راہ پر جا رہے ہوں تو جہاں تک بھی اس کے بس میں ہو، ان کو اس سے روکنے کی کوشش کرے۔ اس کو صرف یہی فکر نہیں ہونی چاہیے کہ اس کے بال بچے دُنیا میں خوشحال ہوں بلکہ اس سے بھی بڑھ کر اسے یہ فکر ہونے چاہیے کہ وہ آخرت میں جہنم کا ایندھن نہ بنیں۔ بخاری میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے ہر ایک راعی ہے اور ہر ایک رعیت کے معاملہ میں جواب دہ ہے۔ حکمران راعی ہے اور وہ اپنی رعیت کے معاملہ میں جواب دہ ہے۔ مرد اپنے گھر والوں کا راعی ہے اور وہ ان کے بارے میں جواب دہ ہے۔ اور عورت اپنے شوہر کے گھر اور بچوں کی راعی ہے اور وہ ان کے بارے میں جوابدہ ہے۔" (از تفسیر نمبر ۱۶ تفہیم القرآن)]

ان شاء اللہ

(سورۃ الکہف ۱۸) ---۲۳۔ ''اور ہرگز ہرگز کسی کام پر یوں نہ کہنا کہ میں اسے کل کروں گا۔'' O ---۲۴۔ ''مگر ساتھ ہی ان شاء اللہ کہہ لینا۔ اور جب بھی بھولے، اپنے پروردگار کی یاد کر لیا کرنا اور کہتے رہنا کہ مجھے پوری امید ہے کہ میرا رب مجھے اس سے بھی زیادہ ہدایت کے قریب کی بات کی رہبری کرے۔'' O --- [مفسرین کہتے ہیں کہ یہودیوں نے نبی کریم ﷺ سے تین باتیں پوچھی تھیں، روح کی حقیقت کیا ہے اور اصحاب کہف اور ذوالقرنین کون تھے؟ کہتے ہیں کہ یہی سوالات اس سورت کے نزول کا سبب بنے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں تمہیں کل جواب دوں گا لیکن اس کے بعد ۱۵ دن تک جبرائیل وحی لے کر نہیں آئے۔ پھر جب آئے تو اللہ تعالیٰ نے انشاء اللہ کہنے کا یہ حکم دیا۔ آیت میں کل (غد) سے مراد مستقبل ہے یعنی جب بھی مستقبل قریب یا بعید میں کوئی کام کرنے کا عزم کرو تو ان شاء اللہ ضرور کہا کرو۔ کیونکہ انسان کو تو پتہ نہیں کہ وہ جس بات کا عزم ظاہر کر رہا ہے اس کی توفیق بھی اسے اللہ کی مشیت سے ملتی ہے یا نہیں۔ اگر کلام یا وعدہ کرتے وقت ان شاء اللہ کہنا بھول جاؤ' تو جس وقت بھی یاد آ جائے ان شاء اللہ کہہ لو۔ یا پھر رب کو یاد کرنے کا مطلب اس کی تسبیح و تحمید اور اس سے استغفار ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الفتح ۴۸) ---۲۷۔ ''یقیناً اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو خواب سچا دکھایا کہ ان شاء اللہ آپ یقیناً پورے امن و امان کے ساتھ مسجد حرام میں داخل ہوں گے سر منڈواتے ہوئے اور سر کے بال کترواتے ہوئے (چین کے ساتھ) نڈر ہو کر وہ ان امور کو جانتا ہے جنہیں آپ نہیں جانتے پس اس نے اس سے پہلے ایک نزدیک کی فتح آپ کو میسر کی۔'' O --- [کفار مکہ نے جس زعم کی بنا پر مسلمانوں کو عمرے سے روکنے کا یہ سارا کھیل کھیلا تھا وہ یہ تھا کہ جس کو ہم عمرہ کرنے دینا چاہیں گے وہ عمرہ کر سکے گا، اور جب ہم اسے کرنے دیں گے اسی وقت وہ کر سکے گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ یہ ان کی مشیت پر نہیں بلکہ ہماری مشیت پر موقوف ہے۔ اس سال عمرے کا نہ ہو سکنا اس لیے نہیں ہوا کہ کفار مکہ نے یہ چاہا تھا کہ وہ نہ ہو، بلکہ یہ اس لیے ہوا کہ ہم نے اس کو نہ ہونے دینا چاہا تھا۔ اور آئندہ یہ عمرہ اگر ہم چاہیں گے تو ہو گا خواہ کفار چاہیں یا نہ چاہیں۔ مسلمان بھی جو عمرہ کریں گے تو اپنے زور سے نہیں کریں گے بلکہ اس بنا پر کریں گے کہ ہماری مشیت یہ ہو گی کہ وہ عمرہ کریں۔ ورنہ ہماری مشیت اگر اس کے خلاف ہو تو ان کا یہ بل بوتا نہیں ہے کہ خود عمرہ کر ڈالیں۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(سورۃ الصف ۶۱) ---۱۴۔ ''اے ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ کے مددگار بن جاؤ۔ جس طرح حضرت مریم کے بیٹے حضرت عیسیٰ نے حواریوں سے فرمایا کہ

Marfat.com

کون ہے جو اللہ کی راہ میں میرا مددگار بنے؟ حواریوں نے کہا ہم اللہ کی راہ میں مددگار ہیں، پس بنی اسرائیل میں سے ایک جماعت تو ایمان لائی اور ایک جماعت نے کفر کیا تو ہم نے مومنوں کی انکے دشمنوں کے مقابلہ میں مدد کی پس وہ غالب آ گئے۔" O [تمام حالتوں میں، اپنے اقوال وافعال کے ذریعے سے بھی اور جان ومال سے بھی۔ جب جس وقت بھی اور جس حالت میں بھی تمہیں اللہ اور اس کا رسول اپنے دین کیلئے پکارے تم فوراً ان کی پکار پر لبیک کہو، جس طرح حواریین نے عیسیٰ علیہ السلام کی پکار پر لبیک کہا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

انصار مدینہ

(سورۃ الانفال ۸)---۷۲۔ "جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور جن لوگوں نے ان کو پناہ دی اور مدد کی یہ سب آپس میں ایک دوسرے کے رفیق ہیں اور جو ایمان تو لائے ہیں لیکن ہجرت نہیں کی تمہارے لیے ان کی کچھ بھی رفاقت نہیں جب تک کہ وہ ہجرت نہ کریں۔ ہاں اگر وہ تم سے دین کے بارے میں مدد طلب کریں تو تم پر مدد کرنا ضروری ہے سوائے ان لوگوں کے کہ تم میں اور ان میں عہد و پیمان ہے تم جو کچھ کر رہے ہو اللہ خوب دیکھتا ہے۔" O ---۷۴۔ "جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور جنہوں نے پناہ دی اور مدد پہنچائی۔ یہی لوگ سچے مومن ہیں ان کے لیے بخشش ہے اور عزت کی روزی۔" O

(سورۃ التوبۃ ۹)---۱۰۰۔ "اور جو مہاجرین اور انصار سابق اور مقدم ہیں اور جتنے لوگ اخلاص کے ساتھ ان کے پیرو ہیں اللہ ان سب سے راضی ہوا اور وہ سب اس سے راضی ہوئے اور اللہ نے ان کے لیے ایسے باغ مہیا کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی جن میں ہمیشہ رہیں گے یہ بڑی کامیابی ہے۔" O ---۱۱۷۔ "اللہ تعالیٰ نے پیغمبر کے حال پر توجہ فرمائی اور مہاجرین اور انصار کے حال پر بھی جنہوں نے ایسی تنگی کے وقت پیغمبر کا ساتھ دیا اس کے بعد کہ ان میں سے ایک گروہ کے دلوں میں کچھ تزلزل ہو چلا تھا۔ پھر اللہ نے ان کے حال پر توجہ فرمائی۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ان سب پر بہت ہی شفیق مہربان ہے۔" O

(سورۃ الحشر ۵۹)---۹۔ "اور (ان کے لیے) جنہوں نے اس گھر میں (یعنی مدینہ منورہ) اور ایمان میں ان سے پہلے جگہ بنالی ہے اور اپنی طرف ہجرت کر کے آنے والوں سے محبت کرتے ہیں اور مہاجرین کو جو کچھ دے دیا جائے اس سے وہ اپنے دلوں میں کوئی تنگی نہیں رکھتے بلکہ خود اپنے اوپر انہیں ترجیح دیتے ہیں گو خود کو کتنی ہی سخت حاجت ہو (بات یہ ہے) کہ جو بھی اپنے نفس کے بخل سے بچایا گیا وہی کامیاب (اور بامراد) ہے۔" O ---[اموالِ فئے کے حقدار صرف مہاجرین ہی نہیں بلکہ یہ لوگ بھی ہیں جن کا ذکر اس آیت میں کیا جا رہا ہے۔ اور یہ انصار ہیں جنہوں نے اسلام کی مدد اس انداز سے کی کہ ان کا نام ہی انصار یعنی اللہ تعالیٰ کے دین کے مددگار پڑ گیا۔ قیامت تک وہ اسی نام سے یاد کیے جائیں گے۔ اس پاک گروہ کا ذکر مولا کریم نے جس محبت بھرے انداز سے کیا ہے وہ آپ کی خصوصی توجہ کا مستحق ہے۔ جس طرح کوئی شخص اپنے مکان میں رہائش اختیار کرتا ہے اسی طرح ان اللہ کے بندوں نے ایمان کو اپنا مسکن بنالیا ہے اور انہوں نے اس میں پکے ڈیرے ڈال دیئے ہیں۔ ان کی دوسری صفت یہ بیان فرمائی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اپنے گھر بار چھوڑ کر آنے والے مہاجرین سے بڑی محبت کرتے ہیں۔ ان کی محبت کا عملی ثبوت ان کے ہر ہر اقدام سے ملتا ہے۔ جب لٹے پٹے خانماں برباد مہاجر وہاں پہنچے تو انصار نے اپنے گھروں کے دروازے ان کے لیے کھول دیے۔ اپنی زمینوں اور باغات میں ان کو حصہ دار بنا دیا۔ جن کی ایک سے زائد بیویاں تھیں انہوں نے یہ پیشکش بھی کی اگر وہ چاہیں تو اپنی بیویوں کو بھی طلاق دے دیں تا کہ عدت گزارنے کے بعد مہاجر ان سے نکاح کر سکیں۔ ایسی قلبی محبت اور اخلاص کی مثال دنیا کی تاریخ کوئی قوم پیش نہیں کر سکتی۔ یہ صرف غلامانِ محبوب رب العالمین کی ہی خصوصیت ہے۔ ان کے کمالِ استغنا کی توصیف اسی پر ختم نہیں ہوتی بلکہ ارشاد ہوتا ہے۔ ویؤثرون علیٰ انفسہم الخ۔ یہ نہیں کہ مالی طور پر وہ بڑے تونگر تھے ہر چیز کی ان کے پاس بہتات تھی اس لیے وہ اموال کی طرف متوجہ نہ ہوئے۔ درحقیقت وہ خود ضرورتمند تھے۔ ان کی مالی حالت بھی قابلِ رحم تھی لیکن وہ اپنی ضرورت پر اپنے مہاجر بھائیوں کی ضرورت کو ترجیح دیتے تھے۔ حضور نے اپنی نگاہِ کرم سے سارے اسلامی معاشرے کو ہی اس رنگ میں رنگ دیا تھا۔ ایک روز ایک شخص بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوا۔ عرض کیا سخت بھوکا ہوں۔ حضور نے ازواجِ مطہرات سے پوچھا۔ وہاں پانی کے سوا کچھ نہ تھا۔ صحابہ کو فرمایا کوئی ہے جو آج رات اس کی میزبانی کرے۔ اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے۔ انصار میں سے ایک آدمی نے عرض کی یہ سعادت میں حاصل کروں گا اور اس نووارد کو اپنے گھر لے گیا۔ اپنی بیوی سے کہا یہ اللہ تعالیٰ کے رسول کا مہمان ہے۔ اس کی خدمت میں بخل نہ کرنا۔ اس نے کہا بخدا میرے پاس تو بچوں کے کھانے کے سوا کچھ بھی نہیں۔ انصاری نے کہا بچوں کو بہلا کر سلا دینا۔ جب ہم کھانا کھانے بیٹھیں تو دیا بجھا دینا۔ ایک ہی دسترخوان پر سب بیٹھ گئے۔ میاں بیوی اس طرح ظاہر کرتے رہے کہ وہ کھا رہے ہیں۔ مہمان کو احساس ہی نہ ہونے دیا کہ انہوں نے کھانا نہیں کھایا۔ رات بھوکے گزار دی۔ صبح بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے تو حضور ﷺ نے فرمایا۔ "فلاں شخص اور اس کی زوجہ نے جو کام کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اسے بہت پسند

Marfat.com

[illegible] کیا ہے یا اللہ تعالیٰ ان پر نصے ہیں یہ قرآنی تعلیمات کا اعجاز تھا اور حضور کی نگاہِ کرم کا فیض تھا۔ (تفسیرات از ضیاء القرآن)

(سورۃ الصف ۶۱) [illegible] اے ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ کے مددگار بن جاؤ جس طرح حضرت مریم کے بیٹے حضرت عیسیٰ نے حواریوں سے فرمایا کہ کون ہے جو اللہ کی راہ میں میرا مددگار بنے؟ حواریوں نے کہا ہم اللہ کی راہ میں مددگار ہیں، پس بنی اسرائیل میں سے ایک جماعت تو ایمان لائی اور ایک جماعت نے کفر کیا تو ہم نے مومنوں کی انکے دشمنوں کے مقابلہ میں مدد کی پس وہ غالب آ گئے۔'' [یعنی ہم آپ ﷺ کے اس دین کی دعوت و تبلیغ میں مددگار ہیں جس کی نشر و اشاعت کا حکم اللہ نے آپ ﷺ کو دیا ہے۔ اسی طرح رسول ﷺ ایامِ حج میں فرماتے ''کون ہے جو مجھے پناہ دے تاکہ میں لوگوں تک اللہ کا پیغام پہنچا سکوں، اس لیے کہ قریش مجھے فریضۂ رسالت ادا نہیں کرنے دیتے۔'' حتیٰ کہ آپ ﷺ کی اس پکار پر مدینے کے اوس و خزرج نے لبیک کہا، آپ ﷺ کے ہاتھ پر انہوں نے بیعت کی اور آپ ﷺ کی مدد کا وعدہ کیا۔ نیز آپ ﷺ کو یہ پیشکش کی کہ اگر آپ ﷺ ہجرت کر کے مدینہ آ جائیں تو آپ ﷺ کی حفاظت کی ذمہ داری ہم قبول کرتے ہیں۔ چنانچہ جب آپ ﷺ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے گئے تو وعدے کے مطابق انہوں نے آپ ﷺ کی اور آپ ﷺ کے تمام ساتھیوں کی پوری مدد کی حتیٰ کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے ان کا نام ہی انصار رکھ دیا اور اب یہ ان کا علم بن گیا۔ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَاَرْضَاھُمْ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)] [illegible]

اولیاء اللہ

[illegible]

(سورۃ البقرۃ ۲) [illegible] ۳۸ ''ہم نے کہا۔ اتر جاؤ یہاں سے تم سب۔ اب ہوگا یہ کہ ضرور آئے گی تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت۔ سو جو پیروی کریں گے میری ہدایت کی تو نہ کوئی خوف ہے ان کے لئے اور نہ وہ غمگین ہی ہوں گے۔'' [illegible] ''اور جو (اس ہدایت کو) قبول کرنے سے انکار کریں گے اور جھٹلائیں گے ہماری آیات کو وہی لوگ دوزخی ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔'' [قبولیت دعا کے باوجود اللہ تعالیٰ نے انہیں دوبارہ جنت میں آباد کرنے کے بجائے دنیا میں ہی رہ کر جنت کے حصول کی تلقین فرمائی اور حضرت آدم کے واسطے سے تمام بنو آدم کو جنت کا یہ راستہ بتلایا جا رہا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے ذریعے سے میری ہدایت (زندگی گزارنے کے احکام و ضابطے) تم تک پہنچے گی جو اس کو قبول کرے گا وہ جنت کا مستحق اور بصورت دیگر عذاب الٰہی کا سزاوار ہوگا۔ ''ان پر خوف نہیں ہوگا'' کا تعلق آخرت سے ہے اور ''حزین نہیں ہوگا'' کا تعلق دنیا سے ہے۔ جس طرح دوسرے مقام پر ہے ''جس نے میری ہدایت کی پیروی کی، پس وہ (دنیا میں) گمراہ ہوگا اور نہ (آخرت میں) بدبخت (طٰہٰ: ۱۲۳)۔ لاخوف علیھم ولا ھم یحزنون کا مقام ہر مومن صادق کو حاصل ہے۔ یہ کوئی ایسا مقام نہیں جو صرف بعض اولیاء اللہ کو ہی حاصل ہو اور پھر اس ''مقام'' کا مفہوم بھی کچھ کا کچھ بیان کیا جاتا ہے۔ حالانکہ تمام مومنین و متقین بھی ''اولیاء اللہ'' ہیں ''اولیاء اللہ'' کوئی الگ مخلوق نہیں۔ ہاں البتہ اولیاء کے درجات میں فرق ہو سکتا ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن ترجمہ)] [illegible] ۹۸ ''جو ہے دشمن اللہ تعالیٰ کا اور اس کے فرشتوں کا اور اس کے رسولوں کا اور جبرائیل و میکائیل کا، تو بیشک اللہ بھی دشمن ہے کافروں کا۔'' [یہود کہتے تھے کہ میکائیل ہمارا دوست ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ سب میرے مقبول بندے ہیں جو ان کا یا ان میں سے کسی ایک کا بھی دشمن ہے، وہ اللہ کا بھی دشمن ہے۔ ☆ حدیث میں ہے ''جس نے میرے کسی دوست سے دشمنی رکھی، اس نے میرے ساتھ اعلانِ جنگ کیا ہے۔'' گویا اللہ کے کسی ایک ولی سے دشمنی سارے اولیاء اللہ سے، بلکہ اللہ تعالیٰ سے بھی دشمنی ہے۔ اس سے واضح ہوا کہ اولیاء اللہ کی محبت اور ان کی تعظیم نہایت ضروری اور ان سے بغض و عناد اتنا بڑا جرم ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے خلاف اعلانِ جنگ فرماتا ہے۔ اولیاء اللہ کون ہیں؟ اس کے لیے ملاحظہ ہو سورۂ یونس: ۶۲ کی۔ لیکن محبت اور تعظیم کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ ان کے مرنے کے بعد ان کی قبروں پر گنبد اور قبے بنائے جائیں، ان کی قبروں پر سالانہ عرس کے نام پر میلوں ٹھیلوں کا اہتمام کیا جائے، ان کے نام کی نذر و نیاز اور قبروں کو غسل دیا جائے اور ان پر چادریں چڑھائی جائیں اور انہیں حاجت روا، مشکل کشا، نافع و ضار سمجھا جائے، ان کی قبروں پر دست بستہ قیام اور ان کی چوکھٹوں پر سجدہ کیا جائے وغیرہ، جیسا کہ بدقسمتی سے ''اولیاء اللہ کی محبت'' کے نام پر یہ کاروبار لات و منات فروغ پذیر ہے۔ حالانکہ یہ ''محبت'' نہیں ہے، ان کی عبادت ہے جو شرک اور ظلم عظیم ہے۔ اللہ تعالیٰ اس فتنۂ عبادتِ قبور سے محفوظ رکھے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن ترجمہ)] [illegible] ۲۷۷ ''بیشک جو لوگ ایمان لائے اور کئے انہوں نے نیک کام اور قائم رکھی نماز اور دیتے رہے زکوٰۃ ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے اور نہ کوئی خوف ہے ان کے لیے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔''

(سورۃ آل عمران ۳) [illegible] ۱۷۰ ''شاداں و فرحاں ہیں (شہداء)، اس پر جو عطا فرمایا ہے ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اور مطمئن ہیں ان لوگوں کے بارے میں جو ابھی نہیں پہنچے ان کے پاس ان کے پیچھوں میں سے اس بنا پر کہ نہ کوئی خوف ہے ان کے لئے اور نہ وہ غمگین ہوتے ہیں۔''

(سورۃ الانعام ۶) [illegible] ۵۲ ''اور ان لوگوں کو اپنے پاس سے نہ ہٹائیں جو اپنے رب کو اس کی رضا کی چاہت میں صبح و شام پکارتے ہیں۔ آپ پر ان''

کے حساب کی کوئی ذمہ داری نہیں اور نہ آپ کے حساب کی کوئی ذمہ داری ان پر ہے کہ آپ انہیں بھگا دیں۔ اور ظالموں میں ہو جائیں۔"O ---[یعنی یہ بے چارہ اور غرباء مسلمان جو بڑے ہی اخلاص کے ساتھ دن رات اپنے رب کو پکارتے ہیں یعنی اس کی عبادت کرتے ہیں۔ آپ مشرکین کے اس طعن یا مطالبہ سے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے گرد تو غرباء اور فقراء کا ہی ہجوم رہتا ہے ذرا انہیں ہٹاؤ تو ہم بھی آپ کے ساتھ بیٹھیں۔ ان غرباء کو دور نہ کرنا یہ آپ کے شایان شان نہیں۔ مقصد امت کو سمجھانا ہے کہ ایسے تہی دست لوگوں کو حقیر سمجھنا یا ان کی صحبت سے گریز کرنا اور ان سے وابستگی نہ رکھنا یہ نادانوں کا کام ہے۔ اہل ایمان کا نہیں۔ اہل ایمان تو اہل ایمان سے محبت رکھتے ہیں چاہے وہ مسکین ہی ہوں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ یونس ۱۰)---۶۲۔ "سنو! اللہ تعالیٰ کے دوستوں کو نہ کوئی ڈر ہوتا ہے اور نہ وہ غم کھاتے ہیں۔"O ---[یہاں اللہ تعالیٰ اپنے فرمانبرداروں کا ذکر فرما رہا ہے اور وہ ہیں اولیاء اللہ۔ اولیاء ولی کی جمع ہے، جس کے معنی لغت میں قریب کے ہیں۔ اس اعتبار سے اولیاء اللہ کے معنی ہوں گے، وہ سچے اور مخلص مومن جنہوں نے اللہ کی اطاعت اور معاصی سے اجتناب کر کے اللہ کا قرب حاصل کر لیا۔ اسی لیے اگلی آیت میں خود اللہ تعالیٰ نے بھی ان کی تعریف ان الفاظ سے بیان فرمائی "جو ایمان لائے اور جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا۔" اور ایمان و تقویٰ ہی اللہ کے قرب کی بنیاد اور اہم ترین ذریعہ ہے۔ اس لحاظ سے ہر متقی مومن اللہ کا ولی ہے۔ لوگ ولایت کے لیے اظہار کرامت ضروری سمجھتے ہیں۔ اور پھر وہ اپنے بنائے ہوئے ولیوں کے لیے جھوٹی سچی کرامتیں مشہور کرتے ہیں۔ یہ خیال بالکل غلط ہے کرامت کا ولایت سے چولی دامن کا ساتھ ہے نہ ولایت کے لیے شرط۔ یہ ایک الگ چیز ہے کہ اگر کسی سے کرامت ظاہر ہو جائے تو اللہ کی مشیت ہے۔ اس میں اس بزرگ کی مشیت شامل نہیں ہے۔ لیکن کسی متقی مومن اور متبع سنت سے کرامت کا ظہور ہو یا نہ ہو اس کی ولایت میں کوئی شک نہیں۔ خوف کا تعلق مستقبل سے ہے اور غم (حزن) کا ماضی سے۔ مطلب یہ ہے کہ چونکہ انہوں نے زندگی خدا خوفی کے ساتھ گزاری ہوتی ہے اس لیے قیامت کی ہولناکیوں کا اتنا خوف ان پر نہیں ہوگا جس طرح دوسروں پر ہوگا۔ بلکہ وہ اپنے ایمان و تقویٰ کی وجہ سے اللہ کی رحمت و فضل خاص کے امیدوار اور اس کے ساتھ حسن ظن رکھنے والے ہوں گے۔ اسی طرح دنیا میں وہ جو کچھ چھوڑ گئے ہوں گے یا دنیا کی لذتیں انہیں حاصل نہ ہو سکی ہوں گی، ان پر انہیں کوئی حزن و ملال نہیں ہوگا۔ ایک دوسرا مطلب یہ بھی ہے کہ دنیا میں جو مطلوبہ چیزیں انہیں نہ ملیں، ان پر وہ غم و حزن کا مظاہرہ نہیں کرتے، کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ یہ سب اللہ کی قضا و تقدیر سے ہے۔ جس سے ان کے دلوں میں کوئی کدورت پیدا نہیں ہوتی بلکہ ان کے دل قضائے الٰہی پر مسرور و مطمئن رہتے ہیں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

---۶۳۔ "وہ جو ایمان لائے اور خدا سے ڈرتے رہے۔"O ---۶۴۔ "ان کے لئے دنیا کی زندگی میں بھی خوشخبری ہے اور آخرت میں بھی۔ اللہ تعالیٰ کی باتوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوا کرتی۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔"O

(سورۃ ھود ۱۱)---۲۹۔ "اور اے میری قوم! میں تم سے اس کے بدلے میں کوئی مال نہیں مانگتا۔ میری اجرت تو صرف اللہ تعالیٰ پر ہے اور میں ایمان والوں کو بھگا بھی نہیں سکتا، انہیں اپنے رب سے ملنے والا ہیں لیکن میں تمہیں نادان لوگ دیکھتا ہوں (یہ حضرت نوح علیہ السلام نے کہا)۔"O ---[اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قوم نوح کے سرداروں نے بھی معاشرے میں کمزور سمجھے جانے والے اہل ایمان کو حضرت نوح سے اپنی مجلس یا اپنے قرب سے دور رکھنے کا مطالبہ کیا ہوگا جس طرح رؤسائے مکہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قسم کا مطالبہ کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ اور رسول کے پیروکاروں کو حقیر سمجھنا اور پھر انہیں قرب نبوت سے دور کرنے کا مطالبہ کرنا یہ تمہاری جہالت ہے۔ یہ لوگ تو اس لائق ہیں کہ انہیں سر آنکھوں پر بٹھایا جائے نہ کہ دور دھتکارا جائے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

---۳۰۔ "اور اے میری قوم! اگر میں انہیں بھگا دوں تو کون اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں میری مدد کر سکے گا؟ کیا تم نصیحت نہ لو گے؟"O ---۳۱۔ "اور میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کے خزانے ہیں اور نہ میں چھپی باتیں جانتا ہوں اور نہ میں کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں اور نہ میں ان لوگوں کی نسبت جنہیں تمہاری نگاہیں حقیر دیکھتی ہیں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کوئی بھلائی عطا نہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے جو ان کے اندر ہے کہ اس وقت میں ظالموں میں ہو جاؤں گا۔"O ---[گویا ایسے لوگوں کو اپنے سے دور کرنا اللہ تعالیٰ کے غضب اور ناراضی کا باعث ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے تو انہیں ایمان کی صورت میں خیر عظیم عطا کی ہے جو ہر قسم کی بھلائی کی بنیاد ہے اور اس کی بنیاد پر وہ آخرت میں بھی جنت کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوں گے اور دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ چاہے گا تو بلند مرتبے سے ہمکنار ہوں گے۔ گویا تمہارا ان کو حقیر سمجھنا ان کے لیے باعث نقصان نہیں۔ البتہ تم ہی عنداللہ مجرم ٹھہرو گے کہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کو جن کا اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑا مقام ہے تم حقیر اور فرومایہ سمجھتے ہو۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ مریم ۱۹)---۹۶۔ "بیشک جو ایمان لائے ہیں اور جنہوں نے شائستہ اعمال کیے ہیں ان کے لیے اللہ رحمٰن محبت پیدا کر دے گا۔"O ---[یعنی دنیا میں لوگوں کے دلوں میں ان کی نیکی اور پارسائی کی وجہ سے محبت پیدا کر دے گا۔ جیسا کہ حدیث پاک میں آتا ہے "جب اللہ تعالیٰ کسی (نیک) بندے کو اپنا محبوب بنا لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ حضرت جبرائیل علیہ السلام کو فرماتا ہے میں فلاں بندے سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر، پس حضرت جبرائیل علیہ السلام بھی اس سے محبت کرنی شروع کر دیتے ہیں پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام آسمان میں منادی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں آدمی سے محبت کرتا ہے پس تمام

Marfat.com

آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں' پھر زمین میں اس کے لیے قبولیت اور پذیرائی رکھ دی جاتی ہے"۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الفرقان ۲۵)---۱۷۔"اور جس دن اللہ تعالیٰ انہیں اور سوائے اللہ کے جنہیں یہ پوجتے رہے' انہیں جمع کر کے پوچھے گا کہ کیا میرے ان بندوں کو تم نے گمراہ کیا یا یہ خود ہی راہ سے گم ہو گئے۔"O---۱۸۔"وہ جواب دیں گے کہ تو پاک ذات ہے خود ہمیں ہی یہ زیبا نہ تھا کہ تیرے سوا اوروں کو اپنا کارساز بناتے بات یہ ہے کہ تو نے انہیں اور ان کے باپ دادوں کو آسودگیاں عطا فرمائیں یہاں تک کہ وہ نصیحت بھلا بیٹھے' یہ لوگ تھے ہی ہلاک ہونے والے۔"O---۱۹۔"تو انہوں نے تو تمہیں تمہاری تمام باتوں میں جھٹلایا' اب نہ تو تم میں عذابوں کے پھیرنے کی طاقت ہے' نہ مدد کرنے کی' تم میں سے جس جس نے ظلم کیا ہے ہم اسے بڑا عذاب چکھائیں گے۔"O

اہل بیت

(سورۃ ھود ۱۱)---۷۰۔"پھر جب اس نے ان کے ہاتھوں کو دیکھا کہ اس کی طرف نہیں جاتے تو ان سے بدگمان ہوا اور ان سے ڈر محسوس کرنے لگا۔ وہ بولے، ڈرمت ہم قوم لوط کی طرف بھیجے گئے ہیں۔"O---۷۱۔"اور اس کی (حضرت ابرہیمؑ کی) بیوی کھڑی تھی۔ وہ ہنس پڑی اور ہم نے اسحاق کی خوشخبری دی۔ اور اسحاق کے بعد یعقوبؑ کی۔"O---۷۲۔"وہ (حضرت بی بی سائرہؒ) کہنے لگی۔"ہائے افسوس! کیا میں جنوں گی جبکہ میں بڑھیا ہوں اور میرا یہ خاوند بوڑھا ہے، بیشک یہ عجیب بات ہے۔"O---۷۳۔"وہ (فرشتے) بولے، کیا تو اللہ تعالیٰ کے کام پر حیران ہوتی ہے۔ تم پر تو اے اہل بیت اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکتیں ہیں؟ وہ تعریف والا، بڑی شان والا ہے۔"O---[حضرت ابراہیمؑ کی اہلیہ محترمہ کو یہاں فرشتوں نے اہل بیت سے یاد کیا اور دوسرے ان کے لیے جمع مذکر مخاطب (علیکم) کا صیغہ استعمال کیا۔ جس سے ایک بات تو یہ ثابت ہو گئی کہ اہل بیت میں سب سے پہلے انسان کی بیوی شامل ہوتی ہے۔ اور دوسری یہ کہ اہل بیت کے لیے جمع مذکر کا استعمال بھی جائز ہے جیسا کہ سورہ احزاب: ۳۳ میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات کو بھی اہل بیت کہا ہے اور انہیں جمع مذکر کے صیغے سے مخاطب بھی کیا ہے۔(از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الاحزاب ۳۳)---۳۳۔"اور اپنے گھروں میں قرار سے رہو اور قدیم جاہلیت کے زمانے کی طرح اپنے بناؤ کا اظہار نہ کرو اور نماز ادا کرتی رہو اور زکوٰۃ دیتی رہو اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت گزاری کرو۔ اللہ تعالیٰ یہی چاہتا ہے کہ اے نبی کی گھر والیو تم سے وہ (ہر قسم کی) گندگی کو دور کر دے اور تمہیں خوب پاک کر دے۔"O---[اہل بیت سے کون مراد ہیں؟ اس کی تعیین میں کچھ اختلاف ہے۔ بعض نے ازواج مطہرات کو مراد لیا ہے' جیسا کہ یہاں قرآن کریم کے سیاق سے واضح ہے۔ قرآن نے یہاں ازواج مطہرات ہی کو اہل بیت کہا ہے۔ قرآن کے دوسرے مقامات پر بھی بیوی کو اہل بیت کہا گیا ہے۔ مثلاً سورہ ھود آیت ۷۳ میں۔ اس لیے ازواج مطہرات کا اہل بیت ہونا نص قرآنی سے واضح ہے۔ بعض حضرات' بعض روایات کی رو سے اہل بیت کا مصداق صرف حضرت علیؓ' حضرت فاطمہ اور حضرت حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو مانتے ہیں اور ازواج مطہرات کو اس سے خارج سمجھتے ہیں' جبکہ اول الذکر ان اصحاب اربعہ کو اس سے خارج سمجھتے ہیں۔ تاہم اعتدال کی راہ اور نقطۂ متوسط یہ ہے کہ دونوں ہی اہل بیت ہیں۔ ازواج مطہرات تو اس نص قرآنی کی وجہ سے اور داماد و اولاد ان روایات کی رو سے جو صحیح سند سے ثابت ہیں جن میں نبی ﷺ نے ان کو اپنی چادر میں لے کر فرمایا کہ اے اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں' جس کا مطلب یہ ہوگا کہ یہ بھی میرے اہل بیت سے ہیں یا یہ دعا ہے کہ یا اللہ ان کو بھی ازواج مطہرات کی طرح' میرے اہل بیت میں شامل فرما دے۔ اس طرح تمام دلائل میں بھی تطبیق ہو جاتی ہے۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

اہل علم

(سورۃ التوبہ ۹)---۳۴۔"اے ایمان والو! بہت سے عالم اور گوشہ نشین ناجائز طور پر لوگوں کا مال کھا جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکتے ہیں مگر جو لوگ سونا اور چاندی خزانہ کر کے رکھتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری دے دیجیے۔"O---[احبار، حبر کی جمع ہے۔ یہ ایسے شخص کو کہا جاتا ہے جو بات کو خوبصورت طریقے سے پیش کرنے کا سلیقہ رکھتا ہو۔ خوبصورت اور منقش کپڑے کو ثوب محبر کہا جاتا ہے مراد علمائے یہود ہیں۔ رہبان راہب کی جمع ہے جو رہبہ سے مشتق ہے۔ اس سے مراد علمائے نصاریٰ ہیں بعض کے نزدیک یہ صوفیائے نصاریٰ ہیں۔ علماء کے لیے ان کے ہاں قسیسین کا لفظ ہے۔ یہ دونوں ایک تو کلام اللہ میں تحریف و تغیر کر کے لوگوں کی خواہشات کے مطابق مسئلے بتاتے اور یوں لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکتے ہیں دوسرے اس طرح لوگوں سے مال اینٹھتے، جو ان کے لیے باطل اور حرام تھا۔ بدقسمتی سے بہت سے علمائے مسلمین کا بھی یہی حال ہے اور یوں ☆☆ نبی

Marfat.com

کریم ﷺ کی پیش گوئی کا مصداق ہیں جس میں آپ ﷺ نے فرمایا تھا "تم پچھلی امتوں کے طور طریقوں کی ضرور پیروی کرو گے۔" (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الرعد ۱۳)۔۔۔ ۳۷ "اسی طرح ہم نے اس قرآن کو عربی زبان کا فرمان اتارا ہے۔ اگر آپ نے ان کی خواہشوں کی پیروی کر لی اس کے بعد کہ آپ کے پاس علم آ چکا ہے تو اللہ تعالیٰ (کے عذابوں) سے آپ کو کوئی حمایتی ملے گا اور نہ بچانے والا۔" O ۔۔۔[یہ دراصل امت کے اہل علم کو تنبیہ ہے کہ وہ دُنیا کے عارضی مفادات کی خاطر قرآن و حدیث کے واضح احکام کے مقابلے میں لوگوں کی خواہشات کے پیچھے نہ لگیں۔ اگر وہ ایسا کریں گے تو انہیں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچانے والا کوئی نہیں ہوگا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الانبیاء ۲۱)۔۔۔ ۷ "تجھ سے پہلے بھی جتنے پیغمبر ہم نے بھیجے سبھی مرد تھے جن کی طرف ہم وحی اتارتے تھے پس تم اہل کتاب سے پوچھ لو اگر خود تمہیں علم نہ ہو۔" O ۔۔۔[چونکہ ناواقف کو اس سے چارہ ہی نہیں کہ وہ واقف سے دریافت کرے اور مرض جہل کا علاج یہی ہے کہ عالم سے سوال کرے اور اسکے حکم پر عامل ہو۔ مسئلہ اس آیت سے تقلید کا وجوب ثابت ہوتا ہے یہاں انہیں علم والوں سے پوچھنے کا حکم دیا گیا کہ ان سے دریافت کرو کہ اللہ کے رسول صورت بشری میں ظہور فرما ہوئے تھے یا نہیں اس سے تمہارے تردد کا خاتمہ ہو جائے گا۔ (تفسیر از کنز الایمان)] ۔۔۔[اَھلُ الذکر (اہل علم) سے مراد اہل کتاب ہیں جو سابقہ آسمانی کتابوں کا علم رکھتے تھے ان سے پوچھ لو کہ پچھلے انبیاء جو ہو گزرے ہیں وہ انسان تھے یا غیر انسان؟ وہ تمہیں بتلائیں گے کہ تمام انبیاء انسان ہی تھے۔ اس سے بعض حضرات "تقلید" کا اثبات کرتے ہیں۔ جو غلط ہے۔ "تقلید یہ ہے کہ ایک معین شخص اور اس کی طرف منسوب ایک معین فقہ کو مرجع بنایا جائے اور اسی پر عمل کیا جائے۔ دوسرا یہ کہ بغیر دلیل کے اس بات کو تسلیم کیا جائے جب کہ آیت میں اہل الذکر سے مراد کوئی متعین شخص نہیں ہے۔ بلکہ ہر وہ عالم ہے جو تورات و انجیل کا علم رکھتا تھا۔ اس سے تو تقلید شخصی کی نفی ہوتی ہے؟ اس میں تو علما کی طرف رجوع کرنے کی تاکید ہے جو عوام کے لیے ناگزیر ہے جس سے کسی کو مجال انکار نہیں ہے۔ نہ کہ کسی ایک ہی شخصیت کا دامن پکڑ لینے کا حکم۔ علاوہ ازیں تورات و انجیل منصوص کتابیں تھیں یا انسانوں کی خود ساختہ فقہیں؟ اگر وہ آسمانی کتابیں تھیں تو مطلب یہ ہوا کہ علما کے ذریعے سے نصوص شریعت معلوم کریں جو آیت کا صحیح مفہوم ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ العنکبوت ۲۹)۔۔۔ ۴۹ "بلکہ یہ (قرآن) تو روشن آیتیں ہیں جو اہل علم کے سینوں میں محفوظ ہیں ہماری آیتوں کا منکر بجز ظالموں کے اور کوئی نہیں۔" O ۔۔۔[یعنی قرآن مجید کے حافظوں کے سینوں میں۔ یہ قرآن مجید کا اعجاز ہے کہ قرآن مجید لفظ بہ لفظ سینے میں محفوظ ہو جاتا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ محمد ۴۷)۔۔۔ ۱۶ "اور ان میں بعض (ایسے بھی ہیں کہ) تیری طرف کان لگاتے ہیں یہاں تک کہ جب تیرے پاس سے جاتے ہیں تو اہل علم سے (بوجہ کند ذہنی و لاپرواہی کے) پوچھتے ہیں کہ اس نے ابھی کیا کہا تھا؟ یہی لوگ ہیں جن کے دلوں پر اللہ تعالیٰ نے مہر کر دی ہے اور وہ اپنی خواہشوں کی پیروی کرتے ہیں۔" O

اہل کتاب کے علماء، احبار و رھبان

(سورۃ الاعراف ۷)۔۔۔ ۱۶۹ "پھر ان کے بعد ایسے جانشین آئے جو کتاب خدا کے وارث ہوئے۔ وہ اس دُنیا کا مال متاع لے لیتے اور کہتے۔ ہم بخشے جائیں گے۔ لیکن اگر ان کے پاس اس طرح کا اور مال آ جاتا تو وہ بھی لے لیتے۔ کیا ان سے کتاب خدا کا وہ عہد نہیں لیا گیا تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے متعلق حق بات کے سوا کچھ نہیں کہیں گے اور انہوں نے جو اس میں تھا پڑھ لیا تھا اور آخرت کا گھر ان لوگوں کے لئے جو خدا سے ڈرتے ہیں بہتر ہے۔ کیا تم سمجھتے نہیں؟" O

(سورۃ التوبہ ۹)۔۔۔ ۳۱ "انہوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اپنے عالموں اور اپنے گوشہ نشینوں اور مسیح ابن مریم کو رب بنا لیا ہے۔ حالانکہ انہیں صرف یہ حکم دیا گیا تھا کہ اکیلے خدا کی جس کے سوا کوئی خدا نہیں عبادت کریں۔ وہ ان سے پاک ہے جنہیں وہ اس کا شریک ٹھہراتے ہیں۔" O ۔۔۔ ۳۳ "اسی نے اپنا رسول ﷺ ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا ہے تاکہ اسے سب دینوں پر غالب کرے اگرچہ مشرک ناپسند کریں۔" O ۔۔۔ ۳۴ "اے ایمان والو! بہت سے عالم اور گوشہ نشین ناجائز طور پر لوگوں کا مال کھا جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے روک دیتے ہیں اور جو لوگ سونا اور چاندی خزانہ کر کے رکھتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری دے دے۔" O ۔۔۔ ۳۵ "جس دن ان (چیزوں) کو دوزخ کی آگ میں تپایا جائے گا پھر ان سے ان کی پیشانیاں اور ان کے پہلوؤں اور ان کی پیٹھوں کو داغا جائے گا یہ ہے وہ جو تم نے اپنے لئے خزانہ کیا تھا۔ اب اپنے خزانے کا مزا چکھو۔" O (تفسیر کیلئے باب ۱۴۱، عمومی اہل علم)

Marfat.com

[illegible]

ایصالِ ثواب

(سورۃ النجم ۵۳) ۔۔۔ ۳۹۔ ''اور یہ کہ ہر انسان کے لیے صرف وہی ہے جس کی کوشش خود اس نے کی''۔ O ۔۔۔ [حضرت علیؓ سے مروی ہے جس کی روایت وہ [illegible]
بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کا قبرستان پر گزر ہوا اور وہ گیارہ مرتبہ قل ہو اللہ احد پڑھ کر اس کا اجر مرنے والوں کو بخش دے تو جتنے مردے [illegible]
ہیں اتنا ہی اجر عطا کر دیا جائے گا۔ یہ کثیر روایات جو ایک دوسری کی تائید کر رہی ہیں، اس امر کی تصریح کرتی ہیں کہ ایصالِ ثواب نہ صرف ممکن ہے، بلکہ ہر طرح
کی عبادات اور نیکیوں کے ثواب کا ایصال ہو سکتا ہے اور اس میں کسی خاص نوعیت کے اعمال کی تخصیص نہیں ہے۔ مگر اس سلسلے میں چار باتیں اچھی طرح سمجھ
لینی چاہییں۔ ایک یہ کہ ایصال اسی عمل کے ثواب کا ہو سکتا ہے جو خالصۃً اللہ کے لیے اور قواعد شریعت کے مطابق کیا گیا ہو، ورنہ ظاہر ہے کہ غیر اللہ کے لیے یا
شریعت کے خلاف جو عمل کیا جائے اس پر خود عمل کرنے والے ہی کو کسی قسم کا ثواب نہیں مل سکتا، کجا کہ وہ کسی دوسرے کی طرف منتقل ہو سکے۔ دوسری بات یہ ہے
کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ہاں صالحین کی حیثیت سے مہمان ہیں ان کو تو ثواب کا ہدیہ یقیناً پہنچے گا، مگر جو وہاں مجرم کی حیثیت سے حوالات میں بند ہیں انہیں کوئی
ثواب پہنچنا متوقع نہیں ہے۔ اللہ کے مہمانوں کو ہدیہ تو پہنچ سکتا ہے، مگر امید نہیں کہ اللہ کے مجرم کو تحفہ پہنچ سکے۔ اس کے لیے اگر کوئی شخص کسی غلط فہمی کی بنا پر ایصال
ثواب کرے گا تو اس کا ثواب ضائع نہ ہو گا بلکہ مجرم کو پہنچنے کے بجائے اصل عامل ہی کی طرف پلٹ آئے گا۔ جیسے منی آرڈر اگر مرسل الیہ کو نہ پہنچے تو مرسل کو
واپس مل جاتا ہے۔ تیسری بات یہ ہے کہ ایصالِ ثواب تو ممکن ہے مگر ایصالِ عذاب ممکن نہیں ہے۔ یعنی یہ تو ہو سکتا ہے کہ آدمی نیکی کر کے کسی دوسرے کے لیے
اجر بخش دے اور وہ اس کو پہنچ جائے، مگر یہ نہیں ہو سکتا کہ آدمی گناہ کر کے اس کا عذاب کسی کو بخشے اور وہ اسے پہنچ جائے۔ اور چوتھی بات یہ ہے کہ نیک عمل کے دو
فائدے ہیں۔ ایک اس کے وہ نتائج جو عمل کرنے والے کی اپنی روح اور اس کے اخلاق پر مترتب ہوتے ہیں اور جن کی بنا پر وہ اللہ کے ہاں بھی جزا کا مستحق ہوتا
ہے۔ دوسرے اس کا وہ اجر جو اللہ تعالیٰ بطور انعام اسے دیتا ہے۔ ایصالِ ثواب کا تعلق پہلی چیز سے نہیں ہے بلکہ صرف دوسری چیز سے ہے۔ اس کی مثال ایسی ہے
ہے جیسے ایک شخص ورزش کر کے کشتی کے فن میں مہارت حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس سے جو طاقت اور مہارت اس میں پیدا ہوتی ہے وہ بہر حال اسی
کی ذات ہی کے لیے مخصوص ہے، دوسرے کی طرف وہ منتقل نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح اگر وہ کسی دربار کا ملازم ہے اور پہلوان کی حیثیت سے اس کے لیے ایک
تنخواہ مقرر ہے تو وہ بھی اسی کو ملے گی، کسی اور کو نہ دے دی جائے گی۔ البتہ جو انعامات اس کی کارکردگی پر خوش ہو کر اس کا سرپرست اسے دے، ان کے حق میں
وہ درخواست کر سکتا ہے کہ وہ اس کے استاد، یا ماں باپ، یا دوسرے محسنوں کو اس کی طرف سے دے دیے جائیں۔ ایسا ہی معاملہ اعمالِ حسنہ کا ہے کہ ان کے
روحانی فوائد قابلِ انتقال نہیں ہیں، اور ان کی جزا بھی کسی کو منتقل نہیں ہو سکتی، مگر ان کے اجر و ثواب کے متعلق وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کر سکتا ہے کہ وہ اس کے کسی
عزیز قریب یا اس کے کسی محسن کو عطا کر دیا جائے۔ اسی لیے اس کو ایصالِ جزا نہیں بلکہ ایصالِ ثواب کہا جاتا ہے۔ اس سلسلے میں یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی
چاہیے کہ نیابۃً کسی فریضہ کی ادائیگی صرف انہی لوگوں کے حق میں مفید ہو سکتی ہے جو خود ادائے فرض کے خواہشمند ہوں اور معذوری کی وجہ سے قاصر رہ گئے ہوں۔
لیکن اگر کوئی شخص استطاعت کے باوجود قصداً حج سے مجتنب رہا اور اس کے دل میں اس فرض کا احساس تک نہ تھا، اس کے لیے خواہ کتنے ہی حج بدل کیے
جائیں، وہ اس کے حق میں مفید نہیں ہو سکتے۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے ایک شخص نے کسی کا قرض جان بوجھ کر مار کھایا اور مرتے دم تک اس کا کوئی ارادہ قرض ادا کرنے
کا نہ تھا۔ اس کی طرف سے خواہ بعد میں پائی پائی ادا کر دی جائے، اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں وہ قرض مار نے والا ہی شمار ہو گا۔ دوسرے کے ادا کرنے سے سبکدوش
صرف وہی شخص ہو سکتا ہے جو اپنی زندگی میں ادائے قرض کا خواہشمند ہو اور کسی مجبوری کی وجہ سے ادا نہ کر سکا ہو۔ (تفسیر از تفہیم القرآن) [illegible]
(سورۃ الحشر ۵۹) ۔۔۔ ۱۰۔ ''اور (ان کے لیے) جو ان کے بعد آئیں جو کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو
ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں اور ایمان داروں کی طرف سے ہمارے دل میں کینہ (اور دشمنی) نہ ڈال، اے ہمارے رب بیشک تو شفقت و مہربانی کرنے والا
ہے''۔ O ۔۔۔ [یہ بعد میں آنے والے جنہیں اموالِ فے کا حقدار بنایا گیا ہے، ان کے حصول میں ان کا کوئی عمل دخل نہ تھا، یہ مہاجرین اور انصار کی قربانیوں کا
پھل کھا رہے ہیں، اس لیے ان کا فرض ہے کہ ان کو اپنی نیک دعاؤں میں یاد رکھیں۔ انسان کی بدبختی ہے کہ اپنی زندگی ان پاک ہستیوں کی غیبت میں ضائع کر
دے جن کی تعریف و توصیف سے قرآن بھرا ہوا ہے۔ عمرو بن شرحبیل کا یہ قول بڑا عبرت آموز ہے، کہتے ہیں کہ رافضی یہود و نصاریٰ سے بھی ایک قدم آگے
ہیں۔ اگر یہود سے پوچھا جائے کہ تمہاری ملت میں سب سے افضل کون ہے تو وہ جواب دیں گے اصحابِ موسیٰ۔ یہی سوال عیسائیوں سے پوچھا جائے تو وہ کہیں
گے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے حواری۔ لیکن اگر رافضیوں سے پوچھا جائے کہ تمہاری ملت میں بدترین لوگ کون ہیں تو یہ بدبخت کہیں گے اصحابِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ اللہ تعالیٰ
نے تو حکم دیا ہے کہ ان کے لیے دعائیں مانگو اپنے دلوں کو سابقہ مسلمانوں کے بغض سے پاک رکھو، لیکن رافضیوں کی زندگی کا مدعا یہ ہے کہ لوگوں کے دلوں میں

Marfat.com

ان نفوسِ قدسیہ کے بارے میں نفرت و عناد پیدا کریں جنہوں نے اپنا سب کچھ اسلام کے نام پر قربان کر دیا تھا۔ استغفر اللہ العظیم۔ اس آیت سے یہ مسئلہ بھی ثابت ہو گیا کہ پچھلوں کو پہلوں کے لیے مغفرت کی دعا کرنی چاہیے۔ اس سے ان کے گناہ بخشے جاتے ہیں اور ان کے مدارج بلند ہوتے ہیں۔ (تفسیر از ضیاء القرآن) [illegible]

[illegible]

[illegible] O---- [illegible]

اے ایمان والو!

(سورۃ البقرۃ ۲) ---۱۰۴ اے ایمان والو تم لفظ راعنا مت کہا کرو اور انظرنا کہہ دیا کرو اور (اس کو اچھی طرح) سن لیجیو اور (ان) کافروں کو (تو) سزا دردناک ہو گی۔ O [تفسیر کے لیے باب نمبر ۲ مضمون: مرتبہ رسول ﷺ] ---۱۵۳ اے ایمان والو مدد حاصل کرو صبر سے اور نماز سے بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ O (تفسیر کیلئے باب ۲، مضمون: صبر) ---۱۷۲ اے ایمان والو! کھاؤ پاکیزہ چیزیں جو عطا کی ہیں ہم نے تم کو اور شکر ادا کرو اللہ تعالیٰ کا اگر ہو تم واقعی اسی کی عبادت کرنے والے۔ O ---۱۷۸ اے ایمان والو! تم پر مقتولوں کا پورا پورا بدلہ لینا لازم کیا جاتا ہے۔ آزاد کے بدلے آزاد، غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت پھر جسے اس کے بھائی سے کچھ معافی مل جائے تو دستور کی پیروی کی جائے اور اسے عمدہ طریقہ سے ادائیگی کی جائے۔ یہ تمہارے رب کی طرف سے رعایت اور رحمت ہے۔ اب جس نے اس کے بعد زیادتی کی اسے دردناک عذاب ہو گا۔ O ---۱۸۳ اے ایمان والو! فرض کئے گئے ہیں تم پر روزے جیسے فرض کیے گئے تھے ان لوگوں پر جو تم سے پہلے تھے تاکہ تم پرہیزگار بنو۔ O ---۲۰۸ اے ایمان والو! داخل ہو جاؤ اسلام میں پورے پورے اور نہ چلو شیطان کے نقش قدم پر بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ O ---۲۵۴ اے ایمان والو! خرچ کرو اس میں سے جو (مال و متاع) دیا ہم نے تم کو اس سے پہلے کہ آئے وہ دن کہ نہ ہو گی سوداگری اس میں اور نہ (کام آئے گی) دوستی اور نہ ہی سفارش اور جو اس کے منکر ہیں وہی ظالم ہیں۔ O ---۲۶۴ اے ایمان والو! مت ضائع کرو اپنے صدقات احسان جتا کر اور ایذا پہنچا کر اس شخص کی طرح جو خرچ کرتا ہے اپنا مال لوگوں کے دکھاوے کے لیے اور نہیں ایمان رکھتا اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر تو اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک چٹان ہو اس پر ہو تھوڑی سی مٹی اور برسے اس پر زور کا مینہ اور چھوڑ جائے اسے بالکل صاف چٹان۔ نہیں حاصل ہوتا انہیں کچھ بھی صلہ اپنی کمائی کا اور اللہ نہیں ہدایت دیتا کافر لوگوں کو۔ O (تفسیر کیلئے باب ۱۱ مضمون: سیاسی خیرات) ---۲۶۷ اے ایمان والو! خرچ کرو عمدہ اور پاکیزہ چیزیں اپنی کمائی میں سے اور ان میں سے جو نکالا ہے ہم نے تمہارے لیے زمین سے اور مت قصد کرو ایسی بری چیز کا اس میں سے اسے خرچ کرنے کا جسے تم خود لینا گوارہ نہ کرو مگر یہ کہ چشم پوشی سے کام لو اس کے بارے میں اور جان رکھو کہ بیشک اللہ بے نیاز اور قابل ستائش ہے۔ O (تفسیر کیلئے باب ۱۱ مضمون: سیاسی خیرات) ---۲۷۸ اے ایمان والو! ڈرو اللہ تعالیٰ سے اور چھوڑ دو جو باقی رہ گیا ہے سود (لوگوں کے ذمے) اگر ہو تم ایماندار تو۔ O ---۲۸۲ اے ایمان والو! جب تم لین دین کرو ادھار کا کسی میعاد معین تک کے لیے تو اسے لکھ لیا کرو۔ O [illegible] O---۵۶۱ [illegible]

(سورۃ آل عمران ۳) ---۱۰۰ اے ایمان والو! اگر تم مان لو گے کہا بعض لوگوں کا ان میں سے جنہیں دی گئی ہے کتاب تو پھیر دیں گے یہ تم کو تمہارے ایمان لانے کے بعد کافر بنا کر۔ O ---۱۰۱ اور بھلا کیسے کفر اختیار کر سکتے ہو تم جبکہ تم تو وہ ہو کہ پڑھ کر سنائی جاتی ہیں اللہ تعالیٰ کی آیات اور تمہارے درمیان موجود ہے اللہ کا رسول ﷺ اور جس نے تھام لیا مضبوطی سے اللہ کا دامن تو ضرور ہدایت پا گیا وہ سیدھے راستے کی۔ O --- [یہودیوں کے مکر و فریب اور ان کی طرف سے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی مذموم کوششوں کا ذکر کرنے کے بعد مسلمانوں کو تنبیہ کی جا رہی ہے کہ تم بھی ان کی سازشوں سے ہوشیار رہو اور قرآن کی تلاوت کرنے اور رسول اللہ ﷺ کے موجود ہونے کے باوجود کہیں یہود کے جال میں نہ پھنس جاؤ۔ اس کا پس منظر تفسیری روایات میں اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ انصار کے دونوں قبیلے اوس اور خزرج ایک مجلس میں اکٹھے بیٹھے باہم گفتگو کر رہے تھے کہ شاس بن قیس یہودی ان کے پاس سے گزرا اور ان کا باہمی پیار دیکھ کر جل بھن گیا کہ پہلے یہ ایک دوسرے کے سخت دشمن تھے اور اب اسلام کی برکت سے باہم شیر و شکر ہو گئے ہیں۔ اس نے ایک نوجوان کے ذمے یہ کام لگایا کہ وہ ان کے درمیان جا کر جنگ بعاث کا تذکرہ کرے جو ہجرت سے ذرا پہلے ان کے درمیان برپا ہوئی تھی اور جس میں ایک دوسرے کے خلاف جو رزمیہ اشعار کہے گئے تھے وہ ان کو سنائے۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا، جس پر ان دونوں قبیلوں کے پرانے جذبات پھر سے بھڑک اٹھے اور ایک دوسرے کو گالی گلوچ کرنے لگے یہاں تک کہ ہتھیار اٹھانے کے لیے للکارا اور پکار شروع ہو گئی اور قریب تھا کہ ان میں باہم لڑائی شروع ہو جائے کہ اتنے میں نبی کریم ﷺ تشریف لے آئے اور انہیں سمجھایا اور وہ باز آ گئے اس پر یہ آیات نازل ہوئیں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۱۰۲ اے ایمان والو! ڈرو اللہ سے جیسا کہ حق ہے اس سے ڈرنے کا اور ہرگز موت نہ آئے تم کو مگر اس حال میں کہ تم مسلمان ہو۔ O ---۱۱۸ اے

[illegible]

Marfat.com

ایمان والو! مت بناؤ رازدار (کسی کو) اپنوں کے سوا۔ نہیں اٹھا رکھیں گے وہ کوئی کسر تمہیں نقصان پہنچانے میں۔ محبوب رکھتے ہیں وہ ہر اس بات کو جو مصیبت
میں مبتلا کرے تمہیں پھوٹا پڑتا ہے بغض وعناد ان کے مونہوں سے اور جو کچھ چھپائے ہوئے ہیں ان کے سینے وہ اس سے کہیں بڑھ کر ہے بیشک کھول کھول کر
بیان کردی ہیں ہم نے تمہارے لئے نشانیاں اگر تم عقل رکھتے ہو۔''O---۱۳۰۔''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! مت کھاؤ سود دوگنا چوگنا، بڑھتا چڑھتا اور ڈرو
اللہ تعالیٰ سے تاکہ تم فلاح پاؤ۔''O---۱۴۹۔''اے لوگو جو ایمان لائے ہو اگر تم کہا مانو گے ان لوگوں کا جنہوں نے کفر کیا تو پھیر لے جائیں گے وہ تم کو الٹے
پاؤں تو ہو جاؤ گے تم پھر خسارہ اٹھانے والے۔''O---۱۵۰۔''بلکہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو دوست ہے تمہارا اور وہی سب سے بہتر مدد کرنے والا ہے۔''O
---۱۵۶۔''اے لوگو جو ایمان لائے ہو نہ ہو جانا ان کی طرح جو کافر ہیں اور کہتے ہیں اپنے بھائی بندوں کے بارے میں جب وہ سفر کرتے ہیں کسی سرزمین
میں یا نکلتے ہیں جنگ کے لئے اگر ہوتے وہ ہمارے پاس تو نہ مرتے اور نہ قتل کئے جاتے (ایسی بات کرنے کا نتیجہ یہ ہے) کہ بنا دیا ہے اللہ تعالیٰ نے اس کو
حسرت (کا سبب) ان کے دلوں میں۔ حالانکہ اللہ ہی زندہ رکھتا ہے اور مارتا ہے اور اللہ تمہارے عملوں پر نگران ہے۔''O---۲۰۰۔''اے ایمان والو! ثابت
قدم رہو اور (دشمنوں کے) مقابلہ میں پامردی دکھاؤ اور اتفاق واتحاد قائم رکھتے ہوئے جہاد کے لئے کمربستہ رہو اور ڈرتے رہو اللہ تعالیٰ سے تاکہ تم کامیابی سے
ہمکنار ہو۔''O

(**سورۃ النساء ۴**)---۱۹۔''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو نہیں ہے جائز تمہارے لئے کہ میراث بنالو تم عورتوں کو زبردستی۔''O---۲۹۔''اے لوگو! جو ایمان
لائے ہو نہ کھاؤ ایک دوسرے کے مال باہم ناجائز طریقے سے مگر یہ کہ ہو لین دین تمہاری آپس کی رضامندی سے اور نہ قتل کرو اپنے آپ کو بیشک اللہ تعالیٰ ہے تم
پر بے حد مہربان۔''O---۴۳۔''اے لوگو جو ایمان لائے ہو نہ قریب جاؤ نماز کے اس حال میں کہ تم نشہ میں ہو حتیٰ کہ (نشہ اتر جائے اور) معلوم ہو تمہیں
کہ کیا کہہ رہے ہو تم؟ اور نہ جنابت کی حالت میں (قریب جاؤ نماز کے) الا یہ کہ تم راستے سے گزر رہے ہو، حتیٰ کہ غسل کر لو۔ اور اگر ہو تم بیمار یا سفر میں یا آیا ہو
کوئی تم میں سے رفع حاجت کر کے یا ہم بستری کی ہو تم نے عورتوں سے اور نہ میسر آئے تم کو پانی تو تیمم کرو پاک مٹی سے۔ سو مسح کرو اپنے چہروں کا اور ہاتھوں کا
بیشک اللہ تعالیٰ ہے خطائیں معاف کرنے والا، گناہ بخشنے والا۔''O---۵۹۔''اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ تعالیٰ کی اور اطاعت کرو رسول ﷺ کی اور
صاحبان اقتدار واختیار کی جو تم میں سے ہوں۔ پھر اگر جھگڑا ہو جائے تمہارے درمیان کسی معاملہ میں تو پھیر دو اسے (فیصلے کے لئے) اللہ تعالیٰ کی طرف اور
رسول ﷺ کی طرف اگر تم (واقعی) ایمان رکھتے ہو اللہ تعالیٰ پر اور روز آخرت پر یہی طریقہ کار ہے بہتر اور بہت اچھا انجام کے اعتبار سے۔''O---[تفسیر کے
لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: اختلاف]---۷۱۔''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! سنبھالو اپنے ہتھیار پھر نکلو الگ الگ دستوں کی صورت میں یا نکلو سب اکٹھے۔''O
---۹۴۔''اے ایمان والو! جب نکلو تم (جہاد کے لئے) اللہ تعالیٰ کی راہ میں تو خوب تحقیق کر لیا کرو اور نہ کہو اس شخص کو جو کرے تم کو سلام کہ نہیں ہے تو مومن
(کیا) حاصل کرنا چاہتے ہو تم سازوسامان دنیاوی زندگی کا؟ تو اللہ تعالیٰ کے ہاں ہیں غنیمتیں بہت۔ ایسے تو تھے تم اسلام سے پہلے پھر احسان کیا اللہ نے تم پر
(کہ تم مسلمان ہو گئے) لہٰذا خوب تحقیق کر لیا کرو۔ بیشک اللہ تعالیٰ ہے ہر اس بات سے جو تم کرتے ہو پوری طرح باخبر۔''O---۱۳۵۔''اے ایمان والو!
اللہ تعالیٰ کی گواہی دیتے ہوئے انصاف پر خوب قائم ہو جاؤ اگرچہ وہ خود تمہارے یا تمہارے والدین اور رشتہ داروں کے خلاف ہی ہو۔ وہ مالدار ہو یا مفلس اللہ
تعالیٰ ان سے زیادہ حق دار ہے۔ پس خواہش کے پیچھے نہ لگو کہ انصاف نہ کرو اور اگر بات کو گول مول کرو گے یا کنارا کر جاؤ گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے عملوں سے
باخبر ہے۔''O (تفسیر کیلئے باب ۷، مضمون: عدل وانصاف)---۱۳۶۔''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ پر اس کے رسول ﷺ پر اس کتاب پر جو اس نے اپنے
رسول ﷺ پر نازل کی ہے اور اس کتاب پر جو اس نے پہلے نازل کی تھی ایمان لاؤ۔ اور جو اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور روز
آخرت کا انکار کرتا ہے وہ دور گمراہی میں بھٹک گیا۔''O---۱۴۴۔''اے ایمان والو! مومنوں کو چھوڑ کر کافروں سے دوستی نہ کرو۔ کیا تم چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کو
اپنے خلاف کھلی سند دے دو۔''O

(**سورۃ المائدۃ ۵**)---۱۔''اے ایمان والو! اقرار پورے کرو۔ تم پر چارپائے مویشی سوائے ان کے جو تمہیں بتائے جائیں گے حلال ہیں مگر جب تم احرام
باندھے ہو تو شکار کو حلال نہ سمجھو گے۔ اللہ تعالیٰ جو چاہتا فیصلہ کرتا ہے۔''O---[حدیث مبارک کے لیے باب نمبر ۸، مضمون: عہد قول واقرار]---۲۔
''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے منسوب نشانیوں کو بے حرمت نہ کرو نہ حرمت والے مہینے کو نہ قربانی کے جانوروں کو نہ پٹے والے جانوروں کو اور نہ اللہ تعالیٰ کا
فضل اور خوشی کی تلاش میں خانہ کعبہ کا قصد کرنے والوں کو۔ اور جب تم احرام کھول دو تو شکار کر سکتے ہو اور کسی قوم کی دشمنی اس وجہ سے کہ انہوں نے تمہیں خانہ
کعبہ سے روکا تھا تمہیں اس بات پر نہ اکسائے کہ زیادتی کرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو کہ اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے۔''O---۶۔''اے ایمان والو! جب تم
نماز کے لئے اٹھو تو اپنے منہ اور کہنیوں تک اپنے ہاتھ اور ٹخنوں تک اپنے پاؤں دھو لو اور اپنے سر کا مسح کر لو۔ اور اگر تم ناپاکی کی حالت (جنابت) میں ہو تو نہا کر
پاک صاف ہو جاؤ۔ لیکن اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی جائے ضرور سے آیا ہو یا تم نے عورتوں کو چھوا ہو پھر پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی لو اور اس سے اپنے

Marfat.com

چہروں اور اپنے ہاتھوں کا مسح کر لو۔ اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ تم پر تنگی ڈالے مگر چاہتا ہے کہ تمہیں پاک صاف کرے اور تم پر اپنی نعمت پوری کرے تاکہ تم شکر کرو۔" ⊙ ---۸۔ "اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کے گواہ بن کر عدل و انصاف کے نگران ہو جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس بات پر نہ اکسائے کہ انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو یہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔" ⊙ (حدیث مبارکہ کیلئے باب ۷، مضمون: عدل و انصاف) ---۱۱۔ "اے ایمان والو! اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کی وہ نعمت یاد کرو۔ جب ایک قوم نے ارادہ کر لیا کہ تم پر ہاتھ بڑھائیں۔ پھر اس نے تم سے ان کے ہاتھ روک دیئے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اللہ تعالیٰ پر ہی مومنوں کو بھروسہ کرنا چاہیے۔" ⊙ ---[اس کی شان نزول میں مفسرین نے متعدد واقعات بیان کیے ہیں۔ مثلاً اس اعرابی کا واقعہ کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر سے واپسی پر ایک درخت کے سائے میں آرام فرما رہے تھے، تلوار درخت سے لٹکی ہوئی تھی۔ اس اعرابی نے تلوار پکڑ کر آپ ﷺ پر سونت لی اور کہنے لگا۔ اے محمد (ﷺ) آپ کو مجھ سے کون بچائے گا؟ آپ ﷺ نے بلا تامل فرمایا "اللہ" (یعنی اللہ بچائے گا) یہ کہنا تھا کہ تلوار اس کے ہاتھ سے گر گئی۔ بعض کہتے ہیں کہ کعب بن اشرف اور اس کے ساتھیوں نے نبی کریم ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب کے خلاف، جب کہ آپ ﷺ وہاں تشریف فرما تھے، دھوکہ اور فریب سے نقصان پہنچانے کی سازش تیار کی تھی۔ جس سے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو بچایا۔ بعض کہتے ہیں کہ ایک مسلمان کے ہاتھوں غلط فہمی سے جو دو عامری شخص قتل ہو گئے تھے ان کی دیت کی ادائیگی میں یہودیوں کے قبیلے بنو نضیر سے حسب معاہدہ جو تعاون لینا تھا، اس کے لیے نبی کریم ﷺ اپنے رفقا سمیت وہاں تشریف لے گئے اور ایک دیوار سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئے۔ انہوں نے یہ سازش تیار کی کہ اوپر سے چکی کا پتھر آپ ﷺ پر گرا دیا جائے جس سے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو بذریعہ وحی مطلع فرما دیا۔ ممکن ہے کہ ان سارے ہی واقعات کے بعد یہ آیت نازل ہوئی ہو۔ کیونکہ ایک آیت کے نزول کے کئی اسباب و عوامل ہو سکتے ہیں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۳۵۔ "اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اس کی طرف ذریعہ ڈھونڈو اور اس کی راہ میں جہاد کرو تاکہ کامیاب ہو جاؤ۔" ⊙ ---۵۱۔ "اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو ساتھی نہ بناؤ۔ وہ ایک دوسرے کے ساتھی ہیں اور تم میں سے جو انہیں ساتھی بنائے گا وہ انہی میں سے ہوگا۔ بیشک اللہ تعالیٰ زیادتی کرنے والے لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔" ⊙ ---۵۴۔ "اے ایمان والو! تم میں سے کوئی اپنے دین سے پھر جائے تو اللہ تعالیٰ جلد ہی ایسے لوگ پیدا کر دے گا جن سے وہ محبت کریں گے جو مومنوں کے سامنے دبے ہوئے اور کافروں کے سامنے سر اٹھائے ہوئے ہوں گے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ تعالیٰ وسعت والا علم والا ہے۔" ⊙ (تفسیر کیلئے باب ۹، مضمون: مخلص مسلمان) ---۵۷۔ "اے ایمان والو! ان لوگوں کو جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی اور کافروں کو جو تمہارے دین کو ہنسی اور کھیل بناتے ہیں ساتھی نہ بناؤ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو اگر تم مومن ہو۔" ⊙ ---۸۷۔ "اے ایمان والو! پاکیزہ چیزوں کو جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے حلال کی ہیں حرام نہ ٹھہراؤ اور حد سے نہ بڑھو اللہ تعالیٰ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔" ⊙ ---[حدیث میں آتا ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آ کر کہا کہ یا رسول اللہ! جب میں گوشت کھاتا ہوں تو نفسانی شہوت کا غلبہ ہو جاتا ہے اس لیے میں نے اپنے اوپر گوشت حرام کر لیا ہے، جس پر آیت نازل ہوئی۔ اسی طرح سبب نزول کے علاوہ دیگر روایات سے ثابت ہے کہ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم زہد و عبادت کی غرض سے بعض حلال چیزوں سے (مثلاً عورت سے نکاح کرنے، رات کے وقت سونے، دن کے وقت کھانے پینے سے) اجتناب کرنا چاہتے تھے۔ نبی کریم ﷺ کے علم میں یہ بات آئی تو آپ ﷺ نے انہیں منع فرمایا۔ حضرت عثمان بن مظعونؓ نے بھی اپنی بیوی سے کنارہ کشی اختیار کی ہوئی تھی، ان کی بیوی کی شکایت پر آپ ﷺ نے انہیں بھی اس سے روکا۔ بہرحال اس آیت اور حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ کسی بھی چیز کو حرام کر لینا یا اس سے ویسے ہی پرہیز کرنا جائز نہیں ہے چاہے اس کا تعلق ماکولات و مشروبات سے ہو یا لباس سے ہو یا مرغوبات و جائز خواہشات سے۔ مسئلہ۔ اس طرح اگر کوئی شخص کسی چیز کو اپنے اوپر حرام کر لے گا تو وہ حرام نہیں ہوگی، سوائے عورت کے۔ البتہ اس صورت میں بعض علماء یہ کہتے ہیں کہ اسے قسم کا کفارہ ادا کرنا ہوگا اور بعض کے نزدیک کفارہ ضروری نہیں۔ امام شوکانی کہتے ہیں کہ احادیث صحیحہ سے اسی بات کی تائید ہوتی ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے کسی کو بھی کفارہ یمین ادا کرنے کا حکم نہیں دیا۔ امام ابن کثیر فرماتے ہیں کہ اس آیت کے بعد اللہ تعالیٰ نے قسم کا کفارہ بیان فرمایا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کسی حلال چیز کو حرام کر لینا، یہ قسم کھانے کے مرتبے میں ہے جو تکفیر (یعنی کفارہ ادا کرنے) کا متقاضی ہے۔ لیکن یہ استدلال احادیث صحیحہ کی موجودگی میں محل نظر ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۹۰۔ "اے ایمان والو! شراب، جوا، تھان اور قرعے کے تیر صرف شیطانی عمل ہیں سو ان سے بچو تاکہ پھلو پھولو۔" ⊙ ---۹۴۔ "اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ تمہیں ایسے شکار سے ضرور آزمائے گا جس تک تمہارے ہاتھ اور نیزے پہنچیں گے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ جان لے کہ کون اس سے بن دیکھے ڈرتا ہے۔ پھر جو اس (حکم) کے بعد حد سے نکلا اسے دردناک عذاب ہوگا۔" ⊙ ---۹۵۔ "اے ایمان والو! احرام کی حالت میں شکار نہ مارو اور تم میں سے جس نے جان بوجھ کر اسے مارا تو اس کا بدلہ ویسا ہی ہے جیسا چارپایہ اس نے مارا۔ جس کا فیصلہ تم میں سے دو انصاف والے کریں اور قربانی کے لئے کعبہ کو پہنچے یا وہ بطور کفارہ مسکینوں کو کھانا دے یا اس کے برابر روزے رکھے تاکہ وہ اپنے کام کی سزا چکھے۔ جو پہلے ہو چکا اللہ تعالیٰ نے معاف کر

Marfat.com

دیا ہے مگر جس نے پھر کیا تو اللہ تعالیٰ اس سے بدلہ لے گا اور اللہ تعالیٰ غالب اور بدلہ لینے والا ہے"۔ O --- ۱۰۱ "اے ایمان والو! ان باتوں کے متعلق نہ
پوچھو۔ جو اگر تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں بری لگیں لیکن اگر تم ان کے متعلق ایسے وقت پوچھو گے جب قرآن نازل ہو رہا ہو تو وہ تم پر ظاہر کر دی جائیں گی اللہ
تعالیٰ ان سے درگزر کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بخشنے والا بردبار ہے"۔ O --- ۱۰۵ "اے ایمان والو! تم پر اپنی ذمہ داری ہے۔ جو بھٹک گیا وہ تمہیں نقصان نہیں
پہنچا تا جب تم راہ چل رہے ہو۔ اللہ تعالیٰ ہی کی طرف تم سب کی واپسی ہوگی پھر وہ تمہیں بتائے گا جو تم کیا کرتے تھے"۔ O --- ۱۰۶ "اے ایمان والو! جب
تم میں سے کسی کو موت آ جائے تو بوقت وصیت تمہارے درمیان گواہی کے لیے تم میں سے دو انصاف والے لیے جائیں یا تمہارے علاوہ دوسرے دو (غیر
مسلموں سے)۔ اگر تم زمین پر سفر کر رہے ہو اور موت کی مصیبت تم پر آ جائے نماز کے بعد انہیں روک لو پھر اگر تمہیں شبہ ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھائیں۔ ہم اس
کے عوض کوئی قیمت نہیں لیں گے اگرچہ وہ رشتہ دار ہی ہو اور نہ اللہ کی گواہی کو چھپائیں گے کہ اس صورت میں ہم گنہگاروں میں ہوں گے"۔ O

(سورۃ الانفال ۸) --- ۱۵ "اے ایمان والو! جب تم جنگ میں کافروں کا سامنا کرو تو ان کی طرف پیٹھ نہ پھیرو"۔ O --- ۱۶ "اور جو اس دن ان کی
طرف اپنی پیٹھ پھیرے گا سوائے اس کے کہ وہ جنگ میں پہلو بدل رہا ہو یا کسی دستے کے ساتھ جگہ لینے جا رہا ہو۔ وہ اللہ تعالیٰ کے غضب کا مستحق ہو گیا اور اس کا
ٹھکانہ جہنم ہوگا اور وہ کیا بری جگہ ہے"۔ O --- ۲۰ "اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور حکم سن کر اس سے منہ نہ موڑو"۔ O
--- ۲۱ "اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جو کہتے ہیں ہم نے سنا مگر سنتے نہیں"۔ O --- ۲۴ "اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کا حکم مانو جب وہ
تمہیں اس بات کی طرف بلائے جو تمہیں زندگی بخشتی ہے اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ آدمی اور اس کے دل کے درمیان حائل ہے اور یہ کہ اسی کی طرف تم اکٹھے کیے
جاؤ گے"۔ O --- ۲۷ "اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ سے دغا نہ کرو اور جان بوجھ کر اپنی ذمہ داریوں میں بھی دغا نہ کرو"۔ O --- ۲۸ "اور
جان لو کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد محض فتنہ ہیں اور یہ کہ اللہ تعالیٰ ہی کے پاس بڑا اجر ہے"۔ O [تفسیر کے لیے باب نمبر ۶، مضمون: مال
و اولاد] --- ۲۹ "اے ایمان والو! اگر تم اللہ تعالیٰ کا ڈر رکھو گے تو وہ تمہیں ممتاز کر دے گا اور تم سے تمہاری برائیاں دور کر دے گا اور تمہیں بخش دے گا کہ اللہ
تعالیٰ بڑا فضل کرنے والا ہے"۔ O --- ۴۵ "اے ایمان والو! جب تمہارا کسی دستے سے ٹکراؤ ہو تو جمے رہو اور اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کرو تاکہ مراد پاؤ"۔ O

(سورۃ التوبہ ۹) --- ۲۳ "اے ایمان والو! اپنے باپوں اور اپنے بھائیوں کو اگر وہ ایمان کے مقابلے میں کفر کو پسند کرتے ہوں رفیق نہ بناؤ اور تم میں جو
انہیں رفیق بناتے ہیں وہی ظالم ہیں"۔ O --- ۲۸ "اے ایمان والو! مشرک تو محض پلید لوگ ہیں پس وہ اس سال کے بعد مسجد حرام کے پاس نہ آئیں اور
اگر تم کو مفلسی کا اندیشہ ہو تو اللہ تعالیٰ اگر اس نے چاہا جلدی ہی تمہیں اپنے فضل سے مالدار کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ علم والا حکمت والا ہے"۔ O --- ۳۴ "اے
ایمان والو! بہت سے عالم اور گوشہ نشین ناجائز طور پر لوگوں کا مال کھا جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکتے ہیں مگر جو لوگ سونا اور چاندی خزانہ کر کے رکھتے
ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری دے دے"۔ O --- ۳۸ "اے ایمان والو! تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ جب تمہیں کہا جاتا
ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلو تو تم زمین کی طرف گرے جاتے ہو؟ کیا تم آخرت کے مقابلے میں دنیا کی زندگی پر خوش ہو گئے ہو؟ مگر دنیا کی زندگی کا سامان تو
آخرت کے مقابلے میں بہت کم ہے"۔ O --- ۱۱۹ "اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ"۔ O --- ۱۲۳ "اے ایمان والو! ان
کافروں سے جو تمہارے آس پاس رہتے ہیں جنگ کرو اور چاہیے کہ وہ تم میں سختی پائیں اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے"۔ O

(سورۃ الحج ۲۲) --- ۷۷ "اے ایمان والو! رکوع سجدہ کرتے رہو اور اپنے پروردگار کی عبادت میں لگے رہو اور نیک کام کرتے رہو تاکہ تم کامیاب ہو
جاؤ"۔ O

(سورۃ النور ۲۴) --- ۲۱ "اے ایمان والو! شیطان کے قدم بقدم نہ چلو۔ جو شخص شیطانی قدموں کی پیروی کرے تو وہ بے حیائی اور برے کاموں کا ہی حکم کرے
گا۔ اور اگر اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم تم پر نہ ہوتا تو تم میں سے کوئی بھی کبھی پاک صاف نہ ہوتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ جسے پاک کرنا چاہے کر دیتا ہے۔ اور اللہ سب سننے
والا سب جاننے والا ہے"۔ O --- ۲۷ "اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا اور گھروں میں نہ جاؤ جب تک کہ اجازت نہ لے لو اور وہاں کے رہنے والوں
کو سلام نہ کر لو یہی تمہارے لیے سراسر بہتر ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو"۔ O --- ۵۸ "اے ایمان والو! تم سے تمہاری ملکیت کے غلاموں کو اور انہیں بھی جو تم
میں سے بلوغت کو نہ پہنچے ہوں (اپنے آنے کی) تین وقتوں میں اجازت حاصل کرنی ضروری ہے۔ نماز فجر سے پہلے اور ظہر کے وقت جب کہ تم اپنے کپڑے
اتار رکھتے ہو اور عشاء کی نماز کے بعد۔ یہ تینوں وقت تمہاری (خلوت) اور پردہ کے ہیں۔ ان وقتوں کے ماسوا نہ تو تم پر کوئی گناہ ہے نہ ان پر۔ تم سب آپس میں
ایک دوسرے کے پاس بکثرت آنے جانے والے ہو (ہی)۔ اللہ اس طرح کھول کھول کر اپنے احکام تم سے بیان فرما رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ پورے علم اور کامل حکمت
والا ہے"۔ O

(سورۃ الاحزاب ۳۳) --- ۹ "اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ نے جو احسان تم پر کیا اسے یاد کرو جبکہ تمہارے مقابلے کو فوجیں پر فوجیں آئیں پھر ہم نے ان پر

Marfat.com

تند آندھی اور ایسے لشکر بھیجے جنہیں تم نے دیکھا ہی نہیں اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اسے خوب دیکھتا ہے۔" O [تفصیل کے لیے باب نمبر ۳، مضمون: [illegible]
آیات] "اور جب وہ (دشمن) تمہارے پاس اوپر سے اور نیچے سے چڑھ آئے اور جب آنکھیں پتھرا گئیں اور کلیجے منہ کو آ گئے اور تم اللہ تعالیٰ کی نسبت
طرح طرح کے گمان کرنے لگے۔" O "اس جگہ مومن آزمائے گئے اور پوری طرح وہ جھنجھوڑ دیے گئے۔" O [illegible] "مسلمانو! اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت
کرو۔" O [illegible] "اے مومنو! جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرو پھر ہاتھ لگانے سے پہلے (ہی) طلاق دے دو تو ان پر تمہارا کوئی حق عدت کا نہیں
جسے تم شمار کرو پس تم کچھ نہ کچھ انہیں دے دو اور بھلے طریق پر انہیں رخصت کر دو۔" O [illegible] "اے ایمان والو! جب تک تمہیں اجازت نہ دی جائے تم نبی
کے گھروں میں نہ جایا کرو کھانے کے لیے ایسے وقت میں کہ اس کے پکنے کا انتظار کرتے رہو بلکہ جب بلایا جائے جاؤ اور جب کھا چکو نکل کھڑے ہو وہیں باتوں
میں مشغول نہ ہو جایا کرو۔ نبی کو تمہاری اس بات سے تکلیف ہوتی ہے تو وہ لحاظ کر جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ (بیان) حق میں کسی کا لحاظ نہیں کرتا جب تم نبی کی
بیویوں سے کوئی چیز طلب کرو تو پردے کے پیچھے سے طلب کرو تمہارے اور ان کے دلوں کے لیے کامل پاکیزگی یہی ہے نہ تمہیں یہ جائز ہے کہ تم رسول اللہ کو
ایذا دو اور نہ تمہیں یہ حلال ہے کہ آپ کے بعد کسی وقت بھی آپ کی بیویوں سے نکاح کرو۔ (یاد رکھو) اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ بہت بڑا (گناہ) ہے۔" O
[illegible] "بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس نبی مکرم ﷺ پر، اے ایمان والو! تم بھی آپ ﷺ پر درود بھیجا کرو اور (بڑے ادب و محبت سے)
سلام عرض کیا کرو۔" O [تفسیر کے لیے باب نمبر ۴، مضمون: مرتبہ رسول ﷺ درود و سلام بحضور نبی ﷺ] [illegible] "اے ایمان والو! ان لوگوں جیسے
نہ ہو جاؤ جنہوں نے موسیٰ علیہ السلام کو تکلیف دی پس جو بات انہوں نے کہی تھی اللہ تعالیٰ نے انہیں اس سے بری فرما دیا اور وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک با عزت تھے۔"
O [تفسیر کے لیے باب نمبر ۴، مضمون: نبی ﷺ سے بے معنی سوالات کرنا اور ایذا پہنچانا] [illegible] "اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سیدھی
(سچی) باتیں کیا کرو۔" O [illegible]
(سورۃ الزمر ۳۹) [illegible] "فرما دیجیے کہ اے میرے ایمان والے بندو! اپنے رب سے ڈرتے رہو جو اس دنیا میں نیکی کرتے ہیں ان کے لیے نیک بدلہ
ہے اور اللہ تعالیٰ کی زمین بہت کشادہ ہے صبر کرنے والوں ہی کو ان کا پورا پورا بے شمار اجر دیا جاتا ہے۔" O [ان کی اطاعت کرکے معاصی سے اجتناب کر کے
عبادت و اطاعت کو اس کے لیے خالص کر کے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ) [illegible]
(سورۃ محمد ۴۷) [illegible] "اے ایمان والو! اگر تم اللہ تعالیٰ (کے دین) کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں ثابت قدم رکھے گا۔" O [illegible]
"اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور رسول کا کہا مانو اور اپنے اعمال کو غارت نہ کرو۔" O [illegible]
(سورۃ الحجرات ۴۹) [illegible] "اے ایمان والے لوگو! اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہا کرو یقیناً اللہ تعالیٰ سننے والا
جاننے والا ہے۔" O [تفسیر کے لیے باب نمبر ۴، مضمون: اللہ و رسول ﷺ کی نافرمانی] [illegible] "اے ایمان والو! اپنی آوازیں نبی کریم ﷺ کی آواز سے
اوپر نہ کرو اور نہ ان سے اونچی آواز سے بات کرو جیسے آپس میں ایک دوسرے سے کرتے ہو کہیں (ایسا نہ ہو کہ) تمہارے اعمال اکارت جائیں اور تمہیں خبر بھی
نہ ہو۔" O [تفسیر کے لیے باب نمبر ۴، مضمون: مرتبہ رسول ﷺ] [illegible] "اے مسلمانو! اگر تمہیں کوئی فاسق خبر دے تو تم اس کی اچھی طرح تحقیق کر لیا
کرو ایسا نہ ہو کہ نادانی میں کسی قوم کو ایذا پہنچا دو پھر اپنے کیے پر پشیمانی اٹھاؤ۔" O [تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۱، مضمون: افواہ سازی] [illegible] "اور جان
رکھو کہ تم میں اللہ تعالیٰ کے رسول موجود ہیں اگر وہ تمہارا کہا کرتے رہے بہت امور میں تو تم مشکل میں پڑ جاؤ لیکن اللہ تعالیٰ نے ایمان کو تمہارے لیے محبوب بنا دیا
ہے اور اسے تمہارے دلوں میں زینت دے رکھی ہے اور کفر کو اور گناہ کو اور نافرمانی کو تمہاری نگاہوں میں ناپسندیدہ بنا دیا ہے یہی لوگ راہ یافتہ
ہیں۔" O [تفسیر کے لیے باب نمبر ۴، مضمون: اتباع رسول ﷺ] [illegible] "اللہ تعالیٰ کے احسان و انعام سے اور اللہ تعالیٰ دانا اور باحکمت ہے۔" O [illegible]
"اے ایمان والو! مرد دوسرے مردوں کا مذاق نہ اڑائیں ممکن ہے کہ یہ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں کا مذاق اڑائیں ممکن ہے کہ یہ ان سے بہتر
ہوں اور آپس میں ایک دوسرے کو عیب نہ لگاؤ اور نہ کسی کو برے لقب دو۔ ایمان کے بعد فسق برا نام ہے اور جو توبہ نہ کریں وہی ظالم لوگ ہیں۔" O [illegible] (تفسیر
[illegible] مضمون: تمسخر اور طعن و تشنیع) [illegible] "اے ایمان والو! بہت بدگمانیوں سے بچو یقین مانو کہ بعض بدگمانیاں گناہ ہیں اور بھید نہ ٹٹولا کرو اور نہ تم میں سے
کوئی کسی کی غیبت کرے۔ کیا تم میں سے کوئی بھی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرتا ہے؟ تم کو اس سے گھن آئے گی اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ
توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔" O [تفسیر کے لیے باب [illegible] مضمون: تجسس بجا سوسی] [illegible]
(سورۃ الحدید ۵۷) [illegible] "اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہا کرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی رحمت کا دوہرا
حصہ دے گا اور تمہیں نور دے گا جس کی روشنی میں تم چلو پھرو گے اور تمہارے گناہ بھی معاف فرما دے گا۔ اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔" O [illegible]
(سورۃ المجادلۃ ۵۸) [illegible] "اے ایمان والو! تم جب سرگوشی کرو تو یہ سرگوشیاں گناہ اور ظلم (زیادتی) اور نافرمانی پیغمبر کی نہ ہوں بلکہ نیکی اور پرہیزگاری کی [illegible]

Marfat.com

باتوں پر سرگوشی کرو اور اس اللہ سے ڈرتے رہو جس کے پاس تم سب جمع کیے جاؤ گے۔'' O ---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۸، مضمون: اخلاق و آداب] ---۱۱۔ ''اے مسلمانو! جب تم سے کہا جائے کہ مجلسوں میں ذرا کشادگی پیدا کرو تو تم جگہ کشادہ کر دو اللہ تعالیٰ تمہیں کشادگی دے گا اور جب کہا جائے کہ اٹھ کھڑے ہو جاؤ تو تم اٹھ کھڑے ہو جاؤ اللہ تعالیٰ تم میں سے ان لوگوں کے جو ایمان لائے ہیں اور جو علم دیئے گئے ہیں درجے بلند کر دے گا اور اللہ تعالیٰ (ہر اس کام سے) جو تم کر رہے ہو (خوب) خبردار ہے۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۸، مضمون: اخلاق و آداب) ---۱۲۔ ''اے مسلمانو! جب تم رسول اکرم ﷺ سے سرگوشی کرنا چاہو تو اپنی سرگوشی سے پہلے کچھ صدقہ دے دیا کرو یہ تمہارے حق میں بہتر اور پاکیزہ تر ہے ہاں اگر نہ پاؤ تو بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔'' O

(سورۃ الحشر ۵۹) ---۱۸۔ ''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور ہر شخص دیکھ (بھال) لے کہ کل (قیامت) کے واسطے اس نے (اعمال کا) کیا (ذخیرہ) بھیجا ہے۔ اور ہر (وقت) اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے سب اعمال سے باخبر ہے۔'' O ---[اہل ایمان کو خطاب کر کے انہیں وعظ کیا جا رہا ہے۔ اللہ سے ڈرنے کا مطلب ہے اس نے جن چیزوں کے کرنے کا حکم دیا ہے انہیں بجا لاؤ۔ جن سے روکا ہے ان سے رک جاؤ۔ آیت میں یہ بطور تاکید دو مرتبہ فرمایا کیونکہ یہ تقویٰ (اللہ کا خوف) ہی انسان کو نیکی کرنے پر اور برائی سے اجتناب پر آمادہ کرتا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۱۹۔ ''اور تم ان لوگوں کی طرح مت ہو جانا جنہوں نے اللہ تعالیٰ (کے احکام) کو بھلا دیا تو اللہ تعالیٰ نے بھی انہیں اپنی جانوں سے غافل کر دیا اور ایسے ہی لوگ نافرمان (فاسق) ہوتے ہیں۔'' O ---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱، مضمون: خدا فراموشی]

(سورۃ الممتحنہ ۶۰) ---۱۔ ''اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو میرے اور (خود) اپنے دشمنوں کو اپنا دوست نہ بناؤ تم تو دوستی سے ان کی طرف پیغام بھیجتے ہو اور وہ اس حق کے ساتھ جو تمہارے پاس آ چکا ہے کفر کرتے ہیں، پیغمبر کو اور خود تمہیں بھی محض اس وجہ سے جلاوطن کرتے ہیں کہ تم اپنے رب پر ایمان رکھتے ہو، اگر تم میری راہ میں جہاد کیلئے اور میری رضامندی کی طلب میں نکلتے ہو (تو ان سے دوستیاں نہ کرو) تم ان کے پاس محبت کا پیغام پوشیدہ پوشیدہ بھیجتے ہو اور مجھے خوب معلوم ہے تم ان کے پاس محبت کا پیغام پوشیدہ پوشیدہ بھیجتے ہو اور مجھے خوب معلوم ہے جو تم نے چھپایا اور وہ بھی جو تم نے ظاہر کیا، تم میں سے جو بھی اس کام کو کرے گا وہ یقیناً راہ راست سے بہک جائے گا۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: کفار سے دوستی) ---۱۰۔ ''اے ایمان والو! جب تمہارے پاس مومن عورتیں ہجرت کر کے آئیں تو تم ان کا امتحان لو۔ دراصل ان کے ایمان کو بخوبی جاننے والا تو اللہ ہی ہے لیکن اگر وہ تمہیں ایماندار معلوم ہوں تو اب تم انہیں کافروں کی طرف واپس نہ کرو، یہ ان کیلئے حلال نہیں اور نہ وہ ان کیلئے حلال ہیں، اور جو خرچ ان کافروں کا ہوا ہو وہ انہیں ادا کر دو، ان عورتوں کو ان کے مہر دے کر ان سے نکاح کر لینے میں تم پر کوئی گناہ نہیں اور کافر عورتوں کی ناموس اپنے قبضہ میں نہ رکھو اور جو کچھ تم نے خرچ کیا ہو، مانگ لو اور جو کچھ ان کافروں نے خرچ کیا ہو وہ بھی مانگ لیں یہ اللہ کا فیصلہ ہے جو تمہارے درمیان کر رہا ہے، اللہ تعالیٰ بڑے علم (اور) حکمت والا ہے۔'' O ---۱۳۔ ''اے مسلمانو! تم اس قوم سے دوستی نہ رکھو جن پر اللہ کا غضب نازل ہو چکا ہے جو آخرت سے اس طرح مایوس ہو چکے ہیں جیسے کہ مردہ اہل قبر سے کافر ناامید ہیں۔'' O

(سورۃ الصف ۶۱) ---۲۔ ''اے ایمان والو! تم وہ بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں۔'' O [کئی لوگوں کا یہ دستور تھا کہ جب اکٹھے بیٹھتے تو بڑی لافیں مارتے اور کہتے کہ اگر ہم کو معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کی نزدیک کونسا عمل سب سے زیادہ پسندیدہ ہے تو ہم اس پر عمل کرتے اور اس کی خاطر اپنا سب کچھ لٹا دیتے جب جہاد کے بارے میں حکم نازل ہوا اور احد کا معرکہ پیش آیا تو بڑھ چڑھ کر باتیں بنانے والے میدان میں ٹھہر نہ سکے۔ اس آیت نے اس قسم کے لوگوں کو عار دلائی جا رہی ہے اور مسلمانوں کو تربیت دی جا رہی ہے کہ نیکی کی دعوت جو بڑے جوش و خروش سے وہ لوگوں کے سامنے پیش کرتے تھے خود بھی اس پر عمل کر کے دکھائیں تاکہ سننے والوں کو ان کی باتوں کو یقین آ جائے۔ ☆ انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ شب معراج میرا گزر ایک ایسی قوم سے ہوا جن کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جا رہے تھے۔ جب ہونٹوں کو کاٹا جاتا تو وہ پہلے کی طرف درست ہو جاتے۔ میں نے پوچھا اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں جبریل نے کہا یہ آپ کی امت کے خطباء ہیں جو کہتے ہیں وہ کرتے نہیں جو کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں اور اس پر عمل نہیں کرتے۔'' ☆ نفسیاتی طور پر جو شخص یا جو قوم صرف باتیں بنانے اور لمبے چوڑے دعوے کرنے کی عادی ہو جاتی ہے وہ عمل کے میدان میں نمایاں کارکردگی کا اظہار نہیں کر سکتی۔ مسلمان کو چاہیے کہ جو زبان سے کہے اس پر خود عمل کر کے لوگوں کو دکھائے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)] ---۱۰۔ ''اے ایمان والو! کیا میں تمہیں وہ تجارت بتلا دوں جو تمہیں دردناک عذاب سے بچا لے؟'' O (تفسیر کیلئے باب ۱، مضمون: اللہ کی خرید) ---۱۴۔ ''اے ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ کے مددگار بن جاؤ۔ جس طرح حضرت مریم کے بیٹے حضرت عیسیٰ نے حواریوں سے فرمایا کہ کون ہے جو اللہ کی راہ میں میرا مددگار بنے؟ حواریوں نے کہا ہم اللہ کی راہ میں مددگار ہیں پس بنی اسرائیل میں سے ایک جماعت تو ایمان لائی اور ایک جماعت نے کفر کیا تو ہم نے مومنوں کی ان کے دشمنوں کے مقابلہ میں مدد کی پس وہ غالب آ گئے۔'' O [اللہ تعالیٰ کو کسی کی مدد کی ضرورت نہیں نہ اس کا کوئی کام ہماری اعانت کا محتاج ہے۔ جو لوگ دین کی سربلندی کیلئے کوشاں رہتے ہیں وہ گوناگوں برکات سے اپنی زندگی کو مالا مال کرتے ہیں اور محض اپنا اور اپنی آئندہ نسلوں کا بھلا کرتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کریم ہے۔ اس کے جذبۂ اخلاص کے قدر فرماتے ہوئے ان کو

Marfat.com

انصار اللہ کے معزز لقب سے یاد فرماتا ہے۔ یہ اس کی کمال، مہربانی، شانِ بندہ نوازی اور ذرہ نوازی ہے۔ حواریون جمع ہے اس کا واحد حواری جو 'حوار' سے مشتق ہے۔ حوار سفیدی کو کہتے ہیں۔ دھوبی کو عربی میں حواری کہتے ہیں کیونکہ وہ میلے کپڑوں کو پاک اور اجلا کرتا ہے۔ حضرت عیسیٰ کے ابتدائی شاگرد دھوبی تھے اس لیے انہیں حواریون کہا گیا۔ بعد میں پرخلوص دوست اور باوفا ساتھی کو بھی حواری کہا جانے لگا۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

(**سورۃ الجمعہ ۶۲**)---۹۔ ''اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جمعہ کے دن نماز کی اذان دی جائے تو تم اللہ کے ذکر کی طرف دوڑ پڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو۔ یہ تمہارے حق میں بہت ہی بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔'' O [یہاں مخاطب صرف فرزندانِ اسلام ہیں ارشاد ہے کہ اے ایمان والو! جب تم نمازِ جمعہ کی اذان سنو تو جلدی سے اللہ کے ذکر کی طرف پہنچنے کی کوشش کرو اور اسی وقت خرید و فروخت بند کر دو۔ نودی سے مراد جمعہ کی اذان ہے اور احناف کے نزدیک یہ پہلی اذان ہے جو خطبے سے کچھ دیر پہلے دی جاتی ہے۔ اسعوا کا معنی دوڑنا یا بھاگنا نہیں ہے کیونکہ حضور ﷺ نے بھاگ کر نماز میں شرکت کرنے سے منع فرمایا ہے۔ ☆ سرکارِ دوعالم نے ارشاد فرمایا کہ نماز کی اقامت سنو تو بھاگ کر نہ آؤ بلکہ بڑے سکون اور وقار کے ساتھ نماز کی طرف آؤ۔ جو رکعتیں مل جائیں وہ امام کے ساتھ پڑھو اور جو فوت ہو جائیں انہیں سلام کے بعد پورا کرو۔ ☆ اس لیے علماء نے سعی کا معنی یہ کیا ہے کہ ارادہ کرلو اور وہاں جانے کی تیاری شروع کر دو۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]---۱۰۔ ''پھر جب نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور بکثرت اللہ کا ذکر کیا کرو تاکہ تم فلاح پالو۔'' O ---۱۱۔ ''اور جب کوئی سودا بکتا نظر آ جائے تو اس کی طرف دوڑ جاتے ہیں اور آپ کو کھڑا ہی چھوڑ دیتے ہیں۔ آپ کہہ دیجئے کہ اللہ کی پاس جو ہے وہ کھیل اور تجارت سے بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ بہترین روزی رساں ہے۔'' O

(**سورۃ المنافقون ۶۳**)---۹۔ ''اے مسلمانو! تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دیں۔ اور جو ایسا کریں وہ بڑے ہی زیاں کار لوگ ہیں۔'' O---[مال اور اولاد کا ذکر تو خاص طور پر اس لیے کیا گیا ہے کہ انسان زیادہ تر انہی کے مفاد کی خاطر ایمان کے تقاضوں سے منہ موڑ کر منافقت، یا ضعفِ ایمان، یا فسق و نافرمانی میں مبتلا ہوتا ہے، ورنہ درحقیقت مراد دُنیا کی ہر وہ چیز ہے جو انسان کو اپنے اندر اتنا مشغول کر لے کہ وہ خدا کی یاد سے غافل ہو جائے۔ یہ یادِ خدا سے غفلت ہی ساری خرابیوں کی اصل جڑ ہے۔ اگر انسان کو یہ یاد رہے کہ وہ آزاد نہیں ہے بلکہ ایک خدا کا بندہ ہے، اور وہ خدا اس کے تمام اعمال سے باخبر ہے، اور اس کے سامنے جا کر ایک دن اسے اپنے اعمال کی جواب دہی کرنی ہے، تو وہ کبھی کسی گمراہی و بدعملی میں مبتلا نہ ہو، اور بشری کمزوری سے اس کا قدم اگر کسی وقت پھسل بھی جائے تو ہوش آتے ہی وہ فوراً سنبھل جائے۔ (از تفسیر نمبر ۱۸ تفہیم القرآن)]

(**سورۃ التغابن ۶۴**)---۱۴۔ ''اے ایمان والو! تمہاری بعض بیویاں اور بعض بچے تمہارے دشمن ہیں پس ان سے ہوشیار رہنا اور اگر تم معاف کر دو اور درگزر کر جاؤ اور بخش دو تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب ہذا، مضمون: بعض بیویاں اور بچے دشمن ہیں]

(**سورۃ الطلاق ۶۵**)---۱۰۔ ''ان کے لیے اللہ تعالیٰ نے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے پس اللہ سے ڈرو اے عقل مند ایمان والو۔ یقیناً اللہ نے تمہاری طرف نصیحت اتار دی ہے۔'' O---[آیت نمبر ۸ اور ۹ کے مطابق سابقہ نبیوں والوں کو اس رسوائی اور ذلت سے تو انہیں دُنیا میں دوچار ہونا پڑا، روزِ محشر جب وہ اپنی قبروں سے اٹھیں گے تو اپنے لیے ایسا دردناک عذاب تیار پائیں گے جس کا ابھی وہ تصور بھی نہیں کر سکتے۔ (از تفسیر نمبر ۲۳ ضیاء القرآن)]

(**سورۃ التحریم ۶۶**)---۶۔ ''اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان ہیں اور پتھر جس پر سخت دل مضبوط فرشتے مقرر ہیں جنہیں جو حکم اللہ تعالیٰ دیتا ہے اس کی نافرمانی نہیں کرتے بلکہ جو حکم دیا جائے بجا لاتے ہیں۔'' O---[اس میں اہل ایمان کو ان کی ایک نہایت اہم ذمے داری کی طرف توجہ دلائی گئی ہے اور وہ ہے، اپنے ساتھ اپنے گھر والوں کی بھی اصلاح اور ان کی اسلامی تعلیم و تربیت کا اہتمام، تاکہ یہ سب جہنم کا ایندھن بننے سے بچ جائیں۔ ☆ اس لیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب بچہ سات سال کی عمر کو پہنچ جائے تو اسے نماز کی تلقین کرو، اور دس سال عمر کے بچوں میں نماز سے تساہل دیکھو تو انہیں سرزنش کرو۔ ☆ فقہا نے کہا ہے، اسی طرح روزے ان سے رکھوائے جائیں اور دیگر احکام کے اتباع کی تلقین انہیں کی جائے۔ تاکہ جب وہ شعور کی عمر کو پہنچیں تو اس دین حق کا شعور بھی انہیں حاصل ہو چکا ہو۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)] (مزید تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو آگ سے)---۸۔ ''اے ایمان والو! تم اللہ کے سامنے سچی خالص توبہ کرو۔ قریب ہے کہ تمہارا رب تمہارے گناہ دور کر دے اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ جس دن اللہ تعالیٰ نبی کو اور ایمان داروں کو جو ان کے ساتھ ہیں رسوا نہ کرے گا۔ ان کا نور ان کے سامنے اور ان کے دائیں دوڑ رہا ہوگا۔ یہ دُعائیں کرتے ہوں گے اے ہمارے رب ہمیں کامل نور عطا فرما اور ہمیں بخش دے یقیناً تو ہر چیز پر قادر ہے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون توبۃ النصوح]

Marfat.com

[illegible]

اے دنیا کے متوالو

[illegible]

(سورۃ الواقعہ ۵۶) ---۸۳ ''پس جبکہ روح نرخرے تک پہنچ جاتی ہے'' O ۸۴ ''اور تم اس وقت آنکھوں سے دیکھتے رہتے ہو'' O [انہیں اپنی قوت اور جوانی، اپنی سطوت اور سلطانی اور دولت کی فراوانی پر بڑا گھمنڈ تھا اسی لیے تو یہ میرے رسول کی باتوں کو توجہ سے نہیں سنتے اور میرے اس کلام پر ایمان نہیں لاتے حالانکہ ان کا یہ گھمنڈ سراسر بے جا ہے۔ ذرا وہ بتائیں کہ ان کا اکلوتا بیٹا دم توڑ رہا ہو اور خود اس کے پاس بیٹھے ہوں، کیا ان میں دم کس بل ہے کہ وہ آگے بڑھ کر گلے میں اٹکی ہوئی روح کو بدن میں واپس کر دیں۔ وہ کچھ نہیں کر سکتے۔ انسان کی بے بسی کی اس سے بڑھ کر اور کیا دلیل ہے کہ وہ اپنے لخت جگر کو بھی موت کے پنجہ سے چھڑا نہیں سکتا۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)] ۸۵ ''اور ہم اس شخص سے بہ نسبت تمہارے بہت زیادہ قریب ہوتے ہیں لیکن تم نہیں دیکھ سکتے'' O [اگرچہ تم سرہانے بیٹھے ہوئے ہو اگرچہ تم نے اسے اپنی گود میں اٹھا رکھا ہے لیکن جو قرب ہمیں اس سے حاصل ہے وہ تمہیں میسر نہیں۔ ہم اپنی قدرت، علم اور رؤیت کے اعتبار سے اس سے بہت زیادہ قریب ہیں لیکن تم اس قرب کی حقیقت کو سمجھنے سے قاصر ہو۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)] ۸۶ ''پس اگر تم کسی کے زیر فرمان نہیں ہو'' O ۸۷ ''اور اس قول میں سچے ہو تو (ذرا) اس روح کو لوٹا دو'' O [یعنی اگر تم کسی کے زیر فرمان اور تابع حکم نہیں بلکہ اپنی مرضی کے مالک ہو جو جی میں آئے وہ کر گزرتے ہو تو پھر گلے تک آئی ہوئی روح کو اپنے اختیار اور قدرت سے واپس کیوں نہیں لوٹا دیتے۔ تمہاری انتہائی آرزو ہے کہ تمہارا بیٹا زندہ رہے۔ تم نے اس کی صحت کے لیے بڑے جتن کیے ہیں۔ قابل ترین طبیبوں سے علاج کرایا ہے۔ اس کے باوجود تم اپنے بیٹے کو بچا نہیں سکتے۔ تم سے زیادہ بڑھ کر بے بس اور کون ہو سکتا ہے۔ یہ قدرت کا مالک اللہ تعالیٰ ہے جو چاہے کر سکتا ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

[illegible]

ایک حالت سے دوسری حالت پر پہنچنا

[illegible]

(سورۃ الانشقاق ۸۴) ۱۹ ''یقیناً تم ایک حالت سے دوسری حالت پر پہنچو گے'' O [یعنی تمہیں ایک حالت پر نہیں رہنا ہے بلکہ جوانی سے بڑھاپے، بڑھاپے سے موت، موت سے برزخ، برزخ سے دوبارہ زندگی، دوبارہ زندگی سے میدان حشر، پھر حساب و کتاب اور پھر جزا و سزا کی بے شمار منزلوں سے لازماً تم کو گزرنا ہوگا۔ اس بات پر تین چیزوں کی قسم کھائی گئی ہے: سورج ڈوبنے کے بعد شفق کی سرخی، دن کے بعد رات کی تاریکی اور اس میں ان چیزوں کا سمٹ آنا جو دن کے وقت زمین پر پھیلے رہتے ہیں، اور چاند کا ہلال سے درجہ بدرجہ بڑھ کر بدر کامل بننا۔ گویا چند وہ چیزیں ہیں جو اس بات کی علانیہ شہادت دے رہی ہیں کہ جس کائنات میں انسان رہتا ہے اس کے اندر کہیں ٹھہراؤ نہیں ہے، ایک مسلسل تغیر اور درجہ بدرجہ تبدیلی ہر طرف پائی جاتی ہے لہٰذا کفار کا یہ خیال صحیح نہیں ہے کہ موت کی آخری ہچکی کے ساتھ معاملہ ختم ہو جائے گا۔ (از تفسیر تفہیم القرآن)] ۲۰ ''انہیں کیا ہو گیا کہ ایمان نہیں لاتے'' O ۲۱ ''اور جب ان کے پاس قرآن پڑھا جاتا ہے تو سجدہ نہیں کرتے'' O [illegible]

[illegible]

ایک نمازی کی خصوصیات

[illegible]

(سورۃ المعارج ۷۰) ۱۹ ''بیشک انسان بڑے کچے دل والا بنایا گیا ہے'' O [چند آیات ۱۹ تا ۳۵ آپ کی خصوصی توجہ کی مستحق ہیں۔ (از تفسیر ضیاء القرآن)] ۲۲ ''مگر وہ نمازی'' O ۲۳ ''جو اپنی نماز پر ہمیشگی کرنے والے ہیں'' O [مراد ہیں مومن کامل اور اہل توحید ان کے اندر مذکورہ اخلاقی کمزوریاں نہیں ہوتیں بلکہ ان کے برعکس وہ صفات محمودہ کے پیکر ہوتے ہیں ہمیشہ نماز پڑھنے کا مطلب ہے وہ نماز میں کوتاہی نہیں کرتے ہر نماز اپنے وقت پر نہایت پابندی اور التزام کے ساتھ پڑھتے ہیں کوئی مشغولیت انہیں نماز سے نہیں روکتی اور دنیا کا کوئی فائدہ انہیں نماز سے غافل نہیں کرتا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ۲۶ ''اور جو انصاف کے دن پر یقین رکھتے ہیں'' O ۲۷ ''اور جو اپنے رب کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں'' O [یعنی اطاعت اور اعمال صالحہ کے باوجود اللہ کی عظمت و جلال کے پیش نظر اس کی گرفت سے لرزاں و ترساں رہتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ جب تک اللہ کی رحمت انہیں اپنے دامن میں نہیں ڈھانپ لے گی ہمارے یہ اعمال نجات کے لیے کافی نہیں ہوں گے جیسا کہ اس مفہوم کی حدیث پہلے گزر چکی ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ۲۸ ''بیشک ان کے رب کا عذاب بے خوف ہونے کی چیز نہیں ہے'' O ۲۹ ''اور جو لوگ اپنی شرمگاہوں کی (حرام سے) حفاظت کرتے ہیں'' O ---۳۰ ''ہاں ان کی بیویوں اور لونڈیوں کے بارے میں جن کے وہ مالک ہیں انہیں کوئی ملامت نہیں'' O [یعنی انسان کی جنسی تسکین کے لئے اللہ نے دو جائز ذرائع رکھے ہیں ایک بیوی اور دوسری ملک یمین (لونڈی)۔ آج کل ملک یمین کا مسئلہ تو اسلام کی بتلائی

Marfat.com

ہوئی تدابیر کی رو سے تقریباً ختم ہو گیا ہے' تاہم اسے قانوناً اس لیے ختم نہیں کیا گیا ہے کہ آئندہ کبھی اس قسم کے حالات ہوں تو ملک یمین سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے' بہر حال اہل ایمان کی ایک صفت یہ بھی ہے کہ جنسی خواہش کی تکمیل و تسکین کیلئے ناجائز ذریعہ اختیار نہیں کرتے۔ (از تفسیر ۲ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

پ ۲۹-۳۱ "پس جو کوئی اس کے علاوہ (راہ) ڈھونڈے گا تو ایسے لوگ حد سے گزر جانے والے ہوں گے۔" ۳۲-- "اور جو اپنی امانتوں کا اور اپنے قول و قرار کا پاس رکھتے ہیں۔" [یعنی ان کے پاس لوگوں کی جو امانتیں ہوتی ہیں' ان میں وہ خیانت نہیں کرتے اور لوگوں سے جو عہد کرتے ہیں' انہیں توڑتے نہیں' بلکہ ان کی پاسداری کرتے ہیں] [خبردار رہو جس میں امانت نہیں اسکا کوئی ایمان نہیں اور جو عہد کا پابند نہیں اس کا کوئی دین نہیں۔ (از تفسیر ۳ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ۳۳-- "اور جو اپنی گواہیوں پر سیدھے اور قائم رہتے ہیں۔" [یعنی اسے صحیح صحیح ادا کرتے ہیں' چاہے اس کی زد میں ان کے قریبی عزیز ہی آجائیں' علاوہ ازیں اسے چھپاتے بھی نہیں' نہ اس میں تبدیلی ہی کرتے ہیں۔ (از تفسیر ۴ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

[illegible]

ایمان والوں کی ایماندار اولاد بھی جنت میں انکے ساتھ ہوگی

[illegible]

(سورۃ الطور ۵۲) پ ۲۱-۲۷ "اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد نے بھی ایمان میں ان کی پیروی کی ہم ان کی اولاد کو ان تک پہنچا دیں گے اور ان کے عمل سے ہم کچھ کم نہ کریں گے' ہر شخص اپنے اپنے اعمال کا گروی ہے۔" [یعنی جن کے باپ اپنے اخلاص و تقویٰ اور عمل و کردار کی بنیاد پر جنت کے اعلیٰ درجوں پر فائز ہوں گے' اللہ تعالیٰ ان کی ایماندار اولاد کے بھی درجے بلند کر کے' ان کو ان کے باپوں کے ساتھ ملا دے گا' یہ نہیں کرے گا کہ ان کے باپوں کے درجے کم کر کے ان کی اولاد والے کمتر درجوں میں انہیں لے آئے' یعنی اہل ایمان پر دو گونہ احسان فرمائے گا۔ ایک تو باپ بیٹوں کو آپس میں ملا دے گا تاکہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں' بشرطیکہ دونوں ایماندار ہوں۔ دوسرا یہ کہ کم تر درجے والوں کو اٹھا کر اونچے درجوں پر فائز فرما دے گا۔ ورنہ دونوں کے ملاپ کا یہ طریقہ بھی ہو سکتا ہے کہ اعلیٰ کلاس والوں کو نچلی کلاس دے دے' یہ بات چونکہ اس کے فضل و احسان سے فروتر ہوگی' اس لیے وہ ایسا نہیں کرے گا بلکہ نچلی کلاس والوں کو اعلیٰ کلاس عطا فرمائے گا۔ یہ تو اللہ کا وہ احسان ہے جو اولاد پر آباء کے عملوں کی برکت سے ہوگا اور حدیث پاک میں آتا ہے کہ اولاد کی دعا و استغفار سے آباء کے درجات میں بھی اضافہ ہوتا ہے' ایک شخص کے جب جنت میں درجے بلند ہوتے ہیں تو وہ اللہ سے اس کا سبب پوچھتا ہے' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تیری اولاد کی تیرے لیے دعائے مغفرت کرنے کی وجہ سے۔ اس کی تائید اس حدیث پاک سے بھی ہوتی ہے جس میں آتا ہے کہ جب انسان مر جاتا ہے تو اس کے عمل کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے' البتہ تین چیزوں کا ثواب موت کے بعد بھی جاری رہتا ہے' ایک صدقہ جاریہ' دوسرا وہ علم جس سے لوگ فیض یاب ہوتے رہیں اور تیسری نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی ہو۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

[illegible]

اے لوگو

[illegible]

(سورۃ النساء ۴) پ ۵-۱۹ "اے لوگو! جو ایمان لائے ہو تمہیں یہ جائز نہیں ہے کہ زبردستی عورتوں کو میراث بنا لو۔" ۲۹-- "اے لوگو! جو ایمان لائے ہو نہ کھاؤ ایک دوسرے کے مال باہم ناجائز طریقے سے مگر یہ کہ ہو لین دین تمہاری آپس کی رضامندی سے اور نہ قتل کرو اپنے آپ کو بیشک اللہ تعالیٰ ہے تم پر بے حد مہربان۔" ۴۳-- "اے لوگو جو ایمان لائے ہو نہ قریب جاؤ نماز کے' اس حال میں کہ تم نشہ میں ہو حتیٰ کہ (نشہ اتر جائے اور) معلوم ہو تمہیں کہ کیا کہہ رہے ہو تم اور نہ جنابت کی حالت میں (قریب جاؤ نماز کے) الا یہ کہ تم راستے سے گزر رہے ہو' حتیٰ کہ غسل کر لو' اور اگر ہو تم بیمار یا سفر میں یا آیا ہو کوئی تم میں سے رفع حاجت کر کے یا تم نے ہمبستری کی ہو عورتوں سے اور نہ میسر آئے تم کو پانی تو تیمم کر لو پاک مٹی سے' سو مسح کر لو اپنے چہروں کا اور ہاتھوں کا بیشک اللہ تعالیٰ ہے خطائیں معاف کرنے والا' بہت بخشنے والا۔" ۷۱-- "اے لوگو جو ایمان لائے ہو! سنبھالو اپنے ہتھیار' پھر نکلو الگ الگ دستوں کی صورت میں یا نکلو سب اکٹھے۔" ۹۴-- "اے ایمان والو! جب نکلو تم (جہاد کے لیے) اللہ تعالیٰ کی راہ میں تو خوب تحقیق کر لیا کرو اور نہ کہو اس شخص کو جو کرے تم کو سلام کہ نہیں ہے تو مومن (کیا) حاصل کرنا چاہتے ہو تم مال و متاع دنیاوی زندگی کا؟ تو اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت غنیمتیں ہیں۔ ایسے ہی تو تھے تم اس سے پہلے پھر احسان کیا اللہ نے تم پر (کہ تم مسلمان ہو گئے) لہٰذا خوب تحقیق کر لیا کرو۔ بیشک اللہ تعالیٰ ہے پوری طرح باخبر اس بات سے جو تم کرتے ہو۔"

[illegible]

(سورۃ الفتح ۴۸) پ ۲۶-۹ "تاکہ (اے لوگو!) تم ایمان لاؤ اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر اور مدد کرو ان کی اور دل سے ان کی تعظیم کرو اور پاکی بیان کرو اللہ تعالیٰ کی صبح اور شام۔"

[illegible]

Marfat.com

باپ دادا کی تقلید

(سورۃ الاعراف ۷)---۲۸۔ ’’اور جب وہ بے حیائی کا کوئی کام کرتے ہیں تو کہتے ہیں ہم نے اپنے باپ دادا کو اس پر پایا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کا حکم دیا ہے۔ کہہ دے اللہ بے حیائی کے کاموں کا حکم نہیں دیتا۔ کیا تم اللہ تعالیٰ کے بارے میں وہ باتیں کہتے ہو جو تم نہیں جانتے؟‘‘ O

(سورۃ المومنون ۲۳)---۲۳۔ ’’یقیناً ہم نے نوح (علیہ السلام) کو اس کی قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجا‘ اس نے کہا کہ اے میری قوم کے لوگو! اللہ کی عبادت کرو اور اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں‘ کیا تم (اس سے) نہیں ڈرتے۔‘‘ O---۲۴۔ ’’اس کی قوم کے کافر سرداروں نے صاف کہہ دیا کہ یہ تو تم جیسا ہی انسان ہے‘ یہ تم پر فضیلت اور بڑائی حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اگر اللہ ہی کو منظور ہوتا تو کسی فرشتے کو اتارتا‘ ہم نے تو اسے اپنے اگلے باپ دادوں کے زمانے میں سنا ہی نہیں۔‘‘ O---[یہ بھی مخالفین حق کا قدیم ترین حربہ ہے کہ جو شخص بھی اصلاح کے لیے کوشش کرنے اُٹھے اُس پر فوراً یہ الزام چسپاں کر دیتے ہیں کہ کچھ نہیں، بس اقتدار کا بھوکا ہے۔ یہی الزام فرعون نے حضرت موسیٰ اور ہارون پر لگایا تھا کہ تم اس لیے اُٹھے ہو کہ تمہیں ملک میں بڑائی حاصل ہو جائے۔ یہی حضرت عیسیٰ پر لگایا گیا کہ یہ شخص یہودیوں کا بادشاہ بننا چاہتا ہے۔ اور اسی کا شبہ نبی کریم ﷺ کے متعلق سرداران قریش کو تھا۔ چنانچہ کئی مرتبہ انہوں نے آپ سے یہ سودا کرنے کی کوشش کی کہ اگر اقتدار کے طالب ہو‘ ’’اپوزیشن‘‘ چھوڑ کر ’’حزب اقتدار‘‘ میں شامل ہو جاؤ، تمہیں ہم بادشاہ بنائے لیتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ جو لوگ ساری عمر دنیا اور اس کے مادی فائدوں اور اس کی شان و شوکت ہی کے لیے اپنی جان کھپاتے رہتے ہیں اُن کے لیے یہ تصور کرنا بہت مشکل بلکہ ناممکن ہوتا ہے کہ اسی دنیا میں کوئی انسان نیک نیتی اور بے غرضی کے ساتھ فلاحِ انسانیت کی خاطر بھی اپنی جان کھپا سکتا ہے۔ وہ خود چونکہ اپنا اثر و اقتدار جمانے کے لیے دلفریب نعرے اور اصلاح کے جھوٹے دعوے شب و روز استعمال کرتے رہتے ہیں، اس لیے یہ مکاری و فریب کاری ان کی نگاہ میں بالکل ایک فطری چیز ہوتی ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ اصلاح کا نام مکر و فریب کے سوا کسی صداقت اور خلوص کے ساتھ کبھی لیا ہی نہیں جا سکتا، یہ نام جو بھی لیتا ہے ضرور وہ ان کا اپنا ہم جنس ہی ہوگا۔ اور لطف یہ ہے کہ مصلحین کے خلاف ’’اقتدار کی بھوک‘‘ کا یہ الزام ہمیشہ برسراقتدار لوگ اور ان کے خوشامدی حاشیہ نشین ہی استعمال کرتے رہے ہیں۔ گویا خود انہیں اور ان کے آقایانِ نامدار کو جو اقتدار حاصل ہے وہ تو ان کا پیدائشی حق ہے، اس کے حاصل کرنے اور اس پر قابض رہنے میں وہ کسی الزام کے مستحق نہیں ہیں، البتہ نہایت قابلِ ملامت ہے وہ جس کے لیے یہ ’’غذا‘‘ پیدائشی حق نہ تھی اور اب یہ لوگ اس کے اندر اس چیز کی ’’بھوک‘‘ محسوس کر رہے ہیں حقیقت یہ ہے کہ اقتدار کے بجائے خود مطلوب ہونے اور کسی مقصد خیر کے لیے مطلوب ہونے میں زمین و آسمان کا فرق ہے، اتنا ہی بڑا فرق جتنا ڈاکو کے خنجر اور ڈاکٹر کے نشتر میں ہے۔ اگر کوئی شخص صرف اس بنا پر ڈاکو اور ڈاکٹر کو ایک کر دے کہ دونوں بالا ارادہ جسم چیرتے ہیں اور نتیجہ میں مال دونوں کے ہاتھ آتا ہے، تو یہ صرف اس کے اپنے ہی دماغ یا دل کا قصور ہے۔ ورنہ دونوں کی نیت‘ دونوں کے طریق کار اور دونوں کے مجموعی کردار میں اتنا فرق ہوتا ہے کہ کوئی صاحب عقل آدمی ڈاکو کو ڈاکٹر اور ڈاکٹر کو ڈاکو سمجھنے میں غلطی نہیں کر سکتا۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(سورۃ الشعرآء ۲۶)---۶۹۔ ’’انہیں ابراہیم (علیہ السلام) کا واقعہ بھی سنا دو۔‘‘ O---۷۰۔ ’’جبکہ انہوں نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے فرمایا کہ تم کس کی عبادت کرتے ہو؟‘‘ O---۷۱۔ ’’انہوں نے جواب دیا کہ عبادت کرتے ہیں بتوں کی‘ ہم تو برابر ان کے مجاور بنے بیٹھے ہیں۔‘‘ O---۷۲۔ ’’آپ نے فرمایا کہ جب تم انہیں پکارتے ہو تو کیا وہ سنتے بھی ہیں؟‘‘ O---۷۳۔ ’’یا تمہیں نفع نقصان بھی پہنچا سکتے ہیں۔‘‘ O---۷۴۔ ’’انہوں نے کہا یہ (ہم کچھ نہیں جانتے) ہم نے تو اپنے باپ دادوں کو اسی طرح کرتے پایا۔‘‘ O---۷۵۔ ’’آپ نے فرمایا کچھ خبر بھی ہے جنہیں تم پوج رہے ہو؟‘‘ O---۷۶۔ ’’تم اور تمہارے اگلے باپ دادا‘ وہ سب میرے دشمن ہیں۔‘‘ O---۷۷۔ ’’بجز سچے اللہ تعالیٰ کے جو تمام جہان کا پالنہار ہے۔‘‘ O

(سورۃ سبا ۳۴)---۴۳۔ ’’اور جب ان کے سامنے ہماری صاف صاف آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ ایسا شخص ہے جو تمہیں تمہارے باپ دادا کے معبودوں سے روک دینا چاہتا ہے (اس کے سوا کوئی بات نہیں)‘ اور کہتے ہیں کہ یہ تو گھڑا ہوا جھوٹ ہے اور حق ان کے پاس آ چکا پھر بھی کافر یہی کہتے رہے کہ یہ تو کھلا ہوا جادو ہے۔‘‘ O---[شخص سے مراد حضور نبی کریم ﷺ ہیں۔ باپ دادا کا دین‘ ان کے نزدیک صحیح تھا‘ اس لیے انہوں نے آپ ﷺ کا ’’جرم‘‘ یہ بیان کیا کہ یہ تمہیں ان معبودوں سے روکنا چاہتا ہے جن کی تمہارے آبا عبادت کرتے رہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الزخرف ۴۳)---۲۱۔ ’’کیا ہم نے انہیں اس سے پہلے کوئی (اور) کتاب دی ہے جسے یہ مضبوط تھامے ہوئے ہیں۔‘‘ O---[یعنی قرآن سے پہلے کوئی کتاب‘ جس میں ان کو غیر اللہ کی عبادت کرنے کا اختیار دیا گیا ہے جسے انہوں نے مضبوطی سے تھام رکھا ہے؟ یعنی ایسا نہیں ہے بلکہ تقلید آبا کے سوا ان کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۲۲۔ ’’(نہیں نہیں) بلکہ یہ تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک مذہب پر پایا اور

Marfat.com

ہم انہی کے نقشِ قدم پر چل کر راہ یافتہ ہیں۔" O---۲۳۔ "اسی طرح آپ سے پہلے بھی ہم نے جس بستی میں کوئی ڈرانے والا بھیجا وہاں کے آسودہ حال لوگوں نے یہی جواب دیا کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو (ایک راہ پر اور) ایک دین پر پایا اور ہم تو انہی کے نقشِ پا کی پیروی کرنے والے ہیں۔" O---[یہ بات قابلِ غور ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے مقابلے میں اُٹھ کر باپ دادا کی تقلید کا جھنڈا بلند کرنے والے ہر زمانے میں اپنی قوم کے کھاتے پیتے لوگ ہی کیوں رہے ہیں؟ آخر کیا وجہ ہے کہ وہی حق کی مخالفت میں پیش پیش اور قائم شدہ جاہلیت کو برقرار رکھنے کی کوشش میں سرگرم رہے، اور وہی عوام کو بہکا اور بھڑکا کر انبیاء علیہم السلام کے خلاف فتنے اُٹھاتے رہے؟ اس کے بنیادی وجوہ دو تھے- ایک یہ کہ کھاتے پیتے اور خوشحال طبقے اپنی دنیا بنانے اور اُس سے لطف اندوز ہونے میں اس قدر منہمک ہوتے ہیں کہ حق اور باطل کی بزعمِ خویش، دُور از کار بحث میں سر کھپانے کے لیے تیار نہیں ہوتے- اُن کی تن آسانی اور ذہنی کاہلی انہیں دین کے معاملے میں انتہائی بے فکر، اور اس کے ساتھ عملاً قدامت پسند (Conservative) بنا دیتی ہے تا کہ جو حالت پہلے سے قائم چلی آ رہی ہے وہی، قطع نظر اس سے کوئی وہ حق ہے یا باطل، جوں کی توں قائم رہے اور کسی نئے نظام کے متعلق سوچنے کی زحمت نہ اُٹھانی پڑے- دوسرے یہ کہ قائم شدہ نظام سے اُن کے مفاد پوری طرح وابستہ ہو چکے ہوتے ہیں اور انبیاء علیہم السلام کے پیش کردہ نظام کو دیکھ کر پہلی ہی نظر میں وہ بھانپ جاتے ہیں کہ یہ آئے گا تو ان کی چودھراہٹ کی بساط بھی لپیٹ کر رکھ دی جائے گی اور ان کے لیے اکلِ حرام اور فعلِ حرام کی بھی کوئی آزادی باقی نہ رہے گی۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]---۲۴۔ "(نبی ﷺ نے) فرمایا بھی کہ اگرچہ میں تمہارے پاس اس سے بہت بہتر (مقصود تک پہنچانے والا) طریقہ لے کر آیا ہوں جس پر تم نے اپنے باپ دادوں کو پایا، تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم اس کے منکر ہیں جسے دے کر آپ کو بھیجا گیا ہے۔" O---[یعنی اپنے آبا کی تقلید میں اتنے پختہ تھے کہ پیغمبر کی وضاحت اور دلیل بھی انہیں اس سے نہیں پھیر سکی- یہ آیت اندھی تقلید کے بطلان اور اس کی قباحت پر بہت بڑی دلیل ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]
---۲۵۔ "پس ہم نے ان سے انتقام لیا اور دیکھ لے جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہوا؟" O

(سورۃ النجم ۵۳)---۱۹۔ "کیا تم نے لات اور عزیٰ کو دیکھا۔" O---۲۰۔ "اور منات تیسرے پچھلے کو۔" O---۲۱۔ "کیا تمہارے لیے لڑکے اور اللہ تعالیٰ کے لیے لڑکیاں ہیں؟" O---۲۲۔ "یہ تو اب بڑی بے انصافی کی تقسیم ہے۔" O---[تفسیر کے لیے باب ھذا، مضمون: بُت پرستی]---۲۳۔ "دراصل یہ صرف نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے ان کے رکھ لیے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کی کوئی دلیل نہیں اتاری- یہ لوگ تو صرف اٹکل کے اور اپنی نفسانی خواہشوں کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اور یقیناً ان کے رب کی طرف سے ان کے پاس ہدایت آ چکی ہے۔" O

باز پرس

(سورۃ الرحمٰن ۵۵)---۳۱۔ "(جنوں اور انسانوں کے گروہو!) عنقریب ہم تمہاری طرف پوری طرح متوجہ ہو جائیں گے۔" O---[اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس وقت اللہ تعالیٰ ایسا مشغول ہے کہ اسے ان نافرمانوں سے باز پُرس کرنے کی فرصت نہیں ملتی- بلکہ اس کا مطلب دراصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک خاص اوقات نامہ مقرر کر رکھا ہے جس کے مطابق پہلے وہ ایک معین مدت تک اس دنیا میں انسانوں اور جنوں کی نسلوں پر نسلیں پیدا کرتا رہے گا اور انہیں دنیا کی اس امتحان گاہ میں لا کر کام کرنے کا موقع دے گا- پھر ایک مخصوص ساعت میں امتحان کا یہ سلسلہ یک لخت بند کر دیا جائے گا اور تمام جن و انس جو اُس وقت موجود ہوں گے بیک وقت ہلاک کر دیے جائیں گے- پھر ایک اور ساعت نوعِ انسانی اور نوعِ جن، دونوں سے باز پُرس کرنے کے لیے اُس کے ہاں طے شدہ ہے جب اُن کے اوّلین و آخرین کو از سرِ نو زندہ کر کے بیک وقت جمع کیا جائے گا- اس اوقات نامہ کے لحاظ سے فرمایا گیا۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

باعث عبرت، عبرت حاصل کرو

(سورۃ البقرۃ ۲)---۶۵۔ "اور البتہ خوب جانتے ہو تم ان لوگوں کا (قصہ) جنہوں نے توڑا تھا تم میں سے "سبت" کا قانون- جس پر کہا تھا ہم نے ان سے کہ بن جاؤ بندر ذلیل و خوار۔" O---۶۶۔ "اس طرح ہم نے اس واقعہ کو باعثِ عبرت ان لوگوں کے لئے جو اُس زمانے میں موجود تھے اور ان کے لئے بھی جو بعد میں آنے والے تھے- اور نصیحت ڈرنے والوں کے لئے۔" O

(سورۃ الانعام ۶)---۷۰۔ "اور ان لوگوں کو چھوڑ دے جنہوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنا رکھا ہے اور دُنیا کی زندگی نے انہیں دھوکے میں ڈال رکھا ہے مگر اس قرآن کے ذریعے سے نصیحت کرتا رہ تا کہ کوئی جان اپنے کیے سبب جو اس نے کمایا ہلاکت میں نہ ڈال دی جائے۔ جب اللہ تعالیٰ کے سوا اس کا کوئی دوست ہو گا نہ سفارش کرنے والا۔" O ... [illegible]

Marfat.com

(سورۃ الاعراف ۷)---۴۔ ’’اور کتنی ہی بستیاں تھیں جنہیں ہم نے ہلاک کر دیا اور انہیں ہمارا عذاب رات کو آیا یا وہ دوپہر کو سو رہے تھے۔‘‘ O---۵۔ ’’پھر ان کی پکار جب ان پر ہمارا عذاب آیا صرف یہ تھی کہ وہ کہہ اٹھے ’’بیشک ہم ظالم تھے۔‘‘ O---۹۴۔ ’’اور ہم نے جس بستی میں بھی کوئی نبی بھیجا اس کے رہنے والوں کو تنگ دستی اور تکلیف میں ڈالا تا کہ وہ گڑگڑائیں۔‘‘ O---۹۵۔ ’’پھر ہم بدحالی کی جگہ خوشحالی بدل لاتے یہاں تک کہ وہ خوب پھلے پھولے اور کہنے لگے ’’ہمارے باپ دادا کو بھی تکلیف اور راحت پیش آ چکی ہے۔‘‘ پھر ہم نے انہیں اچانک پکڑ لیا جب انہیں خیال بھی نہ تھا۔‘‘ O---۹۶۔ ’’لیکن اگر بستیوں والے ایمان لے آتے اور خدا سے ڈرتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین کی برکتیں کھول دیتے لیکن انہوں نے جھٹلا دیا تو ہم نے اس کے سبب جو وہ کماتے تھے انہیں پکڑ لیا۔‘‘ O---۹۷۔ ’’تو کیا ان بستیوں والے اس بات سے نڈر ہو گئے ہیں کہ ان پر ہمارا عذاب رات کو آ جائے جب وہ سو رہے ہوں؟‘‘ O---۹۸۔ ’’اور کیا ان بستیوں والے اس بات سے نڈر ہو گئے ہیں کہ ان پر ہمارا عذاب دن چڑھے آ جائے جب وہ کھیل میں لگے ہوں؟‘‘ O---۹۹۔ ’’ہاں! کیا وہ اللہ تعالیٰ کی چال سے نڈر ہو گئے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی چال سے صرف نقصان اٹھانے والے لوگ ہی نڈر ہوا کرتے ہیں۔‘‘ O---۱۰۰۔ ’’اور کیا ان لوگوں کو جو زمین کے وارث اس کے رہنے والوں کے بعد ہوئے اس بات سے راہنمائی نہیں ملی کہ اگر ہم چاہیں تو ان کے گناہوں کے بدلے ان پر مصیبت ڈال دیں؟ مگر ہم ان کے دلوں پر مہر کر دیتے ہیں سو وہ نہیں سنتے۔‘‘ O---۱۰۱۔ ’’یہ تھیں بستیاں جن کی کچھ خبریں ہم تجھ سے بیان کر رہے ہیں اور ان کے پاس ان کے رسول واضح نشانیاں لے کر آئے تھے مگر جس بات کو انہوں نے پہلے جھٹلا دیا اسے ماننے والے ہی نہ تھے۔ کافروں کے دلوں پر اللہ تعالیٰ اسی طرح مہر کر دیتا ہے۔‘‘ O---۱۰۲۔ ’’اور ہم نے ان میں اکثر کو عہد نباہتے نہیں پایا اور ہم نے ان میں سے اکثر کو یقیناً بدکار پایا۔‘‘ O---۱۳۰۔ ’’اور ہم نے آل فرعون کو خشک سالی اور پھلوں کی کمی میں پکڑا کہ وہ نصیحت لیں۔‘‘ O---۱۳۱۔ ’’لیکن جب ان پر خوش حالی آتی تو کہتے ’’ہمارے لئے ہی تو یہ ہے۔‘‘ اور جب ان پر بدحالی آتی تو موسیٰ اور اس کے ساتھیوں کی نحوست بتاتے۔ سنو! ان کی نحوست صرف اللہ تعالیٰ کے ہاں تھی لیکن ان میں سے اکثر جانتے نہ تھے۔‘‘ O---۱۳۲۔ ’’اور وہ کہتے ’’تو خواہ کیسی ہی نشانی ہمارے پاس لے آ، تا کہ اس سے ہم پر جادو کر دے ہم تیری بات ماننے والے نہیں۔‘‘ O---۱۳۶۔ ’’پھر ہم نے ان سے انتقام لیا اور انہیں پانی کے ریلے میں ڈبو دیا کیونکہ انہوں نے ہماری نشانیوں کو جھٹلایا تھا اور ان سے لاپروا تھے۔‘‘ O---۱۶۳۔ ’’اور ان سے اس بستی کا حال پوچھ جو سمندر کے کنارے پر رہتی تھی۔ وہ لوگ سبت میں حد سے نکل جاتے تھے جب سبت کے دن ان کی مچھلیاں تیرتی ہوئی ان کے پاس آ جاتیں اور جس دن ان کا سبت نہ ہوتا وہ ان کے پاس نہ آتیں اس طرح ہم انہیں آزماتے کیونکہ وہ نافرمانیاں کرتے تھے۔‘‘ O---۱۶۴۔ ’’اور جب ان کے ایک گروہ نے کہا۔ تم ان لوگوں کو کیوں نصیحت کرتے ہو جنہیں اللہ تعالیٰ ہلاک کرنے والا ہے یا انہیں سخت سزا دینے والا ہے؟ انہوں نے کہا تمہارے رب کے پاس معذرت کے طور پر۔ اور شاید وہ ڈر جائیں۔‘‘ O---۱۶۵۔ ’’پھر جب وہ اس نصیحت کو جو انہیں کی گئی تھی بھول گئے تو ہم نے ان کو جو برائی سے منع کرتے تھے بچا لیا۔ اور ظالموں کو ان کی نافرمانیوں کے سبب بہت برے عذاب میں پکڑ لیا۔‘‘ O---۱۶۶۔ ’’پھر جب وہ اس بات میں جس سے انہیں منع کیا گیا تھا بالکل سرکش ہو گئے تو ہم نے کہہ دیا۔ بندر بن جاؤ دھتکارے ہوئے۔‘‘ O

(سورۃ یونس ۱۰)---۱۳۔ ’’اور تم سے پہلے بھی ہم کئی نسلوں کو جب وہ ظالم ہو گئیں ہلاک کر چکے ہیں اور ان کے رسول ان کے پاس واضح نشان لے کر آئے تھے مگر وہ ایمان لانے والے ہی نہ تھے۔ مجرم لوگوں کو ہم اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں۔‘‘ O---۹۰۔ ’’اور ہم نے بنی اسرائیل کو سمندر کے پار کر دیا۔ پھر فرعون اور اس کے لشکر نے سرکشی اور دشمنی سے ان کا پیچھا کیا۔ یہاں تک کہ وہ غرق ہونے لگا تو بولا ’’میں ایمان لاتا ہوں کہ کوئی خدا نہیں سوائے اس کے جس پر بنی اسرائیل ایمان رکھتے ہیں اور میں فرمانبرداروں میں ہوتا ہوں۔‘‘ O---۹۱۔ ’’اب! مگر پہلے تو تو نے نافرمانی کی اور تو فسادیوں میں تھا۔‘‘ O---۹۲۔ ’’ہاں! آج ہم تجھے تیرے بدن میں بچا لیں گے۔ تا کہ تو ان کے لئے جو تیرے بعد ہوں گے ایک نشان بن جائے۔ مگر بہت سے لوگ ہماری نشانیوں سے غافل ہیں۔‘‘ O

(سورۃ ھود ۱۱)---۴۰۔ ’’یہاں تک کہ جب ہمارا حکم آ پہنچا اور تنور نے جوش مارا تو ہم نے کہا کہ اس میں ہر قسم کا جوڑا اور اپنے گھر والے سوائے اس کے جس کے متعلق بات طے ہو چکی ہے اور ایمان والے چڑھا لے اور اس کے ساتھ تھوڑے ہی لوگ ایمان لائے تھے۔‘‘ O---۴۲۔ ’’اور وہ انہیں لے کر پہاڑ جیسی موجوں میں چلنے لگی اور نوحؑ نے اپنے بیٹے کو جو الگ جگہ پر تھا، پکارا میرے بیٹے ہمارے ساتھ سوار ہو جاؤ اور کافروں کے ساتھ مت رہ۔‘‘ O---۴۳۔ ’’وہ بولا میں کسی پہاڑ کی طرف پناہ لے لوں گا جو مجھے پانی سے بچا لے گا۔ اس نے کہا، آج اللہ تعالیٰ کے امر سے کوئی بچانے والا نہیں۔ مگر جس پر وہ رحم کرے اور ان کے درمیان موج حائل ہو گئی اور وہ ڈوبنے والوں میں تھا۔‘‘ O---۴۴۔ ’’اور کہا گیا اے زمین! اپنا پانی نگل لے اور اے آسمان! تھم جا۔ اور پانی اتر گیا اور کام پورا ہو گیا اور وہ جودی پر جا لگی۔ اور کہا گیا دور دفع ہوئی ظالم قوم۔‘‘ O---[تفصیل کے لئے باب نمبر ۱۶، مضمون: سابقہ اقوام قوم نوحؑ] ---۵۶۔ ’’میں اللہ تعالیٰ پر جو میرا رب بھی ہے اور تمہارا رب بھی۔ بھروسہ کرتا ہوں۔ کوئی جاندار ایسا نہیں مگر اس نے اس کی چوٹی کو پکڑ رکھا ہے۔ میرا رب

Marfat.com

سیدھے راستے پر ہے۔'' O ---(یہ حضرت ہودؑ نے اپنی قوم عاد سے کہا) ---۵۷۔ ''لیکن اگر تم نے منہ موڑ لیا تو میں نے تو تمہیں پیغام پہنچا دیا ہے جس کے ساتھ مجھے تمہاری طرف بھیجا گیا ہے اور میرا رب تمہارے علاوہ کسی قوم کو حاکم بنا دے گا اور تم اسے کوئی نقصان نہ پہنچا سکو گے- میرا رب ہر چیز پر نگران ہے۔'' O ---۵۸۔ ''اور جب ہمارا حکم آ پہنچا تو ہم نے اپنی رحمت سے ہودؑ کو اور ان کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے بچا لیا اور ہم نے انہیں سخت عذاب سے بچا لیا۔'' O ---۵۹۔ ''اور یہ تھے عاد جنہوں نے اپنے رب کی نشانیوں کا انکار کیا اور اس کے رسولوں کی نافرمانی کی اور ہر جابر دشمن خدا کے حکم پر چل پڑے۔'' O ---۶۰۔ ''اور ان کے پیچھے اس دُنیا میں اور روزِ قیامت کو لعنت لگا دی گئی- سنو! عاد نے اپنے رب کا انکار کیا- سنو دور دفع ہوئی عاد ہودؑ کی قوم۔'' O ---۶۴۔ ''اور اے میری قوم! یہ اللہ تعالیٰ کی اونٹنی ہے جو تمہارے لئے ایک نشان ہے- پس اسے چھوڑ دو کہ اللہ تعالیٰ کی زمین میں چرتی پھرے اور اسے کوئی برائی نہ پہنچاؤ ورنہ تمہیں قریبی عذاب پکڑے گا- (یہ حضرت صالحؑ نے اپنی قوم ثمود سے کہا)۔'' O ---۶۵۔ ''مگر انہوں نے اس کی کونچیں کاٹ ڈالیں- پھر اس نے کہا، اپنے گھر میں تین دن فائدے اٹھا لو- یہ وعدہ ہے جو جھوٹ نہ ہوگا۔'' O ---۶۶۔ ''پھر جب ہمارا حکم آ پہنچا تو ہم نے اپنی رحمت سے صالحؑ کو اور ان کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے (اس سے) اور اس دن کی رسوائی سے بچا لیا- بیشک تیرا رب ہی قوت والا ہے اور غالب ہے۔'' O ---۶۷۔ ''اور ظالموں کو ایک چنگھاڑ نے آ پکڑا سو وہ اپنے گھروں میں یوں اوندھے پڑے رہ گئے۔'' O ---۶۸۔ ''گویا وہ کبھی وہاں بسے ہی نہ تھے- سنو! ثمودؑ نے اپنے رب کا انکار کیا- سنو! دور دفع ہوئے ثمود۔'' O ---[تفصیل کے لئے باب نمبر ۱۶، مضمون: سابقہ اقوام قوم ثمود] ---۷۸۔ ''اور اس کی قوم اس کے پاس بے اختیار بھاگتی ہوئی آئی- اور اس سے پہلے وہ برے کام کیا کرتے تھے- اس نے کہا، اے میری قوم! یہ میری بیٹیاں ہیں جو تمہارے لئے بہت ہی پاکیزہ ہیں- سو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور مجھے میرے مہمانوں میں رسوا نہ کرو- کیا تم میں کوئی بھی سمجھدار آدمی نہیں؟'' O ---۷۹۔ ''وہ کہنے لگے- تو جانتا تو ہے کہ تیری بیٹیوں پر ہمارا کوئی حق نہیں اور تو یقیناً جانتا ہے جو ہم چاہتے ہیں۔'' O ---۸۰۔ ''وہ کہنے لگا- (حضرت لوطؑ) کاش! مجھ میں تمہارے مقابلے کی قوت ہوتی یا میں کسی مضبوط سہارے کے پاس جگہ پاتا۔'' O ---[تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: مادی اسباب کے ساتھ دُعا کی اہمیت] ---۸۱۔ ''وہ (فرشتے) بولے- لوط! ہم تیرے رب کے بھیجے ہوئے ہیں- وہ تجھ تک نہیں پہنچ سکیں گے- تو اپنے گھر والوں کے ساتھ رات کے ایک حصے میں چل پڑ اور تم میں کوئی پیچھے نہ مڑے- مگر ہاں! تیری بیوی کہ اس پر وہی مصیبت آنے والی ہے جو ان پر آ پہنچی ہے- ان کے وعدے کا وقت صبح ہے- کیا صبح قریب ہی نہیں؟'' O ---۸۲۔ ''پھر جب ہمارا حکم آ پہنچا تو ہم نے اس (بستی) کے اوپر کو نیچے کر دیا اور اس پر تیرے رب کے ہاں سے نشان کئے ہوئے۔'' O ---۸۳۔ ''کھنگر والے پتھر تہ بہ تہ برسائے اور وہ (جگہ) ان ظالموں سے کچھ دور بھی نہیں۔'' O ---۸۵۔ ''اور اے میری قوم! ناپ اور تول انصاف کے ساتھ پورا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں گھٹا کر نہ دو اور زمین میں فساد کرتے نہ پھرو۔'' O ---۸۹۔ ''اور اے میری قوم! میری مخالفت تمہیں یوں نہ اکسائے کہ تم پر ویسی ہی مصیبت آ جائے جیسی قوم نوحؑ یا قوم ہودؑ یا قوم صالحؑ پر پڑی تھی اور قوم لوطؑ تم سے کچھ دور بھی نہیں۔'' O ---۹۰۔ ''اور اپنے رب سے بخشش مانگو- پھر اس کی طرف رجوع کرو میرا رب رحم کرنے والا، محبت کرنے والا ہے۔'' O ---۹۱۔ ''وہ کہنے لگے شعیبؑ! جو تو کہتا ہے اس میں سے بہت کچھ ہم نہیں سمجھتے اور ہم تجھے اپنے درمیان کمزور دیکھتے ہیں اور اگر تیری برادری نہ ہوتی تو ہم تجھے سنگسار کر دیتے اور تو ہم پر کچھ زور آور بھی نہیں۔'' O ---۹۲۔ ''اس نے کہا اے میری قوم! کیا میری برادری اللہ تعالیٰ سے زیادہ تم پر زور آور ہے اور اسے تم نے اپنے سے الگ پیٹھ پیچھے ڈال رکھا ہے بیشک میرے رب نے تمہارے عملوں کو گھیرا ہوا ہے۔'' O ---۹۳۔ ''اور اے میری قوم! تم اپنی جگہ کام کرو میں بھی کام کرتا ہوں- تم جلدی جان لو گے کہ کس پر وہ عذاب جو اسے رسوا کر دے گا آتا ہے اور کون جھوٹا ہے اور دھیان رکھو میں بھی تمہارے ساتھ دھیان رکھتا ہوں۔'' O ---۹۴۔ ''اور جب ہمارا حکم آ پہنچا تو ہم نے اپنی رحمت سے شعیبؑ کو اور ان کو جو ان کے ساتھ ایمان لائے تھے بچا لیا- اور ظالموں کو ایک چنگھاڑ نے آ پکڑا اور وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔'' O ---۹۵۔ ''گویا وہ کبھی وہاں بسے ہی نہ تھے- سنو! دور دفع ہوئے مدین جیسے دور دفع ہوئے ثمود۔'' O ---۱۰۰۔ ''یہ بستیوں کی کچھ خبریں ہیں جو ہم تجھے سنا رہے ہیں- ان میں قائم بھی ہیں اور اجڑی ہوئی بھی۔'' O ---۱۰۱۔ ''اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ انہوں نے خود اپنے اوپر ظلم کیا- پھر جب تیرے رب کا حکم آیا تو ان کے خدا جنہیں وہ اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے تھے ان کے کچھ کام نہ آئے- اور انہوں نے ان کی بربادی کے سوا کچھ زیادہ نہ کیا۔'' O ---۱۰۲۔ ''اور یوں تھی تیرے رب کی پکڑ جب اس نے بستیوں کو جو ظالم تھیں پکڑا- بیشک اس کی پکڑ دردناک اور سخت ہوتی ہے۔'' O

(سورۃ یوسف ۱۲) ---۱۱۱۔ ''ان کے بیان میں عقل والوں کے لئے یقیناً نصیحت اور عبرت ہے، یہ قرآن جھوٹ بنائی ہوئی بات نہیں بلکہ یہ تصدیق ہے ان کتابوں کی جو اس سے پہلے کی ہیں، کھول کھول کر بیان کرنے والا ہے ہر چیز کو اور ہدایت اور رحمت ہے ایمان دار لوگوں کے لئے۔'' O ---[یعنی یہ قرآن جس میں یہ قصہ یوسفؑ اور دیگر قوموں کے واقعات بیان کئے گئے ہیں کوئی گھڑا ہوا نہیں ہے- بلکہ یہ پچھلی کتابوں کی تصدیق کرنے والا ہے- اور اس میں دین کے بارے میں ساری ضروری باتوں کی تفصیل ہے اور ایمانداروں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

Marfat.com

(سورۃ ابراہیم ۱۴)---۴۵۔ ''اور کیا تم ان لوگوں کے گھروں میں رہتے سہتے نہ تھے جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا۔ اور کیا تم پر وہ معاملہ کھلا نہیں کہ ہم نے ان کے ساتھ کیسا کچھ کیا۔ ہم نے (تو تمہارے سمجھانے کو) بہت سی مثالیں بیان کر دی ہیں۔'' O---[یعنی عبرت کے لئے ہم نے تو ان پچھلی قوموں کے واقعات بیان کر دیئے ہیں۔ جن کے گھروں میں اب تم آباد ہو اور ان کے کھنڈرات بھی تمہیں دعوت غور و فکر دے رہے ہیں۔ اگر تم ان سے عبرت نہ پکڑو اور ان کے انجام سے بچنے کی فکر نہ کرو تو تمہاری مرضی۔ پھر تم بھی اسی انجام کے لئے تیار رہو۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ النور ۲۴)---۴۴۔ ''اللہ تعالیٰ ہی دن اور رات کو ردو بدل کرتا رہتا ہے آنکھوں والوں کے لیے تو اس میں یقیناً بڑی بڑی عبرتیں ہیں۔'' O

(سورۃ الفرقان ۲۵)---۳۷۔ ''اور قوم نوح نے بھی جب رسولوں کو جھوٹا کہا تو ہم نے انہیں غرق کر دیا اور لوگوں کے لیے انہیں نشان عبرت بنا دیا۔ اور ہم نے ظالموں کے لیے دردناک عذاب مہیا کر رکھا ہے۔'' O

(سورۃ الشعرآء ۲۶)---۶۳۔ ''ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ دریا پر اپنی لاٹھی مار، پس اسی وقت دریا پھٹ گیا اور ہر ایک حصہ پانی کا مثل بڑے پہاڑ کے ہو گیا۔'' O---۶۴۔ ''اور ہم نے اسی جگہ دوسروں کو نزدیک لا کھڑا کر دیا۔'' O---۶۵۔ ''اور موسیٰ (علیہ السلام) کو اور اس کے تمام ساتھیوں کو نجات دے دی۔'' O---۶۶۔ ''پھر اور سب دوسروں کو ڈبو دیا۔'' O---۶۷۔ ''یقیناً اس میں بڑی عبرت ہے اور ان میں کے اکثر لوگ ایمان والے نہیں۔'' O---۶۸۔ ''اور بیشک آپ کا رب بڑا ہی غالب و مہربان ہے۔'' O---[تفصیل کے لیے باب نمبر ۴، مضمون: حضرت موسیٰ علیہ السلام]---۱۲۱۔ ''یقیناً اس میں بہت بڑی عبرت ہے۔ ان میں سے اکثر لوگ ایمان لانے والے تھے بھی نہیں۔'' O---[تفصیل کے لیے باب نمبر ۱۶، مضمون: قوم نوح]---۱۵۸۔ ''اور عذاب نے انہیں آ دبوچا۔ بیشک اس میں عبرت ہے۔ اور ان میں سے اکثر لوگ مومن نہ تھے۔'' O---[تفصیل کے لیے باب نمبر ۱۶، مضمون: قوم ثمود]---۱۷۴۔ ''یہ ماجرا بھی سراسر عبرت ہے۔ ان میں سے بھی اکثر مسلمان نہ تھے۔'' O---[تفصیل کے لیے باب نمبر ۱۶، مضمون: قوم لوط]

(سورۃ النمل ۲۷)---۵۱۔ ''(اب) دیکھ لے ان کے مکر کا انجام کیسا کچھ ہوا؟ کہ ہم نے ان کو اور ان کی قوم کو سب کو غارت کر دیا۔'' O---۵۲۔ ''یہ ہیں ان کے مکانات جو ان کے ظلم کی وجہ سے اجڑے پڑے ہیں، جو لوگ علم رکھتے ہیں ان کے لیے اس میں بڑی نشانی ہے۔'' O

(سورۃ القصص ۲۸)---۵۸۔ ''اور ہم نے بہت سی وہ بستیاں تباہ کر دیں جو اپنی عیش و عشرت میں اترانے لگی تھیں، یہ ہیں ان کی رہائش کی جگہیں جو ان کے بعد بہت ہی کم آباد کی گئیں اور ہم ہی ہیں آخر سب کچھ کے وارث۔'' O---[یہ اہل مکہ کو ڈرایا جا رہا ہے کہ تم دیکھتے نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے فیض یاب ہو کر اللہ تعالیٰ کی ناشکری کرنے اور سرکشی کرنے والوں کا انجام کیا ہوا؟ آج ان کی بیشتر آبادیاں کھنڈر بنی ہوئی ہیں یا صرف صفحات تاریخ پر ان کا نام رہ گیا ہے۔ اور اب آتے جاتے مسافر ہی ان میں کچھ دیر کے لیے ستالیں تو ستالیں، ان کی نحوست کی وجہ سے کوئی بھی ان میں مستقل رہنا پسند نہیں کرتا۔]۔ [یعنی ان میں سے تو کوئی بھی باقی نہ رہا جو ان کے مکانوں اور مال و دولت کا وارث ہوتا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ العنکبوت ۲۹)---۱۴۔ ''اور ہم نے نوح (علیہ السلام) کو ان کی قوم کی طرف بھیجا وہ ان میں ساڑھے نو سو سال تک رہے، پھر تو انہیں طوفان نے دھر پکڑا اور وہ تھے بھی ظالم۔'' O---۱۵۔ ''پھر ہم نے انہیں اور کشتی والوں کو نجات دی اور اس واقعہ کو ہم نے تمام جہان کے لیے عبرت کا نشان بنا دیا۔'' O---۳۵۔ ''البتہ ہم نے اس بستی کو صریح عبرت کی نشانی بنا دیا ان لوگوں کے لیے جو عقل رکھتے ہیں۔'' O---[اس لیے کہ وہی معاملات پر غور کرتے، اسباب و عوامل کا تجزیہ کرتے اور نتائج و آثار کو دیکھتے ہیں لیکن جو لوگ عقل و شعور سے بے بہرہ ہوتے ہیں، انہیں ان چیزوں سے کیا تعلق؟ وہ تو ان جانوروں کی طرح ہیں جنہیں ذبح کے لیے بوچڑ خانے لے جایا جاتا ہے لیکن انہیں اس کا احساس ہی نہیں ہوتا۔ اس میں مشرکین مکہ کے لیے بھی تعریض ہے کہ وہ بھی تکذیب کا مظاہرہ کر رہے ہیں جو عقل و دانش سے بے بہرہ لوگوں کا وطیرہ ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ السجدۃ ۳۲)---۲۶۔ ''کیا اس بات نے بھی انہیں ہدایت نہیں دی کہ ہم نے ان سے پہلے بہت سی امتوں کو ہلاک کر دیا جن کے مکانوں میں یہ چل پھر رہے ہیں۔ اس میں تو (بڑی) بڑی نشانیاں ہیں۔ کیا پھر بھی یہ نہیں سنتے؟'' O

(سورۃ سبا ۳۴)---۱۵۔ ''قوم سبا کے لیے اپنی بستیوں میں (قدرت الٰہی کی) نشانی تھی ان کے دائیں بائیں دو باغ تھے (ہم نے ان کو حکم دیا تھا کہ) اپنے رب کی دی ہوئی روزی کھاؤ اور اس کا شکر ادا کرو، یہ عمدہ شہر اور وہ بخشنے والا رب ہے۔'' O---۱۶۔ ''لیکن انہوں نے روگردانی کی تو ہم نے ان پر زور کے سیلاب (کا پانی) بھیج دیا اور ہم نے ان کے (ہرے بھرے) باغوں کے بدلے دو (ایسے) باغ دیئے جو بد مزہ میووں والے اور (بکثرت) جھاؤ اور کچھ بیری کے درختوں والے تھے۔'' O---۱۷۔ ''ہم نے ان کی ناشکری کا یہ بدلہ انہیں دیا۔ ہم (ایسی) سخت سزا بڑے بڑے ناشکروں ہی کو دیتے ہیں۔'' O---۱۸۔ ''اور ہم نے ان کے اور ان بستیوں کے درمیان جن میں ہم نے برکت دے رکھی تھی چند بستیاں اور (آباد) رکھی تھیں جو سر راہ ظاہر تھیں اور ان میں چلنے کی منزلیں مقرر کر دی تھیں ان میں راتوں اور دنوں کو بہ امن و امان چلتے پھرتے رہو۔'' O---۱۹۔ ''لیکن انہوں نے پھر کہا کہ اے ہمارے پروردگار!

Marfat.com

ہمارے سفر دور دراز کر دے چونکہ خود انہوں نے اپنے ہاتھوں اپنا برا کیا اس لیے ہم نے انہیں (گزشتہ) فسانوں کی صورت میں کر دیا اور ان کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے بلاشبہ ہر ایک صبر و شکر کرنے والے کے لیے اس (ماجرے) میں بہت سی عبرتیں ہیں۔'' O

(سورۃ ق ۵۰)---۳۶۔ ''اور ان سے پہلے بھی ہم بہت سی امتوں کو ہلاک کر چکے ہیں جو ان سے طاقت میں بہت زیادہ تھیں وہ شہروں میں ڈھونڈتے ہی رہ گئے کہ کوئی بھاگنے کا ٹھکانا ہے؟'' O---۳۷۔ ''اس میں ہر صاحب دل کے لیے عبرت ہے اور اس کے لیے جو دل سے متوجہ ہو کر کان لگائے اور وہ حاضر ہو۔'' O---[تفسیر کے لیے باب ۳، مضمون: امت]

(سورۃ الحشر ۵۹)---۲۔ ''وہی ہے جس نے اہل کتاب میں سے کافروں کو ان کے گھروں سے پہلے حشر کے وقت نکالا' تمہارا گمان (بھی) نہ تھا کہ وہ نکلیں گے اور وہ خود (بھی) سمجھ رہے تھے کہ ان کے (سنگین) قلعے انہیں اللہ تعالیٰ (کے عذاب) سے بچالیں گے پس ان پر اللہ تعالیٰ (کا عذاب) ایسی جگہ سے آپڑا کہ انہیں گمان بھی نہ تھا اور ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے رعب ڈال دیا وہ اپنے گھروں کو اپنے ہی ہاتھوں اجاڑ رہے تھے اور مسلمانوں کے ہاتھوں (برباد کروا رہے تھے) پس اے آنکھوں والو! عبرت حاصل کرو۔'' O---[جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی قوم کے عروج کی مہلت ختم ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے مواخذے کے شکنجے میں کس لیتا ہے]---[کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں مسلمانوں کا رعب ڈالا۔ درآں حالیکہ وہ ایک نہایت طاقت ور اور وسائل قبیلہ تھا لیکن جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے مہلت عمل ختم ہو گئی اور اللہ نے اپنے مواخذے کے شکنجے میں کسنے کا فیصلہ کر لیا تو پھر ان کی اپنی طاقت اور وسائل ان کے کام آئے نہ دیگر اعوان و انصار ان کی کچھ مدد کر سکے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] (مزید تفسیر کیلئے باب ۱۲، مضمون: اہل کتاب)

(سورۃ النازعات ۷۹)---۱۵۔ ''کیا موسیٰ (علیہ السلام) کی خبر تمہیں پہنچی ہے۔'' O---۱۶۔ ''جب کہ انہیں ان کے رب نے پاک میدان طویٰ میں پکارا۔'' O---۱۷۔ ''(کہ) تم فرعون کے پاس جاؤ اس نے سرکشی اختیار کر لی ہے۔'' O---۱۸۔ ''اس سے کہو کہ کیا تو اپنی درستگی اور اصلاح چاہتا ہے۔'' O---۱۹۔ ''اور یہ کہ میں تجھے تیرے رب کی راہ دکھاؤں تاکہ تو (اس سے) ڈرنے لگے۔'' O---۲۰۔ ''پس اسے بڑی نشانی دکھائی۔'' O---۲۱۔ ''تو اس نے جھٹلایا اور نافرمانی کی۔'' O---۲۲۔ ''پھر پلٹا دوڑ دھوپ کرتے ہوئے۔'' O---۲۳۔ ''پھر سب کو جمع کر کے پکارا۔'' O---۲۴۔ ''تم سب کا رب میں ہی ہوں۔'' O---۲۵۔ ''تو (سب سے بلند و بالا) اللہ نے بھی اسے آخرت کے اور دنیا کے عذاب میں گرفتار کر لیا۔'' O---۲۶۔ ''بیشک اس میں اس شخص کے لیے عبرت ہے جو ڈرے۔'' O---[اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تسلی اور کفار مکہ کو تنبیہ ہے کہ اگر انہوں نے گزشتہ لوگوں کے واقعات سے عبرت نہ پکڑی تو ان کا انجام بھی فرعون کی طرح ہو سکتا ہے۔ (از تفسیر، شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

مشاہدات: اللہ تعالیٰ نے سابقہ اقوام کے قصے بیان کر کے آنے والے لوگوں کو عبرت حاصل کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔ آپ نے موجودہ زمانہ میں کئی انقلابات دیکھے اور سنے ہوں گے جن میں زمانہ حال کا ہمارے پڑوسی ملک ایران کا واقعہ کہ زور آور شاہ ایران کا کیا حشر ہوا۔ اسے اور اس کے اہل و عیال کو ملک کی مٹی تک نصیب نہیں ہوئی۔ ہمارے اپنے ملک کے قابل ترین وزیر اعظم جناب بھٹو صاحب کا سب کو یاد ہو گا کہ آپ نے اپنی موت سے کچھ دن پہلے تقریر کی تھی کہ میں کمزور ہوں مگر میری کرسی مضبوط ہے۔ جس سے ثابت ہوا کہ ہمارے قائدین اپنی کرسیوں کو مضبوط کرنے کے چکر میں رہتے ہیں۔ مگر ہوتا وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کو منظور ہو، وہی مضبوط کرسی کام نہ آئی۔ اسی طرح جناب وزیر اعظم نواز شریف کو دیکھ لیں کیا ہوا۔ انجام کیا ہوتا ہے؟ یہ تو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ یہ ملک اللہ تعالیٰ کے نام پر بنا ہے اور اس کے قوانین نافذ کرنے کے لیے بنا ہے۔ جو ان قوانین کو نافذ کرے گا وہی سرخرو ہو گا ورنہ تو سب کا حشر پہلے حکمرانوں جیسا ہی ہو گا۔ مزید عراقی صدر صدام کا حشر سب کے سامنے ہے اس نے اپنے مجسمے اپنی زندگی میں چوکوں میں لگوائے ہوئے تھے کس طرح ان کے مجسموں کو زنجیریں ڈال کر کرینوں سے گرایا گیا اور پھانسی کی سزا دی گئی۔ یہ سب باتیں زمانہ حال کی صاحبانِ اقتدار خصوصاً مسلمانوں کیلئے جو اقتدار کی ہوس میں لگے رہتے ہیں اور خوف خدا اور احکام کی پرواہ نہیں کرتے اور نہ آخرت کی فکر ہے، ان کے سوچنے کی ہیں۔ دنیا کا انجام دیکھ لو؟ آخرت کے انجام کی فکر کرو۔

بت پرستی

(سورۃ البقرۃ ۲)---۵۱۔ ''اور جب وعدہ کیا ہم نے موسیٰ سے چالیس رات کا پھر بنا لیا تم نے بچھڑے کو (معبود) موسیٰ کے بعد اور تم ظلم کر رہے تھے۔'' O---۵۴۔ ''اور جب کہا موسیٰ نے اپنی قوم سے اے میری قوم! یقیناً تم نے ظلم کیا ہے اپنی جانوں پر معبود ٹھہرا کر بچھڑے کو پس توبہ کرو تم اپنے خالق کے حضور اور قتل کرو تم اپنی جانوں کو یہی بہتر تمہارے حق میں تمہارے خالق کے نزدیک۔ سو توبہ قبول کر لی اللہ تعالیٰ نے تمہاری۔ بیشک وہی تو ہے بڑا معاف کرنے والا رحم کرنے والا۔'' O

Marfat.com

(سورۃ النساء۴)---۱۱۷۔ ''نہیں عبادت کرتے یہ مشرک اللہ تعالیٰ کے سوا مگر دیویوں کی اور نہیں عبادت کرتے یہ (ان کی بھی) بلکہ شیطان کی جو باغی ہے۔'' O---۱۱۸۔ ''لعنت کی اس پر اللہ تعالیٰ نے اور کہا تھا اس نے کہ ضرور لے کر رہوں گا میں تیرے بندوں میں سے اپنا مقرر حصہ۔'' O---۱۱۹۔ ''اور ضرور گمراہ کروں گا میں ان کو اور ضرور آرزوؤں کے سبز باغ دکھاؤں گا میں ان کو اور ضرور حکم دوں گا میں ان کو تو ضرور چیریں گے وہ کان مویشیوں کے اور ضرور حکم دوں گا میں ان کو تو وہ ضرور رد و بدل کریں گے اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی ساخت میں اور جس نے بنایا شیطان کو اپنا ولی و سرپرست اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر تو یقیناً اٹھایا اس نے گھاٹا کھلا۔'' O

(سورۃ الانعام۶)---۷۴۔ ''اور جب ابراھیمؑ نے اپنے باپ آزر سے کہا۔ کیا تو مورتیوں کو خدا بناتا ہے؟ میں تجھے اور تیری قوم کو کھلی گمراہی میں دیکھتا ہوں۔'' O---۱۳۶۔ ''اور وہ کھیتوں اور مویشیوں میں جو اس نے پیدا کیے ہیں اللہ تعالیٰ کا حصہ رکھتے ہیں۔ اور اپنے زعم میں کہتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ہے اور یہ ہمارے شریکوں کا۔ پھر جو ان کے شریکوں کے لئے ہوتا ہے وہ تو اللہ تعالیٰ کو نہیں پہنچتا مگر جو اللہ تعالیٰ کا ہوتا ہے وہ ان کے شریکوں کو پہنچ جاتا ہے۔ کیا برا فیصلہ وہ کرتے ہیں۔'' O

(سورۃ الاعراف۷)---۶۳۔ ''مگر کیا تم حیران ہوتے ہو کہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے تم ہی میں سے ایک شخص کے ذریعے سے نصیحت آئی ہے تاکہ تمہیں خبردار کرے اور تاکہ تم خوف خدا کرنے لگو اور تاکہ تم پر رحم کیا جائے؟'' O---[حضرت نوحؑ اور حضرت آدمؑ کے درمیان دس قرنوں یا دس پشتوں کا فاصلہ ہے۔ حضرت نوحؑ سے کچھ پہلے تک تمام لوگ اسلام پر قائم چلے آرہے تھے پھر سب سے پہلے توحید سے انحراف اس طرح آیا کہ اس قوم کے صالحین فوت ہوگئے تو ان کے عقیدت مندوں نے ان پر سجدہ گاہیں (عبادت خانے) قائم کردیں اور ان کی تصویریں بھی وہاں لٹکادیں، مقصد ان کا یہ تھا کہ اس طرح ان کی یاد سے وہ بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں گے اور ذکر الٰہی میں ان کی مشابہت اختیار کریں گے۔ جب کچھ وقت گزرا تو انہوں نے ان تصویروں کے مجسمے بنادیئے اور پھر کچھ اور عرصہ گزرنے کے بعد یہ مجسمے بتوں کی شکل اختیار کر گئے اور ان کی پوجا پاٹ شروع ہوگئی اور قوم نوحؑ کے یہ صالحین ود، سواع، یعوق، یغوث اور نسر معبود بن گئے۔ ان حالات میں اللہ تعالیٰ نے حضرت نوحؑ کو ان میں نبی بنا کر بھیجا جنہوں نے ساڑھے نو سو سال تبلیغ کی۔ لیکن تھوڑے سے لوگوں کے سوا کسی نے آپ کی تبلیغ کا اثر قبول نہیں کیا بالآخر اہل ایمان کے سوا سب کو غرق کر دیا گیا۔ اس آیت میں بتلایا جارہا ہے کہ قوم نوحؑ نے اس بات پر تعجب کا اظہار کیا کہ ان ہی میں کا ایک آدمی نبی بن کر آگیا جو انہیں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرا رہا ہے؟ یعنی ان کے خیال میں نبوت کے لئے انسان موزوں نہیں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۳۸۔ ''اور ہم نے بنی اسرائیل کو سمندر پار اتارا تو وہ ایسی قوم پر گزرے جو اپنے بتوں کے پاس سرنگوں رہتی تھی۔ وہ کہنے لگے۔ موسیٰ! ہمارے لئے بھی ویسا ہی خدا بنادے جیسے خدا ان کے ہیں۔ اس نے کہا بیشک تم نادان لوگ ہو۔'' O---۱۳۹۔ ''جس کام میں یہ لگے ہوئے ہیں وہ مٹنے والا ہے اور جو کچھ وہ کر رہے ہیں بے کار ہے۔'' O---۱۴۰۔ ''(اور) کہا۔ کیا میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ تمہارے لئے کوئی خدا ڈھونڈوں اور اسی نے تمہیں سارے جہاں پر برتری دی ہے۔'' O---۱۴۸۔ ''اور موسیٰؑ کی قوم نے ان کے بعد اپنے اپنے زیوروں سے (بنے ہوئے) ایک بچھڑے کو جو ایک ڈھانچہ تھا گائے کی آواز والا خدا بنالیا۔ کیا انہوں نے غور نہ کیا کہ وہ نہ تو ان سے باتیں کرتا ہے نہ انہیں راہ دکھاتا ہے۔ انہوں نے اسے خدا بنالیا اور وہ ظالم تھے۔'' O---۱۹۱۔ ''کیا وہ انہیں شریک کرتے ہیں جو کچھ پیدا نہیں کرتے اور خود پیدا کیے جاتے ہیں؟'' O---۱۹۲۔ ''اور نہ وہ ان کی کوئی مدد کر سکتے ہیں نہ اپنی مدد ہی کر سکتے ہیں۔'' O---۱۹۳۔ ''اور اگر تم انہیں ہدایت کی طرف بلاؤ تو تمہارے پیچھے نہیں آتے تم پر برابر ہے آیا تم انہیں بلاؤ یا تم چپ رہو۔'' O---۱۹۴۔ ''جنہیں تم اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو وہ تمہاری طرح ہی کے بندے ہیں ہاں! اگر تم سچے ہو تو انہیں پکارو پھر تمہیں وہ جواب دیں۔'' O---۱۹۵۔ ''کیا ان کے پاؤں ہیں جن سے وہ چلتے ہیں، کیا ان کے ہاتھ ہیں جن سے وہ پکڑتے ہیں، کیا ان کی آنکھیں ہیں جن سے وہ دیکھتے ہیں، یا ان کے کان ہیں جن سے سنتے ہیں؟ کہو اپنے شریکوں کو بلاؤ۔ پھر میرے خلاف داؤ چلاؤ۔ پھر مجھے مہلت بھی نہ دو۔'' O---۱۹۷۔ ''اور جنہیں تم اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو وہ تمہاری مدد نہیں کر سکتے اور نہ اپنی مدد ہی کرتے ہیں۔'' O

(سورۃ ھود۱۱)---۵۳۔ ''وہ کہنے لگے۔ ھودؑ! تو کوئی واضح دلیل نہیں لایا۔ اور تیرے کہنے پر اپنے خداؤں کو چھوڑنے والے نہیں اور ہم تیری بات ماننے والے بھی نہیں۔'' O

(سورۃ ابراھیم۱۴)---۳۵۔ ''(ابراھیمؑ کی یہ دعا بھی یاد کرو) جب انہوں نے کہا اے میرے پروردگار! اس شہر کو امن والا بنادے اور مجھے اور میری اولاد کو بت پرستی سے پناہ دے۔ [تفسیر کے لئے باب نمبر ۱۴، مضمون: مکہ معظمہ]---۳۶۔ ''اے میرے پالنے والے معبود! انہوں نے بہت سے لوگوں کو راہ راست سے بھٹکا دیا ہے۔ پس میری تابعداری کرنے والا میرا ہے۔ اور جو میری نافرمانی کرے تو تو بہت ہی معاف اور کرم کرنے والا ہے۔'' O

مشاہدات:۔ جیسا کہ اوپر سورۃ الاعراف آیت: ۶۳ کی تفسیر سے ظاہر ہوتا ہے کہ کچھ رسومات ہی بڑھتے بڑھتے بت پرستی کا باعث بنیں۔ اسی طرح میں ایک

Marfat.com

چشم دید واقعہ عرض کرتا ہوں۔ تقریباً ۷۷-۱۹۷۶ کی بات ہے۔ ایک جگہ پر کچھ نوجوانوں نے عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر حضور اکرم ﷺ کے روضہ مبارک کی نقل بنائی جہاں گتے کے بنے ہوئے آدمی بھی رکھے یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ حضور اکرم ﷺ کے روضہ مبارک کے گرد لوگ بیٹھے ہوئے عبادت کر رہے ہیں۔ ان گتوں (آدمیوں) پر مختلف رنگ کیے ہوئے تھے جن میں ایک سیاہ رنگ کا بھی تھا۔ میلاد کی رات وہاں کی ایک بزرگ ہستی نے باقاعدہ اس مصنوعی روضہ کا افتتاح کیا اور وہاں باقاعدہ کھڑے ہو کر دعا مانگی گئی۔ لوگ جوق در جوق دیکھنے کے لیے آ رہے تھے جبھی میں نے دیکھا اور سنا دو عورتیں اس طرح باتیں کر رہی تھیں۔ نوراں۔ دیکھ نی مریم حضرت بلالؓ! (اس سیاہ رنگ کے بت کی طرف اشارہ کر کے)

مریم: ہاں ہاں واقعی۔ ہمیں یہاں دعا کرنی چاہئے اور اسی طرح وہاں اکثر لوگوں نے دعائیں پڑھیں۔ اور میں دعا کر رہا تھا یا اللہ ہمیں ایسی حرکتوں سے بچا اور ہمیں سیدھے راستے پر چلا۔ میں نے منتظمین صاحب کے بڑے سے پوچھا۔ بھائی کیا ہی اچھا ہوتا اگر آپ جتنی رقم یہاں خرچ کر چکے ہیں کسی بیوہ عورت کی یتیم بچی کی شادی کر دیتے تو اللہ تعالیٰ آپ کو درجات عطا فرماتا۔ تو ان صاحب نے جواب دیا۔ بھاجی ہم آپ سے مانگنے نہیں گئے ہماری خوشی تھی ہم نے ایسا کیا۔ میں نے کہا اچھا اللہ تعالیٰ ہی آپ کو ہدایت دے۔

(سورۃ الانبیاء ۲۱) ---۵۱۔ ''یقیناً ہم نے اس سے پہلے ابراہیم کو اسکی سمجھ بوجھ بخشی تھی اور ہم اسکے احوال سے بخوبی واقف تھے۔'' O---۵۲۔ ''جبکہ اس نے اپنے باپ سے اور اپنی قوم سے کہا کہ یہ مورتیاں جن کے تم مجاور بنے بیٹھے ہو کیا ہیں؟'' O---۵۳۔ ''سب نے جواب دیا کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو انہی کی عبادت کرتے ہوئے پایا۔'' O---۵۴۔ ''آپ نے فرمایا! پھر تو تم اور تمہارے باپ دادا سبھی یقیناً کھلی گمراہی میں مبتلا رہے۔'' O---۵۵۔ ''کہنے لگے کیا آپ ہمارے پاس سچ مچ حق لائے ہیں یا یوں ہی مذاق کر رہے ہیں۔'' O---۵۶۔ ''آپ نے فرمایا نہیں درحقیقت تم سب کا پروردگار تو وہ ہے جو آسمانوں اور زمین کا مالک ہے جس نے انہیں پیدا کیا ہے میں تو اسی بات کا گواہ اور قائل ہوں۔'' O---۵۷۔ ''اور اللہ کی قسم میں تمہارے ان معبودوں کے ساتھ جب تم علیحدہ پیٹھ پھیر کر چل دو گے ایک چال چلوں گا۔'' O---۵۸۔ ''پس اس نے ان سب کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے ہاں صرف بڑے بت کو چھوڑ دیا یہ بھی اس لیے کہ وہ سب اس کی طرف ہی لوٹیں۔'' O---۵۹۔ ''کہنے لگے کہ ہمارے خداؤں کے ساتھ یہ کس نے کیا؟ ایسا شخص تو یقیناً ظالموں میں سے ہے۔'' O---۶۰۔ ''بولے ہم نے ایک نوجوان کو ان کا تذکرہ کرتے ہوئے سنا تھا جسے ابراہیم (علیہ السلام) کہا جاتا ہے۔'' O---۶۱۔ ''سب نے کہا اچھا اسے مجمع میں لوگوں کی نگاہوں کے سامنے لاؤ تاکہ سب دیکھیں۔'' O---۶۲۔ ''کہنے لگے! اے ابراہیم (علیہ السلام) کیا تو نے ہی ہمارے خداؤں کے ساتھ یہ حرکت کی ہے۔'' O---۶۳۔ ''آپ نے جواب دیا بلکہ اس کام کو ان کے بڑے نے کیا ہے تم اپنے خداؤں سے ہی پوچھ لو اگر یہ بولتے چالتے ہوں۔'' O---۶۴۔ ''پس یہ لوگ اپنے دلوں میں قائل ہو گئے اور کہنے لگے واقعی ظالم تو تم ہی ہو۔'' O---۶۵۔ ''پھر اپنے سروں کے بل اوندھے ہو گئے (اور کہنے لگے کہ) یہ تو تجھے بھی معلوم ہے کہ یہ بولنے چالنے والے نہیں۔'' O---۶۶۔ ''اللہ کے خلیل نے اسی وقت فرمایا افسوس! کیا تم اللہ کے علاوہ ان کی عبادت کرتے ہو جو نہ تمہیں کچھ بھی نفع پہنچا سکیں نہ نقصان۔'' O---۶۷۔ ''تف ہے تم پر اور ان پر جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو۔ کیا تمہیں اتنی سی عقل بھی نہیں؟'' O---۶۸۔ ''کہنے لگے کہ اسے جلا دو اور اپنے خداؤں کی مدد کرو اگر تمہیں کچھ کرنا ہی ہے۔'' O---۶۹۔ ''ہم نے فرما دیا اے آگ! تو ٹھنڈی پڑ جا اور ابراہیم (علیہ السلام) کے لیے سلامتی (اور آرام کی چیز) بن جا۔'' O---۷۰۔ ''گو انہوں نے ابراہیم (علیہ السلام) کا برا چاہا لیکن ہم نے انہیں ناکام بنا دیا۔'' O

(سورۃ الحج ۲۲) ---۳۰۔ ''یہ ہے اور جو کوئی اللہ کی حرمتوں کی تعظیم کرے اس کے اپنے لیے اس کے رب کے پاس بہتری ہے۔ اور تمہارے لیے چوپائے جانور حلال کر دیئے گئے بجز ان کے جو تمہارے سامنے بیان کیے گئے ہیں پس تمہیں بتوں کی گندگی سے بچتے رہنا چاہیے اور جھوٹی بات سے بھی پرہیز کرنا چاہیے۔'' O

(سورۃ الشعراء ۲۶) ---۶۹۔ ''انہیں ابراہیم (علیہ السلام) کا واقعہ بھی سنا دو۔'' O---۷۰۔ ''جبکہ انہوں نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے فرمایا کہ تم کس کی عبادت کرتے ہو؟'' O---۷۱۔ ''انہوں نے جواب دیا کہ عبادت کرتے ہیں بتوں کی ہم تو برابر ان کے مجاور بنے بیٹھے ہیں۔'' O---۷۲۔ ''آپ نے فرمایا کہ جب تم انہیں پکارتے ہو تو کیا وہ سنتے بھی ہیں؟'' O---۷۳۔ ''یا تمہیں نفع نقصان بھی پہنچا سکتے ہیں؟'' O---۷۴۔ ''انہوں نے کہا یہ (ہم کچھ نہیں جانتے) ہم نے تو اپنے باپ دادوں کو اسی طرح کرتے پایا۔'' O---۷۵۔ ''آپ نے فرمایا کچھ خبر بھی ہے جنہیں تم پوج رہے ہو؟'' O---۷۶۔ تم اور تمہارے اگلے باپ دادا وہ سب میرے دشمن ہیں۔'' O---۷۷۔ ''بجز سچے اللہ تعالیٰ کے جو تمام جہان کا پالنہار ہے۔'' O

(سورۃ العنکبوت ۲۹) ---۱۷۔ ''تم تو اللہ تعالیٰ کے سوا بتوں کی پوجا پاٹ کر رہے ہو اور جھوٹی باتیں دل سے گھڑ لیتے ہو۔ سنو! جن جن کی تم اللہ تعالیٰ کے سوا پوجا پاٹ کر رہے ہو وہ تو تمہاری روزی کے مالک نہیں پس تمہیں چاہیے کہ تم اللہ تعالیٰ ہی سے روزیاں طلب کرو اور اسی کی عبادت کرو اور اسی کی شکر گزاری

Marfat.com

کرواور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔" O---۳۵۔ "البتہ ہم نے اس بستی کو صریح عبرت کی نشانی بنا دیا ان لوگوں کے لیے جو عقل رکھتے ہیں۔" O

(سورۃ فاطر ۳۵) ---۱۳۔ "وہ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور آفتاب و ماہتاب کو اسی نے کام میں لگا دیا ہے۔ ہر ایک میعاد معین پر چل رہا ہے۔ یہی ہے اللہ تعالیٰ تم سب کا پالنے والا اسی کی سلطنت ہے۔ جنہیں تم اس کے سوا پکار رہے ہو وہ تو کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے بھی مالک نہیں۔" O--- [یعنی اتنی حقیر چیز کے بھی مالک نہیں، نہ اسے پیدا کرنے پر ہی قادر ہیں۔ قطمیر اس جھلی کو کہتے ہیں جو کھجور اور اس کی گٹھلی کے درمیان ہوتی ہے۔ یہ پتلا سا چھلکا گٹھلی پر لفافے کی طرح چڑھا ہوا ہوتا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۱۴۔ "اگر تم انہیں پکارو تو وہ تمہاری پکار سنتے ہی نہیں اور اگر (بالفرض) سن بھی لیں تو فریاد رسی نہیں کریں گے، بلکہ قیامت کے دن تمہارے اس شرک کا صاف انکار کر جائیں گے۔ آپ کو کوئی بھی حق تعالیٰ جیسا خبردار خبریں نہ دے گا۔" O--- [مشرکین کے معبودوں کی بے بسی کا مزید بیان ہے کہ یہ بے جان مورتیاں تم لاکھ چیخو، فریاد کرو انہیں کیا خبر کہ تم کیا کہہ رہے ہو اور بالفرض یہ سن بھی لیں تو یہ تمہاری کیا مشکل حل کر سکتی ہیں۔ تمہاری کیسے مدد کر سکتی ہیں۔ جب ان کے پاس سرے سے کوئی اختیار ہی نہیں، کوئی طاقت ہی نہیں۔ قیامت کے روز جنہیں دنیا میں معبود بنایا گیا تھا، وہ صاف انکار کر دیں گے اور کہیں گے کہ نہ ہم معبود تھے نہ ہم نے ان کو اپنی عبادت کرنے کا حکم دیا اور نہ ہی ہمارا اور ان کا باہمی کوئی تعلق تھا۔ علامہ آلوسی لکھتے ہیں کہ بت تو اس لیے جواب نہیں دیں گے کہ وہ بے جان نہ سن سکتے ہیں نہ بول سکتے ہیں، لیکن جو کم بخت فرشتوں کو یا اللہ تعالیٰ کے مقربین کو پکارتے ہیں وہ اس لیے جواب نہیں دیں گے کہ ان گمراہوں نے انہیں خدا سمجھ رکھا تھا حالانکہ وہ خدا بننے سے بالکل الگ تھے۔ پس وہ ایسے لوگوں کی فریاد کا کیوں جواب دیں گے جو ان پر اتنی بڑی تہمت لگا رہے تھے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

(سورۃ النجم ۵۳) ---۱۹۔ "کیا تم نے لات اور عزیٰ کو دیکھا۔" O---۲۰۔ "اور منات تیسرے پچھلے کو۔" O--- [تفسیر کے لیے باب ھذا، مضمون: بتوں کے نام] ---۲۱۔ "کیا تمہارے لیے لڑکے اور اللہ تعالیٰ کے لیے لڑکیاں ہیں؟" O---۲۲۔ "یہ تو اب بڑی بے انصافی کی تقسیم ہے۔" O--- [مشرکین کو کہا جا رہا ہے کہ تمہاری حماقت کی بھی کوئی حد ہے۔ اپنے لیے تو تم لڑکے پسند کرتے ہو۔ کسی کے گھر میں بیٹی پیدا ہوتی ہے تو اس کے ہاں صف ماتم بچھ جاتی ہے اور جو خالق کائنات ہے، جسے نہ بیٹیوں کی ضرورت ہے نہ خواہش ہے، جو بے نیاز اور برتر ہے اس کے لیے نری بیٹیاں ہی تجویز کرتے ہو۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)] ---۲۳۔ "دراصل یہ صرف نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے ان کے رکھ لیے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کی کوئی دلیل نہیں اتاری۔ یہ لوگ تو صرف اٹکل کے اور اپنی نفسانی خواہشوں کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اور یقیناً ان کے رب کی طرف سے ان کے پاس ہدایت آچکی ہے۔" O--- [یہ دیویاں، یہ دیوتا جن کو تم اپنا معبود اور مسجود یقین کیے ہو، ان میں الوہیت کا نام و نشان تک نہیں۔ یہ تمہارے من گھڑت نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے بغیر کسی معقول دلیل کے تجویز کیے ہیں۔ اگر تمہارے پاس کوئی اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی سند موجود ہے تو ہمیں بھی دکھاؤ۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

(سورۃ نوح ۷۱) ---۲۳۔ "اور کہا انہوں نے کہ ہرگز اپنے معبودوں کو نہ چھوڑنا اور نہ ود اور سواع اور یغوث اور یعوق اور نسر کو (چھوڑنا)۔" O--- [یہاں یہ عرض کرنا ہے کہ ان بتوں کی حقیقت کیا تھی، عقل انسانی نے کیوں انہیں معبود یقین کر لیا، صنم پرستی کا رواج اہل تحقیق کے نزدیک دو طریقوں سے ہوا۔ پہلا طریقہ صابئین نے اختیار کیا، ان کا یہ اعتقاد تھا کہ اجرام سماوی (ستارے، چاند، سورج) بھی جاندار اور ذی روح ہیں ان کا تعلق اس عالم دنیا سے بھی ہے اور اسی تعلق کی بنا پر یہاں سارے تغیرات، ولادت، موت، صحت، بیماری، فتح، شکست، عزت، ذلت وغیرہ رونپذیر ہوتے ہیں، جب ان کے ذہن میں یہ عقیدہ راسخ ہو گیا تو وہ ان کی عبادت کی طرف راغب ہوئے لیکن یہ اجرام ان کی رسائی سے بالا تھے ان میں سے بیشتر ان کی آنکھوں سے اوجھل تھے انہوں نے ان کے ناموں کے بت بنا کر سامنے رکھ دیے۔ چنانچہ اس طرح بت معرض وجود میں آئے اور پھر ان کی عبادت شروع ہو گئی، مذاہب باطلہ میں سب سے قدیم مذہب انہیں صابئین کا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ پانچ بت، جن کی پرستش حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے میں ہوتی تھی، بعض ستاروں کے نام ہوں اور ان کے ناموں پر یہ اصنام تراشے گئے ہوں، نسر تو دو ستاروں کا نام ہے ایک کو نسر الواقع اور دوسرے کو النسر الطائر کہتے ہیں اشوریین جو نوح علیہ السلام کے بعد آئے ان کے ایک معبود کا نام نسروخ یعنی نسر عظیم تھا، اس کا ایک ہیکل ان کے دارالحکومت نینوا میں بھی تھا جس کی وہ پوجا کرتے تھے۔ اصنام پرستی کی دوسری وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ جب ان میں بعض ایسے لوگ پائے جاتے جو کہانت، شجاعت، قوت، علم یا اخلاق حسنہ میں عام لوگوں سے بہت اونچے تھے تو عوام اس غلط فہمی میں مبتلا ہو جاتے کہ ان میں روح الٰہی نفوذ کیے ہوئے ہیں۔ اس لیے ان سے یہ مافوق البشر اعمال صادر ہوتے ہیں، ایسے لوگوں کے مرنے کے بعد ان کے مجسمے تراش لیتے، اور ان کی عبادت کرنے لگتے۔ کتب تفسیر میں ایسی روایات بھی مذکور ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام کے پانچ بیٹے تھے۔ ود، سواع وغیرہ۔ بہت پارسا اور عبادت گزار جب یہ انتقال کر گئے تو لوگوں پر ان کی جدائی بڑی شاق گزری، انہیں ان کی موت کا از حد صدمہ پہنچا کیونکہ یہ لوگ انہیں اللہ تعالیٰ کی یاد اور نیکی کی دعوت دیتے تھے، خود بھی سراپا نیکی اور طہارت تھے۔ ان کے نورانی چہروں کو دیکھ کر اور ان کی صحبت میں بیٹھ کر انہیں خدا کی یاد آتی تھی، چنانچہ کسی کے مشورے

Marfat.com

سے (بعض نے لکھا ہے کہ مشورہ دینے والا ابلیس تھا اور انسانی شکل میں ان کے پاس آیا تھا) انہوں نے ان کی تصویریں بنالیں تا کہ ان کی شبیہوں کو دیکھ کر دلوں کو سکون ملے اور اللہ تعالیٰ کی یاد کا جذبہ کمزور نہ ہونے پائے' کئی نسلیں تو اسی حالت پر گزریں لیکن جب کافی عرصہ گزر گیا تو بعد میں آنے والی نسلوں نے رفتہ رفتہ اصلی مقصد کو بھلا دیا اور شیاطین' جن وانس کے اغوا کرنے پر انہیں اپنا معبود سمجھ لیا اور ان کی عبادت شروع کر دی' حضرت نوح علیہ السلام نے انہیں بہت سمجھایا لیکن وہ باز نہ آئے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا غضب' طوفان کی صورت میں نمودار ہوا اور انہیں ان کے بتوں کی خس وخاشاک کی طرح بہالے گیا۔ اس طوفان سے صرف وہی لوگ بچے جو آپ کے سفینہ میں سوار تھے اور جو توحید پر کامل ایمان رکھتے تھے جب پھر کافی عرصہ گزر گیا تو سابقہ گمراہیاں دوبارہ عود کرنے لگیں' حتیٰ کہ بت پرستی کی رسم بد بھی شروع ہو گئی' بعد میں آنے والی نسلوں نے اپنے آباؤ اجداد سے یہ تو سن رکھا تھا کہ نوح علیہ السلام کی قوم کے پانچ بڑے دیوتا تھے جن کے یہ نام تھے ان لوگوں نے اپنے جذبہ مذاہب پرستی کی تسکین کے لئے نئے بت تراشے اور انہیں ان پہلے دیوتاؤں کے ناموں سے موسوم کر دیا۔ (از تفسیر ۸ ضیاء القرآن)] ---۲۴۔ "اور انہوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا (الٰہی) تو ان ظالموں کی گمراہی اور بڑھا۔" O

(سورۃ المدثر ۷۴) ---۵۔ "ناپاکی کو چھوڑ دے۔" O (یہ دراصل لوگوں کو آپ کے ذریعے حکم دیا جا رہا ہے۔) [عقیدہ اور عمل کی ہر ظاہری اور باطنی قباحت سے حسب سابق احتراز کرنے کی تاکید ہو رہی ہے' کیونکہ ایک مبلغ کا کلام اس وقت تک مؤثر نہیں ہو سکتا جب تک وہ خود ان برائیوں سے منزہ اور مبرا نہ ہو فرمادیا وہ تمام گناہ جو اللہ تعالیٰ کی ناراضی اور عذاب کا باعث بنتے ہیں' جن میں سب سے بڑا گناہ بتوں کی پرستش ہے' ان سے کنارہ کش رہے ورنہ لوگ آپ پر زبان طعن دراز کریں گے اور تبلیغ کی کوششیں نتیجہ خیز ثابت نہ ہوں گی۔ (از تفسیر ۵ ضیاء القرآن)]

بتوں کے نام

(سورۃ النجم ۵۳) ---۱۹۔ "کیا تم نے لات اور عزیٰ کو دیکھا۔" O --- [خداوند ذوالجلال کی صفات کمال کے بیان کے بعد اب مشرکین کو زجر و توبیخ کی جا رہی ہے کہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ اس حی وقیوم اور قادر و حکیم خدا کو چھوڑ کر تم بے جان مجسموں کی پوجا پاٹ میں اپنی عمریں برباد کر رہے ہو۔ اگرچہ کفار عرب بے شمار بتوں کی پوجا کیا کرتے تھے۔ تین سو ساٹھ بت تو صرف کعبے میں رکھے ہوئے تھے' مگر یہاں ان تین دیویوں کا نام لے کر ان کا ذکر کیا جن کی جزیرہ عرب میں بڑی کثرت سے پرستش ہوتی تھی۔ قربانی کے جانور لا کر ان کے لیے ذبح کیے جاتے تھے اور نذرانوں کے ڈھیر لگتے تھے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)] ---۲۰۔ "اور منات تیسری پچھلی کو۔" O --- [عرب کے تین مشہور بتوں کے نام بطور مثال لیے۔ لات' بعض کے نزدیک یہ لفظ اللہ سے ماخوذ ہے' بعض کے نزدیک لات یلیت سے ہے' جس کے معنی موڑنے کے ہیں' پجاری اپنی گردنیں اس کی طرف موڑتے اور اس کا طواف کرتے تھے۔ اس لیے یہ نام پڑ گیا۔ بعض کہتے ہیں کہ لات میں تا مشدد ہے۔ لتّ یلتّ اسم فاعل ہے (ستو گھولنے والا) یہ ایک نیک آدمی تھا' حاجیوں کو ستو گھول گھول کر پلایا کرتا تھا' جب یہ مر گیا تو لوگوں نے اس کی قبر کو عبادت گاہ بنا لیا' پھر اس کے مجسمے اور بت بن گئے۔ یہ طائف میں بنو ثقیف کا سب سے بڑا بت تھا۔ عُزّیٰ کہتے ہیں یہ اللہ کے صفاتی نام عزیز سے ماخوذ ہے اور یہ اعزّ کی تانیث ہے بمعنی عزیزۃ۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ غطفان میں ایک درخت تھا جس کی عبادت کی جاتی تھی' بعض کہتے ہیں کہ شیطانی (بھوتنی) تھی جو بعض درختوں میں ظاہر ہوتی تھی۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ سنگ ابیض تھا جس کو پوجتے تھے۔ یہ قریش اور بنو کنانہ کا خاص معبود تھا۔ منات' مَنٰی یَمْنِی سے ہے جس کے معنی صبّ (بہانے) کے ہیں۔ اس کا تقرب حاصل کرنے کے لیے لوگ کثرت سے اس کے پاس جانور ذبح کرتے اور ان کا خون بہاتے تھے۔ یہ مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک بت تھا۔ یہ قدید کے بالمقابل مشلل جگہ میں تھا' بنو خزاعہ کا یہ خاص بت تھا۔ زمانہ جاہلیت میں اوس اور خزرج یہیں سے احرام باندھتے تھے اور اس بت کا طواف بھی کرتے تھے ان کے علاوہ مختلف اطراف میں اور بھی بہت سے بت اور بت خانے پھیلے ہوئے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے فتح مکہ کے بعد اور دیگر مواقع پر ان بتوں اور دیگر تمام بتوں کا خاتمہ فرما دیا۔ ان پر جو قبے اور عمارتیں بنی ہوئی تھیں وہ مسمار کروا دیں' ان درختوں کو کٹوا دیا' جن کی تعظیم کی جاتی تھی اور وہ تمام آثار و مظاہر مٹا ڈالے گئے جو بت پرستی کی یادگار تھے' اس کام کے لیے آپ ﷺ نے حضرت خالد' حضرت علی' حضرت عمرو بن عاص اور حضرت جریر بن عبداللہ البجلی وغیرہم رضوان اللہ علیہم اجمعین کو جہاں جہاں یہ بت تھے' بھیجا اور انہوں نے جا کر ان سب کو ڈھا کر سرزمین عرب سے شرک کا نام مٹا دیا۔ قرون اولیٰ کے بہت بعد ایک مرتبہ پھر عرب میں شرک کے یہ مظاہر عام ہو گئے تھے' جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے مجدد الدعوۃ شیخ محمد بن عبدالوہاب کو توفیق دی' انہوں نے درعیہ کے حاکم کو اپنے ساتھ ملا کر قوت کے ذریعے سے ان مظاہر شرک کا خاتمہ فرمایا اور اسی دعوت کی تجدید ایک مرتبہ پھر سلطان عبدالعزیز والی نجد و حجاز (موجودہ سعودی حکمرانوں کے والد اور اس مملکت کے بانی) نے کیا اور تمام پختہ قبروں اور قبوں کو ڈھا کر سنت نبوی ﷺ کا احیا فرمایا اور دیوں الحمد للہ اب پورے سعودی عرب میں اسلامی احکام کے مطابق نہ کوئی پختہ قبر ہے اور نہ کوئی مزار۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

Marfat.com

(سورۃ نوح ۷۱)---۲۳۔ ''اور کہا انہوں نے کہ ہرگز اپنے معبودوں کو نہ چھوڑنا اور نہ ود اور سواع اور یغوث اور یعوق اور نسر کو (چھوڑنا)۔''O---[ود' سواع' یغوث' یعوق اور نسر' نوح علیہ السلام کے عہد کے یہ پانچ بڑے دیوتا تھے جن کی پرستش بڑی دھوم دھام سے کی جاتی تھی حضرت نوح علیہ السلام نے صدیوں اپنی قوم کو سمجھایا کہ یہ بے جان بت کیونکر خدا بن سکتے ہیں' لیکن اس کا کوئی خاطر خواہ نتیجہ نہ نکلا' اس کا تفصیلی ذکر آپ پہلے بھی کئی مقامات پر پڑھ چکے ہیں اور اس سورۃ میں بھی پڑھ رہے ہیں۔ (ازتفسیر ۱۸ ضیاء القرآن)]---۲۴۔ ''اور انہوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا (الٰہی) تو ان ظالموں کی گمراہی اور بڑھا۔''O

بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو آگ سے

(سورۃ التحریم ۶۶)---۶۔ ''اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان ہیں اور پتھر جس پر سخت دل مضبوط فرشتے مقرر ہیں جنہیں جو حکم اللہ تعالیٰ دیتا ہے اس کی نافرمانی نہیں کرتے بلکہ جو حکم دیا جائے بجالاتے ہیں۔''O---[یہ آیت بتاتی ہے کہ ایک شخص کی ذمہ داری صرف اپنی ذات ہی کو خدا کے عذاب سے بچانے کی کوشش تک محدود نہیں ہے بلکہ اس کا کام یہ بھی ہے کہ نظام فطرت نے جس خاندان کی سربراہی کا بار اس پر ڈالا ہے اس کو بھی وہ اپنی حدِ استطاعت تک ایسی تعلیم و تربیت دے جس سے وہ خدا کے پسندیدہ انسان بنیں' اور وہ جہنم کی راہ پر جارہے ہوں تو جہاں تک بھی اس کے بس میں ہو، ان کو اس سے روکنے کی کوشش کرے۔ اس کو صرف یہی فکر نہیں ہونی چاہیے کہ اس کے بال بچے دُنیا میں خوشحال ہوں بلکہ اس سے بھی بڑھ کر اسے یہ فکر ہونی چاہیے کہ وہ آخرت میں جہنم کا ایندھن نہ بنیں۔ ☆ بخاری میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے ہر ایک راعی ہے اور ہر ایک رعیت کے معاملہ میں جواب دہ ہے۔ حکمراں راعی ہے اور وہ اپنی رعیت کے معاملہ میں جواب دہ ہے۔ مرد اپنے گھر والوں کا راعی ہے اور وہ ان کے بارے میں جواب دہ ہے۔ اور عورت اپنے شوہر کے گھر اور بچوں کی راعی ہے اور وہ ان کے بارے میں جوابدہ ہے۔" ☆ (ازتفسیر تفہیم القرآن)] (مزید تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: اے ایمان والو!)

بخل، کنجوسی

(سورۃ آل عمران ۳)---۱۸۰۔ ''اور ہرگز نہ گمان کریں وہ لوگ جو بخل کرتے ہیں اس کے دینے میں جو عطا کیا ہے ان کو اللہ نے اپنے فضل سے کہ یہ (بخل) بہتر ہے ان کے حق میں بلکہ یہ بہت برا ہے ان کے لئے، ضرور طوق بنا کر ڈالا جائے گا ان کی گردنوں میں اس چیز کا جس کے دینے میں بخل کرتے تھے قیامت کے دن اور اللہ ہی کے لئے ہے میراث آسمانوں کی اور زمین کی اور اللہ ہر اس بات سے جو تم کرتے ہو پوری طرح باخبر ہے۔''O

(سورۃ النساء ۴)---۳۷۔ ''جو لوگ بخل کرتے ہیں اور ترغیب دیتے ہیں لوگوں کو بخل کی اور چھپاتے ہیں اس کو جو دیا ہے ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اور تیار کر رکھا ہے ہم نے ایسے ناشکروں کے لئے رسوا کن عذاب۔''O---۵۳۔ ''کیا ان کو حاصل ہے کوئی حصہ اللہ کی حکومت میں؟ (اگر کہیں ایسا ہوتا) تو پھر یہ نہ دیتے لوگوں کو، ذرہ برابر بھی۔''O---۱۲۸۔ ''اور صلح بہر حال بہتر ہے اور موجود رہتا ہے طبیعتوں میں بخل اور اگر تم حسن سلوک سے کام لو۔ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو تو بیشک اللہ تعالیٰ تمہارے عملوں سے پوری طرح باخبر ہے۔''O

(سورۃ التوبہ ۹)---۳۴۔ ''اے ایمان والو! بہت سے عالم اور گوشہ نشین ناجائز طور پر لوگوں کا مال کھا جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکتے ہیں مگر جو لوگ سونا اور چاندی خزانہ کر کے رکھتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری دے۔''O---۳۵۔ ''جس دن ان (چیزوں) کو دوزخ کی آگ میں تپایا جائے گا پھر ان سے ان کی پیشانیوں، ان کے پہلوؤں اور ان کی پیٹھوں کو داغا جائے گا یہ ہے وہ جو تم نے اپنے لئے خزانہ کیا تھا۔ اب اپنے خزانے کا مزا چکھو۔''O---۷۶۔ ''پھر جب اس نے انہیں اپنے فضل میں سے دے دیا تو وہ لگے اس میں کنجوسی کرنے اور کنارہ کرتے ہوئے منہ موڑ گئے۔''O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۱۴، مضمون: نفاق، بدعہدی]---۷۹۔ ''یہ لوگ مومنوں میں خوش دلی سے صدقات دینے والوں پر طعن کرتے ہیں اور جو اپنی محنت کے سوا کچھ نہیں پاتے ان پر طنز کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر طنز کرتا ہے اور انہیں دردناک عذاب ہوگا۔''O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۱۴، مضمون: تمسخر]

(سورۃ بنی اسرائیل ۱۷)---۲۹۔ ''اپنا ہاتھ اپنی گردن سے بندھا ہوا نہ رکھ اور نہ اسے بالکل ہی کھول دے کہ پھر ملامت کیا ہوا اور درماندہ بیٹھ جائے۔''O---۱۰۰۔ ''کہہ دیجئے کہ اگر بالفرض تم میرے رب کی رحمتوں کے خزانوں کے مالک بن جاتے تو تم اس وقت بھی اس کے خرچ ہو جانے کے خوف سے ان کو

Marfat.com

روکے رکھتے اور انسان ہے ہی تنگ دل۔'' O---[(خشیة الانفاق) کا مطلب ہے خشیة ان ینفقوا فیفتقروا ''اس خوف سے کہ خرچ کر کے ختم کر ڈالیں گے، اسکے بعد فقیر ہو جائیں گے۔'' حالانکہ یہ خزانہ الٰہی ہے جو ختم ہونے والا نہیں۔ لیکن چونکہ انسان تنگ دل واقع ہوا ہے اس لیے بخل سے کام لیتا ہے۔

دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا (ام لھم نصیب من الملک فاذاً لا یؤتون الناس نقیراً۔۔۔۔۔النساء: ۵۳) یعنی ''ان کو اگر اللہ تعالیٰ کی بادشاہی میں سے کچھ حصہ مل جائے تو یہ لوگوں کو کچھ نہ دیں'' نقیر، کھجور کی گٹھلی میں جو گڑھا ہوتا ہے اس کو کہتے ہیں، یعنی تل برابر بھی کسی کو نہ دیں۔ یہ تو اللہ کی مہربانی اور اس کا فضل وکرم ہے کہ اس نے اپنے خزانوں کے منہ لوگوں کے لیے کھولے ہوئے ہیں۔☆ جس طرح حدیث میں ہے ''اللہ تعالیٰ کے ہاتھ بھرے ہوئے ہیں۔ وہ رات دن خرچ کرتا ہے لیکن اس میں کوئی کمی نہیں آتی۔ ذرا دیکھو تو سہی، جب سے آسمان وزمین اس نے پیدا کیے ہیں، کس قدر خرچ کیا ہوگا۔ لیکن اس کے ہاتھ میں جو کچھ ہے اس میں کمی نہیں۔ وہ بھرے کے بھرے ہیں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

احادیث مبارک:

☆ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بخیل اور صدقہ کرنے والے شخص کی مثال دو آدمیوں کی طرح سے ہے جن پر لوہے کی دو زرہیں ہیں ان کے ہاتھ ان کی چھاتی اور گردن کے ساتھ چمٹائے گئے ہیں۔ صدقہ کرنے والا جب بھی صدقہ کرنے کا ارادہ کرتا ہے کھل جاتی ہے اور بخیل جب صدقہ کرنے کا ارادہ کرتا ہے وہ سکڑ جاتی ہے اور ہر حلقہ اپنی اپنی جگہ تنگ ہو جاتا ہے۔

☆ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ظلم سے بچو ایک ظلم قیامت کے دن کئی تاریکیوں کا باعث ہوگا۔ اور بخیلی سے بچو اس نے تم سے پہلے بہت لوگوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ اس نے ان کو اس بات پر اکسایا کہ انہوں نے خون بہائے اور حرام کو حلال جانا۔

☆ حضرت ابو بکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت میں مکار، بخیل اور احسان جتلانے والا داخل نہ ہوگا۔

☆ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آدمی میں نہایت بدترین دو خصلتیں ہیں انتہائی بخیلی اور انتہائی بزدلی۔

☆ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سخی شخص اللہ کے قریب ہے، جنت کے قریب ہے لوگوں کے قریب ہے اور دوزخ سے دور ہے۔ بخیل اللہ سے دور ہے، جنت سے دور ہے، لوگوں سے دور ہے اور آگ کے قریب ہے۔ جاہل سخی اللہ تعالیٰ کی طرف بخیل عابد سے زیادہ محبوب ہے۔

☆ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر صبح دو فرشتے اترتے ہیں ایک کہتا ہے اے اللہ خرچ کرنے والے کا بدل عطا کر اور دوسرا کہتا ہے اے اللہ بخیل کا مال تلف کر۔ احادیث از دستور القرآن صفحہ نمبر ۳۴۲۔ مؤلفہ محمد شریف چوہدری۔

(**سورۃ الاحزاب ۳۳**)---۱۹۔ ''تمہاری مدد میں (پورے) بخیل ہیں، پھر جب خوف و دہشت کا موقعہ آجائے تو آپ انہیں دیکھیں گے کہ آپ کی طرف نظریں جما دیتے ہیں اور ان کی آنکھیں اس طرح گھومتی ہیں جیسے اس شخص کی جس پر موت کی غشی طاری ہو۔ پھر جب خوف جاتا رہتا ہے تو تم پر اپنی تیز زبانوں سے بڑی باتیں بناتے ہیں مال کے بڑے ہی حریص ہیں یہ ایمان لائے ہی نہیں ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے تمام اعمال نابود کر دیئے ہیں اور اللہ تعالیٰ پر یہ بہت ہی آسان ہے۔'' O---[یعنی تمہارے ساتھ خندق کھود کر تم سے تعاون کرنے میں یا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے میں یا تمہارے ساتھ مل کر لڑنے میں بخیل ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ محمد ۴۷**)---۳۷۔ ''اگر وہ تم سے تمہارا مال مانگے اور زور دے کر مانگے تو تم اس سے بخیلی کرنے لگو گے اور وہ تمہارے کینے ظاہر کر دے گا۔'' O ---۳۸۔ ''خبردار! تم وہ لوگ ہو کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کے لیے بلائے جاتے ہو تو تم میں سے بعض بخیلی کرنے لگتے ہیں اور جو بخل کرتا ہے وہ تو دراصل اپنی جان سے بخیلی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ غنی ہے اور تم فقیر (اور محتاج) ہو اور اگر تم روگردان ہو جاؤ تو وہ تمہارے بدلے تمہارے سوا اور لوگوں کو لائے گا جو پھر تم جیسے نہ ہوں گے۔'' O

(**سورۃ الحدید ۵۷**)---۲۴۔ ''جو (خود بھی) بخل کریں اور دوسروں کو (بھی) بخل کی تعلیم دیں۔ سنو! جو بھی منہ پھیرے اللہ تعالیٰ بے نیاز اور سزاوار حمد وثنا ہے۔'' O---[اس سورۃ کی ابتداء سے اہل ایمان کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے کی ترغیب دلائی جارہی ہے۔ بعض لوگ ایسے بھی تھے جن کے دلوں میں کھوٹ تھا۔ وہ اسلام کے لیے اپنا مال خرچ کرنا گھاٹے کا سودا خیال کرتے تھے۔ صرف خود ہی بخل سے کام نہیں لیتے تھے بلکہ دوسرے لوگوں کو بھی کہتے تھے کہ تم کیوں ایک ایسے مقصد کے لیے گاڑھے پسینہ کا کمایا ہوا مال پانی کی طرح خرچ کرتے ہو جس کا مستقبل خطرات سے لبریز ہے۔ تمہیں اپنے بال بچے کا بھی خیال کرنا چاہیے۔ تمہاری اپنی بھی سینکڑوں ضرورتیں ہیں۔ آخر یہ کہاں کی عقلمندی ہے کہ جب بھی تمہیں مال خرچ کرنے کی دعوت دی جاتی ہے تو اپنے گھر کا سارا اثاثہ اٹھا کر ان کے قدموں میں ڈھیر کر دیتے ہو۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے لیے فرماتے ہیں کہ یہ لوگ جو خود بھی بخیل ہیں اور لوگوں کو بھی بخل کا سبق دیتے ہیں اللہ تعالیٰ کو ان کی قطعاً پرواہ نہیں۔ یہ اپنی دولت اپنے پاس رکھیں۔ اللہ تعالیٰ غنی ہے اور حمید ہے۔ وہ اپنے بھرے ہوئے خزانوں سے اپنے محبوب کی امداد

Marfat.com

فرمائے گا اور اسلام کی ضرورتوں کو پورا کردے گا۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

بدبخت

(**سورۃ ھود ۱۱**) ---۱۰۵۔ ''جس دن وہ آ پہنچے گا تو اس کی اجازت کے بغیر کوئی بولے گا بھی نہیں - پھر ان میں بدبخت بھی ہوں گے اور نیک بخت بھی۔'' O ---۱۰۶۔ ''پھر وہ جو بدبخت ہوں گے وہ آگ میں ہوں گے جہاں ان کی چیخیں اور کراہیں ہوں گی۔'' O ---۱۰۷۔ ''وہاں وہ ہمیشہ رہیں گے جب تک آسمان اور زمین رہتے ہیں۔ مگر جو تیرا رب چاہے۔ بیشک تیرا رب جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے۔'' O

(**سورۃ المؤمنون ۲۳**) ---۱۰۵۔ ''کیا میری آیتیں تمہارے سامنے تلاوت نہیں کی جاتی تھیں؟ پھر بھی تم انہیں جھٹلاتے تھے۔'' O ---۱۰۶۔ ''کہیں گے کہ اے پروردگار! ہماری بدبختی ہم پر غالب آگئی (واقعی) ہم تھے ہی گمراہ۔'' O

(**سورۃ سبا ۳۴**) ---۵۔ ''اور ہماری آیتوں کو نیچا دکھانے کی جنہوں نے کوشش کی ہے یہ وہ لوگ ہیں جن کے لیے بدترین قسم کا دردناک عذاب ہے۔'' O

(**سورۃ الزُمر ۳۹**) ---۱۵۔ ''تم اس کے سوا جس کی چاہو عبادت کرتے رہو، فرما دیجئے! کہ حقیقی زیاں کار وہ ہیں جو اپنے آپ کو اور اپنے اہل کو قیامت کے دن نقصان میں ڈال دیں گے، یاد رکھو کہ کھلم کھلا نقصان یہی ہے۔'' O ---۱۶۔ ''انہیں نیچے اوپر سے آگ کے (شعلے مثل) سائبان (کے) ڈھانک رہے ہوں گے۔ یہی (عذاب) ہے جن سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈرا رہا ہے، اے میرے بندو! پس مجھ سے ڈرتے رہو۔'' O

(**سورۃ الجاثیۃ ۴۵**) ---۲۱۔ ''کیا ان لوگوں کا جو برے کام کرتے ہیں یہ گمان ہے کہ ہم انہیں ان لوگوں جیسا کر دیں گے جو ایمان لائے اور نیک کام کیے کہ ان کا مرنا جینا یکساں ہو جائے، برا ہے وہ فیصلہ جو وہ کر رہے ہیں۔'' O ---۲۲۔ ''اور آسمانوں اور زمین کو اللہ تعالیٰ نے بہت ہی عدل کے ساتھ پیدا کیا ہے اور تاکہ ہر شخص کو اس کے کیے ہوئے کام کا پورا بدلہ دیا جائے اور ان پر ظلم نہ کیا جائے گا۔'' O

(**سورۃ الاحقاف ۴۶**) ---۱۷۔ ''اور جس نے اپنے ماں باپ سے کہا کہ تم سے میں تنگ آگیا، تم مجھ سے یہی کہتے رہو گے کہ میں مرنے کے بعد پھر زندہ کیا جاؤں گا مجھ سے پہلے بھی امتیں گزر چکی ہیں، وہ دونوں جناب باری میں فریادیں کرتے ہیں اور کہتے ہیں تجھے خرابی ہو تو ایمان لے آ، بیشک اللہ تعالیٰ کا وعدہ حق ہے، وہ جواب دیتا ہے کہ یہ تو صرف اگلوں کے افسانے ہیں۔'' O ---۱۸۔ ''وہ لوگ ہیں جن پر (اللہ تعالیٰ کے عذاب کا) وعدہ صادق آگیا ان جنات اور انسانوں کے گروہوں کے ساتھ جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں، یقیناً یہ نقصان پانے والے تھے۔'' O ---[یعنی یہ بھی ان کافروں میں شامل ہو گئے جو انسانوں اور جنوں میں سے قیامت والے دن نقصان اٹھانے والے ہوں گے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۱۹۔ ''اور ہر ایک کو اپنے اپنے اعمال کے مطابق درجے ملیں گے تاکہ انہیں ان کے اعمال کے پورے بدلے دے اور ان پر ظلم نہ کیا جائے گا۔'' O

(**سورۃ الاعلیٰ ۸۷**) ---۹۔ ''تو آپ نصیحت کرتے رہیں اگر نصیحت کچھ فائدہ دے۔'' O ---۱۰۔ ''ڈرنے والا تو نصیحت لے گا۔'' O ---۱۱۔ ''(ہاں) بدبخت اس سے گریز کرے گا۔'' O ---[یعنی نہ اسے موت ہی آئے گی کہ عذاب سے چھوٹ جائے اور نہ جینے کی طرح جیے گا کہ زندگی کا کوئی لطف اسے حاصل ہو، یہ سزا ان لوگوں کے لئے ہے جو سرے سے اللہ اور اس کے رسول کی نصیحت کو قبول ہی نہ کریں اور مرتے دم تک کفر و شرک یا دہریت پر قائم رہیں۔ رہے وہ لوگ جو دل میں ایمان رکھتے ہوں مگر اپنے برے اعمال کی بناء پر جہنم میں ڈالے جائیں تو ان کے متعلق احادیث میں آیا ہے کہ جب وہ اپنی سزا بھگت لیں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں موت دے دے گا، پھر ان کے حق میں شفاعت قبول کی جائے گی اور ان کی جلی ہوئی لاشیں جنت کی نہروں پر لا کر ڈالی جائیں گی اور اہل جنت سے کہا جائے گا کہ ان پر پانی ڈالو اور اس پانی سے وہ اس طرح جی اٹھیں گے جیسے نباتات پانی پڑنے سے اگ آتی ہیں یہ مضمون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسلم میں حضرت ابو سعید خدری اور بزار میں حضرت ابو ہریرہ کے حوالہ سے منقول ہوا ہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)] ---۱۲۔ ''جو بڑی آگ میں جائے گا۔'' O ---۱۳۔ ''جہاں پھر نہ وہ مرے گا نہ جیے گا (بلکہ حالت نزع میں پڑا رہے گا)۔'' O

(**سورۃ الیل ۹۲**) ---۱۴۔ ''میں نے تو تمہیں شعلے مارتی ہوئی آگ سے ڈرا دیا ہے۔'' O ---۱۵۔ ''جس میں صرف وہی بدبخت داخل ہوگا۔'' O ---۱۶۔ ''جس نے جھٹلایا اور (اس کی پیروی سے) منہ پھیر لیا۔'' O

بدترین خلائق

(**سورۃ البینۃ ۹۸**) ---۶۔ ''بے شک جنہوں نے کفر کیا اہل کتاب سے (وہ) اور مشرکین آتش جہنم میں ہوں گے (اور) اس میں ہمیشہ رہیں گے یہی

Marfat.com

لوگ بدترین مخلوق ہیں۔" O ---[یعنی خدا کی مخلوقات میں ان سے بدتر کوئی مخلوق نہیں ہے حتیٰ کہ جانوروں سے بھی گئے گزرے ہیں' کیونکہ جانور عقل اور اختیار نہیں رکھتے' اور یہ عقل اور اختیار رکھتے ہوئے حق سے منہ موڑتے ہیں۔ (از تفسیر ۹ تفہیم القرآن)]

بدشگونی

(سورۃ النمل ۲۷) ---۴۶۔ "آپ نے فرمایا اے میری قوم کے لوگو! تم نیکی سے پہلے برائی کی جلدی کیوں مچا رہے ہو؟ تم اللہ تعالیٰ سے استغفار کیوں نہیں کرتے تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔" O ---۴۷۔ "وہ کہنے لگے ہم تو تیری اور تیرے ساتھیوں کی بدشگونی لے رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا تمہاری بدشگونی اللہ کے ہاں ہے' بلکہ تم فتنے میں پڑے ہوئے لوگ ہو۔" O ---[عرب جب کسی کام کا یا سفر کا ارادہ کرتے تو پرندے کو اڑاتے اگر وہ دائیں جانب اڑتا تو اسے نیک شگون سمجھتے اور وہ کام کر گزرتے یا سفر پر روانہ ہو جاتے اور اگر بائیں جانب اڑتا تو اسے بدشگونی سمجھتے اور اس کام یا سفر سے رک جاتے۔ اسلام میں یہ شگونی اور نیک شگونی جائز نہیں ہے البتہ تفاؤل (نماز استخارہ) جائز ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

بدکاری، بے حیائی، فحاشی

(سورۃ البقرۃ ۲) ---۱۶۹۔ "وہ تو بس حکم دیتا ہے تم کو برائی کا اور بے حیائی کا اور اس بات کا کہ کہو تم اللہ تعالیٰ کے بارے میں وہ باتیں جن کے متعلق تمہیں علم نہیں (کہ وہ اللہ نے فرمائی ہیں)۔" O ---۲۶۸۔ "شیطان ڈراتا ہے تمہیں مفلسی سے اور ترغیب دیتا ہے تم کو بے حیائی کے کاموں کی مگر اللہ تعالیٰ وعدہ کرتا ہے تم سے اپنی بخشش اور فضل کا اور اللہ تعالیٰ ہے بڑی وسعت والا اور سب کچھ جاننے والا۔" O

(سورۃ النساء ۴) ---۱۶۔ "اور جو دو مرد ارتکاب کریں بدکاری کا تم میں سے تو اذیت دو ان کو (جسمانی اور ذہنی) پھر اگر توبہ کر لیں دونوں اور اپنی اصلاح بھی کر لیں تو پیچھا چھوڑ دو ان کا۔ بیشک اللہ ہے بہت توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا۔" O ---۱۵۱۔ "اور بے حیائی کی باتوں کے وہ ظاہر ہوں یا چھپی پاس نہ جاؤ۔" O

(سورۃ الاعراف ۷) ---۲۸۔ "اور جب وہ بے حیائی کا کوئی کام کرتے ہیں تو کہتے ہیں ہم نے اپنے باپ دادا کو اس پر پایا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کا حکم دیا ہے۔ کہہ دے اللہ بے حیائی کے کاموں کا حکم نہیں دیتا۔ کیا تم اللہ تعالیٰ کے بارے میں وہ باتیں کہتے ہو جو تم نہیں جانتے؟" O ---۳۳۔ "کہو! میرے رب نے صرف بے حیائی کی باتوں کو جو ان میں ظاہر ہوں اور جو چھپی ہوں اور گناہ کو اور ناحق کی بغاوت کو حرام کیا ہے۔ اور اس بات کو کہ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ اسے شریک کرو جس کی اللہ تعالیٰ نے کوئی سند نہیں اتاری اور اس بات کو کہ تم اللہ تعالیٰ کے بارے میں وہ کہو جو تم نہیں جانتے۔" O ---۸۰۔ "اور لوطؑ کو۔ جب اس نے اپنی قوم سے کہا۔ کیا تم وہ بے حیائی کرتے ہو جو سارے جہاں میں تم سے پہلے کسی نے نہیں کی؟" O ---۸۱۔ "ہاں! تم عورتوں کو چھوڑ کر شہوت رانی کے لئے مردوں کے پاس جاتے ہو۔ نہیں بلکہ تم حد سے نکلنے والے لوگ ہو۔" O ---۸۲۔ "مگر اس کی قوم کا جواب صرف یہ تھا کہ وہ کہنے لگے انہیں اپنی بستی سے نکال دو۔ یہ لوگ پاک رہنا چاہتے ہیں۔" O ---۸۳۔ "پھر ہم نے اسے اور اس کے گھرانے کو بچا لیا ماسوا اس کی بیوی کے وہ پیچھے رہ جانے والوں میں تھی۔" O ---۸۴۔ "اور ہم نے ان پر خوب برساؤ کیا پھر دیکھ کہ مجرموں کا انجام کیسا ہوا۔" O

(سورۃ ھود ۱۱) ---۷۷۔ "اور جب ہمارے فرشتے لوطؑ کے پاس پہنچے تو وہ ان کی وجہ سے پریشان ہوا۔ مگر ان کے سامنے بے بس تھا۔ اور وہ کہنے لگا یہ تنگی کا دن ہے۔" O ---[یہ فرشتے نوعمر نوجوانوں کی شکل میں آئے تھے جو بے ریش تھے جس سے حضرت لوطؑ نے اپنی قوم کی عادت قبیحہ کے پیش نظر سخت خطرہ محسوس کیا۔ کیونکہ ان کو یہ پتہ نہیں تھا کہ آنے والے یہ نوجوان مہمان نہیں ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے فرشتے ہیں جو اس قوم کو ہلاک کرنے کے لئے آئے ہیں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۷۸۔ "اور اس کی قوم اس کے پاس بے اختیار بھاگتی ہوئی آئی۔ اور اس سے پہلے وہ برے کام کیا کرتے تھے اس نے کہا۔ اے میری قوم! یہ میری بیٹیاں ہیں جو تمہارے لئے بہت ہی پاکیزہ ہیں۔ سو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور مجھے میرے مہمانوں میں رسوا نہ کرو۔ کیا تم میں کوئی بھی سمجھدار آدمی نہیں؟" O ---[جب اغلام بازی کے ان مریضوں کو پتہ چلا کہ چند خوبرو نوجوان لوطؑ کے گھر آئے ہیں تو وہ دوڑتے ہوئے آئے اور انہیں اپنے ساتھ لے جانے پر اصرار کیا تا کہ اپنی غلط خواہشات پوری کریں۔ تو حضرت لوطؑ نے کہا۔ تمہیں اگر جنسی خواہش ہی کی تسکین مقصود ہے تو اس کے لئے میری اپنی بیٹیاں موجود ہیں۔ جن سے تم نکاح کر لو اور اپنا مقصد پورا کر لو یہ تمہارے لئے ہر طرح سے بہتر ہے۔ بعض نے کہا کہ بنات سے مراد عام عورتیں ہیں اور انہیں اپنی لڑکیاں اس لئے کہا ہے کہ پیغمبر اپنی امت کے لئے بمنزلہ باپ ہوتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اس کام کے لئے عورتیں موجود ہیں ان سے نکاح کر لو اور [illegible]

Marfat.com

اپنا مقصد پورا کرلو۔(از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۷۹۔''وہ کہنے لگے-تو جانتا تو ہے کہ تیری بیٹیوں پر ہمارا کوئی حق نہیں اور تو یقیناً جانتا ہے جو ہم چاہتے ہیں۔''O---۸۰۔''وہ (حضرت لوطؑ) کہنے لگا-کاش! مجھ میں تمہارے مقابلے کی قوت ہوتی یا میں کسی مضبوط سہارے کے پاس جگہ پاتا۔''O---۸۱۔''وہ (فرشتے) بولے-لوط! ہم تیرے رب کے بھیجے ہوئے ہیں-وہ تجھ تک نہیں پہنچ سکیں گے تو اپنے گھر والوں کے ساتھ رات کے ایک حصے میں چل پڑ-اور تم میں کوئی پیچھے نہ مڑے-مگر ہاں! تیری بیوی کہ اس پر وہی مصیبت آنے والی ہے جو ان پر آ پہنچی ہے-ان کے وعدے کا وقت صبح ہے-کیا صبح قریب ہی نہیں؟''O---۸۲۔''پھر جب ہمارا حکم آ پہنچا تو ہم نے اس (بستی) کے اوپر کو نیچے کر دیا اور اس پر کھنگر والے پتھر تہ بہ تہ برسائے۔''O---۸۳۔''تیرے رب کے ہاں سے نشان کیے ہوئے اور وہ (جگہ) ان ظالموں سے کچھ دور بھی نہیں۔''O

(**سورۃ یوسف** ۱۲)---۲۴۔''اس عورت نے یوسفؑ کی طرف کا قصد کیا اور یوسفؑ اس کا قصد کرتے اگر وہ اپنے پروردگار کی دلیل نہ دیکھتے-یونہی ہوا اس واسطے کہ ہم اس سے برائی اور بے حیائی دور کر دیں-بیشک وہ ہمارے چنے ہوئے بندوں میں سے تھا۔''O---[یعنی جس طرح ہم نے یوسفؑ کو برہان دکھا کر برائی یا اس کے ارادے سے بچالیا-اسی طرح ہم نے اسے ہر معاملے میں برائی اور بے حیائی کی باتوں سے دور رکھنے کا اہتمام کیا-کیونکہ وہ ہمارے چنے ہوئے بندوں میں سے تھا۔(از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ النحل** ۱۶)---۹۰۔''اللہ تعالیٰ عدل کا، بھلائی کا، اور قرابت داروں کے ساتھ سلوک کرنے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی کے کاموں، ناشائستہ حرکتوں اور ظلم وزیادتی سے روکتا ہے-وہ تمہیں نصیحتیں کر رہا ہے کہ تم نصیحت حاصل کرو۔''O---[فحشاء سے مراد بے حیائی کے کام ہیں-آج کل بے حیائی اتنی عام ہوگئی ہے کہ اس کا نام تہذیب، ترقی اور آرٹ قرار پا گیا ہے-یا ''تفریح'' کے نام پر اس کا جواز تسلیم کرلیا گیا ہے-تاہم محض خوشنما لیبل لگا لینے سے کسی چیز کی حقیقت نہیں بدل سکتی-اسی طرح شریعت اسلامیہ نے زنا اور اس کے مقدمات کو، رقص وسرود، بے پردگی اور فیشن پرستی کو اور مرد وزن کے بے باکانہ اختلاط اور مخلوط معاشرت اور دیگر اس قسم کی خرافات کو بے حیائی ہی قرار دیا ہے-ان کا کتنا بھی اچھا نام رکھ لیا جائے مغرب سے درآمد شدہ یہ خباثتیں جائز قرار نہیں پا سکتیں-''منکر'' ہر وہ کام ہے جسے شریعت نے ناجائز قرار دیا ہے۔(از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ بنی اسرائیل** ۱۷)---۳۲۔''خبردار زنا کے قریب بھی نہ پھٹکنا کیونکہ وہ بڑی بے حیائی ہے اور بہت ہی بری راہ ہے۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: زنا]

(**سورۃ النور** ۲۴)---۱۹۔''جو لوگ مسلمانوں میں بے حیائی پھیلانے کے آرزومند رہتے ہیں ان کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہیں' اللہ سب کچھ جانتا ہے اور تم کچھ بھی نہیں جانتے۔''O---[فاحشۃ کے معنی بے حیائی کے ہیں اور قرآن نے بدکاری کو بھی فاحشہ قرار دیا ہے' (بنی اسرائیل) اور یہاں بدکاری کی ایک جھوٹی خبر کی اشاعت کو بھی اللہ تعالیٰ نے بے حیائی سے تعبیر فرمایا ہے اور اسے دنیا وآخرت میں عذاب الیم کا باعث قرار دیا ہے' جس سے بے حیائی کے بارے میں اسلام کے مزاج کا اور اللہ تعالیٰ کی منشا کا اندازہ ہوتا ہے کہ محض بے حیائی کی ایک جھوٹی خبر کی اشاعت عنداللہ اتنا بڑا جرم ہے تو جو لوگ رات دن ایک مسلمان معاشرے میں اخبارات' ریڈیو' ٹی وی اور فلموں ڈراموں کے ذریعے سے بے حیائی پھیلا رہے ہیں اور گھر گھر اسے پہنچا رہے ہیں' اللہ کے ہاں یہ لوگ کتنے بڑے مجرم ہوں گے؟ اور ان اداروں میں کام کرنے والے ملازمین کیوں کر اشاعت فاحشہ کے جرم سے بری الذمہ قرار پائیں گے؟ اسی طرح اپنے گھروں میں ٹی وی لا کر رکھنے والے' جس سے ان کی آئندہ نسلوں میں بے حیائی پھیل رہی ہے' وہ بھی اشاعت فاحشہ کے مجرم کیوں نہیں ہوں گے؟ اور یہی معاملہ فواحش اور منکرات سے بھرپور روزنامہ اخبارات کا ہے کہ ان کا بھی گھروں کے اندر آنا' اشاعت فاحشہ کا ہی سبب ہے' یہ بھی عنداللہ جرم ہو سکتا ہے-کاش مسلمان اپنی ذمہ داریوں کا احساس کریں اور اس بے حیائی کے طوفان کو روکنے کے لیے اپنی مقدور بھر سعی کریں۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)

---۳۳۔''اور ان لوگوں کو پاک دامن رہنا چاہیے جو اپنا نکاح کرنے کا مقدور نہیں رکھتے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے مالدار بنا دے' تمہارے غلاموں میں سے جو کوئی کچھ تمہیں دے کر آزادی کی تحریر کرانی چاہے تو تم ایسی تحریر انہیں کر دیا کرو اگر تم کو ان میں کوئی بھلائی نظر آتی ہو اور اللہ نے جو مال تمہیں دے رکھا ہے اس میں سے انہیں بھی دو' تمہاری جو لونڈیاں پاک دامن رہنا چاہتی ہیں انہیں دنیا کی زندگی کے فائدے کی غرض سے بدکاری پر مجبور نہ کرو اور جو انہیں مجبور کر دے تو اللہ تعالیٰ ان پر جبر کے بعد بخش دینے والا اور مہربانی کرنے والا ہے۔''O---[یعنی جن لونڈیوں سے جراً بے حیائی کا کام کروایا جائے گا' تو گناہ گار ہالک ہوگا یعنی جبر کرنے والا' کہ لونڈی جو مجبور ہے-حدیث میں آتا ہے-''میری امت سے خطا' نسیان اور ایسے کام جو جبر سے کرائے گئے ہوں معاف ہیں۔''O

(**سورۃ الشعراء** ۲۶)---۱۶۱۔''ان سے ان کے بھائی لوط (علیہ السلام) نے کہا کیا تم اللہ کا خوف نہیں رکھتے؟''O---۱۶۲۔''میں تمہاری طرف امانت دار رسول ہوں۔''O---۱۶۳۔''پس تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔''O---۱۶۴۔''میں تم سے اس پر کوئی بدلہ نہیں مانگتا میرا اجر تو صرف

Marfat.com

تعالیٰ پر ہے جو تمام جہان کا رب ہے۔'' O---۱۶۵۔ ''کیا تم جہان والوں میں سے مردوں کے ساتھ شہوت رانی کرتے ہو۔'' O---۱۶۶۔ ''اور تمہاری جن عورتوں کو اللہ تعالیٰ نے تمہارا جوڑ بنایا ہے ان کو چھوڑ دیتے ہو بلکہ تم ہو ہی حد سے گزر جانے والے۔'' O---۱۶۷۔ ''انہوں نے جواب دیا کہ اے لوط! اگر تو باز نہ آیا تو یقیناً نکال دیا جائے گا۔'' O---۱۶۸۔ ''آپ نے فرمایا' میں تمہارے کام سے سخت ناخوش ہوں۔'' O---۱۶۹۔ ''میرے پروردگار! مجھے اور میرے گھرانے کو اس (وبال) سے بچا لے جو یہ کرتے ہیں۔'' O---۱۷۰۔ ''پس ہم نے اسے اور اسکے متعلقین کو سب کو بچالیا۔'' O---۱۷۱۔ ''بجز ایک بڑھیا کے کہ وہ پیچھے رہ جانے والوں میں ہو گئی۔'' O---۱۷۲۔ ''پھر ہم نے باقی اور سب کو ہلاک کر دیا۔'' O

(**سورۃ النمل ۲۷**)---۱۲۔ ''اور اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈال' وہ سفید چمکیلا ہو کر نکلے گا بغیر کسی عیب کے' تو نو نشانیاں لے کر فرعون اور اس کی قوم کی طرف جا' یقیناً وہ بدکاروں کا گروہ ہے۔'' O---۵۴۔ ''اور لوط کا (ذکر کر) جبکہ اس نے اپنی قوم سے کہا کہ کیا باوجود دیکھنے بھالنے کے پھر بھی تم بدکاری کر رہے ہو؟'' O---۹۰۔ ''اور جو برائی لے کر آئیں گے وہ اوندھے منہ آگ میں جھونک دیئے جائیں گے۔ صرف وہی بدلہ دیئے جاؤ گے جو تم کرتے رہے۔'' O

(**سورۃ العنکبوت ۲۹**)---۲۸۔ ''اور حضرت لوط (علیہ السلام) کا بھی ذکر کرو جب کہ انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا کہ تم تو اس بدکاری پر اتر آئے ہو جسے تم سے پہلے دنیا بھر میں سے کسی نے نہیں کیا۔'' O---۲۹۔ ''کیا تم مردوں کے پاس بدفعلی کے لیے آتے ہو اور راستے بند کرتے ہو اور اپنی عام مجلسوں میں بے حیائیوں کا کام کرتے ہو؟ اس کے جواب میں اس کی قوم نے بجز اس کے اور کچھ نہیں کہا کہ بس جا اگر سچا ہے تو ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کا عذاب لے آ۔'' O---۴۵۔ ''جو کتاب آپ کی طرف وحی کی گئی ہے اسے پڑھئے اور نماز قائم کریں' یقیناً نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے' بیشک اللہ کا ذکر بہت بڑی چیز ہے' تم جو کچھ کر رہے ہو اس سے اللہ تعالیٰ خبردار ہے۔'' O---[یعنی بے حیائی اور برائی سے روکنے میں اللہ تعالیٰ کا ذکر' اقامت صلوٰۃ سے بھی زیادہ مؤثر ہے اس لیے کہ آدمی جب تک نماز میں ہوتا' برائی سے رکا رہتا ہے۔ لیکن بعد میں اس کی تاثیر کمزور ہو جاتی ہے' اس کے برعکس ہر وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر اس کے لیے ہر وقت برائی میں مانع رہتا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] (مزید تفسیر کیلئے باب ۷، مضمون: نماز)

(**سورۃ المؤمن ۴۰**)---۵۸۔ ''اندھا اور بینا برابر نہیں نہ وہ لوگ جو ایمان لائے اور بھلے کام کیے بدکاروں کے (برابر ہیں) تم (بہت) کم نصیحت حاصل کر رہے ہو۔'' O

(**سورۃ الشوریٰ ۴۲**)---۳۷۔ ''اور کبیرہ گناہوں سے اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں اور غصے کے وقت (بھی) معاف کر دیتے ہیں۔'' O

(**سورۃ النجم ۵۳**)---۳۲۔ ''ان لوگوں کو جو بڑے گناہوں سے بچتے ہیں اور بے حیائی سے بھی سوائے کسی چھوٹے سے گناہ کے۔ بیشک تیرا رب بہت کشادہ مغفرت والا ہے' وہ تمہیں بخوبی جانتا ہے جبکہ اس نے تمہیں زمین سے پیدا کیا اور جبکہ تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں بچے تھے پس تم اپنی پاکیزگی آپ بیان نہ کرو' وہی پرہیزگاروں کو خوب جانتا ہے۔'' O---[بے حیائی پر مبنی کام جیسے زنا' لواطت وغیرہ۔ بعض کہتے ہیں' جن گناہوں میں حد ہے' وہ سب فواحش میں داخل ہیں۔ آج کل بے حیائی کے مظاہر چونکہ بہت عام ہو گئے ہیں' اس لیے بے حیائی کو ''تہذیب'' سمجھ لیا گیا ہے' حتیٰ کہ اب مسلمانوں نے بھی اس ''تہذیب بے حیائی'' کو اپنا لیا ہے۔ چنانچہ گھروں میں ٹی وی' وی سی آر وغیرہ عام ہیں' عورتوں نے نہ صرف پردے کو خیرباد کہہ دیا ہے' بلکہ بن سنور کر اور حسن و جمال کا مجسم اشتہار بن کر باہر نکلنے کو اپنا شعار اور وطیرہ بنا لیا ہے۔ مخلوط تعلیم' مخلوط ادارے' مخلوط مجلسیں اور دیگر بہت سے موقعوں پر مرد و زن کا بے باکانہ اختلاط اور بے محابا گفتگو روز افزوں ہے درآں حالیکہ یہ سب ''فواحش'' میں داخل ہیں۔ جن کی بابت یہاں بتلایا جا رہا ہے کہ جن لوگوں کی مغفرت ہوگی ہے' وہ کبائر و فواحش سے اجتناب کرنے والے ہوں گے نہ کہ ان میں مبتلا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الانفطار ۸۲**)---۱۴۔ ''اور یقیناً بدکار لوگ دوزخ میں ہوں گے۔'' O---۱۵۔ ''بدلے والے دن اس میں جائیں گے۔'' O---۱۶۔ ''وہ اس سے کبھی غائب نہ ہونے پائیں گے۔'' O

بدلہ لینا

(**سورۃ الشوریٰ ۴۲**)---۳۸۔ ''اور اپنے رب کے فرمان کو قبول کرتے ہیں اور نماز کی پابندی کرتے ہیں اور ان کا (ہر) کام آپس کے مشورے سے ہوتا ہے اور جو ہم نے انہیں دے رکھا ہے اس میں سے (ہمارے نام پر) دیتے ہیں۔'' O---۳۹۔ ''اور جب ان پر ظلم (و زیادتی) ہو تو وہ صرف بدلہ لے لیتے ہیں۔'' O---[یہ بھی اہل ایمان کی بہترین صفات میں سے ہے۔ وہ ظالموں اور جباروں کے لیے نرم چارہ نہیں ہوتے۔ ان کی نرم خوئی اور عفو و درگزر کی عادت کمزوری کی بنا پر نہیں ہوتی۔ انہیں بھکشوؤں اور راہبوں کی طرح مسکین بن کر رہنا نہیں سکھایا گیا ہے۔ ان کی شرافت کا تقاضا یہ ہے کہ جب غالب ہوں تو

Marfat.com

مغلوب کے قصور معاف کر دیں، جب قادر ہوں تو بدلہ لینے سے درگزر کریں، اور جب کسی زیردست یا کمزور آدمی سے کوئی خطا سرزد ہو جائے تو اس سے چشم پوشی کر جائیں، لیکن جب کوئی طاقت ور اپنی طاقت کے زعم میں اُن پر دست درازی کرے تو ڈٹ کر کھڑے ہو جائیں اور اس کے دانت کھٹے کر دیں۔ مومن کبھی ظالم سے نہیں دبتا اور متکبر کے آگے نہیں جھکتا۔ اِس قسم کے لوگوں کے لیے وہ لوہے کا چنا ہوتا ہے جسے چبانے کی کوشش کرنے والا اپنا ہی جبڑا توڑ لیتا ہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)] ---۴۰۔ ''اور برائی کا بدلہ اسی جیسی برائی ہے' اور جو معاف کر دے اور اصلاح کرلے اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے' (فی الواقع) اللہ تعالیٰ ظالموں سے محبت نہیں کرتا۔''O--- [یہ پہلا اصولی قاعدہ ہے جسے بدلہ لینے میں محفوظ رکھنا ضروری ہے۔ بدلے کی جائز حد یہ ہے کہ جتنی برائی کسی کے ساتھ کی گئی ہو، اتنی ہی بُرائی وہ اس کے ساتھ کرلے، اُس سے زیادہ برائی کرنے کا وہ حق نہیں رکھتا۔]---[یہ دوسرا قاعدہ ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ زیادتی کرنے والے سے بدلہ لے لینا اگرچہ جائز ہے، لیکن جہاں معاف کر دینا اصلاح کا موجب ہو سکتا ہو وہاں اصلاح کی خاطر بدلہ لینے کے بجائے معاف کر دینا زیادہ بہتر ہے۔ اور چونکہ یہ معافی انسان اپنے نفس پر جبر کر کے دیتا ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کا اجر ہمارے ذمہ ہے، کیونکہ تم نے بگڑے ہوئے لوگوں کی اصلاح کی خاطر یہ کڑوا گھونٹ پیا ہے۔ (تفسیرات از تفہیم القرآن)] (مزید تفسیر کیلئے باب ا، مضمون: اللہ تعالیٰ کن لوگوں کو پسند نہیں فرماتا) ---۴۱۔ ''اور جو شخص اپنے مظلوم ہونے کے بعد (برابر کا) بدلہ لے لے تو ایسے لوگوں پر (الزام کا) کوئی راستہ نہیں۔''O---۴۲۔ ''یہ راستہ صرف ان لوگوں پر ہے جو خود دوسروں پر ظلم کریں اور زمین میں ناحق فساد کرتے پھریں' یہی لوگ ہیں جن کے لیے دردناک عذاب ہے۔''O---۴۳۔ ''اور جو شخص صبر کرلے اور معاف کر دے یقیناً یہ بڑی ہمت کے کاموں میں سے (ایک کام) ہے۔''O

(**سورۃ النباء ۷۸**) ---۲۱۔ ''بیشک دوزخ گھات میں ہے۔''O---۲۲۔ ''سرکشوں کا ٹھکانا وہی ہے۔''O---۲۳۔ ''اس میں وہ مدتوں تک پڑے رہیں گے۔''O---۲۴۔ ''نہ کبھی اس میں خنکی کا مزہ چکھیں گے نہ پانی کا۔''O---۲۵۔ ''سوائے گرم پانی اور (بہتی) پیپ کے۔''O[تفسیر کے لئے باب نمبر ۱۱، مضمون: جہنم] ---۲۶۔ ''(ان کو) پورا پورا بدلہ ملے گا۔''O---۲۷۔ ''انہیں تو حساب کی توقع ہی نہ تھی۔''O---۲۸۔ ''اور بے باکی سے ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے تھے۔''O---۲۹۔ ''ہم نے ہر ایک چیز کو لکھ کر شمار کر رکھا ہے۔''O---[یعنی ان کے اقوال و افعال' ان کی حرکات و سکنات' حتیٰ کہ ان کی نیتوں اور خیالات اور مقاصد تک کا مکمل ریکارڈ ہم تیار کرتے جا رہے ہیں تھے جس سے کوئی چیز چھوٹی ہوئی نہ تھی' اور وہ بے وقوف اس سے بے خبر اپنی جگہ یہ سمجھے بیٹھے تھے کہ وہ کسی اندھیر نگری میں جی رہے ہیں جہاں وہ اپنی مرضی اور خواہش سے جو کچھ چاہیں کرتے رہیں' اس کی باز پرس کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ (از تفسیر ۱۸ تفہیم القرآن)] ---۳۰۔ ''اب تم (اپنے کیے کا) مزہ چکھو ہم تمہارا عذاب ہی بڑھاتے رہیں گے۔''O

بدو

(**سورۃ التوبہ ۹**) ---۹۰۔ ''اور بدوؤں میں سے بھی عذر کرنے والے آئے کہ انہیں اجازت دی جائے اور جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے جھوٹ بولا تھا وہ بیٹھ رہے ان میں کفر کرنے والوں کو دردناک عذاب پہنچے گا۔''O---۹۷۔ ''بدو کفر اور نفاق میں بہت ہی سخت ہیں۔ اور اس قابل ہیں کہ جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ پر نازل کیا ہے اس کی حدوں کو نہ جانیں۔ اور اللہ تعالیٰ علم والا حکمت والا ہے۔''O---۹۸۔ ''اور بدوؤں میں وہ بھی ہیں کہ جو کچھ وہ خرچ کرتے ہیں اسے تاوان سمجھتے ہیں۔ اور تمہارے لئے زمانے کے چکروں کا انتظار کر رہے ہیں۔ برا چکر انہیں پر چل رہا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سننے والا جاننے والا ہے۔''O---۹۹۔ ''اور بدوؤں میں وہ بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہیں اور جو کچھ وہ خرچ کرتے ہیں اسے اللہ تعالیٰ کی نزدیکیوں اور رسول ﷺ کی دعاؤں کا ذریعہ سمجھتے ہیں بیشک! یہ ان کے لئے نزدیکی کا ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت میں داخل کرے گا۔ اللہ تعالیٰ بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔''O---۱۰۱۔ ''اور تمہارے اردگرد رہنے والے بدوؤں اور مدینہ کے رہنے والوں میں منافق بھی ہیں جو نفاق پر اڑے بیٹھے ہیں۔ تو انہیں نہیں جانتا۔ ہم انہیں جانتے ہیں۔ ہم انہیں دو بار عذاب دیں گے۔ پھر وہ ایک بڑے عذاب کی طرف پھیر دیے جائیں گے۔''O---۱۲۰۔ ''مدینہ والوں اور ان کے اردگرد کے بدوؤں کو یہ روا نہ تھا کہ رسول خدا ﷺ کے پیچھے رہ جائیں اور نہ یہ کہ اپنی جانوں کو اس کی جان سے عزیز سمجھیں۔ یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں انہیں نہ پیاس، نہ تھکان، اور نہ بھوک پہنچتی ہے۔ نہ وہ کسی جگہ کو جو کافروں کو غصہ دلاتی ہے پامال کرتے ہیں۔ اور نہ وہ دشمن سے کچھ حاصل کرتے ہیں۔ مگر اس کے عوض ان کے لئے نیک عمل لکھ دیا جاتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتے۔''O

(**سورۃ الفتح ۴۸**) ---۱۱۔ ''دیہاتیوں میں سے جو لوگ پیچھے چھوڑ دیے گئے تھے وہ اب آپ سے کہیں گے کہ ہم اپنے مال اور بال بچوں میں لگے رہ گئے پس آپ ﷺ ہمارے لیے مغفرت طلب کیجئے۔ (اے حبیب!) یہ لوگ اپنی زبانوں سے ایسی باتیں کرتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں ہے۔ آپ (انہیں)

Marfat.com

فرمائیے کہ تمہارے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی چیز کا بھی اختیار کون رکھتا ہے اگر وہ تمہیں نقصان پہنچانا چاہے تو یا تمہیں کوئی نفع دینا چاہے تو' بلکہ تم جو کچھ کر رہے ہو اس سے اللہ تعالیٰ خوب باخبر ہے۔''O---[اس سے مدینے کے اطراف میں آباد قبیلے غفار' مزینہ' جہینہ' اسلم اور وائیل مراد ہیں۔ جب نبی کریم ﷺ نے خواب دیکھنے کے بعد عمرے کے لیے مکہ جانے کی عام منادی کرادی۔ مذکورہ قبیلوں نے سوچا کہ موجودہ حالات تو مکہ جانے کے لیے سازگار نہیں ہیں۔ وہاں ابھی کافروں کا غلبہ ہے اور مسلمان کمزور ہیں نیز مسلمان عمرے کے لیے پورے طور پر ہتھیار بند ہو کر بھی نہیں جاسکتے۔ اگر ایسے میں کافروں نے مسلمانوں کے ساتھ لڑنے کا فیصلہ کرلیا تو مسلمان خالی ہاتھ ان کا مقابلہ کس طرح کریں گے؟ اس وقت مکے جانے کا مطلب اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا ہے۔ چنانچہ یہ لوگ آپ ﷺ کے ساتھ عمرے کے لیے نہیں گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کی بابت فرمارہا ہے کہ یہ تجھ سے مشغولیتوں کا عذر پیش کر کے طلب مغفرت کی التجائیں کریں گے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۲۔''(نہیں) بلکہ تم نے تو یہ گمان کر رکھا تھا کہ پیغمبر اور مسلمانوں کا اپنے گھروں کی طرف لوٹ آنا قطعاً ناممکن ہے اور یہی خیال تمہارے دلوں میں رچ بس گیا تھا اور تم نے بُرا گمان کر رکھا تھا۔ دراصل تم لوگ ہو بھی ہلاک ہونے والے۔''O---۱۳۔''اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر ایمان نہ لائے تو ہم نے بھی ایسے کافروں کے لیے دہکتی آگ تیار کر رکھی ہے۔''O---۱۵۔''جب تم غنیمتیں لینے جانے لگو گے تو جھٹ سے یہ پیچھے چھوڑے ہوئے لوگ کہنے لگیں گے کہ ہمیں بھی اپنے ساتھ چلنے کی اجازت دیجیے' وہ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے کلام کو بدل دیں آپ فرمادیجیے! کہ اللہ تعالیٰ پہلے ہی فرماچکا ہے کہ تم ہرگز ہمارے ساتھ نہیں چلو گے' وہ اس کا جواب دیں گے (نہیں نہیں) بلکہ تم ہم سے حسد کرتے ہو' (اصل بات یہ ہے) کہ وہ لوگ بہت ہی کم سمجھتے ہیں۔''O---۱۶۔''آپ پیچھے چھوڑے ہوئے بدویوں سے فرمادیجیے کہ عنقریب تم ایک سخت جنگجو قوم کی طرف بلائے جاؤ گے کہ تم ان سے لڑو گے یا وہ مسلمان ہو جائیں گے پس اگر تم اطاعت کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں بہت بہتر بدلہ دے گا اور اگر تم نے منہ پھیر لیا جیسا کہ اس سے پہلے تم منہ پھیر چکے ہو تو وہ تمہیں دردناک عذاب دے گا۔''O

برائیاں

(سورۃ البقرۃ ۲)---۱۶۹۔''وہ تو بس حکم دیتا ہے تم کو برائی کا اور بے حیائی کا اور اس بات کا کہ کہو تم اللہ کے بارے میں وہ باتیں جن کے متعلق تمہیں علم نہیں (کہ اللہ نے فرمائی ہیں)۔''O

(سورۃ یوسف ۱۲)---۲۴۔''اس عورت نے یوسف کی طرف کا قصد کیا اور یوسف اس کا قصد کرتے اگر وہ اپنے پروردگار کی دلیل نہ دیکھتے' یونہی ہوا اس واسطے کہ ہم اس سے برائی اور بے حیائی دور کر دیں۔ بیشک وہ ہمارے چنے ہوئے بندوں میں سے تھا۔''O

(سورۃ بنی اسرائیل ۱۷)---۳۷۔''اور زمین میں اکڑ کر نہ چل کہ نہ تو زمین کو پھاڑ سکتا ہے اور نہ لمبائی میں پہاڑوں کو پہنچ سکتا ہے۔''O---۳۸۔''ان سب کاموں کی برائی تیرے رب کے نزدیک (سخت) ناپسند ہے۔''O

(سورۃ العنکبوت ۲۹)---۴۔''کیا جو لوگ برائیاں کر رہے ہیں انہوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ وہ ہمارے قابو سے باہر ہو جائیں گے' یہ لوگ کیسی بری تجویزیں کر رہے ہیں۔''O

(سورۃ الروم ۳۰)---۳۶۔''اور جب ہم لوگوں کو رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو وہ خوب خوش ہو جاتے ہیں اور اگر انہیں ان کے ہاتھوں کے کرتوت کی وجہ سے کوئی برائی پہنچے تو ایک دم وہ محض ناامید ہو جاتے ہیں۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴' مضمون: رحمت]

(سورۃ الاحزاب ۳۳)---۱۷۔''پوچھیے! تو کہ اگر اللہ تعالیٰ تمہیں کوئی برائی پہنچانا چاہے یا تم پر کوئی فضل کرنا چاہے تو کون ہے جو تمہیں بچا سکے (یا تم سے روک سکے؟) اپنے لیے بجز اللہ تعالیٰ کے نہ کوئی حمایتی پائیں گے نہ مددگار۔''O

(سورۃ فاطر ۳۵)---۱۰۔''جو شخص عزت حاصل کرنا چاہتا ہو تو اللہ تعالیٰ ہی کی ساری عزت ہے' تمام تر ستھرے کلمات اسی کی طرف چڑھتے ہیں اور نیک عمل ان کو بلند کرتا ہے جو لوگ برائیوں کے داؤں گھات میں لگے رہتے ہیں ان کے لیے سخت تر عذاب ہے' اور ان کا یہ مکر برباد ہو جائے گا۔''O

(سورۃ الزمر ۳۹)---۵۱۔''پھر ان کی تمام برائیاں ان پر آپڑیں' اور ان میں سے بھی جو گناہ گار ہیں ان کی کی ہوئی برائیاں بھی اب ان پر آپڑیں گی' یہ (ہمیں) ہرا دینے والے نہیں۔''O

(سورۃ حم السجدۃ ۴۱)---۳۴۔''نیکی اور بدی برابر نہیں ہوتی۔ برائی کو بھلائی سے دفع کرو پھر وہی جس کے اور تمہارے درمیان دشمنی ہے ایسا ہو جائے گا جیسے دلی دوست۔''O (تفسیر کیلئے باب ۸' مضمون: اخلاق وآداب)

Marfat.com

برتھ کنٹرول، ضبطِ ولادت، قتل اولاد

(**سورۃ البقرۃ ۲**)---۲۲۳۔ ’’تمہاری عورتیں کھیتیاں ہیں تمہاری سو جاؤ اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو اور آگے کی تدبیر کرو اپنے واسطے- اور ڈرتے رہو اللہ تعالیٰ سے اور خوب جان لو کہ یقیناً تمہیں پیش ہونا ہے اس کے حضور اور خوشخبری دے دو (اے پیغمبر ﷺ) ایمان والوں کو۔‘‘ O

(**سورۃ آل عمران ۳**)---۱۴۔ ’’خوش نما بنادی گئی ہے لوگوں کے لئے محبت ان رغبتوں کی جو انہیں ہیں عورتوں سے اور اولاد سے، بڑے بڑے ڈھیروں سے سونے اور چاندی کے، منتخب گھوڑوں سے، مال مویشی سے اور کھیت کھلیان سے (لیکن) یہ سب ساز و سامان ہے دُنیاوی زندگی کا اور اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے بہترین ٹھکانہ۔‘‘ O---[شھوات سے مراد یہاں مشتھیات ہیں یعنی وہ چیزیں جو طبعی طور پر انسان کو مرغوب اور پسندیدہ ہیں- اسی لئے ان میں رغبت اور ان کی محبت ناپسندیدہ نہیں ہے- بشرطیکہ اعتدال کے اندر اور شریعت کے دائرے میں رہے- ان کی تزیین بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے بطور آزمائش ہے- ’’ہم نے زمین پر جو کچھ ہے اسے زمین کی زینت بنایا ہے تاکہ ہم لوگوں کو آزمائیں‘‘ الکھف: ۷- سب سے پہلے عورت کا ذکر کیا ہے کیونکہ یہ ہر بالغ انسان کی سب سے بڑی ضرورت بھی ہے اور سب سے زیادہ مرغوب بھی- خود نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے ☆ ’’عورت اور خوشبو مجھے محبوب ہیں‘‘- اسی طرح نبی کریم ﷺ نے نیک عورت کو ’’دُنیا کی سب سے بہتر متاع‘‘ قرار دیا ہے- اس لئے اس کی محبت شریعت کے دائرے سے تجاوز نہ کرے تو یہ بہترین رفیق زندگی بھی ہے اور زادِ آخرت بھی- ورنہ یہی عورت مرد کے لئے سب سے بڑا فتنہ ہے- فرمان رسول ﷺ ہے ☆ ’’میرے بعد جو فتنے رونما ہوں گے ان میں مردوں کے لئے سب سے بڑا فتنہ عورتوں کا ہے-‘‘ اسی طرح بیٹوں کی محبت ہے- اگر اس سے مقصد مسلمانوں کی قوت میں اضافہ اور بقاو تکثیر نسل ہے تو محمود ہے ورنہ مذموم- نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے ☆ ’’بہت محبت کرنے والی اور زیادہ بچے جننے والی عورت سے شادی کرو اس لئے کہ میں قیامت والے دن دوسری امتوں کے مقابلے میں اپنی امت کی کثرت پر فخر کروں گا-‘‘ اس آیت سے رھبانیت کی تردید اور تحریک خاندانی منصوبہ بندی کی تردید بھی ثابت ہوتی ہے کیونکہ ’’بنین‘‘ جمع ہے- مال و دولت سے بھی مقصود قیام معیشت، صلۂ رحمی، صدقہ و خیرات اور ایسے امور میں خرچ کرنا اور سوال سے بچنا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو، تو اس کی محبت بھی عین مطلوب ہے ورنہ مذموم- گھوڑوں سے مقصد، جہاد کی تیاری، دیگر جانوروں سے کھیتی باڑی اور بار برداری کا کام لینا اور زمین سے اس کی پیداوار حاصل کرنا ہو تو یہ سب پسندیدہ ہیں اور اگر مقصود محض دُنیا کمانا اور پھر اس پر فخر و غرور کا اظہار کرنا اور یادِ الٰہی سے غافل ہو کر عیش و عشرت سے زندگی گزارنا ہے تو یہ سب مفید چیزیں اس کے لئے وبالِ جان ثابت ہوں گی۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ النساء ۴**)---۱۱۹۔ ’’اور ضرور گمراہ کروں گا میں ان کو اور ضرور آرزوؤں کے سبز باغ دکھاؤں گا میں ان کو اور ضرور حکم دوں گا میں ان کو تو ضرور چیریں گے وہ کان مویشیوں کے اور ضرور حکم دوں گا میں ان کو تو وہ ضرور ردوبدل کریں گے اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی ساخت میں اور جس نے بنایا شیطان کو اپنا ولی و سرپرست اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر تو یقیناً اٹھایا اس نے گھاٹا کھلا۔‘‘ O---[خدائی ساخت میں ردوبدل کرنے کا مطلب اشیاء کی پیدائشی بناوٹ میں ردوبدل کرنا نہیں ہے بلکہ دراصل اس جگہ جس ردوبدل کو شیطانی فعل قرار دیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ انسان کسی چیز سے وہ کام لے جس کے لئے خدا نے اسے پیدا نہیں کیا ہو اور کسی چیز سے وہ کام نہ لے جس کے لئے خدا نے اسے پیدا کیا ہے- بالفاظ دیگر وہ تمام افعال جو انسان اپنی اور اشیاء کی فطرت کے خلاف کرتا ہے اور وہ تمام صورتیں جو وہ منشائے فطرت سے گریز کے لئے اختیار کرتا ہے اس آیت کی رو سے شیطان کی گمراہ کن تحریکات کا نتیجہ ہیں- مثلاً عمل قوم لوط، ضبط ولادت، رہبانیت، برہمچرج، مردوں اور عورتوں کو بانجھ بنانا، مردوں کو خواجہ سرا بنانا، عورتوں کو ان خدمات سے منحرف کرنا جو فطرت نے ان کے سپرد کی ہیں اور انہیں تمدن کے ان شعبوں میں گھسیٹ لانا جن کے لئے مرد پیدا کیا گیا ہے۔ (از ترجمہ قرآن حواشی مولانا مودودیؒ)] [نیز باب نمبر ۱۴، مضمون: ساخت میں ردوبدل]

(**سورۃ الانعام ۶**)---۱۳۷۔ ’’اور اسی طرح بہت سے مشرکوں کے لئے ان کے شریکوں نے ان کی اولاد کا قتل خوشنما بنا رکھا ہے تاکہ انہیں ہلاک کر دیں اور ان کے دین کو ان کے لئے الجھن بنا دیں- لیکن اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے- سو تو انہیں اور جو باتیں وہ گھڑتے ہیں رہنے دے۔‘‘ O---۱۴۰۔ ’’وہ لوگ نقصان میں ہیں جو بے وقوفی سے اور بغیر کسی علم کے اپنی اولاد کو قتل کر دیتے ہیں- اور جو رزق اللہ تعالیٰ نے انہیں دیا ہے اسے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ گھڑ کر حرام کر لیتے ہیں۔‘‘ O---۱۵۱۔ ’’اور اپنی اولاد کو مفلسی کی وجہ سے قتل نہ کرو- ہم تمہیں بھی رزق دیتے ہیں اور انہیں بھی۔‘‘ O

(**سورۃ ھود ۱۱**)---۶۔ ’’اور زمین میں کوئی جاندار نہیں جس کا رزق اللہ تعالیٰ پر منحصر نہ ہو اور وہ اس کے ٹھہرنے کی جگہ اور اس کے سونپے جانے کی جگہ کو جانتا ہے، ہر بات ایک واضح کتاب میں لکھی ہے۔‘‘ O

(**سورۃ الرعد ۱۳**)---۳۸۔ ’’ہم آپ سے پہلے بھی بہت سے رسول بھیج چکے ہیں اور ہم نے ان سب کو بیوی بچوں والا بنایا تھا۔‘‘ O---[ذریۃ: خاندانی

Marfat.com

منصوبہ بندی کی تردید بھی ہوتی ہے کیونکہ یہ جمع ہے کم از کم تین ہوں گے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ بنی اسرائیل ۱۷) ---۳۱۔ ''اور مفلسی کے خوف سے اپنی اولادوں کو نہ مار ڈالو، ان کو اور تم کو ہم ہی روزی دیتے ہیں۔ یقیناً ان کا قتل کرنا کبیرہ گناہ ہے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: رزق]

(سورۃ الممتحنہ ۶۰) ---۱۲۔ ''اے پیغمبر! جب مسلمان عورتیں آپ سے ان باتوں پر بیعت کرنے آئیں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گی۔ چوری نہ کریں گی، زنا کاری نہ کریں گی، اپنی اولاد کو نہ مار ڈالیں گی اور کوئی ایسا بہتان نہ باندھیں گی جو خود اپنے ہاتھوں پیروں کے سامنے گھڑ لیں اور کسی نیک کام میں تیری بے حکمی نہ کریں گی تو آپ ان سے بیعت کر لیا کریں، اور ان کے لیے اللہ سے مغفرت طلب کریں بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور معاف کرنے والا ہے۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: بیعت)

احادیث مبارک:

☆ حضرت معقلؓ بن یسار سے روایت ہے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس عورت سے نکاح کرو جو خاوند سے محبت کرے اور بہت زیادہ بچے جنے۔ میں تمہاری کثرت کی وجہ سے باقی امتوں پر فخر کروں گا۔

☆ حضرت عبداللہؓ بن مسعود سے روایت ہے ایک آدمی نے کہا اے اللہ کے رسول اللہ کے نزدیک بہت بڑا گناہ کون سا ہے؟ فرمایا تو اللہ کا شریک ٹھہرائے حالانکہ اس نے تجھ کو پیدا کیا ہے۔ کہا پھر کون سا۔ فرمایا تو اپنی اولاد کو اس ڈر سے مار ڈالے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی۔ احادیث از دستور القرآن صفحہ نمبر ۴۳۰۔ مؤلفہ محمد شریف چوہدری۔

برزخ

(سورۃ الانعام ۶) ---۹۳۔ ''اور اس سے بڑا ظالم کون ہے جس نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ گھڑا یا کہا میری طرف وحی کی گئی حالانکہ اس کی طرف کچھ بھی وحی نہیں کیا گیا اور جس نے کہا میں بھی ویسا ہی نازل کروں گا جیسا اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے مگر کاش! تو دیکھے جب یہ ظالم موت کی بیہوشیوں میں مبتلا ہوں گے اور فرشتے اپنے ہاتھ بڑھا رہے ہوں گے اپنی جانیں باہر نکالو آج تمہیں ذلت کا عذاب دیا جائے گا کیونکہ تم اللہ تعالیٰ کے بارے میں ناحق باتیں کرتے تھے اور اس کی آیتوں سے سرکشی کرتے تھے۔'' O---[آج سے مراد قبض روح کا دن ہے۔ اور یہی عذاب کے آغاز کا وقت بھی ہے۔ جس کا مبدا قبر ہے۔ اور اس سے ثابت ہوتا ہے کہ عذاب قبر برحق ہے۔ ورنہ ہاتھ پھیلانے اور جان نکالنے کا حکم دینے کے ساتھ اس بات کے کہنے کے کوئی معنی نہیں کہ آج تمہیں ذلت کا عذاب دیا جائے گا۔ خیال رہے قبر سے مراد برزخ کی زندگی ہے۔ یعنی دنیا کی زندگی کے بعد اور آخرت کی زندگی سے قبل یہ ایک درمیان کی زندگی ہے۔ جس کا عرصہ انسان کی موت سے قیامت کے وقوع تک ہے۔ یہ برزخی زندگی کہلاتی ہے چاہے اسے کسی درندے نے کھالیا ہو۔ اس کی لاش سمندر کی موجوں کی نذر ہو گئی ہو یا اسے جلا کر راکھ بنا دیا گیا ہو یا قبر میں دفنا دیا گیا ہو یہ برزخ کی زندگی ہے جس میں عذاب دینے پر اللہ تعالیٰ قادر ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ المومنون ۲۳) ---۹۹۔ ''یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کو موت آنے لگتی ہے تو کہتا ہے اے میرے پروردگار! مجھے واپس لوٹا دے۔'' O

۱۰۰۔ ''کہ اپنی چھوڑی ہوئی دنیا میں جا کر نیک اعمال کر لوں، ہرگز ایسا نہیں ہوگا، یہ تو صرف ایک قول ہے جس کا یہ قائل ہے ان کے پس پشت تو ایک حجاب ہے ان کے دوبارہ جی اٹھنے کے دن تک۔'' O---[دو چیزوں کے درمیان حجاب اور آڑ کو برزخ کہا جاتا ہے۔ دنیا کی زندگی اور آخرت کی زندگی کے درمیان جو وقفہ ہے اسے یہاں برزخ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ کیونکہ مرنے کے بعد انسان کا تعلق دنیا کی زندگی سے ختم ہو جاتا ہے اور آخرت کی زندگی کا آغاز اس وقت ہوگا جب تمام انسانوں کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔ یہ درمیان کی زندگی جو قبر میں یا پرندے کے پیٹ میں یا جلا ڈالنے کی صورت میں مٹی کے ذرات میں گزر جاتی ہے برزخ کی زندگی ہے۔ انسان کا یہ وجود جہاں بھی اور جس شکل میں بھی ہوگا۔ بظاہر وہ مٹی میں مل کر مٹی بن چکا ہوگا یا راکھ بنا کر ہواؤں میں اڑا دیا یا دریاؤں میں بہا دیا گیا ہوگا یا کسی جانور کی خوراک بن گیا ہوگا۔ مگر اللہ تعالیٰ سب کو ایک نیا وجود عطا فرما کر میدان محشر میں جمع فرمائے گا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

برے القاب

(سورۃ الحجرات ۴۹) ---۱۱۔ ''اے ایمان والو! مرد دوسرے مردوں کا مذاق نہ اڑائیں ممکن ہے کہ یہ ان سے بہتر ہو اور نہ عورتیں عورتوں کا مذاق اڑائیں

Marfat.com

ممکن ہے کہ یہ ان سے بہتر ہوں اور آپس میں ایک دوسرے کو عیب نہ لگاؤ اور نہ کسی کو بُرے لقب دو۔ ایمان کے بعد فسق بُرا نام ہے اور جو توبہ نہ کریں وہی ظالم لوگ ہیں۔'' O---[اس حکم کا منشا یہ ہے کہ کسی شخص کو ایسے نام سے نہ پکارا جائے یا ایسا لقب نہ دیا جائے جو اس کو ناگوار ہو اور جس سے اس کی تحقیر و تنقیص ہوتی ہو۔ مثلاً کسی کو فاسق یا منافق کہنا۔ کسی کو لنگڑا یا اندھا یا کانا کہنا۔ کسی کو اس کے اپنے یا اس کی ماں یا باپ کے کسی عیب یا نقص سے ملقّب کرنا۔ کسی کو مسلمان ہو جانے کے بعد اس کے سابق مذہب کی بنا پر یہودی یا نصرانی کہنا۔ کسی شخص یا خاندان یا برادری یا گروہ کا ایسا نام رکھ دینا جو اس کی مذمت اور تذلیل کا پہلو رکھتا ہو۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

بستیاں

(**سورۃ الاعراف ۷**)---۹۴۔ ''اور ہم نے جس بستی میں بھی کوئی نبی بھیجا اس کے رہنے والوں کو تنگ دستی اور تکلیف میں ڈالا تا کہ وہ گڑگڑائیں۔'' O---۹۵۔ ''پھر ہم بدحالی کی جگہ خوشحالی بدل لائے یہاں تک کہ وہ خوب پھلے پھولے اور کہنے لگے۔ ہمارے باپ دادا کو بھی تکلیف اور راحت پیش آ چکی ہے۔ پھر ہم نے انہیں اچانک پکڑ لیا جب انہیں خیال بھی نہیں تھا۔'' O---۹۶۔ ''لیکن اگر بستیوں والے ایمان لے آتے اور خدا سے ڈرتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین کی برکتیں کھول دیتے۔ لیکن انہوں نے جھٹلا دیا تو ہم نے اس کے سبب جو وہ کماتے تھے انہیں پکڑ لیا۔'' O---۹۷۔ ''تو کیا ان بستیوں والے اس بات سے نڈر ہو گئے ہیں کہ ان پر ہمارا عذاب رات کو آ جائے جب وہ سو رہے ہوں؟'' O---۹۸۔ ''اور کیا ان بستیوں والے اس بات سے نڈر ہو گئے ہیں کہ ان پر ہمارا عذاب دن چڑھے آ جائے جب وہ کھیل میں لگے ہوں؟'' O---۹۹۔ ''ہاں! کیا وہ اللہ تعالیٰ کی چال سے نڈر ہو گئے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی چال سے صرف نقصان اٹھانے والے لوگ ہی نڈر ہوا کرتے ہیں۔'' O---۱۰۱۔ ''یہ تھیں بستیاں جن کی کچھ خبریں ہم تجھ سے بیان کر رہے ہیں اور ان کے پاس ان کے رسول واضح نشانیاں لے کر آئے تھے مگر جس بات کو انہوں نے پہلے جھٹلا دیا اسے ماننے والے ہی نہ تھے۔ کافروں کے دلوں پر اللہ تعالیٰ اسی طرح مہر کر دیتا ہے۔'' O---۱۰۲۔ ''اور ہم نے ان میں اکثر کو عہد نبھاتے نہیں پایا اور ہم نے ان میں سے اکثر کو یقیناً بدکار پایا۔'' O

(**سورۃ ھود ۱۱**)---۱۰۰۔ ''یہ بستیوں کی کچھ خبریں ہیں جو ہم تمہیں سنا رہے ہیں۔ ان میں قائم بھی ہیں اور اجڑی ہوئی بھی۔'' O---۱۰۱۔ ''اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ انہوں نے خود اپنے اوپر ظلم کیا۔ پھر جب آپ کے رب کا حکم آیا تو ان کے خدا جنہیں وہ اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے تھے ان کے کچھ کام نہ آئے اور انہوں نے بربادی کے سوا کچھ زیادہ نہ کیا۔'' O---۱۰۲۔ ''اور یوں تھی آپ کے رب کی پکڑ جب اس نے بستیوں کو جو ظالم تھیں پکڑا۔ بیشک اس کی پکڑ دردناک اور سخت ہوتی ہے۔'' O---۱۰۳۔ ''بیشک اس میں اس شخص کے لیے جو عذاب آخرت سے ڈرتا ہے ایک نشان ہے۔ وہ لوگوں کے جمع ہونے کا دن ہوگا اور حاضری کا دن ہوگا۔'' O---۱۱۷۔ ''اور آپ کا رب ایسا تو نہ تھا کہ بستیوں کو ظلم سے ہلاک کر دیتا جب ان کے رہنے والے اصلاح کرنے والے تھے۔'' O

(**سورۃ یوسف ۱۲**)---۱۰۹۔ ''آپ سے پہلے ہم نے بستی والوں میں جتنے رسول بھیجے ہیں سب مرد ہی تھے۔ جن کی طرف ہم نے وحی نازل فرماتے گئے۔ کیا زمین میں چل پھر کر انہوں نے دیکھا نہیں کہ ان سے پہلے کے لوگوں کا کیسا انجام ہوا۔ یقیناً آخرت کا گھر پرہیزگاروں کے لئے ہی بہتر ہے۔ کیا پھر بھی تم نہیں سمجھتے۔'' O

(**سورۃ الرعد ۱۳**)---۶۔ ''اور جو تجھ سے (سزا کی طلبی میں) جلدی کر رہے ہیں راحت سے پہلے ہی یقیناً ان سے پہلے سزائیں (بطور مثال) گزر چکی ہیں اور بیشک تیرا رب البتہ بخشنے والا ہے لوگوں کے بے جا ظلم پر بھی۔ اور یہ بھی یقینی بات ہے کہ تیرا رب بڑی سخت سزا دینے والا بھی ہے۔'' O---[یعنی عذاب الٰہی سے قوموں اور بستیوں کی تباہی کی کئی مثالیں پہلے گزر چکی ہیں اس کے باوجود یہ عذاب جلدی مانگتے ہیں؟ یہ کفار کے جواب میں کہا گیا جو کہتے تھے کہ اے پیغمبر! اگر تو سچا ہے تو وہ عذاب ہم پر لے آ جس سے تو ہمیں ڈراتا رہتا ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الحجر ۱۵**)---۴۔ ''کسی بستی کو ہم نے ہلاک نہیں کیا مگر یہ کہ اس کے لیے مقررہ نوشتہ تھا۔'' O---۵۔ ''کوئی گروہ اپنی موت سے نہ آگے بڑھتا ہے نہ پیچھے رہتا ہے۔'' O---۷۶۔ ''یہ بستی ایسی راہ پر ہے جو برابر چلتی رہتی (عام گزرگاہ) ہے۔'' O---[مراد شاہراہ عام ہے یعنی قوم لوط کی بستیاں مدینے سے شام کو جاتے ہوئے راستے میں پڑتی ہیں۔ ہر آنے جانے والے کو انہی بستیوں سے گزر کر جانا پڑتا ہے۔ کہتے ہیں یہ پانچ بستیاں تھیں۔ سدوم (یہ مرکزی بستی تھی) صعبۃ، صعوۃ، عثرۃ اور دوما کہا جاتا ہے کہ جبرائیلؑ نے اپنے بازو پر انہیں اٹھایا اور آسمان پر چڑھ گئے حتیٰ کہ آسمان والوں نے ان کے کتوں کے بھونکنے اور مرغوں کے بولنے کی آوازیں سنیں اور پھر ان کو زمین پر دے مارا مگر اس بات کی کوئی سند نہیں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۷۷۔ ''اور اس میں

Marfat.com

ایمان داروں کے لیے بڑی نشانی ہے۔'' O---۷۸۔ ''ایکہ بستی کے رہنے والے بھی بڑے ظالم تھے۔'' O---[ایکہ گھنے درخت کو کہتے ہیں۔ اس بستی میں گھنے درخت ہوں گے اس لیے انہیں اصحاب ایکہ (بن یا جنگل والے) کہا گیا ہے مراد اس سے قوم شعیبؑ ہے اور ان کا زمانہ حضرت لوطؑ کے بعد کا ہے۔ اور ان کا علاقہ حجاز اور شام کے درمیان قوم لوط کی بستیوں کے قریب ہی تھا۔ اسے مدین کہا جاتا ہے جو حضرت ابراھیمؑ کے بیٹے یا پوتے کا نام تھا۔ اور اسی کے نام پر بستی کا نام پڑ گیا تھا۔ ان کا ظلم یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرتے تھے۔ راہزنی ان کا شیوہ اور کم تولنا اور کم ناپنا ان کا وطیرہ تھا۔ ان پر جب عذاب آیا تو ایک بادل ان پر سایہ فگن ہو گیا۔ پھر چنگھاڑ اور بھونچال نے مل کر ان کو ہلاک کر دیا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۷۹۔ ''جن سے (آخر) ہم نے انتقام لے ہی لیا۔ یہ دونوں شہر کھلے (عام) راستے پر ہیں۔ (قوم لوط اور قوم شعیبؑ کے شہر)۔'' O---۸۰۔ ''اور حجر والوں نے بھی رسولوں کو جھٹلایا۔'' O[حجر حضرت صالحؑ کی قوم ثمود کی بستیوں کا نام تھا۔ انہیں اصحاب حجر (حجر والے) کہا گیا ہے۔ یہ بستی مدینہ اور تبوک کے درمیان تھی۔ انہوں نے اپنے پیغمبر حضرت صالحؑ کو جھٹلایا لیکن یہاں اللہ تعالیٰ نے فرمایا انہوں نے پیغمبروں کو جھٹلایا۔ یہ اس لیے کہ ایک پیغمبر کی تکذیب ایسے ہی ہے جیسے سارے پیغمبروں کی تکذیب (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]---۸۱۔ ''اور ہم نے ان کو اپنی نشانیاں بھی عطا فرمائیں (لیکن) تاہم وہ ان سے روگردانی کرتے رہے۔ (اونٹنی کو قتل کر ڈالا)'' O---۸۲۔ ''یہ لوگ پہاڑوں کو تراش تراش کر گھر بناتے تھے بے خوف ہو کر۔'' O---[یعنی بغیر کسی خوف یا احتیاج کے پہاڑ تراش لیا کرتے تھے۔ ۹ ہجری میں تبوک جاتے ہوئے جب رسول اللہ ﷺ اس بستی سے گزرے تو آپ ﷺ نے سر پر کپڑا لپیٹ لیا اور اپنی سواری کو تیز کر لیا اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم سے فرمایا کہ روتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرتے ہوئے اس بستی سے گزرو۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۸۳۔ ''آخر انہیں بھی صبح ہوتے ہوتے چنگھاڑ نے آ دبوچا۔'' O---۸۴۔ ''پس ان کی کسی تدبیر و عمل نے انہیں کوئی فائدہ نہ دیا۔'' O

(**سورۃ بنی اسرائیل ۱۷**)---۱۶۔ ''اور جب ہم کسی بستی کی ہلاکت کا ارادہ کر لیتے ہیں تو وہاں کے خوشحال لوگوں کو (کچھ) حکم دیتے ہیں اور وہ اس بستی میں کھلی نافرمانی کرنے لگتے ہیں تو ان پر (عذاب کی) بات ثابت ہو جاتی ہے پھر ہم اسے تباہ کر دیتے ہیں۔'' O---۵۸۔ ''جتنی بھی بستیاں ہیں ہم قیامت کے دن سے پہلے پہلے یا تو انہیں ہلاک کر دینے والے ہیں یا سخت تر سزا دینے والے ہیں۔ یہ تو کتاب میں لکھا جا چکا ہے۔'' O

(**سورۃ الکہف ۱۸**)---۵۹۔ ''یہ ہیں وہ بستیاں جنہیں ہم نے ان کے مظالم کی بنا پر غارت کر دیا اور ان کی تباہی کی بھی ہم نے ایک میعاد مقرر کر رکھی تھی۔'' O

(**سورۃ طٰہٰ ۲۰**)---۱۲۸۔ ''کیا ان کی رہبری اس بات نے بھی نہیں کی کہ ہم نے ان سے پہلے بہت سی بستیاں ہلاک کر دی ہیں جن کے رہنے سہنے کی جگہ یہ چل پھر رہے ہیں۔ یقیناً اس میں عقلمندوں کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں۔'' O

(**سورۃ الانبیاء ۲۱**)---۶۔ ''ان سے پہلے جتنی بستیاں ہم نے اجاڑیں سب ایمان سے خالی تھیں۔ تو کیا اب یہ ایمان لائیں گے۔'' O---۱۱۔ ''اور بہت سی بستیاں ہم نے تباہ کر دیں جو ظالم تھیں اور ان کے بعد ہم نے دوسری قوم کو پیدا کر دیا۔'' O---۱۲۔ ''جب انہوں نے ہمارے عذاب کا احساس کر لیا تو لگے اس سے بھاگنے۔'' O---۱۳۔ ''بھاگ دوڑ نہ کرو اور جہاں تمہیں آسودگی دی گئی تھی وہیں واپس لوٹو اور اپنے مکانات کی طرف جاؤ تا کہ تم سے سوال تو کر لیا جائے۔'' O---۱۴۔ ''کہنے لگے ہائے ہماری خرابی! بیشک ہم ظالم تھے۔'' O---۱۵۔ ''پھر تو ان کا یہی قول رہا یہاں تک کہ ہم نے انہیں جڑ سے کٹی ہوئی کھیتی اور بجھی پڑی آگ (کی طرح) کر دیا۔'' O---۱۶۔ ''ہم نے آسمان و زمین اور ان کے درمیان کی چیزوں کو کھیلتے ہوئے نہیں بنایا۔'' O---۹۵۔ ''اور جس بستی کو ہم نے ہلاک کر دیا اس پر لازم ہے کہ وہاں کے لوگ پلٹ کر نہیں آئیں گے۔'' O

(**سورۃ الحج ۲۲**)---۴۵۔ ''بہت سی بستیاں ہیں جنہیں ہم نے تہ و بالا کر دیا اس لیے کہ وہ ظالم تھے پس وہ اپنی چھتوں کے بل اوندھی ہوئی پڑی ہیں اور بہت سے آباد کنوئیں بیکار پڑے ہیں اور بہت سے پکے اور بلند محل ویران پڑے ہیں۔'' O---۴۶۔ ''کیا انہوں نے زمین میں سیر و سیاحت نہیں کی جو ان کے دل ان باتوں کے سمجھنے والے ہوتے یا کانوں سے ہی ان (واقعات) کو سن لیتے' بات یہ ہے کہ صرف آنکھیں ہی اندھی نہیں ہوتیں بلکہ وہ دل اندھے ہو جاتے ہیں جو سینوں میں ہیں۔'' O---۴۸۔ ''بہت سی ظلم کرنے والی بستیوں کو میں نے ڈھیل دی پھر آخر انہیں پکڑ لیا' اور میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔'' O---۴۹۔ ''اعلان کر دو کہ لوگو! میں تمہیں کھلم کھلا چوکنا کرنے والا ہی ہوں۔'' O

(**سورۃ الفرقان ۲۵**)---۳۸۔ ''اور عادیوں اور ثمودیوں اور کنوئیں والوں کو اور ان کے درمیان کی بہت سی امتوں کو (ہلاک کر دیا)۔'' O---۳۹۔ ''اور ہم نے ان کے سامنے مثالیں بیان کیں پھر ہر ایک کو بالکل ہی تباہ و برباد کر دیا۔'' O---۴۰۔ ''یہ لوگ اس بستی کے پاس سے بھی آتے جاتے ہیں جن پر بری طرح کی بارش برسائی گئی۔ کیا یہ پھر بھی اسے دیکھتے نہیں؟ حقیقت یہ ہے کہ انہیں مر کر جی اٹھنے کی امید ہی نہیں۔'' O---۵۱۔ ''اگر ہم چاہتے تو ہر ہر بستی میں ایک ڈرانے والا بھیج دیتے۔'' O---۵۲۔ ''پس آپ کافروں کا کہنا نہ مانیں اور قرآن کے ذریعہ ان سے پوری طاقت سے بڑا جہاد کریں۔'' O (تفسیر کیلئے

Marfat.com

باب ۷، مضمون: جہادِ اکبر)

(**سورۃ الشعراء ۲۶**)---۲۰۸۔''ہم نے کسی بستی کو ہلاک نہیں کیا ہے مگر اسی حال میں کہ اس کے لیے ڈرانے والے تھے۔''O

(**سورۃ القصص ۲۸**)---۵۸۔''اور ہم نے بہت سی وہ بستیاں تباہ کر دیں جو اپنی عیش و عشرت میں اترانے لگی تھیں' یہ ہیں ان کی رہائش کی جگہیں جو ان کے بعد بہت ہی کم آباد کی گئیں اور ہم ہی ہیں آخر سب کچھ کے وارث۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر۱۴ا مضمون: عبرت حاصل کرو]---۵۹۔''تیرا رب کسی ایک بستی کو بھی اس وقت تک ہلاک نہیں کرتا جب تک کہ ان کی کسی بڑی بستی میں اپنا کوئی پیغمبر نہ بھیج دے جو انہیں ہماری آیتیں پڑھ کر سنا دے اور ہم بستیوں کو اسی وقت ہلاک کرتے ہیں جب کہ وہاں والے ظلم و ستم پر کمر کس لیں۔''O

(**سورۃ العنکبوت ۲۹**)---۳۱۔''اور جب ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کے پاس بشارت لے کر پہنچے کہنے لگے کہ اس بستی والوں کو ہم ہلاک کرنے والے ہیں' یقیناً وہاں کے رہنے والے گنہگار ہیں۔''O---۳۴۔''ہم اس بستی والوں پر آسمانی عذاب نازل کرنے والے ہیں اس وجہ سے کہ یہ بے حکم ہو رہے ہیں۔''O---۳۵۔''البتہ ہم نے اس بستی کو صریح عبرت کی نشانی بنا دیا ان لوگوں کے لیے جو عقل رکھتے ہیں۔''O

(**سورۃ سبا ۳۴**)---۱۸۔''اور ہم نے ان کے اور ان بستیوں کے درمیان جن میں ہم نے برکت دے رکھی تھی چند بستیاں اور (آباد) رکھی تھیں جو برسرِ راہ ظاہر تھیں' اور ان میں چلنے کی منزلیں مقرر کر دی تھیں ان میں راتوں اور دنوں کو بہ امن و امان چلتے پھرتے رہو۔''O---۱۹۔''لیکن انہوں نے پھر کہا کہ اے ہمارے پروردگار! ہمارے سفر دور دراز کر دے چونکہ خود انہوں نے اپنے ہاتھوں اپنا برا کیا اس لیے ہم نے انہیں (گزشتہ) فسانوں کی صورت میں کر دیا اور ان کے ٹکڑے ٹکڑے اڑا دیئے' بلاشبہ ہر ایک صبر و شکر کرنے والے کے لیے اس (ماجرے) میں بہت سی عبرتیں ہیں۔''O---۳۴۔''اور ہم نے تو جس بستی میں جو بھی آگاہ کرنے والا بھیجا وہاں کے خوشحال لوگوں نے یہی کہا کہ جس چیز کے ساتھ تم بھیجے گئے ہو ہم اس کے ساتھ کفر کرنے والے ہیں۔''O

(**سورۃ الشوریٰ ۴۲**)---۷۔''اسی طرح ہم نے آپ کی طرف عربی قرآن کی وحی کی ہے تا کہ آپ مکہ والوں کو اور اس کے آس پاس کے لوگوں کو خبردار کر دیں اور جمع ہونے کے دن سے جس کے آنے میں کوئی شک نہیں ڈرا دیں۔ ایک گروہ جنت میں ہو گا اور ایک گروہ جہنم میں ہو گا۔''O

(**سورۃ محمد ۴۷**)---۸۔''اور جو لوگ کافر ہوئے انہیں ہلاکت ہو اللہ تعالیٰ ان کے اعمال غارت کر دے گا۔''O---۹۔''یہ اس لیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ چیز سے ناخوش ہوئے' پس اللہ تعالیٰ نے (بھی) ان کے اعمال ضائع کر دیئے۔''O---۱۰۔''کیا ان لوگوں نے زمین میں چل پھر کر اس کا معائنہ نہیں کیا کہ ان سے پہلے کے لوگوں کا نتیجہ کیا ہوا؟ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہلاک کر دیا اور کافروں کے لیے اسی طرح کی سزائیں ہیں۔''O---۱۳۔''ہم نے کتنی بستیوں کو جو طاقت میں تیری اس بستی سے زیادہ تھیں جس سے تجھے نکالا ہم نے انہیں ہلاک کر دیا ہے' جن کا مددگار کوئی نہ اٹھا۔''O

(**سورۃ الطلاق ۶۵**)---۸۔''اور بہت سی بستی والوں نے اپنے رب کے حکم سے اور اس کے رسولوں سے سرتابی کی تو ہم نے بھی ان سے سخت حساب کیا اور انہیں عذاب دیا ان دیکھا (سخت) عذاب۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر۱ مضمون: احکامِ الٰہی]---۹۔''پس انہوں نے اپنے کرتوت کا مزہ چکھ لیا اور انجام کار ان کا خسارہ ہی ہوا۔''O---۱۰۔''ان کے لیے اللہ تعالیٰ نے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے' پس اللہ سے ڈرو اے عقل مند ایمان والو۔ یقیناً اللہ نے تمہاری طرف نصیحت اتار دی ہے۔''O

بشارت، خوشخبری

(**سورۃ البقرۃ ۲**)---۲۵۔''اور خوشخبری دے دو ان لوگوں کو اور جو ایمان لائے اور کیے جنہوں نے نیک عمل کہ بیشک ان کے لیے ہیں باغ بہتی ہوں گی جن کے نیچے نہریں۔ جب بھی دیا جائے گا انہیں ان باغوں میں کوئی پھل کھانے کے لیے تو وہ کہیں گے یہ تو وہی ہے جو ل چکا ہے ہمیں اس سے پہلے کیونکہ دیا ہی جائے گا انہیں پھل ملتا جلتا اور ان کے لیے وہاں بیویاں ہوں گی پاکیزہ اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔''O---۱۱۹۔''(اس سے بڑی نشانی اور کیا ہو گی کہ) ہم نے بھیجا ہے تم کو (اے محمد ﷺ) علم حق کے ساتھ، خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر اور پرسش نہیں ہو گی تم سے اہلِ دوزخ کے بارے میں۔''O---۱۵۵۔''اور ضرور آزمائیں گے ہم تم کو کسی قدر خوف اور بھوک سے اور مبتلا کر کے نقصان میں مال و جان کے اور آمدنیوں کے اور خوشخبری دے دو صبر کرنے والوں کو۔''O---۲۲۳۔''تمہاری عورتیں کھیتیاں ہیں تمہاری سو جاؤ اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو اور آگے کی تدبیر کرو اپنے واسطے۔ اور (ڈرتے رہو اللہ تعالیٰ) سے اور خوب جان لو کہ یقیناً تمہیں پیش ہونا ہے اس کے حضور اور خوشخبری دے دو (اے پیغمبر ﷺ) ایمان والوں کو۔''O

(**سورۃ آل عمران ۳**)---۳۹۔''پس آواز دی اسے فرشتوں نے جب کہ وہ کھڑا نماز پڑھ رہا تھا محراب میں کہ بیشک اللہ تعالیٰ بشارت دیتا ہے تم کو یحییٰ''

Marfat.com

کی جو تصدیق کرنے والا ہوگا "کلمۃ من اللہ" (عیسیٰؑ) کی اور وہ سردار، پارسا، نبی اور صالحین میں سے ہوگا۔" O---۴۵۔ "بیشک اللہ تعالیٰ بشارت دیتا ہے تم کو کلمۃ من اللہ کی جس کا نام مسیح عیسیٰؑ ابن مریم ہوگا۔ ذی وجاہت دُنیا اور آخرت میں اور اللہ تعالیٰ کے مقرب بندوں میں ہوگا۔" O

(سورۃ المائدۃ ۵)---۱۹۔ "اے اہل کتاب! تمہارے پاس ہمارا رسول ﷺ رسولوں کے موقوف ہو جانے کے بعد تمہیں صاف صاف سمجھانے کے لئے آ گیا ہے تاکہ تم یہ نہ کہو کہ ہمارے پاس کوئی خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا نہیں آیا۔ لو! تمہارے پاس خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا آ گیا ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔" O (تفسیر کیلئے باب ۴، مضمون: خاتم النبیین ﷺ)

(سورۃ الاعراف ۷)---۵۷۔ "اور وہ اپنی رحمت کے آگے آگے ہواؤں کو خوشخبری بنا کر چلاتا ہے یہاں تک کہ جب وہ بھاری بادل کو اٹھا لیتی ہیں تو ہم اسے کسی مردہ بستی کی طرف ہانک دیتے ہیں، پھر اس سے پانی اتارتے ہیں اور اس کے ذریعے ہر قسم کے پھل پیدا کرتے ہیں۔ اس طرح ہم مردوں کو زندہ کرتے ہیں شاید تم نصیحت حاصل کرو۔" O---۱۸۸۔ "کہو! میں اپنے لئے کسی نفع اور نقصان کا اختیار نہیں رکھتا مگر جو اللہ تعالیٰ چاہے۔ اور اگر میں چھپی باتوں کو جانتا تو ضرور بہت سا مال حاصل کر لیتا اور مجھے برائی نہ پہنچتی۔ میں تو صرف ان لوگوں کو جو ایمان رکھتے ہیں ڈرانے والا اور خوشخبری دینے والا ہوں۔" O

(سورۃ الانفال ۸)---۹۔ "جب تم اپنے رب سے مدد کے لئے فریاد کرتے تھے تو اس نے تمہاری دُعا قبول کر لی کہ ایک ہزار لگاتار آنے والے فرشتوں سے تمہاری مدد کرے گا۔" O---۱۰۔ "اور اس بات کو اللہ تعالیٰ نے صرف خوشخبری بنایا تھا اور تاکہ تمہارے دل اس سے تسلی پائیں ورنہ مدد تو صرف اللہ تعالیٰ کے ہاں سے آتی ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے۔" O

(سورۃ التوبہ ۹)---۲۰۔ "جو لوگ ایمان لائے ہیں اور جنہوں نے ہجرت کی ہے اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت ہی بڑے درجے والے ہیں اور وہی مراد پانے والے ہیں۔" O---۲۱۔ "ان کا رب انہیں اپنی رحمت اور خوشنودی اور ایسے باغوں کی خوشخبری دیتا ہے جن میں ان کے لئے دائمی نعمتیں ہوں گی۔" O---۲۲۔ "جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ بیشک اللہ تعالیٰ ہی کے پاس بڑا اجر ہے۔" O

---۱۱۲۔ "وہ توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، حمد کرنے والے، سفر کرنے والے (روزہ دار یا مہاجر)، رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، پسندیدہ باتوں کی تلقین کرنے والے، ناپسندیدہ باتوں سے منع کرنے والے اور اللہ تعالیٰ کی حدوں کی حفاظت کرنے والے ہیں اور تو ان مومنوں کو خوشخبری دے۔" O

(سورۃ یونس ۱۰)---۲۔ "کیا لوگوں کو حیرانی ہے کہ ہم نے انہیں میں سے ایک آدمی کی طرف وحی کی ہے کہ لوگوں کو خبردار کر اور ایمان والوں کو خوشخبری دے کہ ان کے لئے رب کے پاس عمدہ مقام ہے۔ کافر کہتے ہیں یہ تو صاف جادوگر ہے۔" O---۶۳۔ "وہ جو ایمان لائے اور خدا سے ڈرتے رہے۔" O

---۶۴۔ "ان کے لئے دُنیا کی زندگی میں بھی خوشخبری ہے اور آخرت میں بھی۔ اللہ تعالیٰ کی باتوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوا کرتی۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔" O

(سورۃ ھود ۱۱)---۶۹۔ "ہمارے فرشتے ابراہیمؑ کے پاس خوشخبری لے کر آئے اور "سلام" کہا اور اس نے بھی کہا "سلام" پھر تلا ہوا بچھڑا لانے میں دیر نہ کی۔" O---۷۱۔ "اور اس کی (حضرت ابراہیمؑ کی بیوی سارہؑ) کھڑی تھی۔ وہ ہنس پڑی اور ہم نے اسے اسحاق کی خوشخبری دی۔ اور اسحاق کے بعد یعقوبؑ کی۔" O---۷۴۔ "پھر جب ابراہیمؑ سے ڈر جاتا رہا۔ اور اسے خوشخبری مل گئی تو وہ ہم سے قوم لوط کے بارے میں جھگڑا کرنے لگا۔" O

(سورۃ یوسف ۱۲)---۹۶۔ "جب خوشخبری دینے والے نے پہنچ کر ان کے منہ پر وہ کرتا ڈالا اسی وقت وہ پھر سے بینا ہو گئے۔ کہا! کیا میں تم سے نہ کہا کرتا تھا کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔" O---[مکمل تفصیل کے لئے باب نمبر ۴، مضمون: انبیاء و رسل۔ حضرت یوسفؑ]

(سورۃ الحجر ۱۵)---۵۳۔ "انہوں نے کہا ڈرو نہیں ہم تجھے ایک صاحب علم فرزند کی بشارت دیتے ہیں۔ (یہ فرشتوں نے حضرت ابراہیمؑ سے کہا)۔" O

---۵۴۔ "کہا کیا اس بڑھاپے کے آ جانے کے بعد تم مجھے خوشخبری دیتے ہو، یہ خوشخبری تم کیسے دے رہے ہو؟" O---۵۵۔ "انہوں نے کہا ہم آپ کو بالکل سچی خوشخبری سناتے ہیں۔ آپ مایوس لوگوں میں شامل نہ ہوں۔" O---۵۶۔ "کہا اپنے رب تعالیٰ کی رحمت سے ناامید تو صرف گمراہ اور بہکے ہوئے لوگ ہی ہوتے ہیں۔" O---[تفصیل کے لئے باب نمبر ۴، مضمون: انبیاء و رسل۔ حضرت ابراہیمؑ]

(سورۃ النحل ۱۶)---۸۹۔ "اور جس دن ہم ہر امت میں انہی میں سے ان کے مقابلے پر گواہ کھڑا کریں گے اور تجھے ان سب پر گواہ بنا کر لائیں گے اور ہم نے تجھ پر یہ کتاب نازل فرمائی ہے جس میں ہر چیز کا شافی بیان ہے۔ اور ہدایت اور رحمت اور خوشخبری ہے مسلمانوں کے لئے۔" O

(سورۃ الکہف ۱۸)---۲۔ "بلکہ ہر طرح سے ٹھیک ٹھاک رکھا تاکہ اپنے پاس کی سخت سزا سے ہوشیار کر دے اور ایمان لانے اور نیک عمل کرنے والوں کو خوشخبریاں سنا دے کہ ان کے لئے بہترین بدلہ ہیں۔" O---۵۶۔ "ہم تو اپنے رسولوں کو صرف اس لئے بھیجتے ہیں کہ وہ خوشخبریاں سنا دیں اور ڈرا دیں۔ کافر لوگ باطل کے سہارے جھگڑتے ہیں اور (چاہتے ہیں کہ) اس سے حق کو لڑکھڑا دیں، انہوں نے میری آیتوں کو اور جس چیز سے ڈرایا جائے اسے مذاق بنا ڈالا ہے۔" O

Marfat.com

(سورۃ الحج ۲۲)---۳۴۔ ''اور ہر امت کے لیے ہم نے قربانی کے طریقے مقرر فرمائے ہیں تا کہ وہ ان چوپائے جانوروں پر اللہ کا نام لیں جو اللہ نے انہیں دے رکھے ہیں- سمجھ لو کہ تم سب کا معبود برحق صرف ایک ہی ہے تم اسی کے تابع فرمان ہو جاؤ عاجزی کرنے والوں کو خوشخبری سنا دیجئے! O---۳۷۔ ''اللہ تعالیٰ کو قربانیوں کے گوشت نہیں پہنچتے نہ ان کے خون بلکہ اسے تو تمہارے دل کی پرہیز گاری پہنچتی ہے- اسی طرح اللہ نے ان جانوروں کو تمہارا مطیع کر دیا ہے کہ تم اس کی رہنمائی کے شکریے میں اس کی بڑائیاں بیان کرو اور نیک لوگوں کو خوشخبری سنا دیجئے!۔'' O

(سورۃ النمل ۲۷)---۲۔ ''ہدایت اور خوشخبری ایمان والوں کے لیے۔'' O

(سورۃ الاحزاب ۳۳)---۴۷۔ ''آپ مومنوں کو خوشخبری سنا دیجئے! کہ ان کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت بڑا فضل ہے۔'' O

(سورۃ فاطر ۳۵)---۲۴۔ ''ہم نے ہی آپ کو حق دے کر خوشخبری سنانے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے اور کوئی امت ایسی نہیں ہوئی جس میں کوئی ڈر سنانے والا نہ گزرا ہو۔'' O

(سورۃ الزمر ۳۹)---۱۷۔ ''اور جن لوگوں نے طاغوت کی عبادت سے پرہیز کیا اور (ہمہ تن) اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہے وہ خوش خبری کے مستحق ہیں' میرے بندوں کو خوشخبری سنا دیجئے۔'' O---۱۸۔ ''جو بات کو کان لگا کر سنتے ہیں- پھر جو بہترین بات ہو اس کی اتباع کرتے ہیں- یہی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت کی ہے اور یہی عقلمند بھی ہیں۔'' O

(سورۃ حم السجدۃ ۴۱)---۳۔ ''(ایسی) کتاب ہے جس کی آیتوں کی واضح تفصیل کی گئی ہے (اس حال میں کہ) قرآن عربی زبان میں ہے اس قوم کے لیے جو جانتی ہے۔'' O

(سورۃ الشوریٰ ۴۲)---۲۳۔ ''یہی وہ ہے جس کی بشارت اللہ تعالیٰ اپنے ان بندوں کو دے رہا ہے جو ایمان لائے اور (سنت کے مطابق) نیک عمل کیے تو فرما دیجئے! کہ میں اس پر تم سے کوئی بدلہ نہیں چاہتا مگر محبت رشتہ داری کی' جو شخص کوئی نیکی کرے ہم اس کے لیے اس کی نیکی میں اور نیکی بڑھا دیں گے- بیشک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا (اور) بہت قدردان ہے۔'' O

(سورۃ الاحقاف ۴۶)---۱۲۔ ''اور اس سے پہلے موسیٰ علیہ السلام کی کتاب پیشوا اور رحمت تھی- اور یہ کتاب ہے تصدیق کرنے والی عربی زبان میں تا کہ ظالموں کو ڈرائے اور نیک کاروں کو بشارت ہو۔'' O

بشر

(سورۃ آل عمران ۳)---۴۷۔ ''مریم نے کہا (ہائے) میرے رب! کہاں سے ہوگا میرے ہاں بچہ جبکہ نہیں چھوا ہے مجھے کسی مرد نے- جواب دیا اسی طرح اللہ تعالیٰ پیدا کرتا ہے جو چاہے- جب فیصلہ کر لیتا ہے وہ کسی امر کا تو بس حکم دیتا ہے اسے کہ ہو جا اور وہ ہو جاتا ہے۔'' O---[تفصیل کے لیے باب نمبر ۴، مضمون: حضرت بی بی مریم علیہا السلام]---۱۶۴۔ ''یقیناً بڑا احسان کیا ہے اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر کہ بھیجا ان میں ایک رسول انہی میں سے جو پڑھ کر سناتا ہے انہیں اللہ کی آیات اور تزکیہ (نفس) کرتا ہے ان کا اور تعلیم دیتا ہے ان کو کتاب اللہ کی اور سکھاتا ہے ان کو حکمت- اگرچہ تھے وہ اس سے پہلے یقیناً کھلی گمراہی میں۔'' O---[نبی کے بشر اور انسانوں میں سے ہی ہونے کو اللہ تعالیٰ ایک احسان کے طور پر بیان کر رہا ہے اور فی الواقع یہ احسان عظیم ہے کہ اس طرح ایک تو وہ اپنی قوم کی زبان اور لہجے میں ہی اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچائے گا جسے سمجھنا ہر شخص کے لئے آسان ہوگا- دوسرے، لوگ ہم جنس ہونے کی وجہ سے اس سے مانوس اور اس کے قریب ہوں گے- تیسرے انسان کے لئے انسان، یعنی بشر کی پیروی تو ممکن ہے لیکن فرشتوں کی پیروی ان کے بس کی بات نہیں اور نہ فرشتہ انسان کے وجدان وشعور کی گہرائیوں اور باریکیوں کا ادراک کر سکتا ہے- اس لئے اگر پیغمبر فرشتوں میں سے ہوتے تو وہ ان ساری خوبیوں سے محروم ہوتے جو تبلیغ ودعوت کے لئے نہایت ضروری ہیں- اس لئے جتنے بھی انبیاء آئے ہیں سب کے سب بشر ہی تھے- قرآن نے ان کی بشریت کو خوب کھول کر بیان کیا ہے- مثلاً ''ہم نے آپ ﷺ سے پہلے جتنے بھی رسول بھیجے وہ مرد تھے جن پر ہم وحی کرتے تھے-'' یوسف- ۱۰۹ ''ہم نے آپ ﷺ سے پہلے جتنے بھی رسول بھیجے سب کھانا کھاتے اور بازاروں میں چلتے تھے-'' الفرقان- ۲۰- اور خود نبی ﷺ کی زبان مبارک سے کہلوایا گیا ''آپ ﷺ کہہ دیجئے میں بھی تو تمہاری طرح صرف بشر ہی ہوں البتہ مجھ پر وحی کا نزول ہوتا ہے-'' حم السجدہ- ۶- آج بہت سے افراد اس چیز کو نہیں سمجھتے اور انحراف کا شکار ہیں- (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] O

(سورۃ المائدۃ ۵)---۱۸۔ ''اور یہود اور نصاریٰ کہتے ہیں- ہم اللہ تعالیٰ کے بیٹے اور اس کے محبوب ہیں- کہہ پھر وہ کیوں تمہیں تمہارے گناہوں پر عذاب O

Marfat.com

دیتا ہے۔ نہیں۔ بلکہ تم بشر ہو۔ ان میں سے جو اس نے پیدا کیے ہیں۔ وہ جسے چاہتا ہے بخشتا ہے اور جسے چاہتا ہے عذاب دیتا ہے اور آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب پر بادشاہت اللہ تعالیٰ کی ہے اور اسی کی طرف واپسی ہوگی۔" O

(سورۃ الانعام ۶) ۔۔۔۳۴۔ "اور تجھ سے پہلے بھی رسولوں کو جھٹلایا گیا، پھر اس پر کہ انہیں جھٹلایا گیا اور دکھ دیا گیا انہوں نے صبر کیا یہاں تک کہ انہیں ہماری مدد پہنچ گئی اور اللہ کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں اور رسولوں کی کچھ خبریں تجھ تک آ ہی چکی ہیں۔" O

(سورۃ الاعراف ۷) ۔۔۔۶۳۔ "مگر کیا تم حیران ہوتے ہو کہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے تم ہی میں سے ایک شخص کے ذریعے سے نصیحت آئی ہے تاکہ تمہیں خبردار کرے اور تاکہ تم خوف خدا کرنے لگو اور تاکہ تم پر رحم کیا جائے؟" O ۔۔۔۶۹۔ "کیا تم حیران ہوتے ہو کہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے تم ہی میں سے ایک شخص کے ذریعے سے نصیحت آئی ہے تاکہ تمہیں خبردار کرے؟ مگر یاد کرو جب اس نے قوم نوحؑ کے بعد تمہیں فرمانروا بنایا اور تمہیں بڑی ڈیل ڈول دی، پس اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو تاکہ فلاح پاؤ۔" O

(سورۃ ھود ۱۱) ۔۔۔۲۷۔ "اس (حضرت نوحؑ) کی قوم کے کافر سرداروں نے کہا، ہم تو تجھے صرف اپنی طرح کا ایک بشر دیکھتے ہیں اور ہم تجھے دیکھتے ہیں کہ تیری پیروی صرف وہ لوگ کر رہے ہیں جو ظاہری نگاہ میں سب سے نچلے درجے کے ہیں اور ہم اپنے اوپر تمہاری کوئی فضیلت نہیں دیکھتے۔ بلکہ ہم تمہیں جھوٹا خیال کرتے ہیں۔" O ۔۔۔[اس گمراہی میں بہت سی امتیں مبتلا ہو کر اسلام سے محروم رہیں قرآن پاک میں جا بجا ان کے تذکرے ہیں اس امت میں بھی بہت سے بدنصیب سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بشر کہتے اور ہمسری کا خیال فاسد رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں گمراہی سے بچائے۔ (از تفسیر احمد رضا خان بریلوی)] ۔۔۔[کافروں کے نزدیک بشریت کے ساتھ نبوت و رسالت کا اجتماع بڑا عجیب تھا، جس طرح آج کے اہل بدعت کو بھی عجیب لگتا ہے اور وہ بشریت رسول اللہ ﷺ سے انکار کرتے ہیں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ یوسف ۱۲) ۔۔۔۳۱۔ "اس نے جب ان کی اس پُر فریب غیبت کا حال سنا تو انہیں بلوا بھیجا اور ان کے لیے ایک مجلس مرتب کی اور ان میں سے ہر ایک کو چھری دی۔ اور کہا اے یوسف! ان کے سامنے چلے آؤ، ان عورتوں نے جب اسے دیکھا تو بہت بڑا جانا اور اپنے ہاتھ کاٹ لیے اور زبان سے نکل گیا کہ ماشاء اللہ! یہ انسان تو ہرگز نہیں، یہ تو یقیناً کوئی بہت ہی بزرگ فرشتہ ہے۔" O ۔۔۔۱۰۹۔ "آپ سے پہلے ہم نے بستی والوں میں جتنے بھی رسول بھیجے ہیں سب مرد ہی تھے جن کی طرف ہم وحی نازل فرماتے گئے۔ کیا زمین میں چل پھر کر انہوں نے دیکھا نہیں کہ ان کے پہلے کے لوگوں کا کیسا کچھ انجام ہوا؟ یقیناً آخرت کا گھر پرہیزگاروں کے لیے بہت ہی بہتر ہے، کیا پھر بھی تم نہیں سمجھتے۔" O

(سورۃ الرعد ۱۳) ۔۔۔۳۸۔ "ہم آپ سے پہلے بھی بہت سے رسول بھیج چکے ہیں۔ اور ہم نے ان سب کو بیوی بچوں والا بنایا تھا۔ کسی رسول سے نہیں ہوسکتا کہ کوئی نشانی بغیر اللہ تعالیٰ کی اجازت کے لے آئے۔ ہر مقررہ وعدے کی ایک لکھت ہے۔" O ۔۔۔[یعنی آپ ﷺ سمیت جتنے بھی رسول اور نبی آئے سب بشر ہی تھے۔ جن کا اپنا خاندان اور قبیلہ تھا اور بیوی بچے تھے۔ وہ فرشتے تھے نہ انسانی شکل میں کوئی نوری مخلوق۔ بلکہ جنس بشر ہی میں سے تھے۔ کیونکہ اگر فرشتے ہوتے تو انسانوں کے لئے ان سے مانوس ہونا اور ان کے قریب ہونا ناممکن تھا۔ جس سے ان کو بھیجنے کا اصل مقصد ہی فوت ہو جاتا اور اگر وہ فرشتے بشری جامے میں آتے تو دنیا میں نہ ان کا خاندان اور قبیلہ ہوتا اور نہ ان کے بیوی بچے ہوتے۔ جس سے یہ معلوم ہوا کہ تمام انبیاء بہ حیثیت جنس کے بشر ہی تھے۔ بشری شکل میں فرشتے یا کوئی نوری مخلوق نہیں تھے۔ مذکورہ آیت میں از واجاً سے رہبانیت کی تردید اور ذریۃ سے خاندانی منصوبہ بندی کی تردید بھی ہوتی ہے۔ کیونکہ ذریۃ جمع ہے کم از کم تین ہوں گے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ ابراھیم ۱۴) ۔۔۔۱۰۔ "ان کے رسولوں نے انہیں کہا کہ کیا حق تعالیٰ کے بارے میں تمہیں شک ہے جو آسمانوں اور زمین کا بنانے والا ہے۔ وہ تمہیں اس لئے بلا رہا ہے کہ تمہارے تمام گناہ معاف فرما دے اور ایک وقت مقررہ تک تمہیں مہلت عطا فرمائے۔ انہوں نے کہا کہ تم تو ہم جیسے ہی انسان ہو۔ تم چاہتے ہو کہ ہمیں ان خداؤں کی عبادت سے روک دو جن کی عبادت ہمارے باپ دادا کرتے رہے۔ اچھا تو ہمارے سامنے کوئی کھلی دلیل پیش کرو۔" O ۔۔۔۱۱۔ "ان کے پیغمبروں نے ان سے کہا کہ یہ تو سچ ہے کہ ہم تم جیسے ہی انسان ہیں لیکن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنا فضل کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر ہماری مجال نہیں کہ ہم کوئی معجزہ تمہیں لا دکھائیں۔ اور ایمان داروں کو صرف اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔" O

(سورۃ الحجر ۱۵) ۔۔۔۲۸۔ "اور جب تیرے پروردگار نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں ایک انسان کو کالی اور سڑی ہوئی کھنکھناتی مٹی سے پیدا کرنے والا ہوں۔" O ۔۔۔۲۹۔ "تو جب میں اسے پورا بنا چکوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم سب اس کے لیے سجدے میں گر پڑنا۔" O

(سورۃ النحل ۱۶) ۔۔۔۴۳۔ "آپ سے پہلے بھی ہم مردوں کو ہی بھیجتے رہے جن کی جانب وحی اتارا کرتے تھے پس اگر تم نہیں جانتے تو اہل علم سے دریافت کر لو۔" O ۔۔۔۱۰۳۔ "ہمیں بخوبی علم ہے کہ یہ کافر کہتے ہیں کہ اسے تو ایک آدمی سکھاتا ہے اس کی زبان جس کی طرف یہ نسبت کر رہے ہیں عجمی ہے اور یہ

Marfat.com

قرآن تو صاف عربی زبان میں ہے۔''O

(**سورۃ بنی اسرائیل ۱۷**)---۹۳۔''یا آپ کے اپنے لیے کوئی سونے کا گھر ہو جائے یا آپ آسمان پر چڑھ جائیں اور ہم تو آپ کے چڑھ جانے کا بھی اس وقت تک یقین نہیں کریں گے جب تک کہ آپ ہم پر کوئی کتاب نہ اتار لائیں جسے ہم خود پڑھ لیں، آپ جواب دے دیں کہ میرا پروردگار پاک ہے میں تو صرف ایک انسان ہی ہوں جو رسول بنایا گیا ہوں۔''O---۹۴۔''لوگوں کے پاس ہدایت پہنچ چکنے کے بعد ایمان سے روکنے والی صرف یہی چیز رہی کہ انہوں نے کہا کیا اللہ نے ایک انسان کو ہی رسول بنا کر بھیجا؟''O

(**سورۃ الکہف ۱۸**)---۱۱۰۔''آپ کہہ دیجئے کہ میں تو تم جیسا ہی ایک انسان ہوں۔ہاں میری جانب وحی کی جاتی ہے کہ سب کا معبود صرف ایک ہی معبود ہے تو جسے بھی اپنے پروردگار سے ملنے کی آرزو ہو اسے چاہئے کہ نیک اعمال کرے اور اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو بھی شریک نہ کرے۔''O

(**سورۃ الانبیاء ۲۱**)---۳۔''ان کے دل بالکل غافل ہیں اور ان ظالموں نے چپکے چپکے سرگوشیاں کیں کہ وہ تم ہی جیسا انسان ہے' پھر کیا وجہ ہے جو تم آنکھوں دیکھتے جادو میں آجاتے ہو۔''O---[یعنی نبی کا بشر ہونا ان کے لیے ناقابل قبول ہے پھر یہ بھی کہتے ہیں کہ تم دیکھ نہیں رہے کہ یہ تو جادوگر ہے' تم اس کے جادو میں دیکھتے بھالتے کیوں پھنستے ہو؟(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---[یہ کفر کا ایک اصول تھا کہ جب یہ بات لوگوں کے ذہن نشین کردی جائے گی کہ وہ تم جیسے بشر ہیں تو پھر کوئی ان پر ایمان نہ لائے گا' حضور کے زمانہ کے کفار نے یہ بات کہی اور اسکو چھپایا لیکن آج کل کے بعض بیباک یہ کلمہ اعلان کے ساتھ کہتے ہیں اور نہیں شرماتے کفار یہ مقولہ کہتے وقت جانتے تھے کہ ان کی بات کسی کے دل میں جمے گی نہیں کیونکہ لوگ رات دن معجزات دیکھتے ہیں وہ کس طرح باور کر سکیں گے کہ حضور ہماری طرح بشر ہیں اس لیے اُنہوں نے معجزات کو جادو بتادیا۔(تفسیر از کنز الایمان)]

(**سورۃ المومنون ۲۳**)---۲۴۔''اس کی قوم کے کافر سرداروں نے صاف کہہ دیا کہ یہ تو تم جیسا ہی انسان ہے' یہ تم پر فضیلت اور بڑائی حاصل کرنا چاہتا ہے۔اگر اللہ ہی کو منظور ہوتا تو کسی فرشتے کو اتارتا' ہم نے تو اسے اپنے اگلے باپ دادوں کے زمانے میں سنا ہی نہیں۔''O---۳۳۔''اور سرداران قوم نے جواب دیا' جو کفر کرتے تھے اور آخرت کی ملاقات کو جھٹلاتے تھے اور ہم نے انہیں دنیوی زندگی میں خوشحال کر رکھا تھا' کہ یہ تو تم جیسا ہی انسان ہے' تمہاری ہی خوراک یہ بھی کھاتا ہے اور تمہارے پینے کا پانی ہی یہ بھی پیتا ہے۔''O---۳۴۔''اگر تم نے اپنے جیسے ہی انسان کی تابعداری کر لی تو بے شک تم سخت خسارے والے ہو۔''O

(**سورۃ الفرقان ۲۵**)---۲۰۔''ہم نے آپ سے پہلے جتنے رسول بھیجے سب کے سب کھانا بھی کھاتے تھے اور بازاروں میں بھی چلتے پھرتے تھے اور ہم نے تم میں سے ہر ایک کو دوسرے کی آزمائش کا ذریعہ بنا دیا۔کیا تم صبر کرو گے؟ تیرا رب سب کچھ دیکھنے والا ہے۔''O

(**سورۃ حم السجدۃ ۴۱**)---۶۔''آپ فرمادیجئے میں انسان ہی ہوں(بظاہر) تمہاری مانند۔(البتہ) وحی کی جاتی ہے میری طرف کہ تمہارا معبود خداوند یکتا ہی ہے پس متوجہ ہو جاؤ اس کی طرف اور مغفرت طلب کرو اس سے۔اور ہلاکت ہے مشرکوں کے لیے۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴'مضمون:بہرے' گونگے' اندھے]

(**سورۃ الشوریٰ ۴۲**)---۵۱۔''ناممکن ہے کہ کسی بندہ سے اللہ تعالیٰ کلام کرے مگر وحی کے ذریعہ یا پردے کے پیچھے سے یا کسی فرشتہ کو بھیجے اور وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے جو وہ چاہے وحی کرے' بیشک وہ برتر ہے حکمت والا ہے۔''O

(**سورۃ التغابن ۶۴**)---۶۔''یہ اس لیے کہ ان کے پاس ان کے رسول واضح دلائل لے کر آئے تو انہوں نے کہہ دیا کہ کیا انسان ہماری رہنمائی کرے گا؟ پس انکار کر دیا اور منہ پھیر لیا اور اللہ نے بھی بے نیازی کی' اور اللہ تو ہے ہی بہت بے نیاز سب خوبیوں والا۔''O

بشریت اور نبوت کا باہمی تعلق

(**سورۃ النحل ۱۶**)---۴۳۔''آپ سے پہلے بھی ہم مردوں کو ہی بھیجتے رہے، جن کی جانب وحی اتارا کرتے تھے پس اگر تم نہیں جانتے تو اہل علم سے دریافت کرلو۔''O---[''نبوت'' اور ''بشریت'' کے درمیان اس درجہ نازک رشتہ ہے کہ قرآن حکیم کی ''تعلیم'' سے قبل پیروان مذاہب و ادیان نے اس راہ میں بھی اعتدال کو ترک کر کے افراط اور تفریط کو اسوہ بنا لیا تھا اور اس بارہ میں ان کو سخت ٹھوکر لگی تھی۔چنانچہ بعض پیروان مذہب نے یہ دیکھ کر کہ نبی اور رسول باوجود اس امر کے کہ وہ انسان اور بشر کی شکل و صورت رکھتا ہے لیکن ساتھ ہی افراد انسانی سے جدا ایسی خصوصیات کا حامل نظر آتا ہے جو مجاہدات و ریاضات کے ذریعہ سے بھی دوسروں کو حاصل نہیں ہوتیں۔اس لئے دراصل وہ بشر نہیں بلکہ خدا یا خدا کا بیٹا ہے جس نے انسانوں کی نجات کے لئے جامۂ بشریت اختیار کر لیا ہے۔اس

Marfat.com

کے برعکس دوسری جماعت نے یہ کہا کہ نبوت ورسالت کوئی منصب نہیں ہے کہ خدا کی جانب سے ''عطیۂ مناصب'' کی طرح دیا جاتا ہو بلکہ اخلاق کریمانہ اور صفات حمیدہ کا وہ اعلیٰ درجہ ہے جو ہر ایک انسان اپنی روحانی جدوجہد سے حاصل کرسکتا ہے اور کہتے ہیں کہ اگرچہ عطاء وبخشش ہر شے کے لئے اسی کی جانب (خدا کی جانب) سے ہے لیکن کسی شے کا بطور ''منصب'' عطا ہونے کی حدود میں محدود رہنا اور روحانی جدوجہد سے ہر شخص کے حاصل کرلینے کے لئے اس کا دروازہ کھلا رہنا ان دونوں باتوں کے درمیان جو فرق ہے ہمارا خیال یہ ہے کہ ''نبوت'' بھی اور درجات روحانیت کی ہی طرح ہے اور عطاءِ منصب کی شکل میں خاص امتیاز نہیں رکھتی۔

قرآن حکیم نے ان افراط وتفریط کو ختم کرنے کے لئے ''نبوت ورسالت کی حقیقت کو'' بہت عمدہ طریقوں سے آشکارا کیا ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ نے انسان کی راہنمائی کے لئے جو مختلف درجات ہدایت کا سلسلہ قائم کیا ہے اس کا اعلیٰ درجہ ''ہدایت وحی'' کا ہے اور یہ انسان کی روحانیت اور مقصد حیات کی کامرانی کا کفیل وضامن ہے اور جبکہ ہدایت کا یہ سلسلہ ''انسانی راہنمائی کے لئے'' ہے تو عقل سلیم کا تقاضہ یہ ہے کہ یہ درجہ ''انسان'' ہی کو بخشا جائے لیکن کیا ہر شخص کو جدا جدا بخش دیا جائے۔ نہیں ایسا نہیں ہونا چاہئے اس لئے کہ یہاں درجات عقل مختلف ہیں اور درجات استعداد میں بھی تنوع موجود ہے اس لیے ازبس ضروری ہے کہ کسی خاص ہستی کو اس کے لئے چن لیا جائے تو اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس انتخاب کی نوعیت کیا ہونی چاہئے۔ یہ کہ جو عمدہ صلاحیتوں کے ساتھ زیادہ سے زیادہ مجاہدات اور ریاضات کے ذریعہ نفس پر قابو پائے یا یہ کہ خدائے تعالیٰ جس کو یہ درجہ عطا فرمائے اس کی صلاحیتوں اور اس کی استعدادات کی تخلیق ہی اس طرح کردے کہ صدق وامانت اس کا بایۂ خمیر بنا ہوا ہو اور خارجی مجاہدہ اور ریاضت کا محتاج نہ ہو۔ یہ جدا امر ہے کہ خدائے برتر کے سامنے اظہار عبودیت اور تقرب الی اللہ کے لاانتہا فیض سے فیضیاب ہونے کے لئے اس سلسلہ کو بھی کلیۃً ترک نہ کرے۔ تو اس سوال کا جواب یہ ہے کہ عقل وبصیرت اس فیصلہ کو حق بجانب سمجھتے ہیں کہ یہاں دوسری شکل عمل میں آنی چاہئے۔ اس لئے کہ جس طرح خدائے برتر کے مقررہ قانون قدرت نے ''ہدایت وحی'' سے پہلے کے مختلف درجات ہدایت کو انسان کے مجاہدہ وریاضت پر موقوف نہیں رکھا اور اس بخشش وفیض کو حسب حال ''عطیہ الٰہی'' کی حیثیت میں رکھا ہے یعنی ''وجدان'' ''حواس'' اور ''عقل'' ان سب درجات ہدایات کا جب یہی حال ہے کہ وہ جدوجہد سے نہیں بلکہ ''عطیہ الٰہی'' سے ملتے ہیں تو ''ہدایت وحی'' بھی جس کو بخشا جائے وہ بطور ''منصب وعطیہ'' کے ہی عطا ہو، البتہ یہ ازبس ضروری ہے کہ جس کو بھی بخشا جائے اس کی روحانی صلاحیتیں اور استعدادات ہر طرح اس منصب کی اہل ہوں اور ایسی ہستی کو عطا نہ ہو کہ اس کی صلاحیت واستعداد عطا کرنے والے کی بے سلیقگی پر چشمک زن ہو۔

پس نبی اور ''رسول'' اس ہستی کو کہتے جو لوازم بشریت کے ساتھ اپنے تقدس وطہارت اور اخلاق حسنہ واوصاف حمیدہ کے اس بلند مقام پر فائز ہو اور اس کے درجات صدق وامانت اس درجہ مسلم ہوں کہ اس کو ''بشر معصوم'' کہہ سکیں، وہ نہ خدا ہوتا ہے اور نہ ابن خدا بلکہ خدا کی جانب سے ''ہدایت وحی کا حامل'' مخلوق خدا کے لئے ''خدا کا ایلچی'' اور ان کی ہر قسم کی ''رشد وہدایت کا کفیل'' ہو چونکہ وہ بشر ہے اس لئے افراد نسل انسانی سے تعلق رکھتا ہے، اور چونکہ ہر قسم کی آلودگیوں اور گناہوں سے پاک اور ''معصوم'' ہے اس لئے اس کو اللہ سبحانہ کے ساتھ ہم کلامی کا شرف حاصل ہے پس نبوت ورسالت کا بشریت کے ساتھ یہی وہ تعلق ہے جو ہر افراط وتفریط سے بری اور حقیقت حال کے لئے آئینہ دار ہے۔ اور اسی حقیقت کو نبی اکرم ﷺ نے خود زبان وحی ترجمان سے ظاہر فرمایا ہے: ''خدا دینے والا ہے اور میں تقسیم کرنے والا ہوں'' یعنی ایک جانب خدا سے ''وحی ہدایت'' حاصل کرتا ہوں اور دوسری جانب خدا کے بندوں تک اس کو پہنچا دیتا ہوں۔ یہی فریضہ رسالت ونبوت ہے۔ (از قصص القرآن صفحہ نمبر ۲۸۹ تا ۲۹۱، جلد چہارم۔ مؤلفہ مولانا محمد حفظ الرحمان سیوہارویؒ)]

بعض بیویاں اور بچے دشمن ہیں

سورۃ التغابن (۶۴) ۔۔۔ ۱۴ ''اے ایمان والو! تمہاری بعض بیویاں اور بعض بچے تمہارے دشمن ہیں پس ان سے ہوشیار رہنا اور اگر تم معاف کردو اور درگزر کر جاؤ اور بخش دو تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔'' O ۔۔۔ [یعنی جو تمہیں عمل صالح اور اطاعت الٰہی سے روکیں، سمجھ لو وہ تمہارے خیر خواہ نہیں، دشمن ہیں ان کے پیچھے لگنے سے بچو، بلکہ انہیں اپنے پیچھے لگاؤ تاکہ وہ بھی اطاعت الٰہی اختیار کریں، نہ کہ تم ان کے پیچھے لگ کر اپنی عاقبت خراب کرلو۔ (از تفسیر قرآن برننگ)] (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون عفو ودرگزر)

بغاوت

سورۃ البقرۃ (۲) ۔۔۔ ۲۱۳ ''سب انسان ایک ہی امت تھے (پھر ان میں اختلافات ہوگئے) تو بھیجے اللہ تعالیٰ نے انبیاء بشارت دینے والے اور خبردار

Marfat.com

کرنے والے اور نازل کی ان کے ساتھ اپنی کتاب مبنی برحق تا کہ فیصلہ کرے وہ لوگوں کے درمیان ان باتوں کا اختلاف کرتے تھے وہ جن میں۔ اور نہیں اختلاف کیا کتاب میں مگر ان لوگوں نے جنہیں دی گئی تھی وہ اس کے بعد کہ آ چکے تھے ان کے پاس واضح احکام محض آپس کی ضد کی بنا پر پھر ہدایت دی اللہ نے ان لوگوں کو جو ایمان لائے (محمد ﷺ پر) ان باتوں میں جن میں اختلاف کیا کرتے تھے (پہلے لوگ) حق کی اپنے حکم سے اور اللہ ہی ہدایت دیتا ہے جسے چاہے سیدھے راستے کی۔"O

(سورۃ آلِ عمران ۳)---۱۹۔"بلاشبہ دین اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف اسلام ہے اور نہیں اختلاف کیا (اس دین میں) ان لوگوں نے جنہیں دی گئی کتاب مگر اس کے بعد کہ آ چکا تھا ان کے پاس حقیقی علم (محض) آپس کی ضد اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے۔ اور جو کوئی انکار کرے گا احکام الٰہی کا تو بیشک اللہ جلد چکانے والا ہے حساب کا۔"O

(سورۃ النساء ۴)---۸۳۔"اور جب آتی ہے ان کے پاس کوئی بات، امن کی یا خوف کی تو نشر کر دیتے ہیں اس کو حالانکہ اگر پہنچاتے اس کو رسول کے پاس یا اپنے صاحب اختیار لوگوں تک تو اس کی تحقیق کرتے وہ لوگ جو نتیجہ اخذ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں ان میں سے اور اگر نہ ہوتا فضل اللہ تعالیٰ کا تم پر اور رحمت اس کی تو ضرور پیروی کرنے لگ جاتے تم شیطان کی، مگر تھوڑے۔"O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: افواہ سازی]

(سورۃ الانعام ۶)---۱۴۶۔"اور یہودیوں پر ہم نے سب ناخن والے جانور حرام کر دیئے تھے اور گائے اور بکری کی چربی بھی حرام کر دی تھی سوائے اس کے جو ان کے پیٹھ یا انتڑیوں پر لگی ہو یا ہڈیوں سے ملی ہوئی ہو۔ یہ بدلہ ہم نے انہیں ان کی بغاوت کے سبب دیا اور ہم یقیناً سچے ہیں۔"O

(سورۃ الاعراف ۷)---۳۳۔"کہو! میرے رب نے صرف بے حیائی کی باتوں کو جو ان میں ظاہر ہوں اور جو چھپی ہوں اور گناہ کو اور ناحق کی بغاوت کو حرام کیا ہے۔ اور اس بات کو کہ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ اسے شریک کرو جس کی اللہ تعالیٰ نے کوئی سند نہیں اتاری اور اس بات کو کہ تم اللہ تعالیٰ کے بارے میں وہ کہو جو تم نہیں جانتے۔"O

بندۂ نفس

(سورۃ الفرقان ۲۵)---۴۳۔"کیا آپ نے اسے بھی دیکھا جو اپنی خواہش نفس کو اپنا معبود بنائے ہوئے ہے کیا آپ اسکے ذمہ دار ہو سکتے ہیں؟"O
---[خواہشِ نفس کو خدا بنا لینے سے مراد اس کی بندگی کرنا ہے، اور یہ بھی حقیقت کے اعتبار سے ویسا ہی شرک ہے جیسا بُت کو پوجنا یا کسی مخلوق کو معبود بنانا۔ حضرت ابوامامہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "اِس آسمان کے نیچے اللہ تعالیٰ کے سوا جتنے معبود بھی پوجے جا رہے ہیں ان میں اللہ کے نزدیک بدترین معبود وہ خواہشِ نفس ہے جس کی پیروی کی جا رہی ہو۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(سورۃ الجاثیہ ۴۵)---۲۳۔"کیا آپ نے اسے بھی دیکھا؟ جس نے اپنی خواہش نفس کو اپنا معبود بنا رکھا ہے اور باوجود سمجھ بوجھ کے اللہ تعالیٰ نے اسے گمراہ کر دیا ہے اور اس کے کان اور دل پر مہر لگا دی ہے اور اس کی آنکھ پر بھی پردہ ڈال دیا ہے اب ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ کے بعد کون ہدایت دے سکتا ہے۔"O
---[خواہشِ نفس کو خدا بنا لینے سے مراد یہ ہے کہ آدمی اپنی خواہش کا بندہ بن کر رہ جائے۔ جس کام کو اس کا دل چاہے اسے کر گزرے، خواہ خدا نے اسے حرام کیا ہو، اور جس کام کو اس کا دل نہ چاہے اسے نہ کرے، خواہ خدا نے اسے فرض کر دیا ہو۔ جب آدمی اِس طرح کسی کی اطاعت کرنے لگے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ اس کا معبود خدا نہیں ہے بلکہ وہ ہے جس کی وہ اس طرح اطاعت کر رہا ہے، قطع نظر اس سے کہ وہ زبان سے اس کو اپنا الٰہ اور معبود کہتا ہو یا نہ کہتا ہو، اور اس کا بُت بنا کر اس کی پوجا کرتا ہو یا نہ کرتا ہو۔ اس لیے کہ ایسی بے چون وچرا اطاعت ہی اُس کے معبود بن جانے کے لیے کافی ہے اور اس عملی شرک کے بعد ایک آدمی صرف اِس بنا پر شرک کے جرم سے بَری نہیں ہو سکتا کہ اس نے اپنے اس مطاع کو زبان سے معبود نہیں کہا ہے اور سجدہ اس کو نہیں کیا ہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]---۲۴۔"کیا اب بھی تم نصیحت نہیں پکڑتے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری زندگی تو صرف دنیا کی زندگی ہی ہے۔ ہم مرتے ہیں اور جیتے ہیں اور ہمیں صرف زمانہ ہی مار ڈالتا ہے' (دراصل) انہیں اس کا کچھ علم ہی نہیں۔ یہ تو صرف (قیاس اور) اٹکل سے ہی کام لے رہے ہیں۔"O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: دہریہ)

(سورۃ محمد ۴۷)---۱۳۔"ہم نے کتنی بستیوں کو جو طاقت میں تیری اس بستی سے زیادہ تھیں جس سے تجھے نکالا ہم نے انہیں ہلاک کر دیا ہے جن کا مددگار کوئی نہ اٹھا۔"O---۱۴۔"کیا پس وہ شخص جو اپنے پروردگار کی طرف سے دلیل پر ہو اس شخص جیسا ہو سکتا ہے؟ جس کے لیے اس کا بُرا کام مزین کر دیا گیا ہو اور وہ اپنی نفسانی خواہشوں کا پیرو ہو؟"O---۱۶۔"اور ان میں بعض (ایسے بھی ہیں کہ) تیری طرف کان لگاتے ہیں یہاں تک کہ جب تیرے پاس سے جاتے

Marfat.com

ہیں تو اہل علم سے (بوجہ کند ذہنی ولاپرواہی کے) پوچھتے ہیں کہ اس نے ابھی کیا کہا تھا؟ یہی لوگ ہیں جن کے دلوں پر اللہ تعالیٰ نے مہر کردی ہے اور وہ اپنی خواہشوں کی پیروی کرتے ہیں۔"O

بنیاد پرستی، حق پرستی

(سورۃ الفاتحہ ۱)---ا تا ۷۔"سب تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں جو رب ہے سب جہانوں کا۔ بڑا مہربان نہایت رحم والا۔ مالک روز جزا کا۔ تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ دکھا ہم کو راستہ سیدھا۔ راستہ ان لوگوں کا کہ انعام فرمایا تو نے ان پر۔ نہ وہ جن پر غضب ہوا (تیرا) اور نہ بھٹکنے والے۔ آمین۔"O

(سورۃ البقرۃ ۲)---۲۔"یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے نہیں کوئی شک اس (کے کتاب الٰہی ہونے) میں ہدایت ہے اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والوں کے لئے۔"O---۳۔"جو ایمان لاتے ہیں غیب پر اور قائم کرتے ہیں نماز اور اس میں سے جو رزق ہم نے انہیں دیا ہے خرچ کرتے ہیں۔"O---۴۔"اور وہ جو ایمان لاتے ہیں اس پر جو نازل کیا گیا تم پر اور اس پر جو نازل کیا گیا تم سے پہلے اور آخرت پر بھی وہ یقین رکھتے ہیں۔"O---۵۔"یہی لوگ ہیں ہدایت پر اپنے رب کی اور یہی ہیں فلاح پانے والے۔"O---۲۱۔"اے انسانو! عبادت کرو اپنے رب کی جس نے پیدا کیا تم کو اور ان کو بھی جو (ہو گزرے) تم سے پہلے تاکہ تم بچ جاؤ (عذاب سے)۔"O---۲۲۔"جس نے بنایا تمہارے لئے زمین کو بچھونا اور آسمان کو چھت اور برسایا آسمان سے پانی پھر نکالا اس کے ذریعہ سے ہر طرح کی پیداوار کو بطور رزق تمہارے لئے۔ پس نہ ٹھہراؤ اللہ تعالیٰ کا ہمسر (کسی کو) درآنحالیکہ تم جانتے ہو۔"O---۱۰۷۔"کیا نہیں جانتے تم کہ یقیناً اللہ تعالیٰ ہی ہے جس کو سزاوار ہے بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی اور نہیں ہے تمہارا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی دوست اور نہ کوئی مددگار۔"O---۱۳۲۔"اور وصیت کی اسی دین (پر قائم رہنے) کی ابراہیمؑ نے اپنے بیٹوں کو اور یعقوبؑ نے بھی۔ اے میرے بیٹو! بیشک اللہ تعالیٰ نے منتخب فرمالیا ہے تمہارے لئے اس دین کو لہٰذا تم ہرگز نہ مرنا مگر اس حالت میں کہ ہو تم مسلمان۔"O---۱۳۳۔"کیا تھے تم حاضر اس وقت جب قریب آیا یعقوبؑ کی موت کا وقت۔ جب پوچھا تھا اس نے اپنے بیٹوں سے کہ کس کی عبادت کرو گے تم میرے بعد؟ ان سب نے کہا عبادت کریں گے ہم تیرے معبود کی اور تیرے آباؤ اجداد ابراہیمؑ، اسماعیلؑ اور اسحاقؑ کے معبود کی جو الٰہ واحد ہے اور ہم سب اسی کے فرمانبردار ہیں۔"O

(سورۃ آل عمران ۳)---۵۰۔"اور تصدیق کرنے والا بن کر آیا ہوں اس کی جو مجھ سے پہلے موجود ہے تورات میں سے اور تاکہ حلال کروں تمہارے لئے بعض وہ چیزیں جو حرام کردی گئی تھیں تم پر۔ اور آیا ہوں میں تمہارے پاس نشانی لے کر تمہارے رب کی طرف سے لہٰذا ڈرو اللہ تعالیٰ سے اور میری اطاعت کرو۔ (یہ حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا)۔"O---۵۱۔"بیشک اللہ تعالیٰ ہی رب ہے میرا اور رب ہے تمہارا سو اسی کی عبادت کرو تم۔ یہی ہے راستہ سیدھا۔"O---۵۲۔"پھر جب محسوس کیا عیسیٰؑ نے بنی اسرائیل کی طرف سے کفر وانکار تو کہا کون ہے میرا مددگار اللہ تعالیٰ کی راہ میں؟ کہا حواریوں نے ہم ہیں اللہ کے مددگار۔ ایمان لائے ہم اللہ پر اور تم گواہ رہو کہ ہم مسلم ہیں۔"O

(سورۃ النساء ۴)---۱۴۔"اور جو نافرمانی کرے گا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اور تجاوز کرے گا اس کی (مقرر کردہ) حدوں سے ڈالے گا اللہ تعالیٰ اس کو آگ میں پڑا رہے گا وہ ہمیشہ اس میں اور اس کے لئے عذاب ہے رسواکن۔"O---۵۹۔"اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ تعالیٰ کی اور اطاعت کرو رسول ﷺ کی۔ اور صاحبان اقتدار واختیار کی جو تم میں سے ہوں۔ پھر اگر جھگڑا ہو جائے تمہارے درمیان کسی معاملہ میں تو پھیر دو اسے (فیصلے کے لئے) اللہ تعالیٰ کی طرف اور رسول کی طرف اگر تم (واقعی) ایمان رکھتے ہو اللہ تعالیٰ پر اور روز آخرت پر۔ یہی طریق کار ہے بہتر اور بہت اچھا انجام کے اعتبار سے۔"O---۶۹۔"اور جس نے اطاعت کی اللہ تعالیٰ کی اور رسول ﷺ کی سو یہی ہیں جو (ہوں گے) ساتھ ان لوگوں کے کہ انعام کیا ہے اللہ تعالیٰ نے ان پر۔ یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین (کے) اور بہت اچھے ہیں یہ لوگ بطور رفیق کے۔"O

(سورۃ المائدۃ ۵)---۴۸۔"اور ہم نے تیری طرف سچائی کے ساتھ کتاب نازل کی ہے۔ جو اس کی جو کتاب خدا میں سے پہلے موجود ہے تصدیق کرتی ہے اور اس کی محافظ ہے۔ پس تو لوگوں کے درمیان اس کے مطابق جو اللہ تعالیٰ نے اتارا ہے فیصلہ کر۔ اور سچائی کو جو تیرے پاس آئی ہے چھوڑ کر ان کی خواہشوں کے پیچھے نہ چل۔ ہم نے تم سے ہر ایک (قوم) کے لئے ایک چلن اور ایک راستہ مقرر کردیا ہے اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو تم سب کو ایک ہی امت بنا دیتا۔ لیکن یہ اس لئے ہے تاکہ تمہیں ان سے جو اس نے تمہیں دیا ہے آزمائے۔ پس تم نیکیوں کی طرف لپکو۔ اللہ تعالیٰ ہی کی طرف تم سب کی واپسی ہوگی۔ پھر وہ تمہیں ان باتوں کی خبر دے گا جن میں تم اختلاف کرتے ہو۔"O---(ہر آسمانی کتاب اپنے سے ماقبل کتاب کی مصدق رہی ہے۔ جس طرح قرآن پچھلی تمام کتابوں کا

Marfat.com

مصدق ہے اور تصدیق کا مطلب ہے کہ یہ ساری کتابیں فی الواقع اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ ہیں - لیکن قرآن مصدق ہونے کے ساتھ ساتھ مھیمن (محافظ) امین (شاہد اور حاکم) بھی ہے - یعنی پچھلی کتابوں میں چونکہ تحریف و تغیر بھی ہوئی ہے اس لئے قرآن کا فیصلہ ناطق ہوگا - جس کو یہ صحیح قرار دے گا وہی صحیح ہے - باقی باطل ہے - (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الاعراف ۷) --- ۲۳- ''(جب حضرت آدمؑ نے شیطان کے ورغلانے سے منع شدہ درخت کو چکھا اور ننگ ظاہر ہو گئے تو) وہ بولے - اے ہمارے رب! ہم نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے اور اگر تو نے ہمیں نہ بخشا اور رحم نہ کیا تو ہم ضرور نقصان پانے والوں میں ہو جائیں گے۔'' O --- [توبہ استغفار کے یہ وہی کلمات ہیں جو حضرت آدمؑ نے اللہ تبارک و تعالیٰ سے سیکھے - شیطان نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا ارتکاب کیا تو اس کے بعد وہ اس پر نہ صرف اڑ گیا بلکہ اس کے جواز و اثبات میں عقلی و قیاسی دلائل دینے لگا - نتیجتاً وہ راندۂ درگاہ اور ہمیشہ کے لئے ملعون قرار پایا - اور حضرت آدمؑ نے اپنی غلطی پر ندامت و پشیمانی کا اظہار اور بارگاہ الٰہی میں توبہ و استغفار کا اہتمام کیا تو اللہ تعالیٰ کی رحمت و مغفرت کے مستحق قرار پائے - یوں گویا دونوں راستوں کی نشان دہی ہو گئی - شیطانی راستے کی بھی اور اللہ والوں کے راستے کی بھی - گناہ کر کے اس پر اترانا، اصرار کرنا اور اس کو صحیح ثابت کرنے کے لئے دلائل کے انبار فراہم کرنا شیطانی راستہ ہے اور گناہ کے بعد احساس ندامت سے مغلوب ہو کر بارگاہ الٰہی میں جھک جانا اور توبہ استغفار کا اہتمام کرنا بندگان الٰہی کا راستہ ہے - اللھم اجعلنا منھم - (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] --- ۵۹- ''ہم نے نوحؑ کو اس کی قوم کی طرف بھیجا تو اس نے کہا اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو - اس کے علاوہ تمہارا کوئی خدا نہیں - میں تم پر ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔'' O --- ۶۵- ''اور عاد کی طرف ان کے بھائی ہودؑ کو - اس نے کہا اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو - اس کے علاوہ تمہارا کوئی خدا نہیں - کیا تم ڈرتے نہیں؟'' O --- ۷۳- ''اور ثمود کی طرف ان کے بھائی صالحؑ کو اس نے کہا اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی خدا نہیں - تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک واضح دلیل آ گئی ہے - یہ اللہ تعالیٰ کی اونٹنی ہے جو تمہارے لئے نشانی ہے - پس اسے چھوڑ دو کہ اللہ تعالیٰ کی زمین میں چرے اور اسے کوئی تکلیف نہ پہنچاؤ - ورنہ تمہیں دردناک عذاب آئے گا۔'' O --- ۸۵- ''اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیبؑ کو - اس نے کہا اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو - اس کے سوا تمہارا کوئی خدا نہیں - تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک واضح دلیل آ گئی ہے - پس ناپ تول پورا کیا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم کر کے نہ دو - اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد گڑبڑ نہ مچاؤ - یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم ایمان والے ہو۔'' O --- ۱۰۴- ''اور موسیٰ نے کہا - فرعون! میں سارے جہان کے آقا کا بھیجا ہوا ہوں۔'' O --- ۱۰۵- ''مجھ پر لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے متعلق حق کے سوا کچھ نہ کہوں - میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک واضح دلیل لایا ہوں - پس تو بنی اسرائیل کو میرے ساتھ بھیج دے۔'' O

(سورۃ یوسف ۱۲) --- ۳۸- ''میں اپنے باپ دادوں کے دین کا پابند ہوں - یعنی ابراہیمؑ و اسحاقؑ اور یعقوبؑ کے دین کا - ہمیں یہ ہرگز سزاوار نہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو بھی شریک کریں - ہم پر اور تمام اور لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا یہ خاص فضل ہے لیکن اکثر لوگ ناشکری کرتے ہیں - (یہ حضرت یوسفؑ نے کہا تھا)۔'' O --- ۱۰۳- ''گو آپ لاکھ چاہیں لیکن اکثر لوگ ایمان دار نہ ہوں گے۔'' O --- [یعنی اللہ تعالیٰ آپ کو پچھلے واقعات سے آگاہ فرما رہا ہے تاکہ لوگ ان سے عبرت پکڑیں اور اللہ کے پیغمبروں کا راستہ اختیار کر کے نجات ابدی کے مستحق بن جائیں - لیکن اس کے باوجود لوگوں کی اکثریت ایمان لانے والی نہیں ہے کیونکہ وہ گزشتہ قوموں کے واقعات تو سنتے ہیں لیکن عبرت پذیری کے لئے نہیں صرف دلچسپی اور لذت کے لئے - اس لئے وہ ایمان سے محروم ہی رہتے ہیں - (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] --- ۱۰۴- ''آپ ان سے اس پر کوئی اجرت طلب نہیں کر رہے ہیں - یہ تو تمام دنیا کے لئے نری نصیحت ہی نصیحت ہے۔'' O --- ۱۰۵- ''آسمانوں اور زمین میں بہت سی نشانیاں ہیں - جن سے یہ منہ موڑے گزر جاتے ہیں۔'' O --- ۱۰۶- ''ان میں سے اکثر لوگ باوجود اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے کے بھی مشرک ہی ہیں۔'' O --- [یہ وہ حقیقت ہے جسے قرآن نے بڑی وضاحت کے ساتھ متعدد جگہ بیان فرمایا ہے کہ یہ مشرکین یہ تو مانتے ہیں کہ آسمان و زمین کا خالق، مالک، رازق اور مدبر صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے - لیکن اس کے باوجود عبادت میں اللہ کے ساتھ دوسروں کو بھی شریک ٹھہرا لیتے ہیں اور یوں اکثر لوگ مشرک ہیں - یعنی ہر دور میں لوگ توحید ربوبیت کے تو قائل رہے ہیں لیکن توحید الوہیت ماننے کے لئے تیار نہیں ہوتے - آج کے قبر پرستوں کا شرک بھی یہی ہے کہ وہ قبروں میں مدفون بزرگوں کو صفات الوہیت کا حامل سمجھ کر انہیں مدد کے لئے پکارتے بھی ہیں اور عبادت کے کئی مراسم بھی ان کے لئے بجا لاتے ہیں - اعاذنا اللہ منہ - (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] --- ۱۰۷- ''کیا وہ اس بات سے بے خوف ہو گئے ہیں کہ ان کے پاس اللہ تعالیٰ کے عذابوں میں سے کوئی عام عذاب آ جائے یا ان پر اچانک قیامت ٹوٹ پڑے اور وہ بے خبر ہی ہوں۔'' O --- ۱۰۸- ''آپ کہہ دیجئے میری راہ یہی ہے - میں اور میرے متبعین اللہ تعالیٰ کی طرف بلا رہے ہیں پورے یقین اور اعتماد کے ساتھ - اور اللہ پاک ہے اور میں مشرکوں میں نہیں۔'' O

(سورۃ الرعد ۱۳) --- ۱- ''الٓمٓر - یہ قرآن کی آیتیں ہیں اور جو کچھ آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے اتارا جاتا ہے سب حق ہے لیکن اکثر لوگ

Marfat.com

ایمان نہیں لاتے۔'' O---۵۔ ''اگر تجھے تعجب ہو تو واقعی ان کا یہ کہنا عجیب ہے کہ کیا جب ہم مٹی ہو جائیں گے تو کیا ہم نئی پیدائش میں ہوں گے؟ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار سے کفر کیا۔ یہی ہیں جن کی گردنوں میں طوق ہوں گے اور یہی ہیں جو جہنم کے رہنے والے ہیں جو اس میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے۔'' O---۱۹۔ ''کیا وہ ایک شخص جو یہ علم رکھتا ہو کہ آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے جو اتارا گیا ہے وہ حق ہے اس شخص جیسا ہو سکتا ہے جو اندھا ہو نصیحت تو وہی قبول کرتے ہیں جو عقلمند ہوں۔'' O

(**سورۃ ابراہیم ۱۴**)---۱۔ ''الر! یہ عالی شان کتاب ہم نے آپ کی طرف اتاری ہے کہ آپ لوگوں کو اندھیروں سے اجالے کی طرف لائیں ان کے پروردگار کے حکم سے زبردست اور تعریفوں والے اللہ کی طرف۔'' O---۱۹۔ ''کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کو اور زمین کو بہترین تدبیر کے ساتھ پیدا کیا یہ اگر وہ چاہے تو تم سب کو فنا کر دے اور نئی مخلوق لائے۔'' O---۳۱۔ ''میرے ایمان دار بندوں سے کہہ دیجئے کہ نمازوں کو قائم رکھیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے اس میں سے کچھ نہ کچھ پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتے رہیں اس سے پہلے کہ وہ دن آ جائے جس میں نہ خرید و فروخت ہوگی نہ دوستی اور محبت۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۸، مضمون: خیرات]---۴۲۔ ''ناانصافوں کے اعمال سے اللہ تعالیٰ کو غافل نہ سمجھ وہ تو انہیں اس دن تک مہلت دیئے ہوئے ہے جس دن آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی۔'' O---۴۴۔ ''لوگوں کو اس دن سے ہوشیار کر دے جب کہ ان کے پاس عذاب آ جائے گا اور ظالم کہیں گے کہ اے ہمارے رب! ہمیں بہت تھوڑے قریب کے وقت تک کی ہی مہلت دے کہ ہم تیری تبلیغ مان لیں اور تیرے پیغمبروں کی تابعداری میں لگ جائیں۔ کیا تم اس سے پہلے بھی قسمیں نہیں کھا رہے تھے؟ کہ تمہارے لئے دنیا سے ٹلنا ہی نہیں۔'' O

(**سورۃ الحجر ۱۵**)---۹۵۔ ''آپ سے جو لوگ مسخراپن کرتے ہیں ان کی سزا کے لئے ہم کافی ہیں۔'' O---۹۸۔ ''آپ اپنے پروردگار کی تسبیح اور حمد بیان کرتے رہیں اور سجدہ کرنے والوں میں شامل ہو جائیں۔'' O---۹۹۔ ''اور اپنے رب کی عبادت کرتے رہیں یہاں تک کہ آپ کو موت آ جائے۔'' O

(**سورۃ النحل ۱۶**)---۳۷۔ ''گو آپ ان کی ہدایت کے خواہش مند رہے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ اسے ہدایت نہیں دیتا جسے گمراہ کر دے اور نہ ان کا کوئی مددگار ہوتا ہے۔'' O---۴۳۔ ''آپ سے پہلے بھی ہم مردوں کو ہی بھیجتے رہے جن کی جانب وحی اتارا کرتے تھے پس اگر تم نہیں جانتے تو اہل علم سے دریافت کر لو۔'' O---۴۴۔ ''دلیلوں اور کتابوں کے ساتھ یہ ذکر (کتاب) ہم نے آپ کی طرف اتارا ہے کہ لوگوں کی جانب جو نازل فرمایا گیا ہے آپ اسے کھول کھول کر بیان کر دیں شاید کہ وہ غور و فکر کریں۔'' O---۴۵۔ ''بدترین داؤ پیچ کرنے والے کیا اس بات سے بے خوف ہو گئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں زمین میں دھنسا دے یا ان کے پاس ایسی جگہ سے عذاب آ جائے جہاں کا انہیں وہم گمان بھی نہ ہو۔'' O---۴۶۔ ''یا انہیں چلتے پھرتے پکڑ لے۔ یہ کسی صورت میں اللہ تعالیٰ کو عاجز نہیں کر سکتے۔'' O---۴۷۔ ''یا انہیں ڈرا دھمکا کر پکڑ لے پس یقیناً تمہارا پروردگار اعلیٰ شفقت اور انتہائی رحم والا ہے۔'' O

(**سورۃ بنی اسرائیل ۱۷**)---۹۔ ''یقیناً یہ قرآن وہ راستہ دکھاتا ہے جو بہت ہی سیدھا ہے اور ایمان والوں کو جو نیک اعمال کرتے ہیں اس بات کی خوشخبری دیتا ہے کہ ان کے لیے بہت بڑا اجر ہے۔'' O

(**سورۃ الانبیاء ۲۱**)---۴۹۔ ''وہ لوگ جو اپنے رب سے بن دیکھے خوف کھاتے ہیں اور قیامت (کے تصور) سے کانپتے رہتے ہیں۔'' O

(**سورۃ المومنون ۲۳**)---۵۲۔ ''یقیناً تمہارا یہ دین ایک ہی دین ہے اور میں ہی تم سب کا رب ہوں پس تم مجھ سے ڈرتے رہو۔'' O---۵۳۔ ''پھر انہوں نے خود (ہی) اپنے امر (دین) کے آپس میں ٹکڑے ٹکڑے کر لیے ہر گروہ جو کچھ اس کے پاس ہے اسی پر اترا رہا ہے۔'' O

(**سورۃ النمل ۲۷**)---۷۹۔ ''پس آپ یقیناً اللہ ہی پر بھروسہ رکھیے یقیناً آپ سچے اور کھلے دین پر ہیں۔'' O

(**سورۃ الروم ۳۰**)---۴۳۔ ''پس آپ اپنا رخ اس سچے اور سیدھے دین کی طرف ہی رکھیں قبل اس کے کہ وہ دن آ جائے جس کا ٹل جانا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے ہی نہیں اس دن سب متفرق ہو جائیں گے۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۹، مضمون: دین)

(**سورۃ الزمر ۳۹**)---۳۲۔ ''اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولے؟ اور سچا دین جب اس کے پاس آئے تو اسے جھوٹا بتائے؟ کیا ایسے کفار کے لیے جہنم ٹھکانا نہیں ہے؟'' O (تفسیر کیلئے باب ۹، مضمون: دین)

(**سورۃ المومن ۴۰**)---۱۴۔ ''تم اللہ تعالیٰ کو پکارتے رہو اس کے لیے دین کو خالص کر کے گو کافر برا مانیں۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۹، مضمون: دین)

(**سورۃ الشوریٰ ۴۲**)---۱۳۔ ''اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے وہی دین مقرر کر دیا ہے جس کے قائم کرنے کا اس نے نوح (علیہ السلام) کو حکم دیا تھا اور جو (بذریعہ وحی) ہم نے تیری طرف بھیج دی ہے اور جس کا تاکیدی حکم ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ (علیہم السلام) کو دیا تھا کہ اس دین کو قائم رکھنا اور اس میں پھوٹ نہ ڈالنا جس چیز کی طرف آپ انہیں بلا رہے ہیں وہ تو (ان) مشرکین پر گراں گزرتی ہے اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنا برگزیدہ بناتا ہے اور جو بھی اس کی طرف رجوع کرے وہ اس کی صحیح رہنمائی کرتا ہے۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۹، مضمون: دین)

Marfat.com

(**سورۃ الاحقاف ۴۶**)---۲۹۔''اور یاد کرو! جبکہ ہم نے جنوں کی ایک جماعت کو تیری طرف متوجہ کیا کہ وہ قرآن سنیں' پس جب (نبی کے) پاس پہنچ گئے تو (ایک دوسرے سے) کہنے لگے خاموش ہو جاؤ' پھر جب پڑھ کر ختم ہو گیا تو اپنی قوم کو خبردار کرنے کے لیے واپس لوٹ گئے۔''O---۳۰۔'' کہنے لگے اے ہماری قوم! ہم نے یقیناً وہ کتاب سنی ہے جو موسیٰ (علیہ السلام) کے بعد نازل کی گئی ہے جو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے جو سچے دین کی اور راہ راست کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔''O---۳۱۔''اے ہماری قوم! اللہ تعالیٰ کے بلانے والے کا کہا مانو' اس پر ایمان لاؤ تو اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں المناک عذاب سے پناہ دے گا۔''O---۳۲۔''اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے بلانے والے کا کہا نہ مانے گا پس وہ زمین میں کہیں (بھاگ کر اللہ تعالیٰ کو) عاجز نہیں کر سکتا' نہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی اس کے مددگار ہوں گے' یہ لوگ کھلی گمراہی میں ہیں۔''O

(**سورۃ الفتح ۴۸**)---۲۸۔''وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے ہر دین پر غالب کرے' اور اللہ تعالیٰ کافی ہے گواہی دینے والا۔''O (تفسیر کیلئے باب ۹، مضمون: دین)

بودے طالب و مطلوب

(**سورۃ التوبہ ۹**)---۲۴۔''کہو! اگر تمہارے باپ، تمہارے بیٹے، تمہارے بھائی، تمہاری بیویاں، تمہاری برادری، مال جو تم نے کمائے ہیں، تجارت جس کے مندا پڑنے سے تم ڈرتے ہو اور گھر جنہیں تم پسند کرتے ہو تمہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ پیارے ہیں تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا حکم جاری کرے اور اللہ تعالیٰ نافرمان لوگوں کو راہ نہیں دکھاتا۔''O

(**سورۃ الحج ۲۲**)---۷۳۔''لوگو! ایک مثال بیان کی جا رہی ہے' ذرا کان لگا کر سن لو! اللہ کے سوا جن جن کو تم پکارتے رہے ہو وہ ایک مکھی بھی تو پیدا نہیں کر سکتے' گو سارے کے سارے ہی جمع ہو جائیں' بلکہ اگر مکھی ان سے کوئی چیز لے بھاگے تو یہ تو اسے بھی اس سے چھین نہیں سکتے' بڑا بودا ہے طلب کرنے والا اور بڑا بودا ہے وہ جس سے طلب کیا جا رہا ہے۔''O---[یعنی یہ معبودان باطل' جن کو تم 'اللہ کو چھوڑ کر' مدد کے لیے پکارتے ہو' یہ سارے کے سارے جمع ہو کر ایک نہایت حقیر سی مخلوق مکھی بھی پیدا کرنا چاہیں' تو نہیں کر سکتے۔ اس کے باوجود بھی تم انہی کو اپنا حاجت روا سمجھو' تو تمہاری عقل قابل ماتم ہے۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کے سوا جن کی عبادت کی جاتی رہی ہے' وہ صرف پتھر کی بے جان مورتیاں ہی نہیں ہوتی تھیں' (جیسا کہ آج کل قبر پرستی کا جواز پیش کرنے والے لوگ باور کراتے ہیں) بلکہ یہ عقل و شعور رکھنے والی چیزیں بھی تھیں۔ یعنی اللہ کے نیک بندے بھی تھے جن کے مرنے کے بعد لوگوں نے ان کو اللہ کا شریک ٹھہرا لیا' اسی لیے اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ یہ سب اکٹھے بھی ہو جائیں تو ایک حقیر ترین شے 'مکھی' بھی پیدا نہیں کر سکتے' محض پتھر کی مورتیوں کو یہ چیلنج نہیں دیا جا سکتا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---[ان کی عاجزی اور بے قدرتی کا یہ حال ہے کہ وہ نہایت چھوٹی سی چیز (مکھی ان سے کچھ چھین لے) تو عاقل کو کب شایان ہے کہ ایسے کو معبود ٹھہرائے ایسے کو پوجنا اور الٰہ قرار دینا کتنا انتہا درجہ کا جہل ہے۔ (تفسیر از کنز الایمان ۱۲، ۱۳)]

(**سورۃ الروم ۳۰**)---۴۰۔''اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا پھر روزی دی پھر مار ڈالے گا پھر زندہ کر دے گا بتاؤ تمہارے شریکوں میں سے کوئی بھی ایسا ہے جو ان میں سے کچھ بھی کر سکتا ہو۔ اللہ تعالیٰ کے لیے پاکی اور برتری ہے ہر اس شریک سے جو یہ لوگ مقرر کرتے ہیں۔''O

(**سورۃ محمد ۴۷**)---۳۵۔''پس تم بودے بن کر صلح کی درخواست پر نہ اتر آؤ جبکہ تم ہی بلند و غالب رہو گے اور اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے' ناممکن ہے کہ وہ تمہارے اعمال ضائع کر دے۔''O

بہتان

(**سورۃ النساء ۴**)---۱۰۵۔''بیشک ہم ہی نے نازل کی ہے تمہاری طرف (اے نبی ﷺ) یہ کتاب حق کے ساتھ تاکہ تم فیصلے کرو لوگوں کے درمیان اس (علم و حکمت) کے مطابق جو سکھائی ہے تم کو اللہ تعالیٰ نے اور مت ہو تم خیانت کرنے والوں کے طرفدار۔''O---[منافق اور ضعیف الاسلام لوگوں میں جب کوئی کسی گناہ اور خرابی کا مرتکب ہوتا تو سزا اور بدنامی سے بچنے کے لئے حیلہ گھڑتے اور آپ کی خدمت میں ایسے انداز سے اس کا اظہار کرتے کہ آپ ان کو بری سمجھ جائیں بلکہ کسی بری الذمہ کے ذمہ تہمت لگا کر اس کے مجرم بنانے میں سعی کرتے اور مل جل کر باہم مشورہ کرتے چنانچہ ایک دفعہ یہ ہوا کہ ایک ایسے ہی مسلمان نے دوسرے مسلمان کے گھر میں نقب دیا ایک تھیلا آٹے کا اور اس کے ساتھ کچھ ہتھیار چرا کر لے گیا۔ اس تھیلے میں اتفاقاً سوراخ تھا' چور کے گھر تک رستہ میں آٹا گرتا گیا۔ چور نے یہ تدبیر کی کہ مال اپنے گھر میں نہ رکھا بلکہ رات ہی میں وہ مال لے جا کر ایک یہودی کے پاس امانت رکھ آیا جو اس کا واقف

Marfat.com

تھا- صبح کو مالک نے آٹے کے سراغ پر چور کو جا پکڑا مگر تلاشی پر اس کے گھر میں کچھ نہ نکلا ادھر چور نے قسم کھالی کہ مجھ کو کچھ خبر نہیں- آٹے کا سراغ آگے کو چلتا نظر آیا تو مالک نے اسی سراغ پر یہودی کو جا پکڑا- اس نے مال کا اقرار کرلیا کہ میرے گھر میں موجود ہے مگر میرے پاس تورات فلاں شخص امانت رکھ گیا ہے- میں چور نہیں ہوں- مالک نے یہ قضیہ حضرت فخر عالم ﷺ کی خدمت میں پہنچایا- چور کی قوم اور اس کی جماعت نے اتفاق کیا کہ جس طرح ہوسکے اس پر چوری ثابت نہ ہونے دو- یہودی کو چور بناؤ چنانچہ یہودی سے جھگڑے اور آپ کی خدمت میں چور کی برأت پر قسمیں کھائیں، گواہی دی- قریب تھا کہ یہودی چور سمجھا جائے اور مجرم قرار دیا جائے اس پر حق سبحانہ نے متعدد آیتیں نازل فرمائیں اور حضرت محمد رسول مقبول ﷺ کو اور سب کو متنبہ فرمادیا کہ چور یہی مسلمان ہے- یہودی اس میں سچا اور بے قصور ہے اور ہمیشہ کے لئے ایسے لوگوں کی قلعی کھول کر سب کو متنبہ کردیا- آیت کا مطلب یہ ہے کہ اے رسول ﷺ ہم نے اپنی سچی کتاب تجھ پر اس لئے اتاری کہ ہمارے سمجھانے اور بتلانے کے موافق تمام لوگوں میں نیک ہوں یا بد مومن ہوں یا کافر، حکم اور انصاف کیا جائے اور جو دغا باز ہیں ان کی بات کا اعتبار اور ان کی طرف داری ہرگز مت کرو اور ان کی قسم اور ان کی گواہی پر کسی بے قصور کو مجرم مت بناؤ یعنی ان دغا بازوں کی طرف ہو کر یہودی سے مت جھگڑو- (از تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانیؒ)]---۱۰۶- ''اور درخواست کرو درگزر کی اللہ تعالیٰ سے بیشک اللہ تعالیٰ ہے بہت معاف فرمانے والا ہر حالت میں رحم کرنے والا-''O---۱۰۷- ''اور مت وکالت کرو ان لوگوں کی جو دغا رکھتے ہیں اپنے دلوں میں- بیشک اللہ تعالیٰ نہیں پسند کرتا ایسے شخص کو جو دغا باز، گناہوں میں ڈوبا ہوا-''O---۱۰۸- ''چھپا سکتے ہیں یہ (اپنی حرکات) لوگوں سے لیکن نہیں چھپا سکتے اللہ تعالیٰ سے اس لئے کہ وہ تو ان کے ساتھ ہوتا ہے اس وقت بھی جب یہ مشورے کرتے ہیں راتوں کو ایسی باتوں کے بارے میں جنہیں نہیں پسند کرتا اللہ تعالیٰ اور ہے اللہ (کا علم) ان کے اعمال پر محیط-''O---۱۰۹- ''یہ تم ہو (اے مسلمانو!) جو جھگڑا کرتے ہو ان کی طرف سے دُنیاوی زندگی میں لیکن کون جھگڑا کرے گا اللہ تعالیٰ کے ساتھ ان کی طرف سے قیامت کے دن یا کون ہے جو ہوگا ان کا کارساز-''O---۱۱۰- ''اور جو بھی کر گزرے کوئی برا کام یا ظلم کر بیٹھے اپنے اوپر پھر بخشش طلب کرے اللہ تعالیٰ سے تو پائے گا وہ اللہ کو بے انتہا معاف فرمانے والا رحم کرنے والا-''O---۱۱۱- ''اور جو شخص کماتا ہے کوئی گناہ تو بس کماتا ہے وہ اس گناہ (کا وبال) اپنی جان پر اور ہے اللہ تعالیٰ ہر بات جاننے والا، بڑی حکمت والا-''O---۱۱۲- ''اور جس نے ارتکاب کیا کسی خطا یا گناہ کا پھر تھوپ دیا اسے کسی بے گناہ کے سر تو یقیناً اٹھایا اس نے بوجھ بڑے بہتان اور کھلے گناہ کا-''O

(سورۃ النور ۲۴)---۱۱- ''جو لوگ یہ بہت بڑا بہتان باندھ لائے ہیں یہ بھی تم میں سے ہی ایک گروہ ہے- تم اسے اپنے لیے برا نہ سمجھو بلکہ یہ تو تمہارے حق میں بہتر ہے- ہاں ان میں سے ہر ایک شخص پر اتنا گناہ ہے جتنا اس نے کمایا ہے اور ان میں سے جس نے اس کے بہت بڑے حصے کو سرانجام دیا ہے اس کے لیے عذاب بھی بہت ہی بڑا ہے-''O---۱۲- ''اسے سنتے ہی مومن مردوں عورتوں نے اپنے حق میں نیک گمانی کیوں نہ کی اور کیوں نہ کہہ دیا کہ یہ تو کھلم کھلا صریح بہتان ہے-''O---[یہاں سے تربیت کے ان پہلوؤں کو نمایاں کیا جارہا ہے جو اس واقعے میں مضمر ہیں- ان میں سب سے پہلی بات یہ ہے کہ اہل ایمان ایک جان کی طرح ہیں، جب حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر اتہام طرازی کی گئی تو تم نے اپنے پر قیاس کرتے ہوئے فوراً اس کی تردید کیوں نہ کی اور اسے بہتان صریح کیوں قرار نہیں دیا؟ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۳- ''وہ اس پر چار گواہ کیوں نہ لائے؟ اور جب گواہ نہیں لائے تو یہ بہتان باز لوگ یقیناً اللہ کے نزدیک محض جھوٹے ہیں-''O---۱۴- ''اگر اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم تم پر دنیا اور آخرت میں نہ ہوتا تو یقیناً تم نے جس بات کے چرچے شروع کر رکھے تھے اس بارے میں تمہیں بہت بڑا عذاب پہنچتا-''O---۱۵- ''جبکہ تم اسے اپنی زبانوں سے نقل در نقل کرنے لگے اور اپنے منہ سے وہ بات نکالنے لگے جس کی تمہیں مطلق خبر نہ تھی، گو تم اسے ہلکی بات سمجھتے رہے لیکن اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ بہت ہی بڑی بات تھی-''O---۱۶- ''تم نے ایسی بات کو سنتے ہی کیوں نہ کہہ دیا کہ ہمیں ایسی بات منہ سے نکالنی بھی لائق نہیں- یا اللہ تو پاک ہے، یہ تو بہت بڑا بہتان ہے اور تہمت ہے-''O---[دوسری بات اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو یہ بتلائی کہ اس بہتان پر انہوں نے ایک گواہ بھی پیش نہیں کیا- جب کہ اس کے لیے چار گواہ ضروری تھے، اس کے باوجود تم نے ان بہتان تراشوں کو جھوٹا نہیں کہا- یہی وجہ ہے کہ ان آیات کے نزول کے بعد حضرت حسانؓ، مسطح اور حمنہ بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو حد قذف لگائی گئی- عبداللہ بن ابی کو سزا اس لیے نہیں دی گئی کہ اس کے لیے آخرت کے عذاب عظیم کو ہی کافی سمجھ لیا گیا اور مومنوں کو سزا دے کر دنیا میں ہی پاک کردیا گیا- دوسرے اس کے پیچھے ایک پورا جتھہ تھا، اس کو سزا دینے کی صورت میں کچھ ایسے خطرات تھے کہ جن سے نمٹنا اس وقت مسلمانوں کے لیے مشکل تھا، اس لیے مصلحتاً اسے سزا دینے سے گریز کیا گیا- تیسری بات یہ فرمائی گئی کہ اللہ کا فضل واحسان تم پر نہ ہوتا تو تمہارا یہ رویہ کہ تم نے بلاتحقیق اس افواہ کو آگے پھیلانا شروع کردیا- عذاب عظیم کا باعث تھا- اس کا مطلب یہ ہے کہ افواہ سازی اور اس کی نشرواشاعت بھی جرم عظیم ہے جس پر انسان عذاب عظیم کا مستحق قرار پا سکتا تھا- چوتھی بات، کہ یہ معاملہ براہ راست حرم رسول ﷺ اور ان کی عزت وآبرو کا تھا لیکن تم نے اسے قرار واقعی اہمیت نہیں دی، اور اسے ہلکا سمجھا- اس سے بھی یہ سمجھانا مقصود ہے کہ محض آبروریزی ہی بڑا سنگین ہے کہ جس کی حد سو کوڑے یا رجم ہے بلکہ کسی کی عزت وآبرو پر اس طرح حملہ کرنا اور کسی عفت مآب خاندان کی تذلیل واہانت کا سروسامان کرنا بھی اللہ

Marfat.com

کے نزدیک بہت بڑا گناہ ہے' اسے ہلکا مت سمجھو۔ اسی لیے آگے پھر مزید تاکید کرتے ہوئے کہا کہ تم نے سنتے ہی یہ کیوں نہیں کہا کہ ہمیں ایسی بات منہ سے نکالنی بھی لائق نہیں۔ یہ یقیناً بہتان عظیم ہے۔ اسی لیے امام مالک فرماتے ہیں کہ جو نام نہاد مسلمان حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر بے حیائی کا الزام عائد کرے وہ کافر ہے کیوں کہ وہ اللہ کی اور قرآن کی تکذیب کرتا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۷۔ ''اللہ تعالیٰ تمہیں نصیحت کرتا ہے کہ پھر کبھی بھی ایسا کام نہ کرنا اگر تم سچے مومن ہو۔'' O---۱۸۔ ''اللہ تعالیٰ تمہارے سامنے اپنی آیتیں بیان فرما رہا ہے اور اللہ تعالیٰ علم و حکمت والا ہے۔'' O---۲۳۔ ''جو لوگ پاک دامن بھولی بھالی باایمان عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں وہ دنیا و آخرت میں ملعون ہیں اور ان کے لیے بڑا بھاری عذاب ہے۔'' O---۲۴۔ ''جبکہ ان کے مقابلے میں ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ پاؤں ان کے اعمال کی گواہی دیں گے۔'' O---۲۵۔ ''اس دن اللہ تعالیٰ انہیں پورا پورا بدلہ حق و انصاف کے ساتھ دے گا اور وہ جان لیں گے کہ اللہ تعالیٰ ہی حق ہے (اور وہی) ظاہر کرنے والا ہے۔'' O---۲۶۔ ''خبیث عورتیں خبیث مردوں کے لائق ہیں اور خبیث مرد خبیث عورتوں کے لائق ہیں اور پاک عورتیں پاک مردوں کے لائق ہیں اور پاک مرد پاک عورتوں کے لائق ہیں۔ ایسے پاک لوگوں کے متعلق جو کچھ بکواس (بہتان باز) کر رہے ہیں وہ ان سے بالکل بری ہیں' ان کے لیے بخشش ہے اور عزت والی روزی۔'' O

(سورۃ الممتحنہ ۶۰)---۱۲۔ ''اے پیغمبر! جب مسلمان عورتیں آپ سے ان باتوں پر بیعت کرنے آئیں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گی۔ چوری نہ کریں گی، زناکاری نہ کریں گی، اپنی اولاد کو نہ مار ڈالیں گی اور کوئی ایسا بہتان نہ باندھیں گی جو خود اپنے ہاتھوں پیروں کے سامنے گھڑ لیں اور کسی نیک کام میں تیری بے حکمی نہ کریں گی تو آپ ان سے بیعت کر لیا کریں، اور ان کے لیے اللہ سے مغفرت طلب کریں بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور معاف کرنے والا ہے۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: بیعت)

بہت بڑی خبر

(سورۃ ص ۳۸)---۶۵۔ ''کہہ دیجئے! کہ میں تو صرف خبردار کرنے والا ہوں اور بجز اللہ تعالیٰ واحد غالب کے اور کوئی لائق عبادت نہیں۔'' O---۶۶۔ ''جو پروردگار ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے' وہ زبردست اور بڑا بخشنے والا ہے۔'' O---۶۷۔ ''آپ فرما دیجئے کہ یہ بہت بڑی خبر ہے۔'' O---[یعنی میں تمہیں جس عذاب اخروی سے ڈرا رہا اور توحید کی دعوت دے رہا ہوں یہ بڑی خبر ہے' جس سے اعراض و غفلت نہ برتو' بلکہ اس پر توجہ دینے اور سنجیدگی سے غور کرنے کی ضرورت ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۶۸۔ ''جس سے تم بے پرواہ ہو رہے ہو۔'' O---۷۰۔ ''میری طرف فقط یہی وحی کی جاتی ہے کہ میں تو صاف صاف آگاہ کر دینے والا ہوں۔'' O---[یعنی میری ذمے داری ہے کہ میں وہ فرائض و سنن تمہیں بتا دوں جن کے اختیار کرنے سے تم عذاب الٰہی سے بچ جاؤ گے اور ان محرمات و معاصی کی وضاحت کر دوں جن کے اجتناب سے تم رضائے الٰہی کے اور بصورت دیگر اس کے غضب و عقاب کے مستحق قرار پاؤ گے۔ یہی وہ انداز ہے جس کی وحی میری طرف کی جاتی ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ النباء ۷۸)---۲۔ ''اس بڑی خبر کے متعلق۔'' O---[یہ سورت' ان سورتوں میں سے ایک ہے جو اعلان نبوت اور آغاز دعوت کے ابتدائی سالوں میں نازل ہوئیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس ہمہ گیر انقلاب کے داعی بن کر تشریف لائے تھے اس کی کامیابی کا انحصار' عقیدہ قیامت پر تھا اور اسی عقیدہ کو تسلیم کرنا' کفار مکہ کے لئے از حد مشکل تھا اس لئے اس سورت میں بھی قیامت کے بارے میں کفار کی غلط فہمیوں کو دور کیا جا رہا ہے اور ان کے سامنے اپنی قدرت کاملہ کے ایسے دلائل پیش کیے جا رہے ہیں کہ اگر وہ تعصب سے بلند ہو کر ان میں غور کریں' تو انہیں وقوع قیامت پر یقین آ جائے اور اس کے انعقاد میں جو گوناگوں حکمتیں ہیں وہ ان پر آشکارا ہو جائیں۔ اس خبر کو کہتے ہیں جس میں بہت بڑا فائدہ ہو۔ (المفردات) اس کو پھر عظیم کی صفت سے موصوف کیا' یعنی یہ خبر معمولی قسم کی نہیں' جس کا جاننا' نہ جاننا برابر ہے' بلکہ اس خبر کا بہت بڑا فائدہ ہے اور یہ اپنی ذات میں بہت ہی بڑی اور اہم ہے' اکثر مفسرین کی یہی رائے ہے کہ اس سے مراد قیامت کے وقوع کی خبر ہے۔ (از تفسیر اضیاء القرآن)]---۳۔ ''جس کے بارے میں یہ اختلاف کر رہے ہیں۔'' O---[یعنی جس بڑی خبر کی بابت ان کے درمیان اختلاف ہے' اس کے متعلق استفسار ہے' اس بڑی خبر سے بعض نے قرآن مجید مراد لیا ہے' کافر اس کے بارے میں مختلف باتیں کرتے تھے' کوئی اسے جادو' کوئی کہانت' کوئی شعر اور کوئی پہلوں کی کہانیاں بتلاتا تھا' بعض کے نزدیک اس سے مراد قیامت کا برپا ہونا اور دوبارہ زندہ ہونا ہے۔ اس میں بھی ان کے درمیان کچھ اختلاف تھا' کوئی بالکل انکار کرتا تھا کوئی صرف شک کا اظہار' بعض کہتے ہیں کہ سوال کرنے والے مومن و کافر دونوں ہی تھے' مومنین کا سوال تو اضافہ یقین اور ازدیاد بصیرت کے لئے تھا اور کافروں کا استہزاء اور تمسخر کے طور پر۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

Marfat.com

بہترین خلائق

(سورۃ البینۃ ۹۸) ---۷۔ ''(اور) یقینا جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے وہی ساری مخلوق سے بہتر ہیں۔'' O---[یعنی وہ خدا کی مخلوقات سے حتی کہ ملائکہ سے بھی افضل و اشرف ہیں، کیونکہ فرشتے نافرمانی کا اختیار ہی نہیں رکھتے' اور یہ اس کا اختیار رکھنے کے باوجود فرمانبرداری اختیار کرتے ہیں۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)] ---۸۔ ''ان کی جزا ان کے پروردگار کے ہاں ہیشگی کی جنتیں ہیں رواں ہوں گی جن کے نیچے نہریں، وہ ان میں تا ابد رہیں گے۔ اللہ تعالی ان سے راضی اور وہ اس سے راضی، یہ (سعادت) اس کو ملتی ہے جو اپنے رب سے ڈرتا ہے۔'' O---[ان کے ایمان و اطاعت اور اعمال کے سبب۔ اور اللہ کی رضامندی سب سے بڑی چیز ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

بہرے گونگے اندھے

(سورۃ البقرۃ ۲) ---۱۸۔ ''بہرے ہیں گونگے ہیں اندھے ہیں لہٰذا یہ (اب) نہ لوٹیں گے (سیدھے راستے کی طرف)۔'' O---۱۹۔ ''یا پھر (ان کی مثال ایسی ہے) جیسے زور کی بارش ہو رہی ہے آسمان سے، اس کے ساتھ ہی اندھیری گھٹائیں، کڑک اور چمک سے ٹھونسے لیتے ہیں اپنی انگلیاں کانوں میں بجلی کی کڑک کے، موت کے ڈر سے اور اللہ تعالی ہر طرف سے گھیرے میں لئے ہوئے ہے ان منکرین حق کو۔'' O---۱۷۱۔ ''اور مثال ان لوگوں کی جنہوں نے کفر کیا ایسی ہے جیسے کوئی شخص پکارے ان کو جو نہیں سنتے (کچھ) سوائے پکارنے اور چلانے کے بہرے ہیں، گونگے ہیں، اندھے ہیں سو وہ کچھ نہیں سمجھتے۔'' O

(سورۃ المائدۃ ۵) ---۷۱۔ ''اور وہ سمجھے کہ کوئی فتنہ پیدا نہ ہوگا سو وہ اندھے اور بہرے ہو گئے پھر اللہ تعالی نے ان پر توجہ کی مگر پھر ان میں بہت سے اندھے بہرے ہو گئے اور اللہ تعالی دیکھتا تھا جو وہ کرتے تھے۔'' O

(سورۃ الانعام ۸) ---۳۹۔ ''مگر جو لوگ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں وہ اندھیروں میں بہرے اور گونگے پڑے ہیں۔ جسے اللہ تعالی گمراہ کر دیتا ہے اور جسے سیدھے راستے پر ڈال دیتا ہے۔'' O

(سورۃ الانفال ۸) ---۲۲۔ ''اللہ تعالی کے نزدیک بدترین حیوان وہ بہرے گونگے لوگ ہیں جو سمجھتے نہیں۔'' O---۲۳۔ ''اور اگر اللہ تعالی ان میں کوئی بھلائی جانتا تو انہیں ضرور سنوا دیتا لیکن وہ انہیں سنوا بھی دیتا تو بھی وہ کنارا کرتے ہوئے منہ موڑ جاتے۔'' O

(سورۃ ہود ۱۱) ---۲۰۔ ''(اس سے پہلی آیت میں بتایا گیا جو لوگ اللہ تعالی پر جھوٹ گھڑتے ہیں اور اس کی راہ سے روکتے ہیں اور آخرت کے منکر ہیں) یہ لوگ (خداوند کریم کو) عاجز نہیں کر سکتے تھے۔ اور نہ اللہ تعالی کے سوا ان کا کوئی دوست تھا۔ ان کا عذاب دگنا کیا جائے گا۔ وہ سننے کے قابل نہ تھے۔ اور نہ دیکھ سکتے تھے۔'' O---۲۴۔ ''ان دو فریقوں کی مثال ایسی ہے جیسے (ایک) اندھا اور بہرا آدمی ہو اور (دوسرا) دیکھنے اور سننے والا۔ کیا دونوں مثال میں برابر ہیں؟ پھر کیا تم نصیحت نہ لو گے؟'' O

(سورۃ الرعد ۱۳) ---۱۶۔ ''آپ پوچھئے کہ آسمانوں اور زمین کا پروردگار کون ہے؟ کہہ دیجئے! اللہ تعالی۔ کہہ دیجئے، کہ کیا تم پھر بھی اس کے سوا اوروں کو حمایتی بنا رہے ہو جو خود اپنی جان کے بھی بھلے برے کا اختیار نہیں رکھتے۔ کہہ دیجئے! کیا اندھا اور بینا برابر ہو سکتا ہے؟ یا کیا اندھیریاں اور روشنی برابر ہو سکتی ہے۔ کیا جنہیں یہ اللہ تعالی کے شریک ٹھہراتے ہیں انہوں نے بھی اللہ کی طرح مخلوق پیدا کی ہے کہ ان کی نظر میں پیدائش مشتبہ ہو گئی ہے۔ کہہ دیجئے کہ صرف اللہ ہی تمام چیزوں کا خالق ہے وہ اکیلا ہے اور زبردست غالب۔'' O---۱۹۔ ''کیا وہ ایک شخص جو یہ علم رکھتا ہو کہ آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے جو اتارا گیا ہے وہ حق ہے۔ اس شخص جیسا ہو سکتا ہے جو اندھا ہو۔ نصیحت تو وہی قبول کرتے ہیں جو عقلمند ہوں۔'' O

(سورۃ بنی اسرائیل ۱۷) ---۷۲۔ ''اور جو کوئی اس جہان میں اندھا رہا، وہ آخرت میں بھی اندھا اور راستے سے بہت ہی بھٹکا ہوا رہے گا۔'' O ''اللہ تعالی جس کی راہنمائی کرے وہ تو ہدایت یافتہ ہے اور جسے وہ راہ سے بھٹکا دے ناممکن ہے کہ تو اس کا مددگار اس کے سوا کسی اور کو پائے، ایسے لوگوں کو ہم بروز قیامت اوندھے منہ حشر کریں گے، درآں حالیکہ وہ اندھے گونگے اور بہرے ہوں گے، ان کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔ جب کبھی وہ بجھنے لگے گی ہم ان پر اسے اور بھڑکا دیں گے۔'' O

(۲۰) ---۱۲۴۔ ''اور (ہاں) جو میری یاد سے روگردانی کرے گا اس کی زندگی تنگی میں رہے گی اور ہم اسے بروز قیامت اندھا کر کے اٹھائیں

Marfat.com

گے۔''O ---۱۲۵۔''وہ کہے گا کہ الٰہی! مجھے تو نے اندھا بنا کر کیوں اٹھایا؟ حالانکہ میں تو دیکھتا بھالتا تھا۔''O ---۱۲۶۔''(جواب ملے گا کہ) اسی طرح ہونا چاہیے تھا تو میری آئی ہوئی آیتوں کو بھول گیا تو آج تو بھی بھلا دیا جاتا ہے۔''O ---۱۲۷۔''ہم ایسا ہی بدلہ ہر اس شخص کو دیا کرتے ہیں جو حد سے گزر جائے اور اپنے رب کی آیتوں پر ایمان نہ لائے' اور بیشک آخرت کا عذاب نہایت ہی سخت اور باقی رہنے والا ہے۔''O

(سورۃ الانبیاء ۲۱) ---۴۵۔''کہہ دیجیے! میں تو تمہیں اللہ کی وحی کے ذریعہ آگاہ کر رہا ہوں مگر بہرے لوگ بات نہیں سنتے جبکہ انہیں آگاہ کیا جائے۔''O ---[یعنی قرآن سنا کر انہیں وعظ و نصیحت کر رہا ہوں اور یہی میری ذمہ داری اور منصب ہے۔ لیکن جن لوگوں کے کانوں کو اللہ نے حق کے سننے سے بہرا کر دیا آنکھوں پر پردہ ڈال دیا اور دلوں پر مہر لگا دی' ان پر اس قرآن کا اور وعظ و نصیحت کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الحج ۲۲) ---۴۶۔''کیا انہوں نے زمین میں سیر و سیاحت نہیں کی جو ان کے دل ان باتوں کے سمجھنے والے ہوتے یا کانوں سے ہی ان (واقعات) کو سن لیتے' بات یہ ہے کہ صرف آنکھیں ہی اندھی نہیں ہوتیں بلکہ وہ دل اندھے ہو جاتے ہیں جو سینوں میں ہیں۔''O

(سورۃ النمل ۲۷) ---۸۰۔''بیشک آپ نہ مردوں کو سنا سکتے ہیں اور نہ بہروں کو اپنی پکار سنا سکتے ہیں' جبکہ وہ پیٹھ پھیرے روگرداں جا رہے ہوں۔''O ---۸۱۔''اور نہ آپ اندھوں کو ان کی گمراہی سے ہٹا کر رہنمائی کر سکتے ہیں آپ تو صرف انہیں سنا سکتے ہیں جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے ہیں پھر وہ فرمانبردار ہو جاتے ہیں۔''O

(سورۃ الروم ۳۰) ---۵۲۔''بیشک آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے اور نہ بہروں کو (اپنی) آواز سنا سکتے ہیں جب کہ وہ پیٹھ پھیر کر مڑ گئے ہوں۔''O ---۵۳ ''اور نہ آپ اندھوں کو ان کی گمراہی سے ہدایت کرنے والے ہیں آپ تو صرف ان ہی لوگوں کو سناتے ہیں جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں پس وہی اطاعت کرنے والے ہیں۔''O

(سورۃ لقمان ۳۱) ---۷۔''جب اس کے سامنے ہماری آیتیں تلاوت کی جاتی ہیں تو تکبر کرتا ہوا اس طرح منہ پھیر لیتا ہے گویا اس نے سنا ہی نہیں گویا کہ اس کے دونوں کانوں میں ڈاٹ لگے ہوئے ہیں' آپ اسے دردناک عذاب کی خبر سنا دیجیے۔''O ---[یہ اس شخص کا حال ہے جو مذکورہ لہو و لعب کی چیزوں میں مگن رہتا ہے' وہ آیات قرآنیہ اور اللہ تعالیٰ و رسول کی باتیں سن کر بہرا بن جاتا ہے حالاں کہ وہ بہرا نہیں ہوتا اور اس طرح منہ پھیر لیتا ہے گویا اس نے سنا ہی نہیں' کیوں کہ اس کے سننے سے وہ ایذا محسوس کرتا ہے' اس لیے اس سے اس کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ وقراً کے معنی ہیں کانوں میں ایسا بوجھ جو اسے سننے سے محروم کر دے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ المومن ۴۰) ---۵۸۔''اندھا اور بینا برابر نہیں نہ وہ لوگ جو ایمان لائے اور بھلے کام کیے بدکاروں کے (برابر ہیں)' تم (بہت) کم نصیحت حاصل کر رہے ہو۔''O

(سورۃ حم السجدۃ ۴۱) ---۵۔''اور انہوں نے کہا کہ تو جس کی طرف ہمیں بلا رہا ہے ہمارے دل تو اس سے پردے میں ہیں اور ہمارے کانوں میں گرانی ہے اور ہم میں اور تجھ میں ایک حجاب ہے' اچھا تو اب اپنا کام کیے جا ہم بھی یقیناً کام کرنے والے ہیں۔''O ---[یعنی ہمارے اور آپ کے درمیان ایسا پردہ حائل ہے کہ آپ جو فرما رہے ہیں' وہ سن نہیں سکتے اور جو کر رہے ہیں' اسے دیکھ نہیں سکتے۔ اس لیے آپ ہمیں ہمارے حال پر چھوڑ دیں اور ہم آپ کو آپ کے حال پر چھوڑ دیں آپ ہمارے دین پر عمل نہیں کرتے' ہم آپ کے دین پر عمل نہیں کر سکتے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۶۔''آپ فرمائیے میں انسان ہی ہوں (بظاہر) تمہاری مانند۔ (البتہ) وحی کی جاتی ہے میری طرف کہ تمہارا معبود خداوند یکتا ہی ہے پس متوجہ ہو جاؤ اس کی طرف اور مغفرت طلب کرو اس سے۔ اور ہلاکت مشرکوں کے لیے۔''O ---[کفار کہتے تھے کہ ہمارے درمیان ایسا پردہ حائل ہے کہ افادہ اور استفادہ ممکن ہی نہیں۔ نہ آپ کا پیغام حق ہم تک پہنچ سکتا ہے اور نہ اسے قبول کر سکتے ہیں۔ ان کے اس قول کی تردید کی جا رہی ہے کہ تمہارا یہ خیال سراسر باطل ہے۔ اگر میں انسان نہ ہوتا فرشتہ یا جن ہوتا تو ہم ایک دوسرے کی بات سمجھ سکتے نہ سمجھا سکتے۔ جب تم بھی انسان ہو اور میں بھی انسان ہوں تو پھر ہم میں مغایرت کی کوئی ایسی دیوار چن دی گئی ہے کہ افہام و تفہیم کا دروازہ ہمیشہ کے لیے بند ہو۔ تمہارا یہ کہنا سراسر لغو اور باطل ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)] ---۷۔''جو زکوٰۃ نہیں دیتے اور آخرت کے بھی منکر ہی رہتے ہیں۔''O ---۱۳۔''اب بھی اگر روگرداں ہوں تو کہہ دیجیے! کہ میں تمہیں اس کڑک (عذاب آسمانی) سے ڈراتا ہوں جو مثل عادیوں اور ثمودیوں کی کڑک کے ہو گی۔''O

بھلائیاں، خوبیاں

(سورۃ النساء ۴) ---۱۲۷۔''اور فتویٰ پوچھتے ہیں تم سے عورتوں کے بارے میں' کہو! اللہ فتویٰ دیتا ہے تم کو ان کے معاملہ میں اور (متوجہ کرتا ہے)

Marfat.com

(قرآن) جو تلاوت کیا گیا تم پر کتاب میں ان یتیم عورتوں کے بارے میں جن کو نہیں دیتے تم وہ حق جو مقرر کیا گیا ہے ان کے لیے اور چاہتے ہو تم کہ ان سے خود نکاح کر لو (لالچ کی بنا پر) اور (متوجہ کرتا ہے) بے سہارا بچوں کی طرف اور یہ کہ قائم رہو تم یتیموں کے بارے میں انصاف پر اور جو کرو گے تم کوئی بھی بھلائی تو بیشک اللہ ہے اس سے پوری طرح باخبر۔"O (تفسیر کیلئے باب ۸، مضمون: یتیموں کے حقوق)

سورۃ التوبہ ۹)---۸۸۔"لیکن رسول ﷺ اور اس کے ساتھ ایمان لانے والے اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے جہاد کرتے ہیں اور انہی کے لئے بھلائیاں ہیں اور وہی کامیاب ہونے والے ہیں۔"O

بھوکے کو کھانا کھلانا

سورۃ المدثر ۷۴)---۴۰۔"کہ وہ بہشتوں میں (بیٹھے ہوئے) گناہ گاروں سے۔"O---۴۱۔"سوال کرتے ہوں گے۔"O---۴۲۔"تمہیں دوزخ میں کس چیز نے ڈالا۔"O---۴۳۔"وہ جواب دیں گے کہ ہم نمازی نہ تھے۔"O---۴۴۔"نہ مسکینوں کو کھانا کھلاتے تھے۔"O---[اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی انسان کو بھوک میں مبتلا دیکھنا اور قدرت رکھنے کے باوجود اس کو کھانا نہ کھلانا اسلام کی نگاہ میں کتنا بڑا گناہ ہے کہ آدمی کے دوزخی ہونے کے اسباب میں خاص طور پر اس کا ذکر کیا گیا ہے۔"O---[از تفسیر ۳۴ تفہیم القرآن]

سورۃ الدھر ۷۶)---۸۔"اور اللہ تعالیٰ کی محبت میں کھانا کھلاتے ہیں مسکین، یتیم اور قیدیوں کو۔"O---[قدیم زمانے میں دستور یہ تھا کہ قیدیوں کو ہتھکڑی اور بیڑیاں لگا کر روزانہ باہر نکالا جاتا اور وہ سڑکوں پر یا محلوں میں بھیک مانگ کر پیٹ بھرتے تھے۔ بعد میں اسلامی حکومت نے یہ طریقہ بند کیا۔ اس آیت میں قیدی سے مراد ہر وہ شخص ہے جو قید میں ہو، خواہ کافر ہو یا مسلمان، خواہ جنگی قیدی ہو یا کسی جرم میں قید کیا گیا ہو، خواہ اسے قید کی حالت میں کھانا دیا جاتا ہو یا بھیک منگوائی جاتی ہو، ہر حالت میں ایک بے بس آدمی کو جو اپنی روزی کے لئے خود کوئی کوشش نہ کر سکتا ہو، کھانا کھلانا ایک بڑی نیکی کا کام ہے۔]'[اگرچہ ایسے خود کسی غریب کو کھانا کھلانا بھی ایک بہت بڑی نیکی ہے، لیکن کسی حاجت مند کی دوسری حاجتیں پوری کرنا بھی ویسا ہی نیک کام ہے جیسا بھوکے کو کھانا کھلانا۔ مثلاً کوئی کپڑے کا محتاج ہے، یا کوئی بیمار ہے اور علاج کا محتاج ہے یا کوئی قرضدار ہے اور قرض خواہ اسے پریشان کر رہا ہے تو اس کی مدد کرنا کھانا کھلانے سے کم درجے کی نیکی نہیں ہے۔ اس لئے اس آیت میں نیکی کی ایک خاص صورت کو اس کی اہمیت کے لحاظ سے بطور مثال پیش کیا گیا ہے، ورنہ اصل مقصود حاجت مندوں کی مدد کرنا ہے۔(از تفسیر ۱۲، ۱۳ تفہیم القرآن)]

سورۃ الفجر ۸۹)---۱۵۔"انسان (کا یہ حال ہے کہ) جب اسے اس کا رب آزماتا ہے اور عزت و نعمت دیتا ہے تو وہ کہنے لگتا ہے کہ میرے رب نے مجھے عزت دار بنایا۔"O---۱۶۔"اور جب وہ اس کو آزماتا ہے اس کی روزی تنگ کر دیتا ہے تو وہ کہنے لگتا ہے کہ میرے رب نے میری اہانت کی (اور ذلیل کیا)۔"O---۱۷۔"ایسا ہرگز نہیں بلکہ (بات یہ ہے) کہ تم (ہی) لوگ یتیموں کی عزت نہیں کرتے۔"O---۱۸۔"اور مسکینوں کے کھلانے کی ایک دوسرے کو ترغیب نہیں دیتے۔"O---[ان کی بستی میں، ان کے محلے میں، بلکہ ان کے پڑوس میں کئی لوگ فاقہ کشی کر رہے ہوتے ہیں لیکن یہ اپنی رنگ رلیوں میں مصروف رہتے ہیں انہیں کبھی ان مسکینوں کی تکلیف کا احساس بھی نہیں ہوتا۔ نہ وہ خود ان کی طرف دست تعاون دراز کرتے ہیں نہ دیگر خوش حال لوگوں کو اس کی ترغیب دیتے ہیں۔ انسان کا دل ہمدردی کے جذبات سے خالی ہو جائے تو اس کی سنگدلی کی یہی کیفیت ہوتی ہے۔(از تفسیر ۱۳ اضیاء القرآن)]

سورۃ البلد ۹۰)---۱۳۔"وہ کسی گردن (غلام لونڈی) کو آزاد کرنا۔"O---۱۴۔"یا بھوک والے دن کھانا کھلانا۔"O---۱۵۔"کسی رشتہ دار یتیم کو۔"O---۱۶۔"یا خاکسار مسکین کو۔"O---[یہاں سے اس کٹھن راستہ کی تفصیل بیان کی جا رہی ہے جو انسان کے شایانِ شان ہے۔ فرمایا کرنے کا کام یہ تھا کہ وہ کسی غلام کو آزاد کرنے کیلئے اپنا مال خرچ کرتے، کسی رشتہ دار یتیم کو عام قحط سالی کے دنوں میں کھانے پینے کی ضروریات مہیا کرتے یا ایسے مسکین کو دست تعاون دراز کرتے، جس کو فقر و تنگ دستی نے خاک نشین بنا دیا ہے۔ بیشک ان امور میں مال خرچ کرنے سے ان کی شہرت کا ڈنکا نہ بجتا اس طرح ان کی دولت کی نمائش سے آنکھیں خیرہ نہ ہوتیں لیکن ضرورت مندوں کی امداد کر کے، ایک انسان کو غلامی کی زنجیروں سے آزاد کر کے، وہ ایسا کام کرتے جس کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑی قدر ہے۔ وہ مسکین جس میں اٹھنے کی سکت بھی نہیں، جسے سوال کرنے کی عادت بھی نہیں، جس میں اتنی ہمت بھی نہیں کہ وہ کسی کے سامنے حرف مدعا زبان پر لا سکے، ایسے شخص کی جب آپ امداد کریں گے تو وہ اس کو قبول کر لے گا۔ دل سے آپ کا شکر گزار بھی ہو گا، لیکن اس میں یہ ہمت ہی نہیں کہ وہ لوگوں کے سامنے آپ کی سخاوت کے گن گا سکے۔ اس لئے ایسے لوگوں پر اپنی ضرورت کے وقت اپنی دولت خرچ کرنا صرف ان لوگوں کا ہی کام ہے جو فقط اللہ تعالیٰ کی رضا کے متلاشی ہیں جو دنیا میں شہرت حاصل کرنے کے خواہش مند لوگ یہاں مال خرچ نہیں کر سکتے۔ وہ تو وہیں کریں گے جہاں انکی سخاوت کے گن گائے

Marfat.com

جائیں گے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

(سورۃ الماعون ۱۰۷)---۱۔ ''کیا آپ نے دیکھا ہے اس کو جو جھٹلاتا ہے (روز) جزا کو۔'' O---۲۔ ''پس یہی وہ (بدبخت) ہے جو دھکے دیتا ہے یتیم کو۔'' O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۸، مضمون: یتیموں کے حقوق]---۳۔ ''اور نہ ہی برانگیختہ کرتا ہے (دوسروں کو) کہ غریب کو کھانا کھلائیں۔'' ---[قیامت پر ایمان نہ رکھنے والے انسانی ہمدردی کے جذبے سے کس قدر بے بہرہ ہوتے ہیں' فرمایا کہ وہ خود تو ان یتیموں کی کچھ امداد نہ کر سکے۔ گنجائش نہ تھی یا بخل نے ہاتھ پکڑ لئے' لیکن دوسرے لوگوں کو تو ان مفلوک الحال لوگوں کی ضروریات زندگی فراہم کرنے کی ترغیب دے سکتے تھے وہ بدنصیب اس سے بھی قاصر ہے کوئی غریب ان کے نزدیک امداد و اعانت کا مستحق نہیں۔ انہوں نے ایک خود ساختہ ضابطہ بنا رکھا ہے کہتے ہیں (یس) یعنی اگر اس غریب کو فارغ البال کرنا مناسب ہوتا تو اللہ تعالیٰ کے ہاں کس چیز کی کمی تھی وہ خود اس کی ضروریات زندگی مہیا فرما دیتا۔ جب اس نے اسے مفلس و کنگال رہنے دیا ہے تو ہم ایسے گستاخ کیوں بنیں کہ ایسے شخص کی امداد کرکے مشیت خداوندی کا مقابلہ کریں۔ ان آیات میں غور فرمائیے' آپ کو پتہ چل جائے گا کہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں معاشرہ کے بے سہارا اور ضرورت مند افراد کی امداد اور ان کو ضروریات زندگی فراہم کرنے کو کتنی اہمیت دیتی ہے جو لوگ اسلامی تعلیمات کے اس پہلو کو درخور اعتنا نہیں سمجھتے وہ کتنے کوتاہ نظر ہیں اور ان کے رویہ میں کتنی سنگدلی اور کمینگی پائی جاتی ہے۔ (از تفسیر ۳ ضیاء القرآن)]

بوجھ

(سورۃ النحل ۱۶)---۲۴۔ ''ان سے جب دریافت کیا جاتا ہے کہ تمہارے پروردگار نے کیا نازل فرمایا ہے؟ تو جواب دیتے ہیں کہ اگلوں کی کہانیاں ہیں۔'' O---۲۵۔ ''اس کا نتیجہ ہوگا کہ قیامت کے دن یہ لوگ اپنے پورے بوجھ کے ساتھ ہی ان کے بوجھ کے بھی حصے دار ہوں گے جنہیں بے علمی سے گمراہ کرتے رہے۔ دیکھو تو کیسا برا بوجھ اٹھا رہے ہیں۔'' O---[یعنی ان کی زبانوں سے یہ بات اللہ تعالیٰ نے نکلوائی تا کہ وہ اپنے بوجھوں کے ساتھ دوسرے بوجھ بھی اٹھائیں۔ جس طرح کہ *حدیث میں ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا ''جس نے لوگوں کو ہدایت کی طرف بلایا' تو اس شخص کو ان تمام لوگوں کا اجر بھی ملے گا جو اس کی دعوت پر ہدایت کا راستہ اپنائیں گے اور جس نے گمراہی کی طرف بلایا تو اس کو ان تمام لوگوں کے گناہوں کا بار بھی اٹھانا پڑے گا جو اس کی دعوت سے گمراہ ہوئے''۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ بنی اسرائیل ۱۷)---۱۵۔ ''جو راہ راست حاصل کر لے وہ خود اپنے ہی بھلے کے لیے راہ یافتہ ہوتا ہے اور جو بھٹک جائے اس کا بوجھ اسی پر ہے، کوئی بوجھ والا کسی اور کا بوجھ اپنے اوپر نہ لادے گا اور ہماری سنت نہیں کہ رسول بھیجنے سے پہلے ہی عذاب کرنے لگیں۔'' O

(سورۃ طٰہٰ ۲۰)---۹۹۔ ''اسی طرح ہم تیرے سامنے پہلے کی گزری ہوئی وارداتیں بیان کر رہے ہیں اور یقیناً ہم تجھے اپنے پاس سے نصیحت عطا فرما چکے ہیں۔'' O---۱۰۰۔ ''اس سے جو منہ پھیر لے گا وہ یقیناً قیامت کے دن اپنا بھاری بوجھ لادے ہوئے ہوگا۔'' O

(سورۃ العنکبوت ۲۹)---۱۲۔ ''کافروں نے ایمانداروں سے کہا کہ تم ہماری راہ کی تابعداری کرو تمہارے گناہ ہم اٹھا لیں گے' حالانکہ وہ ان کے گناہوں میں سے کچھ بھی نہیں اٹھانے والے یہ تو محض جھوٹے ہیں۔'' O---[اللہ تعالیٰ فرمایا یہ جھوٹے ہیں۔ قیامت کا دن تو ایسا ہوگا کہ وہاں کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھائے گا' وہاں تو ایک دوست' دوسرے دوست کو نہیں پوچھے گا چاہے ان کے درمیان نہایت گہری دوستی ہو۔ حتیٰ کہ رشتے دار ایک دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائیں گے۔ اور یہاں بھی اس بوجھ کے اٹھانے کی نفی فرمائی۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۳۔ ''البتہ یہ اپنے بوجھ ڈھو لیں گے اور اپنے بوجھ کے ساتھ ہی اور بوجھ بھی۔ اور جو کچھ افترا پردازیاں کر رہے ہیں ان سب کی بابت ان سے باز پرس کی جائے گی۔'' O

(سورۃ فاطر ۳۵)---۱۸۔ ''کوئی بھی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا' اگر کوئی گراں بار دوسرے کو اپنا بوجھ اٹھانے کے لیے بلائے گا تو اس میں سے کچھ بھی نہ اٹھائے گا گو قرابت دار ہی ہو۔ تو صرف انہی کو آگاہ کر سکتا ہے جو غائبانہ طور پر اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور نمازوں کی پابندی کرتے ہیں اور جو بھی پاک ہو جائے وہ اپنے ہی نفع کے لیے پاک ہوگا۔ لوٹنا اللہ تعالیٰ ہی کی طرف ہے۔'' O

(سورۃ النجم ۵۳)---۳۷۔ ''اور وفادار ابراہیم (علیہ السلام) کے صحیفوں میں تھا۔'' O---۳۸۔ ''کہ کوئی شخص کسی دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا۔'' O

بیت اللہ شریف، خانہ کعبہ

(سورۃ البقرۃ ۲)---۱۲۵۔ ''اور جب بنایا ہم نے بیت اللہ کو مرکز لوگوں کے لئے اور امن کی جگہ اور (حکم دیا کہ) بناؤ مقام ابراہیم کو جائے نماز پڑھنے کی جگہ

Marfat.com

تاکید کی ہم نے ابراھیمؑ واسمٰعیلؑ کو یہ کہ پاک رکھنا تم دونوں میرے اس گھر کو طواف کرنے والوں، اعتکاف کرنے والوں اور رکوع وسجود کرنے والوں کے
لئے۔“O---۱۲۶۔”اور جب دُعا کی ابراھیمؑ نے اے میرے رب بنادے اس جگہ کو امن والا شہر اور رزق دے اس کے باشندوں کو ہر قسم کے پھلوں کا۔ان
کو جو ایمان لائیں ان میں سے اللہ تعالیٰ پر اور روزِ آخر پر۔رب نے فرمایا جو ایمان نہ لائے گا فائدہ پہنچاؤں گا میں اس کو بھی مگر قلیل پھر گھسیٹوں گا اس کو دوزخ
کے عذاب کی طرف اور وہ بدترین ٹھکانا ہے۔“O---۱۲۷۔”اور جب اٹھا رہے تھے ابراھیمؑ بنیادیں بیت اللہ کی اور اسماعیلؑ بھی (اور دُعا کرتے جاتے تھے)
اے ہمارے رب! قبول فرما ہم سے (یہ خدمت) بیشک تو ہی ہے سب کچھ سننے والا اور سب کچھ جاننے والا۔“O---۱۴۲۔”ضرور کہیں گے بیوقوف لوگ کہ
کس چیز نے پھیر دیا ہے مسلمانوں (کے رخ) کو ان کے اس قبلہ سے کہ تھے (پہلے) یہ جس پر۔کہو (اے نبی ﷺ) اللہ تعالیٰ ہی کا ہے مشرق اور مغرب، چلاتا
ہے وہ جسے چاہتا ہے سیدھے راستے پر۔“O---۱۴۳۔”اور اس طرح ہم نے بنادیا ہے تم کو ایک مرکزی امت تا کہ بنو تم گواہ لوگوں پر اور ہو رسول ﷺ تم پر
گواہی دینے والا اور نہیں مقرر کیا تھا ہم نے وہ قبلہ کہ تھے تم (پہلے) جس پر مگر اس غرض سے کہ دیکھیں ہم کہ کون پیروی کرتا ہے رسول ﷺ کی اور کون پھر جاتا
ہے اپنے الٹے پاؤں اور بیشک تھا یہ (قبلہ بدلنا) بہت گراں سوائے ان لوگوں کے جنہیں ہدایت دی اللہ نے اور نہیں ہے اللہ ایسا کہ ضائع کر دے تمہارا ایمان۔
بیشک اللہ تعالیٰ انسانوں پر بہت ہی مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔“O---۱۴۴۔”بیشک دیکھ رہے ہیں ہم بار بار اٹھانا تمہارے چہرے کا آسمان کی طرف سو
پھیرے دیتے ہیں ہم تمہیں اسی قبلے کی طرف جسے تم پسند کرتے ہو سو پھیر لو تم اپنا رخ طرف مسجد حرام کے اور جہاں بھی ہوا کرو تم پھیر لیا کرو اپنے رخ (نماز
میں) اسی کی جانب اور بیشک وہ لوگ جنہیں دی گئی کتاب الٰہی خوب جانتے ہیں کہ یہی (قبلہ) حق ہے ان کے رب کی طرف سے اور نہیں ہے اللہ بے خبر ان
کاموں سے جو یہ کر رہے ہیں۔“O---۱۴۵۔”اور وہ لوگ جنہیں کتاب دی گئی تھی یقیناً جانتے ہیں کہ یہ ان کے رب کی طرف سے حق ہے اور اللہ تعالیٰ ان
کے عملوں سے غافل بھی نہیں۔لیکن اگر تو ان لوگوں کے پاس جنہیں کتاب دی گئی تھی سب نشانیاں بھی لے آئے تو بھی وہ تیرے قبلے کی پیروی نہیں کریں گے نہ
تو ان کے قبلے کی پیروی کرے گا نہ وہ ایک دوسرے قبلے کی پیروی کریں گے اور اگر تو نے اس علم کے بعد جو تجھے آچکا یہ ان کی خواہشوں کی پیروی کی تب تو
ضرور ظالموں میں ہو جائے گا۔“O---۱۴۶۔”وہ لوگ جنہیں دی ہم نے کتاب پہچانتے ہیں نبی ﷺ کو جیسے پہچانتے ہیں اپنے بیٹوں کو لیکن کچھ لوگ ان میں
سے چھپاتے ہیں حق کو جانتے بوجھتے۔“O---۱۴۷۔”حق یہی ہے تیرے رب کی طرف سے پس تم ہرگز نہ ہونا شک کرنے والوں میں سے۔“O
---۱۴۸۔”اور ہر ایک کے لئے ہے رخ کرنے کی ایک سمت کہ وہ منہ کرتا ہے اس کی طرف سو سبقت لے جاؤ تم نیک کاموں میں جہاں کہیں بھی ہو گے تم۔
لائے گا تم کو اللہ تعالیٰ اکٹھا۔بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔“O---۱۴۹۔”اور جہاں سے بھی نکلو تم موڑو اپنا رخ (نماز میں) مسجد الحرام کی طرف اور
بیشک یہی حق ہے تمہارے رب کی طرف سے اور نہیں ہے اللہ تعالیٰ بے خبر اس سے جو تم کرتے ہو۔“O---۱۵۰۔”اور جہاں سے بھی نکلو تم موڑو اپنا رخ
(نماز میں) مسجد الحرام کی طرف اور جہاں کہیں بھی ہو تم موڑو اپنے رخ اسی کی جانب تا کہ نہ رہے لوگوں کے پاس تمہارے خلاف کوئی حجت سوائے ان کے جو
بے انصاف ہیں ان میں سے۔سو نہ ڈرو تم ان سے بلکہ مجھ ہی سے ڈرو (اور مسجد الحرام کی طرف رخ کرنا اس لئے ضروری ہے) تا کہ پورا کروں میں اپنا انعام تم
پر اور (اس کے لئے بھی) تا کہ تم ہدایت پاؤ۔“O---۱۵۱۔”(یہ قبلہ مقرر کرنا بھی اسی طرح کا انعام ہے) جیسا کہ بھیجا ہم نے تم میں ایک رسول تم میں ہی
سے جو پڑھ کر سناتا ہے تمہیں ہماری آیات اور پاک کرتا ہے تم کو اور تعلیم دیتا ہے تم کو کتاب اللہ کی اور حکمت کی اور سکھاتا ہے تم کو وہ باتیں جو تم نہیں جانتے
تھے۔“O

(سورۃ آل عمران ۳)---۹۶۔”بیشک پہلا گھر جو بنایا گیا (عبادت گاہ) لوگوں کے لئے یقیناً وہی ہے جو مکہ میں ہے، برکت والا اور مرکز ہدایت تمام
جہان والوں کے لئے۔“O---۹۷۔”اس میں ایسی نشانیاں ہیں جو اپنی صداقت کی خود گواہ ہیں۔مقام ابراھیمؑ ہے اور (یہ بات کہ) جو داخل ہوا اس میں مل
گیا اسے امن اور اللہ تعالیٰ کا حق ہے لوگوں پر کہ حج کرے اس کے گھر کا ہر وہ شخص جو استطاعت رکھتا ہو اس تک پہنچنے کی اور اگر کوئی انکار کرے تو بیشک اللہ تعالیٰ
بے نیاز ہے سب جہانوں سے۔“O [تفسیر کے لیے باب نمبر ۷، مضمون: حج وعمرہ]

(سورۃ المائدۃ ۵)---۲۔”اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے منسوب نشانوں کو بے حرمت نہ کرو، نہ حرمت والے مہینے کو، نہ قربانی کے جانوروں کو، نہ پٹے
والے جانوروں کو اور نہ اللہ کا فضل اور خوشی کی تلاش میں خانہ کعبہ کا قصد کرنے والوں کو۔اور جب تم احرام کھول دو تو شکار کر سکتے ہو۔اور کسی قوم کی دشمنی اس وجہ
سے کہ انہوں نے تمہیں خانہ کعبہ سے روکا تھا تمہیں اس بات پر نہ اکسائے کہ زیادتی کرو۔اور نیکی اور پرہیز گاری میں تعاون کرو مگر گناہ اور دشمنی میں تعاون نہ
کرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو کہ اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے۔“O---۹۷۔”اللہ تعالیٰ نے حرمت والے گھر کعبہ، اور حرمت کے مہینے اور قربانی اور پٹوں
والے جانوروں کو لوگوں کے قیام کا باعث بنایا ہے یہ اس لئے تا کہ تم جان لو کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور یہ کہ اللہ
تعالیٰ کو ہر بات کا علم ہوتا ہے۔“O

Marfat.com

بیت المعمور

(**سورۃ الطور ۵۲**)---۴۔''اور آباد گھر کی۔''O---[یہ بیت معمور، ساتویں آسمان پر وہ عبادت خانہ ہے جس میں فرشتے عبادت کرتے ہیں۔ یہ عبادت خانہ فرشتوں سے اس طرح بھرا ہوتا ہے کہ روزانہ اس میں ستر ہزار فرشتے عبادت کے لیے آتے ہیں جن کی پھر دوبارہ قیامت تک باری نہیں آتی۔ جیسا کہ احادیثِ معراج میں بیان کیا گیا ہے۔ بعض بیت معمور سے مراد خانہ کعبہ لیتے ہیں، جو عبادت کے لیے آنے والے انسانوں سے ہر وقت بھرا رہتا ہے۔ معمور کے معنی ہی آباد اور بھرے ہوئے کے ہیں۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

بیعت

(**سورۃ الفتح ۴۸**)---۱۰۔''(اے جانِ عالم) بیشک جو لوگ آپ کی بیعت کرتے ہیں در حقیقت وہ اللہ تعالیٰ سے بیعت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے پس جس نے توڑ دیا اس بیعت کو تو اس کے توڑنے کا وبال اس کی ذات پر ہوگا۔ اور جس نے ایفاء کیا اس عہد کو جو اس نے اللہ تعالیٰ سے کیا تو وہ اس کو اجرِ عظیم عطا فرمائے گا۔''O---[حضور رحمتِ عالم ﷺ حدیبیہ کے مقام پر خیمہ زن ہیں۔ کفارِ مکہ بضد ہیں کہ کسی قیمت پر مسلمانوں کو عمرہ کرنے کے لیے مکہ میں داخل نہیں ہونے دیں گے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ دربارِ رسالت کے سفیر بن کر مکہ گئے ہوئے ہیں۔ اسی اثنا میں یہ افواہ پھیلتی ہے کہ کفار نے حضرت عثمانؓ کو شہید کر دیا ہے۔ اگرچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضور ﷺ کے ساتھی جنگ کے لیے تیار ہو کر نہیں آئے تھے۔ احرام کی دو چادریں اور قربانی کے جانور، یہی ان کا زادِ سفر تھا۔ لیکن یکایک ایسی صورتِ حال پیدا ہوگئی کہ تعداد کی قلت اور اسلحہ کے فقدان کی پروا کیے بغیر محض قوتِ ایمانی پر بھروسہ کرتے ہوئے باطل سے ٹکرانا ناگزیر ہو گیا۔ چنانچہ رسولِ اکرم ﷺ ایک درخت کے نیچے تشریف فرما ہوتے ہیں اور بیعت کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔ حضرت جابرؓ راوی ہیں یہ بیعت اس بات پر تھی کہ جب تک ہمارے جسموں میں جان ہے، جب تک بدن میں خون کا ایک قطرہ موجود ہے ہم میدانِ جنگ میں ڈٹے رہیں گے اور اہلِ مکہ کو اس خیانت اور سفیر کشی کی عبرت ناک سزا دیں گے۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ غلامانِ حبیب کبریا علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات پروانہ وار دوڑ دوڑ کر حاضر ہو رہے ہیں اور اپنے آقا و مولا کے دستِ مبارک پر اپنا ہاتھ رکھ کر جاں بازی اور سرفروشی کی بیعت کر رہے ہیں۔ الغرض چودہ سو ہمراہیوں میں سے کوئی ایک بھی اس سعادت سے محروم نہ رہا۔ البتہ جد بن قیس جو حقیقت میں منافق تھا اس نے بیعت نہ کی۔ بخدا مجھے اب بھی وہ منظر نظر آ رہا ہے کہ وہ اپنی اونٹنی کے پیٹ کے ساتھ چمٹا ہوا ہے اور اپنے آپ کو لوگوں کی نظروں سے چھپانے کی کوشش کر رہا ہے۔(تفسیر از ضیاء القرآن)]---۱۸۔''یقیناً اللہ تعالیٰ مومنوں سے خوش ہو گیا جبکہ وہ درخت تلے آپ سے بیعت کر رہے تھے۔ ان کے دلوں میں جو تھا اسے اس نے معلوم کر لیا اور ان پر اطمینان نازل فرمایا اور انہیں قریب کی فتح عنایت فرمائی۔''O---[یہ ان اصحاب بیعت رضوان کے لیے رضائے الٰہی اور ان کے پکے سچے مومن ہونے کا سرٹیفکیٹ ہے، جنہوں نے حدیبیہ میں ایک درخت کے نیچے اپنے آقا و مولا کے دستِ مبارک پر بیعت کی کہ وہ قریش مکہ سے لڑیں گے اور راہ فرار اختیار نہیں کریں گے۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۹۔''اور بہت سی غنیمتیں جنہیں وہ حاصل کریں گے اور اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے۔''O

(**سورۃ الممتحنہ ۶۰**)---۱۲۔''اے پیغمبر! جب مسلمان عورتیں آپ سے ان باتوں پر بیعت کرنے آئیں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گی، چوری نہ کریں گی، زنا کاری نہ کریں گی، اپنی اولاد کو نہ مار ڈالیں گی اور کوئی ایسا بہتان نہ باندھیں گی جو خود اپنے ہاتھوں پیروں کے سامنے گھڑ لیں اور کسی نیک کام میں تیری بے حکمی نہ کریں گی تو آپ ان سے بیعت کر لیا کریں، اور ان کے لیے اللہ سے مغفرت طلب کریں بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور معاف کرنے والا ہے۔''O[یہ بیعت اس وقت لیتے جب عورتیں ہجرت کر کے آتیں، جیسا کہ صحیح بخاری تفسیر سورۃ ممتحنہ میں ہے۔ علاوہ ازیں فتح مکہ والے دن بھی آپ ﷺ نے قریش کی عورتوں سے بیعت لی۔ بیعت لیتے وقت آپ ﷺ صرف زبان سے عہد لیتے۔ کسی عورت کے ہاتھ کو آپ ﷺ نہیں چھوتے تھے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں ''اللہ کی قسم بیعت میں نبی ﷺ کے ہاتھ نے کبھی کسی عورت کے ہاتھ کو نہیں چھوا۔ بیعت کرتے وقت آپ ﷺ صرف یہ فرماتے، کہ میں نے تم سے ان باتوں پر تجھ سے بیعت لی۔''(صحیح البخاری، تفسیر سورۃ الممتحنۃ) بیعت میں آپ ﷺ یہ عہد بھی عورتوں سے لیتے تھے کہ وہ نوحہ نہیں کریں گی، گریبان نہیں چاک کریں گی، سر کے بال نہ نوچیں گی اور جاہلیت کی طرح بین نہیں کریں گی۔(صحیح بخاری و صحیح مسلم وغیرہما) ان بیعت میں نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ کا ذکر نہیں ہے، اس لیے کہ ارکان دین اور شعائر اسلام ہونے کے اعتبار سے محتاج وضاحت نہیں۔ آپ ﷺ نے بطور خاص ان چیزوں کی بیعت لی جن کا عام ارتکاب عورتوں سے ہوتا تھا، تاکہ وہ ارکان دین کی پابندی کی ساتھ ان چیزوں سے بھی اجتناب کریں۔ ان سے یہ بات O

Marfat.com

معلوم ہوئی کہ علما دعاۃ اور واعظین حضرات اپنا زورِ خطاب ارکان دین کے بیان کرنے میں ہی نہ صرف کریں جو پہلے ہی واضح ہیں، بلکہ ان خرابیوں اور رسموں کی بھی پر زور انداز میں تردید کیا کریں جو معاشرے میں عام ہیں اور نماز روزے کے پابند حضرات بھی ان سے اجتناب نہیں کرتے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

بیکار لکڑیاں

(سورۃ المنافقون ۶۳)---۱۔ "آپ کے پاس جب منافق آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم اس بات کے گواہ ہیں کہ بیشک آپ اللہ کے رسول ہیں' اور اللہ جانتا ہے کہ یقیناً آپ اس کے رسول ہیں۔ اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ منافق قطعاً جھوٹے ہیں۔" O---۲۔ "انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے پس اللہ کی راہ سے رک گئے بیشک بُرا ہے وہ کام جو یہ کر رہے ہیں۔" O---۳۔ "یہ اس سبب سے ہے کہ یہ ایمان لا کر پھر کافر ہو گئے پس ان کے دلوں پر مہر کر دی گئی۔ اب یہ نہیں سمجھتے۔" O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۰، مضمون: مہر دلوں پر]---۴۔ "جب آپ انہیں دیکھ لیں تو ان کے جسم آپ کو خوشنما معلوم ہوں' یہ جب باتیں کرنے لگیں تو آپ ان کی باتوں پر (اپنا) کان لگائیں' گویا کہ یہ لکڑیاں ہیں دیوار کے سہارے سے لگائی ہوئیں' ہر (سخت) آواز کو اپنے خلاف سمجھتے ہیں۔ یہی حقیقی دشمن ہیں ان سے بچو اللہ انہیں غارت کرے کہاں سے پھرے جاتے ہیں۔" O---[یعنی اپنی درازیٔ قد اور حسن و رعنائی، عدم فہم اور قلت خیر میں ایسے ہیں گویا کہ دیوار پر لگائی ہوئی لکڑیاں ہیں جو دیکھنے والوں کو تو بھلی لگتی ہیں لیکن کسی کو فائدہ نہیں پہنچا سکتیں۔ یا یہ مبتدا محذوف کی خبر ہے اور مطلب ہے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں اس طرح بیٹھتے ہیں جیسے دیوار کے ساتھ لگی ہوئی لکڑیاں ہیں جو کسی بات کو سمجھتی ہیں نہ جانتی ہیں۔ (فتح القدیر)]

بیویوں کی رضامندی

(سورۃ التحریم ۶۶)---۱۔ "اے نبی! جس چیز کو اللہ نے آپ کے لیے حلال کر دیا ہے اسے آپ کیوں حرام کرتے ہیں؟ (کیا) آپ اپنی بیویوں کی رضامندی حاصل کرنا چاہتے ہیں اور اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔" O---[اس سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ نے تحریم کا یہ فعل خود اپنی کسی خواہش کی بنا پر نہیں کیا تھا بلکہ آپ کی بیویوں نے یہ چاہا تھا کہ آپ ایسا کریں اور آپ نے محض اُن کو خوش کرنے کے لیے ایک حلال چیز اپنے لیے حرام کر لی تھی۔ یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تحریم کے اس فعل پر ٹوکنے کے ساتھ اُس کی اس وجہ کا ذکر خاص طور پر کیوں فرمایا؟ ظاہر ہے کہ اگر مقصودِ کلام صرف تحریمِ حلال سے آپ کو باز رکھنا ہوتا تو یہ مقصد پہلے فقرے سے پورا ہو جاتا تھا اور اس کی ضرورت نہ تھی کہ جس وجہ سے آپ نے یہ کام کیا تھا اُس کی بھی تصریح کی جاتی۔ اُس کو بطورِ خاص بیان کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مقصد صرف حضور ﷺ ہی کو تحریم حلال پر ٹوکنا نہیں تھا بلکہ ساتھ ساتھ ازواجِ مطہرات کو بھی اس بات پر متنبہ کرنا تھا کہ اُنہوں نے ازواجِ نبی ہونے کی حیثیت سے اپنی نازک ذمہ داریوں کا احساس نہ کیا اور حضور ﷺ سے ایک ایسا کام کرا دیا جس سے ایک حلال چیز کے حرام ہو جانے کا خطرہ پیدا ہو سکتا تھا۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]---[تفصیل کے لیے باب نمبر ۴، مضمون: حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ]---۳۔ "اور یاد کر جب نبی نے اپنی بعض عورتوں سے ایک پوشیدہ بات کہی پس جب اس نے اس بات کی خبر کر دی اور اللہ نے اپنے نبی کو اس پر آگاہ کر دیا تو نبی نے تھوڑی سی بات تو بتا دی اور تھوڑی سی ٹال گئے پھر جب نبی نے اپنی اس بیوی کو یہ بات بتائی تو وہ کہنے لگی اس کی خبر آپ کو کس نے دی۔ کہا سب جاننے والے پوری خبر رکھنے والے اللہ نے مجھے یہ بتلایا ہے۔" O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۴، مضمون: حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ]---[جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہ رضی اللہ عنہا کو بتلایا کہ تم نے میرا راز ظاہر کر دیا ہے تو وہ حیران ہوئیں کیونکہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ کسی کو یہ بات نہیں بتلائی تھی اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہیں یہ توقع نہیں تھی کہ وہ آپ کو بتلا دیں گی، کیونکہ وہ شریک معاملہ تھیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

بینا

(سورۃ المؤمن ۴۰)---۵۸۔ "اندھا اور بینا برابر نہیں نہ وہ لوگ جو ایمان لائے اور بھلے کام کیے بدکاروں کے (برابر ہیں)' تم (بہت) کم نصیحت حاصل کر رہے ہو۔" O

بیہودہ لٹریچر

(سورۃ لقمان ۳۱)---۶۔ "اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو لغو باتوں کو مول لیتے ہیں کہ بے علمی کے ساتھ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ سے بہکائیں اور اسے ہنسی

Marfat.com

بنائیں' یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے رسوا کرنے والا عذاب ہے۔" O---[قرآن کریم نے انسانی زندگی کا جو تصور پیش کیا ہے' اس سے واضح ہوتا ہے کہ زندگی بڑی قیمتی چیز ہے، اس کا ایک ایک لمحہ گراں بہا ہے۔ یہ ایسی مہلت ہے جو صرف ایک مرتبہ ہی ارزانی ہوتی ہے۔ انسان جب اپنا مقررہ وقت بسر کر بیٹھتا ہے' تو پھر دنیا بھر کے خزانے دے کر بھی اس میں ایک گھڑی کا اضافہ نہیں کیا جا سکتا۔ اچھے یا بُرے جو اعمال وہ کرتا ہے ان کے اچھے یا بُرے نتائج ضرور مرتب ہوتے ہیں اور وہ اپنے تمام اعمال و افعال کے لیے اپنے خالق و مالک کے ہاں جواب دہ ہے۔ اسی محدود اور مقررہ مدت میں اس نے اپنی عاقبت کو بھی سنوارنا ہے اپنی دنیوی زندگی کو بھی با مقصد' باوقار اور حتی الوسع آرام دہ بنانا ہے۔ مزید براں اپنی ذہنی' فکری اور روحانی صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر گلشن ہستی کے حسن اور بہار میں بھی اضافہ کرنا ہے۔ جو دین زندگی کو اتنی اہمیت دیتا ہے اس سے یہ توقع عبث ہے کہ وہ اپنے ماننے والوں کو عیش و عشرت اور لہو و لعب کی کھلی چھٹی دے گا اور اُنہیں بے مقصد زندگی بسر کرنے کی اجازت دے گا۔ اسی لیے قرآن کریم اور احادیث نبویہ میں تمام ایسے کاموں سے اجتناب کی بار بار تاکید کی گئی ہے جو لغو اور لایعنی ہوں۔ اس آیت کی شان نزول بیان کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے کہ کفار مکہ کی شدید مخالفت کے باوجود جب دین اسلام روز بروز پھیلتا چلا گیا اور قرآن کا حسنِ اعجاز لوگوں کے دلوں کو موہنے لگا، تو اسلام کی بڑھتی ہوئی مقبولیت کو ختم کرنے کے لیے نضر بن حارث نے ایک چال چلی' یہ تجارت پیشہ آدمی تھا۔ اپنے کاروبار کے سلسلہ میں مختلف ممالک ایران، عراق، شام وغیرہ میں اس کی بکثرت آمد و رفت تھی۔ وہاں سے وہ رستم و اسفندیار کے قصے، بادشاہوں کی جنگوں کی کہانیاں اور افسانے خرید کر لے آیا اور جب حضور سرورِ عالم ﷺ لوگوں کو کلام الٰہی پڑھ کر سنانے لگتے تو وہ بالمقابل اپنی مجلس جماتا اور لوگوں کو دلچسپ افسانے اور بے سر و پا کہانیاں سناتا جو کم فہم لوگوں کی تفریح طبع کا باعث ہوتیں، چنانچہ کئی لوگ قرآن کریم سننے کے بجائے اس کی مجلس میں شرکت کو ترجیح دیتے۔ اس ظالم نے فقط اسی پر اکتفا نہ کیا، بلکہ اس نے کئی پری پیکر لونڈیاں بھی خرید رکھی تھیں' جو رقص و سرود کے فن میں بھی ماہر تھیں۔ جب اسے پتہ چلتا کہ فلاں شخص اسلام کی طرف مائل ہو رہا ہے' تو وہ ان مہ وشوں کو اسکے اُوپر مسلط کر دیتا۔ جو گاتیں، ناچتیں اور ہر ذلیل حرکت سے اس کے دل کو لبھاتیں۔ حتیٰ کہ وہ حق کے حُسن دلکش سے بے خبر ہو جاتا۔ چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی' فرما کر ایسے لوگوں کے انجام بد سے پردہ اُٹھا دیا۔ علماء کرام کے ایک طبقہ نے غنا کے مطلقاً حرام ہونے کا فتویٰ دیا ہے اور اس میں اُنہوں نے موقع محل، سننے والے اور سنانے والے میں کوئی تفریق نہیں کی بلکہ ہر غنا کو حرام قرار دیا ہے۔ خواہ وہ کبھی بھی ہو۔ خوشی کی کسی مخصوص تقریب کے موقع پر ہو' خواہ اس سماع سے محبت الٰہی کے جذبہ کو تقویت حاصل ہوتی ہو۔ چنانچہ اس ضمن میں انہوں نے صُوفیائے کرام کے سماع کو بھی ہدف تنقید بنایا ہے اور ان پر خوب برسے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ علامہ قرطبی لکھتے ہیں، ترجمہ: اس غنا سے مراد وہ غنا ہے جو نفس کو حرکت دیتا ہے اور اسے ہوا و ہوس اور فسق و فجور پر برانگیختہ کرتا ہے۔ اس قسم کا غناء جس میں عورتوں کے حسن و جمال کا بیان ہو، جس میں شراب اور دیگر محرمات کی تعریف ہو۔ اس کے حرام ہونے میں کوئی اختلاف نہیں۔ بالاتفاق یہ لہو مذموم ہے، لیکن وہ غناء جو اس قسم کی قباحتوں سے پاک ہو، اس کا قلیل وقت کے لیے خوشی کے مواقع پر سننا جائز ہے مثلاً شادی اور عید وغیرہ یا مشقت طلب کاموں پر جوش دلانے کے لیے (قرطبی) اس کے بعد علامہ موصوف نے صوفیاء کے سماع پر اپنی مخصوص رائے ظاہر کی ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]---[اہل سعادت' جو کتاب الٰہی سے راہ یاب اور اس کے سماع سے فیض یاب ہوتے ہیں' ان کے ذکر کے بعد ان اہل شقاوت کا بیان ہو رہا ہے جو کلام الٰہی کے سننے سے تو اعراض کرتے ہیں۔ البتہ ساز و موسیقی' نغمہ و سرود اور گانے وغیرہ خوب شوق سے سنتے اور ان میں دلچسپی لیتے ہیں۔ خریدنے سے مراد یہی ہے کہ آلات طرب شوق سے اپنے گھروں میں لاتے اور پھر ان سے لذت اندوز ہوتے ہیں۔ یعنی گانا بجانا' اس کا ساز و سامان اور آلات' ساز و موسیقی اور ہر وہ چیز ہے جو انسانوں کو خیر اور معروف سے غافل کر دے۔ اس میں قصے' کہانیاں' افسانے' ڈرامے' ناول' اور جنسی اور سنسنی خیز لٹریچر' رسالے اور بے حیائی کے پرچارک اخبارات سب ہی آجاتے ہیں اور جدید ترین ایجادات ریڈیو' ٹی وی' وی سی آر' ویڈیو فلمیں وغیرہ بھی۔ عہد رسالت میں بعض لوگوں نے گانے بجانے والی لونڈیاں بھی اسی مقصد کے لیے خریدی تھیں کہ وہ لوگوں کا دل گانے سنا کر بہلاتی رہیں تا کہ قرآن و اسلام سے وہ دور رہیں۔ اس اعتبار سے اس میں گلوکارائیں بھی آجاتی ہیں جو آج کل فن کار' فلمی ستارہ اور ثقافتی سفیر اور پتہ نہیں کیسے کیسے مہذب' خوش نما اور دل فریب ناموں سے پکاری جاتی ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] (مزید تفسیر کیلئے باب ۱۱، مضمون: عذاب)

پاکیزہ معاشرہ

(سورۃ العصر ۱۰۳)---۱۔ "قسم ہے زمانہ کی۔" O---۲۔ "یقیناً ہر انسان خسارہ میں ہے۔" O---۳۔ "بجز ان (خوش نصیبوں) کے جو ایمان لے آئے اور نیک عمل کرتے رہے۔ نیز ایک دوسرے کو حق کی تلقین کرتے رہے اور ایک دوسرے کو صبر کی تاکید کرتے رہے۔" O---[اب ہمیں ان چاروں صفات کو دیکھنا چاہیے جن کے پائے جانے پر اس سورۃ کی رو سے انسان کا خسارے سے محفوظ رہنا موقوف ہے۔ ان میں پہلی صفت ایمان ہے۔][اب رہا یہ

Marfat.com

سوال کہ ایمان لانے سے کن چیزوں پر ایمان لانا مراد ہے' تو قرآن مجید میں پوری طرح اس بات کو بھی کھول کھول کر بیان کر دیا گیا ہے اس سے مراد اولاً اللہ کو ماننا ہے۔ محض اس کے وجود کو ماننا نہیں بلکہ اسے اس حیثیت سے ماننا ہے کہ وہی ایک خدا ہے خدائی میں کوئی اس کا شریک نہیں ہے وہی اس کا مستحق ہے کہ انسان اس کی عبادت' بندگی اور اطاعت بجالائے۔ وہی قسمتیں بنانے اور بگاڑنے والا ہے بندے کو اسی سے دُعا مانگنی چاہئے اور اسی پر توکل کرنا چاہئے وہی حکم دینے اور منع کرنے والا ہے بندے کا فرض ہے کہ اس کے حکم کی اطاعت کرے اور جس چیز سے اس نے منع کیا ہے اس سے رک جائے۔ وہ سب کچھ دیکھنے اور سننے والا ہے اس سے انسان کا کوئی فعل تو در کنار' وہ مقصد اور نیت بھی مخفی نہیں ہے جس کے ساتھ اس نے کوئی فعل کیا ہے۔ ثانیاً' رسول کو ماننا' اس حیثیت سے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا مامور کیا ہوا ھادی و رہنما ہے' اور جس چیز کی تعلیم بھی اس نے دی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے' برحق ہے' اور واجب التسلیم ہے۔ اسی ایمان بالرسالت میں ملائکہ' انبیاء' اور کتب الٰہیہ پر' اور خود قرآن پر بھی ایمان لانا شامل ہے' کیونکہ یہ ان تعلیمات میں سے ہے جو اللہ کے رسول نے دی ہیں۔ ثالثاً آخرت کو ماننا' اس حیثیت سے کہ انسان کی موجودہ زندگی پہلی اور آخری زندگی نہیں ہے' بلکہ مرنے کے بعد انسان کو دوبارہ زندہ ہو کر اٹھنا ہے۔ اپنے اعمال کا جو اس نے دُنیا کی اس زندگی میں کیے ہیں خدا کو حساب دینا ہے' اور اس محاسبہ میں جو لوگ نیک قرار پائیں انہیں جزا' اور جو بد قرار پائیں ان کو سزا ملنی ہے۔ یہ ایمان اخلاق اور سیرت و کردار کے لئے ایک مضبوط بنیاد فراہم کر دیتا ہے جس پر ایک پاکیزہ زندگی کی عمارت قائم ہو سکتی ہے۔ ورنہ جہاں سرے سے یہ ایمان ہی موجود نہ ہو وہاں انسان کی زندگی خواہ کتنی ہی خوشنما کیوں نہ ہو' اس کا حال ایک بے لنگر کے جہاز کا سا ہوتا ہے جو موجوں کے ساتھ بہتا چلا جاتا ہے اور کہیں قرار نہیں پکڑ سکتا۔] '[ایمان کے بعد دوسری صفت جو انسان کو خسارے سے بچانے کے لئے ضروری ہے وہ صالحات (نیک کاموں) پر عمل کرنا ہے۔ صالحات کا لفظ تمام نیکیوں کا جامع ہے جس سے نیکی اور بھلائی کی کوئی قسم چھوٹی نہیں رہ جاتی۔ لیکن قرآن کی رو سے کوئی عمل بھی اس وقت تک عمل صالح نہیں ہو سکتا جب تک اس کی جڑ میں ایمان موجود نہ ہو' اور وہ اس ہدایت کی پیروی میں نہ کیا جائے جو اللہ اور اس کے رسول نے دی ہے اسی لئے قرآن مجید میں ہر جگہ عمل صالح سے پہلے ایمان کا ذکر کیا گیا ہے اور اس سورہ میں بھی اس کا ذکر ایمان کے بعد ہی آیا ہے۔ کسی ایک جگہ بھی قرآن میں ایمان کے بغیر کسی عمل کو صالح نہیں کیا گیا ہے اور نہ عمل بلا ایمان پر کسی اجر کی امید دلائی گئی ہے۔ دوسری طرف یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ایمان وہی معتبر اور مفید ہے جس کے صادق ہونے کا ثبوت انسان اپنے عمل سے پیش کرے۔ ورنہ ایمان بلا عمل صالح محض ایک دعویٰ ہے جس کی تردید آدمی خود ہی کر دیتا ہے جب وہ اس دعوے کے باوجود اللہ اور اس کے رسول کے بتائے ہوئے طریقے سے ہٹ کر چلتا ہے۔ ایمان اور عمل صالح کا تعلق بیج اور درخت کا سا ہے۔ جب تک بیج زمین میں نہ ہو کوئی درخت پیدا نہیں ہو سکتا۔ لیکن اگر بیج زمین میں ہو اور کوئی درخت پیدا نہ ہو رہا ہو تو اس کے معنی یہ ہیں کہ بیج زمین میں دفن ہو کر رہ گیا۔ اسی بناء پر قرآن پاک میں جتنی بشارتیں بھی دی گئی ہیں انہی لوگوں کو دی گئی ہیں جو ایمان لا کر عمل صالح کریں' اور یہی بات اس سورہ میں بھی کی گئی ہے کہ انسان کو خسارے سے بچانے کے لئے جو دوسری صفت ضرورت ہے وہ ایمان کے بعد صالحات پر عمل کرنا ہے۔ بالفاظ دیگر عمل صالح کے بغیر محض ایمان آدمی کو خسارے سے نہیں بچا سکتا۔] '[مذکورہ بالا دو صفتیں تو وہ ہیں جو ایک ایک فرد میں ہونی چاہئیں۔ اس کے بعد یہ سورۃ دو مزید صفتیں بیان کرتی ہے۔ جو خسارے سے بچنے کے لئے ضروری ہیں' اور وہ یہ ہیں کہ یہ ایمان لانے اور عمل صالح کرنے والے لوگ ایک دوسرے کو حق کی نصیحت اور صبر کی تلقین کریں۔ اس کے معنی یہی ہیں کہ اول تو ایمان لانے اور نیک عمل کرنے والوں کو فرد فرد بن کر نہیں رہنا چاہئے بلکہ ان کے اجتماع سے ایک مومن و صالح معاشرہ وجود میں آنا چاہئے۔ دوسرے' اس معاشرے کے ہر فرد کو اپنی یہ ذمہ داری محسوس کرنی چاہئے کہ وہ معاشرے کو بگڑنے نہ دے' اس لئے اس کے تمام افراد پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ ایک دوسرے کو حق اور صبر کی تلقین کریں۔ حق کا لفظ باطل کی ضد ہے اور بالعموم یہ دو معنوں میں استعمال ہوتا ہے ایک صحیح اور سچی اور مطابق عدل و انصاف اور مطابق حقیقت بات' خواہ وہ عقیدہ و ایمان سے تعلق رکھتی ہو یا دُنیا کے معاملات سے۔ دوسرے' وہ حق جس کا ادا کرنا انسان پر واجب ہو' خواہ وہ خدا کا حق ہو یا بندوں کا حق یا خود اپنے نفس کا حق' پس ایک دوسرے کو حق کی نصیحت کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اہل ایمان کا یہ معاشرہ ایسا بے حس نہ ہو کہ اس میں باطل سر اٹھا رہا ہو اور حق کے خلاف کام کیے جا رہے ہوں' مگر لوگ خاموشی کے ساتھ اس کا تماشا دیکھتے رہیں' بلکہ اس معاشرے میں یہ روح جاری و ساری رہے کہ جب اور جہاں بھی باطل سر اٹھائے کلمہ حق کہنے والے اس کے مقابلے میں اٹھ کھڑے ہوں' اور معاشرے کا ہر فرد صرف خود ہی حق پرستی اور راستبازی اور عدل و انصاف پر قائم رہنے اور حق داروں کے حقوق ادا کرنے پر اکتفا نہ کرے بلکہ دوسروں کو بھی اس طرز عمل کی نصیحت کرے۔ یہ وہ چیز ہے جو معاشرے کو اخلاقی زوال و انحطاط سے بچانے کی ضامن ہے۔ اگر یہ روح کسی معاشرے میں موجود نہ رہے تو وہ خسران سے نہیں بچ سکتا اور اس خسران میں وہ لوگ بھی آخر کار مبتلا ہو کر رہتے ہیں جو اپنی جگہ حق پر قائم ہوں مگر اپنے معاشرے میں حق کو پامال ہوتے دیکھتے رہیں' یہی بات ہے جو سورۃ مائدہ میں فرمائی گئی ہے کہ بنی اسرائیل پر حضرت داؤدؑ اور حضرت عیسیٰؑ ابن مریم کی زبان سے لعنت کی گئی اور اس لعنت کی وجہ یہ تھی کہ ان کے معاشرے میں گناہوں اور زیادتیوں کا ارتکاب عام ہو رہا تھا اور لوگوں نے ایک دوسرے کو برے افعال سے روکنا چھوڑ دیا تھا (آیات ۷۸-۷۹) پھر اسی بات کو سورۃ اعراف میں اس طرح بیان فرمایا گیا ہے کہ بنی اسرائیل نے جب کھلم کھلا سبت کے

Marfat.com

احکام کی خلاف ورزی کر کے مچھلیاں پکڑنی شروع کر دیں تو ان پر عذاب نازل کر دیا گیا اور اس عذاب سے صرف وہی لوگ بچائے گئے جو اس گناہ سے روکنے کی کوشش کرتے تھے (آیات ۱۶۳ تا ۱۶۶) اور اسی بات کو سورۂ انفال میں یوں بیان کیا گیا ہے کہ بچو اس فتنے سے جس کی شامت مخصوص طور پر صرف انہی لوگوں تک محدود نہ رہے گی جنہوں نے تم میں سے گناہ کیا ہو (آیت ۲۵) اسی لئے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو امت مسلمہ کا فریضہ قرار دیا گیا ہے (آل عمران ۱۰۴) اور اس امت کو بہترین امت کہا گیا ہے جو یہ فریضہ انجام دے۔ (آل عمران ۱۱۰)]' [حق کی نصیحت کے ساتھ دوسری چیز جو اہل ایمان اور ان کے معاشرے کو خسارے سے بچانے کے لئے شرط لازم قرار دی گئی ہے وہ یہ ہے کہ اس معاشرے کے افراد ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کرتے رہیں یعنی حق کی پیروی اور اس کی حمایت میں جو مشکلات پیش آتی ہیں' اور اس راہ میں جن تکالیف سے' جن مشقتوں سے' جن مصائب سے' اور جن نقصانات اور محرومیوں سے انسان کو سابقہ پیش آتا ہے ان کے مقابلے میں وہ ایک دوسرے کو ثابت قدم رہنے کی تلقین کرتے رہیں۔ ان کا ہر فرد دوسرے کی ہمت بندھاتا رہے کہ وہ ان حالات کو صبر کے ساتھ برداشت کرے۔ (از تفسیر تفہیم القرآن)] (نیز ملاحظہ فرمائیں باب ۳، مضمون: انسان خسارے میں ہے۔)

پردہ

(**سورۃ النور ۲۴**) ---۳۱۔ ''مسلمان عورتوں سے کہو کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی عصمت میں فرق نہ آنے دیں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں۔'' [زینت سے مراد وہ لباس اور زیور ہے جو عورتیں اپنے حسن و جمال میں مزید نکھار پیدا کرنے کے لیے پہنتی ہیں' جسکی تاکید انہیں اپنے خاوندوں کے لیے کی گئی ہے۔ جب لباس اور زیور کا اظہار غیر مردوں کے سامنے عورت کے لیے ممنوع ہے تو جسم کو عریاں اور نمایاں کرنے کی اجازت اسلام میں کب ہو سکتی ہے؟ یہ تو بطریق اولیٰ حرام اور ممنوع ہوگا۔] ''سوائے اسکے جو ظاہر ہے۔'' [اس سے مراد وہ زینت اور حصہ جسم ہے جس کا چھپانا اور پردہ کرنا ممکن نہ ہو۔ جیسے کسی کو کوئی چیز پکڑاتے یا اس سے لیتے ہوئے ہتھیلیوں کا' یا دیکھتے ہوئے آنکھوں کا ظاہر ہو جانا۔ اس ضمن میں ہاتھ میں جو انگوٹھی پہنی ہوئی یا مہندی لگی ہو' آنکھوں میں سرمہ' کاجل ہو یا لباس اور زینت کو چھپانے کے لیے جو برقعہ یا چادر لی جاتی ہے' وہ بھی ایک زینت ہی ہے۔ تاہم یہ ساری زینتیں ایسی ہیں' جن کا اظہار بوقت ضرورت یا بوجہ ضرورت مباح ہے] ''اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈالے رہیں۔'' [تاکہ سر' گردن' سینے اور چھاتی کا پردہ ہو جائے' کیونکہ انہیں بھی بے پردہ کرنے کی اجازت نہیں ہے۔] ''اور اپنی آرائش کو کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں'' [یہ وہی زینت (سنگھار) یا آرائش ہے جسے ظاہر کرنے کی ممانعت اس سے پہلے کی گئی تھی۔ یعنی لباس اور زیور وغیرہ کی' جو چادر یا برقعہ کے نیچے ہوتی ہے۔ یہاں اس کا ذکر اب استثنا کے ضمن میں آیا ہے۔ یعنی ان ان لوگوں کے سامنے اس زینت کا اظہار جائز ہے۔] ''سوائے اپنے خاوندوں کے یا اپنے والد کے یا اپنے خسر کے یا اپنے لڑکوں کے یا اپنے خاوند کے لڑکوں کے یا اپنے بھائیوں کے یا اپنے بھتیجوں کے یا اپنے بھانجوں کے یا اپنے میل جول کی عورتوں کے یا غلاموں کے یا ایسے نوکر چاکر مردوں کے جو شہوت والے نہ ہوں یا ایسے بچوں کے جو عورتوں کے پردے کی باتوں سے مطلع نہیں اور اس طرح زور زور سے پاؤں مار کر نہ چلیں کہ ان کی پوشیدہ زینت معلوم ہو جائے۔'' [تاکہ پازیبوں کی جھنکار سے مرد اس کی طرف متوجہ نہ ہوں۔ اسی میں اونچی ایڑی کے وہ سینڈل بھی آ جاتے ہیں جنہیں عورت پہن کر چلتی ہے تو ٹک ٹک کی آواز زیور کی جھنکار سے کم نہیں ہوتی۔ اسی طرح احادیث میں آتا ہے کہ عورت کے لیے خوشبو لگا کر گھر سے باہر نکلنا جائز نہیں' جو عورت ایسا کرتی ہے' وہ بدکار ہے۔] ''اے مسلمانو! تم سب کے سب اللہ کی جناب میں توبہ کرو تاکہ تم نجات پاؤ۔'' ۞ [یہاں پردے کے احکام میں توبہ کا حکم دینے میں یہ حکمت معلوم ہوتی ہے کہ زمانہ جاہلیت میں ان احکام کی جو خلاف ورزی بھی تم کرتے رہے ہو' وہ چونکہ اسلام سے قبل کی باتیں ہیں' اس لیے اگر تم نے سچے دل سے توبہ کر لی اور ان احکام مذکورہ کے مطابق پردے کا صحیح اہتمام کر لیا تو فلاح و کامیابی اور دنیا و آخرت کی سعادت تمہارا مقدر ہے۔ (تفاسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]، [زمانہ جاہلیت میں عورتیں سروں پر ایک طرح کے کسادے سے باندھے رکھتی تھیں جن کی گرہ جوڑے کی طرح پیچھے چوٹی پر لگائی جاتی تھی۔ سامنے گریبان کا ایک حصہ کھلا رہتا تھا جس سے گلا اور سینے کا بالائی حصہ صاف نمایاں ہوتا تھا۔ چھاتیوں پر قمیص کے سوا اور کوئی چیز نہ ہوتی تھی اور پیچھے دو دو تین تین چوٹیاں لہراتی رہتی تھیں۔ اس آیت کے نزول کے بعد مسلمان عورتوں میں دوپٹہ رائج کیا گیا' جس کا مقصد یہ نہیں تھا کہ آج کل کی صاحبزادیوں کی طرح بس اسے بل دے کر گلے کا ہار بنا لیا جائے، بلکہ یہ تھا کہ اسے اوڑھ کر سر، کمر، سینہ، سب اچھی طرح ڈھانک لیے جائیں۔ اہل ایمان خواتین نے قرآن کا یہ حکم سنتے ہی فوراً جس طرح اس کی تعمیل کی اس کی تعریف کرتے ہوئے حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جب سورہ نور نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ سے اس کو سن کر لوگ اپنے گھروں کی طرف پلٹے اور جا کر انہوں نے اپنی بیویوں، بیٹیوں، بہنوں کو اس کی آیات سنائیں۔ انصار کی عورتوں میں سے کوئی ایسی نہ تھی جو آیت کے الفاظ سن کر اپنی جگہ بیٹھی رہ گئی ہو۔ ہر ایک اٹھی اور کسی نے اپنا کمر پٹہ کھول کر اور کسی نے چادر اٹھا کر فوراً اس کا دوپٹہ بنایا اور اوڑھ لیا۔ دوسرے روز صبح کی نماز کے وقت جتنی عورتیں مسجد نبوی میں حاضر ہوئیں سب دوپٹے

Marfat.com

اوڑھے ہوئے تھیں۔ اسی سلسلے کی ایک اور روایت میں حضرت عائشہ مزید تفصیل یہ بتاتی ہیں کہ عورتوں نے باریک کپڑے چھوڑ کر اپنے موٹے موٹے کپڑے چھانٹے اور ان کے دوپٹے بنائے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)] [یعنی عورتیں گھر کے اندر چلنے پھرنے میں بھی پاؤں اس قدر آہستہ رکھیں کہ اُن کے زیور کی جھنکار نہ سنی جائے۔ مسئلہ: اسی لئے چاہیے کہ عورتیں باجے دار جھانجھن نہ پہنیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ "اللہ تعالیٰ اس قوم کی دُعا نہیں قبول فرماتا جن کی عورتیں جھانجھن پہنتی ہوں"۔ اس سے سمجھنا چاہیے کہ جب زیور کی آواز عدم قبولِ دُعا کا سبب ہے۔ تو خاص عورت کی آواز اور اس کی بے پردگی کیسی موجب غضب الٰہی ہوگی پردے کی طرف سے بے پروائی تباہی کا سبب ہے (اللہ کی پناہ)۔ (تفسیر از کنز الایمان)] ---۵۸۔ "ایمان والو! تم سے تمہاری ملکیت کے غلاموں کو اور انہیں بھی جو تم میں سے بلوغت کو نہ پہنچے ہوں (اپنے آنے کی) تین وقتوں میں اجازت حاصل کرنی ضروری ہے۔ نماز فجر سے پہلے اور ظہر کے وقت جب کہ تم اپنے کپڑے اتار رکھتے ہو اور عشا کی نماز کے بعد، یہ تینوں وقت تمہاری (خلوت) اور پردہ کے ہیں۔ ان وقتوں کے ماسوا نہ تو تم پر کوئی گناہ ہے نہ ان پر۔ تم سب آپس میں ایک دوسرے کے پاس بکثرت آنے جانے والے ہو (ہی) اللہ اس طرح کھول کھول کر اپنے احکام تم سے بیان فرما رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ پورے علم اور کامل حکمت والا ہے۔"O--- [غلاموں سے مراد باندیاں اور غلام دونوں ہیں، تین اوقات ہیں۔ یہ تینوں اوقات ایسے ہیں کہ انسان گھر میں اپنی بیوی کے ساتھ بہ کار خاص مصروف، یا ایسے لباس میں ہو سکتا ہے کہ جس میں کسی کا ان کو دیکھنا جائز اور مناسب نہیں۔ اس لیے ان اوقات ثلاثہ میں گھر کے ان خدمت گزاروں کو اس بات کی اجازت نہیں ہے کہ وہ بغیر اجازت طلب کیے گھر کے اندر داخل ہوں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۵۹۔ "اور تمہارے بچے (بھی) جب بلوغت کو پہنچ جائیں تو جس طرح انکے اگلے لوگ اجازت مانگتے ہیں انہیں بھی اجازت مانگ کر آنا چاہیے اللہ تعالیٰ تم سے اسی طرح اپنی آیتیں بیان فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی علم و حکمت والا ہے۔"O---۶۰۔ "بڑی بوڑھی عورتیں جنہیں نکاح کی امید (اور خواہش ہی) نہ رہی ہو وہ اگر اپنے کپڑے اتار رکھیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں بشرطیکہ وہ اپنا بناؤ سنگھار ظاہر کرنے والیاں نہ ہوں، تاہم اگر ان سے بھی احتیاط رکھیں تو ان کے لیے بہت افضل ہے اور اللہ تعالیٰ سنتا جانتا ہے۔"O--- [ان سے مراد بوڑھی اور از کار رفتہ عورتیں ہیں جن کو حیض آنا بند ہو گیا ہو اور ولادت کے قابل نہ رہی ہوں۔ اس عمر میں بالعموم عورت کے اندر مرد کے لیے فطری طور پر جو جنسی کشش ہوتی ہے، وہ ختم ہو جاتی ہے، نہ وہ کسی مرد سے نکاح کی خواہش مند ہوتی ہیں، نہ مرد ہی ان کے لیے ایسے جذبات رکھتے ہیں۔ ایسی عورتوں کو پردے میں تخفیف کی اجازت دے دی گئی ہے "کپڑے اتار دیں" سے وہ کپڑا مراد ہے جو شلوار قمیص کے اوپر عورت پردے کے لیے بڑی چادر، یا برقعہ وغیرہ کی شکل میں لیتی ہے بشرطیکہ مقصد اپنی زینت اور بناؤ سنگھار کا اظہار نہ ہو۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی عورت اپنی جنسی کشش کھو جانے کے باوجود اگر بناؤ سنگھار کے ذریعے سے اپنی "جنسیت" کو نمایاں کرنے کے مرض میں مبتلا ہو تو اس تخفیف پردہ کے حکم سے وہ مستثنیٰ ہوگی اور اس کے لیے مکمل پردہ کرنا ضروری ہوگا۔] [یعنی مذکورہ بوڑھی عورتیں بھی پردے میں تخفیف نہ کریں بلکہ بدستور بڑی چادر یا برقعہ بھی استعمال کرتی رہیں تو یہ ان کے لیے زیادہ بہتر ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الاحزاب ۳۳**) ---۳۲۔ "اے نبی کی بیویو! تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو، اگر تم پرہیزگاری اختیار کرو تو نرم لہجے سے بات نہ کرو کہ جس کے دل میں روگ ہو وہ کوئی برا خیال کرے اور ہاں قاعدے کے مطابق کلام کرو۔"O--- [یہاں سے آخر پیراگراف تک کی آیات وہ ہیں جن سے اسلام میں پردے کے احکام کا آغاز ہوا ہے۔ ان آیات میں خطاب نبی ﷺ کی بیویوں سے کیا گیا ہے مگر مقصود تمام مسلمان گھروں میں ان اصلاحات کو نافذ کرنا ہے۔ ازواج مطہرات کو مخاطب کرنے کی غرض صرف یہ ہے کہ جب نبی ﷺ کے گھر سے اس پاکیزہ طرز زندگی کی ابتدا ہو گی تو باقی سارے مسلمان گھرانوں کی خواتین خود اس کی تقلید کریں گی، کیونکہ یہی گھر اُن کے لیے نمونہ کی حیثیت رکھتا تھا۔ بعض لوگ صرف اس بنیاد پر کہ ان آیات کا خطاب نبی ﷺ کی ازواج مطہرات سے ہے یہ دعویٰ کر بیٹھتے ہیں کہ یہ احکام انہی کے لیے خاص ہیں۔ لیکن آگے ان آیات میں جو کچھ فرمایا گیا ہے اسے پڑھ کر دیکھ لیجیے۔ کونسی بات ایسی ہے جو حضور ﷺ کی ازواج کے لیے خاص ہو اور باقی مسلمان عورتوں کے لیے مطلوب نہ ہو؟ کیا اللہ تعالیٰ کا منشا یہی ہو سکتا تھا کہ صرف ازواج مطہرات ہی گندگی سے پاک ہوں اور وہی اللہ و رسول ﷺ کی اطاعت کریں اور وہی نمازیں پڑھیں اور زکوٰۃ دیں؟ اگر یہ منشا نہیں ہو سکتا تو پھر گھروں میں چین سے بیٹھنے اور تبرج جاہلیت سے پرہیز کرنے اور غیر مردوں کے ساتھ زبان سے بات نہ کرنے کا حکم ان کے لیے کیسے خاص ہو سکتا ہے اور باقی مسلمان عورتیں اس سے مستثنیٰ کیسے ہو سکتی ہیں؟ کیا کوئی معقول دلیل ایسی ہے جس کی بنا پر ایک ہی سلسلے کلام کے مجموعی احکام میں سے بعض کو عام اور بعض کو خاص قرار دیا جائے؟ رہا یہ فقرہ کہ "تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو"، تو اس سے بھی یہ مطلب نہیں نکلتا کہ عام عورتوں کو تو بن ٹھن کر نکلنا چاہیے اور غیر مردوں سے خوب لگاوٹ کی باتیں کرنی چاہییں، البتہ تم ایسا طرز عمل اختیار نہ کرو۔ بلکہ اس کے برعکس یہ طرز کلام کچھ اس طرح کا ہے جیسے ایک شریف آدمی اپنے بچے سے کہتا ہے کہ "تم بازاری بچوں کی طرح نہیں ہو، تمہیں گالی نہ بکنی چاہیے"۔ اس سے کوئی عقلمند آدمی بھی کہنے والے کا یہ مدعا اخذ نہ کرے گا کہ وہ صرف اپنے بچے کے لیے گالیاں بکنے کو برا سمجھتا ہے دوسرے بچوں میں یہ عیب موجود رہے تو اسے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔] --- [یعنی ضرورت پیش آنے پر کسی مرد سے بات کرنے میں مضایقہ نہیں

Marfat.com

ہے، لیکن ایسے مواقع پر عورت کا لہجہ اور اندازِ گفتگو ایسا ہونا چاہیے جس سے بات کرنے والے مرد کے دل میں کبھی یہ خیال تک نہ گزر سکے کہ اس عورت سے کوئی رتوقع بھی قائم کی جاسکتی ہے۔ اُس کے لہجے میں کوئی لوچ نہ ہو، اُس کی باتوں میں کوئی لگاوٹ نہ ہو، اُس کی آواز میں دانستہ کوئی شیرینی گھلی ہوئی نہ ہو جو سننے والے مرد کے جذبات میں انگیخت پیدا کردے اور اسے آگے قدم بڑھانے کی ہمت دلائے۔ اس طرزِ گفتگو کے متعلق اللہ تعالیٰ صاف فرماتا ہے کہ یہ کسی ایسی عورت کو زیب نہیں دیتا جس کے دل میں خدا کا خوف اور بدی سے پرہیز کا جذبہ ہو۔ دوسرے الفاظ میں یہ فاسقات و فاجرات کا طرزِ کلام ہے نہ کہ مومنات متقیات کا۔ اس کے ساتھ اگر سورۂ نور کی وہ آیت بھی دیکھی جائے جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اور وہ زمین پر اس طرح پاؤں مارتی ہوئی نہ چلیں کہ جو زینت انہوں نے چھپا رکھی ہے اس کا علم لوگوں کو ہو) تو ربّ العٰلمین کا صاف منشا یہ معلوم ہوتا ہے کہ عورتیں خواہ مخواہ اپنی آواز یا اپنے زیوروں کی جھنکار غیر مردوں کو نہ سنائیں اور اگر بضرورت اجنبیوں سے بولنا پڑ جائے تو پوری احتیاط کے ساتھ بات کریں۔ اسی بنا پر عورت کے لیے اذان دینا ممنوع ہے۔ نیز اگر نماز باجماعت میں کوئی عورت موجود ہو اور امام کوئی غلطی کرے تو مرد کی طرح سبحان اللہ کہنے کی اُسے اجازت نہیں ہے بلکہ اس کو صرف ہاتھ پر ہاتھ مار کر آواز پیدا کرنی چاہیے تا کہ امام متنبہ ہوجائے۔ اب ذرا یہ سوچنے کی بات ہے کہ جو دین عورت کو غیر مرد سے بات کرتے ہوئے بھی لوچدار اندازِ گفتگو اختیار کرنے کی اجازت نہیں دیتا اور اسے مردوں کے سامنے بلاضرورت آواز نکالنے سے بھی روکتا ہے' کیا وہ کبھی اس کو پسند کرسکتا ہے کہ عورت اسٹیج پر آکر گائے' ناچے' تھرکے' بھاؤ بتائے اور ناز و نخرے دکھائے؟ کیا وہ اس کی اجازت دے سکتا ہے کہ ریڈیو پر عورت عاشقانہ گیت گائے اور سریلے نغموں کے ساتھ فحش مضامین سنا سنا کر لوگوں کے جذبات میں آگ لگائے؟ کیا وہ اسے جائز رکھ سکتا ہے کہ عورتیں ڈراموں میں کبھی کسی کی بیوی اور کبھی کسی کی معشوقہ کا پارٹ ادا کریں؟ یا ہوائی میزبان (Air hostels) بنائی جائیں اور انھیں خاص طور پر مسافروں کا دل لبھانے کی تربیت دی جائے؟ یا کلبوں اور اجتماعی تقریبات اور مخلوط مجالس میں بن ٹھن کر آئیں اور مردوں سے خوب گھل مل کر بات چیت اور ہنسی مذاق کریں؟ یہ کلچر آخر کس قرآن سے برآمد کی گئی ہے؟ خدا کا نازل کردہ قرآن تو سب کے سامنے ہے۔ اس میں کہیں اس کلچر کی گنجائش نظر آتی ہو تو اس مقام کی نشاندہی کردی جائے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]---۳۳۔ ''اور اپنے گھروں میں قرار سے رہو اور قدیم جاہلیت کے زمانے کی طرح اپنے بناؤ کا اظہار نہ کرو اور نماز ادا کرتی رہو اور زکوٰۃ دیتی رہو اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت گزاری کرو۔ اللہ تعالیٰ یہی چاہتا ہے کہ اے نبی کی گھر والیو! تم سے وہ (ہر قسم کی) گندگی کو دور کردے اور تمہیں خوب پاک کردے۔'' O---[اس میں گھر سے باہر نکلنے کے آداب بتلا دیئے کہ اگر باہر جانے کی ضرورت پیش آئے تو بناؤ سنگھار کرکے یا ایسے انداز سے' جس سے تمہارا بناؤ سنگھار ظاہر ہو' مت نکلو۔ جیسے بے پردہ ہو کر' جس سے تمہارا سر' چہرہ' بازو اور چھاتی وغیرہ لوگوں کو دعوت نظارہ دے۔ بلکہ بغیر خوشبو لگائے' سادہ لباس میں ملبوس اور باپردہ باہر نکلو۔ قرآن نے واضح کردیا ہے کہ یہ تبرج' جاہلیت ہے' جو اسلام سے پہلے تھی اور آئندہ بھی' جب کبھی اسے اختیار کیا جائے گا' یہ جاہلیت ہی ہوگی' اسلام سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے' چاہے اس کا نام کتنا ہی خوش نما' دل فریب رکھ لیا جائے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۵۳۔ ''اے ایمان والو! جب تک تمہیں اجازت نہ دی جائے تم نبی کے گھروں میں نہ جایا کرو کھانے کے لیے ایسے وقت میں کہ اس کے پکنے کا انتظار کرتے رہو بلکہ جب بلایا جائے جاؤ اور جب کھا چکو نکل کھڑے ہو' وہیں باتوں میں مشغول نہ ہو جایا کرو۔ نبی کو تمہاری اس بات سے تکلیف ہوتی ہے۔ تو وہ لحاظ کر جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ (بیان) حق میں کسی کا لحاظ نہیں کرتا' جب تم نبی کی بیویوں سے کوئی چیز طلب کرو تو پردے کے پیچھے سے طلب کرو' تمہارے اور ان کے دلوں کے لیے کامل پاکیزگی یہی ہے' نہ تمہیں یہ جائز ہے کہ تم رسول اللہ کو تکلیف دو اور نہ تمہیں یہ حلال ہے کہ آپ کے بعد کسی وقت بھی آپ کی بیویوں سے نکاح کرو۔ (یاد رکھو) اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ بہت بڑا (گناہ) ہے۔'' O ---[یہی آیت ہے جس کو آیت حجاب کہا جاتا ہے۔ بخاری میں حضرت انس بن مالکؓ کی روایت ہے کہ حضرت عمرؓ اس آیت کے نزول سے پہلے متعدد مرتبہ حضور ﷺ سے عرض کرچکے تھے کہ یارسول اللہ ﷺ آپ کے ہاں بھلے اور بُرے سب ہی قسم کے لوگ آتے ہیں۔ کاش آپ اپنی ازواجِ مطہرات کو پردہ کرنے کا حکم دے دیتے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمرؓ نے ازواجِ رسول ﷺ سے کہا کہ ''اگر آپ کے حق میں میری بات مانی جائے تو کبھی میری نگاہیں آپ کو نہ دیکھیں''۔ لیکن رسول اللہ ﷺ چونکہ قانون سازی میں خود مختار نہ تھے، اس لیے آپ اشارۂ الٰہی کے منتظر رہے۔ آخر کار یہ حکم آگیا کہ محرم مردوں کے سوا (جیسا کہ آگے آیت ۵۵ میں آرہا ہے) کوئی مرد حضور ﷺ کے گھر میں نہ آئے اور جس کو بھی خواتین سے کوئی کام ہو وہ پردے کے پیچھے سے بات کرے۔ اس حکم کے بعد ازواجِ مطہرات کے گھروں میں دروازوں پر پردے لٹکا دیئے گئے اور چونکہ حضور ﷺ کا گھر تمام مسلمانوں کے لیے نمونے کا گھر تھا' اس لیے تمام مسلمانوں کے گھروں پر بھی پردے لٹک گئے۔ آیت کا آخری فقرہ خود اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ جو لوگ بھی مردوں اور عورتوں کے دل پاک رکھنا چاہیں انہیں یہ طریقہ اختیار کرنا چاہیے۔ اب جس شخص کو بھی خدا نے بینائی عطا کی ہے وہ خود دیکھ سکتا ہے کہ جو کتاب مردوں کو عورتوں سے رُو در رُو بات کرنے سے روکتی ہے اور پردے کے پیچھے سے بات کرنے کی مصلحت یہ بتاتی ہے کہ ''تمہارے اور ان کے دلوں کی پاکیزگی کے لیے یہ طریقہ زیادہ مناسب ہے''، اُس میں سے آخر یہ نرالی روح کیسے کشید کی جاسکتی ہے کہ مخلوط مجالس اور مخلوط تعلیم اور جمہوری ادارات اور دفاتر میں مردوں اور عورتوں کا بے

Marfat.com

تکلف میل جول بالکل جائز ہے اور اس سے دلوں کی پاکیزگی میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ کسی کو قرآن کی پیروی نہ کرنی ہو تو اس کے لیے زیادہ معقول طریقہ یہ ہے کہ وہ اس کی خلاف ورزی کرے اور صاف کہے کہ میں اس کی پیروی نہیں کرنا چاہتا۔ لیکن یہ تو بڑی ہی ذلیل حرکت ہے کہ وہ قرآن کے صریح احکام کی خلاف ورزی بھی کرے اور پھر ڈھٹائی کے ساتھ یہ بھی کہے کہ یہ اسلام کی "روح" ہے جو میں نے نکال لی ہے۔ آخر وہ اسلام کی کونسی روح ہے جو قرآن وسنت کے باہر کسی جگہ ان لوگوں کو مل جاتی ہے؟ (تفسیر از تفہیم القرآن)]---۵۴۔ "تم کسی چیز کو ظاہر کر دیا مخفی رکھو اللہ تعالیٰ تو ہر ہر چیز کا بخوبی علم رکھنے والا ہے۔" O---۵۵۔ "ان عورتوں پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ اپنے باپوں اور اپنے بیٹوں اور بھائیوں اور بھتیجوں اور بھانجوں اور اپنی (میل جول کی) عورتوں اور ملکیت کے ماتحتوں (لونڈی غلام) کے سامنے ہوں۔ (عورتو!) اللہ تعالیٰ سے ڈرتی رہو۔ اللہ تعالیٰ یقیناً ہر چیز پر شاہد ہے۔" O---[اس مقام پر عورتوں کو تقویٰ کا حکم دے کر واضح کر دیا کہ اگر تمہارے دلوں میں تقویٰ ہوگا تو پردے کا جو اصل مقصد ہے' قلب ونظر کی طہارت اور عصمت کی حفاظت ہے' وہ یقیناً تمہیں حاصل ہوگا' ورنہ حجاب کی ظاہری پابندیاں تمہیں گناہ میں ملوث ہونے سے نہیں بچا سکیں گی۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۵۹۔ "اے نبی! اپنی بیویوں سے اور اپنی صاحبزادیوں سے اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادریں لٹکا لیا کریں' اس سے بہت جلد ان کی شناخت ہو جایا کرے گی پھر نہ ستائی جائیں گی' اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔" O---[تمام جاہلی تہذیبوں میں خواہ شرقی ہوں یا غربی' قدیم ہوں یا جدید' عورت کو ایک کھلونا ہی سمجھا جاتا رہا اور سمجھا جاتا ہے۔ ہوسناک نگاہیں اس کا تعاقب کرنے میں ذرا شرم محسوس نہیں کرتیں۔ جب تک عورت اپنے حقوق سے بے خبر اور محروم تھی' اسوقت تک حکماً اسے محفل رقص وسرور کی زینت بننے پر مجبور کیا جاتا رہا۔ اور جب اُسے اپنے حقوق سے آگاہی ہوئی تو پرانے شکاریوں نے اُس کو پھانسنے کے لیے نیا جال بچھا دیا۔ اُنہوں نے اپنا سارا فلسفہ اور زورِ قلم اس کو یہ باور کرانے میں صرف کر دیا کہ اب تو آزاد ہے۔ تجھے یہ حق پہنچتا ہے کہ تُو بن سنور کر سات سنگھار کر کے گھر سے نکلے۔ اس کے بعد تیرا جی چاہے تو بازاروں اور شاہراہوں پر محوِ خرام رہے' چاہے کسی قہوہ خانے کی آرائش میں اضافہ کرے' چاہے کسی شبینہ کلب میں یا بزمِ عیش و طرب میں اپنے حسن کی نمائش کرے کسی کو حق نہیں پہنچتا کہ تیری اس آزادی میں روڑا اٹکائے۔ اللہ تعالیٰ جس طرح مردوں کا خالق ہے اسی طرح عورتیں بھی اس کی مخلوق ہیں' وہ دونوں سے پیار کرتا ہے اور اُسے دونوں کی خیر خواہی مطلوب ہے۔ وہ جس طرح مردوں کو آبرومندانہ اور باوقار زندگی گزارنے کا حکم دیتا ہے۔ اسی طرح وہ عورت کو بھی عفت وعصمت اور شرم وحیا کا پیکر بن کر رہنے کی تلقین کرتا ہے۔

مدینہ طیبہ میں یہود ومشرکین کی کافی تعداد تھی جن کے اوباش نوجوان شرم وحیا کی قدروں سے ناواقف اور فسق وفجور کے دلدادہ تھے۔ ان کی دُوسری کمینہ حرکات کے علاوہ ایک رذیل عادت یہ بھی تھی کہ جب عورتیں اپنے گھروں سے کسی ضروری کام کے لیے نکلتیں تو وہ ان کا دُور تک تعاقب کرتے۔ خصوصاً شام کے منہ اندھیرے میں جب مستورات قضائے حاجت کے لیے باہر جاتیں تو راستوں پر نشیبی جگہوں پر درختوں کی اوٹ میں کھڑے ہو جاتے اور جب کوئی عورت اُدھر نکلتی تو اس کو پھانسنے کی کوشش کرتے۔ یہ اُن کے ہاں عام دستور تھا۔ اسکو زیادہ معیوب بھی نہیں سمجھا جاتا تھا۔ ان کے بڑے بوڑھے بھی ایسی حرکتوں کو جوانی کی مستیاں کہہ کر ٹال مٹول کر دیا کرتے۔ جب حضور ﷺ نے یثرب کی سرزمین کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے مشرف کیا اور مسلمان خواتین کو بھی ضروری کاموں کے لیے گھر سے نکلنا پڑتا' تو وہ اوباش یہی رذیل حرکتیں کرتے۔ اگر انہیں ٹوکا جاتا' تو وہ کہتے ہم پہچان نہیں سکے کہ یہ مسلم خاتون ہے ورنہ ہماری کیا مجال تھی کہ ہم ایسا کرتے۔ چنانچہ مسلمانوں نے اپنی اس تکلیف کا تذکرہ بارگاہِ رسالت میں کیا' تو یہ آیت نازل ہوئی۔

اے نبی مکرم! آپ اپنی ازواج مطہرات' اپنی دُختران پاک نہاد اور ساری مُسلمان عورتوں کو یہ حکم دے دیں کہ جب وہ اپنے گھروں سے باہر نکلیں تو ایک بڑی چادر سے اپنے آپ کو اچھی طرح لپیٹ لیا کریں۔ پھر اس کا ایک پلو اپنے چہرے پر ڈال لیا کریں تا کہ دیکھنے والوں کو پتہ چل جائے کہ یہ مسلمان خاتون ہے۔ اس طرح کسی بدباطن کو تمہیں ستانے کی جرأت نہ ہوگی۔ یعنی اپنی چادروں کو اپنے اُوپر ڈال لو' اپنے چہروں اور کندھوں کو چادر سے چھپا لو۔ چادر کو اپنے اُوپر اس طرح ڈالا جائے کہ سارا جسم ڈھک جائے۔ کندھے اور چہرہ بھی برہنہ نہ رہے۔ علامہ ابو حیان لکھتے ہیں کہ ہمارے ہاں اُندلس میں مُسلمان خواتین اس طرح پردہ کرتی ہیں کہ سارا چہرہ چھپا ہوا ہوتا ہے۔ صرف ایک آنکھ کھلی ہوتی ہے۔ پردہ کے احکام بالتفصیل آپ سورہ نُور میں پڑھ چکے ہیں۔ یہاں بھی واضح طور پر اُمہات المومنین اور دُختران رسالتمآب کو خصوصاً اور تمام مسلمان عورتوں کو عموماً حکم دے دیا گیا کہ وہ باہر نکلیں تو بڑے وقار اور آبرومندانہ طریقہ سے نکلیں۔ ایک بڑی چادر سے اپنے سارے جسم اور اکثر چہرہ کو ڈھانکا ہوا ہو۔ آج ہمارے معاشرے کا جو حال ہے اور نوجوان عورتوں نے جس طرح شرم وحیا کی چادر کو اُتار کر پھینک دیا ہے۔ ننگے سر' نیم عُریاں لباس میں جس طرح وہ بن سنور کر بازاروں میں پھرتی اور عام محفلوں میں شرکت کرتی ہیں' انہیں دیکھ کر کون یہ سمجھ سکتا ہے کہ یہ دختران اسلام ہیں۔ ایک دفعہ اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کی خدمت میں بنو تمیم قبیلہ کی چند عورتیں حاضر ہوئیں۔ اُنھوں نے باریک لباس پہنا ہوا تھا۔ انہیں دیکھ کر اُم المومنین نے فرمایا: اگر تم مومن عورتیں ہو تو سن لو کہ یہ لباس مومن خواتین کا نہیں ہوتا اور اگر تم مومن نہیں ہو تو پھر جو چاہو کرو۔ آخر میں نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد گرامی بھی نہ بھولیے: "کئی عورتیں جنہوں نے لباس پہنا ہوتا ہے لیکن وہ ننگی ہوتی ہیں' ناز وادا سے جھکتی ہیں اور جھکاتی ہیں اُنکے سَر اس

Marfat.com

طرح ہیں جس طرح بُخت نسل کے اُونٹوں کی کوہان۔ یہ عورتیں جنت میں نہیں جائیں گی اور نہ انہیں اسکی ہوا لگے گی"۔ اب آپ دیکھیے کہ ہماری فیشن پرست لڑکیاں جو لباس پہنتی ہیں کیا وہ اس لباس کے باوجود ننگی نہیں ہوتیں۔ وہ کس طرح مٹک مٹک کر چلتی ہیں اور سروں پر جو انہوں نے مصنوعی جُوڑے (WiG) رکھے ہوتے ہیں کیا وہ اُونٹ کی کوہان کی طرح نظر نہیں آتے۔ وہ اپنا انجام دیکھ لیں۔ حضورﷺ نے اپنے نُورِ نبوّت سے چودہ سو سال پہلے ہی آج کی مغربی تہذیب کی دلدادہ عورت کی کس طرح نشاندہی فرمادی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں شرم وحیا عطا فرمائے۔

یہاں حضورﷺ کی صاحبزادیوں کا جب ذکر آیا تو قرآن نے بنت (ایک صاحبزادی) نہیں کہا بلکہ جمع کا لفظ بنات استعمال کیا جس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ حضورﷺ کی ایک صاحبزادی نہ تھی بلکہ متعدد صاحبزادیاں تھیں اور شیعہ کی معتبر کتابوں میں بھی اس بات کی تصریح ہے کہ حضرت خدیجہؓ کے بطن سے حضورﷺ کی چار صاحبزادیاں تھیں۔ یہاں فقط دو حوالے پیش کرتا ہوں۔ اصُول کافی' جو اس فرقہ کی معتبر ترین کتاب ہے اس میں لکھتے ہیں: حضورﷺ نے حضرت خدیجہؓ سے شادی کی جب کہ حضورﷺ کی عمر مبارک پچیس سال کے قریب تھی اور حضرت خدیجہؓ کے بطن سے حضورﷺ کی یہ اولاد پیدا ہوئی۔ بعثت سے پہلے قاسم، رقیہ، زینب اور اُمِ کلثوم اور بعثت کے بعد طیب، طاہر اور فاطمہ علیہم السلام پیدا ہوئیں۔ ان کی دوسری کتاب حیٰوۃ القلوب میں علامہ مجلسی رقمطراز ہیں: قرب الاسناد میں معتبر سند سے حضرت جعفر صادق سے روایت ہے کہ حضرت خدیجہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے بطن سے حضورﷺ کی یہ اولاد پیدا ہوئی: طاہر، قاسم، فاطمہ، اُمِ کلثوم، رقیہ اور زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ ان روشن تصریحات کے باوجود جو لوگ سرورِ عالمﷺ کی تین صاحبزادیوں کا انکار کرتے ہیں۔ خاندانِ نبوّت سے ان کی بے مہری اور بے مروّتی محتاج بیان نہیں۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]--- [یعنی اگر وہ اس طرح چادر اوڑھ کر چہرہ ڈھانک کر باہر نکلیں گی تو انہیں دُور سے پہچان لیا جائے گا کہ یہ عفت مآب اور عصمت شعار مومنہ ہے۔ کسی کو جرات نہیں ہوگی کہ اسکی طرف بُری نظر اُٹھا کر دیکھ سکے۔ نیز اگر عورت شرم وحیا کا دامن مضبوطی سے پکڑ لے اور بن سنور کر باہر نہ نکلے' اپنے لباس' اپنی چال سے کسی کو دعوتِ نظارہ نہ دے تو کسی کی مجال نہیں ہوتی کہ وہ اس کی طرف ہوسناک نگاہوں سے دیکھے۔ اس جملہ سے اس حقیقت کی طرف اشارہ کردیا کہ اگر تم اسطرح چادر اوڑھ کر نکلو گی تو تمہارے ساتھ کوئی چھیڑ چھاڑ نہیں کریگا اور تم ہر قسم کی اذیت سے بچ جاؤ گی۔ اسلام نے پردہ اور شرم وحیا کے جو اصول تمہیں بتائے ہیں' ان پر عمل کرنے سے تمہارا ہی بھلا ہوگا۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

پروٹوکول، خوشامدیں

(سورۃ ص ۳۸)---۵۹۔ "یہ ایک قوم ہے جو تمہارے ساتھ (آگ میں) جانے والی ہے' کوئی خوش آمدید ان کے لیے نہیں ہے یہی تو جہنم میں جانے والے ہیں۔" O--- [یہ ان کا خیر مقدم نہ کرنے کی علت ہے۔ یعنی ان کے اور ہمارے مابین کوئی وجہ امتیاز نہیں ہے' یہ بھی ہماری طرح جہنم میں داخل ہو رہے ہیں اور جس طرح ہم عذاب کے مستحق ٹھہرے ہیں' یہ بھی عذاب جہنم کے مستحق قرار پائے ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۶۰۔ "وہ کہیں گے بلکہ تم ہی ہو جن کے لیے کوئی خوش آمدید نہیں ہے تم ہی نے تو اسے پہلے ہی سے ہمارے سامنے لا رکھا تھا' پس رہنے کی بڑی بری جگہ ہے۔" O--- [یعنی تم ہی کفر وضلالت کے راستے کو ہمارے سامنے مزین کرکے پیش کرتے تھے' یوں گویا اس عذاب جہنم کے پیش کار تو تم ہی ہو۔ یہ پیروکار اپنے مقتداؤں کو کہیں گے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۶۱۔ "وہ کہیں گے اے ہمارے رب! جس نے (کفر کی رسم) ہمارے لیے پہلے سے نکالی ہو اس کے حق میں جہنم کی دگنی سزا کردے۔" O--- [یعنی جنہوں نے ہمیں کفر کی دعوت دی اور اسے حق وصواب باور کرایا۔ یا جنہوں نے ہمیں کفر کی طرف بلا کر ہمارے لیے یہ عذاب آگے بھیجا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۶۲۔ "اور جہنمی کہیں گے کیا بات ہے کہ وہ لوگ ہمیں دکھائی نہیں دیتے جنہیں ہم بُرے لوگوں میں شمار کرتے تھے۔" O--- [اب بھی اہل باطل حق پر چلنے والوں کو بنیاد پرست' دہشت گرد' انتہا پسند وغیرہ القاب سے نوازتے ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۶۳۔ "کیا ہم نے ہی ان کا مذاق بنا رکھا تھا یا ہماری نگاہیں ان سے ہٹ گئی ہیں۔" O---۶۴۔ "یقین جانو کہ دوزخیوں کا یہ جھگڑا ضرور ہی ہوگا۔" O

(سورۃ الزُّمر ۳۹)---۷۳۔ "اور جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے تھے ان کے گروہ کے گروہ جنت کی طرف روانہ کیے جائیں گے یہاں تک کہ جب اس کے پاس آجائیں گے اور دروازے کھول دیئے جائیں گے اور وہاں کے نگہبان ان سے کہیں گے تم پر سلام ہو تم خوش حال رہو تم اس میں ہمیشہ کے لیے چلے جاؤ۔" O---۷۴۔ "یہ کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے ہم سے اپنا وعدہ پورا کیا اور ہمیں اس زمین کا وارث بنا دیا کہ جنت میں جہاں چاہیں مقام کریں پس عمل کرنے والوں کا کیا ہی اچھا بدلہ ہے۔" O

(سورۃ الحدید ۵۷)---۱۲۔ "(قیامت کے) دن تو دیکھے گا کہ ایماندار مردوں اور عورتوں کا نور ان کے آگے آگے اور ان کے دائیں دوڑ رہا ہوگا آج تمہیں ان جنتوں کی خوشخبری ہے جنکے نیچے نہریں جاری ہیں جن میں ہمیشہ کی رہائش ہے۔ یہ ہے بڑی کامیابی۔" O--- [یہ وہ فرشتے کہیں گے جو ان کے استقبال اور

Marfat.com

پیشوائی کے لیے وہاں ہوں گے۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الحاقۃ ۶۹)---۲۸۔''میرے مال نے بھی مجھے کچھ نفع نہ دیا۔''O---۲۹۔''میرا غلبہ بھی مجھ سے جاتا رہا۔''O---۳۰۔''(حکم ہوگا) اسے پکڑ لو پھر اسے طوق پہنا دو۔''O---۳۱۔''پھر اسے دوزخ میں ڈال دو۔''O---۳۲۔''پھر اسے ایسی زنجیر میں جس کی پیائش ستر ہاتھ کی ہے جکڑ دو۔''O---۳۳۔''بیشک یہ اللہ عظمت والے پر ایمان نہ رکھتا تھا۔''O---۳۴۔''اور مسکین کے کھلانے پر رغبت نہ دلاتا تھا۔''O---۳۵۔''پس آج اس کا نہ کوئی دوست ہے۔''O---۳۶۔''اور نہ سوائے پیپ کے اس کی کوئی غذا ہے۔''O---۳۷۔''جسے گناہ گاروں کے سوا کوئی نہیں کھائے گا۔''O

پناہ دینا

(سورۃ التوبہ ۹)---۶۔''اور اگر مشرکوں میں سے کوئی تجھ سے پناہ مانگے تو اسے پناہ دو یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کا کلام سنے۔ پھر اسے اس کی محفوظ جگہ پر پہنچا دے یہ اس لئے کہ وہ ایسے لوگ ہیں جو علم نہیں رکھتے۔''O[اس آیت میں مذکورہ عربی حرفوں کے بارے میں ایک رخصت دی گئی کہ اگر کوئی کافر پناہ طلب کرے تو اسے پناہ دے دو یعنی اسے اپنی حفظ و امان میں رکھو تا کہ کوئی مسلمان اسے قتل نہ کر سکے اور تا کہ اسے اللہ کی باتیں سننے اور اسلام کے سمجھنے کا موقعہ ملے، ممکن ہے اس طرح اسے توبہ اور قبول اسلام کی توفیق مل جائے۔ لیکن اگر وہ کالم اللہ سننے کے باوجود مسلمان نہیں ہوتا تو اسے اس کی جائے امن تک پہنچا دو مطلب یہ ہے کہ اپنی امان کی پاسداری آخر تک کرنی ہے، جب تک وہ اپنے مستقر تک بخیرت واپس نہیں پہنچ جاتا اس کی جان کی ذمہ داری تمہاری ذمہ داری ہے۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

پل صراط

(سورۃ مریم ۱۹)---۷۰۔''پھر ہم انہیں بھی خوب جانتے ہیں جو جہنم کے داخلے کے زیادہ سزاوار ہیں۔''O---۷۱۔''تم میں سے ہر ایک وہاں ضرور وارد ہونے والا ہے یہ تیرے پروردگار کے ذمے قطعی، فیصل شدہ امر ہے۔''O---۷۲۔''پھر ہم پرہیز گاروں کو تو بچالیں گے اور نافرمانوں کو اسی میں گھٹنوں کے بل گرا ہوا چھوڑ دیں گے۔''O---[اس کی تفسیر صحیح احادیث میں اس طرح بیان کی گئی ہے کہ جہنم کے اوپر پل بنایا جائے گا' جس میں سے ہر مومن و کافر کو گزرنا ہوگا۔ مومن تو اپنے اپنے اعمال کے مطابق جلد یا بدیر گزر جائیں گے' کچھ تو پلک جھپکتے میں' کچھ بجلی اور ہوا کی طرح' کچھ پرندوں کی طرح اور کچھ عمدہ گھوڑوں اور دیگر سواریوں کی طرح گزر جائیں گے یوں کچھ بالکل صحیح سالم' کچھ زخمی تاہم پل عبور کر لیں گے کچھ جہنم میں گر پڑیں گے جنہیں بعد میں شفاعت کے ذریعے سے نکال لیا جائے گا۔ لیکن کافر اس پل کو عبور کرنے میں کامیاب نہیں ہوں گے اور سب جہنم میں گر پڑیں گے۔ اس کی تائید اس حدیث پاک سے بھی ہوتی ہے جس میں آتا ہے کہ ''جس کے تین بچے بلوغت سے پہلے وفات پا گئے' اسے آگ نہیں چھوئے گی مگر صرف قسم حلال کرنے کے لیے'' (البخاری کتاب الجنائز' مسلم کتاب البر) یہ قسم تو وہی ہے جسے اس آیت میں حتما مقضیا (قطعی فیصل شدہ امر) کہا گیا ہے۔ یعنی اس کا ورود جہنم میں صرف پل پر سے گزرنے کی حد تک ہی ہوگا۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

پہاڑوں اور پرندوں کی تسبیح

(سورۃ ص ۳۸)---۱۸۔''ہم نے پہاڑوں کو اس کے تابع کر رکھا تھا کہ اس کے ساتھ شام کو اور صبح کو تسبیح خوانی کریں۔''O---۱۹۔''اور پرندوں کو بھی جمع ہو کر سب کے سب اس کے زیر فرمان رہتے۔''O

پیغمبر، رسول

(سورۃ البقرۃ ۲)---۲۱۳۔''تھے سب انسان ایک ہی امت (پھر ان میں اختلافات ہو گئے) تو بھیجے اللہ نے انبیاء بشارت دینے والے اور خبردار کرنے والے اور نازل کی ان کے ساتھ اپنی کتاب مبنی بر حق تا کہ فیصلہ کرے وہ لوگوں کے درمیان ان باتوں کا اختلاف کرتے تھے وہ جن میں اور نہیں اختلاف کیا کتاب میں مگر ان لوگوں نے جنہیں دی گئی تھی وہ اس کے بعد کہ آچکے تھے ان کے پاس واضح احکام محض آپس کی ضد کی بنا پر پھر ہدایت دی اللہ نے ان لوگوں کو جو ایمان لائے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر) ان باتوں میں جن میں اختلاف کیا کرتے تھے (پہلے لوگ) حق کی اپنے حکم سے اور اللہ ہی ہدایت دیتا ہے جسے چاہے سیدھے

Marfat.com

راستے کی۔''O

(سورۃ المائدۃ ۵)---۷۵۔ ''مسیح ابن مریم تو محض ایک رسول تھا اس سے پہلے بھی رسول گزر چکے تھے اور اس کی ماں ایک راست باز عورت تھی وہ کھانا کھاتے تھے۔ دیکھ! ہم کس طرح ان کے لئے کھول کر نشانیاں بیان کر رہے ہیں۔ پھر دیکھ! وہ کدھر الٹے جا رہے ہیں۔''O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: تثلیث)

(سورۃ ابراھیم ۱۴)---۴۔ ''ہم نے ہر ہر نبی کو اس کی قومی زبان میں ہی بھیجا ہے تا کہ ان کے سامنے وضاحت سے بیان کر دے۔ اب اللہ تعالیٰ جسے چاہے گمراہ کر دے اور جسے چاہے راہ دکھا دے۔ وہ غلبہ اور حکمت والا ہے۔''O

(سورۃ النحل ۱۶)---۳۶۔ ''ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا کہ (لوگو!) صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے سوا تمام معبودوں سے بچو۔ پس بعض لوگوں کو تو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی اور بعض پر گمراہی ثابت ہوگئی۔ پس تم خود زمین پر چل پھر کر دیکھ لو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیسا کچھ ہوا؟''O

(سورۃ الاحزاب ۳۳)---۳۹۔ ''یہ سب ایسے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام پہنچایا کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ ہی سے ڈرتے تھے اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تھے اور اللہ تعالیٰ حساب لینے کے لیے کافی ہے۔''O---[جن اولوالعزم ہستیوں کو اللہ تعالیٰ منصب رسالت پر فائز کرتا ہے اور اپنے پیغامات پہنچانے کی ذمہ داری سونپتا ہے وہ حضرات صرف اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور کسی سے ان کے دل میں خوف و ہراس پیدا ہی نہیں ہوتا۔ اور اگر وہ اپنے فرائض منصبی ادا کرنے میں لوگوں سے خوفزدہ ہونے لگیں تو وہ رسالت و نبوت کی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتے۔ اگر وہ کسی کی خاطر احکام الٰہی کی تبلیغ میں کوتاہی کریں، تو ان کو اللہ تعالیٰ کی گرفت سے کون بچا سکتا ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]---۴۰۔ ''(لوگو!) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ محمد (ﷺ) نہیں لیکن آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور تمام نبیوں کے ختم کرنے والے، اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کا (بخوبی) جاننے والا ہے۔''O

(سورۃ سبا ۳۴)---۳۴۔ ''اور ہم نے تو جس بستی میں جو بھی آگاہ کرنے والا بھیجا وہاں کے خوشحال لوگوں نے یہی کہا کہ جس چیز کے ساتھ تم بھیجے گئے ہو ہم اس کے ساتھ کفر کرنے والے ہیں۔''O

(سورۃ الزمر ۳۹)---۷۱۔ ''کافروں کے غول کے غول جہنم کی طرف ہنکائے جائیں گے، جب وہ اس کے پاس پہنچ جائیں گے اس کے دروازے ان کے لیے کھول دیئے جائیں گے، اور وہاں کے نگہبان ان سے سوال کریں گے کہ کیا تمہارے پاس تم میں سے رسول نہیں آئے تھے؟ جو تم پر تمہارے رب کی آیتیں پڑھتے تھے اور تمہیں اس دن کی ملاقات سے ڈراتے تھے؟ یہ جواب دیں گے کہ ہاں درست ہے لیکن عذاب کا حکم کافروں پر ثابت ہو گیا۔''O

(سورۃ المومن ۴۰)---۵۔ ''قوم نوح نے اور ان کے بعد کے گروہوں نے بھی جھٹلایا تھا۔ اور ہر امت نے اپنے رسول کو گرفتار کر لینے کا ارادہ کیا اور باطل کے ذریعہ کج بحثیاں کیں، تا کہ ان سے حق کو بگاڑ دیں پس میں نے ان کو پکڑ لیا، سو میری طرف سے کیسی سزا ہوئی۔''O---۷۸۔ ''یقیناً ہم آپ سے پہلے بھی بہت سے رسول بھیج چکے ہیں جن میں سے بعض کے (واقعات) ہم آپ کو بیان کر چکے ہیں اور ان میں سے بعض کے (قصے) تو ہم نے آپ کو بیان ہی نہیں کیے اور کسی رسول کا یہ (مقدور) نہ تھا کہ کوئی معجزہ اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر لا سکے پھر جس وقت اللہ تعالیٰ کا حکم آئے گا، حق کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور اس جگہ اہل باطل خسارے میں رہ جائیں گے۔''O---[اور یہ تعداد میں بہ نسبت ان کے جن کے واقعات بیان کیے گئے ہیں۔ بہت زیادہ ہیں۔ اس لئے کہ قرآن کریم میں تو صرف ۲۵، انبیاء و رسل کا ذکر اور ان کی قوموں کے حالات بیان کیے گئے ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الشوریٰ ۴۲)---۳۔ ''اللہ تعالیٰ جو زبردست ہے اور حکمت والا ہے اسی طرح آپ کی طرف اور آپ سے اگلوں کی طرف وحی بھیجتا رہا۔''O

(سورۃ الزخرف ۴۳)---۶۔ ''اور ہم نے اگلے لوگوں میں بھی کتنے ہی نبی بھیجے۔''O---۷۔ ''جو نبی ان کے پاس آیا انہوں نے اس کا مذاق اڑایا۔''O---۸۔ ''پس ہم نے ان سے زیادہ زور آوروں کو تباہ کر ڈالا اور اگلوں کی مثال گزر چکی ہے۔''O

(سورۃ الذٰریٰت ۵۱)---۵۲۔ ''اسی طرح جو لوگ ان سے پہلے گزرے ہیں ان کے پاس جو بھی رسول آیا انہوں نے کہہ دیا کہ یا تو یہ جادوگر ہے یا دیوانہ ہے۔''O

(سورۃ الحدید ۵۷)---۲۵۔ ''یقیناً ہم نے اپنے پیغمبروں کو کھلی دلیلیں دے کر بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب اور میزان (ترازو) نازل فرمایا تا کہ لوگ عدل پر قائم رہیں۔ اور ہم نے لوہے کو اتارا جس میں سخت ہیبت و قوت ہے اور لوگوں کے لیے اور بھی (بہت سے) فائدے ہیں اور اس لیے بھی کہ اللہ تعالیٰ جان لے کہ اس کی اور اس کے رسولوں کی مدد بے دیکھے کون کرتا ہے بیشک اللہ تعالیٰ قوت والا اور زبردست ہے۔''O---[اس مختصر سے فقرے میں انبیاء علیہم السلام کے مشن کا پورا لب لباب بیان کر دیا گیا ہے جسے اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ دنیا میں خدا کے جتنے رسول بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئے ہے وہ سب تین چیزیں لے کر آئے تھے: (۱) بینات، یعنی کھلی کھلی نشانیاں جو واضح کر رہی تھیں کہ یہ واقعی اللہ کے رسول ہیں، بنے ہوئے لوگ نہیں ہیں۔ روشن

Marfat.com

دلائل جو اس بات کو ثابت کرنے کے لیے بالکل کافی تھے کہ جس چیز کو وہ حق کہہ رہے ہیں وہ واقعی حق ہے اور جس چیز کو وہ باطل قرار دے رہے ہیں وہ واقعی باطل ہے۔ واضح ہدایات جن میں کسی اشتباہ کے بغیر صاف صاف بتا دیا گیا تھا کہ عقائد، اخلاق، عبادات اور معاملات میں لوگوں کے لیے راہ راست کیا ہے۔ جسے وہ اختیار کریں اور غلط راستے کونسے ہیں جن سے وہ اجتناب کریں۔ (۲) کتاب، جس میں وہ ساری تعلیمات لکھ دی گئی تھیں جو انسان کی ہدایت کے لیے درکار تھیں تاکہ لوگ رہنمائی کے لیے اس کی طرف رجوع کر سکیں۔ (۳) میزان، یعنی وہ معیارِ حق و باطل جو ٹھیک ترازو کی تول تول کر یہ بتا دے کہ افکار، اخلاق اور معاملات میں افراط و تفریط کی مختلف انتہاؤں کے درمیان انصاف کی بات کیا ہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)] (مزید تفسیر کیلئے باب ۱۴۴، مضمون: سامانِ حرب) ---۲۶۔ ''بیشک ہم نے حضرت نوح اور حضرت ابراہیم (علیہما السلام) کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا اور ہم نے ان دونوں کی اولاد میں پیغمبری اور کتاب جاری رکھی تو ان میں سے کچھ تو راہ یافتہ ہوئے اور ان میں سے اکثر بہت نافرمان رہے۔'' O---۲۷۔ ''ان کے بعد پھر بھی ہم اپنے رسولوں کو پے درپے بھیجتے رہے اور ان کے بعد حضرت عیسیٰ ابن مریم (علیہما السلام) کو بھیجا اور انہیں انجیل عطا فرمائی اور ان کے ماننے والوں کے دلوں میں شفقت اور رحم پیدا کر دیا ہاں رہبانیت (ترکِ دنیا) تو ان لوگوں نے از خود ایجاد کر لی تھی ہم نے ان پر اسے واجب نہ کیا تھا سوائے اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے۔ سو انہوں نے اس کی پوری رعایت نہ کی، پھر بھی ہم نے ان میں سے جو ایمان لائے تھے انہیں ان کا اجر دیا اور ان میں زیادہ تر لوگ نافرمان ہیں۔'' O

(سورۃ التغابن ۶۴) ---۶۔ ''یہ اس لیے کہ ان کے پاس ان کے رسول واضح دلائل لے کر آئے تو انہوں نے کہہ دیا کہ کیا انسان ہماری رہنمائی کرے گا؟ پس انکار کر دیا اور منہ پھیر لیا اور اللہ نے بھی بے نیازی کی اور اللہ تو ہے ہی بہت بے نیاز سب خوبیوں والا۔'' O---[یہ ان کے کفر کی علت ہے کہ انہوں نے یہ کفر، جو ان کے عذابِ دارین کا باعث بنا، اس لیے اختیار کیا کہ انہوں نے ایک بشر کو اپنا ہادی ماننے سے انکار کر دیا۔ یعنی ایک انسان کا رسول بن کر لوگوں کی ہدایت و رہنمائی کے لیے آنا، ان کے لیے ناقابل قبول تھا۔ (از تفسیر نمبر ۷ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الحاقۃ ۶۹) ---۴۳۔ ''(یہ تو) رب العالمین کا اتارا ہوا ہے۔'' O---۴۴۔ ''اور اگر یہ ہم پر کوئی بھی بات بنا لیتا۔'' O---۴۵۔ ''تو البتہ ہم اس کا داہنا ہاتھ پکڑ لیتے۔'' O---۴۶۔ ''پھر اس کی شہ رگ کاٹ دیتے۔'' O---[اصل مقصود یہ بتانا ہے کہ نبی کو اپنی طرف سے وحی میں کوئی کمی بیشی کرنے کا اختیار نہیں ہے اور اگر وہ ایسا کرے تو ہم اس کو سخت سزا دیں۔ مگر اس بات کو ایسے انداز سے بیان کیا گیا ہے جس سے آنکھوں کے سامنے یہ تصویر کھنچ جاتی ہے کہ ایک بادشاہ کا مقرر کردہ افسر اس کے نام سے کوئی جعلسازی کرے تو بادشاہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کا سر قلم کر دے۔ بعض لوگوں نے اس آیت سے یہ غلط استدلال کیا ہے کہ جو شخص بھی نبوت کا دعویٰ کرے اس کی رگ دل یا رگ گردن اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے فوراً نہ کاٹ ڈالی جائے تو یہ اس کے نبی ہونے کا ثبوت ہے۔ حالانکہ اس آیت میں جو بات فرمائی گئی ہے وہ سچے نبی کے بارے میں ہے، نبوت کے جھوٹے مدعیوں کے بارے میں نہیں ہے، جھوٹے مدعی تو نبوت ہی نہیں خدائی تک کے دعوے کرتے ہیں اور زمین پر مدتوں دندناتے پھرتے ہیں۔ یہ ان کی صداقت کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ (از تفسیر ۲۵ تفہیم القرآن)] ---۴۷۔ ''پھر تم میں سے کوئی بھی مجھے اس سے روکنے والا نہ ہوتا۔'' O---[اس سے معلوم ہوا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سچے رسول تھے، جن کو اللہ نے سزا نہیں دی، بلکہ دلائل و معجزات اور اپنی خاص تائید و نصرت سے انہیں نوازا۔ (از تفسیر ۱ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

پیغمبروں، رسولوں کی گواہی

(سورۃ الاعراف ۷) ---۱۷۲۔ ''اور جب آپ کے رب نے اولاد آدم کی پشت سے ان کی اولاد کو نکالا اور ان سے ان ہی کے متعلق اقرار لیا کہ میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ سب نے جواب دیا کیوں نہیں! ہم سب گواہ بنتے ہیں۔ تاکہ تم لوگ قیامت کے روز یوں نہ کہو کہ ہم تو اس سے محض بے خبر تھے'' O[یہ عہد الست کہلاتا ہے جو اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ سے بنی ہوئی ترکیب ہے۔ یہ عہد حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق کے بعد ان کی پشت سے ہونے والی تمام اولاد سے لیا گیا۔ ☆ اس کی تفصیل ایک صحیح حدیث میں اس طرح آتی ہے کہ ''عرفہ والے دن نعمان جگہ میں اللہ تعالیٰ نے اصلاب آدم سے عہد (میثاق) لیا۔ پس آدم کی پشت سے ان کی ہونے والی تمام اولاد کو نکالا اور ان کو اپنے سامنے پھیلا دیا اور ان سے پوچھا ''کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟'' سب نے کہا ''کیوں نہیں ہم سب رب ہونے کی گواہی دیتے ہیں'' (مسند احمد، جلد ۱، ص ۲۷۲، والحاکم، جلد ۲، ص ۵۴۴، وصححہ ووافقہ الذھبی) O امام شوکانی اس حدیث کی بابت لکھتے ہیں ''اس کی سند میں کوئی طعن نہیں'' نیز امام شوکانی فرماتے ہیں ''یہ عالم ذر کہلاتا ہے اس کہ یہی تفسیر صحیح اور حق ہے جس سے عدول اور کسی اور مفہوم کی طرف جانا صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ مرفوع حدیث اور آثار صحابہ سے ثابت ہے اور اسے مجاز پر بھی محمول کرنا جائز نہیں ہے'' بہرحال اللہ کی ربوبیت کی یہ گواہی ہر انسان کی فطرت میں ودیعت ہے۔ ☆ اسی مفہوم کو رسول ﷺ نے اس طرح بیان فرمایا ہے کہ ''ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے'' پس اس ماں

Marfat.com

باپ اس کو یہودی یا نصرانی بنا دیتے ہیں۔ جس طرح جانور کا بچہ صحیح سالم پیدا ہوتا ہے، اس کا ناک، کان کٹا نہیں ہوتا۔" (صحیح البخاری۔ کتاب الجنائز و مسلم، کتاب القدر) اور صحیح مسلم کی روایت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "میں نے اپنے بندوں کو حنیف (اللہ کی طرف یکسوئی سے متوجہ ہونے والا) پیدا کیا ہے۔ پس شیطان کو ان کو ان کے دین (فطری) سے گمراہ کر دیتا ہے۔ الحدیث (صحیح مسلم، کتاب الجنة) یہ فطرت یا دین فطرت بھی رب کی توحید اور اس کی نازل کردہ شریعت ہے جو اب اسلام کی صورت میں محفوظ اور موجود ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)] ---۱۷۳۔ "یا یوں کہو کہ پہلے پہلے شرک تو ہمارے بڑوں نے کیا اور ہم ان کے بعد ان کی نسل میں ہوئے، سو کیا ان غلط راہ والوں کے فعل پر تو ہم کو ہلاکت میں ڈال دے گا؟" O

(سورۃ الزمر ۳۹) --- ۶۹۔ "اور زمین اپنے پروردگار کے نور سے جگمگا اٹھے گی، نامۂ اعمال حاضر کیے جائیں گے نبیوں اور گواہوں کو لایا جائے گا اور لوگوں کے درمیان حق حق فیصلے کے دیئے جائیں گے اور وہ ظلم نہ کیے جائیں گے۔" O [نبیوں سے پوچھا جائے گا کہ تم نے میرا پیغام اپنی اپنی امتوں کو پہنچا دیا تھا؟ یا یہ پوچھا جائے گا کہ تمہاری امتوں نے تمہاری دعوتوں کا کیا جواب دیا، اسے قبول کیا یا اس سے انکار کیا؟ امت محمدیہ کو بطور گواہ لایا جائے گا جو اس بات کی گواہی دے گی کہ تیرے پیغمبروں نے تیرا پیغام اپنی اپنی قوم یا امت کو پہنچا دیا تھا، جیسا کہ تو نے ہمیں اپنے قرآن کے ذریعے سے ان امور پر مطلع فرمایا تھا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(سورۃ الملک ۶۷) --- ۸۔ "جب کبھی اس میں کوئی گروہ ڈالا جائے گا اس سے جہنم کے دروغے پوچھیں گے کہ کیا تمہارے پاس ڈرانے والا کوئی نہیں آیا تھا؟" O --- ۹۔ "وہ جواب دیں گے بیشک آیا تھا لیکن ہم نے اسے جھٹلایا اور ہم نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے کچھ بھی نازل نہیں فرمایا۔ تم بہت بڑی گمراہی میں ہی ہو۔" O [یعنی ہم نے پیغمبروں کی تصدیق کرنے کی بجائے انہیں جھٹلایا، آسمانی کتابوں کا ہی سرے سے انکار کر دیا، حتیٰ کہ اللہ کے پیغمبروں کو ہم نے کہا تم بڑی گمراہی میں مبتلا ہو۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(سورۃ المرسلت ۷۷) --- ۸۔ "قریب ہے کہ (ابھی) غصے کے مارے پھٹ جائے جب کبھی اس میں کوئی گروہ ڈالا جائے گا اس سے جہنم کے داروغے پوچھیں گے کہ کیا تمہارے پاس ڈرانے والا کوئی نہیں آیا تھا؟" O --- ۱۱۔ "اور جب رسولوں کو وقت مقررہ پر لایا جائے گا۔" O --- [قرآن کریم میں متعدد مقامات پر یہ بات بیان کی گئی ہے کہ میدان حشر میں جب نوع انسانی کا مقدمہ پیش ہوگا تو ہر قوم کے رسول کو شہادت کے لئے پیش کیا جائے گا تا کہ وہ اس امر کی گواہی دے کہ اس نے اللہ کا پیغام ان لوگوں تک پہنچا دیا تھا یہ گمراہی اور مجرموں کے خلاف اللہ کی سب سے پہلی اور سب سے بڑی حجت ہوگی جس سے یہ ثابت کیا جائے گا کہ وہ اپنی غلط روش کے خود ذمہ دار ہیں ورنہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو خبردار کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی گئی تھی۔ (از تفسیر ۶ تفہیم القرآن)]

تثلیث

(سورۃ آل عمران ۳) --- ۳۵۔ "(وہ اس وقت بھی سن رہا تھا) جب کہا تھا عمران کی عورت نے اے میرے رب! بیشک میں نے نذر مانی ہے تیرے حضور کہ جو کچھ میرے پیٹ میں ہے، وہ (تیرے نام پر) آزاد ہوگا سو قبول فرما مجھ سے، بیشک تو ہے ہر بات کا سننے والا، سب کچھ جاننے والا۔" O --- ۳۶۔ "پھر جب پیدا ہوئی اس کے ہاں وہ بھی تو بولی اے میرے رب میرے ہاں تو ہوئی ہے لڑکی جبکہ اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے کہ اس نے درحقیقت کیا جنا اور نہیں ہے کوئی لڑکا اس لڑکی جیسا اور میں نے نام رکھا اس کا مریم اور میں پناہ میں دیتی ہوں اسے تیری اور اس کی اولاد کو بھی شیطان مردود سے۔ (بچانے کے لیے)۔" O --- ۳۷۔ "پس قبول فرمایا اس لڑکی کو اس کے رب نے احسن طریقہ سے اور پروان چڑھایا اس نے بہترین انداز سے اور سرپرست بنا دیا اس کا زکریا کو۔ جب بھی جاتے اس کے پاس زکریا محراب میں موجود پاتے اس کے پاس کھانے پینے کا سامان۔ کہتے اے مریم! کہاں سے آیا ہے تیرے پاس یہ؟ وہ جواب دیتی یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں سے ہے بیشک اللہ تعالیٰ رزق دیتا ہے جس کو چاہے بے حساب۔" O --- ۴۲۔ "اور جب کہا فرشتوں نے اے مریم! بیشک اللہ تعالیٰ نے منتخب کر لیا ہے تم کو اور پاک کر دیا ہے تمہیں اور برگزیدہ بنا دیا ہے تم کو تمام دنیا کی عورتوں سے۔" O --- ۴۳۔ "اے مریم! تابع فرمان بن کر دست بستہ کھڑی رہو اپنے رب کے حضور اور سجدہ کرو اور جھکا کرو جھکنے والوں کے ساتھ۔" O --- ۴۴۔ "یہ (باتیں) غیب کی خبروں میں سے ہیں جو ہم وحی کر رہے ہیں تمہاری طرف حالانکہ نہ تھے تم ان کے پاس جب وہ ڈال رہے تھے اپنے قلم (قرعہ اندازی کے لئے) کہ کون ان میں سے سرپرست بنے مریم کا اور نہ تھے تم ان کے پاس جب وہ آپس میں جھگڑ رہے تھے۔" O --- ۴۵۔ "اس وقت کہا تھا فرشتوں نے اے مریم! بیشک اللہ تعالیٰ بشارت دیتا ہے تم کو کلمۃ من اللہ کی۔ جس کا نام مسیح عیسیٰ ابن مریم ہوگا۔ ذی وجاہت دنیا اور آخرت میں اور اللہ تعالیٰ کے مقرب بندوں میں سے ہوگا۔" O --- ۴۶۔ "اور باتیں کرے گا

Marfat.com

لوگوں سے گہوارے میں بھی اور ادھیڑ عمر میں بھی اور صالحین میں سے ہوگا۔'' O---۴۷۔ ''مریم نے کہا (ہائے) میرے رب! کہاں سے ہوگا میرے ہاں بچہ جبکہ نہیں چھوا ہے مجھے کسی مرد نے۔ جواب دیا اسی طرح اللہ تعالیٰ پیدا کرتا ہے جو چاہے۔ جب فیصلہ کر لیتا ہے وہ کسی امر کا تو بس حکم دیتا ہے اسے کہ ہو جا اور وہ ہو جاتا ہے۔'' O---۴۸۔ ''اور تعلیم دے گا اللہ تعالیٰ اس کو کتاب وحکمت اور تورات اور انجیل کی۔'' O---[تفصیل کے لیے باب ۴، مضمون: حضرت مریم علیہا السلام]---۵۹۔ ''عیسیٰؑ کی مثال اللہ تعالیٰ کے نزدیک آدمؑ کی سی ہے اسے اس نے مٹی سے بنایا پھر اسے کہا ''ہو جا'' اور وہ ہو گیا۔'' O---۶۰۔ ''یہی بات حق ہے تیرے رب کی طرف سے پس نہ ہونا تم شک کرنے والوں میں سے۔'' O---۷۹۔ ''نہیں زیب دیتا کسی انسان کو جسے دی ہو اللہ تعالیٰ نے کتاب وحکمت اور نبوت پھر وہ کہے لوگوں سے کہ بن جاؤ تم میرے بندے اللہ کو چھوڑ کر بلکہ (وہ تو یہی کہے گا) کہ بن جاؤ تم اللہ والے کیونکہ تم تعلیم دیتے ہو کتاب الٰہی کی اور اس بنا پر بھی کہ تم پڑھتے ہو خود بھی کتاب اللہ۔'' O---[یہ عیسائیوں کے ضمن میں کہا جا رہا ہے کہ انہوں نے حضرت عیسیٰؑ کو خدا بنایا ہوا ہے حالانکہ وہ ایک انسان تھے جنہیں کتاب وحکمت اور نبوت سے سرفراز کیا گیا تھا۔ اور ایسا کوئی شخص یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ اللہ کو چھوڑ کر میرے پجاری اور بندے بن جاؤ بلکہ وہ تو یہی کہتا ہے کہ رب والے بن جاؤ۔ ربانی رب کی طرف منسوب ہے، الف اور نون کا اضافہ مبالغہ کے لیے ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ النساء ۴**)---۱۷۱۔ ''اے اہل کتاب! اپنے دین میں مبالغہ نہ کرو اور نہ اللہ تعالیٰ کی نسبت حق کے سوا کوئی بات کہو۔ مسیح عیسیٰؑ ابن مریم صرف اللہ تعالیٰ کا رسول اور اس کا کلمہ تھا جسے اس نے مریم کی طرف ڈالا اور اس کی طرف سے ایک روح تھا۔ پس اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ مگر ''تین'' نہ کہو۔ باز آ جاؤ تمہارے لئے بہتر ہوگا۔ اللہ تعالیٰ تو صرف ایک ہی ہے وہ اس بات سے پاک ہے کہ اس کا کوئی بیٹا ہو۔ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اسی کا ہے اور اللہ تعالیٰ کا کارساز ہونا کافی ہے۔'' O---[کلمۃ اللہ کا مطلب یہ ہے کہ لفظ کن سے باپ کے بغیر ان کی تخلیق ہوئی اور یہ لفظ حضرت جبرائیلؑ کے ذریعے سے حضرت مریم علیہا السلام تک پہنچایا گیا۔ روح اللہ کا مطلب وہ نفخۃ (پھونک) ہے جو حضرت جبرائیلؑ نے اللہ کے حکم سے حضرت مریم علیہا السلام کے گریبان میں پھونکا، جسے اللہ تعالیٰ نے باپ کے نطفہ کے قائم مقام کر دیا۔ یوں عیسیٰؑ اللہ کا کلمہ بھی ہیں جو فرشتے نے حضرت مریم علیہا السلام کی طرف ڈالا اور اس کی وہ روح ہیں جسے لے کر جبریلؑ مریم علیہا السلام کی طرف بھیجے گئے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۷۲۔ ''مسیح اس بات سے ہرگز عار نہیں کر سکتا کہ وہ اللہ تعالیٰ کا بندہ بنے اور نہ مقرب فرشتے ہی اور کوئی اس کی عبادت سے عار کرے گا اور تکبر کرے گا تو ان سب کو وہ اپنے پاس جمع کر لے گا۔'' O---[حضرت عیسیٰؑ کی طرح بعض لوگوں نے فرشتوں کو بھی خدائی میں شریک ٹھہرا رکھا تھا، اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ یہ تو سب کے سب اللہ کے بندے ہیں اور اس سے انہیں قطعاً کوئی انکار نہیں ہے۔ تم انہیں اللہ یا اس کی الوہیت میں شریک کس بنیاد پر بناتے ہو؟۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۷۳۔ ''پھر وہ جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے انہیں وہ ان کی اجرتیں پوری ادا کرے گا اور انہیں اپنے فضل سے اور زیادہ دے گا اور وہ جنہوں نے عار کیا اور تکبر کیا انہیں وہ دردناک عذاب دے گا اور وہ اللہ تعالیٰ کے سوا اپنے لئے کوئی حامی اور مددگار نہ پائیں گے۔'' O

(**سورۃ المائدۃ ۵**)---۱۷۔ ''وہ لوگ کفر کرتے ہیں جو کہتے ہیں ''مسیح ابن مریم ہی اللہ ہے'' کہہ دے۔ کون اللہ تعالیٰ کے سامنے کچھ بھی اختیار رکھتا ہے۔ اگر وہ چاہے کہ مسیح ابن مریم اس کی ماں اور جو بھی زمین میں ہے سب کو ہلاک کر دے اور آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب پر بادشاہت اللہ تعالیٰ کی ہے۔ وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے۔'' O---[اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ اور ملکیت تامہ کا بیان فرمایا ہے۔ مقصد عیسائیوں کے عقیدۂ الوہیت مسیح کا رد و ابطال ہے۔ حضرت مسیح کے عین اللہ ہونے کے قائل پہلے تو کچھ ہی لوگ تھے یعنی ایک ہی فرقہ۔ یعقوبیہ۔ کا یہ عقیدہ تھا لیکن اب تقریباً تمام عیسائی الوہیت مسیح کے کسی نہ کسی انداز سے قائل ہیں۔ اسی لیے مسیحیت میں اب عقیدۂ تثلیث یا اقانیم ثلاثہ کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ بہر حال قرآن نے اس مقام پر تصریح کر دی کہ کسی پیغمبر اور رسول کو الٰہی صفات سے متصف قرار دینا کفر صریح ہے۔ اس کفر کا ارتکاب عیسائیوں نے حضرت مسیح کو اللہ قرار دے کر کیا، اگر کوئی اور گروہ یا فرقہ کسی اور پیغمبر کو بشریت و رسالت کے مقام سے اٹھا کر الوہیت کے مقام پر فائز کرے گا تو وہ بھی اسی کفر کا ارتکاب کرے گا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۷۲۔ ''ان لوگوں نے کفر کیا ہے جو کہتے ہیں کہ ''مسیح ابن مریم ہی اللہ ہے'' حالانکہ مسیح نے کہا تھا۔ اے بنی اسرائیل! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو جو میرا رب بھی ہے اور تمہارا رب بھی۔ بیشک جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرائے گا اس پر اللہ تعالیٰ نے جنت حرام کر دی ہے اور اس کا ٹھکانہ آگ ہوگا اور ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔'' O---[حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنی بندگی اور رسالت کا اظہار اللہ کے حکم اور مشیت سے اس وقت بھی فرمایا تھا جب وہ ماں کی گود میں یعنی شیرخوارگی کی حالت میں تھے۔ پھر سن کہولت میں یہ اعلان فرمایا۔ اور ساتھ ہی شرک کی شناعت و قباحت بھی بیان فرما دی کہ مشرک پر جنت حرام ہے اور اس کا کوئی مددگار بھی نہیں ہوگا جو اسے جہنم سے نکال لائے، جیسا کہ مشرکین سمجھتے ہیں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۷۳۔ ''ان لوگوں نے کفر کیا جو کہتے ہیں۔ ''اللہ تعالیٰ تین میں تیسرا ہے'' حالانکہ اکیلے خدا کے سوا کوئی خدا نہیں۔ لیکن اگر وہ اس بات

Marfat.com

سے جو وہ کہتے ہیں باز نہ آئے تو ان میں جو کفر کرتے ہیں انہیں ضرور دردناک عذاب پہنچے گا۔" O---۷۵۔ "مسیح ابن مریم تو محض ایک رسول تھا اس سے پہلے بھی رسول گزر چکے تھے اور اس کی ماں ایک راست باز عورت تھی وہ کھانا کھاتے تھے۔ دیکھ! ہم کس طرح ان کے لئے کھول کر نشانیاں بیان کر رہے ہیں۔ پھر دیکھ! وہ کدھر الٹے جا رہے ہیں۔" O---[یہ حضرت مسیح علیہ السلام اور حضرت مریم علیہا السلام دونوں کی الوہیت (الٰہ ہونے) کی نفی اور بشریت کی دلیل ہے۔ کیوں کہ کھانا پینا یہ انسانی حوائج و ضروریات میں سے ہے۔ جو الٰہ ہو وہ تو ان چیزوں سے ماورا بلکہ وراء الورا ہوتا ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

---۷۶۔ "کہہ کیا تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ان کی عبادت کرتے ہو جو تمہارے لئے نہ کسی نقصان کا نہ کسی نفع کا اختیار رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہی سننے والا اور جاننے والا ہے۔" O---۷۷۔ "کہہ "اے اہل کتاب اپنے دین میں ناحق مبالغہ نہ کرو اور ان لوگوں کی خواہشوں پر نہ چلو جو پہلے ہی گمراہ ہیں اور بہتوں کو گمراہ کر چکے ہیں اور ہموار راہ سے بھٹکے ہوئے ہیں۔" O---۱۱۰۔ "جب اللہ تعالیٰ نے کہا۔ عیسیٰ ابن مریم! اپنے اوپر اور اپنی ماں کے اوپر میری نعمت کو یاد کر۔ جب میں نے پاک روح سے تجھے قوت دی کہ تو جھولے اور پختہ عمر (دونوں) میں لوگوں سے باتیں کرتا تھا۔ اور جب میں نے تجھے کتاب، حکمت، تورات اور انجیل کی تعلیم دی اور جب تو میرے حکم سے مٹی سے پرندے جیسی صورت بناتا۔ پھر اس میں پھونک مارتا تو وہ میرے حکم سے پرندہ بن جاتا تھا۔ اور تو میرے حکم سے مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو اچھا کر دیتا تھا اور جب تم میرے حکم سے مردوں کو (موت سے) باہر نکال لاتا تھا۔ اور جب میں نے تجھ سے بنی اسرائیل کا ہاتھ روک دیا۔ جب تو ان کے پاس واضح نشانیاں لایا اور ان میں سے کافروں نے کہا یہ تو محض کھلا جادو ہے۔" O---۱۱۶۔ "اور جب اللہ تعالیٰ کہے گا۔ عیسیٰ ابن مریم! کیا تو نے لوگوں سے کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ مجھے اور میری ماں کو خدا بنا لو۔ وہ کہے گا تو پاک ہے میرے لئے روا نہیں کہ میں وہ بات کہوں جس کا مجھے کوئی حق نہیں۔ اگر میں ایسا کہتا تو تو یقیناً جان لیتا۔ تو جانتا ہے جو میرے دل میں ہے مگر میں نہیں جانتا جو تیرے دل میں ہے تو ہی پوشیدہ باتوں کا خوب جاننے والا ہے۔" O---۱۱۷۔ "میں نے ان سے وہی کہا تھا جس کا تو نے مجھے علم دیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو جو میرا رب بھی ہے اور تمہارا رب بھی اور جب تک میں ان میں رہا میں ان کو دیکھتا رہا۔ پھر جب تو نے میرا وقت پورا کر دیا تو تو ہی ان پر نگران تھا۔ اور تو ہر چیز کو دیکھتا ہے۔" O

تجسُّس، جاسوسی، بھید ٹٹولنا

(**سورۃ الحجرات ۴۹**)---۱۲۔ "اے ایمان والو! بہت بدگمانیوں سے بچو یقین مانو کہ بعض بدگمانیاں گناہ ہیں۔ اور بھید نہ ٹٹولا کرو اور نہ تم میں سے کوئی کسی کی غیبت کرے۔ کیا تم میں سے کوئی بھی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرتا ہے؟ تم کو اس سے گھن آئے گی اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔" O---[یعنی لوگوں کے راز نہ ٹٹولو۔ ایک دوسرے کے عیب نہ تلاش کرو۔ دوسروں کے حالات اور معاملات کی ٹوہ نہ لگاتے پھرو۔ یہ حرکت خواہ بدگمانی کی بنا پر کی جائے، یا بدنیتی سے کسی کو نقصان پہنچانے کی خاطر کی جائے، یا محض اپنا استعجاب دُور کرنے کے لیے کی جائے، ہر حال میں شرعاً ممنوع ہے۔ ایک مومن کا یہ کام نہیں ہے کہ دوسروں کے جن حالات پر پردہ پڑا ہوا ہے اُن کی کھوج کرید کرے اور پردے کے پیچھے جھانک کر یہ معلوم کرنے کی کوشش کرے کہ کس میں کیا عیب ہے اور کس کی کون سی کمزوریاں چھپی ہوئی ہیں۔ لوگوں کے نجی خطوط پڑھنا، دو آدمیوں کی باتیں کان لگا کر سننا، ہمسایوں کے گھر میں جھانکنا، اور مختلف طریقوں سے دوسروں کی خانگی زندگی یا ان کے ذاتی معاملات کی ٹٹول کرنا ایک بڑی بداخلاقی ہے جس سے طرح طرح کے فساد رونما ہوتے ہیں۔ اسی لیے نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ اپنے خطبہ میں تجسس کرنے والوں کے متعلق فرمایا: "اے لوگو! جو زبان سے ایمان لے آئے ہو مگر ابھی تمہارے دلوں میں ایمان نہیں اُترا ہے، مسلمانوں کے پوشیدہ حالات کی کھوج نہ لگایا کرو، کیونکہ جو شخص مسلمانوں کے عیوب ڈھونڈنے کے درپے ہوگا اللہ اس کے عیوب کے درپے ہو جائے گا اور اللہ جس کے درپے ہو جائے اُس کے گھر میں رُسوا کر کے چھوڑتا ہے۔" تجسس کی ممانعت کا یہ حکم صرف افراد ہی کے لیے نہیں ہے بلکہ اسلامی حکومت کے لیے بھی ہے۔ شریعت نے نہی عن المنکر کا جو فریضہ حکومت کے سپرد کیا ہے اس کا یہ تقاضا نہیں ہے کہ وہ جاسوسی کا ایک نظام قائم کر کے لوگوں کی چھپی ہوئی برائیاں ڈھونڈ کر نکالے اور ان پر سزا دے، بلکہ اسے صرف اُن برائیوں کے خلاف طاقت استعمال کرنی چاہیے جو ظاہر ہو جائیں۔ رہیں مخفی برائیاں تو ان کی اصلاح کا راستہ جاسوسی نہیں ہے بلکہ تعلیم، وعظ و تلقین، عوام کی اجتماعی تربیت، اور ایک پاکیزہ معاشرتی ماحول پیدا کرنے کی کوشش ہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)] (نیز تفسیر کیلئے باب ۱۴۲، مضمون: عیب جوئی، غیبت)

(**سورۃ الممتحنہ ۶۰**)---۱۔ "اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو! میرے اور (خود) اپنے دشمنوں کو اپنا دوست نہ بناؤ، تم تو دوستی سے ان کی طرف پیغام بھیجتے ہو اور وہ اس حق کے ساتھ جو تمہارے پاس آ چکا ہے کفر کرتے ہیں، پیغمبر کو اور خود تمہیں بھی محض اس وجہ سے جلاوطن کرتے ہیں کہ تم اپنے رب پر ایمان رکھتے ہو، اگر تم میری راہ میں جہاد کیلئے اور میری رضامندی کی طلب میں نکلتے ہو (تو ان سے دوستیاں نہ کرو) تم ان کے پاس محبت کا پیغام پوشیدہ پوشیدہ بھیجتے ہو اور مجھے خوب

Marfat.com

معلوم ہے جو تم نے چھپایا اور وہ بھی جو تم نے ظاہر کیا تم میں سے جو بھی اس کام کو کرے گا وہ یقیناً راہ راست سے بہک جائیگا۔'' O [یعنی میرے اور اپنے دشمنوں سے محبت کا تعلق جوڑنا اور انہیں خفیہ نامہ و پیغام بھیجنا یہ گمراہی کا راستہ ہے جو کسی مسلمان کے شایان شان نہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

تجلی نور

(سورۃ النور ۲۴) ۔۔۔ ۳۵۔ ''اللہ نور ہے آسمانوں کا اور زمین کا' اس کے نور کی مثال مثل ایک طاق کے ہے جس میں چراغ ہو اور چراغ شیشہ کی قندیل میں ہو اور شیشہ مثل چمکتے ہوئے روشن ستارے کے ہو وہ چراغ ایک بابرکت درخت زیتون کے تیل سے جلایا جاتا ہو جو درخت نہ مشرقی ہے نہ مغربی خود وہ تیل قریب ہے کہ آپ ہی روشنی دینے لگے اگر چہ اسے آگ نہ بھی چھوئے' نور پر نور ہے' اللہ تعالیٰ اپنے نور کی طرف رہنمائی کرتا ہے جسے چاہے' لوگوں (کے سمجھانے) کو یہ مثالیں اللہ تعالیٰ بیان فرما رہا ہے' اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کے حال سے بخوبی واقف ہے۔'' O

(سورۃ القصص ۲۸) ۔۔۔ ۳۰۔ ''پس جب وہاں پہنچے تو اس بابرکت زمین کے میدان کے دائیں کنارے کے درخت میں سے آواز دیئے گئے کہ اے موسیٰ! یقیناً میں ہی اللہ ہوں سارے جہانوں کا پروردگار۔'' O

ترازو، میزان

(سورۃ الشوریٰ ۴۲) ۔۔۔ ۱۷۔ ''اللہ تعالیٰ نے حق کے ساتھ کتاب نازل فرمائی ہے اور ترازو بھی (اتاری ہے) اور آپ کو کیا خبر شاید قیامت قریب ہی ہو۔'' O ۔۔۔ [یعنی تمام پیغمبروں پر جتنی کتابیں بھی نازل ہوئیں' وہ سب حق اور سچی تھیں۔ یا بطور خاص قرآن مجید مراد ہے اور اس کی صداقت کو واضح کیا جا رہا ہے۔ میزان سے مراد عدل و انصاف ہے۔ عدل کو ترازو سے اس لیے تعبیر فرمایا کہ یہ برابری اور انصاف کا آلہ ہے۔ اس کے ذریعے سے ہی لوگوں کے درمیان برابری ممکن ہے۔ اسی کے ہم معنی یہ آیات بھی ہیں۔ ''یقیناً ہم نے اپنے پیغمبروں کو کھلی دلیلیں دے کر بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب اور انصاف نازل فرمایا تاکہ لوگ عدل پر قائم رہیں''۔ ''اسی نے آسمان کو بلند کیا اور اسی نے ترازو رکھی تاکہ تم تولنے میں کمی بیشی نہ کرو۔ انصاف کے ساتھ وزن کو ٹھیک رکھو اور تول میں کمی نہ کرو۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الرحمٰن ۵۵) ۔۔۔ ۷۔ ''اسی نے آسمان کو بلند کیا اور اسی نے ترازو رکھی۔'' O ۔۔۔ ۸۔ ''تاکہ تم تولنے میں تجاوز نہ کرو۔'' O ۔۔۔ ۹۔ ''انصاف کے ساتھ وزن کو ٹھیک رکھو اور تول میں کم نہ دو۔'' O ۔۔۔ [اس کائنات کی فطرت ظلم و بے انصافی اور حق ماری کو قبول نہیں کرتی۔ یہاں ایک بڑا ظلم تو درکنار، ترازو میں ڈنڈی مار کر اگر کوئی شخص خریدار کے حصے کی ایک تولہ بھر چیز بھی مار لیتا ہے تو میزان عالم میں خلل برپا کر دیتا ہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(سورۃ الحدید ۵۷) ۔۔۔ ۲۵۔ ''یقیناً ہم نے اپنے پیغمبروں کو کھلی دلیلیں دے کر بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب اور میزان (ترازو) نازل فرمایا تاکہ لوگ عدل پر قائم رہیں۔ اور ہم نے لوہے کو اتارا جس میں سخت ہیبت و قوت ہے اور لوگوں کے لیے اور بھی (بہت سے) فائدے ہیں اور اس لیے بھی کہ اللہ تعالیٰ جان لے کہ اس کی اور اس کے رسولوں کی مدد بے دیکھے کون کرتا ہے' بیشک اللہ تعالیٰ قوت والا اور زبردست ہے۔'' O ۔۔۔ [تفسیر کے لیے باب نمبر ۷، مضمون: عدل و انصاف] (نیز باب ۲۱، مضمون: سامان حرب)

ترکہ، وراثت

(سورۃ النساء ۴) ۔۔۔ ۷۔ ''مردوں کے لئے حصہ اس (ترکے) میں سے جو چھوڑ جائیں والدین اور قریبی رشتہ دار اور عورتوں کے لئے بھی حصہ ہے اس (ترکے) میں سے جو چھوڑیں والدین اور قریبی رشتہ دار وہ ترکہ کم ہو یا زیادہ۔ یہ حصہ مقرر ہے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے)۔'' O ۔۔۔ [اسلام سے قبل ایک یہ ظلم بھی روا رکھا جاتا تھا کہ عورتوں اور چھوٹے بچوں کو وراثت سے حصہ نہیں دیا جاتا تھا اور صرف بڑے لڑکے جو لڑنے کے قابل ہوتے سارے مال کے وارث قرار پاتے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مردوں کی طرح عورتیں اور بچے بچیاں اپنے والدین اور اقارب کے مال میں حصہ دار ہوں گی۔ انہیں محروم نہیں کیا جائے گا۔ تاہم یہ الگ بات ہے کہ لڑکی کا حصہ لڑکے کے حصے سے نصف ہے۔ یہ عورت پر ظلم نہیں ہے نہ اس کا استحقاق ہے بلکہ اسلام کا یہ قانون میراث عدل و انصاف کے تقاضوں کے عین مطابق ہے۔ کیونکہ عورت کو اسلام نے معاشی کی ذمہ داری سے فارغ رکھا ہے اور مرد کو اس کا کفیل بنایا ہے۔ علاوہ ازیں عورت کے پاس مہر کی صورت میں مال آتا ہے جو ایک مرد ہی اسے ادا کرتا ہے۔ اس لحاظ سے عورت کے مقابلے میں مرد پر کئی گنا زیادہ مالی ذمہ داریاں ہیں۔ اس لئے

Marfat.com

اگر عورت کا حصہ نصف کے بجائے مرد کے برابر ہوتا تو یہ مرد پر ظلم ہوتا- لیکن اللہ تعالیٰ نے کسی پر بھی ظلم نہیں کیا ہے کیونکہ وہ عادل بھی ہے اور حکیم بھی۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۸۔ ''اور جب موجود ہوں تقسیم کے وقت رشتہ دار اور یتیم اور مسکین تو دو ان کو بھی کچھ اس میں سے اور کہو ان سے معقول بات۔'' O---۹۔ ''اور چاہئے کہ ڈریں وہ لوگ جو (ترکہ تقسیم کر رہے ہیں) کہ اگر چھوڑتے وہ اپنے پیچھے اولاد ضعیف و ناتواں تو کیسے کچھ اندیشے ہوتے انہیں ان کے بارے میں لہٰذا انہیں چاہئے کہ ڈریں اللہ تعالیٰ سے اور کہیں ٹھیک بات۔'' O---۱۱۔ ''ہدایت کرتا ہے تم کو اللہ تعالیٰ تمہاری اولاد کے بارے میں مرد کا (حصہ) برابر ہے دو عورتوں کے حصے کے پھر اگر ہوں (وارث) صرف لڑکیاں ہی دو سے زیادہ تو ان کے لئے ہے دو تہائی پورے ترکے کا اور اگر ہو ایک ہی لڑکی تو اس کے لئے نصف (کل ترکے کا) اور میت کے ماں باپ کے لئے دونوں میں سے ہر ایک کے لئے ہے چھٹا حصہ ترکے میں سے اگر ہو میت کی اولاد- پھر اگر نہ ہو اس کی اولاد اور وارث بن رہے ہوں اس کے ماں باپ ہی تو اس کی ماں کا ایک تہائی حصہ ہے پھر اگر ہوں میت کے بھائی بہن تو اس کی ماں کا چھٹا حصہ (یہ حصے نکالے جائیں گے) بعد پورا کرنے وصیت کے جو کی ہو میت نے اور (بعد ادائیگی) قرض کے (جو میت پر ہو)- تمہارے ماں باپ اور تمہاری اولاد، نہیں جانتے تم کہ کون ان میں سے قریب تر ہے تمہارے نفع کے لحاظ سے (یہ حصے) مقرر ہیں اللہ کی طرف سے- بیشک اللہ تعالیٰ ہے ہر بات جاننے والا بڑی حکمت والا۔'' O---۱۲۔ ''اور تمہارے لئے ہے نصف اس کا جو چھوڑیں تمہاری بیویاں اگر نہ ہو ان کی اولاد- پھر اگر ہو ان کی اولاد بھی تو تمہارے لئے ہے چوتھا حصہ اس میں سے جو وہ چھوڑیں بعد پورا کرنے وصیت کے جو انہوں نے کی ہو یا (ادائیگی) قرض کے بعد (جو ان پر ہو) اور بیویوں کے لئے ہے چوتھا حصہ اس میراث کا جو چھوڑی تم نے اگر نہ ہو تمہاری اولاد- پھر اگر ہو تمہاری اولاد بھی تو بیویوں کے لئے ہے آٹھواں حصہ اس کا جو چھوڑا تم نے (یہ تقسیم ہوگی) بعد پورا کرنے وصیت کے جو تم نے کی ہو اور قرض (کی ادائیگی کے بعد جو تم پر ہو) اور اگر ہو کوئی مرد جس کی میراث تقسیم طلب ہے- ایسا بے اولاد کہ اس کے ماں باپ بھی زندہ نہ ہوں یا ایسی ہی کوئی عورت ہو اور ہو اس کا صرف ایک بھائی یا صرف ایک بہن تو ملے گا ہر ایک کو ان دونوں میں سے چھٹا حصہ پھر اگر ہوں (بہن بھائی) ایک سے زیادہ تو وہ سب شریک ہوں گے ایک تہائی میں بعد پورا کرنے اس وصیت کے جو کی گئی ہو یا (ادائیگی) قرض کے (جو میت پر ہو) بشرطیکہ (یہ وصیت) ضرر رساں نہ ہو یہ حکم ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا، نہایت بردبار ہے۔'' O---۱۳۔ ''یہ حدیں مقرر کردہ ہیں جو اطاعت کرے گا اللہ کی اور اس کے رسول کی داخل کرے گا اللہ اس کو ایسی جنتوں میں کہ بہتی ہیں ان کے نیچے نہریں- سدا رہیں گے ایسے لوگ ان میں اور یہی ہے عظیم کامیابی۔'' O---۱۴۔ ''اور جو نافرمانی کرے گا اللہ اور اس کے رسول کی اور تجاوز کرے گا اس کی (مقرر کردہ) حدوں سے ڈالے گا اللہ اس کو آگ میں پڑا رہے گا وہ ہمیشہ اس میں اور اس کے لئے عذاب ہے رسوا کن۔'' O---۱۹۔ ''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو نہیں ہے جائز تمہارے لئے کہ میراث بنالو تم عورتوں کو زبردستی- اور نہ دباؤ ڈالو ان پر اس غرض سے کہ ہڑپ کر جاؤ تم کچھ حصہ اس کا جو دیا ہے تم نے ہی انہیں (بصورت مہر و میراث) (الا یہ کہ وہ ارتکاب کریں صریح بدکاری کا اور برتاؤ کرو عورتوں کے ساتھ اچھا- پھر اگر ناپسند ہوں وہ تم کو تو عجب نہیں کہ ناپسند کرو تم ایک چیز کو اور رکھی ہو اللہ تعالیٰ نے اس میں خیر کثیر۔'' O---۳۳۔ ''اور سب کے لئے مقرر کیے ہیں ہم نے وارث اس میں جو چھوڑیں والدین اور قریبی رشتہ دار- اور رہے وہ لوگ جن سے عہد و پیمان کر رکھا ہے تم نے سو دو انہیں بھی ان کا حصہ- بیشک اللہ تعالیٰ ہے ہر چیز پر نگران۔'' O---۱۷۶۔ ''وہ تجھ سے فتویٰ مانگتے ہیں- کہہ اللہ تعالیٰ تمہیں کلالہ (والدین اور اولاد کے بغیر) کے متعلق فتویٰ دیتا ہے- اگر کوئی مرد مر جائے جس کی اولاد نہ ہو مگر اس کی ایک بہن ہو تو اسے ترکے کا نصف ملے گا اور وہ خود اس کا وارث ہوگا- اگر اس کی بہن کی اولاد نہ ہو اور اگر وہ دو عورتیں ہوں تو ان کے لئے ترکے کا دو تہائی ہوگا- اور اگر بھائیوں میں کئی مرد اور عورتیں ہوں تو مرد کے لئے دو عورتوں کے حصے کی مانند ہوگا- اللہ تعالیٰ تم پر واضح کرتا ہے تاکہ تم بھٹک نہ جاؤ اور اللہ تعالیٰ ہر بات کو جانتا ہے۔'' O

(**سورۃ الانفال ۸**)---۷۵۔ ''اور جو لوگ بعد میں ایمان لائے اور جنہوں نے ہجرت کی اور تمہارے ساتھ مل کر جہاد کیا وہ بھی تم میں سے ہیں مگر کتاب خدا کے مطابق رشتہ دار ایک دوسرے کے زیادہ حق دار ہیں، اللہ تعالیٰ ہر بات کو جانتا ہے۔'' O---[یعنی وراثت اسلامی برادری کی بنا پر نہیں بلکہ رشتہ داری کی بنا پر تقسیم ہوگی- اور اس حکم کی تشریح نبی ﷺ کا یہ حکم کرتا ہے کہ صرف مسلمان رشتہ دار ہی ایک دوسرے کے وارث ہوں گے- مسلمان کسی کافر کا یا کافر کسی مسلمان کا وارث نہ ہوگا۔ (از ترجمہ قرآن حواشی مولانا مودودیؒ)

احادیث مبارکہ:

☆ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہا سعد بن ربیع کی عورت اپنی دونوں بیٹیوں کو جو سعد بن ربیع سے تھیں رسول اللہ ﷺ کے پاس لائی اور کہا اے اللہ کے رسول یہ دونوں سعد بن ربیع کی بیٹیاں ہیں ان کا باپ احد میں شہید ہوگیا تھا ان کے چچا نے سارا مال لے لیا ور ان کے لئے کچھ باقی نہ چھوڑا- مال کے بغیر ان کا نکاح نہیں ہوسکتا- آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان کا فیصلہ کرے گا اس پر میراث کی آیت نازل ہوئی- آپ ﷺ نے ان کے چچا کی طرف کسی کو بھیجا- فرمایا سعد کی دونوں بیٹیوں کو دو تہائی دے اور لڑکیوں کی ماں کو آٹھواں حصہ اور جو باقی ہے وہ تیرے لئے ہے-

Marfat.com

☆ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میراث حقداروں کو دو پھر جو کچھ باقی ہو وہ اس کو جو مردوں میں سے میت کے زیادہ قریب ہو۔

☆ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قاتل وارث نہیں بن سکتا۔

☆ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے ایک شخص مر گیا اس کا کوئی وارث نہ تھا۔ مگر ایک غلام آزاد کردہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا اس کے لئے کوئی وارث ہے۔ صحابہؓ نے عرض کی کوئی وارث نہیں مگر ایک غلام آزاد کردہ۔ نبی ﷺ نے اس کی میراث اس کو دے دی۔ احادیث از دستور القرآن صفحہ نمبر ۲۲۰، ۲۱۹ مؤلفہ محمد شریف چوہدری۔

(سورۃ الاحزاب ۳۳) ---۶ ''پیغمبر مومنوں پر خود ان سے بھی زیادہ حق رکھنے والے ہیں اور پیغمبر کی بیویاں مومنوں کی مائیں ہیں' اور رشتے دار کتاب اللہ کی رو سے بہ نسبت دوسرے مومنوں اور مہاجروں کے آپس میں زیادہ حق دار ہیں (ہاں) مگر یہ کہ تم اپنے دوستوں کے ساتھ حسن سلوک کرنا چاہو۔ یہ حکم کتاب (الٰہی) میں لکھا ہوا ہے۔'' O ---[وراثت کے متعلق تو صراحۃً یہ بتا دیا گیا کہ یہ وارثوں کا حق ہے لیکن اگر کوئی شخص اپنے کسی محسن یا دوست کی خدمت کرنا چاہتا ہے تو اُسے بھی موقع دیا گیا کہ مال کے تیسرے حصہ تک اس کے لیے وصیت کر سکتا ہے جس کی تفصیل سورہ نساء میں گزر چکی ہے۔ کتاب سے مُراد قرآنِ کریم بھی ہو سکتا ہے اور لوح محفوظ بھی جس میں تکوینی اور تشریعی امور تفصیل سے درج کر دیئے گئے ہیں۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

(سورۃ الفجر ۸۹) ---۱۹ ''اور (مردوں کی) میراث سمیٹ سمیٹ کر کھاتے ہو۔'' O ---[عرب میں عورتوں اور بچوں کو تو میراث سے ویسے ہی محروم رکھا جاتا تھا اور لوگوں کا نظریہ اس باب میں یہ تھا کہ میراث کا حق ان مردوں کو پہنچتا ہے جو لڑنے اور کنبے کی حفاظت کرنے کے قابل ہوں۔ اس کے علاوہ مرنے والے کے وارثوں میں جو زیادہ طاقت ور اور بااثر ہوتا تھا وہ بلا تامل ساری میراث سمیٹ لیتا تھا اور ان سب لوگوں کا حصہ مار کھاتا تھا جو اپنا حصہ حاصل کرنے کا بل بوتا نہ رکھتے ہوں حق اور فرض کی کوئی اہمیت ان کی نگاہ میں نہ تھی کہ ایمانداری کے ساتھ اپنا فرض سمجھ کر حق دار کو اس کا حق دیں خواہ وہ اسے حاصل کرنے کی طاقت رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو۔ (از تفسیر ۱۳ تفہیم القرآن)]

ترقی

(سورۃ الروم ۳۰) ---۹ ''کیا انہوں نے زمین میں چل پھر کر یہ نہیں دیکھا کہ ان سے پہلے لوگوں کا انجام کیسا (برا) ہوا؟ وہ ان سے بہت زیادہ توانا (اور طاقتور) تھے اور انہوں نے (بھی) زمین جوتی بوئی تھی اور ان سے زیادہ آباد کی تھی اور ان کے پاس ان کے رسول روشن دلائل لے کر آئے تھے۔ یہ تو ناممکن تھا کہ اللہ تعالیٰ ان پر ظلم کرتا لیکن وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے۔'' O ---[اس میں اُن لوگوں کے استدلال کا جواب موجود ہے جو محض مادی ترقی کو کسی قوم کے صالح ہونے کی علامت سمجھتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ جن لوگوں نے زمین کے ذرائع کو اتنے بڑے پیمانے پر استعمال کیا ہے، جنہوں نے دنیا میں عظیم الشان تعمیری کام کئے ہیں اور ایک شاندار تمدن کو جنم دیا ہے، بھلا یہ کیسے ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جہنم کا ایندھن بنا دے۔ قرآن اس کا جواب یہ دیتا ہے کہ یہ ''تعمیری کام'' پہلے بھی بہت سی قوموں نے بڑے پیمانے پر کیے ہیں، پھر کیا تمہاری آنکھوں نے نہیں دیکھا کہ وہ قومیں اپنی تہذیب اور اپنے تمدن سمیت پیوند خاک ہو گئیں اور ان کی ''تعمیر'' کا قصر فلک بوس زمین پر آ رہا؟ جس خدا کے قانون نے یہاں عقیدۂ حق اور اخلاق صالحہ کے بغیر محض مادی تعمیر کی یہ قدر کی ہے، آخر کیا وجہ ہے کہ اسی خدا کا قانون دوسرے جہان میں انہیں واصل جہنم نہ کرے؟ (تفسیر از تفہیم القرآن)] ---۱۰ ''پھر آخر ش برا کرنے والوں کا بہت ہی برا انجام ہوا اس لیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو جھٹلاتے تھے اور ان کی ہنسی اڑاتے تھے۔'' O

(سورۃ نوح ۷۱) ---۱۰ ''اور میں نے کہا کہ اپنے رب سے اپنے گناہ بخشواؤ (اور معافی مانگو) وہ یقیناً بڑا بخشنے والا ہے۔'' O ---۱۱ ''وہ تم پر آسمان کو خوب برستا ہوا چھوڑ دے گا۔'' O ---[بعض علماء اسی آیت کی وجہ سے نماز استسقاء میں سورۂ نوح علیہ السلام کے پڑھنے کو مستحب سمجھتے ہیں' مروی ہے کہ حضرت عمرؓ بھی ایک مرتبہ نماز استسقاء کے لئے منبر پر چڑھے تو صرف آیات استغفار (جن میں یہ آیت بھی تھی) پڑھ کر منبر سے اتر آئے اور فرمایا کہ میں نے بارش کو بارش کے ان راستوں سے طلب کیا ہے جو آسمانوں میں ہیں' جن سے بارش زمین پر اترتی ہے۔ (ابن کثیر) حضرت حسن بصری کے متعلق مروی ہے کہ ان سے کسی نے قحط سالی کی شکایت کی تو انہوں نے اسے استغفار کی تلقین کی' کسی دوسرے شخص نے فقر و فاقہ کی شکایت کی' اسے بھی انہوں نے یہی نسخہ بتلایا۔ ایک اور شخص نے اپنے باغ کے خشک ہونے کا شکوہ کیا' اسے بھی فرمایا استغفار کر' ایک شخص نے کہا' میرے گھر اولاد نہیں ہوتی' اسے بھی کہا اپنے رب سے استغفار کر' کسی نے جب ان سے کہا کہ آپ نے استغفار ہی کی تلقین کیوں کی؟ تو آپ نے یہی آیت تلاوت کر کے فرمایا' کہ میں نے اپنے پاس سے یہ بات نہیں کی' یہ وہ

Marfat.com

نسخہ ہے جو ان سب باتوں کے لئے اللہ نے بتلایا ہے۔(ایسر التفاسیر) (از تفسیر ۰ ا شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۲۔"اور تمہیں خوب پے در پے مال اور اولاد میں ترقی دے گا اور تمہیں باغات دے گا اور تمہارے لیے نہریں نکال دے گا۔" O---۱۳۔"تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی برتری کا عقیدہ نہیں رکھتے۔" O---[وقار، توقیر سے ہے بمعنی عظمت اور رجا خوف کے معنی میں ہے، یعنی جس طرح اس کی عظمت کا حق ہے، تم اس سے ڈرتے کیوں نہیں ہو؟ اور اس کو ایک کیوں نہیں مانتے اور اس کی اطاعت کیوں نہیں کرتے؟ (از تفسیر ۲ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ النصر ۱۱۰)---ا۔"جب اللہ کی مدد آ پہنچے اور فتح (نصیب ہو جائے)۔" O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۱۴۱ مضمون: فتح]---۳۔"تو (اس وقت) اپنے رب کی حمد کرتے ہوئے اس کی پاکی بیان کیجیے اور (اپنی امت کے لیے) اس سے مغفرت طلب کیجئے، بے شک وہ بہت توبہ قبول کرنیوالا ہے۔" O---[حمد سے مراد اللہ تعالیٰ کی تعریف وثنا کرنا بھی ہے اور اس کا شکر ادا کرنا بھی اور تسبیح سے مراد اللہ تعالیٰ کو ہر لحاظ سے پاک اور منزہ قرار دینا ہے اس موقع پر یہ ارشاد کہ اپنے رب کی قدرت کا یہ کرشمہ جب تم دیکھ لو تو اس کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرو، اس میں حمد کا مطلب یہ ہے کہ اس عظیم کامیابی کے متعلق تمہارے دل میں کبھی اس خیال کا کوئی شائبہ تک نہ آئے کہ یہ تمہارے اپنے کمال کا نتیجہ ہے، بلکہ اس کو سراسر اللہ کا فضل وکرم سمجھو، اس پر اس کا شکر ادا کرو، اور قلب وزبان سے اس امر کا اعتراف کرو کہ اس کامیابی کی ساری تعریف اللہ ہی کو پہنچتی ہے۔ اور تسبیح کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کو اس سے پاک اور منزہ قرار دو کہ اس کے کلمے کا بلند ہونا تمہاری کسی سعی وکوشش کا محتاج یا اس پر منحصر تھا۔ اس کے برعکس تمہارا دل اس یقین سے لبریز ہے کہ تمہاری سعی وکوشش کی کامیابی اللہ کی تائید ونصرت پر منحصر تھی، وہ اپنے جس بندے سے چاہتا اپنا کام لے سکتا تھا اور یہ اس کا احسان ہے کہ اس نے یہ خدمت تم سے لی اور تمہارے ہاتھوں اپنے دین کا بول بالا کرایا۔ اس کے علاوہ تسبیح، یعنی سبحان اللہ کہنے میں ایک پہلو تعجب کا بھی ہے جب کوئی محیر العقول واقعہ پیش آتا ہے تو آدمی سبحان اللہ کہتا ہے اور اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اللہ ہی کی قدرت سے ایسا حیرت انگیز واقعہ رونما ہوا ہے ورنہ دنیا کی کسی طاقت کے بس میں نہ تھا کہ ایسا کرشمہ اس سے صادر ہو سکتا۔ (از تفسیر تفہیم القرآن)]---[یعنی اپنے رب سے دعا مانگو کہ جو خدمت اس نے تمہارے سپرد کی تھی اس کو انجام دینے میں تم سے جو بھول چوک یا کوتاہی بھی ہوئی ہو اس سے چشم پوشی اور درگزر فرمائے یہ ہے وہ ادب جو اسلام میں بندے کو سکھایا گیا ہے، کسی انسان سے اللہ کے دین کو خواہ کیسی ہی بڑی سے بڑی خدمت انجام پائی ہو اس کی راہ میں خواہ کتنی ہی قربانیاں اس نے دی ہوں اور اس کی عبادت وبندگی بجالانے میں خواہ کتنی ہی جانفشانیاں اس نے کی ہو، اس کے دل میں کبھی یہ خیال تک نہ آنا چاہئے کہ میرے اوپر میرے رب کا جو حق تھا وہ میں نے پورا کا پورا ادا کر دیا ہے، بلکہ اسے ہمیشہ یہی سمجھنا چاہئے کہ جو کچھ مجھے کرنا چاہئے تھا وہ میں نہیں کر سکا، اور اسے اللہ سے یہی دعا مانگنی چاہئے کہ اس کا حق ادا کرنے میں جو کوتاہی بھی مجھ سے ہوئی ہو اس سے درگزر فرما کر میری حقیر سی خدمت قبول فرمالے۔ یہ ادب جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سکھایا گیا جن سے بڑھ کر خدا کی راہ میں سعی وجہد کرنے والے کسی انسان کا تصور تک نہیں کیا جا سکتا، تو دوسرے کسی کا یہ مقام کہاں ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے عمل کو کوئی بڑا عمل سمجھے اور اس غرے میں مبتلا ہو کہ اللہ کا جو حق اس پر تھا وہ اس نے ادا کر دیا ہے اللہ کا حق اس سے بہت بالا وبرتر ہے کہ کوئی مخلوق اسے ادا کر سکے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان مسلمانوں کو ہمیشہ کے لئے یہ سبق دیتا ہے کہ اپنی کسی عبادت وریاضت اور کسی خدمت دین کو بڑی چیز نہ سمجھیں، بلکہ اپنی جان راہ خدا میں کھپا دینے کے بعد بھی یہی سمجھتے رہیں کہ "حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا"۔ اسی طرح جب کبھی انہیں کوئی فتح نصیب ہو اسے اپنے کسی کمال کا نہیں بلکہ اللہ کے فضل ہی کا نتیجہ سمجھیں اور اس پر فخر وغرور میں مبتلا ہونے کے بجائے اپنے رب کے سامنے عاجزی کے ساتھ سر جھکا کر حمد وتسبیح اور توبہ واستغفار کریں۔ (از تفسیر تفہیم القرآن)] محولہ بالا تفاسیر کے مطابق ہی ان پر عمل کر کے ترقی کر سکتے ہیں (ذاتی رائے)

تزکیہ نفس

(سورۃ آل عمران ۳)---۱۶۴۔"یقیناً بڑا احسان کیا ہے اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر کہ بھیجا ان میں ایک رسول ﷺ انہی میں سے جو پڑھ کر سناتا ہے انہیں اللہ تعالیٰ کی آیات اور تزکیہ نفس کرتا ہے ان کا اور تعلیم دیتا ہے ان کو کتاب اللہ کی اور سکھاتا ہے ان کو حکمت اگرچہ تھے وہ اس سے پہلے یقیناً کھلی گمراہی میں۔" O---[اس آیت میں نبوت کے تین مقاصد بیان کیے گئے ہیں ۱۔ تلاوت آیات۔ ۲۔ تزکیہ۔ ۳۔ تعلیم کتاب وحکمت۔ تعلیم کتاب میں تلاوت از خود آجاتی ہے، تلاوت کے ساتھ ہی تعلیم ممکن ہے، تلاوت کے بغیر تعلیم کا تصور ہی نہیں۔ اس کے باوجود تلاوت کو الگ ایک مقصد کے طور پر ذکر کیا گیا ہے جس سے اس نکتے کی وضاحت مقصود ہے کہ تلاوت بجائے خود ایک مقدس اور نیک عمل ہے، چاہے پڑھنے والا اس کا مفہوم سمجھے یا نہ سمجھے۔ قرآن کے معانی ومطالب کو سمجھنے کی کوشش کرنا یقیناً ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے۔ لیکن جب تک یہ مقصد حاصل نہ ہو یا اتنی فہم واستعداد بہم نہ پہنچ جائے، تلاوت قرآن سے اعراض یا غفلت جائز نہیں۔ تزکیے سے مراد عقائد اور اعمال واخلاق کی اصلاح ہے، جس طرح آپ ﷺ نے انہیں شرک سے ہٹا کر توحید پر لگایا اسی طرح

Marfat.com

عادات بد اخلاق اور بد اطوار قوم کو اخلاق و کردار کی رفعتوں سے ہمکنار کر دیا، حکمت سے مراد اکثر مفسرین کے نزدیک حدیث ہے۔ از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ۔ اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ حضور ﷺ کی چار شانیں بیان کی گئی ہیں (۱) تلاوت آیات، اللہ کی آیات پڑھ کر سنانا جن کے ظاہری معنی وہ لوگ اہل زبان ہونے کی وجہ سے سمجھ لیتے تھے اور ان پر عمل کرتے تھے (۲) تزکیہ نفوس، نفسانی آلائشوں اور تمام مراتب شرک و معصیت سے ان کو پاک کرنا اور دلوں کو مانجھ کر صیقل بنانا۔ یہ چیز آیات اللہ کے عام مضامین پر عمل کرنے حضور ﷺ کی صحبت اور قلبی توجہ و تصرف سے باذن اللہ حاصل ہوتی تھی (۳) تعلیم کتاب، کتاب اللہ کی مراد بتلانا۔ اس کی ضرورت خاص خاص مواقع پر پیش آتی تھی۔ مثلاً ایک لفظ کے کچھ معنی عام تبادر اور محاورہ کے لحاظ سے سمجھ کر صحابہ کو کوئی اشکال پیش آیا، اس وقت آپ کتاب اللہ کی اصلی مراد جو قرائن مقام سے متعین ہوتی تھی بیان فرما کر شبہات کا ازالہ فرما دیتے تھے، جیسے الذین امنوا ولم یلبسوا ایمانھم بظلم اور دوسرے مقامات میں ہوا (۴) تعلیم حکمت، حکمت کی گہری باتیں سکھلانا اور قرآن کریم کے غامض اسرار و لطائف اور شریعت کی دقیق علل پر مطلع کرنا، خواہ تصریحاً یا اشارۃً۔ آپ ﷺ نے خدا کی توفیق و اعانت سے علم و عمل کے ان اعلیٰ مراتب پر اس درماندہ قوم کو فائز کیا جو صدیوں سے انتہائی جہل و حیرت اور صریح گمراہی میں غرق تھی۔ آپ کی چند روزہ تعلیم و صحبت سے وہ ساری دنیا کے لیے ہادی و معلم بن گئی، لہٰذا انہیں چاہیے کہ اس نعمت عظمیٰ کی قدر پہچانیں اور کبھی بھولے سے ایسی حرکت نہ کریں جس سے آپ کا دل متالم ہو۔ (از تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانیؒ)]

(سورۃ النساء ۴) ---۴۹۔ ''کیا نہیں دیکھا تم نے ان لوگوں کو جو پاکیزہ قرار دیتے ہیں اپنی ذات کو حالانکہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو پاک کرتا ہے جسے چاہتا ہے اور (جنہیں اللہ تعالیٰ پاک نہیں کرتا) نہیں ظلم کیا جائے گا ان پر بھی ذرہ برابر۔'' O--- [یہودا اپنے منہ میاں مٹھو بنتے تھے مثلاً ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے چہیتے ہیں وغیرہ۔ اللہ نے فرمایا تزکیہ کا اختیار بھی اللہ کو ہے اور اس کا علم بھی اسی کو ہے۔ فتیل کھجور کی گٹھلی کے کٹاؤ پر جو دھاگے یا سوت کی طرح نکلتا یا دکھائی دیتا ہے اس کو کہا جاتا ہے۔ یعنی اتنا سا ظلم بھی نہیں کیا جائے گا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الشمس ۹۱) ---۷۔ ''قسم ہے نفس کی اور اسے درست بنانے کی۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۳، مضمون: انسان) ---۸۔ ''پھر سمجھ دی اسے بدکاری کی اور بچ کر چلنے کی۔'' O---۹۔ ''جس نے اسے پاک کیا وہ کامیاب ہوا۔'' O [یہ ہے وہ بات جس پر ان چیزوں کی قسم کھائی گئی ہے جو اوپر کی آیات میں مذکور ہوئی ہیں۔ اب غور کیجیے وہ چیزیں اس پر کس طرح دلالت کرتی ہیں۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ کا قاعدہ یہ ہے کہ جن حقائق کو انسان کے ذہن نشین کرانا چاہتا ہے ان کی شہادت میں وہ سامنے کی چند ایسی نمایاں ترین چیزوں کو پیش کرتا ہے۔ جو ہر آدمی کو اپنے اردگرد پیش کی دنیا میں یا خود اپنے وجود میں نظر آتی ہیں۔ اسی قاعدے کے مطابق یہاں دو دو چیزوں کو ایک دوسرے کے مقابلے میں پیش کیا گیا ہے جو ایک دوسرے سے متضاد ہیں۔ اس لیے انکے آثار اور نتائج بھی یکساں نہیں ہیں۔ بلکہ لازماً ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ ایک طرف سورج ہے تو دوسری طرف چاند۔ سورج کی روشنی نہایت تیز ہے اور اس میں گرمی بھی ہے اس کے مقابلے میں چاند اپنی کوئی روشنی نہیں رکھتا۔ سورج کی موجودگی میں وہ آسمان پر موجود بھی ہو تو بے نور رہتا ہے۔ وہ اس وقت چمکتا ہے جب سورج چھپ جائے۔ اور اس وقت بھی اس کی روشنی نہ اتنی تیز ہوتی ہے کہ رات کو دن بنا دے نہ اس میں کوئی گرمی ہوتی ہے کہ وہ ہر کام کر سکے جو سورج کی گرمی کرتی ہے۔ لیکن اس کے اپنے کچھ اثرات ہیں جو سورج کے اثرات سے مختلف ہوتے ہیں۔ ان آفاقی شہادتوں کو پیش کرنے کے بعد خود انسان کے اپنے نفس کو لیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ اسے اعضاء اور حواس اور ذہنی قوتوں کے متناسب امتزاج سے ہموار کر کے خالق نے اس کے اندر بھلائی اور برائی دونوں کے میلانات، رجحانات اور محرکات رکھ دیے ہیں جو ایک دوسرے کی ضد ہیں اور الہامی طور پر اسے ان دونوں کا فرق سمجھا دیا ہے کہ ایک فجور ہے اور وہ بری چیز ہے اور دوسرا تقویٰ ہے اور وہ اچھی چیز ہے۔ اب اگر سورج اور چاند، دن اور رات، زمین اور آسمان یکساں نہیں ہیں بلکہ ان کے اثرات اور نتائج ایک دوسرے سے لازماً مختلف ہیں۔ تو نفس کا فجور اور تقویٰ دونوں ایک دوسرے کی ضد ہونے کے باوجود یکساں کیسے ہو سکتے ہیں۔ انسان خود اس دنیا میں بھی نیکی اور بدی کو یکساں نہیں سمجھتا اور نہیں مانتا۔ خواہ اس نے اپنے بنائے ہوئے فلسفوں کی رو سے خیر و شر کے کچھ بھی معیار تجویز کر لیے ہوں۔ بہرحال جس چیز کو بھی وہ نیکی سمجھتا ہے اس کے متعلق وہ یہ رائے رکھتا ہے کہ وہ قابل قدر ہے۔ تعریف اور صلے اور انعام کی مستحق ہے۔ بخلاف اس کے جس چیز کو بھی وہ بدی سمجھتا ہے اس کے بارے میں اس کی اپنی بے لاگ رائے یہ ہے کہ وہ مذمت اور سزا کی مستحق ہے۔ لیکن اصل فیصلہ انسان کے ہاتھ میں نہیں ہے بلکہ اس خالق کے ہاتھ میں ہے جس نے انسان کا فجور اور تقویٰ اس پر الہام کیا ہے۔ فجور وہی ہے جو خالق کے نزدیک فجور اور تقویٰ وہی ہے جو اس کے نزدیک تقویٰ ہے۔ اور خالق کے ہاں ان دونوں کے دو الگ نتائج ہیں ایک کا نتیجہ یہ ہے کہ جو اپنے نفس کا تزکیہ کرے وہ فلاح پائے اور دوسرے کا نتیجہ یہ ہے کہ جو اپنے نفس کو دبائے وہ نامراد ہے۔ تزکیہ کے معنی پاک کرنا، ابھارنا اور نشوونما دینا۔ سیاق و سباق سے اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ جو اپنے نفس کو فجور سے پاک کرے۔ اس کو ابھار کر تقویٰ کی بلندی پر لے جائے اور اس کے اندر بھلائی کو نشوونما دے وہ فلاح پائے گا۔ اس کے مقابلے میں دسّٰھا کا لفظ استعمال کیا گیا ہے جس کا مصدر تدسیہ ہے تدسیہ کے معنی دبانے، چھپانے، اغوا کرنے اور گمراہ کر دینے کے ہیں۔ سیاق و سباق سے اس کا مطلب بھی واضح ہو جاتا ہے کہ وہ شخص نامراد ہو گا جو اپنے نفس کے اندر پائے جانے

Marfat.com

والے نیکی کے رجحانات کو ابھارنے اور نشوونما دینے کے بجائے ان کو دباؤ سے اس کو بہکا کر برائی کے رجحانات کی طرف لے جائے اور فجور کو اس پر اتنا غالب کردے کہ تقویٰ اس کے نیچے اس طرح چھپ کر رہ جائے جیسے ایک لاش قبر پر مٹی ڈال دینے کے بعد چھپ جاتی ہے۔ اس کا مطلب در حقیقت یہ ہے کہ بندہ تو صرف تقویٰ اور تزکیہ کی خواہش اور طلب ہی کر سکتا ہے۔ رہا اس کا نصیب ہو جانا، تو وہ بہر حال اللہ ہی کی توفیق پر منحصر ہے۔ اور یہی حال تدسیہ کا بھی ہے کہ اللہ زبردستی کسی کے نفس کو نہیں دباتا، مگر جب بندہ اس پر تل جائے تو اللہ تعالیٰ اسے تقویٰ اور تزکیہ کی توفیق سے محروم کر دیتا ہے اور اسے چھوڑ دیتا ہے کہ اپنے نفس کو جس گندگی کے ڈھیر میں دبانا چاہے دبا دے۔ (اقتباس از تفہیم القرآن)]

تسنیم، سلسبیل

(سورۃ الرحمٰن ۵۵) ---۵۰۔ ''ان دونوں (جنتوں) میں دو بہتے ہوئے چشمے ہیں۔'' O --- [جنت کے دو چشموں کے نام]

تصویر کشی و مجسمے

(سورۃ السبا ۳۴) ---۱۳۔ ''جو کچھ سلیمان چاہتے وہ جنات تیار کر دیتے مثلاً قلعے اور مجسمے اور حوضوں کے برابر لگن اور چولہوں پر جمی ہوئی مضبوط دیگیں، اے آل داؤد اس کے شکریہ میں نیک عمل کرو، میرے بندوں میں سے شکر گزار بندے کم ہی ہوتے ہیں۔'' O --- [''تمثال ہر اس تصویر کو کہتے ہیں جو کسی دوسری چیز کی صورت کے مماثل بنائی گئی ہو، خواہ وہ جان دار ہو یا بے جان''۔ اس بنا پر قرآن مجید کے اس بیان سے یہ لازم نہیں آتا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے لیے جو ''تماثیل'' بنائی جاتی تھیں وہ ضرور انسانوں اور حیوانوں کی تصاویر یا ان کے مجسمے ہی ہوں گے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ پھول پتیاں اور قدرتی مناظر اور مختلف قسم کے نقش و نگار ہوں جن سے حضرت سلیمانؑ نے اپنی عمارتوں کو آراستہ کرایا ہو۔ غلط فہمی کا منشا بعض مفسرین کے یہ بیانات ہیں کہ حضرت سلیمانؑ نے انبیاء اور ملائکہ کی تصویریں بنوائی تھیں۔ یہ باتیں ان حضرات نے بنی اسرائیل کی روایات سے اخذ کر لیں اور پھر ان کی توجیہ یہ کی کہ پچھلی شریعتوں میں اس قسم کی تصویریں بنانا ممنوع نہ تھا۔ لیکن ان روایات کو بلا تحقیق نقل کرتے ہوئے ان بزرگوں کو یہ خیال نہ رہا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام جس شریعتِ موسوی کے پیرو تھے اس میں بھی انسانی اور حیوانی تصاویر اور مجسمے اُسی طرح حرام تھے جس طرح شریعت محمدیہ ﷺ میں حرام ہیں۔ اور وہ یہ بھی بھول گئے کہ بنی اسرائیل کے ایک گروہ کو حضرت سلیمانؑ سے جو عداوت تھی اس کی بنا پر انہوں نے آنجناب کو شرک و بت پرستی اور جادوگری اور زنا کے بدترین الزامات سے متہم کیا ہے اس لیے ان کی روایات پر اعتماد کر کے اس جلیل القدر پیغمبر کے بارے میں کوئی ایسی بات ہرگز قبول نہ کرنی چاہیے جو خدا کی بھیجی ہوئی کسی شریعت کے خلاف پڑتی ہو۔ یہ بات ہر شخص کو معلوم ہے کہ حضرت موسیٰ کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک بنی اسرائیل میں جتنے انبیاء بھی آئے ہیں وہ سب توراۃ کے پیرو تھے اور ان میں سے کوئی بھی نئی شریعت نہ لایا تھا جو توراۃ کے قانون کی ناسخ ہوتی۔ اب توراۃ کو دیکھیے تو اس میں بار بار بصراحت یہ حکم ملتا ہے کہ انسانی اور حیوانی تصویریں اور مجسمے قطعاً حرام ہیں:

''تو اپنے لیے کوئی تراشی ہوئی مورت نہ بنانا نہ کسی چیز کی صورت بنانا جو اوپر آسمان میں یا نیچے زمین پر یا زمین کے نیچے پانی میں ہے''۔ ''تم اپنے لیے بت نہ بنانا اور نہ تراشی ہوئی مورت یا لاٹ اپنے لیے کھڑی کرنا اور نہ اپنے ملک میں کوئی شبیہ دار پتھر رکھنا کہ اسے سجدہ کرو''۔ ''تا نہ ہو کہ تم بگڑ کر کسی شکل یا صورت کی کھودی ہوئی مورت اپنے لیے بنا لو جس کی شبیہ کسی مرد یا عورت یا زمین کے کسی حیوان یا ہوا میں اڑنے والے کسی پرند یا زمین میں رینگنے والے جاندار یا مچھلی سے جو زمین کے نیچے پانی میں رہتی ہے ملتی ہو''۔ ''لعنت اس آدمی پر جو کاریگری کی صنعت کی طرح کھودی ہوئی یا ڈھالی ہوئی مورت بنا کر جو خداوند کے نزدیک مکروہ ہے اس کو کسی پوشیدہ جگہ میں نصب کرے''۔ ان اوصاف اور صریح احکام کے بعد یہ بات کیسے مانی جا سکتی ہے کہ حضرت سلیمانؑ نے انبیاء اور ملائکہ کی تصویریں یا ان کے مجسمے بنانے کا کام جنوں سے لیا ہو گا۔ اور یہ بات آخر ان یہودیوں کے بیان پر اعتماد کر کے کیسے تسلیم کر لی جائے جو حضرت سلیمانؑ پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ وہ اپنی مشرک بیویوں کے عشق میں مبتلا ہو کر بت پرستی کرنے لگے تھے۔ تاہم مفسرین نے تو بنی اسرائیل کی یہ روایات نقل کرنے کے ساتھ اس امر کی صراحت کر دی تھی کہ شریعتِ محمدیہ ﷺ میں یہ فعل حرام ہے اس لیے اب کوئی شخص حضرت سلیمانؑ کی پیروی میں تصویریں اور مجسمے بنانے کا مجاز نہیں ہے لیکن موجودہ زمانے کے بعض لوگوں نے جو اہلِ مغرب کی تقلید میں مصوری و بت تراشی کو حلال کرنا چاہتے ہیں، قرآن مجید کی اس آیت کو اپنے لیے دلیل ٹھہرا لیا۔ وہ کہتے ہیں کہ جب ایک پیغمبر نے یہ کام کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے خود اپنی کتاب میں اس کے اس فعل کا ذکر کیا ہے اور اس پر کسی ناپسندیدگی کا اظہار بھی نہیں فرمایا ہے تو اسے لازماً حلال ہی ہونا چاہیے۔ ان مقلدینِ مغرب کا یہ استدلال دو وجوہ سے غلط ہے۔ اول یہ کہ لفظ تماثیل جو قرآن مجید میں استعمال کیا گیا

انسانی اور حیوانی تصاویر کے معنی میں صریح نہیں ہے بلکہ اس کا اطلاق غیر جاندار اشیاء کی تصویروں پر بھی ہوتا ہے، اس لیے محض اس لفظ کے سہارے یہ حکم نہیں لگایا جا سکتا کہ قرآن کی رو سے انسانی اور حیوانی تصاویر حلال ہیں۔ دوسرے یہ کہ نہایت کثیر التعداد اور قوی الاسناد اور متواتر المعنیٰ احادیث سے یہ ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ذی رُوح اشیاء کی تصویریں بنانے اور رکھنے کو قطعی حرام قرار دیا ہے۔ اس معاملہ میں جو ارشادات حضور ﷺ سے ثابت ہیں اور جو آثار اکابر صحابہ سے منقول ہوئے ہیں انہیں ہم یہاں نقل کرتے ہیں:

احادیث مبارکہ:

1۔ اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ حضرت اُم حبیبہ اور حضرت اُم سلمہؓ نے حبش میں ایک کنیسہ دیکھا تھا جس میں تصویریں تھیں۔ اس کا ذکر انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا ان لوگوں کا حال یہ تھا کہ جب ان میں کوئی صالح شخص ہوتا تو اس کے مرنے کے بعد وہ اس کی قبر پر ایک عبادت گاہ بناتے اور اس میں یہ تصویریں بنا لیا کرتے تھے۔ یہ لوگ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترینِ خلائق قرار پائیں گے۔

2۔ ابوجُحیفہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مصور پر لعنت فرمائی ہے۔

3۔ ابوزُرعہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابو ہریرہؓ کے ساتھ ایک مکان میں داخل ہوا تو دیکھا کہ مکان کے اوپر ایک مصور تصویریں بنا رہا ہے۔ اس پر حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس شخص سے بڑا ظالم کون ہوگا جو میری تخلیق کے مانند تخلیق کی کوشش کرے۔ یہ لوگ ایک دانہ یا ایک چیونٹی تو بنا کر دکھائیں۔

بعض لوگ یہ استدلال کرتے ہیں کہ اسلام میں تصویر کی حرمت کا حکم محض شرک و بُت پرستی کو روکنے کی خاطر دیا گیا تھا، اور اب اس کا کوئی خطرہ نہیں ہے، لہٰذا یہ حکم باقی نہ رہنا چاہیے۔ لیکن یہ استدلال بالکل غلط ہے۔ اول تو احادیث میں کہیں یہ بات نہیں کی گئی ہے کہ تصاویر صرف شرک و بت پرستی کے خطرے سے بچانے کے لیے حرام کی گئی ہیں۔ دوسرے یہ دعویٰ بھی بالکل بے بنیاد ہے کہ اب دنیا میں شرک و بُت پرستی کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ آج خود برِ عظیم ہندوستان میں کروڑوں بُت پرست مشرکین موجود ہیں، دنیا کے مختلف خطوں میں طرح طرح سے شرک ہو رہا ہے، عیسائی اہلِ کتاب بھی حضرت عیسیٰ اور حضرت مریم اور اپنے متعدد اولیاء کی تصاویر اور مجسموں کو پوج رہے ہیں، حتیٰ کہ مسلمانوں کی ایک بہت بڑی تعداد بھی مخلوق پرستی کی آفتوں سے محفوظ نہیں ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ صرف وہ تصویریں ممنوع ہونی چاہییں جو مشرکانہ نوعیت کی ہیں، یعنی ایسے اشخاص کی تصاویر اور مجسمے جن کو معبود بنا لیا گیا ہو، باقی دوسری تصویروں اور مجسموں کے حرام ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ لیکن اس طرح کی باتیں کرنے والے دراصل شارع کے احکام وارشادات سے قانون اخذ کرنے کے بجائے آپ ہی اپنے شارع بن بیٹھتے ہیں۔ ان کو یہ معلوم نہیں ہے کہ تصویر صرف ایک شرک و بت پرستی ہی کی موجب نہیں بنتی، بلکہ دنیا میں دوسرے بہت سے فتنوں کی موجب بھی بنی ہے اور بن رہی ہے۔ تصویر اُن بڑے ذرائع میں سے ایک ہے جن سے بادشاہوں، ڈکٹیٹروں اور سیاسی لیڈروں کی عظمت کا سکہ عوام الناس کے دماغوں پر بٹھانے کی کوشش کی گئی ہے۔ تصویر کو دنیا میں شہوانیت پھیلانے کے لیے بھی بہت بڑے پیمانے پر استعمال کیا گیا ہے اور آج یہ فتنہ ہر زمانے سے زیادہ برسرِ عروج ہے۔ تصاویر قوموں میں نفرت اور عداوت کے بیج بونے، فساد ڈلوانے اور عام لوگوں کو طرح طرح سے گمراہ کرنے کے لیے بھی بکثرت استعمال کی جاتی رہی ہیں اور آج سب سے زیادہ استعمال کی جا رہی ہیں۔ اس لیے یہ سمجھنا کہ شارع نے تصویر کی حرمت کا حکم صرف بت پرستی کے استیصال کی خاطر دیا ہے، قطعاً غلط ہے۔ شارع نے مطلقاً جاندار اشیاء کی تصویر کو روکا ہے۔ ہم اگر خود شارع نہیں بلکہ شارع کے متبع ہیں تو ہمیں علی الاطلاق اس سے رُک جانا چاہیے۔ ہمارے لیے یہ کسی طرح جائز نہیں ہے کہ اپنی طرف سے کوئی علت حکم خود تجویز کر کے اُس کے لحاظ سے بعض تصویروں کو حرام اور بعض کو حلال قرار دینے لگیں۔ یہ بالکل ایسا ہی ہے جیسے شراب کے بارے میں اسلام کا یہ حکم کہ اس سے قطعی اجتناب کیا جائے ایک صاف حد قائم کر دیتا ہے۔ لیکن اگر یہ کہا جاتا کہ اس کی اتنی مقدار استعمال کرنے سے پرہیز کیا جائے جس سے نشہ پیدا ہو تو حلال اور حرام کے درمیان کسی جگہ بھی حدِ فاصل قائم نہ کی جا سکتی اور کوئی شخص بھی فیصلہ نہ کر سکتا کہ کس حد تک وہ شراب پی سکتا ہے اور کہاں جا کر اسے رُک جانا چاہیے۔ (اقتباسات از تفہیم القرآن)]

تغیر و تبدل

سورۃ البقرۃ (۲) ــــ ۱۶۴ "بیشک پیدا کرنے میں آسمانوں کے اور زمین کے اور ایک دوسرے کے پیچھے آنے جانے میں شب و روز کے اور کشتیوں میں جو چلتی ہیں سمندر میں وہ (چیزیں) لے کر جو نفع بخش ہیں انسانوں کے لئے اور یہ جو نازل کیا اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی پھر زندگی بخشی اس کے ذریعہ سے زمین کو مردہ ہونے کے بعد اور پھیلائی اس میں ہر طرح کی جاندار مخلوق اور ہواؤں کی گردش میں اور بادلوں میں جو تابع فرمان بنا کر رکھے گئے ہیں درمیان

Marfat.com

آسمان اور زمین کے یقیناً (ان سب چیزوں میں) نشانیاں ہیں عقلمندوں کے لئے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر۲، مضمون "کائنات"]

(سورۃ آل عمران ۳)---۱۹۰۔ ''بیشک پیدا کرنے میں آسمانوں اور زمین کے۔ اور ایک دوسرے کے پیچھے آتے میں شب و روز کے یقیناً بہت نشانیاں ہیں ایسے عقلمندوں کے لئے۔'' O

(سورۃ یونس ۱۰)---۶۔ ''بیشک رات اور دن کے اختلاف میں اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین میں بنایا ہے۔ ان (سب) میں ان لوگوں کے لئے جو ڈرتے ہیں کئی نشان ہیں۔'' O

تفرقہ بازی، فرقہ بندی

(سورۃ البقرۃ ۲)---۲۱۳۔ ''تھے سب انسان ایک ہی امت (پھر ان میں اختلافات ہو گئے) تو بھیجے اللہ تعالیٰ نے انبیا بشارت دینے والے اور خبردار کرنے والے اور نازل کی ان کے ساتھ اپنی کتاب مبنی برحق تاکہ فیصلہ کرے وہ لوگوں کے درمیان ان باتوں کا اختلاف کرتے تھے وہ جن میں۔ اور نہیں اختلافات کیا کتاب میں مگر ان لوگوں نے جنہیں دی گئی تھی وہ اس کے بعد کہ آ چکے تھے ان کے پاس واضح احکام، محض آپس کی ضد کی بنا پر پھر ہدایت دی اللہ نے ان لوگوں کو جو ایمان لائے (محمد ﷺ پر) ان باتوں میں جن میں اختلاف کیا کرتے تھے (پہلے لوگ) حق کی اپنے حکم سے اور اللہ ہی ہدایت دیتا ہے جسے چاہے سیدھے راستے کی۔'' O

(سورۃ آل عمران ۳)---۱۹۔ ''بلاشبہ دین اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف اسلام ہے۔ اور نہیں اختلاف کیا (اس دین سے) ان لوگوں نے جنہیں دی گئی کتاب مگر اس کے بعد کہ آ چکا تھا ان کے پاس حقیقی علم (محض) آپس کی ضد اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے۔ اور جو کوئی انکار کرے گا احکام الٰہی کا، تو بیشک اللہ جلد چکانے والا ہے حساب کا۔'' O---۶۴۔ ''کہہ دو اے اہل کتاب! آؤ ایک ایسی بات کی طرف جو یکساں ہے ہمارے ہاں اور تمہارے ہاں یہ کہ نہ عبادت کریں ہم مگر اللہ تعالیٰ کی اور نہ شریک کریں اس کے ساتھ ذرا بھی اور نہ بنائے ہم میں سے کوئی کسی کو رب اللہ کے سوا۔ پھر اگر منہ موڑیں وہ (اس دعوت سے) تو (اے مسلمانو!) کہہ دو گواہ رہو کہ ہم تو (صرف اللہ ہی کے) عبادت گزار اور اطاعت شعار ہیں۔'' O---۱۰۳۔ ''اور مضبوطی سے تھام لو تم اللہ تعالیٰ کی رسی کو سب مل کر اور فرقہ بندی نہ کرو اور یاد کرو احسان اللہ کا جو اس نے تم پر کیا کہ تھے تم (آپس میں) دشمن پھر الفت پیدا کر دی اس نے تمہارے دلوں میں سو ہو گئے تم اللہ کے فضل و کرم سے بھائی بھائی اور تھے تم (کھڑے) کنارے پر آگ سے بھرے گڑھے کے۔ سو بچا لیا اللہ نے تم کو اس سے۔ اس طرح کھول کھول کر بیان کرتا ہے اللہ تمہارے لیے اپنی آیات تاکہ تم راہنمائی حاصل کرو۔'' O---[ولا تفرقوا "اور پھوٹ نہ ڈالو" کے ذریعے فرقہ بندی سے روک دیا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر مذکورہ دو اصولوں سے انحراف کرو گے تو تمہارے درمیان پھوٹ پڑ جائے گی اور تم الگ الگ فرقوں میں بٹ جاؤ گے۔ چنانچہ فرقہ بندی کی تاریخ دیکھ لیجیے یہی چیز نمایاں ہو کر سامنے آئے گی، قرآن و حدیث کے فہم اور اس کی توضیح و تعبیر میں کچھ باہم اختلاف، یہ فرقہ بندی کا سبب نہیں ہے۔ یہ اختلاف تو صحابہ و تابعین کے عہد میں بھی تھا لیکن مسلمان فرقوں اور گروہوں میں تقسیم نہیں ہوئے۔ کیونکہ اس اختلاف کے باوجود سب کا مرکز اطاعت اور محور عقیدت ایک ہی تھا قرآن و حدیث رسول ﷺ۔ لیکن جب شخصیات کے نام پر دبستان فکر معرض وجود میں آئے تو اطاعت و عقیدت کے یہ مرکز و محور تبدیل ہو گئے۔ اپنی اپنی شخصیات اور ان کے اقوال و افکار اولین حیثیت کے اور اللہ رسول اور ان کے فرمودات ثانوی حیثیت کے حامل قرار پائے۔ اور یہیں سے امت مسلمہ کے افتراق کے المیے کا آغاز ہوا جو دن بہ دن بڑھتا ہی چلا گیا اور نہایت مستحکم ہو گیا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۰۵۔ ''اور نہ ہو جانا تم ان لوگوں کی طرح جو فرقوں میں بٹ گئے اور اختلاف میں مبتلا ہو گئے اس کے بعد بھی کہ آ چکے تھے ان کے پاس واضح احکام اور یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے ہے عذاب عظیم۔'' O---[روشن دلیلیں آ جانے کے بعد تفرقہ ڈالا۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہود و نصاریٰ کے باہمی اختلاف و تفرقہ کی وجہ یہ نہ تھی کہ انہیں حق کا پتہ نہ تھا۔ اور وہ اس کے دلائل سے بے خبر تھے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے سب کچھ جانتے ہوئے محض اپنے دنیاوی مفاد اور نفسانی اغراض کے لیے اختلاف و تفرقہ کی راہ پکڑی تھی اور اس پر جمے ہوئے تھے۔ قرآن مجید نے مختلف اسلوب اور پیرائے سے بار بار اس حقیقت کی نشاندہی کی ہے اور اس سے دور رہنے کی تاکید فرمائی ہے۔ مگر افسوس کہ اس امت کے تفرقہ بازوں نے بھی ٹھیک یہی روش اختیار کی کہ حق اور اس کی روشن دلیلیں انہیں خوب اچھی طرح معلوم ہیں مگر وہ اپنی فرقہ بندیوں پر جمے ہوئے ہیں اور اپنی عقل و ذہانت کا سارا جوہر سابقہ امتوں کی طرح تاویل و تحریف کے مکروہ شغل میں ضائع کر رہے ہیں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۰۶۔ ''اس دن جب روشن ہوں گے کچھ چہرے اور سیاہ ہوں گے کچھ چہرے سو وہ لوگ کہ سیاہ ہوں ان کے چہرے (ان سے کہا جائے گا) اچھا تم ہو جنہوں نے کفر کیا تھا ایمان لانے کے بعد! سو چکھو اب مزا عذاب کا بدلے میں اس کفر کے جو تم کرتے تھے۔'' O

Marfat.com

(**سورۃ الانعام ٦**) ---٦٥۔ ’’کہہ دو وہ اس بات پر قادر ہے کہ تم پر تمہارے اوپر سے یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے عذاب بھیج دے یا تمہیں گروہوں میں الگ الگ کر دے اور ایک کو دوسرے کی سختی کا مزا چکھائے۔ دیکھ ہم کس طرح مختلف طریقوں سے آیتوں کو بیان کرتے ہیں تا کہ وہ بات کو سمجھیں۔‘‘ ○

---١٥٣۔ ’’اور یہ کہ یہی میرا سیدھا راستہ ہے پس اس پر چلو اور دوسری راہوں پر نہ چلو کہ وہ تمہیں اس کی راہ سے الگ کر دیں گی۔ اس بات کی وہ تمہیں تاکید کرتا ہے تا کہ تم میں خوف خدا پیدا ہو۔‘‘ ○ ---[صراط مستقیم کو واحد کے صیغے سے بیان فرمایا کیونکہ اللہ کی، یا قرآن کی، یا رسول اللہ ﷺ کی راہ ایک ہی ہے۔ ایک سے زیادہ نہیں۔ اس لیے پیروی صرف اسی ایک راہ کی کرنی ہے کسی اور کی نہیں۔ یہی ملت مسلمہ کی وحدت و اجتماع کی بنیاد ہے جس سے ہٹ کر یہ امت مختلف فرقوں اور گروہوں میں بٹ گئی ہے۔ حالانکہ اسے تاکید کی گئی ہے کہ ’’دوسری راہوں پر مت چلو کہ وہ راہیں تم کو اللہ کی راہ سے جدا کر دیں گی۔‘‘ دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان اقیمو الدین ولا تتفرقوا فیہ (الشوریٰ) ’’دین کو قائم رکھو اور اس میں پھوٹ نہ ڈالو‘‘ گویا اختلاف اور تفرقہ کی قطعاً اجازت نہیں ہے۔ اسی بات کو حدیث میں نبی کریم ﷺ نے اس طرح واضح فرمایا کہ آپ نے اپنے ہاتھ سے ایک خط کھینچا اور فرمایا کہ ’’یہ اللہ کا سیدھا راستہ ہے‘‘ اور چند خطوط اس کی دائیں اور بائیں جانب کھینچے اور فرمایا یہ راستے ہیں جن پر شیطان بیٹھا ہوا ہے اور وہ ان کی طرف لوگوں کو بلاتا ہے‘‘۔ پھر آپ ﷺ نے یہی آیت تلاوت فرمائی جو زیر وضاحت ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---١٥٩۔ ’’جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے کیا اور گروہ گروہ ہو گئے۔ تو کسی بات میں ان میں سے نہیں۔ ان کا معاملہ صرف اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے پھر وہ انہیں بتائے گا جو وہ کرتے رہے۔‘‘ ○

(**سورۃ الاعراف ٧**) ---٣٠۔ ’’اس نے ایک فریق کو ہدایت دی ہے اور ایک فریق پر گمراہی لازم ہو گئی ہے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطانوں کو دوست بنالیا ہے اور سمجھتے ہیں کہ وہ راہ پر ہیں۔‘‘ ○

(**سورۃ الانفال ٨**) ---٤٦۔ ’’اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا کہنا مانو اور آپس میں جھگڑا نہ کرو۔ ورنہ تم حوصلہ ہار جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی اور صبر کرو کہ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔‘‘ ○

(**سورۃ یونس ١٠**) ---٩٣۔ ’’اور ہم نے بنی اسرائیل کو ایک عمدہ ٹھکانے پر ٹھہرایا اور انہیں پاکیزہ رزق دیا اور انہوں نے اختلاف نہیں کیا یہاں تک کہ ان کے پاس علم آ گیا۔ اب تیرا رب ہی ان کے درمیان روز قیامت کو ان باتوں کا فیصلہ کرے گا جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔‘‘ ○ ---[یعنی مادی انعام و اکرام کے ساتھ دینی و روحانی نعمت سے بھی سرفراز کیا۔ تورات شریف کا علم دیا جس میں دین کے اصول و فروع بیان ہوئے تھے اور اگلوں پچھلوں کے متعلق خبریں تھیں۔ ان واضح حقائق سے خبردار ہونے کے بعد لائق نہ تھا کہ ایسی صاف چیزوں میں اختلاف کر کے آپس میں پھوٹ ڈالیں اور فرقہ بندی کی نحوست میں گرفتار ہوں۔ مگر باوجود علم صحیح اور خبر صادق پہنچ جانے کے باوجود طرح طرح کے اختلافات پیدا کیے اور پھوٹ ڈال کر رہے۔ بعض احکام میں اپنے پیغمبر (موسیٰؑ) سے بھی ذبح بقر پر کٹ حجتی کی۔ بعد میں آنے والے پیغمبروں خصوصاً خاتم النبیین ﷺ کی بعض نے تصدیق کی اور اکثروں نے تکذیب کی۔ حالانکہ ان کے متعلق بہت سی پیشنگوئیوں پر مطلع ہو چکے تھے۔ بلکہ بعثت محمدی ﷺ سے پہلے نبی آخر الزماں کی آمد کے منتظر تھے اور مشرکین سے کہتے تھے کہ ہم پیغمبر آخر الزماں کے ساتھ ہو کر تمہاری خبر لیں گے۔ نہ صرف اسی مسئلہ میں اختلاف ہوا بلکہ خود اپنے مذہب میں تحریف کر کے اصول و فروع بدل ڈالے اور رفتہ رفتہ بیسیوں فرقے پیدا ہو گئے۔ مسیح سے تین سو برس بعد قسطنطین اعظم جو ایک فلسفی مزاج بادشاہ تھا از راہ نفاق دین نصرانیت میں داخل ہوا تو پادریوں نے اس کی خاطر جدید قوانین وضع کیے اور نئی شریعت بنائی۔ اس نے ان کے لیے بڑے بڑے گرجا گھر اور معابد تعمیر کرائے اور اس نئے دین مسیحی کی جو اصلی مسیحیت کو بگاڑ کر تیار کیا گیا تھا خوب اشاعت ہوئی۔ بجز چند تارک الدنیا راہبوں کے جو بستیوں سے الگ جنگلوں اور پہاڑوں میں جا رہے تھے۔ کوئی شخص اصلی دین مسیحی پر قائم نہ رہا تھا۔ صلیب کی پرستش، مشرق کی طرف نماز پڑھنا، کلیساؤں میں مسیح و مریم وغیرہ کی تصاویر پوجنا، خنزیر وغیرہ کو حلال کرنا اور اسی طرح کی تحریفات نے حقیقی مسیحیت کو بالکل مسخ کر ڈالا اور یہی مسخ شدہ مسیحیت ساری دنیا میں پھیل گئی۔ یہ وہ زمانہ تھا جب ملک شام، بیت المقدس، جزیرہ اور بلاد روم پر نصاریٰ کا تسلط تھا تا آنکہ حضرت فاروق اعظمؓ کے عہد میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے ان ممالک کو نصاریٰ کے قبضہ سے نکالا۔ (از تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانی)]

مشاہدات: مسلم عوام الناس کی اکثریت کا اپنے علماء کے متعلق حضور ﷺ کی اس حدیث مبارک پر اعتقاد ہے کہ میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے نبی کے برابر ہوں گے۔ لوگ علماء کا بہت بڑا مرتبہ سمجھتے ہیں۔ ہمارے اکثر بڑے بڑے علماء نے قرآن حکیم کی بڑی بڑی مدلل تفاسیر لکھیں، بہت ساروں نے احادیث مرتب کیں۔ حتیٰ کہ قرآن و حدیث اور اسوہ حسنہ پر بہت کتابیں لکھی گئیں جن سے لوگوں نے راہنمائی حاصل کی اور کر رہے ہیں۔ ہمارے آج کے دور میں بھی ہمارے اکثر علماء نے قرآن و حدیث پر بہت کام کیا جو کہ موجودہ دور کی راہنمائی کر رہے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود کیا وجہ ہے کہ ہمارا معاشرہ تیزی سے برائیوں کی طرف جا رہا ہے۔ یہ صحیح ہے کہ بیرونی اثرات اور میڈیا بھی تیزی سے برائیوں کی طرف لے جا رہا ہے لیکن ہمارے علماء کا اسے روکنے کے لیے کیا کردار ہے۔ مجھ جیسے معمولی پڑھے لکھے لوگ بھی دیکھ رہے ہیں کہ ہمارے اکثر علماء فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں اور اپنے اپنے فرقے کی سربلندی کی کوشش

Marfat.com

میں لگے ہوئے ہیں حتیٰ کہ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ انہوں نے بھی اپنی اپنی دوکانداری بنائی ہوئی ہے۔ آپ نے اکثر دیکھا ہوگا کہ بازاروں میں دکان پر جب کوئی گاہک سودا لینے آتا ہے تو دوکاندار کس کس طرح سے گاہک کو اپنی طرف بلاتے ہیں کہ گاہک پریشان ہو جاتا ہے یا لاری پر سفر کرنے کے لیے مسافر جب لاری کے پاس جاتے ہیں تو لاری والے کیا سلوک کرتے ہیں، سامان ایک لاری والا اٹھائے لے جا رہا ہے تو بچوں کو دوسرا اور بڑوں کو تیسرا، اسی دھکم پیل میں مسافر بیچارے پریشان ہو جاتے ہیں۔ یہی حال اب ہمارے فرقوں میں ہو رہا ہے۔ حتیٰ کہ انہوں نے تو بازاروں اور لاری اڈوں سے بھی حالات بدتر کر دیئے ہیں کہ مسجدوں اور عبادت گاہوں میں قتل ہو رہے ہیں اور اب لوگ مسجدوں میں نماز پڑھنے سے کتراتے ہیں کیا ان حالات میں آپ دین کی خدمت کر رہے ہیں یا دین کا بیڑا غرق کر رہے ہیں۔ (ان علماء سے معذرت کے ساتھ جو فرقہ واریت کے خلاف ہیں اور دین اسلام کی سربلندی کے لیے کوشاں ہیں) یہاں ایک واقعہ لکھ رہا ہوں۔ ایک واقف کار نے کسی آدمی کو کسی کام کے لیے رقم دی تو اس نے اس رقم کو اپنے اوپر خرچ کر لیا، رقم والا سال بھر پیچھے پھرتا رہا۔ اکثر تلخیاں بھی ہوتی رہیں۔ رقم والے نے اس سے تحریر لکھوائی کہ رقم فلاں تاریخ کو واپس دے دوں گا۔ جب مقررہ تاریخ سے دو چار روز اوپر ہو گئے تو رقم والے نے اپنے بیٹے کو بھیجا کہ اسے لے کر آئے۔ اس کا بیٹا اپنے ایک دوست کو ساتھ لے کر اس کے گھر گیا اور باپ کا پیغام دیا کہ میرے ساتھ چلو ابو بلا رہے ہیں مگر وہ انکاری ہو گیا۔ اس کے بیٹے اور دوست نے کھینچ کر گاڑی میں بٹھا لیا۔ اس کے آواز دینے پر محلہ کے لوگ بمعہ عورتیں اس کی حمایت میں آ گئے۔ مجبوراً وہ اسے چھوڑ کر گھر واپس آ گئے۔ دوسرے دن محلے والے اور ان کے عالم تھانہ پہنچ گئے اور ایس ایچ او سے کہا کہ رپورٹ درج کرو کہ کل فلاں فلاں چار آدمیوں نے ہماری عبادت گاہ پر حملہ کیا اور ہماری عورتوں کو بے عزت کیا۔ اتفاق سے ایس ایچ او رقم والوں کا واقف تھا جب اس نے سنا تو عالم صاحب سے پوچھا کہ مجھے سچ سچ بتاؤ کہ واقعہ کیا ہے۔ عالم صاحب پہلے دو تین دفعہ اسی طرح کر چکے تھے۔ ایس ایچ او نے جب دبایا تو عالم صاحب مان گئے کہ عبادت گاہ پر حملہ وغیرہ نہیں ہوا وہ تو اس لڑکے کو لے جانا چاہتے تھے۔ یہ کتنے افسوس کی بات ہے کہ ایک عالم کو اس بات کا علم ہو کہ نادہندہ جھوٹا ہے اور اس نے رقم دینی ہے لیکن عالم صاحب صرف فرقہ پرستی کی حمایت میں جھوٹے کو سچا بنا رہے تھے۔ اگر ایس ایچ او واقف کار نہ ہوتا تو رقم والے تو بیچارے اپنی رقم واپس ملنے کی بجائے الٹا پھنسائے جا رہے تھے۔

ایسی باتوں سے اندازہ کریں کہ یہ فرقہ پرستی ہمیں کہاں سے کہاں لیے جا رہی ہے جس میں سچ اور جھوٹ کا بھی کوئی امتیاز نہیں۔ آپ میری ان باتوں سے ضرور سیخ پا ہوں گے کہ یہ کون ہمیں سمجھا رہا ہے۔ بیشک میں ایک کاہل اور جاہل آدمی سورج کو چراغ دکھا رہا ہوں یا ایک شاگرد استادوں کو ہی لقمہ دے رہا ہے۔ آپ نے میرے متعلق دیباچہ میں پڑھ لیا ہوگا۔ ایک پنجابی محاورہ ہے ''انجانا گل کرے تے سیانا قیاس کرے''۔ جب تک ہم متحد ہو کر ایک خدا اور ایک رسول ﷺ اور ایک قرآن کی بات نہیں کریں گے ہم اسی طرح الجھے رہیں گے اور دنیا اور آخرت کی رسوائیوں میں پڑے رہیں گے۔ کیا یہ رسوائیاں نہیں ہیں جو آج مسلم دنیا پر پڑی ہوئی ہیں۔ ہمارا کشمیر، فلسطین، چیچنیا، بوسنیا، اریٹیریا میں کیا حال ہو رہا ہے؟ کیسے کیسے مسلم دنیا کو دبایا جا رہا ہے اور ذلیل و خوار کیا جا رہا ہے؟ کیا یہ ذلت ہمارے لیے کافی نہیں؟ اللہ تعالیٰ نے ان ہی ذلتوں سے بچنے کے لیے ہمیں کون کون سی تفاصیل سے آگاہ نہیں کیا؟ اور کیا تدابیر اختیار کرنے کو کہا ہوا ہے؟ آپ سے زیادہ کون جانتا ہے؟ مندرجہ بالا تفرقہ بازی (فرقہ بندی) کی آیات ہمیں کیا بتلاتی ہیں؟ خصوصاً (سورۃ یونس: ۹۳) کی تفسیر جو کہ یہود و نصاریٰ کے لیے تھی کیا ہم خود ہی اس میں شامل نہیں ہو گئے؟ **(سورۃ آل عمران: ۶۴)** جو کہ اہل کتاب کے لیے تھی کیا آج ہمیں اس آیت پر کاربند ہونے کی دعوت نہیں دیتی۔ ''کہہ دو! اے اہل کتاب! آؤ ایک ایسی بات کی طرف جو یکساں ہے ہمارے ہاں اور تمہارے ہاں یہ کہ نہ عبادت کریں ہم مگر اللہ تعالیٰ کی اور نہ شریک کریں اس کے ساتھ ذرا بھی اور نہ بنائے ہم میں سے کوئی کسی کو رب اللہ کے سوا۔ پھر اگر منہ موڑیں وہ (اس دعوت سے) تو (اے مسلمانو!) کہہ دو گواہ رہو کہ ہم تو (صرف اللہ ہی کے) عبادت گزار اور اطاعت شعار ہیں۔'' کیا ہم اس آیت کی روشنی میں اپنے آپ کو نہیں سنوار سکتے۔ کس مسلمان کو اس کا انکار ہو سکتا ہے؟ اسی طرح اوپر لکھی ہوئی آیت (سورۃ آل عمران: ۱۰۵، سورۃ انفال: ۴۶) ہمیں سبق دینے کے لیے کافی نہیں ہیں؟

ایک اور آخری بات کیا ہم نے مرنا نہیں؟ کسی کو موت کا انکار ہے؟ تو کیا ہم نے قبر کی تیاری کر لی ہے؟ سب سے پہلے قبر کے سوالات جو ہم سے پوچھے جائیں گے کسی کو انکار ہے۔ (۱) تیرا رب کون ہے؟ (۲) تیرا دین کیا ہے؟ (۳) تیرا نبی کون ہے؟ وہاں ہم سے یہ تو نہیں پوچھا جائے گا کہ تم نے اپنے نبی ﷺ کا علم غیب مانا تھا؟ آمین اونچی آواز سے کہی تھی یا نیچی؟ رفع یدین کیا تھا یا نہیں کیا تھا؟ ادھر ادھر کی کئی رسومات و رواجات ادا کیے تھے یا نہیں؟ للہ مسلمانو! ہوش میں آؤ! کیا ذلت کے جس دور میں اب ہم جا رہے ہیں اس سے چھٹکارا حاصل کرنے کے یہی طریقے ہیں جو ہم استعمال کر رہے ہیں؟ یاد رکھیے! کفر کی ساری دنیا کی ذمہ داری ہم پر ہے۔ کفار کی اکثریت ایک پیاسے کی طرح ہے جو اپنی پیاس بجھانا چاہتی ہے۔ ان کی پیاس یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے قوانین سے سیراب ہوں مگر جب وہ ہم مسلمانوں کو دیکھتے ہیں کہ ہم خود بھٹکے ہوئے اور اس کے قوانین کی بے حرمتی کر رہے ہیں اور ایک دوسرے کے خون سے سیراب ہو رہے ہیں تو وہ ہم سے دور بھاگتے ہیں۔ جب تک ہم خود مسلمان بن کر مسلم کا نمونہ نہیں دکھائیں گے کوئی ہماری طرف راغب نہیں ہوگا۔ اس

Marfat.com

طرح ان کے کفر کی ذمہ داری بھی ہم پر رہے گی۔ اللہ تعالیٰ ہم کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین

(سورۃ الانبیاء ۲۱) ---۹۳۔ ''مگر لوگوں نے آپس میں اپنے دین میں فرقہ بندیاں کر لیں، سب کے سب ہماری ہی طرف لوٹنے والے ہیں۔'' O --- [یعنی دین توحید اور عبادت رب کو چھوڑ کر مختلف فرقوں اور گروہوں میں بٹ گئے۔ ایک گروہ تو مشرکین اور کفار کا ہو گیا اور انبیاء و رسل کے ماننے والے بھی احزاب بن گئے، کوئی یہودی ہو گیا، کوئی عیسائی، کوئی کچھ اور۔ اور بدقسمتی سے یہ فرقہ بندیاں خود مسلمانوں میں بھی پیدا ہو گئیں اور یہ بھی بیسیوں فرقوں میں تقسیم ہو گئے۔ ان سب کا فیصلہ جب یہ بارگاہ الٰہی میں لوٹ کر جائیں گے۔ تو وہیں ہو گا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۹۴۔ ''پھر جو بھی نیک عمل کرے اور وہ مومن (بھی) ہو تو اس کی کوشش کی بے قدری نہیں کی جائے گی۔ ہم تو اس کے لکھنے والے ہیں۔'' O

(سورۃ الروم ۳۰) ---۳۲۔ ''ان لوگوں میں سے جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور خود بھی گروہ گروہ ہو گئے ہر گروہ اس چیز پر جو اس کے پاس ہے مگن ہے۔'' O --- [یعنی ہر فرقہ اور گروہ سمجھتا ہے کہ وہ حق پر ہے اور دوسرے باطل پر، اور جو سہارے انہوں نے تلاش کر رکھے ہیں، جن کو وہ دلائل سے تعبیر کرتے ہیں، ان پر خوش اور مطمئن ہیں، بدقسمتی سے ملت اسلامیہ کا بھی یہی حال ہوا کہ وہ بھی مختلف فرقوں میں بٹ گئی اور ان کا بھی ہر فرقہ اسی زعم باطل میں مبتلا ہے کہ وہ حق پر ہے، حالانکہ حق پر صرف ایک ہی گروہ ہے جس کی پہچان نبی ﷺ نے بتلا دی ہے کہ میرے اور میرے صحابہ کے طریقے پر چلنے والا ہو گا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الشوریٰ ۴۲) ---۱۳۔ ''اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے وہی دین مقرر کر دیا ہے جس کے قائم کرنے کا اس نے نوح (علیہ السلام) کو حکم دیا تھا اور جو (بذریعہ وحی) ہم نے تیری طرف بھیج دی ہے، اور جس کا تاکیدی حکم ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ (علیہم السلام) کو دیا تھا، کہ اس دین کو قائم رکھنا اور اس میں پھوٹ نہ ڈالنا جس چیز کی طرف آپ انہیں بلا رہے ہیں وہ تو (ان) مشرکین پر گراں گزرتی ہے، اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنا برگزیدہ بناتا ہے اور جو بھی اس کی طرف رجوع کرے وہ اس کی صحیح رہنمائی کرتا ہے۔'' O --- [یہ نصب العین جو انبیا و رسل کی عظیم البرکات زندگیوں کا نصب العین تھا، یہی نصب العین آج امت محمدیہ علیٰ صاحبہا افضل الصلوات و اجمل التسلیمات کے لیے من جانب اللہ مقرر کیا گیا ہے اور انہیں یہ بھی حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنے آراء و اہواء کا اتباع کر کے اپنی جمعیت کو انتشار کا شکار نہ بنا دیں اور ایک امت کو متعدد فرقوں میں بانٹ کر بے وقار نہ کر دیں کیونکہ اگر انہوں نے اپنی وحدت اور یکجہتی کو فرقہ بازی کی نذر کر دیا تو پھر اقامت دین کے فریضہ سے وہ عہدہ برآ نہ ہو سکیں گے۔ ان کا اتحاد پارہ پارہ ہو جائے گا۔ ان کی ہوا اکھڑ جائے گی نئے انسانی معاشروں میں اس کو قائم کرنا تو بڑی بات ہے۔ جہاں ان کے اسلاف کی کوششوں کے باعث دین قائم ہو چکا ہے وہاں اس کا باقی رہنا بھی مشکوک ہو جائے گا اور اس کا مشاہدہ ہم اپنے ہاں کر رہے ہیں۔ اس لیے قرآن کریم میں متعدد مقامات پر متحد و متفق رہنے کی ہدایات دی گئی ہیں اور حضور سرور عالم ﷺ نے بار بار اپنے ارشادات عالیہ حکیمانہ میں ہمیں نا اتفاقی سے ڈرایا ہے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ جس نے دانستہ ایک بالشت بھر کے لیے بھی جماعت سے علیحدگی اختیار کر لی اس نے گویا اپنے گلے سے اسلام کا رشتہ اتار پھینکا۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کی نصرت اور رحمت کا ہاتھ جماعت پر ہے۔ حضرت معاذ بن جبلؓ سے ایک بڑی پیاری حدیث منقول ہے: حضور ﷺ نے فرمایا جس طرح بکریوں کے لیے بھیڑیا ہوتا ہے اسی طرح شیطان، انسان کے لیے بھیڑیا ہوتا ہے۔ بھیڑیا اپنے ریوڑ سے الگ ہو جانے والی یا دور آگے چلی جانے والی یا ایک طرف ہو جانے والی کو ہی پکڑتا ہے اور میں تمہیں اس بات سے ڈراتا ہوں کہ تم گروہ گروہ ہو جاؤ۔ تم پر لازم ہے کہ تم جماعت کے ساتھ اور عام لوگوں کے ساتھ رہو۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)] ---۱۴۔ ''ان لوگوں نے اپنے پاس علم آ جانے کے بعد ہی اختلاف کیا (اور وہ بھی) باہمی ضد بحث سے اور اگر آپ کے رب کی بات ایک وقت مقرر تک کے لیے پہلے ہی سے قرار پا گئی ہوئی نہ ہوتی تو یقیناً ان کا فیصلہ ہو چکا ہوتا اور جن لوگوں کو ان کے بعد کتاب دی گئی ہے وہ بھی اس کی طرف سے الجھن والے شک میں پڑے ہوئے ہیں۔'' O --- [یعنی جو دین ہم نے آپ کی طرف بھیجا یہ وہی ہے جو پہلے تمام انبیاء نوح علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام ابراہیم علیہ السلام عیسیٰ علیہ السلام کی طرف بھیجا گیا۔ یہ کوئی نیا دین اور طریقہ نہیں اہم بات یہ ہے کہ دین کو قائم کرو اور اس میں تفرقہ نہ ڈلو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اللہ کی رسی کو سب مضبوطی سے پکڑ لو تا کہ تم فرقہ فرقہ نہ بنو''۔ جیسے ہم کسی بچے سے یوں کہتے ہیں کہ بیٹے محنت کرو اور کامیاب ہو جاؤ۔ مطلب یہ ہے کہ محنت کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ تو یوں کہا گیا کہ اللہ کی رسی کو یعنی قرآن اور سنت کو سارے لوگ، سارے مسلمان مضبوطی سے تھام لیں تا کہ تفرقہ نہ پڑے۔ یعنی اگر قرآن کو مضبوطی سے نہیں تھامو گے تو فرقہ فرقہ ہو جاؤ گے جس کا دوسرا مفہوم یوں ہو گا کہ اگر تم فرقہ فرقہ ہو چکے ہو تو اس کا بنیادی سبب یہ ہے کہ تم نے قرآن کو مضبوطی سے نہیں پکڑا ہے۔ (تفسیر از انوار القرآن)] --- [یعنی اس تفرقہ پردازی کا محرک کوئی نیک جذبہ نہیں تھا، بلکہ یہ اپنی نرالی اُپج دکھانے کی خواہش، اپنا الگ جھنڈا بلند کرنے کی فکر، آپس کی ضدم ضدا، ایک دوسرے کو زک دینے کی کوشش، اور مال و جاہ کی طلب کا نتیجہ تھی۔ ہوشیار اور حوصلہ مند لوگوں نے دیکھا کہ بندگان خدا اگر سیدھے خدا کے دین پر چلتے رہیں تو بس ایک خدا ہو گا جس کے آگے لوگ جھکیں گے۔ ایک رسول ہو گا جس کو لوگ پیشوا اور رہنما مانیں گے، ایک کتاب ہو گی جس کی طرف لوگ رجوع کریں گے، اور

Marfat.com

ایک صاف عقیدہ اور بے لاگ ضابطہ ہوگا جس کی پیروی وہ کرتے رہیں گے۔ اس نظام میں اُن کی اپنی ذات کے لیے کوئی مقامِ امتیاز نہیں ہو سکتا جس کی وجہ سے ان کی مشیخت چلے، اور لوگ اُن کے گرد جمع ہوں، اور ان کے آگے سر بھی جھکائیں اور جیبیں بھی خالی کریں۔ یہی وہ اصل سبب تھا جو نئے نئے عقائد اور فلسفے نئے نئے طرزِ عبادت اور مذہبی مراسم اور نئے نئے نظامِ حیات ایجاد کرنے کا محرک بنا اور اسی نے خلقِ خدا کے ایک بڑے حصے کو دین کی صاف شاہراہ سے ہٹا کر مختلف راہوں میں پراگندہ کر دیا۔ پھر یہ پراگندگی ان گروہوں کی باہمی بحث و جدال اور مذہبی و معاشی اور سیاسی کشمکش کی بدولت شدید تلخیوں میں تبدیل ہوتی چلی گئی، یہاں تک کہ نوبت اُن خونریزیوں تک پہنچی جن کے چھینٹوں سے تاریخِ انسانی سُرخ ہو رہی ہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(**سورۃ الجاثیہ ۴۵**)---۱۶۔ ''یقیناً ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب، حکومت اور نبوت دی تھی اور ہم نے انہیں پاکیزہ (اور نفیس) روزیاں دی تھیں اور انہیں دنیا والوں پر فضیلت دی تھی۔'' O---۱۷۔ ''اور ہم نے انہیں دین کی صاف صاف دلیلیں دیں، پھر انہوں نے اپنے پاس علم کے پہنچ جانے کے بعد آپس کی ضد بحث سے ہی اختلاف برپا کر ڈالا۔ یہ جن جن چیزوں میں اختلاف کر رہے ہیں اُن کا فیصلہ قیامت والے دن ان کے درمیان (خود) تیرا رب کرے گا۔'' O

---[بنی اسرائیل متعدد فرقوں میں بٹے ہوئے تھے اور ان کا یہ اختلاف شدید نوعیت کا تھا۔ اس انتشار نے ان کی دینی اور اخلاقی زندگی کو گوناگوں خرابیوں کی آماجگاہ بنا دیا تھا۔ فرقہ بندی کے باعث ان کی ظاہری قوت بھی پاش پاش ہو گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان کے اس اختلاف اور انتشار کی وجہ ان کی بے علمی اور جہالت نہ تھی، سب کچھ جانتے تھے۔ محض باہمی حسد اور کینہ کے باعث وہ الگ الگ ٹکڑیوں میں بٹ گئے تھے اور ایک دوسرے کو نیچا دکھانے میں ایڑی چوٹی کا زور صَرف کرنے لگے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

تقدیر، نصیب

(**سورۃ البقرۃ ۲**)---۳۵۔ ''اور ہم نے کہا اے آدم! رہو تم اور تمہاری بیوی جنت میں اور کھاؤ اس میں بافراغت جہاں سے چاہو۔ مگر نہ قریب جانا اس درخت کے ورنہ شمار ہوگا تمہارا ظالموں میں۔'' O---۳۶۔ ''پھر پھسلا یا ان دونوں کو شیطان نے اس درخت کی ترغیب دے کر۔ بالآخر نکلوا دیا ان دونوں کو اس (عیش و آرام) سے تھے وہ جس میں۔ اور ہم نے حکم دیا کہ اتر جاؤ تم سب (یہاں سے) تم ایک دوسرے کے دشمن ہو اور تمہارے لئے زمین میں ٹھکانہ اور گزر بسر کرنا ایک وقت خاص تک۔'' O

(**سورۃ النساء ۴**)---۷۸۔ ''جہاں کہیں بھی ہو گے تم آلے گی تم کو موت اگر چہ ہو تم مضبوط قلعوں کے اندر۔ اور اگر حاصل ہوتی ہے ان (موت سے ڈرنے والوں) کو کامیابی تو کہتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اگر پہنچتا ہے کوئی نقصان تو کہتے ہیں یہ تمہاری وجہ سے ہے۔ کہو سب کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ آخر کیا ہو گیا ہے ان لوگوں کو نہیں لگتے یہ کہ سمجھیں کوئی بات۔'' O---۷۹۔ ''جو پہنچتی ہے تم کو کسی قسم کی بھلائی سو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جو پہنچتی ہے تم کو کسی قسم کی برائی سو تمہارے نفس کی طرف سے ہے۔ اور بھیجا ہے ہم نے تم کو (اے محمد ﷺ) لوگوں کے لئے رسول بنا کر اور کافی ہے اللہ تعالیٰ (اس بات پر) گواہ۔'' O

(**سورۃ الانعام ۶**)---۹۶۔ ''وہ صبح کو پھاڑ نکالنے والا ہے، اور اس نے رات کو آرام کے لئے اور سورج اور چاند کو حساب کے لئے بنایا ہے، اس غالب اور علم والے کی تقدیر (اندازہ) یہی ہے۔'' O

(**سورۃ الاعراف ۷**)---۱۷۸۔ ''جسے اللہ راہ دکھائے وہی راہ پر آتا ہے اور جسے وہ گمراہ کر دے وہی نقصان اٹھاتے ہیں۔'' O

(**سورۃ التوبہ ۹**)---۵۱۔ ''کہہ دیجئے ہمیں کچھ نہیں ہو سکتا۔ سوائے اس کے جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے لکھ دیا ہے۔ وہی ہمارا مولا ہے اور اللہ تعالیٰ پر ہی مومنوں کو بھروسہ کرنا چاہئے۔'' O---۵۲۔ ''کہہ دیجئے! کیا تم ہمارے لئے دو بھلائیوں میں سے ایک کے سوا بھی کسی بات کا انتظار کر سکتے ہو؟ مگر ہم تمہارے لئے اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنے ہاں سے یا ہمارے ہاتھوں سے عذاب ڈالے گا۔ پس انتظار کرو ہم بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتے ہیں۔'' O

(**سورۃ یونس ۱۰**)---۵۔ ''اسی نے سورج کو چمک اور چاند کو اجالا بنایا اور اس کی منزلیں ٹھہرا دیں تا کہ تم سالوں کی گنتی اور حساب جان سکو۔ اللہ تعالیٰ نے ان چیزوں کو صرف حقیقت سے بنایا ہے۔ اور وہ ان نشانیوں کو علم والے لوگوں کے لئے کھول کھول کر بیان کرتا ہے۔'' O

(**سورۃ ھود ۱۱**)---۱۱۹۔ ''سوائے ان کے جن پر تیرے رب کا رحم ہو اور اسی بات کے لئے اس نے انہیں پیدا کیا تھا۔ اور تیرے رب کی وہ بات پوری ہو گی ہے کہ میں جنوں اور انسانوں سب سے جہنم بھر دوں گا۔'' O---[یعنی اللہ تعالیٰ کی تقدیر اور قضا میں یہ بات ثبت ہے کہ کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو جنت کے

Marfat.com

اور کچھ ایسے ہوں گے جو جہنم کے مستحق ہوں گے- اور جنت اور جہنم کو انسانوں اور جنوں سے بھر دیا جائے گا- (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] [حدیث مبارکہ کے لئے باب نمبر ۱۱، مضمون: جہنم]

(سورۃ الحجر ۱۵)---۶۰- ''سوائے اس (لوط) کی بیوی کے کہ ہم نے اسے رکنے اور باقی رہ جانے والوں میں مقرر کر دیا ہے۔'' O

(سورۃ الحج ۲۲)---۷۰- ''کیا آپ نے نہیں جانا کہ آسمان و زمین کی ہر چیز اللہ کے علم میں ہے- یہ سب لکھی ہوئی کتاب میں محفوظ ہے- اللہ تعالیٰ پر تو یہ امر بالکل آسان ہے۔'' O---[اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے کمال علم اور مخلوقات کے احاطے کا ذکر فرمایا ہے- یعنی اس کی مخلوقات کو جو جو کچھ کرنا تھا' اس کو اس کا علم پہلے سے ہی تھا- جن بندوں کو اپنے اختیار وارادے سے نیکی کا راستہ اور جنہیں اپنے اختیار سے برائی کا راستہ اپنانا تھا' وہ ان کو جانتا تھا- چنانچہ اس نے اپنے علم سے یہ باتیں پہلے ہی لکھ دیں- اور لوگوں کو یہ بات چاہے کتنی ہی مشکل معلوم ہو' اللہ کے لیے بالکل آسان ہے- یہ وہی تقدیر کا مسئلہ ہے' اس پر ایمان رکھنا ضروری ہے' جسے حدیث میں اس طرح بیان فرمایا گیا ہے- ''اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کی پیدائش سے پچاس ہزار سال پہلے' جب کہ اس کا عرش پانی پر تھا' مخلوقات کی تقدیریں لکھ دی تھیں''- اور سنن کی روایت میں ہے- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ''اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم پیدا فرمایا' اور اس کو کہا ''لکھ'' اس نے کہا' کیا لکھوں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا' جو کچھ ہونے والا ہے' سب لکھ دے- چنانچہ اس نے اللہ کے حکم سے قیامت تک جو کچھ ہونے والا تھا' سب لکھ دیا''- (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الحدید ۵۷)---۲۲- ''نہ کوئی مصیبت دنیا میں آتی ہے نہ (خاص) تمہاری جانوں میں' مگر اس سے پہلے کہ ہم اس کو پیدا کریں وہ ایک خاص کتاب میں لکھی ہوئی ہے' یہ (کلام) اللہ تعالیٰ پر (بالکل) آسان ہے۔'' O---[یعنی اللہ نے اپنے علم کے مطابق تمام مخلوقات کی پیدائش سے پہلے ہی سب باتیں لکھ دی ہیں- جیسے حدیث پاک میں ہے* نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کی تخلیق سے پچاس ہزار سال قبل ہی ساری تقدیریں لکھ دیں تھیں''- (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۲۳- ''تا کہ تم اپنے سے فوت شدہ کسی چیز پر رنجیدہ نہ ہو جایا کرو اور نہ عطا کردہ چیز پر اتراؤ اور اترانے والے شیخی خوروں کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا۔'' O---[یہاں جس حزن اور فرح سے روکا گیا ہے' وہ وہ غم اور خوشی ہے جو انسان کو ناجائز کاموں تک پہنچا دیتی ہے' ورنہ تکلیف پر رنجیدہ اور راحت پر خوش ہونا' یہ ایک فطری عمل ہے- لیکن مومن تکلیف پر صبر کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت اور تقدیر ہے- جزع فزع کرنے سے اس میں تبدیلی نہیں آسکتی- اور راحت پر اتراتا نہیں ہے' اللہ کا شکر ادا کرتا ہے- کہ یہ صرف اس کی اپنی سعی کا نتیجہ نہیں ہے بلکہ اللہ کا فضل و کرم اور اس کا احسان ہے- (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الاعلیٰ ۸۷)---۳- ''اور جس نے (ٹھیک ٹھاک) اندازہ کیا اور پھر راہ دکھائی۔'' O---[یعنی ہر چیز کے پیدا کرنے سے پہلے طے کر دیا کہ اسے دنیا میں کیا کام کرنا ہے اور اس کام کے لئے اس کی مقدار کیا ہو' اس کی شکل کیا ہو' اس کی صفات کیا ہوں' اس کا مقام کس جگہ ہو' اس کے لئے بقا اور قیام اور فعل کے لئے کیا مواقع اور ذرائع فراہم کیے جائیں' کس وقت وہ وجود میں آئے' کب تک اپنے حصے کا کام کرے اور کب کس طرح ختم ہو جائے- اس پوری اسکیم کا مجموعی نام اس کی ''تقدیر'' ہے اور یہ تقدیر اللہ تعالیٰ نے کائنات کی ہر چیز کے لئے اور مجموعی طور پر پوری کائنات کے لئے بنائی ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ تخلیق کسی پیشگی منصوبے کے بغیر کچھ یونہی الل ٹپ نہیں ہوگئی ہے بلکہ اس کے لئے ایک پورا منصوبہ خالق کے پیش نظر تھا اور سب کچھ اس منصوبے کے مطابق ہو رہا ہے- (تفسیر از تفہیم القرآن)]

تکبر، غرور

(سورۃ البقرۃ ۲)---۳۴- ''اور جب حکم دیا ہم نے فرشتوں کو کہ سجدہ کرو آدم کو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے اس نے انکار کیا اور تکبر کیا اور وہ تھا ہی کافروں میں سے۔'' O

(سورۃ النساء ۴)---۳۶- ''بیشک اللہ تعالیٰ نہیں پسند کرتا ان لوگوں کو جو ہوں مغرور اور شیخی بگھارنے والے۔'' O---۱۷۲- ''مسیح اس بات سے ہرگز عار نہیں کر سکتا کہ وہ اللہ تعالیٰ کا بندہ ہے اور نہ مقرب فرشتے ہی اور کوئی اس کی عبادت سے عار کرے گا اور تکبر کرے گا تو ان سب کو وہ اپنے پاس جمع کرے گا۔'' O---۱۷۳- ''پھر وہ جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے انہیں وہ ان کی اجرتیں پوری ادا کرے گا اور انہیں اپنے فضل سے اور زیادہ دے گا اور وہ جن لوگوں نے عار کیا اور تکبر کیا انہیں وہ دردناک عذاب دے گا اور وہ اللہ تعالیٰ کے سوا اپنے لئے کوئی حامی اور مددگار نہ پائیں گے۔'' O

(سورۃ الانعام ۶)---۹۴- ''اور تم ہمارے پاس اکیلے آئے ہو جیسے ہم نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا تھا' اور جو کچھ ہم نے تمہاری ملک میں دیا تھا اپنے پیچھے

Marfat.com

چھوڑ آئے ہو، اور ہم تمہارے ساتھ تمہارے وہ سفارشی نہیں دیکھتے جن کے متعلق تم دعویٰ کرتے تھے کہ وہ تمہارے معاملات میں (خدا کے) شریک ہیں، تمہارا باہمی تعلق ٹوٹ گیا ہے اور جو دعویٰ تم کرتے تھے تم سے کھو گیا ہے۔"O

(سورۃ الاعراف ۷) ---۱۲۔"اس نے کہا۔ کس چیز نے تجھے روکا کہ تو نے سجدہ نہ کیا جب میں نے تجھے حکم دیا تھا؟ وہ کہنے لگا میں اس سے بہتر ہوں مجھے تو نے آگ سے پیدا کیا اور اسے مٹی سے پیدا کیا۔"O---۱۳۔"اس نے کہا۔ یہاں سے اتر جا کہ تجھے روا نہیں کہ تو یہاں تکبر کرے۔ پس نکل جا بیشک تو گھٹیا لوگوں میں سے ہے۔"O---۱۴۶۔"جو لوگ زمین میں ناحق تکبر کرتے ہیں انہیں میں اپنی آیتوں سے پھیر دوں گا اور اگر وہ سب نشانیاں بھی دیکھ لیں گے تو بھی ان پر ایمان نہ لائیں گے اور اگر وہ سیدھی راہ دیکھیں گے تو اس راہ کو اختیار نہ کریں گے اور اگر وہ ٹیڑھی راہ دیکھیں گے تو اس راہ کو اختیار کر لیں گے۔ یہ اس لئے کہ انہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان سے لاپرواہ تھے۔"O---۲۰۶۔"بیشک جو لوگ تیرے رب کے پاس ہیں وہ عبادت سے سرکشی (تکبر) نہیں کرتے اور اس کی تسبیح کرتے ہیں اور اسی کو سجدہ کرتے ہیں۔"O (آیت سجدہ)

(سورۃ الانفال ۸) ---۴۷۔"اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو اپنے گھروں سے اتراتے ہوئے اور لوگوں کے دکھاوے کے لئے نکلے اور وہ اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکتے تھے مگر اللہ تعالیٰ نے ان کے عملوں کو گھیر رکھا تھا۔"O---[ابو جہل جب جنگ بدر کے لئے نکلا تو بہت غرور و تکبر اور باجے گاجے سے شراب و مستی سے نکلا کہ ہم یہ کر دیں گے وہ کر دیں گے لیکن اس کی لاش ہی اس جنگ میں رہ گئی]---۴۸۔"اور جب شیطان نے انہیں ان کے اعمال خوشنما کر کے دکھائے اور کہا۔ آج لوگوں میں کوئی بھی تم پر غالب نہیں ہو سکتا۔ اور میں تمہارا رفیق ہوں۔ لیکن جب دونوں فوجیں آمنے سامنے ہوئیں تو وہ الٹے پاؤں بھاگ گیا اور کہنے لگا۔ میں تم سے الگ ہوتا ہوں کہ میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے۔"O

(سورۃ یونس ۱۰) ---۷۵۔"پھر ان کے بعد ہم نے موسیٰ اور ھارونؑ کو فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف اپنے نشان دے کر بھیجا۔ پر انہوں نے تکبر کیا اور وہ مجرم قوم بن گئے۔"O

(سورۃ ھود ۱۱) ---۱۰۔"اور اگر ہم اسے تکلیف کے بعد آسودگی کا مزا چکھا دیں تو وہ کہہ دے گا۔ تکلیفیں مجھ سے جاتی رہیں۔ بیشک وہ اترانے والا شیخی مارنے والا ہے۔"O

(سورۃ النحل ۱۶) ---۲۲۔"تم سب کا معبود صرف اللہ تعالیٰ اکیلا ہے اور آخرت پر ایمان نہ رکھنے والوں کے دل منکر ہیں اور وہ خود تکبر سے بھرے ہوئے ہیں۔"O---۲۳۔"بیشک و شبہ اللہ تعالیٰ ہر اس چیز کو جسے وہ لوگ چھپاتے ہیں اور جسے ظاہر کرتے ہیں بخوبی جانتا ہے۔ وہ غرور کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔"O---[استکبار کا مطلب ہوتا ہے اپنے آپ کو بڑا سمجھتے ہوئے صحیح اور حق بات کا انکار کر دینا اور دوسروں کو حقیر و کمتر سمجھنا۔ کبر کی یہی تعریف حدیث میں بیان کی گئی ہے۔ یہ کبر و غرور اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے۔ ☆حدیث میں ہے کہ "وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کے دل میں ایک ذرے کے برابر بھی کبر ہو گا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۲۴۔"ان سے جب دریافت کیا جاتا ہے کہ تمہارے پروردگار نے کیا نازل فرمایا ہے؟ تو جواب دیتے ہیں کہ اگلوں کی کہانیاں ہیں۔"O---۲۹۔"پس اب تو ہمیشگی کے طور پر تم جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ۔ پس کیا ہی برا ٹھکانہ ہے غرور کرنے والوں کا۔"O---[ان کی موت کے فوراً بعد ان کی روحیں جہنم میں چلی جاتی ہیں اور انکے جسم قبر میں رہتے ہیں جہاں اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ سے جسم و روح میں بعد کے باوجود ان میں ایک گونہ تعلق پیدا کر کے ان کو عذاب دیتا ہے اور صبح و شام ان پر آگ پیش کی جاتی ہے۔ پھر جب قیامت برپا ہو گی تو ان کی روحیں ان کے جسموں میں لوٹ آئیں گی اور ہمیشہ کے لئے یہ جہنم میں داخل کر دیے جائیں گے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۴۹۔"یقیناً آسمان و زمین کے کل جاندار اور تمام فرشتے اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدے کرتے ہیں اور ذرا بھی تکبر نہیں کرتے۔"O

احادیث مبارکہ:

☆ حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت میں وہ شخص داخل نہیں ہو گا جس کے دل میں رائی کے دانہ کی مانند تکبر ہے ایک آدمی نے کہا اے اللہ کے رسول ایک شخص اس بات کو پسند رکھتا ہے کہ اس کے کپڑے اچھے ہوں اس کی جوتی اچھی ہو فرمایا اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے۔ تکبر ہے حق کو باطل کرنا اور لوگوں کو حقیر جاننا۔

☆ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کبریائی میری چادر ہے اور عظمت میرا تہبند ہے جو شخص ان دونوں میں سے کسی ایک کو مجھ سے چھینے گا میں اس کو آگ میں داخل کروں گا۔ ایک روایت میں ہے اس کو آگ میں پھینک دوں گا۔ (احادیث از دستور القرآن صفحہ نمبر ۵۹۵ مولفہ محمد شریف چوہدری)

(سورۃ بنی اسرائیل ۱۷) ---۳۷۔"اور زمین میں اکڑ کر نہ چل کہ نہ تو زمین کو پھاڑ سکتا ہے اور نہ لمبائی میں پہاڑوں کو پہنچ سکتا ہے۔"O---۳۸۔"ان

Marfat.com

سب کاموں کی برائی تیرے رب کے نزدیک (سخت) ناپسند ہے۔" O

(سورۃ الحج ۲۲) ---۹۔ "جو اپنی پہلو موڑنے (متکبر) والا بن کر اس لیے کہ اللہ کی راہ سے بہکا دے' اسے دنیا میں بھی رسوائی ہوگی اور قیامت کے دن بھی ہم جہنم میں جلنے کا عذاب چکھائیں گے۔" O ---۱۰۔ "یہ ان اعمال کی وجہ سے جو تیرے ہاتھوں نے آگے بھیج رکھے تھے۔ یقین مانو کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں۔" O

(سورۃ النمل ۲۷) ---۱۳۔ "پس جب ان کے پاس آنکھیں کھول دینے والے ہمارے معجزے پہنچے تو وہ کہنے لگے یہ تو صریح جادو ہے۔" O ---۱۴۔ "انہوں نے انکار کر دیا حالانکہ ان کے دل یقین کر چکے تھے صرف ظلم اور تکبر کی بنا پر۔ پس دیکھ لیجئے کہ ان فتنہ پرداز لوگوں کا انجام کیسا کچھ ہوا۔" O

(سورۃ العنکبوت ۲۹) ---۳۹۔ "اور قارون اور فرعون اور ہامان کو بھی' ان کے پاس حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کھلے کھلے معجزے لے کر آئے تھے پھر بھی انہوں نے زمین میں تکبر کیا لیکن ہم سے آگے بڑھنے والے نہ ہو سکے۔" O

(سورۃ لقمان ۳۱) ---۷۔ "جب اس کے سامنے ہماری آیتیں تلاوت کی جاتی ہیں تو تکبر کرتا ہوا اس طرح منہ پھیر لیتا ہے گویا اس نے سنا ہی نہیں گویا کہ اس کے دونوں کانوں میں ڈاٹ لگے ہوئے ہیں' آپ اسے دردناک عذاب کی خبر سنا دیجئے۔" O ---[ان لوگوں کے ضمیر مردہ ہو چکے ہیں۔ شرافت اور نیکی کا جذبہ دم توڑ چکا ہے۔ اگر انہیں اللہ تعالیٰ کی آیات سُنا کر نصیحت کی جاتی ہے کہ خدارا اپنی نوخیز نسل پر رحم کرو' اپنی قوم پر ترس کھاؤ، معاشرے کے امن وسکون کو غارت نہ کرو، دولت کی محبت میں اتنے دیوانے نہ بن جاؤ کہ تمہیں اپنے انجام کا بھی ہوش نہ رہے تو ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا اُلٹا غصے اور غرور سے مُنہ پھیر لیتے ہیں اور اکڑ کر گزر جاتے ہیں۔ یُوں معلوم ہوتا ہے گویا اُنہوں نے کوئی بات سُنی ہی نہیں۔ کیا ان کے کان بہرے ہیں انہیں کچھ سنائی دیتا ہی نہیں۔ کانوں کی گرانی جسکے باعث بات سنائی نہیں دیتی۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)] ---۱۸۔ "لوگوں کے سامنے اپنے گال نہ پھلا اور زمین پر اترا کر نہ چل۔ کسی تکبر کرنے والے شیخی خورے کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا۔" O ---[یعنی ایسی چال یا رویہ' جس سے مال ودولت یا جاہ ومنصب یا قوت وطاقت کی وجہ سے فخر وغرور کا اظہار ہوتا ہو' یہ اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے' اس لیے کہ انسان ایک بندۂ عاجز وحقیر ہے' اللہ تعالیٰ کو یہی پسند ہے کہ وہ اپنی حیثیت کے مطابق عاجزی وانکساری ہی اختیار کیے رکھے اس سے تجاوز کر کے بڑائی کا اظہار نہ کرے کہ بڑائی صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لیے زیبا ہے جو تمام اختیارات کا مالک اور تمام خوبیوں کا منبع ہے۔ اسی لیے حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ "* وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا' جس کے دل میں ایک رائی کے دانے کے برابر بھی کبر ہوگا"۔ جو تکبر کے طور پر اپنے کپڑے کو کھینچتے (گھسیٹتے) ہوئے چلے گا' اللہ تعالیٰ اس کی طرف (قیامت والے دن) نہیں دیکھے گا"۔ تاہم تکبر کا اظہار کیے بغیر اللہ تعالیٰ کے انعامات کا ذکر یا اچھا لباس اور خوراک وغیرہ کا استعمال جائز ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۱۹۔ "اپنی رفتار میں میانہ روی اختیار کر' اور اپنی آواز پست کر یقیناً آوازوں میں سب سے بدتر آواز گدھوں کی آواز ہے۔" O ---[یعنی چیخ یا چلا کر بات نہ کر' اس لیے کہ زیادہ اونچی آواز سے بات کرنا پسندیدہ ہوتا تو گدھے کی آواز سب سے اچھی سمجھی جاتی لیکن ایسا نہیں ہے' بلکہ گدھے کی آواز سب سے بدتر اور کریہ ہے۔ اسی لیے حدیث شریف میں آتا ہے کہ *" گدھے کی آواز سنو تو شیطان سے پناہ مانگو"۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ السجدۃ ۳۲) ---۱۵۔ "ہماری آیتوں پر وہی ایمان لاتے ہیں جنہیں جب کبھی ان سے نصیحت کی جاتی ہے تو وہ سجدے میں گر پڑتے ہیں اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح پڑھتے ہیں اور تکبر نہیں کرتے ہیں۔" O

(سورۃ فاطر ۳۵) ---۴۳۔ "دنیا میں اپنے کو بڑا سمجھنے کی وجہ سے' اور ان کی بری تدبیروں کی وجہ سے اور بری تدبیروں کا وبال ان تدبیر والوں ہی پر پڑتا ہے' سو کیا یہ اسی دستور کے منتظر ہیں جو اگلے لوگوں کے ساتھ ہوتا رہا ہے۔ سو آپ اللہ تعالیٰ کے دستور کو کبھی منتقل ہوتا ہوا نہ پائیں گے۔" O ---۴۴۔ "اور کیا یہ لوگ زمین میں چلے پھرے نہیں جس میں دیکھتے بھالتے کہ جو لوگ ان سے پہلے ہو گزرے ہیں ان کا انجام کیا ہوا؟ حالانکہ وہ قوت میں ان سے بڑھے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ ایسا نہیں ہے کہ کوئی چیز اس کو ہرا دے نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں۔ وہ بڑے علم والا' بڑی قدرت والا ہے۔" O ---۴۵۔ "اور اگر اللہ تعالیٰ لوگوں پر ان کے اعمال کے سبب دارو گیر فرمانے لگتا تو روئے زمین پر ایک جاندار کو نہ چھوڑتا' لیکن اللہ تعالیٰ ان کو ایک میعاد معین تک مہلت دے رہا ہے' سو جب ان کی وہ میعاد آ پہنچے گی اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو آپ دیکھ لے گا۔" O ---۴۵۔ "اور اگر اللہ تعالیٰ لوگوں پر ان کے اعمال کے سبب دارو گیر فرمانے لگتا تو روئے زمین پر ایک جاندار کو نہ چھوڑتا لیکن اللہ تعالیٰ ان کو ایک معیاد معین تک مہلت دے رہا ہے۔ سو جب ان کی وہ معیاد آ پہنچے گی اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو آپ دیکھ لے گا۔" O

(سورۃ یٰسین ۳۶) ---۴۵۔ "اور ان سے جب (کبھی) کہا جاتا ہے کہ اگلے پچھلے (گناہوں) سے بچو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔" O ---۴۶۔ "اور ان کے پاس تو ان کے رب کی نشانیوں میں سے کوئی نشانی ایسی نہیں آتی جس سے یہ بے رخی نہ برتتے ہوں۔" O ---۴۷۔ "اور ان سے جب کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ

Marfat.com

کے دیئے ہوئے میں سے کچھ خرچ کرو تو یہ کفار ایمان والوں کو جواب دیتے ہیں کہ ہم انہیں کیوں کھلائیں؟ جنہیں اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو خود کھلا پلا دیتا' تم تو ہو ہی کھلی گمراہی میں۔" O (تفسیر کیلئے باب ۱۰، مضمون: کافر) ---۶۶۔ "اگر ہم چاہتے تو ان کی آنکھیں بے نور کر دیتے پھر یہ رستے کی طرف دوڑتے پھرتے لیکن انہیں کیسے دکھائی دیتا؟" O---۶۷۔ "اور اگر ہم چاہتے تو ان کی جگہ ہی پر ان کی صورتیں مسخ کر دیتے پھر نہ وہ چل پھر سکتے اور نہ لوٹ سکتے۔" O---
[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: احتساب]

(سورۃ ص ۳۸) ---۲۔ "بلکہ کفار غرور و مخالفت میں پڑے ہوئے ہیں۔" O (تفسیر کیلئے باب ۱۰، مضمون: کافر)

(سورۃ الزمر ۳۹) ---۵۹۔ "ہاں (ہاں) بیشک تیرے پاس میری آیتیں پہنچ چکی تھیں جنہیں تو نے جھٹلایا اور غرور و تکبر کیا اور تو تھا ہی کافروں میں۔" O ---۶۰۔ "اور جن لوگوں نے اللہ پر جھوٹ باندھا ہے تو آپ دیکھیں گے کہ قیامت کے دن ان کے چہرے سیاہ ہو گئے ہوں گے کیا تکبر کرنے والوں کا ٹھکانا جہنم میں نہیں؟" O--- [☆ حدیثِ پاک میں ہے "حق کا انکار اور لوگوں کو حقیر سمجھنا' کبر ہے" یہ استفہام تقریری ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے تکبر کرنے والوں کا ٹھکانا جہنم ہے۔" ☆ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۷۱۔ "کافروں کے غول کے غول جہنم کی طرف ہنکائے جائیں گے' جب وہ اس کے پاس پہنچ جائیں گے اس کے دروازے ان کے لیے کھول دیئے جائیں گے' اور وہاں کے نگہبان ان سے سوال کریں گے کہ کیا تمہارے پاس تم میں سے رسول نہیں آئے تھے؟ جو تم پر تمہارے رب کی آیتیں پڑھتے تھے اور تمہیں اس دن کی ملاقات سے ڈراتے تھے؟ یہ جواب دیں گے کہ ہاں درست ہے لیکن عذاب کا حکم کافروں پر ثابت ہو گیا۔" O---۷۲۔ "کہا جائے گا کہ اب جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ جہاں ہمیشہ رہیں گے' پس سرکشوں کا ٹھکانا بہت ہی برا ہے۔" O

(سورۃ المومن ۴۰) ---۳۵۔ "جو بغیر کسی سند کے جو ان کے پاس آئی ہو اللہ تعالیٰ کی آیتوں میں جھگڑتے ہیں' اللہ تعالیٰ کے نزدیک اور مومنوں کے نزدیک یہ تو بہت بڑی ناراضی کی چیز ہے' اللہ تعالیٰ اسی طرح ہر ایک مغرور سرکش کے دل پر مہر کر دیتا ہے۔" O--- [یعنی جس طرح ان مجادلین کے دلوں پر مہر لگا دی گئی ہے' اسی طرح ہر اس شخص کے دل پر مہر لگا دی جاتی ہے' جو اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے مقابلے میں تکبر اور سرکشی کا اظہار کرتا ہے' جس کے بعد معروف' ان کو معروف اور منکر' منکر نظر نہیں آتا بلکہ بعض دفعہ منکر' ان کے ہاں معروف اور معروف' منکر قرار پاتا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۶۰۔ "اور تمہارے رب کا فرمان (سرزد ہو چکا) ہے کہ مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا یقین مانو کہ جو لوگ میری عبادت سے خودسری کرتے ہیں وہ ابھی ابھی ذلیل ہو کر جہنم میں پہنچ جائیں گے۔" O--- [جو لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت سے تکبر کرتے ہیں یا جو اس کی جناب میں دستِ دعا دراز کرنے کو اپنی توہین خیال کرتے ہیں ایسے مغرور اور سرکش لوگوں کو ذلیل و رسوا کر کے جہنم رسید کیا جائے گا۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)] (مزید تفسیر و احادیث کیلئے باب ۸، مضمون: دعا)

(سورۃ الجاثیہ ۴۵) ---۶۔ "یہ ہیں اللہ تعالیٰ کی آیتیں جنہیں ہم آپ کو راستی سے سنا رہے ہیں' پس اللہ تعالیٰ اور اس کی آیتوں کے بعد یہ کس بات پر ایمان لائیں گے۔" O---۷۔ "ویل' اور افسوس ہے ہر ایک جھوٹے گنہگار پر۔" O---۸۔ "جو آیتیں اللہ تعالیٰ کی اپنے سامنے پڑھی جاتی ہوئی سنے پھر بھی غرور کرتا ہوا اس طرح اڑا رہے کہ گویا سنی ہی نہیں' تو ایسے لوگوں کو دردناک عذاب کی خبر (پہنچا) دیجئے۔" O---۹۔ "وہ جب ہماری آیتوں میں سے کسی آیت کی خبر پا لیتا ہے تو اس کی ہنسی اڑاتا ہے' یہی لوگ ہیں جن کے لیے رسوائی کی مار ہے۔" O---۱۰۔ "ان کے پیچھے دوزخ ہے' جو کچھ انہوں نے حاصل کیا تھا وہ انہیں کچھ بھی نفع نہ دے گا اور نہ وہ (کچھ کام آئیں گے) جن کو انہوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا کارساز بنا رکھا تھا' ان کے لیے تو بہت بڑا عذاب ہے۔" O--- [یعنی دنیا میں جو مال انہوں نے کمایا ہو گا' جس اولاد اور جتھے پر وہ فخر کرتے رہے ہوں گے' وہ قیامت والے دن انہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکیں گے اور جن کو دنیا میں اپنا دوست' مددگار اور معبود بنا رکھا تھا' وہ اس روز ان کو نظر ہی نہیں آئیں گے' مدد تو انہوں نے کیا کرنی ہو گی۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۱۱۔ "یہ (سراپا) ہدایت ہے اور جن لوگوں نے اپنے رب کی آیتوں کو نہ مانا ان کے لیے بہت سخت دردناک عذاب ہے۔" O---۳۱۔ "لیکن جن لوگوں نے کفر کیا تو (میں ان سے کہوں گا) کیا میری آیتیں تمہیں سنائی نہیں جاتی تھیں؟ پھر بھی تم تکبر کرتے رہے اور تم تھے ہی گنہگار لوگ۔" O

(سورۃ الاحقاف ۴۶) ---۲۰۔ "اور جس دن کافر جہنم کے سرے پر لائے جائیں گے (کہا جائے گا) تم نے اپنی نیکیاں دنیا کی زندگی میں ہی برباد کر دیں اور ان سے فائدے اٹھا چکے پس آج تمہیں ذلت کے عذاب کی سزا دی جائے گی' اس باعث کہ تم زمین میں ناحق تکبر کیا کرتے تھے اور اس باعث بھی کہ تم حکم عدولی کیا کرتے تھے۔" O--- [ذلت کا عذاب اس تکبر کی مناسبت سے ہے جو انہوں نے کیا۔ وہ اپنے آپ کو بڑی چیز سمجھتے تھے۔ ان کا خیال یہ تھا کہ رسولوں پر ایمان لا کر غریب اور فقیر مومنوں کے گروہ میں شامل ہو جانا ان کی شان سے گری ہوئی بات ہے۔ وہ اس زعم میں مبتلا تھے کہ جس چیز کو چند غلاموں اور بے نوا انسانوں نے مانا ہے اسے ہم جیسے بڑے لوگ مان لیں گے تو ہماری عزت کو بٹہ لگ جائے گا۔ اس لیے اللہ تعالیٰ ان کو آخرت میں ذلیل و خوار کرے گا اور ان کے

Marfat.com

غرور کو خاک میں ملا کر رکھ دے گا۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)] ---۲۱۔ ''اور عاد کے بھائی کو یاد کرو' جبکہ اس نے اپنی قوم کو احقاف میں ڈرایا اور یقیناً اس سے پہلے بھی ڈرانے والے گزر چکے ہیں اور اس کے بعد بھی یہ کہ تم سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کی عبادت نہ کرو۔ بیشک میں تم پر بڑے دن کے عذاب سے خوف کھاتا ہوں۔'' O ---۲۲۔ ''قوم نے جواب دیا' کیا آپ ہمارے پاس اس لیے آئے ہیں کہ ہمیں اپنے معبودوں (کی پرستش) سے باز رکھیں؟ پس اگر آپ سچے ہیں تو جس عذاب کا آپ وعدہ کرتے ہیں اسے ہم پر لا ڈالیں۔'' O ---۲۳۔ ''(حضرت ہود نے) فرمایا (اس کا) علم تو اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے' میں تو جو پیغام دے کر بھیجا گیا تھا وہ تمہیں پہنچا رہا ہوں لیکن میں دیکھتا ہوں کہ تم لوگ نادانی کر رہے ہو۔'' O ---۲۴۔ ''پھر جب انہوں نے عذاب کو بصورت بادل دیکھا اپنی وادیوں کی طرف آتے ہوئے تو کہنے لگے' یہ ابر ہم پر برسنے والا ہے' (نہیں) بلکہ دراصل یہ ابر وہ (عذاب) ہے جس کی تم جلدی کر رہے تھے' ہوا ہے جس میں دردناک عذاب ہے۔'' O ---[یعنی وہ ہوا' جس سے اس قوم کی ہلاکت ہوئی' ان بادلوں سے ہی اٹھی اور نکلی اور اللہ کی مشیت سے ان کو اور ان کی ہر چیز کو تباہ کر گئی] ---[دُعا کے لیے باب نمبر۵' مضمون: قرآنی دُعائیں] ---۲۵۔ ''جو اپنے رب کے حکم سے ہر چیز کو ہلاک کر دے گی' پس وہ ایسے ہو گئے کہ بجز ان کے مکانات کے اور کچھ دکھائی نہ دیتا تھا۔ گنہگاروں کے گروہ کو ہم یونہی سزا دیتے ہیں۔'' O ---۲۶۔ ''اور بالیقین ہم نے (قوم عاد) کو وہ مقدور دیئے تھے جو تمہیں تو دیئے بھی نہیں اور ہم نے انہیں کان آنکھیں اور دل بھی دے رکھے تھے۔ لیکن ان کے کانوں اور آنکھوں اور دلوں نے انہیں کچھ بھی نفع نہ پہنچایا جبکہ وہ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا انکار کرنے لگے اور جس چیز کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے وہی ان پر الٹ پڑی۔'' O ---[یعنی جس عذاب کو وہ انہونا سمجھ کر بطور استہزا کہا کرتے تھے کہ لے آ اپنا عذاب! جس سے تو ہمیں ڈراتا رہتا ہے' وہ عذاب آیا اور اس نے انہیں ایسا گھیرا کہ پھر اس سے نکل نہ سکے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۲۷۔ ''اور یقیناً ہم نے تمہارے آس پاس کی بستیاں تباہ کر دیں اور طرح طرح کی ہم نے اپنی نشانیاں بیان کر دیں تاکہ وہ رجوع کر لیں۔'' O ---[آس پاس سے عاد' ثمود اور لوط کی بستیاں مراد ہیں۔ جو حجاز کے قریب ہی تھیں اور یمن اور شام و فلسطین کی طرف آتے جاتے ان سے ان کا گزر ہوتا تھا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۲۸۔ ''پس قرب الٰہی حاصل کرنے کے لیے انہوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا جن جن کو اپنا معبود بنا رکھا تھا انہوں نے ان کی مدد کیوں نہ کی؟ بلکہ وہ تو ان سے کھو گئے (بلکہ دراصل) یہ ان کا محض جھوٹ اور (بالکل) بہتان تھا۔'' O

(**سورۃ التکاثر ۱۰۲**) ---۱۔ ''غافل رکھا تمہیں زیادہ سے زیادہ مال جمع کرنے کی ہوس نے۔'' O ---[التکاثر اس کے دو معنی ذکر کیے گئے ہیں مال جمع کرنے میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانا' دوسرا' مال و دولت کی کثرت پر فخر کرنا۔ (از تفسیر اضیاء القرآن)]

تکذیب پیغمبران

(**سورۃ النساء ۴**) ---۱۶۴۔ ''اور ان رسولوں کو جن کا قصہ ہم تجھ سے پہلے کر چکے ہیں اور ان رسولوں کو جن کا قصہ ہم نے تجھ سے نہیں کیا (وحی کی)، اور موسیٰ سے اللہ تعالیٰ نے صاف کلام کیا۔'' O ---[جن نبیوں اور رسولوں کے اسمائے گرامی اور ان کے واقعات قرآن کریم میں بیان کئے گئے ہیں ان کی تعداد ۲۴ تا ۲۵ ہے۔ (۱) آدمؑ (۲) ادریسؑ (۳) نوحؑ (۴) ہودؑ (۵) صالحؑ (۶) ابراہیمؑ (۷) لوطؑ (۸) اسمٰعیلؑ (۹) اسحٰقؑ (۱۰) یعقوبؑ (۱۱) یوسفؑ (۱۲) ایوبؑ (۱۳) شعیبؑ (۱۴) موسیٰؑ (۱۵) ہارونؑ (۱۶) یونسؑ (۱۷) داوٗدؑ (۱۸) سلیمانؑ (۱۹) الیاسؑ (۲۰) الیسعؑ (۲۱) زکریاؑ (۲۲) یحییٰؑ (۲۳) عیسیٰؑ (۲۴) ذوالکفلؑ ۔ (اکثر مفسرین کے نزدیک) (۲۵) حضرت محمد صلوٰت اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین۔ از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ) جن انبیاء و رسل کے نام اور واقعات قرآن میں بیان کیے گئے، ان کی تعداد کتنی ہے؟ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ ایک حدیث میں جو بہت مشہور ہے ایک لاکھ ۲۴ ہزار اور ایک حدیث میں ۸ ہزار بتلائی گئی ہے۔ لیکن یہ روایات سخت ضعیف ہیں۔ قرآن و حدیث سے صرف یہی معلوم ہوتا ہے کہ مختلف ادوار و حالات میں مبشرین و منذرین (انبیاء) آتے رہے ہیں۔ بالآخر یہ سلسلۂ نبوت حضرت محمد ﷺ کے بعد جتنے بھی دعوے داران نبوت ہو گزرے یا ہوں گے، سب کے سب دجال اور کذاب ہیں اور ان کی جھوٹی نبوت پر ایمان لانے والے دائرۂ اسلام سے خارج ہیں اور امت محمدیہ سے الگ ایک متوازی امت ہیں۔ جیسے امت بابیہ، بہائیہ، اور امت مرزائیہ وغیرہ۔ اسی طرح مرزا قادیانی کو مسیح موعود ماننے والے لاہوری مرزائی بھی۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الاعراف ۷**) ---۵۹۔ ''اور ہم نے نوحؑ کو اس کی قوم کی طرف بھیجا تو اس نے کہا اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ اس کے علاوہ تمہارا کوئی خدا نہیں۔ میں تم پر ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈراتا ہوں۔'' O ---۶۰۔ ''اور اس کی قوم کے سرداروں نے کہا۔ ہم تجھے کھلی گمراہی میں دیکھتے ہیں۔'' O ---۶۱۔ ''اس نے کہا، اے میری قوم! مجھ میں کوئی گمراہی کی بات نہیں۔ بلکہ میں سارے جہان کے آقا کی طرف سے پیغام لانے والا ہوں۔'' O ---۶۴۔ ''مگر انہوں نے اسے جھٹلا دیا تو ہم نے اسے اور جو لوگ کشتی میں اس کے ساتھ تھے بچا لیا۔ اور ان لوگوں کو جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے غرق کر دیا۔ یقیناً وہ

Marfat.com

اندھے لوگ تھے۔'' O---[تفصیل کے لئے باب نمبر۴، مضمون: حضرت نوحؑ]---۶۵۔ ''اور عاد کی طرف ان کے بھائی ھودؑ کو۔ اس نے کہا اے میری قوم!
اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ اس کے علاوہ تمہارا کوئی خدا نہیں، کیا تم ڈرتے نہیں۔'' O---۶۶۔ ''اس کی قوم کے کافر سرداروں نے کہا۔ ہم تجھے بیوقوفی میں مبتلا
دیکھتے ہیں۔ اور ہم تجھے جھوٹوں میں خیال کرتے ہیں۔'' O---۷۰۔ ''وہ کافر کہنے لگے۔ کیا تو اس لئے آیا ہے کہ ہم صرف اکیلے اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں
اور انہیں چھوڑ دیں جن کی عبادت ہمارے باپ دادا کیا کرتے تھے؟ اچھا پھر لے آ جس کا تو ہم سے وعدہ کرتا ہے اگر تو سچا ہے۔'' O---۷۱۔ ''اس نے کہا تم
پر تمہارے رب کی طرف سے آفت اور غضب آیا ہی چاہتے ہیں۔ کیا تم مجھ سے ان ناموں کے بارے میں جھگڑتے ہو جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ
لئے ہیں اور جن کی کوئی سند اللہ تعالیٰ نے نازل نہیں کی۔ ہاں! انتظار کرو۔ میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔'' O---۷۲۔ ''پھر ہم نے اسے اور جو لوگ
اس کے ساتھ تھے اپنی رحمت سے بچالیا اور ان لوگوں کی جڑ کاٹ دی جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا اور ایمان والے نہ تھے۔'' O---[تفصیل کے لئے
باب نمبر۴، مضمون: حضرت ھودؑ]---۷۳۔ ''اور ثمود کی طرف ان کے بھائی صالحؑ کو۔ اس نے کہا، اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ اس کے سوا تمہارا
کوئی خدا نہیں۔ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک واضح دلیل آ گئی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی اونٹنی ہے جو تمہارے لئے نشانی ہے، پس اسے چھوڑ دو کہ
اللہ تعالیٰ کی زمین میں چرے اور اسے کوئی تکلیف نہ پہنچاؤ۔ ورنہ تمہیں دردناک عذاب آئے گا۔'' O---[کفار نے حضرت صالحؑ کو کہا تھا کہ اگر اس پتھر سے
اونٹنی نکل آئے تو ہم ایمان لے آئیں گے تو حضرت صالحؑ نے دُعا کی تو پتھر سے ایک عظیم الجثہ اونٹنی نکل آئی]---۷۶۔ ''متکبر لوگوں نے کہا۔ ہم اس کا جسے تم
مانتے ہو انکار کرتے ہیں۔'' O---۷۷۔ ''پھر انہوں نے اونٹنی کی کونچیں کاٹ ڈالیں اور اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی اور کہنے لگے، صالح لے آ جس کا تو
ہم سے وعدہ کرتا ہے اگر تو رسولوں میں سے ہے۔'' O---۷۸۔ ''پھر زلزلے نے انہیں آ لیا۔ اور وہ اپنے گھر میں اوندھے پڑے رہ گئے۔'' O---
[تفصیل کے لئے باب نمبر۴، مضمون: حضرت صالحؑ]---۸۰۔ ''اور لوطؑ کو۔ جب اس نے اپنی قوم سے کہا، کیا تم وہ بے حیائی کرتے ہو جو سارے جہان میں
تم سے پہلے کسی نے نہیں کی؟'' O---۸۱۔ ''ہاں! تم عورتوں کو چھوڑ کر شہوت رانی کے لئے مردوں کے پاس جاتے ہو۔ نہیں بلکہ تم حد سے نکلنے والے لوگ
ہو۔'' O---۸۲۔ ''مگر اس کی قوم کا جواب صرف یہ تھا کہ وہ کہنے لگے انہیں اپنی بستی سے نکال دو۔ یہ لوگ پاک رہنا چاہتے ہیں۔'' O---۸۳۔ ''پھر ہم
نے اسے اور اس کے گھرانے کو بچالیا۔ ماسوا اس کی بیوی کے وہ پیچھے رہ جانے والوں میں تھی۔'' O---۸۴۔ ''اور ہم نے ان پر خوب برساؤ کیا۔ پھر دیکھ کہ
مجرموں کا انجام کیسا ہوا۔'' O---[تفصیل کے لئے باب نمبر۴، مضمون: حضرت لوطؑ]---۸۵۔ ''اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیبؑ کو۔ اس نے کہا
اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی خدا نہیں۔ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک واضح دلیل آ گئی ہے۔ پس ناپ تول
پورا کیا کرو۔ اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم کر کے نہ دو اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد گڑبڑ نہ مچاؤ۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم ایمان والے ہو۔'' O
---۸۸۔ ''اس کی قوم کے متکبر سرداروں نے کہا شعیب! ہم تجھے اور انہیں جو تیرے ساتھ ایمان لائے ہیں اپنی بستی سے نکال کر رہیں گے۔ یا تم ہمارے طور
طریقوں پر لوٹ آؤ گے۔ اس (شعیبؑ) نے کہا اگرچہ ہم ناپسند کرتے ہوں۔'' O---۹۰۔ ''اور اس کی قوم کے کافر سرداروں نے کہا۔ اگر تم نے شعیب کی
پیروی کی تب تم ضرور نقصان اٹھاؤ گے۔'' O---۹۱۔ ''پھر زلزلے نے انہیں آ پکڑا اور وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔'' O---۹۲۔ ''جن
لوگوں نے شعیب کو جھٹلایا گویا وہ کبھی وہاں رہتے ہی نہ تھے۔ جن لوگوں نے شعیب کو جھٹلایا وہی نقصان میں رہے۔'' O---۱۰۳۔ ''پھر ان کے بعد ہم نے
موسیٰ کو اپنی نشانیاں دے کر فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف بھیجا مگر انہوں نے ان (نشانیوں) کے ساتھ زیادتی کی۔ پھر دیکھ کہ فسادیوں کا انجام کیسا
ہوا۔'' O---۱۰۴۔ ''اور موسیٰؑ نے کہا فرعون! میں سارے جہاں کے آقا کا بھیجا ہوا ہوں۔'' O---۱۰۵۔ ''مجھ پر لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے متعلق حق کے سوا
کچھ نہ کہوں۔ میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک واضح دلیل لایا ہوں۔ پس تو بنی اسرائیل کو میرے ساتھ بھیج دے۔'' O---۱۰۶۔ ''وہ کہنے
لگا اگر تو کوئی نشان لایا ہے تو اسے پیش کر اگر تو سچا ہے۔'' O---۱۰۷۔ ''اس پر اس نے اپنا عصا ڈال دیا۔ پھر لو! وہ صاف اژدھا تھا۔'' O---۱۰۸۔ ''اور
اس نے اپنا ہاتھ نکالا تو لو! وہ دیکھنے والوں کے لئے سفید تھا۔'' O---۱۰۹۔ ''قوم فرعون کے سردار کہنے لگے یہ ایک ماہر جادوگر ہے۔'' O---۱۱۰۔ ''جو چاہتا
ہے کہ تمہیں تمہارے ملک سے نکال دے اب تم کیا تلقین کرتے ہو؟'' O---۱۱۱ تا ۱۲۴۔ ''[فرعون سارے ملک سے اپنے جادوگر بلاتا ہے اور وہ حضرت موسیٰ
سے ہار جاتے ہیں اور وہ حضرت موسیٰؑ پر ایمان لے آتے ہیں۔ جس پر فرعون ناراض ہوتا ہے اور کہتا ہے میں تمہارے ہاتھ پاؤں الٹی طرف سے کاٹ دوں گا
اور سولی پر چڑھا دوں گا]---۱۲۵۔ ''وہ کہنے لگے ہم اپنے رب کی طرف لوٹ رہے ہیں۔'' O---۱۲۶۔ ''مگر تو ہم سے صرف اس بات کا بدلہ لے رہا ہے
کہ ہم نے اپنے رب کی نشانیوں پر جب وہ ہمارے پاس آ گئی ہیں ایمان لے آئے ہیں۔ اے ہمارے رب! ہمیں صبر کی توفیق دے اور ہمیں فرمانبرداری کی
حالت میں وفات دے۔'' O---۱۲۷۔ ''اور قوم فرعون کے سردار کہنے لگے کیا تو موسیٰ اور اس کی قوم کو چھوڑ دے گا کہ زمین میں فساد مچائیں اور وہ تجھے اور
تیرے خداؤں کو چھوڑ دے؟ وہ بولا ہم ان کے بیٹوں کو خوب قتل کریں گے اور ان کی عورتوں کو زندہ رہنے دیں گے اور ہم ان پر غالب

Marfat.com

ہیں۔''O---۱۲۸۔''موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا- اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو اور صبر کرو- زمین اللہ تعالیٰ کی ہے جس کا وارث اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے بنا دیتا ہے اور انجام ڈرنے والوں کا ہوتا ہے۔''O---۱۳۳۔''چنانچہ ہم نے ان پر طوفان اور ٹڈیاں اور جوئیں اور مینڈک اور خون کھلے نشان بنا کر بھیجے مگر انہوں نے تکبر کیا اور وہ مجرم لوگ تھے۔''O---۱۳۴۔''اور جب ان پر یہ آفت آپڑی تو کہنے لگے موسیٰ! ہمارے لئے اپنے رب کو پکار اس وجہ سے کہ اس نے تجھ سے عہد کیا ہے اگر تو نے ہم سے یہ آفت ہٹوا دی تو ہم ضرور تیری بات مان لیں گے اور ضرور بنی اسرائیل کو تیرے ساتھ بھیج دیں گے۔''O---۱۳۵۔''لیکن جب ہم نے ان سے اس آفت کو ایک مدت تک جس تک وہ پہنچنے ہی والے تھے ہٹا دیا تو لو! انہوں نے عہد توڑ دیا۔''O---۱۳۶۔''پھر ہم نے ان سے انتقام لیا اور انہیں پانی کے ریلے میں ڈبو دیا- کیونکہ انہوں نے ہماری نشانیوں کو جھٹلا دیا تھا اور ان سے لاپرواہ تھے۔''O---۱۳۷۔''اور ہم نے ان لوگوں کو جنہیں بے بس کر دیا گیا تھا اس ملک کے مشرق اور اس کے مغرب کا جس میں ہم نے برکتیں رکھی تھیں وارث کر دیا- اور تیرے رب کی عمدہ بات بنی اسرائیل کے حق میں ان کے صبر کی وجہ سے پوری ہوئی- اور جو کچھ فرعون اور اس کی قوم بناتی اور جو کچھ وہ چڑھاتی تھی سب کو ہم نے ملیامیٹ کر دیا۔''O

(**سورۃ الانفال ۸**)---۳۰۔''اور جب کافر تیرے بارے میں تدبیریں کر رہے تھے کہ تجھے قید کر دیں یا تجھے قتل کر دیں یا تجھے نکال باہر کریں اور وہ تدبیریں کر رہے تھے اور اللہ تعالیٰ بھی تدبیر کر رہا تھا اور اللہ تعالیٰ بہترین تدبیر کرنے والا ہے۔''O---[یہ اس سازش کا تذکرہ ہے جو روسائے مکہ نے ایک رات دارالندوہ میں تیار کی تھی کہ مختلف قبیلوں کے نوجوانوں کو آپ کے قتل پر مامور کیا جائے تاکہ کسی ایک کو قتل کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے بلکہ دیت دے کر جان چھوٹ جائے- چنانچہ اس سازش کے تحت ایک رات یہ نوجوان آپ ﷺ کے گھر کے باہر اس انتظار میں کھڑے رہے کہ آپ ﷺ باہر نکلیں تو آپ ﷺ کا کام تمام کر دیں- اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اس سازش سے آگاہ کر دیا اور آپ ﷺ نے گھر سے باہر نکلتے وقت مٹی کی ایک مٹھی لی اور ان کے سروں پر ڈالتے ہوئے نکل گئے- کسی کو آپ ﷺ کے نکلنے کا پتہ ہی نہیں لگا حتیٰ کہ آپ ﷺ غار ثور میں پہنچ گئے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۳۱۔''اور جب انہیں ہماری آیتیں سنائی جاتی تھیں تو وہ کہتے تھے- ہم نے سن لیا- اگر ہم چاہیں تو ہم بھی اس کی مانند کہہ دیں یہ محض اگلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔''O---۳۲۔''اور جب انہوں نے کہا- اے اللہ! اگر یہی تیری طرف سے حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا- یا ہم پر دردناک عذاب لا۔''O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۱۴، مضمون: کفار کی سرکشی]---۳۳۔''مگر اللہ تعالیٰ ایسا نہ تھا کہ انہیں عذاب دیتا جب آپ ان میں موجود تھے اور اللہ تعالیٰ انہیں عذاب دینے والا نہ تھا جب وہ بخشش مانگ رہے تھے۔''O

(**سورۃ ھود ۱۱**)---۲۷۔''اس (حضرت نوحؑ) کی قوم کے کافر سرداروں نے کہا، ہم تو تجھے صرف اپنی طرح کا ایک بشر دیکھتے ہیں اور ہم تجھے دیکھتے ہیں کہ تیری پیروی صرف وہ لوگ کر رہے ہیں جو ظاہری نگاہ میں سب سے نچلے درجے کے ہیں اور ہم اپنے اوپر تمہاری کوئی فضیلت نہیں دیکھتے- بلکہ ہم تمہیں جھوٹا خیال کرتے ہیں۔''O---۳۲۔''وہ کہنے لگے- اے نوحؑ! تو نے ہم سے جھگڑا کیا ہے اور ہم سے جھگڑے کو بہت بڑھایا بھی ہے- اب لے آ جس کا تو ہم سے وعدہ کرتا ہے اگر تو سچوں میں ہے۔''O---۳۸۔''اور وہ کشتی بناتا تھا اور جب کبھی اس کی قوم کے سردار اس کے پاس سے گزرتے، اس کی ہنسی اڑاتے- وہ کہتا اگر تم ہماری ہنسی اڑاتے ہو تو ہم بھی تمہاری ہنسی اڑائیں گے جیسے تم ہنسی اڑاتے ہو۔''O---۳۹۔''ہاں! تم جلدی ہی جان لو گے کہ کس پر وہ عذاب آتا ہے جو اسے رسوا کرے گا اور کس پر ہمیشہ کا عذاب اترتا ہے۔''O---۴۴۔''اور کہا گیا اے زمین! اپنا پانی نگل لے اور اے آسمان! تھم جا- اور پانی اتر گیا اور کام پورا ہو گیا اور وہ جودی پر جا لگی- اور کہا گیا دور دفع ہوئی ظالم قوم۔''O---۵۳۔''وہ کہنے لگے- ھودؑ! تو کوئی واضح دلیل نہیں لایا- اور تیرے کہنے پر اپنے خداؤں کو چھوڑنے والے نہیں اور ہم تیری بات ماننے والے بھی نہیں۔''O---۵۴۔''ہم تو صرف یہ کہتے ہیں کہ ہمارے خداؤں میں سے کسی نے تجھ پر برا اثر ڈال دیا ہے- اس نے کہا، میں اللہ تعالیٰ کو گواہ کرتا ہوں اور تم بھی گواہ رہو کہ جنہیں تم اسے چھوڑ کر اس کا شریک بناتے ہو ان سے میں بیزار ہوں۔''O

---۵۹۔''اور یہ تھے عاد جنہوں نے اپنے رب کی نشانیوں کا انکار کیا- اور اس کے رسولوں کی نافرمانی کی اور ہر جابر دشمن خدا کے حکم پر چل پڑے۔''O

---۶۰۔''اور ان کے پیچھے اس دنیا میں اور روز قیامت کو لعنت لگا دی گئی- سنو! عاد نے اپنے رب کا انکار کیا- سنو! دور دفع ہوئی عاد ھودؑ کی قوم۔''O

---۶۲۔''وہ بولے، صالحؑ! اس سے پہلے تو ہمارے درمیان ایک امید گاہ تھا- کیا تو ہمیں ان کی عبادت کرنے سے روکتا ہے جن کی عبادت ہمارے باپ دادا کرتے تھے- مگر ہم اس کے بارے میں جس (دین) کی طرف تو ہمیں بلاتا ہے دل میں کھٹکنے والے شک میں ہیں۔''O---۶۴۔''اور اے میری قوم! یہ اللہ تعالیٰ کی اونٹنی ہے جو تمہارے لئے ایک نشان ہے- بس اسے چھوڑ دو کہ اللہ تعالیٰ کی زمین میں چرتی پھرے اور اسے کوئی برائی نہ پہنچاؤ ورنہ تمہیں قریبی عذاب پکڑ لے گا۔''O---۶۵۔''مگر انہوں نے اس کی کونچیں کاٹ ڈالیں- پھر اس نے کہا، اپنے گھر میں تین دن فائدے اٹھا لو- یہ وعدہ ہے جو جھوٹا نہ ہو گا۔''O---۶۷۔''اور ظالموں کو ایک چنگھاڑ نے آ پکڑا- سو وہ اپنے گھروں میں یوں اوندھے پڑے رہ گئے۔''O---۶۸۔''گویا وہ کبھی وہاں بسے ہی نہ

Marfat.com

تھے۔ سنو! ثمود نے اپنے رب کا انکار کیا۔ سنو! دور دفع ہوئے ثمود۔'' O---۷۷۔ ''اور جب ہمارے فرشتے لوطؑ کے پاس پہنچے تو وہ ان کی وجہ سے پریشان ہوا۔ مگر ان کے سامنے بے بس تھا۔ اور وہ کہنے لگا یہ تنگی کا دن ہے۔'' O---۷۸۔ ''اور اس کی قوم اس کے پاس بے اختیار بھاگتی ہوئی آئی۔ اور اس سے پہلے وہ برے کام کیا کرتے تھے۔ اس نے کہا، اے میری قوم! یہ میری بیٹیاں ہیں جو تمہارے لئے بہت ہی پاکیزہ ہیں۔ سو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور مجھے میرے مہمانوں میں رسوا نہ کرو۔ کیا تم میں کوئی بھی سمجھدار آدمی نہیں؟'' O---۷۹۔ ''(حضرت لوطؑ) وہ کہنے لگے۔ تو جانتا تو ہے کہ تیری بیٹیوں پر ہمارا کوئی حق نہیں اور تو یقیناً جانتا ہے جو ہم چاہتے ہیں۔'' O---۸۱۔ ''وہ (فرشتے) بولے۔ لوط! ہم تیرے رب کے بھیجے ہوئے ہیں۔ وہ تجھ تک نہیں پہنچ سکیں گے۔ تو اپنے گھر والوں کے ساتھ رات کے ایک حصے میں چل پڑ اور تم میں کوئی پیچھے نہ مڑے۔ مگر ہاں! تیری بیوی کہ اس پر وہی مصیبت آنے والی ہے جو ان پر آ پہنچی ہے۔ ان کے وعدے کا وقت صبح ہے۔ کیا صبح قریب ہی نہیں؟'' O---۸۲۔ ''پھر جب ہمارا حکم آ پہنچا تو ہم نے اس (بستی) کے اوپر کو نیچے کر دیا اور اس پر تیرے رب کے ہاں سے نشان کئے ہوئے کھنگر والے پتھر۔'' O---۸۳۔ ''تہ بہ تہ برسائے اور وہ (جگہ) ان ظالموں سے کچھ دور بھی نہیں۔'' O---۸۵۔ ''اور اے میری قوم! ناپ اور تول انصاف کے ساتھ پورا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں گھٹا کر نہ دو اور زمین میں فساد کرتے نہ پھرو۔'' O---۸۶۔ ''اللہ تعالیٰ کی طرف سے بچا ہوا نفع تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم مومن ہو اور میں تم پر کوئی نگہبان نہیں۔'' O---۸۷۔ ''وہ کہنے لگے۔ شعیب! کیا تیری نماز تجھے تلقین کرتی ہے کہ ہم انہیں جن کی عبادت ہمارے باپ دادا کرتے تھے چھوڑ دیں یا یہ کہ اپنے مال میں جو چاہیں نہ کریں۔ ہاں تو ہی بردبار اور سمجھدار ہے۔'' O---۸۹۔ ''اور اے میری قوم! میری مخالفت تمہیں یوں نہ کسائے کہ تم پر ویسی ہی مصیبت آ جائے جیسی قوم نوحؑ یا قوم ہودؑ یا قوم صالحؑ پر پڑی تھی اور قوم لوطؑ تم سے کچھ دور بھی نہیں۔'' O---۹۰۔ ''اور اپنے رب سے بخشش مانگو۔ پھر اس کی طرف رجوع کرو میرا رب رحم کرنے والا، محبت کرنے والا ہے۔'' O---۹۱۔ ''وہ کہنے لگے شعیبؑ! جو تو کہتا ہے اس میں سے بہت کچھ ہم نہیں سمجھتے اور ہم تجھے اپنے درمیان کمزور دیکھتے ہیں اور اگر تیری برادری نہ ہوتی تو ہم تجھے سنگسار کر دیتے اور تو ہم پر کچھ زور آور بھی نہیں۔'' O---۹۲۔ ''اس نے کہا اے میری قوم! کیا میری برادری اللہ تعالیٰ سے زیادہ تم پر زور آور ہے اور اسے تم نے اپنے سے الگ پیٹھ پیچھے ڈال رکھا ہے بیشک میرے رب نے تمہارے عملوں کو گھیرا ہوا ہے۔'' O---۹۴۔ ''اور جب ہمارا حکم آ پہنچا تو ہم نے اپنی رحمت سے شعیبؑ کو اور ان کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے بچا لیا۔ اور ظالموں کو ایک چنگھاڑ نے آ پکڑا اور وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔'' O---۹۵۔ ''گویا وہ کبھی وہاں بسے ہی نہ تھے۔ سنو! دور دفع ہوئے مدین جیسے دور دفع ہوئے ثمود۔'' O

(**سورۃ مریم ۱۹**)---۷۳۔ ''جب ان کے سامنے ہماری روشن آیتیں تلاوت کی جاتی ہیں تو کافر مسلمانوں سے کہتے ہیں بتاؤ ہم تم دونوں جماعتوں میں سے کس کا مرتبہ زیادہ ہے؟ اور کس کی مجلس شاندار ہے؟'' O---۷۴۔ ''ہم تو ان سے پہلے بہت سی جماعتوں کو غارت کر چکے ہیں جو ساز و سامان اور نام و نمود میں ان سے بڑھ کر تھیں۔'' O---[اللہ تعالیٰ نے فرمایا' دنیا کی یہ چیزیں ایسی نہیں ہیں کہ ان پر فخر و ناز کیا جائے' یا ان کو دیکھ کر حق و باطل کا فیصلہ کیا جائے۔ یہ چیزیں تو تم سے پہلی امتوں کے پاس تھیں' لیکن تکذیب حق کی پاداش میں انہیں ہلاک کر دیا گیا' دنیا کا یہ مال و اسباب انہیں اللہ کے عذاب سے نہیں بچا سکا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۷۵۔ ''کہہ دیجئے! جو گمراہی میں ہوتا اللہ رحمٰن اس کو خوب لمبی مہلت دیتا ہے' یہاں تک کہ وہ ان چیزوں کو دیکھ لیں جن کا وعدہ کیے جاتے ہیں یعنی عذاب یا قیامت کو' اس وقت ان کو صحیح طور پر معلوم ہو جائے گا کہ کون برے مرتبے والا اور کس کا جتھا کمزور ہے۔'' O

(**سورۃ الحج ۲۲**)---۴۲۔ ''اگر یہ لوگ آپ کو جھٹلائیں (تو کوئی تعجب کی بات نہیں) تو ان سے پہلے نوح کی قوم اور عاد اور ثمود۔'' O---۴۳۔ ''اور قوم ابراہیم اور قوم لوط۔'' O---۴۴۔ ''اور مدین والے بھی اپنے اپنے نبیوں کو جھٹلا چکے ہیں۔ موسیٰ (علیہ السلام) بھی جھٹلائے جا چکے ہیں پس میں نے کافروں کو یوں ہی سی مہلت دی پھر دھر دبایا' پھر میرا عذاب کیسا ہوا؟'' O---۵۷۔ ''اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا ان کے لیے ذلیل کرنے والے عذاب ہیں۔'' O

(**سورۃ المؤمنون ۲۳**)---۲۴۔ ''اس کی قوم کے کافر سرداروں نے صاف کہہ دیا کہ یہ تو تم جیسا ہی انسان ہے' یہ تم پر فضیلت اور بڑائی حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اگر اللہ ہی کو منظور ہوتا تو کسی فرشتے کو اتارتا' ہم نے تو اسے اپنے اگلے باپ دادوں کے زمانے میں سنا ہی نہیں۔'' O---۳۳۔ ''اور سرداران قوم نے جواب دیا' جو کفر کرتے تھے اور آخرت کی ملاقات کو جھٹلاتے تھے اور ہم نے انہیں دنیوی زندگی میں خوشحال کر رکھا تھا' کہ یہ تو تم جیسا ہی انسان ہے' تمہاری ہی خوراک یہ بھی کھاتا ہے اور تمہارے پینے کا پانی ہی یہ بھی پیتا ہے۔'' O---[یہ سرداران قوم ہی ہر دور میں انبیا و رسل اور اہل حق کی تکذیب میں سرگرم رہے ہیں' جس کی وجہ سے قوم کی اکثریت ایمان لانے سے محروم رہتی۔ کیونکہ یہ نہایت با اثر لوگ ہوتے تھے' قوم انہی کے پیچھے چلنے والی ہوتی تھی۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۳۴۔ ''اگر تم نے اپنے جیسے ہی انسان کی تابعداری کر لی تو بے شک تم سخت خسارے والے ہو۔'' O---۴۴۔ ''پھر ہم نے لگاتار رسول بھیجے' جب جب جس امت کے پاس اس کا رسول آیا اس نے جھٹلایا' پس ہم نے ایک کو دوسرے کے پیچھے لگا دیا اور انہیں افسانہ بنا دیا۔ ان لوگوں کو دوری ہے جو

Marfat.com

ایمان قبول نہیں کرتے۔''O---[ہلاکت و بربادی میں۔یعنی جس طرح یکے بعد دیگرے رسول آئے' اسی طرح تکذیب رسالت پر یہ قومیں یکے بعد دیگرے
عذاب سے دوچار ہو کر ہست سے نیست ہوتی رہیں۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الفرقان ۲۵**)---۳۱۔''اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے دشمن بعض گناہ گاروں کو بنا دیا ہے۔اور تیرا رب ہی ہدایت کرنے والا اور مدد کرنے والا کافی
ہے۔''O

(**سورۃ الشعرآء ۲۶**)---۳۔''ان کے ایمان نہ لانے پر شاید آپ تو اپنی جان کھو دیں گے۔''O---۴۔''اگر ہم چاہتے تو ان پر آسمان سے کوئی ایسی نشانی
اتارتے کہ جس کے سامنے ان کی گردنیں خم ہو جاتیں۔''O---۵۔''اور ان کے پاس رحمٰن کی طرف سے جو بھی نئی نصیحت آئی یہ اس سے روگردانی کرنے
والے بن گئے۔''O---۶۔''ان لوگوں نے جھٹلایا ہے اب انکے پاس جلدی سے اسکی خبریں آجائیں گی جسکے ساتھ وہ مسخراپن کر رہے ہیں۔''O---۱۰۔
''اور جب آپ کے رب نے موسیٰ (علیہ السلام) کو آواز دی کہ تو ظالم قوم کے پاس جا۔''O---۱۱۔''قوم فرعون کے پاس' کیا وہ پرہیز گاری نہ کریں
گے۔''O---۱۲۔''موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا میرے پروردگار! مجھے تو خوف ہے کہ کہیں وہ مجھے جھٹلا (نہ) دیں۔''O---۱۰۵۔''قوم نوح نے بھی نبیوں کو
جھٹلایا۔''O---۱۰۶۔''جبکہ ان کے بھائی نوح (علیہ السلام) نے کہا کہ کیا تمہیں اللہ کا خوف نہیں!''O---۱۰۷۔''سنو! میں تمہاری طرف اللہ کا امانتدار
رسول ہوں۔''O---۱۰۸۔پس تمہیں اللہ سے ڈرنا چاہیے اور میری بات ماننی چاہیے۔''O---۱۰۹۔''میں تم سے اس پر کوئی اجر نہیں چاہتا' میرا بدلہ تو
صرف رب العالمین کے ہاں ہے۔''O---۱۱۰۔''پس تم اللہ کا خوف رکھو اور میری فرمانبرداری کرو۔''O---۱۱۱۔''قوم نے جواب دیا کہ کیا ہم تجھ پر ایمان
لائیں! تیری تابعداری تو رذیل لوگوں نے کی ہے۔''O---۱۱۹۔''چنانچہ ہم نے اسے اور اس کے ساتھیوں کو بھری ہوئی کشتی میں (سوار کرا کر) نجات دے
دی۔''O---۱۲۰۔''بعد ازاں باقی کے تمام لوگوں کو ہم نے ڈبو دیا۔''O---۱۲۳۔''عادیوں نے بھی رسولوں کو جھٹلایا۔''O---۱۲۴۔''جبکہ ان سے ان
کے بھائی ہود نے کہا کہ کیا تم ڈرتے نہیں؟''O---۱۲۵۔''میں تمہارا امانتدار پیغمبر ہوں۔''O---۱۲۶۔''پس اللہ سے ڈرو اور میرا کہا مانو!''O
---۱۳۶۔''انہوں نے کہا کہ آپ وعظ کہیں یا وعظ کہنے والوں میں نہ ہوں ہم پر یکساں ہے۔''O---۱۳۷۔''یہ تو بس پرانے لوگوں کی عادت ہے۔''O
---۱۳۸۔''اور ہم ہرگز عذاب نہیں دیئے جائیں گے۔''O---۱۳۹۔''چونکہ عادیوں نے حضرت ہود کو جھٹلایا' اس لیے ہم نے انہیں تباہ کر دیا' یقیناً اس میں
نشانی ہے اور ان میں سے اکثر بے ایمان تھے۔''O---۱۴۱۔''ثمودیوں نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا۔''O---۱۴۲۔''ان کے بھائی صالح نے ان سے فرمایا
کہ کیا تم اللہ سے نہیں ڈرتے؟''O---۱۴۳۔''میں تمہاری طرف اللہ کا امانت دار پیغمبر ہوں۔''O---۱۴۴۔''تو تم اللہ سے ڈرو اور میرا کہا کرو۔''O
---۱۵۳۔''وہ بولے کہ بس تو ان میں سے ہے جن پر جادو کر دیا گیا ہے۔''O---۱۵۴۔''تو تو ہم جیسا ہی انسان ہے۔اگر تو سچوں سے ہے تو کوئی معجزہ لے
آ۔''O---۱۵۵۔''آپ نے فرمایا یہ ہے اونٹنی' پانی پینے کی ایک باری اس کی اور ایک مقررہ دن کی باری پانی پینے کی تمہاری۔''O---۱۵۶۔''(خبردار!)
اسے برائی سے ہاتھ نہ لگانا ورنہ ایک بڑے بھاری دن کا عذاب تمہاری گرفت کرلے گا۔''O---۱۵۷۔''پھر بھی انہوں نے اس کی کوچیں کاٹ ڈالیں' بس وہ
پشیمان ہو گئے۔''O---۱۵۸۔''اور عذاب نے انہیں آدبوچا۔بیشک اس میں عبرت ہے۔اور ان میں سے اکثر لوگ مومن نہ تھے۔''O---۱۶۰۔''قوم لوط
نے بھی نبیوں کو جھٹلایا۔''O---۱۶۱۔''ان سے ان کے بھائی لوط (علیہ السلام) نے کہا کیا تم اللہ کا خوف نہیں رکھتے؟''O---۱۶۲۔''میں تمہاری طرف
امانت دار رسول ہوں۔''O---۱۶۳۔''پس تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔''O---۱۶۵۔''کیا تم جہان والوں میں سے مردوں کے ساتھ
شہوت رانی کرتے ہو۔''O---۱۶۶۔''اور تمہاری جن عورتوں کو اللہ تعالیٰ نے تمہارا جوڑ بنایا ہے ان کو چھوڑ دیتے ہو' بلکہ تم ہو ہی حد سے گزر جانے
والے۔''O---۱۶۷۔''انہوں نے جواب دیا کہ اے لوط! اگر تو باز نہ آیا تو یقیناً نکال دیا جائے گا۔''O---۱۶۸۔''آپ نے فرمایا' میں تمہارے کام سے
سخت ناخوش ہوں۔''O---۱۷۰۔''پس ہم نے اسے اور اسکے متعلقین کو سب کو بچا لیا۔''O---۱۷۱۔''بجز ایک بڑھیا کے کہ وہ پیچھے رہ جانے والوں میں ہو
گئی۔''O---۱۷۲۔''پھر ہم نے باقی اور سب کو ہلاک کر دیا۔''O---۱۷۳۔''اور ہم نے ان پر ایک خاص قسم کا مینہ برسایا' پس بہت ہی برا مینہ تھا جو ڈرائے
گئے ہوئے لوگوں پر برسا۔''O---۱۷۶۔''ایکہ والوں نے بھی رسولوں کو جھٹلایا۔''O---۱۷۷۔''جبکہ ان سے شعیب (علیہ السلام) نے کہا کہ کیا تمہیں
خوف نہیں؟''O---۱۷۸۔''میں تمہاری طرف امانت دار رسول ہوں۔''O---۱۸۱۔''ناپ پورا بھرا کرو کم دینے والوں میں شمولیت نہ کرو۔''O
---۱۸۲۔''اور سیدھی صحیح ترازو سے تولا کرو۔''O---۱۸۳۔''لوگوں کو ان کی چیزیں کمی سے نہ دو بے باکی کے ساتھ زمین میں فساد مچاتے نہ پھرو۔''O
---۱۸۷۔''اگر تو سچے لوگوں میں سے ہے تو ہم پر آسمان کے ٹکڑے گرا دے۔''O---۱۸۸۔''کہا کہ میرا رب خوب جاننے والا ہے جو کچھ تم کر رہے
ہو۔''O---۱۸۹۔''چونکہ انہوں نے اسے جھٹلایا تو انہیں سائبان والے دن کے عذاب نے پکڑ لیا۔وہ بڑے بھاری دن کا عذاب تھا۔''O

(**سورۃ القصص ۲۸**)---۶۵۔''اس دن انہیں بلا کر پوچھے گا کہ تم نے نبیوں کو کیا جواب دیا؟''O---[اس سے پہلے کی آیات میں توحید سے متعلق سوال

Marfat.com

تھا یہ ندائے ثانی رسالت کے بارے میں ہے' یعنی تمہاری طرف ہم نے رسول بھیجے تھے' تم نے ان کے ساتھ کیا معاملہ کیا' ان کی دعوت قبول کی تھی؟ جس طرح قبر میں سوال ہوتا ہے' تیرا پیغمبر کون ہے؟ اور تیرا دین کون سا ہے؟ مومن تو صحیح جواب دے دیتا ہے۔ لیکن کافر کہتا ہے مجھے تو کچھ معلوم نہیں' اسی طرح قیامت والے دن انہیں اس سوال کا کوئی جواب نہیں سوجھے گا۔ اسی لیے آگے فرمایا ''ان پر تمام خبریں اندھی ہو جائیں گی''۔ یعنی کوئی دلیل ان کی سمجھ میں نہیں آئے گی جسے وہ پیش کر سکیں۔ یہاں دلائل کو اخبار سے تعبیر کر کے اس طرف اشارہ فرما دیا کہ ان کے باطل عقائد کے لیے حقیقت میں ان کے پاس کوئی دلیل ہے ہی نہیں' صرف قصص و حکایات ہیں۔ جیسے آج بھی قبر پرستوں کے پاس من گھڑت کراماتی قصوں کے سوا کچھ نہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۶۶۔ ''پھر تو اس دن ان کی تمام دلیلیں گم ہو جائیں گی اور ایک دوسرے سے سوال تک نہ کریں گے۔''O

(**سورۃ العنکبوت ۲۹**)---۱۸۔ ''اور اگر تم جھٹلاؤ تو تم سے پہلے کی امتوں نے بھی جھٹلایا ہے' رسول کے ذمہ تو صرف صاف طور پر پہنچا دینا ہی ہے۔''O

(**سورۃ سبا ۳۴**)---۴۴۔ ''اور ان (مکہ والوں) کو نہ تو ہم نے کتابیں دے رکھی ہیں جنہیں یہ پڑھتے ہوں نہ ان کے پاس آپ سے پہلے کوئی آگاہ کرنے والا آیا۔''O---۴۵۔ ''اور ان سے پہلے کے لوگوں نے بھی ہماری باتوں کو جھٹلایا تھا اور انہیں ہم نے جو دے رکھا تھا یہ تو اس کے دسویں حصے کو بھی نہیں پہنچے پس انہوں نے میرے رسولوں کو جھٹلایا' (پھر دیکھ کہ) میرا عذاب کیسا (سخت) تھا۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴' مضمون: مکہ معظمہ]---۴۶۔ ''کہہ دیجئے! کہ میں تمہیں صرف ایک ہی بات کی نصیحت کرتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ کے واسطے (ضد چھوڑ کر) دو دو مل کر یا تنہا تنہا کھڑے ہو کر سوچو تو سہی' تمہارے اس رفیق کو کوئی جنون نہیں' وہ تو تمہیں ایک بڑے (سخت) عذاب کے آنے سے پہلے ڈرانے والا ہے۔''O (تفسیر کیلئے باب ۱۴' مضمون: مکہ معظمہ)

(**سورۃ فاطر ۳۵**)---۴۔ ''اور اگر یہ آپ کو جھٹلائیں تو آپ سے پہلے کے تمام رسول بھی جھٹلائے جا چکے ہیں۔ تمام کام اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں۔''O---۲۵۔ ''اور اگر یہ لوگ آپ کو جھٹلا دیں تو جو لوگ ان سے پہلے ہو گزرے ہیں انہوں نے بھی جھٹلایا تھا ان کے پاس بھی ان کے پیغمبر معجزے اور صحیفے اور روشن کتابیں لے کر آئے تھے۔''O---۴۲۔ ''اور ان کفار نے بڑی زوردار قسم کھائی تھی کہ اگر ان کے پاس کوئی ڈرانے والا آئے تو وہ ہر ایک امت سے زیادہ ہدایت قبول کرنے والے ہوں۔ پھر جب ان کے پاس ایک پیغمبر آ پہنچے تو بس ان کی نفرت ہی میں اضافہ ہوا۔''O---[اس میں اللہ تعالیٰ بیان فرما رہا ہے کہ بعثت محمدی سے قبل یہ مشرکین عرب قسمیں کھا کھا کر کہتے تھے کہ اگر ہماری طرف کوئی رسول آیا' تو ہم اس کا خیر مقدم کریں گے اور اس پر ایمان لانے میں ایک مثالی کردار ادا کریں گے۔ یہ مضمون دیگر مقامات پر بھی بیان کیا گیا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۴۳۔ ''دنیا میں اپنے کو بڑا سمجھنے کی وجہ سے' اور ان کی بری تدبیروں کی وجہ سے اور بری تدبیروں کا وبال ان تدبیر والوں ہی پر پڑتا ہے' سو کیا یہ اسی دستور کے منتظر ہیں جو اگلے لوگوں کے ساتھ ہوتا رہا ہے۔ سو آپ اللہ تعالیٰ کے دستور کو کبھی منتقل ہوتا ہوا نہ پائیں گے۔''O---۴۴۔ ''اور کیا یہ لوگ زمین میں چلے پھرے نہیں جس میں دیکھتے بھالتے کہ جو لوگ ان سے پہلے ہو گزرے ہیں ان کا انجام کیا ہوا؟ حالانکہ وہ قوت میں ان سے بڑھے ہوئے تھے' اور اللہ تعالیٰ ایسا نہیں ہے کہ کوئی چیز اس کو ہرا دے نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں۔ وہ بڑے علم والا' بڑی قدرت والا ہے۔''O---۴۵۔ ''اور اگر اللہ تعالیٰ لوگوں پر ان کے اعمال کے سبب داروگیر فرمانے لگتا تو روئے زمین پر ایک جاندار کو نہ چھوڑتا' لیکن اللہ تعالیٰ ان کو ایک میعاد معین تک مہلت دے رہا ہے' سو جب ان کی وہ میعاد آ پہنچے گی اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو آپ دیکھ لے گا۔''O

(**سورۃ یٰس ۳۶**)---۲۵۔ ''میری سنو! میں تو (سچے دل سے) تم سب کے رب پر ایمان لا چکا۔''O---۲۶۔ ''(اس سے) کہا گیا کہ جنت میں چلا جا' کہنے لگا کاش! میری قوم کو بھی علم ہو جاتا۔''O---۲۷۔ ''کہ مجھے میرے رب نے بخش دیا اور مجھے باعزت لوگوں میں سے کر دیا۔''O---۲۸۔ ''اس کے بعد ہم نے اس کی قوم پر آسمان سے کوئی لشکر نہ اتارا' اور نہ اس طرح ہم اتارا کرتے ہیں۔''O---۲۹۔ ''وہ تو صرف ایک زور کی چیخ تھی کہ یکایک وہ سب کے سب بجھ بجھا گئے۔''O---۳۰۔ ''(ایسے) بندوں پر افسوس! کبھی بھی کوئی رسول ان کے پاس نہیں آیا جس کی ہنسی انہوں نے نہ اڑائی ہو۔''O---۳۱۔ ''کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ان کے پہلے بہت سی قوموں کو ہم نے غارت کر دیا کہ وہ ان کی طرف لوٹ کر نہیں آئیں گے۔''O---۳۲۔ ''اور نہیں ہے کوئی جماعت مگر یہ کہ وہ جمع ہو کر ہمارے سامنے حاضر کی جائے گی۔''O[آیت ۲۵ تا ۳۲ کی تفصیل کے لیے باب نمبر ۵' مضمون: امثال القرآن]

(**سورۃ ص ۳۸**)---۲۔ ''بلکہ کفار غرور و مخالفت میں پڑے ہوئے ہیں۔''O---۴۔ ''اور کافروں کو اس بات پر تعجب ہوا کہ ان ہی میں سے ایک انہیں ڈرانے والا آ گیا اور کہنے لگے کہ یہ تو جادوگر اور جھوٹا ہے۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۴' مضمون: حضور ﷺ کی تبلیغ کا اثر]---۵۔ ''کیا اس نے اتنے سارے معبودوں کا ایک ہی معبود کر دیا واقعی یہ بہت ہی عجیب بات ہے۔''O---۶۔ ''ان کے سردار یہ کہتے ہوئے چلے کہ چلو جی اور اپنے معبودوں پر جمے رہو' یقیناً اس بات میں تو کوئی غرض ہے۔''O---[یعنی اپنے دین پر جمے رہو اور بتوں کی عبادت کرتے رہو محمد ﷺ کی بات پر کان مت دھرو! (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۷۔ ''ہم نے تو یہ بات پچھلے دین میں بھی نہیں سنی' کچھ نہیں یہ تو صرف گھڑنت ہے۔''O---[یعنی یہ توحید صرف اس کی اپنی من

Marfat.com

گھڑت ہے ورنہ عیسائیت میں بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسروں کو الوہیت میں شریک تسلیم کیا گیا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۸۔ ''کیا ہم سب میں سے اسی پر کلام الٰہی نازل کیا گیا ہے؟ دراصل یہ لوگ میری وحی کی طرف سے شک میں ہیں' بلکہ (صحیح یہ ہے کہ) انہوں نے اب تک میرا عذاب چکھا ہی نہیں۔'' O ---[کیونکہ عذاب کا مزہ چکھ لیتے تو اتنی واضح چیز کی تکذیب نہ کرتے۔ اور جب یہ اس تکذیب کا واقعی مزہ چکھیں گے تو وہ وقت ایسا ہوگا کہ پھر نہ تصدیق کام آئے گی' نہ ایمان ہی فائدہ دے گا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۹۔ ''یا کیا ان کے پاس تیرے زبردست فیاض رب کی رحمت کے خزانے ہیں۔'' O ---۱۰۔ ''یا کیا آسمان و زمین اور ان کے درمیان کی ہر چیز کی بادشاہت ان ہی کی ہے' تو پھر یہ رسیاں تان کر چڑھ جائیں۔'' O ---۱۱۔ ''یہ بھی (بڑے بڑے) لشکروں میں سے شکست پایا ہوا (چھوٹا سا) لشکر ہے۔'' O ---[تفسیرات کے لیے باب نمبر۴، مضمون: حضرت محمد ﷺ] ---۱۲۔ ''ان سے پہلے بھی قوم نوح اور عاد اور میخوں والے فرعون نے جھٹلایا تھا۔'' O ---۱۳۔ ''اور ثمود نے اور قوم لوط نے اور ایکہ کے رہنے والوں نے بھی' یہی (بڑے) لشکر تھے۔'' O ---۱۴۔ ''ان میں سے ایک بھی ایسا نہ تھا جس نے رسولوں کی تکذیب نہ کی ہو پس میری سزا ان پر ثابت ہو گئی۔'' O ---۱۵۔ ''انہیں صرف ایک چیخ کا انتظار ہے' جس میں کوئی توقف (اور ڈھیل) نہیں ہے۔'' O ---۸۶۔ ''فرما دیجئے کہ میں تم سے اس پر کوئی بدلہ طلب نہیں کرتا اور نہ میں تکلف کرنے والوں میں سے ہوں۔'' O ---[یعنی اپنی طرف سے گھڑ کر اللہ تعالیٰ کی طرف ایسی بات منسوب کر دوں جو اس نے نہ کہی ہو یا میں تمہیں ایسی بات کی طرف دعوت دوں' جس کا حکم اللہ تعالیٰ نے مجھے نہ دیا ہو۔ بلکہ کوئی کمی بیشی کیے بغیر میں اللہ تعالیٰ کے احکام تم تک پہنچا رہا ہوں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فرماتے تھے' جس کو کسی بات کا علم نہ ہو' اس کی بابت اسے کہہ دینا چاہیے' اللہ اعلم' یہ کہنا بھی علم ہی ہے' اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو فرمایا' فرما دیجئے (وما انا من المتکلفین)، علاوہ ازیں اس سے عام معاملات زندگی میں بھی تکلف و تصنع سے اجتناب کا حکم معلوم ہوتا ہے۔ جیسے نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''ہمیں تکلف سے منع کیا گیا ہے''۔ حضرت سلیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ''ہمیں رسول اللہ ﷺ نے مہمان کے لیے تکلف کرنے سے منع فرمایا ہے''۔ اس سے معلوم ہوا کہ لباس' خوراک' رہائش اور دیگر معاملات میں تکلفات' جو آج کل معیار زندگی بلند کرنے کے عنوان سے' اصحاب حیثیت کا شعار اور وطیرہ بن چکا ہے' اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔ اسلام میں سادگی اور بے تکلفی اختیار کرنے کی تلقین و ترغیب ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---[نیز میں اس معاملہ میں قطعاً کسی تصنع اور بناوٹ سے کام نہیں لے رہا۔ یعنی میرے دل میں تو کچھ اور ہے اور محض دکھاوے کے لیے میں تم سے اقدار عالیہ اور اخلاق حسنہ کی باتیں کرتا ہوں، ایسا ہرگز نہیں مجھے تکلف اور تصنع سے دُور کا بھی واسطہ نہیں۔ میں تمہارے سامنے حقیقت کا اظہار کرتا ہوں اور سچی بات کہتا ہوں۔ میرے مواعظ، میری نصیحتیں میرا حال ہیں فقط قال نہیں۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

(سورۃ الزمر ۳۹) ---۲۵۔ ''ان سے پہلے والوں نے بھی جھٹلایا' پھر ان پر وہاں سے عذاب آ پڑا جہاں سے ان کو خیال بھی نہ تھا۔'' O ---۲۶۔ ''اور اللہ تعالیٰ نے انہیں زندگانی دنیا میں رسوائی کا مزہ چکھایا اور ابھی آخرت کا تو بڑا بھاری عذاب ہے کاش کہ یہ لوگ سمجھ لیں۔'' O ---[یہ کفار مکہ کو تنبیہ ہے کہ گزشتہ قوموں نے پیغمبروں کو جھٹلایا' تو ان کا یہ حال ہوا' اور تم اشرف الرسل اور افضل الناس کی تکذیب کر رہے ہو' تمہیں بھی اس تکذیب کے انجام سے ڈرنا چاہیے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ المومن ۴۰) ---۵۔ ''قوم نوح نے اور ان کے بعد کے گروہوں نے بھی جھٹلایا تھا۔ اور ہر امت نے اپنے رسول کو گرفتار کر لینے کا ارادہ کیا اور باطل کے ذریعہ کج بحثیاں کیں' تاکہ ان سے حق کو بگاڑ دیں پس میں نے ان کو پکڑ لیا' سو میری طرف سے کیسی سزا ہوئی۔'' O ---۲۴۔ ''فرعون، ہامان اور قارون کی طرف تو انہوں نے کہا (یہ تو) جادوگر اور جھوٹا ہے۔'' O

(سورۃ حم السجدۃ ۴۱) ---۴۳۔ ''آپ سے وہی کہا جاتا ہے جو آپ سے پہلے کے رسولوں سے بھی کہا گیا ہے' یقیناً آپ کا رب معافی والا اور دردناک عذاب والا ہے۔'' O

(سورۃ الزخرف ۴۳) ---۳۰۔ ''اور حق کے پہنچتے ہی یہ بول پڑے کہ یہ تو جادو ہے اور ہم اس کے منکر ہیں۔'' O ---۳۱۔ ''اور کہنے لگے یہ قرآن ان دونوں بستیوں میں سے کسی بڑے آدمی پر کیوں نہ نازل کیا گیا۔'' O ---[دونوں بستیوں سے مراد مکہ اور طائف ہے اور بڑے آدمی سے مراد اکثر مفسرین کے نزدیک مکے کا ولید بن مغیرہ اور طائف کا عروہ بن مسعود ثقفی ہے۔ بعض نے کچھ اور لوگوں کے نام ذکر کیے ہیں تاہم مقصد اس سے ایک آدمی کا انتخاب ہے جو پہلے ہی عظیم جاہ و منصب کا حامل، کثیر المال اور اپنی قوم میں مانا ہوا ہو' یعنی قرآن اگر نازل ہوتا تو دونوں بستیوں میں سے کسی ایسی ہی شخصیت پر نازل ہوتا نہ کہ حضرت محمد ﷺ پر۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الاحقاف ۴۶) ---۷۔ ''اور انہیں جب ہماری واضح آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو منکر لوگ سچی بات کو جب کہ ان کے پاس آ چکی' کہہ دیتے ہیں کہ یہ تو صریح جادو ہے۔'' O ---۸۔ ''کیا وہ کہتے ہیں کہ اسے تو اس نے خود گھڑ لیا ہے آپ فرما دیجئے! کہ اگر میں ہی اسے بنا لایا ہوں تو تم میرے لیے اللہ

Marfat.com

تعالیٰ کی طرف سے کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتے' تم اس (قرآن) کے بارے میں جو کچھ کہہ سن رہے ہو اسے اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے' میرے اور تمہارے درمیان گواہی کے لیے وہی کافی ہے اور وہ بخشنے والا مہربان ہے۔" O ---[یعنی جس جس انداز سے بھی تم قرآن کی تکذیب کرتے ہو' کبھی اسے جادو، کبھی کہانت اور کبھی گھڑا ہوا کہتے ہو۔ اللہ اسے خوب جانتا ہے۔ یعنی وہی تمہاری ان مذموم حرکتوں کا تمہیں بدلہ دے گا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ ق ۵۰) ---۱۲۔ "ان سے پہلے نوح کی قوم نے اور رس والوں نے اور ثمود نے۔" O ---۱۳۔ "اور عاد نے اور فرعون نے اور برادران لوط نے۔" O ---۱۴۔ "اور ایکہ والوں نے اور تبع کی قوم نے بھی تکذیب کی تھی۔ سب نے پیغمبروں کو جھٹلایا پس میرا وعدۂ عذاب ان پر صادق آ گیا۔" O --- [یعنی ان میں سے ہر ایک نے اپنے اپنے پیغمبر کو جھٹلایا۔ اہل مکہ کو تنبیہ ہے کہ پچھلی قوموں نے انبیا علیہم السلام کی تکذیب کی تو دیکھ لو ان کا کیا انجام ہوا؟ کیا تم بھی اپنے لیے یہی انجام پسند کرتے ہو؟ اگر یہ انجام پسند نہیں کرتے تو تکذیب کا راستہ چھوڑ دو اور پیغمبر ﷺ پر ایمان لے آؤ۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ النجم ۵۳) ---۱۰۔ "پس اس نے اللہ کے بندے کو وحی پہنچائی جو بھی پہنچائی۔" O ---۱۱۔ "دل نے جھوٹ نہیں کہا جسے (پیغمبر نے) دیکھا۔" O ---۱۲۔ "کیا تم جھگڑا کرتے ہو اس پر جو (پیغمبر) دیکھتے ہیں۔" O ---۱۳۔ "اسے تو ایک مرتبہ اور بھی دیکھا تھا۔" O ---۱۴۔ "سدرۃ المنتہیٰ کے پاس۔" O

(سورۃ القمر ۵۴) ---۳۔ "انہوں نے جھٹلایا اور اپنی خواہشوں کی پیروی کی اور ہر کام ٹھہرے ہوئے وقت پر مقرر ہے۔" O ---[ایک تو بہ اعتبار اس زمانے کے جو گزر گیا' کیونکہ جو باقی ہے' وہ تھوڑا ہے۔ دوسرے ہر آنے والی چیز قریب ہی ہے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے بھی اپنی بابت فرمایا کہ میرا وجود قیامت سے متصل ہے' یعنی میرے اور قیامت کے درمیان کوئی نبی نہیں آئے گا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] (مزید تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: خواہشات کی محبت) ---۴۔ "یقیناً ان کے پاس وہ خبریں آ چکی ہیں جن میں ڈانٹ ڈپٹ (کی نصیحت) ہے۔" O ---۶۔ "پس (اے پیارے نبی ﷺ) آپ ان سے اعراض کریں جس دن ایک پکارنے والا ناگوار چیز کی طرف پکارے گا۔" O ---۷۔ "یہ جھکی آنکھوں قبروں سے اس طرح نکل کھڑے ہوں گے کہ گویا وہ پھیلا ہوا ٹڈی دل ہے۔" O ---۸۔ "پکارنے والے کی طرف دوڑتے ہوں گے اور کافر کہیں گے یہ دن تو بہت سخت ہے۔" O ---۹۔ "ان سے پہلے قوم نوح نے بھی ہمارے بندے کو جھٹلایا تھا اور دیوانہ بتلا کر جھڑک دیا گیا تھا۔" O ---۱۰۔ "پس اس نے اپنے رب سے دعا کی کہ میں بے بس ہوں تو میری مدد فرما۔" O ---۱۱۔ "پس ہم نے آسمان کے دروازوں کو زور کے مینہ سے کھول دیا۔" O ---۱۲۔ "اور زمین سے چشموں کو جاری کر دیا پس اس کام کے لئے جو مقدر کیا گیا تھا (دونوں) پانی جمع ہو گئے۔" O ---۱۳۔ "اور ہم نے اسے تختوں اور کیلوں والی (کشتی) پر سوار کر لیا۔" O ---۱۴۔ "جو ہماری آنکھوں کے سامنے چل رہی تھی۔ بدلہ اس کی طرف سے جس کا کفر کیا گیا تھا۔" O ---۱۵۔ "اور بیشک ہم نے اس واقعہ کو نشانی بنا کر باقی رکھا پس کوئی ہے نصیحت حاصل کرنے والا۔" O ---۱۶۔ "بتاؤ میرا عذاب اور میری ڈرانے والی باتیں کیسی رہیں؟" O ---۱۸۔ "قوم عاد نے بھی جھٹلایا پس کیسا ہوا میرا عذاب اور میری ڈرانے والی باتیں۔" O ---۱۹۔ "ہم نے ان پر تیز و تند مسلسل چلنے والی ہوا' ایک پیہم منحوس دن میں بھیج دی۔" O ---۲۰۔ "جو لوگوں کو اٹھا اٹھا کر دے پٹختی تھی' گویا کہ وہ جڑ سے کٹے ہوئے کھجور کے تنے ہیں۔" O ---۲۱۔ "پس کیسی رہی میری سزا اور میرا ڈرانا؟" O ---۳۳۔ "قوم لوط نے بھی ڈرانے والوں کی تکذیب کی۔" O ---۴۱۔ "اور فرعونیوں کے پاس بھی ڈرانے والے آئے۔" O ---۴۲۔ "انہوں نے ہماری تمام نشانیاں جھٹلائیں پس ہم نے انہیں بڑے غالب قوی پکڑنے والے کی طرح پکڑ لیا۔" O

تمسخر، مذاق اڑانا

(سورۃ البقرۃ ۲) ---۱۴۔ "اور جب ملتے ہیں اہل ایمان سے تو کہتے ہیں ایمان لائے ہم اور جب ملتے ہیں علیحدگی میں اپنے شیطانوں سے تو کہتے ہیں ہم تو تمہارے ہی ساتھ ہیں، اصل میں ہم تو (ان کے ساتھ) محض مذاق کر رہے ہیں۔" O ---۱۵۔ "(جبکہ) اللہ مذاق کر رہا ہے ان سے کہ مہلت دیئے جا رہا ہے انہیں اور وہ اپنی سرکشی میں اندھوں کی طرح بھٹک رہے ہیں۔" O ---۲۱۲۔ "خوشنما بنا دیا گیا ہے ان لوگوں کے لئے جنہوں نے کفر اختیار کیا دنیاوی زندگی میں اور مذاق اڑاتے ہیں ان لوگوں کا جو ایمان والے ہیں اور وہ لوگ جو متقی ہیں برتر ہوں گے ان سے قیامت کے دن (رہا دنیا کا رزق) تو اللہ تعالیٰ رزق دیتا ہے جسے چاہے بے حساب۔" O

(سورۃ النساء ۴) ---۱۴۰۔ "اور وہ تم پر کتاب میں نازل کر چکا ہے کہ جب تم اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو سنو کہ ان کا انکار کیا جا رہا ہے اور ان کا مذاق اڑایا جا رہا

Marfat.com

ہے تو ایسوں کے پاس مت بیٹھو۔ یہاں تک کہ وہ اس کے علاوہ کسی بات میں لگ جائیں ورنہ تم انہیں کی مانند ہو جاؤ گے۔ بیشک اللہ تعالیٰ منافقوں اور کافروں سب کو جہنم میں جمع کرنے والا ہے۔'' O

(سورۃ المائدۃ ۵)---۵۷۔ ''اے ایمان والو! ان لوگوں کو جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی اور کافروں کو جو تمہارے دین کو ہنسی اور کھیل بناتے ہیں ساتھی نہ بناؤ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو اگر تم مومن ہو۔'' O---۵۸۔ ''اور جب تم نماز کے لئے اذان کہتے ہو تو وہ اسے ہنسی اور کھیل بناتے ہیں یہ اس لئے کہ وہ ایسے لوگ ہیں جو عقل نہیں رکھتے۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: اذان)۔

(سورۃ الانعام ۶)---۵۔ ''چنانچہ انہوں نے حق کو جب وہ ان کے پاس آ گیا ہے، جھٹلا دیا ہے۔ مگر انہیں اس کی خبریں جس کی وہ ہنسی اڑایا کرتے ہیں جلدی ہی آ جائیں گی۔'' O---۶۔ ''کیا انہوں نے غور نہیں کیا کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی ہی ایسی قوموں کو ہلاک کر دیا جنہیں ہم نے زمین میں خوب جمایا تھا۔ جیسا کہ تمہیں نہیں جمایا اور جن پر موسلا دھار بارش برسائی تھی اور جن کے نیچے دریا بہا دیئے تھے پھر ان کے گناہوں کے سبب ہم نے انہیں ہلاک کر دیا اور ان کے بعد ایک دوسری قوم کھڑی کر دی۔'' O---۱۰۔ ''اور تجھ سے پہلے بھی رسولوں کی ہنسی اڑائی گئی۔ مگر جو لوگ ان پر طنز کرتے تھے انہیں اس چیز نے آ گھیرا جس کی وہ ہنسی اڑاتے تھے۔'' O---۶۸۔ ''اور جب تو ان لوگوں کو دیکھے جو ہماری آیتوں پر بحثیں کرتے ہیں تو ان سے کنارہ کر لے یہاں تک کہ وہ کسی اور بات میں لگ جائیں اور اگر شیطان تجھے بھلا دے تو یاد آ جانے کے بعد ظالم لوگوں کے ساتھ مت بیٹھ۔'' O---۶۹۔ ''اور ان لوگوں پر جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں ایسوں کے حساب کی کوئی ذمہ داری نہیں سوائے یاد دہانی کرانے کے کہ شاید وہ پرہیزگار بن جائیں۔'' O

(سورۃ التوبہ ۹)---۶۴۔ ''منافق ڈرتے ہیں کہ ان کے بارے میں کوئی سورت نازل نہ ہو جائے جو بتا دے جو ان کے دلوں میں ہے۔ کہہ دیجئے! ہنسی اڑا لو۔ اللہ تعالیٰ ان باتوں کو جن سے تم ڈرتے ہو ظاہر کر کے رہے گا۔'' O---۶۵۔ ''اور اگر تو ان سے پوچھے تو وہ کہہ دیں گے۔ ہم تو صرف بحثیں کرتے تھے اور کھیل کھیلتے تھے۔ کہو کیا تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ اور اس کی آیتوں کی ہنسی اڑاتے تھے۔'' O---[غزوہ تبوک کے زمانہ میں منافقین اکثر اپنی مجلسوں میں بیٹھ کر نبی کریم ﷺ اور مسلمانوں کا مذاق اڑاتے اور اپنی تضحیک سے ان لوگوں کی ہمتیں پست کرنے کی کوشش کرتے جنہیں وہ نیک نیتی کے ساتھ آمادہ جہاد پاتے۔ مثلاً ایک محفل میں چند منافق بیٹھے گپ لڑا رہے تھے ایک نے کہا، اجی کیا رومیوں کو بھی تم نے کچھ عربوں کی طرح سمجھ رکھا ہے؟ کل دیکھ لینا یہ سب سورما جو لڑنے تشریف لائے ہیں رسیوں میں بندھے ہوں گے۔ دوسرا بولا مزا ہو جو اوپر سے سو کوڑے لگانے کا حکم ہو جائے۔ ایک اور منافق نے حضور ﷺ کو جنگ کی سرگرم تیاریاں کرتے دیکھ کر اپنے دوستوں سے کہا۔ آپ ﷺ کو دیکھئے آپ ﷺ روم و شام کے قلعے فتح کرنے چلے ہیں]---۶۶۔ ''بہانے نہ بناؤ کہ تم نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا ہے۔ اگر ہم تمہارے ایک گروہ کو معاف کر دیں گے تو بھی دوسرے گروہ کو سزا دیں گے کیونکہ وہ مجرم تھے۔'' O---۷۴۔ ''وہ اللہ تعالیٰ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ انہوں نے یوں نہیں کہا۔ حالانکہ انہوں نے کفر کی بات کہی اور اپنے اسلام لانے کے بعد کفر کیا۔ اور اس بات کا قصد کیا جس کو وہ نہیں پہنچ سکے اور انہوں نے تو صرف اس بات کا بیر رکھا ہے کہ اپنے فضل سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے انہیں مالدار کر دیا ہے۔ اب اگر وہ توبہ کر لیں تو ان کے لئے بہتر ہوگا اور اگر وہ منہ موڑ لیں تو اللہ تعالیٰ انہیں دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب دے گا۔'' O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۹، مضمون: اسلام]---۷۹۔ ''یہ لوگ مومنوں میں خوش دلی سے صدقات دینے والوں پر طعن کرتے ہیں اور جو اپنی محنت کے سوا کچھ نہیں پاتے ان پر طنز کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر طنز کرتا ہے اور انہیں دردناک عذاب ہوگا۔'' O [(ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ نے مسلمانوں کو صدقہ دینے کی ترغیب دی۔ حضرت عبدالرحمٰن ؓ بن عوف نے چار ہزار درہم دیئے۔ حضرت عاصم ؓ بن عدی نے ایک سو وسق کھجوریں دیں جن کی قیمت چار ہزار درہم ہوئی پیش کیں۔ منافقین کہنے لگے ان دونوں نے دکھلاوے کے لئے اتنا دیا ہے۔ ایک غریب صحابی ابو عقیل صحابؓ نے جو محنت سے تھوڑا کما کر لائے اس میں ایک صاع کھجور صدقہ کیا تو مذاق اڑانے لگے کہ خواہ مخواہ زور آوری سے لہو لگا کر شہیدوں میں داخل ہونا چاہتا ہے بھلا اس کی ایک صاع کھجوریں کیا کریں گی۔ غرض ان کی زبان سے تھوڑا دینے والا یا زیادہ دینے والا نہ بچتا تھا ہر کسی پر ٹھٹھا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے طعن و تمسخر کا بدلہ دیا۔ (از تفسیر مولانا شبیر احمد عثمانیؒ)]---۱۲۴۔ ''اور جب کوئی سورت نازل ہوتی ہے تو ان میں بعض (منافق) کہتے ہیں کہ اس نے تم میں سے کس کے ایمان کو بڑھایا ہے؟ ہاں! وہ جو ایمان لائے ہیں ان کے ایمان کو اس نے بڑھا دیا ہے اور وہ خوشیاں مناتے ہیں۔'' O

(سورۃ ھود ۱۱)---۸۔ ''اور اگر ہم عذاب کو ایک گنی ہوئی مدت تک ان سے پیچھے کر دیں تو وہ کہہ دیں گے'' اسے کیا چیز روک رہی ہے؟'' سنو! جس دن وہ ان پر آئے گا ان سے ہٹے گا نہیں اور جس کا وہ مذاق اڑا رہے ہیں وہ انہیں گھیر لے گا۔'' O---۳۸۔ ''اور وہ کشتی بناتا تھا اور جب کبھی اس کی قوم کے سردار اس کے پاس سے گزرتے اس کی ہنسی اڑاتے۔ وہ کہتا اگر تم ہماری ہنسی اڑاتے ہو تو ہم بھی تمہاری ہنسی اڑائیں گے جیسے تم ہنسی اڑاتے ہو۔'' O

(سورۃ الرعد ۱۳)---۳۲۔ ''یقیناً آپ سے پہلے کے پیغمبروں کا مذاق اڑایا گیا تھا اور میں نے بھی کافروں کو ڈھیل دی تھی۔ پھر انہیں پکڑ لیا تھا۔ پس میرا

Marfat.com

عذاب کیسا رہا؟''O---[☆حدیث مبارک میں ہے اللہ تعالیٰ ظالم کو مہلت دیئے جاتا ہے حتیٰ کہ جب اسے پکڑتا ہے تو پھر چھوڑتا نہیں۔ اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے سورہ ھود کی آیت نمبر۱۰۲ تلاوت فرمائی ملاحظہ فرمائیں باب نمبر۱، مضمون اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الحجر** ۱۵)---۱۱۔ ''اور (لیکن) جو بھی رسول آتا وہ اس کا مذاق اڑاتے۔''O---۱۲۔ ''گناہ گاروں کے دلوں میں ہم اسی طرح یہی رچا دیا کرتے ہیں۔''O---[مطلب یہ ہے کہ اہل ایمان کے اندر تو یہ ذکر قلب کی ٹھنڈک اور روح کی غذا بن کر اترتا ہے۔ مگر مجرموں کے دلوں میں یہ شتابہ بن کر لگتا ہے اور ان کے اندر اسے سن کر ایسی آگ بھڑکتی ہے گویا کہ ایک گرم سلاخ تھی جو سینے کے پار ہو گئی۔ (از تفسیر قرآن مولانا مودودیؒ)]---۱۳۔ ''وہ اس پر ایمان نہیں لاتے اور یقیناً اگلوں کا طریقہ گزرا ہوا ہے۔''O---[یعنی ان کے ہلاک کرنے کا وہی طریقہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے پہلے سے مقرر کر رکھا ہے کہ تکذیب و استہزاء کے بعد وہ قوموں کو ہلاک کرتا رہا ہے]---۹۵۔ ''آپ ﷺ سے جو لوگ مسخراپن کرتے ہیں ان کی سزا کے لئے ہم کافی ہیں۔''O

(**سورۃ النحل** ۱۶)---۳۴۔ ''پس ان کے برے اعمال کے نتیجے انہیں مل گئے اور جس کی ہنسی اڑاتے تھے اس نے ان کو گھیر لیا۔''O---[یعنی جب رسول ان سے کہتے کہ اگر تم ایمان نہیں لاؤ گے تو اللہ تعالیٰ کا عذاب آجائے گا۔ تو یہ استہزا (مذاق) کے طور پر کہتے کہ جا اپنے اللہ سے کہہ وہ عذاب بھیج کر ہمیں تباہ کر دے۔ چنانچہ اس عذاب نے انہیں گھیر لیا جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے۔ پھر اس سے بچاؤ کا کوئی راستہ ان کے پاس نہیں رہا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الکہف** ۱۸)---۵۶۔ ''ہم تو اپنے رسولوں کو صرف اس لیے بھیجتے ہیں کہ وہ خوشخبریاں سنا دیں اور ڈرا دیں۔ کافر لوگ باطل کے سہارے جھگڑتے ہیں اور (چاہتے ہیں کہ) اس حق کو لڑکھڑا دیں، انہوں نے میری آیتوں کو اور جس چیز سے ڈرایا جائے اسے مذاق بنا ڈالا ہے۔''O---۱۰۶۔ ''حال یہ ہے کہ ان کا بدلہ جہنم ہے کیونکہ انہوں نے کفر کیا اور میری آیتوں اور میرے رسولوں کو مذاق میں اڑایا۔''O

(**سورۃ مریم** ۱۹)---۷۷۔ ''کیا تو نے اسے بھی دیکھا جس نے ہماری آیتوں سے کفر کیا اور کہا کہ مجھے تو مال و اولاد ضرور ہی دی جائے گی۔''O---۷۸۔ ''کیا وہ غیب پر مطلع ہے یا اللہ کا کوئی وعدہ لے چکا ہے؟''O---۷۹۔ ''ہرگز نہیں یہ جو بھی کہہ رہا ہے ہم اسے ضرور لکھ لیں گے، اور اس کے لئے عذاب بڑھائے چلے جائیں گے۔''O---۸۰۔ ''یہ جن چیزوں کو کہہ رہا ہے اسے ہم اس کے بعد لے لیں گے۔ اور یہ تو بالکل اکیلا ہی ہمارے سامنے حاضر ہوگا۔''O---[ان آیات کی شان نزول میں بتلایا گیا ہے کہ حضرت عمرو بن العاصؓ کا والد عاص بن وائل، جو اسلام کے شدید دشمنوں میں سے تھا۔ اس کے ذمے حضرت خباب بن ارت کا قرض تھا جو آہن گری کا کام کرتے تھے۔ حضرت خبابؓ نے اس سے اپنی رقم کا مطالبہ کیا تو اس نے کہا کہ جب تو محمد ﷺ کے ساتھ کفر نہیں کرے گا' میں تجھے تیری رقم نہیں دوں گا۔ انہوں نے کہا کہ یہ کام تو تو مر کر دوبارہ زندہ ہو جائے تب بھی نہیں کروں گا۔ اس نے کہا' اچھا پھر ایسے ہی سہی جب مجھے مرنے کے بعد دوبارہ اٹھایا جائے گا اور وہاں بھی مجھے مال و اولاد سے نوازا جائے گا تو وہاں میں یہ رقم ادا کر دوں گا' اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ جو دعویٰ کر رہا ہے کیا اس کے پاس غیب کا علم ہے کہ وہاں بھی اس کے پاس مال اور اولاد ہوگی؟ یا اللہ سے اس کا کوئی عہد ہے؟ ایسا ہرگز نہیں ہے۔ یہ صرف تعلّی اور آیات الٰہی کا استہزاء و تمسخر ہے' یہ جس مال و اولاد کی بات کر رہا ہے اس کے وارث تو ہم ہیں یعنی مرنے کے ساتھ ہی ان سے اس کا تعلق ختم ہو جائے گا اور ہماری بارگاہ میں یہ اکیلا آئے گا' نہ مال ساتھ ہوگا نہ اولاد اور نہ کوئی جتھہ۔ البتہ عذاب ہوگا جو اس کے لئے اور ان جیسے دیگر لوگوں کے لئے ہم بڑھاتے رہیں گے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(**سورۃ الانبیاء** ۲۱)---۳۶۔ ''یہ منکرین تجھے جب بھی دیکھتے ہیں تو تمہارا مذاق ہی اڑاتے ہیں کہ کیا یہی وہ ہے جو تمہارے معبودوں کا ذکر برائی سے کرتا ہے اور وہ خود ہی رحمٰن کی یاد کے بالکل ہی منکر ہیں۔''O---۴۱۔ ''اور تجھ سے پہلے رسولوں کے ساتھ بھی ہنسی مذاق کیا گیا پس ہنسی کرنے والوں کو ہی اس چیز نے گھیر لیا جس کی وہ ہنسی اڑاتے تھے۔''O

(**سورۃ المومنون** ۲۳)---۱۰۹۔ ''میرے بندوں کی ایک جماعت تھی جو برابر یہی کہتی رہی کہ اے ہمارے پروردگار! ہم ایمان لا چکے ہیں تو ہمیں بخش اور ہم پر رحم فرما تو سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے۔''O---۱۱۰۔ ''(لیکن) تم انہیں مذاق میں ہی اڑاتے رہے یہاں تک کہ (ان مشغلے نے) تم کو میری یاد (بھی) بھلا دی اور تم ان سے مذاق ہی کرتے رہے۔''O---۱۱۱۔ ''میں نے آج انہیں ان کے اس صبر کا بدلہ دے دیا ہے کہ وہ خاطر خواہ اپنی مراد کو پہنچ چکے ہیں۔''O (تفسیر کیلئے باب ۹، مضمون: مخلص مسلمان)

(**سورۃ الفرقان** ۲۵)---۴۱۔ ''اور تمہیں جب بھی دیکھتے ہیں تو تم سے مسخراپن کرنے لگتے ہیں: کہ کیا یہی وہ شخص ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے رسول بنا کر بھیجا ہے۔''O

(**سورۃ الشعراء** ۲۶)---۶۔ ''ان لوگوں نے جھٹلایا ہے اب ان کے پاس جلدی سے اس کی خبریں آجائیں گی جس کے ساتھ وہ مسخراپن کر رہے ہیں۔''O

(**سورۃ الروم** ۳۰)---۱۰۔ ''پھر آخرش برا کرنے والوں کا بہت ہی برا انجام ہوا' اس لیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو جھٹلاتے تھے اور ان کی ہنسی اڑاتے

Marfat.com

تھے۔“O

(سورۃ لقمان ۳۱) ---۶۔ ”اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو لغو باتوں کو مول لیتے ہیں کہ بے علمی کے ساتھ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ سے بہکائیں اور اسے ہنسی بنائیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے رسوا کرنے والا عذاب ہے۔“O ---[”ھا“ کی ضمیر کا مرجع سبیل ہے۔ یہ مذکر اور مؤنث دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ وہ تقویٰ اور پارسائی کی راہ پر چلنے والوں پر طرح طرح کے آوازے کستے ہیں، ان کا مذاق اڑاتے ہیں۔ بیوقوف خود ہیں، دن کے اُجالے میں راہ راست کو چھوڑ کر خارزاروں میں اُلجھتے پھر رہے ہیں، مگر بیوقوفی، کور ذوقی اور نادانی کی تہمت ان حقیقت شناسوں پر لگا رہے ہیں جنہوں نے سچے دل سے حق کو قبول کیا ہے اور ہر قیمت پر اس کا ساتھ دینے کا عزم مصمم کر لیا ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

(سورۃ الصّٰفّٰت ۳۷) ---۱۲۔ ”بلکہ تو تعجب کر رہا ہے اور یہ مسخرا پن کر رہے ہیں۔“O ---۱۳۔ ”اور جب انہیں نصیحت کی جاتی ہے یہ نہیں مانتے۔“O ---۱۴۔ ”اور جب کسی معجزے کو دیکھتے ہیں تو مذاق اُڑاتے ہیں۔“O ---۱۵۔ ”اور کہتے ہیں کہ یہ تو بالکل کھلم کھلا جادو ہی ہے۔“O (تفسیر کیلئے باب ۴، مضمون: حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ)

(سورۃ الزُّمَر ۳۹) ---۴۵۔ ”جب اللہ اکیلے کا ذکر کیا جائے تو ان لوگوں کے دل نفرت کرنے لگتے ہیں جو آخرت کا یقین نہیں رکھتے اور جب اس کے سوا (اوروں کا) ذکر کیا جائے تو ان کے دل کھل کر خوش ہو جاتے ہیں۔“O ---۴۶۔ ”آپ فرما دیجئے! کہ اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، چھپے کھلے کے جاننے والے تو ہی اپنے بندوں میں ان امور کا فیصلہ فرمائے گا جن میں وہ الجھ رہے تھے۔“O ---۴۷۔ ”اگر ظلم کرنے والوں کے پاس وہ سب کچھ ہو جو روئے زمین پر ہے اور اس کے ساتھ اتنا ہی اور ہو تو بھی بدترین سزا کے بدلے میں قیامت کے دن یہ سب کچھ دے دیں، اور ان کے سامنے اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ ظاہر ہوگا جس کا گمان بھی انہیں نہ تھا۔“O ---۴۸۔ ”جو کچھ انہوں نے کیا تھا اس کی برائیاں ان پر کھل پڑیں گی اور جس کا وہ مذاق کرتے تھے وہ انہیں آ گھیرے گا۔“O ---۵۵۔ ”اور پیروی کرو اس بہترین چیز کی جو تمہاری طرف تمہارے پروردگار کی طرف سے نازل کی گئی ہے، اس سے پہلے کہ تم پر اچانک عذاب آ جائے اور تمہیں اطلاع بھی نہ ہو۔“O ---۵۶۔ ”(ایسا نہ ہو کہ) کوئی شخص کہے ہائے افسوس! اس بات پر کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے حق میں کوتاہی کی بلکہ میں تو مذاق اڑانے والوں میں ہی رہا۔“O

(سورۃ المؤمن ۴۰) ---۸۲۔ ”کیا انہوں نے زمین میں چل پھر کر اپنے سے پہلوں کا انجام نہیں دیکھا؟ جو ان سے تعداد میں زیادہ تھے قوت میں سخت اور زمین میں بہت ساری یادگاریں چھوڑی تھیں، ان کے کیے کاموں نے انہیں کچھ بھی فائدہ نہ پہنچایا۔“O (تفسیر کیلئے باب ۱۱، مضمون: آخرت کے منکر) ---۸۳۔ ”پس جب کبھی ان کے پاس ان کے رسول کھلی نشانیاں لے کر آئے تو یہ اپنے پاس کے علم پر اترانے لگے، بالآخر جس چیز کو مذاق میں اڑا رہے تھے وہی ان پر الٹ پڑی۔“O (تفسیر کیلئے باب ۱۱، مضمون: آخرت کے منکر)

(سورۃ الزخرف ۴۳) ---۶۔ ”اور ہم نے اگلے لوگوں میں بھی کتنے ہی نبی بھیجے۔“O ---۷۔ ”جو نبی ان کے پاس آیا انہوں نے اس کا مذاق اڑایا۔“O ---۸۔ ”پس ہم نے ان سے زیادہ زور آوروں کو تباہ کر ڈالا اور اگلوں کی مثال گزر چکی ہے۔“O

(سورۃ الجاثیۃ ۴۵) ---۷۔ ”ویل“ اور افسوس ہے ہر ایک جھوٹے گنہگار پر۔“O ---۸۔ ”جو آیتیں اللہ تعالیٰ کی اپنے سامنے پڑھی جاتی ہوئی سنے پھر بھی غرور کرتا ہوا اس طرح اڑا رہے کہ گویا سنی ہی نہیں، تو ایسے لوگوں کو دردناک عذاب کی خبر (پہنچا) دیجئے۔“O ---۹۔ ”وہ جب ہماری آیتوں میں سے کسی آیت کی خبر پالیتا ہے تو اس کی ہنسی اڑاتا ہے، یہی لوگ ہیں جن کے لیے رسوائی کی مار ہے۔“O ---۳۱۔ ”لیکن جن لوگوں نے کفر کیا تو (میں ان سے کہوں گا) کیا میری آیتیں تمہیں سنائی نہیں جاتی تھیں؟ پھر بھی تم تکبر کرتے رہے اور تم تھے ہی گنہگار لوگ۔“O ---۳۲۔ ”اور جب کبھی کہا جاتا کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ یقیناً سچا ہے اور قیامت کے آنے میں کوئی شک نہیں تو تم جواب دیتے تھے کہ ہم نہیں جانتے قیامت کیا چیز ہے؟ ہمیں کچھ یوں ہی سا خیال ہو جاتا ہے لیکن ہمیں یقین نہیں۔“O ---۳۳۔ ”اور ان پر اپنے اعمال کی برائیاں کھل گئیں اور جس کا وہ مذاق اڑا رہے تھے اس نے انہیں گھیر لیا۔“O (تفسیر کیلئے باب ۱، مضمون: اللہ تعالیٰ کو بھول جانا) ---۳۴۔ ”اور کہہ دیا گیا کہ آج ہم تمہیں بھلا دیں گے جیسے کہ تم نے اپنے اس دن سے ملنے کو بھلا دیا تھا تمہارا ٹھکانا جہنم ہے اور تمہارا مددگار کوئی نہیں۔“O

(سورۃ الحجرات ۴۹) ---۱۱۔ ”اے ایمان والو! مرد دوسرے مردوں کا مذاق نہ اڑائیں ممکن ہے کہ یہ ان سے بہتر ہو اور نہ عورتیں عورتوں کا مذاق اڑائیں ممکن ہے کہ یہ ان سے بہتر ہوں اور آپس میں ایک دوسرے کو عیب نہ لگاؤ اور نہ کسی کو برے لقب دو۔ ایمان کے بعد فسق برا نام ہے، اور جو توبہ نہ کریں وہی ظالم لوگ ہیں۔“O ---[مذاق اڑانے سے مراد محض زبان ہی سے کسی کا مذاق اڑانا نہیں ہے، بلکہ کسی کی نقل اتارنا، اس کی طرف اشارے کرنا، اس کی بات پر یا اس کے کام یا اس کی صورت یا اس کے لباس پر ہنسنا، یا اس کے کسی نقص یا عیب کی طرف لوگوں کو اس طرح توجہ دلانا کہ دوسرے اس پر ہنسیں، یہ سب بھی مذاق

Marfat.com

اڑانے میں داخل ہیں۔اصل ممانعت جس چیز کی ہے وہ یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے شخص کی کسی نہ کسی طور پر تضحیک کرے، کیونکہ اس تضحیک میں لازماً اپنی بڑائی اور دوسرے کی تذلیل وتحقیر کے جذبات کارفرما ہوتے ہیں جو اخلاقاً سخت معیوب ہیں، اور مزید برآں اس سے دوسرے شخص کی دل آزاری بھی ہوتی ہے جس سے معاشرے میں فساد رونما ہوتا ہے۔اسی بنا پر اس فعل کو حرام کیا گیا ہے۔(تفسیر از تفہیم القرآن)]

(**سورۃ المطففین** ۸۳)---۲۹۔''گنہگار لوگ ایمان داروں کی ہنسی اڑایا کرتے تھے۔'' O---۳۰۔''اور ان کے پاس سے گزرتے ہوئے آپس میں آنکھ کے اشارے کرتے تھے۔'' O---۳۱۔''اور جب اپنے والوں کی طرف لوٹتے تو دل لگیاں کرتے تھے۔'' O---[یعنی یہ سوچتے ہوئے پلٹتے تھے کہ آج تو مزا آ گیا' میں نے فلاں مسلمان کا مذاق اڑا کر اور اس پر آواز سے اور پھبتیاں کس کر خوب لطف اٹھایا اور لوگوں میں بھی اس کی اچھی گت بنی۔(از تفسیر ۱۲ تفہیم القرآن)]---۳۳۔''یہ ان پر پاسبان بنا کر تو نہیں بھیجے گئے۔'' O---[یعنی ان کی عقل ماری گئی ہے اپنے آپ کو دُنیا کے فائدوں اور لذتوں سے صرف اس لئے محروم کر لیا ہے اور ہر طرح کے خطرات اور مصائب صرف اس لئے مول لے لئے ہیں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے انہیں آخرت اور جنت اور دوزخ کے چکر میں ڈال دیا ہے جو کچھ حاضر ہے اسے اس موصوم امید پر چھوڑ رہے ہیں کہ موت کے بعد کسی جنت کے ملنے کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے اور جو تکلیفیں آج پہنچ رہی ہیں انہیں اس خیال خام کی بنا پر انگیز کر رہے ہیں کہ دوسری دُنیا میں کوئی جہنم ہوگی جس کے عذاب سے انہیں ڈرایا گیا ہے۔(از تفسیر ۱۳ تفہیم القرآن)]---۳۴۔''پس آج ایمان والے ان کافروں پر ہنسیں گے۔'' O---[اس مختصر سے فقرے میں ان مذاق اڑانے والوں کو بڑی سبق آموز تنبیہ کی گئی ہے مطلب یہ ہے کہ بالفرض وہ سب کچھ غلط ہے جس پر مسلمان ایمان لائے ہیں لیکن وہ تمہارا تو کچھ نہیں بگاڑ رہے ہیں جس چیز کو انہوں نے حق سمجھا ہے اس کے مطابق وہ اپنی جگہ خود ہی ایک خاص اخلاقی رویہ اختیار کر رہے ہیں اب کیا خدا نے تمہیں کوئی فوجدار بنا کر بھیجا ہے کہ جو تمہیں نہیں چھیڑ رہا ہے اس کو تم چھیڑو' اور جو تمہیں کوئی تکلیف نہیں دے رہا ہے اسے تم خواہ مخواہ تکلیف دو؟ (از تفسیر ۱۴ تفہیم القرآن)]---۳۵۔''تختوں پر بیٹھے دیکھ رہے ہوں گے۔'' O---۳۶۔''کہ اب ان منکروں نے جیسا یہ کرتے تھے پورا پورا بدلہ پالیا۔'' O---[اس فقرے میں ایک لطیف طنز ہے چونکہ وہ کفار کار ثواب سمجھ کر مومنوں کو تنگ کرتے تھے' اس لئے فرمایا گیا کہ آخرت میں مومن جنت میں مزے سے بیٹھے ہوئے جہنم میں جلنے والے ان کافروں کا حال دیکھیں گے اور اپنے دلوں میں کہیں گے کہ خوب ثواب انہیں ان کے اعمال کا مل گیا۔(از تفسیر ۱۵ تفہیم القرآن)]

(**سورۃ الشمس** ۹۱)---۱۴۔''ان لوگوں نے اپنے پیغمبر کو جھوٹا سمجھ کر اس اونٹنی کی کوچیں کاٹ ڈالی پس ان کے رب نے ان کے گناہوں کے باعث ان پر ہلاکت ڈال دی اور پھر ہلاکت کو عام کر دیا اور اسی بستی کو برابر کر دیا۔'' O[دَمْدَمَ عَلَيْهِمْ ان کو ہلاک کر دیا گیا۔اور ان پر سخت عذاب نازل کیا۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن)]'[واضح رہے ہمارے بعض لیڈر اپنی تقریروں میں لفظ دمادم مست قلندر بطور مذاق استعمال کرتے ہیں۔اوپر آیت میں لوگوں نے پیغمبر کو جھوٹا سمجھ کر خلاف ورزی کی اور ان پر عربی زبان میں دَمْدَمَ عَلَيْهِمْ کر دیا گیا اسلئے لیڈران اسلامی اصولوں پر مذاق اڑاتے وقت ان باتوں کا بھی دھیان رکھیں۔]

---۳۰۔''اور ان کے پاس سے گزرتے ہوئے آپس میں آنکھ کے اشارے کرتے تھے۔'' O---۳۱۔''اور جب اپنے والوں کی طرف لوٹتے تو دل لگیاں کرتے تھے۔'' O---[یعنی یہ سوچتے ہوئے پلٹتے تھے کہ آج تو مزا آ گیا' میں نے فلاں مسلمان کا مذاق اڑا کر اور اس پر آواز سے اور پھبتیاں کس کر خوب لطف اٹھایا اور لوگوں میں بھی اس کی اچھی گت بنی۔(از تفسیر ۱۲ تفہیم القرآن)]---۳۳۔''یہ ان پر پاسبان بنا کر تو نہیں بھیجے گئے۔'' O---[یعنی ان کی عقل ماری گئی ہے اپنے آپ کو دُنیا کے فائدوں اور لذتوں سے صرف اس لئے محروم کر لیا ہے اور ہر طرح کے خطرات اور مصائب صرف اس لئے مول لے لئے ہیں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے انہیں آخرت اور جنت اور دوزخ کے چکر میں ڈال دیا ہے جو کچھ حاضر ہے اسے اس موصوم امید پر چھوڑ رہے ہیں کہ موت کے بعد کسی جنت کے ملنے کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے اور جو تکلیفیں آج پہنچ رہی ہیں انہیں اس خیال خام کی بنا پر انگیز کر رہے ہیں کہ دوسری دُنیا میں کوئی جہنم ہوگی جس کے عذاب سے انہیں ڈرایا گیا ہے۔(از تفسیر ۱۳ تفہیم القرآن)]---۳۴۔''پس آج ایمان والے ان کافروں پر ہنسیں گے۔'' O---[اس مختصر سے فقرے میں ان مذاق اڑانے والوں کو بڑی سبق آموز تنبیہ کی گئی ہے مطلب یہ ہے کہ بالفرض وہ سب کچھ غلط ہے جس پر مسلمان ایمان لائے ہیں لیکن وہ تمہارا تو کچھ نہیں بگاڑ رہے ہیں جس چیز کو انہوں نے حق سمجھا ہے اس کے مطابق وہ اپنی جگہ خود ہی ایک خاص اخلاقی رویہ اختیار کر رہے ہیں اب کیا خدا نے تمہیں کوئی فوجدار بنا کر بھیجا ہے کہ جو تمہیں نہیں چھیڑ رہا ہے اس کو تم چھیڑو' اور جو تمہیں کوئی تکلیف نہیں دے رہا ہے اسے تم خواہ مخواہ تکلیف دو؟ (از تفسیر ۱۴ تفہیم القرآن)]---۳۵۔''تختوں پر بیٹھے دیکھ رہے ہوں گے۔'' O---۳۶۔''کہ اب ان منکروں نے جیسا یہ کرتے تھے پورا پورا بدلہ پالیا۔'' O---[اس فقرے میں ایک لطیف طنز ہے چونکہ وہ کفار کار ثواب سمجھ کر مومنوں کو تنگ کرتے تھے' اس لئے فرمایا گیا کہ آخرت میں مومن جنت میں مزے سے بیٹھے ہوئے جہنم میں جلنے والے ان کافروں کا حال دیکھیں گے اور اپنے دلوں میں کہیں گے کہ خوب ثواب انہیں ان کے اعمال کا مل گیا۔(از تفسیر ۱۵ تفہیم القرآن)]

Marfat.com

تم کیوں وہ بات کہتے ہو جو کرتے نہیں

(سورۃ الصف ۶۱) ---۲۔ ''اے ایمان والو! تم وہ بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: اے ایمان والو) ---۳۔ ''تم جو کرتے نہیں اس کا کہنا اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے۔'' O [ایک سچے مسلمان کے قول اور عمل میں مطابقت ہونی چاہیے۔ جو کچھ کہے اسے کر کے دکھائے، اور کرنے کی نیت یا ہمت نہ ہو تو زبان سے بھی نہ نکالے۔ کہنا کچھ اور کرنا کچھ، یہ انسان کی اُن بدترین صفات میں سے ہے جو اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں نہایت مبغوض ہیں، کجا کہ ایک ایسا شخص اس اخلاقی عیب میں مبتلا ہو جو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے کا دعویٰ کرتا ہو۔ ☆ نبی کریم ﷺ نے تصریح فرمائی ہے کہ کسی شخص میں اس صفت کا پایا جانا اُن علامات میں سے ہے جو ظاہر کرتی ہیں کہ وہ مومن نہیں بلکہ منافق ہے۔ ایک حدیث پاک میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ''منافق کی تین نشانیاں ہیں اگرچہ وہ نماز پڑھتا ہو اور روزہ رکھتا ہو اور مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتا ہو۔ یہ کہ جب بولے تو جھوٹ بولے، اور جب وعدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے، اور جب کوئی امانت اس کے سپرد کی جائے تو اس میں خیانت کر گزرے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

تنبیہ، وارننگ

(سورۃ البقرۃ ۲) ---۶۔ ''بیشک وہ لوگ جنہوں نے (ان باتوں کو ماننے سے) انکار کر دیا یکساں ہے ان کے لئے خواہ تم خبردار کرو انہیں یا نہ کرو وہ ایمان نہ لائیں گے۔'' O ---۷۔ ''مہر لگا دی ہے اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر اور ان کی آنکھوں پر (پڑ گیا ہے) پردہ اور ان کے لئے ہے عذاب عظیم۔'' O ---۸۔ ''اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں۔ جو کہتے ہیں کہ ایمان لائے ہم اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر حالانکہ نہیں ہیں وہ مومن۔'' O ---۹۔ ''دھوکہ بازی کر رہے ہیں وہ اللہ تعالیٰ سے اور ایمان والوں سے۔ جبکہ نہیں دھوکہ دے رہے مگر اپنے آپ کو لیکن انہیں (اس کا) شعور نہیں۔'' O ---۱۰۔ ''ان کے دلوں میں ہے ایک بیماری لہذا اور بڑھا دیا ان کا اللہ تعالیٰ نے مرض۔ اور ان کے لئے ہے دردناک عذاب بسبب اس جھوٹ کے جو وہ بولتے ہیں۔'' O ---۱۱۔ ''اور جب کہا جاتا ہے ان سے کہ نہ برپا کرو فساد زمین میں تو کہتے ہیں کہ ہم ہی تو ہیں اصلاح کرنے والے۔'' O ---۱۲۔ ''خبردار! حقیقت میں یہی لوگ ہیں فساد برپا کرنے والے۔ مگر انہیں شعور نہیں۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: فساد) ---۱۳۔ ''اور جب کہا جاتا ہے ان سے کہ ایمان لاؤ جس طرح ایمان لائے اور لوگ تو کہتے ہیں کہ کیا ایمان لائیں ہم جس طرح ایمان لائے بے وقوف۔ خبردار! حقیقت میں یہی لوگ ہیں بیوقوف لیکن جانتے نہیں۔'' O ---۱۴۔ ''اور جب ملتے ہیں اہل ایمان سے تو کہتے ہیں ایمان لائے ہم۔ اور جب ملتے ہیں علیحدگی میں اپنے شیطانوں سے تو کہتے ہیں ہم تو تمہارے ہی ساتھ ہیں۔ اصل میں ہم تو (ان کے ساتھ) محض مذاق کر رہے ہیں۔'' O ---۱۵۔ ''(جبکہ) اللہ تعالیٰ مذاق کر رہا ہے ان سے کہ مہلت دیئے جا رہا ہے انہیں۔ اور وہ اپنی سرکشی میں اندھوں کی طرح بھٹک رہے ہیں۔'' O ---۱۶۔ ''یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے خریدی ہے گمراہی بدلے میں ہدایت کے۔ سو نہ تو نفع دیا ان کی تجارت نے اور نہ ہوئے وہ ہدایت پانے والے۔'' O ---۱۲۱۔ ''وہ لوگ جن کو دی ہم نے کتاب (جو) پڑھتے ہیں اسے جیسا کہ اسے پڑھنے کا حق ہے۔ وہی لوگ ایمان رکھتے ہیں اس پر۔ اور جو کفر کا رویہ اختیار کرتے ہیں اس کے ساتھ سو وہی نقصان اٹھانے والے ہیں۔'' O ---۱۲۲۔ ''اے بنی اسرائیل! یاد کرو میری وہ نعمت جو عطا کی میں نے تم کو اور یہ کہ میں نے فضیلت بخشی تھی تمہیں اہل جہان پر۔'' O ---۱۲۳۔ ''اور ڈرو اس دن سے جب کام نہ آئے گا کوئی کسی کے ذرا بھی اور نہ قبول کیا جائے گا اس کی طرف سے بدلے میں (کوئی دوسرا) اور نہ فائدہ پہنچائے گی اسے سفارش اور نہ ان (مجرموں) کو مدد ہی پہنچے گی۔'' O ---۲۱۰۔ ''کیا انتظار کرتے ہیں یہ لوگ اس بات کا کہ آ جائے ان کے پاس خود اللہ تعالیٰ ابر کے سائبانوں میں فرشتے ساتھ لئے اور فیصلہ کر ڈالا جائے معاملہ کا۔ اور اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹائے جانے والے ہیں سارے معاملات۔'' O ---۲۱۱۔ ''پوچھ لو بنی اسرائیل سے کہ کس قدر دی تھیں ہم نے ان کو کھلی کھلی نشانیاں۔ اور جو کوئی بدل دے اللہ تعالیٰ کی نعمت کو اس کے بعد کہ آ چکی ہو وہ اس کے پاس۔ تو بیشک اللہ تعالیٰ بہت سخت ہے عذاب دینے میں۔'' O

(سورۃ آل عمران ۳) ---۱۳۷۔ ''بیشک گزر چکے ہیں تم سے پہلے کئی دور سو چلو پھرو زمین میں پھر دیکھو کیا ہوا انجام جھٹلانے والوں کا۔'' O ---۱۳۸۔ ''یہ واضح تنبیہ ہے لوگوں کے لئے اور ہدایت و نصیحت ہے متقیوں کے لئے۔'' O

(سورۃ النساء ۴) ---۱۲۳۔ ''نہیں ہے (موقوف کچھ) آرزوؤں پر تمہاری اور (نہ آرزوؤں پر) اہل کتاب کی۔ جو بھی کرے گا کوئی برا کام، بدلہ دیا جائے گا اسے اس کے مطابق اور نہ پائے گا وہ اپنے لئے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی حامی اور نہ کوئی مددگار۔'' O

Marfat.com

(سورۃ المائدۃ ۵)---۲۱۔ ''(موسیٰ نے کہا) اے میری قوم! پاک ملک میں جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے لکھا ہے داخل ہو جاؤ- اور اپنی پیٹھ پیچھے نہ لوٹ جاؤ ورنہ نقصان اٹھا کر پلٹو گے۔'' O

(سورۃ الانعام ۶)---۱۹۔ ''کہہ کون سی شے گواہی میں سب سے بڑھ کر ہے؟ کہہ اللہ تعالیٰ میرے اور تمہارے درمیان گواہ ہے اور یہ قرآن میری طرف وحی کیا گیا ہے تاکہ میں تمہیں اور اسے جس تک یہ پہنچے اس کے ذریعہ سے خبردار کروں- کیا تم واقعی گواہی دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرے خدا بھی ہیں؟ کہہ میں گواہی نہیں دیتا- کہہ وہ صرف اکیلا خدا ہے اور میں ان سے جنہیں تم شریک بناتے ہو لاتعلق ہوں۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر۱۴، مضمون: انبیاء ورسل کے معجزات]---۹۳۔ ''اور اس سے بڑا ظالم کون ہے جس نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ گھڑا یا کہا میری طرف وحی کی گئی حالانکہ اس کی طرف کچھ بھی وحی نہیں کیا گیا اور جس نے کہا میں بھی ویسا ہی نازل کروں گا جیسا اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے مگر کاش! تو دیکھے جب یہ ظالم موت کی بیہوشیوں میں مبتلا ہوں گے اور فرشتے اپنے ہاتھ بڑھا رہے ہوں گے اپنی جانیں باہر نکالو آج تمہیں ذلت کا عذاب دیا جائے گا کیونکہ تم اللہ تعالیٰ کے بارے میں ناحق باتیں کرتے تھے اور اس کی آیتوں سے سرکشی کرتے تھے۔'' O

(سورۃ الاعراف ۷)---۳۔ ''تمہارے رب کی جانب سے جو تمہاری طرف نازل کیا گیا ہے (قرآن اور اتباع رسول ﷺ) اس کی پیروی کرو- اور اس کے سوا اور دوستوں کے پیچھے نہ چلو- مگر تم کم ہی نصیحت لیتے ہو۔'' O---۴۔ ''اور کتنی ہی بستیاں تھیں جنہیں ہم نے ہلاک کر دیا- اور انہیں ہمارا عذاب رات کو آیا یا وہ دوپہر کو سو رہے تھے۔'' O---۵۔ ''پھر ان کی پکار جب ان پر ہمارا عذاب آیا صرف یہی تھی کہ وہ کہہ اٹھے بیشک ہم ظالم تھے۔'' O

(سورۃ التوبہ ۹)---۱۲۲۔ ''اور مومنوں کے لئے ممکن نہیں کہ سب کے سب نکل پڑیں- مگر ان کے ہر فرقے میں سے ایک گروہ کیوں نہ نکلا کہ دین میں غور و فکر کرے- اور اپنی قوم کو جب ان کے پاس واپس جائے خبردار کرے کہ شاید وہ محتاط ہو جائیں۔'' O

(سورۃ یونس ۱۰)---۴۔ ''اسی کی طرف تم سب کی واپسی ہوگی- یہ اللہ تعالیٰ کا سچا وعدہ ہے- وہی خلقت کو شروع کرتا ہے- پھر اسے دہرائے گا تاکہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور درست عمل کرتے ہیں انصاف کے مطابق پورا بدلہ دے- اور کافروں کے لئے ان کے کفر کے سبب کھولتا ہوا مشروب اور دردناک عذاب ہوگا۔'' O---۱۰۲۔ ''اب کیا وہ صرف ان لوگوں کی طرح انتظار کر رہے ہیں جو ان سے پہلے ہو گزرے ہیں- کہہ دیجئے اچھا! انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔'' O

(سورۃ ابراہیم ۱۴)---۴۴۔ ''لوگوں کو اس دن سے ہوشیار کر دے- جب ان کے پاس عذاب آ جائے گا اور ظالم کہیں گے کہ اے ہمارے رب ہمیں بہت تھوڑے قریب کے وقت تک کی ہی مہلت دے کہ ہم تیری تبلیغ مان لیں اور تیرے پیغمبروں کی تابعداری میں لگ جائیں- کیا تم اس سے پہلے بھی قسمیں نہیں کھا رہے تھے؟ کہ تمہارے لئے دُنیا سے ٹلنا ہی نہیں۔'' O---[تفسیر کے لئے باب نمبر۱۴، مضمون: ظالم]

(سورۃ النحل ۱۶)---۲۔ ''وہی فرشتوں کو اپنی وحی دے کر اپنے حکم سے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اتارتا ہے کہ تم لوگوں کو آگاہ کر دو کہ میرے سوا اور کوئی معبود نہیں، پس تم مجھ سے ڈرو۔'' O---۹۴۔ ''اور تم اپنی قسموں کو آپس کی دغابازی کا بہانہ نہ بناؤ- پھر تو تمہارے قدم اپنی مضبوطی کے بعد ڈگمگا جائیں گے اور تمہیں سخت سزا برداشت کرنا پڑے گی کیونکہ تم نے اللہ تعالیٰ کی راہ سے روک دیا اور تمہیں بڑا سخت عذاب ہوگا۔'' O---[تفسیر کے لئے باب نمبر۱۴، مضمون: قسم]

توبۃ النصوح

(سورۃ التحریم ۶۶)---۸۔ ''اے ایمان والو! تم اللہ کے سامنے سچی خالص توبہ کرو- قریب ہے کہ تمہارا رب تمہارے گناہ دور کر دے اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ جس دن اللہ تعالیٰ نبی کو اور ایمان داروں کو جو ان کے ساتھ ہیں رسوا نہ کرے گا۔ ان کا نور ان کے سامنے اور ان کے دائیں دوڑ رہا ہوگا۔ یہ دُعائیں کرتے ہوں گے اے ہمارے رب ہمیں کامل نور عطا فرما اور ہمیں بخش دے یقیناً تو ہر چیز پر قادر ہے۔'' O---[آیت میں اہلِ ایمان کو ہدایت کی جا رہی ہے کہ اگر اس سے پہلے جہالت، کم فہمی یا بشری کمزوری کی وجہ سے تم سے غلطیاں سرزد ہوتی رہی ہیں تو وقت ضائع نہ کرو۔ فوراً اللہ تعالیٰ کے حضور میں صدقِ دل سے توبہ کرو تاکہ تمہارا رحیم و کریم خدا تمہارے گناہوں کے بدنما داغوں کو اپنے دامنِ کرم میں یوں چھپا لے کہ کسی کو ان کا اتہ پتہ بھی معلوم نہ ہو سکے۔ روزِ محشر فرشتے بھی تمہارے نامۂ اعمال سے کوئی ایسی چیز پیش نہ کر سکیں جو تمہاری رسوائی کا باعث ہو۔ توبہ کرنے کے ساتھ توبہ کی قسم بھی بتا دی۔ فرمایا توبہ کرو تو توبۃ النصوح کرو۔

Marfat.com

توبۃ النصوح کی تشریح میں علماء کے کم وبیش بائیس تیئس اقوال منقول ہیں جن سے چند پیشِ خدمت ہیں اور آپ کے لیے انہی میں کفایت ہے۔

1- وہ شہد جس کو موم اور دیگر آلائشوں سے پاک کر دیا گیا ہو اسے عَسَلٌ نَاصِح (شہدِ خالص) کہتے ہیں۔ اگر نصوحا اس سے ماخوذ ہو تو مقصد یہ ہوگا کہ تمہاری توبہ نفاق، ریا اور کاہلی کی آلائشوں سے پاک ہونی چاہیے۔

2- پھٹے ہوئے کپڑے کو مرمت کرنا، چاکوں کو رفو کرنا، نصاحة الثوب کہلاتا ہے۔ اگر نصوحا کا یہ ماخذ ہو تو پھر مطلب یہ ہوگا کہ جس طرح گناہوں سے تم نے اپنے ایمان کا لباس تار تار کر دیا ہے اور اپنے تقویٰ کے پیرہن میں چاک ڈال دیے ہیں، اب ایسی توبہ کرو کہ وہ چاک رفو ہو جائیں اور ان کا کوئی نشان باقی نہ رہے۔

3- نصوحا کی اصل نصیحت ہے۔ اس وقت اس کا یہ مطلب ہوگا کہ ایسی توبہ کرو کہ اس کے آثار تم میں نمایاں ہو جائیں۔ تم میں نمودار ہونے والی خوش آئند تبدیلی کو دیکھ کر دوسرے گناہ گار بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکیں اور وہ بھی اپنی غفلت وعصیاں سے آلودہ زندگی کو ترک کرنے پر مجبور ہو جائیں۔ یہ تشریح لغوی معانی کے اعتبار سے اب زبانِ نبوت سے اس کا مفہوم سنیے۔

حضرت معاذ ابن جبلؓ نے عرض کیا یا رسول اللّٰہ ماالتوبة النصوح۔ اے جانِ عالم! توبہ نصوح کس کو کہتے ہیں؟ ارشاد فرمایا ان یندم العبد علی الذنب اصاب فیعتذر الی اللّٰہ تعالیٰ ثم لایعود الیه کمالا یعود اللبن الی الضرع۔ یعنی جو گناہ بندے سے سرزد ہو اس پر نادم اور شرمسار ہو، بارگاہِ الٰہی سے معذرت طلب کرے۔ جس طرح دودھ، کھیری میں دوبارہ داخل نہیں ہو سکتا پھر اس سے یہ گناہ صادر نہ ہو۔

امام نووی فرماتے ہیں سچی توبہ وہ ہے جس میں تین چیزیں جمع ہو۔ (1) اس گناہ کو ترک کر دے۔ (2) جو گناہ کر بیٹھا ہے اس پر دل میں ندامت اور شرمندگی محسوس کرے۔ (3) پختہ عزم کرے کہ پھر یہ گناہ نہیں کرے گا۔ حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ، نے ایک اعرابی کو سنا کہ وہ کہہ رہا ہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْكَ۔ یا اللہ میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیرے حضور توبہ کرتا ہوں۔ فرمایا اے اعرابی! یہ تو جھوٹوں کی توبہ ہے۔ عرض کیا فرمایئے سچوں کی توبہ کیا ہے۔ آپ نے فرمایا جس توبہ میں یہ چھ چیزیں پائی جائیں وہ سچوں کی توبہ ہوتی ہے۔ 1- جو گناہ پہلے ہو چکے ہیں ان پر ندامت۔ 2- جو فرض ادا نہیں ہوئے ان کی قضا۔ 3- کسی کا حق غصب کیا ہے تو اسے لوٹا دے۔ 4- جس کے ساتھ لڑائی جھگڑا کیا ہے اس سے معافی لے لے۔ 5- پختہ عزم کرے کہ آئندہ گناہ نہیں کرے گا۔ 6- جس طرح پہلے تو نے اپنے نفس کو بدکاریوں سے فربہ کیا ہے اب اطاعت الٰہی میں اس کو گلا دے۔ (از تفسیر نمبر ۱۲ اضیاء القرآن)]

تیمّم

(سورۃ النساء ۴)---۴۳- "اے لوگو جو ایمان لائے ہو! نہ قریب جاؤ نماز کے، اس حال میں کہ تم نشہ میں ہو، حتیٰ کہ (نشہ اتر جائے اور) معلوم ہو تمہیں کہ کیا کہہ رہے ہو تم؟ اور نہ جنابت کی حالت میں قریب جاؤ نماز کے الا یہ کہ تم راستے سے گزر رہے ہو، حتیٰ کہ غسل کر لو- اور اگر ہو تم بیمار یا سفر میں یا آیا ہو کوئی تم میں سے رفع حاجت کر کے یا باہم بستری کی ہو تم نے عورتوں سے اور نہ میسر آئے تم کو پانی تو تیمم کرو پاک مٹی سے- سو مسح کرو اپنے چہروں کا اور ہاتھوں کا بیشک اللہ ہے خطائیں معاف کرنے والا گناہ بخشنے والا۔" O[بیمار سے مراد، وہ بیمار ہے جسے وضو کرنے سے نقصان یا بیماری میں اضافے کا اندیشہ ہو۔ (۲) مسافر عام ہے، لمبا سفر کیا ہو یا مختصر۔ اگر پانی دستیاب نہ ہو تو تیمم کرنے کی اجازت ہے۔ پانی نہ ملنے کی صورت میں یہ اجازت تو مقیم کو بھی حاصل ہے، لیکن بیمار اور مسافر کو چونکہ اس قسم کی ضرورت عام طور پر پیش آتی تھی اس لیے بطور خاص ان کیلئے اجازت بیان کر دی گئی ہے۔ (۳) قضائے حاجت سے آنے والا (۴) بیوی سے مباشرت کرنے والا، ان کو بھی پانی نہ ملنے کی صورت میں تیمم کر کے نماز پڑھنے کی اجازت ہے۔ تیمم کا طریقہ یہ ہے کہ ایک ہی مرتبہ ہاتھ زمین پر مار کر کلائی تک دونوں ہاتھ ایک دوسرے پر پھیر لے۔ (کہنیوں تک ضروری نہیں) اور منہ پر بھی پھیر لے۔ قَالَ فِی التَّیَمُّمِ "ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّیْنِ" (مسند احمد۔ شمارہ جلد ۴، صفحہ ۲۶۳) نبی ﷺ نے فرمایا کہ یہ دونوں ہتھیلیوں اور چہرے کیلئے ایک ہی مرتبہ مارنا ہے۔ (صَعِیْدًا طَیِّبًا) سے مراد پاک مٹی ہے زمین سے نکلنے والی ہر چیز نہیں جیسا کہ بعض کا خیال ہے۔ حدیث میں اس کی مزید وضاحت کر دی گئی ہے۔ "جب ہمیں پانی نہ ملے ہمارے لیے پاکیزگی کا ذریعہ بنادی گئی ہے۔" (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(سورۃ المائدۃ ۵)---۶- "اے ایمان والو! جب تم نماز کے لئے اٹھو تو اپنے منہ اور کہنیوں تک اپنے ہاتھ اور ٹخنوں تک اپنے پاؤں دھولو اور اپنے سر کا مسح کرلو اور اگر تم ناپاکی کی حالت (جنابت) میں ہو تو نہا کر پاک صاف ہو جاؤ لیکن اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی جائے ضرور سے آیا ہو یا تم نے عورتوں کو چھوا ہو پھر پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی لو اور اس سے اپنے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کرلو اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ تم پر تنگی ڈالے مگر چاہتا ہے کہ تمہیں پاک صاف

Marfat.com

کرے اور تم پر اپنی نعمت پوری کرے تا کہ تم شکر کرو۔"O (اس کی تفصیل مضمون وضو میں ہے)

ٹھکانہ متقیوں کا

(سورۃ ص ۳۸)---۴۹۔"یہ نصیحت ہے اور یقین مانو کہ پرہیز گاروں کی بڑی اچھی جگہ ہے۔"O---۵۰۔"(یعنی ہمیشگی والی) جنتیں جن کے دروازے ان کے لیے کھلے ہوئے ہیں۔"O---۵۱۔"جن میں بافراغت تکیے لگائے بیٹھے ہوئے طرح طرح کے میوے اور قسم قسم کی شرابوں کی فرمائشیں کر رہے ہیں۔"O---۵۲۔"اور ان کے پاس نیچی نظروں والی ہم عمر حوریں ہوں گی۔"O---۵۳۔"یہ ہے جس کا وعدہ تم سے حساب کے دن کے لیے کیا جاتا تھا۔"O---۵۴۔"بیشک روزیاں (خاص) ہمارا عطیہ ہیں جن کا کبھی خاتمہ ہی نہیں۔"O---۵۵۔"یہ تو ہوئی جزا۔"O

ٹھکانہ سرکشوں کا

(سورۃ ص ۳۸)---۵۵۔"(یاد رکھو کہ) سرکشوں کے لیے بڑی بُری جگہ ہے۔"O---۵۶۔"دوزخ ہے جس میں وہ جائیں گے (آہ) کیا ہی برا بچھونا ہے۔"O---۵۷۔"یہ ہے، پس اسے چکھیں، گرم پانی اور پیپ۔"O---۵۸۔"اس کے علاوہ اور طرح طرح کے عذاب۔"O---۵۹۔"یہ ایک قوم ہے جو تمہارے ساتھ (آگ میں) جانے والی ہے، کوئی خوش آمدید ان کے لیے نہیں ہے یہی تو جہنم میں جانے والے ہیں۔"O---۶۰۔"وہ کہیں گے بلکہ تم ہی ہو جن کے لیے کوئی خوش آمدید نہیں ہے تم ہی نے تو اسے پہلے ہی سے ہمارے سامنے لا رکھا تھا، پس رہنے کی بڑی بری جگہ ہے۔"O---۶۱۔"وہ کہیں گے اے ہمارے رب! جس نے (کفر کی رسم) ہمارے لیے پہلے سے نکالی ہو اس کے حق میں جہنم کی دگنی سزا کر دے۔"O---۶۲۔"اور جہنمی کہیں گے کیا بات ہے کہ وہ لوگ ہمیں دکھائی نہیں دیتے جنہیں ہم برے لوگوں میں شمار کرتے تھے۔"O---۶۳۔"کیا ہم نے ہی ان کا مذاق بنا رکھا تھا یا ہماری نگاہیں ان سے ہٹ گئی ہیں۔"O---۶۴۔"یقین جانو کہ دوزخیوں کا یہ جھگڑا ضرور ہی ہوگا۔"O

جادو، سحر، جادوگر

(سورۃ البقرۃ ۲)---۱۰۲۔"اور پیچھے لگ گئے ان خرافات کے جنہیں پڑھتے پڑھاتے تھے شیاطین سلیمانؑ کے عہد حکومت میں۔ حالانکہ نہیں کفر کیا سلیمانؑ نے بلکہ ان شیاطین نے کفر کیا۔ سکھاتے تھے لوگوں کو جادو اور (پیچھے لگ گئے) اس (علم) کے جو نازل کیا گیا دو فرشتوں پر بابل میں یعنی ہاروت اور ماروت پر حالانکہ وہ دونوں نہیں سکھاتے تھے کسی کو (وہ علم) جب تک نہ کہہ لیں یہ کہ ہم محض ایک آزمائش ہیں۔ لہٰذا تو کفر میں مبتلا نہ ہو۔ پھر بھی وہ سیکھتے تھے ان دونوں سے ایسی چیز کہ جدائی ڈال دیں وہ اس سے مرد اور بیوی کے درمیان حالانکہ وہ نہیں پہنچا سکتے تھے نقصان اس سے کسی کو مگر اللہ تعالیٰ کے اذن سے۔ اور سیکھتے تھے یہ لوگ (ان سے) ایسی چیزیں جو نقصان تو پہنچائیں انہیں لیکن نفع بالکل نہ دیں۔ حالانکہ وہ خوب جانتے تھے کہ بیشک جو اس کا خریدار بنا نہیں ہے اس کے لیے آخرت میں کوئی حصہ۔ اور یقیناً بہت ہی بری تھی وہ چیز کہ بیچ ڈالا تھا انہوں نے اس کے عوض اپنی جانوں کو۔ کاش! وہ جانتے۔"O (تفسیر کیلئے باب ۱۵، مضمون: ہاروت و ماروت)

(سورۃ الاعراف ۷)---۱۰۹۔"قوم فرعون کے سردار کہنے لگے یہ ایک ماہر جادوگر ہے۔"O---۱۱۰۔"جو چاہتا ہے کہ تمہیں تمہارے ملک سے نکال دے اب تم کیا تلقین کرتے ہو؟"O---۱۱۱۔"وہ کہنے لگے - اسے اور اس کے بھائی کو مہلت دے اور شہروں میں اکٹھے کرنے والے بھیج۔"O---۱۱۲۔"جو تمام ماہر جادوگروں کو تیرے پاس لے آئیں۔"O---۱۱۳۔"اور جادوگر فرعون کے پاس پہنچ گئے۔ کہنے لگے اگر ہم ہی غالب ہوئے تو ہمیں اجر تو ضرور ملے گا؟"O---۱۱۴۔"اس نے کہا ہاں! اور تم مقربوں میں بھی ہو گے۔"O---۱۱۵۔"وہ بولے موسیٰ! کیا تو ڈالے گا یا ہم ڈالیں؟"O---۱۱۶۔"اس نے کہا تم ڈالو۔ پھر جب انہوں نے ڈالا تو لوگوں کی آنکھوں پر جادو کر دیا اور انہیں دہشت زدہ کر دیا اور انہوں نے بڑا جادو پیش کیا۔"O---۱۱۷۔"اور ہم نے موسیٰ کی طرف وحی کی کہ اپنا عصا ڈال دے۔ پھر لو! جو جھوٹ انہوں نے بنایا تھا اسے وہ نگلنے لگا۔"O---۱۱۸۔"سو سچ ثابت ہو گیا اور جو انہوں نے کیا تھا غلط ہوا۔"O---۱۱۹۔"اور وہ ہار گئے اور پست ہو کر پلٹے۔"O---۱۲۰۔"اور جادوگر سجدے میں گر گئے۔"O---۱۲۱۔"کہنے لگے۔ ہم جہان کے آقا پر ایمان لائے ہیں۔"O---۱۲۲۔"موسیٰ اور ہارونؑ کے آقا پر ایمان لائے ہیں۔"O

(سورۃ یونس ۱۰)---۲۔"کیا لوگوں کو حیرانی ہے کہ ہم نے انہی میں سے ایک آدمی کی طرف وحی کی ہے کہ لوگوں کو خبردار کر۔ اور ایمان والوں کو خوشخبری

Marfat.com

دے- کہ ان کے لیے ان کے رب کے پاس عمدہ مقام ہے- کافر کہتے ہیں یہ تو صاف جادوگر ہے۔''O---۷۶۔ ''چنانچہ جب ان (فرعون اور اس کے سرداروں) کے پاس ہماری طرف سے حق پہنچا تو کہنے لگے۔ یہ تو صاف جادو ہے۔''O---۷۷۔ ''موسیٰ نے کہا کیا تم حق کے بارے میں جب وہ تمہارے پاس آ گیا ہے یوں کہتے ہو؟ کیا یہ جادو ہے؟ مگر جادوگر کامیاب نہیں ہوتے۔''O---۷۸۔ ''وہ کہنے لگے۔ کیا تو ہمارے پاس اس لیے آیا ہے کہ ہمیں اس طریقہ سے پھیر دے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا اور ملک کی سرداری تم دو کی ہو جائے۔ مگر ہم تمہاری بات ماننے والے نہیں۔''O---۷۹۔ ''اور فرعون نے کہا۔ میرے پاس سب ماہر جادوگر لے آؤ۔''O---۸۰۔ ''پھر جب جادوگر آ گئے تو موسیٰ نے ان سے کہا ڈالو جو تمہیں ڈالنا ہے۔''O---۸۱۔ ''پھر جب وہ ڈال چکے تو موسیٰ نے کہا جو تم لائے ہو وہ جادو ہے- اللہ تعالیٰ اسے مٹا دے گا کہ اللہ تعالیٰ مفسدوں کے عمل کو نہیں سنوارتا۔''O

(سورۃ ھود ۱۱)---۷۔ ''اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا اور اس کا تخت حکومت پانی پر تھا- تاکہ تمہیں آزمائے کہ تم میں کون زیادہ عمدہ عمل کرتا ہے اور اگر آپ کہیں کہ تم موت کے بعد اٹھائے جاؤ گے تو کافر ضرور کہہ دیں گے یہ تو محض صاف جادو ہے۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۲، مضمون: کائنات]

(سورۃ طٰہٰ ۲۰)---۵۷۔ ''کہنے لگا اے موسیٰ! کیا تو اسی لیے آیا ہے کہ ہمیں اپنے جادو کے زور سے ہمارے ملک سے باہر نکال دے۔''O---۵۸۔ ''اچھا ہم بھی تیرے مقابلے میں اسی جیسا جادو ضرور لائیں گے' پس تو ہمارے اور اپنے درمیان ایک وعدے کا وقت مقرر کر لے' کہ نہ ہم اس کا خلاف کریں اور نہ تو' صاف میدان میں مقابلہ ہو۔''O---۶۰۔ ''پس فرعون لوٹ گیا اور اس نے اپنے ہتھکنڈے جمع کیے پھر آ گیا۔''O---[یعنی مختلف شہروں سے ماہر جادوگروں کو جمع کر کے اجتماع گاہ میں آ گیا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۶۱۔ ''موسیٰ (علیہ السلام) نے ان سے کہا تمہاری شامت آ چکی' اللہ تعالیٰ پر جھوٹ اور افترا نہ باندھو کہ وہ تمہیں عذابوں سے ملیامیٹ کر دے' یاد رکھو وہ کبھی کامیاب نہ ہو گا جس نے جھوٹی بات گھڑی۔''O---۶۲۔ ''پس یہ لوگ آپس کے مشوروں میں مختلف رائے ہو گئے اور چھپ کر چپکے چپکے مشورہ کرنے لگے۔''O---۶۳۔ ''کہنے لگے یہ دونوں محض جادوگر ہیں اور ان کا پختہ ارادہ ہے کہ اپنے جادو کے زور سے تمہیں اپنے ملک سے نکال باہر کریں اور تمہارے بہترین مذہب کو برباد کریں۔''O---۶۴۔ ''تو تم بھی اپنا کوئی داؤ اٹھا نہ رکھو' پھر صف بندی کر کے آؤ- جو آج غالب آ گیا وہی بازی لے گیا۔''O---۶۵۔ ''کہنے لگے کہ اے موسیٰ! یا تو تو پہلے ڈال یا ہم پہلے ڈالنے والے بن جائیں۔''O---۶۶۔ ''جواب دیا کہ نہیں تم ہی پہلے ڈالو- اب تو موسیٰ (علیہ السلام) کو یہ خیال گزرنے لگا ان کی رسیاں اور لکڑیاں ان کے جادو کے زور سے دوڑ بھاگ رہی ہیں۔''O---[قرآن کے ان الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ رسیاں اور لاٹھیاں حقیقتاً سانپ نہیں بنی تھیں' بلکہ جادو کے زور سے ایسا محسوس ہوتا تھا' جیسے مسمریزم کے ذریعے سے نظر بندی کر دی جاتی ہے۔ تاہم اس کا اثر یہ ضرور ہوتا ہے کہ عارضی اور وقتی طور پر دیکھنے والوں پر ایک دہشت طاری ہو جاتی ہے' گو شے کی حقیقت تبدیل نہ ہو- دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ جادو کتنا بھی اونچے درجے کا ہو' وہ شے کی حقیقت تبدیل نہیں کر سکتا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۶۷۔ ''پس موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنے دل ہی دل میں ڈر محسوس کیا۔''O---۶۸۔ ''ہم نے فرمایا کچھ خوف نہ کر یقیناً تو ہی غالب اور برتر رہے گا۔''O---۶۹۔ ''اور تیرے دائیں ہاتھ میں جو ہے اسے ڈال دے کہ ان کی تمام کاریگری کو وہ نگل جائے' انہوں نے جو کچھ بنایا ہے یہ صرف جادوگروں کے کرتب ہیں اور جادوگر کہیں سے بھی آئے کامیاب نہیں ہوتا۔''O---۷۰۔ ''اب تو تمام جادوگر سجدے میں گر پڑے اور پکار اٹھے کہ ہم تو ہارون اور موسیٰ (علیہ السلام) کے رب پر ایمان لائے۔''O---۷۱۔ ''فرعون کہنے لگا کہ کیا میری اجازت سے پہلے ہی تم اس پر ایمان لے آئے؟ یقیناً یہی تمہارا وہ بڑا بزرگ ہے جس نے تم سب کو جادو سکھایا ہے' (سن لو) میں تمہارے ہاتھ پاؤں الٹے سیدھے کٹوا کر تم سب کو کھجور کے تنوں میں سولی پر لٹکا دوں گا' اور تمہیں پوری طرح معلوم ہو جائے گا کہ ہم میں سے کس کی مار زیادہ سخت اور دیرپا ہے۔''O---۷۲۔ ''انہوں نے جواب دیا کہ ناممکن ہے کہ ہم تجھے ترجیح دیں ان دلیلوں پر جو ہمارے سامنے آ چکیں اور اس اللہ پر جس نے ہمیں پیدا کیا اب تو تو جو کچھ کرنے والا ہے کر گزر' تو جو کچھ بھی حکم چلا سکتا ہے وہ اسی دنیوی زندگی میں ہی ہے۔''O---۷۳۔ ''ہم (اس امید سے) اپنے پروردگار پر ایمان لائے کہ وہ ہماری خطائیں معاف فرما دے اور (خاص کر) جادوگری (کا گناہ) جس پر تم نے ہمیں مجبور کیا' اللہ ہی بہتر اور ہمیشہ باقی رہنے والا ہے۔''O

(سورۃ الشعرآء ۲۶)---۳۴۔ ''فرعون اپنے آس پاس کے سرداروں سے کہنے لگا بھئی یہ تو کوئی بڑا دانا جادوگر ہے۔''O---۳۵۔ ''یہ تو چاہتا ہے کہ اپنے جادو کے زور سے تمہیں تمہاری سرزمین سے ہی نکال دے' بتاؤ اب تم کیا حکم دیتے ہو۔''O---۳۶۔ ''ان سب نے کہا آپ اسے اور اس کے بھائی کو مہلت دیجئے اور تمام شہروں میں ہرکارے بھیج دیجئے۔''O---۳۷۔ ''جو آپ کے پاس ذی علم جادوگروں کو لے آئیں۔''O---۳۸۔ ''پھر ایک مقرر دن کے وعدے پر تمام جادوگر جمع کیے گئے۔''O---۳۹۔ ''اور عام لوگوں سے بھی کہہ دیا گیا کہ تم بھی مجمع میں حاضر ہو جاؤ گے؟''O---۴۰۔ ''تاکہ اگر جادوگر غالب آ جائیں تو ہم ان ہی کی پیروی کریں۔''O---۴۱۔ ''جادوگر آ کر فرعون سے کہنے لگے کہ اگر ہم جیت گئے تو ہمیں کچھ انعام بھی ملے گا؟''O---

Marfat.com

۴۲۔ ''فرعون نے کہا ہاں! (بڑی خوشی سے) بلکہ ایسی صورت میں تم میرے خاص درباری بن جاؤ گے۔'' O---۴۳۔ ''(حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) نے جادوگروں سے فرمایا جو کچھ تمہیں ڈالنا ہے ڈال دو۔'' O---۴۴۔ ''انہوں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں ڈال دیں اور کہنے لگے عزت فرعون کی قسم! ہم یقیناً غالب ہی رہیں گے۔'' O---۴۵۔ ''اب (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) نے بھی اپنی لاٹھی میدان میں ڈال دی جس نے اسی وقت ان کے جھوٹ موٹ کے کرتب کو نگلنا شروع کر دیا۔'' O---۴۶۔ ''یہ دیکھتے ہی جادوگر بے اختیار سجدے میں گر گئے۔'' O---۴۷۔ ''اور انہوں نے صاف کہہ دیا کہ ہم تو اللہ رب العالمین پر ایمان لائے۔'' O---۴۸۔ ''یعنی موسیٰ (علیہ السلام) اور ہارون کے رب پر۔'' O---۴۹۔ ''فرعون نے کہا کہ میری اجازت سے پہلے تم اس پر ایمان لے آئے؟ یقیناً یہی تمہارا وہ بڑا (سردار) ہے جس نے تم سب کو جادو سکھایا ہے' سو تمہیں ابھی ابھی معلوم ہو جائے گا' قسم ہے میں ابھی تمہارے ہاتھ پاؤں الٹے طور پر کاٹ دوں گا اور تم سب کو سولی پر لٹکا دوں گا۔'' O---۵۰۔ ''انہوں نے کہا کوئی حرج نہیں' ہم تو اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں ہی۔'' O

(**سورۃ القصص** ۲۸)---۳۶۔ ''پس جب ان کے پاس موسیٰ (علیہ السلام) ہمارے دیئے ہوئے کھلے معجزے لے کر پہنچے تو وہ کہنے لگے یہ تو صرف گھڑا گھڑایا جادو ہے ہم نے اپنے اگلے باپ دادوں کے زمانہ میں کبھی یہ نہیں سنا۔'' O---۴۸۔ ''پھر جب ان کے پاس ہماری طرف سے حق آ پہنچا تو کہتے ہیں کہ یہ وہ کیوں نہیں دیا گیا جیسے دیئے گئے تھے موسیٰ (علیہ السلام) اچھا تو کیا موسیٰ (علیہ السلام) کو جو کچھ دیا گیا تھا اس کے ساتھ لوگوں نے کفر نہیں کیا تھا' صاف کہا تھا کہ یہ دونوں جادوگر ہیں جو ایک دوسرے کے مددگار ہیں اور ہم تو ان سب کے منکر ہیں۔'' O

(**سورۃ سبا** ۳۴)---۴۳۔ ''اور جب ان کے سامنے ہماری صاف صاف آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ ایسا شخص ہے جو تمہیں تمہارے باپ دادا کے معبودوں سے روک دینا چاہتا ہے (اس کے سوا کوئی بات نہیں)' اور کہتے ہیں کہ یہ تو گھڑا ہوا جھوٹ ہے اور حق ان کے پاس آ چکا پھر بھی کافر یہی کہتے رہے کہ یہ تو کھلا ہوا جادو ہے۔'' O

(**سورۃ الاحقاف** ۴۶)---۷۔ ''اور انہیں جب ہماری واضح آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو منکر لوگ سچی بات کو جب کہ ان کے پاس آ چکی کہہ دیتے ہیں کہ یہ تو صریح جادو ہے۔'' O

(**سورۃ الذٰریٰت** ۵۱)---۵۲۔ ''اسی طرح جو لوگ ان سے پہلے گزرے ہیں ان کے پاس جو بھی رسول آیا انہوں نے کہہ دیا کہ یا تو یہ جادوگر ہے یا دیوانہ ہے۔'' O

(**سورۃ الطور** ۵۲)---۱۱۔ ''اس دن جھٹلانے والوں کی (پوری) خرابی ہے۔'' O---۱۲۔ ''جو اپنی بیہودہ گوئی میں اچھل کود کر رہے ہیں۔'' O---۱۳۔ ''جس دن وہ دھکے دے دے کر آتش جہنم کی طرف لائے جائیں گے۔'' O---۱۴۔ ''یہی وہ آتش دوزخ ہے جسے تم جھوٹ بتلاتے تھے۔'' O---۱۵۔ ''(اب بتاؤ) کیا یہ جادو ہے؟ یا تم دیکھتے ہی نہیں ہو۔'' O

(**سورۃ الصف** ۶۱)---۶۔ ''اور جب مریم کے بیٹے عیسیٰ نے کہا اے (میری قوم) بنی اسرائیل! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں مجھ سے پہلے کی کتاب تورات کی تصدیق کرنے والا ہوں اور اپنے بعد میں آنے والے ایک رسول کی میں تمہیں خوشخبری سنانے والا ہوں جن کا نام احمد ہے۔ پھر جب وہ ان کے پاس کھلی دلیلیں لائے تو یہ کہنے لگے' یہ تو کھلا جادو ہے۔'' O [یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیش کردہ معجزات کو جادو سے تعبیر کیا] جس طرح گزشتہ قومیں بھی اپنے پیغمبروں کو اسی طرح کہتی رہی ہیں۔ بعض نے اس سے مراد نبی ﷺ لیے ہیں اور قالوا کا فاعل کفار مکہ کو بنایا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)] ۷۔ ''اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا اور اس کا تخت حکومت پانی پر تھا۔ تاکہ تمہیں آزمائے کہ تم میں کون زیادہ عمدہ عمل کرتا ہے اور اگر آپ کہیں کہ تم موت کے بعد اٹھائے جاؤ گے تو کافر ضرور کہہ دیں گے یہ تو محض صاف جادو ہے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۲' مضمون: کائنات]

(**سورۃ الفلق** ۱۱۳)---یثرب کے یہودیوں کے روز اول سے ہی جو بلاوجہ عداوت اور حسد حضور ﷺ کی ذات اقدس کے ساتھ تھی اس کی تفصیلات کئی مقامات پر آپ پڑھ چکے ہیں' جیسے جیسے اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کی شان کو بلند کرتا۔ فتوحات کے دروازے کھلتے جاتے' ایسے ایسے ہی ان کی عداوت کے شعلے بھڑکنے لگتے ۔ ۷ھ میں جب حدیبیہ سے حضور بخیریت واپس تشریف لائے تو خیبر کے یہودیوں کا ایک وفد مدینہ کے ایک مشہور جادوگر لبید ابن اعصم کے پاس آیا۔ بعض مورخین نے اسے یہودی کہا ہے لیکن یہ درحقیقت انصار کے ایک قبیلہ بنی زریق کا ایک فرد تھا۔ ممکن ہے اس نے یہودی مذہب اختیار کر لیا ہو۔ اس لئے اسے یہودی کہا گیا ہو۔ خیبر کے وفد نے آ کر اس کے سامنے اپنی بپتا بیان کی اور کہا کہ مکہ کے اس قریشی نے یہاں آ کر ہماری عزت خاک میں ملا دی ہے ہم نے سیاسی طور پر ان کو ناکام بنانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی' سازشیں کیں' منصوبے بنائے' مشرک قبائل کو ان کے خلاف بھڑکایا' لیکن ناکام رہے تیرے اس کے علاوہ ہمارے ہاں جتنے ماہر جادوگر تھے' انہوں نے بھی بڑے بڑے جتن کیے' بڑی زور آزمائی کی' لیکن نتیجہ کچھ نہ نکلا ہمارے اس علاقہ میں تمہارے سحر کی دھوم مچی

Marfat.com

ہوئی ہے ہر طرف سے مایوس ہو کر ہم تیرے پاس آئے ہیں اگر تو ہماری امداد کرے تو یہ مشکل آسان ہو سکتی ہے انہوں نے اس کی خدمت میں بھاری نذرانہ بھی پیش کیا چنانچہ اس نے حامی بھر لی۔ ایک یہودی لڑکا حضور ﷺ کی خدمت میں رہا کرتا تھا کسی طرح ورغلا کر اس سے حضور کی کنگھی کا ایک ٹکڑا اور چند موئے مبارک حاصل کر لئے۔ اس نے اس کی بیٹیوں نے جو اس فن میں اپنے باپ سے بھی دو قدم آگے تھیں' جادو کیا اور ان چیزوں کو تر کھجور کے خوشے کے غلاف میں رکھ کر بنی زریق کے ایک کنویں کی تہہ میں ایک بھاری پتھر کے نیچے دبا دیا۔ اس کنویں کا نام ''درزوان'' یا ''ذی اروان'' بتایا جاتا ہے بعض نے اس کام نام بر اریس بھی لکھا ہے۔

چھ ماہ گزرنے کے بعد معمولی معمولی اثر ظاہر ہونے لگا آخری چالیس دن زیادہ تکلیف کے تھے ان میں سے بھی آخری تین دن تکلیف اپنی نہایت کو پہنچ گئی۔ اس جادو سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کس قسم کی تکلف محسوس ہوتی تھی۔ اس کے بارے میں بھی تصریحات موجود ہیں علامہ سیوطی لکھتے ہیں یعنی حضور کی طبیعت گھٹنے لگی۔ نقاہت بڑھنے لگی لیکن بظاہر اس کی کوئی وجہ معلوم نہ ہوتی۔

علامہ آلوسی لکھتے ہیں یعنی ایسا کام جو نہ کیا ہوتا' اس کے بارے میں حضور کو خیال ہوتا کہ کر لیا گیا ہے۔

کتب حدیث میں اس جادو کے اثرات کے بارے میں جتنی روایات ملتی ہیں ان کا یہی نچوڑ ہے کہ جسمانی طور پر نقاہت و کمزوری محسوس ہوتی' لیکن ایسی کوئی ضعیف سے ضعیف روایت بھی موجود نہیں جس سے یہ پتہ چلتا ہو کہ فرائض نبوت کی ادائیگی میں کبھی بال برابر فرق آیا ہو کبھی ایسا نہیں ہوا کہ نماز کے ارکان میں تقدیم و تاخیر سرزد ہوئی ہو یا تلاوت قرآن کے وقت نسیان طاری ہو گیا ہو یا مملکت اسلامیہ کی توسیع اور استحکام یا اسلام کی تبلیغ میں کوئی معمولی سا رخنہ بھی پیدا ہوا ہو۔

جب تکلیف زیادہ بڑھی تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بارگاہ الٰہی میں دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے۔ اسی رات حضور کو خواب میں حقیقت حال سے آگاہ فرما دیا گیا۔ چنانچہ حضور نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کو بتایا کہ اے عائشہ میں نے اپنے رب سے جس بات کے بارے میں دریافت کیا تھا' میرے خدا نے مجھے اس کے متعلق بتا دیا ہے۔ حضرت عائشہ نے عرض کی یا رسول اللہ کیا بتایا گیا ہے۔ ارشاد ہوا کہ رات کو خواب میں دو آدمی میرے پاس آئے۔ ایک میرے سرہانے بیٹھ گیا اور دوسرا پاؤں کے نزدیک۔ (بعض روایات میں وہ جبرائیل اور میکائیل تھے) ایک نے دوسرے سے پوچھا ''انہیں تکلیف کیا ہے'' دوسرے نے جواب دیا ''انہیں جادو کیا گیا ہے''۔ پوچھا: کس نے کیا ہے؟ جواب ملا: ''لبید ابن اعصم نے''۔ پوچھا: کس چیز میں۔ بتایا: ''کنگھی کے ایک ٹکڑے کو اور چند بالوں کے نر کھجور کے خوشہ کے پردے میں رکھ کر''۔ پوچھا کہاں رکھا ہے؟ بتایا: ذی اروان کے کنوئیں کی تہہ میں ایک پتھر کے نیچے''۔ پوچھا: اب کیا کرنا چاہئے۔ بتایا: ''اس کنویں کا سارا پانی نکال دیا جائے پھر اس پتھر کے نیچے سے ان چیزوں کو نکالا جائے''۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فوراً حضرت سیدنا علی، عمار ابن یاسر اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہم کو اس مقصد کے لئے اس کنویں کی طرف بھیجا انہوں نے پانی نکال کر اس کنویں کو خشک کر دیا اتنے میں حضور خود بھی وہاں تشریف لے گئے پتھر کو اٹھایا تو اس کے نیچے سے وہ غلاف نکلا اسے کھولا تو اس کے اندر کنگھی کا ایک ٹکڑا' چند بال جو تانت کے ایک ٹکڑے میں بندھے ہوئے تھے اور اس تانت میں گیارہ گیارہ گرہیں لگی ہوئی تھیں اسی اثنا میں حضرت جبرائیل حاضر ہوئے اور دو سورتیں (فلق اور والناس) پڑھ کر سنائیں اور عرض کیا کہ ''آپ ان سورتوں کی ایک ایک آیت پڑھتے جائیں اور ایک ایک گرہ کھولتے جائیں اور ایک ایک سوئی نکالتے جائیں''۔ چنانچہ دونوں سورتوں کی گیارہ آیتیں پڑھی گئیں۔ ان کی تلاوت سے گیارہ گرہیں کھلیں اور ساری سوئیاں نکل گئیں۔ اس طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طبیعت ہشاش بشاش ہو گئی اور جادو کا سارا اثر زائل ہو گیا۔ صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اجازت ہو تو اس خبیث کا سر قلم کر دیا جائے حضرت سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ترجمہ ''مجھے تو اللہ تعالیٰ نے شفا بخش دی ہے' میں اپنے لئے لوگوں میں فتنہ کی آگ بھڑکانا نہیں چاہتا''۔ سبحان اللہ رحمۃ للعالمین کی کیا شان ہے اپنی ذات کے لئے اپنی جان کے دشمنوں سے بھی کبھی انتقام نہیں لیا (تفسیر از ضیاء القرآن)]

جاہ طلبی

(سورۃ یوسف ۱۲) ۔۔۔ ۵۴۔ بادشاہ نے کہا اسے میرے پاس لاؤ کہ میں اسے اپنے خاص کاموں کے لئے مقرر کر لوں۔ پھر جب اس سے بات چیت کی تو کہنے لگا کہ آپ ہمارے ہاں آج سے ذی عزت اور امانت دار ہیں۔'' ۵۵۔ (یوسفؑ) نے کہا آپ مجھے ملک کے خزانوں پر مقرر کر دیجئے میں حفاظت کرنے والا اور باخبر ہوں۔'' ۔۔۔ [خزانہ ایسی جگہ کو کہتے ہیں جس میں چیزیں محفوظ کی جاتی ہیں۔ زمین کے خزانوں سے مراد وہ گودام ہیں جہاں غلہ جمع کیا جاتا تھا۔ اس کا انتظام اپنے ہاتھ میں لینے کی خواہش اس لئے ظاہر کی کہ مستقبل قریب میں (خواب کی تعبیر کی رو سے) جو قحط سالی کے ایام آنے والے

Marfat.com

ہیں ان سے نمٹنے کے لئے مناسب انتظامات کئے جاسکیں اور غلے کی معقول مقدار بچا کر رکھی جا سکے۔عام حالات میں اگرچہ عہدہ ومنصب کی طلب جائز نہیں ہے۔لیکن حضرت یوسفؑ کے اس اقدام سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ خاص حالات میں اگر کوئی شخص یہ سمجھتا ہے کہ قوم اور ملک کو جو خطرات درپیش ہیں اور ان سے نمٹنے کی اچھی صلاحیتیں میرے اندر موجود ہیں جو دوسروں میں نہیں ہیں۔تو وہ اپنی اہلیت کے مطابق اس مخصوص عہدے اور منصب کی طلب کر سکتا ہے۔(از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]،[ایک آدمی اگر نیک نیتی سے سمجھے کہ فلاں منصب کا میں اہل ہوں اور دوسروں سے یہ کام اچھی طرح بن نہ پڑے گا تو مسلمانوں کی خیر طلبی اور نفع رسائی کی غرض سے اس کی خواہش یا درخواست کر سکتا ہے اور اگر حسب ضرورت اپنے بعض خصال حسنہ اور اوصاف حمیدہ کا تذکرہ کرنا پڑے تو یہ ناجائز مدح سرائی میں داخل نہیں۔عبدالرحمٰن بن سمرہ کی ایک حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص از خود امارت طلب کرے تو اس کا بار اسی کے کندھوں پر ڈال دیا جاتا ہے (غیبی اعانت مددگار نہیں ہوتی) یہ اس وقت ہے جب طلب کرنا محض نفس پروری اور جاہ پسندی وغیرہ اغراض کی بنا پر ہو۔(از تفسیر شبیر احمد عثمانیؒ)]

جرم وسزا

(سورۃ آل عمران ۳)---۸۶۔''بھلا کیسے ہدایت دے اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو جنہوں نے کفر اختیار کیا بعد ایمان لانے کے جبکہ گواہی دے چکے ہیں وہ کہ بیشک یہ رسول ﷺ سچا ہے۔اور آ چکی ہیں ان کے پاس کھلی نشانیاں اور اللہ تعالیٰ نہیں ہدایت دیتا ان لوگوں کو جو خود پر ظلم کرتے ہیں۔''O---۸۷۔''ان لوگوں کی سزا یہ ہے کہ ہے ان پر لعنت اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں کی اور سب لوگوں کی۔''O---۱۱۶۔''بیشک وہ لوگ جنہوں نے کفر اختیار کیا ہرگز نہ بچا سکیں گے ان کو ان کے مال اور نہ ان کی اولاد اللہ (کی گرفت) سے ذرا بھی اور یہ لوگ دوزخی ہیں، یہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔''O

(سورۃ النساء ۴)---۹۳۔''اور جو کوئی قتل کرے کسی مومن کو قصداً تو اس کی سزا ہے جہنم ہمیشہ رہے گا وہ اس میں اور غضب ہوگا اللہ تعالیٰ کا اس پر اور لعنت ہوگی اس پر اور تیار کر رکھا ہے اس کے لئے عذاب عظیم۔''O

(سورۃ المائدۃ ۵)---۳۳۔''ان لوگوں کی سزا جو اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ سے لڑتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلانے کو دوڑتے ہیں یہ ہے کہ وہ قتل کر دیئے جائیں یا سولی پر چڑھا دیئے جائیں یا ان کے ہاتھ اور پاؤں الٹی طرف سے کاٹ دیئے جائیں یا وہ ملک بدر کئے جائیں۔یہ ان کے لئے دُنیا میں رسوائی ہے، آخرت میں انہیں بڑا عذاب ہوگا۔''O---۳۴۔''سوائے ان کے جو اس سے پہلے کہ تم ان پر قابو پاؤ توبہ کر لیں ہاں! جان لو کہ اللہ تعالیٰ بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر۱۴، مضمون: ڈاکہ زنی]---۶۰۔''کہو! کیا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے ہاں اس سے بھی بری جزا پانے والی بات بتاؤں؟ وہ جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی، غضب کیا اور ان میں سے بعض کو بندر اور سور بنا دیا اور جنہوں نے باغیان خدا کی عبادت کی انہی کا مقام بدترین ہے اور وہی ہموار راہ سے بہت ہی دور بھٹکے ہوئے ہیں۔''O

(سورۃ الانعام ۶)---۱۲۴۔''اور جب ان کے پاس کوئی نشانی آتی ہے تو کہتے ہیں ہم ہرگز نہیں مانیں گے جب تک ہمیں بھی ویسا ہی نہ دیا جائے جیسا اللہ تعالیٰ کے رسولوں کو دیا گیا۔اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ وہ اپنا منصب رسالت کہاں رکھے۔مجرموں کو ان کی فریب کاریوں کے بدلے اللہ تعالیٰ کے ہاں ذلت اور سخت عذاب ملے گا۔''O---۱۴۷۔''پھر اگر وہ تجھے جھٹلا دیں تو کہہ دیجئے! تمہارا رب وسیع رحمت والا ہے۔مگر اس کی سختی مجرم لوگوں سے ہٹائی نہیں جاتی۔''O

(سورۃ الاعراف ۷)---۸۳۔''پھر ہم نے اسے اور اس کے گھرانے کو بچا لیا۔ماسوا اس کی بیوی کے وہ پیچھے رہ جانے والوں میں تھی۔''O---۸۴۔''اور ہم نے ان پر خوب برساؤ کیا۔پھر دیکھ کہ مجرموں کا انجام کیسا ہوا۔''O---[تفصیل کے لئے باب نمبر۴، مضمون: انبیاء ورسل۔حضرت لوطؑ]

(سورۃ الانفال ۸)---۴۸۔''اور جب شیطان نے انہیں ان کے اعمال خوش نما کر کے دکھائے اور کہا۔آج لوگوں میں کوئی بھی تم پر غالب نہیں ہو سکتا اور میں تمہارا رفیق ہوں۔لیکن جب دونوں فوجیں آمنے سامنے ہوئیں تو وہ الٹے پاؤں بھاگ گیا اور کہنے لگا میں تم سے الگ ہوتا ہوں کہ میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے۔''O(تفسیر کیلئے باب ۳، مضمون: شیطان)

(سورۃ التوبہ ۹)---۸۰۔''تو ان کے لیے بخشش مانگ یا نہ مانگ، اگر تو ان کے لیے ستر بار بھی بخشش مانگے گا تو بھی اللہ انہیں نہیں بخشے گا، یہ اس لیے کہ انہوں نے اللہ اور اسکے رسول سے کفر کیا ہے، اور اللہ بدکار لوگوں کو راہ نہیں دکھاتا۔''O---۸۵۔''اور ان کے مال اور ان کی اولاد تجھے حیران نہ کریں۔اللہ تعالیٰ تو صرف یہ چاہتا ہے کہ ان چیزوں سے انہیں دُنیا میں سزا دے اور ان کی جانیں نکلیں اور وہ کافر ہوں۔''O---۱۰۱۔''اور تمہارے اردگرد رہنے والے بدوؤں اور مدینہ کے رہنے والوں میں منافق بھی ہیں جو نفاق پر اڑے بیٹھے ہیں۔تو انہیں نہیں جانتا۔ہم انہیں جانتے ہیں۔ہم انہیں دوبار عذاب دیں گے پھر

Marfat.com

وہ ایک بڑے عذاب کی طرف پھیر دیئے جائیں گے۔" O---۱۰۶۔ "اور بعض دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے حکم کے لئے ڈھیل دی گئی ہے کہ چاہے تو انہیں عذاب دے اور چاہے تو ان کی توبہ قبول کرے اور اللہ تعالیٰ علم والا حکمت والا ہے۔" O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: صحابہ کرامؓ، آیت نمبر ۱۱۸]---۱۱۴۔ "اور ابراہیمؑ کا اپنے باپ کے لئے بخشش کی دُعا مانگنا صرف اس وعدے کی وجہ سے تھا جو اس نے اس سے کر لیا تھا۔ پھر جب اس پر واضح ہو گیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے تو وہ اس سے بے تعلق ہو گیا۔ ابراہیمؑ بیشک نرم دل اور بردبار تھا۔" O---[حضرت ابراہیمؑ کے استغفار کو قرآن میں پڑھ کر بعض صحابہ کرامؓ کے دلوں میں خیال آیا کہ ہم بھی اپنے مشرک والدین کے حق میں استغفار کریں۔ اس کا جواب حق تعالیٰ نے دیا کہ ابراہیمؑ نے وعدہ کی بنا پر صرف اس وقت تک اپنے باپ کے لئے استغفار کیا جب تک یقینی طور سے یہ واضح نہیں ہوا تھا کہ اسے کفر و شرک اور خدا دشمنی پر مرنا ہے۔ کیونکہ مرنے سے پہلے احتمال تھا کہ توبہ کر کے مسلمان ہو جائے اور بخشا جائے۔ پھر جب کفر و شرک پر خاتمہ ہونے سے صاف کھل گیا کہ وہ حق کی دشمنی سے باز آنے والا نہیں تو ابراہیمؑ اس سے بالکل بیزار ہو گئے اور دُعا و استغفار ترک کر دیا۔ پہلے نرم دلی اور شفقت سے دُعا کرتے تھے۔ جب توبہ و رجوع کے احتمالات منقطع ہو گئے تو آپؑ نے اس کی خیر خواہی سے ہاتھ اٹھا لیا۔ اور حادثہ کو پیغمبرانہ صبر و تحمل سے برداشت کیا۔ حدیث میں ہے کہ محشر میں ابراہیمؑ عرض کریں گے کہ خداوند تیرا وعدہ ہے کہ مجھے رسوا نہ کرے گا۔ مگر اس سے زیادہ کیا رسوائی ہوگی کہ آج میرا باپ سب کے سامنے دوزخ میں پھینکا جائے۔ اسی وقت ان کے باپ کی صورت مسخ ہو کر ضبع کی سی ہو جائے گی اور فرشتے گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیں گے۔ (از تفسیر مولانا شبیر احمد عثمانیؒ)]

(**سورۃ یونس ۱۰**)---۴۔ "اسی کی طرف تم سب کی واپسی ہوگی یہ اللہ تعالیٰ کا سچا وعدہ ہے۔ وہی خلقت کو شروع کرتا ہے پھر اسے دہرائے گا تا کہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور درست عمل کرتے ہیں انصاف کے مطابق پورا بدلہ دے اور کافروں کے لئے ان کے کفر کے سبب کھولتا ہوا مشروب اور دردناک عذاب ہو گا۔" O---۱۷۔ "مگر اس سے بڑا ظالم کون ہے جس نے اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھوٹ گھڑا یا اس کی آیتوں کو جھٹلایا۔ بیشک مجرم لوگ کامیاب نہیں ہوں گے۔" O

(**سورۃ ھود ۱۱**)---۴۵۔ "اور نوحؑ نے اپنے رب کو پکارا اور کہا "میرے رب! میرا بیٹا میرے گھرانے میں سے ہے اور تیرا وعدہ سچا ہے اور تو حاکموں کا بڑا حاکم ہے۔" O---۴۶۔ "اس نے کہا "نوحؑ! وہ تیرے گھرانے میں سے نہیں، اس کا عمل نادرست تھا، پس مجھ سے وہ نہ مانگ جس کا تجھے علم نہیں، میں تجھے نصیحت کرتا ہوں کہ تو کہیں نادانوں میں نہ ہو جائے۔" O---۷۶۔ "ابراہیم! اس بات کو چھوڑ، تیرے رب کا حکم پہنچ چکا ہے اور ان پر نہ لوٹنے والا عذاب آنے والا ہے۔" O

(**سورۃ الرعد ۱۳**)---۱۸۔ "جن لوگوں نے اپنے رب کے حکم کی بجا آوری کی ان کے لیے بھلائی ہے اور جن لوگوں نے اس کی حکم برداری نہ کی اگر ان کے لیے زمین میں جو کچھ ہے سب کچھ ہو اور اسی کے ساتھ ویسا ہی اور بھی ہو تو وہ سب کچھ اپنے بدلے میں دے دیں۔ یہی ہے جن کے لیے برا حساب ہے اور جن کا ٹھکانہ جہنم ہے جو بہت بری جگہ ہے۔" O

(**سورۃ ابراہیم ۱۴**)---۴۹۔ "آپ اس دن گناہ گاروں کو دیکھیں گے کہ زنجیروں میں ملے جلے ایک جگہ جکڑے ہوئے ہوں گے۔" O---۵۰۔ "ان کے لباس گندھک کے ہوں گے اور آگ ان کے چہروں پر بھی چڑھی ہوئی ہو گی۔" O

(**سورۃ الکہف ۱۸**)---۲۔ "بلکہ ہر طرح سے ٹھیک ٹھاک رکھا تا کہ اپنے پاس کی سخت سزا سے ہوشیار کر دے اور ایمان لانے اور نیک عمل کرنے والوں کو خوشخبریاں سنا دے کہ ان کے لیے بہترین بدلہ ہیں۔" O---۵۳۔ "اور گنہگار جہنم کو دیکھ کر سمجھ لیں گے کہ وہ اسی میں جھونکے جانے والے ہیں لیکن اس سے بچنے کی جگہ نہ پائیں گے۔" O

احادیث مبارکہ:

☆ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا جس وقت یہ آیت نازل ہوئی اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈراؤ۔ نبی کریم ﷺ نے قریش کو بلایا اور بلانے میں تعمیم اور تخصیص کی۔ فرمایا اے بنو کعب بن لوئی اپنی جانوں کو آگ سے چھڑا لو، اے بنو مرہ بن کعب اپنے نفسوں کو آگ سے بچا لو، اے بنو عبد الشمس اپنی جانوں کو آگ سے بچا لو، اے بنو عبد مناف اپنی جانوں کو آگ سے چھڑا لو، اے بنو عبد المطلب اپنے نفسوں کو آگ سے بچا لو، اے فاطمہؓ اپنی جان کو آگ سے خلاصی دے لے میں تیرے لیے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں سوائے حق قرابت کے جس کو اس کی تری کے ساتھ تر کرتا ہوں۔ (مسلم)۔ متفق علیہ میں ہے اے قریش کی جماعت اپنی جانوں کو خرید لو میں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے کوئی چیز تم سے دور نہیں کر سکتا اے بنو عبد مناف میں اللہ تعالیٰ سے کچھ بھی تمہیں کفایت نہیں کر سکتا۔ اے عباس بن عبد المطلب اللہ کے ہاں میں تمہارے کچھ کام نہیں آ سکتا۔ اے صفیہؓ رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی اللہ کے ہاں میں تمہارے کچھ کام نہیں آ سکتا۔ اے فاطمہؓ بنت محمد ﷺ میرے مال سے تو جس قدر چاہے مجھ سے سوال کرے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں میں تمہارے کچھ کام نہیں

Marfat.com

آ سکتا۔

☆ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہا قریش کو مخزومی عورت کے واقعہ نے سخت فکر میں ڈالا جس نے چوری کی تھی۔ کہنے لگے کہ اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کون گفتگو کرے پھر کہنے لگے اسامہ بن زید جو رسول اللہ ﷺ کے پیارے ہیں۔ وہی جرأت کر سکتا ہے۔ اسامہ نے آپ ﷺ کے ساتھ کلام کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو اللہ کی حدوں کی سفارش کرتا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور فرمایا پہلے لوگوں کو اس بات نے ہلاک کر دیا کہ جب کوئی معزز آدمی چوری کرتا اس کو چھوڑ دیتے اور جب کوئی غریب چوری کرتا اس پر حد قائم کرتے۔ اور اللہ کی قسم! اگر فاطمہؓ بنت محمد چوری کرے میں اس کا ہاتھ کاٹ دوں۔ (احادیث از دستور القرآن صفحہ نمبر ۱۲۹۱ مؤلفہ محمد شریف چوہدری۔)

جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے

(**سورۃ یوسف ۱۲**)---۱۵۔ ''پھر جب اسے لے چلے اور سب نے مل کر ٹھان لیا کہ اسے غیر آباد گہرے کنویں کی تہ میں پھینک دیں۔ ہم نے یوسفؑ کی طرف وحی کی کہ یقیناً (وقت آ رہا ہے کہ) تو انہیں ماجرا کی خبر اس حال میں دے گا کہ وہ جانتے ہی نہ ہوں۔''O---۱۹۔ ''اور ایک قافلہ آیا اور انہوں نے اپنے پانی لانے والے کو بھیجا۔ اس نے اپنا ڈول لٹکایا۔ کہنے لگا واہ واہ خوشی کی بات ہے یہ تو ایک لڑکا ہے۔ انہوں نے اسے مال تجارت قرار دے کر چھپا دیا۔ اور اللہ تعالیٰ اس سے باخبر تھا جو وہ کر رہے تھے۔''O---۲۱۔ ''مصر والوں میں سے جس نے اسے خریدا تھا اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ اسے بہت عزت و احترام کے ساتھ رکھو۔ بہت ممکن ہے کہ یہ ہمیں فائدہ پہنچائے یا اسے ہم اپنا بیٹا ہی بنا لیں۔ یوں ہم نے مصر کی سرزمین میں یوسفؑ کا قدم جما دیا کہ ہم اسے خواب کی تعبیر کا کچھ علم سکھا دیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے ارادے پر غالب ہے۔ لیکن اکثر لوگ بے علم ہوتے ہیں۔''O (تفصیل کیلئے باب ۴، مضمون: حضرت یوسف)

مشاہدات:۔ تقریباً ۶۵-۱۹۶۴ء کا واقعہ ہے کہ میں مختلف منڈیوں میں مختلف کاروبار آزمائشی طور پر کر رہا تھا۔ چاول کے کاروبار پر گورنمنٹ کی اجارہ داری تھی جس سے مجھے سخت نفرت تھی اور اس لیے میں نے یہ اپنا جدی کاروبار چھوڑا ہوا تھا۔ میں نے کئی اور کاروبار آزمائے مگر مجھے پسند نہ آئے۔ مجبوراً یہ فیصلہ کیا کہ ایک منڈی میں ایک صاحب جو گورنمنٹ کے ساتھ یہ کام کر رہے تھے ان کے ساتھ شراکت کر کے یہ کاروبار کر لوں۔ ان کے ساتھ شراکت نامہ کی شرائط طے کرتے ہوئے سمجھوتہ نہ ہو سکا کیونکہ وہ صاحب کہتے تھے کہ گورنمنٹ سے، بنک یا عام لین دین کے لیے مجھے پاور آف اٹارنی دیا جائے لیکن میں انہیں پاور آف اٹارنی دینے کو تیار نہ تھا۔ ویسے تو یہ صاحب باریش اور نمازی بھی تھے لیکن میرا دل ان پر مطمئن نہیں ہوتا تھا۔ میں نے اس منڈی میں ایک چاول کے کارخانہ والوں سے چاول چھڑائی کی شرائط طے کر کے کام شروع کر دیا۔ اس کارخانہ میں جن صاحب سے میری شراکت کی شرائط طے نہیں ہوئیں تھیں کے برادر نسبتی ۱/۲ کے حصے دار تھے اور بقیہ ۱/۲ میں ان کے ایک ہم مسلک حصہ دار تھے۔ اس لیے ان صاحب نے بھی یہیں اپنا کاروبار اپنے برادر نسبتی کے ساتھ مل کر شروع کر دیا۔ ایک بارک برائے چاول میرے پاس تھی اور ایک بارک ان کے پاس۔ لیکن یہ صاحب اس کارخانہ کو اپنا ہی کارخانہ سمجھتے اور اپنی اجارہ داری بنا رکھی تھی۔ والدصاحب اس وقت حیات تھے اور وہ مشینوں کو خود سیٹ کرتے تھے اس بات پر یہ صاحب بہت بگڑتے تھے۔ اور اس بات پر اکثر لڑائی جھگڑا کرتے رہتے تھے۔ ایک دن وہ صاحب آئے تو ہم نے بارک میں تیل والا چولہا جلا رکھا تھا جس پر ہم سالن گرم کر رہے تھے تو انہوں نے اس بات پر پھر جھگڑنا شروع کر دیا کہ یہاں چولھا کیوں جلا رکھا ہے۔ ہم نے کہا کہ یہاں کون سا ڈسٹمپر ہوا ہے جو خراب ہو جائے گا لیکن یہ صاحب کچھ زیادہ ہی بگڑنے لگے۔ میں نے کہا دیکھو بھائی میں اس منڈی میں یہ کاروبار تجرباتی طور پر کر رہا ہوں۔ میں بفضل تعالیٰ اس طرح کا کارخانہ خود ایک ماہ میں لگا سکتا ہوں۔ آپ برائے مہربانی مجھ سے بات چیت نہ کیا کریں نہ ہی آپ کو اس کا حق پہنچتا ہے۔ آپ کے برادر نسبتی اور ان کے فرقہ بند بھائی آپ سے میری زیادہ عزت کرتے ہیں انہوں نے مجھے کبھی کسی بات پر نہیں روکا تو آپ کون ہوتے ہیں مجھ سے جھگڑا کرنے والے۔ خدا کی قدرت دو چار روز بعد ہی یہ جھگڑالو صاحب اپنے برادر نسبتی سے کسی حساب کتاب کے سلسلہ میں الجھ پڑے اور ایک لکڑی اٹھا کر ان کے سر پر دے ماری۔ لکڑی کچھ زیادہ ہی وزنی تھی اور وہ صاحب وہیں ڈھیر ہو گئے۔ اب اس واقعہ پر کئی دفعہ غور کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ میری زندگی ابھی باقی تھی جو ان صاحب سے شراکت نہ کی۔ یہ جو بغیر شراکت کے مجھ سے کئی بار الجھے اگر میری شراکت ہوتی تو لکڑی مجھ پر برستی لیکن خدا تعالیٰ نے مجھ پر اور میرے بچوں پر (جو کہ اس وقت چھوٹے چھوٹے تھے) بڑی مہربانی کی۔

جلاوطن

(**سورۃ البقرۃ ۲**)---۸۵۔ ''لیکن پھر بھی تم نے آپس میں قتل کیا اور آپس کے ایک فرقے کو جلاوطن بھی کیا اور گناہ اور زیادتی کے کاموں میں ان کے خلاف

Marfat.com

دوسرے کی طرفداری کی، ہاں جب وہ قیدی ہو کر تمہارے پاس آئے تو تم نے ان کے فدیے دیئے' لیکن ان کا نکالنا جو تم پر حرام تھا (اس کا کچھ خیال نہ کیا) کیا بعض احکام پر ایمان رکھتے ہو اور بعض کے ساتھ کفر کرتے ہو؟ تم میں سے جو بھی ایسا کرے' اس کی سزا اس کے سوا کیا ہو کہ دنیا میں رسوائی اور قیامت کے دن سخت عذاب کی مار' اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے بے خبر نہیں۔" O ---۱۹۱۔ "انہیں مارو جہاں بھی پاؤ اور انہیں نکالو جہاں سے انہوں نے تمہیں نکالا ہے اور (سنو) فتنہ قتل سے زیادہ سخت ہے اور مسجد حرام کے پاس ان سے لڑائی نہ کرو جب تک کہ یہ خود تم سے نہ لڑیں' اگر یہ تم سے لڑیں تو تم بھی انہیں مارو کافروں کا بدلہ یہی ہے۔" O ---۲۴۶۔ "کیا آپ نے (حضرت) موسیٰ کے بعد والی بنی اسرائیل کی جماعت کو نہیں دیکھا جب کہ انہوں نے اپنے پیغمبر سے کہا کہ کسی کو ہمارا بادشاہ بنا دیجئے تا کہ ہم اللہ کی راہ میں جہاد کریں۔ پیغمبر نے کہا کہ ممکن ہے جہاد فرض ہو جانے کے بعد تم جہاد نہ کرو' انہوں نے کہا بھلا ہم اللہ کی راہ میں جہاد کیوں نہ کریں گے؟ ہم تو اپنے گھروں سے اجاڑے گئے ہیں اور بچوں سے دور کر دیئے گئے ہیں۔ پھر جب ان پر جہاد فرض ہوا تو سوائے تھوڑے سے لوگوں کے سب پھر گئے اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔" O

(سورۃ آل عمران ۳) ---۱۹۵۔ "پس ان کے رب نے ان کی دعا قبول فرمالی کہ تم میں سے کسی کام کرنے والے کے کام کو خواہ وہ مرد ہو یا عورت میں ہرگز ضائع نہیں کرتا' تم آپس میں ایک دوسرے کے ہم جنس ہو' اس لئے وہ لوگ جنہوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکال دیئے گئے اور جنہیں میری راہ میں ایذا دی گئی اور جنہوں نے جہاد کیا اور شہید کیے گئے' میں ضرور ضرور ان کی برائیاں ان سے دور کر دوں گا اور بالیقین انہیں ان جنتوں میں لے جاؤں گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں' یہ ہے ثواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور اللہ تعالیٰ ہی کے پاس بہترین ثواب ہے۔" O

(سورۃ ابراہیم ۱۴) ---۱۳۔ "کافروں نے اپنے رسولوں سے کہا کہ ہم تمہیں ملک بدر کر دیں گے یا تم پھر سے ہمارے مذہب میں لوٹ آؤ۔ تو ان کے پروردگار نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ ہم ان ظالموں کو ہی غارت کر دیں گے۔" O ---۱۴۔ "اور ان کے بعد ہم خود تمہیں اس زمین میں بسائیں گے۔ یہ ہے ان کے لیے جو میرے سامنے کھڑے ہونے کا ڈر رکھیں اور میری وعید سے خوفزدہ رہیں۔" O

(سورۃ الحج ۲۲) ---۳۹۔ "جن (مسلمانوں سے (کافر) جنگ کر رہے ہیں انہیں بھی مقابلے کی اجازت دی جاتی ہے کیونکہ وہ مظلوم ہیں۔ بیشک ان کی مدد پر اللہ قادر ہے۔" O ---۴۰۔ "یہ وہ ہیں جنہیں ناحق اپنے گھروں سے نکالا گیا' صرف ان کے اس قول پر کہ ہمارا پروردگار فقط اللہ ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کو آپس میں ایک دوسرے سے نہ ہٹاتا رہتا تو عبادت خانے اور گرجے اور مسجدیں اور یہودیوں کے معبد اور وہ مسجدیں بھی ڈھا دی جاتیں جہاں اللہ کا نام بہ کثرت لیا جاتا ہے۔ جو اللہ کی مدد کرے گا اللہ بھی ضرور اس کی مدد کرے گا۔ بیشک اللہ تعالیٰ بڑی قوتوں والا بڑے غلبے والا ہے۔" O

(سورۃ الحشر ۵۹) ---۲۔ "وہی ہے جس نے اہل کتاب میں سے کافروں کو ان کے گھروں سے پہلے حشر کے وقت نکالا' تمہارا گمان (بھی) نہ تھا کہ وہ نکلیں گے اور وہ خود (بھی) سمجھ رہے تھے کہ ان کے (سنگین) قلعے انہیں اللہ تعالیٰ (کے عذاب) سے بچا لیں گے پس ان پر اللہ تعالیٰ (کا عذاب) ایسی جگہ سے آپڑا کہ انہیں گمان بھی نہ تھا اور ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے رعب ڈال دیا وہ اپنے گھروں کو اپنے ہی ہاتھوں اجاڑ رہے تھے اور مسلمانوں کے ہاتھوں (برباد کروا رہے تھے) پس اے آنکھوں والو! عبرت حاصل کرو۔" O ---۳۔ "اور اگر اللہ تعالیٰ نے ان پر جلاوطنی کو مقدر نہ کر دیا ہوتا' تو یقیناً انہیں دنیا ہی میں عذاب دیتا' اور آخرت میں (تو) ان کے لیے آگ کا عذاب ہے ہی۔" O ---۸۔ "(فی کا مال) ان مہاجر مسکینوں کے لیے ہے جو اپنے گھروں سے اور اپنے مالوں سے نکال دیئے گئے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رضامندی کے طلب گار ہیں اور اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں یہی راست باز لوگ ہیں۔" O ---۱۱۔ "کیا تو نے منافقین کو نہ دیکھا؟ کہ اپنے اہل کتاب کافر بھائیوں سے کہتے ہیں اگر تم جلاوطن کیے گئے تو ضرور بالضرور ہم بھی تمہارے ساتھ نکل کھڑے ہوں گے اور تمہارے بارے میں ہم کبھی بھی کسی کی بات نہ مانیں گے اور اگر تم سے جنگ کی جائے گی تو بخدا ہم تمہاری مدد کریں گے' لیکن اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ یہ قطعاً جھوٹے ہیں۔" O ---۱۲۔ "اگر وہ جلاوطن کیے گئے تو یہ ان کے ساتھ نہ جائیں گے اور اگر ان سے جنگ کی گئی تو یہ ان کی مدد (بھی) نہ کریں گے اور اگر (بالفرض) مدد پر آ بھی گئے تو پیٹھ پھیر کر (بھاگ کھڑے) ہوں گے پھر مدد نہ کیے جائیں گے۔" O

(سورۃ الممتحنۃ ۶۰) ---۱۔ "اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! میرے اور (خود) اپنے دشمنوں کو اپنا دوست نہ بناؤ' تم تو دوستی سے ان کی طرف پیغام بھیجتے ہو اور وہ اس حق کے ساتھ جو تمہارے پاس آ چکا ہے کفر کرتے ہیں' پیغمبر کو اور خود تمہیں بھی محض اس وجہ سے جلاوطن کرتے ہیں کہ تم اپنے رب پر ایمان رکھتے ہو' اگر تم میری راہ میں جہاد کیلئے اور میری رضامندی کی طلب میں نکلتے ہو (تو ان سے دوستیاں نہ کرو) تم ان کے پاس محبت کا پیغام پوشیدہ پوشیدہ بھیجتے ہو اور مجھے خوب معلوم ہے جو تم نے چھپایا اور وہ بھی جو تم نے ظاہر کیا' تم میں سے جو بھی اس کام کو کرے گا وہ یقیناً راہ راست سے بہک جائیگا۔" O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: کفار سے دوستی) ---۸۔ "جن لوگوں نے تم سے دین کے بارے میں لڑائی نہیں لڑی اور تمہیں جلاوطن نہیں کیا ان کے ساتھ سلوک و احسان کرنے اور منصفانہ بھلے برتاؤ کرنے سے اللہ تعالیٰ تمہیں نہیں روکتا' بلکہ اللہ تعالیٰ تو انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔" O (تفسیر کیلئے باب ۹، مضمون: دین)

Marfat.com

---۹۔ ''اللہ تعالیٰ تمہیں صرف ان لوگوں کی محبت سے روکتا ہے جنہوں نے تم سے دین کے بارے میں لڑائیاں لڑیں اور تمہیں دیس نکالے دیئے اور دیس نکالا دینے والوں کی مدد کی جو لوگ ایسے کفار سے محبت کریں وہ (قطعاً) ظالم ہیں۔''O

جنّات کا علمِ غیب

(سورۃ سبا ۳۴)---۱۴۔ ''پھر جب ہم نے ان پر موت کا حکم بھیج دیا تو ان کی خبر جنات کو کسی نے نہ دی سوائے گھن کے کیڑے کے جو ان کی عصا کو کھا رہا تھا۔ پس جب (سلیمانؑ) گر پڑے اس وقت جنوں نے جان لیا کہ اگر وہ غیب دان ہوتے تو اس ذلت کے عذاب میں مبتلا نہ رہتے۔''O---[جنات غیب دانی کا دعویٰ کیا کرتے تھے اور اس وجہ سے وہ انسانوں پر اپنا رُعب بٹھاتے اور انہیں طرح طرح کی ایسی باتیں بتاتے جن کا تعلق امورِ غیبیہ سے ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کی غیرت نے ان کا بھانڈا چوراہے میں پھوڑ دیا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کو اس وقت موت سے ہمکنار کیا جب وہ عصا پر ٹیک لگائے مصروفِ عبادت تھے آپ کی رُوح پرواز کر گئی۔ لیکن آپ کا جسم مُبارک عصا کے سہارے جوں کا توں کھڑا رہا۔ جنات جو آپ کے حکم سے بڑے کٹھن اور مشقت طلب کاموں میں جُتے ہوئے تھے اور آپ کے خوف سے سُستی نہ کر سکتے تھے وہ آپ کو کھڑا ہوا دیکھتے تو سمجھتے کہ آپ زندہ و سلامت ہیں ذرا غفلت برتی تو کھال اُدھیڑ لیں گے۔ اسی طرح پُورا سال گزر گیا۔ حکمِ الٰہی سے دیمک نے عصا کو چاٹنا شروع کر دیا۔ نیچے سے اُوپر تک اسے کھوکھلا کرنے میں ایک سال کا عرصہ بیت گیا۔ جب وہ بالکل کھوکھلا ہو گیا اور آپ کا بوجھ نہ سہار سکا تو ٹوٹ گیا اور آپ نیچے زمین پر آ رہے۔ تب جنات کو پتہ چلا کہ جس کے خوف سے اُنہوں نے اپنے آپ کو مصیبت میں مُبتلا رکھا وہ تو عرصہ سے وفات پا چکا ہے تو اب ان کے دعویٰ کی حقیقت فاش ہو گئی۔ نیز وہ لوگ جو اِن جنات کے غیب دانی کے دعویٰ کو سچا سمجھ رہے تھے انہیں بھی پتہ چل گیا کہ یہ اپنے دعویٰ میں سراسر جھوٹے ہیں۔ یعنی تمام جنوں پر یہ حقیقت واضح ہو گئی کہ ان کے سردار جو غیب دانی کی لافیں مارا کرتے تھے وہ بالکل جھوٹے تھے اگر انہیں غیب کا علم ہوتا تو وہ سال بھر اپنی جان کو اس مصیبت میں نہ ڈالے رکھتے یا اس کا مفہوم یہ ہے کہ لوگوں پر یہ حقیقت کُھل گئی کہ جنات کو غیب کا کوئی علم نہیں۔ جنات کے سرِ غرور کو خاک میں مِلانے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے شانِ نبوّت کا مشاہدہ بھی کرا دیا۔ عام انسان اگر عصا پر ٹیک لگا کر کھڑا ہوا اور وہ اُونگھ جائے تو اس کا توازن برقرار نہیں رہتا۔ اور فوراً زمین پر گر پڑتا ہے۔ پھر موت کے بعد چہرے کی رنگت بدل جاتی ہے جسم میں طرح طرح کے تغیرات رُونما ہونے لگتے ہیں۔ لیکن یہاں آپ سال بھر ٹیک لگائے ہوئے کھڑے رہے چہرہ اسی طرح پھُول کی طرح شگفتہ رہا۔ بدن بالکل تر و تازہ رہا۔ تعفن اور بوسیدگی تو کجا لباس بھی ویسے ہی پاک صاف رہا۔ نہ موسمِ گرما کی حدّت، لُو اور حبس نے جسدِ اطہر کو متاثر کیا اور نہ موسمِ سرما کا کوئی اثر ظاہر ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے بے بصیرت لوگوں کو ظاہری آنکھوں سے مشاہدہ کرا دیا کہ نبی کی ظاہری زندگی کا جاہ و جلال تو تم دیکھتے رہے۔ اب اس کے انتقال کے بعد بھی اس کی شان رفیع کو دیکھو۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

جنت میں جنتیوں کی گفتگو

(سورۃ الاعراف ۷)---۴۴۔ ''اور اہل جنت اہل دوزخ کو پکارا کریں گے کہ ہم سے جو ہمارے رب نے وعدہ فرمایا تھا ہم نے تو اس کو واقعہ کے مطابق پایا، سو تم سے جو تمہارے رب نے وعدہ کیا تھا کہ تم نے بھی اس کو واقعہ کے مطابق پایا؟ وہ کہیں گے ہاں، پھر ایک پکارنے والا دونوں کے درمیان میں پکارے گا کہ اللہ کی مار ہو ان ظالموں پر''O---۴۵۔ ''جو اللہ کی راہ سے اعراض کرتے تھے اور اس میں کجی تلاش کرتے تھے اور وہ لوگ آخرت کے بھی منکر تھے۔''O---۴۶۔ ''اور دونوں کے درمیان ایک آڑ ہو گی اور اعراف کے اوپر بہت سے آدمی ہوں گے وہ لوگ ہر ایک کو ان کے قیافہ سے پہچانیں گے اور اہل جنت کو پکار کر کہیں گے، السلام علیکم! ابھی یہ اہل اعراف جنت میں داخل نہیں ہوئے ہوں گے اور اس کے امیدوار ہوں گے۔''O---۴۷۔ ''اور جب ان کی نگاہیں اہل دوزخ کی طرف پھریں گی تو کہیں گے اے ہمارے رب! ہم کو ان ظالم لوگوں کے ساتھ شامل نہ کر۔''O---۴۸۔ ''اور اہل اعراف بہت سے آدمیوں کو جن کو کہ ان کے قیافہ سے پہچانیں گے پکاریں گے کہیں گے کہ تمہاری جماعت اور تمہارا اپنے آپ کو بڑا سمجھنا تمہارے کچھ کام نہ آیا۔''O---۴۹۔ ''کیا یہ وہی ہیں جن کی نسبت تم قسمیں کھا کھا کر کہا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ان پر رحمت نہ کرے گا، ان کو یوں حکم ہو گا کہ جاؤ جنت میں تم پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ تم مغموم ہو گے۔''O[اس سے مراد وہ اہل ایمان ہیں جو دنیا میں غریب و مسکین اور مفلس و نادار قسم کے لوگ تھے جن کا استہزاء یہ مذکورہ متکبرین اڑایا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ اگر یہ اللہ کی محبوب ہوتے تو ان کا دنیا میں یہ حال ہوتا؟ پھر مزید جسارت کرتے ہوئے دعویٰ کرتے کہ قیامت والے دن بھی اللہ کی رحمت ہم پر ہو گی (جس طرح دنیا میں ہو رہی ہے) نہ کہ ان پر، بعض نے اس کا قائل اصحاب الاعراف کو بتلایا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ جب اصحاب الاعراف جہنمیوں کو یہ

Marfat.com

کہیں گے کہ ”تمہارا جتھہ اور تمہارا اپنے آپ کو بڑا سمجھنا کچھ کام نہ آیا“ تو اس وقت اللہ کی طرف سے جنتیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جائے گا کہ ”یہ وہی لوگ ہیں جن کے بارے میں تم قسمیں کھاتے تھے کہ ان پر اللہ کی رحمت نہیں ہوگی۔ (تفسیر ابن کثیر) (تفسیر از شاہ فہد قرآن)] ---۵۰۔ ”اور دوزخ والے جنت والوں کو پکاریں گے کہ ہمارے اوپر تھوڑا پانی ہی ڈال دو یا اور ہی کچھ دے دو، جو اللہ تعالیٰ نے تم کو دے رکھا ہے۔ جنت والے کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے دونوں چیزوں کی کافروں کیلئے بندش کردی ہے۔“O

(سورۃ الصّٰفّٰت ۳۷)---۵۰۔ ”(جنتی) ایک دوسرے کی طرف رخ کر کے پوچھیں گے۔“O---جنتی، جنت میں ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھے ہوئے دُنیا کے واقعات یاد کریں گے اور ایک دوسرے کو سنائیں گے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۵۱۔ ”ان میں سے ایک کہنے والا کہے گا کہ میرا ایک ساتھی تھا۔“O---۵۲۔ ”جو (مجھ سے) کہا کرتا تھا کہ کیا تو (قیامت کے آنے کا) یقین کرنے والوں میں سے ہے؟“O---۵۳۔ ”کیا جب کہ ہم مر کر مٹی اور ہڈی ہو جائیں گے کیا اس وقت ہم جزا دیئے جانے والے ہیں؟“O---۵۴۔ ”کہے گا تم چاہتے ہو تو جھانک کر دیکھ لو؟“O---۵۵۔ ”جھانکتے ہی اسے بیچوں بیچ جہنم میں (جلتا ہوا) دیکھے گا۔“O---۵۶۔ ”کہے گا واللہ! قریب تھا کہ تو مجھے (بھی) برباد کر دے۔“O---۵۷۔ ”اگر میرے رب کا احسان نہ ہوتا تو میں بھی دوزخ میں حاضر کیے جانے والوں میں ہوتا۔“O---۵۸۔ ”کیا (یہ صحیح ہے) کہ ہم مرنے والے ہی نہیں؟“O---[جہنمیوں کا حشر دیکھ کر جنتی کے دل میں رشک کا جذبہ مزید بیدار ہو جائے گا اور کہے گا کہ ہمیں جو جنت کی زندگی اور اس کی نعمتیں ملی ہیں، کیا یہ دائمی نہیں؟ اور اب ہمیں موت آنے والی نہیں ہے؟ یہ استفہام تقریری ہے یعنی اب یہ زندگیاں دائمی ہیں، جنتی ہمیشہ جنت میں اور جہنمی ہمیشہ جہنم میں رہیں گے، نہ انہیں موت آئے گی کہ جہنم کے عذاب سے چھوٹ جائیں اور نہ ہمیں، کہ جنت کی نعمتوں سے محروم ہو جائیں، جس طرح حدیث پاک میں آتا ہے * کہ موت کو ایک مینڈھے کی شکل میں جنت اور دوزخ کے درمیان لا کر ذبح کر دیا جائے گا کہ اب کسی کو موت نہیں آئے گی * (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۵۹۔ ”بجز پہلی ایک موت کے اور نہ ہم عذاب کیے جانے والے ہیں۔“O---۶۰۔ ”پھر تو (ظاہر بات ہے کہ) یہ بڑی کامیابی ہے۔“O---۶۱۔ ”ایسی (کامیابی) کے لیے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہیے۔“O

(سورۃ المدثر ۷۴)---۴۰۔ ”کہ وہ بہشتوں میں (بیٹھے ہوئے) گناہ گاروں سے۔“O---۴۱۔ ”سوال کرتے ہوں گے۔“O---۴۲۔ ”تمہیں دوزخ میں کس چیز نے ڈالا؟“O---۴۳۔ ”وہ جواب دیں گے کہ ہم نمازی نہ تھے۔“O---[اس سے پہلے کئی مقامات پر قرآن مجید میں یہ بات گزر چکی ہے کہ اہل جنت اور اہل دوزخ ایک دوسرے سے ہزاروں لاکھوں میل دور ہونے کے باوجود جب چاہیں گے ایک دوسرے کو کسی آلے کی مدد کے بغیر دیکھ سکیں گے اور ایک دوسرے سے براہ راست گفتگو کر سکیں گے۔ مثال کے طور پر ملاحظہ ہو تفہیم القرآن جلد دوم، الاعراف، آیات ۴۴ تا ۵۰، حاشیہ ۳۵، جلد چہارم، الصافات، آیات ۵۰ تا ۵۷، حاشیہ ۳۲)۔ (از تفسیر ۳۲ تفہیم القرآن)]

جنۃ الماویٰ

(سورۃ النجم ۵۳)---۱۵۔ ”اسی کے پاس جنۃ الماویٰ ہے۔“O---[ماویٰ: اسم ظرف ہے۔ اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں انسان قرار پکڑتا ہے، آرام کرتا ہے۔ اس جنت کو جنت الماویٰ کیوں کہا گیا ہے، علمائے کرام نے اس کی متعدد وجوہیں ذکر کی ہیں۔ شہداء کی روحیں یہاں تشریف فرما ہیں۔ جبرئیل اور دیگر ملائکہ کی یہ رہائش گاہ ہے۔ پرہیزگار اہل ایمان کی روحیں یہاں ٹھہرتی ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]---[اسے جنت الماویٰ اس لیے کہتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام کا ماویٰ و مسکن یہی تھا، بعض کہتے ہیں کہ روحیں یہاں آ کر جمع ہوتی ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

جنتی عورتوں کی سردار

(سورۃ التحریم ۶۶)---۱۱۔ ”اور اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کے لیے فرعون کی بیوی کی مثال بیان فرمائی جبکہ اس نے دُعا کی کہ اے میرے رب! میرے لیے اپنے پاس جنت میں مکان بنا اور مجھے فرعون سے اور اس کے عمل سے بچا اور مجھے ظالم لوگوں سے خلاصی دے۔“O---[فرعون کی بیوی کا نام آسیہ بنت مزاحم تھا جنہے دریا سے حضرت موسیٰ کا صندوق اسی نے نکالا تھا اور حضرت موسیٰ کی پرورش کا اہتمام کیا تھا۔ بعد میں آپ کے معجزات کو دیکھ کر مسلمان ہو گئی تھیں اور ہمیشہ فرعون کے مقابلے میں حضرت موسیٰ کی طرف داری کیا کرتی تھیں۔ آخر فرعون کو پتہ چل گیا کہ آسیہ اسے خدا نہیں تسلیم کرتی اور موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لا چکی ہے اور موسیٰ کے خدا کو ہی اپنا خدا مانتی ہے۔ چنانچہ اس ظالم نے آپ کے دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں میں میخیں ٹھونک دیں اور چلچلاتی دھوپ

Marfat.com

میں ڈال دیا۔ لیکن آپ کی استقامت اور پامردی کا یہ عالم تھا کہ اس وقت بھی مسکراتی رہیں۔ فرعون نے جب انہیں مسکراتے دیکھا تو کہنے لگا یہ تو پاگل اور دیوانی ہوگئی ہے۔ اس حالت میں یہ مومنہ صادقہ اپنے رب کی جناب میں دامنِ طلب پھیلا دیتی ہے اور عرض کرتی ہے الٰہی! میرے لیے اپنے حریم قرب میں ایک محل تعمیر فرما دے۔ فرعون کے منحوس وجود، اس کی بداعمالیوں اور ستم رانیوں کی نحوست سے مجھے بچالے اور یہ ظالم قوم جو اپنے مالکِ حقیقی کو چھوڑ کر اس فانی انسان کو اپنا خدا ماننے لگی ہے۔ اس کے شر سے بھی مجھے محفوظ رکھ۔ احادیث میں آیا کہ جب حضرت آسیہ کے ہاتھوں اور پاؤں میں میخیں گاڑ دی گئیں تو اللہ تعالیٰ نے ان کے جنت کے محل کو منکشف کر دیا جس سے ان کی ساری تکلیفیں دور ہوگئیں اور اپنے رب کے اس لطف و کرم کو دیکھ کر وہ مسکرانے لگیں۔ دعا میں عِندَكَ کا کلمہ آپ کی خصوصی توجہ کا مستحق ہے۔ اہلِ محبت جنت کے طلبگار نہیں ہوتے۔ مہکتے ہوئے پھولوں، لذیذ پھلوں، مست خرام ندیوں اور آرام و آسائش کی تمنا ان کے دلوں میں کوئی جگہ نہیں پاتی۔ وہ تو صرف اپنے محبوبِ حقیقی کے دیدار کے متمنی ہوا کرتے ہیں۔ (از تفسیر نمبر ۱۹ ضیاء القرآن)] ---۱۲۔ ''اور (مثال بیان فرمائی) مریم بنت عمران کی جس نے اپنے ناموس کی حفاظت کی پھر ہم نے اپنی طرف سے اس میں جان پھونک دی اور (مریم) اس نے اپنے رب کی باتوں اور اس کی کتابوں کی تصدیق کی اور عبادت گزاروں میں سے تھی۔'' O---[آخر میں حضرت مریم دختر عمران علیہا السلام کے ذکرِ مبارک سے اس سورہ کا اختتام کیا۔ مریم جو ایک پارسا والدین کی بیٹی تھی، جنہوں نے اسے بیت المقدس کی خدمت کے لیے وقف کر دیا تھا۔ عمر بھر سب لوگوں سے الگ ایک حجرہ میں ذکر و فکر میں مشغول رہی جس کی نگرانی اللہ کے پیارے نبی حضرت زکریا علیہ السلام کے سپرد تھی۔ اسے کنوارپنے میں حاملہ کر دیا گیا۔ یہاں تک کہ اس کے ہاں ایک خوبرو اور صحت مند بچہ پیدا ہوا۔ لوگوں نے تو طوفان برپا کر دیا۔ طعن و تشنیع کے تیروں کی ہر طرف سے بارش برسنے لگی۔ لیکن اللہ کی یہ بندی پیکر تسلیم و رضا بنے اپنے رب کی مشیت کو پورا ہوتے دیکھتی رہی۔ ایسی آزمائش میں پورا اترنا مریم کا ہی کام تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مقدس میں اس کی پاکدامنی کی شہادت دی۔ فرمایا وہ بڑی عفیفہ تھی۔ اس نے اپنے گوہرِ عصمت کی پوری پوری حفاظت کی۔ ہم نے اپنی طرف سے ایک خاص روح اس میں پھونک دی جو عیسیٰ ابن مریم کے پیکر میں نمودار ہوئی۔ علیہ وعلیٰ امہ صلوٰۃ وسلامہ۔ اس نے اللہ تعالیٰ کے تمام ارشادات اور تمام نازل شدہ آسمانی کتب کی تصدیق کی اور اس کا شمار ان خوش نصیب لوگوں کے زمرہ میں ہے جو ہمیشہ اپنے رب کی عبادت و اطاعت میں سرگرم رہتے ہیں۔ (از تفسیر نمبر ۲۰ ضیاء القرآن)] [یعنی ایسے لوگوں میں سے یا خاندان میں سے تھیں جو فرماں بردار، عبادت گزار اور صلاح و طاعت میں ممتاز تھا۔ حدیث میں ہے۔ جنتی عورتوں میں سب سے افضل حضرت خدیجہ، حضرت فاطمہ، حضرت مریم اور فرعون کی بیوی آسیہ ہیں رضی اللہ عنہن۔ ایک دوسری حدیث میں فرمایا "مردوں میں تو کامل بہت ہوئے ہیں، مگر عورتوں میں کامل صرف فرعون کی بیوی آسیہ، مریم بنت عمران اور خدیجہ بنت خویلد (رضی اللہ عنہن) ہیں اور عائشہؓ کی فضیلت عورتوں پر ایسے ہے جیسے ثرید کو تمام کھانوں پر فضیلت حاصل ہے۔ (از تفسیر نمبر ۳ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

جنت میں مزے سے کھانا پینا

(سورۃ الطور ۵۲) ---۱۷۔ ''یقیناً پرہیزگار لوگ جنتوں میں اور نعمتوں میں ہیں۔'' O---۱۸۔ ''جو انہیں ان کے رب نے دے رکھی ہیں اس پر خوش خوش ہیں' اور ان کے پروردگار نے انہیں جہنم کے عذاب سے بھی بچالیا ہے۔'' O---۱۹۔ ''تم مزے سے کھاتے پیتے رہو ان اعمال کے بدلے جو تم کرتے تھے۔'' O---[یہاں ''مزے سے'' کا لفظ اپنے اندر بڑا وسیع مفہوم رکھتا ہے۔ جنت میں انسان کو جو کچھ ملے گا کسی مشقت اور محنت کے بغیر ملے گا۔ اس کے ختم ہوجانے یا اس کے اندر کمی واقع ہوجانے کا کوئی اندیشہ نہ ہوگا۔ اس کے لیے انسان کو کچھ خرچ کرنا نہیں پڑے گا۔ وہ عین اس کی خواہش اور اس کے دل کی پسند کے مطابق ہوگا۔ جتنا چاہے گا اور جب چاہے گا حاضر کر دیا جائے گا۔ مہمان کے طور پر وہ وہاں مقیم نہ ہوگا کہ کچھ طلب کرتے ہوئے شرمائے بلکہ سب کچھ اس کے اپنے گذشتہ اعمال کا صلہ اور اس کی اپنی پچھلی کمائی کا ثمرہ ہوگا۔ اس کے کھانے اور پینے سے کسی مرض کا خطرہ بھی نہ ہوگا۔ وہ بھوک مٹانے اور زندہ رہنے کے لیے نہیں بلکہ صرف لذت حاصل کرنے کے لیے ہوگا اور آدمی جتنی لذت بھی اس نے اٹھانا چاہے، اٹھا سکے گا بغیر اس کے کہ اس سے کوئی سوءِ ہضم لاحق ہو۔ اور وہ غذا کسی قسم کی غلاظت پیدا کرنے والی بھی نہ ہوگی۔ اس لیے دنیا میں ''مزے سے'' کھانے پینے کا جو مفہوم ہے، جنت میں مزے سے کھانے پینے کا مفہوم اس سے بدرجہا زیادہ وسیع اور اعلیٰ و ارفع ہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

جنتی پانی

(سورۃ محمد ۴۷) ---۱۵۔ ''اس جنت کی صفت جس کا پرہیزگاروں سے وعدہ کیا گیا ہے یہ ہے کہ اس میں پانی کی نہریں ہیں جو بدبو کرنے والا نہیں اور دودھ

Marfat.com

کی نہریں ہیں جن میں پینے والوں کے لئے بڑی لذت ہے اور نہریں ہیں شہد کی جو بہت صاف ہیں اور ان کے لیے وہاں پر ہر قسم کے میوے ہیں اور ان کے رب کی طرف سے مغفرت ہے' کیا یہ مثل اس کے ہیں جو ہمیشہ آگ میں رہنے والا ہے؟ اور جنہیں گرم کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا جو ان کی آنتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔" O --- [یعنی دنیا میں تو پانی کسی ایک جگہ کچھ دیر پڑا رہے تو اس کا رنگ متغیر ہو جاتا ہے اور اس کی بو اور ذائقے میں تبدیلی آجاتی ہے جس سے وہ مضر صحت ہو جاتا ہے۔ جنت کے پانی کی یہ خوبی ہوگی کہ اس میں کوئی متغیر نہیں ہوگا۔ یعنی اس کی بو اور ذائقے میں کوئی تبدیلی نہیں آئے گی۔ جب پیو' تازہ' مفرح اور صحت افزا جب دنیا کا پانی خراب ہو سکتا ہے تو شریعت نے اسی لیے پانی کی بابت کہا ہے کہ یہ پانی اس وقت تک پاک ہے' جب تک اس کا رنگ یا بو نہ بدلے' کیونکہ رنگ یا بو متغیر ہونے کی صورت میں پانی ناپاک ہو جائے گا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

جنتی دودھ

(سورۃ محمد ۴۷) --- ۱۵۔ "اس جنت کی صفت جس کا پرہیزگاروں سے وعدہ کیا گیا ہے' یہ ہے کہ اس میں پانی کی نہریں ہیں جو بدبو کرنے والا نہیں' اور دودھ کی نہریں ہیں جن میں پینے والوں کے لئے بڑی لذت ہے اور نہریں ہیں شہد کی جو بہت صاف ہیں اور ان کے لیے وہاں پر ہر قسم کے میوے ہیں اور ان کے رب کی طرف سے مغفرت ہے' کیا یہ مثل اس کے ہیں جو ہمیشہ آگ میں رہنے والا ہے؟ اور جنہیں گرم کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا جو ان کی آنتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔" O --- [جس طرح دنیا میں وہ دودھ بعض دفعہ خراب ہو جاتا ہے جو گایوں' بھینسوں اور بکریوں وغیرہ کے تھنوں سے نکلتا ہے۔ جنت کا دودھ چونکہ اس طرح جانوروں کے تھنوں سے نہیں نکلے گا' بلکہ اس کی نہریں ہوں گی' اس لیے' جس طرح وہ نہایت لذیذ ہوگا' خراب ہونے سے بھی محفوظ ہوگا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

جنتی شراب

(سورۃ الصّٰفّٰت ۳۷) --- ۴۰۔ "مگر اللہ تعالیٰ کے خالص برگزیدہ بندے۔" O --- ۴۱۔ "انہی کے لیے مقررہ روزی ہے۔" O --- ۴۲۔ "(ہر طرح کے) میوے' اور وہ باعزت و اکرام ہونگے۔" O --- ۴۳۔ "نعمتوں والی جنتوں میں۔" O --- ۴۴۔ "تختوں پر ایک دوسرے کے سامنے (بیٹھے) ہوں گے۔" O --- ۴۵۔ "جاری شراب کے جام کا ان پر دور چل رہا ہوگا۔" O --- ۴۶۔ "جو صاف شفاف اور پینے میں لذیذ ہوگی۔" O --- ۴۷۔ "نہ اس سے دردِ سر ہو اور نہ اسکے پینے سے بہکیں۔" O

(سورۃ محمد ۴۷) --- ۱۵۔ "اس جنت کی صفت جس کا پرہیزگاروں سے وعدہ کیا گیا ہے' یہ ہے کہ اس میں پانی کی نہریں ہیں جو بدبو کرنے والا نہیں' اور دودھ کی نہریں ہیں جن میں پینے والوں کے لئے بڑی لذت ہے اور نہریں ہیں شہد کی جو بہت صاف ہیں اور ان کے لیے وہاں پر ہر قسم کے میوے ہیں اور ان کے رب کی طرف سے مغفرت ہے' کیا یہ مثل اس کے ہیں جو ہمیشہ آگ میں رہنے والا ہے؟ اور جنہیں گرم کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا جو ان کی آنتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔" O --- [دنیا میں جو شراب ملتی ہے' وہ عام طور پر نہایت تلخ' بدمزہ اور بدبودار ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں اسے پی کر انسان بالعموم حواس باختہ ہو جاتا ہے' اول فول بکتا ہے اور اپنے جسم تک کا ہوش اسے نہیں رہتا۔ جنت کی شراب دیکھنے میں حسین' ذائقے میں اعلیٰ اور نہایت خوشبودار ہوگی اور اسے پی کر کوئی انسان بہکے گا' نہ کوئی گرانی محسوس کرے گا۔ بلکہ ایسی لذت و فرحت محسوس کرے گا جس کا تصور اس دنیا میں ممکن نہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الطور ۵۲) --- ۲۳۔ "(خوش طبعی کے ساتھ) ایک دوسرے سے جام (شراب) کی چھینا جھپٹی کریں گے جس شراب کے سرور میں تو بیہودہ گوئی ہوگی نہ گناہ۔" O --- [یعنی وہ شراب نشہ پیدا کرنے والی نہ ہوگی کہ اسے پی کر وہ بدمست ہوں اور بیہودہ بکواس کرنے لگیں، یا گالم گلوچ اور دھول دھپے پر اُتر آئیں، یا اُس طرح کی فحش حرکات کرنے لگیں جیسی دنیا کی شراب پینے والے کرتے ہیں۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(سورۃ الواقعہ ۵۶) --- ۱۸۔ "آبخورے اور جگ لے کر اور ایسا جام لے کر جو بہتی ہوئی شراب سے پُر ہو۔" O --- [صُدَاع، ایسے سر درد کو کہتے ہیں جو شراب کے نشے اور خمار کی وجہ سے ہو اور اِنزاف کے معنی' وہ فتورِ عقل جو مدہوشی کی بنیاد پر ہو۔ دنیا کی شراب کے نتیجے میں یہ دونوں چیزیں ہوتی ہیں' آخرت کی شراب میں سرور اور لذت تو یقیناً ہوگی لیکن یہ خرابیاں نہیں ہوں گی۔ مَعِین' چشمہ جاری جو خشک نہ ہو۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ المطففین ۸۳) --- ۲۵۔ "یہ لوگ سربمہر خالص شراب پلائے جائیں گے۔" O [رحیق، صاف شفاف شراب کو کہتے ہیں جس میں کسی چیز کی آمیزش نہ ہو۔ مختوم (سربمہر) اس کے خالص پن کی مزید وضاحت کیلئے ہے۔ ☆ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے "جس مومن نے کسی پیاسے مومن کو ایک

Marfat.com

گھونٹ پانی پلایا اللہ تعالیٰ قیامت والے دن اسے الرحیق المختوم پلائے گا۔ جس نے کسی بھوکے مومن کو کھانا کھلا اللہ تعالیٰ اسے جنت کے پھل کھلائے گا۔ جس نے کسی ننگے مومن کو لباس پہنایا اللہ تعالیٰ اُسے جنت کا سبز لباس پہنائے گا☆ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۲۶۔''جس پر مشک کی مہر ہوگی' سبقت لے جانے والوں کو اسی میں سبقت کرنی چاہیے۔''O

جنتی شہد

(سورۃ محمد ۴۷)---۱۵۔''اس جنت کی صفت جس کا پرہیز گاروں سے وعدہ کیا گیا ہے' یہ ہے کہ اس میں پانی کی نہریں ہیں جو بدبو کرنے والا نہیں' اور دودھ کی نہریں ہیں جن میں پینے والوں کے لئے بڑی لذت ہے اور نہریں ہیں شہد کی جو بہت صاف ہیں اور ان کے لیے وہاں پر ہر قسم کے میوے ہیں اور ان کے رب کی طرف سے مغفرت ہے' کیا یہ مثل اس کے ہیں جو ہمیشہ آگ میں رہنے والا ہے؟ اور جنہیں گرم کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا جو ان کی آنتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کردے گا۔''O---[یعنی شہد میں بالعموم جن چیزوں کی آمیزش کا امکان رہتا ہے' جس کا مشاہدہ دنیا میں عام ہے جنت میں ایسا کوئی اندیشہ نہیں ہوگا۔ بالکل صاف شفاف ہوگا' کیونکہ یہ دنیا کی طرح مکھیوں سے حاصل کردہ نہیں ہوگا' بلکہ اس کی بھی نہریں ہوں گی۔ اسی لیے حدیثِ پاک میں آتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔''جب بھی تم سوال کرو تو جنت الفردوس کی دُعا کرو' اس لیے کہ وہ جنت کا درمیانہ اور اعلیٰ درجہ ہے اور وہیں سے جنت کی نہریں پھوٹتی ہیں اور اس کے اوپر رحمان کا عرش ہے۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

جنتی غلمان، نوعمر غلام

(سورۃ الصّٰفّٰت ۳۷)---۴۵۔''جاری شراب کے جام کا ان پر دور چل رہا ہوگا۔''O---اس کی مزید تفصیل حضرت انسؓ اور حضرت سمُرہ بن جُندبؓ کی اُن روایات میں ملتی ہے جو انہوں نے نبی کریم ﷺ سے نقل کی ہیں۔ اُن میں بتایا گیا ہے کہ''مشرکین کے بچے اہلِ جنت کے خادم ہوں گے''۔ یہ روایات اگرچہ سنداً ضعیف ہیں' لیکن متعدد دوسری احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جو بچے سنِ رشد کو نہیں پہنچے ہیں وہ جنت میں جائیں گے۔ پھر یہ بھی احادیثِ مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جن بچوں کے والدین جنتی ہوں گے وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ رہیں گے تاکہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔ اس کے بعد لامحالہ وہ بچے رہ جاتے ہیں جن کے ماں باپ جنتی نہ ہوں گے۔ سو اُن کے متعلق یہ بات معقول معلوم ہوتی ہے کہ وہ اہلِ جنت کے خادم بنادیے جائیں گے۔(تفسیر از تفہیم القرآن)]

(سورۃ الطور ۵۲)---۲۴۔''اور ان کے اردگرد ان کے نوعمر غلام چل پھر رہے ہوں گے' گویا کہ وہ موتی تھے جو ڈھکے رکھے تھے۔''O---[دیگر آسائشوں کے علاوہ اہلِ جنت کو خدمت گار بھی مہیا کیے جائیں گے جو ہر وقت ان کے اردگرد گھومتے رہیں گے تاکہ ان کے ہر اشارۂ ابرو کی فوراً تعمیل کرسکیں۔ وہ خدمت گزار دنیا کے خدام کی طرح بدوضع، غلیظ اور اکھڑ مزاج نہیں ہوں گے بلکہ بہت خوبصورت اور صاف ستھرے ہوں گے۔ یوں محسوس ہوگا کہ وہ آبدار موتی ہیں جو اب تک آغوشِ صدف میں مستور رہے اور ابھی ابھی باہر نکلے ہیں۔(تفسیر از ضیاء القرآن)]

(سورۃ الواقعۃ ۵۶)---۱۷۔''ان کے پاس ایسے لڑکے جو ہمیشہ (لڑکے ہی) رہیں گے آمدورفت کریں گے۔''O---[یعنی وہ بڑے نہیں ہوں گے کہ بوڑھے ہوجائیں نہ ان کے خدوخال اور قدوقامت میں کوئی تغیر واقع ہوگا' بلکہ ایک ہی عمر اور ایک ہی حالت پر رہیں گے' جیسے نوعمر لڑکے ہوتے ہیں۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

جنتی گوشت

(سورۃ الطور ۵۲)---۲۲۔''ہم ان کے لیے میوے اور مرغوب گوشت کی ریل پیل کردیں گے۔''O---[اس آیت میں اہلِ جنت کو مطلقاً ہر قسم کا گوشت دیے جانے کا ذکر ہے' اور سورۂ واقعہ آیت ۲۱ میں فرمایا گیا ہے کہ پرندوں کے گوشت سے ان کی تواضع کی جائے گی۔ اس گوشت کی نوعیت ہمیں ٹھیک ٹھیک معلوم نہیں ہے۔ مگر جس طرح قرآن کی بعض تصریحات اور بعض احادیثِ مبارکہ میں جنت کے دودھ کے متعلق بتایا گیا ہے کہ وہ جانوروں کے تھنوں سے نکلا ہوا نہ ہوگا' اور جنت کے شہد کے متعلق بتایا گیا ہے کہ وہ مکھیوں کا بنایا ہوا نہ ہوگا' اور جنت کی شراب کے متعلق بتایا گیا ہے کہ وہ پھلوں کو سڑا کر کشید کی ہوئی نہ ہوگی' بلکہ اللہ کی قدرت سے یہ چیزیں چشموں سے نکلیں گی اور نہروں میں بہیں گی' اس سے یہ قیاس کیا جاسکتا ہے کہ جنت کا گوشت بھی جانوروں کا ذبیحہ نہ ہوگا

Marfat.com

بلکہ یہ بھی قدرتی طور پر پیدا ہوگا- مادّوں سے ہر طرح کا لذیذ ترین گوشت پیدا کردے جو جانوروں کے گوشت سے بھی اپنی لذت میں بڑھ کر ہو۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(سورۃ الواقعۃ ۵۶)---۲۱۔ ''اور پرندوں کے گوشت جو انہیں مرغوب ہوں۔''O

جنتی میوے

(سورۃ الصّٰفّٰت ۳۷)---۴۰۔ ''مگر اللہ تعالیٰ کے خالص برگزیدہ بندے۔''O---۴۱۔ ''انہیں کے لیے مقررہ روزی ہے۔''O---۴۲۔ ''(ہر طرح کے) میوے اور وہ باعزت واکرام ہونگے۔''O---۴۳۔ نعمتوں والی جنتوں میں۔''O---۴۴۔ ''تختوں پر ایک دوسرے کے سامنے (بیٹھے) ہوں گے۔''O

(سورۃ محمد ۴۷)---۱۵۔ ''اس جنت کی صفت جس کا پرہیزگاروں سے وعدہ کیا گیا ہے یہ ہے کہ اس میں پانی کی نہریں ہیں جو بدبو کرنے والا نہیں اور دودھ کی نہریں ہیں جن میں پینے والوں کے لئے بڑی لذت ہے اور نہریں ہیں شہد کی جو بہت صاف ہیں اور ان کے لیے وہاں پر ہر قسم کے میوے ہیں اور ان کے رب کی طرف سے مغفرت ہے' کیا یہ مثل اس کے ہیں جو ہمیشہ آگ میں رہنے والا ہے؟ اور جنہیں گرم کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا جو ان کی آنتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کردے گا۔''O

(سورۃ الطور ۵۲)---۲۲۔ ''ہم ان کے لیے میوے اور مرغوب گوشت کی ریل پیل کردیں گے۔''O

(سورۃ الواقعۃ ۵۶)---۲۸۔ ''وہ بغیر کانٹوں کی بیریوں۔''O---[سدرہ = بغیر کانٹوں کے بیریاں]---۲۹۔ ''اور تہ بہ تہ کیلوں۔''O---[طلح = کیلے تہ بہ تہ]---۳۳۔ ''جو نہ ختم ہوں نہ روک لیے جائیں۔''O---[یعنی یہ پھل موسمی نہیں ہوں گے کہ موسم گزر گیا تو یہ پھل بھی آئندہ فصل تک ناپید ہو جائیں گے' یہ پھل اس طرح فصل گل و لالہ کے پابند نہیں ہوں گے' بلکہ بہار و خزاں اور گرمی و سردی ہر موسم میں دستیاب ہوں گے۔ اس طرح ان کے حصول میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوگی۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ المرسلٰت ۷۷)---۴۲۔ ''اور ان میووں میں جن کی وہ خواہش کریں۔''O

جنتی بیویاں

(سورۃ الرحمٰن ۵۵)---۵۶۔ ''وہاں (شرمیلی) نیچی نگاہ والی حوریں ہیں جنہیں ان سے پہلے کسی جن وانس نے ہاتھ نہیں لگایا۔''O---[جنتی بیبیاں اپنے شوہر سے کہیں گی مجھے اپنے رب کے عزت و جلال کی قسم جنت میں مجھے کوئی چیز تجھ سے زیادہ اچھی نہیں معلوم ہوتی تو اس خدا کی حمد جس نے تجھے میرا شوہر کیا اور مجھے تیری بی بی بنایا۔ (تفسیر از کنزالایمان)]---۵۸۔ ''وہ حوریں مثل یاقوت اور مونگے کے ہوں گی۔''O---[یعنی صفائی میں یاقوت اور سفیدی وسرخی میں موتی یا مونگے کی طرح ہوں گی۔ جس طرح صحیح احادیث میں بھی ان کے حسن و جمال کو ان الفاظ میں بیان فرمایا گیا ہے۔ ''ان کے حسن و جمال کی وجہ سے ان کی پنڈلی کا گودا' گوشت اور ہڈی کے باہر سے نظر آئے گا'' -ایک دوسری روایت میں فرمایا کہ ''جنتیوں کی بیویاں اتنی حسین و جمیل ہوں گی کہ اگر ان میں سے ایک عورت اہل ارض کی طرف جھانک لے تو آسمان و زمین کے درمیان کا سارا حصہ چمک اٹھے اور خوشبو سے بھر جائے' اور اس کے سر کا دوپٹہ اتنا قیمتی ہوگا کہ وہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے'' ۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۷۰۔ ''ان میں نیک سیرت خوبصورت عورتیں ہیں۔''O---۷۲۔ ''(گوری رنگت کی) حوریں جنتی خیموں میں رہنے والیاں ہیں۔''O---۷۴۔ ''انکو ہاتھ نہیں لگایا کسی انسان یا جن نے اس سے قبل۔''O

(سورۃ الواقعۃ ۵۶)---۳۵۔ ''ہم نے ان (کی بیویوں کو) خاص طور پر بنایا ہے۔''O---[یہاں اہل جنت کی نیک بیویوں کا ذکر فرمایا جارہا ہے۔ یعنی جب وہ جنت میں داخل ہوں گی تو ان کی خلقت بالکل بدلی ہوئی ہوگی۔ اگرچہ دنیا میں وہ خوش شکل نہ تھیں۔ مرتے وقت وہ بالکل بوڑھی ہوگئی تھیں' لیکن جب جنت میں داخل ہوں گی تو بھرپور جوانی ہوگی۔ مجسم حسن و رعنائی ہوں گی اور کنواری بنا کر انہیں جنت میں داخل کیا جائے گا۔ حدیث شریف میں اس آیت کی یہی تفسیر مذکور ہے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے عرض کرنے پر حضور ﷺ نے فرمایا اے ام سلمہ ان سے مراد وہی بیویاں ہیں اگرچہ وفات کے وقت وہ بالکل بوڑھی تھیں۔ ان کے بال سفید تھے۔ ان کی بینائی کمزور تھی' آنکھیں میلی کچیلی رہتی تھیں لیکن جب وہ جنت میں داخل ہوں گی تو ساری ہم عمر ہوں گی *۔ وہ عورت جو ناز و ادا اور خوش گفتاری سے اپنی محبت کا اظہار اپنے خاوند سے کرے۔ یہ عورت کی ایسی صفت ہے جس میں اس کی نسوانیت کی ساری خوبیاں سمٹ آتی

Marfat.com

ہیں۔ حسین وجمیل بھی ہو، ناز وادا والی بھی ہو، خوش گفتاری بھی ہو اور ہنس مکھ بھی اور اپنے خاوند کو دل سے چاہنے والی بھی ہو اور اپنی چاہت کو چھپانے والی نہ ہو بلکہ اس کا اظہار کرنے والی ہو۔(تفسیر از ضیاء القرآن)] ---۳۶۔ ''اور ہم نے انہیں کنواریاں بنا دیا ہے۔'' O---۳۷۔ ''محبت والیاں اور ہم عمر ہیں۔'' O---[عوب' عروبة کی جمع ہے۔ایسی عورت جو اپنے حسن وجمال اور دیگر محاسن کی وجہ سے خاوند کو نہایت محبوب ہو۔اتراب ترب کی جمع ہے۔ ہم عمر یعنی سب عورتیں جو اہل جنت کو ملیں گی ایک ہی عمر کی ہوں گی جیسا کہ حدیث پاک میں بیان کیا گیا ہے کہ سب جنتی ۳۳ سال کی عمر کے ہوں گے* یا مطلب ہے کہ خاوندوں کی ہم عمر ہوں گی۔ مطلب دونوں صورتوں میں ایک ہی ہے۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

جوا

(سورۃ البقرۃ ۲)---۲۱۹۔ ''پوچھتے ہیں تم سے (حکم) شراب کا اور جوئے کا۔ کہہ دو ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور کچھ فائدے بھی ہیں لوگوں کے لئے مگر ان کا گناہ زیادہ بڑا ہے ان کے فائدے سے۔اور پوچھتے ہیں تم سے کہ کیا خرچ کریں (اللہ کی راہ میں) کہو جو زائد ہو (ضرورت سے) اس طرح کھول کھول کر بیان کرتا ہے اللہ تعالیٰ تمہارے لئے احکام تاکہ تم غور وفکر کرو۔'' O

(سورۃ المائدۃ ۵)---۹۰۔ ''اے ایمان والو! شراب، جوا، بت اور قرعے کے تیر صرف شیطانی عمل کی غلاظتیں ہیں ان سے بچو تاکہ تم پھلو پھولو۔'' O ---۹۱۔ ''شیطان تو صرف یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے سے تمہارے درمیان دشمنی اور کینہ ڈال دے اور تمہیں اللہ تعالیٰ کی یاد سے اور نماز سے روک دے تو کیا تم باز آ جاؤ گے؟'' O---۹۲۔ ''اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو۔اور بچتے رہو۔لیکن اگر تم نے منہ موڑ لیا تو جان لو کہ ہمارے رسول ﷺ کے ذمے تو صرف صاف صاف پیغام پہنچا دینا ہی ہے۔'' O

احادیث مبارکہ:

☆ حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہا بیشک نبی کریم ﷺ نے شراب، جوا اور نرد کھیلنے اور غبیرہ سے منع کیا ہے۔اور آپ ﷺ نے فرمایا ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

☆ انہی (عبداللہ بن عمرو) سے روایت ہے کہا نبی کریم ﷺ نے فرمایا ماں باپ کی نافرمانی کرنے والا، جوا کھیلنے والا، احسان جتلانے والا اور ہمیشہ شراب پینے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

☆ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے شراب، جوا اور کوبہ کا بجانا حرام کیا ہے۔اور فرمایا ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔کہا گیا کوبہ طبل ہے۔

☆ حضرت ابن عمرؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے شراب، جوے، کوبہ، غبیرہ سے منع فرمایا ہے۔غبیرہ ایک قسم کی شراب ہے جسے حبشی لوگ چنے سے بناتے ہیں۔اس کو سکر کہتے ہیں۔

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شطرنج یا چوسر کھیلے گا گویا کہ اس نے اپنا ہاتھ سور کے گوشت میں ڈال دیا اور اس کے خون میں ڈبو دیا۔

☆ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کی روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو نرد کھیلے وہ خدا تعالیٰ کا باغی ہے۔

☆ عبدالرحمن کہتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ سے سنا کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ جو چوسر کھیل کر نماز کے لیے کھڑا ہو اس کی مثال ایسی ہے کہ کوئی پیپ اور خنزیر کے خون سے وضو کر کے نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہو۔ احادیث از دستور القرآن صفحہ نمبر ۲۷۳، ۲۷۴۔ مؤلفہ محمد شریف چوہدری۔

جوڑے، نر، مادہ

(سورۃ الحجر ۱۵)---۲۲۔ ''اور ہم بھیجتے ہیں بوجھل ہوائیں پھر آسمان سے پانی برسا کر وہ تمہیں پلاتے ہیں اور تم اس کا ذخیرہ کرنے والے نہیں ہو۔'' O ---[یعنی پاک ہے وہ ذات جس نے سب جوڑے بنائے ان چیزوں سے بھی جنہیں زمین اُگاتی ہے۔اور خود ان سے بھی اور ان چیزوں سے بھی جنہیں (ابھی) وہ نہیں جانتے' نر درختوں' پودوں' جڑی بوٹیوں کے شگوفے ان کی مادہ تک پہنچیں تو کیونکر؟ انسان سارے کام چھوڑ کر اگر یہی ایک کام کرنے لگے تو پھر بھی وہ اس کا لاکھواں حصہ انجام نہیں دے سکتا۔ یہ چیز انسان کی طاقت سے ماورا تھی۔اس لیے قدرت نے اپنی کرم گستری سے اس کا خود ہی اہتمام فرما دیا۔ حضرت انسان کو خبر تک ہی نہیں ہوتی اور اس کے باغوں میں' کھیتوں میں' چراگاہوں میں اور جنگلوں میں اور نہ معلوم اور کہاں کہاں ہوا کیں چپکے سے عمل تلقیح کو

Marfat.com

انجام دے رہی ہوتی ہیں۔ جن کے باعث درختوں کی ٹہنیاں رنگ برنگ خوشذائقہ پھلوں سے لد گئی ہیں اور جھوم جھوم کر اپنے خالق کے حضور آداب بندگی بجا لا رہی ہیں۔ کھیتوں کے پودوں پر خوشوں کے تاج سجائے جا رہے ہیں۔ اور ان کو دانوں کے موتیوں سے آراستہ کیا جا رہا ہے اور وہ جھک جھک کر اپنے خالق کی ربوبیت اور کبریائی کے گیت گا رہے ہیں۔ چراگاہوں میں آپ نے کبھی دیکھا ہوگا کہ گھاس کس طرح زمین پر بچھی چلی جا رہی ہے۔ وہ بھی اسی کی بارگاہ عظمت میں سجدے کر رہی ہے۔ جس نے اس کی بقا اور بالیدگی کا حکیمانہ انتظام فرما دیا۔ ایک حضرتِ انسان جس کے لیے کارخانہ ہستی کی ہر چھوٹی اور بڑی چیز مصروفِ خدمت ہے وہ بے سُدھ پڑا ہے۔ الا ماشاء اللہ۔ یہی حقیقت تھی جس کے پیشِ نظر حضور کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کو تابیر نخل نہ کرنے کا مشورہ دیا تھا۔ کیونکہ جب دوسرے تمام درختوں پر ہم عملِ تلقیح نہیں کرتے بلکہ ہوائیں از خود اس کام کو انجام دے رہی ہیں۔ تو آخر کھجور کے درخت نے کیا قصور کیا ہے کہ ہواؤں کی عملداری سے اسے خارج کر دیا گیا ہو اور اسکے لیے انسان کو زحمت گوارا کرنی پڑے لیکن جب صحابہ کرام نے دوسرے سال کم پھل آنیکی شکایت کی (جسکی وجہ یہ تھی کہ وہ درخت اس عملِ تابیر کے برسوں سے عادی تھے اور ان کو اپنی طبعی حالت پر آنے کے لیے کچھ وقت چاہیے تھا) تو حضور ﷺ نے فرمایا ''یہ دنیوی کام ہیں جنھیں تم بہتر سمجھتے ہو''۔ کیونکہ اس چیز کا تعلق احکامِ شرعی سے نہ تھا اس لیے اس پر عمل کرنا اور نہ کرنا انکی مرضی پر چھوڑ دیا گیا تا کہ وہ اپنی صوابدید کے مطابق عمل کریں۔ نیز اس قسم کے مسائل کا بتلانا نبی کے فرائض میں داخل نہیں ہوتا بلکہ ان عقدوں کو حل کرنے کے لیے انسان کو اپنے تجربہ مشاہدہ اور غور و فکر سے کام لینا چاہیے۔ اس لیے یہاں صحابہ کو مجبور کرنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ حضور ﷺ کا یہ ارشاد فرمانا نہ جاننے کی دلیل نہیں جیسے بعض لوگوں کو غلط فہمی ہوئی بلکہ حضور ﷺ کے علم کی وسعت کا ناقابلِ تردید ثبوت ہے کہ جن مسائل کو سلجھانے کے لیے انسان کو ابھی صدیوں غور و فکر کرنا تھا اُن کو حضور ﷺ آج ہی سمجھتے ہیں۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

(سورۃ الشعراء ۲۶) ---۷۔ ''کیا انہوں نے زمین پر نظریں نہیں ڈالیں؟ کہ ہم نے اس میں ہر طرح کے نفیس جوڑے کس قدر اگائے ہیں؟'' O

---۸۔ ''بیشک اس میں یقیناً نشانی ہے اور ان میں کے اکثر لوگ مومن نہیں ہیں۔'' O

(سورۃ لقمان ۳۱) ---۱۰۔ ''اسی نے آسمانوں کو بغیر ستون کے پیدا کیا ہے تم انہیں دیکھ رہے ہو اور اس نے زمین میں پہاڑوں کو ڈال دیا تا کہ وہ تمہیں جنبش نہ دے سکے اور ہر طرح کے جاندار زمین میں پھیلا دیئے۔ اور ہم نے آسمان سے پانی برسا کر زمین میں ہر قسم کے نفیس جوڑے اگا دیئے۔'' O

(سورۃ یٰسین ۳۶) ---۳۶۔ ''وہ پاک ذات ہے جس نے ہر چیز کے جوڑے پیدا کیے خواہ وہ زمین کی اگائی ہوئی چیزیں ہوں' خواہ خود ان کے نفوس ہوں خواہ وہ (چیزیں) ہوں جنہیں یہ جانتے بھی نہیں۔'' O --- [یہ نہ سمجھو کہ انسان اور حیوانات کو ہی مذکر و مؤنث پیدا فرمایا ہے اور اسی طرح ان کی بقا اور نشو و نما کا اہتمام کر دیا ہے بلکہ اس سبوح و قدوس نے زمین سے جو چیزیں اُگائی ہیں انہیں جوڑا جوڑا بنایا ہے۔ نَر اور مادہ کا سلسلہ درختوں، پودوں، پھلوں، پھولوں جھاڑیوں، گھاس غرضیکہ جو چیز زمین سے اُگتی ہے اُس کو نَر مادہ میں تقسیم کر دیا ہے اور نَر درخت کے تولیدی اجزاء کو ہوائیں اٹھا کر مادہ کے پاس لے جاتی ہیں۔ اور اُسے باردار کرتی ہیں۔ تلقیح کا عمل صرف حیوانات کی دُنیا تک محدود نہیں بلکہ حیوانات، نباتات اور ایسی اجناس جن کو ابھی تم جانتے بھی نہیں ہو۔ وہاں تک پھیلا ہوا ہے۔ تفسیر از ضیاء القرآن] --- [یہ توحید کے حق میں ایک اور استدلال ہے' اور یہاں پھر پیش پا افتادہ حقائق ہی میں سے بعض کو لے کر بتایا جا رہا ہے کہ شب و روز جن اشیاء کا تم مشاہدہ کرتے اور یونہی غور و خوض کیے بغیر گزر جاتے ہو انہی کے اندر حقیقت کا سراغ دینے والے نشانات موجود ہیں۔ عورت اور مرد کا جوڑ تو خود انسان کا اپنا سبب پیدائش ہے۔ حیوانات کی نسلیں بھی نر و مادہ کے ازدواج سے چل رہی ہیں۔ نباتات کے متعلق بھی انسان جانتا ہے کہ اُن میں تزویج کا اصول کام کر رہا ہے۔ حتیٰ کہ بے جان مادوں تک میں مختلف اشیاء جب ایک دوسرے سے جوڑ کھاتی ہیں تب کہیں اُن سے طرح طرح کے مرکبات وجود میں آتے ہیں۔ خود مادے کی بنیادی ترکیب منفی اور مثبت برقی توانائی کے ارتباط سے ہوئی ہے۔ یہ تزویج' جس کی بدولت یہ ساری کائنات وجود میں آئی ہے، حکمت و صناعی کی ایسی باریکیاں اور پیچیدگیاں رکھتی ہے اور اس کے اندر ہر دو زوجین کے درمیان ایسی مناسبتیں پائی جاتی ہیں کہ بے لاگ عقل رکھنے والا کوئی شخص نہ تو اس چیز کو ایک اتفاقی حادثہ کہہ سکتا ہے اور نہ یہ مان سکتا ہے کہ مختلف خداؤں نے ان بے شمار ازواج کو پیدا کر کے ان کے درمیان اس حکمت کے ساتھ جوڑ لگائے ہوں گے۔ ازواج کا ایک دوسرے کے لیے جوڑ ہونا اور ان کے ازدواج سے نئی چیزوں کا پیدا ہونا خود وحدتِ خالق کی صریح دلیل ہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(سورۃ الشوریٰ ۴۲) ---۱۱۔ ''وہ آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے اس نے تمہارے لیے تمہاری جنس کے جوڑے بنا دیئے ہیں اور چوپایوں کے جوڑے بنائے ہیں تمہیں وہ اس میں پھیلا رہا ہے اس جیسی کوئی چیز نہیں وہ سننے اور دیکھنے والا ہے۔'' O

(سورۃ الزخرف ۴۳) ---۱۲۔ ''جس نے تمام چیزوں کے جوڑے بنائے اور تمہارے لیے کشتیاں بنائیں اور چوپائے جانور (پیدا کیے) جن پر تم سوار ہوتے ہو۔'' O

Marfat.com

(سورۃ الذّٰریٰت ۵۱)---۴۹۔ ''اور ہر چیز کو ہم نے جوڑا جوڑا پیدا کیا ہے تا کہ تم نصیحت حاصل کرو۔''O---[یعنی ہر چیز کو جوڑا جوڑا نر اور مادہ یا اس کی مقابل اور ضد کو بھی پیدا کیا ہے۔ جیسے روشنی اور اندھیرا' خشکی اور تری' چاند اور سورج' میٹھا اور کڑوا' رات اور دن' خیر اور شر' زندگی اور موت' ایمان اور کفر' شقاوت اور سعادت' جنت اور دوزخ' جن وانس وغیرہ' حتیٰ کہ حیوانات (جاندار) کے مقابل' جمادات (بے جان) اس لیے ضروری ہے کہ دنیا کا بھی جوڑا ہو یعنی آخرت' دنیا کے بالمقابل دوسری زندگی۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ النجم ۵۳)---۴۵۔ ''اور یہ کہ اسی نے جوڑا یعنی نر و مادہ پیدا کیا ہے۔''O---۴۶۔ ''نطفہ سے جبکہ وہ ٹپکایا جاتا ہے۔''O

جو کرے گا وہی بھرے گا، بدلہ کمائی کا

(سورۃ البقرہ ۲)---۱۳۴۔ ''یہ ایک گروہ تھا جو ہو گزرا۔ ان کے لیے ہے جو انہوں نے کمایا اور تمہارے لیے وہی ہے جو تم کماؤ گے۔ اور تم سے یہ نہ پوچھا جائے گا کہ کیا کرتے رہے وہ۔''O---۲۸۶۔ ''نہیں ذمہ داری (کا بوجھ) ڈالتا اللہ تعالیٰ کسی شخص پر مگر اس کی قوت برداشت کے مطابق اسی کے لئے ہے وہ (نیکی) جو اس نے کمائی اور اسی پر ہے (وبال) اس (بدی) کا جو اس نے کمائی۔''O

(سورۃ آل عمران ۳)---۳۰۔ ''وہ دن جب موجود پائے گا ہر شخص وہ جو کی ہو گی اس نے کوئی نیکی اپنے سامنے حاضر اور وہ بھی جو کی ہو گی اس نے کوئی بدی۔ آرزو کرے گا کہ کاش اس کے اور اس کی بدی کے درمیان فاصلہ ہوتا بہت دور کا اور ڈراتا ہے اللہ تعالیٰ تم کو اپنی ذات سے اور اللہ نہایت شفیق ہے اپنے بندوں پر۔''O---۱۶۱۔ ''اور نہیں ہے کسی نبی کی یہ شان کہ وہ خیانت کرے۔ اور جو کوئی خیانت کرے گا، حاضر ہو گا اپنی خیانت کے ساتھ قیامت کے دن پھر پورا پورا ملے گا ہر جان کو بدلہ اس کا جو اس نے کمایا تھا اور ان کے ساتھ ناانصافی نہ ہو گی۔''O---۱۸۵۔ ''ہر جان کو چکھنا ہے مزا موت کا۔ اور بس دیئے جائیں گے تم کو پورے اجر تمہارے (اعمال کے) روز قیامت۔ پس جو بچالیا گیا آگ سے اور داخل کر دیا گیا جنت میں تو بیشک کامیاب ہو گیا وہ اور نہیں ہے دُنیاوی زندگی مگر محض سامان دھوکے کا۔''O---[اس آیت میں ایک تو اس اٹل حقیقت کا بیان ہے کہ موت سے کسی کو مفر نہیں۔ دوسرا یہ کہ دُنیا میں جس نے اچھا یا برا جو کچھ کیا ہو گا اس کو پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔ تیسرا، کامیابی کا معیار بتلایا گیا ہے کہ کامیاب اصل میں وہ ہے جس نے دُنیا میں رہ کر اپنے رب کو راضی کر لیا جس کے نتیجے میں وہ جہنم سے دور اور جنت میں داخل کر دیا گیا۔ چوتھا یہ کہ دُنیا کی زندگی سامان فریب ہے، جو اس سے دامن بچا کر نکل گیا وہ خوش نصیب اور جو اس کے فریب میں پھنس گیا وہ ناکام و نامراد ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ النساء ۴)---۷۹۔ ''جو پہنچتی ہے تم کو کسی قسم کی بھلائی سو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور پہنچتی ہے تم کو کسی قسم کی برائی سو تمہارے نفس کی طرف سے ہے۔''O---۸۵۔ ''جو کرے گا سفارش اچھے کام کی ہو گا اس کے لیے حصہ اس میں سے اور جو کرے گا سفارش برے کام کی ہو گا اس کے لیے حصہ اس میں سے۔ اور ہے اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر اور نگران۔''O---۱۱۱۔ ''جو شخص کماتا ہے کوئی گناہ تو بس کماتا ہے وہ اس گناہ (کا وبال) اپنی جان پر اور ہے اللہ تعالیٰ ہر بات جاننے والا بڑی حکمت والا۔''O---۱۲۳۔ ''نہیں ہے (موقوف کچھ) آرزوؤں پر تمہاری اور نہ آرزوؤں پر اہل کتاب کی جو بھی کرے گا کوئی برا کام بدلہ دیا جائے گا اسے اس کے مطابق اور نہ پائے گا وہ اپنے لئے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی حامی و مددگار۔''O

(سورۃ المائدۃ ۵)---۱۰۵۔ ''اے ایمان والو! تم پر اپنی ذمہ داری ہے۔ جو بھٹک گیا وہ تمہیں نقصان نہیں پہنچاتا جب تم راہ چل رہے ہو۔ اللہ تعالیٰ ہی کی طرف تم سب کی واپسی ہو گی۔ پھر وہ تمہیں بتائے گا جو تم کرتے ہو۔''O

(سورۃ الانعام ۶)---۷۴۔ ''اور جب ابراہیم نے اپنے باپ آزر سے کہا'' کیا تو مورتیوں کو خدا بناتا ہے؟ میں تجھے اور تیری قوم کو کھلی گمراہی میں دیکھتا ہوں۔''O---۱۶۰۔ ''جو نیکی لایا اس کے لئے اس طرح کی دس ہوں گی اور جو برائی لایا اسے صرف اسی طرح کی جزا ملے گی۔ اور ان پر کوئی زیادتی نہ کی جائے گی۔''O---۱۶۴۔ ''اور ہر شخص جو کچھ بھی وہ کماتا ہے اس کا ذمہ دار ہے اور کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔''O

(سورۃ الاعراف ۷)---۱۸۰۔ ''اور اچھے نام اللہ تعالیٰ ہی کے ہیں سو اسے ان (ناموں) سے پکارو اور ان لوگوں کو چھوڑ دو جو اس کے ناموں میں کج راہی کرتے ہیں۔ وہ اپنے عملوں کا بدلہ پائیں گے۔''O

(سورۃ التوبہ ۹)---۱۱۴۔ ''اور ابراہیم کا اپنے باپ کے لئے بخشش کی دُعا مانگنا صرف اس وعدہ کی وجہ سے تھا جو اس نے اس سے کر لیا تھا۔ پھر جب اس پر واضح ہو گیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے تو وہ اس سے بے تعلق ہو گیا۔ ابراہیم بیشک نرم دل اور بردبار تھا۔''O

(سورۃ یونس ۱۰)---۳۰۔ ''ہر شخص جانچ لے گا۔ جو اس نے آگے بھیجا ہو گا اور انہیں اپنے سچے مولا کی طرف پھیر دیا جائے گا اور جو کچھ وہ گھڑتے تھیں ان

Marfat.com

سے کھود یا جائے گا۔" O---۴۱۔ "اور اگر وہ تجھے جھٹلاتے ہیں تو کہو میرے لئے میرا عمل ہے اور تمہارے لئے تمہارا عمل۔ تم اس سے جو میں کرتا ہوں بری ہو اور میں اس سے جو تم کرتے ہو بری ہوں۔" O

(سورۃ ھود ۱۱)---۴۲۔ "اور وہ (کشتی) انہیں لے کر پہاڑوں جیسی موجوں میں چلنے لگی اور نوحؑ نے اپنے بیٹے کو جو الگ جگہ پر تھا پکارا میرے بیٹے! ہمارے ساتھ سوار ہو جا اور کافروں کے ساتھ مت رہ۔" O---۴۳۔ "وہ بولا۔ "میں کسی پہاڑ کی طرف پناہ لے لوں گا جو مجھے پانی سے بچا لے گا" اس نے کہا۔ آج اللہ تعالیٰ کے امر سے کوئی بچانے والا نہیں۔ مگر جس پر وہ رحم کرے اور ان کے درمیان موج حائل ہو گئی اور وہ ڈوبنے والوں میں تھا۔" O---۴۵۔ "اور نوحؑ نے اپنے رب کو پکارا اور کہا۔ میرے رب! میرا بیٹا میرے گھرانے میں سے ہے اور تیرا وعدہ سچا ہے اور تو حاکموں کا بڑا حاکم ہے۔" O---۴۶۔ "اس نے کہا نوح! وہ تیرے گھرانے میں سے نہیں۔ اس کا عمل نادرست تھا۔ پس مجھ سے وہ نہ مانگ جس کا تجھے علم نہیں۔" O---۴۷۔ "اس نے کہا میرے رب! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کہ تجھ سے وہ مانگوں جس کا مجھے علم نہیں اور اگر تو نے مجھے نہ بخشا اور رحم نہ کیا تو میں نقصان اٹھانے والوں میں ہو جاؤں گا۔" O---۸۱۔ "وہ (فرشتے) بولے۔ لوطؑ! ہم تیرے رب کے بھیجے ہیں۔ وہ (قوم لوط) تجھ تک نہیں پہنچ سکیں گے۔ تو اپنے گھر والوں کے ساتھ رات کے ایک حصے میں چل پڑ اور تم میں کوئی پیچھے نہ مڑے۔ مگر ہاں! تیری بیوی کہ اس پر وہی مصیبت آنے والی ہے جو ان پر آچکی ہے۔ ان کے وعدے کا وقت صبح ہے۔ کیا صبح قریب ہی نہیں؟" O---[جب فرشتوں نے حضرت لوطؑ کی بے بسی اور ان کی قوم کی سرکشی کا مشاہدہ کر لیا تو انہوں نے ایسا کہا]---۸۲۔ "پھر جب ہمارا حکم آپہنچا تو ہم نے اس (بستی) کے اوپر کو نیچے کر دیا اور اس پر تیرے رب کے ہاں سے نشان کئے ہوئے کھنگر والے پتھر تہ بہ تہ برسائے اور وہ جگہ ان ظالموں سے کچھ دور بھی نہیں۔" O

(سورۃ الرعد ۱۳)---۳۷۔ "اسی طرح ہم نے اس قرآن کو عربی زبان کا فرمان اتارا ہے۔ اگر آپ نے ان کی خواہشوں کی پیروی کر لی اس کے بعد کہ آپ کے پاس علم آچکا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کے (عذابوں) سے آپ کو کوئی حمایتی ملے گا اور نہ بچانے والا۔" O---[تفسیر کیلئے باب نمبر۱۴، مضمون: اہل علم]

(سورۃ الحجر ۱۵)---۵۹۔ "مگر خاندان لوط کہ ہم ان سب کو تو ضرور بچا لیں گے۔" O---۶۰۔ "سوائے اس (لوط) کی بیوی کے کہ ہم نے اسے رکنے اور باقی رہ جانے والوں میں مقرر کر دیا ہے۔" O

(سورۃ بنی اسرائیل ۱۷)---۷۔ "اگر تم نے اچھے کام کیے تو خود اپنے ہی فائدہ کے لیے، اور اگر تم نے برائیاں کیں تو بھی اپنے ہی لیے، پھر جب دوسرے وعدے کا وقت آیا (تو ہم نے دوسرے بندوں کو بھیج دیا تا کہ) وہ تمہارے چہرے بگاڑ دیں اور پہلی دفعہ کی طرح پھر اسی مسجد میں گھس جائیں۔ اور جس جس چیز پر قابو پائیں توڑ پھوڑ کر جڑ سے اکھاڑ دیں۔" O---۱۳۔ "ہم نے ہر انسان کی برائی بھلائی کو اس کے گلے لگا دیا ہے اور بروز قیامت ہم اس کے سامنے اس کا نامہ اعمال نکالیں گے جسے وہ اپنے اوپر کھلا ہوا پالے گا۔" O---۱۵۔ "جو راہ راست حاصل کرلے وہ خود اپنے ہی بھلے کے لیے راہ یافتہ ہوتا ہے اور جو بھٹک جائے اس کا بوجھ اسی کے اوپر ہے، کوئی بوجھ والا کسی اور کا بوجھ اپنے اوپر نہ لادے گا اور ہماری سنت نہیں کہ رسول بھیجنے سے پہلے ہی عذاب کرنے لگیں۔" O

احادیث مبارکہ:

حضرت ابورمثہؓ سے روایت ہے کہا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنے باپ کے ساتھ آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تیرے ساتھ کون ہے؟ اس نے کہا میرا بیٹا ہے۔ آپ اس کے گواہ ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا خبردار اس کے قصور کا مواخذہ تجھ سے نہ ہوگا اور تیرے گناہ کا اس سے مواخذہ نہ ہوگا۔ از دستور القرآن صفحہ نمبر ۱۷۳۔ مؤلفہ محمد شریف چوہدری۔

(سورۃ العنکبوت ۲۹)---۳۲۔ "(حضرت ابراہیم علیہ السلام نے) کہا اس میں تو لوط (علیہ السلام) ہیں، فرشتوں نے کہا یہاں جو ہیں ہم انہیں بخوبی جانتے ہیں۔ لوط (علیہ السلام) کو اور اس کے خاندان کو سوائے اس کی بیوی کے ہم بچا لیں گے، البتہ وہ عورت پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہے۔" O---[یعنی ان پیچھے رہ جانے والوں میں سے، جن کو عذاب کے ذریعے سے ہلاک کیا جانا ہے وہ چونکہ مومنہ نہیں تھی بلکہ اپنی قوم کی طرف دار تھی، اس لیے اسے بھی ہلاک کر دیا گیا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۳۳۔ "پھر جب ہمارے قاصد لوط (علیہ السلام) کے پاس پہنچے تو وہ ان کی وجہ سے غمگین ہوئے اور دل ہی دل میں رنج کرنے لگے۔ قاصدوں نے کہا آپ نہ خوف کھایئے نہ آزردہ ہوں، ہم آپ کو مع آپ کے متعلقین کے بچا لیں گے مگر آپ کی بیوی کہ وہ عذاب کے لیے باقی رہ جانے والوں میں سے ہوگی۔" O

(سورۃ سبا ۳۴)---۲۵۔ "کہہ دیجیے! کہ ہمارے کیے ہوئے گناہوں کی بابت تم سے کوئی سوال نہ کیا جائے گا نہ تمہارے اعمال کی باز پرس ہم سے کی جائے گی۔" O

(سورۃ فاطر ۳۵)---۱۸۔ "کوئی بھی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا، اگر کوئی گراں بار دوسرے کو اپنا بوجھ اٹھانے کے لیے بلائے گا تو وہ اس میں سے کچھ بھی نہ اٹھائے گا گو قرابت دار ہی ہو۔ تو صرف انہی کو آگاہ کر سکتا ہے جو غائبانہ طور پر اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور نمازوں کی پابندی کرتے

Marfat.com

ہیں اور جو بھی پاک ہو جائے وہ اپنے ہی نفع کے لیے پاک ہوگا۔ لوٹنا اللہ تعالیٰ ہی کی طرف ہے۔" O---۳۹۔ "وہی ایسا ہے جس نے تم کو زمین میں آباد کیا سو جو شخص کفر کرے گا اس کے کفر کا وبال اسی پر پڑے گا۔ اور کافروں کے لیے ان کا کفران کے پروردگار کے نزدیک ناراضی ہی بڑھنے کا باعث ہوتا ہے اور کافروں کے لیے ان کا کفر خسارہ ہی بڑھنے کا باعث ہوتا ہے۔" O

(**سورۃ الصّٰفّٰت** ۳۷)---۱۱۳۔ "اور ہم نے ابراہیم و اسحاق (علیہما السلام) پر برکتیں نازل فرمائیں اور ان دونوں کی اولاد میں بعضے تو نیک بخت ہیں اور بعض اپنے نفس پر صریح ظلم کرنے والے ہیں۔" O---[یہ فقرہ اُس پورے مقصد پر روشنی ڈالتا ہے جس کے لیے حضرت ابراہیمؑ کی قربانی کا یہ قصہ یہاں بیان کیا گیا ہے۔ حضرت ابراہیمؑ کے دو بیٹوں کی نسل سے دو بہت بڑی قومیں پیدا ہوئیں۔ ایک بنی اسرائیل جن کے گھر سے دنیا کے دو بڑے مذہب (یہودیت اور نصرانیت) نکلے اور انہوں نے رُوئے زمین کے بہت بڑے حصے کو حلقہ بگوش بنایا۔ دوسرے بنی اسمٰعیل جو نزولِ قرآن کے وقت تمام اہلِ عرب کے مقتدا و پیشوا تھے اور اُس وقت مکہ معظمہ کے قبیلہ قریش کو اُن میں سب سے زیادہ اہم مقام حاصل تھا۔ نسلِ ابراہیمی کی ان دونوں شاخوں کو جو کچھ بھی عروج نصیب ہوا وہ حضرت ابراہیمؑ اور ان کے ان دو عظیم المرتبت صاحبزادوں کے ساتھ انتساب کی بدولت ہوا، ورنہ دنیا میں نہ معلوم ایسے ایسے کتنے خاندان پیدا ہوئے ہیں اور گوشہ گمنامی میں جا پڑے ہیں۔ اب اللہ تعالیٰ اس خاندان کی تاریخ کا سب سے زیادہ زرّین کارنامہ سنانے کے بعد ان دونوں گروہوں کو یہ احساس دلاتا ہے کہ تمہیں دنیا میں یہ جو کچھ شرف نصیب ہوا ہے وہ خدا پرستی اور اخلاص و فدویت کی اُن شاندار روایات کی وجہ سے ہوا ہے جو تمہارے باپ دادا حضرت ابراہیم و حضرت اسمٰعیل اور حضرت اسحاق علیہم السلام نے قائم کی تھیں۔ وہ انہیں بتاتا ہے کہ ہم نے اُن کو جو برکت عطا فرمائی اور ان پر اپنے فضل و کرم کی جو بارشیں برسائیں، یہ کوئی اندھی بانٹ نہ تھی کہ بس یونہی ایک شخص اور اس کے دولڑکوں کو چھانٹ کر نواز دیا گیا ہو بلکہ انہوں نے اپنے مالکِ حقیقی کے ساتھ اپنی وفاداری کے کچھ ثبوت دیے تھے اور ان کی بنا پر وہ ان عنایات کے مستحق بنے تھے۔ اب تم لوگ محض اس فخر کی بنا پر کہ تم ان کی اولاد ہو، ان عنایات کے مستحق نہیں ہو سکتے۔ ہم تو یہ دیکھیں گے کہ تم میں سے محسن کون ہے اور ظالم کون۔ پھر جو جیسا ہوگا، اُس کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کریں گے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(**سورۃ المؤمن** ۴۰)---۱۷۔ "آج ہر نفس کو اس کی کمائی کا بدلہ دیا جائے گا۔ آج (کسی قسم کا) ظلم نہیں یقیناً اللہ تعالیٰ بہت جلد حساب کرنے والا ہے۔" O

(**سورۃ الجاثیۃ** ۴۵)---۱۴۔ "آپ ایمان والوں سے فرما دیں کہ وہ ان لوگوں سے درگزر کریں جو اللہ تعالیٰ کے دنوں کی توقع نہیں رکھتے" تاکہ اللہ تعالیٰ ایک قوم کو ان کے کرتوتوں کا بدلہ دے۔" O---۱۵۔ "جو نیکی کرے گا وہ اپنے ذاتی بھلے کے لیے اور جو برائی کرے گا اس کا وبال اسی پر ہے، پھر تم سب اپنے پروردگار کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔" O

(**سورۃ التحریم** ۶۶)---۱۰۔ "اللہ تعالیٰ نے کافروں کے لیے نوح کی اور لوط کی بیوی کی مثال بیان فرمائی یہ دونوں ہمارے بندوں میں سے دو (شائستہ اور) نیک بندوں کے گھر میں تھیں، پھر ان کی انہوں نے خیانت کی پس وہ دونوں (نیک بندے) ان سے اللہ کے (کسی عذاب کو) نہ روک سکے اور حکم دے دیا گیا (اے عورتو) دوزخ میں جانے والوں کے ساتھ تم دونوں بھی چلی جاؤ۔" O---[مشرکینِ مکہ کہا کرتے کہ ہم حضور ﷺ کے قریبی رشتہ دار اور ہمسائے ہیں۔ ہمیں ایمان لانے اور جان جوکھوں میں ڈالنے کی کیا ضرورت ہے۔ اگر قیامت آ ہی گئی تو حضور ہماری شفاعت کریں گے اور کفر کے باوجود ہم بخش دیے جائیں گے۔ ان کی اس غلط فہمی کو دُور کرنے کے لیے یہ پہلی مثال دی کہ بیوی کا اپنے خاوند سے بڑا قریبی اور گہرا تعلق ہوتا ہے۔ دنیوی اعتبار سے دونوں کی خوشی اور دکھ، دونوں کی راحت اور تکلیف، دونوں کی خوشحالی اور محرومی یکساں ہوتی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ تعلق بھی اس وقت تک بے معنی ہے جب تک بیوی رشتہ اسلام میں منسلک نہ ہو۔ یہ سمجھانے کے لیے کسی ولی، کسی عالم، کسی بزرگ کی بیوی کی مثال پیش نہیں کی بلکہ جلیل القدر انبیاء کی بیویوں کی مثال پیش کی ہے۔ ایک حضرت نوح علیہ السلام کی بیوی اور دوسری حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی۔ ان کے دلوں میں نفاق اور کفر تھا۔ وہ اپنے نامدار شوہروں کی رسالت پر ایمان نہ رکھتی تھیں۔ بلکہ ان کا مذاق اڑاتی تھیں۔ ان کی غیبت کیا کرتیں اور ان کا دل دُکھایا کرتیں۔ اس لیے چونکہ وہ کافر تھیں۔ ایمان سے محروم تھیں۔ ان کا پیغمبروں کی بیویاں ہونا انہیں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نہ بچا سکا اور انہیں دوسرے جہنمیوں کے ساتھ جہنم رسید کر دیا گیا۔ اے کفارِ مکہ! تم یہ غلط فہمی اپنے دلوں سے نکال دو۔ جب تک تم کفر و شرک سے توبہ کر کے ایمان سے بہرہ ور نہ ہو گے، کسی کی شفاعت تمہارے کام نہیں آئے گی بلکہ تمہارے لیے شفاعت کرنے کی کسی کو اجازت ہی نہ ہوگی۔ (از تفسیر ضیاء القرآن)]

جہاد میں شامل نہ ہونا

(**سورۃ البقرۃ** ۲)---۲۴۶۔ "بھلا نہیں دیکھا تم نے سردارانِ بنی اسرائیل (کے اس واقعہ) کو موسیٰ کے بعد جب کہا تھا انہوں نے اپنے ایک نبی سے کہ مقرر کر دیجیے ہمارے لیے ایک بادشاہ تاکہ ہم جنگ کریں اللہ تعالیٰ کی راہ میں۔ نبی نے کہا۔ کہیں ایسا تو نہ ہوگا کہ اگر حکم دیا جائے تم کو جنگ کا تو تم نہ لڑو۔ کہنے

Marfat.com

لگے- بھلا کیا ہوا ہے ہمیں کہ نہ لڑیں ہم اللہ تعالیٰ کی راہ میں جب کہ نکالا گیا ہے ہمیں ہمارے گھروں سے اور (جدا کیا گیا ہے) بال بچوں سے- پھر جب حکم دیا گیا انہیں جنگ کا تو سب پھر گئے سوائے چند ایک کے ان میں سے اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے ظالموں کو۔'' O

(سورۃ النسآء ۴)---۷۸۔ ''جہاں کہیں بھی ہو گے تم آ لے گی تم کو موت اگر چہ ہو تم مضبوط قلعوں کے اندر- اور اگر حاصل ہوتی ہے ان (موت سے ڈرنے والوں) کو کامیابی تو کہتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اگر پہنچتا ہے کوئی نقصان تو کہتے ہیں یہ تمہاری وجہ سے ہے- کہو سب کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے- آخر کیا ہو گیا ہے ان لوگوں کو نہیں لگتے یہ کہ سمجھیں کوئی بات۔'' O---۷۹۔ ''جو پہنچتی ہے تم کو کسی قسم کی بھلائی سو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے- اور جو پہنچتی ہے تم کو کسی قسم کی برائی سو تمہارے نفس کی طرف سے ہے اور بھیجا ہے ہم نے تم کو (اے محمد ﷺ!) لوگوں کے لئے رسول بنا کر- اور کافی ہے اللہ تعالیٰ (اس بات پر) گواہ۔'' O

(سورۃ المآئدۃ ۵)---۲۰۔ ''اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا- اے میری قوم! اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کی وہ نعمت یاد کرو- جب اس نے تم میں نبی بنائے اور تمہیں بادشاہ بنایا اور تمہیں وہ دیا جو اس نے جہاں والوں میں کسی کو نہ دیا تھا۔'' O---۲۱۔ ''وہ کہنے لگے موسیٰ! وہاں تو بڑے زبردست لوگ رہتے ہیں اور ہم وہاں ہرگز داخل نہ ہوں گے جب تک وہ وہاں سے نکل نہ جائیں- ہاں اگر وہ وہاں سے نکل جائیں تو ہم داخل ہو جائیں گے۔'' O---۲۳۔ ''ان لوگوں میں سے جو ڈرتے تھے۔ دو شخصوں نے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا تھا کہا- اس دروازے سے داخل ہو جاؤ- پھر جب تم اس میں داخل ہو جاؤ گے تو تم غالب آ جاؤ گے اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرو اگر تم مومن ہو۔'' O---[ان دونوں بزرگوں میں سے ایک حضرت یوشعؑ بن نون تھے- جو حضرت موسیٰؑ کے بعد ان کے خلیفہ ہوئے- دوسرے حضرت کالب تھے جو حضرت یوشعؑ کے دست راست تھے- چالیس سال بھٹکنے کے بعد جب بنی اسرائیل فلسطین میں داخل ہوئے تو حضرت موسیٰؑ کے ساتھیوں میں سے صرف یہی دو بزرگ زندہ تھے۔ (از تفسیر مولانا مودودیؒ)]---۲۴۔ ''وہ بولے- موسیٰ! جب تک وہ وہاں رہتے ہیں ہم وہاں کبھی داخل نہ ہوں گے- پس تو اور تیرا رب جاؤ اور ان سے جنگ کرو- ہم یہاں بیٹھے ہیں۔'' O---۲۵۔ ''اس نے کہا- اے میرے رب! میں اپنے اور اپنے بھائی کے سوا کسی پر اختیار نہیں رکھتا- سو تو ہمارے اور اس سیہ کار قوم کے درمیان علیحدگی کر دے۔'' O---۲۶۔ ''اس نے کہا- اچھا! یہ ملک ان پر چالیس سال حرام رہے گا- اور وہ زمین میں سر مارتے پھریں گے- اب تو اس سیہ کار قوم پر افسوس نہ کر۔'' O

(سورۃ التوبہ ۹)---۸۱۔ ''پیچھے رہ جانے والے لوگ، رسول اللہ ﷺ کے پیچھے بیٹھ رہنے پر خوش ہوئے اور انہوں نے ناپسند کیا کہ اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کریں اور کہا- گرمی میں مت نکلو- کہہ دیجیے دوزخ کی آگ بہت ہی سخت گرم ہو گی- کاش وہ سوچ سکتے۔'' O---۸۳۔ ''اب اگر اللہ تعالیٰ تجھے ان میں سے کسی گروہ کے پاس واپس لے جائے- پھر وہ تجھ سے نکلنے کی اجازت مانگیں- تو کہنا- تم کبھی میرے ساتھ نہ نکلو گے اور کبھی میرے دشمن سے نہیں لڑو گے- تم پہلی بار بیٹھے رہنے پر خوش ہو گئے تھے- اب پیچھے رہنے والوں کے ساتھ بیٹھے رہو۔'' O---۸۶۔ ''اور جب کوئی سورت نازل ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ پر اعتماد کرو اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ ہو کر جہاد کرو تو ان میں مقدور والے تجھ سے اجازت مانگنے لگتے ہیں اور کہتے ہیں ہمیں بیٹھ رہنے والوں کے ساتھ رہنے دے۔'' O---۸۷۔ ''وہ پیچھے رہنے والی عورتوں کے ساتھ خوش ہوتے ہیں- کیونکہ ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی ہے سو وہ سوچتے سمجھتے نہیں۔'' O---۹۰۔ ''اور بدوؤں میں سے بھی عذر کرنے والے آئے کہ انہیں اجازت دی جائے- اور جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے جھوٹ بولا تھا وہ بیٹھ رہے- ان میں کفر کرنے والوں کو دردناک عذاب ہو گا۔'' O---۹۱۔ ''کمزوروں پر گناہ نہیں- اور نہ بیماروں پر ہے- اور نہ ان پر ہے جو خرچ کرنے کے لئے کچھ نہیں پاتے- جب وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے خیر خواہی کرتے ہوں- نیک کام کرنے والوں پر کوئی الزام نہیں- اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔'' O---۹۲۔ ''اور نہ ان پر الزام ہے جو جب تیرے پاس آئے کہ انہیں سواری دے تو تو نے کہا میرے پاس کچھ نہیں جس پر میں تمہیں سوار کرا لوں- وہ لوٹ گئے اور ان کی آنکھیں اس غم سے کہ ان کے پاس خرچ کرنے کو کچھ نہیں آنسو بہاتی تھیں۔'' O---۹۳۔ ''الزام تو صرف ان لوگوں پر ہے جو دولت مند ہو کر تجھ سے اجازت مانگتے ہیں وہ پیچھے رہنے والی عورتوں کے ساتھ خوش ہوتے ہیں کیونکہ اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے سو انہیں علم نہیں۔'' O---۱۱۸۔ ''اور ان تین پر بھی (کی ہے) جو پیچھے رہ گئے تھے یہاں تک کہ زمین اس کے باوجود کہ وہ کشادہ ہے- ان پر تنگ ہو گئی اور اپنا آپ ان پر تنگ ہو گیا- اور وہ سمجھے کہ اللہ تعالیٰ سے بچ کر جانے کی کوئی جگہ نہیں مگر خود اس کے پاس- پھر بھی اس نے ان پر توجہ کی تا کہ وہ بھی توجہ کریں- بیشک اللہ تعالیٰ ہی بڑا توجہ کرنے والا ہے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴۰ مضمون: صحابہ کرامؓ]

جہالت

(سورۃ المآئدۃ ۵)---۱۰۴۔ ''اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ اس کی طرف جو اللہ تعالیٰ نے اتارا ہے اور رسول ﷺ کی طرف تو وہ کہتے ہیں ہمیں وہ

Marfat.com

کافی ہے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا- کیا! اگر چہ ان کے باپ دادا کچھ نہ جانتے تھے اور نہ راہ پر چلتے تھے۔"O

(سورۃ الاعراف ۷)---۱۹۹۔ "درگذر کر، اور پسندیدہ باتوں کی تلقین کر اور نادانوں سے کنارا کر۔"O

(سورۃ ھود ۱۱)---۴۶۔ "اس نے کہا- نوحؑ! وہ تیرے گھرانے میں سے نہیں- اس کا عمل نادرست تھا- پس مجھ سے وہ نہ مانگ جس کا تجھے علم نہیں- میں تجھے نصیحت کرتا ہوں کہ تو کہیں نادانوں میں نہ ہو جائے۔"O

(سورۃ النحل ۱۶)---۱۱۹۔ "جو کوئی جہالت سے برے عمل کرے پھر توبہ کرلے اور اصلاح بھی کرلے تو پھر آپ کا رب بلاشک وشبہ بڑی بخشش کرنے والا اور نہایت ہی مہربان ہے۔"O

(سورۃ النمل ۲۷)---۶۱۔ "کیا وہ جس نے زمین کو قرارگاہ بنایا اور اس کے درمیان نہریں جاری کردیں اور اس کے لیے پہاڑ بنائے اور دو سمندروں کے درمیان روک بنادی کیا اللہ کے ساتھ اور کوئی معبود بھی ہے؟ بلکہ ان میں سے اکثر کچھ جانتے ہی نہیں۔"O

(سورۃ الزُّمَر ۳۹)---۹۔ "بھلا جو شخص راتوں کے اوقات سجدے اور قیام کی حالت میں (عبادت میں) گزارتا ہو آخرت سے ڈرتا ہو اور اپنے رب کی رحمت کی امید رکھتا ہو (اور جو اس کے برعکس ہو برابر ہو سکتے ہیں) بتاؤ تو علم والے اور بے علم کیا برابر کے ہیں؟ یقیناً نصیحت وہی حاصل کرتے ہیں جو عقلمند ہیں- (اپنے رب کی طرف سے)۔"O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: علم]

جھٹلانے والوں کا انجام

(سورۃ آل عمران ۳)---۱۳۷۔ "بیشک گزر چکے ہیں تم سے پہلے کئی دور، سو چلو پھرو زمین میں پھر دیکھو کیا انجام ہوا جھٹلانے والوں کا۔"O---۱۳۸۔ "یہ واضح تنبیہ ہے لوگوں کے لئے اور ہدایت اور نصیحت ہے متقیوں کے لئے۔"O

(سورۃ الانعام ۶)---۱۱۔ "کہہ" زمین میں چلو پھرو، پھر دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیسا ہوا؟"O

(سورۃ الاعراف ۷)---۳۶۔ "مگر جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلا دیا اور ان سے سرکشی کی وہ آگ کے ساتھی ہوں گے جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔"O---۳۷۔ "ہاں! اس سے بڑا ظالم کون ہے جس نے اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھوٹ گھڑا یا اس کی آیتوں کو جھٹلا دیا؟ انہیں ان کی لکھت کا حصہ ملتا رہے گا یہاں تک کہ جب ان کے پاس ہمارے فرشتے انہیں وفات دینے آئیں گے تو وہ کہیں گے، وہ کہاں ہیں جنہیں تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر پکارا کرتے تھے؟ وہ کہیں گے وہ ہم سے گم ہوگئے ہیں اور وہ اپنے بارے میں گواہی دیں گے کہ بیشک وہ کافر تھے۔"O---۴۰۔ "جو لوگ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں اور ان سے سرکشی کرتے ہیں ان کے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے اور نہ وہ جنت میں داخل ہوں گے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں سے گزر جائے اور مجرموں کو ہم اسی طرح بدلہ دیتے ہیں۔"O---[یہ ایک مثال ہے جیسے ایک اونٹ سوئی کے ناکے میں داخل ہونا محال ہے اسی طرح منکرین و متکبرین کا جنت میں داخل ہونا محال ہے]---۴۱۔ "ان کے لئے جہنم کا بچھونا اور ان کے اوپر اوڑھنا ہوگا اور ظالموں کو ہم اسی طرح بدلہ دیں گے۔"O

(سورۃ یونس ۱۰)---۳۹۔ "نہیں- انہوں نے اس چیز کو جھٹلایا ہے- جس کے علم پر وہ حاوی نہیں ہو سکے- اور جس کا نتیجہ ابھی ان کے پاس نہیں آیا- اسی طرح ان سے پہلے لوگوں نے بھی جھٹلایا- پھر دیکھ کہ ظالموں کا انجام کیسا ہوا۔"O---۴۱۔ "اور اگر وہ آپ کو جھٹلاتے ہیں تو کہو! میرے لئے میرا عمل ہے اور تمہارے لئے تمہارا عمل- تم اس سے جو میں کرتا ہوں بری ہو اور میں اس سے جو تم کرتے ہو بری ہوں۔"O---۴۵۔ "اور جس دن وہ انہیں اکٹھا کرے گا تو انہیں یوں لگے گا کہ وہ دن کی صرف ایک گھڑی ٹھہرے تھے اور وہ ایک دوسرے کو پہچانتے ہوں گے- بیشک وہ لوگ خسارے میں رہے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو جھٹلایا اور جو راہ پر نہ تھے۔"O---۷۳۔ "مگر انہوں نے اسے (حضرت نوحؑ کو) جھٹلا دیا اور ہم نے اسے اور ان لوگوں کو جو کشتی میں اس کے ساتھ تھے بچالیا اور انہیں قائم مقام بنادیا اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا انہیں ڈبو دیا- سو دیکھ کہ ڈرائے گئے لوگوں کا انجام کیسا ہوا۔"O---۷۴۔ "پھر اس کے بعد ہم نے اور رسولوں کو ان کی قوم کی طرف بھیجا- اور وہ ان کے پاس واضح نشان لے کر آئے- مگر جس بات کو وہ پہلے جھٹلا چکے تھے اسے ماننے والے ہی نہ تھے- حد سے گزرنے والوں کے دلوں پر ہم اسی طرح مہر لگا دیتے ہیں۔"O---۹۵۔ "اور نہ ان میں ہونا جو اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو جھٹلاتے ہیں- ورنہ تو نقصان پانے والوں میں ہو جائے گا۔"O

(سورۃ النحل ۱۶)---۳۶۔ "ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا کہ (لوگو!) صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے سوا تمام معبودوں سے بچو- پس بعض لوگوں کو تو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی اور بعض پر گمراہی ثابت ہوگئی، پس تم خود زمین میں چل پھر کر دیکھ لو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیسا کچھ ہوا؟"O---۱۱۳۔

Marfat.com

''ان کے پاس انہی میں سے رسول پہنچا۔ پھر انہوں نے اسے جھٹلایا۔ پس انہیں عذاب نے آدبوچا اور وہ تھے ہی ظالم۔'' O

(سورۃ المؤمنون ۲۳) --- ۱۰۳۔ ''اور جن کے ترازو کا پلہ ہلکا ہو گیا یہ ہیں وہ جنہوں نے اپنا نقصان آپ کرلیا جو ہمیشہ کے لیے جہنم واصل ہوئے۔'' O --- ۱۰۴۔ ''ان کے چہروں کو آگ جھلستی رہے گی اور وہ وہاں بدشکل بنے ہوئے ہوں گے۔'' O --- ۱۰۵۔ ''کیا میری آیتیں تمہارے سامنے تلاوت نہیں کی جاتی تھیں؟ پھر بھی تم انہیں جھٹلاتے تھے۔'' O --- ۱۰۶۔ ''کہیں گے کہ اے پروردگار! ہماری بدبختی ہم پر غالب آگئی (واقعی) ہم تھے ہی گمراہ۔'' O

(سورۃ النمل ۲۷) --- ۸۲۔ ''جب ان کے اوپر عذاب کا وعدہ ثابت ہو جائے گا ہم زمین سے ان کے لیے ایک جانور نکالیں گے جو ان سے باتیں کرتا ہوگا کہ لوگ ہماری آیتوں پر یقین نہیں کرتے تھے۔'' O --- ۸۳۔ ''اور جس دن ہم ہر امت میں سے ان لوگوں کے گروہ کو جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے گھیر گھار کر لائیں گے پھر وہ سب کے سب الگ کر دیئے جائیں گے۔'' O --- [یا قسم قسم کر دیئے جائیں گے۔ یعنی زانیوں کا ٹولہ شرابیوں کا ٹولہ وغیرہ۔ یا یہ معنی ہیں کہ ان کو روکا جائے گا۔ یعنی ان کو ادھر ادھر اور آگے پیچھے ہونے سے روکا جائے گا اور سب کو ترتیب وار لا کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] --- ۸۴۔ ''جب سب کے سب آپہنچیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تم نے میری آیتوں کو باوجودیکہ تمہیں ان کا پورا علم نہ تھا کیوں جھٹلایا؟ اور یہ بھی بتلاؤ کہ تم کیا کچھ کرتے رہے؟'' O --- [کہ جس کی وجہ سے تمہیں میری باتوں پر غور کرنے کا موقع ہی نہیں ملا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]
--- ۸۵۔ ''بسبب اس کے کہ انہوں نے ظلم کیا تھا ان پر بات جم جائے گی اور وہ کچھ بول نہ سکیں گے۔'' O

(سورۃ العنکبوت ۲۹) --- ۱۸۔ ''اور اگر تم جھٹلاؤ تو تم سے پہلے کی امتوں نے بھی جھٹلایا ہے رسول کے ذمہ تو صرف صاف طور پر پہنچا دینا ہی ہے۔'' O
(تفسیر کیلئے باب ۱۰، مضمون: ہدایت)

(سورۃ السجدۃ ۳۲) --- ۲۰۔ ''لیکن جن لوگوں نے حکم عدولی کی ان کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ جب کبھی اس سے باہر نکلنا چاہیں گے اسی میں لوٹا دیے جائیں گے۔ اور کہہ دیا جائے گا کہ اپنے جھٹلانے کے بدلے آگ کا عذاب چکھو۔'' O

(سورۃ سبا ۳۴) --- ۵۔ ''اور ہماری آیتوں کو نیچا دکھانے کی جنہوں نے کوشش کی ہے یہ وہ لوگ ہیں جن کے لیے بدترین قسم کا دردناک عذاب ہے۔'' O
(تفسیر کیلئے باب ۱، مضمون: احکام الٰہی) --- ۴۵۔ ''اور ان سے پہلے کے لوگوں نے بھی ہماری باتوں کو جھٹلایا تھا اور انہیں ہم نے جو دے رکھا تھا یہ تو اس کے دسویں حصے کو بھی نہیں پہنچے، پس انہوں نے میرے رسولوں کو جھٹلایا (پھر دیکھ کہ) میرا عذاب کیسا (سخت) تھا۔'' O

(سورۃ فاطر ۳۵) --- ۲۵۔ ''اور اگر یہ لوگ آپ کو جھٹلا دیں تو جو لوگ ان سے پہلے ہو گزرے ہیں انہوں نے بھی جھٹلایا تھا ان کے پاس بھی ان کے پیغمبر معجزے اور صحیفے اور روشن کتابیں لے کر آئے تھے۔'' O --- ۲۶۔ ''پھر میں نے ان کافروں کو پکڑ لیا سو میرا عذاب کیسا ہوا۔'' O

(سورۃ الزمر ۳۹) --- ۵۹۔ ''ہاں (ہاں) بیشک تیرے پاس میری آیتیں پہنچ چکی تھیں جنہیں تو نے جھٹلایا اور غرور و تکبر کیا اور تو تھا ہی کافروں میں۔'' O

(سورۃ المؤمن ۴۰) --- ۷۰۔ ''جن لوگوں نے کتاب کو جھٹلایا اور اسے بھی جو ہم نے اپنے رسولوں کے ساتھ بھیجا انہیں ابھی ابھی حقیقت حال معلوم ہو جائے گی۔'' O --- ۷۱۔ ''جب کہ ان کی گردنوں میں طوق ہوں گے اور زنجیریں ہوں گی گھسیٹے جائیں گے۔'' O --- ۷۲۔ ''کھولتے ہوئے پانی میں اور پھر جہنم کی آگ میں جلائے جائیں گے۔'' O --- ۷۳۔ ''پھر ان سے پوچھا جائے گا کہ جنہیں تم شریک کرتے تھے وہ کہاں ہیں؟'' O --- ۷۴۔ ''جو اللہ کے سوا تھے وہ کہیں گے کہ وہ تو ہم سے بہک گئے بلکہ ہم تو اس سے پہلے کسی کو بھی پکارتے ہی نہ تھے۔ اللہ تعالیٰ کافروں کو اسی طرح گمراہ کرتا ہے۔'' O --- ۷۵۔ ''یہ بدلہ ہے اس چیز کا جو تم زمین میں ناحق پھولے نہ سماتے تھے۔ اور (بے جا) اتراتے پھرتے تھے۔'' O --- ۷۶۔ ''(اب آؤ) جہنم میں ہمیشہ رہنے کے لیے (اس کے) دروازوں میں داخل ہو جاؤ، کیا ہی بری جگہ ہے تکبر کرنے والوں کی۔'' O

(سورۃ الطور ۵۲) --- ۷۔ ''بیشک آپ کے رب کا عذاب ہو کر رہنے والا ہے۔'' O --- ۸۔ ''اسے کوئی روکنے والا نہیں۔'' O --- ۹۔ ''جس دن آسمان تھرتھرانے لگے گا۔'' O --- ۱۰۔ ''اور پہاڑ چلنے پھرنے لگیں گے۔'' O --- ۱۱۔ ''اس دن جھٹلانے والوں کی (پوری) خرابی ہے۔'' O --- ۱۲۔ ''جو اپنی بیہودہ گوئی میں اچھل کود کر رہے ہیں۔'' O --- [مطلب یہ ہے کہ نبی سے قیامت اور آخرت اور جنت اور دوزخ کی خبریں سُن کر انہیں مذاق کا موضوع بنا رہے ہیں اور سنجیدگی کے ساتھ ان پر غور کرنے کے بجائے محض تفریحاً ان پر باتیں چھانٹ رہے ہیں۔ آخرت پر ان کی بحثوں کا مقصود حقیقت کو سمجھنے کی کوشش نہیں ہے، بلکہ ایک کھیل ہے جس سے یہ دل بہلاتے ہیں اور انہیں کچھ ہوش نہیں ہے کہ فی الواقع یہ کس انجام کی طرف چلے جا رہے ہیں۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)] --- ۱۳۔ ''جس دن وہ دھکے دے دے کر آتش جہنم کی طرف لائے جائیں گے۔'' O --- ۱۴۔ ''یہی وہ آتش دوزخ ہے جسے تم جھوٹ بتلاتے تھے۔'' O --- [یہ جہنم پر مقرر فرشتے (زبانیہ) انہیں کہیں گے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] --- ۱۵۔ ''(اب بتاؤ) کیا یہ جادو ہے؟ یا تم دیکھتے ہی نہیں ہو۔'' O --- [یعنی دنیا میں جب رسول تمہیں اس جہنم کے عذاب سے ڈراتے تھے تو تم کہتے تھے کہ یہ محض الفاظ کی جادوگری ہے جس سے ہمیں بے وقوف بنایا

Marfat.com

جارہا ہے۔ اب بولو، یہ جہنم جو تمہارے سامنے ہے یہ اُسی جادُو کا کرشمہ ہے یا اب بھی تمہیں نہ سُوجھا کہ واقعی اسی جہنم سے تمہارا پالا پڑ گیا ہے جس کی خبر تمہیں دی جارہی تھی؟۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)] ---۱۶۔ ''جاؤ دوزخ میں اب تمہارا صبر کرنا اور نہ کرنا تمہارے لیے یکساں ہے۔ تمہیں فقط تمہارے کیے کا بدلہ دیا جائے گا۔''O

(**سورۃ الواقعۃ ۵۶**) ---۸۱۔ ''پس کیا تم ایسی بات کو سرسری (اور معمولی) سمجھ رہے ہو؟''O ---[اصل الفاظ ہیں اَنتم مُّدهِنُون - اِدھان کے معنی ہیں کسی چیز سے مداہنت برتنا- اس کو اہمیت نہ دینا- اس کو سنجیدہ توجہ کے قابل نہ سمجھنا- انگریزی میں (To take lightly) کے الفاظ اس مفہوم سے قریب تر ہیں۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)] ---۸۲۔ ''اور اپنے حصے میں یہی لیتے ہو کہ جھٹلاتے پھرو۔''O ---[امام رازی نے تجعلون رزقکم کی تفسیر میں ایک احتمال یہ بھی ظاہر کیا ہے کہ یہاں لفظ رزق معاش کے معنی میں ہو- چونکہ کفارِ قریش قرآن کی دعوت کو اپنے معاشی مفاد کے لیے نقصان دہ سمجھتے تھے اور ان کا خیال تھا کہ یہ دعوت اگر کامیاب ہوگئی تو ہمارا رزق مارا جائے گا، اس لیے اِس آیت کا یہ مطلب بھی ہوسکتا ہے کہ تم نے اس قرآن کی تکذیب کو اپنے پیٹ کا دھندا بنا رکھا ہے- تمہارے نزدیک حق اور باطل کا سوال کوئی اہمیت نہیں رکھتا، اصل اہمیت تمہاری نگاہ میں روٹی کی ہے اور اس کی خاطر حق کی مخالفت کرنے اور باطل کا سہارا لینے میں تمہیں کوئی تامل نہیں۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(**سورۃ الحدید ۵۷**) ---۱۹۔ ''اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر جو ایمان رکھتے ہیں وہی لوگ اپنے رب کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں ان کے لیے ان کا اجر اور ان کا نور ہے' اور جو لوگ کفر کرتے ہیں اور ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں وہ جہنمی ہیں۔''O

(**سورۃ الجمعۃ ۶۲**) ---۵۔ ''جن لوگوں نے تورات پر عمل کرنے کا حکم دیا گیا پھر انہوں نے اس پر عمل نہیں کیا ان کی مثال اس گدھے کی سی ہے جو بہت سی کتابیں لادے ہو۔ اللہ کی باتوں کو جھٹلانے والوں کی بڑی بری مثال ہے اور اللہ (ایسے) ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔''O (تفسیر کیلئے باب ۱۳، مضمون: یہود)

(**سورۃ الملک ۶۷**) ---۱۸۔ ''اور ان سے پہلے لوگوں نے بھی جھٹلایا تھا تو دیکھو ان پر میرا عذاب کیسا کچھ ہوا؟''O ---[اس آیت سے کفار کی اس غلط فہمی کا ازالہ کیا جارہا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی کارستانیوں پر مطلع نہیں۔ فرمادیا کائنات کی ہر چیز کا جب وہ خالق ہے' ہر چیز میں حسب حالات مختلف صلاحیتیں اور اثرات اسی نے ودیعت کیے ہیں تو پھر یہ کیسے مان لیا جائے کہ اسے خبر بھی نہ ہو کہ کوئی کیا کر رہا ہے' اس کی دی ہوئی قوتوں سے کس طرح کام لے رہا ہے' یہ بڑے اچنبھے کی بات ہے۔ عقل سلیم اس کو تسلیم نہیں کرتی پھر یہ سوچو کہ وہ لطیف ہے۔ باریک سے باریک بات کو بھی وہ جانتا ہے۔ وہ الخبیر ہے۔ ہر چیز سے وہ باخبر ہے' کوئی چیز اس کے علم سے باہر نہیں' جس کی یہ شان ہو اور یہ صفات ہوں' وہ اپنی مخلوق کے احوال سے کیونکر بے خبر ہوسکتا ہے۔ (از تفسیر ۱۸ ضیاء القرآن)]

(**سورۃ القلم ۶۸**) ---۸۔ ''پس آپ جھٹلانے والوں کی نہ مانیں۔''O ---۹۔ ''وہ تو چاہتے ہیں کہ آپ ذرا ڈھیلے ہوں تو یہ بھی ڈھیلے پڑ جائیں۔''O ---۱۰۔ ''اور آپ کسی ایسے شخص کا بھی کہا نہ ماننا جو زیادہ قسمیں کھانے والا۔''O ---۱۱۔ ''بے وقار' کمینہ' عیب گو' چغل خور۔''O ---۱۳۔ ''گردن کش پھر ساتھ ہی بے نسب ہو۔''O ---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۱۰، مضمون: کافر] ---۱۴۔ ''اس کی سرکشی صرف اس لیے ہے کہ وہ مال والا اور بیٹوں والا ہے۔''O ---۱۵۔ ''جب اس کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کہہ دیتا ہے کہ یہ تو اگلوں کے قصے ہیں۔''O ---۴۴۔ ''پس مجھے اور اس کلام کو جھٹلانے والے کو چھوڑ دے ہم انہیں اس طرح آہستہ آہستہ کھینچیں گے کہ انہیں معلوم بھی نہ ہوگا۔''O ---[یہ اسی استدراج (ڈھیل دینے) کا ذکر ہے جو قرآن میں کئی جگہ بیان کیا گیا ہے اور حدیث میں بھی وضاحت کی گئی ہے کہ نافرمانی کے باوجود' دنیوی مال و اسباب کی فراوانی' اللہ کا فضل نہیں ہے' اللہ کے قانون امہال کا نتیجہ ہے' پھر جب وہ گرفت کرنے پر آتا ہے تو کوئی بچانے والا نہیں ہوتا۔ (از تفسیر اشاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۴۵۔ ''اور میں انہیں ڈھیل دوں گا' بیشک میری تدبیر بڑی مضبوط ہے۔''O ---۴۶۔ ''کیا آپ ان سے کوئی اجرت چاہتے ہیں جس کے تاوان سے یہ دبے جاتے ہوں۔''O ---۴۷۔ ''یا کیا ان کے پاس علم غیب ہے جسے وہ لکھتے ہوں۔''O

(**سورۃ الحاقۃ ۶۹**) ---۴۸۔ ''یقیناً یہ قرآن پرہیزگاروں کیلئے نصیحت ہے۔''O ---۴۹۔ ''ہمیں پوری طرح معلوم ہے کہ تم میں سے بعض اس کے جھٹلانے والے ہیں۔''O ---۵۰۔ ''بیشک (یہ جھٹلانا) کافروں پر حسرت ہے۔''O ---۵۱۔ ''اور بیشک (وشبہ) یہ یقینی حق ہے۔''O

(**سورۃ المزمل ۷۳**) ---۱۱۔ ''اور مجھے اور ان جھٹلانے والے آسودہ حال لوگوں کو چھوڑ دیں اور انہیں ذرا سی مہلت دیں۔''O ---[ان الفاظ میں صاف اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ مکہ میں دراصل جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلا رہے تھے اور طرح طرح کے فریب دے کر اور تعصبات ابھار کر عوام کو آپ کی مخالفت پر آمادہ کر رہے تھے وہ قوم کے کھاتے پیتے' پیٹ بھرے' خوشحال لوگ تھے' کیونکہ انہی کے مفاد پر اسلام کی اس دعوت اصلاح کی زد پڑ رہی تھی' قرآن ہمیں بتاتا ہے کہ یہ معاملہ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے ساتھ خاص نہ تھا بلکہ ہمیشہ یہی گروہ اصلاح کی راہ روکنے کے لیے سنگ گراں بن کر

Marfat.com

کھڑا ہوتا رہا ہے۔ (از تفسیر ۱۲ تفہیم القرآن)]---۱۲۔ ''یقیناً ہمارے ہاں سخت بیڑیاں ہیں اور سلگتی ہوئی جہنم ہے۔'' O---[جہنم میں بھاری بیڑیاں مجرموں کے پاؤں میں اس لئے نہیں ڈالی جائیں گی کہ وہ بھاگ نہ سکیں' بلکہ اس لئے ڈالی جائیں گی کہ وہ اٹھ نہ سکیں' یہ فرار سے روکنے کے لئے نہیں بلکہ عذاب کے لئے ہونگی۔ (از تفسیر ۱۲ تفہیم القرآن)]---۱۳۔ ''اور حلق میں اٹکنے والا کھانا ہے اور درد دینے والا عذاب ہے۔'' O---[حلق میں اٹک جانے والا' نہ حلق سے نیچے اترے اور نہ باہر نکلے' یہ زقُّوم یا ضَرِیْع کا کھانا ہوگا۔ ضَرِیْع ایک کانٹے دار جھاڑی ہے جو سخت بدبودار اور زہریلی ہوتی ہے۔ (از تفسیر ۱ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۴۔ ''جس دن زمین اور پہاڑ تھرتھرا جائیں گے اور پہاڑ مثل بھربھری ریت کے ٹیلوں کے ہو جائیں گے۔'' O---۱۵۔ ''بیشک ہم نے تمہاری طرف بھی تم پر گواہی دینے والا رسول بھیج دیا ہے جیسے کہ ہم نے فرعون کے پاس رسول بھیجا تھا۔'' O---۱۶۔ ''تو فرعون نے اس رسول کی نافرمانی کی تو ہم نے اسے سخت (وبال کی) پکڑ میں پکڑ لیا۔'' O---۱۷۔ ''تم اگر کافر رہے تو اس دن کیسے پناہ پاؤ گے جو دن بچوں کو بوڑھا کر دے گا۔'' O---[یعنی اول تو تمہیں ڈرنا چاہئے کہ اگر ہمارے بھیجے ہوئے رسول کی بات تم نے نہ مانی تو وہ برا انجام تمہیں دُنیا ہی میں دیکھنا ہوگا جو فرعون اس سے پہلے اسی جرم کے نتیجے میں دیکھ چکا ہے' لیکن اگر فرض کرو کہ دُنیا میں تم پر کوئی عذاب نہ بھی بھیجا گیا تو روز قیامت کے عذاب سے کیسے بچ نکلو گے؟ (از تفسیر ۷ اتفہیم القرآن)]---۱۸۔ ''جس دن آسمان پھٹ جائے گا اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہو کر ہی رہنے والا ہے O--[یعنی اللہ تعالیٰ نے جو بعث بعد الموت' حساب کتاب اور جنت و دوزخ کا وعدہ کیا ہوا ہے' یہ یقیناً لامحالہ ہو کر رہنا ہے۔ (از تفسیر ۲ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ المرسلٰت ۷۷**)---۱۴۔ ''اور تجھے کیا معلوم کہ فیصلے کا دن کیا ہے؟'' O---۱۵۔ ''اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے۔'' O---[یعنی ان لوگوں کے لئے جنہوں نے اس دن کے آنے کی خبر کو جھوٹ سمجھا اور دُنیا میں یہ سمجھتے ہوئے زندگی بسر کرتے رہے کہ کبھی وہ وقت نہیں آنا ہے جب انہیں اپنے خدا کے سامنے حاضر ہو کر اپنے اعمال کی جواب دہی کرنی ہوگی۔ (از تفسیر ۷ تفہیم القرآن)]---۱۶۔ ''کیا ہم نے اگلوں کو ہلاک نہیں کیا؟'' O---[اہل مکہ جو بڑی شدت سے وقوع قیامت کا انکار کیا کرتے تھے' انہیں بتایا جا رہا ہے کہ اگر وہ اپنے سے پہلے گزری ہوئی قوموں کے انجام پر غور کریں اور اس کی وجہ تلاش کریں تو انہیں قیامت پر ایمان لانے میں کوئی دقت نہ ہوگی۔ عاد' ثمود' قوم نوح' قوم فرعون' جسمانی قوت وزور میں کسی سے کم نہ تھیں' دولت وثروت کے بھی ان کے پاس انبار لگے تھے۔ ان کے پاس لشکر جرار تھے ان کے سپاہی تجربہ کار اور جنگجو تھے' ان کے پاس ماہرین حرب جرنیلوں کی بھی کمی نہ تھی' اپنے زمانے کے معیار کے مطابق وہ علوم وفنون میں بھی کسی قوم سے پیچھے نہ تھے' ان کی کاروباری مہارت بھی لاجواب تھی اگر ان چیزوں کو پیش نظر رکھا جائے تو ان قوموں کو مدت دراز تک عزت واقبال سے زندگی بسر کرنی چاہئے تھی ان کے اقتدار کا نقارہ دیر تک بجتا رہتا لیکن اے اہل مکہ! تم یہ جانتے ہو کہ انہیں آناً فاناً تباہ کر دیا گیا اس کی وجہ اس کے بغیر اور کیا ہو سکتی ہے کہ ان کے اعمال بڑے قبیح' ان کی حرکتیں بڑی ذلیل اور ان کے اخلاق بہت بگڑے ہوئے تھے جھوٹ' بدعہدی' کم تولنا' کم ماپنا' کمزور لوگوں پر ظلم وتشدد' ان کا وتیرہ بن گیا تھا وہ عیش وعشرت میں بڑی دریا دلی سے اپنی دولت کے لٹاتے اور معصوم عصمتوں کو بڑی بے دردی سے لوٹتے' گمراہی اور برائی میں بغیر کسی جھجک کے ان کے یوں مگن ہونے کا سبب یہی تو تھا کہ انہیں اپنے محاسبہ کا کوئی اندیشہ نہ تھا اگر انہیں یہ خیال ہوتا کہ ایک روز انہیں ضرور اپنے رب کے روبرو پیش ہو کر حساب دینا ہے تو وہ یوں فسق وفجور میں غرق نہ ہو جاتے۔ روز حساب سے بے فکر ہو کر وہ فسق وفجور کی دلدل میں دھنستے چلے گئے' یہاں تک کہ ان کی بداعمالیوں کے طبعی نتائج اس دُنیا میں ہی ظاہر ہو گئے اور انہیں تباہ وبرباد کر دیا گیا اے اہل مکہ! اگر تم بھی اس قسم کے ہولناک انجام سے دوچار ہونا چاہتے ہو تو بے شک اس روش کو مت چھوڑو اور اگر تم اپنے آپ کو تباہ وبرباد نہیں کرنا چاہتے تو روز قیامت پر ایمان لاؤ صرف محاسبہ کے ڈر سے ہی تمہارے بگڑے ہوئے دماغ درست ہو سکتے ہیں۔ (از تفسیر ۵ ضیاء القرآن)]---۱۷۔ ''پھر ہم ان کے بعد پچھلوں کو لائے۔'' O---[یعنی یہ ہمارا مستقل قانون ہے آخرت کا انکار جس طرح پہلے گزری ہوئی قوموں کے لئے تباہ کن ثابت ہوا ہے اسی طرح آگے آنے والی قوموں کے لئے بھی یہ ہمیشہ تباہ کن ہی ثابت ہوگا۔ اس سے نہ کوئی قوم پہلے مستثنیٰ تھی نہ آئندہ کبھی ہوگی۔ (از تفسیر ۹ تفہیم القرآن)]---۱۸۔ ''ہم گنہگاروں کے ساتھ اسی طرح کرتے ہیں۔'' O---۱۹۔ ''اس دن جھٹلانے والوں کے لیے ویل (افسوس) ہے۔'' O---[یہاں یہ فقرہ اس معنی میں ارشاد ہوا ہے کہ دُنیا میں ان کا جو انجام ہوا ہے یا آئندہ ہوگا وہ ان کی اصل سزا نہیں ہے بلکہ اصلی تباہی تو ان پر فیصلے کے دن نازل ہوگی۔ یہاں کی پکڑ تو صرف یہ حیثیت رکھتی ہے کہ جب کوئی شخص مسلسل جرائم کرتا چلا جائے اور کسی طرح اپنی بگڑی ہوئی روش سے باز نہ آئے تو آخر کار اسے گرفتار کر لیا جائے۔ عدالت جہاں اس کے مقدمے کا فیصلہ ہونا ہے اور اسے اس کے تمام کرتوتوں کی سزا دی جانی ہے' اس دُنیا میں قائم نہیں ہوگی بلکہ آخرت میں ہوگی اور وہی اس کی تباہی کا اصل دن ہوگا۔ (از تفسیر ۱۰ تفہیم القرآن)]---۲۴۔ ''اس دن تکذیب کرنے والوں کی خرابی ہے۔'' O---[یہاں یہ فقرہ اس معنی میں ارشاد ہوا ہے کہ حیات بعد موت کے امکان کی یہ صریح دلیل سامنے موجود ہوتے ہوئے بھی جو لوگ اس کو جھٹلا رہے ہیں وہ آج اس کا جتنا چاہیں مذاق اڑا لیں' اور جس قدر چاہیں اس کے ماننے والوں کو دقیانوسی' تاریک خیال اور اوہام پرست قرار دیتے رہیں' مگر جب وہ دن آ جائے گا جسے یہ جھٹلا رہے ہیں تو انہیں خود معلوم ہو جائے گا کہ یہ ان کے لئے تباہی کا دن ہے۔ (از تفسیر ۱۴ تفہیم

Marfat.com

القرآن)]---۲۸۔''اس دن جھوٹ جاننے والوں کے لیے وائے اور افسوس ہے۔''O---[یہاں یہ فقرہ اس معنی میں ارشاد ہوا ہے کہ جو لوگ خدا کی قدرت اور حکمت کے یہ کرشمے دیکھ کر بھی آخرت کے ممکن اور معقول ہونے کا انکار کر رہے ہیں اور اس بات کو جھٹلا رہے ہیں کہ خدا اس دُنیا کے بعد ایک دوسری دُنیا پیدا کرے گا اور اس میں انسان سے اس کے اعمال کا حساب لے گا وہ اپنی اس خام خیالی میں مگن رہنا چاہتے ہیں تو رہیں جس روز یہ سب کچھ ان کی توقعات کے خلاف پیش آجائے گا اس روز انہیں پتہ چل جائے گا کہ انہوں نے یہ حماقت کر کے خود اپنے لئے تباہی مول لی ہے۔(ازتفسیر ۱۶ تفہیم القرآن)]---۲۹۔ ''اس دوزخ کی طرف جاؤ جسے تم جھٹلاتے رہے تھے۔''O---۳۰۔''چلو تین شاخوں والے سائے کی طرف۔''O---[سائے سے مراد دھوئیں کا سایہ ہے' اور تین تین شاخوں کا مطلب یہ ہے کہ جب کوئی بہت بڑا دھواں اٹھتا ہے تو اوپر جا کر وہ کئی شاخوں میں تقسیم ہو جاتا ہے۔(ازتفسیر ۱۸ تفہیم القرآن)] ---۳۱۔''جو در اصل نہ سایہ دینے والا ہے اور نہ شعلے سے بچا سکتا ہے۔''O---۳۲۔''یقیناً دوزخ چنگاریاں پھینکتی ہے جو مثل محل کے ہیں۔''O---[یعنی ہر چنگاری ایک قصر جیسی بڑی ہوگی' اور جب یہ بڑی بڑی چنگاریاں اٹھ کر پھٹیں گی اور چاروں طرف اڑنے لگیں گی تو یوں محسوس ہوگا جیسے زرد رنگ کے اونٹ اُچھل کود کر رہے ہیں۔(ازتفسیر ۱۹ تفہیم القرآن)]---۳۴۔''آج ان جھوٹ جاننے والوں کی درگت ہے۔''O---۳۵۔''آج کا (دن) وہ دن ہے کہ یہ بول بھی نہ سکیں گے۔''O---[محشر میں کافروں کی مختلف حالتیں ہوں گی' ایک وقت وہ ہوگا کہ وہاں بھی جھوٹ بولیں گے' پھر اللہ تعالیٰ ان کے مونہوں پر مہر لگا دے گا اور ان کے ہاتھ پاؤں گواہی دیں گے پھر جس وقت ان کو جہنم میں لے جایا جا رہا ہوگا' اس وقت عالم اضطراب و پریشانی میں ان کی زبانیں پھر گنگ ہو جائیں گی۔ بعض کہتے ہیں بولیں گے تو سہی' لیکن ان کے پاس حجت کوئی نہیں ہوگی۔ گویا ان کو بات کرنی ہی نہیں آئے گی' جیسے ہم دُنیا میں ایسے شخص کی بابت کہتے ہیں جس کے پاس کوئی تسلی بخش دلیل نہیں ہوتی' وہ ہمارے سامنے بول ہی نہیں سکا۔(ازتفسیر ا شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۳۶۔''نہ انہیں معذرت کی اجازت دی جائے گی۔''O---۳۷۔''اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے۔''O---۳۸۔''یہ ہے فیصلہ کا دن ہم نے تمہیں اور اگلوں کو سب کو جمع کر لیا ہے۔''O---[تفسیر کے لئے باب ۱۱' مضمون: فیصلے کا دن]---۳۹۔''پس اگر تم مجھ سے کوئی چال چل سکتے ہو تو چل لو۔''O---[تمہیں اپنی چالاکی اور عیاری پر بڑا گھمنڈ تھا دُنیا میں تم اپنے دشمنوں کے خلاف بڑی خطرناک چالیں چلا کرتے تھے' اے بڑے عیارو! بڑے چالبازو! اگر تمہاری پٹاری میں کوئی چال ہو تو اسے باہر نکالو اور اسے ہمارے خلاف استعمال کرو ہم بھی تو دیکھیں تمہیں اس فن میں کتنا کمال حاصل ہے' لیکن اس وقت انہیں جان کے لالے پڑے ہوں گے' بھڑکتے ہوئے دوزخ کو سامنے دیکھ کر ان پر جانکنی کی کیفیت طاری ہوگی' بجز خاموشی کے کوئی چارہ نہ ہوگا۔(ازتفسیر ۲۰ ضیاء القرآن)] ---۴۰۔''وائے ہے اس دن جھٹلانے والوں کے لیے۔''O---۴۵۔''اس دن سچا نہ جاننے والوں کے لیے ویل (افسوس) ہے۔''O---[یہاں یہ فقرہ اس معنی میں ارشاد ہوا ہے کہ ان کے لئے ایک مصیبت تو وہ ہوگی جو اوپر بیان ہو چکی ہے کہ میدان حشر میں وہ مجرموں کی حیثیت سے کھڑے ہوں گے' علی الاعلان ان کے جرائم اس طرح ثابت کر دیئے جائیں گے کہ ان کے لئے زبان کھولنے تک کا یارا نہ رہے گا' اور آخر کار جہنم کا ایندھن بن کر رہیں گے' دوسری مصیبت بالائے مصیبت یہ ہوگی کہ وہی ایمان لانے والے جن سے ان کی عمر بھر لڑائی رہی' جنہیں وہ بیوقوف اور تنگ خیال اور رجعت پسند کہتے رہے' جن کا وہ مذاق اڑاتے رہے اور جنہیں اپنے نزدیک حقیر و ذلیل سمجھتے رہے' انہی کو وہ جنت میں مزے اڑاتے دیکھیں گے۔(ازتفسیر ۲۳ تفہیم القرآن)]---۴۶۔ ''(اے جھٹلانے والو) تم دنیا میں تھوڑا سا کھا لو اور فائدہ اٹھا لو بیشک تم گنہگار ہو۔''O---[سورت کے اختتام سے پہلے منکرین قیامت کو پھر جھنجھوڑا جا رہا ہے کہ طرح طرح کے لذیذ کھانے خوب سیر ہو کر کھا لو' دنیوی عزتیں اور بڑائیاں جو تمہیں حاصل ہیں اور جو عیش وعشرت کا سامان تمہیں میسر ہے اس سے جی بھر کر لطف اٹھا لو۔ یہ رونق میلہ چند روزہ ہے در حقیقت تم بدترین مجرم ہو' صرف مہلت کی مدت گزرنے اور مقررہ گھڑی آنے کا انتظار ہے' تمہیں اپنا انجام معلوم ہو جائے گا۔(ازتفسیر ۲۴ ضیاء القرآن)]---۴۷۔''اس دن جھٹلانے والوں کے لیے سخت ہلاکت ہے۔''O---۴۸۔''ان سے جب کہا جاتا ہے کہ رکوع کر لو تو نہیں کرتے۔''O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۷' مضمون: نماز]---۴۹۔''اس دن جھٹلانے والوں کی تباہی ہے۔''O

(سورۃ المطففین ۸۳)---۱۰۔''اس دن جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہے۔''O---۱۱۔''جو جزا و سزا کے دن کو جھٹلاتے رہے۔''O---۱۲۔''اسے صرف وہی جھٹلاتا ہے جو حد سے آگے نکل جانے والا (اور) گناہ گار ہوتا ہے۔''O---۱۳۔''جب اس کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کہہ دیتا ہے کہ یہ اگلوں کے افسانے ہیں۔''O---[یعنی اس کا گناہوں میں انہماک اور حد سے تجاوز اتنا بڑھ گیا ہے کہ اللہ کی آیات سن کر ان پر غور و فکر کرنے کے بجائے' انہیں اگلوں کی کہانیاں بتلاتا ہے۔(ازتفسیر ۲ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ البروج ۸۵)---۱۷۔''تجھے لشکروں کی خبر بھی ملی ہے؟''O---۱۸۔''(یعنی) فرعون اور ثمود کی۔''O---[روئے سخن ان لوگوں کی طرف ہے جو اپنے طاقت ور جتھوں کے زعم میں خدا کی زمین پر سرکشیاں کر رہے ہیں ان سے فرمایا جا رہا ہے کہ کچھ تمہیں خبر بھی ہے کہ اس سے پہلے جن لوگوں نے اپنے جتھوں کی طاقت کے بل پر یہی سرکشیاں کی تھیں وہ کس انجام سے دوچار ہو چکے ہیں۔(ازتفسیر ۸ تفہیم القرآن)]---۱۹۔''(کچھ نہیں) بلکہ کافر تو جھٹلانے

Marfat.com

میں پڑے ہوئے ہیں۔'' O---۲۰۔ ''اور اللہ تعالیٰ بھی انہیں ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہے۔'' O

جھوٹ

(**سورۃ البقرۃ ۲**)---۱۶۹۔ ''وہ تو بس حکم دیتا ہے تم کو برائی کا اور بے حیائی کا اور اس بات کا کہ کہو تم اللہ تعالیٰ کے بارے میں وہ باتیں جن کے متعلق تمہیں علم نہیں (کہ اللہ نے فرمائی ہیں)۔'' O

(**سورۃ المائدۃ ۵**)---۴۱۔ ''اور یہودیوں میں سے بھی وہ جو جھوٹ کو خوب سنتے ہیں اور دوسرے لوگوں کو بھی سنتے ہیں جو تیرے پاس نہیں آئے۔ وہ کلمات کو ان کی جگہ سے بدل دیتے ہیں۔ کہتے ہیں اگر تمہیں یہ دیا جائے تو اسے لے لو اور تمہیں یہ نہ دیا جائے تو بچو۔ مگر جسے اللہ تعالیٰ فتنہ میں ڈالنا چاہے اس کے لئے تو اللہ کے سامنے کوئی اختیار نہیں رکھتا۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ پاک کرنا نہیں چاہتا۔ ان کے لئے دُنیا میں رسوائی ہے اور انہیں آخرت میں بڑا عذاب ہوگا۔'' O---۴۲۔ ''وہ جھوٹ کو بڑا سننے والے اور مال حرام کو بڑا کھانے والے ہیں۔ سو اگر وہ تیرے پاس آئیں تو ان کے درمیان فیصلہ دے یا ان سے کنارا کر۔ اور اگر تو ان سے کنارا کرے تو وہ تجھے کچھ نقصان نہ پہنچا سکیں گے اور اگر تو فیصلہ کرے تو ان کے درمیان انصاف سے فیصلہ کر بیشک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔'' O---۱۰۳۔ ''اللہ تعالیٰ نے کوئی بحیرہ، سائبہ، وسیلہ یا حامی مقرر نہیں کئے لیکن کافر اللہ تعالیٰ کے متعلق جھوٹ گھڑتے ہیں اور ان میں سے اکثر سمجھتے نہیں۔'' O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۱، مضمون: افتراء]

(**سورۃ الاعراف ۷**)---۳۷۔ ''ہاں! اس سے بڑا ظالم کون ہے جس نے اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھوٹ گھڑا یا اس کی آیتوں کو جھٹلا دیا؟'' O

(**سورۃ الانفال ۸**)---۸۔ ''(بمطابق اس سے پہلی آیت: ۷ اللہ تعالیٰ نے فرمایا) تاکہ وہ حق کو حق ثابت کر دے اور جھوٹ کو جھوٹ کر دے اگرچہ مجرم ناخوش ہوں۔'' O

(**سورۃ التوبہ ۹**)---۴۲۔ ''اگر دُنیا کا مال قریب ہوتا اور سفر درمیانہ ہوتا تو وہ ضرور تیری پیروی کرتے لیکن انہیں مسافت دور معلوم ہوئی اور اب تو وہ اللہ تعالیٰ کی قسمیں کھائیں گے۔ اگر ہم سے ہو سکتا تو ہم ضرور تمہارے ساتھ نکلتے۔ وہ اپنے آپ کو ہلاک کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ وہ یقیناً جھوٹے ہیں۔'' O---۴۳۔ ''اللہ تعالیٰ تجھے معاف کرے تو نے انہیں کیوں اجازت دی جب تک تجھ پر ان لوگوں کی جو سچے ہیں وضاحت نہ ہوئی اور تو نے جھوٹوں کو معلوم نہیں کیا؟'' O---۷۷۔ ''پھر اس نے ان کے دلوں میں اس دن تک کے لئے جب وہ اسے ملیں گے نفاق ڈال دیا۔ کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے جو وعدہ کیا تھا اس کی خلاف ورزی کی اور کیونکہ وہ جھوٹ بولتے تھے۔'' O---۹۰۔ ''اور بدوؤں میں سے بھی عذر کرنے والے آئے کہ انہیں اجازت دی جائے اور جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے جھوٹ بولا تھا وہ بیٹھ رہے۔ ان میں کفر کرنے والوں کو دردناک عذاب پہنچے گا۔'' O---۹۴۔ ''جب تم ان کے پاس واپس جاؤ گے تو وہ تمہارے سامنے بہانے بنائیں گے۔ کہنا بہانے نہ بناؤ۔ ہم تمہاری بات نہیں مانیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں تمہارے حالات بتا دیئے ہیں اور اب اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ تمہارا کام دیکھیں گے۔ پھر وہ تمہیں بتائے گا جو تم کرتے تھے۔'' O---۱۰۷۔ ''اور جن لوگوں نے ایک مسجد ضرر پہنچانے، کفر کرنے، مومنوں میں پھوٹ ڈالنے اور اس شخص کے گھات لگانے کے لئے جو پہلے بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے جنگ کرتا رہا ہے، ٹھہرائی ہے اور وہ ضرور قسمیں کھائیں گے کہ ہم نے تو صرف بھلائی چاہی تھی۔ مگر اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ وہ یقیناً جھوٹے ہیں۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: مسجد ضرار)

(**سورۃ یونس ۱۰**)---۱۷۔ ''مگر اس سے بڑا ظالم کون ہے جس نے اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھوٹ گھڑا یا اس کی آیتوں کو جھٹلایا۔ بیشک مجرم کامیاب نہیں ہوں گے۔'' O---۳۰۔ ''وہاں ہر شخص جانچ لے گا جو اس نے آگے بھیجا ہوگا اور انہیں اپنے سچے مولا کی طرف پھیر دیا جائے گا اور جو کچھ وہ گھڑتے تھے ان سے کھو جائے گا۔'' O---۶۰۔ ''مگر ان کا جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھوٹ گھڑتے ہیں روز قیامت کو کیا گمان ہوگا! بیشک اللہ تعالیٰ لوگوں پر مہربانی کرنے والا ہے لیکن ان میں اکثر شکر نہیں کرتے۔'' O---۶۹۔ ''کہو! جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھوٹ گھڑتے ہیں وہ کامیاب نہیں ہوں گے۔'' O

(**سورۃ ھود ۱۱**)---۱۸۔ ''اور اس سے بڑا ظالم کون ہے جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ گھڑتا ہے؟ انہیں ان کے رب کے سامنے پیش کیا جائے گا اور گواہ کہیں گے۔ ''یہ ہیں وہ لوگ جنہوں نے اپنے رب کے خلاف جھوٹ بولا۔'' سنو! ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔'' O---[یعنی یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ خدائی اور استحقاق بندگی میں دوسرے بھی شریک ہیں۔ یا یہ کہے کہ خدا کو اپنے بندوں کی ہدایت وضلالت سے کوئی دلچسپی نہیں ہے اور اس نے کوئی کتاب اور کوئی نبی ہماری ہدایت کے لئے نہیں بھیجا ہے۔ بلکہ ہمیں آزاد چھوڑ دیا ہے کہ جو ڈھنگ چاہیں اپنی زندگی کے لئے اختیار کر لیں۔ یا یہ کہے کہ خدا نے ہمیں یونہی کھیل کے طور پر پیدا کیا اور یوں ہی ہم کو ختم

Marfat.com

کردے گا - کوئی جواب دہی ہمیں اس کے سامنے نہیں کرنی اور کوئی جزا سزا نہیں ہونی۔ (از تفہیم القرآن)]---۲۱۔ "یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو نقصان پہنچایا اور جو باتیں وہ گھڑتے تھے ان سے جاتی رہیں۔" O---۲۷۔ "اس کی قوم کے کافر سرداروں نے کہا، ہم تو تجھے صرف اپنی طرح کا ایک بشر دیکھتے ہیں اور ہم تجھے دیکھتے ہیں کہ تیری پیروی صرف وہ لوگ کر رہے ہیں جو ظاہری نگاہ میں سب سے نچلے درجے کے ہیں اور ہم اپنے اوپر تمہاری کوئی فضیلت نہیں دیکھتے۔ بلکہ ہم تمہیں جھوٹا خیال کرتے ہیں۔" O---۹۳۔ "اور اے میری قوم! تم اپنی جگہ کام کرو میں بھی کام کرتا ہوں۔ تم جلدی جان لو گے کہ کس پر وہ عذاب جو اسے رسوا کردے گا آتا ہے اور کون جھوٹا ہے اور دھیان رکھو میں بھی تمہارے ساتھ دھیان رکھتا ہوں۔" O---[یہ حضرت شعیبؑ نے اپنی قوم سے کہا]

(**سورۃ یوسف ۱۲**)---۱۱۔ "انہوں (برادران یوسفؑ) نے کہا اباجی! آپ یوسفؑ کے بارے میں ہم پر اعتبار کیوں نہیں کرتے۔ ہم تو اس کے خیر خواہ ہیں۔" O---۱۲۔ "کل آپ اسے ضرور ہمارے ساتھ بھیج دیجئے کہ خوب کھائے پیئے اور کھیلے اس کی حفاظت کے ہم ذمہ دار ہیں۔" O---۱۶۔ "اور عشاء کے وقت (وہ سب) اپنے باپ کے پاس روتے ہوئے پہنچے۔" O---۱۷۔ "اور کہنے لگے کہ ابا جان ہم تو آپس میں دوڑ میں لگ گئے اور یوسفؑ کو ہم نے اسباب کے پاس چھوڑا پس اسے بھیڑیا کھا گیا۔ آپ تو ہماری بات نہیں مانیں گے گو ہم بالکل سچے ہوں۔" O---۱۸۔ "اور یوسفؑ کے کرتے کو جھوٹ موٹ کے خون سے خون آلود بھی کر لائے تھے۔ باپ نے کہا۔ یوں نہیں، بلکہ تم نے اپنے دل ہی سے ایک بات بنالی ہے۔ پس صبر ہی بہتر ہے اور تمہاری بنائی ہوئی باتوں پر اللہ تعالیٰ ہی سے مدد کی طلب ہے۔" O---[تفصیل کے لئے باب نمبر ۴، مضمون: حضرت یوسفؑ]---۲۵۔ "دونوں دروازے کی طرف دوڑے اور اس عورت نے یوسفؑ کا کرتا پیچھے کی طرف سے کھینچ کر پھاڑ ڈالا اور دروازے کے پاس ہی عورت کا شوہر دونوں کو مل گیا تو کہنے لگی جو شخص تیری بیوی کے ساتھ برا ارادہ کرے بس اس کی سزا یہی ہے کہ اسے قید کر دیا جائے یا اور کوئی دردناک سزا دی جائے۔" O---۲۶۔ "یوسفؑ نے کہا یہ عورت ہی مجھے پھسلا رہی تھی اور عورت کے قبیلے ہی کے ایک شخص نے گواہی دی کہ اگر اس کا کرتا آگے سے پھٹا ہوا ہے تو عورت سچی ہے اور یوسف جھوٹ بولنے والوں میں سے ہے۔" O---۲۷۔ "اور اگر اس کا کرتہ پیچھے کی جانب سے پھاڑا گیا ہے تو عورت جھوٹی اور یوسفؑ سچوں میں سے ہے۔" O---۲۸۔ "خاوند نے جو دیکھا کہ یوسفؑ کا کرتا پیٹھ کی جانب سے پھاڑا گیا ہے تو صاف کہہ دیا کہ یہ تو تم عورتوں کی چال بازی ہے۔ بیشک تمہاری چال بازی بہت بڑی ہے۔" O---۱۱۰۔ "یہاں تک کہ جب رسول ناامید ہونے لگے اور وہ (قوم کے لوگ) خیال کرنے لگے کہ انہیں جھوٹ کہا گیا۔ فوراً ہی ہماری مدد ان کے پاس آپہنچی۔ جسے ہم نے چاہا اسے نجات دی گئی۔ بات یہ ہے ہمارا عذاب گناہ گاروں سے واپس نہیں جاتا۔" O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۱۴، مضمون: ناامیدی اور نصیحت]---۱۱۱۔ "ان کے بیان میں عقل والوں کے لئے یقیناً نصیحت اور عبرت ہے، یہ قرآن جھوٹ بنائی ہوئی بات نہیں بلکہ یہ تصدیق ہے ان کتابوں کی جو اس سے پہلے کی ہیں، کھول کھول کر بیان کرنے والا ہے ہر چیز کو اور ہدایت اور رحمت ہے ایمان دار لوگوں کے لئے۔" O---[تفصیل کے لئے باب نمبر ۱۴، مضمون: باعثِ عبرت]

(**سورۃ الکہف ۱۸**)---۵۔ "درحقیقت نہ تو خود انہیں اس کا علم ہے نہ ان کے باپ دادوں کو۔ یہ تہمت بڑی بری ہے جو ان کے منہ سے نکل رہی ہے وہ نرا جھوٹ بک رہے ہیں۔" O---۵۶۔ "ہم تو اپنے رسولوں کو صرف اس لیے بھیجتے ہیں کہ وہ خوشخبریاں سنا دیں اور ڈرا دیں۔ کافر لوگ باطل کے سہارے جھگڑتے ہیں اور (چاہتے ہیں کہ) اس سے حق کو لڑکھڑا دیں، انہوں نے میری آیتوں کو اور جس چیز سے ڈرایا جائے اسے مذاق بنا ڈالا ہے۔" O

احادیث مبارکہ:

☆ حضرت عبداللہؓ بن مسعود سے روایت ہے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سچائی لازم پکڑو سچائی نیکی کی راہ دکھاتی ہے اور نیکی جنت کی راہ بتلاتی ہے۔ آدمی ہمیشہ سچ بولتا ہے اور سچ بولنے کی کوشش کرتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صدیق لکھا جاتا ہے۔ اور جھوٹ بولنے سے بچو جھوٹ بولنا فسق کی طرف پہنچاتا ہے اور فسق دوزخ میں پہنچاتا ہے۔ آدمی ہمیشہ جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ بولنے کی کوشش کرتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے ہاں اسے کذاب لکھ دیا جاتا ہے۔ مسلم کی ایک روایت میں ہے۔ نیکی جنت کی طرف پہنچاتی ہے اور جھوٹ بولنا فسق و فجور ہے اور فجور آگ کی طرف پہنچاتا ہے۔ O

☆ سفیانؓ بن اسید حضرمی سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے یہ بہت بڑی خیانت ہے کہ تو اپنے بھائی کو ایک بات سنائے وہ تجھے اس بات میں سچا سمجھے اور تو جھوٹا ہے۔

☆ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص جھوٹ کو چھوڑ دے جب کہ وہ حق پر ہے جنت کے کنارے میں اس کے لئے محل بنایا جاتا ہے۔ اور جو جھگڑا چھوڑ دے جب کہ وہ حق پر ہے اس کے لیے جنت کے وسط میں مکان بنایا جاتا ہے۔ جس نے اپنا خلق اچھا بنالیا جنت کی بلند جگہ میں اس کے لیے مکان بنایا جاتا ہے۔ احادیث از دستور القرآن صفحہ نمبر ۵۷۲، ۵۷۳۔ مؤلفہ محمد شریف چوہدری۔

(**سورۃ الفرقان ۲۵**)---۴۔ "اور کافروں نے کہا یہ تو بس خود اسی کا گھڑا گھڑایا جھوٹ ہے جس پر اور لوگوں نے بھی اس کی مدد کی ہے دراصل یہ کافر بڑے ہی ظلم اور سرتاسر جھوٹ کے مرتکب ہوئے ہیں۔" O---۹۔ "خیال تو کیجئے! کہ یہ لوگ آپ کی نسبت کیسی کیسی باتیں بناتے ہیں۔ پس جس سے خود ہی بہک

Marfat.com

رہے ہیں اور کسی طرح راہ پر نہیں آسکتے۔''O---۱۱۔''بات یہ ہے کہ یہ لوگ قیامت کو جھوٹ سمجھتے ہیں اور قیامت کے جھٹلانے والوں کے لیے ہم نے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔''O

(سورۃ العنکبوت ۲۹)---۳۔''ان سے اگلوں کو بھی ہم نے خوب جانچا- یقیناً اللہ تعالیٰ انہیں بھی جان لے گا جو سچ کہتے ہیں اور انہیں بھی معلوم کر لے گا جو جھوٹے ہیں۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر۶، مضمون: آزمائش]---۱۲۔''کافروں نے ایمانداروں سے کہا کہ تم ہماری راہ کی تابعداری کرو تمہارے گناہ ہم اٹھالیں گے حالانکہ وہ ان کے گناہوں میں سے کچھ بھی نہیں اٹھانے والے یہ تو محض جھوٹے ہیں۔''O---۶۸۔''اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا؟ جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے یا جب حق اس کے پاس آجائے وہ اسے جھٹلائے' کیا ایسے کافروں کا ٹھکانا جہنم میں نہ ہوگا؟''O

(سورۃ الزُّمر ۳۹)---۳۲۔''اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولے؟ اور سچا دین جب اس کے پاس آئے تو اسے جھوٹا بتائے؟ کیا ایسے کفار کے لیے جہنم ٹھکانا نہیں ہے؟''O

جھوٹی قسمیں

(سورۃ المجادلۃ ۵۸)---۱۴۔''کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا؟ جنہوں نے اس قوم سے دوستی کی جن پر اللہ تعالیٰ غضبناک ہو چکا ہے' نہ یہ (منافق) تمہارے ہی ہیں نہ ان کے ہیں باوجود علم کے پھر بھی جھوٹ پر قسمیں کھا رہے ہیں۔''O---[یعنی قسمیں کھا کر مسلمانوں کو باور کراتے ہیں کہ ہم بھی تمہاری طرح مسلمان ہیں یا یہودیوں سے انکے رابطے نہیں ہیں۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۵۔''اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے' تحقیق جو کچھ یہ کر رہے ہیں بُرا کر رہے ہیں۔''O---[یعنی یہودیوں سے دوستانہ تعلق رکھنے اور جھوٹی قسمیں کھانے کی وجہ سے۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۶۔''ان لوگوں نے تو اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے اور لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکتے ہیں ان کے لیے رسوا کرنے والا عذاب ہے۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر۱۰، مضمون: منافق]---۱۷۔''ان کے مال اور ان کی اولاد اللہ کے ہاں کچھ کام نہ آئیں گی- یہ تو جہنمی ہیں ہمیشہ ہی اس میں رہیں گے۔''O---۱۸۔''جس دن اللہ تعالیٰ ان سب کو اٹھا کھڑا کرے گا تو یہ جس طرح تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں (اللہ تعالیٰ) کے سامنے بھی قسمیں کھانے لگیں گے اور سمجھیں گے کہ وہ بھی کسی (دلیل) پر ہیں' یقین مانو کہ بیشک وہی جھوٹے ہیں۔''O---[یعنی ان کی بدبختی اور سنگ دلی کی انتہا ہے کہ قیامت والے دن' جہاں کوئی چیز مخفی نہیں رہے گی' وہاں بھی اللہ کے سامنے جھوٹی قسمیں کھانے کی شوخ چشمانہ جسارت کریں گے۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۹۔''ان پر شیطان نے غلبہ حاصل کر لیا ہے' اور انہیں اللہ تعالیٰ کا ذکر بھلا دیا ہے یہ شیطانی لشکر ہے۔ کوئی شک نہیں کہ شیطانی لشکر ہی خسارے والا ہے۔''O---۲۰۔''بیشک اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی جو لوگ مخالفت کرتے ہیں وہی لوگ سب سے زیادہ ذلیلوں میں ہیں۔''O

(سورۃ المنافقون ۶۳)---۱۔''آپ کے پاس جب منافق آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم اس بات کے گواہ ہیں کہ بیشک آپ اللہ کے رسول ہیں' اور اللہ جانتا ہے کہ یقیناً آپ اس کے رسول ہیں' اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ منافق قطعاً جھوٹے ہیں۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر۱۰، مضمون: منافق]---۲۔''انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے پس اللہ کی راہ سے رک گئے بیشک بُرا ہے وہ کام جو یہ کر رہے ہیں۔''O---[جھوٹا شخص جانتا ہے کہ لوگ میری بات نہیں مانیں گے، اپنے آپ کو سچا ظاہر کرنے کے لیے وہ ضرورت و بلاضرورت قسمیں اٹھاتا ہے۔ یہی حالت ان منافقین کی بھی تھی۔ ہر بات پر قسمیں کھانے اور اپنے آپ کو پکے اور سچے مومن ثابت کرنے کی کوشش کرتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنایا ہوا ہے اور اس کی آڑ میں وہ طرح طرح کے فوائد حاصل کرنا چاہتے ہیں ایک تو یہ کہ مسلمان ان سے وہی سلوک روا رکھیں جو اہل ایمان کے ساتھ رکھا جاتا ہے۔ ان کے مال اور جان کی حفاظت کی جائے، مال غنیمت سے انہیں حصہ ملتا رہے اور کئی طرح سے ان کی ناز برداریاں کی جائیں۔ اس کے علاوہ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے لوگوں کو اسلام سے روکتے ہیں۔ جب کوئی شخص ان سے اس بارے میں مشورہ طلب کرتا ہے تو اسے اسلام سے یہ کہہ کر متنفر کرتے ہیں کہ ہم تو خود بڑے شوق سے اس دین میں شامل ہوئے تھے، کئی سال گزر چکے، ہمیں تو آج تک اس میں کوئی اچھی چیز نظر نہیں آئی ہم تو خود بڑے دل برداشتہ ہیں۔ خبردار تم اس جال میں نہ پھنس جانا۔ اس طرح ان قسموں کی آڑ میں شکار کھیلتے۔(از تفسیر نمبر۹ ضیاء القرآن)]

خوشامدی، چمچے

(سورۃ حٰم السجدۃ ۴۱)---۲۲۔''اور تم (اپنی بداعمالیاں) اس وجہ سے پوشیدہ رکھتے ہی نہ تھے کہ تم پر تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں

Marfat.com

گواہی دیں گی ہاں تم یہ سمجھتے رہے کہ تم جو کچھ بھی کر رہے ہو اس میں سے بہت سے اعمال سے اللہ تعالیٰ بے خبر ہے۔" O---۲۳۔ "تمہاری اسی بدگمانی نے جو تم نے اپنے رب سے کر رکھی تھی تمہیں ہلاک کر دیا اور بالآخر تم زیاں کاروں میں ہو گئے۔" O (تفسیر کیلئے باب ۱۱، مضمون: قیامت کے دن انسانی اعضاء گواہی دیں گے۔) ---۲۴۔ "اب اگر یہ صبر کریں تو بھی ان کا ٹھکانا جہنم ہی ہے۔ اور اگر یہ (عذرو) معافی کے خواستگار ہوں تو بھی (معذورو) معاف نہیں رکھے جائیں گے۔ ان لوگوں کی خصلت بیان کی گئی ہے۔" O---۲۵۔ "اور ہم نے ان کے کچھ ہم نشین مقرر کر رکھے تھے جنہوں نے ان کے اگلے پچھلے اعمال ان کی نگاہوں میں خوبصورت بنا رکھے تھے اور ان کے حق میں بھی اللہ تعالیٰ کا قول ان امتوں کے ساتھ پورا ہوا جو ان سے پہلے جنوں انسانوں کی گزر چکی ہیں۔ یقیناً وہ زیاں کار ثابت ہوئے۔" O---[ان لوگوں کو شاید کبھی یہ خیال تو آتا ہو کہ وہ راہِ راست سے بھٹک گئے ہیں۔ انہیں اپنے بُرے اعمال پر شاید شرمندگی اور ندامت بھی محسوس ہوتی ہو لیکن ان کے مصاحب جن کا کام ہی خوشامد کرنا اور ناخوب کو خوب ظاہر کرنا ہوتا ہے وہ ان کو بداعمالیوں سے باز نہیں آنے دیتے۔ ان کے بُرے کاموں کو بھی ایسے دلکش پیرائے میں پیش کرتے ہیں کہ ان پر نیکیوں کا گمان ہونے لگتا ہے۔ ظالم اور جابر حکمران اپنے سیاسی مخالفین کا قتل عام کرتے رہتے ہیں لیکن ان کے مصاحب انہیں باور کراتے رہتے ہیں کہ سرکار عالی! جو اقدام آپ نے کیا ہے اسی میں مُلک اور ملت کی بقا کا راز مضمر ہے۔ یہ تعزیری قوانین جو آپ بنا رہے ہیں ناگزیر ہیں۔ جب تک یہ قانون نافذ نہ ہوگا حکومت چل ہی نہیں سکتی اور جب ان ظالمانہ اور جابرانہ قوانین کے خلاف مُلک کے گوشہ گوشہ سے صدائے احتجاج بلند ہوتی ہے تو احتجاج کرنے والوں پر دُشمن کے ایجنٹ ہونے کا الزام لگا دیا جاتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ خوشامدی ٹولہ اپنے ممدوح کا بیڑا غرق کر دیتا ہے۔ ہر شخص کو اس قسم کے خوشامدیوں اور بدقماش دوستوں سے اپنے آپ کو دُور رکھنا چاہیے۔ خصوصاً ارباب اقتدار کا فرض ہے کہ وہ ایسے لوگوں کی گمراہ کُن باتوں میں آکر اپنے آپ کو اور اپنی قوم و ملک کو تباہ و برباد نہ کر دیں۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

چاند پھٹ گیا

(سورۃ القمر ۵۴) ---۱۔ "قیامت قریب آگئی اور چاند پھٹ گیا۔" O---[تم لوگ وقوعِ قیامت کا انکار کرتے ہو۔ تمہیں بڑا اچنبھا ہوتا ہے کہ کس طرح یہ سارا نظام درہم برہم کر دیا جائے گا۔ آسمان، پہاڑ، ستارے اتنی بڑی بڑی قوی ہیکل چیزیں کہاں جائیں گی۔ دیکھو چاند کو دو ٹکڑے ہوتے تم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ اگر چاند دو ٹکڑے ہو سکتا ہے تو باقی تمام چیزیں خواہ کتنی ہی بڑی ہوں اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ بھی ٹوٹ پھوٹ سکتی ہیں۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

چوری

(سورۃ المائدۃ ۵) ---۳۸۔ "اور چور مرد اور چور عورت کے ہاتھ اس کے عوض جو انہوں نے کمایا اللہ تعالیٰ کی طرف سے بطور عبرت کاٹ دو اور اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے۔" O---[دونوں ہاتھ نہیں بلکہ ایک ہاتھ، پہلی چوری پر سیدھا ہاتھ کاٹا جائے گا۔ سرقہ کا اطلاق صرف اس فعل پر ہوتا ہے کہ آدمی کسی کے مال کو اس کی حفاظت سے نکال کر اپنے قبضہ میں کرے۔ ایک ڈھال کی قیمت سے کم کی چوری میں ہاتھ نہ کاٹا جائے گا اور معتبر روایات کی رو سے نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں ڈھال کی قیمت دس درہم ہوتی تھی اور اس زمانے کے درہم میں ۳ ماشہ ۵ رتی چاندی ہوا کرتی تھی۔ بہت سی چیزیں ایسی ہیں جن کی چوری میں ہاتھ کاٹنے کی سزا نہ دی جائے گی۔ مثلاً پھل اور ترکاری کی چوری، کھانے کی چوری، حقیر چیزوں کی چوری، پرندے کی چوری، بیت المال کی چوری۔ مطلب یہ کہ اس طرح کی چوریوں میں ہاتھ نہ کاٹا جائے گا۔ یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ سب چوریاں معاف ہیں۔ (از ترجمہ قرآن حواشی مولانا مودودیؒ)] ---۳۹۔ "پھر اپنے ظلم کے بعد جس نے توبہ کر لی اور اصلاح کر لی تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرے گا اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔" O---[اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ایسے چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ ہاتھ کاٹنے کے بعد جو شخص توبہ کرے اور اپنے نفس کو چوری سے پاک کر کے اللہ تعالیٰ کا صالح بندہ بن جائے وہ اللہ کے غضب سے بچ جائے گا اور اللہ اس کے دامن سے داغ کو دھو دے گا۔ لیکن اگر کسی شخص نے ہاتھ کٹوانے کے بعد بھی اپنے آپ کو بدنیتی سے پاک نہ کیا اور وہی گندے جذبات اپنے اندر پرورش کیے جن کی بنا پر اس نے چوری کی اور اس کا ہاتھ کاٹا گیا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہاتھ تو اس کے بدن سے جدا ہو گیا مگر چوری اس کے بدن میں بدستور موجود رہی۔ اس وجہ سے وہ خدا کے غضب کا اسی طرح مستحق رہے گا جس طرح ہاتھ کٹنے سے پہلے تھا۔ اس لیے قرآن مجید چور کو ہدایت کرتا ہے کہ وہ اللہ سے معافی مانگے اور اپنے نفس کی اصلاح کرے کیونکہ نفس کی پاکی عدالتی سزا سے نہیں، صرف توبہ اور رجوع الی اللہ سے ہوتی ہے۔ (از ترجمہ حواشی مولانا مودودیؒ)]

احادیث مبارکہ:

☆ حضرت عائشہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتی ہیں فرمایا چور کا ہاتھ ایک چوتھائی دینار یا زیادہ مالیت کی چوری کرنے سے کاٹا جائے۔

Marfat.com

☆ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا نبی کریم ﷺ نے ڈھال جس کی قیمت تین درہم تھی چوری کر لینے پر چور کا ہاتھ کاٹا۔

☆ حضرت رافع بن خدیج سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا پھل چرانے اور کھجور کے سفید گابھے میں ہاتھ کاٹنا نہیں ہے۔

☆ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہا قریش کو مخزومی عورت کے واقعہ نے سخت فکر میں ڈالا جس نے چوری کی تھی۔ کہنے لگے کہ اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کون گفتگو کرے پھر کہنے لگے اسامہ بن زید جو رسول اللہ ﷺ کے پیارے ہیں۔ وہی جرأت کر سکتا ہے۔ اسامہ نے آپ ﷺ کے ساتھ کلام کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو اللہ کی حدوں کی سفارش کرتا ہے۔ پھر آپ نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور فرمایا پہلے لوگوں کو اس بات نے ہلاک کر دیا کہ جب کوئی معزز آدمی چوری کرتا اس کو چھوڑ دیتے اور جب کوئی غریب چوری کرتا اس پر حد قائم کرتے۔ اور اللہ تعالیٰ کی قسم اگر فاطمہؓ بنت محمد (ﷺ) چوری کرے میں اس کا ہاتھ کاٹ دوں۔ احادیث از دستور القرآن صفحہ نمبر ۲۶۳۔ مؤلفہ محمد شریف چوہدری۔

(سورۃ الممتحنہ ۶۰) ---۱۲۔ "اے پیغمبر! جب مسلمان عورتیں آپ سے ان باتوں پر بیعت کرنے آئیں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گی۔ چوری نہ کریں گی، زنا کاری نہ کریں گی، اپنی اولاد کو نہ مار ڈالیں گی اور کوئی ایسا بہتان نہ باندھیں گی جو خود اپنے ہاتھوں پیروں کے سامنے گھڑ لیں اور کسی نیک کام میں تیری بے حکمی نہ کریں گی تو آپ ان سے بیعت کر لیا کریں، اور ان کے لیے اللہ سے مغفرت طلب کریں بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور معاف کرنے والا ہے۔" O [یہ بیعت اس وقت لیتے جب عورتیں ہجرت کر کے آتیں، جیسا کہ صحیح بخاری تفسیر سورۂ ممتحنہ میں ہے۔ علاوہ ازیں فتح مکہ والے دن بھی آپ ﷺ نے قریش کی عورتوں سے بیعت لی۔ بیعت لیتے وقت آپ ﷺ صرف زبان سے عہد لیتے۔ کسی عورت کے ہاتھ کو آپ ﷺ نہیں چھوتے تھے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں "اللہ کی قسم بیعت میں نبی ﷺ کے ہاتھ نے کبھی کسی عورت کے ہاتھ کو نہیں چھوا۔ بیعت کرتے وقت آپ ﷺ صرف یہ فرماتے، کہ میں نے تم سے ان باتوں پر تجھ سے بیعت لی۔" بیعت میں آپ ﷺ یہ عہد بھی عورتوں سے لیتے تھے کہ وہ نوحہ نہیں کریں گی، گریبان نہیں چاک کریں گی، سر کے بال نہ نوچیں گی اور جاہلیت کی طرح بین نہیں کریں گی۔ اس بیعت میں نماز، روزہ حج اور زکوٰۃ کا ذکر نہیں ہے، اس لیے کہ ارکان دین اور شعائر اسلام ہونے کے اعتبار سے محتاج وضاحت نہیں۔ آپ ﷺ نے بطور خاص ان چیزوں کی بیعت لی جن کا عام ارتکاب عورتوں سے ہوتا تھا، تاکہ وہ ارکان دین کی پابندی کی ساتھ ان چیزوں سے بھی اجتناب کریں۔ اس سے یہ بات معلوم ہوئی کہ علماء، دعاۃ اور واعظین حضرات اپنا زور خطاب ارکان دین کے بیان کرنے میں ہی نہ صرف کریں جو پہلے ہی واضح ہیں، بلکہ ان خرابیوں اور رسموں کی بھی پرزور انداز میں تردید کیا کریں جو معاشرے میں عام ہیں اور نماز روزے کے پابند حضرات بھی ان سے اجتناب نہیں کرتے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

چھاؤنیاں، فوجی طاقت

(سورۃ النساء ۴) ---۱۰۲۔ "اور جب موجود ہو تم مسلمانوں کے ساتھ اور پڑھانے لگو ان کو نماز تو چاہیئے کہ کھڑا ہو ایک گروہ ان میں سے تمہارے ساتھ اور لئے رہیں اپنے ہتھیار۔ پھر جب سجدہ کر چکیں یہ لوگ تو چاہیئے چلے جائیں تمہارے پیچھے اور آجائے گروہ دوسرا جنہوں نے نماز نہیں پڑھی۔ پس وہ نماز پڑھیں تمہارے ساتھ اور ضروری ہے کہ چوکنا رہیں (اور لئے رہیں) اپنے ہتھیار۔ دل سے چاہتے ہیں وہ لوگ جو کافر ہیں کہ کاش غافل ہو جاؤ تم اپنے ہتھیاروں سے اور سامانوں سے تو ٹوٹ پڑیں وہ تم پر ایک دم اور نہیں ہے کچھ گناہ تم پر اگر ہو تمہیں تکلیف بارش کی وجہ سے یا ہو تم بیمار کہ اتار رکھو اپنے ہتھیار لیکن چوکنا رہو بیشک اللہ تعالیٰ نے تیار کر رکھا ہے کافروں کے لئے رسوا کن عذاب۔" O ---۱۰۳۔ "پھر جب تم ادا کر چکو نماز تو یاد کرتے رہو اللہ تعالیٰ کو کھڑے بیٹھے اور اپنے پہلوؤں کے بل (ہر حال میں) پھر جب خوف دور ہو جائے تمہارا تو قائم کرو نماز (تمام شرائط و آداب کے ساتھ) بیشک نماز ہے مومنوں پر فرض پابندی وقت کے ساتھ۔" O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: نماز خوف)

(سورۃ الانفال ۸) ---۴۵۔ "اے ایمان والو! جب تمہارا کسی دستے سے ٹکراؤ ہو تو جمے رہو اور اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کرو تاکہ مراد پاؤ۔" O ---[اب مسلمانوں کو لڑائی کے وہ آداب بتائے جا رہے ہیں جن کو دشمن سے مقابلے کے وقت ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ سب سے پہلی بات ثبات قدمی اور استقلال ہے کیونکہ اس کے بغیر میدان جنگ میں ٹھہرنا ممکن ہی نہیں ہے تاہم اس سے تحرف اور تحیز کی وہ دونوں صورتیں مستثنیٰ ہوں گی کیونکہ بعض دفعہ ثابت قدمی کے لیے بھی تحرف یا تحیز ناگزیر ہوتا ہے۔ دوسری ہدایت یہ کہ اللہ کو کثرت سے یاد کرو۔ تاکہ مسلمان اگر تھوڑے ہوں تو اللہ کی مدد کے طالب رہیں اور اللہ بھی کثرت ذکر کی وجہ سے ان کی طرف متوجہ رہے اور اگر مسلمان تعداد میں زیادہ ہوں تو کثرت کی وجہ سے ان کے اندر عجب اور غرور پیدا نہ ہو بلکہ اصل توجہ اللہ کی امداد پر ہی رہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۴۶۔ "اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا کہنا مانو اور آپس میں جھگڑا نہ کرو ورنہ تم حوصلہ ہار جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی اور صبر کرو کہ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔" O ---[تیسری ہدایت اللہ اور رسول کی اطاعت، ظاہر بات ہے ان

Marfat.com

نازک حالات میں اللہ اور رسول کی نافرمانی کتنی سخت خطرناک ہوسکتی ہے۔اس لیے ایک مسلمان کے لیے ویسے تو ہر حالت میں اللہ اور رسول کی اطاعت ضروری ہے۔تاہم میدان جنگ میں اس کی اہمیت دوچند ہوجاتی ہے اور اس موقع پر تھوڑی سی بھی نافرمانی اللہ کی مدد سے محرومی کا باعث بن سکتی ہے۔چوتھی ہدایت کہ آپس میں تنازعہ اور اختلاف نہ کرو اس سے تم بزدل ہوجاؤ گے اور ہوا اکھڑ جائے گی۔اور پانچویں ہدایت کہ صبر کرو! یعنی جنگ میں کتنی بھی شدت آجائے اور تمہیں کتنے بھی کٹھن مراحل سے گزرنا پڑے لیکن صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹے۔نبی کریم ﷺ نے بھی ایک حدیث میں فرمایا ہے ''لوگو! دشمن سے مڈبھیڑ کی آرزو مت کرو اور اللہ سے عافیت مانگا کرو! تاہم جب بھی دشمن سے لڑائی کا موقعہ پیدا ہوجائے تو صبر کرو (یعنی جم کر لڑو) اور جان لو کہ جنت تلواروں کے سائے تلے ہے۔(از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۶۰۔''اور تم سے جتنا ہوسکے ان کے (مقابلے کے) لئے قوت اور گھوڑوں کی چھاؤنیاں تیار کرو۔جن سے اللہ تعالیٰ کے دشمن اور اپنے دشمن اور ان کے علاوہ دوسروں پر ہیبت طاری کرو۔تم انہیں نہیں جانتے اللہ تعالیٰ انہیں جانتا ہے اور جو کچھ بھی تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو گے وہ تمہیں پورا پورا دیا جائے گا اور تم پر ظلم نہ ہوگا۔''O---[نیز باب نمبر ۱۴، مضمون: سامان حرب۔ٹیوٹیکنالوجی]

(**سورۃ ھود ۱۱**)---۱۱۲۔''پس تو جیسا تجھے حکم دیا گیا ہے قائم ہو جا اور وہ بھی (ہوجائیں) جنہوں نے تیرے ساتھ رجوع کرلیا ہے اور سرکشی نہ کرنا۔وہ تمہارے عملوں کو دیکھ رہا ہے۔''O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: استقامت)---[اس آیت میں نبی کریم ﷺ اور اہل ایمان کو ایک تو استقامت کی تلقین کی جا رہی ہے۔جو دشمن کے مقابلے کے لئے ایک بہت بڑا ہتھیار ہے۔دوسرے حد سے بڑھ جانے سے روکا گیا ہے۔جو اہل ایمان کی اخلاقی قوت اور رفعت کردار کے لئے نہایت ضروری ہے حتیٰ کہ یہ تجاوز دشمن کے ساتھ معاملہ کرتے وقت بھی جائز نہیں۔(از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الحدید ۵۷**)---۲۵۔''یقیناً ہم نے اپنے پیغمبروں کو کھلی دلیلیں دے کر بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب اور میزان (ترازو) نازل فرمایا تاکہ لوگ عدل پر قائم رہیں۔اور ہم نے لوہے کو اتارا جس میں سخت ہیبت وقوت ہے اور لوگوں کے لیے اور بھی (بہت سے) فائدے ہیں اور اس لیے بھی کہ اللہ تعالیٰ جان لے کہ اس کی اور اس کے رسولوں کی مدد بے دیکھے کون کرتا ہے بیشک اللہ تعالیٰ قوت والا اور زبردست ہے۔''O---[تفسیر کے لیے باب ھذا، مضمون: سامانِ حرب۔ٹیوٹیکنالوجی]

(**سورۃ الصف ۶۱**)---۴۔''بیشک اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اس کی راہ میں صف بستہ جہاد کرتے ہیں گویا وہ سیسہ پلائی ہوئی عمارت ہیں۔''O [اس سے اول تو یہ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی سے وہی اہل ایمان سرفراز ہوتے ہیں جو اس کی راہ میں جان لڑانے اور خطرے سہنے کیلئے تیار ہوں۔دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ اللہ کو جو فوج پسند ہے اس میں تین صفات پائی جانی چاہیں۔ایک یہ کہ وہ خوب سوچ سمجھ کر اللہ کی راہ میں لڑے اور کسی ایسی راہ میں نہ لڑے جو فی سبیل اللہ کی تعریف میں نہ آتی ہو۔دوسری یہ کہ وہ بدنظمی وانتشار میں نہ مبتلا ہو بلکہ مضبوط تنظیم کے ساتھ صف بستہ ہو کر لڑے۔تیسری یہ کہ دشمنوں کے مقابلے میں اس کی کیفیت ''سیسہ پلائی ہوئی عمارت'' کی سی ہو۔پھر یہ آخری صفت بجائے خود اپنے اندر معنی کی ایک دنیا رکھتی ہے۔کوئی فوج اس وقت تک میدان جنگ میں سیسہ پلائی ہوئی عمارت کے مانند کھڑی نہیں ہوسکتی جب تک اس میں ذرج ذیل صفات پیدا نہ ہوجائیں۔

- عقیدے اور مقصد میں کامل اتفاق، جو اس کے سپاہیوں اور افسروں کو آپس میں پوری طرح متحد کردے۔
- ایک دوسرے کے خلوص پر اعتماد، جو کبھی اس کے بغیر پیدا ہی نہیں ہوسکتا کہ سب فی الواقع اپنے مقصد میں مخلص اور ناپاک اغراض سے پاک ہوں۔ورنہ جنگ جیسی سخت آزمائش کسی کا کھوٹ چھپا نہیں رہنے دیتی اور اعتماد ختم ہوجائے تو فوج کے افراد ایک دوسرے پر بھروسہ کرنے کے بجائے الٹا ایک دوسرے پر شک کرنے لگتے ہیں۔
- اخلاق ایک بلند معیار، جس سے اگر فوج کے افسر اور سپاہی نیچے گر جائیں تو ان کے دلوں میں نہ ایک دوسرے کی محبت پیدا ہوسکتی ہے نہ عزت اور نہ وہ آپس میں متصادم ہونے سے بچ سکتے ہیں۔
- اپنے مقصد میں ایسا عشق اور اسے حاصل کرنے کا ایسا پختہ عزم جو پوری فوج میں سرفروشی وجانبازی کا ناقابل تسخیر جذبہ پیدا کردے اور وہ میدان جنگ میں واقعی سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح ڈٹ جائیں۔

یہی تھیں وہ بنیادیں جن پر نبی ﷺ کی قیادت میں ایک ایسی زبردست عسکری تنظیم اٹھی جس سے ٹکرا کر بڑی بڑی قوتیں پاش پاش ہوگئیں اور صدیوں تک کوئی طاقت ان کے سامنے نہ ٹھہر سکی۔(تفسیر از تفہیم القرآن)]

حاسد۔حسد

(**سورۃ الحج ۲۲**)---۱۵۔''جس کا یہ خیال ہو کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی مدد دونوں جہان میں نہ کرے گا وہ اونچائی پر ایک رسہ باندھ کر (اپنے حلق میں پھندا

Marfat.com

ڈال کر اپنا گلا گھونٹ لے) پھر دیکھ لے کہ اس کی چالاکیوں سے وہ بات ہٹ جاتی ہے جو اسے تڑپا رہی ہے۔''O[اس کے ایک معنی تو یہ کیے گئے ہیں کہ ایسا شخص، جو یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر ﷺ کی مدد نہ کرے، کیونکہ اس کے غلبہ و فتح سے اسے تکلیف ہوتی ہے، تو وہ اپنے گھر کی چھت پر رسی لٹکا کر اور اپنے گلے میں اس کا پھندا لٹکر اپنا گلا گھونٹ لے، شاید یہ خودکشی اسے غیظ و غضب سے بچالے جو وہ محمد ﷺ کے بڑھتے ہوئے اثر و نفوذ کو دیکھ کر اپنے دل میں پاتا ہے۔ اس صورت میں سماء سے مراد گھر کی چھت ہوگی۔ دوسرے معنی ہیں کہ وہ ایک رسہ لے کر آسمان پر چڑھ جائے اور آسمان سے جو وحی یا مدد آتی ہے، اس کا سلسلہ ختم کردے، (اگر وہ کر سکتا ہے) اور دیکھے کہ کیا اس کے بعد اس کا کلیجہ ٹھنڈا ہوگیا ہے؟ امام ابن کثیر نے پہلے مفہوم کو اور امام شوکانی نے دوسرے مفہوم کو زیادہ پسند کیا ہے اور سیاق سے بھی دوسرا مفہوم زیادہ قریب لگتا ہے۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

حساب

(سورۃ آل عمران ۳)---۲۷۔''داخل کرتا ہے تو رات کو دن میں اور داخل کرتا ہے دن کو رات میں اور نکالتا ہے جاندار کو بے جان سے اور نکالتا ہے بے جان کو جاندار سے اور رزق دیتا ہے تو جسے چاہے بے حساب۔(جیسے نطفہ (مردہ) پہلے زندہ انسان سے نکالتا ہے پھر اس مردہ (نطفہ) سے انسان۔ اسی طرح مردہ انڈے سے پہلے مرغی اور پھر زندہ مرغی سے انڈہ (مردہ) یا کافر سے مومن اور مومن سے کافر پیدا فرماتا ہے۔☆بعض روایات میں ہے کہ حضرت معاذؓ نے نبی کریم ﷺ سے اپنے اوپر قرض کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم آیت آل عمران: ۲۷،۲۶ پڑھ کر یہ دُعا کرو۔''O---[دُعا کے لئے باب نمبر۵، مضمون: قرآنی دُعائیں]---[ایک دوسری روایت میں ہے ☆ کہ یہ ایسی دُعا ہے کہ تم پر احد پہاڑ جتنا قرض بھی ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی ادائیگی کا تمہارے لئے انتظام فرمادے گا۔(از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الرعد ۱۳)---۱۸۔''جن لوگوں نے اپنے رب کے حکم کی بجا آوری کی ان کے لئے بھلائی ہے اور جن لوگوں نے اس کی حکم برداری نہ کی اگر ان کے لئے زمین میں جو کچھ ہے سب کچھ ہو اور اسی کے ساتھ ویسا ہی اور بھی ہو تو وہ سب کچھ اپنے بدلے میں دے دیں۔ یہی ہیں جن کے لئے برا حساب ہے اور جن کا ٹھکانہ جہنم ہے جو بہت ہی بری جگہ ہے۔''O---۲۱۔''اور اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کو جوڑنے کا حکم دیا ہے وہ اسے جوڑتے ہیں۔ اور وہ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں اور حساب کی سختی کا اندیشہ رکھتے ہیں۔''O---[یعنی رشتوں اور قرابتوں کو توڑتے نہیں ہیں بلکہ ان کو جوڑتے ہیں اور صلہ رحمی کرتے ہیں۔(از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۴۰۔''ان سے کئے ہوئے وعدوں میں سے کوئی اگر ہم آپ کو دکھادیں یا آپ کو ہم فوت کرلیں۔ تو آپ پر تو صرف پہنچا دینا ہی ہے۔ حساب تو ہمارے ذمہ ہی ہے۔''O

(سورۃ ابراہیم ۱۴)---۴۱۔''اے ہمارے پروردگار! مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو بھی بخش دے اور دیگر مومنوں کو بھی بخش جس دن حساب ہونے لگے۔''O---[حضرت ابراہیمؑ کی دُعا کا حصہ]---۴۹۔''آپ اس دن گنہگاروں کو دیکھیں گے کہ زنجیروں میں ملے جلے ایک جگہ جکڑے ہوئے ہوں گے۔''O---۵۰۔''ان کے لباس گندھک کے ہوں گے اور آگ ان کے چہروں پر بھی چڑھی ہوئی ہوگی۔''O---۵۱۔''یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ہر شخص کو اس کے کئے ہوئے اعمال کا بدلہ دے۔ بیشک اللہ تعالیٰ کو حساب لیتے کچھ دیر نہیں لگنے کی۔''O(مکمل تفصیل کیلئے باب ۱۴، مضمون: احتساب ملاحظہ فرمائیں۔)

حدیث وسنت

(سورۃ القیمۃ ۷۵)---۱۶۔''(اے نبی) آپ قرآن کو جلدی (یاد کرنے) کے لیے اپنی زبان کو حرکت نہ دیں۔''O---۱۷۔''اس کا جمع کرنا اور (آپ کی زبان سے) پڑھنا ہمارے ذمہ ہے۔''O---۱۸۔''ہم جب اسے پڑھ لیں تو آپ اس کے پڑھنے کی پیروی کریں۔''O---۱۹۔''پھر اس کا واضح کر دینا ہمارے ذمہ ہے۔''O--[یعنی اس کے مشکل مقامات کی تشریح اور حلال و حرام کی توضیح، یہ بھی ہمارے ذمے ہے' اس کا صاف مطلب ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کے مجملات کی جو تفصیل، مبہمات کی توضیح اور اس کے عمومات کی جو تخصیص بیان فرمائی ہے، جسے حدیث کہا جاتا ہے، یہ بھی اللہ کی طرف سے ہی الہام اور سمجھائی ہوئی باتیں ہیں؟ اس لئے انہیں بھی قرآن کی طرح ماننا ضروری ہے۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن)]' [ان چار آیتوں نے فتنہ انکار سنت کی جڑ اکھاڑ کر پھینک دی ہے، منکرین سنت کے زبردست اعتراضات کا قلع قمع کر کے رکھ دیا ہے، ہر وہ شخص جو قرآن کو خداوند عالم کا کلام سمجھتا ہے اس کے لئے نجات کا راستہ اشارہ وکھاتا ہے۔ منکرین حدیث کا بنیادی اعتراض یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور پر صرف قرآن کریم نازل کیا ہے اس کے علاوہ اور کوئی وحی حضور پر نہیں اتری، ان کی جو تفسیر یا احکام قرآنی کی جو تفصیل ہمیں کتب احادیث میں ملتی ہے یہ حضور کی ذاتی رائے ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے مخصوص حالات اور

Marfat.com

معاشرتی تقاضوں کی روشنی میں قرآن کو جس طرح سمجھا لوگوں کو بتادیا' اب جبکہ چودہ صدیاں بیت چکی ہیں' انسانیت کا کارواں کہاں سے کہاں پہنچ گیا' عصری تقاضے یکسر بدل گئے' ان بدلے ہوئے حالات میں قرآن کریم کو ایک مخصوص زمانہ کی فضا میں سمجھے ہوئے مفہوم کا زندانی بنادینا قرآن پر بڑا ظلم ہے اور ملت اسلامیہ کی اس سے بڑی دشمنی کوئی نہیں ہوسکتی کہ اس ترقی یافتہ سائنسی دور میں قرآن کریم کی اس تفسیر کی پابندی لازمی قرار دی جائے اور اس طرح قوم کی ترقی کے سامنے رکاوٹوں کے پہاڑ کھڑے کردیئے جائیں' قرآن کریم کی ایک چھوٹی سی آیت نے اعتراضات کے اس طومار کو نیست و نابود کردیا' فرمایا کہ جو کلام آپ پر نازل کیا جارہا ہے اس کا یاد کرادینا' اس کو آپ کے سینہ پرنور میں جمع کردینا بھی ہمارا کام ہے اور اس کا بیان بھی ہمارے ذمہ ہے۔ یعنی قرآن کریم کے احکامات' ارشادات کے مفہوم اور مدعا کو پوری طرح سمجھا دینا بھی ہماری ذمہ داری ہے یہ آپ کی صوابدید یا اجتہاد پر موقوف نہیں بلکہ ہم نے' جو عالم الغیب و الشہادہ ہیں' ماضی' حال' مستقبل کے زمانوں اور اُن کے ہر لحظہ بدلتے ہوئے تقاضوں کے خالق ہیں' ہم نے خود انہیں کھول کر آپ کو سکھایا ہے' جب قرآن اور قرآن کا بیان دونوں مُنَزَّل من اللہ ہیں تو دونوں کا اتباع ہر مومن پر لازم ہوگا اور کسی کو یہ اختیار نہیں کہ وہ ایک کو تو واجب العمل قرار دے اور دوسرے کو ساقط العمل۔ منکرین سنت نے ''ان علینا بیانہ'' کا یہ مطلب بیان کیا ہے کہ ایک حکم جو ایک جگہ قرآن میں مجملاً مذکور ہے دوسری آیت میں اس کی تفصیل درج کردی گئی ہے اور یہی وہ بیان قرآن ہے جس کا وعدہ کیا گیا ہے۔ اس کو وہ تفسیر القرآن بالقرآن کی بھاری بھرکم اور رعب دار اصطلاح سے تعبیر کرتے ہیں ہم بصد ادب ان کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ وہ سارے قرآن سے حج کرنے کا طریقہ ہمیں سمجھادیں' ہم ان کی قرآن فہمی کی داد دیں گے' اگر وہ حضرات سنت کی روشنی کے بغیر حج ادا کرنے کے حکم کی تعمیل کریں گے تو نہ انہیں نویں ذی الحجہ کا تعین ملے گا' نہ طواف کا طریقہ' نہ احرام کی تفصیلات نہ دیگر ارکان حج کا انہیں صحیح علم ہوگا۔ ان کے اجتہاد کے مطابق ملت اسلامیہ کا یہ بین الاقوامی اجتماع انتشار و اختلاف کی نذر ہوجائے گا۔ حج سے بھی زیادہ اہم عبادت نماز ہے' آپ نماز کے بارے میں قرآن کریم کی سب آیتوں کو چن کر جمع کرلیں' پھر عربی لغات کی ساری کتب جو آپ کو دستیاب ہوسکتی ہیں' وہ بھی فراہم کرلیں' مزید برآں عربی زبان کی ماہرین کی ایک جماعت کو بھی پاس بٹھالیں اور ہمیں اقیموا الصلوٰۃ کا معنی سمجھادیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے اس حکم کی تعمیل ہم سے کس صورت میں چاہتا ہے' آپ برسوں مغز ماری کرتے رہیں' سنت نبوی کی مدد کے بغیر آپ آیت کے ان دو لفظوں کا معنی نہیں بتاسکتے' چہ جائیکہ سارے قرآن کو سمجھنے کا آپ دعویٰ کریں۔ قرآن اور بیان قرآن (یعنی سنت نبوی) اس آیت کے مطابق سب منزل من اللہ ہیں' ان کو جدا نہیں کیا جاسکتا۔ آپ عمل کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو دونوں پر عمل کرنا ہوگا۔ اگر آپ بیان قرآن کو نظر انداز کردیں گے تو آپ کے لئے ممکن ہی نہ ہوگا کہ آپ قرآن کا اس طرح اتباع کریں جس طرح اس کے نازل کرنے والے کا منشا ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

حرمت والے مہینے

(**سورۃ البقرۃ ۲**)---۱۹۴۔ ''ماہ حرام (کی پابندی) ہے بدلے میں ماہ حرام (کی پابندی) کے اور تمام حرمتیں ادلے کا بدلہ ہیں لہٰذا جو شخص زیادتی کرے تم پر تو تم بھی زیادتی کرو اس پر ویسی ہی جیسی زیادتی کی ہو اس نے تم پر اور ڈرتے رہو اللہ تعالیٰ سے اور یقین رکھو کہ بیشک اللہ تعالیٰ متقیوں کے ساتھ ہے۔'' O

---۲۱۷۔ ''پوچھتے ہیں تم سے حرمت والے مہینے کے بارے میں کہ جنگ کرنا اس میں (کیسا ہے؟) کہو جنگ کرنا اس میں بڑا گناہ ہے لیکن روکنا اللہ تعالیٰ کی راہ سے اور نہ ماننا اللہ کو اور (روکنا) مسجد حرام سے اور نکال دینا اہل حرم کو وہاں سے اس سے بھی بڑا گناہ ہے اللہ کے نزدیک اور فتنہ انگیزی بڑا (گناہ) ہے قتل سے بھی اور وہ تو تم سے لڑتے ہی جائیں گے یہاں تک کہ پھیر دیں تم کو تمہارے دین سے اگر ان کا بس چلے اور جو شخص پھرے گا تم میں سے اپنے دین سے پھر مرجائے کافر ہی تو یہی لوگ ہیں کہ ضائع ہوجائیں گے ان کے اعمال دُنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اور یہی لوگ ہیں جہنمی وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔'' O

---[رجب، ذوالقعدہ، ذوالحجہ، اور محرم۔ یہ چار مہینے زمانہ جاہلیت میں بھی حرمت والے سمجھے جاتے تھے، جن میں قتال و جدال ناپسندیدہ تھا۔ اسلام نے بھی ان کی حرمت کو برقرار رکھا۔ نبی کریم ﷺ کے زمانے میں ایک مسلمان فوجی دستے کے ہاتھوں رجب کے مہینے میں ایک کافر قتل ہوگیا اور بعض کافر قیدی بنالئے گئے۔ مسلمانوں کے علم میں یہ نہیں تھا کہ رجب شروع ہوگیا ہے۔ کفار نے مسلمانوں کو طعنہ دیا کہ دیکھو یہ حرمت والے مہینے کی حرمت کا بھی خیال نہیں رکھتے، جس پر یہ آیت نازل ہوئی اور کہا گیا کہ یقیناً حرمت والے مہینے میں قتال بڑا گناہ ہے لیکن حرمت کی دہائی دینے والوں کو اپنا عمل نظر نہیں آتا؟ یہ خود اس سے بھی بڑے جرائم کے مرتکب ہیں یہ اللہ تعالیٰ کے راستے سے اور مسجد حرام سے لوگوں کو روکتے ہیں اور وہاں سے مسلمانوں کو نکلنے پر انہوں نے مجبور کردیا۔ علاوہ ازیں کفر و شرک بجائے خود قتل سے بھی بڑا گناہ ہے۔ اس لئے اگر مسلمانوں سے غلطی سے ایک آدھ قتل حرمت والے مہینے میں ہوگیا تو کیا ہوا؟ اس پر واویلا کرنے کی بجائے ان کو اپنا نامہ سیاہ بھی تو دیکھ لینا چاہیے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

Marfat.com

(سورۃ المائدۃ ۵)---۲۔ ''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے منسوب نشانوں کو بے حرمت نہ کرو نہ حرمت والے مہینے کو نہ قربانی کے جانوروں کو نہ پٹے والے جانوروں کو اور نہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور خوشی کی تلاش میں خانہ کعبہ کا قصد کرنے والوں کو- اور جب تم احرام کھول دو تو شکار کر سکتے ہو اور کسی قوم کی دشمنی اس وجہ سے کہ انہوں نے تمہیں خانہ کعبہ سے روکا تھا تمہیں اس بات پر نہ اکسائے کہ زیادتی کرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو کہ اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے۔'' O

(سورۃ التوبہ ۹)---۵۔ ''ہاں! جب حرمت کے مہینے گزر جائیں تو مشرکوں کو قتل کرو جہاں بھی انہیں پاؤ اور انہیں پکڑ لو اور انہیں گھیر لو اور ہر گھات کی جگہ ان کے لئے بیٹھو پھر اگر وہ توبہ کر لیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں تو ان کی راہ چھوڑ دو کہ اللہ تعالیٰ بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔'' O---۳۶۔ ''مہینوں کی گنتی اللہ تعالیٰ کے ہاں- اللہ تعالیٰ کی کتاب میں جس دن سے اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا بارہ مہینے ہے- جن میں چار حرمت کے ہیں- یہی پختہ دین ہے- ان کے دوران اپنے اوپر ظلم نہ کرو- البتہ مشرکوں سے پوری جنگ کرو جیسے وہ سب تم سے پوری جنگ کرتے ہیں- اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔'' O---۳۷۔ ''مہینے کو آگے پیچھے کرنا کفر میں اضافہ کرنا ہے- جس سے کافر گمراہ ہوتے ہیں وہ اسے ایک سال حلال بنا لیتے ہیں اور ایک سال حرام بنا لیتے ہیں تاکہ جسے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے اس کی گنتی پوری کر لیں اور یوں جسے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے حلال بنا لیں- ان کے برے عمل انہیں خوش نما لگتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کافر قوم کو راہ نہیں دکھاتا۔'' O

حریص

(سورۃ البقرۃ ۲)---۹۶۔ ''اور یقیناً پاؤ گے تم ان (یہودیوں) کو سب سے بڑھ کر حریص جینے کا، اور ان لوگوں سے بھی جو مشرک ہیں- چاہتا ہے، ان میں سے ہر ایک کہ کاش ملے اس کو عمر ہزار سال کی حالانکہ نہیں ہے بچانے والا اس کو عذاب سے یہ اس قدر عمر کا ملنا بھی اور اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے اس کو جو یہ کر رہے ہیں۔'' O

(سورۃ النساء ۴)---۱۲۸۔ ''اور اگر کسی عورت کو ڈر ہو اپنے خاوند کی طرف سے بدسلوکی یا بے رُخی کا تو کچھ گناہ نہیں ان دونوں پر کہ صلح کر لیں آپس میں کسی طریقے سے- اور صلح بہر حال بہتر ہے اور موجود رہتا ہے طبیعتوں میں بخل اور اگر تم حسنِ سلوک سے کام لو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو تو بے شک اللہ تعالیٰ ہے تمہارے عملوں سے پوری طرح باخبر۔'' O

(سورۃ الاحزاب ۳۳)---۱۹۔ ''تمہاری مدد میں (پورے) بخیل ہیں، پھر جب خوف و دہشت کا موقعہ آجائے تو آپ انہیں دیکھیں گے کہ آپ کی طرف نظریں جما دیتے ہیں اور ان کی آنکھیں اس طرح گھومتی ہیں جیسے اس شخص کی جس پر موت کی غشی طاری ہو- پھر جب خوف جاتا رہتا ہے تو تم پر اپنی تیز زبانوں سے بڑی باتیں بناتے ہیں مال کے بڑے ہی حریص ہیں، یہ ایمان لائے ہی نہیں ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے تمام اعمال نابود کر دیئے ہیں، اور اللہ تعالیٰ پر یہ بہت ہی آسان ہے۔'' O

حق و باطل: (حق روشنی، باطل اندھیرا)

(سورۃ البقرۃ ۲)---۴۲۔ ''اور نہ مشتبہ بناؤ حق کو باطل کا رنگ چڑھا کر اور (مت) چھپاؤ حق کو تم جانتے بوجھتے۔'' O---۱۴۶۔ ''وہ لوگ جنہیں ہم نے دی کتاب پہچانتے ہیں اس (قبلہ) کو جیسے پہچانتے ہیں اپنی اولاد کو لیکن کچھ لوگ ان میں سے چھپاتے ہیں حق کو جانتے بوجھتے۔ (یہاں اہل کتاب کے ایک فریق کو حق کے چھپانے کا مجرم قرار دیا گیا ہے، کیونکہ ان میں ایک فریق عبداللہ بن سلامؓ جیسے لوگوں کا بھی تھا جو اپنے صدق وصفائے باطنی کی وجہ سے مشرف بہ اسلام ہوا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۴۷۔ ''حق یہی ہے تیرے رب کی طرف سے پس تم ہرگز نہ ہونا شک کرنے والوں میں سے۔'' O

(سورۃ آل عمران ۳)---۷۰۔ ''اے اہل کتاب! کیوں انکار کرتے ہو تم اللہ تعالیٰ کی آیات کا جب کہ تم خود گواہ ہو (کہ وہ حق ہیں)۔'' O---۷۱۔ ''اے اہل کتاب! کیوں گڈمڈ کرتے ہو تم حق کو باطل کے ساتھ اور (کیوں) چھپاتے ہو حق کو جبکہ تم جانتے ہو (کہ حق کیا ہے)؟'' O

(سورۃ النساء ۴)---۲۹۔ ''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو نہ کھاؤ ایک دوسرے کے مال باہم ناجائز طریقے سے- مگر یہ کہ ہو لین دین تمہاری آپس کی رضامندی سے- اور نہ قتل کرو اپنے آپ کو- بیشک اللہ تعالیٰ ہے تم پر بے حد مہربان۔'' O---۱۷۰۔ ''اے لوگو! رسول ﷺ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے حق لے کر آ گیا ہے- پس ایمان لے آؤ- تمہارے لئے بہتر ہوگا اور اگر تم انکار کر دو گے تو آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اللہ تعالیٰ ہی کا ہے اور اللہ تعالیٰ علم والا حکمت والا ہے۔'' O---۱۷۱۔ ''اے اہل کتاب! اپنے دین میں مبالغہ نہ کرو اور نہ اللہ تعالیٰ کی نسبت حق کے سوا کوئی بات کہو- مسیح عیسیٰ ابن

Marfat.com

مریم صرف اللہ تعالیٰ کا رسول اور اس کا کلمہ تھا جسے اس نے مریم کی طرف ڈالا اور اس کی طرف سے ایک روح تھا- پس اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ- مگر تین نہ کہو- باز آجاؤ تمہارے لئے بہتر ہوگا- اللہ تعالیٰ تو صرف ایک ہی ہے- وہ اس بات سے پاک ہے کہ کوئی اس کا بیٹا ہو جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اسی کا ہے اور اللہ تعالیٰ کا کارساز ہونا کافی ہے۔'' O

(**سورۃ الاعراف ۷**) --- ۱۸۱۔ ''اور ہماری مخلوق میں ایک گروہ ایسا بھی ہے جو حق کے مطابق راہنمائی کرتا ہے اور اسی کے مطابق عدل کرتا ہے۔'' O

(**سورۃ التوبہ ۹**) --- ۳۳۔ ''اسی نے اپنا رسول ﷺ ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا ہے تا کہ اسے سب دینوں پر غالب کر دے اگر چہ مشرک ناپسند کریں۔'' O --- ۴۸۔ ''وہ پہلے بھی فتنہ پیدا کرتے رہے ہیں- اور تیری کاروائیوں کو الٹ پلٹ کرتے رہے ہیں- یہاں تک کہ حق آ گیا اور اللہ تعالیٰ کا امر غالب ہو گیا- اگر چہ وہ ناپسند کرتے تھے۔'' O

(**سورۃ یونس ۱۰**) --- ۳۲۔ ''ہاں! یہی ہے اللہ تعالیٰ تمہارا سچا آقا- تو سچائی کے بعد گمراہی کے سوا کیا ہے- پھر تم کدھر پھرے جاتے ہو؟'' O --- ۳۴۔ ''کہو! کیا تمہارے بنائے ہوئے شریکوں میں کوئی ہے جو پیدائش کو شروع کرتا ہے پھر اسے دہراتا ہے؟ کہہ دیجئے! اللہ تعالیٰ ہی پیدائش کو شروع کرتا ہے پھر اسے دہراتا ہے پھر تم کدھر الٹے جارہے ہو۔'' O --- ۳۵۔ ''کہو! کیا تمہارے بنائے شریکوں میں کوئی ہے جو حق کی طرف راہ دکھاتا ہے؟ کہہ دیجئے! اللہ تعالیٰ ہی حق کی راہ دکھاتا ہے۔ تو کیا وہ جو حق کی طرف راہنمائی کرتا ہے زیادہ حقدار ہے کہ اس کی پیروی کی جائے- یا وہ جو خود ہی راہ نہیں پاتا سوائے اس کے کہ اسے راہ دکھائی جائے؟ پر تمہیں کیا ہو گیا ہے- تم کس طرح کے فیصلے کرتے ہو؟'' O --- ۳۶۔ ''مگر ان میں اکثر صرف وہم وگمان کے پیچھے چلتے ہیں- بیشک وہم و گمان حق کے مقابلے میں کچھ کام نہیں آتا- بیشک اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو وہ کرتے ہیں۔'' O --- ۷۶۔ ''چنانچہ جب ان (فرعونیوں) کے پاس ہماری طرف سے حق پہنچا تو کہنے لگے- یہ تو صاف جادو ہے۔'' O --- ۷۷۔ ''موسیٰ نے کہا- کیا تم حق کے بارے میں جب وہ تمہارے پاس آ گیا ہے یوں کہتے ہو؟ کیا یہ جادو ہے؟ مگر جادوگر کامیاب نہیں ہوتے۔'' O --- ۸۲۔ ''اور اللہ تعالیٰ اپنے کلمات سے حق کو حق کر دے گا- اگر چہ مجرم ناپسند کریں۔'' O --- ۹۴۔ ''ہاں! اگر تو اس کے بارے میں جو ہم نے تیری طرف نازل کیا ہے شک میں ہے- تو ان سے پوچھ لے جو تجھ سے پہلے کتاب پڑھتے ہیں- تیرے رب کی طرف سے حق آیا ہے- سو تو شک کرنے والوں میں ہر گز نہ ہونا۔'' O --- [نبی کریم ﷺ کے واسطے سے امت کو تعلیم دی جارہی ہے- کیونکہ نبی کریم ﷺ کو تو وحی کے بارے میں کوئی شک ہو ہی نہیں سکتا تھا- جو کتاب پڑھتے ہیں ان سے پوچھ لیں کا مطلب ہے قرآن مجید سے پہلے کی آسمانی کتابیں (تورات، انجیل وغیرہ) جن کے پاس یہ کتابیں موجود ہیں ان سے اس قرآن کی بابت معلوم کریں- کیونکہ ان میں اس کی نشانیاں اور آخری پیغمبر ﷺ کی صفات بیان کی گئی ہیں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] --- ۱۰۸۔ ''کہہ دیجئے! اے لوگو تمہارے رب کی طرف سے حق آ گیا ہے- اب جو راہ پر چلا تو وہ اپنے لئے ہی چلتا ہے- اور جو بھٹک گیا تو وہ اپنے خلاف ہی بھٹکتا ہے- اور میں تمہارا کچھ ذمہ دار نہیں۔'' O

(**سورۃ الرعد ۱۳**) --- ۱۷۔ ''اسی نے آسمان سے پانی برسایا پھر اپنی اپنی وسعت کے مطابق نالے بہہ نکلے- پھر پانی کے ریلے نے اوپر چڑھے جھاگ کو اٹھا لیا- اور اس چیز میں بھی جس کو آگ میں ڈال کر تپاتے ہیں زیور یا ساز وسامان کے لئے اسی طرح کے جھاگ ہیں- اسی طرح اللہ تعالیٰ حق و باطل کی مثال بیان فرماتا ہے- اب جھاگ تو ناکارہ ہو کر چلا جاتا ہے- لیکن جو لوگوں کو نفع دینے والی چیز ہے وہ زمین میں ٹھہری رہتی ہے- اللہ تعالیٰ اسی طرح مثالیں بیان فرماتا ہے۔'' O --- [یعنی جب حق اور باطل کا آپس میں اجتماع اور ٹکراؤ ہوتا ہے تو اسی طرح ثبات اور دوام نہیں ہوتا جس طرح سیلابی ریلے کا جھاگ پانی کے ساتھ- دھاتوں کا جھاگ جن کو آگ میں تپایا جاتا ہے دھاتوں کے ساتھ باقی نہیں رہتا بلکہ مضمحل اور ختم ہو جاتا ہے- یعنی اس سے کوئی نفع نہیں ہوتا کیونکہ جھاگ پانی یا دھات کے ساتھ باقی رہتا ہی نہیں ہے- بلکہ آہستہ آہستہ بیٹھ جاتا ہے یا ہوا میں اسے اڑا لے جاتی ہیں- باطل کی مثال بھی جھاگ ہی کی طرح ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ بنی اسرائیل ۱۷**) --- ۸۱۔ ''اور اعلان کر دے کہ حق آچکا اور ناحق نابود ہو گیا- یقیناً باطل تھا بھی نابود ہونے والا۔'' O --- [حدیث میں آتا ہے کہ فتح مکہ کے بعد جب نبی کریم ﷺ خانہ کعبہ میں داخل ہوئے تو وہاں تین سو ساٹھ بت تھے، آپ ﷺ کے ہاتھ میں چھڑی تھی، آپ ﷺ چھڑی کی نوک سے ان بتوں کو مارتے جاتے اور (جاء الحق وزهق الباطل) اور (جاء الحق وما يبدئ الباطل وما يعيد) پڑھتے جاتے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الکہف ۱۸**) --- ۵۶۔ ''ہم تو اپنے رسولوں کو صرف اس لیے بھیجتے ہیں کہ وہ خوشخبریاں سنا دیں اور ڈرا دیں۔ کافر لوگ باطل کے سہارے جھگڑتے ہیں اور (چاہتے ہیں کہ) اس سے حق کو لڑکھڑا دیں، انہوں نے میری آیتوں کو اور جس چیز سے ڈرایا جائے اسے مذاق بنا ڈالا ہے۔'' O --- [اور اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا مذاق اڑانا، یہ تکذیب کی بدترین قسم ہے۔ اسی طرح جدال بالباطل کے ذریعے سے (یعنی باطل طریقے اختیار کر کے) حق کو باطل کرنے کی سعی کرنا بھی

Marfat.com

نہایت مذموم حرکت ہے۔ اسی مجادلہ بالباطل کی ایک صورت یہ ہے جو کافر رسولوں کو یہ کہہ کر ان کی رسالت کا انکار کر دیتے رہے کہ تم تو ہمارے جیسے ہی انسان ہو۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الانبیاء ۲۱) ---۱۸۔ ''بلکہ ہم سچ کو جھوٹ پر پھینک مارتے ہیں پس سچ جھوٹ کا سر توڑ دیتا ہے اور وہ اسی وقت نابود ہو جاتا ہے' تم جو باتیں بناتے ہو وہ تمہارے لیے باعث خرابی ہیں۔'' O---[یعنی تخلیق کائنات کے مقاصد میں سے ایک اہم مقصد یہ ہے کہ یہاں حق و باطل کی جو معرکہ آرائی اور خیر و شر کے درمیان جو تصادم ہے' اس میں ہم حق اور خیر کو غالب اور باطل اور شر کو مغلوب کریں۔ چنانچہ ہم حق کو باطل پر یا سچ کو جھوٹ پر یا خیر کو شر پر مارتے ہیں' جس سے باطل' جھوٹ اور شر کا بھیجہ نکل جاتا ہے اور چشم زدن میں وہ نابود ہو جاتا ہے۔ دمغ سر کی ایسی چوٹ کو کہتے ہیں جو دماغ تک پہنچ جائے۔ زھق کے معنی' ختم یا ہلاک و تلف ہو جانے کے ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ القصص ۲۸) ---۷۵۔ ''اور ہم ہر امت میں سے ایک گواہ الگ کر لیں گے کہ اپنی دلیلیں پیش کرو پس اس وقت جان لیں گے کہ حق اللہ تعالیٰ کی طرف ہے اور جو کچھ افترا وہ جوڑتے تھے سب ان کے پاس سے کھو جائے گا۔'' O

(سورۃ العنکبوت ۲۹) ---۵۲۔ ''کہہ دیجئے کہ مجھ میں اور تم میں اللہ تعالیٰ گواہ ہونا کافی ہے وہ آسمان و زمین کی ہر چیز کا عالم ہے' جو لوگ باطل کے ماننے والے اور اللہ تعالیٰ سے کفر کرنے والے ہیں وہ زبردست نقصان اور گھاٹے میں ہیں۔'' O

(سورۃ لقمان ۳۱) ---۳۰۔ ''یہ سب (انتظامات) اس وجہ سے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حق ہے اور اس کے سوا جن جن کو لوگ پکارتے ہیں سب باطل ہیں اور یقیناً اللہ تعالیٰ بہت بلندیوں والا اور بڑی شان والا ہے۔'' O

(سورۃ السجدۃ ۳۲) ---۳۔ ''کیا یہ کہتے ہیں کہ اس نے اسے گھڑ لیا ہے۔ (نہیں نہیں) بلکہ یہ تیرے رب تعالیٰ کی طرف سے حق ہے تاکہ آپ انہیں ڈرائیں جنکے پاس آپ سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تاکہ وہ راہ راست پر آ جائیں۔'' O

(سورۃ سبا ۳۴) ---۶۔ ''اور جنہیں علم ہے وہ دیکھ لیں گے کہ جو کچھ آپ کی جانب آپ کے رب کی طرف سے نازل ہوا ہے وہ (سراسر) حق ہے اور اللہ تعالیٰ غالب خوبیوں والے کی راہ کی رہبری کرتا ہے۔'' O---۴۳۔ ''اور جب ان کے سامنے ہماری صاف صاف آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ ایسا شخص ہے جو تمہیں تمہارے باپ دادا کے معبودوں سے روک دینا چاہتا ہے (اس کے سوا کوئی بات نہیں)' اور کہتے ہیں کہ یہ تو گھڑا ہوا جھوٹ ہے اور حق ان کے پاس آ چکا پھر بھی کافر یہی کہتے رہے کہ یہ تو کھلا ہوا جادو ہے۔'' O---۴۸۔ ''کہہ دیجئے! کہ میرا رب حق (سچی وحی) نازل فرماتا ہے وہ ہر غیب کا جاننے والا ہے۔'' O---۴۹۔ ''کہہ دیجئے! کہ حق آ چکا باطل نہ تو پہلے کچھ کر سکا اور نہ کر سکے گا۔'' O

(سورۃ فاطر ۳۵) ---۲۰۔ ''اور نہ تاریکی اور روشنی۔'' O---۲۴۔ ''ہم نے ہی آپ کو حق دے کر خوشخبری سنانے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے اور کوئی امت ایسی نہیں ہوئی جس میں کوئی ڈر سنانے والا نہ گزرا ہو۔'' O---۳۱۔ ''اور یہ کتاب جو ہم نے آپ کے پاس وحی کے طور پر بھیجی ہے یہ بالکل ٹھیک ہے جو کہ اپنے سے پہلی کتابوں کی بھی تصدیق کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی پوری خبر رکھنے والا خوب دیکھنے والا ہے۔'' O

(سورۃ المؤمن ۴۰) ---۵۔ ''قوم نوح نے اور ان کے بعد کے گروہوں نے بھی جھٹلایا تھا۔ اور ہر امت نے اپنے رسول کو گرفتار کر لینے کا ارادہ کیا اور باطل کے ذریعہ کج بحثیاں کیں' تاکہ ان سے حق کو بگاڑ دیں پس میں نے ان کو پکڑ لیا' سو میری طرف سے کیسی سزا ہوئی۔'' O

(سورۃ الشوریٰ ۴۲) ---۱۶۔ ''اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کی باتوں میں جھگڑا ڈالتے ہیں اس کے بعد کہ (مخلوق) اسے مان چکی ان کی کٹ حجتی اللہ تعالیٰ کے نزدیک باطل ہے اور ان پر غضب ہے اور ان کے لیے سخت عذاب ہے۔'' O---۲۴۔ ''کیا یہ کہتے ہیں کہ (پیغمبر نے) اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھا ہے' اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو آپ کے دل پر مہر لگا دے اور اللہ تعالیٰ اپنی باتوں سے جھوٹ کو مٹا دیتا ہے اور سچ کو ثابت رکھتا ہے۔ وہ سینے کی باتوں کو جاننے والا ہے۔'' O---[یعنی اتنے بڑے جھوٹ صرف وہی لوگ بولا کرتے ہیں جن کے دلوں پر مہر لگی ہوئی ہے۔ اگر اللہ چاہے تو تمہیں بھی اُن میں شامل کر دے۔ (مگر اس کا یہ فضل ہے کہ اس نے تمہیں اس گروہ سے الگ رکھا ہے۔ اس جواب میں اُن لوگوں پر شدید طنز ہے جو نبی کریم ﷺ پر یہ الزام رکھ رہے تھے۔ مطلب یہ ہے کہ اے نبی! ان لوگوں نے آپ کو بھی اپنی قماش کا آدمی سمجھ لیا ہے۔ جس طرح یہ خود اپنی اغراض کے لیے ہر بڑے سے بڑا جھوٹ بول جاتے ہیں' انہوں نے خیال کیا کہ آپ بھی اسی طرح اپنی دوکان چمکانے کے لیے ایک جھوٹ گھڑ لائے ہوں گے۔ لیکن یہ اللہ کی عنایت ہے کہ اس نے آپ کے دل پر وہ مہر نہیں لگائی ہے جو ان کے دلوں پر لگا رکھی ہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(سورۃ الجاثیۃ ۴۵) ---۲۶۔ ''آپ فرما دیجئے! اللہ تعالیٰ ہی تمہیں زندہ کرتا ہے پھر تمہیں مار ڈالتا ہے پھر تمہیں قیامت کے دن جمع کرے گا جس میں کوئی شک نہیں لیکن اکثر لوگ نہیں سمجھتے۔'' O---۲۷۔ ''اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اللہ تعالیٰ ہی کی ہے اور جس دن قیامت قائم ہو گی اس دن اہل باطل

Marfat.com

بڑے نقصان میں پڑیں گے۔'' O

(سورۃ محمد ۴۷) ---۲۔ ''اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے اور اس پر بھی ایمان لائے جو محمد ﷺ پر اتاری گئی ہے اور دراصل ان کے رب کی طرف سے سچا (دین) بھی وہی ہے' اللہ تعالیٰ نے ان کے گناہ دور کر دیئے اور ان کے حال کی اصلاح کر دی۔'' O ---۳۔ ''یہ اس لیے کہ کافروں نے باطل کی پیروی کی اور مومنوں نے اس دین حق کی اتباع کی جو ان کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے' اللہ تعالیٰ لوگوں کو ان کے احوال اسی طرح بتاتا ہے۔'' O ---۷۔ ''اے ایمان والو! اگر تم اللہ تعالیٰ (کے دین) کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں ثابت قدم رکھے گا۔'' O

حق میں مداہنت جائز نہیں

(سورۃ القلم ۶۸) ---۷۔ ''بیشک آپ کا رب اپنی راہ سے بہکنے والوں کو خوب جانتا ہے' اور وہ راہ یافتہ لوگوں کو بھی بخوبی جانتا ہے۔'' O ---۸۔ ''پس آپ جھٹلانے والوں کی نہ مانیں۔'' O (خاطر مدارت (مداہنت) کی ضرورت نہیں) ---۹۔ ''وہ تو چاہتے ہیں کہ آپ ذرا ڈھیلے ہوں تو یہ بھی ڈھیلے پڑ جائیں۔'' O ---[کفار کی تو یہ تمنا ہے کہ آپ دعوت حق اور رد شرک میں کچھ نرمی اختیار کریں تو وہ بھی آپ کی مخالفت میں سختی ترک کر دیں گے چنانچہ ان نادانوں نے نبی برحق کے سامنے یہ تجویز پیش کی کہ آؤ اس آئے روز کی مخالفت کو چھوڑ دیں' باہم مصالحت کر لیں' چند روز آپ (معاذ اللہ) ہمارے خداؤں کو پوج لیا کریں اور چند روز ہم آپ کے خدائے ذوالجلال کی عبادت کر لیا کریں گے۔ اسلام اس دورنگی کو کب برداشت کر سکتا ہے۔ اس سے صاف منع کر دیا۔ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ (از تفسیر ضیاء القرآن)] ---۱۰۔ ''اور آپ کسی ایسے شخص کا بھی کہنا نہ مانا جو زیادہ قسمیں کھانے والا۔'' O ---۱۱۔ ''بے وقار' کمینہ عیب گو' چغل خور۔'' O ---۱۲۔ ''بھلائی سے روکنے والا حد سے بڑھ جانے والا گنہگار۔'' O ---۱۳۔ ''گردن کش پھر ساتھ ہی بے نسب ہو۔'' O [یہ ان کافروں کی اخلاقی پستیوں کا ذکر ہے جن کی خاطر پیغمبر کو مداہنت کرنے سے روکا جا رہا ہے۔ یہ صفات ذمیمہ کسی ایک شخص کی بیان کی گئی ہیں یا عام کافروں کی؟ پہلی بات کا ماخذ اگرچہ بعض روایات ہیں' مگر وہ غیر مستند ہیں۔ اس لیے مقصود عام یعنی ہر وہ شخص ہے جس میں مذکورہ صفات پائی جائیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

حق مہر

(سورۃ البقرۃ ۲) ---۲۲۹۔ ''طلاق دو بار ہے۔ پھر یا تو روک لیا جائے اچھے طریقے سے یا رخصت کر دیا جائے بھلے طریقے سے اور نہیں جائز ہے تمہارے لئے یہ کہ واپس لو تم اس میں سے جو دے چکے ہو انہیں کچھ بھی مگر یہ کہ (میاں بیوی) دونوں ڈریں اس بات سے کہ نہ قائم رکھ سکیں گے اللہ تعالیٰ کی (مقرر کردہ) حدیں۔ پھر اگر ڈر ہو تم لوگوں کو بھی اس بات کا کہ نہ قائم رکھ سکیں گے وہ دونوں اللہ کی حدوں کو تو نہیں ہے کچھ گناہ ان دونوں پر اس (معاوضہ) میں جو بطور فدیہ دے عورت یہ ہیں اللہ تعالیٰ کی (مقرر کردہ) حدیں سو نہ تجاوز کرنا تم ان سے اور جو کوئی تجاوز کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی (مقرر کردہ) حدوں سے تو ایسے ہی لوگ ظالم ہیں۔'' O ---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴۱ مضمون: طلاق] ---۲۳۶۔ ''نہیں ہے کچھ گناہ تم پر اگر طلاق دے دو تم عورتوں کو قبل اس کے کہ چھوا ہو تم نے انہیں یا مقرر کیا ہو ان کے لئے مہر اور کچھ نہ کچھ ضرور دو انہیں۔ جو خوشحال ہو (وہ دے) اپنے مقدور کے مطابق اور تنگدست اپنے مقدور کے مطابق یہ دینا دستور کے مطابق ہو۔ لازم ہے یہ نیک لوگوں پر۔'' O ---۲۳۷۔ ''اور اگر طلاق دو تم عورتوں کو پہلے اس سے کہ ہاتھ لگاؤ تم انہیں جب کہ مقرر کر چکے تھے تم ان کے لئے مہر تو دینا ہو گا آدھا مہر الا یہ کہ بخش دیں وہ عورتیں (مہر) یا چھوڑ دے (اپنا حق) وہ شخص جس کے ہاتھ میں ہے عقد نکاح اور یہ کہ چھوڑ دو تم مرد (اپنا حق) یہ زیادہ قریب ہے تقویٰ سے اور مت بھولو احسان کرنا ایک دوسرے کے ساتھ بیشک اللہ تعالیٰ تمہارے سب اعمال دیکھ رہا ہے۔'' O

(سورۃ النساء ۴) ---۴۔ ''اور ادا کرو عورتوں کو ان کے مہر' خوش دلی کے ساتھ۔ پھر اگر (چھوڑ دیں) وہ اپنی خوشی سے تمہارے لئے کچھ حصہ مہر کا از خود تو کھاؤ اسے خوشگوار سمجھ کر بے کھٹکے۔'' O ---۱۹۔ ''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو نہیں ہے جائز تمہارے لئے کہ میراث بنا لو تم عورتوں کو زبردستی۔ اور نہ دباؤ ڈالو ان پر اس غرض سے کہ ہڑپ کر جاؤ تم کچھ حصہ اس کا جو دیا ہے تم نے ہی انہیں (بصورت مہر و میراث) (الا یہ کہ وہ ارتکاب کریں صریح بدکاری کا اور برتاؤ کرو عورتوں کے ساتھ اچھا۔ پھر اگر ناپسند ہوں وہ تم کو تو عجب نہیں کہ ناپسند کرو تم ایک چیز کو اور رکھی ہو اللہ تعالیٰ نے اس میں خیر کثیر۔'' O ---۲۱۔ ''یہ بھلا کیسے لے سکتے ہو تم اسے (واپس) جب کہ یکجان ہو چکے تھے تم ایک دوسرے کے ساتھ اور لے چکی ہیں وہ تم سے پختہ عہد۔'' O ---۲۴۔ ''اور (حرام کی گئیں ہیں تم پر) شوہر والی عورتیں مگر وہ جو (جنگ میں قید ہو کر) ہاتھ آ گئیں تمہارے یہ قانون ہے اللہ تعالیٰ کا لازم ہے جس کی پابندی تم پر۔ اور حلال ہیں تمہارے لئے وہ (عورتیں) جو [illegible]

Marfat.com

علاوہ ہیں ان کے اس طرح کہ حاصل کرو تم ان کو اپنے مال خرچ کر کے، قید (نکاح) میں لانے کے لئے نہ کہ بدکاری کی خاطر - پھر جو لطف اٹھاؤ تم ان عورتوں میں کسی سے تو ادا کرو انہیں ان کے مہر بطور فرض اور نہیں ہے کچھ گناہ تم پر کسی (سمجھوتے) میں جو باہمی رضامندی سے طے پا جائے، بعد مہر مقرر کرنے کے - بیشک اللہ ہے ہر بات جاننے والا بڑی حکمت والا۔" O ---۲۵۔ "اور جو نہ رکھتا ہو تم میں سے قدرت اس بات کی کہ نکاح کر سکے آزاد مومن عورتوں سے تو (وہ نکاح کرے) ان سے جو تمہاری ملک میں ہوں، کنیزیں ایمان والی اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے تمہارے ایمان کا حال - تم سب ایک دوسرے میں سے ہو، سو نکاح کرو ان کنیزوں سے، اجازت سے ان کے مالکوں کی اور ادا کرو انہیں ان کے مہر دستور کے مطابق (تاکہ وہ) قید نکاح میں محفوظ رہنے والیاں ہوں - نہ بدکاری کرنے والیاں اور نہ چوری چھپے یارانہ گانٹھنے والیاں - پھر جب وہ قید نکاح میں محفوظ ہو جائیں تو اگر ارتکاب کریں بدکاری کا تو ان کے لئے ہے نصف اس سزا کا جو ہے آزاد عورتوں کے لئے مقررہ سزا - یہ (کنیز سے نکاح کی سہولت) اس کے لئے ہے جسے ڈر ہو بدکاری میں مبتلا ہونے کا تم میں سے اور یہ کہ صبر سے کام لو تم یہ بہتر ہے تمہارے لئے - اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا، رحم فرمانے والا ہے۔" O ---۳۴۔ "مرد سرپرست و نگہبان ہیں عورتوں کے اس بنا پر کہ فضیلت دی ہے اللہ نے انسانوں میں بعض کو بعض پر اور اس بنا پر کہ خرچ کرتے ہیں مرد اپنے مال - پس نیک عورتیں (ہوتی ہیں) اطاعت شعار، حفاظت کرنے والیاں (مردوں کی) غیر حاضری میں، ان سب چیزوں کی جن کو محفوظ بنایا ہے اللہ تعالیٰ نے - اور وہ عورتیں کہ اندیشہ ہو تم کو نافرمانی کا جن سے، سو نصیحت کرو ان کو اور (اگر نہ مانیں تو) تنہا چھوڑ دو ان کو بستروں میں اور (پھر بھی نہ مانیں تو) مارو ان کو پھر اگر اطاعت کرنے لگیں وہ تمہاری تو نہ تلاش کرو ان پر زیادتی کرنے کی راہ - بیشک اللہ تعالیٰ ہے سب سے بالاتر اور بہت بڑا۔" O

(سورۃ المائدۃ ۵) ---۵۔ "آج تم پر پاکیزہ چیزیں حلال کی جاتی ہیں اور ان کا کھانا بھی جنہیں کتاب دی گئی تھی تمہارے لئے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لئے حلال ہے اور مومن شریف زادیاں اور ان لوگوں کی شریف زادیاں جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی (حلال ہیں) جب تم انہیں ان کے مہر اپنی خانہ آبادی کے لئے نہ کہ شہوت رانی اور چوری چھپے آشنائی کرنے کے لئے ادا کر دو - اور جو ایمان (کے ان تقاضوں) کو نہ مانے گا اس کا عمل اکارت گیا اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں ہوگا۔" O ---۳۳۔ "ان لوگوں کی سزا جو اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ سے لڑتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلانے کو دوڑتے ہیں یہ ہے کہ وہ قتل کر دیے جائیں یا سولی پر چڑھا دیے جائیں یا ان کے ہاتھ اور پاؤں الٹی طرف سے کاٹ دیے جائیں یا وہ ملک بدر کیے جائیں - یہ ان کے لئے دنیا میں رسوائی ہے، آخرت میں انہیں بڑا عذاب ہوگا۔" O

احادیث مبارکہ:

☆ سہل بن سعدؓ نے روایت ہے کہا رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک عورت آئی کہنے لگی کہ میں نے اپنے نفس کو آپ ﷺ کے لئے ہبہ کیا، کافی دیر کھڑی رہی ایک آدمی کھڑا ہوا کہنے لگا اے اللہ کے رسول اگر آپ ﷺ کو حاجت نہیں تو میرا اس سے نکاح کر دیجئے - آپ ﷺ نے فرمایا تیرے پاس اس کے مہر کے لئے کوئی چیز ہے کہنے لگا نہیں مگر یہ میری چادر فرمایا - تلاش کر اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ہو اس نے تلاش کیا کچھ نہ پایا - نبی ﷺ نے فرمایا کیا تیرے پاس ہے قرآن سے کچھ - اس نے کہا ہاں فلاں فلاں سورت، فرمایا میں نے تیرا اس سے نکاح کیا اس چیز سے جو تیرے پاس قرآن سے ہے - ایک دوسری روایت میں ہے فرمایا جا میں نے تیرا اس سے نکاح کیا، اس کو قرآن سکھا دے۔

☆ ابوسلمہؓ سے روایت ہے کہا میں نے عائشہؓ سے سوال کیا کہ نبی ﷺ کا مہر کتنا تھا - حضرت عائشہؓ نے کہا کہ آپ ﷺ کا اپنی بیویوں کے لئے مہر مقرر کرنا بارہ اوقیہ اور ایک نش تھا - حضرت عائشہؓ نے کہا تجھے نش کا پتہ ہے - میں نے کہا نہیں - حضرت عائشہؓ نے فرمایا آدھا اوقیہ پس یہ پانچ سو درہم ہوئے -

☆ حضرت انسؓ سے روایت ہے ابوطلحہ نے ام سلیم سے نکاح کیا ان کا مہر اسلام لانا تھا - ام سلیم ابوطلحہ سے پہلے مسلمان ہو گئی تھی - ابوطلحہ نے نکاح کا پیغام بھیجا ام سلیم نے کہا میں مسلمان ہو گئی ہوں اگر تو مسلمان ہو گا تو نکاح کروں گی - ابوطلحہ مسلمان ہو گیا - ابوطلحہ کا اسلام لانا ہی مہر مقرر رہا - احادیث از دستور القرآن صفحہ نمبر ۲۴۵،۲۴۴ مؤلفہ محمد شریف چوہدری -

حقوق نسواں، عورتوں کے حقوق

(سورۃ البقرۃ ۲) ---۲۲۸۔ "اور طلاق یافتہ عورتیں روکے رکھیں اپنے آپ کو تین حیض تک اور نہیں جائز ہے ان کے لئے یہ کہ چھپائیں وہ اس کو جو کچھ پیدا کیا ہے اللہ تعالیٰ نے ان کے رحم میں اگر وہ ایمان رکھتی ہیں اللہ پر اور آخرت کے دن پر اور ان کے خاوند زیادہ حقدار ہیں انہیں لوٹا لینے کے (اپنی زوجیت میں) اس (مدت) میں اگر وہ چاہیں صلح کرنا اور عورتوں کے بھی حقوق ہیں ویسے ہی جیسے ان پر ہیں (مردوں کے) دستور کے مطابق البتہ مردوں کو عورتوں پر ایک درجہ

Marfat.com

حاصل ہے اور اللہ تعالیٰ غالب ہے بڑی حکمت والا۔'' O---۲۳۱۔ ''اور جب طلاق دے دو تم عورتوں کو پھر پوری ہونے کو آئے ان کی عدت پھر یا تو روک لو انہیں اچھے طریقے سے یا رخصت کر دو انہیں اچھے طریقے سے اور مت روکے رکھو انہیں ستانے کی خاطر تا کہ تم زیادتی کر سکو اور جو ایسا کرے گا وہ درحقیقت ظلم کرے گا اپنے اوپر اور مت بناؤ احکام الٰہی کو ہنسی کھیل اور یاد کرو اللہ کے احسان کو جو تم پر ہے اور اس کو بھی کہ نازل کی اس نے تم پر کتاب اور حکمت جن کے ذریعے سے نصیحت کرتا ہے تم کو اور ڈرتے رہو اللہ تعالیٰ سے اور جان رکھو کہ بیشک اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے۔'' O

(سورۃ آل عمران ۳)---۱۹۵۔ ''پس قبول فرمالی ان کی دعا ان کے رب نے (اور جواب دیا) کہ بلاشبہ میں نہیں ضائع کرتا عمل کسی عمل کرنے والے کا تم میں سے مرد ہو یا عورت تم سب ایک دوسرے کے ہم جنس ہو۔ سو وہ لوگ جنہوں نے ہجرت کی نکالے گئے اپنے گھروں سے اور ستائے گئے میری راہ میں اور جنگ کی انہوں نے اور شہید ہوئے ضرور کفارہ بناؤں گا میں ان کی طرف سے (ان عملوں کو) ان کے گناہوں کا اور ضرور داخل کروں گا میں ان کو جنتوں میں بہتی ہیں جن کے نیچے نہریں۔ یہ ہے اجر اللہ تعالیٰ کی جناب خاص سے اور اللہ تعالیٰ کے پاس ہے بہترین اجر۔'' O

(سورۃ النساء ۴)---۴۔ ''اور ادا کرو عورتوں کو ان کے مہر خوش دلی کے ساتھ پھر اگر (چھوڑ دیں) وہ اپنی خوشی سے تمہارے لئے کچھ حصہ مہر کا از خود تو کھاؤ اسے خوشگوار سمجھ کر بے کھٹکے۔'' O---۷۔ ''مردوں کے لئے حصہ اس (ترکے) میں سے جو چھوڑیں والدین اور قریبی رشتہ دار اور عورتوں کے لئے بھی حصہ ہے اس (ترکے) میں سے جو چھوڑیں والدین اور قریبی رشتہ دار وہ ترکہ کم ہو یا زیادہ۔ یہ حصہ مقرر ہے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے)۔'' O---۱۹۔ ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو نہیں ہے جائز تمہارے لئے کہ میراث بنا لو تم عورتوں کو زبردستی۔ اور نہ دباؤ ڈالو ان پر اس غرض سے کہ ہڑپ کر جاؤ تم کچھ حصہ اس کا جو دیا ہے تم نے ہی انہیں (بصورت مہر و میراث) الا یہ کہ وہ ارتکاب کریں صریح بدکاری کا۔ اور برتاؤ کرو عورتوں کے ساتھ اچھا۔ پھر اگر ناپسند ہوں وہ تم کو تو عجب نہیں کہ ناپسند کرو تم ایک چیز کو اور رکھی ہو اللہ تعالیٰ نے اس میں خیر کثیر۔'' O---۳۲۔ ''اور مت تمنا کرو ایسی بات کی کہ فضیلت دی ہے اللہ تعالیٰ نے اس میں تم سے بعض کو بعض پر۔ مردوں کے لئے حصہ اس میں جو کمایا انہوں نے اور عورتوں کے لئے ہے حصہ اس میں جو کمایا انہوں نے۔ اور مانگو اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل۔ بیشک اللہ تعالیٰ ہے ہر چیز کے بارے میں سب کچھ جاننے والا۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ا، مضمون: اللہ تعالیٰ کا فضل]---۳۴۔ ''مرد سرپرست و نگہبان ہیں عورتوں کے اس بنا پر کہ فضیلت دی ہے اللہ تعالیٰ نے انسانوں میں بعض کو بعض پر اور اس بنا پر کہ خرچ کرتے ہیں مرد اپنے مال۔ پس نیک عورتیں (ہوتی ہیں) اطاعت شعار، حفاظت کرنے والیاں (مردوں کی) غیر حاضری میں ان سب چیزوں کی جن کو محفوظ بنایا ہے اللہ تعالیٰ نے۔ اور وہ عورتیں کہ اندیشہ ہو تم کو نافرمانی کا جن سے۔ سو نصیحت کرو ان کو اور (اگر نہ مانیں تو) تنہا چھوڑ دو ان کو بستروں میں اور (پھر بھی نہ مانیں تو) مارو ان کو پھر اگر اطاعت کرنے لگیں وہ تمہاری تو نہ تلاش کرو ان پر زیادتی کرنے کی راہ۔ بیشک اللہ تعالیٰ ہے سب سے بالاتر اور بہت بڑا۔'' O---۱۲۴۔ ''اور جو شخص کرے گا کوئی نیک کام وہ مرد ہو یا عورت اور ہو وہ مومن تو ایسے سب لوگ داخل ہوں گے جنت میں اور نہیں ناانصافی ہوگی ان کے ساتھ ذرا بھی۔'' O---۱۲۷۔ ''اور فتویٰ پوچھتے ہیں تم سے عورتوں کے بارے میں۔ کہو! اللہ تعالیٰ فتویٰ دیتا ہے تم کو ان کے معاملہ میں اور (متوجہ کرتا ہے) اس طرف جو تلاوت کیا گیا تم پر کتاب میں ان یتیم عورتوں کے بارے میں جن کو نہیں دیتے تم وہ حق جو مقرر کیا گیا ہے ان کے لئے اور چاہتے ہو تم کہ ان سے خود نکاح کر لو (لالچ کی بنا پر) اور (متوجہ کرتا ہے) بے سہارا بچوں کی طرف اور یہ کہ قائم رہو تم یتیموں کے بارے میں انصاف پر اور جو کرو گے تم کوئی بھی بھلائی تو بیشک اللہ تعالیٰ ہے اس سے پوری طرح باخبر۔'' O

(سورۃ التوبہ ۹)---۷۱۔ ''اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے رفیق ہیں۔ وہ پسندیدہ باتوں کی تلقین کرتے ہیں، ناپسندیدہ باتوں سے منع کرتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرتے ہیں۔ ان ہی لوگوں پر اللہ تعالیٰ رحم کرے گا۔ اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے۔'' O---۷۲۔ ''اللہ تعالیٰ مومن مردوں اور مومن عورتوں سے ایسے باغوں کا جن میں نہریں بہتی ہیں اور جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے اور ہمیشگی کے باغوں میں پاکیزہ گھروں کا وعدہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور بڑھ کر ہوگی۔ یہی تو بڑی کامیابی ہے۔'' O

(سورۃ النحل ۱۶)---۹۷۔ ''جو شخص نیک عمل کرے مرد ہو یا عورت لیکن با ایمان ہو۔ تو ہم اسے یقیناً بہتر زندگی عطا فرمائیں گے اور ان کے نیک اعمال کا بہترین بدلہ بھی انہیں ضرور دیں گے۔'' O

احادیث مبارکہ:

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری وصیت کو قبول کرو عورتوں سے اچھا معاملہ کرو اس لیے کہ یہ پسلی سے پیدا کی گئی ہیں اور پسلیوں میں سب سے زیادہ ٹیڑھی اوپر والی پسلی ہے اگر تو اس کو سیدھا کرنے کا ارادہ کرے تو اس کو توڑ دے گا اور اگر تو پسلی کو اپنی حالت پر چھوڑ دے تو وہ ٹیڑھی رہے گی۔ عورتوں کے بارے میں وصیت قبول کرو۔

☆ انہی (حضرت ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے تیرے لیے کبھی سیدھی نہیں ہوگی اگر تو اس سے فائدہ

Marfat.com

حاصل کرے تو اس کی کجی سے فائدہ حاصل کر اگر تو اس کو سیدھا کرنا چاہے اس کو توڑ بیٹھے گا۔ اس کا توڑنا طلاق ہے۔

☆ انہی (حضرت ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان مرد مسلمان عورت سے بغض نہ رکھے۔ اگر اس کا ایک فعل اچھا نہیں تو دوسرا فعل اس کو پسند ہوگا۔

☆ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے اہل وعیال کے لیے بہتر ہو۔

☆ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو عورت پانچوں نمازیں ادا کرے اور رمضان کے روزے رکھے اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرتے۔ اپنے خاوند کی فرمانبرداری کرے تو وہ بہشت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو۔ احادیث از دستور القرآن صفحہ نمبر ۶۰۷۔

مشاہدات: ایک کثیر العیال امیر آدمی نے بہت سی جائیدادیں چھوڑیں۔ اس مرحوم کی بیوی نے اپنی بیٹیوں سے کہا کہ وہ جائیداد میں سے حصہ نہ لیں ساری جائیداد بھائیوں کو دے دیں جو کہ بیٹیوں نے بخوشی قبول کر لیا اور جائیداد کے حق سے دستبردار ہو گئیں۔ بھائیوں نے ساری جائیداد آپس میں تقسیم کر لی اور اپنی اپنی جائیداد کو آہستہ آہستہ فروخت کرنا شروع کر دیا اور ماں کبھی کسی بیٹے کے پاس جاتی اور کبھی کسی بیٹے کے پاس۔ جس بیٹے کے پاس بھی ماں جاتی وہ بیٹا اسے برداشت نہیں کرتا تھا۔ حتیٰ کہ ماں بیٹیوں کے پاس چلی گئی اور ماں کو سنبھالا دیا۔ اب ماں روتی تھی کہ جن بیٹوں کا میں درد کرتی تھی وہی میرے دشمن بن گئے۔ بیچاری بیٹیوں کے پاس ہی فوت ہوئی۔ بیٹوں نے ساری جائیدادیں فروخت کر دیں۔ انجام کار کوڑی کوڑی کے محتاج ہو گئے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی بھی تھی اور ماں کے حقوق کی خلاف ورزی بھی۔

حکمت، دانائی

(سورۃ البقرۃ ۲) ---۱۲۹۔ ”اے ہمارے رب! اور بھیج ان میں ایک رسول ان ہی میں سے (جو) پڑھ کر سنائے ان کو تیری آیات اور تعلیم دے ان کو کتاب وحکمت کی اور پاک کرے ان (کے دلوں اور زندگیوں) کو۔ بیشک تو ہی تو ہے ہر چیز پر غالب اور کامل حکمت والا۔“O---[کتاب سے مراد قرآن مجید ہے اور حکمت سے مراد حدیث ہے۔ تلاوت آیات کے بعد تعلیم کتاب وحکمت کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن مجید کی نفس تلاوت بھی مقصود اور باعث اجر و ثواب ہے۔ تاہم اگر ان کا مفہوم ومطلب بھی سمجھ میں آتا جائے تو سبحان اللہ، سونے پر سہاگہ ہے۔ لیکن اگر قرآن مجید کا ترجمہ ومطلب نہیں آتا، تب بھی اس کی تلاوت میں کوتاہی جائز نہیں ہے۔ تلاوت بجائے خود ایک الگ اور نیک عمل ہے۔ تاہم اس کے مفاہیم اور مطالب سمجھنے کی بھی حتی الامکان کوشش کرنی چاہیے۔ تلاوت وتعلیم کتاب اور تعلیم حکمت کے بعد آپ ﷺ کی بعثت کا یہ چوتھا مقصد ہے کہ انہیں شرک وتوہمات کی آلائشوں سے اور اخلاق وکردار کی کوتاہیوں سے پاک کریں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۵۱۔ ”(یہ قبلہ مقرر کرنا بھی اسی طرح کا انعام ہے) جیسا کہ بھیجا ہم نے تم میں ایک رسول تم ہی میں سے جو پڑھ کر سناتا ہے تمہیں ہماری آیات اور پاک کرتا ہے تم کو اور تعلیم دیتا ہے تم کو کتاب اللہ کی اور حکمت کی اور سکھاتا ہے تم کو وہ باتیں جو تم نہیں جانتے تھے۔“O---۲۳۱۔ ”اور مت بناؤ احکام الٰہی کو ہنسی اور کھیل اور یاد کرو اللہ تعالیٰ کے احسان کو جو تم پر ہے اور اس کو بھی کہ نازل کی اس نے تم پر کتاب اور حکمت جن کے ذریعے سے نصیحت کرتا ہے تم کو اور ڈرتے رہو اللہ تعالیٰ سے اور جان رکھو بیشک اللہ سب کچھ جانتا ہے۔“O---۲۶۹۔ ”عطا فرماتا ہے حکمت جسے چاہتا ہے اور جسے مل گئی حکمت سو در حقیقت مل گئی اسے خیر کثیر اور نہیں نصیحت قبول کرتے مگر اہل عقل۔“O---[حکمة سے بعض کے نزدیک، عقل وفہم، علم اور بعض کے نزدیک اصابت رائے، قرآن کے ناسخ ومنسوخ کا علم وفہم، قوت فیصلہ اور بعض کے نزدیک صرف سنت یا کتاب وسنت کا علم وفہم ہے یا سارے ہی مفہوم اس کے مصداق میں شامل ہو سکتے ہیں۔ ☆ صحیحین وغیرہ کی ایک حدیث میں ہے کہ ”دو شخصوں پر رشک کرنا جائز ہے ایک وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور وہ اسے راہ حق میں خرچ کرتا ہے۔ دوسرا وہ جسے اللہ نے حکمت دی جس سے وہ فیصلے کرتا ہے اور لوگوں کو اس کی تعلیم دیتا ہے۔“ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ آل عمران ۳) ---۷۹۔ ”نہیں زیب دیتا کسی انسان کو جسے دی ہو اللہ تعالیٰ نے کتاب وحکمت اور نبوت، پھر وہ کہے لوگوں سے کہ بن جاؤ تم میرے بندے اللہ کو چھوڑ کر بلکہ (وہ تو یہی کہے گا) کہ بن جاؤ تم اللہ والے کیونکہ تم تعلیم دیتے ہو کتاب الٰہی کی اور اس بنا پر بھی کہ تم پڑھتے ہو خود بھی (اللہ کی کتاب)۔“O---[مزید تفصیل کے لیے باب نمبر ۴، مضمون: حضرت عیسیٰؑ]---۸۱۔ ”اور (یاد کرو) جب لیا تھا اللہ تعالیٰ نے عہد نبیوں سے کہ یہ جو عطا کی ہے میں نے تم کو کتاب وحکمت (اس احسان کا تقاضا یہ ہے کہ) پھر جب آئے تمہارے پاس ایک عظیم رسول تصدیق کرتا ہوا اس کتاب کی جو تمہارے پاس ہے تو تم ضرور اور بہر حال ایمان لاؤ گے اس پر اور مدد کرو گے اس کی۔ ارشاد ہوا! کیا اقرار کرتے ہو تم اور کرتے ہو ان شرائط پر مجھ سے عہد؟ انہوں نے کہا ہم نے

Marfat.com

اقرار کیا ارشاد ہوا! سو گواہ رہو تم اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں۔" O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۴، مضمون: حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ] ---۱۶۴۔"یقیناً بڑا احسان کیا ہے اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر کہ بھیجا ان میں ایک رسول انہی میں سے جو پڑھ کر سناتا ہے انہیں اللہ تعالیٰ کی آیات اور تزکیۂ نفس کرتا ہے ان کا اور تعلیم دیتا ہے ان کو کتاب اللہ کی اور سکھاتا ہے ان کو حکمت - اگرچہ تھے وہ اس سے پہلے یقیناً کھلی گمراہی میں۔" O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۱۴، مضمون: بشر]

(سورۃ النساء ۴) ---۵۴۔"یا پھر یہ حسد کرتے ہیں لوگوں سے اس پر جو عطا کیا ہے ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے - سو عطا کی تھی ہم نے تو آل ابراہیم کو بھی کتاب اور حکمت اور عطا کی تھی ہم نے ان کو بہت بڑی سلطنت۔" O---۱۱۳۔"اور اگر نہ ہوتا اللہ تعالیٰ کا فضل تمہارے شامل حال اور اس کی رحمت تو قصد کر لیا تھا ایک گروہ نے ان میں سے کہ بہکا دیں تم کو - حالانکہ نہیں بہکا رہے تھے وہ مگر اپنے آپ کو اور نہیں نقصان پہنچا سکتے تھے وہ تم کو ذرا بھی - کیونکہ نازل کی ہے اللہ تعالیٰ نے تم پر کتاب اور حکمت اور سکھایا ہے تم کو وہ کچھ جو تم نہ جانتے تھے - اور ہے اللہ تعالیٰ کا فضل تم پر بہت ہی زیادہ۔" O

(سورۃ المائدۃ ۵) ---۱۱۰۔"جب اللہ تعالیٰ نے کہا "عیسیٰ ابن مریم! اپنے اوپر اور اپنی ماں کے اوپر میری نعمت کو یاد کر، جب میں نے پاک روح سے تجھے قوت دی کہ تو جھولے اور پختہ عمر (دونوں) میں لوگوں سے باتیں کرتا تھا، اور جب میں نے تجھے کتاب، حکمت، تورات اور انجیل کی تعلیم دی، اور جب تو میرے حکم سے مٹی سے پرندے جیسی صورت بناتا تھا پھر اس میں پھونک مارتا تو وہ میرے حکم سے پرندہ بن جاتا تھا، اور تو میرے حکم سے مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو اچھا کر دیتا تھا، اور جب تو میرے حکم سے مردوں کو (موت سے) باہر نکال لاتا تھا، اور جب میں نے تجھ سے بنی اسرائیل کا ہاتھ روک دیا جب تو ان کے پاس واضح نشانیاں لایا، اور ان میں سے کافروں نے کہا "یہ تو محض کھلا جادو ہے۔" O

(سورۃ ھود ۱۱) ---۱۔"ال ر، ایک کتاب ہے جس کے نشان پختہ کر دیئے گئے ہیں، پھر وہ ایک حکمت والے، خبر رکھنے والے کی طرف سے کھول کر بیان کر دیئے گئے ہیں۔" O

(سورۃ النحل ۱۶) ---۱۲۵۔"اپنے رب کی راہ کی طرف لوگوں کو حکمت اور بہترین نصیحت کے ساتھ بلایئے اور ان سے بہترین طریقے سے گفتگو کیجئے، یقیناً آپ کا رب اپنی راہ سے بھٹکنے والوں کو بھی بخوبی جانتا ہے اور وہ راہ یافتہ لوگوں سے بھی پورا واقف ہے۔" O

(سورۃ الجمعۃ ۶۲) ---۲۔"وہی ہے جس نے ناخواندہ لوگوں میں ان ہی میں سے رسول بھیجا جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے۔ یقیناً یہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔" O

احادیث مبارکہ:

☆ حضرت ابو ہریرہؓ اور ابو خلادؓ سے روایت ہے کہ بیشک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس وقت تم بندے کو دیکھو کہ دنیا میں بے رغبتی اور کم گوئی دیا گیا ہے اس کا قرب ڈھونڈو اس لئے کہ وہ حکمت سکھلایا جاتا ہے۔

☆ حضرت شدادؓ بن اوس سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دانا وہ شخص ہے کہ اپنے نفس کو اللہ تعالیٰ کا مطیع کرے اور موت کے بعد کے لئے عمل کرے۔ اور احمق وہ شخص ہے کہ اپنے نفس کو اپنی خواہش کے تابع کرے اور اللہ تعالیٰ پر امید رکھے - احادیث از دستور القرآن صفحہ نمبر ۴۴۴ مؤلفہ محمد شریف چوہدری۔

☆ حضور نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ حکمت مومن کی گم شدہ متاع ہے۔ وہ جہاں سے بھی ملے اسے حاصل کر لے۔

(سورۃ لقمان ۳۱) ---۱۲۔"اور ہم نے یقیناً لقمان کو حکمت دی تھی کہ تو اللہ تعالیٰ کا شکر کر ہر شکر کرنے والا اپنے ہی نفع کے لیے شکر کرتا ہے جو بھی ناشکری کرے وہ جان لے کہ اللہ تعالیٰ بے نیاز اور تعریفوں والا ہے۔" O---[حضرت ابن عباس نے حکمت کی تشریح عقل، فہم اور فراست سے کی ہے - علامہ راغب کہتے ہیں کہ حکمت سے مُراد موجودات کا صحیح علم اور اچھے کام کرنا - امام رازی فرماتے ہیں علم کے مطابق عمل کرنے کی توفیق حکمت ہے - (تفسیر از ضیاء القرآن)]

حمیت جاہلیہ

(سورۃ الفتح ۴۸) ---۲۶۔"جب کہ ان کافروں نے اپنے دلوں میں حمیت کو جگہ دی اور حمیت بھی جاہلیت کی سو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر اور مومنین پر اپنی طرف سے تسکین نازل فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو تقویٰ کی بات پر جمائے رکھا اور وہ اس کے اہل اور زیادہ مستحق تھے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔"

Marfat.com

ہے۔" O ---[جاہلانہ حمیت سے مراد یہ ہے کہ ایک شخص محض اپنی ناک کی خاطر یا اپنی بات کی پچ میں جان بوجھ کر ایک ناروا کام کرے۔ کفار مکہ خود جانتے اور مانتے تھے کہ ہر شخص کو حج اور عمرے کے لیے بیت اللہ کی زیارت کا حق حاصل ہے، اور کسی کو اس مذہبی فریضے سے روکنے کا حق نہیں ہے۔ یہ عرب کا قدیم ترین مسلّم آئین تھا۔ لیکن اپنے آپ کو سراسر ناحق پر اور مسلمانوں کو بالکل برسر حق جاننے کے باوجود انہوں نے محض اپنی ناک کی خاطر مسلمانوں کو عمرے سے روکا۔ خود مشرکین میں سے جو راستی پسند تھے وہ بھی یہ کہہ رہے تھے کہ جو لوگ احرام باندھ کر ہدی کے اونٹ ساتھ لیے ہوئے عمرہ کرنے آئے ہیں ان کو روکنا ایک بے جا حرکت ہے۔ مگر قریش کے سردار صرف اس خیال سے مزاحمت پر اڑے رہے کہ اگر محمد ﷺ اتنی بڑی جمعیت کے ساتھ مکہ میں داخل ہو گئے تو تمام عرب میں ہماری ناک کٹ جائے گی۔ یہی ان کی حمیت جاہلیہ تھی۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

حواری

(سورۃ المائدۃ ۵)---۱۱۱۔ "اور جب کہ میں نے حواریین کو حکم دیا کہ تم مجھ پر اور میرے رسول پر ایمان لاؤ، انہوں نے کہا کہ ہم ایمان لائے اور آپ شاہد رہیے گا کہ ہم پورے فرمانبردار ہیں۔" O[حواریین سے مراد حضرت عیسیٰ کے وہ پیروکار ہیں جو ان پر ایمان لائے اور ان کے ساتھی اور مددگار بنے۔ ان کی تعداد ۱۲ بیان کی جاتی ہیں۔ وحی سے مراد یہاں وہ وحی نہیں ہے جو بذریعہ فرشتہ انبیاء علیہم السلام پر نازل ہوتی تھی بلکہ یہ وحی الہام ہے، جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بعض لوگوں کے دلوں میں القا کر دی جاتی ہے، جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ اور حضرت مریم علیہا السلام کو اسی قسم کا الہام ہوا جسے قرآن نے وحی سے تعبیر کیا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]---۱۱۲۔ "وہ وقت یاد کے قابل ہے جب کہ حواریوں نے عرض کی کہ اے عیسیٰ ابن مریم! کیا آپ کا رب ایسا کر سکتا ہے کہ ہم پر آسمان سے ایک خوان نازل فرما دے؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ سے ڈرو اگر تم ایمان والے ہو۔" O---۱۱۳۔ "وہ بولے کہ ہم چاہتے ہیں کہ اس میں سے کھائیں اور ہمارے دلوں کو پورا اطمینان ہو جائے اور ہمارا یقین اور بڑھ جائے کہ آپ نے ہم سے سچ بولا ہے اور ہم گواہی دینے والے میں سے ہو جائیں۔" O---۱۱۴۔ "عیسیٰ ابن مریم نے دعا کی اے اللہ اے ہمارے پروردگار ہم پر آسمان سے کھانا نازل فرما! کہ وہ ہمارے لیے یعنی ہم میں جو اول ہیں اور جو بعد کے ہیں ان کیلئے خوشی کی بات ہو جائے اور تیری طرف سے ایک نشانی ہو جائے اور تو ہم کو رزق عطا فرما دے اور تو سب عطا کرنے والوں سے اچھا ہے۔" O---۱۱۵۔ "حق نے ارشاد فرمایا کہ وہ کھانا تم لوگوں پر نازل کرنے والا ہوں، پھر وہ شخص تم میں سے اس کے بعد ناحق شناسی کرے گا تو میں اس کو ایسی سزا دوں گا کہ وہ سزا دنیا جہان والوں میں سے کسی کو نہ دوں گا۔" O

(سورۃ الصف ۶۱)---۱۴۔ "اے ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ کے مددگار بن جاؤ۔ جس طرح حضرت مریم کے بیٹے حضرت عیسیٰ نے حواریوں سے فرمایا کہ کون ہے جو اللہ کی راہ میں میرا مددگار بنے؟ حواریوں نے کہا کہ ہم اللہ کی راہ میں مددگار ہیں، پس بنی اسرائیل نے کہا کہ ایک جماعت تو ایمان لائی اور ایک جماعت نے کفر کیا تو ہم نے مومنوں کی ان کے دشمنوں کے مقابلہ میں مدد کی پس وہ غالب آ گئے۔" O---[یہ یہود تھے جنہوں نے نبوت عیسیٰ علیہ السلام ہی کا انکار نہیں کیا بلکہ ان پر اور ان کی ماں پر بہتان تراشی کی۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ اختلاف و تفریق اس وقت ہوا، جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر اٹھا لیا گیا۔ ایک نے کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شکل میں اللہ تعالیٰ نے ہی زمین پر ظہور فرمایا تھا، اب وہ پھر آسمان پر چلا گیا ہے۔ یہ فرقہ یعقوبیہ کہلاتا ہے۔ نسطوریہ فرقے نے کہا کہ وہ ابن اللہ تھے، باپ نے بیٹے کو آسمان پر بلا لیا۔ تیسرے فرقے نے کہا کہ وہ اللہ کے بندے تھے اور اس کے رسول تھے۔ یہی فرقہ صحیح تھا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

حور

(سورۃ الصّٰفّٰت ۳۷)---۴۰۔ "مگر اللہ تعالیٰ کے خالص برگزیدہ بندے۔" O---۴۱۔ "انہی کے لیے مقررہ روزی ہے۔" O---۴۲۔ "(ہر طرح کے) میوے اور وہ باعزت و اکرام ہونگے۔" O---۴۳۔ "نعمتوں والی جنتوں میں۔" O---۴۴۔ "تختوں پر ایک دوسرے کے سامنے (بیٹھے) ہوں گے۔" O---۴۵۔ "جاری شراب کے جام کا ان پر دور چل رہا ہو گا۔" O---۴۶۔ "جو صاف شفاف اور پینے میں لذیذ ہو گی۔" O---۴۷۔ "نہ اس سے دردِ سر ہو اور نہ اسکے پینے سے بہکیں۔" O---۴۸۔ "اور ان کے پاس نیچی نظروں بڑی بڑی آنکھوں والی (حوریں) ہوں گی۔" O---[بڑی اور موٹی آنکھیں حسن کی علامت ہے یعنی حسین آنکھیں ہوں گی۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۴۹۔ "ایسی جیسے چھپائے ہوئے انڈے۔" O

(سورۃ الدّخان ۴۴)---۵۱۔ "بیشک (اللہ تعالیٰ سے) ڈرنے والے امن چین کی جگہ میں ہوں گے۔" O---۵۲۔ "باغوں اور چشموں میں۔" O

Marfat.com

---۵۳۔ ''باریک اور دبیز ریشم کے لباس پہنے ہوئے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔''O---۵۴۔ ''یہ اسی طرح ہے اور ہم بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں سے ان کا نکاح کر دیں گے۔''O---۵۵۔ ''دل جمعی کے ساتھ وہاں ہر طرح کے میووں کی فرمائشیں کرتے ہوں گے۔''O---۵۶۔ ''وہاں وہ موت چکھنے کے نہیں ہاں پہلی موت (جو وہ مر چکے) انہیں اللہ تعالیٰ نے دوزخ کی سزا سے بچا دیا۔''O---۵۷۔ ''یہ صرف تیرے رب کا فضل ہے' یہی ہے بڑی کامیابی۔''O

(**سورۃ الطور** ۵۲)---۱۷۔ ''یقیناً پرہیزگار لوگ جنتوں میں اور نعمتوں میں ہیں۔''O---۱۸۔ ''جو انہیں ان کے رب نے دے رکھی ہیں اس پر خوش خوش ہیں' اور ان کے پروردگار نے انہیں جہنم کے عذاب سے بھی بچالیا ہے۔''O---۱۹۔ ''تم مزے سے کھاتے پیتے رہو ان اعمال کے بدلے جو تم کرتے تھے۔''O---۲۰۔ ''برابر بچھے ہوئے شاندار تختے پر تکیے لگائے ہوئے۔ اور ہم نے ان کے نکاح بڑی بڑی آنکھوں والی (حوروں) سے کر دیئے ہیں۔''O

(**سورۃ الرحمٰن** ۵۵)---۵۶۔ ''وہاں (شرمیلی) نیچی نگاہ والی حوریں ہیں جنہیں ان سے پہلے کسی جن وانس نے ہاتھ نہیں لگایا۔''O---[جن کی نگاہیں اپنے خاوندوں کے علاوہ کسی پر نہیں پڑیں گی اور ان کو اپنے خاوند ہی سب سے زیادہ حسین اور اچھے معلوم ہوں گے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]
---۵۸۔ ''وہ حوریں مثل یاقوت اور مونگے کے ہوں گی۔''O---۷۰۔ ''ان میں نیک سیرت خوبصورت عورتیں ہیں۔''O---۷۲۔ ''(گوری رنگت کی) حوریں جنتی خیموں میں رہنے والیاں ہیں۔''O---[خیموں سے مراد غالباً اُس طرح کے خیمے ہیں جیسے امراء اور رؤساء کے لیے سیر گاہوں میں لگائے جاتے ہیں۔ اغلب یہ ہے کہ اہلِ جنت کی بیویاں ان کے ساتھ اُن کے قصروں میں رہیں گی اور ان کی سیر گاہوں میں جگہ جگہ خیمے لگے ہوں گے جن میں حوریں اُن کے لیے لُطف ولذت کا سامان فراہم کریں گی۔ ہمارے اس قیاس کی بنا یہ ہے کہ پہلے خوب سیرت اور خوبصورت بیویوں کا ذکر کیا جا چکا ہے۔ اس کے بعد اب حوروں کا ذکر الگ کرنے کے معنی یہ ہیں کہ یہ اُن بیویوں سے مختلف قسم کی خواتین ہوں گی۔ اس قیاس کو مزید تقویت اُس حدیثِ پاک سے حاصل ہوتی ہے جو حضرت ام سلمہ سے مروی ہے۔ وہ فرماتی ہیں کہ ''میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا، یارسول اللہ، دنیا کی عورتیں بہتر ہیں یا حوریں؟ حضور ﷺ نے فرمایا، دنیا کی عورتوں کو حُوروں پر وہی فضیلت حاصل ہے جو ابرے کو استر پر ہوتی ہے۔ میں نے پوچھا کس بنا پر؟ فرمایا اس لیے کہ ان عورتوں نے نمازیں پڑھی ہیں، روزے رکھے ہیں اور عبادتیں کی ہیں''۔ اس سے معلوم ہوا کہ اہلِ جنت کی بیویاں تو وہ خواتین ہوں گی جو دنیا میں ایمان لائیں، اور اعمال صالحہ کرتی ہوئی دنیا سے رخصت ہوئیں۔ یہ اپنے ایمان وحسنِ عمل کے نتیجے میں داخلِ جنت ہوں گی اور بذاتِ خود جنت کی نعمتوں کی مستحق ہوں گی۔ یہ اپنی مرضی اور پسند کے مطابق یا تو اپنے سابق شوہروں کی بیویاں بنیں گی اگر وہ بھی جنتی ہوں، یا پھر اللہ تعالیٰ کسی دوسرے جنتی سے ان کو بیاہ دیگا جبکہ وہ دونوں ایک دوسرے کی رفاقت پسند کریں۔ رہیں حُوریں، تو وہ اپنے کسی حُسنِ عمل کے نتیجے میں خود اپنے استحقاق کی بناپر جنتی نہیں بنیں گی بلکہ اللہ تعالیٰ جنت کی دوسری نعمتوں کی طرح انہیں بھی اہلِ جنت کے لیے ایک نعمت کے طور پر جوان اور حسین وجمیل عورتوں کی شکل دے کر جنتیوں کو عطا کر دے گا تاکہ وہ ان کی صحبت سے لطف اندوز ہوں۔ لیکن بہر حال یہ جن و پری کی قسم کی مخلوق نہ ہونگی، کیونکہ انسان کبھی صحبتِ ناجنس سے مانوس نہیں ہو سکتا۔ اس لیے اغلب یہ ہے کہ یہ وہ معصوم لڑکیاں ہونگی جو نابالغی کی حالت میں فوت ہوگئیں اور اُن کے والدین جنت کے مستحق نہ ہوئے کہ وہ اُن کی ذریّت کی حیثیت سے جنت میں اُن کے ساتھ رکھی جائیں۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]---۷۴۔ ''انکو ہاتھ نہیں لگایا کسی انسان یا جن نے اس سے قبل۔''O

(**سورۃ الواقعہ** ۵۶)---۲۲۔ ''اور بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں۔''O---۲۳۔ ''جو چھپے ہوئے موتیوں کی طرح ہیں۔''O

حیض

(**سورۃ البقرۃ** ۲)---۲۲۲۔ ''اور پوچھتے ہیں تم سے حیض کے بارے میں کہہ دو وہ تو گندگی ہے سو الگ رہو تم عورتوں سے ایام حیض میں اور نہ قربت کرو ان سے جب تک کہ وہ پاک نہ ہو جائیں پھر جب خوب پاک ہو جائیں وہ تو جاؤ ان کے پاس اس طرح جیسے حکم دیا ہے تم کو اللہ تعالیٰ نے بیشک اللہ پسند کرتا ہے توبہ کرنے والوں کو اور دوست رکھتا ہے پاکیزگی اختیار کرنے والوں کو۔''O---۲۲۳۔ ''تمہاری عورتیں کھیتیاں ہیں تمہاری سو جاؤ اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو اور آگے کی تدبیر کرو اپنے واسطے اور ڈرتے رہو اللہ تعالیٰ سے اور خوب جان لو کہ یقیناً تمہیں پیش ہونا ہے اُس کے حضور۔ اور خوشخبری دے دو (اے پیغمبر ﷺ) ایمان والوں کو۔''O

(**سورۃ الطلاق** ۶۵)---۴۔ ''تمہاری عورتوں میں سے جو عورتیں حیض سے ناامید ہو گئی ہوں اگر تمہیں شبہ ہو تو ان کی عدت تین مہینے ہے اور ان کی بھی جنہیں حیض آنا شروع ہی نہ ہوا ہو اور حاملہ عورتوں کی عدت ان کے وضع حمل ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتے گا اللہ اس کے (ہر) کام میں آسانی کر دے

Marfat.com

گا۔'' O---[یہ ان کی عدت ہے جن کا حیض عمر رسیدہ ہونے کی وجہ سے بند ہو گیا، یا جنہیں حیض آنا شروع ہی نہیں ہوا، واضح رہے کہ نادر طور پر ایسا ہوتا ہے کہ عورت سن بلوغت کو پہنچ جاتی ہے اور اسے حیض نہیں آتا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

خادم حرمین شریفین

(سورۃ الانفال ۸)---۳۴۔ ''مگر (اب) ان میں کیا بات ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں عذاب نہ دے جب وہ مسجد حرام سے روکتے ہیں حالانکہ وہ اس کے متولی بھی نہیں۔ اس کے متولی تو صرف متقی لوگ ہو سکتے ہیں لیکن ان میں اکثر کو علم نہیں۔'' O---[یعنی وہ مشرکین اپنے آپ کو مسجد حرام (خانہ کعبہ) کا متولی سمجھتے تھے اور اس اعتبار سے جس کو چاہتے طواف کی اجازت دیتے اور جس کو چاہتے نہ دیتے۔ چنانچہ مسلمانوں کو بھی وہ مسجد حرام میں آنے سے روکتے تھے۔ در آں حالیکہ وہ اس کے متولی ہی نہیں تھے، تحکماً (زبردستی) بنے ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اس کے متولی تو متقی افراد ہی بن سکتے ہیں نہ کہ مشرک۔ علاوہ ازیں اس آیت میں جس عذاب کا ذکر ہے اس سے مراد فتح مکہ ہے جو مشرکین کے لیے عذاب الیم کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس سے قبل کی آیت میں جس عذاب کی نفی ہے جو پیغمبر کی موجودگی یا استغفار کرنے کی وجہ سے نہیں آتا اس سے مراد عذاب استیصال اور ہلاکت کلی ہے۔ عبرت و تنبیہ کے طور پر چھوٹے موٹے عذاب اس کے منافی نہیں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ التوبہ ۹)---۱۷۔ ''مشرکوں کا کام نہیں کہ اپنے اوپر کفر کی گواہی دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو آباد کریں۔ ان کے عمل اکارت ہیں اور وہ ہمیشہ آگ میں رہیں گے۔'' O---۱۸۔ ''اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو صرف وہی آباد کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہے، نماز قائم کرتا ہے اور زکوٰۃ ادا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا، یقیناً ممکن ہے کہ ایسے لوگ راہ پانے والوں میں ہو جائیں۔'' O---۱۹۔ ''کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانے اور مسجد حرام کو آباد کرنے کو ایسا سمجھ لیا ہے جیسے وہ شخص جو اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتا ہے؟ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں برابر نہیں ہو سکتے۔ مگر اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو راہ نہیں دکھاتا۔'' O---[مشرکین حاجیوں کو پانی پلانے اور مسجد حرام کی دیکھ بھال کا جو کام کرتے تھے، اس پر انہیں بڑا فخر تھا اور اس کے مقابلے میں وہ ایمان و جہاد کو کوئی اہمیت نہیں دیتے تھے جس کا اہتمام مسلمانوں کے اندر تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا تم سقایت حاج اور عمارت مسجد حرام کو ایمان باللہ اور جہاد فی سبیل اللہ کے برابر سمجھتے ہو؟ یاد رکھو! اللہ کے نزدیک یہ برابر نہیں۔ بلکہ مشرک کا کوئی عمل بھی مقبول نہیں، چاہے وہ صورۃً خیر ہی ہو۔ جیسا کہ اس سے پہلی آیت کے جملے (حبطت اعمالھم) میں واضح کیا جا چکا ہے۔ بعض روایات میں اس کا سبب نزول مسلمانوں کی آپس میں ایک گفتگو کو بتلایا گیا ہے کہ ایک روز منبر نبوی کے قریب کچھ مسلمان جمع تھے، ان میں سے ایک نے کہا کہ اسلام لانے کے بعد میرے نزدیک سب سے بڑا عمل حاجیوں کو پانی پلانا ہے۔ دوسرے نے کہا مسجد حرام کو آباد کرنا ہے۔ تیسرے نے کہا، بلکہ جہاد فی سبیل اللہ ان تمام عملوں سے بہتر ہیں جو تم نے بیان کیے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے جب انہیں اس طرح باہم تکرار کرتے ہوئے سنا تو انہیں ڈانٹا اور فرمایا کہ منبر رسول ﷺ کے پاس آوازیں اونچی مت کرو۔ یہ جمعہ کا دن تھا۔ راوی حدیث حضرت نعمان بن بشیرؓ کہتے ہیں کہ میں جمعہ کے بعد نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنی آپس کی اس گفتگو کی بابت استفسار کیا جس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ جس میں گویا یہ واضح کر دیا گیا کہ ایمان باللہ، ایمان بالآخرت اور جہاد فی سبیل اللہ سب سے زیادہ اہمیت و فضیلت والے عمل ہیں۔ گفتگو کے حوالے سے اصل اہمیت و فضیلت تو جہاد کی بیان کرنی تھی لیکن ایمان باللہ کے بغیر چونکہ کوئی بھی عمل مقبول نہیں، اس لیے پہلے اسے بیان کیا گیا۔ بہر حال اس سے ایک تو یہ معلوم ہوا کہ جہاد فی سبیل اللہ سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں۔ دوسرا یہ معلوم ہوا کہ اس کا سبب نزول مشرکین کے مزعومات فاسدہ کے علاوہ خود مسلمانوں کا بھی اپنے اپنے طور پر بعض عملوں کو بعض پر زیادہ اہمیت دینا تھا، جب کہ یہ کام شارع کا ہے نہ کہ مومنوں کا۔ مومنوں کا کام تو ہر اس بات پر عمل کرنا ہے جو اللہ اور رسول کی طرف سے انہیں بتلائی جائے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

خائن بیویاں

(سورۃ التحریم ۶۶)---۱۰۔ ''اللہ تعالیٰ نے کافروں کے لیے نوحؑ کی اور لوطؑ کی بیوی کی مثال بیان فرمائی یہ دونوں ہمارے بندوں میں سے دو (شائستہ اور نیک) بندوں کے گھر میں تھیں، پھر ان کی انہوں نے خیانت کی پس وہ دونوں (نیک بندے) ان سے اللہ کے (کسی عذاب کو) نہ روک سکے اور حکم دے دیا گیا (اے عورتو) دوزخ میں جانے والوں کے ساتھ تم دونوں بھی چلی جاؤ۔'' O---[یہ خیانت اس معنی میں نہیں ہے کہ وہ بدکاری کی مرتکب ہوئی تھیں، بلکہ اس معنی میں ہے کہ انہوں نے ایمان کی راہ میں حضرت نوحؑ اور حضرت لوطؑ کا ساتھ نہ دیا بلکہ ان کے مقابلہ میں دشمنان دین کا ساتھ دیتی رہیں۔ ابن عباسؓ

Marfat.com

فرماتے ہیں کہ" کسی نبی کی بیوی کبھی بدکار نہیں رہی ہے۔ان دونوں عورتوں کی خیانت دراصل دین کے معاملہ میں تھی۔انہوں نے حضرت نوحؑ اور حضرت لوطؑ کا دین قبول نہیں کیا۔حضرت نوحؑ کی بیوی اپنی قوم کے جباروں کو ایمان لانے والوں کی خبریں پہنچایا کرتی تھی اور حضرت لوطؑ کی بیوی اپنے شوہر کے ہاں آنے والے لوگوں کی اطلاع اپنی قوم کے بداعمال لوگوں کو دے دیا کرتی تھی۔"(از تفسیر نمبر ۲۴ تفہیم القرآن)]

خبردار کرنا، ڈرانا

(سورۃ یٰسٓ ۳۶)---۵۔''یہ قرآن اللہ تعالیٰ زبردست مہربان کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔''O---۶۔''تاکہ آپ ایسے لوگوں کو ڈرائیں جن کے باپ دادے نہیں ڈرائے گئے تھے' سو (اسی وجہ سے) یہ غافل ہیں۔''O---۷۔''ان میں سے اکثر لوگوں پر بات ثابت ہو چکی ہے سو یہ لوگ ایمان نہ لائیں گے۔''O---۸۔''ہم نے انکی گردنوں میں طوق ڈال دیئے ہیں پھر وہ ٹھوڑیوں تک ہیں' جس سے انکے سر اوپر کو الٹ گئے ہیں۔''O---۹۔''اور ہم نے ایک آڑ ان کے سامنے کردی اور ایک آڑ ان کے پیچھے کردی' جس سے ہم نے ان کو ڈھانک دیا سو وہ نہیں دیکھ سکتے۔''O---۱۰۔''اور آپ ان کو ڈرائیں یا نہ ڈرائیں دونوں برابر ہیں' یہ ایمان نہیں لائیں گے۔''O---۱۱۔''بس آپ تو صرف ایسے شخص کو ڈرا سکتے ہیں جو نصیحت پر چلے اور رحمٰن سے بے دیکھے ڈرے' سو آپ اس کو مغفرت اور باوقار اجر کی خوش خبریاں سنا دیجئے۔''O

(سورۃ نوح ۷۱)---۱۔''یقیناً ہم نے نوح (علیہ السلام) کو ان کی قوم کی طرف بھیجا کہ اپنی قوم کو ڈرا دو (اور خبردار کردو) اس سے پہلے کہ ان کے پاس دردناک عذاب آجائے۔''O---۲۔''(نوح علیہ السلام نے) کہا اے میری قوم! میں تمہیں صاف صاف ڈرانے والا ہوں۔''O---۳۔''کہ تم اللہ کی عبادت کرو اور اسی سے ڈرو اور میرا کہنا مانو۔''O---۴۔''تو وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں ایک وقت مقررہ تک چھوڑ دے گا۔یقیناً اللہ کا وعدہ جب آجاتا ہے تو مؤخر نہیں ہوتا کاش کہ تمہیں سمجھ ہوتی۔''O

(سورۃ مدثر ۷۴)---۲۔''کھڑا ہو جا اور آگاہ کردے۔''O---[یہ اسی نوعیت کا حکم ہے جو حضرت نوح علیہ السلام کو نبوت کے منصب پر مامور کرتے ہوئے دیا گیا تھا کہ''اپنی قوم کے لوگوں کو ڈراؤ قبل اس کے کہ ان پر ایک دردناک عذاب آجائے''(نوح ۱) آیت کا مطلب یہ ہے کہ اے اوڑھ لپیٹ کر لیٹنے والے اٹھو اور تمہارے گردو پیش خدا کے جو بندے خواب غفلت میں پڑے ہوئے ہیں ان کو چونکا دو' انہیں اس انجام سے ڈراؤ جس سے یقیناً وہ دوچار ہوں گے اگر اسی حالت میں مبتلا رہے' انہیں خبردار کردو کہ وہ کسی اندھیر نگری میں نہیں رہتے جس میں وہ اپنی مرضی سے جو کچھ چاہیں کرتے رہیں اور ان کے کسی عمل کی کوئی باز پرس نہ ہو۔(از تفسیر ۲ تفہیم القرآن)]---۳۵۔''کہ (یقیناً وہ جہنم) بڑی چیزوں میں سے ایک ہے۔''O---۳۶۔''بنی آدم کو ڈرانے والی۔''O---۳۷۔''(یعنی) اسے جو تم میں سے آگے بڑھنا چاہے یا پیچھے ہٹنا چاہے۔''O---[مطلب یہ ہے کہ اس چیز سے لوگوں کو ڈرا دیا گیا ہے' اب جس کا جی چاہے اس سے ڈر کر بھلائی کے راستے پر آگے بڑھے اور جس کا جی چاہے پیچھے ہٹ جائے۔(از تفسیر ۲۹ تفہیم القرآن)]

خبیث وطیب، پاک وناپاک

(سورۃ البقرۃ ۲)---۲۶۷۔''اے ایمان والو! خرچ کرو عمدہ اور پاکیزہ چیزیں اپنی کمائی میں سے اور اس میں سے جو نکالا ہے ہم نے تمہارے لئے زمین سے اور مت قصد کرو ایسی بری چیز اس میں سے خرچ کرنے کا جسے تم خود لینا گوارہ نہ کرو مگر یہ کہ چشم پوشی سے کام لو اس کے بارے میں۔اور جان رکھو کہ بیشک اللہ تعالیٰ ہے بے نیاز اور قابل ستائش۔''O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: سیاسی خیرات)۔

(سورۃ آل عمران ۳)---۱۷۹۔''نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ چھوڑ دے مومنوں کو اس حالت میں کہ ہو تم جس میں حتیٰ کہ الگ نہ کردے ناپاک کو پاک سے۔''O

(سورۃ النساء ۴)---۲۔''اور دے دو یتیموں کو ان کے مال اور مت بدلو برے مال کو اچھے مال سے اور مت ہڑپ کرو ان کے مال اپنے مالوں کے ساتھ (ملا کر) بیشک یہ ہے گناہ بہت بڑا۔''O

(سورۃ المائدۃ ۵)---۱۰۰۔''ناپاک اور پاک برابر نہیں ہوتے اگرچہ ناپاک کی کثرت تجھے حیران کرے۔پس اے عقل والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو تاکہ پھلو پھولو۔''O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۱۴، مضمون: معیشت تجارت]

(سورۃ الانفال ۸)---۳۶۔''کافر اپنے مال خرچ کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ سے روک دیں مگر وہ اسے خرچ تو کریں گے پھر وہ ان کے لئے پچھتاوا

Marfat.com

بن جائے گا پھر وہ مغلوب کیے جائیں گے- اور کافروں کو جہنم کی طرف اکٹھا کیا جائے گا۔" O ---۳۷۔" تاکہ اللہ تعالیٰ ناپاک کو پاک سے الگ کر دے- اور ناپاک کو ایک دوسرے پر رکھے پھر ان سب کا ڈھیر بنائے پھر اسے جہنم میں ڈال دے- یہی لوگ نقصان پانے والے ہیں۔" O

(**سورۃ النور ۲۴**) ---۳۔" زانی مرد بجز زانیہ یا مشرکہ عورت کے اور سے نکاح نہیں کرتا اور زناکار عورت بھی بجز زانی یا مشرک مرد کے اور نکاح نہیں کرتی اور ایمان والوں پر یہ حرام کر دیا گیا ہے۔" O ---۲۴۔" جبکہ ان کے مقابلے میں ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ پاؤں ان کے اعمال کی گواہی دیں گے۔" O

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت کو نہیں بدلا، نہ ہو جس کو خیال اپنی حالت آپ بدلنے کا

(**سورۃ الانفال ۸**) ---۵۳۔" یہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کسی نعمت کو جو وہ کسی قوم کو دیتا ہے نہیں بدلتا جب تک وہ اپنی حالت کو نہ بدلیں، اور یہ کہ اللہ تعالیٰ سننے والا، جاننے والا ہے۔" O --- [اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک کوئی قوم کفران نعمت کا راستہ اختیار کر کے اور اللہ تعالیٰ کے اوامر و نواہی سے اعراض کر کے اپنے احوال و اخلاق کو نہیں بدل لیتی' اللہ تعالیٰ اس پر اپنی نعمتوں کا دروازہ بند نہیں فرماتا- دوسرے لفظوں میں اللہ تعالیٰ گناہوں کی وجہ سے اپنی نعمتیں سلب فرما لیتا ہے- اور اللہ تعالیٰ کے انعامات کا مستحق بننے کے لیے ضروری ہے کہ گناہوں سے اجتناب کیا جائے- گویا تبدیلی کا مطلب یہی ہے کہ قوم گناہوں کو چھوڑ کر اطاعت الٰہی کا راستہ اختیار کرے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] --- [یہ آیت کریمہ اتنی واضح اور روشن ہے کہ کسی مزید تشریح کی گنجائش نہیں- گزری ہوئی اور موجودہ قوموں کے عروج و زوال کے لیے یہی اٹل قانون ہے- جو چاہے اس کو گوش ہوش سے سنے اور اس کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کرے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

(**سورۃ الرعد ۱۳**) ---۱۱۔" اس کے پہرے دار انسان کے آگے پیچھے مقرر ہیں' جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کی نگہبانی کرتے ہیں- کسی قوم کی حالت اللہ تعالیٰ نہیں بدلتا جب تک کہ وہ خود اسے نہ بدلیں جو ان کے دلوں میں ہے- اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کی سزا کا ارادہ کر لیتا ہے تو وہ بدلا نہیں کرتا اور سوائے اس کے کوئی بھی ان کا کارساز نہیں۔" O --- [عروج و ترقی عزت و خوشحالی اور امن و عافیت کی جن نعمتوں سے کوئی قوم بہرہ ور ہوتی ہے- ان سے اسے بلاوجہ محروم نہیں کر دیا جاتا بلکہ جب وہ خود اپنے اچھے اعمال کو بُرے اعمال سے پسندیدہ خصال کو ناپسندیدہ اطوار سے فرض شناسی' محنت اور جفاکشی کی صفات کو فرض ناشناسی سہل نگاری اور دون ہمتی سے بدل دیتی ہے- اس وقت قدرت کا اٹل قانون اسے عزت کی بلندیوں سے ذلت و نامرادی کی پستیوں میں دھکیل دیتا ہے- اسی طرح کسی خستہ حال قوم یا فرد کو بلاوجہ خوشحال نہیں بنا دیا جاتا، بلکہ پہلے اسے اپنی مذموم خصلتیں چھوڑنی پڑتی ہیں اور خصال حمیدہ سے اپنے آپ کو متصف کرنا پڑتا ہے' تب اس کی حالت بدلی جاتی ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

(**سورۃ نوح ۷۱**) ---۵۔" (نوح علیہ السلام نے) کہا اے میرے پروردگار! میں نے اپنی قوم کو رات دن تیری طرف بلایا ہے۔" O ---۶۔" مگر میرے بلانے سے یہ لوگ اور زیادہ بھاگنے لگے۔" O --- [یعنی میری پکار سے یہ ایمان سے اور زیادہ دور ہو گئے ہیں' جب کوئی قوم گمراہی کے آخری کنارے پر پہنچ جائے تو پھر اس کا یہی حال ہوتا ہے' اسے جتنا اللہ کی طرف بلاؤ' وہ اتنا ہی دور بھاگتی ہے۔ (از تفسیر اشاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

خواب و تعبیر خواب

(**سورۃ یوسف ۱۲**) ---۴۔" جب کہ یوسفؑ نے اپنے باپ سے ذکر کیا کہ ابا جان! میں نے گیارہ ستاروں کو اور سورج چاند کو دیکھا کہ وہ سب مجھے سجدہ کر رہے ہیں۔" O ---۵۔" یعقوبؑ نے کہا پیارے بچے! اپنے اس خواب کا ذکر اپنے بھائیوں سے نہ کرنا- ایسا نہ ہو کہ وہ تیرے ساتھ کوئی فریب کاری کریں- شیطان تو انسان کا کھلا دشمن ہے۔" O ---۶۔" اور اسی طرح تجھے تیرا پروردگار برگزیدہ کرے گا اور تجھے معاملہ فہمی (یا خوابوں کی تعبیر) بھی سکھائے گا اور اپنی نعمت تجھے بھرپور عطا فرمائے گا اور یعقوبؑ کے گھر والوں کو بھی- جیسے کہ اس نے اس سے پہلے تیرے دادا اور پردادا یعنی ابراہیمؑ اور اسحاقؑ کو بھی بھرپور نعمت دی- یقیناً تیرا رب بہت بڑے علم والا اور زبردست حکمت والا ہے۔" O ---۲۱۔" مصر والوں میں سے جس نے اسے خریدا تھا اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ اسے بہت عزت و احترام کے ساتھ رکھو- بہت ممکن ہے کہ یہ ہمیں فائدہ پہنچائے یا اسے ہم اپنا بیٹا ہی بنا لیں- یوں ہم نے مصر کی سرزمین میں یوسفؑ کا قدم جما دیا کہ ہم اسے خواب کی تعبیر کا کچھ علم سکھا دیں- اللہ تعالیٰ اپنے ارادے پر غالب ہے- لیکن اکثر لوگ بے علم ہوتے ہیں۔" O ---۳۶۔" اس کے ساتھ ہی دو اور جوان بھی جیل خانے میں داخل ہوئے ان میں سے ایک نے کہا کہ میں نے خواب میں اپنے آپ کو شراب نچوڑتے دیکھا ہے- اور دوسرے نے کہا کہ میں نے اپنے آپ کو دیکھا ہے کہ میں اپنے سر پر روٹی اٹھائے ہوئے ہوں جسے پرندے کھا رہے ہیں- ہمیں آپ اس کی تعبیر بتائیے- ہمیں تو آپ خوبیوں والے

Marfat.com

شخص دکھائی دیتے ہیں۔'' O---۳۷۔ ''یوسفؑ نے کہا- تمہیں جو کھانا دیا جاتا ہے اس کے تمہارے پاس پہنچنے سے پہلے ہی میں تمہیں اس کی تعبیر بتلا دوں گا- یہ سب اس علم کی بدولت ہے جو مجھے میرے رب نے سکھایا ہے- میں نے ان لوگوں کا مذہب چھوڑ دیا ہے جو اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں رکھتے اور آخرت کے بھی منکر ہیں۔'' O---۴۱۔ ''اے میرے قید خانے کے رفیقو! تم دونوں میں سے ایک تو اپنے بادشاہ کو شراب پلانے پر مقرر ہو جائے گا- لیکن دوسرا سولی پر چڑھایا جائے گا- اور پرندے اس کا سر نوچ نوچ کر کھائیں گے- تم دونوں جس کے بارے میں تحقیق کر رہے تھے اس کام کا فیصلہ کر دیا گیا۔'' O---[☆رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ خواب جب تک اس کی تعبیر نہ کی جائے پرندے کے پاؤں پر ہے- جب اس کی تعبیر کر دی جائے تو وہ واقع ہو جاتا ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۴۲۔ ''اور جس کی نسبت یوسفؑ کا گمان تھا کہ ان دونوں میں سے یہ چھوٹ جائے گا اس سے کہا کہ اپنے بادشاہ سے میرا ذکر بھی کر دینا- پھر اسے شیطان نے اپنے بادشاہ سے ذکر کرنا بھلا دیا اور یوسفؑ نے کئی سال قید خانے میں ہی کاٹے۔'' O---۴۳۔ ''بادشاہ نے کہا میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ سات موٹی تازی فربہ گائیں ہیں جن کو سات لاغر دبلی پتلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات بالیاں ہیں ہری ہری اور دوسری سات بالکل خشک- اے درباریو! میرے اس خواب کی تعبیر بتلاؤ اگر تم خواب کی تعبیر دے سکتے ہو۔'' O---۴۴۔ ''انہوں نے جواب دیا کہ یہ تو اڑتے اڑاتے پریشان خواب ہیں اور ایسے شوریدہ خوابوں کی تعبیر جاننے والے ہم نہیں۔'' O---۴۵۔ ''ان دو قیدیوں میں سے جو رہا ہوا تھا اسے مدت کے بعد یاد آ گیا اور کہنے لگا میں تمہیں اس کی تعبیر بتلا دوں گا مجھے جانے کی اجازت دیجئے۔'' O---۴۶۔ ''اے یوسفؑ! اے بہت بڑے سچے یوسف! آپ ہمیں اس خواب کی تعبیر بتلائیے کہ سات موٹی تازی گائیں ہیں جنہیں سات دبلی پتلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات بالکل سبز خوشے ہیں اور سات ہی دوسرے بھی بالکل خشک ہیں- تاکہ میں واپس جا کر ان لوگوں سے کہوں کہ وہ سب جان لیں۔'' O---۴۷۔ ''یوسفؑ نے جواب دیا کہ تم سات سال تک پے در پے لگاتار حسب عادت غلہ بویا کرنا اور فصل کاٹ کر اسے بالیوں سمیت ہی رہنے دینا سوائے اپنے کھانے کی تھوڑی سی مقدار کے۔'' O---۴۸۔ ''اس کے بعد سات سال نہایت قحط کے آئیں گے- وہ اس غلے کو کھا جائیں گے جو تم نے ان کے لئے ذخیرہ رکھ چھوڑا تھا- سوائے اس تھوڑے سے کے جو تم روک رکھتے ہو۔'' O---۴۹۔ ''اس کے بعد جو سال آئے گا اس میں لوگوں پر خوب بارش برسائی جائے گی اور اس میں (شیرہ انگور بھی) خوب نچوڑیں گے۔'' O---۱۰۰۔ ''اور اپنے تخت پر اپنے ماں باپ کو اونچا بٹھایا اور سب اس کے سامنے سجدے میں گر گئے- تب کہا کہ ابا جی! یہ میرے پہلے کے خواب کی تعبیر ہے- میرے رب نے اسے سچا کر دکھایا- اس اختلاف کے بعد جو شیطان نے مجھ میں اور میرے بھائیوں میں ڈال دیا تھا- میرا رب جو چاہے اس کے لئے بہترین تدبیر کرنے والا ہے- اور وہ بہت علم و حکمت والا ہے۔'' O---۱۰۱۔ ''اے میرے پروردگار! تو نے مجھے ملک عطا فرمایا اور تو نے مجھے خواب کی تعبیر سکھلائی- اے آسمان و زمین کے پیدا کرنے والے تو ہی دنیا و آخرت میں میرا ولی (دوست) اور کارساز ہے- تو مجھے اسلام کی حالت میں فوت کر اور نیکوں میں ملا دے۔'' O

(سورۃ الفتح ۴۸)---۲۷۔ ''یقیناً اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو خواب سچا دکھایا کہ ان شاء اللہ آپ یقیناً پورے امن و امان کے ساتھ مسجد حرام میں داخل ہوں گے سر منڈواتے ہوئے اور سر کے بال کترواتے ہوئے (چین کے ساتھ) نڈر ہو کر، وہ ان امور کو جانتا ہے جنہیں آپ نہیں جانتے' پس اس نے اس سے پہلے ایک نزدیک کی فتح آپ کو میسر کی۔'' O---[واقعہ حدیبیہ سے پہلے رسول کریم ﷺ کو خواب میں مسلمانوں کے ساتھ بیت اللہ میں داخل ہو کر طواف و عمرہ کرتے ہوئے دکھایا گیا- نبی کا خواب بھی بمنزلہ وحی ہی ہوتا ہے- تاہم اس خواب میں یہ تعیین نہیں تھی کہ یہ اسی سال ہوگا' لیکن نبی کریم ﷺ اور مسلمان' اسے بشارت عظیمہ سمجھتے ہوئے' عمرے کے لیے فوراً ہی آمادہ ہو گئے اور اس کے لیے عام منادی کرا دی گئی اور چل پڑے- بالآخر حدیبیہ میں وہ صلح ہوئی' در آں حالیکہ اللہ کے علم میں اس خواب کی تعبیر آئندہ سال تھی' جیسا کہ آئندہ سال مسلمانوں نے نہایت امن کے ساتھ یہ عمرہ کیا اور اللہ نے اپنے پیغمبر کے خواب کو سچا کر دکھایا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] O---

خواہشات کی محبت، ساز و سامان دنیا

(سورۃ آل عمران ۳)---۱۴۔ ''خوش نما بنا دی گئی ہے لوگوں کے لئے محبت ان رغبتوں کی جو انہیں ہے عورتوں سے اور اولاد سے- بڑے بڑے ڈھیروں سے سونے اور چاندی کے' منتخب گھوڑوں سے' مال مویشی سے اور کھیت کھلیان سے (لیکن) یہ سب ساز و سامان ہے دنیاوی زندگی کا اور اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے بہترین ٹھکانہ۔'' O---[شہوات سے مراد مشتہیات ہیں یعنی وہ چیزیں جو طبعی طور پر انسان کو مرغوب اور پسندیدہ ہیں- اسی لیے ان میں رغبت اور ان کی محبت ناپسندیدہ نہیں ہے- بشرطیکہ اعتدال کے اندر اور شریعت کے دائرے میں رہے- ان کی تزیین بھی اللہ کی طرف سے بطور آزمائش ہے- ترجمہ: ہم نے زمین پر جو کچھ ہے اسے زمین کی زینت بنایا ہے تاکہ ہم لوگوں کو آزمائیں- الکہف-۷- سب سے پہلے عورت کا ذکر کیا ہے کیونکہ یہ ہر بالغ انسان کی سب

Marfat.com

سے بڑی ضرورت بھی ہے اور سب سے زیادہ مرغوب بھی۔ ☆ خود نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے ''عورت اور خوشبو مجھے محبوب ہیں''۔ اسی طرح نبی ﷺ نے نیک عورت کو ''دُنیا کی سب سے بہتر متاع'' قرار دیا ہے۔ اس لئے اس کی محبت شریعت کے دائرے سے تجاوز نہ کرے تو یہ بہترین رفیق زندگی بھی ہے اور زادِ آخرت بھی۔ ورنہ یہی عورت مرد کے لئے سب سے بڑا فتنہ ہے۔ ☆ فرمان رسول ﷺ ہے ''میرے بعد جو فتنے رونما ہوں گے، ان میں مردوں کے لئے سب سے بڑا فتنہ عورتوں کا ہے۔'' اسی طرح بیٹوں کی محبت ہے۔ اگر اس سے مقصد مسلمانوں کی قوت میں اضافہ اور بقا و تکثیر نسل ہے تو محمود ہے ورنہ مذموم۔ ☆ نبی ﷺ کا فرمان ہے ''بہت محبت کرنے والی اور زیادہ بچے جننے والی عورت سے شادی کرو، اس لئے کہ میں قیامت والے دن دوسری امتوں کے مقابلے میں اپنی امت کی کثرت پر فخر کروں گا۔'' اس حدیث سے راھبانیت کی تردید اور تحریک خاندانی منصوبہ بندی کی تردید بھی ثابت ہوتی ہے۔ مال و دولت سے بھی مقصود قیام معیشت، صلۂ رحمی، صدقہ وخیرات اور اسے امور خیر میں خرچ کرنا اور سوال سے بچنا ہے تا کہ اللہ کی رضا حاصل ہو تو اس کی محبت بھی عین مطلوب ہے ورنہ مذموم۔ گھوڑوں سے مقصد جہاد کی تیاری، دیگر جانوروں سے کھیتی باڑی اور بار برداری کا کام لینا اور زمین سے اس کی پیداوار حاصل کرنا ہو تو یہ سب پسندیدہ ہیں اور اگر مقصود محض دُنیا کمانا اور پھر اس پر فخر و غرور کا اظہار کرنا اور یادِ الٰہی سے غافل ہو کر عیش و عشرت سے زندگی گزارنا ہے تو یہ سب مفید چیزیں اس کے لئے وبال جان ثابت ہوں گی۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۱۵۔ ''کہو کیا میں بتاؤں تم کو وہ چیز جو زیادہ بہتر ہے تمہاری ان چیزوں سے۔ ان لوگوں کے لئے جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا۔ ان کے رب کے پاس جنتیں ہیں ایسی کہ بہہ رہی ہیں ان کے نیچے نہریں۔ رہیں گے وہ ہمیشہ ان میں اور بیویاں ہیں پاکیزہ اور خوشنودی اللہ تعالیٰ کی اور اللہ ہر وقت دیکھ رہا ہے اپنے بندوں کو۔'' O

(**سورۃ النساء ۴**) ---۲۷۔ ''اور اللہ تعالیٰ تو چاہتا ہے کہ توبہ قبول کرے تمہاری مگر چاہتے ہیں وہ لوگ جو پیروی کرتے ہیں خواہشات نفس کی کہ دور ہٹ جاؤ تم راہ راست سے بہت زیادہ دور۔'' O ---۲۸۔ ''چاہتا ہے اللہ تعالیٰ کہ ہلکا کرے بوجھ تمہارا کیونکہ پیدا کیا گیا ہے انسان کمزور (کہ اسے عورتوں اور شہوات سے صبر دشوار ہے)۔'' O ---۹۴۔ ''اے ایمان والو! جب نکلو تم (جہاد کے لئے) اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور خوب تحقیق کر لیا کرو اور نہ کہو اس شخص کو جو کرے تم کو سلام کہ نہیں ہے تو مومن (کیا) حاصل کرنا چاہتے ہو تم ساز و سامان دُنیاوی زندگی کا؟ تو اللہ تعالیٰ کے ہاں ہیں غنیمتیں بہت۔'' O

(**سورۃ الانعام ۶**) ---۹۴۔ ''تم ہمارے پاس اکیلے آئے ہو جیسے ہم نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا تھا اور جو کچھ ہم نے تمہاری ملک میں دیا تھا اپنے پیچھے چھوڑ آئے ہو اور ہم تمہارے ساتھ تمہارے وہ سفارشی نہیں دیکھتے جن کے متعلق تم دعویٰ کرتے تھے کہ وہ تمہارے معاملات میں (خدا کے) شریک ہیں۔ تمہارا باہمی تعلق ٹوٹ گیا ہے اور جو دعویٰ تم کرتے تھے تم سے کھو گیا ہے۔'' O

(**سورۃ التوبہ ۹**) ---۳۸۔ ''اے ایمان والو! تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ جب تمہیں کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلو تو تم زمین کی طرف گر جاتے ہو؟ کیا تم آخرت کے مقابلے میں دُنیا کی زندگی پر خوش ہو گئے ہو؟ مگر دُنیا کی زندگی کا سامان تو آخرت کے مقابلے میں بہت کم ہے۔'' O

(**سورۃ یونس ۱۰**) ---۹۸۔ ''مگر ایسا کیوں نہ ہوا کہ کوئی بستی ایمان لاتی اور اس کا ایمان اسے نفع دیتا سوائے قوم یونسؑ کے۔ جب وہ ایمان لے آئے تو ہم نے ان سے دُنیاوی زندگی میں رسوائی کا عذاب ہٹا دیا۔ اور انہیں ایک وقت تک ساز و سامان دیا۔'' O --- [تفسیر کے لئے باب نمبر ۴، مضمون: انبیاء و رسل۔ حضرت یونسؑ]

(**سورۃ ھود ۱۱**) ---۱۵۔ ''جو کوئی دُنیا کی زندگی اور اس کی زینت چاہتا ہے انہیں ہم یہیں ان کے عمل پورے کر دیتے ہیں۔ اور انہیں یہاں کم نہیں دیا جاتا۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے آخرت میں آگ کے سوا کچھ نہیں۔ اور جو کچھ انہوں نے یہاں بنایا اکارت ہوا اور جو کیا وہ بے کار گیا۔'' O

(**سورۃ الحجر ۱۵**) ---۳۹۔ ''(شیطان نے) کہا کہ اے میرے رب! چونکہ تو نے مجھے گمراہ کیا ہے مجھے بھی قسم ہے کہ میں بھی زمین میں ان کے لئے معاصی کو مزین کروں گا اور ان سب کو بہکاؤں گا بھی۔'' O ---۸۸۔ ''آپ ہرگز اپنی نظریں اس چیز کی طرف نہ دوڑائیں جس سے ہم نے ان میں سے کئی قسم کے لوگوں کو بہرہ مند کر رکھا ہے۔ نہ ان پر آپ افسوس کریں اور مومنوں کے لئے اپنے بازو جھکائے رہیں۔'' O --- [یعنی ہم نے سورۃ فاتحہ اور قرآن عظیم جیسی نعمتیں آپ ﷺ کو عطا کی ہیں اس لئے دُنیا اور اس کی زینتیں اور ان مختلف قسم کے اہل دُنیا کی طرف نظر نہ دوڑائیں جن کو دُنیا فانی کی عارضی چیزیں ہم نے دی ہیں اور وہ جو آپ ﷺ کی تکذیب کرتے ہیں اس پر غم نہ کھائیں۔ اور مومنوں کے لئے اپنے بازو جھکائے رہیں یعنی ان کے لئے نرمی اور محبت کا رویہ اپنائیں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ النحل ۱۶**) ---۵۔ ''اسی نے چوپائے پیدا کئے جن میں تمہارے لئے گرمی کے لباس ہیں اور بھی بہت سے نفع ہیں اور بعض تمہارے کھانے کے کام آتے ہیں۔'' O ---۶۔ ''اور ان میں تمہاری رونق بھی ہے جب چرا کر لاؤ تب بھی اور جب چرانے لے جاؤ تب بھی۔'' O ---۸۔ ''گھوڑوں کو، خچروں کو گدھوں کو اسی نے پیدا کیا کہ تم ان کی سواری لو اور وہ باعث زینت بھی ہیں۔ اور بھی وہ ایسی بہت سی چیزیں پیدا کرتا ہے جن کا تمہیں علم بھی نہیں۔'' O (تفسیر

Marfat.com

کیلئے باب ا، مضمون: اللہ تعالیٰ کے احسان)

(**سورۃ مریم ۱۹**)---۵۹۔ ''پھر ان کے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوئے کہ انہوں نے نماز ضائع کردی اور نفسانی خواہشوں کے پیچھے پڑ گئے' سو ان کا نقصان ان کے آگے آئے گا۔''O

(**سورۃ طٰہٰ ۲۰**)---۱۶۔ ''پس اب اس کے یقین سے تجھے کوئی ایسا شخص روک نہ دے جو اس پر ایمان نہ رکھتا ہو اور اپنی خواہش کے پیچھے پڑا ہو ورنہ تو ہلاک ہو جائے گا۔''O

(**سورۃ الفرقان ۲۵**)---۴۳۔ ''کیا آپ نے اسے بھی دیکھا جو اپنی خواہش نفس کو اپنا معبود بنائے ہوئے ہے کیا آپ اسکے ذمہ دار ہو سکتے ہیں؟''O

---۴۴۔ ''کیا آپ اسی خیال میں ہیں کہ ان میں سے اکثر سنتے یا سمجھتے ہیں۔ وہ تو نرے چوپایوں جیسے ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ بھٹکے ہوئے۔''O

(**سورۃ القصص ۲۸**)---۵۰۔ ''پھر اگر یہ تیری نہ مانیں تو تو یقین کر لے کہ یہ صرف اپنی خواہش کی پیروی کر رہے ہیں۔ اور اس سے بڑھ کر بہکا ہوا کون ہے؟ جو اپنی خواہش کے پیچھے پڑا ہوا ہو بغیر اللہ کی رہنمائی کے بیشک اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔''O (تفسیر کیلئے باب ۹، مضمون: ہدایت)

(**سورۃ الروم ۳۰**)---۲۹۔ ''بلکہ بات یہ ہے کہ یہ ظالم تو بغیر علم کے خواہش پرستی کر رہے ہیں' اسے کون راہ دکھائے جسے اللہ تعالیٰ راہ سے ہٹا دے' ان کا ایک بھی مددگار نہیں۔''O

(**سورۃ محمد ۴۷**)---۱۴۔ ''کیا'' پس وہ شخص جو اپنے پروردگار کی طرف سے دلیل پر ہو اس شخص جیسا ہو سکتا ہے؟ جس کے لیے اس کا بُرا کام مزین کر دیا گیا ہو اور وہ اپنی نفسانی خواہشوں کا پیرو ہو؟''O

(**سورۃ النجم ۵۳**)---۲۳۔ ''دراصل یہ صرف نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے ان کے رکھ لیے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کی کوئی دلیل نہیں اتاری۔ یہ لوگ تو صرف اٹکل کے اور اپنی نفسانی خواہشوں کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اور یقیناً ان کے رب کی طرف سے ان کے پاس ہدایت آچکی ہے۔''O ---[نہ ان کے پاس کوئی آسمانی نوشتہ ہے جس سے معلوم ہو کہ ان پتھر کے اصنام میں الوہیت کی ادنیٰ سی کوئی جھلک بھی پائی جاتی ہے۔ نہ عقل سلیم اس کو ماننے کے لیے تیار ہے کہ انسان جو اشرف المخلوقات ہے' ان بُتوں کو اپنا خدا بنائے جو ان کے کسی کاریگر نے کسی دھات سے ان کی آنکھوں کے سامنے گھڑے ہیں یا کسی ماہر سنگتراش نے کسی پتھر سے تراشے ہیں جو نہ دیکھ سکتے ہیں نہ سُن سکتے ہیں نہ چل پھر سکتے ہیں۔ جب حقیقت یہ ہے تو پھر یہ کفار جو دنیا کے معاملات میں بڑے زیرک ہیں' کیوں ایسا کرتے ہیں۔ بتا دیا کہ یہ سب کچھ ان کے ظن وتخمین کی گل کاریاں ہیں اور ان کے نفوس کی خواہشات ہیں جن کی وہ پیروی کر رہے ہیں۔ ایسی چیزوں کو معبود ماننے پر انہیں کوئی اعتراض نہیں جو کچھ نذر و نیاز لے کر ان کے خیال کے مطابق ان کی مصیبتوں کو ٹال دیں اور اگر بفرض محال قیامت قائم ہو جائے تو ان کی شفاعت کی ذمہ داری قبول کر لیں۔ ایسے خداؤں کو وہ ماننے کے لیے تیار ہیں اور ان کے لیے قربانی کے جانور ذبح کرنے کے لیے تیار ہیں' لیکن ایسے خدا کو ماننا جو احکام صادر کرے' ایسے احکام جو ان کے دنیاوی مفاد کو نقصان پہنچانے کا سبب بن سکتے ہیں' ایسے احکام جو اُن کی بساطِ عیش و طرب کو اُلٹنے کا موجب بن سکتے ہیں' جو ان کی آزادی پر قدغن لگا دیتے ہیں' ایسے خدا کی خدائی وہ تسلیم کرنے کے لیے ہرگز تیار نہیں۔ حقیقت میں وہ ان بتوں کے پجاری نہیں' بلکہ خواہشاتِ نفس کے پرستار ہیں۔ ایسے لوگوں سے یہ توقع عبث ہے کہ وہ عقل وخرد سے صحیح کام لیں گے اور اللہ کے رسولوں کی دعوت کو غور سے سُنیں گے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]---۲۹۔ ''تو آپ اس سے منہ موڑ لیں جو ہماری یاد سے منہ موڑے اور جن کا ارادہ بجز زندگانی دنیا کے اور کچھ نہ ہو۔''O

---۳۰۔ ''یہی ان کے علم کی انتہا ہے۔ آپ کا رب اس سے خوب واقف ہے جو اس کی راہ سے بھٹک گیا ہے اور وہی خوب واقف ہے اس سے بھی جو راہ یافتہ ہے۔''O

(**سورۃ القمر ۵۴**)---۱۔ ''قیامت قریب آگئی اور چاند پھٹ گیا۔''O---۲۔ ''یہ اگر کوئی معجزہ دیکھتے ہیں تو منہ پھیر لیتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ یہ پہلے سے چلا آتا ہوا جادو ہے۔''O---۳۔ ''انہوں نے جھٹلایا اور اپنی خواہشوں کی پیروی کی اور ہر کام ٹھہرے ہوئے وقت پر مقرر ہے۔''O---[یعنی جو فیصلہ انہوں نے قیامت کو نہ ماننے کا کر رکھا ہے، اس نشانی کو دیکھ کر بھی یہ اُسی پر جمے رہے۔ قیامت کو مان لینا چونکہ ان کی خواہشاتِ نفس کے خلاف تھا اس لیے صریح مشاہدے کے بعد بھی یہ اسے تسلیم کرنے پر راضی نہ ہوئے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)] (مزید تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: تکذیب پیغمبر)

(**سورۃ النازعات ۷۹**)---۴۱۔ ''تو اس کا ٹھکانا جنت ہی ہے۔''O---۴۲۔ ''لوگ آپ سے قیامت کے واقع ہونے کا وقت دریافت کرتے ہیں۔''O---[یہاں چند مختصر الفاظ میں یہ بتا دیا گیا ہے کہ آخرت میں اصل فیصلہ کس چیز پر ہونا ہے۔ یہ دُنیا میں زندگی کا ایک رویہ یہ ہے کہ آدمی بندگی کی حد سے تجاوز کر کے اپنے خدا کے مقابلے میں سرکشی کرے اور یہ طے کرے کہ اسی دُنیا کے فائدے اور لذتیں اسے مطلوب ہیں خواہ کسی طرح بھی وہ حاصل ہوں۔ دوسرا رویہ یہ ہے کہ یہاں زندگی بسر کرتے ہوئے آدمی اس بات کو پیش نظر رکھے کہ آخر کار ایک دن اسے اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونا ہے اور نفس کی بری

Marfat.com

خواہشات کو پورا کرنے سے اس لیے باز رہے کہ اگر یہاں اس نے اپنے نفس کا کہا مان کر کوئی ناجائز فائدہ کما لیا نا روالذت حاصل کر لی تو اپنے رب کو کیا جواب دے گا۔ آخرت میں فیصلہ اسی بات پر ہونا ہے کہ انسان نے ان دونوں میں سے کونسا رویہ دُنیا میں اختیار کیا پہلا رویہ اختیار کیا ہو تو اس کا مستقل ٹھکانا دوزخ ہے اور دوسرا رویہ اختیار کیا تو اس کی مستقل جائے قیام جنت ہے۔ (از تفسیر ۲۱ تفہیم القرآن)]

خودنمائی، اپنے منہ میاں مٹھو

(سورۃ آل عمران ۳)---۱۸۸۔ "وہ لوگ جو اپنے کرتوتوں پر خوش ہیں اور چاہتے ہیں کہ جو انہوں نے نہیں کیا اس پر بھی ان کی تعریفیں کی جائیں آپ انہیں عذاب سے چھٹکارا میں نہ سمجھئے ان کیلئے تو دردناک عذاب ہے۔" O [ان میں ایسے لوگوں کیلئے سخت وعید ہے جو صرف اپنے واقعی کارناموں پر ہی خوش نہیں ہوتے بلکہ چاہتے ہیں کہ ان کے کھاتے میں وہ کارنامے بھی درج یا ظاہر کئے جائیں جو انہوں نے نہیں کئے ہوتے۔ یہ بیماری جس طرح عہد رسالت کے بعض لوگوں میں تھی جنکے پیش نظر آیات کا نزول ہوا۔ اسی طرح آج بھی جاہ پسند قسم کے لوگوں اور پروپیگنڈے اور دیگر ہتھکنڈوں کے ذریعے سے بننے والے لیڈروں میں یہ عام بیماری ہے۔ آیت کے سیاق سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہودی کتاب الٰہی میں تحریف و کتمان کے مجرم تھے، مگر وہ اپنے ان کرتوتوں پر خوش ہوتے تھے، یہی حال آج کل کے باطل گروہوں کا بھی ہے، وہ بھی لوگوں کو گمراہ کر کے، غلط رہنمائی کر کے اور آیات الٰہی میں معنوی تحریف و تلبیس کر کے بڑے خوش ہوتے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں وہ اہل حق ہیں اور یہ کہ ان کے دجل و فریب کاری کی انہیں داد دی جائے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(سورۃ النساء ۴)---۴۹۔ "کیا نہیں دیکھا تم نے ان لوگوں کو جو پاکیزہ قرار دیتے ہیں اپنی ذات کو حالانکہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو پاک کرتا ہے جسے چاہتا ہے اور (جنہیں اللہ تعالیٰ پاک نہیں کرتا) نہیں ظلم کیا جائے گا ان پر بھی ذرہ برابر۔" O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: تزکیہ نفس) (مزید تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: کفار کی سرکشی)

(سورۃ النجم ۵۳)---۳۲۔ "ان لوگوں کو جو بڑے گناہوں سے بچتے ہیں اور بے حیائی سے بھی سوائے کسی چھوٹے سے گناہ کے۔ بیشک تیرا رب بہت کشادہ مغفرت والا ہے وہ تمہیں بخوبی جانتا ہے جبکہ اس نے تمہیں زمین سے پیدا کیا اور جبکہ تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں بچے تھے پس تم اپنی پاکیزگی آپ بیان نہ کرو، وہی پرہیزگاروں کو خوب جانتا ہے۔" O---[بعض کم ظرف لوگ اپنی نیکیوں پر اترانے لگتے ہیں، اپنی پارسائی اور پرہیزگاری کے قصے جھوم جھوم کر بیان کرتے ہیں۔ یہ باتیں اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہیں۔ یہ خودنمائی اور خودستائی ان کے سارے اعمال حسنہ کا بیڑا غرق کر دے گی، اس لیے منع فرمایا جا رہا ہے کہ لوگوں پر اپنے تقویٰ اور نیکی کا رعب جمانے کی عادت ترک کر دو، کیونکہ تمہارا معاملہ اللہ تعالیٰ سے ہے جو تمہارے ظاہر اور باطن کو خوب جانتا ہے۔ صرف آج سے ہی نہیں، بلکہ اس وقت سے جب تمہارا نطفہ رحم مادر میں قرار پانے کے بعد اپنی تکمیل کے مرحلے طے کر رہا تھا، بلکہ اس سے بھی ہزاروں سال پہلے جب تمہارے باپ آدم کا خمیر مٹی سے تیار کیا جا رہا تھا اور تمہارا ہیولیٰ اس کی پشت میں ودیعت کیا جا رہا تھا۔ جو خدا تمہیں ابتدائے آفرینش سے جانتا ہے اس کے سامنے شیخی بگھارنا تمہیں زیب نہیں دیتا۔ وہ خود جانتا ہے کہ تم میں سے متقی اور پرہیزگار کون ہے اور فسق و فجور کی آلائشوں سے کون آلودہ ہے۔ تمہارے بتانے کی اسے حاجت نہیں۔ اگر وہ تمہاری لغزشوں پر فوری گرفت نہیں کرتا یا تمہارے جرائم کا پردہ فاش نہیں کرتا تو یہ محض اس کا لطف و کرم ہے۔ اس میں تمہاری پاکبازی کا کوئی دخل نہیں۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)] (مزید تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: بدکاری)

خوراک

(سورۃ عبس ۸۰)---۲۴۔ "انسان کو چاہیے کہ اپنے کھانے کو دیکھے۔" O---[یعنی جس خوراک کو وہ ایک معمولی چیز سمجھتا ہے اس پر ذرا غور تو کرے کہ یہ آخر پیدا کیسے ہوتی ہے اگر خدا نے اس کے اسباب فراہم نہ کیے ہوتے تو کیا انسان کے بس میں یہ تھا کہ زمین پر یہ غذا وہ خود پیدا کر لیتا؟ (از تفسیر ۷ تفہیم القرآن)]---۲۵۔ "کہ ہم نے خوب پانی برسایا۔" O---[اس سے مراد بارش ہے، سورج کی حرارت سے بے حد حساب مقدار میں سمندروں سے پانی بھاپ بنا کر اٹھایا جاتا ہے، پھر اس سے کثیف بادل بنتے ہیں، پھر ہوائیں ان کو لے کر دُنیا کے مختلف حصوں میں پھیلاتی ہیں، پھر عالم بالا کی ٹھنڈک سے وہ بھاپیں از سر نو پانی کی شکل اختیار کرتی اور ہر علاقے میں ایک خاص حساب سے برستی ہیں، پھر وہ پانی براہ راست بھی زمین پر برستا ہے، زیر زمین کنوؤں اور چشموں کی شکل میں بھی اختیار کرتا ہے، دریاؤں اور ندی نالوں کی شکل میں بھی بہتا ہے اور پہاڑوں پر برف کی شکل میں جم کر پھر پگھلتا ہے اور بارش کے موسم کے سوا دوسرے موسموں میں بھی دریاؤں کے اندر رواں ہوتا ہے کیا یہ سارے انتظامات انسان نے خود کیے ہیں؟ اس کا خالق اس کی رزق رسانی کے لئے یہ انتظام نہ کرتا تو کیا

Marfat.com

انسان زمین پر جی سکتا تھا؟ (از تفسیر ۱۸ تفہیم القرآن)]---۲۶۔ ''پھر پھاڑا زمین کو اچھی طرح۔'' O---[زمین کو پھاڑنے سے مراد اس کو اس طرح پھاڑنا ہے کہ جو بیج یا گٹھلیاں یا نباتات کی پنیریاں انسان اس کے اندر بوئے' یا ہواؤں اور پرندوں کے ذریعہ سے' یا کسی اور طریقے سے اس کے اندر پہنچ جائیں' وہ کونپلیں نکال سکیں۔ انسان اس سے زیادہ کچھ نہیں کر سکتا کہ زمین کو کھودتا ہے یا اس میں ہل چلاتا ہے' اور جو تخم خدا نے پیدا کر دیے ہیں' انہیں زمین کے اندر اتار دیتا ہے' اس کے سوا سب کچھ خدا کا کام ہے۔ اسی نے بے شمار اقسام کی نباتات کے تخم پیدا کیے ہیں اسی نے ان تخموں میں یہ خاصیت پیدا کی ہے کہ زمین میں پہنچ کر وہ پھوٹیں اور ہر تخم سے اس کی جنس کی نباتات اگے۔ اور اسی نے زمین میں یہ صلاحیت پیدا کی ہے کہ پانی سے مل کر وہ ان تخموں کو کھولے اور ہر جنس کی نباتات کے لئے اس کے مناسب حال غذا بہم پہنچا کر اسے نشو و نما دے' یہ تخم ان خاصیتوں کے ساتھ اور زمین کی یہ بالائی تہیں ان صلاحیتوں کے ساتھ خدا نے پیدا نہ کی ہوتیں تو کیا انسان کوئی غذا بھی یہاں پا سکتا تھا؟ (از تفسیر ۱۹ تفہیم القرآن)]---۲۷۔ ''پھر اس میں سے اناج اگائے۔'' O---۲۸۔ ''اور انگور اور ترکاری۔'' O---۲۹۔ ''اور زیتون اور کھجور۔'' O---۳۰۔ ''اور گنجان باغات۔'' O---۳۱۔ ''اور میوہ اور (گھاس) چارہ (بھی اگایا)۔'' O---۳۲۔ ''تمہارے استعمال و فائدہ کے لیے اور تمہارے چوپایوں کے لیے۔'' O---[یعنی تمہارے ہی لئے نہیں بلکہ ان جانوروں کے لئے بھی جن سے تم کو گوشت' چربی' دودھ' مکھن وغیرہ سامان خوراک حاصل ہوتا ہے اور جو تمہاری معیشت کے لئے بے شمار دوسری خدمات بھی انجام دیتے ہیں۔ کیا یہ سب کچھ اسی لئے ہے کہ تم اس سرو سامان سے متمتع ہو اور جس خدا کے رزق پر پل رہے ہو اسی سے کفر کرو؟ (از تفسیر ۲۰ تفہیم القرآن)]

خوشیاں مناؤ

(سورۃ التوبہ ۹)---۱۱۱۔ ''اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے مال خرید لئے ہیں کہ بدلے میں انہیں جنت ملے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جنگ کرتے ہیں۔ پھر قتل کرتے ہیں اور قتل کیے جاتے ہیں۔ یہ سچا وعدہ تورات، انجیل، اور قرآن کے مطابق اس کے ذمے ہے اور کون اللہ تعالیٰ سے زیادہ اپنے وعدے کو پورا کرنے والا ہے۔ سو اپنے سودے پر جو تم نے اس سے کیا ہے خوشیاں مناؤ اور یہی بڑی کامیابی ہے۔'' O---[یہ مسلمانوں کو کہا جا رہا ہے لیکن یہ خوشی اسی وقت منائی جا سکتی ہے جب مسلمان کو بھی یہ سودا منظور ہو یعنی اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان و مال کی قربانی سے انہیں دریغ نہ ہو۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۲۴۔ ''اور جب کوئی سورت نازل ہوتی ہے تو ان میں بعض کہتے ہیں کہ اس نے تم میں سے کس کے ایمان کو بڑھایا ہے؟ ہاں! وہ جو ایمان لائے ہیں ان کے ایمان کو اس نے بڑھایا ہے اور وہ خوشیاں مناتے ہیں۔'' O

(سورۃ یونس ۱۰)---۵۷۔ ''اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت اور جو سینوں میں ہے اس کی شفا اور مومنوں کے لئے ہدایت اور رحمت آ گئی ہے۔'' O---۵۸۔ ''کہو! یہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور اس کی رحمت سے ہے۔ پس اس پر انہیں خوشی منانا چاہئے۔ یہ ان چیزوں سے بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں۔'' O---[''فرح'' یعنی خوش ہونا محمود بھی ہے اور مذموم بھی۔ کسی نعمت پر اس حیثیت سے خوش ہونا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت سے ملی ہے محمود ہے۔ اور حطام دُنیا پر خوش ہونا اور اکڑنا خصوصاً یہ خیال کر کے کہ ہم کو اپنی لیاقت سے حاصل ہوئی ہے سخت مذموم ہے۔ قارون اپنے مال و دولت کی نسبت کہتا تھا کہ یہ مجھے میری لیاقت کی وجہ سے حاصل ہوئی ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تو اتنا غرور نہ کر۔ اللہ تعالیٰ تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] (مزید تفسیر کیلئے باب ۵، مضمون: الکتاب)

(سورۃ الرعد ۱۳)---۳۶۔ ''جنہیں ہم نے کتاب دی ہے۔ وہ تو جو کچھ آپ پر اتارا جاتا ہے اس سے خوش ہوتے ہیں۔ اور دوسرے فرقے اس کی بعض باتوں کے منکر ہیں۔ آپ اعلان کر دیجئے کہ مجھے تو صرف یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کروں اور اس کے ساتھ شریک نہ کروں میں اسی کی طرف بلا رہا ہوں اور اسی کی جانب میرا لوٹنا ہے۔'' O

خوشخبری

(سورۃ الصف ۶۱)---۱۰۔ ''اے ایمان والو! کیا میں تمہیں وہ تجارت بتلا دوں جو تمہیں دردناک عذاب سے بچا لے؟'' O---۱۱۔ ''اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جانوں سے جہاد کرو۔ یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم میں علم ہو۔'' O---۱۲۔ ''اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف فرما دے گا اور تمہیں ان جنتوں میں پہنچائے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور صاف ستھرے گھروں میں جو جنت عدن میں ہوں گے۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔'' O---۱۳۔ ''اور تمہیں ایک دوسری (نعمت) بھی دے گا جسے تم چاہتے ہو وہ اللہ کی مدد اور جلد فتح یابی ہے۔''

Marfat.com

ایمانداروں کو خوشخبری دے دو۔" O

خوف، غم

(سورۃ البقرۃ ۲) ---۲۶۲۔ "جو لوگ خرچ کرتے ہیں اپنے مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں پھر نہیں جتاتے خرچ کرنے کے بعد کوئی احسان اور نہ ستاتے ہیں ان کے لیے ہے ان کا اجر ان کے رب کے پاس اور نہ کوئی خوف ہے ان کے لیے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔" O --- ۲۷۷۔ "بیشک جو لوگ ایمان لائے اور کیے انہوں نے نیک کام اور قائم رکھی نماز اور دیتے رہے زکوٰۃ ان کا اجر ہے ان کے رب کے پاس اور نہ کوئی خوف ہے ان کے لئے نہ وہ غمگین ہوں گے۔" O

(سورۃ آل عمران ۳) ---۱۳۹۔ "اور نہ دل شکستہ ہو اور نہ غم کرو۔ تم ہی (احد میں) غالب رہو گے۔ بشرطیکہ تم مومن ہو۔" O --- ۱۴۰۔ "اگر لگا ہے تم کو زخم (احد میں) تو بیشک لگ چکا ہے ان لوگوں کو بھی زخم ایسا ہی (بدر میں) اور (یہ کامیابی اور ناکامی کے) دن باری باری گردش دیتے ہیں ہم ان کو لوگوں کے درمیان اور (تم پر یہ وقت اس لئے لایا گیا) تا کہ ظاہر کرے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو سچے مومن ہیں۔ اور بنائے تم میں سے بعض کو شہید اور اللہ تعالیٰ نہیں پسند کرتا ظالموں کو۔" O --- ۱۵۳۔ "جب تم منہ اٹھائے بھاگے جا رہے تھے اور پلٹ کر نہ دیکھتے تھے کسی کی طرف اور رسول ﷺ پکار رہے تھے تم کو تمہارے پیچھے سے۔ سو بدلہ دیا اللہ تعالیٰ نے تم کو غم پر غم کی صورت میں تا کہ نہ ملال کرو تم اس چیز کا جو چھن گئی تم سے اور نہ اس (مصیبت) کا جو پہنچی تم کو اور اللہ تعالیٰ پوری طرح باخبر ہے ہر اس بات سے جو تم کرتے ہو۔" O --- ۱۵۴۔ "پھر نازل فرمائی اللہ تعالیٰ نے تم پر اس غم کے بعد اطمینان کی کیفیت اونگھ (کی شکل میں) جو طاری ہو گئی ایک گروہ پر تم میں سے۔" O --- ۱۷۰۔ "شاداں و فرحان ہیں (شہداء) اس پر جو عطا فرمایا ہے ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اور مطمئن ہیں ان لوگوں کے بارے میں جو ابھی نہیں پہنچے ان کے پاس ان کے پچھلوں میں سے اس بنا پر کہ نہ کوئی خوف ہے ان کے لئے اور نہ وہ غمگین ہوتے ہیں۔" O

(سورۃ الاعراف ۷) ---۴۹۔ "کیا یہی وہ لوگ ہیں جن کے متعلق تم قسمیں کھاتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ان پر رحمت نہیں کریگا اور ان کو یوں حکم ہو گا کہ جنت میں داخل ہو جاؤ تم پر کوئی خوف نہیں اور نہ تم غم کھاؤ گے۔" O

(سورۃ التوبہ ۹) ---۴۰۔ "اگر تم اس کی مدد نہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ تو اس کی مدد کر ہی چکا ہے۔ جب کافروں نے اسے نکال دیا تھا اور وہ دو میں دوسرا تھا جب وہ غار میں تھے۔ جب وہ اپنے ساتھی سے کہتا تھا غم نہ کر۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس پر اپنی تسکین نازل کی اور اسے ان لشکروں سے قوت بخشی جنہیں تم نے نہیں دیکھا اور کافروں کی بات کو نیچا کر دیا۔ اور اللہ تعالیٰ کی بات ہی اونچی ہوا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے۔" O --- ۹۲۔ "اور نہ ان پر الزام ہے جو جب تیرے پاس آئے کہ انہیں سواری دے تو تو نے کہا میرے پاس کچھ نہیں جس پر میں تمہیں سوار کر لوں۔ وہ لوٹ گئے اور ان کی آنکھیں اس غم سے کہ ان کے پاس خرچ کرنے کو کچھ نہیں آنسو بہاتی تھیں۔" O

(سورۃ یونس ۱۰) ---۶۲۔ "سنو! اللہ تعالیٰ کے دوستوں کو نہ کوئی ڈر ہوتا ہے اور نہ وہ غم کھاتے ہیں۔" O

(سورۃ السجدۃ ۳۲) ---۱۶۔ "ان کی کروٹیں اپنے بستروں سے الگ رہتی ہیں اپنے رب کو خوف اور امید کے ساتھ پکارتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے وہ خرچ کرتے ہیں۔" O

(سورۃ الاحزاب ۳۳) ---۱۶۔ "کہہ دیجئے کہ گو تم موت سے یا خوف قتل سے بھاگو تو یہ بھاگنا تمہیں کچھ بھی کام نہ آئے گا اور اس وقت تم بہت ہی کم فائدہ اٹھاؤ گے۔" O ---۱۹۔ "تمہاری مدد میں (پورے) بخیل ہیں پھر جب خوف و دہشت کا موقعہ آ جائے تو آپ انہیں دیکھیں گے کہ آپ کی طرف نظریں جما دیتے ہیں اور ان کی آنکھیں اس طرح گھومتی ہیں جیسے اس شخص کی جس پر موت کی غشی طاری ہو۔ پھر جب خوف جاتا رہتا ہے تو تم پر اپنی تیز زبانوں سے بڑی باتیں بناتے ہیں مال کے بڑے ہی حریص ہیں یہ ایمان لائے ہی نہیں ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے تمام اعمال نابود کر دیے ہیں اور اللہ تعالیٰ پر یہ بہت ہی آسان ہے۔" O

(سورۃ الاحقاف ۴۶) ---۱۳۔ "بیشک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ تعالیٰ ہے پھر اس پر جمے رہے تو ان پر نہ تو کوئی خوف ہو گا اور نہ غمگین ہوں گے۔" O ---۱۴۔ "یہ تو اہل جنت ہیں جو سدا اسی میں رہیں گے ان اعمال کے بدلے جو وہ کیا کرتے تھے۔" O

خیانت، دغابازی

(سورۃ آل عمران ۳) ---۱۶۱۔ "اور نہیں ہے کسی نبی کی یہ شان کہ وہ خیانت کرے۔ اور جو کوئی خیانت کرے گا، حاضر ہو گا اپنی خیانت کے ساتھ قیامت

Marfat.com

کے دن پھر پورا پورا ملے گا ہر جان کو بدلہ اس کا جو اس نے کمایا تھا اور ان کے ساتھ نا انصافی نہ ہوگی۔''O---[جنگ احد کے دوران جو لوگ مورچہ چھوڑ کر مال غنیمت سمیٹنے دوڑ پڑے تھے ان کا خیال تھا کہ اگر ہم نہ پہنچے تو سارا مال غنیمت دوسرے لوگ سمیٹ لے جائیں گے ان پر تنبیہ کی جارہی ہے کہ آخر تم نے یہ تصور کیسے کرلیا کہ اس مال میں سے تمہارا حصہ تم کو نہیں دیا جائے گا۔ کیا تمہیں قائد غزوہ محمد ﷺ کی امانت پر اطمینان نہیں۔ یاد رکھو کہ ایک پیغمبر سے کسی قسم کی خیانت کا صدور ممکن ہی نہیں ہے کیونکہ خیانت نبوت کے منافی ہے۔ اگر نبی ہی خائن ہو تو پھر اس کی نبوت پر یقین کیونکر کیا جاسکتا ہے؟ خیانت بہت بڑا گناہ ہے۔ احادیث میں اس کی سخت مذمت آئی ہے۔(از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ النساء ۴**)---۱۰۵۔''بیشک ہم ہی نے نازل کی ہے تمہاری طرف (اے نبی ﷺ) یہ کتاب حق کے ساتھ تاکہ تم فیصلے کرو لوگوں کے درمیان اس (علم وحکمت) کے مطابق جو سکھائی ہے تم کو اللہ تعالیٰ نے اور مت بنو تم خیانت کرنے والوں کے طرف دار۔''O---۱۰۶۔''اور درخواست کرو درگزر کی اللہ تعالیٰ سے بیشک اللہ تعالیٰ ہے بہت معاف فرمانے والا ہر حالت میں رحم کرنے والا۔''O---۱۰۷۔''اور مت وکالت کرو ان لوگوں کی جو دغا رکھتے ہیں اپنے دلوں میں بیشک اللہ تعالیٰ نہیں پسند کرتا ایسے شخص کو جو ہو دغا باز، گناہوں میں ڈوبا ہوا۔''O---۱۰۸۔''چھپا سکتے ہیں (اپنی حرکات) لوگوں سے لیکن نہیں چھپا سکتے اللہ تعالیٰ سے اس لئے کہ وہ تو ان کے ساتھ ہوتا ہے اس وقت بھی جب یہ مشورے کرتے ہیں راتوں کو ایسی باتوں کے بارے میں جنہیں نہیں پسند کرتا اللہ تعالیٰ اور ہے اللہ تعالیٰ (کا علم) ان کے اعمال پر محیط۔''O---۱۰۹۔''یہ تم ہو (اے مسلمانو!) جو جھگڑا کرتے ہو ان کی طرف سے دُنیاوی زندگی میں لیکن کون جھگڑا کرے گا اللہ تعالیٰ کے ساتھ ان کی طرف سے قیامت کے دن یا کون ہے جو ہوگا ان کا کارساز۔''O---۱۱۰۔''اور جو بھی کرگزرے کوئی برا کام یا ظلم کر بیٹھے اپنے اوپر پھر بخشش طلب کرے اللہ تعالیٰ سے تو پائے گا وہ اللہ تعالیٰ کو بے انتہا معاف فرمانے والا، رحم کرنے والا۔''O---۱۱۱۔''اور جو شخص کماتا ہے کوئی گناہ تو بس کماتا ہے وہ اس گناہ (کا وبال) اپنی جان پر اور ہے اللہ تعالیٰ ہر بات جاننے والا، بڑی حکمت والا۔''O---۱۱۲۔''اور جس نے ارتکاب کیا کسی خطا یا گناہ کا پھر تھوپ دیا اسے کسی بے گناہ کے سر تو یقیناً اٹھایا اس نے بوجھ بڑے بہتان اور کھلے گناہ کا۔''O

(**سورۃ المائدۃ ۵**)---۱۳۔''پھر ان کے اپنا عہد توڑنے کے سبب ہم نے ان پر لعنت کردی اور ان کے دلوں کو سخت کردیا۔ وہ کلمات کو اپنی جگہوں سے بدل دیتے ہیں اور اس نصیحت کا جو انہیں کی گئی تھی ایک حصہ بھول گئے ہیں اور ان میں تھوڑے آدمیوں کو چھوڑ کر تو ان کی دغا بازی کی اطلاع پاتا ہی رہے گا، مگر انہیں معاف کردے اور درگزر کر کہ اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔''O

(**سورۃ الانفال ۸**)---۲۷۔''اے ایمان والو! اللہ اور رسول سے دغا نہ کرو اور جان بوجھ کر اپنی ذمہ داریوں میں بھی دغا نہ کرو۔''O---۵۸۔''اور اگر تجھے کسی قوم کی دغا بازی کا ڈر ہو تو ان سے برابری کا معاملہ کر کہ اللہ تعالیٰ دغا بازوں کو پسند نہیں کرتا۔''O---[یعنی اگر کسی دغا باز قوم سے معاہدہ ہو اور اس کی دغا بازی کا ڈر ہو تو معاہدہ توڑ دو کہ تم معاہدہ کی خلاف ورزی کرتے ہو]---۵۹۔''اور کافر یہ نہ سمجھیں کہ وہ بازی لے گئے ہیں وہ ہمیں ہرا نہیں سکتے۔''O---۷۱۔''اور اگر وہ تجھ سے دغا کرنا چاہیں گے تو پہلے وہ اللہ تعالیٰ سے بھی دغا کرچکے ہیں مگر اس نے ان پر قابو پالیا ہے (تمہارے ہاتھوں)۔ اور اللہ تعالیٰ علم والا، حکمت والا ہے۔''O

(**سورۃ یوسف ۱۲**)---۵۲۔''(یوسفؑ نے کہا) یہ اس واسطے کہ (عزیز) جان لے کہ میں نے اس کی پیٹھ پیچھے اس کی خیانت نہیں کی اور یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ دغا بازوں کے ہتھکنڈے چلنے نہیں دیتا۔''O

(**سورۃ النحل ۱۶**)---۹۱۔''اور اللہ تعالیٰ کے عہد کو پورا کرو جب کہ تم آپس میں قول وقرار کرو اور قسموں کو ان کی پختگی کے بعد مت توڑو، حالانکہ تم اللہ تعالیٰ کو اپنا ضامن ٹھہرا چکے ہو، تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اس کو بخوبی جان رہا ہے۔''O---۹۲۔''اور اس عورت کی طرح نہ ہو جاؤ جس نے اپنا سوت مضبوط کاتنے کے بعد ٹکڑے ٹکڑے کرکے توڑ ڈالا، کہ تم اپنی قسموں کو آپس کے مکر کا باعث ٹھہراؤ، اس لیے کہ ایک گروہ دوسرے گروہ سے بڑھا چڑھا ہو جائے۔ بات صرف یہی ہے کہ اس عہد سے اللہ تعالیٰ تمہیں آزما رہا ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ تمہارے لیے قیامت کے دن ہر اس چیز کو کھول کر بیان کردے گا جس میں تم اختلاف کررہے تھے۔''O (تفسیر کیلئے باب ۸، مضمون: عہد-قول وقرار)---۹۴۔''اور تم اپنی قسموں کو آپس کی دغا بازی کا بہانہ نہ بناؤ۔ پھر تو تمہارے قدم اپنی مضبوطی کے بعد ڈگمگا جائیں گے اور تمہیں سخت سزا برداشت کرنا پڑے گی کیونکہ تم نے اللہ کی راہ سے روک دیا اور تمہیں بڑا سخت عذاب ہوگا۔''O

(**سورۃ الیل ۹۲**)---۸۔''ولیکن جس نے بخیلی کی اور بے پرواہی برتی۔''O---۹۔''اور نیک بات کی تکذیب کی۔''O---[یہ انسانی مساعی کی دوسری قسم ہے جو اپنے ہر جز میں پہلی قسم کے ہر جز سے مختلف ہے۔ بخل سے مراد محض وہ بخل نہیں ہے جس کے لحاظ سے عام طور پر لوگ اس آدمی کو بخیل کہتے ہیں جو روپیہ جوڑ جوڑ کر رکھتا ہے اور اسے نہ اپنے اوپر خرچ کرتا ہے نہ اپنے بال بچوں پر بلکہ اس جگہ بخل سے مراد راہ خدا میں اور نیکی اور بھلائی کے کاموں میں مال صرف نہ کرنا ہے اور اس لحاظ سے وہ شخص بھی بخیل ہے جو اپنی ذات پر، اپنے عیش و آرام پر، اپنی دلچسپیوں اور تفریحوں پر تو خوب دل کھول کر مال لٹاتا ہے مگر کسی نیک کام کے لئے اس کی جیب سے

Marfat.com

کچھ نہیں نکلتا' یا اگر نکلتا بھی ہے تو یہ دیکھ کر نکلتا ہے کہ اس کے بدلے میں اسے شہرت' نام و نمود' حکام رسی' یا کسی اور قسم کی منفعت حاصل ہوگی' بے نیازی برتنے سے مراد یہ ہے کہ آدمی دُنیا کے مادی فائدوں ہی کو اپنی ساری تگ ودو اور محنت و کوشش کا مقصود بنالے اور خدا سے بالکل مستغنی ہو کر اس بات کی کچھ پروانہ کرے کہ کس کام سے وہ خوش اور کس کام سے وہ ناراض ہوتا ہے۔ رہا بھلائی کو جھٹلانا' تو وہ اپنی تمام تفصیلات میں بھلائی کو سچ ماننے کی ضد ہے۔ اس لئے اس کی تشریح کی حاجت نہیں ہے' کیونکہ بھلائی کی تصدیق کا مطلب ہم واضح کر چکے ہیں۔ (از تفسیر ۴ تفہیم القرآن)]---۱۰۔ ''تو ہم بھی اس کی تنگی و مشکل کے سامان میسر کر دیں گے۔'' O---[اس راستے کو سخت اس لئے کہا گیا ہے کہ اس پر چلنے والا اگرچہ مادی اور دنیوی لذتوں اور ظاہری کامیابیوں کے لالچ میں اس کی طرف جاتا ہے' لیکن اس میں ہر وقت اپنی فطرت سے' اپنے ضمیر سے' خالق کائنات کے بنائے ہوئے قوانین سے' اور اپنے گردو پیش کے معاشرے سے اس کی جنگ برپا رہتی ہے۔ صداقت' دیانت' امانت' شرافت اور عفت و عصمت کی اخلاقی حدوں کو توڑ کر جب وہ ہر طریقے سے اپنی اغراض اور خواہشات کو پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے جب اس کی ذات سے خلق خدا کو بھلائی کے بجائے برائی ہی پہنچتی ہے' اور جب وہ دوسروں کے حقوق اور ان کی عزتوں پر دست درازیاں کرتا ہے' تو اپنی نگاہ میں وہ خود ذلیل و خوار ہوتا ہے اور جس معاشرے میں وہ رہتا ہے اس سے بھی قدم قدم پر لڑ کر اسے آگے بڑھنا پڑتا ہے۔ اگر وہ کمزور ہو تو اس روش کی بدولت اسے طرح طرح کی سزائیں بھگتنی ہوتی ہیں اور اگر وہ مال دار' طاقتور اور بااثر ہو تو چاہے دُنیا اس کے زور کے آگے دب جائے لیکن کسی کے دل میں اس کے لئے خیر خواہی' عزت اور محبت کا کوئی جذبہ نہیں ہوتا' حتیٰ کہ اس کے شریک کار بھی اس کو ایک خبیث آدمی ہی سمجھتے ہیں۔ اور یہ معاملہ صرف افراد ہی تک محدود نہیں ہے۔ دُنیا کی بڑی سے بڑی طاقتور قومیں بھی جب اخلاق کے حدود پھاند کر اپنی طاقت اور دولت کے زعم میں بدکرداری کا رویہ اختیار کرتی ہیں۔ تو ایک طرف باہر کی دُنیا ان کی دشمن ہو جاتی ہے' اور دوسری طرف خود ان کا اپنا معاشرہ جرائم' خودکشی' نشہ بازی' امراض خبیثہ' خاندانی زندگی' کی تباہی' نوجوان نسلوں کی بدراہی' طبقاتی کشمکش اور ظلم و جور کے روز افزوں وبا سے دوچار ہو جاتا ہے' یہاں تک کہ جب وہ بام عروج سے گرتی ہے تو دُنیا کی تاریخ میں اپنے لیے لعنت اور پھٹکار کے سوا کوئی مقام چھوڑ کر نہیں جاتی۔

اور یہ جو فرمایا گیا کہ ایسے شخص کو ہم سخت راستے پر چلنے کی سہولت دیں گے' اس کے معنی یہ ہیں کہ اس سے بھلائی کے راستے پر چلنے کی توفیق سلب کر لی جائے گی' برائی کے دروازے اسکے لئے کھول دیے جائیں گے' اسی کے اسباب اور وسائل اس کے لئے فراہم کر دیے جائیں گے' بدی کرنا اس کے لئے آسان ہوگا اور نیکی کرنے کے خیال سے اس کو یوں محسوس ہوگا جیسے اس کی جان پر بن رہی ہے۔ (از تفسیر ۵ تفہیم القرآن)]---۱۱۔ ''اس کا مال اسے (اوندھا) گرنے کے وقت کچھ کام نہ آئے گا۔'' O لے---[دوسرے الفاظ میں مطلب یہ ہے کہ ایک روز اسے بہرحال مرنا ہے اور وہ سب کچھ دُنیا ہی میں چھوڑ جانا ہے جسے اس نے یہاں اپنے عیش کے لئے فراہم کیا تھا۔ اگر اپنی آخرت کے لئے کچھ کما کر وہ ساتھ نہ لے گیا تو یہ مال اس کے کس کام آئے گا؟ قبر میں تو وہ کوئی کوٹھی' کوئی موٹر' کوئی جائیداد اور کوئی جمع پونجی لے کر نہیں جائے گا۔ (از تفسیر ۶ تفہیم القرآن)]---۱۲۔ ''بیشک راہ دکھا دینا ہمارے ذمہ ہے۔'' O---[یعنی انسان کا خالق ہونے کی حیثیت سے اللہ تعالیٰ نے خود اپنی حکمت' اپنے عدل اور اپنی رحمت کی بنا پر اس بات کا ذمہ لیا ہے کہ اس کو دُنیا میں بے خبر نہ چھوڑے بلکہ اسے یہ بتا دے کہ راہ راست کونسی ہے اور غلط راہیں کونسی' نیکی کیا ہے اور بدی کیا' حلال کیا ہے اور حرام کیا' کونسی روش اختیار کر کے وہ فرمانبردار بندہ بنے گا اور کونسا رویہ اختیار کر کے بندہ نافرمان بن جائے گا۔ یہی بات ہے جسے سورۂ نحل میں یوں بیان فرمایا گیا ہے کہ وعلی اللہ قصد السبیل ومنھا جائر (آیت ۹) ''اور اللہ ہی کے ذمہ ہے سیدھا راستہ بتانا جبکہ راستے ٹیڑھے بھی موجود ہیں'' (از تفسیر ۷ تفہیم القرآن)]

خیر

(سورۃ آل عمران ۳) لے---۲۶۔ ''آپ فرما دیجیے (اے اللہ!) اے تمام جہان کے مالک! تو جسے چاہے بادشاہی دے اور جس سے چاہے سلطنت چھین لے اور تو جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے' تیرے ہی ہاتھ میں سب بھلائیاں ہیں' بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔'' O

(سورۃ ق ۵۰)---۲۴۔ ''ڈال دو جہنم میں ہر کافر سرکش کو۔'' O---۲۵۔ ''جو نیک کام سے روکنے والا حد سے گزر جانے والا اور شک کرنے والا تھا۔'' O---[خیر کا لفظ عربی زبان میں مال کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے اور بھلائی کے لیے بھی۔ پہلے معنی کے لحاظ سے مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے مال میں سے کسی کا حق ادا نہ کرتا تھا' نہ خدا کا نہ بندوں کا۔ دوسرے معنی کے لحاظ سے مطلب یہ ہوگا کہ وہ بھلائی کے راستے سے خود ہی رُک جانے پر اکتفا نہ کرتا تھا بلکہ دوسروں کو بھی اس سے روکتا تھا۔ دنیا میں خیر کے لیے سد راہ بنا ہوا تھا۔ اپنی ساری قوتیں اس کام میں صرف کر رہا تھا کہ نیکی کسی طرح پھیلنے نہ پائے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

درجات

(سورۃ البقرۃ ۲)---۲۲۸۔ ''اور طلاق یافتہ عورتیں روکے رکھیں اپنے آپ کو تین حیض تک اور نہیں جائز ہے ان کے لئے یہ کہ چھپائیں وہ اس کو جو کچھ پیدا

Marfat.com

کیا ہے اللہ تعالیٰ نے ان کے رحم میں اگر وہ ایمان رکھتی ہیں اللہ پر اور آخرت کے دن پر اور ان کے خاوند زیادہ حقدار ہیں انہیں لوٹا لینے کے (اپنی زوجیت میں) اس (مدت) میں اگر وہ چاہیں صلح کرنا اور عورتوں کے بھی حقوق ہیں ویسے ہی جیسے ان پر ہیں (مردوں کے) دستور کے مطابق البتہ مردوں کو عورتوں پر ایک درجہ حاصل ہے اور اللہ تعالیٰ غالب ہے بڑی حکمت والا۔" O

(**سورۃ النساء ۴**)---۳۲۔ "اور اس چیز کی آرزو نہ کرو جس کے باعث اللہ تعالیٰ نے تم میں سے بعض کو بعض پر بزرگی دی ہے۔ مردوں کے لئے ہے حصہ اس میں جو کمایا انہوں نے اور عورتوں کے لئے ہے حصہ اس میں جو کمایا انہوں نے اور مانگو اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل۔ بیشک اللہ تعالیٰ ہے ہر چیز کے بارے میں سب کچھ جاننے والا۔" O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون عورت)

(**سورۃ الانعام ۶**)---۱۳۲۔ "اور ہر ایک کے لئے اس کے عملوں کے مطابق درجے ہیں۔ اور تیرا رب لوگوں کے اعمال سے بے خبر نہیں۔" O ---۱۶۵۔ "اور اسی نے تمہیں زمین کا فرمانروا بنایا ہے۔ اور ایک دوسرے پر تمہارے درجے بلند کیے ہیں تا کہ جو کچھ اس نے تمہیں دیا ہے اس میں تمہیں آزمائے۔ بیشک تیرا رب جلد سزا دینے والا ہے۔ اور بیشک وہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔" O

(**سورۃ الانفال ۸**)---۲۔ "مومن صرف وہ لوگ ہیں جن کے دل جب اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے ڈر جاتے ہیں اور جب انہیں اس کی آیتیں سنائی جاتی ہیں تو وہ ان کا ایمان بڑھا دیتی ہیں اور وہ اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔" O---۳۔ "وہ جو نماز قائم کرتے ہیں اور اس میں سے جو ہم نے انہیں دیا ہے خرچ کرتے ہیں۔ (۴) وہی سچے مومن ہیں ان کے رب کے پاس ان کے (بڑے) درجے ہیں اور بخشش اور عزت کی روزی۔" O

(**سورۃ التوبہ ۹**)---۲۰۔ "جو لوگ ایمان لائے ہیں اور جنہوں نے ہجرت کی ہے اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت ہی بڑے درجے والے ہیں اور وہی مراد پانے والے ہیں۔" O

(**سورۃ ھود ۱۱**)---۳۔ "اور یہ کہ اپنے رب سے بخشش مانگو۔ پھر اس کی طرف رجوع کرو۔ وہ تمہیں ایک مقررہ مدت تک عمدہ ساز و سامان دے گا۔ اور ہر زیادہ کرنے والے کو اپنی طرف سے زیادہ دے گا۔" O

(**سورۃ یوسف ۱۲**)---۷۶۔ "پس یوسفؑ نے ان کے سامان کی تلاش شروع کی اپنے بھائی کے سامان کی تلاشی سے پہلے۔ پھر اس پیمانہ کو اپنے بھائی کے سامان (زنبیل) سے نکالا۔ ہم نے یوسفؑ کے لئے اسی طرح یہ تدبیر کی۔ اس بادشاہ کے قانون کی رو سے یہ اپنے بھائی کو نہ لے سکتا تھا۔ مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ کو منظور ہو۔ ہم جس کے چاہیں درجے بلند کر دیں۔ ہر ذی علم پر فوقیت رکھنے والا دوسرا ذی علم موجود ہے۔" O---۱۰۹۔ "آپ سے پہلے ہم نے بستی والوں میں جتنے رسول بھیجے ہیں سب مرد ہی تھے۔ جن کی طرف ہم نے وحی نازل فرماتے گئے۔ کیا زمین میں چل پھر کر انہوں نے دیکھا نہیں کہ ان سے پہلے کے لوگوں کا کیسا انجام ہوا۔ یقیناً آخرت کا گھر پرہیزگاروں کے لئے ہے ہی بہتر ہے۔ کیا پھر بھی تم نہیں سمجھتے۔" O

(**سورۃ بنی اسرائیل ۱۷**)---۲۱۔ "دیکھ لے کہ ان میں ایک کو ایک پر ہم نے کس طرح فضیلت دے رکھی ہے اور آخرت تو درجوں میں اور بھی بڑھ کر ہے اور فضیلت کے اعتبار سے بھی بہت بڑی ہے۔" O---[یعنی دُنیا ہی میں یہ فرق نمایاں نظر آتا ہے کہ آخرت کے طلبگار دُنیا پرست لوگوں پر فضیلت رکھتے ہیں۔ یہ فضیلت اس اعتبار سے نہیں ہے کہ ان کے کھانے اور لباس اور مکان اور سواریاں اور تمدن و تہذیب کے ٹھاٹھ ان سے کچھ بڑھ کر ہیں۔ بلکہ اس اعتبار سے ہے کہ یہ جو کچھ بھی پاتے ہیں صداقت، دیانت اور امانت کے ساتھ پاتے ہیں اور وہ جو کچھ پا رہے ہیں ظلم سے، بے ایمانیوں سے اور طرح طرح کی حرام خوریوں سے پا رہے ہیں۔ پھر ان کو جو کچھ ملتا ہے وہ اعتدال کے ساتھ خرچ ہوتا ہے، اس میں سے حق داروں کے حقوق ادا ہوتے ہیں، اس میں سے سائل اور محروم کا حصہ بھی نکلتا ہے اور اس میں سے خدا کی خوشنودی کے لیے دوسرے نیک کاموں پر بھی مال صرف کیا جاتا ہے۔ اس کے برعکس دُنیا پرستوں کو جو کچھ ملتا ہے وہ بیشتر عیاشیوں اور حرام کاریوں اور طرح طرح کے فساد انگیز اور فتنہ خیز کاموں میں پانی کی طرح بہایا جاتا ہے۔ اسی طرح تمام حیثیتوں سے آخرت کے طلب گار کی زندگی دُنیا پرست کی زندگی سے برتر ہوتی ہے۔ (از ترجمۂ قرآن حواشی مولانا مودودیؒ)]---۵۵۔ "آسمانوں و زمین میں جو بھی ہے آپ کا رب سب کو بخوبی جانتا ہے۔ ہم نے بعض پیغمبروں کو بعض پر بہتری اور برتری دی ہے اور داؤدؑ کو زبور ہم نے عطا فرمائی ہے۔" O

(**سورۃ الزخرف ۴۳**)---۳۲۔ "کیا آپ کے رب کی رحمت کو یہ تقسیم کرتے ہیں؟ ہم نے ہی ان کی زندگانی دنیا کی روزی ان میں تقسیم کی ہے اور ایک کو دوسرے سے بلند کیا ہے تا کہ ایک دوسرے کو ماتحت کر لے جسے یہ لوگ سمیٹتے پھرتے ہیں اس سے آپ کے رب کی رحمت بہت ہی بہتر ہے۔" O (تفسیر کیلئے باب ۶، مضمون: زندگی)

(**سورۃ المجادلۃ ۵۸**)---۱۱۔ "اے مسلمانو! جب تم سے کہا جائے کہ مجلسوں میں ذرا کشادگی پیدا کرو تو تم جگہ کشادہ کرو اللہ تعالیٰ تمہیں کشادگی دے گا اور جب کہا جائے کہ اٹھ کھڑے ہو جاؤ تو تم اٹھ کھڑے ہو جاؤ اللہ تعالیٰ تم میں سے ان لوگوں کے جو ایمان لائے ہیں اور جو علم دیے گئے ہیں درجے بلند کر دے گا اور

Marfat.com

اللہ تعالیٰ (ہر اس کام سے) جو تم کر رہے ہو (خوب) خبردار ہے۔'' O ---[اللہ تعالیٰ کے نزدیک بلندی مراتب اور رفع درجات کا ذریعہ ایمان اور علم ہے۔ ایک ایماندار شخص نادار اور مفلس ہی کیوں نہ ہو کافر رئیسوں سے اس کا درجہ اللہ تعالیٰ کی جناب میں بہت بلند ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا جو شخص علم حاصل کر رہا ہوتا کہ وہ اس علم سے اسلام کو زندہ کرے اس اثنا میں اسے موت آجائے تو اس کے درمیان اور انبیاء کے درمیان صرف ایک درجہ کا فرق ہوگا۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

دُشمن

(سورۃ الممتحنہ ۶۰) ---ا۔ ''اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! میرے اور (خود) اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ تم تو دوستی میں ان کی طرف پیغام بھیجتے ہو اور وہ اس حق کے ساتھ جو تمہارے پاس آچکا ہے کفر کرتے ہیں، پیغمبر کو اور خود تمہیں بھی محض اس وجہ سے جلاوطن کرتے ہیں کہ تم اپنے رب پر ایمان رکھتے ہو، اگر تم میری راہ میں جہاد کیلئے اور میری رضامندی کی طلب میں نکلتے ہو (تو ان سے دوستیاں نہ کرو)، تم ان کے پاس محبت کا پیغام پوشیدہ پوشیدہ بھیجتے ہو اور مجھے خوب معلوم ہے جو تم نے چھپایا اور وہ بھی جو تم نے ظاہر کیا، تم میں سے جو بھی اس کام کو کرے گا وہ یقیناً راہِ راست سے بہت جائے گا۔'' O ---۲۔ ''اگر وہ تم پر کہیں قابو پالیں تو وہ تمہارے (کھلے) دشمن ہو جائیں اور برائی کے ساتھ تم پر دست درازی اور زبان درازی کرنے لگیں اور (دل سے) چاہنے لگیں کہ تم بھی کفر کرنے لگ جاؤ۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: کفار سے دوستی) ---۷۔ ''کیا عجب ہے کہ عنقریب ہی اللہ تعالیٰ تم میں سے اور تمہارے دشمنوں میں محبت پیدا کر دے۔ اللہ کو سب قدرتیں ہیں اور اللہ (بڑا) غفور و رحیم ہے۔'' O [یعنی ان کو مسلمان کر کے تمہارا بھائی اور ساتھی بنا دے، جس سے تمہارے مابین عداوت، دوستی اور محبت میں تبدیل ہو جائے گی، چنانچہ ایسا ہی ہوا، فتح مکہ کے بعد لوگ فوج در فوج مسلمان ہونا شروع ہو گئے اور ان کے مسلمان ہوتے ہی نفرتیں محبت میں تبدیل ہو گئیں جو مسلمانوں کے خون کے پیاسے تھے، وہ دست و بازو بن گئے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(سورۃ المنافقون ۶۳) ---ا۔ ''آپ کے پاس جب منافق آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم اس بات کے گواہ ہیں کہ بیشک آپ اللہ کے رسول ہیں، اور اللہ جانتا ہے کہ یقیناً آپ اس کے رسول ہیں۔ اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ منافق قطعاً جھوٹے ہیں۔'' O ---۲۔ ''انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے پس اللہ کی راہ سے رک گئے بیشک بُرا ہے وہ کام جو یہ کر رہے ہیں۔'' O ---۳۔ ''یہ اس سبب سے ہے کہ یہ ایمان لا کر پھر کافر ہو گئے پس ان کے دلوں پر مہر کر دی گئی۔ اب یہ نہیں سمجھتے۔'' O ---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱، مضمون منافق] ---۴۔ ''جب آپ انہیں دیکھ لیں تو ان کے جسم آپ کو خوشنما معلوم ہوں، یہ جب باتیں کرنے لگیں تو آپ ان کی باتوں پر (اپنا) کان لگائیں، گویا کہ یہ لکڑیاں ہیں دیوار کے سہارے سے لگائی ہوئیں، ہر (سخت) آواز کو اپنے خلاف سمجھتے ہیں۔ یہی حقیقی دشمن ہیں ان سے بچو اللہ انہیں غارت کرے کہاں سے پھرے جاتے ہیں۔'' O ---[اللہ تعالیٰ اپنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مطلع فرماتے ہیں کہ یہ منافق اسلام کے اور آپ کے حقیقی دشمن ہیں۔ ان سے محتاط رہیے۔ گویا دشمن سے محتاط اور ہوشیار رہنا قرآن کریم کی تعلیم ہے۔ ایسی سادگی اور بھولے پن کی اسلام اجازت نہیں دیتا کہ اپنے آپ کو مسلمان کہلانے والا دشمن کے دامِ فریب میں پھنستا رہے۔'' O

دُعائے مغفرت

(سورۃ الممتحنہ ۶۰) ---۱۲۔ ''اے پیغمبر! جب مسلمان عورتیں آپ سے ان باتوں پر بیعت کرنے آئیں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گی۔ چوری نہ کریں گی، زنا کاری نہ کریں گی، اپنی اولاد کو نہ مار ڈالیں گی اور کوئی ایسا بہتان نہ باندھیں گی جو خود اپنے ہاتھوں پیروں کے سامنے گھڑ لیں اور کسی نیک کام میں تیری بے حکمی نہ کریں گی تو آپ ان سے بیعت کر لیا کریں، اور ان کے لیے اللہ سے مغفرت طلب کریں بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور معاف کرنے والا ہے۔'' O [اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کو حکم دیتے ہیں کہ جو عورتیں ان شرائط کو قبول کر لیں اور ان باتوں کی پابندی پر آمادہ ہو جائیں تو آپ ان کو بیعت فرمالیں اور انہیں بیعت فرمانے کے بعد ان کیلئے مغفرت کی دُعا مانگیں۔ بیشک اللہ تعالیٰ غفور الرحیم ہے جب آپ کے ہاتھ اٹھیں گے تو انہیں خالی نہیں لوٹایا جائے گا بلکہ اللہ تعالیٰ آپ کی دُعا کی برکت سے ان کے عمر بھر کے گناہوں کو جن میں شرک و کفر سرِ فہرست ہیں بخش دے گا اور ان کیلئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے گا۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

دلوں پر مہر، قفل دلوں پر

(سورۃ البقرۃ ۲) ---۷۔ ''مہر لگا دی ہے اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر اور ان کی آنکھوں پر (پڑ گیا ہے) پردہ اور ان کے لئے ہے

Marfat.com

عذاب عظیم۔'' O---۱۰۔''ان کے دلوں میں ہے ایک بیماری لہٰذا اور بڑھا دیا ان کا اللہ تعالیٰ نے مرض اور ان کے لئے ہے دردناک عذاب بسبب اس جھوٹ کے جو وہ بولتے ہیں۔'' O

(**سورۃ التوبہ ۹**)---۸۷۔''وہ پیچھے رہ جانے والی عورتوں کے ساتھ خوش ہوئے ہیں کیونکہ ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی ہے۔ سو وہ سوچتے سمجھتے نہیں۔'' O ---۹۳۔''وہ پیچھے رہ جانے والی عورتوں کے ساتھ خوش ہوئے ہیں کیونکہ ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے سو انہیں علم نہیں۔'' O---۱۱۷۔''اب اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ اور ان مہاجرین وانصار پر جنہوں نے مشکل گھڑی میں اس کی تابعداری کی توجہ کی ہے۔ اس کے باوجود کہ ان کے ایک گروہ کے دل ٹیڑھے ہو جانے کو تھے۔ پھر اس نے ان پر توجہ کی ہے کہ وہ ان پر مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔'' O---[یعنی بعض مخلص صحابہ بھی اس سخت وقت (غزوہ تبوک) میں جنگ پر جانے سے کسی نہ کسی حد تک جی چرانے لگے تھے۔ چونکہ ان کے دلوں میں ایمان تھا اور وہ سچے دل سے دین حق کے ساتھ محبت رکھتے تھے اس لیے آخر کار اپنی اس کمزوری پر بفضل تعالیٰ غالب آ گئے]---۱۲۵۔''مگر وہ جنکے دلوں میں بیماری ہے ان کی اس نے پلیدی پر پلیدی بڑھائی ہے اور وہ کافر ہی مر گئے ہیں۔'' O ---۱۲۷۔''اور جب کوئی سورت نازل ہوتی ہے تو وہ ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہیں۔ کیا تمہیں کوئی دیکھ رہا ہے؟ پھر وہ چل دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو پھیر دیا۔ کیونکہ وہ ایسے لوگ ہیں جو سوجھ بوجھ نہیں رکھتے۔'' O

(**سورۃ یونس ۱۰**)---۷۴۔''پھر اس (نوحؑ) کے بعد ہم نے اور رسولوں کو ان کی قوم کی طرف بھیجا اور وہ ان کے پاس واضح نشان لے کر آئے۔ مگر جس بات کو وہ پہلے جھٹلا چکے تھے اسے ماننے والے ہی نہ تھے۔ حد سے گزرنے والوں کے دلوں پر ہم اسی طرح مہر لگا دیتے ہیں۔'' O

(**سورۃ الکہف ۱۸**)---۲۸۔''اور اپنے آپ کو انہیں کے ساتھ رکھا کر جو اپنے پروردگار کو صبح شام پکارتے ہیں اور اسی کے چہرے کے ارادے رکھتے ہیں (رضامندی چاہتے ہیں) خبردار! تیری نگاہیں ان سے نہ ہٹنے پائیں کہ دنیوی زندگی کے ٹھاٹھ کے ارادے میں لگ جا۔ دیکھ اس کا کہنا نہ ماننا جس کے دل کو ہم نے اپنے ذکر سے غافل کر دیا ہے اور جو اپنی خواہش کے پیچھے پڑا ہوا ہے اور جس کا کام حد سے گزر چکا ہے۔'' O

(**سورۃ الروم ۳۰**)---۵۹۔''اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے دلوں پر جو سمجھ نہیں رکھتے یوں ہی مہر کر دیتا ہے۔'' O

(**سورۃ محمد ۴۷**)---۱۶۔''اور ان میں بعض (ایسے بھی ہیں کہ) تیری طرف کان لگاتے ہیں' یہاں تک کہ جب تیرے پاس سے جاتے ہیں تو اہل علم سے (بوجہ کند ذہنی ولاپرواہی کے) پوچھتے ہیں کہ اس نے ابھی کیا کہا تھا؟ یہی لوگ ہیں جن کے دلوں پر اللہ تعالیٰ نے مہر کر دی ہے اور وہ اپنی خواہشوں کی پیروی کرتے ہیں۔'' O

(**سورۃ المنافقون ۶۳**)---۱۔''آپکے پاس جب منافق آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم اس بات کے گواہ ہیں کہ بیشک آپ اللہ کے رسول ہیں' اور اللہ جانتا ہے کہ یقیناً آپ اس کے رسول ہیں۔ اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ منافق قطعاً جھوٹے ہیں۔'' O---۲۔''انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے پس اللہ کی راہ سے رک گئے بیشک بُرا ہے وہ کام جو یہ کر رہے ہیں۔'' O---۳۔''یہ اس سبب سے ہے کہ یہ ایمان لا کر پھر کافر ہو گئے پس ان کے دلوں پر مہر کر دی گئی۔ اب یہ نہیں سمجھتے۔'' O---[اس منافقت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مُہر لگا دی اور ان سے حق پذیری کی استعداد چھین لی اور ان کے دل کی وہ آنکھ ہی اندھی کر دی جو نورِ حق کو دیکھ سکتی ہے اور دیکھ کر پہچان سکتی ہے۔ بے شک دیدۂ حق شناس اللہ تعالیٰ کی گراں بہا نعمت ہے اور اس کی یہ سنت ہے کہ جو لوگ اس کی نعمتوں کی قدر نہیں کرتے اور ناشکری کرتے ہیں ان سے وہ نعمتیں واپس لے لی جاتی ہیں۔ آیت کا مقصد یہ نہیں کہ ان کے دلوں پر پہلے ہی مہر لگا دی گئی تھی اس لیے وہ حق کو قبول نہ کر سکے اور کفر سے چمٹے رہے، بلکہ مدعا یہ ہے کہ انہیں حق قبول کرنے کی صلاحیت بخشی گئی تھی، لیکن جب وہ جان بُوجھ کر حق سے رُوگردانی کرتے رہے تو انہیں اس صلاحیت سے محروم کر دیا گیا۔ (از تفسیر نمبر ۴ ضیاء القرآن)]

دلوں کی ٹیڑھ یا مرض

(**سورۃ الصف ۶۱**)---۵۔''اور (یاد کرو) جبکہ موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم کے لوگو! تم مجھے کیوں ستا رہے ہو حالانکہ تمہیں (بخوبی) اندازہ ہے کہ میں تمہاری جانب اللہ کا رسول ہوں پس جب وہ لوگ ٹیڑھے ہی رہے تو اللہ نے انکے دلوں کو (اور) ٹیڑھا کر دیا، اور اللہ تعالیٰ نافرمان قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔'' O---[یعنی اللہ تعالیٰ کا یہ طریقہ نہیں ہے کہ جو لوگ خود ٹیڑھی راہ چلنا چاہتے ہوں انہیں وہ خواہ مخواہ سیدھی راہ پر چلائے اور جو لوگ اس کی نافرمانی پر تلے ہوئے ہوں ان کو زبردستی ہدایت سے سرفراز فرمائے۔ اس سے یہ بات خود بخود واضح ہو گئی کہ کسی شخص یا قوم کی گمراہی کا آغاز اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہوتا بلکہ خود اس شخص یا قوم کی طرف سے ہوتا ہے۔ البتہ اللہ کا قانون یہ ہے کہ جو گمراہی پسند کرے وہ اس کیلئے راست روی کے نہیں بلکہ گمراہی کے اسباب ہی

Marfat.com

فراہم کرتا ہے تا کہ جن جن راہوں میں وہ بھٹکنا چاہے بھٹکتا چلا جائے۔ اللہ نے تو انسان کو انتخاب کی آزادی (Freedom of Choice) عطا فرمادی اس کے بعد یہ فیصلہ کرنا ہر انسان کا اور انسانوں کے گروہ کا اپنا کام ہے کہ وہ اپنے رب کی اطاعت کرنا چاہتا ہے یا نہیں اور راہ راست کو پسند کرتا ہے یا ٹیڑھے راستوں میں سے کسی پر جانا چاہتا ہے۔ اس انتخاب میں کوئی جبر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(سورۃ المدثر ۷۴) --- ۳۱۔ "ہم نے دوزخ کے داروغے صرف فرشتے رکھے ہیں۔ اور ہم نے ان کی تعداد صرف کافروں کی آزمائش کے لیے مقرر کی ہے تا کہ اہل کتاب یقین کرلیں اور ایمان داروں ایمان میں بڑھ جائیں اور اہل کتاب اور مسلمان شک نہ کریں اور جن کے دلوں میں بیماری ہے وہ اور کافر کہیں کہ اس بیان سے اللہ تعالیٰ کی کیا مراد ہے؟ اسی طرح اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔ تیرے رب کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا یہ تو کل بنی آدم کے لیے سراسر پند و نصیحت ہے۔" O --- [سورۂ مدثر کے اس حصے کا تاریخی پس منظر ہمیں معتبر روایات سے معلوم ہے' یہ ابتدائی مکی دور کے ایک خاص واقعہ کے بارے میں نازل ہوا ہے اس کا پورا سلسلہ کلام اس واقعہ کے ساتھ صریح مناسبت رکھتا ہے ان مضمون میں آخر کونسا موقع تھا کہ اس ایک فقرے کو اگر وہ کئی سال بعد مدینہ میں نازل ہوا تھا اس جگہ لا کر چسپاں کر دیا جاتا؟ اب رہا یہ سوال کہ یہاں دل کی بیماری سے مراد کیا ہے' تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس سے مراد شک کی بیماری ہے مکہ ہی میں نہیں' دُنیا بھر میں پہلے بھی اور آج بھی کم لوگ ایسے تھے اور ہیں جو قطعیت کے ساتھ خدا' آخرت' وحی' رسالت' جنت' دوزخ وغیرہ کا انکار کرتے ہوں۔ اکثریت ہر زمانے میں انہی لوگوں کی رہی ہے جو اس شک میں مبتلا رہے ہیں کہ معلوم نہیں خدا ہے یا نہیں' آخرت ہو گی یا نہیں' فرشتوں اور جنت اور دوزخ کا واقعی کوئی وجود ہے یا محض افسانے ہیں' اور رسول واقعی رسول تھے اور ان پر وحی آتی تھی یا نہیں۔ یہی شک اکثر لوگوں کو کفر کے مقام پر کھینچ لے گیا ہے' ورنہ ایسے بے وقوف دُنیا میں کبھی زیادہ نہیں رہے جنہوں نے بالکل قطعی طور پر ان حقائق کا انکار کر دیا ہو' کیونکہ جس آدمی میں ذرہ برابر بھی عقل کا مادہ موجود ہے وہ یہ جانتا ہے کہ ان امور کے صحیح ہونے کا امکان بالکل رد کر دینے اور انہیں قطعاً خارج از امکان قرار دے دینے کے لئے ہرگز کوئی بنیاد موجود نہیں۔ (از تفسیر ۲۲ تفہیم القرآن)]

دُودھ پلائی

(سورۃ الطلاق ۶۵) --- ۶۔ "تم اپنی طاقت کے مطابق جہاں تم رہتے ہو وہاں ان (طلاق والی) عورتوں کو رکھو اور انہیں تنگ کرنے کے لیے تکلیف نہ پہنچاؤ اور اگر وہ حمل سے ہوں تو جب تک بچہ پیدا ہو لے انہیں خرچ دیتے رہا کرو پھر اگر تمہارے کہنے سے وہی دودھ پلائیں تو تم انہیں ان کی اجرت دے دو اور باہم مناسب طور پر مشورہ کر لیا کرو اور اگر تم آپس میں کشمکش کرو تو اس کے کہنے سے کوئی اور دودھ پلائے گی۔" O --- [یعنی طلاق دینے کے بعد اگر وہ تمہارے بچے کو دودھ پلائے' تو اس کی اجرت تمہارے ذمے ہے۔ (از تفسیر نمبر ۲ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] --- [یعنی آپس میں اجرت وغیرہ کا معاملہ طے نہ ہو سکے تو کسی دوسری انا کے ساتھ معاملہ کر لے جو بچے کو دودھ پلائے۔ (از تفسیر نمبر ۴ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] --- ۷۔ "کشادگی والے کو اپنی کشادگی سے خرچ کرنا چاہیے اور جس پر اس کے رزق کی تنگی کی گئی ہو اسے چاہیے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اسے دے رکھا ہے اسی میں سے (اپنی حسب حیثیت) دے' کسی شخص کو اللہ تکلیف نہیں دیتا مگر اتنی ہی جتنی طاقت اسے دے رکھی ہے اللہ تنگی کے بعد آسانی و فراغت بھی کر دے گا۔" O --- [یعنی دودھ پلانے والی عورتوں کو اجرت اپنی طاقت کے مطابق دی جائے اگر اللہ نے مال و دولت میں فراخی عطا فرمائی ہے تو اسی فراخی کے ساتھ مرضعہ کی خدمت ضروری ہے۔ (از تفسیر نمبر ۵ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] --- [اس لیے وہ غریب اور کمزور کو یہ حکم نہیں دیتا کہ وہ دودھ پلانے والی کو زیادہ اجرت ہی دے' مطلب ان ہدایا کا یہ ہے کہ بچے کی ماں اور بچے کا باپ دونوں ایسا مناسب رویہ اختیار کریں کہ ایک دوسرے کو تکلیف نہ پہنچے اور بچے کو دودھ پلانے کا مسئلہ سنگین نہ ہو۔ (از تفسیر نمبر ۷ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

دُنیا کی کھیتی

(سورۃ البقرۃ ۲) --- ۲۰۰۔ "پھر جب ادا کر چکو تم مناسک اپنے حج کے تو ذکر کرو اللہ کا جیسے ذکر کیا کرتے تھے تم اپنے آباؤ اجداد کا بلکہ اس سے بڑھ کر۔ سو کچھ لوگ تو ایسے ہیں جو کہتے ہیں اے ہمارے رب! ادے دے ہمیں دنیا ہی میں (سب کچھ) اور نہیں ایسے شخص کے لیے آخرت میں کوئی حصہ۔" O

(سورۃ بنی اسرائیل ۱۷) --- ۱۸۔ "جس کا ارادہ صرف اس جلدی والی دنیا (فوری فائدہ) کا ہی ہو اسے ہم یہاں جس قدر جس کے لیے چاہیں سردست دیتے ہیں بالآخر اس کے لیے ہم جہنم مقرر کر دیتے ہیں جہاں وہ بُرے حالوں دھتکارا ہوا داخل ہو گا۔" O --- [یعنی دنیا کے ہر طالب کو دنیا نہیں ملتی صرف اسی

Marfat.com

کوملتی ہے جس کو ہم چاہیں‘ پھر اس کو بھی اتنی دنیا نہیں ملتی جتنی وہ چاہتا ہے بلکہ اتنی ہی ملتی ہے جتنی ہم اس کے لیے فیصلہ کریں۔ لیکن اس دنیا طلبی کا نتیجہ جہنم کا دائمی عذاب اور اس کی رسوائی ہے۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الشوریٰ ۴۲)---۲۰۔''جس کا ارادہ آخرت کی کھیتی کا ہو ہم اسے اس کی کھیتی میں ترقی دیں گے اور جو دنیا کی کھیتی کی طلب رکھتا ہو ہم اسے اس میں سے ہی کچھ دے دیں گے‘ ایسے شخص کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔''O---[مطلب یہ ہے کہ دنیا تو اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اتنی ضرور دیتا ہے جتنی اس نے لکھ دی ہے‘ کیوں کہ وہ سب کی روزی کا ذمہ لئے ہوئے ہے‘ طالب دنیا کو بھی اور طالب آخرت کو بھی۔ تاہم جو طالب آخرت ہو گا یعنی آخرت کے لیے کسب و محنت کرے گا تو قیامت والے دن اللہ تعالیٰ اسے اجر و ثواب عطا فرمائے گا‘ جب کہ طالب دنیا کے لیے آخرت میں سوائے جہنم کے عذاب کے کچھ نہیں ہو گا۔ اب یہ انسان کو خود سوچ لینا چاہیے کہ اس کا فائدہ طالب دنیا بننے میں ہے یا طالب آخرت بننے میں۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

دمادم مست قلندر

(سورۃ الشمس ۹۱)---۱۱۔''(قوم) ثمود نے اپنی سرکشی کے باعث جھٹلایا۔''O---۱۲۔''جب ان میں کا بڑا بدبخت اٹھ کھڑا ہوا۔''O[انسانی تاریخ سے ایک مثال پیش کر کے یہ سمجھایا جا رہا ہے کہ جنہوں نے اپنے نفسوں کو گناہوں کی مٹی کے نیچے دبا دیا وہ غائب و خاسر ہوئے۔ قوم ثمود کے حالات سے اہل عرب بے خبر نہ تھے۔ عذاب الٰہی کی جس چکی میں ثمود کو پیس دیا گیا تھا اس کی تفصیلات سے بخوبی آگاہ تھے۔ تجارتی سفروں بار ہا ان کا گزر ان ویران کھنڈروں سے ہوا کرتا جہاں کبھی قوم ثمود بڑے کروفر سے آباد تھی۔ اہل مکہ کو ان کی غلط روش سے باز رکھنے کیلئے ان کی توجہ ثمود کی طرف مبذول کرائی جا رہی ہے۔ انہوں نے بھی اپنے نبی کو جھٹلایا تھا۔ وہ اونٹنی جو ان کی فرمائش کے مطابق حضرت صالحؑ نے بطور معجزہ پیش کی تھی اور ان کو اچھی طرح متنبہ کیا تھا کہ خبردار! اس اونٹنی کو ہرگز اذیت نہ پہنچانا۔ ایک دن کنویں سے سارا قبیلہ پانی پی پئے اور دوسرا دن اونٹنی کیلئے مخصوص ہو۔ اس میں ردوبدل کی کوشش ہرگز نہ کرنا۔ ورنہ خدا کا عذاب تمہیں تہس نہس کر کے رکھ دے گا۔ لیکن غرور و نخوت کی جو شراب انہوں نے پی رکھی تھی اس نے انہیں سرکش و نافرمان بنا دیا تھا۔ اسی سرکشی کے باعث انہوں نے اپنے نبی کی ہدایات کی ذرا پرواہ نہ کی، بلکہ ان کو جھٹلانا شروع کر دیا اور اس ناقہ کی کونچیں کاٹ دیں اور اسے ہلاک کر دیا۔ جس شخص نے یہ سارا ظلم ڈھایا اس کا نام قدار بن سالف تھا جو سارے ثمودیوں میں پرلے درجے کا شریر، مفسدہ پرداز اور خبیث النفس تھا۔ لیکن اسے ساری قوم کی تائید حاصل تھی اس لیے ساری قوم کو عذاب ملا۔ ☆ضحاک سے مروی ہے کہ ایک دن حضور ﷺ نے حضرت علی المرتضیٰ سے پوچھا اے علی! کیا تم جانتے ہو کہ پہلے لوگوں میں سب سے زیادہ بدبخت کون تھا؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتا ہے۔ آپ نے کہا، اونٹنی کی کونچیں کاٹنے والا۔ پھر دریافت کیا کہ بعد میں آنے والوں میں سے سب سے زیادہ بدبخت کون ہے؟ حضرت علی نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تیرا قاتل سب سے زیادہ بدبخت ہے۔''(تفسیر از ضیاء القرآن)]---۱۳۔''انہیں اللہ کے رسول نے فرما دیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی اونٹنی اور اس کے پینے کی باری کی (حفاظت کرو)۔''O---۱۴۔''ان لوگوں نے اپنے پیغمبر کو جھوٹا سمجھ کر اس اونٹنی کی کوچیں کاٹ دیں‘ پس ان کے رب نے ان کے گناہوں کے باعث ان پر ہلاکت ڈالی اور پھر ہلاکت کو عام کر دیا اور اس بستی کو برابر کر دیا۔''O[دَمْدَمَ عَلَيْهِمْ، انکو ہلاک کر دیا اور ان پر سخت عذاب نازل کیا۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن)]---۱۵۔''وہ نہیں ڈرتا اس کے تباہ کن انجام سے۔''O

غور و فکر: قوم ثمود کیلئے اونٹنی کی پانی پینے کی باری ان کیلئے حدود تھی جس کو انہوں نے بڑی بے دردی سے ہلاک کر دیا اور اس طرح حدود اللہ کو توڑا۔ جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے انہیں دمدم علیھم کر دیا یعنی ان کو ہلاک کر دیا اور ان پر سخت عذاب نازل کر دیا۔ کیا ہم اللہ تعالیٰ کی حدود کو نہیں توڑ رہے؟ اور فخر سے دمادم مست قلندر کے نعرے لگا رہے ہیں۔ کیا ہمارے اردگرد مصیبتوں کے پہاڑ نہیں ٹوٹ رہے۔ یہ ہوش ربا مہنگائیاں، یہ قتل و غارت، یہ دنگے فساد یہ بے انصافیاں آخر اس کا ذمہ دار کون ہے۔ کہاں ہیں اہل اقتدار کیا ان کا کام صرف کرسیوں سے کھیلنا ہے؟ کیا انہیں اس کا احساس نہیں کہ انہیں ایک دن ایک بڑی عدالت میں پیش ہونا ہے۔ وہاں ان کا احتساب ہونا ہے جہاں کوئی سفارش نہیں۔ ڈرو اس دن سے اور آج ہی سے اپنی ذمہ داریوں کو ایمان داری سے پورا کرو تا کہ فلاح پاؤ۔

دُودھ

(سورۃ النحل ۱۶)---۶۶۔''تمہارے لیے تو چوپایوں میں بھی بڑی عبرت ہے کہ ہم تمہیں اس کے پیٹ میں جو کچھ ہے اسی میں سے گوبر اور لہو کے درمیان سے خالص دودھ پلاتے ہیں جو پینے والوں کے لیے سہتا پچتا ہے۔''O---[یہ چوپائے جو کچھ کھاتے ہیں، معدے میں جاتا ہے، اسی خوراک سے دودھ

Marfat.com

خون، گوبر اور پیشاب بنتا ہے۔ خون، رگوں میں اور دودھ تھنوں میں اسی طرح گوبر اور پیشاب اپنے اپنے مخرج میں منتقل ہو جاتا ہے اور دودھ میں نہ خون کی رنگت شامل ہوتی ہے نہ گوبر پیشاب کی بدبو۔ سفید اور شفاف دودھ باہر آتا ہے جو نہایت آسانی سے حلق سے نیچے اتر جاتا ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---[جس میں کوئی شائبہ کسی چیز کی آمیزش کا نہیں باوجودیکہ حیوان کے جسم میں غذا کا ایک ہی مقام ہے جہاں چارا گھاس بھوسہ وغیرہ پہنچتا ہے اور دودھ خون گوبر سب اسی غذا سے پیدا ہوتے ہیں ان میں سے ایک دوسرے سے ملنے نہیں پاتا۔ دودھ میں نہ خون کی رنگت کا شائبہ ہوتا ہے نہ گوبر کی بو کا نہایت صاف لطیف برآمد ہوتا ہے۔ اس سے حکمت الٰہیہ کی عجیب کاری ظاہر ہے۔ بعث یعنی مردوں کا زندہ کیا جانا۔ کفار اس کے منکر تھے اور انہیں اس میں دو شبہے درپیش تھے۔ ایک تو یہ کہ جو چیز فاسد ہوگئی اور اس کی حیات جاتی رہی اس میں دوبارہ پھر زندگی کس طرح لوٹے گی۔ اس شبہہ کا ازالہ کے لیے فرمایا گیا کہ تم دیکھتے رہتے ہو کہ ہم مردہ زمین کو خشک ہونے کے بعد آسمان سے پانی برسا کر حیات عطا فرمادیا کرتے ہیں تو قدرت کا یہ فیض دیکھنے کے بعد کسی مخلوق کا مرنے کے بعد زندہ ہونا ایسے قادر مطلق کی قدرت سے بعید نہیں۔ دوسرا شبہہ کفار کا یہ تھا کہ جب آدمی مر گیا اور اسکے جسم کے اجزا منتشر ہو گئے اور خاک میں مل گئے وہ اجزا کس طرح جمع کیے جائیں گے اور خاک کے ذروں سے ان کو کس طرح ممتاز کیا جائے گا۔ اس آیت کریمہ میں جو صاف دودھ کا بیان فرمایا اس میں غور کرنے سے وہ شبہہ بالکل نیست و نابود ہو جاتا ہے کہ قدرت الٰہی کی یہ شان تو روزانہ دیکھنے میں آتی ہے کہ وہ غذا کے مخلوط اجزا میں سے خالص دودھ نکالتا ہے اور اس کے قرب و جوار کی چیزوں کی آمیزش کا شائبہ بھی اس میں نہیں آتا۔ اس حکیم برحق کی قدرت سے کیا بعید کہ انسانی جسم کے اجزا کو منتشر ہونے کے بعد پھر مجتمع فرمادے۔ شقیق بلخیؒ نے فرمایا کہ نعمت کا اتمام یہی ہے کہ دودھ صاف خالص آئے اور اس میں خون اور گوبر کے رنگ اور بو کا نام و نشان نہ ہو ورنہ نعمت تام نہ ہوگی اور طبع سلیم اس کو قبول نہ کرے گی۔ جیسی صاف نعمت پروردگار کی طرف سے پہنچتی ہے بندے کو لازم ہے کہ وہ بھی پروردگار کے ساتھ اخلاص سے معاملہ کرے اور اس کے عمل ریا اور ہوائے نفس کی آمیزشوں سے پاک و صاف ہوں تاکہ شرف قبول سے مشرف ہوں۔ (از تفسیر مولانا احمد رضا خان بریلویؒ)]، [یعنی اونٹ، گائے، بھینس وغیرہ جانور جو گھاس چارہ کھاتے ہیں وہ پیٹ میں پہنچ کر تین چیزوں کی طرف مستحیل ہو جاتا ہے۔ قدرت نے ان حیوانات کے جسم کے اندرونی حصہ میں ایسی مشین لگادی ہے جو غذا کے کچھ اجزا کو تحلیل کر کے فضلہ (گوبر) کی شکل میں باہر پھینک دیتی ہے اور کچھ اجزا کو خون بنا کر عروق میں پھیلا دیتی ہے جو ان کی حیات و بقا کا سبب بنتا ہے۔ اور اسی مادہ میں سے جس کے بعض اجزا گوبر اور بعض خون بن گئے ان دو گندی چیزوں کے درمیان ایک تیسری چیز (دودھ) تیار کرتی ہے جو نہایت پاک طیب اور خوشگوار چیز ہے۔ (از تفسیر مولانا شبیر احمد عثمانیؒ)]

دوزخ میں دوزخیوں کا تکرار

(سورۃ المؤمن ۴۰)---۴۷۔ ''اور جب کہ دوزخ میں ایک دوسرے سے جھگڑیں گے تو کمزور لوگ تکبر والوں سے (جن کے یہ تابع تھے) کہیں گے کہ ہم تو تمہارے پیرو تھے تو کیا اب تم ہم سے اس آگ کا کوئی حصہ ہٹا سکتے ہو؟'' O---۴۸۔ ''وہ بڑے لوگ جواب دیں گے ہم تو سبھی اس آگ میں ہیں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلے کر چکا ہے۔'' O---۴۹۔ ''اور (تمام) جہنمی مل کر جہنم کے داروغوں سے کہیں گے کہ تم ہی اپنے پروردگار سے دعا کرو کہ وہ کسی دن تو ہمارے عذاب میں کمی کر دے۔'' O---۵۰۔ ''وہ جواب دیں گے کہ کیا تمہارے پاس تمہارے رسول معجزے لے کر نہیں آئے تھے؟ وہ کہیں گے کیوں نہیں، وہ کہیں گے کہ پھر تم ہی دعا کرو اور کافروں کی دعا محض بے اثر اور بے راہ ہے۔'' O

دوزخیوں کا پانی

(سورۃ الواقعہ ۵۶)---۵۴۔ ''پھر اس پر گرم کھولتا پانی پینے والے ہو۔'' O---۵۵۔ ''پھر پینے والے بھی پیاسے اونٹوں کی طرح۔'' O---[ھیم، اھیم کی جمع ہے ان پیاسے اونٹوں کو کہا جاتا ہے جو ایک خاص بیماری کی وجہ سے پانی پر پانی پیے جاتے ہیں لیکن ان کی پیاس نہیں بجھتی۔ مطلب یہ ہے کہ زقوم کھانے کے بعد پانی بھی اس طرح نہیں پیو گے جس طرح عام معمول ہوتا ہے بلکہ ایک تو بطور عذاب کے تمہیں پینے کے لیے کھولتا ہوا پانی ملے گا۔ دوسرا تم اسے پیاسے اونٹوں کی طرح پیے جاؤ گے لیکن تمہاری پیاس دور نہیں ہوگی۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۵۶۔ ''قیامت کے دن ان کی مہمانی یہ ہے۔'' O

دوزخیوں کا کھانا

(سورۃ الواقعہ ۵۶)---۵۲۔ ''البتہ کھانے والے ہو تھوہر کا درخت۔'' O---۵۳۔ ''اور اسی سے پیٹ بھرنے والے ہو۔'' O---[یعنی اس کریہ

Marfat.com

المنظر اور نہایت بدذائقہ اور تلخ درخت کا کھانا تمہیں اگرچہ سخت ناگوار ہوگا' لیکن بھوک کی شدت سے تمہیں اسی سے اپنا پیٹ بھرنا ہوگا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

دوزخیوں کے لیے سایہ

(سورۃ الواقعۃ ۵۶)---۴۱۔''اور بائیں ہاتھ والے کیا ہیں بائیں ہاتھ والے۔''O---۴۲۔''گرم ہوا اور گرم پانی میں (ہوں گے)۔''O---۴۳۔''اور سیاہ دھوئیں کے سائے میں۔''O---[جہنم کے عذاب سے تنگ آ کر وہ ایک سائے کی طرف دوڑیں گے' لیکن جب وہاں پہنچیں گے تو معلوم ہوگا کہ یہ سایہ نہیں ہے' جہنم ہی کی آگ کا سخت سیاہ دھواں ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ حسم سے ہے جو اس چربی کو کہتے ہیں جو آگ میں جل جل کر سیاہ ہو گئی ہو۔ بعض کہتے ہیں یہ حَمَم سے ہے' جو کوئلے کے معنی میں ہے۔ اسی لیے امام ضحاک فرماتے ہیں۔ آگ بھی سیاہ ہے' اہل نار بھی سیاہ رو ہوں گے اور جہنم میں جو کچھ بھی ہوگا' سیاہ ہی ہوگا۔ اللھم أجرنا من النار۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۴۴۔''جو نہ ٹھنڈا ہے نہ فرحت بخش۔''O

دوستیاں

(سورۃ المومنون ۲۳)---۱۰۱۔''پس جب کہ صور پھونک دیا جائے گا اس دن نہ تو آپس کے رشتے ہی رہیں گے نہ آپس کی پوچھ گچھ۔''O

(سورۃ الزخرف ۴۳)---۶۵۔''پھر (بنی اسرائیل کی) جماعتوں نے آپس میں اختلاف کیا' پس ظالموں کے لیے خرابی ہے دکھ والے دن کی آفت سے۔''O---۶۶۔''یہ لوگ صرف قیامت کے منتظر ہیں کہ وہ اچانک ان پر آ پڑے اور انہیں خبر بھی نہ ہو۔''O---۶۷۔''اس دن (گہرے) دوست بھی ایک دوسرے کے دشمن بن جائیں گے سوائے پرہیزگاروں کے۔''O---[دوسرے الفاظ میں صرف وہ دوستیاں باقی رہ جائیں گی جو دنیا میں نیکی اور خدا ترسی پر قائم ہیں۔ دوسری تمام دوستیاں دشمنی میں تبدیل ہو جائیں گی اور آج گمراہی' ظلم وستم اور معصیت میں جو لوگ ایک دوسرے کے یار و مددگار بنے ہوئے ہیں' کل قیامت کے روز وہی ایک دوسرے پر الزام ڈالنے اور اپنی جان چھڑانے کی کوشش کر رہے ہوں گے۔ یہ مضمون قرآن مجید میں بار بار جگہ جگہ بیان کیا گیا ہے تا کہ ہر شخص اسی دنیا میں اچھی طرح سوچ لے کہ کن لوگوں کا ساتھ دینا اس کے لیے مفید ہے اور کن کا ساتھ تباہ کن۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(سورۃ الدخان ۴۴)---۴۰۔''یقیناً فیصلے کا دن ان سب کا طے شدہ وقت ہے۔''O---۴۱۔''اس دن کوئی دوست کسی دوست کے کچھ بھی کام نہ آئے گا اور نہ ان کی امداد کی جائے گی۔''O

(سورۃ المعارج ۷۰)---۱۰۔''اور کوئی دوست کسی دوست کو نہ پوچھے گا۔''O---۱۱۔''(حالانکہ) ایک دوسرے کو دکھا دیے جائیں گے' گناہ گار اس دن کے عذاب کے بدلے فدیے میں اپنے بیٹوں کو۔''O---[لیکن سب کو اپنی اپنی پڑی ہوگی' اس لیے تعارف اور شناخت کے باوجود ایک دوسرے کو نہیں پوچھیں گے۔ (از تفسیر ۲ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

دوڑو مغفرت کی طرف

(سورۃ الحدید ۵۷)---۲۱۔''(آؤ) دوڑو اپنے رب کی مغفرت کی طرف اور اس جنت کی طرف جس کی وسعت آسمان وزمین کی وسعت کے برابر ہے یہ ان کے لیے بنائی گئی ہے جو اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے۔''O---[اصل میں لفظ سابقوا استعمال ہوا ہے جس کا مفہوم محض ''دوڑو'' کے لفظ سے ادا نہیں ہوتا۔ مسابقت کے معنی مقابلے میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش کرنے کے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ تم دنیا کی دولت اور لذتیں اور فائدے سمیٹنے میں ایک دوسرے سے بڑھ جانے کی جو کوشش کر رہے ہو اسے چھوڑ کر اس چیز کو ہدف مقصود بناؤ اور اس کی طرف دوڑنے میں بازی جیت لے جانے کی کوشش کرو۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

دوسروں کی خواہشات پر چلنا

(سورۃ البقرۃ ۲)---۱۲۰۔''اور ہرگز راضی نہ ہوں گے تم سے یہودی اور نہ عیسائی جب تک کہ (نہ) ہو جاؤ تم تابع ان کے دین کے۔ تم کہہ دو بیشک اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہی حقیقی ہدایت ہے۔ اور اگر کہیں پیروی کر لی تم نے ان کی خواہشات کی اس کے بعد بھی کہ آ چکا ہے تمہارے پاس علم تو نہیں ہوگا تم کو اللہ تعالیٰ

Marfat.com

(کی گرفت) سے (بچانے والا) کوئی دوست اور نہ مددگار۔'' ○---[یہ اس بات پر وعید ہے کہ علم آ جانے کے بعد بھی اگر محض ان برخود غلط لوگوں کو خوش کرنے کے لیے ان کی پیروی کی تو تیرا کوئی مددگار نہ ہوگا۔ یہ دراصل امت محمدیہ کو تعلیم دی جارہی ہے کہ اہل بدعت اور گمراہوں کی خوشنودی کے لیے وہ بھی ایسا کام نہ کریں، نہ دین میں مداہنت اور بے جا تاویل کا ارتکاب کریں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۴۵۔ ''اور اگر لے آؤ تم ان لوگوں کے پاس جنہیں دی گئی کتاب تمام نشانیاں پھر بھی نہ پیروی کریں گے وہ تمہارے قبلے کی اور نہ ہو تم پیروی کرنے والے ان کے قبلے کی اور نہیں ہے ان میں کوئی گروہ پیروی کرنے والا دوسرے گروہ کے قبلے کی۔ اور اگر کہیں پیچھے چل پڑے تم ان کی خواہشات کے اس کے بعد بھی کہ آچکا ہے تمہارے پاس علم تو یقیناً تم بھی اندریں صورت ہو گے ظالموں میں سے۔'' ○

(سورۃ النساء ۴)---۱۳۵۔ ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو بنو علمبردار انصاف کے، گواہی دینے والے اللہ تعالیٰ کے لئے اگرچہ ہو (یہ گواہی) خلاف تمہاری اپنی ذات کے یا والدین اور رشتہ داروں کے خواہ ہو کوئی مال دار یا غریب بہر حال اللہ ہے تم سے زیادہ خیر خواہ ان کا۔ پس مت پیروی کرو تم خواہشات نفس کی عدل نہ کرنے میں اور اگر گھما پھرا کر بات کرو گے (گواہی میں) یا گریز کرو گے تو بیشک اللہ تعالیٰ ہے تمہارے اعمال سے پوری طرح باخبر۔'' ○---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۷، مضمون: عدل وانصاف]

(سورۃ المائدۃ ۵)---۴۸۔ ''اور ہم نے تیری طرف سچائی سے کتاب نازل کی ہے جو اس کی جو کتاب خدا میں سے پہلے موجود ہے تصدیق کرتی ہے اور اس کی محافظ ہے۔ پس تو لوگوں کے درمیان اس کے مطابق جو اللہ تعالیٰ نے اتارا ہے فیصلہ کر اور سچائی کو جو تیرے پاس آئی ہے چھوڑ کر ان کی خواہشوں کے پیچھے نہ چل۔ ہم نے تم میں سے ہر ایک (قوم) کے لئے ایک چلن اور راستہ مقرر کر دیا ہے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو تم سب کو ایک ہی امت بنا دیتا۔ لیکن یہ اس لئے ہے تا کہ تمہیں اس سے جو اس نے تمہیں دیا ہے آزمائے۔ پس تم نیکیوں کی طرف لپکو۔ اللہ تعالیٰ ہی کی طرف تم سب کی واپسی ہوگی پھر وہ تمہیں ان باتوں کا پتہ دے گا جن میں تم اختلاف کرتے ہو۔'' ○---[یہ دراصل امت کو تعلیم دی جارہی ہے کہ اللہ کی نازل کردہ کتاب سے ہٹ کر لوگوں کی خواہشات اور آراء یا ان کے خود ساختہ مزعومات وافکار کے مطابق فیصلے کرنا گمراہی ہے، جس کی اجازت جب پیغمبر کو نہیں ہے تو کسی اور کو کس طرح حاصل ہو سکتی ہے؟ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۷۷۔ ''کہہ دو'' اے اہل کتاب اپنے دین میں ناحق مبالغہ نہ کرو اور ان لوگوں کی خواہشوں پر نہ چلو جو پہلے ہی گمراہ ہیں اور بہتوں کو گمراہ کر چکے ہیں اور ہموار راستے بھٹکے ہوئے ہیں۔'' ○---[یعنی اتباع حق میں حد سے تجاوز نہ کرو اور جن کی تعظیم کا حکم دیا گیا ہے، اس میں مبالغہ کر کے انہیں منصب نبوت سے اٹھا کر مقام الوہیت پر فائز مت کرو، جیسے حضرت مسیح علیہ السلام کے معاملے میں تم نے کیا۔ غلو ہر دور میں شرک اور گمراہی کا سب سے بڑا ذریعہ رہا ہے۔ انسان کو جس سے عقیدت ومحبت ہوتی ہے وہ اس کی شان میں خوب مبالغہ کرتا ہے۔ وہ امام اور دینی قائد ہے تو اس کو پیغمبر کی طرح معصوم سمجھنا اور پیغمبر کو خدائی صفات سے متصف ماننا عام بات ہے، بدقسمتی سے مسلمان بھی اس غلو سے محفوظ نہیں رہ سکے۔ انہوں نے بعض ائمہ کی شان میں بھی غلو کیا اور ان کی رائے اور قول حتیٰ کہ ان کی طرف منسوب فتوی اور فقہ کو بھی حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں ترجیح دے دی۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الانعام ۶)---۵۶۔ ''کہہ دیجئے مجھے ان لوگوں کی عبادت کرنے سے منع کیا گیا ہے جنہیں تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر پکارتے ہو۔ کہو میں تمہاری خواہشوں کی پیروی نہیں کرتا کہ اس حالت میں میں بھٹک جاؤں گا اور ان میں نہیں رہوں گا جو راہ راست پر ہیں۔'' ○---۱۱۹۔ ''اور تمہیں کیا ہے کہ اسے جس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا ہو نہ کھاؤ۔ جب اس نے تم پر کھول کر بیان کر دیا ہے جو اس نے تم پر حرام کیا ہے۔ سوائے اس کے کہ تم اس کی طرف لاچار ہو جاؤ اور بہت سے لوگ تو بغیر کسی علم کے اپنے من مانے خیالوں سے گمراہ کر دیتے ہیں۔ بیشک تیرا رب ہی حد سے گزرنے والوں کو خوب جانتا ہے۔'' ○

(سورۃ الرعد ۱۳)---۳۷۔ ''اسی طرح ہم نے اس قرآن کو عربی زبان کا فرمان اتارا ہے۔ اگر آپ نے ان کی خواہشوں کی پیروی کر لی اس کے بعد کہ آپ کے پاس علم آچکا ہے تو اللہ تعالیٰ (کے عذابوں) سے آپ کو کوئی حمایتی ملے گا اور نہ بچانے والا۔'' ○ (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: اہل علم)

(سورۃ الکہف ۱۸)---۲۸۔ ''اور اپنے آپ کو انہیں کے ساتھ رکھا کر جو اپنے پروردگار کو صبح شام پکارتے ہیں اور اسی کے چہرے کے ارادے رکھتے ہیں (رضامندی چاہتے ہیں) خبردار! تیری نگاہیں ان سے نہ ہٹنے پائیں کہ دنیوی زندگی کے ٹھاٹھ کے ارادے میں لگ جا۔ دیکھ اس کا کہنا نہ ماننا جس کے دل کو ہم نے اپنے ذکر سے غافل کر دیا ہے اور جو اپنی خواہش کے پیچھے پڑا ہوا ہے اور جس کا کام حد سے گزر چکا ہے۔'' ○ (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: غریب چاہت والے)

(سورۃ الاحزاب ۳۳)---۱۔ ''اے نبی! اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا اور کافروں اور منافقوں کی باتوں میں نہ آ جانا، اللہ تعالیٰ بڑے علم والا اور بڑی حکمت والا ہے۔'' ○[حضور صلی اللہ علیہ وسلم کفار ومنافقین کے ساتھ بڑے لطف وکرم سے پیش آیا کرتے اور ان کی دلداری کا خیال رکھتے۔ اس سے انہیں یہ غلط فہمی ہوگئی کہ اب اگر وہ کوئی صلاح ومشورہ دیں گے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم قبول کر لیں گے۔ چنانچہ جنگِ اُحد کے بعد ابو سفیان، عکرمہ اور ابو الاعور مدینہ میں آئے اور عبد اللہ بن اُبی کے

Marfat.com

ہاں مہمان ٹھہرے۔ اُنہوں نے امان طلب کی۔ اس کے بعد خدمتِ اقدس میں حاضری دی اور کچھ معروضات پیش کرنے کی اجازت چاہی۔ ان لوگوں کی معیت میں عبداللہ بن ابی۔ طعمہ بن اُبَیرق بھی چلے آئے۔ اثنائے گفتگو ابوسفیان وغیرہ نے کہا کہ آپ لات، منات، عزیٰ ہمارے معبودوں کے خلاف کہنا ترک کر دیجئے اور اعلان کر دیجئے کہ یہ بُت بھی شفاعت کریں گے اور جو لوگ ان کی پُوجا کرتے ہیں یہ اُن کو بچالیں گے۔ تو ہم آپ سے اور آپ کے رب سے اس کے بعد کوئی تعرض نہیں کریں گے۔ ان کا بیہودہ اور لغو مشورہ سن کر حضور کریم ﷺ کو سخت کوفت ہوئی۔ حضرت عمرؓ بھی خدمتِ اقدس میں حاضر تھے۔ عرض کرنے لگے، یارسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے کہ میں ان (گستاخوں) کے سر قلم کر دوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں انہیں پہلے امان دے چکا ہوں۔ پھر اُن کو حضور ﷺ نے مدینہ طیبہ سے نکل جانے کا حکم دیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ کفار اور منافق اس قابل نہیں کہ ان کی بات مانی جائے۔ آپ صرف ان احکام کی پیروی فرمایئے جو علیم و حکیم خدا نے آپ پر نازل فرمائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی وہ ذات ہے جو تمہاری انفرادی، اجتماعی، سیاسی اور معاشی ضرورتوں سے باخبر ہے اور اس کا ہر حکم حکمتوں سے پُر ہے۔ ایسے علیم و حکیم خدا کی فرمانبرداری سے ہی تم دونوں جہانوں میں سُرخرو ہو سکتے ہو۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

(سورۃ الشوریٰ ۴۲) --- ۱۵۔ ''پس آپ لوگوں کو اسی طرف بلاتے رہیں اور جو کچھ آپ سے کہا گیا ہے اس پر مضبوطی سے جم جائیں اور ان کی خواہشوں پر نہ چلیں اور فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ نے جتنی کتابیں نازل فرمائی ہیں میرا ان پر ایمان ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ تم میں انصاف کرتا رہوں۔ ہمارا اور تم سب کا پروردگار اللہ تعالیٰ ہی ہے ہمارے اعمال ہمارے لیے ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے لیے ہیں، ہم تم میں کوئی کٹ حجتی نہیں اللہ تعالیٰ ہم (سب) کو جمع کرے گا اور اسی کی طرف لوٹنا ہے۔'' O [یعنی ان کو راضی کرنے کے لیے اس دین کے اندر کوئی ردّ و بدل اور کمی بیشی نہ کرو۔ ''کچھ لو اور کچھ دو'' کے اصول پر ان گمراہ لوگوں سے کوئی مصالحت نہ کرو۔ ان کے اوہام اور تعصبات اور جاہلانہ طور طریقوں کے لیے دین میں کوئی گنجائش محض اس لالچ میں آکر نہ نکالو کہ کسی نہ کسی طرح یہ دائرہ اسلام میں آجائیں۔ جس کو ماننا ہے، خدا کے اصلی اور خالص دین کو، جیسا کہ اس نے بھیجا ہے سیدھی طرح مان لے ورنہ جس جہنم میں جا کر گرنا چاہے گر جائے۔ خدا کا دین لوگوں کی خاطر نہیں بدلا جا سکتا۔ لوگ اگر اپنی فلاح چاہتے ہیں تو خود اپنے آپ کو بدل کر اس کے مطابق بنائیں۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(سورۃ الجاثیۃ ۴۵) --- ۱۸۔ ''پھر ہم نے آپ کو دین کی (ظاہر) راہ پر قائم کر دیا' سو آپ اسی پر لگے رہیں اور نادانوں کی خواہشوں کی پیروی میں نہ پڑیں۔'' O --- [تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: شریعت]

(سورۃ الدھر ۷۶) --- ۲۳۔ ''بیشک ہم نے تجھ پر بتدریج قرآن نازل کیا ہے۔'' O --- ۲۴۔ ''پس تو اپنے رب کے حکم پر قائم رہ اور ان میں سے کسی گنہگار یا ناشکرے کا کہا نہ مان۔'' O --- [یعنی اگر یہ تجھے اللہ کے نازل کردہ احکام سے روکیں تو ان کا کہنا نہ مان' بلکہ تبلیغ و دعوت کا کام جاری رکھ اور اللہ پر بھروسہ رکھ' وہ لوگوں سے تیری حفاظت فرمائے گا' فاجر' جو افعال میں اللہ کی نافرمانی کرنے والا ہو اور کفور جو دل سے کفر کرنے والا ہو یا کفر میں حد سے بڑھ جانے والا ہو۔ بعض کہتے ہیں کہ اس سے مراد ولید بن مغیرہ ہے جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ اس کام سے باز آجا' ہم تجھے تیرے کہنے کے مطابق دولت مہیا کر دیتے ہیں اور عرب کی جس عورت سے تو شادی کرنا چاہے' ہم تیری شادی کرا دیتے ہیں۔ (فتح القدیر) (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

دہریہ

(سورۃ الجاثیۃ ۴۵) --- ۲۳۔ ''کیا آپ نے اسے بھی دیکھا؟ جس نے اپنی خواہشِ نفس کو اپنا معبود بنا رکھا ہے اور باوجود سمجھ بوجھ کے اللہ تعالیٰ نے اسے گمراہ کر دیا ہے اور اس کے کان اور دل پر مہر لگا دی ہے اور اس کی آنکھ پر بھی پردہ ڈال دیا ہے اب ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ کے بعد کون ہدایت دے سکتا ہے۔'' O --- ۲۴۔ ''کیا اب بھی تم نصیحت نہیں پکڑتے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری زندگی تو صرف دنیا کی زندگی ہی ہے۔ ہم مرتے ہیں اور جیتے ہیں اور ہمیں صرف زمانہ ہی مار ڈالتا ہے (دراصل) انہیں اس کا کچھ علم ہی نہیں۔ یہ تو صرف (قیاس اور) اٹکل سے ہی کام لے رہے ہیں۔'' O --- [یہ دہریہ اور ان کے ہم نوا مشرکین مکہ کا قول ہے جو آخرت کے منکر تھے۔ وہ کہتے تھے کہ بس یہ دنیا کی زندگی ہی پہلی اور آخری زندگی ہے اس کے بعد کوئی زندگی نہیں اور اس میں موت و حیات کا سلسلہ محض زمانے کی گردش کا نتیجہ ہے۔ جیسے فلاسفہ کا ایک گروہ کہتا ہے کہ ہر چھتیس ہزار سال کے بعد ہر چیز دوبارہ اپنی حالت پر لوٹ آتی ہے۔ اور یہ سلسلہ بغیر کسی صانع اور مدبر کے از خود یوں ہی چل رہا ہے اور چلتا رہے گا' نہ اس کی کوئی ابتدا ہے نہ انتہا۔ یہ گروہ دوریہ کہلاتا ہے۔ ظاہر بات ہے یہ نظریہ اسے عقل بھی قبول نہیں کرتی اور نقل کے بھی خلاف ہے۔ حدیث قدسی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ''ابن آدم مجھے ایذا پہنچاتا ہے۔ زمانے کو بُرا بھلا کہتا ہے (یعنی اس کی طرف افعال کی نسبت کر کے اسے بُرا کہتا ہے) حالاں کہ (زمانہ بجائے خود کوئی چیز نہیں) میں خود زمانہ ہوں' میرے ہاتھ میں تمام اختیارات ہیں رات دن بھی میں ہی پھیرتا ہوں۔'' (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

Marfat.com

دہشت گردی

(سورۃ البقرۃ ۲)---۲۷۔ "جو توڑ دیتے ہیں اللہ تعالیٰ کے عہد کو مضبوط کرنے کے بعد اور قطع کرتے ہیں ان (رشتوں) کو کہ حکم دیا ہے اللہ تعالیٰ نے جن کے جوڑنے کا اور فساد برپا کرتے ہیں زمین میں۔" O---[مفسرین نے عہد کے مختلف مفہوم بیان کیے ہیں۔ مثلاً اللہ تعالیٰ کی وہ وصیت جو اس نے اپنے اوامر بجالانے اور نواہی سے باز رکھنے کے لیے انبیا علیہم السلام کے ذریعے سے مخلوق کو کی۔ وہ عہد جو اہل کتاب سے تورات میں لیا گیا کہ نبی آخر الزمان ﷺ کے آجانے کے بعد تمہارے لیے ان کی تصدیق کرنا اور ان کی نبوت پر ایمان لانا ضروری ہوگا۔ وہ عہد الست جو صلب آدم سے نکالنے کے بعد تمام ذریت آدم سے لیا گیا، جس کا ذکر قرآن مجید میں کیا گیا ہے۔ نقض عہد کا مطلب عہد کی پروانہ کرنا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۲۰۴۔ "اور انسانوں میں سے کوئی تو (ایسا) ہے کہ پسند آتی ہیں تم کو اس کی باتیں دنیاوی زندگی کے اعتبار سے اور گواہ ٹھہراتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کو اس پر جو اس کے دل میں ہے حالانکہ وہ سخت جھگڑالو ہے۔" O---۲۰۵۔ "اور جب جاتا ہے (تمہارے پاس سے) تو دوڑ دھوپ کرتا ہے زمین میں کہ فساد پھیلائے اس میں اور تباہ و برباد کرے کھیتی کو اور نسل کو حالانکہ اللہ تعالیٰ نہیں پسند کرتا فساد کو۔" O---۲۰۶۔ "اور جب کہا جاتا ہے اس سے کہ ڈرو اللہ تعالیٰ سے تو آمادہ کرتا ہے اس کو غرورِ نفس گناہ پر، سو کافی ہے اس کے لیے جہنم اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔" O---۲۱۷۔ "پوچھتے ہیں تم سے حرمت والے مہینے کے بارے میں کہ جنگ کرنا اس میں (کیسا ہے!) کہو جنگ کرنا اس میں بڑا گناہ ہے لیکن روکنا اللہ تعالیٰ کی راہ سے اور نہ ماننا اللہ کو اور (روکنا) مسجد حرام سے اور نکال دینا اہل حرم کو وہاں سے اس سے بھی بڑا گناہ ہے اللہ کے نزدیک اور فتنہ انگیزی بڑا (گناہ) ہے قتل سے بھی اور وہ تو تم سے لڑتے ہی جائیں گے یہاں تک کہ پھیر دیں تم کو تمہارے دین سے اگر ان کا بس چلے اور جو شخص پھرے گا تم میں سے اپنے دین سے پھر مرجائے کافر ہی تو یہی لوگ ہیں کہ ضائع ہو جائیں گے ان کے اعمال دُنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اور یہی لوگ ہیں جہنمی وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔" O

(سورۃ المائدۃ ۵)---۳۲۔ "اس بنا پر ہم نے بنی اسرائیل پر لازم کیا کہ جس نے کسی کو قتل کیا بغیر اس کے کہ وہ جان کا بدلہ ہو یا زمین میں فساد مچا ہو تو اس نے گویا سب انسانوں کو قتل کیا، اور جس نے ایک جان کو بچایا اس نے گویا سب انسانوں کو بچالیا۔ اور ان کے پاس ہمارے رسول کھلے نشان لے کر آچکے ہیں، پھر بھی اس کے باوجود ان میں سے بہت سے زمین میں حد سے نکل جاتے ہیں۔" O---[اس میں یہود کو زجر و توبیخ ہے کہ ان کے پاس انبیا دلائل و براہین لے کر آتے رہے۔ لیکن ان کا رویہ ہمیشہ حد سے تجاوز کرنے والا ہی رہا۔ اس میں گویا نبی ﷺ کو تسلی دی جارہی ہے کہ یہ آپ کو قتل کرنے اور نقصان پہنچانے کی جو سازشیں کرتے رہتے ہیں یہ کوئی نئی بات نہیں ہے ان کی ساری تاریخ ہی مکر و فساد سے بھری ہوئی ہے۔ آپ بہرحال اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھیں جو خیر الماکرین ہے۔ تمام سازشوں سے بہتر تدبیر کرنے والا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۳۳۔ "ان لوگوں کی سزا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے لڑتے ہیں، اور زمین میں فساد پھیلانے کو دوڑتے ہیں، یہ ہے کہ وہ قتل کردیے جائیں، یا سولی پر چڑھادیے جائیں یا ان کے ہاتھ اور پاؤں الٹی طرف سے کاٹ دیے جائیں، یا وہ ملک بدر کردیے جائیں۔ یہ ان کے لئے دنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں انہیں بڑا عذاب ہوگا۔" O---[کون نہیں جانتا کہ ملک کی ترقی اور خوشحالی کا تمام تر انحصار اس پر ہے کہ وہاں امن و امان ہو۔ راستے محفوظ ہوں۔ تجارتی قافلوں اور سامان کے لُٹ جانے کا خطرہ نہ ہو۔ لوگ طلبِ معاش اور اپنی دُوسری ضروریات کے لیے بے دھڑک جہاں چاہیں جاسکیں اور جو فسادی عنصر ملک کے امن کو برباد کررہا ہو۔ عام شاہراہوں پر بسوں اور موٹروں کو لوٹنا، ریل گاڑی کی پٹڑی کو اکھیڑ دینا، بجلی یا ٹیلیگراف کی تاروں کو کاٹ دینا، راہ چلتے نہتے مسافروں کو مار ڈالنا اپنا مشغلہ بنالے وہ کسی رحم اور نرم دِلی کا مستحق نہیں اس کو جتنی عبرت ناک سزا دی جائے اتنا ہی مفید ہے۔ ایسے ہی فتنہ پرداز لوگوں کے لیے یہ سزائیں قرآن نے مقرر کی ہیں۔ اگر کوئی چیں بہ جبیں ہوتا ہے تو اس کی مرضی۔ لیکن کسی سے آفرین لینے کے لیے اسلام ایسے افراد کو اپنی سوسائٹی میں برداشت نہیں کرسکتا اور ان کو ان کے ظلم و تشدد کی سزا دینے کا اپنے ماننے والوں کو حکم دیتا ہے۔ ممکن ہے سفاکوں اور رہزنوں کے ساتھ نرمی کرنا ہی کسی کے نزدیک رحم ہو لیکن اسلام کے نزدیک ظالم کے ہاتھ سے ظلم کی تلوار چھین لینا اور اس کے ظالم ہاتھ کو کاٹ پھینکنا رحمت ہے۔ نظریات کے اتنے بین تفاوت کی موجودگی میں عمل اور طریق کار میں تفاوت حیرت انگیز چیز نہیں۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]---۳۴۔ "سوائے ان کے جو اس سے پہلے کہ تم ان پر قابو پاؤ توبہ کرلیں۔ ہاں! جان لو کہ اللہ تعالیٰ بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔" O---[اگر وہ گرفتار ہونے سے پہلے تائب ہوجائے اور اپنے آپ کو حکومت کے حوالہ کردے پھر حقوق اللہ معاف ہوجائیں گے لیکن اگر انھوں نے کسی کا مال لوٹا ہے تو وہ واپس کرنا ہوگا۔ اگر کسی کو قتل کیا ہے تو اس کا قصاص یا دیت ادا کرنی ہوگی۔ کسی کو زخمی کیا ہے تو اس کی سزا بھگتنی ہوگی۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

(سورۃ الاعراف ۷)---۵۶۔ "اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد پیدا نہ کرو، اور ڈر اور لالچ سے اسے پکارتے رہو، اللہ تعالیٰ کی رحمت نیکو کاروں

Marfat.com

کے قریب ہوتی ہے۔" O---[ہر قسم کی فساد انگیزی سے منع فرمایا جا رہا ہے۔ چشموں کو بند کرنا۔ نہروں کو توڑ پھوڑ دینا، باغات کو اُکھاڑ دینا، کھیتوں کو اُجاڑ دینا، کارخانوں کو برباد کر دینا، تجارت و صنعت میں دھوکہ بازی کرنا، حکومتِ وقت کے خلاف بلاوجہ سازشیں کرنا غرضیکہ ہر قسم کی تخریبی کارروائی جس سے ملک کی معاشی اور اقتصادی خوشحالی متاثر ہو یا اس کے سیاسی استحکام کو نقصان پہنچے۔ اسی طرح عقائد و فقہ میں بھی، احکام شرعی میں اپنی اغراض کے لیے تحریف، غیر اسلامی عادات و اطوار کو اپنانا، اسلامی تہذیب و تمدن کو چھوڑ کر غیر اسلامی تہذیب اور ملحدانہ تمدن کو اختیار کرنا یہ سب ممنوع ہیں۔ اور یہ دونوں قسمیں قرآن کی اصلاح میں فساد فی الارض کے عنوان کے نیچے مندرج ہیں۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

(سورۃ الرعد ۱۳) ---۲۵۔ "اور جو اللہ تعالیٰ کے عہد کو اس کی مضبوطی کے بعد توڑ دیتے ہیں اور جن چیزوں کے جوڑنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے انہیں توڑتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں ان کے لیے لعنتیں ہیں اور ان کے لیے برا گھر ہے۔" O

(سورۃ بنی اسرائیل ۱۷) ---۵۳۔ "اور میرے بندوں سے کہہ دیجئے کہ وہ بہت ہی اچھی بات منہ سے نکالا کریں کیونکہ شیطان آپس میں فساد ڈلواتا ہے۔ بیشک شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔" O---[یعنی آپس میں گفتگو کرتے وقت زبان کو احتیاط سے استعمال کریں، اچھے کلمات بولیں، اسی طرح کفار و مشرکین اور اہل کتاب سے اگر مخاطبت کی ضرورت پیش آ جائے تو ان سے بھی مشفقانہ اور نرم لہجے میں گفتگو کریں۔]---[زبان کی ذرا سی بے اعتدالی سے شیطان جو تمہارا کھلا اور ازلی دشمن ہے، تمہارے درمیان آپس میں فساد ڈلوا سکتا ہے، یا کفار و مشرکین کے دلوں میں تمہارے لیے زیادہ بغض و عناد پیدا کر سکتا ہے۔* حدیث میں ہے نبی ﷺ نے فرمایا۔ "تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی (مسلمان) کی طرف، ہتھیار کے ساتھ اشارہ نہ کرے، اس لیے کہ وہ نہیں جانتا کہ شیطان شاید اس کے ہاتھ سے وہ ہتھیار چلوا دے (اور وہ اس مسلمان بھائی کو جا لگے، جس سے اس کی موت واقع ہو جائے) پس وہ جہنم کے گڑھے میں جا گرے"۔* (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الحشر ۵۹) ---۵۔ "تم نے کھجوروں کے جو درخت کاٹ ڈالے یا جنہیں تم نے ان کی جڑوں پر باقی رہنے دیا۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کے فرمان سے تھا اور اس لیے بھی کہ فاسقوں کو اللہ تعالیٰ رسوا کرے۔" O---[یہ اشارہ ہے اس معاملہ کی طرف کہ مسلمانوں نے جب محاصرہ شروع کیا تو بنی نضیر کی بستی کے اطراف میں جو نخلستان واقع تھے ان کے بہت سے درختوں کو انہوں نے کاٹ ڈالا یا جلا دیا تا کہ محاصرہ بآسانی کیا جا سکے، اور جو درخت فوجی نقل و حرکت میں حائل نہ تھے ان کو کھڑا رہنے دیا۔ اس پر مدینہ کے منافقین اور بنی قریظہ اور خود بنی نضیر نے شور مچا دیا کہ حضرت محمد ﷺ تو فساد فی الارض سے منع کرتے ہیں، مگر یہ دیکھ لو، ہرے بھرے پھل دار درخت کاٹے جا رہے ہیں، یہ آخر فساد فی الارض نہیں تو کیا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا کہ تم لوگوں نے جو درخت کاٹے اور جن کو کھڑا رہنے دیا، ان میں سے کوئی فعل بھی ناجائز نہیں ہے، بلکہ دونوں کو اللہ کا اذن حاصل ہے۔ اس سے یہ شرعی مسئلہ نکلتا ہے کہ جنگی ضروریات کے لیے جو تخریبی کارروائی ناگزیر ہو وہ فساد فی الارض کی تعریف میں نہیں آتی بلکہ فساد فی الارض یہ ہے کہ کسی فوج پر جنگ کا بھوت سوار ہو جائے اور وہ دشمن کے ملک میں گھس کر کھیت، مویشی، باغات، عمارات، ہر چیز کو خواہ مخواہ تباہ و برباد کرتی پھرے۔ اس معاملہ میں عام حکم تو وہی ہے جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فوجوں کو شام کی طرف روانہ کرتے وقت دیا تھا کہ پھل دار درختوں کو نہ کاٹنا، فصلوں کو خراب نہ کرنا، اور بستیوں کو ویران نہ کرنا۔ یہ قرآن مجید کی اس تعلیم کے عین مطابق تھا کہ اس نے مفسد انسانوں کی مذمت کرتے ہوئے ان کے اس فعل پر زجر و توبیخ کی ہے کہ "جب وہ اقتدار پا لیتے ہیں تو فصلوں اور نسلوں کو تباہ کرتے پھرتے ہیں"۔ لیکن جنگی ضروریات کے لیے خاص حکم یہ ہے کہ اگر دشمن کے خلاف لڑائی کو کامیاب کرنے کی خاطر کوئی تخریب ناگزیر ہو تو وہ کی جا سکتی ہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(سورۃ الملک ۶۷) ---۱۶۔ "کیا تم اس بات سے بے خوف ہو گئے ہو کہ آسمانوں والا تمہیں زمین میں دھنسا دے اور اچانک لرزنے لگے۔" O---[پہلے اپنے الطاف و حسنات کا ذکر کر کے انہیں راہ ہدایت کی طرف راغب کیا گیا۔ اپنے قہر و جلال سے انہیں ڈرایا جا رہا ہے یعنی تم جو اس دیدہ دلیری سے کفر و شرک پر اڑے ہوئے ہو بڑی بے باکی اور بے حیائی سے فسق و فجور کا بازار گرم کیے ہوئے ہو تمہیں کبھی یہ خوف نہیں آیا کہ آسمانوں کا خالق اگر تمہارے کرتوتوں کے باعث ناراض ہو گیا اور اس نے تمہیں زمین میں غرق کر دیا تو پھر تمہارا کیا حال ہو گا۔ زمین تھرتھر کانپ رہی ہو گی۔ تم زمین کی گہرائیوں میں جذب ہوتے چلے جا رہے ہو گے۔ ہوش میں آؤ۔ آنکھیں کھولو اور اس سے قبل کہ تمہاری بربادی پر برسنے لگیں تو تمہارا استیناس ہو جائے۔ تمہارا نام و نشان بھی باقی نہ رہے پدی جتنی تمہاری اوقات ہے اور لگے ہو مالک الملک، بیدہ الملک و ھو علی کل شیء قدیر کی شان والے کی نافرمانی اور حکم عدولی کرنے۔ تم نے غور و فکر کے سارے دیے کیوں بجھا دیے ہیں۔ (از تفسیر تفہیم القرآن)] ---۱۷۔ "یا کیا تم اس بات سے نڈر ہو گئے ہو کہ آسمانوں والا تم پر پتھر برسا دے؟ پھر تو تمہیں معلوم ہو ہی جائے گا کہ میرا ڈرانا کیسا تھا۔" O---["اسی کے ہاتھ میں بادشاہی ہے" یعنی ہر طرح کی قدرت اور غلبہ اسی کو حاصل ہے وہ کائنات میں جس طرح کا تصرف کرے کوئی اسے روک نہیں سکتا، وہ شاہ کو گدا اور گدا کو شاہ بنا دے، امیر کو غریب، غریب کو امیر کر دے کوئی اس کی حکمت و مشیت میں دخل نہیں دے سکتا۔

Marfat.com

(از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

دُھواں، قیامت کی نشانیاں

(سورۃ الدُّخان ۴۴) ---۱۰۔ "آپ اس دن کے منتظر رہیں جب کہ آسمان ظاہر دھواں لائے گا۔" O---[یہ ان کفار کے لیے تہدید ہے کہ اچھا آپ اس دن کا انتظار فرمائیں جب کہ آسمان پر دھوئیں کا ظہور ہوگا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ طیبہ میں نزولِ اجلال فرمایا تو اہلِ مکہ اور گردونواح میں بسنے والوں کو قحط نے آلیا۔ نوبت بایں جارسید کہ مُردار اور کُتّے کھا کھا کر وقت گزارنے لگے۔ اپنے چھوٹے بڑے سب بتوں کے سامنے بڑی دردمندانہ التجائیں کیں لیکن سب بے سُود۔ آخر ابوسفیان بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ آپ یہ خیال فرماتے ہیں کہ آپ کو رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔ آپ کی قوم سے بھوک ہلاک ہوگئی ہے۔ آپ دُعا فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ اس مصیبت سے ہمیں نجات بخشے۔ چنانچہ حضور ﷺ نے دُعا فرمائی اور بارش برسنے لگی۔ یہ آیات مکہ مکرمہ میں نازل ہوئیں۔ ان میں قحطِ شدید کی آمد کی اطلاع دی گئی۔ پھر اس قحط سے مجبور ہو کر مشرکین کے رویہ میں جو تبدیلی آنے والی تھی اس کا ذکر کیا گیا۔ بعض کہتے ہیں کہ قربِ قیامت کی دس بڑی بڑی علامات میں سے ایک علامت دھواں بھی ہے جس سے کافر زیادہ متاثر ہوں گے اور مومن بہت کم۔ آیت میں اسی دھوئیں کا ذکر ہے۔ اس تفسیر کی رو سے یہ علامت قیامت کے قریب ظاہر ہوگی جب کہ پہلی تفسیر کی رو سے یہ ظاہر ہو چکی۔ امام شوکانی فرماتے ہیں' دونوں باتیں اپنی اپنی جگہ صحیح ہیں' اس کی شانِ نزول کے اعتبار سے یہ واقعہ ظہور پذیر ہو چکا ہے جو صحیح سند سے ثابت ہے۔ تاہم علاماتِ قیامت میں بھی اس کا ذکر صحیح احادیث میں آیا ہے' اس لیے وہ بھی اس کے منافی نہیں ہے' اس وقت بھی اس کا ظہور ہوگا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---[حضرت علی، ابنِ عمر، ابنِ عباس، ابوسعید خُدری، زید بن علی اور حسن بصری اکابر فرماتے ہیں کہ ان آیات میں سارا ذکر قیامت کے قریب زمانے کا کیا گیا ہے اور وہ دھواں جس کی خبر دی گئی ہے، اسی زمانے میں زمین پر چھائے گا۔ مزید تقویت اس تفسیر کو اُن روایات سے ملتی ہے جو خود نبی کریم ﷺ سے منقول ہیں۔ حذیفہ بن اَسید الغفاری کہتے ہیں کہ ایک روز ہم قیامت کے متعلق آپس میں گفتگو کر رہے تھے۔ اتنے میں حضور ﷺ تشریف لائے اور فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی جب تک دس علامات یکے بعد دیگرے ظاہر نہ ہولیں گی: سُورج کا مغرب سے طلوع ہونا۔ دھواں۔ دابہ۔ یاجوج و ماجوج کا خروج۔ عیسیٰ ابن مریم کا نزول۔ زمین کا دھنسنا مشرق میں، مغرب میں اور جزیرۃ العرب میں۔ اور عدن سے آگ کا نکلنا جو لوگوں کو ہانکتی ہوئی لے جائے گی۔ اسی کی تائید ابو مالک اشعری کی وہ روایت کرتی ہے جسے ابن جریر اور طبرانی نے نقل کیا ہے' اور ابوسعید خُدری کی روایت جسے ابن ابی حاتم نے نقل کیا ہے۔ ان دونوں روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے دھوئیں کو علاماتِ قیامت میں شمار کیا ہے، اور یہ بھی حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ وہ دھواں جب چھائے گا تو مومن پر اس کا اثر صرف زکام جیسا ہوگا، اور کافر کی نس نس میں وہ بھر جائے گا اور اس کے ہر مَنفذ سے نکلے گا۔ (اقتباس از تفہیم القرآن)] ---۱۱۔ "جو لوگوں کو گھیر لے گا' یہ دردناک عذاب ہے۔" O---۱۲۔ "کہیں گے کہ اے ہمارے رب! یہ آفت ہم سے دور کر ہم ایمان قبول کرتے ہیں۔" O---۱۳۔ "ان کے لیے نصیحت کہاں ہے؟ کھول کھول کر بیان کرنے والے پیغمبر ان کے پاس آچکے۔" O---۱۴۔ "پھر بھی انہوں نے ان سے منہ پھیرا اور کہہ دیا کہ سکھایا پڑھایا ہوا باؤلا ہے۔" O---۱۵۔ "ہم عذاب کو تھوڑا دور کر دیں گے تو تم پھر اپنی اسی حالت پر آجاؤ گے۔" O---۱۶۔ "جس دن ہم بڑی سخت پکڑ پکڑیں گے' بالیقین ہم بدلہ لینے والے ہیں۔" O---[اس سے مراد جنگ بدر کی گرفت ہے' جس میں ستر کافر مارے گئے اور ستر قیدی بنا لیے گئے۔ دوسری تفسیر کی رو سے یہ سخت گرفت قیامت والے دن ہوگی۔ امام شوکانی فرماتے ہیں کہ یہ اس گرفتِ خاص کا ذکر ہے جو جنگ بدر میں ہوئی' کیوں کہ قریش کے سیاق میں ہی اس کا ذکر ہے۔ اگرچہ قیامت والے دن بھی اللہ تعالیٰ سخت گرفت فرمائے گا تاہم وہ گرفتِ عام ہوگی' ہر نافرمان اس میں شامل ہوگا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

ڈاکہ زنی، ڈکیتی

(سورۃ المائدۃ ۵) ---۳۳۔ "ان لوگوں کی سزا جو اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ سے لڑتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلانے کو دوڑتے ہیں یہ ہے کہ وہ قتل کر دیئے جائیں یا سولی پر چڑھا دیئے جائیں یا ان کے ہاتھ اور پاؤں الٹی طرف سے کاٹ دیئے جائیں یا وہ ملک بدر کیے جائیں۔ یہ ان کے لیے دُنیا میں رسوائی ہے، آخرت میں اُنہیں بڑا عذاب ہوگا۔" O---[زمین سے مراد یہاں وہ ملک یا وہ علاقہ ہے جس میں امن و انتظام قائم کرنے کی ذمہ داری اسلامی حکومت نے لے رکھی ہو۔ اور خدا اور رسول سے لڑنے کا مطلب اس نظامِ صالح کے خلاف جنگ کرنا ہے جو اسلام کی حکومت نے ملک میں قائم کر رکھا ہو۔ فقہائے اسلام کے نزدیک اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو مسلح ہو کر اور جتھہ بندی کر کے ڈاکہ زنی اور غارت گری کریں۔ (از حواشی ترجمۂ قرآن مولانا مودودیؒ)] ---۳۴۔

Marfat.com

”سوائے ان کے جو اس سے پہلے کہ تم ان پر قابو پاؤ توبہ کر لیں ہاں! جان لو کہ اللہ تعالیٰ بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔“O [یعنی اگر وہ سعی فساد سے باز آ گئے ہوں اور صالح نظام کو درہم برہم کرنے یا الٹنے کی کوشش چھوڑ چکے ہوں اور ان کا بعد کا طرزِ عمل ثابت کر رہا ہو کہ وہ امن پسند، مطیع قانون اور نیک چلن انسان بن چکے ہیں، اور اس کے بعد ان کے سابق جرائم کا پتہ چلے تو ان سزاؤں میں سے کوئی سزا ان کو نہ دی جائے گی جو اوپر بیان ہوئی ہیں البتہ آدمیوں کے حقوق پر اگر کوئی دست درازی انہوں نے کی تھی تو اس کی ذمہ داری ان پر سے ساقط نہ ہوگی۔ مثلاً اگر کسی انسان کو انہوں نے قتل کیا تھا یا کسی کا مال لیا تھا یا کوئی اور جرم انسانی جان و مال کے خلاف کیا تھا تو اسی جرم کے بارے میں فوجداری مقدمہ ان پر قائم کیا جائے گا لیکن بغاوت اور غداری اور خدا اور رسول کے خلاف جنگ کا کوئی مقدمہ نہ چلایا جائے گا۔ (از حواشی ترجمہ قرآن مولانا مودودیؒ)]

ذلیل ترین

(**سورۃ التوبہ ۹**)---۶۳۔ ”کیا وہ نہیں جانتے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت کرتا ہے اس کے لئے دوزخ کی آگ ہوگی جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔ یہی بڑی رسوائی ہے۔“O

(**سورۃ المجادلۃ ۵۸**)---۲۰۔ ”بیشک اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی جو لوگ مخالفت کرتے ہیں وہی لوگ سب سے زیادہ ذلیلوں میں ہیں۔“O

(**سورۃ الحشر ۵۹**)---۴۔ ”یہ اس لیے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی مخالفت کی اور جو بھی اللہ تعالیٰ کی مخالفت کرے گا تو اللہ تعالیٰ بھی سخت عذاب کرنے والا ہے۔“O

رأفہ و رحمتہ، ترس اور رحم

(**سورۃ الحدید ۵۷**)---۲۷۔ ”ان کے بعد پھر بھی ہم اپنے رسولوں کو پے در پے بھیجتے رہے اور ان کے بعد حضرت عیسیٰ ابن مریم (علیہ السلام) کو بھیجا اور انہیں انجیل عطا فرمائی اور ان کے ماننے والوں کے دلوں میں شفقت اور رحم پیدا کر دیا ہاں رہبانیت (ترک دنیا) تو ان لوگوں نے از خود ایجاد کر لی تھی ہم نے ان پر اسے واجب نہ کیا تھا سوائے اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے۔ سو انہوں نے اس کی پوری رعایت نہ کی پھر بھی ہم نے ان میں سے جو ایمان لائے تھے انہیں ان کا اجر دیا اور ان میں زیادہ تر لوگ نافرمان ہیں۔“O---[اصل الفاظ ہیں رافت اور رحمت۔ یہ دونوں لفظ قریب قریب ہم معنی ہیں مگر جب یہ ایک ساتھ بولے جاتے ہیں تو رافت سے مراد وہ رقیق القلبی ہوتی ہے جو کسی کو تکلیف و مصیبت میں دیکھ کر ایک شخص کے دل میں پیدا ہو۔ اور رحمت سے مراد وہ جذبہ ہوتا ہے جس کے تحت وہ اس کی مدد کی کوشش کرے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام چونکہ نہایت رقیق القلب اور خلقِ خدا کے لیے رحیم و شفیق تھے اس لیے ان کی سیرت کا یہ اثر ان کے پیروؤں میں سرایت کر گیا کہ وہ اللہ کے بندوں پر ترس کھاتے تھے اور ہمدردی کے ساتھ ان کی خدمت کرتے تھے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

رجم، سنگساری

(**سورۃ النور ۲۴**)---۲۔ ”زنا کار عورت و مرد میں سے ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ۔ ان پر اللہ کی شریعت کی حد جاری کرتے ہوئے تمہیں ہرگز ترس نہ کھانا چاہیے اگر تمہیں اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان ہو۔ ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت موجود ہونی چاہیے۔“O---[بدکاری کی ابتدائی سزا جو اسلام میں عبوری طور پر بتلائی گئی تھی، وہ سورۃ النساء آیت ۱۵ میں گزر چکی ہے اس میں کہا گیا تھا کہ اس کے لیے جب تک مستقل سزا مقرر نہ کی جائے ان بدکار عورتوں کو گھروں میں بند رکھو! پھر جب سورۂ نور کی یہ آیت نازل ہوئی تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ فرمایا تھا اس کے مطابق بدکار مرد و عورت کی مستقل سزا مقرر کر دی گئی ہے وہ تم مجھ سے سیکھ لو اور وہ ہے کنوارے (غیر شادی شدہ) مرد اور عورت کے لیے سو سو کوڑے اور شادی شدہ مرد و عورت کو سو سو کوڑے اور سنگساری کے ذریعے سے مار دینا۔ پھر آپ نے شادی شدہ زانیوں کو عملاً سزائے رجم دی اور سو کوڑے (جو چھوٹی سزا ہے) بڑی سزا میں مدغم ہو گئے اور اب شادی شدہ زانیوں کے لیے سزا صرف رجم (سنگساری) ہے۔ عہدِ رسالت مآب ﷺ کے بعد خلفائے راشدین اور عہدِ صحابہ رضی اللہ عنہم میں بھی یہی سزا دی گئی اور بعد میں تمام امت کے فقہا و علما بھی اسی کے قائل رہے اور آج تک قائل ہیں۔ صرف خوارج تھے اس سزا کا انکار کیا۔ برصغیر میں اس وقت بھی چھ ایسے افراد ہیں جو اس سزا کے منکر ہیں۔ اس انکار کی اصل بنیاد ہی انکارِ حدیث پر ہے۔ کیونکہ رجم کی سزا صحیح اور نہایت قوی احادیث سے ثابت ہے اور ان کے روایت کرنے والے بھی اتنی بڑی تعداد میں ہیں کہ علما نے اسے متواتر روایات میں شمار کیا ہے۔ اس لیے حدیث کی حجیت کا اور دین میں اس کے ماخذِ شرعی

Marfat.com

ہونے کا قائل شخص رجم کا انکار نہیں کرسکتا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] --- [یہ امر کہ زنا بعدِ احصان کی سزا کیا ہے، قرآن مجید نہیں بتاتا بلکہ اس کا علم ہمیں حدیث سے حاصل ہوتا ہے۔ بکثرت معتبر روایات سے ثابت ہے کہ نبی ﷺ نے نہ صرف قولاً اس کی سزا رجم (سنگساری) بیان فرمائی ہے، بلکہ عملاً آپ نے متعدد مقدمات میں یہی سزا نافذ بھی کی ہے۔ پھر آپ کے بعد چاروں خلفائے راشدین نے اپنے اپنے دور میں یہی سزا نافذ کی اور اسی کے قانونی سزا ہونے کا بار بار اعلان کیا۔ صحابہ کرام اور تابعین میں یہ مسئلہ بالکل متفق علیہ تھا۔ کسی ایک شخص کا بھی کوئی قول ایسا موجود نہیں ہے جس سے یہ نتیجہ نکالا جا سکے کہ قرنِ اول میں کسی کو اس کے ایک ثابت شدہ حکمِ شرعی ہونے میں کوئی شک تھا۔ ان کے بعد تمام زمانوں اور ملکوں کے فقہائے اسلام اس بات پر متفق رہے ہیں کہ یہ ایک سنتِ ثابتہ ہے، کیونکہ اس کی صحت کے اتنے متواتر اور قوی ثبوت موجود ہیں جن کے ہوتے کوئی صاحبِ علم اس سے انکار نہیں کرسکتا۔ امت کی پوری تاریخ میں بجز خوارج اور بعض معتزلہ کے کسی نے بھی اس سے انکار نہیں کیا ہے، اور ان کے انکار کی بنیاد بھی یہ نہیں تھی کہ نبی ﷺ سے اس حکم کے ثبوت میں وہ کسی کمزوری کی نشان دہی کرسکے ہوں، بلکہ وہ اسے "قرآن کے خلاف" قرار دیتے تھے۔ حالانکہ یہ ان کے اپنے فہمِ قرآن کا قصور تھا۔ وہ کہتے تھے کہ قرآن الزانی والزانیہ کے مطلق الفاظ استعمال کرکے اس کی سزا سو کوڑے بیان کرتا ہے، لہٰذا قرآن کی رو سے ہر قسم کے زانی اور زانیہ کی سزا یہی ہے اور اس سے زانی محصن کو الگ کرکے اس کو کوئی اور سزا تجویز کرنا قانونِ خداوندی کی خلاف ورزی ہے۔ مگر انہوں نے یہ نہیں سوچا کہ قرآن کے الفاظ جو قانونی وزن رکھتے ہیں وہی قانونی وزن ان کی اُس تشریح کا بھی ہے جو نبی ﷺ نے کی ہو۔ بشرطیکہ وہ آپ سے ثابت ہو۔ قرآن نے ایسے ہی مطلق الفاظ میں السارق والسارقۃ کا حکم بھی قطع ید بیان کیا ہے۔ اس حکم کو اگر ان تشریحات سے مقید نہ کیا جائے جو نبی ﷺ سے ثابت ہیں تو اس کے الفاظ کی عمومیت کا تقاضا یہ ہے کہ آپ ایک سوئی یا ایک بیر کی چوری پر بھی آدمی کو سارق قرار دیں اور پھر پکڑ کر اس کا ہاتھ شانے کے پاس سے کاٹ دیں۔ دوسری طرف لاکھوں روپے کی چوری کرنے والا بھی اگر گرفتار ہوتے ہی کہہ دے کہ میں نے اپنے نفس کی اصلاح کرلی ہے اور اب میں چوری سے توبہ کرتا ہوں تو آپ کو اسے چھوڑ دینا چاہیے۔ اسی طرح قرآن صرف رضاعی ماں اور رضاعی بہن کی حرمت بیان کرتا ہے، رضاعی بیٹی کی حرمت اس استدلال کی رو سے قرآن کے خلاف ہونی چاہیے۔ قرآن صرف دو بہنوں کے جمع کرنے سے منع کرتا ہے۔ خالہ اور بھانجی، اور پھوپھی اور بھتیجی کے جمع کرنے کو جو شخص حرام کہے اس پر قرآن کے خلاف حکم لگانے کا الزام عائد ہونا چاہیے۔ قرآن صرف اُس حالت میں سوتیلی بیٹی کو حرام کرتا ہے جبکہ اُس نے سوتیلے باپ کے گھر میں پرورش پائی ہو۔ مطلقاً اس کی حرمت خلاف قرآن قرار پانی چاہیے۔ قرآن صرف اُس وقت رہن کی اجازت دیتا ہے جب کہ آدمی سفر میں ہو اور قرض کی دستاویز لکھنے والا کاتب میسر نہ آئے۔ حضر میں، اور کاتب کے قابل حصول ہونے کی صورت میں رہن کا جواز قرآن کے خلاف ہونا چاہیے۔ قرآن عام لفظوں میں حکم دیتا ہے (گواہ بناؤ جب کہ آپس میں خرید و فروخت کرو)۔ اب وہ تمام خرید و فروخت ناجائز ہونی چاہیے جو رات دن ہماری دکانوں پر گواہی کے بغیر ہو رہی ہے۔ یہ صرف چند مثالیں ہیں جن پر ایک نگاہ ڈال لینے سے ہی ان لوگوں کے استدلال کی غلطی معلوم ہو جاتی ہے جو رجم کے حکم کو خلاف قرآن کہتے ہیں۔ نظامِ شریعت میں نبی کا یہ منصب ناقابلِ انکار ہے کہ وہ خدا کا حکم پہنچانے کے بعد ہمیں بتائے کہ اس حکم کا منشا کیا ہے، اس پر عمل کرنے کا طریقہ کیا ہے، کن معاملات پر اس کا اطلاق ہوگا، اور کن معاملات کے لیے دوسرا حکم ہے۔ اس منصب کا انکار صرف اصولِ دین ہی کے خلاف نہیں ہے بلکہ اس سے اتنی عملی قباحتیں لازم آتی ہیں کہ ان کا شمار نہیں ہوسکتا۔ ایک آدمی کو سنگساری جیسی خوفناک سزا دینے کے لیے ضروری ہے کہ وہ مکمل "احصان" کی حالت میں ہو اور پھر بھی زنا کے ارتکاب سے باز نہ آئے۔ احصان کا مطلب ہے "اخلاقی قلعہ بندی"، اور اس کی تکمیل تین حصاروں سے ہوتی ہے: اولین حصار یہ ہے کہ آدمی خدا پر ایمان رکھتا ہو، آخرت کی جواب دہی کا قائل ہو اور شریعت خداوندی کو تسلیم کرتا ہو۔ دوسرا حصار یہ ہے کہ وہ معاشرے کا آزاد فرد ہو، کسی دوسرے کی غلامی میں نہ ہو جس کی پابندیاں اسے اپنی خواہشات کی تکمیل کے لیے جائز تدابیر اختیار کرنے میں مانع ہوتی ہیں، اور لاچاری و مجبوری اس سے گناہ کرا سکتی ہے، اور کوئی خاندان اسے اپنے اخلاق اور اپنی عزت کی حفاظت میں مدد دینے والا نہیں ہوتا۔ تیسرا حصار یہ ہے کہ اس کا نکاح ہو چکا ہو اور اسے تسکینِ نفس کا جائز ذریعہ حاصل ہو۔ یہ تینوں حصار جب پائے جاتے ہوں تب "قلعہ بندی" مکمل ہوتی ہے اور تب ہی وہ شخص بجا طور پر سنگساری کا مستحق قرار پا سکتا ہے جس نے ناجائز شہوت رانی کی خاطر تین تین حصار توڑ ڈالے۔ (اقتباسات از تفہیم القرآن)] --- [یہ خطاب حکام کو ہے کہ جس مرد یا عورت سے زنا سرزد ہو اس کی حد یہ ہے کہ اس کے سو (۱۰۰) کوڑے لگاؤ یہ حد حُر غیر محصن کی ہے کیونکہ حُر محصن کا حکم یہ ہے کہ اسکو رجم کیا جائے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ ماعزؓ کو بحکم نبی کریم ﷺ رجم کیا گیا اور محصن وہ آزاد مسلمان ہے جو مکلف ہو اور نکاح صحیح کیساتھ صحبت کرچکا ہو خواہ ایک ہی مرتبہ ایسے شخص سے زنا ثابت ہو تو رجم کیا جائے گا اور اگر ان میں سے ایک بات بھی نہ ہو مثلاً حر نہ ہو یا مسلمان نہ ہو یا عاقل بالغ نہ ہو یا اسنے کبھی اپنی بی بی کیساتھ صحبت نہ کی ہو یا جسکے ساتھ کی ہو اس کے ساتھ نکاح فاسد ہوا ہو تو یہ سب غیر محصن میں داخل ہیں اور ان سب کا حکم کوڑے مارنا ہے۔ (تفسیر از کنز الایمان)]

Marfat.com

رحمت

(سورۃ البقرۃ ۲)---۶۴۔ ''پھر تم پھر گئے اس عہد کے بعد سو اگر نہ ہوتا اللہ تعالیٰ کا فضل تم پر اور اس کی رحمت تو ہو چکے ہوتے تم تباہ و برباد'' O---[یہ اللہ تعالیٰ بنی اسرائیل سے فرما رہا ہے]---۱۰۵۔ ''نہیں پسند کرتے وہ لوگ جو کافر ہیں اہل کتاب میں سے اور نہیں (پسند کرتے) مشرک، اس بات کو کہ نازل ہو تم پر کوئی خیر تمہارے رب کی طرف سے۔ مگر اللہ تعالیٰ خاص کر لیتا ہے اپنی رحمت کے ساتھ جس کو چاہے۔ اور اللہ مالک ہے فضل عظیم کا'' O---۱۵۵۔ ''اور ضرور آزمائیں گے ہم تم کو کسی قدر خوف اور بھوک سے اور (مبتلا کر کے) نقصان میں مال و جان کے اور آمدنیوں کے اور خوشخبری دو صبر کرنے والوں کو'' O---۱۵۶۔ ''وہ (صبر کرنے والے) کہ پہنچتی ہے انہیں کوئی مصیبت تو کہتے ہیں بیشک ہم اللہ تعالیٰ ہی کے ہیں اور بیشک ہمیں اسی طرف لوٹ کر جانا ہے'' O---۱۵۷۔ ''دراصل یہی وہ لوگ ہیں کہ ان پر ہیں عنائتیں ان کے رب کی اور رحمتیں بھی اور یہی لوگ ہیں جو ہدایت یافتہ ہیں'' O

(سورۃ آل عمران ۳)---۸۔ ''(جو کہتے ہیں) اے ہمارے مالک! نہ پیدا کیجیو کجی ہمارے دلوں میں بعد اس کے کہ اب تو ہمیں ہدایت دے چکا ہے اور بخش ہمیں اپنی جناب سے رحمت۔ یقیناً تو ہے بہت زیادہ عطا کرنے والا'' O---۷۴۔ ''وہ مختص کر لیتا ہے اپنی رحمت کے لئے جسے چاہتا ہے اور اللہ تعالیٰ مالک ہے فضل عظیم کا'' O---۱۰۷۔ ''رہے وہ لوگ کہ روشن ہوں گے چہرے ان کے، سو ہوں گے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت میں۔ اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے'' O---۱۵۷۔ ''اور اگر قتل کیے جاؤ تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں یا مر جاؤ تو بخشش جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوگی اور اس کی رحمت کہیں بہتر ہے ہر اس چیز سے جو لوگ جمع کرتے ہیں'' O---۱۵۹۔ ''سو یہ کتنی بڑی رحمت ہے اللہ تعالیٰ کی کہ ہو تم (اے محمد ﷺ) نرم مزاج ان کے لئے اور اگر کہیں ہوتے تم سخت مزاج اور سنگدل تو ضرور منتشر ہو جاتے یہ تمہارے گردوپیش سے۔ سو تم معاف کر دو ان کو اور دعائے مغفرت کرو ان کے حق میں اور مشورہ لیتے رہو ان سے دین کے کام میں پھر جب پختہ فیصلہ کر لو تم تو توکل کرو اللہ تعالیٰ پر (اور کر گزرو) بیشک اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے توکل کرنے والوں کو'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: اصول حکمرانی]

(سورۃ النساء ۴)---۸۳۔ ''اور جب آتی ہے ان کے پاس کوئی بات، امن کی یا خوف کی تو نشر کر دیتے ہیں اس کو حالانکہ اگر پہنچاتے اس کو رسول کے پاس یا اپنے صاحب اختیار لوگوں تک تو اس کی تحقیق کرتے وہ لوگ جو نتیجہ اخذ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں ان میں سے اور اگر نہ ہوتا فضل اللہ تعالیٰ کا تم پر اور رحمت اس کی تو ضرور پیروی کرنے لگ جاتے تم شیطان کی، مگر تھوڑے'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: افواہ سازی]

(سورۃ الانعام ۶)---۱۲۔ ''کہہ'' آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے کس کا ہے؟'' کہہ ''اللہ تعالیٰ کا ہے، اس نے اپنے اوپر رحم کرنا لازم کر رکھا ہے، وہ تمہیں روز قیامت کو جس میں کوئی شک نہیں، ضرور جمع کرے گا، جو لوگ اپنا نقصان کرتے ہیں سو وہ نہیں مانتے'' O---[(جس طرح ☆ حدیث میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا'' جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو عرش پر یہ لکھ دیا ''یقیناً میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے'' لیکن یہ رحمت قیامت والے دن صرف اہل ایمان کے لئے ہوگی، کافروں کے لئے رب سخت غضب ناک ہوگا مطلب یہ ہے کہ دنیا میں تو اس کی رحمت یقیناً عام ہے جس سے مومن اور کافر نیک اور بد فرماں بردار اور نافرمان سب ہی فیض یاب ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کسی شخص کی بھی روزی نافرمانی کرنے کی وجہ سے بند نہیں کرتا لیکن اس کی رحمت کا یہ عموم صرف دنیا کی حد تک ہے۔ آخرت میں جو کہ دار الجزا ہے وہاں اللہ تعالیٰ کی صفت عدل کا کامل ظہور ہوگا جس کے نتیجے میں اہل ایمان دامان رحمت میں جگہ پائیں گے اور اہل کفر و فسق جہنم کے دائمی عذاب کے مستحق ٹھہریں گے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۵۴۔ ''اور جب تیرے پاس وہ لوگ آئیں جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں تو کہہ تم پر سلامتی ہو تمہارے رب نے رحم کرنا اپنے اوپر لازم کر رکھا ہے (یعنی) یہ کہ تم میں اگر کوئی نادانی سے کوئی برا کام کرے پھر اس کے بعد توبہ کرے اور اصلاح کرے تو وہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے'' O---۱۴۷۔ ''پھر اگر وہ تجھے جھٹلا دیں تو کہہ دیجیے تمہارا رب وسیع رحمت والا ہے مگر اس کی سختی مجرم لوگوں سے ہٹائی نہیں جاتی'' O

(سورۃ الاعراف ۷)---۴۹۔ ''کیا یہی وہ لوگ ہیں جن کے متعلق تم قسمیں کھاتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ان پر رحمت نہیں کرے گا ان کو یوں حکم دیا جائے گا کہ جنت میں داخل ہو جاؤ تم پر کوئی خوف نہیں اور نہ تم غم کھاؤ گے'' O---۵۶۔ ''اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد پیدا نہ کرو اور ڈر اور لالچ سے اسے پکارتے رہو۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت نیکوکاروں کے قریب ہوتی ہے'' O---۵۷۔ ''اور وہ اپنی رحمت کے آگے آگے ہواؤں کو خوشخبری بنا کر چلاتا ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ بھاری بادل کو اٹھا لیتی ہیں تو ہم اسے کسی مردہ بستی کی طرف ہانک دیتے ہیں۔ پھر اس سے پانی اتارتے ہیں اور اس کے ذریعے ہر قسم کے پھل پیدا کرتے ہیں۔ اس طرح ہم مردوں کو زندہ کرتے ہیں، شاید تم نصیحت حاصل کرو'' O---۱۵۱۔ ''وہ (موسیٰ) بولا۔ میرے رب! مجھے اور میرے بھائی کو

Marfat.com

بخش دے اور ہمیں اپنی رحمت میں داخل کر- تو رحم کرنے والوں میں سے سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔'' O --- ۱۵۶۔ ''اور ہمارے لئے اس دُنیا میں اور آخرت میں بھلائی لکھ دے ہم تیری طرف رجوع کرتے ہیں- اس نے کہا اپنا عذاب میں جسے چاہوں گا پہنچاؤں گا اور میری رحمت سب چیزوں پر پھیلی ہوئی ہے- ہاں! اسے میں ان لوگوں کے لئے لازم کردوں گا جو مجھ سے ڈرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں۔'' O --- [یہ اس کی وسعت رحمت ہی ہے کہ دُنیا میں صالح و فاسق اور مومن و کافر دونوں ہی اس کی رحمت سے فیض یاب ہو رہے ہیں- ☆ حدیث میں آتا ہے ''اللہ تعالیٰ کی رحمت کے ۱۰۰ حصے ہیں- یہ اس کی رحمت کا ایک حصہ ہے کہ جس سے مخلوق ایک دوسرے پر رحم کرتی اور وحشی جانور اپنے بچوں پر شفقت کرتے ہیں اور اس نے اپنی رحمت کے ۹۹ حصے اپنے پاس رکھے ہوئے ہیں-'' (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ التوبہ ۹) --- ۲۱۔ ''ان کا رب انہیں اپنی رحمت اور خوشنودی اور ایسے باغوں کی خوشخبری دیتا ہے جن میں ان کے لئے دائمی نعمتیں ہوں گی۔'' O --- ۶۱۔ ''ان میں وہ لوگ بھی ہیں جو نبی ﷺ کو دکھ دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ کان لگانے والا ہے- کہو وہ تمہاری بھلائی پر کان لگانے والا ہے- وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہے اور مومنوں کی بات مانتا ہے اور ان کے لئے جو تم میں اعتماد کرتے ہیں رحمت ہے اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو دکھ دیتے ہیں انہیں دردناک عذاب دے گا۔'' O --- ۷۱۔ ''اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے رفیق ہیں- وہ پسندیدہ باتوں کی تلقین کرتے ہیں، ناپسندیدہ باتوں سے منع کرتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرتے ہیں- ان ہی لوگوں پر اللہ تعالیٰ رحم کرے گا- اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے۔'' O --- ۹۹۔ ''اور بدوؤں میں وہ بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہیں اور جو کچھ وہ خرچ کرتے ہیں اسے اللہ تعالیٰ کی نزدیکیوں اور رسول ﷺ کی دُعاؤں کا ذریعہ سمجھتے ہیں بیشک! بیشک! یہ ان کے لئے نزدیکی کا ذریعہ ہے- اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت میں داخل کرے گا- اللہ تعالیٰ بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔'' O

(سورۃ یونس ۱۰) --- ۲۱۔ ''اور جب ہم لوگوں کو تکلیف کے بعد جو انہیں پہنچتی ہے، رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو وہ ہماری نشانیوں میں چالبازیاں کرنے لگتے ہیں- کہو! اللہ تعالیٰ زیادہ تیز چال چلنے والا ہے- ہمارے فرشتے تمہاری چالوں کو لکھ رہے ہیں۔'' O --- [اہل مکہ پر حق تعالیٰ نے سات سال کا قحط مسلط کیا- جب ہلاکت کے قریب پہنچ گئے تو گھبرا کر حضور ﷺ سے دُعا کی درخواست کی اور وعدہ کیا کہ یہ عذاب اٹھ جائے تو ہم ایمان لے آئیں گے- آپ ﷺ کی دُعا سے خدا نے سامان کر دیا- قحط کی بلا دور ہو گئی- تو پھر وہی شرارتیں کرنے لگے- خدا کی آیتوں کو جھٹلاتے اور اس کی قدرت و رحمت پر نظر نہ رکھتے- بلکہ انعامات الٰہیہ کو ظاہری اسباب و اوہام کی طرف نسبت کرنے لگتے- اس کا جواب دیا کہ تم خوب مکر و فریب اور حیلہ بازی کرلو- مگر یہ یاد رہے کہ تمہاری حیلہ بازیاں ایک ایک کرکے لکھی جارہی ہیں- وہ سارا دفتر قیامت کے دن تمہارے سامنے رکھ دیا جائے گا- (از تفسیر قرآن مولانا شبیر احمد عثمانیؒ)] --- ۵۷۔ ''اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت اور جو سینوں میں ہے اس کی شفا اور مومنوں کے ہدایت اور رحمت آ گئی ہے۔'' O --- [تفسیر کے لیے باب نمبر ۵، مضمون: قرآن] --- ۵۸۔ ''یہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور اس کی رحمت سے ہے- پس اس پر انہیں خوشی منانی چاہیے- یہ ان چیزوں سے بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں۔'' O --- [تفسیر کے لیے باب نمبر ۵، مضمون: قرآن]

(سورۃ ھود ۱۱) --- ۵۸۔ ''اور جب ہمارا حکم آ پہنچا تو ہم نے اپنی رحمت سے ہودؑ کو اور ان کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے بچا لیا اور ہم نے انہیں سخت عذاب سے بچا لیا۔'' O --- ۵۹۔ ''اور یہ تھے عاد جنہوں نے اپنے رب کی نشانیوں کا انکار کیا- اور اس کے رسولوں کی نافرمانی کی۔'' O --- ۶۳۔ ''اس (صالحؑ) نے کہا: اے میری قوم! کیا تم نے غور کیا کہ اگر میں اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل پر ہوا اور اس نے مجھے اپنی طرف سے رحمت عطا کی ہو تو اگر میں اس کی نافرمانی کروں تو کون مجھے اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں مدد دے گا؟ پھر تم میرے لئے نقصان کے علاوہ کچھ زیادہ نہیں کرو گے۔'' O --- ۶۶۔ ''پھر جب ہمارا حکم آ پہنچا تو ہم نے اپنی رحمت سے صالحؑ کو اور ان کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے (اس سے) اور اس دن کی رسوائی سے بچا لیا- بیشک تیرا رب ہی قوت والا ہے اور غالب ہے۔'' O --- ۶۷۔ ''اور ظالموں کو ایک چنگھاڑ نے آ پکڑا- سو وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔'' O --- [تفصیل کے لئے باب نمبر ۱۶، مضمون: سابقہ اقوام، قوم عاد و ثمود] --- ۹۴۔ ''اور جب ہمارا حکم آ پہنچا تو ہم نے اپنی رحمت سے شعیبؑ کو اور ان کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے بچا لیا- اور ظالموں کو ایک چنگھاڑ نے آ پکڑا اور وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔'' O --- ۹۵۔ ''گویا وہ کبھی وہاں بسے ہی نہ تھے- سنو! دور دفع ہوئے مدین جیسے دور دفع ہوئے ثمود۔'' O --- [تفصیل کے لئے باب نمبر ۱۶، مضمون: قوم شعیبؑ]

(سورۃ یوسف ۱۲) --- ۵۶۔ ''اسی طرح ہم نے یوسفؑ کو ملک کا قبضہ دے دیا کہ وہ جہاں کہیں چاہے رہے سہے- ہم جسے چاہیں اپنی رحمت پہنچا دیتے ہیں- اور نیکوکاروں کا ثواب ضائع نہیں کرتے۔'' O --- ۸۷۔ ''میرے پیارے بچو! تم جاؤ اور یوسفؑ کی اور اس کے بھائی کی پوری طرح تلاش کرو- اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہو- یقیناً رب کی رحمت سے ناامید وہی ہوتے ہیں جو کافر ہوتے ہیں۔'' O --- ۱۱۱۔ ''ان کے بیان میں عقل والوں کے لئے یقیناً

Marfat.com

نصیحت اور عبرت ہے۔ یہ قرآن جھوٹ بنائی ہوئی بات نہیں بلکہ یہ تصدیق ہے ان کتابوں کی جو اس سے پہلے کی ہیں۔ کھول کھول کر بیان کرنے والا ہے ہر چیز کو اور ہدایت اور رحمت ہے ایمان دار لوگوں کے لئے۔'' O ---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۵، مضمون: باعث عبرت]

(**سورۃ الحجر** ۱۵) --- ۵۶۔ ''کہا اپنے رب تعالیٰ کی رحمت سے ناامید تو صرف گمراہ اور بہکے ہوئے لوگ ہی ہوتے ہیں۔'' O --- [تفصیل کے لئے باب نمبر ۴، مضمون: انبیاء ورسل، حضرت ابراھیمؑ]

(**سورۃ النحل** ۱۶) --- ۶۴۔ ''اس کتاب کو ہم نے آپ پر اس لیے اتارا ہے کہ آپ ان کے لیے ہر اس چیز کو واضح کر دیں جس میں وہ اختلاف کر رہے ہیں اور یہ ایمان داروں کے لیے راہنمائی اور رحمت ہے۔'' O --- ۸۹۔ ''اور جس دن ہم ہر امت میں انہی میں سے ان کے مقابلے پر گواہ کھڑا کریں گے اور تجھے ان سب پر گواہ بنا کر لائیں گے اور ہم نے تجھ پر کتاب نازل فرمائی ہے جس میں ہر چیز کا شافی بیان ہے اور ہدایت اور رحمت اور خوشخبری ہے مسلمانوں کے لیے۔'' O

(**سورۃ بنی اسرائیل** ۱۷) --- ۲۸۔ ''اور اگر تجھے ان سے منہ پھیر لینا پڑے اپنے رب کی اس رحمت کی جستجو میں جس کی تو امید رکھتا ہے تو بھی تجھے چاہئے کہ عمدگی اور نرمی سے انہیں سمجھا دے۔'' O --- [تفسیر کے لیے باب نمبر ۸، مضمون: رشتے داروں کے حقوق] --- ۸۲۔ ''یہ قرآن جو ہم نازل کر رہے ہیں مومنوں کے لیے تو سراسر شفا اور رحمت ہے۔ ہاں ظالموں کو بجز نقصان کے اور کوئی زیادتی نہیں ہوتی۔'' O --- ۱۰۰۔ ''کہہ دیجئے کہ اگر بالفرض تم میرے رب کی رحمتوں کے خزانوں کے مالک بن جاتے تو تم اس وقت بھی اس کے خرچ ہو جانے کے خوف سے اس کو روکے رکھتے اور انسان ہے ہی تنگ دل۔'' O

(**سورۃ الکہف** ۱۸) --- ۱۶۔ ''جب کہ تم ان سے اور اللہ کے سوا ان کے اور معبودوں سے کنارہ کش ہو گئے تو اب تم کسی غار میں جا بیٹھو، تمہارا رب تم پر اپنی رحمت پھیلا دے گا اور تمہارے لیے تمہارے کام میں سہولت مہیا کر دے گا۔'' O

(**سورۃ مریم** ۱۹) --- ۴۹۔ ''جب ابراہیم (علیہ السلام) ان سب کو اور اللہ تعالیٰ کے سوا ان کے سب معبودوں کو چھوڑ چکے تو ہم نے انہیں اسحاق و یعقوب (علیہما السلام) عطا فرمائے، اور دونوں کو نبی بنا دیا۔'' O --- ۵۰۔ ''اور ان سب کو ہم نے اپنی بہت سی رحمتیں عطا فرمائیں اور ہم نے ان کے ذکر جمیل کو بلند درجے کا کر دیا۔'' O

(**سورۃ النمل** ۲۷) --- ۱۹۔ ''اس کی اس بات سے حضرت سلیمان مسکرا کر ہنس دیئے اور دعا کرنے لگے کہ اے پروردگار! تو مجھے توفیق دے کہ میں تیری ان نعمتوں کا شکر بجا لاؤں جو تو نے مجھ پر انعام کی ہیں اور میرے ماں باپ پر اور میں ایسے نیک اعمال کرتا رہوں جن سے تو خوش رہے مجھے اپنی رحمت سے نیک بندوں میں شامل کر لے۔'' O --- [اس سے معلوم ہوا کہ جنت 'مومنوں ہی کا گھر ہے' اس میں کوئی بھی اللہ کی رحمت کے بغیر داخل نہیں ہو سکے گا۔ اسی لیے حدیث میں نبی ﷺ نے فرمایا۔* ''سیدھے سیدھے اور حق کے قریب رہو اور یہ بات جان لو کہ کوئی شخص بھی صرف اپنے عمل سے جنت میں نہیں جائے گا۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا' یا رسول اللہ! آپ ﷺ بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا 'ہاں میں بھی اس وقت تک جنت میں نہیں جاؤں گا' جب تک اللہ کی رحمت مجھے اپنے دامن میں نہیں ڈھانک لے گی''۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] --- ۶۳۔ ''کیا وہ جو تمہیں خشکی اور تری کی تاریکیوں میں راہ دکھاتا ہے اور جو اپنی رحمت سے پہلے ہی خوشخبریاں دینے والی ہوائیں چلاتا ہے' کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے؟ جنہیں یہ شریک کرتے ہیں ان سب سے اللہ بلند و بالاتر ہے۔'' O --- ۷۷۔ ''اور یہ قرآن ایمان والوں کے لیے یقیناً ہدایت اور رحمت ہے۔'' O

(**سورۃ القصص** ۲۸) --- ۴۳۔ ''اور ان اگلے زمانہ والوں کو ہلاک کرنے کے بعد ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو ایسی کتاب عنایت فرمائی جو لوگوں کے لیے دلیل اور ہدایت و رحمت ہو کر آئی تھی تاکہ وہ نصیحت حاصل کر لیں۔'' O --- ۴۶۔ ''اور نہ تو طور کی طرف تھا جب کہ ہم نے آواز دی بلکہ یہ تیرے پروردگار کی طرف سے ایک رحمت ہے' اس لیے کہ تو ان لوگوں کو ہوشیار کر دے جن کے پاس تجھ سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں پہنچا' کیا عجب کہ وہ نصیحت حاصل کر لیں۔'' O

(**سورۃ العنکبوت** ۲۹) --- ۵۱۔ ''کیا انہیں یہ کافی نہیں؟ کہ ہم نے آپ پر کتاب نازل فرما دی جو ان پر پڑھی جا رہی ہے' اس میں رحمت (بھی) ہے اور نصیحت (بھی) ہے ان لوگوں کے لیے جو ایمان دار ہیں۔'' O

(**سورۃ الروم** ۳۰) --- ۳۳۔ ''لوگوں کو جب کبھی کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو اپنے رب کی طرف (پوری طرح) رجوع ہو کر دعائیں کرتے ہیں پھر جب وہ اپنی طرف سے رحمت کا ذائقہ چکھاتا ہے تو ان میں سے ایک جماعت اپنے رب کے ساتھ شرک کرنے لگتی ہے۔'' O --- ۳۶۔ ''اور جب ہم لوگوں کو رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو وہ خوب خوش ہو جاتے ہیں اور اگر انہیں ان کے ہاتھوں کے کرتوت کی وجہ سے کوئی برائی پہنچے تو ایک دم وہ محض ناامید ہو جاتے ہیں۔'' O --- [یہ وہی مضمون ہے جو سورۂ ہود میں گزرا اور جو انسانوں کی اکثریت کا شیوہ ہے کہ راحت میں تو وہ اترانے لگتے ہیں اور مصیبت میں ناامید ہو جاتے ہیں

Marfat.com

البتہ اہلِ ایمان اس سے مستثنیٰ ہیں۔ وہ تکلیف میں صبر اور راحت میں اللہ تعالیٰ کا شکر یعنی عمل صالح کرتے ہیں۔ یوں دونوں حالتیں ان کے لیے خیر اور اجر وثواب کا باعث بنتی ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۴۶۔ ''اس کی نشانیوں میں سے خوشخبریاں دینے والی ہواؤں کو چلانا بھی ہے اس لیے کہ تمہیں اپنی رحمت سے لطف اندوز کرے اور اس لیے کہ اس کے حکم سے کشتیاں چلیں اور اس لیے کہ اس کے فضل کو تم ڈھونڈو اور اس لیے کہ تم شکر گزاری کرو۔'' O ---۵۰۔ ''پس آپ رحمتِ الٰہی کے آثار دیکھیں کہ زمین کی موت کے بعد کس طرح اللہ تعالیٰ اسے زندہ کر دیتا ہے؟ کچھ شک نہیں کہ وہی مردوں کو زندہ کرنے والا ہے اور وہ ہر ہر چیز پر قادر ہے۔'' O

(سورۃ لقمان ۳۱) ---۳۔ ''جو نیکوکاروں کے لیے رہبر اور (سراسر) رحمت ہے۔'' O

(سورۃ الاحزاب ۳۳) ---۴۳۔ ''وہی ہے جو تم پر اپنی رحمتیں بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے (تمہارے لیے دُعائے رحمت کرتے ہیں) تاکہ وہ تمہیں اندھیروں سے اجالے کی طرف لے جائے اور اللہ تعالیٰ مومنوں پر بہت ہی مہربان ہے۔'' O ---[اس سے مقصود مسلمانوں کو یہ احساس دلانا ہے کہ کفار و منافقین کی ساری جلن اور کُڑھن اُس رحمت ہی کی وجہ سے ہے جو اللہ تعالیٰ کے اِس رسول کی بدولت تمہارے اوپر ہوئی ہے۔ اُسی کے ذریعہ سے ایمان کی دولت تمہیں نصیب ہوئی، کفر و جاہلیت کی تاریکیوں سے نکل کر تم اسلام کی روشنی میں آئے، اور تمہارے اندر یہ بلند اخلاقی و اجتماعی اوصاف پیدا ہوئے جن کے باعث تم علانیہ دوسروں سے برتر نظر آتے ہو۔ اسی کا غصہ ہے جو حاسد لوگ اللہ تعالیٰ کے رسول پر نکال رہے ہیں۔ اس حالت میں کوئی ایسا رویہ اختیار نہ کر بیٹھنا جس سے تم خدا کی اس رحمت سے محروم ہو جاؤ۔ صلوٰۃ کا لفظ جب علیٰ کے صلے کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں کے حق میں استعمال ہوتا ہے تو اس کے معنی رحمت، مہربانی اور شفقت کے ہوتے ہیں۔ اور جب ملائکہ کی طرف سے انسانوں کے حق میں استعمال ہوتا ہے تو اس کے معنی دُعائے رحمت کے ہوتے ہیں، یعنی ملائکہ انسانوں کے حق میں اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتے ہیں کہ تو ان پر فضل فرما اور اپنی عنایات سے انہیں سرفراز کر۔ ایک مفہوم یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے بندوں کے درمیان ناموری عطا فرماتا ہے اور تمہیں اس درجے کو پہنچا دیتا ہے کہ خلقِ خدا تمہاری تعریف کرنے لگتی ہے اور ملائکہ تمہاری مدح وثنا کے چرچے کرتے ہیں۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(سورۃ یٰسٓ ۳۶) ---۴۳۔ ''اور اگر ہم چاہتے تو انہیں ڈبو دیتے۔ پھر نہ تو کوئی ان کا فریاد رس ہوتا نہ وہ بچائے جائیں۔'' O ---۴۴۔ ''لیکن ہم اپنی طرف سے رحمت کرتے ہیں اور ایک مدت تک کے لیے انہیں فائدے دے رہے ہیں۔'' O ---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: سامانِ حرب، ٹیکنالوجی]

(سورۃ الشوریٰ ۴۲) ---۸۔ ''اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ان سب کو ایک ہی امت کا بنا دیتا لیکن وہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کر لیتا ہے اور ظالموں کا حامی اور مددگار کوئی نہیں۔'' O ---[دنیا میں اللہ کی حقیقی خلافت اور آخرت میں اس کی جنت کوئی معمولی رحمت نہیں ہے جو مٹی اور پتھر اور گدھوں اور گھوڑوں کے مرتبے کی مخلوق پر ایک رحمتِ عام کی طرح بانٹ دی جائے۔ یہ تو ایک خاص رحمت اور بہت اونچے درجے کی رحمت ہے جس کے لیے فرشتوں تک کو موزوں نہ سمجھا گیا۔ اسی لیے انسان کو ایک ذی اختیار مخلوق کی حیثیت سے پیدا کر کے اللہ نے اپنی زمین کے یہ وسیع ذرائع اُس کے تصرف میں دیے اور یہ ہنگامہ خیز طاقتیں اس کو بخشیں تاکہ یہ اُس امتحان سے گزر سکے جس میں کامیاب ہو کر ہی کوئی بندہ اُس کی یہ رحمتِ خاص پانے کے قابل ہو سکتا ہے۔ یہ رحمت اللہ کی اپنی چیز ہے۔ اس پر کسی کا اجارہ نہیں ہے، نہ کوئی اسے اپنے ذاتی استحقاق کی بنا پر دعوے سے لے سکتا ہے، نہ کسی میں یہ طاقت ہے کہ اسے بزور حاصل کر سکے۔ اسے وہی لے سکتا ہے جو اللہ کے حضور بندگی پیش کرے، اس کو اپنا ولی بنائے اور اس کا دامن تھامے۔ تب اللہ تعالیٰ اس کی مدد اور رہنمائی کرتا ہے، اور اُسے اِس امتحان سے بخیریت گزرنے کی توفیق عطا فرماتا ہے تاکہ وہ اس کی رحمت میں داخل ہو سکے۔ لیکن جو ظالم، اللہ تعالیٰ ہی سے منہ موڑ لے، تو اللہ کو کچھ ضرورت نہیں پڑی ہے کہ خواہ مخواہ زبردستی اس کا ولی بنے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)] ---۲۸۔ ''اور وہی ہے جو لوگوں کے ناامید ہو جانے کے بعد بارش برساتا ہے اور اپنی رحمت پھیلا دیتا ہے۔ وہی ہے کارساز اور قابلِ حمد وثنا۔'' O

(سورۃ الزخرف ۴۳) ---۳۲۔ ''کیا آپ کے رب کی رحمت کو یہ تقسیم کرتے ہیں؟ ہم نے ہی ان کی زندگانیٔ دنیا کی روزی ان میں تقسیم کی ہے اور ایک کو دوسرے سے بلند کیا ہے تاکہ ایک دوسرے کو ماتحت کر لے جسے یہ لوگ سمیٹتے پھرتے ہیں اس سے آپ کے رب کی رحمت بہت ہی بہتر ہے۔'' O ---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱، مضمون: دنیاوی زندگی]

(سورۃ الدخان ۴۴) ---۴۔ ''اسی رات میں ہر ایک مضبوط کام کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔'' O ---۵۔ ''ہمارے پاس سے حکم ہو کر، ہم ہی ہیں رسول بنا کر بھیجنے والے۔'' O ---۶۔ ''آپ کے رب کی مہربانی سے۔ وہی ہے سننے والا جاننے والا۔'' O ---[یعنی یہ کتاب دے کر ایک رسول کو بھیجنا نہ صرف حکمت کا تقاضا تھا بلکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا تقاضا بھی تھا، کیونکہ وہ رب ہے اور ربوبیت صرف اسی بات کی متقاضی نہیں ہے کہ بندوں کے جسم کی پرورش کا سامان کیا

Marfat.com

جائے، بلکہ اس بات کی بھی متقاضی ہے کہ علم صحیح سے ان کی رہنمائی کی جائے، حق و باطل کے فرق سے اُن کو آگاہ کیا جائے اور انہیں تاریکی میں بھٹکتا نہ چھوڑ
جائے۔(تفسیر از تفہیم القرآن)]

(**سورۃ الجاثیۃ ۴۵**)---۲۰۔''یہ (قرآن) لوگوں کے لیے بصیرت کی باتیں اور ہدایت و رحمت ہے اس قوم کے لیے جو یقین رکھتی ہے۔''O---۲۷
''اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اللہ تعالیٰ ہی کی ہے اور جس دن قیامت قائم ہوگی اس دن اہل باطل بڑے نقصان میں پڑیں گے۔''O---۲۸۔''اور آپ
دیکھیں گے کہ ہر امت گھٹنوں کے بل گری ہوئی ہوگی۔ ہر گروہ اپنے نامۂ اعمال کی طرف بلایا جائے گا' آج تمہیں اپنے کیے کا بدلہ دیا جائے گا۔''O---۲۹
''یہ ہے ہماری کتاب جو تمہارے بارے میں سچ سچ بول رہی ہے' ہم تمہارے اعمال لکھواتے جاتے تھے۔''O (تفسیر کیلئے باب ۱۱، مضمون: نامۂ اعمال
---۳۰۔''پس لیکن جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے تو ان کو ان کا رب اپنی رحمت تلے لے لے گا' یہی صریح کامیابی ہے۔''O

(**سورۃ الدھر ۷۶**)---۳۱۔''جسے چاہے اپنی رحمت میں داخل کرلے' اور ظالموں کے لیے اس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔''O

رزق

(**سورۃ البقرۃ ۲**)---۳۔''جو ایمان لاتے ہیں غیب پر اور قائم کرتے ہیں نماز اور اس میں سے جو رزق ہم نے انہیں دیا ہے خرچ کرتے ہیں۔''O
---۲۲۔''جس نے بنایا تمہارے لئے زمین کو بچھونا اور آسمان کو چھت اور برسایا آسمان سے پانی پھر نکالا اس کے ذریعے سے ہر طرح کی پیداوار کو بطور رزق
تمہارے لئے، پس نہ ٹھہراؤ اللہ کا ہمسر (کسی کو) درآنحالیکہ تم جانتے ہو۔''O---۶۰۔''اور جب پانی مانگا موسیٰ نے اپنی قوم کے لئے تو کہا ہم نے کہ مار
اپنے عصا کو اس چٹان پر سو پھوٹ نکلے اس میں سے بارہ چشمے۔ جان لیا ہر قبیلے نے اپنا اپنا گھاٹ (ہم نے کہا) کھاؤ اور پیو اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے رزق میں
سے اور مت پھرو زمین میں فساد پھیلاتے۔''O---۲۱۲۔''خوشنما بنا دیا گیا ہے ان لوگوں کے لئے جنہوں نے کفر اختیار کیا دُنیاوی زندگی کو اور مذاق اڑاتے
ہیں یہ ان لوگوں کا جو ایمان والے ہیں اور وہ لوگ جو متقی ہیں برتر ہوں گے ان سے قیامت کے دن (رہا دُنیا کا رزق) تو اللہ تعالیٰ رزق دیتا ہے جسے چاہے بے
حساب۔''O

(**سورۃ آل عمران ۳**)---۲۷۔''داخل کرتا ہے تو رات کو دن میں اور داخل کرتا ہے دن کو رات میں اور نکالتا ہے جاندار کو بے جان سے اور نکالتا ہے بے
جان کو جاندار سے اور رزق دیتا ہے تو جسے چاہے بے حساب۔''O---۳۷۔''پس قبول کرلیا اس لڑکی کو اس کے رب نے احسن طریقہ سے اور پروان چڑھایا
اسے بہترین انداز سے اور سرپرست بنا دیا اس کا زکریا کو۔ جب بھی جاتے اس کے پاس زکریا محراب میں موجود پاتے اس کے پاس کھانے پینے کا سامان۔
کہتے اے مریم! کہاں سے آیا ہے تیرے پاس یہ؟ وہ جواب دیتی یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں سے ہے بیشک اللہ تعالیٰ رزق دیتا ہے جسے چاہے بے حساب۔''O
(تفسیر کیلئے باب ۴، مضمون: حضرت مریم)

(**سورۃ المائدۃ ۵**)---۸۸۔''اور جو حلال اور پاکیزہ رزق اللہ تعالیٰ نے تمہیں دیا ہے وہ کھاؤ اور اس اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس پر تم ایمان رکھتے ہو۔''O
---۱۱۴۔''عیسیٰ ابن مریم نے کہا! اے اللہ رب ہمارے! ہم پر آسمان سے ایک خوان اتار جو ہمارے لئے ہمارے پہلوں اور ہمارے پچھلوں کے لئے عید
بنے اور تیری طرف سے ایک نشان ہو اور ہمیں رزق عطا کر کہ تو ہی سب سے اچھا رزق دینے والا ہے۔''O

(**سورۃ الانعام ۶**)---۱۴۰۔''وہ لوگ نقصان میں ہیں جو بے وقوفی سے اور بغیر کسی علم کے اپنی اولاد کو قتل کر دیتے ہیں اور جو رزق اللہ تعالیٰ نے انہیں دیا
ہے اسے اللہ پر جھوٹ گھڑ کر حرام کرلیتے ہیں۔ وہ بھٹک گئے ہیں اور راہ پر نہیں۔''O---۱۴۲۔''اور چوپایوں میں بوجھ اٹھانے والے بھی ہیں اور ذبح ہونے
والے بھی۔ جو رزق اللہ تعالیٰ نے تمہیں دیا ہے اسے کھاؤ مگر شیطان کے قدموں پر نہ چلو، وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔''O---۱۵۱۔''کہو آؤ میں تمہیں سناؤں کہ
تمہارے رب نے تم پر کیا حرام کیا ہے، یہ کہ اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرو مگر اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو اور اپنی اولاد کو مفلسی کی وجہ سے قتل نہ
کرو ہم تمہیں بھی رزق دیتے ہیں اور انہیں بھی۔ اور بے حیائی کی باتوں کے وہ ظاہر ہوں یا چھپی پاس نہ جاؤ اور جس جان کو اللہ نے حرام کیا ہے اسے قتل نہ کرو مگر
حق کی بنا پر ان باتوں کی وہ تمہیں تاکید کرتا ہے تاکہ تمہیں عقل آئے۔''O

(**سورۃ الانفال ۸**)---۲۶۔''اور یاد کرو جب تم تھوڑے سے تھے اور ملک میں بے بس کیے ہوئے ڈرا کرتے تھے کہ لوگ تمہیں اچک نہ لیں پھر اس نے
تمہیں جگہ دی اور اپنی مدد سے تمہیں قوت بخشی اور تمہیں پاکیزہ رزق دیا تاکہ تم شکر کرو۔''O---۷۴۔''اور جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے ہجرت کی اور
اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا اور جن لوگوں نے جگہ دی اور مدد کی وہی سچے مومن ہیں ان کے لئے بخشش ہے اور باعزت روزی۔''O

Marfat.com

(سورۃ یونس ۱۰)---۳۱۔ ''کہو! کون تمہیں آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہے- یا کون کانوں اور آنکھوں پر اختیار رکھتا ہے اور کون مردہ سے زندہ کو نکالتا ہے اور زندہ سے مردہ کو نکالتا ہے اور کون کام کی تدبیر کرتا ہے؟ تو وہ کہیں گے ''اللہ'' پھر کہو! تو کیا تم ڈرتے نہیں؟'' O---۵۹۔ ''کہو! کیا تم نے غور کیا کہ اللہ تعالیٰ نے جو رزق تمہارے لیے اتارا ہے اس میں تم نے حرام اور حلال بنا لیے ہیں؟ کہو! کیا اللہ تعالیٰ نے تمہیں اجازت دی ہے- یا تم اللہ تعالیٰ کے بارے میں باتیں گھڑ لیتے ہو؟'' O---۹۳۔ ''اور ہم نے بنی اسرائیل کو ایک عمدہ ٹھکانے پر ٹھہرایا- اور انہیں پاکیزہ رزق دیا اور انہوں نے اختلاف نہیں کیا یہاں تک کہ ان کے پاس علم آ گیا- اب تیرا رب ہی ان کے درمیان روز قیامت کو ان باتوں کا فیصلہ کرے گا جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔'' O

(سورۃ ھود ۱۱)---۶۔ ''اور زمین میں کوئی جاندار نہیں جس کا رزق اللہ تعالیٰ پر منحصر نہ ہو- اور وہ اس کے ٹھہرنے کی جگہ اور اس کے سونپے جانے کی جگہ کو جانتا ہے ہر بات ایک واضح کتاب میں لکھی ہے۔'' O---[یعنی وہ کفیل اور ذمے دار ہے- زمین پر چلنے والی ہر مخلوق، انسان ہو یا جن، چرند ہو یا پرند، چھوٹی ہو یا بڑی، بحری ہو یا بری ہر ایک کو اس کی نوعی یا جنسی ضروریات کے مطابق وہ خوراک مہیا کرتا ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الرعد ۱۳)---۲۶۔ ''اللہ تعالیٰ جس کی روزی چاہتا ہے بڑھاتا ہے اور گھٹاتا ہے- یہ تو دُنیا کی زندگی میں مست ہو گئے- حالانکہ دُنیا آخرت کے مقابلے میں نہایت (حقیر) پونجی ہے۔'' O---[حدیث کے لیے باب نمبر ۶، مضمون: دُنیا]

(سورۃ ابراھیم ۱۴)---۳۲۔ ''اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اور آسمانوں سے بارش برسا کر اس کے ذریعے سے تمہاری روزی کے لیے پھل نکالے ہیں اور کشتیوں کو تمہارے بس میں کر دیا ہے کہ دریاؤں میں اس کے حکم سے چلیں پھریں- اسی نے ندیاں اور نہریں تمہارے اختیار میں کر دی ہیں۔'' O

(سورۃ الحجر ۱۵)---۱۹۔ ''اور زمین کو ہم نے پھیلا دیا ہے اور اس پر (اٹل) پہاڑ ڈال دیئے ہیں اور اس میں ہم نے ہر چیز ایک معین مقدار سے اگا دی ہے۔'' O---۲۰۔ ''اور اسی میں ہم نے تمہاری روزیاں بنا دی ہیں اور جنہیں تم روزی دینے والے نہیں ہو۔'' O---[اس سے مراد نوکر چاکر غلام اور جانور ہیں- یعنی جانوروں کو تمہارے تابع کر دیا ہے- جن پر تم سواری بھی کرتے ہو، سامان بھی لاد کر جاتے ہو اور انہیں ذبح کر کے کھا بھی لیتے ہو- غلام لونڈیاں ہیں جن سے تم خدمت گزاری کا کام لیتے ہو- یہ اگرچہ سب تمہارے ماتحت ہیں اور تم ان کے چارے اور خوراک وغیرہ کا انتظام بھی کرتے ہو- لیکن حقیقت میں ان کا رازق اللہ تعالیٰ ہے تم نہیں ہو- تم یہ نہ سمجھنا کہ تم ان کے رازق ہو اگر تم انہیں کھانا نہیں دو گے تو بھوکے مر جائیں گے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ النحل ۱۶)---۶۷۔ ''اور کھجور اور انگور کے درختوں کے پھلوں سے تم شراب بنا لیتے ہو اور عمدہ روزی بھی۔ جو لوگ عقل رکھتے ہیں ان کے لیے تو اس میں بہت بڑی نشانی ہے۔'' O---[یہ آیت اس وقت اتری تھی جب شراب حرام نہیں تھی، اس لیے حلال چیزوں کے ساتھ اس کا بھی ذکر کیا گیا ہے لیکن اس میں سکرا کے بعد رزقا حسنا ہے، جس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ شراب رزق حسن نہیں ہے۔ نیز یہ سورت مکی ہے۔ جس میں شراب کے بارے ناپسندیدگی کا اظہار ہے۔ پھر مدنی سورتوں میں بتدریج اس کی حرمت نازل ہو گئی۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۷۱۔ ''اللہ تعالیٰ ہی نے تم میں سے ایک کو دوسرے پر روزی میں زیادتی دے رکھی ہے پس جنہیں زیادتی دی گئی ہے وہ اپنی روزی اپنے ماتحت غلاموں کو نہیں دیتے کہ وہ اور یہ اس میں برابر ہو جائیں تو کیا یہ لوگ اللہ کی نعمتوں کے منکر ہو رہے ہیں؟'' O

(سورۃ بنی اسرائیل ۱۷)---۲۰۔ ''ہر ایک کو ہم پہنچائے جاتے ہیں انہیں بھی اور انہیں بھی تیرے پروردگار کے انعامات میں سے- تیرے پروردگار کی بخشش رکی ہوئی نہیں ہے۔'' O---[یعنی دنیا کا رزق اور اس کی آسائشیں ہم بلاتفریق مومن اور کافر، طالب دُنیا اور طالب آخرت سب کو دیتے ہیں- اللہ تعالیٰ کی نعمتیں کسی سے بھی روکی نہیں جاتیں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۳۰۔ ''یقیناً تیرا رب جس کے لیے چاہے روزی کشادہ کر دیتا ہے اور جس کے لیے چاہے تنگ- یقیناً وہ اپنے بندوں سے باخبر اور خوب دیکھنے والا ہے۔'' O---[اس میں اہل ایمان کے لیے تسلی ہے کہ ان کے پاس وسائل رزق کی فراوانی نہیں ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اللہ کے ہاں ان کا مقام نہیں ہے بلکہ یہ رزق کی وسعت یا کمی اس کا تعلق اللہ تعالیٰ کی حکمت و مصلحت سے ہے جسے صرف وہی جانتا ہے وہ اپنے دشمنوں کو قارون بنا دے اور اپنوں کو اتنا ہی دے کہ جس سے بہ مشکل وہ اپنا گزارہ کر سکیں۔ یہ اس کی مشیت ہے۔ جس کو وہ زیادہ دے وہ اس کا محبوب نہیں اور قوت لا یموت کا مالک اس کا مبغوض نہیں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۳۱۔ ''اور مفلسی کے خوف سے اپنی اولادوں کو نہ مار ڈالو ان کو اور تم کو ہم ہی روزی دیتے ہیں- یقیناً ان کا قتل کرنا کبیرہ گناہ ہے۔'' O---[حدیث میں آتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے شرک کے بعد جس گناہ کو سب سے بڑا قرار دیا وہ یہی ہے کہ ''تو اپنی اولاد کو اس ڈر سے قتل کر دے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی''۔ آج کل قتل اولاد کا گناہ عظیم نہایت منظم طریقے سے اور خاندانی منصوبہ بندی کے حسین عنوان سے پوری دُنیا میں ہو رہا ہے اور مرد حضرات ''بہتر تعلیم و تربیت'' کے نام پر اور خواتین اپنے ''حسن'' کو برقرار رکھنے کے لیے اس جرم کا عام ارتکاب کر رہی ہیں۔ اعاذ نا اللہ منہ۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

Marfat.com

(**سورۃ المؤمنون ۲۳**)---۷۲۔ ''کیا آپ ان سے کوئی اجرت چاہتے ہیں؟ یاد رکھیے کہ آپ کے رب کی اجرت بہت ہی بہتر ہے اور وہ سب سے بہتر روزی رساں ہے۔''O

(**سورۃ النور ۲۴**)---۳۸۔ ''اس ارادے سے کہ اللہ انہیں ان کے اعمال کا بہترین بدلہ دے بلکہ اپنے فضل سے اور کچھ زیادتی عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ جسے چاہے بے شمار روزیاں دیتا ہے۔''O

(**سورۃ النمل ۲۷**)---۶۴۔ ''کیا وہ جو مخلوق کی اول دفعہ پیدائش کرتا ہے پھر اسے لوٹائے گا اور جو تمہیں آسمان اور زمین سے روزیاں دے رہا ہے' کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے کہہ دیجئے کہ اگر سچے ہو تو اپنی دلیل لاؤ۔''O

(**سورۃ القصص ۲۸**)---۷۹۔ ''پس قارون پوری زندگی کے متوالے کہنے لگے کاش کہ ہمیں بھی کسی طرح وہ مل جاتا جو قارون کو دیا گیا ہے۔ یہ تو بڑا ہی قسمت کا دھنی ہے۔''O---۸۰۔ ''ذی علم لوگ انہیں سمجھانے لگے کہ افسوس! بہتر چیز تو وہ ہے جو بطور ثواب انہیں ملے گی جو اللہ پر ایمان لائیں اور نیک عمل کریں یہ بات انہی کے دل میں ڈالی جاتی ہے جو صبر و سہار والے ہوں۔''O---۸۱۔ ''(آخر کار) ہم نے اسے اس کے محل سمیت زمین میں دھنسا دیا اور اللہ کے سوا کوئی جماعت اس کی مدد کے لیے تیار نہ ہوئی نہ وہ خود اپنے بچانے والوں میں سے ہو سکا۔''O---۸۲۔ ''اور جو لوگ کل اس کے مرتبہ پر پہنچنے کی آرزو مندیاں کر رہے تھے وہ آج کہنے لگے کہ کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ ہی اپنے بندوں میں سے جس کے لیے چاہے روزی کشادہ کر دیتا ہے اور تنگ بھی؟ اگر اللہ تعالیٰ ہم پر فضل نہ کرتا تو ہمیں بھی دھنسا دیتا' کیا دیکھتے نہیں ہو کہ ناشکروں کو کبھی کامیابی نہیں ہوتی؟''O [مکان سے مراد وہ دنیاوی مرتبہ و منزلت ہے جو دنیا میں کسی کو عارضی طور پر ملتا ہے۔ جیسے قارون کو ملا تھا، امس گزرے ہوئے کل کو کہتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ قارون کی سی دولت و حشمت کی آرزو کرنے والوں نے جب قارون کا عبرت ناک حشر دیکھا تو کہا کہ مال و دولت، اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس صاحب مال سے راضی بھی ہے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کسی کو مال زیادہ دے دیتا ہے اور کسی کو کم۔ اس کا تعلق اس کی مشیت اور حکمت بالغہ سے ہے جسے اس کے سوا کوئی نہیں جانتا، مال کی فراوانی اس کی رضا کی اور مال کی کمی اس کی ناراضی کی دلیل نہیں ہے نہ یہ معیار فضیلت ہی ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(**سورۃ العنکبوت ۲۹**)---۱۷۔ ''تم تو اللہ تعالیٰ کے سوا بتوں کی پوجا پاٹ کر رہے ہو اور جھوٹی باتیں دل سے گھڑ لیتے ہو۔ سنو! جن جن کی تم اللہ تعالیٰ کے سوا پوجا پاٹ کر رہے ہو وہ تو تمہاری روزی کے مالک نہیں پس تمہیں چاہیے کہ تم اللہ تعالیٰ ہی سے روزیاں طلب کرو اور اسی کی عبادت کرو اور اسی کی شکر گزاری کرو اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔''O---۶۰۔ ''اور بہت سے جانور ہیں جو اپنی روزی اٹھائے نہیں پھرتے' ان سب کو اور تمہیں بھی اللہ تعالیٰ ہی روزی دیتا ہے' وہ بڑا ہی سننے جاننے والا ہے۔''O---[یعنی کوئی کمزور ہے یا طاقت ور' اسباب و وسائل سے بہرہ ور ہے یا بے بہرہ' اپنے وطن میں ہے یا مہاجر اور بے وطن' سب کا روزی رساں وہی اللہ تعالیٰ ہے جو چیونٹی کو زمین کے کونوں کھدروں میں' پرندوں کو ہواؤں میں اور مچھلیوں اور دیگر آبی جانوروں کو سمندر کی گہرائیوں میں روزی پہنچاتا ہے۔ اس موقع پر مطلب یہ ہے کہ فقر و فاقہ کا ڈر ہجرت میں رکاوٹ نہ بنے' اس لیے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری اور تمام مخلوقات کی روزی کا ذمے دار ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۶۲۔ ''اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے فراخ روزی دیتا ہے اور جسے چاہے تنگ۔ یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔''O

(**سورۃ الروم ۳۰**)---۲۳۔ ''اور (بھی) اس کی (قدرت کی) نشانی تمہاری راتوں اور دن کی نیند میں ہے اور اس کے فضل (یعنی روزی) کو تمہارا تلاش کرنا بھی ہے۔ جو لوگ (کان لگا کر) سننے کے عادی ہیں ان کے لیے اس میں بہت سی نشانیاں ہیں۔''O---۳۷۔ ''کیا انہوں نے یہ نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ جسے چاہے کشادہ روزی دیتا ہے اور جسے چاہے تنگ' اس میں بھی ان لوگوں کے لیے جو ایمان لاتے ہیں نشانیاں ہیں۔''O---[یعنی اپنی حکومت و مصلحت سے وہ کسی کو مال و دولت زیادہ اور کسی کو کم دیتا ہے۔ حتیٰ کہ بعض دفعہ عقل و شعور میں اور ظاہری اسباب و وسائل میں دو انسان ایک جیسے ہی محسوس ہوتے ہیں' ایک جیسا ہی کاروبار بھی شروع کرتے ہیں۔ لیکن ایک کے کاروبار کو فروغ ملتا ہے اور اس کے وارے نیارے ہو جاتے ہیں' جب کہ دوسرے شخص کا کاروبار محدود ہی رہتا ہے اور اسے وسعت نصیب نہیں ہوتی۔ آخر یہ کون ہستی ہے' جس کے پاس تمام اختیارات ہیں اور وہ اس قسم کے تصرفات فرماتا ہے۔ علاوہ ازیں وہ کبھی دولت فراواں کے مالک کو محتاج اور محتاج کو مال و دولت سے نواز دیتا ہے۔ یہ سب اسی ایک اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے' جس کا کوئی شریک نہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۴۰۔ ''اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا پھر روزی دی پھر مار ڈالے گا پھر زندہ کر دے گا بتاؤ تمہارے شریکوں میں سے کوئی بھی ایسا ہے جو ان میں سے کچھ بھی کر سکتا ہو۔ اللہ تعالیٰ کے لیے پاکی اور برتری ہے ہر اس شریک سے جو یہ لوگ مقرر کرتے ہیں۔''O

(**سورۃ الاحزاب ۳۳**)---۳۱۔ ''اور تم میں سے جو کوئی اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول ﷺ کی فرمانبرداری کرے گی اور نیک کام کرے گی ہم اسے اجر (بھی) دوہرا دیں گے اور اس کے لیے ہم نے بہترین روزی تیار کر رکھی ہے۔''O

Marfat.com

(سورۃ سبا ۳۴) ---۴ "تاکہ وہ ایمان والوں اور نیکو کاروں کو بھلا بدلہ عطا فرمائے' یہی لوگ ہیں جن کے لیے مغفرت اور عزت کی روزی ہے۔" O
---۱۵ "قوم سبا کے لیے اپنی بستیوں میں (قدرت الٰہی کی) نشانی تھی ان کے دائیں بائیں دو باغ تھے (ہم نے ان کو حکم دیا تھا کہ) اپنے رب کی دی ہوئی روزی کھاؤ اور اس کا شکر ادا کرو' یہ عمدہ شہر اور وہ بخشنے والا رب ہے۔" O ---۲۴ "پوچھئے کہ تمہیں آسمانوں اور زمین سے روزی کون پہنچاتا ہے؟ (خود) جواب دیجئے! کہ اللہ تعالیٰ - (سنو) ہم یا تم - یا تو یقیناً ہدایت پر ہیں یا کھلی گمراہی میں ہیں؟" O (تفسیر کیلئے باب ۹، مضمون: ہدایت) ---۳۹ "کہہ دیجئے! کہ میرا رب اپنے بندوں میں جس کے لیے چاہے روزی کشادہ کرتا ہے اور جس کے لیے چاہے تنگ کر دیتا ہے' تم جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو گے اللہ تعالیٰ اس کا (پورا پورا) بدلہ دے گا اور وہ سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔" O

(سورۃ فاطر ۳۵) ---۳ "لوگو! تم پر جو انعام اللہ تعالیٰ نے کیے ہیں انہیں یاد کرو۔ کیا اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی بھی خالق ہے جو تمہیں آسمان و زمین سے روزی پہنچائے؟ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ پس تم کہاں الٹے جاتے ہو؟" O --- [تفسیر کے لیے باب نمبر ۳، مضمون: انسان]

(سورۃ الزمر ۳۹) ---۵۲ "کیا انہیں یہ معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ جس کے لیے چاہے روزی کشادہ کر دیتا ہے اور تنگ (بھی)' ایمان لانے والوں کے لیے اس میں (بڑی بڑی) نشانیاں ہیں۔" O --- [یعنی رزق کی کشادگی اور تنگی میں بھی اللہ کی توحید کے دلائل ہیں۔ یعنی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کائنات میں صرف اسی کا حکم و تصرف چلتا ہے' اسی کی تدبیر مؤثر اور کارگر ہے' اسی لیے وہ جس کو چاہتا ہے رزق فراواں سے نواز دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے فقر و تنگ دستی میں مبتلا کر دیتا ہے۔ اس کے ان فیصلوں میں' جو اس کی حکمت و مشیت پر مبنی ہوتے ہیں' کوئی دخل انداز ہو سکتا ہے نہ ان میں رد و بدل کر سکتا ہے۔ تاہم یہ نشانیاں صرف اہل ایمان ہی کے لیے ہیں کیوں کہ وہی ان پر غور و فکر کر کے ان سے فائدہ اٹھاتے اور اللہ تعالیٰ کی مغفرت حاصل کرتے ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ المومن ۴۰) ---۱۳ "وہی ہے جو تمہیں اپنی نشانیاں دکھلاتا ہے اور تمہارے لیے آسمان سے روزی اتارتا ہے' نصیحت تو صرف وہی حاصل کرتے ہیں جو (اللہ تعالیٰ کی طرف) رجوع کرتے ہیں۔" O

(سورۃ الشوریٰ ۴۲) ---۱۲ "آسمانوں اور زمین کی کنجیاں اسی کی ہیں' جس کی چاہے روزی کشادہ کر دے اور تنگ کر دے' یقیناً وہ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔" O ---۱۹ "اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بڑا ہی لطف کرنے والا ہے' جسے چاہتا ہے کشادہ روزی دیتا ہے اور وہ بڑی طاقت' بڑے غلبہ والا ہے۔" O
---۲۷ "اگر اللہ تعالیٰ اپنے (سب) بندوں کی روزی فراخ کر دیتا تو وہ زمین میں فساد برپا کر دیتے لیکن وہ اندازے کے ساتھ جو کچھ چاہتا ہے نازل فرماتا ہے۔ وہ اپنے بندوں سے پورا خبردار اور خوب دیکھنے والا ہے۔" O

(سورۃ الجاثیۃ ۴۵) ---۵ "اور رات دن کے بدلنے میں اور جو کچھ روزی اللہ تعالیٰ آسمان سے نازل فرما کر زمین کو اسکی موت کے بعد زندہ کر دیتا ہے' (اس میں) اور ہواؤں کے بدلنے میں بھی ان لوگوں کے لیے جو عقل رکھتے ہیں نشانیاں ہیں۔" O

(سورۃ ق ۵۰) ---۱۱ "بندوں کی روزی کے لیے اور ہم نے پانی سے مردہ شہر کو زندہ کر دیا۔ اسی طرح (قبروں سے) نکلنا ہے۔" O

(سورۃ الذّٰریٰت ۵۱) ---۲۲ "اور تمہاری روزی اور جو تم سے وعدہ کیا جاتا ہے سب آسمان میں ہے۔" O --- [یہاں رزق سے مراد ہر وہ چیز ہے جس کی انسان کو اپنی بقا اور اپنی ذہنی' جسمانی اور روحانی نشو و نما کے لیے ضرورت ہوتی ہے۔ فرمایا ہر قسم کی نعمتوں کے خزانے ہمارے پاس ہیں۔ ہم سے مانگو' ہم تمہاری جھولیاں بھر دیں گے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

(سورۃ النجم ۵۳) ---۴۸ "اور یہ کہ وہی مالدار بناتا ہے اور سرمایہ دیتا ہے۔" O --- [اللہ تعالیٰ کی ایک دوسری شان بیان فرمائی جا رہی ہے۔ مال و دولت کے خزانے بھی اسی کے قبضے میں ہیں۔ چاہے تو کسی کو مالا مال کر دے اور اسے بے حساب رزق عطا فرما دے اور چاہے تو کسی کو مفلس اور کنگال کر دے' وہ پارہ نان کے لیے ترستا ہے اور اسے وہ بھی نصیب نہ ہو۔ یہ اس کی حکمت کے کرشمے ہیں۔ ان میں جو اسرار پنہاں ہیں ان کی حقیقت سے وہی خوب واقف ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

(سورۃ المنافقون ۶۳) ---۱۰ "اور جو کچھ ہم نے تمہیں دے رکھا ہے اس میں سے (ہماری راہ میں) اس سے پہلے خرچ کرو کہ تم میں سے کسی کو موت آ جائے تو کہنے لگے اے میرے پروردگار! مجھے تو تھوڑی دیر کی مہلت کیوں نہیں دیتا؟ کہ میں صدقہ کروں اور نیک لوگوں میں سے ہو جاؤں۔" O

(سورۃ الطلاق ۶۵) ---۳ "اور اسے ایسی جگہ سے روزی دیتا ہے جس کا اسے گمان بھی نہ ہو اور جو شخص اللہ پر توکل کرے گا اللہ اسے کافی ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اپنا کام پورا کر کے ہی رہے گا۔ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے۔" O

(سورۃ الملک ۶۷) ---۱۵ "وہ ذات جس نے تمہارے لیے زمین کو پست و مطیع کر دیا تاکہ تم اس کی راہوں میں چلتے پھرتے رہو اور اللہ کی روزیاں کھاؤ

Marfat.com

(پیو) اسی کی طرف (تمہیں) جی کر اٹھ کھڑا ہونا ہے۔"O [یعنی زمین کی پیداوار سے کھاؤ پیو۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)] ---۲۱ "اگر اللہ تعالیٰ اپنی روزی روک لے تو بتاؤ کون ہے جو پھر تمہیں روزی دے گا؟ بلکہ (کافر) تو سرکشی اور بدکنے پر اڑ گئے ہیں۔"O --- [تفسیر کے لئے باب نمبر ۱۰، مضمون: کافر]

رشوت

(سورۃ البقرۃ ۲) ---۱۸۸ "اور نہ کھاؤ تم ایک دوسرے کا مال آپس میں ناحق اور نہ پہنچاؤ اس کو حاکموں تک اس غرض سے کہ کھا جاؤ کچھ حصہ لوگوں کے مال کا ناجائز طریقے سے حالانکہ تم جانتے ہو۔"O --- [ایسے شخص کے بارے میں ہے جس کے پاس کسی کا حق ہو لیکن حق والے کے پاس ثبوت نہ ہو اس کمزوری سے فائدہ اٹھا کر وہ عدالت یا حاکم مجاز سے اپنے حق میں فیصلہ کروالے اور اس طرح دوسرے کا حق غصب کر لے۔ یہ ظلم ہے اور حرام ہے۔ عدالت کا فیصلہ ظلم اور حرام کو جائز اور حلال نہیں کر سکتا۔ یہ ظالم عنداللہ مجرم ہوگا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ النساء ۴) ---۱۶۱ "ان کے سود لینے حالانکہ انہیں اس سے منع کیا گیا تھا اور ان کے لوگوں کا مال ناحق کھانے کے سبب ہم نے پاکیزہ چیزیں جو ان کے لیے حلال تھیں ان پر حرام کر دیں۔ اور ہم نے ان میں کافروں کے لیے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔"O

احادیث مبارکہ:

☆ عبداللہؓ بن عمروؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ ﷺ نے رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے پر لعنت کی ہے۔

☆ عمروؓ بن عاص سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے کسی قوم میں زنا ظاہر نہیں ہوتا مگر اس میں قحط پھیل جاتا ہے اور کسی قوم میں رشوت ظاہر نہیں ہوتی مگر وہ رعب کے ساتھ پکڑی جاتی ہے۔

☆ ابو حمیدؓ ساعدی سے روایت ہے کہا نبی ﷺ نے ازد قبیلہ کے ایک آدمی کو عامل مقرر کیا جس کو ابن لتبیہ کہا جاتا تھا۔ کہا یہ تمہارا مال ہے اور یہ مجھے تحفہ میں پیش کیا گیا ہے۔ تو آپ نے خطبہ ارشاد فرمایا۔ حمد وثنا کے بعد آپ نے فرمایا کہ میں تمہارے کئی لوگوں کو ان کاموں پر مقرر کرتا ہوں جن پر اللہ تعالیٰ نے مجھے حاکم مقرر کیا ہے تو ان کا ایک آدمی آ کر کہتا ہے کہ یہ مال تمہارا ہے اور یہ تحفہ ہے جو مجھے پیش کیا گیا ہے۔ سو یہ شخص اپنے والدین کے گھر کیوں نہیں بیٹھا دیکھتا بھلا اسے تحفہ دیا جاتا ہے یا نہیں۔ (احادیث از دستور القرآن صفحہ نمبر ۳۹۳ مؤلفہ محمد شریف چوہدری)

رنج و راحت، غمی و خوشی

(سورۃ یونس ۱۰) ---۱۰۷ "اور اگر اللہ تعالیٰ تجھے کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا کوئی اسے ہٹانے والا نہیں۔ اور اگر وہ تیری بھلائی چاہے تو کوئی اس کی مہربانی کو پھیرنے والا نہیں۔ وہ اسے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے ڈال دیتا ہے۔ اور وہ بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔"O

(سورۃ یوسف ۱۲) ---۸۴ "پھر ان سے منہ پھیر لیا اور کہا ہائے یوسف! ان کی آنکھیں بوجہ رنج و غم کے سفید ہو چکی تھیں اور وہ غم کو دبائے ہوئے تھے۔"O

---۸۵ "(حضرت یعقوبؑ کے) بیٹوں نے کہا واللہ! آپ ہمیشہ یوسفؑ کی یاد ہی میں لگے رہیں گے یہاں تک کہ گھل جائیں یا ختم ہی ہو جائیں۔"O

---۸۶ "انہوں نے کہا کہ میں تو اپنی پریشانیوں اور رنج کی فریاد اللہ تعالیٰ ہی سے کر رہا ہوں۔ مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ باتیں معلوم ہیں جو تم نہیں جانتے۔"O

روح

(سورۃ النساء ۴) ---۱۷۱ "اے اہل کتاب! اپنے دین میں مبالغہ نہ کرو اور نہ اللہ تعالیٰ کی نسبت حق کے سوا کوئی بات کہو۔ مسیح عیسیٰ ابن مریم صرف اللہ تعالیٰ کا رسول اور اس کا کلمہ تھا جسے اس نے مریم کی طرف سے ڈالا اور اس کی طرف سے ایک روح تھا۔ پس اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ۔ مگر تین نہ کہو۔ باز آ جاؤ تمہارے لئے بہتر ہوگا۔ اللہ تعالیٰ تو صرف ایک ہی ہے۔ وہ اس بات سے پاک ہے کہ کوئی اس کا بیٹا ہو جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اسی کا ہے اور اللہ تعالیٰ کا کارساز ہونا کافی ہے۔"O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: تثلیث)

(سورۃ الحجر ۱۵) ---۲۸ "اور جب تیرے پروردگار نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں ایک انسان کو کالی اور سڑی ہوئی کھنکھناتی مٹی سے پیدا کرنے والا ہوں۔"O ---۲۹ "تو جب میں اسے پورا بنا چکوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم سب اس کے لئے سجدے میں گر پڑنا۔"O

Marfat.com

(سورۃ النحل ۱۶)---۲۔ ''وہی فرشتوں کو اپنی وحی دے کر اپنے حکم سے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اتارتا ہے کہ تم لوگوں کو آگاہ کردو کہ میرے سوا اور کوئی معبود نہیں، پس تم مجھ سے ڈرو۔'' O---[رُوْح سے مراد وحی ہے جیسا کہ قرآن مجید کے دوسرے مقام پر ہے۔ ''اسی طرح ہم نے آپ کی طرف اپنے حکم سے وحی کی، اس سے پہلے آپ کو علم نہیں تھا کہ کتاب کیا ہے، اور ایمان کیا ہے۔'' (الشوریٰ-۵۲)، مراد انبیاء علیہم السلام ہیں جن پر وحی نازل ہوتی ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''اللہ خوب جانتا ہے کہ وہ کہاں اپنی رسالت رکھے۔'' (الانعام-۱۲۴) وہ اپنے بندوں میں جس پر چاہتا ہے وحی ڈالتا یعنی نازل فرماتا ہے تاکہ وہ ملاقات والے (قیامت کے دن) سے لوگوں کو ڈرائے۔'' (المومن-۱۱۵) (از تفسیر نمبر ۳ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]۔ [یہاں ''روح'' سے مراد وحی الٰہی ہے جو خدا کی طرف سے پیغمبروں کی طرف غیر مرئی طریق پر بطور ایک بھید کے آتی ہے۔ چنانچہ دوسری جگہ فرمایا ''یلقی الروح من امرہ علی من یشآء من عبادہ۔'' (المومن رکوع ۲) ایک جگہ قرآن کی نسبت فرمایا ''وکذلك اوحینآ الیك روحا من امرنا'' (شوریٰ رکوع ۵) قرآن یا وحی الٰہی کو ''روح'' سے تعبیر فرمانے میں یہ اشارہ ہے کہ جس طرح مادی اجسام کو نفخ روح سے ظاہری حیات حاصل ہوتی ہے، اسی طرح جو قلوب جہل وضلال کی بیماریوں سے مردہ ہو چکے تھے وہ وحی الٰہی کی روح پا کر زندہ ہو جاتے ہیں۔ (از تفسیر مولانا شبیر احمد عثمانیؒ)]

(سورۃ بنی اسرائیل ۱۷)---۸۵۔ ''اور یہ لوگ آپ سے روح کی بابت سوال کرتے ہیں، آپ جواب دے دیجئے کہ روح میرے رب کے حکم سے ہے اور تمہیں بہت ہی کم علم دیا گیا ہے۔'' O---[روح وہ لطیف شے ہے جو کسی کو نظر تو نہیں آتی لیکن ہر جاندار کی قوت وتوانائی اسی روح کے اندر مضمر ہے۔ اس کی حقیقت وماہیت کیا ہے؟ یہ کوئی نہیں جانتا۔ یہودیوں نے بھی ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ سے اس کی بابت پوچھا تو یہ آیت اتری۔ آیت کا مطلب یہ ہے کہ تمہارا علم، اللہ کے علم کے مقابلے میں قلیل ہے اور یہ روح جس کے بارے میں تم پوچھ رہے ہو اس کا علم تو اللہ نے انبیاء سمیت کسی کو بھی نہیں دیا ہے۔ بس اتنا سمجھو کہ یہ میرے رب کا امر (حکم) ہے۔ یا میرے رب کی شان میں سے ہے۔ جس کی حقیقت کو صرف وہی جانتا ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)

(سورۃ السجدۃ ۳۲)---۹۔ ''جسے ٹھیک ٹھاک کر کے اس میں اپنی روح پھونکی، اسی نے تمہارے کان آنکھیں اور دل بنائے (اس پر بھی) تم بہت ہی تھوڑا احسان مانتے ہو۔'' O

(سورۃ الزمر ۳۹)---۴۲۔ ''اللہ تعالیٰ ہی روحوں کو ان کی موت کے وقت اور جن کی موت نہیں آئی انہیں ان کی نیند کے وقت قبض کر لیتا ہے، پھر جن پر موت کا حکم لگ چکا ہے انہیں تو روک لیتا ہے اور دوسری (روحوں) کو ایک مقرر وقت کے لیے چھوڑ دیتا ہے۔ غور کرنے والوں کے لیے اس میں یقیناً بہت سی نشانیاں ہیں۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۱۱، مضمون: موت)

(سورۃ الشوریٰ ۴۲)---۵۲۔ ''اور اسی طرح ہم نے بذریعہ وحی بھیجا آپ کی طرف ایک جانفزا کلام اپنے حکم سے، نہ آپ یہ جانتے تھے کہ کتاب کیا ہے اور نہ یہ کہ ایمان کیا ہے۔ لیکن (اے حبیب!) ہم نے بنا دیا اس کتاب کو (سراپا) نور، ہم ہدایت دیتے ہیں اس کے ذریعہ جس کو چاہتے ہیں اپنے بندوں سے۔ اور بلاشبہ آپ رہنمائی فرماتے ہیں صراطِ مستقیم کی طرف۔'' O---[روح سے مراد قرآن ہے۔ یعنی جس طرح آپ سے پہلے اور رسولوں پر ہم وحی کرتے رہے اسی طرح ہم نے آپ پر قرآن کی وحی کی ہے۔ قرآن کو روح سے اس لیے تعبیر کیا ہے کہ قرآن سے دلوں کو زندگی حاصل ہوتی ہے جیسے روح میں انسانی زندگی کا راز مضمر ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ المعارج ۷۰)---۴۔ ''جس کی طرف فرشتے اور روح چڑھتے ہیں ایک دن میں جس کی مقدار پچاس ہزار سال کی ہے۔'' O---[روح سے مراد حضرت جبرائیل علیہ السلام ہیں، ان کی عظمت شان کے پیش نظر ان کا الگ خصوصی ذکر کیا گیا ہے، ورنہ فرشتوں میں وہ بھی شامل ہیں، یا روح سے مراد انسانی روحیں ہیں جو مرنے کے بعد آسمان پر لے جائی جاتی ہیں، جیسا کہ بعض روایات میں ہے۔ (از تفسیر ۲ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ النبا ۷۸)---۳۸۔ ''جس دن روح اور فرشتے صفیں باندھ کر کھڑے ہوں گے تو کوئی کلام نہ کر سکے گا مگر جسے رحمٰن اجازت دے دے اور وہ ٹھیک بات زبان سے نکالے۔'' O---[یعنی یہ نہ سمجھو کہ تمہیں یونہی آوارہ چھوڑ دیا گیا ہے جو تمہارے جی میں آئے کرتے رہے، تم سے کوئی باز پرس نہ ہوگی۔ ایسا اندھیر ہمارے ہاں نہیں، ہم تمہارے اعمال، تمہارے افکار اور تمہارے ارادوں کو گن گن کر ضبط تحریر میں لا رہے ہیں اور یہ سارا ریکارڈ قیامت کے دن تمہارے سامنے کھول کر رکھ دیا جائے گا۔ (از تفسیر ۲۳ ضیاء القرآن)]

روحانیت

(سورۃ الصّٰفّٰت ۳۷)---۵۰۔ ''(جنتی) ایک دوسرے کی طرف رخ کر کے پوچھیں گے۔'' O---۵۱۔ ''ان میں سے ایک کہنے والا کہے گا کہ میرا ایک

Marfat.com

ساتھی تھا۔"O---۵۲۔"جو (مجھ سے) کہا کرتا تھا کہ کیا تو (قیامت کے آنے کا) یقین کرنے والوں میں سے ہے؟"O---۵۳۔"کیا جب کہ ہم مر کر مٹی اور ہڈی ہو جائیں گے کیا اس وقت ہم جزا دیئے جانے والے ہیں؟"O---۵۴۔"کہے گا تم چاہتے ہو تو جھانک کر دیکھ لو؟"O---۵۵۔"جھانکتے ہی اسے بیچوں بیچ جہنم میں (جلتا ہوا) دیکھے گا۔"O---۵۶۔"کہے گا واللہ! قریب تھا کہ تو مجھے (بھی) برباد کر دے۔"O---۵۷۔"اگر میرے رب کا احسان نہ ہوتا تو میں بھی دوزخ میں حاضر کئے جانے والوں میں ہوتا۔"O---[اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ آخرت میں انسان کی سماعت اور بینائی اور گویائی کس پیمانے کی ہوگی۔ جنت میں بیٹھا ہوا ایک آدمی جب چاہتا ہے کسی ٹیلی ویژن کے آلے کے بغیر بس یونہی جھک کر ایک ایسے شخص کو دیکھ لیتا ہے جو اس سے نہ معلوم کتنے ہزار میل کے فاصلے پر جہنم میں مبتلائے عذاب ہے۔ پھر یہی نہیں کہ وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں بلکہ ان کے درمیان کسی ٹیلیفون یا ریڈیو کے توسط کے بغیر براہِ راست کلام بھی ہوتا ہے۔ وہ اتنے طویل فاصلے سے بات کرتے ہیں اور ایک دوسرے کی بات سنتے ہیں۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

روحانی علم، کتاب الٰہی کا علم

(سورۃ البقرۃ ۲)---۲۵۱۔"پس شکست دے دی انہوں نے کافروں کو اللہ تعالیٰ کے اذن سے اور قتل کر دیا داؤدؑ نے جالوت کو اور عطا کی اس کو اللہ نے سلطنت اور حکمت اور سکھایا اس کو اللہ تعالیٰ نے جو کچھ چاہا۔ اور اگر نہ ہٹاتا رہتا اللہ انسانوں کے ایک گروہ کو دوسرے گروہ کے ذریعہ سے تو نظام بگڑ جاتا زمین کا لیکن اللہ تعالیٰ بڑا مہربان ہے اہل عالم پر۔"O---[جب جالوت سے مقابلہ ہوا تو طالوت کے تین سو تیرہ آدمی تھے۔ جن میں داؤدؑ کے والد اور بھائی شامل تھے۔ حضرت داؤدؑ کو راستے میں تین پتھر ملے جو بولے ہم کو اٹھا لے ہم جالوت کو قتل کریں گے۔ جب مقابلہ ہوا جالوت خود باہر نکلا اور کہا میں اکیلا تم سب کو کافی ہوں۔ میرے سامنے آتے جاؤ۔ حضرت شموئیل (اس وقت کے پیغمبر) نے حضرت داؤدؑ کے والد سے ان کے بیٹوں کا پوچھا۔ جو کافی قد آور تھے لیکن انہوں نے حضرت داؤدؑ کو نہیں بتایا جو کہ قد میں چھوٹے اور کمزور تھے اور بکریاں چرایا کرتے تھے۔ لیکن پیغمبر نے ان کو بلایا اور پوچھا کہ تو جالوت کو مارے گا۔ انہوں نے کہا ہاں ماروں گا۔ پھر جالوت کے سامنے گئے اور انہیں تین پتھروں کو فلاخن میں رکھ کر مارا۔ جالوت کا صرف ماتھا کھلا تھا اور تمام بدن لوہے میں غرق تھا۔ تینوں پتھر اس کے ماتھے پر لگے اور پیچھے کو نکل گئے۔ جالوت کا لشکر بھاگا اور مسلمانوں کو فتح ہوئی۔ (از تفسیر مولانا شبیر احمد عثمانیؒ)]

(سورۃ آل عمران ۳)---۷۔"وہی تو ہے جس نے نازل کی تم پر یہ کتاب اس میں آیات محکمات بھی ہیں وہی کتاب کی بنیاد ہیں اور کچھ دوسری متشابہات ہیں۔ سو وہ لوگ جنہوں کے دلوں میں کجی ہے وہ تو پیچھے پڑے رہتے ہیں ان آیات کے جو متشابہ ہیں ان میں تلاش میں فتنے کی اور تلاش میں ان کی حقیقت و ماہیت کے جبکہ نہیں جانتا اس کی حقیقت و ماہیت مگر اللہ تعالیٰ۔ اور وہ لوگ جو پختہ کار ہیں علم میں کہتے ہیں ایمان لائے ہم سب پر۔ سب کا سب ہمارے رب کی طرف سے ہے اور نہیں سمجھتے (یہ نکتہ) مگر دانشمند لوگ۔"O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۵، مضمون: آیات محکمات و متشابہات]

(سورۃ الاعراف ۷)---۱۷۵۔"اور انہیں اس شخص کی خبر سنا جسے ہم نے اپنی آیتیں دیں۔ مگر وہ ان سے نکل گیا۔ پھر شیطان اس کے پیچھے لگ گیا اور وہ بھٹکنے والوں میں ہو گیا۔"O---۱۷۶۔"لیکن اگر ہم چاہتے تو انکے ذریعے سے اسے بلند کر دیتے مگر وہ زمین کے ساتھ لگ گیا اور اپنی خواہش پر چل پڑا۔ ہاں! اس کی مثال کتے کی سی تھی۔ اگر تو اس پر حملہ کرے تو زبان نکال دیتا ہے یا اسے چھوڑ دے تو بھی زبان نکال دیتا ہے یہی ان لوگوں کی مثال ہے جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں یہ قصہ سنا دے شاید وہ غور کریں۔"O

(سورۃ یوسف ۱۲)---۳۷۔"یوسفؑ نے کہا۔ تمہیں جو کھانا دیا جاتا ہے اس کے تمہارے پاس پہنچنے سے پہلے ہی میں تمہیں اس کی تعبیر بتلا دوں گا۔ یہ سب اس علم کی بدولت ہے جو مجھے میرے رب نے سکھایا ہے۔ میں نے ان لوگوں کا مذہب چھوڑ دیا ہے جو اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں رکھتے اور آخرت کے بھی منکر ہیں۔"O---[یعنی میں جو تعبیر بتلاؤں گا وہ کاہنوں اور نجومیوں کی طرح ظن و تخمین پر مبنی نہیں ہوگی۔ جس میں خطا اور صواب دونوں کا احتمال ہوتا ہے۔ بلکہ میری تعبیر یقینی علم پر مبنی ہوگی جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے عطا کیا گیا ہے۔ جس میں غلطی کا امکان ہی نہیں ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۷۶۔"پس یوسفؑ نے ان کے سامان کی تلاش شروع کی اپنے بھائی کے سامان کی تلاشی سے پہلے۔ پھر اس پیمانہ کو اپنے بھائی کے سامان (زنبیل) سے نکالا۔ ہم نے یوسفؑ کے لئے اسی طرح یہ تدبیر کی۔ اس بادشاہ کے قانون کی رو سے یہ اپنے بھائی کو نہ لے سکتا تھا۔ مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ کو منظور ہو۔ ہم جس کے چاہیں درجے بلند کر دیں۔ ہر ذی علم پر فوقیت رکھنے والا دوسرا ذی علم موجود ہے۔"O---[یعنی ہر عالم سے بڑھ کر کوئی نہ کوئی عالم ہوتا ہے۔ اس لئے کوئی صاحب علم اس دھوکے میں مبتلا نہ ہو کہ میں ہی اپنے وقت کا سب سے بڑا عالم ہوں اور بعض کہتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر صاحب علم کے اوپر ایک علیم یعنی اللہ تعالیٰ ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۹۴۔"جب یہ قافلہ جدا ہوا تو ان کے والد نے کہا مجھے تو یوسفؑ کی خوشبو آ رہی ہے اگر تم مجھے سٹھیایا ہوا قرار نہ

Marfat.com

دو۔'' O---۹۶۔ ''جب خوشخبری دینے والے نے پہنچ کر ان کے منہ پر وہ کرتا ڈالا اسی وقت وہ پھر سے بینا ہو گئے۔ کہا! کیا میں تم سے نہ کہا کرتا تھا کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔'' O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۱۴، مضمون: انبیاء وصالحین کے تبرکات]

(**سورۃ الکہف ۱۸**)---۶۰۔ ''جبکہ موسیٰ نے اپنے نوجوان سے کہا کہ میں تو چلتا ہی رہوں گا یہاں تک کہ دو دریاؤں کے سنگم پر پہنچوں خواہ مجھے سالہا سال چلنا پڑے۔'' O---[حقب کے ایک معنی ۷۰ یا ۸۰ سال اور دوسرے معنی غیر معینہ مدت کے ہیں۔ یہاں یہی دوسرا معنی مراد ہے۔ یعنی جب تک میں مجمع البحرین (جہاں دونوں سمندر ملتے ہیں) نہیں پہنچ جاؤں گا چلتا رہوں گا اور سفر جاری رکھوں گا چاہے کتنا بھی عرصہ لگ جائے۔ حضرت موسیٰؑ کو اس سفر کی ضرورت اس لیے پیش آئی کہ انہوں نے ایک موقع پر ایک سائل کے جواب میں یہ کہہ دیا کہ اس وقت مجھ سے بڑا عالم کوئی نہیں۔ اللہ تعالیٰ کو ان کا یہ جملہ پسند نہیں آیا اور وحی کے ذریعے سے انہیں مطلع کیا کہ ہمارا ایک بندہ (خضر) ہے جو تجھ سے بھی بڑا عالم ہے۔ حضرت موسیٰؑ نے پوچھا کہ یا اللہ اس سے ملاقات کیسے ہو سکتی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، جہاں دونوں سمندر ملتے ہیں وہیں ہمارا وہ بندہ بھی ہوگا۔ نیز فرمایا کہ مچھلی ساتھ لے جاؤ، جہاں مچھلی تمہاری ٹوکری (زنبیل) سے نکل کر غائب ہو جائے تو یہ سمجھ لینا کہ یہی مقام ہے چنانچہ اس حکم کے مطابق انہوں نے ایک مچھلی لی اور سفر شروع کر دیا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

---۶۵۔ ''پس ہمارے بندوں میں سے ایک بندے کو پایا جسے ہم نے اپنے پاس کی خاص رحمت عطا فرما رکھی تھی اور اسے اپنے پاس سے خاص علم سکھا رکھا تھا۔'' O---[اس سے علم نبوت کے علاوہ جس سے حضرت موسیٰؑ بھی بہرہ ور تھے بعض تکوینی امور کا علم ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے صرف حضرت خضر کو نوازا تھا، حضرت موسیٰؑ کے پاس بھی وہ علم نہیں تھا۔ اس سے استدلال کرتے ہوئے بعض صوفیا کرام دعویٰ کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کو جو نبی نہیں ہوتے علم لدنی سے نوازتا ہے جو بغیر استاد کے محض مبدا فیض کی کرم گستری کا نتیجہ ہوتا ہے اور یہ باطنی علم، شریعت کے ظاہری علم سے جو قرآن وحدیث کی صورت میں موجود ہے، مختلف بلکہ بعض دفعہ اس کے مخالف اور معارض ہوتا ہے لیکن یہ استدلال اس لیے صحیح نہیں کہ حضرت خضر کی بابت تو اللہ تعالیٰ نے خود ان کو علم خاص دیئے جانے کی صراحت کر دی ہے جب کہ کسی اور کے لیے ایسی صراحت کہیں نہیں اگر اس کو عام کر دیا جائے تو پھر ہر شعبدہ باز اس قسم کا دعویٰ کر سکتا ہے چنانچہ اس طبقے میں یہ دعوے عام ہی ہیں۔ اس لیے ایسے دعوں کی کوئی حیثیت نہیں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۶۶۔ ''اس سے موسیٰ نے کہا کہ میں آپ کی تابعداری کروں؟ کہ آپ مجھے اس نیک علم کو سکھا دیں جو آپ کو سکھایا گیا ہے۔'' O---۶۷۔ ''اس نے کہا آپ میرے ساتھ ہرگز صبر نہیں کر سکتے۔'' O---۶۸۔ ''اور جس چیز کو آپ نے اپنے علم میں نہ لیا ہو اس پر صبر کر بھی کیسے سکتے ہیں؟'' O---۶۹۔ ''موسیٰ نے جواب دیا کہ ان شاء اللہ آپ مجھے صبر کرنے والا پائیں گے اور کسی بات میں میں آپ کی نافرمانی نہیں کروں گا۔'' O---۷۰۔ ''اس نے کہا اچھا اگر آپ میرے ساتھ ہی چلنے پر اصرار کرتے ہیں تو یاد رہے کسی چیز کی نسبت مجھ سے نہ پوچھنا جب تک کہ میں خود اس کی نسبت کوئی تذکرہ نہ کروں۔'' O---۷۱۔ ''پھر وہ دونوں چلے، یہاں تک کہ ایک کشتی میں سوار ہوئے، خضر نے اس کے تختے توڑ دیئے، موسیٰ نے کہا کیا آپ اسے توڑ رہے ہیں کہ کشتی والوں کو ڈبو دیں یہ تو آپ نے بڑی (خطرناک) بات کر دی۔'' O---۷۲۔ ''خضر نے جواب دیا کہ میں نے تو پہلے ہی تجھ سے کہہ دیا تھا کہ تو میرے ساتھ ہرگز صبر نہ کر سکے گا۔'' O---۷۳۔ ''موسیٰ نے جواب دیا کہ میری بھول پر مجھے نہ پکڑیئے اور مجھے اپنے کام میں تنگی میں نہ ڈالیے۔'' O---۷۴۔ ''پھر دونوں چلے یہاں تک کہ ایک لڑکے کو پایا، خضر نے اسے مار ڈالا، موسیٰ نے کہا کہ آپ نے ایک پاک جان کو بغیر کسی جان کے عوض مار ڈالا؟ بیشک آپ نے تو بڑی ناپسندیدہ حرکت کی۔'' O---۷۵۔ ''وہ کہنے لگے کہ میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ تم میرے ہمراہ رہ کر ہرگز صبر نہیں کر سکتے۔'' O---۷۶۔ ''موسیٰ نے جواب دیا اگر اب اس کے بعد میں آپ سے کسی چیز کے بارے میں سوال کروں تو بیشک آپ مجھے اپنے ساتھ نہ رکھنا، یقیناً آپ میری طرف سے (حد) عذر کو پہنچ چکے۔'' O---۷۷۔ ''پھر دونوں چلے ایک گاؤں والوں کے پاس آ کر ان سے کھانا طلب کیا تو انہوں نے ان کی مہمانداری سے صاف انکار کر دیا، دونوں نے وہاں ایک دیوار پائی جو گرا ہی چاہتی تھی، اس نے اسے ٹھیک اور درست کر دیا۔ موسیٰ کہنے لگے اگر آپ چاہتے تو اس پر اجرت لے لیتے۔'' O---[حضرت خضر نے اس دیوار کو ہاتھ لگایا اور اللہ کے حکم سے وہ معجزانہ طور پر سیدھی ہو گئی۔ جیسا کہ صحیح بخاری کی روایت سے واضح ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۷۸۔ ''اس نے کہا بس یہ جدائی ہے میرے اور تیرے درمیان اب میں تجھے ان باتوں کی اصلیت بھی بتا دوں گا جس پر تجھ سے صبر نہ ہو سکا۔'' O---۷۹۔ ''کشتی تو چند مسکینوں کی تھی جو دریا میں کام کاج کرتے تھے۔ میں نے اس میں کچھ توڑ پھوڑ کرنے کا ارادہ کر لیا کیونکہ ان کے آگے ایک بادشاہ تھا جو ہر ایک (صحیح سالم) کشتی کو جبراً ضبط کر لیتا تھا۔'' O---۸۰۔ ''اور اس لڑکے کے ماں باپ ایمان والے تھے۔ ہمیں خوف ہوا کہ کہیں یہ انہیں اپنی سرکشی اور کفر سے عاجز و پریشان نہ کر دے۔'' O---۸۱۔ ''اس لیے ہم نے چاہا کہ انہیں ان کا پروردگار اس کے بدلے اس سے بہتر پاکیزگی والا اور اس سے زیادہ محبت اور پیار والا بچہ عنایت فرمائے۔'' O---۸۲۔ ''دیوار کا قصہ یہ ہے کہ اس شہر میں دو یتیم بچے ہیں جن کا خزانہ ان کی اس دیوار کے نیچے دفن ہے، ان کا باپ بڑا نیک شخص تھا تو تیرے رب کی چاہت تھی کہ یہ دونوں یتیم اپنی جوانی کی عمر میں آ کر اپنا یہ خزانہ تیرے رب کی مہربانی اور رحمت سے نکال لیں، میں نے اپنی رائے سے کوئی کام نہیں کیا، یہ تھی اصل حقیقت ان

Marfat.com

واقعات کی جن پر آپ سے صبر نہ ہو سکا۔" O

(سورۃ النمل ۲۷) ---۴۰۔ "جس کے پاس کتاب کا علم تھا وہ بول اٹھا کہ آپ پلک جھپکائیں اس سے بھی پہلے میں اسے آپ کے پاس پہنچا سکتا ہوں۔ جب آپ نے اسے اپنے پاس موجود پایا تو فرمانے لگے یہی میرے رب کا فضل ہے' تا کہ وہ مجھے آزمائے کہ میں شکر گزاری کرتا ہوں یا ناشکری' شکر گزار اپنے ہی نفع کے لیے شکر گزاری کرتا ہے اور جو ناشکری کرے تو میرا پروردگار (بے پروا اور بزرگ) غنی اور کریم ہے۔" O ---[یہ کون شخص تھا جس نے یہ کہا؟ یہ کتاب کون سی تھی؟ اور یہ علم کیا تھا' جس کے زور پر یہ دعویٰ کیا گیا؟ اس میں مفسرین کے مختلف اقوال ہیں۔ ان تینوں کی پوری حقیقت اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ یہاں قرآن کریم کے الفاظ سے جو معلوم ہوتا ہے وہ اتنا ہی ہے کہ وہ کوئی انسان ہی تھا' جس کے پاس کتاب الٰہی کا علم تھا' اللہ تعالیٰ نے کرامت اور اعجاز کے طور پر اسے یہ قدرت دے دی کہ پلک جھپکتے میں وہ تخت لے آیا۔ کرامت اور معجزہ نام ہی ایسے کاموں کا ہے جو ظاہری اسباب اور امور عادیہ کے یکسر خلاف ہوں۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کی قدرت و مشیت سے ہی ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ اس لیے نہ شخصی قوت قابل تعجب ہے اور نہ اس علم کے سراغ لگانے کی ضرورت' جس کا ذکر یہاں ہے۔ کیونکہ یہ تو اس شخص کا تعارف ہے' جس کے ذریعے سے یہ کام ظاہری طور پر انجام پایا' ورنہ حقیقت میں تو یہ مشیت الٰہی ہی کارفرمائی ہے جو چشم زدن میں جو چاہے' کر سکتی ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام بھی اس حقیقت سے آگاہ تھے' اس لیے جب انہوں نے دیکھا کہ تخت موجود ہے تو اسے فضل ربی سے تعبیر کیا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] [راجح یہ ہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ شخص حضرت سلیمانؑ کا صحابی اور وزیر آصف بن برخیا ہے جو کتب سماویہ کا عالم اور اللہ کے اسماء اور کلام کی تاثیر سے واقف تھا' اس نے عرض کیا کہ میں چشم زدن میں تخت کو حاضر کر سکتا ہوں۔ آپ کسی طرف دیکھئے' قبل اس کے آپ ادھر سے نگاہ ہٹائیں تخت آپ کے سامنے رکھا ہو گا۔] ---[یعنی یہ ظاہر کے اسباب سے نہیں آیا' اللہ کا فضل ہے کہ میرے رفیق اس درجہ کو پہنچے' جن سے ایسی کرامات ظاہر ہونے لگیں۔ اور چونکہ ولی کی خصوصاً صحابی کی کرامت اس کے نبی کا معجزہ اور اس کے اتباع کا ثمرہ ہوتا ہے اس لئے حضرت سلیمان پر بھی اس کی شکر گزاری عائد ہوئی۔ (تنبیہ) معلوم ہوا کہ اعجاز و کرامت فی الحقیقت خداوند قدیر کا فعل ہے جو ولی یا نبی کے ہاتھ پر خلاف معمول ظاہر کیا جاتا ہے۔ پس جس کی قدرت سے سورج یا زمین کا کرہ ایک لحہ میں ہزاروں میل کی مسافت طے کر لیتا ہے' اسے کیا مشکل ہے کہ تخت بلقیس کو پلک جھپکنے میں "مارب" سے "شام" پہنچا دے۔ حالانکہ تخت بلقیس کو سورج اور زمین سے ذرہ اور پہاڑ کی نسبت ہے۔ (تفسیر از مولانا شبیر احمد عثمانی)]

روشن چہرے

(سورۃ آل عمران ۳) ---۱۰۶۔ "اس دن جب روشن ہوں گے کچھ چہرے اور سیاہ ہوں گے کچھ چہرے سو وہ لوگ کہ سیاہ ہوں گے ان کے چہرے (ان سے کہا جائے گا) اچھا تم ہو جنہوں نے کفر کیا تھا ایمان لانے کے بعد! سو چکھو اب مزا عذاب کا بدلے میں اس کفر کے جو تم کرتے رہے ہو۔" O ---۱۰۷۔ "رہے وہ لوگ کہ روشن ہوں گے چہرے ان کے سو ہوں گے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت میں اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔" O

(سورۃ عبس ۸۰) ---۳۸۔ "اس دن بہت سے چہرے روشن ہوں گے۔" O ---۳۹۔ "(جو) ہنستے ہوئے اور ہشاش بشاش ہوں گے۔" O ---[یہ اہل ایمان کے چہرے ہوں گے' جنہیں ان کے اعمال نامے ان کے دائیں ہاتھ میں ملیں گے جس سے انہیں اپنی اخروی سعادت و کامیابی کا یقین ہو جائے گا جس سے ان کے چہرے خوشی سے تمتما رہے ہوں گے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الغاشیۃ ۸۸) ---۸۔ "بہت سے چہرے اس دن تروتازہ اور (آسودہ حال) ہوں گے۔" O ---۹۔ "اپنی کوشش پر خوش ہوں گے۔" O ---۱۰۔ "بلند و بالا جنتوں میں ہوں گے۔" O ---۱۱۔ "جہاں کوئی بیہودہ بات نہیں سنیں گے۔" O ---۱۲۔ "جہاں بہتا ہوا چشمہ ہو گا۔" O ---۱۳۔ "(اور) اس میں اونچے اونچے تخت ہوں گے۔" O

رومی

(سورۃ الروم ۳۰) ---۲۔ "رومی مغلوب ہو گئے ہیں۔" O ---۳۔ "نزدیک کی زمین پر اور وہ مغلوب ہونے کے بعد عنقریب غالب آجائیں گے۔" O ---۴۔ "چند سال میں ہی۔ اس سے پہلے اور اس کے بعد بھی اختیار اللہ تعالیٰ ہی کا ہے۔ اس روز مسلمان شادمان ہوں گے۔" O ---۵۔ "اللہ تعالیٰ کی مدد سے وہ جس کی چاہتا ہے مدد کرتا ہے۔ اصل غالب اور مہربان وہی ہے۔" O ---[عہد رسالت میں دو بڑی طاقتیں تھیں۔ ایک فارس (ایران) کی دوسری روم کی۔ اول الذکر حکومت آتش پرست اور دوسری عیسائی یعنی اہل کتاب تھی۔ مشرکین مکہ کی ہمدردیاں فارس کے ساتھ تھیں کیوں کہ دونوں غیر اللہ کے پجاری تھے

Marfat.com

جب کہ مسلمانوں کی ہمدردیاں روم کی عیسائی حکومت کے ساتھ تھیں' اس لیے کہ عیسائی بھی مسلمانوں کی طرح اہل کتاب تھے اور وحی و رسالت پر یقین رکھتے تھے۔ ان کی آپس میں ٹھنی رہتی تھی۔ نبی ﷺ کی بعثت کے چند سال بعد ایسا ہوا کہ فارس کی حکومت عیسائی حکومت پر غالب آ گئی' جس پر مشرکوں کو خوشی اور مسلمانوں کو غم ہوا' اس موقعہ پر قرآن کریم کی یہ آیات نازل ہوئیں' جن میں یہ پیش گوئی کی گئی کہ بضع سنین کے اندر رومی پھر غالب آ جائیں گے اور غالب' مغلوب اور مغلوب غالب ہو جائینگے۔ بظاہر اسباب یہ پیش گوئی ناممکن العمل نظر آتی تھی۔ تاہم مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی وجہ سے یقین تھا کہ ایسا ضرور ہو کر رہے گا۔ اسی لیے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابوجہل سے یہ شرط بدی کہ رومی پانچ سال کے اندر دوبارہ غالب آ جائیں گے۔ نبی ﷺ کے علم میں یہ بات آئی تو فرمایا کہ بضع کا لفظ تین سے دس تک کے عدد کے لیے استعمال ہوتا ہے تم نے ۵ سال کی مدت کم رکھی ہے' اس میں اضافہ کر لو۔ چنانچہ آپ ﷺ کی ہدایت کے مطابق حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس مدت میں اضافہ کروالیا۔ اور پھر ایسا ہی ہوا کہ رومی ۹ سال کی مدت کے اندر اندر یعنی ساتویں سال دوبارہ فارس پر غالب آ گئے' جس سے یقیناً مسلمانوں کو کافروں پر غلبہ حاصل ہوا' اور مسلمان اپنی فتح پر خوش ہوئے۔ رومیوں کی یہ فتح قرآن کریم کی صداقت کی ایک بہت بڑی دلیل ہے۔ نزدیک کی زمین سے مراد عرب کی زمین کے قریب کے علاقے ہیں' یعنی شام و فلسطین وغیرہ' جہاں عیسائیوں کی حکومت تھی۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

رونا

(سورۃ التوبۃ ۹) ---۸۱۔ "پیچھے رہ جانے والے لوگ' رسول اللہ کے پیچھے اپنے بیٹھ رہنے پر خوش ہوئے' اور انہوں نے ناپسند کیا کہ اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کریں اور کہا "گرمی میں مت نکلو۔" کہہ دیجئے "دوزخ کی آگ بہت ہی سخت گرم ہوگی۔" کاش وہ سوچ سکتے۔"O ---۸۲۔ پس! انہیں ہنسنا کم چاہیے اور رونا زیادہ چاہیے۔ اس کے بدلے میں جو وہ کماتے ہیں۔"O ---۹۲۔ "اور نہ ان پر الزام ہے جو جب تیرے پاس آئے کہ انہیں سواری دے۔ تو تو نے کہا میرے پاس کچھ نہیں۔ جس پر میں تمہیں سوار کر لوں۔ وہ لوٹ گئے اور ان کی آنکھیں اس غم سے کہ ان کے پاس خرچ کرنے کو کچھ نہیں آنسو بہاتی تھیں۔"O

(سورۃ النجم ۵۳) ---۴۳۔ "اور یہ کہ وہی ہنساتا ہے اور وہی رلاتا ہے۔"O ---[یعنی خوشی اور غم' دونوں کے اسباب اُسی کی طرف سے ہیں۔ اچھی اور بری قسمت کا سررشتہ اُسی کے ہاتھ میں ہے۔ کسی کو اگر راحت و مسرت نصیب ہوئی ہے تو اُسی کے دینے سے ہوئی ہے۔ اور کسی کو مصائب و آلام سے سابقہ پیش آیا ہے تو اُسی کی مشیت سے پیش آیا ہے۔ کوئی دوسری ہستی اس کائنات میں ایسی نہیں ہے جو قسمتوں کے بنانے اور بگاڑنے میں کسی قسم کا دخل رکھتی ہو۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)] ---۶۰۔ "اور ہنس رہے ہو؟ اور روتے نہیں؟"O ---[تمہیں تو چاہیے تھا کہ گزشتہ برباد ہونے والی قوموں کے حالات پڑھ کر تم خوف الٰہی سے رو پڑتے اور اپنی گزشتہ لغزشوں پر آنسوؤں کے دریا بہا دیتے۔ اُلٹا تم بے حیاؤں کی طرح ہنس رہے ہو۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

رہبانیت

(سورۃ المائدۃ ۵) ---۸۲۔ "تو سب لوگوں سے زیادہ مسلمانوں کا دشمن یہودیوں اور مشرکوں کو پائے گا۔ اور تو لوگوں میں ایمان والوں کے ساتھ محبت میں سب سے قریب انہیں پائے گا جو کہتے ہیں "ہم نصاریٰ ہیں" یہ اس لئے کہ ان میں عالم اور گوشہ نشین لوگ ہیں اور اس لئے کہ وہ تکبر نہیں کرتے۔"O ---[رہبان سے مراد نیک، عبادت گزار اور گوشہ نشین لوگ اور قسیسین سے مراد علماء و خطباء ہیں۔ یعنی ان عیسائیوں میں علم و تواضع ہے۔ اس لئے ان میں یہودیوں کی طرح جو دو استکبار نہیں ہے۔ علاوہ ازیں دین مسیحی میں نرمی اور عفو و درگزر کی تعلیم کو امتیازی حیثیت حاصل ہے۔ حتیٰ کہ ان کی کتابوں میں لکھا ہے کہ کوئی تمہارے دائیں رخسار پر مارے تو بایاں رخسار بھی اس کو پیش کر دو۔ یعنی لڑو مت۔ ان وجوہ سے یہ مسلمانوں کے بہ نسبت یہودیوں کے زیادہ قریب ہیں۔ عیسائیوں کا یہ وصف یہودیوں کے مقابلے میں ہے۔ تاہم جہاں تک اسلام دشمنی کا تعلق ہے کم و بیش کے کچھ فرق کے ساتھ اسلام کے خلاف یہ عناد عیسائیوں میں بھی موجود ہے جیسا کہ صلیب و ہلال کی صدیوں پر محیط معرکہ آرائی سے واضح ہے اور جس کا سلسلہ تا حال جاری ہے۔ اور اب تو اسلام کے خلاف یہودی اور عیسائی دونوں ہی مل کر سرگرم عمل ہیں۔ اسی لئے قرآن نے دونوں سے دوستی کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ التوبۃ ۹) ---۳۱۔ "انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے عالموں اور اپنے گوشہ نشینوں اور مسیح ابن مریم کو رب بنالیا ہے حالانکہ انہیں صرف یہ حکم دیا گیا تھا کہ ایک خدا کی جس کے سوا کوئی خدا نہیں عبادت کریں۔ وہ ان سے پاک ہے جنہیں وہ اس کا شریک ٹھہراتے ہیں۔"O ---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴۔

Marfat.com

مضمون: ارباب] ---۳۴۔ ''اے ایمان والو! بہت سے عالم اور گوشہ نشین ناجائز طور پر لوگوں کا مال کھا جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکتے ہیں مگر جو لوگ سونا اور چاندی خزانہ کر کے رکھتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری دے۔'' O ---[أحبار، حبر کی جمع ہے۔ یہ ایسے شخص کو کہا جاتا ہے جو بات کو خوبصورت طریقے سے پیش کرنے کا سلیقہ رکھتا ہو۔ خوبصورت اور منقش کپڑے کو ثوب محبر کہا جاتا ہے مراد علمائے یہود ہیں۔ رہبان راہب کی جمع ہے جو رہبہ سے مشتق ہے۔ اس سے مراد علمائے نصاریٰ ہیں بعض کے نزدیک یہ صوفیائے نصاریٰ ہیں۔ علماء کے لئے ان کے ہاں قسیسین کا لفظ ہے۔ یہ دونوں ایک تو کلام اللہ میں تحریف و تغیر کر کے لوگوں کی خواہشات کے مطابق مسئلے بتاتے اور یوں لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکتے ہیں دوسرے اس طرح لوگوں سے مال اینٹھتے، جو ان کے لئے باطل اور حرام تھا۔ بدقسمتی سے بہت سے علمائے مسلمین کا بھی یہی حال ہے ☆ اور یوں نبی کریم ﷺ کی پیش گوئی کا مصداق ہیں جس میں آپ ﷺ نے فرمایا تھا ''تم پچھلی امتوں کے طور طریقوں کی ضرور پیروی کرو گے۔'' (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورة الرعد ۱۳) ---۳۸۔ ''ہم آپ سے پہلے بھی بہت سے رسول بھیج چکے ہیں۔ اور ہم نے ان سب کو بیوی بچوں والا بنایا تھا۔'' O ---[مذکورہ آیت میں ازواجاً سے رہبانیت کی تردید ہوتی ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورة الحديد ۵۷) ---۲۷۔ ''ان کے بعد پھر بھی ہم اپنے رسولوں کو پے در پے بھیجتے رہے اور ان کے بعد حضرت عیسیٰ ابن مریم (علیہم السلام) کو بھیجا اور انہیں انجیل عطا فرمائی اور ان کے ماننے والوں کے دلوں میں شفقت اور رحم پیدا کر دیا ہاں رہبانیت (ترک دنیا) تو ان لوگوں نے از خود ایجاد کر لی تھی ہم نے ان پر اسے واجب نہ کیا تھا سوائے اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے۔ سو انہوں نے اس کی پوری رعایت نہ کی، پھر بھی ہم نے ان میں سے جو ایمان لائے تھے انہیں ان کا اجر دیا اور ان میں زیادہ تر لوگ نافرمان ہیں۔'' O ---[رہبانیت کا مفہوم ترک دنیا ہے یعنی دنیا اور علائق دنیا سے منقطع ہو کر کسی جنگل، صحرا میں جا کر اللہ کی عبادت کرنا۔ اس کا پس منظر یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ایسے بادشاہ ہوئے جنہوں تورات اور انجیل میں تبدیلی کر دی، جسے ایک جماعت نے قبول نہیں کیا۔ انہوں نے بادشاہوں کے ڈر سے پہاڑوں اور غاروں میں پناہ حاصل کر لی۔ یہ اس کا آغاز تھا، جسکی بنیاد اضطرار پر تھی۔ لیکن انکے بعد آنے والے بہت سے لوگوں نے اپنے بزرگوں کی اندھی تقلید میں اس شہر بدری کو عبادت کا ایک طریقہ بنا لیا اور اپنے آپ کو گرجاؤں اور معبودوں میں محبوس کر لیا اور اسکے لیے علائق دنیا سے انقطاع کو ضروری قرار دے لیا۔ اسی کو اللہ نے ابتداع (خود گھڑنے) سے تعبیر فرمایا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---[اصل الفاظ ہیں الا ابتغاء رضوان اللہ۔ اس کے دو مطلب ہو سکتے ہیں۔ ایک یہ کہ ہم نے ان پر اس رہبانیت کو فرض نہیں کیا تھا بلکہ جو چیز ان پر فرض کی تھی وہ یہ تھی کہ وہ اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اور دوسرا مطلب یہ کہ یہ رہبانیت ہماری فرض کی ہوئی نہ تھی بلکہ اللہ کی خوشنودی کی طلب میں انہوں نے اسے خود اپنے اوپر فرض کر لیا تھا۔ دونوں صورتوں میں یہ آیت اس بات کی صراحت کرتی ہے کہ رہبانیت ایک غیر اسلامی چیز ہے اور یہ کبھی دین حق میں شامل نہیں رہی ہے۔ * یہی بات ہے جو نبی کریم ﷺ نے فرمائی کہ لا رهبانية في الاسلام ''اسلام میں کوئی رہبانیت نہیں''۔ ایک اور حدیث پاک میں حضور ﷺ نے فرمایا ''اس امت کی رہبانیت جہاد فی سبیل اللہ ہے'' *۔ یعنی اس امت کے لیے روحانی ترقی کا راستہ ترکِ دنیا نہیں بلکہ اللہ کی راہ میں جہاد ہے، اور یہ امت فتنوں سے ڈر کر جنگلوں اور پہاڑوں کی طرف نہیں بھاگتی بلکہ راہِ خدا میں جہاد کر کے ان کا مقابلہ کرتی ہے۔ بخاری و مسلم کی متفق علیہ روایت ہے کہ صحابہ کرامؓ میں سے ایک صحابیؓ نے کہا میں ہمیشہ ساری رات نماز پڑھا کروں گا، دوسرے صحابیؓ نے کہا میں ہمیشہ روزہ رکھوں گا اور کبھی ناغہ نہ کروں گا، تیسرے صحابیؓ نے کہا میں کبھی شادی نہ کروں گا اور عورت سے کوئی واسطہ نہ رکھوں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی یہ باتیں سنیں تو فرمایا ''خدا کی قسم میں تم سے زیادہ اللہ سے ڈرتا اور اس سے تقویٰ کرتا ہوں۔ مگر میرا طریقہ یہ ہے کہ روزہ رکھتا بھی ہوں اور نہیں بھی رکھتا، راتوں کو نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں، اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں۔ جس کو میرا طریقہ پسند نہ ہو اس کا مجھ سے کوئی واسطہ نہیں''۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے ''اپنے اوپر سختی نہ کرو کہ اللہ تم پر سختی کرے۔ ایک گروہ نے یہی تشدد اختیار کیا تھا تو اللہ نے بھی پھر اسے سخت پکڑا۔ دیکھ لو، وہ ان کے بقایا راہب خانوں اور کنیسوں میں موجود ہیں''۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

رہن باقبضہ

(سورة البقرة ۲) ---۲۸۳۔ ''اور اگر ہو تم سفر میں اور نہ پاؤ کوئی لکھنے والا تو رہن باقبضہ پر معاملہ کر لو۔ پھر اگر اعتبار کرے تم میں سے کوئی شخص دوسرے کا تو چاہئے کہ ادا کرے وہ شخص جس پر بھروسہ کیا گیا ہے اپنی امانت اور ڈرتا رہے اللہ تعالیٰ سے جو اس کا رب ہے اور مت چھپاؤ گواہی کو اور جو چھپاتا ہے گواہی کو تو

Marfat.com

در حقیقت گنہگار ہے اس کا دل- اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے پوری طرح باخبر ہے۔" O ---[اگر سفر میں قرض کا معاملہ کرنے کی ضرورت پیش آ جائے اور وہاں لکھنے والا یا کاغذ پنسل وغیرہ نہ ملے تو اس کی متبادل صورت بتلائی جا رہی ہے کہ قرض لینے والا کوئی چیز دائن (قرض دینے والے) کے پاس رہن (گروی) رکھ دے- اس سے گروی کی مشروعیت اور اس کا جواز ثابت ہوتا ہے- نبی ﷺ نے بھی اپنی زرہ ایک یہودی کے پاس گروی رکھی تھی- (صحیحین) تاہم اگر (گروی رکھی ہوئی چیز) ایسی ہے جس سے نفع موصول ہوتا ہے تو اس نفع کا حق دار مالک ہوگا نہ کہ دائن- البتہ اس پر دائن کا اگر کچھ خرچ ہوتا ہے تو اس سے وہ اپنا خرچہ وصول کر سکتا ہے- باقی نفع مالک کو ادا کرنا ضروری ہے- (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] [یہ مطلب نہیں ہے کہ رہن کا معاملہ صرف سفر ہی میں ہو سکتا ہے بلکہ ایسی صورت چونکہ زیادہ تر سفر میں پیش آتی ہے اس لیے خاص طور پر اس کا ذکر کر دیا گیا ہے- نیز معاملہ رہن کے لیے یہ شرط بھی نہیں ہے کہ جب دستاویز لکھنا ممکن نہ ہو صرف اسی صورت میں رہن کا معاملہ کیا جائے- اسکے علاوہ ایک صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ جب محض دستاویز لکھنے پر کوئی قرض دینے کے لیے آمادہ نہ ہو تو قرض کا طالب اپنی کوئی چیز رہن رکھ کر روپیہ لے لے- لیکن قرآن مجید چونکہ اپنے پیروؤں کو فیاضی کی تعلیم دینا چاہتا ہے اور یہ بات بلند اخلاق سے فروتر ہے کہ ایک شخص مال رکھتا ہو اور وہ ایک ضرورت مند آدمی کو اس کی کوئی چیز رہن رکھے بغیر قرض نہ دے، اس لیے قرآن نے قصداً اس دوسری صورت کا ذکر نہیں کیا- اس سلسلے میں یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ رہن بالقبض کا مقصد صرف یہ ہے کہ قرض دینے والے کو اپنے قرض کی واپسی کا اطمینان ہو جائے- اسے اپنے دیئے ہوئے مال کے معاوضے میں شے مرہونہ سے فائدہ اٹھانے کا حق نہیں ہے- اگر کوئی شخص رہن لیے ہوئے مکان میں خود رہتا ہے یا اس کا کرایہ کھاتا ہے تو دراصل سود کھاتا ہے- قرض پر براہ راست سود لینے اور رہن لی ہوئی چیز سے فائدہ اٹھانے میں اصولاً کوئی فرق نہیں ہے- البتہ اگر کوئی جانور رہن دیا گیا ہو تو اس کا دودھ استعمال کیا جا سکتا ہے اور اس سے سواری اور بار برداری کی خدمت لی جا سکتی ہے کیونکہ یہ دراصل اس چارے کا معاوضہ ہے جو مرتہن اس جانور کو کھلاتا ہے- (از تفہیم القرآن مؤلفہ مولانا مودودیؒ)]

زبان

(سورۃ یوسف ۱۲) --- ۲- "یقیناً ہم نے اس کو قرآن عربی نازل فرمایا ہے کہ تم سمجھ سکو۔" O --- [تفسیر کے لیے باب نمبر ۵، مضمون: قرآن حکیم]

(سورۃ ابراہیم ۱۴) --- ۴- "ہم نے ہر ہر نبی کو اس کی قومی زبان میں ہی بھیجا ہے تا کہ ان کے سامنے وضاحت سے بیان کر دے- اب اللہ جسے چاہے گمراہ کر دے اور جسے چاہے راہ دکھا دے، وہ غلبہ اور حکمت والا ہے۔" O

(سورۃ الروم ۳۰) --- ۲۲- "اس کی (قدرت) کی نشانیوں میں سے آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور تمہاری زبانوں اور رنگتوں کا اختلاف (بھی) ہے- دانش مندوں کے لیے اس میں یقیناً بڑی نشانیاں ہیں۔" O --- [دنیا میں اتنی زبانوں کا پیدا کر دینا بھی اللہ تعالیٰ کی قدرت کی ایک بہت بڑی نشانی ہے، عربی ہے، ترکی ہے، انگریزی ہے، اردو، ہندی ہے، پشتو، فارسی، سندھی، بلوچی وغیرہ ہے- پھر ایک ایک زبان کے مختلف لہجے اور اسلوب ہیں- ایک انسان ہزاروں اور لاکھوں کے مجمع میں اپنی زبان اور اپنے لہجے سے پہچان لیا جاتا ہے کہ یہ شخص فلاں ملک اور فلاں علاقہ کا ہے- صرف زبان ہی ان کا مکمل تعارف کرا دیتی ہے- اسی طرح ایک ہی ماں باپ (حضرت آدم و حوا علیہما السلام) سے ہونے کے باوجود رنگ ایک دوسرے سے مختلف ہیں- کوئی کالا ہے، کوئی گورا، کوئی نیلگوں ہے، تو کوئی گندمی رنگ کا، پھر کالے اور سفید رنگ میں بھی اتنے درجات رکھ دیئے ہیں کہ بیشتر انسانی آبادی دو رنگوں میں تقسیم ہونے کے باوجود ان کی بیسیوں قسمیں ہیں اور ایک دوسرے سے یکسر الگ اور ممتاز- پھر ان کے چہروں کے خدوخال، جسمانی ساخت اور قدوقامت میں ایسا فرق رکھ دیا گیا ہے کہ ایک ایک ملک کا انسان الگ سے پہچان لیا جاتا ہے- یہی باوجود اس بات کے کہ ایک انسان دوسرے انسان سے نہیں ملتا، حتیٰ کہ ایک بھائی دوسرے بھائی سے مختلف ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی قدرت کا کمال ہے کہ پھر بھی کسی ایک ہی ملک کے باشندے دوسرے ملک کے باشندوں سے ممتاز ہوتے ہیں- (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ حم السجدۃ ۴۱) --- ۳- "(ایسی) کتاب ہے جس کی آیتوں کی واضح تفصیل کی گئی ہے (اس حال میں کہ) قرآن عربی زبان میں ہے اس قوم کے لیے جو جانتی ہے۔" O

(سورۃ الزخرف ۴۳) --- ۳- "ہم نے اسکو عربی زبان کا قرآن بنایا ہے کہ تم سمجھ لو۔" O --- [جو دنیا کی فصیح ترین زبان ہے، دوسرے اس کے اولین مخاطب بھی عرب تھے انہی کی زبان میں قرآن اتارا تا کہ وہ سمجھنا چاہیں تو آسانی سے سمجھ سکیں- (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الدخان ۴۴) --- ۵۸- "ہم نے اس (قرآن) کو تیری زبان میں آسان کر دیا تا کہ وہ نصیحت حاصل کریں۔" O --- ۵۹- "اب تو منتظر رہ یہ بھی منتظر ہیں۔" O

Marfat.com

زبردست پکار

(سورۃ القمر ۵۴)---۳۔''انہوں نے جھٹلایا اور اپنی خواہشوں کی پیروی کی اور ہر کام ٹھہرے ہوئے وقت پر مقرر ہے۔''O---[تفسیر کے لیے باب ھٰذا، مضمون: خواہشات کی محبت]---۴۔''یقیناً ان کے پاس وہ خبریں آچکی ہیں جن میں ڈانٹ ڈپٹ (کی نصیحت) ہے۔''O---[تفسیر کے لیے باب ھٰذا، مضمون: سابقہ اقوام کی خبریں]---۵۔''اور کامل عقل کی بات ہے لیکن ان ڈراونی باتوں نے بھی کچھ فائدہ نہ دیا۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۵، مضمون: قرآن حکیم]---۶۔''پس (اے پیارے نبی ﷺ) آپ ان سے اعراض کریں جس دن ایک پکارنے والا ناگوار چیز کی طرف پکارے گا۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۴، مضمون: حضرت محمد مصطفٰے ﷺ]---۷۔''یہ جھکی آنکھوں قبروں سے اس طرح نکل کھڑے ہوں گے کہ گویا وہ پھیلا ہوا ٹڈی دل ہے۔''O---[اس کے کئی مطلب ہو سکتے ہیں۔ ایک یہ کہ اُن پر خوف زدگی طاری ہوگی۔ دوسرے یہ کہ ذلت اور ندامت اُن سے جھلک رہی ہوگی کیونکہ قبروں سے نکلتے ہی انہیں محسوس ہو جائے گا کہ یہ وہی دوسری زندگی ہے جس کا ہم انکار کرتے تھے، جس کے لیے کوئی تیاری کر کے ہم نہیں آئے ہیں، جس میں اب مجرم کی حیثیت سے ہمیں اپنے خدا کے سامنے پیش ہونا ہے۔ تیسرے یہ کہ وہ گھبرائے ہوئے اُس ہولناک منظر کو دیکھ رہے ہوں گے جو اُن کے سامنے ہوگا، اُس سے نظر ہٹانے کا انہیں ہوش نہ ہوگا۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]---۸۔''پکارنے والے کی طرف دوڑتے ہوں گے اور کافر کہیں گے یہ دن تو بہت سخت ہے۔''O---[جب بلانے والا انہیں بلائے گا تو ان کی مجال نہیں ہوگی کہ اس پکار پر سستی برتیں بلکہ سینوں میں دل خوف سے دھڑک رہے ہوں گے پھر بھی کشاں کشاں دوڑے چلے جا رہے ہوں گے۔ ان آیات میں ان کے قبروں سے نکلنے اور وہاں سے بھاگنے کی منظر کشی کی جا رہی ہے۔ یعنی جب وہ قبروں سے باہر نکلیں گے تو شرم سے آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی۔ ترساں و لرزاں بھاگتے ہوئے بلانے والے کی طرف جا رہے ہوں گے۔ یوں معلوم ہوگا جیسے ٹڈیوں کا ایک بہت بڑا لشکر ایک متعین سمت میں اُڑا چلا جا رہا ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

زر پرستی

(سورۃ القصص ۲۸)---۵۷۔''کہنے لگے اگر ہم آپ کے ساتھ ہو کر ہدایت کے تابع دار بن جائیں تو ہم تو اپنے ملک سے اچک لیے جائیں کیا ہم نے انہیں امن و امان اور حرمت والے حرم میں جگہ نہیں دی؟ جہاں تمام چیزوں کے پھل کھچے چلے آتے ہیں جو ہمارے پاس بطور رزق کے ہیں لیکن ان میں سے اکثر کچھ نہیں جانتے۔''O---[یہ وہ بات ہے جو کفارِ قریش اسلام قبول نہ کرنے کے لیے عذر کے طور پر پیش کرتے تھے۔ اور اگر غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ان کے کفر و انکار کا سب سے اہم بنیادی سبب یہی تھا۔ اس بات کو ٹھیک ٹھیک سمجھنے کے لیے ہمیں دیکھنا ہوگا کہ تاریخی طور پر اُس زمانے میں قریش کی پوزیشن کیا تھی جس پر ضرب پڑنے کا انہیں اندیشہ تھا۔ قریش کو ابتداءً جس چیز نے عرب میں اہمیت دی وہ یہ تھی کہ ان کا حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے ہونا انساب عرب کی رُو سے بالکل ثابت تھا، اور اس بنا پر ان کا خاندان عربوں کی نگاہ میں پیرزادوں کا خاندان تھا۔ پھر جب قصی بن کلاب کے حسن تدبیر سے یہ لوگ کعبہ کے متولی ہو گئے اور مکہ ان کا مسکن بن گیا تو ان کی اہمیت پہلے سے بہت زیادہ ہو گئی۔ اس لیے کہ اب وہ عرب کے سب سے بڑے تیرتھ کے مجاور تھے، تمام قبائل عرب میں ان کو مذہبی پیشوائی کا مقام حاصل تھا، اور حج کی وجہ سے عرب کا کوئی قبیلہ ایسا نہ تھا جو ان سے تعلقات نہ رکھتا ہو۔ اس مرکزی حیثیت سے فائدہ اُٹھا کر قریش نے بتدریج تجارتی ترقی شروع کی اور خوش قسمتی سے روم و ایران کی سیاسی کشمکش نے ان کو بین الاقوامی تجارت میں ایک اہم مقام عطا کر دیا۔ اُس زمانہ میں روم و یونان اور مصر و شام کی جتنی تجارت بھی چین، ہندوستان، انڈونیشیا اور مشرقی افریقہ کے ساتھ تھی، اس کے سارے ناکے ایران نے روک دیئے تھے۔ آخری راستہ بحر احمر کا رہ گیا تھا، سو یمن پر ایران کے قبضہ نے اسے بھی روک دیا۔ اس کے بعد کوئی صورت اس تجارت کو جاری رکھنے کے لیے اس کے سوا نہیں رہ گئی تھی کہ عرب کے تاجر ایک طرف رومی مقبوضات کا مال بحر عرب اور خلیج فارس کے بندرگاہوں پر پہنچائیں، اور دوسری طرف انہی بندرگاہوں سے مشرقی اموالِ تجارت لے کر رومی مقبوضات میں پہنچیں۔ اس صورتِ حال نے مکہ کو بین الاقوامی تجارت کا ایک اہم مرکز بنا دیا۔ اس وقت قریش ہی تھے جنہیں اس کاروبار کا قریب قریب اجارہ حاصل تھا۔ لیکن عرب کی طوائف الملوکی کے ماحول میں یہ تجارتی نقل و حرکت اس کے بغیر نہ ہو سکتی تھی کہ تجارتی شاہراہیں جن قبائل کے علاقوں سے گزرتی تھیں ان کے ساتھ قریش کے گہرے تعلقات ہوں۔ سرداران قریش اس غرض کے لیے صرف اپنے مذہبی اثر پر اکتفا نہ کر سکتے تھے۔ اس کے لیے انہوں نے تمام قبائل کے ساتھ معاہدات کر رکھے تھے۔ تجارتی منافع میں سے بھی وہ ان کو حصہ دیتے تھے۔ شیوخ قبائل اور بااثر سرداروں کو تحائف و ہدایا سے بھی خوش رکھتے تھے۔ اور سودی کاروبار کا بھی ایک جال انہوں نے پھیلا رکھا تھا جس میں قریب قریب تمام ہمسایہ قبائل کے تجار

Marfat.com

اور سردار جکڑے ہوئے تھے۔ اِن حالات میں جب نبی کریم ﷺ کی دعوتِ توحید اُٹھی تو دین آبائی کے تعصب سے بھی بڑھ کر جو چیز قریش کے لیے اُس کے خلاف وجہِ اشتعال بنی وہ یہ تھی کہ اس دعوت کی بدولت انہیں اپنا مفاد خطرے میں نظر آ رہا تھا۔ وہ سمجھتے تھے کہ معقول دلائل اور حجتوں سے شرک و بت پرستی غلط اور توحید صحیح بھی ہو تو اُس کو چھوڑنا اور اسے قبول کر لینا ہمارے لیے تباہ کن ہے۔ ایسا کرتے ہی تمام عرب ہمارے خلاف بھڑک اُٹھے گا۔ ہمیں کعبہ کی تولیت سے بے دخل کر دیا جائے گا۔ بُت پرست قبائل کے ساتھ ہمارے وہ تمام معاہدانہ تعلقات ختم ہو جائیں گے جن کی وجہ سے ہمارے تجارتی قافلے رات دن عرب کے مختلف حصوں سے گزرتے ہیں۔ اس طرح یہ دین ہمارے مذہبی رسوخ واثر کا بھی خاتمہ کر دے گا اور ہماری معاشی خوشحالی کا بھی۔ بلکہ بعید نہیں کہ تمام قبائلِ عرب ہمیں سرے سے مکہ ہی چھوڑ دینے پر مجبور کر دیں۔ یہاں پہنچ کر دنیا پرستوں کی بے بصیرتی کا عجیب نقشہ انسان کے سامنے آتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ بار بار انہیں یقین دلاتے تھے کہ یہ کلمہ جو میں تمہارے سامنے پڑھ رہا ہوں اسے مان لو تو عرب و عجم تمہارے تابع ہو جائیں گے۔ مگر انہیں اس میں اپنی موت نظر آتی تھی۔ وہ سمجھتے تھے کہ جو دولت، اثر، رسوخ ہمیں آج حاصل ہے یہ بھی ختم ہو جائے گا۔ ان کو اندیشہ تھا کہ یہ کلمہ قبول کرتے ہی ہم اس سرزمین میں ایسے بے یار و مددگار ہو جائیں گے کہ چیل کوّے ہماری بوٹیاں نوچ کھائیں گے۔ ان کی کوتاہ نظری وہ وقت نہ دیکھ سکتی تھی جب چند ہی سال بعد تمام عرب حضرت محمد ﷺ کے ماتحت ایک مرکزی سلطنت کا تابع فرمان ہونے والا تھا، پھر اسی نسل کی زندگی میں ایران، عراق، شام، مصر، سب ایک ایک کر کے اس سلطنت کے زیرنگیں ہو جانے والے تھے، اور اس قول پر ایک صدی گزرنے سے بھی پہلے قریش ہی کے خلفاء سندھ سے لے کر اسپین تک اور قفقاز سے لے کر یمن کے سواحل تک دنیا کے ایک بہت بڑے حصہ پر حکمرانی کرنے والے تھے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

زقوم کا درخت

(سورۃ الصّٰفّٰت ۳۷)---۶۲۔ ''کیا یہ مہمانی اچھی ہے یا سینڈھ (زقوم) کا درخت؟'' O---[اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ نعمتیں اور ضیافتیں جن سے ہم اپنے مخلص بندوں کو سرفراز کریں گے اچھی ہیں یا زقوم کا درخت۔ خود فیصلہ کر لو۔ زقوم: ایک بدنما اور بدصورت درخت ہے اس کا ذائقہ سخت کڑوا، اس کی بُو ناگوار، اس سے جو پانی بہتا ہے وہ جسم سے چھو جائے تو ورم ہو جائے اور اس پر تیز نوکدار کانٹے۔ بعض لوگوں کا قول ہے کہ یہ درخت تہامہ کے علاقہ میں پیدا ہوتا ہے بڑا کڑوا اور بدبُودار۔ اور بعض نے کہا ہے کہ اس نام کا کوئی درخت اس دنیا میں نہیں یہ جہنم کے ایک درخت کا نام ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)] ---۶۳۔ ''جسے ہم نے ظالموں کے لیے سخت آزمائش بنا رکھا ہے۔'' O---[علامہ قرطبی لکھتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو کفارِ قریش کہنے لگے: یہ زقوم کیا ہے؟ ہم تو اس نام کا کوئی درخت نہیں جانتے۔ اتفاق سے افریقہ کا ایک آدمی آ گیا۔ انہوں نے اس کے بارے میں اس سے پوچھا۔ اس نے کہا: ہمارے ہاں تو مکھن اور کھجور کو زقوم کہتے ہیں۔ بس پھر کیا تھا اس لفظ کو جابجا استعمال کر کے مذاق اڑایا جانے لگا۔ ابن الزبعری نے کہا: اللہ تعالیٰ ہمارے گھروں میں زقوم کی کثرت کرے۔ ابوجہل نے اپنی لونڈی سے کہا: زقمینا: تو وہ کھجور اور مکھن لے کر آ گئی۔ پھر اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا: مکھن اور کھجور کھاؤ یہ ہے وہ جس سے ہمیں وہ ڈرایا کرتے ہیں۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]---۶۴۔ ''بے شک وہ درخت جہنم کی جڑ میں سے نکلتا ہے۔'' O---۶۵۔ ''جس کے خوشے شیطانوں کے سروں جیسے ہوتے ہیں۔'' O---[یعنی زقوم کا درخت جو جہنم کے وسط میں اُگے گا۔ اس کے شگوفے ایسے ہوں گے جیسے شیطانوں کے سر۔ اگرچہ کسی نے شیطانوں کے سروں کو نہیں دیکھا لیکن جس طرح کسی خوبرو اور حسین کو فرشتہ سے تشبیہ دی جاتی ہے اسی طرح بدصورتی بیان کرنے کے لیے شیطان سے تشبیہ دی جاتی ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]---۶۶۔ ''(جہنمی) اسی درخت میں سے کھائیں گے اور اسی سے پیٹ بھریں گے۔'' O---۶۷۔ ''پھر اس پر گرم جلتے جلتے پانی کی ملونی ہوگی۔'' O---۶۸۔ ''پھر ان سب کا لوٹنا جہنم کی (آگ کے ڈھیر کی) طرف ہوگا۔'' O---[یعنی زقوم کے کھانے اور گرم پانی کے پینے کے بعد انہیں دوبارہ جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۶۹۔ ''یقین مانو! کہ انہوں نے اپنے باپ دادا کو بہکا ہوا پایا۔'' O---۷۰۔ ''اور یہ انہی کے نشانِ قدم پر دوڑتے رہے۔'' O---[یہ جہنم کی مذکورہ سزاؤں کی علت ہے کہ اپنے باپ دادوں کو گمراہی پر پانے کے باوجود یہ انہی کے نقشِ قدم پر چلتے رہے اور دلیل و حجت کے مقابلے میں تقلید کو اپنائے رکھا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۷۱۔ ''ان سے پہلے بھی بہت سے اگلے بہک چکے ہیں۔'' O---۷۲۔ ''جن میں ہم نے ڈرانے والے (رسول) بھیجے تھے۔'' O---۷۳۔ ''اب تو دیکھ لے کہ جنہیں دھمکایا گیا تھا ان کا انجام کیسا کچھ ہوا۔'' O

(سورۃ الدّخان ۴۴)---۴۳۔ ''بیشک زقوم (تھوہر) کا درخت۔'' O---۴۴۔ ''گنہگار کا کھانا ہے۔'' O---۴۵۔ ''جو مثل تلچھٹ کے ہے اور پیٹ میں کھولتا رہتا ہے۔'' O---۴۶۔ ''مثل تیز گرم پانی کے۔'' O---۴۷۔ ''اسے پکڑ لو پھر گھسیٹتے ہوئے بیچ جہنم تک پہنچاؤ۔'' O---۴۸۔ ''پھر اس کے سر پر

Marfat.com

سخت گرم پانی کا عذاب بہاؤ ''O---۴۹-'' (اس سے کہا جائے گا) چکھتا جا تو تو بڑا ذی عزت اور بڑے اکرام والا تھا''O---۵۰-'' یہی وہ چیز ہے جس میں تم شک کیا کرتے تھے۔''O

زمین کا بوجھ

(سورۃ الرحمٰن ۵۵)---۳۱-'' (جنوں اور انسانوں کے گروہو!) عنقریب ہم تمہاری طرف پوری طرح متوجہ ہو جائیں گے۔''O---[ثقلین کا لفظی ترجمہ ہوگا ''دو لدے ہوئے بوجھ''۔ اس جگہ یہ لفظ جن وانس کے لیے استعمال کیا گیا ہے کیونکہ یہ دونوں زمین پر لدے ہوئے ہیں' اور چونکہ اُوپر سے خطاب اُن انسانوں اور جنوں سے ہوتا چلا آرہا ہے جو اپنے رب کی طاعت و بندگی سے منحرف ہیں، اور آگے بھی آیت ۴۵ تک وہی مخاطب ہیں' گویا خالق اپنی مخلوق کے اِن دونوں نالائق گروہوں سے فرما رہا ہے کہ اَے وہ لوگو جو میری زمین پر بار بنے ہوئے ہو، عنقریب میں تمہاری خبر لینے کے لیے فارغ ہوا جاتا ہوں۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

زنا

(سورۃ بنی اسرائیل ۱۷)---۳۲-'' خبردار زنا کے قریب بھی نہ پھٹکنا کیونکہ وہ بڑی بے حیائی ہے اور بہت ہی بری راہ ہے۔''O---[اسلام میں زنا چونکہ بہت بڑا جرم ہے، اتنا بڑا کہ کوئی شادی شدہ مرد یا عورت اس کا ارتکاب کر لے تو اسے اسلامی معاشرے میں زندہ رہنے کا ہی حق نہیں ہے۔ پھر اسے تلوار کے ایک وار سے مار دینا ہی کافی نہیں ہے بلکہ حکم ہے کہ پتھر مار مار کر اس کی زندگی کا خاتمہ کیا جائے تا کہ وہ معاشرے میں نشان عبرت بن جائے۔ اس لیے یہاں فرمایا کہ زنا کے قریب مت جاؤ یعنی اس کے دواعی اور اسباب سے بھی بچ کر رہو۔ مثلاً غیر محرم عورت کو دیکھنا، ان سے اختلاط و کلام کی راہیں پیدا کرنا، اسی طرح عورتوں کا بے پردہ اور بن سنور کر گھروں سے باہر نکلنا وغیرہ ان تمام امور سے اجتناب ضروری ہے تا کہ اس بے حیائی سے بچا جا سکے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ النور ۲۴)---۲-'' زنا کار عورت و مرد میں سے ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ۔ ان پر اللہ کی شریعت کی حد جاری کرتے ہوئے تمہیں ہرگز ترس نہ کھانا چاہیے اگر تمہیں اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان ہو۔ ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت موجود ہونی چاہیے۔''O---[بدکاری کی ابتدائی سزا جو اسلام میں عبوری طور پر بتلائی گئی تھی' وہ سورۃ النساء' آیت ۱۵ میں گزر چکی ہے' اس میں کہا گیا تھا کہ اس کے لیے جب تک مستقل سزا مقرر نہ کی جائے' ان بدکار عورتوں کو گھروں میں بند رکھو! پھر جب سورۂ نور کی یہ آیت نازل ہوئی تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ فرمایا تھا' اس کے مطابق بدکار مرد و عورت کی مستقل سزا مقرر کر دی گئی ہے' وہ تم مجھ سے سیکھ لو اور وہ ہے کنوارے (غیر شادی شدہ) مرد اور عورت کے لیے سو سو کوڑے اور شادی شدہ مرد و عورت کو سو سو کوڑے اور سنگساری کے ذریعے سے مار دینا۔ پھر آپ نے شادی شدہ زانیوں کو عملاً سزائے رجم دی اور سو کوڑے (جو چھوٹی سزا ہے) بڑی سزا میں مدغم ہو گئے اور اب شادی شدہ زانیوں کے لیے سزا صرف رجم (سنگساری) ہے۔ عہد رسالت مآب ﷺ کے بعد خلفائے راشدین اور عہد صحابہ رضی اللہ عنہم میں بھی یہی سزا دی گئی اور بعد میں تمام امت کے فقہا و علما بھی اسی کے قائل رہے اور آج تک قائل ہیں۔ صرف خوارج نے اس سزا کا انکار کیا۔ برصغیر میں اس وقت بھی کچھ ایسے افراد ہیں جو اس سزا کے منکر ہیں۔ اس انکار کی اصل بنیاد ہی انکار حدیث پر ہے۔ کیونکہ رجم کی سزا صحیح اور نہایت قوی احادیث سے ثابت ہے اور اس کے روایت کرنے والے بھی اتنی بڑی تعداد میں ہیں کہ علما نے اسے متواتر روایات میں شمار کیا ہے۔ اس لیے حدیث کی حجیت کا اور دین میں اس کے ماخذ شرعی ہونے کا قائل شخص رجم کا انکار نہیں کر سکتا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---[یہ خطاب حکام کو ہے کہ جس مرد یا عورت سے زنا سرزد ہو اس کی حد یہ ہے کہ اس کے سو (۱۰۰) کوڑے لگاؤ یہ حد حُر غیر محصن کی ہے کیونکہ حُر محصن کا حکم یہ ہے کہ اسکو رجم کیا جائے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ ماعز کو بحکم نبی کریم ﷺ رجم کیا گیا اور محصن وہ آزاد مسلمان ہے جو مکلف ہو اور نکاح صحیح کیساتھ صحبت کر چکا ہو خواہ ایک ہی مرتبہ ایسے شخص سے زنا ثابت ہو تو رجم کیا جائے گا۔ اور اگر ان میں سے ایک بات بھی نہ ہو مثلاً حُر نہ ہو یا مسلمان نہ ہو یا عاقل بالغ نہ ہو یا اُس نے کبھی اپنی بی بی کیساتھ صحبت نہ کی ہو یا جسکے ساتھ کی ہو اس کے ساتھ نکاح فاسد ہوا ہو تو یہ سب غیر محصن میں داخل ہیں اور ان سب کا حکم کوڑے مارنا ہے، مسائل: مرد کو کوڑے لگانے کے وقت کھڑا کیا جائے اور اس کے تمام تمام کپڑے اُتار دیئے جائیں سوا تہمند کے اور اسکے تمام بدن پر کوڑے لگائے جائیں سوائے سر، چہرے اور شرمگاہ کے کوڑے اس طرح لگائے جائیں کہ الم گوشت تک نہ پہنچے اور کوڑا متوسط درجہ کا ہو اور عورت کو کوڑے لگانے کے وقت کھڑا نہ کیا جائے نہ اس کے کپڑے اُتارے جائیں البتہ اگر پوستین یا روئی دار کپڑے پہنے

Marfat.com

ہوئے ہوتو اُتار دیئے جائیں یہ حکم حُر اور حُرہ کا ہے یعنی آزاد مرد اور عورت کا اور باندی غلام کی حد اس سے نصف یعنی پچاس کوڑے ہیں جیسا کہ سورۂ نساء میں مذکور ہو چکا ثبوت زنا یا تو چار مردوں کی گواہیوں سے ہوتا ہے یا زنا کرنے والے کے چار مرتبہ اقرار کر لینے سے پھر بھی امام بار بار سوال کرے گا اور دریافت کریگا کہ زنا سے کیا مراد ہے کہاں کیا کس سے کیا کب کیا اگر ان سب کو بیان کر دیا تو زنا ثابت ہوگا ورنہ نہیں اور گواہوں کو صراحۃً اپنا معائنہ بیان کرنا ہوگا بغیر اس کے ثبوت نہ ہوگا۔ لواطت زنا میں داخل نہیں لہٰذا اس فعل سے حد واجب نہیں ہوتی لیکن تعزیر واجب ہوتی ہے اور اس تعزیر میں صحابہ رضی اللہ عنہم کے چند قول مروی ہیں، آگ میں جلا دینا، غرق کر دینا، بلندی سے گرانا اور اوپر سے پتھر برسانا، فاعل و مفعول دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔ (تفسیر از کنز الایمان)]---[اس مسئلے کے بہت سے قانونی، اخلاقی اور تاریخی پہلو تشریح طلب ہیں جن کو اگر تفصیل کے ساتھ بیان نہ کیا جائے تو موجودہ زمانے میں ایک آدمی کے لیے اس تشریعِ الٰہی کا سمجھنا مشکل ہے۔ اس لیے ذیل میں ہم اس کے مختلف پہلوؤں پر سلسلہ وار روشنی ڈالیں گے:

زنا کا عام مفہوم: جس سے ہر شخص واقف ہے، یہ ہے کہ ”ایک مرد اور ایک عورت، بغیر اس کے کہ ان کے درمیان جائز رشتہ زن و شو ہو، باہم مباشرت کا ارتکاب کریں“۔ اس فعل کا اخلاقاً برا ہونا، یا مذہباً گناہ ہونا، یا معاشرتی حیثیت سے معیوب اور قابلِ اعتراض ہونا، ایک ایسی چیز ہے جس پر قدیم ترین زمانے سے آج تک تمام انسانی معاشرے متفق رہے ہیں، اور اس میں بجز اُن متفرق لوگوں کے جنہوں نے اپنی عقل کو اپنی نفس پرستی کے تابع کر دیا ہے، یا جنہوں نے خبطی پن کی اُپج کو فلسفہ طرازی سمجھ رکھا ہے، کسی نے آج تک اختلاف نہیں کیا ہے۔ اس عالمگیر اتفاق رائے کی وجہ یہ ہے کہ انسانی فطرت خود زنا کی حرمت کا تقاضا کرتی ہے۔ نوعِ انسانی کا بقاء اور انسانی تمدن کا قیام، دونوں اس بات پر منحصر ہیں کہ عورت اور مرد محض لطف اور لذت کے لیے ملنے اور پھر الگ ہو جانے میں آزاد نہ ہوں، بلکہ ہر جوڑے کا باہمی تعلق ایک ایسے مستقل اور پائیدار عہدِ وفا پر استوار ہو جو معاشرے میں معلوم و معروف بھی ہو اور جسے معاشرے کی ضمانت بھی حاصل ہو۔ اس کے بغیر انسانی نسل ایک دن کے لیے بھی نہیں چل سکتی کیونکہ انسان کا بچہ اپنی زندگی اور اپنے انسانی نشوونما کے لیے کئی برس کی دردمندانہ نگہداشت اور تربیت کا محتاج ہوتا ہے، اور تنہا عورت اس بار کو اُٹھانے کے لیے کبھی تیار نہیں ہو سکتی جب تک کہ وہ مرد اس کا ساتھ نہ دے جو اس بچے کے وجود میں آنے کا سبب بنا ہو۔ اسی طرح اس معاہدے کے بغیر انسانی تمدن بھی برقرار نہیں رہ سکتا، کیونکہ تمدن کی تو پیدائش ہی ایک مرد اور ایک عورت کے مل کر رہنے، ایک گھر اور ایک خاندان وجود میں لانے، اور پھر خاندانوں کے درمیان رشتے اور رابطے پیدا ہونے سے ہوئی ہے۔ اگر عورت اور مرد گھر اور خاندان کی تخلیق سے قطع نظر کر کے محض لطف و لذت کے لیے آزادانہ ملنے لگیں تو سارے انسان بکھر کر رہ جائیں، اجتماعی زندگی کی جڑ کٹ جائے، اور وہ بنیاد ہی باقی نہ رہے جس پر تہذیب و تمدن کی یہ عمارت اُٹھی ہے۔ ان وجوہ سے عورت اور مرد کا ایسا آزادانہ تعلق جو کسی معلوم و معروف اور مسلّم عہدِ وفا پر مبنی نہ ہو، انسانی فطرت کے خلاف ہے۔ انہی وجوہ سے انسان اس کو ہر زمانے میں ایک سخت عیب، ایک بڑی بداخلاقی، اور مذہبی اصطلاح میں ایک شدید گناہ سمجھتا رہا ہے۔ اور انہی وجوہ سے ہر زمانے میں انسانی معاشروں نے نکاح کی ترویج کے ساتھ ساتھ زنا کے سدِ باب کی بھی کسی نہ کسی طور پر ضرور کوشش کی ہے۔ البتہ اس کوشش کی شکلوں میں مختلف قوانین اور اخلاق و تمدن اور مذہبی نظاموں میں فرق رہا ہے، جس کی بنیاد دراصل اس فرق پر ہے کہ نوع اور تمدن کے لیے زنا کے نقصان دہ ہونے کا شعور کہیں کم ہے اور کہیں زیادہ، کہیں واضح ہے اور کہیں دوسرے مسائل سے اُلجھ کر رہ گیا ہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن۔ صفحہ نمبر ۳۱۹)]---۳۔ ”زانی مرد بجز زانیہ یا مشرکہ عورت کے اور سے نکاح نہیں کرتا اور زنا کار عورت بھی بجز زانی یا مشرک مرد کے اور نکاح نہیں کرتی اور ایمان والوں پر یہ حرام کر دیا گیا ہے۔“ O---[اس آیت کا مفہوم سمجھنے میں لوگوں کو بڑی پریشانی ہوتی ہے۔ حالانکہ اگر اس کے شانِ نزول کو پیشِ نظر رکھا جائے تو مطلب بالکل واضح ہو جاتا ہے۔ حضرت مرثد کا یہ دستور تھا کہ مشرکینِ مکہ کے پاس جو مسلمان قیدی ہوتے یہ رات کی تاریکی میں وہاں جاتے اور کسی نہ کسی طرح سے انھیں کفار کی اسیری سے نکال لاتے اسی سلسلہ میں وہ ایک دفعہ مکہ گئے، چاندنی رات تھی ایک مکان کے سایہ میں سمٹے بیٹھے تھے کہ کوئی دیکھ نہ لے۔ اتفاقاً عناق نامی ایک عورت جس سے زمانہ جاہلیت میں ان کے بُرے تعلقات تھے وہ ادھر آنکلی اس نے جب ایک متحرک سایہ دیکھا تو نزدیک آگئی اور انھیں پہچان لیا۔ پوچھا مرثد ہو؟ انھوں نے کہا ہاں اس کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔ اھلاً و مرحبا (خوش آمدید) کہتی ہوئی آگے بڑھی، کہنے لگی، آؤ آج رات ہمارے پاس گزارو۔ میں نے کہا ”اے عناق اللہ نے زنا کو حرام کر دیا ہے۔ میں اب تمہارے پاس شب باشی کی جرأت نہیں کر سکتا“۔ اُس نے اُسی وقت شور مچانا شروع کر دیا۔ لوگو جاگو یہ ہے وہ شخص جو تمہارے قیدیوں کو چوری چھپے اُٹھا کر لے جاتا ہے، اسے پکڑو۔ میں بھاگ کھڑا ہوا۔ آٹھ آدمیوں نے میرا تعاقب شروع کیا۔ میں ایک غار میں جا کر چھپ گیا۔ وہ اس غار کے دہانہ تک آئے لیکن اللہ تعالیٰ نے اُن کی آنکھوں کو اندھا کر دیا اور وہ واپس لوٹ گئے۔ جب وہ چلے گئے تو میں پھر اپنے کام کے لیے مکہ واپس آیا اور جس آدمی کو رہا کرانے کے لیے میں آیا تھا اُسے کسی نہ کسی طرح میں نکالنے میں کامیاب ہو گیا اور اسے اپنے ہمراہ لے کر مدینہ طیبہ پہنچ گیا۔ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر میں نے سارا ماجرا بیان کیا۔ پھر عرض کی یا رسول اللہ! اجازت ہو تو عناق سے نکاح کر لوں؟ حضور خاموش رہے۔ کچھ دیر بعد یہ آیت نازل ہوئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا اور حکمِ الٰہی پڑھ کر سنایا۔ اس شانِ نزول سے معلوم ہوا کہ زانیہ سے مراد پیشہ ور عورت ہے۔ کوئی غیرت مند انسان ایسی

Marfat.com

عورت کو اپنے نکاح میں لینے کے لیے تیار نہیں ہوتا اور زانی سے مُراد بھی وہی مرد ہے جو اس فعل کے ارتکاب میں شہرت رکھتا ہو اور شرم و حیا کی چادر اُس نے اُتار کر پھینک دی ہو۔ ایسے شخص کو بھی کوئی مومن عورت اپنا خاوند بنانے کے لیے آمادہ نہیں ہوتی۔ یہاں صیغہ نفی کا ہے لیکن معنیٰ نہیں کا۔ یعنی پیشہ ور زانیہ کے ساتھ نکاح کرنا مومن کی شان کے لائق نہیں۔ جس طرح کہا جاتا ہے کہ بادشاہ کے لیے مناسب نہیں کہ وہ جھوٹ بولے۔ ایک شاعر کہتا ہے "شیروں کے لیے ایسی جگہ سے پانی پینا مناسب نہیں جہاں کتے آ کر منہ ڈالتے ہوں"۔ اس آیت کا ایک مفہوم حضرت علامہ پانی پتی نے ذکر کیا فرماتے ہیں: آیت کا معنیٰ یہ ہے کہ زانی اپنے فسق و فجور کے باعث صالحہ عورت سے نکاح کرنے کی طرف راغب نہیں ہوتا۔ اسی طرح نیک مرد بھی زانیہ سے نکاح کرنا پسند نہیں کرتا۔ کیونکہ طبیعتوں کی مناسب باہمی اُلفت و محبت کی علت ہے جہاں طبیعتوں میں تضاد ہوگا وہاں باہمی اُلفت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس صورت میں نفی اپنے حقیقی معنیٰ پر ہی محمول ہوگی۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

(سورۃ الفرقان ۲۵)---۶۸۔ ''اور اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور کسی ایسے شخص کو جسے قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے منع کر دیا ہو وہ بجز حق کے قتل نہیں کرتے' نہ وہ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں اور جو کوئی یہ کام کرے وہ اپنے اوپر سخت وبال لائے گا۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۰، مضمون: شرک]

(سورۃ الممتحنہ ۶۰)---۱۲۔ ''اے پیغمبر! جب مسلمان عورتیں آپ سے ان باتوں پر بیعت کرنے آئیں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گی۔ چوری نہ کریں گی، زنا کاری نہ کریں گی، اپنی اولاد کو نہ مار ڈالیں گی اور کوئی ایسا بہتان نہ باندھیں گی جو خود اپنے ہاتھوں پیروں کے سامنے گھڑ لیں اور کسی نیک کام میں تیری بے حکمی نہ کریں گی تو آپ ان سے بیعت کر لیا کریں، اور ان کے لیے اللہ سے مغفرت طلب کریں بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور معاف کرنے والا ہے۔''O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: بیعت)

زنگ آلود

(سورۃ المطففین ۸۳)---۱۳۔ ''جب اس کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کہہ دیتا ہے کہ یہ اگلوں کے افسانے ہیں۔''O---۱۴۔ ''یوں نہیں بلکہ ان کے دلوں پر ان کے اعمال کی وجہ سے زنگ (چڑھ گیا) ہے۔''O---[یعنی ان کے دل اس قرآن اور وحی الٰہی پر ایمان اس لئے نہیں لاتے کہ ان کے دلوں پر گناہوں کی کثرت کی وجہ سے پردے پڑ گئے ہیں اور وہ زنگ آلود ہو گئے ہیں رَیْن گناہوں کی وہ سیاہی ہے جو مسلسل ارتکاب گناہ کی وجہ سے ان کے دل پر چھا جاتی ہے ☆ حدیث میں ہے 'بندہ جب گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نکتہ پڑ جاتا ہے' اگر وہ توبہ کر لیتا ہے تو وہ سیاہی دور کر دی جاتی ہے' اور اگر توبہ کے بجائے' گناہ پر گناہ کیے جاتا ہے تو وہ سیاہی بڑھتی جاتی ہے' حتیٰ کہ اس کے پورے دل پر چھا جاتی ہے' یہی وہ رَیْن ہے جس کا ذکر قرآن مجید میں ہے۔ ☆ (از تفسیر ۴ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۵۔ ''ہرگز نہیں یہ لوگ اس دن اپنے رب سے اوٹ میں رکھے جائیں گے۔''O---[ان کے برعکس اہل ایمان رویت باری تعالیٰ سے مشرف ہوں گے۔ (از تفسیر ا شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۶۔ ''پھر یہ لوگ بالیقین جہنم میں جھونکے جائیں گے۔''O---۱۷۔ ''پھر کہہ دیا جائے گا کہ یہی ہے وہ جسے تم جھٹلاتے رہے۔''O

زندہ (مومن)

(سورۃ آل عمران ۳)---۲۷۔ ''داخل کرتا ہے تو رات کو دن میں اور داخل کرتا ہے دن کو رات میں اور نکالتا ہے جاندار کو بے جان سے اور نکالتا ہے بے جان کو جاندار سے اور رزق دیتا ہے تو جسے چاہے بے حساب۔''O

(سورۃ النحل ۱۶)---۶۵۔ ''اور اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی برسا کر اس سے زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کر دیتا ہے۔ یقیناً اس میں ان لوگوں کے لیے نشانی ہے جو سنیں۔''O

(سورۃ الروم ۳۰)---۱۹۔ ''(وہی) زندہ کو مردہ سے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے۔ اور وہی زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کرتا ہے اسی طرح تم (بھی) نکالے جاؤ گے۔''O---۵۰۔ ''پس آپ رحمت الٰہی کے آثار دیکھیں کہ زمین کی موت کے بعد کس طرح اللہ تعالیٰ اسے زندہ کر دیتا ہے؟ کچھ شک نہیں کہ وہی مردوں کو زندہ کرنے والا ہے اور وہ ہر ہر چیز پر قادر ہے۔''O

(سورۃ فاطر ۳۵)---۲۲۔ ''اور زندے اور مردے برابر نہیں ہو سکتے اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے سنا دیتا ہے اور آپ ان لوگوں کو نہیں سنا سکتے جو قبروں میں ہیں۔''O

Marfat.com

سابقہ اقوام کی خبریں

(سورۃ القمر ۵۴) --- ۴، ۵ ''یقیناً ان کے پاس وہ خبریں آچکی ہیں جن میں ڈانٹ ڈپٹ (کی نصیحت) ہے۔'' O --- [ان کو راہِ راست پر لانے کی یہ پہلی کوشش نہیں۔ گزشتہ گمراہ قوموں کے عبرت ناک انجام سے انہیں بار بار خبردار کیا گیا ہے۔ یہ واقعات اتنے اثر انگیز تھے کہ اگر ان کے کان حق نیوش ہوتے تو انہیں کسی مزید تنبیہ کی ضرورت نہ رہتی۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)] --- ۵ ''اور کامل عقل کی بات ہے لیکن ان ڈراونی باتوں نے بھی کچھ فائدہ نہ دیا۔'' O --- [نوٹ: سابقہ اقوام (حضرت نوح علیہ السلام، عاد و ثمود و قوم لوط علیہ السلام اور فرعون کا بھی مطالعہ کرلیں]

ساخت میں ردّ و بدل

(سورۃ النساء ۴) --- ۱۱۹ ''اور ضرور گمراہ کروں گا میں ان کو اور ضرور آرزوؤں کے سبز باغ دکھاؤں گا میں ان کو اور ضرور حکم دوں گا میں ان کو تو ضرور چیریں گے وہ کان مویشیوں کے اور ضرور حکم دوں گا میں ان کو تو وہ ضرور ردوبدل کریں گے اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی ساخت میں اور جس نے بنایا شیطان کو اپنا ولی و سرپرست اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر تو یقیناً اٹھایا اس نے گھاٹا کھلا۔'' O --- [خدا کی ساخت میں ردوبدل کرنے کا مطلب اشیاء کی پیدائشی بناوٹ میں ردوبدل کرنا نہیں۔ جس ردوبدل کو شیطانی فعل قرار دیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ انسان کسی چیز سے وہ کام لے جس کے لئے قدرت نے اسے پیدا نہیں کیا ہے۔ اور کسی چیز سے وہ کام نہ لے جس کے لئے خدا نے اسے پیدا کیا ہے۔ بالفاظ دیگر وہ تمام افعال جو انسان اپنی اور اشیاء کی فطرت کے خلاف کرتا ہے۔ اور وہ تمام صورتیں جو وہ منشائے فطرت سے گریز کے لئے اختیار کرتا ہے۔ اس آیت کی رو سے شیطان کی گمراہ کن تحریکات کا نتیجہ ہیں۔ مثلاً عمل قوم لوط، ضبط ولادت، راہبانیت، برہمچرج، مردوں اور عورتوں کو بانجھ بنانا، مردوں کو خواجہ سرا بنانا، عورتوں کو ان خدمات سے منحرف کرنا جو فطرت نے ان کے سپرد کی ہیں اور انہیں تمدن کے ان شعبوں میں گھسیٹ لانا جن کے لئے مرد پیدا کیا گیا ہے۔ از ترجمہ قرآن حواشی مولانا مودودیؒ۔)]، [تغییر خلق اللہ (اللہ کی تخلیق کو بدلنا) کی کئی صورتیں بیان کی گئی ہیں۔ ایک تو یہی جس کا ابھی یہاں ذکر ہوا یعنی کان وغیرہ کاٹنا، چیرنا، سوراخ کرنا، ان کے علاوہ اور کئی صورتیں ہیں۔ مثلاً اللہ تعالیٰ نے چاند، سورج، پتھر اور آگ وغیرہ اشیا مختلف مقاصد کے لیے بنائی ہیں لیکن مشرکین نے ان کے مقصد تخلیق کو بدل کر معبود بنالیا۔ یا تغییر کا مطلب تغییر فطرت ہے یا حلت و حرمت میں تبدیلی ہے وغیرہ۔ انہی تغییر میں مردوں کی نس بندی کرکے اور اسی طرح عورتوں کے آپریشن کرکے انہیں اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت سے محروم کر دینا، میک اپ کے نام پر ابروؤں کے بال وغیرہ اکھاڑ کر اپنی صورتوں کو مسخ کرنا اور وشم (یعنی گودنے گدوانا) وغیرہ بھی شامل ہے۔ یہ سب شیطانی کام ہیں جن سے بچنا ضروری ہے۔ البتہ جانوروں کو اس لیے خصی کرنا کہ ان سے زیادہ انتفاع ہو سکے یا ان کا گوشت زیادہ بہتر ہو سکے یا اسی قسم کا کوئی اور صحیح مقصد ہو، تو جائز ہے۔ اس کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خصی جانور قربانی میں ذبح فرمائے ہیں۔ اگر جانور کو خصی کرنے کا جواز نہ ہوتا تو آپ ﷺ ان کی قربانی نہ کرتے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

سارے جہانوں کی راہنمائی کرنے والے

(سورۃ آل عمران ۳) --- ۳۳ ''بے شک اللہ تعالیٰ نے منتخب فرمایا آدمؑ کو اور نوحؑ کو اور آل ابراہیمؑ کو اور آل عمران کو اہل عالم کی (راہنمائی) کے لئے۔ O --- ۳۴ یہ اولاد تھے ایک دوسرے کی اور اللہ تعالیٰ ہر بات سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔'' O

سامان حرب، نیوٹیکنالوجی

(سورۃ البقرۃ ۲) --- ۲۵۱ ''پس شکست دے دی انہوں نے کافروں کو اللہ تعالیٰ کے اذن سے اور قتل کر دیا داؤدؑ نے جالوت کو اور عطا کی اس کو اللہ نے سلطنت اور حکمت اور سکھایا اس کو اللہ تعالیٰ نے جو کچھ چاہا۔ اور اگر نہ ہٹاتا رہتا اللہ انسانوں کے ایک گروہ کو دوسرے گروہ کے ذریعہ سے تو نظام بگڑ جاتا زمین کا لیکن اللہ تعالیٰ بڑا مہربان ہے اہل عالم پر۔'' O --- [تفاسیر کے مطابق اس وقت داؤدؑ نے (۱) فلاخن (اس وقت کی ٹیکنالوجی) میں پتھر رکھ کر جالوت کو ماتھے پر مارے کیونکہ اس کا باقی تمام جسم لوہے میں غرق تھا۔ (۲) اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤدؑ کو لوہے کی زرہ بنانے کا ہنر سکھایا۔ (یہ بھی اس وقت کی نیوٹیکنالوجی تھی]

(سورۃ الاعراف ۷) --- ۷۴ ''اور یاد کرو جب اس نے عاد کے بعد تمہیں حاکم بنایا اور تمہیں زمین میں جگہ دی، تم اس کے میدانوں میں محل بناتے ہو اور پہاڑوں کو تراش کر گھر بناتے ہو، پس اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو اور زمین میں فساد کرتے نہ پھرو۔'' O

Marfat.com

(سورۃ الانفال ۸) ---۶۰۔ ''اور تم سے جتنا ہو سکے ان کے (مقابلے کے) لیے قوت اور گھوڑوں کی چھاؤنیاں تیار کرو۔ جن سے اللہ تعالیٰ کے دشمن اور اپنے دشمن اور ان کے علاوہ دوسروں پر ہیبت طاری کرو۔ تم انہیں نہیں جانتے اللہ تعالیٰ انہیں جانتا ہے اور جو کچھ بھی تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو گے وہ تمہیں پورا کر دیا جائے گا اور تم پر ظلم نہ ہوگا۔'' O---[اس سے مطلب یہ ہے کہ تمہارے پاس سامانِ جنگ اور ایک مستقل فوج ہر وقت تیار رہنی چاہیے تاکہ بوقت ضرورت فوراً جنگی کارروائی کر سکو۔ یہ نہ ہو کہ خطرہ سر پر آنے کے بعد گھبراہٹ میں جلدی جلدی رضاکار اور اسلحہ اور سامان رسد جمع کرنے کی کوشش کی جائے اور اس اثنا میں کہ یہ تیاری مکمل ہو، دشمن اپنا کام کر جائے۔ (از تفہیم القرآن مؤلفہ مولانا مودودیؒ)]۔ [قُوَّۃ کی تفسیر نبی ﷺ سے ثابت ہے یعنی تیر اندازی کیونکہ اس دور میں یہ بہت بڑا جنگی ہتھیار اور نہایت اہم فن تھا، جس طرح گھوڑے کی یہ جنگی اہمیت اور افادیت و ضرورت باقی نہیں رہی تو اس لیے وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ کے تحت آج کل کے جنگی ہتھیاروں (مثلاً میزائیل، ٹینک، بم اور جنگی جہاز اور بحری جنگ کیلئے آبدوزیں وغیرہ) کی تیاری ضروری ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

جدید ترین ٹیکنالوجی کا حصول حکم الٰہی ہے: جنگ کی ہمہ وقت اتنی تیاری رکھو کہ کوئی تمہیں میلی آنکھ سے دیکھنے کی جرأت نہ کر سکے۔ مزید فرمایا کہ کچھ اور لوگ بھی ہیں جنہیں تم نہیں جانتے لیکن اللہ انہیں جانتا ہے، ان کے لیے بھی تمہیں تیاری کرنا پڑے گی۔

دین و دُنیا اکٹھے رکھنا: یہاں قوت کے حصول سے مراد جدید ترین ٹیکنالوجی کا حصول ہے۔ اس میں ہمیں اپنے دور کی جدید ترین ٹیکنالوجی حاصل کرنا پڑے گی۔ یہ تو ہمارے لیے اللہ کی طرف سے قرآن مجید میں فرض کر دیا گیا ہے۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ سائنسی علوم کا حصول ہر مسلمان عورت اور مرد پر فرض ہو گیا۔ اور وہ لوگ جو یہ سمجھتے ہیں کہ صرف دینی کتب کی تیاری سے کام بن جائے گا وہ بھی غلط ہیں اور جو یہ سمجھتے ہیں کہ دنیوی علوم سے کام بن جائے گا وہ بھی غلطی پر ہیں۔ دونوں کے حسین امتزاج ہی سے کام چلے گا۔ ان کو باہم یک جان کرنے سے کام بنے گا۔ اس کے بغیر تیاری ممکن نہیں لیکن سائنسی علوم کے حصول سے قبل اچھا مسلمان اور اچھا انسان بننا ضروری ہے۔ اس لیے ایسی طرزِ تعلیم کی ضرورت ہے جس میں دینی، روحانی اور دنیوی علوم خوبصورت توازن کے ساتھ یک جان ہو چکے ہوں۔ اس کے بغیر اس آیت پر عمل ممکن نہیں۔ اسی لیے اس آیت کریمہ کے بعد قتال اور صلح کے خصوصی احکام کا تذکرہ ہوا کہ ہم بہترین انسان کی حیثیت سے ایک عملی نمونہ بن کر پیش ہو سکیں۔ یہاں یہ بھی ذکر ہے کہ قتال کی فرضیت اور جنگی قیدیوں کے ساتھ حسن سلوک نیز دارالحرب میں بسنے والے مسلمانوں کے لیے کیا مراعات ہیں؟ ان کے ساتھ کس حد تک تعاون کیا جا سکتا ہے؟ (انوار القرآن از ڈاکٹر ملک غلام مرتضیٰ)]

(سورۃ هود ۱۱) ---۳۷۔ ''اور ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہماری وحی کے مطابق کشتی بنا۔ مگر ظالموں کے بارے میں مجھ سے نہ بولنا کہ وہ غرق ہونے والے ہیں۔'' O---۳۸۔ ''اور وہ کشتی بناتا تھا اور جب کبھی اس کی قوم کے سردار اس کے پاس سے گزرتے، اس کی ہنسی اڑاتے۔ وہ (حضرت نوحؑ) کہتا اگر تم ہماری ہنسی اڑاتے ہو تو ہم بھی تمہاری ہنسی اڑائیں گے جیسے تم ہنسی اڑاتے ہو۔'' O---[یہ ایک عجیب معاملہ ہے۔ جس پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان دُنیا کے ظاہر سے کس قدر دھوکہ کھاتا ہے۔ جب نوحؑ دریا سے بہت دور خشکی پر اپنا جہاز بنا رہے ہوں گے تو فی الواقع لوگوں کو یہ ایک نہایت مضحکہ خیز فعل محسوس ہوتا ہوگا اور وہ ہنس ہنس کر کہتے ہوں گے کہ بڑے میاں کی دیوانگی آخر یہاں تک پہنچی کہ اب آپ خشکی میں جہاز چلائیں گے۔ اس وقت کسی کے خواب و خیال میں بھی یہ بات نہ آ سکتی ہوگی کہ چند روز بعد واقعی یہاں جہاز چلے گا۔ وہ اس فعل کو حضرت نوحؑ کی خرابی دماغ کا ایک صریح ثبوت قرار دیتے ہوں گے اور ایک ایک سے کہتے ہوں گے کہ اگر پہلے تمہیں اس شخص کے پاگل پن میں کچھ شبہ تھا تو اب اپنی آنکھوں سے دیکھ لو کہ یہ کیا حرکت کر رہا ہے۔ لیکن جو شخص حقیقت کا علم رکھتا تھا اور جسے معلوم تھا کہ کل یہاں جہاز کی کیا ضرورت پیش آنے والی ہے اسے ان لوگوں کی جہالت و بے خبری پر اور پھر ان کے احمقانہ اطمینان پر الٹی ہنسی آتی ہوگی اور وہ کہتا ہوگا کہ کس قدر نادان ہیں یہ لوگ شامت ان کے سر پر تلی کھڑی ہے، میں انہیں خبردار کر چکا ہوں کہ وہ بس آیا چاہتی ہے اور ان کی آنکھوں کے سامنے اس سے بچنے کی تیاری بھی کر رہا ہوں مگر یہ مطمئن بیٹھے ہیں اور الٹا مجھے دیوانہ سمجھ رہے ہیں۔ اس معاملہ کو اگر پھیلا کر دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ دُنیا کے ظاہر و محسوس پہلو کے لحاظ سے عقلمندی و بے وقوفی کا جو معیار قائم کیا جاتا ہے وہ اس معیار سے کس قدر مختلف ہوتا ہے جو علمِ حقیقت کے لحاظ سے قرار پاتا ہے۔ ظاہر میں آدمی جس چیز کو انتہائی دانشمندی سمجھتا ہے وہ حقیقت شناس آدمی کی نگاہ میں انتہائی بے وقوفی ہوتی ہے اور ظاہر بین کے نزدیک جو چیز بالکل لغو، سراسر دیوانگی اور نرا مضحکہ ہوتی ہے حقیقت شناس کے لیے وہی کمال دانش، انتہائی سنجیدگی اور عین مقتضائے عقل ہوتی ہے۔ (از تفہیم القرآن مؤلفہ مولانا مودودیؒ)]

(سورۃ النحل ۱۶) ---۷۔ ''اور وہ تمہارے بوجھ ان شہروں تک اٹھا لے جاتے ہیں جہاں تم بغیر آدھی جان کئے پہنچ ہی نہیں سکتے تھے۔ یقیناً تمہارا رب بڑا ہی شفیق اور نہایت مہربان ہے۔'' O---۸۔ ''گھوڑوں کو، خچروں کو، گدھوں کو اس نے پیدا کیا کہ تم ان کی سواری لو اور وہ باعث زینت بھی ہیں۔ اور بھی وہ ایسی بہت چیزیں پیدا کرتا ہے جن کا تمہیں علم بھی نہیں۔'' O---[زمین کے زیریں حصے میں اسی طرح سمندر میں اور بے آب و گیاہ صحراؤں اور جنگلوں میں اللہ تعالیٰ مخلوق پیدا فرماتا رہتا ہے۔ جن کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں اور اسی میں انسان کی بنائی ہوئی وہ چیزیں بھی آ جاتی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے دماغ اور

Marfat.com

صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اسی کی پیدا کردہ چیزوں کو مختلف انداز میں جوڑ کر وہ تیار کرتا ہے مثلاً بس، کار، ریل گاڑی، جہاز، اور ہوائی جہاز اور اسی طرح کی بے شمار چیزیں جو مستقبل میں متوقع ہیں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الکہف ۱۸) ---۸۴۔ ''ہم نے اسے زمین میں قوت عطا فرمائی تھی اور اسے ہر چیز کے سامان بھی عنایت کر دیئے تھے۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: اقتدار) ---۹۴۔ ''انہوں نے کہا اے ذوالقرنین! یاجوج ماجوج اس ملک میں (بڑے بھاری) فسادی ہیں تو کیا ہم آپ کے لیے کچھ خرچ کا انتظام کر دیں؟ (اس شرط پر کہ) آپ ہمارے اور ان کے درمیان ایک دیوار بنا دیں۔'' O ---۹۵۔ ''اس نے جواب دیا کہ میرے اختیار میں میرے پروردگار نے جو دے رکھا ہے وہی بہتر ہے تم صرف قوت طاقت سے میری مدد کرو۔'' O ---۹۶۔ ''میں تم میں اور ان میں مضبوط حجاب بنا دیتا ہوں۔ مجھے لوہے کی چادریں لا دو۔ یہاں تک کہ جب ان دونوں پہاڑوں کے درمیان دیوار برابر کر دی تو حکم دیا کہ آگ تیز جلاؤ تاوقتیکہ لوہے کی ان چادروں کو بالکل آگ کر دیا، تو فرمایا میرے پاس لاؤ اس پر پگھلا ہوا تانبا ڈال دوں۔'' O ---۹۷۔ ''پس تو ان میں اس دیوار کے اوپر چڑھنے کی طاقت تھی اور نہ اس میں کوئی سوراخ کر سکتے تھے۔'' O

(سورۃ الانبیاء ۲۱) ---۸۰۔ ''اور ہم نے اسے تمہارے لیے لباس بنانے کی کاریگری سکھائی تا کہ لڑائی کے ضرر سے تمہارا بچاؤ ہو۔ کیا تم شکر گزار بنو گے؟'' O --- [یعنی لوہے کو ہم نے داؤد علیہ السلام کے لیے نرم کر دیا تھا' وہ اس سے جنگی لباس' لوہے کی زرہیں تیار کرتے تھے' جو جنگ میں تمہاری حفاظت کا ذریعہ ہیں۔ حضرت قتادہؒ فرماتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام سے پہلے بھی زرہیں بنتی تھیں لیکن وہ سادہ بغیر کنڈوں اور بغیر حلقوں کے ہوتی تھیں۔ حضرت داود علیہ السلام پہلے شخص ہیں جنہوں نے کنڈے دار اور حلقے والی زرہیں بنائیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]، [حق تعالیٰ نے حضرت داؤد کے ہاتھ میں لوہا موم کر دیا تھا۔ اسے موڑ کر نہایت ہلکی، مضبوط جدید قسم کی زرہیں تیار کرتے تھے جو لڑائی میں کام دیں یعنی تمہارے فائدہ کے لیے ہم نے داؤد کے ذریعہ سے ایسی عجیب صنعت نکال دی' سوچو کہ تم اس قسم کی نعمتوں کا کچھ شکر ادا کرتے ہو۔ (تفسیر از علامہ شبیر احمد عثمانیؒ)] --- [''اور ہم نے لوہے کو اس کے ملیے نرم کر دیا (اور اس کو ہدایت کی) کہ پوری پوری زرہیں بنا اور ٹھیک اندازے سے کڑیاں جوڑ''۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد کو لوہے کے استعمال پر قدرت عطا کی تھی، اور خاص طور پر جنگی اغراض کے لیے زرہ سازی کا طریقہ سکھایا تھا۔ موجودہ زمانے کی تاریخی واثری تحقیقات سے ان آیات کے معنی پر جو روشنی پڑتی ہے وہ یہ ہے کہ دنیا میں لوہے کے استعمال کا دور ۱۲۰۰ اور ۱۰۰۰ ق م کے درمیان شروع ہوا ہے، اور یہی حضرت داؤد کا زمانہ ہے۔ اوّل اوّل شام اور ایشیائے کوچک کی حِتّی قوم کو جس کے عروج کا زمانہ ۲۰۰۰ ق م سے ۱۲۰۰ ق م تک رہا ہے، لوہے کے پگھلانے اور تیار کرنے کا ایک پیچیدہ طریقہ معلوم ہوا اور وہ شدت کے ساتھ اس کو دنیا بھر سے راز میں رکھے رہی۔ مگر اس طریقے سے جو لوہا تیار ہوتا تھا وہ سونے چاندی کی طرح اتنا قیمتی ہوتا تھا کہ عام استعمال میں نہ آ سکتا تھا۔ بعد میں فلسطینیوں نے بنی اسرائیل کو پیہم شکستیں دے کر جس طرح فلسطین سے تقریباً بے دخل کر دیا تھا، بائیبل کے بیان کے مطابق اس کے وجوہ میں سے ایک اہم وجہ یہ بھی تھی کہ یہ لوگ لوہے کی رتھیں استعمال کرتے تھے اور ان کے پاس دوسرے آہنی ہتھیار بھی تھے۔ ۱۰۲۰ ق م میں جب طالوت خدا کے حکم سے بنی اسرائیل کا فرمانروا ہوا تو اس نے پیہم شکستیں دے کر ان لوگوں سے فلسطین کا بڑا حصہ واپس لے لیا، اور پھر حضرت داؤد (۱۰۰۴-۹۶۵ ق م) نے نہ صرف فلسطین و شرق اُردن، بلکہ شام کے بھی بڑے حصے پر اسرائیلی سلطنت قائم کر دی۔ اس زمانہ میں آہن سازی کا وہ راز جو حتیوں اور فلسطینیوں کے قبضے میں تھا، بے نقاب ہو گیا، اور صرف بے نقاب ہی نہ ہوا بلکہ آہن سازی کے ایسے طریقے بھی نکل آئے جن سے عام استعمال کے لیے لوہے کی سستی چیزیں تیار ہونے لگیں۔ فلسطین کے جنوب میں اَدُوم کا علاقہ خام لوہے کی دولت سے مالا مال ہے، اور حال میں آثار قدیمہ کی جو کھدائیاں اس علاقے میں ہوئی ہیں، ان میں بکثرت ایسی جگہوں کے آثار ملے ہیں جہاں لوہے پگھلانے کی بھٹیاں لگی ہوئی تھیں۔ عقبہ اور ایلہ سے متصل حضرت سلیمان کے زمانے کی بندرگاہ، عصیون جابر کے آثار قدیمہ میں جو بھٹی ملی ہے اس کے معائنے سے اندازہ کیا گیا ہے کہ اس میں بعض وہ اصول استعمال کیے جاتے تھے جو آج جدید ترین زمانے کی (Blast Furnance) میں استعمال ہوتے ہیں۔ اب یہ ایک قدرتی بات ہے کہ حضرت داؤد نے سب سے پہلے اور سب سے بڑھ کر اس جدید دریافت کو جنگی اغراض کے لیے استعمال کیا ہوگا، کیونکہ تھوڑی ہی مدت پہلے آس پاس کی دشمن قوموں نے اسی لوہے کے ہتھیاروں سے اُن کی قوم پر عرصۂ حیات تنگ کر دیا تھا۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)] ---۸۲۔ ''اسی طرح سے بہت سے شیاطین بھی ہم نے اس کے تابع کیے تھے جو اس کے فرمان سے غوطے لگاتے تھے اور اس کے سوا بھی بہت سے کام کرتے تھے' ان کے نگہبان ہم ہی تھے۔'' O --- [شیاطین سے مراد سرکش جن ہیں' ان سے حضرت سلیمانؑ دریا میں غوطے لگواتے تاکہ موتی اور جواہر اس کی تہ میں سے نکالیں اور عمارات میں بھاری کام کرواتے اور حوض کی برابر تانبے کے لگن اور بڑی عظیم الشان دیگیں جو اپنی جگہ سے ہل نہ سکیں بنوا کر اٹھواتے تھے اور سخت سخت کام ان سے لیتے۔ معلوم ہوتا ہے کہ جس قسم کے حیرت انگیز کام اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے مادی قوتوں سے کرائے ہیں اس وقت مخفی اور روحی قوتوں سے کرائے جاتے تھے۔ (تفسیر از علامہ شبیر احمد عثمانیؒ)]

(سورۃ النمل ۲۷) ---۸۸۔ ''اور آپ پہاڑوں کو دیکھ کر اپنی جگہ جمے ہوئے خیال کرتے ہیں لیکن وہ بھی بادل کی طرح اڑتے پھریں گے' یہ ہے صنعت اللہ

Marfat.com

کی جس نے ہر چیز کو مضبوط بنایا ہے جو کچھ تم کرتے ہو اور اس سے وہ باخبر ہے۔'' O---[کسی چیز کو حکمت و مہارت سے مضبوط بنانے کو عربی میں 'اتقن' کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جو چیز بنائی اسے ایسا مضبوط اور مستحکم بنایا کہ وقت سے پہلے بوسیدگی یا ٹوٹ پھوٹ کے کوئی آثار نظر نہیں آتے۔ آسمان ہزاروں صدیوں سے یونہی تنا ہوا ہے۔ اس کا کوئی گوشہ ڈھیلا نہیں ہوا۔ کوئی جگہ مرمت طلب نہیں۔ اس کی بنائی ہوئی کسی چیز کو دیکھو۔ پانی کی مقدار جو اس نے پہلے دن پیدا فرمائی ہے ساری دنیا اسے استعمال کر رہی ہے لیکن اس کی مقدار میں کمی نہیں ہوئی اور نہ ہی مزید پانی بنانے کی ضرورت محسوس ہوئی ہے اور نہ ہوگی۔ ہوا کا جو ذخیرہ روزِ اول سے فراہم کیا گیا۔ ساری چیزیں اس میں سانس لے رہی ہیں لیکن اس میں کمی نہیں ہوئی اور نہ ہوگی۔ ہر چیز تمہیں بتا رہی ہے کہ وہ ''صنع اللہ الذی اتقن کل شئی'' کی قدرت کا شاہکار ہے۔ حضور کریم ﷺ کا ایک ارشاد گرامی بھی سماعت فرمایئے تاکہ آپ کو معلوم ہو کہ آپ کا نبی مکرم اس بات کو کتنا پسند کرتا ہے کہ حضور ﷺ کا امتی جو کام کرے اس میں اپنی فنی پختگی اور صنعتی مہارت کا ناقابلِ تردید ثبوت بہم پہنچائے۔ کسی کام کو نیم دلی اور بے توجہی سے کرنا یا اس میں کوئی خامی اور نقص باقی رہنے دینا ہمارے آقا ﷺ کو ہرگز پسند نہیں۔ ارشاد گرامی ہے:۔ خداوندِ عالم اس پر رحم کرے جو جس کام کو کرے بڑی عمدگی سے کرے۔ پختگی، پائیداری اور نفاست کونسی چیز ہے جس کا ذکر اس مختصر سے جملہ میں نہ آ گیا ہو۔ حضور ﷺ اپنے غلاموں سے اسی چیز کی توقع رکھتے ہیں اور اسی کی تلقین فرماتے ہیں۔ فنی، صنعتی اور دیگر میدانوں میں کام کرنے والوں کو چاہیے کہ اس حدیث کو لکھ کر اپنے سامنے آویزاں کریں۔ (تفسیر از ضیاء القرآن]

(سورۃ الروم ۳۰)---۴۶۔ ''اس کی نشانیوں میں سے خوشخبریاں دینے والی ہواؤں کو چلانا بھی ہے اس لیے کہ تمہیں اپنی رحمت سے لطف اندوز کرے اور اس لیے کہ اس کے حکم سے کشتیاں چلیں اور اس لیے کہ اس کے فضل کو تم ڈھونڈو اور اس لیے کہ تم شکر گزاری کرو۔'' O

(سورۃ سبا ۳۴)---۱۰۔ ''اور ہم نے داؤد پر اپنا فضل کیا' اے پہاڑو! اس کے ساتھ رغبت سے تسبیح پڑھا کرو اور پرندوں کو بھی (یہی حکم ہے) اور ہم نے اس کے لیے لوہا نرم کر دیا۔'' O---[دوسرا اکرام یہ فرمایا کہ ان کے لیے لوہا نرم کر دیا۔ کہتے ہیں کہ لوہا ان کا ہاتھ لگنے سے موم اور آٹے کی طرح نرم ہو جاتا اور جس طرح چاہتے اس کو اس شکل میں ڈھال دیتے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ کو لوہا پگھلانے کا فن سکھا دیا گیا ہو۔ جس سے آپ بڑی آسانی سے اسے پگھلا کر مختلف قالبوں میں ڈھال لیتے۔ ساتھ ہی زرہ سازی کا ہنر بھی سکھا دیا اور اس ہنر کی باریکیوں سے بھی باخبر کر دیا۔ بتایا کہ زرہیں تنگ اور چھوٹی نہ بنائیں کیونکہ پہننے والے کی تکلیف کا باعث بھی ہوں گی اور اس کی پوری حفاظت بھی نہ ہو سکے گی۔ نیز فرمایا کہ جب انکے حلقوں کو پرونے لگو تو قدر اور اندازے کا پورا پورا خیال رہے۔ جو حلقہ چھوٹا یا بڑا، موٹا یا پتلا جیسے مناسب ہو بڑے سلیقہ اور مہارت سے اُسے وہاں جوڑ دو۔ ایسا نہ ہو کہ جوڑنے میں غلطی ہو جائے اور معمولی سی بے پرواہی کی وجہ سے زرہ ناکارہ ہو جائے۔ ان آیات میں ہمارے لیے بھی دو سبق ہیں۔ (۱)۔ دستکاری میں قطعاً کوئی عیب نہیں۔ اپنے ہاتھ سے محنت کر کے روزی کمانا پیغمبروں کا شیوہ ہے۔ (۲)۔ جو کام کرو بڑے سلیقہ اور ہنر مندی سے کرو جو چیز بناؤ اس میں پختگی اور نفاست دونوں کا پورا پورا خیال رکھو۔ بے دلی اور بے احتیاطی سے کوئی کام کرنا مسلمان کو زیبا نہیں۔ کاش ہم قرآن کریم کی بتائی ہوئی ہدایات پر چلیں۔ ہماری صنعت و حرفت کو چار چاند لگ جائیں۔ ہر منڈی میں ہماری مصنوعات کی مانگ بڑھ جائے۔ ہماری ہنر مندی اور فنی مہارت کی دھاک بیٹھ جائے اور ساتھ ہی ساتھ ہماری معاشی حالت بھی قابلِ رشک ہو جائے۔ آج ہم میں سے کتنے ہیں جنہوں نے ان ہدایات پر عمل کرنے کی کبھی کوشش کی ہو۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]---۱۱۔ ''کہ تو پوری پوری زرہیں بنا اور جوڑوں میں اندازہ رکھ تم سب نیک کام کیا کرو۔ (یقین مانو) کہ میں تمہارے اعمال دیکھ رہا ہوں۔'' O

(سورۃ یٰس ۳۶)---۴۱۔ ''اور ان کے لیے ایک نشانی (یہ بھی) ہے کہ ہم نے ان کی نسل کو بھری ہوئی کشتی میں سوار کیا۔'' O---۴۲۔ ''اور ان کے لیے اسی جیسی اور چیزیں پیدا کیں جن پر یہ سوار ہوتے ہیں۔'' O---[اس سے مراد ایسی سواریاں ہیں جو کشتی کی طرح انسانوں اور سامان تجارت کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاتی ہیں' اس میں قیامت تک پیدا ہونے والی چیزیں آ گئیں۔ جیسے ہوائی جہاز' بحری جہاز' ریلیں' کاریں اور دیگر نقل و حمل کی اشیاء۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۴۳۔ ''اور اگر ہم چاہتے تو انہیں ڈبو دیتے۔ پھر نہ تو کوئی ان کا فریاد رس ہوتا نہ وہ بچائے جائیں۔'' O---[وہ یہ خیال نہ کریں کہ اُنہوں نے جو مضبوط کشتیاں بنالی ہیں یا آج کل جو بڑے مضبوط اور کوہ پیکر، جہاز بن گئے ہیں اور ان میں برقی مواصلاتی آلات نصب کر دیے گئے ہیں اب یہ غرق نہیں ہوں گے۔ اگر کسی شخص کے ذہن میں ایسا خیال ہے تو یہ اس کی کج فہمی ہے۔ ہم جب چاہیں انہیں غرق کر دیں۔ اس وقت نہ ان کی فریاد کو کوئی پہنچ سکے گا اور نہ سمندر کی لہروں سے انہیں کوئی چھڑوا سکے گا۔ آئے دن ہم اخبارات میں یہ پڑھتے رہتے ہیں کہ وہ جہاز اپنے ساز و سامان اور اپنے ہزاروں مسافروں سمیت سمندر میں غرق ہو گیا جس جہاز کے بنانے والوں نے اُسے اس طرح بنایا تھا کہ وہ کبھی ڈوبے گا ہی نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت ہمیشہ انسان کے غرور کا بت توڑتی رہی ہے اور توڑتی رہتی ہے اور چار و ناچار انسان کو اپنی بے بسی اور ناتوانی کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

فضائیں ان کی ہوائیں ان کی سمندر ان کے جہاز ان کے
گرہ بھنور کی کھلے تو کیونکر بھنور ہے تقدیر کا بہانہ

Marfat.com

---۴۴۔ ''ولیکن ہم اپنی طرف سے رحمت کرتے ہیں اور ایک مدت تک کے لیے انہیں فائدے دے رہے ہیں۔'' O ---[اگر بحر اوقیانوس اور بحر الکاہل جیسے وسیع و بیکراں سمندروں کو تم سلامتی کے ساتھ عبور کر لیتے ہو تو اس کی دو وجہیں ہیں یا تو ہم تم پر اپنی رحمت کا دامن پھیلا دیتے ہیں۔ تمہارے بوڑھے ماں باپ، جوان بیوی اور ننھے معصوم بچوں کے صدقے تم کو ساحلِ مراد تک پہنچا دیا جاتا ہے یا اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم کچھ مدت تک یہاں زندہ رہنے اور متاعِ دُنیا سے لُطف اٹھانے کی مہلت دینا چاہتے ہیں اور ہماری حکمت کا یہی تقاضا ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

(سورۃ الحدید ۵۷)---۲۵۔ ''یقیناً ہم نے اپنے پیغمبروں کو کھلی دلیلیں دے کر بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب اور میزان (ترازو) نازل فرمایا تا کہ لوگ عدل پر قائم رہیں۔ اور ہم نے لوہے کو اتارا جس میں سخت ہیبت وقوت ہے اور لوگوں کے لیے اور بھی (بہت سے) فائدے ہیں اور اس لیے بھی کہ اللہ تعالیٰ جان لے کہ اس کی اور اس کے رسولوں کی مدد بے دیکھے کون کرتا ہے بیشک اللہ تعالیٰ قوت والا اور زبردست ہے۔'' O ---[انبیاء علیہم السلام کے مشن کو بیان کرنے کے معاً بعد یہ فرمانا کہ ''ہم نے لوہا نازل کیا جس میں بڑا زور اور لوگوں کے لیے منافع ہیں''، خود بخود اس امر کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ یہاں لوہے سے مراد سیاسی اور جنگی طاقت ہے، اور کلام کا مدعا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں کو قیامِ عدل کی محض ایک اسکیم پیش کر دینے کے لیے مبعوث نہیں فرمایا تھا بلکہ یہ بات بھی ان کے مشن میں شامل تھی کہ اُس کو عملاً نافذ کرنے کی کوشش کی جائے اور وہ قوت فراہم کی جائے جس سے فی الواقع عدل قائم ہو سکے، اُسے درہم برہم کرنے والوں کو سزا دی جا سکے اور اُس کی مزاحمت کرنے والوں کا زور توڑا جا سکے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)] (نیز تفسیر کیلئے باب ۷، مضمون: عدل وانصاف)

سامری

(سورۃ طٰہٰ ۲۰)---۸۵۔ ''فرمایا! ہم نے تیری قوم کو تیرے پیچھے آزمائش میں ڈال دیا اور انہیں سامری نے بہکا دیا۔'' O ---[حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد سامری نامی شخص نے بنی اسرائیل کو بچھڑا پوجنے پر لگا دیا، جس کی اطلاع اللہ تعالیٰ نے طور پر موسیٰ علیہ السلام کو دی کہ سامری نے تو تیری قوم کو گمراہ کر دیا ہے۔ فتنے میں ڈالنے کی نسبت اللہ نے اپنی طرف بہ حیثیت خالق کے کی ہے، ورنہ اس گمراہی کا سبب تو سامری ہی تھا جیسا کہ اَضَلَّھُمُ السَّامِرِیُّ سے واضح ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۹۵۔ ''موسیٰ (علیہ السلام) نے پوچھا سامری تیرا کیا معاملہ ہے۔'' O---۹۶۔ ''اس نے جواب دیا کہ مجھے وہ چیز دکھائی دی جو انہیں دکھائی نہیں دی، تو میں نے فرستادۂ الٰہی کے نقشِ قدم سے ایک مٹھی بھر لی اسے اس میں ڈال دی اسی طرح میرے دل نے یہ بات میرے لیے بھلی بنا دی۔'' O---۹۷۔ ''کہا اچھا جا دنیا کی زندگی میں تیری سزا یہی ہے کہ تو کہتا رہے کہ مجھے نہ چھونا اور ایک اور بھی وعدہ تیرے ساتھ ہے جو تجھ سے ہرگز نہ ٹلے گا، اور اب تو اپنے اس معبود کو بھی دیکھ لینا جس کا اعتکاف کیے ہوئے تھا کہ ہم اسے جلا کر دریا میں ریزہ ریزہ اڑا دیں گے۔'' O ---[اس سے معلوم ہوا کہ شرک کے آثار ختم کرنا بلکہ ان کا نام و نشان تک مٹا ڈالنا چاہیے، ان کی نسبت کتنی ہی مقدس ہستیوں کی طرف ہو، تو ہین نہیں، جیسا کہ اہلِ بدعت، قبر پرست اور تعزیہ پرست باور کراتے ہیں، بلکہ یہ توحید کا منشا اور دینی غیرت کا تقاضا ہے۔ جیسے اس واقعے میں اس اَثَرِ الرَّسُولِ کو نہیں دیکھا گیا، جس سے ظاہری طور پر روحانی برکات کا مشاہدہ بھی کیا گیا، اس کے باوجود اس کی پروا نہیں کی گئی اس لیے کہ وہ شرک کا ذریعہ بن گیا تھا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

سبقت لے جانے والے

(سورۃ المطففین ۸۳)---۲۵۔ ''یہ لوگ سر بمہر خالص شراب پلائے جائیں گے۔'' O---۲۶۔ ''جس پر مشک کی مہر ہوگی، سبقت لے جانے والوں کو اسی میں سبقت کرنی چاہیے۔'' O---[تنافس، تسابق۔ (لسان) یعنی اگر تم کسی چیز کے حصول میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانا چاہتے ہو تو نعمت اس قابل ہے کہ اس کی طرف تم ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرو۔ (از تفسیر ضیاء القرآن)]

سایہ

(سورۃ الرعد ۱۳)---۱۵۔ ''اللہ ہی کے لیے زمین اور آسمانوں کی سب مخلوق خوشی اور ناخوشی سے سجدہ کرتی ہے اور ان کے سائے بھی صبح و شام۔'' O

(سورۃ النحل ۱۶)---۴۸۔ ''کیا انہوں نے اللہ کی مخلوق میں سے کسی کو بھی نہیں دیکھا؟ کہ اس کے سائے دائیں بائیں جھک جھک کر اللہ تعالیٰ کے سامنے سر بسجود ہوتے اور عاجزی کا اظہار کرتے ہیں۔'' O---۸۱۔ ''اللہ ہی نے تمہارے لیے اپنی پیدا کردہ چیزوں میں سے سائے بنائے ہیں اور اسی نے تمہارے لیے پہاڑوں میں غار بنائے ہیں اور اسی نے تمہارے لیے کرتے بنائے ہیں جو تمہیں گرمی سے بچائیں اور ایسے کرتے بھی جو تمہیں لڑائی کے وقت کام آئیں۔ وہ

Marfat.com

اسی طرح اپنی پوری پوری نعمتیں دے رہا ہے کہ تم حکم بردار بن جاؤ۔" O

(سورۃ الفرقان ۲۵)---۴۵۔"کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے رب نے سایئے کو کس طرح پھیلا دیا ہے؟ اگر چاہتا تو اسے ٹھہرا ہوا ہی کر دیتا۔ پھر ہم نے آفتاب کو اس پر دلیل بنایا۔" O---۴۶۔"پھر ہم نے اسے آہستہ آہستہ اپنی طرف کھینچ لیا۔" O

سجدۂ تعظیمی

(سورۃ البقرۃ ۲)---۳۴۔"اور جب حکم دیا ہم نے فرشتوں کو کہ سجدہ کرو آدمؑ کو، تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے، اس نے انکار کیا اور تکبر کیا اور وہ تھا ہی کافروں میں سے۔" O---[علمی فضیلت کے بعد حضرت آدمؑ کی یہ دوسری تکریم ہوئی۔ سجدہ کے معنی ہیں خضوع اور تذلل کے، اس کی انتہا ہے "زمین پر پیشانی کا ٹکا دینا" (قرطبی) یہ سجدہ شریعت اسلامیہ میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے لئے جائز نہیں ہے۔ ☆ نبی کریم ﷺ کا مشہور فرمان ہے کہ اگر سجدہ کسی اور کے لئے جائز ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔ تاہم فرشتوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم پر حضرت آدمؑ کو سجدہ کیا جس سے ان کی تکریم و فضیلت فرشتوں پر واضح کر دی گئی۔ کیونکہ یہ سجدہ اکرام و تعظیم کے طور پر ہی تھا نہ کہ عبادت کے طور پر۔ اب تعظیماً بھی کسی کو سجدہ نہیں کیا جا سکتا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ یوسف ۱۲)---۴۔"جب کہ یوسفؑ نے اپنے باپ سے ذکر کیا کہ ابا جان! میں نے گیارہ ستاروں کو اور سورج چاند کو دیکھا کہ وہ سب مجھے سجدہ کر رہے ہیں۔" O---۱۰۰۔"اور اپنے تخت پر اپنے ماں باپ کو اونچا بٹھایا اور سب اس کے سامنے سجدے میں گر گئے۔ تب کہا کہ ابا جی! یہ میرے پہلے کے خواب کی تعبیر ہے۔ میرے رب نے اسے سچا کر دکھایا۔ اس اختلاف کے بعد جو شیطان نے مجھ میں اور میرے بھائیوں میں ڈال دیا تھا۔ میرا رب جو چاہے اس کے لئے بہترین تدبیر کرنے والا ہے۔ اور وہ بہت علم و حکمت والا ہے۔" O---[یہ سجدہ، سجدۂ تعظیمی ہے سجدۂ عبادت نہیں۔ اور سجدۂ تعظیمی حضرت یعقوبؑ کی شریعت میں جائز تھا۔ اسلام میں شرک کے سدباب کے لئے سجدۂ تعظیمی کو بھی حرام کر دیا گیا ہے اور اب سجدہ تعظیمی بھی کسی کے لئے جائز نہیں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]؛[تعظیم اور عبادت دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ غیر اللہ کی تعظیم کلیتہً ممنوع نہیں۔ البتہ غیر اللہ کی عبادت شرک جلی ہے جس کی اجازت ایک لمحہ کے لئے کبھی نہیں ہوئی نہ ہو سکتی ہے۔ سجود عبادت یعنی غیر اللہ کو کسی درجہ میں نفع و ضرر کا مستقل مالک سمجھ کر سجدہ کرنا شرک جلی ہے جس کی اجازت کبھی کسی ملت ساوی میں نہیں ہوئی۔ ہاں سجود تعظیم یعنی عقیدہ مذکورہ بالا سے خالی ہو کر محض تعظیم و تکریم کے طور پر سر بسجود ہونا شرائع سابقہ میں جائز تھا۔ شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیم نے اس کی بھی جڑ کاٹ دی ہے۔ از تفسیر قرآن مولانا سید شبیر احمد عثمانیؒ۔ یہ سجدہ تحیت و تواضع کا تھا۔ جو ان کی شریعت میں جائز تھا جیسے کہ ہماری شریعت میں کسی معظم کی تعظیم کے لئے قیام اور مصافحہ اور دست بوسی جائز ہے۔ سجدہ عبادت اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کے لئے کبھی جائز نہیں ہوا نہ ہو سکتا ہے۔ کیونکہ یہ شرک ہے اور سجدہ تحیت و تعظیم بھی ہماری شریعت میں جائز نہیں۔ (از تفسیر مولانا احمد رضا خان بریلویؒ)]

(سورۃ الحجر ۱۵)---۲۹۔"تو جب میں اسے پورا بنا چکوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم سب اس کے لئے سجدے میں گر پڑنا۔" O---[سجدے کا یہ حکم بطور تعظیم کے تھا عبادت کے طور پر نہیں۔ اور یہ چونکہ اللہ تعالیٰ کا حکم تھا۔ اس لئے اس کے وجوب میں کوئی شک نہیں۔ تاہم شریعت محمدیہ میں بطور تعظیم بھی کسی کے لئے سجدہ کرنا جائز نہیں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۳۰۔"چنانچہ تمام فرشتوں نے سب کے سب نے سجدہ کر لیا۔" O---۳۱۔"مگر ابلیس کے کہ اس نے سجدہ کرنے والوں میں شمولیت کرنے سے (صاف) انکار کر دیا۔" O---۳۲۔"(اللہ تعالیٰ نے فرمایا) اے ابلیس تجھے کیا ہوا کہ تو سجدہ کرنے والوں میں شامل نہ ہوا؟" O---۳۳۔"وہ بولا کہ میں ایسا نہیں کہ اس انسان کو سجدہ کروں جسے تو نے کالی اور سڑی ہوئی کھنکھناتی مٹی سے پیدا کیا ہے۔" O

(سورۃ بنی اسرائیل ۱۷)---۶۱۔"جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے کیا، اس نے کہا کہ کیا میں اسے سجدہ کروں جسے تو نے مٹی سے پیدا کیا ہے۔" O

(سورۃ حم السجدۃ ۴۱)---۳۷۔"اور دن رات اور سورج چاند بھی (اسی کی) نشانیوں میں سے ہیں، تم سورج کو سجدہ نہ کرو نہ چاند کو بلکہ سجدہ اس اللہ تعالیٰ کے لئے کرو جس نے ان سب کو پیدا کیا ہے اگر تمہیں اسی کی عبادت کرنی ہے تو۔" O---[یہ جواب ہے اس فلسفے کا جو شرک کو معقول ثابت کرنے کے لئے کچھ زیادہ ذہین قسم کے مشرکین عموماً بگھارا کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم ان چیزوں کو سجدہ نہیں کرتے بلکہ ان کے واسطے سے اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں۔ اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ اگر تم واقعی اللہ تعالیٰ ہی کے عبادت گزار ہو تو ان واسطوں کی کیا ضرورت ہے، براہ راست خود اسی کو سجدہ کیوں نہیں کرتے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

Marfat.com

سجدۂ عبادت وانقیاد وخضوع

(سورۃ النحل ۱۶)---۴۸۔ ''کیا انہوں نے اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے کسی کو بھی نہیں دیکھا؟ کہ اس کے سائے دائیں بائیں جھک جھک کر اللہ تعالیٰ کے سامنے سربسجود ہوتے اور عاجزی کا اظہار کرتے ہیں۔'' O---[اللہ تعالیٰ کی عظمت وکبریائی اور اس کی جلالت شان کا بیان ہے کہ ہر چیز اس کے سامنے جھکی ہوئی اور مطیع ہے۔ جمادات ہوں یا حیوانات یا جن وانسان اور ملائکہ۔ ہر وہ چیز جس کا سایہ ہے اور اس کا سایہ دائیں بائیں جھکتا ہے تو وہ صبح وشام اپنے سائے کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرتی ہے۔ امام مجاہد فرماتے ہیں جب سورج ڈھلتا ہے تو ہر چیز اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ ریز ہو جاتی ہے۔(از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)---۴۹۔ ''یقیناً آسمان وزمین کے کل جاندار اور تمام فرشتے اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدے کرتے ہیں اور ذرا بھی تکبر نہیں کرتے۔'' O---[سجدہ دو طرح پر ہے ایک سجدہ طاعت وعبادت جیسا کہ مسلمانوں کا سجدہ اللہ تعالیٰ کے لئے۔ دوسرا سجدہ انقیاد وخضوع جیسا کہ سایہ وغیرہ کا سجدہ ہر چیز کا سجدہ اس کے حسب حیثیت ہے۔ مسلمانوں اور فرشتوں کا سجدہ، سجدہ طاعت وعبادت ہے اور ان کے ماسوا کا سجدہ، سجدہ انقیاد وخضوع۔(از تفسیر مولانا احمد رضا خان بریلویؒ)]

(سورۃ القلم ۶۸)---۴۲۔ ''جس دن پنڈلی کھول دی جائے گی اور سجدے کے لیے بلائے جائیں گے تو (سجدہ) نہ کر سکیں گے۔'' O---۴۳۔ ''نگاہیں نیچی ہوں گی اور ان پر ذلت وخواری چھارہی ہوگی' حالانکہ یہ سجدے کے لیے (اس وقت بھی) بلائے جاتے تھے جبکہ صحیح سالم تھے۔'' O---[اس کے معنی یہ ہیں کہ قیامت کے روز علی الاعلان اس بات کا مظاہرہ کرایا جائے گا کہ دُنیا میں کون اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والا تھا اور کون اس سے منحرف تھا۔ اس غرض کے لئے لوگوں کو بلایا جائے گا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ بجالائیں۔ جو لوگ دُنیا میں عبادت گزار تھے وہ سجدہ ریز ہو جائیں گے۔ اور جن لوگوں نے دُنیا میں اللہ کے آگے سرنیاز جھکانے سے انکار کر دیا تھا ان کی کمر تختہ ہو جائے گی ان کے لئے یہ ممکن نہ ہوگا کہ وہاں عبادت گزار ہونے کا جھوٹا مظاہرہ کر سکیں۔ اس لئے وہ ذلت اور پشیمانی کے ساتھ کھڑے کے کھڑے رہ جائیں گے۔(از تفسیر ۲۵ تفہیم القرآن)]

سجین

(سورۃ المطففین ۸۳)---۷۔ ''یقیناً بدکاروں کا نامہ اعمال سجین میں ہے۔'' O---۸۔ ''تجھے کیا معلوم سجین کیا ہے؟'' O---۹۔ ''(یہ تو) لکھی ہوئی کتاب ہے۔'' O---[وہ یہ نہ سمجھیں کہ قیامت تو عرصہ دراز کے بعد برپا ہوگی اس وقت تک کسے یاد رہے گا کہ کس نے کیا کیا اور وہ صحیفے جن میں ان کے اعمال لکھے جا رہے ہیں وہ بھی بوسیدہ ہو کر پھٹ جائیں گے ان کی اس غلط فہمی کو دور کیا جا رہا ہے کہ ان کے لئے ایک بہت بڑا دفتر ہے جس کا نام سجین ہے جب یہ مر جائیں گے اور ان کے اعمال کا سلسلہ ختم ہو جائے گا تو ان کے تمام اعمال اس بڑے دیوان میں محفوظ کر دیئے جائیں گے اس لئے ان کے کرتوتوں کے فراموش ہونے یا ان صحائف کے بوسیدہ ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا سجین کے بارے میں بہت کچھ کہا گیا ہے لیکن جب خود قرآن نے اس کی وضاحت کر دی کہ یہ اس کتاب کا نام ہے جس میں ان کے اعمال سیہ لکھ کر محفوظ کر دیئے جائیں گے تو پھر مزید چھان بین کی ضرورت نہیں اس لئے ان آیات میں سجین سے وہ دیوان مراد ہے جہاں اہل جہنم کے اسماء اور ان کے اعمال مندرج ہوں گے بعض احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ سجین ایک جگہ کا نام ہے جہاں دوزخیوں کی روحیں محبوس ہوں گی اس لئے علامہ آلوسی لکھتے ہیں الکشف میں کہ ہو سکتا ہے کہ اس کتاب کا نام بھی سجین ہو اور اس مقام کا نام بھی سجین ہو جہاں کفار کی روحیں ہیں تا کہ آیت اور اخبار میں کسی قسم کا تعارض نہ رہے۔(روح المعانی)۔(از تفسیر ۳ ضیاء القرآن)]

سچ

(سورۃ المائدۃ ۵)---۱۱۹۔ ''اللہ تعالیٰ کہے گا۔ یہ وہ دن ہے جب سچوں کو ان کا سچ ہی نفع دے گا۔ ان کے لئے باغ ہیں جن میں نہریں بہتی ہیں اور جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سے خوش ہے اور وہ اس سے خوش ہیں۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔'' O

(سورۃ الانعام ۶)---۱۱۴۔ ''تو کیا میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی ثالث تلاش کروں حالانکہ وہی تو ہے جس نے تمہاری طرف واضح کتاب نازل کی ہے اور وہ لوگ جنہیں ہم نے کتاب دی تھی جانتے ہیں کہ یہ (کتاب) تیرے رب کی طرف سے سچائی کے ساتھ اتری ہے پس تو شک کرنے والوں میں ہرگز نہ ہونا۔'' O---۱۱۵۔ ''اور (یاد رکھ) تیرے رب کی بات سچائی اور انصاف میں کامل ہے کوئی اس کی باتوں کو بدلنے والا نہیں اور وہ سننے والا اور جاننے والا

Marfat.com

ہے۔''O

(سورۃ الانفال ۸)---۷۔''اور جب اللہ تعالیٰ تم سے دو گروہوں میں سے ایک کا وعدہ کر رہا تھا کہ وہ ضرور تمہارا ہوگا اور تم چاہتے تھے کہ بے ہتھیار (گروہ) تمہارا ہو مگر اللہ تعالیٰ چاہتا تھا کہ اپنے کلمات سے حق کو حق ثابت کردے اور کافروں کی جڑ کاٹ دے۔''O---۸۔''تاکہ وہ حق کو حق ثابت کردے اور جھوٹ کو جھوٹ کردے اگرچہ مجرم ناخوش ہوں۔''O[لیکن اللہ اس کے برعکس یہ چاہتا تھا کہ لشکر قریش سے تمہاری جنگ ہوتا کہ کفر کی قوت وشوکت ٹوٹ جائے گویا امر مجرموں (مشرکوں) کیلئے ناگوار ہی ہو۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(سورۃ التوبہ ۹)---۴۳۔''اللہ تعالیٰ تجھے معاف کرے تو نے انہیں کیوں اجازت دی جب تک تجھ پر ان لوگوں کی جو سچے ہیں وضاحت نہ ہوئی اور تو نے جھوٹوں کو معلوم نہیں کیا؟''O---۴۸۔''وہ (منافق) پہلے بھی فتنہ پیدا کرتے رہے ہیں اور تیری کارروائیوں کو الٹ پلٹ کرتے رہے ہیں یہاں تک کہ حق آ گیا اور اللہ تعالیٰ کا امر غالب ہوگیا اگرچہ وہ ناپسند کرتے تھے۔''O---۱۱۹۔''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔''O

(سورۃ ھود ۱۱)---۱۷۔''تو کیا وہ جو اپنے رب کی واضح دلیل پر ہے۔اور اس کی طرف سے ایک گواہ اسے پڑھتا بھی ہے۔اور اس سے پہلے موسیٰؑ کی کتاب پیشوا اور رحمت تھی؟ وہی اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ان لشکروں میں جو اس کا انکار کرتا ہے آگ اس کے وعدے کی جگہ ہے۔اور تجھے اس میں کوئی شک نہ ہو۔یہ تیرے رب کی طرف سے سچ ہے۔لیکن اکثر لوگ یقین نہیں کرتے۔''O

(سورۃ العنکبوت ۲۹)---۳۔''ان سے اگلوں کو بھی ہم نے خوب جانچا۔یقیناً اللہ تعالیٰ انہیں بھی جان لے گا جو سچ کہتے ہیں اور انہیں بھی معلوم کرلے گا جو جھوٹے ہیں۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۶، مضمون: آزمائش]

(سورۃ الاحزاب ۳۳)---۲۲۔''اور ایمان داروں نے جب (کفار کے) لشکروں کو دیکھا (بے ساختہ) کہہ اٹھے! کہ انہیں کا وعدہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے اور اس کے رسول نے دیا تھا اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا' اور اس (چیز) نے ان کے ایمان میں اور شیوۂ فرمابرداری میں اور اضافہ کردیا۔''O---۲۳۔''مومنوں میں (ایسے) لوگ بھی ہیں جنہوں نے جو عہد اللہ تعالیٰ سے کیا تھا انہیں سچا کر دکھایا' بعض نے تو اپنا عہد پورا کردیا اور بعض (موقعہ کے) منتظر ہیں اور انہوں نے کوئی تبدیلی نہیں کی۔''O (تفسیر کیلئے باب ۷، مضمون: جہاد)---۲۴۔''تاکہ اللہ تعالیٰ سچوں کو ان کی سچائی کا بدلہ دے اور اگر چاہے تو منافقوں کو سزا دے یا ان کی توبہ قبول فرمائے' اللہ تعالیٰ بڑا ہی بخشنے والا بہت ہی مہربان ہے۔''O---۳۵۔''بیشک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں مومن مرد اور مومن عورتیں فرماں برداری کرنے والے مرد اور فرمانبردار عورتیں راست باز مرد اور راست باز عورتیں صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں' عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں' خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں' روزے رکھنے والے مرد اور روزے رکھنے والی عورتیں اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والیاں بکثرت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے اور ذکر کرنے والیاں ان (سب کے) لیے اللہ تعالیٰ نے (وسیع) مغفرت اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔''O---[یعنی اپنی گفتار میں بھی سچے ہیں اور اپنے معاملات میں بھی کھرے ہیں۔ جھوٹ، فریب، بدنیتی، دغا بازی اور چھل بٹے ان کی زندگی میں نہیں پائے جاتے۔ اُن کی زبان وہی بولتی ہے جسے اُن کا ضمیر صحیح جانتا ہے۔وہ کام وہی کرتے ہیں جو ایمانداری کے ساتھ ان کے نزدیک راستی وصداقت کے مطابق ہوتا ہے۔اور جس سے بھی وہ کوئی معاملہ کرتے ہیں دیانت کے ساتھ کرتے ہیں۔(تفسیر از تفہیم القرآن)] (مزید تفسیر کیلئے باب ۹، مضمون: مسلمان و باب ۱۴، مضمون: عورت)

سخت مشقت کرنے والے

(سورۃ الغاشیۃ ۸۸)---۳۔''(اور) محنت کرنے والے تھکے ہوئے ہوں گے۔''O---[عاملۃ ناصبۃ: کا ایک اور مفہوم بھی بیان کیا گیا ہے یعنی اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو اسلام قبول نہیں کرتے' ویسے ریاضات ومجاہدات میں دن رات مشغول رہتے ہیں راہب اور جوگی قسم کے لوگ ایسی ایسی ریاضتیں کرتے ہیں کہ سن کر حیرت ہوتی ہے کیونکہ ان کا عقیدہ غلط ہے اور اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ دین کو انہوں نے قبول نہیں کیا' اس لئے ان کی ساری محنتیں' شب بیداریاں رائیگاں جائیں گی اسی طرح جو لوگ مختلف علوم وفنون میں کمال حاصل کرنے کے لئے دن رات محنت شاقہ کرتے رہتے ہیں بڑے بڑے سائنس دان اور انجینئر جو ساری ساری رات' بلکہ مسلسل کئی کئی مہینے دماغی کاوش کرتے رہتے ہیں' ایمان کے بغیر ان کی یہ ساری جانکاہیاں ان کے کسی کام نہ آئیں گی۔(از تفسیر ضیاء القرآن)]---۴۔''وہ دہکتی ہوئی آگ میں جائیں گے۔''O---۵۔''اور نہایت گرم چشمے کا پانی ان کو پلایا جائے گا۔''O---۶۔''ان کے لئے سوائے کانٹے دار درختوں کے اور کچھ کھانا نہ ہوگا۔''O---[قرآن مجید میں کہیں فرمایا گیا ہے کہ جہنم کے لوگوں کو زقوم کھانے کے لئے دیا جائے گا' کہیں ارشاد ہوا

Marfat.com

ہے کہ ان کے لئے غسلین (زخموں کے دھوون) کے سوائی کوئی کھانا نہ ہوگا' اور یہاں فرمایا جارہا ہے کہ انہیں خاردار سوکھی گھاس کے سوا کچھ کھانے کو نہ ملے گا ان بیانات میں درحقیقت کوئی تضاد نہیں ہے ان کا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ جہنم کے بہت سے درجے ہوں گے جن میں مختلف قسم کے مجرمین اپنے جرائم کے لحاظ سے ڈالے جائیں گے اور مختلف قسم کے عذاب ان کو دیے جائیں گے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ وہ زقوم کھانے سے بچنا چاہیں گے تو غسلین ان کو ملے گا' اس سے بھی بچنا چاہیں گے تو خاردار گھاس کے سوا کچھ نہ پائیں گے غرض کوئی مرغوب غذا بہر حال انہیں نصیب نہ ہوگی۔ (از تفسیر ۳ تفہیم القرآن)]---۷۔''جو نہ موٹا کرے گا نہ بھوک مٹائے گا۔''O

سدرۃ المنتہیٰ

(سورۃ النجم ۵۳)---۱۴۔''سدرۃ المنتہیٰ کے پاس۔''O---[سدرۃ: عربی میں بیری کے درخت کو کہتے ہیں۔ منتہیٰ: آخری کنارہ، آخری سرحد۔ اس کا لفظی ترجمہ یہ ہوگا کہ بیری کا وہ درخت جو مادی جہاں کی آخری سرحد پر ہے۔ اس کے بارے میں کتاب وسنت میں جو کچھ ہے' ہم اس کو بلاتاویل تسلیم کرتے ہیں' البتہ وہ درخت کیسا ہے؟ اس کی حقیقت کیا ہے؟ اس کی شاخوں' پتوں اور پھلوں کی نوعیت کیا ہے؟ ہمیں ان کی ماہیت معلوم نہیں اور نہ ان کی ماہیت جاننے میں ہمارا کوئی دنیوی اور اخروی مفاد ہے، ورنہ اللہ تعالیٰ اس حقیقت کو خود بیان فرمادیتا۔ یہ ان اسرار میں سے ہے جنہیں اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی جانتا ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

سرغنہ کفر

(سورۃ القیٰمۃ ۷۵)---۳۱۔''اس نے نہ تو تصدیق کی نہ نماز ادا کی۔''O[ابوجہل جو منکرین نبوت اور منکرین قیامت کا سربراہ اور نمائندہ تھا اس کا ذکر ہو رہا ہے اور اس کے ہم مسلک جو ان عیوب میں اس کے برابر کے شریک ہیں ان کے کردار پر بھی روشنی پڑتی ہے۔ فرمایا نہ اس نے قرآن کی تصدیق کی اور نہ اس نے اپنے پروردگار کے حضور کبھی نماز ادا کی بلکہ یہ اس کا روز کا معمول بن گیا ہے کہ جب حضور ﷺ قرآن کی تلاوت فرمارہے ہوتے ہیں تو یہ دوسرے کفار کی طرح اس مجلس میں آبیٹھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو جھٹلاتا ہے۔ پھر بڑے حقارت آمیز انداز میں منہ موڑنے لگتا ہے اور کہتا ہے کہ ہم تو خیال کررہے تھے کہ بڑی حکیمانہ باتیں ہوں گی' یہاں آکر تو وقت ہی برباد کیا۔ سوائے من گھڑت قصوں کے ان کلام میں اور رکھا ہی کیا ہے۔ چلو چلیں وقت کا ضیاع نہ کریں۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]---۳۲۔''بلکہ جھٹلایا اور روگردانی کی۔''O---۳۳۔''پھر اپنے گھر والوں کے پاس اتراتا ہوا گیا۔''O[وہاں سے بڑبڑاتا ہوا اٹھتا ہے اور گھر روانہ ہوتا ہے لیکن ان کی رفتار عام قسم کی رفتار نہیں ہوتی۔ اس میں غرور ہے نخوت ہے بے پروائی ہے، بے نیازی ہے غرور تو اس بات پہ کہ آج محفل میں خوب باتیں کیں۔ ان کے کلام کو خوب بخیے ادھیڑ دیے، عبارت آرائی کا جو اثر سامعین کو مسحور کررہا تھا اس کو توڑ کر رکھ دیا اور بے پروائی اس لیے کہ اس کے ہوتے ہوئے ان کی دال نہیں گلے گی۔ چند روز تک اگر یہ ان کی محفل میں حاضر ہوتا رہا تو کوئی ان کے قریب بھی نہیں آئے گا۔ ان کی محفل سونی ہو جائے گی۔ تمطی کا معنی ہی نخوت وغرور سے ہاتھ پھیلا پھیلا کر چلنا۔ ایسی چال غرور اور بے نیازی دونوں پر دلالت کرتی ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]---۳۴۔ ''افسوس ہے تجھ پر۔''O[علمائے لغت کہتے ہیں کہ اس میں دھمکی اور تہدید ہے۔ یعنی تیری مہلت کی مدت ختم ہونے والی ہے، تیری بربادی کی گھڑی قریب آ گئی ہے۔ قتادہ سے منقول ہے کہ ابوجہل ایک روز بڑی متکبرانہ چال چلتا آرہا تھا۔ فخر دو عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کا ہاتھ پکڑا، اس کو جھنجوڑا اور پھر فرمایا۔ اولیٰ لک فاولیٰ ثم اولیٰ لک فاولیٰ۔ وہ بدبخت کہنے لگا کہ آپ مجھے دھمکی دے رہے ہیں۔ آپ اور آپ کا رب میرا کچھ بگاڑ نہیں سکتے۔ ان دو پہاڑوں کے درمیان جتنے لوگ آباد ہیں، میں ان سب سے زیادہ معزز ہوں۔ جب بدر کا دن آیا تو وہ مسلمانوں کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا۔ لا یعبد اللہ بعد ھذا الیوم ابدا۔ آج کے بعد اللہ کی ہرگز پرستش نہیں کی جائے گی۔ اس وقت وہ بات پوری ہوئی جو اللہ تعالیٰ کے رسول نے فرمائی تھی۔ وہ قتل کردیا گیا اور اس کی عزت وسرداری خاک میں مل گئی۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]---۳۵۔''وائے ہے اور خرابی تیرے لیے۔''O

سرگوشی

(سورۃ النساء ۴)---۱۱۴۔''ان کی بہت سی سرگوشیوں میں کوئی بھلائی نہیں ہوتی۔ سوائے اس کے کہ کوئی صدقہ کرنے یا نیک کام کرنے یا لوگوں کے درمیان صلح کرانے کی تلقین کرے اور جو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی طلب میں ایسا کرتا ہے اسے ہم بڑا اجر دیں گے۔''O

Marfat.com

(سورۃ الانبیاء ۲۱) ---۳۔ ''ان کے دل بالکل غافل ہیں اور ان ظالموں نے چپکے چپکے سرگوشیاں کیں کہ وہ تم ہی جیسا انسان ہے پھر کیا وجہ ہے جو تم آنکھوں دیکھتے جادو میں آجاتے ہو۔'' O--- [تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴۱، مضمون: بشر]

(سورۃ المجادلۃ ۵۸) ---۷۔ ''کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں کی اور زمین کی ہر چیز سے واقف ہے۔ تین آدمیوں کی سرگوشی نہیں ہوتی مگر اللہ تعالیٰ ان کا چوتھا ہوتا ہے اور نہ پانچ کی مگر ان کا چھٹا وہ ہوتا ہے اور نہ اس سے کم کی اور نہ زیادہ کی مگر وہ ساتھ ہی ہوتا ہے جہاں بھی وہ ہوں، پھر قیامت کے دن انہیں ان کے اعمال سے آگاہ فرمائے گا بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز سے واقف ہے۔'' O--- [منافقین اسلام کی روز افزوں ترقی سے بڑے ہراساں رہا کرتے۔ ان میں یہ ہمت تو نہ تھی کہ کھل کر مسلمانوں کی مخالفت کریں، لیکن ان کا خبثِ باطن انہیں اسلام کے خلاف سازشیں کرنے اور منصوبے بنانے میں مصروف رکھا کرتا تھا۔ جہاں کہیں تین چار مل بیٹھتے بڑی رازداری سے مسلمانوں کو پریشان کرنے، ان کی بڑھتی ہوئی طاقت کو مفلوج کرنے، ان کی صفوں میں انتشار وافتراق پیدا کرنے کے لیے کھسر پھسر شروع کر دیتے اور یہ خیال کرتے کہ ان سرگوشیوں کی کسی کو خبر نہیں اور ان کی سازشوں پر کوئی آگاہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ان کی اس غلط فہمی پر متنبہ فرما رہے ہیں کہ تم سراسر غلط فہمی میں مبتلا ہو۔ تم جہاں کہیں بھی ہو، تمہاری تعداد کتنی ہی ہو میں تمہیں دیکھ رہا ہوتا ہوں۔ تمہاری سرگوشیوں کو خوب سن رہا ہوتا ہوں۔ قیامت کے روز تمہاری ایک ایک شرارت پر تمہیں آگاہ کر دیا جائے گا۔ صاحبِ لسان العرب لکھتے ہیں: دو آدمیوں کے رازداری سے بات کرنے کو نجویٰ کہتے ہیں۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)] ---۸۔ ''کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا؟ جنہیں کانا پھوسی سے روک دیا گیا تھا وہ پھر بھی اس روکے ہوئے کام کو دوبارہ کرتے ہیں اور آپس میں گناہ کی اور ظلم وزیادتی کی اور نافرمانی پیغمبر کی سرگوشیاں کرتے ہیں، اور جب آپ کے پاس آتے ہیں تو آپ کو ان لفظوں میں سلام کرتے ہیں جن لفظوں میں اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا اور اپنے دل میں کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس پر جو ہم کہتے ہیں سزا کیوں نہیں دیتا، ان کے لیے جہنم کافی (سزا) ہے جس میں یہ جائیں گے، سو وہ برا ٹھکانا ہے۔'' O---۹۔ ''اے ایمان والو! تم جب سرگوشی کرو تو یہ سرگوشیاں گناہ اور ظلم (زیادتی) اور نافرمانی پیغمبر کی نہ ہوں، بلکہ نیکی اور پرہیزگاری کی باتوں پر سرگوشی کرو اور اس اللہ سے ڈرتے رہو جس کے پاس تم سب جمع کیے جاؤ گے۔'' O--- [ایسی سرگوشیاں ممنوع ہیں جن میں کسی گناہ کے بارے میں مشورے ہوں۔ لوگوں کو اذیت پہنچانے کے لیے تجویزیں سوچی جائیں یا اللہ کے رسول کی نافرمانی اور مخالفت کے لیے سکیمیں تیار کی جائیں۔ مسلمانوں کو کسی ایسی میٹنگ میں شریک نہیں ہونا چاہیے۔ البتہ اگر کسی نیک کام کے لیے کسی مفید بات کے لیے باہم مل کر صلاح مشورہ کیا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)] ---۱۰۔ ''(بری) سرگوشیاں پس شیطانی کام ہے جس سے ایمان داروں کو رنج پہنچے۔ گو اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر وہ انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اور ایمان والوں کو چاہیے کہ اللہ ہی پر بھروسہ رکھیں۔'' O--- [یعنی اثم وعدوان اور معصیت رسول ﷺ پر مبنی سرگوشیاں یہ شیطانی کام ہیں، کیونکہ شیطان ہی ان پر آمادہ کرتا ہے تا کہ وہ اس کے ذریعے سے مومنوں کو غم وحزن میں مبتلا کرے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۱۱۔ ''اے مسلمانو! جب تم سے کہا جائے کہ مجلسوں میں ذرا کشادگی پیدا کرو تو تم جگہ کشادہ کر دو اللہ تعالیٰ تمہیں کشادگی دے گا، اور جب کہا جائے کہ اٹھ کھڑے ہو جاؤ تو تم اٹھ کھڑے ہو جاؤ اللہ تعالیٰ تم میں سے ان لوگوں کے جو ایمان لائے ہیں اور جو علم دیئے گئے ہیں درجے بلند کر دے گا، اور اللہ تعالیٰ (ہر اس کام سے) جو تم کر رہے ہو (خوب) خبردار ہے۔'' O---۱۲۔ ''اے مسلمانو! جب تم رسول اکرم ﷺ سے سرگوشی کرنا چاہو تو اپنی سرگوشی سے پہلے کچھ صدقہ دے دیا کرو یہ تمہارے حق میں بہتر اور پاکیزہ تر ہے، ہاں اگر نہ پاؤ تو بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔'' O

سکینہ، سکون

(سورۃ الفتح ۴۸) ---۴۔ ''وہی ہے جس نے اتارا اطمینان کو اہلِ ایمان کے دلوں میں تا کہ وہ اور بڑھ جائیں (قوت) ایمان میں اپنے (پہلے) ایمان کے ساتھ۔ اور اللہ تعالیٰ کے زیرِ فرمان ہیں سارے لشکر آسمانوں اور زمین کے۔ اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا، بہت دانا ہے۔'' O--- [تفسیر کے لیے باب ھذا، مضمون: نظم وضبط] ---۱۸۔ ''یقیناً اللہ تعالیٰ مومنوں سے خوش ہو گیا جبکہ وہ درخت تلے آپ سے بیعت کر رہے تھے۔ ان کے دلوں میں جو تھا اسے اس نے معلوم کر لیا اور ان پر اطمینان نازل فرمایا اور انہیں قریب کی فتح عنایت فرمائی۔'' O---۲۶۔ ''جب کہ ان کافروں نے اپنے دلوں میں حمیت کو جگہ دی اور حمیت بھی جاہلیت کی، سو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر اور مومنین پر اپنی طرف سے تسکین نازل فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو تقوے کی بات پر جمائے رکھا اور وہ اس کے اہل اور زیادہ مستحق تھے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔'' O--- [جاہلانہ حمیت سے مراد یہ ہے کہ ایک شخص محض اپنی ناک کی خاطر یا اپنی بات کی پچ میں جان بوجھ کر ایک ناروا کام کرے۔ کفارِ مکہ خود جانتے اور مانتے تھے کہ ہر شخص کو حج اور عمرے کے لیے بیت اللہ کی زیارت کا حق حاصل ہے، اور

Marfat.com

کسی کو اس مذہبی فریضے سے روکنے کا حق نہیں ہے۔ یہ عرب کا قدیم ترین مسلّم آئین تھا۔ لیکن اپنے آپ کو سراسر ناحق پر اور مسلمانوں کو بالکل برسرِ حق جاننے کے باوجود انہوں نے محض اپنی ناک کی خاطر مسلمانوں کو عمرے سے روکا۔ خود مشرکین میں سے جو راستی پسند تھے وہ بھی یہ کہہ رہے تھے کہ جو لوگ احرام باندھ کر ہدی کے اونٹ ساتھ لیے ہوئے عمرہ کرنے آئے ہیں ان کو روکنا ایک بے جا حرکت ہے۔ مگر قریش کے سردار صرف اس خیال سے مزاحمت پر اڑے رہے کہ اگر محمد ﷺ اتنی بڑی جمعیت کے ساتھ مکہ میں داخل ہو گئے تو تمام عرب میں ہماری ناک کٹ جائے گی۔ یہی ان کی حمیتِ جاہلیہ تھی۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

سماعِ موتیٰ

(سورۃ الاحقاف ۴۶)---۵۔ "اور اس سے بڑھ کر گمراہ اور کون ہوگا؟ جو اللہ تعالیٰ کے سوا ایسوں کو پکارتا ہے جو قیامت تک اسکی دُعا قبول نہ کر سکیں بلکہ ان کے پکارنے سے محض بے خبر ہوں۔" O---[یعنی اس آدمی سے زیادہ گمراہ اور کوئی نہیں جو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر بُتوں کی پُوجا کرتا ہے اور ان سے ایسی چیزیں مانگتا ہے جو وہ قیامت تک نہیں دے سکتے۔ جو وہ کہہ رہا ہے وہ اس سے غافل ہیں، نہ سُنتے ہیں، نہ دیکھتے ہیں، نہ پکڑتے ہیں کیونکہ وہ بے جان پتھر ہیں جو بالکل بہرے ہیں۔ علامہ ابوحیان اندلسی کی عبارت بھی ملاحظہ ہو: یعنی وہ ایسے بے جان پتھر کو پکارتے ہیں جو انہیں نہ جواب دے سکتا ہے اور نہ اس میں جواب دینے کی طاقت ہے۔ بعض مبہم لوگ جو ملّت کے اتحاد کو انتشار کا شکار بنانا چاہتے ہیں، رات دن اس دُھن میں لگے رہتے ہیں کہ ملّت میں نئی ملّت تخلیق کریں۔ وہ یہ آیت اہلِ سنّت پر چسپاں کرتے ہیں (معاذ اللہ) بحمدہ تعالیٰ اہلِ سنّت میں سے کوئی اَن پڑھ سے اَن پڑھ بھی اللہ جل مجدہ کے سوا کسی کی خدائی اور الوہیت کا عقیدۂ فاسدہ نہیں رکھتا۔ جب وہ اللہ تعالیٰ کے محبوب، تمام نبیوں کے سردار، تمام رسولوں کے سرتاج، اپنے آقا و مولیٰ اور دونوں جہان کے آسرا حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کے بارے میں یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ اشھد ان محمداً عبدہ و رسوله اور نماز میں کئی کئی بار اس شہادت کا اعادہ کرتا ہے، تو وہ کسی اور کو کیونکر خدا یا خدا کا ہمسر اور شریک تصور کر سکتا ہے۔ یہ محض بہتان اور افترا عظیم ہے کہ اہلِ سُنّت کسی کو خدا کا شریک بناتے ہیں۔ ضیاء القرآن میں مختلف مقامات پر اس کی تشریح گزر چکی ہے۔ خارجیوں (جدید اور قدیم) کے علاوہ تمام امت اِس بات پر متفق ہے کہ حضور سرورِ عالم ﷺ کی بارگاہ بیکس پناہ میں جب کوئی غلام صلوٰۃ وسلام عرض کرتا ہے تو حضور ﷺ اس کو سلام کا جواب فرماتے ہیں جس کو خواص اپنے کانوں سے سنتے ہیں اور لذّتِ جواب سے سرشار ہوتے ہیں۔ مصر کے مشہور ولی کامل حضرت سیّد احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ جب روضۂ اقدس پر حاضر ہوئے تو بصد ادب و نیاز عرض کی۔ الصلوة والسلام عليك يا جدّي۔ اے میرے نانا پاک آپ پر صلوٰۃ و سلام ہو۔ روضۂ اقدس سے جواب آیا۔ وعليك السلام يا ولدي۔ اے میرے بچے تجھ پر بھی سلام۔ یہ سُن کر آپ پر وجد کی کیفیت طاری ہو گئی اور فی البدیہہ یہ رُباعی عرض کی: *جب میرا جسدِ خاکی یہاں سے دُور تھا تو میں آستانہ بوسی کے لیے اپنی رُوح کو بھیجا کرتا تھا۔ اب تو میں خود بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوں۔ دستِ پاک نکالیے تاکہ میں بوسہ دے کر دل کی حسرت پوری کر سکوں*۔ دستِ مبارک باہر آیا جس کو آپ نے بوسہ دیا۔ ہزارہا آدمیوں نے اس کو دیکھا۔ اِس واقعہ کو دیگر علماء کے علاوہ علامہ سیوطی نے شرح الصدور میں اور مولانا تھانوی نے اپنے رسائل میں بیان کیا ہے۔ حضرت شرف الدین بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کو فالج کا مرض لاحق ہوا۔ نصف جسم بے کار ہو گیا۔ آپ نے حضور سرورِ عالم ﷺ کی جناب میں فریاد کی۔ اسی رات زیارت سے مشرف ہوئے۔ حضور ﷺ نے دستِ مبارک ان کے بدن پر پھیرا۔ یہ فوراً شفایاب ہو گئے۔ اور یہ اپنے گھر سے نکلے تھے کہ ایک درویش سے ملاقات ہوئی اور اس نے درخواست کی کہ مجھ کو وہ قصیدہ سُنا دیجیے جو آپ نے مدحِ نبوی ﷺ میں کہا ہے۔ انہوں نے پوچھا کون سا قصیدہ؟ اس نے کہا جس کے اوّل میں ہے امن تذكر جيران بذي سلم۔ ان کو تعجب ہوا۔ کیونکہ انہوں نے کسی کو اطلاع نہیں دی تھی۔ اس درویش نے کہا واللہ! میں نے اس کو اس وقت سُنا ہے جب حضور ﷺ کی خدمت میں پڑھا جا رہا تھا اور آپ خوش ہو رہے تھے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]---[یعنی ان تک پکارنے والوں کی پکار سرے سے پہنچتی ہی نہیں۔ یہ وہ خود اپنے کانوں سے اس کو سنتے ہیں، نہ کسی ذریعہ سے ان تک یہ اطلاع پہنچتی ہے کہ دنیا میں کوئی انہیں پکار رہا ہے۔ اس ارشادِ الٰہی کو تفصیلاً یوں سمجھیے کہ دنیا بھر کے مشرکین خدا کے سوا جن ہستیوں سے دُعائیں مانگتے رہے ہیں وہ دو اقسام پر منقسم ہیں۔ ایک بے روح اور بے عقل مخلوقات۔ دوسرے وہ گمراہ انسان جو خود بگڑے ہوئے تھے اور دوسروں کو بگاڑ کر دنیا سے رخصت ہوئے۔ پہلی قسم کے معبودوں کا تو اپنے عابدوں کی دُعاؤں سے بے خبر رہنا ظاہر ہی ہے۔ دوسری قسم کے معبودوں کے معاملہ پر غور کیجیے تو معلوم ہوگا کہ ان کے بے خبر رہنے کی بھی دو ہی وجوہ ہیں۔ ایک یہ کہ وہ ملزموں کی حیثیت سے اللہ تعالیٰ کے ہاں حوالات میں بند ہیں جہاں دنیا کی کوئی آواز انہیں نہیں پہنچتی۔ دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے بھی انہیں یہ اطلاع نہیں پہنچاتے کہ تمہارا مشن دنیا میں خوب کامیاب ہو رہا ہے اور لوگ تمہارے پیچھے تمہیں معبود بنائے بیٹھے ہیں اس لیے کہ یہ خبریں ان کے لیے مسرّت کی موجب ہوں گی، اور خدا ان ظالموں کو ہرگز خوش نہیں کرنا چاہتا۔ اس سلسلے میں یہ بات بھی سمجھ لینی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو دنیا والوں کے سلام اور ان کی دُعائے رحمت پہنچا دیتا ہے۔

Marfat.com

کیونکہ یہ چیزیں ان کے لیے فرحت کی موجب ہیں، اور اسی طرح وہ مجرموں کو دنیا والوں کی لعنت اور پھٹکار اور زجر و توبیخ سے مطلع فرما دیتا ہے جیسے جنگ بدر میں مارے جانے والے کفار کو ایک حدیث پاک کے مطابق نبی کریم ﷺ کی توبیخ سنوا دی گئی، کیونکہ یہ ان کے لیے اذیت کی موجب ہے۔ لیکن کوئی ایسی بات جو صالحین کے لیے رنج کی موجب یا مجرمین کے لیے فرحت کی موجب ہو وہ ان تک نہیں پہنچائی جاتی۔ اس تشریح سے سماع موتی کے مسئلے کی حقیقت بخوبی واضح ہو جاتی ہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)] --- [یعنی یہی سب سے بڑے گمراہ ہیں۔ جو پتھر کی مورتیوں کو پکارتے ہیں۔ جو قیامت تک جواب دینے سے قاصر ہیں۔ اور قاصر ہی نہیں، بلکہ بالکل بے خبر ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

سود، ربو

(سورۃ البقرۃ ۲) --- ۲۷۵۔ ''جو لوگ کھاتے ہیں سود نہیں اٹھیں گے وہ (روز قیامت) مگر جیسے اٹھتا ہے وہ شخص جسے باؤلا کر دیا ہو شیطان نے چھو کر یہ (حال) اس لئے ہوگا کہ وہ کہتے ہیں آخر تجارت بھی تو سود کی مانند ہے۔ حالانکہ حلال کیا ہے اللہ تعالیٰ نے تجارت کو اور حرام کر دیا ہے سود کو۔ لہٰذا جس کو پہنچ گئی ہو نصیحت اس کے رب کی طرف سے اور وہ باز آ گیا (سود خوری سے) تو اس کا ہے وہ جو پہلے لے چکا وہ اور معاملہ اس کا اللہ کے حوالے اور جس نے پھر لیا (سود) تو ایسے ہی لوگ ہیں جہنمی وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔'' O --- ۲۷۶۔ ''مٹاتا ہے اللہ تعالیٰ سود کو اور بڑھاتا ہے صدقات کو۔ اور اللہ تعالیٰ نہیں پسند کرتا کسی ناشکرے گنہگار کو۔'' O --- ۲۷۸۔ ''اے ایمان والو! ڈرو اللہ تعالیٰ سے اور چھوڑ دو جو باقی رہ گیا ہے سود (لوگوں کے ذمے) اگر ہو تم ایمان والے۔'' O --- ۲۷۹۔ ''پھر اگر تم نے ایسا نہ کیا تو تیار ہو جاؤ لڑنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول سے اور اگر تم توبہ کر لو (اور سود چھوڑ دو) تو تم حقدار ہو اصل سرمائے کے نہ تم ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے۔'' O --- [یہ آیت فتح مکہ کے بعد نازل ہوئی تھی جب کہ عرب اسلامی حکومت کے زیر نگیں آ گیا تھا اس سے پہلے اگر چہ سود کو ناپسندیدہ سمجھا جاتا تھا مگر قانوناً بند نہ تھا اس آیت کے نزول کے بعد اسلامی حکومت کی حدود میں سودی کاروبار ایک فوجداری جرم بن گیا۔ بعض فقہا کے نزدیک سود خور کو توبہ پر مجبور کیا جائے اگر باز نہ آئے تو قتل کیا جائے بعض کے نزدیک قید کرنا ہے۔ (از ترجمہ قرآن حواشی مولانا ابوالاعلیٰ مودودیؒ)] --- ۲۸۰۔ ''اور اگر ہو (قرضدار) تنگدست تو مہلت دو خوشحال ہونے تک۔ اور یہ بات کہ بخش دو تم اسے زیادہ بہتر ہے تمہارے لئے بشرطیکہ تم سمجھو۔'' O --- ۲۸۱۔ ''اور ڈرو اس دن سے کہ جب لوٹ کر جاؤ گے تم اس دن اللہ تعالیٰ کے حضور پھر پورا پورا دیا جائے گا ہر شخص کو (بدلہ) ان کے کمائے ہوئے عملوں کا اور ان پر ہرگز ظلم نہ ہوگا۔'' O

(سورۃ آل عمران ۳) --- ۱۳۰۔ ''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو! مت کھاؤ سود دوگنا چوگنا بڑھتا چڑھتا اور ڈرو اللہ تعالیٰ سے تاکہ تم فلاح پاؤ۔ (۱۳۱) اور بچو اس آگ سے جو تیار کی گئی ہے کافروں کے لئے۔'' O

(سورۃ النساء ۴) --- ۱۶۰، ۱۶۱۔ ''ہاں یہودیوں کے ظلم ان کے بہتوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکنے، ان کے سود لینے حالانکہ انہیں اس سے منع کیا گیا تھا اور ان کے لوگوں کا مال ناحق کھانے کے سبب ہم نے پاکیزہ چیزیں جو ان کے لئے حلال تھیں ان پر حرام کر دیں اور ہم نے کافروں کے لئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔'' O

(سورۃ الروم ۳۰) --- ۳۹۔ ''تم جو سود پر دیتے ہو کہ لوگوں کے مال میں بڑھتا رہے وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں نہیں بڑھتا۔ اور جو کچھ صدقہ زکوٰۃ تم اللہ تعالیٰ کا منہ دیکھنے (اور خوشنودی کے لیے) وہ تو ایسے لوگ ہی ہیں اپنا دوچند کرنے والے ہیں۔'' O --- [یعنی سود سے بظاہر اضافہ معلوم ہوتا ہے لیکن درحقیقت ایسا نہیں ہوتا بلکہ اس کی نحوست بالآخر دنیا و آخرت میں تباہی کا باعث ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور متعدد صحابہ و تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اس آیت میں ربا سے مراد (بیاج) نہیں، بلکہ وہ ہدیہ اور تحفہ لیا ہے جو کوئی غریب آدمی کسی مالدار کو یا رعایا کا کوئی فرد بادشاہ یا حکمران کو اور ایک خادم اپنے مخدوم کو اس نیت سے دیتا ہے کہ وہ اس کے بدلے میں مجھے اس سے زیادہ دے گا۔ اسے ربا سے اسی لیے تعبیر کیا گیا ہے کہ دیتے وقت اس میں زیادتی کی نیت ہوتی ہے۔ یہ اگر چہ مباح ہے تاہم اللہ تعالیٰ کے ہاں اس پر اجر نہیں ملے گا۔ ''جو تم عطیہ دو اس نیت سے کہ واپسی کی صورت میں زیادہ ملے پس اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کا ثواب نہیں''۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

سورج پرستی

(سورۃ النمل ۲۷) --- ۲۳۔ ''میں نے دیکھا کہ ان کی بادشاہت ایک عورت کر رہی ہے جسے ہر قسم کی چیز سے کچھ نہ کچھ دیا گیا ہے اور اس کا تخت بھی بڑی

Marfat.com

عظمت والا ہے۔" O ---۲۴۔ "میں نے اسے اور اس کی قوم کو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر سورج کو سجدہ کرتے ہوئے پایا' شیطان نے ان کے کام انہیں بھلے کر کے دکھا کر صحیح راہ سے روک دیا ہے پس وہ ہدایت پر نہیں آتے۔" O ---۲۵۔ "کہ اسی اللہ کے لیے سجدے کریں جو آسمانوں اور زمینوں کی پوشیدہ چیزوں کو باہر نکالتا ہے اور جو کچھ تم چھپاتے ہو اور ظاہر کرتے ہو وہ سب کچھ جانتا ہے۔" O

سوسائٹی، مجلس

(سورۃ النساء ۴) ---۱۴۰۔ "اور وہ تم پر کتاب میں نازل کر چکا ہے کہ جب تم اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو سنو کہ ان کا انکار کیا جا رہا ہے اور ان کا مذاق اڑایا جا رہا ہے تو ایسوں کے پاس مت بیٹھو یہاں تک کہ وہ اس کے علاوہ کسی بات میں لگ جائیں، ورنہ تم انہی کی مانند ہو جاؤ گے۔ بیشک اللہ تعالیٰ منافقوں اور کافروں سب کو جہنم میں جمع کرنے والا ہے۔" O ---[یعنی منع کرنے کے باوجود اگر تم ایسی مجلسوں میں' جہاں آیات الٰہی کا استہزا کیا جاتا ہو بیٹھو گے اور اس پر نکیر نہیں کرو گے تو پھر تم بھی گناہ میں ان کے برابر ہو گے۔ *جیسے ایک حدیث پاک میں آتا ہے کہ "جو شخص اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے' وہ اس دعوت میں شریک نہ ہو جس میں شراب کا دور چلے"*۔ اس سے معلوم ہوا کہ ایسی مجلسوں اور اجتماعات میں شریک ہونا' جن میں اللہ اور رسول ﷺ کے احکام کا قولاً یا عملاً مذاق اڑایا جاتا ہو' جیسے آج کل امرا' فیشن ایبل اور مغرب زدہ حلقوں میں بالعموم ایسا ہوتا ہے یا شادی بیاہ اور سالگرہ وغیرہ کی تقریبات میں کیا جاتا ہے' سخت گناہ ہے۔ (انکم اذا مثلھم) کی وعید قرآنی اہل ایمان کے اندر کپکپی طاری کر دینے کے لیے کافی ہے بشرطیکہ دل کے اندر ایمان ہو۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الفرقان ۲۵) ---۲۷۔ "اور اس دن ظالم شخص اپنے ہاتھوں کو چبا چبا کر کہے گا ہائے کاش کہ میں نے رسول (ﷺ) کی راہ اختیار کی ہوتی۔" O ---۲۸۔ "ہائے افسوس کاش کہ میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا۔" O ---[اس سے معلوم ہوا کہ اللہ کے نافرمانوں سے دوستی اور وابستگی نہیں رکھنی چاہیے اس لیے کہ صحبت صالح سے انسان اچھا اور صحبت طالح سے انسان برا بنتا ہے۔ اکثر لوگوں کی گمراہی کی وجہ غلط دوستوں کا انتخاب اور صحبت بد کا اختیار کرنا ہی ہے۔ اسی لیے حدیث میں بھی صالحین کی صحبت کی تاکید اور بری صحبت سے اجتناب کو ایک بہترین مثال سے واضح کیا گیا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۲۹۔ "اس نے تو مجھے اس کے بعد گمراہ کر دیا کہ نصیحت میرے پاس آ پہنچی تھی اور شیطان تو انسان کو (وقت پر) دغا دینے والا ہے۔" O

سیاسی خیرات، ریاکاری

(سورۃ البقرۃ ۲) ---۲۶۲۔ "جو لوگ خرچ کرتے ہیں اپنے مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں پھر نہیں جتاتے خرچ کرنے کے بعد کوئی احسان اور نہ ستاتے ہیں۔ ان کے لیے ہے ان کا اجر ان کے رب کے پاس۔ اور نہ کوئی خوف ہے ان کے لیے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔" O ---[انفاق فی سبیل اللہ کی مذکورہ فضیلت صرف اس شخص کو حاصل ہوگی جو خرچ کر کے احسان نہیں جتلاتا نہ زبان سے ایسا کلمہ تحقیر ادا کرتا ہے جس سے کسی غریب محتاج کی عزت نفس مجروح ہو اور وہ تکلیف محسوس کرے۔ کیونکہ یہ اتنا بڑا جرم ہے کہ ☆ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے قیامت والے دن اللہ تعالیٰ تین آدمیوں سے کلام نہیں فرمائے گا۔ ان میں ایک احسان جتلانے والا ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۲۶۳۔ "ایک میٹھا بول اور درگزر کرنا بہتر ہے اس خیرات سے جس کے پیچھے ہو ایذا رسانی۔ اور اللہ تعالیٰ غنی بھی ہے اور بردبار بھی۔" O ---[☆ (حدیث مبارک) پاکیزہ کلمہ بھی صدقہ ہے۔ ☆ تم کسی بھی معروف (نیکی) کو حقیر مت سمجھو۔ اگرچہ اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ملنا ہی ہو] ---۲۶۴۔ "اے ایمان والو امت ضائع کرو اپنے صدقات احسان جتا کر اور ایذا پہنچا کر اس شخص کی طرح جو خرچ کرتا ہے اپنا مال لوگوں کے دکھلاوے کے لیے اور نہیں ایمان رکھتا اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر تو اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک چٹان ہو۔ اس پر ہو تھوڑی سی مٹی اور برسے اس پر زور کا مینہ اور چھوڑ جائے اسے بالکل صاف چٹان۔ نہیں حاصل ہوتا انہیں کچھ بھی صلہ اپنی کمائی کا اور اللہ نہیں ہدایت دیتا کافر لوگوں کو۔" O ---[جس طرح منافق کو رضائے الٰہی مقصود نہیں ہوتی وہ اپنا مال ریاکاری کے لیے خرچ کر کے ضائع کر دیتا ہے اس طرح تم احسان جتا کر اور ایذا دے کر اپنے صدقات کا اجر ضائع نہ کرو۔ یہ منافق و ریاکار کے عمل کی مثال ہے کہ جس طرح پتھر پر مٹی نظر آتی ہے لیکن بارش سے وہ سب دور ہو جاتی ہے خالی پتھر رہ جاتا ہے۔ یہی حال منافق کے عمل کا ہے کہ دیکھنے والوں کو معلوم ہوتا ہے کہ عمل ہے اور روز قیامت وہ تمام عمل باطل ہوں گے کیونکہ رضائے الٰہی کے لیے نہ تھے۔ (از تفسیر مولانا احمد رضا خان بریلوی)] ---۲۶۶۔ "کیا پسند کرتا ہے تم میں کوئی کہ ہو اس کا ایک باغ کھجوروں اور انگوروں کا بہہ رہی ہوں اس میں نہریں۔ اس کے لیے ہوں اس باغ میں ہر قسم کے پھل اور آ لیا ہو اسے بڑھاپے نے اور ہو اس کی اولاد ناتواں پھر آ پڑے اس باغ پر ایک بگولہ آگ کا بھرا ہوا اور وہ جل کر رہ جائے۔ اس طرح بیان کرتا ہے اللہ تعالیٰ تمہارے لیے کھلے اپنی آیات تاکہ تم غور و فکر کرو۔" O ---[یہی حال ان ریاکار خرچ کرنے والوں کا قیامت کے دن ہوگا

Marfat.com

کہ نفاق اور ریاکاری کی وجہ سے ان کے سارے اعمال اکارت چلے جائیں گے۔ جب کہ وہاں نیکیوں کی شدید ضرورت ہوگی اور دوبارہ اعمال خیر کرنے کی مہلت وفرصت نہ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا تم چاہتے ہو کہ تمہارا یہ حال ہو؟ حضرت ابن عباسؓ اور حضرت عمرؓ نے اس مثال کا مصداق ان لوگوں کو بھی قرار دیا ہے جو ساری عمر نیکیاں کرتے رہے اور آخر عمر میں شیطان کے جال میں پھنس کر اللہ تعالیٰ کے نافرمان ہو جاتے ہیں جس سے ساری عمر کی نیکیاں برباد ہو جاتی ہیں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۲۶۷۔ ''اے ایمان والو! خرچ کرو عمدہ اور پاکیزہ چیزیں اپنی کمائی میں سے اور اس میں سے جو نکالا ہے ہم نے تمہارے لئے زمین سے اور مت قصد کرو ایسی بری چیز اس میں سے خرچ کرنے کا جسے تم خود لینا گوارہ نہ کرو مگر یہ کہ چشم پوشی سے کام لو اس کے بارے میں اور جان رکھو کہ بیشک اللہ ہے بے نیاز اور قابل ستائش۔'' O---[صدقے کی قبولیت کے لیے جس طرح ضروری ہے کہ ریاکاری سے پاک ہو اسی طرح یہ بھی ضروری ہے کہ وہ حلال اور پاکیزہ کمائی سے ہو۔ چاہے وہ تجارت وصنعت کے ذریعے سے ہو یا فصل وباغات کی پیداوار سے۔ اور یہ جو فرمایا کہ خبیث چیزوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کا قصد مت کرو۔ تو خبیث سے ایک تو وہ چیزیں مراد ہیں جو غلط کمائی سے ہوں۔ اللہ تعالیٰ اسے قبول نہیں فرماتا۔ ☆ حدیث میں ہے۔ اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاک (حلال) چیز ہی قبول فرماتا ہے۔ دوسرے خبیث کے معنی ردی اور نکمی چیز ہے۔ ردی چیزیں بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کی جائیں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ النساء ۴**)---۳۸۔ ''اور (نہیں پسند کرتا) ان لوگوں کو بھی جو خرچ کرتے ہیں اپنے مال لوگوں کو دکھاوے کی خاطر اور نہیں ایمان رکھتے اللہ تعالیٰ پر اور روز آخرت پر (ان کا ساتھی شیطان ہے) اور وہ شخص کہ ہو گیا شیطان اس کا ساتھی تو وہ تو بہت ہی برا ساتھی ہے۔'' O[بخل (یعنی اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کرنا) یا خرچ تو کرنا لیکن ریاکاری یا نمود ونمائش کیلئے کرنا۔ یہ دونوں باتیں اللہ کو سخت ناپسند ہیں اور ان کی مذمت کیلئے یہی بات کافی ہے کہ یہاں قرآن کریم میں ان دونوں باتوں کو کافروں کا شیوہ ان لوگوں کا وطیرہ بتایا گیا ہے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اور شیطان ان کا ساتھی ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(**سورۃ الماعون ۱۰۷**)---۴۔ ''پس خرابی ہے ایسے نمازیوں کے لیے۔'' O---۵۔ ''جو اپنی نماز (کی ادائیگی) سے غافل ہیں۔'' O---۶۔ ''وہ جو ریاکاری کرتے ہیں۔'' O---[یہ فقرہ ایک مستقل فقرہ بھی ہو سکتا ہے اور پہلے فقرے سے متعلق بھی۔ اگر اسے ایک مستقل فقرہ قرار دیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ کوئی نیک کام بھی وہ خالص نیت کے ساتھ خدا کے لئے نہیں کرتے بلکہ جو کچھ کرتے ہیں دوسروں کو دکھانے کے لئے کرتے ہیں تاکہ ان کی تعریف ہو' لوگ ان کو نیکوکار سمجھیں' ان کے کار خیر کا ڈھنڈورا دنیا میں پٹے' اور اس کا فائدہ کسی نہ کسی صورت میں انہیں دنیا ہی میں حاصل ہو جائے۔ اور اگر اس کا تعلق پہلے فقرے کے ساتھ مانا جائے تو مطلب یہ ہوگا کہ وہ دکھاوے کی نمازیں پڑھتے ہیں۔ مفسرین نے بالعموم دوسرے ہی معنی کو ترجیح دی ہے کیونکہ پہلی نظر میں یہی محسوس ہوتا ہے کہ اس کا تعلق پہلے فقرے سے ہے ابن عباسؓ فرماتے ہیں ''اس سے مراد منافقین ہیں جو دکھاوے کی نماز پڑھتے تھے' اگر دوسرے لوگ موجود ہوتے تو پڑھ لیتے اور کوئی دیکھنے والا نہ ہوتا تو نہیں پڑھتے تھے''۔ دوسری روایت میں ان کے الفاظ یہ ہیں ''تنہا ہوتے تو نہ پڑھتے اور علانیہ پڑھ لیتے تھے''۔ (از تفسیر، تفہیم القرآن)]

مشاہدات:۔ تیس چالیس سال پیشتر کا واقعہ ہے ایک جگہ پر ایک امیر آدمی حفاظ کے لیے جوڑے (کپڑے) بینڈ باجے بجا کر بڑے کروفر سے بموقعہ ستائیسویں رمضان المبارک بابت ختم قرآن پاک لایا اور بڑی نخوت سے حفاظ کو جوڑے پہنائے۔ میں نے اس شخص کو بعد میں نچلے درجے ہی میں جاتے دیکھا۔

آپ نے اکثر اخبارات میں وزیر اعظم بے نظیر کے فوٹو والے آٹے کے تھیلے لوگوں میں تقسیم کرنے کے فوٹو دیکھے ہوں گے۔ اسی طرح وزیر اعظم نواز شریف کے نام سے منسوب آٹے کے تھیلے ان کی حکومت کے دوران غربا میں تقسیم ہونے کے فوٹو بھی اخبارات میں دیکھے ہوں گے۔ ان کے انجام بھی آپ نے ملاحظہ فرمائے۔ اگر یہ دیکھ کر بھی صاحبان اقتدار اور ہم سب عوام بھی غور وفکر نہ کریں تو اللہ تعالیٰ ہی ہم پر رحم فرمائے۔

سیاہ چہرے

(**سورۃ آل عمران ۳**)---۱۰۶۔ ''اس دن جب روشن ہوں گے کچھ چہرے اور سیاہ ہوں گے کچھ چہرے، سو وہ لوگ کہ سیاہ ہوں گے ان کے چہرے (ان سے کہا جائے گا) اچھا تم ہو جنہوں نے کفر کیا تھا ایمان لانے کے بعد! سو چکھو اب مزا عذاب کا بدلے میں اس کفر کے جو تم کرتے رہے ہو۔'' O

(**سورۃ یونس ۱۰**)---۲۷۔ ''اور جو لوگ برائیاں کماتے ہیں تو برائی کا بدلہ اسی کی مانند ہوگا اور ان پر ذلت چھا جائے گی انہیں اللہ سے بچانے والا کوئی نہ ہوگا۔

Marfat.com

وہ یوں ہوں گے گویا ان کے چہروں پر رات کے سیاہ ٹکڑے ڈال دیئے گئے ہیں۔ وہ آگ میں جانے والے ہیں اور وہاں ہمیشہ رہیں گے۔'' O---[یہ تمثیل ہے کہ ان کے چہرے اتنے سخت سیاہ ہوں گے۔ اس کے برعکس اہل ایمان کے چہرے تروتازہ اور روشن ہوں گے جس طرح سورۂ آل عمران: ۱۰۶ سورۂ عبس: ۳۸-۴۱ اور سورۂ قیامت میں ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ عبس ۸۰)---۴۰۔ ''اور بہت سے چہرے اس دن غبار آلود ہوں گے۔'' O---۴۱۔ ''جن پر سیاہی چڑھی ہوئی ہوگی۔'' O---[یعنی ذلت اور معائنہ عذاب سے ان کے چہرے غبار آلود' کدورت' زرد اور سیاہ ہوں گے' جیسے محزون اور نہایت غمگین آدمی کا چہرہ ہوتا ہے۔ (از تفسیر ۲ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]
---۴۲۔ ''وہ یہی کافر بدکردار لوگ ہوں گے۔'' O---[یعنی اللہ کا' رسولوں کا اور قیامت کا انکار کرنے والے بھی تھے اور بدکردار و بداطوار بھی۔ ☆ اس سورت میں بطور خاص قیامت کی منظر کشی کی گئی ہے۔ اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے ''جس کو یہ بات پسند ہے وہ قیامت کو اس طرح دیکھے' جیسے آنکھ سے دیکھنا ہوتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ (غور اور توجہ سے) پڑھے۔ (از تفسیر ۳ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الغاشیۃ ۸۸)---۱۔ ''کیا آپ کو بھی چھپا لینے والی (قیامت کی) خبر پہنچی ہے۔'' O---۲۔ ''اس دن بہت سے چہرے ذلیل ہوں گے۔'' O---۳۔ ''(اور) محنت کرنے والے تھکے ہوئے ہوں گے۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۱۴۴، مضمون: سخت مشقت کرنے والے)---۴۔ ''وہ دہکتی ہوئی آگ میں جائیں گے۔'' O

شراب، نشہ

(سورۃ البقرۃ ۲)---۲۱۹۔ ''پوچھتے ہیں تم سے (حکم) شراب کا اور جوئے کا۔ کہہ دو ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور کچھ فائدے بھی ہیں لوگوں کے لئے مگر ان کا گناہ زیادہ بڑا ہے ان کے فائدے سے۔[فائدوں کا تعلق دنیا سے ہے، مثلاً شراب سے وقتی طور پر بدن میں چستی و مستعدی اور بعض ذہنوں میں تیزی آجاتی ہے۔ جنسی قوت میں اضافہ ہو جاتا ہے، جس کیلئے اس کا استعمال عام ہوتا ہے۔ اسی طرح اس کی خرید و فروخت نفع بخش کاروبار ہے۔ جوا میں بھی بعض دفعہ آدمی جیت جاتا ہے تو اس کو کچھ مال مل جاتا ہے، لیکن یہ فائدے ان نقصانات و مفاسد کے مقابلے میں کوئی حیثیت نہیں رکھتے جو انسانوں کی عقل اور اس کے دین کو ان سے پہنچتے ہیں۔ اس لئے فرمایا کہ ان کا گناہ ان کے فائدوں سے بہت بڑا ہے۔ اس طرح اس آیت میں شراب اور جوا کو حرام تو قرار نہیں دیا گیا، تاہم اس کیلئے تمہید باندھی گئی ہے۔ اس آیت سے ایک بہت اہم اصول یہ بھی معلوم ہوا کہ ہر چیز میں چاہے وہ کتنی ہی بری ہو، کچھ نہ کچھ فائدے بھی ہوتے ہیں۔ مثلاً ریڈیو، ٹی وی اور دیگر اس قسم کی ایجادات ہیں اور لوگ ان کے بعض فوائد بیان کر کے اپنے نفس کو دھوکہ دے لیتے ہیں۔ دیکھنا یہ چاہیے کہ فوائد اور نقصانات کا تقابل کیا ہے۔ خاص طور پر دین و ایمان اور اخلاق و کردار کے لحاظ سے۔ اگر دینی نقطۂ نظر سے نقصانات و مفاسد زیادہ ہوں تو تھوڑے دنیوی فائدوں کی خاطر اسے جائز قرار نہیں دیا جائے گا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)] اور پوچھتے ہیں تم سے کہ کیا خرچ کریں (اللہ کی راہ میں) کہو جو زائد ہو (ضرورت سے) اس طرح کھول کھول کر بیان کرتا ہے اللہ تعالیٰ تمہارے لئے احکام تاکہ تم غور و فکر کرو۔'' O

(سورۃ النساء ۴)---۴۳۔ ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! نہ قریب جاؤ نماز کے اس حال میں کہ تم نشہ میں ہو۔ حتیٰ کہ (نشہ اتر جائے اور) معلوم ہو تمہیں کہ کیا کہہ رہے ہو تم؟'' O

(سورۃ المائدۃ ۵)---۹۰۔ ''اے ایمان والو! شراب، جوا، بت اور قرعے کے تیر صرف شیطانی عمل کی غلاظتیں ہیں ان سے بچو تاکہ تم پھلو پھولو۔'' O
---۹۱۔ ''شیطان تو صرف یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے سے تمہارے درمیان دشمنی اور کینہ ڈال دے اور تمہیں اللہ تعالیٰ کی یاد سے اور نماز سے روک دے تو کیا تم باز آ جاؤ گے؟'' O---۹۲۔ ''اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو۔ اور بچتے رہو۔ لیکن اگر تم نے منہ موڑ لیا تو جان لو کہ ہمارے رسول ﷺ کے ذمے تو صرف صاف صاف پیغام پہنچا دینا ہی ہے۔'' O

(سورۃ النحل ۱۶)---۶۷۔ ''اور کھجور اور انگور کے درختوں کے پھلوں سے تم شراب بنا لیتے ہو اور عمدہ روزی بھی۔ جو لوگ عقل رکھتے ہیں ان کے لئے تو اس میں بہت بڑی نشانی ہے۔'' O---[یہ آیت اس وقت اتری تھی جب شراب حرام نہیں تھی اس لئے حلال چیزوں کے ساتھ اس کا بھی ذکر کیا گیا ہے لیکن اس میں سکر کے بعد رزقاً حسنا ہے، جس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ شراب رزق حسن نہیں ہے۔ نیز یہ سورت مکی ہے جس میں شراب کے بارے میں ناپسندیدگی کا اظہار ہے پھر مدنی سورتوں میں بتدریج اس کی حرمت نازل ہوگئی۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

احادیث مبارکہ:

☆ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ ﷺ نے شراب کے بارے میں دس آدمیوں پر لعنت کی ہے: اس کو نچوڑنے والے، اس کو نچڑوانے والے،

Marfat.com

اس کا پینے والا، اس کا اٹھانے والا، جس کی طرف اٹھائی گئی ہے اس پر اس کے پلانے والے پر، اس کے پیچھے والے پر، اس کی قیمت کھانے والے پر، اس کے خریدنے والے پر اور جس کے لیے خریدی گئی ہے۔

☆ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ ﷺ نے شراب پینے میں کھجور کی ڈالیوں اور جوتیوں کے ساتھ مارا۔ حضرت ابوبکرؓ نے چالیس کوڑے مارے۔ حضرت انسؓ کی ایک روایت میں ہے نبی کریم ﷺ نے شراب کی حد میں جوتیوں اور کھجور کی ڈالیوں کے ساتھ چالیس مرتبہ مارا۔

☆ حضرت سائبؓ بن یزید سے روایت ہے کہا شراب پینے والے کو نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں اور حضرت ابوبکرؓ کی خلافت میں اور حضرت عمرؓ کی خلافت کے ابتدائی سالوں میں لایا جاتا تھا۔ ہم اپنے ہاتھوں اپنی چادروں اور جوتیوں کے ساتھ اس پر کھڑے ہوتے۔ یہاں تک کہ حضرت عمرؓ کی خلافت کے آخری سال ہو گئے۔ انہوں نے چالیس کوڑے مارے۔ یہاں تک کہ جب وہ حد سے گزرنے اور حد اعتدال سے گزر گئے۔ حضرت عمرؓ نے اسی کوڑے مارے۔

☆ حضرت عمیرؓ بن سعید نخعی سے روایت ہے کہا میں نے حضرت علیؓ ابن ابی طالب سے سنا فرماتے تھے میں کسی پر حد قائم کروں اور وہ مر جائے اس کے مرنے کا افسوس مجھے نہیں ہوتا۔ مگر شراب پینے والا اگر وہ مر جائے میں اس کی دیت بھروں گا۔ اور یہ اس لیے کہ نبی کریم ﷺ نے اس کی حد مقرر نہیں کی۔

☆ حضرت ثورؓ بن زید دیلمی سے روایت ہے کہا حضرت عمرؓ نے شراب کی حد میں مشورہ کیا۔ حضرت علیؓ کہنے لگے میرا خیال ہے کہ اسی کوڑے لگائے جائیں۔ کیونکہ کوئی آدمی جب شراب پیتا ہے مست ہو جاتا ہے اور جب مست ہو جاتا ہے بیہودہ بکتا ہے اور جس وقت بکتا ہے بہتان لگاتا ہے۔ حضرت عمرؓ نے شراب کی حد اسی کوڑے مقرر کیے۔ احادیث از دستور القرآن صفحہ نمبر ۱۷۱۔ مؤلفہ محمد شریف چوہدری۔

شرح صدر، سینہ کا کھُل جانا

(**سورۃ الانعام ۶**)---۱۲۵۔ ''سو جس شخص کو اللہ تعالیٰ راستہ پر ڈالنا چاہے اس کے سینہ کو اسلام کیلئے کشادہ کر دیتا ہے اور جس کو بے راہ رکھنا چاہے اس کے سینہ کو بہت تنگ کر دیتا ہے جیسے کوئی آسمان میں چڑھتا، اسی طرح اللہ تعالیٰ ایمان نہ لانے والوں پر ناپاکی مسلط کر دیتا ہے۔''O [یعنی جس طرح زور لگا کر آسمان پر چڑھنا ممکن نہیں ہے، اسی طرح جس طرح شخص کے سینے کو اللہ تعالیٰ کر دے اس میں توحید و ایمان کا داخلہ ممکن نہیں ہے۔ الا یہ کہ اللہ تعالیٰ ہی اس کا سینہ اس کیلئے کھول دے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(**سورۃ طٰہٰ ۲۰**)---۲۵۔ ''موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا اے میرے پروردگار میرا سینہ میرے لیے کھول دے۔''O---۲۶۔ ''اور میرے کام کو مجھ پر آسان کر دے۔''O

(**سورۃ الزمر ۳۹**)---۲۲۔ ''کیا وہ شخص جس کا سینہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے لیے کھول دیا ہے پس وہ اپنے پروردگار کی طرف سے ایک نور پر ہے اور ہلاکی ہے ان پر جن کے دل یاد الٰہی سے (اثر نہیں لیتے بلکہ) سخت ہو گئے ہیں۔ یہ لوگ صریح گمراہی میں (مبتلا) ہیں۔''O---[یعنی جسے اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق بخشی کہ ان حقائق سے سبق لے اور اسلام کے حق ہونے پر مطمئن ہو جائے۔ کسی بات پر آدمی کا شرح صدر ہو جانا یا سینہ کھل جانا در اصل اس کیفیت کا نام ہے کہ آدمی کے دل میں اس بات کے متعلق کوئی خلجان یا تذبذب یا شک و شبہ باقی نہ رہے اور اُسے کسی خطرے کا احساس اور کسی نقصان کا اندیشہ بھی اس بات کو قبول اور اختیار کرنے میں مانع نہ ہو بلکہ پورے اطمینان کے ساتھ وہ یہ فیصلہ کر لے کہ یہ چیز حق ہے لہٰذا خواہ کچھ ہو جائے مجھے اسی پر چلنا ہے۔ اس طرح کا فیصلہ کر کے جب آدمی اسلام کی راہ کو اختیار کر لیتا ہے تو خدا اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے جو حکم بھی اسے ملتا ہے وہ اسے بہ کراہت نہیں بلکہ برضا و رغبت مانتا ہے۔ کتاب و سنت میں جو عقائد و افکار اور جو اصول و قواعد بھی اس کے سامنے آتے ہیں وہ انہیں اس طرح قبول کرتا ہے کہ گویا یہی اس کے دل کی آواز ہے۔ کسی ناجائز فائدے کو چھوڑنے پر اسے کوئی پچھتاوا لاحق نہیں ہوتا بلکہ وہ سمجھتا ہے کہ میرے لیے وہ سرے سے کوئی فائدہ تھا ہی نہیں الٹا ایک نقصان تھا جس سے بفضل خدا میں بچ گیا۔ اسی طرح کوئی نقصان بھی اگر راستی پر قائم رہنے کی صورت میں اسے پہنچے تو وہ اس پر افسوس نہیں کرتا بلکہ ٹھنڈے دل سے اسے برداشت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے منہ موڑنے کی بہ نسبت وہ نقصان اسے ہلکا نظر آتا ہے۔ یہی حال اس کا خطرات پیش آنے پر بھی ہوتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ میرے لیے کوئی دوسرا راستہ سرے سے ہے ہی نہیں کہ اس خطرے سے بچنے کے لیے اُدھر نکل جاؤں۔ اللہ تعالیٰ کا سیدھا راستہ ایک ہی ہے جس پر مجھے بہر حال چلنا ہے۔ خطرہ آتا ہے تو آتا رہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(**سورۃ الانشراح ۹۴**)---۱۔ ''کیا ہم نے تیرا سینہ نہیں کھول دیا۔''O [گزشتہ سورت میں تین انعامات کا ذکر تھا، اس سورت میں مزید تین احسانات

Marfat.com

جتلائے جا رہے ہیں۔ سینہ کھول دینا، ان میں پہلا ہے۔ اس کا مطلب ہے سینے کا منور اور فراغ ہو جانا، تا کہ حق بھی واضح ہو جائے اور دل میں سما بھی جائے۔ اسی مفہوم میں قرآن کریم کی یہ آیت ہے ''جس کو اللہ تعالیٰ ہدایت سے نوازنے کا ارادہ کرے، اس کا سینہ اسلام کیلئے کھول دیتا ہے۔'' یعنی وہ اسلام کو دین حق کے طور پر پہچان بھی لیتا ہے اور اسے قبول بھی کر لیتا ہے۔ اس شرح صدر میں وہ شق صدر بھی آ جاتا ہے۔ جو معتبر روایات کی رو سے دو مرتبہ نبی ﷺ کا کیا گیا۔ ایک مرتبہ بچپن میں، جب کہ آپ ﷺ عمر کے چوتھے سال میں تھے۔ حضرت جبرائیلؑ آئے اور انہوں نے آپ کا دل چیرا اور اس سے وہ حصہ شیطانی نکال دیا جو ہر انسان کے اندر ہے، پھر اسے دھو کر بند کر دیا، دوسرے مرتبہ معراج کے موقعے پر۔ اس موقعے پر آپ ﷺ کا سینہ مبارک چاک کر کے دل نکالا گیا، اسے آب زمزم سے دھو کر اپنی جگہ رکھ دیا گیا اور اسے ایمان وحکمت سے بھر دیا گیا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

شرم وحیا

(سورۃ ھود ۱۱)---۵۔ ''سنو! وہ اپنے سینوں کو دہرا کرتے ہیں تا کہ اس سے (اپنے راز) چھپا لیں۔ سنو! جس وقت وہ اپنے کپڑے اوڑھ لیتے ہیں تو وہ جانتا ہے جو وہ چھپاتے ہیں۔ اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں کہ وہ سینوں کے راز جانتا ہے۔'' O---[اس کی شان نزول میں مفسرین کا اختلاف ہے۔ اس لئے اس کے مفہوم میں بھی اختلاف ہے۔ تاہم صحیح بخاری (تفسیر سورۂ ھود) میں بیان کردہ شان نزول سے معلوم ہوتا ہے کہ ان مسلمانوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو غلبہ حیا کی وجہ سے قضائے حاجت اور بیوی سے ہم بستری کے وقت برہنہ ہونا پسند نہیں کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں دیکھ رہا ہے۔ اس لئے ایسے موقعوں پر وہ شرم گاہ کو چھپانے کے لئے اپنے سینوں کو دہرا کر لیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ رات کو اندھیرے میں جب وہ بستروں میں اپنے آپ کو کپڑوں میں ڈھانپ لیتے تھے تو اس وقت بھی وہ ان کو دیکھتا اور ان کی چھپی اور علانیہ باتوں کو جانتا ہے۔ مطلب یہ کہ شرم وحیا کا جذبہ اپنی جگہ بہت اچھا ہے لیکن اس میں اتنا غلو اور افراط بھی صحیح نہیں۔ اس لئے کہ جس ذات کی خاطر وہ ایسا کرتے ہیں اس سے تو پھر بھی وہ نہیں چھپ سکتے۔ تو پھر اس طرح کے تکلف کا کیا فائدہ؟ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ القصص ۲۸)---۲۵۔ ''اتنے میں ان دونوں عورتوں میں سے ایک ان کی طرف شرم وحیا سے چلتی ہوئی آئی، کہنے لگی کہ میرے باپ آپ کو بلا رہے ہیں تا کہ آپ نے ہمارے (جانوروں) کو جو پانی پلایا ہے اس کی اجرت دیں، جب حضرت موسیٰ (علیہ السلام) ان کے پاس پہنچے اور ان سے اپنا سارا حال بیان کیا تو وہ کہنے لگے اب نہ ڈر تو نے ظالم قوم سے نجات پائی۔'' O---[اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دُعا قبول فرمالی اور دونوں میں سے ایک لڑکی انہیں بلانے آ گئی۔ لڑکی کی شرم وحیا کا قرآن نے بطور خاص ذکر کیا ہے کہ یہ عورت کا اصل زیور ہے۔ اور مردوں کی طرح حیا وحجاب سے بے نیازی اور بے باکی عورت کے لیے شرعاً ناپسندیدہ ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]۔ [حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس فقرے کی یہ تشریح کی ہے۔ ''وہ شرم وحیا کے ساتھ چلتی ہوئی اپنا منہ گھونگھٹ سے چھپائے ہوئے آئی۔ ان بے باک عورتوں کی طرح درانہ نہیں چلی آئی جو ہر طرف نکل جاتی اور ہر جگہ جا گھستی ہیں''۔ اس مضمون کی متعدد روایات سعید بن منصور، ابن جریر، ابن ابی حاتم اور ابن المنذر نے معتبر سندوں کے ساتھ حضرت عمرؓ سے نقل کی ہیں۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرام کے عہد میں حیاداری کا اسلامی تصور جو قرآن اور نبی ﷺ کی تعلیم وتربیت سے ان بزرگوں نے سمجھا تھا، چہرے کو اجنبیوں کے سامنے کھولے پھرنے اور گھر سے باہر بے باکانہ چلت پھرت دکھانے کے قطعاً خلاف تھا۔ حضرت عمرؓ صاف الفاظ میں یہاں چہرہ ڈھانکنے کو حیا کی علامت اور اسے اجانب کے سامنے کھولنے کو بے حیائی قرار دے رہے ہیں۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

شرمگاہوں کی حفاظت

(سورۃ المومنون ۲۳)---۵۔ ''جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔'' O---[یعنی ایسا بھی نہیں کہ نفسانی خواہشات کی تکمیل کلیتہً ممنوع ہو اور مسلمان جوگیوں، راہبوں اور سنیاسیوں کی طرح شادیوں ہی سے کنارہ کش ہو جائیں، اور ایسا بھی نہیں کہ مست ہاتھی کی طرح لوگوں کی آبروئیں برباد کرتے رہیں اور انسانی معاشرہ کو لاعلاج بیماریوں کے تحفے دیتے رہیں اور نئی اُلجھنیں پیدا کر کے سوسائٹی کے امن اور اس کی سلامتی کو زیر وزبر کرتے رہیں۔ اسلام میں نفسانی خواہش کی تکمیل کے دو طریقے ہی روا ہیں، اپنی منکوحہ بیوی اور مملوکہ کنیز۔ ان کے علاوہ اور سارے طریقے شریعت نے حرام کر دیئے ہیں۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]---۶۔ ''بجز اپنی بیویوں اور ملکیت کی لونڈیوں کے یقیناً یہ ملامتیوں میں سے نہیں ہیں۔'' O---۷۔ ''جو اس کے سوا کچھ اور چاہیں وہی حد سے تجاوز کر جانے والے ہیں۔'' O---[یعنی اپنی منکوحہ عورت یا باندی کے سوا کوئی اور راستہ قضائے شہوت کا ڈھونڈے۔ وہ حلال کی حد سے آگے نکل جانے

Marfat.com

والا ہے۔اس میں زنا، لواطت اور استمناء بالید وغیرہ سب صورتیں آگئیں بلکہ بعض مفسرین نے حرمت متعہ پر بھی اس سے استدلال کیا ہے۔(تفسیر از علامہ شبیر احمد عثمانیؒ)]---[اس سے معلوم ہوا کہ متعہ کی اسلام میں قطعاً اجازت نہیں ہے اور جنسی خواہش کی تسکین کے لیے صرف دو ہی جائز طریقے ہیں۔ بیوی سے مباشرت کر کے یا لونڈی سے ہم بستری کر کے۔ بلکہ اب صرف بیوی ہی اس کام کے لیے رہ گئی ہے کیونکہ اصطلاحی لونڈی کا وجود فی الحال ختم ہے۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ النور ۲۴)---۳۰۔''مسلمان مردوں سے کہو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ یہی انکے لیے پاکیزگی ہے لوگ جو کچھ کریں اللہ تعالیٰ سب سے خبردار ہے۔''O---[یعنی ناجائز استعمال سے اس کو بچائیں یا انہیں اس طرح چھپا کر رکھیں کہ ان پر کسی کی نظر نہ پڑے۔اس کے یہ دونوں مفہوم صحیح ہیں کیوں کہ دونوں ہی مطلوب ہیں۔علاوہ ازیں نظروں کی حفاظت کا پہلے ذکر کیا کیونکہ اس میں بے احتیاطی ہی حفظ فروج سے غفلت کا سبب بنتی ہے۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---[شرمگاہوں کی حفاظت سے مراد محض ناجائز شہوت رانی سے پرہیز ہی نہیں ہے بلکہ اپنے ستر کو دوسروں کے سامنے کھولنے سے پرہیز بھی ہے۔مرد کے لیے ستر کے حدود نبی ﷺ نے ناف سے گھٹنے تک مقرر فرمائے ہیں۔''مرد کا ستر اس کی ناف سے گھٹنے تک ہے''۔) اس حصہ جسم کو بیوی کے سوا کسی کے سامنے قصداً کھولنا حرام ہے۔ حضرت جرہد اسلمی، جو اصحاب صفہ میں سے ایک بزرگ تھے، روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں ایک دفعہ میری ران کھلی ہوئی تھی۔ حضور ﷺ نے فرمایا ''کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ ران چھپانے کے قابل چیز ہے''؟ حضرت علیؓ کی روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ''اپنی ران کبھی نہ کھولو''۔ صرف دوسروں کے سامنے ہی نہیں، تنہائی میں بھی ننگا رہنا ممنوع ہے۔چنانچہ حضور ﷺ کا ارشاد ہے ''خبردار، کبھی ننگے نہ رہو کیونکہ تمہارے ساتھ وہ ہیں جو کبھی تم سے جدا نہیں ہوتے (یعنی خیر اور رحمت کے فرشتے) سوائے اس وقت کے جب تم رفع حاجت کرتے ہو یا اپنی بیویوں کے پاس جاتے ہو، لہٰذا ان سے شرم کرو اور ان کا احترام ملحوظ رکھو''*۔ایک اور حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ''اپنے ستر کو اپنی بیوی اور لونڈی کے سوا ہر ایک سے محفوظ رکھو''۔* سائل نے پوچھا اور جب ہم تنہائی میں ہوں؟ فرمایا ''تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کا زیادہ حق دار ہے کہ اس سے شرم کی جائے''۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۳۱۔''مسلمان عورتوں سے کہو کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی عصمت میں فرق نہ آنے دیں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں سوائے اسکے جو ظاہر ہے اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈالے رہیں اور اپنی آرائش کو کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں سوائے اپنے خاوندوں کے یا اپنے والد کے یا اپنے خسر کے یا اپنے لڑکوں کے یا اپنے خاوند کے لڑکوں کے یا اپنے بھائیوں کے یا اپنے بھتیجوں کے یا اپنے بھانجوں کے یا اپنے میل جول کی عورتوں کے یا غلاموں کے یا ایسے نوکر چاکر مردوں کے جو شہوت والے نہ ہوں یا ایسے بچوں کے جو عورتوں کے پردے کی باتوں سے مطلع نہیں۔اور اس طرح زور زور سے پاؤں مار کر نہ چلیں کہ ان کی پوشیدہ زینت معلوم ہو جائے اے مسلمانو! تم سب کے سب اللہ کی جناب میں توبہ کرو تا کہ تم نجات پاؤ۔''O---[یعنی ناجائز شہوت رانی سے بھی پرہیز کریں اور اپنا ستر دوسروں کے سامنے کھولنے سے بھی۔اس معاملے میں عورتوں کے لیے بھی وہی احکام ہیں جو مردوں کے لیے ہیں۔ لیکن عورت کے ستر کے حدود مردوں سے مختلف ہیں۔نیز عورت کا ستر مردوں کے لیے الگ ہے اور عورتوں کے لیے الگ۔ مردوں کے لیے عورت کا ستر ہاتھ اور منہ کے سوا اس کا پورا جسم ہے جسے شوہر کے سوا کسی دوسرے مرد حتیٰ کہ باپ اور بھائی کے سامنے بھی نہ کھلنا چاہیے، اور عورت کو ایسا باریک یا چست لباس نہ پہننا چاہیے جس سے بدن اندر سے جھلکے یا بدن کی ساخت نمایاں ہو۔ حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ ان کی بہن حضرت اسماء بنت ابی بکر رسول اللہ ﷺ کے سامنے آئیں اور وہ باریک کپڑے پہنے ہوئے تھیں۔ حضور ﷺ نے فوراً منہ پھیر لیا اور فرمایا ''اسماء جب عورت بالغ ہو جائے تو جائز نہیں ہے کہ منہ اور ہاتھ کے سوا اس کے جسم کا کوئی حصہ نظر آئے''۔اسی قسم کا ایک اور واقعہ ابن جریر نے حضرت عائشہؓ سے روایت کیا ہے کہ ان کے ہاں ان کے اخیافی بھائی عبداللہ بن الطفیل کی صاحبزادی آئی ہوئی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ گھر میں تشریف لائے تو انہیں دیکھ کر منہ پھیر لیا۔ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ میری بھتیجی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''جب عورت بالغ ہو جائے تو اس کے لیے حلال نہیں ہے کہ وہ ظاہر کرے اپنے منہ کے سوا اور اپنے ہاتھ کے سوا، اور ہاتھ کی حد آپ نے خود اپنی کلائی پر ہاتھ رکھ کر اس طرح بتائی کہ آپ کی مٹھی اور ہتھیلی کے درمیان صرف ایک مٹھی کی جگہ اور باقی تھی''۔اس معاملے میں صرف اتنی رعایت ہے کہ اپنے محرم رشتہ داروں (مثلاً باپ بھائی وغیرہ) کے سامنے عورت اپنے جسم کا اتنا حصہ کھول سکتی ہے جسے گھر کا کام کاج کرتے ہوئے کھولنے کی ضرورت پیش آتی ہے، جیسے آٹا گوندھتے ہوئے آستینیں اوپر چڑھا لینا، یا گھر کا فرش دھوتے ہوئے پائنچے کچھ اوپر کر لینا۔ اور عورت کے لیے عورت کے ستر کے حدود وہی ہیں جو مرد کے لیے مرد کے ستر کے ہیں، یعنی ناف اور گھٹنے کے درمیان کا حصہ۔اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ عورتوں کے سامنے عورت نیم برہنہ رہے۔ بلکہ مطلب صرف یہ ہے کہ ناف اور گھٹنے کے درمیان کا حصہ ڈھانکنا فرض ہے اور دوسرے حصوں کا ڈھانکنا فرض نہیں ہے۔(تفسیر از تفہیم القرآن)]---۳۲۔''تم میں سے جو مرد عورت بے نکاح کے ہوں ان کا نکاح کر دو اور اپنے نیک بخت غلام لونڈیوں کا بھی۔اگر وہ مفلس بھی ہوں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے غنی بنا دے گا۔اللہ تعالیٰ کشادگی والا اور علم والا ہے۔''O---۳۳۔''اور ان لوگوں کو پاک دامن رہنا چاہیے جو اپنا

Marfat.com

نکاح کرنے کا مقدور نہیں رکھتے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے مالدار بنا دے' تمہارے غلاموں میں سے جو کوئی کچھ تمہیں دے کر آزادی کی تحریر کرانی چاہے تو تم ایسی تحریر انہیں کر دیا کرو اگر تم کو ان میں کوئی بھلائی نظر آتی ہو اور اللہ نے جو مال تمہیں دے رکھا ہے اس میں سے انہیں بھی دو' تمہاری جو لونڈیاں پاک دامن رہنا چاہتی ہیں انہیں دنیا کی زندگی کے فائدے کی غرض سے بدکاری پر مجبور نہ کرو اور جو انہیں مجبور کر دے تو اللہ تعالیٰ ان پر جبر کے بعد بخش دینے والا اور مہربانی کرنے والا ہے۔'' O---[حدیث میں پاک دامنی کے لیے' جب تک شادی کی استطاعت حاصل نہ ہو جائے' نفلی روزے رکھنے کی تاکید کی گئی ہے۔ فرمایا ''اے نوجوانوں کی جماعت! تم میں سے جو شادی کی طاقت رکھتا ہے' اسے (اپنے وقت پر) شادی کر لینی چاہیے' اس لیے کہ اس سے آنکھوں اور شرم گاہ کی حفاظت ہو جاتی ہے اور جو شادی کی طاقت نہیں رکھتا' اسے چاہیے کہ وہ (کثرت سے نفلی) روزے رکھے' روزے اس کی جنسی خواہش کو قابو میں رکھیں گے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الاحزاب ۳۳)---۳۵۔ ''بیشک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں مومن مرد اور مومن عورتیں فرماں برداری کرنے والے مرد اور فرمانبردار عورتیں راست باز مرد اور راست باز عورتیں صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں' عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں' خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں' روزے رکھنے والے مرد اور روزے رکھنے والی عورتیں اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والیاں بکثرت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے اور ذکر کرنے والیاں ان (سب کے) لیے اللہ تعالیٰ نے (وسیع) مغفرت اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔'' O---[اس میں دو مفہوم شامل ہیں۔ ایک یہ کہ وہ زنا سے پرہیز کرتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ وہ برہنگی و عریانی سے اجتناب کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ یہ بھی سمجھ لینا چاہیے کہ برہنگی و عریانی صرف اسی چیز کا نام نہیں ہے کہ آدمی لباس کے بغیر بالکل ننگا ہو جائے۔ بلکہ ایسا لباس پہننا بھی برہنگی ہی ہے جو اتنا رقیق ہو کہ جسم اس میں سے جھلکتا ہو، یا اتنا چست ہو کہ جسم کی ساخت اور اس کے نشیب و فراز سب اُس میں سے نمایاں نظر آتے ہوں۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(سورۃ المعارج ۷۰)---۲۹۔ ''اور جو لوگ اپنی شرمگاہوں کی (حرام سے) حفاظت کرتے ہیں۔'' O---۳۰۔ ''ہاں ان کی بیویوں اور لونڈیوں کے بارے میں جن کے وہ مالک ہیں انہیں کوئی ملامت نہیں۔'' O---۳۱۔ ''اب جو کوئی اس کے علاوہ (راہ) ڈھونڈے گا تو ایسے لوگ حد سے گزر جانے والے ہوں گے۔'' O (تفسیر کیلئے باب نمبر ۱۴، مضمون: ایک نمازی کی خصوصیات)

شریعت

(سورۃ الحج ۲۲)---۶۷۔ ''ہر امت کیلئے ہم نے عبادت کا ایک طریقہ مقرر کر دیا ہے جسے وہ بجا لانے والے ہیں پس انہیں اس امر میں آپ سے جھگڑا نہ کرنا چاہیے۔ آپ اپنے پروردگار کی طرف سے لوگوں کو بلائیے۔ یقیناً آپ ٹھیک ہدایت پر ہی ہیں۔'' O[یعنی ہر زمانے میں ہم نے لوگوں کیلئے ایک شریعت مقرر کی، جو بعض چیزوں میں سے ایک دوسرے سے مختلف ہوتی، جس طرح تورات، امت موسیٰ کیلئے، انجیل امت عیسیٰ کیلئے شریعت تھی اور اب قرآن امت محمدیہ کیلئے شریعت و ضابطہ حیات ہے۔ اللہ نے آپ کو جو دین اور شریعت عطا کی ہے، یہ بھی مذکورہ اصول کے مطابق ہی ہے، ان سابقہ شریعت والوں کو چاہیے کہ اب آپ ﷺ کی شریعت پر ایمان لے آئیں، نہ کہ اس معاملے میں آپ ﷺ سے جھگڑیں۔ آپ ﷺ ان کے جھگڑے کی پرواہ نہ کریں، بلکہ ان کو اپنے رب کی طرف دعوت دیتے رہیں، کیونکہ اب صراط مستقیم پر صرف آپ ہی گامزن ہیں۔ یعنی پچھلی شریعتیں منسوخ ہو گئی ہیں۔ (تفسیرات از شاہ فہد قرآن)]

(سورۃ الشوریٰ ۴۲)---۱۳۔ ''اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے وہی دین مقرر کر دیا ہے جس کے قائم کرنے کا اس نے نوح (علیہ السلام) کو حکم دیا تھا اور جو (بذریعہ وحی) ہم نے تیری طرف بھیج دی ہے' اور جس کا تاکیدی حکم ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ (علیہم السلام) کو دیا تھا' کہ اس دین کو قائم رکھنا اور اس میں پھوٹ نہ ڈالنا جس چیز کی طرف آپ انہیں بلا رہے ہیں وہ تو (ان) مشرکین پر گراں گزرتی ہے' اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنا برگزیدہ بناتا ہے اور جو بھی اس کی طرف رجوع کرے وہ اس کی صحیح رہنمائی کرتا ہے۔'' O---[یہاں اصلی بات کو پھر زیادہ وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے جو پہلی آیت میں ارشاد ہوئی تھی۔ اس میں صاف صاف بتایا گیا ہے کہ حضرت محمد ﷺ کسی نئے مذہب کے بانی نہیں ہیں، نہ انبیاء میں سے کوئی اپنے کسی الگ مذہب کا بانی گزرا ہے، بلکہ اللہ کی طرف سے ایک ہی دین ہے جسے شروع سے تمام انبیاء پیش کرتے چلے آ رہے ہیں، اور اسی کو حضور ﷺ بھی پیش کر رہے ہیں۔ اس سلسلے میں سب سے پہلے حضرت نوح کا نام لیا گیا ہے جو طوفان کے بعد موجودہ نسلِ انسانی کے اولین پیغمبر تھے، اُس کے بعد نبی کریم ﷺ کا ذکر کیا گیا ہے جو آخری نبی ہیں، پھر حضرت ابراہیم کا نام لیا گیا ہے جنہیں اہلِ عرب اپنا پیشوا مانتے تھے، اور آخر میں حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ کا ذکر کیا گیا ہے جن کی طرف یہودی اور عیسائی اپنے مذہب کو منسوب کرتے ہیں۔ اس سے مقصود یہ نہیں ہے کہ انہی پانچ انبیاء کو اس دین کی ہدایت کی گئی تھی۔ بلکہ اصل مقصد یہ بتانا ہے کہ دنیا میں جتنے انبیاء

Marfat.com

بھی آئے ہیں، سب ایک ہی دین لے کر آئے ہیں، اور نمونے کے طور پر ان پانچ جلیل القدر انبیاء کا نام لے دیا گیا ہے جن سے دنیا کو معروف ترین آسمانی شریعتیں ملی ہیں۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)] (مزید تفسیر کیلئے باب ۹، مضمون: دین)

(**سورۃ الجاثیۃ** ۴۵) ---۱۸۔ ''پھر ہم نے آپ کو دین کی (ظاہر) راہ پر قائم کر دیا سو آپ اسی پر لگے رہیں اور نادانوں کی خواہشوں کی پیروی میں نہ پڑیں۔'' O [شریعت کے لغوی معنی ہیں، راستہ ملت اور منہاج۔ شاہراہ کو بھی شارع کہا جاتا ہے کہ وہ مقصد و منزل تک پہنچاتی ہے۔ پس شریعت سے یہاں مراد وہ دین ہے جو اللہ نے اپنے بندوں کے لیے مقرر فرمایا ہے تاکہ لوگ اس پر چل کر اللہ کی رضا کا مقصد حاصل کر لیں۔ آیت کا مطلب ہے۔ ہم نے آپ کو دین کے ایک واضح راستے یا طریقے پر قائم کر دیا ہے جو آپ کو حق تک پہنچا دے گا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الیل** ۹۲) ---۵۔ ''جس نے دیا (اللہ کی راہ میں) اور ڈرا (اپنے رب سے)۔'' O ---۶۔ ''اور نیک بات کی تصدیق کرتا رہے گا۔'' O --- [یہ انسانی مساعی کی ایک قسم ہے جس میں تین چیزیں شمار کی گئی ہیں اور غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ تمام خوبیوں کی جامع ہیں ایک یہ کہ انسان زر پرستی میں مبتلا ہو بلکہ کھلے دل سے اپنا مال، جتنا کچھ بھی اللہ نے اسے دیا ہے، اللہ اور اس کے بندوں کے حقوق ادا کرنے میں، نیکی اور بھلائی کے کاموں میں، اور خلق خدا کی مدد کرنے میں صرف کرے۔ دوسرے یہ کہ اس کے دل میں خدا کا خوف ہو اور وہ اخلاق، اعمال، معاشرت، معیشت، غرض اپنی زندگی کے ہر شعبے میں ان کاموں سے پرہیز کرے جو خدا کی ناراضی کے موجب ہوں۔ تیسرے یہ کہ وہ بھلائی کی تصدیق کرے، بھلائی ایک وسیع المعنی لفظ ہے جس میں عقیدے، اخلاق اور اعمال، تینوں کی بھلائی شامل ہے، عقیدے میں بھلائی کی تصدیق یہ ہے کہ آدمی شرک اور دہریت اور کفر کو چھوڑ کر توحید، آخرت اور رسالت کو برحق مانے، اور اخلاق و اعمال میں بھلائی کی تصدیق یہ ہے کہ آدمی سے بھلائیوں کا صدور محض بے شعوری کے ساتھ کسی متعین نظام کے بغیر نہ ہو رہا ہو، بلکہ وہ خیر و صالح کے اس نظام کو صحیح تسلیم کرے جو خدا کی طرف سے دیا گیا ہے، جو بھلائیوں کو ان کی تمام اشکال اور صورتوں کے ساتھ ایک نظم میں منسلک کرتا ہے، جس کا جامع نام شریعت الٰہیہ ہے۔ (از تفسیر تفہیم القرآن)] ---۷۔ ''تو ہم بھی اسکو آسان راستے کی سہولت دیں گے۔'' O --- [یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس سے پہلے سورہ بلد میں اسی راستے کو دشوار گزار گھاٹی کہا گیا ہے اور یہاں اس کو آسان راستہ قرار دیا گیا ہے۔ ان دونوں باتوں میں تطبیق کیسے ہوگی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اس راہ کو اختیار کرنے سے پہلے یہ آدمی کو دشوار گزار گھاٹی ہی محسوس ہوتی ہے، جس پر چڑھنے کے لئے اسے اپنے نفس کی خواہشوں سے، اپنے دنیا پرست اہل و عیال سے، اپنے رشتہ داروں سے، اپنے دوستوں اور معاملہ داروں سے، اور سب سے بڑھ کر شیطان سے لڑنا پڑتا ہے، کیونکہ ہر ایک اس میں رکاوٹیں ڈالتا ہے اور اس کو خوفناک بنا کر دکھاتا ہے۔ لیکن جب انسان بھلائی کی تصدیق کر کے اس پر چلنے کا عزم کر لیتا ہے اور اپنا مال راہ خدا میں دے کر اور تقویٰ کا طریقہ اختیار کر کے عملاً اس عزم کو پختہ کر لیتا ہے تو اس گھاٹی پر چڑھنا اس کے لئے آسان اور اخلاقی پستیوں کے کھڈ میں لڑھکنا اس کے لئے مشکل ہو جاتا ہے۔ (از تفسیر تفہیم القرآن)]

شعراء

(**سورۃ الشعراء** ۲۶) ---۲۲۴۔ ''شاعروں کی پیروی وہ کرتے ہیں جو بہکے ہوئے ہوں۔'' O ---۲۲۵۔ ''کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ شاعر ایک ایک بیابان میں سر ٹکراتے پھرتے ہیں۔'' O ---۲۲۶۔ ''اور وہ کہتے ہیں جو کرتے نہیں۔'' O --- [شاعروں کی اکثریت چونکہ ایسی ہوتی ہے کہ وہ مدح و ذم میں اصول و ضابطے کے بجائے، ذاتی پسند و ناپسند کے مطابق اظہار رائے کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں اس میں غلو اور مبالغہ آرائی سے کام لیتے ہیں اور شاعرانہ تخیلات میں کبھی ادھر اور کبھی ادھر بھٹکتے ہیں، اس لیے فرمایا کہ ان کے پیچھے لگنے والے بھی گمراہ ہیں۔ اسی قسم کے اشعار کے لیے حدیث میں بھی فرمایا گیا ہے کہ: ''پیٹ کو لہو پیپ سے بھر جانا، جو اسے خراب کر دے، شعر سے بھر جانے سے بہتر ہے'' *۔ یہاں اس کے بیان کا مطلب یہ ہے کہ ہمارا پیغمبر کاہن ہے نہ شاعر۔ اس لیے کہ یہ دونوں ہی جھوٹے ہیں۔ چنانچہ دوسرے مقامات پر بھی آپ ﷺ کے شاعر ہونے کی نفی کی گئی ہے مثلاً سورہ یسین۔ ۶۹، سورہ الحاقۃ۔ ۴۰، ۴۳۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۲۲۷۔ ''سوائے ان کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے اور بکثرت اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا اور اپنی مظلومی کے بعد انتقام لیا، جنہوں نے ظلم کیا ہے وہ بھی ابھی جان لیں گے کہ کس کروٹ الٹتے ہیں۔'' O --- [اس سے ان شاعروں کو مستثنیٰ فرما دیا گیا، جن کی شاعری صداقت اور حقائق پر مبنی ہے اور استثنا ایسے الفاظ سے فرمایا جن سے واضح ہو جاتا ہے کہ ایماندار، عمل صالح پر کاربند اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والا شاعر غلط شاعری، جس میں جھوٹ، غلو اور افراط و تفریط ہو، کر ہی نہیں سکتا۔ یہ ان ہی لوگوں کا کام ہے جو مومنانہ صفات سے عاری ہوں۔] --- [یعنی ایسے مومن شاعر ان کافر شعراء کا جواب دیتے ہیں جس میں انہوں نے مسلمانوں کی ہجو (برائی) کی ہو۔ جس طرح حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کافروں کی ہجو یہ شاعری کا جواب دیا کرتے تھے

Marfat.com

اور خود نبی ﷺ ان کو فرماتے تھے کہ "ان (کافروں) کی ہجو بیان کرو، جبرائیل علیہ السلام بھی تمہارے ساتھ ہیں" - اس سے معلوم ہوا کہ ایسی شاعری جائز ہے جس میں کذب و مبالغہ نہ ہو اور جس کے ذریعے سے مشرکین و کفار اور مبتدعین واہل باطل کو جواب دیا جائے اور مسلک حقہ اور توحید و سنت کا اثبات کیا جائے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ یٰسٓ ۳۶) --- ۶۹۔ "نہ تو ہم نے اس پیغمبر کو شعر سکھائے اور نہ یہ اس کے لائق ہے - وہ تو صرف نصیحت اور واضح قرآن ہے۔" O --- [یہ اس بات کا جواب ہے کہ کفار توحید و آخرت اور زندگی بعد موت اور جنت و دوزخ کے متعلق نبی ﷺ کی باتوں کو محض شاعری قرار دے کر اپنے نزدیک بے وزن ٹھیرانے کی کوشش کرتے تھے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)] --- ۷۰۔ "تا کہ وہ ہر اس شخص کو آگاہ کر دے جو زندہ ہے اور کافروں پر حجت ثابت ہو جائے۔" O

شفا

(سورۃ التوبہ ۹) --- ۱۴۔ "ان سے لڑو - اللہ تعالیٰ انہیں تمہارے ہاتھوں سے عذاب دے گا اور انہیں رسوا کرے گا اور تمہیں ان کے خلاف مدد دے گا اور ایمان والے لوگوں کے سینوں کو شفا دے گا۔" O

(سورۃ یونس ۱۰) --- ۵۷۔ "اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت، اور جو سینوں میں ہے اس کی شفاء، اور مومنوں کے لیے ہدایت اور رحمت آ گئی ہے۔ کہو "یہ اللہ کے فضل سے اور اس کی رحمت سے ہے۔" O --- [یعنی دلوں میں توحید و رسالت اور عقائد کے بارے میں جو شکوک و شبہات پیدا ہوتے ہیں وہ ان کا ازالہ اور کفر و نفاق کی جو گندگی و پلیدی ہوتی ہے، اسے صاف کرتا ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ النحل ۱۶) --- ۶۸۔ "آپ کے رب نے شہد کی مکھی کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ پہاڑوں میں درختوں اور لوگوں کی بنائی ہوئی اونچی اونچی ٹٹیوں میں اپنے گھر (چھتے) بنا۔" O --- ۶۹۔ "اور ہر طرح کے میوے کھا اور اپنے رب کی آسان راہوں میں چلتی پھرتی رہ، ان کے پیٹ سے رنگ برنگ کا مشروب نکلتا ہے، جس کے رنگ مختلف ہیں اور جس میں لوگوں کے لئے شفا ہے غور و فکر کرنے والوں کے لیے اس میں بھی بہت بڑی نشانی ہے۔" O

(سورۃ بنی اسرائیل ۱۷) --- ۸۲۔ "یہ قرآن جو ہم نازل کر رہے ہیں مومنوں کے لیے تو سراسر شفا اور رحمت ہے - ہاں ظالموں کو بجز نقصان کے اور کوئی زیادتی نہیں ہوتی۔" O

(سورۃ حم السجدۃ ۴۱) --- ۴۴۔ "اور اگر ہم اسے عجمی زبان کا قرآن بناتے تو کہتے کہ اس کی آیتیں صاف صاف بیان کیوں نہیں کی گئیں؟ یہ کیا کہ عجمی کتاب اور آپ عربی رسول؟ آپ فرما دیجئے! کہ یہ تو ایمان والوں کے لیے ہدایت و شفا ہے اور جو ایمان نہیں لاتے ان کے کانوں میں تو (بہرا پن اور) بوجھ ہے اور یہ ان پر اندھا پن ہے یہ وہ لوگ ہیں جو کسی بہت دور دراز جگہ سے پکارے جا رہے ہیں۔" O

شفاعت، سفارش

(سورۃ البقرۃ ۲) --- ۲۵۴۔ "اے ایمان والو! خرچ کرو اس میں سے جو (مال و متاع) دیا ہم نے تم کو اس سے پہلے کہ آئے وہ دن کہ نہ ہوگی سودے بازی جس میں اور نہ (کام آئے گی) دوستی اور نہ ہی سفارش اور جو اس کے منکر ہیں وہی ظالم ہیں۔" O --- [یہود و نصاریٰ اور کفار و مشرکین اپنے پیشواؤں یعنی نبیوں، ولیوں، بزرگوں، پیروں اور مرشدوں وغیرہ کے بارے میں یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ اللہ تعالیٰ پر ان کا اثر ہے اور وہ اپنی شخصیت کے دباؤ سے اپنے پیروکاروں کے بارے میں جو بات چاہیں اللہ تعالیٰ سے منوا سکتے ہیں اور منوا لیتے ہیں اسی کو شفاعت کہتے ہیں - یعنی ان کا عقیدہ تقریباً وہی تھا جو آج کل کے جاہلوں کا ہے کہ ہمارے بزرگ اللہ تعالیٰ کے پاس اڑ کر بیٹھ جائیں گے اور بخشوا کر اٹھیں گے - اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں ایسی کسی شفاعت کا کوئی وجود نہیں - پھر اس کے بعد آیت الکرسی میں اور دوسری متعدد آیات و احادیث میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں ایک دوسری قسم کی شفاعت بیشک ہوگی مگر یہ شفاعت وہی کر سکیں گے جنہیں اللہ تعالیٰ اجازت دے گا اور صرف اسی بندے کے بارے میں کر سکیں گے جس کے لئے اللہ تعالیٰ اجازت دے گا اور یہ شفاعت فرشتے بھی کریں گے، انبیاء و رسل بھی اور شہداء اور صالحین بھی مگر اللہ تعالیٰ پر ان کا کوئی دباؤ نہ ہوگا بلکہ یہ لوگ خود اللہ تعالیٰ کے خوف سے لرزاں ہوں گے اور ان کے چہروں کا رنگ اڑ رہا ہوگا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] --- ۲۵۵۔ "اللہ تعالیٰ کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اس کے، زندہ جاوید ہے پوری کائنات کو سنبھالے ہوئے ہے - نہیں آتی اس کو اونگھ اور نہ نیند - اسی کا ہے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور زمین میں - کون ہے جو سفارش کر سکے اس کے حضور بغیر اس کی اجازت کے - وہ جانتا ہے اسے بھی جو بندوں کے سامنے ہے اور وہ بھی جو ان سے اوجھل ہے - اور نہیں احاطہ کر سکتے وہ ذرا بھی

Marfat.com

اس کے علم میں سے مگر جس قدر وہ چاہے- حاوی ہے اس کی کرسی آسمانوں پر اور زمین پر اور نہیں تھکاتی اس کو نگہبانی ان دونوں کی اور وہی ہے برتر اور عظیم-" O

(سورۃ النساء ۴) ---۸۵- "جو کرے گا سفارش اچھے کام کی ہوگا اس کے لئے حصہ اس میں سے- اور جو کرے گا سفارش برے کام کی ہوگا اس کے لئے حصہ اس میں سے- اور ہے اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر اور نگران-" O

(سورۃ الانعام ۶) ---۵۱- "اور تو اس (وحی) کے ساتھ ان لوگوں کو خبردار کر جو اس بات سے ڈرتے ہیں کہ انہیں ان کے رب کے پاس- جس کے سوا ان کا کوئی دوست نہ ہوگا اور نہ کوئی سفارشی جمع کیا جائے گا- شاید وہ پرہیزگار بن جائیں-" O--- [یعنی انذار کا فائدہ ایسے لوگوں کو ہوسکتا ہے ورنہ جو بعث بعد الموت اور حشر ونشر پر یقین ہی نہیں رکھتے وہ اپنے کفر وجحود پر ہی قائم رہتے ہیں علاوہ ازیں ان میں اہل کتاب وکافرون ومشرکوں کا رد بھی ہے جو اپنے اباء اور اپنے بتوں کو اپنا سفارشی سمجھتے تھے نیز کارساز اور سفارشی نہیں ہوگا کا مطلب یعنی ان کے لئے جو عذاب جہنم کے مستحق قرار پا چکے ہوں گے ورنہ مومنوں کے لئے تو اللہ نیک بندے، اللہ کے حکم سے سفارش کریں گے یعنی شفاعت کی نفی اہل کفر وشرک کے لئے ہے اور اس کا اثبات ان کے لئے جو گنہگار مومن وموحد ہوں گے- اسی طرح دونوں قسم کی آیات میں تعارض بھی نہیں رہتا- (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ یونس ۱۰) ---۳- "بیشک تمہارا آقا اللہ تعالیٰ ہے- وہ جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا، پھر تخت پر بیٹھا کام کی تدبیر کررہا ہے- کوئی سفارش کرنے والا نہیں مگر اس کی اجازت کے بعد- یہ ہے اللہ تعالیٰ تمہارا آقا- پس اس کی بندگی اختیار کرو- تو کیا تم نصیحت نہ لو گے؟" O---۱۸- "اور وہ اللہ تعالیٰ کے سوا ان کی عبادت کرتے ہیں- جو نہ انہیں نقصان دیتے ہیں اور نہ انہیں نفع دیتے ہیں- اور کہتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کے سامنے ہمارے سفارشی ہیں- کہو! کیا تم اللہ تعالیٰ کو وہ بات بتاتے ہو جسے وہ نہ آسمانوں میں جانتا ہے اور نہ زمین میں؟ وہ پاک ہے اور ان سے بہت بلند جنہیں وہ اس کا شریک بتاتے ہیں-" O---۲۷- "اور جو لوگ برائیاں کماتے ہیں تو برائی کا بدلہ اسی کی مانند ہوگا اور ان پر ذلت چھا جائے گی، انہیں اللہ تعالیٰ سے بچانے والا کوئی نہ ہوگا، وہ یوں ہوں گے گویا ان کے چہروں پر رات کے سیاہ ٹکڑے ڈال دیئے گئے ہیں- وہ آگ میں جانے والے ہیں اور وہاں ہمیشہ رہیں گے-" O--- [جس طرح کہ اہل ایمان والوں کو بچانے والا اللہ تعالیٰ ہوگا اسی طرح انہیں اس روز اپنے فضل خاص سے نوازے گا علاوہ ازیں ان کے لیے اللہ تعالیٰ اپنے مخصوص بندوں کو شفاعت کی اجازت بھی دے گا، جن کی شفاعت بھی وہ قبول فرمائے گا- (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ ھود ۱۱) ---۱۰۵- "جس دن (یوم حشر) وہ آپہنچے گا تو اس کی اجازت کے بغیر کوئی بولے گا بھی نہیں- پھر ان میں بدبخت بھی ہوں گے اور نیک بخت بھی-" O--- [کسی کو اللہ تعالیٰ سے کسی طرح کی بات یا شفاعت کرنے کی ہمت نہیں ہوگی- الا یہ کہ وہ اجازت دے دے- ☆ حدیث مبارک میں ہے اس دن انبیاء کے علاوہ کسی کو گفتگو کی ہمت نہ ہوگی- اور انبیاء کی زبان پر بھی اس دن صرف یہی ہوگا کہ یا اللہ ہمیں بچالے- (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ مریم ۱۹) ---۸۷- "کسی کو شفاعت کا اختیار نہ ہوگا سوائے ان کے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی قول قرار لے لیا ہے-" O--- [قول و قرار (عہد) کا مطلب ایمان وتقویٰ ہے- یعنی اہل ایمان وتقویٰ میں سے جن کو اللہ شفاعت کرنے کی اجازت دے گا' وہی شفاعت کریں گے' ان کے سوا کسی کو شفاعت کرنے کی اجازت بھی نہیں ہوگی- (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]--- [یعنی جنہیں شفاعت کا اذن مل چکا ہے وہی شفاعت کرینگے یا یہ معنی ہیں کہ شفاعت صرف مومنین کی ہوگی اور وہی اُس سے فائدہ اُٹھائیں گے- حدیث شریف میں ہے جو ایمان لایا جس نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہا- اس کے لئے اللہ کے نزدیک عہد ہے-]

(سورۃ طٰہٰ ۲۰) ---۱۰۹- "اس دن سفارش کچھ کام نہ آئے گی مگر جسے رحمٰن حکم دے اور اس کی بات کو پسند فرمائے-" O---۱۱۰- "جو کچھ ان کے آگے پیچھے ہے اسے اللہ ہی جانتا ہے مخلوق کا علم اس پر حاوی نہیں ہوسکتا-" O--- [گزشتہ آیت میں شفاعت کے لیے جو اصول بیان فرمایا گیا ہے' اس میں اس کی وجہ اور علت بیان کردی گئی ہے کہ چوں کہ اللہ کے سوا کسی کو بھی کسی کی بابت پورا علم نہیں ہے کہ کون کتنا بڑا مجرم ہے؟ اور وہ اس بات کا مستحق ہے بھی یا نہیں' کہ اس کی سفارش کی جاسکے؟ اس لیے اس بات کا فیصلہ بھی اللہ تعالیٰ ہی فرمائے گا کہ کون کون لوگ انبیا وصلحا کی سفارش کے مستحق ہیں؟ کیوں کہ ہر شخص کے جرائم کی نوعیت وکیفیت کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا اور نہ جان ہی سکتا ہے- (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الانبیاء ۲۱) ---۲۸- "وہ ان کے آگے پیچھے کے تمام امور سے واقف ہے وہ کسی کی بھی سفارش نہیں کرتے بجز ان کے جن سے اللہ خوش ہو وہ تو خود ہیبت الٰہی سے لرزاں وترساں ہیں-" O--- [اس سے معلوم ہوا کہ انبیا صالحین کے علاوہ فرشتے بھی سفارش کریں گے- حدیث صحیح سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے لیکن یہ سفارش انہی کے حق میں ہوگی جن کے لیے اللہ تعالیٰ پسند فرمائے گا- اور ظاہر بات ہے کہ اللہ تعالیٰ سفارش اپنے نافرمان بندوں کے لیے نہیں صرف گناہ گار مگر فرماں بردار بندوں یعنی اہل ایمان وتوحید ہی کے لیے پسند فرمائے گا- (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الشعرآء ۲۶) ---۱۰۰- "اب تو ہمارا کوئی سفارشی بھی نہیں-" O---۱۰۱- "اور نہ کوئی (سچا) غم خوار دوست-" O--- [گناہ گار اہل ایمان کی

Marfat.com

سفارش تو اللہ کی اجازت کے بعد انبیاء وصلحا بالخصوص حضرت نبی کریم ﷺ فرمائیں گے۔ لیکن کافروں اور مشرکوں کے لیے سفارش کرنے کی کسی کو اجازت ہوگی نہ حوصلہ اور نہ وہاں کوئی دوستی ہی کام آئے گی۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الروم ۳۰) ---۱۲۔ ''اور جس دن قیامت قائم ہوگی تو گنہگار حیرت زدہ رہ جائیں گے۔'' O ---۱۳۔ ''اور ان کے تمام تر شریکوں میں سے ایک بھی ان کا سفارشی نہ ہوگا اور (خود یہ بھی) اپنے شریکوں کے منکر ہو جائیں گے۔'' O

(سورۃ سبا ۳۴) ---۲۳۔ ''شفاعت (سفارش) بھی اس کے پاس کچھ نفع نہیں دیتی بجز ان کے جن کے لیے اجازت ہو جائے۔ یہاں تک کہ جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور کر دی جاتی ہے تو پوچھتے ہیں تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا؟ جواب دیتے ہیں کہ حق فرمایا اور وہ بلند و بالا اور بہت بڑا ہے۔'' O --- [کفار علی سبیل التنزل کہتے تھے کہ چلو ہم مان لیتے ہیں کہ ہمارے ان بتوں کو زمین و آسمان کی کسی چیز پر اختیار نہیں اور نہ کسی چیز کے مالک ہیں اور نہ حصہ دار۔ لیکن قیامت کے روز یہ ہماری شفاعت کریں گے اور ان کی شفاعت کے باعث ہم نجات پا جائینگے۔ ان کے اس گمان کا بطلان کیا جا رہا ہے کہ ان کا یہ خیال بھی سراسر ہذیان ہے۔ قیامت کے دن ایسا نہیں ہوگا کہ جس کا جی چاہے گا شفاعت کرنے کے لیے کھڑا ہو جائے گا بلکہ شفاعت کے لیے صرف وہ آدمی لب کشائی کرے گا جس کو بارگاہ الٰہی سے شفاعت کرنے کی اجازت ملے گی اور فقط ان لوگوں کے لیے وہ شفاعت کرے گا جن کی شفاعت کرنے کا اُسے اذن ملے گا۔ اللہ تعالیٰ کے جن مقبول بندوں کو شفاعت کرنے کی اجازت ہوگی۔ وہ تو انبیاء و اولیاء ہوں گے اور انہیں صرف ان گنہگاروں کے لیے سفارش کرنے کا اذن ملے گا جو ایمان کے ساتھ دُنیا سے رخصت ہوئے ہوں۔ رہے تمہارے یہ بُت' تو انہیں سرے سے سفارش کرنے کی اللہ تعالیٰ نے اجازت ہی نہیں دی۔ ان کی کیا مجال ہے کہ وہ شفاعت کر سکیں' اور وہ بھی ان بدنصیبوں کی جنہوں نے ساری عُمر کفر و شرک میں بسر کر دی اور آخر دم تک ایمان نہ لائے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

(سورۃ الزمر ۳۹) ---۴۳۔ ''کیا ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا (اوروں کو) سفارشی مقرر کر رکھا ہے؟ آپ فرما دیجئے! کہ گو وہ کچھ بھی اختیار نہ رکھتے ہوں اور نہ عقل رکھتے ہوں۔'' O --- [یعنی ایک تو ان لوگوں نے اپنے طور پر خود ہی یہ فرض کر لیا کہ کچھ ہستیاں اللہ کے ہاں بڑی زور آور ہیں جن کی سفارش کسی طرح ٹل نہیں سکتی، حالانکہ ان کے سفارشی ہونے پر نہ کوئی دلیل' نہ اللہ تعالیٰ نے کبھی یہ فرمایا کہ ان کو میرے ہاں یہ مرتبہ حاصل ہے' اور نہ خود اُن ہستیوں نے کبھی یہ دعویٰ کیا کہ ہم اپنے زور سے تمہارے سارے کام بنوا دیا کریں گے۔ اس پر مزید حماقت ان لوگوں کی یہ ہے کہ اصل مالک کو چھوڑ کر ان فرضی سفارشیوں ہی کو سب کچھ سمجھ بیٹھے ہیں اور ان کی ساری نیاز مندیاں اُنہی کے لیے وقف ہیں۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)] ---۴۴۔ ''فرما دیجئے! کہ تمام سفارش کا مختار اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ تمام آسمانوں اور زمین کا راج اسی کے لیے ہے تم سب اسی کی طرف پھیرے جاؤ گے۔'' O --- [آپ ان کو فرما دیجئے کہ شفاعت کرنے کا اختیار تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیا جاتا ہے۔ اس کے اذن کے بغیر تو کسی کی مجال نہیں کہ لب کشائی بھی کر سکے اور ان کے معبودوں کو تو شفاعت کا کوئی اختیار نہیں دیا گیا یہ کیسے ان کی شفاعت کریں گے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)] --- [جو اس کا ماذون ہو وہی شفاعت کر سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے شفاعت کا اذن دیتا ہے بتوں کو اس نے شفیع نہیں بنایا اور عبادت تو خدا کے سوا کسی کی بھی جائز نہیں شفیع ہو یا نہ ہو۔ (تفسیر از کنز الایمان)] --- [یعنی کسی کا یہ زور نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں خود سفارشی بن کر اُٹھ ہی سکے، کجا کہ اپنی سفارش منوا لینے کی طاقت بھی اُس میں ہو۔ یہ بات تو بالکل اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے کہ جسے چاہے سفارش کی اجازت دے اور جسے چاہے نہ دے۔ اور جس کے حق میں چاہے کسی کو سفارش کرنے دے اور جس کے حق میں چاہے نہ کرنے دے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(سورۃ المومن ۴۰) ---۱۸۔ ''اور انہیں بہت ہی قریب آنے والی (قیامت سے) آگاہ کر دیجئے' جب کہ دل حلق تک پہنچ جائیں گے اور سب خاموش ہوں گے' ظالموں کا نہ کوئی دلی دوست ہوگا نہ سفارشی' کہ جس کی بات مانی جائے گی۔'' O --- [یہ بات بر سبیل تنزل' کفار کے عقیدۂ شفاعت کی تردید کرتے ہوئے فرمائی گئی ہے۔ حقیقت میں تو وہاں ظالموں کا کوئی شفیع سرے سے ہوگا ہی نہیں' کیونکہ شفاعت کی اجازت اگر مل بھی سکتی ہے تو اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کو مل سکتی ہے' اور اللہ کے نیک بندے کبھی کافروں اور مشرکوں اور فساق و فجار کے دوست نہیں ہو سکتے کہ وہ انہیں بچانے کے لیے سفارش کا خیال بھی کریں۔ لیکن چونکہ کفار و مشرکین اور گمراہ لوگوں کا بالعموم یہ عقیدہ رہا ہے' اور آج بھی ہے' کہ ہم جن بزرگوں کے دامن گرفتہ ہیں وہ کبھی ہمیں دوزخ میں نہ جانے دیں گے بلکہ اڑ کر کھڑے ہو جائیں گے اور بخشوا کر ہی چھوڑیں گے' اس لیے فرمایا گیا کہ وہاں ایسا شفیع کوئی بھی نہ ہوگا جس کی بات مانی جائے اور جس کی سفارش اللہ کو لا محالہ قبول ہی کرنی پڑے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(سورۃ الزخرف ۴۳) ---۸۶۔ ''جنہیں یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہیں وہ شفاعت کرنے کا اختیار نہیں رکھتے' ہاں (مستحق شفاعت وہ ہیں) جو حق بات کا اقرار کریں اور انہیں علم بھی ہو۔'' O --- [حق بات سے مراد کلمہ توحید لا الٰہ الا اللہ ہے اور یہ اقرار بھی علم و بصیرت کی بنیاد پر ہو محض رسمی اور تقلیدی نہ ہو۔

Marfat.com

یعنی زبان سے کلمۂ توحید ادا کرنے والے کو پتہ ہو کہ اس میں صرف ایک اللہ کا اثبات اور دیگر تمام معبودوں کی نفی ہے' پھر اس کے مطابق اس کا عمل ہو۔ ایسے لوگوں کے حق میں اہل شفاعت کی شفاعت مفید ہوگی۔ یا مطلب ہے کہ شفاعت کرنے کا حق صرف ایسے لوگوں کو ملے گا جو حق کا اقرار کرنے والے ہوں گے' یعنی انبیاء وصالحین اور فرشتے۔ نہ کہ معبودان باطل کو' جنہیں مشرکین اپنا شفاعت کنندہ خیال کرتے ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ النجم ۵۳) --- ۲۶۔ ''اور بہت سے فرشتے آسمانوں میں ہیں جن کی سفارش کچھ بھی نفع نہیں دے سکتی مگر یہ اور بات ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی خوشی اور اپنی چاہت سے جس کے لیے چاہے اجازت دے دے۔'' O --- [یعنی فرشتے' جو اللہ کی مقرب ترین مخلوق ہے' ان کی بھی یہ مجال نہیں کہ جس کی چاہیں خود بخود شفاعت کریں اور اس کو بخشوا کر جنت میں پہنچا دیں بلکہ ان کو بھی شفاعت کا حق صرف انہی لوگوں کے لیے ملے گا جن کے لیے اللہ پسند کرے گا' جب یہ بات ہے تو پھر یہ پتھر کی مورتیاں کس طرح کسی کی سفارش کر سکیں گی؟ جن سے تم آس لگائے بیٹھے ہو' نیز اللہ تعالیٰ مشرکوں کے حق میں کسی کو سفارش کرنے کا حق بھی کب دے گا' جب کہ شرک اس کے نزدیک ناقابل معافی ہے؟ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ التحریم ۶۶) --- ۱۰۔ ''اللہ تعالیٰ نے کافروں کے لیے نوح کی اور لوط کی بیوی کی مثال بیان فرمائی یہ دونوں ہمارے بندوں میں سے دو (شائستہ اور) نیک بندوں کے گھر میں تھیں' پھر ان کی انہوں نے خیانت کی پس وہ دونوں (نیک بندے) ان سے اللہ کے (کسی عذاب کو) نہ روک سکے اور حکم دے دیا گیا (اے عورتو) دوزخ میں جانے والوں کے ساتھ تم دونوں بھی چلی جاؤ۔'' O --- [متعدد مقامات پر تفصیلاً بتایا جاچکا ہے کہ شفاعت مومن گناہ گار کے لیے ہے۔ کفار ومشرکین اور منافقین کے لیے نہیں۔ بکثرت ایسی صحیح احادیث موجود ہیں جن سے صراحتہً پتہ چلتا ہے کہ حضور سرور عالم شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم گناہ گاروں کی شفاعت فرمائیں گے۔ حضور کی امت کے اولیاء' شہداء اور علماء بھی شفاعت کریں گے اور اللہ تعالیٰ ان کی شفاعت کو قبول فرمائے گا۔ (از تفسیر نمبر۷ اضیاء القرآن)]

(سورۃ المدثر ۷۴) --- ۴۰۔ ''کہ وہ بہشتوں میں (بیٹھے ہوئے) گناہ گاروں سے'' O --- ۴۱۔ ''سوال کرتے ہوں گے۔'' O --- ۴۲۔ ''تمہیں دوزخ میں کس چیز نے ڈالا؟'' O --- ۴۳۔ ''وہ جواب دیں گے کہ ہم نمازی نہ تھے۔'' O --- ۴۴۔ ''نہ مسکینوں کو کھانا کھلاتے تھے۔'' O --- ۴۵۔ ''اور ہم بحث کرنے والے (انکاریوں) کا ساتھ دے کر بحث مباحثہ میں مشغول رہا کرتے تھے۔'' O --- ۴۶۔ ''اور روز جزا کو جھٹلاتے تھے۔'' O --- ۴۷۔ ''یہاں تک کہ ہمیں موت آگئی۔'' O --- ۴۸۔ ''پس انہیں سفارش کرنے والوں کی سفارش نفع نہ دے گی۔'' O --- [جن کی موت کفر پر ہوئی ان کی کوئی شفاعت نہ کر سکے گا۔ شفاعت تو مومن گنہگار کیلئے ہے۔ اس موضوع پر کافی لکھا جاچکا ہے۔ علامہ ثناء اللہ پانی پتی لکھتے ہیں ''کہ امت اس پر اجماع ہے کہ ہر مومن کے لئے شفاعت جائز ہے' البتہ معتزلہ خوارج اور دیگر اہل ہوا نے شفاعت کا انکار کیا ہے' خدا ان کو تباہ کرے' حالانکہ احادیث شفاعت اتنی کثرت سے ہیں کہ تواتر معنوی کو پہنچی ہوئی ہیں۔ اس کے بعد آپ نے متعدد احادیث ذکر کی ہیں' یہ حدیث زید بن ارقم اور تیرہ چودہ دیگر صحابہ سے مروی ہے **شفاعتی یوم القیامة حق فمن لم یومن بها لم یکن من اهلها**۔ ''قیامت کے روز میری شفاعت حق ہے جو شخص شفاعت پر اعتقاد نہیں رکھتا وہ شفاعت کا مستحق نہ ہو گا۔'' (از تفسیر ۳۱ ضیاء القرآن)]

(سورۃ النباء ۷۸) --- ۳۸۔ ''جس دن روح اور فرشتے صفیں باندھ کر کھڑے ہوں گے تو کوئی کلام نہ کر سکے گا مگر جسے رحمٰن اجازت دے دے اور وہ ٹھیک بات زبان سے نکالے۔'' O --- [یہ اجازت اللہ تعالیٰ ان فرشتوں کو اور اپنے پیغمبروں کو عطا فرمائے گا اور وہ جو بات کریں گے حق وصواب ہی ہوگی' یا یہ مفہوم ہے کہ اجازت صرف اسی کے بارے میں دی جائے گی جس نے درست بات کہی ہو' یعنی کلمہ توحید کا اقراری رہا ہو۔ (از تفسیر ۶ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] --- [بولنے سے مراد شفاعت ہے' اور فرمایا گیا ہے کہ وہ صرف دو شرطوں کے ساتھ ممکن ہوگی ایک شرط یہ کہ جس شخص کو جس گنہگار کے حق میں شفاعت کی اجازت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملے گی صرف وہی شخص اسی کے حق میں شفاعت کر سکے گا۔ دوسری شرط یہ کہ شفاعت کرنے والا بجا اور درست بات کہے بے جا نوعیت کی سفارش نہ کرے' اور جس کے معاملہ میں وہ سفارش کر رہا ہو وہ دنیا میں کم از کم کلمہ حق کا قائل رہا ہو' یعنی محض گناہ گار ہو' کافر نہ ہو۔ (از تفسیر ۲۵ تفہیم القرآن)] --- [جلال خداوندی کا یہ عالم ہوگا کہ سب چپ' دم بخود' کسی میں لب ہلانے کی بھی ہمت نہ ہوگی' البتہ وہ نفوس قدسیہ' جن کو اذن گویائی ملے گا' وہ اپنے رب کے حضور اپنی گزارشات اور اپنی التجائیں پیش کر رہے ہوں گے' امام بخاری نے اپنی صحیح میں حدیث شفاعت بڑی مفصل درج کی ہے جس کا خلاصہ پیش خدمت ہے: ''کافی عرصہ سب لوگ خاموشی سے سر جھکائے کھڑے رہیں گے اور پسینوں میں شرابور ہوں گے کوئی ٹخنوں تک پسینے میں ہوگا کوئی گھٹنوں تک کوئی کمر تک کوئی گردن تک پسینے میں ڈوبا ہوگا۔ آخر سب آدم علیہ السلام کے پاس حاضر ہو کر شفاعت کے لئے درخواست کریں گے آپ اپنی معذوری بیان کریں گے۔ چنانچہ مختلف انبیاء کے پاس باری باری حاضر ہوں گے' لیکن ناامید ہو کر لوٹیں گے' آخر عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جب جائیں گے تو آپ جواب دیں گے کہ میں خود تو شفاعت کی جرأت نہیں کر سکتا البتہ تمہیں ایک ایسی ہستی کا پتہ بتاتا ہوں جس کے پاس سے کوئی سائل نامراد واپس نہیں لوٹتا' وہ سب کو بارگاہ محمد مصطفیٰ صلی

Marfat.com

اللہ علیہ وآلہ اطیب التحیۃ والثناء کی طرف جانے کا حکم دیں گے جب در در کی ٹھوکریں کھانے کے بعد سب مخلوق شکستہ خاطر' پراگندہ حال وہاں جائے گی اور شفاعت کی درخواست کرے گی' ان درخواست کرنے والوں میں وہ لوگ بھی شامل ہوں گے جو آج بڑے طمطراق سے شفاعت مصطفوی کا انکار کرتے ہیں اور اگر انکار نہیں کر سکتے تو اس کی ایسی تاویل کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ایسی خود ساختہ شرائط کا اضافہ کرتے ہیں کہ شان مصطفوی کا ظہور نہیں ہوتا وہ لوگ بھی اس دن حاضر ہوں گے حضور سرور عالم ﷺ سب کی فریاد سن کر فرمائیں گے ہاں میں تمہاری شفاعت کروں گا۔ ہاں مجھے یہ منصب حاصل ہے کہ میں تمہاری شفاعت کروں۔ چنانچہ حضور عرش الٰہی کے قریب جا کر سجدہ ریز ہو جائیں گے اور اپنے پروردگار کی حمد و توصیف کی حد کر دیں گے عرش والا فرمائے گا اے پیکر ہر خوبی و زیبائی! اپنا سر مبارک اٹھاؤ' تم مانگتے جاؤ' میں دیتا جاؤں گا' تم شفاعت کرتے جاؤ' میں شفاعت قبول کرتا جاؤں گا۔ اذن شفاعت سے شرف یاب ہو کر مقام محمود پر جلوہ فگن ہوں گے۔ لواء الحمد (حمد کا پرچم) دست مبارک میں جھوم رہا ہو گا اور جو آئے گا سب کو پناہ دیتے جائیں گے۔ (از تفسیر ۲۹ ضیاء القرآن)]

شک وشبہ

(سورۃ البقرۃ ۲)---۲۔ ''یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔ نہیں کوئی شک اس (کے کتاب الٰہی ہونے) میں۔ ہدایت ہے (اللہ تعالیٰ سے) ڈرنے والوں کے لیے۔'' O

(سورۃ ھود ۱۱)---۶۲۔ ''وہ (کافر) بولے۔ صالح! اس سے پہلے تو ہمارے درمیان ایک امید گاہ تھا۔ کیا تو ہمیں ان کی عبادت کرنے سے روکتا ہے جن کی عبادت ہمارے باپ دادا کرتے تھے۔ مگر ہم اس کے بارے میں جس (دین) کی طرف تو ہمیں بلاتا ہے دل میں کھٹکنے والے شک میں ہیں۔'' O
---۱۰۹۔ ''پس ان کے بارے میں جن کی یہ لوگ عبادت کرتے ہیں آپ ﷺ کسی شک میں نہ پڑیں۔ وہ اسی طرح عبادت کر رہے ہیں جس طرح پہلے ان کے باپ دادا کرتے تھے۔ اور ہم بھی انہیں ان کا حصہ بغیر کم کیے ضرور پورا دے دیں گے۔'' O---[اس سے مراد وہ عذاب ہے جس کے وہ مستحق ہوں گے۔ اس میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ ابراھیم ۱۴)---۹۔ ''کیا تمہارے پاس تم سے پہلے کے لوگوں کی خبریں نہیں آئیں؟ یعنی قوم نوحؑ کی اور عاد و ثمود کی اور ان کے بعد والوں کی جنہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کوئی نہیں جانتا۔ ان کے پاس ان کے رسول معجزے لائے لیکن انہوں نے اپنے ہاتھ اپنے منہ میں دبا لیے اور صاف کہہ دیا کہ جو کچھ تمہیں دے کر بھیجا گیا ہے ہم اس کے منکر ہیں اور جس چیز کی طرف تم ہمیں بلا رہے ہو ہمیں تو اس میں بڑا بھاری شبہ ہے۔'' O---۱۰۔ ''ان کے رسولوں نے انہیں کہا کہ کیا حق تعالیٰ کے بارے میں تمہیں شک ہے جو آسمانوں اور زمین کا بنانے والا ہے۔ وہ تو تمہیں اس لیے بلا رہا ہے کہ تمہارے تمام گناہ معاف فرما دے۔ اور ایک مقررہ وقت تک تمہیں مہلت عطا فرمائے۔ انہوں نے کہا کہ تم تو ہم جیسے ہی انسان ہو تم چاہتے ہو کہ ہمیں ان خداؤں کی عبادت سے روک دو جن کی عبادت ہمارے باپ دادا کرتے رہے۔ اچھا تو ہمارے سامنے کوئی کھلی دلیل پیش کرو۔'' O

(سورۃ الحج ۲۲)---۵۵۔ ''کافر اس وحی الٰہی میں ہمیشہ شک شبہ ہی کرتے رہیں گے حتیٰ کہ اچانک ان کے سروں پر قیامت آ جائے یا ان کے پاس اس دن کا عذاب آ جائے جو منحوس ہے۔'' O

(سورۃ العنکبوت ۲۹)---۴۸۔ ''اس سے پہلے تو آپ کوئی کتاب پڑھتے نہ تھے اور نہ کسی کتاب کو اپنے ہاتھ سے لکھتے تھے کہ یہ باطل پرست لوگ شک و شبہ میں پڑتے۔'' O

(سورۃ حم السجدۃ ۴۱)---۵۳۔ ''عنقریب ہم انہیں اپنی نشانیاں آفاق عالم میں بھی دکھائیں گے اور خود ان کی اپنی ذات میں بھی یہاں تک کہ ان پر کھل جائے کہ حق یہی ہے' کیا آپ کے رب کا ہر چیز سے واقف و آگاہ ہونا کافی نہیں۔'' O---۵۴۔ ''یقین جانو! کہ یہ لوگ اپنے رب کے روبرو جانے سے شک میں ہیں یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔'' O

(سورۃ الاحزاب ۳۳)---۱۲۔ ''اور اس وقت منافق اور وہ لوگ جن کے دلوں میں (شک کا) روگ تھا کہنے لگے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے ہم سے محض دھوکا فریب کا ہی وعدہ کیا تھا۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۴، مضمون: حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ)

(سورۃ الدخان ۴۴)---۷۔ ''جو رب ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے۔ اگر تم یقین کرنے والے ہو۔'' O---۸۔ ''کوئی معبود نہیں اس کے سوا وہی جلاتا ہے اور مارتا ہے' وہی تمہارا رب ہے اور تمہارے اگلے باپ دادوں کا۔'' O---۹۔ ''بلکہ وہ شک میں پڑے کھیل رہے ہیں۔'' O
---[یعنی حق اور اس کے دلائل ان کے سامنے آ گئے۔ لیکن وہ اس پر ایمان لانے کے بجائے شک میں مبتلا ہیں اور اس شک کے ساتھ استہزا اور کھیل کود میں

Marfat.com

پڑے ہیں۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۰۔''آپ اس دن کے منتظر رہیں جب کہ آسمان ظاہر دھواں لائے گا۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: دھواں]---۳۴۔''یہ لوگ تو یہی کہتے ہیں۔''O---[پہلے گفتگو کفارِ مکہ سے ہو رہی تھی اور ان کو کفر سے باز آنے کی تلقین کی جا رہی تھی۔ لیکن جب ان کی ضد میں کوئی فرق نہ آیا تو ان کو سمجھانے کے لیے فرعون اور اس کی قوم کا ذکر کر دیا۔ بتایا کہ ان کی روش بھی ہٹ دھرمی اور تعصب کی تھی جس طرح تمہاری ہے لیکن ان کی جاہ و حشمت اور حکومت و سلطنت سے تم کو تو دُور کی بھی نسبت نہیں' وہ بہت بڑی سلطنت کے مالک تھے' ان کے خزانے سونے چاندی سے بھرے تھے' ان کے پاس وسیع و عریض زرخیز زرعی زمینیں تھیں جن کو دریائے نیل سے نکلی ہوئی نہریں سیراب کرتی تھیں۔ جب انہوں نے قبولِ حق سے انکار کر دیا تو بایں جاہ و حشمت ان کو حرفِ غلط کی طرح مٹا دیا گیا۔ تم خود سوچو کہ تم میں یہ طاقت ہے کہ غضبِ الٰہی کا مقابلہ کر سکو؟ اس ضمنی بحث کے بعد اب پھر گفتگو اہلِ مکہ کے بارے میں ہو رہی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ آپ ہمیں خواہ مخواہ قیامت اور عذابِ جہنم سے ڈراتے رہتے ہیں۔ پہلی دفعہ جب ہم موت کا پیالہ پییں گے تو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے زندگی کا سلسلہ منقطع ہو جائے گا۔ اس کے بعد نہ کوئی زندگی ہے نہ کوئی حشر و نشر۔ پہلی موت کے لیے ضروری نہیں کہ کوئی دوسری موت بھی ہو۔ اسنوی اپنی کتاب التمہید میں کہتے ہیں کہ لغت میں اوّل شے کی ابتدا کو کہتے ہیں۔ کبھی اس کے بعد دوسرا ہوتا ہے اور کبھی نہیں ہوتا۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]---۳۵۔''کہ (آخری چیز) یہی ہمارا پہلی بار (دنیا سے) مر جانا ہے اور ہم دوبارہ اٹھائے نہیں جائیں گے۔''O---[مکمل تفصیل کے لیے باب نمبر ۱۱، مضمون: حیات بعد الموت]

(سورۃ ق ۵۰)---۱۵۔''کیا ہم پہلی بار کے پیدا کرنے سے تھک گئے؟ بلکہ یہ لوگ نئی پیدائش کی طرف سے شک میں ہیں۔''O---[یعنی یہ اللہ کی قدرت کے منکر نہیں' بلکہ اصل بات یہ ہے کہ انہیں قیامت کے وقوع اور اس میں دوبارہ زندگی کے بارے میں ہی شک ہے۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۲۳۔''اس کا ہم نشین (فرشتہ) کہے گا یہ حاضر ہے جو کہ میرے پاس تھا۔''O---۲۴۔''ڈال دو جہنم میں ہر کافر سرکش کو۔''O---۲۵۔''جو نیک کام سے روکنے والا حد سے گزر جانے والا اور شک کرنے والا تھا۔''O---۲۶۔''جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرا معبود بنا لیا تھا پس اسے سخت عذاب میں ڈال دو۔''O

شہابِ ثاقب

(سورۃ الحجر ۱۵)---۱۸۔''ہاں مگر جو چوری چھپے سننے کی کوشش کرے اس کے پیچھے دھکتا ہوا (کھلا شعلہ) لگتا ہے۔''O---[اس کا مطلب یہ ہے کہ شیاطین آسمانوں پر باتیں سننے کے لیے جاتے ہیں' جن پر شہاب ثاقب ٹوٹ کر گرتے ہیں' جن سے کچھ تو جل مر جاتے ہیں اور کچھ بچ جاتے ہیں اور بعض سن آتے ہیں۔ حدیث پاک میں اس کی تفسیر اس طرح آتی ہے۔* نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں''جب اللہ تعالیٰ آسمان پر کوئی فیصلہ فرماتا ہے' تو فرشتے اسے سن کر اپنے پر یا بازو پھڑپھڑاتے ہیں' (عجز و مسکنت کے اظہار کے طور پر) گویا وہ کسی چٹان پر زنجیر کی آواز ہے۔ پھر جب فرشتوں کے دلوں سے اللہ تعالیٰ کا خوف دور ہوتا ہے تو وہ ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں' تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ وہ کہتے ہیں' اس نے جو فرمایا' حق فرمایا اور وہ بلند اور بڑا ہے (اس کے بعد اللہ تعالیٰ کا وہ فیصلہ اوپر سے نیچے تک یکے بعد دیگرے سنایا جاتا ہے۔ اس موقع پر شیطان چوری چھپے بات سنتے ہیں۔ اور یہ چوری چھپے بات سننے والے شیطان' تھوڑے تھوڑے فاصلے سے ایک دوسرے کے اوپر ہوتے ہیں اور وہ ایک آدھ کلمہ سن کر اپنے دوست نجومی یا کاہن کے کان میں پھونک دیتے ہیں' وہ اس کے ساتھ سو جھوٹ ملا کر لوگوں کو بیان کرتا ہے۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---[شہاب کے بھی دو معنی ہیں۔ ایک لغوی اور ایک اصطلاحی۔ لغت میں شہاب چمکنے والی آگ کو کہتے ہیں اس کے ساتھ یہاں مبین کی صفت مذکور ہے یعنی ظاہر اور بعض دیگر مقامات پر اس کو ثاقب کی صفت سے موصوف کیا گیا ہے۔ جس کا معنی ہے چھید نے والا۔ یعنی ایسی تیز آگ جو ہر چیز میں سے سوراخ کر کے گزر جاتی ہے اور اصطلاح میں اس روشنی کو کہتے ہیں جو فضا میں شام کے بعد لمبی لکیر کی طرح نمودار ہوتی ہے اور پھر آناً فاناً غائب ہو جاتی ہے۔ اس شہاب کی حقیقت کیا ہے۔ جدید علم فلکیات کے ماہرین خود بھی وثوق سے اسکے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتے۔ وہ کہتے ہیں کہ آج تک ہم اپنی تحقیق سے جس نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ نظام شمسی کا کوئی چھوٹا سا تارا ٹوٹتا ہے جس کے اجزاء جب ہوا کے کرہ میں داخل ہوتے ہیں تو رگڑ سے بھڑک اٹھتے ہیں۔ انسائیکلوپیڈیا بریٹانیکا میں ہے کہ ہم شہاب ثاقب کی ماہیت کے متعلق آج جو بہترین توجیہ بیان کر سکتے ہیں وہ یہ ہے کہ نظامِ شمسی کا کوئی چھوٹا سا تارا ٹوٹتا ہے۔ اس ٹوٹنے والے تارے کا بیشتر حصہ ہماری فضا میں پہنچنے سے پہلے یا تو گرد بن جاتا ہے یا بخارات میں تبدیل ہو کر اُڑ جاتا ہے اور اقلِ قلیل ہماری فضا میں پہنچ کر دکھائی دیتا ہے اور اس کے کئی ٹکڑے زمین پر بھی گر پڑتے ہیں۔ شہاب ثاقب کے ٹکڑے مختلف عجائب خانوں میں موجود ہیں۔ سب سے بڑے ٹکڑے کا وزن چالیس ٹن تقریباً ۱۱۴۰ من ہے اور یہ ٹکڑا جنوب مغربی افریقہ میں ہے۔ اس سے کم وزن کا ایک ٹکڑا جو گرین لینڈ

Marfat.com

میں گرا تھا اس کا وزن ساڑھے ۳۶ ٹن ہے یہ اسے کمانڈر پیری وہاں سے اٹھوا کر نیویارک لے آئے (انسائیکلوپیڈیا گرولیر) اٹھارھویں صدی میں پیرس کی سائنس اکیڈمی نے شہاب ثاقب کا انکار کر دیا تھا اور وہ اس نتیجے پر پہنچے کہ یہ سارے نمونے جو مختلف عجائب گھروں میں ہیں سب فرضی ہیں اور جن لوگوں نے ان کے گرنے کی چشم دید شہادتیں دی ہیں انھوں نے جھوٹ بولا ہے۔ لیکن اٹھارہ سو تین میں پیرس کے قریب ہی تین ہزار شہاب ثاقب کا مینہ برسا۔ اس طرح قدرت نے ان سائنسدانوں کے غرور کو توڑا اور اُن کی کم علمی کا پردہ فاش کر دیا۔ انسائیکلوپیڈیا بریٹانیکا جلد ۱۵، ۳۴۱۔ اسی ضمن میں وہ حجرِ اسود کے متعلق بھی تسلیم کرتے ہیں کہ وہ زمینی پتھر نہیں ہے بلکہ کوئی آسمان سے اتری ہوئی چیز ہے۔ انھوں نے اپنی کم علمی کے باعث اسے بھی ایک شہاب ثاقب تصور کیا ہے لیکن یہ ان کی کم علمی ہے۔ بہر حال اس بات کا تو انھیں اعتراف کرنا پڑا کہ یہ یہاں کا پتھر نہیں ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

(**سورۃ الصّٰفّٰت ۳۷**)---۱۰۔ ''مگر جو کوئی ایک آدھ بات اچک لے بھاگے تو (فوراً ہی) اس کے پیچھے دہکتا ہوا شعلہ لگ جاتا ہے۔'' O---[اس مضمون کو سمجھنے کے لیے یہ بات نگاہ میں رہنی چاہیے کہ حضور نبی کریم ﷺ کی بعثت کے وقت عرب میں کہانت کا بڑا چرچا تھا۔ ہر جگہ اس قسم کے لوگ کثرت سے مل جاتے تھے جو غیب دانی کا دعویٰ کرتے تھے۔ یہ ان کا پیشہ تھا، اس سے انہیں بے انداز آمدنی ہوا کرتی تھی۔ کسی کی کوئی چیز گم ہوگئی، کسی کا کوئی عزیز بیمار ہو گیا۔ کسی نے نئے کاروبار کا پروگرام بنایا، کوئی لمبے سفر کے لیے تیار ہوا۔ ان تمام مواقع پر وہ توہم پرست لوگ ان جھوٹے غیب دانوں سے فائدہ اٹھانے کے لیے ان کے پاس پہنچ جاتے۔ یہ پیشہ ور کاہن بڑے شاطر قسم کے لوگ ہوتے تھے ایسی دو رُخی باتیں کرتے کہ پوچھنے والا مطمئن ہو کر چلا جاتا۔ ان کاہنوں کے متعلق اہلِ عرب کا یہ عقیدہ تھا کہ کوئی جن ان کے ماتحت ہے اور وہ اسے غیب کی خبریں آ کر بتاتا ہے۔ جب حضور رحمتِ عالم ﷺ نے نبوت کا اعلان فرمایا اور لوگوں کو بتایا کہ آسمان سے ایک فرشتہ وحی لے کر میرے پاس آتا ہے تو اہلِ عرب نے حضور ﷺ کو بھی ایک کاہن خیال کیا اور وحی کو ان کاہنوں کے اقوال پر قیاس کیا اور یہ سمجھنے لگے کہ ان کے پاس بھی کوئی جن آتا ہے اور انہیں یہ باتیں آ کر سکھاتا ہے۔ اِن آیات میں ان کے اس گمانِ باطل کی تردید کر دی۔ جس دن سے حضور سرورِ عالم ﷺ منصبِ نبوت پر فائز کیے گئے ہیں اس دن سے آسمانوں کے پہرے سخت کر دیے گئے اور اب کسی شیطان کی مجال ہی نہیں کہ عالمِ بالا میں انتظاماتِ عالم کے متعلق جو فیصلے ہو رہے ہیں ان پر آگاہ ہونے کی جرات کر سکے اور وہاں کے راز یہاں افشاء کر سکے۔ پہلے تو کسی جن یا شیطان کو ایسا کرنے کی ہمت نہیں ہوتی اور اگر کوئی اپنی شریر طبع کے باعث ایسا کرتا ہے تو شہابِ ثاقب سے اس کی تواضع کی جاتی ہے جو اسے جلا کر راکھ کر دیتا ہے، اس لیے اب نہ کہانت رہی اور نہ کاہن۔ یہ میرا نبی ہے اس پر میرا کلام نازل ہوتا ہے۔ اس کلام کو لے کر آنے والا میرا نورانی فرشتہ ہے، جو میرے اذن سے اُترتا ہے۔ اس لیے اس غلط فہمی کو دل سے نکال دو کہ یہ کاہن ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

(**سورۃ الرحمٰن ۵۵**)---۳۵۔ ''تم پر آگ کے شعلے اور دھواں چھوڑا جائے گا پھر تم مقابلہ نہ کر سکو گے۔'' O---[مطلب یہ ہے کہ اگر تم قیامت والے دن کہیں بھاگ کر گئے بھی تو فرشتے آگ کے شعلے اور دھواں تم پر چھوڑ کر یا پگھلا ہوا تانبہ تمہارے سروں پر ڈال کر تمہیں واپس لے آئیں گے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الجن ۷۲**)---۷۔ ''اور (انسانوں) نے بھی تم جنوں کی طرح گمان کر لیا تھا کہ اللہ کسی کو نہ بھیجے گا (یا کسی کو دوبارہ زندہ نہ کرے گا)۔'' O---۸۔ ''اور ہم نے آسمان کو ٹٹول کر دیکھا تو اسے سخت چوکیداروں اور سخت شعلوں سے پر پایا۔'' O---[صحیح روایات سے ثابت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد آسمانوں پر پہرہ سخت کر دیا گیا اور جنات پہلے تو کوئی نہ کوئی ایسی جگہ تلاش کر لیتے تھے جہاں بیٹھ کر وہ آسمان پر ہونے والی گفتگو سن سکتے لیکن اب ان کے لیے ایسا ممکن نہ رہا اب جونہی وہ آسمان کی طرف جانے کی کوشش کرتے تو شہابوں کا مینہ ان پر برسنے لگتا جس کے باعث ان کا اوپر جانا بالکل ناممکن ہو گیا اس اچانک تبدیلی سے وہ بہت حیرت زدہ ہوئے اور اس کی وجہ معلوم کرنے کے لئے متعدد دستے تشکیل دیے گئے کہ روئے زمین پر گشت لگائیں اور اس کی وجہ معلوم کریں انہیں میں سے ایک گروہ جو تہامہ کے علاقہ کی چھان بین کے لئے مقرر ہوا تھا، نخلہ کے پاس سے اس وقت گزرا جب سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ صبح میں قرآن کریم کی تلاوت فرما رہے تھے، وہاں ہی استماعِ قرآن کا واقعہ پیش آیا۔ اسی کا ذکر اب ان آیات میں کیا جا رہا ہے، جن کہتے ہیں کہ جب ہم نے آسمان کو ٹٹولا تو ہم نے دیکھا کہ جگہ جگہ پہرے دار کھڑے ہیں اور شہابوں کے آتشیں گولے ان کا تعاقب کرنے کے لئے تیار ہیں، اب اگر کسی جن نے کوئی بات سننے کی کوشش کی تو یہ آتشیں شہاب اس کو جلا کر راکھ کر دیں گے۔ یہاں کسی کو یہ غلط فہمی ہو سکتی ہے کہ شہابوں کے ٹوٹنے کا سلسلہ تو بعثت نبوی سے پہلے بھی تھا بعثت کے بعد کون سا ایسا نیا حادثہ پیش آیا جس کی وجہ سے جنات کا آسمان کی طرف جانا ناممکن ہو گیا۔ اس کا یہ جواب بھی دیا جا سکتا ہے کہ پہلے بھی شہاب تھے لیکن اتنے کثرت سے نہ تھے جنات بچ بچا کر کہیں نہ کہیں بیٹھ کر کوئی نہ کوئی بات سن لیا کرتے۔ لیکن اب انتظامات سخت کر دیے گئے اور اب قطعی طور پر جنات کا اوپر جانا بند ہو گیا صحیح یہ ہے کہ اس امر کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا جائے، جو اس نے فرمایا وہ حق ہے ہم اس کی تصدیق کرتے ہیں لیکن وہ کون سے شہاب ہیں، جن کے ذریعے جنات کی کیسی سرکوبی کی جاتی ہے؟ اس کی حقیقت سے ہم آگاہ نہیں ہو سکتا ہے مستقبل قریب میں کوئی علمی تحقیق اس راز کو بھی آشکارا کر دے جس طرح

Marfat.com

کئی تکوینی اسرار بے نقاب ہو چکے ہیں۔ (از تفسیر ۸ ضیاء القرآن)]---۹۔ ''اس سے پہلے ہم باتیں سننے کے لیے آسمان میں جگہ جگہ بیٹھ جایا کرتے تھے۔ اب جو بھی کان لگاتا ہے وہ ایک شعلے کو اپنی تاک میں پاتا ہے۔''O---۱۰۔ ''ہم نہیں جانتے کہ زمین والوں کے ساتھ کسی برائی کا ارادہ کیا گیا ہے یا ان کے رب کا ارادہ ان کے ساتھ بھلائی کا ہے۔''O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۳، مضمون: جن]

شہد

(سورۃ النحل ۱۶)---۶۸۔ ''آپ کے رب نے شہد کی مکھی کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ پہاڑوں میں درختوں اور لوگوں کی بنائی ہوئی اونچی ٹٹیوں میں اپنے گھر (چھتے) بنا۔''O---۶۹۔ ''اور ہر طرح کے میوے کھا اور اپنے رب کی آسان راہوں میں چلتی پھرتی رہ، ان کے پیٹ سے رنگ برنگ کا مشروب نکلتا ہے، جس کے رنگ مختلف ہیں اور جس میں لوگوں کے لئے شفا ہے غور وفکر کرنے والوں کے لیے اس میں بھی بہت بڑی نشانی ہے۔''O---[شِفَآءٌ میں تنکیر تعظیم کے لیے ہے۔ یعنی بہت سے امراض کے لیے شہد میں شفا ہے۔ یہ نہیں کہ مطلقاً ہر بیماری کا علاج ہے۔ علمائے طب نے بھی صراحت کی ہے کہ شہد یقیناً ایک شفا بخش قدرتی مشروب ہے۔ لیکن مخصوص بیماریوں کے لیے نہ کہ ہر بیماری کے لیے۔ ☆ حدیث میں آتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کو حلوا (میٹھی چیز) اور شہد پسند تھا۔ ☆ ایک دوسری روایت میں ہے آپ ﷺ نے فرمایا ''تین چیزوں میں شفا ہے۔ فصد کھلوانے (پچھنے لگانے) میں، شہد کے پینے میں اور آگ سے داغنے میں۔ لیکن میں اپنی امت کو داغ لگوانے سے منع کرتا ہوں'' ☆ حدیث میں ایک واقعہ بھی آتا ہے ''اسہال (دست) کے مرض میں آپ ﷺ نے شہد پلانے کا مشورہ دیا، جس سے دستوں میں اضافہ ہو گیا، آ کر بتلایا گیا، تو دوبارہ آپ ﷺ نے شہد پلانے کا مشورہ دیا، جس سے مزید فضلات خارج ہوئے اور گھر والے سمجھے کہ شاید مرض میں اضافہ ہو گیا ہے۔ پھر نبی کریم ﷺ کے پاس آئے۔ آپ ﷺ نے تیسری مرتبہ فرمایا اللہ سچا ہے اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے، جاؤ اور اسے شہد پلا! چنانچہ تیسری مرتبہ میں اسے شفائے کاملہ ہو گئی۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

شہد کی مکھی

(سورۃ النحل ۱۶)---۶۸۔ ''آپ کے رب نے شہد کی مکھی کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ پہاڑوں میں درختوں اور لوگوں کی بنائی ہوئی اونچی ٹٹیوں میں اپنے گھر (چھتے) بنا۔''O---۶۹۔ ''اور ہر طرح کے میوے کھا اور اپنے رب کی آسان راہوں میں چلتی پھرتی رہ، ان کے پیٹ سے رنگ برنگ کا مشروب نکلتا ہے، جس کے رنگ مختلف ہیں اور جس میں لوگوں کے لئے شفا ہے غور وفکر کرنے والوں کے لیے اس میں بھی بہت بڑی نشانی ہے۔''O---[شہد کی مکھی کو اس کا پورا کام وحی (فطری تعلیم) کے ذریعہ سکھایا جاتا ہے جیسا کہ آیت زیر بحث میں آپ دیکھ رہے ہیں۔ اور یہ وحی صرف شہد کی مکھی تک ہی محدود نہیں ہے۔ مچھلی کو تیرنا، پرندے کو اڑنا اور نوزائیدہ بچے کو دودھ پینا بھی وحی خداوندی ہی سکھایا کرتی ہے۔ پھر ایک انسان کو غور وفکر اور تحقیق و تجسس کے بغیر جو صحیح تدبیر، یا صائب رائے، یا فکر وعمل کی صحیح راہ سجھائی جاتی ہے وہ بھی وحی ہے۔ (واوحینا الی ام موسیٰ ان ارضعیہ۔ القصص) اور اس وحی سے کوئی انسان بھی محروم نہیں ہے۔ دنیا میں جتنے انکشافات ہوئے ہیں، جتنی مفید ایجادیں ہوئی ہیں، بڑے بڑے مدبرین، فاتحین، مفکرین اور مصنفین نے جو معرکے کے کام کیے ہیں، ان سب میں اس وحی کی کارفرمائی نظر آتی ہے۔ بلکہ عام انسانوں کو آئے دن اس طرح کے تجربات ہوتے رہتے ہیں کہ کبھی بیٹھے بیٹھے دل میں ایک بات آئی یا کوئی تدبیر سوجھ گئی یا خواب میں کچھ دیکھ لیا اور بعد میں تجربے سے پتہ چلا کہ وہ ایک صحیح راہنمائی تھی جو غیب سے انہیں حاصل ہوئی تھی۔ (تفسیر نمبر ۵۶ تفہیم القرآن)]۔ [رب کی ہموار کی ہوئی راہوں کا اشارہ اس پورے نظام اور طریق کار کی طرف ہے جس پر شہد کی مکھیوں کا ایک گروہ کام کرتا ہے۔ ان کے چھتوں کی ساخت، ان کے گروہ کی تنظیم، ان کے مختلف کارکنوں کی تقسیم کار، ان کی فراہمی غذا کے لیے پیہم آمد ورفت، ان کا باقاعدگی کے ساتھ شہد بنا بنا کر ذخیرہ کرتے جانا، یہ سب وہ راہیں ہیں جو ان کے لیے ان کے رب نے اس طرح ہموار کر دی ہیں کہ انہیں کبھی سوچنے اور غور وفکر کرنے کی ضرورت پیش نہیں آتی۔ بس ایک مقرر نظام ہے جس پر ایک لگے بندھے طریقے پر شکر کے یہ بے شمار چھوٹے چھوٹے کارخانے ہزارہا برس سے کام کیے چلے جا رہے ہیں۔ تفسیر نمبر ۵۷ تفہیم القرآن۔ شہد کا ایک مفید اور لذیذ غذا ہونا تو ظاہر ہے، اس لیے اس کا ذکر نہیں کیا گیا۔ البتہ اس کے اندر شفا ہونا نسبتہً ایک مخفی بات ہے۔ اس لیے اس پر متنبہ کر دیا گیا۔ شہد اول تو بعض امراض میں بجائے خود مفید ہے، کیونکہ اس کے اندر پھولوں اور پھلوں کا رس، اور ان کا گلوکوز اپنی بہترین شکل میں موجود ہوتا ہے۔ پھر شہد کا یہ خاصہ کہ وہ خود بھی نہیں سڑتا اور دوسری چیزوں کو بھی اپنے اندر ایک مدت تک محفوظ رکھتا ہے، اسے اس قابل بنا دیتا ہے کہ دوائیں تیار کرنے میں اس سے مدد لی جائے۔ چنانچہ الکوہل کے بجائے دنیا کے فن دواسازی میں وہ صدیوں اسی غرض کے لیے استعمال ہوتا رہا ہے۔ مزید براں شہد کی مکھی اگر کسی

Marfat.com

ایسے علاقے میں کام کرتی ہے جہاں کوئی خاص جڑی بوٹی کثرت سے پائی جاتی ہو تو اس علاقے کا شہد محض شہد ہی نہیں ہوتا بلکہ اس جڑی بوٹی کا بہترین جوہر بھی ہوتا ہے اور اس مرض کے لیے مفید ہوتا ہے جس کی دوا اس جڑی بوٹی میں خدا نے پیدا کی ہے۔ شہد کی مکھی سے یہ کام اگر باقاعدگی سے لیا جائے اور مختلف نباتی دواؤں کے جوہر اس سے نکلوا کر ان کے شہد علیحدہ علیحدہ محفوظ کیے جائیں تو ہمارا خیال ہے کہ یہ شہد لیبارٹریوں میں نکالے ہوئے جوہروں سے زیادہ مفید ثابت ہوں گے۔ (تفسیر نمبر ۵۸ از تفہیم القرآن مولانا مودودیؒ)]

شہید

(سورۃ البقرۃ ۲) ---۱۵۴۔ ''اور نہ کہو ان کو جو مارے جائیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں مردہ بلکہ وہ تو زندہ ہیں لیکن تمہیں (ان کی زندگی کا) شعور نہیں۔''O
(سورۃ آل عمران ۳) ---۱۵۷۔ ''اور اگر قتل کیے جاؤ تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں یا مر جاؤ تو بخشش جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہو گی اور اس کی رحمت کہیں بہتر ہے ہر اس چیز سے جو لوگ جمع کرتے ہیں۔''O --- [موت تو ہر صورت میں آنی ہے لیکن اگر موت ایسی آئے کہ جس کے بعد انسان اللہ تعالیٰ کی مغفرت و رحمت کا مستحق قرار پائے تو یہ دُنیا کے مال و اسباب سے بہت بہتر ہے جس کے جمع کرنے میں انسان عمر کھپا دیتا ہے۔ اس لیے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے سے گریز نہیں، اس میں رغبت اور شوق ہونا چاہیے کہ اس طرح رحمت و مغفرت الٰہی یقینی ہو جاتی ہے بشرطیکہ اخلاص کے ساتھ ہو۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]
---۱۵۸۔ ''اور خواہ مر و تم یا قتل کیے جاؤ بہر حال اللہ ہی کے حضور پیش کیے جاؤ گے تم۔''O ---۱۶۹۔ ''اور ہر گز نہ سمجھنا ان لوگوں کو جو قتل ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں کہ وہ مردہ ہیں بلکہ وہ تو زندہ ہیں اپنے رب کے پاس رزق پا رہے ہیں۔''O --- [شہداء کی یہ زندگی حقیقی ہے یا مجازی، یقیناً حقیقی ہے لیکن اس کا شعور اہل دُنیا کو نہیں (جیسا کہ قرآن نے وضاحت کر دی ہے۔ ملاحظہ ہو (سورۂ بقرہ آیت نمبر ۱۵۴) پھر اس زندگی کا مطلب کیا ہے؟ بعض کہتے ہیں قبروں میں ان کی روحیں لوٹا دی جاتی ہیں اور وہاں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ جنت کے پھلوں کی خوشبوئیں انہیں آتی ہیں جن سے ان کے مشام جان معطر رہتے ہیں۔ لیکن حدیث سے ایک تیسری شکل معلوم ہوتی ہے اس لئے وہی صحیح ہے ☆ وہ یہ کہ ''ان کی روحیں سبز پرندوں کے جوف یا سینوں میں داخل کر دی جاتی ہیں اور وہ جنت میں کھاتی پھرتی اور اس کی نعمتوں سے متمتع ہوتی ہیں۔'' (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۱۷۰۔ ''شادان و فرحان ہیں اس پر جو عطا فرمایا ہے ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اور مطمئن ہیں ان لوگوں کے بارے میں جو ابھی نہیں پہنچے ان کے پاس ان کے پچھلوں میں سے اس بنا پر کہ نہ کوئی خوف ہے ان کے لئے اور نہ وہ غمگین ہوتے ہیں۔''O ---۱۷۱۔ ''مطمئن ہیں اللہ تعالیٰ کے انعام پر اور اس کے فضل پر اور (اس پر) کہ اللہ تعالیٰ نہیں ضائع کرتا اجر مومنوں کا۔''O --- [☆ حضور ﷺ نے فرمایا ''جس کسی کو راہ خدا میں زخم لگا وہ روز قیامت ویسا ہی آئے گا جیسا زخم لگنے کے وقت تھا اس کے خون میں خوشبو مشک کی ہو گی اور رنگ خون کا۔'' ☆ ایک اور حدیث میں ہے کہ ''شہید کو قتل سے تکلیف نہیں ہوتی مگر ایسی جیسی کسی کو ایک خراش لگے۔'' ☆ ایک اور حدیث میں ہے کہ ''شہید کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں سوائے قرض کے۔'' (از تفسیر قرآن مولانا احمد رضا خان بریلوی]، یعنی گھر بیٹھے رہنے سے موت تو رک نہیں سکتی، ہاں آدمی اس موت سے محروم رہتا ہے جس کو موت کے بجائے حیات جاودانی کہنا چاہیے۔ شہیدوں کو مرنے کے بعد ایک خاص طرح کی زندگی ملتی ہے جو اور مردوں کو نہیں ملتی۔ ان کو حق تعالیٰ کا ممتاز قرب حاصل ہوتا ہے۔ بڑے عالی درجات و مقامات پر فائز ہوتے ہیں جنت کا رزق آزادی سے پہنچتا ہے جس طرح ہم اعلیٰ درجہ کے ہوائی جہازوں میں بیٹھ کر ذرا سی دیر میں جہاں چاہے اڑے چلے جاتے ہیں، شہداء کی ارواح حواصل طیور خضر'' میں داخل ہو کر جنت کی سیر کرتی رہتی ہیں۔ ان ''طیور خضر'' کی کیفیت و کلاقی کو اللہ ہی جانے، وہاں کی چیزیں ہمارے احاطۂ خیال میں کہاں سکتی ہیں۔ اس وقت شہداء بے حد مسرور و مبتہج ہوتے ہیں کہ اللہ نے اپنے فضل سے دولت شہادت عنایت فرمائی، اپنی عظیم نعمتوں سے نوازا اور اپنے فضل سے پر ان مزید انعامات کا سلسلہ قائم کر دیا۔ جو وعدے شہیدوں کے لیے پیغمبر علیہ السلام کی زبانی کیے گئے تھے انہیں آنکھوں سے مشاہدہ کر کے بے انتہا خوش ہوتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کی محنت ضائع نہیں کرتا۔ بلکہ خیال و گمان سے بڑھ کر بدلہ دیتا ہے پھر نہ صرف یہ کہ اپنی حالت پر شادان و فرحان ہوتے ہیں بلکہ اپنے ان مسلمان بھائیوں کا تصور کر کے بھی انہیں ایک خاص خوشی حاصل ہوتی ہے جن کو اپنے پیچھے جہاد فی سبیل اللہ اور دوسرے امور خیر میں مشغول چھوڑ آئے ہیں کہ وہ بھی اگر ہماری طرح اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارے گئے یا کم از کم ایمان پر مرے تو اپنی اپنی حیثیت کے مطابق ایسی ہی پر لطف اور بے خوف زندگی کے مزے لوٹے گیں۔ نہ ان کو اپنے آگے کا ڈر ہو گا نہ پیچھے کا غم، مامون و مطمئن سیدھے خدا کی رحمت میں داخل ہو جائیں گے۔ بعض روایات میں ہے کہ شہدائے احد نے یا شہدائے بیر معونہ نے خدا کے ہاں پہنچ کر تمنا کی تھی کہ کاش ہمارے اس عیش و تنعم کی خبر کوئی ہمارے بھائیوں کو پہنچا دے تا کہ وہ بھی اس زندگی کی طرف جھپٹیں اور جہاد سے جان نہ چرائیں حق تعالیٰ نے فرمایا کہ میں پہنچاتا ہوں۔ اس پر آیات نازل کیں اور ان کو مطلع کر دیا گیا کہ ہم نے تمہاری تمنا

Marfat.com

کے موافق خبر پہنچادی اس پر وہ اور زیادہ خوش ہوئے۔(از تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانیؒ)]---۱۹۵۔''پس قبول فرمائی ان کی دعا ان کے رب نے (اور جواب دیا) کہ بلاشبہ میں نہیں ضائع کرتا عمل کسی عمل کرنے والے کا تم میں سے مرد ہو یا عورت تم سب ایک دوسرے کے ہم جنس ہو سو وہ لوگ جنہوں نے ہجرت کی، نکالے گئے اپنے گھروں سے اور ستائے گئے میری راہ میں اور جنگ کی انہوں نے اور شہید ہوئے ضرور کفارہ بناؤں گا میں ان کی طرف سے (ان عملوں کو) ان کے گناہوں کا اور ضرور داخل کروں گا میں ان کو جنتوں میں بہتی ہیں جن کے نیچے نہریں یہ ہے اجر اللہ تعالیٰ کی جناب خاص سے اور اللہ تعالیٰ کے پاس ہے، بہترین اجر۔''O

(سورۃ النساء۴)---۶۹۔''اور جس نے اطاعت کی اللہ تعالیٰ کی اور رسول ﷺ کی سو یہی ہیں جو (ہوں گے) ساتھ ان لوگوں کے کہ انعام کیا ہے اللہ نے ان پر (یعنی) انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین (کے) اور بہت اچھے ہیں یہ لوگ بطور رفیق کے۔''O---۷۴۔''سو چاہیے کہ جنگ کریں اللہ کی راہ میں وہ لوگ جو فروخت کر چکے ہیں دُنیاوی زندگی کو آخرت کے عوض۔ اور جو شخص جنگ کرے اللہ تعالیٰ کی راہ میں پھر وہ مارا جائے یا غالب آ جائے تو ضرور دیں گے ہم اسے اجر عظیم۔''O

(سورۃ التوبہ۹)---۱۱۱۔''اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے مال خرید لئے ہیں کہ بدلے میں انہیں جنت ملے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جنگ کرتے ہیں پھر قتل کئے جاتے ہیں۔ یہ سچا وعدہ تورات، انجیل اور قرآن کے مطابق اس کے ذمے ہے۔ اور کون اللہ تعالیٰ سے زیادہ اپنے وعدے کو پورا کرنے والا ہے۔ سو اپنے سودے پر جو تم نے اس سے کیا ہے خوشیاں مناؤ اور یہی بڑی کامیابی ہے۔''O (تفسیر کیلئے باب ۱۴۱، مضمون: خوشیاں مناؤ)

(سورۃ محمد ۴۷)---۴۔''تو جب کافروں سے تمہاری مڈبھیڑ ہو تو گردنوں پر وار مارو۔ جب ان کو اچھی طرح کچل ڈالو تو اب خوب مضبوط قید و بند سے گرفتار کرو (پھر اختیار ہے) کہ خواہ احسان رکھ کر چھوڑ دو یا فدیہ لے کر تاوقتیکہ لڑائی اپنے ہتھیار رکھ دے۔ یہی حکم ہے اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو (خود) ہی ان سے بدلہ لے لیتا' لیکن (اس کا منشا یہ ہے) کہ تم میں سے ایک کا امتحان دوسرے کے ذریعہ سے لے لے' جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید کر دیئے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے اعمال ہرگز ضائع نہ کرے گا۔''O---۵۔''انہیں راہ دکھائے گا اور ان کے حالات کی اصلاح کر دے گا۔''O---۶۔''اور انہیں اس جنت میں لے جائے گا جس سے انہیں شناسا کر دیا ہے۔''O---[یعنی جسے وہ بغیر رہنمائی کے پہچان لیں گے اور جب وہ جنت میں داخل ہوں گے تو از خود ہی اپنے اپنے گھروں پر جا داخل ہوں گے۔ اس کی تائید ایک حدیث پاک سے بھی ہوتی ہے۔ جس میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' ایک جنتی کو اپنے جنت والے گھر کے راستوں کا اس سے کہیں زیادہ علم ہو گا' جتنا دنیا میں اسے اپنے گھر کا تھا''۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الحدید ۵۷)---۱۹۔''اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر جو ایمان رکھتے ہیں وہی لوگ اپنے رب کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں ان کے لیے ان کا اجر اور ان کا نور ہے' اور جو لوگ کفر کرتے ہیں اور ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں وہ جہنمی ہیں۔''O---[شہید کو مقتول فی سبیل اللہ کے معنی میں نہیں بلکہ حق کی گواہی دینے والے کے معنی میں لیتا ہے اور اس لحاظ سے ہر مومن شہید ہے۔ ہمارے نزدیک یہی دوسری تفسیر قابلِ ترجیح ہے اور قرآن و حدیث سے اس کی تائید ہوتی ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوا ہے: ''اور اسی طرح ہم نے تم کو ایک متوسط اُمت بنایا ہے تا کہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور رسول تم پر گواہ ہو''۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

شیطان اور مشرکوں کا مکالمہ

(سورۃ النساء۴)---۱۲۰۔''وعدے کرتا ہے شیطان ان سے اور آرزوؤں کے سبز باغ دکھاتا ہے ان کو اور نہیں وعدے کرتا ان سے شیطان، مگر پر فریب۔''O

(سورۃ الانفال ۸)---۴۸۔''اور جب شیطان نے انہیں ان کے اعمال خوش نما کر کے دکھائے اور کہا۔ آج لوگوں میں کوئی بھی تم پر غالب نہیں ہو سکتا اور میں تمہارا رفیق ہوں۔ لیکن جب دونوں فوجیں آمنے سامنے ہوئیں تو وہ الٹے پاؤں بھاگ گیا اور کہنے لگا میں تم سے الگ ہوتا ہوں کہ میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے۔''O---[مشرکین جب مکہ سے روانہ ہوئے تو انہیں اپنے حریف قبیلے بنی بکر بن کنانہ سے اندیشہ تھا کہ وہ پیچھے سے انہیں نقصان نہ پہنچائیں۔ چنانچہ شیطان سراقہ بن مالک کی صورت بنا کر آیا جو بنی بکر بن کنانہ کے ایک سردار تھے اور انہیں نہ صرف فتح و غلبہ کی بشارت دی بلکہ اپنی حمایت کا بھی پورا یقین دلایا۔ لیکن جب ملائکہ کی صورت میں امداد الٰہی اسے نظر آئی تو ایڑیوں کے بل بھاگ کھڑا ہوا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

Marfat.com

(سورۃ ابراہیم ۱۴)---۲۲۔ ''جب اور کام کا فیصلہ کر دیا جائے گا تو شیطان کہے گا کہ اللہ تعالیٰ نے تو تمہیں سچا وعدہ دیا تھا اور میں نے تم سے جو وعدے کئے تھے ان کا خلاف کیا، میرا تم پر کوئی دباؤ تو تھا ہی نہیں، ہاں میں نے تمہیں پکارا اور تم نے میری مان لی۔ پس تم مجھے الزام نہ لگاؤ بلکہ خود اپنے آپ کو ملامت کرو۔ نہ میں تمہارا فریادرس اور نہ تم میری فریاد کو پہنچنے والے، میں تو سرے سے مانتا ہی نہیں کہ تم مجھے اس سے پہلے اللہ کا شریک مانتے رہے، یقیناً ظالموں کے لئے دردناک عذاب ہے۔ [یعنی اہل ایمان جنت میں اور اہل کفر و شرک جہنم میں چلے جائیں گے تو شیطان جہنمیوں سے کہے گا۔ اللہ تعالیٰ نے جو وعدے اپنے پیغمبروں کے ذریعہ سے کئے تھے کہ نجات میرے پیغمبروں پر ایمان لانے میں ہے۔ وہ حق تھے ان کے مقابلے میں میرے وعدے تو سراسر دھوکہ اور فریب تھے جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا (النساء: ۱۲۰) شیطان ان سے وعدے کرتا ہے اور آرزوئیں دلاتا ہے لیکن شیطان کے یہ وعدے محض دھوکہ ہیں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

شیطان کی جماعت

(سورۃ المجادلۃ ۵۸)---۱۴۔ ''کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا؟ جنہوں نے اس قوم سے دوستی کی جن پر اللہ تعالیٰ غضبناک ہو چکا ہے، نہ یہ (منافق) تمہارے ہی ہیں نہ ان کے ہیں باوجود علم کے پھر بھی جھوٹ پر قسمیں کھا رہے ہیں۔'' ○---۱۵۔ ''اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے، تحقیق جو کچھ یہ کر رہے ہیں بُرا کر رہے ہیں۔'' ○---۱۶۔ ''ان لوگوں نے تو اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے اور لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکتے ہیں ان کے لیے رسوا کرنے والا عذاب ہے۔'' ○---۱۷۔ ''ان کے مال اور ان کی اولاد اللہ کے ہاں کچھ کام نہ آئیں گی۔ یہ تو جہنمی ہیں ہمیشہ ہی اس میں رہیں گے۔'' ○---۱۸۔ ''جس دن اللہ تعالیٰ ان سب کو اٹھا کھڑا کرے گا تو یہ جس طرح تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں (اللہ تعالیٰ) کے سامنے بھی قسمیں کھانے لگیں گے اور سمجھیں گے کہ وہ بھی کسی (دلیل) پر ہیں، یقین مانو کہ بیشک وہی جھوٹے ہیں۔'' ○---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۰، مضمون: منافق] ---۱۹۔ ''ان پر شیطان نے غلبہ حاصل کرلیا ہے، اور انہیں اللہ تعالیٰ کا ذکر بھلا دیا ہے یہ شیطانی لشکر ہے۔ کوئی شک نہیں کہ شیطانی لشکر ہی خسارے والا ہے۔'' ○---[یعنی مکمل خسارہ انہی کے حصے میں آئے گا۔ گویا دوسرے ان کی بہ نسبت خسارے میں ہی نہیں ہیں۔ اس لیے کہ انہوں نے جنت کا سوا گمراہی لے کر لیا، اللہ پر جھوٹ بولا اور دنیا و آخرت میں جھوٹی قسمیں کھاتے رہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۲۰۔ ''بیشک اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی جو لوگ مخالفت کرتے ہیں وہی لوگ سب سے زیادہ ذلیلوں میں ہیں۔'' ○

شیطانی غلبہ

(سورۃ المجادلۃ ۵۸)---۱۴۔ ''کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا؟ جنہوں نے اس قوم سے دوستی کی جن پر اللہ تعالیٰ غضبناک ہو چکا ہے، نہ یہ (منافق) تمہارے ہی ہیں نہ ان کے ہیں باوجود علم کے پھر بھی جھوٹ پر قسمیں کھا رہے ہیں۔'' ○---۱۵۔ ''اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے، تحقیق جو کچھ یہ کر رہے ہیں بُرا کر رہے ہیں۔'' ○---۱۶۔ ''ان لوگوں نے تو اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے اور لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکتے ہیں ان کے لیے رسوا کرنے والا عذاب ہے۔'' ○---۱۷۔ ''ان کے مال اور ان کی اولاد اللہ کے ہاں کچھ کام نہ آئیں گی۔ یہ تو جہنمی ہیں ہمیشہ ہی اس میں رہیں گے۔'' ○---۱۸۔ ''جس دن اللہ تعالیٰ ان سب کو اٹھا کھڑا کرے گا تو یہ جس طرح تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں (اللہ تعالیٰ) کے سامنے بھی قسمیں کھانے لگیں گے اور سمجھیں گے کہ وہ بھی کسی (دلیل) پر ہیں، یقین مانو کہ بیشک وہی جھوٹے ہیں۔'' ○---۱۹۔ ''ان پر شیطان نے غلبہ حاصل کرلیا ہے، اور انہیں اللہ تعالیٰ کا ذکر بھلا دیا ہے یہ شیطانی لشکر ہے۔ کوئی شک نہیں کہ شیطانی لشکر ہی خسارے والا ہے۔'' ○---۲۰۔ ''بیشک اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی جو لوگ مخالفت کرتے ہیں وہی لوگ سب سے زیادہ ذلیلوں میں ہیں۔'' ○

شیطانی قوتیں

(سورۃ الانعام ۶)---۱۱۲۔ ''اس طرح ہم نے ہر نبی کا دشمن سرکش انسانوں اور جنوں کو بنا دیا ہے۔ وہ ایک دوسرے کے دل میں ملمع کی ہوئی باتیں ڈالتے ہیں کہ دھوکہ دیں۔ اور اگر تیرا رب چاہتا تو ایسا نہ کرتے۔ سو تو انہیں اور جو باتیں وہ گھڑتے ہیں رہنے دے۔'' ○---۱۱۳۔ ''اور (وہ اس لئے بھی کرتے ہیں) تاکہ ان لوگوں کے دل جو آخرت کو نہیں مانتے اس طرف جھک جائیں اور تاکہ وہ اسے پسند کرلیں اور تاکہ وہ بھی وہی کمائیں جو وہ (خود) کماتے ہیں۔'' ○

Marfat.com

(سورۃ الاعراف ۷)---۲۷۔''اے بنی آدم! تمہیں شیطان فتنے میں نہ ڈال دے جس طرح اس نے تمہارے ماں باپ کو جنت سے ان کا لباس اتروا کر نکلوا دیا تھا تا کہ انہیں ان کے ننگ (قابل شرم حصے) دکھائے۔ وہ تمہیں دیکھتا ہے، وہ اور اس کا قبیلہ جہاں سے تم انہیں نہیں دیکھتے۔ ہم نے شیطانوں کو ان لوگوں کا جو ایمان نہیں رکھتے دوست بنایا ہے۔''O

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

(سورۃ البقرۃ ۲)---۱۴۳۔''اور اس طرح بنا دیا ہے ہم نے تم کو ایک امت معتدل تا کہ بنو تم گواہ لوگوں پر اور ہو رسول تم پر گواہی دینے والا۔ اور نہیں مقرر کیا تھا ہم نے وہ قبلہ کہ تھے تم (پہلے) جس پر مگر اس غرض سے کہ دیکھیں ہم کہ کون پیروی کرتا ہے رسول ﷺ کی اور کون پھر جاتا ہے اپنے الٹے پاؤں اور بیشک تھا یہ (قبلہ بدلنا) بہت گراں سوائے ان لوگوں کے جنہیں ہدایت دی اللہ تعالیٰ نے اور نہیں ہے اللہ تعالیٰ ایسا کہ ضائع کر دے تمہارا ایمان بیشک اللہ تعالیٰ انسانوں پر بہت ہی شفیق اور رحم کرنے والا ہے۔''O

(سورۃ آل عمران ۳)---۱۱۰۔''تم ہو (اے مسلمانو! وہ) بہترین امت جسے پیدا کیا گیا ہے انسانوں (کی راہنمائی) کے لئے حکم دیتے ہو تم اچھے کاموں کا اور منع کرتے ہو برے کاموں سے اور ایمان رکھتے ہو اللہ تعالیٰ پر۔ اور اگر کہیں ایمان لے آتے اہل کتاب بھی (قرآن اور رسول ﷺ پر) تو ہوتا بہت بہتر ان کے حق میں۔ ان میں تھوڑے ہیں جو مومن ہیں اور زیادہ ان میں فاسق ہیں۔''O---۱۴۴۔''اور نہیں ہیں محمد ﷺ مگر ایک رسول بیشک ہو گزرے ہیں اس سے پہلے بھی بہت سے رسول تو کیا پھر اگر وہ وفات پا جائیں یا قتل کر دیئے جائیں تو پھر جاؤ گے تم الٹے پاؤں؟ تو جو پھرے گا الٹے پاؤں تو ہرگز نہیں نقصان پہنچائیں گے وہ اللہ کو ذرا بھی اور ضرور جزا دے گا اللہ اپنے شکر گزار بندوں کو۔''O---[واقعہ یہ ہے کہ احد میں حضور ﷺ نے بنفس نفیس نقشہ جنگ قائم کیا تمام صفوف درست کرنے کے بعد پہاڑ کا ایک درہ باقی رہ گیا۔ جہاں سے اندیشہ تھا کہ دشمن لشکر اسلام کے عقب پر حملہ آور ہو جائے۔ اس پر آپ ﷺ نے پچاس تیر اندازوں کو جن کے سردار حضرت عبداللہ بن جبیرؓ تھے مامور فرما کر تاکید کر دی کہ ہم خواہ کسی حالت میں ہوں تم یہاں سے مت ہلنا۔ مسلمان غالب ہوں یا مغلوب حتیٰ کہ اگر تم دیکھو کہ پرندے ان کا گوشت نوچ رہے ہیں تب بھی اپنی جگہ مت چھوڑنا۔ ہم برابر اس وقت تک غالب رہیں گے جب تک تم اپنی جگہ پر قائم ہو۔ الغرض فوج کو پوری ہدایات دینے کے بعد جنگ شروع کی گئی۔ میدان کارزار گرم تھا۔ غازیان اسلام بڑھ چڑھ کر جوہر شجاعت دکھا رہے تھے۔ حضرت علی المرتضیٰؓ، ابو دجانہؓ اور دوسرے مجاہدین کی بسالت و بے جگری کے سامنے مشرکین قریش کی کمریں ٹوٹ چکی تھیں ان کو راہ فرار کے سوا اب کوئی راستہ نظر نہ آتا تھا کہ حق تعالیٰ نے اپنا وعدہ پورا کر دکھایا۔ کفار کو شکست فاش ہوئی اور وہ بدحواس ہو کر بھاگے۔ ان کی عورتیں جو غیرت دلانے کو آئی تھیں ادھر ادھر بھاگتی نظر آئیں۔ مجاہدین نے مال غنیمت پر قبضہ کرنا شروع کر دیا۔ یہ منظر جب درہ والے تیر اندازوں نے دیکھا تو سمجھے کہ اب کامل فتح ہو چکی ہے۔ دشمن بھاگ رہا ہے۔ یہاں ٹھہرنا کیا ضروری ہے چل کر دشمن کا تعاقب کریں اور مال غنیمت میں حصہ لیں۔ حضرت عبداللہ بن جبیرؓ نے حضور ﷺ کا ارشاد انہیں یاد دلایا وہ سمجھے کہ آپ ﷺ کے ارشاد کا اصلی منشا ہم پورا کر چکے ہیں۔ یہاں ٹھہرنے کی حاجت نہیں۔ یہ خیال کر کے سب مال غنیمت پر جا پڑے صرف حضرت عبداللہ بن جبیرؓ اور ان کے ساتھ گیارہ ساتھی درہ کی حفاظت کے لئے باقی رہ گئے۔ مشرکین کے سواروں کا رسالہ خالد بن ولید کے زیر کمان تھا (جو اس وقت تک اسلام نہیں لائے تھے) انہوں نے پلٹ کر درہ کی طرف حملہ کر دیا۔ دس بارہ تیر انداز اڑھائی سو سواروں کی یلغار کو کہاں روک سکتے تھے تاہم عبداللہ بن جبیرؓ اور ان کے ساتھیوں نے مدافعت میں کوئی کسر نہ چھوڑی اور اسی میں جان دے دی۔ مسلمان مجاہدین اپنے عقب سے مطمئن تھے کہ ناگہاں مشرکین کا رسالہ ان کے سروں پر جا پہنچا اور سامنے سے مشرکین کی فوج جو بھاگی جا رہی تھی پیچھے پلٹ پڑی مسلمان دونوں طرف سے گھر گئے اور بہت زور کا رن پڑا۔ کتنے ہی مسلمان شہید اور زخمی ہوئے۔ اسی افراتفری میں ایک کافر ابن قمیہ نے ایک بھاری پتھر حضور نبی کریم ﷺ پر پھینکا۔ جس سے دندان مبارک شہید اور چہرہ انور زخمی ہوا۔ ابن قمیہ نے چاہا کہ آپ ﷺ کو قتل کرے مگر مصعب بن عمیرؓ نے جن کے ہاتھ میں اسلام کا جھنڈا تھا مدافعت کی۔ نبی کریم ﷺ زخم کی شدت سے زمین پر گر پڑے۔ کسی شیطان نے آواز لگا دی کہ آپ ﷺ قتل کر دیئے گئے۔ یہ سنتے ہی مسلمانوں کے ہوش خطا ہو گئے اور پاؤں اکھڑ گئے۔ بعض مسلمان ہاتھ پاؤں چھوڑ کر بیٹھ رہے۔ اس وقت حضرت انس بن مالکؓ کے چچا حضرت انس بن النضرؓ نے کہا کہ اگر محمد ﷺ قتل ہو گئے تو رب محمد ﷺ تو مقتول نہیں ہوا۔ حضور ﷺ کے بعد تمہارا زندہ رہنا کس کام کا جس چیز پر آپ ﷺ قتل ہوئے تم بھی اسی پر کٹ مرو اور جس چیز پر آپ ﷺ نے جان دی ہے اسی پر تم بھی جان دے دو۔ یہ کہہ کر آگے بڑھے اور حملہ کیا بہادری سے لڑے اور شہید ہو گئے۔ اسی اثناء میں حضور ﷺ نے آواز دی۔ اللہ کے بندو ادھر آؤ۔ میں خدا کا پیغمبر ہوں۔ حضرت کعب بن مالکؓ آپ ﷺ کو پہچان کر چلائے۔ مسلمانو! بشارت حاصل کرو رسول اللہ ﷺ یہاں موجود ہیں۔ آواز کا سننا تھا کہ مسلمان ادھر ہی

Marfat.com

سمٹنا شروع ہو گئے- تیس صحابہ کرام رضوان اللہ نے آپ کے قریب ہو کر مدافعت کی اور مشرکین کی فوج کو منتشر کر دیا- اس موقعہ پر سعد بن ابی وقاص، طلحہ، ابوطلحہ اور قتادہ بن النعمان رضوان اللہ نے بڑی جانبازیاں دکھلائیں- آخر مشرکین میدان چھوڑ کر چلے جانے پر مجبور ہوئے اور یہ آیات نازل ہوئیں- یعنی محمد ﷺ بھی آخر خدا تو نہیں- ایک رسول ہیں- ان سے پہلے کتنے رسول گذر چکے جن کے بعد ان کے متبعین نے دین کو سنبھالا اور جان و مال فدا کر کے قائم رکھا- آپ ﷺ کا اس دُنیا سے گزرنا بھی کچھ اچنبھا نہیں- اس وقت نہ سہی اگر کسی وقت آپ ﷺ کی وفات ہو گئی یا شہید کر دیئے گئے تو کیا تم دین کی خدمت وحفاظت کے راستہ سے الٹے پاؤں پھر جاوگے اور جہاد فی سبیل اللہ ترک کر دو گے- (جیسے اس وقت محض خبر قتل سن کر بہت سے لوگ حوصلہ چھوڑ کر بیٹھنے لگے تھے) یا منافقین کے مشورہ کے موافق العیاذ باللہ سرے سے دین کو خیر باد کہہ دو گے- تم سے ایسی امید ہرگز نہیں- اور کسی نے ایسا کیا تو اپنا ہی نقصان کرے گا- خدا کا کیا بگاڑ سکتا ہے- وہ تمہاری مدد کا محتاج نہیں بلکہ تم شکر کرو کہ اس نے اپنے دین کی خدمت میں لگا لیا- اور شکر یہی ہے کہ ہم بیش از بیش خدمت دین میں مضبوط و ثابت قدم ہوں- اس میں اشارہ نکلتا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کی وفات پر بعضے لوگ دین سے پھر جائیں گے اور جو قائم رہیں گے ان کو بڑا ثواب ہے، اسی طرح ہوا کہ بہت لوگ حضور ﷺ کے بعد مرتد ہوئے- صدیق اکبرؓ نے ان کو پھر مسلمان کیا اور بعض مارے گئے۔ (از تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانیؒ)]

---۱۵۳- ''اور جب تم منہ اٹھائے بھاگے جا رہے تھے اور پلٹ کر نہ دیکھتے تھے کسی کی طرف- اور رسول اللہ ﷺ پکار رہے تھے تم کو تمہارے پیچھے سے- سو بدلہ دیا اللہ تعالیٰ نے تم کو غم پر غم کی صورت میں تا کہ نہ ملال کرو تم اس چیز کا جو چھن گئی تم سے اور نہ اس (مصیبت) کا جو پہنچی تم کو اور اللہ تعالیٰ پوری طرح باخبر ہے ہر اس بات سے جو تم کرتے ہو۔'' O---۱۷۲- ''وہ (مومن) جنہوں نے لبیک کہا پکار پر اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی اس کے باوجود کہ کھا چکے تھے زخم- ان لوگوں کے لئے جنہوں نے بہتر کارکردگی دکھائی ان میں سے اور تقویٰ اختیار کیا اجر عظیم ہے۔'' O---۱۷۳- ''یہ وہ ہیں کہ کہا تھا ان سے لوگوں نے کہ بہت لوگ جمع ہو رہے ہیں تمہارے مقابلہ کے لئے لہٰذا ڈرو ان سے- سو زیادہ کر دیا اس بات نے ان کا ایمان اور انہوں نے کہا- کافی ہے ہمارے لئے اللہ تعالیٰ اور وہی بہترین کارساز ہے۔'' O

(سورۃ التوبہ ۹)---۲۶- ''پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ پر اور مومنوں پر تسکین نازل کی اور وہ لشکر اتارے جو تم نے نہیں دیکھے- اور کافروں کو بڑا دکھ دیا کہ کافروں کا بدلہ یہی تھا۔'' O---۴۰- ''اگر تم اس کی مدد نہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ تو اس کی مدد کر ہی چکا ہے- جب کافروں نے اسے نکال دیا تھا اور وہ دو میں دوسرا تھا جب وہ غار میں تھے- جب وہ اپنے ساتھی سے کہتا تھا غم نہ کر- اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے- پھر اللہ تعالیٰ نے اس پر اپنی تسکین نازل کی اور اسے ان لشکروں سے قوت بخشی جنہیں تم نے نہیں دیکھا اور کافروں کی بات کو نیچا کر دیا- اور اللہ تعالیٰ کی بات ہی اونچی ہوا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے۔'' O---[یہ اس موقع کا ذکر ہے جب کفار مکہ نے نبی کریم ﷺ کو قتل کرنے کا تہیہ کر لیا تھا اور آپ ﷺ عین اس رات کو جو قتل کے لئے مقرر تھی مکہ سے نکل کر غار ثور میں تین دن چھپے رہے اور پھر مدینہ کی طرف ہجرت فرما گئے اس وقت غار میں صرف حضرت صدیق اکبرؓ آپ کے ساتھ تھے۔ (از ترجمہ قرآن حواشی مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ)]---۷۴- ''وہ اللہ تعالیٰ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ انہوں نے یوں نہیں کہا- حالانکہ انہوں نے کفر کی بات کہی اور اپنے اسلام لانے کے بعد کفر کیا- اور اس بات کا قصد کیا جس کو وہ نہیں پہنچ سکے اور انہوں نے تو صرف اس بات کا بیر رکھا ہے کہ اپنے فضل سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے انہیں مالدار کر دیا ہے- اب اگر وہ توبہ کر لیں تو ان کے لئے بہتر ہو گا اور اگر وہ منہ موڑ لیں تو اللہ تعالیٰ انہیں دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب دے گا۔'' O---[غزوہ تبوک سے واپسی میں آنحضرت ﷺ لشکر سے علیحدہ ہو کر ایک پہاڑی راستہ کو تشریف لے جا رہے تھے- تقریباً بارہ منافقین نے چہرے چھپا کر رات کی تاریکی میں سوچا کہ آپ ﷺ پر ہاتھ چلائیں اور معاذ اللہ پہاڑی سے گرا دیں حضور ﷺ کے ساتھ حذیفہؓ اور عمارؓ تھے- عمارؓ کو انہوں نے گھیر لیا تھا مگر حذیفہؓ نے مار مار کر ان کی اونٹنیوں کے منہ پھیر دیئے- چونکہ چہرے چھپائے ہوئے تھے اس لئے حذیفہؓ نے انہیں نہیں پہچانا - بعد میں آنحضرت ﷺ نے حذیفہؓ و عمارؓ کو نام بنام ان منافقین کے پتے بتا دیئے مگر منع فرما دیا کہ کسی پر ظاہر نہ کریں۔ (از تفسیر مولانا شبیر احمد عثمانیؒ)]---۷۹- ''یہ لوگ مومنوں میں خوش دلی سے صدقات دینے والوں پر طعن کرتے ہیں اور جو اپنی محنت کے سوا کچھ نہیں پاتے ان پر طنز کرتے ہیں- اللہ تعالیٰ ان پر طنز کرتا ہے اور انہیں دردناک عذاب ہو گا۔'' O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۱۴ مضمون: تمسخر]---۹۱- ''کمزوروں پر گناہ نہیں اور نہ بیماروں پر ہے اور نہ ان پر ہے جو خرچ کرنے کے لئے کچھ نہیں پاتے- جب وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے خیر خواہی کرتے ہوں- نیک کام کرنے والوں پر کوئی الزام نہیں اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔'' O---۹۲- ''اور نہ ان پر الزام ہے جو جب تیرے پاس آئے کہ انہیں سواری دے تو تو نے کہا میرے پاس کچھ نہیں جس پر میں تمہیں سوار کر لوں- وہ لوٹ گئے اور ان کی آنکھیں اس غم سے کہ ان کے پاس خرچ کرنے کو کچھ نہیں آنسو بہاتی تھیں۔'' O---۹۹- ''اور بدوؤں میں وہ بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہیں- اور جو کچھ وہ خرچ کرتے ہیں اسے اللہ تعالیٰ کی نزدیکیوں اور رسول ﷺ کی دعاؤں کا ذریعہ سمجھتے ہیں- بیشک یہ ان کے لئے نزدیکی کا ذریعہ ہے- اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت میں داخل کرے گا- اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔'' O---۱۰۰- ''اور مہاجرین

Marfat.com

اور انصار میں پہل کرنے والے پہلے لوگ اور وہ جنہوں نے نیک عمل کے ساتھ ان کی پیروی کی۔ ان سے اللہ تعالیٰ خوش ہے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ سے خوش ہیں اور ان کے لئے اس نے ایسے باغ تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔'' O --- [جن مہاجرین نے ہجرت میں سبقت واولیت کا شرف حاصل کیا اور جن انصار نے نصرت واعانت میں پہل کی یا وہ حضرات جنہوں نے دونوں قبلوں کی طرف نمازیں پڑھیں یا اہل بدر یا اہل بیعت رضوان۔ پیرو ہونے والوں سے قیامت تک کے وہ ایماندار مراد ہیں جو ایمان واطاعت ونیکی میں انصار و مہاجرین کی راہ چلیں۔ (از تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانیؒ)]، [اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو گیا۔ کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ نے ان کی نیکیاں قبول فرمالیں، ان کی بشری لغزشوں کو معاف فرمادیا اور وہ ان پر ناراض نہیں۔ کیونکہ اگر ایسا نہ ہوتا تو ان کے لیے جنت اور جنت کی نعمتوں کی بشارت کیوں دی جاتی؟ جو اسی آیت میں دی گئی ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جب اللہ نے ان کی ساری لغزشیں معاف فرمادیں تو اب تنقیص وتنقید کے طور پر ان کی کوتاہیوں کا تذکرہ کرنا کسی مسلمان کی شان کے لائق نہیں۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ ان کی محبت اور پیروی رضائے الٰہی کا ذریعہ ہے اور ان سے عداوت اور بغض وعناد رضائے الٰہی سے محرومی کا باعث ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] --- ۱۰۲۔ ''اور دوسرے وہ بھی ہیں جو اپنے گناہوں کو مانتے ہیں۔ انہوں نے نیک عمل کو ایک دوسرے برے سے ملا دیا ہے۔ ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی توبہ قبول کرلے۔ اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔'' O --- [یہ آیت حضرت ابولبابہؓ اور ان کے چند ہمراہیوں کے حق میں نازل ہوئی۔ جو محض کسل اور تن آسانی کی وجہ سے تبوک میں حاضر نہ ہوئے۔ لیکن جب تبوک سے حضور ﷺ کی واپسی معلوم ہوئی تو نہایت ندامت سے ان سب نے اپنے کو مسجد کے ستونوں سے باندھ لیا اور قسم کھائی کہ جب تک حضور نبی کریم ﷺ اپنے ان مجرموں اور قیدیوں کو معاف کر کے اپنے ہاتھوں سے نہ کھولیں گے اسی طرح بندھے کھڑے رہیں گے۔ آپ ﷺ نے یہ حال دیکھ کر فرمایا۔ واللہ جب تک خدا ان کے کھولنے کا حکم نہ دے میں ان کو نہیں کھول سکتا۔ آخر یہ آیات نازل ہوئیں تب آپ ﷺ نے کھولا اور قبول توبہ کی بشارت دی۔ (از تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانیؒ)] --- ۱۰۳۔ ''ان کے مال سے صدقہ وصول کر کہ اس سے تو انہیں پاک کرے اور انہیں سنوارے۔ اور ان کے لئے دُعا کر، تیری دُعا ان کے لئے باعث تسکین ہے۔ اللہ تعالیٰ سننے والا جاننے والا ہے۔'' O --- [یہ آیت حضرت ابولبابہؓ اور ان کے ہمراہیوں کے حق میں نازل ہوئی جو بعد معافی تکمیل توبہ کے طور پر صدقہ لے کر حاضر ہوئے تھے۔ (از تفسیر علامہ سید شبیر احمد عثمانیؒ)] --- ۱۱۷۔ ''اب اللہ نے نبی اور ان مہاجرین اور انصار پر جنہوں نے مشکل گھڑی میں اس کی تابعداری کی توجہ کی ہے اس کے باوجود کہ ان کے ایک گروہ کے دل ٹیڑھے ہو جانے کو تھے پھر بھی اس نے ان پر توجہ کی ہے کہ وہ ان پر مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔'' O --- [مشکل گھڑی سے مراد غزوۂ تبوک کا زمانہ ہے۔ جس میں کئی طرح کی مشکلات جمع تھیں۔ سخت گرمی، طویل مسافت، کھجور کا موسم، اس زمانہ کی عظیم الشان سلطنت کے مقابلہ پر فوج کشی، پھر ظاہری بے سروسامانی ایسی کہ ایک ایک کھجور روزانہ دو دو سپاہیوں پر تقسیم ہوتی تھی۔ اخیر میں یہ نوبت پہنچ گئی کہ بہت سے مجاہدین ایک ہی کھجور کو یکے بعد دیگرے چوس کر پانی پی لیتے تھے۔ پھر پانی کے فقدان سے اونٹوں کی آلائش نچوڑ کر پینے کی نوبت آ گئی۔ سواری کا اتنا قحط تھا کہ دس دس آدمی ایک ایک اونٹ پر اترتے چڑھتے چلے جا رہے تھے۔ یہ ہی وہ جذبۂ ایثار وفداکاری تھا جس نے مٹھی بھر جماعت کو تمام دُنیا کی قوموں پر غالب کر دیا۔ فللہ الحمد والمنہ۔

خدا کی مہربانیاں پیغمبر علیہ السلام پر بیشمار ہیں۔ اور آپ برکت سے مہاجرین وانصار پر بھی حق تعالیٰ کی مخصوص توجہ اور مہربانی رہی ہے کہ ان کو ایمان وعرفان سے مشرف فرمایا۔ اتباع نبوی، جہاد فی سبیل اللہ اور عزائم امور کے سرانجام دینے کی ہمت وتوفیق بخشی۔ پھر ایسے مشکل وقت میں جب کہ بعض مومنین کے قلوب بھی مشکلات اور صعوبتوں کا ہجوم دیکھ کر ڈگمگانے لگے تھے اور قریب تھا کہ رفاقت نبوی ﷺ سے پیچھے ہٹ جائیں۔ حق تعالیٰ نے دوبارہ مہربانی اور دستگیری فرمائی کہ ان کو اس قسم کے خطرات ووساوس پر عمل کرنے سے محفوظ رکھا اور مومنین کی ہمتوں کو مضبوط اور ارادوں کو بلند کیا۔ (از تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانیؒ)] --- ۱۱۸۔ ''اور ان تین پر بھی (کی ہے) جو پیچھے رہ گئے تھے یہاں تک کہ زمین اس کے باوجود کہ وہ کشادہ ہے ان پر تنگ ہو گئی اور اپنا آپ ان پر تنگ ہو گیا اور وہ سمجھے کہ اللہ تعالیٰ سے بچ کر جانے کی کوئی جگہ نہیں مگر خود اس کے پاس۔ پھر بھی اس نے ان پر توجہ کی تاکہ وہ بھی توجہ کریں۔ بیشک اللہ تعالیٰ ہی بڑا توجہ کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔'' O --- [یہ تین اصحاب کعبؓ بن مالک، ہلال بن اُمیہ اور مرارہ بن ربیع تھے۔ تینوں سچے مومن تھے۔ اس سے پہلے اپنے اخلاص کا بارہا ثبوت دے چکے تھے۔ قربانیاں دے چکے تھے مگر ان خدمات کے باوجود جو سستی جنگ تبوک کے نازک موقعہ پر جب کہ تمام قابل جنگ اہل ایمان کو جنگ کے لئے نکل آنے کا حکم دیا گیا تھا، ان حضرات نے دکھائی۔ اس پر سخت گرفت کی گئی۔ نبی کریم ﷺ نے تبوک سے واپس تشریف لا کر مسلمانوں کو حکم دیا کہ کوئی ان سے سلام وکلام نہ کرے۔ ۴۰ دن بعد ان کی بیویوں کو بھی ان سے الگ رہنے کی تاکید کر دی گئی۔ فی الواقع مدینہ کی بستی میں ان کا وہی حال ہو گیا تھا جو اس آیت میں کھینچا گیا ہے۔ آخر کار جب ان کے مقاطعہ کو ۵۰ دن ہو گئے تب معافی کا یہ حکم نازل ہوا۔ (از تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانیؒ)] --- ۱۲۰۔ ''مدینہ والوں اور ان کے ارد گرد کے بدوؤں کو یہ روا نہ تھا کہ رسول خدا ﷺ کے پیچھے رہ جائیں اور نہ یہ کہ اپنی جانوں کو اس کی جان سے عزیز سمجھیں۔ یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں انہیں نہ پیاس، نہ تھکان، اور نہ بھوک پہنچتی ہے۔ نہ وہ کسی جگہ کو جو کافروں کو غصہ دلاتی ہے پامال کرتے ہیں۔ اور نہ وہ دشمن سے کچھ حاصل کرتے ہیں۔ مگر

Marfat.com

اس کے عوض ان کے لئے نیک عمل لکھ دیا جاتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتے۔'' O ---[ایک صحابی ابوخیثمہ بھی غزوہ تبوک میں پیچھے رہ گئے تھے۔حضور ﷺ کی روانگی کے بعد باغ میں گئے۔وہاں خوشگوار سایہ تھا، حسین وجمیل بیوی سامنے تھی۔اس نے پانی چھڑک کر زمین کو خوب ٹھنڈا کر دیا۔چٹائی کا فرش کیا، تازہ کھجور کے خوشے سامنے رکھے اور سرد وشیریں پانی حاضر کیا۔یہ سامان عیش دیکھ کر دفعتاً ابوخیثمہ ؓ کے دل میں ایک بجلی سی دوڑ گئی۔بولے تف ہے اس زندگی پر کہ میں تو خوشگوار سائے، ٹھنڈے پانی اور باغ وبہار کے مزے لوٹ رہا ہوں اور خدا کا پیغمبر ﷺ ایسی سخت لو اور گرمی و تشنگی کے عالم میں کوہ وبیابان طے کر رہا ہے۔یہ خیال آتے ہی سواری منگائی تلوار حمائل کی نیزہ سنبھالا اور حضور ﷺ کے نقش قدم پر چل نکلے۔اونٹنی تیز ہوا کی طرح چل رہی تھی آخر لشکر کو جا پکڑا۔حضور ﷺ نے دور سے دیکھ کر کہ کوئی اونٹنی سوار ریت کے ٹیلے قطع کرتا چلا آ رہا ہے۔فرمایا کن اباخیثمہ ؓ (ہو جا ابوخیثمہ) تھوڑی دیر میں سب نے دیکھ لیا کہ وہ ابوخیثمہ ہی تھے۔رضی اللہ عنہ وعن سائر الصحابہ ورضوعنہ۔(از تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانیؒ)]

(سورۃ النور ۲۴)---۲۲۔''تم میں سے جو بزرگی اور کشادگی والے ہیں انہیں اپنے قرابت داروں اور مسکینوں اور مہاجروں کو فی سبیل اللہ دینے سے قسم نہ کھا لینی چاہیے' بلکہ معاف کر دینا اور درگزر کر لینا چاہیے۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے قصور معاف فرما دے؟ اللہ قصوروں کو معاف فرمانے والا مہربان ہے۔'' O ---[حضرت مسطحؓ جو واقعہ افک میں ملوث ہو گئے تھے' فقرائے مہاجرین میں سے تھے' رشتے میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کے خالہ زاد تھے' اسی لیے ابوبکرؓ ان کے کفیل اور معاش کے ذمے دار تھے' جب یہ بھی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے خلاف مہم میں شریک ہو گئے تو ابوبکر صدیقؓ کو سخت صدمہ پہنچا' جو ایک فطری امر تھا چنانچہ نزول براءت کے بعد غصے میں انہوں نے قسم کھالی کہ وہ آئندہ مسطح کو کوئی فائدہ نہیں پہنچائیں گے۔ابوبکر صدیقؓ کی یہ قسم' جو اگرچہ انسانی فطرت کے مطابق ہی تھی' تاہم مقام صدیقیت' اس سے بلند تر کردار کا متقاضی تھا' اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں آئی اور یہ آیت نازل فرمائی' جس میں بڑے پیار سے ان کے اس عاجلانہ بشری اقدام پر انہیں متنبہ فرمایا کہ تم سے بھی غلطیاں ہوتی رہتی ہیں اور تم یہ چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہاری غلطیاں معاف فرماتا رہے۔تو پھر تم بھی دوسروں کے ساتھ اسی طرح معافی اور درگزر کا معاملہ کیوں نہیں کرتے؟ کیا تم پسند نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری غلطیاں معاف فرما دے؟ یہ انداز بیان اتنا موثر تھا کہ اسے سنتے ہی ابوبکر صدیقؓ بے ساختہ پکار اٹھے ''کیوں نہیں اے ہمارے رب! ہم ضرور یہ چاہتے ہیں کہ تو ہمیں معاف فرما دے'' اس کے بعد انہوں نے اپنی قسم کا کفارہ ادا کر کے حسب سابق مسطح کی مالی سرپرستی شروع فرما دی۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---[یہ خطاب صدیق اکبرؓ کو ہے]

(سورۃ الاحزاب ۳۳)---۹۔''اے ایمان والو! یاد کرو اللہ تعالیٰ کے احسان کو جو اس نے تم پر کیا۔جب (حملہ آور ہو کر) آ گئے تھے تم پر کفار کر لشکر پس ہم نے بھیج دی ان پر آندھی اور ایسی فوجیں جنہیں تم دیکھ نہیں سکتے تھے۔اور اللہ تعالیٰ جو کچھ تم کر رہے تھے خوب دیکھ رہا تھا۔'' O [مدینہ طیبہ میں یہود کے دو قبائل آباد تھے بنی نضیر اور بنی قریظہ اگرچہ حضور ﷺ نے مدینہ پہنچتے ہی ان سے دوستی کا معاہدہ کر لیا تھا۔لیکن ان کے دلوں میں اسلام کی عداوت کے شعلے بھڑکتے رہتے تھے وہ ہر ایسے موقع کی تلاش میں رہتے تھے جہاں وہ اپنی اس باطنی خباثت کا مظاہرہ کر سکیں۔اللہ تعالیٰ کا محبوب بھی اپنے دشمنوں کے عزائم سے بے خبر نہیں تھا۔مختلف قبائل میں حضور علیہ الصلوٰۃ کے جو غلام تھے انہوں نے ساری تفصیلات سے آگاہ کر دیا۔حضور نے صحابہ کو مشورے کیلئے طلب فرمایا حالات بڑے نازک تھے ایک چھوٹی سی بستی پر اتنے بڑے لشکر جرار کی یلغار کیسے روکی جائے جبکہ اس بستی میں بھی مار ہائے آستین کی کمی نہ تھی۔حضرت سلمان فارسی نے عرض کیا ہمارے ملک فارس میں جب دشمن یوں حملہ کرنے کی نیت سے دھاوا بول دیتا ہم اپنے شہر کے ارد گرد خندق کھود کر اس کی پیش قدمی روک دیتے تھے۔ارشاد ہوا مدینہ کے گرد خندق کھودی جائے۔نبی کریم ﷺ نے ہر آدمی کو چالیس گز خندق کھودنے کا فریضہ سونپا۔خندق کھودنے کے کام میں سب مسلمان شریک تھے کوئی مسلمان مستثنیٰ نہیں تھا۔خود فخر دو جہاں ﷺ اپنے دست مبارک میں کدال لیے اپنے غلاموں کے دوش بدوش خندق کھودنے میں مصروف تھے اور مٹی اٹھا اٹھا کر باہر پھینک رہے تھے۔صحابہ کرام کہتے تھے کہ شکم مبارک کے بال مٹی سے اٹ گئے تھے اور جلد مبارک دکھائی نہیں دیتی تھی۔(اقتباس از ضیاء القرآن)]

جب (کفار کے) لشکروں کو دیکھا (بے ساختہ) کہہ اٹھے کہ انہیں کا وعدہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے اور اس کے رسول نے دیا تھا اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا' اور اس (چیز) نے ان کے ایمان میں اور شیوہ فرمانبرداری میں اور اضافہ کر دیا۔'' O ---[ان خوفناک حالات میں منافقین کی بزدلی اور بد باطنی کا ذکر ہوا۔اب اہل ایمان کے ایمان افروز حالات اور جذبات کا بیان شروع ہو رہا ہے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے محبوب کے قدموں میں اپنی جان اور اپنا دل نثار کر دیا تھا۔ارشاد فرمایا کہ کفار کا لشکر جرار دیکھ کر اور اپنے آپ کو مہیب خطرات میں گھرا دیکھ کر مسلمانوں کے یقین اور ایمان میں کوئی فرق نہیں آیا بلکہ نور ایمان میں اور جلا پیدا ہو گئی قضائے الٰہی کے سامنے تسلیم ورضا کا جو درس انہیں دیا گیا تھا وہ پھر تازہ ہو گیا اور کہنے لگے یہ تو بعینہ وہی چیز ہے جس کا وعدہ ہم سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے فرمایا۔جس طرح اس حملہ کا وعدہ پورا ہوا اسی طرح غلبہ اسلام کا وعدہ بھی یقیناً پورا ہو گا جس وعدہ کا یہاں ذکر ہے، گزشتہ صفحات میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ جب خندق کھودتے ہوئے چٹان نمودار ہوئی تو حضور ﷺ نے تین ضربیں لگا کر اسے پارہ پارہ کر دیا نیز شام' ایران اور یمن کی فتح کی خوش خبری بھی دے دی۔(تفسیر از ضیاء القرآن)]---۲۳۔''مومنوں میں (ایسے) لوگ بھی ہیں جنہوں نے جو عہد اللہ تعالیٰ سے کیا تھا انہیں سچا کر دکھایا' بعض

Marfat.com

نے تو اپنا عہد پورا کر دیا اور بعض (موقعہ کے) منتظر ہیں اور انہوں نے کوئی تبدیلی نہیں کی۔" O---[یعنی بعض تو وہ بیدار بخت ہیں کہ انہوں نے سرفروشی اور جانبازی کی جو نذر مانی تھی اُسے پُورا کر دیا اور جان دے کر شہداء کی صف میں شامل ہو گئے۔ اسلام کے ان جانباز مجاہدین کا شمار نہیں کیا جا سکتا جس کو دیکھو محبت رسول ﷺ اور عشقِ خدا کے بادۂ گلفام سے مخمور ہے اور جریدۂ عالم پر عشق و وفا کے ایسے تابندہ نقوش ثبت کر کے جا رہا ہے جن کی چمک قیامت تک ہر لحظہ فزوں تر ہوتی رہے گی۔ حضرت مصعب بن عُمیر اپنے مالدار باپ کے بڑے لاڈلے بیٹے تھے، بڑے خوش پوش تھے۔ ان کا زرق برق قیمتی لباس آنکھوں کو خیرہ کر دیتا تھا، ناز و نعم میں پلے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی نگاہِ کرم نے اُنہیں اسلام کے لیے چُن لیا سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر درِ مُصطفےٰ ﷺ کی غلامی اختیار کی۔ انصارِ مدینہ نے جب عقبہ کے میدان میں حضور ﷺ کے دستِ حق پرست پر بیعت کی تو حضور ﷺ نے ہجرت سے پہلے حضرت مصعب کو انکے ہمراہ یثرب روانہ کیا تا کہ وہاں جا کر اسلام کی تبلیغ کریں۔ انکی تبلیغی سرگرمیوں سے اوس و خزرج کے کئی سردار مشرف با سلام ہوئے اور گھر گھر میں توحید کا نُور جگمگانے لگا۔ کوہِ اُحد کی لڑائی میں جب کُفر حق سے پنجہ آزما ہوا تو یہ بھی دیگر غلامانِ حبیبِ کبریا کی طرح شوقِ شہادت سے جھومتے ہوئے دادِ شجاعت دینے لگے۔ کیف و مستی کا یہ عالم تھا کہ اپنے تن بدن کا ہوش نہ تھا۔ اپنی ذات کا فکر نہ تھا۔ صرف ایک ہی دھن تھی کہ اسلام کا پرچم سرنگوں نہ ہونے پائے۔ اللہ تعالیٰ کے حبیبِ کریم کو کوئی گزند نہ پہنچے۔ زخموں سے چُور ہو کر گرے اور جامِ شہادت نوش فرمایا۔ جنگ ختم ہوئی تو محبوبِ خدا ﷺ تشریف لائے۔ اسلام کے اس بہادر سپاہی کی نعش کے قریب کھڑے ہو گئے، اس کے لیے دُعا فرمائی اور پھر یہ آیت تلاوت فرمائی: یعنی حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی جناب میں یہ لوگ قیامت تک شہید ہیں۔ پس ان کے پاس آؤ۔ ان کے مزارات کی زیارت کرو۔ اس ذات پاک کی قسم! جس کے دستِ قُدرت میں میری جان ہے قیامت تک جو بھی انہیں سلام کرے گا، وہ جواب دیں گے۔

حضرت انس بن نضر کو بدر میں شریک نہ ہونے کا از حد ملال تھا۔ ہمیشہ کہتے کہ افسوس کہ میں کفر و اسلام کے پہلے معرکہ میں شرکت سے محروم رہا۔ اب اگر خدا نے موقع دیا تو دُنیا دیکھے گی کہ شمعِ جمالِ مُصطفےٰ علیہ اطیب التحیہ والثنا کے پروانے جاں سپاری کا کیسا منظر پیش کرتے ہیں۔ چنانچہ جنگِ اُحد میں شامل ہوئے۔ لشکرِ اسلام میں جب کھلبلی مچی اور یہ افواہ پھیل گئی کہ حضور نبی کریم ﷺ شہید ہو گئے۔ تو بعض مسلمان دل شکستہ ہو کر بیٹھ رہے۔ یہ پاس سے گزرے پُوچھا یوں بیٹھے کیا کر رہے ہو؟ انہوں نے کہا حضور ﷺ شہید ہو گئے۔ آپ نے انہیں للکارا کہ رسولِ پاک کے بعد زندہ رہ کر کیا کرو گے۔ آؤ اس بات پر ہم بھی جان دے دیں جس پر حضور ﷺ نے جان دیدی ہے۔ پھر تلوار بے نیام کی اور دُشمن پر ٹوٹ پڑے۔ کفار پر پے در پے وار کرتے جا رہے تھے اور زبان سے یہ کہتے جا رہے تھے اے سعد نضر کے ربّ کی قسم! مجھے جنت کی خوشبو آ رہی ہے اور مجھے یہ خوشبو کوہِ اُحد کے پیچھے سے آ رہی ہے یہاں تک کہ شہید ہو گئے۔ جب ان کے زخم گنے گئے تو اسی (۸۰) سے زیادہ تھے اور کوئی عضو بھی سلامت نہ بچا تھا کہ ان کی پہچان ہو سکے۔ ان کی ہمشیرہ نے ان کی اُنگلیوں کے پورے دیکھ کر انہیں پہچانا۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

(**سورۃ الزُّمَر ۳۹**)---۳۳۔ "۳۳۔ اور جو سچے دین کو لائے اور جس نے اس کی تصدیق کی یہی لوگ پارسا ہیں۔" O---[بعض اس سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مراد لیتے ہیں' جنہوں نے سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ کی تصدیق کی اور ان پر ایمان لائے۔ بعض نے اسے بھی عام رکھا ہے' جس میں سب مومن شامل ہیں جو رسول اللہ ﷺ کی رسالت پر ایمان رکھتے ہیں اور آپ کو سچا مانتے ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۳۴۔ "ان کے لیے ان کے رب کے پاس (ہر) وہ چیز ہے جو یہ چاہیں' نیک لوگوں کا یہی بدلہ ہے۔" O---۳۵۔ "تا کہ اللہ تعالیٰ ان سے ان کے بُرے عملوں کو دور کر دے اور جو نیک کام انہوں نے کیے ہیں ان کا اچھا بدلہ عطا فرمائے۔" O---[نبی کریم ﷺ پر جو لوگ ایمان لائے تھے، زمانۂ جاہلیت میں ان سے اعتقادی اور اخلاقی دونوں ہی طرح کے بدترین گناہ سرزد ہو چکے تھے۔ اور ایمان لانے کے بعد انہوں نے صرف یہی ایک نیکی نہ کی تھی کہ اُس جھوٹ کو چھوڑ دیا جسے وہ پہلے مان رہے تھے اور وہ سچائی قبول کر لی جسے حضور ﷺ نے پیش فرمایا تھا، بلکہ مزید براں انہوں نے اخلاق' عبادات اور معاملات میں بہترین اعمال صالحہ انجام دیے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کے وہ بدترین اعمال جو جاہلیت میں ان سے سرزد ہوئے تھے۔ ان کے حساب سے محو کر دیے جائیں گے اور ان کو انعام اُن اعمال کے لحاظ سے دیا جائے گا جو ان کے نامۂ اعمال میں سب سے بہتر ہوں گے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(**سورۃ الفتح ۴۸**)---۴۔ "وہی ہے جس نے اتار اطمینان کو اہلِ ایمان کے دلوں میں تا کہ وہ اور بڑھ جائیں (قوت) ایمان میں اپنے (پہلے) ایمان کے ساتھ۔ اور اللہ تعالیٰ کے زیرِ فرمان ہیں سارے لشکر آسمانوں اور زمین کے۔ اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا، بہت دانا ہے۔" O---۵۔ "تا کہ داخل کر دے ایمان والوں اور ایمان والیوں کو باغوں میں رواں ہیں جن کے نیچے نہریں وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے اور دُور فرما دے اُن سے ان کی بُرائیوں کو اور یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑی کامیابی ہے۔" O---۱۸۔ "یقیناً اللہ تعالیٰ مومنوں سے خوش ہو گیا جبکہ وہ درخت تلے آپ سے بیعت کر رہے تھے۔ ان کے دلوں میں جو تھا اسے اس نے معلوم کر لیا اور ان پر اطمینان نازل فرمایا اور انہیں قریب کی فتح عنایت فرمائی۔" O---۲۶۔ "جب کہ ان کافروں نے اپنے دلوں میں

Marfat.com

حمیت کو جگہ دی اور حمیت بھی جاہلیت کی سو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر اور مومنین پر اپنی طرف سے تسکین نازل فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو تقوے کی بات پر جمائے رکھا اور وہ اس کے اہل اور زیادہ مستحق تھے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔'' O---۲۸۔ ''وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ اسے ہر دین پر غالب کرے اور اللہ تعالیٰ کافی ہے گواہی دینے والا۔'' O---۲۹۔ ''حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں کافروں پر سخت ہیں آپس میں رحمدل ہیں' آپ انہیں دیکھیں گے کہ رکوع اور سجدے کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل اور رضامندی کی جستجو میں ہیں' ان کا نشان ان کے چہروں پر سجدوں کے اثر سے ہے' ان کی یہی مثال تورات میں ہے اور ان کی مثال انجیل میں ہے' مثل اس کھیتی کے جس نے اپنا انکھوا نکالا پھر اسے مضبوط کیا اور وہ موٹا ہو گیا پھر اپنے تنے پر سیدھا کھڑا ہو گیا اور کسانوں کو خوش کرنے لگا تا کہ ان کی وجہ سے کافروں کو چڑائے' ان ایمان والوں اور نیک اعمال والوں سے اللہ تعالیٰ نے بخشش کا اور بہت بڑے ثواب کا وعدہ کیا ہے۔'' O---[یہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی مثال بیان فرمائی گئی ہے۔ ابتدا میں وہ قلیل تھے' پھر زیادہ اور مضبوط ہو گئے' جیسے کھیتی' ابتدا میں کمزور ہوتی ہے' پھر دن بدن قوی ہوتی جاتی ہے حتیٰ کہ مضبوط تنے پر وہ قائم ہو جاتی ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---[اس پوری آیت کا ایک ایک جز صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی عظمت وفضیلت' اخروی مغفرت اور اجر عظیم کو واضح کر رہا ہے' اس کے بعد بھی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ایمان میں شک کرنے والا مسلمان ہونے کا دعویٰ کرے تو اسے کیوں کر دعوائے مسلمانی میں سچا سمجھا جا سکتا ہے؟ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الحدید** ۵۷) بـ ۱۰۔ ''تمہیں کیا ہو گیا ہے جو تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے؟ دراصل آسمانوں اور زمینوں کی میراث کا مالک (تنہا) اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ تم میں سے جن لوگوں نے فتح سے پہلے فی سبیل اللہ دیا ہے اور قتال کیا ہے وہ (دوسروں کے) برابر نہیں' بلکہ ان سے بہت بڑے درجے کے ہیں جنہوں نے فتح کے بعد خیراتیں دیں اور جہاد کیے۔ ہاں بھلائی کا وعدہ تو اللہ تعالیٰ کا ان سب سے ہے جو کچھ تم کر رہے ہو اس سے اللہ تعالیٰ خبردار ہے۔'' O---[اس آیت میں ان مہاجرین وانصار کے متعلق زبان قدرت یہ اعلان فرما رہی ہے۔ اولئک اعظم درجۃ - ان کا درجہ بڑا اونچا ہے' ان کا مقام بڑا بلند ہے۔ حضرت صدیق اکبر' حضرت فاروق اعظم' حضرت عثمان ذوالنورین' حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی قربانیاں اپنی نظیر نہیں رکھتی۔ اللہ تعالیٰ خود ان کی توصیف فرما رہا ہے۔ قرآن ان کی عظمت کی گواہی دے رہا ہے۔ اب جو لوگ ان پاک لوگوں کی عظمت شان کو تسلیم نہیں کرتے بلکہ الٹا ان پر زبان طعن دراز کرتے ہیں' ذرا سوچیں اور خود ہی بتائیں کہ ان صحابہ کرام کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فیصلہ حق ہے یا ان کا فیصلہ۔ ہم خدا کی بات مانیں' قرآن کی شہادت کو سچ سمجھیں یا ان کی بات کو۔ یہاں پر علمائے تفسیر نے ایک بڑا ایمان افروز واقعہ لکھا ہے۔ حضرت عبداللہ ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں بارگاہ رسالت میں حاضر تھا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ بھی وہاں بیٹھے تھے۔ آپ نے عباء پہنی ہوئی تھی اور اس کو آگے باندھا ہوا تھا۔ جبریل امین آئے اور عرض کیا اے اللہ کے نبی۔ یہ کیا بات ہے کہ میں دیکھ رہا ہوں ابوبکر نے ایسی عباء پہنی ہوئی ہے جسے سامنے سے کانٹوں سے بخیہ کیا ہوا ہے۔ حضور نے فرمایا اس نے اپنا سارا مال مجھ پر خرچ کر دیا ہے۔ جبریل نے کہا اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دیتے ہیں کہ آپ اللہ تعالیٰ کا سلام ابوبکر کو پہنچائیں اور ان سے پوچھیں کیا یہ اس فقر و تنگ دستی پر خوش ہیں یا ناراض۔ رسول اللہ ﷺ نے صدیق کو سلام پہنچایا اور یہ سوال پوچھا۔ اس پیکر تسلیم ورضا نے کتنا پیارا جواب دیا۔ عرض کیا ''میں اپنے رب پر کیسے ناراض ہو سکتا ہوں میں اپنے رب سے راضی ہوں' میں اپنے رب سے راضی ہوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ میں تجھ پر راضی ہوں جس طرح تو مجھ پر راضی ہے۔ یہ سن کر حضرت ابوبکرؓ رو پڑے۔ حضرت جبریل نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ! اس خدا کی قسم جس خدا نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا' تمام حاملین عرش اسی قسم کی عبائیں پہنے ہوئے ہیں اور اسی طرح سے خلال کیے ہوئے ہیں جس طرح کہ آپ کے اس یار نے کیا ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]---[فتح سے مراد اکثر مفسرین کے نزدیک فتح مکہ ہے۔ بعض نے صلح حدیبیہ کو فتح مبین کا مصداق سمجھ کر اسے مراد لیا ہے۔ بہر حال صلح حدیبیہ یا فتح مکہ سے قبل مسلمان تعداد اور قوت کے لحاظ سے بھی کم تر تھے اور مسلمانوں کی مالی حالت بھی بہت کمزور تھی۔ ان حالات میں اللہ کی راہ میں خرچ کرنا اور جہاد میں حصہ لینا' دونوں کام نہایت مشکل اور بڑے دل گردے کا کام تھا' جب کہ فتح مکہ کے بعد یہ صورت حال بدل گئی۔ مسلمان قوت و تعداد میں بھی بڑھتے چلے گئے اور ان کی مالی حالت بھی پہلے سے کہیں زیادہ بہتر ہو گئی۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے دونوں ادوار کے مسلمانوں کی بابت فرمایا کہ یہ اجر میں برابر نہیں ہو سکتے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---[کیونکہ پہلوں کا انفاق اور جہاد دونوں کام نہایت کٹھن حالات میں ہوئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اہل فضل و عزم کو دیگر لوگوں کے مقابلے میں مقدم رکھنا چاہیے۔ اسی لیے اہل سنت کے نزدیک شرف وفضل میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب سے مقدم ہیں' کیونکہ مومن الاول بھی وہی ہیں اور منفق اول اور مجاہد اول بھی وہی۔ اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی موجودگی میں نماز کے لیے آگے کیا اور اسی بنیاد پر مومنوں (صحابہ کرام) نے انہیں استحقاق خلافت میں مقدم رکھا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---[اس میں وضاحت فرما دی کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے درمیان شرف وفضل میں تفاوت تو ضرور ہے لیکن تفاوت درجات کا مطلب یہ نہیں کہ بعد میں مسلمان ہونے والے

Marfat.com

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ایمان و اخلاق کے اعتبار سے بالکل ہی گئے گزرے تھے' جیسا کہ بعض حضرات' حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ' ان کے والد حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر بعض ایسے ہی جلیل القدر صحابہ کے بارے میں ہرزہ سرائی یا انہیں طلقاء کہہ کر انکی تنقیص و اہانت کرتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بارے میں فرمایا ہے "میرے صحابہ پر سب و شتم نہ کرو' قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر تم میں سے کوئی شخص احد پہاڑ جتنا سونا بھی اللہ کی راہ میں خرچ کردے تو وہ میرے صحابی کے خرچ کیے ہوئے ایک مد بلکہ نصف مد کے بھی برابر نہیں"۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الیل ۹۲)---۱۷۔ "اور اس سے ایسا شخص دور رکھا جائے گا جو بڑا پرہیزگار ہوگا" O---۱۸۔ "جو پاکی حاصل کرنے کے لیے اپنا مال دیتا ہے" O---[یعنی جو اپنا مال اللہ کے حکم کے مطابق خرچ کرتا ہے تاکہ اس کا نفس بھی اور اس کا مال بھی پاک ہوجائے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۹۔ "کسی کا اس پر کوئی احسان نہیں کہ جس کا بدلہ دیا جارہا ہو" O---۲۰۔ "بلکہ صرف اپنے پروردگار بزرگ و بلند کی رضا چاہنے کے لیے" O---[یہ اس پرہیزگار آدمی کے خلوص کی مزید توضیح ہے کہ وہ اپنا مال جن لوگوں پر صرف کرتا ہے ان کا کوئی احسان پہلے سے اس پر نہ تھا کہ وہ اس کا بدلہ چکانے کے لئے' یا آئندہ ان سے مزید فائدہ اٹھانے کے لئے ان کو ہدیے اور تحفے دے رہا ہو اور ان کی دعوتیں کر رہا ہو' بلکہ وہ اپنے رب برتر کی رضا جوئی کے لئے ایسے لوگوں کی مدد کر رہا ہے جن کا نہ پہلے اس پر کوئی احسان تھا' نہ آئندہ ان سے وہ کسی احسان کی توقع رکھتا ہے' اس کی بہترین مثال حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا یہ فعل ہے کہ مکہ معظمہ میں جن بے کس غلاموں اور لونڈیوں نے اسلام قبول کیا تھا اور اس قصور میں جن کے مالک ان پر بے تحاشا ظلم توڑ رہے تھے' ان کو خرید خرید کر وہ آزاد کر دیتے تھے تاکہ وہ ان کے ظلم سے بچ جائیں۔ ابن جریر اور ابن عساکر نے حضرت عامر بن عبداللہ بن زبیر کی یہ روایت نقل کی ہے کہ حضرت ابوبکر کو اس طرح ان غریب غلاموں اور لونڈیوں کی آزادی پر روپیہ خرچ کرتے دیکھ کر ان کے والد نے ان سے کہا کہ بیٹا' میں دیکھ رہا ہوں کہ تم کمزور لوگوں کو آزاد کر رہے ہو' اگر مضبوط جوانوں کی آزادی پر تم یہی روپیہ خرچ کرتے تو وہ تمہارے لیے قوت بازو بنتے۔ اس پر حضرت ابوبکر نے ان سے کہا' ابا جان' میں تو وہ اجر چاہتا ہوں جو اللہ کے ہاں ہے"۔]---۲۱۔ "یقیناً وہ (اللہ بھی) عنقریب رضامند ہوجائے گا" O---[یا وہ راضی ہوجائے گا' یعنی جو شخص ان صفات کا حامل ہوگا' اللہ تعالیٰ اسے جنت کی نعمتیں اور عزت و شرف عطا فرمائے گا' جس سے وہ راضی ہوجائے گا' اکثر مفسرین نے کہا ہے بلکہ بعض نے اجماع تک نقل کیا ہے کہ یہ آیات حضرت ابوبکر صدیقؓ کی شان میں نازل ہوئی ہیں' تاہم معنی و مفہوم کے اعتبار سے یہ عام ہیں' جو بھی ان صفات عالیہ سے متصف ہوگا' وہ بارگاہ الٰہی میں ان کا مصداق قرار پائے گا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

صدقہ دینے والے مرد اور عورتیں

(سورۃ الحدید ۵۷)---۱۸۔ "بیشک صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور جو اللہ تعالیٰ کو خلوص کے ساتھ قرض دے رہے ہیں۔ انکے لیے یہ بڑھایا جائے گا اور ان کے لیے پسندیدہ اجر و ثواب ہے" O[تفسیر کیلئے باب ۸' مضمون: صدقہ خیرات]

صدیق

(سورۃ الحدید ۵۷)---۱۹۔ "اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول پر جو ایمان رکھتے ہیں وہی لوگ اپنے رب کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں ان کیلئے ان کا اجر اور ان کا نور ہے' اور جو لوگ کفر کرتے ہیں اور ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں وہ جہنمی ہیں" O[یہ صدق کا مبالغہ ہے۔ صادق سچا اور صدیق نہایت سچا۔ مگر یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہیے کہ صدق محض سچے اور مطابق حقیقت قول کو نہیں کہتے بلکہ اس کا اطلاق صرف اُس قول پر ہوتا ہے جو بجائے خود بھی سچا ہو اور جس کا قائل بھی سچے دل سے اُس حقیقت کو مانتا ہو جسے وہ زبان سے کہہ رہا ہے۔ مثلاً ایک شخص اگر کہے کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں' تو یہ بات بجائے خود عین حقیقت کے مطابق ہے' کیونکہ آپ واقعی اللہ کے رسول ہیں' لیکن وہ شخص اپنے اس قول میں صادق اُسی وقت کہا جائے گا جبکہ اس کا اپنا عقیدہ بھی یہی ہو کہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ لہٰذا صدق کیلئے ضروری ہے کہ قول کی مطابقت حقیقت کیساتھ بھی ہو اور قائل کے ضمیر کیساتھ بھی۔ اسی طرح صدق کے مفہوم میں وفا اور خلوص اور عملی راستبازی بھی شامل ہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

صلح حدیبیہ

(سورۃ الفتح ۴۸)---۱۔ "یقیناً ہم نے آپ ﷺ کو شاندار فتح عطا فرمائی ہے" O[طویل گفت و شنید کے بعد جن شرائط پر صلح نامہ لکھا گیا وہ یہ تھیں: (۱) دس

Marfat.com

سال تک فریقین کے درمیان جنگ بند رہے گی اور ایک دوسرے کے خلاف خفیہ یا علانیہ کوئی کارروائی نہیں کی جائے گی۔ (۲) اس دوران میں قریش کا جو شخص اپنے ولی کی اجازت کے بغیر بھاگ کر محمد ﷺ کے پاس جائے گا اسے آپ ﷺ واپس کر دیں گے اور آپ کے ساتھیوں میں سے جو شخص قریش کے پاس چلا جائے گا اسے وہ واپس نہ کریں گے۔ (۳) قبائلِ عرب میں سے جو قبیلہ بھی فریقین میں سے کسی ایک کا حلیف بن کر اس معاہدے میں شامل ہونا چاہے گا اُسے اسکا اختیار ہوگا۔ (۴) محمد ﷺ اس سال واپس جائیں گے اور آئندہ سال وہ عمرے کیلئے آکر تین دن مکہ میں ٹھہر سکتے ہیں، بشرطیکہ پر تلوں میں صرف ایک ایک تلوار لیکر آئیں اور کوئی سامانِ حرب ساتھ نہ لائیں۔ ان تین دنوں میں اہلِ مکہ اُن کیلئے شہر خالی کر دیں گے، تا کہ کسی تصادم کی نوبت نہ آئے۔ مگر واپس جاتے ہوئے وہ یہاں کے کسی شخص کو اپنے ساتھ لیجانے کے مجاز نہ ہوں گے۔ حدیبیہ سے مدینے کی طرف آتے ہوئے راستے میں یہ سورت نازل ہوئی، جس میں صلح کو فتح مبین سے تعبیر فرمایا گیا چونکہ یہ صلح فتح مکہ کا پیش خیمہ ثابت ہوئی اور اسکے دو سال بعد ہی مسلمان مکے میں فاتحانہ طور پر داخل ہوئے۔ اسی لیے بعض صحابہ کرامؓ کہتے تھے کہ تم فتح مکہ کو فتح شمار کرتے ہو لیکن ہم حدیبیہ کی صلح کو فتح شمار کرتے ہیں اور نبی کریم ﷺ نے اس سورت کی بابت فرمایا کہ آج کی رات مجھ پر وہ سورت نازل ہوئی ہے جو مجھے دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)] ---۱۸۔ ''یقیناً اللہ تعالیٰ مومنوں سے خوش ہو گیا جبکہ وہ درخت تلے آپ سے بیعت کر رہے تھے۔ انکے دلوں میں جو تھا اسے اس نے معلوم کر لیا اور ان پر اطمینان نازل فرمایا اور انہیں قریب کی فتح عنایت فرمائی۔''O[یعنی وہ نہتے تھے، جنگ کی نیت سے نہیں گئے تھے، اس لیے جنگی ہتھیار مطلوبہ تعداد میں نہیں تھے۔ اسکے باوجود جب نبی کریم ﷺ نے حضرت عثمانؓ کا بدلہ لینے کیلئے ان سے جہاد کی بیعت لی تو بلا ادنیٰ تامل، سب لڑنے کیلئے تیار ہو گئے، یعنی ہم نے موت کا خوف انکے دلوں سے نکال دیا اور اسکی جگہ صبر و سکینت ان پر نازل فرما دی جسکی بنا پر انہیں لڑنے کا حوصلہ ہوا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)] ---۲۰۔ ''(اے غلامانِ مصطفیٰ ﷺ) اللہ تعالیٰ نے تم سے بہت ساری غنیمتوں کا وعدہ کیا ہے جنہیں تم حاصل کرو گے پس یہ تو تمہیں جلدی ہی عطا فرما دی اور لوگوں کے ہاتھ تم سے روک دیئے، تا کہ مومنوں کیلئے یہ ایک نشانی ہو جائے اور (تا کہ) وہ تمہیں سیدھی راہ چلائے۔''O[اس سے مراد ہے صلح حدیبیہ جس کو سورۃ کے آغاز میں فتح مبین قرار دیا گیا ہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)] ---۲۷۔ ''یقیناً اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو خواب سچا دکھایا کہ ان شاء اللہ آپ یقیناً پورے امن و امان کیساتھ مسجد حرام میں داخل ہوں گے سر منڈواتے ہوئے اور سر کے بال کترواتے ہوئے (چین کیساتھ) نڈر ہو کر، وہ ان امور کو جانتا ہے جنہیں آپ نہیں جانتے، پس اس نے اس سے پہلے ایک نزدیک کی فتح آپکو میسر کی۔''O[یعنی اگر حدیبیہ کے مقام پر صلح نہ ہوتی تو جنگ سے مکے میں مقیم کمزور مسلمانوں کو نقصان پہنچتا، صلح کے ان فوائد کو اللہ اور اسکا محبوب ہی جانتے تھے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

صور

(سورۃ الانعام ۶) ---۷۳۔ ''اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو حق پر پیدا کیا ہے اور جس دن وہ کہے گا، ہو جا، وہ ہو جائے گا۔ اسکا قول حق ہے اور حکومت اسی کی ہوگی جس دن صور پھونکا جائے گا۔ وہ غائب اور ظاہر کا جاننے والا ہے اور وہ دانا اور خبردار ہے۔''O[صور سے مراد نرسنگا یا بگل ہے جسکے متعلق حدیث میں آتا ہے کہ ''اسرافیل اسے منہ میں لئے اور اپنی پیشانی جھکائے، حکم الٰہی کے منتظر کھڑے ہیں کہ جب انہیں کہا جائے تو اس میں پھونک دیں''۔ ''صور ایک قرن (نرسنگا) ہے جس میں پھونکا جائے گا''، بعض علماء کے نزدیک تین نفخے ہوں گے، نفخۃ الصعق، جس سے تمام لوگ بے ہوش ہو جائیں گے، نفخۃ الفنا، جس سے تمام لوگ فنا ہو جائیں گے، نفخۃ الانشاء، جس سے تمام انسان دوبارہ زندہ ہو جائیں گے۔ بعض علماء آخری دو نفخوں کے ہی قائل ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(سورۃ الکہف ۱۸) ---۹۹۔ ''اس دن ہم انہیں آپس میں ایک دوسرے میں گڈمڈ ہوتے ہوئے چھوڑ دیں گے اور صور پھونک دیا جائے گا پس سب کو اکٹھا کر کے ہم جمع کر لیں گے۔''O

(سورۃ طٰہٰ ۲۰) ---۱۰۲۔ ''جس دن صور پھونکا جائے گا اور گناہ گاروں کو ہم اس دن (دہشت کیوجہ سے) نیلی پیلی آنکھوں کیساتھ گھیر لائیں گے۔''O ۱۰۳۔ ''وہ آپس میں چپکے چپکے کہہ رہے ہوں گے کہ ہم تو (دنیا میں) صرف دس دن ہی رہے۔''O ---۱۰۴۔ ''جو کچھ وہ کہہ رہے ہیں اسکی حقیقت سے ہم باخبر ہیں ان میں سب سے زیادہ اچھی راہ والا کہہ رہا ہوگا کہ تم تو صرف ایک ہی دن رہے۔''O

(سورۃ المومنون ۲۳) ---۱۰۱۔ ''پس جبکہ صور پھونک دیا جائے گا اس دن نہ تو آپس کے رشتے ہی رہیں گے، نہ آپس کی پوچھ گچھ۔''O ---۱۰۲۔ ''جنکی

Marfat.com

ترازو کا پلہ بھاری ہو گیا وہ تو نجات والے ہو گئے۔" O ---۱۰۳۔ "اور جن کے ترازو کا پلہ ہلکا ہو گیا یہ ہیں وہ جنہوں نے اپنا نقصان آپ کر لیا جو ہمیشہ کیلئے جہنم واصل ہوئے۔" O ---۱۰۴۔ "انکے چہروں کو آگ جھلساتی رہے گی اور وہ وہاں بدشکل بنے ہوئے ہوں گے۔" O

(سورۃ النمل ۲۷)---۸۷۔ "جس دن صور پھونکا جائے گا تو سب کے سب آسمانوں والے اور زمین والے گھبرا اٹھیں گے مگر جسے اللہ تعالیٰ چاہے، اور سارے کے سارے عاجز و پست ہو کر اسکے سامنے حاضر ہوں گے۔" O

(سورۃ الروم ۳۰)---۲۵۔ "اسکی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ آسمان و زمین اسی کے حکم سے قائم ہیں، پھر جب وہ تمہیں آواز دے گا صرف ایک بار کی آواز کیساتھ ہی تم سب زمین سے نکل آؤ گے۔" O (تفسیر کیلئے باب ۱۱، مضمون: حیات بعد الموت)

(سورۃ یٰس ۳۶)---۴۹۔ "انہیں صرف ایک سخت چیخ کا انتظار ہے جو انہیں آ پکڑے گی اور یہ باہم لڑائی جھگڑے میں ہی ہوں گے۔" O [یعنی لوگ بازاروں میں خرید و فروخت اور حسب عادت بحث و تکرار میں مصروف ہوں گے کہ اچانک صور پھونک دیا جائے گا اور قیامت بر پا ہو جائے گی یہ **نفخۃ اولیٰ** ہوگا جسے نفخۂ فزع بھی کہتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اسکے بعد دوسرا نفخہ ہوگا۔ **نفخۃ الصعق** جس سے اللہ تعالیٰ کے سوا، سب موت کی آغوش میں چلے جائیں گے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)] (مزید تفسیر کیلئے باب ۱۱، مضمون: ڈرو اس دن سے) ---۵۰۔ "اس وقت نہ تو یہ وصیت کر سکیں گے اور نہ اپنے اہل کیطرف لوٹ سکیں گے۔" O ---۵۱۔ "تو صور کے پھونکے جاتے ہی سب کے سب اپنی قبروں سے اپنے پروردگار کی طرف (تیز تیز) چلنے لگیں گے۔" O [جب پہلا صُور پھونکا جائے گا تو نظام کائنات تہہ و بالا ہو جائے گا، نہ آسمان اپنی جگہ پر قائم رہے گا اور نہ زمین باقی رہے گی پہاڑ بھی رُوئی کے گالے کیطرح ہوا میں تیرنے لگیں گے۔ انسان بھی جلے ہوئے کیڑے پتنگوں کیطرح بے سُدھ اِدھر اُدھر گرے پڑے ہونگے، کچھ عرصہ بعد دوبارہ صور پھونکا جائے گا اور سب اپنی قبروں سے آنکھیں ملتے ہوئے اُٹھ کھڑے ہوں گے اور تیزی سے خداوند ذوالجلال کی عدالت میں حاضر ہونے کیلئے چل پڑیں گے کہ کہیں دیر نہ ہو جائے۔ آیت کا معنی ہے کہ وہ بڑی سرعت اور عجلت سے قبروں سے باہر نکل رہے ہوں گے تاکہ اللہ تعالیٰ کی عدالت میں پہنچنے میں تاخیر نہ ہو جائے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

(سورۃ الزمر ۳۹)---۶۸۔ "اور صور پھونک دیا جائے گا پس آسمانوں اور زمین والے سب بیہوش ہو کر گر پڑیں گے مگر جسے اللہ تعالیٰ چاہے، پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا پس وہ ایک دم کھڑے ہو کر دیکھنے لگ جائیں گے۔" O [یعنی جن کو اللہ تعالیٰ چاہے گا، اُنکو موت نہیں آئے گی، جیسے جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل۔ بعض کہتے ہیں رضوان فرشتہ، حَمَلَةُ الْعَرْشِ (عرش اٹھانے والے فرشتے) اور جنت و جہنم پر مقرر داروغے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]، [یہاں صرف دو مرتبہ صُور پھونکے جانے کا ذکر ہے۔ انکے علاوہ سورہ نمل میں اِن دونوں سے پہلے ایک اور **نفخۃ صُور** کا ذکر بھی آیا ہے، جسے سن کر زمین و آسمان کی ساری مخلوق دہشت زدہ ہو جائیگی۔ اسی بنا پر احادیث میں تین مرتبہ **نفخۃ صُور** واقع ہونے کا ذکر کیا گیا ہے۔ ایک **نفختہ الفَزَع**، یعنی گھبرا دینے والا صُور۔ دوسرا **نفختہ الصَّعق**، یعنی مار گرانے والا صُور، تیسرا **نفختہ القیام لِرَبّ العالمین**، یعنی وہ صُور جسے پھونکتے ہی تمام انسان جی اُٹھیں گے اور اپنے رب کے حضور پیش ہونے کیلئے اپنے مرقدوں سے نکل آئیں گے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(سورۃ ق ۵۰)---۱۹۔ "اور موت کی بے ہوشی حق لیکر آ پہنچی، یہی ہے جس سے تو بدکتا پھرتا تھا۔" O (تفسیر کیلئے باب ۱۱، مضمون: موت) ---۲۰۔ "اور صور پھونک دیا جائے گا۔ وعدۂ عذاب کا دن یہی ہے۔" O [عرصہ دراز عالم برزخ میں گزرے گا۔ پھر صُور پھونکا جائے گا۔ اسکی آواز سے ہر شخص چونک کر اپنی قبر سے نکلے گا اور میدانِ حشر میں کھڑا کر دیا جائے۔ جو لوگ قیامت کا انکار کرتے رہے تھے۔ انہیں کہا جائے گا یہی وہ عذاب کا دن ہے جس سے ہمارے انبیاء تمہیں ڈرایا کرتے تھے اور تم انکی بات سُننے کے روادار بھی نہ تھے۔ اب بتاؤ قیامت برپا ہوئی ہے یا نہیں؟ خداوند عالم نے تمہیں قبروں سے زندہ نکال کر میدان حشر میں لا کھڑا کیا ہے یا نہیں؟ اس روز کون ہوگا جو اس جیتی جاگتی حقیقت کا انکار کر سکے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)] ---۲۱۔ "اور ہر شخص اس طرح آئے گا کہ اسکے ساتھ ایک لانے والا ہوگا اور ایک گواہی دینے والا۔" O (تفسیر کیلئے باب ۳، مضمون: انسان)

(سورۃ المدثر ۷۴)---۸۔ "پس جبکہ صور میں پھونک ماری جائے گی۔" O ---۹۔ "تو وہ دن بڑا سخت دن ہوگا۔" O ---۱۰۔ "(جو) کافروں پر آسان نہ ہوگا۔" O

(سورۃ النباء ۷۸)---۱۸۔ "جس دن کہ صور میں پھونکا جائے گا۔ پھر تم فوج در فوج چلے آؤ گے۔" O [بعض نے اس کا مفہوم یہ بھی بیان کیا ہے کہ ہر امت اپنے رسول کیساتھ میدان محشر میں آئے گی۔ یہ دوسرا نفخہ ہوگا، جس میں سب لوگ قبروں سے زندہ اٹھ کر نکل آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی نازل فرمائے گا، جس سے انسان کھیتی کی طرح اُگ آئے گا۔ انسان کی ہر چیز بوسیدہ ہو جائے گی، سوائے ریڑھ کی ہڈی کے آخری سرے کے، اسی سے قیامت والے

Marfat.com

دن تمام مخلوقات کی دوبارہ ترکیب ہوگی۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

ضابطہ حیات

(سورۃ القمر ۵۴) ---۴۹۔ ''بیشک ہم نے ہر چیز کو ایک (مقررہ) اندازے پر پیدا کیا ہے۔'' O [یعنی دنیا کی کوئی چیز بھی اٹل ٹپ نہیں پیدا کر دی گئی ہے، بلکہ ہر چیز کی ایک تقدیر ہے جسکے مطابق وہ ایک مقررہ وقت پر بنتی ہے، ایک خاص شکل اختیار کرتی ہے، ایک خاص حد تک نشو ونما پاتی ہے، ایک خاص مدت تک باقی رہتی ہے اور ایک خاص وقت پر ختم ہو جاتی ہے۔ اسی عالمگیر ضابطہ کے مطابق خود اس دنیا کی بھی ایک تقدیر ہے جسکے مطابق ایک وقت خاص تک یہ چل رہی ہے اور ایک وقت خاص ہی پر اسے ختم ہونا ہے۔ جو وقت اس کے خاتمہ کیلئے مقرر کر دیا گیا ہے نہ اُس سے ایک گھڑی پہلے یہ ختم ہوگی نہ اسکے ایک گھڑی بعد یہ باقی رہے گی۔ یہ نہ ازلی و ابدی ہے کہ ہمیشہ سے ہو اور ہمیشہ قائم رہے اور نہ کسی بچے کا کھلونا ہے کہ جب تم کہو اُسی وقت وہ اسے توڑ پھوڑ کر دکھا دے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)] ---۵۰۔ ''اور ہمارا حکم صرف ایک دفعہ (کا ایک کلمہ) ہی ہوتا ہے جیسے آنکھ کا جھپکنا۔'' O [تفسیر کیلئے باب ۱۱، مضمون: قیامت]

طاغوت

(سورۃ البقرۃ ۲) ---۲۵۶۔ ''نہیں کوئی زبردستی دین کے معاملہ میں بیشک صاف طور پر الگ ہو چکی ہے ہدایت گمراہی سے سو جس نے انکار کیا طاغوت کا اور ایمان لایا اللہ تعالیٰ پر تو یقیناً اس نے تھام لیا ایک ایسا مضبوط سہارا جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں اور اللہ سب کچھ سننے والا، ہر بات جاننے والا ہے۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: مرتد) ---۲۵۷۔ ''اللہ تعالیٰ حامی و مددگار ہے ان لوگوں کا جو ایمان لاتے ہیں۔ نکالتا ہے اُنکو تاریکیوں سے روشنی کی طرف اور وہ لوگ جو کفر اختیار کرتے ہیں انکے حامی و مددگار طاغوت ہیں جو نکالتے ہیں ان کو روشنی سے تاریکیوں کی طرف یہی لوگ ہیں اہل دوزخ یہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔'' O

(سورۃ النساء ۴) ---۵۱۔ ''کیا نہیں دیکھا تم نے ان لوگوں کو جنکو دیا گیا ہے کچھ حصہ کتاب الٰہی میں سے کہ ایمان رکھتے ہیں وہ جادو ٹونے اور شیطانی قوتوں پر اور کہتے ہیں ان لوگوں کے بارے میں جنہوں نے انکار کیا (رسالت محمد ﷺ کا) کہ یہ لوگ زیادہ ہدایت یافتہ ہیں انکی نسبت جو مسلمان ہو چکے ہیں راستے کے اعتبار سے۔'' O ---۵۲۔ ''یہی ہیں وہ لوگ کہ لعنت کی ہے ان پر اللہ تعالیٰ نے اور جس پر لعنت کر دی اللہ تعالیٰ نے سو نہیں پائے گا تو اس کیلئے کوئی مددگار۔'' O ---۶۰۔ ''کیا نہیں دیکھا تم نے ان لوگوں کو جو دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ ایمان لائے ہیں اس پر جو نازل کیا گیا ہے تم پر اور اس پر بھی جو نازل کیا گیا ہے تم سے پہلے (اسکے باوجود) چاہتے ہیں یہ کہ رجوع کریں معاملات کے فیصلے کیلئے طاغوت کی طرف حالانکہ انہیں حکم دیا گیا تھا کہ انکار کریں طاغوت کا۔ جب کہ چاہتا ہے شیطان یہی کہ لے جائے بھٹکا کر انہیں گمراہی میں بہت دور۔'' O ---۷۶۔ ''وہ لوگ جو ایمان والے ہیں جنگ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور جو کافر ہیں وہ جنگ کرتے ہیں راہ میں شیطان کی پس جنگ کرو تم شیطان کے ساتھیوں سے بیشک چال شیطان کی ہے نہایت کمزور۔'' O

(سورۃ المائدۃ ۵) ---۶۰۔ ''کہو! کیا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے ہاں اس سے بھی بڑی جزاء پانے والی بات بتاؤں؟ وہ جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی غضب کیا اور ان میں سے بعض کو بندر اور سور بنا دیا اور جنہوں نے باغیان خدا کی عبادت کی انہی کا مقام بدترین ہے اور وہی ہموار راہ سے بہت ہی دور بھٹکے ہوئے ہیں۔'' O

(سورۃ النحل ۱۶) ---۳۶۔ ''ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا کہ (لوگو!) صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اسکے سوا تمام معبودوں سے بچو۔ پس بعض لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی اور بعض پر گمراہی ثابت ہوگئی، پس تم خود زمین میں چل پھر کر دیکھ لو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیسا کچھ ہوا؟'' O

(سورۃ الزمر ۳۹) ---۹۔ ''بھلا جو شخص راتوں کے اوقات سجدے اور قیام کی حالت میں (عبادت میں) گزارتا ہو، آخرت سے ڈرتا ہو اور اپنے رب کی رحمت کی امید رکھتا ہو، (اور جو اسکے برعکس ہو برابر ہو سکتے ہیں؟) بتاؤ تو علم والے اور بے علم کیا برابر کے ہیں؟ یقیناً نصیحت وہی حاصل کرتے ہیں جو عقلمند ہیں (اپنے رب کی طرف سے)۔'' O ---۱۷۔ ''اور جن لوگوں نے طاغوت کی عبادت سے پرہیز کیا اور (ہمہ تن) اللہ تعالیٰ کیطرف متوجہ رہے وہ خوشخبری کے مستحق ہیں، میرے بندوں کو خوشخبری سنا دیجئے۔'' O ---۱۸۔ ''جو بات کو کان لگا کر سنتے ہیں، پھر جو بہترین بات ہو اسکی اتباع کرتے ہیں، یہی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت کی ہے اور یہی عقلمند بھی ہیں۔'' O

Marfat.com

طعن و تشنیع

(سورة الحجرات ۴۹)---۱۱۔ ''اے ایمان والو! مرد دوسرے مردوں کا مذاق نہ اڑائیں ممکن ہے کہ یہ ان سے بہتر ہو اور نہ عورتیں عورتوں کا مذاق اڑائیں ممکن ہے کہ یہ ان سے بہتر ہوں، اور آپس میں ایک دوسرے کو عیب نہ لگاؤ اور نہ کسی کو بُرے لقب دو۔ ایمان کے بعد فسق بُرا نام ہے، اور جو توبہ نہ کریں وہی ظالم لوگ ہیں۔''O [طعن و تشنیع کے علاوہ متعدد دوسرے مفہومات بھی شامل ہیں، مثلاً چوٹیں کرنا، پھبتیاں کسنا، الزام دھرنا، اعتراض جڑنا، عیب چینی کرنا اور کھلم کھلا یا زیرلب یا اشاروں سے کسی کو نشانہ ملامت بنانا۔ یہ سب افعال بھی چونکہ آپس کے تعلقات کو بگاڑتے اور معاشرے میں فساد برپا کرتے ہیں اس لیے انکو حرام کر دیا گیا ہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)] (مزید تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: تمسخر)

طلاق

(سورة البقرة ۲)---۲۲۶۔ ''ان لوگوں کیلئے جو قسم کھا لیتے ہیں اپنی عورتوں کے پاس نہ جانے کی، مہلت ہے چار مہینے کی پھر اگر رجوع کرلیں تو بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔''O---۲۲۷۔ ''اور اگر ارادہ کرلیں طلاق کا تو بیشک اللہ تعالیٰ ہر بات سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔''O---۲۲۸۔ ''اور طلاق یافتہ عورتیں روکے رکھیں اپنے آپ کو تین حیض تک اور نہیں جائز ہے ان کیلئے یہ کہ چھپائیں وہ اسکو جو کچھ پیدا کیا ہے اللہ تعالیٰ نے ان کے رحم میں اگر وہ ایمان رکھتی ہیں اللہ پر اور آخرت کے دن پر اور ان کے خاوند زیادہ حقدار ہیں انہیں لوٹا لینے کے (اپنی زوجیت میں) اس (مدت) میں اگر وہ چاہیں صلح کرنا اور عورتوں کے بھی حقوق ہیں ویسے ہی جیسے ان پر ہیں (مردوں کے) دستور کے مطابق البتہ مردوں کو عورتوں پر ایک درجہ حاصل ہے اور اللہ تعالیٰ غالب ہے بڑی حکمت والا۔''O [اس سے وہ مطلقہ عورت مراد ہے جو حاملہ بھی نہ ہو (کیوں کہ حمل والی عورت کی مدت وضع حمل ہے) جسے دخول سے قبل طلاق مل گئی ہو، وہ بھی نہ ہو (کیونکہ اسکی کوئی عدت ہی نہیں ہے) آئسہ بھی نہ ہو یعنی جن کو حیض آنا بند ہو گیا ہو (کیوں کہ انکی عدت تین مہینے ہے) گویا یہاں مذکورہ عورتوں کے علاوہ صرف مدخولہ عورت کی عدت بیان کی جارہی ہے اور وہ ہے تین قروء۔ جس کے معنی طہر یا تین حیض کے ہیں۔ یعنی تین طہر یا تین حیض عدت گزار کے وہ دوسری جگہ شادی کرنے کی مجاز ہے۔ سلف نے قروء کے دونوں ہی معنی صحیح قرار دیے ہیں اس لیے دونوں کی گنجائش ہے۔ اس سے حیض اور حمل دونوں ہی مراد ہیں۔ حیض نہ چھپائیں مثلاً کہے کہ طلاق کے بعد مجھے ایک یا دو حیض آئے ہیں، درآں حالیکہ اسے تینوں حیض آچکے ہوں۔ مقصد پہلے خاوند کی طرف رجوع کرنا ہو (اگر وہ رجوع کرنا چاہتا ہو) یا اگر رجوع کرنا نہ چاہتی ہو تو یہ کہہ دے کہ مجھے تو تین حیض آچکے ہیں جب کہ واقعتاً ایسا نہ ہوتا کہ خاوند کا حق رجوع ثابت نہ ہو سکے۔ اسی طرح حمل نہ چھپائیں کیونکہ اس طرح دوسری جگہ شادی کرنے کی صورت میں نسب میں اختلاط ہو جائے گا۔ نطفہ وہ پہلے خاوند کا ہوگا اور منسوب دوسرے خاوند کیطرف ہو جائے گا یہ سخت کبیرہ گناہ ہے۔ رجوع کرنے سے اگر خاوند کا مقصد تنگ کرنا نہ ہو تو عدت کے اندر خاوند کو رجوع کرنے کا پورا حق حاصل ہے۔ عورت کے ولی کو اس حق میں رکاوٹ ڈالنے کی اجازت نہیں ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۲۲۹۔ ''طلاق دو بار ہے۔ پھر یا تو روک لیا جائے اچھے طریقے سے یا رخصت کر دیا جائے بھلے طریقے سے اور نہیں جائز ہے تمہارے لئے یہ کہ واپس لو تم اس میں سے جو دے چکے ہو انہیں کچھ بھی مگر یہ کہ (میاں بیوی) دونوں ڈریں اس بات سے کہ نہ قائم رکھ سکیں گے اللہ تعالیٰ کی (مقرر کردہ) حدیں۔ پھر اگر ڈر ہو تم لوگوں کو بھی اس بات کا کہ نہ قائم رکھ سکیں گے وہ دونوں اللہ کی حدوں کو تو نہیں ہے کچھ گناہ ان دونوں پر اس (معاوضہ) میں جو بطور فدیہ دے عورت۔ یہ ہیں اللہ تعالیٰ کی (مقرر کردہ) حدیں سو نہ تجاوز کرنا تم ان سے اور جو کوئی تجاوز کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی (مقرر کردہ) حدوں سے تو ایسے ہی لوگ ظالم ہیں۔''O [یعنی وہ طلاق جس میں خاوند کو (عدت کے اندر) رجوع کا حق حاصل ہے، وہ دو مرتبہ ہے۔ پہلی مرتبہ طلاق کے بعد بھی اور دوسری مرتبہ طلاق کے بعد بھی رجوع ہو سکتا ہے۔ تیسری مرتبہ طلاق دینے کے بعد رجوع کی اجازت نہیں۔ زمانہ جاہلیت میں یہ حق طلاق و رجوع غیر محدود تھا جس سے عورتوں پر بڑا ظلم ہوتا تھا، آدمی بار بار طلاق دے کر رجوع کرتا رہتا تھا اس طرح اسے نہ بساتا تھا نہ آزاد کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس ظلم کا راستہ بند کر دیا اور پہلی یا دوسری مرتبہ سوچنے اور غور کرنے کی سہولت سے محروم بھی نہیں کیا۔ ورنہ اگر پہلی مرتبہ کی طلاق میں ہی ہمیشہ کیلئے جدائی کا حکم دے دیا جاتا تو اس سے پیدا ہونے والی معاشرتی مسائل کی پیچیدگیوں کا اندازہ ہی نہیں کیا جا سکتا۔ علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ نے ''طلقتان'' (دو طلاقیں) نہیں فرمایا بلکہ الطلاق مرتان (طلاق دو مرتبہ) فرمایا، جس سے اس بات کی طرف اشارہ فرما دیا کہ بیک وقت دو یا تین طلاقیں دینا اور انہیں بیک وقت نافذ کر دینا حکمت الٰہیہ کے خلاف ہے۔ حکمت الٰہیہ اسی بات کی متقاضی ہے کہ ایک مرتبہ طلاق کے بعد (چاہے وہ ایک ہو یا کئی ایک) اور اسی طرح دوسری مرتبہ طلاق کے بعد (چاہے وہ ایک ہو یا کئی ایک) مرد کو سوچنے سمجھنے اور جلد بازی یا غصے میں کیے گئے کام کے ازالے کا

Marfat.com

موقع دیا جائے، یہ حکمت ایک مجلس کی تین طلاقوں کو ایک طلاق رجعی قرار دینے میں ہی باقی رہتی ہے، نہ کہ تینوں کو بیک وقت نافذ کر کے سوچنے اور غلطی کا ازالہ کرنے کی سہولت سے محروم کر دینے کی صورت میں، نیز معلوم ہونا چاہئے کہ بہت سے علماء ایک مجلس کی تین طلاقوں کے واقع ہونے ہی کا فتویٰ دیتے ہیں۔ نیز اس آیت میں خلع کا بیان بھی ہے یعنی عورت خاوند سے علیحدگی حاصل کرنا چاہے تو اس صورت میں خاوند عورت سے اپنا دیا ہوا مہر واپس لے سکتا ہے۔ خاوند اگر علیحدگی قبول کرنے پر آمادہ نہ ہو تو عدالت خاوند کو طلاق دینے کا حکم دے گی اور اگر وہ اسے نہ مانے تو عدالت نکاح فسخ کر دے گی۔ گویا خلع بذریعہ طلاق بھی ہو سکتا ہے اور بذریعہ فسخ بھی۔ دونوں صورتوں میں عدت ایک حیض ہے۔ عورت کو یہ حق دینے کے ساتھ ساتھ اس بات کی بھی سخت تاکید کی گئی ہے کہ عورت بغیر کسی معقول عذر کے خاوند سے علیحدگی یعنی طلاق کا مطالبہ نہ کرے۔ اگر ایسا کرے گی تو نبی کریم ﷺ نے ایسی عورتوں کیلئے سخت وعید بیان فرمائی ہے کہ وہ جنت کی خوشبو تک نہیں پائیں گی۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۲۳۰۔ ''پھر اگر طلاق دے دی مرد نے بیوی کو (تیسری بار) تو نہیں حلال ہوگی وہ اس کیلئے اسکے بعد جب تک کہ نہ نکاح کر لے وہ کسی اور خاوند سے اس کے سوا۔ پھر اگر طلاق دے دے (دوسرا) خاوند اسکو تو نہیں ہے کچھ گناہ ان دونوں پر اس بات میں کہ رجوع کر لیں ایک دوسرے کی طرف بشرطیکہ دونوں یہ خیال کریں کہ قائم رکھیں گے دونوں اللہ تعالیٰ کی (مقرر کردہ) حدیں، اور یہ اللہ کی (مقرر کردہ) حدیں ہیں جنکو کھول کھول کر بیان کرتا ہے وہ ان لوگوں کے لئے جو دانشمند ہیں۔''O [اس طلاق سے تیسری طلاق مراد ہے۔ یعنی تیسری طلاق کے بعد خاوند اب نہ رجوع کر سکتا ہے اور نہ نکاح، البتہ یہ عورت کسی اور جگہ نکاح کر لے اور دوسرا خاوند اپنی مرضی سے طلاق دے دے، یا فوت ہو جائے تو اسکے بعد زوج اول سے اس کا نکاح جائز ہوگا۔ لیکن اس کیلئے ہمارے ملک میں جو حلالہ کا طریقہ رائج ہے، یہ لعنتی فعل ہے۔ نبی ﷺ نے حلالہ کرنے والے اور کروانے والے دونوں پر لعنت فرمائی ہے۔ حلالہ کی غرض سے کیا گیا نکاح، نکاح نہیں ہے، زنا کاری ہے۔ اس نکاح سے عورت پہلے خاوند کیلئے حلال نہیں ہوگی۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن)]---۲۳۱۔ ''اور جب طلاق دے دو تم عورتوں کو پھر پوری ہونے کو آئے انکی عدت پھر یا تو روک لو انہیں اچھے طریقے سے یا رخصت کر دو انہیں اچھے طریقے سے اور مت روکے رکھو انہیں ستانے کی خاطر تا کہ تم زیادتی کر سکو اور جو ایسا کرے گا وہ درحقیقت ظلم کرے گا اپنے اوپر اور مت بناؤ احکام الٰہی کو ہنسی کھیل اور یاد کرو اللہ کے احسان کو جو تم پر ہے اور اسکو بھی کہ نازل کی اس نے تم پر کتاب اور حکمت جنکے ذریعے سے نصیحت کرتا ہے تم کو اور ڈرتے رہو اللہ تعالیٰ سے اور جان رکھو کہ بیشک اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے۔''O [اس آیت میں بتلایا گیا ہے کہ رجوع عدت کے اندر اندر ہو سکتا ہے عدت گزرنے کے بعد نہیں۔ بعض لوگ مذاق میں طلاق دے دیتے ہیں یا نکاح کر لیتے ہیں یا آزاد کر دیتے ہیں پھر کہتے ہیں کہ میں نے تو مذاق کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے آیات الٰہی سے استہزا قرار دیا، جس سے مقصود اس سے روکنا ہے۔ اسی لئے نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ مذاق سے بھی اگر کوئی مذکورہ کام کرے گا تو وہ حقیقت ہی سمجھا جائے گا اور مذاق کی طلاق یا نکاح یا آزادی نافذ ہو جائے گی۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن)]---۲۳۲۔ ''اور جب طلاق دے دو تم عورتوں کو پھر پوری کر لیں وہ اپنی مدت تو مت روکو انہیں اس سے کہ نکاح کر لیں وہ اپنے (سابقہ یا دوسرے) شوہروں سے جبکہ راضی ہوں وہ دونوں باہم (نکاح کرنے پر) جائز طریقے سے۔ اس حکم کے ذریعے سے نصیحت کی جاتی ہے اسکو جو رکھتا ہے تم میں سے ایمان اللہ تعالیٰ پر اور روز آخرت پر۔ یہی طریقہ ہے نہایت شائستہ تمہارے لئے اور پاکیزہ۔ اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے تم نہیں جانتے۔''O [اس آیت میں مطلقہ عورت کی بابت ایک تیسرا حکم دیا جا رہا ہے وہ یہ کہ عدت گزرنے کے بعد (پہلی یا دوسری طلاق کے بعد) اگر سابقہ خاوند بیوی باہمی رضامندی سے دوبارہ نکاح کرنا چاہیں تو تم ان کو مت روکو۔ نبی ﷺ کے زمانے میں ایک ایسا واقعہ ہوا تو عورت کے بھائی نے انکار کر دیا جس پر یہ آیت اتری۔ اس سے ایک تو یہ معلوم ہوا کہ عورت اپنا نکاح نہیں کر سکتی بلکہ اس کے نکاح کیلئے ولی کی اجازت اور رضامندی ضروری ہے۔ تب ہی تو اللہ تعالیٰ نے ولیوں کو اپنا حق ولایت غلط طریقے سے استعمال کرنے سے روکا ہے۔ اسکی مزید تائید حدیث نبوی ﷺ سے ہوتی ہے۔ ولی کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں۔ ایک اور روایت میں ہے ☆ جس عورت نے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کر لیا پس اسکا نکاح باطل ہے، اسکا نکاح باطل ہے، اسکا نکاح باطل ہے۔ دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ عورت کے ولیوں کو بھی عورت پر جبر کرنے کی اجازت نہیں، بلکہ ان کیلئے ضروری ہے کہ وہ عورت کی رضامندی کو بھی ضرور ملحوظ رکھیں۔ اگر ولی عورت کی رضامندی کو نظر انداز کر کے زبردستی نکاح کر دے تو شریعت نے عورت کو بذریعہ عدالت نکاح فسخ کرانے کا اختیار دیا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ نکاح میں دونوں کی رضامندی حاصل کی جائے، کوئی ایک فریق بھی من مانی نہ کرے۔ اگر عورت من مانے طریقے سے ولی کی اجازت نظر انداز کرے گی تو وہ نکاح ہی صحیح نہیں ہوگا اور ولی زبردستی کرے گا اور لڑکی کے مفادات کے مقابلے میں اپنے مفادات کو ترجیح دے گا تو عدالت ایسے ولی کو حق ولایت سے محروم کر کے ولی الابعد کے ذریعے سے یا خود ولی بن کر اس عورت کے نکاح کا فریضہ انجام دے گی۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]---۲۳۳۔ ''اور مائیں دودھ پلائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال اس شخص کیلئے جو چاہے کہ پوری ہو دودھ پلانے کی مدت اور باپ کے ذمہ ہے ان کا کھانا اور کپڑا دستور کے مطابق۔ نہیں بوجھ ڈالا جاتا کسی شخص پر مگر اس کی طاقت کے مطابق۔ نہ نقصان پہنچایا جائے ماں کو اسکے بچے کی وجہ سے اور نہ باپ کو اسکے بچے کی وجہ سے اور وارث پر بھی (ذمہ داری ہے) اسی طرح کی پھر اگر ارادہ کر لیں وہ دونوں دودھ چھڑانے کا باہمی رضامندی اور مشورے سے تو کوئی گناہ نہیں ان دونوں پر اور

Marfat.com

اگر چاہو تم یہ کہ دودھ پلواؤ (کسی دایہ سے) اپنی اولاد کو تو بھی کچھ گناہ نہیں تم پر بشرطیکہ ادا کرو تم جو دینا ٹھہرایا تھا تم نے دستور کے مطابق اور ڈرتے رہو اللہ تعالیٰ سے کہ بیشک اللہ تعالیٰ جو کچھ تم کرتے ہو اسے پوری طرح دیکھ رہا ہے۔" O [اس آیت میں مسئلہ رضاعت کا بیان ہے۔ اس میں پہلی بات یہ کہی گئی ہے کہ جو مدت رضاعت پوری کرنی چاہے تو وہ دو سال پورے دودھ پلائے۔ ان الفاظ سے اس سے کم مدت تک دودھ پلانے کی بھی گنجائش نکلتی ہے، دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ مدت رضاعت زیادہ سے زیادہ دو سال ہے جیسا کہ ترمذی میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً روایت ہے ☆" وہی رضاع (دودھ پلانا) حرمت ثابت کرتا ہے جو چھاتی سے نکل کر آنتوں کو پھاڑے اور یہ دودھ چھڑانے (کی مدت) سے پہلے ہو۔" چنانچہ اس مدت کے اندر کوئی بچہ کسی عورت کا اس طریقہ سے دودھ پی لے گا، جس سے رضاعت ثابت ہو جاتی ہے تو انکے درمیان رضاعت کا وہ رشتہ قائم ہو جائے گا جسکے بعد رضاعی بہن بھائیوں میں آپس میں اسی طرح نکاح حرام ہو گا جس طرح نسبی بہن بھائیوں میں حرام ہوتا ہے۔ ☆" رضاعت سے وہ رشتے بھی حرام ہو جائیں گے جو نسب سے حرام ہوتے ہیں۔" نیز، مولودلہ سے مراد باپ ہے۔ طلاق ہو جانے کی صورت میں شیر خوار بچے اور اسکی ماں کی کفالت کا مسئلہ ہمارے معاشرے میں بڑا پیچیدہ بن جاتا ہے اور اسکی وجہ شریعت سے انحراف ہے۔ اگر حکم الٰہی کے مطابق خاوند اپنی طاقت کے مطابق مطلقہ عورت کی روٹی کپڑے کا ذمہ دار ہو جس طرح کہ اس آیت میں کہا جا رہا ہے تو نہایت آسانی سے مسئلہ حل ہو جاتا ہے۔ ماں کو تکلیف پہنچانا یہ ہے کہ مثلاً ماں بچے کو اپنے پاس رکھنا چاہے مگر ممتا کے جذبے کو نظر انداز کر کے بچہ زبردستی اس سے چھین لیا جائے یا یہ کہ بغیر خرچ کی ذمہ داری اٹھائے، اسے دودھ پلانے پر مجبور کیا جائے۔ باپ کو تکلیف پہنچانے سے مراد یہ ہے کہ ماں دودھ پلانے سے انکار کر دے، یا اسکی حیثیت سے زیادہ کا، اس سے مالی مطالبہ کرے۔ باپ کے فوت ہو جانے کی صورت میں یہی ذمہ داری وارثوں کی ہے کہ وہ بچے کی ماں کے حقوق صحیح طریقے سے ادا کریں تا کہ نہ عورت کو تکلیف ہو اور نہ بچے کی پرورش اور نگہداشت متاثر ہو۔ نیز اس آیت میں بتایا گیا کہ ماں کے علاوہ کسی اور عورت سے دودھ پلوانے کی اجازت ہے بشرطیکہ اس کا ماوجب (معاوضہ) دستور کے مطابق ادا کر دیا جائے] ---۲۳۶۔" نہیں ہے کچھ گناہ تم پر اگر طلاق دے دو تم عورتوں کو قبل اسکے کہ چھوا ہو تم نے انہیں یا مقرر کیا ہو ان کیلئے مہر اور کچھ نہ کچھ ضرور دو انہیں، جو خوشحال ہو (وہ دے) اپنے مقدور کے مطابق اور تنگدست اپنے مقدور کے مطابق یہ دینا دستور کے مطابق ہو۔ لازم ہے یہ نیک لوگوں پر۔" O ---۲۳۷۔" اور اگر طلاق دو تم عورتوں کو پہلے اس سے کہ ہاتھ لگاؤ تم انہیں جبکہ مقرر کر چکے تھے تم ان کیلئے مہر تو دینا ہو گا آدھا مہر الا یہ کہ بخش دیں وہ عورتیں (مہر) یا چھوڑ دے (اپنا حق) وہ شخص جسکے ہاتھ میں ہے عقد نکاح اور یہ کہ چھوڑ دو تم مرد (اپنا حق) یہ زیادہ قریب ہے تقویٰ سے اور مت بھولو احسان کرنا ایک دوسرے کے ساتھ بیشک اللہ تعالیٰ تمہارے سب اعمال دیکھ رہا ہے۔" O ---۲۴۱۔" اور طلاق یافتہ عورتوں کو بھی کچھ نہ کچھ دینا چاہئے دستور کے مطابق یہ حق ہے اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والوں پر۔" O ---۲۴۲۔ "اس طرح اللہ تعالیٰ کھول کھول کر بیان کرتا ہے تمہارے لئے اپنے احکام تا کہ تم سمجھ سے کام لو۔" O

(سورۃ النساء ۴) ---۲۰۔" اور اگر چاہو تم بدلنا بیوی کی جگہ بیوی اور دے چکے ہو تم ان میں سے کسی ایک کو ڈھیروں مال تو نہ واپس لو اس میں سے کچھ بھی کیا لو گے تم وہ مال اس سے بہتان لگا کر اور صریح ظلم کر کے۔" O ---۲۱۔" بھلا کیسے لے سکتے ہو تم اسے (واپس) جبکہ یکجان ہو چکے تھے تم ایک دوسرے کیساتھ اور لے چکی ہیں وہ تم سے پختہ عہد۔" O ---۱۲۸۔" اور اگر کسی عورت کو ڈر ہو اپنے خاوند کیطرف سے بدسلوکی یا بے رخی کا تو کچھ گناہ نہیں ان دونوں پر کہ صلح کر لیں آپس میں کسی طریقے سے، اور صلح بہر حال بہتر ہے اور موجود رہتا ہے طبیعتوں میں بخل اور اگر تم حسن سلوک سے کام لو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو تو بیشک اللہ تمہارے عملوں سے پوری طرح باخبر ہے۔" O [خاوند اگر کسی وجہ سے اپنی بیوی کو ناپسند کرے اور اس سے دور رہنا (نشوز) اور اعراض کرنا معمول بنا لے یا ایک سے زیادہ بیویاں ہونے کی صورت میں کسی کم تر خوب صورت بیوی سے اعراض کرے تو عورت اپنا کچھ حق چھوڑ کر (مہر سے یا نان ونفقہ سے یا باری سے) خاوند سے مصالحت کر لے تو اس مصالحت میں خاوند یا بیوی پر کوئی گناہ نہیں، کیونکہ صلح بہر حال بہتر ہے۔ حضرت ام المومنین سودہؓ نے بھی بڑھاپے میں اپنی باری حضرت عائشہؓ کیلئے ہبہ کر دی تھی جسے نبی ﷺ نے قبول فرما لیا تھا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)] ---۱۲۹۔" اور نہیں قدرت رکھتے تم اس بات کی کہ عدل کر سکو بیویوں کے درمیان خواہ کتنا ہی چاہو تم لہٰذا نہ جھک جاؤ (کسی ایک کی طرف) پوری طرح جھکنا کہ چھوڑ دو دوسری بیویوں کو ادھر لٹکتا، اور اگر درست کر لو تم (اپنا طرز عمل) اور ڈرتے رہو اللہ سے تو بیشک اللہ تعالیٰ بہت معاف کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔" O ---۱۳۰۔" اور اگر جدا ہو جائیں (میاں بیوی ایک دوسرے سے) تو بے نیاز کر دے گا اللہ ہر ایک کو (محتاجی سے) اپنی وسیع قدرت سے اور ہے اللہ تعالیٰ وسیع قدرت کا مالک، بڑی حکمت والا۔" O

(سورۃ الاحزاب ۳۳) ---۴۹۔" اے مومنو! جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرو پھر ہاتھ لگانے سے پہلے (ہی) طلاق دے دو تو ان پر تمہارا کوئی حق عدت کا نہیں جسے تم شمار کرو، پس تم کچھ نہ کچھ انہیں دے دو اور بھلے طریق پر انہیں رخصت کر دو۔" O [نکاح کے بعد جن عورتوں سے ہم بستری کی جا چکی ہو اور وہ ابھی جوان ہوں، ایسی عورتوں کو طلاق مل جائے تو ان کی عدت تین حیض ہے۔ یہاں ان عورتوں کا حکم بیان کیا جا رہا ہے کہ جن سے نکاح ہوا ہے لیکن میاں

Marfat.com

بیوی کے درمیان ہم بستری نہیں ہوئی۔ انکو اگر طلاق ہو جائے تو کوئی عدت نہیں ہے یعنی ایسی غیر مدخولہ مطلقہ بغیر عدت گزارے فوری طور پر کہیں نکاح کرنا چاہے، تو کرسکتی ہے، البتہ اگر ہم بستری سے قبل خاوند فوت ہو جائے تو پھر اسے ۴ مہینے ۱۰ دن ہی عدت گزارنی پڑے گی۔ چھونا یا ہاتھ لگانا، یہ کنایہ ہے جماع (ہم بستری) سے۔ نکاح کا لفظ خاص جماع اور عقد زواج دونوں کیلئے استعمال ہوتا ہے۔ یہاں عقد کے معنی میں ہے۔ اسی آیت سے استدلال کرتے ہوئے یہ بھی کہا گیا ہے کہ نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہے۔ اس لیے کہ یہاں نکاح کے بعد طلاق کا ذکر ہے۔ اس لیے جو فقہا اس بات کے قائل ہیں کہ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ اگر فلاں عورت سے میں نے نکاح کیا تو اسے طلاق، تو انکے نزدیک اس عورت سے نکاح ہوتے ہی طلاق واقع ہو جائے گی۔ اسی طرح بعض جو یہ کہتے ہیں کہ اگر وہ یہ کہے کہ میں نے کسی بھی عورت سے نکاح کیا تو اسے طلاق، تو جس عورت سے بھی نکاح کرے گا، طلاق واقع ہو جائے گی۔ یہ بات صحیح نہیں ہے، حدیث میں بھی وضاحت ہے۔ اس سے واضح ہے کہ نکاح سے قبل طلاق، ایک فعل عبث ہے جس کی کوئی شرعی حیثیت نہیں ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(**سورۃ الطلاق ۶۵**) ---۱۔ ''اے نبی! (اپنی امت سے فرما دیجئے کہ) جب تم اپنی بیویوں کو طلاق دینا چاہو تو انکی عدت (کے دنوں کے آغاز) میں انہیں طلاق دو اور عدت کا حساب رکھو، اور اللہ سے جو تمہارا پروردگار ہے ڈرتے رہو، نہ تم انہیں انکے گھروں سے نکالو اور نہ وہ (خود) نکلیں ہاں یہ اور بات ہے کہ وہ کھلی برائی کر بیٹھیں، یہ اللہ کی مقرر کردہ حدیں ہیں، جو شخص اللہ کی حدوں سے آگے بڑھ جائے اس نے یقیناً اپنے اوپر ظلم کیا، تم نہیں جانتے شاید اسکے بعد اللہ تعالیٰ کوئی نئی بات پیدا کر دے۔'' ○ [اس میں طلاق دینے کا طریقہ اور وقت بتلایا ہے۔ یعنی جب عورت حیض سے پاک ہو جائے تو اس سے ہم بستری کیے بغیر طلاق دو۔ حالت طہر اسکی عدت کا آغاز ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ حیض کی حالت میں یا طہر میں ہم بستری کرنے کے بعد طلاق دینا غلط طریقہ ہے۔ اسکو فقہا طلاق بدعی سے اور پہلے (صحیح) طریقے کو طلاق سنت سے تعبیر کرتے ہیں۔ اسکی تائید اس حدیث سے ہوتی ہے جس میں آتا ہے کہ حضرت ابن عمرؓ نے حیض کی حالت میں اپنی بیوی کو طلاق دے دی تو رسول اللہ ﷺ غضبناک ہوئے اور انہیں اس سے رجوع کرنے کے ساتھ حکم دیا کہ حالت طہر میں طلاق دینا، اور اسکے لیے آپ ﷺ نے اسی آیت سے استدلال فرمایا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)] ---۲۔ ''پس جب یہ عورتیں اپنی عدت پوری کرنے کے قریب پہنچ جائیں تو انہیں یا تو قاعدہ کے مطابق اپنے نکاح میں رہنے دو یا دستور کے مطابق انہیں الگ کر دو اور آپس میں سے دو عادل شخصوں کو گواہ کر لو اور اللہ کی رضامندی کے لیے ٹھیک ٹھیک گواہی دو۔ یہی ہے وہ جسکی نصیحت اسے کی جاتی ہے جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اور جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کیلئے چھٹکارے کی شکل نکال دیتا ہے۔'' ○ (تفسیر کیلئے باب ہذا، مضمون: عدت) ---۴۔ ''تمہاری عورتوں میں سے جو عورتیں حیض سے ناامید ہو گئی ہوں، اگر تمہیں شبہ ہو تو انکی عدت تین مہینے ہے اور انکی بھی جنہیں حیض آنا شروع ہی نہ ہوا ہو اور حاملہ عورتوں کی عدت انکے وضع حمل ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرے گا اللہ اسکے (ہر) کام میں آسانی کر دے گا۔'' ○ (تفسیر کیلئے باب ہذا، مضمون: عدت) ---۵۔ ''یہ اللہ کا حکم ہے جو اس نے تمہاری طرف اتارا ہے اور جو شخص اللہ سے ڈرے گا اسکے گناہ مٹا دے گا اور اسے بڑا بھاری اجر دے گا۔'' ○ ---۶۔ ''تم اپنی طاقت کے مطابق جہاں تم رہتے ہو وہاں ان (طلاق والی) عورتوں کو رکھو اور انہیں تنگ کرنے کیلئے تکلیف نہ پہنچاؤ اور اگر وہ حمل سے ہوں تو جب تک بچہ پیدا ہو لے انہیں خرچ دیتے رہا کرو پھر اگر تمہارے کہنے سے وہی دودھ پلائیں تو تم انہیں انکی اجرت دے دو اور باہم مناسب طور پر مشورہ کر لیا کرو اور اگر تم آپس میں کشمکش کرو تو اس کے کہنے سے کوئی اور دودھ پلائے گی۔'' ○ [یعنی باہمی مشورے سے اجرت اور دیگر معاملات طے کر لیے جائیں۔ مثلاً بچے کا باپ عرف کے مطابق اجرت دے اور ماں، باپ کی استطاعت کے مطابق اجرت طلب کرے، وغیرہ۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

احادیث مبارکہ:

☆ حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو عورت اپنے خاوند سے بغیر کسی وجہ کے طلاق چاہے اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔

☆ حضرت مالکؒ سے روایت ہے کہ اسکو ایک آدمی کی خبر پہنچی اس نے عبداللہ بن عباس کے سامنے یہ کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو سو طلاق دی، پس میرے لئے کیا حکم ہے۔ ابن عباس نے کہا تجھ سے تین طلاق لے کر وہ جدا ہو گئی باقی تمام طلاقوں سے تو نے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو ٹھٹھا بنایا۔ **(احادیث از دستور القرآن صفحہ نمبر ۲۵۰،۲۵۱ مؤلفہ محمد شریف چوہدری)**

طوفانِ نوح علیہ السلام

(**سورۃ ھود ۱۱**) ---۳۶۔ ''اور نوح کیطرف وحی کی گئی کہ تیری قوم میں سے سوائے انکے جو ایمان لا چکے ہیں اور کوئی ایمان نہ لائے گا سو جو کچھ وہ کرتے ہیں اس پر افسوس نہ کر۔'' ○ ---۳۷۔ ''اور ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہماری وحی کے مطابق کشتی بنا۔ مگر ظالموں کے بارے میں مجھے نہ بولنا کہ وہ غرق ہونے

Marfat.com

والے ہیں۔"O---۳۸۔" اور وہ (حضرت نوحؑ کشتی بناتا تھا اور جب کبھی اسکی قوم کے سردار اسکے پاس سے گزرتے، اسکی ہنسی اڑاتے۔ وہ کہتا اگر تم ہماری ہنسی اڑاتے ہو تو ہم بھی تمہاری ہنسی اڑائیں گے جیسے تم ہنسی اڑاتے ہو۔"O---۳۹۔" ہاں! تم جلدی ہی جان لوگے کہ کس پر وہ عذاب آتا ہے جو اسے رسوا کرے گا اور کس پر ہمیشہ کا عذاب اترتا ہے۔"O---۴۰۔" یہاں تک کہ جب ہمارا حکم آ پہنچا اور تنور نے جوش مارا تو ہم نے کہا کہ اس میں ہر قسم کا جوڑا اور اپنے گھر والے سوائے اس کے جس کے متعلق بات طے ہو چکی ہے اور ایمان والے چڑھا لے اور اس کے ساتھ تھوڑے ہی لوگ ایمان لائے تھے۔"O---۴۱۔" اور اس نے کہا اس میں سوار ہو جاؤ۔ اسکا چلنا اور ٹھہرنا اللہ تعالیٰ کے نام پر ہو۔ بیشک میرا رب بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔"O---۴۲۔" اور وہ انہیں لے کر پہاڑوں جیسی موجوں میں چلنے لگی اور نوحؑ نے اپنے بیٹے کو جو الگ جگہ پر تھا، پکارا میرے بیٹے ہمارے ساتھ سوار ہو جاؤ اور کافروں کیساتھ مت رہ۔"O---۴۳۔" وہ بولا میں کسی پہاڑ کی طرف پناہ لے لوں گا جو مجھے پانی سے بچا لے گا۔ اس نے کہا، آج اللہ تعالیٰ کے امر سے کوئی بچانے والا نہیں۔ مگر جس پر وہ رحم کرے اور انکے درمیان موج حائل ہوگئی اور وہ ڈوبنے والوں میں تھا۔"O---۴۴۔" اور کہا گیا اے زمین! اپنا پانی نگل لے اور اے آسمان! تھم جا۔ اور پانی اتر گیا اور کام پورا ہو گیا اور وہ جودی پر جا لگی۔ اور کہا گیا دور دفع ہوئی ظالم قوم۔"O[جودی پہاڑ کردستان کے علاقہ میں جزیرۂ ابن عمر کے شمال مشرقی جانب واقع ہے۔ بائبل میں اس کشتی کے ٹھہرنے کی جگہ اراراط بتائی گئی ہے جو آرمینیا کے ایک پہاڑ کا نام بھی ہے اور ایک سلسلۂ کوہستان کا نام بھی۔ سلسلۂ کوہستان کے معنی میں جس کو اراراط کہتے ہیں وہ آرمینیا کی سطح مرتفع سے شروع ہو کر جنوب میں کردستان تک چلتا ہے اور جبل الجودی اسی سلسلے کا ایک پہاڑ ہے جو آج بھی جودی ہی کے نام سے مشہور ہے۔ قدیم تاریخوں میں کشتی کے ٹھہرنے کی یہی جگہ بتائی گئی ہے۔ چنانچہ مسیح سے ڈھائی سو برس پہلے بابل کے ایک مذہبی پیشوا بیراسس نے پرانی کلدانی روایات کی بنا پر اپنے ملک کی جو تاریخ لکھی ہے اس میں وہ کشتی نوحؑ کے ٹھہرنے کا مقام جودی ہی بتاتا ہے۔ ارسطو کا شاگرد ابیڈینوس بھی اپنی تاریخ میں اسکی تصدیق کرتا ہے۔ نیز وہ اپنے زمانہ کا حال بیان کرتا ہے کہ عراق میں بہت سے لوگوں کے پاس اس کشتی کے ٹکڑے محفوظ ہیں جنہیں وہ گھول گھول کر بیماروں کو پلاتے ہیں۔ یہ طوفان جس کا ذکر یہاں کیا گیا ہے، عالمگیر طوفان تھا یا اس خاص علاقے میں آیا تھا جہاں حضرت نوحؑ کی قوم آباد تھی؟ یہ ایک ایسا سوال ہے جسکا فیصلہ آج تک نہیں ہوا۔ اسرائیلی روایات کی بنا پر عام خیال یہی ہے کہ یہ طوفان تمام روئے زمین پر آیا تھا (پیدائش ۷: ۱۸۔۲۴)۔ مگر قرآن میں یہ بات کہیں نہیں کی گئی ہے۔ قرآن کے اشارات سے یہ ضرور معلوم ہوتا ہے کہ بعد کی انسانی نسلیں انہی لوگوں کی اولاد سے ہیں جو طوفان نوح سے بچا لیے گئے تھے لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ طوفان تمام روئے زمین پر آیا ہو کیونکہ یہ بات اس طرح بھی صحیح ہو سکتی ہے کہ اس وقت تمام بنی آدم کی آبادی اسی خطہ تک محدود رہی ہو جہاں طوفان آیا تھا اور طوفان کے بعد جو نسلیں پیدا ہوئی ہوں وہ بتدریج تمام دُنیا میں پھیل گئی ہوں۔ اس نظریہ کی تائید دو چیزوں سے ہوتی ہے۔ ایک یہ کہ دجلہ و فرات کی سرزمین میں تو ایک زبردست طوفان کا ثبوت تاریخی روایات سے، آثار قدیمہ سے اور طبقات الارض سے ملتا ہے لیکن روئے زمین کے تمام خطوں میں ایسا کوئی ثبوت نہیں ملتا جس سے کسی عالمگیر طوفان کا یقین کیا جا سکے۔ دوسرے یہ کہ روئے زمین کی اکثر و بیشتر قوموں میں ایک طوفان عظیم کی روایات قدیم زمانے سے مشہور ہیں حتیٰ کہ آسٹریلیا، امریکہ اور نیوگنی جیسے دور دراز علاقوں کی پرانی روایات میں بھی اسکا ذکر ملتا ہے۔ اس سے یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ کسی وقت ان سب قوموں کے آباؤ اجداد ایک ہی خطہ میں آباد ہوں گے جہاں یہ طوفان آیا تھا اور پھر جب ان کی نسلیں زمین کے مختلف حصوں میں پھیلیں تو یہ روایات ان کے ساتھ گئیں۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

طوق

(**سورۃ آل عمران ۳**)---۱۸۰۔" اور ہرگز نہ گمان کریں وہ لوگ جو بخل کرتے ہیں اسکے دینے میں جو عطا کیا ہے انکو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے، کہ یہ (بخل) بہتر ہے انکے حق میں بلکہ یہ بہت برا ہے ان کیلئے ضرور طوق بنا کر ڈالا جائے گا انکی گردنوں میں اس چیز کا جسکے دینے میں بخل کرتے تھے، قیامت کے دن، اور اللہ ہی کیلئے ہے میراث آسمانوں کی اور زمین کی۔ اور اللہ ہر اس بات سے جو تم کرتے ہو پوری طرح باخبر ہے۔"O (تفسیر کیلئے باب ۸، مضمون: خیرات)

(**سورۃ الاعراف ۷**)---۱۵۷۔" جو لوگ بے پڑھے نبی رسول ﷺ کی پیروی کرتے ہیں جسے وہ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں جو انہیں پسندیدہ باتوں کی تلقین کرتا ہے، ناپسندیدہ باتوں سے منع کرتا ہے، پاکیزہ چیزوں کو ان کیلئے حلال کرتا ہے، گندی چیزوں کو ان پر حرام کرتا ہے اور انکے بوجھ اور طوق جو ان پر پڑے ہیں اتروا تا ہے۔ ہاں! جو لوگ اس پر ایمان لائے، اسکی حمایت کی، اسکی مدد کی اور اس نور کے پیچھے چلے جو اسکے ساتھ نازل کیا گیا وہی کامیاب ہوں گے۔"O

Marfat.com

(سورۃ الرعد ۱۳)---۵۔ ''اگر تجھے تعجب ہو تو واقعی ان کا یہ کہنا عجیب ہے کہ کیا جب ہم مٹی ہو جائیں گے تو کیا ہم نئی پیدائش میں ہوں گے؟ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار سے کفر کیا۔ یہی ہیں جنکی گردنوں میں طوق ہوں گے اور یہی ہیں جو جہنم کے رہنے والے ہیں۔ جو اس میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے۔''O

(سورۃ سبا ۳۴)---۳۲۔ ''یہ بڑے لوگ ان کمزوروں کو جواب دیں گے کہ کیا تمہارے پاس ہدایت آچکنے کے بعد ہم نے تمہیں اس سے روکا تھا؟ (نہیں) بلکہ تم (خود) ہی مجرم تھے۔''O---۳۳۔ ''(اسکے جواب میں) یہ کمزور لوگ ان متکبروں سے کہیں گے، (نہیں نہیں) بلکہ دن رات مکر و فریب سے ہمیں اللہ تعالیٰ کیساتھ کفر کرنے اور اسکے شریک مقرر کرنے کا تمہارا حکم دینا ہماری بے ایمانی کا باعث ہوا، اور عذاب کو دیکھتے ہی سب کے سب دل میں پشیمان ہو رہے ہوں گے، اور کافروں کی گردنوں میں ہم طوق ڈال دیں گے انہیں صرف انکے کیے کرائے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔''O

(سورۃ یٰسین ۳۶)---۷۔ ''ان میں سے اکثر لوگوں پر بات ثابت ہو چکی ہے سو یہ لوگ ایمان نہ لائیں گے۔''O---۸۔ ''ہم نے انکی گردنوں میں طوق ڈال دیئے ہیں پھر وہ ٹھوڑیوں تک ہیں، جس سے انکے سر اوپر کو الٹ گئے ہیں۔''O---۹۔ ''اور ہم نے ایک آڑ انکے سامنے کر دی اور ایک آڑ انکے پیچھے کر دی، جس سے ہم نے انکو ڈھانک دیا سو وہ نہیں دیکھ سکتے۔''O---۱۰۔ ''اور آپ انکو ڈرائیں یا نہ ڈرائیں دونوں برابر ہیں، یہ ایمان نہیں لائیں گے۔''O

(سورۃ المومن ۴۰)---۷۰۔ ''جن لوگوں نے کتاب کو جھٹلایا اور اسے بھی جو ہم نے اپنے رسولوں کیساتھ بھیجا انہیں ابھی ابھی حقیقت حال معلوم ہو جائے گی۔''O---۷۱۔ ''جبکہ انکی گردنوں میں طوق ہوں گے اور زنجیریں ہوں گی گھسیٹے جائیں گے۔''O---۷۲۔ ''کھولتے ہوئے پانی میں اور پھر جہنم کی آگ میں جلائے جائیں گے۔''O

طویٰ مقدس

(سورۃ النازعات ۷۹)---۱۶۔ ''جبکہ انہیں ان کے رب نے پاک میدان طویٰ میں پکارا۔''O[وادی مقدس طویٰ کے معنی بالعموم مفسرین نے یہ بیان کیے ہیں کہ ''وہ مقدس وادی جس کا نام طویٰ تھا''۔ لیکن اسکے علاوہ اسکے دو معنی اور بھی بیان کیے گئے ہیں ایک یہ کہ ''وہ وادی جو دو مرتبہ مقدس کی گئی''۔ کیونکہ ایک دفعہ اسے اس وقت مقدس کیا گیا جب پہلی مرتبہ اللہ تعالیٰ نے وہاں حضرت موسیٰ کو مخاطب فرمایا' اور دوسری دفعہ اسے تقدیس کا شرف اس وقت بخشا گیا جب حضرت موسیٰ مصر سے بنی اسرائیل کو نکال کر اس وادی میں لائے' دوسرے یہ کہ ''رات کے وقت وادی مقدس میں پکارا''۔ عربی میں محاورہ ہے جاءَ بعد طویٰ' یعنی فلاں شخص میرے پاس رات کا کچھ حصہ گزرنے کے بعد آیا۔ (از تفسیر تفہیم القرآن)]

ظالم

(سورۃ البقرۃ ۲)---۱۱۴۔ ''اور اس سے بڑا ظالم کون ہے جو اللہ تعالیٰ کی مسجدوں سے روکتا ہے کہ ان میں اس (اللہ) کے نام کا ذکر کیا جائے اور انہیں اجاڑنے کی کوشش کرتا ہے؟ انہیں کوئی حق نہیں ہے سوائے اس کے کہ ان میں ڈرتے ہوئے داخل ہوں۔ ان کے لئے دُنیا میں رسوائی اور انہیں آخرت میں بڑا عذاب ہوگا۔''O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: مساجد)---۲۵۴۔ ''اے ایمان والو! خرچ کرو اس میں سے جو (مال و متاع) دیا ہم نے تم کو اس سے پہلے کہ آئے وہ دن کہ نہ ہوگی سودے بازی جس میں اور نہ (کام آئے گی) دوستی اور نہ ہی سفارش۔ اور جو اس کے منکر ہیں وہی ظالم ہیں۔''O

(سورۃ الانعام ۶)---۵۔ ''چنانچہ جھٹلایا انہوں نے اس حق کو بھی جب آیا وہ ان کے پاس سو عنقریب آ جائے گی ان کے پاس حقیقت اس امر کی جس کا وہ مذاق اڑا رہے ہیں۔''O---۲۱۔ ''اور اس سے بڑا ظالم کون ہے جس نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ گھڑا یا اس کی آیتوں کو جھٹلاتا ہے۔''O---۹۳۔ ''اور اس سے بڑا ظالم کون ہے جس نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ گھڑا یا کہا میری طرف وحی کی گئی حالانکہ اس کی طرف کچھ بھی وحی نہیں کیا گیا اور جس نے کہا میں بھی ویسا ہی نازل کروں گا جیسا اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے مگر کاش! تو دیکھے جب یہ ظالم موت کی بیہوشیوں میں مبتلا ہوں گے اور فرشتے اپنے ہاتھ بڑھا رہے ہوں گے اپنی جانیں باہر نکالو آج تمہیں ذلت کا عذاب دیا جائے گا کیونکہ تم اللہ تعالیٰ کے بارے میں ناحق باتیں کرتے تھے اور اس کی آیتوں سے سرکشی کرتے تھے۔''O---۱۲۹۔ ''اور اسی طرح ہم ظالموں کو ان کے کاموں کے سبب ایک دوسرے کا دوست بنا دیتے ہیں۔''O---۱۳۵۔ ''کہہ دو اے میری قوم! اپنی جگہ عمل کرو میں بھی عمل کر رہا ہوں۔ تم عنقریب جان لوگے کہ اس گھر کا انجام کس کا ہے۔ بیشک ظالم فلاح نہیں پائیں گے۔''O---۱۴۴۔ ''اس سے بڑا ظالم کون

Marfat.com

ہے جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھوٹ گھڑ لے تاکہ لوگوں کو بغیر کسی علم کے گمراہ کر دے؟ بیشک اللہ تعالیٰ ایسے ظالم لوگوں کو راہ نہیں دکھاتا۔'' O---۱۵۷۔ ''لو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک واضح دلیل اور ہدایت اور رحمت آ گئی ہے اب اس سے بڑا ظالم کون ہے جس نے اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھوٹ گھڑا یا اس کی آیتوں کو جھٹلا دیا؟'' O

(سورۃ الاعراف ۷)---۳۷۔ ''ہاں! اس سے بڑا ظالم کون ہے جس نے اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھوٹ گھڑا یا اس کی آیتوں کو جھٹلایا؟ انہیں ان کی لکھت کا حصہ ملتا رہے گا یہاں تک کہ جب ان کے پاس ہمارے فرشتے انہیں وفات دینے آئیں گے تو وہ کہیں گے۔ وہ کہاں ہیں جنہیں تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر پکارا کرتے تھے؟ وہ کہیں گے وہ ہم سے گم ہو گئے ہیں اور وہ اپنے بارے میں گواہی دیں گے کہ بیشک وہ کافر تھے۔'' O---۴۱۔ ''ان کے لئے جہنم کا بچھونا اور ان کے اوپر اوڑھنا ہوگا اور ظالموں کو ہم اسی طرح بدلہ دیں گے۔'' O---۴۴۔ ''تب ایک اعلان کرنے والا ان کے درمیان اعلان کرے گا کہ ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔'' O---۴۵۔ ''وہ جو اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکتے تھے اور اس میں ٹیڑھ ڈھونڈتے تھے اور آخرت کے منکر تھے۔'' O---۱۲۷۔ ''اور قوم فرعون کے سردار کہنے لگے کیا تو موسیٰ اور اس کی قوم کو چھوڑ دے گا کہ زمین میں فساد مچائیں اور وہ تجھے اور تیرے خداؤں کو چھوڑ دے؟ وہ بولا ہم ان کے بیٹوں کو خوب قتل کریں گے اور ان کی عورتوں کو زندہ رہنے دیں گے اور ہم ان پر غالب ہیں۔'' O---۱۴۸۔ ''اور موسیٰ کی قوم نے اس کے بعد اپنے زیوروں سے (بنے ہوئے) ایک بچھڑے کو جو ایک ڈھانچہ تھا گائے کی آواز والا خدا بنا لیا۔ کیا انہوں نے غور نہ کیا کہ وہ نہ تو ان سے باتیں کرتا ہے نہ انہیں راہ دکھاتا ہے؟ انہوں نے خدا بنا لیا اور وہ ظالم تھے۔'' O---۱۶۰۔ ''اور ہم نے ان کے بارہ قبیلوں کو گروہوں میں بانٹ دیا اور ہم نے موسیٰ کی طرف، جب ان کی قوم نے پانی مانگا وحی کی کہ اپنا عصا پتھر پر مار چنانچہ اس سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے، سب لوگوں نے اپنا اپنا گھاٹ معلوم کر لیا اور ہم نے ان پر بادلوں کا سایہ کیا اور انہیں درختوں کا رس اور بٹیر عنایت کئے۔ جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تمہیں دی ہیں وہ کھاؤ اور انہوں نے ہم پر کوئی ظلم نہیں کیا بلکہ وہ اپنے اوپر ہی ظلم کرتے تھے۔'' O---۱۶۲۔ ''پھر ان میں جو ظالم تھے انہوں نے اس بات کو جو انہیں کہی گئی تھی دوسری بات سے بدل دیا تو ہم نے ان پر ان کے ظلم کے سبب آسمان سے عذاب بھیجا۔'' O---۱۶۵۔ ''پھر جب وہ اس نصیحت کو جو انہیں کی گئی تھی بھول گئے تو ہم نے ان کو جو برائی سے منع کرتے تھے بچا لیا اور ظالموں کو ان کی نافرمانیوں کے سبب بہت برے عذاب میں پکڑ لیا۔'' O---۱۶۶۔ ''پھر جب وہ اس بات میں جس سے انہیں منع کیا گیا تھا بالکل سرکش ہو گئے تو ہم نے کہہ دیا۔ بندر بن جاؤ دھتکارے ہوئے۔'' O

(سورۃ الانفال ۸)---۵۴۔ ''آل فرعون اور ان سے پہلے لوگوں کے حال کی طرح انہوں نے اپنے رب کی آیتوں کو جھٹلایا تو ہم نے ان کے گناہوں کے سبب انہیں ہلاک کر دیا۔ اور آل فرعون کو غرق کر دیا اور وہ سب ظالم تھے۔'' O

(سورۃ التوبہ ۹)---۱۹۔ ''کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانے اور مسجد حرام کو آباد کرنے کو ایسا سمجھ لیا ہے جیسے وہ شخص جو اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتا ہے؟ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں برابر نہیں ہو سکتے مگر اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو راہ نہیں دکھاتا۔'' O---۲۳۔ ''اے ایمان والو! اپنے باپوں اور اپنے بھائیوں کو اگر وہ ایمان کے مقابلے میں کفر کو پسند کرتے ہوں رفیق نہ بناؤ اور تم میں جو انہیں رفیق بناتے ہیں وہی تو ظالم ہیں۔'' O---۴۷۔ ''اگر وہ تمہارے درمیان نکلتے تو بھی وہ تم میں صرف پریشانی ہی پیدا کرتے اور تمہارے درمیان تمہارے لئے فتنہ پیدا کرنے کے لئے دوڑتے پھرتے کہ تم میں ان کے جاسوس بھی ہیں اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو جانتا ہے۔'' O---۱۰۹۔ ''تو کیا وہ جس نے اپنی عمارت کی بنیاد اللہ تعالیٰ کے ڈر اور رضا پر رکھی بہتر ہے یا وہ جس نے اپنی عمارت کی بنیاد ایک کھوکھلی کھائی کے کنارے پر رکھی جو اسے دوزخ کی آگ میں لے گری۔ مگر اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو راہ نہیں دکھاتا۔'' O

(سورۃ یونس ۱۰)---۱۳۔ ''اور تم سے پہلے بھی ہم کئی نسلوں کو جب وہ ظالم ہو گئیں ہلاک کر چکے ہیں اور ان کے رسول ان کے پاس واضح نشان لے کر آئے تھے مگر وہ ایمان لانے والے ہی نہ تھے۔ مجرم لوگوں کو ہم اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں۔'' O---۱۷۔ ''مگر اس سے بڑا ظالم کون ہے جس نے اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھوٹ گھڑا یا اس کی آیتوں کو جھٹلایا۔ بیشک مجرم لوگ کامیاب نہیں ہوں گے۔'' O---۳۹۔ ''نہیں۔ انہوں نے اس چیز کو جھٹلایا ہے جس کے علم پر وہ حاوی نہیں ہو سکے۔ اور جس کا نتیجہ ابھی ان کے پاس نہیں آیا۔ اسی طرح ان سے پہلے لوگوں نے بھی جھٹلایا۔ پھر دیکھ کہ ظالموں کا انجام کیسا ہوا۔'' O---۵۴۔ ''اور اگر ہر ظالم شخص کے پاس وہ سب کچھ ہو جو زمین میں ہے تو وہ ضرور اسے فدیہ میں دے ڈالے گا اور جب وہ عذاب کو دیکھیں گے تو شرمندگی کو چھپائیں گے۔ مگر ان کے درمیان انصاف سے فیصلہ کر دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہ ہوگا۔'' O---۸۳۔ ''مگر موسیٰ کی بات فرعون اور اپنے سرداروں کے ڈر سے اسکی قوم کے کچھ لڑکوں کے سوا کسی نے نہ مانی۔ کہ وہ انہیں فتنے میں نہ ڈال دے کیونکہ فرعون اس ملک میں اونچے مرتبے والا ہے۔'' O---۸۵۔ ''تب وہ بولے۔ ہم اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہیں۔ ہمارے رب! ہمیں ظالم قوم کی آزمائش نہ بنا۔'' O---۱۰۶۔ ''اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اسے نہ پکارنا جو نہ تجھے نفع دیتا ہے اور نہ تجھے نقصان دیتا ہے۔ کیونکہ اگر تو نے ایسا کیا تو تو ظالموں میں سے ہو جائے گا۔'' O

Marfat.com

(سورۃ ھود ۱۱) ---۱۸۔ ''اور اس سے بڑا ظالم کون ہے جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ گھڑتا ہے؟ انہیں ان کے رب کے سامنے پیش کیا جائے گا اور گواہ کہیں گے۔''یہ ہیں وہ لوگ جنہوں نے اپنے رب کے خلاف جھوٹ بولا۔'' سنو! ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔''O---۳۱۔ ''اور میں (حضرت نوحؑ) تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کے خزانے ہیں اور نہ میں چھپی باتیں جانتا ہوں اور نہ میں کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔ اور نہ میں ان لوگوں کی نسبت جنہیں تمہاری نگاہیں حقیر دیکھتی ہیں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کوئی بھلائی عطا نہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے جو ان کے اندر ہے۔ کہ اس وقت میں ظالموں میں ہو جاؤں گا۔''O---۴۴۔ ''اور کہا گیا۔ اے زمین! اپنا پانی نگل لے اور اے آسمان! تھم جا اور پانی اتر گیا اور کام پورا ہو گیا۔ اور وہ (کشتی) جودی (پہاڑ) پر جا لگی اور کہا گیا'' دور دفع ہوئی ظالم قوم۔''O (تفسیر کیلئے باب ۱۶، مضمون: سابقہ قوم۔ قوم نوحؑ) ---۵۹۔ ''اور یہ تھے عاد جنہوں نے اپنے رب کی نشانیوں کا انکار کیا اور اس کے رسولوں کی نافرمانی کی اور ہر جابر دشمن خدا کے حکم پر چل پڑے۔''O---۶۰۔ ''اور ان کے پیچھے اس دُنیا میں اور روز قیامت کو لعنت لگا دی گئی۔ سنو! عاد نے اپنے رب کا انکار کیا۔ سنو! دور دفع ہوئی عاد۔ ھودؑ کی قوم۔''O---[تفصیل کے لئے باب نمبر ۴، مضمون انبیاء و رسل۔ قوم ھود] ---۶۷۔ ''اور ظالموں کو ایک چنگھاڑ نے آ پکڑا۔ سو وہ اپنے گھروں میں یوں اوندھے پڑے رہ گئے۔''O---۶۸۔ ''گویا وہ کبھی وہاں بسے ہی نہ تھے۔ سنو! ثمود نے اپنے رب کا انکار کیا۔ سنو! دور دفع ہوئے ثمود۔ قوم صالحؑ۔''O---[تفصیل کے لئے باب نمبر ۱۶، مضمون: سابقہ اقوام۔ قوم صالحؑ] ---۸۲۔ ''پھر جب ہمارا حکم آ پہنچا تو ہم نے اس (بستی) کے اوپر کو نیچے کر دیا۔ اور اس پر تیرے رب کے ہاں سے نشان کیے ہوئے کھنگر والے پتھر تہ بہ تہ برسائے گئے اور وہ (جگہ) ان ظالموں سے کچھ دور بھی نہیں۔''O---[تفصیل کے لئے باب نمبر ۱۶، مضمون: سابقہ اقوام۔ قوم لوطؑ] ---۹۴۔ ''اور جب ہمارا حکم آ پہنچا تو ہم نے اپنی رحمت سے شعیبؑ کو اور ان کو جو اس کے ساتھ تھے ایمان لائے بچا لیا۔ اور ظالموں کو ایک چنگھاڑ نے آ پکڑا اور وہ گھروں میں یوں اوندھے پڑے رہ گئے۔''O---۹۵۔ ''گویا وہ کبھی وہاں بسے ہی نہ تھے۔ سنو! دور دفع ہوئے مدین جیسے دور ہوئے ثمود۔''O---[تفصیل کے لئے باب نمبر ۱۶، مضمون: سابقہ اقوام۔ قوم شعیبؑ] ---۱۰۰۔ ''یہ بستیوں کی کچھ خبریں ہیں۔ جو ہم تجھے سنا رہے ہیں۔ ان میں قائم بھی ہیں اور اجڑی ہوئی بھی۔''O---۱۰۱۔ ''اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ انہوں نے خود اپنے اوپر ظلم کیا۔ پھر جب تیرے رب کا حکم آیا تو ان کے خدا جنہیں وہ اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے تھے۔ ان کے کچھ کام نہ آئے۔ اور انہوں نے ان کی بربادی کے سوا کچھ زیادہ نہ کیا۔''O---[جب کہ ان کا عقیدہ یہ تھا کہ یہ انہیں نقصان سے بچائیں گے اور فائدہ پہنچائیں گے۔ لیکن جب اللہ کا عذاب آیا تو واضح ہو گیا کہ ان کا یہ عقیدہ فاسد تھا اور یہ بات ثابت ہو گئی کہ اللہ کے سوا کوئی کسی کو نفع نقصان پہنچانے پر قادر نہیں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۱۰۲۔ ''اور یوں ہی تیرے رب کی پکڑ جب اس نے بستیوں کو جو ظالم تھیں پکڑا۔ بیشک اس کی پکڑ دردناک اور سخت ہوتی ہے۔''O---[یعنی جس طرح گزشتہ بستیوں کو اللہ تعالیٰ نے تباہ و برباد کیا۔ آئندہ بھی وہ ظالموں کی اسی طرح گرفت پر قادر ہے۔ ☆ حدیث مبارکہ۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا'' اللہ تعالیٰ یقیناً ظالم کو مہلت دیتا ہے لیکن جب اس کی گرفت کرنے پر آتا ہے تو پھر اس طرح اچانک کرتا ہے کہ پھر مہلت نہیں دیتا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۱۱۳۔ ''اور ظالموں کی طرف نہ جھکنا ورنہ تمہیں آگ پڑ جائے گی اور اللہ تعالیٰ کے سوا تمہارا کوئی رفیق نہ ہو گا۔ اور پھر تمہیں مدد بھی نہیں ملے گی۔''O---[ظالموں کے ساتھ نرمی اور مداہنت خوشامد کرتے ہوئے ان سے مدد حاصل مت کرو۔ اس سے ان کو یہ تاثر ملے گا کہ گویا تم ان کی دوسری باتوں کو بھی پسند کرتے ہو۔ اس طرح یہ تمہارا ایک بڑا جرم بن جائے گا جو تمہیں بھی ان کے ساتھ نار جہنم کا مستحق بنا سکتا ہے۔ اس سے ظالم حکمرانوں کے ساتھ ربط و تعلق کی بھی ممانعت نکلتی ہے۔ الا یہ کہ مصلحت عامہ یا دینی منافع متقاضی ہوں۔ ایسی صورت میں دل سے نفرت رکھتے ہوئے ان سے ربط و تعلق کی اجازت ہو گی۔ جیسا کہ بعض احادیث سے واضح ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۱۱۶۔ ''ہاں! تم سے پہلی نسلوں میں سے ایسے با اثر اہل خیر کیوں نہ ہوئے جو زمین میں فساد کو پھیلنے سے روکتے۔ سوائے ان میں چند لوگوں کے جنہیں ہم نے بچا لیا۔ اور ظالم تو ان چیزوں کے پیچھے ہی لگے رہے جن میں انہیں آسودگی ملتی تھی اور مجرم بن گئے۔''O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۷، مضمون: امر بالمعروف و نہی عن المنکر] ---۱۱۷۔ ''اور تیرا رب ایسا تو نہ تھا کہ بستیوں کو ظلم سے ہلاک کر دیتا جب ان کے رہنے والے اصلاح کرنے والے تھے۔''O

(سورۃ الرعد ۱۳) ---۶۔ ''اور جو تجھ سے (سزا کی طلبی میں) جلدی کر رہے ہیں راحت سے پہلے یقیناً ان سے پہلے سزائیں (بطور مثال) گزر چکی ہیں۔ اور بیشک تیرا رب البتہ بخشنے والا ہے لوگوں کے بے جا ظلم پر بھی۔ اور یہ بھی یقینی بات ہے کہ تیرا رب بڑی سخت سزا دینے والا بھی ہے۔''O---[یعنی لوگوں کے ظلم و معصیت کے باوجود وہ عذاب میں جلدی نہیں کرتا بلکہ مہلت دیتا ہے اور بعض دفعہ تو اتنی تاخیر کرتا ہے کہ معاملہ قیامت پر چھوڑ دیتا ہے۔ یہ اس کے حلم و کرم اور عفو و درگزر کا نتیجہ ہے ورنہ اگر وہ فوراً مواخذہ کرنے اور عذاب دینے پر آ جائے تو روئے زمین پر کوئی انسان ہی باقی نہ رہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ ابراہیم ۱۴) ---۱۳۔ ''کافروں نے اپنے رسولوں سے کہا کہ ہم تمہیں ملک بدر کر دیں گے یا تم پھر سے ہمارے مذہب میں لوٹ آؤ۔ تو ان کے

Marfat.com

پروردگار نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ ہم ان ظالموں کو ہی غارت کر دیں گے۔'' O---۴۴۔ ''لوگوں کو اس دن سے ہوشیار کر دے۔ جب ان کے پاس عذاب آ جائے گا اور ظالم کہیں گے کہ اے ہمارے رب ہمیں بہت تھوڑے قریب کے وقت تک کی ہی مہلت دے کہ ہم تیری تبلیغ مان لیں اور تیرے پیغمبروں کی تابعداری میں لگ جائیں۔ کیا تم اس سے پہلے بھی قسمیں نہیں کھا رہے تھے؟ کہ تمہارے لئے دُنیا سے ٹلنا ہی نہیں۔'' O---[یعنی دُنیا میں تم قسمیں کھا کھا کر کہا کرتے تھے کہ کوئی حساب کتاب اور جنت دوزخ نہیں اور دوبارہ کے زندہ ہونا ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۴۵۔ ''اور کیا تم ان لوگوں کے گھروں میں رہتے سہتے نہ تھے۔ جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور کیا تم پر وہ معاملہ کھلا نہیں کہ ہم نے ان کے ساتھ کیسا کچھ کیا ہم نے (تو تمہارے سمجھانے کو) بہت سی مثالیں بیان کر دی تھیں۔'' O

(سورۃ النحل ۱۶)---۲۸۔ ''وہ جو اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں۔ فرشتے جب ان کی جانیں قبض کرنے لگتے ہیں۔ اس وقت وہ جھک جاتے ہیں کہ ہم برائی نہیں کرتے تھے۔ کیوں نہیں؟ اللہ تعالیٰ خوب جاننے والا ہے جو کچھ تم کرتے تھے۔'' O---۵۸۔ ''ان میں سے جب کسی کو لڑکی ہونے کی خبر دی جائے تو اس کا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے اور دل ہی دل میں گھٹنے لگتا ہے۔'' O---۵۹۔ ''اس بری خبر کی وجہ سے لوگوں سے چھپا چھپا پھرتا ہے۔ سوچتا ہے کہ کیا اس کو ذلت کے ساتھ لئے ہوئے ہی رہے یا اسے مٹی میں دبا دے۔ آہ! کیا ہی برے فیصلے کرتے ہیں؟'' O---۸۵۔ ''اور جب یہ ظالم عذاب دیکھ لیں گے پھر نہ تو ان سے ہلکا کیا جائے گا اور نہ ڈھیل دیے جائیں گے۔'' O---۱۱۳۔ ''ان کے پاس انہیں میں سے رسول پہنچا۔ پھر بھی انہوں نے اسے جھٹلایا۔ پس انہیں عذاب نے آ دبوچا اور وہ تھے ہی ظالم۔'' O---۱۱۸۔ ''اور یہودیوں پر جو کچھ ہم نے حرام کیا تھا اسے پہلے ہی سے آپ کو سنا چکے ہیں۔ ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے رہے۔'' O

(سورۃ بنی اسرائیل ۱۷)---۴۷۔ ''جس غرض سے وہ لوگ اسے سنتے ہیں ان (کی نیتوں) سے ہم خوب آگاہ ہیں، جب یہ آپ کی طرف کان لگائے ہوئے ہوتے ہیں تب بھی اور جب یہ مشورہ کرتے ہیں تب بھی جب کہ یہ ظالم کہتے ہیں کہ تم اس کی تابعداری میں لگے ہوئے ہو جن پر جادو کر دیا گیا ہے۔'' O

---۸۲۔ ''یہ قرآن جو ہم نازل کر رہے ہیں مومنوں کے لیے تو سراسر شفا اور رحمت ہے۔ ہاں ظالموں کو بجز نقصان کے اور کوئی زیادتی نہیں ہوتی۔'' O

---۹۹۔ ''کیا انہوں نے اس بات پر نظر نہیں کی کہ جس اللہ تعالیٰ نے آسمان وزمین کو پیدا کیا ہے وہ ان جیسوں کی پیدائش پر پورا قادر ہے، اسی نے ان کے لیے ایک ایسا وقت مقرر کر رکھا ہے جو شک شبہ سے یکسر خالی ہے، لیکن ظالم لوگ انکار کیے بغیر رہتے ہی نہیں۔'' O

(سورۃ الکہف ۱۸)---۱۵۔ ''یہ ہے ہماری قوم جس نے اس کے سوا اور معبود بنا رکھے ہیں۔ ان کی خدائی کی یہ کوئی صاف دلیل کیوں پیش نہیں کرتے اللہ پر جھوٹ افترا باندھنے والے سے زیادہ ظالم کون ہے؟'' O---۲۹۔ ''اور اعلان کر دے کہ یہ سراسر برحق قرآن تمہارے رب کی طرف سے ہے۔ اب جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرے۔ ظالموں کے لیے ہم نے وہ آگ تیار کر رکھی ہے جس کی قناتیں انہیں گھیر لیں گی۔ اگر وہ فریاد رسی چاہیں گے تو ان کی فریاد رسی اس پانی سے کی جائے گی جو تیل کی تلچھٹ جیسا ہو گا جو چہرے بھون دے گا، بڑا ہی برا پانی ہے اور بڑی بری آرام گاہ (دوزخ) ہے۔'' O---۵۰۔ ''اور جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ تم آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا، یہ جنوں میں سے تھا، اس نے اپنے پروردگار کی نافرمانی کی، کیا پھر بھی تم اسے اور اس کی اولاد کو مجھے چھوڑ کر اپنا دوست بنا رہے ہو؟ حالانکہ وہ تم سب کا دشمن ہے۔ ایسے ظالموں کا کیا ہی برا بدل ہے۔'' O---۵۷۔ ''اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے؟ جسے اس کے رب کی آیتوں سے نصیحت کی جائے وہ پھر بھی منہ موڑے رہے اور جو کچھ اس کے ہاتھوں نے آگے بھیج رکھا ہے اسے بھول جائے، بیشک ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیے ہیں کہ وہ اسے (نہ) سمجھیں اور ان کے کانوں میں گرانی ہے گو تو انہیں ہدایت کی طرف بلاتا رہے لیکن یہ کبھی بھی ہدایت نہیں پانے کے۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۹، مضمون: ہدایت)---۵۹۔ ''یہ ہیں وہ بستیاں جنہیں ہم نے ان کے مظالم کی بنا پر غارت کر دیا اور ان کی تباہی کی بھی ہم نے ایک میعاد مقرر کر رکھی تھی۔'' O

(سورۃ الحج ۲۲)---۷۱۔ ''اور یہ اللہ کے سوا ان کی عبادت کر رہے ہیں جس کی کوئی خدائی دلیل نازل نہیں ہوئی نہ وہ خود ہی اس کا کوئی علم رکھتے ہیں۔ ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔'' O

(سورۃ الفرقان ۲۵)---۸۔ ''یا اس کے پاس کوئی خزانہ ہی ڈال دیا جاتا یا اس کا کوئی باغ ہی ہوتا جس میں سے یہ کھاتا۔ اور ان ظالموں نے کہا کہ تم ایسے آدمی کے پیچھے ہو لیے ہو جس پر جادو کر دیا گیا ہے۔'' O

(سورۃ القصص ۲۸)---۵۰۔ ''پھر اگر یہ تیری نہ مانیں تو تو یقین کر لے کہ یہ صرف اپنی خواہش کی پیروی کر رہے ہیں۔ اور اس سے بڑھ کر بہکا ہوا کون ہے؟ جو اپنی خواہش کے پیچھے پڑا ہوا ہو بغیر اللہ کی رہنمائی کے بیشک اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔'' O

(سورۃ العنکبوت ۲۹)---۴۷۔ ''اور ہم نے اسی طرح آپ کی طرف اپنی کتاب نازل فرمائی ہے پس جنہیں ہم نے کتاب دی ہے وہ اس پر ایمان لاتے

Marfat.com

ہیں اور ان (مشرکین) میں سے بعض اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ہماری آیتوں کا انکار صرف کافر ہی کرتے ہیں۔'' O---۴۹۔ ''بلکہ یہ (قرآن) تو روشن آیتیں ہیں جو اہل علم کے سینوں میں محفوظ ہیں' ہماری آیتوں کا منکر بجز ظالموں کے اور کوئی نہیں۔'' O---۶۸۔ ''اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا؟ جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے یا جب حق اس کے پاس آجائے وہ اسے جھٹلائے' کیا ایسے کافروں کا ٹھکانہ جہنم میں نہ ہوگا؟'' O

(سورۃ الروم ۳۰)---۲۹۔ ''بلکہ بات یہ ہے کہ یہ ظالم تو بغیر علم کے خواہش پرستی کر رہے ہیں' اسے کون راہ دکھائے جسے اللہ تعالیٰ راہ سے ہٹا دے' ان کا ایک بھی مددگار نہیں۔'' O---۵۷۔ ''پس اس دن ظالموں کو ان کا عذر بہانہ کچھ کام نہ آئے گا اور نہ ان سے توبہ اور عمل طلب کیا جائے گا---[یعنی انہیں دنیا میں بھیج کر یہ موقع نہیں دیا جائے گا کہ وہاں توبہ واطاعت کے ذریعے سے عتاب الٰہی کا ازالہ کرلو۔'' O---(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ لقمان ۳۱)---۱۱۔ ''یہ ہے اللہ تعالیٰ کی مخلوق اب تم مجھے اس کے سوا دوسرے کسی کی کوئی مخلوق تو دکھاؤ۔ (کچھ نہیں)' بلکہ یہ ظالم کھلی گمراہی میں ہیں۔'' O

(سورۃ السجدۃ ۳۲)---۲۲۔ ''اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جسے اللہ تعالیٰ کی آیتوں سے وعظ کیا گیا پھر بھی اس نے ان سے منہ پھیر لیا' (یقین مانو) کہ ہم بھی گنہگاروں سے انتقام لینے والے ہیں۔'' O

(سورۃ سبا ۳۴)---۳۱۔ ''اور کافروں نے کہا کہ ہم ہرگز نہ تو اس قرآن کو مانیں نہ اس سے پہلے کی کتابوں کو! اے دیکھنے والے کاش کہ تو ان ظالموں کو اس وقت دیکھتا جبکہ یہ اپنے رب کے سامنے کھڑے ہوئے ایک دوسرے کو الزام دے رہے ہوں گے کمزور لوگ بڑے لوگوں سے کہیں گے اگر تم نہ ہوتے تو ہم تو مومن ہوتے۔'' O---۴۲۔ ''پس آج تم میں سے کوئی (بھی) کسی کے لیے (بھی کسی قسم کے) نفع نقصان کا مالک نہ ہوگا۔ اور ظالموں سے کہہ دیں گے کہ اس آگ کا عذاب چکھو جسے تم جھٹلاتے رہے۔'' O---[ظالموں سے مراد غیر اللہ کے پجاری ہیں' کیونکہ شرک ظلم عظیم ہے اور مشرکین سب سے بڑے ظالم ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الزمر ۳۹)---۳۲۔ ''اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولے؟ اور سچا دین جب اس کے پاس آئے تو اسے جھوٹا بتائے؟ کیا ایسے کفار کے لیے جہنم ٹھکانا نہیں ہے؟'' O---۴۷۔ ''اگر ظلم کرنے والوں کے پاس وہ سب کچھ ہو جو روئے زمین پر ہے اور اس کے ساتھ اتنا ہی اور ہو' تو بھی بدترین سزا کے بدلے میں قیامت کے دن یہ سب کچھ دے دیں' اور ان کے سامنے اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ ظاہر ہوگا جس کا گمان بھی انہیں نہ تھا۔'' O---۴۸۔ ''جو کچھ انہوں نے کیا تھا اس کی برائیاں ان پر کھل پڑیں گی اور جس کا وہ مذاق کرتے تھے وہ انہیں آگھیرے گا۔'' O---۵۱۔ ''پھر ان کی تمام برائیاں ان پر آپڑیں' اور ان میں سے بھی جو گناہ گار ہیں ان کی کی ہوئی برائیاں بھی اب ان پر آپڑیں گی' یہ (ہمیں) ہرا دینے والے نہیں۔'' O

(سورۃ المومن ۴۰)---۵۲۔ ''جس دن ظالموں کو ان کی (عذر) معذرت کچھ نفع نہ دے گی ان کے لیے لعنت ہی ہوگی اور ان کے لیے برا گھر ہوگا۔'' O---۱۷۔ ''آج ہر نفس کو اس کی کمائی کا بدلہ دیا جائے گا۔ آج (کسی قسم کا) ظلم نہیں' یقیناً اللہ تعالیٰ بہت جلد حساب کرنے والا ہے۔'' O---۱۸۔ ''اور انہیں بہت ہی قریب آنے والی (قیامت سے) آگاہ کردیجیے' جب کہ دل حلق تک پہنچ جائیں گے اور سب خاموش ہوں گے' ظالموں کا نہ کوئی دلی دوست ہوگا نہ سفارشی' کہ جس کی بات مانی جائے گی۔'' O

(سورۃ الشوریٰ ۴۲)---۸۔ ''اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ان سب کو ایک ہی امت کا بنا دیتا لیکن وہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کر لیتا ہے اور ظالموں کا حامی اور مددگار کوئی نہیں۔'' O---[اس صورت میں قیامت والے دن صرف ایک ہی گروہ ہوتا یعنی اہل ایمان اور اہل جنت کا لیکن اللہ تعالیٰ کی حکمت و مشیت نے اس جبر کو پسند نہیں فرمایا بلکہ انسانوں کو آزمانے کے لیے اس نے انسانوں کو ارادہ واختیار کی آزادی دی' جس نے اس آزادی کا صحیح استعمال کیا' وہ اللہ کی رحمت کا مستحق ہوگیا' اور جس نے اس کا غلط استعمال کیا' اس نے ظلم کا ارتکاب کیا کہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی آزادی اور اختیار کو اللہ ہی کی نافرمانی میں استعمال کیا۔ چنانچہ ایسے ظالموں کا قیامت والے دن کوئی مددگار نہیں ہوگا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۲۱۔ ''کیا ان لوگوں نے ایسے (اللہ تعالیٰ کے) شریک (مقرر کر رکھے) ہیں جنہوں نے ایسے احکام دین مقرر کر دیے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فرمائے ہوئے نہیں ہیں۔ اگر فیصلے کے دن کا وعدہ نہ ہوتا تو (ابھی ہی) ان میں فیصلہ کر دیا جاتا۔ یقیناً (ان) ظالموں کے لیے ہی دردناک عذاب ہے۔'' O---۲۲۔ ''آپ دیکھیں گے کہ یہ ظالم اپنے اعمال سے ڈر رہے ہوں گے جن کے وبال ان پر واقع ہونے والے ہیں' اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے وہ بہشتوں کے باغات میں ہوں گے وہ جو خواہش کریں اپنے رب کے پاس موجود پائیں گے یہی ہے بڑا فضل۔'' O---۳۹۔ ''اور جب ان پر ظلم (وزیادتی) ہو تو وہ صرف بدلہ لے لیتے ہیں۔'' O---۴۰۔ ''اور برائی کا بدلہ اسی جیسی برائی ہے' اور جو معاف کر دے اور اصلاح کر لے اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے' (فی الواقع) اللہ تعالیٰ ظالموں سے محبت نہیں کرتا۔'' O---۴۱۔ ''اور جو شخص اپنے مظلوم ہونے کے بعد (برابر کا) بدلہ لے لے تو ایسے لوگوں پر (الزام کا) کوئی راستہ نہیں۔'' O---۴۲۔ ''یہ

Marfat.com

راستہ صرف ان لوگوں پر ہے جو خود دوسروں پر ظلم کریں اور زمین میں ناحق فساد کرتے پھریں، یہی لوگ ہیں جن کے لیے دردناک عذاب ہے۔" O---[تفسیر کے لیے باب ھذا، مضمون: بدلہ لینا مع سابقہ آیات]

(سورۃ الاحقاف ۴۶)---۱۰۔"آپ فرما دیجئے! اگر یہ (قرآن) اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہو اور تم نے اسے نہ مانا ہو اور بنی اسرائیل کا ایک گواہ اس جیسی کی گواہی بھی دے چکا ہو اور وہ ایمان بھی لا چکا ہو اور تم نے سرکشی کی ہو تو بیشک اللہ تعالیٰ ظالموں کو راہ نہیں دکھاتا۔" O---۱۲۔"اور اس سے پہلے موسیٰ علیہ السلام کی کتاب پیشوا اور رحمت تھی۔ اور یہ کتاب ہے تصدیق کرنے والی عربی زبان میں تاکہ ظالموں کو ڈرائے اور نیک کاروں کو بشارت ہو۔" O

(سورۃ الحجرات ۴۹)---۱۱۔"اے ایمان والو! مرد دوسرے مردوں کا مذاق نہ اڑائیں ممکن ہے کہ یہ ان سے بہتر ہو اور نہ عورتیں عورتوں کا مذاق اڑائیں ممکن ہے کہ یہ ان سے بہتر ہوں، اور آپس میں ایک دوسرے کو عیب نہ لگاؤ اور نہ کسی کو بُرے لقب دو۔ ایمان کے بعد فسق بُرا نام ہے، اور جو توبہ نہ کریں وہی ظالم لوگ ہیں۔" O

(سورۃ الصف ۶۱)---۷۔"اس شخص سے زیادہ ظالم اور کون ہو گا جو اللہ پر جھوٹ (افتراء) باندھے حالانکہ وہ اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے اور اللہ ایسے ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا۔" O[یعنی اللہ کی اولاد قرار دے، یا جو جانور اس نے حرام نہیں قرار دیئے، ان کو حرام باور کرائے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(سورۃ الجمعۃ ۶۲)---۵۔"جن لوگوں کو تورات پر عمل کرنے کا حکم دیا گیا پھر انہوں نے اس پر عمل نہیں کیا ان کی مثال اس گدھے کی سی ہے جو بہت سی کتابیں لادے ہو۔ اللہ کی باتوں کو جھٹلانے والوں کی بڑی بری مثال ہے اور اللہ (ایسے) ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔" O (تفسیر کیلئے باب ۵، مضمون: تورات)---۷۔"یہ کبھی بھی موت کی تمنا نہ کریں بوجہ ان کے اعمال کے جو اپنے آگے اپنے ہاتھوں بھیج رکھے ہیں اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔" O (تفسیر کیلئے باب ۱۳، مضمون: یہود)

ظالم کا انجام

(سورۃ الذٰریٰت ۵۱)---۳۸۔"موسیٰ (علیہ السلام کے قصے) میں (بھی ہماری طرف سے تنبیہ ہے) کہ ہم نے اسے فرعون کی طرف کھلی دلیل دے کر بھیجا۔" O---۳۹۔"پس اس نے اپنے بل بوتے پر منہ موڑا اور کہنے لگا یہ جادوگر ہے یا دیوانہ ہے۔" O---۴۰۔"بالآخر ہم نے اسے اور اس کے لشکروں کو اپنے عذاب میں پکڑ کر دریا میں ڈال دیا وہ تھا ہی ملامت کے قابل۔" O---[اس چھوٹے سے فقرے میں تاریخ کی ایک پوری داستان سمیٹ دی گئی ہے۔ اس کو سمجھنے کے لیے ذرا چشم تصور کے سامنے یہ نقشہ لے آیئے کہ فرعون اُس وقت دنیا کے سب سے بڑے مرکز تہذیب و تمدن کا عظیم فرمانروا تھا، جس کی شوکت وسطوت سے گردوپیش کی ساری قومیں خوف زدہ تھیں۔ ظاہر بات ہے کہ وہ جب اپنے لشکروں سمیت اچانک ایک روز غرقاب ہوا ہو گا تو صرف مصر ہی میں نہیں، آس پاس کی تمام قوموں میں اس واقعہ کی دھوم مچ گئی ہو گی۔ مگر اس پر بجز اُن لوگوں کے جن کے اپنے قریبی رشتہ دار غرق ہوئے تھے، باقی کوئی نہ تھا جو اُن کے اپنے ملک میں، یا دنیا کی دوسری قوموں میں ماتم کرتا یا ان کا مرثیہ کہتا، یا کم از کم ہی کہنے والا ہوتا کہ افسوس، کیسے اچھے لوگ تھے جو اس حادثہ کے شکار ہو گئے۔ اس کے بجائے، چونکہ دنیا اُن کے ظلم سے تنگ آئی ہوئی تھی، اس لیے ان کے عبرتناک انجام پر ہر شخص نے اطمینان کا سانس لیا، ہر زبان نے ان پر ملامت کی پھٹکار برسائی، اور جس نے بھی اس خبر کو سُنا وہ پکار اُٹھا کہ یہ ظالم اسی انجام کے مستحق تھے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(سورۃ الدھر ۷۶)---۳۱۔"جسے چاہے اپنی رحمت میں داخل کرلے، اور ظالموں کے لیے اس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔" O

ظلم و زیادتی

(سورۃ النساء ۴)---۲۹۔"اے لوگو! جو ایمان لائے ہو نہ کھاؤ ایک دوسرے کے مال باہم ناجائز طریقے سے، مگر یہ کہ ہو لین دین تمہاری آپس کی رضامندی سے۔ اور نہ قتل کرو اپنے آپ کو بیشک اللہ تعالیٰ ہے تم پر بے حد مہربان۔" O---۳۰۔"جو شخص کرے گا ایسے کام زیادتی اور ظلم سے تو عنقریب جھونکیں گے ہم اسے بری آگ میں اور ہے یہ (کام) اللہ تعالیٰ کے لیے بہت آسان۔" O

(سورۃ المائدۃ ۵)---۲۔"اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے منسوب نشانوں کو بے حرمت نہ کرو نہ حرمت والے مہینے کو نہ قربانی کے جانوروں کو نہ پٹے والے جانوروں کو اور نہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور خوشی کی تلاش میں خانہ کعبہ کا قصد کرنے والوں کو۔ اور جب تم احرام کھول دو تو شکار کر سکتے ہو اور کسی قوم کی دشمنی اس وجہ سے کہ انہوں نے تمہیں خانہ کعبہ سے روکا تھا تمہیں اس بات پر نہ اکسائے کہ زیادتی کرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو کہ اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے۔" O

Marfat.com

(سورۃ التوبہ ۹)---۳۶۔''مہینوں کی گنتی اللہ تعالیٰ کے ہاں- اللہ تعالیٰ کی کتاب میں جس دن سے اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا بارہ مہینے ہے- جن میں چار حرمت کے ہیں- یہی پختہ دین ہے- ان کے دوران اپنے اوپر ظلم نہ کرو- البتہ مشرکوں سے پوری جنگ کرو جیسے وہ سب تم سے پوری جنگ کرتے ہیں- اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ پرہیز گاروں کے ساتھ ہے۔''O

(سورۃ یونس ۱۰)---۴۴۔''ہاں! اللہ تعالیٰ لوگوں پر کچھ بھی ظلم نہیں کرتا مگر لوگ خود اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں۔''O

(سورۃ النحل ۱۶)---۹۰۔''اللہ تعالیٰ عدل کا، بھلائی کا اور قرابت داروں کے ساتھ سلوک کرنے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی کے کاموں، ناشائستہ حرکتوں اور ظلم وزیادتی سے روکتا ہے، وہ خود تمہیں نصیحتیں کر رہا ہے کہ تم نصیحت حاصل کرو۔''O---[بغیؔ کا مطلب ظلم وزیادتی کا ارتکاب۔☆ایک حدیث میں بتلایا گیا ہے کہ قطع رحمی اور بغی یہ دونوں جرم اللہ تعالیٰ کو اتنے ناپسندیدہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے (آخرت کے علاوہ) دُنیا میں بھی ان کی فوری سزا کا امکان غالب رہتا ہے۔(ازتفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ طٰہٰ ۲۰)---۱۱۱۔''تمام چہرے اس زندہ اور قائم دائم مدبر اللہ کے سامنے کمال عاجزی سے جھکے ہوئے ہوں گے یقیناً وہ برباد ہوا جس نے ظلم لاد لیا۔''O---[اس لیے کہ اس روز اللہ تعالیٰ مکمل انصاف فرمائے گا اور ہر صاحب حق کو اس کا حق دلائے گا- حتیٰ کہ اگر ایک سینگ والی بکری نے بغیر سینگ والی بکری پر ظلم کیا ہوگا تو اس کا بھی بدلہ دلایا جائے گا۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---[اسی لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی حدیث میں یہ بھی فرمایا ہے ''ہر صاحب حق کو اس کا حق دے دو' ورنہ قیامت کو دینا پڑے گا- ایک دوسری حدیث میں فرمایا 'ظلم سے بچو اس لیے کہ ظلم قیامت کے دن اندھیروں کا باعث ہوگا'' سب سے نامراد وہ شخص ہوگا جس نے شرک کا بوجھ بھی اپنے اوپر لاد رکھا ہوگا اس لیے کہ شرک ظلم عظیم بھی ہے اور نا قابل معافی بھی۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الفرقان ۲۵)---۴۔''اور کافروں نے کہا یہ تو بس خود اسی کا گھڑا گھڑایا جھوٹ ہے جس پر اور لوگوں نے بھی اس کی مدد کی ہے' دراصل یہ کافر بڑے ہی ظلم اور سر تا سر جھوٹ کے مرتکب ہوئے ہیں۔''O

(سورۃ الشعرآء ۲۶)---۱۲۹۔''اور بڑی صنعت والے (مضبوط محل تعمیر) کر رہے ہو' گویا کہ تم ہمیشہ یہیں رہو گے۔''O---۱۳۰۔''اور جب کسی پر ہاتھ ڈالتے ہو تو سختی اور ظلم سے پکڑتے ہو۔''O---[یعنی اپنا معیار زندگی بلند کرنے میں تو تم اس قدر غلو کر گئے ہو کہ رہنے کے لیے تم کو مکان نہیں محل اور قصر درکار ہیں اور ان سے بھی جب تمہاری تسکین نہیں ہوتی تو بلا ضرورت عالی شان عمارتیں بنا ڈالتے ہو جن کا کوئی مصرف اظہار قوت وثروت کے سوا نہیں ہے۔ لیکن تمہارا معیار انسانیت اتنا گرا ہوا ہے کہ کمزوروں کے لیے تمہارے دلوں میں کوئی رحم نہیں' غریبوں کے لیے تمہاری سرزمین میں کوئی انصاف نہیں' گرد وپیش کی ضعیف قومیں ہوں یا خود اپنے ملک کے پست طبقات، سب تمہارے جبر وظلم کی چکی میں پس رہے ہیں اور کوئی تمہاری چیرہ دستیوں سے بچا نہیں رہ گیا ہے۔(تفسیر از تفہیم القرآن)]---۲۲۷۔''سوائے ان کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے اور بکثرت اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا اور اپنی مظلومی کے بعد انتقام لیا' جنہوں نے ظلم کیا ہے وہ بھی ابھی جان لیں گے کہ کس کروٹ الٹتے ہیں۔''O---[یعنی کون سی جگہ وہ لوٹتے ہیں؟ اور وہ جہنم ہے- اس میں ظالموں کے لیے سخت وعید ہے-☆جس طرح حدیث میں بھی فرمایا گیا ہے ''تم ظلم سے بچو! اس لیے کہ ظلم قیامت والے دن اندھیروں کا باعث ہوگا''۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ النمل ۲۷)---۱۱۔''لیکن جو لوگ ظلم کریں پھر اس کے عوض نیکی کریں اس برائی کے پیچھے تو میں بھی بخشنے والا مہربان ہوں۔''O---۱۳۔پس جب ان کے پاس آنکھیں کھول دینے والے ہمارے معجزے پہنچے تو وہ کہنے لگے یہ تو صریح جادو ہے۔''O---۱۴۔انہوں نے انکار کر دیا حالانکہ ان کے دل یقین کر چکے تھے صرف ظلم اور تکبر کی بنا پر- پس دیکھ لیجئے کہ ان فتنہ پرداز لوگوں کا انجام کیسا کچھ ہوا۔''O

(سورۃ القصص ۲۸)---۴۔''یقیناً فرعون نے زمین میں سرکشی کر رکھی تھی اور وہاں کے لوگوں کو گروہ گروہ بنا رکھا تھا اور ان میں سے ایک فرقہ کو کمزور کر رکھا تھا اور ان کے لڑکوں کو تو ذبح کر ڈالتا تھا اور ان کی لڑکیوں کو زندہ چھوڑ دیتا تھا- بیشک وشبہ وہ تھا ہی مفسدوں میں سے۔''O---[جس کی وجہ بعض نجومیوں کی یہ پیش گوئی تھی کہ بنی اسرائیل میں پیدا ہونے والے ایک بچے کے ہاتھوں فرعون کی ہلاکت اور اس کی سلطنت کا خاتمہ ہوگا- جس کا حل اس نے یہ نکالا کہ ہر پیدا ہونے والا اسرائیلی بچہ قتل کر دیا جائے- حالانکہ اس احمق نے یہ نہیں سوچا کہ اگر کاہن سچا ہے تو ایسا یقیناً ہو کر رہے گا چاہے وہ بچے قتل کرواتا رہے- اور اگر وہ جھوٹا ہے تو قتل کروانے کی ضرورت ہی نہیں تھی- بعض کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف سے یہ خوشخبری منتقل ہوتی چلی آ رہی تھی کہ ان کی نسل سے ایک بچہ ہوگا جس کے ہاتھوں سلطنت مصر کی تباہی ہوگی- قبطیوں نے یہ بشارت بنی اسرائیل سے سنی اور فرعون کو اس سے آگاہ کر دیا جس پر اس نے بنی اسرائیل کے بچوں کو مروانا شروع کر دیا۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ صٓ ۳۸)---۲۳۔''(سنیے) یہ میرا بھائی ہے اس کے پاس ننانوے دنبیاں ہیں اور میرے پاس ایک ہی دنبی ہے لیکن یہ مجھ سے کہہ رہا ہے کہ اپنی یہ

Marfat.com

ایک بھی مجھ ہی کو دے دے اور مجھ پر بات میں بڑی سختی برتتا ہے۔'' O---۲۴۔ ''آپ نے فرمایا! اس کا اپنی دنبیوں کے ساتھ تیری ایک دنبی ملا لینے کا سوال بیشک تیرے اوپر ایک ظلم ہے اور اکثر حصہ دار اور شریک (ایسے ہی ہوتے ہیں کہ) ایک دوسرے پر ظلم کرتے ہیں' سوائے ان کے جو ایمان لائے اور جنہوں نے نیک عمل کیے اور ایسے لوگ بہت ہی کم ہیں اور (حضرت) داؤد (علیہ السلام) سمجھ گئے کہ ہم نے انہیں آزمایا ہے' پھر تو اپنے رب سے استغفار کرنے لگے اور عاجزی کرتے ہوئے گر پڑے اور (پوری طرح) رجوع کیا۔'' O

(**سورۃ الذّٰریٰت ۵۱**)---۵۹۔ ''پس جن لوگوں نے ظلم کیا ہے انہیں بھی ان کے ساتھیوں کے حصہ کے مثل حصہ ملے گا' لہٰذا وہ مجھ سے جلدی طلب نہ کریں۔'' O---[ظلم سے مراد یہاں حقیقت اور صداقت پر ظلم کرنا، اور خود اپنی فطرت پر ظلم کرنا ہے۔ سیاق و سباق بتا رہا ہے کہ یہاں ظلم کرنے والوں سے وہ لوگ مراد ہیں جو خداوند عالم کے سوا دوسروں کی بندگی کر رہے ہیں، جو آخرت کے منکر ہیں اور اپنے آپ کو دنیا میں غیر ذمہ دار سمجھ رہے ہیں، اور اُن انبیاء کو جھٹلا رہے ہیں جنہوں نے ان کو حقیقت سے خبردار کرنے کی کوشش کی ہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]---۶۰۔ ''پس خرابی ہے منکروں کو ان کے اس دن کی جس کا وعدہ دیئے جاتے ہیں۔'' O

ظن، گمان

(**سورۃ الانعام ۶**)---۱۱۶۔ ''لیکن اگر تو زمین کے اکثر لوگوں کے کہنے پر چلے گا تو وہ تجھے اللہ تعالیٰ کی راہ سے بھٹکا دیں گے۔ وہ تو صرف وہم و گمان کے پیچھے چلتے ہیں اور وہ صرف اٹکلیں دوڑاتے ہیں۔'' O---۱۴۸۔ ''مشرک کہیں گے۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ہم شرک نہ کرتے۔ اور نہ ہمارے باپ دادا کرتے اور نہ ہم کوئی شے حرام ٹھہراتے۔ اسی طرح ان سے پہلے لوگ بھی جھٹلا چکے ہیں۔ یہاں تک کہ انہوں نے ہماری سختی کا مزہ چکھا۔ کہہ کیا تمہارے پاس کوئی علم ہے تو اسے ہمارے سامنے لاؤ؟ تم تو صرف وہم و گمان کے پیچھے چلتے ہو اور تم تو صرف اٹکلیں دوڑاتے ہو۔'' O

(**سورۃ یونس ۱۰**)---۱۸۔ ''اور وہ اللہ تعالیٰ کے سوا ان کی عبادت کرتے ہیں جو نہ انہیں نقصان دیتے ہیں اور نہ انہیں نفع دیتے ہیں اور کہتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے سامنے ہمارے سفارشی ہیں۔ کہو! کیا تم اللہ تعالیٰ کو وہ بات بتاتے ہو جسے وہ نہ آسمانوں میں جانتا ہے اور نہ زمین میں؟ وہ پاک ہے اور ان سے بہت بلند جنہیں وہ اس کا شریک بناتے ہیں۔'' O---۳۶۔ ''مگر ان میں اکثر صرف وہم و گمان کے پیچھے چلتے ہیں۔ بیشک وہم و گمان حق کے مقابلے میں کچھ کام نہیں آتا۔ بیشک اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو وہ کرتے ہیں۔'' O---۶۰۔ ''مگر ان کا جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھوٹ گھڑتے ہیں روز قیامت کو کیا گمان ہوگا؟ بیشک اللہ تعالیٰ لوگوں پر مہربانی کرنے والا ہے لیکن ان میں اکثر شکر نہیں کرتے۔'' O---۶۶۔ ''سنو! جو کوئی بھی آسمانوں میں ہے اور جو کوئی بھی زمین پر ہے اللہ تعالیٰ کا ہے اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے سوا شریکوں کو پکارتے ہیں وہ کس چیز کی پیروی کرتے ہیں۔ وہ صرف وہم و گمان کی پیروی کرتے ہیں اور وہ صرف اٹکلیں دوڑاتے ہیں۔'' O---۹۴۔ ''ہاں! اگر تو اس کے بارے میں جو ہم نے تیری طرف نازل کیا ہے شک میں ہے۔ تو ان سے پوچھ لے جو تجھ سے پہلے کتاب پڑھتے ہیں۔ تیرے رب کی طرف سے حق آیا ہے۔ سو تو شک کرنے والوں میں ہرگز نہ ہونا۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۴، مضمون: حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ]---۱۰۴۔ ''کہو۔ اے لوگو! اگر تم میرے دین کے بارے میں شک میں ہو تو میں ان کی عبادت نہیں کرتا جن کی تم اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کرتے ہو۔ بلکہ میں اس اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہوں جو تمہیں وفات دیتا ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں مومنوں میں ہو جاؤں۔'' O

(**سورۃ الرعد ۱۳**)---۳۳۔ ''آیا وہ اللہ تعالیٰ جو نگہبانی کرنے والا ہے ہر شخص کی اس کے کیے ہوئے اعمال پر۔ ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے شریک ٹھہرائے ہیں۔ کہہ دیجئے ذرا ان کے نام تو لو۔ کیا تم اللہ تعالیٰ کو وہ باتیں بتاتے ہو جو وہ زمین میں جانتا ہی نہیں۔ یا صرف اوپری اوپری باتیں بتا رہے ہو۔ بات اصل یہ ہے کہ کفر کرنے والوں کے لئے ان کے مکر سجا دیئے گئے ہیں۔ اور جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے اس کو راہ دکھانے والا کوئی نہیں۔'' O

احادیث مبارکہ:

☆ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بدگمانی سے بچو کیونکہ بدگمانی باتوں کا دروغ ترین ہے۔ مجز معلوم نہ کرو، جاسوسی نہ کرو، کھوٹ نہ کرو اور حسد نہ کرو، بغض نہ رکھو، غیبت نہ کرو اللہ تعالیٰ کے بندے بھائی بھائی بن جاؤ۔ ایک روایت میں ہے حرص نہ کرو۔

☆ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ ﷺ نے نیک گمان رکھنا عبادت حسنہ میں سے ہے۔ احادیث از دستور القرآن صفحہ نمبر ۵۶۸ مؤلفہ محمد شریف چوہدری۔

(**سورۃ بنی اسرائیل ۱۷**)---۳۶۔ ''جس بات کی تجھے خبر ہی نہ ہو اس کے پیچھے مت پڑ۔ کیونکہ کان اور آنکھ اور دل ان میں سے ہر ایک سے پوچھ گچھ کی

Marfat.com

جانے والی ہے۔"O---۴۸۔"ان سب کاموں کی برائی تیرے رب کے نزدیک (سخت) ناپسند ہے۔"O

(سورۃ حٰم السجدۃ ۴۱)---۲۲۔"اور تم (اپنی بداعمالیاں) اس وجہ سے پوشیدہ رکھتے ہی نہ تھے کہ تم پر تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں گواہی دیں گی ہاں تم یہ سمجھتے رہے کہ تم جو کچھ بھی کر رہے ہو اس میں سے بہت سے اعمال سے اللہ تعالیٰ بے خبر ہے۔"O---[اس لیے تم اللہ تعالیٰ کی حدیں توڑنے اور اس کی نافرمانی کرنے میں بے باک تھے۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۲۳۔"تمہاری اسی بدگمانی نے جو تم نے اپنے رب سے کر رکھی تھی تمہیں ہلاک کر دیا اور بالآخر تم زیاں کاروں میں ہو گئے۔"O---[حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت کی تشریح میں خوب فرمایا ہے کہ ہر آدمی کا رویہ اُس گمان کے لحاظ سے متعین ہوتا ہے جو وہ اپنے رب کے متعلق قائم کرتا ہے۔ مومنِ صالح کا رویہ اس لیے درست ہوتا ہے کہ وہ اپنے رب کے بارے میں صحیح گمان رکھتا ہے، اور کافر و منافق اور فاسق و ظالم کا رویہ اس لیے غلط ہوتا ہے کہ اپنے رب کے بارے میں اس کا گمان غلط ہوتا ہے۔ یہی مضمون نبی کریم ﷺ نے ایک بڑی جامع اور مختصر حدیثِ پاک میں ارشاد فرمایا ہے * کہ تمہارا رب فرماتا ہے "میں اُس گمان کے ساتھ ہوں جو میرا بندہ مجھ سے رکھتا ہے"* (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(سورۃ الحجرات ۴۹)---۱۲۔"اے ایمان والو! بہت بدگمانیوں سے بچو یقین مانو کہ بعض بدگمانیاں گناہ ہیں۔ اور بھید نہ ٹٹولا کرو اور نہ تم میں سے کوئی کسی کی غیبت کرے۔ کیا تم میں سے کوئی بھی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرتا ہے؟ تم کو اس سے گھن آئے گی، اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، بیشک اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔"O---[مطلقاً گمان کرنے سے نہیں روکا گیا ہے بلکہ بہت زیادہ گمان سے کام لینے اور ہر طرح کے گمان کی پیروی کرنے سے منع فرمایا گیا ہے اور اس کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں۔ اس حکم کو سمجھنے کے لیے ہمیں تجزیہ کر کے دیکھنا چاہیے کہ گمان کی کتنی قسمیں ہیں اور ہر ایک کی اخلاقی حیثیت کیا ہے: ایک قسم کا گمان وہ ہے جو اخلاق کی نگاہ میں نہایت پسندیدہ اور دین کی نظر میں مطلوب اور محمود ہے، مثلاً اللہ اور اس کے رسول اور اہلِ ایمان سے نیک گمان اور اُن لوگوں کے ساتھ حُسنِ ظن جن سے آدمی کا میل جول ہو اور جن کے متعلق بدگمانی کرنے کی کوئی معقول وجہ نہ ہو۔ دوسری قسم کا گمان وہ ہے جس سے کام لینے کے سوا عملی زندگی میں کوئی چارہ نہیں ہے۔ مثلاً عدالت میں اس کے بغیر کام نہیں چل سکتا کہ جو شہادتیں حاکمِ عدالت کے سامنے پیش ہوں ان کو جانچ کر وہ غالب گمان کی بنا پر فیصلہ کرے، کیونکہ معاملہ کی حقیقت کا براہِ راست علم اُس کو نہیں ہو سکتا، اور شہادتوں کی بنیاد پر جو رائے قائم ہوتی ہے وہ زیادہ تر یقین پر نہیں بلکہ ظنِ غالب پر مبنی ہوتی ہے۔ اسی طرح بکثرت معاملات میں، جہاں کوئی نہ کوئی فیصلہ کرنا ضروری ہوتا ہے اور حقیقت کا علم حاصل ہونا ممکن نہیں ہوتا، انسان کے لیے گمان کی بنیاد پر ایک رائے قائم کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے۔ گمان کی ایک تیسری قسم وہ ہے جو اگرچہ ہے تو بدگمانی، مگر جائز نوعیت کی ہے اور اس کا شمار گناہ میں نہیں ہو سکتا۔ مثلاً کسی شخص یا گروہ کی سیرت و کردار میں یا اس کے معاملات اور طور طریقوں میں ایسی واضح علامات پائی جاتی ہوں جن کی بنا پر وہ حسنِ ظن کا مستحق نہ ہو اور اس سے بدگمانی کرنے کے لیے معقول وجوہ موجود ہوں۔ ایسی حالت میں شریعت کا مطالبہ یہ ہرگز نہیں ہے کہ آدمی سادہ لوحی برت کر ضرور اُس سے حُسنِ ظن ہی رکھے۔ لیکن اس جائز بدگمانی کی آخری حد یہ ہے کہ اس کے امکانی شر سے بچنے کے لیے بس احتیاط سے کام لینے پر اکتفا کیا جائے۔ اس سے آگے بڑھ کر محض گمان کی بنا پر اس کے خلاف کوئی کارروائی کر بیٹھنا درست نہیں ہے۔ چوتھی قسم کا گمان جو در حقیقت گناہ ہے وہ یہ ہے کہ آدمی کسی شخص سے بلاسبب بدگمانی کرے، یا دوسروں کے متعلق رائے قائم کرنے میں ہمیشہ بدگمانی ہی سے ابتدا کیا کرے، یا ایسے لوگوں کے معاملہ میں بدظنی سے کام لے جن کا ظاہر حال یہ بتا رہا ہو کہ وہ نیک اور شریف ہیں۔ اسی طرح یہ بات بھی گناہ ہے کہ ایک شخص کے کسی قول یا فعل میں بُرائی اور بھلائی کا یکساں احتمال ہو اور ہم محض سوءِ ظن سے کام لے کر اس کو بُرائی ہی پر محمول کریں۔ مثلاً کوئی بھلا آدمی کسی محفل سے اٹھتے ہوئے اپنے جوتے کے بجائے کسی اور کا جوتا اٹھا لے اور ہم یہ رائے قائم کر لیں کہ ضرور اس نے جوتا چرانے ہی کی نیت سے یہ حرکت کی ہے۔ حالانکہ یہ فعل بھول سے بھی ہو سکتا ہے اور اچھے احتمال کو چھوڑ کر بُرے احتمال کو اختیار کرنے کی کوئی وجہ بدگمانی کے سوا نہیں ہے۔ اس تجزیے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ گمان بجائے خود کوئی ممنوع چیز نہیں ہے، بلکہ بعض حالات میں وہ پسندیدہ ہے، بعض حالات میں ناگزیر ہے، بعض حالات میں ایک حد تک جائز اور اُس سے آگے ناجائز ہے، اور بعض حالات میں بالکل ہی ناجائز ہے۔ اسی بنا پر یہ نہیں فرمایا گیا کہ گمان سے یا بدگمانی سے مطلقاً پرہیز کرو، بلکہ فرمایا یہ گیا ہے کہ بہت زیادہ گمان کرنے سے پرہیز کرو۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(سورۃ النجم ۵۳)---۲۷۔"بیشک جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ فرشتوں کا زنانہ نام مقرر کرتے ہیں۔"O---۲۸۔"حالانکہ انہیں اس کا کوئی علم نہیں وہ صرف اپنے گمان کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اور بیشک وہم (وگمان) حق کے مقابلے میں کچھ کام نہیں دیتا۔"O---[یعنی ملائکہ کے متعلق یہ عقیدہ انہوں نے کچھ اس بنا پر اختیار نہیں کیا ہے کہ انہیں کسی ذریعہ علم سے یہ معلوم ہو گیا ہے کہ وہ عورتیں ہیں اور خدا کی بیٹیاں ہیں، بلکہ انہوں نے محض اپنے قیاس و گمان سے ایک بات فرض کر لی ہے اور اس پر یہ آستانے بنائے بیٹھے ہیں جن سے مرادیں مانگی جا رہی ہیں اور نذریں اور نیازیں ان پر چڑھائی جا رہی ہیں۔

Marfat.com

(تفسیر از تفہیم القرآن)]

ظہار

(**سورۃ الاحزاب ۳۳**)---۴۔ ''کسی آدمی کے سینے میں اللہ تعالیٰ نے دو دل نہیں رکھے' اور اپنی جن بیویوں کو تم ماں کہہ بیٹھتے ہو انہیں اللہ تعالیٰ نے تمہاری (سچ مچ کی) مائیں نہیں بنایا' اور نہ تمہارے لے پالک لڑکوں کو (واقعی) تمہارے بیٹے بنایا ہے' یہ تو تمہارے اپنے منہ کی باتیں ہیں' اللہ تعالیٰ حق بات فرماتا ہے اور وہ (سیدھی) راہ سجھاتا ہے۔''O---[یہ بتادینے کے بعد کہ یہاں دورنگی کی گنجائش نہیں۔ اسلام کو من وعن اس کے سارے تقاضوں کے ساتھ قبول کرنا ہوگا یا اسے چھوڑ دینا ہوگا۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ تم دورِ جاہلیت کے غلط رسم ورواج کو بھی اپنائے رکھو اور مسلمانی کا دم بھی بھرتے رہو۔ اس وضاحت کے بعد اب دورِ جاہلیت کے قبیح رسم ورواج میں اصلاح کا آغاز ہوتا ہے۔ ان کے ہاں ایک رواج یہ تھا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو یوں کہتا: کہ تو مجھ پر اس طرح ہے' جس طرح میری ماں کی پشت۔ ان الفاظ کو طلاق شمار کیا جاتا۔ اور وہ عورت اس پر حرام ہوجاتی۔ اسلام نے اس کی اصلاح کی اور فرمایا کہ یوں ہی زبان سے کہہ دینے سے حقیقت نہیں بدل جایا کرتی کہ کسی کو ماں کہہ دیا تو وہ ماں بن گئی' اس لیے ان الفاظ سے بیوی کو طلاق نہیں ہوتی۔ لیکن اسلام کے شائستہ معاشرہ میں اس قسم کا انداز گفتگو از حد ناپسندیدہ ہے' اس لیے ایسا کہنے والے پر اسلام نے کفارہ ادا کرنا ضروری قرار دیا۔ تفسیر از ضیاء القرآن)]---۵۔ ''لے پالکوں کو ان کے (حقیقی) باپوں کی طرف نسبت کرکے بلاؤ' اللہ تعالیٰ کے نزدیک پورا انصاف یہی ہے۔ پھر اگر تمہیں ان کے (حقیقی) باپوں کا علم ہی نہ ہو تو وہ تمہارے دینی بھائی اور دوست ہیں' تم سے بھول چوک میں جو کچھ ہوجائے اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں' البتہ گناہ وہ جس کا تم ارادہ دل سے کرو۔ اللہ تعالیٰ بڑا ہی بخشنے والا مہربان ہے۔''O

(**سورۃ المجادلۃ ۵۸**)---۱۔ ''یقیناً اللہ تعالیٰ نے اس عورت کی بات سنی جو تجھ سے اپنے شوہر کے بارے میں تکرار کررہی تھی اور اللہ تعالیٰ کے آگے شکایت کررہی تھی' اللہ تعالیٰ تم دونوں کے سوال وجواب سن رہا تھا' بیشک اللہ تعالیٰ سننے دیکھنے والا ہے۔''O---[یہ اشارہ ہے حضرت خولہ بنت مالک بن ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے واقعہ کی طرف' جن کے خاوند حضرت اوس بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے ظہار کرلیا تھا' ظہار کا مطلب ہے' بیوی کو یہ کہہ دینا (تو مجھ پر میری ماں کی پیٹھ کی طرح ہے) زمانۂ جاہلیت میں ظہار کو طلاق سمجھا جاتا تھا۔ حضرت خولہ سخت پریشان ہوئیں اس وقت تک اس کی بابت کوئی حکم نازل نہیں ہوا تھا۔ اس لیے وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئیں تو آپ ﷺ نے بھی کچھ توقف فرمایا اور وہ آپ ﷺ سے بحث وتکرار کرتی رہیں۔ جس پر یہ آیات نازل ہوئیں جن میں مسئلہ ظہار اور اس کا حکم و کفارہ بیان فرمادیا گیا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۲۔ ''تم میں سے جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کرتے ہیں (یعنی انہیں ماں کہہ بیٹھتے ہیں) وہ دراصل ان کی مائیں نہیں بن جاتیں' ان کی مائیں تو وہی ہیں جن کے بطن سے وہ پیدا ہوئے' یقیناً یہ لوگ ایک نامعقول اور جھوٹی بات کہتے ہیں۔ بیشک اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے۔''O---[یہ ظہار کا حکم بیان فرمایا کہ تمہارے کہہ دینے سے تمہاری بیوی تمہاری ماں نہیں بن جائے گی۔ اگر ماں کے بجائے کوئی شخص اپنی بیٹی یا بہن وغیرہ کی پیٹھ کی طرح اپنی بیوی کو کہہ دے تو یہ ظہار ہے یا نہیں؟ امام مالک اور امام ابوحنیفہ رحمہما اللہ اسے بھی ظہار قرار دیتے ہیں' جب کہ دوسرے علما اسے ظہار تسلیم نہیں کرتے۔ (پہلا قول ہی صحیح معلوم ہوتا ہے) اسی طرح اس میں بھی اختلاف ہے کہ پیٹھ کی جگہ اگر کوئی یہ کہے کہ تو میری ماں کی طرح ہے' پیٹھ کا نام نہ لے۔ تو علما کہتے ہیں کہ اگر ظہار کی نیت سے وہ مذکورہ الفاظ کہے گا تو ظہار ہوگا' بصورت دیگر نہیں۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اگر ایسے عضو کے ساتھ تشبیہ دے گا جس کا دیکھنا جائز ہے تو یہ ظہار نہیں ہوگا' امام شافعی رحمہ اللہ بھی کہتے ہیں کہ ظہار صرف پیٹھ کی طرح کہنے سے ہی ہوگا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۳۔ ''جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کریں پھر اپنی کہی ہوئی بات سے رجوع کرلیں تو ان کے ذمہ آپس میں ایک دوسرے کو ہاتھ لگانے سے پہلے ایک غلام آزاد کرنا ہے' اس کے ذریعہ تم نصیحت کیے جاتے ہو۔ اور اللہ تعالیٰ تمہارے تمام اعمال سے باخبر ہے۔''O---۴۔ ''ہاں جو شخص نہ پائے اس کے ذمہ دو مہینوں کے لگاتار روزے ہیں اس سے پہلے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں اور جس شخص کو یہ طاقت بھی نہ ہو اس پر ساٹھ مسکینوں کا کھانا کھلانا ہے۔ یہ اس لیے کہ تم اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی حکم برداری کرو' یہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدیں ہیں اور کفار ہی کے لیے دردناک عذاب ہے۔''O---[ظہار کا یہ قانون عرب جاہلیت کے اُس رواج کو منسوخ کرتا ہے' جس کی رُو سے یہ فعل نکاح کے رشتے کو توڑ دیتا تھا اور عورت شوہر کے لیے ابداً حرام ہوجاتی تھی۔ اسی طرح یہ قانون اُن تمام قوانین اور رواجوں کو بھی منسوخ کرتا ہے جو ظہار کو بے معنی اور بے اثر سمجھتے ہوں اور آدمی کے لیے اس بات کو جائز رکھتے ہوں کہ وہ اپنی بیوی کو ماں یا محرمات سے تشبیہ دے کر بھی اُس کے ساتھ حسب سابق زن وشو کا تعلق جاری رکھے' کیونکہ اسلام کی نگاہ میں ماں اور دوسری محرمات کی حرمت ایسی معمولی چیز نہیں ہے کہ انسان ان کے اور بیوی کے درمیان مشابہت کا خیال بھی کرے' کجا کہ اس کو زبان پر

Marfat.com

لائے۔ ان دونوں انتہاؤں کے درمیان اسلامی قانون نے اس معاملہ میں جو موقف اختیار کیا ہے وہ تین بنیادوں پر قائم ہے۔ ایک یہ کہ ظہار سے نکاح نہیں ٹوٹتا بلکہ عورت بدستور شوہر کی بیوی رہتی ہے۔ دوسرے یہ کہ ظہار سے عورت وقتی طور پر شوہر کے لیے حرام ہو جاتی ہے۔ تیسرے یہ کہ یہ حرمت اس وقت تک باقی رہتی ہے جب تک شوہر کفارہ ادا نہ کر دے، اور یہ کہ صرف کفارہ ہی اس حرمت کو رفع کر سکتا ہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

عالم ارواح

(سورۃ الاعراف ۷)---۱۷۲۔ "اور جب تیرے رب نے بنی آدم کی پشتوں سے ان کی نسل کو لیا اور انہیں انہی پر گواہ کیا۔ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں! ہم اس کی گواہی دیتے ہیں۔ یہ اس لئے تھا کہ تم کہیں روز قیامت کو یہ نہ کہہ دو کہ ہم اس بات سے بے خبر تھے۔" O---[یہ عہد الست کہلاتا ہے جو الست بربکم سے بنی ہوئی ترکیب ہے۔ یہ عہد حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق کے بعد ان کی پشت سے ہونے والی تمام اولاد سے لیا گیا۔ ☆اس کی تفصیل ایک حدیث میں اس طرح آتی ہے کہ "عرفہ والے دن نعمان جگہ میں اللہ تعالیٰ نے اصلاب آدم سے عہد (میثاق) لیا۔ پس آدم کی پشت سے ان کی ہونے والی تمام اولاد کو نکالا اور اس کو اپنے سامنے پھیلا دیا اور ان سے پوچھا، کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟" سب نے کہا ((بلی، شھدنا)) "کیوں نہیں۔ ہم سب رب ہونے کی گواہی دیتے ہیں"۔ بہرحال اللہ کی ربوبیت کی یہ گواہی ہر انسان کی فطرت میں ودیعت ہے۔ ☆اسی مفہوم کو رسول اللہ ﷺ نے اس طرح بیان فرمایا ہے کہ "ہر بچہ دین فطرت پر پیدا ہوتا ہے، پس اس کے ماں باپ اس کو یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔ جس طرح جانور کا بچہ صحیح سالم پیدا ہوتا ہے، اس کا ناک، کان کٹا نہیں ہوتا۔" ☆اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اپنے بندوں کو حنیف (اللہ کی طرف یکسوئی سے متوجہ ہونے والا) پیدا کیا ہے پس شیطان ان کو ان کے دین (فطری) سے گمراہ کر دیتا ہے۔ یہ فطرت یا دین فطرت، یہی رب کی توحید اور اس کی نازل کردہ شریعت ہے جو اب اسلام کی صورت میں محفوظ اور موجود ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۷۳۔ "یا کہہ دو کہ ہمارے باپ دادا پہلے ہی شرک کرتے تھے۔ اور ہم تو ان کے بعد ان کی نسل تھے۔ کیا تو ہمیں اس پر جو غلط کاروں نے کیا ہلاک کر دے گا۔" O---[یعنی ہم نے یہ اخذ عہد اور اپنی ربوبیت کی گواہی اس لیے لی تا کہ تم عذر پیش نہ کر سکو کہ ہم تو غافل تھے یا ہمارے باپ دادا شرک کرتے آئے تھے، یہ عذر قیامت والے دن بارگاہ الٰہی میں مسموع نہیں ہوں گے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

یہ عہد و میثاق کیسے بھلوا دیا گیا۔ ایک مثال:

یہ بات ایک مثال کے ذریعے سمجھائی جا سکتی ہے۔ ہمارے وجدان میں یہ بات طویل عرصے سے موجود ہے کہ فلاں شخص میرا والد ہے اور فلاں خاتون ہماری والدہ ہے۔ ہر چند کہ اس وقت یہ بات ہمارے شعور میں موجود ہے کیونکہ والدین آنکھوں کے سامنے موجود ہیں۔ اگر والدین آنکھوں کے سامنے موجود نہ ہوتے تو کیا ضرورت ہوتی؟ ذرا وہ وقت یاد کرنے کی کوشش کیجئے جب ہمارے والد بہت ہی محبت کے عالم میں ہم سے یہ پوچھا کرتے تھے: "تمہارا پاپا کون ہے؟" والدہ یوں پوچھتیں: "تمہاری ماما کون؟" اور ہم اسی پیار و محبت کے عالم میں ان کی طرف انگلی کا اشارہ کر دیتے تھے۔ اس اشارہ پر دونوں ماں باپ فرط مسرت میں آپے سے باہر ہو جاتے تھے۔ مگر یہ سارا واقعہ ہمیں اب یاد نہیں ہے۔

اچھا اسی قسم کا واقعہ عالم ارواح میں بھی ہوا ہوگا۔ ہمارے آقا نے پوچھا ہوگا: "تمہارا آقا کون؟ کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں؟" اور ہم نے اسی کی طرف انگلی اشارہ کرتے ہوئے کہا ہوگا: "کیوں نہیں سائیں! آپ ہی تو ہمارے آقا و مولا ہیں"۔ اب جس طرح ہمیں وہ واقعہ یاد نہیں جس میں ہم نے والدین کے ساتھ قول و قرار کیا تھا، اسی طرح ہمیں 'قالو ابلی' والا واقعہ بھی یاد نہیں۔ دونوں واقعات ہمارے تحت الشعور میں ہیں۔ (از انوار القرآن صفحہ نمبر ۲۰۵-۲۰۶۔ مولفہ ڈاکٹر ملک غلام مرتضیٰ)]

(سورۃ الزمر ۳۹)---۹۔ "بھلا جو شخص راتوں کے اوقات سجدے اور قیام کی حالت میں (عبادت میں) گزارتا ہو، آخرت سے ڈرتا ہو اور اپنے رب کی رحمت کی امید رکھتا ہو (اور جو اس کے برعکس ہو برابر ہو سکتے ہیں) بتاؤ تو علم والے اور بے علم کیا برابر کے ہیں؟ یقیناً نصیحت وہی حاصل کرتے ہیں جو عقلمند ہیں۔ (اپنے رب کی طرف سے)۔" O---[یعنی وہ جو جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ثواب و عقاب کا جو وعدہ کیا ہے وہ حق ہے اور وہ جو اس بات کو نہیں جانتے۔ یہ دونوں برابر نہیں۔ ایک عالم ہے اور ایک جاہل۔ جس طرح علم و جہل میں فرق ہے اسی طرح عالم و جاہل برابر نہیں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ عالم و غیر عالم کی مثال سے سمجھانا مقصود ہو کہ جس طرح یہ دونوں برابر نہیں اللہ تعالیٰ کا فرماں بردار اور اس کا نافرمان دونوں برابر نہیں۔ بعض نے اس کا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ عالم سے مراد وہ شخص ہے جو علم کے مطابق عمل بھی کرتا ہے۔ کیونکہ وہی علم سے فائدہ حاصل کرنے والا ہے اور جو عمل نہیں کرتا وہ گویا ایسے ہی ہے کہ اسے علم ہی نہیں

Marfat.com

ہے۔ اس اعتبار سے یہ عالم اور غیر عالم کی مثال ہے کہ یہ دونوں برابر نہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

عبادُ الرحمٰن

(سورۃ بنی اسرائیل ۱۷)---۶۵۔ ''میرے سچے بندوں پر تیرا کوئی قابو اور بس نہیں۔ تیرا رب کارسازی کرنے والا کافی ہے۔'' O---[بندوں کی نسبت اپنی طرف کی، یہ بطور شرف اور اعزاز کے ہے، جس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں کو شیطان بہکانے میں ناکام رہتا ہے۔ یعنی جو صحیح معنوں میں اللہ کا بندہ بن جاتا ہے اسی پر اعتماد اور توکل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کا دوست اور کارساز بن جاتا ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الفرقان ۲۵)---۶۳۔ ''رحمٰن کے (سچے) بندے وہ ہیں جو زمین پر فروتنی کے ساتھ چلتے ہیں اور جب بے علم لوگ ان سے باتیں کرنے لگتے ہیں تو وہ کہہ دیتے ہیں کہ سلام ہے۔'' O---۶۴۔ ''اور جو اپنے رب کے سامنے سجدے اور قیام کرتے ہوئے راتیں گزار دیتے ہیں۔'' O---۶۵۔ ''اور جو یہ دُعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! ہم سے دوزخ کا عذاب پرے ہی پرے رکھ، کیونکہ اس کا عذاب چمٹ جانے والا ہے۔'' O---[اس سے معلوم ہوا کہ رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو ایک طرف راتوں کو اٹھ کر اللہ کی عبادت کرتے ہیں اور دوسری طرف وہ ڈرتے بھی ہیں کہ کہیں کسی غلطی یا کوتاہی پر اللہ کی گرفت میں نہ آجائیں، اس لیے وہ عذاب جہنم سے بھی پناہ طلب کرتے ہیں۔ گویا اللہ کی عبادت واطاعت کے باوجود اللہ کے عذاب اور اس کے مواخذے سے انسان کو بے خوف اور اپنی عبادات وطاعات الٰہی پر کسی غرور اور گھمنڈ میں مبتلا نہیں ہونا چاہیے۔ اسی مفہوم کو دوسرے مقام پر اس طرح بیان فرمایا گیا ہے، ''اور وہ لوگ کہ جو کچھ دیتے ہیں اور ان کے دل ڈرتے ہیں کہ وہ اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں''۔ ڈر صرف اسی بات کا نہیں کہ انہیں بارگاہ الٰہی میں حاضر ہونا ہے بلکہ اس کے ساتھ، اس کا بھی کہ ان کا صدقہ وخیرات قبول ہوتا ہے یا نہیں؟ حدیث میں آیت کی تفسیر میں آتا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے اس آیت کی بابت پوچھا کہ کیا اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو شراب پیتے اور چوری کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا، نہیں، اے ابوبکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی بیٹی! بلکہ یہ وہ لوگ ہیں جو روزے رکھتے، نماز پڑھتے اور صدقہ کرتے ہیں، لیکن اس کے باوجود ڈرتے ہیں کہ کہیں ان کے یہ اعمال نامقبول نہ ہو جائیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۶۷۔ ''اور جو خرچ کرتے وقت بھی نہ تو اسراف کرتے ہیں نہ بخیلی، بلکہ ان دونوں کے درمیان معتدل طریقے پر خرچ کرتے ہیں۔'' O---۷۲۔ ''اور جو لوگ جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب کسی لغو چیز پر ان کا گزر ہوتا ہے تو شرافت سے گزر جاتے ہیں۔'' O---۷۳۔ ''اور جب انہیں ان کے رب کے کلام کی آیتیں سنائی جاتی ہیں تو وہ اندھے بہرے ہو کر ان پر نہیں گرتے۔'' O---[یعنی وہ ان سے اعراض وغفلت نہیں برتتے، جیسے وہ بہرے ہوں کہ سنیں ہی نہیں یا اندھے ہوں کہ دیکھیں ہی نہیں۔ بلکہ وہ غور اور توجہ سے سنتے اور انہیں آویزہ گوش اور حرز جان بناتے ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۷۴۔ ''اور یہ دُعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں ہماری بیویوں اور اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا۔'' O---[یعنی ایسا اچھا نمونہ کہ خیر میں وہ ہماری اقتدا کریں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۷۵۔ ''یہی وہ لوگ ہیں جنہیں ان کے صبر کے بدلے جنت کے بلند وبالا خانے دیئے جائیں گے جہاں انہیں دُعا سلام پہنچایا جائے گا۔'' O---۷۶۔ ''اس میں یہ ہمیشہ رہیں گے، وہ بہت ہی اچھی جگہ اور عمدہ مقام ہے۔'' O

(سورۃ النمل ۲۷)---۵۹۔ ''تو کہہ دے کہ تمام تعریف اللہ ہی کے لیے ہے اور اس کے برگزیدہ بندوں پر سلام ہے۔ کیا اللہ تعالیٰ بہتر ہے یا وہ جنہیں یہ لوگ شریک ٹھہرا رہے ہیں۔'' O

(سورۃ الزمر ۳۹)---۹۔ ''بھلا جو شخص راتوں کے اوقات سجدے اور قیام کی حالت میں (عبادت میں) گزارتا ہو، آخرت سے ڈرتا ہو اور اپنے رب کی رحمت کی امید رکھتا ہو، (اور جو اس کے برعکس ہو برابر ہو سکتے ہیں) بتاؤ تو علم والے اور بے علم کیا برابر کے ہیں؟ یقیناً نصیحت وہی حاصل کرتے ہیں جو عقلمند ہیں (اپنے رب کی طرف سے)۔'' O

(سورۃ الشوریٰ ۴۲)---۲۳۔ ''یہی وہ ہے جس کی بشارت اللہ تعالیٰ اپنے ان بندوں کو دے رہا ہے جو ایمان لائے اور (سنت کے مطابق) نیک عمل کیے۔ فرما دیجئے! کہ میں اس پر تم سے کوئی بدلہ نہیں چاہتا مگر محبت رشتہ داری کی، جو شخص کوئی نیکی کرے ہم اس کے لیے اس کی نیکی میں اور نیکی بڑھا دیں گے۔ بیشک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا (اور) بہت قدردان ہے۔'' O---۲۷۔ ''اگر اللہ تعالیٰ اپنے (سب) بندوں کی روزی فراخ کر دیتا تو وہ زمین میں فساد برپا کر دیتے لیکن وہ اندازے کے ساتھ جو کچھ چاہتا ہے نازل فرماتا ہے۔ وہ اپنے بندوں سے پورا خبردار اور خوب دیکھنے والا ہے۔'' O

(سورۃ الزخرف ۴۳)---۶۸۔ ''میرے بندو! آج تو تم پر کوئی خوف (وہراس) ہے اور نہ تم (بددل اور) غمزدہ ہو گے۔'' O---۶۹۔ ''جو ہماری

Marfat.com

آیتوں پر ایمان لائے اور تھے بھی وہ (فرماں بردار) مسلمان۔'' O ---۷۰۔ ''تم اور تمہاری بیویاں ہشاش بشاش (راضی خوشی) جنت میں چلے جاؤ۔'' O ---۷۱۔ ''ان کے چاروں طرف سے سونے کی رکابیاں اور سونے کے گلاسوں کا دور چلایا جائے گا' ان کے جی جس چیز کی خواہش کریں اور جس سے ان کی آنکھیں لذت پائیں' سب وہاں ہوگا اور تم ان میں ہمیشہ رہو گے۔'' O ---۷۲۔ ''یہی وہ بہشت ہے کہ تم اپنے اعمال کے بدلے اس کے وارث بنائے گئے ہو۔'' O ---۷۳۔ ''یہاں تمہارے لیے بکثرت میوے ہیں جنہیں تم کھاتے رہو گے۔'' O

عبادت خانوں کا احترام

(سورۃ الحج ۲۲)---۴۰۔ ''یہ وہ ہیں جنہیں ناحق اپنے گھروں سے نکالا گیا' صرف ان کے اس قول پر کہ ہمارا پروردگار فقط اللہ ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کو آپس میں ایک دوسرے سے نہ ہٹاتا رہتا تو عبادت خانے اور گرجے اور مسجدیں اور یہودیوں کے معبد اور وہ مسجدیں بھی ڈھادی جاتیں جہاں اللہ کا نام بہ کثرت لیا جاتا ہے۔ جو اللہ کی مدد کرے گا اللہ بھی ضرور اس کی مدد کرے گا۔ بیشک اللہ تعالیٰ بڑی قوتوں والا بڑے غلبے والا ہے۔'' O

عدت

(سورۃ البقرۃ ۲)---۲۳۱۔ ''اور جب طلاق دے دو تم عورتوں کو پھر پوری ہونے کو آئے ان کی عدت پھر یا تو روک لو انہیں اچھے طریقے سے یا رخصت کر دو انہیں اچھے طریقے سے اور مت روکے رکھو انہیں ستانے کی خاطر تا کہ تم زیادتی کر سکو اور جو ایسا کرے گا وہ درحقیقت ظلم کرے گا اپنے اوپر اور مت بناؤ احکام الٰہی کو ہنسی کھیل اور یاد کرو اللہ کے احسان کو جو تم پر ہے اور اس کو بھی کہ نازل کی اس نے تم پر کتاب اور حکمت جن کے ذریعے سے نصیحت کرتا ہے تم کو اور ڈرتے رہو اللہ تعالیٰ سے اور جان رکھو کہ بیشک اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے۔'' O ---[الطلاق مرتن میں بتلایا گیا تھا کہ دو طلاق تک رجوع کرنے کا اختیار ہے۔ اس آیت میں کہا جارہا ہے کہ رجوع عدت کے اندر اندر ہو سکتا ہے، عدت گزرنے کے بعد نہیں۔ اس لیے یہ تکرار نہیں ہے جس طرح کہ بظاہر معلوم ہوتی ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۲۳۲۔ ''اور جب طلاق دے دو تم عورتوں کو پھر پوری کر لیں وہ اپنی مدت تو مت روکو انہیں اس سے کہ نکاح کر لیں وہ اپنے (سابقہ یا دوسرے) شوہروں سے جبکہ راضی ہوں وہ دونوں باہم (نکاح کرنے پر) جائز طریقے سے۔ اس حکم کے ذریعے سے نصیحت کی جاتی ہے اس کو جو رکھتا ہے تم میں سے ایمان اللہ تعالیٰ پر اور روز آخرت پر۔ یہی طریقہ ہے نہایت شائستہ تمہارے لئے اور پاکیزہ۔ اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے تم نہیں جانتے۔'' O ---[اس آیت میں مطلقہ عورت کی بابت ایک تیسرا حکم دیا جارہا ہے وہ یہ کہ عدت گزرنے کے بعد (پہلی یا دوسری طلاق کے بعد) اگر سابقہ خاوند بیوی باہمی رضامندی سے دوبارہ نکاح کرنا چاہیں تو تم ان کو مت روکو۔ نبی ﷺ کے زمانے میں ایک ایسا واقعہ ہوا تو عورت کے بھائی نے انکار کر دیا جس پر یہ آیت اتری۔ اس سے ایک تو یہ معلوم ہوا کہ عورت اپنا نکاح نہیں کر سکتی بلکہ اس کے نکاح کے لئے ولی کی اجازت اور رضامندی ضروری ہے۔ تب ہی تو اللہ تعالیٰ نے ولیوں کو اپنا حق ولایت غلط طریقے سے استعمال کرنے سے روکا ہے۔ اس کی مزید تائید حدیث نبوی ﷺ سے ہوتی ہے۔ ☆ ولی کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں۔ ایک اور روایت میں ہے ☆ جس عورت نے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کر لیا پس اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے۔ دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ عورت کے ولیوں کو بھی عورت پر جبر کرنے کی اجازت نہیں، بلکہ ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ عورت کی رضامندی کو بھی ضرور ملحوظ رکھیں۔ اگر ولی عورت کی رضامندی کو نظر انداز کر کے زبردستی نکاح کر دے تو شریعت نے عورت کو بذریعہ عدالت نکاح فسخ کرانے کا اختیار دیا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ نکاح میں دونوں کی رضامندی حاصل کی جائے، کوئی ایک فریق بھی من مانی نہ کرے۔ اگر عورت من مانے طریقے سے ولی کی اجازت نظر انداز کرے گی تو وہ نکاح ہی صحیح نہیں ہوگا اور ولی زبردستی کرے گا اور لڑکی کے مفادات کے مقابلے میں اپنے مفادات کو ترجیح دے گا تو عدالت ایسے ولی کو حق ولایت سے محروم کر کے ولی ابعد کے ذریعے سے یا خود ولی بن کر اس عورت کے نکاح کا فریضہ انجام دے گی۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۲۳۴۔ ''اور جو لوگ مر جائیں تم میں سے اور چھوڑ جائیں بیویاں تو روکے رکھیں وہ اپنے آپ کو (نکاح سے) چار مہینے اور دس دن پھر جب پوری کر چکیں وہ اپنی عدت تو نہیں کچھ گناہ تم پر اس اقدام کا جو وہ کریں اپنے حق میں دستور کے مطابق اور اللہ تمہارے سب اعمال سے باخبر ہے۔'' O ---[یہ عدت وفات ہر عورت کے لیے ہے، چاہے مدخولہ ہو یا غیر مدخولہ، جوان ہو یا بوڑھی۔ البتہ اس سے حاملہ عورت مستثنیٰ ہے کیونکہ اس کی عدت وضع حمل ہے۔ ''حمل والی عورتوں کی مدت وضع حمل ہے۔'' (الطلاق)۔ اس عدت وفات میں عورت کو زیب و زینت کی (حتیٰ کہ سرمہ لگانے کی بھی) اور خاوند کے مکان سے کسی اور جگہ منتقل ہونے کی اجازت نہیں ہے۔ البتہ مطلقہ رجعیہ کے لیے عدت کے اندر زیب و زینت ممنوع نہیں ہے اور مطلقہ بائنہ میں اختلاف ہے، بعض جواز کے اور بعض ممانعت کے

Marfat.com

قائل ہیں۔ عدت گزر جانے کے بعد وہ زیب و زینت اختیار کریں اور اولیا کی اجازت و مشاورت سے کسی اور جگہ نکاح کا بندوبست کریں تو اس میں کوئی حرج کی بات نہیں، اس لیے تم پر بھی (اے عورت کے ولیو!) کوئی گناہ نہیں ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ بیوہ کے عقد ثانی کو برا سمجھنا چاہیے، نہ اس میں رکاوٹ ڈالنی چاہیے۔ جیسا کہ ہندوؤں کے اثرات سے ہمارے معاشرے میں یہ چیز پائی جاتی ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۲۳۵۔ ''اور نہیں کچھ گناہ تم پر اس میں کہ اشارے کنائے میں دو تم پیغام نکاح ان عورتوں کو یا چھپائے رکھو اپنے دل میں۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ تم ضرور سوچتے ہو گے ان کے بارے میں لیکن نہ وعدہ کرو ان سے (نکاح کا) پوشیدہ طور پر البتہ یہ کہ کہو کوئی بات معروف طریقہ سے اور نہ پختہ کرو ارادہ عقد نکاح کا جب تک کہ نہ پوری ہو جائے عدت اور جان رکھو کہ بیشک اللہ جانتا ہے اس کو جو تمہارے دلوں میں ہے لہٰذا اس سے ڈرتے رہو اور یہ بھی جان رکھو کہ بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا، بردبار ہے۔''O

(**سورۃ الطلاق** ۶۵)---۱۔ ''اے نبی! (اپنی امت سے فرما دیجئے کہ) جب تم اپنی بیویوں کو طلاق دینا چاہو تو ان کی عدت (کے دنوں کے آغاز) میں انہیں طلاق دو اور عدت کا حساب رکھو اور اللہ سے جو تمہارا پروردگار ہے ڈرتے رہو نہ تم انہیں ان کے گھروں سے نکالو اور نہ وہ (خود) نکلیں ہاں یہ اور بات ہے کہ وہ کھلی برائی کر بیٹھیں یہ اللہ کی مقرر کردہ حدیں ہیں، جو شخص اللہ کی حدوں سے آگے بڑھ جائے اس نے یقیناً اپنے اوپر ظلم کیا تم نہیں جانتے شاید اس کے بعد اللہ تعالیٰ کوئی نئی بات پیدا کر دے۔''O---[یعنی جب عورت حیض سے پاک ہو جائے تو اس سے ہم بستری کیے بغیر طلاق دو۔ حالت طہر اسکی عدت کا آغاز ہے]---[یعنی اس کی ابتدا اور انتہا کا خیال رکھو، تاکہ عورت اس کے بعد نکاح ثانی کر سکے، یا اگر تم ہی رجوع کرنا چاہو، (پہلی اور دوسری طلاق کی صورت میں) تو عدت کے اندر رجوع کر سکو]---[یعنی طلاق دیتے ہی عورت کو اپنے گھر سے مت نکالو، بلکہ عدت تک اسے گھر میں ہی رہنے دو، اور اس وقت تک رہائش اور نان و نفقہ تمہاری ذمے داری ہے۔]---[یعنی عدت کے دوران خود عورت بھی گھر سے باہر نکلنے سے احتراز کرے، الا یہ کہ کوئی بہت ہی ضروری معاملہ ہو۔ (از تفسیر نمبر ۲، ۳، ۴، ۵ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]، [مردوں کو حکم دیا جا رہا ہے کہ طلاق دینے کے فوراً بعد وہ اپنی بیوی کو اس کی رہائش گاہ سے باہر نہ نکال دیں۔ اس کو یوں بے سہارا اور بے آسرا کر کے گھر سے نکال دینا بڑی سنگ دلی ہے۔ جب تک وہ عدت گزار رہی ہے اس کا نفقہ اور اس کی رہائش کا انتظام مرد کے ذمہ ہے۔ اسی طرح عورت کو بھی حکم دیا کہ وہ طلاق مل جانے کے بعد اپنے اس پہلے گھر سے فوراً نہ نکل جائے بلکہ اپنی عدت وہاں ہی پورے کرے۔ اس کے نان نفقہ کی ذمہ داری مرد پر عائد کر دی گئی ہے اور اس کی رہائش کا انتظام بھی مرد کے ذمہ ہی ہے۔ اس کی حکمت آیت کے آخری جملہ میں بیان کی گئی ہے کہ طلاق رجعی کی صورت میں اگر وہ ایک جگہ رہیں گے تو عین ممکن ہے کہ خاوند کے دل میں اس کے بارے میں جو نفرت پیدا ہو گئی ہے وہ محبت سے بدل جائے۔ وقتی جوش میں آ کر اس نے جو اقدام کیا ہے اس پر وہ نظر ثانی کرے یا عورت اپنی کوتاہیوں پر نادم ہو کر اپنے خاوند کو راضی کر لے اور اس طرح ایک اجڑا ہوا گھر پھر آباد ہو جائے۔ آپ نے دیکھا اسلام آخری وقت میں بھی دلوں کو جوڑنے کی کس طرح کوشش کرتا ہے۔ بگڑے ہوئے حالات کو سنوارنے کا آخری موقع بھی ضائع نہیں کرنا چاہتا۔ (از تفسیر نمبر ۵ ضیاء القرآن)]---[ہاں عورت اگر حرام کاری کا ارتکاب کرتی ہے یا چوری چکاری سے باز نہیں آتی یا بڑی بدزبان ہے اور اپنے خاوند کے ماں باپ، بھائی بہن سے گالی گلوچ کرتی اور برا بھلا کہتی رہتی ہے یا اب بھی خاوند کے سامنے سرکشی اور نافرمانی کا مظاہرہ کرتی ہے تو ان تمام صورتوں میں خاوند اسے اپنے گھر سے نکال سکتا ہے۔ (از تفسیر نمبر ۶ ضیاء القرآن)]---۲۔ ''پس جب یہ عورتیں اپنی عدت پوری کرنے کے قریب پہنچ جائیں تو انہیں یا تو قاعدہ کے مطابق اپنے نکاح میں رہنے دو یا دستور کے مطابق انہیں الگ کر دو اور آپس میں سے دو عادل شخصوں کو گواہ کر لو اور اللہ کی رضا مندی کے لیے ٹھیک ٹھیک گواہی دو۔ یہی ہے وہ جس کی نصیحت اسے کی جاتی ہے جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اور جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے لیے چھٹکارے کی شکل نکال دیتا ہے۔''O---[اس رجعت اور بعض کے نزدیک طلاق پر گواہ کر لو۔ یہ امر وجوب کے لیے نہیں، استحباب کے لیے ہے۔ یعنی گواہ بنا لینا بہتر ہے تاہم ضروری نہیں۔ (از تفسیر نمبر ۲ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۴۔ ''تمہاری عورتوں میں سے جو عورتیں حیض سے ناامید ہو گئی ہوں اگر تمہیں شبہ ہو تو ان کی عدت تین مہینے ہے اور ان کی بھی جنہیں حیض آنا شروع ہی نہ ہوا ہو اور حاملہ عورتوں کی عدت ان کے وضع حمل ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرے گا اللہ اس کے (ہر) کام میں آسانی کر دے گا۔''O---[مطلقہ اگر حاملہ ہو تو اس کی عدت وضع حمل ہے، چاہے دوسرے روز ہی وضع حمل ہو جائے۔ علاوہ ازیں ظاہر آیت سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ ہر حاملہ عورت کی عدت یہ ہے چاہے وہ مطلقہ ہو یا اس کا خاوند فوت ہو گیا ہے۔ احادیث سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ (از تفسیر نمبر ۲ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

عصاءِ موسیٰ علیہ السلام

(**سورۃ الاعراف** ۷)---۱۰۴۔ ''اور موسیٰ نے کہا فرعون! میں سارے جہان کے آقا کا بھیجا ہوا ہوں۔''O---۱۰۵۔ ''مجھ پر لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے

Marfat.com

متعلق حق کے سوا کچھ نہ کہوں۔ میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک واضح دلیل لایا ہوں۔ پس تو بنی اسرائیل کو میرے ساتھ بھیج دے۔'' O
---۱۰۶۔ ''وہ کہنے لگا اگر تو کوئی نشان لایا ہے تو اسے پیش کر اگر تو سچا ہے۔'' O---۱۰۷۔ ''اس پر اس نے اپنا عصا ڈال دیا۔ پھر لو! وہ صاف اژدھا تھا۔'' O---۱۱۷۔ ''اور ہم نے موسیٰ کی طرف وحی کی کہ اپنا عصا ڈال دے۔ پھر لو! جو جھوٹ انہوں نے بنایا تھا اسے وہ نگلنے لگا۔'' O

(سورۃ طٰہٰ ۲۰) ---۱۷۔ ''اے موسیٰ! تیرے اس داہنے ہاتھ میں کیا ہے؟'' O---۱۸۔ ''جواب دیا کہ یہ میری لاٹھی ہے جس پر میں ٹیک لگاتا ہوں اور جس سے میں اپنی بکریوں کے لئے پتے جھاڑ لیا کرتا ہوں اور بھی اس میں مجھے بہت سے فائدے ہیں۔'' O---۱۹۔ ''فرمایا اے موسیٰ! اسے ہاتھ سے نیچے ڈال دے۔'' O---۲۰۔ ''ڈالتے ہی وہ سانپ بن کر دوڑنے لگا۔'' O---۲۱۔ ''فرمایا بے خوف ہو کر اسے پکڑ لے ہم اسے اسی پہلی سی صورت میں دوبارہ لا دیں گے۔'' O

(سورۃ النمل ۲۷) ---۱۰۔ ''تو اپنی لاٹھی ڈال دے' موسیٰ نے جب اسے ہلتا جلتا دیکھا اس طرح کہ گویا وہ ایک سانپ ہے تو منہ موڑے ہوئے پیٹھ پھیر کر بھاگے اور پلٹ کر بھی نہ دیکھا' اے موسیٰ! خوف نہ کھا' میرے حضور میں پیغمبر ڈرا نہیں کرتے۔'' O

(سورۃ القصص ۲۸) ---۳۱۔ ''اور یہ (بھی آواز آئی) کہ اپنی لاٹھی ڈال دے۔ پھر جب اسے دیکھا کہ وہ سانپ کی طرح پھن پھنا رہی ہے تو پیٹھ پھیر کر واپس ہو گئے اور مڑ کر رخ بھی نہ کیا' ہم نے کہا اے موسیٰ! آگے آ ڈر مت' یقیناً تو ہر طرح امن والا ہے۔'' O---[یہ موسیٰ علیہ السلام کا وہ معجزہ ہے جو کوہ طور پر نبوت سے سرفراز کیے جانے کے بعد ان کو ملا۔ چونکہ معجزہ خرق عادت معاملے کو کہا جاتا ہے یعنی جو عام عادات اور اسباب ظاہری کے خلاف ہو۔ ایسا معاملہ چونکہ اللہ کے حکم اور مشیت سے ظاہر ہوتا ہے کسی بھی انسان کے اختیار سے نہیں۔ اس لیے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اپنے ہاتھ کی لاٹھی' زمین پر پھینکنے سے حرکت کرتی اور دوڑتی پھنکارتی سانپ بن گئی' تو حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی ڈر گئے۔ جب اللہ تعالیٰ نے بتلایا اور تسلی دی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کا خوف دور ہوا اور یہ واضح ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی صداقت کے لیے بطور دلیل یہ معجزہ انہیں عطا فرمایا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

عفو و درگزر

(سورۃ التغابن ۶۴) ---۱۴۔ ''اے ایمان والو! تمہاری بعض بیویاں اور بعض بچے تمہارے دشمن ہیں پس ان سے ہوشیار رہنا اور اگر تم معاف کر دو اور درگزر کر جاؤ اور بخش دو تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔'' O---[اس کا سبب نزول یہ بیان کیا گیا ہے کہ مکے میں مسلمان ہونے والے بعض مسلمانوں نے مکہ چھوڑ کر مدینہ آنے کا ارادہ کیا، جیسا کہ اس وقت ہجرت کا حکم نہایت تاکید کے ساتھ دیا گیا تھا۔ لیکن ان کے بیوی بچے آڑے آ گئے اور انہوں نے انہیں ہجرت نہیں کرنے دی۔ پھر بعد میں جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ گئے تو دیکھا کہ ان سے پہلے آنے والوں نے دین میں بہت زیادہ سمجھ حاصل کر لی ہے تو انہیں اپنے بیوی بچوں پر غصہ آیا، جنہوں نے انہیں ہجرت سے روکے رکھا تھا، چنانچہ انہوں نے ان کو سزا دینے کا ارادہ کیا۔ اللہ نے اس میں انہیں معاف کرنے اور درگزر سے کام لینے کی تلقین فرمائی۔ (از تفسیر نمبر ۶ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] (مزید تفسیر کیلئے باب ۱۴۴ مضمون: بعض بیویاں اور بچے دشمن ہیں)

علم غیب

(سورۃ البقرۃ ۲) ---۳۳۔ ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اے آدمؑ! بتاؤ ان کو نام ان کے۔ پھر جب بتا دیئے آدمؑ نے فرشتوں کو نام ان کے سب کے تو فرمایا، کیا نہیں کہا تھا میں نے تم سے کہ بیشک میں ہی جانتا ہوں سب راز آسمانوں کے اور زمین کے بھی اور جانتا ہوں ہر اس چیز کو جو تم ظاہر کرتے ہو اور وہ بھی جو تم چھپا رہے ہو۔'' O---[اسماء سے مراد مسمیات (اشخاص واشیا) کے نام اور ان کے خواص وفوائد کا علم ہے جو اللہ تعالیٰ نے القا و الہام کے ذریعے حضرت آدمؑ کو سکھلا دیا۔ پھر جب ان سے کہا گیا کہ آدمؑ ان کے نام بتلاؤ تو انہوں نے فوراً سب کچھ بیان کر دیا، جو فرشتے بیان نہ کر سکے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے ایک تو فرشتوں پر حکمت تخلیق آدم واضح کر دی۔ دوسرے دُنیا کا نظام چلانے کے لئے علم کی اہمیت وفضیلت بیان فرما دی، جب یہ حکمت واہمیت علم فرشتوں پر واضح ہوئی تو انہوں نے اپنے قصور علم وفہم کا اعتراف کر لیا۔ فرشتوں کے اس اعتراف سے یہ بھی واضح ہوا کہ عالم الغیب صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے، اللہ کے برگزیدہ بندوں کو بھی اتنا ہی علم ہوتا ہے جتنا اللہ تعالیٰ انہیں عطا فرماتا ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۲۵۵۔ ''اللہ کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اس کے زندہ جاوید ہے پوری کائنات کو سنبھالے ہوئے ہے۔ نہیں آتی اس کو اونگھ اور نہ نیند۔ اسی کا ہے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں۔ کون ہے جو سفارش کر سکے اس کے حضور بغیر اس کی اجازت کے۔ وہ جانتا ہے اسے بھی جو بندوں کے سامنے ہے اور وہ بھی جو ان سے اوجھل ہے اور نہیں احاطہ کر سکتے وہ ذرا

Marfat.com

بھی اس کے علم میں سے مگر جس قدر وہ چاہے، حاوی ہے اس کی کرسی آسمانوں اور زمین پر اور نہیں تھکاتی اس کو نگہبانی ان دونوں کی اور وہی ہے برتر اور عظیم۔'' O

(سورۃ آل عمران ۳) ---۷۔ ''وہی تو ہے جس نے نازل کی تم پر یہ کتاب اس میں آیات محکمات بھی ہیں وہی کتاب کی بنیاد ہیں اور کچھ دوسری متشابہات ہیں۔ سو وہ لوگ جنہوں کے دلوں میں کجی ہے وہ تو پیچھے پڑے رہتے ہیں ان آیات کے جو متشابہ ہیں ان میں تلاش میں فتنے کی اور تلاش میں اس کی حقیقت وماہیت کے جبکہ نہیں جانتا اس کی حقیقت وماہیت مگر اللہ تعالیٰ۔ اور وہ لوگ جو پختہ کار ہیں علم میں کہتے ہیں ایمان لائے ہم سب پر۔ سب کا سب ہمارے رب کی طرف سے ہے اور نہیں سمجھتے (یہ نکتہ) مگر دانشمند لوگ۔'' O---۴۴۔ ''یہ (باتیں) غیب کی خبروں میں سے ہیں جو ہم وحی کر رہے ہیں تمہاری طرف حالانکہ نہ تھے تم ان کے پاس جب وہ ڈال رہے تھے اپنے قلم (قرعہ اندازی کے لئے) کہ کون ان میں سے سرپرست بنے مریم کا اور نہ تھے تم ان کے پاس جب وہ آپس میں جھگڑ رہے تھے۔'' O---۱۷۹۔ ''نہیں ہے اللہ کہ چھوڑ دے مومنوں کو اس حالت میں کہ ہو تم جس میں حتیٰ کہ الگ نہ کر دے ناپاک کو پاک سے اور نہیں ہے اللہ کہ مطلع کرے تم کو غیب پر، لیکن اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں میں سے جسے چاہے (غیب کی باتیں بتانے کے لئے) لہٰذا ایمان رکھو تم اللہ پر اور اس کے رسولوں پر، اور اگر تم ایمان پر قائم رہے اور تقویٰ اختیار کیا تو تمہارے لئے ہے اجر عظیم۔'' O[مومن مخلص سے یہاں تک کہ اپنے نبی ﷺ کو تمہارے احوال پر مطلع کر کے مومن و منافق ہر ایک کو ممتاز فرما دے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ خلقت و آفرینش سے قبل جبکہ میری امت مٹی میں تھی اسی وقت وہ میرے سامنے اپنی صورتوں میں پیش کی گئی جیسا کہ حضرت آدم کو پیش کی گئی اور مجھے علم دیا گیا، کون مجھ پر ایمان لائے گا اور کون کفر کریگا یہ خبر جب منافقین تک پہنچی انہوں نے براہ استہزاء کہا کہ محمد مصطفیٰ ﷺ کا گمان ہے کہ وہ یہ جانتے ہیں کہ جو لوگ ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے ان میں سے کون ان پر ایمان لائے گا اور کون کفر کرے گا باوجودیکہ ہم ان کے ساتھ ہیں اور وہ ہمیں نہیں پہچانتے اس پر سید عالم ﷺ نے منبر پر قیام فرما کر اللہ کی حمد وثنا کے بعد فرمایا کہ ان لوگوں کا کیا حال ہے جو میرے علم میں طعن کرتے ہیں آج سے قیامت تک جو ہونے والا ہے اس میں سے کوئی ایسی چیز نہیں جس کا تم مجھ سے سوال کرو اور میں تمہیں اس کا خبر نہ دے دوں۔ عبداللہ بن حذافہ سہمی نے کھڑے ہو کر کہا کہ میرا باپ کون ہے یارسول اللہ نے فرمایا حذافہ پھر حضرت عمرؓ نے کھڑے ہو کر فرمایا کہ یارسول اللہ ہم اللہ کی ربوبیت سے راضی ہوئے، اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوئے، قرآن کے امام ہونے پر راضی ہوئے اور آپ کے نبی ہونے پر راضی ہوئے ہم آپ سے معافی چاہتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ کیا تم باز آؤ گے کیا تم باز آؤ گے پھر منبر سے اتر آئے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ سید عالم ﷺ کو قیامت تک کہ چیزوں کا علم عطا فرمایا گیا ہے اور حضور کے علم میں طعن کرنا منافقین کا طریقہ ہے۔ (تفسیر از کنز الایمان)،][تو ان برگزیدہ رسولوں کو غیب کا علم دیتا ہے اور سید الانبیاء حبیب خدا ﷺ رسولوں میں سے سب سے افضل اور اعلیٰ ہیں اس آیت سے اور اس کے سوا بکثرت آیات وحدیث سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو غیوب کے علوم عطا فرمائے اور غیوب کے علم آپ کا معجزہ ہیں۔ (تفسیر از کنز الایمان)]، [ہاں البتہ اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں میں سے جس کا چاہتا ہے غیب کا علم عطا فرماتا جس سے بعض دفعہ ان پر منافقین کا اور ان کے حالات اور ان کی سازشوں کا راز فاش ہو جاتا ہے۔ یعنی یہ بھی کسی کسی وقت اور کسی کسی نبی پر ہی ظاہر کیا جاتا ہے۔ ورنہ عام طور پر نبی بھی (جب تک اللہ نہ چاہے) منافقین کے اندرونی نفاق اور ان کے مکر وکید سے بے خبر ہی رہتا ہے (جس طرح کہ سورۃ توبہ کی آیت ۱۰۱ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اعراب اور اہل مدینہ جو منافق ہیں اے پیغمبر! آپ ﷺ ان کو نہیں جانتے، ہم انہیں جانتے ہیں) اس کا دوسرا مفہوم یہ بھی ہو سکتا ہے کہ غیب کا علم ہم صرف اپنے رسولوں کو ہی عطا کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ ان کی منصبی ضرورت ہے۔ اس وحی الٰہی اور امور غیبیہ کے ذریعے سے ہی وہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتے اور اپنے آپ کو اللہ کا رسول ثابت کرتے ہیں؟ اس مضمون کو سورۃ الجن کی آیت نمبر ۲۶ اور ۲۷ میں اس طرح بیان کیا گیا ہے ''عالم الغیب (اللہ تعالیٰ ہے) اور وہ اپنے غیب سے پسندیدہ رسولوں کو ہی خبردار کرتا ہے'' ظاہر بات ہے یہ امور غیبیہ وہی ہوتے ہیں جن کا تعلق منصب وفرائض رسالت کی ادائیگی سے ہوتا ہے نہ کہ مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ جو کچھ ہو چکا اور آئندہ قیامت تک جو ہونے والا ہے'' کا علم۔ جیسا کہ بعض اہل باطل اس طرح کا علم غیب انبیاء علیہم السلام کے لیے اور کچھ اپنے ''ائمہ معصومین'' کیلئے باور کراتے ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(سورۃ الانعام ۶) ---۵۰۔ ''آپ کہہ دیجئے میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کے خزانے ہیں اور نہ میں پوشیدہ باتوں کو جانتا ہوں اور نہ میں تم سے کہتا ہوں کہ میں کوئی فرشتہ ہوں۔ میں تو صرف اس کی پیروی کر رہا ہوں جو میری طرف وحی کیا جا رہا ہے کہہ دے کیا اندھا اور دیکھنے والا برابر ہو سکتے ہیں؟ پھر کیا تم غور نہ کرو گے؟'' O---۵۹۔ ''اور پوشیدہ چیزوں کی کنجیاں اسی کے پاس ہیں۔ جنہیں اس کے سوا کوئی نہیں جانتا اور وہ جانتا ہے جو خشکی اور سمندر میں ہے اور کوئی پتا نہیں گرتا مگر اسے وہ جانتا ہے اور زمین کے اندھیروں میں کوئی دانہ نہیں اور نہ کوئی تر یا خشک شے ہے۔ مگر وہ ایک واضح کتاب میں موجود ہے۔'' O ---۶۰۔ ''اور وہی تمہیں رات کو پورا کرتا ہے اور جانتا ہے جو کام تم دن کو کرتے ہو پھر وہ تمہیں اس میں اٹھا دیتا ہے تا کہ مقررہ مدت پوری کی جائے پھر اسی کی

Marfat.com

طرف تمہاری واپسی ہوگی پھر وہ تمہیں بتائے گا جو تم کیا کرتے ہو۔'' O---۷۳۔ ''اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو حق پر پیدا کیا ہے اور جس دن وہ کہے گا، ہو جا، وہ ہو جائے گا۔ اس کا قول حق ہے اور حکومت اسی کی ہوگی جس دن صور پھونکا جائے گا۔ وہ غائب اور ظاہر کا جاننے والا ہے اور وہ دانا اور خبردار ہے۔'' O

(**سورۃ الاعراف ۷**)---۱۷۵۔ ''اور انہیں اس شخص کی خبر سنا جسے ہم نے اپنی آیتیں دیں مگر وہ ان سے نکل گیا پھر شیطان اس کے پیچھے لگ گیا اور وہ بہکنے والوں میں ہو گیا۔'' O---۱۷۶۔ ''لیکن اگر ہم چاہتے تو انکے ذریعے سے اسے بلند کر دیتے مگر وہ زمین کے ساتھ لگ گیا اور اپنی خواہش پر چل پڑا۔ ہاں! اسکی مثال کتے کی سی تھی۔ اگر تو اس پر حملہ کرے تو زبان نکال دیتا ہے یا اسے چھوڑ دے تو بھی زبان نکال دیتا ہے یہی ان لوگوں کی مثال ہے جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں یہ قصہ سنا دے شاید وہ غور کریں۔'' O---[تفصیل کے لیے باب نمبر ۱۵، مضمون: قصص القرآن قصہ درویش مردود]---۱۸۷۔ ''وہ تم سے اس گھڑی کا پوچھتے ہیں کہ اس کے برپا ہونے کا وقت کب ہوگا۔ کہو، اس کا علم تو صرف میرے رب کے پاس ہے وہی اسے اس کے وقت پر ظاہر کرے گا۔ وہ آسمانوں اور زمین پر بھاری ہوگی۔ وہ تم پر اچانک ہی آ جائے گی۔ وہ تجھ سے پوچھتے ہیں جیسے تو اس کی ٹوہ میں لگا ہے۔ کہو۔ اس کا علم تو صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔'' O---۱۸۸۔ ''کہو میں اپنے لئے کسی نفع اور نقصان کا اختیار نہیں رکھتا مگر جو اللہ تعالیٰ چاہے اور اگر میں چھپی باتوں کا جانتا تو ضرور بہت سا مال حاصل کر لیتا اور مجھے برائی نہ پہنچتی۔ میں تو صرف ان لوگوں کو جو ایمان رکھتے ہیں ڈرانے والا اور خوشخبری دینے والا ہوں۔'' O---[یہ آیت اس بات میں کتنی واضح ہے کہ نبی کریم ﷺ عالم الغیب نہیں۔ عالم الغیب صرف اللہ کی ذات ہے۔ لیکن ظلم اور جہالت کی انتہا ہے کہ اس کے باوجود اہل بدعت آپ ﷺ کو عالم الغیب باور کراتے ہیں۔ حالانکہ بعض جنگوں میں آپ ﷺ کے دندان مبارک بھی شہید ہوئے، آپ ﷺ کا چہرہ مبارک بھی زخمی ہوا اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ قوم کیسے فلاح یاب ہوگی جس نے اپنے نبی کے سر کو زخمی کر دیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر تہمت لگی تو آپ ﷺ پورا ایک مہینہ سخت مضطرب اور نہایت پریشان رہے۔ ایک یہودی عورت نے آپ کی دعوت کی اور کھانے میں زہر ملا دیا، جسے آپ ﷺ نے بھی تناول فرمایا اور صحابہ کرام نے بھی، حتیٰ کہ بعض صحابہ تو کھانے کے زہر سے ہلاک ہی ہو گئے اور خود نبی کریم ﷺ عمر بھر اس زہر کے اثرات محسوس فرماتے رہے۔ یہ اور اس قسم کے متعدد واقعات ہیں جن سے واضح ہے کہ آپ کو عدم علم کی وجہ سے تکلیف پہنچی، نقصان اٹھانا پڑا، جس سے قرآن کی بیان کردہ حقیقت کا اثبات ہوتا ہے کہ ''اگر میں غائب جانتا ہوتا تو مجھے کوئی مضرت نہ پہنچتی۔'' (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ یونس ۱۰**)---۲۰۔ ''اور وہ کہتے ہیں۔ اس پر اس کے رب کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نازل نہیں ہوتی؟ کہو۔ غیب کی خبر صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ پس انتظار کرو۔ میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔'' O---۶۱۔ ''اور تو جس حال میں بھی ہو اور تو اس بارے میں جو قرآن بھی پڑھتا ہو اور تم لوگ جو کام بھی کرتے ہو، ہم تمہیں دیکھ رہے ہوتے ہیں جب تم اس میں مشغول ہوتے ہو۔ اور تیرے رب سے ذرہ برابر شے نہ زمین میں چھپتی ہے اور نہ آسمانوں میں اور نہ اس سے چھوٹی اور نہ بڑی مگر وہ ایک واضح کتاب میں ہوتی ہے۔'' O

(**سورۃ ھود ۱۱**)---۳۱۔ ''اور میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کے خزانے ہیں اور نہ میں چھپی باتیں جانتا ہوں اور نہ میں کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں اور نہ میں ان لوگوں کی نسبت جنہیں تمہاری نگاہیں حقیر دیکھتی ہیں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کوئی بھلائی عطا نہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے جو ان کے اندر ہے کہ اس وقت میں ظالموں میں ہو جاؤں گا۔'' O---[یہ حضرت نوحؑ نے اپنی قوم سے کہا]---۴۹۔ ''یہ غیب کی کچھ خبریں ہیں جو ہم تیری طرف وحی کر رہے ہیں اس سے پہلے تو انہیں نہیں جانتا تھا اور نہ تیری قوم ہی۔ پس صبر کر۔ بیشک انجام ڈرنے والوں کا ہوتا ہے۔'' O---۶۹۔ ''اور ہمارے فرشتے ابراہیمؑ کے پاس خوشخبری لے کر آئے اور ''سلام'' کہا اور اس نے بھی کہا ''سلام'' پھر تلا ہوا بچھڑا لانے میں دیر نہ کی۔'' O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۱۴، مضمون: مہمان نوازی]---۷۰۔ ''پھر جب اس نے ان کے ہاتھوں کو دیکھا کہ اس کی طرف نہیں جاتے تو ان سے بدگمان ہوا اور ان سے ڈر محسوس کرنے لگا۔ وہ بولے، ڈر مت ہم قوم لوطؑ کی طرف بھیجے گئے ہیں۔'' O---۷۱۔ ''اور آپ کی بیوی کھڑی تھی وہ ہنس پڑی اور ہم نے اسے اسحاق کی خوشخبری دی اور اسحاق کے بعد یعقوب کی۔'' O---۷۲۔ ''وہ کہنے لگی، ہائے افسوس! کیا میں جنوں گی جبکہ میں بڑھیا ہوں اور میرا یہ خاوند بوڑھا ہے۔ بیشک یہ عجیب بات ہے۔'' O---[یہ حضرت بی بی سارہ تھیں]---۷۳۔ ''وہ بولے کیا تو اللہ تعالیٰ کے کام پر حیران ہوتی ہے۔ تم پر تو اے اہل بیت! اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہیں؟ وہ تعریف والا بڑی شان والا ہے۔'' O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۱۴، مضمون: اہل بیت]---۷۴۔ ''پھر جب ابراہیمؑ سے ڈر جاتا رہا اور اسے خوشخبری مل گئی تو وہ ہم سے قوم لوطؑ کے بارے میں جھگڑا کرنے لگا۔'' O---۷۷۔ ''اور جب ہمارے فرشتے لوطؑ کے پاس پہنچے تو وہ ان کی وجہ سے پریشان ہوا۔ مگر ان کے سامنے بے بس تھا۔ اور وہ کہنے لگا یہ تنگی کا دن ہے۔'' O---۷۸۔ ''اور اس کی قوم اس کے پاس بے اختیار بھاگتی ہوئی آئی۔ اور اس سے پہلے وہ برے کام کیا کرتے تھے۔ اس نے کہا، اے میری قوم! یہ میری بیٹیاں ہیں جو تمہارے لئے بہت ہی پاکیزہ ہیں۔ سو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور مجھے

Marfat.com

میرے مہمانوں میں رسوانہ کرو- کیاتم میں کوئی بھی سمجھدار آدمی نہیں؟'' O---[یعنی میرے گھر آئے مہمانوں کے ساتھ زیادتی اور زبردستی کر کے مجھے رسوانہ کرو- کیاتم میں ایک آدمی بھی ایسا سمجھدار نہیں ہے جو میزبانی کے تقاضوں اور اس کی نزاکت کو سمجھ سکے؟ اور تمہیں اپنے برے ارادوں سے روک سکے؟ حضرت لوطؑ نے ساری باتیں اس بنیاد پر کیں کہ وہ فرشتوں کو فی الواقع نو وارد مسافر اور مہمان ہی سمجھتے رہے- اس لئے وہ بجا طور پر ان کی حفاظت کو اپنی عزت ووقار کے لئے ضروری سمجھتے رہے- اگر ان کو پتہ چل جاتا یا وہ عالم الغیب ہوتے تو ظاہر بات ہے کہ انہیں یہ پریشانی ہرگز لاحق نہ ہوتی جو انہیں ہوئی- جس کا نقشہ یہاں قرآن مجید نے کھینچا ہے- (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۲۳- ''اور آسمانوں اور زمین کی چھپی باتیں اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہیں اور اسی کی طرف سب معاملے لوٹائے جاتے ہیں- پس تو اس کی عبادت کر اور اس پر بھروسہ کر- کیونکہ تیرا رب تمہارے عملوں سے غافل نہیں-'' O

(**سورۃ یوسف ۱۲**)---۳- ''ہم آپ کے سامنے بہترین بیان پیش کرتے ہیں- اس وجہ سے کہ ہم نے آپ کی جانب یہ قرآن وحی کے ذریعے نازل کیا ہے اور یقیناً آپ اس سے پہلے بے خبروں میں سے تھے-'' O---۱۸- ''اور یوسفؑ کے کرتے کو جھوٹ موٹ کے خون سے خون آلود بھی کر لائے تھے- باپ نے کہا- یوں نہیں، بلکہ تم نے اپنے دل ہی سے ایک بات بنالی ہے- پس صبر ہی بہتر ہے اور تمہاری بنائی ہوئی باتوں پر اللہ تعالیٰ ہی سے مدد کی طلب ہے-'' O---۴۲- ''اور جس کی نسبت یوسفؑ کا گمان تھا کہ ان دونوں میں سے یہ چھوٹ جائے گا اس سے کہا کہ اپنے بادشاہ سے میرا ذکر بھی کر دینا- پھر اسے شیطان نے اپنے بادشاہ سے ذکر کرنا بھلا دیا اور یوسفؑ نے کئی سال قید خانے میں ہی کاٹے-'' O---۶۸- ''جب وہ انہی راستوں سے جن کا حکم ان کے والد نے انہیں دیا تھا گئے- کچھ نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے جو بات مقرر کر دی ہے وہ اس سے انہیں ذرا بھی بچا لے- مگر یعقوبؑ کے دل میں ایک خیال (پیدا ہوا) جسے اس نے پورا کر لیا- بلاشبہ وہ ہمارے سکھلائے ہوئے علم کا عالم تھا- لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے-'' O---۷۶- ''پس یوسفؑ نے ان کے سامان کی تلاش شروع کی اپنے بھائی کے سامان کی تلاشی سے پہلے- پھر اس پیمانہ کو اپنے بھائی کے سامان (زنبیل) سے نکالا- ہم نے یوسفؑ کے لئے اسی طرح یہ تدبیر کی- اس بادشاہ کے قانون کی رو سے یہ اپنے بھائی کو نہ لے سکتا تھا- مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ کو منظور ہو- ہم جس کے چاہیں درجے بلند کر دیں- ہر ذی علم پر فوقیت رکھنے والا دوسرا ذی علم موجود ہے-'' O---۸۱- ''تم سب والد صاحب کی خدمت میں واپس جاؤ اور کہو ابا جی! آپ کے صاحبزادے نے چوری کی اور ہم نے وہی گواہی دی تھی جو ہم جانتے تھے- ہم کچھ غیب کی حفاظت کرنے والے نہ تھے-'' O---۸۳- ''(یعقوبؑ نے) کہا یہ تو نہیں بلکہ تم نے اپنی طرف سے بات بنالی- پس اب صبر ہی بہتر ہے- قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو میرے پاس ہی پہنچا دے- وہی علم وحکمت والا ہے-'' O---۸۴- ''پھر ان سے منہ پھیر لیا اور کہا ہائے یوسف! ان کی آنکھیں بوجہ رنج وغم کے سفید ہو چکی تھیں اور وہ غم کو دبائے ہوئے تھے-'' O---۹۴- ''جب یہ قافلہ جدا ہوا تو ان کے والد نے کہا مجھے تو یوسفؑ کی خوشبو آرہی ہے اگر تم مجھے سٹھیایا ہوا قرار نہ دو-'' O---[تفسیر کے لئے باب ۱۴، مضمون: انبیاء وصالحین کے تبرکات]---۹۶- ''جب خوشخبری دینے والے نے پہنچ کر ان کے منہ پر وہ کرتا ڈالا اسی وقت وہ پھر سے بینا ہو گئے- کہا! کیا میں تم سے نہ کہا کرتا تھا کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے-'' O---[تفسیر کے لیے باب ۱۴، مضمون: انبیاء وصالحین کے تبرکات]---۱۰۲- ''یہ غیب کی خبروں میں سے ہے جس کی ہم آپ کی طرف وحی کر رہے ہیں- آپ ان کے پاس نہ تھے جب کہ انہوں نے اپنی بات ٹھان لی تھی اور وہ فریب کرنے لگے تھے-'' O

(**سورۃ النحل ۱۶**)---۷۷- ''آسمانوں اور زمین کا غیب صرف اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے- اور قیامت کا امر تو ایسا ہی ہے جیسے آنکھ کا جھپکنا بلکہ اس سے بھی زیادہ قریب- بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے-'' O---[یعنی اس کی قدرت کاملہ کی دلیل ہے کہ یہ وسیع وعریض کائنات اس کے حکم سے پلک جھپکنے میں بلکہ اس سے بھی کم لمحے میں تباہ وبرباد ہو جائے گی- یہ بات بطور مبالغہ نہیں ہے بلکہ ایک حقیقت واقعہ ہے- کیونکہ اس کی قدرت غیر متناہی ہے جس کا ہم اندازہ ہی نہیں کر سکتے- اس کے ایک لفظ کن سے وہ سب کچھ ہو جاتا ہے جو وہ چاہتا ہے- تو یہ قیامت بھی اس کے لفظ ''کن'' (ہو جا) کہنے سے برپا ہو جائے گی- (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الکہف ۱۸**)---۲۶- ''آپ کہہ دیں اللہ ہی کو ان کے ٹھہرے رہنے کی مدت کا بخوبی علم ہے، آسمانوں اور زمینوں کا غیب صرف اسی کو حاصل ہے وہ کیا ہی اچھا دیکھنے سننے والا ہے- سوائے اللہ کے ان کا کوئی مددگار نہیں، اللہ تعالیٰ اپنے حکم میں کسی کو شریک نہیں کرتا-'' O

(**سورۃ النمل ۲۷**)---۶۵- ''کہہ دیجئے کہ آسمانوں والوں میں سے زمین والوں میں سے سوائے اللہ کے کوئی غیب نہیں جانتا، انہیں تو یہ بھی نہیں معلوم کہ کب اٹھا کھڑے کیے جائیں گے؟'' O---[یعنی جس طرح مذکورہ معاملات میں اللہ تعالیٰ متفرد ہے اس کا کوئی شریک نہیں- اسی طرح غیب کے علم میں بھی وہ متفرد ہے- اس کے سوا کوئی عالم الغیب نہیں- نبیوں اور رسولوں کو بھی اتنا ہی علم ہوتا ہے جتنا اللہ تعالیٰ وحی والہام کے ذریعے سے انہیں بتلا دیتا ہے اور جو علم کسی کے بتانے سے حاصل ہو اس کے عالم کو عالم الغیب نہیں کہا جاتا- عالم الغیب تو وہ ہے جو بغیر کسی واسطے اور ذریعے کے ذاتی طور پر ہر چیز کا علم رکھے، ہر حقیقت سے باخبر ہو اور مخفی سے مخفی چیز بھی اس کے دائرہ علم سے باہر نہ ہو- یہ صفت صرف اور صرف اللہ کی ہے اس لیے صرف وہی عالم الغیب ہے- اس کے سوا کائنات

Marfat.com

میں کوئی عالم الغیب نہیں۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جو شخص یہ گمان رکھتا ہے کہ نبی ﷺ آئندہ کل کو پیش آنے والے حالات کا علم رکھتے ہیں اس نے اللہ پر بہت بڑا بہتان باندھا اس لئے کہ وہ تو فرما رہا ہے کہ آسمان اور زمین پر غیب کا علم صرف اللہ کو ہے۔ حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ستارے تین مقصد کے لیے بنائے ہیں۔ آسمان کی زینت' رہنمائی کا ذریعہ اور شیطان کو سنگسار کرنا۔ لیکن اللہ کے احکام سے بے خبر لوگوں نے ان سے غیب کا علم حاصل کرنے (کہانت) کا ڈھونگ رچا لیا ہے۔ مثلاً کہتے ہیں جو فلاں فلاں ستارے کے وقت نکاح کرے گا تو یہ یہ ہوگا فلاں فلاں ستارے کے وقت سفر کرے گا تو ایسا ایسا ہوگا' فلاں فلاں ستارے کے وقت پیدا ہوگا تو ایسا ایسا ہوگا وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب ڈھکوسلے ہیں۔ ان کے قیاسات کے خلاف اکثر ہوتا رہتا ہے۔ ستاروں' پرندوں اور جانوروں سے غیب کا علم کس طرح حاصل ہو سکتا ہے؟ جب کہ اللہ کا فیصلہ تو یہ ہے کہ آسمان و زمین میں اللہ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(**سورۃ الجن ۷۲**)---۲۶۔ ''وہ غیب کا جاننے والا ہے اور اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا۔'' O---۲۷۔ ''سوائے اس پیغمبر کے جسے وہ پسند کرلے لیکن اس کے بھی آگے پیچھے پہرے دار مقرر کر دیتا ہے۔'' O---[یعنی جو چیز انسانوں سے پوشیدہ اور مخفی ہو اور ہم اپنے حواس اور شعور کی قوتوں سے یا فراست سے قیاس سے یا عقل کے زور سے اس تک رسائی حاصل نہ کر سکیں' اس کو غیب کہتے ہیں' وہی غیب کو جاننے والا ہے' اس سے یہ پتہ چل گیا ہے کہ کوئی انسان خواہ وہ کتنا ذہین و فطین ہو' اس کے علم و عرفان کا پایہ کتنا بلند ہو اس کے درجات کتنے ہی رفیع ہوں' وہ غیب نہیں جان سکتا' نہ اپنے حواس سے' نہ قوت شعور سے' نہ فراست سے' نہ قیاس سے اور نہ عقل سے' بغیر اس کے کہ خداوند عالم' جو عالم الغیب ہے' وہ خود اس کو اس نعمت سے سرفراز فرما دے' یہ بھی بتا دیا کہ علم غیب کے دروازے ہر ایرے غیرے کے لئے کھلے نہیں بلکہ وہ صرف ان رسولوں کو اس نعمت سے نوازتا ہے جن کو وہ چن لیا کرتا ہے یہ ہے وہ صاف اور سیدھا مطلب جو اس آیت سے بغیر کسی تکلف کے سمجھ آتا ہے۔ (از تفسیر ۲۵ ضیاء القرآن)]

علم نجوم

(**سورۃ الانعام ۶**)---۹۷۔ ''اور اسی نے تمہارے لیے ستارے بنائے تاکہ تم ان سے خشکی اور سمندر کے اندھیروں میں راہ پاؤ، ہم نے ان لوگوں کے لیے جو علم رکھتے ہیں نشان کھول کر بیان کر دیے ہیں۔'' O---[ستاروں کا یہاں یہ ایک مقصد اور فائدہ بیان کیا گیا ہے، ان کے دو مقصد اور ہیں جو دوسرے مقام پر بیان کیے گئے ہیں۔ آسمانوں کی زینت اور شیطانوں کی مرمت۔ رجوما للشیطین۔ یعنی شیطان آسمان پر جانے کی کوشش کرتے ہیں تو یہ ان پر شعلہ بن کر گرتے ہیں۔ بعض سلف کا قول ہے ''ان تین باتوں کے علاوہ ان ستاروں کے بارے میں اگر کوئی شخص کوئی اور عقیدہ رکھتا ہے تو وہ غلطی پر ہے اور اللہ پر جھوٹ باندھتا ہے۔'' اس سے معلوم ہوا ہے کہ ہمارے ملک میں جو علم نجوم کا چرچا ہے جس میں ستاروں کے ذریعے سے مستقبل کے حالات اور انسانی زندگی یا کائنات میں ان کے اثرات بتانے کا دعویٰ کیا جاتا ہے وہ بے بنیاد بھی ہے اور شریعت کے خلاف بھی۔ چنانچہ ایک حدیث میں اسے جادو ہی کا ایک شعبہ (حصہ) بتلایا گیا ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الحجر ۱۵**)---۱۶۔ ''یقیناً ہم نے آسمان میں برج بنائے ہیں اور دیکھنے والوں کے لیے اسے سجا دیا گیا ہے۔'' O---[بروج، برج کی جمع ہے جس کے معنی ظہور کے ہیں۔ اسی سے تبرج ہے جو عورت کے اظہار زینت کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ یہاں آسمان کے ستاروں کو بروج کہا گیا ہے کیونکہ وہ بھی بلند اور ظاہر ہوتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ بروج سے مراد شمس و قمر اور دیگر سیاروں کی منزلیں ہیں جو ان کے لیے مقرر ہیں۔ اور یہ ۱۲ ہیں، حمل، ثور، جوزاء، سرطان، اسد، سنبلہ، میزان، عقرب، قوس، جدی، دلو، حوت۔ عرب ان سیاروں کی منزلوں اور ان کے ذریعے سے موسم کا حال معلوم کرتے تھے۔ اس میں کوئی قباحت نہیں البتہ ان سے تغیر پذیر ہونے والے واقعات و حوادث جاننے کا دعویٰ کرنا، جیسے آج کل بھی جاہلوں میں اس کا خاص چرچا ہے۔ اور لوگوں کی قسمتوں کو ان کے ذریعے سے دیکھا اور سمجھا جاتا ہے۔ ان کا کوئی تعلق دنیا میں وقوع پذیر ہونے والے واقعات و حوادث سے نہیں ہوتا، جو کچھ بھی ہوتا ہے، صرف مشیت الٰہی ہی سے ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہاں ان برجوں یا ستاروں کا ذکر اپنی قدرت اور بے مثال صنعت کے طور پر کیا ہے۔ علاوہ ازیں یہ واضح کیا ہے کہ یہ آسمان کی زینت بھی ہیں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

علیین

(**سورۃ المطففین ۸۳**)---۱۸۔ ''یقیناً یقیناً نیکوکاروں کا نامۂ اعمال علیین میں ہے۔'' O[عِلِّیِّیۡنُ، عُلُوٌّ (بلندی) سے ہے۔ یہ سجین کے برعکس

Marfat.com

آسمانوں میں یا جنت میں یا سدرۃ المنتہیٰ کے پاس جگہ ہے جہاں نیک لوگوں کی روحیں اوران کے نامۂ اعمال محفوظ ہوتے ہیں، جس کے پاس مقرب فرشتے حاضر ہوتے ہیں (تفسیر از شاہ فہد قرآن)] ---۱۹۔ ''تجھے کیا پتہ علیین کیا ہے؟'' O---۲۰۔ ''(وہ تو) لکھی ہوئی کتاب ہے۔'' O---۲۱۔ ''مقرب (فرشتے) اس کا مشاہدہ کرتے ہیں۔'' O

عمدہ شہر اور بخشنے والا ربّ

(سورۃ سبا ۳۴)---۱۵۔ ''قوم سبا کے لیے اپنی بستیوں میں (قدرت الٰہی کی) نشانی تھی ان کے دائیں بائیں دو باغ تھے (ہم نے ان کو حکم دیا تھا کہ) اپنے رب کی دی ہوئی روزی کھاؤ اور اس کا شکر ادا کرو، یہ عمدہ شہر اور وہ بخشنے والا رب ہے۔'' O

عورت

(سورۃ البقرۃ ۲)---۲۲۳۔ ''تمہاری عورتیں کھیتیاں ہیں تمہاری سو جاؤ اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو اور آگے کی تدبیر کرو اپنے واسطے۔ اور ڈرتے رہو اللہ سے اور خوب جان لو کہ یقیناً تمہیں پیش ہونا ہے اس کے حضور اور خوشخبری دے دو (اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم) ایمان والوں کو۔'' O---۲۲۸۔ ''اور طلاق یافتہ عورتیں روکے رکھیں اپنے آپ کو تین حیض تک اور نہیں جائز ہے ان کے لیے یہ کہ چھپائیں وہ اس کو جو کچھ پیدا کیا ہے اللہ نے ان کے رحم میں اگر وہ ایمان رکھتی ہیں اللہ پر اور آخرت کے دن پر اور ان کے خاوند زیادہ حق دار ہیں انہیں لوٹا لینے کے (اپنی زوجیت میں) اس (مدت) میں اگر وہ چاہیں صلح کرنا اور عورتوں کے بھی حقوق ہیں ویسے ہی جیسے ان پر ہیں (مردوں کے) دستور کے مطابق البتہ مردوں کو عورتوں پر ایک درجہ حاصل ہے۔ اور اللہ غالب ہے بڑی حکمت والا ہے۔'' O---۲۸۲۔ ''اور گواہ بنا لو دو گواہ اپنے مردوں میں سے پھر اگر نہ موجود ہوں دو مرد تو ایک مرد اور دو عورتیں ایسے لوگوں میں سے جنہیں تم پسند کرتے ہو بطور گواہ تاکہ (اگر) بھول بھٹک جائے ان میں سے ایک تو یاد دہانی کرا دے ان میں سے ایک دوسری کو۔ (درمیان آیت)۔'' O

(سورۃ آل عمران ۳)---۱۴۔ ''خوش نما بنا دی گئی ہے لوگوں کے لئے محبت ان رغبتوں کی جو انہیں ہے عورتوں سے اور اولاد سے، بڑے بڑے ڈھیروں سے سونے اور چاندی کے، منتخب گھوڑوں سے، مال مویشی سے اور کھیت کھلیان سے (لیکن) یہ سب ساز و سامان ہے دُنیاوی زندگی کا اور اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے بہترین ٹھکانہ۔'' O---[یعنی جب ان میں پھنس کر آدمی خدا سے غافل ہو جائے۔) ☆ اسی لئے حدیث میں فرمایا ''میرے بعد مردوں کے لئے کوئی ضرر رساں فتنہ عورتوں سے بڑھ کر نہیں۔ ہاں اگر عورت سے مقصود اعفاف اور کثرت اولاد ہو تو وہ مذموم نہیں بلکہ مطلوب و مندوب ہے، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دُنیا کی بہترین متاع نیک بیوی ہے کہ اگر اس کی طرف دیکھے تو خوش ہو، حکم دے تو فرمانبردار پائے، کہیں غائب ہو تو پیٹھ پیچھے شوہر کے مال اور اپنی عصمت کے معاملہ میں اس کی حفاظت کرے اسی طرح جتنی چیزیں آگے متاع دُنیا کے سلسلہ میں بیان ہوئیں سب کا محمود و مذموم ہونا نیت اور طریق کار کے تفاوت سے متفاوت ہوتا رہے گا۔ مگر چونکہ دُنیا میں کثرت ایسے افراد کی ہے جو عیش و عشرت کے سامانوں میں پھنس کر خدا تعالیٰ کو اور اپنے انجام کو بھول جاتے ہیں اس لئے زین للناس سطح کلام کی عام رکھی گئی ہے۔ (از تفسیر شبیر احمد عثمانیؒ)]---[نیز مزید تفصیل کے لیے باب نمبر ۱۴۱، مضمون: خواہشات کی محبت]---۱۹۵۔ ''وہ لوگ جنہوں نے ہجرت کی نکالے گئے اپنے گھروں سے اور ستائے گئے میری راہ میں اور جنگ کی انہوں نے اور شہید ہوئے ضرور کفارہ بناؤں گا میں ان کی طرف سے (ان عملوں کو) ان کے گناہوں کا اور ضرور داخل کروں گا میں ان کو جنتوں میں بہتی ہیں جن کے نیچے نہریں۔ یہ ہے اجر اللہ تعالیٰ کی جناب خاص سے اور اللہ تعالیٰ کے پاس ہے بہترین اجر۔'' O

(سورۃ النساء ۴)---۱۔ ''اے انسانو! ڈرو اپنے رب سے جس نے پیدا کیا تم کو ایک جان سے اور پیدا کیا اسی میں سے جوڑا اس کا اور پھیلائے ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں اور ڈرتے رہو اس اللہ سے کہ سوال کرتے ہو تم ایک دوسرے سے جس کا واسطہ دے کر اور ڈرتے رہو رشتوں (کی نزاکت) سے بھی۔ بیشک اللہ ہے تم پر ہر وقت نگران۔'' O---۴۔ ''اور ادا کرو عورتوں کو ان کے مہر خوش دلی کے ساتھ پھر اگر (چھوڑ دیں) وہ اپنی خوشی سے تمہارے لئے کچھ حصہ مہر کا از خود تو کھاؤ اسے خوشگوار سمجھ کر بے کھٹکے۔'' O---۷۔ ''مردوں کے لئے حصہ اس (ترکے) میں سے جو چھوڑیں والدین اور قریبی رشتہ دار اور عورتوں کے لئے بھی حصہ ہے اس (ترکے) میں سے جو چھوڑیں والدین اور قریبی رشتہ دار وہ ترکہ کم ہو یا زیادہ۔ یہ حصہ مقرر ہے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے)۔'' O---[اسلام سے قبل ایک یہ ظلم بھی روا رکھا جاتا تھا کہ عورتوں اور چھوٹے بچوں کو وراثت سے حصہ نہیں دیا جاتا تھا اور صرف بڑے لڑکے جو لڑنے کے قابل ہوتے سارے مال کے وارث قرار پاتے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مردوں کی طرح عورتیں اور بچے بچیاں اپنے والدین اور اقارب کے

Marfat.com

مال میں حصہ دار ہوں گی۔ انہیں محروم نہیں کیا جائے گا۔ تاہم یہ الگ بات ہے کہ لڑکی کا حصہ لڑکے کے حصے سے نصف ہے۔ یہ عورت پر ظلم نہیں ہے نہ اس کا استحقاف ہے بلکہ اسلام کا یہ قانون میراث عدل وانصاف کے تقاضوں کے عین مطابق ہے۔ کیونکہ عورت کو اسلام نے معاش کی ذمہ داری سے فارغ رکھا ہے اور مرد کو اس کا کفیل بنایا ہے۔ علاوہ ازیں عورت کے پاس مہر کی صورت میں مال آتا ہے جو ایک مرد ہی اسے ادا کرتا ہے۔ اس لحاظ سے عورت کے مقابلے میں مرد پر کئی گنا زیادہ مالی ذمہ داریاں ہیں۔ اس لئے اگر عورت کا حصہ نصف کے بجائے مرد کے برابر ہوتا تو یہ مرد پر ظلم ہوتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے کسی پر بھی ظلم نہیں کیا ہے کیونکہ وہ عادل بھی ہے اور حکیم بھی۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۱۲۔ ''اور تمہارے لئے ہے نصف اس کا جو چھوڑیں تمہاری بیویاں اگر نہ ہو ان کی اولاد۔ پھر اگر ہو ان کی اولاد بھی تو تمہارے لئے ہے چوتھا حصہ اس میں سے جو وہ چھوڑیں بعد پورا کرنے وصیت کے جو انہوں نے کی ہو یا (ادائیگی) قرض کے بعد (جو ان پر ہو) اور بیویوں کے لئے ہے چوتھا حصہ اس میراث کا جو چھوڑی تم نے اگر نہ ہو تمہاری اولاد۔ پھر اگر ہو تمہاری اولاد بھی تو بیویوں کے لئے ہے آٹھواں حصہ اس کا جو چھوڑا تم نے (یہ تقسیم ہوگی) بعد پورا کرنے وصیت کے جو تم نے کی ہو اور قرض (کی ادائیگی کے بعد جو تم پر ہو) اور اگر ہو کوئی مرد جس کی میراث تقسیم طلب ہے۔ ایسا بے اولاد کہ اس کے ماں باپ بھی زندہ نہ ہوں یا ایسی ہی کوئی عورت ہو اور ہو اس کا صرف ایک بھائی یا صرف ایک بہن تو ملے گا ہر ایک کو ان دونوں میں سے چھٹا حصہ پھر اگر ہوں (بہن بھائی) ایک سے زیادہ تو وہ سب شریک ہوں گے ایک تہائی میں بعد پورا کرنے اس وصیت کے جو کی گئی ہو یا (ادائیگی) قرض کے (جو میت پر ہو) بشرطیکہ (یہ وصیت) ضرر رساں نہ ہو یہ حکم ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا، نہایت بردبار ہے۔'' O---۱۹۔ ''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو نہیں ہے جائز تمہارے لئے کہ میراث بنا لو تم عورتوں کو زبردستی۔ اور نہ دباؤ ڈالو ان پر اس غرض سے کہ ہڑپ کر جاؤ تم کچھ حصہ اس کا جو دیا ہے تم نے ہی انہیں (بصورت مہر و میراث) الا یہ کہ وہ ارتکاب کریں صریح بدکاری کا اور برتاؤ کرو عورتوں کے ساتھ اچھا۔ پھر اگر ناپسند ہوں وہ تم کو تو عجب نہیں کہ ناپسند کرو تم ایک چیز کو اور رکھی ہو اللہ تعالیٰ نے اس میں خیر کثیر۔'' O---۲۱۔ ''بھلا کیسے لے سکتے ہو تم اسے (واپس) جبکہ یکجان ہو چکے تھے تم ایک دوسرے کے ساتھ اور لے چکی ہیں وہ تم سے پختہ عہد۔'' O---۳۲۔ ''اور اس چیز کی آرزو نہ کرو جس کے باعث اللہ تعالیٰ نے تم میں سے بعض کو بعض پر بزرگی دی ہے۔ مردوں کے لئے ہے حصہ اس میں جو کمایا انہوں نے اور عورتوں کے لئے ہے حصہ اس میں جو کمایا انہوں نے اور مانگو اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل۔ بیشک اللہ تعالیٰ ہے ہر چیز کے بارے میں سب کچھ جاننے والا۔'' O---[اس کی شان نزول میں بتلایا گیا ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا کہ مرد جہاد میں حصہ لیتے ہیں اور شہادت پاتے ہیں۔ ہم عورتیں ان فضیلت والے کاموں سے محروم ہیں۔ ہماری میراث بھی مردوں سے نصف ہے۔ اس پر آیت نازل ہوئی۔ (مسند احمد جلد ۶ صفحہ ۳۲۲) اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا مطلب یہ ہے کہ مردوں کو اللہ تعالیٰ نے جو جسمانی قوت و طاقت اپنی حکمت وارادہ کے مطابق عطا کی ہے اور جس کی بنیاد پر وہ جہاد بھی کرتے ہیں اور دیگر بیرونی کاموں میں حصہ لیتے ہیں۔ یہ ان کے لیے اللہ کا خاص عطیہ ہے۔ اس کو دیکھتے ہوئے عورتوں کو مردانہ صلاحیتوں کے کام کرنے کی آرزو نہیں کرنی چاہیے۔ البتہ اللہ کی اطاعت اور نیکی کے کاموں میں خوب حصہ لینا چاہیے اور اس میدان میں وہ جو کچھ کمائیں گی، مردوں کی طرح ان کا پورا پورا صلہ انہیں ملے گا۔ علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل کا سوال کرنا چاہیے کیونکہ مرد اور عورت کے درمیان استعداد، صلاحیت اور قوت کار کا جو فرق ہے، وہ تو قدرت کا ایک اٹل فیصلہ ہے جو محض آرزو سے تبدیل نہیں ہو سکتا۔ البتہ اس کے فضل سے کسب و محنت میں رہ جانے والی کمی کا ازالہ ہو سکتا ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۳۴۔ ''مرد سرپرست و نگہبان ہیں عورتوں کے اس بنا پر کہ فضیلت دی ہے اللہ تعالیٰ نے انسانوں میں بعض کو بعض پر اور اس بنا پر کہ خرچ کرتے ہیں مرد اپنے مال۔ پس نیک عورتیں (ہوتی ہیں) اطاعت شعار، حفاظت کرنے والیاں (مردوں کی) غیر حاضری میں ان سب چیزوں کی جن کو محفوظ بنایا ہے اللہ تعالیٰ نے۔ اور وہ عورتیں کہ اندیشہ ہو تم کو نافرمانی کا جن سے۔ سو نصیحت کرو ان کو اور (اگر نہ مانیں تو) تنہا چھوڑ دو ان کو بستروں میں اور (پھر بھی نہ مانیں تو) مارو ان کو پھر اگر اطاعت کرنے لگیں وہ تمہاری تو نہ تلاش کرو ان پر زیادتی کرنے کی راہ۔ بیشک اللہ تعالیٰ ہے سب سے بالاتر اور بہت بڑا۔'' O---۱۲۴۔ ''اور جو شخص کرے گا کوئی نیک کام وہ مرد ہو یا عورت اور ہو وہ مومن تو ایسے سب لوگ داخل ہوں گے جنت میں اور نہیں ناانصافی ہوگی ان کے ساتھ ذرا بھی۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۱، مضمون: اعمال] ---۱۲۷۔ ''اور تجھ سے عورتوں کے بارے میں فتویٰ مانگتے ہیں۔ کہہ اللہ تعالیٰ تمہیں فتویٰ دیتا ہے ان کے بارے میں اور جو کچھ یتیم عورتوں کے بارے میں تمہیں کتاب میں سنایا گیا ہے اور جنہیں تم ان کا حق جو ان کے لئے لازم کیا گیا ہے نہیں دیتے مگر ان سے نکاح کرنا چاہتے ہو اور بے بس لڑکوں کے بارے میں اور یہ کہ یتیموں کے لئے انصاف پر قائم ہو جاؤ۔ اور تم جو بھی بھلائی کرتے ہو اللہ تعالیٰ اسے یقیناً جانتا ہے۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۸، مضمون: یتیموں کے حقوق) ---۱۲۸۔ ''اور اگر کسی عورت کو ڈر ہو اپنے خاوند کی طرف سے بدسلوکی یا بے رخی کا تو کچھ گناہ نہیں ان دونوں پر کہ صلح کر لیں آپس میں کسی طریقے سے۔ اور صلح بہر حال بہتر ہے اور موجود رہتا ہے طبیعتوں میں بخل اور اگر تم حسن سلوک سے کام لو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو تو بیشک اللہ ہے تمہارے عملوں سے پوری طرح باخبر۔'' O ---۱۲۹۔ ''اور نہیں قدرت رکھتے تم اس بات کی کہ عدل کر سکو بیویوں کے درمیان خواہ کتنا ہی چاہو تم لہٰذا نہ جھک جاؤ (کسی ایک کی طرف) پوری طرح جھکنا

Marfat.com

کہ چھوڑ دو دوسری بیویوں کو ادھر لٹکتا۔ اور اگر درست کر لو تم (اپنا طرز عمل) اور ڈرتے رہو اللہ سے تو بیشک اللہ تعالیٰ ہے بہت معاف کرنے والا اور رحم فرمانے والا۔''O

(سورۃ التوبہ ۹)---۶۷۔''منافق مرد اور منافق عورتیں ایک دوسرے جیسے ہیں، وہ ناپسندیدہ باتوں کی تلقین کرتے ہیں اور پسندیدہ باتوں سے منع کرتے ہیں اور اپنے ہاتھوں کو بند رکھتے ہیں انہوں نے اللہ کو بھلا دیا ہے سو اللہ نے بھی انہیں بھلا دیا ہے، بیشک منافق ہی بدکار ہیں۔''O---۶۸۔''اللہ منافق مردوں اور منافق عورتوں اور کافروں سے جہنم کی آگ کا وعدہ کرتا ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے، وہ انہیں کافی ہوگی اور اللہ ان پر لعنت کرتا ہے اور ان کے لئے دائمی عذاب ہوگا۔''O---۷۱۔''اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے رفیق ہیں۔ وہ پسندیدہ باتوں کی تلقین کرتے ہیں، ناپسندیدہ باتوں سے منع کرتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرتے ہیں۔ ان ہی لوگوں پر اللہ تعالیٰ رحم کرے گا۔ اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر۹، مضمون: مومن متقی]---۷۲۔''اللہ تعالیٰ مومن مردوں اور مومن عورتوں سے ایسے باغوں کا جن میں نہریں بہتی ہیں اور جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے اور ہمیشگی کے باغوں میں پاکیزہ گھروں کا وعدہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور بڑھ کر ہوگی۔ یہی تو بڑی کامیابی ہے۔''O---۸۷۔''وہ پیچھے رہنے والی عورتوں کے ساتھ خوش رہتے ہیں۔ کیونکہ ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی ہے سو وہ سوچتے سمجھتے نہیں۔''O---۹۳۔''الزام تو صرف ان لوگوں پر ہے جو دولت مند ہو کر تجھ سے اجازت مانگتے ہیں۔ وہ پیچھے رہنے والی عورتوں کے ساتھ خوش ہوتے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے۔ سو انہیں علم نہیں۔''O

(سورۃ یوسف ۱۲)---۱۰۹۔''آپ سے پہلے ہم نے بستی والوں میں جتنے رسول بھیجے ہیں سب مرد ہی تھے۔ جن کی طرف ہم وحی نازل فرماتے گئے۔ کیا زمین میں چل پھر کر انہوں نے دیکھا نہیں کہ ان سے پہلے کے لوگوں کا کیسا انجام ہوا؟ یقیناً آخرت کا گھر پرہیزگاروں کے لئے بہت ہی بہتر ہے۔ کیا پھر بھی تم نہیں سمجھتے۔''O---[یہ آیت اس بات پر نص (قطعی حکم) ہے کہ تمام نبی مرد ہی ہوئے ہیں۔ عورتوں میں سے کسی کو نبوت کا مقام نہیں ملا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ ابراہیم ۱۴)---۷۔''اور جب تمہارے پروردگار نے تمہیں آگاہ کر دیا کہ اگر تم شکر گزاری کرو گے تو بیشک میں تمہیں زیادہ دوں گا۔ اور اگر تم ناشکری کرو گے تو یقیناً میرا عذاب بہت سخت ہے۔''O

(سورۃ النحل ۱۶)---۴۳۔''آپ سے پہلے بھی ہم مردوں کو ہی بھیجتے رہے۔ جن کی جانب وحی اتارا کرتے تھے پس اگر تم نہیں جانتے تو اہل علم سے دریافت کر لو۔''O---۹۷۔''جو شخص نیک عمل کرے مرد ہو یا عورت لیکن با ایمان ہو۔ تو ہم اسے یقیناً بہتر زندگی عطا فرمائیں گے اور ان کے نیک اعمال کا بہترین بدلہ بھی انہیں ضرور دیں گے۔''O---[تفسیر کے لئے باب نمبر۶، مضمون: زندگی]

(سورۃ طٰہٰ ۲۰)---۱۱۷۔''تو ہم نے کہا اے آدم! یہ تیرا اور تیری بیوی کا دشمن ہے (خیال رکھنا) ایسا نہ ہو کہ وہ تم دونوں کو جنت سے نکلوا دے کہ تو مصیبت میں پڑ جائے۔''O---[یہ شقا محنت و مشقت کے معنی میں ہے، یعنی جنت میں کھانے پینے، لباس اور مسکن کی جو سہولتیں بغیر کسی محنت کے حاصل ہیں۔ جنت سے نکل جانے کی صورت میں ان چاروں چیزوں کے لیے محنت و مشقت کرنی پڑے گی جس طرح کہ ہر انسان کو دنیا میں ان بنیادی ضروریات کی فراہمی کے لیے محنت کرنی پڑ رہی ہے۔ علاوہ ازیں صرف آدم علیہ السلام سے کہا گیا کہ تو محنت و مشقت میں پڑ جائے گا۔ دونوں کو نہیں کہا گیا حالانکہ درخت کا پھل کھانے والے آدم علیہ السلام و حوا دونوں ہی تھے۔ اس لیے کہ اصل مخاطب آدم ہی تھے۔ نیز بنیادی ضروریات کی فراہمی بھی مرد ہی کی ذمہ داری ہے، عورت کی نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے عورت کو اس محنت و مشقت سے بچا کر گھر کی ملکہ کا اعزاز عطا فرمایا ہے۔ لیکن آج عورت کو یہ ''اعزاز الٰہی'' ''طوق غلامی'' نظر آتا ہے، جس سے آزاد ہونے کے لیے وہ بے قرار اور مصروف جہد ہے آہ! اغوائے شیطانی بھی کتنا موثر اور اس کا جال بھی کتنا حسین اور دلفریب ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۱۸۔''یہاں تو تجھے یہ آرام ہے کہ نہ تو بھوکا ہوتا ہے نہ ننگا۔''O---۱۱۹۔''اور نہ تو یہاں پیاسا ہوتا ہے نہ دھوپ سے تکلیف اٹھاتا ہے۔''O---۱۲۰۔''لیکن شیطان نے اسے وسوسہ ڈالا، کہنے لگا کہ کیا میں تجھے دائمی زندگی کا درخت اور بادشاہت بتلاؤں کہ جو کبھی پرانی نہ ہو۔''O---۱۲۱۔''چنانچہ ان دونوں نے اس درخت سے کچھ کھا لیا پس ان کے ستر کھل گئے اور بہشت کے پتے اپنے اوپر ٹانکنے لگے۔ آدم (علیہ السلام) نے اپنے رب کی نافرمانی کی پس بہک گیا۔''O

(سورۃ الانبیاء ۲۱)---۷۔''تجھ سے پہلے بھی جتنے پیغمبر ہم نے بھیجے سبھی مرد تھے جن کی طرف ہم وحی اتارتے تھے پس اہل کتاب سے پوچھ لو اگر خود تمہیں علم نہ ہو۔''O[یعنی تمام نبی مرد انسان تھے، نہ کوئی غیر انسان کبھی نبی آیا اور نہ غیر مرد۔ گویا نبوت انسانوں کے ساتھ اور انسانوں میں بھی مردوں کے ساتھ ہی خاص رہی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ کوئی عورت نبی نہیں بنی۔ اس لیے کہ نبوت بھی ان فرائض میں سے ہے جو عورت کے طبعی اور فطری دائرہ عمل سے خارج

Marfat.com

ہے۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]
(سورۃ النور ۲۴)---۲۳۔''جو لوگ پاک دامن بھولی بھالی باایمان عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں وہ دنیا و آخرت میں ملعون ہیں اور ان کے لیے بڑا بھاری عذاب ہے۔''O---۲۴۔''جبکہ ان کے مقابلے میں ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ پاؤں ان کے اعمال کی گواہی دیں گے۔''O---۲۵۔''اس دن اللہ تعالیٰ انہیں پورا پورا بدلہ حق و انصاف کے ساتھ دے گا اور وہ جان لیں گے کہ اللہ تعالیٰ ہی حق ہے (اور وہی) ظاہر کرنے والا ہے۔''O---۲۶۔''خبیث عورتیں خبیث مردوں کے لائق ہیں اور خبیث مرد خبیث عورتوں کے لائق ہیں اور پاک عورتیں پاک مردوں کے لائق ہیں اور پاک مرد پاک عورتوں کے لائق ہیں۔ ایسے پاک لوگوں کے متعلق جو کچھ بکواس (بہتان باز) کر رہے ہیں وہ ان سے بالکل بری ہیں' ان کے لیے بخشش ہے اور عزت والی روزی۔''O
(سورۃ الاحزاب ۳۳)---۳۵۔''بیشک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں مومن مرد اور مومن عورتیں فرماں برداری کرنے والے مرد اور فرمانبردار عورتیں راست باز مرد اور راست باز عورتیں صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں' عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں' خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں' روزے رکھنے والے مرد اور روزے رکھنے والی عورتیں اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والیاں بکثرت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے اور ذکر کرنے والیاں ان (سب کے) لیے اللہ تعالیٰ نے (وسیع) مغفرت اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔''O---[حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور بعض دیگر صحابیات نے کہا کہ کیا بات ہے' اللہ تعالیٰ ہر جگہ مردوں سے ہی خطاب فرماتا ہے' عورتوں سے نہیں' جس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اس میں عورتوں کی دل داری کا اہتمام کر دیا گیا ہے ورنہ تمام احکام میں مردوں کے ساتھ عورتیں بھی شامل ہیں سوائے ان مخصوص احکام کے جو صرف عورتوں کے لیے ہیں۔ اس آیت اور دیگر آیات سے واضح ہے کہ عبادت و اطاعت الٰہی اور اخروی درجات و فضائل میں مرد اور عورت کے درمیان کوئی تفریق نہیں ہے۔ دونوں کے لیے یکساں طور پر یہ میدان کھلا ہے اور دونوں زیادہ سے زیادہ نیکیاں اور اجر و ثواب کما سکتے ہیں۔ جنس کی بنیاد پر اس میں کمی بیشی نہیں کی جائے گی۔ علاوہ ازیں مسلمان اور مومن کا الگ الگ ذکر کرنے سے واضح ہے کہ ان دونوں میں فرق ہے۔ ایمان کا درجہ اسلام سے بڑھ کر ہے جیسا کہ قرآن و حدیث کے دیگر دلائل بھی اس پر دلالت کرتے ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---[شانِ نزول اسماء بنتِ عمیس جب اپنے شوہر جعفر بن ابی طالب کیساتھ حبشہ سے واپس آئیں تو ازواج نبی کریم ﷺ سے مل کر انہوں نے دریافت کیا کہ کیا عورتوں کے باب میں بھی کوئی آیت نازل ہوئی ہے انہوں نے فرمایا نہیں تو اسماء نے حضور سید عالم ﷺ سے عرض کیا کہ حضور ﷺ عورتیں بڑے ٹوٹے میں ہیں فرمایا کیوں عرض کیا کہ ان کا ذکر خیر کیساتھ ہوتا ہی نہیں جیسا کہ مردوں کا ہوتا ہے اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی اور ان کے دس مراتب مردوں کے ساتھ ذکر گئے اور ان کے ساتھ ان کی مدح فرمائی گئی اور مراتب میں سے پہلا مرتبہ اسلام ہے جو خدا اور رسول کی فرمانبرداری ہے دوسرا ایمان کہ وہ اعتقاد صحیح اور ظاہر و باطن کا موافق ہونا ہے تیسرا مرتبہ قنوت یعنی طاعت ہے]---[اس میں چوتھے مرتبہ کا بیان ہے کہ وہ صدق نیات و صدق اقوال و افعال ہے اس کے بعد پانچویں مرتبہ صبر کا بیان ہے کہ طاعتوں کی پابندی کرنا اور ممنوعات سے احتراز رکھنا خواہ نفس پر کتنا ہی شاق اور گراں ہو رضائے الٰہی کے لئے اختیار کیا جائے اس کے بعد پھر چھٹے مرتبہ خشوع کا بیان ہے جو طاعتوں اور عبادتوں میں قلوب و جوارح کے ساتھ متواضع ہونا ہے اس کے بعد ساتویں مرتبہ صدقہ کا بیان ہے جو اللہ تعالیٰ کے عطا کئے ہوئے مال میں سے اس کی راہ میں بطریق فرض و نفل دینا ہے پھر آٹھویں مرتبہ صوم کا بیان ہے یہ بھی فرض نفل دونوں کو شامل ہے منقول ہے کہ جس نے ہر ہفتہ ایک درم صدقہ کیا وہ متصدقین میں اور جس نے ہر مہینہ ایام بیض کے تین روزے رکھے وہ صائمین میں شمار کیا جاتا ہے اس کے بعد نویں مرتبہ عفت کا بیان ہے اور وہ یہ ہے کہ اپنی پارسائی کو محفوظ رکھے اور جو حلال نہیں ہے اس سے بچے سب سے آخر میں دسویں مرتبہ کثرتِ ذکر کا بیان ہے ذکر میں تسبیح تحمید تہلیل تکبیر قراءتِ قرآن علم دین کا پڑھنا پڑھانا نماز وعظ نصیحت میلاد شریف نعت شریف پڑھنا سب داخل ہیں کہا گیا ہے کہ بندہ ذاکرین میں جب شمار ہوتا ہے جب کہ وہ کھڑے بیٹھے لیٹے ہر حال میں اللہ کا ذکر کرے۔ (تفسیرات از کنز الایمان)] (نیز تفسیر کیلئے باب ۹ مضمون: مسلمان۔ مومن)---۳۶۔''اور (دیکھو) کسی مومن مرد و عورت کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے فیصلہ کے بعد اپنے کسی امر کا کوئی اختیار باقی نہیں رہتا' (یاد رکھو) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی جو بھی نافرمانی کرے گا وہ صریح گمراہی میں پڑے گا۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱ مضمون: اللہ رسول ﷺ کی نافرمانی]---۵۵۔''ان عورتوں پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ اپنے باپوں اور اپنے بیٹوں اور بھائیوں اور بھتیجوں اور بھانجوں اور اپنی (میل جول کی) عورتوں اور ملکیت کے ماتحتوں (لونڈی' غلام) کے سامنے ہوں۔ (عورتو!) اللہ تعالیٰ سے ڈرتی رہو۔ اللہ تعالیٰ یقیناً ہر چیز پر شاہد ہے۔''O---[اس مقام پر عورتوں کو تقویٰ کا حکم دے کر واضح کر دیا کہ اگر تمہارے دلوں میں تقویٰ ہوگا تو پردے کا جو اصل مقصد' قلب و نظر کی طہارت اور عصمت کی حفاظت ہے' وہ یقیناً تمہیں حاصل ہوگا' ورنہ حجاب کی ظاہری پابندیاں تمہیں گناہ میں ملوث ہونے سے نہیں بچا سکیں گی۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۵۸۔''اور جو لوگ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ایذا دیں بغیر کسی جرم کے جو ان سے سرزد ہوا ہو وہ (بڑے ہی) بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۹ مضمون: مومن]---۷۳۔''(یہ اس لیے) کہ اللہ تعالیٰ منافق مردوں

Marfat.com

عورتوں اور مشرک مردوں عورتوں کو سزا دے اور مومن مردوں عورتوں کی توبہ قبول فرمائے اور اللہ تعالیٰ بڑا ہی بخشنے والا اور مہربان ہے۔" O (تفسیر کیلئے باب ۹، مضمون: مسلمان)

(سورۃ الزخرف ۴۳)---۱۸۔ "کیا (اللہ تعالیٰ کی اولاد لڑکیاں ہیں) جو زیورات میں پلیں اور جھگڑے میں (اپنی بات) واضح نہ کر سکیں؟" O---[ان کی اس تقسیم کے معیوب ہونے کو ایک دوسرے انداز سے بیان کیا جا رہا ہے۔ یعنی بچیاں تو ناز و نعم میں پلتی ہیں اور کسی مجلس میں اپنا مدعا واضح طور پر بیان کرنے سے ہچکچاتی ہیں۔ کیا ان سے یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ مملکتِ خداوندی کے فرائض و مہمات کو وہ کامیابی سے انجام دے سکیں۔ نہ ان میں زورِ بازو کہ شمشیر و سناں بکف میدان میں اُتر سکیں اور نہ ان میں حجت و بیان کی استعداد کہ وہ زبان سے حق کا بول بالا کر سکیں۔ ایسی بے مصرف اولاد کی اللہ تعالیٰ کو کیا ضرورت ہے۔ اس آیت سے علماء نے یہ مسئلہ اخذ کیا ہے کہ عورتوں کو زیور پہنانا جائز ہے۔ حدیثِ نبوی سے بھی اس کی تائید ملتی ہے۔ یعنی ریشم اور سونے کا استعمال میری اُمت کے مردوں پر حرام ہے اور عورتوں کے لیے حلال ہے۔ علامہ ابو بکر جصاص متعدد احادیث نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ عہدِ نبوت سے لے کر آج تک عورتیں زیور پہنتی آئی ہیں اور کبھی کسی نے اس کو ناجائز نہیں کہا۔ اس لیے اخبارِ آحاد سے عورتوں کے لیے زیور کی ممانعت ثابت نہیں ہو سکتی۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

(سورۃ محمد ۴۷)---۱۹۔ "سو (اے نبی!) آپ یقین کر لیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگا کریں اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے حق میں بھی اللہ تعالیٰ لوگوں کی آمد و رفت کی اور رہنے سہنے کی جگہ کو خوب جانتا ہے۔" O (تفسیر کیلئے باب ۸، مضمون: توبہ و استغفار)

(سورۃ الفتح ۴۸)---۴۔ "وہی ہے جس نے اتارا اطمینان کو اہلِ ایمان کے دلوں میں تا کہ وہ اور بڑھ جائیں (قوت) ایمان میں اپنے (پہلے) ایمان کے ساتھ۔ اور اللہ تعالیٰ کے زیرِ فرمان ہیں سارے لشکر آسمانوں اور زمین کے۔ اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا، بہت دانا ہے۔" O---۵۔ "تا کہ داخل کر دے ایمان والوں اور ایمان والیوں کو باغوں میں، رواں ہیں جن کے نیچے نہریں وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے اور دُور فرما دے ان سے ان کی برائیوں کو اور یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑی کامیابی ہے۔" O

(سورۃ الحدید ۵۷)---۱۲۔ "(قیامت کے) دن تو دیکھے گا کہ ایمان دار مردوں اور عورتوں کا نور ان کے آگے آگے اور ان کے داہنے دوڑ رہا ہو گا آج تمہیں ان جنتوں کی خوشخبری ہے جنکے نیچے نہریں جاری ہیں جن میں ہمیشہ کی رہائش ہے۔ یہ ہے بڑی کامیابی۔" O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: نور)

مشاہدات:

۱۔ پنجابی میں ایک محاورہ ہے کہ مرد کئی نال گھر ڈھائے تے نہی ڈھیند اعورت سوئی نال گھر ڈھہ جاندا اے یعنی عورت کا گھر کو آباد کرنے اور اجاڑنے میں بہت بڑا حصہ ہے۔ یہ عورت کے ظرف پر منحصر ہے۔ ایک پرانی بات سنی ہوئی ہے کہ ایک جگہ ایک چوہدرانی اور کمیانی پڑوس میں رہا کرتی تھی۔ چوہدرانی کے پاس ۴۰ بھینسیں تھیں (کیونکہ وہ زمیندارنی تھی) اور کمیانی کے پاس صرف ایک بھینس تھی (گاؤں میں ایسے لوگ بھی بھینس رکھتے تھے اور ان کے گزر اوقات کیلئے ان کا اچھا ذریعہ ہوتا تھا۔) اب چوہدرانی چوں کہ چوہدرانی تھی اس کے ہاں نوکر چاکر کام کرتے تھے۔ سارا انتظام اور لین دین نوکروں کے ذریعے تھا۔ اور پھر چوہدرانی کی مہمان داری اور کئی قسم کے اخراجات ہوں گے۔ اب کمیانی ایک بھینس والی گھر کا سارا کام خود کرتی ہو گی اور بھینس کا دودھ وغیرہ خود سنبھالتی ہو گی۔ ایک دفعہ چوہدرانی کو گھی کی ضرورت پڑ گئی کیونکہ اس کے پاس چالیس بھینسوں کے باوجود گھی نہیں تھا۔ تو اس نے کمیانی سے کہا کہ مجھے پانچ سیر (اس وقت وزن سیروں میں ہوتا تھا) گھی ادھار دے دو۔ میں واپس کر دوں گی۔ اس بیچاری نے چوہدرانی کو گھی دے دیا۔ اب گھی دیئے ایک ماہ گزر گیا تو کمیانی نے گھی مانگا تو چوہدرانی کہنے لگی کہ میرے پاس گھی اکٹھا ہو جاتا ہے تو دے دوں گی اسی طرح چھ ماہ گزر گئے۔ چوہدرانی کہنے لگی ابھی اکٹھا نہیں ہوا دے دوں گی۔ اس طرح ایک سال گزر گیا۔ تو چوہدرانی صاف مکر گئی۔ اور کہنے لگی میرے پاس چالیس بھینسیں ہیں میں نے تجھ سے کیوں گھی لینا تھا جبکہ تمہارے پاس صرف ایک بھینس ہے۔ اب بیچاری کمیانی پریشان ہو گئی۔ کہ اس کی گزر بسر تو اسی طرح گھی اکٹھا کر کے بیچ کر ہوتی تھی۔ کمیانی قاضی کے پاس گئی۔ چوہدرانی کی شکایت کی کہ وہ مجھے میرا ادھار دیا ہوا گھی واپس نہیں کرتی۔ تو قاضی صاحب نے چوہدرانی کو طلب کر لیا اور چوہدرانی سے پوچھا۔ تو چوہدرانی نے وہی جواب دیا کہ میرے پاس ۴۰ بھینسیں ہیں میں کیوں اس سے گھی لینے لگی۔ قاضی صاحب نے دونوں عورتوں کو کہا کہ دونوں یہاں جوتے اتار دو اور وہ سامنے کیچڑ میں سے ہو کر میرے پاس آؤ۔ دونوں کیچڑ میں سے گزر کر قاضی صاحب کے پاس آئیں تو دونوں کے پاؤں کیچڑ سے لت پت تھے۔ قاضی صاحب نے کہا کہ ان کو ایک ایک لوٹا پانی دو کہ یہ دونوں اپنے پاؤں دھو کر میرے پاس آئیں۔ جب کمیانی نے دونوں پاؤں دھو لیے تو لوٹے میں پانی باقی بچ گیا اور چوہدرانی سے ایک پاؤں بھی نہیں دھویا گیا اور لوٹے کا پانی ختم ہو گیا۔ تو قاضی صاحب نے کہا کہ چوہدرانی اس کو اس کا گھی واپس کرو۔ جس سے اس کی نا اہلی اور فضول خرچی ثابت ہوئی۔ O

Marfat.com

۲۔ ایک گاؤں میں تین عورتوں کا کردار دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ جو کہ ایک ہی محلہ میں رہتی تھیں۔ دو نے اپنے خاوندوں کے پیچھے پڑ کر اپنی جائیدادیں فروخت کیں اور شہر میں آ گئیں اور وہاں کرایہ پر مکان لیکر رہنا شروع کر دیا۔ ان میں سے ایک نے اپنے سے پہلے وہاں رہائش پذیر رشتہ داروں کے ہاں آنا جانا اور دعوتیں وغیرہ شروع کر دیں۔ اور کوئی کاروبار شروع نہیں کیا۔ آخر شہر کے اخراجات گاؤں سے زیادہ ہوتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ دو تین سال میں ہی تمام پونجی ختم ہو گئی اور در بدر والی بات ہو گئی۔ دوسری کے خاوند نے کاروبار تو شروع کر دیا مگر اخراجات زیادہ کرنے اور خاوند کی رقم سے رقم نٹی کر لی جس کی وجہ سے کاروبار ختم ہو گیا اور آپس میں لڑائی کر لی اور میاں بیوی کی علیحدگی ہو گئی اس طرح یہ بھی تباہی کے دہانے پر پہنچ گئے۔ اب جو تیسری ان کے گاؤں کی محلہ دار تھی۔ وہ وہیں گاؤں میں رہی۔ اس کا خاوند نے نشہ شروع کر دیا۔ جس سے اس کا خاوند کاروبار بھی نہیں کرتا تھا۔ اور گھر سے جو ہاتھ لگتا لے اڑتا لیکن اس عورت نے اپنی اس جائیداد پر گزر کی، خاوند کا علاج کروا کر اس کا نشہ بھی چھڑایا اور بچوں کو تعلیم بھی دلائی اور یہ خاندان اب بھی وہیں راضی خوشی زندگی بسر کر رہا ہے۔

عورت کی حکمرانی

(سورۃ النمل ۲۷) ---۲۳۔ "میں نے دیکھا کہ ان کی بادشاہت ایک عورت کر رہی ہے جسے ہر قسم کی چیز سے کچھ نہ کچھ دیا گیا ہے اور اس کا تخت بھی بڑی عظمت والا ہے۔" ○--- [یعنی ہد ہد کے لئے بھی یہ امر باعث تعجب تھا کہ سبا میں ایک عورت حکمران ہے۔ لیکن آج کل کہا جاتا ہے کہ عورتیں بھی ہر معاملے میں مردوں کے برابر ہیں۔ اگر مرد حکمران ہو سکتا ہے تو عورت کیوں نہیں ہو سکتی؟ حالانکہ یہ نظریہ اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔ بعض لوگ ملکہ سبا (بلقیس) کے اس ذکر سے استدلال کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ عورت کی سربراہی جائز ہے۔ حالانکہ قرآن نے ایک واقعے کے طور پر اس کا ذکر کیا ہے اس سے اس کے جواز یا عدم جواز کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ عورت کی سربراہی کے عدم جواز پر قرآن و حدیث میں واضح دلائل موجود ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ]
---۲۴۔ "میں نے اسے اور اس کی قوم کو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر سورج کو سجدہ کرتے ہوئے پایا' شیطان نے ان کے کام انہیں بھلے کر کے دکھلا کر صحیح راہ سے روک دیا ہے پس وہ ہدایت پر نہیں آتے۔" ○

عیب جوئی، غیبت

(سورۃ النساء ۴) ---۱۴۸۔ "اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں کسی کی بری بات کا ظاہر کرنا مگر جس پر ظلم ہوا ہو اور اللہ تعالیٰ ہے سننے والا، جاننے والا۔" ○
(سورۃ یوسف ۱۲) ---۳۰۔ "اور شہر کی عورتوں میں چرچا ہونے لگا کہ عزیز کی بیوی اپنے (جوان) غلام کو اپنا مطلب نکالنے کے لئے بہلانے پھسلانے میں لگی رہتی ہے۔ اس کے دل میں یوسف کی محبت بیٹھ گئی ہے۔ ہمارے خیال میں تو وہ صریح گمراہی میں ہے۔" ○ ---۳۱۔ "اس نے جب ان کی پر فریب غیبت کا حال سنا تو انہیں بلوا بھیجا اور ان کے لئے ایک مجلس مرتب کی اور ان میں سے ہر ایک کو چھری دی اور کہا اے یوسف ان کے سامنے چلے آؤ۔ ان عورتوں نے جب اسے دیکھا تو بہت بڑا جانا اور اپنے ہاتھ کاٹ لئے اور زبان سے نکل گیا کہ ماشاء اللہ یہ انسان تو ہرگز نہیں۔ یہ تو یقیناً کوئی بہت ہی بزرگ فرشتہ ہے۔" ○--- [مکمل تفصیل کے لئے باب نمبر ۴، مضمون: انبیاء و رسل۔ حضرت یوسفؑ]
(سورۃ بنی اسرائیل ۱۷) ---۳۶۔ "جس بات کی تجھے خبر ہی نہ ہو اس کے پیچھے مت پڑ۔ کیونکہ کان اور آنکھ اور دل ان میں سے ہر ایک سے پوچھ گچھ کی جانے والی ہے۔" ○--- [القفو کے معنی ہیں پیچھے لگنا یعنی جس چیز کا علم نہیں اس کے پیچھے مت لگو یعنی بدگمانی مت کرو، کسی کی ٹوہ میں مت رہو، اسی طرح جس چیز کا علم نہیں اس پر عمل مت کرو۔ جس چیز کے پیچھے تم پڑو گے اس کے متعلق کان سے سوال ہوگا کہ کیا اس نے سنا تھا؟ آنکھ سے سوال ہوگا کیا اس نے دیکھا تھا، اور دل سے سوال ہوگا کیا اس نے جانا تھا؟ کیونکہ یہی تینوں علم کا ذریعہ ہیں۔ یعنی ان اعضا کو اللہ تعالیٰ قیامت والے دن قوت گویائی عطا فرمائے گا اور ان سے پوچھا جائے گا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

احادیث مبارکہ:

☆ حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے فرماتے تھے جنت میں چغل خور داخل نہیں ہوگا۔
☆ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم جانتے ہو غیبت کیا ہے۔ صحابہؓ نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ فرمایا تو اپنے بھائی کا ذکر اس انداز سے کرے جو اسے ناپسند ہے۔ صحابہؓ نے کہا اگر ہمارے بھائی میں ایسی بات ہو جو ہم کہتے ہیں۔ فرمایا اگر اس میں وہ خصلت ہے اور

Marfat.com

تم اس کی عدم موجودگی میں اس کا ذکر کرتے ہو تم اس کی غیبت کرتے ہو اور اگر اس میں نہیں ہے تو تم اس پر بہتان لگاتے ہو۔ دوسری روایت ہے جس وقت تو اپنے بھائی کی اس خصلت کا ذکر کرے جو اس میں ہے تو نے اس کی غیبت کی اگر اس میں وہ خصلت نہیں تو اس پر بہتان لگایا۔

☆ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا دو آدمیوں نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھی ان کا روزہ تھا۔ جب نبی کریم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے فرمایا اپنا وضو اور نماز لوٹاؤ اور اپنا روزہ پورا کرو۔ اور اس کی جگہ ایک دوسرے دن روزہ رکھو۔ انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ کیوں؟ فرمایا تم نے فلاں شخص کی چغلی کھائی ہے۔ احادیث از دستور القرآن صفحہ نمبر ۵۹۲۔ مؤلفہ محمد شریف چوہدری۔

(**سورۃ الحجرات** ۴۹)---۱۲۔ ''اے ایمان والو! بہت بدگمانیوں سے بچو یقین مانو کہ بعض بدگمانیاں گناہ ہیں۔ اور بھید نہ ٹٹولا کرو اور نہ تم میں سے کوئی کسی کی غیبت کرے۔ کیا تم میں سے کوئی بھی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرتا ہے؟ تم کو اس سے گھن آئے گی اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔'' O---[غیبت کا مطلب یہ ہے کہ دوسرے لوگوں کے سامنے کسی کی برائیوں اور کوتاہیوں کا ذکر کیا جائے جسے وہ برا سمجھے اور اگر اس کی طرف ایسی باتیں منسوب کی جائیں جو اس کے اندر موجود ہی نہیں ہیں تو وہ بہتان ہے۔ اپنی اپنی جگہ دونوں ہی بڑے جرم ہیں۔ یعنی کسی مسلمان بھائی کی کسی کے سامنے برائی بیان کرنا ایسے ہی ہے جیسے مردار بھائی کا گوشت کھانا۔ مردار بھائی کا گوشت کھانا تو کوئی پسند نہیں کرتا۔ لیکن غیبت لوگوں کی نہایت مرغوب غذا ہے۔ (تفسیرات از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---[لوگوں کو کسی شخص یا اشخاص کے شر سے خبردار کرنا تا کہ وہ اس کے نقصان سے بچ سکیں۔ مثلاً راویوں، گواہوں اور مصنفین کی کمزوریاں بیان کرنا بالاتفاق جائز ہی نہیں واجب ہے کیونکہ اس کے بغیر شریعت کو غلط روایتوں کی اشاعت سے، عدالتوں کو بے انصافی سے، اور عوام یا طالبانِ علم کو گمراہیوں سے بچانا ممکن نہیں ہے۔ یا مثلاً کوئی شخص کسی سے شادی بیاہ کا رشتہ کرنا چاہتا ہو، یا کسی کے پڑوس میں مکان لینا چاہتا ہو، یا کسی سے شرکت کا معاملہ کرنا چاہتا ہو، یا کسی کو اپنی امانت سونپنا چاہتا ہو اور آپ سے مشورہ لے تو آپ کے لیے واجب ہے کہ اس کا عیب وصواب اسے بتا دیں تا کہ ناواقفیت میں وہ دھوکا نہ کھائے۔ ایسے لوگوں کے خلاف علی الاعلان آواز بلند کرنا اور ان کی بُرائیوں پر تنقید کرنا جو فسق و فجور پھیلا رہے ہوں، یا بدعات اور گمراہیوں کی اشاعت کر رہے ہوں، یا خلقِ خدا کو بے دینی اور ظلم وجور کے فتنوں میں مبتلا کر رہے ہوں۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(**سورۃ الھمزۃ** ۱۰۴)---۱۔ ''ہلاکت ہے ہر اُس شخص کے لیے جو (روبرو) طعنے دیتا ہے (پیٹھ پیچھے) عیب جوئی کرتا ہے۔'' O---[ہُمَزَۃٍ لُّمَزَۃٍ کے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں اس لئے دونوں مل کر یہ معنی دیتے ہیں کہ اس شخص کی عادت ہی یہ بن گئی ہے کہ وہ دوسروں کی تحقیر و تذلیل کرتا ہے' کسی کو دیکھ کر انگلیاں اٹھاتا اور آنکھوں سے اشارے کرتا ہے' کسی کے نسب پر طعن کرتا ہے' کسی کی ذات میں کیڑے نکالتا ہے' کسی پر منہ درمنہ چوٹیں کرتا ہے' کسی کے پیٹھ پیچھے اس کی برائیاں کرتا ہے' کہیں چغلیاں کھا کر اور لگائی بجھائی کر کے دوستوں کو لڑواتا اور کہیں بھائیوں میں پھوٹ ڈلواتا ہے' لوگوں کے برے برے نام رکھتا ہے۔ ان پر چوٹیں کرتا ہے اور ان کو عیب لگاتا ہے۔ (از تفسیر ۱ تفہیم القرآن)]---۲۔ ''جس نے مال جمع کیا اور اسے گن گن کر رکھتا ہے۔'' O---[پہلے فقرے کے بعد یہ دوسرا فقرہ خود بخود یہ معنی دیتا ہے کہ لوگوں کی یہ تحقیر و تذلیل وہ اپنی مال داری کے غرور میں کرتا ہے۔ (از تفسیر ۲ تفہیم القرآن)]---۳۔ ''وہ یہ خیال کرتا ہے کہ اس کے مال نے اسے لافانی بنا دیا ہے۔'' O---[دوسرے معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ وہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال اسے حیات جاوداں بخش دے گا' یعنی دولت جمع کرنے اور اسے گن گن کر رکھنے میں وہ ایسا منہمک ہے کہ اسے اپنی موت یاد نہیں رہی ہے اور اسے کبھی یہ خیال بھی نہیں آتا کہ ایک وقت اس کو یہ سب کچھ چھوڑ کر خالی ہاتھ دُنیا سے رخصت ہو جانا پڑے گا۔ (از تفسیر ۳ تفہیم القرآن)]---۴۔ ''ہرگز نہیں وہ یقیناً توڑ پھوڑ دینے والی آگ میں پھینک دیا جائے گا۔'' O---[نبذ عربی زبان میں کسی چیز کو بے وقعت اور حقیر سمجھ کر پھینک دینے کے لئے بولا جاتا ہے۔ اس سے خود بخود یہ اشارہ نکلتا ہے کہ اپنی مال داری کی وجہ سے وہ دُنیا میں اپنے آپ کو بڑی چیز سمجھتا ہے' لیکن قیامت کے روز اسے حقارت کے ساتھ جہنم میں پھینک دیا جائے گا[(از تفسیر ۵ تفہیم القرآن)]---۵۔ ''اور تم کیا جانو کہ ایسی آگ کیا ہوگی۔'' O---۶۔ ''وہ اللہ کی آگ ہے خوب بھڑکائی ہوئی۔'' O---۷۔ ''جو دلوں تک جا پہنچے گی۔'' O---[یعنی اس کی حرارت دلوں تک پہنچ جائے گی ویسے تو دُنیا کی آگ کے اندر بھی یہ خاصیت ہے کہ وہ ہر چیز کو جلا ڈالتی ہے لیکن دُنیا میں یہ آگ دل تک پہنچ نہیں پاتی کہ انسان کی موت اس سے قبل واقع ہو جاتی ہے۔ جہنم میں ایسا نہیں ہوگا' وہ آگ دلوں تک بھی پہنچ جائے گی' لیکن موت نہیں آئے گی' بلکہ آرزو کے باوجود بھی موت نہیں آئے گی۔ (از تفسیر ا شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۸۔ ''بے شک وہ (آگ) ان پر بند کر دی جائے گی۔'' O---۹۔ ''(اس کے شعلے) لمبے لمبے ستونوں کی صورت میں ہوں گے۔'' O---[مُؤْصَدَۃٌ بند' یعنی جہنم کے دروازے اور راستے بند کر دیئے جائیں گے' تا کہ کوئی باہر نہ نکل سکے' اور انہیں لوہے کی میخوں کے ساتھ باندھ دیا جائے گا' جو لمبے لمبے ستونوں کی طرح ہوں گی' بعض کے نزدیک عَمَدٍ سے مراد بیڑیاں یا طوق ہیں اور بعض کے نزدیک ستون ہیں جن میں انہیں عذاب دیا جائے گا۔ (فتح القدیر)۔ (از تفسیر ۲ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ اللھب** ۱۱۱)---۴۔ ''اور اس کی جورو بھی بد بخت ایندھن اٹھانے والی۔'' O---[حمالۃ الحطب کا ایک اور مفہوم یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ جو شخص

Marfat.com

لوگوں کے درمیان چغل خوری کرے اس بارے میں کہتے ہیں، کعب احبار سے مروی ہے کہ بنی اسرائیل میں قحط پڑ گیا موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کے ہمراہ تین دن تک بارش کی دعا کرتے رہے لیکن ایک بوند بھی نہ گری آخر آپ نے عرض کی الٰہی عبادک۔ الٰہی یہ تیرے بندے ہیں اگر تو رحم نہیں فرمائے گا تو کون رحم کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے وحی کی کہ موسیٰ! نہ میں تمہاری دعا قبول کروں گا اور نہ تمہارے ساتھیوں کی کیونکہ ان میں ایک ایسا آدمی ہے جو چغل خور ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا یارب العالمین! وہ کون ہے تاکہ ہم اسے اپنی صفوں سے نکال دیں۔ ارشاد ہوا اے موسیٰ! میں تمہیں چغل خوری سے روکتا ہوں میں خود اس شخص کی چغلی کیسے کھا سکتا ہوں چنانچہ سب نے مل کر توبہ کی پھر انہوں نے بارش کیلئے دعا مانگی جو قبول ہوئی۔ اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ چغل خوری کبیرہ گناہ ہے حضرت فضیل بن عیاض کا قول ہے یعنی تین ایسی باتیں ہیں جو نیک اعمال کو غارت کر دیتی ہیں، روزہ توڑ دیتی ہیں اور وضو ٹوٹ جاتا ہے، غیبت، چغلی اور جھوٹ۔ (از تفسیر ۵ ضیاء القرآن)]

عیدالاضحیٰ، قربانی

(**سورۃ البقرۃ ۲**)---۱۹۶ "اور پورا کرو حج اور عمرہ اللہ کے لیے۔ پھر اگر کوئی رکاوٹ پیش آجائے تو جو میسر آجائے کوئی قربانی کا جانور (پیش کرو اللہ کے حضور) اور نہ مونڈو اپنے سر جب تک کہ نہ پہنچ جائے قربانی اپنی جگہ پر پھر جو شخص ہو تم میں سے بیمار یا ہو اسے کوئی تکلیف سر میں تو وہ بطور فدیہ روزے رکھے یا صدقہ دے یا قربانی کرے پھر جب تمہیں اطمینان نصیب ہو تو جو شخص فائدہ اٹھائے عمرہ کرتے کا حج کے ساتھ تو (وہ ذبح کرے) جو میسر آئے قربانی کا جانور پھر اگر کوئی نہ پائے (قربانی کا جانور) تو روزے رکھے، تین دن کے حج (کے دنوں) میں اور سات روزے جب (گھر) لوٹے یہ ہوئے پورے دس یہ (عمرہ کی اجازت) اس شخص کے لیے ہے، نہ ہو جس کا گھر بار مسجد حرام کے قریب۔ اور ڈرتے رہو اللہ سے اور خوب جان لو کہ بیشک اللہ کا بہت سخت ہے عذاب دینے میں۔" ○

(**سورۃ آل عمران ۳**)---۱۸۳ "وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ بے شک اللہ نے حکم دیا ہے ہم کو کہ نہ ایمان لائیں ہم کسی رسول پر جب تک کہ نہ پیش کرے وہ ہمارے سامنے ایسی قربانی کہ کھا جائے اس کو (آسمانی) آگ، کہہ دو کہ آچکے ہیں تمہارے پاس کتنے ہی رسول مجھ سے پہلے، روشن نشانیاں لے کر اور وہ نشانی بھی جو تم نے کہی ہے، تو پھر کیوں قتل کیا تم نے ان کو، اگر ہو تم سچے۔" ○

(**سورۃ المائدۃ ۵**)---۲ "اے ایمان والو! اللہ سے منسوب نشانیوں کو بے حرمت نہ کرو، نہ حرمت والے مہینے کو، نہ قربانی کے جانوروں کو، نہ پٹے والے جانوروں کو اور نہ اللہ کا فضل اور خوشی کی تلاش میں خانہ کعبہ کا قصد کرنیوالوں کو۔ اور جب تم احرام کھول دو تو شکار کر سکتے ہو۔ اور کسی قوم کی دشمنی اس وجہ سے کہ انہوں نے تمہیں خانہ کعبہ سے روکا تھا تمہیں اس بات پر نہ اکسائے کہ زیادتی کرو۔ اور نیکی اور پرہیزگاری میں تعاون کرو، مگر گناہ اور دشمنی میں تعاون نہ کرو، اور اللہ سے ڈرو کہ اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔" ○---۲۷ "اور انہیں آدم کے دو بیٹوں کا قصہ ٹھیک ٹھیک سنا دے۔ جب انہوں نے قربانی پیش کی تو وہ ان میں سے ایک سے قبول کر لی گئی اور دوسرے سے قبول نہ کی گئی۔ وہ بولا "میں تجھے قتل کر دوں گا" (پہلے نے) کہا "اللہ" تو صرف اپنے ڈرنے والوں سے قبول کرتا ہے۔" ○---۹۷ "اللہ نے حرمت والے گھر کعبہ، اور حرمت کے مہینے اور قربانی اور پٹوں والے جانوروں کو لوگوں کے قیام کا باعث بنایا ہے، یہ اس لئے کہ تم جان لو کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے، اور یہ کہ اللہ کو ہر بات کا علم ہوتا ہے۔" ○

(**سورۃ الحج ۲۲**)---۳۴ "اور ہر امت کے لیے ہم نے قربانی کے طریقے مقرر فرمائے ہیں تاکہ وہ ان چوپائے جانوروں پر اللہ کا نام لیں جو اللہ نے انہیں دے رکھے ہیں۔ سمجھ لو کہ تم سب کا معبود برحق صرف ایک ہی ہے تم اسی کے تابع فرمان ہو جاؤ عاجزی کرنے والوں کو خوشخبری سنا دیجئے!" ○---[کیونکہ رضائے الٰہی کے لیے جانور کی قربانی کرنا بھی عبادت ہے۔ اسی لیے غیر اللہ کے نام پر یا ان کی خوشنودی کے لیے جانور ذبح کرنا غیر اللہ کی عبادت ہے۔ وہ جگہیں جہاں حج کے اعمال وارکان ادا کیے جاتے ہیں جیسے عرفات، مزدلفہ، منیٰ اور مکہ۔ مطلق ارکان و اعمال حج کو بھی مناسک کہہ لیا جاتا ہے۔ مطلب آیت کا یہ ہے کہ ہم پہلے بھی ہر مذہب والوں کے لیے ذبح کا یا عبادت کا طریقہ مقرر کرتے آئے ہیں تاکہ وہ اس کے ذریعے سے اللہ کا قرب حاصل کرتے رہیں۔ اور ان میں حکمت یہ ہے کہ وہ ہمارا نام لیں یعنی بسم اللہ واللہ اکبر کہہ کر ذبح کریں یا ہمیں یاد رکھیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۳۶ "قربانی کے اونٹ ہم نے تمہارے لیے اللہ تعالیٰ کی نشانیاں مقرر کر دی ہیں ان میں تمہیں نفع ہے۔ پس انہیں کھڑا کر کے ان پر اللہ کا نام لو پھر جب ان کے پہلو زمین سے لگ جائیں اسے (خود بھی) کھاؤ اور مسکین سوال سے رکنے والوں اور سوال کرنے والوں کو بھی کھلاؤ، اسی طرح ہم نے چوپایوں کو تمہارے ماتحت کر دیا ہے کہ تم شکر گزاری کرو۔" ○---[قانع کے ایک معنی سائل کے اور دوسرے معنی قناعت کرنے والے کے کیے گئے ہیں یعنی وہ سوال نہ کرے اور معتر کے معنی بعض [illegible]

نے بغیر سوال کے سامنے آنے والے کے کیے ہیں- اور بعض نے قانع کے معنی سائل اور معتر کے معنی زائر یعنی ملاقاتی کے کیے ہیں- بہر حال اس آیت سے استدلال کرتے ہوئے کہا جاتا ہے کہ قربانی کے گوشت کے تین حصے کیے جائیں- ایک اپنے لیے' دوسرا ملاقاتیوں اور رشتے داروں کے لیے اور تیسرا سائلین اور معاشرے کے ضرورت مند افراد کے لیے- جس کی تائید میں یہ حدیث بھی پیش کی جاتی ہے' جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میں نے تمہیں (پہلے) تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت ذخیرہ کر کے رکھنے سے منع کیا تھا لیکن اب تمہیں اجازت ہے کہ کھاؤ اور جو مناسب سمجھو ذخیرہ کرو''- دوسری روایت کے الفاظ ہیں ''پس کھاؤ' ذخیرہ کرو اور صدقہ کرو'' ایک اور روایت کے الفاظ اس طرح ہیں ''پس کھاؤ' کھلاؤ اور صدقہ کرو''۔ بعض علما دو حصے کرنے کے قائل ہیں- نصف اپنے لیے اور نصف صدقے کے لیے' وہ اس سے ماقبل گزرنے والی آیت سے استدلال کرتے ہیں- لیکن درحقیقت کسی بھی آیت یا حدیث سے اس طرح کے دو یا تین حصوں میں تقسیم کرنے کا حکم نہیں نکلتا بلکہ ان میں مطلقاً کھانے کھلانے کا حکم ہے- اس لیے اس اطلاق کو اپنی جگہ برقرار رہنا چاہیے اور کسی تقسیم کا پابند نہیں بنانا چاہیے- البتہ قربانی کی کھالوں کی بابت اتفاق ہے کہ اسے یا تو اپنے استعمال میں لاؤ یا صدقہ کر دو' اسے بیچنے کی اجازت نہیں ہے- جیسا کہ حدیث میں ہے' تاہم بعض علماء نے کھال خود بیچ کر اس کی قیمت فقراء پر تقسیم کرنے کی رخصت دی ہے' ایک ضروری وضاحت: قرآن کریم میں یہاں قربانی کا ذکر مسائل حج کے ضمن میں آیا ہے' جس سے منکرین حدیث یہ استدلال کرتے ہیں کہ قربانی صرف حاجیوں کے لیے ہی ہے- دیگر مسلمانوں کے لیے یہ ضروری نہیں- لیکن یہ بات صحیح نہیں- قربانی کرنے کا مطلق حکم بھی دوسرے مقام پر موجود ہے'' اپنے رب کے لیے نماز پڑھ اور قربانی کر'' اس کی تبیین وتشریح (عملی) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح فرمائی کہ آپ ﷺ خود مدینے میں ہر سال ۱۰ ذوالحجہ کو قربانی کرتے رہے اور مسلمانوں کو بھی قربانی کرنے کی تاکید کرتے رہے- چنانچہ صحابہ رضی اللہ عنہم بھی کرتے رہے- علاوہ ازیں آپ ﷺ نے قربانی کی بابت جہاں دیگر بہت سی ہدایات دیں' وہاں یہ بھی فرمایا کہ ۱۰ ذوالحجہ کو ہم سب سے پہلے (عید کی) نماز پڑھیں اور اس کے بعد جا کر جانور ذبح کریں' فرمایا ''جس نے نماز (عید) سے قبل اپنی قربانی کر لی' اس نے گوشت کھانے میں جلدی کی' اس کی قربانی نہیں ہوئی''۔ قربانی کا حکم ہر مسلمان کے لیے ہے وہ جہاں بھی ہو- کیوں کہ حاجی تو عیدالاضحیٰ کی نماز ہی نہیں پڑھتے- جس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ حکم غیر حاجیوں کے لیے ہی ہے- تاہم یہ واجب نہیں ہے- سنت مؤکدہ ہے- اسی طرح دکھلاوے کی نیت سے کئی کئی قربانیاں کرنے کا رواج بھی خلاف سنت ہے- حدیث کے مطابق پورے گھر کے افراد کی طرف سے ایک جانور کی قربانی کافی ہے- صحابہ کا عمل اسی کے مطابق تھا- (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۳۷- ''اللہ تعالیٰ کو قربانیوں کے گوشت نہیں پہنچتے نہ ان کے خون بلکہ اسے تو تمہارے دل کی پرہیزگاری پہنچتی ہے- اسی طرح اللہ نے ان جانوروں کو تمہارا مطیع کر دیا ہے کہ تم اس کی رہنمائی کے شکریے میں اس کی بڑائیاں بیان کرو' اور نیک لوگوں کو خوشخبری سنا دیجیے!'' O

(**سورۃ الصّٰفّٰت** ۳۷) ---۱۰۶- ''درحقیقت یہ کھلا امتحان تھا-'' O ---[یعنی لاڈلے بیٹے کو ذبح کرنے کا حکم' یہ ایک بڑی آزمائش تھی جس میں تو سرخرو رہا- (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۱۰۷- ''اور ہم نے ایک بڑا ذبیحہ اس کے فدیہ میں دے دیا-'' O ---[یہ بڑا ذبیحہ ایک مینڈھا تھا جو اللہ تعالیٰ نے جنت سے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے سے بھیجا- حضرت اسماعیل علیہ السلام کی جگہ اسے ذبح کیا گیا اور پھر اس سنت ابراہیمی کو قیامت تک قرب الٰہی کے حصول کا ایک ذریعہ اور عیدالاضحیٰ کا سب سے پسندیدہ عمل قرار دے دیا گیا- (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۱۰۸- ''اور ہم نے ان کا ذکر خیر پچھلوں میں باقی رکھا-'' O ---۱۰۹- ''ابراہیم (علیہ السلام) پر سلام ہو-'' O ---۱۱۰- ہم نیکوکاروں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں-'' O ---۱۱۱- ''بیشک وہ ہمارے ایمان دار بندوں میں سے تھا-'' O

(**سورۃ الفتح** ۴۸) ---۲۵- ''یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے کفر کیا اور آپ کو مسجد حرام سے روکا اور قربانی کے لیے موقوف جانور کو اس کی قربان گاہ میں پہنچنے سے (روکا)' اور اگر ایسے (بہت سے) مسلمان مرد اور (بہت سی) مسلمان عورتیں نہ ہوتیں جن کی تم کو خبر نہ تھی یعنی ان کے پس جانے کا احتمال نہ ہوتا جس پر ان کی وجہ سے تم کو بھی بے خبری میں ضرر پہنچتا' (تو تمہیں لڑنے کی اجازت دے دی جاتی لیکن ایسا نہیں کیا گیا) تا کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت میں جس کو چاہے داخل کرے اور اگر یہ الگ الگ ہوتے تو ان میں جو کافر تھے ہم ان کو دردناک سزا دیتے-'' O ---[یعنی اگر یہ بات نہ ہوتی تو تمہیں مکے میں داخل ہونے کی اور قریش مکہ سے لڑنے کی اجازت دے دی جاتی- (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الکوثر** ۱۰۸) ---۱- ''بے شک ہم نے آپ کو (جو کچھ عطا کیا) بے حد وحساب عطا کیا-'' O ---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۴، مضمون: حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم] ---۲- ''پس آپ نماز پڑھا کریں اپنے رب کے لیے اور قربانی دیں (اسی کی خاطر)-'' O ---[یعنی نماز بھی صرف ایک اللہ کے لئے اور قربانی بھی صرف ایک اللہ کے نام پر- مشرکین کی طرح اس میں دوسروں کو شریک نہ کر- نَحْر کے اصل معنی ہیں اونٹ کے حلقوم میں نیزہ یا چھری مار کر اسے ذبح کرنا- دوسرے جانوروں کو زمین پر لٹا کر ان کے گلوں پر چھری پھیری جاتی ہے اسے ذبح کرنا کہتے ہیں- لیکن یہاں نحر سے مراد مطلق قربانی ہے' علاوہ ازیں اس میں بطور صدقہ وخیرات جانور قربان کرنا' حج کے موقعے پر منیٰ میں اور عیدالاضحیٰ کے موقعے پر قربانی کرنا' سب شامل ہیں- (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

Marfat.com

غار ثور

(سورۃ التوبہ ۹) ---۴۰۔ ''اگر تم ان کی مدد نہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ تو ان کی مدد کر ہی چکا ہے۔ جب کافروں نے اسے نکال دیا تھا اور وہ دو میں دوسرا تھا جب وہ غار ثور میں تھے۔ جب وہ اپنے ساتھی (حضرت صدیق اکبرؓ) سے کہتا تھا غم نہ کر۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس پر اپنی تسکین نازل کی اور اسے ان لشکروں سے قوت بخشی جنہیں تم نے نہیں دیکھا اور کافروں کی بات کو نیچا کر دیا۔ اور اللہ تعالیٰ کی بات ہی اونچی ہوا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے۔'' O

غافل، غفلت

(سورۃ الانبیاء ۲۱) ---۱۔ ''لوگوں کے حساب کا وقت قریب آ گیا پھر بھی وہ بے خبری میں منہ پھیرے ہوئے ہیں۔'' O --- [یعنی اس کی تیاری سے غافل، دنیا کی رنگینوں میں گم اور ایمان کے تقاضوں سے بے خبر ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۳۔ ''ان کے دل بالکل غافل ہیں اور ان ظالموں نے چپکے چپکے سرگوشیاں کیں کہ وہ تم ہی جیسا انسان ہے پھر کیا وجہ ہے جو تم آنکھوں دیکھتے جادو میں آ جاتے ہو۔'' O

(سورۃ المومنون ۲۳) ---۶۳۔ ''بلکہ ان کے دل اس طرف سے غفلت میں ہیں اور ان کے لیے اس کے سوا بھی بہت سے اعمال ہیں جنہیں وہ کرنے والے ہیں۔'' O ---۶۴۔ ''یہاں تک کہ جب ہم نے ان کے آسودہ حال لوگوں کو عذاب میں پکڑ لیا تو وہ بلبلانے لگے۔'' O ---۶۵۔ ''آج مت بلبلاؤ یقیناً تم ہمارے مقابلہ پر مدد نہ کیے جاؤ گے۔'' O ---۶۶۔ ''میری آیتیں تو تمہارے سامنے پڑھی جاتی تھیں پھر بھی تم اپنی ایڑیوں کے بل الٹے بھاگتے تھے۔'' O ---۶۷۔ ''اکڑتے اینٹھتے افسانہ گوئی کرتے اسے چھوڑ دیتے تھے۔'' O

(سورۃ النور ۲۴) ---۳۷۔ ''ایسے لوگ جنہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے اور نماز کے قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے سے غافل نہیں کرتی اس دن سے ڈرتے ہیں جس دن بہت سے دل اور بہت سی آنکھیں الٹ پلٹ ہو جائیں گی۔'' O

(سورۃ النمل ۲۷) ---۹۳۔ ''کہہ دیجیے! کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کو سزاوار ہیں وہ عنقریب اپنی نشانیاں دکھائے گا جنہیں تم (خود) پہچان لو گے۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو اس سے آپ کا رب غافل نہیں۔'' O

(سورۃ یٰسین ۳۶) ---۶۔ ''تاکہ آپ ایسے لوگوں کو ڈرائیں جن کے باپ دادے نہیں ڈرائے گئے تھے' سو (اسی وجہ سے) یہ غافل ہیں۔'' O ---۷۔ ''ان میں سے اکثر لوگوں پر بات ثابت ہو چکی ہے سو یہ لوگ ایمان نہ لائیں گے۔'' O ---۸۔ ''ہم نے انکی گردنوں میں طوق ڈال دیئے ہیں پھر وہ ٹھوڑیوں تک ہیں' جس سے انکے سر اوپر کو الٹ گئے ہیں۔'' O

(سورۃ الزخرف ۴۳) ---۳۶۔ ''اور جو شخص رحمٰن کی یاد سے غفلت کرے ہم اس پر ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں وہی اس کا ساتھی رہتا ہے۔'' O --- [وسیع المعنی لفظ ہے۔ رحمان کے ذکر سے مراد اس کی یاد بھی ہے' اس کی طرف سے آئی ہوئی نصیحت بھی' اور یہ قرآن بھی۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)] ---۳۷۔ ''اور وہ انہیں راہ سے روکتے ہیں اور یہ اسی خیال میں رہتے ہیں کہ یہ ہدایت یافتہ ہیں۔'' O --- [یعنی وہ شیطان ان کے حق کے راستے کے درمیان حائل ہو جاتے ہیں اور اس سے انہیں روکتے ہیں اور انہیں برابر سمجھاتے رہتے ہیں کہ تم حق پر ہو' حتیٰ کہ وہ واقعی اپنے بارے میں یہی گمان کرنے لگ جاتے ہیں کہ وہ حق پر ہیں۔ یا کافر شیطانوں کے بارے میں سمجھتے ہیں کہ یہ ٹھیک ہیں اور ان کی اطاعت کرتے رہتے ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۳۸۔ ''یہاں تک کہ جب وہ ہمارے پاس آئے گا کہے گا کاش! میرے اور تیرے درمیان مشرق اور مغرب کی دوری ہوتی (تو) بڑا برا ساتھی ہے۔'' O ---۳۹۔ ''اور جب کہ تم ظالم ٹھہر چکے تو تمہیں آج ہرگز تم سب کا عذاب میں شریک ہونا کوئی نفع نہ دے گا۔'' O ---۴۰۔ ''کیا آپ سنانا چاہتے ہیں بہروں کو یا راہ دکھانا چاہتے ہیں اندھوں کو اور انہیں جو کھلی گمراہی میں ہیں۔'' O --- [یعنی جس کے لیے شقاعت ابدی لکھ دی گئی ہے' وہ وعظ و نصیحت کے اعتبار سے بہرہ اور اندھا ہے' آپ کی دعوت و تبلیغ سے وہ راہ راست پر نہیں آ سکتا۔ یہ استفہام انکاری ہے۔ جس طرح بہرہ سننے سے' نابینا دیکھنے سے محروم ہے' اسی طرح کھلی گمراہی میں مبتلا حق کی طرف آنے سے محروم ہے۔ یہ نبی کریم ﷺ کو تسلی ہے تاکہ ایسے لوگوں کے کفر سے آپ زیادہ تشویش محسوس نہ کریں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۴۱۔ ''پس اگر ہم لے جائیں آپ کو (اس دار فانی سے) تو پھر بھی ہم ان سے بدلہ لیں گے۔'' O ---۴۲۔ ''یا ہم آپ کو دکھا دیں گے وہ عذاب جس کا ہم نے ان سے وعدہ کیا ہے۔ پس ہم ان پر پوری طرح قادر ہیں۔'' O --- [یعنی ہم جب چاہیں ان پر عذاب نازل کر سکتے ہیں' کیوں کہ ہم ان پر قادر ہیں۔

Marfat.com

چنانچہ آپ کی زندگی میں ہی بدر کی جنگ میں کافر عبرت ناک شکست' اور ذلت سے دوچار ہوئے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ ق ۵۰**)---۱۹۔ ''اور موت کی بے ہوشی حق لے کر آ پہنچی' یہی ہے جس سے تو بدکتا پھرتا تھا۔'' O---۲۰۔ ''اور صور پھونک دیا جائے گا۔ وعدہ عذاب کا دن یہی ہے۔'' O---۲۱۔ ''اور ہر شخص اس طرح آئے گا کہ اس کے ساتھ ایک لانے والا ہوگا اور ایک گواہی دینے والا۔'' O---۲۲۔ ''یقیناً تو اس سے غفلت میں تھا لیکن ہم نے تیرے سامنے سے پردہ ہٹا دیا پس آج تیری نگاہ بہت تیز ہے۔'' O

(**سورۃ الذّٰرِیٰت ۵۱**)---۱۱۔ ''جو غفلت میں ہیں اور بھولے ہوئے ہیں۔'' O---۱۲۔ ''پوچھتے ہیں کہ یوم جزا کب ہوگا؟'' O

(**سورۃ التکاثر ۱۰۲**)---۱۔ ''غافل رکھا تمہیں زیادہ سے زیادہ مال جمع کرنے کی ہوس نے۔'' O---[الھکم لھو سے ہے جس کے اصل معنی غفلت کے ہیں' لیکن عربی زبان میں یہ لفظ ہر اس شغل کے لئے بولا جاتا ہے جس سے آدمی کی دلچسپی اتنی بڑھ جائے کہ وہ اس میں منہمک ہو کر دوسری اہم تر چیزوں سے غافل ہو جائے اس مادے سے جب الھاکم کا لفظ بولا جاتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ کسی لہو نے تم کو اپنے اندر ایسا مشغول کر لیا ہے کہ تمہیں کسی اور چیز کا' جو اس سے اہم تر ہے' ہوش باقی نہیں رہا ہے اسی کی دھن پر تم سوار ہے اسی کی فکر میں تم لگے ہوئے ہو اور اس انہماک نے تم کو بالکل غافل کر دیا ہے۔ (از تفسیر تفہیم القرآن)]---[جو چیز انسان کو مفید اور اہم امور سے غافل کر دے اسے لہو کہتے ہیں۔ (از تفسیر اضیاء القرآن)] (مکمل تفصیل کیلئے باب ۱۴' مضمون: مال کی ہوس)

غبن

(**سورۃ التغابن ۶۴**)---۹۔ ''جس دن تم سب کو اس جمع ہونے کے دن جمع کرے گا وہی دن ہے ہار جیت کا اور جو شخص اللہ پر ایمان لا کر نیک عمل کرے اللہ اس سے اس کی برائیاں دور کر دے گا اور اسے جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔'' O---[یوم الجمع یعنی جمع ہونے کا دن ہی حقیت میں یوم التغابن ہوگا۔ یعنی پوشیدہ طور پر اپنے ساتھی کو باہمی معاملہ میں نقصان پہنچانے کو غبن کہتے ہیں اگر یہ نقصان مالی ہو تو اس کا ماضی غَبَنَ مفتوح العین ہوگا اور اگر اس کی رائے اور فہم میں ہو تو غبن مکسور العین ہوگا۔ قیامت کو یوم التغابن کہنے کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ عمر بھر جس فانی کاروبار میں وہ ہمہ تن مصروف رہے۔ اس کے نتائج کھل کر ان کے سامنے آجائیں گے اور انہیں علم ہو جائے گا کہ انہوں نے کتنے گھاٹے کا سودا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو ناراض کر کے انہوں نے اپنے آپ کو نعیم جنت سے محروم کیا اور نفس وشیطان کی پیروی کر کے اپنے آپ کو دوزخ کا ایندھن بنایا۔ ☆ حضور رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک نصیحت آموز ارشاد بھی سنتے جایئے۔ ترجمہ: یعنی اگر کسی نے اپنے بھائی پر ظلم کیا ہے تو اس دنیا میں ہی وہ اسے معاف کرا لے' کیونکہ قیامت کے روز دینار و درہم نہیں ہوں گے۔ اگر اس ظالم نے کچھ نیک اعمال کیے ہوں گے تو وہ لے کر اس مظلوم کو دے دیئے جائیں گے اور اگر اس کے پاس صالح اعمال کا ذخیرہ نہ ہوگا تو مظلوم کے گناہ اس کے سر پر لاد دیئے جائیں گے۔ ☆ (از تفسیر ضیاء القرآن)]

ایک صورت تغابن کی یہ بھی ہے کہ دنیا میں لوگ کفر وفسق اور ظلم وعصیان پر بڑے اطمینان سے آپس میں تعاون کرتے رہتے ہیں اور یہ اعتماد رکھتے ہیں کہ ہمارے درمیان بڑی گہری محبت اور دوستی ہے۔ بدکردار خاندانوں کے افراد' ضلالت پھیلانے والے پیشوا اور ان کے پیرو' چوروں اور ڈاکوؤں کے جتھے' رشوت خور اور ظالم افسروں اور ملازمین کے گٹھ جوڑ' بے ایمان تاجروں' صنعت کاروں اور زمینداروں کے گروہ' گمراہی اور شرارت وخباثت برپا کرنے والی پارٹیاں' اور بڑے پیمانے پر ساری دنیا میں ظلم وفساد کی علمبردار حکومتیں اور قومیں' سب کا باہمی ساز باز اسی اعتماد پر قائم ہے۔ ان میں سے ایک کے ساتھ تعلق رکھنے والے افراد اس گمان میں ہیں کہ ہم ایک دوسرے کے بڑے اچھے رفیق ہیں اور ہمارے درمیان بڑا کامیاب تعاون چل رہا ہے۔ مگر جب یہ لوگ آخرت میں پہنچیں گے تو ان پر یکایک یہ بات کھلے گی کہ ہم سب نے بہت بڑا دھوکا کھایا ہے۔ ہر ایک یہ محسوس کرے گا کہ جسے میں اپنا بہترین باپ' بھائی' بیوی' شوہر' اولاد' دوست' رفیق' لیڈر' پیر' مرید' یا حامی ومددگار سمجھ رہا تھا وہ دراصل میرا بدترین دشمن تھا۔ ہر رشتہ داری اور دوستی اور عقیدت ومحبت عداوت میں تبدیل ہو جائے گی۔ سب ایک دوسرے کو گالیاں دیں گے' ایک دوسرے پر لعنت کریں گے' اور ہر ایک یہ چاہے گا کہ اپنے جرائم کی زیادہ سے زیادہ ذمہ داری دوسرے پر ڈال کر اسے سخت سے سخت سزا دلوائے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

غداری

(**سورۃ الاحزاب ۳۳**)---۲۶۔ ''اور جن اہل کتاب نے ان سے ساز باز کر لی تھی انہیں (بھی) اللہ تعالیٰ نے ان کے قلعوں سے نکال دیا اور ان کے دلوں

Marfat.com

میں (بھی) رعب بھر دیا کہ تم ان کے ایک گروہ کو قتل کر رہے ہو اور ایک گروہ کو قیدی بنا رہے ہو۔"O---[تفصیل کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: غزوات (احزاب و بنی قریظہ)]---۲۷۔"اور اس نے تمہیں ان کی زمینوں کا اور ان کے گھر بار کا اور ان کے مال کا وارث کر دیا اور اس زمین کا بھی جس کو تمہارے قدموں نے روندا نہیں، اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔"O

غریب چاہت والے

(سورۃ الانعام ۶)---۵۲۔"اور ان لوگوں کو اپنے پاس سے نہ بھگا جو اپنے رب کو اس کی ذات کی چاہت میں صبح و شام پکارتے ہیں۔ تجھ پر ان کے حساب کی کوئی ذمہ داری نہیں نہ تیرے حساب کی کوئی ذمہ داری ان پر ہے کہ تو انہیں بھگا دے اور ظالموں سے ہو جائے۔"O---[یعنی یہ بے سہارا اور غریب مسلمان جو بڑے اخلاص سے رات دن اپنے رب کو پکارتے ہیں یعنی اس کی عبادت کرتے ہیں، آپ مشرکین کے اس طعن یا مطالبہ سے کہ اے محمد ﷺ تمہارے ارد گرد تو غربا و فقرا کا ہی ہجوم رہتا ہے ذرا انہیں ہٹاؤ تو ہم بھی تمہارے ساتھ بیٹھیں، ان غربا کو اپنے سے دور نہ کرنا بالخصوص جب کہ آپ کا کوئی حساب ان کے متعلق نہیں اور ان کا آپ کے متعلق نہیں۔ اگر آپ ایسا کریں گے تو یہ ظلم ہوگا جو آپ کے شایان شان نہیں۔ مقصد امت کو سمجھانا ہے کہ بے وسائل لوگوں کو حقیر سمجھنا یا ان کی صحبت سے گریز کرنا اور ان سے وابستگی نہ رکھنا یہ نادانوں کا کام ہے۔ اہل ایمان کا نہیں۔ اہل ایمان تو اہل ایمان سے محبت رکھتے ہیں چاہے غریب اور مسکین ہی کیوں نہ ہوں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ ھود ۱۱)---۲۵۔"اور ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا (کہ کہے) میں تمہیں صاف خبردار کرنے والا ہوں۔"O---۲۶۔"کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ میں تم پر ایک دردناک دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔"O---۲۷۔"اس کی قوم کے کافر سرداروں نے کہا، ہم تو تجھے صرف اپنی طرح کا ایک بشر دیکھتے ہیں اور ہم تجھے دیکھتے ہیں کہ تیری پیروی صرف وہ لوگ کر رہے ہیں جو ظاہری نگاہ میں سب سے نچلے درجے کے ہیں اور ہم اپنے اوپر تمہاری کوئی فضیلت نہیں دیکھتے۔ بلکہ ہم تمہیں جھوٹا خیال کرتے ہیں۔"O---۲۸۔"اس نے کہا، اے میری قوم! کیا تم نے غور کیا کہ اگر میں اپنے رب کی طرف سے ایک واضح دلیل پر ہوا اور اس نے مجھے اپنی جناب سے رحمت بھی عطا کی ہو۔ اگرچہ وہ تم سے اوجھل کر دی گئی ہو؟ کیا ہم اسے تم پر ٹھونس سکتے ہیں جب تم اسے ناپسند کرتے ہو؟"O---۲۹۔"اور اے میری قوم! میں تم سے اس کے بدلے میں کوئی مال نہیں مانگتا۔ میری اجرت تو صرف اللہ تعالیٰ پر ہے اور میں ایمان والوں کو بھگاؤں گا بھی نہیں۔ وہ اپنے رب سے ملنے والے ہیں لیکن میں تمہیں نادان لوگ دیکھتا ہوں۔"O---۳۰۔"اور اے میری قوم! اگر میں انہیں بھگا دوں تو کون اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں میری مدد کرے گا۔ کیا تم نصیحت نہ لو گے؟"O---۳۱۔"اور میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کے خزانے ہیں اور نہ میں چھپی باتیں جانتا ہوں اور نہ میں کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں اور نہ میں ان لوگوں کی نسبت جنہیں تمہاری نگاہیں حقیر دیکھتی ہیں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کوئی بھلائی عطا نہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے جو ان کے اندر ہے کہ اس وقت میں ظالموں میں ہو جاؤں گا۔"O---۳۲۔"وہ کہنے لگے۔ اے نوح! تو نے ہم سے جھگڑا کیا ہے اور ہم سے جھگڑے کو بہت بڑھایا بھی ہے۔ اب لے آ جس کا تو ہم سے وعدہ کرتا ہے اگر تو سچوں میں ہے۔"O---۳۳۔"اس نے کہا، اس کو صرف اللہ تعالیٰ لائے گا اگر اس نے چاہا اور تم اسے کوئی عاجز کرنے والے نہیں۔"O

(سورۃ الکہف ۱۸)---۲۸۔"اور ان لوگوں کو اپنے پاس سے نہ بھگا جو اپنے رب کو اس کی ذات کی چاہت میں صبح و شام پکارتے ہیں۔ تجھ پر ان کے حساب کی کوئی ذمہ داری نہیں نہ تیرے حساب کی کوئی ذمہ داری ان پر ہے کہ تو انہیں بھگا دے اور ظالموں سے ہو جائے۔"O[مراد ان سے وہ صحابہ کرامؓ ہیں جو غریب کمزور تھے، جن کے ساتھ بیٹھنا اشراف قریش کو گوارا نہ تھا۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں کہ ہم چھ آدمی نبی ﷺ کے ساتھ تھے، میرے علاوہ بلال، ابن مسعود ایک ہذلی اور دو صحابہؓ اور تھے۔ قریش مکہ نے خواہش ظاہر کی کہ ان لوگوں کو اپنے پاس سے ہٹا دو تا کہ ہم آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ ﷺ کی باتیں سنیں، نبی ﷺ کے دل میں آیا کہ چلو شاید میری بات سننے سے ان کے دلوں کی دنیا بدل جائے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے سختی کے ساتھ ایسا کرنے سے منع فرما دیا (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(سورۃ عبس ۸۰)---۱۔"وہ ترش رو ہوا اور منہ موڑ لیا۔"O---۲۔"(صرف اس لیے) کہ اس کے پاس ایک نابینا آیا۔"O---۳۔"تجھے کیا خبر شاید وہ سنور جاتا۔"O---۴۔"یا نصیحت سنتا اور اسے نصیحت فائدہ پہنچاتی۔"O---۵۔"جو بے پروائی کرتا ہے۔"O---۶۔"اس کی طرف تو تو پوری توجہ کرتا ہے۔"O---۷۔"حالانکہ اس کے نہ سنورنے سے تجھ پر کوئی الزام نہیں۔"O---۸۔"اور جو شخص تیرے پاس دوڑتا ہوا آتا ہے۔"O---۹۔"اور وہ ڈر رہا ہے۔"O---۱۰۔"تو اس سے تو بے رخی برتتا ہے۔"O---۱۱۔"یہ ٹھیک نہیں قرآن تو نصیحت (کی چیز) ہے۔"O---۱۲۔"جو چاہے اس سے

Marfat.com

نصیحت لے۔"O (تفسیر کیلئے باب ۴، مضمون: حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ)

غزوات

(سورۃ آل عمران ۳)---۱۲۱۔"اور جب صبح سویرے نکلے تھے تم اپنے گھر سے مامور کرنے کے لئے مومنوں کو جنگی مورچوں پر اور اللہ تعالیٰ سب کچھ سن رہا تھا- ہر بات سے باخبر تھا۔"O---۱۲۲۔"جب قصد کیا تھا دو گروہوں نے تم میں سے بزدلی دکھانے کا حالانکہ اللہ ان کا حامی و مددگار تھا- اور محض اللہ ہی پر چاہئے کہ بھروسہ کریں مومن۔"O---[جب منافقین شرارت سے بھاگے تو انصار کے اوس وخزرج قبائل کے مسلمان لشکری بھی بزدلی دکھانے لگے مگر اللہ نے کرم کیا اور بھاگنے سے بچ گئے]---۱۲۳۔"اور بلاشبہ مدد کر چکا تھا تمہاری اللہ تعالیٰ غزوہ بدر میں حالانکہ تم (اس وقت) بہت کمزور تھے سو ڈرو اللہ سے تاکہ تم شکرادا کرسکو (اس کے اس احسان کا)۔"O---۱۲۴۔"جب کہہ رہے تھے تم مومنوں سے- کیا نہیں کافی تمہارے لئے یہ کہ مدد دے تم کو تمہارا رب تین ہزار فرشتوں سے جو اتارے جائیں (آسمان سے)۔"O---۱۲۵۔"ہاں کیوں نہیں اگر تم ثابت قدم رہو اور تقویٰ اختیار کرو اور آپڑے تمہارا دشمن تم پر اچانک تو مدد دے گا تم کو تمہارا رب پانچ ہزار فرشتوں سے جو خاص نشان لگائے ہوئے ہوں گے۔"O---۱۲۶۔"اور نہیں بنایا اس کو اللہ تعالیٰ نے مگر خوشخبری تمہارے لئے اور تاکہ مطمئن ہوجائیں دل تمہارے اس سے- اور نہیں ہے فتح ونصرت مگر اللہ کی طرف سے جو سب پر غالب بڑی حکمت والا ہے۔"O---۱۲۷۔"(یہ مدد اس لئے بھی) تاکہ کاٹ دے اللہ ایک حصہ ان لوگوں کا جنہوں نے کفر کیا- یا ذلیل کردے انہیں پس لوٹ جائیں وہ ناکام ونامراد۔"O---۱۳۹۔"اور نہ دل شکستہ ہو اور نہ غم کرو (احد میں) تم ہی غالب رہو گے بشرطیکہ تم مومن ہو۔"O---۱۴۰۔"اگر لگا ہے تم کو زخم (احد میں) تو بیشک لگ چکا ہے ان لوگوں کو بھی زخم ایسا ہی (بدر میں) اور (یہ کامیابی اور ناکامی کے) دن باری باری گردش دیتے ہیں ہم ان کو لوگوں کے درمیان اور (تم پر یہ وقت اس لئے لایا گیا) تاکہ ظاہر کرے اللہ ان لوگوں کو جو سچے مومن ہیں اور بنائے تم میں سے بعض کو شہید اور اللہ نہیں پسند کرتا ظالموں کو۔"O---۱۴۱۔"اور تاکہ چھانٹ لے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو ایمان والے ہیں اور زور توڑ دے کافروں کا۔"O---۱۴۲۔"کیا سمجھتے ہو تم یہ کہ داخل ہو جاؤ گے تم جنت میں (یونہی) حالانکہ ابھی تک نہیں دیکھا اللہ نے ان لوگوں کو جنہوں نے جہاد کیا ہے تم میں سے اور وہ دیکھنا چاہتا ہے ثابت قدم رہنے والوں کو۔"O---۱۴۳۔"اور بیشک تم تمنا کیا کرتے تھے موت کی پہلے اس سے کہ دوچار ہو تم اس سے- لو اب وہ تمہارے سامنے ہے اور تم نے اسے کھلی آنکھوں دیکھ لیا۔"O---۱۴۴۔"اور نہیں ہیں محمد ﷺ مگر ایک رسول- بیشک ہو گزرے ہیں اس سے پہلے بھی بہت سے رسول- تو کیا پھر اگر وہ وفات پاجائیں یا قتل کر دیئے جائیں تو پھر جاؤ گے تم الٹے پاؤں؟ اور جو پھرے گا الٹے پاؤں تو ہرگز نہیں نقصان پہنچائے گا وہ اللہ کو ذرا بھی اور ضرور جزا دے گا اللہ تعالیٰ اپنے شکر گزار بندوں کو۔"O---[تفسیر کے لئے باب ۱۴، مضمون صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین]---۱۴۵۔"اور نہیں ہے (اختیار) کسی جان کو کہ وہ مرے بغیر اللہ کے حکم کے لکھا ہوا ہے (موت کا) وقت معین اور جو کوئی چاہے بدلہ (اپنے اعمال کا) دنیا میں- دیتے ہیں ہم اس کو دنیا میں ہی سے اور جو چاہے بدلہ آخرت کا دیتے ہیں ہم اس کو آخرت میں سے اور ضرور صلہ دیں گے ہم اپنے شکر گزار بندوں کو۔"O---۱۵۱۔"عنقریب ہم ڈالیں گے دلوں میں ان لوگوں کے جنہوں نے کفر کیا تمہاری ہیبت اس وجہ سے کہ شریک کیا انہوں نے اللہ کے ساتھ ان کو کہ نہیں اتاری اللہ نے اس بارے میں کوئی سند اور ٹھکانہ ان کا دوزخ ہے اور بہت برا ٹھکانہ ہے ان ظالموں کا۔"O---۱۵۲۔"اور یقیناً سچ کر دکھایا تھا تم کو اللہ تعالیٰ نے تو اپنا وعدہ جب بے دریغ قتل کر رہے تھے تم ان کو اللہ کے حکم سے- حتیٰ کہ جب ڈھیلے پڑ گئے تم خود ہی اور اختلاف کیا تم نے حکم کے بارے میں اور حکم عدولی کی تم نے بعد اس کے کہ دکھا دی تمہیں اللہ نے وہ چیز جو تمہیں محبوب تھی- تم میں سے کچھ وہ تھے جو طلبگار تھے دنیا کے اور تم میں سے کچھ وہ تھے جو طلبگار تھے آخرت کے- تب پسپا کر دیا اللہ نے تمہیں دشمنوں کے سامنے سے تاکہ آزمائش کرے تمہاری اور حق یہ ہے کہ اللہ نے (پھر بھی) معاف کر دیا تمہیں اور اللہ بہت فضل والا ہے مومنوں پر۔"O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: اطاعت امیر]---۱۵۳۔"جب تم منہ اٹھائے بھاگے جارہے تھے اور پلٹ کر نہ دیکھتے تھے کسی کی طرف اور رسول اللہ ﷺ پکار رہے تھے تم کو تمہارے پیچھے سے- سو بدلہ دیا اللہ نے تم کو غم پر غم کی صورت میں تاکہ نہ ملال کرو تم اس چیز کا جو چھن گئی تم سے اور نہ اس (مصیبت) کا جو پہنچی تم کو اور اللہ پوری طرح باخبر ہے ہر اس بات سے جو تم کرتے ہو۔"O---۱۵۴۔"پھر نازل فرمائی اللہ تعالیٰ نے تم پر اس غم کے بعد اطمینان کی کیفیت اونگھ (کی شکل میں) جو طاری ہوگئی ایک گروہ پر تم میں سے اور ایک گروہ تھا کہ بس فکر تھی ان کو محض اپنی ہی جانوں کی- گمان رکھتے تھے یہ اللہ کے بارے میں جھوٹے دور جاہلیت کے سے گمان کا- کہتے تھے کیا ہمارا بھی ہے اس معاملہ میں کچھ (عمل دخل)؟ کہو (اے پیغمبر) بیشک اختیار سارے کا سارا اللہ کا ہے- چھپائے ہوئے ہیں یہ لوگ اپنے دلوں میں ایسی باتیں جو نہیں ظاہر کرتے تم پر- کہتے ہیں اگر ہوتا ہمارا بھی اختیارات میں کچھ حصہ تو نہ مارے جاتے ہم اس جگہ- کہہ دو! اگر ہوتے تم اپنے گھروں میں بھی تو ضرور نکل آتے وہ لوگ کہ لکھ دیا گیا تھا جن کی قسمت قتل ہونا

Marfat.com

اپنی قتل گاہوں کی طرف اور یہ اس لئے تھا کہ پرکھے اللہ اس کو جو تمہارے سینوں میں ہے اور تا کہ صاف کر دے وہ کھوٹ جو تمہارے دلوں میں ہے اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے دلوں کی باتوں کو۔"O---۱۵۵۔"بے شک وہ لوگ جو پیٹھ پھیر گئے تم میں سے، جس دن باہم ٹکرائیں دو فوجیں اس کا سبب صرف یہ تھا کہ قدم ڈگمگا دیئے تھے ان کے شیطان نے بوجہ بعض ان حرکتوں کے جو وہ کر بیٹھے تھے۔ بہر حال معاف کر دیا اللہ تعالیٰ نے انہیں۔ بیشک اللہ تعالیٰ بہت معاف فرمانے والا، نہایت بردبار ہے۔"O---۱۵۶۔"اے لوگو جو ایمان لائے ہو! نہ ہو جانا ان کی طرح جو کافر ہیں اور کہتے ہیں اپنے بھائی بندوں کے بارے میں جب وہ سفر کرتے ہیں کسی سرزمین میں یا نکلتے ہیں جنگ کے لئے اگر رہتے وہ ہمارے پاس تو نہ مرتے اور نہ قتل کئے جاتے۔ (ایسی بات کرنے کا نتیجہ یہ ہے) کہ بنا دیا ہے اللہ نے اس کو حسرت (کا سبب) ان کے دلوں میں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ ہی زندہ رکھتا ہے اور مارتا ہے اور اللہ تعالیٰ تمہارے عملوں پر نگران ہے۔"O
---۱۵۷۔"اور اگر قتل کئے جاؤ تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں یا مر جاؤ تو بخشش جو اللہ کی طرف سے ہو گی اور اس کی رحمت کہیں بہتر ہے ہر اس چیز سے جو لوگ جمع کرتے ہیں۔"O---۱۵۸۔"اور خواہ مر و تم یا قتل کئے جاؤ بہر حال اللہ تعالیٰ ہی کے حضور پیش کئے جاؤ گے تم۔"O---۱۵۹۔"سو یہ کتنی بڑی رحمت ہے اللہ تعالیٰ کی کہ ہو تم (اے محمد ﷺ) نرم مزاج ان کے لئے اور اگر کہیں ہوتے تم سخت مزاج اور سنگدل تو ضرور منتشر ہو جاتے تمہارے گرد و پیش سے۔ سو تم معاف کر دو ان کو اور دعائے مغفرت کرو ان کے حق میں اور مشورہ لیتے رہو ان سے دین کے کام میں پھر جب پختہ فیصلہ کر لو تم تو توکل کرو اللہ تعالیٰ پر (اور کر گزرو) بیشک اللہ دوست رکھتا ہے توکل کرنے والوں کو۔"O---۱۶۵۔"کیا (ایسا نہیں ہوا) کہ جب پہنچی تم کو (کوئی) مصیبت جبکہ پہنچا چکے تھے تم اس سے دگنی مصیبت (دشمنوں کو بدر میں) تو تم نے کہا! کہاں سے آ گئی یہ؟ کہہ دو! یہ مصیبت تمہاری اپنی ہی لائی ہوئی ہے بیشک اللہ تعالیٰ ہر بات پر پوری طرح قادر ہے۔"O
---۱۶۶۔"اور جو نقصان پہنچا تم کو اس دن جب ٹکرائیں دو فوجیں سو (پہنچا وہ) اللہ تعالیٰ کے اذن سے اور اس لئے بھی کہ دیکھ لے اللہ ان کو جو مومن ہیں۔"O
---۱۶۷۔"اور اس لئے کہ دیکھ لے ان لوگوں کو جو منافق ہیں اور کہا گیا تھا ان سے کہ آؤ جنگ کرو اللہ کی راہ میں یا دفاع کرو۔ انہوں نے کہا اگر ہم جانتے کہ لڑائی ہو گی تو ضرور ساتھ چلتے ہم تمہارے۔ یہ لوگ کفر سے اس دن زیادہ قریب تھے بہ نسبت ایمان کے کہتے ہیں اپنے منہ سے ایسی باتیں جو نہیں ہیں ان کے دلوں میں۔ اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اس کو جو وہ چھپاتے ہیں۔"O---۱۶۸۔"یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے کہا اپنے بھائیوں کے بارے میں جب کہ خود بیٹھے رہے (گھروں میں) کہ اگر مانتے بات ہماری تو نہ مارے جاتے۔ تم کہو اچھا ٹال کر دکھاؤ تم اپنی جانوں سے موت اگر ہو تم سچے۔"O---۱۷۲۔"وہ (مومن) جنہوں نے لبیک کہا پکار پر اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی اس کے باوجود کہ کھا چکے تھے زخم۔ ان لوگوں کے لئے جنہوں نے بہتر کارکردگی دکھائی ان میں سے اور تقویٰ اختیار کیا اجر عظیم ہے۔"O---۱۷۳۔"یہ وہ ہیں کہ کہا تھا ان سے لوگوں نے کہ بہت لوگ جمع ہو رہے ہیں تمہارے مقابلہ کے لئے لہٰذا ڈرو ان سے سو زیادہ کر دیا اس بات نے ان کا ایمان اور انہوں نے کہا! کافی ہے ہمارے لئے اللہ تعالیٰ اور وہی بہترین کارساز ہے۔"O---۱۷۴۔"نتیجہ یہ نکلا کہ لوٹے وہ لے کر انعام اللہ تعالیٰ کا اور فضل اس کا۔ نہ پہنچا انہیں کوئی نقصان اور چلے راہ پر رضائے الٰہی کے اور اللہ مالک ہے فضل عظیم کا۔"O

(سورۃ الانفال ۸)---۵۔"جیسے تیرا رب تجھے سچائی کے ساتھ تیرے گھر سے باہر لایا اگرچہ مومنوں کا ایک گروہ ناخوش تھا (جنگ بدر کے موقعہ پر)۔"O
---۶۔"وہ حق کے بارے میں اس کے بعد کہ وہ واضح ہو چکا تھا یوں جھگڑا کر رہے تھے جیسے انہیں موت کی طرف ہانکا جا رہا ہو اور وہ اسے دیکھ رہے ہوں۔"O
---۷۔"اور جب اللہ تعالیٰ تم سے دو گروہوں میں سے ایک کا وعدہ کر رہا تھا کہ وہ ضرور تمہارا ہو گا اور تم چاہتے تھے کہ بے ہتھیار (گروہ) تمہارا ہو مگر اللہ تعالیٰ چاہتا تھا کہ اپنے کلمات سے حق کو حق ثابت کر دے اور کافروں کی جڑ کاٹ دے۔"O---۸۔"تا کہ وہ حق ثابت کر دے اور جھوٹ کو جھوٹ کر دے اگرچہ مجرم ناخوش ہوں۔"O---۹۔"جب تم اپنے رب سے مدد کے لئے فریاد کرتے تھے تو اس نے تمہاری دعا قبول کر لی کہ میں ایک ہزار لگاتار آنے والے فرشتوں سے تمہاری مدد کروں گا۔"O---۱۰۔"اور اس بات کو تو اللہ تعالیٰ نے صرف خوشخبری بنایا تھا اور تا کہ تمہارے دل اس سے تسلی پائیں۔ ورنہ مدد تو صرف اللہ تعالیٰ کے ہاں سے آتی ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے۔"O---۱۱۔"جب وہ اپنی طرف سے تسکین دینے کے لئے تم پر غنودگی طاری کرتا تھا۔ اور تم پر آسمان سے پانی نازل کرتا تھا تا کہ اس سے تمہیں پاک کرے اور تم سے شیطانی وسوسہ دور کرے اور تا کہ تمہارے دلوں کو مضبوط کرے اور اس سے تمہارے پاؤں جما دے۔"O---۱۲۔"جب تیرا رب فرشتوں کو وحی کرتا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں پس ایمان والوں کو ثابت قدم رکھو۔ میں کافروں کے دلوں میں رعب ڈال دوں گا۔ سو ان کی گردنیں مارو اور ان کے ہر پور پر مارو۔"O---۱۳۔"یہ اس لئے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت کی اور کوئی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی سخت سزا دینے والا ہے۔"O---۱۴۔"یہ سزا تو تم چکھو اور یہ بھی کہ کافروں کے لئے آگ کا عذاب ہے۔"O---۱۵۔"اے ایمان والو! جب تم جنگ میں کافروں کا سامنا کرو تو ان کی طرف پیٹھ نہ پھیرو۔"O---۱۶۔ اور جو اس دن ان کی طرف پیٹھ پھیرے گا سوائے اس کے کہ وہ جنگ میں پہلو بدل رہا ہو یا کسی دستے کے ساتھ جگہ لینے جا رہا ہو وہ اللہ تعالیٰ کے غضب کا مستحق ہو گیا! اس کا ٹھکانہ جہنم ہو گا اور وہ کیا بری جگہ ہے۔"O---۱۷۔"ہاں تم نے انہیں قتل نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں قتل کیا۔ اور تو نے نہیں پھینکا، جب

Marfat.com

تو نے پھینکا بلکہ اللہ تعالیٰ نے پھینکا اور یہ اس لئے تھا کہ وہ مومنوں کو اپنی طرف سے عمدہ آزمائش میں ڈالے۔ بیشک اللہ تعالیٰ سننے والا، جاننے والا ہے۔" O
---۱۸۔ "یہ ہوا۔ اور یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ کافروں کے داؤ کو کمزور کر دے گا۔" O ---۱۹۔ "اگر تم فیصلہ چاہتے تھے تو فیصلہ تمہارے سامنے آچکا ہے۔ اور اگر تم
باز آجاؤ گے تو یہ تمہارے لئے بہتر ہوگا۔ لیکن اگر تم پھرو گے تو ہم بھی پھیر کریں گے۔ اور تمہارا لشکر خواہ وہ کتنا زیادہ ہو تمہارے کچھ کام نہ آئے گا۔ اور یہ بھی کہ
اللہ تعالیٰ مومنوں کے ساتھ ہے۔" O ---۴۱۔ "اور جان لو کہ جو کچھ تم غنیمت میں لیتے ہو اس کا پانچواں حصہ اللہ تعالیٰ کا ہے اور رسول ﷺ کا ہے اور رشتہ
داروں، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کا ہے اگر تم اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو۔" O ---۴۲۔ "اور جب تم قریبی کنارے پر تھے اور وہ دور کے کنارے پر اور
قافلہ تم سے نیچے کی طرف تھا۔ اور اگر تم نے آپس میں وعدہ کیا ہوتا تو بھی تم مقررہ وقت میں اختلاف کر جاتے۔ لیکن یہ اس لئے ہوا تا کہ اللہ تعالیٰ جسے ہو کر رہنا
تھا پورا کر دے تا کہ جو ہلاک ہونا ہے وہ صاف دلیل سے ہلاک ہو جائے اور جو زندہ رہتا ہے وہ صاف دلیل سے زندہ رہے اور یقیناً اللہ تعالیٰ سنتا اور جانتا
تھا۔" O ---۴۳۔ "جب اللہ تعالیٰ تجھے تیرے خواب میں انہیں کم کر کے دکھاتا تھا اور اگر وہ انہیں زیادہ دکھاتا تو تم ضرور حوصلہ ہار جاتے اور ضرور اس معاملے
میں باہم جھگڑ پڑتے لیکن اللہ نے بچا لیا، وہ سینوں کا حال جانتا ہے۔" O ---۴۴۔ "اور جب وہ اس وقت کہ تم ٹکرائے انہیں تمہاری آنکھوں میں کم دکھاتا تھا
اور تمہیں ان کی آنکھوں میں کم کرتا تھا تا کہ اللہ تعالیٰ معاملے کو جسے ہو کر رہنا تھا پورا کر دے اور اللہ تعالیٰ ہی کی طرف معاملے لوٹائے جاتے ہیں۔" O
---۴۵۔ "اے ایمان والو! جب تمہارا کسی دستے سے ٹکراؤ ہو تو جمے رہو اور اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کرو تا کہ مراد پاؤ۔" O ---۴۶۔ "اور اللہ تعالیٰ اور اس کے
رسول ﷺ کا کہنا مانو اور آپس میں جھگڑا نہ کرو۔ ورنہ تم حوصلہ ہار جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی اور صبر کرو کہ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ
ہوتا ہے۔" O ---۴۷۔ "اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو اپنے گھروں سے اتراتے ہوئے اور لوگوں کو دکھاوے کے لئے نکلے اور وہ اللہ تعالیٰ کی راہ سے
روکتے تھے مگر اللہ تعالیٰ نے ان کے عملوں کو گھیر رکھا تھا۔" O ---[ابوجہل جب جنگ بدر کے لئے گھر سے نکلا تو بڑے غرور، تکبر اور بینڈ باجے کے ساتھ نکلا]
---۴۸۔ "اور جب شیطان نے انہیں ان کے اعمال خوش نما کر کے دکھائے اور کہا۔ آج لوگوں میں کوئی بھی تم پر غالب نہیں ہو سکتا اور میں تمہارا رفیق ہوں۔
لیکن جب دونوں فوجیں آمنے سامنے ہوئیں تو وہ الٹے پاؤں بھاگ گیا اور کہنے لگا میں تم سے الگ ہوتا ہوں کہ میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور میں اللہ
تعالیٰ سے ڈرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے۔" O ---۴۹۔ "جب منافق اور وہ لوگ جن کے دلوں میں بیماری تھی کہتے تھے (جنگ بدر کے متعلق)
ان لوگوں کو ان کے دین نے دھوکے میں ڈال رکھا ہے (کہ وہ جان کی پرواہ کئے بغیر اپنے سے کئی گنا زیادہ سے ٹکرا گئے) مگر کوئی اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے تو اللہ
تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے۔" O ---۵۰۔ "اور کاش تو دیکھے جب فرشتے ان کافروں کو ان کے چہروں اور ان کی پیٹھوں پر مارتے ہوئے وفات دیں
گے، جلانے والے عذاب کا مزہ چکھو۔" O

(**سورۃ التوبہ ۹**) ---۲۵۔ "اللہ تعالیٰ تمہیں بہت سے میدانوں میں مدد دے چکا ہے اور حنین کے دن بھی جب تمہیں تمہاری کثرت اچھی لگتی تھی مگر وہ
تمہارے کچھ کام نہ آئی اور زمین اس کے باوجود کہ وہ کھلی تھی تم پر تنگ ہو گئی اور تم پیٹھ پھیر کر مڑ گئے۔" O ---۲۶۔ "پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ پر اور
مومنوں پر تسکین نازل کی اور وہ لشکر اتارے جو تم نے نہیں دیکھے اور کافروں کو برا دکھ دیا کہ کافروں کا بدلہ یہی تھا۔" O ---۲۷۔ "پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ
جس کی چاہے گا توبہ قبول کرے گا کہ اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔" O ---۳۸۔ "اے ایمان والو! تمہیں کیا ہو گیا ہے جب تمہیں کہا جاتا ہے کہ اللہ
تعالیٰ کی راہ میں نکلو تو تم زمین کی طرف گر جاتے ہو؟ کیا تم آخرت کے مقابلے میں دنیا کی زندگی پر خوش ہو گئے ہو؟ مگر دنیا کی زندگی کا سامان تو آخرت کے
مقابلے میں بہت کم ہے۔" O ---[غزوہ تبوک کی تیاری کے موقعہ پر یہ آیات نازل ہوئیں] ---۳۹۔ "اگر تم نہیں نکلو گے تو وہ تمہیں دردناک سزا دے گا
اور تمہاری بجائے کسی اور قوم کو بدل کر لے آئے گا۔ اور تم اس کا کچھ بھی بگاڑ نہ سکو گے۔ اور اللہ تعالیٰ ہر بات پر قادر ہے۔" O ---۴۱۔ "نکلو ہلکے پھلکے اور بوجھ
اٹھائے۔ اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔" O ---۴۲۔ "اگر دنیا کا مال قریب ہوتا
اور سفر درمیانہ ہوتا تو وہ ضرور تیری پیروی کرتے۔ لیکن انہیں مسافت دور معلوم ہوئی اور اب تو وہ اللہ تعالیٰ کی قسمیں کھائیں گے۔ اگر ہم سے ہو سکتا تو ہم ضرور
تمہارے ساتھ نکلتے۔ وہ اپنے آپ کو ہلاک کر رہے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ وہ یقیناً جھوٹے ہیں۔" O ---۴۳۔ "اللہ تعالیٰ تجھے معاف کرے تو نے
انہیں کیوں اجازت دی۔ جب تک تجھ پر ان لوگوں کی جو سچے ہیں وضاحت نہ ہوئی اور تو نے جھوٹوں کو معلوم نہیں کیا؟" O ---۴۴۔ "وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ پر
اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہیں۔ تجھ سے اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے جہاد نہ کرنے کی اجازت نہیں مانگتے اور اللہ تعالیٰ ڈرنے والوں کو جانتا ہے۔" O
---۴۵۔ "تجھ سے صرف وہی لوگ اجازت مانگتے ہیں جو اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اور ان کے دل شک میں پڑے ہیں اور وہ اپنے شک
میں ڈانواڈول ہیں۔" O ---۴۶۔ "اور اگر وہ نکلنا چاہتے تو اس کے لئے کچھ تیاری ضرور ہی کرتے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کا اٹھنا ناپسند کیا۔ سو اس نے انہیں
ٹھہرا دیا اور کہہ دیا گیا، بیٹھنے والوں کے ساتھ بیٹھے رہو۔" O ---۴۷۔ "اگر وہ تمہارے درمیان نکلتے تو بھی وہ تم میں صرف پریشانی ہی پیدا کرتے اور تمہارے

Marfat.com

درمیان تمہارے لئے فتنہ پیدا کرنے کے لئے دوڑتے پھرتے کہ تم میں ان کے جاسوس بھی ہیں اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو جانتا ہے۔'' O---۴۸۔ ''وہ پہلے بھی فتنہ پیدا کرتے رہے ہیں اور تیری کارروائیوں کو الٹ پلٹ کرتے رہے ہیں یہاں تک کہ حق آ گیا اور اللہ تعالیٰ کا امر غالب ہو گیا اگرچہ وہ ناپسند کرتے تھے۔'' O---۴۹۔ ''اور ان میں وہ بھی ہے جو کہتا ہے مجھے اجازت دے اور مجھے فتنے میں نہ ڈال۔ سنو! فتنے میں تو وہ پڑ چکے ہیں اور جہنم نے کافروں کو گھیر رکھا ہے۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۱۰، مضمون: منافق) ---۸۱۔ ''پیچھے رہ جانے والے لوگ، رسول اللہ ﷺ کے پیچھے بیٹھ رہنے پر خوش ہوئے اور انہوں نے ناپسند کیا کہ اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کریں اور کہا ''گرمی میں مت نکلو۔'' کہہ دے ''دوزخ کی آگ بہت ہی سخت گرم ہوگی۔'' کاش وہ سوچ سکتے۔'' O---۸۲۔ ''ہاں! انہیں ہنسنا کم چاہئے اور رونا زیادہ چاہئے، اس کے بدلے میں جو وہ کماتے ہیں۔'' O---۹۰۔ ''اور بدوؤں میں سے بھی عذر کرنے والے آئے کہ انہیں اجازت دی جائے اور جن لوگوں نے اللہ اور اس کے رسول سے جھوٹ بولا تھا وہ بیٹھ رہے۔ ان میں کفر کرنے والوں کو دردناک عذاب پہنچے گا۔'' O---۹۱۔ ''کمزوروں پر گناہ نہیں اور نہ بیماروں پر ہے اور نہ ان پر ہے جو خرچ کرنے کے لیے کچھ نہیں پاتے جب وہ اللہ اور اس کے رسول سے خیر خواہی کرتے ہوں۔ نیک کام کرنے والوں پر کوئی الزام نہیں اور اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔'' O---۹۲۔ ''اور نہ ان پر الزام ہے جو جب تیرے پاس آئے کہ انہیں سواری دے تو تو نے کہا ''میرے پاس کچھ نہیں جس پر میں تمہیں سوار کرلوں۔'' وہ لوٹ گئے اور ان کی آنکھیں اس غم سے کہ ان کے پاس خرچ کرنے کو کچھ نہیں آنسو بہاتی تھیں۔'' O---۹۳۔ ''الزام تو صرف ان لوگوں پر ہے جو دولت مند ہو کر تجھ سے اجازت مانگتے ہیں، وہ پیچھے رہنے والی عورتوں کے ساتھ خوش ہوتے ہیں کیونکہ اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے سو انہیں علم نہیں۔'' O---۹۴۔ ''جب تم ان کے پاس واپس جاؤ گے تو وہ تمہارے سامنے بہانے بنائیں گے۔ کہنا ''بہانے نہ بناؤ، ہم تمہاری بات نہیں مانیں گے، اللہ نے ہمیں تمہارے حالات بتا دیئے ہیں، اور اب اللہ اور اس کا رسول تمہارا کام دیکھیں گے، پھر تم پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والے کی طرف پھیر دیئے جاؤ گے پھر وہ تمہیں بتائے گا جو تم کیا کرتے تھے۔'' O---۹۵۔ ''جب تم ان کے پاس پلٹ کے جاؤ گے تو وہ تمہارے سامنے اللہ کی قسمیں کھائیں گے تاکہ تم ان سے کنارا کرلو۔ ہاں! تم ان سے کنارا ہی کرلو، بیشک وہ ناپاک ہیں اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے اس کے بدلے میں جو وہ کماتے ہیں۔'' O---۹۶۔ ''وہ تمہارے سامنے قسمیں کھائیں گے تاکہ تم راضی ہو جاؤ، لیکن اگر تم ان سے راضی بھی ہو جاؤ تو بھی اللہ نافرمان لوگوں سے راضی نہیں ہوتا۔'' O---۱۱۷۔ ''اب اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ اور ان مہاجرین وانصار پر جنہوں نے مشکل گھڑی میں اس کی مدد کی، تابعداری کی توجہ کی ہے۔ اس کے باوجود کہ ان کے ایک گروہ کے دل ٹیڑھے ہو جانے کو تھے پھر بھی اس نے ان پر توجہ کی ہے کہ وہ ان پر مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔'' O---[مشکل گھڑی میں غزوہ تبوک کا زمانہ جس میں کئی طرح کی مشکلات جمع تھیں، سخت گرمی، طویل مسافت، کھجور کا موسم، اس زمانہ کی عظیم الشان سلطنت کے مقابلہ پر فوج کشی۔ پھر ظاہر بے سروسامانی کہ ایک ایک کھجور روزانہ دو دو سپاہیوں پر تقسیم ہوتی تھی۔ سواری کا اتنا قحط تھا کہ دس دس آدمی ایک ایک اونٹ پر باری باری چڑھتے چلے جا رہے تھے۔ یہی وہ جذبہ ایثار وفداکاری تھا جس نے مٹھی بھر جماعت کو تمام دُنیا کی قوموں پر غالب کیا۔ (از تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانیؒ)] ---۱۱۸۔ ''اور ان تین پر بھی (کی ہے) جو پیچھے رہ گئے تھے یہاں تک کہ زمین اس کے باوجود کہ وہ کشادہ ہے ان پر تنگ ہوگئی اور اپنا آپ ان پر تنگ ہو گیا اور وہ سمجھے کہ اللہ سے بچ کر جانے کی کوئی جگہ نہیں مگر خود اس کے پاس، پھر بھی اس نے ان پر توجہ کی تاکہ وہ بھی توجہ کریں، بیشک اللہ ہی بڑا توجہ کرنے والا، رحم کرنے والا ہے۔'' O---۱۱۹۔ ''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔'' O---۱۲۰۔ ''مدینہ والوں اور ان کے اردگرد کے بدوؤں کو یہ روا نہ تھا کہ رسول خدا کے پیچھے رہ جائیں اور نہ یہ کہ اپنی جانوں کو اس کی جان سے عزیز سمجھیں، یہ اس لیے کہ اللہ کی راہ میں انہیں نہ پیاس، نہ تھکان اور نہ بھوک پہنچتی ہے، نہ وہ کسی جگہ کو جو کافروں کو غصہ دلاتی ہے پامال کرتے ہیں، اور نہ وہ دشمن سے کچھ حاصل کرتے ہیں، مگر اس کے عوض ان کے لیے نیک عمل لکھ دیا جاتا ہے کیونکہ اللہ نیکی کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔'' O---۱۲۱۔ ''اور وہ چھوٹا یا بڑا کوئی خرچ نہیں کرتے اور نہ کسی وادی کو طے کرتے ہیں مگر وہ بھی ان کے لیے لکھ دیا جاتا ہے تاکہ اللہ انہیں ان کے بہترین عملوں کی جزا دے۔'' O

(سورۃ الاحزاب ۳۳) ---۹۔ ''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ نے جو احسان تم پر کیا اسے یاد کرو جبکہ تمہارے مقابلے کو فوجوں پر فوجیں آ گئیں پھر ہم نے ان پر تیز ہوا بھیجی اور ایسے لشکر بھیجے جنہیں تم نے دیکھا ہی نہیں اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ سب کچھ دیکھتا ہے۔'' O---۱۰۔ ''جب کہ (دشمن) تمہارے پاس اوپر سے اور نیچے سے چڑھ آئے اور جب کہ آنکھیں پتھرا گئیں اور کلیجے منہ کو آ گئے اور تم اللہ تعالیٰ کی نسبت طرح طرح کے گمان کرنے لگے۔'' O---۱۱۔ یہیں مومن آزمائے گئے اور پوری طرح وہ جھنجھوڑ دیئے گئے۔'' O---۱۲۔ ''اور اس وقت منافق اور وہ لوگ جن کے دلوں میں (شک کا) روگ تھا، کہنے لگے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے ہم سے محض دھوکا فریب کا ہی وعدہ کیا تھا۔'' O---۱۳۔ ''ان ہی کی ایک جماعت نے ہانک لگائی کہ اے مدینہ والو! تمہارے لیے ٹھکانہ نہیں چلو لوٹ چلو اور ان کی ایک اور جماعت یہ کہہ کر نبی (ﷺ) سے اجازت مانگنے لگی کہ ہمارے گھر غیر محفوظ ہیں حالانکہ وہ (کھلے ہوئے اور) غیر محفوظ نہ تھے (لیکن) ان کا پختہ ارادہ بھاگ کھڑے ہونے کا تھا۔'' O---۱۴۔ ''اور اگر مدینے کے اطراف سے ان پر (لشکر) داخل کیے جاتے پھر

Marfat.com

ان سے فتنہ طلب کیا جاتا تو یہ ضرور اسے برپا کر دیتے اور نہ لڑتے مگر تھوڑی مدت۔" O---۱۵۔ "اس سے پہلے تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا تھا کہ پیٹھ نہ پھیریں گے اور اللہ تعالیٰ سے کیے ہوئے وعدہ کی باز پرس ضرور ہوگی۔" O---۱۶۔ "کہہ دیجیے کہ گو تم موت سے یا خوف قتل سے بھاگو تو یہ بھاگنا تمہیں کچھ بھی کام نہ آئے گا اور اس وقت تم بہت ہی کم فائدہ اٹھاؤ گے۔" O---۱۷۔ "پوچھیے! تو کہ اگر اللہ تعالیٰ تمہیں کوئی برائی پہنچانا چاہے یا تم پر کوئی فضل کرنا چاہے تو کون ہے جو تمہیں بچا سکے (یا تم سے روک سکے؟) اپنے لیے بجز اللہ تعالیٰ کے نہ کوئی حمایتی پائیں گے نہ مددگار۔" O---۱۸۔ "اللہ تعالیٰ تم میں سے انہیں (بخوبی) جانتا ہے جو دوسروں کو روکتے ہیں اور اپنے بھائی بندوں سے کہتے ہیں کہ ہمارے پاس چلے آؤ۔ اور کبھی کبھی ہی لڑائی میں آجاتے ہیں۔" O---۱۹۔ "تمہاری مدد میں (پورے) بخیل ہیں، پھر جب خوف و دہشت کا موقعہ آجائے تو آپ انہیں دیکھیں گے کہ آپ کی طرف نظریں جما دیتے ہیں اور ان کی آنکھیں اس طرح گھومتی ہیں جیسے اس شخص کی جس پر موت کی غشی طاری ہو۔ پھر جب خوف جاتا رہتا ہے تو تم پر اپنی تیز زبانوں سے بڑی باتیں بناتے ہیں مال کے بڑے ہی حریص ہیں، یہ ایمان لائے ہی نہیں ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے تمام اعمال نابود کر دیے ہیں، اور اللہ تعالیٰ پر یہ بہت ہی آسان ہے۔" O---۲۰۔ "سمجھتے ہیں کہ اب تک لشکر چلے نہیں گئے، اور اگر فوجیں آجائیں تو تمنائیں کرتے ہیں کہ کاش! وہ صحرا میں بادیہ نشینوں کے ساتھ ہوتے کہ تمہاری خبریں دریافت کیا کرتے، اگر وہ تم میں موجود ہوتے (تو بھی کیا؟) نہ لڑتے مگر برائے نام۔" O

غزوۂ احزاب (غزوۂ خندق): یہ غزوہ دراصل عرب کے بہت سے قبائل کا ایک مشترک حملہ تھا جو مدینے کی اس طاقت کو کچل دینے کے لیے کیا گیا تھا۔ اس کی تحریک بنی نضیر کے اُن لیڈروں نے کی تھی جو مدینے سے جلاوطن ہو کر خیبر میں مقیم ہو گئے تھے۔ انہوں نے دورہ کر کے قریش اور غطفان اور ہذیل اور دوسرے بہت سے قبائل کو اس بات پر آمادہ کیا کہ سب مل کر بہت بڑی جمعیت کے ساتھ مدینے پر ٹوٹ پڑیں۔ چنانچہ ان کی کوششوں سے شوال ۵ھ میں قبائل عرب کی اتنی بڑی جمعیت اس چھوٹی سی بستی پر حملہ آور ہو گئی جو اس سے پہلے عرب میں کبھی جمع نہ ہوئی تھی۔ اس میں شمال کی طرف سے بنی نضیر اور بنی قینقاع کے وہ یہودی آئے جو مدینے سے جلاوطن ہو کر خیبر اور وادی القریٰ میں آباد ہوئے تھے۔ مشرق کی طرف سے غطفان کے قبائل (بنو سلیم، فزارہ، مرّہ، اشجع، سعد اور اسد وغیرہ) نے پیش قدمی کی۔ اور جنوب کی طرف سے قریش اپنے حلیفوں کی ایک بھاری جمعیت لے کر آگے بڑھے۔ مجموعی طور پر ان تعداد دس بارہ ہزار تھی۔ یہ حملہ اگر اچانک ہوتا تو سخت تباہ کن ہوتا۔ لیکن نبی ﷺ مدینہ طیبہ میں بے خبر بیٹھے ہوئے نہ تھے، قبل اس کے کہ یہ جم غفیر آپ کے شہر پہنچتا، آپ ﷺ نے چھ دن کے اندر مدینہ کے شمال غربی رُخ پر ایک خندق کھدوالی اور کوہ سلع کو پشت پر لے کر تین ہزار فوج کے ساتھ خندق کی پناہ میں مدافعت کے لیے تیار ہو گئے۔ مدینہ کے جنوب میں باغات اس کثرت سے تھے (اور اب بھی ہیں) کہ اس جانب سے کوئی حملہ اس پر نہ ہو سکتا تھا۔ مشرق میں حرات (لاوے کی چٹانیں) ہیں جن پر سے کوئی اجتماعی فوج کشی آسانی کے ساتھ نہیں ہو سکتی۔ یہی کیفیت مغربی جنوبی گوشے کی بھی ہے۔ اس لیے حملہ صرف اُحد کے مشرقی اور مغربی گوشوں سے ہو سکتا تھا اور اسی جانب حضور ﷺ نے خندق کھدوا کر شہر کو محفوظ کر لیا تھا۔ یہ چیز سرے سے کفار کے جنگی نقشے میں تھی ہی نہیں کہ انہیں مدینے کے باہر خندق سے سابقہ پیش آئے گا، کیونکہ اہل عرب اس طریق دفاع سے ناآشنا تھے۔ ناچار انہیں جاڑے کے زمانے میں ایک طویل محاصرے کے لیے تیار ہونا پڑا جس کے لیے وہ گھروں سے تیار ہو کر نہ آئے تھے۔

اس کے بعد کفار کے لیے صرف ایک ہی تدبیر باقی رہ گئی تھی، اور وہ یہ کہ بنی قریظہ کے یہودی قبیلے کو غداری پر آمادہ کریں جو مدینہ طیبہ کے جنوب مشرقی گوشے میں رہتا تھا۔ چونکہ اس قبیلے سے مسلمانوں کا باقاعدہ حلیفانہ معاہدہ تھا جس کی رو سے مدینہ طیبہ پر حملہ ہونے کی صورت میں وہ مسلمانوں کے ساتھ مل کر مدافعت کرنے کا پابند تھا، اس لیے مسلمانوں نے اس طرف سے بے فکر ہو کر اپنے بال بچے اُن گڑھیوں میں بھجوا دیے تھے جو بنی قریظہ کی جانب تھیں اور اُدھر مدافعت کا کوئی انتظام نہ کیا تھا۔ کفار نے اسلامی دفاع کے اس کمزور پہلو کو بھانپ لیا۔ اُن کی طرف سے بنی النضیر کا یہودی سردار حُیَی بن اخطب بنی قریظہ کے پاس بھیجا تا کہ انہیں معاہدہ توڑ کر جنگ میں شامل ہونے پر آمادہ کرے۔ ابتداءً انہوں نے اس سے انکار کیا اور صاف صاف کہہ دیا کہ ہمارا محمد (ﷺ) سے معاہدہ ہے اور آج تک کبھی ہمیں ان سے کوئی شکایت پیدا نہیں ہوئی ہے لیکن جب ابن اخطب نے ان سے کہا کہ "دیکھو میں اس وقت عرب کی متحدہ طاقت اس شخص پر چڑھا لایا ہوں، یہ اسے ختم کر دینے کا نادر موقع ہے، اس کو اگر تم نے کھو دیا تو پھر دوسرا کوئی موقع نہ مل سکے گا"، تو یہودی ذہن کی اسلام دشمنی اخلاق کے پاس ولحاظ پر غالب آگئی اور بنی قریظہ عہد توڑنے پر آمادہ ہو گئے۔ نبی ﷺ نے اس نازک موقع پر بنی غطفان سے صلح کی بات چیت شروع کی اور ان کو اس بات پر آمادہ کرنا چاہا کہ مدینہ کے پھلوں کی پیداوار کا ۱/۳ حصہ لے کر واپس چلے جائیں۔ لیکن جب انصار کے سرداروں (سعد بن عبادہ اور سعد بن معاذ) سے آپ ﷺ نے ان شرائط صلح کے متعلق مشورہ طلب کیا تو انہوں نے عرض کیا "یا رسول اللہ یہ آپ ﷺ کی خواہش ہے کہ ہم ایسا کریں؟ یا یہ اللہ کا حکم ہے کہ ہمارے لیے اسے قبول کرنے کے سوا چارہ نہیں ہے؟ یا آپ صرف ہمیں بچانے کے لیے یہ تجویز فرما رہے ہیں؟" آپ ﷺ نے جواب دیا "میں صرف تم لوگوں کو بچانے کے لیے ایسا کر رہا ہوں، کیونکہ میں دیکھ رہا ہوں کہ سارا عرب متحد ہو کر تم پر پل پڑا ہے میں چاہتا ہوں کہ ان کو ایک دوسرے سے توڑ دوں"۔ اس پر دونوں سرداروں

Marfat.com

نے بالاتفاق کہا کہ ''اگر آپ ہماری خاطر یہ معاہدہ کر رہے ہیں تو اسے ختم کر دیجئے۔ یہ قبیلے ہم سے اُس وقت بھی ایک حبہ خراج کے طور پر کبھی نہ لے سکے تھے جب ہم مشرک تھے۔ اور اب تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لانے کا شرف ہمیں حاصل ہے' کیا اب یہ ہم سے خراج لیں گے؟ ہمارے اور ان کے درمیان اب صرف تلوار ہے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہمارا اور ان کا فیصلہ کر دے''۔ یہ کہہ کر انہوں نے معاہدے کے اس مسودے کو چاک کر دیا جس پر ابھی فریقین کے دستخط نہ ہوئے تھے۔ اسی دوران میں قبیلہ غطفان کی شاخ اشجع کے ایک صاحب نعیم بن مسعودؓ مسلمان ہو کر حضور ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ابھی تک کسی کو بھی میرے قبولِ اسلام کا علم نہیں ہے' آپ مجھ سے اس وقت جو خدمت لینا چاہیں میں اسے انجام دے سکتا ہوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا' تم جا کر دشمنوں میں پھوٹ ڈالنے کی کوئی تدبیر کرو۔ چنانچہ وہ پہلے بنی قریظہ کے پاس گئے جن سے ان کا بہت میل جول تھا' اور ان سے کہا کہ قریش اور غطفان تو محاصرے سے تنگ آ کر واپس بھی جا سکتے ہیں' ان کا کچھ نہ بگڑے گا' مگر تمہیں مسلمانوں کے ساتھ اسی جگہ رہنا ہے' وہ لوگ اگر چلے گئے تو تمہارا کیا بنے گا۔ میری رائے یہ ہے کہ تم اس وقت تک جنگ میں حصہ نہ لو جب تک ان باہر سے آئے ہوئے قبائل کے چند نمایاں آدمی تمہارے پاس یرغمال کے طور پر نہ بھیج دیے جائیں۔ یہ بات بنی قریظہ کے دل میں اُتر گئی اور انہوں نے متحدہ محاذ کے قبائل سے یرغمال طلب کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ پھر یہ صاحب قریش اور غطفان کے سرداروں کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ بنی قریظہ کچھ ڈھیلے پڑتے نظر آ رہے ہیں' بعید نہیں کہ وہ تم سے یرغمال کے طور پر کچھ آدمی مانگیں اور انہیں محمد ﷺ کے حوالے کر کے اپنا معاملہ صاف کر لیں۔ اس لیے ذرا ان کے ساتھ ہوشیاری سے معاملہ کرنا۔ اس سے متحدہ محاذ کے لیڈر بنی قریظہ کی طرف سے کھٹک گئے اور انہوں نے قرظی سرداروں کو پیغام بھیجا کہ اس طویل محاصرے سے اب ہم تنگ آ گئے ہیں' اب ایک فیصلہ کن لڑائی ہو جانی چاہیے' کل تم اُدھر سے حملہ کرو اور ہم اِدھر سے یکبارگی مسلمانوں پر ٹوٹ پڑتے ہیں۔ بنی قریظہ نے جواب میں کہلا بھیجا کہ آپ لوگ جب تک اپنے چند نمایاں آدمی یرغمال کے طور پر ہمارے حوالہ نہ کر دیں' ہم جنگ کا خطرہ مول نہیں لے سکتے۔ اس جواب سے متحدہ محاذ کے لیڈروں کو یقین آ گیا کہ نعیم کی بات سچی تھی۔ انہوں نے یرغمال دینے سے انکار کر دیا اور اس سے بنی قریظہ نے سمجھ لیا کہ نعیم نے ہم کو ٹھیک مشورہ دیا تھا۔ اس طرح یہ جنگی چال بہت کامیاب ثابت ہوئی اور اس نے دشمنوں کے کیمپ میں پھوٹ ڈال دی۔ اب محاصرہ ۲۵ دن سے زیادہ طویل ہو چکا تھا۔ سردی کا زمانہ تھا اتنے بڑے لشکر کے لیے پانی اور غذا اور چارے کی فراہمی بھی مشکل سے مشکل تر ہوتی چلی جا رہی تھی۔ اور پھوٹ پڑ جانے سے بھی محاصرین کے حوصلے پست ہو چکے تھے۔ اس حالت میں یکا یک ایک رات سخت آندھی آئی جس میں سردی اور کڑک اور چمک تھی اور اتنا اندھیرا تھا کہ ہاتھ کو ہاتھ نہ سوجھائی دیتا تھا۔ آندھی کے زور سے دشمنوں کے خیمے اُلٹ گئے اور ان کے اندر شدید افراتفری برپا ہو گئی۔ قدرت خداوندی کا یہ کاری وار وہ نہ سہہ سکے۔ راتوں رات ہر ایک نے اپنے گھر کی راہ لی اور صبح جب مسلمان اٹھے تو میدان میں ایک دشمن بھی موجود نہ تھا۔ نبی ﷺ نے میدان کو دشمنوں سے خالی دیکھ کر فوراً ارشاد فرمایا۔ ''اب قریش کے لوگ تم پر کبھی چڑھائی نہ کر سکیں گے۔ اب تم ان پر چڑھائی کرو گے''۔ یہ حالات کا بالکل صحیح اندازہ تھا۔ قریش ہی نہیں' سارے دشمن قبائل متحد ہو کر اسلام کے خلاف اپنا آخری داؤں چل چکے تھے۔ اس میں ہار جانے کے بعد اب ان میں یہ ہمت ہی باقی نہ رہی تھی کہ مدینے پر حملہ آور ہونے کی جرات کر سکتے۔ اب حملے (Ohensive) کی قوت دشمنوں سے مسلمانوں کی طرف منتقل ہو چکی تھی۔

غزوۂ بنی قریظہ: خندق سے پلٹ کر جب حضور ﷺ گھر پہنچے تو ظہر کے وقت جبریلؑ نے آ کر حکم سنایا کہ ابھی ہتھیار نہ کھولے جائیں' بنی قریظہ کا معاملہ باقی ہے' ان سے بھی اسی وقت نمٹ لینا چاہیے۔ یہ حکم پاتے ہی حضور ﷺ نے فوراً اعلان فرمایا کہ ''جو کوئی سمع و طاعت پر قائم ہو وہ عصر کی نماز اس وقت تک نہ پڑھے جب تک دیارِ بنی قریظہ پر نہ پہنچ جائے''۔ اس اعلان کے ساتھ ہی آپ ﷺ نے حضرت علیؓ کو ایک دستے کے ساتھ مقدمتہ الجیش کے طور پر بنی قریظہ کی طرف روانہ کر دیا۔ وہ جب وہاں پہنچے تو یہودیوں نے کوٹھوں پر چڑھ کر نبی ﷺ اور مسلمانوں پر گالیوں کی بوچھاڑ کر دی۔ لیکن یہ بدزبانی ان کو اس جرم عظیم کے خمیازے سے کیسے بچا سکتی تھی کہ انہوں نے عین لڑائی کے وقت معاہدہ توڑ ڈالا اور حملہ آوروں سے مل کر مدینے کی پوری آبادی کو ہلاکت کے خطرے میں مبتلا کر دیا۔ حضرت علیؓ کے دستے کو دیکھ کر وہ سمجھے تھے کہ یہ محض دھمکانے آئے ہیں۔ لیکن جب حضور ﷺ کی قیادت میں پورا اسلامی لشکر وہاں پہنچ گیا اور ان کی بستی کا محاصرہ کر لیا گیا تو ان کے ہاتھوں کے طوطے اُڑ گئے۔ محاصرے کی شدت کو وہ دو تین ہفتوں سے زیادہ برداشت نہ کر سکے اور آخر کار انہوں نے اس شرط پر اپنے آپ کو نبی ﷺ کے حوالے کر دیا کہ قبیلہ اوس کے سردار حضرت سعد بن معاذؓ ان کے حق میں جو فیصلہ بھی کر دیں گے اسے فریقین مان لیں گے۔ انہوں نے حضرت سعدؓ کو اس امید پر حاکم بنایا تھا کہ زمانہ جاہلیت میں اوس اور بنی قریظہ کے درمیان جو حلیفانہ تعلقات مدتوں سے چلے آ رہے تھے وہ ان کا لحاظ کریں گے اور انہیں بھی اسی طرح مدینہ سے نکل جانے دیں گے جس طرح پہلے بنی قینقاع اور بنی النضیر کو نکل جانے دیا گیا تھا۔ خود قبیلہ اوس کے لوگ بھی حضرت سعدؓ سے تقاضا کر رہے تھے کہ اپنے حلیفوں کے ساتھ نرمی برتیں۔ لیکن حضرت سعدؓ ابھی ابھی دیکھ چکے تھے کہ پہلے جن دو یہودی قبیلوں کو مدینہ سے نکل جانے کا موقع دیا گیا تھا وہ کس طرح سارے گرد و پیش کے قبائل کو بھڑکا کر مدینے پر دس بارہ ہزار کا لشکر چڑھا لائے تھے۔ اور یہ معاملہ بھی ان کے سامنے تھا کہ اس آخری یہودی قبیلے نے عین بیرونی حملے کے موقع پر بدعہدی کر کے اہلِ مدینہ کو تباہ کر دینے کا کیا سامان کیا تھا۔ اس لیے انہوں نے فیصلہ دیا کہ بنی قریظہ کے تمام مرد قتل

Marfat.com

کر دیے جائیں، عورتوں اور بچوں کو غلام بنالیا جائے' اور ان کی تمام املاک مسلمانوں میں تقسیم کر دی جائیں- اس فیصلے پر عمل کیا گیا اور جب بنی قریظہ کی گڑھیوں میں مسلمان داخل ہوئے تو انہیں پتہ چلا کہ جنگِ احزاب میں حصہ لینے کے لیے ان غداروں نے ۱۵ سو تلواریں' تین سو زرہیں' دو ہزار نیزے اور ۱۵ سو ڈھالیں فراہم کی تھیں- اگر اللہ تعالیٰ کی تائید مسلمانوں کے شاملِ حال نہ ہوتی تو یہ سارا جنگی سامان عین اس وقت مدینہ پر عقب سے حملہ کرنے کے لیے استعمال ہوتا جبکہ مشرکین یکبارگی خندق پار کر کے ٹوٹ پڑنے کی تیاریاں کر رہے تھے- اس انکشاف کے بعد تو اس امر میں شک کرنے کی کوئی گنجائش ہی نہ رہی کہ حضرت سعدؓ نے ان لوگوں کے معاملہ میں جو فیصلہ دیا وہ بالکل حق تھا- (از تفہیم القرآن]

(**سورۃ الفتح ۴۸**)---۱۵- ''جب تم غنیمتیں لینے جانے لگو گے تو جھٹ سے یہ پیچھے چھوڑے ہوئے لوگ کہنے لگیں گے کہ ہمیں بھی اپنے ساتھ چلنے کی اجازت دیجئے' وہ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے کلام کو بدل دیں آپ فرما دیجئے! کہ اللہ تعالیٰ پہلے ہی فرما چکا ہے کہ تم ہرگز ہمارے ساتھ نہیں چلو گے' وہ اس کا جواب دیں گے (نہیں نہیں) بلکہ تم ہم سے حسد کرتے ہو' (اصل بات یہ ہے) کہ وہ لوگ بہت ہی کم سمجھتے ہیں-''O---[اس میں غزوۂ خیبر کا ذکر ہے جس کی فتح کی نوید اللہ تعالیٰ نے حدیبیہ میں دی تھی' نیز اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ یہاں سے جتنا بھی مالِ غنیمت حاصل ہوگا وہ صرف حدیبیہ میں شریک ہونے والوں کا حصہ ہے- چنانچہ حدیبیہ سے واپسی کے بعد آپ ﷺ نے یہودیوں کی مسلسل عہد شکنی کی وجہ سے خیبر پر چڑھائی کا پروگرام بنایا تو مذکورہ مخلفین نے بھی محض مالِ غنیمت کے حصول کے لیے ساتھ جانے کا ارادہ ظاہر کیا' جسے منظور نہیں کیا گیا- آیت میں مغانم سے مراد مغانم خیبر ہی ہیں- (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۸- ''یقیناً اللہ تعالیٰ مومنوں سے خوش ہو گیا جبکہ وہ درخت تلے آپ سے بیعت کر رہے تھے- ان کے دلوں میں جو تھا اسے اس نے معلوم کر لیا اور ان پر اطمینان نازل فرمایا اور انہیں قریب کی فتح عنایت فرمائی-''O---[اس سے مراد وہی فتح خیبر ہے جو یہودیوں کا گڑھ تھا' اور حدیبیہ سے واپسی پر مسلمانوں نے اسے فتح کیا- (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

غُصّہ

(**سورۃ الشوریٰ ۴۲**)---۳۷- ''اور کبیرہ گناہوں سے اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں اور غصے کے وقت (بھی) معاف کر دیتے ہیں-''O---[یعنی لوگوں سے عفو و درگزر کرنا ان کے مزاج و طبیعت کا حصہ ہے نہ کہ انتقام اور بدلہ لینا- جس طرح نبی کریم ﷺ کے بارے میں آتا ہے- ''نبی کریم ﷺ نے اپنی ذات کے لیے کبھی بدلہ نہیں لیا' ہاں اللہ تعالیٰ کی حرمتوں کا توڑا جانا آپ کے لیے ناقابل برداشت تھا''- (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

غضِ بصر، نظر بچانا

(**سورۃ النور ۲۴**)---۳۰- ''مسلمان مردوں سے کہو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں' اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت رکھیں- یہی ان کے لیے پاکیزگی ہے' لوگ جو کچھ کریں اللہ تعالیٰ سب سے خبردار ہے-''O---[غضِ کے معنی ہیں کسی چیز کو کم کرنے' گھٹانے اور پست کرنے کے- غضِ بصر کا ترجمہ عام طور پر نگاہ نیچی کرنا یا رکھنا کیا جاتا ہے- لیکن دراصل اس حکم کا مطلب ہر وقت نیچے ہی دیکھتے رہنا نہیں ہے، بلکہ پوری طرح نگاہ بھر کر نہ دیکھنا، اور نگاہوں کو دیکھنے کے لیے بالکل آزاد نہ چھوڑ دینا ہے- یہ مفہوم ''نظر بچانے'' سے ٹھیک ادا ہوتا ہے، یعنی جس چیز کو دیکھنا مناسب نہ ہو اس سے نظر ہٹالی جائے، قطع نظر اس سے کہ آدمی نگاہ نیچی کرے یا کسی اور طرف اسے بچا لے جائے- یعنی حکم تمام نظروں کو بچانے کا نہیں ہے بلکہ بعض نظروں کو بچانے کا ہے- بالفاظ دیگر اللہ تعالیٰ کا منشا یہ نہیں ہے کہ کسی چیز کو بھی نگاہ بھر کر نہ دیکھا جائے، بلکہ وہ صرف ایک مخصوص دائرے میں نگاہ پر یہ پابندی عائد کرنا چاہتا ہے- اب یہ بات سیاق و سباق سے معلوم ہوتی ہے کہ یہ پابندی جس چیز پر عائد کی گئی ہے وہ ہے مردوں کا عورتوں کو دیکھنا، یا دوسرے لوگوں کے ستر پر نگاہ ڈالنا، یا فحش مناظر پر نگاہ جمانا- آدمی کے لیے یہ بات حلال نہیں ہے کہ وہ اپنی بیوی یا اپنی محرم خواتین کے سوا کسی دوسری عورت کو نگاہ بھر کر دیکھے- ایک دفعہ اچانک نظر پڑ جائے تو وہ معاف ہے، لیکن یہ معاف نہیں ہے کہ آدمی نے پہلی نظر میں جہاں کوئی کشش محسوس کی ہو وہاں پھر نظر دوڑائے- نبی ﷺ نے اس طرح کی دیدہ بازی کو آنکھ کی بدکاری سے تعبیر فرمایا ہے- آپ کا ارشاد ہے کہ آدمی اپنے تمام حواس سے زنا کرتا ہے- دیکھنا آنکھوں کا زنا ہے- لگاوٹ کی بات چیت زبان کی زنا ہے- آواز سے لذت لینا کانوں کی زنا ہے- ہاتھ لگانا اور ناجائز مقصد کے لیے چلنا ہاتھ پاؤں کی زنا ہے- بدکاری کی یہ ساری تمہیدیں جب پوری ہو چکتی ہیں تب شرمگاہیں یا تو اس کی تکمیل کر دیتی ہیں، یا تکمیل کرنے سے رہ جاتی ہیں- تفسیر از تفہیم القرآن]---[جب کسی کے گھر میں داخل ہونے کے لیے اجازت لینے کو ضروری قرار دیا تو اس کے ساتھ ہی غضِ بصر (آنکھوں کو پست رکھنے یا بند رکھنے) کا حکم دے دیا تاکہ اجازت طلب کرنے والا بھی بالخصوص اپنی نگاہوں پر کنٹرول رکھے- (تفسیر از شاہ فہد قرآن

Marfat.com

پرنٹنگ)]۔[بدنظری عموماً زنا کی پہلی سیڑھی ہے- اسی سے بڑے بڑے فواحش کا دروازہ کھلتا ہے- قرآن کریم نے بدکاری اور بےحیائی کا انسداد کرنے کے لئے اول اسی سوراخ کو بند کرنا چاہا- یعنی مسلمان مرد و عورت کو حکم دیا کہ بدنظری سے بچیں اور اپنی شہوات کو قابو میں رکھیں- اگر ایک مرتبہ بے ساختہ مرد کی کسی اجنبی عورت پر یا عورت کسی اجنبی مرد پر نظر پڑ جائے تو دوبارہ ارادہ سے اُس طرف نظر نہ کرے- کیونکہ یہ دوبارہ دیکھنا اُس کے اختیار سے ہوگا- جس میں وہ معذور نہیں سمجھا جا سکتا- اگر آدمی نگاہ نیچی رکھنے کی عادت ڈال لے اور اختیار و ارادہ سے ناجائز امور کی طرف نظر اُٹھا کر نہ دیکھا کرے تو بہت جلد اُسکے نفس کا تزکیہ ہو سکتا ہے چونکہ پہلی مرتبہ دفعتہً جو بیساختہ نظر پڑتی ہے- ازراہ شہوت و نفسانیت نہیں ہوتی- اسلئے حدیث میں اسکو معاف رکھا گیا ہے۔]---[یعنی آنکھ کی چوری اور دلوں کے بھید اور نیتوں کا حال اُسکو سب معلوم ہے لہٰذا اس کا خیال کر کے بدنگاہی اور ہر قسم کی بدکاری سے بچو- ورنہ وہ اپنے علم کے موافق تم کو سزا دیگا۔ (تفسیر از علامہ شبیر احمد عثمانیؒ)]---۳۱۔''مسلمان عورتوں سے کہو کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی عصمت میں فرق نہ آنے دیں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں' سوائے اسکے جو ظاہر ہے اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈالے رہیں' اور اپنی آرائش کو کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں' سوائے اپنے خاوندوں کے یا اپنے والد کے یا اپنے خسر کے یا اپنے لڑکوں کے یا اپنے خاوند کے لڑکوں کے یا اپنے بھائیوں کے یا اپنے بھتیجوں کے یا اپنے بھانجوں کے یا اپنے میل جول کی عورتوں کے یا غلاموں کے یا ایسے نوکر چاکر مردوں کے جو شہوت والے نہ ہوں یا ایسے بچوں کے جو عورتوں کے پردے کی باتوں سے مطلع نہیں- اور اس طرح زور زور سے پاؤں مار کر نہ چلیں کہ ان کی پوشیدہ زینت معلوم ہو جائے' اے مسلمانو! تم سب کے سب اللہ کی جناب میں توبہ کرو تا کہ تم نجات پاؤ۔''O ---[عورتیں بھی اگرچہ غض بصر اور حفظ فروج کے پہلے حکم میں داخل تھیں' جو تمام مومنین کو دیا گیا ہے اور مومنین میں مومن عورتیں بھی بالعموم شامل ہوتی ہیں لیکن ان مسائل کی اہمیت کے پیش نظر عورتوں کو بھی بطور خاص دوبارہ وہی حکم دیا جا رہا ہے- جس سے مقصود تاکید ہے بعض علما نے اس سے استدلال کرتے ہوئے کہا ہے کہ جس طرح مردوں کے لیے عورتوں کو دیکھنا ممنوع ہے اسی طرح عورتوں کے لیے مردوں کو دیکھنا مطلقاً ممنوع ہے- اور بعض نے اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے جس میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا حبشیوں کا کھیل دیکھنے کا ذکر ہے' بغیر شہوت کے مردوں کی طرف دیکھنے کی عورتوں کو اجازت دی ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---[عورتوں کے لیے بھی غضِ بصر کے احکام ہی ہیں جو مردوں کے لیے ہیں' یعنی انہیں قصداً غیر مردوں کو نہ دیکھنا چاہیے' نگاہ پڑ جائے تو ہٹا لینی چاہیے' اور دوسروں کے ستر کو دیکھنے سے پرہیز کرنا چاہیے- لیکن مرد کے عورت کو دیکھنے کی بہ نسبت عورت کے مرد کو دیکھنے کے معاملہ میں احکام تھوڑے سے مختلف ہیں- ایک طرف حدیث میں ہم کو یہ واقعہ ملتا ہے کہ حضرت اُم سلمہ اور حضرت میمونہ نبی ﷺ کے پاس بیٹھی تھیں' اتنے میں حضرت ابن اُم مکتوم آ گئے۔ نبی ﷺ نے دونوں بیویوں سے فرمایا ''ان سے پردہ کرو۔'' بیویوں نے عرض کیا ''یا رسول اللہ! کیا یہ اندھے نہیں ہیں؟ نہ ہمیں دیکھیں گے نہ پہچانیں گے''- فرمایا ''کیا تم دونوں بھی اندھی ہو؟ کیا تم انہیں نہیں دیکھتیں''؟ حضرت اُم سلمہ تصریح کرتی ہیں کہ ''یہ واقعہ اس زمانے کا ہے جب پردے کا حکم آ چکا تھا''۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(سورۃ المؤمن ۴۰)---۱۹۔''وہ آنکھوں کی خیانت کو اور سینوں کی پوشیدہ باتوں کو (خوب) جانتا ہے۔''O---[اس میں اللہ تعالیٰ کے علم کامل کا بیان ہے کہ اسے تمام اشیا کا علم ہے- چھوٹی ہو یا بڑی' باریک ہو یا موٹی' اعلیٰ مرتبے کی ہو یا چھوٹے مرتبے کی- اس لیے انسان کو چاہیے کہ جب اس کے علم و احاطہ کا یہ حال ہے تو اس کی نافرمانی سے اجتناب اور صحیح معنوں میں اس کا خوف اپنے اندر پیدا کرے- آنکھوں کی خیانت یہ ہے کہ دزدیدہ نگاہوں سے دیکھا جائے- جیسے راہ چلتے کسی عورت کو کنکھیوں سے دیکھنا۔ (سینوں کی باتوں میں)' وہ وسوسے بھی آ جاتے ہیں جو انسان کے دل میں پیدا ہوتے رہتے ہیں' وہ جب تک وسوسے ہی رہتے ہیں۔ یعنی ایک لحہ گزراں کی طرح آتے اور ختم ہو جاتے ہیں' تب تک تو وہ قابل مؤاخذہ نہیں ہوں گے- لیکن جب وہ عزائم کا روپ دھار لیں تو پھر ان کا مؤاخذہ ہو سکتا ہے' چاہے ان پر عمل کرنے کا انسان کو موقع نہ ملے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

غلام

(سورۃ البقرۃ ۲)---۱۷۷۔''نہیں ہے نیکی یہی کہ کر لو تم اپنے چہرے مشرق کی طرف یا مغرب کی طرف بلکہ نیکی (یہ ہے کہ) آدمی ایمان لائے اللہ تعالیٰ پر اور روز آخرت پر اور فرشتوں پر اور اللہ تعالیٰ کی کتاب پر اور پیغمبروں پر اور دے مال اس کی محبت میں رشتے داروں کو اور یتیموں کو اور مسکینوں کو اور مسافروں کو اور مانگنے والوں کو اور گردنیں چھڑانے میں (غلاموں کو آزاد کرانا) اور قائم کرے نماز اور دے زکوٰۃ اور (نیک وہ ہیں جو) پورا کرنے والے ہیں اپنے عہد کو جب عہد کر لیں اور ثابت قدم رہنے والے ہیں تنگدستی میں اور جسمانی تکالیف میں اور جنگ کے وقت یہی لوگ ہیں راست باز اور یہی لوگ ہیں متقی۔''O

---۱۷۸۔''اے ایمان والو تم پر فرض کر دیا گیا ہے قصاص لینا مقتولوں کا (قتل کیا جائے) آزاد بدلے میں آزاد کے اور غلام بدلے میں غلام کے اور عورت

Marfat.com

بدلے میں عورت کے۔ سو وہ شخص جس کو معاف کر دیا جائے اس کے بھائی کی طرف سے (قصاص میں سے) کچھ تو لازم ہے (اس پر) پیروی کرنا معروف طریقے کی اور ادا کرنا مقتول (کے ورثا) کو احسن طریقے سے یہ رعایت ہے تمہارے رب کی طرف سے اور رحمت ہے۔ پھر جو زیادتی کرے اس کے بعد تو اس کے لئے ہے دردناک عذاب۔" O

(سورۃ النساء ۴) ---۹۲۔ "اور نہیں ہے کسی مومن کے لئے (روا) کہ قتل کرے کسی مومن کو مگر غلطی سے اور جس نے قتل کیا کسی مومن کو غلطی سے تو آزاد کرے ایک غلام مومن اور خون بہا ادا کیا جائے مقتول کے وارثوں کو۔ مگر یہ کہ معاف کر دیں وہ بطور صدقہ۔ پھر اگر ہو مقتول ایسی قوم سے جو دشمن ہو تمہاری اور ہو مقتول مومن تو آزاد کرنا ہوگا ایک مومن غلام اور اگر ہو مقتول ایسی قوم میں سے کہ تمہارے اور ان کے درمیان معاہدہ ہو تو خون بہا ادا کیا جائے اس کے وارثوں کو اور آزاد کیا جائے ایک مومن غلام پھر جس کو میسر نہ ہو (غلام) تو روزے رکھے دو مہینے کے لگاتار توبہ کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے اور ہے اللہ تعالیٰ ہر بات جاننے والا، بڑی حکمت والا۔" O

(سورۃ المائدۃ ۵) ---۸۹۔ "اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری بے معنی قسموں پر نہیں پکڑے گا مگر ان قسموں پر تمہیں پکڑے گا جو تم نے پختہ طور پر کھائی ہوں اور ان کا کفارہ دس مسکینوں کو درمیانے درجے کا کھانا کھلانا ہے۔ جو تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو۔ یا انہیں کپڑے دینا یا ایک غلام آزاد کرنا ہے اور جو یہ نہ پائے وہ تین دن کے روزے رکھے۔ یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے۔ جب تم نے حلف لیا ہو اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو۔ یوں اللہ تعالیٰ تم پر اپنی آیتیں واضح کرتا ہے تاکہ تم شکر کرو۔" O

(سورۃ التوبہ ۹) ---۶۰۔ "صدقات تو صرف (۱) فقیروں (۲) مسکینوں (۳) ان پر کام کرنے والوں (۴) وہ جن کے دل جوڑنے ہوں (۵) گردن بندھوں (۶) تباہ حالوں (۷) راہِ خدا کے قیام اور (۸) راہ گیروں کے لئے ہیں (ان آٹھوں کی تفصیل زکوٰۃ میں درج کر دی گئی ہے) یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک مقررہ فرض ہے اور اللہ علم والا حکمت والا ہے۔" O

(سورۃ النور ۲۴) ---۳۲۔ "تم میں سے جو مرد و عورت بے نکاح کے ہوں ان کا نکاح کر دو اور اپنے نیک بخت غلام لونڈیوں کا بھی۔ اگر وہ مفلس بھی ہوں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے غنی بنا دے گا۔ اللہ تعالیٰ کشادگی والا اور علم والا ہے۔" O --- [یہاں صالحیت سے مراد ایمان ہے اس میں اختلاف ہے کہ مالک اپنے غلام اور لونڈیوں کو نکاح کرنے پر مجبور کر سکتے ہیں یا نہیں؟ بعض اکراہ کے قائل ہیں، بعض نہیں۔ تاہم اندیشہ ضرر کی صورت میں شرعاً مجبور کرنا جائز ہے۔ بصورت دیگر غیر مشروع۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۳۳۔ "اور ان لوگوں کو پاک دامن رہنا چاہیے جو اپنا نکاح کرنے کا مقدور نہیں رکھتے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے مالدار بنا دے، تمہارے غلاموں میں سے جو کوئی کچھ تمہیں دے کر آزادی کی تحریر کرانی چاہے تو تم ایسی تحریر انہیں کر دیا کرو اگر تم کو ان میں کوئی بھلائی نظر آتی ہو اور اللہ نے جو مال تمہیں دے رکھا ہے اس میں سے انہیں بھی دو تمہاری جو لونڈیاں پاک دامن رہنا چاہتی ہیں انہیں دنیا کی زندگی کے فائدے کی غرض سے بدکاری پر مجبور نہ کرو اور جو انہیں مجبور کر دے تو اللہ تعالیٰ ان پر جبر کے بعد بخش دینے والا اور مہربانی کرنے والا ہے۔" O --- [مکاتب' اس غلام کو کہا جاتا ہے جو اپنے مالک سے معاہدہ کر لیتا ہے کہ میں اتنی رقم جمع کر کے ادا کر دوں گا تو آزادی کا مستحق ہو جاؤں گا۔ "بھلائی نظر آنے" کا مطلب ہے اس کے صدق و امانت پر تمہیں یقین ہو یا کسی حرفت و صنعت سے وہ آگاہی رکھتا ہو۔ تاکہ وہ محنت کر کے کمائے اور رقم ادا کر دے۔ اسلام نے چونکہ زیادہ سے زیادہ غلامی کی حوصلہ شکنی کی پالیسی اپنائی تھی اس لیے یہاں بھی مالکوں کو تاکید کی گئی کہ مکاتبت کے خواہش مند غلاموں سے معاہدہ کرنے میں تامل نہ کرو بشرطیکہ تمہیں ان کے اندر ایسی بات معلوم ہو کہ جس سے تمہاری رقم کی ادائیگی بھی ممکن ہو۔ بعض علما کے نزدیک یہ امر وجوب کے لیے اور بعض کے نزدیک استحباب کے لیے ہے۔] --- [اس کا مطلب ہے کہ غلامی سے آزادی حاصل کرنے کے لیے اس نے جو معاہدہ کیا ہے اور اب وہ رقم کا ضرورت مند ہے تاکہ معاہدے کے مطابق وہ رقم ادا کر دے تو تم بھی اس کے ساتھ مالی تعاون کرو اگر اللہ تعالیٰ نے تمہیں صاحب حیثیت بنایا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کے جو مصارف ثمانیہ بیان فرمائے ہیں ان میں ایک وفی الرقاب بھی ہے جس کے معنی ہیں گردنیں آزاد کرانے میں۔ یعنی غلاموں کی آزادی پر بھی زکوٰۃ کی رقم خرچ کی جا سکتی ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الروم ۳۰) ---۲۸۔ "اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے ایک مثال خود تمہاری ہی بیان فرمائی، جو کچھ ہم نے تمہیں دے رکھا ہے کیا اس میں تمہارے غلاموں میں سے بھی کوئی تمہارا شریک ہے؟ کہ تم اور وہ اس میں برابر درجے کے ہو؟" O

(سورۃ البلد ۹۰) ---۱۳۔ "کسی گردن (غلام لونڈی) کو آزاد کرنا" O --- [ان آیات میں نیکی کے جن کاموں کا ذکر کیا گیا ہے ان کے بڑے فضائل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ارشادات میں بیان فرمائے ہیں مثلاً فک رقبۃ (گردن چھڑانے) کے بارے میں حضور کی بکثرت احادیث روایات میں نقل ہوئی ہیں جن میں سے ایک حضرت ابو ہریرہؓ کی یہ روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جس شخص نے ایک مومن غلام کو آزاد کیا اللہ تعالیٰ اس غلام کے ہر عضو

Marfat.com

کے بدلے میں آزاد کرنے والے شخص کے ہر عضو کو دوزخ کی آگ سے بچالے گا' ہاتھ کے بدلے میں ہاتھ' پاؤں کے بدلے میں پاؤں' شرمگاہ کے بدلے میں شرمگاہ۔ امام ابوحنیفہ اور امام شعبی نے اسی آیت کی بنا پر کہا ہے کہ غلام آزاد کرنا صدقے سے افضل ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر صدقے پر مقدم رکھا ہے۔ (از تفسیر ۲ تفہیم القرآن)]---[اسی طرح غلام آزاد کرنے کی بھی بڑی فضیلت احادیث میں آئی ہے آج کل اس کی ایک صورت کسی مقروض کو قرض کے بوجھ سے نجات دلا دینا ہو سکتی ہے۔ (از تفسیر ۳ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

غلبہ و حکومت

(سورۃ الجاثیۃ ۴۵)---۱۶۔ ''یقیناً ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب' حکومت اور نبوت دی تھی' اور ہم نے انہیں پاکیزہ (اور نفیس) روزیاں دی تھیں اور انہیں دنیا والوں پر فضیلت دی تھی۔'' O---۱۷۔ ''اور ہم نے انہیں دین کی صاف صاف دلیلیں دیں' پھر انہوں نے اپنے پاس علم کے پہنچ جانے کے بعد آپس کی ضد بحث سے ہی اختلاف برپا کر ڈالا' یہ جن جن چیزوں میں اختلاف کر رہے ہیں ان کا فیصلہ قیامت والے دن ان کے درمیان (خود) تیرا رب کرے گا۔'' O

غور و فکر کرو

(سورۃ البقرۃ ۲)---۲۱۹۔ ''پوچھتے ہیں تم سے (حکم) شراب کا اور جوئے کا- کہہ دو ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور کچھ فائدے بھی ہیں لوگوں کے لئے مگر ان کا گناہ زیادہ بڑا ہے ان کے فائدے سے- اور پوچھتے ہیں تم سے کہ کیا خرچ کریں (اللہ کی راہ میں) کہو جو زائد ہو (ضرورت سے) اس طرح کھول کھول کر بیان کرتا ہے اللہ تعالیٰ تمہارے لئے احکام تاکہ تم غور و فکر کرو۔'' O---۲۲۰۔ ''(غور و فکر کرو) دُنیا اور آخرت کے بارے میں- اور پوچھتے ہیں تم سے یتیموں کے بارے میں- کہو (جس میں ہو) بھلائی ان کے لئے وہی بہتر ہے اور اگر تم اپنا اور ان کا خرچ اکٹھا کر لو تو بہر حال وہ تمہارے بھائی ہیں اور اللہ خوب جانتا ہے کہ خرابی کرنے والا کون ہے اور اصلاح کرنے والا کون ہے اور اگر چاہتا اللہ تو تم پر مشقت ڈال دیتا، بیشک اللہ تعالیٰ زبردست اور بڑی حکمت والا ہے۔'' O---۲۵۸۔ ''کیا نہیں غور کیا تم نے اس شخص (کے حال) پر جس نے جھگڑا کیا تھا ابراہیمؑ سے اس کے رب کے بارے میں اس بنا پر کہ عطا کر رکھی تھی اس کو اللہ تعالیٰ نے سلطنت- جب کہا تھا ابراہیمؑ نے میرا رب وہ ہے جو زندگی بخشتا ہے اور مارتا ہے اس نے کہا میں بھی زندگی بخشتا ہوں اور مارتا ہوں ابراہیمؑ نے کہا اچھا! اللہ تعالیٰ تو نکالتا ہے سورج کو مشرق سے ذرا نکال لا تو اس کو مغرب سے سو مبہوت ہو کر رہ گیا وہ جو کافر تھا اور اللہ نہیں دیا کرتا ہدایت بے انصاف لوگوں کو۔'' O---۲۵۹۔ ''یا اسی طرح کیا (نہیں دیکھا تم نے) اس شخص کو جو گزرا ایک بستی سے جب کہ وہ اوندھی گری پڑی تھی اپنی چھتوں پر تو اس نے کہا کیونکر زندہ کرے گا اس (آبادی) کو اللہ تعالیٰ اس کے مرنے کے بعد تو مردہ رکھا اس کو اللہ تعالیٰ نے سو برس تک پھر دوبارہ زندہ کیا اسے اور پوچھا کتنی مدت پڑے رہے ہو تم؟ وہ بولا رہا ہوں میں ایک دن یا دن کا کچھ حصہ فرمایا بلکہ رہے ہو تم سو برس- اب ذرا دیکھو اپنے کھانے کو اور پانی کو کہ سڑے بسے نہیں اور دیکھو اپنے گدھے کو بھی (جو مرا پڑا ہے) اور یہ اس لئے (کیا ہے) کہ بنائیں ہم تمہیں ایک نشانی لوگوں کے لئے، لو دیکھو! اس کی ہڈیوں کو، کس طرح اٹھا کھڑا کرتے ہیں ہم ان کو پھر چڑھاتے ہیں ان پر گوشت- چنانچہ جب نمایاں ہو گئی حقیقت اس پر تو بول اٹھا: میں جانتا ہوں کہ یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔'' O---۲۶۰۔ ''اور (غور کرو اس واقعہ پر بھی) جب کہا تھا ابراہیمؑ نے اے میرے رب! دکھا مجھے کیسے زندہ کرے گا تو مردوں کو- فرمایا کیا تم ایمان نہیں رکھتے؟ عرض کیا کیوں نہیں! لیکن چاہتا ہوں کہ مطمئن ہو جائے میرا دل- فرمایا اچھا تو لے لو چار پرندے اور مانوس کر لو انہیں اپنے ساتھ پھر رکھ دو ہر پہاڑ پر ان کا ایک ایک ٹکڑا پھر پکارو انہیں چلے آئیں گے وہ تمہارے پاس دوڑتے ہوئے- اور خوب جان لو کہ بیشک اللہ تعالیٰ غالب اور صاحب حکمت ہے۔'' O---۲۶۶۔ ''کیا پسند کرتا ہے تم سے کوئی کہ ہو اس کا ایک باغ کھجوروں اور انگوروں کا بہہ رہی ہوں اس میں نہریں اس کے لئے ہو اس باغ میں ہر قسم کے پھل اور آ لیا ہو اس کو بڑھاپے نے اور اس کی اولاد ناتواں ہو پھر آ پڑے باغ پر ایک بگولہ آگ کا بھرا ہوا اور وہ جل کر رہ جائے اس طرح بیان کرتا ہے اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اپنی آیات تاکہ تم غور و فکر کرو۔'' O

(سورۃ آل عمران ۳)---۱۹۰۔ ''بیشک پیدا کرنے میں آسمانوں اور زمین کے اور ایک دوسرے کے پیچھے آنے میں شب و روز کے یقیناً بہت نشانیاں ہیں ایسے عقلمندوں کے لئے۔'' O---۱۹۱۔ ''جو یاد کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کو کھڑے بیٹھے اور اپنے پہلوؤں کے بل اور غور و فکر کرتے ہیں رہتے ہیں تخلیق میں آسمانوں اور زمین کی (پھر بے اختیار بول اٹھتے ہیں) اے ہمارے رب نہیں پیدا کیا تو نے یہ سب بے مقصد- پاک ہے تو ہر نقص و عیب سے- پس بچا لے تو ہم کو دوزخ کے عذاب سے۔'' O---

Marfat.com

(**سورۃ النساء ۴**)---۸۲۔ ''کیا یہ لوگ (ذرا بھی) غور نہیں کرتے قرآن میں اور اگر کہیں ہوتا یہ غیر اللہ کی طرف سے تو ضرور پاتے یہ اس میں بہت زیادہ اختلاف۔''O---۱۳۳۔ ''اگر چاہے تو لے جائے تم کو (زمین سے) اے انسانو! اور لے آئے دوسروں کو اور ہے اللہ تعالیٰ اس پر پوری طرح قادر۔''O

(**سورۃ الانعام ۶**)---۶۔ ''کیا انہوں نے غور نہیں کیا کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی ہی ایسی قوموں کو ہلاک کر دیا جنہیں ہم نے زمین میں خوب جمایا تھا۔ جیسا کہ تمہیں نہیں جمایا اور جن پر موسلا دھار بارش برسائی تھی اور جن کے نیچے دریا بہا دیئے تھے پھر ان کے گناہوں کے سبب ہم نے انہیں ہلاک کر دیا اور ان کے بعد ایک دوسری قوم کھڑی کر دی۔''O---۱۱۔ ''کہو۔ زمین میں چلو پھرو پھر دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیسا ہوا؟''O---۳۸۔ ''اور زمین میں کوئی جانور نہیں نہ کوئی پرندہ جو اپنے دو پروں پر اڑتا ہے مگر وہ تمہاری طرح کی امتیں ہیں ہم نے اپنی کتاب میں کوئی چیز نہیں چھوڑی پھر وہ اپنے رب کی طرف اکٹھے کئے جائیں گے۔''O (تفسیر کیلئے باب ۳، مضمون: درندے پرندے وغیرہ)---۴۰۔ ''کہو کیا تم نے غور کیا کہ اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آ جائے یا تم پر وہ گھڑی آ پہنچے تو کیا تم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو پکڑو گے اگر تم سچے ہو؟''O---۴۶۔ ''کہو کیا تم نے غور کیا کہ اگر اللہ تعالیٰ تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں لے لے اور تمہارے دلوں پر مہر لگا دے تو اللہ تعالیٰ کے سوا کون سا خدا ہے جو تمہیں وہ دے گا؟''O---۴۷۔ ''کہو کیا تم نے غور کیا کہ اگر اللہ تعالیٰ کا عذاب تم پر اچانک یا کھلم کھلا آ جائے تو کیا ظالم قوم کے سوا بھی کوئی ہلاک ہوگا۔''O---[اس لئے توبہ کرنے میں دیر نہیں کرنی چاہئے]---۵۰۔ ''کہہ دیجئے! کیا اندھا اور دیکھنے والا برابر ہو سکتے ہیں؟ پھر کیا تم غور نہ کرو گے؟''O---۹۷۔ ''اور اسی نے تمہارے لئے ستارے بنائے تاکہ تم ان سے خشکی اور سمندر کے اندھیروں میں راہ پاؤ۔ ہم نے ان لوگوں کے لئے جو علم رکھتے ہیں نشان کھول کر بیان کر دیئے ہیں۔''O---۱۳۳۔ ''اور تیرا رب بے نیاز اور رحمت والا ہے۔ وہ اگر چاہے تو تمہیں اٹھا لے جائے اور تمہارے بعد جسے چاہے جانشین بنا دے، اسی طرح جیسے اس نے تمہیں ایک دوسری قوم کی نسل سے اٹھایا۔''O

(**سورۃ الاعراف ۷**)---۵۴۔ ''بیشک تمہارا آقا اللہ ہے وہ جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں بنایا پھر تخت پر بیٹھ گیا، وہ دن کو رات سے ڈھانپتا ہے جو اس کے پیچھے لپکی چلی آتی ہے اور سورج اور چاند اور ستارے اس کے حکم میں بندھے ہیں۔ سنو! بنانا اور حکم دینا اسی کا کام ہے۔ کیا برکت والا ہے اللہ تعالیٰ سارے جہاں کا آقا۔''O---۵۷۔ ''اور وہ اپنی رحمت کے آگے آگے ہواؤں کو خوشخبری بنا کر چلاتا ہے یہاں تک کہ جب وہ بھاری بادل کو اٹھا لیتی ہے تو ہم کسی مردہ بستی کی طرف ہانک دیتے ہیں پھر اس سے پانی اتارتے ہیں اور اس کے ذریعے ہر قسم کے پھل پیدا کرتے ہیں اس طرح ہم مردوں کو زندہ کرتے ہیں شاید تم نصیحت حاصل کرو۔''O---۵۸۔ ''اور اچھی بستی سے اس کے رب کے حکم سے اس کا سبزہ نکلتا ہے اور وہ جو ناقص ہوتی ہے اس سے صرف نکمی چیز نکلتی ہے۔ یوں ہم ان لوگوں کے لئے جو شکر کرتے ہیں طرح طرح کی آیتیں بیان کرتے ہیں۔''O---۸۲۔ ''مگر اس (حضرت لوطؑ کی) قوم کا جواب صرف یہ تھا کہ وہ کہنے لگے ''انہیں اپنی بستی سے نکال دو، یہ لوگ پاک رہنا چاہتے ہیں۔''O---۸۳۔ ''پھر ہم نے اسے اور اس کے گھرانے کو بچا لیا ماسوا اس کی بیوی کے وہ پیچھے رہ جانے والوں میں تھی۔''O---۸۴۔ ''اور ہم نے ان پر خوب برساؤ کیا پھر دیکھ کہ مجرموں کا انجام کیسا ہوا!''O---۱۷۵۔ ''اور انہیں اس شخص کی خبر سنا جسے ہم نے اپنی آیتیں دیں مگر وہ ان سے نکل گیا پھر شیطان اس کے پیچھے لگ گیا اور وہ بہکنے والوں میں ہو گیا۔''O---۱۷۶۔ لیکن اگر ہم چاہتے تو ان کے ذریعے سے اسے بلند کر دیتے مگر وہ زمین کے ساتھ لگ گیا اور اپنی خواہش پر چل پڑا۔ ہاں! اس کی مثال کتے کی سی تھی۔ اگر تو اس پر حملہ کرے تو وہ زبان نکال دیتا ہے یا اسے چھوڑ دے تو بھی زبان نکال دیتا ہے۔ یہی ان لوگوں کی مثال ہے جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں۔ ہاں! یہ قصہ سنا دے شاید وہ غور کریں۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۵، مضمون: قصص القرآن، درویش مردود]۱۸۴۔ ''لیکن کیا انہوں نے غور نہیں کیا ان کے ساتھی کو کوئی جنون تو نہیں وہ تو صرف ایک صاف ڈرانے والا ہے۔''O---[صاحب سے مراد نبی کریم ﷺ کی ذات گرامی ہے جن کی بابت مشرکین کبھی ساحر اور کبھی مجنون (نعوذ باللہ) کہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ تمہارے عدم تفکر کا نتیجہ ہے۔ وہ تو ہمارا پیغامبر ہے جو ہمارے احکام پہنچانے والا اور ان سے غفلت و اعراض کرنے والوں کو ڈرانے والا ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۸۵۔ ''اور کیا انہوں نے آسمانوں اور زمین اور جو شے بھی اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہے ان کے نظم و نسق پر نظر نہیں کی اور اس بات پر کہ ممکن ہے ان کی اجل قریب آ لگی ہو؟ پھر اس کے بعد وہ کس بات پر ایمان لائیں گے؟''O

(**سورۃ یونس ۱۰**)---۲۴۔ ''دنیاوی زندگی کی مثال تو ایسی ہے جیسے پانی۔ جسے ہم آسمان سے اتارتے ہیں۔ پھر اس سے زمین کا سبزہ جسے انسان اور چوپائے کھاتے ہیں رل مل جاتا ہے۔ یہاں تک کہ جب زمین اپنا سنگھار کر لیتی ہے اور خوش نما ہو جاتی ہے اور اس کے مالک سمجھتے ہیں کہ وہ اس پر قدرت رکھتے ہیں تو ہمارا حکم رات یا دن کو آ پہنچتا ہے اور ہم اسے کٹی ہوئی کھیتی بنا دیتے ہیں۔ گویا کل وہاں کچھ تھا ہی نہیں۔ اس طرح ہم ان لوگوں کے لئے جو غور و فکر کرتے ہیں نشانیاں کھول کر بیان کرتے ہیں۔''O

(**سورۃ ھود ۱۱**)---۶۳۔ ''(حضرت صالحؑ نے کہا) اے میری قوم! کیا تم نے غور کیا کہ اگر میں اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل پر ہوا اور اس نے مجھے اپنی طرف سے رحمت عطا کی ہو تو اگر میں اس کی نافرمانی کروں تو کون مجھے اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں مدد دے گا؟ پھر تم میرے لئے نقصان کے علاوہ کچھ زیادہ

Marfat.com

نہیں کروگے۔" O---۸۸۔ "وہ (حضرت شعیبؑ) کہنے لگا- اے میری قوم! کیا تم نے غور کیا کہ میں اپنے رب کی واضح دلیل پر ہوں اور اس نے مجھے اپنی طرف سے عمدہ رزق دیا ہے اور میں نہیں چاہتا کہ جس بات سے میں تمہیں روکتا ہوں اس میں تمہارے خلاف کروں- میں تو صرف جہاں تک مجھ سے ہو سکے اصلاح چاہتا ہوں اور میری توفیق تو صرف اللہ تعالیٰ کے ہاتھ ہے- اسی پر میں بھروسہ کرتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔" O

(سورۃ الرعد ۱۳)---۳۔ "اسی نے زمین بچھا کر پھیلا دی ہے اور اس میں پہاڑ اور نہریں پیدا کر دیں ہیں اور اس میں ہر قسم کے پھلوں کے جوڑے دوہرے دوہرے پیدا کر دیئے ہیں- وہ رات کو دن سے چھپاتا ہے- یقیناً غور وفکر کرنے والوں کے لئے اس میں بہت سی نشانیاں ہیں۔" O---۳۷۔ "اسی طرح ہم نے اس قرآن کو عربی زبان کا فرمان اتارا ہے- اگر آپ نے ان کی خواہشوں کی پیروی کر لی اس کے بعد کہ آپ کے پاس علم آ چکا ہے تو اللہ تعالیٰ (کے عذابوں) سے آپ کو کوئی حمایتی ملے گا نہ بچانے والا۔" O---[یہ دراصل امت کے اہل علم کو تنبیہہ ہے کہ وہ دُنیا کے عارضی مفادات کی خاطر قرآن وحدیث کے واضح احکام کے مقابلے میں لوگوں کی خواہشات کے پیچھے نہ لگیں اگر وہ ایسا کریں گے تو انہیں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچانے والا کوئی نہیں ہوگا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ النحل ۱۶)---۱۰۔ "وہی تمہارے فائدے کے لیے آسمان سے پانی برساتا ہے جسے تم پیتے بھی ہو اور اسی سے اگے ہوئے درختوں کو تم اپنے جانوروں کو چراتے ہو۔" O---۱۱۔ "اسی سے وہ تمہارے لئے کھیتی اور زیتون اور کھجور اور انگور اور ہر قسم کے پھل اگاتا ہے- بیشک ان لوگوں کے لئے تو اس میں بڑی نشانی ہے جو غور وفکر کرتے ہیں۔" O---[اس میں بارش کے وہ فوائد بیان کئے گئے ہیں جو ہر شخص کے مشاہدے اور تجربے کا حصہ ہیں وہ محتاج وضاحت نہیں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۲۔ "اسی نے رات دن اور سورج چاند کو تمہارے لئے تابع کر دیا ہے اور ستارے بھی اسی کے حکم کے ماتحت ہیں- یقیناً اس میں عقلمند لوگوں کے لئے کئی ایک نشانیاں موجود ہیں۔" O---۱۳۔ "اور بھی بہت سی چیزیں طرح طرح کے رنگ روپ کی اس نے تمہارے لئے زمین پر پھیلا رکھی ہیں- بیشک نصیحت قبول کرنے والوں کے لئے اس میں بڑی بھاری نشانی ہے۔" O---۱۴۔ "اور دریا بھی اسی نے تمہارے بس میں کر دیئے ہیں کہ تم ان میں سے (نکلا ہوا) تازہ گوشت کھاؤ اور اس میں سے اپنے پہننے کے زیورات نکال سکو اور تم دیکھتے ہو کہ کشتیاں اس میں پانی چیرتی ہوئی (چلتی) ہیں اور اس لئے بھی کہ تم اس کا فضل تلاش کرو اور ہو سکتا ہے کہ تم شکر گزاری بھی کرو۔" O---۴۴۔ "دلیلوں اور کتابوں کے ساتھ، یہ ذکر (کتاب) ہم نے آپ کی طرف اتارا ہے کہ لوگوں کی جانب جو نازل فرمایا گیا ہے آپ اسے کھول کھول کر بیان کر دیں شاید کہ وہ غور وفکر کریں۔" O---۴۹۔ "یقیناً آسمان وزمین کے کل جاندار اور تمام فرشتے اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدے کرتے ہیں اور ذرا بھی تکبر نہیں کرتے۔" O---۶۹۔ "اور ہر طرح کے میوے کھا اور اپنے رب کی آسان راہوں میں چلتی پھرتی رہ، ان کے پیٹ سے رنگ برنگ کا مشروب نکلتا ہے جس کے رنگ مختلف ہیں اور جس میں لوگوں کے لیے شفا ہے، غور وفکر کرنے والوں کے لیے اس میں بھی بہت بڑی نشانی ہے۔" O

(سورۃ الکہف ۱۸)---۱۰۔ "ان چند نوجوانوں نے جب غار میں پناہ لی تو دُعا کی کہ اے ہمارے پروردگار! ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما اور ہمارے کام میں ہمارے لیے راہ یابی کو آسان کر دے۔" O---[یہ وہی نوجوان ہیں جنہیں اصحاب کہف کہا گیا- انہوں نے جب اپنے دین کو بچاتے ہوئے غار میں پناہ لی تو یہ دُعا مانگی- اصحاب کہف کے اس قصے میں نوجوانوں کے لئے بڑا سبق ہے، آج کل کے نوجوانوں کا بیشتر وقت فضولیات میں برباد ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف کوئی توجہ نہیں- کاش! آج کے مسلمان نوجوان اپنی جوانیوں کو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں صرف کریں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الروم ۳۰)---۸۔ "کیا ان لوگوں نے اپنے دل میں یہ غور نہیں کیا؟ کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کو اور زمین اور ان کے درمیان جو کچھ ہے سب کو بہترین قرینے سے مقرر وقت تک کے لیے (ہی) پیدا کیا ہے، ہاں اکثر لوگ یقیناً اپنے رب کی ملاقات کے منکر ہیں۔" O[تفسیر کے لیے باب نمبر۲، مضمون: کائنات]---۲۱۔ "اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ تمہاری ہی جنس سے بیویاں پیدا کیں تا کہ تم ان سے آرام پاؤ اس نے تمہارے درمیان محبت اور ہمدردی قائم کر دی یقیناً غور وفکر کرنے والوں کے لیے اس میں بہت سی نشانیاں ہیں۔" O[تفسیر کے لیے باب نمبر ۸، مضمون: میاں بیوی کے حقوق]---۲۸۔ "اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے ایک مثال خود تمہاری ہی بیان فرمائی، جو کچھ ہم نے تمہیں دے رکھا ہے کیا اس میں تمہارے غلاموں میں سے بھی کوئی تمہارا شریک ہے؟ کہ تم اور وہ اس میں برابر درجے کے ہو؟ اور تم ان کا ایسا خطرہ رکھتے ہو جیسا خود اپنوں کا، ہم عقل رکھنے والوں کے لیے اسی طرح کھول کھول کر آیتیں بیان کر دیتے ہیں۔" O

(سورۃ لقمان ۳۱)---۳۱۔ "کیا تم اس پر غور نہیں کرتے کہ دریا میں کشتیاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے چل رہی ہیں اس لیے کہ وہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھائے، یقیناً اس میں ہر ایک صبر وشکر کرنے والے کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں۔" O---[قدرت خداوندی کے مزید دلائل بیان کیے جا رہے ہیں- سمندر کی سرکشی اس کی گہرائیاں اس میں پہاڑوں کی طرح اٹھنے والی موجیں قدم قدم پر حلقہ ہائے گرداب اور ان میں ایک کشتی اپنی پشت پر سینکڑوں ہزاروں انسانوں

Marfat.com

کو بھائے اپنے دامن میں لاکھوں ٹن سامان لیے بھری ہوئی لہروں سے آنکھ مچولی کرتی، گردابوں سے دامن بچاتی اپنی منزل کی طرف چلی جا رہی ہے۔ کیا یہ قدرتِ خداوندی کا اعجاز نہیں؟ سمندر میں بھی آیاتِ ربانی کا مینا بازار سجا ہوا ہے اور اس کے ایک ایک قطرے میں کئی جہان آباد ہیں۔ کئی خزانے چھپے ہیں، کئی قوتیں خوابیدہ ہیں لیکن قدرت کے یہ جلوے صرف ان باہمت لوگوں کے لیے اپنے رخ سے نقاب اُٹھاتے ہیں جو صبر کی صفت سے متصف ہیں۔ غور و تدبر کے خوگر ہیں۔ پیہم ناکامیوں سے شکستہ خاطر نہیں ہوتے بلکہ ہمت سے آگے ہی بڑھنے کی دھن ان کو بیقرار رکھتی ہے۔ انہی باہمت لوگوں پر انعام و اکرام کی بارش ہوتی ہے۔ صبار شکور کے کلمات کیا ہمارے نوجوانوں کو خوابِ غفلت سے بیدار کرنے کے لیے، تن آسانی اور آرام طلبی کے گوشوں سے باہر نکال دینے کے لیے اُن کے منجمد جذبات میں آتشِ شوق لگانے کے لیے کافی نہیں؟ کاش! ہم اس کتابِ حکیم کی طرف ایسی توجہ کرتے جس کی وہ مستحق ہے، تو آج ہم اپنی پستی پر سرد آہیں نہ بھرتے اور اغیار کی سرعتِ رفتار پر تصویرِ حیرت بنے کھڑے نہ ہوتے۔

اے تماشہ گاہِ عالم روئے تو
تو کجا بہرِ تماشہ می روی

ہمارے اسلاف جنہوں نے قرآن کریم کو پڑھا جس طرح اس کو پڑھنے کا حق تھا۔ جنہوں نے اس میں غور و تدبر کیا۔ جس طرح اس میں غور و تدبر کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ اور جنہوں نے اس پر عمل کرنا باعثِ سعادت جانا۔ ان کے کارواں جن صحراؤں سے گزرے وہاں علم و حکمت کے گلشن آباد ہو گئے۔ جن ویرانوں سے گُزرے وہاں شہر بسا دیئے۔ جس سنگِ خارا کو چھوڑا اسے حُسن و جمال کا مظہر بنا دیا۔ اُنہوں نے مُردہ علوم کو حیات نو بخشی اور نئے علوم کی تخم ریزی کی۔ جب اپنے اسلاف کے علمی، تحقیقی کارناموں سے فائدہ اُٹھانے کا وقت آیا تو ہم غفلت کی چادر تان کر سو گئے۔ شاعرِ مشرق نے یہ منظر دیکھا، تو فرمایا:

دانہ آں صحرا نشیناں کاشتند
حاصلش افرنگیاں برداشتند

یعنی علم و حکمت کا بیج تو عرب کے صحرا نوردوں نے بویا تھا لیکن جب فصل پک گئی تو ان کی آنے والی نسلیں سو گئیں اور افرنگی اس فصل کو کاٹ کر لے گئے۔ (تفسیر ازضیاء القرآن)]

(سورۃ سبا ۳۴)---۹۔ ''کیا پس وہ اپنے آگے پیچھے آسمان و زمین کو دیکھ نہیں رہے ہیں؟ اگر ہم چاہیں تو انہیں زمین میں دھنسا دیں یا ان پر آسمان کے ٹکڑے گرا دیں، یقیناً اس میں پوری دلیل ہے ہر اس بندے کے لیے جو (دل سے) متوجہ ہو۔'' O---[یعنی اس پر غور نہیں کرتے؟ اللہ تعالیٰ ان کی زجر و توبیخ کرتے ہوئے فرما رہا ہے کہ آخرت کا یہ انکار، آسمان و زمین کی پیدائش میں غور و فکر نہ کرنے کا نتیجہ ہے، ورنہ جو ذات آسمان جیسی چیز، جس کی بلندی اور وسعت ناقابل بیان ہے اور زمین جیسی چیز، جس کا طول و عرض بھی ناقابل فہم ہے، پیدا کر سکتا ہے۔ اس کے لیے اپنی ہی پیدا کردہ چیز کا دوبارہ پیدا کر دینا اور اسے دوبارہ اسی حالت میں لے آنا، جس میں وہ پہلے تھی، کیوں کر ناممکن ہے؟ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ ص ۳۸)---۲۹۔ ''یہ بابرکت کتاب ہے جسے ہم نے آپ کی طرف اس لیے نازل فرمایا ہے کہ لوگ اس کی آیتوں پر غور و فکر کریں اور عقلمند اس سے نصیحت حاصل کریں۔'' O

(سورۃ الزُّمر ۳۹)---۲۱۔ ''کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی اتارتا ہے اور اسے زمین کی سوتوں میں پہنچاتا ہے، پھر اسی کے ذریعہ سے مختلف قسم کی کھیتیاں اگاتا ہے پھر وہ خشک ہو جاتی ہیں اور آپ انہیں زرد رنگ دیکھتے ہیں پھر انہیں ریزہ ریزہ کر دیتا ہے، اس میں عقل مندوں کے لیے بہت زیادہ نصیحت ہے۔'' O---[یعنی اس سے ایک صاحب عقل آدمی یہ سبق لیتا ہے کہ یہ دنیا کی زندگی اور اس کی زینتیں سب عارضی ہیں۔ ہر بہار کا انجام خزاں ہے۔ ہر شباب کا انجام ضعیفی اور موت ہے۔ ہر عروج آخر کار زوال دیکھنے والا ہے۔ لہٰذا یہ دنیا وہ چیز نہیں ہے جس کے حُسن پر فریفتہ ہو کر آدمی خدا اور آخرت کو بھول جائے اور یہاں کی چند روزہ بہار کے مزے لوٹنے کی خاطر وہ حرکتیں کرے جو اس کی عاقبت برباد کر دیں۔ پھر ایک صاحب عقل آدمی ان مناظر سے یہ سبق بھی لیتا ہے کہ اس دنیا کی بہار اور خزاں اللہ تعالیٰ ہی کے اختیار میں ہے۔ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے پروان چڑھاتا ہے اور جسے چاہتا ہے خستہ و خراب کر دیتا ہے۔ نہ کسی کے بس میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جسے پروان چڑھا رہا ہو اس کو وہ پھلنے پھولنے سے روک دے۔ اور نہ کوئی یہ طاقت رکھتا ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ غارت کرنا چاہے اسے وہ خاک میں ملنے سے بچا لے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]---۴۲۔ ''اللہ تعالیٰ ہی روحوں کو ان کی موت کے وقت اور جن کی موت نہیں آئی انہیں ان کی نیند کے وقت قبض کر لیتا ہے، پھر جن پر موت کا حکم لگ چکا ہے انہیں تو روک لیتا ہے اور دوسری (روحوں) کو ایک مقرر وقت کے لیے چھوڑ دیتا ہے۔ غور کرنے والوں کے لیے اس میں یقیناً بہت سی نشانیاں ہیں۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۱، مضمون: موت]---۴۶۔ ''آپ فرما دیجیے! کہ اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، چھپے کھلے کے جاننے والے تو ہی اپنے بندوں میں ان امور کا فیصلہ فرمائے گا جن میں وہ اُلجھ رہے تھے۔'' O

Marfat.com

(سورۃ المؤمن ۴۰) ---۶۷۔ ''وہ وہی ہے جس نے تمہیں مٹی سے پھر نطفے سے پھر خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا پھر تمہیں بچہ کی صورت میں نکالتا ہے' پھر (تمہیں بڑھاتا ہے کہ) تم اپنی پوری قوت کو پہنچ جاؤ پھر بوڑھے ہو جاؤ۔ تم میں سے بعض اس سے پہلے ہی فوت ہو جاتے ہیں' (وہ تمہیں چھوڑ دیتا ہے) تا کہ تم مدت معین تک پہنچ جاؤ اور تا کہ تم سوچ سمجھ لو۔'' O---[یعنی زندگی کے ان مختلف مراحل سے تم کو اس لیے نہیں گزارا جاتا کہ تم جانوروں کی طرح جیو اور انہی کی طرح مر جاؤ' بلکہ اس لیے گزارا جاتا ہے کہ تم اُس عقل سے کام لو جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا کی ہے اور اُس نظام کو سمجھو جس میں خود تمہارے اپنے وجود پر یہ احوال گزرتے ہیں۔ زمین کے بے جان مادّوں میں زندگی جیسی عجیب و غریب چیز کا پیدا ہونا، پھر نطفے کے ایک خوردبینی کیڑے سے انسان جیسی حیرت انگیز مخلوق کا وجود میں آنا، پھر ماں کے پیٹ میں استقرارِ حمل کے وقت سے وضعِ حمل تک اندر ہی اندر اُس کا اس طرح پرورش پانا کہ اُس کی جنس، اس کی شکل و صورت، اس کے جسم کی ساخت، اس کے ذہن کی خصوصیات، اور اس کی قوتیں اور صلاحیتیں سب کچھ وہیں متعین ہو جائیں اور ان کی تشکیل پر دنیا کی کوئی طاقت اثر انداز نہ ہو سکے، پھر یہ بات کہ جسے اسقاطِ حمل کا شکار ہونا ہے اس کا اسقاط ہی ہو کر رہتا ہے' جسے بچپن میں مرنا ہے وہ بچپن ہی میں مرتا ہے خواہ وہ کسی بادشاہ ہی کا بچہ کیوں نہ ہو اور جسے جوانی یا بڑھاپے کی کسی عمر تک پہنچنا ہے وہ خطرناک سے خطرناک حالات سے گزر کر بھی' جن میں بظاہر موت یقینی ہونی چاہیے، اُس عمر کو پہنچ کر رہتا ہے، اور جسے عمر کے جس خاص مرحلے میں مرنا ہے اُس میں وہ دنیا کے کسی بہترین ہسپتال کے اندر' بہترین ڈاکٹروں کے زیرِ علاج رہتے ہوئے بھی مر کر رہتا ہے، یہ ساری باتیں کیا اس حقیقت کی نشان دہی نہیں کر رہی ہیں کہ ہماری اپنی حیات و ممات کا سررشتہ کسی قادرِ مطلق کے ہاتھ میں ہے؟ اور جب امرِ واقعہ یہی ہے کہ ایک قادرِ مطلق ہماری موت و زیست پر حکمراں ہے تو پھر کوئی فرشتہ یا ستارہ اور سیارہ آخر کیسے ہماری بندگی و عبادت کا مستحق ہو گیا؟ کس بندے کو یہ مقام کب سے حاصل ہوا کہ ہم اس سے دُعائیں مانگیں اور اپنی قسمت کے بننے اور بگڑنے کا مختار اُس کو مان لیں؟ اور کسی انسانی طاقت کا یہ منصب کیسے ہو گیا کہ ہم اس کے قانون اور اس کے امر و نہی اور اُس کے خود ساختہ حلال و حرام کی بے چون و چرا اطاعت کریں؟۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(سورۃ الجاثیۃ ۴۵) ---۲۔ ''یہ کتاب اللہ تعالیٰ غالب حکمت والے کی طرف سے نازل کی ہوئی ہے۔'' O---۳۔ ''آسمانوں اور زمین میں ایمان داروں کے لیے یقیناً بہت سی نشانیاں ہیں۔'' O---۴۔ ''اور خود تمہاری پیدائش میں اور ان جانوروں کی پیدائش میں جنہیں وہ پھیلاتا ہے یقین رکھنے والی قوم کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں۔'' O---۵۔ ''اور رات دن کے بدلنے میں اور جو کچھ روزی اللہ تعالیٰ آسمان سے نازل فرما کر زمین کو اسکی موت کے بعد زندہ کر دیتا ہے' (اس میں) اور ہواؤں کے بدلنے میں بھی ان لوگوں کے لیے جو عقل رکھتے ہیں نشانیاں ہیں۔'' O---[آسمان و زمین' انسانی تخلیق' جانوروں کی پیدائش' رات دن کے آنے جانے اور آسمانی بارش کے ذریعے سے مردہ زمین میں زندگی کی لہر کا دوڑ جانا وغیرہ' آفاق و انفس میں بے شمار نشانیاں ہیں جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت و ربوبیت پر دال ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۲۔ ''اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے تمہارے لیے دریا کو تابع بنا دیا تا کہ اس کے حکم سے اس میں کشتیاں چلیں اور تم اس کا فضل تلاش کرو اور تا کہ تم شکر بجا لاؤ۔'' O---۱۳۔ ''اور آسمان و زمین کی ہر ہر چیز کو بھی اس نے اپنی طرف سے تمہارے لیے تابع کر دیا ہے۔ جو غور کریں یقیناً وہ اس میں بہت سی نشانیاں پالیں گے۔'' O

(سورۃ محمد ۴۷) ---۲۲۔ ''اور تم سے یہ بھی بعید نہیں کہ اگر تم کو حکومت مل جائے تو تم زمین میں فساد برپا کر دو اور رشتے ناتے توڑ ڈالو۔'' O---۲۳۔ ''یہ وہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کی پھٹکار ہے اور جن کی سماعت اور آنکھوں کی روشنی چھین لی ہے۔'' O---۲۴۔ ''کیا یہ قرآن میں غور و فکر نہیں کرتے؟ یا ان کے دلوں پر ان کے تالے لگ گئے ہیں۔'' O---۲۵۔ ''جو لوگ اپنی پیٹھ کے بل الٹے پھر گئے اس کے بعد کہ ان کے لیے ہدایت واضح ہو چکی یقیناً شیطان نے ان کے لیے (ان کے فعل کو) مزین کر دیا ہے اور انہیں ڈھیل دے رکھی ہے۔'' O

(سورۃ الحشر ۵۹) ---۲۱۔ ''اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر اتارتے تو آپ دیکھتے کہ خوفِ الٰہی سے وہ پست ہو کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہم ان مثالوں کو لوگوں کے سامنے بیان کرتے ہیں تا کہ وہ غور و فکر کریں۔'' O

فاسق و فاجر

(سورۃ البقرۃ ۲) ---۲۶۔ ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہرگز نہیں شرماتا اس سے کہ بیان کرے تمثیل کسی قسم کی، مچھر کی یا اس سے بھی حقیر تر چیز کی۔ اب وہ لوگ جو ایمان والے ہیں وہ تو جانتے ہیں کہ یہی حق ہے ان کے رب کی طرف سے (آیا) ہے۔ لیکن وہ لوگ جو ماننے والے نہیں ہیں وہ کہتے ہیں کہ آخر کیا مراد ہے اللہ کی ایسی تمثیلوں سے؟ گمراہی میں مبتلا کرتا ہے اللہ ایسی باتوں سے بہتوں کو اور راہِ راست دکھاتا ہے ان کے ذریعے سے بہتوں کو اور نہیں گمراہ کرتا اس سے مگر نافرمانوں کو۔'' O---[شرع میں فاسق ایسے نافرمان کو کہتے ہیں جو کبیرہ کا مرتکب ہو۔ فسق کے تین درجے ہیں: ایک تغابی وہ یہ کہ آدمی اتفاقیہ کسی کبیرہ کا

Marfat.com

مرتکب ہوا اور اس کو برا ہی جانتا رہا، دوسرا انہماک کہ کبیرہ کا عادی ہو گیا اور اس سے بچنے کی پرواہ نہ رہی، تیسرا جحود کہ حرام کو اچھا جان کر ارتکاب کرے اس درجہ والا ایمان سے محروم ہو جاتا ہے۔ پہلے درجوں میں جب تک اکبر کبائر (شرک و کفر) کا ارتکاب نہ کرے اس پر مومن کا اطلاق ہوتا ہے۔ یہاں فاسقین سے وہی نافرمان مراد ہیں جو ایمان سے خارج ہو گئے۔ قرآن کریم میں کفار پر بھی فاسق کا اطلاق ہوا ہے۔ بعض مفسرین نے یہاں فاسق سے کافر مراد لیے بعض نے منافق بعض نے یہود۔ (از تفسیر مولانا احمد رضا خان بریلویؒ)] ---۲۷۔ ''جو توڑ دیتے ہیں اللہ تعالیٰ کے عہد کو مضبوط کرنے کے بعد اور قطع کرتے ہیں ان (رشتوں) کو کہ حکم دیا ہے اللہ نے جن کے جوڑنے کا اور فساد برپا کرتے ہیں زمین میں یہی لوگ ہیں حقیقت میں نقصان اٹھانے والے۔'' O---۹۹۔ ''اور بیشک نازل کی ہیں ہم نے تمہاری طرف ایسی آیات جو صاف صاف (حق کا) اظہار کرنے والی ہیں- اور نہیں انکار کرتے ان کا مگر وہی جو نافرمان ہیں۔'' O ---۲۰۴۔ ''اور انسانوں میں سے کوئی تو (ایسا) ہے کہ پسند آتی ہیں تم کو اس کی باتیں دُنیاوی زندگی کے اعتبار سے اور گواہ ٹھہراتا ہے وہ اللہ کو اس پر جو اس کے دل میں ہے حالانکہ وہ سخت جھگڑالو ہے۔'' O---۲۰۵۔ ''اور جب جاتا ہے (تمہارے پاس سے) تو دوڑ دھوپ کرتا ہے زمین میں کہ فساد پھیلائے اس میں اور تباہ و برباد کرے کھیتی کو اور نسل کو حالانکہ اللہ نہیں پسند کرتا فساد کو۔'' O---۲۰۶۔ ''اور جب کہا جاتا ہے اس سے کہ ڈرو اللہ سے تو آمادہ کرتا ہے اس کو غرورِ نفس گناہ پر سو کافی ہے اس کے لیے جہنم اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔'' O

(**سورۃ المائدۃ ۵**)---۳۔ ''تم پر حرام کیا جاتا ہے مردار، خون، خنزیر کا گوشت، وہ جس پر اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کا نام پکارا گیا ہو، گردن مروڑا ہوا، چوٹ لگنے سے مرا ہوا، گر کر مرا ہوا، سینگ لگنے سے مرا ہوا، جسے درندوں نے کھایا ہو سوائے اس کے جسے تم نے ذبح کر لیا، جو تھانوں پر ذبح کیا گیا ہو اور یہ کہ تم جوئے کے تیروں سے تقسیم کرو کہ یہ نافرمانی ہے۔ ہاں تو کوئی گناہ کی طرف جھکے بغیر بھوک سے لاچار ہو جائے تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔'' O---۳۲۔ 'اس بنا پر ہم نے بنی اسرائیل پر لازم کیا کہ جس نے کسی کو قتل کیا بغیر اس کے کہ وہ جان کا بدلہ ہو یا زمین میں فساد مچایا ہو تو اس نے گویا سب انسانوں کو قتل کیا- اور جس نے ایک جان کو بچایا اس نے گویا سب انسانوں کو بچا لیا- اور ان کے پاس ہمارے رسول کھلے نشان لے کر آ چکے ہیں- پھر بھی اس کے باوجود ان میں سے بہت سے زمین میں حد سے نکل جاتے ہیں۔'' O---۳۳۔ ''ان لوگوں کی سزا جو اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ سے لڑتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلانے کو دوڑتے ہیں یہ ہے کہ وہ قتل کر دیئے جائیں یا سولی پر چڑھا دیئے جائیں یا ان کے ہاتھ اور پاؤں الٹی طرف سے کاٹ دیئے جائیں یا وہ ملک بدر کئے جائیں- یہ ان کے لئے دُنیا میں رسوائی ہے، آخرت میں انہیں بڑا عذاب ہوگا۔'' O---۴۵۔ ''اور ہم نے اس میں ان پر لازم کیا تھا کہ جان کے بدلے جان، آنکھ کے بدلے آنکھ، ناک کے بدلے ناک، کان کے بدلے کان، دانت کے بدلے دانت، اور زخموں کا پورا بدلہ لیا جائے گا پھر جس نے اسے معاف کر دیا وہ اس کے لئے کفارہ ہو جائے گا- اور جس نے اس کے مطابق جو اللہ تعالیٰ نے اتارا فیصلہ نہ کیا وہی ظالم ہیں۔'' O---۴۶۔ ''اور پیچھے پیچھے ان کے نقش قدم پر ہم نے عیسیٰؑ ابن مریمؑ کو بھیجا جو اس کی تصدیق کرتا تھا جو تورات میں سے سامنے موجود تھا اور اسے انجیل دی جس میں ہدایت اور نور تھا اور جو اس کی جو تورات میں سے سامنے موجود تھا تصدیق کرتی تھی اور ڈرنے والوں کے لئے ہدایت اور نصیحت تھی۔'' O---۴۷۔ ''اور اہل انجیل کو چاہیئے کہ جو اللہ تعالیٰ نے اتارا ہے اس کے مطابق فیصلہ کریں، اور جس نے اس کے مطابق جو اللہ نے اتارا فیصلہ نہ کیا وہی نافرمان ہیں۔'' O---[یہاں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے حق میں جو خدا کے نازل کردہ قانون کے مطابق فیصلہ نہ کریں تین حکم ثابت کئے ہیں: ایک یہ کہ وہ کافر ہیں، دوسرے یہ کہ وہ ظالم ہیں، تیسرے یہ کہ وہ فاسق ہیں- جو شخص حکم الٰہی کے خلاف اس بناء پر فیصلہ کرتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کو معطل اور اپنے یا کسی دوسرے انسان کے حکم کو صحیح سمجھتا ہے وہ مکمل کافر اور ظالم اور فاسق ہے اور جو اعتقاداً حکم الٰہی کو برحق سمجھتا ہے مگر عملاً اس کے خلاف فیصلہ کرتا ہے وہ اگر چہ خارج از ملت تو نہیں ہے مگر اپنے ایمان کو کفر، ظلم اور فسق سے مخلوط کر رہا ہے- اسی طرح جس نے تمام معاملات میں حکم الٰہی سے انحراف اختیار کر لیا ہے وہ تمام معاملات میں کافر، ظالم اور فاسق ہے- اور جو بعض معاملات میں مطیع اور بعض میں منحرف ہے اس کی زندگی میں ایمان و اسلام اور کفر و ظلم و فسق کی آمیزش ٹھیک اسی تناسب کے ساتھ ہے جس تناسب کے ساتھ اس نے اطاعت اور انحراف کو ملا رکھا ہے۔ (از تفہیم القرآن مولانا مودودیؒ)]

(**سورۃ الاعراف ۷**)---۵۶۔ ''اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد پیدا نہ کرو اور ڈر اور لالچ سے اسے پکارتے رہو اللہ تعالیٰ کی رحمت نیکو کاروں کے قریب ہوتی ہے۔'' O---۸۶۔ ''اور ہر رستے پر نہ بیٹھو کہ اسے جو اس پر ایمان رکھتا ہے ڈراؤ اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے اس میں ٹیڑھ ڈھونڈ کر روکو اور یاد کرو جب تم تھوڑے سے تھے پھر اس نے تمہیں بہت زیادہ کر دیا اور دیکھو کہ گڑبڑ مچانے والوں کا انجام کیسا ہوا۔'' O

(**سورۃ التوبہ ۹**)---۸۔ ''ہاں کیسے! اگر وہ تم پر غلبہ پا لیں تو تمہارے لئے نہ کسی تعلق کا لحاظ کرتے ہیں نہ کسی عہد کا- تمہیں اپنے منہ سے راضی رکھتے ہیں مگر ان کے دل منکر ہیں اور ان میں اکثر بدکار ہیں۔'' O---۱۰۔ ''وہ کسی مومن کے لئے نہ تعلق کا لحاظ کرتے ہیں نہ عہد کا اور وہی حد سے نکلے ہوئے ہیں۔'' O ---۲۴۔ ''کہو! اگر تمہارے باپ، تمہارے بیٹے، تمہارے بھائی، تمہاری بیویاں، تمہاری برادری، مال جو تم نے کمائے ہیں، تجارت جس کے مندا پڑنے سے تم

Marfat.com

ڈرتے ہو اور گھر جنہیں تم پسند کرتے ہو تمہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ پیارے ہیں تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا حکم جاری کرے اور اللہ تعالیٰ نافرمان لوگوں کو راہ نہیں دکھاتا۔" O---۵۳۔ "کہہ دیجئے! خوشی سے خرچ کرو یا ناخوشی سے تم سے قبول نہیں کیا جائے گا کہ تم نافرمان لوگ ہو۔" O---۶۷۔ "منافق مرد اور منافق عورتیں ایک دوسرے جیسے ہیں- وہ ناپسندیدہ باتوں کی تلقین کرتے ہیں اور پسندیدہ باتوں سے منع کرتے ہیں اور اپنے ہاتھوں کو بند رکھتے ہیں- انہوں نے اللہ تعالیٰ کو بھلا دیا ہے سو اللہ تعالیٰ نے بھی انہیں بھلا دیا ہے- بیشک منافق ہی بدکار ہیں۔" O---۸۰۔ "تو ان کے لئے بخشش مانگ یا ان کے لئے بخشش نہ مانگ- اگر تو ان کے لئے ستر بار بھی بخشش مانگے گا تو بھی اللہ تعالیٰ انہیں نہیں بخشے گا- یہ اس لئے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے کفر کیا ہے اور اللہ تعالیٰ بدکار لوگوں کو راہ نہیں دکھاتا۔" O---۸۴۔ "اور ان میں کسی پر جو مر جائے کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ ان کی قبر پر کھڑے ہونا- انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے کفر کیا اور نافرمان مرے۔" O---۹۶۔ "وہ تمہارے سامنے قسمیں کھائیں گے تاکہ تم راضی ہو جاؤ- لیکن اگر تم ان سے راضی بھی ہو جاؤ تو بھی اللہ تعالیٰ نافرمان لوگوں سے راضی نہیں ہوتا۔" O

(**سورۃ الحجرات ۴۹**)---۱۱۔ "اے ایمان والو! مرد دوسرے مردوں کا مذاق نہ اڑائیں ممکن ہے کہ یہ ان سے بہتر ہو اور نہ عورتیں عورتوں کا مذاق اڑائیں ممکن ہے کہ یہ ان سے بہتر ہوں' اور آپس میں ایک دوسرے کو عیب نہ لگاؤ اور نہ کسی کو بُرے لقب دو- ایمان کے بعد فسق بُرا نام ہے' اور جو توبہ نہ کریں وہی ظالم لوگ ہیں۔" O---[بڑے پیارے انداز سے اپنے بندوں کو تنبیہ فرمائی جا رہی ہے کہ تم اب میرے ہو چکے ہو' تمہیں اب ایسی کوئی نازیبا حرکت نہیں کرنی چاہیے جس کی وجہ سے تمہیں بدکار اور فاسق کہا جائے- اگر تم اسلام قبول نہ کرتے' میرے محبوب رسول ﷺ پر ایمان نہ لاتے اور شترِ بے مہار بنے من مانیاں کرتے رہتے تو تم سے کسی کو شکایت نہ ہوتی- اب تم مُشرف بہ اسلام ہو چکے ہو- لوگ بجا طور پر تم سے توقع رکھتے ہیں کہ تم خیر و صلاح کا عملی نمونہ پیش کرتے رہو گے- نیکی اور پارسائی تمہارا شعار ہو گا- غلامانِ مُصطفٰے کہلا کر اگر تم فسق و فجور سے اپنا دامن نہیں بچاتے تو بڑی بے حیائی اور افسوس کی بات ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

(**سورۃ الحدید ۵۷**)---۲۶۔ "بیشک ہم نے حضرت نوح اور حضرت ابراہیم (علیہما السلام) کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا اور ہم نے ان دونوں کی اولاد میں پیغمبری اور کتاب جاری رکھی تو ان میں سے کچھ تو راہ یافتہ ہوئے اور ان میں سے اکثر بہت نافرمان رہے۔" O---۲۷۔ "ان کے بعد پھر بھی ہم اپنے رسولوں کو پے در پے بھیجتے رہے اور ان کے بعد حضرت عیسیٰ ابن مریم (علیہما السلام) کو بھیجا اور انہیں انجیل عطا فرمائی اور ان کے ماننے والوں کے دلوں میں شفقت اور رحم پیدا کر دیا ہاں رہبانیت (ترکِ دنیا) تو ان لوگوں نے از خود ایجاد کر لی تھی ہم نے ان پر اسے واجب نہ کیا تھا سوائے اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے- سو انہوں نے اس کی پوری رعایت نہ کی' پھر بھی ہم نے ان میں سے جو ایمان لائے تھے انہیں ان کا اجر دیا اور ان میں زیادہ تر لوگ نافرمان ہیں۔" O

فتح

(**سورۃ الفتح ۴۸**)---۱۔ "یقیناً ہم نے آپ ﷺ کو شاندار فتح عطا فرمائی ہے۔" O---۲۔ "تاکہ دُور فرما دے آپ کے لیے اللہ تعالیٰ جو الزام آپ پر (ہجرت سے) پہلے لگائے گئے اور جو (ہجرت کے) بعد لگائے گئے اور آپ پر اپنے انعام کو مکمل فرما دے اور آپ کو سیدھی راہ پر چلائے۔" O---۱۸۔ "یقیناً اللہ تعالیٰ مومنوں سے خوش ہو گیا جبکہ وہ درخت تلے آپ سے بیعت کر رہے تھے- ان کے دلوں میں جو تھا اسے اس نے معلوم کر لیا اور ان پر اطمینان نازل فرمایا اور انہیں قریب کی فتح عنایت فرمائی۔" O---[اس سے مراد وہی فتح خیبر ہے جو یہودیوں کا گڑھ تھا' اور حدیبیہ سے واپسی پر مسلمانوں نے اسے فتح کیا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۲۰۔ "(اے غلامانِ مصطفیٰ) اللہ تعالیٰ نے تم سے بہت ساری غنیمتوں کا وعدہ کیا ہے جنہیں تم حاصل کرو گے پس یہ تو تمہیں جلدی ہی عطا فرما دی اور لوگوں کے ہاتھ تم سے روک دیئے' تاکہ مومنوں کے لیے یہ ایک نشانی ہو جائے اور (تاکہ) وہ تمہیں سیدھی راہ چلائے۔" O

---۲۷۔ "یقیناً اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو خواب سچا دکھایا کہ انشاء اللہ آپ یقیناً پورے امن و امان کے ساتھ مسجد حرام میں داخل ہوں گے سر منڈواتے ہوئے اور سر کے بال کترواتے ہوئے (چین کے ساتھ) نڈر ہو کر وہ ان امور کو جانتا ہے جنہیں آپ نہیں جانتے' پس اس نے اس سے پہلے ایک نزدیک کی فتح آپ کو میسر کی۔" O---[اس سے فتح خیبر و فتح مکہ کے علاوہ' صلح کے نتیجے میں جو بہ کثرت مسلمان ہوئے وہ بھی مراد ہے' کیونکہ وہ بھی فتح کی ایک عظیم قسم ہے- صلح حدیبیہ کے موقع پر مسلمان ڈیڑھ ہزار تھے' اس کے دو سال بعد جب مسلمان مکے میں فاتحانہ طور پر داخل ہوئے تو ان کی تعداد دس ہزار تھی۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ النصر ۱۱۰**)---۱۔ "جب اللہ کی مدد آ پہنچے اور فتح (نصیب ہو جائے)۔" O---[فتح سے مراد کسی ایک معرکے میں فتح نہیں بلکہ وہ فیصلہ کن فتح ہے

Marfat.com

جس کے بعد ملک میں کوئی طاقت اسلام سے ٹکر لینے کے قابل نہ رہے اور یہ امر واضح ہو جائے کہ اب عرب میں اسی دین کو غالب ہو کر رہنا ہے بعض مفسرین نے اس سے مراد فتح مکہ لی ہے، لیکن فتح مکہ ۸ھ میں ہوئی ہے اور اس سورہ کا نزول ۱۰ھ کے آخر میں ہوا ہے۔ (از تفسیر تفہیم القرآن)]---۲۔"اور آپ دیکھ لیں لوگوں کو کہ وہ داخل ہو رہے ہیں اللہ کے دین میں فوج در فوج۔"O---[یعنی وہ زمان رخصت ہو جائے جب ایک ایک دو دو کر کے لوگ اسلام میں داخل ہوتے تھے اور وقت آ جائے جب پورے پورے قبیلے، اور بڑے بڑے علاقوں کے باشندے کسی جنگ اور کسی مزاحمت کے بغیر از خود مسلمان ہونے لگیں۔ یہ کیفیت ۹ھ کے آغاز سے رونما ہونی شروع ہوئی جس کی وجہ سے اس سال کو سال وفود کہا جاتا ہے عرب کے گوشے گوشے سے وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے لگے اور اسلام قبول کر کے آپ کے دست مبارک پر بیعت کرنے لگے۔ یہاں تک کہ ۱۰ھ میں جب حضور ﷺ حجۃ الوداع کے لئے تشریف لے گئے اس وقت پورا عرب اسلام کے زیر نگیں ہو چکا تھا اور ملک میں کوئی مشرک باقی نہ رہا تھا۔ (از تفسیر ۲ تفہیم القرآن)]---۳۔"تو (اس وقت) اپنے رب کی حمد کرتے ہوئے اس کی پاکی بیان کیجیے اور (اپنی امت کے لیے) اس سے مغفرت طلب کیجیے، بے شک وہ بہت توبہ قبول کرنیوالا ہے۔"O---[حمد سے مراد اللہ تعالیٰ کی تعریف وثنا کرنا بھی ہے اور اس کا شکر ادا کرنا بھی اور تسبیح سے مراد اللہ تعالیٰ کو ہر لحاظ سے پاک اور منزہ قرار دینا ہے اس موقع پر یہ ارشاد کہ اپنے رب کی قدرت کا یہ کرشمہ جب تم دیکھ لو تو اس کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرو، اس میں حمد کا مطلب یہ ہے کہ اس عظیم کامیابی کے متعلق تمہارے دل میں کبھی اس خیال کا کوئی شائبہ تک نہ آئے کہ یہ تمہارے اپنے کمال کا نتیجہ ہے، بلکہ اس کو سراسر اللہ کا فضل وکرم سمجھو، اس پر اس کا شکر ادا کرو، اور قلب وزبان سے اس امر کا اعتراف کرو کہ اس کامیابی کی ساری تعریف اللہ ہی کو پہنچتی ہے۔ اور تسبیح کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کو اس سے پاک اور منزہ قرار دو کہ اس کے کلمے کا بلند ہونا تمہاری کسی سعی وکوشش کا محتاج یا اس پر منحصر تھا۔ اس کے برعکس تمہارا دل اس یقین سے لبریز ہے کہ تمہاری سعی وکوشش کی کامیابی اللہ کی تائید ونصرت پر منحصر تھی، وہ اپنے جس بندے سے چاہتا اپنا کام لے سکتا تھا اور یہ اس کا احسان ہے کہ اس نے یہ خدمت تم سے لی اور تمہارے ہاتھوں اپنے دین کا بول بالا کرایا۔ اس کے علاوہ تسبیح، یعنی سبحان اللہ کہنے میں ایک پہلو تعجب کا بھی ہے جب کوئی محیر العقول واقعہ پیش آتا ہے تو آدمی سبحان اللہ کہتا ہے اور اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اللہ ہی کی قدرت سے ایسا حیرت انگیز واقعہ رونما ہوا ہے ورنہ دُنیا کی کسی طاقت کے بس میں نہ تھا کہ ایسا کرشمہ اس سے صادر ہو سکتا۔ (از تفسیر ۳ تفہیم القرآن)]

فدیہ

(سورۃ الانفال ۸)---۶۷۔"کسی نبی کو روا نہیں کہ اس کے پاس قیدی ہوں۔ جب تک وہ زمین میں دشمنوں کو اچھی طرح کچل نہ دے تم دُنیا کا مال چاہتے ہو مگر اللہ تعالیٰ آخرت کو چاہتا ہے اور اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے۔"O---[تفسیر کے لئے باب نمبر۱۴، مضمون: قیدی]---۶۸۔"اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے پہلے ہی حکم (فدیہ کا) جاری نہ ہو چکا ہوتا تو جو کچھ تم نے (فدیہ) لیا ہے اس کے سبب تم پر ضرور عذاب آ جاتا (فدیہ سے پہلے دشمن کی طاقت کو کچلنا شرط تھا)۔"O---[اس میں مفسرین کا اختلاف ہے کہ یہ لکھی ہوئی بات کیا تھی؟ بعض نے کہا کہ اس سے مال غنیمت کی حلت مراد ہے یعنی چونکہ یہ نوشتہ تقدیر تھا کہ مسلمانوں کے لئے مال غنیمت حلال ہوگا، اس لئے تم نے فدیہ لے کر ایک جائز کام ہی کیا ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو فدیہ لینے کی وجہ سے تمہیں عذاب عظیم پہنچتا۔ بعض نے اہل بدر کی مغفرت اس سے مراد لی ہے، بعض نے رسول اللہ ﷺ کی موجودگی کو عذاب میں مانع ہونا مراد لیا ہے وغیرہ۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۶۹۔"اب جو غنیمت تم نے لی ہے اسے حلال اور پاکیزہ کو کھاؤ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔"O---[اس میں مال غنیمت کی حلت وپاکیزگی کو بیان کر کے فدیے کا جواز بیان فرما دیا گیا۔ جس سے اس امر کی تائید ہوتی ہے کہ "لکھی ہوئی بات" سے مراد شاید یہی حلت غنائم ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الحدید ۵۷)---۱۵۔"الغرض آج تم سے نہ فدیہ (اور نہ بدلہ) قبول کیا جائے گا اور نہ کافروں سے تم (سب) کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ وہی تمہاری رفیق ہے اور وہ بُرا ٹھکانا ہے۔"O

قرض کی ادائیگی

(سورۃ التوبہ ۹)---۹۱۔"کمزوروں پر گناہ نہیں اور نہ بیماروں پر ہے اور نہ ان پر ہے جو خرچ کرنے کے لئے کچھ نہیں پاتے۔ جب وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے خیر خواہی کرتے ہوں۔ نیک کام کرنے والوں پر کوئی الزام نہیں اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔"O---۹۲۔"اور نہ ان پر الزام ہے

Marfat.com

جو جب تیرے پاس آئے کہ انہیں سواری دے تو تو نے کہا میرے پاس کچھ نہیں جس پر میں تمہیں سوار کرلوں- وہ لوٹ گئے اور ان کی آنکھیں اس غم سے کہ ان کے پاس خرچ کرنے کو کچھ نہیں آنسو بہاتی تھیں۔" O---[یہ مسلمانوں کے ایک دوسرے گروہ کا ذکر ہے۔ جن کے پاس اپنی سواریاں بھی نہیں تھیں اور نبی کریم ﷺ نے بھی انہیں سواریاں پیش کرنے سے معذرت کی جس پر انہیں اتنا صدمہ ہوا کہ بے اختیار ان کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے۔ رضی اللہ عنہم۔ گویا مخلص مسلمان جو کسی بھی لحاظ سے معقول عذر رکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے جو کہ ہر ظاہر و باطن سے باخبر ہے، ان کو جہاد میں شرکت سے مستثنیٰ کر دیا۔ بلکہ حدیث میں آتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان معذورین کے بارے میں جہاد میں شریک لوگوں سے فرمایا کہ "تمہارے پیچھے مدینے میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ تم جس وادی کو بھی طے کرتے ہو اور جس راستے پر بھی چلتے ہو، تمہارے ساتھ وہ اجر میں برابر کے شریک ہیں" صحابہ کرام نے پوچھا یہ کیوں کر ہو سکتا ہے جب کہ وہ مدینے میں بیٹھے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا "عذر نے ان کو وہاں روک دیا ہے۔" (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۹۳۔ "الزام تو صرف ان لوگوں پر ہے جو دولت مند ہو کر تجھ سے اجازت مانگتے ہیں وہ پیچھے رہنے والی عورتوں کے ساتھ خوش ہوتے ہیں کیونکہ اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے سو انہیں علم نہیں۔" O

فرعون کی قوم کا مومن

(سورۃ المومن ۴۰)---۲۸۔ "اور ایک مومن شخص نے، جو فرعون کے خاندان میں سے تھا اور اپنا ایمان چھپائے ہوئے تھا' کہا کہ کیا تم ایک شخص کو محض اس بات پر قتل کرتے ہو کہ وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے اور تمہارے رب کی طرف سے دلیلیں لے کر آیا ہے' اگر وہ جھوٹا ہو تو اس کا جھوٹ اسی پر ہے اور اگر وہ سچا ہو' تو جس (عذاب) کا وہ تم سے وعدہ کر رہا ہے اس میں سے کچھ نہ کچھ تو تم پر آ پڑے گا' اللہ تعالیٰ اس کی رہبری نہیں فرماتا جو حد سے گزر جانے والے اور جھوٹے ہوں۔" O---۲۹۔ "اے میری قوم کے لوگو! آج تو بادشاہت تمہاری ہے کہ اس زمین پر تم غالب ہو لیکن اگر اللہ تعالیٰ کا عذاب ہم پر آ گیا تو کون ہماری مدد کرے گا؟ فرعون بولا' میں تو تمہیں وہی رائے دے رہا ہوں جو خود دیکھ رہا ہوں اور میں تو تمہیں بھلائی کی راہ ہی بتلا رہا ہوں۔" O---۳۰۔ "اس مومن نے کہا اے میری قوم! (کے لوگو) مجھے تو اندیشہ ہے کہ تم پر بھی ویسا ہی روز (بد عذاب) نہ آئے جو اور امتوں پر آیا۔" O---۳۱۔ "جیسے امت نوح اور عاد و ثمود اور ان کے بعد والوں کا (حال ہوا) اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر کسی طرح کا ظلم کرنا نہیں چاہتا۔" O---۳۲۔ "اور مجھے تم پر ہانک پکار کے دن کا بھی ڈر ہے۔" O---۳۳۔ "جس دن تم پیٹھ پھیر کر لوٹو گے، تمہیں اللہ تعالیٰ سے بچانے والا کوئی نہ ہوگا اور جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے اس کا ہادی کوئی نہیں۔" O---۳۴۔ "اور اس سے پہلے تمہارے پاس (حضرت) یوسف دلیلیں لے کر آئے' پھر بھی تم ان کی لائی ہوئی (دلیل) میں شک و شبہ ہی کرتے رہے یہاں تک کہ جب ان کی وفات ہو گئی تو کہنے لگے ان کے بعد تو اللہ تعالیٰ کسی رسول کو بھیجے گا ہی نہیں' اسی طرح اللہ تعالیٰ گمراہ کرتا ہے ہر اس شخص کو جو حد سے بڑھ جانے والا شک و شبہ کرنے والا ہو۔" O---۳۵۔ "جو بغیر کسی سند کے جو ان کے پاس آئی ہو اللہ تعالیٰ کی آیتوں میں جھگڑتے ہیں' اللہ تعالیٰ کے نزدیک اور مومنوں کے نزدیک یہ تو بہت بڑی ناراضگی کی چیز ہے' اللہ تعالیٰ اسی طرح ہر ایک مغرور سرکش کے دل پر مہر کر دیتا ہے۔" O---۳۸۔ "اور اس ایمان دار شخص نے کہا کہ اے میری قوم! (کے لوگو) تم (سب) میری پیروی کرو میں نیک راہ کی طرف تمہاری رہبری کروں گا۔" O---۳۹۔ "اے میری قوم! یہ حیات دنیا متاع فانی ہے' (یقین مانو کہ قرار) اور ہمیشگی کا گھر تو آخرت ہی ہے۔" O---۴۰۔ "جس نے گناہ کیا ہے اسے تو برابر برابر کا بدلہ ہی ہے اور جس نے نیکی کی ہے خواہ وہ مرد ہو یا عورت اور وہ ایمان دار ہو تو یہ لوگ جنت میں جائیں گے اور وہاں بے شمار روزی پائیں گے۔" O---۴۱۔ "اے میری قوم! یہ کیا بات ہے کہ میں تمہیں نجات کی طرف بلا رہا ہوں اور تم مجھے دوزخ کی طرف بلا رہے ہو۔" O---۴۲۔ "تم مجھے یہ دعوت دے رہے ہو کہ میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کروں اور اس کے ساتھ شرک کروں جس کا کوئی علم مجھے نہیں اور میں تمہیں غالب بخشنے والے (معبود) کی طرف دعوت دے رہا ہوں۔" O---۴۳۔ "یہ یقینی امر ہے کہ تم مجھے جس کی طرف بلا رہے ہو وہ تو نہ دنیا میں پکارے جانے کے قابل ہے نہ آخرت میں اور یہ (بھی یقینی بات ہے) کہ ہم سب کا لوٹنا اللہ تعالیٰ کی طرف ہے اور حد سے گزر جانے والے ہی (یقیناً) اہل دوزخ ہیں۔" O---۴۴۔ "پس آگے چل کر تم میری باتوں کو یاد کرو گے میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں' یقیناً اللہ تعالیٰ بندوں کا نگران ہے۔" O---۴۵۔ "پس اسے اللہ تعالیٰ نے تمام بدیوں سے محفوظ رکھ لیا جو انہوں نے سوچ رکھی تھیں اور فرعون والوں پر بری طرح کا عذاب الٹ پڑا۔" O

فرعون کی کج راہی

(سورۃ المومن ۴۰)---۳۶۔ "فرعون نے کہا اے ہامان! میرے لیے ایک بالا خانہ بنا شاید کہ میں آسمان کے جو دروازے ہیں۔" O---۳۷۔ "(ان)

Marfat.com

دروازوں تک پہنچ جاؤں اور موسیٰ کے معبود کو جھانک لوں اور بیشک میں سمجھتا ہوں وہ جھوٹا ہے اور اسی طرح فرعون کی بدکرداریاں اسے بھلی دکھائی گئیں اور راہ سے روک دیا گیا اور فرعون کی (ہر) حیلہ سازی تباہی میں ہی رہی۔''O

فرمانبرداروں اور مجرموں کے ساتھ سلوک

(سورۃ القلم ۶۸) ---۳۴۔''پرہیزگاروں کے لیے ان کے رب کے پاس نعمتوں والی جنتیں ہیں۔''O---۳۵۔''کیا ہم مسلمانوں کو مثل گناہ گاروں کے کر دیں گے۔''O---۳۶۔''تمہیں کیا ہو گیا' کیسے فیصلے کر رہے ہو؟''O---[کفار اہل ایمان کو کہا کرتے کہ تم ہمیں قیامت سے خواہ مخواہ ڈرایا کرتے ہو پہلے تو قیامت کا آنا ہی عقلاً محال ہے اور اگر بالفرض قیامت آ بھی گئی تو اس سے تم کو ڈرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے جس طرح اپنے انعامات' دولت' عزت' شہرت' اولاد وغیرہ سے ہمیں یہاں نوازا ہے' وہاں بھی ہمیں ہی اپنی رحمتوں سے سرفراز کرے گا اور جس طرح تم یہاں محرومی اور عسرت کی زندگی بسر کر رہے ہوں' قیامت کے روز بھی تمہارا یہی حال ہوگا۔ ان کے اس زعم باطل کی تردید کی جا رہی ہے۔ تمہارا یہ خیال سراسر جہالت اور حماقت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات ایسی تو نہیں کہ فرمانبردار اور نافرمان میں امتیاز ہی نہ کرے کہ جو لوگ ساری عمر اس سے ڈرتے رہے' اس کے ہر حکم کی تعمیل کرتے رہے' انہیں تو وہ اپنی مہربانیوں سے محروم کر دے اور فاسقوں' فاجروں کو ان کے کفر اور کفران نعمت کی یہ جزا دے کہ انہیں جنت میں داخل کر دے اللہ تعالیٰ کے ہاں انصاف ہے' دھاندلی اور اندھیر نہیں' کیا تمہاری عقلیں' تمہارے اس گمان کی تصدیق کرتی ہیں کہ فرمانبرداروں اور نافرمانوں کے ساتھ یکساں سلوک کیا جائے گا' تمہیں کیا ہو گیا ہے' کتنے نامعقول فیصلے تم کر رہے ہو۔ (از تفسیر ۱۵ ضیاء القرآن)]---۳۷۔''کیا تمہارے پاس کوئی کتاب ہے جس میں تم پڑھتے ہو؟''O---[جس میں یہ بات لکھی ہو جس کا تم دعویٰ کر رہے ہو' کہ وہاں بھی تمہارے لئے وہ کچھ ہوگا جسے تم پسند کرتے ہو؟ (از تفسیر ۵ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۳۸۔''کہ اس میں تمہاری من مانی باتیں ہوں؟''O---۳۹۔''یا تم نے ہم سے کچھ قسمیں لی ہیں؟ جو قیامت تک باقی رہیں کہ تمہارے لیے وہ سب ہے جو تم اپنی طرف سے مقرر کر لو۔''O---۴۰۔''ان سے پوچھو تو کہ ان میں سے کون اس بات کا ذمہ دار (اور دعویدار) ہے؟''O---[کہ وہ قیامت والے دن ان کے لئے وہی کچھ فیصلہ کروائے گا جو اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے لئے فرمائے گا۔ (از تفسیر ۱ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۴۱۔''کیا ان کے کوئی شریک ہیں؟ تو چاہیے کہ اپنے اپنے شریکوں کو لے آئیں اگر یہ سچے ہیں۔''O---[یا جن کو انہوں نے شریک ٹھہرا رکھا ہے' وہ ان کی مدد کر کے ان کو اچھا مقام دلوا دیں گے؟ اگر ان کے شریک ایسے ہیں تو ان کو سامنے لائیں تاکہ ان کی صداقت واضح ہو۔ (از تفسیر ۲ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۴۲۔''جس دن پنڈلی کھول دی جائے گی اور سجدے کے لیے بلائے جائیں گے تو (سجدہ) نہ کر سکیں گے۔''O---[بعض نے کشف ساق سے مراد قیامت کے شدائد اور اس کی ہولناکیاں لی ہیں لیکن ایک صحیح حدیث میں اس کی تفسیر اس طرح بیان ہوئی ہے کہ قیامت والے دن اللہ تعالیٰ اپنی پنڈلی کھولے گا (جس طرح کہ اس کی شان کے لائق ہے) تو ہر مومن مرد اور عورت اس کے سامنے سجدہ ریز ہو جائیں گے' البتہ وہ لوگ باقی رہ جائیں گے جو دکھلاوے اور شہرت کے لئے سجدے کرتے تھے' وہ سجدہ کرنا چاہیں گے لیکن ان کی ریڑھ کی ہڈی کے منکے' تختے کی طرح ایک ہڈی بن جائیں گے جس کی وجہ سے ان کے لئے جھکنا ناممکن ہو جائے گا (صحیح بخاری' تفسیر سورۃ ن والقلم) اللہ تعالیٰ کی یہ پنڈلی کس طرح کی ہوگی؟ اسے وہ کس طرح کھولے گا؟ اس کیفیت کو ہم جان سکتے ہیں نہ بیان کر سکتے ہیں۔ اس لئے جس طرح ہم بلا کیف وبلا تشبیہ اس کی آنکھوں' کان' ہاتھ وغیرہ پر ایمان رکھتے ہیں' اسی طرح پنڈلی کا ذکر بھی قرآن اور حدیث میں ہے' اس پر بلاکیف ایمان رکھنا ضروری ہے یہی سلف اور محدثین کا مسلک ہے۔ (از تفسیر ۳ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۴۳۔''نگاہیں نیچی ہوں گی اور ان پر ذلت وخواری چھا رہی ہوگی حالانکہ یہ سجدے کے لیے (اس وقت بھی) بلائے جاتے تھے جبکہ صحیح سالم تھے۔''O---[یعنی دنیا کے برعکس ان کا معاملہ ہوگا' دنیا میں تکبر وعناد کی وجہ سے ان کی گردنیں اکڑی ہوتی تھیں۔ (از تفسیر ۴ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۴۴۔''پس مجھے اور اس کلام کو جھٹلانے والے کو چھوڑ دے' ہم انہیں اس طرح آہستہ آہستہ کھینچیں گے کہ انہیں معلوم بھی نہ ہوگا۔''O---[یہ اسی استدراج (ڈھیل دینے) کا ذکر ہے جو قرآن میں کئی جگہ بیان کیا گیا ہے اور حدیث میں بھی وضاحت کی گئی ہے کہ نافرمانی کے باوجود دنیوی مال واسباب کی فراوانی' اللہ کا فضل نہیں ہے' اللہ کے قانون امہال کا نتیجہ ہے' پھر جب وہ گرفت کرنے پر آتا ہے تو کوئی بچانے والا نہیں ہوتا۔ (از تفسیر ۱ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۴۵۔''اور میں انہیں ڈھیل دوں گا' بیشک میری تدبیر بڑی مضبوط ہے۔''O

فریب، حیلہ، مکر

(سورۃ الانعام ۶) ---۱۲۳۔''اور اسی طرح ہم نے ہر بستی میں بڑوں کو اس کا مجرم بنا دیا ہے تاکہ وہاں فریب کریں۔ مگر وہ اپنے ساتھ ہی فریب کرتے ہیں

Marfat.com

اور نہیں سمجھتے۔" O---۱۲۴۔"اور جب ان کے پاس کوئی نشانی آتی ہے تو کہتے ہیں ہم ہرگز نہیں مانیں گے جب تک ہمیں بھی ویسا ہی نہ دیا جائے جیسا اللہ تعالیٰ کے رسولوں کو دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ وہ اپنا منصب رسالت کہاں رکھے۔ مجرموں کو ان کی فریب کاریوں کے بدلے اللہ تعالیٰ کے ہاں ذلت اور سخت عذاب ملے گا۔" O

(**سورۃ الانفال ۸**)---۳۰۔"اور جب کافر تیرے بارے میں تدبیریں کر رہے تھے کہ تجھے قید کریں یا تجھے قتل کریں یا تجھے نکال باہر کریں۔ اور وہ تدبیریں کر رہے تھے اور اللہ تعالیٰ بھی تدبیریں کر رہا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ بہترین تدبیر کرنے والا ہے۔" O

(**سورۃ یونس ۱۰**)---۲۱۔"اور جب ہم لوگوں کو تکلیف کے بعد جو انہیں پہنچتی ہے، رحمت کا مزا چکھاتے ہیں تو وہ ہماری نشانیوں میں چالبازیاں کرنے لگتے ہیں۔ کہو! اللہ تعالیٰ زیادہ تیز چال چلنے والا ہے۔ ہمارے فرشتے تمہاری چالوں کو لکھ رہے ہیں۔" O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: رحمت]

(**سورۃ یوسف ۱۲**)---۲۲۔"اور جب (یوسفؑ) پختگی کی عمر کو پہنچ گئے۔ ہم نے اسے قوتِ فیصلہ و علم دیا۔ ہم نیک کاروں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں۔" O---۲۳۔"اس عورت نے جس کے گھر یوسفؑ تھے۔ یوسف کو بہلانا پھسلانا شروع کیا کہ وہ اپنے نفس کی نگرانی چھوڑ دے اور دروازے بند کر کے کہنے لگی۔ لو آ جاؤ۔ یوسفؑ نے کہا۔ اللہ تعالیٰ کی پناہ! وہ میرا رب ہے مجھے اس نے بہت اچھی طرح رکھا ہے۔ بے انصافی کرنے والوں کا بھلا نہیں ہوتا۔" O---۲۴۔"اس عورت نے یوسفؑ کی طرف کا قصد کیا اور یوسفؑ اس کا قصد کرتے اگر وہ اپنے پروردگار کی دلیل نہ دیکھتے۔ یونہی ہوا اس واسطے کہ ہم اس سے برائی اور بے حیائی دور کر دیں۔ بیشک وہ ہمارے چنے ہوئے بندوں میں تھا۔" O---۲۵۔"دونوں دروازے کی طرف دوڑے اور اس عورت نے یوسفؑ کا کرتا پیچھے کی طرف سے کھینچ کر پھاڑ ڈالا اور دروازے کے پاس ہی عورت کا شوہر دونوں کو مل گیا تو کہنے لگی جو شخص تیری بیوی کے ساتھ برا ارادہ کرے بس اس کی سزا یہی ہے کہ اسے قید کر دیا جائے یا اور کوئی دردناک سزا دی جائے۔" O---۲۶۔"یوسفؑ نے کہا یہ عورت ہی مجھے پھسلا رہی تھی اور عورت کے قبیلے ہی کے ایک شخص نے گواہی دی کہ اگر اس کا کرتا آگے سے پھٹا ہوا ہے تو عورت سچی ہے اور یوسف جھوٹ بولنے والوں میں سے ہے۔" O---۲۷۔"اور اگر اس کا کرتہ پیچھے کی جانب سے پھاڑا گیا ہے تو عورت جھوٹی اور یوسفؑ سچوں میں سے ہے۔" O---۲۸۔"خاوند نے جو دیکھا کہ یوسفؑ کا کرتا پیٹھ کی جانب سے پھاڑا گیا ہے تو صاف کہہ دیا کہ یہ تو تم عورتوں کی چال بازی ہے۔ بیشک تمہاری چال بازی بہت بڑی ہے۔" O---۲۹۔"یوسفؑ اب اس بات کو آئی جائی کرو اور (اے عورت) تو اپنے گناہ سے توبہ کر بیشک تو گنہگاروں میں سے ہے۔" O---۳۰۔"اور شہر کی عورتوں میں چرچا ہونے لگا کہ عزیز کی بیوی اپنے (جوان) غلام کو اپنا مطلب نکالنے کے لئے بہلانے پھسلانے میں لگی رہتی ہے۔ اس کے دل میں یوسفؑ کی محبت بیٹھ گئی ہے۔ ہمارے خیال میں تو وہ صریح گمراہی میں ہے۔" O---۳۱۔"اس نے جب ان کی پرفریب غیبت کا حال سنا تو انہیں بلوا بھیجا اور ان کے لئے ایک مجلس مرتب کی اور ان میں سے ہر ایک کو چھری دی اور کہا اے یوسف! ان کے سامنے چلے آؤ۔ ان عورتوں نے جب اسے دیکھا تو بہت بڑا جانا اور اپنے ہاتھ کاٹ لئے اور زبان سے نکل گیا کہ ماشاء اللہ! یہ انسان تو ہرگز نہیں۔ یہ تو یقیناً کوئی بہت ہی بزرگ فرشتہ ہے۔" O---[اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ فرشتے شکل و صورت میں انسان سے بہتر یا افضل ہیں۔ کیونکہ فرشتوں کو تو انسانوں نے دیکھا ہی نہیں ہے۔ علاوہ ازیں انسان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے خود قرآن کریم میں صراحت کی ہے کہ ہم نے اسے احسن تقویم (بہترین انداز) میں پیدا کیا ہے۔ ان عورتوں نے بشریت کی نفی محض اس لیے کی کہ انہوں نے حسن و جمال کا ایک ایسا پیکر دیکھا تھا جو انسانی شکل میں کبھی ان کی نظروں سے نہیں گزرا تھا اور انہوں نے فرشتہ اس لیے قرار دیا کہ عام انسان یہی سمجھتا ہے کہ فرشتے ذات و صفات کے لحاظ سے ایسی شکل رکھتے ہیں جو انسانی شکل سے بالاتر ہے۔ اس سے یہ معلوم ہوا کہ انبیاء کی غیر معمولی خصوصیات و امتیازات کی بنا پر انہیں انسانیت سے نکال کر نورانی مخلوق قرار دینا، ہر دور کے ایسے لوگوں کا شیوہ رہا ہے جو نبوت اور اس کے مقام سے نا آشنا ہوتے ہیں۔] O---۳۲۔"اس وقت عزیز مصر کی بیوی نے کہا۔ یہی ہیں جن کے بارے میں تم مجھے طعنے دے رہی تھیں۔ میں نے ہر چند اس سے اپنا مطلب حاصل کرنا چاہا لیکن یہ بال بال بچا رہا اور جو کچھ میں اس سے کہہ رہی ہوں اگر یہ نہ کرے گا تو یقیناً یہ قید کر دیا جائے گا اور بے شک یہ بہت ہی بے عزت ہوگا۔" O---۳۳۔"یوسفؑ نے دعا کی اے میرے پروردگار! جس بات کی طرف یہ عورتیں مجھے بلا رہی ہیں اس سے تو مجھے جیل خانہ بہت پسند ہے۔ اگر تو نے ان کا فن فریب مجھ سے دور نہ کیا تو میں ان کی طرف مائل ہو جاؤں گا اور بالکل نادانوں میں جا ملوں گا۔" O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۴، مضمون: حضرت یوسف علیہ السلام]---۵۰۔"اور بادشاہ نے کہا یوسفؑ کو میرے پاس لاؤ۔ جب قاصد یوسفؑ کے پاس پہنچا تو انہوں نے کہا۔ اپنے بادشاہ کے پاس واپس جا اور اس سے پوچھ کہ ان عورتوں کا حقیقی واقعہ کیا ہے جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لئے تھے؟ ان کے حیلے کو (صحیح طور پر) جاننے والا میرا پروردگار ہی ہے۔" O---۵۱۔"بادشاہ نے پوچھا اے عورتو! اس وقت کا صحیح واقعہ کیا ہے جب تم داؤ فریب کر کے یوسف کو اس کی دلی منشا سے بہکانا چاہتی تھیں۔ انہوں نے صاف جواب دیا کہ معاذ اللہ ہم نے یوسفؑ میں کوئی برائی نہیں پائی۔ پھر تو عزیز کی بیوی بھی بول اٹھی کہ اب تو سچی بات نتھر آئی۔ میں نے ہی اسے ورغلایا تھا اس کے جی سے اور یقیناً وہ سچوں میں سے ہے۔" O---۵۲۔"(یوسفؑ نے کہا) یہ اس واسطے کہ (عزیز) جان لے کہ میں نے اس کی پیٹھ پیچھے اس کی خیانت نہیں

Marfat.com

کی اور یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ دغا بازوں کے ہتھکنڈے چلنے نہیں دیتا۔" O ---۵۳۔ "میں اپنے نفس کی پاکیزگی بیان نہیں کرتا۔ بیشک نفس تو برائی پر ابھارنے والا ہی ہے۔ مگر یہ کہ میرا پروردگار ہی اپنا رحم کرے۔ یقیناً میرا پالنے والا بڑی بخشش کرنے والا اور بہت رحم کرنے والا ہے۔" O ---۷۵۔ "جواب دیا (یوسفؑ کے بھائیوں نے) کہ اس کی سزا یہی ہے کہ جس کے اسباب میں سے پایا جائے وہی اس کا بدلہ ہے۔ ہم تو ایسے ظالموں کو یہی سزا دیا کرتے ہیں۔" O ---۷۶۔ "پس یوسفؑ نے ان کے سامان کی تلاش شروع کی اپنے بھائی کے سامان کی تلاشی سے پہلے۔ پھر اس پیمانہ کو اپنے بھائی کے سامان (زنبیل) سے نکالا۔ ہم نے یوسفؑ کے لئے اسی طرح یہ تدبیر کی۔ اس بادشاہ کے قانون کی رو سے یہ اپنے بھائی کو نہ لے سکتا تھا۔ مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ کو منظور ہو۔ ہم جس کے چاہیں درجے بلند کردیں۔ ہر ذی علم پر فوقیت رکھنے والا دوسرا ذی علم موجود ہے۔" O --- [ہم نے وحی کے ذریعے سے یوسفؑ کو یہ تدبیر سمجھائی۔ اس سے معلوم ہوا کہ کسی صحیح غرض کے لیے ایسا طریقہ اختیار کرنا جس کی ظاہری صورت حیلہ اور کید کی ہو جائز ہے بشرطیکہ وہ طریقہ کسی نص شرعی کے خلاف نہ ہو۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] --- [انہوں نے "توریہ" کیا "توریہ" کا مطلب ہے ایسی بات کہنا یا کرنا جس سے دیکھنے سننے والے کے ذہن میں ایک ظاہری اور قریبی مطلب آئے لیکن متکلم کی مراد دوسری ہو جو ظاہری مطلب سے بعید ہے۔ اگر یہ "توریہ" کسی نیک اور محمود مقصد کے لیے کیا جائے تو اس کے جائز بلکہ محمود ہونے میں شبہ نہیں۔ (جیسے یہ دو بھائی ملے) اور کسی مذموم وقبیح غرض کے لیے ہو تو وہ "توریہ" نہیں دھوکہ اور فریب ہے۔ (از تفسیر مولانا شبیر احمد عثمانیؒ)]

(سورۃ الرعد ۱۳) ---۳۳۔ "آیا وہ اللہ تعالیٰ جو نگہبانی کرنے والا ہے ہر شخص کی اس کے کیے ہوئے اعمال پر۔ ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے شریک ٹھہرا لئے ہیں۔ کہہ دیجئے! ذرا ان کے نام تو لو۔ کیا تم اللہ تعالیٰ کو وہ باتیں بتاتے ہو جو وہ زمین میں جانتا ہی نہیں۔ یا صرف اوپری اوپری باتیں بتا رہے ہو۔ بات دراصل یہ ہے کہ کفر کرنے والوں کے لئے ان کے مکر سجا دیئے گئے ہیں اور وہ صحیح راہ سے روک دیئے گئے ہیں اور جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کردے اس کو راہ دکھانے والا کوئی نہیں۔" O ---۴۲۔ "ان سے پہلے لوگوں نے بھی اپنی مکاری میں کمی نہ کی تھی۔ لیکن تمام تدبیریں اللہ تعالیٰ ہی کی ہیں۔ جو شخص جو کچھ کر رہا ہے اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے۔ کافروں کو ابھی معلوم ہو جائے گا کہ (اس) جہاں کی جزا کس کے لیے ہے۔" O --- [یعنی مشرکین مکہ سے قبل بھی لوگ رسولوں کے مقابلے میں مکر کرتے رہے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی تدبیر کے مقابلے میں ان کی کوئی تدبیر اور حیلہ کارگر نہیں ہوا۔ اسی طرح آئندہ بھی ان کا کوئی مکر اللہ تعالیٰ کی مشیت کے سامنے نہیں ٹھہر سکے گا۔ وہ اس کے مطابق جزا وسزا دے گا نیک کو اس کی نیکی کی جزا اور بد کو اس کی بدی کی سزا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ ابراہیم ۱۴) ---۴۶۔ "یہ اپنی اپنی چالیں چل رہے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کو ان کی تمام چالوں کا علم ہے۔ اور ان کی چالیں ایسی نہ تھیں کہ ان سے پہاڑ اپنی جگہ سے ٹل جائیں۔" O

(سورۃ النحل ۱۶) ---۲۶۔ "ان سے پہلے کے لوگوں نے بھی مکر کیا تھا۔ (آخر) اللہ تعالیٰ نے (ان کے منصوبوں) کی عمارتوں کو جڑوں سے اکھیڑ دیا اور ان (کے سروں) پر (ان کی) چھتیں اوپر سے گر پڑیں۔" O

(سورۃ فاطر ۳۵) ---۱۰۔ "جو شخص عزت حاصل کرنا چاہتا ہو تو اللہ تعالیٰ ہی کی ساری عزت ہے تمام تر ستھرے کلمات اسی کی طرف چڑھتے ہیں اور نیک عمل ان کو بلند کرتا ہے جو لوگ برائیوں کے داؤں گھات میں لگے رہتے ہیں ان کے لیے سخت تر عذاب ہے اور ان کا یہ مکر برباد ہو جائے گا۔" O --- [خفیہ طریقے سے کسی کو نقصان پہنچانے کی تدبیر کو مکر کہتے ہیں کفر وشرک کا ارتکاب بھی مکر ہے کہ اس طرح اللہ تعالیٰ کے راستہ کو نقصان پہنچایا جاتا ہے نبی ﷺ کے خلاف قتل وغیرہ کی جو سازشیں کفار مکہ کرتے رہے وہ بھی مکر ہے ریاکاری بھی مکر ہے۔ یہاں یہ لفظ عام ہے مکر کی تمام صورتوں کو شامل ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الفیل ۱۰۵) ---۲۔ "کیا اللہ تعالیٰ نے ان کے مکر وفریب کو ناکام نہیں بنا دیا۔" O --- [اصل میں لفظ کید استعمال کیا گیا جو کسی شخص کو نقصان پہنچانے کے لئے خفیہ تدبیر کے معنی میں بولا جاتا ہے سوال یہ ہے کہ یہاں خفیہ کیا چیز تھی؟ ساٹھ ہزار کا لشکر کئی ہاتھی لیے ہوئے علانیہ یمن سے مکہ آیا تھا۔ اور ان نے یہ بات چھپا کر نہیں رکھی تھی کہ وہ کعبہ کو ڈھانے آیا ہے اس لئے یہ تدبیر تو خفیہ نہ تھی۔ البتہ جو بات خفیہ تھی وہ حبشیوں کی یہ غرض تھی کہ وہ کعبہ کو ڈھا کر قریش کو کچل کر اور تمام اہل عرب کو مرعوب کر کے تجارت کا وہ راستہ عربوں سے چھین لینا چاہتے تھے جو جنوب عرب سے شام ومصر کی طرف جاتا تھا۔ اس غرض کو انہوں نے چھپا رکھا تھا اور ظاہر یہ کیا تھا کہ ان کے کلیسا کی جو بے حرمتی عربوں نے کی ہے اس کا بدلہ وہ ان کے معبد ڈھا کر لینا چاہتے ہیں۔ (از تفسیر تفہیم القرآن)]
(تفصیل کیلئے باب ۱۵، مضمون: قصہ اصحاب الفیل)

فساد، فتنہ

(سورۃ البقرۃ ۲) ---۱۱۔ "اور جب کہا جاتا ہے ان سے کہ نہ برپا کرو فساد زمین میں، تو کہتے ہیں کہ ہم ہی تو ہیں اصلاح کرنے والے۔" O ---۱۲۔

Marfat.com

''خبردار! حقیقت میں یہی لوگ ہیں فساد برپا کرنے والے، مگر انہیں شعور نہیں۔'' O---[فساد، صلاح) کی ضد ہے۔ کفر و معصیت سے زمین میں فساد پھیلتا ہے اور اطاعت الٰہی سے امن و سکون ملتا ہے۔ ہر دور کے منافقین کا کردار یہی رہا ہے کہ پھیلاتے وہ فساد ہیں، اشاعت وہ منکرات کی کرتے ہیں اور پامال حدود الٰہی کو کرتے ہیں اور سمجھتے یا دعویٰ یہ کرتے ہیں کہ وہ اصلاح و ترقی کے لئے کوشاں ہیں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۲۷۔ ''جو توڑ دیتے ہیں اللہ تعالیٰ کے عہد کو مضبوط کرنے کے بعد اور قطع کرتے ہیں ان (رشتوں) کو کہ حکم دیا ہے اللہ نے جن کے جوڑنے کا اور فساد برپا کرتے ہیں زمین میں یہی لوگ ہیں حقیقت میں نقصان اٹھانے والے۔'' O---۶۰۔ ''اور جب پانی مانگا موسیٰ نے اپنی قوم کے لیے تو کہا ہم نے کہ مار واپنے عصا کو اس چٹان پر، سو پھوٹ نکلے اس میں سے بارہ چشمے۔ جان لیا ہر قبیلے نے اپنا اپنا گھاٹ۔ (ہم نے کہا) کھاؤ اور پیو اللہ کے دیئے ہوئے رزق میں سے اور مت پھرو زمین میں فساد پھیلاتے۔'' O---۱۹۱۔ ''اور قتل کرو انہیں (بحالت جنگ) جہاں بھی پاؤ تم انہیں اور نکال دو تم انہیں جہاں سے نکالا ہو انہوں نے تم کو اور فتنہ زیادہ برا ہے قتل سے اور نہ لڑو تم ان سے مسجد حرام کے قریب جب تک کہ (نہ) لڑیں وہ تم سے وہاں پھر اگر لڑیں وہ تم سے (وہاں) تو قتل کرو تم ان کو یہی ہے سزا ایسے کافروں کی۔'' O---۱۹۷۔ ''حج کے مہینے جانے پہچانے ہیں لہٰذا جس نے ارادہ کر لیا ان مہینوں میں حج کا تو (جائز) نہیں بے حجاب ہونا عورت سے اور نہ فسق و فجور اور نہ لڑائی جھگڑا حج کے دوران میں اور جو بھی کرتے ہو تم کوئی نیک کام جانتا ہے اسے اللہ اور زاد راہ لے کر چلو کہ بیشک بہترین زاد راہ تقویٰ ہے اور مجھ سے ڈرتے رہو اے عقل والو۔'' O---۲۰۵۔ ''اور جب جاتا ہے (تمہارے پاس سے) تو دوڑ دھوپ کرتا ہے زمین میں کہ فساد پھیلائے اس میں اور تباہ و برباد کرے کھیتی کو اور نسل کو حالانکہ اللہ تعالیٰ نہیں پسند کرتا فساد کو۔'' O---۲۱۷۔ ''پوچھتے ہیں تم سے حرمت والے مہینے کے بارے میں کہ جنگ کرنا اس میں (کیسا ہے؟) کہو جنگ کرنا اس میں بڑا گناہ ہے لیکن روکنا اللہ تعالیٰ کی راہ سے اور نہ ماننا اللہ کو اور (روکنا) مسجد حرام سے اور نکال دینا اہل حرم کو وہاں سے اس سے بھی بڑا گناہ ہے اللہ کے نزدیک اور فتنہ انگیزی بڑا (گناہ) ہے قتل سے بھی اور وہ تو تم سے لڑتے ہی جائیں گے یہاں تک کہ پھیر دیں تم کو تمہارے دین سے اگر ان کا بس چلے اور جو شخص پھرے گا تم میں سے اپنے دین سے پھر مر جائے کافر ہی تو یہی لوگ ہیں کہ ضائع ہو جائیں گے ان کے اعمال دُنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اور یہی لوگ ہیں جہنمی وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔'' O

(سورۃ المائدہ ۵)---۳۲۔ ''اور ان کے پاس ہمارے رسول کھلے نشان لے کر آ چکے ہیں پھر بھی اس کے باوجود ان میں سے بہت سے زمین میں حد سے نکل جاتے ہیں۔'' O---۳۳۔ ''ان لوگوں کی سزا جو اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ سے لڑتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلانے کو دوڑتے ہیں یہ ہے کہ وہ قتل کر دیئے جائیں یا سولی پر چڑھا دیئے جائیں یا ان کے ہاتھ اور پاؤں الٹی طرف سے کاٹ دیئے جائیں یا وہ ملک بدر کئے جائیں۔ یہ ان کے لئے دُنیا میں رسوائی ہے، آخرت میں انہیں بڑا عذاب ہوگا۔'' O---۳۴۔ ''سوائے ان کے جو اس سے پہلے کہ تم ان پر قابو پاؤ توبہ کر لیں ہاں! جان لو کہ اللہ تعالیٰ بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴۱، مضمون: ڈاکہ زنی]---۶۴۔ ''تاہم تیرے رب کی طرف سے جو تیری طرف نازل کیا گیا ہے وہ ان کے بہتوں میں سرکشی اور کفر ہی بڑھائے گا اور ہم نے ان کے درمیان روز قیامت تک دشمنی اور کینہ ڈال دیا ہے۔ جب کبھی وہ جنگ کی آگ بھڑکاتے ہیں اللہ تعالیٰ اسے بجھا دیتا ہے گروہ زمین میں فساد مچانے میں لگے ہی رہتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ فسادیوں کو پسند نہیں کرتا۔'' O

(سورۃ الاعراف ۷)---۵۶۔ ''اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد پیدا نہ کرو اور ڈر اور لالچ سے اسے پکارتے رہو اللہ تعالیٰ کی رحمت نیکو کاروں کے قریب ہوتی ہے۔'' O---۸۵۔ ''اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیبؑ کو۔ اس نے کہا، اے میری قوم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی خدا نہیں۔ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک واضح دلیل آ گئی ہے۔ پس ناپ تول پورا کیا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم کر کے نہ دو اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد گڑبڑ نہ مچاؤ۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم ایمان والے ہو۔'' O---۸۶۔ ''اور ہر رستے پر نہ بیٹھو کہ اسے جو اس پر ایمان رکھتا ہے ڈراؤ اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے اس میں ٹیڑھ ڈھونڈ کر روکو اور یاد کرو جب تم تھوڑے سے تھے پھر اس نے تمہیں بہت زیادہ کر دیا اور دیکھو کہ گڑبڑ مچانے والوں کا انجام کیسا ہوا۔'' O

(سورۃ الانفال ۸)---۷۳۔ ''اور کافر ایک دوسرے کے دوست ہیں اگر تم ایسا نہ کرو گے تو زمین میں بڑا فتنہ فساد مچے گا۔'' O---[اس سے پہلی آیت ۷۲ میں کہا گیا ہے کہ جو مسلمان ہجرت کر کے نہیں آئے ان سے تمہاری کوئی دوستی نہیں جب تک ہجرت کر کے نہ آئیں لیکن اگر وہ کفار کے مقابلہ کے لئے مدد مانگیں تو مدد ضرور کرو]

(سورۃ التوبہ ۹)---۴۷۔ ''اگر وہ تمہارے درمیان نکلتے تو بھی وہ تم میں صرف پریشانی ہی پیدا کرتے اور تمہارے درمیان تمہارے لئے فتنہ پیدا کرنے کے لئے دوڑتے پھرتے کہ تم میں ان کے جاسوس بھی ہیں اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو جانتا ہے۔'' O---۴۸۔ ''وہ پہلے بھی فتنہ پیدا کرتے رہے ہیں اور تیری کارروائیوں کو الٹ پلٹ کرتے رہے ہیں یہاں تک کہ حق آ گیا اور اللہ تعالیٰ کا امر غالب ہو گیا اگرچہ وہ ناپسند کرتے تھے۔'' O---۴۹۔ ''اور ان میں وہ بھی

Marfat.com

ہے جو کہتا ہے مجھے اجازت دے اور مجھے فتنے میں نہ ڈال۔ سنو! فتنے میں تو وہ پڑ چکے ہیں اور جہنم نے کافروں کو گھیر رکھا ہے۔'' O --- [ایک بڑا منافق جد بن قیس نے غزوہ تبوک کی تیاری کے دوران حضور ﷺ سے کہا۔ حضرت مجھے تو یہیں رہنے دیجئے۔ کیونکہ روم کی عورتیں بہت حسین ہوتی ہیں اور میں عورتوں کا شیدائی ہوں ان کو دیکھ کر دل پر قابو نہ پا سکوں گا اور مجھے وہاں جا کر گمراہی میں نہ ڈالئے۔ یہ لفظ کہہ کر اپنے کفر پر جھوٹی پرہیز گاری کا پردہ ڈال کر گمراہی کے گڑھے میں گر گیا اور جہنمی بن گیا۔ (از تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانیؒ)]

(**سورۃ یونس ۱۰**) --- ۸۱۔ ''پھر جب وہ (جادوگر) ڈال چکے تو موسیٰؑ نے کہا جو تم لائے ہو وہ جادو ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے مٹا دے گا کہ اللہ تعالیٰ مفسدوں کے عمل کو نہیں سنوارتا۔'' O

(**سورۃ ھود ۱۱**) --- ۸۵۔ ''اور اے میری قوم! ناپ اور تول انصاف کے ساتھ پورا کیا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں گھٹا کر نہ دو اور زمین میں فساد کرتے نہ پھرو۔'' O --- [یہ حضرت شعیبؑ نے کہا] --- ۱۱۶۔ ''ہاں! تم سے پہلی نسلوں میں ایسے با اثر اہل خیر کیوں نہ ہوئے جو زمین میں فساد کو پھیلنے سے روکتے۔ سوائے ان میں چند لوگوں کے جنہیں ہم نے بچا لیا اور ظالم تو ان چیزوں کے پیچھے ہی لگے رہے جن میں انہیں آسودگی ملتی تھی اور مجرم بن گئے۔'' O

(**سورۃ الرعد ۱۳**) --- ۲۵۔ ''اور جو اللہ تعالیٰ کے عہد کو اس کی مضبوطی کے بعد توڑ دیتے ہیں اور جن چیزوں کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے انہیں توڑتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں ان کے لئے لعنتیں ہیں اور ان کے لئے برا گھر ہے۔'' O

(**سورۃ النحل ۱۶**) --- ۱۱۰۔ ''جن لوگوں نے فتنوں میں ڈالے جانے کے بعد ہجرت کی پھر جہاد کیا اور صبر کا ثبوت دیا بیشک تیرا پروردگار ان باتوں کے بعد انہیں بخشنے والا اور مہربانیاں کرنے والا ہے۔'' O

(**سورۃ بنی اسرائیل ۱۷**) --- ۴۔ ''ہم نے بنو اسرائیل کے لیے ان کی کتاب میں صاف فیصلہ کر دیا تھا کہ تم زمین میں دو بار فساد برپا کرو گے اور تم بڑی زبردست زیادتیاں کرو گے۔'' O --- ۵۔ ''ان دونوں وعدوں میں سے پہلے کے آتے ہی ہم نے تمہارے مقابلہ پر اپنے بندے بھیج دیئے جو بڑے ہی لڑاکے تھے۔ پس وہ تمہارے گھروں کے اندر تک پھیل گئے اور اللہ کا یہ وعدہ پورا ہونا ہی تھا۔'' O --- [یہ اشارہ ہے اس ذلت و تباہی کی طرف جو بابل کے فرماں روا بخت نصر کے ہاتھوں، حضرت مسیح علیہ السلام سے تقریباً چھ سو سال قبل، یہودیوں پر یروشلم میں نازل ہوئی۔ اس نے بے دریغ یہودیوں کو قتل کیا اور ایک بڑی تعداد کو غلام بنا لیا اور یہ اس وقت ہوا جب انہوں نے اللہ کے نبی حضرت شعیا علیہ السلام کو قتل کیا یا حضرت ارمیا علیہ السلام کو قید کیا اور تورات کے احکام کی خلاف ورزی اور معصیات کا ارتکاب کر کے فساد فی الارض کے مجرم بنے۔ بعض کہتے ہیں کہ بخت نصر کے بجائے جالوت کو اللہ تعالیٰ نے بطور سزا ان پر مسلط کیا جس نے ان پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے۔ حتیٰ کہ طالوت کی قیادت میں حضرت داؤدؑ نے جالوت کو قتل کیا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

مشاہدات:۔ اللہ تعالیٰ نے البقرہ کی آیت نمبر ۱۱، ۱۲ میں فرمایا ہے (ملاحظہ فرمائیں شروع مضمون فساد و فتنہ) آج آپ خود ہر روز ان کا میڈیا (ریڈیو، ٹیلی ویژن، فلمیں، اخبارات وغیرہ) اکثروں میں ہر طرف نت نئی فواحشات کو ملاحظہ کرتے ہوں گے کہ شریف آدمی دیکھ بھی نہیں سکتا۔ یہی میڈیا جو آج کی دنیا کو خدا سے دور کر رہا ہے اور شیطان کی پیروی کر رہا ہے کی وجہ سے لوگوں کے دلوں میں خوف خدا ختم ہوتا جا رہا ہے اور موت کو بھول چکے ہیں جس نے ہر طرف لاقانونیت چھائی ہوئی ہے۔ کسی کا کوئی ادب و احترام نہیں، چوری ڈاکے، بے حیائی، قتل و غارت عام ہے۔ یہ سب ان فلموں کے اثرات ہیں جو دن رات دکھائی جا رہی ہیں اور جس میں دہشت گردی اور بے حیائی کے نئے نئے طریقے ایجاد کیے جاتے ہیں۔ لہٰذا یہ خود ان چیزوں کے موجد ہیں اور پھر یہ سب دہشت گردی دوسروں کے سر مڑھ دی جاتی ہے۔ ان سب کے باوجود ان کا دعویٰ ہے کہ ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں۔

(**سورۃ القصص ۲۸**) --- ۷۷۔ ''اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تجھے دے رکھا ہے اس میں سے آخرت کے گھر کی تلاش بھی رکھ اور اپنے دنیوی حصے کو بھی نہ بھول اور جیسے کہ اللہ نے تیرے ساتھ احسان کیا ہے تو بھی اچھا سلوک کر اور ملک میں فساد کا خواہاں نہ ہو یقین مان کہ اللہ مفسدوں کو ناپسند رکھتا ہے۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۸، مضمون: خیرات)

(**سورۃ العنکبوت ۲۹**) --- ۳۶۔ ''اور مدین کی طرف ہم نے ان کے بھائی شعیب (علیہ السلام) کو بھیجا انہوں نے کہا اے میری قوم کے لوگو! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو قیامت کے دن کی توقع رکھو اور زمین میں فساد نہ کرتے پھرو۔'' O --- [ناپ تول میں کمی اور لوگوں کو کم دینا یہ بیماری ان میں عام تھی اور ارتکاب معاصی میں بھی انہیں باک نہیں تھا جس سے زمین فساد سے بھر گئی تھی۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الروم ۳۰**) --- ۴۱۔ ''خشکی اور تری میں لوگوں کی بد اعمالیوں کے باعث فساد پھیل گیا۔ اس لیے کہ انہیں ان کے بعض کرتوتوں کا پھل اللہ تعالیٰ چکھا دے (بہت) ممکن ہے کہ وہ باز آ جائیں۔'' O --- [خشکی سے مراد انسانی آبادیاں اور تری سے مراد سمندر، سمندری راستے اور ساحلی آبادیاں ہیں۔ فساد سے مراد ہر وہ بگاڑ ہے جس سے انسانوں کے معاشرے اور آبادیوں میں امن و سکون تہ و بالا اور ان کے عیش و آرام میں خلل واقع ہو۔ اس لیے اس کا اطلاق معاصی

Marfat.com

وبینات پر بھی صحیح ہے کہ انسان ایک دوسرے پر ظلم کررہے ہیں' اللہ تعالیٰ کی حدوں کو پامال اور اخلاقی ضابطوں کو توڑ رہے ہیں اور قتل وخونریزی عام ہوگئی ہے اور ان ارضی وسماوی آفات پر بھی اس کا اطلاق صحیح ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بطور سزا و تنبیہ نازل ہوتی ہیں۔ جیسے قحط' کثرت موت' خوف اور سیلاب وغیرہ مطلب یہ ہے کہ جب انسان اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں کو اپنا وطیرہ بنالیں تو پھر مکافات عمل کے طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسانوں کے اعمال وکردار کا رخ برائیوں کی طرف پھر جاتا ہے اور زمین فساد سے بھر جاتی ہے امن وسکون ختم اور اس کی جگہ خوف ودہشت' سلب ونہب اور قتل وغارت گری عام ہوجاتی ہے اس کے ساتھ ساتھ بعض دفعہ آفات ارضی وسماوی کا بھی نزول ہوتا ہے۔ مقصد اس سے یہی ہوتا ہے کہ اس عام بگاڑ یا آفات الٰہیہ کو دیکھ کر شاید لوگ گناہوں سے باز آجائیں' توبہ کرلیں اور ان کا رجوع اللہ تعالیٰ کی طرف ہوجائے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الشوریٰ ۴۲)---۲۷۔ ''اگر اللہ تعالیٰ اپنے (سب) بندوں کی روزی فراخ کردیتا تو وہ زمین میں فساد برپا کردیتے لیکن وہ اندازے کے ساتھ جو کچھ چاہتا ہے نازل فرماتا ہے۔ وہ اپنے بندوں سے پورا خبردار اور خوب دیکھنے والا ہے۔''O

(سورۃ محمد ۴۷)---۲۲۔ ''اور تم سے یہ بھی بعید نہیں کہ اگر تم کو حکومت مل جائے تو تم زمین میں فساد برپا کردو اور رشتے ناتے توڑ ڈالو۔''O---۲۳۔ ''یہ وہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کی پھٹکار ہے اور جن کی سماعت اور آنکھوں کی روشنی چھین لی ہے۔''O---۲۴۔ ''کیا یہ قرآن میں غوروفکر نہیں کرتے؟ یا ان کے دلوں پر ان کے تالے لگ گئے ہیں۔''O---۲۵۔ ''جو لوگ اپنی پیٹھ کے بل الٹے پھر گئے اس کے بعد کہ ان کے لیے ہدایت واضح ہوچکی یقیناً شیطان نے ان کے لیے (ان کے فعل کو) مزین کردیا ہے اور انہیں ڈھیل دے رکھی ہے۔''O

(سورۃ الفجر ۸۹)---۶۔ ''کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے رب نے عادیوں کے ساتھ کیا کیا۔''O---۷۔ ''ستونوں والے ارم کے ساتھ۔''O
---۸۔ ''جس کی مانند (کوئی قوم) ملکوں میں پیدا نہیں کی گئی۔''O---۹۔ ''اور ثمودیوں کے ساتھ جنہوں نے وادی میں بڑے بڑے پتھر تراشے تھے۔''O
---۱۰۔ ''اور فرعون کے ساتھ جو میخوں والا تھا۔''O---۱۱۔ ''ان سبھوں نے شہروں میں سر اٹھا رکھا تھا۔''O---۱۲۔ ''اور بہت فساد مچا رکھا تھا۔''O
---۱۳۔ ''آخر تیرے رب نے ان سب پر عذاب کا کوڑا برسایا۔''O---[ان قوموں کی تباہی کی وجہ بتادی کہ انہوں نے سرکشی اختیار کی ظلم وستم کی حد کردی۔ کسی کی آبرو کسی کی جان' کسی کی جائیداد محفوظ نہ رہی' جس طرح چاہتے زیردستوں کو لوٹ لیتے ان کی عصمتوں کو تاراج کردیتے اور ان کے خون کے دریا بہا دیتے اور اس بے محابا ظلم کی وجہ یہ تھی کہ انہیں روز حساب کا کوئی خوف نہ تھا جب ان کے مظالم کی حد ہوگئی' ان کے انبیاء ان کی اصلاح سے مایوس ہوگئے' ان کے راہ راست پر آنے کی کوئی امید نہ رہی تو عذاب الٰہی کا کوڑا اس زور سے ان پر برسا کہ ان کی خاک تک اڑا کر رکھ دی گئی۔ ان کی عظمتوں کا نام ونشان باقی نہ رہا۔ ان کی داستان عبرت سنانے کے لئے ان کے قصور ومحلات کے شکستہ کھنڈرات باقی رہ گئے۔ اے اہل مکہ! تم بھی قیامت کا انکار کرتے ہو اسی لئے تم اپنی باغیانہ روش سے باز نہیں آتے۔ ان گزری ہوئی قوموں کی تباہی میں تمہارے لئے عبرت کے صدہا سامان ہیں اگر تم پھر بھی اپنی اصلاح نہیں کرتے تو اسی انجام کے لئے تیار ہوجاؤ۔ (از تفسیر ۹ ضیاء القرآن)]---۱۴۔ ''یقیناً تیرا رب گھات میں ہے۔''O---[یعنی تمام مخلوقات کے اعمال دیکھ رہا ہے اور اس کے مطابق وہ دنیا اور آخرت میں جزا دیتا ہے۔ (از تفسیر ۲ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---[مزید تفسیر کے لئے باب نمبر ۱ مضمون: اللہ تعالیٰ گھات میں ہے۔]

فساد فی الارض

(سورۃ العٰدیٰت ۱۰۰)---۱۔ ''قسم ہے تیز دوڑنے والے گھوڑوں کی جب وہ سینہ سے آواز نکالتے ہیں۔''O---۲۔ ''پھر پتھروں سے آگ نکالتے ہیں سم مار کر۔''O---۳۔ ''پھر اچانک حملہ کرتے ہیں صبح کے وقت۔''O---۴۔ ''پھر اس سے گرد وغبار اڑاتے ہیں۔''O---۵۔ ''پھر اسی وقت (دشمن کے) لشکر میں گھس جاتے ہیں۔''O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۴ مضمون: قسمیں جو اللہ تعالیٰ نے کھائیں]---۶۔ ''بے شک انسان اپنے رب کا بڑا ناشکر گزار ہے۔''O---[یہ ہے وہ بات جس پر ان گھوڑوں کی قسم کھائی گئی ہے جو رات کو پھنکارے مارتے اور چنگاریاں جھاڑتے ہوئے دوڑتے ہیں' پھر صبح سویرے غبار اڑاتے ہوئے کسی بستی پر جا پڑتے ہیں اور مدافعت کرنے والوں کی جماعت میں گھس جاتے ہیں' تعجب اس پر ہوتا ہے کہ اکثر مفسرین نے ان گھوڑوں سے مراد غازیوں کے گھوڑے لئے ہیں اور جس مجمع میں ان کے جا گھسنے کا ذکر کیا گیا ہے ان سے مراد ان کے نزدیک کفار کا مجمع ہے۔ حالانکہ یہ قسم اس بات پر کھائی گئی ہے کہ ''انسان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے۔'' اب یہ ظاہر ہے کہ جہاد فی سبیل اللہ میں غازیوں کے گھوڑوں کی دوڑ دھوپ اور کفار کے کسی مجمع پر ان کا ٹوٹ پڑنا اس امر پر کوئی دلالت نہیں کرتا کہ انسان اپنے رب کا ناشکرا ہے' اور نہ بعد کے یہ فقرے کہ انسان اپنی اس ناشکری پر خود گواہ ہے اور وہ مال ودولت کی محبت میں بری طرح مبتلا ہے' ان لوگوں پر چسپاں ہوتے ہیں جو خدا کی راہ میں جہاد کرنے کے لئے نکلتے ہیں۔ اس لئے لامحالہ یہ ماننا پڑے گا کہ اس

Marfat.com

سورہ کی ابتدائی پانچ آیات میں جو قسمیں کھائی گئی ہیں ان کا اشارہ دراصل اس عام کشت و خون اور غارت گری کی طرف ہے جو عرب میں اُن وقت برپا تھی۔ جاہلیت کے زمانے میں رات ایک بہت خوفناک چیز ہوتی تھی جس میں ہر قبیلے اور ہر بستی کے لوگ یہ خطرہ محسوس کرتے تھے کہ نا معلوم کونسا دشمن ان پر چڑھائی کرنے کے لئے آرہا ہو' اور دن کی روشنی نمودار ہونے پر وہ اطمینان کا سانس لیتے تھے کہ رات خیریت سے گزر گئی ہے۔ وہاں قبیلوں کے درمیان محض انتقامی لڑائیاں ہی نہیں ہوتی تھیں' بلکہ مختلف قبیلے ایک دوسرے پر اس غرض کے لئے بھی چھاپے مارتے رہتے تھے کہ ان کی دولت لوٹ لیں' ان کے مال مویشی ہانک لے جائیں' اور ان کی عورتوں اور بچوں کو غلام بنالیں۔ اس ظلم و ستم اور غارت گری کو جو زیادہ تر گھوڑوں پر سوار ہو کر ہی کی جاتی تھی' اللہ تعالیٰ اس امر کی دلیل کے طور پر پیش کر رہا ہے کہ انسان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے' یعنی جس طاقت کو وہ جنگ و جدل اور غارت گری میں استعمال کر رہا ہے وہ اللہ تعالیٰ نے اسے اس لئے تو نہیں دی تھی کہ اس سے یہ کام لیا جائے پس در حقیقت یہ بہت بڑی ناشکری ہے کہ اللہ کے دیئے ہوئے ان وسائل اور اس کی بخشی ہوئی ان طاقتوں کو اس فساد فی الارض میں استعمال کیا جائے جو اللہ کو سب سے زیادہ ناپسند ہے۔ (از تفسیر ۴ تفہیم القرآن)]---۷۔''اور وہ اس پر (خود) گواہ ہے۔''O---[یعنی اس کا ضمیر اس پر گواہ ہے' اس کے اعمال اس پر گواہ ہیں' اور بہت سے کافر انسان خود اپنی زبان سے علانیہ ناشکری کا اظہار کرتے ہیں' کیونکہ ان کے نزدیک خدا ہی سرے سے موجود نہیں کجا کہ وہ اپنے اوپر اس کی کسی نعمت کا اعتراف کریں اور اس کا شکر اپنے ذمے لازم سمجھیں۔ (از تفسیر ۵ تفہیم القرآن)]---۸۔''اور بلا شبہ وہ مال کی محبت میں بڑا سخت ہے۔''O---[خیر سے مراد یہاں مال و دولت ہے اور مال و دولت سے انسان کی محبت اظہر من الشمس ہے' گناہوں کا یہ سیل بے پناہ' مظالم کی یہ آندھیاں' مزدور اور سرمایہ داروں کے درمیان یہ خونریز تصادم' سب کے پس پردہ دولت کی یہی بے پناہ محبت اور لالچ کار فرما ہے۔ دوست دوست کو لوٹ رہا ہے' بھائی بھائی کا گلا کاٹ رہا ہے' انسان' انسان کے درپے آزار ہے یہ سب کچھ دولت کے لالچ کے باعث ہو رہا ہے' تمام تعلقات' تمام دوستیاں' تمام رشتہ داریاں' دولت کے طلسم ہوشربا کے سامنے بے معنی ہو کر رہ جاتی ہے۔ انسان کا عمل اس بات کی شہادت دے رہا ہے کہ اس کو جتنی ہوس' سیم و زر کی ہے' اس کے دل میں جتنی چاہت' دولت و ثروت کی ہے اتنی اور کسی چیز کی نہیں' اس کے حصول کے لئے جوان تھک محنتیں کرتا ہے' اپنے وطن کو چھوڑتا ہے' اپنی آسائش سے دست کش ہوتا ہے اور بسا اوقات اپنی عزت و آبرو کو بھی خاک میں ملا دیتا ہے اور اپنی زندگی کو طرح طرح کے خطرات سے دوچار کر دیتا ہے اس کی اور کہیں مثال نہیں ملتی۔ (از تفسیر ۴ ضیاء القرآن)]---۹۔''کیا وہ اس وقت کو نہیں مانتا جب نکال لیا جائے گا جو کچھ قبروں میں ہے۔''O---[یہ شخص جو دولت کے جنون میں تمام اقدار کو بڑی بے دردی سے پامال کر رہا ہے' اپنے رب کو بھی بھولے ہوئے ہے اور اس کی مخلوق کو بھی طرح طرح کی تکلیفیں پہنچا رہا ہے' کیا اس نادان کو اتنی بھی خبر نہیں کہ ایک دن آنے والا ہے جب اسے قبر سے نکال کر حشر کے میدان میں کھڑا کر دیا جائے گا اور اس سے اس کے دنیوی زندگی کے بارے میں سختی سے باز پرس کی جائے گی۔ (از تفسیر ۵ ضیاء القرآن)]---۱۰۔''اور ظاہر کر دیا جائیگا جو سینوں میں (پوشیدہ) ہے۔''O---۱۱۔''یقیناً ان کا رب ان سے اس روز خوب باخبر ہوگا۔''O---[یعنی جو رب ان کو قبروں سے نکال لے گا' ان کے سینوں کے رازوں کو ظاہر کر دے گا' اس کے متعلق ہر شخص جان سکتا ہے کہ وہ کتنا باخبر ہے؟ اور اس سے کوئی چیز مخفی نہیں رہ سکتی چنانچہ پھر وہ ہر ایک کو اس کے عملوں کے مطابق اچھی یا بری جزا دے گا یہ گویا ان اشخاص کو تنبیہ ہے جو رب کی نعمتیں تو استعمال کرتے ہیں' لیکن اس کا شکر ادا کرنے کے بجائے' اس کی ناشکری کرتے ہیں اسی طرح مال کی محبت میں گرفتار ہو کر مال کے وہ حقوق ادا نہیں کرتے جو اللہ نے اس میں دوسرے لوگوں کے رکھے ہیں۔ (از تفسیر ۸ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

فقہ، فہم و فراست

(سورۃ الانفال ۸)---۶۵۔''اے نبی! مومنوں کو جنگ پر ابھاریں اگر تم میں بیس صبر کرنے والے ہوں گے تو وہ دو سو پر غالب آئیں گے اور اگر تم میں سو ہوں گے تو ہزار کافروں پر غالب آئیں گے۔ کیونکہ وہ ایسے لوگ ہیں جو سوچ سمجھ نہیں سکتے۔''O---[قوت اخلاقی' مورال ایک ایسی چیز ہے جو لڑنے والے کے دل میں ہو (مر گئے تو شہید اور بچ گئے تو غازی) ایسی سپرٹ ہے جو ایک عام بے مقصد لڑنے والے پر بھاری ہوتی ہے خواہ بدنی طاقت میں دونوں برابر ہوں۔ (از ترجمہ قرآن حواشی مولانا مودودیؒ)]

(سورۃ التوبہ ۹)---۱۲۲۔''اور مومنوں کے لئے ممکن نہیں کہ سب کے سب نکل پڑیں مگر ان کے ہر فرقے میں سے ایک گروہ کیوں نہ نکلا کہ دین میں غور و فکر کرے اور اپنی قوم کو جب ان کے پاس واپس جائے خبر دار کرے کہ شاید وہ محتاط ہو جائیں۔''O---[گزشتہ رکوعات میں 'جہاد' میں نکلنے کی فضیلت اور نہ نکلنے پر ملامت تھی۔ ممکن تھا کوئی یہ سمجھ بیٹھے کہ ہمیشہ ہر جہاد میں تمام مسلمانوں پر نکلنا فرض عین ہے' اس آیت میں فرما دیا کہ نہ ہمیشہ یہ ضروری ہے' نہ مصلحت ہے کہ سب مسلمان ایک دم جہاد کے لئے نکل کھڑے ہوں۔ مناسب یہ ہے کہ ہر قبیلہ اور قوم میں سے ایک جماعت نکلے' باقی لوگ دوسری ضروریات میں

Marfat.com

مشغول ہوں-اب اگر نبی کریم ﷺ بنفس نفیس جہاد کے لئے تشریف لے جا رہے ہوں تو ہر قوم میں سے جو جماعت آپ کے ہمراہ نکلے گی وہ حضور ﷺ کی صحبت میں رہ کر اور سینکڑوں حوادث وواقعات میں سے گزر کر دین اور احکام دینیہ کی سمجھ حاصل کرے گی اور واپس آ کر اپنی باقی ماندہ قوم کو مزید علم وتجربہ کی بناپر بھلے برے سے آگاہ کرے گی-اور فرض کیجئے اگر حضور ﷺ خود مدینہ میں رونق افروز رہے تو باقی ماندہ لوگ جو جہاد میں نہیں گئے حضور ﷺ کی خدمت سے مستفید ہو کر دین کی باتیں سیکھیں گے-اور مجاہدین کی غیبت میں جو وحی ومعرفت کی باتیں سنیں گے ان سے واپسی کے بعد مجاہدین کو خبردار کریں گے-آیت کے الفاظ میں عربی ترکیب کے اعتبار سے دونوں احتمال ہیں-کمافی ''روح المعانی'' وغیرہ حضرت شاہ صاحب لکھتے ہیں کہ ''ہر قوم میں سے چاہیے بعض لوگ پیغمبر کی صحبت میں رہیں تاکہ علم دین سیکھیں اور پچھلوں کو سکھائیں-اب پیغمبر اس دُنیا میں موجود نہیں لیکن علم دین اور علماء موجود ہیں-طلب علم فرض کفایہ ہے اور جہاد بھی فرض کفایہ ہے-البتہ اگر کسی وقت امام کی طرف سے نفیر عام ہو جائے تو ''فرض عین'' ہو جاتا ہے-تبوک میں یہ ہی صورت تھی اس لئے پیچھے رہنے والوں سے باز پرس ہوئی-واللہ اعلم-ابوحیان کے نزدیک یہ آیت جہاد کے لئے نہیں، طلب علم کے بارے میں ہے-جہاد اور طلب علم کی آیات میں مناسبت یہ ہے کہ دونوں میں خروج فی سبیل اللہ ہے اور دونوں کی غرض احیاء واعلائے دین ہے-ایک میں تلوار سے دوسرے میں زبان وغیرہ سے-(از تفسیر علامہ سید شبیر احمد عثمانیؒ)]---[☆حدیث شریف میں ہے علم سیکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے-امام شافعیؒ نے فرمایا کہ علم سیکھنا نفل نماز سے افضل ہے-مسئلہ: طلب علم کے لئے سفر کا حکم حدیث شریف میں ہے-جو شخص طلب علم کے لئے راہ چلے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کی راہ آسان کرتا ہے-مسئلہ: فقہ افضل ترین علوم ہے-☆حدیث شریف میں ہے سید عالم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جس کے لئے بہتری چاہتا ہے اس کو دین میں فقیہ بناتا ہے-میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ دینے والا-☆حدیث شریف میں ہے ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابدوں سے زیادہ سخت ہے-فقہ احکام دین کے علم کو کہتے ہیں-فقہ مصطلح اس کا صحیح مصداق ہے-(از تفسیر (۲۹۳) مولانا احمد رضا خان بریلویؒ)]

فلاح پانے والے، کامیاب لوگ

(سورۃ البقرۃ ۲)---۲-''یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے، نہیں کوئی شک اس (کے کتاب الٰہی ہونے) میں، ہدایت ہے (اللہ سے) ڈرنے والوں کے لئے-''O---۳-''جو ایمان لاتے ہیں غیب پر اور قائم کرتے ہیں نماز اور اس میں سے جو رزق ہم نے انہیں دیا ہے خرچ کرتے ہیں-''O---۴-''اور وہ جو ایمان لاتے ہیں اس پر جو نازل کیا گیا تم پر اور اس پر جو نازل کیا گیا تم سے پہلے اور آخرت پر بھی وہ یقین رکھتے ہیں-''O---۵-''یہی لوگ ہیں ہدایت پر اپنے رب کی اور یہی ہیں فلاح پانے والے-''O---۲۱-''اے انسانو! عبادت کرو اپنے رب کی جس نے پیدا کیا تم کو اور ان کو بھی جو (ہو گزرے) تم سے پہلے تاکہ تم بچ جاؤ (عذاب سے)-''O---۱۸۹-''پوچھتے ہیں تم سے نئے چاند کے بارے میں-کہو یہ، تاریخیں مقرر کرنے کا ذریعہ ہیں لوگوں کے لئے اور حج (کے اوقات) کا بھی اور نہیں ہے نیکی یہ کہ آؤ تم گھروں میں ان کے پچھواڑے سے بلکہ نیکوکار وہ ہے جو ڈرے اللہ تعالیٰ سے اور آؤ تم گھروں میں ان کے دروازوں سے اور ڈرتے رہو اللہ سے تاکہ تم فلاح پاؤ-''O---۲۰۱-''اور کچھ ایسے ہیں جو کہتے ہیں اے ہمارے رب! عطا فرما ہمیں دُنیا میں بھی اچھائی اور بھلائی اور آخرت میں بھی اچھائی اور بھلائی اور بچا تو ہمیں آگ کے عذاب سے-''O

(سورۃ آل عمران ۳)---۱۰۴-''اور چاہیے کہ رہے تم میں (ہمیشہ) ایک جماعت ایسے لوگوں کی جو دعوت دیتے رہیں نیکی کی طرف اور حکم دیں اچھے کاموں کا اور منع کریں برے کاموں سے اور یہی لوگ ہیں درحقیقت فلاح پانے والے-''O---۱۳۰-''اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت کھاؤ سود دوگنا چوگنا بڑھتا چڑھتا اور ڈرو اللہ تعالیٰ سے تاکہ تم فلاح پاؤ-''O---۱۸۵-''ہر جان کو چکھنا ہے مزا موت کا-اور بس دیئے جائیں گے تم کو پورے اجر تمہارے (اعمال کے) روز قیامت-پس جو بچا لیا گیا آگ سے اور داخل کر دیا گیا جنت میں تو بیشک کامیاب ہو گیا وہ اور نہیں ہے دُنیاوی زندگی مگر محض سامان دھوکے کا-''O---[اس آیت میں ایک تو اس اٹل حقیقت کا بیان ہے کہ موت سے کسی کو مفر نہیں-دوسرا یہ کہ دُنیا میں جس نے اچھا یا برا، جو کچھ کیا ہوگا اس کو اس کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا-تیسرا کامیابی کا معیار بتلایا گیا ہے کہ کامیاب اصل میں وہ ہے جس نے دُنیا میں رہ کر اپنے رب کو راضی کر لیا جس کے نتیجے میں وہ جہنم سے دور اور جنت میں داخل کر دیا گیا-چوتھا یہ کہ دُنیا کی زندگی سامان فریب ہے جو اس سے دامن بچا کر نکل گیا، وہ خوش نصیب اور جو اس کے فریب میں پھنس گیا، وہ ناکام ونامراد ہے-(از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۲۰۰-''اے ایمان والو! ثابت قدم رہو اور (دشمنوں کے) مقابلہ میں پامردی دکھاؤ اور اتفاق واتحاد قائم رکھتے ہوئے جہاد کے لئے کمربستہ رہو اور ڈرتے رہو اللہ تعالیٰ سے تاکہ تم کامیابی سے ہمکنار ہو-''O

(سورۃ النساء ۴)---۱۳-''یہ حدیں (مقرر کردہ) ہیں اللہ تعالیٰ کی-اور جو اطاعت کرے گا اللہ کی اور اس کے رسول کی داخل کرے گا اللہ اس کو ایسی جنتوں

Marfat.com

میں کہ بہتی ہیں ان کے نیچے نہریں، سدا رہیں گے ایسے لوگ ان میں۔ اور یہی ہے عظیم کامیابی۔" O

(سورۃ المائدۃ ۵) ---۳۵۔ "اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اس کی طرف ذریعہ ڈھونڈو اور اس کی راہ میں جہاد کرو تا کہ کامیاب ہو جاؤ۔" O---
[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: وسیلہ] ---۱۰۰۔ "کہہ دے" ناپاک اور پاک برابر نہیں ہوتے اگرچہ ناپاک کی کثرت تجھے حیران کرے، پس اے عقل والو! اللہ سے ڈرو تا کہ پھلو پھولو۔" O--- [ناپاک سے مراد حرام یا کافر یا گناہ گار یا ردی۔ پاک سے مراد حلال یا مومن یا فرمانبردار اور عمدہ چیز ہے یا یہ سارے ہی مراد ہو سکتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ جس چیز میں خبث (ناپاکی) ہوگی وہ کفر ہو، فسق و فجور ہو، اشیاء و اقوال ہوں، کثرت کے باوجود وہ ان چیزوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے جن میں پاکیزگی ہو۔ یہ دونوں کسی صورت میں برابر نہیں ہو سکتے۔ اس لیے کہ خبث کی وجہ سے اس چیز کی منفعت اور برکت ختم ہو جاتی ہے جب کہ جس چیز میں پاکیزگی ہوگی اس سے اس کی منفعت اور برکت میں اضافہ ہوگا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۱۱۹۔ "اللہ کہے گا" یہ وہ دن ہے جب سچوں کو ان کا سچ ہی نفع دے گا۔ ان کے لیے باغ ہیں جن میں نہریں بہتی ہیں اور جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ ان سے خوش ہے اور وہ اس سے خوش ہیں، یہی بڑی کامیابی ہے۔" O

(سورۃ الانعام ۶) ---۱۶۔ "اس دن جس سے وہ ہٹا دیا گیا اس پر اس نے رحم کیا اور یہی کھلی کامیابی ہے۔" O---۱۳۵۔ "کہہ دے" اے میری قوم! اپنی جگہ عمل کرو، میں بھی عمل کر رہا ہوں۔ تم عنقریب جان لو گے کہ اس گھر کا انجام کس کا ہے۔ بیشک ظالم فلاح نہیں پائیں گے۔" O

(سورۃ الاعراف ۷) ---۶۹۔ "کیا تم حیران ہوتے ہو کہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے تم ہی میں سے ایک شخص کے ذریعے سے نصیحت آئی ہے تا کہ تمہیں خبردار کرے؟ مگر یاد کرو جب اس نے قوم نوح کے بعد تمہیں فرمانروا بنایا اور تمہیں بڑی ڈیل ڈول دی، پس اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو تا کہ فلاح پاؤ۔" O---۱۵۷۔ "جو لوگ بے پڑھے نبی رسول ﷺ کی پیروی کرتے ہیں جسے وہ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں جو انہیں پسندیدہ باتوں کی تلقین کرتا ہے، ناپسندیدہ باتوں سے منع کرتا ہے، پاکیزہ چیزوں کو ان کے لئے حلال کرتا ہے، گندی چیزوں کو ان پر حرام کرتا ہے اور ان کے بوجھ اور طوق جو ان پر پڑے ہیں اترواتا ہے۔ ہاں! جو لوگ اس پر ایمان لائے اس کی حمایت کی اس کی مدد کی اور اس نور کے پیچھے چلے جو اس کے ساتھ نازل کیا گیا وہی کامیاب ہوں گے۔" O

(سورۃ الانفال ۸) ---۴۵۔ "اے ایمان والو! جب تمہارا کسی دستے سے ٹکراؤ ہو تو جمے رہو اور اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کرو تا کہ مراد پاؤ۔" O

(سورۃ التوبہ ۹) ---۲۰۔ "جو لوگ ایمان لائے ہیں اور جنہوں نے ہجرت کی ہے اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت ہی بڑے درجے والے ہیں۔" O---۷۲۔ "اللہ تعالیٰ مومن مردوں اور مومن عورتوں سے ایسے باغوں کا جن میں نہریں بہتی ہیں اور جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے اور ہمیشگی کے باغوں میں پاکیزہ گھروں کا وعدہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور بڑھ کر ہوگی۔ یہی تو بڑی کامیابی ہے۔" O---۸۸۔ "لیکن رسول ﷺ اور اس کے ساتھ ایمان لانے والے اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے جہاد کرتے ہیں۔ اور انہیں کے لئے بھلائیاں ہیں اور وہی کامیاب ہونے والے ہیں۔" O---۸۹۔ "اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے ایسے باغ تیار کیے ہیں جن میں نہریں بہتی ہیں اور جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔" O---۱۱۱۔ "اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے مال خرید لئے ہیں کہ بدلے میں انہیں جنت ملے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جنگ کرتے ہیں پھر قتل کرتے ہیں اور قتل کیے جاتے ہیں۔ یہ سچا وعدہ تورات، انجیل اور قرآن کے مطابق اس کے ذمے ہے اور کون اللہ تعالیٰ سے زیادہ اپنے وعدے کو پورا کرنے والا ہے سو اپنے سودے پر جو تم نے اس سے کیا ہے خوشیاں مناؤ اور یہی بڑی کامیابی ہے۔" O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: خوشیاں مناؤ)

(سورۃ یونس ۱۰) ---۱۷۔ "مگر اس سے بڑا ظالم کون ہے جس نے اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھوٹ گھڑا یا اس کی آیتوں کو جھٹلایا۔ بیشک مجرم لوگ کامیاب نہیں ہوں گے۔" O---۶۳۔ "وہ جو ایمان لائے اور خدا سے ڈرتے رہے۔" O---۶۴۔ "ان کے لئے دنیا کی زندگی میں بھی خوشخبری ہے اور آخرت میں بھی۔ اللہ تعالیٰ کی باتوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوا کرتی۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔" O---۶۹۔ "کہو! جو لوگ اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھوٹ گھڑتے ہیں وہ (فلاح) کامیاب نہیں ہوں گے۔" O---۷۷۔ "موسیٰ نے کہا" کیا تم حق کے بارے میں جب وہ تمہارے پاس آ گیا ہے یوں کہتے ہو؟ کیا یہ جادو ہے؟ مگر جادوگر کامیاب نہیں ہوتے۔" O

(سورۃ الحج ۲۲) ---۷۷۔ "اے ایمان والو! رکوع سجدہ کرتے رہو اور اپنے پروردگار کی عبادت میں لگے رہو اور نیک کام کرتے رہو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔" O--- [یعنی فلاح (کامیابی) اللہ کی عبادت اور اطاعت یعنی افعال خیر اختیار کرنے میں ہے نہ کہ اللہ کی عبادت و اطاعت سے گریز کر کے محض مادی اسباب و وسائل کی فراہمی اور فراوانی میں جیسا کہ اکثر لوگ سمجھتے ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ المؤمنون ۲۳) ---۱۔ "یقیناً ایمان والوں نے فلاح حاصل کر لی۔" O---۲۔ "جو اپنی نماز میں خشوع کرتے ہیں۔" O---۳۔ "جو لغویات

Marfat.com

سے منہ موڑ لیتے ہیں۔'' O---۴۔ ''جو زکوٰۃ ادا کرنے والے ہیں۔'' O---۵۔ ''جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔'' O---۶۔ ''بجز اپنی بیویوں اور ملکیت کی لونڈیوں کے یقیناً یہ ملامتیوں میں سے نہیں ہیں۔'' O---۷۔ ''جو اس کے سوا کچھ اور چاہیں وہی حد سے تجاوز کر جانے والے ہیں۔'' O---۸۔ ''جو اپنی امانتوں اور وعدے کی حفاظت کرنے والے ہیں۔'' O---۹۔ ''جو اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں۔'' O---۱۰۔ ''یہی وارث ہیں۔'' O---۱۱۔ ''جو فردوس کے وارث ہوں گے جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔'' O---[ان صفات مذکورہ کے حامل ہی فلاح یاب ہوں گے جو جنت کے وارث یعنی حق دار ہوں گے۔ جنت بھی جنت الفردوس' جو جنت کا اعلیٰ حصہ ہے۔ جہاں سے جنت کی نہریں جاری ہوتی ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ المؤمنون ۲۳**)---۱۱۷۔ ''جو شخص اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو پکارے جس کی کوئی دلیل اس کے پاس نہیں' پس اس کا حساب تو اس کے رب کے اوپر ہی ہے۔ بیشک کافر لوگ نجات سے محروم ہیں۔'' O---[اس سے معلوم ہوا کہ فلاح اور کامیابی آخرت میں عذاب الٰہی سے بچ جانا ہے' محض دنیا کی دولت اور آسائشوں کی فراوانی' کامیابی نہیں' یہ تو دنیا میں کافروں کو بھی حاصل ہے لیکن اللہ تعالیٰ ان سے فلاح کی نفی فرما رہا ہے' جس کے صاف معنی یہ ہیں کہ اصل فلاح آخرت کی فلاح ہے جو اہل ایمان کے حصے میں آئے گی' نہ کہ دنیوی مال و اسباب کی کثرت' جو کہ بلا تفریق مومن و کافر سب کو ہی حاصل ہوتی ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ القصص ۲۸**)---۶۷۔ ''ہاں جو شخص توبہ کرلے ایمان لے آئے اور نیک کام کرے یقین ہے کہ وہ نجات پانے والوں میں سے ہو جائے گا۔'' O

(**سورۃ الروم ۳۰**)---۳۸۔ ''پس قرابت دار کو مسکین کو مسافر کو ہر ایک کو اس کا حق دیجئے' یہ انکے لیے بہتر ہے جو اللہ تعالیٰ کا منہ دیکھنا چاہتے ہوں' ایسے ہی لوگ نجات پانے والے ہیں۔'' O

(**سورۃ لقمان ۳۱**)---۵۔ ''یہی لوگ ہیں جو اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ نجات پانے والے ہیں۔'' O

(**سورۃ الصّٰفّٰت ۳۷**)---۴۰۔ ''مگر اللہ تعالیٰ کے خالص برگزیدہ بندے۔'' O---۴۱۔ ''انہی کے لیے مقررہ روزی ہے۔'' O---۴۲۔ ''(ہر طرح کے) میوے' اور وہ باعزت و اکرام ہونگے۔'' O---۴۳۔ ''نعمتوں والی جنتوں میں۔'' O---۴۴۔ ''تختوں پر ایک دوسرے کے سامنے (بیٹھے) ہوں گے۔'' O---۴۵۔ ''جاری شراب کے جام کا ان پر دور چل رہا ہوگا۔'' O---۴۶۔ ''جو صاف شفاف اور پینے میں لذیذ ہوگی۔'' O---۴۷۔ ''نہ اس سے درد سر ہو اور نہ اسکے پینے سے بہکیں۔'' O---۴۸۔ ''اور ان کے پاس نیچی نظروں' بڑی بڑی آنکھوں والی (حوریں) ہوں گی۔'' O---۴۹۔ ''ایسی جیسے چھپائے ہوئے انڈے۔'' O---۶۰۔ ''پھر تو (ظاہر بات ہے کہ) یہ بڑی کامیابی ہے۔'' O---۶۱۔ ایسی (کامیابی) کے لیے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہیے۔'' O---[یعنی اس جیسی نعمت اور اس جیسے فضل عظیم ہی کے لیے محنت کرنے والوں کو محنت کرنی چاہیے' اس لیے کہ یہی سب سے نفع بخش تجارت ہے۔ نہ کہ دنیا کے لیے جو عارضی ہے۔ اور خسارے کا سودا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الجاثیۃ ۴۵**)---۲۸۔ ''اور آپ دیکھیں گے کہ ہر امت گھٹنوں کے بل گری ہوئی ہوگی۔ ہر گروہ اپنے نامہ اعمال کی طرف بلایا جائے گا' آج تمہیں اپنے کیے کا بدلہ دیا جائے گا۔'' O---۲۹۔ ''یہ ہے ہماری کتاب جو تمہارے بارے میں سچ سچ بول رہی ہے' ہم تمہارے اعمال لکھواتے جاتے تھے۔'' O---۳۰۔ ''پس لیکن جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے تو ان کو ان کا رب اپنی رحمت تلے لے لے گا' یہی صریح کامیابی ہے۔'' O

(**سورۃ الفتح ۴۸**)---۴۔ ''وہی ہے جس نے اتارا اطمینان کو اہلِ ایمان کے دلوں میں تا کہ وہ اور بڑھ جائیں (قوت) ایمان میں اپنے (پہلے) ایمان کے ساتھ۔ اور اللہ تعالیٰ کے زیرِ فرمان ہیں سارے لشکر آسمانوں اور زمین کے۔ اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا، بہت دانا ہے۔'' O---۵۔ ''تا کہ داخل کر دے ایمان والوں اور ایمان والیوں کو باغوں میں' رواں ہیں جن کے نیچے نہریں وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے اور دُور فرما دے ان سے ان کی برائیوں کو اور یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑی کامیابی ہے۔'' O

(**سورۃ الحدید ۵۷**)---۱۲۔ ''(قیامت کے) دن تو دیکھے گا کہ ایماندار مردوں اور عورتوں کا نور انکے آگے آگے اور انکے دائیں دوڑ رہا ہوگا آج تمہیں ان جنتوں کی خوشخبری ہے جنکے نیچے نہریں جاری ہیں جن میں ہمیشہ کی رہائش ہے۔ یہ ہے بڑی کامیابی۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۱، مضمون: جنت]

(**سورۃ الحشر ۵۹**)---۹۔ ''اور (ان کے لیے) جنہوں نے اس گھر میں (یعنی مدینہ منورہ) اور ایمان میں ان سے پہلے جگہ بنالی ہے اور اپنی طرف ہجرت کر کے آنے والوں سے محبت کرتے ہیں اور مہاجرین کو جو کچھ دے دیا جائے اس سے وہ اپنے دلوں میں کوئی تنگی نہیں رکھتے بلکہ خود اپنے اوپر انہیں ترجیح دیتے ہیں گو خود کو کتنی ہی سخت حاجت ہو (بات یہ ہے) کہ جو بھی اپنے نفس کے بخل سے بچایا گیا وہی کامیاب (اور بامراد) ہے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب ھذا، مضمون: مہاجر و انصار مدینہ]

(**سورۃ التغابن ۶۴**)---۹۔ ''جس دن تم سب کو اس جمع ہونے کے دن جمع کرے گا وہی دن ہے ہار جیت کا اور جو شخص اللہ پر ایمان لا کر نیک عمل کرے

Marfat.com

اللہ اس سے اس کی برائیاں دور کر دے گا اور اسے جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔" O (تفسیر کیلئے باب ۷، مضمون: ایمان) ---۱۶۔ "پس جہاں تک تم سے ہو سکے اللہ سے ڈرتے رہو اور سنتے اور مانتے چلے جاؤ اور اللہ کی راہ میں خیرات کرتے رہو جو تمہارے لیے بہتر ہے اور جو شخص اپنے نفس کی حرص سے محفوظ رکھا جائے وہی کامیاب ہے۔" O

(**سورۃ الانفطار ۸۲**) ---۱۳۔ "یقیناً نیک لوگ (جنت کے عیش و آرام اور) نعمتوں میں ہوں گے۔" O ---۱۴۔ "اور یقیناً بدکار لوگ دوزخ میں ہوں گے۔" O ---۱۵۔ "بدلے والے دن اس میں جائیں گے۔" O ---۱۶۔ "وہ اس سے کبھی غائب نہ ہونے پائیں گے۔" O

(**سورۃ المطففین ۸۳**) ---۱۸۔ "یقیناً یقیناً نیکوکاروں کا نامۂ اعمال علیین میں ہے۔" O ---۱۹۔ "تجھے کیا پتا کہ علیین کیا ہے؟" O ---۲۰۔ "(وہ تو) لکھی ہوئی کتاب ہے۔" O ---۲۱۔ "مقرب (فرشتے) اس کا مشاہدہ کرتے ہیں۔" O ---۲۲۔ "یقیناً نیک لوگ (بڑی) نعمتوں میں ہوں گے۔" O ---۲۳۔ "مسہریوں پر بیٹھے دیکھ رہے ہوں گے۔" O ---۲۴۔ "تو ان کے چہروں سے ہی نعمتوں کی تروتازگی پہچان لے گا۔" O ---[جس طرح دُنیا میں خوش حال لوگوں کے چہروں پر بالعموم تازگی اور شادابی ہوتی ہے جو ان آسائشوں، سہولتوں اور دنیوی نعمتوں کی مظہر ہوتی ہے جو انہیں فراوانی سے حاصل ہوتی ہیں اسی طرح اہل جنت پر اعزاز و تکریم اور نعمتوں کی جوارزانی ہوگی، اس کے اثرات ان کے چہروں پر بھی ظاہر ہوں گے، وہ اپنے حسن و جمال اور رونق و بہجت سے پہچان لیے جائیں گے کہ یہ جنتی ہیں۔ (از تفسیر ۳ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۲۵۔ "یہ لوگ سربمہر خالص شراب پلائے جائیں گے۔" O ---۲۶۔ "جس پر مشک کی مہر ہوگی، سبقت لے جانے والوں کو اسی میں سبقت کرنی چاہیے۔" O ---[یعنی عمل کرنے والوں کو ایسے عملوں میں سبقت کرنی چاہیے جس کے صلے میں جنت اور اس کی یہ نعمتیں حاصل ہوں۔ (از تفسیر ا شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۲۸۔ "(یعنی) وہ چشمہ جس کا پانی مقرب لوگ پئیں گے۔" O ---۲۹۔ "گنہگار لوگ ایمان داروں کی ہنسی اڑایا کرتے تھے۔" O ---۳۴۔ "پس آج ایمان والے ان کافروں پر ہنسیں گے۔" O ---۳۵۔ "تختوں پر بیٹھے دیکھ رہے ہوں گے۔" O ---۳۶۔ "کہ اب ان منکروں نے جیسا یہ کرتے تھے پورا پورا بدلہ پا لیا۔" O

(**سورۃ الاعلیٰ ۸۷**) ---۱۴۔ "بیشک اس نے فلاح پالی جو پاک ہو گیا۔" O ---[پاکیزگی سے مراد ہے کفر و شرک چھوڑ کر ایمان لانا، برے اخلاق چھوڑ کر اچھے اخلاق اختیار کرنا، اور برے اعمال چھوڑ کر نیک اعمال کرنا، فلاح سے مراد دنیوی خوشحالی نہیں ہے بلکہ حقیقی کامیابی ہے، خواہ دُنیا کی خوشحالی اس کے ساتھ میسر ہو یا نہ ہو۔ (از تفسیر ۱۳ تفہیم القرآن)] ---۱۵۔ "اور جس نے اپنے رب کا نام یاد رکھا اور نماز پڑھتا رہا۔" O

فیءٕ

(**سورۃ الحشر ۵۹**) ---۶۔ "اور ان کا جو مال اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے ہاتھ لگایا ہے جس پر نہ تو تم نے اپنے گھوڑے دوڑائے ہیں اور نہ اونٹ بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو جس پر چاہے غالب کر دیتا ہے، اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔" O ---[بنو نضیر کا یہ علاقہ، جو مسلمانوں کے قبضے میں آیا، مدینے سے تین چار میل کے فاصلے پر تھا، یعنی مسلمانوں کو اس کے لیے لمبا سفر کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئی۔ یعنی اس میں مسلمانوں کو اونٹ اور گھوڑے دوڑانے نہیں پڑے۔ اسی طرح لڑنے کی بھی نوبت نہیں آئی اور صلح کے ذریعے سے یہ علاقہ فتح ہو گیا، یعنی اللہ نے اپنے رسول ﷺ کو بغیر لڑے ان پر غالب فرما دیا۔ اس لیے یہاں سے حاصل ہونے والے مال کو فیءٕ قرار دیا گیا ہے، جس کا حکم غنیمت سے مختلف ہے۔ گویا وہ مال فیءٕ ہے، جو دشمن بغیر لڑے چھوڑ کر بھاگ جائے یا صلح کے ذریعے سے حاصل ہو۔ اور جو مال باقاعدہ لڑائی اور غلبہ حاصل کرنے کے بعد ملے، وہ غنیمت ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۷۔ "بستیوں والوں کا جو (مال) اللہ تعالیٰ تمہارے لڑے بھڑے بغیر اپنے رسول کے ہاتھ لگائے وہ اللہ کا ہے اور رسول کا اور قرابت والوں کا اور یتیموں مسکینوں کا اور مسافروں کا ہے تاکہ تمہارے دولت مندوں کے ہاتھ میں ہی یہ مال گردش کرتا نہ رہ جائے اور تمہیں جو کچھ رسول دے لے لو، اور جس سے روکے رُک جاؤ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہا کرو، یقیناً اللہ تعالیٰ سخت عذاب والا ہے۔" O ---۸۔ "(فیءٕ کا مال) ان مہاجر مسکینوں کے لیے ہے جو اپنے گھروں سے اور اپنے مالوں سے نکال دیئے گئے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رضامندی کے طلب گار ہیں اور اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں یہی راست باز لوگ ہیں۔" O ---۹۔ "اور (ان کے لیے) جنہوں نے اس گھر میں (یعنی مدینہ منورہ) اور ایمان میں ان سے پہلے جگہ بنالی ہے اور اپنی طرف ہجرت کر کے آنے والوں سے محبت کرتے ہیں اور مہاجرین کو جو کچھ دے دیا جائے اس سے وہ اپنے دلوں میں کوئی تنگی نہیں رکھتے بلکہ خود اپنے اوپر انہیں ترجیح دیتے ہیں گو خود کو کتنی ہی سخت حاجت ہو (بات یہ ہے) کہ جو بھی اپنے نفس کے بخل سے بچایا گیا وہی کامیاب (اور بامراد) ہے۔" O ---۱۰۔ "اور (ان کے لیے) جو ان کے بعد آئیں جو کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں اور ایمان داروں کی طرف سے ہمارے دل

Marfat.com

میں کینہ (اور دشمنی) نہ ڈال اے ہمارے رب بیشک تو شفقت و مہربانی کرنے والا ہے۔'' O---[یہ مال فیء کے مستحقین کی تیسری قسم ہے یعنی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بعد آنے والے اور صحابہ کے نقش قدم پر چلنے والے۔ اس میں تابعین اور تبع تابعین اور قیامت تک ہونے والے اہل ایمان و تقویٰ آ گئے۔ لیکن شرط یہی ہے کہ وہ انصار و مہاجرین کو مومن ماننے اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کرنے والے ہوں نہ کہ ان کے ایمان میں شک کرنے اور ان پر سب و شتم کرنے اور ان کے خلاف اپنے دلوں میں بغض و عناد رکھنے والے۔ امام مالک رحمہ اللہ نے اس آیت سے استنباط کرتے ہوئے یہی بات ارشاد فرمائی ہے۔ رافضی کو جو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر سب و شتم کرتے ہیں مال فیء سے حصہ نہیں ملے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی مدح کی ہے اور رافضی ان کی مذمت کرتے ہیں۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔ ''تم لوگوں کو اصحاب محمد ﷺ کے لیے استغفار کا حکم دیا گیا۔ مگر تم نے ان پر طعن کی۔ میں نے تمہارے نبی کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہ امت اس وقت تک ختم نہیں ہوگی جب تک کہ اس کے آخرین اولین پر لعنت نہ کریں۔'' (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

فیصلہ حق

(**سورۃ المومن ۴۰**)---۷۸۔ ''یقیناً ہم آپ سے پہلے بھی بہت سے رسول بھیج چکے ہیں جن میں سے بعض کے (واقعات) ہم آپ کو بیان کر چکے ہیں اور ان میں سے بعض کے (قصے) تو ہم نے آپ کو بیان ہی نہیں کیے اور کسی رسول کا یہ (مقدور) نہ تھا کہ کوئی معجزہ اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر لا سکے پھر جس وقت اللہ تعالیٰ کا حکم آئے گا حق کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور اس جگہ اہل باطل خسارے میں رہ جائیں گے۔'' O

قارون

(**سورۃ القصص ۲۸**)---۷۶۔ ''قارون تھا تو قوم موسیٰ سے لیکن ان پر ظلم کرنے لگا تھا ہم نے اسے (اس قدر) خزانے دے رکھے تھے کہ کئی کئی طاقتور لوگ بہ مشکل اس کی کنجیاں اٹھا سکتے تھے ایک بار اس کی قوم نے اس سے کہا کہ اترا مت! اللہ تعالیٰ اترانے والوں سے محبت نہیں رکھتا۔'' O---[قارون، جس کا نام بائبل اور تلمود میں قورح بیان کیا گیا ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام کا چچا زاد بھائی تھا۔ بائبل کی کتاب خروج میں جو نسب نامہ درج ہے اس کی رو سے حضرت موسیٰؑ اور قارون کے والد باہم سگے بھائی تھے۔ قرآن مجید میں دوسری جگہ یہ بتایا گیا ہے کہ یہ شخص بنی اسرائیل میں سے ہونے کے باوجود فرعون کے ساتھ جا ملا تھا اور اس کا مقرب بن کر اس حد کو پہنچ گیا تھا کہ موسیٰ علیہ السلام کی دعوت کے مقابلے میں فرعون کے بعد مخالفت کے جو دو سب سے بڑے سرغنے تھے ان میں سے ایک یہی قارون تھا: ''ہم نے موسیٰؑ کو اپنی نشانیوں اور کھلی دلیل کے ساتھ فرعون اور ہامان اور قارون کی طرف بھیجا، مگر انہوں نے کہا کہ یہ ایک جادوگر ہے سخت جھوٹا''۔ اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ قارون اپنی قوم سے باغی ہو کر اس دشمن طاقت کا پٹھو بن گیا تھا جو بنی اسرائیل کو جڑ بنیاد سے ختم کر دینے پر تلی ہوئی تھی۔ اور اس قومی غداری کی بدولت اس نے فرعونی سلطنت میں یہ مرتبہ حاصل کر لیا تھا کہ حضرت موسیٰؑ فرعون کے علاوہ مصر کی جن دو بڑی ہستیوں کی طرف بھیجے گئے تھے وہ دو ہی تھیں، ایک فرعون کا وزیر ہامان، اور دوسرا یہ اسرائیلی سیٹھ۔ باقی سب اعیان سلطنت اور درباری ان سے کم تر درجے میں تھے جن کا خاص طور پر نام لینے کی ضرورت نہ تھی۔ قارون کی یہی پوزیشن سورۂ عنکبوت کی آیت ۳۹ میں بھی بیان کی گئی ہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]---۷۷۔ ''اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تجھے دے رکھا ہے اس میں سے آخرت کے گھر کی تلاش بھی رکھ اور اپنے دنیوی حصے کو بھی نہ بھول اور جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ احسان کیا ہے تو بھی اچھا سلوک کر اور ملک میں فساد کا خواہاں نہ ہو یقین مان کہ اللہ مفسدوں کو ناپسند رکھتا ہے۔'' O---[یعنی دنیا کے مباحات پر بھی اعتدال کے ساتھ خرچ کر۔ مباحات دنیا کیا ہیں؟ کھانا پینا لباس گھر اور نکاح وغیرہ۔ مطلب یہ ہے کہ جس طرح تجھ پر تیرے رب کا حق ہے اسی طرح تیرے اپنے نفس کا بیوی بچوں کا اور مہمانوں وغیرہ کا بھی حق ہے ہر حق والے کو اس کا حق دے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۷۸۔ ''قارون نے کہا یہ سب کچھ مجھے میری اپنی سمجھ کی بنا پر ہی دیا گیا ہے کیا اسے اب تک یہ نہیں معلوم کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے پہلے بہت سے بستی والوں کو غارت کر دیا جو اس سے بہت زیادہ قوت والے اور بہت بڑی جمع پونجی والے تھے۔ اور گنہگاروں سے ان کے گناہوں کی باز پرس ایسے وقت نہیں کی جاتی۔'' O---[یعنی قوت اور مال کی فراوانی یہ فضیلت کا باعث نہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو پچھلی قومیں تباہ و برباد نہ ہوتیں۔ اس لیے قارون کا اپنی دولت پر گھمنڈ کرنے اور اسے باعث فضیلت گرداننے کا کوئی جواز نہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۷۹۔ ''پس قارون پوری آرائش کے ساتھ اپنی قوم کے مجمع میں نکلا تو دنیاوی زندگی کے متوالے کہنے لگے کاش کہ ہمیں بھی کسی طرح وہ مل جاتا جو قارون کو دیا گیا ہے۔ یہ تو بڑا ہی قسمت کا دھنی ہے۔'' O---۸۰۔ ذی علم لوگ انہیں سمجھانے لگے کہ افسوس! بہتر چیز تو وہ

Marfat.com

ہے جو بطور ثواب انہیں ملے گی جو اللہ پر ایمان لائیں اور نیک عمل کریں یہ بات انہی کے دل میں ڈالی جاتی ہے جو صبر و سہار والے ہوں۔"O---۸۱۔(آخر کار) ہم نے اسے اس کے محل سمیت زمین میں دھنسا دیا اور اللہ کے سوا کوئی جماعت اس کی مدد کے لیے تیار نہ ہوئی نہ وہ خود اپنے بچانے والوں میں سے ہو سکا۔"O---۸۲۔اور جو لوگ کل اس کے مرتبہ پر پہنچنے کی آرزو مندیاں کر رہے تھے وہ آج کہنے لگے کہ کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ ہی اپنے بندوں میں سے جس کے لیے چاہے روزی کشادہ کر دیتا ہے اور تنگ بھی؟ اگر اللہ تعالیٰ ہم پر فضل نہ کرتا تو ہمیں بھی دھنسا دیتا' کیا دیکھتے نہیں ہو کہ ناشکروں کو کبھی کامیابی نہیں ہوتی؟"O

(**سورۃ العنکبوت ۲۹**)---۳۹۔"اور قارون اور فرعون اور ہامان کو بھی' ان کے پاس حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کھلے کھلے معجزے لے کر آئے تھے پھر بھی انہوں نے زمین میں تکبر کیا لیکن ہم سے آگے بڑھنے والے نہ ہو سکے۔"O---۴۰۔"پھر تو ہر ایک کو ہم نے اس کے گناہ کے وبال میں گرفتار کر لیا' ان میں سے بعض پر ہم نے پتھروں کا مینہ برسایا اور ان میں سے بعض کو زوردار سخت آواز نے دبوچ لیا اور ان میں سے بعض کو ہم نے زمین میں دھنسا دیا اور ان میں سے بعض کو ہم نے ڈبو دیا' اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کہ ان پر ظلم کرے بلکہ یہی لوگ اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے۔"O

(**سورۃ المؤمن ۴۰**)---۲۴۔"فرعون ہامان اور قارون کی طرف تو انہوں نے کہا (یہ تو) جادوگر اور جھوٹا ہے۔"O---[قارون اپنے وقت کا مالدار ترین آدمی تھا۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

قبر، سونپے جانے کی جگہ

(**سورۃ الانعام ۶**)---۹۳۔"اور اس سے بڑا ظالم کون ہے جس نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ گھڑ لیا یا کہا میری طرف وحی کی گئی حالانکہ اس کی طرف کچھ بھی وحی نہیں کیا گیا اور جس نے کہا میں بھی ویسا ہی نازل کروں گا جیسا اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے مگر کاش! تو دیکھے جب یہ ظالم موت کی بیہوشیوں میں مبتلا ہوں گے اور فرشتے اپنے ہاتھ بڑھا رہے ہوں گے اپنی جانیں باہر نکالو آج تمہیں ذلت کا عذاب دیا جائے گا کیونکہ تم اللہ تعالیٰ کے بارے میں ناحق باتیں کرتے تھے اور اس کی آیتوں سے سرکشی کرتے تھے۔"O (تفسیر کیلئے باب ۴، مضمون: برزخ)---۹۸۔"اور اسی نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا پھر ایک ٹھہرنے کی جگہ ہے۔ اور ایک سونپے جانے کی جگہ۔ ہم نے سوچنے والے لوگوں کے لئے آیتیں کھول کر بیان کر دی ہیں۔"O

(**سورۃ التوبہ ۹**)---۸۴۔"اور ان میں کسی پر جو مر جائے کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ ان کی قبر پر کھڑے ہونا۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے کفر کیا اور نافرمان مرے۔"O---[یہ آیت اگرچہ رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی کے بارے میں نازل ہوئی ہے لیکن اس کا حکم عام ہے۔ ہر شخص جس کی موت کفر و نفاق پر ہو وہ اس میں شامل ہے۔ اس کی شان نزول یہ ہے کہ جب عبداللہ بن ابی کا انتقال ہو گیا تو اس کے بیٹے عبداللہ (جو مسلمان اور باپ ہی کے ہم نام تھے) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ ایک تو آپ بطور تبرک اپنی قمیص عنایت فرما دیں تاکہ میں اپنے باپ کو اس میں کفنا دوں۔ دوسرا آپ اس کی نماز جنازہ پڑھا دیں۔ آپ نے قمیص بھی عنایت کر دی اور نماز جنازہ پڑھانے کے لیے بھی تشریف لے گئے۔ حضرت عمرؓ نے آپ ﷺ کو کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تو آپ ﷺ کو ایسے لوگوں کی نماز جنازہ پڑھانے سے روکا ہے، آپ کیوں اس کے حق میں دُعائے مغفرت کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ نے مجھے اختیار دیا ہے" یعنی روکا نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ "اگر تو ستر مرتبہ بھی ان کے لیے استغفار کرے گا تو اللہ تعالیٰ انہیں معاف نہیں فرمائے گا تو میں ستر مرتبہ سے زیادہ ان کے لیے استغفار کر لوں گا۔" چنانچہ آپ ﷺ نے نماز جنازہ پڑھا دی۔ جس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما کر آئندہ کے لیے منافقین کے حق میں دُعائے مغفرت کی قطعی ممانعت فرما دی۔ آگے نماز جنازہ اور دُعائے مغفرت نہ کرنے کی علت ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ جن لوگوں کا خاتمہ کفر و فسق پر ہو ان کی نہ نماز جنازہ پڑھنی چاہیے اور نہ ان کے لیے مغفرت کی دُعا کرنی جائز ہے۔☆ ایک حدیث میں تو یہاں تک آتا ہے کہ جب نبی کریم ﷺ قبرستان پہنچے تو معلوم ہوا کہ عبداللہ بن ابی کو دفنایا جا چکا ہے، چنانچہ آپ ﷺ نے اسے قبر سے نکلوایا اور اپنے گھٹنوں پر رکھ کر اس پر اپنا لعاب دہن تھوکا، اپنی قمیص اسے پہنائی۔ جس سے معلوم ہوا کہ جو ایمان سے محروم ہو گا اسے دُنیا کی بڑی سے بڑی شخصیت کی دُعائے مغفرت اور اس کی شفاعت بھی کوئی فائدہ نہ پہنچا سکے گی۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ ھود ۱۱**)---۶۔"اور زمین میں کوئی جاندار نہیں جس کا رزق اللہ تعالیٰ پر منحصر نہ ہو۔ اور وہ اس کے ٹھہرنے کی جگہ اور اس کے سونپے جانے کی جگہ کو جانتا ہے ہر بات ایک واضح کتاب میں لکھی ہے۔"O

(**سورۃ ابراھیم ۱۴**)---۲۷۔"ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ پکی بات کے ساتھ مضبوط رکھتا ہے دُنیا کی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی۔ ہاں! ناانصاف لوگوں

Marfat.com

کو اللہ تعالیٰ بہکا دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ جو چاہے کر گزرے۔'' O---[اس کی تفسیر حدیث مبارک میں اس طرح آئی ہے کہ ☆ ''موت کے بعد قبر میں جب مسلمان سے سوال کیا جاتا ہے تو وہ جواب میں اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔'' پس یہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان (ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ پکی بات کے ساتھ مضبوط رکھتا ہے) کا۔ ایک اور حدیث مبارک میں ہے کہ ☆ ''کہ جب بندے کو قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھی چلے جاتے ہیں اور وہ ان کے جوتوں کی آہٹ سنتا ہے۔ پس اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اسے اٹھا کر اسے پوچھتے ہیں کہ اس شخص کے بارے میں تیری کیا رائے ہے۔ وہ مومن ہوتا ہے تو جواب دیتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ فرشتے اسے جہنم کا ٹھکانہ دکھاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی جگہ تیرے لئے جنت میں ٹھکانہ بنا دیا ہے۔ پس وہ دونوں ٹھکانے دیکھتا ہے اور اس کی قبر ستر ہاتھ کشادہ کر دی جاتی ہے اور اس کی قبر کو قیامت تک نعمتوں سے بھر دیا جاتا ہے۔ ایک اثر میں ہے۔ اس سے پوچھا جاتا ہے من ربک؟ ما دینک؟ من نبیک؟ تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ اور تیرا پیغمبر کون ہے؟ پس اللہ تعالیٰ اسے ثابت قدمی عطا فرماتا ہے اور وہ جواب دیتا ہے۔ ربی اللہ میرا رب اللہ تعالیٰ ہے۔ ودینی الاسلام اور میرا دین اسلام ہے۔ ونبی محمد ﷺ میرے پیغمبر محمد ﷺ ہیں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الحج ۲۲)---۷۔ ''اور یہ کہ قیامت قطعاً آنے والی ہے جس میں کوئی شک وشبہ نہیں اور یقیناً اللہ تعالیٰ قبروں والوں کو دوبارہ زندہ فرمائے گا۔'' O

(سورۃ لقمان ۳۱)---۳۴۔ ''بے شک اللہ تعالیٰ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے وہی بارش نازل فرماتا ہے اور ماں کے پیٹ میں جو ہے اسے جانتا ہے۔ کوئی (بھی) نہیں جانتا کہ کل کیا (کچھ) کرے گا؟ نہ کسی کو یہ معلوم ہے کہ کس زمین میں مرے گا۔ (یاد رکھو) اللہ تعالیٰ ہی پورے علم والا اور صحیح خبروں والا ہے۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۱۱، مضمون: ڈرو اس دن سے)

(سورۃ الفاطر ۳۵)---۲۲۔ ''اور زندے اور مردے برابر نہیں ہو سکتے' اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے سنا دیتا ہے' اور آپ ان لوگوں کو نہیں سنا سکتے جو قبروں میں ہیں۔'' O---[یعنی جس طرح قبروں میں مردہ اشخاص کو کوئی بات نہیں سنائی جا سکتی' اسی طرح جن کے دلوں کو کفر نے موت سے ہمکنار کر دیا ہے' اے پیغمبر ﷺ آپ انہیں حق کی بات نہیں سنا سکتے۔ مطلب یہ ہوا کہ جس طرح مرنے اور قبر میں دفن ہونے کے بعد مردہ کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتا' اسی طرح کافر و مشرک جن کی قسمت میں بدبختی لکھی ہے' دعوت وتبلیغ سے انہیں فائدہ نہیں ہوتا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ القمر ۵۴)---۶۔ ''پس (اے پیارے نبی ﷺ) آپ ان سے اعراض کریں۔ جس دن ایک پکارنے والا ناگوار چیز کی طرف پکارے گا۔'' O ---۷۔ ''یہ جھکی آنکھوں قبروں سے اس طرح نکل کھڑے ہوں گے کہ گویا وہ پھیلا ہوا ٹڈی دل ہے۔'' O---۸۔ ''پکارنے والے کی طرف دوڑتے ہوں گے اور کافر کہیں گے یہ دن تو بہت سخت ہے۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۱۰، مضمون: کافر)

(سورۃ الممتحنہ ۶۰)---۱۳۔ ''اے مسلمانو! تم اس قوم سے دوستی نہ رکھو جن پر اللہ کا غضب نازل ہو چکا ہے جو آخرت سے اس طرح مایوس ہو چکے ہیں جیسے کہ مردہ اہل قبر سے کافر ناامید ہیں۔'' O[آخرت سے مایوس ہونے کا مطلب، قیامت کے برپا ہونے سے انکار ہے، اصحاب القبور (قبروں میں مدفون لوگوں) سے مایوس ہونے کا مطلب بھی یہی ہے کہ وہ آخرت میں دوبارہ نہیں اٹھائے جائیں گے۔ ایک دوسرے معنی اس کے یہ کیے گئے ہیں کہ قبروں میں مدفون کافر، ہر قسم کی خیر سے مایوس ہو گئے۔ کیونکہ مر کر انہوں نے اپنے کفر کا انجام دیکھ لیا، اب وہ خیر کی کیا توقع کر سکتے ہیں؟ (ابن جریر طبری)، ان کی شان نزول میں آتا ہے کہ کچھ صحابہؓ آپس میں بیٹھے کہہ رہے تھے کہ اللہ کو جو سب سے زیادہ پسندیدہ عمل ہیں، وہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھنے چاہیں تا کہ ان پر عمل کیا جا سکے، لیکن آپ ﷺ کے پاس جا کر پوچھنے کی جرأت کوئی نہیں کر رہا تھا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمادی۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(سورۃ المعارج ۷۰)---۴۳۔ ''جس دن یہ قبروں سے دوڑتے ہوئے نکلیں گے گویا کہ وہ کسی جگہ کی طرف تیز تیز جا رہے ہیں۔'' O[روز قیامت قبروں سے ان کے نکلنے کا منظر بیان ہو رہا ہے' جب صور پھونکا جائے گا تو قبروں سے فوراً اٹھ کھڑے ہوں گے' مجال نہیں ہوگی کہ ذرا توقف بھی کریں پھر تیزی سے لمبے لمبے ڈگ بھرتے ہوئے اپنی اپنی جگہ کی طرف دوڑنے لگیں گے' یوں معلوم ہوگا کہ دنیا میں اپنے بتوں کے استھانوں کی طرف جس شوق اور وارفتگی سے وہ دوڑا کرتے تھے وہی وارفتگی آج ان پر طاری ہے انہیں علم ہے کہ آج انہیں جہنم رسید کر دیا جائے گا' اگر ان کا بس چلتا تو وہ ضرور راہ فرار اختیار کرتے اور اگر بھاگنا ناممکن تھا تو ٹال مٹول میں کچھ وقت ضائع کرتے لیکن بلاوا آ گیا۔ اب کیا مجال کہ ذرا سستی کریں۔ (از تفسیر ۳۱ ضیاء القرآن)]---۴۴۔ ''ان کی آنکھیں جھکی جھکی ہوئی ہوں گی۔ ان پر ذلت چھا رہی ہو گی۔ یہ ہے وہ دن جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا تھا۔'' O---[اگلے پچھلے نمرودوں' فرعونوں' ابولہبوں' ہٹلروں اور سٹالنوں کا یہ حال ہو گا کہ شرم و خجالت کے مارے آنکھیں جھکی ہوں گی اور چہروں پر رسوائی اور ذلت کی دھول جمی ہو گی' خستہ حالی' کسمپرسی کا عالم۔ الٰہی! ہمیں صحیح عقائد پر ثابت قدم رکھ اور نیک کام کرنے کی توفیق ارزانی فرما۔ جب تک زندہ ہیں تیرے بندے' تیرے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلام اور دین پاک کے مخلص خادم بن کر زندہ رہیں اور جب یہاں سے رخصت ہوں تو شہادت کی سعادت نصیب فرما اور نبی کریم ﷺ کے لواء الحمد کے نیچے ہمارا حشر ہو اور تیرے

Marfat.com

حبیب کی شفاعت نصیب ہو! (از تفسیر ۳۲ ضیاء القرآن)]

(**سورۃ عبس ۸۰**)---۲۱۔ ''پھر اسے موت دی اور پھر قبر میں دفن کیا۔'' O---[یعنی اپنی پیدائش اور اپنی تقدیر کے معاملے میں ہی نہیں بلکہ اپنی موت کے معاملہ میں بھی یہ اپنے خالق کے آگے بالکل بے بس ہے' نہ اپنے اختیار سے پیدا ہو سکتا ہے' نہ اپنے اختیار سے مر سکتا ہے' اور نہ اپنی موت کو ایک لمحہ کے لئے بھی ٹال سکتا ہے جس وقت' جہاں' جس حال میں بھی اس کی موت کا فیصلہ کر دیا گیا ہے اسی وقت' اسی جگہ اور اسی حال میں مر کر رہتا ہے' اور جس نوعیت کی قبر بھی اس کے لئے طے کر دی گئی ہے اسی نوعیت کی قبر میں ودیعت ہو جاتا ہے' خواہ زمین کا پیٹ ہو' یا سمندر کی گہرائیاں' یا آگ کا الاؤ' یا کسی درندے کا معدہ' انسان خود تو درکنار' ساری دُنیا مل کر بھی اگر چاہے تو کسی شخص کے معاملہ میں خالق کے اس فیصلے کو بدل نہیں سکتی۔ (از تفسیر ۱۴ تفہیم القرآن)]

(**سورۃ الانفطار ۸۲**)---۴۔ ''اور جب قبریں (شق کر کے) اکھاڑ دی جائیں گی۔'' O---[یعنی قبروں سے مردے زندہ ہو کر باہر نکل آئیں گے۔ بُعْثِرَتْ' اکھیڑ دی جائیں گی' یا ان کی مٹی پلٹ دی جائے گی۔ (از تفسیر ۴ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ العٰدیات ۱۰۰**)---۶۔ ''بے شک انسان اپنے رب کا بڑا ناشکر گزار ہے۔'' O---۷۔ ''اور وہ اس پر (خود) گواہ ہے۔'' O---۸۔ ''اور بلا شبہ وہ مال کی محبت میں بڑا سخت ہے۔'' O---۹۔ ''کیا وہ اس وقت کو نہیں مانتا جب نکال لیا جائے گا جو کچھ قبروں میں ہے۔'' O---[یہ شخص جو دولت کے جنون میں تمام اقدار کو بڑی بے دردی سے پامال کر رہا ہے' اپنے رب کو بھی بھولے ہوئے ہے اور اس کی مخلوق کو بھی طرح طرح کی تکلیفیں پہنچا رہا ہے' کیا اس نادان کو اتنی بھی خبر نہیں کہ ایک دن آنے والا ہے جب اسے قبر سے نکال کر حشر کے میدان میں کھڑا کر دیا جائے گا اور اس سے اس کے دنیوی زندگی کے بارے میں سختی سے باز پرس کی جائے گی۔ (از تفسیر ۵ ضیاء القرآن)]---۱۰۔ ''اور ظاہر کر دیا جائیگا جو سینوں میں (پوشیدہ) ہے۔'' O---۱۱۔ ''یقیناً ان کا رب ان سے اس روز خوب باخبر ہوگا۔'' O---[یعنی جو رب ان کو قبروں سے نکال لے گا' ان کے سینوں کے رازوں کو ظاہر کر دے گا' اس کے متعلق ہر شخص جان سکتا ہے کہ وہ کتنا باخبر ہے؟ اور اس سے کوئی چیز مخفی نہیں رہ سکتی چنانچہ پھر وہ ہر ایک کو اس کے عملوں کے مطابق اچھی یا بری جزا دے گا یہ گویا ان اشخاص کو تنبیہ ہے جو رب کی نعمتیں تو استعمال کرتے ہیں' لیکن اس کا شکر ادا کرنے کے بجائے' اس کی ناشکری کرتے ہیں اسی طرح مال کی محبت میں گرفتار ہو کر مال کے وہ حقوق ادا نہیں کرتے جو اللہ نے اس میں دوسرے لوگوں کے رکھے ہیں۔ (از تفسیر ۸ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ التکاثر ۱۰۲**)---۲۔ ''یہاں تک کہ تم قبروں میں جا پہنچے۔'' O---[اس کا مطلب ہے کہ حصول کثرت کے لئے محنت کرتے' تمہیں موت آگئی' اور تم قبروں میں جا پہنچے۔ (از تفسیر ۲ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

قبلہ، کعبہ

(**سورۃ البقرۃ ۲**)---۱۴۲۔ ''ضرور کہیں گے بیوقوف لوگ کہ کس چیز نے پھیر دیا ہے مسلمانوں (کے رخ) کو ان کے اس قبلے سے کہ تھے (پہلے) یہ جس پر۔ کہو (اے نبی ﷺ) اللہ تعالیٰ ہی کا ہے مشرق اور مغرب چلاتا ہے وہ جسے چاہتا ہے سیدھے راستے پر۔'' O---۱۴۳۔ ''اور اس طرح بنا دیا ہے ہم نے تم کو ایک امت معتدل تاکہ بنو تم گواہ لوگوں پر اور ہو رسول تم پر گواہی دینے والا۔ اور نہیں مقرر کیا تھا ہم نے وہ قبلہ کہ تھے تم (پہلے) جس پر مگر اس غرض سے کہ دیکھیں ہم کہ کون پیروی کرتا ہے رسول ﷺ کی اور کون پھر جاتا ہے اپنے الٹے پاؤں اور بیشک تھا یہ (قبلہ بدلنا) بہت گراں سوائے ان لوگوں کے جنہیں ہدایت دی اللہ تعالیٰ نے اور نہیں ہے اللہ تعالیٰ ایسا کہ ضائع کر دے تمہارا ایمان بیشک اللہ تعالیٰ انسانوں پر بہت ہی شفیق اور رحم کرنے والا ہے۔'' O---۱۴۴۔ ''بیشک ہم دیکھ رہے ہیں بار بار اٹھنا تمہارے چہرے کا آسمان کی طرف سو پھیرے دیتے ہیں ہم تمہیں اسی قبلے کی طرف جسے تم پسند کرتے ہو سو پھیر لو تم اپنا رخ طرف مسجد حرام کے اور جہاں بھی ہوا کرو تم پھیر لیا کرو اپنے رخ (نماز میں) اسی کی جانب۔'' O---۱۴۵۔ ''اور اگر لے آؤ تم ان لوگوں کے پاس جنہیں دی گئی کتاب تمام نشانیاں پھر بھی نہ پیروی کریں گے وہ تمہارے قبلے کی اور نہ ہو تم پیروی کرنے والے ان کے قبلے کی اور نہیں ہے ان میں کوئی گروہ پیروی کرنے والا دوسرے گروہ کے قبلے کی۔ اور اگر کہیں پیچھے چل پڑے تم ان کی خواہشات کے اس کے بعد بھی کہ آچکا ہے تمہارے پاس علم تو یقیناً تم بھی اندریں صورت ہو گے ظالموں میں سے۔'' O---۱۴۹۔ ''اور جہاں سے بھی نکلو تم موڑو اپنا رخ (نماز میں) مسجد الحرام کی طرف اور بیشک یہی حق ہے تمہارے رب کی طرف سے اور نہیں ہے اللہ تعالیٰ بے خبر اس سے جو تم کرتے ہو۔'' O---۱۵۰۔ ''اور جہاں سے بھی نکلو تم موڑو اپنا رخ (نماز میں) مسجد الحرام کی طرف اور جہاں کہیں بھی ہو تم تو موڑو اپنے رخ اسی کی جانب تاکہ نہ رہے لوگوں کے پاس تمہارے خلاف کوئی حجت سوائے ان کے جو بے انصاف ہیں ان میں سے سو نہ ڈرو تم ان سے بلکہ مجھ ہی سے ڈرو اور (مسجد الحرام کی طرف رخ کرنا اس لئے ضروری ہے) تاکہ پورا کروں اپنا انعام تم پر اور (اس لئے بھی) تاکہ تم ہدایت پاؤ۔'' O

Marfat.com

---۱۵۱۔ ''(یہ قبلہ مقرر کرنا بھی اسی طرح کا انعام ہے) جیسا کہ بھیجا ہم نے تم میں ایک رسول تم ہی میں سے جو پڑھ کر سناتا ہے تمہیں ہماری آیات اور پاک کرتا ہے تم کو اور تعلیم دیتا ہے تم کو کتاب اللہ کی اور حکمت کی اور سکھاتا ہے تم کو وہ باتیں جو تم نہیں جانتے تھے۔'' O

(سورۃ آل عمران ۳)---۹۶۔ ''بیشک پہلا گھر جو بنایا گیا (عبادت گاہ) لوگوں کے لئے یقیناً وہی ہے جو مکہ میں ہے برکت والا اور مرکز ہدایت تمام جہان والوں کے لئے'' O---[یہ یہود کے دوسرے اعتراض کا جواب ہے، وہ کہتے تھے کہ بیت المقدس سب سے پہلا عبادت خانہ ہے۔ محمد ﷺ اور ان کے ساتھیوں نے اپنا قبلہ کیوں بدل لیا؟ اس کے جواب میں کہا گیا تمہارا یہ دعویٰ بھی غلط ہے۔ پہلا گھر، جو اللہ کی عبادت کے لیے تعمیر کیا گیا ہے، وہ ہے جو مکہ میں ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ المائدۃ ۵)---۲۔ ''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے منسوب نشانوں کو بے حرمت نہ کرو نہ حرمت والے مہینے کو نہ قربانی کے جانوروں کو نہ پٹے والے جانوروں کو اور نہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور خوشی کی تلاش میں خانہ کعبہ کا قصد کرنے والوں کو۔ اور جب تم احرام کھول دو تو شکار کر سکتے ہو اور کسی قوم کی دشمنی اس وجہ سے کہ انہوں نے تمہیں خانہ کعبہ سے روکا تھا تمہیں اس بات پر نہ اکسائے کہ زیادتی کرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو کہ اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے۔'' O

(سورۃ الانفال ۸)---۳۴۔ ''مگر (اب) ان میں کیا بات ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں عذاب نہ دے جب وہ مسجد حرام سے روکتے ہیں حالانکہ وہ اس کے متولی بھی نہیں۔ اس کے متولی تو صرف متقی لوگ ہو سکتے ہیں لیکن ان میں اکثر کو علم نہیں۔'' O---۳۵۔ ''اور خانہ خدا کے پاس ان کی نماز صرف سیٹیاں اور تالیاں بجانا رہ گئی ہے۔'' O

(سورۃ یونس ۱۰)---۸۷۔ ''اور ہم نے موسیٰؑ اور اس کے بھائی کی طرف وحی کی کہ اپنی قوم کے لئے مصر میں کچھ گھر بناؤ اور اپنے ان گھروں کو قبلہ رخ بناؤ اور نماز قائم کرو اور مومنوں کو بشارت دو۔'' O

حدیث مبارکہ:

☆ ہم سے عبداللہ بن رجاء نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل بن یونس نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے براء بن عازبؓ سے کہ آنحضرت ﷺ نے بیت المقدس کی طرف سولہ یا سترہ مہینے تک (مدینہ آنے کے بعد) نماز پڑھی۔ اور آپ ﷺ دل سے چاہتے تھے کہ آپ کو کعبہ کی طرف منہ کرنے کا حکم ہو آخر اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرہ کی یہ آیت اتاری۔ ''ہم تیرا آسمان کی طرف بار بار منہ پھیرنا دیکھ رہے ہیں۔'' پھر آپ ﷺ نے کعبہ کی طرف منہ کر لیا اور بے وقوف لوگ (یعنی یہودی) کہنے لگے ان کو اگلے قبلے سے کس نے پھرایا۔ ''اے پیغمبر کہہ دے پورب اور پچھم دونوں اللہ کے ہیں اللہ جس کو چاہتا ہے سیدھی راہ پر لگاتا ہے۔ ایک شخص نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی پھر وہ نماز پڑھ کر چلا انصار کے کچھ لوگوں پر جو عصر کی نماز پڑھ رہے تھے گزرا، اس نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ ﷺ نے کعبہ کی طرف منہ کیا۔ یہ سن کر وہ لوگ (نماز ہی میں) کعبے کی طرف گھوم گئے (حدیث از دستور القرآن صفحہ نمبر ۱۶۵۱۔ مؤلفہ محمد شریف چوہدری)

(سورۃ الحج ۲۲)---۲۶۔ ''اور جبکہ ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) کو کعبہ کے مکان کی جگہ مقرر کر دی اس شرط پر کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا اور میرے گھر کو طواف قیام رکوع سجدہ کرنے والوں کے لیے پاک صاف رکھنا۔'' O

(سورۃ العنکبوت ۲۹)---۶۷۔ ''کیا یہ نہیں دیکھتے کہ ہم نے حرم کو با امن بنا دیا ہے حالانکہ ان کے ارد گرد سے لوگ اچک لیے جاتے ہیں' کیا یہ باطل پر تو یقین رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر ناشکری کرتے ہیں۔'' O

قتل و غارت

(سورۃ البقرۃ ۲)---۸۴۔ ''اور جب لیا تھا ہم نے پختہ عہد تم سے کہ نہ بہانا تم آپس میں خون اور نہ نکالنا اپنوں کو اپنے وطن سے پھر تم نے اس کا اقرار کیا تھا اور تم خود اس پر گواہ ہو۔'' O---۸۵۔ ''پھر تم ہی وہ لوگ ہو کہ قتل کرتے ہو اپنوں کو اور نکال دیتے ہو اپنے ہی ایک گروہ کو ان کے وطن سے چڑھائی کرتے ہوئے ان پر گناہ اور زیادتی سے اور اگر آتے ہیں وہ تمہارے پاس قیدی بن کر تو چھڑا لیتے ہو تم ان کو فدیہ دے کر حالانکہ سرے سے حرام تھا تمہارے لئے ان کا نکالنا ہی تو کیا تم ایمان لاتے ہو کتاب اللہ کے ایک حصہ پر اور کفر کرتے ہو دوسرے حصے کے ساتھ سو نہیں ہے سزا اس شخص کی جو کرے ایسا تم میں سے سوائے رسوائی کے دنیا کی زندگی میں۔ اور قیامت کے دن پھیر دیئے جائیں گے یہ لوگ سخت ترین عذاب کی طرف اور نہیں ہے اللہ تعالیٰ بے خبر ان حرکتوں سے جو تم کرتے ہو۔'' O---۲۱۷۔ ''پوچھتے ہیں تم سے حرمت والے مہینے کے بارے میں کہ جنگ کرنا اس میں (کیسا ہے؟) کہو جنگ کرنا اس میں بڑا گناہ ہے لیکن

Marfat.com

روکنا اللہ تعالیٰ کی راہ سے اور نہ ماننا اللہ کو اور (روکنا) مسجد حرام سے اور نکال دینا اہل حرم کو وہاں سے اس سے بھی بڑا گناہ ہے اللہ کے نزدیک اور فتنہ انگیزی بڑا (گناہ) ہے قتل سے بھی اور وہ تو تم سے لڑتے ہی جائیں گے یہاں تک کہ پھیر دیں تم کو تمہارے دین سے اگر ان کا بس چلے اور جو شخص پھر جائے گا تم میں سے اپنے دین سے پھر مر جائے گا کافر ہی تو یہی لوگ ہیں کہ ضائع ہو جائیں گے ان کے اعمال دُنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اور یہی لوگ ہیں جہنمی وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔" O

(**سورۃ النساء۴**)---۲۹۔"اے لوگو! جو ایمان لائے ہو نہ کھاؤ ایک دوسرے کے مال باہم ناجائز طریقے سے، مگر یہ کہ ہو لین دین تمہاری آپس کی رضا مندی سے۔ اور نہ قتل کرواپنے آپ کو بیشک اللہ تعالیٰ ہے تم پر بے حد مہربان۔" O---۹۲۔"اور نہیں ہے کسی مومن کے لئے (روا) کہ قتل کرے کسی مومن کو مگر غلطی سے اور جس نے قتل کی کسی مومن کو غلطی سے تو آزاد کرے ایک غلام مومن اور خون بہا ادا کیا جائے مقتول کے وارثوں کو مگر یہ کہ معاف کر دیں وہ بطور صدقہ پھر اگر ہو مقتول ایسی قوم سے کہ تمہارے اور ان کے درمیان معاہدہ ہو تو خون بہا ادا کیا جائے اس کے وارثوں کو اور آزاد کیا جائے ایک مومن غلام پھر جس کو میسر نہ ہو (غلام) تو روزے رکھے دو مہینے کے لگا تار توبہ کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے اور ہے اللہ تعالیٰ ہر بات جاننے والا بڑی حکمت والا۔" O---۹۳۔ "اور جو کوئی قتل کرے کسی مومن کو قصداً تو اس کی سزا ہے جہنم ہمیشہ رہے گا وہ اس میں اور غضب ہوگا اللہ تعالیٰ کا اس پر اور لعنت ہوگی اس پر اور تیار کر رکھا ہے اس کے لئے عذاب عظیم۔" O

(**سورۃ المائدۃ ۵**)---۲۷۔"اور انہیں آدمؑ کے دو بیٹوں کا قصہ ٹھیک ٹھیک سنا دے۔ جب انہوں نے قربانی پیش کی تو وہ ان میں سے ایک سے قبول کر لی گئی اور دوسرے سے قبول نہ کی گئی۔ وہ بولا میں تجھے قتل کر دوں گا (پہلے نے) کہا۔ اللہ تعالیٰ تو صرف اپنے ڈرنے والوں سے قبول کرتا ہے اگر تو نے میری طرف۔" O---۲۸۔"ہاتھ بڑھایا کہ مجھے قتل کر دے تو بھی میں اپنا ہاتھ تیری طرف بڑھانے والا نہیں کہ تجھے قتل کر دوں میں اللہ تعالیٰ۔ جہانوں کے رب سے ڈرتا ہوں۔" O---۲۹۔"میں چاہتا ہوں کہ تو میرا گناہ اور اپنا گناہ (دونوں) اٹھالے اور دوزخیوں میں ہو جائے اور ظالموں کی یہی جزا ہے۔" O ---۳۰۔"پھر اس کے نفس نے اسے اپنے بھائی کو قتل کرنا منوالیا اور اس نے اسے قتل کر ڈالا اور نقصان پانے والوں میں ہو گیا۔" O---[تفصیل کے لئے باب نمبر ۱۵، مضمون: ہابیل قابیل]---۳۲۔"اس بنا پر ہم نے بنی اسرائیل پر لازم کیا کہ جس نے کسی کو قتل کیا بغیر اس کے کہ وہ جان کا بدلہ ہو یا زمین میں فساد مچا ہو تو اس نے گویا سب انسانوں کو قتل کیا اور جس نے ایک جان کو بچایا اس نے گویا سب انسانوں کو بچالیا۔" O

(**سورۃ الانعام ۶**)---۱۵۱۔"اور جس جان کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے اسے قتل نہ کرو مگر حق کی بنا پر۔ ان باتوں کی وہ تمہیں تاکید کرتا ہے تاکہ تمہیں عقل آئے۔" O

احادیث مبارکہ:

☆ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن اپنے دین کی کشادگی میں رہتا ہے جب تک اس سے خون ناحق سرزد نہ ہو۔

☆ حضرت ابو امامہؓ بن سہل بن حنیف سے روایت ہے کہ عثمان بن عفان نے گھر کے محاصرہ کے دنوں میں جھانکا کہا میں تم کو اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ کسی مسلمان آدمی کا خون بہانا جائز نہیں مگر تین باتوں میں سے کسی ایک وجہ سے۔ شادی کے بعد زنا کرنا، اسلام لانے کے بعد کفر اختیار کرنا یا بغیر حق کے کسی جان کو قتل کرنا۔ پس اللہ کی قسم میں نے کبھی زنا نہیں کیا، نہ جاہلیت کے زمانہ میں نہ اسلام میں اور جب میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ مبارک پر بیعت کی ہے میں مرتد نہیں ہوا اور نہ میں نے کسی جان کو قتل کیا ہے جس کا قتل اللہ نے حرام کیا ہو پھر تم مجھ کو کیوں قتل کرتے ہو۔ (احادیث از دستور القرآن صفحہ نمبر ۲۶۱،۲۶۲ مولفہ محمد شریف چوہدری)

(**سورۃ بنی اسرائیل ۱۷**)---۳۳۔"اور کسی جان کو جس کا مارنا اللہ نے حرام کر دیا ہے ہرگز ناحق قتل نہ کرنا اور جو شخص مظلوم ہونے کی صورت میں مار ڈالا جائے ہم نے اس کے وارث کو طاقت دے رکھی ہے پس اسے چاہیئے کہ مار ڈالنے میں زیادتی نہ کرے بیشک وہ مدد کیا گیا ہے۔" O---[حق کے ساتھ قتل کرنے کا مطلب قصاص میں قتل کرنا ہے جس کو انسانی معاشرے کی زندگی اور امن و سکون کا باعث قرار دیا گیا ہے۔ اسی طرح شادی شدہ زانی اور مرتد کو قتل کرنے کا حکم ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الفرقان ۲۵**)---۶۸۔"اور اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور کسی ایسے شخص کو جسے قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے منع کر دیا ہو وہ بجز حق کے قتل نہیں کرتے نہ وہ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں اور جو کوئی یہ کام کرے وہ اپنے اوپر سخت وبال لائے گا۔" O---[اور حق کے ساتھ قتل کرنے کی تین صورتیں ہیں اسلام کے بعد کوئی دوبارہ کفر اختیار کرے جسے ارتداد کہتے ہیں یا شادی شدہ ہو کر بدکاری کا ارتکاب کرے یا کسی کو قتل کر دے۔ ان صورتوں میں قتل کیا جائے گا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الاحزاب ۳۳**)---۱۶۔"کہہ دیجئے کہ گو تم موت سے یا خوف قتل سے بھاگو تو یہ بھاگنا تمہیں کچھ بھی کام نہ آئے گا اور اس وقت تم بہت ہی کم فائدہ

Marfat.com

اٹھاؤ گے۔"O

قحط

(سورۃ یوسف ۱۲)---۴۷۔"یوسفؑ نے جواب دیا کہ تم سات سال تک پے در پے لگاتار حسب عادت غلہ بویا کرنا اور فصل کاٹ کر اسے بالیوں سمیت ہی رہنے دینا سوائے اپنے کھانے کی تھوڑی سی مقدار کے۔"O---۴۸۔"اس کے بعد سات سال نہایت قحط کے آئیں گے۔ وہ اس غلے کو کھا جائیں گے جو تم نے ان کے لئے ذخیرہ رکھ چھوڑا تھا۔ سوائے اس تھوڑے سے کے جو تم روک رکھتے ہو۔"O

قذف

قذف = الزام زنا۔۔۔قاذف = الزام لگانے والا۔۔۔مقذوف = جس پر الزام لگایا جائے۔

(سورۃ النور ۲۴)---۴۔"جو لوگ پاک دامن عورتوں پر زنا کی تہمت لگائیں پھر چار گواہ نہ پیش کر سکیں تو انہیں اسی کوڑے لگاؤ اور کبھی بھی ان کی گواہی قبول نہ کرو۔ یہ فاسق لوگ ہیں۔"O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۴، مضمون: حدود]---۵۔"ہاں جو لوگ اس کے بعد توبہ اور اصلاح کر لیں تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور مہربانی کرنے والا ہے۔"O

قرب قیامت کی نشانیاں

(سورۃ النمل ۲۷)---۸۲۔"جب ان کے اوپر عذاب کا وعدہ ثابت ہو جائے گا، ہم زمین سے ان کے لیے ایک جانور نکالیں گے جو ان سے باتیں کرتا ہوگا کہ لوگ ہماری آیتوں پر یقین نہیں کرتے تھے۔"O---[یہ دابہ وہی ہے جو قرب قیامت کی علامات میں سے ہے جیسا کہ * حدیث شریف میں ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا "قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم دس نشانیاں نہ دیکھ لو ان میں ایک جانور کا نکلنا ہے۔ دوسری روایت میں ہے "سب سے پہلی نشانی جو ظاہر ہوگی وہ ہے سورج کا مشرق کی بجائے مغرب سے طلوع ہونا اور چاشت کے وقت جانور کا نکلنا۔ ان دونوں میں سے جو پہلے ظاہر ہوگی دوسری اس کے فوراً بعد ہی ظاہر ہو جائے گی۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---[یہ جانور کے نکلنے کی علت ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ اپنی یہ نشانی اس لیے دکھلائے گا کہ لوگ اللہ کی نشانیوں یا آیتوں (احکام) پر یقین نہیں رکھتے۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ جملہ وہ جانور اپنی زبان سے ادا کرے گا۔ تاہم اس جانور کے لوگوں سے کلام کرنے میں تو کوئی شک نہیں کیونکہ قرآن نے اس کی صراحت کی ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---[اس چوپایہ کو دابۃ الارض کہتے ہیں یہ عجیب شکل کا جانور ہوگا جو کوہ صفا سے برآمد ہو کر تمام شہروں میں بہت جلد پھرے گا فصاحت کیساتھ کلام کریگا ہر شخص کی پیشانی پر ایک نشان لگائے گا ایمانداروں کی پیشانی پر عصائے موسیٰ علیہ السلام سے نورانی خط کھینچے گا کافر کی پیشانی پر حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگشتری سے سیاہ مہر لگائے گا۔ (تفسیر از کنز الایمان)]---[حضرت شاہ صاحب لکھتے ہیں "قیامت سے پہلے صفا پہاڑ مکہ کا پھٹے گا اس میں سے ایک جانور نکلے گا جو لوگوں سے باتیں کریگا کہ اب قیامت نزدیک ہے اور سچے ایمان والوں کو اور چھپے منکروں کو نشان دیکر جدا کر دیگا"۔ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بالکل آخر زمانہ میں طلوع الشمس من المغرب کے دن ہوگا۔ قیامت تو نام ہی اس کا ہے کہ عالم کا سب موجودہ نظام درہم و برہم کر دیا جائے لہٰذا اس قسم کے خوارق پر کچھ تعجب نہیں کرنا چاہیے جو قیامت کی علامات قریبہ اور اس کے پیش خیمہ کے طور پر ظاہر کی جائینگی۔ شاید "دابۃ الارض" کے ذریعہ سے یہ دکھلانا ہو کہ جس چیز کو تم پیغمبروں سے کہنے سے نہ مانتے تھے، آج وہ ایک جانور کی زبانی ماننی پڑ رہی ہے۔ مگر اس وقت کا ماننا نافع نہیں۔ یہ صرف مکذبین کی تجہیل و تحمیق مقصود ہے۔ ماننے کا جو وقت تھا گزر گیا۔ (تنبیہ) "دابۃ الارض" کے متعلق بہت سے رطب و یابس اقوال و روایات تفاسیر میں درج کی گئی ہیں۔ مگر معتبر روایات سے تقریباً اتنا ہی ثابت ہے جو حضرت شاہ صاحبؒ نے لکھا۔ واللہ اعلم۔ (تفسیر از علامہ شبیر احمد عثمانیؒ)]

(سورۃ الزخرف ۴۳)---۶۱۔"اور یقیناً عیسیٰ (علیہ السلام) قیامت کی علامت ہے پس تم (قیامت) کے بارے میں شک نہ کرو اور میری تابعداری کرو، یہی سیدھی راہ ہے۔"O (تفسیر کیلئے باب ۱۱، مضمون: ذُرو اس دن سے)

قرض

(سورۃ البقرۃ ۲)---۲۸۰۔"اور اگر ہو (قرضدار) تنگدست تو مہلت دو خوشحال ہونے تک اور یہ بات کہ بخش دو تم اسے زیادہ بہتر ہے تمہارے لیے

Marfat.com

بشرطیکہ تم سمجھو۔'' O --- [زمانہ جاہلیت میں قرض کی ادائیگی نہ ہونے کی صورت میں سود در سود، اصل رقم میں اضافہ ہی ہوتا چلا جاتا تھا، جس سے وہ تھوڑی سی رقم ایک پہاڑ بن جاتی اور اس کی ادائیگی ناممکن ہو جاتی۔ اس کے برعکس اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ کوئی تنگدست ہو تو (سود لینا تو درکنار اصل مال لینے میں بھی) آسانی تک اسے مہلت دے دو اور اگر قرض بالکل ہی معاف کر دو تو زیادہ بہتر ہے، احادیث میں بھی اس کی بڑی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ کتنا فرق ہے ان دونوں نظاموں میں؟ ایک سراسر ظلم، سنگ دلی اور خود غرضی پر مبنی نظام اور دوسرا ہمدردی، تعاون اور ایک دوسرے کو سہارا دینے والا نظام۔ مسلمان خود ہی اس بابرکت اور پر رحمت نظام الٰہی کو نہ اپنائیں تو اس میں اسلام کا کیا قصور اور اللہ پر کیا الزام؟ کاش مسلمان اپنے دین کی اہمیت وافادیت کو سمجھ سکیں اور اس پر اپنے نظام زندگی کو استوار کر سکیں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] --- ۲۸۲۔ ''اے ایمان والو! جب لین دین کرو تم ادھار کا کسی میعاد معین کے لئے تو اسے لکھ لیا کرو۔ اور لکھے تمہارے درمیان کوئی لکھنے والا انصاف کے ساتھ اور نہ انکار کرے لکھنے والا لکھنے سے جیسا کہ سکھایا ہے اس کو اللہ تعالیٰ نے سو چاہئے کہ وہ لکھے۔ اور تحریر لکھوائے وہ شخص جس پر قرض ہے اور چاہئے کہ ڈرے اللہ سے جو اس کا رب ہے اور کمی بیشی نہ کرے اس میں ذرا بھی اور اگر ہو وہ شخص جس پر قرض ہے کم عقل یا ضعیف یا قابلیت نہ رکھتا ہو کہ تحریر لکھوائے وہ خود تو لکھوائے اس کا ولی انصاف کے ساتھ اور گواہ بنا لو دو گواہ اپنے مردوں میں سے پھر اگر نہ موجود ہوں دو مرد تو ایک مرد اور دو عورتیں ایسے لوگوں میں سے جنہیں تم پسند کرتے ہو بطور گواہ تاکہ (اگر) بھول بھٹک جائے ان میں سے ایک تو یاد دہانی کرا دے ان میں سے ایک دوسری کو۔ اور نہ انکار کریں گواہ جس وقت بھی بلائے جائیں اور نہ تساہل کرو دستاویز لکھنے میں (معاملہ) چھوٹا ہو یا بڑا تعین میعاد کے ساتھ۔ تمہارا ایسا کرنا زیادہ قرین انصاف ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک اور بہت درست طریقہ ہے شہادت کے لئے اور زیادہ قریب ہے اس کے کہ نہ پڑو تم شک وشبہ میں۔ ہاں یہ کہ ہو لین دین دست بدست (جس طرح) تم لیتے دیتے ہو آپس میں۔ سو نہیں ہے تم پر کچھ گناہ نہ لکھنے میں۔ اور گواہ کر لیا کرو جب تم سودا کرو اور نہ ستایا جائے لکھنے والے کو اور نہ گواہ کو۔ اور اگر تم ایسا کرو گے تو بیشک ہو گی یہ سخت گناہ کی بات تمہارے لئے اور ڈرتے رہو اللہ سے اور ایسی مفید باتیں سکھاتا ہے تم کو اللہ اور اللہ ہر چیز سے خوب واقف ہے۔'' O --- [جب سودی نظام کی سختی سے ممانعت اور صدقات وخیرات کی تاکید بیان کی گئی تو پھر ایسے معاشرے میں دیون (قرضوں) کی بہت ضرورت پڑتی ہے۔ کیونکہ سود تو ویسے ہی حرام ہے اور ہر شخص صدقہ وخیرات کی استطاعت نہیں رکھتا۔ اسی طرح ہر شخص صدقہ لینا پسند بھی نہیں کرتا۔ پھر اپنی ضروریات وحاجات پوری کرنے کے لئے قرض ہی باقی رہ جاتا ہے۔ اسی لئے احادیث میں قرض دینے کا بڑا ثواب بیان کیا گیا ہے۔ تاہم قرض جس طرح ایک ناگزیر ضرورت ہے، اس میں بے احتیاطی یا تساہل جھگڑوں کا باعث بھی ہے۔ اس لئے اس آیت میں جسے آیۂ الدین کہا جاتا ہے اور جو قرآن کی سب سے لمبی آیت ہے اللہ تعالیٰ نے قرض کے سلسلے میں ضروری ہدایات دی ہیں تاکہ یہ ناگزیر ضرورت لڑائی جھگڑے کا باعث نہ بنے۔ اس کے لئے ایک حکم یہ دیا گیا ہے کہ مدت کا تعین کر لو دوسرا یہ کہ اسے لکھ لو تیسرا یہ کہ اس پر دو مسلمان مردوں کو یا ایک مرد اور دو عورتوں کو گواہ بنا لو۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] --- ۲۸۳۔ ''اور اگر ہو تم سفر میں اور نہ پاؤ کوئی لکھنے والا تو رہن با قبضہ پر معاملہ کر لو۔ پھر اگر اعتبار کرے تم میں سے کوئی شخص دوسرے کا تو چاہئے کہ ادا کرے وہ شخص جس پر بھروسہ کیا گیا ہے اپنی امانت اور ڈرتا رہے اللہ تعالیٰ سے جو اس کا رب ہے اور مت چھپاؤ گواہی کو اور جو چھپاتا ہے گواہی کو تو درحقیقت گنہگار ہے اس کا دل۔ اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے پوری طرح باخبر ہے۔'' O

(سورۃ النساء ۴) --- ۱۱۔ ''ہدایت کرتا ہے تم کو اللہ تعالیٰ تمہاری اولاد کے بارے میں مرد کا (حصہ) برابر ہے دو عورتوں کے حصے کے پھر اگر ہوں (وارث) صرف لڑکیاں ہی دو سے زیادہ تو ان کے لئے ہے دو تہائی پورے ترکے کا اور اگر ہو ایک ہی لڑکی تو اس کے لئے نصف (کل ترکے کا) اور میت کے ماں باپ کے لئے دونوں میں سے ہر ایک کے لئے ہے چھٹا حصہ ترکے میں سے اگر ہو میت کی اولاد۔ پھر اگر نہ ہو اس کی اولاد اور وارث بن رہے ہوں اس کے ماں باپ ہی تو اس کی ماں کا ایک تہائی حصہ ہے پھر اگر ہوں میت کے بھائی بہن تو اس کی ماں کا چھٹا حصہ (یہ حصے نکالے جائیں گے) بعد پورا کرنے وصیت کے جو کی ہو میت نے اور (بعد ادائیگی) قرض کے (جو میت پر ہو)۔ تمہارے ماں باپ اور تمہاری اولاد، نہیں جانتے تم کہ کون ان میں سے قریب تر ہے تمہارے نفع کے لحاظ سے (یہ حصے) مقرر ہیں اللہ کی طرف سے۔ بیشک اللہ تعالیٰ ہے ہر بات جاننے والا بڑی حکمت والا۔'' O --- ۱۲۔ ''اور تمہارے لئے ہے نصف اس کا جو چھوڑیں تمہاری بیویاں اگر نہ ہو ان کی اولاد۔ پھر اگر ہو ان کی اولاد بھی تو تمہارے لئے ہے چوتھا حصہ اس میں سے جو وہ چھوڑیں بعد پورا کرنے وصیت کے جو انہوں نے کی ہو یا (ادائیگی) قرض کے بعد (جو ان پر ہو) اور بیویوں کے لئے ہے چوتھا حصہ اس میراث کا جو چھوڑی تم نے اگر نہ ہو تمہاری اولاد۔ پھر اگر ہو تمہاری اولاد بھی تو بیویوں کے لئے ہے آٹھواں حصہ اس کا جو چھوڑا تم نے (یہ تقسیم ہو گی) بعد پورا کرنے وصیت کے جو تم نے کی ہو اور قرض (کی ادائیگی کے بعد جو تم پر ہو) اور اگر ہو کوئی مرد جس کی میراث تقسیم طلب ہے۔ ایسا بے اولاد کہ نہ اس کے ماں باپ بھی زندہ نہ ہوں یا ایسی ہی کوئی عورت ہو اور ہو اس کا صرف ایک بھائی یا صرف ایک بہن تو ملے گا ہر ایک کو ان دونوں میں سے چھٹا حصہ پھر اگر ہوں (بہن بھائی) ایک سے زیادہ تو وہ سب شریک ہوں گے ایک تہائی میں بعد پورا کرنے اس وصیت کے جو کی گئی ہو یا (ادائیگی) قرض کے (جو میت پر ہو) بشرطیکہ (یہ وصیت) ضرر رساں نہ ہو یہ حکم ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ تعالیٰ

Marfat.com

سب کچھ جاننے والا، نہایت بردبار ہے۔" O
(سورۃ التوبہ ۹) ---۶۰۔ "صدقات تو صرف (۱) فقیروں (۲) مسکینوں (۳) ان پر کام کرنے والوں (۴) وہ جن کے دل جوڑنے ہوں (۵) گردن بندھوں (۶) تباہ حالوں (۷) راہ خدا کے قیام اور (۸) راہ گیروں کے لئے ہیں (ان آٹھوں کی تفصیل زکوٰۃ میں درج کردی گئی ہے) یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک مقررہ فرض ہے اور اللہ علم والا حکمت والا ہے۔" O

قرض حسنہ

(سورۃ البقرۃ ۲) ---۲۴۵۔ "کون ہے جو قرض دے اللہ تعالیٰ کو قرض حسنہ تاکہ بڑھا چڑھا کر واپس کرے اللہ تعالیٰ اسے کئی گنا بڑھانا اور اللہ تعالیٰ ہی تنگدستی لاتا ہے اور خوشحالی بھی اور اسی کی طرف تمہیں لوٹ کر جانا ہے۔" O ---[قرض حسن سے مراد اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور جہاد میں مال خرچ کرنا ہے۔ یعنی جان کی طرح مالی قربانی میں بھی تامل مت کرو۔ رزق کی کشادگی اور کمی بھی اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ اور وہ دونوں طریقوں سے تمہاری آزمائش کرتا ہے۔ کبھی رزق میں کمی کر کے اور کبھی اس میں فراوانی کر کے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے تو کمی بھی نہیں ہوتی، اللہ تعالیٰ اس میں کئی گناہ اضافہ فرماتا ہے، کبھی ظاہری طور پر، کبھی معنوی و روحانی طور پر اس میں برکت ڈال کر اور آخرت میں تو یقیناً اس میں اضافہ حیران کن ہوگا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---[یعنی جب معلوم ہو چکا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم میں تمہاری جان اور مال ہے تو اب تم کو چاہیئے کہ لڑو کافروں سے اللہ تعالیٰ کے واسطے دین کے لئے اور جان لو کہ خدا تعالیٰ سنتا ہے بہانہ کرنے والوں کی باتیں اور جانتا ہے ان کے منصوبوں کو اور چاہیئے کہ خرچ کرو اللہ تعالیٰ کے رستہ میں مال اور تنگی سے مت ڈرو کہ کشائش اور تنگی سب اس کے اختیار میں ہے اور اسی کی طرف لوٹ کر سب کو جانا ہے۔ قرض حسنہ اسے کہتے ہیں جو قرض دے کر تقاضا نہ کرے اور اپنا احسان نہ رکھے اور بدلہ نہ چاہے اور اسے حقیر نہ سمجھے اور خدا کو دینے سے جہاد میں خرچ کرنا مراد ہے یا محتاجوں کو دینا۔ از تفسیر شبیر احمد عثمانیؒ)]۔ یعنی راہ خدا میں اخلاص کے ساتھ خرچ کرے۔ راہ خدا میں خرچ کرنے کو قرض سے تعبیر فرمایا۔ یہ کمال لطف و کرم ہے بندہ اس کا بنایا ہوا اور بندے کا مال اس کا عطا فرمایا ہوا، حقیقی مالک وہ اور بندہ اس کی عطا سے مجازی ملک رکھتا ہے مگر قرض سے تعبیر فرمانے میں یہ دل نشین کرنا منظور ہے کہ جس طرح قرض دینے والا اطمینان رکھتا ہے کہ اس کا مال ضائع نہیں ہوا وہ اسکی واپسی کا مستحق ہے ایسا ہی راہ خدا میں خرچ کرنے والے کو اطمینان رکھنا چاہیئے کہ وہ اس انفاق کی جزا بالیقین پائے گا اور بہت زیادہ پائے گا۔ (از تفسیر مولانا احمد رضا خان بریلویؒ)] ---۲۸۰۔ "اور اگر ہو (قرضدار) تنگدست تو مہلت دو خوشحال ہونے تک اور یہ بات کہ بخش دو تم اسے زیادہ بہتر ہے تمہارے لیے بشرطیکہ تم سمجھو۔" O ---[زمانہ جاہلیت میں قرض کی ادائیگی نہ ہونے کی صورت میں سود در سود، اصل رقم میں اضافہ ہی ہوتا چلا جاتا تھا، جس سے وہ تھوڑی سی رقم ایک پہاڑ بن جاتی اور اس کی ادائیگی ناممکن ہو جاتی۔ اس کے برعکس اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ کوئی تنگدست ہو تو (سود لینا تو درکنار اصل مال لینے میں بھی) آسانی تک اسے مہلت دے دو اور اگر قرض بالکل ہی معاف کر دو تو زیادہ بہتر ہے، احادیث میں بھی اس کی بڑی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ کتنا فرق ہے ان دونوں نظاموں میں؟ ایک سراسر ظلم، سنگ دلی اور خود غرضی پر مبنی نظام اور دوسرا ہمدردی، تعاون اور ایک دوسرے کو سہارا دینے والا نظام۔ مسلمان خود ہی اس بابرکت اور پر رحمت نظام الٰہی کو نہ اپنائیں تو اس میں اسلام کا کیا قصور اور اللہ پر کیا الزام؟ کاش مسلمان اپنے دین کی اہمیت و افادیت کو سمجھ سکیں اور اس پر اپنے نظام زندگی کو استوار کر سکیں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ المائدۃ ۵) ---۱۲۔ "اور اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے بھی عہد لیا تھا اور ہم نے ان میں بارہ سردار مقرر کیے تھے اور اللہ تعالیٰ نے کہا تھا میں تمہارے ساتھ ہوں اگر تم نے نماز قائم کی زکوٰۃ ادا کی میرے رسولوں پر ایمان لائے اور ان کی حمایت کی اور اللہ تعالیٰ کو اپنے مال سے عمدہ حصہ کاٹ کر دیا تو میں تم سے تمہاری بد خالیاں دور کر دوں گا۔ اور تمہیں ایسے باغوں میں داخل کروں گا جن میں نہریں بہتی ہوں گی۔ ہاں! اس کے باوجود تم میں سے کسی نے کفر کیا تو وہ ہموار راہ سے بھٹک گیا۔" O

(سورۃ الحدید ۵۷) ---۱۱۔ "کون ہے جو اللہ تعالیٰ کو اچھی طرح قرض دے پھر اللہ تعالیٰ اسے اس کے لیے بڑھاتا چلا جائے اور اس کے لیے پسندیدہ اجر ثابت ہو جائے۔" O ---[اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے کی ترغیب ایک نئے انداز سے دی جا رہی ہے۔ فرمایا اللہ کی راہ میں جو مال تم خرچ کرو گے ان کی حیثیت قرض کی ہوگی۔ جسے قرض دیا جاتا ہے اس پر لازم ہوتا ہے کہ وہ اس کو واپس ادا کرے۔ اسی طرح راہ خدا میں جو تم خرچ کرو گے وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ قرض ہوگا۔ وہ اسے ضرور لوٹا دے گا۔ یہاں ایک نکتہ غور طلب ہے۔ اللہ تعالیٰ کو مطلق قرض دینے کی ترغیب نہیں دلائی گئی بلکہ قرض حسنہ دینے کی ترغیب دلائی گئی ہے اور قرض حسنہ تب ہوگا جب اس میں بقول علامہ آلوسی مندرجہ ذیل شرائط پائی جائیں: حلال مال ہو۔ اعلیٰ درجہ کی چیز ہو۔ خود بھی اس کی اشد ضرورت ہو۔

Marfat.com

پوشیدہ طور پر دے' احسان نہ جتائے' اذیت نہ پہنچائے' مقصد رضائے الٰہی ہو' جتنا بھی خرچ کرے اسے تھوڑا خیال کرے۔ ان آیات کو سن کر صحابہ کرام پر کیا اثر ہوتا تھا اس کا اندازہ آپ اس واقعہ سے لگا سکتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت ابوالدحداح حاضر خدمت ہوئے۔ عرض کیا یارسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ ہم سے قرض مانگتا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا ہاں۔ وہ بولے اپنا دست مبارک مجھے دکھایئے۔ انہوں نے حضور کا ہاتھ پکڑا اور گزارش کی میں نے اپنا یہ باغ اللہ تعالیٰ کو قرض دیا۔ اس باغ میں کھجور کے چھ سو درخت تھے۔ ان کی بیوی اور بچے اسی میں رہائش پذیر تھے۔ حضرت ابوالدحداح یہ کرنے کے بعد اپنے باغ کی طرف آئے اور باہر کھڑے ہو کر اپنی بیوی کو آواز دی اے دحداح کی ماں! اس نے جواب دیا لبیک۔ فرمایا اس باغ سے بال بچہ لے کر نکل آؤ۔ میں نے یہ باغ اپنے رب کو قرض دے دیا ہے۔ اس نیک بخت بیوی نے جب یہ سنا تو پکار اٹھیں۔ اے دحداح کے باپ تم نے بڑا نفع والا سودا کیا ہے۔ خود بھی باہر نکل آئیں۔ اپنے بال بچے اور ساز و سامان کو بھی وہاں سے نکال دیا۔ مکتب عشق و ایثار کے یہی وہ طلبہ تھے جن پر ان کے استاد کو بھی ناز تھا اور ان کے خالق کو بھی ناز تھا۔ ان کے کارناموں کے باعث انسانیت کا سر آج بھی اونچا ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)] ---۱۸۔ ''بیشک صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور جو اللہ تعالیٰ کو خلوص کے ساتھ قرض دے رہے ہیں۔ انکے لیے یہ بڑھایا جائے گا اور ان کے لیے پسندیدہ اجر و ثواب ہے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۸' مضمون: صدقہ خیرات]

(**سورۃ التغابن** ۶۴) ---۱۷۔ ''اگر تم اللہ کو اچھا قرض دو گے (یعنی اس کی راہ میں خرچ کرو گے) تو وہ اسے تمہارے لیے بڑھاتا جائے گا اور تمہارے گناہ بھی معاف فرما دے گا۔ اللہ بڑا قدر دان بڑا بردبار ہے۔'' O---[اخلاص اور خوشی سے اللہ تعالیٰ کے دین کو سربلند کرنے کے لیے جو شخص اپنا مال خرچ کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ گویا قرض ہوگا اور اسے کئی گنا کر کے دیتا رہے گا۔ ایک کا دس' بلکہ سات سو' بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ اس کے علاوہ اس کے گناہ بھی معاف کر دیئے جائیں گے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

(**سورۃ المزمل** ۷۳) ---۲۰۔ ''آپ کا رب بخوبی جانتا ہے کہ آپ اور آپ کے ساتھ کے لوگوں کی ایک جماعت قریب دو تہائی رات کے اور آدھی رات کے اور ایک تہائی رات کے تہجد پڑھتی ہے اور رات دن کا پورا اندازہ اللہ تعالیٰ کو ہی ہے' وہ (خوب) جانتا ہے کہ تم اسے ہرگز نہ نبھا سکو گے پس اس نے تم پر مہربانی کی لہٰذا جتنا قرآن پڑھنا تمہارے لیے آسان ہو اتنا ہی پڑھو وہ جانتا ہے کہ تم میں بعض بیمار بھی ہوں گے' بعض دوسرے زمین میں چل پھر کر اللہ تعالیٰ کا فضل (یعنی روزی بھی) تلاش کریں گے اور کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد بھی کریں گے' سو تم بہ آسانی جتنا قرآن پڑھ سکو پڑھو اور نماز کی پابندی رکھو اور زکوٰۃ دیتے رہا کرو اور اللہ تعالیٰ کو اچھا قرض دو۔ اور جو نیکی تم اپنے لیے آگے بھیجو گے اسے اللہ تعالیٰ کے ہاں بہتر سے بہتر اور ثواب میں بہت زیادہ پاؤ گے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے رہو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔'' O---[ابن زید کہتے ہیں کہ اس سے مراد زکوٰۃ کے علاوہ اپنا مال خدا کی راہ میں صرف کرنا ہے' خواہ وہ جہاد فی سبیل اللہ ہو' یا بندگان خدا کی مدد ہو' یا رفاہ عام ہو' یا دوسرے بھلائی کے کام۔ (از تفسیر ۲۵ تفہیم القرآن)]

قریش

(**سورۃ قریش** ۱۰۶) ---۱۔ ''اس لیے کہ اللہ نے قریش کے دلوں میں الفت پیدا کر دی۔'' O---[قریش عرب کا ایک مشہور اور معزز ترین قبیلہ ہے۔ اس کا اطلاق نضر کی اولاد پر ہوتا ہے جس کا نسب نامہ یہ ہے: نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر' بعض علماء کے نزدیک نضر کے پوتے فہر بن مالک کی اولاد کو قریش کہا جاتا ہے لیکن پہلا قول صحیح ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات سے بھی اسی قول کی تصدیق ہوتی ہے ارشاد ہے: انا ولد نضر بن کنانہ لانقفوا امنا ولانتفی من ابینا (قرطبی) یعنی ہم نضر بن کنانہ کی اولاد ہیں نہ ہم اپنی ماؤں کو متہم کرتے ہیں اور نہ اپنے باپوں سے اپنے نسب کی نفی کرتے ہیں' یعنی ہمیں اپنی ماؤں کی عفت' پاکی' اپنے باپوں کی شرافت و بزرگی دونوں پر ناز ہے دوسرا ارشاد ہے: واثلہ بن اسقع راوی ہیں: ترجمہ ''حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اولاد اسماعیل سے کنانہ کو چنا اور بنی کنانہ سے قریش کو اور قریش سے بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم سے مجھ کو۔ (از تفسیر صفحہ نمبر ۶۷۱ ضیاء القرآن)] ---۲۔ ''الفت تجارتی سفر کی جاڑے اور گرمی (کے موسم) میں۔'' O---[ایلاف کے معنی ہیں' مانوس اور عادی ہونا' یعنی اس کام سے کلفت اور نفرت کا دور ہو جانا۔ قریش کی گزران کا ذریعہ تجارت تھی سال میں دو مرتبہ ان کا تجارتی قافلہ باہر جاتا اور وہاں سے اشیائے تجارت لاتا۔ سردیوں میں یمن' جو گرم علاقہ تھا اور گرمیوں میں شام کی طرف جو ٹھنڈا تھا۔ خانہ کعبہ کے خدمت گزار ہونے کی وجہ سے تمام اہل عرب ان کی عزت کرتے تھے' اس لیے ان کے قافلے بلا روک ٹوک سفر کرتے' اللہ تعالیٰ اس سورت میں قریش کو بتلا رہا ہے کہ تم جو گرمی' سردی میں دو سفر کرتے ہو تو ہمارے اس احسان کی وجہ سے کہ ہم نے تمہیں مکے میں امن عطا کیا ہے اور اہل عرب میں معزز بنایا ہوا ہے اگر یہ چیز نہ ہوتی تو تمہارا سفر ممکن نہ ہوتا اور اصحاب الفیل کو بھی ہم نے اسی لیے تباہ

Marfat.com

کیا ہے کہ تمہاری عزت بھی برقرار رہے اور تمہارے سفروں کا سلسلہ بھی' جس کے تم خوگر ہو' قائم رہے' اگر ابرہہ اپنے مذموم مقاصد میں کامیاب ہو جاتا تو تمہاری عزت وسیادت بھی ختم ہو جاتی اور سلسلہ سفر بھی منقطع ہو جاتا۔ اس لئے تمہیں چاہئے کہ صرف اسی بیت اللہ کے رب کی عبادت کرو۔ (از تفسیر ۵ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۳۔ ''پس چاہیے کہ وہ عبادت کیا کریں اس خانہ (کعبہ) کے رب کی۔'' O---[جب اللہ تعالیٰ نے ان کی رزق رسانی کا ایسا باعزت انتظام فرمادیا ہے تو انہیں چاہئے کہ اب اسی ذات کی عبادت کریں جو اس کعبہ کا مالک ہے' جس نے ابھی چند سال پہلے ابرہہ کی یلغار سے اس کی حفاظت کی اور حملہ آوروں کو ایسی عبرتناک سزادی کہ اب آئندہ کوئی ایسی جرات نہ کر سکے گا۔ (از تفسیر ۳ ضیاء القرآن)]---۴۔ ''جس نے انہیں رزق دے کر فاقہ سے نجات بخشی اور امن عطا فرمایا انہیں (فتنہ و) خوف سے۔'' O---[جزیرہ عرب میں ہر طرف بدامنی کے شعلے بھڑک رہے تھے فتنہ و فساد کی آگ لگی ہوئی تھی عام شاہراہوں پر لوٹ مار کا سلسلہ جاری رہتا' کسی مسافر کا سلامتی سے واپس گھر پہنچنا ایک عجوبہ تصور کیا جاتا۔ ہر قبیلہ اپنی جگہ خوفزدہ رہتا' شہروں اور دیہاتوں میں بھی ہر وقت قزاقوں کے آدھمکنے کا دھڑکا لگا رہتا لیکن قریش کعبہ مشرفہ کی برکت سے جہاں جاتے ان کی عزت کی جاتی۔ ان پر دست درازی کی کسی کو جرأت نہ ہوتی۔ یہ بھی محض اللہ تعالیٰ کا احسان تھا کہ اس نے لوگوں کے دلوں میں ان کا احترام پیدا کیا تھا اور اس کی محض یہ وجہ تھی کہ یہ اللہ تعالیٰ کے گھر کے خادم ہیں۔ (از تفسیر ۵ ضیاء القرآن)]

قسم

(**سورۃ البقرۃ ۲**)---۲۲۴۔ ''اور مت بناؤ اللہ تعالیٰ (کے نام) کو حیلہ اپنی قسموں کے لئے اس طرح (کہ قسم کھاؤ اللہ کی) نیکی نہ کرنے، پرہیزگاری کے کام نہ کرنے اور صلح نہ کرانے کی لوگوں کے درمیان اور اللہ ہر بات سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔'' O---۲۲۵۔ ''نہیں مواخذہ کرتا اللہ تعالیٰ تمہاری لغو قسموں پر لیکن مواخذہ کرتا ہے تمہارا ان (قسموں) پر جو تم دل سے کھاتے ہو اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا بردبار ہے۔'' O---۲۲۶۔ ''ان لوگوں کے لئے جو قسم کھا لیتے ہیں اپنی عورتوں کے پاس نہ جانے کی مہلت ہے چار مہینے کی پھر اگر رجوع کرلیں تو بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔'' O

(**سورۃ آل عمران ۳**)---۷۷۔ ''بلاشبہ وہ لوگ جو بیچتے ہیں اللہ تعالیٰ سے کئے ہوئے عہد اور اپنی قسموں کو حقیر قیمت پر یہی لوگ ہیں کہ نہیں ہے کوئی حصہ ان کے لئے آخرت میں اور نہ بات کرے گا ان سے اللہ اور نہ دیکھے گا ان کی طرف قیامت کے دن اور نہ پاک کرے گا ان کو اور ان کے لئے عذاب ہے دردناک۔'' O

(**سورۃ النساء ۴**)---۶۲۔ ''پھر کیا کیفیت ہوتی ہے جب آ پڑتی ہے ان پر، کوئی مصیبت بسبب اس کے جو کیا ہوتا ہے ان کے اپنے ہاتھوں نے، پھر آتے ہیں تمہارے پاس قسمیں کھاتے ہوئے اللہ کی کہ نہیں تھا ہمارا ارادہ مگر بھلائی اور (فریقین میں) موافقت کرانا۔'' O

(**سورۃ المائدۃ ۵**)---۵۳۔ ''اور ایمان والے کہیں'' کیا یہی وہ لوگ ہیں جو بڑے زور سے اللہ کی قسمیں کھاتے تھے کہ وہ تمہارا ساتھ دیں گے؟ ان کے عمل اکارت ہوئے اور وہ نقصان پا گئے۔'' O---۸۹۔ ''اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری بے معنی قسموں پر نہیں پکڑے گا مگر ان قسموں پر تمہیں پکڑے گا جو تم نے پختہ طور پر کھائی ہوں اور ان کا کفارہ دس مسکینوں کو درمیانے درجے کا کھانا کھلانا ہے۔ جو تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو۔ یا انہیں کپڑے دینا یا ایک غلام آزاد کرنا ہے اور جو یہ نہ پائے وہ تین دن کے روزے رکھے۔ یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے۔ جب تم نے حلف لیا ہو اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو۔ یوں اللہ تعالیٰ تم پر اپنی آیتیں واضح کرتا ہے تاکہ تم شکر کرو۔'' O

(**سورۃ الانعام ۶**)---۱۰۹۔ ''اور وہ بڑے زور سے اللہ تعالیٰ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ اگر ان کے پاس کوئی نشانی آجائے تو وہ ضرور اس پر ایمان لے آئیں گے۔ کہہ نشانیاں تو صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں۔ اور تم لوگوں کو کیا سمجھ کہ جب وہ آجائیں گی تو بھی وہ نہ مانیں گے۔'' O---[بعض مسلمان بھی خیال کرتے تھے کہ ان کفار کی یہ حجت پوری ہو جائے۔]

(**سورۃ التوبہ ۹**)---۱۲۔ ''لیکن اگر وہ اپنے عہد کے بعد اپنی قسمیں توڑ ڈالیں اور تمہارے دین میں طعنہ زنی کریں تو کفر کے سرغنوں سے جنگ کرو کہ ان کی کوئی قسم نہیں۔ شاید وہ باز آجائیں۔'' O---۱۳۔ ''کیا تم ان لوگوں سے نہیں لڑو گے جنہوں نے قسمیں توڑ ڈالیں اور رسول ﷺ کو باہر نکالنے کی جسارت کی اور انہوں نے ہی پہل کی۔ کیا تم ان سے ڈرتے ہو؟ مگر اللہ تعالیٰ اس کا زیادہ حقدار ہے کہ تم اس سے ڈرو۔ اگر تم مومن ہو۔'' O---۵۶۔ ''وہ اللہ تعالیٰ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ وہ تم ہی میں سے ہیں مگر وہ تم میں سے نہیں بلکہ ایسے لوگ ہیں جو ڈرپوک ہیں۔'' O---۶۲۔ ''وہ تمہارے سامنے اللہ تعالیٰ کی قسمیں کھاتے ہیں تاکہ تمہیں راضی رکھیں۔ لیکن اگر وہ مومن ہیں تو اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ اس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ انہیں راضی رکھا جائے۔'' O

Marfat.com

---۷۴۔ ''وہ اللہ تعالیٰ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ انہوں نے یوں نہیں کہا۔ حالانکہ انہوں نے کفر کی بات کہی اور اپنے اسلام لانے کے بعد کفر کیا۔ اور اس بات کا قصد کیا جس کو وہ نہیں پہنچ سکے۔ اور انہوں نے تو صرف اس بات کا بیر رکھا ہے کہ اپنے فضل سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے انہیں مالدار کر دیا ہے۔ اب اگر وہ توبہ کرلیں تو ان کے لئے بہتر ہوگا۔ اور اگر منہ موڑ لیں تو اللہ تعالیٰ انہیں دُنیا اور آخرت میں دردناک عذاب دے گا اور زمین میں ان کا کوئی دوست اور مددگار نہ ہوگا۔'' O [تفسیر کے لئے باب نمبر۹، مضمون: اسلام] ---۹۵۔ ''جب تم ان کے پاس پلٹ کے جاؤ گے تو وہ تمہارے سامنے اللہ تعالیٰ کی قسمیں کھائیں گے تا کہ تم ان سے کنارا کرلو۔ ہاں! تم ان سے کنارا ہی کرلو۔ بیشک وہ ناپاک ہیں اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ اس کے بدلے میں جو وہ کماتے ہیں۔'' O ---۹۶۔ ''وہ تمہارے سامنے قسمیں کھائیں گے تا کہ تم راضی ہو جاؤ۔ لیکن اگر تم ان سے راضی بھی ہو جاؤ تو بھی اللہ تعالیٰ نافرمان لوگوں سے راضی نہیں ہوتا۔'' O ---۱۰۷۔ ''اور جن لوگوں نے ایک مسجد ضرر پہنچانے، کفر کرنے، مومنوں میں پھوٹ ڈالنے اور اس شخص کے گھات لگانے کے لئے جو پہلے بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے جنگ کرتا رہا ہے، ٹھہرائی ہے اور وہ ضرور قسمیں کھائیں گے کہ ہم نے تو صرف بھلائی چاہی تھی۔ مگر اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ وہ یقیناً جھوٹے ہیں۔'' O

(**سورۃ یوسف ۱۲**) ---۶۶۔ ''یعقوبؑ نے کہا! میں تو اسے ہرگز ہرگز تمہارے ساتھ نہ بھیجوں گا جب تک کہ تم اللہ تعالیٰ کو بیچ میں رکھ کر مجھے قول و قرار نہ دو کہ تم اسے میرے پاس پہنچا دو گے۔ سوائے اس ایک صورت کے کہ تم سب گرفتار کر لئے جاؤ۔ جب انہوں نے پکا قول و قرار دے دیا تو انہوں نے کہا کہ ہم جو کچھ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ اس پر نگہبان ہے۔'' O ---۸۰۔ ''جب یہ اس سے مایوس ہو گئے تو تنہائی میں بیٹھ کر مشورہ کرنے لگے۔ ان میں جو سب سے بڑا تھا اس نے کہا تمہیں معلوم نہیں کہ تمہارے والد نے تم سے اللہ تعالیٰ کی قسم لے کر پختہ قول و قرار لیا ہے اور اس سے پہلے یوسفؑ کے بارے میں تم کوتاہی کر چکے ہو۔ پس میں تو اس سرزمین سے نہ ٹلوں گا۔ جب تک کہ والد صاحب خود مجھے اجازت نہ دیں۔ یا اللہ تعالیٰ میرے اس معاملے کا فیصلہ کر دے وہی بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔'' O

(**سورۃ النحل ۱۶**) ---۳۸۔ ''وہ لوگ بڑی سخت سخت قسمیں کھا کھا کر کہتے ہیں کہ مردوں کو اللہ تعالیٰ زندہ نہیں کرے گا۔ کیوں نہیں ضرور زندہ کرے گا یہ تو اس کا برحق لازمی وعدہ ہے لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں۔'' O ---۹۱۔ ''اور اللہ تعالیٰ کے عہد کو پورا کرو۔ جب کہ تم آپس میں قول و قرار کرو اور قسموں کو ان کی پختگی کے بعد مت توڑو۔ حالانکہ تم اللہ تعالیٰ کو اپنا ضامن ٹھہرا چکے ہو۔ تم جو کچھ کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کو بخوبی جان رہا ہے۔'' O [قسم ایک تو وہ ہے جو کسی عہد و پیمان کے وقت اسے مزید پختہ کرنے کے لئے کھائی جاتی ہے، دوسری قسم وہ ہے جو انسان اپنے طور پر کسی وقت کھا لیتا ہے کہ میں فلاں کام کروں گا یا نہیں کروں گا۔ یہاں آیت میں اول الذکر قسم مراد ہے کہ تم نے قسم کھا کر اللہ تعالیٰ کو ضامن بنا لیا ہے اب اسے نہیں توڑنا بلکہ اس عہد و پیمان کو پورا کرنا ہے جس پر تم نے قسم کھائی ہے۔ کیونکہ ثانی الذکر قسم کی بابت تو حدیث میں حکم دیا گیا ہے کہ کوئی شخص کسی کام کی بابت قسم کھا لے پھر وہ دیکھے کہ زیادہ خیر دوسری چیز میں ہے (یعنی قسم کے خلاف کرنے میں ہے) تو وہ بہتری والے کام کو اختیار کرے اور قسم کو توڑ کر اس کا کفارہ ادا کرے۔ نبی ﷺ کا عمل بھی یہی تھا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۹۲۔ ''اور اس عورت کی طرح نہ ہو جاؤ جس نے اپنا سوت مضبوط کاتنے کے بعد ٹکڑے ٹکڑے کر کے توڑ ڈالا۔ کہ تم اپنی قسموں کو آپس کے مکر کا باعث ٹھہراؤ۔ اس لئے کہ ایک گروہ دوسرے گروہ سے بڑھا چڑھا ہو جائے۔ بات صرف یہی ہے کہ اس عہد سے اللہ تعالیٰ تمہیں آزما رہا ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ تمہارے لئے قیامت کے دن ہر اس چیز کو کھول کر بیان کر دے گا جس میں تم اختلاف کر رہے ہو۔'' O ---۹۴۔ ''اور تم اپنی قسموں کو آپس کی دغابازی کا بہانہ نہ بناؤ۔ پھر تو تمہارے قدم اپنی مضبوطی کے بعد ڈگمگا جائیں گے اور تمہیں سخت سزا برداشت کرنا پڑے گی کیونکہ تم نے اللہ تعالیٰ کی راہ سے روک دیا اور تمہیں بڑا سخت عذاب ہوگا۔'' O --- [مسلمانوں کو دوبارہ (آیت ۹۲ کے مطابق) مذکورہ عہد شکنی سے روکا جا رہا ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہاری اس اخلاقی پستی سے کسی کے قدم ڈگمگا جائیں اور کافر تمہارا یہ رویہ دیکھ کر قبول اسلام سے رک جائیں اور یوں تم لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکنے کے مجرم اور سزا کے مستحق بن جاؤ۔ بعض مفسرین نے (بمعنی قسم) کی جمع سے رسول اللہ ﷺ کی بیعت مراد لی ہے۔ یعنی نبی ﷺ کی بیعت توڑ کر پھر مرتد نہ ہو جانا۔ تمہارے ارتداد کو دیکھ کر دوسرے لوگ بھی قبول اسلام سے رک جائیں گے اور یوں تم دگنے عذاب کے مستحق قرار پاؤ گے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] (مزید تفسیر کیلئے باب ۸، مضمون: عہد)

(**سورۃ النور ۲۴**) ---۲۲۔ ''تم میں سے جو بزرگی اور کشادگی والے ہیں انہیں اپنے قرابت داروں اور مسکینوں اور مہاجروں کو فی سبیل اللہ دینے سے قسم نہ کھا لینی چاہیئے بلکہ معاف کر دینا اور درگزر کر لینا چاہیے۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے قصور معاف فرما دے؟ اللہ قصوروں کو معاف فرمانے والا مہربان ہے۔'' O --- [حضرت مسطحؓ جو واقعہ افک میں ملوث ہو گئے تھے، فقرائے مہاجرین میں سے تھے، رشتے میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کے خالہ زاد تھے، اسی لئے ابوبکر ان کے کفیل اور معاش کے ذمے دار تھے، جب یہ بھی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے خلاف مہم میں شریک ہو گئے تو ابوبکر صدیقؓ کو سخت صدمہ پہنچا، جو

Marfat.com

ایک فطری امر تھا چنانچہ نزول براءت کے بعد غصے میں انہوں نے قسم کھالی کہ وہ آئندہ مسطح کو کوئی فائدہ نہیں پہنچائیں گے۔ابوبکر صدیقؓ کی یہ قسم' جو اگر چہ انسانی فطرت کے مطابق ہی تھی' تاہم مقام صدیقیت' اس سے بلند تر کردار کا متقاضی تھا' اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں آئی اور یہ آیت نازل فرمائی' جس میں بڑے پیار سے ان کے اس عاجلانہ بشری اقدام پر انہیں متنبہ فرمایا کہ تم سے بھی غلطیاں ہوتی رہتی ہیں اور تم یہ چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہاری غلطیاں معاف فرماتا رہے۔تو پھر تم بھی دوسروں کے ساتھ اسی طرح معافی اور درگزر کا معاملہ کیوں نہیں کرتے؟ کیا تم پسند نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری غلطیاں معاف فرمادے؟ یہ انداز بیان اتنا مؤثر تھا کہ اسے سنتے ہی ابوبکر صدیقؓ بے ساختہ پکار اٹھے"کیوں نہیں اے ہمارے رب! ہم ضرور یہ چاہتے ہیں کہ تو ہمیں معاف فرمادے" اس کے بعد انہوں نے اپنی قسم کا کفارہ ادا کر کے حسب سابق مسطح کی مالی سرپرستی شروع فرمادی۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ التحریم ٦٦)---٢۔"تحقیق کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے قسموں کو کھول ڈالنا مقرر کر دیا ہے اور اللہ تمہارا کارساز ہے اور وہی (پورے) علم والا' حکمت والا ہے۔"O---[یعنی کفارہ ادا کر کے اس کام کو کرنے کی' جس کو نہ کرنے کی قسم کھائی ہو' اجازت دے دی' قسم کا یہ کفارہ سورۂ مائدۃ' ٨٩ میں بیان کیا گیا ہے۔چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کفارہ ادا کیا۔(فتح القدیر) اس امر میں علما کے مابین اختلاف ہے کہ اگر کوئی شخص کسی چیز کو اپنے اوپر حرام کر لے تو اس کا کیا حکم ہے؟ جمہور علما کے نزدیک بیوی کے علاوہ کسی چیز کو حرام کرنے سے وہ چیز حرام ہوگی نہ اس پر کفارہ ہے' اگر بیوی کو اپنے اوپر حرام کرے گا تو اس سے اس کا مقصد اگر طلاق ہے' تو طلاق ہو جائے گی اور اگر طلاق کی نیت نہیں ہے تو راجح قول کے مطابق یہ قسم ہے' اس کے لیے کفارۂ یمین کی ادائیگی ضروری ہے۔(ایسر التفاسیر)(از تفسیر نمبر ا شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ القلم ٦٨)---١٠۔"اور آپ کسی ایسے شخص کا بھی کہنا نہ ماننا جو زیادہ قسمیں کھانے والا۔"O---١١۔"بے وقار' کمینہ' عیب گو' چغل خور۔"O---١٢۔"بھلائی سے روکنے والا حد سے بڑھ جانے والا گنہگار۔"O---١٣۔"گردن کش پھر ساتھ ہی بے نسب ہو۔"O---[تفسیر کے لئے باب نمبر١٠، مضمون: کافر]

قسمیں، جو مختلف چیزوں کی اللہ تعالیٰ نے اٹھائیں

(سورۃ الحجر ١٥)---٧٢۔"تیری عمر کی قسم! وہ تو اپنی بدمستی میں سرگرداں تھے۔"O---[اللہ تعالیٰ نبی کریم ﷺ سے خطاب فرما کر ان کی زندگی کی قسم کھا رہا ہے' جس سے آپ کا شرف و فضل واضح ہے۔تاہم کسی اور کے لیے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی قسم کھانا جائز نہیں ہے۔اللہ تعالیٰ تو حاکم مطلق ہے' وہ جس کی چاہے قسم کھائے' اس سے کون پوچھنے والا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس طرح شراب کے نشے میں دھت انسان کی عقل ماؤف ہو جاتی ہے' اسی طرح یہ اپنی بدمستی اور گمراہی میں اتنے سرگرداں تھے کہ حضرت لوط علیہ السلام کی اتنی معقول بات بھی ان کی سمجھ میں نہیں آپائی۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ یٰس ٣٦)---١۔یٰسین۔"O---٢۔"قسم ہے قرآن باحکمت کی۔"O---٣۔"کہ بے شک آپ پیغمبروں میں سے ہیں۔"O---٤۔"سیدھے راستے پر ہیں۔"O---٥۔"یہ قرآن اللہ زبردست مہربان کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔"O

(سورۃ الصّٰفّٰت ٣٧)---١۔"قسم ہے صف باندھنے والے (فرشتوں) کی۔"O---٢۔"پھر پوری طرح ڈانٹنے والوں کی۔"O---٣۔"پھر ذکر اللہ کی تلاوت کرنے والوں کی۔"O---٤۔"یقیناً تم سب کا معبود ایک ہی ہے۔"O

(سورۃ ص ٣٨)---١۔"ص! اس نصیحت والے قرآن کی قسم۔"O---٢۔"بلکہ کفار غرور و مخالفت میں پڑے ہوئے ہیں۔"O---٣۔"ہم نے ان سے پہلے بھی بہت سی امتوں کو تباہ کر ڈالا انہوں نے ہر چند چیخ پکار کی لیکن وہ وقت چھٹکارے کا نہ تھا۔"O

(سورۃ الزخرف ٤٣)---١۔"حم۔"O---٢۔"قسم ہے اس واضح کتاب کی۔"O---٣۔"ہم نے اسکو عربی زبان کا قرآن بنایا ہے کہ تم سمجھ لو۔"O---٤۔"یقیناً یہ لوح محفوظ میں ہے اور ہمارے نزدیک بلند مرتبہ حکمت والی ہے۔"O

(سورۃ الدخان ٤٤)---١۔"حم۔"O---٢۔"قسم ہے اس وضاحت والی کتاب کی۔"O---٣۔"یقیناً ہم نے اسے بابرکت رات میں اتارا ہے بیشک ہم ڈرانے والے ہیں۔"O---٤۔"اسی رات میں ہر ایک مضبوط کام کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔"O

(سورۃ ق ٥٠)---١۔"ق! بہت بڑی شان والے اس قرآن کی قسم ہے۔"O---٢۔"بلکہ انہیں تعجب معلوم ہوا کہ ان کے پاس انہی میں سے ایک آگاہ کرنے والا آیا تو کافروں نے کہا کہ یہ ایک عجیب بات ہے۔"O

(سورۃ الذّٰریٰت ٥١)---١۔"قسم ہے بکھیرنے والیوں کی اڑا کر۔"O---٢۔"پھر اٹھانے والیاں بوجھ کو۔"O---٣۔"پھر چلنے والیاں نرمی

Marfat.com

ہے۔'' O ---۴۔ ''پھر کام کو تقسیم کرنے والیاں۔'' O ---۵۔ ''یقین مانو کہ تم سے جو وعدے کیے جاتے ہیں (سب) سچے ہیں۔'' O

(**سورۃ الطّور ۵۲**) ---۱۔ ''قسم ہے طور کی۔'' O ---۲۔ ''اور لکھی ہوئی کتاب کی۔'' O ---۳۔ ''جو جھلی کے کھلے ہوئے ورق میں ہے۔'' O ---۴۔ ''اور آباد گھر کی۔'' O ---۵۔ ''اور اونچی چھت کی۔'' O ---۶۔ ''اور بھڑکائے ہوئے سمندر کی۔'' O ---۷۔ ''بیشک آپ کے رب کا عذاب ہو کر رہنے والا ہے۔'' O

(**سورۃ النجم ۵۳**) ---۱۔ ''قسم ہے ستارے کی جب وہ گرے۔'' O

(**سورۃ الواقعۃ ۵۶**) ---۷۵۔ ''پس میں قسم کھاتا ہوں ستاروں کے گرنے کی۔'' O ---[یعنی بات وہ نہیں ہے جو تم سمجھے بیٹھے ہو۔ یہاں قرآن کے من جانب اللہ ہونے پر قسم کھانے سے پہلے لفظ لا کا استعمال خود یہ ظاہر کر رہا ہے کہ لوگ اِس کتاب پاک کے متعلق کچھ باتیں بنا رہے تھے جن کی تردید کرنے کے لیے یہ قسم کھائی جا رہی ہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)] ---۷۶۔ ''اور اگر تمہیں علم ہو تو یہ بہت بڑی قسم ہے۔'' O ---۷۷۔ ''کہ بیشک یہ قرآن بہت بڑی عزت والا ہے۔'' O ---۷۸۔ ''جو ایک محفوظ کتاب میں درج ہے۔'' O

(**سورۃ القلم ۶۸**) ---۱۔ ''ن' قسم ہے قلم کی اور اس کی جو کچھ کہ وہ (فرشتے) لکھتے ہیں۔'' O ---[قلم کی قسم کھائی' جس کی اس لحاظ سے ایک اہمیت ہے کہ اس کے ذریعے سے تبیین و توضیح ہوتی ہے بعض کہتے ہیں کہ اس سے مراد وہ خاص قلم ہے جسے اللہ نے سب سے پہلے پیدا فرمایا اور اس کو تقدیر لکھنے کا حکم دیا۔ چنانچہ اس نے ابد تک ہونے والی ساری چیزیں لکھ دیں۔ (از تفسیر ۶ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۱۔ ''ن' قسم ہے قلم کی اور اس کی جو کچھ کہ وہ (فرشتے) لکھتے ہیں۔'' O ---[امام تفسیر مجاہد کہتے ہیں کہ قلم سے مراد وہ قلم ہے جس سے ذکر' یعنی قرآن لکھا جا رہا تھا' اس سے خود بخود یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ وہ چیز جو لکھی جا رہی تھی اس سے مراد قرآن مجید ہے۔ (از تفسیر تفہیم القرآن)]

(**سورۃ الحاقۃ ۶۹**) ---۳۸۔ ''پس مجھے قسم ہے ان چیزوں کی جنہیں تم دیکھتے ہو۔'' O ---۳۹۔ ''اور ان چیزوں کی جنہیں تم نہیں دیکھتے۔'' O ---[کفار اس بات کا شدت سے انکار کیا کرتے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر خدا کا کلام نازل ہوتا ہے بلکہ وہ بضد تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود گھڑ کر یا کسی سے سن کر ہمیں یہ کلام سناتے ہیں' کیونکہ اس کلام کی فصاحت و بلاغت کا انکار وہ بھی نہیں کر سکتے تھے' اس لئے کبھی آپ کو شاعر کہتے اور کبھی کاہن' ان کے ان الزامات کی تردید قسم کھا کر کی جا رہی ہے' فرمایا جو چیزیں تم کو نظر آتی ہیں' جن کا تم مشاہدہ کرتے ہو' ان کی بھی میں قسم اٹھاتا ہوں اور جو چیزیں تمہیں نظر نہیں آتیں ان کی بھی میں قسم اٹھاتا ہوں' یعنی ہر چیز کی قسم اٹھائی خواہ اس کا تعلق عالم شہادت سے ہو یا عالم غیب سے یہ قول نہ کسی شاعر کا کلام ہے اور نہ کسی کاہن کا بلکہ ایک معزز محترم رسول کا قول ہے رسول کریم سے مراد حضور ﷺ کی ذات مقدسہ ہے۔ یہاں نام نہیں لیا بلکہ وصف رسالت کو ذکر کیا تا کہ پتہ چل جائے کہ آپ کی حیثیت پیغامبر کی ہے اور ہر دیانت دار پیغامبر اور قاصد اپنی طرف سے گھڑ کر کوئی پیغام نہیں دیتا بلکہ جس نے اسے بھیجا' ہو بہو اسی کا پیغام آ کر سناتا ہے۔ (از تفسیر ۲۲ ضیاء القرآن)] ---۴۰۔ ''کہ بیشک یہ (قرآن) بزرگ رسول کا قول ہے۔'' O

(**سورۃ المعارج ۷۰**) ---۳۶۔ ''پس کافروں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ تیری طرف دوڑتے آتے ہیں۔'' O ---۳۷۔ ''دائیں اور بائیں سے گروہ کے گروہ۔'' O ---۳۸۔ ''کیا ان میں سے ہر ایک کی توقع یہ ہے کہ وہ نعمتوں والی جنت میں داخل کیا جائے گا؟'' O ---۳۹۔ ''(ایسا) ہرگز نہ ہو گا۔ ہم نے انہیں اس (چیز) سے پیدا کیا ہے جسے وہ جانتے ہیں۔'' O ---۴۰۔ ''پس مجھے قسم ہے مشرقوں اور مغربوں کے رب کی (کہ) ہم یقیناً قادر ہیں۔'' O ---۴۱۔ ''اس پر کہ ان کے عوض ان سے اچھے لوگ لے آئیں اور ہم عاجز نہیں ہیں۔'' O

(**سورۃ المدثر ۷۴**) ---۳۲۔ ''سچ کہتا ہوں قسم ہے چاند کی۔'' O ---۳۳۔ ''اور رات کی جب وہ پیچھے ہٹے۔'' O ---۳۴۔ ''اور صبح کی جب کہ روشن ہو جائے۔'' O

(**سورۃ القیمۃ ۷۵**) ---۱۔ ''میں قسم کھاتا ہوں قیامت کے دن کی۔'' O ---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۱۱، مضمون: قیامت] ---۲۔ ''اور قسم کھاتا ہوں اس نفس کی جو ملامت کرنے والا ہو۔'' O ---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۱۴، مضمون: نفس]

(**سورۃ المرسلت ۷۷**) ---۱۔ ''دل خوش کن چلتی ہواؤں کی قسم۔'' O ---۲۔ ''پھر زور سے جھونکا دینے والیوں کی قسم۔'' O ---۳۔ ''پھر (ابر کو) ابھار کر پراگندہ کرنے والیوں کی قسم۔'' O ---۴۔ ''پھر حق و باطل کو جدا جدا کر دینے والے۔'' O ---۵۔ ''اور وحی لانے والے فرشتوں کی قسم۔'' O

(**سورۃ النازعات ۷۹**) ---۱۔ ''ڈوب کر سختی سے کھینچنے والوں کی قسم!'' O ---[نزع کے معنی' سختی سے کھینچنا' غرقاً ڈوب کر' یہ جان نکالنے والے فرشتوں کی صفت ہے فرشتے کافروں کی جان' نہایت سختی سے نکالتے ہیں اور جسم کے اندر ڈوب کر۔ (از تفسیر ۴ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۲۔ ''بند کھول کر چھڑا دینے والوں کو قسم!'' O ---[نشط کے معنی' گرہ کھول دینا' یعنی مومن کی جان فرشتے بہ سہولت نکالتے ہیں' جیسے کسی چیز کی گرہ کھول دی جائے۔ (از تفسیر ۵ شاہ فہد

Marfat.com

قرآن پرنٹنگ)]---۳۔''اور تیرتے پھرنے والوں کی قسم!''O---[سَبَحٌ کے معنی' تیرنا' فرشتے روح نکالنے کے لئے انسان کے بدن میں اس طرح تیرتے پھرتے ہیں جیسے غواص سمندر سے موتی نکالنے کے لئے سمندر کی گہرائیوں میں تیرتا ہے۔یا مطلب ہے کہ نہایت تیزی سے اللہ کا حکم لے کر آسمان سے اترتے ہیں۔کیوں کہ تیز رو گھوڑے کو بھی سابح کہتے ہیں۔(ازتفسیر ۶ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۴۔''پھر دوڑ کر آگے بڑھنے والوں کی قسم!''O---[یہ فرشتے اللہ کی وحی' انبیاء تک' دوڑ کر پہنچاتے ہیں تاکہ شیطان کو اس کی کوئی سن گن نہ ملے۔یا مومنوں کی روحیں جنت کی طرف لے جانے میں نہایت سرعت سے کام لیتے ہیں۔(ازتفسیر ا شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۵۔''پھر کام کی تدبیر کرنے والوں کی قسم!''O---[یعنی اللہ تعالیٰ جو کام ان کے سپرد کرتا ہے' وہ اس کی تدبیر کرتے ہیں اصل مدبر تو اللہ تعالیٰ ہی ہے لیکن جب اللہ تعالیٰ اپنی حکمت بالغہ کے تحت فرشتوں کے ذریعے سے کام کرواتا ہے تو انہیں بھی مدبر کہہ دیا جاتا ہے۔اس اعتبار سے پانچوں صفات فرشتوں کی ہیں اور ان فرشتوں کی اللہ تعالیٰ نے قسم کھائی ہے۔جواب قسم محذوب ہے یعنی ''تم ضرور زندہ کیے جاؤ گے اور تمہیں تمہارے عملوں کی بابت خبر دی جائے گی''۔قرآن نے اس بعث وجزا کے لئے کئی مواقع پر قسم کھالی ہے جیسے سورہ تغابن' ۷ میں بھی اللہ تعالیٰ نے قسم کھا کر مذکورہ الفاظ میں اس حقیقت کو بیان فرمایا ہے۔یہ بعث وجزا کب ہوگی؟ اس کی وضاحت آگے فرمائی۔(ازتفسیر ۲ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ التکویر** ۸۱)---۱۵۔''میں قسم کھاتا ہوں پیچھے ہٹنے والے۔''O---۱۶۔''چلنے پھرنے والے چھپنے والے ستاروں کی۔''O---[اس سے مراد ستارے ہیں خنس' خَنَسَ سے ہے' جس کے معنی پیچھے ہٹنے کے ہیں یہ ستارے دن کے وقت اپنے منظر سے پیچھے ہٹ جاتے ہیں اور نظر نہیں آتے اور یہ زحل' مشتری' مریخ' زہرہ' عطارد ہیں' یہ خاص طور پر غائب ہو جاتے ہیں یا دن کو چھپے رہتے ہیں اَلْجَوَارِ چلنے والے' اَلْكُنَّسِ چھپ جانے والے' جیسے ہرن اپنے مکان اور مسکن میں چھپ جاتا ہے۔(ازتفسیر ۳ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۷۔''اور رات کی جب جانے لگے۔''O---[عَسْعَسَ' اضداد میں سے ہے' یعنی آنے اور جانے دونوں معنوں میں اس کا استعمال ہوتا ہے' تاہم یہاں جانے کے معنی میں ہے۔(ازتفسیر ۴ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۸۔''اور صبح کی جب چمکنے لگے۔''O---[یعنی جب اس کا ظہور وطلوع ہو جائے' یا وہ پھٹ اور نکل آئے۔(ازتفسیر ۵ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الانشقاق** ۸۴)---۱۶۔''مجھے شفق کی قسم! اور رات کی!''O---۱۷۔''اور اس کی جمع کردہ چیزوں کی قسم۔''O---۱۸۔''اور چاند کی جب کہ وہ کامل ہو جاتا ہے۔''O

(**سورۃ البروج** ۸۵)---۱۔''برجوں والے آسمان کی قسم!''O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۲، مضمون: اجرام فلکی]---۲۔''وعدہ کیے ہوئے دن کی قسم!''O---[اس سے مراد بالاتفاق قیامت کا دن ہے۔(ازتفسیر ۲ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۳۔''حاضر ہونے والے اور حاضر کیے گئے کی قسم!''O---[شاہد اور مشہود کے بارے میں علماء کے بہت سے اقوال ہیں۔شاہد سے مراد یوم جمعہ ہے۔مشہود سے یوم عرفہ' شاہد سے مراد حضور کریم ﷺ ہیں اور مشہود سے مراد قیامت کا دن' شاہد سے مراد انبیائے کرام' اور مشہود سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام' شاہد سے مراد اللہ تعالیٰ' فرشتے' کراماً کاتبین' انبیائے کرام' حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور جملہ اہل ایمان اور مشہود سے مراد کلمہ توحید' اور دین اسلام کی تمام صداقتیں جن کی ان سچے گواہوں نے گواہی دی ہے۔(ازتفسیر ۳ ضیاء القرآن)]---[دیکھنے والے اور دیکھی جانے والی چیز کے بارے میں مفسرین کے بہت سے اقوال ہیں' مگر ہمارے نزدیک سلسلہ کلام سے جو بات مناسبت رکھتی ہے وہ یہ ہے کہ دیکھنے والے سے مراد ہر وہ شخص ہے جو قیامت کے روز حاضر ہوگا اور دیکھی جانے والی چیز سے مراد خود قیامت ہے جس کے ہولناک احوال کو سب دیکھنے والے دیکھیں گے' یہ مجاہد' عکرمہ' ضحاک' ابن نجیح' اور بعض دوسرے مفسرین کا قول ہے۔(ازتفسیر ۳ تفہیم القرآن)]---[شَاهِد اور مَشْهُود کی تفسیر میں بہت اختلاف ہے۔امام شوکانی نے احادیث وآثار کی بنیاد پر کہا ہے کہ شاہد سے مراد جمعہ کا دن ہے' اس دن جس نے جو بھی عمل کیا ہوگا یہ قیامت کے دن اس کی گواہی دے گا' اور مشہود سے عرفے (۹ ذوالحجہ) کا دن ہے جہاں لوگ حج کے لئے جمع اور حاضر ہوتے ہیں۔(ازتفسیر ۳ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الطارق** ۸۶)---۱۔''قسم ہے آسمان کی اور اندھیرے میں روشن ہونے والے کی۔''O---۲۔''تجھے معلوم بھی ہے کہ وہ رات کی نمودار ہونے والی چیز کیا ہے؟''O---۳۔''وہ روشن ستارہ ہے۔''O---[طارق سے کیا مراد ہے؟ خود قرآن نے واضح کر دیا۔روشن ستارہ۔طارق طَرْقٌ سے ہے جس کے لغوی معنی کھٹکھٹانے کے ہیں' لیکن طارق رات کو آنے والے کے لئے استعمال ہوتا ہے ستاروں کو بھی طارق اسی لئے کہا ہے کہ یہ دن کو چھپ جاتے اور رات کو نمودار ہوتے ہیں۔(ازتفسیر ا شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۱۔''بارش والے آسمان کی قسم!''O---۱۲۔''اور پھٹنے والی زمین کی قسم!''O---[تفسیر کے لئے باب ۲ مضمون: زمین]

(**سورۃ الفجر** ۸۹)---۱۔''قسم ہے فجر کی!''O---۲۔''اور دس راتوں کی!''O---۳۔''اور جفت اور طاق کی!''O---[دعوت اسلام سے مکہ کے مشرکانہ ماحول میں ایک ہلچل پیدا ہو گئی حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت اس وقت دو چیزوں تک محدود تھی اللہ تعالیٰ کی توحید اور روز جزا پر ایمان وہ لوگ وقوع قیامت پر طرح طرح کے اعتراضات کیا کرتے اور اسے محال اور خلاف عقل گمان کرتے ان کے شکوک کے ازالہ کے لئے دیگر متعدد مقدمات کی طرح

Marfat.com

اس سورت کا آغاز بھی پانچ قسمیں کھا کر فرمایا جا رہا ہے ایسی پانچ چیزوں کی قسمیں ہیں کہ انسان اگر ان میں غور وتدبر کرے تو قیامت کے بارے میں اس کے تمام شکوک وشبہات دور ہو جائیں گے اس وقوع ممکن بلکہ عین حکمت معلوم ہونے لگے گا۔

فرمایا قسم ہے فجر کی۔ اس فجر کے بارے میں متعدد اقوال ہیں کہ کونسی فجر مراد ہے' لیکن اولیٰ یہی ہے کہ اسے کسی فجر سے مخصوص نہ لیا جائے بلکہ ہر صبح مراد ہو' جو طلوع ہوتی ہے تو رات کی تاریکی چھٹ جاتی ہے ہر طرف روشنی پھیل جاتی ہے پرند' چرند' انسان جو آرام وسکون سے اپنی اپنی اقامت گاہوں میں رات بسر کر رہے ہوتے ہیں' اب اپنے اپنے معمولات اور فرائض کو انجام دینے میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ پھر فرمایا قسم ہے دس راتوں کی جو بڑی شان والی ہیں' تنکیر تفخیم شان کے لئے ہے اس سے مراد کون سی راتیں ہیں ذی الحجہ کی پہلی دس راتیں' رمضان کی آخری دس راتیں' محرم کی پہلی دس راتیں' علماء سے تینوں قول منقول ہیں۔

اس کے بعد فرمایا قسم ہے شفع (جفت) کی اور وتر (طاق) کی۔ اس کے مصداق کے بارے میں متعدد اقوال ہیں مجھے ان میں سے یہ قول پسند ہے شفع سے مراد مخلوق اور وتر سے مراد خالق ہے۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ' عطیہ' مجاہد اور دیگر جلیل القدر علمائے تفسیر نے اسی کو ترجیح دی ہے اور اس کی تشریح یوں کی ہے ساری مخلوق دو دو ہے کفر و ایمان' ہدایت وضلالت' سعادت وشقاوت' لیل ونہار' زمین وآسمان' بحر وبر' شمس وقمر' جن وانس' مذکر ومؤنث' زندگی اور موت' عزت وذلت' علم وجہالت وغیرہ وغیرہ' لیکن اللہ تعالیٰ اپنی تمام شانوں اور صفات میں یکتا ہے اور طاق ہے۔ وہاں زندگی ہے موت نہیں' عزت ہے ذلت نہیں' علم ہے جہالت نہیں' قوت ہے ضعف نہیں' اس کی ذات بھی یکتا' اس کی تمام صفات بھی یکتا۔ بعض نے شفع سے مراد نمازیں لی ہیں جن کی رکعتیں دو یا چار ہوں اور وتر سے وہ نمازیں جن کی رکعتیں تین ہیں جیسے نماز مغرب اور وتر۔ (از تفسیر ا ضیاء القرآن)] ---۴۔ ''اور رات کی جب وہ چلنے لگے۔'' O ---[یسر از سار وذھب: یعنی جب رات رخصت ہونے لگتی ہے اور صبح کے طلوع کا وقت قریب آجاتا ہے۔ ان تمام قسموں کا جواب لتبعثن محذوف ہے یعنی تمہیں ضرور زندہ کر کے اٹھایا جائے گا یہ ساری چیزیں جس نظم ونسق اور باقاعدگی کے ساتھ رونما ہوتی رہتی ہیں وہ اس بات کی شہادت دے رہی ہیں کہ یہ اندھی بہری فطرت کی کارستانی نہیں بلکہ ایک قادر' حکیم اور علیم ذات کا ارادہ ان کو معرض وجود میں لا رہا ہے جس کی قدرت کا یہ عالم ہو اس کے لئے انسان کو دوبارہ پیدا کرنا قطعاً مشکل نہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کا ہر فعل حکیمانہ ہے تو وہ حضرت انسان کو اتنی قوتوں سے بہرہ ور کرنے کے بعد اس کو یوں ہی چھوڑ نہیں دیتا کہ وہ ان سے پوچھے ہی نہیں کہ انہوں نے خدا کی دی ہوئی قوتوں اور نعمتوں کو کس طرح استعمال کیا ہے یہ بات بھی اس کی حکمت کے سراسر منافی ہے کہ جن لوگوں نے اس کی دی ہوئی قوتوں کو صحیح استعمال کیا۔ ان سے اس کی مخلوق کو فائدہ پہنچایا' نیکی اور اخلاق حسنہ کی آبیاری کی' ان کو تو کوئی اجر نہ ملے اور جنہوں نے ان نعمتوں پر ناشکری کی اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی تباہی و بربادی کے لئے انہیں استعمال کیا اور فسق وفجور کی داغ بیل ڈالی ان کو ان کے کرتوتوں کی کوئی سزا نہ دی جائے۔ (از تفسیر ۲ ضیاء القرآن)] ---۵۔ ''کیا ان میں عقلمند کے واسطے کافی قسم ہے؟۔'' O ---[فرمایا جو لوگ عقل وخرد سے بہرہ ور ہیں' اتنی ساری قسموں کے بعد انہیں روز جزا کا یقین آجائے گا اور اس کے بعد انہیں مزید کسی قسم کی ضرورت نہیں رہے گی اور جو لوگ عقل ہی سے محروم ہیں ان کے سامنے جتنی بھی قسمیں کھائی جائیں وہ ان سے کوئی ہدایت قبول نہیں کریں گے عقل کو حجر اس لئے کہتے ہیں کہ وہ غلط کاموں سے روکتی ہے غلط راستہ پر کوئی چلنے لگے تو اس کی راہ میں رکاوٹ بن کر کھڑی ہو جاتی ہے۔ (از تفسیر ۳ ضیاء القرآن)]

(سورۃ البلد ۹۰) ---۱۔ ''میں اس شہر کی قسم کھاتا ہوں۔'' O ---[اس سے پہلے ہم سورہ قیامہ حاشیہ نمبر ا میں اس بات کی وضاحت کر چکے ہیں کہ کلام کا آغاز ''نہیں'' سے کرنا اور پھر قسم کھا کر آگے کی بات شروع کرنا یہ معنی رکھتا ہے کہ لوگ کوئی غلط بات کہہ رہے تھے جس کی تردید کرتے ہوئے فرمایا گیا کہ نہیں' بات وہ نہیں ہے جو تم سمجھے بیٹھے ہو' بلکہ میں فلاں فلاں چیزوں کی قسم کھاتا ہوں کہ اصل بات یہ ہے۔ اب رہا یہ سوال کہ وہ بات کیا تھی جس کی تردید میں یہ کلام نازل ہوا' تو اس پر بعد کا مضمون خود دلالت کر رہا ہے' کفار مکہ یہ کہتے تھے کہ ہم جس طرز زندگی پر چل رہے ہیں اس میں کوئی خرابی نہیں ہے دُنیا کی زندگی بس یہی کچھ ہے کہ کھاؤ پیو' مزے اڑاؤ' اور جب وقت آئے تو مر جاؤ' محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) خواہ مخواہ ہمارے اس طرز زندگی کو غلط ٹھہرا رہے ہیں اور ہمیں ڈرا رہے ہیں کہ اس پر کبھی ہم سے باز پرس ہوگی اور ہمیں جزا وسزا سے سابقہ پیش آئے گا۔ (از تفسیر ا تفہیم القرآن)] ---۲۔ ''اور آپ اس شہر میں مقیم ہیں۔'' O ---۳۔ ''اور (قسم ہے) انسانی باپ اور اولاد کی۔'' O ---۴۔ ''یقیناً ہم نے انسان کو (بڑی) مشقت میں پیدا کیا ہے۔'' O ---۵۔ ''کیا یہ گمان کرتا ہے کہ یہ کسی کے بس میں ہی نہیں؟'' O

(سورۃ الشمس ۹۱) ---۱۔ ''قسم ہے سورج کی اور اس کی دھوپ کی۔'' O ---۲۔ ''قسم ہے چاند کی جب اس کے پیچھے آئے۔'' O ---۳۔ ''قسم ہے دن کی جب سورج کو نمایاں کرے۔'' O ---۴۔ ''قسم ہے رات کی جب اسے ڈھانپ لے۔'' O ---۵۔ ''قسم ہے آسمان کی اور اس کے بنانے کی۔'' O ---۶۔ ''قسم ہے زمین کی اور اسے ہموار کرنے کی۔'' O ---۷۔ ''قسم ہے نفس کی اور اسے درست بنانے کی۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۳' مضمون: انسان)

Marfat.com

(سورۃ الیل ۹۲)---ا۔ ''قسم ہے رات کی جب چھا جائے۔''O---۲۔ ''اور قسم ہے دن کی جب روشن ہو۔''O---۳۔ ''اور قسم ہے اس ذات کی جس نے نر و مادہ کو پیدا کیا۔''O---[یہ اللہ نے اپنی قسم کھائی کیوں کہ مرد و عورت دونوں کا خالق اللہ ہی ہے۔(از تفسیر ۶ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الضحیٰ ۹۳)---ا۔ ''قسم ہے چاشت کے وقت کی۔''O---[چاشت (ضحیٰ) اس وقت کو کہتے ہیں' جب سورج بلند ہوتا ہے' یہاں مراد پورا دن ہے۔(از تفسیر ۲ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۲۔ ''اور قسم ہے رات کی جب چھا جائے۔''O---[سجیٰ کے معنی ہیں سکَن' جب ساکن ہو جائے' یعنی جب اندھیرا مکمل چھا جائے' کیونکہ اس وقت ہر چیز ساکن ہو جاتی ہے۔(از تفسیر ۳ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ التین ۹۵)---ا۔ ''قسم ہے انجیر اور زیتون کی۔''O---[یہ طریقہ اہل عرب میں رائج تھا کہ جو پھل کسی علاقے میں کثرت سے پیدا ہوتا ہو اس علاقے کو وہ بسا اوقات اس پھل کے نام سے موسوم کر دیتے تھے۔اس محاورے کے لحاظ سے تین اور زیتون کے الفاظ کا مطلب ہے' منابت تین و زیتون' یعنی ان پھلوں کی پیداوار کا علاقہ ہو سکتا ہے' اور وہ شام و فلسطین کا علاقہ ہے' کیونکہ اس زمانے کے اہل عرب میں یہی علاقہ انجیر اور زیتون کی پیداوار کے لئے مشہور تھا۔(از تفسیر ا تفہیم القرآن)]---۲۔ ''اور قسم ہے طور سینا کی۔''O---۳۔ ''اور اس امن والے شہر (مکہ مکرمہ) کی۔''O---[تفصیل کے لئے باب نمبر ۱۴، مضمون: کوہ طور' مکہ معظمہ]

(سورۃ العٰدیات ۱۰۰)---ا۔ ''قسم ہے تیز دوڑنے والے گھوڑوں کی جب وہ سینہ سے آواز نکالتے ہیں۔''O---۲۔ ''پھر پتھروں سے آگ نکالتے ہیں سم مار کر۔''O---[چنگاریاں جھاڑنے کے الفاظ اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ یہ گھوڑے رات کے وقت دوڑتے ہیں' کیونکہ رات ہی کو ان کی ٹاپوں سے جھڑنے والے شرارے نظر آتے ہیں۔(از تفسیر ۲ تفہیم القرآن)]---۳۔ ''پھر اچانک حملہ کرتے ہیں صبح کے وقت۔''O---[اہل عرب کا قاعدہ تھا کہ جب کسی بستی پر انہیں چھاپہ مارنا ہوتا تو رات کے اندھیرے میں چل کر جاتے تاکہ دشمن خبردار نہ ہو سکے' اور صبح سویرے اچانک اس پر ٹوٹ پڑتے تھے تاکہ صبح کی روشنی میں ہر چیز نظر آ سکے' اور دن اتنا زیادہ روشن بھی نہ ہو کہ دشمن دور سے ان کو آتا دیکھ لے اور مقابلہ کے لئے تیار ہو جائے۔(از تفسیر ۳ تفہیم القرآن)]---۴۔ ''پھر اس سے گرد و غبار اڑاتے ہیں۔''O---۵۔ ''پھر اسی وقت (دشمن کے) لشکر میں گھس جاتے ہیں۔''O(تفصیل کیلئے باب ۱۴، مضمون: فساد فی الارض)

(سورۃ العصر ۱۰۳)---ا۔ ''قسم ہے زمانہ کی۔''O---[زمانے سے مراد شب و روز کی یہ گردش اور ان کا ادل بدل کر آنا ہے۔رات آتی ہے تو اندھیرا چھا جاتا ہے اور دن طلوع ہوتا ہے تو ہر چیز روشن ہو جاتی ہے' علاوہ ازیں کبھی رات لمبی' دن چھوٹا اور کبھی دن لمبا' رات چھوٹی ہو جاتی ہے۔یہی مراد ایام' زمانہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی قدرت اور کاریگری پر دلالت کرتا ہے۔اسی لئے رب نے اس کی قسم کھائی ہے یہ پہلے بتلایا جا چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ تو اپنی مخلوق میں سے جس کی چاہے قسم کھا سکتا ہے لیکن انسانوں کے لئے اللہ کی قسم کے علاوہ کسی چیز کی قسم کھانا جائز نہیں ہے۔(از تفسیر ا شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)](نیز ملاحظہ فرمائیں باب ۱۱، مضمون: آخرت کے متعلق حضور ﷺ کی قسمیں)

قصاص

(سورۃ البقرۃ ۲)---۱۷۸۔ ''اے ایمان والو تم پر فرض کر دیا گیا ہے قصاص لینا مقتولوں کا (قتل کیا جائے) آزاد بدلے میں آزاد کے اور غلام بدلے میں غلام کے اور عورت بدلے میں عورت کے۔سو وہ شخص جس کو معاف کر دیا جائے اس کے بھائی کی طرف سے (قصاص میں سے) کچھ تو لازم ہے (اس پر) پیروی کرنا معروف طریقے کی اور ادا کرنا مقتول (کے ورثا) کو احسن طریقے سے یہ رعایت ہے تمہارے رب کی طرف سے اور رحمت ہے۔پھر جو زیادتی کرے اس کے بعد تو اس کے لئے ہے دردناک عذاب۔''O---۱۷۹۔ ''اور تمہارے لیے قصاص (کے حکم) میں زندگی ہے اے عقل والو تاکہ تم بچے رہو (خونریزی سے)۔''O---۱۹۴۔ ''ماہ حرام (کی پابندی) ہے بدلے میں ماہ حرام (کی پابندی) کے اور تمام حرمتیں ادلے کا بدلہ ہیں لہٰذا جو شخص زیادتی کرے تم پر تو تم بھی زیادتی کرو اس پر ویسی ہی جیسی زیادتی کی ہو اس نے تم پر اور ڈرتے رہو اللہ تعالیٰ سے اور یقین رکھو کہ بیشک اللہ متقیوں کے ساتھ ہے۔''O

(سورۃ المائدۃ ۵)---۴۵۔ ''اور ہم نے اس میں ان پر لازم کیا تھا کہ جان کے بدلے جان، آنکھ کے بدلے آنکھ، ناک کے بدلے ناک، کان کے بدلے کان، دانت کے بدلے دانت اور زخموں کا پورا بدلہ لیا جائے گا۔پھر جس نے اسے معاف کر دیا وہ اس کے لیے کفارہ ہو جائے گا۔اور جس نے اس کے مطابق جو اللہ تعالیٰ نے اتارا ہے فیصلہ نہ کیا وہی ظالم ہیں۔''O

Marfat.com

(سورۃ الانعام ۶)---۱۵۱۔ ''اور جس جان کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے اسے قتل نہ کرو مگر حق کی بنا پر۔ ان باتوں کی وہ تمہیں تاکید کرتا ہے تاکہ تمہیں عقل آئے۔'' O---[یعنی قصاص کے طور پر نہ صرف جائز ہے بلکہ اگر مقتول کے وارث معاف نہ کریں تو یہ قتل نہایت ضروری ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ النحل ۱۶)---۱۲۶۔ ''اور اگر بدلہ لو بھی تو بالکل اتنا ہی جتنا صدمہ تمہیں پہنچایا گیا ہو۔ اور اگر صبر کر لو تو بیشک صابروں کے لیے یہی بہتر ہے۔'' O---[اس میں اگرچہ بدلہ لینے کی اجازت ہے بشرطیکہ تجاوز نہ ہو ورنہ یہ خود ظلم ہو جائے گا۔ تاہم معاف کر دینے اور صبر اختیار کرنے کو زیادہ بہتر قرار دیا گیا ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ بنی اسرائیل ۱۷)---۳۳۔ ''اور کسی جان کو جس کا مارنا اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے ہرگز ناحق قتل نہ کرنا اور جو شخص مظلوم ہونے کی صورت میں مار ڈالا جائے ہم نے اس کے وارث کو طاقت دے رکھی ہے پس اسے چاہئے کہ مار ڈالنے میں زیادتی نہ کرے بیشک وہ مدد کیا گیا ہے۔'' O---[یعنی مقتول کے وارثوں کو یہ حق یا غلبہ یا طاقت دی گئی ہے کہ وہ قاتل کو حاکم وقت کے شرعی فیصلہ کے بعد قصاص میں قتل کر دیں یا اس سے دیت لے لیں یا معاف کر دیں اور اگر قصاص ہی لینا ہے تو اس میں زیادتی نہ کریں کہ ایک کے بدلے میں دو یا تین چار کو مار دیں یا اس کا مثلہ کر کے یا عذاب دے دے کر ماریں، مقتول کا وارث، منصور ہے یعنی امراء و حکام کو اس کی مدد کرنے کی تاکید کی گئی ہے، اس لیے اس پر اللہ کا شکر ادا کرنا چاہئے نہ یہ کہ زیادتی کا ارتکاب کر کے اللہ کی ناشکری کرے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

قصر نماز

(سورۃ النساء ۴)---۱۰۱۔ ''اور جب سفر کرو تم زمین میں تو نہیں ہے تم پر کچھ گناہ کہ قصر کرو نماز میں۔ اگر اندیشہ ہو تم کو کہ ستائیں گے تم کو وہ لوگ جو کافر ہیں۔ بیشک کافر ہیں تمہارے کھلے دشمن۔'' O---[ملحوظہ: سفر کی مسافت اور ایام قصر کے تعین میں کافی اختلاف ہے۔ امام شوکانی نے ۳ فرسخ یعنی (۹ کوس) والی روایت کو ترجیح دی ہے۔ اسی طرح بہت سے محققین علماء اس بات کو ضروری قرار دیتے ہیں کہ دوران سفر کسی ایک مقام پر تین یا چار دن سے زیادہ قیام کی نیت نہ ہو اور اگر اس سے زیادہ قیام کی نیت ہو تو پھر نماز قصر کی اجازت نہیں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)۔ فائدہ: ہمارے یہاں سفر تین منزل کا ہونا ضروری ہے۔ اس سے کم ہوگا تو قصر جائز نہ ہوگا۔ اور کافروں کے ستانے کا ڈر اس وقت موجود تھا جب یہ حکم نازل ہوا۔ جب یہ ڈر جاتا رہا تو اس کے بعد بھی آپ ﷺ سفر میں دو رکعت ہی پڑھتے رہے اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ کو بھی اسی کی تاکید فرمائی۔ اب ہمیشہ سفر میں قصر کرنے کا حکم ہے خوف مذکور ہو یا نہ ہو اور یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے شکر یہ کے ساتھ قبول کرنا لازم ہے جیسا کہ حدیث میں ارشاد ہے۔ (از تفسیر شبیر احمد عثمانیؒ)۔ مسئلہ خوف کفار قصر کے لیے شرط نہیں۔ ☆ حدیث یعلی بن امیہؓ نے حضرت عمرؓ سے دریافت کیا حضور ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے لیے یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے صدقہ ہے تم اس کا صدقہ قبول کرو اس سے یہ مسئلہ معلوم ہوتا ہے کہ سفر میں چار رکعت والی نماز کو پورا پڑھنا جائز نہیں ہے۔ مدت سفر مسئلہ جس سفر میں قصر کیا جاتا ہے اس کی ادنی مدت تین رات دن کی مسافت ہے جو اونٹ یا پیدل کی متوسط رفتار سے طے کی جاتی ہو اور اس کی مقداریں خشکی اور دریا اور پہاڑوں میں مختلف ہو جاتی ہیں۔ جو مسافت متوسط رفتار سے چلنے والے تین روز میں طے کرتے ہوں اس کے سفر میں قصر ہوگا۔ مسئلہ مسافر کی جلدی اور دیر کا اعتبار نہیں خواہ وہ تین روز کی مسافت تین گھنٹہ میں طے کر لے جب بھی قصر ہوگا اور اگر ایک روز کی مسافت تین روز سے زیادہ میں طے کرے تو قصر نہ ہوگا غرض اعتبار مسافت کا ہے۔ (از تفسیر مولانا احمد رضا خان بریلویؒ)]

قلب سلیم

(سورۃ الانعام ۶)---۵۳۔ ''اور اسی طرح ہم نے بعض کو بعض کے ذریعے سے آزمائش میں ڈال رکھا ہے تاکہ یہ لوگ کہا کریں، کیا یہ لوگ ہیں کہ ہم سب میں سے ان پر اللہ نے فضل کیا ہے۔ کیا یہ بات نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ شکر گزاروں کو خوب جانتا ہے۔'' O[یعنی اللہ تعالیٰ ظاہری چمک دمک، ٹھاٹھ باٹھ اور رئیسانہ کروفر وغیرہ نہیں دیکھتا، وہ تو دلوں کی کیفیت کو دیکھتا ہے اور اس اعتبار سے وہ جانتا ہے کہ اس کے شکر گزار بندے اور حق شناس کون ہیں؟ پس اس نے جن کے اندر شکر گزاری کی خوبی دیکھی، انہیں ایمان کی سعادت سے سرفراز کر دیا جس طرح حدیث میں آتا ہے۔ ''اللہ تعالیٰ تمہاری صورتیں تمہارے رنگ نہیں دیکھتا، وہ تو تمہارے دل دیکھتا ہے۔'' (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

Marfat.com

(سورۃ الانفال ۸)---۲۔ ''مومن صرف وہ لوگ ہیں جن کے دل جب اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے ڈر جاتے ہیں اور جب انہیں اس کی آیتیں سنائی جاتی ہیں تو وہ ان کا ایمان بڑھا دیتی ہیں اور وہ اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔''O---۳۔ ''وہ جو نماز قائم کرتے ہیں اور اس میں سے جو ہم نے انہیں دیا ہے خرچ کرتے ہیں۔''O---۴۔ ''وہی سچے مومن ہیں- ان کے رب کے پاس ان کے (بڑے) درجے ہیں اور بخشش اور عزت کی روزی ہے۔''O

(سورۃ الرعد ۱۳)---۱۹۔ ''کیا وہ ایک شخص جو یہ علم رکھتا ہو کہ آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے جو اتارا گیا ہے وہ حق ہے- اس شخص جیسا ہو سکتا ہے جو اندھا ہو- نصیحت تو وہی قبول کرتے ہیں جو عقلمند ہوں۔''O---[یعنی جن کے پاس قلب سلیم اور عقل صحیح نہ ہو اور جنہوں نے اپنے دلوں کو گناہوں کے زنگ سے آلودہ اور اپنی عقلوں کو خراب کر لیا ہو وہ اس قرآن سے نصیحت حاصل ہی نہیں کر سکتے۔(از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الشعرآء ۲۶)---۸۸۔ ''جس دن کہ مال اور اولاد کچھ کام نہ آئے گی۔''O---۸۹۔ ''لیکن فائدہ والا وہی ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے سامنے بے عیب دل لے کر جائے۔''O---[قلب سلیم یا بے عیب دل سے مراد وہ دل ہے جو شرک سے پاک ہو- یعنی قلب مومن- اس لیے کہ کافر اور منافق کا دل مریض ہوتا ہے- بعض کہتے ہیں' بدعت سے خالی اور سنت پر مطمئن دل' بعض کے نزدیک' دنیا کے مال و متاع کی محبت سے پاک دل' اور بعض کے نزدیک' جہالت کی تاریکیوں اور اخلاقی رذالتوں سے پاک دل- یہ سارے مفہوم بھی صحیح ہو سکتے ہیں- اس لیے کہ قلب مومن مذکورہ تمام ہی برائیوں سے پاک ہوتا ہے۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الصّٰفّٰت ۳)---۸۴۔ ''جبکہ اپنے رب کے پاس بے عیب دل لائے۔''O---[''قلب سلیم'' کے معنی ''صحیح سلامت دل'' کے ہیں- یعنی ایسا دل جو تمام اعتقادی اور اخلاقی خرابیوں سے پاک ہو' جس میں کفر و شرک اور شکوک و شبہات کا شائبہ تک نہ ہو' جس میں نافرمانی اور سرکشی کا کوئی جذبہ نہ پایا جاتا ہو' جس میں کوئی ایچ پیچ اور الجھاؤ نہ ہو' جو ہر قسم کے بُرے میلانات اور ناپاک خواہشات سے بالکل صاف ہو' جس کے اندر کسی کے لیے بغض و حسد یا بدخواہی نہ پائی جاتی ہو' جس کی نیت میں کوئی کھوٹ نہ ہو۔(تفسیر از تفہیم القرآن)]

(سورۃ ق ۵۰)---۳۳۔ ''جو رحمٰن کا غائبانہ خوف رکھتا ہو اور توجہ والا دل لایا ہو۔''---[مُنیب' اللہ کی طرف رجوع کرنے والا اور اس کا اطاعت گزار دل- یا بمعنی سلیم' شرک و معصیت کی نجاستوں سے پاک دل۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

قوموں کا عروج وزوال

(سورۃ المائدۃ ۵)---۲۰۔ ''اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم! اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کی وہ نعمت یاد کرو جب اس نے تم میں نبی بنائے اور تمہیں بادشاہ بنایا اور تمہیں وہ دیا جو اس نے جہان والوں میں کسی کو نہ دیا۔''O---۲۱۔ ''اے میری قوم پاک ملک میں جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے لکھا ہے داخل ہو جاؤ- اور اپنی پیٹھ پیچھے نہ لوٹ جاؤ ورنہ نقصان اٹھا کر پلٹو گے۔''O---۲۲۔ ''وہ کہنے لگے موسیٰ! وہاں تو بڑے زبردست لوگ رہتے ہیں اور ہم وہاں ہرگز داخل نہ ہوں گے جب تک وہ وہاں سے نکل نہ جائیں- ہاں اگر وہ وہاں سے نکل جائیں تو ہم داخل ہو جائیں گے۔''O---۲۳۔ ''ان لوگوں میں سے جو ڈرتے تھے دو شخصوں نے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا تھا کہا- اس دروازے سے داخل ہو جاؤ- پھر جب تم اس میں داخل ہو جاؤ گے تو تم غالب آ جاؤ گے اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرو اگر تم مومن ہو۔''O---۲۴۔ ''وہ بولے- موسیٰ جب تک وہ وہاں رہتے ہیں ہم وہاں کبھی داخل نہ ہوں گے- پس تو اور تیرا رب جاؤ اور ان سے جنگ کرو ہم یہاں بیٹھے ہیں۔''O---۲۵۔ ''اس نے کہا- اے میرے رب! میں اپنے بھائی کے سوا کسی پر اختیار نہیں رکھتا- سو تو ہمارے اور اس سیاہ کار قوم کے درمیان علیحدگی کر دے۔''O---۲۶۔ ''اس نے کہا- اچھا! یہ ملک ان پر چالیس سال حرام رہے گا- اور وہ زمین میں سر مارتے پھریں گے- اب تو اس سیاہ کار قوم پر افسوس نہ کر۔''O

(سورۃ الانفال ۸)---۵۳۔ ''یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کسی نعمت کو جو وہ کسی قوم کو دیتا ہے نہیں بدلتا جب تک وہ اپنی حالت کو نہ بدلیں اور یہ کہ اللہ تعالیٰ سننے والا، جاننے والا ہے۔''O---[اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک کوئی قوم کفران نعمت کا راستہ اختیار کر کے اور اللہ تعالیٰ کے اوامر و نواہی سے اعراض کر کے اپنے احوال و اخلاق کو نہیں بدل لیتی اللہ تعالیٰ اس پر اپنی نعمتوں کا دروازہ بند نہیں فرماتا- دوسرے لفظوں میں اللہ تعالیٰ گناہوں کی وجہ سے اپنی نعمتیں سلب فرما لیتا ہے- اور اللہ تعالیٰ کے انعامات کا مستحق بننے کے لئے ضروری ہے کہ گناہوں سے اجتناب کیا جائے- گویا تبدیلی کا مطلب یہی ہے کہ قوم گناہوں کو چھوڑ کر اطاعت الٰہی کا راستہ اختیار کرے۔(از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ التوبہ ۹)---۳۹۔ ''اگر تم نہیں نکلو گے (جہاد کے لئے) تو وہ تمہیں دردناک سزا دے گا اور تمہاری بجائے کسی اور قوم کو بدل کر لے آئے گا- اور تم

Marfat.com

اس کا کچھ بھی بگاڑ نہ سکو گے- اور اللہ تعالیٰ ہر بات پر قادر ہے۔" O ---۷۰۔ "کیا انہیں اپنے سے پہلی قوموں کی خبر نہیں ملی- قوم نوحؑ، عاد، ثمود، قوم ابراہیمؑ، مدین کے رہنے والوں اور الٹی ہوئی بستیوں کی؟ ان کے پاس ان کے رسول واضح نشانیاں لائے اور اللہ تعالیٰ ایسا نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا- لیکن وہ خود اپنے اوپر ظلم کرتے تھے۔" O ---۱۱۵۔ "اور اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کہ کسی قوم کو اس کے بعد کہ وہ انہیں راہ دکھا چکا ہو بھٹکا دے جب تک وہ ان پر واضح نہ کر دے کہ وہ کن باتوں سے بچیں- بیشک اللہ تعالیٰ ہر بات کا علم رکھتا ہے۔" O

(سورۃ ھود ۱۱) ---۵۷۔ "لیکن اگر تم نے منہ موڑ لیا تو میں نے تو تمہیں وہ پیغام پہنچا دیا ہے جس کے ساتھ مجھے تمہاری طرف بھیجا گیا ہے- اور میرا رب تمہارے علاوہ کسی قوم کو حاکم بنا دے گا اور تم اسے کوئی نقصان نہ پہنچا سکو گے- میرا رب ہر چیز پر نگران ہے۔" O --- [یہ حضرت ھودؑ نے اپنی قوم سے کہا]

(سورۃ الرعد ۱۳) ---۱۱۔ "اس کے پہرے دار انسان کے آگے پیچھے مقرر ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کی نگہبانی کرتے ہیں- کسی قوم کی حالت اللہ تعالیٰ نہیں بدلتا جب تک کہ وہ خود اسے نہ بدلیں جو ان کے دلوں میں ہے- اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کی سزا کا ارادہ کر لیتا ہے تو وہ بدلا نہیں کرتا اور سوائے اس کے کوئی بھی ان کا کارساز نہیں۔" O --- [تفصیل کے لئے اوپر انفال: ۵۳ مع تفسیر ملاحظہ فرمائیں]

قومی ترقی

(سورۃ سبا ۳۴) ---۱۵۔ "قوم سبا کے لیے اپنی بستیوں میں (قدرت الٰہی کی) نشانی تھی ان کے دائیں بائیں دو باغ تھے (ہم نے ان کو حکم دیا تھا کہ) اپنے رب کی دی ہوئی روزی کھاؤ اور اس کا شکر ادا کرو' یہ عمدہ شہر اور وہ بخشنے والا رب ہے۔" O --- [ان کا واقعہ یہ ہے کہ یمن کا اکثر حصہ کوھستانی ہے- یہاں کوئی دریا نہیں بہتا- برسات کے موسم میں بارش کا پانی برساتی نالوں کے ذریعے آتا اور اس سے کہیں کہیں کھیتی باڑی کی جاتی- اہلِ یمن نے مأرب کے قریب ایک وادی میں بڑا زبردست بند (DAM) تعمیر کیا- کہتے ہیں یہ بند ملکہ بلقیس کے زمانہ میں سنگلاخ چٹانوں سے تعمیر کیا گیا تھا- اُوپر نیچے اس کے تین دروازے تھے- اس سے نیچے ایک بہت بڑا وسیع تالاب تھا جس سے بارہ نہریں نکالی گئی تھیں' جو مُلک کے ہر حصہ کو آبپاشی کرتیں- جب ڈیم بھرا ہوتا تو سب سے اُونچا دروازہ کھولا جاتا اس سے پانی نکل کر نیچے ذخیرہ میں آتا اور وہاں سے حسب ضرورت مختلف نہروں میں چھوڑ دیا جاتا- پانی کی سطح کم ہوتی تو درمیانی دروازہ کھولا جاتا اور جب بالکل پانی کم ہوتا تو نیچے والا دروازہ کھول دیا جاتا- یہ ڈیم اتنا بڑا تھا کہ موسم برسات میں ذخیرہ کیا ہوا پانی ان کی سال بھر کی ضرورتوں کے لیے کافی ہو جاتا- آبپاشی کا یہ اتنا اعلیٰ نظام تھا کہ اس زمانہ میں بابل کے علاوہ کہیں اس کی نظیر نہ تھی- جب یمن کی زمین کو بروقت پانی دستیاب ہونے لگا تو ہر طرف سرسبز و شاداب کھیت لہلہانے لگے- وادی کے دونوں طرف دائیں بائیں دُور دُور تک باغات کا سلسلہ چلا گیا تھا- امام قشیری کہتے ہیں جنتین کا یہ مطلب نہیں کہ مُلک بھر میں صرف دو باغ تھے- ایک دائیں طرف دُوسرا بائیں طرف- بلکہ مقصد یہ ہے دائیں بائیں ہر طرف باغات ہی باغات تھے- جدھر نگاہ اُٹھتی پھلوں سے لدے ہُوئے سرسبز درختوں پر ہی پڑتی- (قرطبی)] --- [خود سوچیے جہاں آب رسانی کا اتنا بہترین نظام ہو- ہر طرف پھل دار درخت جھول رہے ہوں- باغات سے سارا مُلک جنت نظیر بنا ہو- زمین سونا اُگل رہی ہو- وہاں کے باشندوں کی خوشحالی کا کیا عالم ہوگا- شرق و غرب میں ان کی دولت و ثروت کے چرچے تھے- اس وقت کے سیاحوں نے ان کے مکانات کی تزئین اور آرائش کے جو چشم دید حالات لکھے ہیں' انہیں پڑھ کر انسان دنگ رہ جاتا ہے- (تفسیر از ضیاء القرآن)]

---۱۸۔ "اور ہم نے ان کے اور ان بستیوں کے درمیان جن میں ہم نے برکت دے رکھی تھی چند بستیاں اور (آباد) رکھی تھیں جو بر سر راہ ظاہر تھیں' اور ان میں چلنے کی منزلیں مقرر کر دی تھیں ان میں راتوں اور دنوں کو بہ امن و امان چلتے پھرتے رہو۔" O --- [جب وہ خوش حالی اور آرام کی زندگی بسر کر رہے تھے اس وقت اس علاقہ کی چہل پہل کا یہ حال تھا کہ یمن سے لے کر شام فلسطین تک سارا راستہ آباد تھا- جگہ جگہ پُر رونق بستیاں تھیں ایک شہر سے نکلتے تو دوسرے شہر کے اُونچے اُونچے مکانوں کی منڈیریں دکھائی دینے لگیں- ابھی ایک شہر کی چہل پہل ختم نہ ہوتی تو دوسری بستی کی دلچسپیاں مسافروں کی توجہ کو جذب کرنے لگتیں- "بینھم" سے مراد سبا کا علاقہ ہے- "القری التی بارکنا" سے مراد شام و فلسطین کے قصبے اور شہر ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے بابرکت کیا تھا- "قری ظاھرۃ" سے مراد وہ گاؤں اور بستیاں ہیں جو کسی شاہرہ پر واقع ہونے کی وجہ سے مسافروں کو دُور سے نظر آنے لگتی ہیں- یا وہ شہر جن میں اُونچے اُونچے محلات اور ایوان راہگیروں کو دعوت نظارہ دیتے ہیں- "ظاھرۃ" کا ایک معنی عامرہ بھی ہے یعنی آباد- یعنی ہم نے سفر کی منزلیں ان میں مقرر کر دی تھیں- کوئی شب باشی کے لیے کوئی دوپہر کا قیلولہ کرنے کے لیے- ہر جگہ ہر طرح کا سامانِ راحت میسّر' آرام دہ سرائیں اور شاندار ہوٹل اپنے مہمانوں کے لیے چشم براہ- یہاں سفر کے لیے ضروری نہیں تھا کہ دن کے اجالے میں ہی ہو- رات ہو یا دن ہر مسافر امن و امان سے اپنا سفر جاری رکھ سکتا تھا- نہ دن کو کسی قزاق کا خدشہ نہ رات کو لٹ جانے کا خوف- (تفسیرات از ضیاء القرآن)] ---۲۱۔ "شیطان کا ان پر کوئی زور (اور دباؤ) نہ تھا مگر اس لیے کہ ہم ان لوگوں کو جو آخرت پر ایمان رکھتے ہیں ظاہر کر

Marfat.com

دیں ان لوگوں میں سے جو اس سے شک میں ہیں۔ اور آپ کا رب (ہر) ہر چیز پر نگہبان ہے۔" O---[تجارت کے لیے اس قوم کو خدا نے بہترین جغرافی مقام عطا کیا تھا جس سے اس نے خوب فائدہ اُٹھایا۔ ایک ہزار برس سے زیادہ مدت تک یہی قوم مشرق اور مغرب کے درمیان تجارت کا واسطہ بنی رہی۔ ایک طرف ان کے بندرگاہوں میں چین کا ریشم انڈونیشیا اور مالابار کے گرم مسالے ہندوستان کے کپڑے اور تلواریں مشرقی افریقہ کے زنگی غلام بندر شتر مرغ کے پر اور ہاتھی دانت پہنچتے تھے اور دوسری طرف یہ ان چیزوں کو مصر اور شام کی منڈیوں میں پہنچاتے تھے جہاں سے روم و یونان تک یہ مال روانہ کیا جاتا تھا۔ اس کے علاوہ خود ان کے علاقے میں لوبان عود عنبر مشک، مُر، قرفہ، قصب الذریرہ، سلیخہ اور دوسری اُن خوشبودار چیزوں کی بڑی پیداوار تھی جنہیں مصر و شام اور روم و یونان کے لوگ ہاتھوں ہاتھ لیتے تھے۔ اس عظیم الشان تجارت کے دو بڑے راستے تھے۔ ایک بحری۔ دوسرا بری۔ بحری تجارت کا اجارہ ہزار سال تک انہی سبائیوں کے ہاتھ میں تھا، کیونکہ بحر احمر کی موسمی ہواؤں، زیر آب چٹانوں اور لنگر اندازی کے مقامات کا راز یہی لوگ جانتے تھے اور دوسری کوئی قوم اس خطرناک سمندر میں جہاز چلانے کی ہمت نہ رکھتی تھی۔ اس بحری راستے سے یہ لوگ اردن اور مصر کی بندرگاہوں تک اپنا مال پہنچایا کرتے تھے۔ بری راستے عدن اور حضرموت سے مارب پر جا کر ملتے تھے اور پھر وہاں سے ایک شاہراہ مکہ، جدہ، یثرب، العلاء، تبوک اور ایلہ سے گزرتی ہوئی پٹرا تک پہنچتی تھی۔ اس کے بعد ایک راستہ مصر کی طرف اور دوسرا راستہ شام کی طرف جاتا تھا۔ اس بری راستے پر جیسا کہ قرآن میں ارشاد ہوا ہے یمن سے حدود شام تک سبائیوں کی نوآبادیاں مسلسل قائم تھیں اور شب و روز اُن کے تجارتی قافلے یہاں سے گزرتے رہتے تھے۔ (اقتباس از تفسیر نمبر۔ ۲۷، تفہیم القرآن)] (نیز ملاحظہ فرمائیں قومی تنزلی)

قومی تنزلی

(سورۃ سبا ۳۴) ---۱۶" لیکن انہوں (قوم سبا) نے روگردانی کی تو ہم نے ان پر زور کے سیلاب (کا پانی) بھیج دیا اور ہم نے ان کے (ہرے بھرے) باغوں کے بدلے دو (ایسے) باغ دیئے جو بدمزہ میووں والے اور (بکثرت) جھاؤ اور کچھ بیری کے درختوں والے تھے۔" O---[کچھ عرصہ تو وہ عنایات ربانی سے لطف اندوز ہوتے رہے اور شکر بجالاتے رہے۔ لیکن جب عرصہ دراز اس لطف و تنعم میں گزرا تو ان میں سرکشی اور بے راہروی کے آثار نمودار ہونے لگے۔ وقتاً فوقتاً اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف اپنے نبی مبعوث فرمائے۔ اُنہوں نے انہیں بہتیرا سمجھایا کہ اللہ تعالیٰ کے نافرمان نہ بنو۔ یہ عیش و نشاط یہ دولت کی فراوانی اور غلوں اور پھلوں کی بہتات تمہاری کسی ذاتی قابلیت کا نتیجہ نہیں بلکہ تمہارے پروردگار کی دین ہے۔ ایسا نہ ہو کہ تم لگاتار گناہ کرتے رہو اور ناشکر گزار بنے رہو اور وہ تمہیں ان نعمتوں سے محروم کر دے لیکن شیطان نے ان کو ایسا ورغلایا تھا کہ اُنہوں نے اپنے مخلص ناصحین کے وعظ و نصیحت کو سننے سے انکار کر دیا اور برملا کہنا شروع کر دیا: ہمیں تو کوئی علم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہم پر کوئی احسان کیا ہے تم بیشک اپنے رب کو کہو کہ اگر اس میں طاقت ہے تو جو انعام اس نے ہم پر کیا ہے وہ آئندہ نہ کرے جب ان کے فسق و فجور کی حد ہو گئی تو مکافات عمل کا قانون حرکت میں آیا۔ غضب الٰہی موسلا دھار بارشوں کی شکل میں ظاہر ہوا اس نے اتنے خوفناک سیلاب کی صورت اختیار کر لی کہ جب اس کی موجیں ان چٹانوں سے بنے ہوئے بند سے جا ٹکرائیں تو ان کو لرزا کر رکھ دیا۔ چند جھٹکوں کے بعد وہ بند جس کی پختگی پر انہیں بڑا ناز تھا، اس میں دراڑیں نمودار ہونے لگیں کچھ لمحوں کے بعد پانی کا تند ریلا اس کے بھاری بھرکم پتھروں کو تنکوں کی طرح بہا لے گیا۔ کئی روز سے موسلا دھار بارش کے باعث سارے علاقے میں ہر طرف پانی ہی پانی نظر آرہا تھا۔ اُوپر سے بند ٹوٹنے سے اس کا پانی بھی آ گیا۔ جب یہ سارا پانی بلندی سے پستی کی طرف بجلی کی تیزی سے روانہ ہوا تو راستے میں جتنے شہر تھے ملیامیٹ ہو گئے۔ باغات اُجڑ گئے۔ درخت اُکھڑ گئے اور لہلہاتے ہوئے کھیتوں کا تو نام و نشان تک کہیں باقی نہ رہا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے ان ناشکروں اور ان فاسقوں کو تباہی اور بربادی کی چکی میں پیس ڈالا۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)] ---۱۷" ہم نے ان کی ناشکری کا یہ بدلہ انہیں دیا۔ ہم (ایسی) سخت سزا بڑے بڑے ناشکروں ہی کو دیتے ہیں۔" O---[یہ سزا ان کی نافرمانی اور ناشکری کے باعث انہیں دی گئی۔ ہم یوں ہی قوموں کو بلاوجہ تباہ و برباد نہیں کر دیتے، بلکہ یہ ان کے اعمال بد ہیں جو انہیں اس ہولناک انجام سے دوچار کر دیتے ہیں۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)] ---۱۹" لیکن انہوں نے پھر کہا کہ اے ہمارے پروردگار! ہمارے سفر دور دراز کر دے چونکہ خود انہوں نے اپنے ہاتھوں اپنا برا کیا اس لیے ہم نے انہیں (گزشتہ) فسانوں کی صورت میں کر دیا اور ان کے ٹکڑے ٹکڑے اڑا دیئے بلاشبہ ہر ایک صبر و شکر کرنے والے کے لیے اس (ماجرے) میں بہت سی عبرتیں ہیں۔" O---[کیونکہ وہ آرام دہ زندگی سے کچھ مدت کے بعد اُکتا گئے، وہ خدا سے دعا کرنے لگے کہ ہماری مسافتوں کو طویل کر دے۔ ایک پڑاؤ دوسرے پڑاؤ سے کافی دور ہو۔ ان کے درمیان وسیع و عریض سنسان صحرا ہوں۔ غیر آباد ویرانے ہوں۔ انہیں چلچلاتی دھوپ جلائے، گرم لُو جھلس ڈالے، پیاس کی شدت سے ہونٹ خشک ہوں، سفر کا مزا تو تب ہے]۔ ---[ان نعمتوں پر شکر کرنے کے بجائے اُنہوں نے نافرمانی کو اپنا وطیرہ بنا لیا۔ وہ قوم جو

Marfat.com

فارغ البالی اور خوشحالی کے باعث آفاقِ عالم میں رشک وحسد کی نگاہوں سے دیکھی جاتی تھی، جس کا آفتابِ اقبال بڑی بلندی پر چمک رہا تھا۔ جب ہم نے اُسے پکڑا تو اسے داستانِ پارینہ بنا کر رکھ دیا۔ اب محض ان کی کہانیاں باقی رہ گئی ہیں۔ اس قوم کا نام ونشان تک مٹ گیا۔ ان کی جمعیت کو ہم نے اس طرح منتشر اور تتر بتر کر دیا کہ جب کوئی جماعت یا قبیلہ منتشر ہوتا ہے تو اہلِ عرب بطور مثال کہتے ہیں: کہ اس قبیلہ کے لوگ یوں بکھر گئے جس طرح سبا کی قوم کو مختلف راستوں نے ایک دُوسرے سے ہمیشہ کے لیے جُدا کر دیا۔ (تفسیرات از ضیاء القرآن)] (نیز ملاحظہ فرمائیں باب ہذا، مضمون: قومی ترقی)

قید

(سورۃ یوسف ۱۲)۔۔۔۲۵۔ ''دونوں دروازے کی طرف دوڑے اور اس عورت نے یوسفؑ کا کرتا پیچھے کی طرف سے کھینچ کر پھاڑ ڈالا اور دروازے کے پاس ہی عورت کا شوہر دونوں کو مل گیا تو کہنے لگی جو شخص تیری بیوی کے ساتھ برا ارادہ کرے بس اس کی سزا یہی ہے کہ اسے قید کر دیا جائے یا اور کوئی دردناک سزا دی جائے۔'' O۔۔۔۳۲۔ ''اس وقت عزیز مصر کی بیوی نے کہا۔ یہی ہیں جن کے بارے میں تم مجھے طعنے دے رہی تھیں۔ میں نے ہر چند اس سے اپنا مطلب حاصل کرنا چاہا لیکن یہ بال بال بچا رہا اور جو کچھ میں اس سے کہہ رہی ہوں اگر یہ نہ کرے گا تو یقیناً یہ قید کر دیا جائے گا اور بے شک یہ بہت ہی بے عزت ہو گا۔'' O۔۔۔۳۳۔ ''یوسفؑ نے دُعا کی اے میرے پروردگار! جس بات کی طرف یہ عورتیں مجھے بلا رہی ہیں اس سے تو مجھے جیل خانہ بہت پسند ہے۔ اگر تو نے ان کا فن فریب مجھ سے دور نہ کیا تو میں ان کی طرف مائل ہو جاؤں گا اور بالکل نادانوں میں جا ملوں گا۔'' O۔۔۔۳۵۔ ''پھر ان تمام نشانیوں کے دیکھ لینے کے بعد بھی انہیں یہی مصلحت معلوم ہوئی کہ یوسفؑ کو کچھ مدت کے لئے قید خانہ میں رکھیں۔'' O۔۔۔۳۶۔ ''اس کے ساتھ ہی دو اور جوان بھی جیل خانے میں داخل ہوئے ان میں سے ایک نے کہا کہ میں نے خواب میں اپنے آپ کو شراب نچوڑتے دیکھا ہے۔ اور دوسرے نے کہا کہ میں نے اپنے آپ کو دیکھا ہے کہ میں اپنے سر پر روٹی اٹھائے ہوئے ہوں جسے پرندے کھا رہے ہیں۔ ہمیں آپ اس کی تعبیر بتایئے۔ ہمیں تو آپ خوبیوں والے شخص دکھائی دیتے ہیں۔'' O۔۔۔۳۷۔ ''یوسفؑ نے کہا۔ تمہیں جو کھانا دیا جاتا ہے اس کے تمہارے پاس پہنچنے سے پہلے ہی میں تمہیں اس کی تعبیر بتلا دوں گا۔ یہ سب اس علم کی بدولت ہے جو مجھے میرے رب نے سکھایا ہے۔ میں نے ان لوگوں کا مذہب چھوڑ دیا ہے جو اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں رکھتے اور آخرت کے بھی منکر ہیں۔'' O۔۔۔۳۹۔ ''اے میرے قید خانے کے ساتھیو! کیا متفرق کئی ایک پروردگار بہتر ہیں؟ یا ایک اللہ تعالیٰ زبردست طاقت ور؟'' O۔۔۔۴۱۔ ''اے میرے قید خانے کے رفیقو! تم دونوں میں سے ایک تو اپنے بادشاہ کو شراب پلانے پر مقرر ہو جائے گا۔ لیکن دوسرا سولی پر چڑھایا جائے گا۔ اور پرندے اس کا سر نوچ نوچ کر کھائیں گے۔ تم دونوں جس کے بارے میں تحقیق کر رہے تھے اس کام کا فیصلہ کر دیا گیا۔'' O۔۔۔۴۲۔ ''اور جس کی نسبت یوسفؑ کا گمان تھا کہ ان دونوں میں سے یہ چھوٹ جائے گا اس سے کہا کہ اپنے بادشاہ سے میرا ذکر بھی کر دینا۔ پھر اسے شیطان نے اپنے بادشاہ سے ذکر کرنا بھلا دیا اور یوسفؑ نے کئی سال قید خانے میں ہی کاٹے۔'' O۔۔۔۴۵۔ ''ان دو قیدیوں میں سے جو رہا ہوا تھا اسے مدت کے بعد یاد آ گیا اور کہنے لگا میں تمہیں اس کی تعبیر بتلا دوں گا مجھے جانے کی اجازت دیجئے۔'' O۔۔۔[مکمل تفصیل کے لئے باب نمبر۴، مضمون انبیاء ورسل حضرت یوسفؑ]

قیدی

(سورۃ الانفال ۸)۔۔۔۶۷۔ ''کسی نبی کو روا نہیں کہ اس کے پاس قیدی ہوں۔ جب تک وہ زمین میں دشمنوں کو اچھی طرح کچل نہ دے تم دُنیا کا مال چاہتے ہو مگر اللہ تعالیٰ آخرت کو چاہتا ہے اور اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے۔'' O۔۔۔[جنگ بدر میں ستر کافر مارے گئے اور ستر ہی قیدی بنا لئے گئے۔ یہ کفر واسلام کا چونکہ پہلا معرکہ تھا۔ اس لئے قیدیوں کے بارے میں کیا طرزِ عمل اختیار کیا جائے؟ ان کی بابت احکام پوری طرح واضح نہیں تھے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے ان ستر قیدیوں کے بارے میں مشورہ کیا کہ کیا جائے؟ ان کو قتل کر دیا جائے یا فدیہ لے کر چھوڑ دیا جائے؟ جواز کی حد تک دونوں ہی باتوں کی گنجائش تھی۔ اسی لئے دونوں ہی باتیں زیرِ غور آئیں۔ لیکن بعض دفعہ جواز وعدم جواز سے قطع نظر حالات وظروف کے اعتبار سے زیادہ بہتر صورت اختیار کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہاں بھی ضرورت زیادہ بہتر صورت اختیار کرنے کی تھی۔ لیکن جواز کو سامنے رکھتے ہوئے کم تر صورت اختیار کر لی گئی، جس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے عتاب نازل ہوا۔ مشورے میں حضرت عمرؓ وغیرہ نے یہ مشورہ دیا کہ کفر کی قوت وشوکت توڑنے کے لئے ضروری ہے کہ ان قیدیوں کو قتل کر دیا جائے کیونکہ یہ کفر اور کافروں کے سرغنے ہیں، یہ آزاد ہو کر اسلام اور مسلمانوں کے خلاف زیادہ سازشیں کریں گے۔ جب کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ وغیرہ کی رائے اس کے برعکس یہ تھی کہ فدیہ لے کر انہیں چھوڑ دیا جائے اور اس مال سے آئندہ جنگ کی تیاری کی جائے۔ نبی کریم ﷺ نے بھی اسی رائے کو پسند فرمایا جس پر یہ اور اس کے بعد

Marfat.com

کی آیات نازل ہوئیں (حتیٰ یثخن فی الارض) کا مطلب ہے کہ اگر ملک میں کفر کا غلبہ ہے (جیسا کہ اس وقت عرب میں کفر کا غلبہ تھا) تو کافروں کی خون ریزی کر کے کفر کی قوت کو توڑنا ضروری ہے۔ اس نکتے کو نظر انداز کر کے تم نے جو فدیہ قبول کیا ہے تو گویا، زیادہ بہتر صورت کو چھوڑ کر کمتر صورت کو اختیار کیا ہے جو تمہاری غلطی ہے۔ بعد میں جب کفر کا غلبہ ختم ہو گیا تو قیدیوں کے بارے میں امام وقت کو اختیار دے دیا گیا کہ وہ چاہے تو قتل کر دے، فدیہ لے کر چھوڑ دے یا مسلمان قیدیوں کے ساتھ تبادلہ کر لے اور چاہے تو ان کو غلام بنا لے، حالات و ظروف کے مطابق کوئی بھی صورت اختیار کرنا جائز ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۷۰۔ ''اے نبی! ان قیدیوں سے جو تیرے قبضے میں ہیں کہو۔ اگر اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں بھلائی معلوم کرے گا تو اس سے جو تم سے لیا گیا ہے تمہیں بہتر دے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔'' O---۷۱۔ ''اور اگر وہ تجھ سے دغا کرنا چاہیں گے تو پہلے وہ اللہ تعالیٰ سے بھی دغا کر چکے ہیں مگر اس نے ان پر قابو پا لیا ہے اور اللہ تعالیٰ علم والا حکمت والا ہے۔'' O

(سورۃ محمد ۴۷)---۴۔ ''۴۔ تو جب کافروں سے تمہاری مڈبھیڑ ہو تو گردنوں پر وار مارو۔ جب ان کو اچھی طرح کچل ڈالو تو اب خوب مضبوط قید و بند سے گرفتار کرو (پھر اختیار ہے) کہ خواہ احسان رکھ کر چھوڑ دو یا فدیہ لے کر تاوقتیکہ لڑائی اپنے ہتھیار رکھ دے۔ یہی حکم ہے اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو (خود) ہی ان سے بدلہ لے لیتا لیکن (اس کا منشا یہ ہے) کہ تم میں سے ایک کا امتحان دوسرے کے ذریعہ سے لے لے، جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید کر دیے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے اعمال ہرگز ضائع نہ کرے گا۔'' O---[قیدیوں کے بارے میں اختیار دے دیا گیا جو صورت، حالات کے اعتبار سے اسلام اور مسلمانوں کے حق میں زیادہ بہتر ہو وہ اختیار کر لی جائے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---[نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے عمل سے یہ ثابت ہے کہ ایک جنگی قیدی جب تک حکومت کی قید میں رہے، اُس کی غذا اور لباس، اور اگر وہ بیمار یا زخمی ہو تو اس کا علاج، حکومت کے ذمہ ہے۔ قیدیوں کو بھوکا ننگا رکھنے، یا ان کو عذاب دینے کا کوئی جواز اسلامی شریعت میں نہیں ہے۔ بلکہ اس کے برعکس حسنِ سلوک اور فیاضانہ برتاؤ کی ہدایت بھی کی گئی ہے اور عملاً بھی اسی کی نظیریں سُنّت میں ملتی ہیں۔ جنگِ بدر کے قیدیوں کو رسول اللہ ﷺ نے مختلف صحابہ کرامؓ کے گھروں میں بانٹ دیا اور ہدایت فرمائی کہ ان قیدیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔ اُن میں سے ایک قیدی ابوعزیز کا بیان ہے کہ مجھے جن انصاریوں کے گھر میں رکھا گیا تھا وہ صبح شام مجھ کو روٹی کھلاتے تھے اور خود صرف کھجوریں کھا کر رہ جاتے تھے۔ یمامہ کے سردار ثمامہ بن اُثال جب گرفتار ہو کر آئے تو جب تک وہ قید میں رہے، نبی کریم ﷺ کے حکم سے عمدہ کھانا اور دودھ ان کے لیے مہیا کیا جاتا رہا۔ یہی طرزِ عمل صحابہ کرامؓ کے دور میں بھی رہا۔ جنگی قیدیوں سے بُرے سلوک کی کوئی نظیر اُس دور میں نہیں ملتی۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

کتمانِ حق، حق کو چھپانے والے

(سورۃ البقرۃ ۲)---۴۲۔ ''اور نہ مشتبہ بناؤ حق کو باطل کا رنگ چڑھا کر اور (مت) چھپاؤ حق کو تم جانتے بوجھتے۔'' O---۱۴۰۔ ''اور کون بڑا ظالم ہے اس سے جو چھپائے وہ شہادت جو اس کے پاس ہے اللہ کی طرف سے؟ اور نہیں ہے اللہ غافل اس سے جو تم کر رہے ہو۔'' O---۱۴۶۔ ''وہ لوگ جنہیں دی ہم نے کتاب پہچانتے ہیں اس (قبلہ) کو جیسے پہچانتے ہیں اپنی اولاد کو لیکن کچھ لوگ ان میں سے چھپاتے ہیں حق کو جانتے بوجھتے۔'' O---۱۴۷۔ ''حق یہی ہے تیرے رب کی طرف سے پس تم ہرگز نہ ہونا شک کرنے والوں میں سے۔'' O---[یعنی اگر تم کو یہ خیال ہو کہ کاش کعبہ کا مسلمانوں کے لیے قبلہ ہونا اہل کتاب بھی کسی طرح تسلیم کر لیں اور دوسرے لوگوں کو شبہ میں ڈالتے نہ پھریں تو میرے نبی موعود ہونے میں خلجان باقی نہ رہے تو جان لو کہ اہل کتاب کو تمہارا بہت پورا علم ہے۔ آپ کے نسب و قبیلہ و مولد و مسکن و صورت و شکل و اوصاف احوال سب کو جانتے ہیں جس کی وجہ سے ان کو آپ کا علم اور آپ کے نبی موعود ہونے کا ایسا یقین ہے جیسا بہت سے لڑکوں میں اپنے بیٹوں کو بلا تامل و تردد پہچانتے ہیں مگر اس امر کو بعض تو ظاہر کرتے ہیں اور بعض دیدہ و دانستہ امر حق کو چھپاتے ہیں لیکن ان کے چھپانے سے کیا ہوتا ہے حق بات تو وہی ہے جو اللہ کی طرف سے ہو اہل کتاب مانیں یا نہ مانیں ان کی مخالفت سے کسی قسم کا تردد مت کرو۔ (از تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانیؒ)]---۱۵۹۔ ''بیشک جو لوگ چھپاتے ہیں ہمارے نازل کئے ہوئے واضح احکام کو اور ہدایت کو اس کے بعد بھی کہ کھول کر بیان کر دیئے ہیں ہم نے وہ لوگوں کے لئے اس کتاب میں وہی لوگ ہیں کہ لعنت کرتا ہے ان پر اللہ بھی اور لعنت کرتے ہیں ان پر سب لعنت کرنے والے۔'' O---۱۷۴۔ ''بیشک جو لوگ چھپاتے ہیں اس کو جو نازل کیا ہے اللہ نے اپنی کتاب میں اور لیتے ہیں اس کے بدلے تھوڑی قیمت یہ لوگ نہیں بھرتے اپنے پیٹ میں مگر آگ اور نہیں بات کرے گا ان سے اللہ تعالیٰ روز قیامت اور نہ پاک کرے گا ان کو اور ان کے لیے ہے دردناک عذاب۔'' O

(سورۃ آل عمران ۳)---۱۸۸۔ ''ہرگز نہ خیال کرنا تم کہ وہ لوگ جو اتراتے ہیں اپنے کرتوتوں پر اور چاہتے ہیں کہ تعریف کی جائے ان کی ایسے کارناموں پر جو نہیں کئے انہوں نے سو نہ خیال کرنا ان کے بارے میں کہ وہ بچ گئے عذاب سے بلکہ ان کے لئے ہے بڑا دردناک عذاب۔'' O---[اس میں ایسے لوگوں

Marfat.com

کے لیے سخت وعید ہے جو صرف اپنے واقعی کارناموں پر خوش نہیں ہوتے بلکہ چاہتے ہیں کہ ان کے کھاتے میں وہ کارنامے بھی درج یا ظاہر کیے جائیں جو انہوں نے نہیں کیے ہوتے۔ یہ بیماری جس طرح عہد رسالت کے بعض لوگوں میں تھی جن کے پیش نظر آیات کا نزول ہوا۔ اسی طرح آج بھی جاہ پسند قسم کے لوگوں اور پروپیگنڈے اور دیگر ہتھکنڈوں کے ذریعے سے بننے والوں لیڈروں میں یہ بیماری عام ہے۔ أعاذنا الله منه۔ آیت کے سیاق سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہودی کتاب الٰہی میں تحریف و کتمان کے مجرم تھے، مگر وہ اپنے ان کرتوتوں پر خوش ہوتے تھے۔ یہی حال آج کے باطل گروہوں کا بھی ہے وہ بھی لوگوں کو گمراہ کرکے، غلط راہنمائی کرکے اور آیات الٰہی میں معنوی تحریف و تلبیس کرکے بڑے خوش ہوتے ہیں اور دعویٰ یہ کرتے ہیں کہ وہ اہل حق ہیں اور یہ کہ ان کے دجل و فریب کاری کی انہیں داد دی جائے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

کراماً کاتبین (حفظہ) نگہبان

(سورۃ الانعام ۶)---۶۱۔ ''اور وہ اپنے بندوں پر غالب ہے- اور تمہارے اوپر نگہبان بھیجتا ہے- یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کی موت آ جاتی ہے تو اسے ہمارے فرشتے پورا کردیتے ہیں- اور وہ کوتاہی نہیں کرتے۔'' O

(سورۃ یونس ۱۰)---۲۱۔ ''اور جب ہم لوگوں کو تکلیف کے بعد جو انہیں پہنچتی ہے، رحمت کا مزا چکھاتے ہیں تو وہ ہماری نشانیوں میں چالبازیاں کرنے لگتے ہیں- کہو! اللہ تعالیٰ زیادہ تیز چال چلنے والا ہے- ہمارے فرشتے تمہاری چالوں کو لکھ رہے ہیں۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: رحمت]

(سورۃ الھود ۱۱)---۸۶۔ ''اللہ تعالیٰ کی طرف سے بچا ہوا نفع تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم مومن ہو- اور میں تم پر کوئی نگہبان نہیں۔'' O---[یہ حضرت شعیبؑ نے اپنی قوم سے کہا تھا]

(سورۃ الرعد ۱۳)---۱۱۔ ''اس کے پہرے دار انسان کے آگے پیچھے مقرر ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کی نگہبانی کرتے ہیں- کسی قوم کی حالت اللہ تعالیٰ نہیں بدلتا جب تک کہ وہ خود اسے نہ بدلیں جو ان کے دلوں میں ہے- اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کی سزا کا ارادہ کرلیتا ہے تو بدلا نہیں کرتا اور سوائے اس کے کوئی بھی ان کا کارساز نہیں۔'' O

(سورۃ ق ۵۰)---۱۷۔ ''جس وقت دو لینے والے جا لیتے ہیں ایک دائیں طرف اور ایک بائیں طرف بیٹھا ہوا ہے۔'' O---۱۸۔ ''(انسان) منہ سے کوئی لفظ نکال نہیں پاتا مگر کہ اس کے پاس نگہبان تیار ہے۔'' O---[یعنی ایک طرف تو ہم خود براہِ راست انسان کی حرکات و سکنات اور اس کے خیالات کو جانتے ہیں، دوسری طرف ہر انسان پر دو فرشتے مامور ہیں، جو اس کی ایک ایک بات کو نوٹ کررہے ہیں، اور اس کا کوئی قول و فعل ان کے ریکارڈ سے نہیں چھوٹتا- اس کے معنی یہ ہیں کہ جس وقت اللہ تعالیٰ کی عدالت میں انسان کی پیشی ہوگی اُس وقت اللہ کو خود بھی معلوم ہوگا کہ کون کیا کرکے آیا ہے، اور اس پر شہادت دینے کے لیے دو گواہ بھی موجود ہونگے جو اُس کے اعمال کا دستاویزی ثبوت لاکر سامنے رکھ دیں گے- یہ دستاویزی ثبوت کس نوعیت کا ہوگا، اس کا ٹھیک ٹھیک تصور کرنا تو ہمارے لیے مشکل ہے- مگر جو حقائق آج ہمارے سامنے پیش آرہے ہیں انہیں دیکھ کر یہ بات بالکل یقینی معلوم ہوتی ہے کہ جس فضا میں انسان رہتا اور کام کرتا ہے اُس میں ہر طرف اُس کی آوازیں، اُس کی تصویریں اور اس کی حرکات سکنات کے نقوش ذرّے ذرّے پر ثبت ہورہے ہیں اور ان میں سے ہر چیز کو بعینہٖ اُنہی شکلوں اور آوازوں میں دوبارہ اِس طرح پیش کیا جاسکتا ہے کہ اصل اور نقل میں ذرہ برابر فرق نہ ہو- انسان یہ کام نہایت ہی محدود پیمانے پر آلات کی مدد سے کررہا ہے- لیکن خدا کے فرشتے نہ اِن آلات کے محتاج ہیں نہ اِن قیود سے مقید- انسان کا اپنا جسم اور اس کے گرد و پیش کی ہر چیز اُن کی ٹیپ اور اُن کی فلم ہے جس پر وہ ہر آواز اور ہر تصویر کو اس کی نازک ترین تفصیلات کے ساتھ جُوں کی تُوں ثبت کرسکتے ہیں اور قیامت کے روز آدمی کو اس کے اپنے کانوں سے اُس کی اپنی آواز میں اُس کی وہ باتیں سنوا سکتے ہیں جو وہ دنیا میں کرتا تھا، اور اس کی اپنی آنکھوں سے اس کے اپنے تمام کرتوتوں کی چلتی پھرتی تصویریں دکھا سکتے ہیں جن کی صحت سے انکار کرنا اس کے لیے ممکن نہ ہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]---۲۳۔ ''اس کا ہم نشین (فرشتہ) کہے گا یہ حاضر ہے جو کہ میرے پاس تھا۔'' O

(سورۃ الانفطار ۸۲)---۱۰۔ ''یقیناً تم پر نگہبان عزت والے۔'' O---[تمہارے انکار سے قیامت کا پروگرام منسوخ تو نہیں ہوجائے گا ہم اس روز کے لئے پ[illegible]ے انتظامات کررہے ہیں تم جیسے خود فراموش کے ساتھ ہم نے ایسے فرشتے مقرر کردیے ہیں جو تمہارے جملہ اعمال کی یادداشت تیار کررہے ہیں ہمارے یہ کارندے جن کو یہ اہم کام تفویض کیا گیا ہے معمولی قسم کے اہلکار نہیں بڑے بزرگ اور بلند پایہ حضرات ہیں نہ انہیں رشوت دی جاسکتی ہے نہ انہیں مرعوب کیا جاسکتا ہے۔ اور نہ تمہارے اعمال کو ضبط تحریر میں لانے میں وہ کاہلی کرسکتے ہیں نہ ان کی کسی سے ذاتی دوستی ہے اور نہ عداوت جو کچھ تم کرتے ہو بلا کم

Marfat.com

و کاسات' وہ حرف بحرف لکھ رہے ہیں۔ (از تفسیر ۶ ضیاء القرآن)]---۱۱۔''لکھنے والے مقرر ہیں۔''O---۱۲۔''جو کچھ تم کرتے ہو وہ جانتے ہیں۔''O---[ان کا علم ادھورا اور ان کی معلومات ناقص نہیں' تمہاری ہر بات' تمہارا ہر کام بلکہ اس کے پس پردہ تمہارے جو جذبات اور نیتیں ہیں وہ ان سے بھی باخبر ہیں تم خود غور کرو ایسے غیر جانبدار' دیانتدار اور ہر بات سے خبردار تمہارے اعمال کا جو ریکارڈ تیار کریں گے' ان کو تم کس طرح جھٹلاؤ گے۔ (از تفسیر ۷ ضیاء القرآن)]

کرپشن، بددیانتی

(**سورۃ البقرۃ ۲**)---۱۸۸۔''اور نہ کھاؤ تم ایک دوسرے کا مال آپس میں ناحق - اور نہ پہنچاؤ اس کو حاکموں تک اس غرض سے کہ کھا جاؤ کچھ حصہ لوگوں کے مال کا ناجائز طریقے سے حالانکہ تم جانتے ہو۔''O

(**سورۃ النساء ۴**)---۲۹۔''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو نہ کھاؤ ایک دوسرے کا مال باہم ناجائز طریقے سے - مگر یہ کہ ہو لین دین تمہاری آپس کی رضامندی سے - اور نہ قتل کرو اپنے آپ کو بیشک اللہ تعالیٰ ہے تم پر بے حد مہربان۔''O---۳۰۔''اور جو شخص کرے گا ایسے کام زیادتی اور ظلم سے تو عنقریب جھونکیں گے ہم اسے بڑی آگ میں اور ہے یہ (کام) اللہ تعالیٰ کے لئے بہت آسان۔''O

(**سورۃ المائدۃ ۵**)---۱۳۔''پھر ان کے اپنا عہد توڑنے کے سبب ہم نے ان پر لعنت کر دی اور ان کے دلوں کو سخت کر دیا - وہ کلمات کو اپنی جگہوں سے بدل دیتے ہیں اور اس نصیحت کا جو انہیں کی گئی تھی ایک حصہ بھول گئے ہیں اور ان میں تھوڑے آدمیوں کو چھوڑ کر تو ان کی دغابازی کی اطلاع پاتا ہی رہے گا مگر انہیں معاف کر دے اور درگزر کر کہ اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔''O

(**سورۃ الاعراف ۷**)---۸۵۔''اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیبؑ کو - اس نے کہا اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو - اس کے سوا تمہارا کوئی خدا نہیں - تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک واضح دلیل آگئی ہے - پس ناپ تول پورا کیا کرو - اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم کر کے نہ دو اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد گڑبڑ نہ مچاؤ - یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم ایمان والے ہو۔''O

(**سورۃ یوسف ۱۲**)---۵۲۔''(یوسفؑ نے کہا) یہ اس واسطے کہ (عزیز) جان لے کہ میں نے اس کی پیٹھ پیچھے اس کی خیانت نہیں کی اور یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ دغابازوں کے ہتھکنڈے چلنے نہیں دیتا۔''O

(**سورۃ النحل ۱۶**)---۹۱۔''اور اللہ تعالیٰ کے عہد کو پورا کرو - جب کہ تم آپس میں قول و قرار کرو اور قسموں کو ان کی پختگی کے بعد مت توڑو - حالانکہ تم اللہ تعالیٰ کو اپنا ضامن ٹھہرا چکے ہو - تم جو کچھ کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کو بخوبی جان رہا ہے۔''O

کفار سے دوستی

(**سورۃ آل عمران ۳**)---۲۸۔''نہ بنائیں مومن کافروں کو اپنا دوست مومنوں کو چھوڑ کر اور جو کرے گا ایسا تو نہیں ہے اس کا اللہ تعالیٰ سے کوئی تعلق الا یہ کہ تم بچنا چاہو ان کے شر سے کسی قسم کا بچاؤ اور ڈراتا ہے تم کو اللہ اپنی ذات سے - اور اللہ تعالیٰ ہی کی طرف ہے سب کو لوٹ کر جانا۔''O [اولیا ولی کی جمع ہے - ولی ایسے دوست کو کہتے ہیں جس سے دلی محبت اور خصوصی تعلق ہو - جیسے اللہ تعالیٰ نے اپنے آپ کو اہل ایمان کا ولی قرار دیا ہے۔ یعنی ''اللہ اہل ایمان کا ولی ہے'' (البقرۃ - ۲۵۷) مطلب یہ ہوا کہ اہل ایمان کو ایک دوسرے سے محبت اور خصوصی تعلق ہے اور وہ آپس میں ایک دوسرے کے ولی (دوست) ہیں اللہ تعالیٰ نے یہاں اہل ایمان کو اس بات سے سختی سے منع فرمایا ہے کہ وہ کافروں کو اپنا دوست نہ بنائیں کیونکہ کافر اللہ کے بھی دشمن ہیں اور اہل ایمان کے بھی دشمن ہیں۔ تو پھر ان کو دوست بنانے کا جواز کس طرح ہو سکتا ہے؟ اس لیے اللہ تعالیٰ نے اس مضمون کو قرآن کریم میں کئی جگہ بڑی وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا ہے تاکہ اہل ایمان کافروں کی موالات (دوستی) اور ان سے خصوصی تعلق قائم کرنے سے گریز کریں۔ البتہ حسب ضرورت و مصلحت ان سے صلح و معاہدہ ہو سکتا ہے اور تجارتی لین دین بھی۔ اسی طرح جو کافر، مسلمانوں کے دشمن نہ ہوں، ان سے حسن سلوک اور مدارات کا معاملہ بھی جائز ہے (جس کی تفصیل سورۃ الممتحنہ میں ہے) کیونکہ یہ سارے معاملات، موالات (دوستی و محبت) سے مختلف ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]---۱۱۸۔''اے ایمان والو! مت بناؤ راز دار (کسی کو) اپنوں کے سوا نہیں اٹھا رکھیں گے وہ کوئی کسر تمہیں نقصان پہنچانے میں۔ محبوب رکھتے ہیں وہ ہر اس بات کو جو مصیبت میں مبتلا کرے تمہیں پھوٹ پڑتا ہے بغض و عناد ان کے مونہوں سے اور جو کچھ چھپائے ہوئے ہیں ان کے سینے وہ اس سے کہیں بڑھ کر ہے بیشک کھول کھول کر بیان کر دی ہیں ہم نے تمہارے لیے

Marfat.com

نشانیاں اگر تم عقل رکھتے ہو۔'' O---۱۱۹۔ ''پر تم ہو ایسے کہ دوست رکھتے ہو ان کو جبکہ نہیں پسند کرتے وہ تمہیں اور ایمان رکھتے ہو تم سب کتابوں پر اور (ان کی حالت یہ ہے کہ) جب ملتے ہیں تم سے تو کہتے ہیں کہ ایمان لائے ہم بھی اور جب خلوت میں ملتے ہیں (باہم) تو چبانے لگتے ہیں تم پر اپنی انگلیاں مارے غصے کے۔ کہہ دو! جل مرو تم اپنے غصے میں۔ بیشک اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اس (بغض و عناد) کو جو ہے سینوں میں۔'' O---۱۲۰۔ ''اور اگر چھو بھی جاتی ہے تم کو کوئی بھلائی تو برا لگتا ہے انہیں اور اگر پہنچتی تم کو کوئی تکلیف تو وہ خوش ہیں اس پر۔ اور اگر صبر سے کام لو اور تقویٰ اختیار کرو تو نہ نقصان پہنچا ئیں گی تم کو ان کی چالیں ذرا بھی۔ بیشک اللہ ان کرتوتوں کا جو یہ کر رہے ہیں پوری طرح احاطہ کئے ہوئے ہے۔'' O

(**سورۃ النساء ۴**)---۱۴۴۔ ''اے ایمان والو! مومنوں کو چھوڑ کافروں سے دوستی نہ کرو کیا تم چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کو اپنے خلاف کھلی سند دے دو۔'' O

(**سورۃ المائدۃ ۵**)---۵۱۔ ''اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو ساتھی نہ بناؤ۔ وہ ایک دوسرے کے ساتھی ہیں اور تم میں سے جو انہیں ساتھی بنائے گا وہ انہی میں سے ہوگا۔ بیشک اللہ تعالیٰ زیادتی کرنے والے لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔'' O---۵۷۔ ''اے ایمان والو! ان لوگوں کو جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی اور کافروں کو جو تمہارے دین کو ہنسی اور کھیل بناتے ہیں ساتھی نہ بناؤ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو اگر تم مومن ہو۔'' O---۸۰۔ ''تو ان میں بہتوں کو دیکھے گا کہ کافروں سے دوستی رکھتے ہیں۔ کیا بری چیز وہ اپنے لیے آگے بھیجتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان پر غصے ہوا اور وہ عذاب میں ہمیشہ رہیں۔'' O---۸۱۔ ''لیکن اگر وہ اللہ تعالیٰ، اس نبی ﷺ اور اس پر جو اس کی طرف اتارا گیا ہے ایمان لاتے تو انہیں دوست نہ بناتے لیکن ان میں بہت سے نافرمان ہیں۔'' O---۸۲۔ ''تو سب لوگوں سے زیادہ مسلمانوں کا دشمن یہودیوں اور مشرکوں کو پائے گا۔ اور تو لوگوں میں ایمان والوں کے ساتھ محبت میں قریب ترین انہیں پائے گا جو کہتے ہیں ''ہم نصاریٰ ہیں'' یہ اس لئے کہ ان میں عالم اور گوشہ نشین لوگ ہیں اور اس لئے کہ وہ تکبر نہیں کرتے۔'' O

(**سورۃ التوبہ ۹**)---۲۳۔ ''اے ایمان والو! اپنے باپوں اور اپنے بھائیوں کو اگر وہ ایمان کے مقابلے میں کفر کو پسند کرتے ہوں، رفیق نہ بناؤ اور تم میں جو انہیں رفیق بناتے ہیں وہی ظالم ہیں۔'' O---۱۱۳۔ ''نبی ﷺ اور ایمان والوں کو روا نہیں کہ مشرکوں کے لیے اگرچہ وہ رشتہ دار ہوں اس کے بعد کہ ان پر واضح ہو چکا ہے کہ وہ دوزخی ہیں بخشش کی دعا مانگیں۔'' O

(**سورۃ الروم ۳۰**)---۴۵۔ ''تا کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے جزا دے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کیے وہ کافروں کو دوست نہیں رکھتا ہے۔'' O

(**سورۃ المجادلۃ ۵۸**)---۱۴۔ ''کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا؟ جنہوں نے اس قوم سے دوستی کی جن پر اللہ تعالیٰ غضبناک ہو چکا ہے نہ یہ (منافق) تمہارے ہی ہیں نہ ان کے ہیں باوجود علم کے پھر بھی جھوٹ پر قسمیں کھا رہے ہیں۔'' O---۱۵۔ ''اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے تحقیق جو کچھ یہ کر رہے ہیں برا کر رہے ہیں۔'' O---۱۶۔ ''ان لوگوں نے تو اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے اور لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکتے ہیں ان کے لیے رسوا کرنے والا عذاب ہے۔'' O---۱۷۔ ''ان کے مال اور ان کی اولاد اللہ کے ہاں کچھ کام نہ آئیں گی۔ یہ تو جہنمی ہیں ہمیشہ ہی اس میں رہیں گے۔'' O

(**سورۃ الممتحنہ ۶۰**)---۱۔ ''اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو میرے اور (خود) اپنے دشمنوں کو اپنا دوست نہ بناؤ تم تو دوستی سے ان کی طرف پیغام بھیجتے ہو اور وہ اس حق کے ساتھ جو تمہارے پاس آ چکا ہے کفر کرتے ہیں، پیغمبر کو اور خود تمہیں بھی محض اسی وجہ سے جلا وطن کرتے ہیں کہ تم اپنے رب پر ایمان رکھتے ہو، اگر تم میری راہ میں جہاد کیلئے اور میری رضامندی کی طلب میں نکلتے ہو (تو ان سے دوستیاں نہ کرو) تم ان کے پاس محبت کا پوشیدہ پیغام بھیجتے ہو اور مجھے خوب معلوم ہے جو تم نے چھپایا اور وہ بھی جو تم نے ظاہر کیا، تم میں سے جو بھی اس کام کو کرے گا وہ یقیناً راہ راست سے بہک جائے گا۔'' O[یعنی میرے اور اپنے دشمنوں سے محبت کا تعلق جوڑنا اور انہیں خفیہ نامہ و پیغام بھیجنا، یہ گمراہی کا راستہ ہے جو کسی مسلمان کے شایانِ شان نہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]---۲۔ ''اگر وہ تم پر کہیں قابو پا لیں تو وہ تمہارے (کھلے) دشمن ہو جائیں اور برائی کے ساتھ تم پر دست درازیاں اور زبان درازی کرنے لگیں اور (دل سے) چاہنے لگیں کہ تم بھی کفر کرنے لگ جاؤ۔'' O[یعنی تمہارے خلاف ان کے دلوں میں تو اس طرح بغض و عناد ہے اور تم ہو کہ ان کے ساتھ محبت کی پینگیں بڑھا رہے ہو؟ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]---۳۔ ''تمہاری قرابتیں، رشتہ داریاں اور اولاد تمہیں قیامت کے دن کام نہ آئیں گی، اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان فیصلہ کر دے گا اور جو کچھ تم کر رہے ہو اسے اللہ خوب دیکھ رہا ہے۔'' O[حضرت حاطبؓ کو بال بچوں کی محبت نے اس حرکت پر اکسایا تھا۔ بتا دیا کہ قیامت کے دن یہ رشتہ دار اور اولاد کسی کے کام نہ آئے گی۔ ہر شخص کو اپنے کفر کی سزا خود بھگتنی پڑے گی۔ یفصل بینکم یعنی اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان جدائی ڈال دے گا تم ایک دوسرے سے بھاگنے میں اپنی سلامتی سمجھو گے۔ اسی چیز کو دوسرے مقام پر یوں بیان فرمایا گیا ہے۔ یعنی ''اس دن انسان بھاگے گا اپنے بھائی سے، اپنے باپ سے، اپنی بیوی سے اور اپنے بچوں سے۔'' (تفسیر از ضیاء القرآن)]---۹۔ ''اللہ تعالیٰ تمہیں صرف ان لوگوں کی محبت سے روکتا ہے جنہوں نے تم سے دین کے بارے میں لڑائیاں لڑیں اور تمہیں دیس نکالے دیئے اور دیس نکالا دینے والوں کی مدد کی جو لوگ ایسے کافروں سے محبت کریں وہ (قطعاً) ظالم ہیں۔'' O---۱۳۔ ''اے مسلمانو! تم ان

Marfat.com

قوم سے دوستی نہ رکھو جن پر اللہ کا غضب نازل ہو چکا ہے جو آخرت سے اس طرح مایوس ہو چکے ہیں جیسے کہ مردہ اہل قبر سے کافر نا امید ہیں۔''O[اس سے بعض نے یہود، بعض نے منافقین اور بعض نے تمام کافر مراد لیے ہیں۔ یہ آخری قول ہی زیادہ صحیح ہے، کیونکہ اس میں یہود و منافقین سب ہی آ جاتے ہیں، علاوہ ازیں سارے کافر ہی غضب الٰہی کے مستحق ہیں، اس لیے مطلب یہ ہوگا کہ کسی بھی کافر سے دوستانہ تعلق مت رکھو جیسا کہ یہ مضمون قرآن میں کئی جگہ بیان کیا گیا ہے۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

کفار کی سرکشی

(سورۃ البقرۃ ۲)---۸۔''اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ ایمان لائے ہم اللہ پر اور آخرت کے دن پر، حالانکہ نہیں ہیں وہ مومن۔''O---۹۔ ''دھوکہ بازی کر رہے ہیں وہ اللہ تعالیٰ سے اور ایمان والوں سے جبکہ نہیں دھوکا دے رہے مگر اپنے آپ ہی کو لیکن انہیں (اس کا) شعور نہیں۔''O---۱۰۔ ''ان کے دلوں میں ہے ایک بیماری لہٰذا اور بڑھا دیا ان کا اللہ نے مرض اور ان کے لئے ہے دردناک عذاب بسبب اس جھوٹ کے جو وہ بولتے ہیں۔''O ---۱۱۔''اور جب کہا جاتا ہے ان سے کہ نہ برپا کرو فساد زمین میں تو کہتے ہیں کہ ہم ہی تو ہیں اصلاح کرنے والے۔''O---۱۲۔''خبردار! حقیقت میں یہی لوگ ہیں فساد برپا کرنے والے، مگر انہیں شعور نہیں۔''O .

(سورۃ آل عمران ۳)---۱۸۱۔''بیشک سن لیا اللہ تعالیٰ نے قول ان لوگوں کا جنہوں نے کہا کہ اللہ محتاج ہے اور ہم غنی ہیں-سو لکھے لیتے ہیں ہم ان کا یہ کہنا اور قتل کرنا ان کا نبیوں کو ناحق (بھی درج ہے) اور کہیں گے ہم (ان سے روز قیامت) کہ چکھو عذاب دہکتی آگ کا۔''O---۱۸۲۔''یہ بدلہ ہے ان عملوں کا جو (کرکے) آگے بھیجے تمہارے ہاتھوں نے اور یقیناً اللہ تعالیٰ نہیں ہے ذرا بھی ظلم کرنے والا اپنے بندوں پر۔''O---۱۸۳۔''وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ بیشک اللہ نے حکم دیا ہے ہم کو کہ نہ ایمان لائیں ہم کسی رسول پر جب تک کہ نہ پیش کرے وہ ہمارے سامنے ایسی قربانی کہ کھا جائے اس کو (آسمانی) آگ- کہہ دو کہ آ چکے ہیں تمہارے پاس کتنے ہی رسول مجھ سے پہلے روشن نشانیاں لے کر اور وہ نشانی بھی جو تم نے کہی ہے-تو پھر کیوں قتل کیا تم نے ان کو اگر ہو تم سچے۔''O

(سورۃ النساء ۴)---۴۴۔''کیا نہیں دیکھا تم نے ان لوگوں کو جنہیں دیا گیا تھا کچھ حصہ کتاب الٰہی میں سے کہ خریدتے ہیں وہ گمراہی اور چاہتے ہیں کہ بھٹک جاؤ تم بھی راستے سے۔''O---۴۶۔''ان لوگوں میں سے جو یہودی بن گئے کچھ ایسے ہیں جو ہٹا دیتے ہیں الفاظ کو ان کے موقع محل سے اور کہتے ہیں ''سمعنا وعصینا'' ہم نے سنا اور نہ مانا اور ''اسمع غیر مسمع'' ہماری سن تیری کوئی نہ سنے اور (کہتے ہیں) راعنا کو راعینا (یعنی ہمارا گڈریا نعوذ باللہ) مڑور کر اپنی زبانیں طنز کرنے کے لئے دین حق پر اور اگر وہ یوں کہتے ''سمعنا واطعنا'' ہم نے سنا اور مان لیا اور ''اسمع وانظرنا'' سنیئے اور ہماری طرف نظر کیجئے تو یہ ہوتا بہتر ان کے حق میں اور زیادہ درست بھی-لیکن دور کر دیا ہے اپنی رحمت سے ان کو اللہ تعالیٰ نے ان کے کفر کی وجہ سے سو وہ نہیں ایمان لاتے مگر بہت کم۔''O---۴۹۔ ''کیا نہیں دیکھا تم نے ان لوگوں کو جو پاکیزہ قرار دیتے ہیں اپنی ذات کو- حالانکہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو پاک کرتا ہے جسے چاہتا ہے اور (جنہیں اللہ تعالیٰ پاک نہیں کرتا) نہیں ظلم کیا جائے گا ان پر بھی ذرہ برابر۔''O---[یہود اپنے منہ میاں مٹھو بنتے تھے مثلاً ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے چہیتے ہیں وغیرہ، اللہ نے فرمایا تزکیہ کا اختیار بھی اللہ کو ہے اور اس کا علم بھی اسی کو ہے۔ فتیل کھجور کی گٹھلی کے شگاف پر جو دھاگے یا سوت کی طرح نکلتا یا دکھائی دیتا ہے اس کو کہا جاتا ہے۔ یعنی اتنا سا ظلم بھی نہیں کیا جائے گا۔(از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۵۰۔''دیکھو تو سہی! کس ڈھٹائی سے بہتان باندھ رہے ہیں یہ لوگ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ کا اور کافی ہے (ان کے مجرم ہونے کے لئے) یہی کھلا گناہ۔''O---[یعنی ان کی یہ حرکت اپنی پاکیزگی کا ادعا ان کے کذب و افترا کے لیے کافی ہے۔ قرآن کریم کی اس آیت اور اس کی شان نزول کی روایات سے معلوم ہوا کہ ایک دوسرے کی مدح و توصیف بالخصوص تزکیۂ نفوس کا دعویٰ کرنا صحیح اور جائز نہیں۔ اس بات کو قرآن کریم کے دوسرے مقام پر اس طرح فرمایا گیا ہے۔ ''اپنے نفسوں کی پاکیزگی اور ستائش مت کرو، اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے، تم میں متقی کون ہے؟'' (النجم ۳۲)۔ حدیث میں ہے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ''نبی کریم ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم تعریف کرنے والوں کے چہروں پر مٹی ڈال دیں'' (صحیح مسلم کتاب الزھد) ایک اور حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو ایک دوسرے آدمی کی تعریف کرتے ہوئے سنا تو آپ ﷺ نے فرمایا ''افسوس ہے تجھ پر تو نے اپنے ساتھی کی گردن کاٹ دی'' پھر فرمایا کہ ''اگر تم میں سے کسی کو کسی کی لامحالہ تعریف کرنی ہے تو اس طرح کہا کرے اَحسِبُہ کذا میں اسے اس طرح گمان کرتا ہوں۔ اللہ پر کسی کا تزکیہ بیان نہ کرے۔(از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۵۳۔''اہل کتاب تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ تو ان پر آسمان سے کوئی کتاب اتارے، وہ تو موسیٰ سے اس سے بھی بڑا سوال کر چکے ہیں۔ انہوں نے کہا ''ہمیں اللہ کھلم کھلا دکھا'' اور انہیں ان کے ظلم کے سبب

Marfat.com

بجلی نے آ پکڑا۔ پھر اس کے باوجود کہ ان کے پاس واضح نشان آ چکے تھے انہوں نے بچھڑے کو خدا بنالیا اور ہم نے اس بات کو بھی معاف کیا، اور ہم نے موسیٰ کو کھلی سند دی۔'' O---۱۵۴۔ ''اور ہم نے ان سے اقرار لیتے وقت طور کو ان کے اوپر بلند کر دیا اور ان سے کہا کہ دروازے میں پوری فرمانبرداری سے داخل ہونا اور ان سے کہا کہ یوم سبت میں حد سے نہ نکلنا اور ہم نے ان سے پختہ اقرار لیا۔'' O---۱۵۵۔ ''پھر ان کے اپنا اقرار توڑنے، ان کے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا انکار کرنے، ان کے نبیوں کو ناحق قتل کرنے اور ان کے یہ کہنے کے سبب کہ ہمارے دل ڈھکے ہوئے ہیں- نہیں بلکہ ان کے کفر کے سبب اللہ تعالیٰ نے دلوں پر مہر لگا دی ہے سو وہ تھوڑے ہی ایمان لائے ہیں۔'' O---۱۵۶۔ ''اور ان کے کفر، ان کے مریمؑ پر بڑا بہتان بولنے۔'' O---۱۵۷۔ ''اور ان کے اس قول کے سبب کہ ہم نے اللہ کے رسول مسیح عیسیٰؑ ابن مریمؑ کو قتل کر ڈالا تھا حالانکہ انہوں نے اسے قتل نہیں کیا تھا اور نہ اسے سولی دیا تھا لیکن انہیں شبہ ہوا تھا اور جو لوگ اس بارے میں اختلاف کرتے ہیں وہ بھی اس کے متعلق شک میں ہیں- انہیں وہم و گمان کے پیچھے لگنے کے سوا اس کا کوئی علم نہیں اور انہوں نے اسے یقیناً قتل نہیں کیا۔'' O---۱۵۸۔ ''بلکہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی طرف اٹھا لیا تھا اور بیشک اللہ تعالیٰ غالب و دانا ہے۔'' O

(**سورۃ المائدۃ ۵**)---۶۴۔ ''اور یہود کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بندھا ہوا ہے- بندھیں ہاتھ ان کے اور لعنت ہو ان پر اس کے بدلے جو وہ کہتے ہیں- نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ کھلے ہیں وہ جیسے چاہتا ہے خرچ کرتا ہے تاہم تیرے رب کی طرف سے جو تیری طرف سے نازل کیا گیا ہے وہ ان کے بہتوں میں سرکشی اور کفر ہی بڑھائے گا۔'' O

(**سورۃ الانعام ۶**)---۷۔ ''اگر ہم تجھ پر کاغذ پر لکھا نازل کرتے پھر وہ اپنے ہاتھوں سے چھو لیتے تو بھی کافر کہتے یہ تو محض کھلا جادو ہے۔'' O---۸۔ ''اور وہ کہتے ہیں اس پر فرشتہ کیوں نازل نہیں کیا گیا؟ لیکن اگر ہم فرشتہ نازل کرتے تو معاملے کا فیصلہ ہی ہو جاتا پھر انہیں مہلت بھی نہ ملتی۔'' O---۹۔ ''اور اگر ہم اسے فرشتہ بناتے تو بھی اسے آدمی ہی بناتے اور ان پر وہ شبہ ڈال دیتے جو شبہ وہ اب کرتے ہیں۔'' O---۲۵۔ ''اور ان میں بعض تیری طرف کان لگاتے ہیں مگر ہم نے ان کے دلوں پر پردے اور ان کے کانوں میں بوجھ ڈال دیئے ہیں کہ اسے سمجھ نہ سکیں اور اگر وہ سب نشانیاں بھی دیکھ لیں تو بھی انہیں نہیں مانیں گے- بات یہاں تک ہے کہ جب وہ تیرے پاس آتے ہیں تو تجھ سے جھگڑا کرتے ہیں- کافر کہتے ہیں یہ تو صرف اگلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔'' O---۲۶۔ ''اور اس سے روکتے ہیں اور خود دور رہتے ہیں مگر وہ صرف اپنے آپ کو ہلاک کر رہے ہیں اور سمجھتے نہیں۔'' O---۱۱۰۔ ''اور ہم ان کے دلوں اور ان کی آنکھوں کو اسی طرح الٹ دیں گے جس طرح پہلی بار وہ اس (قرآن) پر ایمان نہیں لائے تھے اور ہم انہیں ان کی سرکشی میں سرگرداں چھوڑ دیں گے۔'' O---۱۱۱۔ ''اور اگر ہم ان کی طرف فرشتے اتارتے اور مردے ان سے باتیں کرتے اور ہر چیز ہم ان کے سامنے اکٹھی کر دیتے تو بھی وہ ایمان لانے والے نہ تھے- سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ یوں چاہتا- لیکن ان میں اکثر نادان ہیں۔'' O---۱۲۴۔ ''اور جب ان کے پاس کوئی نشانی آتی ہے تو کہتے ہیں ''ہم ہرگز نہیں مانیں گے جب تک ہمیں بھی ویسا ہی نہ دیا جائے جیسا اللہ کے رسولوں کو دیا گیا-'' اللہ بہتر جانتا ہے کہ وہ اپنا منصب رسالت کہاں رکھے- مجرموں کو ان کی فریب کاریوں کے بدلے اللہ کے ہاں ذلت اور سخت عذاب ملے گا۔'' O---۱۳۱۔ ''یہ اس لئے کہ تیرا رب بستیوں کو ظلم سے جب وہاں کے رہنے والے بے خبر ہوں ہلاک نہیں کرتا- (بلکہ وہاں پیغمبر بھیج کر اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچایا جاتا ہے اور پھر نہ ماننے کو سزا دی جاتی ہے)۔'' O---۱۵۸۔ ''کیا وہ صرف اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آ جائیں یا تیرا رب آ جائے یا تیرے رب کی کوئی نشانی آ جائے؟ جس دن تیرے رب کی کوئی نشانی آ جائے گی تو کسی شخص کو جو پہلے ایمان نہ لایا ہو گا یا اس نے اپنے ایمان کے ساتھ کوئی بھلائی نہ کمائی ہو گی اس کا ایمان فائدہ نہیں دے گا- کہہ دے انتظار کرو ہم بھی انتظار کر رہے ہیں۔'' O

(**سورۃ الاعراف ۷**)---۵۳۔ ''کیا وہ صرف اس کے نتیجے کا انتظار کر رہے ہیں؟ جس دن اس کا نتیجہ آئے گا وہ لوگ جنہوں نے اسے پہلے بھلا رکھا تھا کہیں گے بیشک ہمارے رب کے رسول سچائی لے کر آئے تھے- اب کیا ہمارے لئے کوئی سفارش کرنے والے ہیں کہ ہماری سفارش کریں یا ہم واپس جائیں پھر ہم ان کے علاوہ عمل کریں جو ہم کیا کرتے تھے؟ انہوں نے اپنے آپ کو ہی نقصان پہنچایا ہے اور جو باتیں انہوں نے گھڑ رکھیں تھیں ان سے کھو گئیں۔'' O---۶۰۔ ''اس کی (نوحؑ) قوم کے سرداروں نے کہا- ہم تجھے کھلی گمراہی میں دیکھتے ہیں۔'' O---۶۱۔ ''اس نے (نوحؑ) نے کہا- اے میری قوم! مجھ میں کوئی گمراہی کی بات نہیں بلکہ میں سارے جہان کے آقا کی طرف سے پیغام لانے والا ہوں۔'' O---۶۴۔ ''مگر انہوں نے اسے جھٹلا دیا تو ہم نے اسے اور جو لوگ کشتی میں اس کے ساتھ تھے بچا لیا اور ان لوگوں کو جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے غرق کر دیا- یقیناً وہ اندھے لوگ تھے۔'' O---۶۶۔ ''اس کی (ہودؑ) کی قوم کے کافر سرداروں نے کہا- ہم تجھے بے وقوفی میں مبتلا دیکھتے ہیں اور ہم تجھے جھوٹوں میں خیال کرتے ہیں۔'' O---۶۷۔ ''اس نے (ہودؑ) کہا اے میری قوم! مجھ میں کوئی بے وقوفی کی بات نہیں بلکہ میں سارے جہان کے آقا کی طرف سے ایک رسول ہوں۔'' O---۷۲۔ ''پھر ہم نے اسے (ہودؑ) اور جو لوگ اس کے ساتھ تھے اپنی رحمت سے بچا لیا اور ان لوگوں کی جڑ کاٹ دی جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا اور ایمان والے نہ تھے۔'' O---۷۵۔ ''اس

Marfat.com

(صالح) کی قوم کے متکبر سرداروں نے دبے ہوئے لوگوں سے جو ان میں ایمان لے آئے تھے کہا ''کیا تم جانتے ہو کہ صالح اپنے رب کا بھیجا ہوا ہے-'' انہوں نے کہا ''ہم اس پیغام پر جس کے ساتھ اسے بھیجا گیا ہے ایمان رکھتے ہیں۔'' O---۷۶۔ ''متکبر لوگوں نے کہا - ہم اس کا جسے تم مانتے ہو انکار کرتے ہیں۔'' O---۷۷۔ ''پھر انہوں نے اونٹنی کی کونچیں کاٹ ڈالیں اور اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی اور کہنے لگے- صالح! لے آ جس کا تو ہم سے وعدہ کرتا ہے- اگر تو رسولوں میں سے ہے؟'' O---۷۸۔ ''پھر زلزلے نے انہیں آ لیا اور وہ اپنے گھر میں اوندھے پڑے رہ گئے۔'' O---۸۲۔ ''مگر اس کی (لوطؑ) قوم کا جواب صرف یہ تھا کہ وہ کہنے لگے- انہیں اپنی بستی سے نکال دو- یہ لوگ پاک رہنا چاہتے ہیں۔'' O---۸۳۔ ''پھر ہم نے اسے (لوطؑ) اور اس کے گھرانے کو بچا لیا ماسوا اس کی بیوی کے وہ پیچھے رہ جانے والوں میں تھی۔'' O---۸۴۔ ''اور ہم نے ان پر خوب برساؤ کیا - پھر دیکھ کہ مجرموں کا انجام کیسا ہوا۔'' O---۸۸۔ ''اس کی قوم کے متکبر سرداروں نے کہا- شعیبؑ- ہم تجھے اور انہیں جو تیرے ساتھ ایمان لائے ہیں اپنی بستی سے نکال کے رہیں گے یا تم ہمارے طور طریقے پر لوٹ آؤ گے- اس نے کہا اگر چہ ہم ناپسند کرتے ہوں۔'' O---۹۰۔ ''اور اس کی قوم کے کافر سرداروں نے کہا اگر تم نے شعیبؑ کی پیروی کی تب تم ضرور نقصان اٹھاؤ گے۔'' O---۹۱۔ ''پھر زلزلے نے انہیں آ پکڑا- اور وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔'' O---۹۲۔ ''جن لوگوں نے شعیبؑ کو جھٹلایا گویا وہ کبھی وہاں رہتے ہی نہ تھے- جن لوگوں نے شعیبؑ کو جھٹلایا وہی نقصان میں رہے۔'' O---۹۹۔ ''ہاں! کیا وہ اللہ تعالیٰ کی چال سے نڈر ہو گئے ہیں- لیکن اللہ تعالیٰ کی چال سے صرف نقصان اٹھانے والے لوگ ہی نڈر ہوتے ہیں۔'' O---۱۲۷۔ ''اور قوم فرعون کے سردار کہنے لگے ''کیا تو موسیٰ اور اس کی قوم کو چھوڑ دے گا کہ زمین میں فساد مچائیں اور وہ تجھے اور تیرے خداؤں کو چھوڑ دے؟'' وہ بولا ''ہم ان کے بیٹوں کو خوب قتل کریں گے اور ان کی عورتوں کو زندہ رہنے دیں گے اور ہم ان پر غالب ہیں۔'' O---۱۳۱۔ ''لیکن جب ان پر خوشحالی آتی تو کہتے ''ہمارے لئے ہی تو یہ ہے-'' اور جب ان پر بدحالی آتی تو موسیٰ اور اس کے ساتھیوں کی نحوست بتاتے- سنو! ان کی نحوست صرف اللہ کے ہاں تھی لیکن ان میں سے اکثر جانتے نہ تھے۔'' O ---۱۳۲۔ ''اور وہ کہتے ''تو خواہ کیسی ہی نشانی ہمارے پاس لے آتا کہ اس سے ہم پر جادو کر دے، ہم تیری بات ماننے والے نہیں۔'' O---۱۳۳۔ ''چنانچہ ہم نے ان پر طوفان، ٹڈیاں، جوئیں، مینڈک اور خون، کھلے نشان بنا کر بھیجے مگر انہوں نے تکبر کیا اور وہ مجرم لوگ تھے۔'' O---۱۳۴۔ ''اور جب ان پر یہ آفت آ پڑی تو کہنے لگے ''موسیٰ! ہمارے لئے اپنے رب کو پکار اس وجہ سے کہ اس نے تجھ سے عہد کیا ہے، اگر تو نے ہم سے یہ آفت ہٹوا دی تو ہم ضرور تیری بات مان لیں گے، اور ضرور بنی اسرائیل کو تیرے ساتھ بھیج دیں گے۔'' O---۱۳۵۔ ''لیکن جب ہم نے ان سے اس آفت کو ایک مدت تک جس تک وہ پہنچنے ہی والے تھے ہٹا دیا تو لو! انہوں نے عہد توڑ دیا۔'' O---۱۳۶۔ ''پھر ہم نے ان سے انتقام لیا اور انہیں پانی کے ریلے میں ڈبو دیا کیونکہ انہوں نے ہماری نشانیوں کو جھٹلایا تھا اور ان سے لاپرواہ تھے۔'' O---۱۳۸۔ ''اور ہم نے بنی اسرائیل کو سمندر پار اتارا تو وہ ایسی قوم پر گزرے جو اپنے بتوں کے پاس سرنگوں رہتی تھی - وہ کہنے لگے ''موسیٰ! ہمارے لئے بھی ویسا ہی خدا بنا دے جیسے خدا ان کے ہیں-'' اس نے کہا ''بیشک تم نادان لوگ ہو۔'' O---۱۳۹۔ ''جس کام میں یہ لگے ہیں وہ مٹنے والا ہے اور جو کچھ وہ کر رہے ہیں بے کار ہے۔'' O---۱۴۸۔ ''اور موسیٰ کی قوم نے اس کے بعد اپنے زیوروں سے (بنے ہوئے) ایک بچھڑے کو جو ایک ڈھانچہ تھا گائے کی آواز والا، خدا بنا لیا- کیا انہوں نے غور نہ کیا کہ وہ نہ تو ان سے باتیں کرتا ہے نہ انہیں راہ دکھاتا ہے؟ انہوں نے اسے خدا بنا لیا اور وہ ظالم تھے۔'' O---۱۶۲۔ ''پھر ان میں جو ظالم تھے انہوں نے اس بات کو جو انہیں کہی گئی تھی دوسری سے بدل دیا تو ہم نے ان پر ان کے ظلم کے سبب آسمان سے عذاب بھیجا۔'' O---۱۶۶۔ ''پھر جب وہ اس بات میں جس سے انہیں منع کیا گیا تھا بالکل سرکش ہو گئے تو ہم نے کہہ دیا بندر بن جاؤ دھتکارے ہوئے- اور (یاد کرو) جب ہم نے ان کے اوپر پہاڑ کو اٹھایا جیسے وہ کوئی سائبان ہو اور وہ سمجھے کہ وہ ان پر آنے ہی والا ہے جو چیز ہم نے تجھے دی ہے اسے مضبوطی سے تھام لو- اور جو اس میں ہے اسے یاد رکھو تا کہ تم میں ڈر پیدا ہو۔'' O---۱۸۶۔ ''جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے اسے راہ دکھانے والا کوئی نہیں ہوتا اور انہیں وہ ان کی سرکشی میں سرگرداں چھوڑ دیتا ہے۔'' O

(**سورۃ الانفال ۸**)---۳۰۔ ''اور جب کافر تیرے بارے میں تدبیریں کر رہے تھے کہ تجھے قید کر دیں یا تجھے قتل کر دیں یا تجھے نکال باہر کریں اور وہ تدبیریں کر رہے تھے اور اللہ تعالیٰ بھی تدبیر کر رہا تھا- اور اللہ تعالیٰ بہترین تدبیر کرنے والا ہے۔'' O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۱۴، مضمون: تکذیب پیغمبران]---۳۱۔ ''اور جب انہیں ہماری آیتیں سنائی جاتی تھیں تو وہ کہتے تھے- ہم نے سن لیا اگر ہم چاہیں تو ہم بھی اس کی مانند کہہ دیں یہ محض اگلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔'' O---۳۲۔ ''اور جب انہوں نے کہا اے اللہ اگر یہی تیری طرف سے حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا یا ہم پر دردناک عذاب لا۔'' O ---[جنگ بدر میں جانے کے لئے جب ابوجہل مکہ سے نکلا تو اس نے خانہ کعبہ کے سامنے کھڑے ہو کر یہ دعا مانگی چنانچہ نیست و نابود ہوا]---۳۴۔ ''مگر (اب) ان میں کیا بات ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں عذاب نہ دے جب وہ مسجد حرام سے روکتے ہیں حالانکہ وہ اس کے متولی بھی نہیں، اس کے متولی تو صرف متقی لوگ ہو سکتے ہیں- لیکن ان میں اکثر کو علم نہیں۔'' O---۳۵۔ ''اور خانہ خدا کے پاس ان کی نماز صرف سیٹیاں اور تالیاں بجانا رہ گئی ہے۔'' O

Marfat.com

(سورۃ التوبہ ۹)---۳۰۔ "اور یہود کہتے ہیں عزیرؑ اللہ تعالیٰ کا بیٹا ہے اور نصاریٰ کہتے ہیں مسیح اللہ تعالیٰ کا بیٹا ہے۔ یہ ان کے مونہوں کی بات ہے۔ وہ اگلے کافروں کی بات کی ریس کرتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں ہلاک کرے وہ کدھر الٹے جارہے ہیں۔" O

(سورۃ یونس ۱۰)---۱۱۔ "اور اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کے لئے برائی میں جلدی کرے جیسے وہ بھلائی کو جلدی چاہتے ہیں تو ان کی مدت ان کے لئے پوری ہو چکی ہوتی۔ مگر ہم ان لوگوں کو جو ہمیں ملنے کی توقع نہیں رکھتے ان کی سرکشی میں سرگرداں رہنے دیتے ہیں۔" O---۱۲۔ "اور جب انسان کو تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اپنے پہلو پر ہو یا بیٹھا ہو یا کھڑا ہو ہمیں پکارتا ہے پھر جب ہم اس کی تکلیف کو اس سے دور کردیتے ہیں تو وہ یوں چل دیتا ہے جیسے اس نے اس تکلیف کے لئے جو اسے پہنچی تھی کبھی ہمیں پکارا ہی نہ تھا۔ حد سے نکلنے والوں کے لئے ان کے عمل اسی طرح خوبصورت بنادیئے گئے ہیں۔" O---[تفسیر کے لیے باب نمبر۳، مضمون: انسان]---۲۲۔ "وہی تمہیں خشکی اور سمندر میں پھراتا ہے یہاں تک کہ جب تم کشتیوں میں ہوتے ہو اور وہ لوگوں کو خوشگوار ہوا کے ساتھ لئے پھرتی ہیں اور وہ اس پر خوش ہوتے ہیں کہ انہیں تند ہوا آلیتی ہے اور ان پر ہر جگہ سے لہریں آپہنچتی ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ وہ گھر گئے ہیں، وہ اللہ کی بندگی کو اس کے لئے خالص کرکے پکارتے ہیں "اگر تونے ہمیں اس سے بچالیا تو ہم ضرور شکرگزاروں میں ہوں گے۔" O---۲۳۔ "پھر جب وہ انہیں بچالیتا ہے تو وہ زمین پر ناحق سرکشی کرنے لگتے ہیں---- "اے لوگو تمہاری سرکشی تمہارے اپنے خلاف ہے، یہ دُنیاوی زندگی کا سامان ہے پھر تمہاری واپسی ہماری طرف ہی ہوگی اور ہم تمہیں بتائیں گے جو تم کیا کرتے تھے۔" O

(سورۃ الرعد ۱۳)---۱۳۔ "گرج اس کی تسبیح وتعریف کرتی ہے اور فرشتے بھی اس کے خوف سے۔ وہی آسمان سے بجلیاں گراتا ہے اور جس پر چاہتا ہے اس پر ڈالتا ہے۔ کفار اللہ تعالیٰ کی بابت لڑ جھگڑ رہے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ سخت قوت والا ہے۔" O---[ان جھگڑنے والوں پر عذاب کی بجلی نہ گرادے۔

☆ حدیث مبارکہ میں ہے کہ "حضورﷺ نے عرب کے ایک متکبر رئیس کے پاس آدمی بھیجا کہ اسے میرے پاس بلالاؤ۔ قاصد نے اس کو کہا رسول اللہﷺ تجھے بلاتے ہیں۔ کہنے لگا رسول اللہ کون ہے؟ اور اللہ کیا چیز ہے؟ سونے کا ہے یا چاندی کا یا تانبے کا؟ (العیاذ باللہ) تین مرتبہ یہی گفتگو کی۔ تیسری مرتبہ جب وہ یہ گستاخانہ کلمات بک رہا تھا۔ ایک بادل اٹھا، فوراً بجلی گری اور اس کی کھوپڑی سر سے جدا کردی۔ (از تفسیر شبیر احمد عثمانیؒ)]

(سورۃ النحل ۱۶)---۲۴۔ "ان سے جب دریافت کیا جاتا ہے کہ تمہارے پروردگار نے کیا نازل فرمایا ہے؟ تو جواب دیتے ہیں کہ اگلوں کی کہانیاں ہیں۔" O---۲۵۔ "اسی کا نتیجہ ہوگا کہ قیامت کے دن یہ لوگ اپنے پورے بوجھ کے ساتھ ہی ان کے بوجھ کے بھی حصے دار ہوں گے جنہیں بے علمی سے گمراہ کرتے رہے۔ دیکھو تو کیسا برا بوجھ اٹھا رہے ہیں۔" O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: بوجھ)---۳۳۔ "کیا یہ اسی بات کا انتظار کررہے ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آجائیں یا تیرے رب کا حکم آجائے؟ ایسا ہی ان لوگوں نے بھی کیا تھا جو ان سے پہلے تھے۔ ان پر اللہ تعالیٰ نے کوئی ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے۔" O

(سورۃ بنی اسرائیل ۱۷)---۶۰۔ "اور یاد کرو جب کہ ہم نے آپ سے فرمادیا کہ آپ کے رب نے لوگوں کو گھیر لیا ہے۔ جو رؤیا (عینی رؤیت) ہم نے آپ کو دکھائی تھی وہ لوگوں کے لیے صاف آزمائش ہی تھی اور اسی طرح وہ درخت بھی جس سے قرآن میں اظہار نفرت کیا گیا ہے۔ ہم انہیں ڈرا رہے ہیں لیکن یہ انہیں اور بڑی سرکشی میں بڑھا رہا ہے۔" O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۲، مضمون: معراج شریف]---۷۶۔ "یہ تو آپ کے قدم اس سرزمین سے اکھاڑنے ہی لگے تھے کہ آپ کو اس سے نکال دیں۔ پھر یہ بھی آپ کے بعد بہت ہی کم ٹھہر پاتے۔" O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۴، مضمون: حضور نبی کریمﷺ]---۹۰۔ "انہوں نے کہا کہ ہم آپ پر ہرگز ایمان لانے کے نہیں تاوقتیکہ آپ ہمارے لیے زمین سے کوئی چشمہ جاری نہ کردیں۔" O---۹۱۔ "یا خود آپ کے لیے ہی کوئی باغ ہو کھجوروں اور انگوروں کا اور اس کے درمیان آپ بہت سی نہریں جاری کر دکھائیں۔" O---۹۲۔ "یا آپ آسمان کو ہم پر ٹکڑے ٹکڑے کرکے گرادیں جیسا کہ آپ کا گمان ہے یا آپ خود اللہ تعالیٰ کو اور فرشتوں کو ہمارے سامنے لاکھڑا کریں۔" O---۹۳۔ "یا آپ کے اپنے لیے کوئی سونے کا گھر ہو جائے یا آپ آسمان پر چڑھ جائیں اور ہم تو آپ کے چڑھ جانے کا بھی اس وقت تک ہرگز یقین نہیں کریں گے جب تک کہ آپ ہم پر کوئی کتاب نہ اتار لائیں جسے ہم خود پڑھ لیں، آپ جواب دے دیں کہ میرا پروردگار پاک ہے میں تو صرف ایک انسان ہی ہوں جو رسول بنایا گیا ہوں۔" O

(سورۃ مریم ۱۹)---۶۸۔ "تیرے پروردگار کی قسم! ہم انہیں اور شیطانوں کو جمع کرکے ضرور ضرور جہنم کے اردگرد گھٹنوں کے بل گرے ہوئے حاضر کردیں گے۔" O---۶۹۔ "ہم پھر ہر ہر گروہ سے انہیں الگ نکال کھڑا کریں گے جو اللہ رحمٰن سے بہت اکڑے اکڑے پھرتے تھے۔" O---۷۰۔ "پھر ہم انہیں بھی خوب جانتے ہیں جو جہنم کے داخلے کے زیادہ سزاوار ہیں۔" O---۷۱۔ "تم میں سے ہر ایک وہاں ضرور وارد ہونے والا ہے یہ تیرے پروردگار کے ذمے قطعی فیصل شدہ امر ہے۔" O

(سورۃ المومنون ۲۳)---۷۵۔ "اور اگر ہم ان پر رحم فرمائیں اور ان کی تکلیفیں دور کردیں تو یہ تو اپنی اپنی سرکشی میں جم کر اور بہکنے لگیں۔" O---۷۶۔

Marfat.com

''اور ہم نے انہیں عذاب میں بھی پکڑا تاہم یہ لوگ نہ تو اپنے پروردگار کے سامنے جھکے اور نہ ہی عاجزی اختیار کی۔'' O---۷۷۔ ''یہاں تک کہ جب ہم نے ان پر سخت عذاب کا دروازہ کھول دیا تو اسی وقت فوراً مایوس ہو گئے۔'' O

(سورۃ الفرقان ۲۵)---۲۱۔ ''اور جنہیں ہماری ملاقات کی توقع نہیں انہوں نے کہا کہ ہم پر فرشتے کیوں نہیں اتارے جاتے؟ یا ہم اپنی آنکھوں سے اپنے رب کو دیکھ لیتے؟ ان لوگوں نے اپنے آپ کو ہی بہت بڑا سمجھ رکھا ہے اور سخت سرکشی کر لی ہے۔'' O---[اسی استکبار اور سرکشی کا نتیجہ ہے کہ وہ اس قسم کے مطالبے کر رہے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی منشا کے خلاف ہیں۔ اللہ تعالیٰ تو ایمان بالغیب کے ذریعے سے انسانوں کو آزماتا ہے۔ اگر وہ فرشتوں کو ان کی آنکھوں کے سامنے اتار دے یا آپ خود زمین پر نزول فرمائے تو اس کے بعد ان کی آزمائش کا پہلو ہی ختم ہو جائے اس لیے اللہ تعالیٰ ایسا کام کیوں کر کر سکتا ہے جو اس کی حکمت تخلیق اور مشیت تکوینی کے خلاف ہے؟ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۲۲۔ ''جس دن یہ فرشتوں کو دیکھ لیں گے اس دن ان گناہ گاروں کو کوئی خوشی نہ ہوگی اور کہیں گے یہ محروم ہی محروم کیے گئے۔'' O---۲۳۔ ''اور انہوں نے جو جو اعمال کیے تھے ہم نے ان کی طرف بڑھ کر انہیں پراگندہ ذروں کی طرح کر دیا۔'' O---۶۰۔ ''ان سے جب بھی کہا جاتا ہے کہ رحمٰن کو سجدہ کرو تو جواب دیتے ہیں رحمٰن ہے کیا؟ کیا ہم اسے سجدہ کریں جس کا تو ہمیں حکم دے رہا ہے اور اس (تبلیغ) نے ان کی نفرت میں مزید اضافہ کر دیا۔'' O

(سورۃ القصص ۲۸)---۴۔ ''یقیناً فرعون نے زمین میں سرکشی کر رکھی تھی اور وہاں کے لوگوں کو گروہ گروہ بنا رکھا تھا اور ان میں سے ایک فرقہ کو کمزور کر رکھا تھا اور ان کے لڑکوں کو تو ذبح کر ڈالتا تھا اور ان کی لڑکیوں کو زندہ چھوڑ دیتا تھا۔ بیشک و شبہ وہ تھا ہی مفسدوں میں سے۔'' O---۳۸۔ ''فرعون کہنے لگا اے درباریو! میں تو اپنے سوا کسی کو تمہارا معبود نہیں جانتا۔ سن اے ہامان! تو میرے لیے مٹی کو آگ سے پکوا پھر میرے لیے ایک محل تعمیر کر تو میں موسیٰ کے معبود کو جھانک لوں اسے میں تو جھوٹوں میں سے ہی گمان کر رہا ہوں۔'' O---۳۹۔ ''اس نے اور اس کے لشکروں نے ناحق طریقے پر ملک میں تکبر کیا اور سمجھ لیا کہ وہ ہماری جانب لوٹائے ہی نہ جائیں گے۔'' O---۴۰۔ ''بالآخر ہم نے اسے اور اس کے لشکروں کو پکڑ لیا اور دریا برد کر دیا اب دیکھ لے کہ ان گنہگاروں کا انجام کیسا کچھ ہوا؟'' O---۴۱۔ ''اور ہم نے انہیں ایسے امام بنا دیے کہ لوگوں کو جہنم کی طرف بلائیں اور روز قیامت مطلق مدد نہ کیے جائیں۔'' O---۴۲۔ ''اور ہم نے اس دنیا میں بھی ان کے پیچھے اپنی لعنت لگا دی اور قیامت کے دن بھی وہ بدحال لوگوں میں سے ہوں گے۔'' O

(سورۃ الصّٰفّٰت ۳۷)---۳۵۔ ''یہ وہ (لوگ) ہیں کہ جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں تو یہ سرکشی کرتے تھے۔'' O---۳۶۔ ''اور کہتے تھے کہ کیا ہم اپنے معبودوں کو ایک دیوانے شاعر کی بات پر چھوڑ دیں؟'' O---۳۷۔ ''(نہیں نہیں) بلکہ (نبی) تو حق (سچا دین) لائے ہیں اور سب رسولوں کو سچا جانتے ہیں۔'' O---۳۸۔ ''یقیناً تم دردناک عذاب (کا مزہ) چکھنے والے ہو۔'' O---۳۹۔ ''تمہیں اسی کا بدلہ دیا جائے گا جو تم کرتے تھے۔'' O

(سورۃ ص ۳۸)---۱۶۔ ''اور انہوں نے کہا کہ اے ہمارے رب! ہماری سرنوشت تو ہمیں روز حساب سے پہلے ہی دے دے۔'' O---[کہنے لگے صبح شام آپ ہمیں عذاب قیامت کی دھمکیاں دیتے رہتے ہیں لو ہم دعا کرتے ہیں کہ ہم پر تو ہمارے حصے کا عذاب آج ہی نازل کر دیا جائے اور ہمارے ساتھ جو کچھ ہونا ہے آج ہی ہو جائے۔ یہ باتیں وہ از راہ مذاق کیا کرتے تھے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

(سورۃ حٰم السجدۃ ۴۱)---۱۳۔ ''اب بھی یہ روگرداں ہوں تو کہہ دیجئے! کہ میں تمہیں اس کڑک (عذاب آسمانی) سے ڈراتا ہوں جو مثل عادیوں اور ثمودیوں کی کڑک کے ہوگی۔'' O---۱۴۔ ''ان کے پاس جب ان کے آگے پیچھے سے پیغمبر آئے کہ تم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو تو انہوں نے جواب دیا کہ اگر ہمارا پروردگار چاہتا تو فرشتوں کو بھیجتا۔ ہم تو تمہاری رسالت کے بالکل منکر ہیں۔'' O---۱۵۔ ''اب عاد نے تو بے وجہ زمین میں سرکشی شروع کر دی اور کہنے لگے کہ ہم سے زور آور کون ہے؟ کیا انہیں یہ نظر نہیں آیا کہ جس نے انہیں پیدا کیا ہے وہ ان سے (بہت ہی) زیادہ زور آور ہے' وہ (آخر تک) ہماری آیتوں کا انکار ہی کرتے رہے۔'' O---۱۶۔ ''بالآخر ہم نے ان پر ایک تیز و تند آندھی منحوس دنوں میں بھیج دی کہ انہیں دنیاوی زندگی میں ذلت کے عذاب کا مزہ چکھا دیں اور (یقین مانو) کہ آخرت کا عذاب اس سے بہت زیادہ رسوائی والا ہے اور وہ مدد نہیں کیے جائیں گے۔'' O---۱۷۔ ''رہے ثمود سو ہم نے ان کی بھی رہبری کی پھر بھی انہوں نے ہدایت پر اندھے پن کو ترجیح دی جس بنا پر انہیں (سراپا) ذلت کے عذاب کی کڑک نے ان کے کرتوتوں کے باعث پکڑ لیا۔'' O---۱۸۔ ''اور (ہاں) ایمان دار اور پارساؤں کو ہم نے (بال بال) بچا لیا۔'' O

(سورۃ الجاثیہ ۴۵)---۲۳۔ ''کیا اب بھی تم نصیحت نہیں پکڑتے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری زندگی تو صرف دنیا کی زندگی ہی ہے۔ ہم مرتے ہیں اور جیتے ہیں اور ہمیں صرف زمانہ ہی مار ڈالتا ہے (دراصل) انہیں اس کا کچھ علم ہی نہیں۔ یہ تو صرف (قیاس اور) اٹکل سے ہی کام لے رہے ہیں۔'' O---۲۵۔ ''اور جب ان کے سامنے ہماری واضح اور روشن آیتوں کی تلاوت کی جاتی ہے تو ان کے پاس اس قول کے سوا کوئی دلیل نہیں ہوتی کہ اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ

Marfat.com

داروں کو لاؤ۔'' O

(سورۃ الاحقاف ۴۶)---۱۰۔ ''آپ فرما دیجئے! اگر یہ (قرآن) اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہو اور تم نے اسے نہ مانا ہو اور بنی اسرائیل کا ایک گواہ اس جیسی کی گواہی بھی دے چکا ہو اور وہ ایمان بھی لا چکا ہو اور تم نے سرکشی کی ہو تو بیشک اللہ تعالیٰ ظالموں کو راہ نہیں دکھاتا۔'' O---۱۱۔ ''اور کافروں نے ایمان داروں کی نسبت کہا کہ اگر یہ (دین) بہتر ہوتا تو یہ لوگ اس کی طرف ہم سے سبقت کرنے نہ پاتے' اور چونکہ انہوں نے اس قرآن سے ہدایت نہیں پائی پس یہ کہہ دیں گے کہ قدیمی جھوٹ ہے۔'' O---[کفار مکہ' حضرت بلال' عمار' صہیب اور خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہم جیسے صحابہ کو' جو غریب و قلاش قسم کے لوگ تھے' لیکن اسلام قبول کرنے میں انہیں سابقیت کا شرف حاصل ہوا' دیکھ کر کہتے کہ اگر اس دین میں بہتری ہوتی تو ہم جیسے ذی عزت و ذی مرتبہ لوگ سب سے پہلے اسے قبول کرتے نہ کہ یہ لوگ پہلے ایمان لاتے۔ یعنی اپنے طور پر انہوں نے اپنی بابت یہ فرض کر لیا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کا بڑا مقام ہے' اس لیے اگر یہ دین بھی اللہ کی طرف سے ہوتا تو اللہ تعالیٰ ہمیں اس کے قبول کرنے میں پیچھے نہ چھوڑتا' اور جب ہم نے اسے نہیں اپنایا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ ایک پرانا جھوٹ ہے۔ یعنی قرآن کو انہوں نے پرانا جھوٹ قرار دیا ہے۔ حالانکہ دنیوی مال و دولت میں ممتاز ہونا' عنداللہ مقبولیت کی دلیل نہیں۔ (جیسے ان کو مغالطہ ہوا یا شیطان نے مغالطے میں ڈالا) عنداللہ مقبولیت کے لیے تو ایمان و اخلاص کی ضرورت ہے۔ اور اس دولت ایمان و اخلاص سے وہ جس کو چاہتا ہے' نوازتا ہے' جیسے وہ مال و دولت آزمائش کے طور پر جس کو چاہتا ہے' دیتا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الطور ۵۲)---۳۰۔ ''کیا کافر یوں کہتے ہیں کہ یہ شاعر ہے ہم اس پر زمانے کے حوادث (یعنی موت) کا انتظار کر رہے ہیں۔'' O---[مطلب یہ کہ قریش مکہ اس انتظار میں ہیں کہ زمانے کے حوادث سے شاید اس (پیغمبر ﷺ) کی زندگی کا پیمانہ لبریز ہو جائے گا اور ہمیں چین نصیب ہو جائے' جو ان کی دعوت توحید نے ہم سے چھین لیا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۳۱۔ ''فرما دیجئے! تم منتظر رہو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں ہوں۔'' O---[یعنی دیکھو! موت پہلے کسے آتی ہے؟ اور ہلاکت کس کا مقدر بنتی ہے؟ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۳۲۔ ''کیا ان کی عقلیں انہیں یہی سکھاتی ہیں؟ یا یہ لوگ ہی سرکش ہیں۔'' O---[یعنی یہ تیرے بارے میں جو اس طرح اناپ شناپ جھوٹ اور غلط ملط باتیں کرتے رہتے ہیں' کیا ان کی عقلیں ان کو یہی سمجھاتی ہیں؟ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۳۳۔ ''کیا یہ کہتے ہیں کہ اس نبی نے (قرآن) خود گھڑ لیا ہے' واقعہ یہ ہے کہ وہ ایمان نہیں لاتے۔'' O---[یعنی قرآن گھڑنے کے الزام پر ان کو آمادہ کرنے والا بھی ان کا کفر ہی ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۳۴۔ ''اچھا اگر یہ سچے ہیں تو بھلا اس جیسی ایک (ہی) بات یہ (بھی) تو لے آئیں۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۵' مضمون: قرآن حکیم]---۳۵۔ ''کیا یہ بغیر کسی (پیدا کرنے والے) کے خود بخود پیدا ہو گئے ہیں؟ یا یہ خود پیدا کرنے والے ہیں؟'' O---[یعنی یہ خود بھی اپنے خالق نہیں ہیں' بلکہ یہ اللہ کے خالق ہونے کا اعتراف کرتے ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۳۶۔ ''کیا انہوں نے ہی آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے؟ بلکہ یہ یقین نہ کرنے والے لوگ ہیں۔'' O---[بلکہ اللہ کے وعدوں اور وعیدوں کے بارے میں شک میں مبتلا ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۳۷۔ ''یا کیا ان کے پاس تیرے رب کے خزانے ہیں؟ یا (ان خزانوں کے) یہ داروغہ ہیں۔'' O---[کہ یہ جس کو چاہیں روزی دیں اور جس کو چاہیں نہ دیں یا جس کو چاہیں نبوت سے نوازیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۳۸۔ ''یا کیا ان کے پاس کوئی سیڑھی ہے جس پر چڑھ کر سنتے ہیں؟ (اگر ایسا ہے) تو ان کا سننے والا کوئی روشن دلیل پیش کرے۔'' O---[یعنی کیا یہ ان کا دعویٰ ہے کہ سیڑھی کے ذریعے سے یہ بھی حضرت محمد ﷺ کی طرح آسمانوں پر جا کر ملائکہ کی باتیں یا ان کی طرف جو وحی کی جاتی ہے' وہ سن آتے ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۳۹۔ ''کیا اللہ تعالیٰ کی تو سب لڑکیاں ہیں اور تمہارے ہاں لڑکے ہیں؟'' O---۴۰۔ ''کیا تو ان سے کوئی اجرت طلب کرتا ہے کہ یہ اس کے تاوان سے بوجھل ہو رہے ہیں۔'' O---۴۱۔ ''کیا ان کے پاس علم غیب ہے جسے یہ لکھ لیتے ہیں؟۔'' O---[یعنی رسول تمہارے سامنے جو حقائق پیش کر رہے ہیں ان کو جھٹلانے کے لیے آخر تمہارے پاس وہ کونسا علم ہے جسے تم اس دعوے کے ساتھ پیش کر سکو کہ پردۂ ظاہر کے پیچھے چھپی ہوئی حقیقتوں کو تم براہ راست جانتے ہو؟ کیا واقعی تمہیں یہ علم ہے کہ خدا ایک نہیں ہے بلکہ وہ سب بھی خدائی صفات و اختیارات رکھتے ہیں جنہیں تم نے معبود بنا رکھا ہے؟ کیا واقعی تم نے فرشتوں کو دیکھا ہے کہ وہ لڑکیاں ہیں اور نعوذ باللہ' خدا کے ہاں پیدا ہوئی ہیں؟ کیا واقعی تم یہ جانتے ہو کہ کوئی وحی نہ حضرت محمد ﷺ کے پاس آئی ہے نہ خدا کی طرف سے کسی بندے کے پاس آ سکتی ہے؟ کیا کوئی عالم آخرت قائم نہ ہو گا جس میں انسان کا محاسبہ ہو اور اسے جزا و سزا دی جائے؟ اگر اس طرح کے کسی علم کا تمہیں دعویٰ ہے تو کیا تم یہ لکھ کر دینے کے لیے تیار ہو کہ ان امور کے متعلق رسول کے بیانات کی تکذیب تم اس بنا پر کر رہے ہو کہ پردۂ غیب کے پیچھے جھانک کر تم نے یہ دیکھ لیا ہے کہ حقیقت وہ نہیں ہے جو رسول بیان کر رہے ہیں؟۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]---۴۲۔ ''کیا یہ لوگ کوئی فریب کرنا چاہتے ہیں؟ تو یقین کر لیں کہ فریب خوردہ کافر ہی ہیں۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۱۴' مضمون: کفر اپنے فریب کے گڑھے میں خود ہی گرے گا۔)---۴۳۔ ''کیا اللہ تعالیٰ کے سوا ان کا کوئی معبود ہے؟ (ہرگز نہیں) اللہ تعالیٰ ان کے شرک سے پاک ہے۔'' O---۴۴۔ ''اگر یہ لوگ

Marfat.com

آسمان کے کسی ٹکڑے کو گرتا ہوا دیکھ لیں تب بھی کہہ دیں کہ یہ تہ بہ تہ بادل ہے۔'' O---۴۵۔ ''آپ انہیں چھوڑ دیں یہاں تک کہ انہیں اس دن سے سابقہ پڑے جس میں یہ بے ہوش کر دیئے جائیں گے۔'' O---۴۶۔ ''جس دن انہیں ان کا مکر کچھ کام نہ دے گا اور نہ وہ مدد کیے جائیں گے۔'' O---۴۷۔ ''بیشک ظالموں کے لیے اسکے علاوہ اور عذاب بھی ہیں لیکن ان لوگوں میں سے اکثر بے علم ہیں۔'' O

(**سورۃ القمر ۵۴**)---۹۔ ''ان سے پہلے قوم نوح نے بھی ہمارے بندے کو جھٹلایا تھا اور دیوانہ بتلا کر جھڑک دیا گیا تھا۔'' O---[یعنی قوم نوح نے حضرت نوح علیہ السلام کی تکذیب ہی نہیں کی' بلکہ انہیں جھڑ کا اور ڈرایا دھمکایا بھی۔ جیسے دوسرے مقام پر فرمایا۔ ''اے نوح! اگر تو باز نہ آیا تو تجھے سنگسار کر دیا جائے گا''۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۸۔ ''قوم عاد نے بھی جھٹلایا پس کیسا ہوا میرا عذاب اور میری ڈرانے والی باتیں۔'' O---۲۳۔ ''قوم ثمود نے ڈرانے والوں کو جھٹلایا۔'' O---۲۴۔ ''اور کہنے لگے کیا ہمیں میں سے ایک شخص کی ہم فرمانبرداری کرنے لگیں؟ تب تو ہم یقیناً غلطی اور دیوانگی میں پڑے ہوئے ہوں گے۔'' O---۲۵۔ ''کیا ہمارے سب کے درمیان صرف اسی پر وحی اتاری گئی؟ نہیں بلکہ وہ جھوٹا شیخی خور ہے۔'' O---۲۶۔ ''اب سب جان لیں گے کل کو کہ کون جھوٹا اور شیخی خور تھا۔'' O---۲۷۔ ''بیشک ہم ان کی آزمائش کے لیے اونٹنی بھیجیں گے۔ پس (اے صالح) تو ان کا منتظر رہ اور صبر کر۔'' O---۲۸۔ ''ہاں! انہیں خبر کر دے کہ پانی ان میں تقسیم شدہ ہے' ہر ایک اپنی باری پر حاضر ہوگا۔'' O---۲۹۔ ''انہوں نے اپنے ساتھی کو آواز دی جس نے (اونٹنی پر) وار کیا اور (اس کی) کونچیں کاٹ دیں۔'' O---[ان الفاظ سے خود بخود یہ صورتِ حال مترشح ہوتی ہے کہ وہ اونٹنی ایک مدت تک اُن کی بستیوں میں دندناتی پھری۔ اس کی باری کے دن کسی کو پانی پر آنے کی ہمت نہ ہوتی تھی۔ آخر کار اپنی قوم کے ایک من چلے سردار کو انہوں نے پکارا کہ تو بڑا جری اور بیباک آدمی ہے، بات بات پر آستینیں چڑھا کر مارنے اور مرنے کے لیے تیار ہو جاتا ہے، ذرا ہمت کر کے اِس اونٹنی کا قصہ بھی پاک کر دکھا۔ اُن کے بڑھاوے چڑھاوے دینے پر اُس نے یہ مہم سر کرنے کا بیڑا اٹھایا اور اونٹنی کو مار ڈالا۔ اِس کے صاف معنی یہ ہیں کہ وہ لوگ اس اونٹنی سے سخت مرعوب تھے، ان کو یہ احساس تھا کہ اس کی پشت پر کوئی غیر معمولی طاقت ہے، اس پر ہاتھ ڈالتے ہوئے وہ ڈرتے تھے، اور اِسی بنا پر محض ایک اونٹنی کو مار ڈالنا، ایسی حالت میں بھی جبکہ اُس کے پیش کرنے والے پیغمبر کے پاس کوئی فوج نہ تھی جس کا انہیں ڈر ہوتا، اُن کے لیے ایک بڑی مہم سر کرنے کا ہم معنی تھا۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]---۳۶۔ ''یقیناً (لوط علیہ السلام) نے انہیں ہماری پکڑ سے ڈرایا تھا لیکن انہوں نے ڈرانے والوں کے بارے میں (شک وشبہ اور) جھگڑا کیا۔'' O---۳۷۔ ''اور ان (لوط علیہ السلام) کو ان کے مہمانوں کے بارے میں پھسلایا پس ہم نے ان کی آنکھیں اندھی کر دیں' (اور کہہ دیا) میرا عذاب اور میرا ڈرانا چکھو۔'' O---[کہتے ہیں کہ یہ فرشتے حضرت جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل علیہم السلام تھے۔ جب انہوں نے بدفعلی کی نیت سے فرشتوں (مہمانوں) کو لینے پر زیادہ اصرار کیا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اپنے پر کا ایک حصہ انہیں مارا' جس سے ان کی آنکھوں کے ڈھیلے ہی باہر نکل آئے' بعض کہتے ہیں' صرف آنکھوں کی بصارت زائل ہوئی' بہر حال عذاب عام سے پہلے یہ عذاب خاص ان لوگوں کو پہنچا جو حضرت لوط علیہ السلام کے پاس بدنیتی سے آئے تھے۔ اور آنکھوں سے یا بینائی سے محروم ہو کر گھر پہنچے۔ اور پھر صبح اس عذاب عام میں تباہ ہو گئے جو پوری قوم کے لیے آیا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الطلاق ۶۵**)---۸۔ ''اور بہت سی بستی والوں نے اپنے رب کے حکم سے اور اس کے رسولوں سے سرتابی کی تو ہم نے بھی ان سے سخت حساب کیا اور انہیں عذاب دیا ان دیکھا (سخت) عذاب۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱، مضمون: احکام الٰہی]---۹۔ ''پس انہوں نے اپنے کرتوت کا مزہ چکھ لیا اور انجام کار ان کا خسارہ ہی ہوا۔'' O---۱۰۔ ''ان کے لیے اللہ تعالیٰ نے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے' پس اللہ سے ڈرو اے عقل مند ایمان والو۔ یقیناً اللہ نے تمہاری طرف نصیحت اتار دی ہے۔'' O---[اس رسوائی اور ذلت سے تو انہیں دُنیا میں دوچار ہونا پڑا، روزِ محشر جب وہ اپنی قبروں سے اٹھیں گے تو اپنے لیے ایسا دردناک عذاب تیار پائیں گے جس کا ابھی وہ تصور بھی نہیں کر سکتے۔ (از تفسیر نمبر ۲۳ ضیاء القرآن)]

(**سورۃ القلم ۶۸**)---۱۰۔ ''اور آپ کسی ایسے شخص کا بھی کہا نہ ماننا جو زیادہ قسمیں کھانے والا۔'' O---۱۱۔ ''بے وقار' کمینہ' عیب گو' چغل خور۔'' O---۱۲۔ ''بھلائی سے روکنے والا حد سے بڑھ جانے والا گنہگار۔'' O---۱۳۔ ''گردن کش پھر ساتھ ہی بے نسب ہو۔'' O---۱۴۔ ''اس کی سرکشی صرف اس لیے ہے کہ وہ مال والا اور بیٹوں والا ہے۔'' O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۱۰، مضمون: کافر]---۱۵۔ ''جب اس کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کہہ دیتا ہے کہ یہ تو اگلوں کے قصے ہیں۔'' O---۱۶۔ ''ہم بھی اس کی سونڈ (ناک) پر داغ دیں گے۔'' O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۱۰، مضمون: کافر]

(**سورۃ المدثر ۷۴**)---۴۰۔ ''کہ وہ بہشتوں میں (بیٹھے ہوئے) گناہ گاروں سے۔'' O---۴۱۔ ''سوال کرتے ہوں گے۔'' O---۴۲۔ ''تمہیں دوزخ میں کس چیز نے ڈالا۔'' O---۴۳۔ ''وہ جواب دیں گے کہ ہم نمازی نہ تھے۔'' O---۴۴۔ ''نہ مسکینوں کو کھانا کھلاتے تھے۔'' O---۴۵۔ ''اور ہم بحث کرنے والے (انکاریوں) کا ساتھ دے کر بحث مباحثہ میں مشغول رہا کرتے تھے۔'' O---۴۹۔ ''انہیں کیا ہو گیا ہے؟ کہ نصیحت سے منہ موڑ رہے

Marfat.com

ہیں۔''O---۵۰۔ ''گویا کہ وہ بدکے ہوئے گدھے ہیں۔''O---۵۱۔ ''جو شیر سے بھاگے ہوں۔''O---۵۲۔ ''بلکہ ان میں سے ہر شخص چاہتا ہے کہ اسے کھلی ہوئی کتابیں دی جائیں۔''O---[یعنی یہ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اگر واقعی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی مقرر فرمایا ہے تو وہ مکہ کے ایک ایک سردار اور ایک ایک شیخ کو خط لکھ کر بھیجے کہ محمد ﷺ ہمارے نبی ہیں تم ان کی پیروی کرو' اور یہ خط ایسے ہوں جنہیں دیکھ کر انہیں یقین آجائے کہ اللہ تعالیٰ ہی نے یہ لکھ کر بھیجے ہیں۔(از تفسیر ۳۸ تفہیم القرآن)]

کفار کی عذاب کو دیکھ کر آرزو

(سورۃ الانعام ۶)---۲۷۔ ''اور اگر آپ اس وقت دیکھیں جب کہ دوزخ کے پاس کھڑے کیے جائیں تو کہیں گے ہائے کیا اچھی بات ہو کہ ہم پھر واپس بھیج دیئے جائیں اور اگر ایسا ہو جائے تو ہم اپنے رب کی آیات کو جھوٹا نہ بتلائیں اور ہم ایمان والوں میں سے ہو جائیں۔''O

(سورۃ الاعراف ۷)---۵۳۔ ''ان لوگوں کو اور کسی بات کا انتظار نہیں صرف اس کے اخیر نتیجہ کا انتظار ہے، جس روز اس کا اخیر نتیجہ پیش آئے گا اور اس روز جو لوگ اس کو پہلے سے بھولے ہوئے ہیں یوں کہیں گے کہ واقعی ہمارے رب کے پیغمبر سچی سچی باتیں لائے تھے، سو اب کیا کوئی ہمارا سفارشی ہے کہ وہ ہماری سفارش کر دے یا کیا ہم پھر واپس بھیجے جاسکتے ہیں تا کہ ہم لوگ ان اعمال کے، جن کو ہم کیا کرتے تھے برخلاف دوسرے اعمال کریں۔ بے شک ان لوگوں نے اپنے آپ کو خسارہ میں ڈال دیا اور جو جو باتیں تراشتے تھے سب گم ہوگئیں۔''O

(سورۃ ابراہیم ۱۴)---۴۴۔ ''لوگوں کو اس دن سے ہوشیار کر دے جب کہ ان کے پاس عذاب آجائے گا' اور ظالم کہیں گے کہ اے ہمارے رب! ہمیں بہت تھوڑے قریب کے وقت تک کی ہی مہلت دے کہ ہم تیری تبلیغ مان لیں اور تیرے پیغمبروں کی تابعداری میں لگ جائیں۔ کیا تم اس سے پہلے بھی قسمیں نہیں کھا رہے تھے؟ کہ تمہارے لیے دنیا سے ٹلنا ہی نہیں۔''O---[یعنی دنیا میں تم قسمیں کھا کھا کر کہا کرتے تھے کہ کوئی حساب کتاب اور جنت و دوزخ نہیں' اور دوبارہ کے زندہ ہونا ہے۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ المومنون ۲۳)---۹۹۔ ''یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کو موت آنے لگتی ہے تو کہتا ہے کہ اے میرے پروردگار! مجھے واپس لوٹا دے۔''O---۱۰۰۔ ''کہ اپنی چھوڑی ہوئی دنیا میں جا کر نیک اعمال کرلوں ہرگز ایسا نہیں ہوگا، یہ تو صرف ایک قول ہے جس کا یہ قائل ہے، ان کے پس پشت تو ایک حجاب ہے، ان کے دوبارہ جی اٹھنے کے دن تک۔''O

(سورۃ فاطر ۳۵)---۳۷۔ ''اور وہ لوگ اس میں چلائیں گے کہ اے ہمارے پروردگار! ہم کو نکال لے ہم اچھے کام کریں گے برخلاف ان کاموں کے جو کیا کرتے تھے، (اللہ کہے گا) ہم نے تم کو اتنی عمر نہ دی تھی کہ جس کو سمجھنا ہوتا وہ سمجھ سکتا اور تمہارے پاس ڈرانے والا بھی پہنچا تھا، سو مزہ چکھو کہ (ایسے) ظالموں کو کوئی مددگار نہیں۔''O

کفر اپنے فریب کے گڑھے میں خود ہی گرے گا

(سورۃ الطور ۵۲)---۴۲۔ ''کیا یہ لوگ کوئی فریب کرنا چاہتے ہیں؟ تو یقین کرلیں کہ فریب خوردہ کافر ہی ہیں۔''O---[ان کی ایک اور غلط فہمی کو دور کیا جا رہا ہے۔ وہ دار الندوہ میں بیٹھتے اور باہمی مشورہ کرتے کہ کوئی ایسا منصوبہ تیار کیا جائے جس سے دین کی روزافزوں مقبولیت کو پسپا کیا جاسکے۔ ان کی یہ محفلیں بکثرت منعقد ہوا کرتیں اور رات گئے تک وہ سوچ بچار میں لگے رہتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے کفار! کان کھول کر سن لو کہ میرے دین اور میرے رسول کے خلاف تمہاری کوئی سازش کامیاب نہ ہوگی بلکہ تمہاری یہ سازشیں انجام کار تمہارے لیے ہی تباہی اور بربادی کا پیش خیمہ ثابت ہوں گی۔ جس چراغ کو اللہ تعالیٰ روشن کرے اسے کوئی آندھی بجھا نہیں سکتی۔ جس دین کو غالب کرنے کا ذمہ اس نے لیا ہو دنیا کی کوئی طاقت اسے مغلوب نہیں کر سکتی، اس لیے یہ عبث کوشش چھوڑ دو۔ تم کبھی کامیابی سے ہمکنار نہیں ہو گے۔(تفسیر از ضیاء القرآن)]

کلیم اللہ

(سورۃ الاعراف ۷)---۱۴۳۔ ''اور جب موسیٰ ہمارے مقررہ وقت پر پہنچ گیا اور اس کے رب نے اس سے کلام کیا تو وہ کہنے لگا۔ میرے رب! مجھے اپنا آپ دکھا کہ میں تجھے ایک نظر دیکھوں۔ اس نے کہا۔ تو مجھے نہیں دیکھ سکتا لیکن اس پہاڑ پر نظر ڈال اور اگر وہ اپنی جگہ پر ٹھہرا رہا تو تو بھی مجھے دیکھ لے گا۔ پھر جب اس کے رب نے پہاڑ پر جلوہ دکھایا تو اسے ریزہ ریزہ کر دیا اور موسیٰ غش کھا کر گر پڑا! پھر جب وہ ہوش میں آیا تو کہنے لگا۔ تو پاک ہے میں تیری طرف

Marfat.com

رجوع کرتا ہوں اور میں پہلا مومن ہوں۔'' O ---۱۴۴۔ ''اس نے کہا۔ موسیٰ! میں نے تجھے اپنے پیغامات اور اپنے کلام سے لوگوں میں ممتاز کیا ہے پس جو کچھ میں نے تجھے دیا ہے اسے تھام لے اور شکر گزاروں میں ہو جا۔'' O ---۱۴۵۔ ''اور ہم نے اس کے لئے تختیوں پر ہر طرح کی نصیحت اور ہر بات کی تفصیل لکھ دی۔ ہاں! اسے مضبوطی سے تھام اور اپنی قوم کو حکم دے کہ اس کی بہترین باتوں کو تھامے رکھے۔ میں تمہیں نافرمانوں کا گھر بھی دکھاؤں گا۔'' O

کُن

(سورۃ البقرۃ ۲) ---۱۱۷۔ ''موجد بے مثال، آسمانوں اور زمین کا اور جب فیصلہ کرتا ہے وہ کسی کام کا تو بس حکم دیتا ہے اسے کہ ہو جا اور وہ ہو جاتا ہے۔'' O

(سورۃ آل عمران ۳) ---۴۵۔ ''اس وقت کہا تھا فرشتوں نے اے مریم! بیشک اللہ تعالیٰ بشارت دیتا ہے تم کو کلمۃ من اللہ کی۔ جس کا نام مسیح عیسیٰ ابن مریم ہوگا۔ ذی وجاہت دُنیا اور آخرت میں اور اللہ تعالیٰ کے مقرب بندوں میں سے ہوگا۔'' O ---[حضرت عیسیٰ کو کلمہ یعنی کلمۃ اللہ اس اعتبار سے کہا گیا ہے کہ ان کی ولادت اعجازی شان کی مظہر اور عام انسانی اصول کے برعکس، باپ کے بغیر، اللہ کی خاص قدرت اور اس کے کلمہ کن کی تخلیق ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۴۶۔ ''اور باتیں کرے گا لوگوں سے گہوارے میں بھی اور ادھیڑ عمر میں بھی اور صالحین میں سے ہوگا۔'' O ---۴۷۔ ''مریم نے کہا (ہائے) میرے رب! کہاں سے ہوگا میرے ہاں بچہ جبکہ نہیں چھوا ہے مجھے کسی مرد نے۔ جواب دیا اسی طرح اللہ تعالیٰ پیدا کرتا ہے جو چاہے۔ جب فیصلہ کر لیتا ہے وہ کسی امر کا تو بس حکم دیتا ہے اسے کہ ہو جا اور وہ ہو جاتا ہے۔'' O ---[تیرا تعجب بجا لیکن قدرت الٰہی کے لیے یہ کوئی مشکل بات نہیں ہے، وہ تو جب چاہے اسباب عادیہ وظاہریہ کا سلسلہ ختم کر کے حکم کن سے پلک جھپکتے میں جو چاہے کر دے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۵۹۔ ''عیسیٰ کی مثال اللہ تعالیٰ کے نزدیک آدم کی سی ہے اسے اس نے مٹی سے بنایا پھر اسے کہا 'ہو جا' اور وہ ہو گیا۔'' O

(سورۃ الانعام ۶) ---۷۳۔ ''اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو حق پر پیدا کیا ہے اور جس دن وہ کہے گا، ہو جا، وہ ہو جائے گا۔ اس کا قول حق ہے اور حکومت اسی کی ہوگی جس دن صور پھونکا جائے گا۔ وہ غائب اور ظاہر کا جاننے والا ہے اور وہ دانا اور خبردار ہے۔'' O

(سورۃ یٰسین ۳۶) ---۸۱۔ ''جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے کیا وہ ان جیسوں کے پیدا کرنے پر قادر نہیں؟ بے شک قادر ہے۔ اور وہی تو پیدا کرنے والا دانا (بینا) ہے۔'' O ---۸۲۔ ''وہ جب بھی کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے اسے اتنا فرما دینا (کافی ہے) کہ 'ہو جا' وہ اسی وقت ہو جاتی ہے۔'' O ---[تمہیں تو ایک معمولی سی چیز بنانی ہو تو اس کے لیے تمہیں بیسیوں اجزاء فراہم کرنے پڑتے ہیں۔ اگر ایک جز بھی نایاب ہو جائے تو تمہاری ساری مہارتیں دھری کی دھری رہ جاتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی قدرت وجبروت کا یہ عالم ہے کہ ادھر ارادہ ہوا اور کُن کہا تو وہ چیز خواہ وہ کتنی بڑی ہو، عدم محض سے عالم وجود میں آ جاتی ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

(سورۃ المؤمن ۴۰) ---۶۸۔ ''وہی ہے جو جلاتا ہے اور مار ڈالتا ہے، پھر جب وہ کسی کام کا کرنا مقرر کرتا ہے تو اسے صرف یہ کہتا ہے کہ ہو جا پس وہ ہو جاتا ہے۔'' O ---[اس کی قدرت کا یہ حال ہے کہ اس کے لفظ کُن (ہو جا) سے وہ چیز معرض وجود میں آ جاتی ہے، جس کا وہ ارادہ کرے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

کنواں

(سورۃ یوسف ۱۲) ---۱۵۔ ''پھر جب اسے لے چلے اور سب نے مل کر ٹھان لیا کہ اسے غیر آباد گہرے کنویں کی تہ میں پھینک دیں۔ ہم نے یوسف کی طرف وحی کی کہ یقیناً (وقت آ رہا ہے کہ) تو انہیں ماجرا کی خبر اس حال میں دے گا کہ وہ جانتے ہی نہ ہوں۔'' O ---[یہ کنواں کنعان سے تین فرسنگ کے فاصلہ پر حوالی بیت المقدس یا سرزمین اردن میں واقع تھا۔ اوپر سے اس کا منہ تنگ تھا اور اندر سے فراخ حضرت یوسفؑ کے ہاتھ پاؤں باندھ کر قمیص اتار کر کنویں میں چھوڑا جب وہ اس کی نصف گہرائی تک پہنچے تو رسی چھوڑ دی تاکہ آپ پانی میں گر کر ہلاک ہو جائیں۔ حضرت جبرائیل بحکم الٰہی پہنچے اور انہوں نے آپ کو ایک پتھر پر بٹھا دیا جو کنویں میں تھا۔ اور آپ کے ہاتھ کھول دیئے۔ (از تفسیر مولانا احمد رضا خان بریلویؒ)] ---۱۹۔ ''اور ایک قافلہ آیا اور انہوں نے اپنے پانی لانے والے کو بھیجا۔ اس نے اپنا ڈول لٹکایا۔ کہنے لگا واہ واہ خوشی کی بات ہے یہ تو ایک لڑکا ہے۔ انہوں نے اسے مال تجارت قرار دے کر چھپا دیا۔ اور اللہ تعالیٰ اس سے باخبر تھا جو وہ کر رہے تھے۔'' O

کوثر

(سورۃ الکوثر ۱۰۸) ---۱۔ ''بے شک ہم نے آپ کو (جو کچھ عطا کیا) بے حد وحساب عطا کیا۔'' O ---[کوثر، کثرت سے ہے اس کے متعدد معنی بیان کیے گئے ہیں ابن کثیر نے 'خیر کثیر' کے مفہوم کو ترجیح دی ہے کیوں کہ اس میں ایسا عموم ہے کہ جس میں دوسرے معانی بھی آ جاتے ہیں۔ مثلاً صحیح احادیث میں

Marfat.com

بتلایا گیا ہے کہ اس سے ایک نہر مراد ہے جو جنت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کی جائے گی۔ اسی طرح بعض احادیث میں اس کا مصداق حوض بتلایا گیا ہے جس سے اہل ایمان جنت میں جانے سے قبل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک سے پانی پئیں گے اس حوض میں بھی پانی اسی جنت والی نہر سے آرہا ہوگا۔ اسی طرح دُنیا کی فتوحات اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رفع ودوام ذکر اور آخرت کا اجر وثواب سب ہی چیزیں ''خیر کثیر'' میں آجاتی ہیں۔ (ابن کثیر)۔ (از تفسیر ا شاہ فہد قرآن پرنٹنگ وتفصیل کے لئے باب ۴، مضمون: حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم)] ---۲۔ ''پس آپ نماز پڑھا کریں اپنے رب کے لیے اور قربانی دیں (اسی کی خاطر)۔'' O---[یعنی نماز بھی صرف ایک اللہ کے لئے اور قربانی بھی صرف ایک اللہ کے نام پر۔ مشرکین کی طرح ان میں دوسروں کو شریک نہ کر۔ نَحَرٌ کے اصل معنی ہیں اونٹ کے حلقوم میں نیزہ یا چھری مار کر اسے ذبح کرنا۔ دوسرے جانوروں کو زمین پر لٹا کر ان کے گلوں پر چھری پھیری جاتی ہے اسے ذبح کرنا کہتے ہیں۔ لیکن یہاں نحر سے مراد مطلق قربانی ہے' علاوہ ازیں اس میں بطور صدقہ وخیرات جانور قربان کرنا' حج کے موقعے پر منیٰ میں اور عیدالاضحیٰ کے موقعے پر قربانی کرنا' سب شامل ہیں۔ (از تفسیر ۲ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۳۔ ''یقیناً آپ کا دشمن ہے وہی بے نام (ونشاں) ہوگا۔'' O---[اَبْتَرُ ایسے شخص کو کہتے ہیں' جو مقطوع النسل یا مقطوع الذکر ہو یعنی اس کی ذات پر ہی اس کی نسل کا خاتمہ ہو جائے یا کوئی اس کا نام لیوا نہ رہے۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد نرینہ زندہ نہ رہی تو بعض کفار نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ابتر کہا' جس پر اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو تسلی دی کہ ابتر تو نہیں' تیرے دشمن ہی ہوں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی نسل کو بھی باقی رکھا گو اس کا سلسلہ لڑکی کی طرف سے ہی ہے۔ اس طرح آپ ﷺ کی امت بھی آپ ﷺ کی اولاد معنوی ہی ہے' جس کی کثرت پر آپ ﷺ قیامت والے دن فخر کریں گے' علاوہ ازیں آپ ﷺ کا ذکر پوری دُنیا میں نہایت عزت واحترام سے کیا جاتا ہے' جبکہ آپ ﷺ سے بغض وعناد رکھنے والے صرف صفحات تاریخ پر ہی موجود رہ گئے ہیں لیکن کسی دل میں ان کا احترام نہیں اور کسی زبان پر ان کا ذکر خیر نہیں۔ (از تفسیر ۳ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] [نیز باب نمبر ۴، مضمون: آپ ﷺ کا دشمن ہی بے نام ونشان ہے]

کوہِ طور

(سورۃ البقرۃ ۲)---۶۳۔ ''اور جب لیا تھا ہم نے تم سے عہد اور اٹھا رکھا تھا تمہارے اوپر کوہ طور کو (حکم دیا تھا کہ) تھامے رہنا اس (کتاب) کو جو ہم نے تمہیں دی مضبوطی سے اور یاد رکھنا ان (احکام) کو جو اس میں ہیں تا کہ تم عذاب سے بچ سکو۔'' O

(سورۃ طٰہٰ ۲۰)---۱۱۔ ''جب وہ وہاں پہنچے تو آواز دی گئی اے موسیٰ!'' O---۱۲۔ ''یقیناً میں ہی تیرا پروردگار ہوں تو اپنی جوتیاں اتار دے' کیونکہ تو پاک میدان طویٰ میں ہے۔'' O---۸۰۔ ''اے بنی اسرائیل! دیکھو ہم نے تمہیں تمہارے دشمن سے نجات دی اور تم سے کوہ طور کی دائیں طرف کا وعدہ کیا اور تم پر من وسلویٰ اتارا۔'' O

(سورۃ المؤمنون ۲۳)---۲۰۔ ''اور وہ درخت جو طور سینا پہاڑ سے نکلتا ہے جو تیل نکالتا ہے اور کھانے والے کے لیے سالن ہے۔'' O

(سورۃ النمل ۲۷)---۸۔ ''جب وہاں پہنچے تو آواز دی گئی کہ بابرکت ہے وہ جو اس آگ میں ہے اور برکت دیا گیا ہے وہ جو اس کے آس پاس ہے اور پاک ہے اللہ جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔'' O (تفصیل کیلئے باب ۴، مضمون: حضرت موسیٰ)

(سورۃ القصص ۲۸)---۲۹۔ ''جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مدت پوری کر لی اور اپنے گھر والوں کو لے کر چلے تو کوہ طور کی طرف آگ دیکھی۔ اپنی بیوی سے کہنے لگے ٹھہرو! میں نے آگ دیکھی ہے' بہت ممکن ہے کہ میں وہاں سے کوئی خبر لاؤں یا آگ کا کوئی انگارہ لاؤں تا کہ تم سینک لو۔'' O---۳۰۔ ''پس جب وہاں پہنچے تو اس بابرکت زمین کے میدان کے دائیں کنارے کے درخت میں سے آواز دیئے گئے کہ اے موسیٰ! یقیناً میں ہی اللہ ہوں سارے جہانوں کا پروردگار۔'' O---۴۴۔ ''اور کوہ طور کے مغربی جانب جب کہ ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو حکم احکام کی وحی پہنچائی تھی' نہ تو تو موجود تھا اور نہ تو دیکھنے والوں میں سے تھا۔'' O---۴۶۔ ''اور نہ تو طور کی طرف تھا جب کہ ہم نے آواز دی بلکہ یہ تیرے پروردگار کی طرف سے ایک رحمت ہے' اس لیے کہ تو ان لوگوں کو ہوشیار کر دے جن کے پاس تجھ سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں پہنچا' کیا عجب کہ وہ نصیحت حاصل کر لیں۔'' O

(سورۃ الطور ۵۲)---۱۔ ''قسم ہے طور کی۔'' O---[طُور' وہ پہاڑ ہے جس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ سے ہم کلام ہوئے۔ اسے طور سینا' بھی کہا جاتا ہے۔ اللہ نے اس کے اسی شرف کی بنا پر اس کی قسم کھائی ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ التین ۹۵)---۲۔ ''اور قسم ہے طور سینا کی۔'' O---[یہ وہی کوہ طور ہے جہاں اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہم کلام ہوا تھا۔ (از تفسیر ۳ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

Marfat.com

کوئی کسی کا بوجھ نہیں اُٹھاتا

(سورۃ الزُمر ۳۹)---۷۔ ''اگر تم ناشکری کرو تو (یاد رکھو کہ) اللہ تعالیٰ تم (سب سے) بے نیاز ہے اور وہ اپنے بندوں کی ناشکری سے خوش نہیں اور اگر تم شکر کرو تو وہ اسے تمہارے لیے پسند کرے گا۔ اور کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھاتا پھر تم سب کا لوٹنا تمہارے رب ہی کی طرف ہے۔ تمہیں وہ بتلا دے گا جو تم کرتے تھے۔ یقیناً وہ دلوں تک کی باتوں کا واقف ہے۔''O

(سورۃ النجم ۵۳)---۳۳۔ ''کیا آپ نے اسے دیکھا جس نے منہ موڑ لیا۔''O---[بعض علمائے تفسیر نے لکھا ہے کہ یہ آیت ولید ابن مغیرہ (جو قریش کے بڑے سرداروں میں تھا) کے بارے میں نازل ہوئی۔ ولید حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت عالیہ میں اکثر حاضر ہوتا اور آیاتِ قرآنی سُنا کرتا جنہیں سُن کر وہ بے اختیار کہہ اٹھتا کہ بخدا یہ کلام بڑا سرسبز ہے۔ اس کی شاخیں پھلوں سے لدی ہیں۔ اس کی رونق و شگفتگی دل موہ لینے والی ہے۔ نہ یہ جادو ہے اور نہ شعر۔ اس کے احباب اور رشتہ داروں کو جب ان باتوں کا پتہ چلا تو انہیں یہ فکر دامنگیر ہوئی کہ کہیں وہ اسلام قبول کرنے کا برملا اعلان نہ کر دے، چنانچہ اس کا ایک بے تکلف دوست اس کے پاس آیا اور اسے بڑی لعنت ملامت کی کہ تم اپنے آباؤ اجداد اور اپنے بزرگوں کے مذہب کو چھوڑ رہے ہو اور ایک نیا دین اختیار کر رہے ہو۔ بڑے شرم کی بات ہے۔ اس نے کہا کہ مجھے عذاب قیامت سے بڑا ڈر لگتا ہے۔ اس دوست نے کہا کہ میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ اگر اتنا مال مجھے دے دو تو قیامت کے روز میں تمہارے حصے کا عذاب بھی اپنے سر پر اٹھا لوں گا، چنانچہ ولید نے اسلام لانے کا ارادہ ترک کر دیا اور جس مال کا وعدہ اس ضامن سے کیا تھا اس میں سے کچھ تو اسے دے دیا بقیہ دینے سے مکر گیا۔ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کریم ﷺ کو فرماتے ہیں کہ کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جس نے حق قبول کرنے سے منہ پھیر لیا۔ پھر اپنے ضامن کو پورا معاوضہ بھی نہ دیا۔ یہ شخص کتنا احمق ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ روزِ حساب کوئی شخص اس کے حصے کا عذاب برداشت کرے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ کتنا بڑا بخیل ہے کہ جتنا مال دے کر اپنی جان بخشی کروانے کا اس نے سودا کیا تھا، وہ بھی اس نے پورا ادا نہیں کیا۔ حماقت اور بخل دونوں عیب اس میں پائے جاتے ہیں۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

---۳۴۔ ''اور بہت کم دیا اور ہاتھ روک لیا۔''O---۳۵۔ ''کیا اسے علم غیب ہے کہ وہ (سب کچھ) دیکھ رہا ہے؟''O---[یعنی اس نے جو یہ خیال کر لیا کہ فلاں شخص قیامت کے روز اتنی رقم کے بدلے میں اس کا عذاب اپنے سر لے لے گا۔ کیا اس کے پاس غیب کا ایسا علم ہے جس کے باعث اس کو اپنی اس سودا بازی کے درست ہونے کا یقین ہو گیا ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]---۳۶۔ ''کیا اسے اس چیز کی خبر نہیں دی گئی جو موسیٰ (علیہ السلام) کے۔''O---۳۷۔ ''اور وفادار ابراہیم (علیہ السلام) کے صحیفوں میں تھا۔''O---۳۸۔ ''کہ کوئی شخص کسی دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا۔''O---۳۹۔ ''اور یہ کہ ہر انسان کے لیے صرف وہی ہے جس کی کوشش خود اس نے کی۔''O---۴۰۔ ''اور یہ کہ بیشک اس کی کوشش عنقریب دیکھی جائے گی۔''O---۴۱۔ ''پھر اسے پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔''O

کھوکھلی بنیاد کی عمارت

(سورۃ التوبہ ۹)---۱۰۹۔ ''تو کیا وہ جس نے اپنی عمارت کی بنیاد اللہ تعالیٰ کے ڈر اور رضا پر رکھی بہتر ہے یا وہ جس نے اپنی عمارت کی بنیاد ایک کھوکھلی کھائی کے کنارے پر رکھی جو اسے دوزخ کی آگ میں لے گری۔ مگر اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو راہ نہیں دکھاتا۔''O---۱۱۰۔ ''ان کی عمارت جو انہوں نے بنائی ہے ان کے دلوں میں کھٹکتی ہی رہے گی۔ سوائے اس کے کہ ان کے دل ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں۔ اور اللہ تعالیٰ جاننے والا حکمت والا ہے۔''O

مشاہدات:- ایک بزرگ نے مجھے فرمایا کہ سورۃ فاتحہ (دُعا) صرف دین اور آخرت کی سیدھی راہ ہی کے لیے نہیں بلکہ یہ ہمارے لیے دُنیا میں بھی سیدھے راستے پر چلنے کی دُعا ہے۔ اسی طرح کھوکھلی بنیاد کی عمارت کی مثال کے لیے بھی ہمیں دیکھنا ہے کہ ہم یہ جو ادھر اُدھر بڑی بڑی عمارتیں اور کارخانے بنا رہے ہیں اور جن کی بنیادیں ہم لوہا اور سیمنٹ سے بنا کر اپنی طرف سے بہت مضبوط بنا لیتے ہیں اور بہت خوش ہوتے ہیں۔ کیا دُنیا و آخرت کے لیے بھی ان کی مضبوطی ہمارے لیے کافی ہوگی۔ ایک امیر آدمی نے ایک جگہ مل بنائی اور اس کی بنیادیں رکھتے وقت کسی بزرگ کے مزار سے دو اینٹیں (خشت) لائے کہ مل کی بنیاد میں رکھنی ہیں۔ مزار سے ملحقہ قبرستان بھی تھا۔ ظاہر ہے وہ اینٹیں تو کسی قبر کے لیے ہی آئی ہوں گی اور یہ صاحب وہاں سے اٹھا لائے۔ اب اس میں چار باتیں سامنے آئیں۔ (۱) اللہ تعالیٰ کا نام تو لیا ہی نہیں گیا (۲) یہ اینٹیں تو قبر کے لیے تھیں (۳) بغیر مالک کی اجازت کے اٹھائی گئیں۔ (۴) صاحب مزار نے تو یہ اینٹیں نہیں دیں یہ تو محض عقیدت سے مزار سے ملحقہ قبرستان سے لائی گئیں اور مل کی بنیادوں میں رکھی گئیں۔ صاحب مل کے متعلق یہ بھی سنا گیا کہ وہ مزدوروں کی مزدوری میں بھی کمی کر دیا کرتے تھے اور کاروباری ہیرا پھیری بھی کر لیا کرتے تھے۔ صاحب مل تو ایک دو سال بعد فوت ہو گئے، ان کی اولاد مل کو ایک سال بھی نہ چلا سکی اور مل کسی کو بیچ دی۔ یہ خریدار صاحب بھی مل نہ چلا سکے مل ختم ہو گئی۔ اس جگہ پر پلاٹ بنے اور زمین بک گئی۔

Marfat.com

کیا ہم عمارتیں بناتے وقت ان باتوں کا بھی خیال رکھتے ہیں کہ کہیں اللہ تعالیٰ کی حکم عدولی تو نہیں ہو رہی۔ کیا ان بنیادوں میں کسی کی حق تلفی تو نہیں ہوئی کہ کسی کی آہیں اور سسکیاں شامل ہوں اور عمارت کھو کھلی کھائی کے کنارے رکھی جائے جو اسے دوزخ کی آگ میں لے گرے۔ صرف لوہا اور سیمنٹ کی مضبوطی ہی کافی نہیں۔

کھیت

(سورۃ الروم ۳۰)---۵۱۔ ''اور اگر ہم باد تند چلا دیں اور یہ لوگ انہی کھیتوں کو (مرجھائی ہوئی) زرد پڑی ہوئی دیکھ لیں تو پھر اس کے بعد ناشکری کرنے لگیں۔'' O

کھیل کود

(سورۃ الانعام ۶)---۷۰۔ ''اور ایسے لوگوں سے بالکل کنارہ کش رہیں جنہوں نے اپنی زندگی کو کھیل تماشہ بنا رکھا اور دنیوی زندگی نے انہیں دھوکہ میں ڈال رکھا ہے اور اس قرآن کے ذریعہ سے نصیحت بھی کرتے رہیں تا کہ کوئی شخص اپنے کردار کے سبب (اس طرح) نہ پھنس جائے کہ کوئی غیر اللہ اس کا نہ مددگار ہو اور نہ سفارشی اور یہ کیفیت ہو کہ اگر دنیا بھر کا معاوضہ بھی دے ڈالے تب بھی اس سے نہ لیا جائے۔ ایسے ہی ہیں کہ اپنے کردار کے سبب پھنس گئے، ان کیلئے نہایت تیز گرم پانی پینے کیلئے ہوگا اور دردناک سزا ہوگی اپنے کفر کے سبب۔'' O [دنیا میں انسان عام طور پر کسی دوست کی مدد یا کسی کی سفارش سے یا مالی معاونت دے کر چھوٹ جاتا ہے۔ لیکن آخرت میں یہ تینوں ذریعے کام نہیں آئیں گے۔ وہاں کافروں کا کوئی دوست نہ ہوگا جو انہیں اللہ کی گرفت سے بچالے، نہ کوئی سفارشی ہوگا جو انہیں عذاب الٰہی سے نجات دلا دے اور نہ کسی کے پاس معاوضہ دینے کیلئے کچھ ہوگا، اگر بالفرض ہو بھی تو وہ قبول نہیں کیا جائے گا کہ وہ دے کر چھوٹ جائے۔ یہ مضمون قرآن مجید میں متعدد مقامات پر بیان ہوا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(سورۃ الانبیاء ۲۱)---۲۔ ''ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے جو بھی نئی نئی نصیحت آتی ہے اسے وہ کھیل کود میں ہی سنتے ہیں۔'' O---[یعنی قرآن جو وقتاً فوقتاً حسب حالات وضروریات نیا نیا اترتا رہتا ہے، وہ اگرچہ انہی کی نصیحت کے لیے اترتا ہے، لیکن وہ اسے اس طرح سنتے ہیں جیسے وہ اس سے استہزا و مذاق اور کھیل کر رہے ہوں یعنی اس میں تدبر و غور وفکر نہیں کرتے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۶۔ ''ہم نے آسمان و زمین اور ان کے درمیان کی چیزوں کو کھیلتے ہوئے نہیں بنایا۔'' O---[بلکہ اس کے کئی مقاصد اور حکمتیں ہیں، مثلاً بندے میرا ذکر و شکر کریں، نیکوں کو نیکیوں کی جزا اور بدوں کو بدیوں کی سزا دی جائے۔ وغیرہ۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۷۔ ''اگر ہم یوں ہی کھیل تماشے کا ارادہ کرتے تو اسے اپنے پاس سے ہی بنا لیتے، اگر ہم کرنے والے ہی ہوتے۔'' O---[یعنی اپنے پاس سے ہی کچھ چیزیں کھیل کے لیے بنا لیتے اور اپنا شوق پورا کر لیتے۔ اتنی لمبی چوڑی کائنات بنانے کی اور پھر اس میں ذی روح اور ذی شعور مخلوق بنانے کی کیا ضرورت تھی؟ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ العنکبوت ۲۹)---۶۴۔ ''اور دنیا کی یہ زندگانی تو محض کھیل تماشا ہے البتہ آخرت کے گھر کی زندگی ہی حقیقی زندگی ہے، کاش! یہ جانتے ہوتے۔'' O---[یعنی جس دنیا نے انہیں آخرت سے اندھا اور اس کے لیے توشہ جمع کرنے سے غافل رکھا ہے، وہ ایک کھیل کود سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتی، کافر دنیا کے کاروبار میں مشغول رہتا ہے، اس کے لیے شب و روز محنت کرتا ہے لیکن جب مرتا ہے تو خالی ہاتھ ہوتا ہے۔ جس طرح بچے سارا دن مٹی کے گھروندوں سے کھیلتے ہیں، پھر خالی ہاتھ گھروں کو لوٹ جاتے ہیں، سوائے تھکاوٹ کے انہیں کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الزخرف ۴۳)---۷۴۔ ''بیشک گنہگار لوگ عذاب دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے۔'' O---۷۵۔ ''یہ عذاب کبھی بھی ان سے ہلکا نہ کیا جائے گا اور وہ اسی میں مایوس پڑے رہیں گے۔'' O---۷۶۔ ''اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ یہ خود ہی ظالم تھے۔'' O---۷۷۔ ''اور پکار پکار کر کہیں گے کہ اے مالک! تیرا رب ہمارا کام ہی تمام کر دے، وہ کہے گا کہ تمہیں تو (ہمیشہ) رہنا ہے۔'' O---۷۸۔ ''ہم تو تمہارے پاس حق لے آئے لیکن تم میں سے اکثر لوگ حق سے نفرت رکھنے والے تھے؟'' O---[یہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے یا فرشتوں کا ہی قول بطور نیابت الٰہی ہے۔ جیسے کوئی افسر مجازاً ''ہم'' کا استعمال حکومت کے مفہوم میں کرتا ہے۔ اکثر سے مراد کُل ہے یعنی سارے ہی جہنمی یا پھر اکثر سے مراد رؤسا اور لیڈر ہیں۔ باقی جہنمی ان کے پیروکار ہونے کی حیثیت سے ان میں شامل ہوں گے۔ حق سے مراد اللہ کا وہ دین اور پیغام ہے جو وہ پیغمبروں کے ذریعے سے ارسال کرتا رہا۔ آخری حق قرآن اور دین اسلام ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

---۷۹۔ ''کیا انہوں نے کسی کام کا پختہ ارادہ کر لیا ہے تو یقین مانو کہ ہم بھی پختہ کام کرنے والے ہیں۔'' O---[اشارہ ہے اُن باتوں کی طرف جو سرداران قریش اپنی خفیہ مجلسوں میں رسول اللہ ﷺ کے خلاف کوئی فیصلہ کن قدم اٹھانے کے لیے کر رہے تھے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]---۸۰۔ ''کیا ان کا یہ خیال ہے کہ ہم ان کی پوشیدہ باتوں کو اور ان کی سرگوشیوں کو نہیں سنتے، (یقیناً ہم برابر سن رہے ہیں) بلکہ ہمارے بھیجے ہوئے ان کے پاس ہی لکھ رہے ہیں۔'' O

Marfat.com

---۸۱۔ ''آپ فرما دیجئے! کہ اگر بالفرض رحمٰن کی اولاد ہوتو میں سب سے پہلے عبادت کرنے والا ہوتا۔'' O---[تفسیر کے لیے ملاحظہ فرمائیں باب نمبر-۴، مضمون: حضورﷺ]---۸۲۔ ''آسمانوں اور زمین اور عرش کا رب جو کچھ یہ بیان کرتے ہیں اس سے (بہت) پاک ہے۔'' O---۸۳۔ ''اب آپ انہیں اسی بحث مباحثہ اور کھیل کود میں چھوڑ دیجئے' یہاں تک کہ انہیں اس دن سے سابقہ پڑ جائے جن کا یہ وعدہ دیے جاتے ہیں۔'' O---۸۶۔ ''جنہیں یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہیں وہ شفاعت کرنے کا اختیار نہیں رکھتے' ہاں (مستحق شفاعت وہ ہیں) جو حق بات کا اقرار کریں اور انہیں علم بھی ہو۔'' O---۸۷۔ ''اگر آپ ان سے دریافت کریں کہ انہیں کس نے پیدا کیا ہے؟ تو یقیناً یہ جواب دیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے پھر یہ کہاں الٹے جاتے ہیں؟'' O

(**سورۃ محمد** ۴۷)---۳۶۔ ''واقعی زندگانی دنیا تو صرف کھیل کود ہے اور اگر تم ایمان لے آؤ گے اور تقویٰ اختیار کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں تمہارے اجر دے گا اور وہ تم سے تمہارے مال نہیں مانگتا۔'' O

(**سورۃ النجم** ۵۳)---۵۷۔ ''آنے والی گھڑی قریب آ گئی ہے۔'' O---۵۸۔ ''اللہ تعالیٰ کے سوا اس کا (وقت معین پر کھول) دکھانے والا اور کوئی نہیں۔'' O---[کشف کا معنی ظاہر کرنا۔ کسی چھپی ہوئی چیز سے پردہ ہٹا دینا۔ یعنی قیامت کو ظاہر کرنا صرف اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ جب وہ چاہے گا اُس کو آشکارا کر دے گا اور برپا ہو جائے گی۔ علامہ قرطبی نے اس کا ایک اور مفہوم بھی بیان کیا ہے۔ لکھتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے سوا نہ اسے کوئی مؤخر کر سکتا ہے اور نہ مقدم کر سکتا ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]---۵۹۔ ''پس کیا تم اس بات سے تعجب کرتے ہو؟'' O---۶۰۔ ''اور ہنس رہے ہو؟ روتے نہیں؟'' O---۶۱۔ ''(بلکہ) تم کھیل رہے ہو۔'' O

(**سورۃ الحدید** ۵۷)---۲۰۔ ''خوب جان رکھو کہ دنیا کی زندگی صرف کھیل تماشا زینت اور آپس میں فخر (وغرور) اور مال واولاد میں ایک کا دوسرے سے اپنے آپ کو زیادہ بتلانا ہے' جیسے بارش اور اس کی پیداوار کسانوں کو اچھی معلوم ہوتی ہے پھر جب وہ خشک ہو جاتی ہے تو زرد رنگ میں اس کو تم دیکھتے ہو پھر وہ بالکل چورا چورا ہو جاتی ہے اور آخرت میں سخت عذاب اور اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رضا مندی ہے اور دنیا کی زندگی بجز دھوکے کے سامان کے اور کچھ بھی تو نہیں۔'' O---[تفسیر کے لیے ملاحظہ فرمائیں باب ہذا، مضمون: متاع الغرور]

(**سورۃ الجمعۃ** ۶۲)---۹۔ ''اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جمعہ کے دن نماز کی اذان دی جائے تو تم اللہ کے ذکر کی طرف دوڑ پڑو اور خرید وفروخت چھوڑ دو۔ یہ تمہارے حق میں بہت ہی بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔'' O---۱۰۔ ''پھر جب نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور بکثرت اللہ کا ذکر کیا کرو تا کہ تم فلاح پالو۔'' O---۱۱۔ ''اور جب کوئی سودا بکتا نظر آ جائے تو اس کی طرف دوڑ جاتے ہیں اور آپ کو کھڑا ہی چھوڑ دیتے ہیں۔ آپ کہہ دیجئے کہ اللہ کی پاس جو ہے وہ کھیل اور تجارت سے بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ بہترین روزی رساں ہے۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: نماز جمعہ)

کیا خدانخواستہ ہم بھی یہود ونصاریٰ کے نقش قدم پر نہیں چل رہے؟

(**سورۃ الحدید** ۵۷)---۱۶۔ ''کیا اب تک ایمان والوں کے لیے وقت نہیں آیا کہ انکے دل ذکر الٰہی سے اور جو حق اتر چکا ہے اس سے نرم ہو جائیں اور انکی طرح نہ ہو جائیں جنہیں ان سے پہلے کتاب دی گئی تھی پھر جب ان پر ایک زمانہ دراز گزر گیا تو انکے دل سخت ہو گئے اور ان میں بہت سے فاسق ہیں۔'' O---[موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام سے جن لوگوں نے براہِ راست فیضان حاصل کیا تھا' ان کے دلوں میں عجز ونیاز پیدا ہو گیا تھا۔ لیکن جب عرصہ دراز گزر گیا' عہدِ رسالت کے برکات اور اثرات آہستہ آہستہ ماند پڑتے گئے تو بعد میں آنے والے لوگوں کے دل سخت ہوتے گئے' فسق وفجور کی طرف طبیعت راغب ہوتی گئی۔ اپنے آباؤ اجداد کی انابت وانقیاد کی راہ کو دشوار اور پُر خار خیال کر کے انہوں نے ترک کر دیا اور گناہوں کی رنگیلی دنیا میں کھو کر رہ گئے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]---[چنانچہ انہوں نے اللہ کی کتاب میں تحریف اور تبدیلی کر دی' اس کے عوض دنیا کا ثمن قلیل حاصل کرنے کو انہوں نے شعار بنا لیا' اس کے احکام کو پس پشت ڈال دیا' اللہ کے دین میں لوگوں کی تقلید اختیار کر لی اور ان کو اپنا رب بنا لیا' مسلمانوں کو متنبہ کیا جا رہا ہے کہ تم یہ کام مت کرو ورنہ تمہارے دل بھی سخت ہو جائیں گے اور پھر یہی کام جو ان پر لعنت الٰہی کا سبب بنے' تمہیں اچھے لگیں گے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

کیلنڈر

(**سورۃ البقرۃ** ۲)---۱۸۹۔ ''لوچھتے ہیں تم سے نئے چاند کے بارے میں، کہو یہ تاریخیں مقرر کرنے کا ذریعہ ہیں لوگوں کیلئے اور حج (کے اوقات) کا بھی اور نہیں ہے نیکی یہ کہ آؤ تم گھروں میں انکے پچھواڑے سے بلکہ نیکوکار وہ ہے جو ڈرے اللہ تعالیٰ سے اور آؤ تم گھروں میں انکے دروازوں سے اور ڈرتے رہو

Marfat.com

اللہ سے تا کہ تم فلاح پاؤ۔'' O

(سورۃ الانعام ۶)---۹۶۔ ''وہ صبح کو پھاڑ نکالنے والا ہے اور اس نے رات کو آرام کیلئے اور سورج اور چاند کو حساب کیلئے بنایا ہے۔ اس غالب اور علم والے کی تقدیر (اندازہ) یہی ہے۔'' O

(سورۃ التوبہ ۹)---۳۶۔ ''مہینوں کی گنتی اللہ تعالیٰ کے ہاں، اللہ تعالیٰ کی کتاب میں جس دن سے اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا بارہ مہینے ہے، جن میں چار حرمت کے ہیں، یہی پختہ دین ہے، ان کے دوران اپنے اوپر ظلم نہ کرو، البتہ مشرکوں سے پوری جنگ کرو جیسے وہ سب تم سے پوری جنگ کرتے ہیں، اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔'' O ---۳۷۔ ''مہینے کو آگے پیچھے کرنا کفر میں اضافہ کرنا ہے، جس سے کافر گمراہ ہوتے ہیں وہ اسے ایک سال حلال بنا لیتے ہیں اور ایک سال حرام بنا لیتے ہیں تا کہ جسے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے اسکی گنتی پوری کر لیں اور یوں جسے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے حلال بنا لیں، ان کے برے عمل انہیں خوش نما لگتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کافر قوم کو راہ نہیں دکھاتا۔'' O

(سورۃ یونس ۱۰)---۵۔ ''اسی نے سورج کو چمک اور چاند کو اجالا بنایا اور اسکی منزلیں ٹھہرا دیں تا کہ تم سالوں کی گنتی اور حساب جان سکو، اللہ تعالیٰ نے ان چیزوں کو صرف حقیقت بنایا ہے اور وہ ان نشانیوں کو علم والے لوگوں کیلئے کھول کھول کر بیان کرتا ہے۔'' O [یعنی ہم نے چاند کی چال کی منزلیں مقرر کر دی ہیں ان منزلوں سے مراد وہ مسافت ہے جو وہ ایک دن اور ایک رات میں اپنی مخصوص حرکت یا چال کے ساتھ طے کرتا ہے۔ یہ ۲۸ منزلیں ہیں، ہر رات کو ایک منزل پر پہنچتا ہے جس میں کبھی خطا نہیں ہوتی۔ پہلی منزلوں میں وہ چھوٹا اور باریک نظر آتا ہے، پھر بتدریج بڑا ہوتا جاتا ہے حتیٰ کہ چودھویں شب یا چودھویں منزل پر وہ مکمل (ابدکامل) ہو جاتا ہے۔ اسکے بعد پھر وہ سکڑنا اور باریک ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ حتیٰ کہ آخر میں ایک یا دو راتیں چھپا رہتا ہے اور پھر ہلال بن کر طلوع ہو جاتا ہے۔ اس کا فائدہ یہ بیان کیا گیا ہے کہ تم برسوں کی گنتی اور حساب معلوم کرسکو۔ یعنی چاند کی ان منازل اور رفتار سے ہی مہینے اور سال بنتے ہیں جن سے تمہیں ہر چیز کا حساب کرنے میں آسانی پیدا رہتی ہے۔ یعنی سال ۱۲ مہینے کا، مہینہ ۲۹، ۳۰ کا، ایک دن ۲۴ گھنٹے کا، جو ایام استوا میں ۱۲، ۱۲ گھنٹے اور سردی گرمی میں کم وبیش ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں دنیوی منافع اور کاروبار ان منازل قمر سے وابستہ نہیں۔ دینی منافع بھی اس سے حاصل ہوتے ہیں۔ اسی طلوع ہلال سے حج، صیام رمضان، اشہر حرم اور دیگر عبادات کا تعین ہوتی ہے جن کا اہتمام ایک مومن کرتا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)] ---۶۔ ''بیشک رات اور دن کے اختلاف میں اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین میں بنایا ہے ان (سب) میں ان لوگوں کیلئے جو ڈرتے ہیں کئی نشانیاں ہیں۔'' O

(سورۃ بنی اسرائیل ۱۷)---۱۲۔ ''ہم نے رات اور دن کو اپنی قدرت کی نشانیاں بنائی ہیں، رات کی نشانی کو تو ہم نے بے نور کر دیا ہے اور دن کی نشانی کو روشن بنایا ہے تا کہ تم اپنے رب کا فضل تلاش کرسکو اور اس لیے بھی کہ برسوں کا شمار اور حساب معلوم کرسکو اور ہر ہر چیز کو ہم نے خوب تفصیل سے بیان فرما دیا ہے۔'' O

(سورۃ الحج ۲۲)---۴۷۔ ''اور عذاب کو آپ سے جلدی طلب کر رہے ہیں اللہ ہرگز اپنا وعدہ نہیں ٹالے گا، ہاں البتہ آپکے رب کے نزدیک ایک دن تمہاری گنتی کے اعتبار سے ایک ہزار سال کا ہے۔'' O [اس لیے یہ لوگ تو اپنے حساب سے جلدی کرتے ہیں، لیکن اللہ تعالیٰ کے حساب میں ایک دن بھی ہزار سال کا ہے۔ اس اعتبار سے وہ اگر کسی کو ایک دن (۲۴ گھنٹے) کی مہلت دے تو ہزار سال، نصف یوم کی مہلت تو پانچ سو سال، ۶ گھنٹے (جو ۲۴ گھنٹے کا چوتھائی ہے) مہلت دے تو ڈھائی سو سال کا عرصہ عذاب کیلئے درکار ہے، اس طرح اللہ کی طرف سے کسی کو ایک گھنٹے کی مہلت مل جانے کا مطلب کم وبیش چالیس سال کی مہلت ہے، (ایسر التفاسیر) ایک دوسرے معنی یہ ہیں کہ اللہ کی قدرت میں ایک دن اور ہزار سال برابر ہیں، اس لیے تقدیم وتاخیر سے کوئی فرق نہیں پڑتا، یہ جلدی مانگتے ہیں، وہ دیر کرتا ہے، تاہم یہ بات تو یقینی ہے کہ وہ اپنا وعدہ ضرور پورا کر کے رہے گا اور بعض نے اسے آخرت پر محمول کیا ہے کہ شدت ہولناکی کی وجہ سے قیامت کا ایک دن ہزار سال کا لگے گا اور بعض نے کہا کہ آخرت کا دن واقعی ہزار سال کا ہوگا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

گالی

(سورۃ الانعام ۶)---۱۰۸۔ ''مگر ان لوگوں کو جو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر پکارتے ہیں گالی نہ دو۔ ورنہ وہ بھی مقابلے میں آکر بے علمی میں اللہ تعالیٰ کو گالی دیں گے، اسی طرح ہم نے ہر امت کیلئے اسکا عمل خوش نما بنا دیا پھر انکے رب کی طرف ہی انکی واپسی ہوگی اور وہ انہیں بتائے گا جو کام وہ کیا کرتے تھے۔'' O [یہ سد ذریعہ کے اس اصول پر مبنی ہے کہ اگر ایک مباح کام، اس سے بھی زیادہ بڑی خرابی کا باعث بنتا ہو تو وہاں اس مباح کام کا ترک راجح اور بہتر ہے۔ ☆ اسی طرح نبی کریم ﷺ نے بھی فرمایا ہے کہ تم کسی کے ماں باپ کو گالی مت دو کہ اس طرح تم خود اپنے والدین کیلئے گالی کا سبب بن جاؤ گے۔ ☆ امام شوکانی لکھتے ہیں یہ آیت سد ذرائع کے لیے اصل اصیل ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

Marfat.com

گروہی تقسیم، پارٹی بازی

(سورۃ القصص ۲۸) ---۴۔ ''یقیناً فرعون نے زمین میں سرکشی کر رکھی تھی اور وہاں کے لوگوں کو گروہ گروہ بنا رکھا تھا اور ان میں سے ایک فرقہ کو کمزور کر رکھا تھا اور ان کے لڑکوں کو تو ذبح کر ڈالتا تھا اور ان کی لڑکیوں کو زندہ چھوڑ دیتا تھا، بیشک شبہ وہ تھا ہی مفسدوں میں سے۔'' O [یعنی اسکی حکومت کا قاعدہ یہ نہ تھا کہ قانون کی نگاہ میں ملک کے سب باشندے یکساں ہوں اور سب کو برابر کے حقوق دیے جائیں، بلکہ اس نے تمدن و سیاست کا یہ طرز اختیار کیا کہ ملک کے باشندوں کو گروہوں میں تقسیم کیا جائے، کسی کو مراعات و امتیازات دے کر حکمران گروہ ٹھہرایا جائے اور کسی کو محکوم بنا کر دبایا اور پیسا اور لوٹا جائے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]، [یعنی ''مصر'' میں قبطی بھی آباد تھے جو فرعون کی قوم تھی اور سبطی بھی جو ''بنی اسرائیل'' کہلاتے تھے لیکن فرعون ظلم و تکبر کی راہ سے ''بنی اسرائیل'' کو پنپنے اور اُبھرنے نہیں دیتا تھا، گویا سب قبطی آقا بنے ہوئے تھے اور پیغمبروں کی اولاد بنی اسرائیل کو اپنا غلام بنا رکھا تھا، اُن سے ذلیل کام اور بیگاریں لیتے اور کسی طرح اس قابل نہ ہونے دیتے کہ ملک میں وہ کوئی قوت و وقعت حاصل کر سکیں۔ (تفسیر از علامہ شبیر احمد عثمانیؒ)]

گناہ کبیرہ

(سورۃ النساء ۴) ---۳۱۔ ''اور اگر تم بچتے رہو ایسے بڑے گناہوں سے کہ منع کیا گیا ہے تم کو جن سے تو معاف کر دیں گے ہم تمہاری چھوٹی برائیاں اور داخل کریں گے ہم تمہیں عزت و احترام کی جگہ۔'' O ---۱۰۷۔ ''اور مت وکالت کرو ان لوگوں کی جو دغا رکھتے ہیں اپنے دلوں میں بیشک اللہ تعالیٰ نہیں پسند کرتا ایسے شخص کو جو دغاباز ہو گناہوں میں ڈوبا ہوا۔'' O ---۱۰۸۔ ''چھپا سکتے ہیں یہ (اپنی حرکات) لوگوں سے لیکن نہیں چھپا سکتے اللہ تعالیٰ سے اس لئے کہ وہ تو انکے ساتھ ہوتا ہے اس وقت بھی جب یہ مشورے کرتے ہیں راتوں کو ایسی باتوں کے بارے میں جنہیں نہیں پسند کرتا اللہ تعالیٰ اور ہے اللہ تعالیٰ (کا علم) انکے اعمال پر محیط۔'' O ---۱۱۱۔ ''اور جو شخص کماتا ہے کوئی گناہ تو بس کماتا ہے وہ اس گناہ (کا وبال) اپنی جان پر اور ہے اللہ تعالیٰ ہر بات جاننے والا بڑی حکمت والا۔'' O ---۱۱۲۔ ''اور جس نے ارتکاب کیا کسی خطا یا گناہ کا پھر تھوپ دیا اسے کسی بے گناہ کے سر تو یقیناً اٹھایا اس نے بوجھ بڑے بہتان اور کھلے گناہ کا۔'' O (تفصیل کیلئے باب ۱۴، مضمون: بہتان)

(سورۃ الانفال ۸) ---۵۲۔ ''آل فرعون اور ان سے پہلے لوگوں کے حال کی طرح انہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا انکار کیا پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں ان کے گناہوں کے سبب پکڑ لیا۔ اللہ تعالیٰ قوت والا، سخت سزا دینے والا ہے۔'' O

(سورۃ یونس ۱۰) ---۷۵۔ ''پھر ان کے بعد ہم نے موسیٰؑ اور ہارونؑ کو فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف اپنے نشان دے کر بھیجا، پر انہوں نے تکبر کیا اور وہ مجرم قوم بن گئے۔'' O ۸۳۔ ''مگر موسیٰؑ کی بات فرعون اور اپنے سرداروں کے ڈر سے اس کی قوم کے کچھ لڑکوں کے سوا کسی نے نہ مانی کہ وہ انہیں فتنے میں نہ ڈال دے۔'' O (کیونکہ فرعون اس ملک میں اونچے مرتبے والا تھا اور وہ حد سے نکلنے والوں میں بھی تھا۔)

(سورۃ النجم ۵۳) ---۳۲۔ ''ان لوگوں کو جو بڑے گناہوں سے بچتے ہیں اور بے حیائی سے بھی سوائے کسی چھوٹے سے گناہ کے، بیشک تیرا رب بہت کشادہ مغفرت والا ہے، وہ تمہیں بخوبی جانتا ہے جبکہ اس نے تمہیں زمین سے پیدا کیا اور جبکہ تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں بچے تھے پس تم اپنی پاکیزگی آپ بیان نہ کرو، وہی پرہیزگاروں کو خوب جانتا ہے۔'' O [حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ، کا ارشاد ہے کہ کبیرہ گناہ سات ہیں۔ صحیحین کی اس حدیث سے بھی آپ کے ارشاد کی تصدیق ہوتی ہے: سات برباد کرنے والی چیزوں سے اجتناب کیا کرو، شرک باللہ، جادو، قتلِ بے گناہ، یتیم کا مال کھانا، سود کھانا، میدانِ جنگ سے بھاگنا، پاک دامن بے خبر مومن عورتوں پر تہمت لگانا۔ گناہِ کبیرہ کے بارے میں متعدد روایات ہیں۔ کسی میں ان کی تعداد پانچ، کسی میں سات، کسی میں چودہ اور کسی میں پچیس مذکور ہے جنکا خلاصہ یہ ہے کہ ہر وہ کام جس سے کتاب و سنت کی صریح نص نے منع کیا گیا ہو یا اس کیلئے کوئی حدِ شرعی مقرر ہو یا جسکی سزا جہنم بتائی گئی ہو یا جس کے مرتکب کو لعنت کا مستحق قرار دیا گیا ہو یا جس پر عذاب کے نزول کی خبر دی گئی ہو، ایسی تمام باتیں کبیرہ گناہ ہیں۔ انکے علاوہ جو دوسرے گناہ ہیں، انہیں گناہِ صغیرہ کہا جاتا ہے۔ یاد رہے کہ گناہِ صغیرہ پر اصرار اور شریعت کے کسی فرمان کا استخفاف اور تحقیر کا شمار بھی کبیرہ گناہوں میں ہوتا ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

گناہ، گنہگار

(سورۃ النساء ۴) ---۳۱۔ ''اور اگر تم بچتے رہو ایسے بڑے گناہوں سے کہ منع کیا گیا ہے تم کو جن سے تو معاف کر دیں گے ہم تمہاری چھوٹی برائیاں اور داخل کریں گے ہم تمہیں عزت و احترام کی جگہ۔'' O

Marfat.com

(سورۃ المائدۃ ۵)---۲۔''اور نہ آمادہ کرے تم کو دشمنی کسی قوم کی کہ اس نے روکا تھا تم کو مسجد حرام سے اس (بات) پر کہ تم زیادتی کرنے لگو۔اور تعاون کرو نیکی میں اور پرہیزگاری میں اور مت تعاون کرو گناہ میں اور ظلم میں اور ڈرتے رہو اللہ تعالیٰ سے بیشک اللہ تعالیٰ سخت عذاب دینے والا ہے۔''O

(سورۃ الانعام ۶)---۱۲۰۔''اور گناہ میں جو ظاہر ہے۔اور جو اس میں چھپا ہے چھوڑ دو۔جو لوگ گناہ کماتے ہیں وہ اسکے مطابق جو وہ کرتے ہیں، بدلہ پائیں گے۔''O

(سورۃ الاعراف ۷)---۳۳۔''کہو! میرے رب نے صرف بے حیائی کی باتوں کو جو ان میں ظاہر ہوں اور جو چھپی ہوں اور گناہ کو اور ناحق کی بغاوت کو حرام کیا ہے۔اور اس بات کو کہ تم اللہ تعالیٰ کیساتھ اسے شریک کرو جسکی اللہ تعالیٰ نے کوئی سند نہیں اتاری اور اس بات کو کہ تم اللہ تعالیٰ کے بارے میں وہ کہو جو تم نہیں جانتے۔''O---۱۰۰۔''اور کیا ان لوگوں کو جو زمین کے وارث اسکے رہنے والوں کے بعد ہوئے اس بات سے راہنمائی نہیں ملی کہ اگر ہم چاہیں تو انکے گناہوں کے بدلے ان پر مصیبت ڈال دیں؟ مگر ہم انکے دلوں پر مہر کر دیتے ہیں سو وہ نہیں سنتے۔''O

(سورۃ الانفال ۸)---۵۲۔''آل فرعون اور ان سے پہلے لوگوں کے حال کی طرح انہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا انکار کیا پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں انکے گناہوں کے سبب پکڑ لیا۔اللہ تعالیٰ قوت والا،سخت سزا دینے والا ہے۔''O

(سورۃ التوبہ ۹)---۱۰۲۔''اور دوسرے وہ بھی ہیں جو اپنے گناہوں کو مانتے ہیں۔انہوں نے نیک عمل کو ایک دوسرے برے سے ملا دیا ہے۔ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی توبہ قبول کرلے۔اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔''O[تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین]

(سورۃ یونس ۱۰)---۵۰۔''کہو! کیا تم نے غور کیا کہ اگر تم پر اسکا عذاب رات یا دن کو آ جائے تو یہ مجرم اس میں سے کیا جلدی مانگ رہے ہیں؟''O---۵۳۔''اور وہ تجھ سے پوچھتے ہیں، کیا یہ (عذاب) سچ ہے؟ کہو! ہاں میرے رب کی قسم! یہ یقیناً سچ ہے۔اور تم اللہ تعالیٰ کو ہرا نہیں سکتے۔''O

(سورۃ یوسف ۱۲)---۲۴۔''اس عورت نے یوسفؑ کی طرف کا قصد کیا اور یوسفؑ اسکا قصد کرتے اگر وہ اپنے پروردگار کی دلیل نہ دیکھتے، یونہی ہوا اس واسطے کہ ہم اس سے برائی اور بے حیائی دور کر دیں۔بیشک وہ ہمارے چنے ہوئے بندوں میں تھا۔''O---۲۶۔''یوسفؑ نے کہا یہ عورت ہی مجھے پھسلا رہی تھی اور عورت کے قبیلے ہی کے ایک شخص نے گواہی دی کہ اگر اس کا کرتا آگے سے پھٹا ہوا ہے تو عورت سچی ہے اور یوسف جھوٹ بولنے والوں میں سے ہے۔''O---۲۷۔''اور اگر اس کا کرتہ پیچھے کی جانب سے پھاڑا گیا ہے تو عورت جھوٹی اور یوسفؑ سچوں میں سے ہے۔''O---۳۲۔''اس وقت عزیز مصر کی بیوی نے کہا، یہی ہیں جنکے بارے میں تم مجھے طعنے دے رہی تھیں، میں نے ہر چند اس سے اپنا مطلب حاصل کرنا چاہا لیکن یہ بال بال بچا رہا اور جو کچھ میں اس سے کہہ رہی ہوں اگر یہ نہ کرے گا تو یقیناً یہ قید کر دیا جائے گا اور بیشک یہ بہت ہی بے عزت ہوگا۔''O

(سورۃ النحل ۱۶)---۶۱۔''اگر لوگوں کے گناہ پر اللہ تعالیٰ انکی گرفت کرتا تو روئے زمین پر ایک بھی جاندار باقی نہ رہتا۔لیکن وہ تو انہیں ایک وقت مقرر تک ڈھیل دیتا ہے۔جب انکا وہ وقت آ جاتا ہے تو وہ ایک ساعت نہ پیچھے رہ سکتے ہیں اور نہ آگے بڑھ سکتے ہیں۔''O

(سورۃ بنی اسرائیل ۱۷)---۱۷۔''ہم نے نوحؑ کے بعد بھی بہت سی قومیں ہلاک کیں اور تیرا رب اپنے بندوں کے گناہوں سے کافی خبردار اور خوب دیکھنے بھالنے والا ہے۔''O

(سورۃ الکہف ۱۸)---۴۹۔''اور نامہ اعمال سامنے رکھ دیئے جائیں گے۔پس تو دیکھے گا کہ گنہگار اسکی تحریر سے خوفزدہ ہو رہے ہوں گے اور کہہ رہے ہوں گے ہائے ہماری خرابی یہ کیسی کتاب ہے جس نے کوئی چھوٹا بڑا بغیر گھیرے کے باقی ہی نہیں چھوڑا اور جو کچھ انہوں نے کیا تھا سب موجود پائیں گے اور تیرا رب کسی پر ظلم وستم نہ کرے گا۔''O---۵۳۔''اور گنہگار جہنم کو دیکھ کر سمجھ لیں گے کہ وہ اسی میں جھونکے جانے والے ہیں لیکن اس سے بچنے کی جگہ نہ پائیں گے۔''O

(سورۃ مریم ۱۹)---۸۶۔''اور گناہ گاروں کو سخت پیاس کی حالت میں جہنم کی طرف ہانک لے جائیں گے۔''O

(سورۃ طٰہٰ ۲۰)---۷۴۔''بات یہی ہے کہ جو بھی گنہگار بن کر اللہ تعالیٰ کے ہاں حاضر ہوگا اس کیلئے دوزخ ہے، جہاں نہ موت ہوگی اور نہ زندگی۔''O

(سورۃ العنکبوت ۲۹)---۷۔''اور جن لوگوں نے یقین کیا اور مطابق سنت کام کیے ہم انکے تمام گناہوں کو ان سے دور کر دیں گے اور انہیں انکے نیک اعمال کے بہترین بدلے دیں گے۔''O---۱۲۔''کافروں نے ایمانداروں سے کہا کہ تم ہماری راہ کی تابعداری کرو تمہارے گناہ ہم اٹھا لیں گے، حالانکہ وہ انکے گناہوں میں سے کچھ بھی نہیں اٹھانے والے، یہ تو محض جھوٹے ہیں۔''O---۱۳۔''البتہ یہ اپنے بوجھ ڈھولیں گے اور اپنے بوجھوں کیساتھ ہی اور بوجھ بھی، اور جو کچھ افترا پردازیاں کر رہے ہیں ان سب کی بابت ان سے باز پرس کی جائے گی۔''O---۳۱۔''اور جب ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے حضرت ابراہیمؑ کے پاس بشارت لیکر پہنچے کہنے لگے کہ اس بستی والوں کو ہم ہلاک کرنیوالے ہیں، یقیناً یہاں کے رہنے والے گنہگار ہیں۔''O

(سورۃ الروم ۳۰)---۱۲۔''اور جس دن قیامت قائم ہوگی تو گنہگار حیرت زدہ رہ جائیں گے۔''O---۴۷۔''اور ہم نے آپ سے پہلے بھی اپنے رسولوں

Marfat.com

کوانکی قوم کیطرف بھیجا وہ انکے پاس دلیلیں لائے۔ پھر ہم نے گناہ گاروں سے انتقام لیا۔ ہم پر مومنوں کی مدد کرنا لازم ہے۔''O---۵۵۔''اور جس دن قیامت برپا ہوجائے گی گناہ گار لوگ قسمیں کھائیں گے کہ (دنیا میں) ایک گھڑی کے سوانہیں ٹھہرے، اسی طرح یہ بہکے ہوئے ہی رہے۔''O

(سورۃ السجدۃ ۳۲)---۱۲۔''کاش کہ آپ دیکھتے جبکہ گناہ گار لوگ اپنے رب تعالیٰ کے سامنے سر جھکائے ہوئے ہوں گے، کہیں گے اے ہمارے رب! ہم نے دیکھ لیا اور سن لیا اب تو ہمیں واپس لوٹا دے ہم نیک اعمال کریں گے ہم یقین کرنے والے ہیں۔''O---۲۲۔''اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جسے اللہ تعالیٰ کی آیتوں سے وعظ کیا گیا پھر بھی اس نے ان سے منہ پھیر لیا، (یقین مانو) کہ ہم بھی گنہگاروں سے انتقام لینے والے ہیں۔''O

(سورۃ المومن ۴۰)---۴۰۔''جس نے گناہ کیا ہے اسے تو برابر برابر کا بدلہ ہی ہے اور جس نے نیکی کی ہے خواہ وہ مرد ہو یا عورت اور وہ ایمان دار ہو تو یہ لوگ جنت میں جائیں گے اور وہاں بے شمار روزی پائیں گے۔''O---۵۵۔''پس (اے محبوب ﷺ) آپ صبر فرمایئے (کفار کی اذیتوں پر) بیشک اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے اور استغفار کرتے رہیے اپنی (موہومہ) کوتاہی پر، اور پاکی بیان کیجیے اپنے رب کی حمد کرتے ہوئے شام کے وقت اور صبح کے وقت۔''O[گناہ سے مراد چھوٹی چھوٹی لغزشیں ہیں، جو بہ تقاضائے بشریت سرزد ہوجاتی ہیں، جنکی اصلاح بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کردی جاتی ہے یا استغفار بھی ایک عبادت ہی ہے۔ اجروثواب کی زیادتی کیلئے استغفار کا حکم دیا گیا ہے، یا مقصد امت کی رہنمائی ہے کہ وہ استغفار سے بے نیاز نہ ہوں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(سورۃ الشوریٰ ۴۲)---۳۷۔''اور کبیرہ گناہوں سے اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں اور غصے کے وقت (بھی) معاف کردیتے ہیں۔''O

(سورۃ محمد ۴۷)---۲۔''اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے اور اس پر بھی ایمان لائے جو محمد ﷺ پر اتاری گئی ہے اور دراصل انکے رب کی طرف سے سچا (دین) بھی وہی ہے، اللہ تعالیٰ نے انکے گناہ دور کردیئے اور انکے حال کی اصلاح کردی۔''O

(سورۃ النجم ۵۳)---۳۲۔''ان لوگوں کو جو بڑے گناہوں سے بچتے ہیں اور بے حیائی سے بھی سوائے کسی چھوٹے سے گناہ کے، بیشک تیرا رب بہت کشادہ مغفرت والا ہے، وہ تمہیں بخوبی جانتا ہے جبکہ اس نے تمہیں زمین سے پیدا کیا اور جبکہ تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں بچے تھے پس تم اپنی پاکیزگی آپ بیان نہ کرو، وہی پرہیزگاروں کو خوب جانتا ہے۔''O[لَـمَـم کے لغوی معنی ہیں، کم اور چھوٹا ہونا، اسی سے اسکے یہ استعمالات ہیں (مکان میں تھوڑی دیر ٹھہرا) (تھوڑا سا کھایا)، اسی طرح کسی چیز کو محض چھو لینا، یا اسکے قریب ہونا، یا کسی کام کو ایک مرتبہ یا دو مرتبہ کرنا، اس پر دوام و استمرار نہ کرنا، یا محض دل میں خیال کا گزرنا، یہ سب صورتیں لَـمَـم کہلاتی ہیں، اسکے اس مفہوم اور استعمال کی رو سے اسکے معنی صغیرہ گناہ کیے جاتے ہیں۔ جسکا مطلب یہ ہے کہ کسی بڑے گناہ کے مبادیات کا ارتکاب، لیکن بڑے گناہ سے اجتناب کرنا، یا کسی گناہ کا ایک دو مرتبہ کرنا پھر ہمیشہ کیلئے اسے چھوڑ دینا، یا کسی گناہ کا محض دل میں خیال کرنا لیکن عملاً اسکے قریب نہ جانا، یہ سارے صغیرہ گناہ ہوں گے، جو اللہ تعالیٰ کبائر سے اجتناب کی برکت سے معاف فرمادے گا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(سورۃ الحدید ۵۷)---۲۸۔''اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہا کرو اور اسکے رسول پر ایمان لاؤ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی رحمت کا دوہرا حصہ دے گا اور تمہیں نور دے گا جسکی روشنی میں تم چلو پھرو گے اور تمہارے گناہ بھی معاف فرمادے گا، اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔''O

(سورۃ التحریم ۶۶)---۸۔''اے ایمان والو! تم اللہ کے سامنے سچی خالص توبہ کرو۔ قریب ہے کہ تمہارا رب تمہارے گناہ دور کردے اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کرے جنکے نیچے نہریں جاری ہیں۔ جس دن اللہ تعالیٰ نبی کو اور ایمان داروں کو جو انکے ساتھ ہیں رسوا نہ کرے گا۔ ان کا نور انکے سامنے اور انکے دائیں دوڑ رہا ہوگا۔ یہ دعائیں کرتے ہوں گے اے ہمارے رب! ہمیں کامل نور عطا فرما اور ہمیں بخش دے یقیناً تو ہر چیز پر قادر ہے۔''O

(سورۃ النوح ۷۱)---۲۔''(نوح علیہ السلام نے) کہا اے میری قوم! میں تمہیں صاف صاف ڈرانے والا ہوں۔''O---۳۔''کہ تم اللہ کی عبادت کرو اور اسی سے ڈرو اور میرا کہنا مانو۔''O---۴۔''تو وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں ایک وقت مقررہ تک چھوڑ دے گا۔ یقیناً اللہ کا وعدہ جب آجاتا ہے تو مؤخر نہیں ہوتا کاش کہ تمہیں سمجھ ہوتی۔''O

گناہ کا عزم اور اس کے ابتدائی اقدامات بھی جرم ہیں

(سورۃ القلم ۶۸)---۲۲۔''کہ اگر تمہیں پھل اتارنے ہیں تو اپنی کھیتی پر سویرے ہی سویرے چل پڑو۔''O---۲۳۔''پھر یہ سب چپکے چپکے یہ باتیں کرتے ہوئے چلے۔''O---۲۴۔''کہ آج کے دن کوئی مسکین تمہارے پاس نہ آنے پائے۔''O---۲۵۔''اور لپکے ہوئے صبح صبح گئے۔ (سمجھ رہے تھے) کہ ہم قابو پاگئے۔''O---۲۶۔''جب انہوں نے باغ دیکھا تو کہنے لگے یقیناً ہم راستہ بھول گئے۔''O---۲۷۔''نہیں نہیں بلکہ ہماری قسمت پھوٹ گئی۔''O---۲۸۔''ان سب میں جو بہتر تھا اس نے کہا کہ میں تم سے نہ کہتا تھا کہ تم اللہ کی پاکیزگی کیوں نہیں بیان کرتے؟''O---۲۹۔''تو سب کہنے لگے

Marfat.com

ہمارا رب پاک ہے بیشک ہم ہی ظالم تھے۔" O [یعنی اب انہیں احساس ہوا کہ ہم نے اپنے باپ کے طرزِ عمل کے خلاف قدم اٹھا کر غلطی کا ارتکاب کیا ہے جسکی سزا اللہ نے ہمیں دی ہے اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ معصیت کا عزم اور اس کیلئے ابتدائی اقدامات بھی، ارتکاب معصیت کیطرح جرم ہے جس پر مؤاخذہ ہو سکتا ہے، صرف وہ ارادہ معاف ہے جو وسوسے کی حد تک رہتا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)] (تفصیل کیلئے باب ۱۵، مضمون: قصہ باغ والوں کا)

گناہ گار کا کھانا

(**سورۃ الدُّخان ۴۴**)---۴۳۔ "بیشک زقوم (تھوہر) کا درخت۔" O---۴۴۔ "گنہگار کا کھانا ہے۔" O---۴۵۔ "جو مثل تلچھٹ کے ہے اور پیٹ میں کھولتا رہتا ہے۔" O---۴۶۔ "مثل تیز گرم پانی کے۔" O---۴۷۔ "اسے پکڑ لو پھر گھسیٹتے ہوئے بیچ جہنم تک پہنچاؤ۔" O---۴۸۔ "پھر اسکے سر پر سخت گرم پانی کا عذاب بہاؤ۔" O---۴۹۔ "(اس سے کہا جائے گا) چکھتا جا تو تو بڑا ذی عزت اور بڑے اکرام والا تھا۔" O---۵۰۔ "یہی وہ چیز ہے جس میں تم شک کیا کرتے تھے۔" O

گواہی مت چھپاؤ

(**سورۃ البقرۃ ۲**)---۱۴۰۔ "کیا تم پھر کہتے ہو کہ بیشک ابراہیمؑ، اسماعیلؑ، اسحاقؑ، یعقوبؑ اور اولادِ یعقوبؑ (سب کے سب) تھے یہودی یا نصرانی، کہو کیا تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ تعالیٰ؟ اور کون بڑا ظالم ہے اس سے جو چھپائے وہ شہادت جو اسکے پاس ہے اللہ کیطرف سے؟ اور نہیں ہے اللہ غافل اس سے جو تم کر رہے ہو۔" O ---۱۴۳۔ "اور اس طرح ہم نے بنا دیا ہے تم کو ایک امت معتدل تا کہ بنو تم لوگوں پر گواہ اور ہو رسول ﷺ تم پر گواہی دینے والا، اور نہیں مقرر کیا تھا ہم نے وہ قبلہ کہ تھے تم (پہلے) جس پر مگر اس غرض سے کہ دیکھیں ہم کہ کون پیروی کرتا ہے رسول ﷺ کی اور کون پھر جاتا ہے اپنے الٹے پاؤں اور بیشک تھا یہ (قبلہ بدلنا) بہت گراں سوائے ان لوگوں کے جنہیں ہدایت دی اللہ تعالیٰ نے۔" O---۲۸۲۔ "اے ایمان والو! جب لین دین کرو تم ادھار کا کسی میعاد معین کیلئے تو اسے لکھ لیا کرو اور لکھے تمہارے درمیان کوئی لکھنے والا انصاف کیساتھ اور نہ انکار کرے لکھنے والا لکھنے سے جیسا کہ سکھایا ہے اسکو اللہ تعالیٰ نے سو چاہیے کہ وہ لکھے، اور تحریر لکھوائے وہ شخص جس پر قرض ہے اور چاہیے کہ ڈرے اللہ سے جو اسکا رب ہے اور کمی بیشی نہ کرے اس میں ذرا بھی اور اگر ہو وہ شخص جس پر قرض ہے کم عقل یا ضعیف یا قابلیت نہ رکھتا ہو کہ تحریر لکھوائے وہ خود تو لکھوائے اسکا ولی انصاف کیساتھ اور گواہ بنا لو دو گواہ اپنے مردوں میں سے پھر اگر نہ موجود ہوں دو مرد تو ایک مرد اور دو عورتیں ایسے لوگوں میں سے جنہیں تم پسند کرتے ہو بطور گواہ تا کہ (اگر) بھول بھٹک جائے ان میں سے ایک تو یاد دہانی کرا دے ان میں سے ایک دوسری کو، اور نہ انکار کریں گواہ جس وقت بھی بلائے جائیں اور نہ تساہل کرو دستاویز لکھنے میں (معاملہ) چھوٹا ہو یا بڑا بتعین میعاد کے ساتھ، تمہارا ایسا کرنا زیادہ قرین انصاف ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک اور بہت درست طریقہ ہے شہادت کیلئے اور زیادہ قریب ہے اسکے کہ نہ پڑو تم شک و شبہ میں، ہاں یہ کہ ہو لین دین دست بدست (جس طرح) تم لیتے دیتے ہو آپس میں، سو نہیں ہے تم پر کچھ گناہ نہ لکھنے میں اور گواہ کر لیا کرو جب تم سودا کرو اور نہ ستایا جائے لکھنے والے کو اور نہ گواہ کو اور اگر تم ایسا کرو گے تو بیشک ہوگی یہ سخت گناہ کی بات تمہارے لئے اور ڈرتے رہو اللہ سے اور ایسی مفید باتیں سکھاتا ہے تم کو اللہ اور اللہ ہر چیز سے خوب واقف ہے۔" O---۲۸۳۔ "اور اگر ہو تم سفر میں اور نہ پاؤ کوئی لکھنے والا تو رہن با قبضہ پر معاملہ کر لو، پھر اگر اعتبار کرے تم میں سے کوئی شخص دوسرے کا تو چاہیے کہ ادا کرے وہ شخص جس پر بھروسہ کیا گیا ہے اپنی امانت اور ڈرتا رہے اللہ تعالیٰ سے جو اسکا رب ہے اور مت چھپاؤ گواہی کو اور جو چھپاتا ہے گواہی کو تو درحقیقت گنہگار ہے اس کا دل، اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے پوری طرح باخبر ہے۔" O

(**سورۃ آل عمران ۳**)---۵۲۔ "پھر جب محسوس کیا عیسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کی طرف سے کفر و انکار کا تو کہا کون ہے میرا مددگار اللہ کی راہ میں؟ کہا حواریوں نے ہم ہیں اللہ کے مددگار، ایمان لائے ہم اللہ پر اور تم گواہ رہو کہ ہم مسلم ہیں۔" O---۵۳۔ "اے ہمارے مالک! ایمان لائے ہم اس ہدایت پر جو تو نے اتاری اور پیروی کی ہم نے رسول کی لہٰذا لکھ لے تو ہم کو (حق کی) گواہی دینے والوں میں۔" O---۶۴۔ "کہہ دو اے اہلِ کتاب! آؤ ایک ایسی بات کی طرف جو یکساں ہے ہمارے ہاں اور تمہارے ہاں، یہ کہ نہ عبادت کریں ہم مگر اللہ کی اور نہ شرک کریں اس کے ساتھ ذرا بھی اور نہ بنائے ہم میں سے کوئی کسی کو رب، اللہ کے سوا۔ پھر اگر منہ موڑیں وہ (اس دعوت سے) تو (اے مسلمانو!) کہہ دو: گواہ رہو کہ ہم تو (صرف اللہ ہی کے) عبادت گزار اور اطاعت شعار ہیں۔" O

(**سورۃ النساء ۴**)---۱۵۔ "اور جو ارتکاب کریں بدکاری کا تمہاری عورتوں میں سے تو گواہی لاؤ ان پر چار (مردوں) کی اپنوں میں سے، پھر اگر گواہی دے دیں وہ تو قید رکھو ان عورتوں کو گھروں میں حتیٰ کہ آ جائے انہیں موت یا نکالے اللہ ان عورتوں کے لیے کوئی اور سبیل۔" O---۴۱۔ "پھر کیا کیفیت ہوگی (ان لوگوں کی) جب لائیں گے ہم ہر امت میں سے ایک گواہ اور لائیں گے تمہیں (اے محمد ﷺ) ان پر بطور گواہ۔" O---۷۹۔ "جو پہنچتی ہے تم کو کسی قسم کی بھلائی سو وہ اللہ کی طرف سے ہے۔ اور جو پہنچتی ہے تم کو کسی قسم کی برائی سو تمہارے نفس کی طرف سے ہے اور بھیجا ہے ہم نے تم کو (اے محمد ﷺ!) لوگوں کیلئے رسول بنا کر۔ اور کافی ہے اللہ (اس بات

Marfat.com

پر) گواہ۔''O---۱۳۵۔''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! بنو علمبردار انصاف کے، گواہی دینے والے اللہ تعالیٰ کیلئے اگرچہ ہو (یہ گواہی) خلاف تمہاری اپنی ذات کے یا والدین اور رشتہ داروں کے خواہ ہو کوئی مال دار یا غریب بہر حال اللہ ہے تم سے زیادہ خیر خواہ انکا، پس مت پیروی کرو تم خواہشات نفس کی عدل نہ کرنے میں اور اگر گھما پھرا کر بات کرو گے (گواہی میں) یا گریز کرو گے تو بیشک اللہ تعالیٰ ہے تمہارے اعمال سے پوری طرح باخبر۔''O[تفسیر کیلئے باب ۷، مضمون: عدل و انصاف]

(**سورۃ المائدۃ ۵**)---۸۔''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کے گواہ بن کر عدل و انصاف کے نگران ہو جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس بات پر نہ اکسائے کہ انصاف نہ کرو، انصاف کرو یہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔''O (حدیث مبارک کیلئے باب ۷، مضمون: عدل و انصاف)---۴۴۔''ہم نے تورات نازل کی جس میں ہدایت اور نور تھا۔ انبیاء اور مشائخ اور علماء جنہوں نے سر تسلیم خم کر دیا تھا اسی کے مطابق یہود کے فیصلے کرتے تھے کہ وہ اللہ کی کتاب کے محافظ ٹھہرائے گئے تھے اور وہ اسکے نگران تھے۔ پس لوگوں سے مت ڈرو مگر مجھ سے ڈرو، اور میری آیتوں کے عوض تھوڑی سی قیمت نہ لے لو۔ اور جس نے اس کے مطابق جو اللہ نے اتارا فیصلہ نہ کیا وہی کافر ہیں۔''O---۸۳۔''اور جب وہ سنتے ہیں جو اس رسول کی طرف نازل کیا گیا ہے تو تو دیکھتا ہے کہ انکی آنکھوں سے آنسو امڈ رہے ہیں، اس لیے کہ انہوں نے سچائی کو پہچان لیا ہے۔ وہ کہتے ہیں ہمارے رب! ہم ایمان لے آئے، سو ہمیں گواہوں میں لکھ لے۔ اور ہمیں کیا ہے کہ ہم اللہ اور اس سچائی پر جو ہمارے پاس آئی ہے ایمان نہ لائیں جب ہم یہ طمع بھی کرتے ہیں کہ ہمارا رب ہمیں صالح لوگوں کے ساتھ شامل کرے۔''O ---۱۰۶۔''اے ایمان والو! جب تم میں سے کسی کو موت آ جائے تو بوقت وصیت تمہارے درمیان گواہی کیلئے تم میں سے دو انصاف والے لئے جائیں یا تم سے علاوہ دوسرے دو (غیر مسلم)، اگر تم زمین پر سفر کر رہے ہو اور موت کی مصیبت تم پر آ پہنچے، نماز کے بعد انہیں روک لو پھر اگر تمہیں شبہ ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھائیں ہم اسکے عوض کوئی قیمت نہیں لیں گے اگرچہ وہ رشتہ دار ہی ہو اور نہ اللہ تعالیٰ کی گواہی کو چھپائیں گے کہ اس صورت میں ہم گنہگاروں میں ہوں گے۔''O---۱۰۷۔''پھر اگر اطلاع ملے کہ انہوں نے گناہ کا ارتکاب کیا ہے تو انکی جگہ دوسرے دو ان لوگوں میں سے جنکے خلاف پہلے دو نے ارتکاب کیا تھا کھڑے ہوں، پھر اللہ تعالیٰ کی قسم کھائیں کہ ہماری گواہی انکی گواہی سے زیادہ سچی ہے اور ہم نے زیادتی نہیں کی کہ اس صورت میں ہم ظالموں میں ہوں گے۔''O---۱۰۸۔''اس طرح زیادہ امکان ہے کہ لوگ ٹھیک گواہی دیں یا ڈر جائیں کہ انکے قسم کھانے کے بعد قسم رد کر دی جائے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور حکم سنو اور اللہ تعالیٰ نافرمان لوگوں کو راہ نہیں دکھاتا۔''O

(**سورۃ الانعام ۶**)---۱۹۔''کہہ ''کون سی شے گواہی میں سب سے بڑھ کر ہے؟'' کہہ ''اللہ میرے اور تمہارے درمیان گواہ ہے اور یہ قرآن میری طرف وحی کیا گیا ہے تاکہ میں تمہیں اور اسے جس تک یہ پہنچے اسکے ذریعے سے خبردار کروں، کیا تم واقعی گواہی دیتے ہو کہ اللہ کیساتھ دوسرے خدا بھی ہیں؟'' کہہ ''میں گواہی نہیں دیتا'' کہہ ''وہ صرف اکیلا خدا ہے، اور میں ان سے جنہیں تم شریک بناتے ہو لاتعلق ہوں۔''O---۱۵۰۔''کہہ ''اپنے گواہ لاؤ جو گواہی دیں کہ اللہ نے واقعی یہ حرام کیا ہے۔'' پھر اگر وہ گواہی دیں تو بھی تو انکے ساتھ گواہی نہ دینا، اور ان لوگوں کی خواہشوں پر نہ چلنا جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں اور جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اور جو اپنے رب کیساتھ (دوسروں) کو برابری دیتے ہیں۔''O

(**سورۃ التوبہ ۹**)---۱۷۔''مشرکوں کا کام نہیں کہ اپنے اوپر کفر کی گواہی دیتے ہوئے اللہ کی مسجدوں کو آباد کریں، انکے عمل اکارت ہیں اور وہ ہمیشہ آگ میں رہیں گے۔''O

(**سورۃ یونس ۱۰**)---۲۹۔''ہاں! ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ کی گواہی کافی ہے، ہم تو تمہاری عبادت سے بے خبر ہیں۔''O

(**سورۃ الھود ۱۱**)---۱۸۔''اور اس سے بڑا ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹ گھڑتا ہے؟ انہیں ان کے رب کے سامنے پیش کیا جائے گا اور گواہ کہیں گے ''یہ ہیں وہ لوگ جنہوں نے اپنے رب کے خلاف جھوٹ بولا'' سنو! ظالموں پر اللہ کی لعنت۔''O

(**سورۃ یوسف ۱۲**)---۲۶۔''یوسف نے کہا یہ عورت ہی مجھے پھسلا رہی تھی، اور عورت کے قبیلے ہی کے ایک شخص نے گواہی دی کہ اگر اس کا کرتا آگے سے پھٹا ہوا ہو تو عورت سچی ہے اور یوسف جھوٹ بولنے والوں میں سے ہے۔''O---۲۷۔''اور اگر اس کا کرتا پیچھے کی جانب سے پھاڑا گیا ہے تو عورت جھوٹی ہے اور یوسف سچوں میں سے ہے۔''O

(**سورۃ النحل ۱۶**)---۸۴۔''اور جس دن ہم ہر امت میں سے گواہ کھڑا کریں گے پھر کافروں کو نہ اجازت دی جائے گی اور نہ ان سے توبہ کرنے کو کہا جائے گا۔''O---۸۹۔''اور جس دن ہم ہر امت میں انہی میں سے انکے مقابلے پر گواہ کھڑا کریں گے اور تجھے ان سب پر گواہ بنا کر لائیں گے اور ہم نے تجھ پر یہ کتاب نازل فرمائی ہے جس میں ہر چیز کا شافی بیان ہے اور ہدایت اور رحمت اور خوشخبری ہے مسلمانوں کیلئے۔''O[یعنی ہر نبی اپنی امت پر گواہی دے گا اور نبی ﷺ اور آپ کی امت کے لوگ انبیاء کی بابت گواہی دیں گے کہ یہ سچے ہیں، انہوں نے یقیناً تیرا پیغام پہنچا دیا تھا، کتاب سے مراد اللہ کی کتاب اور نبی کریم ﷺ کی تشریحات (احادیث) ہیں، اپنی احادیث کو بھی اللہ کے رسول ﷺ نے ''کتاب اللہ'' قرار دیا ہے جیسا کہ قصہ عسیف وغیرہ میں ہے، اور ہر چیز کا مطلب ہے، ماضی اور مستقبل کی وہ خبریں جنکا علم ضروری اور مفید ہے۔ اسی طرح حرام و حلال کی تفصیلات اور وہ باتیں جنکے دین و دنیا اور معاش و معاد کے

Marfat.com

معاملات میں انسان محتاج ہیں، قرآن وحدیث دونوں میں یہ سب چیزیں واضح کردی گئی ہیں۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(**سورۃ الفرقان ۲۵**)---۷۲۔''اور جو لوگ جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب کسی لغو چیز پر ان کا گزر ہوتا ہے تو شرافت سے گزر جاتے ہیں۔''O

(**سورۃ الطلاق ۶۵**)---۲۔''پس جب یہ عورتیں اپنی عدت پوری کرنے کے قریب پہنچ جائیں تو انہیں یا تو قاعدہ کے مطابق اپنے نکاح میں رہنے دو یا دستور کے مطابق انہیں الگ کردو اور آپس میں سے دو عادل شخصوں کو گواہ کرلو اور اللہ کی رضامندی کے لیے ٹھیک ٹھیک گواہی دو۔ یہی ہے وہ جس کی نصیحت اسے کی جاتی ہے جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اور جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کیلئے چھٹکارے کی شکل نکال دیتا ہے۔''O[اپنی بیوی کو طلاق دو یا رجوع کرو، دونوں صورتوں میں تمہیں دو گواہ مقرر کرلینے چاہئیں تا کہ اگر کسی وقت فریقین میں نزاع پیدا ہو جائے اور معاملہ عدالت میں پہنچے تو شہادت کی روشنی میں قاضی صحیح فیصلہ کرسکے۔ یہ حکم وجوبی نہیں بلکہ استحبابی ہے۔ ائمہ اربعہ کا یہ متفقہ قول ہے کہ طلاق ورجعت پر گواہ مقرر کرنا فرض نہیں بلکہ مستحب ہے۔ اگر بغیر گواہوں کے کسی نے طلاق دے دی تو وہ طلاق معتبر ہوگی یا اگر اس نے بغیر گواہوں کے رجوع کرلیا تو وہ رجوع بھی شرعاً معتبر ہوگا۔ البتہ گواہ بنانا افضل ہے اور تمہارے لیے بہتر ہے۔ اختلاف ونزاع کے سدِ باب کا یہ بڑا موثر طریقہ ہے۔ یہاں گواہ بنانے کا حکم ویسا ہی ہے جیسے اس آیت میں کہ جب تم خرید وفروخت کرو تو گواہ بنالیا کرو۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اگر تم نے گواہوں کی عدم موجودگی میں خرید وفروخت کی تو وہ جائز نہ ہوگی، بلکہ مقصد یہ ہے کہ تمہارے لیے یہی بہتر ہے کہ تم خرید وفروخت کے وقت گواہ بنالیا کرو تا کہ اگر کوئی تنازعہ پیدا ہو جائے تو اس کا فیصلہ کرنے میں آسانی ہو۔(تفسیر از ضیاء القرآن)]،[یہ تاکید گواہوں کو ہے کہ وہ کسی رعایت اور لالچ کے بغیر صحیح صحیح گواہی دیں۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(**سورۃ المعارج ۷۰**)---۳۳۔''اور جو اپنی گواہیوں پر سیدھے اور قائم رہتے ہیں۔''O[یعنی اسے صحیح صحیح ادا کرتے ہیں، چاہے اسکی زد میں انکے قریبی عزیز ہی آجائیں، علاوہ ازیں اسے چھپاتے بھی نہیں، نہ ہی اس میں تبدیلی کرتے ہیں۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

گھر

(**سورۃ آل عمران ۳**)---۹۶۔''بیشک پہلا گھر جو بنایا گیا (عبادت گاہ) لوگوں کیلئے یقیناً وہی ہے جو مکہ میں ہے برکت والا اور مرکز ہدایت تمام جہان والوں کے لئے۔''O

(**سورۃ الاعراف ۷**)---۷۴۔''اور یاد کرو جب اس نے عاد کے بعد تمہیں حاکم بنایا اور تمہیں زمین میں جگہ دی، تم اس کے میدانوں میں محل بناتے ہو اور پہاڑوں کو تراش کر گھر بناتے ہو، پس اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کرو اور زمین میں فساد کرتے نہ پھرو۔''O

(**سورۃ النحل ۱۶**)---۸۰۔''اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے تمہارے گھروں میں سکونت کی جگہ بنادی ہے اور اسی نے تمہارے لئے چوپایوں کی کھالوں کے گھر بنادیے ہیں جنہیں تم ہلکا پھلکا پاتے ہو اپنے کوچ کے دن اور اپنے ٹھہرنے کے دن بھی، اور انکی اون اور روؤں اور بالوں سے بھی اس نے بہت سے سامان اور ایک وقت مقررہ تک کیلئے فائدہ کی چیزیں بنائیں۔''O

گھڑی، ٹائم پیس، اوقات

(**سورۃ البقرۃ ۲**)---۱۸۹۔''پوچھتے ہیں تجھ سے نئے چاند کے بارے میں کہو یہ تاریخیں مقرر کرنے کا ذریعہ ہیں لوگوں کیلئے اور حج کے (اوقات) کا بھی۔''O

(**سورۃ الانعام ۶**)---۹۶۔''وہ صبح کو پھاڑ نکالنے والا ہے اور اس نے رات کو آرام کیلئے اور سورج اور چاند کو حساب کیلئے بنایا ہے۔ اس غالب اور علم والے کی تقدیر (اندازہ) یہی ہے۔''O---۹۷۔''اور اسی نے تمہارے لئے ستارے بنائے تا کہ تم ان سے خشکی اور سمندر کے اندھیروں میں راہ پاؤ۔ ہم نے ان لوگوں کیلئے جو علم رکھتے ہیں، نشان کھول کھول کر بیان کردیے ہیں۔''O

(**سورۃ الحج ۲۲**)---۴۷۔''اور عذاب کو آپ سے جلدی طلب کررہے ہیں اللہ ہرگز اپنا وعدہ نہیں ٹالے گا، ہاں البتہ آپکے رب کے نزدیک ایک دن تمہاری گنتی کے اعتبار سے ایک ہزار سال کا ہے۔''O[اس لیے یہ لوگ تو اپنے حساب سے جلدی کرتے ہیں، لیکن اللہ تعالیٰ کے حساب میں ایک دن بھی ہزار سال کا ہے۔ اس اعتبار سے وہ اگر کسی کو ایک دن (۲۴ گھنٹے) کی مہلت دے تو ہزار سال، نصف یوم کی مہلت تو پانچ سو سال، ۶ گھنٹے (جو ۲۴ گھنٹے کا چوتھائی ہے) مہلت دے تو ڈھائی سو سال کا عرصہ عذاب کیلئے درکار ہے، اس طرح اللہ کی طرف سے کسی کو ایک گھنٹے کی مہلت مل جانے کا مطلب کم وبیش چالیس سال کی مہلت ہے۔(ایسر التفاسیر) ایک دوسرے معنی یہ ہیں کہ اللہ کی قدرت میں ایک دن اور ہزار سال برابر ہیں، اس لئے تقدیم وتاخیر سے کوئی فرق نہیں پڑتا، یہ

Marfat.com

جلدی مانگتے ہیں، وہ دیر کرتا ہے، تاہم یہ بات تو یقینی ہے کہ وہ اپنا وعدہ ضرور پورا کر کے رہے گا اور بعض نے اسے آخرت پر محمول کیا ہے کہ شدت ہولناکی کی وجہ سے قیامت کا ایک دن ہزار سال بلکہ بعض کو پچاس ہزار سال کا لگے گا اور بعض نے کہا کہ آخرت کا دن واقعی ہزار سال کا ہوگا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(**سورۃ السجدۃ ۳۲**)---۵۔ ''وہ آسمان سے لیکر زمین تک (ہر) کام کی تدبیر کرتا ہے پھر (وہ کام) ایک ایسے دن میں اسکی طرف چڑھ جاتا ہے جس کا اندازہ تمہاری گنتی کے ایک ہزار سال کے برابر ہے۔''O [قیامت کے دن کا اندازہ ہزار سال بھی بتایا گیا ہے اور پچاس ہزار سال بھی (المعارج) اور احادیث میں یہ بھی مذکور ہے کہ قیامت کا دن اتنا طویل ہوگیا چند رکعت نماز ادا کی جا سکتی ہے۔ اسکی توجیہ یہ بیان کی گئی ہے کہ کفار جس کرب و اضطراب میں مبتلا ہوں گے اس کی وجہ سے انہیں یہ دن پچاس ہزار سال لمبا معلوم ہوگا اور گنہگاروں کی ہزار سال کے برابر اور اہل ایمان کیلئے وہ دن خوشیوں اور مسرتوں سے لبریز ہوگا اس لیے انہیں وہ بہت مختصر معلوم ہوگا۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

(**سورۃ المعارج ۷۰**)---۴۔ ''جس کی طرف فرشتے اور روح چڑھتے ہیں ایک دن میں جس کی مقدار پچاس ہزار سال کی ہے۔''O [پھر رسول اللہ ﷺ کو تلقین کی گئی ہے کہ جو لوگ مذاق کے طور پر عذاب کا مطالبہ کر رہے ہیں انکی باتوں پر صبر کریں اور اسکے بعد فرمایا گیا کہ یہ لوگ اسکو دور سمجھتے ہیں اور ہم اسے قریب دیکھ رہے ہیں، ان سب ارشادات پر مجموعی نگاہ ڈالنے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ لوگ اپنے ذہن اور اپنے دائرۂ فکر و نظر کی تنگی کے باعث خدا کے معاملات کو اپنے وقت کے پیمانوں سے ناپتے ہیں اور انہیں سو پچاس برس کی مدت بھی لمبی محسوس ہوتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک ایک اسکیم ہزار ہزار سال اور پچاس پچاس ہزار سال کی ہوتی ہے، اور یہ مدت بھی محض بطور مثال ہے، ورنہ کائناتی منصوبے لاکھوں اور کروڑوں اور اربوں سال کے بھی ہوتے ہیں، انہیں منصوبوں میں سے ایک اہم منصوبہ وہ ہے جسکے تحت زمین پر نوع انسانی کو پیدا کیا گیا ہے اور اس کیلئے ایک وقت مقرر کر دیا گیا ہے کہ فلاں ساعت خاص تک یہاں اس نوع کو کام کرنے کا موقع دیا جائے گا۔ کوئی انسان یہ نہیں جان سکتا کہ یہ منصوبہ کب شروع ہوا، کتنی مدت اسکی تکمیل کیلئے طے کی گئی ہے، کونسی ساعت اسکے اختتام کیلئے مقرر کی گئی ہے جس پر قیامت برپا کی جائے گی، اور کونسا وقت اس غرض کیلئے رکھا گیا ہے کہ آغاز آفرینش سے قیامت تک پیدا ہونے والے سارے انسانوں کو بیک وقت اٹھا کر انکا حساب لیا جائے، اس منصوبے کے صرف اس حصے کو ہم کسی حد تک جانتے ہیں جو ہمارے سامنے گزر رہا ہے یا جسکے گزشتہ ادوار کی کوئی جزوی سی تاریخ ہمارے پاس موجود ہے۔ رہا اسکا آغاز و انجام، تو اسے جاننا تو در کنار، اسے سمجھنا بھی ہمارے بس سے باہر ہے، کجا کہ ہم ان حکمتوں کو سمجھ سکیں جو اسکے پیچھے کام کر رہی ہیں۔ اب جو لوگ یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ اس منصوبے کو ختم کر کے اسکا انجام فوراً انکے سامنے لے آیا جائے، اور اگر ایسا نہیں کیا جاتا تو اسے اس بات کی دلیل قرار دیتے ہیں کہ انجام کی بات ہی سرے سے غلط ہے، وہ در حقیقت اپنی ہی نادانی کا ثبوت پیش کرتے ہیں۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]---۴۰۔ ''پس مجھے قسم ہے مشرقوں اور مغربوں کے رب کی (کہ) ہم یقیناً قادر ہیں۔''O---۴۱۔ ''اس پر کہ انکے عوض ان سے اچھے لوگ لے آئیں اور ہم عاجز نہیں ہیں۔''O

لباس

(**سورۃ الاعراف ۷**)---۲۰۔ ''پھر شیطان نے انکے دل میں وسوسہ ڈالا تا کہ انکے ننگ جو ان سے چھپے تھے ان پر ظاہر کر دے اور ان سے کہنے لگا تمہارے رب نے تمہیں اس درخت سے صرف اس لئے روکا ہے کہ تم فرشتے نہ بن جاؤ یا ہمیشہ رہنے والوں میں نہ ہو جاؤ۔''O [یعنی شیطان کا مقصد اس بہکاوے سے حضرت آدم و حوا کو اس لباس جنت سے محروم کر کے انہیں شرمندہ کرنا تھا جو انہیں جنت میں پہننے کے لئے دیا گیا تھا۔ سوآت، سوءۃ (شرم گاہ) کی جمع ہے۔ شرم گاہ کو سوءۃ سے اسلئے تعبیر کیا گیا ہے کہ اس کے ظاہر ہونے کو برا سمجھا جاتا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]---۲۱۔ ''اور اس نے ان سے قسم کھا کر کہا کہ میں تمہارے خیر خواہوں میں سے ہوں۔''O---۲۲۔ ''چنانچہ اس نے انہیں دھوکے سے گرا لیا۔ پھر جب انہوں نے اس درخت کو چکھا تو ان پر انکے ننگ ظاہر ہو گئے اور وہ لگے باغ کے پتوں کو اپنے اوپر لپیٹنے اور انکے رب نے انہیں آواز دی کیا میں نے تمہیں اس درخت سے منع نہیں کیا تھا اور نہ کہا تھا کہ شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے۔''O---۲۶۔ ''اے بنی آدم! ہم نے تمہیں لباس عنایت کیا ہے جو تمہارے ننگ چھپاتا ہے اور زینت ہے اور پرہیزگاری کا لباس تو بہتر ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہے تا کہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔''O [اس سے یہ مفہوم بھی نکلتا ہے کہ زیب و زینت اور آرائش کیلئے بھی اگرچہ لباس پہننا جائز ہے، تاہم لباس میں ایسی سادگی زیادہ پسندیدہ ہے جو انسان کے زہد و ورع اور تقویٰ کی مظہر ہو۔ علاوہ ازیں نیا لباس پہن کر یہ دعا بھی پڑھی جائے کیونکہ نبی کریم ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ الحمد لله الذي كساني ما اواري به عورتي واتجمل به في حياتي۔ ''تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں جس نے مجھے ایسا لباس پہنایا جس سے میں اپنا ستر چھپا لوں اور اپنی زندگی میں اس سے زینت حاصل کروں۔'' (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]---۲۷۔ اے بنی آدم! انہیں شیطان فتنے میں نہ ڈال دے جس طرح اس نے تمہارے ماں باپ کو جنت سے انکا لباس اتروا کر نکلوا دیا تھا کہ انہیں انکے ننگ

Marfat.com

دکھائے۔ وہ تمہیں دیکھتا ہے وہ اور اسکا قبیلہ، جہاں سے تم انہیں نہیں دیکھتے۔ ہم نے شیطانوں کو ان لوگوں کا جو ایمان نہیں رکھتے، دوست بنایا ہے۔" O
---۳۲۔ "کہو کس نے اللہ تعالیٰ کی آرائش کو جو اس نے اپنے بندوں کیلئے پیدا کی ہے اور رزق کی پاکیزہ چیزوں کو حرام کیا ہے؟ کہہ دیجئے! وہ اس دنیا میں ایمان والوں کیلئے ہیں اور روز قیامت کو خالص انہی کی ہوں گی اس طرح ہم ان لوگوں کیلئے جو علم رکھتے ہیں آیتوں کو کھول کر بیان کرتے ہیں۔" O

(سورۃ النحل ۱۶)---۵۔ "اسی نے چوپائے پیدا کیے جن میں تمہارے لئے گرمی کے لباس ہیں اور بھی بہت سے نفع ہیں اور بعض تمہارے کھانے کے کام آتے ہیں۔" O---۸۱۔ "اللہ تعالیٰ ہی نے تمہارے لئے اپنی پیدا کردہ چیزوں میں سے سائے بنائے ہیں اور اسی نے تمہارے لئے پہاڑوں میں غار بنائے ہیں اور اسی نے تمہارے لئے کرتے بنائے ہیں جو تمہیں گرمی سے بچائیں اور ایسے کرتے بھی جو تمہیں لڑائی کے وقت کام آئیں۔ وہ اسی طرح اپنی پوری پوری نعمتیں دے رہا ہے کہ تم حکم بردار بن جاؤ۔" O---۱۱۲۔ "اللہ تعالیٰ اس بستی کی مثال بیان فرماتا ہے جو پورے امن و اطمینان سے تھی اسکی روزی اسکے پاس بافراغت ہر جگہ سے چلی آ رہی تھی۔ پھر اس نے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا کفر کیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے بھوک اور ڈر کا مزہ چکھایا جو بدلہ تھا انکے کرتوتوں کا۔" O

(سورۃ الکھف ۱۸)---۳۱۔ "ان کیلئے ہیشگی والی جنتیں ہیں، انکے نیچے سے نہریں جاری ہوں گی، وہاں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور سبز رنگ کے نرم و باریک اور موٹے ریشم کے لباس پہنیں گے، وہاں تختوں کے اوپر تکیے لگائے ہوئے ہوں گے۔ کیا خوب بدلہ ہے اور کس قدر عمدہ آرام گاہ ہے۔" O

(سورۃ الحج ۲۲)---۲۳۔ "ایمان والوں اور نیک کام والوں کو اللہ تعالیٰ ان جنتوں میں لے جائے گا جنکے درختوں تلے سے نہریں لہریں لے رہی ہیں، جہاں وہ سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور سچے موتی بھی۔ وہاں انکا لباس خالص ریشم ہوگا۔" O

لعان

(سورۃ النور ۲۴)---۶۔ "جو لوگ اپنی بیویوں پر بدکاری کی تہمت لگائیں اور ان کا کوئی گواہ بجز خود انکی ذات کے نہ ہو تو ایسے لوگوں میں سے ہر ایک کا ثبوت یہ ہے کہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر کہیں کہ وہ سچوں میں سے ہیں۔" O---۷۔ "اور پانچویں مرتبہ کہے کہ اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو اگر وہ جھوٹوں میں سے ہو۔" O[اس میں لعان کا مسئلہ بیان کیا گیا ہے، جسکا مطلب یہ ہے کہ کسی مرد نے اپنی بیوی کو اپنی آنکھوں سے کسی غیر کیساتھ بدکاری کرتے ہوئے دیکھا، جسکا وہ خود تو عینی گواہ ہے، لیکن چونکہ زنا کی حد کے اثبات کیلئے چار مردوں کی عینی گواہی ضروری ہے، اس لیے جب تک وہ اپنے ساتھ مزید تین عینی گواہ پیش نہ کرے، اسکی بیوی پر زنا کی حد نہیں لگ سکتی۔ لیکن اپنی آنکھوں سے دیکھ لینے کے بعد ایسی بدچلن بیوی کو برداشت کرنا بھی اس کیلئے ناممکن ہے۔ شریعت نے اسکا حل یہ پیش کیا ہے کہ شخص عدالت میں یا حاکم مجاز کے سامنے چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر یہ کہے گا کہ وہ اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگانے میں سچا ہے یا یہ بچہ یا حمل اسکا نہیں ہے اور پانچویں مرتبہ کہے گا کہ اگر وہ جھوٹا ہے تو اس پر اللہ کی لعنت۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]---۸۔ "اور اس عورت سے سزا اس طرح دور ہو سکتی ہے کہ وہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ یقیناً اسکا مرد جھوٹ بولنے والوں میں سے ہے۔" O---۹۔ "اور پانچویں دفعہ کہے کہ اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہو اگر اسکا خاوند سچوں میں سے ہو۔" O[یعنی اگر خاوند کے جواب میں بیوی چار مرتبہ قسم کھا کر یہ کہہ دے کہ وہ جھوٹا ہے اور پانچویں مرتبہ کہے کہ اگر اس کا خاوند سچا ہے (اور میں جھوٹی ہوں) تو مجھ پر اللہ کا غضب نازل ہو، تو اس صورت میں وہ زنا کی سزا سے بچ جائے گی۔ اسکے بعد ان دونوں کے درمیان ہمیشہ کیلئے جدائی ہو جائے گی۔ اسے لعان اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں دونوں ہی اپنے آپکو جھوٹا ہونے کی صورت میں مستحق لعنت قرار دیتے ہیں۔ نبی ﷺ کے زمانے میں ایسے بعض واقعات پیش آئے، جنکی تفصیل احادیث میں موجود ہے، وہی واقعات ان آیات کے نزول کا سبب بنے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]---۱۰۔ "اگر اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم تم پر نہ ہوتا (تو تم پر مشقت اترتی) اور اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا باحکمت ہے۔" O

لعنت

(سورۃ البقرۃ ۲)---۱۶۱۔ "بیشک وہ لوگ جنہوں نے کفر (کا رویہ اختیار) کیا اور مر گئے کافر ہی یہی لوگ ہیں کہ ان پر لعنت اللہ تعالیٰ کی اور فرشتوں کی اور انسانوں کی سب کی۔" O

(سورۃ آل عمران ۳)---۸۷۔ "ان لوگوں کی سزا یہ ہے کہ ہے ان پر لعنت اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں کی اور سب لوگوں کی۔" O[اس سے پہلی آیت ۸۶ میں جنہوں نے ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کیا لعنت ہے ان کیلئے]

(سورۃ النساء ۴)---۴۶۔ "بعض یہود کلمات کو انکی ٹھیک جگہ سے ہیر پھیر کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم نے سنا اور نافرمانی کی اور سن اسکے بغیر کہ تو سنا جائے اور ہماری رعایت کر! (لیکن اس کہنے میں) اپنی زبان کو پیچ دیتے ہیں اور دین میں طعنہ دیتے ہیں اور اگر یہ لوگ کہتے کہ ہم نے سنا اور ہم نے فرمانبرداری کی اور آپ سنئے

Marfat.com

اور ہمیں دیکھیے تو یہ ان کیلئے بہت بہتر اور نہایت ہی مناسب تھا، لیکن اللہ تعالیٰ نے انکے کفر کی وجہ سے انہیں لعنت کی ہے۔ پس یہ بہت ہی کم ایمان لاتے ہیں۔" O---۵۲۔ "یہی ہیں وہ لوگ کہ لعنت کی ہے ان پر اللہ تعالیٰ نے، اور جس پر لعنت کر دی اللہ تعالیٰ نے سو نہیں پائے گا تو اس کیلئے کوئی مددگار۔" O
---۹۳۔ "اور جو کوئی قتل کرے کسی مومن کو قصداً تو اسکی سزا ہے جہنم۔ ہمیشہ رہے گا وہ اس میں اور غضب ہوگا اللہ تعالیٰ کا اس پر اور لعنت ہوگی اس پر۔ اور تیار کر رکھا ہے اس کیلئے عذاب عظیم۔" O---۱۱۷۔ "نہیں عبادت کرتے یہ (مشرک) اللہ تعالیٰ کے سوا مگر دیویوں کی اور نہیں عبادت کرتے یہ (ان کی بھی) بلکہ شیطان کی جو باغی ہے۔" O---۱۱۸۔ "لعنت کی اس پر اللہ تعالیٰ نے اور کہا تھا اس نے کہ ضرور لیکر رہوں گا میں تیرے بندوں میں سے (اپنا) مقرر حصہ۔" O---۱۱۹۔ "اور ضرور گمراہ کروں گا میں انکو اور ضرور آرزوؤں کے باغ دکھاؤں گا میں انکو اور ضرور حکم دوں گا میں انکو تو ضرور چیریں گے وہ کان مویشیوں کے، اور ضرور حکم دوں گا میں انکو تو وہ ضرور ردوبدل کریں گے اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی ساخت میں اور جس نے بنایا شیطان کو اپنا ولی و سرپرست اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر تو یقیناً اٹھایا اس نے گھاٹا کھلا۔" O

(**سورۃ المائدۃ ۵**)---۶۰۔ "کہو! کیا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے ہاں اس سے بھی بڑی جزا پانے والی بات بتاؤں؟ وہ جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی، غضب کیا اور ان میں سے بعض کو بندر اور سور بنا دیا۔ اور جنہوں نے باغیان خدا کی عبادت کی انہی کا مقام بدترین ہے۔ اور وہی ہموار راہ سے بہت ہی دور بھٹکے ہوئے ہیں۔" O---۶۴۔ "اور یہود کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بندھا ہوا ہے۔ بندھیں ہاتھ انکے اور لعنت ہو ان پر اسکے بدلے جو وہ کہتے ہیں۔ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ کھلے ہیں۔ وہ جیسے چاہتا ہے خرچ کرتا ہے۔ تاہم تیرے رب کی طرف سے جو تیری طرف نازل کیا گیا ہے وہ انکے بہتوں میں سرکشی اور کفر ہی بڑھائے گا اور ہم نے انکے درمیان روز قیامت تک دشمنی اور کینہ ڈال دیا ہے۔ جب کبھی وہ جنگ کی آگ بھڑکاتے ہیں اللہ تعالیٰ اسے بجھا دیتا ہے، مگر وہ زمین میں فساد مچانے میں لگے ہی رہتے ہیں۔ حالانکہ اللہ فسادیوں کو پسند نہیں کرتا۔" O---۷۸۔ "بنی اسرائیل میں جن لوگوں نے کفر کیا ان پر داؤدؑ اور عیسیٰؑ ابن مریمؑ کی زبان میں لعنت کی گئی۔ یہ اس لیے کہ وہ نافرمانی کرتے اور حد سے نکل جاتے تھے۔" O

(**سورۃ الاعراف ۷**)---۴۴۔ "اور جنتی دوزخیوں کو آواز دیں گے۔ ہم نے اس وعدے کو جو ہمارے رب نے ہم سے کیا تھا سچا پایا۔ تو کیا تم نے بھی اس وعدے کو، جو تمہارے رب نے کیا تھا، سچا پایا؟ وہ کہیں گے ہاں، تب ایک اعلان کرنے والا انکے درمیان اعلان کرے گا کہ ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔" O---۴۵۔ "وہ جو اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکتے تھے اور اس میں ٹیڑھ ڈھونڈتے تھے اور آخرت کے منکر تھے۔" O

(**سورۃ التوبہ ۹**)---۶۸۔ "اللہ تعالیٰ منافق مردوں اور منافق عورتوں اور کافروں سے جہنم کی آگ کا وعدہ کرتا ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے وہ انہیں کافی ہوگی اور اللہ تعالیٰ ان پر لعنت کرتا ہے اور ان کیلئے دائمی عذاب ہوگا۔" O

(**سورۃ ھود ۱۱**)---۱۸۔ "اور اس سے بڑا ظالم کون ہے جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ گھڑتا ہے؟ انہیں انکے رب کے سامنے پیش کیا جائے گا، اور گواہ کہیں گے، یہ ہیں وہ لوگ جنہوں نے اپنے رب کے خلاف جھوٹ بولا۔ سنو! ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت۔" O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: جھوٹ)---۴۴۔ "اور کہا گیا۔ اے زمین! اپنا پانی نگل لے۔ اور آسمان! "تھم جا" اور پانی اتر گیا۔ اور کام پورا ہو گیا۔ اور وہ جودی پر جا لگی اور کہا گیا۔ دور دفع ہوئی ظالم قوم۔" O---۶۰۔ "اور انکے پیچھے اس دنیا میں اور روز قیامت کو لعنت لگا دی گئی۔ سنو! عاد نے اپنے رب کا انکار کیا۔ سنو! دور دفع ہوئی ہود کی قوم عاد۔" O---۹۹۔ "اور اس (فرعون) کے پیچھے یہاں اور روز قیامت لعنت لگی ہے۔ کیا بری ہے بخشش جو بخشی گئی۔" O

(**سورۃ الرعد ۱۳**)---۲۵۔ "اور جو اللہ تعالیٰ کے عہد کو اسکی مضبوطی کے بعد توڑ دیتے ہیں اور جن چیزوں کے جوڑنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے انہیں توڑتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں۔ ان کیلئے لعنتیں ہیں اور ان کیلئے برا گھر ہے۔" O

(**سورۃ الحجر ۱۵**)---۳۴۔ "(اللہ تعالیٰ نے شیطان کو) فرمایا اب تو بہشت سے نکل جا کیوں کہ تو راندۂ درگاہ ہے۔" O---۳۵۔ "اور تجھ پر میری پھٹکار ہے قیامت کے دن تک۔" O

(**سورۃ العنکبوت ۲۹**)---۲۵۔ "(حضرت ابراہیمؑ نے) کہا کہ تم نے جن بتوں کی پرستش اللہ تعالیٰ کے سوا کی ہے انہیں تم نے اپنی آپس کی دنیوی دوستی کی بنا ٹھہرا لی ہے تم سب قیامت کے دن ایک دوسرے سے کفر کرنے لگو گے اور ایک دوسرے پر لعنت کرنے لگو گے اور تمہارا سب کا ٹھکانہ دوزخ ہوگا اور تمہارا کوئی مددگار نہ ہوگا۔" O

(**سورۃ الاحزاب ۳۳**)---۵۷۔ "جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کی پھٹکار ہے اور ان کیلئے نہایت رسوا کن عذاب ہے۔" O---۶۰۔ "اگر (اب بھی) یہ منافق اور وہ جنکے دلوں میں بیماری ہے اور وہ لوگ جو مدینہ میں غلط افواہیں اڑانے والے ہیں، باز نہ آئے تو ہم آپکو ان (کی تباہی) پر مسلط کر دیں گے پھر تو وہ چند دن ہی آپکے ساتھ اس (شہر) میں رہ سکیں گے۔" O---۶۱۔ "ان پر پھٹکار برسائی گئی، جہاں بھی مل جائیں پکڑے جائیں اور خوب ٹکڑے ٹکڑے کر دیے جائیں۔" O---۶۴۔ "اللہ تعالیٰ نے کافروں پر لعنت کی ہے اور ان کیلئے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔" O---۶۵۔ "جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے، وہ کوئی حامی و مددگار نہ پائیں گے۔" O---۶۶۔ "اس دن انکے چہرے آگ میں الٹ پلٹ کیے

Marfat.com

جائیں گے۔ (حسرت وافسوس سے) کہیں گے کہ کاش! ہم اللہ تعالیٰ اور رسول کی اطاعت کرتے۔" O---۶۷۔"اور کہیں گے اے ہمارے رب! ہم نے اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کی مانی جنہوں نے ہمیں راہ راست سے بھٹکا دیا۔" O---۶۸۔"پروردگار! تو انہیں دگنا عذاب دے اور ان پر بہت بڑی لعنت نازل فرما۔" O

(**سورۃ المؤمن** ۴۰)---۵۲۔"جس دن ظالموں کو انکی (عذر) معذرت کچھ نفع نہ دے گی ان کیلئے لعنت ہی ہوگی اور ان کیلئے برا گھر ہوگا۔" O

(**سورۃ الفتح** ۴۸)---۶۔"اور تاکہ عذاب میں مبتلا کردے منافق مردوں اور منافق عورتوں، مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں بُرے گمان رکھتے ہیں۔ انہیں پر ہے بُری گردش اور ناراض ہوا ہے اللہ تعالیٰ ان پر اور (اپنی رحمت سے) انہیں دُور کردیا ہے اور تیار کر رکھا ہے ان کیلئے جہنم اور وہ بہت بُرا ٹھکانا ہے۔" O

لغویات وفضولیات

(**سورۃ المؤمنون** ۲۳)---۳۔"جو لغویات سے منہ موڑ لیتے ہیں۔" O[لغو ہر وہ کام اور ہر وہ بات ہے جسکا کوئی فائدہ نہ ہو یا اس میں دینی یا دنیوی نقصانات ہوں۔ ان سے اعراض کا مطلب ہے کہ انکی طرف التفات بھی نہ کیا جائے۔ چہ جائیکہ انہیں اختیار یا انکا ارتکاب کیا جائے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(**سورۃ الفرقان** ۲۵)---۷۲۔"اور جو لوگ جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب کسی لغو چیز پر انکا گزر ہوتا ہے تو شرافت سے گزر جاتے ہیں۔" O

(**سورۃ القصص** ۲۸)---۵۵۔"اور جب بیہودہ بات کان میں پڑتی ہے تو اس سے کنارہ کر لیتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ ہمارے عمل ہمارے لیے اور تمہارے اعمال تمہارے لیے، تم پر سلام ہو، ہم جاہلوں سے (الجھنا) نہیں چاہتے۔" O

(**سورۃ لقمان** ۳۱)---۶۔"اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو لغو باتوں کو مول لیتے ہیں کہ بے علمی کیساتھ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ سے بہکائیں اور اسے ہنسی بنائیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کیلئے رسوا کرنے والا عذاب ہے۔" O(تفسیر کیلئے باب ۱۱، مضمون: بیہودہ لٹریچر)

(**سورۃ حم السجدۃ** ۴۱)---۲۶۔"اور کافروں نے کہا اس قرآن کو سنو ہی مت (اسکے پڑھے جانے کے وقت) اور بیہودہ گوئی کرو کیا عجب کہ تم غالب آجاؤ۔" O(تفسیر کیلئے باب ۵، مضمون: قرآن حکیم)---۲۷۔"پس یقیناً ہم ان کافروں کو سخت عذاب کا مزہ چکھائیں گے اور انہیں انکے بدترین اعمال کا بدلہ (ضرور) ضرور دیں گے۔" O

لقمان

(**سورۃ لقمان** ۳۱)---۱۲۔"اور ہم نے یقیناً لقمان کو حکمت دی تھی کہ تو اللہ تعالیٰ کا شکر کر، ہر شکر کرنے والا اپنے ہی نفع کیلئے شکر کرتا ہے جو بھی ناشکری کرے وہ جان لے کہ اللہ تعالیٰ بے نیاز اور تعریفوں والا ہے۔" O[حضرت لقمان اللہ تعالیٰ کے نیک بندے تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے حکمت یعنی عقل وفہم اور دینی بصیرت میں ممتاز مقام عطا فرمایا تھا، ان سے کسی نے پوچھا تمہیں یہ فہم وشعور کس طرح حاصل ہوا؟ انہوں نے فرمایا، راست بازی، امانت کے اختیار کرنے اور بے فائدہ باتوں سے اجتناب اور خاموشی کی وجہ سے۔ انکا حکمت ودانش پر مبنی ایک واقعہ یہ بھی مشہور ہے کہ یہ غلام تھے، انکے آقا نے کہا کہ بکری ذبح کرکے اسکے سب سے بہترین دو حصے لاؤ، چنانچہ وہ زبان اور دل نکال کر لے گئے۔ ایک دوسرے موقعے پر آقا نے ان سے کہا کہ بکری ذبح کرکے اس کے سب سے بدترین حصے لاؤ، وہ پھر وہی زبان اور دل لے کر چلے گئے، پوچھنے پر انہوں نے بتلایا کہ زبان اور دل، اگر صحیح ہوں تو یہ سب سے بہتر ہیں اور اگر یہ بگڑ جائیں تو ان سے بدتر کوئی چیز نہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]---۱۳۔"اور جبکہ لقمان نے وعظ کہتے ہوئے اپنے لڑکے سے فرمایا کہ میرے پیارے بچے! اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک نہ کرنا بیشک شرک بڑا بھاری ظلم ہے۔" O---۱۶۔"پیارے بیٹے! اگر کوئی چیز رائی کے دانے کے برابر ہو پھر وہ (بھی) خواہ کسی چٹان میں ہو یا آسمانوں میں ہو یا زمین میں ہو اسے اللہ تعالیٰ ضرور لائے گا۔ اللہ تعالیٰ بڑا باریک بین اور خبردار ہے۔" O---۱۷۔"اے میرے پیارے بیٹے! تو نماز قائم رکھنا، اچھے کاموں کی نصیحت کرتے رہنا، برے کاموں سے منع کیا کرنا اور جو مصیبت تم پر آجائے صبر کرنا (یقین مان) کہ یہ بڑے تاکیدی کاموں میں سے ہے۔" O---۱۸۔"لوگوں کے سامنے اپنے گال نہ پھلا اور زمین پر اترا کر نہ چل۔ کسی تکبر کرنے والے شیخی خورے کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا۔" O---۱۹۔"اپنی رفتار میں میانہ روی اختیار کر، اور اپنی آواز پست کر یقیناً آوازوں میں سب سے بدتر آواز گدھوں کی آواز ہے۔" O

Marfat.com

لوح محفوظ، کتاب مبین، واضح کتاب

(سورۃ الانعام ۶)---۳۸۔ ’’اور زمین میں کوئی جانور نہیں نہ کوئی پرندہ جو اپنے دو پروں پر اڑتا ہے۔ مگر وہ تمہاری طرح کی امتیں ہیں۔ ہم نے (اپنی) کتاب مین کوئی چیز نہیں چھوڑی۔ پھر وہ اپنے رب کیطرف اکٹھے کئے جائیں گے۔‘‘ O---۵۹۔ ’’اور پوشیدہ چیزوں کی کنجیاں اسی کے پاس ہیں جنہیں اسکے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اور وہ جانتا ہے جو خشکی اور سمندر میں ہے۔ اور کوئی پتا نہیں گرتا مگر اسے وہ جانتا ہے اور زمین کے اندھیروں میں کوئی دانہ نہیں اور نہ کوئی تر یا خشک شے ہے مگر وہ ایک واضح کتاب میں موجود ہے۔‘‘ O

(سورۃ یونس ۱۰)---۶۱۔ ’’اور جو جس حال میں بھی ہو اور تو اس بارے میں جو قرآن بھی پڑھتا ہو اور تم لوگ جو کام بھی کرتے ہو ہم تمہیں دیکھ رہے ہوتے ہیں جب تم اس میں مشغول ہوتے ہو اور تیرے رب سے ذرہ برابر شے نہ زمین میں چھپتی ہے اور نہ آسمانوں میں اور نہ اس سے چھوٹی اور نہ بڑی مگر وہ ایک واضح کتاب میں ہوتی ہے۔‘‘ O

(سورۃ ھود ۱۱)---۶۔ ’’اور زمین میں کوئی جاندار نہیں جس کا رزق اللہ تعالیٰ پر منحصر نہ ہو۔ اور اسکے ٹھہرنے کی جگہ اور اسکے سونپے جانے کی جگہ کو جانتا ہے۔ ہر بات ایک واضح کتاب میں لکھی ہے۔‘‘ O

(سورۃ الرعد ۱۳)---۳۹۔ ’’اللہ تعالیٰ جو چاہے مٹا دے اور جو چاہے ثابت رکھے لوح محفوظ اسی کے پاس ہے۔‘‘ O[اسکے ایک معنی تو یہ ہیں کہ وہ جس حکم کو چاہے منسوخ کردے اور جسے چاہے باقی رکھے۔ دوسرے معنی ہیں کہ اس نے جو تقدیر لکھ رکھی ہے اس میں وہ محو و اثبات کرتا رہتا ہے اسی کے پاس لوح محفوظ ہے۔ اسکی تائید بعض احادیث و آثار سے ہوتی ہے۔ مثلاً ایک حدیث میں آتا ہے ☆ کہ آدمی اپنے گناہوں کی وجہ سے رزق سے محروم کردیا جاتا ہے۔ ☆ دُعا سے تقدیر بدل جاتی ہے اور صلہ رحمی سے عمر میں اضافہ ہوتا ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور حضرت عمرؓ دوران طواف روتے ہوئے یہ دُعا (عربی دُعا کیلئے باب ۵، مضمون: قرآنی دُعائیں)۔ ’’اے اللہ اگر تو نے مجھ پر بدبختی اور گناہ لکھا ہوا ہے تو اسے مٹا دے۔ اس لیے کہ تو جو چاہے مٹائے اور جو چاہے باقی رکھے تیرے پاس ہی لوح محفوظ ہے۔ پس تو بدبختی کو سعادت اور مغفرت سے بدل دے۔ اس مفہوم پر یہ اعتراض ہوسکتا ہے کہ حدیث میں تو آتا ہے۔ جو کچھ ہونے والا ہے قلم اسے لکھ کر خشک ہو چکا ہے۔ اسکا جواب یہ دیا گیا ہے کہ یہ محو و اثبات بھی منجملہ قضا و تقدیر ہی کے ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(سورۃ النمل ۲۷)---۷۵۔ ’’آسمان و زمین کی کوئی پوشیدہ چیز بھی ایسی نہیں جو روشن اور کھلی کتاب میں نہ ہو۔‘‘ O

(سورۃ سبا ۳۴)---۳۔ ’’کفار کہتے ہیں کہ ہم پر قیامت نہیں آئیگی، آپ کہہ دیجئے! کہ مجھے میرے رب کی قسم! جو عالم الغیب ہے کہ وہ یقیناً تم پر آئے گی اللہ تعالیٰ سے ایک ذرے کے برابر کی چیز بھی پوشیدہ نہیں نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں بلکہ اس سے بھی چھوٹی اور بڑی ہر چیز کھلی کتاب میں موجود ہے۔‘‘ O

(سورۃ فاطر ۳۵)---۱۱۔ ’’لوگو! اللہ تعالیٰ نے تمہیں مٹی سے پھر نطفہ سے پیدا کیا ہے، پھر تمہیں جوڑے جوڑے (مرد و عورت) بنا دیا ہے، عورتوں کا حاملہ ہونا اور بچوں کا تولد ہونا سب اسکے علم سے ہی ہے، اور جو بڑی عمر والا عمر دیا جائے اور جس کسی کی عمر گھٹے وہ سب کتاب میں لکھا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ پر یہ بات بالکل آسان ہے۔‘‘ O

(سورۃ یٰسین ۳۶)---۱۲۔ ’’بیشک ہم مردوں کو زندہ کریں گے اور ہم لکھتے جاتے ہیں وہ اعمال بھی جن کو لوگ آگے بھیجتے ہیں اور انکے وہ اعمال بھی جنکو پیچھے چھوڑ جاتے ہیں، اور ہم نے ہر چیز کو ایک واضح کتاب میں ضبط کر رکھا ہے۔‘‘ O

(سورۃ الزخرف ۴۳)---۴۔ ’’یقیناً یہ لوح محفوظ میں ہے اور ہمارے نزدیک بلند مرتبہ حکمت والی ہے۔‘‘ O[’’اُم الکتاب‘‘ سے مراد ہے ’’اصل کتاب‘‘، یعنی وہ کتاب جس سے تمام انبیاء علیہم السلام پر نازل ہونے والی کتابیں ماخوذ ہیں۔ اسی کو سورۃ واقعہ میں (پوشیدہ اور محفوظ کتاب) کہا گیا ہے، اور سورہ بُروج میں اس کیلئے لوح محفوظ کے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں، یعنی ایسی لوح جسکا لکھا مٹ نہیں سکتا اور جو ہر قسم کی دراندازی سے محفوظ ہے۔ قرآن کے متعلق یہ فرما کر کہ یہ ’’اُم الکتاب‘‘ میں ہے ایک اہم حقیقت پر متنبہ فرمایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مختلف زمانوں میں مختلف ملکوں اور قوموں کی ہدایت کیلئے مختلف انبیاء پر مختلف زبانوں میں کتابیں نازل ہوتی رہی ہیں، مگر ان سب میں دعوت ایک ہی عقیدے کیطرف دی گئی ہے، حق ایک ہی سچائی کو قرار دیا گیا ہے، خیر و شر کا ایک ہی معیار پیش کیا گیا ہے، اخلاق و تہذیب کے یکساں اصول بیان کیے گئے ہیں اور فی الجملہ ایک ہی دین ہے جسے یہ سب کتابیں لیکر آئی ہیں۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ ان سب کی اصل ایک ہے اور صرف عبارتیں مختلف ہیں۔ ایک ہی معنی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک بنیادی کتاب میں ثبت ہیں اور جب کبھی ضرورت پیش آئی ہے، اس نے کسی نبی کو مبعوث کرکے وہ معنی حال اور موقع کی مناسبت سے ایک خاص عبارت اور خاص زبان میں نازل فرما دیے ہیں۔ اگر بالفرض اللہ تعالیٰ کا فیصلہ حضور اکرم ﷺ کو عرب کے بجائے کسی اور قوم

Marfat.com

میں پیدا کرنے کا ہوتا تو یہی قرآن وہ حضور ﷺ پر اُسی قوم کی زبان میں نازل کرتا۔ اُس میں بات اُسی قوم اور ملک کے حالات کے لحاظ سے کی جاتی، عبارتیں کچھ اور ہوتیں، زبان بھی دوسری ہوتی، لیکن بنیادی طور پر تعلیم وہدایت یہی ہوتی اور وہ یہی قرآن ہوتا اگرچہ قرآنِ عربی نہ ہوتا۔ اسی مضمون کو سورہ شعراء میں یوں ادا کیا گیا ہے ''یہ ربّ العالمین کی نازل کردہ کتاب ہے۔ صاف صاف عربی زبان میں، اور یہ اگلے لوگوں کی کتابوں میں بھی موجود ہے۔'' (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(سورۃ الطّور ۵۲) ---۲۔ ''اور لکھی ہوئی کتاب کی۔'' O [مَسطُور کے معنی ہیں، مکتوب، لکھی ہوئی چیز، اسکا مصداق مختلف بیان کیے گئے ہیں۔ قرآن مجید، لوح محفوظ، تمام کتب منزلہ یا وہ انسانی اعمال نامے جو فرشتے لکھتے ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)] ---۳۔ ''جو جھلی کے کھلے ہوئے ورق میں ہے۔'' O

لُولُو (بڑا موتی)، مَرجانُ (چھوٹا موتی)

(سورۃ الرحمٰن ۵۵) ---۱۹۔ ''اس نے دو دریا جاری کردیے جو ایک دوسرے سے مل جاتے ہیں۔'' O ---۲۰۔ ''ان دونوں میں ایک آڑ ہے کہ اس سے بڑھ نہیں سکتے۔'' O ---۲۲۔ ''ان دونوں میں سے موتی اور مونگے برآمد ہوتے ہیں۔'' O [کہتے ہیں کہ آسمان سے بارش ہوتی ہے تو سیپیاں اپنے منہ کھول دیتی ہیں، جو قطرہ انکے اندر پڑ جاتا ہے، وہ موتی بن جاتا ہے۔ مشہور یہی ہے کہ موتی وغیرہ میٹھے پانی کے دریاؤں سے نہیں، بلکہ صرف آب شور یعنی سمندروں سے ہی نکلتے ہیں، لیکن قرآن نے تثنیہ کی ضمیر استعمال کی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں سے ہی موتی نکلتے ہیں۔ چونکہ موتی کثرت کیساتھ سمندروں سے ہی نکلتے ہیں، اس لیے اسکی شہرت ہوگئی ہے۔ تاہم شیریں دریاؤں سے اسکی نفی ممکن نہیں بلکہ موجودہ دور کے تجربات سے ثابت ہوا ہے کہ میٹھے دریا میں بھی موتی ہوتے ہیں۔ البتہ انکے مسلسل جاری رہنے کی وجہ سے ان سے موتی نکالنا مشکل امر ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ مراد مجموعہ ہے، ان میں سے کسی ایک سے بھی موتی نکل جائیں تو ان پر تثنیہ کا اطلاق صحیح ہے۔ بعض نے کہا کہ شیریں دریا بھی عام طور پر سمندر میں ہی گرتے ہیں اور وہیں سے موتی نکالے جاتے ہیں، اس لیے گو منبع دریائے شور ہی ہے، لیکن دوسرے دریاؤں کا حصہ بھی اس میں شامل ہے لیکن موجودہ دور کے تجربات کے بعد انکی تاویلات اور تکلفات کی ضرورت نہیں۔ واللہ اعلم۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

لوہا

(سورۃ سبا ۳۴) ---۱۰۔ ''اور ہم نے داؤد پر اپنا فضل کیا، اے پہاڑو! اسکے ساتھ رغبت سے تسبیح پڑھا کرو اور پرندوں کو بھی (یہی حکم ہے) اور ہم نے اس کیلئے لوہا نرم کردیا۔'' O [دُوسرا کرم یہ فرمایا کہ ان کیلئے لوہا نرم کردیا۔ کہتے ہیں کہ لوہا انکا ہاتھ لگنے سے موم اور آٹے کیطرح نرم ہوجاتا اور جس طرح چاہتے اسکو اُس شکل میں ڈھال دیتے۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ آپ کو لوہا پگھلانے کا فن سکھا دیا گیا ہو۔ جس سے آپ بڑی آسانی سے اسے پگھلا کر مختلف قالبوں میں ڈھال لیتے۔ ساتھ ہی زرہ سازی کا ہُنر بھی سکھا دیا اور اس ہنر کی باریکیوں سے بھی باخبر کردیا۔ بتایا کہ زرہیں تنگ اور چھوٹی نہ بنائیں، ورنہ پہننے والے کی تکلیف کا باعث بھی ہوں گی اور اس کی پُوری حفاظت بھی نہ ہو سکے گی۔ نیز فرمایا کہ جب انکے حلقوں کو پروئے لگو تو قدر اور اندازے کا پُورا پُورا خیال رہے۔ جو حلقہ چھوٹا یا بڑا، موٹا یا پتلا جیسے مناسب ہو بڑے سلیقہ اور مہارت سے اُسے وہاں جوڑ دو۔ ایسا نہ ہو کہ جوڑنے میں غلطی ہوجائے اور معمولی سی بے پرواہی کی وجہ سے زرہ ناکارہ ہوجائے۔ ان آیات میں ہمارے لیے بھی دو سبق ہیں۔ (۱)۔ دستکاری میں قطعاً کوئی عیب نہیں۔ اپنے ہاتھ سے محنت کرکے روزی کمانا پیغمبروں کا شیوہ ہے۔ (۲)۔ جو کام کرو بڑے سلیقہ اور ہنر مندی سے کرو، جو چیز بناؤ اس میں پختگی اور نفاست دونوں کا پُورا پُورا خیال رکھو۔ بے دلی اور بے احتیاطی سے کوئی کام کرنا مُسلمان کو زیبا نہیں۔ کاش ہم قرآن کریم کی بتائی ہوئی ہدایات پر چلیں، ہماری صنعت وحرفت کو چار چاند لگ جائیں۔ ہر منڈی میں ہماری مصنوعات کی مانگ بڑھ جائے۔ ہماری ہُنر مندی اور فنی مہارت کی دھاک بیٹھ جائے اور ساتھ ہی ساتھ ہماری معاشی حالت بھی قابلِ رشک ہوجائے۔ آج ہم میں سے کتنے ہیں جنہوں نے ان ہدایات پر عمل کرنے کی کبھی کوشش کی ہو۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

(سورۃ الحدید ۵۷) ---۲۵۔ ''یقیناً ہم نے اپنے پیغمبروں کو کھلی دلیلیں دے کر بھیجا اور انکے ساتھ کتاب اور میزان (ترازو) نازل فرمایا تا کہ لوگ عدل پر قائم رہیں، اور ہم نے لوہے کو اتارا جس میں سخت ہیبت وقوت ہے اور لوگوں کیلئے اور بھی (بہت سے) فائدے ہیں اور اس لیئے بھی کہ اللہ تعالیٰ جان لے کہ اسکی اور اسکے رسولوں کی مدد بے دیکھے کون کرتا ہے، بیشک اللہ تعالیٰ قوت والا اور زبردست ہے۔'' O (تفسیر کیلئے باب ھذا، مضمون: ٹیکنالوجی)]

لیلۃ القدر

(سورۃ الدُّخَان) ---۳۔ ''یقیناً ہم نے اسے بابرکت رات میں اتارا ہے بیشک ہم ڈرانے والے ہیں۔'' O [یعنی ہم نے ہی اسکو نازل کیا ہے اور بڑی خیر وبرکت والی رات میں اسکو نازل کیا ہے۔ وہ کون سی رات تھی، علماء کے اس میں دو قول ہیں۔ حضرات ابنِ عباسؓ، قتادہ اور اکثر مفسّرین کی رائے یہ ہے کہ وہ لیلۃ

Marfat.com

القدر تھی، کیونکہ سورہ قدر میں اسکی وضاحت کردی گئی ہے" ان انزلناہ فی لیلۃ القدر" اور عکرمہ اور ایک جماعت کا خیال ہے کہ یہ پندرہ شعبان کی رات تھی لیکن صحیح پہلا قول ہے۔ ویسے نصف شعبان کی رات بھی بڑی برکتوں والی رات ہے، اسکی فضیلت میں متعدد احادیث مروی ہیں۔ ان میں سے ایک حدیث سیدنا علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا: ☆رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب شعبان کی پندرھویں رات ہو تو رات کو جاگا کرو اور اسکے دن میں روزہ رکھو، جب سورج غروب ہوتا ہے اس وقت سے اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق آسمانِ دنیا پر نزول فرماتا ہے اور اعلان کرتا ہے کہ ہے کوئی مغفرت طلب کرنے والا تاکہ میں اسکو بخش دوں، ہے کوئی رزق طلب کرنے والا تاکہ میں اس کو رزق دوں، ہے کوئی مصیبت زدہ تاکہ میں اس کو اس سے نجات دوں۔ یہ اعلان طلوعِ فجر تک ہوتا رہتا ہے۔ دوسری حدیث اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے۔ فرماتی ہیں کہ ایک رات میں نے حضور ﷺ کو اپنے بستر پر نہ پایا تو میں حضور ﷺ کی تلاش میں نکلی۔ میں نے حضور ﷺ کو جنت البقیع میں پایا کہ آسمان کی طرف حضور ﷺ نے سر اُٹھایا ہوا تھا۔ مجھے دیکھ کر حضور ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی رات کو آسمانِ دنیا پر جلوہ گر ہوتا ہے اور قبیلہ کلب کی بکریوں کے جس قدر بال ہیں اتنے ہی لوگوں کو اللہ تعالیٰ بخش دیتا ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]؛ [بابرکت رات سے مراد شب قدر ہے۔ جیسا کہ دوسرے مقام پر صراحت ہے "رمضان کے مہینے میں قرآن نازل کیا گیا"۔ "ہم نے یہ قرآن شب قدر میں نازل فرمایا"۔ یہ شب قدر رمضان کے عشرۂ اخیر کی طاق راتوں میں سے کوئی ایک رات ہوتی ہے۔ یہاں قدر کی اس رات کو بابرکت رات قرار دیا گیا ہے۔ اسکے بابرکت ہونے میں کیا شبہ ہو سکتا ہے کہ ایک تو اس میں قرآن کا نزول ہوا۔ دوسرے اس میں فرشتوں اور روح الامین کا نزول ہوتا ہے۔ تیسرے اس میں سارے سال میں ہونے والے واقعات کا فیصلہ کیا جاتا ہے، (جیسا کہ آگے آرہا ہے) چوتھے، اس رات کی عبادت ہزار مہینے (یعنی ۸۳ سال ۴ ماہ) کی عبادت سے بہتر ہے شب قدر یا لیلۃ مبارکہ میں قرآن کے نزول کا مطلب یہ ہے کہ اسی رات سے نبی کریم ﷺ پر قرآن مجید کا نزول شروع ہوا۔ یعنی پہلے پہل اسی رات آپ پر قرآن نازل ہوا۔ یا یہ مطلب ہے کہ لوح محفوظ سے اسی رات قرآن بیت العزت میں اتارا گیا جو آسمان دنیا پر ہے۔ پھر وہاں سے حسب ضرورت و مصلحت ۲۳ سالوں تک مختلف اوقات میں نبی کریم ﷺ پر اترتا رہا۔ بعض لوگوں نے لیلۃ مبارکہ سے شعبان کی پندرھویں رات مراد لی ہے۔ لیکن یہ صحیح نہیں ہے، جب قرآن کی نص صریح سے قرآن کا نزول شب قدر میں ثابت ہے تو اس سے شب برأت مراد لینا کسی طرح بھی صحیح نہیں۔ علاوہ ازیں شب برأت (شعبان کی پندرھویں رات) کی بابت جتنی بھی روایات آتی ہیں، جن میں اسکی فضیلت کا بیان ہے یا ان میں اسے فیصلے کی رات کہا گیا ہے، تو یہ سب روایات سنداً ضعیف ہیں۔ یہ قرآن کی نص صریح کا مقابلہ کس طرح کر سکتی ہیں؟ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)] ---۴۔ "اسی رات میں ہر ایک مضبوط کام کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔" O ---۵۔ "ہمارے پاس سے حکم ہو کر، ہم ہی ہیں رسول بنا کر بھیجنے والے۔" O

(سورۃ القدر ۹۷) ---۱۔ "بیشک ہم نے اس (قرآن) کو اتارا ہے شب قدر میں۔" O [یہاں فرمایا گیا ہے کہ ہم نے قرآن کو شب قدر میں نازل کیا اور سورہ بقرۃ میں ارشاد ہوا ہے "رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا" (البقرۃ ۱۸۵) اس سے معلوم ہوا کہ وہ رات جس میں پہلی مرتبہ خدا کا فرشتہ غار حرا میں نبی کریم ﷺ کے پاس وحی لے کر آیا تھا وہ ماہ رمضان کی ایک رات تھی۔ اس رات کو یہاں شب قدر کہا گیا ہے اور سورۃ دخان میں اسی کو مبارک رات فرمایا گیا ہے: "ہم نے اسے ایک برکت والی رات میں نازل کیا ہے" (آیت ۳)۔ قرآن کے نزول کا سلسلہ اسی رات کو شروع ہوا اور یہی رات تھی جس میں سورۂ علق کی ابتدائی پانچ آیات نازل کی گئیں تاہم یہ بات اپنی جگہ ایک حقیقت ہے کہ قرآن کی آیات اور سورتیں اللہ تعالیٰ اسی وقت تصنیف نہیں فرماتا تھا جب رسول اللہ ﷺ اور آپکی دعوت اسلامی کو کسی واقعہ یا معاملہ میں ہدایت کی ضرورت پیش آتی تھی، بلکہ کائنات کی تخلیق سے بھی پہلے ازل میں اللہ تعالیٰ کے ہاں زمین پر نوع انسانی کی پیدائش، اس میں انبیاء کی بعثت، انبیاء پر نازل کی جانے والی کتابوں اور تمام انبیاء کے بعد آخر میں محمد ﷺ کو مبعوث فرمانے اور آپ پر قرآن نازل کرنے کا پورا منصوبہ موجود تھا شب قدر میں صرف یہ کام ہوا کہ اس منصوبے کے آخری حصے پر عملدرآمد شروع ہو گیا۔ اس وقت اگر پورا قرآن حاملین وحی کے حوالہ کر دیا گیا ہو تو کوئی قابل تعجب امر نہیں ہے۔ قدر کے معنی بعض مفسرین نے تقدیر کے لیے ہیں یعنی وہ رات ہے جس میں اللہ تعالیٰ تقدیر کے فیصلے نافذ کرنے کیلئے فرشتوں کے سپرد کر دیتا ہے اس کی تائید سورہ دخان کی آیت کرتی ہے "اس رات میں ہر معاملہ کا حکیمانہ فیصلہ صادر کر دیا جاتا ہے۔" (آیت ۵) بخلاف اسکے امام زہری کہتے ہیں کہ قدر کے معنی عظمت و شرف کے ہیں، یعنی وہ بڑی عظمت والی رات ہے، اس معنی کی تائید اسی سورۃ کے ان الفاظ سے ہوتی ہے کہ "شب قدر ہزار مہینوں سے زیادہ بہتر ہے"۔ اب رہا یہ سوال کہ یہ کونسی رات تھی، تو اس میں اتنا اختلاف ہوا ہے کہ قریب قریب ۴۰ مختلف اقوال اسکے بارے میں ملتے ہیں۔ لیکن علماء امت کی بڑی اکثریت یہ رائے رکھتی ہے کہ رمضان کی آخری دس تاریخوں میں سے کوئی ایک طاق رات شب قدر ہے اور ان میں بھی زیادہ تر لوگوں کی رائے یہ ہے کہ وہ ستائیسویں رات ہے۔ اس معاملہ میں جو معتبر احادیث منقول ہوئی ہیں انہیں ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔ ☆حضرت ابوہریرہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لیلۃ القدر کے بارے میں فرمایا وہ ستائیسویں یا انتیسویں رات ہے (ابوداؤد طیالسی) دوسری روایت ابوہریرہ سے یہ ہے کہ وہ رمضان کی آخری رات ہے (مسند احمد) حضرت ابی بن کعب سے زر بن حبیش نے شب قدر کے متعلق پوچھا تو انہوں نے حلفاً کہا اور استثناء نہ کیا کہ وہ ستائیسویں رات ہے (احمد، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن حبان)۔ حضرت ابوذر سے اسکے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ حضرت عمر، حضرت حذیفہ اور اصحاب رسول اللہ ﷺ میں سے بہت سے لوگوں کو اس میں کوئی شک نہ تھا

Marfat.com

کہ وہ رمضان کی ستائیسویں رات ہے (ابن ابی شیبہ)۔حضرت عبادہ بن صامت کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شب قدر رمضان کی آخری دس راتوں میں سے طاق رات ہے، اکیسویں یا تیئیسویں، یا پچیسویں یا ستائیسویں یا انتیسویں آخری (مسند احمد)۔حضرت عبداللہ بن عباس کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسے رمضان کی آخری دس راتوں میں تلاش کرو جب کہ مہینہ ختم ہونے میں 9 دن باقی ہوں یا سات دن باقی یا پانچ دن باقی (بخاری)☆ اکثر اہل علم نے اسکا مطلب یہ لیا ہے کہ حضور ﷺ کی مراد طاق راتوں سے تھی۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]---۲۔''اور آپ کچھ جانتے ہیں کہ شب قدر کیا ہے؟''O ---۳۔''شب قدر بہتر ہے ہزار مہینوں سے۔''O[مفسرین نے بالعموم اسکے معنی یہ بیان کیے ہیں کہ اس رات کا عمل خیر ہزار مہینوں کے عمل خیر سے افضل ہے، جس میں شب قدر شمار نہ ہو اس میں شک نہیں کہ یہ بات اپنی جگہ درست ہے اور رسول اللہ ﷺ نے اس رات کے عمل کی بڑی فضیلت بیان کی ہے چنانچہ بخاری و مسلم میں حضرت ابو ہریرہ کی روایت ہے کہ ☆حضور ﷺ نے فرمایا''جو شخص شب قدر میں ایمان کیساتھ اور اللہ کے اجر کی خاطر عبادت کیلئے کھڑا رہا اسکے تمام پچھلے گناہ معاف ہو گئے''۔ اور مسند احمد میں حضرت عبادہ بن صامت کی روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ شب قدر رمضان کی آخری دس راتوں میں ہے، جو شخص انکے اجر کی طلب میں عبادت کیلئے کھڑا رہا اللہ اسکے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دے گا''☆ لیکن آیت کے الفاظ یہ نہیں ہے کہ (شب قدر میں عمل کرنا ہزار مہینوں میں عمل کرنے سے بہتر ہے) بلکہ فرمایا یہ گیا ہے کہ''شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے''اور ہزار مہینوں سے مراد بھی گنے ہوئے ۸۳ سال چار مہینے نہیں ہیں بلکہ اہل عرب کا قاعدہ تھا کہ بڑی کثیر تعداد کا تصور دلانے کیلئے وہ ہزار کا لفظ بولتے تھے اس لئے آیت کا مطلب یہ ہے کہ اس ایک رات میں خیر اور بھلائی کا اتنا بڑا کام ہوا کہ کبھی انسانی تاریخ کے کسی طویل زمانے میں بھی ایسا کام نہ ہوا تھا۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]---۴۔''اُترتے ہیں فرشتے اور رُوح (القدس) اس میں اپنے رب کے حکم سے ہر امر (خیر) کیلئے۔''O

ماشاءاللہ

(**سورۃ الکہف ۱۸**)---۳۹۔''تو نے اپنے باغ میں جاتے وقت کیوں نہ کہا کہ اللہ کا چاہا ہونے والا ہے، کوئی طاقت نہیں مگر اللہ کی مدد سے، اگر تو مجھے مال و اولاد میں اپنے سے کم دیکھ رہا ہے۔''O[اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کا طریقہ بتلاتے ہوئے کہا کہ باغ میں داخل ہوتے وقت سرکشی اور غرور کا مظاہرہ کرنے کے بجائے یہ کہا ہوتا، ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یعنی جو کچھ ہوتا ہے اللہ کی مشیت سے ہوتا ہے، وہ چاہے تو اسے باقی رکھے اور چاہے تو فنا کر دے۔ ☆اسی لیے حدیث میں آتا ہے کہ جس کو کسی کا مال، اولاد یا حال اچھا لگے تو اسے ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ پڑھنا چاہیے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

مادہ پرستی

(**سورۃ آل عمران ۳**)---۱۴۔''خوش نما بنادی گئی ہے لوگوں کیلئے محبت ان رغبتوں کی جو انہیں ہے عورتوں سے اور اولاد سے، بڑے بڑے ڈھیروں سے سونے اور چاندی کے، منتخب گھوڑوں سے، مال مویشی سے اور کھیت کھلیان سے (لیکن) یہ سب ساز و سامان ہے دُنیاوی زندگی کا اور اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے بہترین ٹھکانہ۔''O

(**سورۃ النساء ۴**)---۲۷۔''اور اللہ تعالیٰ تو چاہتا ہے کہ توبہ قبول کرے تمہاری مگر چاہتے ہیں وہ لوگ جو پیروی کرتے ہیں خواہشات نفس کی کہ دور ہٹ جاؤ تم (راہ راست سے) بہت زیادہ دور۔''O

(**سورۃ الانعام ۶**)---۹۴۔''اور تم ہمارے پاس اکیلے آئے ہو، جیسے ہم نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا تھا اور جو کچھ ہم نے تمہاری ملک میں دیا تھا اپنے پیچھے چھوڑ آئے ہو اور ہم تمہارے ساتھ تمہارے وہ سفارشی نہیں دیکھتے جنکے متعلق تم دعویٰ کرتے تھے کہ وہ تمہارے معاملات میں (خدا کے) شریک ہیں۔ تمہارا باہمی تعلق ٹوٹ گیا ہے اور جو دعویٰ تم کرتے تھے تم سے کھو گیا ہے۔''O

(**سورۃ التوبہ ۹**)---۳۴۔''اے ایمان والو! بہت سے عالم اور گوشہ نشین ناجائز طور پر لوگوں کا مال کھا جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکتے ہیں مگر جو لوگ سونا اور چاندی خزانہ کر کے رکھتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری دے۔''O---۳۵۔''جس دن ان (چیزوں) کو دوزخ کی آگ میں تپایا جائے گا پھر ان سے انکی پیشانیوں، انکے پہلوؤں اور انکی پیٹھوں کو داغا جائے گا''یہ ہے وہ جو تم نے اپنے لیے خزانہ کیا تھا، اب اپنے خزانے کا مزا چکھو۔''O---۳۸۔''اے ایمان والو! تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ جب تمہیں کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلو تم زمین کی طرف گر جاتے ہو؟ کیا تم آخرت کے مقابلے میں دُنیا کی زندگی پر خوش ہو گئے ہو؟ مگر دُنیا کی زندگی کا سامان تو آخرت کے مقابلے میں بہت کم ہے۔''O

(**سورۃ الکہف ۱۸**)---۴۶۔''مال و اولاد تو دُنیا کی ہی زینت ہے اور (ہاں) البتہ باقی رہنے والی نیکیاں تیرے رب کے نزدیک از روئے ثواب اور (آئندہ کی) اچھی توقع کے بہت بہتر ہیں۔''O

Marfat.com

احادیث مبارکہ:

☆ حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم جاگیر نہ بناؤ دُنیا میں رغبت کرنے لگ جاؤ گے۔

☆ حضرت ابوہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا درہم و دینار کا بندہ لعنت کیا گیا ہے۔

☆ حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے بیشک رسول اللہ ایک بوریہ پر سوئے پھر اٹھے اور اسکے نشانات کا اثر آپ ﷺ کے جسم مبارک پر تھا۔ ابن مسعودؓ نے عرض کیا حضرت اگر آپ حکم کریں ہم آپ کیلئے ایک بستر بچھادیں آپ ﷺ نے فرمایا مجھ کو دُنیا سے کیا تعلق۔ میرا اور دُنیا کا حال ایسا ہے جس طرح ایک سوار ایک سایہ دار درخت کے نیچے سایہ میں بیٹھتا ہے، پھر چل کھڑا ہوتا ہے اور اس درخت کو چھوڑ دیتا ہے۔

☆ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بندہ کہتا ہے میرا مال میرا مال اسکے مال سے اس کیلئے تین چیزیں ہیں جو کھالیا پس ختم کر ڈالا، یا پہن لیا اور پرانا کر دیا یا اللہ تعالیٰ کے راستے میں دیا اسے جمع کر لیا۔ اسکے سوا جو کچھ ہے وہ ختم ہونے والا ہے اور اسکو لوگوں کیلئے چھوڑنے والا ہے۔

(احادیث از دستور القرآن صفحہ نمبر ۳۵۲، ۳۵۳ مؤلفہ محمد شریف چوہدری)

مادی اسباب کے ساتھ دُعا کی اہمیت

(سورۃ البقرۃ ۲) ---۲۴۹۔ ''پھر جب چلا طالوت لشکر لے کر تو اس نے کہا بیشک اللہ تعالیٰ آزمائش کرے گا تمہاری ایک دریا سے سو جو شخص پئے گا پانی اس میں سے تو وہ نہیں ہے میرا ساتھی اور جو نہ پئے گا اسے تو وہ بیشک میرا ساتھی ہے۔ ہاں اگر کوئی بھرے چلو بھر (پانی) اپنے ہاتھ سے (تو خیر) مگر پی لیا انہوں نے اس میں سے (سیر ہو کر) سوائے گروہ قلیل کے ان میں سے۔ پھر جب پار ہوا دریا سے وہ خود اور اہل ایمان جو اسکے ساتھ تھے تو کہنے لگے نہیں ہے مقابلے کی طاقت ہم میں آج جالوت اور اسکے لشکر سے۔ کہنے لگے وہ لوگ جو سمجھتے تھے کہ انہیں حاضر ہونا ہے اللہ تعالیٰ کے سامنے کہ بارہا ایک گروہ قلیل غالب آیا ہے بڑے گروہ پر اللہ کے حکم سے اور اللہ تعالیٰ ساتھ ہے صبر کرنے والوں کے۔'' O [انکے علما اور ان سے زیادہ پختہ یقین رکھنے والوں نے کہا کہ کامیابی تعداد کی کثرت اور اسلحہ کی فراوانی پر منحصر نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی مشیت اور اسکے اذن پر موقوف ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی تائید کیلئے دُعا اور صبر کا اہتمام ضروری ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)] ---۲۵۰۔ ''اور جب مقابل آئے وہ جالوت اور اسکے لشکر کے تو انہوں نے دُعا کی۔ اے ہمارے رب فیضان کر ہم پر صبر کا اور جمائے رکھ ہمارے قدم اور فتح عطا فرما ہمیں کافر لوگوں پر۔'' O [گویا مادی اسباب کے ساتھ ساتھ اہل ایمان کیلئے ضروری ہے کہ وہ نصرت الٰہی کیلئے ایسے موقعوں پر بطور خاص طلبگار رہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)] ---۲۵۱۔ ''پس شکست دے دی انہوں نے کافروں کو اللہ تعالیٰ کے اذن سے اور قتل کر دیا داؤد نے جالوت کو اور عطا کی اسکو اللہ نے سلطنت اور حکمت اور سکھایا اسکو اللہ تعالیٰ نے جو کچھ چاہا، اور اگر نہ ہٹاتا رہتا اللہ انسانوں کے ایک گروہ کو دوسرے گروہ کے ذریعہ سے تو نظام زمین کا بگڑ جاتا لیکن اللہ تعالیٰ بڑا مہربان ہے اہل عالم پر۔'' O

(سورۃ آل عمران ۳) ---۱۲۱۔ ''اور جب صبح سویرے نکلے تھے تم اپنے گھر سے مامور کرنے کیلئے مومنوں کو جنگی مورچوں پر۔ اور اللہ تعالیٰ سب کچھ سن رہا تھا۔ ہر بات سے باخبر تھا۔'' O ---۱۲۲۔ ''اور جب قصد کیا تھا دو گروہوں نے تم میں سے بزدلی دکھانے کا حالانکہ اللہ تعالیٰ انکا حامی و مددگار تھا۔ اور محض اللہ تعالیٰ ہی پر چاہیئے بھروسہ کریں مومن۔'' O ---۱۲۳۔ ''اور بلاشبہ مدد کر چکا تھا تمہاری اللہ تعالیٰ غزوۂ بدر میں حالانکہ تم (اس وقت) بہت کمزور تھے۔ سو ڈرو اللہ تعالیٰ سے تاکہ تم شکر ادا کر سکو۔ (اسکے اس احسان کا)۔'' O ---۱۲۴۔ ''جب کہہ رہے تھے تم مومنوں سے، کیا نہیں کافی تمہارے لیے یہ کہ مدد دے تم کو تمہارا رب تین ہزار فرشتوں سے جو اتارے جائیں (آسمان سے)۔'' O ---۱۲۵۔ ''ہاں کیوں نہیں اگر تم ثابت قدم رہو اور تقویٰ اختیار کرو، اور آپڑے تمہارا دشمن تم پر اچانک، تو مدد دے گا تم کو تمہارا رب پانچ ہزار فرشتوں سے جو خاص نشان لگائے ہوئے ہوں گے۔'' O

(سورۃ الانفال ۸) ---۹۔ ''جب تم اپنے رب سے مدد کیلئے فریاد کرتے تھے تو اس نے تمہاری دُعا قبول کر لی۔ کہ میں ایک ہزار لگاتار آنے والے فرشتوں سے تمہاری مدد کروں گا۔'' O ---۱۰۔ ''اور اس بات کو تو اللہ تعالیٰ نے صرف خوشخبری بنایا تھا اور تاکہ تمہارے دل اس سے تسلی پائیں ورنہ مدد تو صرف اللہ تعالیٰ کے ہاں سے آتی ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے۔'' O ---۱۱۔ ''جب وہ اپنی طرف سے تسکین دینے کیلئے تم پر غنودگی طاری کرتا تھا۔ اور تم پر آسمان سے پانی نازل کرتا تھا تاکہ اس سے تمہیں پاک کرے اور تم سے شیطانی وسوسے دور کرے اور تاکہ تمہارے دلوں کو مضبوط کرے اور اس سے تمہارے پاؤں جمائے رکھے۔'' O ---۱۲۔ ''جب تیرا رب فرشتوں کو وحی کرتا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ پس ایمان والوں کو ثابت قدم رکھو۔ میں کافروں کے دلوں میں رعب ڈال دوں گا سو انکی گردنیں مارو اور انکے ہر پور پر مارو۔'' O ---۴۵۔ ''اے ایمان والو! جب تمہارا کسی دستے سے ٹکراؤ ہو تو جمے رہو اور اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کرو تاکہ تم مراد پاؤ۔'' O ---۴۶۔ ''اور اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول ﷺ کا کہنا مانو اور آپس میں جھگڑا نہ کرو ورنہ تم حوصلہ ہار جاؤ گے۔ اور تمہاری ہوا اکھڑ

Marfat.com

جائے گی۔ اور صبر کرو کہ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کیساتھ ہے۔'' O ---۴۷۔'' اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو اپنے گھروں سے اتراتے ہوئے اور لوگوں کو دکھاوے کیلئے نکلے اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکتے تھے مگر اللہ تعالیٰ نے انکے عملوں کو گھیر رکھا تھا۔'' O

(**سورۃ التوبہ ۹**) ---۲۵۔'' اللہ تعالیٰ تمہیں بہت سے میدانوں میں مدد دے چکا ہے۔ اور حنین کے دن بھی جب تمہیں تمہاری کثرت اچھی لگتی تھی۔ مگر وہ تمہارے کچھ کام نہ آئی۔ اور زمین اسکے باوجود کہ وہ کھلی تھی تم پر تنگ ہوگئی اور پھر تم پیٹھ پھیر کر مڑ گئے۔'' O ---۲۶۔'' پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ اور مومنوں پر تسکین نازل فرمائی۔ اور وہ لشکر اتارے جو تم نے نہیں دیکھے۔ اور کافروں کو بڑا دکھ دیا کہ کافروں کا بدلہ یہی تھا۔'' O ---۲۷۔'' پھر اسکے بعد اللہ تعالیٰ جسکی چاہے گا توبہ قبول کرلے گا کہ اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔'' O [حنین مکہ معظمہ اور طائف کے درمیان ایک وادی ہے۔ یہاں قبائل ہوازن اور ثقیف رہتے تھے۔ یہ دونوں قبیلے تیر اندازی میں مشہور تھے۔ یہ مسلمانوں کے خلاف لڑنے کی تیاری کر رہے تھے جس کا علم رسول اللہ ﷺ کو ہوا۔ تو آپ ﷺ ۱۲ ہزار کا لشکر لیکر ان قبیلوں سے جنگ کیلئے حنین تشریف لے گئے۔ یہ فتح مکہ کے ۱۸، ۱۹ دن بعد شوال کا واقعہ ہے۔ مذکورہ قبیلوں نے بھرپور تیاری کر رکھی تھی اور مختلف کمین گاہوں میں تیر اندازوں کو مقرر کر دیا تھا۔ ادھر مسلمانوں میں یہ عجب پیدا ہو گیا کہ ہم قلت کی وجہ سے مغلوب نہیں ہوں گے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی مدد کے بجائے اپنی کثرت تعداد پر اعتماد زیادہ ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ کو یہ عجب اور یہ کلمہ پسند نہیں آیا۔ نتیجۃً جب ہوازن کے تیر اندازوں نے مختلف کمین گاہوں سے مسلمانوں کے لشکر پر یک بارگی تیر اندازی کی تو اس غیر متوقع اور اچانک تیروں کی بوچھاڑ سے مسلمانوں کے قدم اکھڑ گئے اور وہ بھاگ کھڑے ہوئے۔ میدان میں صرف رسول اللہ ﷺ اور سو کے قریب مسلمان رہ گئے۔ آپ ﷺ مسلمانوں کو پکار رہے تھے۔ حضرت عباسؓ کو جو نہایت بلند آواز تھے حکم دیا گیا کہ مسلمانوں کو پکاریں۔ چنانچہ انکی ندا سن کر مسلمان سخت پشیمان ہوئے اور دوبارہ میدان میں آ گئے۔ اور پھر اسطرح جم کر لڑے کہ اللہ تعالیٰ نے فتح عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ کی بھی مدد پھر اس طرح حاصل ہوئی کہ ان پر سکینت نازل فرمائی جس سے انکے دلوں سے دشمن کا خوف دور ہو گیا، دوسرے فرشتوں کا نزول ہوا اس جنگ میں مسلمانوں نے ہزاروں کافروں کو قیدی بنایا اور بہت سا مال غنیمت حاصل ہوا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(**سورۃ الھود ۱۱**) ---۸۰۔'' وہ (حضرت لوطؑ) کہنے لگے۔ کاش مجھ میں تمہارے مقابلے کی قوت ہوتی یا میں کسی مضبوط سہارے کے پاس جگہ پاتا۔'' O [قوت سے اپنے دست و بازو اور اپنے وسائل کی قوت یا اولاد کی قوت مراد ہے۔ اور مضبوط سہارے سے خاندان قبیلہ یا اسی قسم کا کوئی مضبوط سہارا مراد ہے۔ یعنی نہایت بے بسی کے عالم میں آرزو کر رہے ہیں کہ کاش! میرے اپنے پاس کوئی قوت ہوتی یا کسی خاندان اور قبیلے کی مجھے پناہ اور مدد حاصل ہوتی تو آج مجھے مہمانوں کی وجہ سے یہ ذلت و رسوائی نہ ہوتی۔ میں ان بدقماشوں سے نمٹ لیتا اور مہمانوں کی حفاظت کر لیتا۔ حضرت لوطؑ کی یہ آرزو اللہ تعالیٰ پر توکل کے منافی نہیں ہے۔ بلکہ ظاہری اسباب کے مطابق ہے اور توکل علی اللہ کا صحیح مفہوم و مطلب بھی یہی ہے کہ پہلے تمام ظاہری اسباب وسائل بروئے کار لائے جائیں اور پھر اللہ تعالیٰ پر توکل کیا جائے۔ یہ توکل کا نہایت غلط مفہوم ہے کہ ہاتھ پیر توڑ کر بیٹھ جاؤ اور کہو کہ ہمارا بھروسہ اللہ تعالیٰ پر ہے اسی لئے حضرت لوطؑ نے جو کچھ کہا ظاہری اسباب کے اعتبار سے بالکل بجا کہا۔ جس سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اللہ تعالیٰ کا پیغمبر جس طرح عالم الغیب نہیں ہوتا اسی طرح وہ مختار کل بھی نہیں ہوتا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

مال غنیمت

(**سورۃ النساء ۴**) ---۹۴۔'' اے ایمان والو! جب نکلو تم (جہاد کیلئے) اللہ تعالیٰ کی راہ میں تو خوب تحقیق کر لیا کرو اور نہ کہو اس شخص کو جو کرے تم کو سلام کہ نہیں ہے تو مومن (کیا) حاصل کرنا چاہتے ہو تم ساز و سامان دُنیاوی زندگی کا؟ تو اللہ تعالیٰ کے ہاں ہیں غنیمتیں بہت، ایسے تو تھے تم اسلام سے پہلے پھر احسان کیا اللہ نے تم پر (کہ تم مسلمان ہو گئے) لہٰذا خوب تحقیق کر لیا کرو، بیشک اللہ تعالیٰ ہے ہر اس بات سے جو تم کرتے ہو پوری طرح باخبر۔'' O

(**سورۃ الانفال ۸**) ---۱۔'' تجھ سے مال غنیمت کے متعلق پوچھتے ہیں، کہو مال غنیمت اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کا ہے۔ سو ڈرو اللہ تعالیٰ سے اور آپس میں صلح رکھو اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو اگر تم مومن ہو۔'' O ---۴۱۔'' اور جان لو کہ جو کچھ تم غنیمت میں لیتے ہو اسکا پانچواں حصہ اللہ تعالیٰ کا ہے اور رسول ﷺ کا ہے اور رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں اور مسافر کا ہے اگر تم اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو اور اس پر جو ہم نے فیصلے کے دن جس دن دو فوجیں ٹکرائی تھیں اپنے بندے کو عنایت کیا، اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔'' O ---۶۹۔'' اب جو غنیمت تم نے لے لی ہے اسے حلال اور پاکیزہ کو کھاؤ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ اللہ تعالیٰ بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔'' O

(**سورۃ الفتح ۴۸**) ---۱۵۔'' جب تم غنیمتیں لینے جانے لگو گے تو جھٹ سے یہ پیچھے چھوڑے ہوئے لوگ کہنے لگیں گے کہ ہمیں بھی اپنے ساتھ چلنے کی اجازت دیجئے، وہ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے کلام کو بدل دیں آپ فرما دیجئے! کہ اللہ تعالیٰ پہلے ہی فرما چکا ہے کہ تم ہرگز ہمارے ساتھ نہیں چلو گے، وہ اسکا جواب دیں گے (نہیں نہیں) بلکہ تم ہم سے حسد کرتے ہو، (اصل بات یہ ہے) کہ وہ لوگ بہت ہی کم سمجھتے ہیں۔'' O ---۱۶۔'' آپ پیچھے چھوڑے ہوئے بدویوں سے فرما

Marfat.com

دیجئے کہ عنقریب تم ایک سخت جنگجو قوم کی طرف بلائے جاؤ گے کہ تم ان سے لڑو گے یا وہ مسلمان ہو جائیں گے پس اگر تم اطاعت کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں بہت بہتر بدلہ دے گا اور اگر تم نے منہ پھیر لیا جیسا کہ اس سے پہلے تم منہ پھیر چکے ہو تو وہ تمہیں دردناک عذاب دے گا۔'' O ---۱۸۔ ''یقیناً اللہ تعالیٰ مومنوں سے خوش ہو گیا جبکہ وہ درخت تلے آپ سے بیعت کر رہے تھے، انکے دلوں میں جو تھا اسے اس نے معلوم کر لیا اور ان پر اطمینان نازل فرمایا اور انہیں قریب کی فتح عنایت فرمائی۔'' O ---۱۹۔ ''اور بہت سی غنیمتیں جنہیں وہ حاصل کریں گے اور اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے۔'' O [یہ وہ غنیمتیں ہیں جو خیبر سے حاصل ہوئیں۔ یہ نہایت زرخیز اور شاداب علاقہ تھا، اسی حساب سے یہاں سے مسلمانوں کو بہت بڑی تعداد میں غنیمت کا مال حاصل ہوا، جسے صرف اہل حدیبیہ میں تقسیم کیا گیا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)] ---۲۰۔ ''(اے غلامانِ مصطفیٰ) اللہ تعالیٰ نے تم سے بہت ساری غنیمتوں کا وعدہ کیا ہے جنہیں تم حاصل کرو گے پس یہ تو تمہیں جلدی ہی عطا فرما دی اور لوگوں کے ہاتھ تم سے روک دیئے، تاکہ مومنوں کیلئے یہ ایک نشانی ہو جائے اور (تاکہ) وہ تمہیں سیدھی راہ چلائے۔'' O ---۲۱۔ ''اور تمہیں اور (غنیمتیں) بھی دے جن پر اب تک تم نے قابو نہیں پایا، اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے قابو میں رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔'' O

متاع الغرور، دھوکے کا سامان

(سورۃ آل عمران ۳) ---۱۸۵۔ ''ہر جان کو چکھنا ہے مزا موت کا اور پس دیئے جائیں گے تم کو پورے اجر تمہارے (اعمال کے) روز قیامت، بس جو بچا لیا گیا آگ سے اور داخل کر دیا گیا جنت میں تو بیشک کامیاب ہو گیا وہ، اور نہیں ہے دُنیاوی زندگی مگر محض سامان دھوکے کا۔'' O [اس آیت میں ایک تو اس اٹل حقیقت کا بیان ہے کہ موت سے کسی کو مفر نہیں، دوسرا یہ کہ دُنیا میں جس نے اچھا یا برا کیا جو کچھ کیا ہوگا اسکو اسکا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔ تیسرا، کامیابی کا معیار بتلایا گیا ہے کہ کامیاب اصل میں وہ ہے جس نے دُنیا میں رہ کر اپنے رب کو راضی کر لیا جسکے نتیجے میں وہ جہنم سے دور اور جنت میں داخل کر دیا گیا۔ چوتھا یہ کہ دُنیا کی زندگی سامان فریب ہے، جو اس سے دامن بچا کر نکل گیا وہ خوش نصیب اور جو اسکے فریب میں پھنس گیا وہ ناکام و نامراد ہے۔ (تفسیر شاہ فہد قرآن)]

(سورۃ الاعراف ۷) ---۵۱۔ ''وہ جنہوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنا رکھا تھا اور جنہیں دُنیاوی زندگی نے دھوکے میں ڈال دیا تھا (اللہ تعالیٰ کہے گا) ہاں! آج ہم نے بھی انہیں بھلا دیا جیسے انہوں نے اپنے اس دن کی ملاقات کو بھلا رکھا تھا اور جیسے وہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے۔'' O

(سورۃ یونس ۱۰) ---۷۰۔ ''یہ ساز و سامان دُنیا ہی میں ہے۔ پھر ہماری طرف ہی انکی واپسی ہوگی۔ پھر ہم انکے کفر کے سبب انہیں سخت عذاب کا مزا چکھائیں گے۔'' O

(سورۃ الرعد ۱۳) ---۲۶۔ ''اللہ تعالیٰ جسکی روزی چاہتا ہے بڑھاتا ہے اور گھٹاتا ہے یہ تو دُنیا کی زندگی میں مست ہو گئے۔ حالانکہ دُنیا آخرت کے مقابلے میں (حقیر) پونجی ہے۔'' O [جب کافروں اور مشرکوں کیلئے یہ کہا کہ ان کیلئے برا گھر ہے تو ذہن میں یہ اشکال آ سکتا ہے کہ دُنیا میں تو انہیں ہر طرح کی آسائشیں اور سہولتیں مہیا ہیں۔ اس کیلئے ازالے کیلئے فرمایا کہ دنیوی اسباب اور رزق کی کمی بیشی یہ اللہ کے اختیار میں ہے وہ اپنی حکمت و مشیت جسکو صرف وہی جانتا ہے، کے مطابق کسی کو زیادہ دیتا ہے کسی کو کم۔ رزق کی فراوانی اس بات کی دلیل نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہے اور کمی کا مطلب یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہے۔ کسی کو اگر دُنیا کا مال زیادہ مل رہا ہے باوجودیکہ وہ اللہ کا نافرمان ہے تو یہ مقام فرحت و مسرت نہیں کیونکہ یہ استدراج ہے، مہلت ہے پتہ نہیں کب یہ مہلت ختم ہو جائے اور اللہ کی پکڑ کے شکنجے میں آ جائے۔ ☆ حدیث میں آتا ہے کہ ''دُنیا کی حیثیت آخرت کے مقابلے میں اس طرح ہے جیسے کوئی شخص اپنی انگلی سمندر میں ڈال کر نکالے تو دیکھے سمندر کے پانی کے مقابلے میں اس کی انگلی میں کتنا پانی آیا ہے؟'' ایک دوسری حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا گزر بکری کے ایک مردہ بچے کے پاس سے ہوا تو اسے دیکھ کر آپ نے فرمایا ''اللہ کی قسم دُنیا، اللہ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ حقیر ہے جتنا یہ مردہ اپنے مالکوں کے نزدیک اس وقت حقیر تھا جب انہوں نے اسے پھینکا۔'' (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الحدید ۵۷) ---۲۰۔ ''خوب جان رکھو کہ دنیا کی زندگی صرف کھیل تماشا زینت اور آپس میں فخر (و غرور) اور مال و اولاد میں ایک کا دوسرے سے اپنے آپ کو زیادہ بتلانا ہے، جیسے بارش اور اسکی پیداوار کسانوں کو اچھی معلوم ہوتی ہے پھر جب وہ خشک ہو جاتی ہے تو زرد رنگ میں اس کو تم دیکھتے ہو پھر وہ بالکل چورا چورا ہو جاتی ہے اور آخرت میں سخت عذاب اور اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رضامندی ہے اور دنیا کی زندگی بجز دھوکے کے سامان کے اور کچھ بھی تو نہیں۔'' O [لوگ دنیوی زندگی پر اس قدر فریفتہ ہیں کہ انہیں اپنی عاقبت سنوارنے کی فرصت ہی نہیں ملتی۔ وہ اس کیلئے بڑی سی بڑی تکلیف بخوشی برداشت کرتے ہیں۔ اس کیلئے قانون شکنی، ملت فروشی، وطن سے غداری کے ارتکاب سے باز نہیں آتے۔ اس آیت میں انکی اس کم ظرفی اور کم عقلی پر انہیں متنبہ فرمایا جا رہا ہے، دنیوی زندگی کے دامن میں جو رنگین کھلونے ہیں، ان میں سے ایک ایک کا ذکر کر دیا اور پھر انسان کو جھنجھوڑا اور اس سے دریافت کیا کہ ان کھلونوں میں سے کوئی کھلونا اتنا قیمتی ہے کہ اسے اسکی زندگی کا حاصل قرار دیا جا

Marfat.com

سکے۔ اگر نہیں، تو پھر قرینِ دانش مندی یہ ہے کہ وہ اپنے طرزِ عمل پر نظرِ ثانی کرے۔ فرمایا دنیوی زندگی عبارت ہے لہو ولعب سے جو بچوں کا کام ہے۔ زینت وآرائش سے جو عورتوں کا شیوہ ہے، تفاخر وتکاثر سے جس میں احمق اور نادان ہی اپنے آپ کو مشغول رکھ سکتا ہے۔ اے بندہ مومن تیری زندگی بڑی قیمتی ہے۔ اسے بچوں کی طرح لہو ولعب میں برباد مت کرو۔ تیری ذات خود بڑی ہی حسین وجمیل ہے۔ تجھے ان عارضی آرائشوں کی کیا ضرورت ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

متاع الحسن، سامان دُنیا

(سورۃ ھود ۱۱) ---۳۔ ''اور یہ کہ اپنے رب سے بخشش مانگو پھر اسکی طرف رجوع کرو، وہ تمہیں ایک مقررہ مدت تک عمدہ سازوسامان دے گا اور ہر زیادہ کرنے والے کو اپنی طرف سے زیادہ دے گا لیکن اگر تم نے منہ موڑ لیا تو میں تم پر ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔'' O [یہاں اس سامان دُنیا کو جسکو قرآن نے عام طور پر ''متاع غرور'' دھوکے کا سامان کہا ہے، یہاں اسے ''متاع حسن'' قرار دیا ہے۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ جو آخرت سے غافل ہو کر متاع دُنیا سے استفادہ کرے گا اس کیلئے یہ متاع غرور ہے، کیونکہ اسکے بعد اسے برے انجام سے دوچار ہونا ہے اور جو آخرت کی تیاری کے ساتھ ساتھ اس سے فائدہ اٹھائے گا اس کیلئے یہ چندروزہ سامان زندگی متاع حسن ہے کیونکہ اس نے اسے اللہ کے احکام کے مطابق برتا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

متبنیٰ

(سورۃ النساء ۴) ---۳۳۔ ''اور سب کیلئے مقرر کیے ہیں ہم نے وارث اس میں جو چھوڑیں والدین اور قریبی رشتہ دار۔ اور رہے وہ لوگ جن سے عہد وپیمان کر رکھا ہے تم نے سو دو انہیں بھی انکا حصہ، بیشک اللہ تعالیٰ ہے ہر چیز پر نگران۔'' O [یعنی مرد ہو یا عورت ہر ایک کیلئے تم میں سے اے مسلمانو! ہم نے وارث مقرر کر دیئے ہیں اس مال کے جس کو چھوڑ مریں والدین اور قرابت والے کسی کو اس سے محروم نہیں رکھا اور جن لوگوں سے تمہارا معاہدہ ہوا ہے انکو انکا حصہ ضرور پہنچا دو اللہ تعالیٰ کو تمام امور کا علم ہے کہ وارثوں کا کیا حصہ ہونا چاہیئے اور جن سے معاہدہ ہوا ہے انکو کیا ملنا چاہیئے اور ہمارے ان احکام کو کون بجالاتا ہے اور کون نافرمانی کرتا ہے۔ فائدہ: اکثر لوگ اکیلے اکیلے مسلمان ہو گئے تھے اور انکا سب کنبہ اور تمام اقربا کافر چلے آتے تھے تو اس وقت نبی کریم ﷺ نے دو دو مسلمانوں کو آپس میں بھائی بھائی کر دیا تھا وہی دونوں آپس میں ایک دوسرے کے وارث ہوتے جب انکے اقربا بھی مسلمان ہو گئے تب یہ آیت اتری کہ میراث تو اقربا اور رشتے داروں کا ہی حق ہے۔ اب رہ گئے وہ منہ بولے بھائی تو انکے لیے میراث نہیں ہاں زندگی میں انکے ساتھ سلوک ہے اور مرتے وقت کچھ وصیت کر دے تو مناسب ہے مگر میراث میں کوئی حصہ نہیں۔ (تفسیر از علامہ شبیر احمد عثمانیؒ)]

(سورۃ الاحزاب ۳۳) ---۴۔ ''کسی آدمی کے سینے میں اللہ تعالیٰ نے دو دل نہیں رکھے، اور اپنی جن بیویوں کو تم ماں کہہ بیٹھتے ہو انہیں اللہ تعالیٰ نے تمہاری (سچ مچ کی) مائیں نہیں بنایا، اور نہ تمہارے لے پالک لڑکوں کو (واقعی) تمہارے بیٹے بنایا ہے، یہ تو تمہارے اپنے منہ کی باتیں ہیں، اللہ تعالیٰ حق بات فرماتا ہے اور وہ (سیدھی) راہ سجھاتا ہے۔'' O [اسی طرح انکے ہاں یہ رواج بھی تھا کہ اگر کوئی شخص کسی کو اپنا متبنیٰ بنالیتا تو اسے حقیقی بیٹے کی طرح اس متبنیٰ بنانے والے کی طرف منسوب بھی کیا جاتا اور اس متبنیٰ کو وہ تمام حقوق حاصل ہو جاتے جو حقیقی بیٹے کے ہوتے ہیں۔ ایک تو یہ بات حقیقت کے سراسر خلاف تھی، دوسرا اس سے طرح طرح کی پیچیدگیاں اور الجھنیں پیدا ہو جاتیں۔ کئی مستحق لوگوں کی حق تلفی ہوتی اور خاندان کے افراد میں تلخیاں پیدا ہو جاتیں، اس لیے اسلام نے اس رواج کو بھی منسوخ کر دیا اور بتا دیا کہ کسی کے بیٹے کو اپنا بیٹا کہہ دینے سے وہ حقیقت میں تمہارا بیٹا نہیں بن جاتا۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)] ---۵۔ ''لے پالکوں کو انکے (حقیقی) باپوں کی طرف نسبت کر کے بلاؤ اللہ تعالیٰ کے نزدیک پورا انصاف یہی ہے۔ پھر اگر تمہیں انکے (حقیقی) باپوں کا علم ہی نہ ہو تو وہ تمہارے دینی بھائی اور دوست ہیں، تم سے بھول چوک میں جو کچھ ہو جائے اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں، البتہ گناہ وہ ہے جس کا تم ارادہ دل سے کرو۔ اللہ تعالیٰ بڑا ہی بخشنے والا مہربان ہے۔'' O [یعنی جنکے حقیقی باپوں کا علم ہے، اب دوسری نسبتیں ختم کر کے انہیں کی طرف انہیں منسوب کرو۔ البتہ جنکے باپوں کا علم نہ ہو سکے تو تم انہیں اپنا بھائی اور دوست سمجھو، بیٹا مت سمجھو۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

---۳۷۔ ''(یاد کرو) جبکہ تو اس شخص سے کہہ رہا تھا جس پر اللہ تعالیٰ نے بھی انعام کیا اور تو نے بھی کہ تو اپنی بیوی کو اپنے پاس رکھ اور اللہ تعالیٰ سے ڈر اور تو اپنے دل میں وہ بات چھپائے ہوئے تھا جسے اللہ تعالیٰ ظاہر کرنے والا تھا اور تو لوگوں سے خوف کھاتا تھا، حالانکہ اللہ تعالیٰ اسکا زیادہ حق دار تھا کہ تو اس سے ڈرے، پس جبکہ زید نے اس عورت سے اپنی غرض پوری کر لی ہم نے اسے تیرے نکاح میں دے دیا تاکہ مسلمانوں پر اپنے لے پالکوں کی بیویوں کے بارے میں کسی طرح کی تنگی نہ رہے جبکہ وہ اپنی غرض ان سے پوری کر لیں، اللہ تعالیٰ کا (یہ) حکم تو ہو کر ہی رہنے والا تھا۔'' O [جو رسمیں کسی معاشرہ میں جڑ پکڑ جاتی ہیں لوگ انکے اتنے گرویدہ ہو جاتے ہیں کہ ان سے دست کش ہونا پسند نہیں کرتے، خواہ وہ رسمیں لغو اور بیہودہ کیوں نہ ہوں۔ عوام الناس تو محض قدامت پسندی اور کورانہ تقلید کے باعث ان رسوم کو ترک کرنے پر آمادہ نہیں

Marfat.com

ہوتے اور اہلِ دانش وفہم اس خوف سے ایسا کرنے کی جرأت نہیں کرتے کہ اس طرح انکا معاشرتی نظام درہم برہم ہوجائے گا۔قوم ذہنی انتشار میں مبتلا ہوجائے گی اور لاقانونیت پھیل جائے گی۔ اس لیے عوام اپنے نقطۂ نظر سے اور خواص، اپنے اندیشوں کے باعث مروّجہ رسوم کو نہیں چھیڑتے اور اگر کوئی شخص ان میں ردّوبدل اور اصلاح کی کوشش کرتا ہے، تو اسکے خلاف مخالفت کا طوفان اُٹھ کھڑا ہوتا ہے۔عرب میں دیگر لغو رسموں کے علاوہ یہ بیہودہ رسم بھی تھی کہ جب کوئی شخص کسی کو اپنا متبنّٰی بنالیتا تو اسے وہی حقوق حاصل ہوجاتے جو حقیقی فرزند کو حاصل ہوتے ہیں۔ وہ متبنّٰی بنانے والے کے مرنے کے بعد اسکا وارث ہوتا۔ اسکی زوجہ کی بھی وہی حیثیت ہوتی جو سگے بیٹے کی بیوی یعنی بہُو کی ہو، وہ اجنبی لڑکا اس قبیلہ کا فرد شمار ہونے لگتا، اس طرح اس رسم کے باعث طرح طرح کی خرابیاں مرتب ہورہی تھیں، نسب میں خلط ہورہا تھا، بیٹا وہ کسی کا ہوتا لیکن متبنّٰی بننے سے اپنے خاندان سے کٹ جاتا اور دوسرے خاندان کا فرد شمار ہوتا۔ اگر کسی کی حقیقی اولاد نہ ہوتو اسکے دُوسرے قریبی رشتہ دار اسکے مال متروکہ کے حقدار بنتے ہیں لیکن متبنّٰی ہونے کی صُورت میں یہ اجنبی بچہ انکے سارے حقوق کو غصب کرلیتا اور خُونی اور نسبی قرابت رکھنے والے قریبی رشتہ دار بھائی بھتیجے محروم کردیے جاتے جو صریح ظلم تھا، پھر ایسے متبنّٰی کی بیوی یعنی بہُو کے ساتھ اگر بعینہٖ وہی سلوک کیا جائے تو حُرمتِ مصاہرت کا دائرہ بہت وسیع ہوجاتا ہے۔ متبنّٰی بنانے والے پر اسکے متبنّٰی کی بیوی حرام، اسکی بیوی کی ماں حرام، اگر کوئی اسکی بیٹی ہوتو وہ حرام، یہ عورتیں جن سے نکاح حلال ہے ان سے اس رسم کے باعث نکاح حرام ہوجاتا تھا۔اس جاہلانہ رسم سے طرح طرح کی خرابیاں پیدا ہورہی تھیں اور معاشرہ گوناگوں مشکلات میں مبتلا تھا، لیکن سماج کے اس رواج کی اصلاح کرنے کی ہمت کسی میں نہ تھی، اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق پر رحم فرماتے ہوئے جب حضور اکرم ﷺ کو رحمت للعالمین بنا کر بھیجا تو حضور ﷺ نے ان تمام رسوم ورواج کو ختم کردیا۔ اگر حضور ﷺ سوسائٹی کے دباؤ کے پیشِ نظر اللہ تعالیٰ کے حکم سے ایسا جرأت مندانہ اقدام نہ فرماتے تو اور کون اصلاح کرتا۔ اگر یہ موقع بھی ہاتھ سے نکل جاتا تو قیامت تک ان محرومیوں کا سلسلہ جاری رہتا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم تھا۔ اس پر عمل ضروری تھا، چنانچہ اسکے رسول مقبول ﷺ نے اسکی تعمیل کرکے اس جاہلانہ رسم کو ہمیشہ کیلئے ختم کرکے رکھ دیا۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)

متعہ

(سورۃ المومنون ۲۳) ---۵۔ "جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔" O [اہل تشیع متعہ کو مُباح سمجھتے ہیں، نہ صرف مباح بلکہ اسکے فضائل بیان کرنے میں بڑی مبالغہ آرائی سے کام لیتے ہیں۔ اس آیت کی موجودگی میں مزید کسی بحث وتمحیص کی ضرورت نہیں۔ میں فقط ان صاحبان کی غیرت ایمانی، اور حمیت انسانی سے اتنا پوچھنے کی اجازت طلب کرتا ہوں کہ کیا وہ اپنی بچیوں، اپنی بہنوں کیلئے یہ امر پسند کرتے ہیں کہ انہیں کوئی متعہ کا پیغام دے یا وہ متعہ کرتی پھریں۔ اگر وہ اسکے تصور سے بھی لرز جاتے ہیں تو پھر وہ اُمت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ کی بچیوں کیلئے یہ کیسے برداشت کرسکتے ہیں کہ انکے ساتھ ایسا معاملہ کیا جائے۔ کیا شریعت اسلامیہ میں امیر وغریب، شاہ وگدا کیلئے الگ الگ قوانین ہیں؟ کیا سوسائٹی کے مختلف طبقات کیلئے عزت وکرامت کے الگ الگ معیار مقرر ہیں؟ ایک فعل جو ایک خاندان کیلئے باعثِ ننگ وعار ہے کیا کسی دوسرے خاندان کیلئے باعثِ عزووقار ہوسکتا ہے؟ خدارا کچھ تو انصاف کرو۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]، [بعض مفسرین نے متعہ کی حرمت بھی اس آیت سے ثابت کی ہے، انکا استدلال یہ ہے کہ ممتوعہ عورت نہ تو بیوی کے حکم میں داخل ہے اور نہ لونڈی کے حکم میں۔ لونڈی تو وہ ظاہر ہے کہ نہیں ہے اور بیوی اس لیے نہیں ہے کہ زوجیت کیلئے جتنے قانونی احکام ہیں ان میں سے کسی کا بھی اس پر اطلاق نہیں ہوتا۔ نہ وہ مرد کی وارث ہوتی ہے نہ مرد اسکا وارث ہوتا ہے۔ نہ اس کیلئے عدت ہے نہ طلاق۔ نہ نفقہ۔ نہ ایلاء اور ظہار اور لعان وغیرہ۔ بلکہ چار بیویوں کی مقررہ حد سے بھی وہ مستثنٰی ہے۔ پس جب وہ "بیوی" اور "لونڈی"، دونوں کی تعریف میں نہیں آتی تو لامحالہ وہ "ان کے علاوہ کچھ اور" میں شمار ہوگی جسکے طالب کو قرآن "حد سے گزرنے والا" قرار دیتا ہے۔ یہ استدلال بہت قوی ہے، مگر اس میں کمزوری کا ایک پہلو ایسا ہے جسکی بنا پر یہ کہنا مشکل ہے کہ متعہ کی حرمت کے بارے میں یہ آیت ناطق ہے۔ وہ پہلو یہ ہے کہ نبی ﷺ نے متعہ کی حرمت کا آخری اور قطعی حکم فتح مکہ کے سال دیا ہے۔ شیعہ حضرات نے متعہ کو مطلقاً مباح ٹھیرانے کا جو مسلک اختیار کیا ہے اس کیلئے تو بہرحال نصوص کتاب وسنت میں سرے سے کوئی گنجائش ہی نہیں ہے۔ صدر اول میں صحابہ اور تابعین اور فقہاء میں سے چند بزرگ جو اسکے جواز کے قائل تھے وہ اسے صرف اضطرار اور شدید ضرورت کی حالت میں جائز رکھتے تھے۔ ان میں سے کوئی بھی اسے نکاح کی طرح مباحِ مطلق اور عام حالات میں معمول بنالینے کا قائل نہ تھا۔ ابن عباس، جن کا نام قائلینِ جواز میں سب سے زیادہ نمایاں کرکے پیش کیا جاتا ہے، اپنے مسلک کی توضیح خود ان الفاظ میں کرتے ہیں کہ (یہ تو مردار کی طرح ہے کہ مضطر کے سوا کسی کے لیے حلال نہیں) اور اس فتوے سے بھی وہ اُس وقت باز آگئے تھے جب انہوں نے دیکھا کہ لوگ اباحت کی گنجائش سے ناجائز فائدہ اٹھا کر آزادانہ متعہ کرنے لگے ہیں اور ضرورت تک اسے موقوف نہیں رکھتے۔ اس سوال کو اگر نظر انداز بھی کردیا جائے کہ ابن عباس اور انکے ہم خیال چند گنے چنے اصحاب نے اس مسلک سے رجوع کرلیا تھا یا نہیں، تو انکے مسلک کو اختیار کرنے والا زیادہ سے زیادہ جواز بحالت اضطرار کی حد تک جاسکتا ہے۔ مطلق اباحت اور بلا ضرورت تمتع حتیٰ کہ منکوحہ بیویوں تک کی موجودگی میں بھی ممتوعات سے استفادہ کرنا تو ایک ایسی آزادی ہے جسے ذوقِ سلیم بھی گوارہ نہیں کرتا کجا کہ اسے شریعت محمدیہ کی طرف منسوب کیا جائے اور ائمہ اہل بیت کو اس سے متہم کیا جائے۔ میرا خیال کہ خود شیعہ حضرات میں

Marfat.com

سے بھی کوئی شریف آدمی یہ گوارہ نہیں کرسکتا کہ کوئی شخص اسکی بیٹی یا بہن کیلئے نکاح کے بجائے متعہ کا پیغام دے۔ اسکے معنی یہ ہوئے کہ جواز متعہ کیلئے معاشرے میں زنانِ بازاری کی طرح عورتوں کا ایک ایسا ادنیٰ طبقہ موجود رہنا چاہیے جس سے تمتع کرنے کا دروازہ کھلا رہے۔ یا پھر یہ کہ متعہ صرف غریب لوگوں کی بیٹیوں اور بہنوں کیلئے ہو اور اس سے فائدہ اُٹھانا خوشحال طبقے کے مردوں کا حق ہو۔ کیا خدا اور رسول کی شریعت سے اس طرح کے غیر منصفانہ قوانین کی توقع کی جاسکتی ہے؟ اور کیا خدا اور اسکے رسول سے یہ امید کی جاسکتی ہے کہ وہ کسی ایسے فعل کو مباح کردیں گے جسے ہر شریف عورت اپنے لیے بے عزتی بھی سمجھے اور بے حیائی بھی؟ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

مٹی

(سورۃ آل عمران ۳)---۵۹۔ ''بیشک عیسیٰ کی مثال اللہ تعالیٰ کے ہاں مانند ہے آدمؑ کی مثال کے پیدا کیا اسے اللہ تعالیٰ نے مٹی سے پھر حکم دیا اسے کہ ہو جا، سو وہ ہو گیا۔''O

(سورۃ الرعد ۱۳)---۵۔ ''اگر تجھے تعجب ہو تو واقعی انکا یہ کہنا عجیب ہے کہ کیا جب ہم مٹی ہو جائیں گے تو کیا ہم نئی پیدائش میں ہوں گے؟ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار سے کفر کیا، یہی ہیں جنکی گردنوں میں طوق ہوں گے، اور یہی ہیں جو جہنم کے رہنے والے ہیں۔ جو اس میں ہمیشہ رہیں گے۔''O

(سورۃ الحجر ۱۵)---۲۶۔ ''یقیناً ہم نے انسان کو کالی اور سڑی ہوئی کھنکھناتی مٹی سے پیدا فرمایا ہے۔''O [مٹی کی مختلف حالتوں کے اعتبار سے اسکے مختلف نام ہیں۔ خشک مٹی، تراب۔ بھیگی ہوئی، طین۔ گوندھی ہوئی بدبودار، حما مسنون۔ یہ حما مسنون خشک ہو کر کھن کھن بولنے لگے تو صلصال اور جب اسے آگ میں پکا لیا جائے تو فخار (ٹھیکری) کہلاتی ہے۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے انسان کی تخلیق کا جس طرح تذکرہ فرمایا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آدم خاکی کا پتلا حما مسنون (گوندھی ہوئی سڑی ہوئی بدبودار مٹی) سے بنایا گیا۔ جب وہ سوکھ کر کھن کھن کرنے لگا (یعنی صلصال) ہو گیا تو اس میں روح پھونکی گئی۔ اسی صلصال کو قرآن میں دوسری جگہ کالفخار (فخار کی مانند کہا گیا ہے، سورۂ رحمٰن) (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]---۲۸۔ ''اور جب تیرے پروردگار نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں ایک انسان کو کالی اور سڑی ہوئی کھنکھناتی مٹی سے پیدا کرنے والا ہوں۔''O---۳۳۔ ''وہ (شیطان) بولا کہ میں ایسا نہیں کہ اس انسان کو سجدہ کروں جسے تو نے کالی اور سڑی ہوئی کھنکھناتی مٹی سے پیدا کیا ہے۔''O (تفصیل کیلئے باب ۳، مضمون: انسانی پیدائش وحقیقت انسانی]

(سورۃ الرحمٰن ۵۵)---۱۴۔ ''اس نے انسان کو بجنے والی مٹی سے پیدا کیا جو ٹھیکری کی طرح تھی۔''O [صلصال۔ خشک مٹی، جس میں آواز ہو۔ فخار۔ آگ میں پکی ہوئی مٹی، جسے ٹھیکری کہتے ہیں۔ اس انسان سے مراد حضرت آدمؑ ہیں، جن کا پہلے مٹی سے پتلا بنایا گیا اور پھر اس میں اللہ نے روح پھونک دی، پھر حضرت آدمؑ کی بائیں پسلی سے حوا کو پیدا کیا، اور پھر ان دونوں سے نسل انسانی چلی۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

مجاہدہ، کوشش

(سورۃ العنکبوت ۲۹)---۶۔ ''اور ہر ایک کوشش کرنے والا اپنے ہی بھلے کی کوشش کرتا ہے۔ ویسے تو اللہ تعالیٰ تمام جہان والوں سے بے نیاز ہے۔''O

(سورۃ النجم ۵۳)---۳۹۔ ''اور یہ کہ ہر انسان کیلئے صرف وہی ہے جسکی کوشش خود اس نے کی۔''O---۴۰۔ ''اور یہ کہ بیشک اسکی کوشش عنقریب دیکھی جائے گی۔''O [ہر انسان اپنی زندگی کے لمحات کو جن مقاصد کیلئے صرف کر رہا ہے اور اپنی ساری قوتیں اور توانائیاں انکے حصول کیلئے وقف کیے ہوئے ہے، قیامت کے روز انکی پوری طرح جانچ پڑتال کیجائے گی اور اسکے مقاصد اور اسکی نیت کے مطابق اسکی جدوجہد کے نتائج برآمد ہوں گے، اس لیے آج اپنے اعمال کا خود احتساب کیا کرو تاکہ قیامت کے روز تمہیں نادم اور شرمسار نہ ہونا پڑے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]---۴۱۔ ''پھر اسے پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔''O [ہر شخص کو اسکے اعمال اور اسکی مساعی کی پوری پوری جزا دی جائے گی۔ اگر وہ زندگی بھر نفس کی خواہشات کی تکمیل میں لگا رہا، کبھی اپنے رب کی یاد اور عبادت کا اسے خیال نہ آیا تو اسکا بدلہ ملے گا اور جو شخص اپنے کریم پروردگار کی رضا حاصل کرنے کیلئے مصروف رہا، مصائب وآلام کی پروا کیے بغیر تسلیم ورضا کی راہ پر قدم بڑھاتا رہا تو اسکی جو پذیرائی ہوگی اس کا اندازہ نہیں کیا جاسکتا۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

(سورۃ الیل ۹۲)---۱۔ ''قسم ہے رات کی جب چھا جائے۔''O---۲۔ ''اور قسم ہے دن کی جب روشن ہو۔''O---۳۔ ''اور قسم ہے اس ذات کی جس نے نر و مادہ کو پیدا کیا۔''O---۴۔ ''یقیناً تمہاری کوشش مختلف قسم کی ہے۔''O [یہ وہ بات ہے جس پر رات اور دن اور نر و مادہ کی پیدائش کی قسم کھائی گئی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جس طرح رات اور دن اور نر اور مادہ ایک دوسرے سے مختلف ہیں اور ان میں سے ہر دو کے آثار ونتائج باہم متضاد ہیں، اسی طرح تم لوگ جن راہوں اور مقاصد میں اپنی کوششیں صرف کر رہے ہو وہ بھی اپنی نوعیت کے لحاظ سے مختلف اور اپنے نتائج کے اعتبار سے متضاد ہیں۔ اسکے بعد کی آیات میں بتایا

Marfat.com

گیا ہے کہ یہ تمام مختلف کوششیں دو بڑی اقسام میں تقسیم ہوتی ہیں۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)] ---۵۔ ''جس نے دیا (اللہ کی راہ میں) اور ڈرا (اپنے رب سے)۔'' O ---۶۔ ''اور نیک بات کی تصدیق کرتا رہے گا۔'' O ---۷۔ ''تو ہم بھی اسکو آسان راستے کی سہولت دیں گے۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: شریعت] ---۸۔ ''لیکن جس نے بخیلی کی اور بے پرواہی برتی۔'' O ---۹۔ ''اور نیک بات کی تکذیب کی۔'' O ---۱۰۔ ''تو ہم بھی اسکی تنگی و مشکل کے سامان میسر کردیں گے۔'' O ---۱۱۔ ''اسکا مال اسے (اوندھا) گرنے کے وقت کچھ کام نہ آئے گا۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: خیانت] ---۱۲۔ ''بیشک راہ دکھادینا ہمارے ذمہ ہے۔'' O [یعنی حلال اور حرام، خیر اور شر، ہدایت اور ضلالت کو واضح اور بیان کرنا ہمارے ذمے ہے۔ (جو کہ ہم نے کردیا ہے) (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

مجرم

(سورۃ سبا ۳۴) ---۳۲۔ ''یہ بڑے لوگ ان کمزوروں کو جواب دیں گے کہ کیا تمہارے پاس ہدایت آچکنے کے بعد ہم نے تمہیں اس سے روکا تھا؟ (نہیں) بلکہ تم (خود) ہی مجرم تھے۔'' O

(سورۃ الزخرف ۴۳) ---۷۴۔ ''بیشک گنہگار لوگ عذاب دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے۔'' O ---۷۵۔ ''یہ عذاب کبھی بھی ان سے ہلکا نہ کیا جائے گا اور وہ اسی میں مایوس پڑے رہیں گے۔'' O ---۷۶۔ ''اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ یہ خود ہی ظالم تھے۔'' O ---۷۷۔ ''اور پکار پکار کر کہیں گے کہ اے مالک! تیرا رب ہمارا کام ہی تمام کردے، وہ کہے گا کہ تمہیں تو (ہمیشہ) رہنا ہے۔'' O ---۷۸۔ ''ہم تو تمہارے پاس حق لے آئے لیکن تم میں سے اکثر لوگ حق سے نفرت رکھنے والے تھے؟'' O [یہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے یا فرشتوں کا ہی قول بطور نیابت الٰہی ہے، جیسے کوئی افسر مجاز ''ہم'' کا استعمال حکومت کے مفہوم میں کرتا ہے۔ اکثر سے مراد کُل ہے یعنی سارے ہی جہنمی، یا پھر اکثر سے مراد رؤسا اور لیڈر ہیں، باقی جہنمی انکے پیروکار ہونے کی حیثیت سے اس میں شامل ہوں گے۔ حق سے مراد، اللہ کا وہ دین اور پیغام ہے جو وہ پیغمبروں کے ذریعے سے ارسال کرتا رہا۔ آخری حق قرآن اور دین اسلام ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)] ---۷۹۔ ''کیا انہوں نے کسی کام کا پختہ ارادہ کرلیا ہے تو یقین مانو کہ ہم بھی پختہ کام کرنے والے ہیں۔'' O [اشارہ ہے اُن باتوں کی طرف جو سرداران قریش اپنی خفیہ مجلسوں میں رسول اللہ ﷺ کے خلاف کوئی فیصلہ کُن قدم اُٹھانے کیلئے کر رہے تھے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)] ---۸۰۔ ''کیا انکا یہ خیال ہے کہ ہم انکی پوشیدہ باتوں کو اور انکی سرگوشیوں کو نہیں سنتے، (یقیناً ہم برابر سن رہے ہیں) بلکہ ہمارے بھیجے ہوئے انکے پاس ہی لکھ رہے ہیں۔'' O ---۸۱۔ ''آپ فرما دیجئے! کہ اگر بالفرض رحمٰن کی اولاد ہو تو میں سب سے پہلے عبادت کرنے والا ہوتا۔'' O [تفسیر کیلئے ملاحظہ فرمائیں باب ۴، مضمون: حضور ﷺ] ---۸۲۔ ''آسمانوں اور زمین اور عرش کا رب جو کچھ یہ بیان کرتے ہیں اس سے (بہت) پاک ہے۔'' O ---۸۳۔ ''اب آپ انہیں اسی بحث مباحثہ اور کھیل کود میں چھوڑ دیجئے، یہاں تک کہ انہیں اس دن سے سابقہ پڑ جائے جنکا یہ وعدہ دیے جاتے ہیں۔'' O ---۸۶۔ ''جنہیں یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہیں وہ شفاعت کرنے کا اختیار نہیں رکھتے، ہاں (مستحق شفاعت وہ ہیں) جو حق بات کا اقرار کریں اور انہیں علم بھی ہو۔'' O ---۸۷۔ ''اگر آپ ان سے دریافت کریں کہ انہیں کس نے پیدا کیا ہے؟ تو یقیناً یہ جواب دیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے، پھر یہ کہاں الٹے جاتے ہیں؟'' O

(سورۃ القمر ۵۴) ---۴۷۔ ''بیشک گناہ گار گمراہی میں اور عذاب میں ہیں۔'' O ---۴۸۔ ''جس دن وہ اپنے منہ کے بل آگ میں گھسیٹے جائیں گے (اور ان سے کہا جائے گا) دوزخ کی آگ لگنے کے مزے چکھو۔'' O ---۵۱۔ ''اور ہم نے تم جیسے بہتیروں کو ہلاک کردیا ہے، پس کوئی ہے نصیحت لینے والا۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۱۰، مضمون: کافر]

(سورۃ الرحمٰن ۵۵) ---۴۳۔ ''یہ ہے وہ جہنم جسے مجرم جھوٹا جانتے تھے۔'' O ---۴۴۔ ''اسکے اور کھولتے ہوئے گرم پانی کے درمیان چکر کھائیں گے۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۱۱، مضمون: جہنم) ---۴۵۔ ''پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟'' O (تفسیر کیلئے باب ۱۱، مضمون: جہنم)

(سورۃ المعارج ۷۰) ---۶۔ ''بیشک یہ اس (عذاب) کو دور سمجھ رہے ہیں۔'' O ---۷۔ ''اور ہم اسے قریب ہی دیکھتے ہیں۔'' O ---۸۔ ''جس دن آسمان مثل تیل کی تلچھٹ کے ہوجائے گا۔'' O ---۹۔ ''اور پہاڑ مثل رنگین اون کے ہوجائیں گے۔'' O ---۱۰۔ ''اور کوئی دوست کسی دوست کو نہ پوچھے گا۔'' O ---۱۱۔ ''(حالانکہ) ایک دوسرے کو دکھا دیئے جائیں گے، گناہگار اس دن کے عذاب کے بدلے فدیئے میں اپنے بیٹوں کو۔'' O ---۱۲۔ ''اپنی بیوی کو اور اپنے بھائی کو۔'' O ---۱۳۔ ''اور اپنے کنبے کو جو اسے پناہ دیتا تھا۔'' O ---۱۴۔ ''اور روئے زمین کے سب لوگوں کو دینا چاہے گا تا کہ یہ اسے نجات دلا دے۔'' O [یعنی اولاد، بیوی، بھائی اور خاندان یہ ساری چیزیں انسان کو نہایت عزیز ہوتی ہیں، لیکن قیامت والے دن مجرم چاہے گا کہ اس سے فدیے میں یہ عزیز چیزیں قبول کرلی جائیں اور اسے چھوڑ دیا جائے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

Marfat.com

محارم، جن سے پردہ نہیں

(سورۃ النور ۲۴)---۳۱۔ ''مسلمان عورتوں سے کہو کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی عصمت میں فرق نہ آنے دیں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں، سوائے اسکے جو ظاہر ہے اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈالے رہیں، اور اپنی آرائش کو کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں، سوائے اپنے خاوندوں کے (۱) یا اپنے والد کے یا اپنے خسر کے یا اپنے لڑکوں کے یا اپنے خاوند کے لڑکوں کے یا اپنے بھائیوں کے یا اپنے بھتیجوں کے یا اپنے بھانجوں کے (۲) یا اپنے میل جول کی عورتوں کے (۳) یا غلاموں کے (۴) یا ایسے نوکر چاکر مردوں کے جو شہوت والے نہ ہوں (۵) یا ایسے بچوں کے جو عورتوں کے پردے کی باتوں سے مطلع نہیں (۶) اور اس طرح زور زور سے پاؤں مار کر نہ چلیں کہ ان کی پوشیدہ زینت معلوم ہو جائے، اے مسلمانو! تم سب کے سب اللہ کی جناب میں توبہ کرو تاکہ تم نجات پاؤ۔''O

(۱) ان میں سرفہرست خاوند ہے، اسی لیے خاوند کو سب پر مقدم بھی کیا گیا ہے کیوں کہ عورت کی ساری زینت خاوند ہی کیلئے ہوتی ہے اور خاوند کیلئے تو عورت کا سارا بدن ہی حلال ہے۔ اسکے علاوہ جن محارم اور دیگر بعض افراد کا ہر وقت گھر میں آنا جانا رہتا ہے اور قربت اور رشتہ داری کیوجہ سے یا دیگر وجوہ سے طبعی طور پر انکی طرف جنسی میلان بھی نہیں ہوتا، جس سے فتنے میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہو، تو شریعت نے ایسے لوگوں کے سامنے، جن سے کوئی خطرہ نہ ہو اور تمام محارم کے سامنے زینت ظاہر کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔ اس مقام پر ماموں اور چچا کا ذکر نہیں کیا گیا ہے، جمہور علماء کے نزدیک یہ بھی ان محارم میں سے ہیں جنکے سامنے اظہار زینت کی اجازت دی گئی ہے اور بعض کے نزدیک یہ محارم میں سے نہیں ہیں۔

(۲) باپ میں دادا، پردادا، نانا، پرنانا اور اس سے اوپر سب شامل ہیں۔ اسی طرح خسر میں خسر کا باپ، دادا، پردادا، اوپر تک۔ بیٹوں میں پوتا، پرپوتا، نواسہ، پرنواسہ نیچے تک۔ خاوندوں کے بیٹوں میں پوتے، پرپوتے، نیچے تک۔ بھائیوں میں تینوں قسم کے بھائی (عینی، اخیافی اور علاتی) اور ان کے بیٹے، پوتے، پرپوتے، نواسے، نیچے تک۔ بھتیجوں میں انکے بیٹے، نیچے تک اور بھانجوں میں تینوں قسم کی بہنوں کی اولاد شامل ہے۔

(۳) ان سے مراد مسلمان عورتیں ہیں جنکو اس بات سے منع کر دیا گیا ہے کہ وہ کسی عورت کی زینت، اسکا حسن و جمال اور جسمانی خدوخال اپنے خاوند کے سامنے بیان کریں۔ انکے علاوہ کسی بھی کافر عورت کے سامنے اظہار زینت منع ہے یہی رائے حضرت عمرؓ و عبداللہ بن عباسؓ و مجاہد اور امام احمد بن حنبل سے منقول ہے۔ بعض نے اس سے وہ مخصوص عورتیں مراد لی ہیں، جو خدمت وغیرہ کیلئے ہر وقت ساتھ رہتی ہیں، جن میں باندیاں (لونڈیاں) بھی شامل ہیں۔

(۴) بعض نے اس سے مراد صرف لونڈیاں اور بعض نے صرف غلام لیے ہیں اور بعض نے دونوں ہی۔ حدیث میں بھی صراحت ہے کہ غلام سے پردے کی ضرورت نہیں ہے۔ اسی طرح بعض نے اسے عام رکھا ہے جس میں مومن اور کافر دونوں غلام شامل ہیں۔

(۵) بعض نے ان سے صرف وہ افراد مراد لیے ہیں جن کا گھر میں رہنے سے، کھانے پینے کے سوا کوئی اور مقصد نہیں۔ بعض نے بے وقوف، بعض نے نامرد اور خصی اور بعض نے بالکل بوڑھے مراد لیے ہیں۔ امام شوکانی فرماتے ہیں کہ جن کے اندر بھی قرآن کی بیان کردہ صفت پائی جائے گی، وہ سب اس میں شامل اور دوسرے خارج ہوں گے۔

(۶) ان سے ایسے بچے خارج ہوں گے جو بالغ ہوں یا بلوغت کے قریب ہوں کیونکہ وہ عورتوں کے پردوں کی باتوں سے واقف ہوتے ہیں۔

(سورۃ الاحزاب ۳۳)---۵۵۔ ''ان عورتوں پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ اپنے باپوں اور اپنے بیٹوں اور بھائیوں اور بھتیجوں اور بھانجوں اور اپنی (میل جول کی) عورتوں اور ملکیت کے ماتحتوں (لونڈی، غلام) کے سامنے ہوں۔ (عورتو!) اللہ تعالیٰ سے ڈرتی رہو۔ اللہ تعالیٰ یقیناً ہر چیز پر شاہد ہے۔''O [جب عورتوں کیلئے پردے کا حکم نازل ہوا تو پھر گھر میں موجود اقارب یا ہر وقت آنے جانے والے رشتے داروں کی بابت سوال ہوا کہ ان سے پردہ کیا جائے یا نہیں؟ چنانچہ اس آیت میں ان اقارب کا ذکر کر دیا گیا جن سے پردے کی ضرورت نہیں۔ اس کی تفصیل سورۂ نور کی آیت ۳۱ میں بھی گزر چکی ہے، اسے ملاحظہ فرما لیا جائے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

محسنین، احسان کرنے والے

(سورۃ البقرۃ ۲)---۸۳۔ ''اور جب لیا تھا پختہ عہد ہم نے بنی اسرائیل سے کہ نہ بندگی کرنا تم مگر اللہ تعالیٰ کی، اور والدین کیساتھ حسن سلوک کرنا اور قرابت داروں اور یتیموں اور مسکینوں کیساتھ بھی اور کہنا لوگوں سے اچھی بات اور قائم رکھنا نماز اور ادا کرتے رہنا زکوٰۃ۔ مگر پھر گئے تم (اس عہد سے) سوائے چند ایک کے تم میں سے اور تم تو ہو ہی پھر جانے والے۔''O---۱۹۵۔ ''اور خرچ کرو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور نہ ڈالو (خود کو) اپنے ہاتھوں ہلاکت میں اور احسان کا طریقہ اختیار کرو بیشک اللہ تعالیٰ محبوب رکھتا ہے اچھے کام کرنیوالوں کو۔''O

Marfat.com

(**سورۃ آل عمران ۳**)---۱۳۴۔ ''(متقی وہ ہیں) جو خرچ کرتے ہیں خوشحالی میں اور تنگی میں اور پی جانیوالے ہیں غصے کو اور معاف کر دینے والے ہیں لوگوں کو۔ اور اللہ تعالیٰ محبوب رکھتا ہے حسن عمل کرنے والوں کو۔''O---۱۷۲۔ ''وہ (مومن) جنہوں نے لبیک کہا پکار پر اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی اسکے باوجود کہ کھا چکے تھے زخم، ان لوگوں کیلئے جنہوں نے بہتر کارکردگی دکھائی ان میں سے اور تقویٰ اختیار کیا اجر عظیم ہے۔''O

(**سورۃ الاعراف ۷**)---۵۶۔ ''اور زمین میں اسکی اصلاح کے بعد فساد پیدا نہ کرو اور ڈر اور لالچ سے اسے پکارتے رہو اللہ تعالیٰ کی رحمت نیکوکاروں کے قریب ہوتی ہے۔''O

(**سورۃ التوبہ ۹**)---۹۱۔ ''کمزوروں پر گناہ نہیں اور نہ بیماروں پر ہے اور نہ ان پر ہے جو خرچ کرنے کیلئے کچھ نہیں پاتے، جب وہ اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول ﷺ سے خیر خواہی کرتے ہوں۔ نیک کام کرنیوالوں پر کوئی الزام نہیں اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔''O---۹۲۔ ''اور نہ ان پر الزام ہے جو جب تیرے پاس آئے کہ انہیں سواری دے تو تو نے کہا میرے پاس کچھ نہیں جس پر میں تمہیں سوار کرلوں، وہ لوٹ گئے اور انکی آنکھیں اس غم سے کہ انکے پاس خرچ کرنے کو کچھ نہیں آنسو بہاتی تھیں۔''O---۱۰۰۔ ''اور مہاجرین اور انصار میں پہل کرنیوالے پہلے لوگ اور وہ جنہوں نے نیک عمل کیساتھ انکی پیروی کی۔ ان سے اللہ تعالیٰ خوش ہے اور وہ اللہ تعالیٰ سے خوش ہیں اور ان کیلئے اس نے ایسے باغ تیار کر رکھے ہیں جنکے نیچے نہریں بہتی ہیں اور جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔''O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم]---۱۲۰۔ ''مدینہ والوں اور انکے اردگرد کے بدوؤں کو یہ روا نہ تھا کہ رسول خدا ﷺ کے پیچھے رہ جائیں اور نہ یہ کہ اپنی جانوں کو اسکی جان سے عزیز سمجھیں۔ یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں انہیں نہ پیاس، نہ تھکان، اور نہ بھوک پہنچتی ہے، نہ وہ کسی جگہ کو جو کافروں کو غصہ دلاتی ہے پامال کرتے ہیں۔ اور نہ وہ دشمن سے کچھ حاصل کرتے ہیں۔ مگر اسکے عوض ان کیلئے نیک عمل لکھ دیا جاتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتے۔''O[تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین]

(**سورۃ یونس ۱۰**)---۲۶۔ ''ان لوگوں کیلئے جو اچھے کام کرتے ہیں اچھائی ہے اور زیادہ بھی، اور انکے چہروں پر نہ غبار چھائے گا اور نہ ذلت، وہ جنت کے لوگ ہیں جو وہاں ہمیشہ رہیں گے۔''O

(**سورۃ الزمر ۳۹**)---۳۴۔ ''ان کیلئے انکے رب کے پاس (ہر) وہ چیز ہے جو یہ چاہیں، نیک لوگوں کا یہی بدلہ ہے۔''O[محسنین کا ایک مفہوم تو یہ ہے جو نیکیاں کرنے والے ہیں۔ دوسرا، وہ جو اخلاص کیساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں، ☆ جیسے حدیثِ پاک میں ''احسان'' کی تعریف کی گئی ہے۔ ''تم اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو، اگر یہ تصور ممکن نہ ہو تو یہ ضرور ذہن میں رہے کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔'' تیسرا، جو لوگوں کیساتھ حسن سلوک اور اچھا برتاؤ کرتے ہیں۔ چوتھا، ہر نیک عمل کو اچھے طریقے سے خشوع و خضوع سے اور سنتِ نبوی ﷺ کے مطابق کرتے ہیں۔ کثرت کے بجائے اس میں ''حسن'' کا خیال رکھتے ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]---۳۵۔ ''تاکہ اللہ تعالیٰ ان سے انکے برے عملوں کو دور کر دے اور جو نیک کام انہوں نے کیے ہیں انکا اچھا بدلہ عطا فرمائے۔''O

محلات

(**سورۃ الشعراء ۲۶**)---۱۲۹۔ ''اور بڑی صنعت والے (مضبوط محل تعمیر) کر رہے ہو، گویا کہ تم ہمیشہ یہیں رہو گے۔''O[اسی طرح وہ بڑی مضبوط اور عالیشان رہائشی عمارتیں تعمیر کرتے تھے، جیسے وہ ہمیشہ انہی محلات میں رہیں گے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]؛[اُن لوگوں کو بڑا شوق تھا اونچے مضبوط منارے بنانے کا جس سے کچھ کام نہ نکلے، مگر نام ہو جائے اور رہنے کی عمارتیں بھی بڑے تکلف کی بناتے تھے مال ضائع کرنے کو۔ اُن میں بڑی کاریگریاں دکھلاتے گویا یہ سمجھتے تھے کہ ہمیشہ یہیں رہنا ہے اور یہ یادگاریں اور عمارتیں کبھی برباد نہ ہونگی۔ لیکن آج دیکھو تو اُنکے کھنڈر بھی باقی نہیں۔ (تفسیر از علامہ شبیر احمد عثمانیؒ)]---۱۳۰۔ ''اور جب کسی پر ہاتھ ڈالتے ہو تو سختی اور ظلم سے پکڑتے ہو۔''O[یعنی اپنا معیارِ زندگی بلند کرنے میں تو تم اس قدر غلو کر گئے ہو کہ رہنے کیلئے تم کو مکان نہیں محل اور قصر درکار ہیں اور ان سے بھی جب تمہاری تسکین نہیں ہوتی تو بلا ضرورت عالیشان عمارتیں بنا ڈالتے ہو جنکا کوئی مصرف اظہار قوت و ثروت کے سوا نہیں ہے۔ لیکن تمہارا معیارِ انسانیت اتنا گرا ہوا ہے کہ کمزوروں کیلئے تمہارے دلوں میں کوئی رحم نہیں، غریبوں کیلئے تمہاری سرزمین میں کوئی انصاف نہیں، گرد و پیش کی ضعیف قومیں ہوں یا خود اپنے ملک کے پست طبقات، سب تمہارے جبر و ظلم کی چکی میں پس رہے ہیں اور کوئی تمہاری چیرہ دستیوں سے بچا نہیں رہ گیا ہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]---۱۴۹۔ ''اور تم پہاڑوں کو تراش تراش کر پر تکلف مکانات بنا رہے ہو۔''O[یعنی ضرورت سے زیادہ تصنع، تکلف اور فنکارانہ مہارت کا مظاہرہ کرتے ہوئے یا اتراتے اور فخر و غرور کرتے ہوئے، جیسے آج کل لوگوں کا حال ہے، آج بھی عمارتوں پر بھی غیر ضروری آرائشوں اور فن کارانہ مہارتوں کا خوب خوب مظاہرہ ہو رہا ہے اور اسکے ذریعے سے ایک دوسرے پر برتری اور فخر و غرور کا اظہار بھی۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

Marfat.com

(**سورۃ السبا ۳۴**)---۱۳۔ ''جو کچھ سلیمان چاہتے وہ جنات تیار کر دیتے مثلاً قلعے اور مجسمے اور حوضوں کے برابر لگن اور چولہوں پر جمی ہوئی مضبوط دیگیں، اے آلِ داؤد اس کے شکریہ میں نیک عمل کرو، میرے بندوں میں سے شکر گزار بندے کم ہی ہوتے ہیں۔''O [مَحَارِیبَ، مِحرَاب کی جمع ہے، بلند جگہ یا اچھی عمارت، مطلب ہے بلند محلات، عالی شان عمارتیں یا مساجد و معابد تَمَاثِیلَ، تِمثَال کی جمع ہے، تصویر، یہ تصویریں غیر حیوان چیزوں کی ہوتی تھیں بعض کہتے ہیں کہ انبیاء وصلحا کی تصاویر مسجدوں میں بنائی جاتی تھیں تا کہ انہیں دیکھ کر لوگ بھی عبادت کریں۔ یہ معنی اس صورت میں صحیح ہے جب تسلیم کیا جائے کہ حضرت سلیمانؑ کی شریعت میں تصویر سازی کی اجازت تھی، جو صحیح نہیں۔ تاہم اسلام میں تو نہایت سختی کیساتھ اسکی ممانعت ہے۔ کہا جاتا ہے کہ دیگیں پہاڑوں کو تراش کر بنائی جاتی تھیں۔ جنہیں ظاہر ہے اٹھا کر ادھر ادھر نہیں لے جایا جا سکتا تھا، اس میں بیک وقت ہزاروں افراد کا کھانا پک جاتا تھا۔ یہ سارے کام جنات کرتے تھے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

مدینہ طیبہ

(**سورۃ التوبہ ۹**)---۱۰۱۔ ''اور تمہارے اردگرد رہنے والے بدوؤں اور مدینہ کے رہنے والوں میں منافق بھی ہیں، جو نفاق پر اڑے بیٹھے ہیں، تو انہیں نہیں جانتا۔ ہم انہیں جانتے ہیں۔ ہم انہیں دوبار عذاب دیں گے، پھر وہ ایک بڑے عذاب کی طرف پھیر دیئے جائیں گے۔''O---۱۲۰۔ ''مدینہ والوں اور انکے اردگرد کے بدوؤں کو یہ روا نہ تھا کہ رسول خدا ﷺ کے پیچھے رہ جائیں اور نہ یہ کہ اپنی جانوں کو اسکی جان سے عزیز سمجھیں۔ یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں انہیں نہ پیاس، نہ تھکان اور نہ بھوک پہنچتی ہے نہ وہ کسی جگہ کو جو کافروں کو غصہ دلاتی ہے پامال کرتے ہیں اور نہ وہ دشمن سے کچھ حاصل کرتے ہیں مگر اسکے عوض انکے لئے نیک عمل لکھ دیا جاتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نیکی کرنیوالوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔''O (تفسیر کیلئے باب ۴، مضمون: حب رسول ﷺ)]

(**سورۃ الاحزاب ۳۳**)---۶۰۔ ''اگر (اب بھی) یہ منافق اور وہ جنکے دلوں میں بیماری ہے اور وہ لوگ جو مدینہ میں غلط افواہیں اڑانے والے ہیں باز نہ آئے تو ہم آپکو ان (کی تباہی) پر مسلط کر دیں گے پھر تو وہ چند دن ہی آپکے ساتھ اس (شہر) میں رہ سکیں گے۔''O---۶۱۔ ''ان پر پھٹکار برسائی گئی، جہاں بھی مل جائیں پکڑے جائیں اور خوب ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں۔''O

(**سورۃ المنافقون ۶۳**)---۴۔ ''جب آپ انہیں دیکھ لیں تو انکے جسم آپکو خوشنما معلوم ہوں، یہ جب باتیں کرنے لگیں تو آپ انکی باتوں پر (اپنا) کان لگائیں، گویا کہ یہ لکڑیاں ہیں دیوار کے سہارے سے لگائی ہوئیں، ہر (سخت) آواز کو اپنے خلاف سمجھتے ہیں۔ یہی حقیقی دشمن ہیں ان سے بچو اللہ انہیں غارت کرے کہاں سے پھرے جاتے ہیں۔''O---۵۔ ''اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ تمہارے لیئے اللہ کے رسول استغفار کریں تو اپنے سر مٹکاتے ہیں اور آپ دیکھیں گے کہ وہ تکبر کرتے ہوئے رک جاتے ہیں۔''O (علامہ قرطبی نے ایک بڑی بصیرت افروز بات لکھی ہے کہ عبداللہ بن ابی کو جب اسکے قبیلہ والوں نے سمجھایا کہ اب بھی حاضرِ خدمت ہو کر معافی مانگ لو۔ حضور تیری بخشش کیلئے دُعا فرمائیں گے، تیری شقاوت، سعادت سے بدل جائے گی تو اس نے ازراہِ کبر و نخوت نفی میں سر ہلایا اور کہنے لگا۔ امرتمونی ان اُومن فقد امنت وان اعطی زکوٰۃ مالی فقد اعطیت فما بقی الا ان اسجد لمحمد (صلی اللہ علیہ وسلم) یعنی تم نے مجھے ایمان لانے کا حکم دیا تو میں ایمان لے آیا۔ تم نے مجھے اپنے مال کی زکوٰۃ دینے کا حکم دیا تو میں نے زکوٰۃ بھی ادا کر دی۔ اب ایک ہی بات باقی ہے کہ میں محمد (صلی اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو سجدہ کروں، میں یہ نہیں کروں گا۔ اس روایت میں آپ غور کریں۔ منافق کا ذہن کس طرح غلط راہ پر چلتا ہے۔ اسکی سوچ میں کس قدر بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے۔ بارگاہِ نبوت میں حاضری اور اللہ تعالیٰ کے محبوب سے اپنی مغفرت کی دُعا کرانے میں اس کو صریح شرک نظر آنے لگتا ہے۔ وہ اپنے اعمال، نماز، زکوٰۃ وغیرہ پر ہی نازاں رہتا ہے اور یہ ضرورت محسوس نہیں کرتا کہ اللہ تعالیٰ کے حبیب کے درِ کرم پر حاضر ہو کر اسکی رحمتوں سے اپنے دامن کو لبریز کرے۔ اس زمانہ میں بھی ہمیں ایسے لوگ نظر آتے ہیں جنہیں بارگاہِ رسالت میں حاضری شرک اور بدعت معلوم ہوتی ہے۔ خود بھی اس سعادت سے بہرہ ور نہیں ہوتے اور لوگوں کو بھی محروم رکھنے میں ایڑی چوٹی کا زور صرف کرتے ہیں اور اسکو اپنے موحد ہونے کا معیار قرار دیتے ہیں۔ وہ ذرا اس آیت میں اور اس روایت میں تو غور کریں کہیں انکا رویہ منافقین کے رویہ سے مشابہت تو نہیں رکھتا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسے حجابوں سے بچائے اپنے محبوب کریم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں حاضری کی سعادت نصیب فرمائے۔ حضور کی دعا کی برکت سے ہمارے گناہوں کو بخشے اور ہمیں دونوں جہان کی سعادتوں سے بہرہ ور فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]---۶۔ ''انکے حق میں آپکا استغفار کرنا اور نہ کرنا دونوں برابر ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہرگز نہ بخشے گا۔ بیشک اللہ تعالیٰ (ایسے) نافرمانوں کو ہدایت نہیں دیتا۔''O [اس آیت میں دو مضمون بیان کیے گئے ہیں۔ ایک یہ کہ دُعائے مغفرت صرف ہدایت یافتہ لوگوں ہی کے حق میں مفید ہو سکتی ہے۔ جو شخص ہدایت سے پھر گیا ہو اور جس نے اطاعت کی بجائے فسق و نافرمانی کی راہ اختیار کر لی ہو، اس کیلئے کوئی عام آدمی تو درکنار، خود اللہ کا رسول بھی مغفرت کی دُعا کرے تو اسے معاف نہیں کیا جا سکتا۔ دوسرے یہ کہ ایسے لوگوں کو ہدایت بخشنا اللہ کا طریقہ نہیں ہے جو اسکی ہدایت کے طالب نہ ہوں۔ اگر ایک بندہ خود اللہ تعالیٰ کی ہدایت سے منہ موڑ رہا ہو، بلکہ ہدایت کی طرف اسے بلایا جائے تو سر جھٹک کر غرور کیساتھ اس دعوت کو رد کر دے، تو اللہ کو کیا ضرورت پڑی ہے کہ اسکے

Marfat.com

پیچھے پیچھے اپنی ہدایت لیے پھرے اور خوشامد کر کے اسے راہ راست پر لائے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

مرتد

(سورۃ البقرۃ ۲) ---۲۱۷ ”پوچھتے ہیں تم سے حرمت والے مہینے کے بارے میں کہ جنگ کرنا اس میں (کیسا ہے؟) کہو جنگ کرنا اس میں بڑا گناہ ہے لیکن روکنا اللہ تعالیٰ کی راہ سے اور نہ ماننا اللہ کو اور (روکنا) مسجد حرام سے اور نکال دینا اہل حرم کو وہاں سے اس سے بھی بڑا گناہ ہے اللہ کے نزدیک اور فتنہ انگیزی بڑا (گناہ) ہے قتل سے بھی اور وہ تو تم سے لڑتے ہی جائیں گے یہاں تک کہ پھیر دیں تم کو تمہارے دین سے اگر ان کا بس چلے اور جو شخص پھرے گا تم میں سے اپنے دین سے پھر مرجائے کافر ہی تو یہی لوگ ہیں کہ ضائع ہوجائیں گے ان کے اعمال دُنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اور یہی لوگ ہیں جہنمی وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔“ O ---۲۵۶ ”نہیں کوئی زبردستی دین کے معاملہ میں بیشک صاف طور پر الگ ہوچکی ہے ہدایت گمراہی سے سو جس نے انکار کیا طاغوت کا اور ایمان لایا اللہ تعالیٰ پر تو یقیناً اس نے تھام لیا ایک ایسا مضبوط سہارا جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں اور اللہ سب کچھ سننے والا، ہر بات جاننے والا ہے۔“ O [اسکے شان نزول میں بتایا گیا ہے کہ انصار کے کچھ نوجوان یہودی یا عیسائی ہوگئے تھے پھر جب یہ انصار مسلمان ہوگئے تو انہوں نے اپنی نوجوان اولاد کو بھی جو یہودی یا عیسائی بن چکے تھے زبردستی مسلمان بنانا چاہا جس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ شان نزول کے اس اعتبار سے بعض مفسرین نے اسے اہل کتاب کیلئے خاص مانا ہے یعنی مسلمان مملکت میں رہنے والے اہل کتاب اگر وہ جزیہ ادا کرتے ہوں تو انہیں قبول اسلام پر مجبور نہیں کیا جائے گا۔ لیکن یہ آیت حکم کے اعتبار سے عام ہے یعنی کسی پر بھی قبول اسلام کیلئے جبر نہیں کیا جائے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت اور گمراہی دونوں کو واضح کر دیا ہے۔ تاہم کفر و شرک کے خاتمے اور باطل کا زور توڑنے کیلئے جہاد ایک الگ اور جبر واکراہ سے مختلف چیز ہے۔ مقصد معاشرے سے اس قوت کا زور اور دباؤ ختم کرنا ہے جو اللہ تعالیٰ کے دین پر عمل اور اسکی تبلیغ کی راہ میں روڑا بنی ہوئی ہو۔ تاکہ ہر شخص اپنی آزاد مرضی سے چاہے تو اپنے کفر پر قائم رہے اور چاہے تو اسلام میں داخل ہوجائے۔ چونکہ روڑا بننے والی طاقتیں رہ رہ کر ابھرتی رہیں گی اس لئے جہاد کا حکم اور اسکی ضرورت بھی قیامت تک رہے گی۔ ☆ جیسا کہ حدیث میں ہے جہاد قیامت تک جاری رہے گا۔ خود نبی اکرم ﷺ نے کافروں اور مشرکوں سے جہاد کیا ہے اور فرمایا ہے ”مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک جہاد کروں جب تک کہ وہ لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار نہ کرلیں۔“ اسی طرح سزائے ارتداد (قتل) سے بھی اس آیت کا کوئی ٹکراؤ نہیں ہے (جیسا کہ بعض لوگ ایسا باور کراتے ہیں۔) کیونکہ ارتداد کی سزا قتل سے مقصود جبر واکراہ نہیں ہے بلکہ اسلامی ریاست کی نظریاتی حیثیت کا تحفظ ہے۔ ایک اسلامی مملکت میں ایک کافر کو اپنے کفر پر قائم رہ جانے کی اجازت تو بیشک دی جاسکتی ہے لیکن ایک بار جب وہ اسلام میں داخل ہوجائے تو پھر اس سے بغاوت وانحراف کی اجازت نہیں دی جاسکتی لہٰذا وہ خوب سوچ سمجھ کر اسلام لائے۔ کیونکہ اگر یہ اجازت دے دی جاتی تو نظریاتی اساس منہدم ہوسکتی تھی جس سے نظریاتی انتشار اور فکری انارکی پھیلتی جو اسلامی معاشرے کے امن کو اور ملک کے استحکام کو خطرے میں ڈال سکتی تھی۔ اس لئے جس طرح انسانی حقوق کے نام پر قتل، چوری، زنا، ڈاکہ اور حرابہ وغیرہ جرائم کی اجازت نہیں دی جاسکتی اسی طرح آزادی رائے کے نام پر ایک اسلامی مملکت میں نظریاتی بغاوت (ارتداد) کی اجازت بھی نہیں دی جاسکتی۔ یہ جبر واکراہ نہیں ہے۔ بلکہ مرتد کا قتل اسی طرح عین انصاف ہے جس طرح قتل وغارت گری اور اخلاقی جرائم کا ارتکاب کرنے والوں کو سخت سزائیں دینا عین انصاف ہے۔ ایک کا مقصد ملک کا نظریاتی تحفظ ہے اور دوسرے کا مقصد ملک کو شر وفساد سے بچانا ہے اور دونوں ہی مقصد ایک مملکت کیلئے ناگزیر ہیں۔ آج اکثر اسلامی ممالک ان دونوں ہی مقاصد کو نظر انداز کر کے جن الجھنوں، دشواریوں اور پریشانیوں سے دوچار ہیں وہ محتاج وضاحت نہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(سورۃ آل عمران ۳) ---۱۰۶ ”اس دن جب روشن ہونگے کچھ چہرے اور سیاہ ہوں گے کچھ چہرے۔ سو وہ لوگ کہ سیاہ ہوں گے انکے چہرے (ان سے کہا جائے گا) اچھا تم ہو جنہوں نے کفر کیا تھا ایمان لانے کے بعد، سو چکھو اب مزا عذاب کا بدلے میں اس کفر کے جو تم کرتے تھے۔“ O ---۱۷۷ ”بیشک وہ لوگ جنہوں نے خریدا کفر، ایمان کے بدلے میں، ہرگز نہیں بگاڑ رہے اللہ تعالیٰ کا کچھ بھی اور ان کیلئے ہے دردناک عذاب۔“ O

(سورۃ النساء ۴) ---۱۱۵ ”اور جس نے مخالفت کی رسول ﷺ کی اور اسکے بعد بھی کہ کھل کر آچکی ہے اسکے سامنے ہدایت اور چلا اہل ایمان کی راہ کے خلاف تو چلنے دیں گے ہم اسکو اسی (راستے) پر جدھر وہ مڑ گیا اور ڈالیں گے ہم اسے جہنم میں اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔“ O ---۱۳۷ ”بیشک جو ایمان لائے پھر کافر ہوئے پھر ایمان لائے پھر کافر ہوئے پھر بڑھتے چلے گئے کفر میں ہرگز نہیں ہے اللہ تعالیٰ کہ بخشے انکو اور نہ یہ کہ ہدایت دے انکو (سیدھے) راستے کی۔“ O

(سورۃ المائدۃ ۵) ---۵۴ ”اے ایمان والو تم میں سے کوئی اپنے دین سے پھر جائے تو اللہ تعالیٰ جلد ہی ایسے لوگ پیدا کردے گا جن سے وہ محبت کریں کے جو مومنوں کے سامنے دبے ہوئے اور کافروں کے سامنے سر اٹھائے ہوئے ہوں گے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی

Marfat.com

ملامت سے نہیں ڈریں اگے یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ تعالیٰ وسعت والا علم والا ہے۔'' O

(سورۃ التوبہ ۹)---۹۔ ''انہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے عوض تھوڑی سی قیمت لے لی ہے۔ اور اب اسکی راہ سے روکتے ہیں کیا برا وہ کرتے ہیں۔'' O---۱۲۔ ''لیکن اگر وہ اپنے عہد کے بعد اپنی قسمیں توڑ ڈالیں اور تمہارے دین میں طعنہ زنی کریں تو کفر کے سرغنوں سے جنگ کرو کہ انکی کوئی قسم نہیں۔ شاید وہ باز آ جائیں۔'' O

(سورۃ النحل ۱۶)---۱۰۶۔ ''جو شخص اپنے ایمان کے بعد اللہ تعالیٰ سے کفر کرنے بجز اسکے جس پر جبر کیا جائے اور اسکا دل ایمان پر برقرار ہو۔ مگر جو لوگ کھلے دل سے کفر کریں تو ان پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے اور انہیں کیلئے بہت بڑا عذاب ہے۔'' O

احادیث مبارکہ:

☆ حضرت عبداللہؓ بن مسعود سے روایت ہے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی مسلمان آدمی کا خون جائز نہیں۔ مگر تین باتوں میں سے کسی ایک کے ساتھ، نفس نفس کے بدلہ میں، بوڑھا زانی، اپنے دین سے نکل جانے والا اور جماعت کو چھوڑ دینے والا یعنی مرتد۔

☆ حضرت ابوامامہؓ بن سہل بن حنیف سے روایت ہے حضرت عثمانؓ بن عفان نے گھر کے محاصرہ کے دنوں میں جھانکا کہا میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ کسی مسلمان آدمی کا خون بہانا جائز نہیں مگر تین باتوں میں سے کسی ایک کی وجہ سے۔ شادی کے بعد زنا کرنا یا اسلام لانے کے بعد کفر اختیار کرنا یا بغیر حق کے کسی کو قتل کرنا۔ (احادیث از دستور القرآن صفحہ نمبر ۲۷۹، مؤلفہ محمد شریف چوہدری)

(سورۃ بنی اسرائیل ۱۷)---۶۰۔ ''اور یاد کرو جبکہ ہم نے آپ سے فرمادیا کہ آپکے رب نے لوگوں کو گھیر لیا ہے۔ جو رؤیا (عینی رؤیت) ہم نے آپکو دکھائی تھی وہ لوگوں کیلئے صاف آزمائش ہی تھی اور اسی طرح وہ درخت بھی جس سے قرآن میں اظہار نفرت کیا گیا ہے۔ ہم انہیں ڈرا رہے ہیں لیکن یہ انہیں اور بڑی سرکشی میں بڑھا رہا ہے۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: معراج شریف)

(سورۃ الحج ۲۲)---۱۱۔ ''بعض لوگ ایسے بھی ہیں کہ ایک کنارے پر (کھڑے) ہو کر اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔ اگر کوئی نفع مل گیا تو دلچسپی لینے لگتے ہیں اور اگر کوئی آفت آ گئی تو اسی وقت منہ پھیر لیتے ہیں، انہوں نے دونوں جہان کا نقصان اٹھالیا۔ واقعی یہ کھلا نقصان ہے۔'' O [اس میں اطمینان سے داخل نہیں ہوتے اور انہیں ثبات وقرار حاصل نہیں ہوتا شک وتردد میں رہتے ہیں جس طرح پہاڑ کے کنارے کھڑا ہوا شخص تزلزل کی حالت میں ہوتا ہے شان نزول یہ آیت اعرابیوں کی ایک جماعت کے حق میں نازل ہوئی جو اطراف سے آکر مدینہ میں داخل ہوتے تھے اور اسلام لاتے تھے انکی حالت یہ تھی کہ اگر وہ خوب تندرست رہے اور انکی دولت بڑھی اور اُن کے بیٹا ہوا تب تو کہتے تھے اسلام اچھا دین ہے اس میں آ کر ہمیں فائدہ ہوا اور اگر کوئی بات اپنی اُمید کے خلاف پیش آئی مثلاً بیمار ہوگئے یا لڑکی ہوگئی یا مال کی کمی ہوئی تو کہتے تھے جب سے ہم اس دین میں داخل ہوئے ہیں ہمیں نقصان ہی ہوا اور دین سے پھر جاتے تھے یہ آیت اُنکے حق میں نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ انہیں ابھی دین میں ثبات ہی حاصل نہیں ہوا اور انکا حال یہ ہے۔ (تفسیر از کنز الایمان)]---۱۲۔ ''اللہ کے سوا انہیں پکارا کرتے ہیں جو نہ انہیں نقصان پہنچا سکیں نہ نفع۔ یہی تو دور دراز کی گمراہی ہے۔'' O---۱۳۔ ''اسے پکارتے ہیں جسکا نقصان اسکے نفع سے زیادہ قریب ہے، یقیناً برے والی ہیں اور برے ساتھی۔'' O

(سورۃ محمد ۴۷)---۲۵۔ ''جو لوگ اپنی پیٹھ کے بل الٹے پھر گئے اس کے بعد کہ ان کیلئے ہدایت واضح ہو چکی یقیناً شیطان نے ان کیلئے (ان کے فعل کو) مزین کر دیا ہے اور انہیں ڈھیل دے رکھی ہے۔'' O---۲۶۔ ''یہ اس لیے کہ انہوں نے ان لوگوں سے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ وحی کو برا سمجھا یہ کہا کہ ہم بھی عنقریب بعض کاموں میں تمہارا کہا مانیں گے اور اللہ تعالیٰ انکی پوشیدہ باتیں خوب جانتا ہے۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۱۰، مضمون: منافق) ---۲۷۔ ''پس انکی کیسی (درگت) ہوگی جبکہ فرشتے انکی روح قبض کرتے ہوئے انکے چہروں اور انکی سرینوں پر ماریں گے۔'' O

مردے

(سورۃ آل عمران ۳)---۲۷۔ ''داخل کرتا ہے تو رات کو دن میں اور داخل کرتا ہے دن کو رات میں اور نکالتا ہے جاندار کو بے جان سے اور نکالتا ہے بے جان کو جاندار سے اور رزق دیتا ہے تو جسے چاہے بے حساب۔'' O

(سورۃ النحل ۱۶)---۲۰۔ ''اور جن جن کو یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہیں وہ کسی چیز کو پیدا نہیں کر سکتے، بلکہ وہ خود پیدا کیے ہوئے ہیں۔'' O---۲۱۔ ''مردے ہیں زندہ نہیں، انہیں تو یہ بھی شعور نہیں کہ کب اٹھائے جائیں گے۔'' O [مردہ سے مراد وہ جماد (پتھر) بھی ہیں جو بے جان اور بے شعور ہیں۔ اور فوت شدہ صالحین بھی ہیں۔ کیونکہ مرنے کے بعد اٹھایا جانا (جسکا انہیں شعور نہیں) وہ تو جماد کے بجائے صالحین ہی پر صادق آ سکتا ہے۔ انکو صرف مردہ ہی نہیں

Marfat.com

کہا بلکہ مزید وضاحت فرمادی کہ ''وہ زندہ نہیں ہیں'' اس سے قبر پرستوں کا بھی واضح رد ہو جاتا ہے جو کہتے ہیں کہ قبروں میں مدفون مردہ نہیں، زندہ ہیں اور ہم زندوں کو ہی پکارتے ہیں! اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے معلوم ہوا کہ موت وارد ہونے کے بعد، دنیوی زندگی کسی کو نصیب نہیں ہو سکتی نہ دنیا سے انکا کوئی تعلق ہی باقی رہتا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن) یعنی جن چیزوں کو خدا کے سوا پوجتے ہیں سب مردے (بے جان) ہیں خواہ دواماً مثلاً بت یا فی الحال مثلاً جو بزرگ مر چکے اور انکی پوجا کیجاتی ہے یا انجام ومآل کے اعتبار سے مردہ ہیں مثلاً حضرت مسیح روح القدس اور ملائکہ جنکی بعض فرقے پرستش کرتے تھے بلکہ جن وشیطان بھی جنکو بعض ممسوخ الفطرت پوجتے ہیں سب پر ایک وقت موت طاری ہونے والی ہے۔ پس جس چیز کا وجود دوسرے کا عطا کیا ہوا ہو اور وہ جب چاہے چھین لے اسے خدا کس طرح کہہ سکتے ہیں؟ یا عبادت کے لائق کیسے ہو سکتا ہے؟ (از تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانیؒ)] [ایسے مجبور بے جان بے علم معبود کیسے ہو سکتے ہیں ان دلائل قاطعہ سے ثابت ہو گیا کہ اللہ عزوجل جو اپنی ذات وصفات میں نظیر وشریک سے پاک ہے۔ (از تفسیر مولانا احمد رضا خان بریلویؒ)] ---۳۸۔ ''وہ لوگ بڑی سخت سخت قسمیں کھا کھا کر کہتے ہیں کہ مردوں کو اللہ تعالیٰ زندہ نہیں کرے گا۔ کیوں نہیں ضرور زندہ کرے گا یہ تو اس کا برحق لازمی وعدہ ہے لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں۔'' O[کیونکہ مٹی میں مل جانے کے بعد انکا دوبارہ جی اٹھنا، انہیں مشکل اور ناممکن نظر آتا تھا۔ اسی لیے رسول جب انہیں بعث بعد الموت کی بابت کہتا ہے تو اسے جھٹلاتے ہیں، اسکی تصدیق نہیں کرتے بلکہ اسکے برعکس یعنی دوبارہ زندہ نہ ہونے پر قسمیں کھاتے ہیں، قسمیں بھی بڑی تاکید اور یقین کے ساتھ۔ اسی جہالت اور بے علمی کی وجہ سے رسولوں کی تکذیب ومخالفت کرتے ہوئے دریائے کفر میں ڈوب جاتے ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)] ---۶۵۔ ''اور اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی برسا کر اس سے زمین کو اسکی موت کے بعد زندہ کر دیتا ہے۔ یقیناً اس میں ان لوگوں کیلئے نشانی ہے جو سنیں۔'' O

(سورة النمل ۲۷) ---۸۰۔ ''بیشک آپ نہ مردوں کو سنا سکتے ہیں اور نہ بہروں کو اپنی پکار سنا سکتے ہیں، جبکہ وہ پیٹھ پھیرے روگرداں جا رہے ہوں۔'' O[یعنی وہ حق سے مکمل طور پر گریزاں اور متنفر ہیں کیونکہ بہرہ آدمی روبرو بھی کوئی بات نہیں سن پاتا چہ جائیکہ اس وقت سن سکے جب وہ منہ موڑ لے اور پیٹھ پھیرے ہوئے ہو۔ قرآن کریم کی اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ سماع موتی کا عقیدہ قرآن کے خلاف ہے۔ مردے کسی کی بات نہیں سن سکتے۔ البتہ اس سے صرف وہ صورتیں مستثنیٰ ہوں گی جہاں سماعت کی صراحت کسی نص سے ثابت ہوگی۔ جیسے ☆ حدیث شریف میں آتا ہے کہ مردے کو جب دفنا کر واپس جاتے ہیں تو وہ انکے جوتوں کی آہٹ سنتا ہے ☆ یا جنگ بدر میں کافر مقتولین کو جب قلیب بدر میں پھینک دیئے گئے تھے۔ نبی ﷺ نے خطاب فرمایا، جس پر صحابہ نے کہا ''آپ ﷺ بے روح جسموں سے گفتگو فرما رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ تم سے زیادہ میری بات سن رہے ہیں۔ یعنی معجزانہ طور پر اللہ تعالیٰ نے آپ کی بات ہر مردہ کافروں کو سنوادی۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)] [مُردوں سے مراد یہاں کفار ہیں جنکے دل مُردہ ہیں چنانچہ اسی آیت میں اُنکے مقابل اہل ایمان کا ذکر فرمایا، جو لوگ اس آیت سے مُردوں کے نہ سننے پر استدلال کرتے ہیں ان کا استدلال غلط ہے چونکہ یہاں مُردہ کفار کو فرمایا گیا اور اُن سے بھی مطلقاً ہر کلام کے سننے کی نفی مراد نہیں ہے بلکہ پند وموعظت اور کلامِ ہدایت کے بسمع قبول سننے کی نفی ہے اور مراد یہ ہے کہ کافر مردہ دل ہیں کہ نصیحت سے منتفع نہیں ہوتے اس آیت کے معنی یہ بتانا کہ مردے نہیں سنتے بالکل غلط ہے صحیح احادیث سے مُردوں کا سُننا ثابت ہے۔ (تفسیر از کنز الایمان)]

(سورة الروم ۳۰) ---۱۹۔ ''(وہی) زندہ کو مردہ سے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے۔ اور وہی زمین کو اسکی موت کے بعد زندہ کرتا ہے اسی طرح تم (بھی) نکالے جاؤ گے۔'' O ---۵۰۔ ''پس آپ رحمت الٰہی کے آثار دیکھیں کہ زمین کی موت کے بعد کس طرح اللہ تعالیٰ اسے زندہ کر دیتا ہے؟ کچھ شک نہیں کہ وہی مردوں کو زندہ کرنے والا ہے، اور وہ ہر ہر چیز پر قادر ہے۔'' O ---۵۲۔ ''بیشک آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے اور نہ بہروں کو (اپنی) آواز سنا سکتے ہیں جبکہ وہ پیٹھ پھیر کر مڑ گئے ہوں۔'' O

(سورة فاطر ۳۵) ---۲۲۔ ''اور زندے اور مردے برابر نہیں ہو سکتے، اللہ تعالیٰ جسکو چاہتا ہے سنا دیتا ہے، اور آپ ان لوگوں کو نہیں سنا سکتے جو قبروں میں ہیں۔'' O

(سورة الشوریٰ ۴۲) ---۹۔ ''کیا ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا اور کارساز بنا لیے ہیں، (حقیقتاً تو) اللہ تعالیٰ ہی کارساز ہے وہی مُردوں کو زندہ کرے گا اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔'' O

مساجد

(سورة البقرة ۲) ---۱۱۴۔ ''اور اس سے بڑا ظالم کون ہے جو اللہ تعالیٰ کی مسجدوں سے روکتا ہے کہ ان میں (اللہ کے) نام کا ذکر کیا جائے اور انہیں اجاڑنے کی کوشش کرتا ہے۔ انہیں کوئی حق نہیں ہے سوائے اسکے کہ ان میں ڈرتے ہوئے داخل ہوں، ان کیلئے دنیا میں رسوائی اور انہیں آخرت میں بڑا عذاب ہوگا۔'' O[تخریب اور بربادی صرف یہی نہیں ہے کہ اسے ڈھا دیا جائے اور عمارت کو نقصان پہنچایا جائے، بلکہ ان میں اللہ کی عبادت اور ذکر سے روکنا، اقامت شریعت اور

Marfat.com

مظاہر شرک سے پاک کرنے سے منع کرنا بھی تخریب اور اللہ کے گھروں کو برباد کرنا ہے۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن)]---۱۵۰۔ ''اور جہاں سے بھی نکلو تم موڑ و اپنا رخ (نماز میں) مسجد الحرام کی طرف اور جہاں کہیں بھی ہو تم تو موڑو اپنے رخ اسی کی جانب تاکہ نہ رہے لوگوں کے پاس تمہارے خلاف کوئی حجت سوائے انکے جو بے انصاف ہیں ان میں سے سو نہ ڈرو تم ان سے بلکہ مجھ ہی سے ڈرو اور (مسجد الحرام کی طرف رخ کرنا اس لئے ضروری ہے) تاکہ پورا کروں میں اپنا انعام تم پر اور (اس لئے بھی) تاکہ تم ہدایت پاؤ۔''O---۱۷۷۔ ''نہیں ہے نیکی یہی کہ کرلو تم اپنے چہرے مشرق کی طرف یا مغرب کی طرف بلکہ نیکی (یہ ہے کہ) آدمی ایمان لائے اللہ پر اور روز آخرت پر اور فرشتوں پر اور اللہ کی کتاب پر اور پیغمبروں پر اور دے مال اسکی محبت میں رشتے داروں کو اور یتیموں کو اور مسکینوں کو اور مسافروں کو اور مانگنے والوں کو اور گردنیں چھڑانے میں اور قائم کرے نماز اور دے زکوۃ اور (نیک وہ ہیں جو) پورا کرنیوالے ہیں اپنے عہد کو جب عہد کریں اور ثابت قدم رہنے والے ہیں تنگدستی میں اور جسمانی تکالیف میں اور جنگ کے وقت، یہی لوگ ہیں راست باز اور یہی لوگ ہیں متقی۔''O---۱۸۷۔ ''حلال کیا گیا تمہارے لئے روزے کی رات میں بے حجاب ہونا اپنی بیویوں کیساتھ وہ لباس ہیں تمہارے لئے اور تم لباس ہو ان کیلئے جانتا ہے اللہ کہ بیشک خیانت کرتے تھے تم اپنے آپ سے سو عنایت فرمائی اس نے تم پر اور درگزر کیا تم سے۔ لہٰذا اب مباشرت کرو ان سے اور طلب کرو اس کو جو مقدر کر رکھا ہے اللہ نے تمہارے لئے اور کھاؤ اور پیو حتی کہ نمایاں نظر آ جائے تم کو (صبح کی) سفید دھاری (رات کی) سیاہ دھاری سے فجر کو پھر پورا کرو تم روزے کو رات تک اور مت مباشرت کرو ان سے جب کہ تم معتکف ہو مساجد میں یہ حدیں ہیں (مقرر کردہ) اللہ کی پس نہ نزدیک جانا تم ان کے۔ اس طرح کھول کھول بیان کرتا ہے اللہ اپنے احکام کو لوگوں کیلئے تاکہ وہ (غلط روئیے سے) بچیں۔''O---۲۱۷۔ ''پوچھتے ہیں تم سے حرمت والے مہینے کے بارے میں کہ جنگ کرنا اس میں (کیسا ہے!) کہو جنگ کرنا اس میں بڑا گناہ ہے لیکن روکنا اللہ تعالیٰ کی راہ سے اور نہ ماننا اللہ کو اور (روکنا) مسجد حرام سے اور نکال دینا اہل حرم کو وہاں سے اس سے بھی بڑا گناہ ہے اللہ کے نزدیک اور فتنہ انگیزی بڑا (گناہ) ہے قتل سے بھی اور وہ تو تم سے لڑے ہی جائیں گے یہاں تک کہ پھیر دیں تم کو تمہارے دین سے اگر ان کا بس چلے اور جو شخص پھرے گا تم میں سے اپنے دین سے پھر مر جائے کافر ہی تو یہی لوگ ہیں کہ ضائع ہو جائیں گے ان کے اعمال دُنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اور یہی لوگ ہیں جہنمی وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔''O

(**سورۃ المآئدۃ ۵**)---۲۔ ''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے منسوب نشانوں کو بے حرمت نہ کرو نہ حرمت والے مہینے کو نہ قربانی کے جانوروں کو نہ پٹے والے جانوروں کو اور نہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور خوشی کی تلاش میں خانہ کعبہ کا قصد کرنے والوں کو۔ اور جب تم احرام کھول دو تو شکار کر سکتے ہو اور کسی قوم کی دشمنی اس وجہ سے کہ انہوں نے تمہیں خانہ کعبہ سے روکا تھا تمہیں اس بات پر نہ اکسائے کہ زیادتی کرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو کہ اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے۔''O

(**سورۃ الاعراف ۷**)---۲۹۔ ''کہو! میرے رب نے انصاف کا حکم دیا ہے۔ اور یہ کہ تم ہر مقام سجدہ پر اپنے آپ کو قائم کرو۔ اور بندگی کو اس کیلئے خالص کر کے اسے پکارو۔ جس طرح اس نے تمہیں شروع کیا تھا اسی طرح دوبارہ آ ؤ گے۔''O---۳۱۔ ''اے بنی آدم! ہر مقام سجدہ کیلئے آراستہ ہوا کرو۔ اور کھاؤ اور پیو مگر حد سے نہ بڑھو کہ وہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۷، مضمون: نماز]

(**سورۃ التوبہ ۹**)---۱۷۔ ''مشرکوں کا کام نہیں کہ اپنے اوپر کفر کی گواہی دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو آباد کریں۔ ان کے عمل اکارت ہیں اور وہ ہمیشہ آگ میں رہیں گے۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۱، مضمون: اعمال]---۱۸۔ ''اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو صرف وہی آباد کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہے، نماز قائم کرتا ہے اور زکوۃ ادا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا۔ ہاں ضرور ہے کہ ایسے لوگ راہ پانے والوں میں ہو جائیں۔''O---۱۹۔ ''کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانے اور مسجد حرام کو آباد کرنے کو ایسا سمجھ لیا ہے جیسے وہ شخص جو اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتا ہے؟ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں برابر نہیں ہو سکتے۔ مگر اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو راہ نہیں دکھاتا۔''O---۲۸۔ ''اے ایمان والو! مشرک تو محض پلید لوگ ہیں پس وہ اس سال کے بعد مسجد حرام کے پاس نہ آئیں اور اگر تم کو مفلسی کا اندیشہ ہو تو اللہ تعالیٰ اگر اس نے چاہا جلدی ہی تمہیں اپنے فضل سے مالدار کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ علم والا حکمت والا ہے۔''O---۱۰۷۔ ''اور جن لوگوں نے ایک مسجد ضرر پہنچانے، کفر کرنے، مومنوں میں پھوٹ ڈالنے اور اس شخص کے گھات لگانے کیلئے جو پہلے بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے جنگ کرتا رہا ہے ٹھہرائی ہے اور وہ ضرور قسمیں کھائیں گے کہ ہم نے تو صرف بھلائی چاہی تھی مگر اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ وہ یقیناً جھوٹے ہیں۔''O---[تفسیر کے لیے باب ھذا، مضمون: مسجد ضرار]---۱۰۸۔ ''تو اس میں کبھی کھڑے نہ ہونا، ہاں! وہ مسجد جسے پہلے دن سے خوف خدا پر بنایا گیا زیادہ حقدار ہے کہ تو اس میں کھڑا ہو، اس میں وہ لوگ ہیں جو پاک رہنا پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پاک لوگوں کو پسند کرتا ہے۔''O---[تفسیر کے لیے باب ھذا، مضمون: مسجد قبا]

(**سورۃ الکہف ۱۸**)---۲۱۔ ''ہم نے اس طرح لوگوں کو ان کے حال سے آگاہ کر دیا کہ وہ جان لیں کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ بالکل سچا ہے اور قیامت میں کوئی شک وشبہ نہیں۔ جب کہ وہ اپنے امر میں آپس میں اختلاف کر رہے تھے کہنے لگے ان کے غار پر ایک عمارت بنالو۔ ان کا رب ہی ان کے حال کا زیادہ عالم ہے۔ جن لوگوں نے ان کے بارے میں غلبہ پایا وہ کہنے لگے کہ ہم تو ان کے آس پاس مسجد بنالیں گے۔''O---[یہ غلبہ حاصل کرنے والے اہل ایمان تھے یا اہل کفر و شرک؟ شوکانی نے پہلی رائے کو ترجیح دی ہے اور ابن کثیر نے دوسری رائے کو۔ کیونکہ صالحین کی قبروں پر مسجدیں تعمیر کرنا اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے۔

Marfat.com

☆نبی کریم ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ پر لعنت فرمائے جنہوں نے اپنے پیغمبروں اور صالحین کی قبروں کو مسجدیں بنالیا۔" حضرت عمرؓ کی خلافت میں عراق میں حضرت دانیالؑ کی قبر دریافت ہوئی تو آپ نے حکم دیا کہ اسے چھپا کر عام قبروں جیسا کردیا جائے تا کہ لوگوں کے علم میں نہ آئے کہ فلاں قبر فلاں پیغمبر کی ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---[جس میں مسلمان نماز پڑھیں اور ان کے قرب سے برکت حاصل کریں۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ بزرگوں کے مزارات کے قریب مسجدیں بنانا اہل ایمان کا قدیم طریقہ ہے اور قرآن کریم میں اس کا ذکر فرمانا اور اس کو منع نہ کرنا اس فعل کے درست ہونے کی قوی ترین دلیل ہے۔ مسئلہ: اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بزرگوں کے جوار میں برکت حاصل ہوتی ہے اسی لیے اہل اللہ کے مزارات پر لوگ حصول برکت کے لیے جایا کرتے ہیں اور اسی لیے قبروں کی زیارت سنت اور مؤجب ثواب ہے۔ (از تفسیر مولانا احمد رضا خان بریلویؒ)]

(**سورۃ الحج ۲۲**) ---۲۵۔ "جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکنے لگے اور اس حرمت والی مسجد سے بھی جسے ہم نے تمام لوگوں کیلئے مساوی کردیا ہے وہیں کے رہنے والے ہوں یا باہر کے ہوں، جو بھی ظلم کے ساتھ وہاں الحاد کا ارادہ کرے ہم اسے دردناک عذاب چکھائیں گے۔" O[الحاد کے لفظی معنی تو کج روی کے ہیں، یہاں یہ عام ہے، کفر و شرک سے لیکر ہر قسم کے گناہ کیلئے۔ حتیٰ کہ بعض علما الفاظ قرآنی کے پیش نظر اس بات تک کے قائل ہیں کہ حرم میں اگر کسی گناہ کا ارادہ بھی کرلے، (چاہے اس پر عمل نہ کرسکے) تو وہ بھی اس وعید میں شامل ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ محض ارادے پر مؤاخذہ نہیں ہوگا، جیسا کہ دیگر نصوص سے واضح ہے۔ تاہم ارادہ اگر عزم مصمم کی حد تک ہو تو پھر قابل گرفت ہوسکتا ہے۔ (فتح القدیر) (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(**سورۃ النور ۲۴**) ---۳۶۔ "ان گھروں میں جن کے بلند کرنے اور جن میں اپنے نام کی یاد کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے وہاں صبح و شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے ہیں۔" O---[جب اللہ تعالیٰ نے قلب مومن کو اور اس میں جو ایمان و ہدایت اور علم ہے اس کو ایسے چراغ سے تشبیہ دی جو شیشے کی قندیل میں ہو اور جو صاف شفاف تیل سے روشن ہو۔ تو اب اس کا محل بیان کیا جارہا ہے کہ یہ قندیل ایسے گھروں میں ہیں جن کی بابت حکم دیا گیا ہے کہ انہیں بلند کیا جائے اور ان میں اللہ کا ذکر کیا جائے۔ مراد مسجدیں ہیں جو اللہ کو زمین کے حصوں میں سب سے زیادہ محبوب ہیں۔ بلندی سے مراد محض سنگ و خشت کی بلندی نہیں ہے بلکہ اس میں مسجدوں کو گندگی، لغویات اور غیر مناسب اقوال و افعال سے پاک رکھنا بھی شامل ہے۔ ورنہ محض مسجدوں کی عمارتوں کو عالی شان اور فلک بوس بنا دینا مطلوب نہیں ہے بلکہ احادیث میں مسجدوں کو زرنگار اور زیادہ آراستہ و پیراستہ کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ اور ایک اور حدیث میں تو اسے قرب قیامت کی علامات میں سے بتلایا گیا ہے۔ علاوہ ازیں، جس طرح مسجدوں میں تجارت و کاروبار اور شور و شغب ممنوع ہیں کیونکہ یہ مسجد کے اصل مقصد عبادت کے منافی ہیں۔ اسی طرح اللہ کا ذکر کرنے میں یہ بات بھی شامل ہے کہ صرف ایک اللہ کا ذکر کیا جائے اسی کی عبادت کی جائے اور صرف اسی کو مدد کے لیے پکارا جائے۔ "مسجدیں اللہ کے لیے ہیں، پس اللہ کے ساتھ کسی کو مت پکارو"۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۳۷۔ "ایسے لوگ جنہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے اور نماز کے قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے سے غافل نہیں کرتی اس دن سے ڈرتے ہیں جس دن بہت سے دل اور بہت سی آنکھیں الٹ پلٹ ہوجائیں گی۔" O---[اور انہیں وقت پر ادا کرنے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بازار میں تھے مسجد میں نماز کیلئے اقامت کہی گئی آپ نے دیکھا کہ بازار والے اٹھے اور دکانیں بند کرکے مسجد میں داخل ہوگئے تو فرمایا کہ آیت ایسے ہی لوگوں کے حق میں ہے۔ (تفسیر از کنز الایمان)]

(**سورۃ الجن ۷۲**) ---۱۸۔ "اور یہ کہ مسجدیں صرف اللہ ہی کیلئے خاص ہیں پس اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو۔" O---[مسجد کے معنی سجدہ گاہ کے ہیں، سجدہ بھی ایک رکن نماز ہے، اس لئے نماز پڑھنے کی جگہ کو مسجد کہا جاتا ہے، آیت کا مطلب واضح ہے کہ مسجدوں کا مقصد صرف ایک اللہ کی عبادت ہے، اس لئے مسجدوں میں کسی اور کی عبادت، کسی اور سے دعا و مناجات، کسی اور سے استغاثہ و استمداد جائز نہیں، یہ امور ویسے تو مطلقاً ہی ممنوع ہیں اور کہیں بھی غیر اللہ کی عبادت جائز نہیں ہے لیکن مسجدوں کا بطور خاص اس لئے ذکر کیا ہے کہ ان کے قیام کا مقصد ہی اللہ کی عبادت ہے، اگر یہاں بھی غیر اللہ کو پکارنا شروع کردیا گیا تو یہ نہایت ہی قبیح اور ظالمانہ حرکت ہوگی لیکن بدقسمتی سے بعض نادان مسلمان اب مسجدوں میں بھی اللہ کے ساتھ دوسروں کو بھی مدد کیلئے پکارتے ہیں بلکہ مسجدوں میں ایسے کتبے آویزاں کیے ہوئے ہیں، جن میں اللہ کو چھوڑ کر دوسروں سے استغاثہ کیا گیا ہے۔ (از تفسیر ۳ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---[عہد جاہلیت میں اہل عرب میں یہ رواج تھا کہ جب کسی ویران اور اجاڑ وادی میں انہیں رات بسر کرنا پڑتی اور انہیں یہ خوف ہوتا کہ کوئی چیز انہیں گزند نہیں پہنچائے گی تو سونے سے پہلے بلند آواز سے وہ یہ کہتے ترجمہ: اے اس وادی کے سردار! میں تجھ سے ان احمقوں کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جو تیرے تابعدار ہیں، جنات جب یہ سنتے تو ان کے غرور کی کوئی حد نہ رہتی اور کہتے کہ ہم جنوں اور انسانوں سب کے سردار بن گئے ہیں۔ آیت میں اسی کی طرف اشارہ ہے سرکشی اور گمراہی۔ علامہ پانی پتی نے اسی آیت کے ضمن میں ایک واقعہ تحریر کیا ہے آپ بھی سن لیجئے۔ بنی تمیم کا ایک شخص جس کا نام رافع بن عمیر تھا، وہ اپنے اسلام لانے کی وجہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات میں عالج کے ریگستان میں سفر کررہا تھا مجھے نیند آگئی میں نے اونٹنی بٹھائی اور سونے سے پہلے جاہلیت کے دستور کے مطابق میں نے بلند آواز سے کہا جنات کے شر سے میں اس وادی کے سردار کی پناہ مانگتا ہوں۔ پھر میں سوگیا خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک آدمی ہاتھ میں نیزہ ہے اور وہ اس سے میری اونٹنی کو

Marfat.com

ذبح کرنا چاہتا ہے میں گھبرا کر اٹھ بیٹھا۔ ادھر ادھر دیکھا آدمی نہ تھا۔ پھر سو گیا۔ دوسری مرتبہ پھر ایسا ہی ہوا' تیسری بار جب سویا اور اسی منظر سے گھبرا کر اٹھ بیٹھا تو اب میں کیا دیکھتا ہوں کہ میری اونٹنی تھر تھر کانپ رہی ہے۔ کوئی آدمی ہاتھ میں نیزہ لئے کھڑا ہے' ایک بوڑھے آدمی نے اس کا ہاتھ پکڑ رکھا ہے۔ اسی اثناء میں تین جنگلی بیل دوڑتے ہوئے ادھر آنکلے۔ اس بوڑھے نے کہا کہ میری پناہ لینے والے اس انسان کی ناقہ کے عوض تم ایک وحشی بیل پکڑ لو۔ پھر اس نے مجھ سے کہا کہ جب کبھی ایسی وادی میں رات گزارنے کا اتفاق ہو تو کسی جن کی پناہ نہ لیا کرو۔ بلکہ یہ کہا کرو کہ میں اللہ تعالیٰ سے جو محمد ﷺ کا پروردگار ہے' اس وادی کے خوف سے پناہ مانگتا ہوں' میں نے پوچھا محمد کون ہیں؟ شیخ نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی عربی ہیں۔ نہ ان کا شرق سے کوئی تعلق ہے' نہ غرب سے' میں نے پوچھا وہ کہاں رہتے ہیں۔ اس نے بتایا یثرب میں' جہاں کھجوروں کے بکثرت نخلستان ہیں' صبح ہوئی تو اونٹنی پر سوار ہو کر میں نے مدینہ کی راہ لی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مجھے دیکھا تو میرے کچھ عرض کرنے سے پہلے جو گزشتہ رات مجھ پر بیتی تھی' سب کا ذکر فرما دیا اور مجھے اسلام کی دعوت دی' چنانچہ میں نے اسلام قبول کر لیا (مظہری)۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]---[مفسرین نے بالعموم مساجد کو عبادت گاہوں کے معنی میں لیا ہے اور اس معنی کے لحاظ سے آیت کا مطلب یہ ہے کہ عبادت گاہوں میں اللہ کے ساتھ کسی اور کی عبادت نہ کی جائے' حضرت حسن بصری کہتے ہیں کہ زمین پوری کی پوری عبادت گاہ ہے اور آیت کا منشا یہ ہے کہ خدا کی زمین پر کہیں بھی شرک نہ کیا جائے' ان کا استدلال ☆ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے ہے کہ "میرے لئے پوری زمین عبادت کی جگہ اور طہارت حاصل کرنے کا ذریعہ بنائی گئی ہے' حضرت سعید بن جبیر نے مساجد سے مراد وہ اعضاء لیے ہیں جن پر آدمی سجدہ کرتا ہے' یعنی ہاتھ' گھٹنے' قدم اور پیشانی' اس تفسیر کی رو سے آیت کا مطلب یہ ہے کہ یہ اعضاء اللہ کے بنائے ہوئے ہیں' ان پر اللہ کے سوا کسی اور کیلئے سجدہ نہ کیا جائے۔ (از تفسیر ۱۹ تفہیم القرآن)]

مشاہدات: علم اللہ تعالیٰ کا انعام ہے جسے چاہے وہ اس سے نواز دے اسے عالم کہتے ہیں۔ حکماء اسلام کے نزدیک علم کی حقیقت کیا ہے؟ اس کیلئے چند اقوال ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا۔ زیادہ باتیں بنانا علم نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ سے خشیت (ڈرنا) کو علم کہتے ہیں۔

(۲) بکثرت روایت کرنے کا نام علم نہیں بلکہ علم ایک نور ہے جسے اللہ تعالیٰ کسی کے دل میں ڈال دیتا ہے۔

(۳) مجاہد فرماتے ہیں کہ عالم وہ ہے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔

(۴) حضرت ابن مسعود سے ایک قول مروی ہے۔ اگر دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا ہو جائے تو انسان کیلئے اتنا ہی کافی ہے اور اس سے بڑی جہالت اور کوئی نہیں کہ انسان خدا سے غرور کرنے لگے۔ یہ ہیں ایک عالم کی نشانیاں۔

شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ میری جائے پیدائش ہے۔ بچپن سے ہی محلہ کی ایک بڑی مسجد میں پڑھا کرتا تھا۔ وہاں جو عالم آتے مسجد انتظامیہ ان کیلئے محلہ داروں میں سے صاحب حیثیت لوگوں کے ذمے لگاتے کہ فلاں فلاں دن وہ مولوی صاحب کیلئے کھانا لائیں گے تو ہم لوگ مولوی صاحب کو پر تکلف کھانا دیتے۔ ان کی تنخواہ کیلئے مسجد انتظامیہ لوگوں سے چندہ وصول کر کے انہیں دیتی اور مولوی صاحب کو بھی جو مل جاتا صبر شکر سے لے لیتے۔ اس کے مقابلہ میں ۳۵-۱۹۳۴ء میں میں نے دیکھا شہر سے باہر والد صاحب نے رائس مل لگائی وہاں ہم بچے (اس وقت) کھیلنے جایا کرتے تھے۔ وہاں پاس ہی پادری صاحب کی کوٹھی تھی۔ اس وقت کے پادری دیسی تھے اور ان کی بیگم تھی۔ ان لوگوں کیلئے تین چار کنال کی کوٹھی، ایک چھوٹی سی گاڑی اور نوکر چاکر موجود ہوتے تھے۔ میں اس وقت بچپن میں یہ فرق دیکھا کرتا اور مولوی صاحب کی حالت پر دکھ ہوتا تھا۔ اس وقت ہم لوگوں (مسلمانوں) کی حالت بھی یہی تھی۔ مولوی صاحب بھی صابر و شاکر ہوتے تھے، بڑے شہروں کی حالت بھی یہی تھی۔ پاکستان بننے کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت بڑی بڑی مسجدیں بنیں جن میں سے اکثر کا انتظام علماء نے خود سنبھالا اور مسجدوں کی خوبصورتی کو چار چاند لگا دیے۔ اب ان مسجدوں میں بھی دوڑ لگی ہوئی ہے ہر فرقہ اپنی مسجد ہی کی بات کرتا ہے اور دوسرے کی سننے کو تیار نہیں۔ اب ۸۰ فیصد مساجد بھی دکانیں ہیں اور مقابلہ کا رجحان ہے۔ ڈاکٹر علامہ محمد اقبالؒ نے کیا خوب کہا ہے۔

مسجد تو بنا دی شب بھر میں ایماں کی حرارت والوں نے
من اپنا پرانا پاپی ہے برسوں میں نمازی بن نہ سکا

اصل حقیقت یہ ہے کہ علماء بھی انسان ہیں ان کے بھی بال بچے ہیں قدرتی طور پر ہر انسان کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ بھی اپنے بال بچوں کیلئے جدید سہولیات مہیا کرے یہی خواہشات انسان کو اس دوڑ میں شامل کرتی ہیں۔ حکومت کا بھی فرض ہے کہ وہ ان چار شعبہ جات کا خاص طور پر خیال رکھے تاکہ یہ اطمینان کے ساتھ اپنے فرائض سرانجام دیں اور انہیں اس دوڑ میں شامل ہونا نہ پڑے جیسا کہ میں نے پادری صاحب کا حوالہ دیا ہے۔

۱) علماء (مساجد کے امام و خطیب صاحبان) اور مدارس کے علماء، جنہوں نے تعلیم دینی ہے۔

۲) سکولوں کے اساتذہ (مرد و خواتین) اور سارے ملک کے سکولوں کا سلیبس ایک اور معیاری اور مناسب قیمت کا ہونا چاہیے تاکہ غیر ضروری اخراجات نہ

Marfat.com

ہوں۔ بچوں کا یونیفارم پورے ملک میں ایک جیسا ہونا چاہیے جیسے شروع میں ملیشا کی یونیفارم ہوتی تھی مگر نو دولتیوں نے اسے ختم کر دیا۔ ایک جیسی اور سادہ یونیفارم سے امتیاز پیدا نہیں ہوتا جیسے کہ حضور ﷺ کی حدیث مبارکہ ہے کہ امتیاز پیدا نہ کرو۔ بچوں کے تعلیمی سلسلہ میں یہ بہت ضروری ہے۔

(۳) عدلیہ ملک کا بہت اہم شعبہ ہے اس کا مضبوط اور دیانتدار ہونا بہت ضروری ہے انہی اولیت دینی اور ہر طرح کی سہولیات دینی بہت ضروری ہیں تا کہ اپنے فرائض دلجمعی اور دیانتداری سے سرانجام دیں۔

(۴) پولیس بھی ملک کیلئے بہت اہم ہے۔ امن و امان کو بحال کرنا ان کی ذمہ داری ہے اس لئے ان کا خیال رکھنا بھی بہت ضروری ہے۔ انہیں بھی مالی پریشانیوں سے آزاد رکھنا چاہیے تا کہ یہ بھی اپنے فرائض دلجمعی اور دیانتداری سے سرانجام دیں۔

مسجد اقصیٰ

(سورۃ النحل ۱۶)---۷۱ ''اللہ تعالیٰ ہی نے تم میں سے ایک کو دوسرے پر روزی میں زیادتی دی رکھی ہے، پس جنہیں زیادتی دی گئی ہے وہ اپنی روزی اپنے ماتحت غلاموں کو نہیں دیتے کہ وہ اور یہ اس میں برابر ہو جائیں، تو کیا یہ لوگ اللہ کی نعمتوں کے منکر ہو رہے ہیں؟'' O [یعنی جب تم اپنے غلاموں کو اتنا مال اور اسباب دنیا نہیں دیتے کہ وہ تمہارے برابر ہو جائیں تو اللہ کب یہ پسند کرے گا کہ تم کچھ لوگوں کو، جو اللہ ہی کے بندے اور غلام ہیں اللہ کا شریک اور اسکے برابر قرار دے دو، اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ معاشی لحاظ سے انسانوں میں جو فرق پایا جاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے فطری نظام کے مطابق ہے۔ اسے جبری قوانین کے ذریعہ ختم نہیں کیا جا سکتا۔ جیسا کہ اشتراکی نظام میں ہے۔ یعنی معاشی مساوات کی غیر فطری کوشش کے بجائے ہر کسی کو معاشی میدان میں کسب معاش کیلئے مساوی طور پر دوڑ دھوپ کے موقع میسر ہونے چاہئیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(سورۃ بنی اسرائیل ۱۷)---۱ ''پاک ہے وہ اللہ تعالیٰ جو اپنے بندے کو رات ہی رات میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گیا جس کے آس پاس ہم نے برکت دے رکھی ہے، اس لیے کہ ہم اسے اپنی قدرت کے بعض نمونے دکھائیں یقیناً اللہ تعالیٰ ہی خوب سننے دیکھنے والا ہے۔'' O---[اقصیٰ، دور کو کہتے ہیں بیت المقدس، جو القدس یا ایلیاء (قدیم نام) شہر میں ہے اور فلسطین میں واقع ہے، مکے سے القدس تک مسافت ۴۰ دن کی ہے، اس اعتبار سے مسجد حرام کے مقابلے میں بیت المقدس کو مسجد اقصیٰ (دور کی مسجد) کہا گیا ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۷ ''اگر تم نے اچھے کام کیے تو خود اپنے ہی فائدہ کے لیے اور اگر تم نے برائیاں کیں تو بھی اپنے ہی لیے، پھر جب دوسرے وعدے کا وقت آیا (تو ہم نے دوسرے بندوں کو بھیج دیا تا کہ) وہ تمہارے چہرے بگاڑ دیں اور پہلی دفعہ کی طرح پھر اسی مسجد میں گھس جائیں۔ اور جس جس چیز پر قابو پائیں توڑ پھوڑ کر جڑ سے اکھاڑ دیں۔'' O---[تفصیل کے لیے باب نمبر ۱۶، مضمون: بنی اسرائیل]

مسجد الحرام

(سورۃ البقرۃ ۲)---۱۴۴ ''بیشک دیکھ رہے ہیں ہم بار بار اٹھنا تمہارے چہرے کا آسمان کی طرف سو پھیرے دیتے ہیں ہم تمہیں اسی قبلے کی طرف جسے تم پسند کرتے ہو۔ سو پھیر لو تم اپنا رخ طرف مسجد حرام کے۔ اور جہاں بھی ہوا کرو تم پھیر لیا کرو اپنے رخ (نماز میں) اسی کی جانب اور بیشک وہ لوگ جنہیں دی گئی کتاب الٰہی خوب جانتے ہیں کہ یہی (قبلہ) حق ہے۔ ان کے رب کی طرف سے اور نہیں ہے اللہ تعالیٰ بے خبر ان کاموں سے جو یہ کر رہے ہیں۔'' O---۱۵۰ ''اور جہاں سے بھی نکلو تم موڑو اپنا رخ (نماز میں) مسجد الحرام کی طرف اور جہاں کہیں بھی ہو تم تو موڑو اپنے رخ اس کی جانب تا کہ نہ رہے لوگوں کے پاس تمہارے خلاف کوئی حجت سوائے ان کے جو بے انصاف ہیں ان میں سے سو نہ ڈرو تم ان سے بلکہ مجھ ہی سے ڈرو۔ اور (مسجد الحرام کی طرف رخ کرنا اس لئے ضروری ہے) تا کہ پورا کروں میں اپنا انعام تم پر اور (اس لیے بھی) تا کہ تم ہدایت پاؤ۔'' O---۱۹۱ ''اور قتل کرو انہیں (بحالت جنگ) جہاں بھی پاؤ تم انہیں اور نکال دو تم انہیں جہاں سے نکالا ہو انہوں نے تم کو اور فتنہ زیادہ برا ہے قتل سے اور نہ لڑو تم ان سے مسجد حرام کے قریب جب تک کہ (نہ) لڑیں وہ تم سے وہاں پھر اگر لڑیں وہ تم سے (وہاں) تو قتل کرو تم ان کو یہی ہے سزا ایسے کافروں کی۔'' O---۱۹۶ ''یہ (عمرہ کی اجازت) اس شخص کے لیے ہے نہ ہو جس کا گھر بار مسجد حرام کے قریب اور ڈرتے رہو اللہ تعالیٰ سے اور خوب جان لو کہ بیشک اللہ تعالیٰ سخت ہے عذاب دینے میں۔'' O---۲۱۷ ''پوچھتے ہیں تم سے حرمت والے مہینے کے بارے میں کہ جنگ کرنا اس میں (کیسا ہے؟) کہو جنگ کرنا اس میں بڑا گناہ ہے لیکن روکنا اللہ تعالیٰ کی راہ سے اور نہ ماننا اللہ کو اور (روکنا) مسجد حرام سے اور نکال دینا اہل حرم کو وہاں سے اس سے بھی بڑا گناہ ہے اللہ کے نزدیک اور فتنہ انگیزی بڑا (گناہ) ہے قتل سے بھی اور وہ تو تم سے لڑتے ہی جائیں گے یہاں تک کہ پھیر دیں تم کو تمہارے دین سے اگر ان کا بس چلے اور جو شخص پھر جائے گا تم میں سے اپنے دین سے پھر مر جائے کافر ہی تو یہی لوگ ہیں

Marfat.com

کہ ضائع ہو جائیں گے ان کے اعمال دُنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اور یہی لوگ ہیں جہنمی وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔''O

(**سورۃ المائدۃ ۵**)---۲۔''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے منسوب نشانوں کو بے حرمت نہ کرو نہ حرمت والے مہینے کو نہ قربانی کے جانوروں کو نہ پٹے والے جانوروں کو اور نہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور خوشی کی تلاش میں خانہ کعبہ کا قصد کرنے والوں کو۔ اور جب تم احرام کھول دو تو شکار کر سکتے ہو اور کسی قوم کی دشمنی اس وجہ سے کہ انہوں نے تمہیں خانہ کعبہ سے روکا تھا تمہیں اس بات پر نہ اکسائے کہ زیادتی کرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو کہ اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے۔''O

(**سورۃ الانفال ۸**)---۳۴۔''مگر (اب) ان میں کیا بات ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں عذاب نہ دے جب وہ مسجد حرام سے روکتے ہیں حالانکہ وہ اس کے متولی بھی نہیں۔ اس کے متولی تو صرف متقی لوگ ہو سکتے ہیں لیکن ان میں اکثر کو علم نہیں۔''O---۳۵۔''اور خانہ خدا کے پاس ان کی نماز صرف سیٹیاں اور تالیاں بجانا رہ گئی ہے۔''O

(**سورۃ التوبہ ۹**)---۷۔''مشرکوں کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں اور اس کے رسول ﷺ کے ہاں عہد کیسے رہ سکتا ہے سوائے ان لوگوں کے جن سے تم نے مسجد الحرام کے پاس عہد باندھا۔ پھر اگر وہ تمہارے ساتھ قائم رہتے ہیں تو تم بھی ان کے ساتھ قائم رہو کہ اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کو پسند کرتا ہے۔''O---۱۹۔''کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانے اور مسجد حرام کو آباد کرنے کو ایسا سمجھ لیا ہے جیسے وہ شخص جو اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتا ہے؟ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں برابر نہیں ہو سکتے۔ مگر اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو راہ نہیں دکھاتا۔''O---۲۸۔''اے ایمان والو! مشرک تو محض پلید لوگ ہیں پس وہ اس سال کے بعد مسجد حرام کے پاس نہ آئیں اور اگر تم کو مفلسی کا اندیشہ ہو تو اللہ تعالیٰ اگر اس نے چاہا جلدی ہی تمہیں اپنے فضل سے مالدار کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ علم والا حکمت والا ہے۔''O

(**سورۃ الحج ۲۲**)---۲۵۔''جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکنے لگے اور اس حرمت والی مسجد سے بھی جسے ہم نے تمام لوگوں کے لیے مساوی کر دیا ہے وہیں کے رہنے والے ہوں یا باہر کے ہوں' جو بھی ظلم کے ساتھ وہاں الحاد کا ارادہ کرے ہم اسے دردناک عذاب چکھائیں گے۔''O---[الحاد کے لفظی معنی تو کج روی کے ہیں۔ یہاں یہ عام ہے' کفر و شرک سے لے کر ہر قسم کے گناہ کے لیے۔ حتیٰ کہ بعض علما الفاظ قرآنی کے پیش نظر اس بات تک کے قائل ہیں کہ حرم میں اگر کسی گناہ کا ارادہ بھی کر لے گا' (چاہے اس پر عمل نہ کر سکے) تو وہ بھی اس وعید میں شامل ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ محض ارادے پر مواخذہ نہیں ہوگا' جیسا کہ دیگر نصوص سے واضح ہے۔ تاہم ارادہ اگر عزم مصمم کی حد تک ہو تو پھر قابل گرفت ہو سکتا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الفتح ۴۸**)---۲۵۔''یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے کفر کیا اور آپ کو مسجد حرام سے روکا اور قربانی کے لیے موقوف جانور کو اس کی قربان گاہ میں پہنچنے سے (روکا)' اور اگر ایسے (بہت سے) مسلمان مرد اور (بہت سی) مسلمان عورتیں نہ ہوتیں جن کی تم کو خبر نہ تھی یعنی ان کے پس جانے کا احتمال نہ ہوتا جس پر ان کی وجہ سے تم کو بھی بے خبری میں ضرر پہنچتا' (تو تمہیں لڑنے کی اجازت دے دی جاتی لیکن ایسا نہیں کیا گیا) تاکہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت میں جس کو چاہے داخل کرے اور اگر یہ الگ الگ ہوتے تو ان میں جو کافر تھے ہم ان کو دردناک سزا دیتے۔''O---۲۷۔''یقیناً اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو خواب سچا دکھایا کہ ان شاء اللہ آپ یقیناً پورے امن و امان کے ساتھ مسجد حرام میں داخل ہوں گے سر منڈواتے ہوئے اور سر کے بال کترواتے ہوئے (چین کے ساتھ) نڈر ہو کر' وہ ان امور کو جانتا ہے جنہیں آپ نہیں جانتے' پس اس نے اس سے پہلے ایک نزدیک کی فتح آپ کو میسر کی۔''O---[یہ وعدہ اگلے سال ذی القعدہ ۷ھ میں پورا ہوا۔ تاریخ میں یہ عمرہ ''عمرۃ القضاء'' کے نام سے مشہور ہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

مسجد ضرار

(**سورۃ التوبہ ۹**)---۱۰۷۔''اور جن لوگوں نے ایک مسجد ضرر پہنچانے، کفر کرنے، مومنوں میں پھوٹ ڈالنے اور اس شخص کے گھات لگانے کیلئے جو پہلے بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے جنگ کرتا رہا ہے ٹھہرائی ہے اور وہ ضرور قسمیں کھائیں گے کہ ہم نے تو صرف بھلائی چاہی تھی۔ مگر اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ وہ یقیناً جھوٹے ہیں۔''O---[جب حضور اکرم ﷺ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو اول مدینہ سے باہر محلہ عمرو بن عوف میں تشریف فرما ہوئے۔ چند روز بعد شہر مدینہ تشریف لے گئے اور وہاں مسجد نبوی تعمیر کرائی۔ محلہ عمرو بن عوف میں جہاں پہلے تشریف فرما ہوئے وہاں آپ ﷺ نے نمازیں پڑھیں اور وہیں لوگوں نے ایک مسجد قبا کے نام سے تیار کر لی۔ حضور اکرم ﷺ اکثر ہفتہ کے روز وہاں جا کر دو رکعت نماز پڑھتے اور اس کی بڑی فضیلت بیان فرماتے۔ اب منافقین نے اسی کے قریب ایک مکان کو مسجد قرار دے کر حضور اکرم ﷺ سے استدعا کی کہ وہاں برکت کے لیے نماز پڑھیں۔ بہانہ یہ کیا کہ بوڑھے اور کمزور لوگوں کو آنے میں تکلیف ہوتی ہے اور مسجد قبا میں جگہ بھی کم پڑتی ہے۔ لیکن حضور اکرم ﷺ اس وقت غزوہ تبوک کے لیے جا رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا واپسی پر اگر خدا نے چاہا تو وہاں نماز پڑھیں گے۔ فی الحقیقت اس ناپاک تجویز کا اصل محرک ایک شخص ابو عامر راہب خزرجی تھا۔ ہجرت سے پہلے اس شخص نے نصرانی بن کر راہبانہ زندگی اختیار کر لی تھی۔ مدینہ اور آس پاس کے لوگ خصوصاً قبیلہ خزرج والے اس کی زہد و درویشی کے معتقد تھے اور بڑی تعظیم کرتے تھے۔ حضور اکرم ﷺ کی تشریف آوری سے مدینہ میں

Marfat.com

ایمان وعرفان کا آفتاب چمکا تو اس طرح کے درویشوں کا بھرم کھلنے لگا۔ بھلا آفتاب کے سامنے چراغ مردہ کو کون پوچھتا۔ ابو عامر یہ دیکھ کر چراغ پا ہو گیا۔ حضور اکرم ﷺ نے اسے اسلام کی دعوت دی اور فرمایا میں مکمل ملت ابراہیمی لے کر آیا ہوں۔ کہنے لگا میں پہلے سے اسی پر قائم ہوں۔ لیکن تم نے ملت ابراہیمی میں اس کے خلاف چیزیں داخل کر دی ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے بہت زور سے اس کی تردید فرمائی۔ آخر اس کی زبان سے نکلا جو ہم میں سے جھوٹا ہو خدا اس کو وطن سے دور یکہ وتنہا غربت و بے کسی کی موت مارے۔ آپ ﷺ نے فرمایا آمین خدا ایسا ہی کرے۔ جنگ بدر کے بعد جب اسلام کی جڑیں مضبوط ہو گئیں اور مسلمانوں کا عروج وفروغ حاسدوں کی نگاہوں کو خیرہ کرنے لگا۔ ابو عامر کو تاب نہ رہی۔ بھاگ کر مکہ پہنچا کہ کفار مکہ کو حضور اکرم ﷺ کے مقابلے میں چڑھا کر لائے۔ چنانچہ معرکہ احد میں قریش کے ساتھ خود آیا۔ اور جنگ حنین تک کفار کے ساتھ ہو کر ہر معرکہ میں مسلمانوں سے لڑتا رہا۔ احد میں اس کی شرارتوں سے حضور اکرم ﷺ کے چہرۂ مبارک کے زخمی ہونے اور دندان مبارک شہید ہونے کا واقعہ پیش آیا۔ حنین کے بعد جب ابو عامر کو محسوس ہوا اب عرب کی کوئی طاقت اسلام کو کچلنے میں کامیاب نہیں ہو سکتی تو بھاگ کر ملک شام پہنچا اور منافقین مدینہ کو خط لکھا کہ میں قیصر روم سے مل کر ایک لشکر جرار لانے والا ہوں۔ تم فی الحال ایک عمارت مسجد کے نام پر بنالو۔ جہاں نماز کے بہانے سے جمع ہو کر اسلام کے خلاف ہر قسم کے سازشی مشورے ہو سکیں اور قاصد تمہیں وہیں میرے خطوط وغیرہ پہنچا دیا کرے۔ اور میں خود آؤں تو ایک موزوں جگہ ملنے اور ٹھہرنے کی ہو۔ یہ خبیث مقاصد تھے جس کے لیے مسجد ضرار تعمیر ہوئی۔ حضور اکرم ﷺ تبوک سے واپس ہو کر بالکل مدینہ کے قریب پہنچ گئے۔ تب جبرائیلؑ یہ آیات لے کر آئے جن میں منافقین کی ناپاک سازشوں کا پول کھول دیا۔ آپ ﷺ نے مالک بن خشم اور معین بن عدی کو حکم دیا کہ اس مکان کو (جس کا نام فریب سے مسجد رکھا تھا) گرا کر پیوند زمین کر دو۔ انہوں نے فوراً حکم کی تعمیل کی اور اس طرح منافقین اور فاسق ابو عامر کے ارمان دل کے دل میں رہ گئے۔ اور ابو عامر فاسق اپنی دعا اور حضور اکرم ﷺ کی آمین کے موافق (قنسرین) ملک شام میں تنہا سخت بے کسی کی موت مرا۔ (از تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانیؒ)] ---۱۰۸۔ "تو اس میں (مسجد ضرار) میں کبھی کھڑے نہ ہونا۔ ہاں! وہ مسجد (مسجد قبا) جسے پہلے دن سے خوف خدا پر بنایا گیا زیادہ حقدار ہے کہ تو اس میں کھڑا ہو۔ اس میں وہ لوگ ہیں جو پاک رہنا پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پاک لوگوں کو پسند کرتا ہے۔" ○---۱۰۹۔ "یا وہ جس نے اپنی عمارت کی بنیاد ایک کھوکھلی کھائی کے کنارے پر رکھی۔ جو اسے دوزخ کی آگ میں لے گری۔ مگر اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو راہ نہیں دکھاتا۔" ○---۱۱۰۔ "ان کی عمارت جو انہوں نے بنائی ہے ان کے دلوں میں کھٹکتی ہی رہے گی سوائے اس کے کہ ان کے دل ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ جاننے والا حکمت والا ہے۔" ○

مسجد قبا

(سورۃ التوبہ ۹) ---۱۰۸۔ "ہاں! وہ مسجد جسے پہلے دن سے خوف خدا پر بنایا گیا زیادہ حقدار ہے کہ تو اس میں کھڑا ہو۔ اس میں وہ لوگ ہیں جو پاک رہنا پسند کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ پاک لوگوں کو پسند کرتا ہے۔" ○--- [جب حضور اکرم ﷺ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو اول مدینہ سے باہر محلہ عمرو بن عوف میں تشریف فرما ہوئے۔ چند روز بعد شہر مدینہ تشریف لے گئے اور وہاں مسجد نبوی تعمیر کی۔ محلہ عمرو بن عوف میں جہاں پہلے تشریف فرما ہوئے وہاں آپ ﷺ نے نمازیں پڑھیں۔ اور وہیں لوگوں نے ایک مسجد قبا کے نام سے تیار کر لی۔ حضور اکرم ﷺ اکثر ہفتہ کے روز وہاں جا کر دو رکعت نماز پڑھتے اور اس کی بڑی فضیلت بیان فرماتے۔ (از تفسیر مولانا شبیر احمد عثمانیؒ)] ---۱۰۹۔ "تو کیا وہ جس نے اپنی عمارت کی بنیاد اللہ تعالیٰ کے ڈر اور رضا پر رکھی بہتر ہے یا وہ جس نے اپنی عمارت کی بنیاد ایک کھوکھلی کھائی کے کنارے پر رکھی جو اسے دوزخ کی آگ میں لے گری۔ مگر اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو راہ نہیں دکھاتا۔" ○

مسلم اور کافر میں فرق، دو قومی نظریہ

(سورۃ البقرہ ۲) ---۳۔ "جو لوگ غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز کو قائم رکھتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے (مال) میں سے خرچ کرتے ہیں۔" ○ ---۴۔ "اور جو لوگ ایمان لاتے ہیں اس پر جو آپ کی طرف اتارا گیا اور جو آپ سے پہلے اتارا گیا، اور وہ آخرت پر بھی یقین رکھتے ہیں۔" ○---۵۔ "یہی لوگ ہیں ہدایت پر اپنے رب کی اور یہی ہیں فلاح پانے والے۔" ○---۶۔ "بیشک وہ لوگ جنہوں نے (ان باتوں کو ماننے سے) انکار کر دیا یکساں ہے ان کیلئے خواہ تم خبردار کرو انہیں یا نہ کرو وہ ایمان نہ لائیں گے۔" ○---۷۔ "مہر لگا دی ہے اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر اور ان کی آنکھوں پر (پڑ گیا ہے) پردہ اور ان کیلئے ہے عذاب عظیم۔" ○---۲۱۲۔ "خوشنما بنا دیا گیا ہے ان لوگوں کیلئے جنہوں نے کفر اختیار کیا دنیاوی زندگی کو اور مذاق اڑاتے ہیں یہ ان لوگوں کا جو ایمان والے ہیں اور وہ لوگ جو متقی ہیں برتر ہوں گے ان سے قیامت کے دن (رہا دنیا کا رزق) تو اللہ تعالیٰ رزق دیتا ہے جسے چاہے بے حساب۔" ○---۲۵۷۔ "اللہ تعالیٰ حامی و مددگار ہے ان لوگوں کا جو ایمان لاتے ہیں نکالتا ہے ان کو تاریکیوں سے روشنی کی طرف اور وہ لوگ جو کفر اختیار

Marfat.com

کرتے ہیں ان کے حامی و مددگار طاغوت ہیں جو نکالتے ہیں ان کو روشنی سے تاریکیوں کی طرف یہی لوگ ہیں اہل دوزخ یہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔"O
(سورۃ آل عمران ۳)---۱۱۷۔"مثال اس کی جو خرچ کرتے ہیں یہ لوگ اس دُنیاوی زندگی میں اس ہوا کی سی ہے جس میں ہو سخت سردی جو چلے کھیتی پر ایسے لوگوں کی جنہوں نے ظلم کیا ہوا اپنی جانوں پر اور برباد کر دے وہ اس کھیتی کو اور نہیں کیا ظلم ان پر اللہ نے بلکہ وہ تو خود اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں۔"O---
[قیامت والے دن کافروں کے نہ مال کچھ کام آئیں گے نہ اولاد۔ حتیٰ کہ رفاہی اور بظاہر بھلائی کے کاموں پر وہ جو خرچ کرتے ہیں وہ بھی بے کار جائیں گے اور ان کی مثال سخت پالے کی سی ہے جو ہری بھری کھیتی کو جلا کر خاکستر کر دیتا ہے۔ ظالم اس کھیتی کو دیکھ کر خوش ہو رہے ہوتے ہیں اور اس سے نفع کی امیدیں رکھے ہوئے ہیں کہ اچانک ان کی امیدیں خاک میں مل جاتی ہیں۔ اس سے معلوم ہوا جب تک ایمان نہ ہو گا رفاہی کاموں پر خرچ کرنے والوں کی چاہے دُنیا میں کتنی ہی شہرت ہو جائے، آخرت میں انہیں کوئی صلہ نہیں ملے گا۔ وہاں ان کیلئے جہنم کا دائمی عذاب ہو گا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۶۲۔"بھلا کیا وہ شخص جو چل رہا ہو اللہ تعالیٰ کی رضا پر مانند اس شخص کے ہو سکتا ہے جو گھر گیا ہو اللہ تعالیٰ کے غضب میں اور ٹھکانہ ہو اس کا جہنم جب کہ وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔"O---۱۶۳۔"یہ (دو قسم کے) لوگ درجے کے لحاظ سے مختلف ہیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک اور اللہ تعالیٰ نگران ہے ہر اس عمل پر جو وہ کرتے ہیں۔"O
(سورۃ النساء ۴)---۷۶۔"وہ لوگ جو ایمان والے ہیں، جنگ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں۔ اور جو کافر ہیں وہ جنگ کرتے ہیں راہ میں شیطانوں کی پس جنگ کرو تم شیطان کے ساتھیوں سے۔ بیشک چال شیطان کی ہے نہایت کمزور۔"O
(سورۃ الانعام ۶)---۱۲۲۔"اور کیا وہ جو مردہ تھا۔ پھر ہم نے اسے زندگی دی اور اس کیلئے روشنی بنائی جس سے وہ لوگوں میں چلتا پھرتا ہے۔ اس کی مانند ہے جو اندھیروں میں ہے۔ جن سے وہ نکل نہیں سکتا۔ مگر اسی طرح کافروں کیلئے ان کے کام خوش نما بنا دیئے گئے ہیں۔"O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: نور]
(سورۃ الاعراف ۷)---۱۵۷۔"جو لوگ بے پڑھے نبی رسول ﷺ کی پیروی کرتے ہیں جسے وہ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں جو انہیں پسندیدہ باتوں کی تلقین کرتا ہے، ناپسندیدہ باتوں سے منع کرتا ہے، پاکیزہ چیزوں کو ان کیلئے حلال کرتا ہے، گندی چیزوں کو ان پر حرام کرتا ہے اور ان کے بوجھ اور طوق جو ان پر پڑے ہیں اتروا تا ہے۔ ہاں! جو لوگ اس پر ایمان لائے اس کی حمایت کی اس کی مدد کی اور اس نور کے پیچھے چلے جو اس کے ساتھ نازل کیا گیا وہی کامیاب ہوں گے۔"O---[تفسیر کیلئے باب نمبر ۴، مضمون: اتباع رسول ﷺ]
(سورۃ التوبہ ۹)---۳۔"اور حج اکبر کے دن اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے نوع انسان کی طرف اعلان عام ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ مشرکوں سے دستبردار ہوتے ہیں۔ اب اگر تم توبہ کر لو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اور اگر تم منہ موڑ لو گے تو جان لو کہ تم اللہ تعالیٰ کو ہرا نہیں سکتے اور کافروں کو دردناک عذاب کی خوشخبری دے۔"O---۵۔"ہاں! جب حرمت کے مہینے گزر جائیں تو مشرکوں کو قتل کرو جہاں بھی انہیں پاؤ اور انہیں پکڑ لو اور انہیں گھیر لو اور ہر گھات کی جگہ ان کیلئے بیٹھو پھر اگر وہ توبہ کر لیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں تو ان کی راہ چھوڑ دو کہ اللہ تعالیٰ بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔"O---۱۱۔"اب اگر وہ توبہ کر لیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں تو تمہارے دینی بھائی ہیں اور ہم علم والے لوگوں کیلئے آیتیں کھول کر بیان کر رہے ہیں۔"O---۱۷۔"مشرکوں کا کام نہیں کہ اپنے اوپر کفر کی گواہی دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو آباد کریں۔ ان کے عمل اکارت ہیں اور وہ ہمیشہ آگ میں رہیں گے۔"O---۱۸۔"اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو صرف وہی آباد کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہے، نماز قائم کرتا ہے اور زکوٰۃ ادا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا۔ ہاں! ممکن ہے کہ ایسے لوگ راہ پانے والوں میں ہو جائیں۔"O---۱۹۔"کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانے اور مسجد حرام کو آباد کرنے کو ایسا سمجھ لیا ہے جیسے وہ شخص جو اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتا ہے؟ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں برابر نہیں ہو سکتے۔ مگر اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو راہ نہیں دکھاتا۔"O---۵۳۔"کہہ دیجئے! خوشی سے خرچ کرو یا ناخوشی سے تم سے قبول نہیں کیا جائے گا کہ تم نافرمان لوگ ہو۔"O---۵۴۔"اور کوئی چیز ان کے خرچوں کو قبول ہونے سے نہیں روکتی سوائے اس کے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا انکار کیا اور وہ نماز کو نہیں آتے مگر سستی سے اور خرچ نہیں کرتے مگر ناخوشی سے۔"O
(سورۃ یونس ۱۰)---۲۶۔"ان لوگوں کیلئے جو اچھے کام کرتے ہیں اچھائی ہے اور زیادہ بھی، اور ان کے چہروں پر نہ غبار چھائے گا اور نہ ذلت، وہ جنت کے لوگ ہیں جو وہاں ہمیشہ رہیں گے۔"O---۲۷۔"اور جو لوگ برائیاں کماتے ہیں تو برائی کا بدلہ اسی کی مانند ہو گا اور ان پر ذلت چھا جائے گی انہیں اللہ تعالیٰ سے بچانے والا کوئی نہ ہو گا، وہ یوں ہوں گے گویا ان کے چہروں پر رات کے سیاہ ٹکڑے ڈال دیئے گئے ہیں۔ وہ آگ میں جانے والے ہیں اور وہاں ہمیشہ رہیں گے۔"O
(سورۃ ھود ۱۱)---۱۵۔"جو کوئی دُنیا کی زندگی اور اس کی زینت چاہتا ہے۔ انہیں ہم یہیں ان کے عمل پورے کر دیتے ہیں اور انہیں یہاں کم نہیں دیا جاتا۔"O---۱۶۔"یہ وہ لوگ ہیں جن کیلئے آخرت میں آگ کے سوا کچھ نہیں۔ اور جو کچھ انہوں نے یہاں بنایا اکارت ہوا۔ اور جو کیا وہ بیکار گیا۔"O---۲۳۔"ہاں! جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے درست عمل کئے اور اپنے رب کے سامنے عاجزی کی وہ جنت میں جانے والے ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔"O
(سورۃ السجدۃ ۳۲)---۱۸۔"کیا وہ جو مومن ہو مثل اس کے ہے جو فاسق ہو؟ یہ برابر نہیں ہو سکتے۔"O

Marfat.com

(سورۃ ص ۳۸) ---۲۸۔ "کیا ہم ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے ان کے برابر کر دیں گے جو (ہمیشہ) زمین میں فساد مچاتے رہے یا پرہیز گاروں کو بدکاروں جیسا کر دیں گے؟" O

(سورۃ الزُّمر ۳۹) ---۶۴۔ "آپ فرما دیجئے اے جاہلو! کیا تم مجھ سے اللہ تعالیٰ کے سوا اوروں کی عبادت کو کہتے ہو۔" O ---۶۵۔ "اور بیشک وحی کی گئی ہے آپ کی طرف اور ان کی طرف جو آپ سے پہلے تھے۔ کہ اگر (بفرضِ محال) آپ نے بھی شرک کیا تو ضائع ہو جائینگے آپ کے اعمال اور آپ بھی خاسرین میں سے ہو جائیں گے۔" O ---۶۶۔ "بلکہ آپ اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرو اور شکر کرنے والوں میں سے ہو جاؤ۔" O

(سورۃ الکافرون ۱۰۹) ---۱۔ "آپ فرما دیجئے اے کافرو!" O ---۲۔ "میں پرستش نہیں کیا کرتا (ان بتوں کی) جن کی تم پرستش کرتے ہو۔" O ---۳۔ "اور نہ ہی تم عبادت کرنے والے ہو اس (خدا کی) جس کی میں عبادت کیا کرتا ہوں۔" O ---۴۔ "اور نہ ہی میں کبھی عبادت کرنے والا ہوں جن کی تم پوجا کیا کرتے ہو۔" O ---۵۔ "اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کیا کرتا ہوں۔" O ---۶۔ "تمہارے لیے تمہارا دین ہے اور میرے لیے میرا دین۔" O --- [تفصیل کے لیے باب نمبر ۷، مضمون: عبادت]

(سورۃ حٰم السجدۃ ۴۱) ---۵۔ "اور انہوں نے کہا کہ جس کی طرف ہمیں بلا رہا ہے ہمارے دل تو اس سے پردے میں ہیں اور ہمارے کانوں میں گرانی ہے اور ہم میں اور تجھ میں ایک حجاب ہے اچھا تو اب اپنا کام کیے جا ہم بھی یقیناً کام کرنے والے ہیں۔" O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: بہرے، گونگے)

☆ مشہور حدیث مبارکہ: مسلمان اور کافر میں نماز کا فرق ہے۔

مشکلات و آسانی

(سورۃ الانشراح ۹۴) ---۵۔ "پس یقیناً ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔" O --- [کفار مسلمانوں کو طعنہ دیا کرتے تھے کہ تم نادار اور مفلس ہو، تم کمزور اور ناتواں ہو، ہم تمہیں پیس کر رکھ دیں گے، ہم تمہارا نام ونشان تک مٹا دیں گے۔ جو شخص اسلام قبول کرتا اس کو ہر قسم کے ظلم وستم کا نشانہ بنایا جاتا، درد سے جب وہ فریاد کرتا تو اس کی فریاد سننے والا ہی کوئی نہ ہوتا بلکہ الٹا وہ سنگدل اس کو تڑپتا ہوا دیکھ کر تالیاں بجاتے اور خوشی کے نعرے بلند کرتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے حبیب! ان دشواریوں اور تکلیفوں سے پریشان ہونے کی قطعاً ضرورت نہیں۔ ہمارا یہ قانون ہے کہ ہر تکلیف کے بعد راحت ہوتی ہے، ہر دشواری کے بعد آسانی ہوتی ہے، یہ تکلیف جن سے آپ کے ماننے والے دوچار ہو رہے ہیں، یہ عسرت وتنگدستی جس کے باعث بیگانے زبان طعن دراز کیا کرتے ہیں، ختم ہو جائے گی اور عزت واقبال، خوش حالی اور فارغ البالی کا ایک درخشاں دور شروع ہوگا۔ (از تفسیر ۴ ضیاء القرآن)] --- [یہ آپ ﷺ کے لئے اور صحابہؓ کے لئے خوشخبری ہے کہ تم اسلام کی راہ میں جو تکلیفیں برداشت کر رہے ہو تو گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے اس کے بعد ہی اللہ تمہیں فراغت و آسانی سے نوازے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا، جسے ساری دنیا جانتی ہے۔ (از تفسیر ۳ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

مشکلات ومصائب سے نجات حاصل کرنیکا طریقہ

(سورۃ الطلاق ۶۵) ---۲۔ "پس جب یہ عورتیں اپنی عدت پوری کرنے کے قریب پہنچ جائیں تو انہیں یا تو قاعدہ کے مطابق اپنے نکاح میں رہنے دو یا دستور کے مطابق انہیں الگ کر دو اور آپس میں سے دو عادل شخصوں کو گواہ کر لو اور اللہ کی رضامندی کے لیے ٹھیک ٹھیک گواہی دو۔ یہی ہے وہ جس کی نصیحت اسے کی جاتی ہے جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اور جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے لیے چھٹکارے کی شکل نکال دیتا ہے۔" O --- [طلاق، عدت، نفقہ، سکنیٰ وغیرہ جو احکام یہاں بیان کیے گئے ہیں ان کی پابندی میں خوفِ خدا کو جو اپنا شعار بنائے گا اور خلوصِ نیت سے ان کی پیروی کرے گا تو اللہ تعالیٰ ان مشکلات سے نجات کی کوئی نہ کوئی صورت ضرور پیدا کر دے گا۔ یہ قاعدہ صرف ان احکام کی بجا آوری کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ عام ہے۔ جو شخص تقویٰ کو اپنا شعار بنا لیتا ہے کسی قسم کے دباؤ میں آکر ارشاداتِ خداوندی سے سرِ مو انحراف نہیں کرتا، بڑی استقامت اور جوانمردی سے اوامر ونواہی کی پابندی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی نجات کے اسباب پیدا کر دیتا ہے اور اس کو وہاں سے رزق مہیا کرتا ہے جہاں سے اسے وہم وگمان بھی نہیں ہوتا۔ ہماری حالت بھی عجیب ہے۔ عام حالات میں تو احکامِ شرعی کی ہم کچھ نہ کچھ پاسداری کرتے ہیں لیکن جب ہم کسی مشکل میں پھنس جاتے ہیں تو اس سے نکلنے کے لیے جائز وناجائز حرکات کے ارتکاب میں ذرا تامل نہیں کرتے۔ غربت وافلاس کی گرفت سخت ہو جائے تو رشوت، چوری، لوٹ کھسوٹ اور حرام خوری کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ کسی مقدمہ میں پھنس جائیں تو اس میں کامیاب ہونے کے لیے جھوٹی گواہی سے کام چلا لیتے ہیں۔ دشمن کا دباؤ بڑھ جائے تو جھوٹ اور مکر وفریب سے گلوخلاصی کی

Marfat.com

تدبیریں سوچنے لگتے ہیں۔ درحقیقت یہ سب نفس کا فریب اور شیطان کا دھوکہ ہے۔ ایسا کرنے سے مشکلیں گھٹتی نہیں، بڑھتی ہیں، مطلعِ حیات مزید ابر آلود ہو جاتا ہے، ناکامیاں اور رسوائیاں انسان کا مقدر بن جایا کرتی ہیں۔ اس کے برعکس قرآنِ کریم نے مشکلات سے نجات پانے اور مصائب کے نرغے سے رہائی حاصل کرنے کا ایک طریقہ بتایا ہے۔ وہ یہ کہ اپنے دل میں خوفِ خدا پیدا کر لو۔ جن کاموں سے اس نے روکا ہے بھولے سے بھی ان کے قریب مت پھٹکو جن احکام کی بجا آوری کا اس نے حکم دیا ہے ان کی پوری طرح پابندی کرو۔ اس کی یاد اور اس کے ذکر میں صدقِ دل سے مشغول ہو جاؤ۔ تم دیکھو گے کہ اس کا دستِ کرم کس طرح آگے بڑھ کر تمہاری چارہ سازی کرتا ہے۔ اس کی چشمِ رحمت کس طرح تمہاری بگڑی بناتی ہے۔ وہ اپنے خزانوں کے منہ تمہارے لیے کس طرح کھول دیتا ہے۔ اس آیتِ طیبہ میں بندۂ مومن کو اس کی یقینی نجات، حقیقی کامرانی اور سچی خوشی کا راستہ دکھایا گیا ہے۔ کاش ہم کان کھول کر سُن لیں، دلوں میں اس کو جگہ دیں اور صدقِ دل سے اس پر عمل کریں۔ (از تفسیر نمبر ۱۰ ضیاء القرآن)] ---۳۔ "اور اسے ایسی جگہ سے روزی دیتا ہے جس کا اسے گمان بھی نہ ہو اور جو شخص اللہ پر توکل کرے گا اللہ سے کافی ہو گا۔ اللہ تعالیٰ اپنا کام پورا کر کے ہی رہے گا۔ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے۔" O

(سورۃ الانشراح ۹۴)---۵۔ "پس یقیناً ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔" O---[کفار مسلمانوں کو طعنہ دیا کرتے تھے کہ تم نادار اور مفلس ہو، تم کمزور اور ناتوان ہو، ہم تمہیں پیس کر رکھ دیں گے، ہم تمہارا نام و نشان تک مٹا دیں گے۔ جو شخص اسلام قبول کرتا اس کو ہر قسم کے ظلم و ستم کا نشانہ بنایا جاتا، درد سے جب وہ فریاد کرتا تو اس کی فریاد سننے والا ہی کوئی نہ ہوتا بلکہ الٹا وہ سنگدل اس کو تڑپتا ہوا دیکھ کر تالیاں بجاتے اور خوشی کے نعرے بلند کرتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے حبیب! ان دشواریوں اور تکلیفوں سے پریشان ہونے کی قطعاً ضرورت نہیں۔ ہمارا یہ قانون ہے کہ ہر تکلیف کے بعد راحت ہوتی ہے، ہر دشواری کے بعد آسانی ہوتی ہے، یہ تکلیف جن سے آپ کے ماننے والے دوچار ہو رہے ہیں، یہ عسرت و تنگدستی جس کے باعث بیگانے زبان طعن دراز کیا کرتے ہیں، ختم ہو جائے گی اور عزت و اقبال، خوش حالی اور فارغ البالی کا ایک درخشاں دور شروع ہو گا۔ (از تفسیر ۱۲ ضیاء القرآن)]---[یہ آپ ﷺ کیلئے اور صحابہ رضی اللہ عنہم کیلئے خوشخبری ہے کہ تم اسلام کی راہ میں جو تکلیفیں برداشت کر رہے ہو تو گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے اس کے بعد ہی اللہ تمہیں فراغت و آسانی سے نوازے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا، جسے ساری دُنیا جانتی ہے۔ (از تفسیر ۳ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

مشورہ کرنا، شوریٰ

(سورۃ آل عمران ۳)---۱۵۹۔ "سو یہ کتنی بڑی رحمت ہے اللہ تعالیٰ کی کہ ہو تم (اے محمد ﷺ) نرم مزاج ان کیلئے اور اگر کہیں ہوتے تم سخت مزاج اور سنگدل تو ضرور منتشر ہو جاتے یہ تمہارے گردوپیش سے سو تم معاف کر دو ان کو اور دُعائے مغفرت کرو ان کے حق میں اور مشورہ لیتے رہو ان سے دین کے کام میں پھر جب پختہ فیصلہ کر لو تم تو توکل کرو اللہ تعالیٰ پر اور کر گزرو بیشک اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے توکل کرنے والوں کو۔" O---[تفسیر کیلئے باب نمبر ۱۴، مضمون: اصولِ حکمرانی]

(سورۃ النساء ۴)---۱۱۴۔ "نہیں ہے کوئی بھلائی ان کے خفیہ مشوروں میں سوائے اس کے کہ کوئی ترغیب دے صدقہ دینے یا نیکی کرنے کی یا اصلاحِ احوال کی لوگوں کے درمیان اور جو شخص کرتا ہے یہ کام تلاش میں رضائے الٰہی کے تو ضرور عطا کریں گے ہم اسے اجرِ عظیم۔" O

(سورۃ یوسف ۱۲)---۸۰۔ "جب یہ اس سے مایوس ہو گئے تو تنہائی میں بیٹھ کر مشورہ کرنے لگے۔ ان میں جو سب سے بڑا تھا اس نے کہا تمہیں معلوم نہیں کہ تمہارے والد نے تم سے اللہ تعالیٰ کی قسم لے کر پختہ قول قرار لیا ہے اور اس سے پہلے یوسفؑ کے بارے میں تم کوتاہی کر چکے ہو۔ پس میں تو اس سرزمین سے نہ ٹلوں گا۔ جب تک والد صاحب خود مجھے اجازت نہ دیں۔ یا اللہ تعالیٰ میرے اس معاملے کا فیصلہ کر دے۔ وہی بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔" O

احادیث مبارکہ:

رسول کریم ﷺ کا یہ دستور تھا کہ جن امور میں وحی کے ذریعہ آپ کو ہدایات نہیں ملتی تھیں آپ صحابہ کرام سے مشورہ لیتے۔ غزوۂ بدر کے موقع پر ایک صحابی حضرت حبابؓ بن منذر کے مشورہ پر آپ ﷺ نے فوج کا پڑاؤ بدل ڈالا اور آگے بڑھ کر اپنی جگہ کا انتخاب کیا جو فوجی نقطۂ نظر سے بڑی اہم تھی۔ چشمہ پر قبضہ کر لیا گیا اور اردگرد کے کنویں بیکار کر دیئے تاکہ دشمن ان سے فائدہ نہ اٹھا سکے۔ غزوۂ بدر کے قیدیوں کے بارے میں بھی آپ ﷺ نے صحابہ سے مشورہ کیا کہ اسیرانِ جنگ سے کیا سلوک کیا جائے۔ حضرت ابوبکرؓ کی رائے تھی کہ فدیہ لے کر قیدیوں کو رہا کر دیا جائے جب کہ حضرت عمرؓ کی رائے تھی کہ قیدیوں کو قتل کر دیا جائے۔ آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی رائے کو تسلیم کرتے ہوئے قیدیوں سے فدیہ لے کر انہیں رہا کرنے کا حکم دیا۔ غزوۂ احد کے موقع پر صحابہ سے مشورہ کر کے آپ ﷺ نے مدینہ سے باہر نکل کر کفارِ مکہ سے جنگ کرنے کا فیصلہ کیا۔ غزوۂ احزاب کے موقع پر آپ ﷺ نے صحابہ سے مشورہ کیا اور مدینہ میں رہ کر دفاع کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ حضرت سلمان فارسیؓ کے مشورہ سے مدینہ کے اردگرد خندق کھودنے کا حکم دیا۔

☆ حضرت عمرؓ کا یہ قول بھی ہے کہ مشورہ کے بغیر کوئی خلافت نہیں۔

Marfat.com

٭ حضرت عمرؓ نے ایک دفعہ مجلس مشاورت کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا- میں نے آپ لوگوں کو جس لئے تکلیف دی ہے وہ اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ مجھ پر آپ کے معاملات کی امانت کا جو بار ڈالا گیا ہے اسے اٹھانے میں آپ میرے ساتھ شریک ہوں- میں آپ ہی کے افراد میں سے ایک فرد ہوں- اور آج آپ ہی لوگ وہ ہیں جو حق کا اقرار کرنے والے ہیں- آپ میں سے جس کا جی چاہے میرے ساتھ اتفاق کرے- میں یہ نہیں چاہتا کہ آپ میری خواہش کی پیروی کریں- احادیث از دستور القرآن صفحہ نمبر ۱۲۹، ۱۲۸ مؤلفہ محمد شریف چوہدری

سورۃ الشوریٰ ۴۲)---۳۸۔ ''اور اپنے رب کے فرمان کو قبول کرتے ہیں اور نماز کی پابندی کرتے ہیں اور ان کا (ہر) کام آپس کے مشورے سے ہوتا ہے اور جو ہم نے انہیں دے رکھا ہے اس میں سے (ہمارے نام پر) دیتے ہیں۔''O---[یعنی اہل ایمان ہر اہم کام باہم مشاورت سے کرتے ہیں اپنی رائے کو حرف آخر نہیں سمجھتے خود نبی کریم ﷺ کو بھی اللہ نے حکم دیا کہ مسلمانوں سے مشورہ کریں چنانچہ آپ جنگی معاملات اور دیگر اہم کاموں میں مشاورت کا اہتمام فرماتے تھے- جس سے مسلمانوں کی بھی حوصلہ افزائی ہوتی اور معاملے کے مختلف گوشے واضح ہو جاتے- حضرت عمرؓ جب نیزے کے وار سے زخمی ہو گئے اور زندگی کی کوئی امید باقی نہ رہی تو امر خلافت میں مشاورت کے لیے چھ آدمی نامزد فرما دیے- حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت سعد اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہم- انہوں نے باہم مشورہ کیا اور دیگر لوگوں سے بھی مشاورت کی اور اس کے بعد حضرت عثمانؓ کو خلافت کے لیے مقرر فرما دیا - بعض لوگ مشاورت کے اس حکم اور تاکید سے ملوکیت کی تردید اور جمہوریت کا اثبات کرتے ہیں- حالانکہ مشاورت کا اہتمام ملوکیت میں بھی آتا ہے- بادشاہ کی بھی مجلس مشاورت ہوتی ہے جس میں ہر اہم معاملے پر سوچ بچار ہوتا ہے اس لیے اس آیت سے ملوکیت کی نفی قطعاً نہیں ہوتی- علاوہ ازیں جمہوریت کو مشاورت کے ہم معنی سمجھنا یکسر غلط ہے- مشاورت ہر کہ و مہ سے نہیں ہو سکتی نہ اس کی ضرورت ہی ہے- مشاورت کا مطلب ان لوگوں سے مشورہ کرنا ہے جو اس معاملے کی نزاکتوں اور ضرورتوں کو سمجھتے ہیں جس میں مشورہ درکار ہوتا ہے- جیسے بلڈنگ، پل وغیرہ بنانا ہو تو کسی تانگہ بان، درزی یا رکشہ ڈرائیور سے نہیں، کسی انجینئر سے مشورہ کیا جائے، کسی مرض کے بارے میں مشورے کی ضرورت ہو گی تو طب و حکمت کے ماہرین کی طرف رجوع کیا جائے گا- جب کہ جمہوریت میں اس کے برعکس ہر بالغ شخص کو مشورے کا اہل سمجھا جاتا ہے چاہے وہ کورا ان پڑھ بے شعور اور امور سلطنت کی نزاکتوں سے یکسر بے خبر ہو- بنا بریں مشاورت کے لفظ سے جمہوریت کا اثبات تحکم اور دھاندلی کے سوا کچھ نہیں اور جس طرح سوشلزم کے ساتھ اسلامی کا لفظ لگانے سے سوشلزم مشرف بہ اسلام نہیں ہو سکتا اسی طرح ''جمہوریت'' میں ''اسلامی'' کی پیوند کاری سے مغربی جمہوریت پر خلافت کی قبا راست نہیں آ سکی- مغرب کا یہ پودا اسلام کی سرزمین پر نہیں پنپ سکتا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] (مزید تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: اصول حکمرانی)

مصر

(**سورۃ یوسف ۱۲**)---۲۱۔ ''مصر والوں میں سے جس نے اسے خریدا تھا اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ اسے بہت عزت و احترام کے ساتھ رکھو- بہت ممکن ہے کہ یہ ہمیں فائدہ پہنچائے یا اسے ہم اپنا بیٹا ہی بنا لیں- یوں ہم نے مصر کی سرزمین میں یوسفؑ کا قدم جما دیا کہ ہم اسے خواب کی تعبیر کا کچھ علم سکھا دیں- اللہ تعالیٰ اپنے ارادے پر غالب ہے- لیکن اکثر لوگ بے علم ہوتے ہیں۔''O---۵۴۔ ''بادشاہ نے کہا اسے میرے پاس لاؤ کہ میں اسے اپنے خاص کاموں کیلئے مقرر کر لوں- پھر جب اس سے بات چیت کی تو کہنے لگا کہ آپ ہمارے ہاں آج سے ذی عزت اور امانت دار ہیں۔''O---۵۵۔ ''(یوسفؑ) نے کہا آپ مجھے ملک کے خزانوں پر مقرر کر دیجئے میں حفاظت کرنے والا اور باخبر ہوں۔''O---[اس کا انتظام اپنے ہاتھ میں لینے کی خواہش اس لئے ظاہر کی کہ مستقبل قریب میں (خواب کی تعبیر کی رو سے) جو قحط سالی کے ایام آنے والے ہیں ان سے نمٹنے کیلئے مناسب انتظامات کیے جا سکیں اور غلے کی معقول مقدار بچا کر رکھی جا سکے- عام حالات میں اگرچہ عہدہ و منصب کی طلب جائز نہیں ہے- لیکن حضرت یوسفؑ کے اس اقدام سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ خاص حالات میں اگر کوئی شخص یہ سمجھتا ہے کہ قوم اور ملک کو جو خطرات درپیش ہیں اور ان سے نمٹنے کی اچھی صلاحیتیں میرے اندر موجود ہیں جو دوسروں میں نہیں ہیں- تو وہ اپنی اہلیت کے مطابق اس مخصوص عہدے اور منصب کی طلب کر سکتا ہے- علاوہ ازیں حضرت یوسفؑ نے تو ازخود سے عہدہ و منصب طلب ہی نہیں کیا- البتہ جب بادشاہ مصر نے انہیں اس کی پیشکش کی تو پھر ایسے عہدے کی خواہش کی جس میں انہوں نے ملک اور قوم کی خدمت کا پہلو نمایاں دیکھا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۵۶۔ ''اسی طرح ہم نے یوسفؑ کو ملک کا قبضہ دے دیا کہ وہ جہاں کہیں چاہے رہے سہے- ہم جسے چاہیں اپنی رحمت پہنچا دیتے ہیں- ہم نیکو کاروں کا ثواب ضائع نہیں کرتے۔''O---۸۲۔ ''آپ اس شہر کے لوگوں سے دریافت فرما لیں جہاں ہم تھے- اور اس قافلے سے بھی پوچھ لیں جس کے ساتھ ہم آئے ہیں اور یقیناً ہم بالکل سچے ہیں۔''O---(یہ برادران یوسف نے اپنے والد حضرت یعقوبؑ سے کہا)---[مکمل تفصیل کیلئے باب نمبر ۲، مضمون: حضرت یوسف]---۹۹۔ ''جب یہ سارا گھرانہ یوسفؑ کے پاس پہنچ گیا تو یوسفؑ نے اپنے ماں باپ کو اپنے پاس جگہ دی اور کہا کہ اللہ تعالیٰ کو منظور ہے تو آپ سب امن و امان کے ساتھ مصر میں آؤ۔''O---۱۰۰۔ ''اور اپنے تخت پر اپنے ماں باپ کو اونچا بٹھایا اور سب اس کے سامنے

Marfat.com

سجدے میں گر گئے- تب کہا کہ اباجی! یہ میرے پہلے کے خواب کی تعبیر ہے- میرے رب نے اسے سچا کر دکھایا- اس اختلاف کے بعد جو شیطان نے مجھ میں اور میرے بھائیوں میں ڈال دیا تھا- میرا رب جو چاہے اس کیلئے بہترین تدبیر کرنے والا ہے- اور وہ بہت علم و حکمت والا ہے۔''O---۱۰۱۔ ''اے میرے پروردگار! تو نے مجھے ملک (مصر) عطا فرمایا اور تو نے مجھے خواب کی تعبیر سکھلائی- اے آسمان و زمین کے پیدا کرنے والے تو ہی دُنیا و آخرت میں میرا ولی (دوست) اور کارساز ہے- تو مجھے اسلام کی حالت میں فوت کر اور نیکوں میں ملا دے۔''O---[مکمل تفصیل کیلئے باب نمبر۴، مضمون: انبیاء و رسل، حضرت یوسفؑ]

مصیبت

(سورۃ آل عمران ۳)---۱۶۵۔ ''کیا (ایسا نہیں ہوا) کہ جب پہنچی تم کو (کوئی) مصیبت جبکہ پہنچا چکے تھے تم اس سے دگنی مصیبت (دشمنوں کو بدر میں) تو تم نے کہا! کہاں سے آ گئی یہ؟ کہہ دو! یہ مصیبت تمہاری اپنی ہی لائی ہوئی ہے بیشک اللہ تعالیٰ ہر بات پر پوری طرح قادر ہے۔''O

(سورۃ الروم ۳۰)---۳۳۔ ''لوگوں کو جب کبھی کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو اپنے رب کی طرف (پوری طرح) رجوع ہو کر دُعائیں کرتے ہیں، پھر جب وہ اپنی طرف سے رحمت کا ذائقہ چکھاتا ہے تو ان میں سے ایک جماعت اپنے رب کے ساتھ شرک کرنے لگتی ہے۔''O

(سورۃ لقمان ۳۱)---۱۷۔ ''اے میرے پیارے بیٹے! تو نماز قائم رکھنا اچھے کاموں کی نصیحت کرتے رہنا برے کاموں سے منع کیا کرنا اور جو مصیبت تم پر آ جائے صبر کرنا (یقین مان) کہ یہ بڑے تاکیدی کاموں میں سے ہے۔''O---۳۲۔ ''اور جب ان پر موجیں سائبانوں کی طرح چھا جاتی ہیں تو وہ (نہایت) خلوص کے ساتھ اعتقاد کر کے اللہ تعالیٰ ہی کو پکارتے ہیں- پھر جب وہ (باری تعالیٰ) انہیں نجات دے کر خشکی کی طرف پہنچاتا ہے تو کچھ ان میں سے اعتدال پر رہتے ہیں اور ہماری آیتوں کا انکار صرف وہی کرتے ہیں جو بد عہد اور ناشکرے ہوں۔''O

(سورۃ الشوریٰ ۴۲)---۳۰۔ ''تمہیں جو کچھ مصیبتیں پہنچتی ہیں وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کے کرتوت کا بدلہ ہے اور وہ تو بہت سی باتوں سے درگزر فرما دیتا ہے۔''O[اس کا خطاب اگر اہل ایمان سے ہو تو مطلب ہوگا کہ تمہارے بعض گناہوں کا کفارہ تو وہ مصائب بن جاتے ہیں جو تمہیں گناہوں کی پاداش میں پہنچتے ہیں اور کچھ گناہ وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ یوں ہی معاف فرما دیتا ہے اور اللہ کی ذات بڑی کریم ہے، معاف کرنے کے بعد آخرت میں اس پر مؤاخذہ نہیں فرمائے گا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]---۳۱۔ ''اور تم ہمیں زمین میں عاجز کرنے والے نہیں ہو تمہارے لیے سوائے اللہ تعالیٰ کے نہ کوئی کارساز ہے نہ مددگار۔''O---[یعنی تم بھاگ کر کسی ایسی جگہ نہیں جا سکتے کہ جہاں تم ہماری گرفت میں نہ آ سکو یا جو مصیبت ہم تم پر نازل کرنا چاہیں اس سے تم بچ جاؤ۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۴۸۔ ''اگر یہ منہ پھیر لیں تو ہم نے آپ کو ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا آپ کے ذمہ تو صرف پیغام پہنچا دینا ہے، ہم جب کبھی انسان کو اپنی مہربانی کا مزہ چکھاتے ہیں تو وہ اس پر اترا جاتا ہے اور اگر انہیں ان کے اعمال کی وجہ سے کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو بے شک انسان بڑا ہی ناشکرا ہے۔''O

(سورۃ الحدید ۵۷)---۲۲۔ ''نہ کوئی مصیبت دنیا میں آتی ہے نہ (خاص) تمہاری جانوں میں، مگر اس سے پہلے کہ ہم اس کو پیدا کریں وہ ایک خاص کتاب میں لکھی ہوئی ہے یہ (کام) اللہ تعالیٰ پر (بالکل) آسان ہے۔''O---[مثلاً قحط سیلاب اور دیگر آفات ارضی و سماوی- مثلاً بیماریاں تعب و تکان اور تنگ دستی وغیرہ۔ (تفسیرات از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۲۳۔ ''تاکہ تم اپنے سے فوت شدہ کسی چیز پر رنجیدہ نہ ہو جایا کرو اور نہ عطا کردہ چیز پر اترا جاؤ اور اترانے والے شیخی خوروں کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا۔''O---[یہاں جس حزن اور فرح سے روکا گیا ہے وہ غم اور خوشی ہے جو انسان کو ناجائز کاموں تک پہنچا دیتی ہے ورنہ تکلیف پر رنجیدہ اور راحت پر خوش ہونا یہ ایک فطری عمل ہے- لیکن مومن تکلیف پر صبر کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت اور تقدیر ہے- جزع فزع کرنے سے اس میں تبدیلی نہیں آ سکتی- اور راحت پر اتراتا نہیں ہے اللہ کا شکر ادا کرتا ہے- کہ یہ صرف اس کی اپنی سعی کا نتیجہ نہیں ہے بلکہ اللہ کا فضل و کرم اور اس کا احسان ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ التغابن ۶۴)---۱۱۔ ''کوئی مصیبت اللہ کی اجازت کے بغیر نہیں پہنچ سکتی جو اللہ پر ایمان لائے اللہ اس کے دل کو ہدایت دیتا ہے اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔''O---[یہ دُنیا دارالمحن ہے- مصائب و آلام سے کسی کو مفر نہیں- بیماری، صدمے، تجارت و زراعت میں خسارہ، کسی عزیز ترین مقصد میں انتہائی مساعی کے باوجود ناکامی- یہ ایسے حالات ہیں جن سے کم و بیش ہر شخص کو واسطہ پڑتا ہے، لیکن آلام و مصائب کے ہجوم میں ہر شخص کا ردعمل یکساں نہیں ہوتا- وہ لوگ جن کا خدا کی ذات پر ایمان نہیں ہوتا وہ اپنے آپ کو ان حالات میں ایک بے بس تنکا محسوس کرتے ہیں جسے ہوا کے جھونکے ادھر سے ادھر پھینک رہے ہوتے ہیں- اس وقت جس ذہنی پستی اور اخلاقی انحطاط کا یہ لوگ مظاہرہ کرتے ہیں اسے دیکھ کر شرافت کی پیشانی پر پسینہ آ جاتا ہے اور آنکھیں فرطِ ندامت سے جھک جاتی ہیں- لیکن جن کو خدا پر ایمان ہوتا ہے اور ایمان بھی ایسا مستحکم اور استوار کہ اس میں ذرہ برابر لچک نہیں ہوتی- ان کی شان اس وقت دیدنی ہوتی ہے- شیروں کے نرغے میں بھی وہ مسکرا رہے ہوتے ہیں- بے رحم طوفانوں میں بھی ان کے یقین کی شمع فروزاں رہتی ہے- وہ یہ جانتے ہیں کہ وہ بے آسرا نہیں- خدا کی ذات ان کا آسرا ہے اور یہ بہت بڑا آسرا

Marfat.com

ہے۔اس کے ساتھ ساتھ ان کا یہ بھی ایمان ہے کہ ان کے پروردگار کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں۔اگر اس نے انہیں کسی آزمائش میں مبتلا کر دیا ہے تو یہ اس کا ظلم یا بے انصافی نہیں یا اپنے فرمانبردار بندے سے اس کا تغافل اور اس کی بے رُخی نہیں، بلکہ اسی میں بہتری اور بھلائی ہے۔یہی مصلحت ہے۔اس طرح ان کے دل مضطرب اور بے چین نہیں ہوتے۔آزمائش کی اس پُر خار وادی کو بڑے صبر وتحمل اور سکون ووقار کے ساتھ طے کرتے چلے جاتے ہیں۔(از تفسیر نمبر ۱۴ اضیاء القرآن)]

مضبوط بنیاد کی عمارت

(سورۃ التوبہ ۹)---۱۰۸۔''ہاں! وہ مسجد جسے پہلے دن سے خوف خدا پر بنایا گیا ہے زیادہ حقدار ہے کہ تو اس میں کھڑا ہو۔اس میں وہ لوگ ہیں جو پاک رہنا پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پاک لوگوں کو پسند کرتا ہے۔''O---۱۰۹۔''تو کیا وہ جس نے اپنی عمارت کی بنیاد اللہ تعالیٰ کے ڈر اور رضا پر رکھی بہتر ہے یا وہ جس نے اپنی عمارت کی بنیاد ایک کھوکھلی کھائی کے کنارے پر رکھی جو اسے دوزخ کی آگ میں لے گری۔مگر اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو راہ نہیں دکھاتا۔''O---[تفصیل کیلئے باب نمبر ۱۴، مضمون: مسجد قبا]

مضبوط علم والے، راسخ العلم

(سورۃ آل عمران ۳)---۷۔''وہی تو ہے جس نے نازل کی تم پر یہ کتاب اس میں آیات محکمات بھی ہیں وہی کتاب کی بنیاد ہیں اور کچھ دوسری متشابہات ہیں۔سو وہ لوگ جنہوں کے دلوں میں کجی ہے وہ تو پیچھے پڑے رہتے ہیں ان آیات کے جو متشابہ ہیں ان میں تلاش میں فتنے کی اور تلاش میں اس کی حقیقت و ماہیت کے جبکہ نہیں جانتا اس کی حقیقت و ماہیت مگر اللہ تعالیٰ۔اور وہ لوگ جو پختہ کار ہیں علم میں کہتے ہیں ایمان لائے ہم سب پر۔سب کا سب ہمارے رب کی طرف سے ہے اور نہیں سمجھتے (یہ نکتہ) مگر دانشمند لوگ۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۵، مضمون: آیات محکمات ومتشابہات]

(سورۃ بنی اسرائیل ۱۷)---۱۰۷۔''کہہ دیجیے! تم اس پر ایمان لاؤ یا نہ لاؤ، جنہیں اس سے پہلے علم دیا گیا ہے ان کے پاس تو جب بھی اس کی تلاوت کی جاتی ہے تو وہ ٹھوڑیوں کے بل سجدہ میں گر پڑتے ہیں۔''O---[یعنی وہ علماء جنہوں نے نزول قرآن سے قبل کتب سابقہ پڑھی ہیں اور وہ وحی کی حقیقت اور رسالت کی علامات سے واقف ہیں، وہ سجدہ ریز ہوتے ہیں، اس بات پر اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے کہ انہیں آخری رسول ﷺ کی پہچان کی توفیق دی اور قرآن ورسالت پر ایمان لانے کی سعادت نصیب فرمائی۔(از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۰۸۔''اور کہتے ہیں کہ ہمارا رب پاک ہے، ہمارے رب کا وعدہ بلا شک وشبہ پورا ہو کر رہنے والا ہے۔''O---[مطلب یہ ہے کہ یہ کفار مکہ جو ہر چیز سے ناواقف ہیں، اگر یہ ایمان نہیں لاتے، تو آپ پرواہ نہ کریں اس لیے کہ جو اہل علم ہیں اور وحی ورسالت کی حقیقت سے آشنا ہیں وہ اس پر ایمان لے آئے ہیں بلکہ قرآن سن کر وہ بارگاہ الٰہی میں سجدہ ریز ہو گئے ہیں۔اور اس کی پاکیزگی بیان کرتے اور رب کے وعدوں پر یقین رکھتے ہیں]

(سورۃ القصص ۲۸)---۸۰۔''ذی علم لوگ انہیں سمجھانے لگے کہ افسوس! بہتر چیز تو وہ ہے جو بطور ثواب ملے گی جو اللہ پر ایمان لائیں اور نیک عمل کریں یہ بات انہی کے دل میں ڈالی جاتی ہے جو صبر وسہار والے ہوں۔''O---[یعنی جن کے پاس دین کا علم تھا اور دنیا اور اس کے مظاہر کی اصل حقیقت سے باخبر تھے انہوں نے کہا کہ یہ کیا ہے؟ کچھ بھی نہیں۔اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان اور اعمال صالح بجالانے والوں کے لیے جو اجر وثواب رکھا ہے وہ اس سے کہیں زیادہ بہتر ہے۔*جیسے حدیث قدسی میں ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے''میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے ایسی ایسی چیزیں تیار کر رکھی ہیں جنہیں کسی آنکھ نے نہیں دیکھا کسی کان نے نہیں سنا اور نہ کسی کے وہم وگمان میں ان کا گزر ہوا''* تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ العنکبوت ۲۹)---۴۳۔''ہم ان مثالوں کو لوگوں کے لیے بیان فرما رہے ہیں انہیں صرف علم والے ہی سمجھتے ہیں۔''O

مظلوم

(سورۃ الحج ۲۲)---۳۹۔''جن (مسلمانوں) سے (کافر) جنگ کر رہے ہیں انہیں بھی مقابلے کی اجازت دی جاتی ہے کیونکہ وہ مظلوم ہیں۔بیشک ان کی مدد پر اللہ قادر ہے۔''O---[تفسیر کے لیے ملاحظہ فرمائیں باب نمبر ۷، جہاد]---۶۰۔''بات یہی ہے اور جس نے بدلہ لیا اسی کے برابر جو اس کے ساتھ کیا گیا تھا پھر اگر اس سے زیادتی کی جائے تو یقیناً اللہ تعالیٰ خود اس کی مدد فرمائے گا۔بیشک اللہ درگزر کرنے والا بخشنے والا ہے۔''O---[یعنی مظلوم اگر ظالم سے واجبی بدلہ لے لے۔پھر از سر نو ظالم اس پر زیادتی کرے تو وہ پھر مظلوم ٹھہر گیا۔حق تعالیٰ پھر مدد کریگا جیسا کہ اسکی عادت ہے کہ مظلوم کی آخر حمایت کرتا

Marfat.com

ہے۔(تفسیر از علامہ شبیر احمد عثمانی)]---۶۱۔''یہ اس لیے کہ اللہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور بیشک اللہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔''O---[یعنی وہ اتنی بڑی قدرت والا ہے کہ رات دن کا الٹ پلٹ کرنا اور گھٹانا بڑھانا اسی کے ہاتھ میں ہے اسی کے تصرف سے کبھی کے دن بڑے کبھی کی راتیں بڑی ہوتی ہیں۔ پھر کیا وہ اس پر قادر نہیں کہ ایک مظلوم قوم یا شخص کو امداد دے کر ظالموں کے پنجہ سے نکال دے بلکہ ان پر غالب ومسلط کر دے۔ پہلے مسلمان مہاجرین کا ذکر تھا اس آیت میں اشارہ فرما دیا کہ عنقریب حالات رات دن کی طرح پلٹا کھانے والے ہیں۔ جس طرح اللہ تعالیٰ رات کو دن میں لے لیتا ہے اسی طرح کفر کی سرزمین کو اسلام کی آغوش میں داخل کر دیا گیا۔]---[یعنی مظلوم کی فریاد سنتا اور ظالم کی کرتوت دیکھتا ہے۔(تفسیر از علامہ شبیر احمد عثمانی)]---۶۲۔''یہ سب اس لیے کہ اللہ ہی برحق ہے اور اس کے سوا جسے بھی یہ پکارتے ہیں وہ باطل ہے اور بیشک اللہ ہی بلندی والا کبریائی والا ہے۔''O

معاف کرنا

(**سورۃ البقرۃ ۲**)---۲۶۳۔''ایک میٹھا بول اور درگزر کرنا بہتر ہے ایسی خیرات سے جس کے پیچھے ہو ایذا رسانی۔ اور اللہ تعالیٰ غنی بھی ہے اور بردبار بھی۔''O---[سائل سے نرمی اور شفقت سے بولنا یا دُعائیہ کلمات (اللہ تعالیٰ تجھے بھی اور ہمیں بھی اپنے فضل وکرم سے نوازے وغیرہ) سے اس کو جواب دینا قول معروف ہے اور مغفرۃ کا مطلب سائل کے فقر اور اس کی حاجت کا لوگوں کے سامنے عدم اظہار اور اس کی پردہ پوشی ہے اور اگر سائل کے منہ سے کوئی نازیبا بات نکل جائے تو اس سے چشم پوشی بھی اس میں شامل ہے۔ یعنی سائل سے نرمی وشفقت اور چشم پوشی، پردہ پوشی، اس صدقے سے بہتر ہے جس کے بعد اس کو لوگوں میں ذلیل ورسوا کر کے اسے تکلیف پہنچائی جائے۔ اسی لئے ☆ حدیث میں کہا گیا ہے ''پاکیزہ کلمہ بھی صدقہ ہے۔'' ☆ نیز نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''تم کسی بھی معروف (نیکی) کو حقیر مت سمجھو اگرچہ اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ملنا ہی ہو۔(از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ آل عمران ۳**)---۱۳۳۔''اور لپکو مغفرت کی طرف اپنے رب کی اور جنت (کی طرف) جس کی وسعت آسمانوں اور زمین (جیسی ہے) وہ تیار کی گئی ہے متقیوں کے لئے۔''O---۱۳۴۔''متقی وہ ہیں جو خرچ کرتے ہیں خوشحالی میں اور تنگی میں اور پی جانے والے ہیں غصے کو اور معاف کر دینے والے ہیں لوگوں کو۔ اور اللہ تعالیٰ محبوب رکھتا ہے حسن عمل کرنے والوں کو۔''O---۱۵۹۔''سو یہ کتنی بڑی رحمت ہے اللہ تعالیٰ کی کہ ہو تم (اے محمد ﷺ) نرم مزاج ان کیلئے اور اگر کہیں ہوتے تم سخت مزاج اور سنگدل تو ضرور منتشر ہو جاتے یہ تمہارے گرد وپیش سے سو تم معاف کر دو ان کو اور دُعائے مغفرت کرو ان کے حق میں اور مشورہ لیتے رہو ان سے دین کے کام میں پھر جب پختہ فیصلہ کر لو تم تو توکل کرو اللہ تعالیٰ پر اور کر گزرو بیشک اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے توکل کرنے والوں کو۔''O

(**سورۃ النساء ۴**)---۱۴۹۔''اگر تم کھول کر کرو کوئی بھلائی یا اس کو چھپاؤ یا معاف کرو برائی کو تو اللہ تعالیٰ بھی معاف کرنے والا بڑی قدرت والا ہے۔''O

(**سورۃ الاعراف ۷**)---۱۹۹۔''درگزر کر اور پسندیدہ باتوں کی تلقین کر اور نادانوں سے کنارا کر۔''O

(**سورۃ النحل ۱۶**)---۱۲۶۔''اور اگر بدلہ لو بھی تو بالکل اتنا ہی جتنا صدمہ تمہیں پہنچایا گیا ہو اور اگر صبر کرو تو بیشک صابروں کیلئے یہی بہتر ہے۔''O

احادیث مبارکہ:

☆ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا موسیٰ بن عمران نے کہا اے پروردگار تیرے بندوں میں سے تیرے ہاں عزیز تر کون ہے۔ فرمایا جو شخص قدرت رکھنے پر بخش دیتا ہے۔

☆ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صدقہ مال کو کم نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ بندے کو اس کے معاف کر دینے کی وجہ سے اس کی عزت بڑھاتا ہے۔(احادیث از دستور القرآن صفحہ نمبر ۵۸۹، مؤلفہ محمد شریف چوہدری)

(**سورۃ الشوریٰ ۴۲**)---۳۹۔''اور جب ان پر ظلم (وزیادتی) ہو تو وہ صرف بدلہ لے لیتے ہیں۔''O---۴۰۔''اور برائی کا بدلہ اسی جیسی برائی ہے اور جو معاف کر دے اور اصلاح کر لے اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے (فی الواقع) اللہ تعالیٰ ظالموں سے محبت نہیں کرتا۔''O---۴۱۔''اور جو شخص اپنے مظلوم ہونے کے بعد (برابر کا) بدلہ لے لے تو ایسے لوگوں پر (الزام کا) کوئی راستہ نہیں۔''O---۴۲۔''یہ راستہ صرف ان لوگوں پر ہے جو خود دوسروں پر ظلم کریں اور زمین میں ناحق فساد کرتے پھریں، یہی لوگ ہیں جن کے لیے دردناک عذاب ہے۔''O---۴۳۔''اور جو شخص صبر کر لے اور معاف کر دے یقیناً یہ بڑی ہمت کے کاموں میں سے (ایک کام) ہے۔''O---[واضح رہے کہ ان آیات میں اہل ایمان کی جو صفات بیان کی گئی ہیں وہ اس وقت عملاً نبی کریم ﷺ اور آپ کے اصحاب کی زندگیوں میں موجود تھیں، اور کفار مکہ اپنی آنکھوں سے اُن کو دیکھ رہے تھے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے دراصل کفار کو یہ بتایا ہے کہ دنیا کی چند روزہ زندگی بسر کرنے کا جو سروسامان پا کر تم آپے سے باہر ہوئے جاتے ہو، اصل دولت وہ نہیں ہے بلکہ اصل دولت یہ اخلاق اور اوصاف ہیں جو قرآن کی

Marfat.com

رہنمائی قبول کر کے تمہارے ہی معاشرے کے ان مومنوں نے اپنے اندر پیدا کیے ہیں۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

مباہلہ

(سورۃ البقرۃ ۲) ---۹۴۔ ''ان سے کہو اگر ہے تمہارے ہی لیے آخرت کا گھر اللہ کے ہاں مخصوص، دوسرے انسانوں کے لیے نہیں تو تمنا کرو موت کی اگر ہو تم سچے۔'' O ---۹۵۔ ''اور ہرگز نہیں تمنا کریں گے یہ لوگ موت کی، کبھی بھی، بسبب ان (گناہوں) کے جنہیں آگے بھیج چکے ہیں (کما کر) یہ اپنے ہاتھوں اور اللہ خوب جانتا ہے ان ظالموں کو۔'' O --- [حضرت ابن عباسؓ نے اس کی تفسیر دعوت مباہلہ سے کی ہے، یعنی یہودیوں کو کہا گیا کہ اگر تم نبوت محمدیہ کے انکار اور اللہ سے محبوبیت کے دعوے میں سچے ہو تو مباہلہ کر لو، یعنی اللہ کی بارگاہ میں مسلمان اور یہودی دونوں مل کر یہ عرض کریں کہ یا اللہ دونوں میں سے جو جھوٹا ہے اسے موت سے ہمکنار کر دے، یہی دعوت انہیں سورت جمعہ میں بھی دی گئی ہے۔ نجران کے عیسائیوں کو بھی دعوت مباہلہ دی گئی تھی، جیسا کہ آل عمران میں ہے۔ لیکن چونکہ یہودی بھی، عیسائیوں کی طرح جھوٹے تھے، اس لیے عیسائیوں ہی کی طرح یہودیوں کے بارے میں بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ ہرگز موت کی آرزو (یعنی مباہلہ) نہیں کریں گے۔ حافظ ابن کثیر نے اسی تفسیر کو ترجیح دی ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ آل عمران ۳) ---۵۹۔ ''بیشک عیسیٰؑ کی مثال اللہ کے ہاں مانند ہے آدمؑ کی مثال کے۔ پیدا کیا اسے اللہ نے مٹی سے پھر حکم دیا اسے کہ ہو جا، سو وہ ہو گیا۔'' O ---۶۰۔ ''یہی بات حق ہے تیرے رب کی طرف سے پس نہ ہونا تم شک کرنے والوں میں سے۔'' O ---۶۱۔ ''پھر جو کوئی حجت بازی کرے تم سے اس معاملہ میں اس کے بعد بھی کہ آ چکا ہے تمہارے پاس صحیح علم تو تم ان سے کہو کہ آؤ! بلا لیتے ہیں ہم اپنی اولاد کو اور (بلا لو) تم اپنی اولاد کو اور ہم اپنی عورتوں کو اور تم اپنی عورتوں کو اور ہم خود (بھی آتے ہیں) اور تم بھی (آ جاؤ) پھر ہم مباہلہ کریں اور بھیجیں لعنت اللہ کی جھوٹوں پر۔'' O --- [یہ آیت مباہلہ کہلاتی ہے۔ مباہلہ کے معنی ہیں دو فریق کا ایک دوسرے پر لعنت یعنی بد دعا کرنا۔ مطلب یہ ہے کہ جب دو فریقوں میں کسی معاملے کے حق یا باطل ہونے میں اختلاف ونزاع ہو اور دلائل سے وہ ختم ہوتا نظر نہ آتا ہو تو دونوں بارگاہ الٰہی میں یہ دعا کریں کہ یا اللہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے اس پر لعنت فرما۔ اس کا مختصر پس منظر یہ ہے کہ ۹ ہجری میں نجران سے عیسائیوں کا ایک وفد نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں وہ جو غلو آمیز عقائد رکھتے تھے اس پر بحث ومناظرہ کرنے لگا۔ بالآخر یہ آیت نازل ہوئی اور نبی ﷺ نے انہیں مباہلہ کی دعوت دی۔ حضرت علیؓ، حضرت فاطمہ اور حضرت حسن وحسین رضی اللہ عنہم کو بھی ساتھ لیا، اور عیسائیوں سے کہا کہ تم بھی اپنے اہل وعیال کو بلا لو اور پھر مل کر جھوٹے پر لعنت کی بد دعا کریں۔ عیسائیوں نے باہم مشورہ کے بعد مباہلہ کرنے سے گریز کیا اور پیش کش کی کہ آپ ہم سے جو چاہتے ہیں ہم دینے کے لیے تیار ہیں، چنانچہ نبی ﷺ نے ان پر جزیہ مقرر فرمایا جس کی وصولی کے لیے آپ ﷺ نے حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو، جنہیں آپ ﷺ نے امین امت کا خطاب عنایت فرمایا تھا، ان کے ساتھ بھیجا (ملخص از تفسیر ابن کثیر وفتح القدیر وغیرہ)۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۶۲۔ ''بیشک یہی ہے بیان سچا اور نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے۔ اور بلاشبہ اللہ ہی ہے غالب اور بڑی حکمت والا۔'' O

(سورۃ الجمعۃ ۶۲) ---۶۔ ''کہہ دیجئے کہ اے یہودیو! اگر تمہارا دعویٰ ہے کہ تم اللہ کے دوست ہو دوسرے لوگوں کے سوا تو تم موت کی تمنا کرو اگر تم سچے ہو۔'' O [اس لیے کہ جس کو یہ علم ہو کہ مرنے کے بعد اس کیلئے جنت ہے، وہ تو وہاں جلد پہنچنے کا خواہش مند ہوتا ہے۔ حافظ ابن کثیر نے اس کی تفسیر دعوت مباہلہ سے کی ہے۔ یعنی اس میں ان سے کہا گیا ہے کہ اگر تم نبوت محمدیہ کے انکار اور اپنے دعوائے ولایت تا محبوبیت میں سچے ہو تو مسلمانوں کے ساتھ مباہلہ کر لو۔ یعنی مسلمان اور یہودی دونوں مل کر بارگاہ الٰہی میں دعا کریں کہ یا اللہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے، اسے موت سے ہمکنار فرما دے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

معبودانِ باطل

(سورۃ یونس ۱۰) ---۲۸۔ ''اور وہ دن بھی قابل ذکر ہے جس روز ہم ان سب کو جمع کریں گے پھر مشرکین سے کہیں گے کہ تم اور تمہارے شریک اپنی جگہ ٹھہرو پھر ہم ان کے آپس میں پھوٹ ڈال دیں گے اور ان کے وہ شرکا کہیں گے کہ تم ہماری عبادت نہیں کرتے تھے۔'' O --- [یعنی دنیا میں ان کے درمیان آپس میں جو خصوصی تعلق تھا وہ ختم کر دیا جائے گا اور یہ ایک دوسرے کے دشمن بن جائیں گے اور ان کے معبود اس بات کا ہی انکار کریں گے کہ یہ لوگ ان کی عبادت کرتے تھے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۲۹۔ ''سو ہمارے تمہارے درمیان اللہ کافی ہے گواہ کے طور پر کہ ہم کو تمہاری عبادت کی خبر بھی نہ تھی۔'' O

(سورۃ مریم ۱۹) ---۸۱۔ ''انہوں نے اللہ کے سوا دوسرے معبود بنا رکھے ہیں کہ وہ ان کے لیے باعث عزت ہوں۔'' O ---۸۲۔ ''لیکن ایسا ہرگز ہونا نہیں۔ وہ تو ان کی پوجا سے منکر ہو جائیں گے اور الٹے ان کے دشمن بن جائیں گے۔'' O

Marfat.com

(**سورة العنكبوت ۲۹**)---۲۵۔ ’’(حضرت ابراہیم علیہ السلام نے) کہا کہ تم نے جن بتوں کی پرستش اللہ کے سوا کی ہے انہیں تم نے اپنی آپس کی دنیوی دوستی کی بنا ٹھہرالی ہے، تم سب قیامت کے دن ایک دوسرے سے کفر کرنے لگو گے اور ایک دوسرے پر لعنت کرنے لگو گے۔ اور تمہارا سب کا ٹھکانہ دوزخ ہوگا اور تمہارا کوئی مددگار نہ ہوگا۔‘‘O

(**سورة الاحقاف ۴۶**)---۵۔ ’’اور اس سے بڑھ کر گمراہ اور کون ہوگا؟ جو اللہ تعالیٰ کے سوا ایسوں کو پکارتا ہے جو قیامت تک اسکی دُعا قبول نہ کر سکیں بلکہ ان کے پکارنے سے محض بے خبر ہوں۔‘‘O---۶۔ ’’اور جب لوگوں کو جمع کیا جائے گا تو یہ ان کے دشمن ہو جائیں گے اور ان کی پرستش سے صاف انکار کر جائیں گے۔‘‘O---۲۶۔ ’’اور بالیقین ہم نے (قوم عاد) کو وہ مقدور دیئے تھے جو تمہیں تو دیئے بھی نہیں اور ہم نے انہیں کان آنکھیں اور دل بھی دے رکھے تھے۔ لیکن ان کے کانوں اور آنکھوں اور دلوں نے انہیں کچھ بھی نفع نہ پہنچایا جبکہ وہ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا انکار کرنے لگے اور جس چیز کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے وہی ان پر الٹ پڑی۔‘‘O---۲۷۔ ’’اور یقیناً ہم نے تمہارے آس پاس کی بستیاں تباہ کر دیں اور طرح طرح کی ہم نے اپنی نشانیاں بیان کر دیں تا کہ وہ رجوع کر لیں۔‘‘O[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: تکبر]---۲۸۔ ’’پس قربِ الٰہی حاصل کرنے کے لیے انہوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا جن جن کو اپنا معبود بنا رکھا تھا انہوں نے ان کی مدد کیوں نہ کی؟ بلکہ وہ تو ان سے کھو گئے (بلکہ دراصل) یہ ان کا محض جھوٹ اور (بالکل) بہتان تھا۔‘‘O

معیشت، اسلامی معیشت، تجارت

(**سورة البقرة ۲**)---۱۶۔ ’’یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے خریدی ہے گمراہی بدلے میں ہدایت کے، سو نہ تو نفع دیا ان کی تجارت ہی نے اور نہ ہوئے وہ ہدایت پانے والے۔‘‘O---[تجارت سے مراد ہدایت چھوڑ کر گمراہی اختیار کرنا ہے، جو سراسر گھاٹے کا سودا ہے۔ منافقین نے نفاق کا جامہ پہن کر یہی گھاٹے والی تجارت کی۔ لیکن یہ گھاٹا آخرت کا گھاٹا ہے، ضروری نہیں کہ دُنیا میں ہی اس گھاٹے کا انہیں علم ہو جائے۔ بلکہ دُنیا میں تو اس نفاق کے ذریعے سے انہیں جو فوری فائدے حاصل ہوتے تھے، اس پر وہ بڑے خوش ہوتے اور اس کی بنیاد پر اپنے آپ کو بہت دانا اور مسلمانوں کو عقل و فہم سے عاری سمجھتے تھے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۷۲۔ ’’اے ایمان والو! کھاؤ پاکیزہ چیزیں جو عطا کی ہیں ہم نے تم کو اور شکر ادا کرو اللہ تعالیٰ کا اگر ہو تم واقعی اسی کی عبادت کرنے والے۔‘‘O---۱۷۷۔ ’’نہیں ہے نیکی یہی کہ کر لو تم اپنے چہرے مشرق کی طرف یا مغرب کی طرف بلکہ نیکی (یہ ہے کہ) آدمی ایمان لائے اللہ تعالیٰ پر اور روزِ آخرت پر اور فرشتوں پر اور اللہ تعالیٰ کی کتاب پر اور پیغمبروں پر اور دے مال اس کی محبت میں رشتے داروں کو اور یتیموں کو اور مسکینوں کو اور مسافروں کو اور مانگنے والوں کو اور گردنیں چھڑانے میں اور قائم کرے نماز اور دے زکوٰۃ اور (نیک وہ ہیں جو) پورا کرنے والے ہیں اپنے عہد کو جب عہد کر لیں اور ثابت قدم رہنے والے ہیں تنگدستی میں اور جسمانی تکالیف میں اور جنگ کے وقت یہی لوگ ہیں راست باز اور یہی لوگ ہیں متقی۔‘‘O(تفسیر کیلئے باب ۸، مضمون: رشتہ داروں کے حقوق)---۱۸۸۔ ’’اور نہ کھاؤ تم ایک دوسرے کا مال آپس میں ناحق اور (نہ) پہنچاؤ اس کو حاکموں تک اس غرض سے کہ کھا جاؤ کچھ حصہ لوگوں کے مال کا ناجائز طریقے سے حالانکہ تم جانتے ہو۔‘‘O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: رشوت]---۱۹۸۔ ’’نہیں ہے تم پر کوئی گناہ اس میں کہ تلاش کرو تم (حج کے دوران) رزق حلال اپنے رب کے ہاں سے پھر جب (واپس) چلو تم عرفات سے تو ذکر کرو اللہ تعالیٰ کا مشعرِ حرام (مزدلفہ) میں ٹھہر کر اور ذکر کرو اللہ کا اسی طریقے سے جس کی ہدایت کی ہے اللہ نے تم کو اور اگرچہ تھے تم اس سے پہلے گمراہوں میں سے۔‘‘O---۲۱۵۔ ’’پوچھتے ہیں لوگ تم سے کہ کیا چیز خرچ کریں وہ؟ کہو جو کچھ خرچ کرو تم مال میں سے سو وہ ہے والدین کے لئے، رشتہ داروں کیلئے اور یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کیلئے۔ اور جو بھی کرتے ہو تم کوئی بھلائی تو بیشک اللہ تعالیٰ اس سے پوری طرح باخبر ہے۔‘‘O---[تفسیر کیلئے باب نمبر ۸، مضمون: خیرات]---۲۴۵۔ ’’کون ہے وہ جو قرض دے اللہ تعالیٰ کو قرض حسنہ تا کہ بڑھا چڑھا کر واپس کرے اللہ اسے کئی گنا بڑھا نا اور اللہ ہی تنگدستی لاتا ہے اور خوشحالی بھی اور اسی کیطرف تمہیں لوٹ کر جانا ہے۔‘‘O---[تفسیر کے لیے باب ۱۴، مضمون: قرض حسنہ]---۲۵۴۔ ’’اے ایمان والو! خرچ کرو اس میں سے جو (مال و متاع) دیا ہم نے تم کو اس سے پہلے کہ آئے وہ دن کہ نہ ہوگی سودے بازی جس میں اور نہ (کام آئے گی) دوستی اور نہ ہی سفارش اور جو اس کے منکر ہیں وہی ظالم ہیں۔‘‘O---۲۷۵۔ ’’جو لوگ کھاتے ہیں سود نہیں اٹھیں گے وہ (روز قیامت) مگر جیسے اٹھتا ہے وہ شخص جسے باولا کر دیا گیا ہو شیطان نے چھو کر۔ یہ (حال) اس لئے ہوگا کہ وہ کہتے ہیں آخر تجارت بھی تو سود ہی کی مانند ہے۔ حالانکہ حلال کیا ہے اللہ تعالیٰ نے تجارت کو اور حرام کر دیا ہے سود کو۔ لہٰذا جس کو پہنچ گئی نصیحت اس کے رب کی طرف سے اور وہ باز آ گیا (سود خوری سے) تو اس کا ہے وہ جو پہلے لے چکا وہ۔ اور معاملہ اس کا اللہ تعالیٰ کے حوالے اور جس نے پھر لیا (سود) تو ایسے ہی لوگ ہیں جہنمی وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔‘‘O---۲۷۸۔ ’’اے ایمان والو! ڈرو اللہ تعالیٰ سے اور چھوڑ دو جو باقی رہ گیا ہے سود (لوگوں کے ذمے) اگر ہو تم ایمان والے۔‘‘O---۲۷۹۔ ’’پھر اگر تم نے ایسا نہ کیا تو تیار ہو جاؤ لڑنے کیلئے اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول ﷺ سے اور اگر تم توبہ کر لو (اور سود چھوڑ دو) تو تم حقدار ہو اصل سرمائے کے۔ نہ تم

Marfat.com

ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے۔" O (تفسیر کیلئے باب ۴۱، مضمون: سود) ---۲۸۲۔ "اے ایمان والو! جب لین دین کرو تم ادھار کا کسی میعاد معین کیلئے تو اسے لکھ لیا کرو۔ اور لکھے تمہارے درمیان کوئی لکھنے والا انصاف کے ساتھ اور نہ انکار کرے لکھنے والا لکھنے سے جیسا کہ سکھایا ہے اس کو اللہ تعالیٰ نے سو چاہئے کہ وہ لکھے۔ اور تحریر لکھوائے وہ شخص جس پر قرض ہے اور چاہئے کہ ڈرے اللہ سے جو اس کا رب ہے اور کمی بیشی نہ کرے اس میں ذرا بھی۔ اور اگر ہو وہ شخص جس پر قرض ہے کم عقل یا ضعیف یا قابلیت نہ رکھتا ہو کہ تحریر لکھوائے وہ خود تو لکھوائے اس کا ولی انصاف کے ساتھ۔ اور گواہ بنا لو دو گواہ اپنے مردوں میں سے پھر اگر نہ موجود ہوں دو مرد تو ایک مرد اور دو عورتیں ایسے لوگوں میں سے جنہیں تم پسند کرتے ہو بطور گواہ تا کہ (اگر) بھول بھٹک جائے ان میں سے ایک تو یاد دہانی کرا دے ان میں سے ایک دوسری کو۔ اور نہ انکار کریں گواہ جس وقت بھی بلائے جائیں اور نہ تساہل کرو دستاویز لکھنے میں (معاملہ) چھوٹا ہو یا بڑا، تعین میعاد کے ساتھ۔ تمہارا ایسا کرنا زیادہ قرین انصاف ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک اور بہت درست طریقہ ہے شہادت کیلئے اور زیادہ قریب ہے اس کے کہ نہ پڑو تم شک وشبہ میں۔ ہاں یہ کہ ہو لین دین دست بدست (جس طرح) تم لیتے دیتے ہو آپس میں، سو نہیں ہے تم پر کچھ گناہ نہ لکھنے میں اور گواہ کر لیا کرو جب تم سودا کرو اور نہ ستایا جائے لکھنے والے کو اور نہ گواہ کو۔ اور اگر تم ایسا کرو گے تو بیشک ہوگی یہ سخت گناہ کی بات تمہارے لئے اور ڈرتے رہو اللہ سے اور (کیسی مفید باتیں) سکھاتا ہے تم کو اللہ اور اللہ ہر چیز سے خوب واقف ہے۔" O---۲۸۳۔ "اور اگر ہو تم سفر میں اور نہ پاؤ کوئی لکھنے والا تو رہن با قبضہ پر (معاملہ کرو)۔ پھر اگر اعتبار کرلے تم میں سے کوئی شخص دوسرے کا تو چاہئے کہ ادا کرے وہ شخص جس پر بھروسہ کیا گیا ہے اپنی امانت اور ڈرتا رہے اللہ سے جو اس کا رب ہے اور مت چھپاؤ گواہی کو اور جو چھپاتا ہے گواہی کو تو در حقیقت گنہگار ہے اس کا دل۔ اور اللہ تمہارے اعمال سے پوری طرح باخبر ہے۔" O

(**سورۃ آل عمران ۳**) ---۷۵۔ "اور اہل کتاب میں سے کوئی ایسا بھی ہے کہ اگر امانت رکھو تم اس کے پاس ایک خزانہ تو ادا کر دے وہ تم کو اور ان میں سے کوئی ایسا بھی ہے کہ اگر امانت رکھو تم اس کے پاس ایک دینار بھی تو نہ واپس دے تم کو الا یہ کہ رہو تم اس کے سر پر سوار یہ (بد معاملگی) اس وجہ سے ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ نہیں ہے ہم پر امیوں کے سلسلہ میں کوئی مؤاخذہ اور کہتے ہیں وہ اللہ کے بارے میں جھوٹی بات جانتے بوجھتے۔" O---۷۷۔ "بلاشبہ وہ لوگ جو بیچتے ہیں اللہ تعالیٰ سے کئے ہوئے عہد اور اپنی قسموں کو حقیر قیمت پر یہی لوگ ہیں کہ نہیں ہے کوئی حصہ ان کیلئے آخرت میں اور نہ بات کرے گا ان سے اللہ تعالیٰ اور نہ دیکھے گا ان کی طرف قیامت کے دن اور نہ پاک کرے گا ان کو اور ان کیلئے عذاب ہے دردناک۔" O---[مذکورہ افراد کے برعکس دوسرے لوگوں کا حال بیان کیا گیا ہے۔ اور یہ دو طرح کے لوگوں کو شامل ہے ایک تو وہ لوگ جو عہد الٰہی اور اپنی قسموں کو پس پشت ڈال کر تھوڑے سے دینی مفادات کے لیے نبی کریم ﷺ پر ایمان نہیں لائے۔ دوسرے وہ لوگ ہیں جو جھوٹی قسمیں کھا کر اپنا سودا بیچتے یا کسی کا مال ہڑپ کر جاتے ہیں جیسا کہ احادیث میں وارد ہے۔ مثلاً ☆ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ "جو شخص کسی کا مال ہتھیانے کے لیے جھوٹی قسم کھائے وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ اس پر غضبناک ہوگا۔ نیز فرمایا تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ نہ کلام کرے گا، نہ ان کی طرف دیکھے گا، نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا، ان میں ایک وہ شخص ہے جو جھوٹی قسم کے ذریعے سے اپنا سودا بیچتا ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۳۰۔ "اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت کھاؤ سود دوگنا چوگنا، بڑھتا چڑھتا اور ڈرو اللہ تعالیٰ سے تا کہ تم فلاح پاؤ۔" O---۱۸۰۔ "اور ہر گز گمان نہ کریں وہ لوگ جو بخل کرتے ہیں اس کے دینے میں جو عطا کیا ہے ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے کہ یہ (بخل) بہتر ہے ان کے حق میں بلکہ یہ بہت برا ہے ان کیلئے۔ ضرور طوق بنا کر ڈالا جائے گا ان کی گردنوں میں اس چیز کا جس کے دینے میں بخل کرتے تھے قیامت کے دن۔ اور اللہ تعالیٰ ہی کیلئے ہے میراث آسمانوں کی اور زمین کی اور اللہ تعالیٰ ہر اس بات سے جو تم کرتے ہو پوری طرح باخبر ہے۔" O

(**سورۃ النساء ۴**) ---۲۔ "اور دے دو یتیموں کو ان کے مال اور مت بدلو برے مال کو اچھے مال سے اور مت ہڑپ کرو ان کے مال اپنے مالوں کے ساتھ (ملا کر) بیشک یہ ہے گناہ بہت بڑا۔" O---۵۔ "اور نہ دو کم عقل یتیموں کو اپنے مال (یعنی وہ مال جو ان کے تمہارے پاس ہیں) جس کو بنایا ہے اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے ذریعہ گزران اور کھلاؤ انہیں اس میں سے اور پہناؤ بھی اور سمجھاؤ انہیں بات اچھی۔" O---[یہ آیت وسیع معنی کی حامل ہے۔ اس میں امت کو یہ جامع ہدایت فرمائی گئی ہے کہ مال جو ذریعہ قیام زندگی ہے، بہر حال ایسے نادان لوگوں کے اختیار وتصرف میں نہ رہنا چاہئے جو اسے غلط طریقے سے استعمال کر کے نظام تمدن ومعیشت اور بالآخر نظام اخلاق کو خراب کر دیں۔ حقوق ملکیت جو کسی شخص کو اپنے املاک پر حاصل ہیں اس قدر غیر محدود نہیں ہیں کہ وہ اگر ان حقوق کو صحیح طور پر استعمال کرنے کا اہل نہ ہو اور ان کے استعمال سے اجتماعی فساد برپا کر دے تب بھی اس کے وہ حقوق سلب نہ کیے جا سکیں۔ جہاں تک آدمی کی ضروریات زندگی کا تعلق ہے وہ تو ضرور پوری ہونی چاہئیں لیکن جہاں تک حقوق مالکانہ کے آزادانہ استعمال کا تعلق ہے اس پر یہ پابندی عائد ہونی چاہئے کہ یہ استعمال اخلاق وتمدن اور اجتماعی معیشت کے لیے صریحاً مضر نہ ہو۔ اس ہدایت کے مطابق چھوٹے پیمانہ پر ہر صاحب مال کو اس امر کا لحاظ رکھنا چاہئے کہ وہ اپنا مال جس کے حوالہ کر رہا ہے وہ اس کے استعمال کی صلاحیت رکھتا ہے یا نہیں۔ اور بڑے پیمانہ پر حکومت اسلامی کو اس امر کا انتظام کرنا چاہئے کہ جو لوگ اپنے اموال پر خود مالکانہ تصرف کے اہل نہ ہوں، یا جو لوگ اپنی دولت کو برے طریقوں سے استعمال کر رہے ہوں، ان کی املاک کو وہ اپنے انتظام میں لے لے اور ان کی ضروریات زندگی کا بندوبست کر دے۔ (از تفہیم القرآن صفحہ نمبر ۳۲۲۔ مؤلفہ مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ)]---۲۹۔ "اے لوگو! جو ایمان لائے ہو نہ کھاؤ ایک دوسرے کے مال باہم ناجائز طریقے سے۔ مگر یہ کہ ہو لین دین

Marfat.com

تمہاری آپس کی رضامندی سے- اور نہ قتل کرواپنے آپ کو- بیشک اللہ تعالیٰ ہے تم پر بے حد مہربان۔" O---[بالباطل میں دھوکہ، فریب، جعل سازی، ملاوٹ کے علاوہ وہ تمام کاروبار بھی شامل ہیں جن سے شریعت نے منع کیا ہے، جیسے قمار، ربا وغیرہ۔ اسی طرح ممنوع اور حرام چیزوں کا کاروبار کرنا بھی باطل میں شامل ہے۔ مثلاً بلاضرورت فوٹوگرافی، ریڈیو، ٹی وی، وی سی آر، ویڈیو فلمیں اور فحش کیسٹس وغیرہ۔ ان کا بنانا، بیچنا، مرمت کرنا سب ناجائز ہے۔ لین دین بھی حلال اشیا کا ہو۔ حرام اشیا کا کاروبار باہمی رضامندی کے باوجود ناجائز ہی رہے گا۔ علاوہ ازیں رضامندی میں خیار مجلس کا مسئلہ بھی آجاتا ہے۔ یعنی جب تک ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں سودا فسخ کرنے کا اختیار رہے گا جیسا کہ حدیث میں ہے ☆ "دونوں باہم سودا کرنے والوں کو، جب تک جدا نہ ہوں، اختیار ہے۔" (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۳۰۔ "جو شخص کرے گا ایسے کام زیادتی اور ظلم سے تو عنقریب جھونکیں گے ہم اسے بڑی آگ میں اور ہے یہ (کام) اللہ تعالیٰ کیلئے بہت آسان۔" O---۵۸۔ "بیشک اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے تم کو کہ سپرد کرو امانتیں، اہل امانت کو- اور جب فیصلہ کرو تم لوگوں کے مابین تو فیصلہ کرو عدل کے ساتھ- بیشک اللہ بہت ہی اچھی نصیحت کرتا ہے تم کو- بیشک اللہ ہے ہر بات کا سننے والا ہر چیز کو دیکھنے والا۔" O (تفسیر کیلئے باب ۸، مضمون: امانت)

(**سورۃ المائدۃ ۵**)---۸۸۔ "اور جو حلال اور پاکیزہ رزق اللہ تعالیٰ نے تمہیں دیا ہے وہ کھاؤ اور اس اللہ سے ڈرو جس پر تم ایمان رکھتے ہو۔" O---۱۰۰۔ "کہہ دے "ناپاک اور پاک برابر نہیں ہوتے اگرچہ ناپاک کی کثرت تجھے حیران کرے پس اے عقل والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو تا کہ پھلو پھولو۔" O---[یہ آیت قدر و قیمت کا ایک دوسرا ہی معیار پیش کرتی ہے جو ظاہر میں انسان کے معیار سے بالکل مختلف ہے- ظاہر بین کی نظر میں ۱۰۰ روپے بمقابلہ ۵ روپے کے لازماً زیادہ قیمتی ہیں کیونکہ وہ سو ہیں اور یہ پانچ- لیکن یہ آیت کہتی ہے کہ سو روپے اگر خدا کی نافرمانی کر کے حاصل کئے گئے ہوں تو وہ ناپاک ہیں اور پانچ روپے اگر خدا کی فرمانبرداری کرتے ہوئے کمائے گئے ہوں تو وہ پاک ہیں اور ناپاک خواہ مقدار میں کتنا ہی زیادہ ہو بہر حال وہ پاک کے برابر کسی طرح نہیں ہو سکتا۔ (از ترجمہ قرآن حواشی مولانا مودودیؒ)]

(**سورۃ الاعراف ۷**)---۸۵۔ "اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیبؑ کو- اس نے کہا اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو- اس کے سوا تمہارا کوئی خدا نہیں- تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک واضح دلیل آگئی ہے- پس ناپ تول پورا کیا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم کر کے نہ دو اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد گڑ بڑ نہ مچاؤ- یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم ایمان والے ہو۔" O---[مدین کا اصل علاقہ حجاز کے شمال مغرب اور فلسطین کے جنوب میں بحر احمر اور خلیج عقبہ کے کنارے پر واقع تھا- مگر جزیرہ نما سینا کے مشرقی ساحل پر بھی اس کا کچھ سلسلہ پھیلا ہوا تھا- یہ ایک بڑی تجارت پیشہ قوم تھی- قدیم زمانہ میں جو تجارتی شاہراہ بحر احمر کے کنارے یمن سے مکہ مکرمہ اور ینبوع ہوتی ہوئی شام تک جاتی تھی اور ایک دوسری شاہراہ جو عراق سے مصر کی طرف جاتی تھی اس کے عین چوراہے پر اس قوم کی بستیاں تھیں- جو کہ تول اور بول میں بہت ہیرا پھیری کرتی تھیں- اسی لئے حضرت شعیبؑ آئے۔ (از ترجمہ قرآن حواشی مولانا مودودیؒ)]---۸۶۔ "اور ہر رستے پر نہ بیٹھو کہ اسے جو اس پر ایمان رکھتا ہے ڈراؤ اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے اس میں ٹیڑھ ڈھونڈ کر روکو- اور یاد کرو جب تم تھوڑے سے تھے پھر اس نے تمہیں بہت زیادہ کر دیا اور دیکھو کہ گڑ بڑ مچانے والوں کا انجام کیسا ہوا۔" O

(**سورۃ التوبہ ۹**)---۲۴۔ "کہو! اگر تمہارے باپ، تمہارے بیٹے، تمہارے بھائی، تمہاری بیویاں، تمہاری برادری، مال جو تم نے کمائے ہیں، تجارت جس کے مندا پڑنے سے تم ڈرتے ہو اور گھر جنہیں تم پسند کرتے ہو تمہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ پیارے ہیں تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا حکم جاری کرے اور اللہ تعالیٰ نافرمان لوگوں کو راہ نہیں دکھاتا۔" O---۷۵۔ "اور ان میں وہ بھی ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ سے وعدہ کیا تھا کہ "اگر اس نے اپنے فضل میں سے ہمیں دیا تو ہم ضرور صدقہ دیں گے اور ضرور صالح لوگوں میں ہو جائیں گے۔" O---۷۶۔ "پھر جب اس نے انہیں اپنے فضل میں سے دے دیا تو وہ لگے اس میں کنجوسی کرنے اور کنارہ کرتے ہوئے منہ موڑ گئے۔" O---۷۷۔ "پھر اس نے ان کے دلوں میں اس دن تک کیلئے جب وہ اسے ملیں گے نفاق ڈال دیا، کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے جو وعدہ کیا تھا اس کی خلاف ورزی کی اور کیونکہ وہ جھوٹ بولتے تھے۔" O---۷۸۔ "کیا وہ نہیں جانتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ان کے بھید اور ان کی سرگوشی کو جانتا ہے- اور یہ کہ اللہ تعالیٰ پوشیدہ باتوں کو بہت ہی جاننے والا ہے۔" O---[ایک شخص ثعلبہ بن حاطب انصاری نے حضور نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ میرے حق میں دولتمند ہو جانے کی دعا فرما دیجئے- آپ ﷺ نے فرمایا کہ ثعلبہ! تھوڑی چیز جس پر تو خدا کا شکر ادا کرے اس بہت چیز سے اچھی ہے جس کے حقوق ادا نہ کر سکے- اس نے پھر وہی درخواست کی- آپ ﷺ نے فرمایا- اے ثعلبہ! تجھے پسند نہیں کہ میرے نقش قدم پر چلے- آپ ﷺ کے انکار پر اس کا اصرار بڑھتا رہا- اس نے وعدہ کیا کہ اگر خدا مجھ کو مال دے گا تو میں پوری طرح حقوق ادا کروں گا- آخر حضور ﷺ نے دعا فرمائی- اس کی بکریوں میں اس قدر برکت ہوئی کہ مدینہ سے باہر ایک گاؤں میں رہنے کی ضرورت پڑی- اور اتنا پھیلاؤ ہوا کہ اس میں مشغول ہو کر رفتہ رفتہ جمعہ و جماعات بھی ترک کرنے لگا- کچھ دنوں بعد حضور ﷺ کی طرف سے زکوٰۃ وصول کرنے کیلئے محصل پہنچے تو کہنے لگا زکوٰۃ تو جزیہ کی بہن معلوم ہوتی ہے- ایک دو دفعہ ٹالا مگر پھر زکوٰۃ دینے سے صاف انکار کر دیا- حضور ﷺ نے تین مرتبہ کہا- ویح ثعلبہ- اور یہ آیات نازل ہوئیں- جب اس کے بعض اقارب نے یہ خبر پہنچائی تو بادل نخواستہ زکوٰۃ لے کر حاضر خدمت ہوا- حضور ﷺ نے فرمایا خدا تعالیٰ نے مجھے تیری زکواۃ لینے سے منع فرما دیا ہے- یہ سن کر اس نے بہت واویلا کیا- کیونکہ حضرت محمد ﷺ کا اس کی زکوٰۃ قبول

Marfat.com

نہ کرنا اس کیلئے بڑی عار کی بات تھی۔ بدنامی کے ڈر سے سر میں خاک ڈالتا تھا۔ مگر دل میں نفاق چھپا ہوا تھا۔ پھر حضور ﷺ کے بعد حضرت صدیق اکبرؓ کی خدمت میں زکوٰۃ لے کر حاضر ہوا۔ انہوں نے بھی قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ پھر حضرت عمرؓ اور ان کے بعد حضرت عثمانؓ کی خدمت میں زکوٰۃ پیش کی دونوں نے انکار فرمایا۔ ہر ایک یہی کہتے تھے۔ جو چیز حضور نبی کریم ﷺ نے رد کر دی ہے ہم اسے قبول نہیں کر سکتے۔ آخر اسی حالت نفاق پر حضرت عثمانؓ کے عہد میں اس کا خاتمہ ہوا۔ (از تفسیر مولانا شبیر احمد عثمانیؒ)] [صحیح بات یہ ہے کہ اس میں بھی منافقین کا ایک اور کردار بیان کیا گیا ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ یونس ۱۰)---۵۹۔ ''کہو! کیا تم نے غور کیا کہ اللہ تعالیٰ نے جو رزق تمہارے لئے اتارا ہے اس میں تم نے حرام اور حلال بنا لئے ہیں؟ کہو! کیا اللہ تعالیٰ نے تمہیں اجازت دی ہے یا تم اللہ تعالیٰ کے بارے میں باتیں گھڑ لیتے ہو؟'' O

(سورۃ ھود ۱۱)---۸۴۔ ''اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیبؑ کو (بھیجا) اس نے کہا اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی خدا نہیں اور ناپ اور تول میں کمی نہ کرو کہ میں تمہیں آسودہ حال دیکھتا ہوں۔ مگر میں تم پر ایک گھیر لینے والے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔'' O---۸۵۔ ''اور اے میری قوم! ناپ اور تول انصاف کے ساتھ پورا کیا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں گھٹا کر نہ دو اور زمین میں فساد کرتے نہ پھرو۔'' O---۸۶۔ ''اللہ تعالیٰ کی طرف سے بچا ہوا نفع تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم مومن ہو اور میں تم پر کوئی نگہبان نہیں۔'' O---۸۸۔ ''وہ کہنے لگا اے میری قوم! کیا تم نے غور کیا کہ میں اپنے رب کی واضح دلیل پر ہوں۔ اور اس نے مجھے اپنی طرف سے عمدہ رزق دیا ہے اور میں نہیں چاہتا کہ جس بات سے میں تمہیں روکتا ہوں۔ اس میں تمہارے خلاف کروں۔ میں تو صرف جہاں تک مجھ سے ہو سکے اصلاح چاہتا ہوں اور میری توفیق تو صرف اللہ تعالیٰ کے ہاتھ ہے۔ اسی پر میں بھروسہ کرتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔'' O

(سورۃ ابراہیم ۱۴)---۳۱۔ ''میرے ایماندار بندوں سے کہہ دیجئے کہ نمازوں کو قائم رکھیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے اس میں سے کچھ نہ کچھ پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتے رہیں اس سے پہلے کہ وہ دن آ جائے جس میں نہ خرید و فروخت ہو گی نہ دوستی اور محبت۔'' O

(سورۃ النحل ۱۶)---۷۱۔ ''اللہ تعالیٰ ہی نے تم میں سے ایک کو دوسرے پر روزی میں زیادتی دے رکھی ہے پس جنہیں زیادتی دی گئی ہے وہ اپنی روزی اپنے ماتحت غلاموں کو نہیں دیتے کہ وہ اور یہ اس میں برابر ہو جائیں۔ تو کیا یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے منکر ہو رہے ہیں؟'' O---[یعنی جب تم اپنے غلاموں کو اپنا مال اور اسباب دینا نہیں دیتے کہ وہ تمہارے برابر ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ کب یہ پسند کرے گا کہ تم کچھ لوگوں کو جو اللہ ہی کے بندے اور غلام ہیں اللہ کا شریک اور اس کے برابر قرار دے دو۔ اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ معاشی لحاظ سے انسانوں میں جو فرق پایا جاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے فطری نظام کے مطابق ہے۔ اسے جبری قوانین کے ذریعہ ختم نہیں کیا جا سکتا۔ جیسا کہ اشتراکی نظام میں ہے۔ یعنی معاشی مساوات کی غیر فطری کوشش کے بجائے ہر کسی کو معاشی میدان میں کسب معاش کے لیے مساوی طور پر دوڑ دھوپ کے مواقع میسر ہونے چاہئیں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

احادیث مبارکہ:

☆ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خرچ میں میانہ روی آدھی معیشت ہے اور لوگوں کی دوستی آدھی عقل ہے اور اچھی طرح سوال کرنا آدھا علم ہے۔ (از دستور القرآن صفحہ نمبر ۴۴۴۔ مؤلفہ محمد شریف چوہدری)

(سورۃ النور ۲۴)---۳۷۔ ''ایسے لوگ جنہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے اور نماز کے قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے سے غافل نہیں کرتی اس دن سے ڈرتے ہیں جس دن بہت سے دل اور بہت سی آنکھیں الٹ پلٹ ہو جائیں گی۔'' O---[اور انہیں وقت پر ادا کرنے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بازار میں تھے مسجد میں نماز کیلئے اقامت کہی گئی آپ نے دیکھا کہ بازار والے اٹھے اور دکانیں بند کر کے مسجد میں داخل ہو گئے تو فرمایا کہ آیت ایسے ہی لوگوں کے حق میں ہے۔ (تفسیر از کنز الایمان)]

(سورۃ الروم ۳۰)---۴۶۔ ''اس کی نشانیوں میں سے خوشخبریاں دینے والی ہواؤں کو چلانا بھی ہے اس لیے کہ تمہیں اپنی رحمت سے لطف اندوز کرے اور اس لیے کہ اس کے حکم سے کشتیاں چلیں اور اس لیے کہ اس کے فضل کو تم ڈھونڈو اور اس لیے کہ تم شکر گزاری کرو۔'' O---[یعنی ان کے ذریعے سے مختلف ممالک میں آ جا کر تجارت کاروبار کرو گے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ فاطر ۳۵)---۲۹۔ ''جو لوگ کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں اور نماز کی پابندی رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو عطا فرمایا ہے اس میں سے پوشیدہ اور علانیہ خرچ کرتے ہیں وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جو کبھی خسارہ میں نہ ہو گی۔'' O---۳۰۔ ''تاکہ ان کو ان کی اجرتیں پوری دے اور ان کو اپنے فضل سے اور زیادہ دے بیشک وہ بڑا بخشنے والا قدردان ہے۔'' O---[اہل ایمان کے اس عمل کو تجارت سے اس لیے تشبیہ دی گئی ہے کہ آدمی تجارت میں اپنا سرمایہ اور محنت و قابلیت اس امید پر صرف کرتا ہے کہ نہ صرف اصل واپس ملے گا، اور نہ صرف وقت اور محنت کی اجرت ملے گی، بلکہ کچھ مزید منافعہ بھی حاصل ہو گا۔ اسی طرح ایک مومن بھی خدا کی فرمانبرداری میں اس کی بندگی و عبادت میں اور اس کے دین کی خاطر جد و جہد میں اپنا مال اپنے اوقات اپنی محنتیں اور قابلیتیں اس

Marfat.com

امید پر کھپا دیتا ہے کہ نہ صرف ان سب کا پورا پورا اجر ملے گا بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مزید بہت کچھ عنایت فرمائے گا۔ مگر دونوں تجارتوں میں فرق اور بہت بڑا فرق اس بنا پر ہے کہ دنیوی تجارت میں محض نفع ہی کی امید نہیں ہوتی، گھاٹے اور دیوالیے تک کا خطرہ بھی ہوتا ہے۔ بخلاف اس کے جو تجارت ایک مخلص بندہ اپنے خدا کے ساتھ کرتا ہے اس میں کسی خسارے کا اندیشہ نہیں۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(سورۃ الشوریٰ ۴۲) ---۱۷۔ ''اللہ تعالیٰ نے حق کے ساتھ کتاب نازل فرمائی ہے اور ترازو بھی (اتاری ہے) اور آپ کو کیا خبر شاید قیامت قریب ہی ہو''O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: ترازو)

(سورۃ الرحمن ۵۵) ---۷۔ ''اسی نے آسمان کو بلند کیا اور اسی نے ترازو رکھی''O---۸۔ ''تاکہ تم تولنے میں تجاوز نہ کرو''O---۹۔ ''انصاف کے ساتھ وزن کو ٹھیک رکھو اور تول میں کم نہ دو''O---[اللہ تعالیٰ نے ہمیں کاروباری دیانت کا سبق دیا ہے اور ان ہدایات پر سختی سے عمل کرنے کا حکم دیا ہے۔ یہ بھی اس کی شانِ رحمانیت کا ایک ظہور ہے۔ جس معاشرہ میں لین دین میں دیانت داری ختم ہو جاتی ہے۔ بددیانتی اور لوٹ کھسوٹ کا رواج ہو جاتا ہے وہ معاشرہ زیادہ دیر تک پھل پھول نہیں سکتا۔ وہ ایسے اخلاقی اور معاشی بحرانوں میں پھنس جاتا ہے جن سے اس کا بچ نکلنا ممکن نہیں رہتا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا لطف و کرم ہی ہے کہ اس نے ہمیں اس راہ پر قدم اٹھانے سے روک لیا جو بربادی کی راہ ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)] (نیز تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: ترازو)

(سورۃ الحشر ۵۹) ---۷۔ ''بستیوں والوں کا جو (مال) اللہ تعالیٰ تمہارے لڑے بھڑے بغیر اپنے رسول کے ہاتھ لگائے وہ اللہ کا ہے اور رسول کا اور قرابت والوں کا اور یتیموں مسکینوں کا اور مسافروں کا ہے تاکہ تمہارے دولت مندوں کے ہاتھ میں ہی یہ مال گردش کرتا نہ رہ جائے اور تمہیں جو کچھ رسول دے لے لو اور جس سے روکے رک جاؤ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہا کرو یقیناً اللہ تعالیٰ سخت عذاب والا ہے''O---[اسلام سے پہلے اس قسم کے اموال کی تقسیم کا طریقہ یہ تھا کہ سب سے پہلے قبیلہ کا سردار یا لشکر کا سپہ سالار 1/4 حصہ لے لیتا جسے مرباع کہا جاتا۔ اگر بقیہ مال سے اسے کوئی چیز پسند آتی وہ بھی چن لیتا۔ باقی مال دولت مند اور بااثر لوگ آپس میں بانٹ لیتے اور غریبوں کو برائے نام کوئی چیز دے دی جاتی۔ ابتداء میں مسلمانوں نے بھی اسی دستور کے مطابق عرض کیا یا رسول اللہ! آپ اس مال سے چہارم لے لیں۔ باقی مال ہم آپس میں بانٹ لیں گے۔ اللہ تعالیٰ اس بے انصافی کو کیسے گوارا فرماتے، چنانچہ اموالِ غنیمت کی تقسیم کا الگ طریقہ مقرر فرمایا اور اموالِ فئی کی تقسیم کے لیے الگ طریقہ مقرر کیا گیا اور اس تقسیم کا بنیادی اصول یہ طے پایا کہ ان اموال کو اس طرح تقسیم نہ کرو کہ صرف امراء اور مراعات یافتہ طبقہ میں ہی یہ مال گردش کرتا رہے اور غریب بیچارے حسرت سے ان کا منہ دیکھتے رہیں۔ صاف طور پر حکم دیا کہ اللہ کے نزدیک یہی چیز پسندیدہ ہے کہ وسائلِ معیشت کی تقسیم اس طرح کی جائے کہ غریب امیر سب یکساں فائدہ اٹھا سکیں۔ یہ اصول صرف اموالِ غنیمت وفئی کی تقسیم میں ہی اسلام نے ملحوظ نہیں رکھا بلکہ اسلامی نظامِ حیات کی یہ روح رواں ہے۔ اسلام یہ چاہتا ہے کہ ملی وسائل سکڑ کر ایک مخصوص طبقے میں مرتکز نہ ہو جائیں بلکہ وہ چاہتا ہے کہ ان کا پھیلاؤ زیادہ سے زیادہ وسیع ہو۔ اس نے تمام ایسی پیش بندیاں کر دی ہیں جن سے سرمایہ سکڑنے کے عمل کو روکا جا سکتا ہے اور اس کے دائرہ اثر کو وسیع سے وسیع تر کیا جا سکتا ہے۔ وہ پیش بندیاں جو سرمایہ کو سکڑنے سے روکتی ہیں ان پر ایک سرسری نظر ڈالتے جائیے:

کسبِ معاش کے وسائل کو دو حصوں میں بانٹ دیا گیا ہے۔ حلال اور حرام۔ حرام میں تمام ایسے وسائل ذکر کر دیئے جن کے ذریعہ محنت کے بغیر خطرات کا مقابلہ کیے بغیر بڑی آسانی سے دولت امڈتی چلی آتی ہے۔ سود، جوا، سٹہ، ذخیرہ اندوزی، سمگلنگ، چور بازاری، رشوت کا شمار انہی حرام وسائل میں ہوتا ہے۔ بلا خوف تردید پورے وثوق سے کہا جا سکتا ہے کہ آج جس جس جگہ آپ کو دولت کی بے پناہ ریل پیل نظر آتی ہے وہاں ان ممنوع وسائلِ معاش میں سے ایک آدھ کی کارفرمائی ضرور ہے۔ آج پاکستان میں بائیس خاندانوں کا رونا رویا جاتا ہے۔ ماہرینِ اقتصادیات خود ہی بتلائیں اگر یہاں سود ممنوع ہوتا اور بڑے بڑے بینک آسان شرح سود پر انہیں قرض نہ دیتے تو کیا یہ بائیس خاندان سارے ملک کا سرمایہ سمیٹ سکتے تھے۔ سب کچھ لٹا کر راہزن کو سننے دینے کی رسم اسلام کو پسند نہیں وہ پہلے سے وہ راہ بند کر دیتا ہے جہاں سے راہزن کے داخلے کا امکان ہو۔ اگر پاکستان میں معاشی لوٹ مار کے ذرائع کو ختم کر دیا جائے تو چند ماہ میں آپ کو کی لایکون دولۃ کی برکتوں کا احساس ہونے لگے۔ حلال وسائل سے جو دولت کمائی جاتی ہے وہ ضخامت میں اس قدر تکلیف دہ نہیں ہوتی۔ پھر بھی اس کا بہاؤ فقراء اور عوام کی طرف کرنے کے لیے اسلام نے موثر تدابیر اختیار کی ہیں۔ زکوٰۃ، عشر، صدقات اور ان کے علاوہ نظامِ وراثت زندگی بھر کے اندوختہ کو اس طرح بانٹ دیتا ہے کہ مقصد بھی پورا ہو جاتا ہے اور کسی پر گراں بھی نہیں گزرتا۔ الغرض یہ جملہ اسلامی نظامِ معاشیات کا ستون ہے۔ ہمارے ماہرین دیگر فرسودہ اور ناکارہ نظریات اپنانے کے بجائے اگر نیک نیتی سے اسلام کے نظامِ مالیات کو سمجھیں، پوری دیانت داری اور اخلاص سے اس کو عملی جامہ پہنائیں تو کمیونزم اور کیپٹلزم کے دو پاٹوں میں پستی ہوئی دنیا ان کی ممنون ہو گی۔ اصل مصیبت یہ ہے کہ جن ہاتھوں میں زمام اقتدار ہے ان کے دل نورِ ایمان سے خالی ہیں۔ اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے کے لیے جس ذوق اور یقین کی ضرورت ہے وہ مفقود ہے۔ ضرورت صرف ایسے یقین کی ہے جو تمام مشکلات کے سامنے سینہ سپر ہونے کی ہمت رکھتا ہو۔ ضرورت اس ایمان کی ہے جس کے چراغ کو کوئی آندھی نہ بجھا سکے۔ جو گھپ اندھیروں کو بقعہ نور اور رشکِ صد طور بنانے کی اہلیت رکھتا ہو۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

(سورۃ الصف ۶۱) ---۱۰۔ ''اے ایمان والو! کیا میں تمہیں وہ تجارت بتلا دوں جو تمہیں دردناک عذاب سے بچا لے؟''O [ار عمل (یعنی ایمان اور جہاد)

Marfat.com

کو تجارت سے تعبیر کیا، اس لیے کہ اس میں بھی انہیں تجارت کی طرح نفع ہی ہوگا، اور وہ نفع کیا ہے، جنت میں داخلہ اور جہنم سے نجات۔ اس سے بڑا نفع اور کیا ہوگا، اور وہ نفع کیا ہے؟ اس بات کو دوسرے مقام پر اس طرح بیان فرمایا: "اللہ نے مومنوں سے انکی جانوں اور مالوں کا سودا جنت کے بدلے کر دیا ہے۔" (التوبہ:۱۱۱) (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]---۱۱۔ "اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جانوں سے جہاد کرو۔ یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم میں علم ہو۔" O---۱۲۔ "اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف فرمادے گا اور تمہیں ان جنتوں میں پہنچائے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور صاف ستھرے گھروں میں جو جنت عدن میں ہوں گے، یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔" O[یہ اس تجارت کے اصل فوائد ہیں جو آخرت کی ابدی زندگی میں حاصل ہوں گے۔ ایک خدا کے عذاب سے محفوظ رہنا۔ دوسرے گناہوں کی معافی۔ تیسرے خدا کی اس جنت میں داخل ہونا جس کی نعمتیں لازوال ہیں۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]---۱۳۔ "اور تمہیں ایک دوسری (نعمت) بھی دے گا جسے تم چاہتے ہو وہ اللہ کی مدد اور جلد فتح یابی ہے، ایمانداروں کو خوشخبری دے دو۔" O

(**سورۃ الجمعۃ ۶۲**)---۹۔ "اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جمعہ کے دن نماز کی اذان دی جائے تو تم اللہ کے ذکر کی طرف دوڑ پڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو۔ یہ تمہارے حق میں بہت ہی بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔" O---۱۰۔ "پھر جب نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور بکثرت اللہ کا ذکر کیا کرو تا کہ تم فلاح پالو۔" O---۱۱۔ "اور جب کوئی سودا بکتا دیکھیں یا کوئی تماشا نظر آ جائے تو اس کی طرف دوڑ جاتے ہیں اور آپ کو کھڑا ہی چھوڑ دیتے ہیں۔ آپ فرما دیجئے کہ اللہ کے پاس جو ہے وہ کھیل اور تجارت سے بہتر ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بہترین روزی رساں ہے۔" O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: نماز جمعہ)

(**سورۃ المطففین ۸۳**)---۱۔ "بڑی خرابی ہے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کی۔" O---۲۔ "کہ جب لوگوں سے ناپ کر لیتے ہیں تو پورا پورا لیتے ہیں۔" O---۳۔ "اور جب انہیں ناپ کر یا تول کر دیتے ہیں تو کم دیتے ہیں۔" O---۴۔ "کیا انہیں اپنے مرنے کے بعد جی اٹھنے کا خیال نہیں۔" O---۵۔ "اس عظیم دن کے لیے۔" O---۶۔ "جس دن سب لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔" O---[تفسیر کیلئے باب نمبر ۱۴، مضمون: ناپ تول]

مشاہدات: میں نے ۱۹۵۰ء میں اپنے پھوپھی زاد بھائیوں سے مل کر شرقپور شریف میں آئس اینڈ رائس مل لگائی۔ آئس مشین امریکہ کی ورتھنگٹن کمپنی کی تھی۔ جس کا نمائندہ ہمارے پاس ۱۹۵۱ء میں پہنچا اور مشین کے متعلق پوچھا کہ مشین کیسا کام کر رہی ہے۔ کوئی نقص وغیرہ تو نہیں اگر ہے تو ہمیں بتائیں۔ یہ ہے کاروباری ساکھ رکھنے کا بڑا طریقہ ہے۔ ۷۲-۱۹۷۱ء میں جب بھٹو صاحب نے انڈسٹری کو نیشنلائز کیا تھا تو ہمارے پاس شرقپور میں ایک چھوٹی سی رائس مل تھی۔ جس میں ۳ عدد ہلر برائے چھڑائی مونجی لگے ہوئے تھے۔ ان کو ہم نے ہٹا دیا اور وہاں ویلوٹ بنانے کی مشین لگا دی۔ یہ مشین اسوقت لائل پور (فیصل آباد) سے بنوائی۔ یہ مشین اتنی اچھی بنی کہ اصولی طور پر ویلوٹ کو صحیح کرنے کیلئے فنشنگ برشنگ کرنے کی مشین میں سے گزارنا پڑتا ہے لیکن اس مشین کی ۱۰۰ فیصد کارکردگی اچھی تھی کہ فنشنگ برشنگ مشین کی ضرورت ہی نہیں تھی۔ ہم نے مال روڈ پر نقی مارکیٹ میں شوروم بنایا۔ ہمارا کپڑا پہلے سے موجود فیکٹریوں (لاہور، لائل پور) سے مقابلہ میں بہتر تھا۔ ہم نے اسی فرم سے، جس نے پہلی مشین بنائی تھی، دوسری مشین بنوائی لیکن اس کی کارکردگی پہلی کی نسبت صرف ۱۰ فیصد تھی تو صاحب انڈسٹری سے شکایت کی جو کہ ایم۔ اے اسلامیات تھا، لیکن اس نے کوئی توجہ نہ دی۔ ۸۲-۱۹۸۱ء میں ہم نے امریکہ کی جی ٹی کمپنی کا بنا ہوا ڈرائیر خریدا۔ جو کہ ملت ٹریکٹر والوں نے امپورٹ کیے تھے۔ جو کہ پہلی دفعہ ہمارے ملک میں صحیح کام نہ کیا تو ہمارے انجینئر کرامت علی نے چلا لیا تو اس سلسلہ میں ملت ٹریکٹر والوں نے کمپنی کو اطلاع دی تو ان کا نمائندہ پاکستان آیا اور ملت ٹریکٹر والے اسے ہمارے پاس بھی لائے۔ اور باتوں باتوں میں اس نے بتایا کہ یہ ڈرائیر ہم نے فارمرز کیلئے بنائے ہیں جو کہ اپنی فارمز میں لیجاتے ہیں اور اس سے اپنی پیداوار مثلاً مونجی، گندم، مکئی وغیرہ ہر قسم کی فصل کو صاف کرتے اور سکھاتے ہیں انہوں نے اسکے ساتھ باقاعدہ موائسچر میٹر بھی دیے ہوئے تھے جو کہ فصل کی باقاعدہ نمی بتاتے ہیں، یعنی ان لوگوں کی اتنی اچھی کارکردگی ہے کہ وہ اپنی فصل کو صاف اور سکھا کر بیچتے ہیں انکے مقابلہ میں ہم اپنا دیکھیں کہ ہمارے مونجی کی فصل میں کتنی گندگی اور مٹی ہوتی ہے اور کئی نا عاقبت اندیش مونجی میں بالٹیاں بھر کے پانی ڈال دیتے ہیں۔ جو کہ اس فصل کیلئے بہت نقصان دہ ہے۔ ہماری تجارت کا ایک پہلو آپ فروٹ منڈی میں دیکھیں کہ کس طرح کی بددیانتی ہوتی ہے۔ مثلاً آپ سیب، آم، مالٹا وغیرہ کی پیٹی خریدنا چاہتے ہیں تو آپکو پیٹی کھول کر دکھادینگے کہ اسکے اوپر کی تہہ کیسی شاندار ہوتی ہے اور نیچے کی تہہ میں خراب، سڑے ہوئے پھل بھی ہوتے ہیں۔ اسکے علاوہ عموماً تول میں بھی فرق پایا جاتا ہے۔ ان چیزوں کا ہماری معیشت اور کاروباری ساکھ پر نہایت برا اثر پڑتا ہے۔ ان باتوں سے ثابت ہوا کہ ہم خدا کے احکامات سے ناآشنا ہیں جسکی وجہ سے ہم اپنے تجارتی لین دین میں اصول پرستی کو بالکل بھول گئے ہیں جو اسلام کی بنیادی تعلیمات ہیں۔

مغلوب اقوام

(**سورۃ النمل ۲۷**)---۳۲۔ "اس نے کہا اے میرے سردارو! تم میرے اس معاملہ میں مجھے مشورہ دو۔ میں کسی امر کا قطعی فیصلہ جب تک تمہاری موجودگی اور رائے نہ ہو نہیں کیا کرتی۔" O---۳۳۔ "انہوں نے جواب دیا کہ ہم طاقت اور قوت والے سخت لڑنے بھڑنے والے ہیں۔ آگے آپ کا اختیار ہے آپ خود

Marfat.com

ہی سوچ لیجئے کہ ہمیں آپ کیا کچھ حکم فرماتی ہیں۔" O ---۳۴۔ "اس نے کہا کہ بادشاہ جب کسی بستی میں گھستے ہیں تو اسے اجاڑ دیتے ہیں اور وہاں کے باعزت لوگوں کو ذلیل کر دیتے ہیں۔ اور یہ لوگ بھی ایسا ہی کریں گے۔" O ---[اس ایک فقرے میں امپیریلزم (بادشاہت) اور اس کے اثرات و نتائج پر مکمل تبصرہ کر دیا گیا ہے۔ بادشاہوں کی ملک گیری اور فاتح قوموں کی دوسری قوموں پر دست درازی کبھی اصلاح اور خیر خواہی کے لیے نہیں ہوتی۔ اس کی غرض ہی یہ ہوتی ہے کہ دوسری قوم کو خدا نے جو رزق دیا ہے اور جو وسائل و ذرائع عطا کیے ہیں ان سے وہ خود متمتع ہوں اور اس قوم کو اتنا بے بس کر دیں کہ وہ کبھی ان کے مقابلے میں سر اٹھا کر اپنا حصہ نہ مانگ سکیں۔ اس غرض کے لیے وہ اس کی خوشحالی اور طاقت اور عزت کے تمام ذرائع ختم کر دیتے ہیں، اس کے جن لوگوں میں بھی اپنی خودی کا دم داعیہ ہوتا ہے انہیں کچل کر رکھ دیتے ہیں، اس کے افراد میں غلامی، خوشامد، ایک دوسرے کی کاٹ، ایک دوسرے کی جاسوسی، فاتح کی نقالی، اپنی تہذیب کی تحقیر، فاتح تہذیب کی تعظیم، اور ایسے ہی دوسرے کمینہ اوصاف پیدا کر دیتے ہیں، اور انہیں بتدریج اس بات کا خوگر بنا دیتے ہیں کہ وہ اپنی کسی مقدس سے مقدس چیز کو بھی بیچ دینے میں تامل نہ کریں اور اجرت پر ہر ذلیل سے ذلیل خدمت انجام دینے کے لیے تیار ہو جائیں۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(سورۃ القصص ۲۸)---۴۔ "یقیناً فرعون نے زمین میں سرکشی کر رکھی تھی اور وہاں کے لوگوں کو گروہ گروہ بنا رکھا تھا اور ان میں سے ایک فرقہ کو کمزور کر رکھا تھا اور ان کے لڑکوں کو تو ذبح کر ڈالتا تھا اور ان کی لڑکیوں کو زندہ چھوڑ دیتا تھا۔ بیشک و شبہ وہ تھا ہی مفسدوں میں سے۔" O ---۵۔ "پھر ہماری چاہت ہوئی کہ ہم ان پر کرم فرمائیں جنہیں زمین میں بے حد کمزور کر دیا گیا تھا' اور ہم انہیں کو پیشوا اور (زمین) کا وارث بنائیں۔" O ---۶۔ "اور یہ بھی کہ ہم انہیں زمین میں قدرت و اختیار دیں اور فرعون اور ہامان اور ان کے لشکروں کو وہ دکھائیں جس سے وہ ڈر رہے ہیں۔" O

مقام محمود

(سورۃ بنی اسرائیل ۱۷)---۷۹۔ "رات کے کچھ حصے میں تہجد کی نماز میں قرآن کی تلاوت کریں یہ زیادتی آپ کے لیے ہے عنقریب آپ کا رب آپ کو مقام محمود میں کھڑا کرے گا۔" O ---[یہ وہ مقام ہے جو قیامت والے دن اللہ تعالیٰ نبی کریم ﷺ کو عطا فرمائے گا اور اس مقام پر ہی آپ ﷺ وہ شفاعت عظمیٰ فرمائیں گے جس کے بعد لوگوں کا حساب کتاب ہوگا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]۔["مقام محمود" شفاعت عظمیٰ کا مقام ہے۔ جب کوئی پیغمبر نہ بول سکے گا تب آنحضرت ﷺ سے عرض کر کے خلقت کو تکلیف سے چھڑائیں گے۔ اس وقت ہر شخص کی زبان پر آپ ﷺ کی حمد (تعریف) ہوگی۔ اور حق تعالیٰ بھی آپ ﷺ کی تعریف کرے گا۔ گویا شان محمدیت کا پورا پورا ظہور اس وقت ہوگا۔ (تنبیہ) "مقام محمود" کی یہ تفسیر صحیح حدیثوں میں آئی ہے اور بخاری و مسلم اور دیگر کتب حدیث میں شفاعت کبریٰ کا نہایت مفصل بیان موجود ہے۔ شارحین نے حضور ﷺ کے لیے دس قسم کی شفاعتیں ثابت کی ہیں۔ (از تفسیر مولانا شبیر احمد عثمانیؒ)]۔[مقام محمود شفاعت ہے کہ اس میں اولین و آخرین حضور کی حمد کریں گے، اسی پر جمہور ہیں۔ (از تفسیر مولانا احمد رضا خان بریلویؒ)]

مقتسمین، کتاب الٰہی کے ٹکڑے کرنے والے

(سورۃ الحجر ۱۵)---۹۰۔ "جیسے کہ ہم نے ان تقسیم کرنے والوں پر اتارا۔" O ---[بعض مفسرین کے نزدیک انزلنا کا مفعول العذاب محذوف ہے۔ معنی یہ ہیں کہ میں تمہیں کھول کر ڈرانے والا ہوں عذاب سے۔ مثل اس عذاب کے جو مقتسمین پر نازل ہوا۔ مقتسمین کون ہیں؟ جنہوں نے کتاب الٰہی کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے۔ بعض کہتے ہیں کہ اس سے قریش کی قوم کے سردار ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی کتاب کو تقسیم کر دیا۔ اس کے بعض حصے کو شعر بعض کو سحر (جادو) بعض کو کہانت اور بعض کو اساطیر الاولین (پہلوں کی کہانیاں) قرار دیا۔ بعض کہتے ہیں کہ مقتسمین سے اہل کتاب اور قرآن سے مراد تورات و انجیل ہیں۔ انہوں نے ان آسمانی کتابوں کو متفرق اجزا میں بانٹ دیا تھا۔ بعض کہتے ہیں کہ حضرت صالحؑ کی قوم ہے جنہوں نے آپس میں قسم کھائی تھی کہ صالحؑ اور ان کے گھر والوں کو رات کے اندھیرے میں قتل کر دیں گے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۹۱۔ "جنہوں نے اس کتاب الٰہی کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے۔" O ---[اور آسمانی کتاب کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔ عضین کے ایک معنی یہ بھی کئے گئے ہیں کہ اس کی بعض باتوں پر ایمان رکھنا اور بعض کے ساتھ کفر کرنا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۹۲۔ "قسم ہے تیرے پالنے والے کی! ہم ان سب سے ضرور باز پرس کریں گے۔" O

مکہ معظمہ

(سورۃ البقرۃ ۲)---۱۲۶۔ "اور جب دعا کی ابراہیم نے اے میرے رب! بنا دے اس (جگہ) کو امن والا شہر اور رزق دے اس کے باشندوں کو ہر قسم کے

Marfat.com

پھلوں کا۔ ان کو جو ایمان لائیں ان میں سے اللہ تعالیٰ پر اور روزِ آخرت پر۔ رب نے فرمایا اور جو ایمان نہ لائے گا فائدہ پہنچاؤں گا میں اس کو بھی۔ مگر قلیل پھر گھسیٹوں گا اس کو دوزخ کے عذاب کی طرف اور بدترین ٹھکانہ ہے۔" O

(سورۃ آلِ عمران ۳)---۹۶۔"بیشک پہلا گھر جو بنایا گیا (عبادت گاہ) لوگوں کے لیے یقیناً وہی ہے جو مکہ میں ہے برکت والا اور مرکز ہدایت تمام جہان والوں کے لیے۔" O---۹۷۔"اس میں ایسی نشانیاں ہیں جو (اپنی صداقت کی) خود گواہ ہیں۔ مقام ابراہیمؑ ہے اور (یہ بات کہ) جو داخل ہوا اس میں مل گیا اسے امن اور اللہ تعالیٰ کا حق ہے لوگوں پر کہ حج کرنے اس کے گھر کا ہر وہ شخص جو استطاعت رکھتا ہو اس تک پہنچنے کی اور اگر کوئی انکار کرے تو بیشک اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے سب جہان والوں سے۔" O

(سورۃ الانعام ۶)---۹۲۔"اور یہ کتاب جو ہم نے اتاری ہے برکت والی اور تصدیق کرنے والی ہے جو سامنے موجود ہے۔ اور اس لیے ہے تاکہ تو بستیوں کی ماں (مکہ) کو اور ان کو جو اس کے ارد گرد رہتے ہیں خبردار کرے۔" O

(سورۃ ابراہیم ۱۴)---۳۵۔"(ابراہیمؑ کی یہ دعا بھی یاد کرو) جب انہوں نے کہا اے میرے پروردگار! اس شہر کو امن والا بنادے اور مجھے اور میری اولاد کو بت پرستی سے پناہ دے۔" O---["اس شہر" سے مراد مکہ معظمہ یہ ہے۔ دیگر دعاؤں سے قبل یہ دعا کہ اسے امن والا بنادے۔ اس لیے کہ امن ہوگا تو لوگ دوسری نعمتوں سے بھی صحیح معنوں میں متمتع ہوسکیں گے۔ ورنہ امن و سکون کے بغیر تمام آسائشوں اور سہولتوں کے باوجود خوف اور دہشت کے سائے انسان کو مضطرب اور پریشان رکھتے ہیں۔ جیسے آج کل کے عام معاشروں کا حال ہے سوائے سعودی عرب کے وہاں اس دعا کی برکت سے اور اسلامی حدود کے نفاذ سے آج بھی ایک مثالی امن قائم ہے۔ صانها الله عن الشرور والفتن یہاں انعامات الٰہیہ کے ضمن میں اس بیان فرما کر اشارہ کردیا کہ قریش جہاں اللہ تعالیٰ کے دیگر انعامات سے غافل ہیں اس خصوصی انعام سے بھی غافل ہیں کہ اس نے انہیں مکہ جیسے امن والے شہر کا باشندہ بنادیا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۳۷۔"اے ہمارے پروردگار! میں نے اپنی کچھ اولاد اس بے کھیتی کی وادی میں تیرے حرمت والے گھر کے پاس بسائی ہے۔ اے ہمارے پروردگار! یہ اس لیے کہ وہ نماز قائم رکھیں۔ پس تو کچھ لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کردے۔ اور انہیں پھلوں کی روزیاں عنایت فرما تاکہ یہ شکر گزاری کریں۔" O---[یعنی بعض اولاد۔ کہتے ہیں حضرت ابراہیمؑ کے آٹھ صلبی بیٹے تھے۔ جن میں صرف حضرت اسماعیلؑ کو یہاں بسایا۔ کچھ لوگ مراد اس سے مسلمان ہیں۔ چنانچہ دیکھ لیجئے کہ کس طرح دنیا بھر کے مسلمان مکہ مکرمہ میں جمع ہوتے ہیں اور حج کے علاوہ بھی سارا سال یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔ اگر حضرت ابراہیمؑ (لوگوں کے دلوں) کہتے تو عیسائی یہودی مجوسی اور دیگر تمام لوگ مکہ پہنچتے۔ من الناس کے من نے اس دعا کو مسلمانوں تک محدود کردیا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ النمل ۲۷)---۹۱۔"مجھے تو بس یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں اس شہر کے پروردگار کی عبادت کرتا رہوں جس نے اسے حرمت والا بنایا ہے، جس کی ملکیت ہر چیز ہے اور مجھے یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ میں فرماں برداروں میں ہو جاؤں۔" O---[اس سے مراد مکہ شہر ہے اس کا بطور خاص اس لیے ذکر کیا ہے کہ اسی میں خانہ کعبہ ہے اور یہی رسول اللہ ﷺ کو بھی سب سے زیادہ محبوب تھا۔ "حرمت والا" کا مطلب ہے اس میں خون ریزی کرنا، ظلم کرنا، شکار کرنا، درخت کاٹنا حتیٰ کہ کانٹا توڑنا بھی منع ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ سبا ۳۴)---۴۴۔"اور ان (مکہ والوں) کو نہ تو ہم نے کتابیں دے رکھی ہیں جنہیں یہ پڑھتے ہوں نہ ان کے پاس آپ سے پہلے کوئی آگاہ کرنے والا آیا۔" O---[اس لیے وہ آرزو کرتے تھے کہ ان کے پاس بھی کوئی پیغمبر آئے اور کوئی صحیفہ آسمانی نازل ہو۔ لیکن جب یہ چیزیں آئیں تو انکار کردیا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۴۵۔"اور ان سے پہلے کے لوگوں نے بھی ہماری باتوں کو جھٹلایا تھا اور انہیں ہم نے جو دے رکھا تھا یہ تو اس کے دسویں حصے کو بھی نہیں پہنچے پس انہوں نے میرے رسولوں کو جھٹلایا (پھر دیکھ کہ) میرا عذاب کیسا (سخت) تھا۔" O---[یہ کفار مکہ کو تنبیہ کی جارہی ہے کہ تم نے تکذیب و انکار کا جو راستہ اختیار کیا ہے وہ نہایت خطرناک ہے۔ تم سے پچھلی امتیں بھی اس راستے پر چل کر تباہ و برباد ہوچکی ہیں۔ حالانکہ یہ امتیں مال و دولت، قوت و طاقت اور عمروں کے لحاظ سے تم سے بڑھ کر تھیں تم تو ان کے دسویں حصے کو بھی نہیں پہنچتے۔ لیکن اس کے باوجود وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نہیں بچ سکیں۔ اسی مضمون کو سورۃ احقاف کی آیت ۲۶ میں بیان فرمایا گیا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۴۶۔"کہہ دیجئے! کہ میں تمہیں صرف ایک ہی بات کی نصیحت کرتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ کے واسطے (ضد چھوڑ کر) دو دو مل کر یا تنہا تنہا کھڑے ہو کر سوچو تو سہی تمہارے اس رفیق کو کوئی جنون نہیں وہ تو تمہیں ایک بڑے (سخت) عذاب کے آنے سے پہلے ڈرانے والا ہے۔" O---[یعنی میں تمہیں تمہارے موجودہ طرز عمل سے ڈراتا اور ایک ہی بات کی نصیحت کرتا ہوں اور وہ یہ کہ تم ضد اور انانیت چھوڑ کر صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ایک ایک دو دو ہو کر میری بابت سوچو کہ میری زندگی تمہارے اندر گزری ہے اور اب بھی جو دعوت میں تمہیں دے رہا ہوں کیا اس میں کوئی ایسی بات ہے کہ جس سے اس بات کی نشاندہی ہو کہ میرے اندر دیوانگی ہے؟ تم اگر عصبیت اور خواہش نفس

Marfat.com

سے بالا ہوکر سوچو گے تو یقیناً تم سمجھ جاؤ گے کہ تمہارے رفیق کے اندر کوئی دیوانگی نہیں ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۴۷۔ ''کہہ دیجئے! کہ جو بدلہ میں تم سے مانگوں وہ تمہارے لیے ہے میرا بدلہ تو اللہ تعالیٰ ہی کے ذمے ہے۔ وہ ہر چیز سے باخبر (اور مطلع) ہے۔''O---۴۸۔ ''کہہ دیجئے! کہ میرا رب حق (سچی وحی) نازل فرماتا ہے وہ ہر غیب کا جاننے والا ہے۔''O---۴۹۔ ''کہہ دیجئے! کہ حق آچکا باطل نہ تو پہلے کچھ کرسکا اور نہ کر سکے گا۔''O---۵۰۔ ''کہہ دیجئے! کہ اگر میں بہک جاؤں تو میرے بہکنے (کا وبال) مجھ پر ہی ہے اور اگر میں راہ ہدایت پر ہوں تو بہ سبب اس وحی کے جو میرا پروردگار مجھے کرتا ہے وہ بڑا ہی سننے والا اور بہت ہی قریب ہے۔''O---۵۱۔ ''اور اگر آپ (وہ وقت) ملاحظہ کریں جبکہ یہ کفار گھبرائے پھریں گے پھر نکل بھاگنے کی کوئی صورت نہ ہوگی اور قریب کی جگہ سے گرفتار کرلیے جائیں گے۔''O---[تفسیرات کے لیے باب نمبر ۱۱، مضمون: آخرت کے منکروں کا انجام]---۵۲۔ ''اس وقت کہیں گے کہ ہم اس قرآن پر ایمان لائے لیکن اس قدر دور جگہ سے (مطلوبہ چیز) کیسے ہاتھ آسکتی ہے۔''O---[تفسیرات کے لیے باب نمبر ۱۱، مضمون آخرت کے منکروں کا انجام]---۵۳۔ ''اس سے پہلے تو انہوں نے اس سے کفر کیا تھا' اور دور دراز سے بن دیکھے ہی پھینکتے رہے۔''O---۵۴۔ ''ان کی چاہتوں اور ان کے درمیان پردہ حائل کردیا گیا جیسے کہ اس سے پہلے بھی ان جیسوں کے ساتھ کیا گیا' وہ بھی (انہی کی طرح) شک و تردد میں (پڑے ہوئے) تھے۔''O---[تفسیرات کے لیے باب نمبر ۱۱، مضمون: آخرت کے منکروں کا انجام]

(**سورۃ الشوریٰ** ۴۲)---۷۔ ''اسی طرح ہم نے آپ کی طرف عربی قرآن کی وحی کی ہے تاکہ آپ مکہ والوں کو اور اس کے آس پاس کے لوگوں کو خبردار کردیں اور جمع ہونے کے دن سے جس کے آنے میں کوئی شک نہیں ڈرا دیں۔ ایک گروہ جنت میں ہوگا اور ایک گروہ جہنم میں ہوگا۔''O

(**سورۃ الفتح** ۴۸)---۲۴۔ ''وہی ہے جس نے خاص مکہ میں کافروں کے ہاتھوں کو تم سے اور تمہارے ہاتھوں کو ان سے روک لیا اس کے بعد کہ اس نے تمہیں ان پر غلبہ دے دیا تھا' اور تم جو کچھ کر رہے ہو اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے۔''O---۲۵۔ ''یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے کفر کیا اور آپ کو مسجد حرام سے روکا اور قربانی کے لیے موقوف جانور کو اس کی قربان گاہ میں پہنچنے سے (روکا)' اور اگر ایسے (بہت سے) مسلمان مرد اور (بہت سی) مسلمان عورتیں نہ ہوتیں جن کی تم کو خبر نہ تھی یعنی ان کے پس جانے کا احتمال نہ ہوتا جس پر ان کی وجہ سے تم کو بھی بے خبری میں ضرر پہنچتا' (تو تمہیں لڑنے کی اجازت دے دی جاتی لیکن ایسا نہیں کیا گیا) تاکہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت میں جس کو چاہے داخل کرے اور اگر یہ الگ الگ ہوتے تو ان میں جو کافر تھے ہم ان کو دردناک سزا دیتے۔''O

(**سورۃ القلم** ۶۸)---۱۷۔ ''بیشک ہم نے انہیں اسی طرح آزما لیا جس طرح ہم نے باغ والوں کو آزمایا تھا جبکہ انہوں نے قسمیں کھائیں کہ صبح ہوتے ہی اس باغ کے پھل اتارلیں گے۔''O---[مراد اہل مکہ ہیں۔ یعنی ہم نے ان کو مال و دولت سے نوازا' تاکہ وہ اللہ کا شکر کریں' نہ کہ کفر و تکبر' لیکن انہوں نے کفر واستکبار کی کا راستہ اختیار کیا تو ہم نے انہیں بھوک اور قحط کی آزمائش میں ڈال دیا' جس میں وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بددعا کی وجہ سے کچھ عرصہ مبتلا رہے۔ (از تفسیر ۴ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ البلد** ۹۰)---۱۔ ''میں اس شہر کی قسم کھاتا ہوں۔''O---[یعنی شہر مکہ کی۔ اس مقام پر یہ بات کھولنے کی کوئی ضرورت نہ تھی کہ اس شہر کی قسم کیوں کھائی جارہی ہے اہل مکہ اپنے شہر کا پس منظر خود جانتے تھے کہ کس طرح ایک بے آب و گیاہ وادی میں سنسان پہاڑوں کے درمیان حضرت ابراہیم نے اپنی ایک بیوی اور ایک شیر خوار بچے کو یہاں لا کر بے سہارا چھوڑا' کس طرح یہاں ایک گھر بنا کر ایسی حالت میں حج کی منادی کی جب کہ دور دور تک کوئی اس منادی کا سننے والا نہ تھا' اور پھر کس طرح یہ شہر آخر کار تمام عرب کا مرکز بنا اور ایسا حرم قرار پایا کہ صدہا برس تک عرب کی سرزمین بے آئین میں اس کے سوا امن کا کوئی مقام نہ تھا۔ (از تفسیر ۲ تفہیم القرآن)]---۲۔ ''اور آپ اس شہر میں مقیم ہیں۔''O

(**سورۃ التین** ۹۵)---۳۔ ''اور اس امن والے شہر (مکہ مکرمہ) کی۔''O---[اس سے مراد مکہ مکرمہ ہے۔ مکہ مکرمہ کا شرف محتاج بیان نہیں۔ اس کا سنگ بنیاد اللہ تعالیٰ کے خلیل حضرت ابراہیم اور ان کے فرزند جلیل حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے مبارک ہاتھوں سے رکھا۔ اس شہر کے پرامن ہونے کی دعا بھی آپ نے ہی مانگی اس دعا کی مقبولیت کا یہ عالم تھا کہ جس وقت سارا جزیرۂ عرب غارت گری' خونریزی اور لوٹ مار کا میدان بنا ہوتا تھا اس وقت بھی مکہ مکرمہ فتنہ وفساد کی آگ سے محفوظ تھا۔ کسی کے باپ کا قاتل بھی اگر حرم میں پناہ لیتا تو اس کو کچھ نہ کہا جاتا۔ اگر جنگل میں کوئی چیتا ہرن کو شکار کرنے کیلئے اس کے تعاقب میں دوڑتا اور ہرن حدود حرم میں داخل ہوجاتا تو چیتا اس کا پیچھا چھوڑ کر واپس چلا جاتا یہاں کے درختوں اور گھاس وغیرہ کو بھی کوئی نہیں کاٹتا تھا۔ کعبہ مقدسہ کی تعمیر سے اس شہر کو مزید شرف نصیب ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے اس خطہ پر مزید کرم یہ فرمایا کہ اسے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے ولادت بنایا اور حضور ﷺ نے نبوت کا اعلان بھی یہیں سے کیا جس کے باعث مکہ کی عظمت کو چار چاند لگ گئے۔ (از تفسیر ۳ ضیاء القرآن)]

Marfat.com

ملت ابراہیم علیہ السلام

(**سورۃ البقرۃ ۲**)---۱۳۰۔ "اب کون ہے جو انحراف کرے گا ملت ابراہیمؑ سے بجز اس شخص کے جس نے حماقت میں مبتلا کر لیا ہو اپنے آپ کو۔ جبکہ درحقیقت منتخب کر لیا ہم نے ابراہیمؑ کو دنیا میں اور بیشک ہوگا وہ آخرت میں صالحین میں سے۔" O---۱۳۱۔ "(وہ تو ایسا تھا کہ) جب کہا اس سے اس کے رب نے کہ مسلم ہو جا، اس نے (فوراً) کہا میں فرمانبردار ہو گیا رب کائنات کا۔" O---۱۳۲۔ "اور وصیت کی اسی دین (پر قائم رہنے) کی ابراہیمؑ نے اپنے بیٹوں کو اور یعقوبؑ نے بھی۔ اے میرے بیٹو! بیشک اللہ نے منتخب فرما لیا ہے تمہارے لیے اس دین کو لہٰذا تم ہرگز نہ مرنا مگر اس حالت میں کہ ہو تم مسلمان۔" O---[حضرت ابراہیم علیہ السلام و حضرت یعقوب علیہ السلام نے الدین کی وصیت اپنی اولاد کو بھی فرمائی جو یہودیت نہیں اسلام ہی ہے جیسا کہ یہاں بھی اس کی صراحت موجود ہے اور قرآن کریم میں دیگر متعدد مقامات پر بھی اس کی تفصیل آئے گی۔ جیسے "اللہ کے نزدیک دین اسلام ہی ہے"۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ آل عمران ۳**)---۱۹۔ "بلاشبہ دین اللہ کے نزدیک صرف اسلام ہے۔ اور نہیں اختلاف کیا (اس دین سے) ان لوگوں نے جنہیں دی گئی کتاب مگر اس کے بعد کہ آچکا تھا ان کے پاس حقیقی علم (محض) آپس کی ضد اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے۔ اور جو کوئی انکار کرے گا احکام الٰہی کا، تو بے شک اللہ جلد چکانے والا ہے حساب کا۔" O---[تفسیر کے لیے باب ۹، مضمون: دین] ---۶۷۔ "نہ تھا ابراہیمؑ یہودی اور نہ نصرانی بلکہ تھا وہ سب سے لاتعلق اللہ کا فرمانبردار۔ اور نہ تھا وہ مشرکوں میں سے۔" O---۶۸۔ "بے شک لوگوں میں سب سے زیادہ قریب ابراہیم علیہ السلام کے وہ لوگ ہیں جنہوں نے پیروی کی ان کی نیز نبی کریم ﷺ اور وہ لوگ جو ایمان لائے (اس نبی کریم ﷺ پر)۔ اور اللہ تعالیٰ ساتھی ہے ایمان والوں کا۔" O---۹۵۔ "کہہ دو سچ فرمایا اللہ نے پس پیروی کرو دینِ ابراہیم کی جو سب سے کٹ کر اللہ کا ہو رہا اور نہ تھا وہ مشرکوں میں سے۔" O

(**سورۃ النساء ۴**)---۱۲۵۔ "باعتبار دین کے اس سے اچھا کون ہے؟ جو اپنے کو اللہ کے تابع کر دے اور ہو بھی نیکوکار، ساتھ ہی یکسوئی والے ابراہیم کے دین کی پیروی کر رہا ہو اور ابراہیمؑ کو اللہ تعالیٰ نے اپنا دوست بنا لیا ہے۔" O[یہاں کامیابی کا ایک معیار اور اس کا نمونہ بیان کیا جا رہا ہے۔ معیار یہ ہے کہ اپنے کو اللہ کے سپرد کر دے، محسن بن جائے اور ملت ابراہیمؑ کی پیروی کرے اور نمونہ حضرت ابراہیمؑ کا ہے جن کو اللہ نے اپنا خلیل بنایا۔ خلیل کے معنی ہیں کہ جس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت اس طرح راسخ ہو جائے کہ کسی اور کیلئے اس میں جگہ نہ رہے۔ خلیل (بروزن فعیل) بمعنی فاعل ہے جیسے علیم بمعنی عالم اور بعض کہتے ہے کہ بمعنی مفعول ہے۔ جیسے حبیب بمعنی محبوب اور حضرت ابراہیمؑ یقیناً اللہ کے محب بھی تھے اور محبوب بھی (فتح القدیر) اور ☆ نبی ﷺ نے فرمایا ہے۔ "اللہ نے مجھے بھی خلیل بنایا ہے جس طرح اس نے ابراہیم کو خلیل بنایا۔" ☆ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(**سورۃ الانعام ۶**)---۷۹۔ "میں یکسو ہو کر اپنا منہ اس کی طرف کرتا ہوں جو آسمانوں اور زمین کو وجود میں لایا ہے، اور میں مشرکوں میں سے نہیں۔" O---۸۰۔ "اور اس کی قوم نے اس سے جھگڑا کیا۔ اس نے کہا "کیا تم اللہ کے بارے میں مجھ سے جھگڑا کرتے ہو حالانکہ اس نے مجھے راہ دکھائی ہے، اور میں ان سے نہیں ڈرتا جنہیں تم اس کا شریک بناتے ہو سوائے اس کے کہ میرا رب کچھ چاہے، میرے رب کا علم ہر شے پر حاوی ہے تو کیا تم نصیحت نہ لوگے؟" O---۸۱۔ "اور میں ان سے کیسے ڈروں جنہیں تم اس کا شریک کرتے ہو جب تم نہیں ڈرتے کہ تم نے ان چیزوں کو اللہ کا شریک بنا لیا ہے جن کی کوئی سند اس نے تم پر نہیں اتاری؟ پھر دو گروہوں میں سے کونسا امن کا زیادہ حقدار ہے اگر تمہیں علم ہے؟" O---۸۲۔ "جو لوگ ایمان لاتے ہیں اور اپنے ایمان کو ظلم سے خلط ملط نہیں کرتے ان ہی کیلئے امن ہے اور وہی راہ راست پر ہیں۔" O---۸۳۔ "اور یہ تھی ہماری دلیل جو ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو اس کی قوم کے مقابلے میں دی، ہم جس کے چاہتے ہیں رتبے بلند کر دیتے ہیں، تیرا رب حکمت والا، علم والا ہے۔" O

(**سورۃ التوبۃ ۹**)---۱۱۴۔ "بخشش کی دعا مانگیں، اور ابراہیم علیہ السلام کا اپنے باپ کیلئے بخشش کی دعا مانگنا صرف اس وعدے کی وجہ سے تھا جو اس نے اس سے کر لیا تھا، پھر جب اس پر واضح ہو گیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے تو وہ اس سے بے تعلق ہو گیا، ابراہیم علیہ السلام بے شک نرم دل اور بردبار تھے۔" O

(**سورۃ ابراہیم ۱۴**)---۳۵۔ "(ابراہیم کی یہ دعا بھی یاد کرو) جب انہوں نے کہا کہ اے میرے پروردگار! اس شہر کو امن والا بنا دے اور مجھے اور میری اولاد کو بت پرستی سے پناہ دے۔" O---۳۶۔ "اے میرے پالنے والے معبود! انہوں نے بہت سے لوگوں کو راہ سے بھٹکا دیا ہے۔ پس میری تابعداری کرنے والا میرا ہے اور جو میری نافرمانی کرے تو تو بہت ہی معاف اور کرم کرنے والا ہے۔" O---۳۷۔ "اے ہمارے پروردگار! میں نے اپنی کچھ اولاد اس بے کھیتی کی وادی میں تیرے حرمت والے گھر کے پاس بسائی ہے۔ اے ہمارے پروردگار! یہ اس لیے کہ وہ نماز قائم رکھیں پس تو کچھ لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کر دے۔ اور انہیں پھلوں کی روزیاں عنایت فرما تاکہ یہ شکر گزاری کریں۔" O---۳۸۔ "اے ہمارے پروردگار! تو خوب جانتا ہے جو ہم چھپائیں اور جو ظاہر کریں۔ زمین

Marfat.com

وآسمان کی کوئی چیز اللہ تعالیٰ پر پوشیدہ نہیں۔"O---۳۹۔"اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے اس بڑھاپے میں اسماعیل واسحاق (علیہما السلام) عطا فرمائے۔ کچھ شک نہیں کہ میرا پالنہار اللہ دُعاؤں کا سننے والا ہے۔"O---۴۰۔"اے میرے پالنے والے! مجھے نماز کا پابند رکھ اور میری اولاد سے بھی' اے ہمارے رب میری دُعا قبول فرما۔"O---۴۱۔"اے ہمارے پروردگار! مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو بھی بخش اور دیگر مومنوں کو بھی بخش جس دن حساب ہونے لگے۔"O

(**سورۃ النحل** ۱۶)---۱۲۰۔"بیشک ابراہیم پیشوا اور اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار اور یک طرفہ مخلص تھے۔ وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔"O---۱۲۱۔"اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے شکر گزار تھے' اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنا برگزیدہ کرلیا تھا اور انہیں راہ راست سجھا دی تھی۔"O---۱۲۲۔"ہم نے اسے دنیا میں بھی بہتری دی تھی اور بیشک وہ آخرت میں بھی نیکوکاروں میں ہیں۔"O---۱۲۳۔"پھر ہم نے آپ کی جانب وحی بھیجی کہ آپ ملت ابراہیم حنیف کی پیروی کریں' جو مشرکوں میں سے نہ تھے۔"O---[ملۃ کے معنی ہیں' ایسا دین جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے کسی نبی کے ذریعے لوگوں کے لیے مشروع اور ضروری قرار دیا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم باوجود اس بات کے کہ آپ تمام انبیا سمیت اولاد آدم کے سردار ہیں' آپ کو ملت ابراہیمی کی پیروی کا حکم دیا گیا ہے' جس سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی امتیازی اور خصوصی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔ ویسے اصول میں تمام انبیا کی شریعت اور ملت ایک ہی رہی ہے' جس میں رسالت کے ساتھ توحید ومعاد کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الحج** ۲۲)---۷۸۔"اور اللہ کی راہ میں ویسا ہی جہاد کرو جیسے جہاد کا حق ہے۔ اسی نے تمہیں برگزیدہ بنایا ہے اور تم پر دین کے بارے میں کوئی تنگی نہیں ڈالی' دین اپنے باپ ابراہیم (علیہ السلام) کا قائم رکھو' اسی اللہ نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے۔ اس قرآن سے پہلے اور اس میں بھی تاکہ پیغمبر تم پر گواہ ہو جائے اور تم تمام لوگوں کے گواہ بن جاؤ۔ پس تمہیں چاہیے کہ نمازیں قائم رکھو اور زکوٰۃ ادا کرتے رہو اور اللہ کو مضبوط تھام لو' وہی تمہارا ولی اور مالک ہے۔ پس کیا ہی اچھا مالک ہے اور کتنا ہی بہتر مددگار ہے۔"O

منحوس

(**سورۃ یٰس** ۳۶)---۱۸۔"انہوں نے کہا کہ ہم تو تم کو منحوس سمجھتے ہیں۔ اگر تم باز نہ آئے تو ہم پتھروں سے تمہارا کام تمام کردیں گے اور تم کو ہماری طرف سے سخت تکلیف پہنچے گی۔"O---[لیکن ان لوگوں کا انکار بڑھتا چلا گیا۔ وہ کہنے لگے جس روز سے تمہارے سبز قدم ہمارے شہر میں آئے ہیں۔ ہم طرح طرح کی مصیبتوں میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ کبھی بارش نہ ہونے کی وجہ سے ہم قحط سالی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ کبھی کوئی وبا پھوٹ پڑتی ہے۔ کبھی کساد بازاری شروع ہو جاتی ہے۔ ہمارے نزدیک تو ان سب مصائب کا سبب تم ہو۔ تمہاری نحوست سے ہمارے مُسکراتی ہوئی زندگی غم واندوہ کا شکار ہو گئی ہے۔ ہماری معاشی خوشحالی افلاس وتنگدستی میں بدلتی جا رہی ہے۔ تمہاری گستاخیوں سے ہمارے دیوتا ہم پر ناراض ہو گئے ہیں۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]---۱۹۔"ان رسولوں نے کہا کہ تمہاری نحوست تمہارے ساتھ ہی لگی ہوئی ہے' کیا اس کو نحوست سمجھتے ہو کہ تم کو نصیحت کی جائے بلکہ تم حد سے نکل جانے والے لوگ ہو۔"O---[ان حضرات نے فرمایا تمہاری بدبختی اور بدفالی تو تمہارے ساتھ ہے۔ جب تم اس دنیا میں آئے تھے تو تمہارا فالنامہ اور شگون تمہارے گلے میں لٹکا دیا گیا تھا۔ اس میں ہمارا کوئی دخل نہیں۔ تم اپنے مقدر کو کوسو۔ جس کے باعث تلخ وترش حادثات کا تم شکار ہوتے ہو۔ جہالت اور توہم پرستی کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ عہدِ جاہلیت میں نیک وبد شگون کا بڑا رواج تھا۔ کئی چیزیں ان کے نزدیک منحوس تھیں۔ اگر صبح سویرے ان میں سے کوئی چیز انہیں دکھائی دیتی تو سمجھتے تھے کہ آج کا دن بڑا منحوس ہے۔ اگر سفر پر جاتے ہوئے ایسی چیز سے آمنا سامنا ہو جاتا تو گھر واپس آجاتے۔ سفر کا ارادہ ترک کر دیتے۔ تطیر کا معنی ہے کسی سے بُرا شگون لینا اور اسے منحوس سمجھنا۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

من وسلویٰ

(**سورۃ البقرۃ** ۲)---۵۷۔"اور سایہ کیا ہم نے تم پر بادل کا اور اتارا ہم نے تم پر من وسلویٰ (اور کہا) کھاؤ ان پاکیزہ چیزوں میں سے جو عطا کی ہیں ہم نے تم کو اور (ناشکری کرکے) نہیں بگاڑا انہوں نے ہمارا کچھ بلکہ رہے وہ اپنی ہی جانوں پر ظلم کرتے۔"O---[اکثر مفسرین کے نزدیک یہ مصر اور شام کے درمیان میدان تیہ کا واقعہ ہے۔ جب انہوں نے بحکم الٰہی عمالقہ کی بستی میں داخل ہونے سے انکار کر دیا اور بطور سزا بنو اسرائیل چالیس سال تک تیہ کے میدان میں پڑے رہے۔ بعض کے نزدیک یہ تخصیص صحیح نہیں۔ صحرائے سینا میں اترنے کے بعد جب سب سے پہلے پانی اور کھانے کا مسئلہ درپیش آیا تو اسی وقت یہ انتظام کیا گیا۔ من' بعض کے نزدیک ترنجبین ہے یا اوس جو درخت یا پتھر پر گرتی' شہد کی طرح میٹھی ہوتی اور خشک ہو کر گوند کی طرح ہو جاتی۔ بعض کے نزدیک شہد یا میٹھا پانی ہے۔ ☆ بخاری ومسلم وغیرہ میں حدیث ہے کہ کھمبی من کی اس قسم سے ہے جو حضرت موسیٰ پر نازل ہوئی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح بنی اسرائیل کو وہ کھانا بلا وقت بہم پہنچ جاتا تھا اسی طرح کھمبی بغیر کسی کے بونے کے پیدا ہو جاتی ہے۔ سلویٰ' بٹیر یا چڑیا کی طرح کا ایک پرندہ تھا جسے ذبح کرکے کھا لیتے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

Marfat.com

(سورۃ الاعراف ۷) ---۱۶۰۔ ''اور ہم نے ان پر بادلوں کا سایہ کیا اور انہیں درختوں کا رس اور بٹیر (من وسلویٰ) عنایت کئے۔ جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تم کو دی ہیں وہ کھاؤ۔ اور انہوں نے ہم پر کوئی زیادتی نہیں کی بلکہ وہ اپنے اوپر ہی زیادتی کرتے تھے۔''O

(سورۃ طٰہٰ ۲۰) ---۸۰۔ ''اے بنی اسرائیل! دیکھو ہم نے تمہیں تمہارے دشمن سے نجات دی اور تم سے کوہ طور کی دائیں طرف کا وعدہ کیا اور تم پر من وسلویٰ اتارا'' O ---۸۱۔ ''تم ہماری دی ہوئی پاکیزہ روزی کھاؤ اور اس میں حد سے آگے نہ بڑھو ورنہ تم پر میرا غضب نازل ہوگا اور جس پر میرا غضب نازل ہو جائے وہ یقیناً تباہ ہوا۔'' O ---۸۲۔ ''ہاں بیشک میں انہیں بخش دینے والا ہوں جو توبہ کریں ایمان لائیں نیک عمل کریں اور راہ راست پر بھی رہیں۔''O ---۸۳۔ ''اے موسیٰ! تجھے اپنی قوم سے (غافل کرکے) کون سی چیز جلدی لے آئی؟''O

موت کا فرشتہ

(سورۃ السجدۃ ۳۲) ---۱۱۔ ''کہہ دیجئے! کہ تمہیں موت کا فرشتہ فوت کرے گا جو تم پر مقرر کیا گیا ہے پھر تم سب اپنے پروردگار کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔''O

مہاجر وانصار

(سورۃ البقرہ ۲) ---۲۱۸۔ ''بیشک جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے ہجرت کی اور جہاد کیا اللہ کی راہ میں یہی لوگ امیدوار رہتے ہیں اللہ کی رحمت کے اور اللہ بہت زیادہ معاف کرنے والا نہایت مہربان ہے۔''O

(سورۃ آل عمران ۳) ---۱۹۵۔ ''پس قبول فرمالی ان کی دعا ان کے رب نے (اور جواب دیا) کہ بلاشبہ میں نہیں ضائع کرتا عمل کسی عمل کرنے والے کا تم میں سے مرد ہو یا عورت تم سب ایک دوسرے کے ہم جنس ہو۔ سو وہ لوگ جنہوں نے ہجرت کی، نکالے گئے اپنے گھروں سے اور ستائے گئے میری راہ میں اور جنگ کی انہوں نے اور شہید ہوئے ضرور کفارہ بناؤں گا میں ان کی طرف سے (ان عملوں کو) ان کے گناہوں کا اور ضرور داخل کروں گا میں ان کو جنتوں میں بہتی ہیں جن کے نیچے نہریں۔ یہ ہے اجر اللہ تعالیٰ کی جناب خاص سے اور اللہ تعالیٰ کے پاس ہے بہترین اجر۔''O

(سورۃ الانفال ۸) ---۷۲۔ ''بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے اور جنہوں نے ہجرت کی اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا اور وہ جنہوں نے جگہ دی اور مدد کی وہ ایک دوسرے کے دوست ہیں اور جو لوگ ایمان لائے مگر انہوں نے ہجرت نہیں کی ان سے تمہاری کوئی دوستی نہیں یہاں تک کہ وہ ہجرت کریں۔ لیکن اگر وہ تم سے دین کے معاملے میں مدد مانگیں تو تم پر مدد کرنا لازم ہے مگر ان لوگوں کے خلاف نہیں جن کے ساتھ تمہارا عہد و پیمان ہو اور اللہ تعالیٰ تمہارے عملوں کو دیکھ رہا ہے۔''O ---۷۴۔ ''اور جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے ہجرت کی اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا اور جن لوگوں نے جگہ دی اور مدد کی وہی سچے مومن ہیں ان کیلئے بخشش ہے اور باعزت روزی۔''O ---۷۵۔ ''اور جو لوگ بعد میں ایمان لائے اور جنہوں نے ہجرت کی اور تمہارے ساتھ مل کر جہاد کیا وہ بھی تم میں سے ہیں مگر کتاب خدا کے مطابق رشتہ دار ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر بات کو جانتا ہے۔''O

(سورۃ التوبہ ۹) ---۲۰۔ ''جو لوگ ایمان لائے ہیں اور جنہوں نے ہجرت کی ہے اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت ہی بڑے درجے والے ہیں اور وہی مراد پانے والے ہیں۔''O ---۲۱۔ ''ان کا رب انہیں اپنی رحمت اور خوشنودی اور ایسے باغوں کی خوشخبری دیتا ہے جن میں ان کے لیے دائمی نعمتیں ہوں گی۔''O ---۲۲۔ ''اور جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ بیشک اللہ تعالیٰ کے پاس ہی بڑا اجر ہے۔''O ---۱۰۰۔ ''اور مہاجرین اور انصار میں پہل کرنے والے پہلے لوگ اور وہ جنہوں نے نیک عمل کے ساتھ ان کی پیروی کی۔ ان سے اللہ تعالیٰ خوش ہے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ سے خوش ہیں اور ان کیلئے اس نے ایسے باغ تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔''O ---۱۱۷۔ ''اب اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ اور ان مہاجرین وانصار پر جنہوں نے مشکل گھڑی میں اس کی تابعداری کی توجہ کی ہے۔ اس کے باوجود کہ ان کے ایک گروہ کے دل ٹیڑھے ہو جانے کو تھے۔ پھر بھی اس نے ان پر توجہ کی ہے کہ وہ ان پر مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔''O

(سورۃ الحج ۲۲) ---۴۰۔ ''یہ وہ ہیں جنہیں ناحق اپنے گھروں سے نکالا گیا' صرف ان کے اس قول پر کہ ہمارا پروردگار فقط اللہ ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کو آپس میں ایک دوسرے سے نہ ہٹاتا رہتا تو عبادت خانے اور گرجے اور مسجدیں اور یہودیوں کے معبد اور وہ مسجدیں بھی ڈھا دی جاتیں جہاں اللہ کا نام بہ کثرت لیا جاتا ہے۔ جو اللہ کی مدد کرے گا اللہ بھی ضرور اس کی مدد کرے گا۔ بیشک اللہ تعالیٰ بڑی قوتوں والا بڑے غلبے والا ہے۔''O ---۵۸۔ ''اور جن لوگوں نے راہ خدا میں ترک وطن کیا پھر وہ شہید کر دیئے گئے یا اپنی موت مر گئے اللہ تعالیٰ انہیں بہترین رزق عطا فرمائے گا۔ اور بیشک اللہ تعالیٰ روزی دینے

Marfat.com

والوں میں سب سے بہتر ہے۔'' O---۵۹۔ ''انہیں اللہ تعالیٰ ایسی جگہ پہنچائے گا کہ وہ اس سے راضی ہو جائیں گے بیشک اللہ تعالیٰ علم اور بردباری والا ہے۔'' O

(**سورۃ الحشر** ۵۹)---۸۔ ''(فیءکا مال) ان مہاجر مسکینوں کے لیے ہے جو اپنے گھروں سے اور اپنے مالوں سے نکال دیئے گئے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رضامندی کے طلب گار ہیں اور اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں یہی راست باز لوگ ہیں۔'' O---[اس میں مال فیٔ کا ایک صحیح ترین مصرف بیان کیا گیا ہے۔ اور ساتھ ہی مہاجرین کی فضیلت ان کے اخلاص اور ان کی راست بازی کی وضاحت ہے جس کے بعد ان کے ایمان میں شک کرنا گویا قرآن کا انکار ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۹۔ ''اور (ان کے لیے) جنہوں نے اس گھر میں (یعنی مدینہ منورہ) اور ایمان میں ان سے پہلے جگہ بنالی ہے اور اپنی طرف ہجرت کر کے آنے والوں سے محبت کرتے ہیں اور مہاجرین کو جو کچھ دے دیا جائے اس سے وہ اپنے دلوں میں کوئی تنگی نہیں رکھتے بلکہ خود اپنے اوپر انہیں ترجیح دیتے ہیں گو خود کو کتنی ہی سخت حاجت ہو (بات یہ ہے) کہ جو بھی اپنے نفس کے بخل سے بچایا گیا وہی کامیاب (اور بامراد) ہے۔'' O---[یعنی مہاجرین کو اللہ کا رسول ﷺ جو کچھ دے اس پر حسد اور انقباض محسوس نہیں کرتے جیسے مال فیٔ کا اولین مستحق بھی ان کو قرار دیا گیا۔ لیکن انصار نے برا نہیں منایا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] (مزید تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: نفس کی حرص)

مہمان نوازی

(**سورۃ ھود** ۱۱)---۶۹۔ ''اور ہمارے فرشتے ابراہیمؑ کے پاس خوشخبری لے کر آئے اور ''سلام'' کہا اور اس نے بھی کہا ''سلام'' پھر تلا ہوا بچھڑا لانے میں دیر نہ کی۔'' O---۷۰۔ ''پھر جب اس نے ان کے ہاتھوں کو دیکھا کہ اس (بھنے ہوئے بچھڑے) کی طرف نہیں جاتے تو ان سے بدگمان ہوا اور ان سے ڈر محسوس کرنے لگا۔ وہ بولے، ڈر مت ہم قوم لوطؑ کی طرف بھیجے گئے ہیں۔'' O---[حضرت ابراہیمؑ بڑے مہمان نواز تھے۔ وہ یہ نہیں سمجھ پائے کہ یہ فرشتے ہیں۔ جو انسانی صورت میں آئے ہیں۔ اور کھانے پینے سے معذور ہیں۔ بلکہ انہوں نے انہیں مہمان سمجھا اور فوراً مہمان کی خاطر تواضع کیلئے بھنا ہوا بچھڑا لاکر ان کی خدمت میں پیش کر دیا۔ نیز اس سے یہ معلوم ہوا کہ مہمان سے پوچھنے کی ضرورت نہیں جو موجود ہو حاضر خدمت کر دیا جائے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۷۸۔ ''اور اس کی قوم اس کے پاس بے اختیار بھاگتی ہوئی آئی۔ اور اس سے پہلے وہ برے کام کیا کرتے تھے۔ اس نے کہا، اے میری قوم! یہ میری بیٹیاں ہیں جو تمہارے لئے بہت ہی پاکیزہ ہیں۔ سو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور مجھے میرے مہمانوں میں رسوا نہ کرو۔ کیا تم میں کوئی بھی سمجھدار آدمی نہیں؟'' O---[یعنی میرے آئے مہمانوں کے ساتھ زیادتی اور زبردستی کر کے مجھے رسوا نہ کرو۔ کیا تم میں ایک آدمی بھی ایسا سمجھدار نہیں ہے جو میزبانی کے تقاضوں اور اس کی نزاکت سمجھ سکے؟ اور تمہیں اپنے برے ارادوں سے روک سکے؟ حضرت لوطؑ نے یہ ساری باتیں اس بنیاد پر کہیں کہ وہ ان فرشتوں کو فی الواقع نو وارد مسافر اور مہمان ہی سمجھتے رہے۔ اس لئے وہ بجا طور پر ان کی حفاظت کو اپنی عزت و وقار کیلئے ضروری سمجھتے رہے۔ اگر ان کو پتہ چل جاتا یا وہ عالم الغیب ہوتے تو ظاہر بات ہے کہ انہیں یہ پریشانی ہرگز لاحق نہ ہوتی جو انہیں ہوئی اور جس کا نقشہ یہاں قرآن مجید نے کھینچا ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ یوسف** ۱۲)---۵۹۔ ''جب انہیں ان کا اسباب مہیا کر دیا تو کہا کہ تم میرے پاس اپنے اس بھائی کو بھی لانا جو تمہارے باپ سے ہے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ میں پورا ناپ کر دیتا ہوں اور میں ہوں بھی بہترین میزبانی کرنے والوں میں۔'' O

(**سورۃ الکہف** ۱۸)---۷۷۔ ''پھر دونوں چلے ایک گاؤں والوں کے پاس آکر ان سے کھانا طلب کیا تو انہوں نے ان کی مہمانداری سے صاف انکار کر دیا، دونوں نے وہاں ایک دیوار پائی جو گرا ہی چاہتی تھی، اس نے اسے ٹھیک اور درست کر دیا، موسیٰؑ کہنے لگے اگر آپ چاہتے تو اس پر اجرت لے لیتے۔'' O---[یعنی یہ بخیلوں اور لیموں کی بستی تھی کہ مہمانوں کی مہمان نوازی سے ہی انکار کر دیا، دراں حالیکہ مسافروں کو کھانا کھلانا اور مہمان نوازی کرنا ہر شریعت کی اخلاقی تعلیمات کا اہم حصہ رہا ہے۔ ☆ نبی کریم ﷺ نے بھی مہمان نوازی اور اکرام ضیف کو ایمان کا تقاضا قرار دیا ہے۔ فرمایا: ''جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ مہمان کی عزت و تکریم کرے۔'' (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ سبا** ۳۴)---۱۳۔ ''جو کچھ سلیمان چاہتے وہ جنات تیار کر دیتے مثلاً قلعے اور مجسمے اور حوضوں کے برابر لگن اور چولہوں پر جمی ہوئی مضبوط دیگیں اے آل داؤد اس کے شکریہ میں نیک عمل کرو میرے بندوں میں سے شکرگزار بندے کم ہی ہوتے ہیں۔'' O---[اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے ہاں بہت بڑے پیمانے پر مہمان نوازی ہوتی تھی۔ بڑے بڑے حوض جیسے لگن اس لیے بنائے گئے تھے کہ ان میں لوگوں کے لیے کھانا نکال کر رکھا جائے اور بھاری دیگیں اس لیے بنوائی گئی تھیں کہ ان میں بیک وقت ہزاروں آدمیوں کا کھانا پک سکے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

Marfat.com

میاں بیوی کے جھگڑے

(سورۃ البقرۃ ۲)---۲۲۸۔ ''اور طلاق یافتہ عورتیں روکے رکھیں اپنے آپ کو تین حیض تک اور نہیں جائز ہے ان کیلئے یہ کہ چھپائیں وہ اس کو جو کچھ پیدا کیا ہے اللہ تعالیٰ نے ان کے رحم میں اگر وہ ایمان رکھتی ہیں اللہ پر اور آخرت کے دن پر اور ان کے خاوند زیادہ حقدار ہیں انہیں لوٹا لینے کے (اپنی زوجیت میں) اس (مدت) میں اگر وہ چاہیں صلح کرنا اور عورتوں کے بھی حقوق ہیں ویسے ہی جیسے ان پر ہیں (مردوں کے) دستور کے مطابق البتہ مردوں کو عورتوں پر ایک درجہ حاصل ہے اور اللہ تعالیٰ غالب ہے بڑی حکمت والا۔''O

(سورۃ النساء ۴)---۳۲۔ ''اور مت تمنا کرو ایسی بات کی کہ فضیلت دی ہے اللہ تعالیٰ نے اس میں تم میں سے بعض کو بعض پر۔ مردوں کیلئے ہے حصہ اس میں جو کمایا انہوں نے اور عورتوں کیلئے ہے حصہ اس میں جو کمایا انہوں نے اور مانگو اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل۔ بیشک اللہ تعالیٰ ہے ہر چیز کے بارے میں سب کچھ جاننے والا۔''O---۳۴۔ ''مرد سرپرست و نگہبان ہیں عورتوں کے اس بنا پر کہ فضیلت دی ہے اللہ نے انسانوں میں بعض کو بعض پر اور اس بنا پر کہ خرچ کرتے ہیں مرد اپنے مال۔ پس نیک عورتیں (ہوتی ہیں) اطاعت شعار، حفاظت کرنے والیاں (مردوں کی) غیر حاضری میں، ان سب چیزوں کی جن کو محفوظ بنایا ہے اللہ تعالیٰ نے۔ اور وہ عورتیں کہ اندیشہ ہو تم کو نافرمانی کا جن سے، سو نصیحت کرو ان کو اور (اگر نہ مانیں تو) تنہا چھوڑ دو ان کو بستروں میں اور (پھر بھی نہ مانیں تو) مارو ان کو پھر اگر اطاعت کرنے لگیں وہ تمہاری تو نہ تلاش کرو ان پر زیادتی کرنے کی راہ۔ بیشک اللہ تعالیٰ ہے سب سے بالاتر اور بہت بڑا۔''O---۳۵۔ ''اور اگر اندیشہ ہو تم کو ناچاقی کا، میاں بیوی کے درمیان تو مقرر کرو ایک ثالث مرد کے خاندان سے اور ایک ثالث عورت کے خاندان سے، اگر چاہیں گے وہ دونوں اصلاح احوال تو موافقت پیدا کر دے گا اللہ ان دونوں کے درمیان، بیشک اللہ تعالیٰ ہے سب کچھ جاننے والا ہر بات سے باخبر۔''O---۱۲۸۔ ''اور اگر کسی عورت کو ڈر ہو اپنے خاوند کی طرف سے بدسلوکی یا بے رخی کا تو کچھ گناہ نہیں ان دونوں پر کہ صلح کر لیں آپس میں کسی طریقے سے۔ اور صلح بہرحال بہتر ہے اور موجود رہتا ہے طبیعتوں میں بخل اور اگر تم حسن سلوک سے کام لو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو تو بیشک اللہ ہے تمہارے عملوں سے پوری طرح باخبر ہے۔''O---[تفسیر کیلئے باب نمبر ۸، مضمون: میاں بیوی کے حقوق]---۱۲۹۔ ''اور نہیں قدرت رکھتے تم اس بات کی کہ عدل کر سکو بیویوں کے درمیان خواہ کتنا ہی چاہو تم لہٰذا نہ جھک جاؤ (کسی ایک کی طرف) پوری طرح جھکنا کہ چھوڑ دو دوسری بیویوں کو ادھر لٹکتا۔ اور اگر درست کر لو تم (اپنا طرز عمل) اور ڈرتے رہو اللہ سے تو بیشک اللہ تعالیٰ ہے بہت معاف کرنے والا اور رحم فرمانے والا۔''O---[تفسیر کیلئے باب نمبر ۸، مضمون: میاں بیوی کے حقوق]---۱۳۰۔ ''اور اگر جدا ہو جائیں (میاں بیوی ایک دوسرے سے) تو بے نیاز کر دے گا اللہ ہر ایک کو (محتاجی سے) اپنی وسیع قدرت سے اور ہے اللہ تعالیٰ وسیع قدرت کا مالک، بڑی حکمت والا۔''O---[تفسیر کیلئے باب نمبر ۸، مضمون: میاں بیوی کے حقوق]

اعتدال، میانہ روی

(سورۃ البقرۃ ۲)---۱۴۳۔ ''اور اسی طرح ہم نے بنا دیا ہے تم کو ایک امت معتدل تاکہ بنو تم لوگوں پر گواہ اور ہو رسول ﷺ تم پر گواہی دینے والا اور نہیں مقرر کیا تھا ہم نے وہ قبلہ کہ تھے تم (پہلے) جس پر مگر اس غرض سے کہ دیکھیں ہم کہ کون پیروی کرتا ہے رسول کی اور کون پھر جاتا ہے اپنے الٹے پاؤں اور بیشک تھا یہ (قبلہ بدلنا) بہت گراں سوائے ان لوگوں کے جنہیں ہدایت دی اللہ تعالیٰ نے۔ اور نہیں ہے اللہ تعالیٰ ایسا کہ ضائع کر دے تمہارا ایمان۔ بیشک اللہ تعالیٰ انسانوں پر بہت ہی شفیق اور رحم کرنے والا ہے۔''O

(سورۃ الاعراف ۷)---۳۱۔ ''اے بنی آدم! ہر مقام سجدہ کیلئے آراستہ ہوا کرو اور کھاؤ اور پیو مگر حد سے نہ بڑھو کہ وہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔''O ---[اسراف (حد سے نکل جانا) کسی چیز میں حتیٰ کہ کھانے پینے میں بھی ناپسندیدہ ہے۔ ☆ایک حدیث میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''جو چاہو کھاؤ۔ جو چاہو پہنو! البتہ دو باتوں سے گریز کرو۔ اسراف اور تکبر سے۔ بعض سلف کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ساری طب جمع فرما دی ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ ھود ۱۱)---۱۱۲۔ ''پس آپ جیسا آپ کو حکم دیا گیا ہے قائم ہو جائیں اور وہ بھی (ہو جائیں) جنہوں نے آپ کے ساتھ رجوع کر لیا ہے۔ اور سرکشی نہ کرنا۔ وہ تمہارے عملوں کو دیکھ رہا ہے۔''O---[تفسیر کیلئے باب نمبر ۱۲، مضمون: استقامت]

احادیث مبارکہ:

☆حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا سیرت اور نیک طریقہ اور میانہ روی نبوت کے اجزاء کا پچیسواں حصہ ہیں۔

☆حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین چیزیں نجات دینے والی ہیں۔ چھپے اور ظاہر خدا سے ڈرنا، خوشی اور ناخوشی میں حق بات

Marfat.com

کہنا،فقیری اور مال داری میں میانہ روی اختیار کرنا-احادیث از دستور القرآن صفحہ نمبر ۳۴۷ مؤلفہ محمد شریف چوہدری

(**سورۃ بنی اسرائیل ۱۷**)---۲۹۔ ''اپنا ہاتھ اپنی گردن سے بندھا ہوا نہ رکھ اور نہ اسے بالکل ہی کھول دے کہ پھر ملامت کیا ہوا درماندہ بیٹھ جائے۔''O

---۱۱۰۔ ''کہہ دیجئے کہ اللہ کو اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر، جس نام سے بھی پکارو تمام اچھے نام اسی کے ہیں۔نہ تو تو اپنی نماز بہت بلند آواز سے پڑھ اور نہ بالکل پوشیدہ بلکہ اس کے درمیان کا راستہ تلاش کر۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۷، مضمون: نماز]

(**سورۃ الفرقان ۲۵**)---۶۷۔ ''اور جو خرچ کرتے وقت بھی نہ تو اسراف کرتے ہیں نہ بخیلی بلکہ ان دونوں کے درمیان معتدل طریقے پر خرچ کرتے ہیں۔''O

[اللہ کی نافرمانی میں خرچ کرنا اسراف اور اللہ کی اطاعت میں خرچ نہ کرنا بخیلی اور اللہ کے احکام واطاعت کے مطابق خرچ کرنا قوام ہے اسی طرح نفقات واجبہ اور مباحات میں حد اعتدال سے تجاوز بھی اسراف میں آسکتا ہے اس لیے وہاں بھی احتیاط اور میانہ روی نہایت ضروری ہے۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

میدان جنگ میں نماز

(**سورۃ النساء ۴**)---۱۰۱۔ ''اور جب سفر کرو تم زمین میں تو نہیں ہے تم پر کچھ گناہ کہ قصر کرو نماز میں۔اگر اندیشہ ہو تم کو کہ ستائیں گے تم کو وہ لوگ جو کافر ہیں۔ بیشک کافر ہیں تمہارے کھلے دشمن۔''O(تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: قصر نماز)---۱۰۲۔ ''اور جب موجود ہو تم مسلمانوں کے ساتھ اور پڑھانے لگو ان کو نماز تو چاہئے کہ کھڑا ہو ایک گروہ ان میں سے تمہارے ساتھ اور لئے رہیں اپنے ہتھیار- پھر جب سجدہ کر چکیں یہ لوگ تو چاہئے چلے جائیں تمہارے پیچھے اور آ جائے گروہ دوسرا جنہوں نے نماز نہیں پڑھی- پس وہ نماز پڑھیں تمہارے ساتھ اور ضروری ہے کہ چوکنا رہیں (اور لئے رہیں) اپنے ہتھیار- دل سے چاہتے ہیں وہ لوگ جو کافر ہیں کہ کاش غافل ہو جاؤ تم اپنے ہتھیاروں سے اور سامانوں سے تو ٹوٹ پڑیں وہ تم پر ایک دم اور نہیں ہے کچھ گناہ تم پر اگر ہو تمہیں تکلیف بارش کی وجہ سے یا ہو تم بیمار کہ اتار رکھو اپنے ہتھیار لیکن چوکنا رہو بیشک اللہ تعالیٰ نے تیار کر رکھا ہے کافروں کیلئے رسوا کن عذاب۔''O(تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: نماز خوف)

میدانِ محشر میں منکرین کی آپس میں تکرار

(**سورۃ الاعراف ۷**)---۳۸۔ ''وہ کہے گا ''جن وانس کی امتوں کے ساتھ جو تم سے پہلے گزر چکی ہیں آگ میں داخل ہو جاؤ''۔جب بھی کوئی امت اس میں داخل ہوگی اپنی ساتھی امت پر لعنت کرے گی- یہاں تک کہ جب سب وہاں پہنچ جائیں گے تو انکی پچھلی انکی پہلی کی نسبت کہے گی 'ہمارے رب! انہوں نے ہمیں گمراہ کیا سو انہیں آگ کا دُگنا عذاب دے'- وہ کہے گا ''ہر ایک کیلئے دُگنا ہے مگر تم نہیں جانتے۔''O---۳۹۔ ''اور انکی پہلی انکی پچھلی سے کہے گی ''تمہیں ہم پر کوئی فضیلت نہیں، اب اسکے بدلے میں جو تم کماتے تھے عذاب کا مزہ چکھو۔''O

(**سورۃ الاحزاب ۳۳**)---۶۴۔ ''اللہ تعالیٰ نے کافروں پر لعنت کی ہے اور ان کے لیے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔''O---۶۵۔ ''جس میں وہ ہمیشہ ہمیش رہیں گے- وہ کوئی حامی ومددگار نہ پائیں گے۔''O---۶۶۔ ''اس دن ان کے چہرے آگ میں الٹ پلٹ کیے جائیں گے-(حسرت وافسوس سے) کہیں گے کہ کاش ہم اللہ تعالیٰ اور رسول کی اطاعت کرتے۔''O---۶۷۔ ''اور کہیں گے اے ہمارے رب! ہم نے اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کی مانی جنہوں نے ہمیں راہ راست سے بھٹکا دیا۔''O---۶۸۔ ''پروردگار تو انہیں دگنا عذاب دے اور ان پر بہت بڑی لعنت نازل فرما۔''O

(**سورۃ سبا ۳۴**)---۳۱۔ ''اور کافروں نے کہا کہ ہم ہرگز نہ تو اس قرآن کو مانیں نہ اس سے پہلے کی کتابوں کو! اے دیکھنے والے کاش کہ تو ان ظالموں کو اس وقت دیکھتا جبکہ یہ اپنے رب کے سامنے کھڑے ہوئے ایک دوسرے کو الزام دے رہے ہوں گے کمزور لوگ بڑے لوگوں سے کہیں گے اگر تم نہ ہوتے تو ہم تو مومن ہوتے۔''O---۳۲۔ ''یہ بڑے لوگ ان کمزوروں کو جواب دیں گے کہ کیا تمہارے پاس ہدایت آچکنے کے بعد ہم نے تمہیں اس سے روکا تھا؟ (نہیں) بلکہ تم (خود) ہی مجرم تھے۔''O---۳۳۔ ''(اس کے جواب میں) یہ کمزور لوگ ان متکبروں سے کہیں گے (نہیں نہیں) بلکہ دن رات مکروفریب سے ہمیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرنے اور اس کے شریک مقرر کرنے کا تمہارا حکم دینا ہماری بے ایمانی کا باعث ہوا اور عذاب کو دیکھتے ہی سب کے سب دل میں پشیمان ہو رہے ہوں گے اور کافروں کی گردنوں میں ہم طوق ڈال دیں گے انہیں صرف ان کے کیے کرائے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔''O

(**سورۃ الصّٰفّٰت ۳۷**)---۱۹۔ ''وہ تو صرف ایک زور کی جھڑکی ہے کہ یکا یک یہ دیکھنے لگیں گے۔''O---۲۰۔ ''اور کہیں گے کہ ہائے ہماری خرابی یہی جزا (سزا) کا دن ہے۔''O---۲۱۔ ''یہی فیصلہ کا دن ہے جسے تم جھٹلاتے رہے۔''O---۲۲۔ ''ظالموں کو اور ان کے ہمراہیوں کو اور (جن) جن کی وہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ پرستش کرتے تھے۔''O---۲۳۔ ''(ان سب کو) جمع کر کے انہیں دوزخ کی راہ دکھا دو۔''O---۲۴۔ ''اور انہیں ٹھہرالو (اس لیے) کہ ان سے (ضروری)

Marfat.com

سوال کیے جانے والے ہیں۔"O---۲۵۔"تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ (اس وقت) تم ایک دوسروں کی مدد نہیں کرتے۔"O---۲۶۔"بلکہ وہ (سب کے سب) آج فرمانبردار بن گئے۔"O---۲۷۔"وہ ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر سوال و جواب کرنے لگیں گے۔"O---۲۸۔"کہیں گے کہ تم تو ہمارے پاس ہماری دائیں طرف سے آتے تھے۔"O---۲۹۔"وہ جواب دیں گے کہ نہیں بلکہ تم ہی ایمان دار نہ تھے۔"O---۳۰۔"اور کچھ ہمارا زور تو تم پر تھا (ہی) نہیں۔ بلکہ تم (خود) سرکش لوگ تھے۔"O---۳۱۔"اب تو ہم (سب) پر ہمارے رب کی یہ بات ثابت ہو چکی کہ ہم (عذاب) چکھنے والے ہیں۔"O---۳۲۔"پس ہم نے تمہیں گمراہ کیا ہم تو خود بھی گمراہ ہی تھے۔"O---۳۳۔"سو اب آج کے دن تو (سب کے سب) عذاب میں شریک ہیں۔"O

ناامیدی

(**سورۃ یوسف ۱۲**)---۸۷۔"میرے پیارے بچو! تم جاؤ اور یوسفؑ کی اور اس کے بھائی کی پوری طرح تلاش کرو۔ اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔ یقیناً رب کی رحمت سے ناامید وہی ہوتے ہیں جو کافر ہوتے ہیں۔"O---۱۱۰۔"یہاں تک کہ جب رسول ناامید ہونے لگے اور وہ (قوم کے لوگ) خیال کرنے لگے کہ انہیں جھوٹ کہا گیا۔ فوراً ہی ہماری مدد ان کے پاس آ پہنچی۔ جسے ہم نے چاہا اسے نجات دی گئی۔ بات یہ ہے ہمارا عذاب گناہ گاروں سے واپس نہیں جاتا۔"O---[اللہ تعالیٰ کی غیر محدود رحمت و مہربانی سے مایوس ہونا کفر ہے۔ لیکن ظاہری حالات و اسباب کے اعتبار سے ناامیدی کفر نہیں۔ یعنی یوں کہہ سکتے ہیں کہ فلاں چیز کی طرف سے جہاں تک اسباب ظاہری کا تعلق ہے مایوسی ہے لیکن حق تعالیٰ کی رحمت کاملہ سے مایوسی نہیں (محولہ بالا آیت) میں یہ ہی مایوسی مراد ہے جو ظاہری حالات و اسباب میں آثار کے اعتبار سے ہو۔ ورنہ پیغمبر خدا کی رحمت سے کب مایوس ہو گئے ہیں۔ کفر کا وسوسہ کفر نہیں نہ کسی درجہ میں ایمان یا عصمت کے منافی ہے۔ ☆ حدیث مبارک میں آیا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم اپنے دلوں میں ایسی چیزیں (بے اختیار) پاتے ہیں جن کے زبان پر لانے سے ہم بہتر سمجھتے ہیں کہ جل کر کوئلہ ہو جائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا ایسا پاتے ہو؟ عرض کیا ہاں۔ فرمایا "یہ تو کھلا ہوا ایمان ہے۔" (از تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانیؒ)]

(**سورۃ الحجر ۱۵**)---۵۶۔"کہا اپنے رب تعالیٰ کی رحمت سے ناامید تو صرف گمراہ اور بھٹکے ہوئے لوگ ہی ہوتے ہیں۔"O---[یہ حضرت ابراہیمؑ نے کہا۔ یعنی اولاد کے ہونے پر میں جو تعجب اور حیرت کا اظہار کر رہا ہوں تو صرف اپنے بڑھاپے کی وجہ سے کر رہا ہوں۔ یہ بات نہیں ہے کہ میں اپنے رب تعالیٰ کی رحمت سے ناامید ہوں، رب تعالیٰ کی رحمت سے ناامید تو گمراہ لوگ ہوتے ہیں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ العنکبوت ۲۹**)---۲۳۔"جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیتوں اور اس کی ملاقات کو بھلاتے ہیں وہ میری رحمت سے ناامید ہو جائیں اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔"O

(**سورۃ الروم ۳۰**)---۴۹۔"یقین مانا کہ بارش ان پر برسنے سے پہلے پہلے تو وہ ناامید ہو رہے تھے۔"O

(**سورۃ الشوریٰ ۴۲**)---۲۸۔"اور وہی ہے جو لوگوں کے ناامید ہو جانے کے بعد بارش برساتا ہے اور اپنی رحمت پھیلا دیتا ہے۔ وہی ہے کارساز اور قابل حمد و ثنا۔"O

ناپ تول

(**سورۃ الانعام ۶**)---۱۵۲۔"اور ناپ تول کو انصاف سے پورا کرو۔ ہم کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے۔ اور جب تم بات کرو تو انصاف کرو اگرچہ وہ رشتہ دار ہو اور اللہ سے کیے ہوئے عہد کو پورا کرو۔ ان باتوں کی وہ تمہیں تاکید کرتا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔"O---۱۵۳۔"اور یہ کہ یہی میرا سیدھا رستہ ہے پس اس پر چلو اور دوسری راہوں پر نہ چلو کہ وہ تمہیں اس کی راہ سے الگ کر دیں گی۔ اس بات کی وہ تمہیں تاکید کرتا ہے تاکہ تم میں خوف خدا پیدا ہو۔"O

(**سورۃ الاعراف ۷**)---۸۔"اور تول اس دن ٹھیک ہوگا پھر جن کے پلڑے بھاری ہوئے وہی کامیاب ہوں گے۔"O---۹۔"اور جن کے پلڑے ہلکے ہوئے، وہی اس وجہ سے کہ وہ ہماری آیتوں کے ساتھ زیادتی کرتے تھے نقصان میں ہوں گے۔"O---[ان آیات میں وزن اعمال کا مسئلہ بیان کیا گیا ہے جو قیامت والے دن ہوگا اور جسے قرآن کریم میں بھی متعدد جگہ اور احادیث میں بھی بیان کیا گیا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ ترازو میں اعمال تولے جائیں گے جس کا نیکیوں والا پلڑا بھاری ہوگا وہ کامیاب ہوگا اور جس کا بدیوں والا پلڑا بھاری ہوگا وہ ناکام ہوگا۔ یہ اعمال کس طرح تولے جائیں گے جب کہ یہ اعراض ہیں یعنی ان کا ظاہری وجود اور جسم نہیں ہے؟ اس بارے میں ایک رائے تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت والے دن ان کو اجسام میں تبدیل فرما دے گا اور ان کا وزن ہوگا۔ دوسری رائے تو یہ ہے کہ وہ صحیفے اور رجسٹر تولے جائیں گے جن میں انسان کے اعمال درج ہوں گے۔ تیسری رائے یہ ہے کہ خود اصحاب عمل کو تولا جائے گا۔ تینوں مسلکوں والوں کے پاس اپنے مسلک کی حمایت میں صحیح احادیث و آثار موجود ہیں، اس لیے امام ابن کثیر فرماتے ہیں کہ تینوں ہی باتیں صحیح ہو سکتی ہیں۔ ممکن ہے کبھی اعمال، کبھی صحیفے اور [illegible]

Marfat.com

کبھی صاحب عمل کو تولا جائے۔ بہر حال میزان اور وزن اعمال کا مسئلہ قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔ ان کا انکار یا اس کی تاویل گمراہی ہے۔ اور موجودہ دور میں تو اس کے انکار کی اب مزید کوئی گنجائش نہیں کہ بے وزن چیزیں بھی تولی جانے لگی ہیں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۸۵۔ ''اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیبؑ کو۔ اس نے کہا اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی خدا نہیں۔ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک واضح دلیل آ گئی ہے۔ پس ناپ تول پورا کیا کرو۔ اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم کر کے نہ دو اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد گڑبڑ نہ مچاؤ۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم ایمان والے ہو۔''O---۸۶۔ ''اور ہر رستے پر نہ بیٹھو کہ اسے جو اس پر ایمان رکھتا ہے ڈراؤ اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے اس میں ٹیڑھ ڈھونڈ کر۔ روکو اور یاد کرو جب تم تھوڑے سے تھے۔ پھر اس نے تمہیں بہت زیادہ کر دیا اور دیکھو کہ گڑبڑ مچانے والوں کا انجام کیسا ہوا۔''O---۸۷۔ ''اور اگر تم میں ایک گروہ اس پیغام پر ایمان رکھتا ہے جس کے ساتھ مجھے بھیجا گیا ہے اور جو گروہ ایمان نہیں رکھتا تو صبر کرو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہمارے درمیان فیصلہ کرے اور وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔''O---۸۹۔ ''ہم اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھوٹ گھڑیں گے اگر ہم تمہارے طور طریقے پر اس کے بعد کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس سے نجات دی ہے لوٹ گئے۔ مگر ہمارے لئے ناممکن نہیں کہ ہم اس پر لوٹ جائیں سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ ہمارا آقا یوں چاہے۔ ہمارے رب کا علم ہر چیز پر حاوی ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہیں۔ اے ہمارے رب! ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حق پر فیصلہ کر دے کہ تو بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔''O---۹۰۔ ''اور اس کی قوم کے کافر سرداروں نے کہا۔ اگر تم نے شعیب کی پیروی کی تب تم ضرور نقصان اٹھاؤ گے۔''O---۹۱۔ ''پھر زلزلے نے انہیں آ پکڑا اور وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔''O---۹۲۔ ''جن لوگوں نے شعیب کو جھٹلایا گویا وہ کبھی وہاں رہتے ہی نہیں تھے۔ جن لوگوں نے شعیب کو جھٹلایا وہی نقصان میں رہے۔''O

(**سورۃ ھود ۱۱**)---۸۴۔ ''اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیبؑ کو (بھیجا) اس نے کہا اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی خدا نہیں اور ناپ اور تول میں کمی نہ کرو کہ میں تمہیں آسودہ حال دیکھتا ہوں۔ مگر میں تم پر ایک گھیر لینے والے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔''O---۸۵۔ ''اور اے میری قوم! ناپ اور تول انصاف کے ساتھ پورا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں گھٹا کر نہ دو اور زمین میں فساد کرتے نہ پھرو۔''O---۸۶۔ ''اللہ تعالیٰ کی طرف سے بچا ہوا نفع تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم مومن ہو اور میں تم پر کوئی نگہبان نہیں۔''O

(**سورۃ یوسف ۱۲**)---۵۹۔ ''جب انہیں (برادران یوسفؑ) ان کا اسباب مہیا کر دیا تو کہا کہ تم میرے پاس اپنے اس بھائی کو بھی لانا جو تمہارے باپ سے ہے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ میں پورا ناپ کر دیتا ہوں اور میں ہوں بھی بہترین میزبانی کرنے والوں میں۔''O

(**سورۃ بنی اسرائیل ۱۷**)---۳۵۔ ''اور جب ناپنے لگو تو بھرپور پیمانے سے ناپو اور سیدھی ترازو سے تولا کرو۔ یہی بہتر ہے اور انجام کے لحاظ سے بھی بہت اچھا ہے۔''O---۳۸۔ ''ان سب کاموں کی برائی تیرے رب کے نزدیک (سخت) ناپسند ہے۔''O[اجر وثواب کے لحاظ سے بہتر ہے، علاوہ ازیں لوگوں کے اندر اعتماد پیدا کرنے میں بھی ناپ تول میں دیانت داری مفید ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

احادیث مبارکہ:

☆ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ ﷺ نے ماپ اور تول کرنے والوں کے لیے فرمایا تم ایسے کاموں کے والی بنائے گئے ہو جس میں تم سے پہلے کی امتیں ہلاک کی گئیں۔

☆ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا غنیمت میں خیانت کرنا کسی قوم میں ظاہر نہیں ہوتا مگر اللہ تعالیٰ ان کے دشمنوں کا رعب ان کے دلوں میں ڈال دیتا ہے۔ اور کسی قوم میں زنا نہیں پھیلتا مگر ان میں موت بہت ہوتی ہے۔ کوئی قوم ناپ اور تول میں کمی نہیں کرتی مگر ان سے رزق موقوف کیا جاتا ہے اور کوئی قوم ناحق فیصلہ نہیں کرتی مگر ان میں خونریزی پھیلتی ہے۔ اور کوئی قوم عہد نہیں توڑتی مگر ان پر دشمن مسلط کر دیا جاتا ہے۔ (احادیث از دستور القرآن صفحہ نمبر ۳۹۸۔ مؤلفہ محمد شریف چوہدری)

(**سورۃ الانبیاء ۲۱**)---۴۷۔ ''قیامت کے دن ہم درمیان میں لا رکھیں گے ٹھیک ٹھیک تولنے والی ترازو کو۔ پھر کسی پر کچھ بھی ظلم نہ کیا جائے گا۔ اور اگر ایک رائی کے دانے کے برابر بھی عمل ہوگا ہم اسے لا حاضر کریں گے اور ہم کافی ہیں حساب کرنے والے۔''O

(**سورۃ الشعراء ۲۶**)---۱۷۷۔ ''جبکہ ان سے شعیب (علیہ السلام) نے کہا کہ کیا تمہیں ڈر خوف نہیں؟''O---۱۸۱۔ ''ناپ پورا بھرا کرو کم دینے والوں میں شمولیت نہ کرو۔''O---۱۸۲۔ ''اور سیدھی صحیح ترازو سے تولا کرو۔''O---۱۸۳۔ ''لوگوں کو ان کی چیزیں کمی سے نہ دو بے باکی کے ساتھ زمین میں فساد مچاتے نہ پھرو۔''O---۱۸۸۔ ''کہا کہ میرا رب خوب جاننے والا ہے جو کچھ تم کر رہے ہو۔''O---۱۸۹۔ ''چونکہ انہوں نے اسے جھٹلایا تو انہیں سائبان والے دن کے عذاب نے پکڑ لیا۔ وہ بڑے بھاری دن کا عذاب تھا۔''O

(**سورۃ العنکبوت ۲۹**)---۳۶۔ ''اور مدین کی طرف ہم نے ان کے بھائی شعیب (علیہ السلام) کو بھیجا انہوں نے کہا اے میری قوم کے لوگو! اللہ تعالیٰ کی

Marfat.com

عبادت کرو قیامت کے دن کی توقع رکھو اور زمین میں فساد نہ کرتے پھرو۔'' O [اللہ کی عبادت کے بعد انہیں آخرت کی یاد دہانی کرائی گئی یا تو اس لیے کہ وہ آخرت کے منکر تھے یا اس لیے کہ وہ اسے فراموش کیے ہوئے تھے اور معصیتوں میں مبتلا تھے اور جو قوم آخرت کو فراموش کر دے، وہ گناہوں میں دلیر ہوتی ہے۔ جیسے آج مسلمانوں کی اکثریت کا حال ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)] ---۳۷۔ ''پھر بھی انہوں نے انہیں جھٹلایا آخرش انہیں زلزلے نے پکڑ لیا اور وہ اپنے گھروں میں بیٹھے کے بیٹھے مردہ ہو کر رہ گئے۔'' O

(سورۃ الرحمٰن ۵۵) ---۷۔ ''اسی نے آسمان کو بلند کیا اور اسی نے ترازو رکھی۔'' O ---۸۔ ''تاکہ تم تولنے میں تجاوز نہ کرو۔'' O ---۹۔ ''انصاف کے ساتھ وزن کو ٹھیک رکھو اور تول میں کم نہ دو۔'' O

(سورۃ الحدید ۵۷) ---۲۵۔ ''یقیناً ہم نے اپنے پیغمبروں کو کھلی دلیلیں دے کر بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب اور میزان (ترازو) نازل فرمایا تاکہ لوگ عدل پر قائم رہیں۔ اور ہم نے لوہے کو اتارا جس میں سخت ہیبت وقوت ہے اور لوگوں کے لیے اور بھی (بہت سے) فائدے ہیں اور اس لیے بھی کہ اللہ تعالیٰ جان لے کہ اس کی اور اس کے رسولوں کی مدد بے دیکھے کون کرتا ہے بیشک اللہ تعالیٰ قوت والا اور زبردست ہے۔'' O [میزان سے مراد انصاف ہے اور مطلب ہے کہ ہم نے لوگوں کو انصاف کرنے کا حکم دیا ہے۔ بعض نے اس کا ترجمہ ترازو کیا ہے، ترازو کے اتارنے کا مطلب ہے، ہم نے ترازو کیطرف لوگوں کی رہنمائی کی کہ اسکے ذریعے سے لوگوں کو تول کر پورا پورا حق دو۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(سورۃ المطففین ۸۳) ---۱۔ ''بڑی خرابی ہے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کی۔'' O ---[اور تطفیف کا لفظ اصطلاحاً ناپ تول میں چوری چھپے کمی کرنے کیلئے استعمال کیا جاتا ہے' کیونکہ یہ کام کرنے والا ناپ کر یا تول کر چیز دیتے ہوئے کوئی بڑی مقدار نہیں اڑاتا بلکہ ہاتھ کی صفائی دکھا کر ہر خریدار کے حصے میں سے تھوڑا اڑاتا رہتا ہے اور خریدار بیچارے کو کچھ پتہ نہیں چلتا کہ تاجر اسے کیا اور کتنا گھاٹا دے گیا ہے۔ (از تفسیر تفہیم القرآن)] ---۲۔ ''کہ جب لوگوں سے ناپ کر لیتے ہیں تو پورا پورا لیتے ہیں۔'' O ---۳۔ ''اور جب انہیں ناپ کر یا تول کر دیتے ہیں تو کم دیتے ہیں۔'' O ---[قرآن مجید میں جگہ جگہ ناپ تول میں کمی کرنے کی سخت مذمت اور صحیح ناپنے اور تولنے کی سخت تاکید کی گئی ہے۔ سورہ انعام میں فرمایا ''انصاف کے ساتھ پورا ناپو اور تولو' ہم کسی شخص کو اس کی مقدرت سے زیادہ کا مکلف نہیں ٹھیراتے'' (آیت ۱۵۲)۔ سورہ بنی اسرائیل میں ارشاد ہوا ''جب ناپو تو پورا ناپو اور صحیح ترازو سے تولو' (آیت ۳۵)۔ سورہ رحمان میں تاکید کی گئی کہ ''تولنے میں زیادتی نہ کرو' ٹھیک ٹھیک انصاف کے ساتھ وزن کرو اور ترازو میں گھاٹا نہ دو'' (آیات ۸۔۹)۔ قوم شعیب پر جس جرم کی وجہ سے عذاب نازل ہوا وہ یہی تھا کہ ان کے اندر ناپ تول میں کمی کرنے کا مرض عام طور پر پھیلا ہوا تھا اور حضرت شعیب کی پے در پے نصیحتوں کے باوجود یہ قوم اس جرم سے باز نہ آتی تھی۔ (از تفسیر ۲ تفہیم القرآن)] ---۴۔ ''کیا انہیں اپنے مرنے کے بعد جی اٹھنے کا خیال نہیں۔'' O ---۵۔ ''اس عظیم دن کے لیے۔'' O ---۶۔ ''جس دن سب لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔'' O ---[یہ ڈنڈی مارنے والے اس بات سے نہیں ڈرتے کہ ایک بڑا ہولناک دن آنے والا ہے جس میں سب لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے جو تمام پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے؟ مطلب یہ ہے کہ یہ کام وہی لوگ کرتے ہیں جن کے دلوں میں اللہ کا خوف اور قیامت کا ڈر نہیں ہے۔ (از تفسیر ۲ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۷۔ ''یقیناً بدکاروں کا نامہ اعمال سجین میں ہے۔'' O ---۸۔ ''تجھے کیا معلوم سجین کیا ہے؟'' O ---۹۔ ''(یہ تو) لکھی ہوئی کتاب ہے۔'' O ---[تفسیر کیلئے باب نمبر ۱۴، مضمون: سجین]

ناپاک، نجس

(سورۃ المائدہ ۵) ---۱۰۰۔ ''کہہ دو' ناپاک اور پاک برابر نہیں ہوتے اگرچہ ناپاک کی کثرت تجھے حیران کرے، پس اے عقل والو! اللہ سے ڈرو تاکہ پھلو پھولو۔'' O ---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: اسلامی معیشت]

(سورۃ التوبہ ۹) ---۲۸۔ ''اے ایمان والو! مشرک تو محض پلید لوگ ہیں پس وہ اس سال کے بعد مسجد حرام کے پاس نہ آئیں اور اگر تم کو مفلسی کا اندیشہ ہو تو اللہ تعالیٰ اگر اس نے چاہا جلدی ہی تمہیں اپنے فضل سے مالدار کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ علم والا حکمت والا ہے۔'' O

نازوں میں پلے ہوئے

(سورۃ الواقعہ ۵۶) ---۴۱۔ ''اور بائیں ہاتھ والے کیا ہیں بائیں ہاتھ والے۔'' O ---۴۲۔ ''گرم ہوا اور گرم پانی میں (ہوں گے)۔'' O ---۴۳۔ ''اور سیاہ دھوئیں کے سائے میں۔'' O ---۴۴۔ ''جو نہ ٹھنڈا ہے نہ فرحت بخش۔'' O ---۴۵۔ ''بیشک یہ لوگ اس سے پہلے بہت نازوں میں پلے ہوئے

Marfat.com

تھے۔"O---[ان کے پاس دولت کی فراوانی تھی۔ دنیا کی لذتوں اور نفس کی خواہشوں میں وہ اپنا سارا وقت ضائع کرتے تھے۔ انہیں نہ کبھی خدا یاد آیا اور نہ ان کے دلوں میں کبھی حاجت مند لوگوں کی امداد کرنے کا خیال پیدا ہوا۔ ساری عمر انہوں نے عیش و عشرت میں برباد کر دی۔ ان کی تباہی کی دوسری وجہ یہ تھی کہ وہ شرک پر مُصر تھے۔ انہیں اللہ تعالیٰ کی توحید کے روشن نشانات دکھائے گئے لیکن وہ اپنے عقیدۂ شرک پر اڑے رہے۔ حنث گناہِ عظیم کو کہتے ہیں اور اس سے مراد شرک ہے۔ تیسری وجہ یہ تھی کہ وہ قیامت کے منکر تھے۔ ان وجوہات کے باعث انہیں یہ دردناک سزا بھگتنی پڑی۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

نامۂ اعمال

(سورۃ بنی اسرائیل ۱۷)---۱۳۔"ہم نے ہر انسان کی برائی بھلائی کو اس کے گلے لگا دیا ہے اور بروزِ قیامت ہم اس کے سامنے اس کا نامۂ اعمال نکالیں گے جسے وہ اپنے اوپر کھلا ہوا پا لے گا۔"O---۷۱۔"جس دن ہم ہر جماعت کو اس کے پیشوا سمیت بلائیں گے۔ پھر جن کا بھی اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دے دیا گیا وہ تو شوق سے اپنا نامۂ اعمال پڑھنے لگیں گے اور دھاگے کے برابر (ذرہ برابر) بھی ظلم نہ کیے جائیں گے۔"O---[امام کے معنی پیشوا، لیڈر اور قائد کے ہیں، یہاں اس سے کیا مراد ہے؟ اس میں اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ اس سے مراد پیغمبر ہے یعنی ہر اُمت کو اس کے پیغمبر کے حوالے سے پکارا جائے گا۔ بعض کہتے ہیں، اس سے آسمانی کتاب مراد ہے جو انبیاء کے ساتھ نازل ہوتی رہیں۔ یعنی اے اہلِ تورات! اے اہلِ انجیل! اور اے اہلِ قرآن! وغیرہ کہہ کے پکارا جائے گا۔ بعض کہتے ہیں یہاں 'امام' سے مراد نامۂ اعمال ہے یعنی ہر شخص کو جب بلایا جائے گا تو اس کا نامۂ اعمال اس کے ساتھ ہوگا اور اس کے مطابق اس کا فیصلہ کیا جائے گا۔ اسی رائے کو امام ابن کثیر اور امام شوکانی نے ترجیح دی ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الکہف ۱۸)---۴۹۔"اور نامۂ اعمال سامنے رکھ دیئے جائیں گے۔ پس تو دیکھے گا کہ گنہگار اس کی تحریر سے خوفزدہ ہو رہے ہوں گے اور کہہ رہے ہوں گے ہائے ہماری خرابی یہ کیسی کتاب ہے جس نے کوئی چھوٹا بڑا بغیر گھیرے کے باقی ہی نہیں چھوڑا اور جو کچھ انہوں نے کیا تھا سب موجود پائیں گے اور تیرا رب کسی پر ظلم و ستم نہ کرے گا۔"O

(سورۃ الزُمَر ۳۹)---۶۹۔"اور زمین اپنے پروردگار کے نور سے جگمگا اٹھے گی' نامۂ اعمال حاضر کیے جائیں گے نبیوں اور گواہوں کو لایا جائے گا' اور لوگوں کے درمیان حق حق فیصلے کر دیئے جائیں گے اور وہ ظلم نہ کیے جائیں گے۔"O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: احتساب)

(سورۃ الجاثیۃ ۴۵)---۲۶۔"آپ فرما دیجئے! اللہ تعالیٰ ہی تمہیں زندہ کرتا ہے پھر تمہیں مار ڈالتا ہے پھر تمہیں قیامت کے دن جمع کرے گا جس میں کوئی شک نہیں لیکن اکثر لوگ نہیں سمجھتے۔"O---۲۷۔"اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اللہ تعالیٰ ہی کی ہے اور جس دن قیامت قائم ہوگی اس دن اہلِ باطل بڑے نقصان میں پڑیں گے۔"O---۲۸۔"اور آپ دیکھیں گے کہ ہر امت گھٹنوں کے بل گری ہوئی ہوگی۔ ہر گروہ اپنے نامۂ اعمال کی طرف بلایا جائے گا' آج تمہیں اپنے کیے کا بدلہ دیا جائے گا۔"O---۲۹۔"یہ ہے ہماری کتاب جو تمہارے بارے میں سچ سچ بول رہی ہے' ہم تمہارے اعمال لکھواتے جاتے تھے۔"O---[لکھوانے کی صرف یہی ایک ممکن صورت نہیں ہے کہ کاغذ پر قلم سے لکھوایا جائے۔ انسانی اقوال و افعال کو ثبت کرنے اور دوبارہ اُن کو بعینہٖ اسی شکل میں پیش کر دینے کی متعدد دُوسری صورتیں اسی دنیا میں خود انسان دریافت کر چکا ہے' اور ہم تصور بھی نہیں کر سکتے کہ آگے اس کے اور کیا امکانات پوشیدہ ہیں جو کبھی انسان ہی کی گرفت میں آ جائیں گے۔ اب یہ کون جان سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کس کس طرح انسان کی ایک ایک بات' اور اس کی حرکات و سکنات میں سے ایک ایک چیز' اور اس کی نیتوں اور ارادوں اور خواہشات اور خیالات میں سے ہر مخفی سے مخفی شے کو ثبت کرا رہا ہے' اور کس طرح وہ ہر آدمی' ہر گروہ اور ہر قوم کا پورا کارنامۂ حیات بے کم و کاست اس کے سامنے لا رکھے گا۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

نامراد

(سورۃ الشمس ۹۱)---۱۰۔"اور جس نے اسے خاک میں ملا دیا وہ ناکام ہوا۔"O---[تزکیہ کے معنی ہیں پاک کرنا' ابھارنا اور نشو و نما دینا۔ سیاق و سباق سے اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ جو اپنے نفس کو فجور سے پاک کرے اس کو ابھار کر تقویٰ کی بلندی پر لے جائے اور اس کے اندر بھلائی کو نشو و نما دے وہ فلاح پائے گا۔ اس کے مقابلہ میں دسّٰھا کا لفظ استعمال کیا گیا ہے' جس کا مصدر تدسیہ ہے۔ تدسیہ کے معنی دبانے' چھپانے' اغوا کرنے اور گمراہ کر دینے کے ہیں' سیاق و سباق سے اس کا مطلب بھی واضح ہو جاتا ہے کہ وہ شخص نامراد ہوگا جو اپنے نفس کے اندر پائے جانے والے نیکی کے رجحانات کو ابھارنے اور نشو و نما دینے کے بجائے ان کو دبا دے' اس کو بہکا کر برائی کے رجحانات کی طرف لے جائے' اور فجور کو اس پر اتنا غالب کر دے کہ تقویٰ اس کے نیچے اس طرح چھپ کر رہ جائے

Marfat.com

جیسے ایک لاش قبر پر مٹی ڈال دینے کے بعد چھپ جاتی ہے۔(از تفسیر ۶ تفہیم القرآن)]

نذر، منت

(سورۃ البقرۃ ۲)۔۔۔۔۲۷۰”اور جب بھی کرتے ہو تم کسی قسم کا خرچ یا مانتے ہو تم کوئی منت تو یقیناً اللہ تعالیٰ اسے جانتا ہے اور نہیں ہے ظالموں کا کوئی مددگار۔“O ۔۔۔[نذر کا مطلب ہے کہ میرا فلاں کام ہو گیا، یا فلاں ابتلا سے نجات مل گئی تو میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں اتنا صدقہ کروں گا- اس نذر کا پورا کرنا ضروری ہے- اگر کسی نافرمانی یا ناجائز کام کی نذر مانی تو اس کا پورا کرنا ضروری نہیں ہے- نذر بھی نماز روزہ کی طرح عبادت ہے- اس لئے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کے نام کی نذر ماننا اس کی عبادت کرنا ہے جو شرک ہے- جیسا کہ آج کل مشہور قبروں پر نذر و نیاز کا یہ سلسلہ عام ہے- اللہ تعالیٰ اس شرک سے بچائے۔(از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]۔۔۔[یعنی کچھ خیرات کی جائے تھوڑی یا بہت بھلی نیت سے یا بری نیت سے چھپا کر یا لوگوں کو دکھا کر یا منت مانی جائے کسی طرح کی تو بیشک خدا تعالیٰ کو پورا علم ہے سب کا- اور جو لوگ انفاق مال اور نذر میں حکم الٰہی کے خلاف کرتے ہیں ان کا کوئی مددگار نہیں- اللہ تعالیٰ جو چاہے ان پر عذاب کرے- منت قبول کرنے (ماننے) سے واجب ہو جاتی ہے- اب اگر ادا نہ کی جائے تو گنہگار ہوگا- اور نذر اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی جائز نہیں مگر یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ کے واسطے فلانے شخص کو دوں گا یا اس کی نذر کا ثواب فلاں کو پہنچے تو کچھ مضائقہ نہیں۔(از تفسیر شبیر احمد عثمانیؒ)]۔۔۔[طاعت کی یا گناہ کی نذر عرف میں ہدیہ اور پیشکش کو کہتے ہیں اور شرع میں نذر عبادت اور قربت مقصودہ ہے- اسی لئے اگر کسی نے گناہ کرنے کی نذر کی تو وہ صحیح نہیں ہوئی- نذر خاص اللہ تعالیٰ کیلئے ہوتی ہے اور یہ جائز ہے کہ اللہ تعالیٰ کیلئے نذر کرے اور کسی ولی کے آستانہ کے فقرا کو نذر کے صرف کا محل مقرر کرے مثلاً کسی نے یہ کہا یا رب میں نے نذر مانی کہ اگر تو میرا فلاں مقصد پورا کر دے یا فلاں بیمار کو تندرست کر دے تو میں فلاں ولی کے آستانہ کے فقرا کو کھانا کھلاؤں گا یا وہاں کے خدام کو روپیہ پیسہ دوں یا ان کی مسجد کیلئے تیل یا بوریا حاضر کروں تو یہ نذر جائز ہے۔(از تفسیر احمد رضا خان بریلویؒ)]

(سورۃ آل عمران ۳)۔۔۔۳۵”(وہ اس وقت بھی سن رہا تھا) جب کہا تھا عمران کی عورت نے اے میرے رب! بیشک میں نے نذر مانی ہے تیرے حضور کہ جو کچھ میرے پیٹ میں ہے وہ (تیرے نام پر) آزاد ہوگا- سو قبول فرما مجھ سے بیشک تو ہے ہر بات کا سننے والا، سب کچھ جاننے والا۔“O۔۔۔[تیرے نام (آزاد) کا مطلب تیری عبادت گاہ کی خدمت کیلئے وقف]

(سورۃ المائدۃ ۵)۔۔۔۱۰۳”اللہ نے کوئی بحیرہ، سائبہ، وصیلہ یا حامی مقرر نہیں کیے لیکن کافر اللہ کے متعلق جھوٹ گھڑتے ہیں اور ان میں سے اکثر سمجھتے نہیں۔“O۔۔۔[یہ ان جانوروں کی قسمیں ہیں جو اہل عرب اپنے بتوں کی نذر کر دیا کرتے تھے- ان کی مختلف تفسیریں کی گئی ہیں۔ حضرت سعید بن مسیبؓ سے صحیح بخاری میں اس کی تفسیر حسب ذیل نقل کی گئی ہے۔ بحیرہ وہ جانور جس کا دودھ دھونا چھوڑ دیا جاتا اور کہا جاتا کہ یہ بتوں کے لیے ہے۔ چنانچہ کوئی شخص اس کے تھنوں کو ہاتھ نہ لگاتا۔ سائبہ وہ جانور جسے وہ بتوں کے لیے آزاد چھوڑ دیتے تھے، اسے نہ سواری کے لیے استعمال کرتے تھے نہ بار برداری کے لیے۔ وصیلہ وہ اونٹنی جس سے پہلی مرتبہ مادہ پیدا ہوتی ہے اور اس کے بعد پھر دوبارہ بھی مادہ پیدا ہوتی ہے۔ یعنی ایک مادہ کے بعد دوسری مادہ مل گئی ان کے درمیان کسی نر سے تفریق نہیں ہوئی۔ ایسی اونٹنی کو بھی بتوں کے لیے آزاد چھوڑ دیتے تھے اور حامی وہ نر اونٹ ہے جس کی نسل سے کئی بچے ہو چکے ہوتے۔ اور نسل کافی بڑھ جاتی تو اس سے بھی سواری یا بار برداری کا کام نہ لیتے اور بتوں کے لیے چھوڑ دیتے اور اسے وہ حامی کہتے۔ اسی روایت میں یہ حدیث بھی بیان کی گئی ہے کہ سب سے پہلے بتوں کے جانور آزاد چھوڑنے والا شخص عمرو بن عامر خزاعی تھا۔☆ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ ”میں نے اسے جہنم میں انتڑیاں کھینچتے ہوئے دیکھا۔“ اس آیت میں کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان جانوروں کو اس طرح مشروع نہیں کیا ہے کیونکہ اس نے تو نذر و نیاز صرف اپنے لیے خاص کر رکھی ہے۔ بتوں کے لیے یہ نذر و نیاز کے طریقے مشرکوں نے ایجاد کیے ہیں اور بتوں اور معبودان باطل کے نام پر جانور چھوڑنے اور نذر و نیاز پیش کرنے کا یہ سلسلہ آج بھی مشرکوں میں بلکہ بہت سے نام نہاد مسلمانوں میں بھی قائم و جاری ہے۔ اعاذنا اللہ منہ۔(از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الحج ۲۲)۔۔۔۲۹”پھر وہ اپنا میل کچیل دور کریں اور اپنی نذریں پوری کریں اور اللہ کے قدیم گھر کا طواف کریں۔“O۔۔۔[اگر کوئی مانی ہوئی ہو جیسے لوگ مان لیتے ہیں کہ اگر اللہ نے ہمیں اپنے مقدس گھر کی زیارت نصیب فرمائی تو ہم فلاں نیکی کا کام کریں گے۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الدھر ۷۶)۔۔۔۷”جو نذر پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی برائی چاروں طرف پھیل جانے والی ہے۔“O۔۔۔[نذر پوری کرنے کا ایک مفہوم یہ ہے کہ جو کچھ آدمی پر واجب کیا گیا ہو اسے وہ پورا کرے دوسرا مفہوم یہ ہے کہ جو کچھ آدمی نے خود اپنے اوپر واجب کر لیا ہو یا بالفاظ دیگر جس کام کے کرنے کا اس نے عہد کیا ہو اسے وہ پورا کرے، تیسرا مفہوم یہ ہے کہ جو کچھ آدمی پر واجب ہو، خواہ وہ اس پر واجب کیا گیا ہو یا اس نے خود اپنے اوپر واجب کر لیا ہو اسے وہ پورا کرے۔ ان تینوں مفہومات میں سے زیادہ معروف مفہوم دوسرا ہے اور عام طور پر لفظ نذر سے وہی مراد لیا جاتا ہے بہر حال یہاں ان لوگوں کی تعریف یا تو اس لحاظ سے کی گئی ہے کہ

Marfat.com

وہ اللہ تعالیٰ کے عائد کردہ واجبات کو پورا کرتے ہیں یا اس لحاظ سے کی گئی ہے کہ وہ ایسے نیک لوگ ہیں کہ جو خیر اور بھلائی کا کام اللہ نے ان پر واجب نہیں کیے ہیں ان کو بھی انجام دینے کا جب وہ اللہ سے عہد کر لیتے ہیں تو اسے پورا کرتے ہیں کجا کہ ان واجبات کو ادا کرنے میں کسی قسم کی کوتاہی کریں جو اللہ نے ان پر عائد فرمائے ہیں۔ لوگ نذر کے معاملہ میں جو غلطیاں کرتے ہیں یا جو غلط فہمیاں لوگوں میں پائی جاتی ہیں ان سے بچ سکیں اور نذر کے صحیح قواعد سے واقف ہو جائیں۔ (۱) فقہاء نے نذر کی چار قسمیں بیان کی ہیں ایک یہ کہ ایک آدمی اللہ سے عہد کرے کہ وہ اس کی رضا کی خاطر فلاں نیک کام کرے گا دوسرے یہ کہ وہ اس بات کی نذر مانے کہ اللہ نے میری فلاں حاجت پوری کر دی تو میں شکرانے میں فلاں نیک کام کروں گا ان دونوں قسم کی نذروں کو فقہاء کی اصطلاح میں نذر تبرّر (نیکی کی نذر) کہتے ہیں اور اس پر اتفاق ہے کہ اسے پورا کرنا واجب ہے۔ تیسرے یہ کہ آدمی کوئی ناجائز کام کرنے یا کوئی واجب کام نہ کرنے کا عہد کر لے۔ چوتھے یہ کہ آدمی کوئی مباح کام کرنے کو اپنے اوپر لازم کر لے یا کوئی مستحب کام نہ کرنے کا یا کوئی خلاف اولیٰ کام کرنے کا عہد کر لے۔ ان دونوں قسموں کی نذروں کو فقہاء کی اصطلاح میں نذر لجاج (جہالت اور جھگڑالو پن اور ضد کی نذر) کہتے ہیں ان میں سے تیسری قسم کی نذر کے متعلق اتفاق ہے کہ وہ منعقد ہی نہیں ہوتی۔ اور چوتھی قسم کے متعلق فقہاء میں اختلاف ہے بعض فقہاء کہتے ہیں کہ اسے پورا کرنا چاہیے بعض کہتے ہیں کہ قسم توڑنے کا کفارہ ادا کر دینا چاہیے اور بعض کہتے ہیں کہ آدمی کو اختیار ہے خواہ نذر پوری کر دے یا کفارہ ادا کر دے۔ شافعیوں اور مالکیوں کے نزدیک یہ نذر بھی سرے سے منعقد نہیں ہوتی۔ اور حنفیوں کے نزدیک دونوں قسموں کی نذروں پر کفارہ لازم آتا ہے۔ (عمدۃ القاری) (۲) متعدد احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی ﷺ نے ایسی نذر ماننے سے منع فرمایا ہے جو یہ سمجھتے ہوئے مانی جائے کہ اس سے تقدیر بدل جائے گی یا جس میں کوئی نیک کام اللہ کی رضا کیلئے بطور شکر کرنے کے بجائے آدمی اللہ تعالیٰ کو بطور معاوضہ یہ پیشکش کرے کہ آپ میرا یہ کام کر دیں تو میں آپ کیلئے فلاں نیک کام کر دوں گا۔ حدیث میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی روایت ہے کہ ''رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ نذر ماننے سے منع کرنے لگے اور فرمانے لگے کہ وہ کسی ہونے والی چیز کو پھیر نہیں سکتی البتہ اس کے ذریعہ سے کچھ مال بخیل سے نکلوایا جاتا ہے۔'' (مسلم۔ ابوداؤد) حدیث کے آخری فقرے کا مطلب یہ ہے کہ بخیل یوں تو راہ خدا میں مال نکالنے والا نہ تھا نذر کے ذریعہ سے اس لالچ میں وہ کچھ خیرات کر دیتا ہے کہ شاید یہ معاوضہ قبول کر کے اللہ تعالیٰ اس کیلئے تقدیر بدل دے۔ دوسری روایت حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے یہ ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ''نذر نہ کوئی کام پہلے کرا سکتی ہے نہ کسی ہوتے کام میں تاخیر کرا سکتی ہے۔ البتہ اس کے ذریعہ سے کچھ مال بخیل کے ہاتھ سے نکلوا لیا جاتا ہے'' (بخاری و مسلم) ایک اور روایت میں وہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے نذر ماننے سے منع کیا اور فرمایا ''اس سے کوئی کام بنتا نہیں ہے البتہ اس کے ذریعہ سے کچھ مال بخیل سے نکلوا لیا جاتا ہے'' (بخاری و مسلم)۔ تقریباً اسی مضمون کی متعدد روایات مسلم نے حضرت ابوہریرہ سے نقل کی ہیں اور ایک روایت بخاری و مسلم دونوں نے نقل کی ہے جس میں وہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا ''درحقیقت نذر ابن آدم کو کوئی ایسی چیز نہیں دلوا سکتی جو اللہ نے اس کیلئے مقدر نہ فرمائی ہو لیکن نذر ہوتی تقدیر کے مطابق ہی ہے کہ اس کے ذریعہ سے تقدیر الٰہی وہ چیز بخیل کے پاس سے نکال لاتی ہے جسے وہ کسی اور طرح نکالنے والا نہ تھا'' اسی مضمون پر مزید روشنی حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص کی اس روایت سے پڑتی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ''اصل نذر تو وہ ہے جس سے اللہ کی خوشنودی مقصود ہو''۔ جس نے ایک نذر مان لی اور اس بات کا تعین نہ کیا کہ کس بات کی نذر مانی ہے وہ قسم کا کفارہ دے اور جس نے معصیت کی نذر مانی وہ قسم کا کفارہ دے۔ اور جس نے ایسی نذر مانی جسے پورا کرنے کی وہ قدرت نہ رکھتا ہو وہ قسم کا کفارہ دے۔ اور جس نے ایسی نذر مانی جسے وہ پورا کر سکتا ہو وہ اسے پورا کرے۔ (از تفسیر تفہیم القرآن)]

نسلی منافرت، عناد

(سورۃ البقرۃ ۲)---۸۹۔ ''اور جب آئی ان کے پاس ایک کتاب اللہ تعالیٰ کی طرف سے تصدیق کرتی ہوئی ان کتابوں کی جو ان کے پاس موجود ہیں اور ان کی حالت یہ تھی اس سے پہلے کہ دعائیں مانگا کرتے تھے فتح کی کافروں پر۔ پھر جب آ گیا ان کے پاس وہ جس کو انہوں نے پہچان بھی لیا تو ماننے سے انکار کر دیا پس پھٹکار اللہ کی ان کافروں پر۔''O---۹۰۔ ''بہت بری ہے وہ چیز کہ بیچ دیا ہے انہوں نے اس کے بدلے میں اپنی جانوں کو، وہ یہ کہ انکار کرتے ہیں وہ اس کا جو نازل کیا ہے اللہ نے محض اس ضد کی بنا پر کہ نازل کر رہا ہے اللہ اپنا فضل جس پر چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے۔ سو وہ گرفتار ہو گئے (اللہ کے) پے در پے غضب میں اور کافروں کیلئے ہے عذاب ذلت آمیز۔''O---[یعنی اس بات کی معرفت کے بعد بھی کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ وہی آخری پیغمبر ہیں۔ جن کے اوصاف تورات، انجیل میں مذکور ہیں۔ اور جن کی وجہ سے ہی اہل کتاب ان کے ایک نجات ''دہندہ'' کے طور پر منتظر بھی تھے۔ لیکن ان پر محض اس جلن اور حسد کی وجہ سے ایمان نہیں لائے کہ نبی کریم ﷺ ہماری نسل میں سے کیوں نہ ہوئے جیسا کہ ہمارا گمان تھا۔ یعنی ان کا انکار دلائل پر نہیں، نسلی منافرت اور حسد و عناد پر مبنی تھا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۹۱۔ ''اور جب کہا جاتا ہے ان سے کہ ایمان لاؤ اس پر جو نازل کیا ہے اللہ نے تو وہ کہتے ہیں ایمان لاتے ہیں ہم اس پر جو نازل کیا گیا ہم پر اور انکار کرتے ہیں ماننے سے ہر اس چیز کے جو اس کے علاوہ ہے حالانکہ وہ حق ہے جو تصدیق کرتا ہے اس (کتاب)

کی جوان کے پاس موجود ہے۔ آپ سے کہو آخر کیوں قتل کرتے رہے ہو تم اللہ کے نبیوں کو اس سے پہلے اگر تھے تم ایمان والے؟" O

(سورۃ آل عمران ۳)---۱۹ "بلاشبہ دین اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف اسلام ہے اور نہیں اختلاف کیا (اس دین میں) ان لوگوں نے جنہیں دی گئی کتاب مگر اس کے بعد کہ آ چکا تھا ان کے پاس حقیقی علم (محض) آپس کی ضد اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے۔ اور جو کوئی انکار کرے گا احکام الٰہی کا تو بیشک اللہ جلد چکانے والا ہے حساب کا۔" O---[ان کے اس باہمی اختلاف سے مراد وہ اختلاف ہے جو ایک ہی دین کے ماننے والوں نے آپس میں برپا کر رکھا تھا مثلاً یہودیوں کے باہمی اختلافات اور فرقہ بندیاں۔ پھر وہ اختلاف بھی مراد ہے جو اہل کتاب کے درمیان آپس میں تھا۔ اور جس کی بنا پر یہودی نصرانیوں کو اور نصرانی یہودیوں کو کہا کرتے تھے "تم کسی چیز پر نہیں ہو"۔ نبوت محمدی ﷺ اور نبوت عیسیٰ کے بارے میں اختلاف بھی اسی ضمن میں آتا ہے۔ علاوہ ازیں یہ سارے اختلافات دلائل کی بنیاد پر نہیں تھے، محض حسد اور بغض وعناد کی وجہ سے تھے یعنی وہ لوگ حق کو جاننے اور پہچاننے کے باوجود محض اپنے خیالی دُنیاوی مفاد کے چکر میں غلط بات پر جمے رہتے اور اس کو دین باور کراتے تھے۔ تاکہ ان کی ناک بھی اونچی رہے اور ان کا عوامی حلقۂ ارادت بھی قائم رہے۔ افسوس آج مسلمان علماء کی ایک بڑی تعداد ٹھیک ان ہی غلط مقاصد کے لیے ٹھیک اسی غلط ڈگر پر چل رہی ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۱۹ "یہ تم ہو ایسے کہ دوست رکھتے ہو ان کو جب کہ نہیں پسند کرتے وہ تمہیں اور ایمان رکھتے ہو تم سب کتابوں پر اور (ان کی حالت یہ ہے کہ) جب ملتے ہیں تم سے تو کہتے ہیں کہ ایمان لائے ہم بھی اور جب خلوت میں ملتے ہیں (باہم) تو چبانے لگتے ہیں تم پر اپنی انگلیاں مارے غصے کے۔ کہہ دو! جل مرو تم اپنے غصے میں۔ بیشک اللہ خوب جانتا ہے اس (بغض وعناد) کو جو ہے سینوں میں۔" O---۱۲۰ "اگر چھو بھی جاتی ہے تم کو کوئی بھلائی تو برا لگتا ہے انہیں اور اگر پہنچتی ہے تم کو کوئی تکلیف تو وہ خوش ہوتے ہیں اس پر۔ اور اگر تم صبر سے کام لو اور تقویٰ اختیار کرو تو نہ نقصان پہنچائیں گی تم کو ان کی چالیں ذرا بھی۔ بیشک اللہ ان کرتوتوں کا جو یہ کر رہے ہیں پوری طرح احاطہ کیے ہوئے ہے۔" O---[اس میں منافقین کی اس شدید عداوت کا ذکر ہے جو انہیں مومنوں کے ساتھ تھی اور وہ یہ کہ جب مسلمانوں کو خوش حالی میسر آتی، اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو تائید ونصرت ملتی اور مسلمانوں کی تعداد وقوت میں اضافہ ہوتا تو منافقین کو بہت برا لگتا اور اگر مسلمان قحط سالی یا تنگدستی میں مبتلا ہوتے، یا اللہ کی مشیت ومصلحت سے دشمن، وقتی طور پر مسلمانوں پر غالب آ جاتے (جیسے جنگ احد میں ہوا) تو بڑے خوش ہوتے۔ مقصد بتلانے سے یہ ہے کہ جن لوگوں کا یہ حال ہو، کیا وہ اس لائق ہو سکتے ہیں کہ مسلمان ان سے محبت کی پینگیں بڑھائیں اور انہیں اپنا راز دان اور دوست بنائیں؟ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے یہود ونصاریٰ سے بھی دوستی رکھنے سے منع فرمایا ہے (جیسا کہ قرآن کریم کے دوسرے مقامات پر ہے) اسی لیے کہ وہ بھی مسلمانوں سے نفرت وعداوت رکھتے، ان کی کامیابیوں سے ناخوش اور ان کی ناکامیوں سے خوش ہوتے ہیں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ طٰہٰ ۲۰)---۱۱۵ "ہم نے آدم کو پہلے ہی تاکیدی حکم دے دیا تھا لیکن وہ بھول گیا اور ہم نے اس میں کوئی عزم نہیں پایا۔" O---[نسیان (بھول جانا) ہر انسان کی سرشت میں داخل ہے اور ارادے کی کمزوری یعنی فقدان عزم۔ یہ بھی انسانی طبائع میں بالعموم پائی جاتی ہے۔ یہ دونوں کمزوریاں ہی شیطان کے وسوسوں میں پھنس جانے کا باعث بنتی ہیں۔ اگر ان کمزوریوں میں اللہ کے حکم سے بغاوت وسرکشی کا جذبہ اور اللہ کی نافرمانی کا عزم مصمم شامل نہ ہو تو بھول اور ضعف ارادہ سے ہونے والی غلطی عصمت وکمال نبوت کے منافی نہیں' کیوں کہ اس کے بعد انسان فوراً نادم ہو کر اللہ کی بارگاہ میں جھک جاتا اور توبہ واستغفار میں مصروف ہو جاتا ہے۔ (جیسا کہ حضرت آدم علیہ السلام نے بھی کیا) حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ نے سمجھایا تھا کہ شیطان تیرا اور تیری بیوی کا دشمن ہے' یہ تمہیں جنت سے نہ نکلوا دے۔ یہی وہ بات ہے جسے یہاں عہد سے تعبیر کیا گیا ہے۔ آدم علیہ السلام اس عہد کو بھول گئے اور اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو ایک درخت کے قریب جانے یعنی اس سے کچھ کھانے سے منع فرمایا تھا۔ حضرت آدم علیہ السلام کے دل میں یہ بات تھی کہ وہ اس درخت کے قریب نہیں جائیں گے۔ لیکن جب شیطان نے اللہ کی قسمیں کھا کر انہیں یہ باور کرایا کہ اس کا پھل تو یہ تاثیر رکھتا ہے کہ جو کھا لیتا ہے' اسے زندگی جاوداں اور دائمی بادشاہت مل جاتی ہے۔ تو ارادے پر قائم نہ رہ سکے اور اس فقدان عزم کی وجہ سے شیطانی وسوسے کا شکار ہو گئے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ البینۃ ۹۸)---۴ "اور نہیں بٹے فرقوں میں اہل کتاب مگر اس کے بعد کہ آ گئی ان کے پاس روشن دلیل۔" O---[یعنی اہل کتاب' حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے قبل مجتمع تھے' یہاں تک کہ آپ ﷺ کی بعثت ہو گئی' اس کے بعد یہ متفرق ہو گئے' ان میں سے کچھ مومن ہو گئے' لیکن اکثریت ایمان سے محروم ہی رہی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ورسالت کو دلیل سے تعبیر کرنے میں یہی نکتہ ہے کہ آپ ﷺ کی صداقت واضح تھی جس میں مجال انکار نہیں تھی۔ لیکن ان لوگوں نے آپ ﷺ کی تکذیب محض حسد اور عناد کی وجہ سے کی۔ یہی وجہ ہے کہ یہاں تفرق کا ارتکاب کرنے والوں میں صرف اہل کتاب کا نام لیا ہے' حالاں کہ دوسروں نے بھی اس کا ارتکاب کیا تھا' کیوں کہ یہ بہر حال علم والے تھے اور آپ ﷺ کی آمد اور صفات کا تذکرہ ان کی کتابوں میں موجود تھا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

Marfat.com

نسئی، مہینے کو آگے پیچھے کرنا

(سورۃ التوبہ ۹)---۳۷۔''مہینے کو آگے پیچھے کرنا کفر میں اضافہ کرنا ہے۔جس سے کافر گمراہ ہوتے ہیں وہ اسے ایک سال حلال بنالیتے ہیں اور ایک سال حرام بنالیتے ہیں تاکہ جسے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے اس کی گنتی پوری کرلیں اور یوں جسے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے حلال بنالیں۔ان کے برے عمل انہیں خوش نما لگتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کافر قوم کو راہ نہیں دکھاتا۔''O---[نسئی کے معنی، پیچھے کرنے کے ہیں۔عربوں میں بھی حرمت والے مہینوں میں قتال وجدال اور لوٹ مار کو سخت ناپسندیدہ سمجھا جاتا تھا۔لیکن مسلسل تین مہینے، ان کی حرمت کو ملحوظ رکھتے ہوئے قتل وغارت سے اجتناب ان کیلئے بہت مشکل تھا۔اس لئے اس کا حل انہوں نے یہ نکال رکھا تھا کہ جس حرمت والے مہینے میں وہ قتل وغارت گری کرنا چاہتے اس میں وہ کرلیتے اور اعلان کردیتے کہ اس کی جگہ فلاں مہینہ حرمت والا ہوگا۔مثلاً محرم کے مہینے کی حرمت توڑ کر اس کی جگہ صفر کو حرمت والا مہینہ قرار دے دیتے، اس طرح حرمت والے مہینوں میں وہ تقدیم وتاخیر اور ادل بدل کرتے رہتے تھے۔اس کو نسئی کہا جاتا تھا۔اللہ تعالیٰ نے اس کی بابت فرمایا کہ یہ کفر میں زیادتی ہے کیونکہ اس ادل بدل سے مقصود لڑائی اور دنیاوی مفادات کے حصول کے سوا کچھ نہیں۔اور نبی کریم ﷺ نے بھی اس کے خاتمے کا اعلان یہ کہہ کر فرمادیا کہ زمانہ گھوم گھما کر اپنی اصلی حالت میں آگیا ہے۔یعنی اب آئندہ مہینوں کی یہ ترتیب اسی طرح رہے گی جس طرح ابتدائے کائنات سے چلی آرہی ہے۔(از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

نصیحت

(سورۃ البقرۃ ۲)---۶۔''بیشک وہ لوگ جنہوں نے (ان باتوں کو ماننے سے) انکار کردیا یکساں ہے ان کیلئے خواہ تم خبردار کرو انہیں یا نہ کرو وہ ایمان نہ لائیں گے۔''O---۷۔''مہر لگادی ہے اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر اور ان کی آنکھوں پر (پڑ گیا ہے) پردہ اور ان کیلئے ہے عذاب عظیم۔''O---۲۲۱۔''اور نہ نکاح کرنا تم مشرک عورتوں سے جب تک کہ نہ ایمان لے آئیں وہ۔اور البتہ ایک مومن لونڈی کہیں بہتر ہے مشرک عورت سے اگرچہ وہ بہت پسند ہو تمہیں۔اور نہ نکاح کرنا تم (اپنی عورتوں کا) مشرک مردوں سے جب تک کہ نہ ایمان لے آئیں وہ۔اور البتہ ایک مومن غلام کہیں بہتر ہے مشرک مرد سے اگرچہ وہ بہت پسند ہو تمہیں۔یہ (مشرک) بلاتے ہیں دوزخ کی طرف اور اللہ تعالیٰ بلاتا ہے جنت اور مغفرت کی طرف اپنے اذن سے اور کھول کر بیان کرتا ہے اپنے احکام لوگوں کیلئے تاکہ وہ نصیحت قبول کریں۔''O

(سورۃ المائدۃ ۵)---۴۶۔''اور پیچھے پیچھے ان کے نقش قدم پر ہم نے عیسیٰ ابن مریم کو بھیجا جو اس کی تصدیق کرتا تھا جو تورات میں سے سامنے موجود تھا اور اسے انجیل دی جس میں ہدایت اور نور تھا اور جو اس کی جو تورات میں سے سامنے موجود تھا تصدیق کرتی تھی اور ڈرنے والوں کیلئے ہدایت اور نصیحت تھی۔''O

(سورۃ الانعام ۶)---۱۵۲۔''اور یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ۔مگر عمدہ طریقے سے یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچ جائے۔اور ناپ تول کو انصاف سے پورا کرو، ہم کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے اور جب تم بات کرو تو انصاف کرو اگرچہ وہ رشتہ دار ہو اور اللہ سے کیے ہوئے عہد کو پورا کرو۔ان باتوں کی وہ تمہیں تاکید کرتا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔''O

(سورۃ الاعراف ۷)---۱-۲۔''ال م ص۔ایک کتاب ہے جو تیری طرف نازل کی گئی ہے۔پس اس سے تیرے سینے میں کوئی تنگی نہ ہونی چاہیے (یہ اس لئے ہے) تاکہ تو اس کے ذریعے سے ڈرائے اور مومنوں کیلئے نصیحت ہو۔''O---۳۔''تمہارے رب کی جانب سے جو تمہاری طرف نازل کیا گیا ہے اس کی پیروی کرو اور اس کے سوا اور دوستوں کے پیچھے نہ چلو۔مگر تم کم ہی نصیحت لیتے ہو۔''O

(سورۃ یونس ۱۰)---۵۷۔''اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت اور جو سینوں میں ہے اس کی شفا اور مومنوں کے لئے ہدایت اور رحمت آگئی ہے۔''O

(سورۃ ھود ۱۱)---۱۱۴۔''اور دن کے (دو) سروں پر اور رات کے کچھ حصوں میں نماز قائم کر کہ نیکیاں برائیوں کو دور کردیتی ہیں۔یہ یاد کرنے والوں کیلئے ایک یاددہانی ہے۔''O---۱۲۰۔''اور یہ سب ہم پیغمبروں کی خبروں میں سے تجھ سے بیان کررہے ہیں۔جن سے ہم تیرے دل کو مضبوط کرتے ہیں۔اور اس میں تجھ تک سچائی آئی ہے اور مومنوں کیلئے نصیحت اور یاددہانی ہے۔''O

(سورۃ یوسف ۱۲)---۸۷۔''میرے پیارے بچو! تم جاؤ اور یوسف کی اور اس کے بھائی کی پوری طرح تلاش کرو۔اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔یقیناً رب کی رحمت سے ناامید وہی ہوتے ہیں جو کافر ہوتے ہیں۔''O---۱۰۴۔''آپ ان سے اس پر کوئی اجرت طلب نہیں کررہے ہیں۔یہ تمام دنیا

Marfat.com

کیلئے بڑی نصیحت ہی نصیحت ہے۔" O---۱۰۵۔ "آسمانوں اور زمین میں بہت سی نشانیاں ہیں۔ جن سے یہ منہ موڑے گزر جاتے ہیں۔" O---۱۰۶۔
"ان میں سے اکثر لوگ باوجود اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے کے بھی مشرک ہی ہیں۔" O---۱۰۷۔ "کیا وہ اس بات سے بے خوف ہو گئے ہیں کہ ان کے پاس
اللہ تعالیٰ کے عذابوں میں سے کوئی عام عذاب آ جائے یا ان پر اچانک قیامت ٹوٹ پڑے اور وہ بے خبر ہی ہوں۔" O---۱۰۸۔ "آپ کہہ دیجئے میری راہ
یہی ہے۔ میں اور میرے متبعین اللہ تعالیٰ کی طرف بلا رہے ہیں، پورے یقین اور اعتماد کے ساتھ۔ اور اللہ تعالیٰ پاک ہے اور میں مشرکوں میں نہیں۔" O
---۱۰۹۔ "آپ سے پہلے ہم نے بستی والوں میں جتنے رسول بھیجے ہیں سب مرد ہی تھے۔ جن کی طرف ہم نے وحی نازل فرماتے گئے۔ کیا زمین میں چل پھر کر
انہوں نے دیکھا نہیں کہ ان سے پہلے کے لوگوں کا کیسا انجام ہوا۔ یقیناً آخرت کا گھر پرہیزگاروں کیلئے بہت ہی بہتر ہے۔ کیا پھر بھی تم نہیں سمجھتے۔" O
---۱۱۰۔ "یہاں تک کہ جب رسول ناامید ہونے لگے اور وہ (قوم کے لوگ) خیال کرنے لگے کہ انہیں جھوٹ کہا گیا۔ فوراً ہی ہماری مدد ان کے پاس آ پہنچی۔
جسے ہم نے چاہا اسے نجات دی گئی۔ بات یہ ہے ہمارا عذاب گناہ گاروں سے واپس نہیں جاتا۔" O---[قراءات کے اعتبار سے اس آیت کے کئی مفہوم بیان
کیے گئے ہیں لیکن سب سے مناسب مفہوم یہ ہے کہ ظَنُّوا کا فاعل قوم یعنی کفار کو قرار دیا جائے یعنی کفار عذاب کی دھمکی پر پہلے تو ڈرے لیکن جب زیادہ تاخیر
ہوئی تو خیال کیا کہ عذاب تو آتا نہیں ہے، (جیسا کہ پیغمبر کی طرف سے دعویٰ ہو رہا ہے) اور نہ آتا نظر ہی آتا ہے، معلوم ہوتا ہے کہ نبیوں سے بھی یوں ہی جھوٹا
وعدہ کیا گیا ہے۔ مطلب نبی کریم ﷺ کو تسلی دینا ہے کہ آپ کی قوم پر عذاب میں جو تاخیر ہو رہی ہے اس سے گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ پچھلی قوموں پر بھی
عذاب میں بڑی بڑی تاخیر روا رکھی گئی ہے اور اللہ کی مشیت وحکمت کے مطابق انہیں خوب خوب مہلت دی گئی، حتیٰ کہ رسول اپنی قوم کے ایمان سے مایوس ہو
گئے اور لوگ یہ خیال کرنے لگے کہ شاید انہیں عذاب کا یوں ہی جھوٹ موٹ کہہ دیا گیا ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۱۱۔ "ان کے بیان میں
عقل والوں کیلئے یقیناً نصیحت اور عبرت ہے، یہ قرآن جھوٹ بنائی ہوئی بات نہیں بلکہ یہ تصدیق ہے ان کتابوں کی جو اس سے پہلے کی ہیں، کھول کھول کر بیان
کرنے والا ہے ہر چیز کو اور ہدایت اور رحمت ہے ایمان دار لوگوں کے لئے۔" O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: باعثِ عبرت)

(**سورۃ الرعد ۱۳**)---۱۹۔ "کیا وہ ایک شخص جو یہ علم رکھتا ہو کہ آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے جو اتارا گیا ہے وہ حق ہے اس شخص جیسا ہو سکتا ہے
جو اندھا ہو۔ نصیحت تو وہی قبول کرتے ہیں جو عقلمند ہوں۔" O

(**سورۃ ابراہیم ۱۴**)---۲۴۔ "کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے پاکیزہ بات کی مثال کس طرح بیان فرمائی۔ مثل ایک پاکیزہ درخت کے جس کی جڑ
مضبوط ہے اور جس کی ٹہنیاں آسمان میں ہیں۔" O---۲۵۔ "جو اپنے پروردگار کے حکم سے ہر وقت اپنے پھل لاتا ہے اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے سامنے مثالیں
بیان فرماتا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔" O---[تفسیر کیلئے باب نمبر ۵، مضمون: تمثیل القرآن]

(**سورۃ الحجر ۱۵**)---۹۔ "ہم نے ہی اس قرآن کو نازل فرمایا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔" O---[تفسیر کیلئے باب نمبر ۵، مضمون: قرآن مجید]

(**سورۃ النحل ۱۶**)---۱۳۔ "اور بھی بہت سی چیزیں طرح طرح کے رنگ و روپ کی اس نے تمہارے لئے زمین پر پھیلا رکھی ہیں۔ بیشک نصیحت قبول کرنے
والوں کیلئے اس میں بڑی بھاری نشانی ہے۔" O---[یعنی زمین میں اللہ تعالیٰ نے جو معدنیات، نباتات، جمادات اور حیوانات اور ان کے منافع اور خواص پیدا
کیے ہیں ان میں بھی نصیحت حاصل کرنے والوں کیلئے نشانیاں ہیں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۵۵۔ "کہ ہماری دی ہوئی نعمتوں کی ناشکری کریں۔
اچھا کچھ فائدہ اٹھا لو آخر کار تمہیں معلوم ہو ہی جائے گا۔" O---۹۰۔ "اللہ تعالیٰ عدل کا، بھلائی کا اور قرابت داروں کے ساتھ سلوک کرنے کا حکم دیتا ہے اور بے
حیائی کے کاموں، ناشائستہ حرکتوں اور ظلم و زیادتی سے روکتا ہے۔ وہ خود تمہیں نصیحتیں کر رہا ہے کہ تم نصیحت حاصل کرو۔" O (تفسیر کیلئے باب ۷، مضمون: عدل و
انصاف)---۱۲۵۔ "اپنے رب کی راہ کی طرف لوگوں کو حکمت اور بہترین نصیحت کے ساتھ بلایئے اور ان سے بہترین طریقے سے گفتگو کیجئے، یقیناً آپ کا رب
اپنی راہ سے بہکنے والوں کو بخوبی جانتا ہے اور وہ راہ یافتہ لوگوں سے بھی پورا واقف ہے۔" O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۷، مضمون تبلیغ]

(**سورۃ الکہف ۱۸**)---۲۴۔ "مگر ساتھ ہی ان شاء اللہ کہہ لینا۔ اور جب بھی بھولے، اپنے پروردگار کی یاد کر لیا کرنا اور کہتے رہنا کہ مجھے پوری امید ہے کہ
میرا رب مجھے اس سے بھی زیادہ ہدایت کے قریب کی بات کی رہبری کرے۔" O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون ان شاء اللہ]---۵۷۔ "اس سے
بڑھ کر ظالم کون ہے؟ جسے اس کے رب کی آیتوں سے نصیحت کی جائے وہ پھر بھی منہ موڑے رہے اور جو کچھ اس کے ہاتھوں نے آگے بھیج رکھا ہے اسے بھول
جائے، بیشک ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیئے ہیں کہ وہ اسے (نہ) سمجھیں اور ان کے کانوں میں گرانی ہے گو تو انہیں ہدایت کی طرف بلاتا رہے لیکن
یہ کبھی بھی ہدایت نہیں پانے کے۔" O

(**سورۃ طٰہٰ ۲۰**)---۲۔ "ہم نے یہ قرآن تجھ پر اس لیے نہیں اتارا کہ تو مشقت میں پڑ جائے۔" O---۳۔ "بلکہ اس کی نصیحت کے لیے جو اللہ سے ڈرتا
ہے۔" O---۹۹۔ "اسی طرح ہم تیرے سامنے پہلے کی گزری ہوئی وارداتیں بیان کرتے ہیں اور یقیناً ہم تجھے اپنے پاس سے نصیحت عطا فرما چکے

Marfat.com

ہیں۔''O---۱۰۰۔''اس سے جو منہ پھیر لے گا وہ یقیناً قیامت کے دن اپنا بھاری بوجھ لادے ہوئے ہوگا۔''O

(**سورۃ الانبیاء ۲۱**)---۲۔''ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے جو بھی نئی نئی نصیحت آتی ہے اسے وہ کھیل کود میں ہی سنتے ہیں۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر۱۴، مضمون: کھیل کود]---۴۸۔''یہ بالکل سچ ہے کہ ہم نے موسیٰ و ہارون کو فیصلے کرنے والی نورانی اور پرہیزگاروں کے لیے وعظ و نصیحت والی کتاب عطا فرمائی ہے۔''O---۵۰۔''اور یہ نصیحت و برکت والا قرآن بھی ہمیں نے نازل فرمایا ہے کیا پھر بھی تم اس کے منکر ہو۔''O(تفسیر کیلئے باب ۵، مضمون: الکتاب، قرآن حکیم)---۸۳۔''ایوب (علیہ السلام) کی اس حالت کو یاد کرو جبکہ اس نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ مجھے یہ بیماری لگ گئی ہے اور تو رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔''O---۸۴۔''تو ہم نے اس کی سن لی اور جو دکھ انہیں تھا اسے دور کر دیا اور اس کو اہل و عیال عطا فرمائے بلکہ ان کے ساتھ ویسے ہی اور اپنی خاص مہربانی سے تاکہ سچے بندوں کے لیے سبب نصیحت ہو۔''O---[تفصیل کے لیے باب نمبر۴، مضمون: انبیاء و رسل، حضرت ایوب علیہ السلام]---۱۰۵۔''ہم زبور میں پند و نصیحت کے بعد یہ لکھ چکے ہیں کہ زمین کے وارث میرے نیک بندے (ہی) ہوں گے۔''O

(**سورۃ الفرقان ۲۵**)---۱۸۔''وہ جواب دیں گے کہ تو پاک ذات ہے خود ہمیں ہی یہ زیبا نہ تھا کہ تیرے سوا اوروں کو اپنا کارساز بناتے بات یہ ہے کہ تو نے انہیں اور ان کے باپ دادوں کو آسودگیاں عطا فرمائیں یہاں تک کہ وہ نصیحت بھلا بیٹھے یہ لوگ تھے ہی ہلاک ہونے والے۔''O---۲۹۔''اس نے تو مجھے اس کے بعد گمراہ کر دیا کہ نصیحت میرے پاس آپہنچی تھی اور شیطان تو انسان کو (وقت پر) دغا دینے والا ہے۔''O---۵۰۔''اور بیشک ہم نے اسے ان کے درمیان طرح طرح سے بیان کیا تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں، مگر پھر بھی اکثر لوگوں نے سوائے ناشکری کے مانا نہیں۔''O---۶۲۔''اور اسی نے رات اور دن کو ایک دوسرے کے پیچھے آنے جانے والا بنایا اس شخص کی نصیحت کے لیے وہ نصیحت حاصل کرنے یا شکر گزاری کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔''O

(**سورۃ الشعرآء ۲۶**)---۵۔''اور ان کے پاس رحمٰن کی طرف سے جو بھی نئی نصیحت آئی یہ اس سے روگردانی کرنے والے بن گئے۔''O

(**سورۃ النمل ۲۷**)---۶۲۔''بے کس کی پکار کو جب کہ وہ پکارے، کون قبول کر کے سختی کو دور کر دیتا ہے؟ اور تمہیں زمین کا خلیفہ بناتا ہے، کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور معبود ہے؟ تم بہت کم نصیحت و عبرت حاصل کرتے ہو۔''O

(**سورۃ القصص ۲۸**)---۴۳۔''اور ان اگلے زمانہ والوں کو ہلاک کرنے کے بعد ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو ایسی کتاب عنایت فرمائی جو لوگوں کے لیے دلیل اور ہدایت و رحمت ہو کر آئی تھی تاکہ وہ نصیحت حاصل کر لیں۔''O---[یعنی اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کریں اور اللہ پر ایمان لائیں اور اس کے پیغمبروں کی اطاعت کریں جو انہیں خیر و رشد اور فلاح حقیقی کی طرف بلاتے ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۴۶۔''اور نہ تو طور کی طرف تھا جب کہ ہم نے آواز دی بلکہ یہ تیرے پروردگار کی طرف سے ایک رحمت ہے، اس لیے کہ تو ان لوگوں کو ہوشیار کر دے جن کے پاس تجھ سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں پہنچا، کیا عجب کہ وہ نصیحت حاصل کر لیں۔''O---۵۱۔''اور ہم برابر پے در پے لوگوں کے لیے اپنا کلام بھیجتے رہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کر لیں۔''O

(**سورۃ العنکبوت ۲۹**)---۸۔''ہم نے ہر انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی نصیحت کی ہے ہاں اگر وہ یہ کوشش کریں کہ آپ میرے ساتھ اسے شریک کر لیں جس کا آپ کو علم نہیں تو ان کا کہنا نہ مانیے، تم سب کا لوٹنا میری ہی طرف ہے پھر میں ہر اس چیز سے جو تم کرتے تھے تمہیں خبر دوں گا۔''O(تفسیر کیلئے باب ۸، مضمون: والدین کے حقوق)---۵۱۔''کیا انہیں یہ کافی نہیں؟ کہ ہم نے آپ پر کتاب نازل فرما دی جو ان پر پڑھی جا رہی ہے۔ اس میں رحمت (بھی) ہے اور نصیحت (بھی) ہے ان لوگوں کے لیے جو ایمان دار ہیں۔''O(تفسیر کیلئے باب ۵، مضمون: الکتاب)

(**سورۃ لقمان ۳۱**)---۱۴۔''ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے متعلق نصیحت کی ہے، اس کی ماں نے دکھ پر دکھ اٹھا کر اسے حمل میں رکھا اور اس کی دودھ چھڑائی دو برس میں ہے کہ تو میری اور اپنے ماں باپ کی شکر گزاری کر، (تم سب کو) میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔''O(تفسیر کیلئے باب ۸، مضمون: والدین کے حقوق)

(**سورۃ السجدۃ ۳۲**)---۴۔''اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے آسمان و زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کو چھ دن میں پیدا کر دیا پھر عرش پر قائم ہوا، تمہارے لیے اس کے سوا کوئی مددگار اور سفارشی نہیں۔ کیا پھر بھی تم نصیحت حاصل نہیں کرتے۔''O---۱۵۔''ہماری آیتوں پر وہی ایمان لاتے ہیں جنہیں جب کبھی ان سے نصیحت کی جاتی ہے تو وہ سجدے میں گر پڑتے ہیں اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح پڑھتے ہیں اور تکبر نہیں کرتے ہیں۔''O

(**سورۃ سبا ۳۴**)---۴۶۔''کہہ دیجئے! کہ میں تمہیں صرف ایک ہی بات کی نصیحت کرتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ کے واسطے (ضد چھوڑ کر) دو دو مل کر یا تنہا تنہا کھڑے ہو کر سوچو تو سہی، تمہارے اس رفیق کو کوئی جنون نہیں، وہ تو تمہیں ایک بڑے (سخت) عذاب کے آنے سے پہلے ڈرانے والا ہے۔''O---[تفسیرات کے لیے باب نمبر۱۴، مضمون: مکہ معظمہ (آیات ۴۴ تا ۴۶)]

(**سورۃ یٰسین ۳۶**)---۱۱۔''بس آپ تو صرف ایسے شخص کو ڈرا سکتے ہیں جو نصیحت پر چلے اور رحمٰن سے بے دیکھے ڈرے، سو آپ اس کو مغفرت اور باوقار اجر کی خوشخبریاں سنا دیجئے۔''O---۶۹۔''نہ تو ہم نے اس پیغمبر کو شعر سکھائے اور نہ یہ اس کے لائق ہے، وہ تو صرف نصیحت اور واضح قرآن ہے۔''O(تفسیر

Marfat.com

کیلئے باب ۴؛ مضمون: شعراء)۔۔۔۷۰۔ ''تا کہ وہ ہر اس شخص کو آگاہ کر دے جو زندہ ہے اور کافروں پر حجت ثابت ہو جائے۔'' O

(سورۃ ص ۳۸)۔۔۔۲۹۔ ''یہ بابرکت کتاب ہے جسے ہم نے آپ کی طرف اس لیے نازل فرمایا ہے کہ لوگ اس کی آیتوں پر غور و فکر کریں اور عقلمند اس سے نصیحت حاصل کریں۔'' O

(سورۃ الزمر ۳۹)۔۔۔۹۔ ''بھلا جو شخص راتوں کے اوقات سجدے اور قیام کی حالت میں (عبادت میں) گزارتا ہو' آخرت سے ڈرتا ہو اور اپنے رب کی رحمت کی امید رکھتا ہو' (اور جو اس کے برعکس ہو برابر ہو سکتے ہیں) بتاؤ تو علم والے اور بے علم کیا برابر کے ہیں؟ یقیناً نصیحت وہی حاصل کرتے ہیں جو عقلمند ہیں۔ (اپنے رب کی طرف سے)۔'' O۔۔۔۲۷۔ ''اور یقیناً ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے لیے ہر قسم کی مثالیں بیان کر دی ہیں کیا عجب کہ وہ نصیحت حاصل کر لیں۔'' O۔۔۔[یعنی لوگوں کو سمجھانے کے لیے ہر طرح کی مثالیں بیان کی ہیں تا کہ لوگوں کے ذہنوں میں باتیں بیٹھ جائیں اور وہ نصیحت حاصل کریں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ المؤمن ۴۰)۔۔۔۱۳۔ ''وہی ہے جو تمہیں اپنی نشانیاں دکھلاتا ہے اور تمہارے لیے آسمان سے روزی اتارتا ہے' نصیحت تو صرف وہی حاصل کرتے ہیں جو (اللہ تعالیٰ کی طرف) رجوع کرتے ہیں۔'' O۔۔۔۵۳۔ ''ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو ہدایت نامہ عطا فرمایا اور بنو اسرائیل کو اس کتاب کا وارث بنایا۔'' O۔۔۔۵۴۔ ''کہ وہ ہدایت و نصیحت تھی عقل مندوں کے لیے۔'' O۔۔۔۵۸۔ ''اندھا اور بینا برابر نہیں نہ وہ لوگ جو ایمان لائے اور بھلے کام کیے بدکاروں کے (برابر ہیں) تم (بہت) کم نصیحت حاصل کر رہے ہو۔'' O۔۔۔[یہ تو تم بھی تسلیم کرتے ہو کہ اندھے اور بینا میں بڑا فرق ہے۔ اسی طرح جو لوگ عمر بھر نیکی کی راہ پر گامزن رہتے ہیں' اپنے نفس کی خواہشات پر اپنے رب کی رضا کو ترجیح دیتے ہیں، اپنا ذاتی نقصان برداشت کر لیتے ہیں لیکن کسی کے ساتھ دھوکہ نہیں کرتے۔ ان میں اور ان لوگوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے جن کی عمر نفس پرستی، عیش کوشی میں بسر ہوئی۔ انہوں نے اپنے ذاتی مفاد کی قربان گاہ پر دوسرے لوگوں کے مفادات کو قربان کر دیا۔ بلکہ اپنی ذاتی وجاہت اور فانی وقار کی خاطر اپنی قوم اور اپنے ملک کی عزت و آزادی کو قربان کر دیا۔ جب تم بھی اندھے اور بینا، نیک اور بد کو یکساں کہنے کی جرأت نہیں کر سکتے، بلکہ ان میں تفاوت کے قائل ہو تو اگر موت کو ہی سفر حیات کی آخری منزل یقین کر لیا جائے تو پھر یہ فرق کہاں نمایاں ہوگا۔ نیک کو اپنی نیکی کا کیا صلہ ملا، بُرے کو اپنی بدکاری کی کونسی سزا بھگتنی پڑی بلکہ اس نظریہ کے مطابق تو وہ بدکار جس نے اپنے دل کی بھڑاس نکال لی اور خوب دادِ عیش دی۔ وہ اس نیک سے بدرجہا بہتر ہے جس نے اپنے آپ کو اخلاقی ضابطوں کا پابند رکھا اور ہر طرح کی محرومی کو بطیب خاطر گوارا کیا۔ اس لیے عقلِ سلیم کا فیصلہ یہ ہے کہ اس دار العمل کے بعد ایک دار الجزاء ہو۔ اس زندگی کے بعد ایک اور زندگی ہو جس میں نیک لوگوں کو جنت کی ابدی نعمتوں سے سرفراز کیا جائے اور منکرین کو اپنے کیے کی سزا ملے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

(سورۃ الزخرف ۴۳)۔۔۔۵۔ ''کیا ہم اس نصیحت کو تم سے اس بنا پر ہٹا لیں کہ تم حد سے گزر جانے والے لوگ ہو۔'' O۔۔۔[اس ایک فقرے میں وہ پوری داستان سمیٹ دی گئی ہے جو حضرت محمد ﷺ کے اعلانِ نبوت کے وقت سے لے کر ان آیات کے نزول تک پچھلے چند برس میں ہو گزری تھی۔ یہ فقرہ ہمارے سامنے یہ تصویر کھینچتا ہے کہ ایک قوم صدیوں سے سخت جہالت' پستی اور بدحالی میں مبتلا ہے۔ یکایک اللہ تعالیٰ کی نظر عنایت اس پر ہوتی ہے۔ وہ اس کے اندر ایک بہترین رہنما اٹھاتا ہے اور اُسے جہالت کی تاریکیوں سے نکالنے کے لیے خود اپنا کلام نازل کرتا ہے، تا کہ وہ غفلت سے بیدار ہو' جاہلانہ اوہام کے چکر سے نکلے اور حقیقت سے آگاہ ہو کر زندگی کا صحیح راستہ اختیار کر لے۔ مگر اس قوم کے نادان لوگ اور اس کے خود غرض قبائلی سردار اس رہنما کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ جاتے ہیں اور اُسے ناکام کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیتے ہیں۔ جوں جوں سال پر سال گزرتے جاتے ہیں، ان کی عداوت اور شرارت بڑھتی چلی جاتی ہے، یہاں تک کہ وہ اُسے قتل کر دینے کی ٹھان لیتے ہیں۔ اس حالت میں ارشاد ہو رہا ہے کہ کیا تمہاری اس نالائقی کی وجہ سے ہم تمہاری اصلاح کی کوشش چھوڑ دیں؟ اس درسِ نصیحت کا سلسلہ روک دیں؟ اور تمہیں اسی پستی میں پڑا رہنے دیں جس میں تم صدیوں سے گرے ہوئے ہو؟ کیا تمہارے نزدیک واقعی ہماری رحمت کا تقاضا یہی ہونا چاہیے؟ تم نے کچھ سوچا بھی کہ خدا کے فضل کو ٹھکرانا اور حق سامنے آ جانے کے بعد باطل پر اصرار کرنا تمہیں کس انجام سے دوچار کرے گا؟ (تفسیر از تفہیم القرآن)]۔۔۔۴۴۔ ''اور یقیناً یہ (خود) آپ کے لیے اور آپ کی قوم کے لیے نصیحت ہے اور عنقریب تم لوگ پوچھے جاؤ گے۔'' O۔۔۔[اس تخصیص کا یہ مطلب نہیں کہ دوسروں کے لیے نصیحت نہیں۔ بلکہ اولین مخاطب چونکہ قریش تھے اس لیے ان کا ذکر فرمایا ورنہ قرآن تو پورے جہان کے لیے نصیحت ہے۔ جیسے آپ کو حکم دیا گیا کہ ''اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیے'' اس کا مطلب یہ نہیں کہ اللہ کا پیغام صرف رشتے داروں کو ہی پہنچانا ہے۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ تبلیغ کی ابتدا اپنے ہی خاندان سے کریں بعض نے یہاں ذکر بمعنی شرف لیا ہے۔ یعنی یہ قرآن آپ کے لیے اور آپ کی قوم کے لیے شرف و عزت کا باعث ہے کہ یہ ان کی زبان میں اترا اس کو وہ سب سے زیادہ سمجھنے والے ہیں اور اس کے ذریعے سے وہ پوری دنیا پر فضل و برتری پا سکتے ہیں اس لیے ان کو چاہیے کہ اس کو اپنائیں اور اس کے مقتضا پر سب سے زیادہ عمل کریں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ محمد ۴۷)۔۔۔۱۸۔ ''تو کیا یہ قیامت کا انتظار کر رہے ہیں کہ وہ ان کے پاس اچانک آ جائے یقیناً اس کی علامتیں تو آ چکی ہیں پھر جبکہ ان کے پاس قیامت آ جائے انہیں نصیحت کرنا کہاں ہوگا؟'' O۔۔۔[یعنی جب قیامت اچانک آ جائے گی تو کافر کس طرح نصیحت حاصل کر سکیں گے؟ مطلب ہے اس وقت اگر وہ توبہ کریں گے بھی تو وہ مقبول نہیں ہوگی۔ اس لیے اگر توبہ کرنی ہے تو یہی وقت ہے۔ ورنہ وہ وقت بھی آ سکتا ہے کہ ان کی توبہ بھی غیر مفید ہوگی۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

Marfat.com

(**سورۃ الذّٰریٰت ۵۱**)---۵۱۔ ''اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہ ٹھہراؤ- بیشک میں تمہیں اس کی طرف سے کھلا ڈرانے والا ہوں۔'' O---۵۲۔ ''اسی طرح جو لوگ ان سے پہلے گزرے ہیں ان کے پاس جو بھی رسول آیا انہوں نے کہہ دیا کہ یا تو یہ جادوگر ہے یا دیوانہ ہے۔'' O---۵۳۔ ''کیا یہ اس بات کی ایک دوسرے کو وصیت کرتے گئے ہیں۔'' O---۵۴۔ ''(نہیں) بلکہ یہ سب کے سب سرکش ہیں- تو آپ ان سے منہ پھیر لیں آپ پر کوئی ملامت نہیں۔'' O---۵۵۔ ''اور نصیحت کرتے رہیں یقیناً یہ نصیحت ایمان داروں کو نفع دے گی۔'' O

(**سورۃ القمر ۵۴**)---۹۔ ''ان سے پہلے قوم نوح نے بھی ہمارے بندے کو جھٹلایا تھا اور دیوانہ بتلا کر جھڑک دیا گیا تھا۔'' O---۱۰۔ ''پس اس نے اپنے رب سے دُعا کی کہ میں بے بس ہوں تو میری مدد فرما۔'' O---۱۱۔ ''پس ہم نے آسمان کے دروازوں کو زور کے مینہ سے کھول دیا۔'' O---۱۲۔ ''اور زمین سے چشموں کو جاری کر دیا پس اس کام کیلئے جو مقدر کیا گیا تھا (دونوں) پانی جمع ہو گئے۔'' O---۱۳۔ ''اور ہم نے اسے تختوں اور کیلوں والی (کشتی) پر سوار کر لیا۔'' O---۱۴۔ ''جو ہماری آنکھوں کے سامنے چل رہی تھی- بدلہ اس کی طرف سے جس کا کفر کیا گیا تھا۔'' O---۱۵۔ ''اور بیشک ہم نے اس واقعہ کو نشانی بنا کر باقی رکھا پس کوئی ہے نصیحت حاصل کرنے والا۔'' O---[یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ ہم نے اِس عقوبت کو ایک نشانِ عبرت بنا کر چھوڑ دیا- لیکن ہمارے نزدیک زیادہ قابلِ ترجیح معنی یہ ہیں کہ اُس کشتی کو نشانِ عبرت بنا دیا گیا- ایک بلند و بالا پہاڑ پر اُس کا موجود ہونا سینکڑوں ہزاروں برس تک لوگوں کو خدا کے غضب سے خبردار کرتا رہا اور انہیں یاد دلاتا رہا کہ اِس سرزمین پر خدا کی نافرمانی کرنے والوں کی کیسی شامت آئی تھی اور ایمان لانے والوں کو کس طرح اُس سے بچایا گیا تھا- امام بخاری، ابن ابی حاتم، عبدالرزاق اور ابن جریر نے قتادہ سے یہ روایات نقل کی ہیں کہ مسلمانوں کی فتحِ عراق والجزیرہ کے زمانے میں یہ کشتی جُودی پر (اور ایک روایت کے مطابق بارقردیٰ نامی بستی کے قریب) موجود تھی اور ابتدائی دَور کے اہلِ اسلام نے اس کو دیکھا تھا- موجودہ زمانے میں بھی ہوائی جہازوں سے پرواز کرتے ہوئے بعض لوگوں نے اِس علاقے کی ایک چوٹی پر ایک کشتی نما چیز پڑی دیکھی ہے جس پر شبہ کیا جاتا ہے کہ وہ سفینہ نوح ہے، اور اسی بنا پر وقتاً فوقتاً اس کی تلاش کے لیے مہمات جاتی رہی ہیں۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]---۱۶۔ ''بتاؤ میرا عذاب اور میری ڈرانے والی باتیں کیسی رہیں؟'' O---۱۷۔ ''اور بیشک ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لیے آسان کر دیا ہے پس کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے؟'' O---[بعض لوگوں نے یسرنا القرآن کے الفاظ سے یہ غلط مطلب نکال لیا ہے کہ قرآن ایک آسان کتاب ہے، اِسے سمجھنے کے لیے کسی علم کی ضرورت نہیں، حتیٰ کہ عربی زبان تک سے واقفیت کے بغیر جو شخص چاہے اس کی تفسیر کر سکتا ہے اور حدیث و فقہ سے بے نیاز ہو کر اُس کی آیات سے جو احکام چاہے مستنبط کر سکتا ہے- حالانکہ جس سیاق و سباق میں یہ الفاظ آئے ہیں اُس کو نگاہ میں رکھ کر دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اِس ارشاد کا مدعا لوگوں کو یہ سمجھانا ہے کہ نصیحت کا ایک ذریعہ تو ہیں وہ عبرتناک عذاب جو سرکش قوموں پر نازل ہوئے، اور دوسرا ذریعہ ہے یہ قرآن جو دلائل اور وعظ و تلقین سے تم کو سیدھا راستہ بتا رہا ہے- اُس ذریعہ کے مقابلے میں نصیحت کا یہ ذریعہ زیادہ آسان ہے- پھر کیوں تم اِس سے فائدہ نہیں اٹھاتے اور عذاب ہی دیکھنے پر اصرار کیے جاتے ہو؟ یہ تو سراسر اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اپنے نبی کے ذریعہ سے یہ کتاب بھیج کر وہ تمہیں خبردار کر رہا ہے کہ جن راہوں پر تم لوگ جا رہے ہو وہ کس تباہی کی طرف جاتی ہیں اور تمہاری خیر کس راہ میں ہے- نصیحت کا یہ طریقہ اسی لیے تو اختیار کیا گیا ہے کہ تباہی کے گڑھے میں گرنے سے پہلے تمہیں اُس سے بچا لیا جائے- اب اُس سے زیادہ نادان اور کون ہوگا جو سیدھی طرح سمجھانے سے نہ مانے اور گڑھے میں گر کر ہی یہ تسلیم کرے کہ واقعی یہ گڑھا تھا۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)] (مزید تفسیر کیلئے باب ۵، مضمون: الکتاب)---۲۲۔ ''یقیناً ہم نے قرآن کو نصیحت کے لیے آسان کر دیا ہے پس کیا ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا؟'' O---۳۲۔ ''اور ہم نے نصیحت کے لیے قرآن کو آسان کر دیا ہے پس کیا ہے کوئی جو نصیحت قبول کرے۔'' O---۴۰۔ ''اور یقیناً ہم نے قرآن کو پند و وعظ کے لیے آسان کر دیا ہے- پس کیا کوئی ہے نصیحت پکڑنے والا۔'' O---۵۱۔ ''اور ہم نے تم جیسے بہتیروں کو ہلاک کر دیا ہے پس کوئی ہے نصیحت لینے والا۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۰، مضمون: کافر]

(**سورۃ المجادلۃ ۵۸**)---۳۔ ''جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کریں پھر اپنی کہی ہوئی بات سے رجوع کر لیں تو ان کے ذمہ آپس میں ایک دوسرے کو ہاتھ لگانے سے پہلے ایک غلام آزاد کرنا ہے اس کے ذریعہ تم نصیحت کیے جاتے ہو- اور اللہ تعالیٰ تمہارے تمام اعمال سے باخبر ہے۔'' O

(**سورۃ الطلاق ۶۵**)---۲۔ ''پس جب یہ عورتیں اپنی عدت پوری کرنے کے قریب پہنچ جائیں تو انہیں یا تو قاعدہ کے مطابق اپنے نکاح میں رہنے دو یا دستور کے مطابق انہیں الگ کر دو اور آپس میں سے دو عادل شخصوں کو گواہ کر لو اور اللہ کی رضامندی کے لیے ٹھیک ٹھیک گواہی دو۔ یہی ہے وہ جس کی نصیحت اسے کی جاتی ہے جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اور جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے لیے چھٹکارے کی شکل نکال دیتا ہے۔'' O

(**سورۃ الحاقۃ ۶۹**)---۴۸۔ ''یقیناً یہ قرآن پرہیزگاروں کے لیے نصیحت ہے۔'' O

(**سورۃ المزمل ۷۳**)---۱۷۔ ''تم اگر کافر رہے تو اس دن کیسے پناہ پاؤ گے جو دن بچوں کو بوڑھا کر دے گا۔'' O---۱۸۔ ''جس دن آسمان پھٹ جائے گا اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہو کر ہی رہنے والا ہے۔'' O---۱۹۔ ''بیشک یہ نصیحت ہے پس جو چاہے اپنے رب کی طرف راہ اختیار کرے۔'' O

(**سورۃ المدثر ۷۴**)---۴۹۔ ''انہیں کیا ہو گیا ہے؟ کہ نصیحت سے منہ موڑ رہے ہیں۔'' O---۵۰۔ ''گویا کہ وہ بدکے ہوئے گدھے ہیں۔'' O

Marfat.com

---۵۱۔ ''جو شیر سے بھاگے ہوں۔'' O---[یعنی یہ حق سے نفرت اور اعراض کرنے میں ایسے ہیں جیسے وحشی' خوف زدہ گدھے' شیر سے بھاگتے ہیں جب وہ ان کا شکار کرنا چاہے۔ قَسْوَرَۃ بمعنی شیر بعض نے تیر انداز معنی بھی کیے ہیں۔ (از تفسیر ۱ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۵۴۔ ''سچی بات تو یہ ہے کہ یہ (قرآن) ایک نصیحت ہے۔'' O---۵۶۔ ''اور وہ اس وقت نصیحت حاصل کریں گے جب اللہ تعالیٰ چاہے' وہ اسی لائق ہے کہ اس سے ڈریں اور اس لائق بھی کہ وہ بخشے۔'' O قرآن کریم تو پند و نصیحت ہے یہ غافلوں کو خبردار کرنے کے لئے نازل ہوا ہے ڈنڈے کے زور سے کسی کو اسلام قبول کرنے پر مجبور کرنا اس کا مقصد نہیں' جس کا جی چاہے اس سے نصیحت قبول کرے اور اپنی ابدی سعادت کا اہتمام کرے' لیکن یہ سعادت اسی کو مل سکتی ہے جس کو اللہ تعالیٰ اپنی مہربانی سے نوازنا چاہے' محض علم' فہم اور تجربہ کافی نہیں۔ (از تفسیر ۳۵ ضیاء القرآن)]

(**سورۃ الدھر ۷۶**)---۲۸۔ ''ہم نے انہیں پیدا کیا اور ہم نے ہی ان کے جوڑ اور بندھن مضبوط کیے اور ہم جب چاہیں ان کے عوض ان جیسے اوروں کو بدل لائیں۔'' O---۲۹۔ ''یقیناً یہ تو ایک نصیحت ہے پس جو چاہے اپنے رب کی راہ لے لے۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۵، مضمون: قرآن حکیم)

(**سورۃ التکویر ۸۱**)---۲۵۔ ''اور یہ قرآن شیطان مردود کا کلام نہیں۔'' O---[یعنی اس کلام میں توحید کی دعوت ہے' کفر و شرک سے احتراز کا حکم ہے' اخلاق حسنہ کی تاکید ہے' شیطان کو کیا پڑی ہے کہ وہ لوگوں کو توحید کی طرف بلائے' کفر و شرک واور صفات رذیلہ سے اجتناب کی تاکید کرے' یہ کلام' اپنے مقاصد کے اعتبار سے تمہاری اس غلط فہمی کی پرزور تردید کر رہا ہے۔ (از تفسیر ۱۸ ضیاء القرآن)]---۲۶۔ ''پھر تم کہاں جا رہے ہو۔'' O---[اس چشمہ صافی کو چھوڑ کر' سراب کی طرف بھاگ کر جانا کہاں کی عقل مندی ہے' اس نور ہدایت کی تابانیوں سے منہ موڑ کر' گمراہی کی تاریکیوں میں بھٹکتے رہنا تمہارے جیسے دانش مندوں کو زیب نہیں دیتا۔ (از تفسیر ۱۹ ضیاء القرآن)]---۲۷۔ ''یہ تو تمام جہان والوں کے لیے نصیحت نامہ ہے۔'' O---۲۸۔ ''(بالخصوص) اس کے لیے جو تم میں سے سیدھی راہ پر چلنا چاہے۔'' O---[بالفاظ دیگر یہ کلام نصیحت ہے تو ساری نوع انسانی کے لئے مگر اس سے فائدہ وہی شخص اٹھا سکتا ہے جو خود راست روی اختیار کرنا چاہتا ہو۔ انسان کا طالب حق اور راستی پسند ہونا اس سے فائدہ اٹھانے کے لئے شرط اول ہے۔ (از تفسیر ۲۲ تفہیم القرآن)]---۲۹۔ ''اور تم بغیر پروردگار عالم کے چاہے کچھ نہیں چاہ سکتے۔'' O---[اور حقیقت تو یہ ہے کہ تم از خود اس کی خواہش بھی نہیں کر سکتے جب تک توفیق الٰہی دستگیری نہ کرے' فہم و خرد کے سارے چراغ بجھے رہتے ہیں' راہ راست پر ایک قدم بھی نہیں اٹھ سکتا اور جب اس کی نظر لطف چارہ سازی کرتی ہے تو سب حجاب اٹھ جاتے ہیں' ساری رکاوٹیں دور ہو جاتیں ہیں اور انسان پوری یکسوئی کے ساتھ اس منزل کی طرف رواں دواں ہو جاتا ہے۔ (از تفسیر ۲۱ ضیاء القرآن)]

(**سورۃ الاعلیٰ ۸۷**)---۹۔ ''تو آپ نصیحت کرتے رہیں اگر نصیحت کچھ فائدہ دے۔'' O---[یعنی وعظ و نصیحت وہاں کریں جہاں محسوس ہو کہ فائدہ مند ہوگی' یہ وعظ و نصیحت اور تعلیم کے لئے ایک اصول اور ادب بیان فرمایا (ابن کثیر) امام شوکانی کے نزدیک مفہوم یہ ہے کہ آپ نصیحت کرتے رہیں' چاہے فائدہ دے یا نہ دے کیونکہ انذار و تبلیغ دونوں صورتوں میں آپ کے لئے ضروری تھی۔ (از تفسیر ۳ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۰۔ ''ڈرنے والا تو نصیحت لے گا۔'' O---[یعنی جس شخص کے دل میں خدا کا خوف اور انجام بد کا اندیشہ ہوگا اسی کو یہ فکر ہوگی کہ کہیں میں غلط راستے پر تو نہیں جا رہا ہوں' اور وہی اللہ کے اس بندے کی نصیحت کو توجہ سے سنے گا جو اسے ہدایت اور گمراہی کا فرق اور فلاح و سعادت کا راستہ بتا رہا ہو۔ (از تفسیر ۱۱ تفہیم القرآن)]---۱۱۔ ''(ہاں) بدبخت اس سے گریز کرے گا۔'' O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۱۴۲، مضمون: بدبخت]

(**سورۃ الغاشیۃ ۸۸**)---۲۱۔ ''پس آپ انہیں سمجھاتے رہا کریں۔ آپ کا کام تو سمجھانا ہی ہے۔'' O---[اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہیں کہ آپ کا کام ان کو نصیحت کرنا ہے ان کو خواب غفلت سے جگانا ہے آپ اپنا فریضہ ادا کرتے رہیے اس کے باوجود اگر یہ ہدایت قبول نہ کریں تو آپ فکر مند کیوں ہوں' ہم نے آپ کو ان کا ذمہ دار نہیں ٹھہرایا کہ اگر یہ ایمان نہ لائیں تو آپ سے باز پرس ہو۔ صحاح اور لسان العرب میں مصیطر کا یہی معنی کیا گیا ہے۔ ''یعنی وہ شخص جس کو کسی پر مسلط کر دیا جائے تاکہ وہ اس کی نگرانی کرے' اس کے احوال کی خبر رکھے اور اس کے اعمال کو لکھتا رہے اسے مصیطر کہتے ہیں۔ (از تفسیر ۹ ضیاء القرآن)]---۲۲۔ ''آپ ان کو جبر سے منوانے والے تو نہیں ہیں۔'' O---۲۳۔ ''ہاں! جو شخص روگردانی کرے اور کفر کرے۔'' O---۲۴۔ ''اسے اللہ تعالیٰ بہت بڑا عذاب دے گا۔'' O---۲۵۔ ''بیشک ہماری طرف ان کا لوٹنا ہے۔'' O---۲۶۔ ''پھر بیشک ہمارے ذمہ ہے ان سے حساب لینا۔'' O

(**سورۃ العصر ۱۰۳**)---۱۔ ''قسم ہے زمانہ کی۔'' O---۲۔ ''یقیناً ہر انسان خسارہ میں ہے۔'' O---۳۔ ''بجز ان (خوش نصیبوں) کے جو ایمان لے آئے اور نیک عمل کرتے رہے۔ نیز ایک دوسرے کو حق کی تلقین کرتے رہے اور ایک دوسرے کو صبر کی تاکید کرتے رہے۔'' O---[مذکورہ بالا دو صفتیں تو وہ ہیں جو ایک ایک فرد میں ہونی چاہئیں۔ اس کے بعد یہ سورۃ دو مزید صفتیں بیان کرتی ہے۔ جو خسارے سے بچنے کے لئے ضروری ہیں' اور وہ یہ ہیں کہ یہ ایمان لانے اور عمل صالح کرنے والے لوگ ایک دوسرے کو حق کی نصیحت اور صبر کی تلقین کریں۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ اول تو ایمان لانے اور نیک عمل کرنے والوں کو فرد فرد بن کر نہیں رہنا چاہیے بلکہ ان کے اجتماع سے ایک مومن و صالح معاشرہ وجود میں آنا چاہیے۔ دوسرے اس معاشرے کے ہر فرد کو اپنی یہ ذمہ داری محسوس کرنی چاہیے کہ وہ معاشرے

Marfat.com

کو بگڑنے نہ دے' اس لئے اس کے تمام افراد پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ ایک دوسرے کو حق اور صبر کی تلقین کریں۔ حق کا لفظ باطل کی ضد ہے اور بالعموم یہ دو معنوں میں استعمال ہوتا ہے ایک صحیح اور سچی اور مطابق عدل و انصاف اور مطابق حقیقت بات' خواہ وہ عقیدہ و ایمان سے تعلق رکھتی ہو یا دُنیا کے معاملات سے۔ دوسرے' وہ حق جس کا ادا کرنا انسان پر واجب ہو' خواہ وہ خدا کا حق ہو یا بندوں کا حق یا خود اپنے نفس کا حق' پس ایک دوسرے کو حق کی نصیحت کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اہل ایمان کا یہ معاشرہ ایسا بے حس نہ ہو کہ اس میں باطل سر اٹھا رہا ہو اور حق کے خلاف کام کیے جا رہے ہوں۔ مگر لوگ خاموشی کے ساتھ اس کا تماشا دیکھتے رہیں' بلکہ اس معاشرے میں یہ روح جاری و ساری رہے کہ جب اور جہاں بھی باطل سر اٹھائے کلمہ حق کہنے والے اس کے مقابلے میں اٹھ کھڑے ہوں' اور معاشرے کا ہر فرد صرف خود ہی حق پرستی اور راستبازی اور عدل و انصاف پر قائم رہنے اور حق داروں کے حقوق ادا کرنے پر اکتفانہ کرے بلکہ دوسروں کو بھی اس طرز عمل کی نصیحت کرے۔ یہ وہ چیز ہے جو معاشرے کو اخلاقی زوال و انحطاط سے بچانے کی ضامن ہے۔ اگر یہ روح کسی معاشرے میں موجود نہ رہے تو وہ خسران سے نہیں بچ سکتا اور اس خسران میں وہ لوگ بھی آخر کار مبتلا ہو کر رہتے ہیں جو اپنی جگہ حق پر قائم ہوں مگر اپنے معاشرے میں حق کو پامال ہوتے دیکھتے رہیں' یہی بات ہے جو سورہ مائدہ میں فرمائی گئی ہے کہ بنی اسرائیل پر حضرت داؤدؑ اور حضرت عیسیٰؑ ابن مریمؑ کی زبان سے لعنت کی گئی اور اس لعنت کی وجہ یہ تھی کہ ان کے معاشرے میں گناہوں اور زیادتیوں کا ارتکاب عام ہو رہا تھا اور لوگوں نے ایک دوسرے کو برے افعال سے روکنا چھوڑ دیا تھا (آیات ۷۸۔۷۹) پھر اسی بات کو سورۃ اعراف میں اس طرح بیان فرمایا گیا ہے کہ بنی اسرائیل نے جب کھلم کھلا سبت کے احکام کی خلاف ورزی کر کے مچھلیاں پکڑنی شروع کر دیں تو ان پر عذاب نازل کر دیا گیا اور اس عذاب سے صرف وہی لوگ بچائے گئے جو اس گناہ سے روکنے کی کوشش کرتے تھے (آیات ۱۶۳ تا ۱۶۶) اور اسی بات کو سورہ انفال میں یوں بیان کیا گیا ہے کہ بچو اس فتنے سے جس کی شامت مخصوص طور پر صرف انہی لوگوں تک محدود نہ رہے گی جنہوں نے تم میں سے گناہ کیا ہو (آیت ۲۵) اسی لئے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو امت مسلمہ کا فریضہ قرار دیا گیا ہے (آل عمران ۱۰۴) اور اس امت کو بہترین امت کہا گیا ہے جو یہ فریضہ انجام دے۔ (آل عمران ۱۱۰)۔ (از تفسیر تفہیم القرآن)]

نظر بد

(سورۃ یوسف ۱۲)---۶۷۔ "اور (یعقوبؑ) نے کہا اے میرے بچو! تم سب ایک دروازے سے نہ جانا بلکہ کئی جدا جدا دروازوں میں سے داخل ہونا- میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والی کسی چیز کو تم سے نہیں ٹال سکتا- حکم صرف اللہ تعالیٰ ہی کا چلتا ہے- میرا کامل بھروسہ اسی پر ہے- اور ہر ایک بھروسہ کرنے والے کو اسی پر بھروسہ کرنا چاہئے۔" O---[ایک ہی باپ کے گیارہ بیٹے جو قد و قامت اور شکل و صورت میں بھی ممتاز ہوں جب اکٹھے ایک ہی جگہ یا ایک ساتھ کہیں سے گزریں تو عموماً انہیں لوگ تعجب یا حسد کی نظر سے دیکھتے ہیں اور یہی چیز نظر لگنے کا باعث بنتی ہے- چنانچہ انہیں نظر بد سے بچانے کیلئے بطور تدبیر یہ حکم دیا- نظر بد کا لگ جانا برحق ہے- جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی صحیح احادیث سے ثابت ہے ☆ "العین حق" نظر کا لگ جانا حق ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر بد سے بچنے کیلئے دُعائیہ کلمات بھی اپنی امت کو بتلائے- ☆ مثلاً فرمایا کہ جب تمہیں کوئی چیز اچھی لگے تو بارک اللہ کہو- اسی طرح ماشاء اللہ' لاقوۃ الا باللہ پڑھنا قرآن کریم (سورہ کہف آیت ۳۹) سے ثابت ہے- سورۃ الفلق اور سورۃ الناس نظر کے لیے بطور دم پڑھنا چاہیے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۶۸۔ "جب وہ انہی راستوں سے جن کا حکم ان کے والد نے انہیں دیا تھا گئے- کچھ نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے جو بات مقرر کر دی ہے وہ اس سے انہیں ذرا بھی بچا لے۔ مگر یعقوبؑ کے دل میں ایک خیال (پیدا ہوا) جسے اس نے پورا کر لیا- بلاشبہ وہ ہمارے سکھلائے ہوئے علم کا عالم تھا- لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔" O---[یعنی یہ تدبیر وحی الٰہی کی روشنی میں تھی اور یہ عقیدہ بھی کہ حذر (احتیاطی تدبیر) قدر کو نہیں بدل سکتی، اللہ تعالیٰ کے سکھلائے ہوئے علم پر مبنی تھا جس سے اکثر لوگ بے بہرہ ہیں۔ بعض مفسرین کہتے ہیں کہ دو دو آدمیوں کو ایک ایک کمرے میں ٹھہرایا گیا- یوں بنیامین جب اکیلے رہ گئے تو یوسفؑ نے انہیں تنہا الگ ایک کمرے میں رکھا اور پھر خلوت میں ان سے باتیں کیں اور انہیں پچھلی باتیں بتلا کر کہا کہ ان بھائیوں نے میرے ساتھ جو کچھ کیا' اس پر رنج نہ کر اور بعض کہتے ہیں کہ بنیامین کو روکنے کے لیے جو حیلہ اختیار کرنا تھا اس سے بھی انہیں آگاہ کر دیا تھا تا کہ وہ پریشان نہ ہوں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ القلم ۶۸)---۵۱۔ "اور قریب ہے کہ کافر اپنی تیز نگاہوں سے آپ کو پھسلا دیں' جب کبھی قرآن سنتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں یہ تو ضرور دیوانہ ہے۔" O---[یعنی اگر تجھے اللہ کی حمایت و حفاظت نہ ہوتی تو ان کفار کی حاسدانہ نظروں سے تو نظر بد کا شکار ہو جاتا- یعنی ان کی نظر تجھے لگ جاتی- امام ابن کثیر نے اس کا یہی مفہوم بیان کیا ہے' مزید لکھتے ہیں "یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نظر کا لگ جانا اور اس کا دوسروں پر اللہ کے حکم سے اثر انداز ہونا' حق ہے۔ جیسا کہ متعدد احادیث سے بھی ثابت ہے۔ چنانچہ احادیث میں اس سے بچنے کے لئے دعائیں بھی بیان کی گئی ہیں۔ اور یہ بھی تاکید کی گئی ہے کہ جب تمہیں کوئی چیز اچھی لگے تو ماشاء اللہ یا بارک اللہ' کہا کرو۔ تا کہ اسے نظر نہ لگے' اسی طرح کسی کو کسی کی نظر لگ جائے تو فرمایا' اسے غسل کروا کے اس کا پانی اس شخص پر ڈالا

Marfat.com

جائے جس کو اُس کی نظر لگی ہے۔ بعض نے اس کا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ یہ تجھے تبلیغ رسالت سے پھیر دیتے ہیں۔ (از تفسیر ۳ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

نظم وضبط

(سورۃ الفتح ۴۸) ---۴۔ ’’وہی ہے جس نے اتارا اطمینان کو اہلِ ایمان کے دلوں میں تا کہ وہ اور بڑھ جائیں (قوتِ) ایمان میں اپنے (پہلے) ایمان کے ساتھ۔ اور اللہ تعالیٰ کے زیرِ فرمان ہیں سارے لشکر آسمانوں اور زمین کے۔ اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا، بہت دانا ہے۔‘‘ O --- [یہاں اللہ تعالیٰ مومنوں کے دل میں اُس کے نازل کیے جانے کو اُس فتح کا ایک اہم سبب قرار دے رہا ہے جو حدیبیہ کے مقام پر اسلام اور مسلمانوں کو نصیب ہوئی۔ اُس وقت کے حالات پر تھوڑا سا غور کرنے سے یہ بات اچھی طرح معلوم ہو جاتی ہے کہ وہ کس قسم کی سکینت تھی جو اس پورے زمانے میں مسلمانوں کے دلوں میں اُتار دی گئی اور کیسے وہ اِس فتح کا سبب بنی۔ جس وقت رسول اللہ ﷺ نے عُمرے کے لیے مکہ معظمہ جانے کا ارادہ ظاہر فرمایا، اگر مُسلمان اُس وقت خوف زدگی میں مبتلا ہو جاتے اور منافقین کی طرح یہ سوچنے لگتے کہ یہ تو صریحاً موت کے منہ میں جانا ہے، یا جب راستے میں یہ اطلاع ملی کہ کفارِ قریش لڑنے مرنے پر آمادہ ہو گئے ہیں، اُس وقت اگر مسلمان اس گھبراہٹ میں مبتلا ہو جاتے کہ ہم کسی جنگی ساز وسامان کے بغیر دُشمن کا مقابلہ کیسے کر سکیں گے، اور اِس بنا پر ان کے اندر بھگدڑ مچ جاتی، تو ظاہر ہے کہ وہ نتائج کبھی رُونما نہ ہوتے جو حدیبیہ میں رونما ہوئے۔ پھر جب حُدیبیہ کے مقام پر کفار نے مسلمانوں کو آگے بڑھنے سے روکا، اور جب انہوں نے چھاپے اور شب خون مار مار کر مسلمانوں کو اشتعال دلانے کی کوشش کی، اور جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کی اطلاع ملی، اور جب ابو جندل مظلومیت کی تصویر بنے ہوئے مجمع عام میں آ کھڑے ہوئے، ان میں سے ہر موقع ایسا تھا کہ اگر مسلمان اشتعال میں آ کر اُس نظم وضبط کو توڑ ڈالتے جو رسول پاک ﷺ نے قائم کیا تھا تو سارا کام خراب ہو جاتا۔ سب سے زیادہ یہ کہ جب رسول پاک ﷺ اُن شرائط پر صلح نامہ طے کرنے لگے جو مسلمانوں کی پوری جماعت کو سخت ناگوار تھیں، اُس وقت اگر وہ حضور ﷺ کی نافرمانی کرنے پر اُتر آتے تو حُدیبیہ کی فتح عظیم شکستِ عظیم میں تبدیل ہو جاتی۔ اب یہ سراسر اللہ ہی کا فضل تھا کہ ان نازک گھڑیوں میں مسلمانوں کو رسولِ پاک ﷺ کی رہنمائی پر، دینِ حق کی صداقت پر اور اپنے مشن کے برحق ہونے پر کامل اطمینان نصیب ہوا۔ اسی کی بنا پر انہوں نے ٹھنڈے دل سے یہ فیصلہ کیا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو کچھ بھی پیش آئے سب گوارا ہے۔ اسی کی بنا پر وہ خوف، گھبراہٹ، اشتعال، مایوسی، ہر چیز سے محفوظ رہے۔ اسی کی بدولت ان کے کیمپ میں پورا نظم وضبط برقرار رہا۔ اور اسی کی وجہ سے انہوں نے شرائطِ صلح پر سخت کبیدہ خاطر ہونے کے باوجود رسول اللہ ﷺ کے فیصلہ پر سرِ تسلیم خم کر دیا۔ یہی وہ سکینت تھی جو اللہ نے مومنوں کے دلوں میں اُتار دی تھی، اور اسی کی یہ برکت تھی کہ عُمرے کے لیے نکلنے کا خطرناک ترین اقدام بہترین کامیابی کا موجب بن گیا۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)] ---۲۶۔ ’’جب کہ ان کافروں نے اپنے دلوں میں حمیت کو جگہ دی اور حمیت بھی جاہلیت کی، سو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر اور مومنین پر اپنی طرف سے تسکین نازل فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو تقوے کی بات پر جمائے رکھا اور وہ اس کے اہل اور زیادہ مستحق تھے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔‘‘ O --- [جاہلانہ حمیت سے مراد یہ ہے کہ ایک شخص محض اپنی ناک کی خاطر یا اپنی بات کی پچ میں جان بوجھ کر ایک ناروا کام کرے۔ کفارِ مکہ خود جانتے اور مانتے تھے کہ ہر شخص کو حج اور عمرے کے لیے بیت اللہ کی زیارت کا حق حاصل ہے، اور کسی کو اس مذہبی فریضے سے روکنے کا حق نہیں ہے۔ یہ عرب کا قدیم ترین مسلّم آئین تھا۔ لیکن اپنے آپ کو سراسر ناحق پر اور مسلمانوں کو بالکل برسرِ حق جاننے کے باوجود انہوں نے محض اپنی ناک کی خاطر مسلمانوں کو عمرے سے روکا۔ خود مشرکین میں سے جو راستی پسند تھے وہ بھی یہ کہہ رہے تھے کہ جو لوگ احرام باندھ کر ہدی کے اونٹ ساتھ لیے ہوئے عمرہ کرنے آئے ہیں ان کو روکنا ایک بے جا حرکت ہے۔ مگر قریش کے سردار صرف اس خیال سے مزاحمت پر اڑے رہے کہ اگر محمد ﷺ اتنی بڑی جمعیت کے ساتھ مکہ میں داخل ہو گئے تو تمام عرب میں ہماری ناک کٹ جائے گی۔ یہی ان کی حمیتِ جاہلیہ تھی۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

نعمتوں کا سوال ضرور ہوگا

(سورۃ التکاثر ۱۰۲) ---۸۔ ’’پھر ضرور پوچھا جائے گا تم سے اس دن جملہ نعمتوں کے بارے میں۔‘‘ O --- [امام مسلم نے اپنی صحیح میں یہ روایت لکھی ہے۔ اس کے مطالعہ سے اس آیت کا مفہوم واضح ہو جائے گا۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک روز حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور ابوبکر وعمر سے ملاقات ہوئی۔ حضور نے فرمایا اس وقت تم دونوں اپنے گھروں سے باہر کیسے آئے ہو۔ دونوں نے عرض کی اے اللہ کے پیارے رسول! سخت بھوک لگی ہے۔ حضور نے فرمایا بخدا میں بھی اسی وجہ سے باہر نکلا ہوں۔ حضور دونوں کو ہمراہ لے کر ایک انصاری کے گھر تشریف لے گئے۔ (دوسری روایت میں ان کا نام مالک بن التیہان درج ہے) لیکن وہ گھر میں موجود نہ تھے ان کی بیوی نے جب حضور کو دیکھا تو بڑی گرمجوشی سے خوش آمدید کہا۔ حضور نے پوچھا تمہارا شوہر کہاں ہے؟ اس نے عرض کیا ہمارے لیے میٹھا پانی لینے

Marfat.com

گئے ہیں، تھوڑی دیر بعد انصاری آ گئے۔ جب حضور کو اور حضور کے ساتھیوں کو دیکھا تو خوشی کی انتہا نہ رہی۔ کہنے لگے الحمد للہ آج روئے زمین پر کوئی ایسا شخص نہیں ہے جس کے پاس میرے مہمانوں سے زیادہ عزت والے مہمان آئے ہوں۔ یہ کہہ کر وہ اپنے باغ کی طرف چلا گیا اور کھجوروں کا ایک گچھا توڑ کر لے آیا جس میں پختہ، نیم پختہ اور تر کھجوریں تھیں۔ خدمت اقدس میں رکھا اور تناول فرمانے کی التجا کی۔ پھر اس نے چھری پکڑی حضور نے فرمایا شیر دار بکری کو ذبح نہ کرنا۔ پس اس نے ایک بکری ذبح کی اور ان معزز مہمانوں نے اس کا گوشت بھی تناول فرمایا اور کھجوریں بھی کھائیں اور ٹھنڈا میٹھا پانی بھی پیا۔ جب سیر ہو گئے تو اللہ تعالیٰ کے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے دونوں یاروں سے فرمایا اس خدا کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ روز قیامت تم سے آج کی نعمتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ فاقہ نے تم کو اپنے گھروں سے نکالا اور تم ان نعمتوں سے شاد کام ہو کر اب واپس جا رہے ہو۔ اس آیت میں تمام انسانوں کو اس بات کی طرف متوجہ کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ جو انعام فرمائے وہ اس کا شکر ادا کرنے کی کوشش کریں اور اس بات کو کبھی فراموش نہ کریں کہ ان کے بارے میں ان سے باز پرس ہو گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی ہر قسم کی نعمتوں سے بہرہ ور فرمائے اور ہمیں ان کا حق ادا کرنے کی بھی توفیق مرحمت فرمائے تاکہ جب قیامت کے روز باز پرس ہو تو ہمیں ندامت نہ ہو۔ (از تفسیر ضیاء القرآن)]

نفاق، بدعہدی

(سورۃ التوبہ ۹)---۷۵۔ ''اور ان میں وہ بھی ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ سے وعدہ کیا تھا کہ اگر اس نے اپنے فضل میں سے ہمیں دیا تو ہم ضرور صدقہ دیں گے اور ضرور صالح لوگوں میں ہو جائیں گے۔''O---۷۶۔ ''پھر جب اس نے انہیں اپنے فضل میں سے دے دیا تو وہ لگے اس میں کنجوسی کرنے اور کنارہ کرتے ہوئے منہ موڑ گئے۔''O---[ایک شخص ثعلبہ بن حاطب انصاری نے حضور نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ میرے حق میں دولتمند ہو جانے کی دعا فرما دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ثعلبہ! تھوڑی چیز جس پر تو خدا کا شکر ادا کرے اس بہت چیز سے اچھی ہے جس کے حقوق ادا نہ کر سکے۔ اس نے پھر وہی درخواست کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ اے ثعلبہ! تجھے پسند نہیں کہ میرے نقش قدم پر چلے۔ آپ ﷺ کے انکار پر اس کا اصرار بڑھتا رہا۔ اس نے وعدہ کیا کہ اگر خدا مجھ کو مال دے گا تو میں پوری طرح حقوق ادا کروں گا۔ آخر حضور ﷺ نے دعا فرمائی۔ اس کی بکریوں میں اس قدر برکت ہوئی کہ مدینہ سے باہر ایک گاؤں میں رہنے کی ضرورت پڑی۔ اور اتنا پھیلاؤ ہوا کہ اس میں مشغول ہو کر رفتہ رفتہ جمعہ و جماعات بھی ترک کرنے لگا۔ کچھ دنوں بعد حضور ﷺ کی طرف سے زکوٰۃ وصول کرنے کیلئے محصل پہنچے تو کہنے لگا زکوٰۃ تو جزیہ کی بہن معلوم ہوتی ہے۔ ایک دو دفعہ ٹالا مگر پھر زکوٰۃ دینے سے صاف انکار کر دیا۔ حضور ﷺ نے تین مرتبہ کہا۔ ویح ثعلبہ۔ اور یہ آیات نازل ہوئیں۔ جب اس کے بعض اقارب نے یہ خبر پہنچائی تو بادل نخواستہ زکوٰۃ لے کر حاضر خدمت ہوا۔ حضور ﷺ نے فرمایا خدا تعالیٰ نے مجھے تیری زکوٰۃ لینے سے منع فرما دیا ہے۔ یہ سن کر اس نے بہت واویلا کیا۔ کیونکہ حضور ﷺ کا اس کی زکوٰۃ قبول نہ کرنا اس کیلئے بڑی عار کی بات تھی۔ بدنامی کے ڈر سے سر میں خاک ڈالتا تھا۔ مگر دل میں نفاق چھپا ہوا تھا۔ پھر حضور ﷺ کے بعد حضرت صدیق اکبرؓ کی خدمت میں زکوٰۃ لے کر حاضر ہوا۔ انہوں نے بھی قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ پھر حضرت عمرؓ اور ان کے بعد حضرت عثمانؓ کی خدمت میں زکوٰۃ پیش کی دونوں نے انکار فرمایا۔ ہر ایک یہی کہتے تھے۔ جو چیز حضور نبی کریم ﷺ نے رد کر دی ہے ہم اسے قبول نہیں کر سکتے۔ آخر اسی حالت نفاق پر حضرت عثمانؓ کے عہد میں اس کا خاتمہ ہوا۔ (از تفسیر مولانا شبیر احمد عثمانیؒ)]---[لیکن سنداً یہ صحیح نہیں۔ صحیح بات یہ ہے کہ اس میں بھی منافقین کا ایک اور کردار بیان کیا گیا ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۷۷۔ ''پھر اس نے ان کے دلوں میں اس دن تک کیلئے جب وہ اسے ملیں گے نفاق ڈال دیا۔ کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے جو وعدہ کیا تھا اس کی خلاف ورزی کی اور کیونکہ وہ جھوٹ بولتے تھے۔''O---۷۸۔ ''کیا وہ نہیں جانتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ان کے بھید اور ان کی سرگوشی کو جانتا ہے۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ پوشیدہ باتوں کو بہت ہی جاننے والا ہے۔''O---۱۰۱۔ ''اور تمہارے ارد گرد رہنے والے بدوؤں اور مدینہ کے رہنے والوں میں منافق بھی ہیں جو نفاق پر اڑے بیٹھے ہیں۔ تو انہیں نہیں جانتا۔ ہم انہیں جانتے ہیں۔ ہم انہیں دوبار عذاب دیں گے پھر وہ ایک بڑے عذاب کی طرف پھیر دیئے جائیں گے۔''O---۱۱۰۔ ''اور ان کی عمارت (مسجد ضرار) جو انہوں نے بنائی ہے ان کے دلوں میں کھٹکتی ہی رہے گی۔ سوائے اس کے کہ ان کے دل ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں۔ اور اللہ تعالیٰ جاننے والا حکمت والا ہے۔''O

نفس

(سورۃ یوسف ۱۲)---۲۳۔ ''اس عورت نے جس کے گھر یوسفؑ تھے۔ یوسف کو بہلانا پھسلانا شروع کیا کہ وہ اپنے نفس کی نگرانی چھوڑ دے اور دروازے بند کر کے کہنے لگی۔ لو آ جاؤ۔ یوسفؑ نے کہا۔ اللہ تعالیٰ کی پناہ! وہ میرا رب ہے مجھے اس نے بہت اچھی طرح رکھا ہے۔ بے انصافی کرنے والوں کا بھلا نہیں ہوتا۔''O---۵۰۔ ''اور بادشاہ نے کہا یوسفؑ کو میرے پاس لاؤ۔ جب قاصد یوسفؑ کے پاس پہنچا تو انہوں نے کہا۔ اپنے بادشاہ کے پاس واپس جاؤ اور اس

Marfat.com

سے پوچھ کہ ان عورتوں کا حقیقی واقعہ کیا ہے جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لئے تھے؟ ان کے حیلے کو (صحیح طور پر) جاننے والا میرا پروردگار ہی ہے۔" O---۵۱۔ "بادشاہ نے پوچھا اے عورتو! اس وقت کا صحیح واقعہ کیا ہے جب تم داؤ فریب کر کے یوسف کو اس کی دلی منشا سے بہکانا چاہتی تھیں۔ انہوں نے صاف جواب دیا کہ معاذ اللہ ہم نے یوسفؑ میں کوئی برائی نہیں پائی۔ پھر تو عزیز کی بیوی بھی بول اٹھی کہ اب تو سچی بات نتھر آئی۔ میں نے ہی اسے ورغلایا تھا اس کے جی سے اور یقیناً وہ سچوں میں سے ہے۔" O---۵۲۔ "(یوسفؑ نے کہا) یہ اس واسطے کہ (عزیز) جان لے کہ میں نے اس کی پیٹھ پیچھے اس کی خیانت نہیں کی اور یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ دغا بازوں کے ہتھکنڈے چلنے نہیں دیتا۔" O---۵۳۔ "میں اپنے نفس کی پاکیزگی بیان نہیں کرتا۔ بیشک نفس تو برائی پر ابھارنے والا ہی ہے۔ مگر یہ کہ میرا پروردگار ہی اپنا رحم کرے۔ یقیناً میرا پالنے والا بڑی بخشش کرنے والا اور بہت رحم کرنے والا ہے۔" O

(سورۃ السجدۃ ۳۲) ---۱۷۔ "کوئی نفس نہیں جانتا جو کچھ ہم نے ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے لیے پوشیدہ کر رکھی ہے، جو کچھ یہ کرتے تھے یہ اس کا بدلہ ہے۔" O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: آنکھوں کی ٹھنڈک)

(سورۃ القیمۃ ۷۵) ---۲۔ "اور قسم کھاتا ہوں اس نفس کی جو ملامت کرنے والا ہو۔" O---[قرآن مجید میں نفس انسانی کی تین قسموں کا ذکر کیا گیا ہے ایک وہ نفس جو انسان کو برائیوں پر اکساتا ہے اس کا نام نفس امارہ ہے دوسرا نفس جو غلط کام کرنے یا غلط سوچنے یا بری نیت رکھنے پر نادم ہوتا ہے اور انسان کو اس پر ملامت کرتا ہے۔ اس کا نام نفس لوامہ ہے اور اسی کو ہم آج کل کی اصطلاح میں ضمیر کہتے ہیں، تیسرا وہ نفس جو صحیح راہ پر چلنے اور غلط راہ چھوڑ دینے میں اطمینان محسوس کرتا ہے اس کا نام نفس مطمئنہ ہے۔ (از تفسیر تفہیم القرآن)]

نفس امارہ

(سورۃ یوسف ۱۲) ---۵۳۔ "میں اپنے نفس کی پاکیزگی بیان نہیں کرتا۔ بیشک نفس تو برائی پر ابھارنے والا ہی ہے۔ مگر یہ کہ میرا پروردگار ہی اپنا رحم کرے۔ یقیناً میرا پالنے والا بڑی بخشش کرنے والا اور بہت رحم کرنے والا ہے۔" O---[قرآن کریم میں نفس کا لفظ تین مختلف معنوں میں آیا ہے۔ ایک تو یہاں نفس امارہ کے معنوں میں یعنی وہ نفس جو برائی پر ابھارتا ہے۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اس کو حیوانیت کا نام دیتے ہیں کہ انسان کے اندر نفس امارہ ہے جو انسان کو جانوروں والی حیوانیت اور سفاکیت پر ابھارتا ہے۔ (از تفسیر انوار القرآن مولانا ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملک)]، [نفس امارہ جب توبہ کر کے لوامہ بن جائے تو خدا تعالیٰ اس کی پچھلی تقصیرات معاف فرما دیتا ہے۔ بلکہ رفتہ رفتہ اپنی مہربانی سے نفس مطمئنہ کے درجہ تک پہنچا دیتا ہے۔ (از تفسیر قرآن مولانا شبیر احمد عثمانیؒ)]

نفس کی حرص، شح نفس

(سورۃ الحشر ۵۹) ---۹۔ "اور (ان کے لیے) جنہوں نے اس گھر میں (یعنی مدینہ منورہ) اور ایمان میں ان سے پہلے جگہ بنالی ہے اور اپنی طرف ہجرت کر کے آنے والوں سے محبت کرتے ہیں اور (مہاجرین) کو جو کچھ دے دیا جائے اس سے وہ اپنے دلوں میں کوئی تنگی نہیں رکھتے بلکہ خود اپنے اوپر انہیں ترجیح دیتے ہیں گو خود کو کتنی ہی سخت حاجت ہو (بات یہ ہے) کہ جو بھی اپنے نفس کے بخل سے بچایا گیا وہی کامیاب (اور بامراد) ہے۔" O---[یعنی شح کا معنی بخل ہے۔ بعض نے کہا بخل اور حرص کے مجموعہ کو شح کہتے ہیں۔ بعض نے کہا مال میں کنجوسی کو بخل کہتے ہیں۔ مال اور کوئی نیک کام کرنے میں کنجوسی کو شح کہتے ہیں۔ آخر میں ایک اصولی بات بتادی کہ جس کو شح سے بچالیا گیا وہی فلاح پانے والا ہے۔ یعنی شح سے اپنے آپ کو بچاؤ کیونکہ اس نے جو تم سے پہلے تھے ان کو ہلاک کر دیا۔ وہ اس طرح کہ جب بخل نے ان کو ظلم کرنے کا حکم دیا تو وہ ظلم کرنے لگے جب انہیں فسق و فجور کا حکم دیا تو وہ اس کا ارتکاب کرنے لگے اور جب انہیں قطع رحمی کا حکم دیا تو انہوں نے قطع رحمی اختیار کر لی۔ آخر میں ایک حدیث پاک بھی سن لیجیے۔ * رسول کریم ﷺ نے فرمایا جس نے زکوٰۃ ادا کی مہمان کی ضیافت کی ناگہانی مصیبت میں کسی کی امداد کی اس نے شح سے رہائی حاصل کر لی۔ * (تفسیر از ضیاء القرآن)]

(سورۃ التغابن ۶۴) ---۱۶۔ "پس جہاں تک تم سے ہو سکے اللہ سے ڈرتے رہو اور سنتے اور مانتے چلے جاؤ (اور عمل کرو) اور اللہ کی راہ میں خیرات کرتے رہو جو تمہارے لیے بہتر ہے اور جو شخص اپنے نفس کی حرص سے محفوظ رکھا جائے وہی کامیاب ہے۔" O

نفس لوامہ

(سورۃ یوسف ۱۲) ---۵۳۔ "میں اپنے نفس کی پاکیزگی بیان نہیں کرتا۔ بیشک نفس تو برائی پر ابھارنے والا ہی ہے۔ مگر یہ کہ میرا پروردگار ہی اپنا رحم کرے۔

Marfat.com

یقیناً میرا پالنے والا بڑی بخشش کرنے والا اور بہت رحم کرنے والا ہے۔" O---[انسان کے اندر ایک اور نفس بھی ہے۔جس کی قسم کھائی گئی ہے۔وہ نفس لوامہ ہے۔یعنی انسان کو اندر سے ٹوکنے والا، ملامت کرنے والا، آڈیٹر یا محتسب جس کو ہم ضمیر کہتے ہیں۔یہ امر ربی اور روح کا مظہر ہے۔شاہ ولی اللہ دہلویؒ اس کیلئے ملکیت کا نام استعمال کرتے ہیں کہ یہ فرشتوں کی صفات رکھتا ہے۔اس طرح انسان بنیادی طور پر دو نفوس کا حامل ہے۔یعنی نفس امارہ اور نفس لوامہ۔ بہیمیت اور اول الذکر صفات (نفس امارہ) جانوروں کی ہیں یعنی انسان زیادہ کھائے، زیادہ پیے، زیادہ سوئے اور زیادہ لذت اٹھائے اور اس امر میں اگر دوسروں کا حق مارنا پڑے تو اس سے گریز نہ کرے۔جبکہ مؤخر الذکر نفس لوامہ (ملکیت) کی صفات یہ ہیں کہ وہ کم کھاتا، کم پیتا، اور کم سوتا ہے۔ہر وقت اللہ تبارک وتعالیٰ کا ذکر کرتا رہتا ہے۔اپنی ہر غرض سے بے نیاز ہو کر دوسروں کی خدمت کرتا چلا جاتا ہے۔(از تفسیر انوار القرآن مولانا ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملک)]

نفس مطمئنہ

(سورۃ یوسف ۱۲)---۵۳۔"میں اپنے نفس کی پاکیزگی بیان نہیں کرتا۔بیشک نفس تو برائی پر ابھارنے والا ہی ہے۔مگر یہ کہ میرا پروردگار ہی اپنا رحم کرے۔یقیناً میرا پالنے والا بڑی بخشش کرنے والا اور بہت رحم کرنے والا ہے۔" O---[مذکورہ دونوں صفات انسان کے اندر موجود ہیں اور ان کی مسلسل کشمکش اور لڑائی جاری رہتی ہے۔اس لڑائی اور دنگل کے نتیجے میں یا تو نفس امارہ مستقل طور پر غالب آجاتا ہے جس سے انسان نرا حیوان بن جاتا ہے جسے آخر کار دوزخ کا ایندھن بننا ہوگا۔یا پھر ایسا ہو کہ نفس امارہ، نفس لوامہ رام کرے اور نفس امارہ سے کہے کہ جناب! تمام نعمتوں سے لطف اٹھائیے لیکن تھوڑا سا ترتیب دے لیجئے۔ہمارے ساتھ ساتھ چلئے۔یوں ضمیر حیوان کو رام کر لیتا ہے۔اور ان دونوں کے درمیان ایک صلح اور معاہدہ ہو جاتا ہے اور پھر اس کے نتیجے میں جو اطمینان کی کیفیت حاصل ہو جاتی ہے تو اس کیفیت کے نتیجے میں دونوں نفس مل کر ایک تیسری قسم کے نفس کا روپ دھار لیتے ہیں۔اس کو نفس مطمئنہ کہتے ہیں اور پھر اطمینان سے منزل کی طرف رخ کیا جاتا ہے۔اور وہ منزل اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔(از تفسیر انوار القرآن مولانا ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملک)]

(سورۃ الفجر ۸۹)----۲۷۔"اے اطمینان والی روح۔" O---[کفار ومنکرین کے حسرت ناک انجام کے ذکر کے بعد اب اپنے مقبول اور محبوب بندوں کا حال بیان کیا جا رہا ہے۔پہلے آپ یہ سمجھیے کہ نفس مطمئنہ کسے کہتے ہیں علامہ پانی پتی فرماتے ہیں جس طرح مچھلی کو پانی میں سکون اور قرار حاصل ہوتا ہے اسی طرح جس شخص کو اللہ تعالیٰ کی یاد میں سکون و اطمینان نصیب ہوا اسے نفس مطمئنہ کہیں گے۔لکھتے ہیں کہ اس اطمینان کا اس وقت تک تصور نہیں کیا جا سکتا جب تک انسان سے صفات رذیلہ دور نہ ہو جائیں اور یہ اس وقت تک دور نہیں ہوتیں جب تک انسان اللہ تعالیٰ کی صفات حمیدہ کی تجلیات سے بہرہ ور نہ ہوئے ان میں وہ فنا ہو جائے اور ان کے ساتھ اس کو بقا نصیب ہو اسی وقت انسان کو ایمان حقیقی نصیب ہوتا ہے اور اسی وقت اسے اطمینان کی دولت ارزانی ہوتی ہے۔علامہ اسماعیل حقی لکھتے ہیں کہ گھبراہٹ اور اضطراب کے بعد جو سکون ملتا ہے اسے اطمینان کہتے ہیں اور نفس کو سکون تب میسر آتا ہے جب وہ یقین، معرفت اور شہود کی اعلیٰ منزل پر فائز ہو جائے اور یہ مقام ذکر الٰہی کی کثرت اور دوام سے حاصل ہوتا ہے۔جب انسان اس مقام پر فائز ہوتا ہے تو پھر اسے "تمکین" سے نوازا جاتا ہے اس کے بعد اسے رد ہونے کا کوئی خطرہ نہیں رہتا۔علامہ سید شریف جرجانی نے نفس مطمئنہ کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے۔یعنی نفس مطمئنہ وہ ہے جو نور قلب سے منور ہوتا ہے یہاں تک کہ اس کی مذموم صفات فنا ہو جاتی ہیں اور وہ اخلاق حمیدہ سے مزین و آراستہ ہو جاتا ہے۔(از تفسیر ۱۹ ضیاء القرآن)]---۲۸۔"تو اپنے رب کی طرف لوٹ چل اس طرح کہ تو اس سے راضی اور وہ تجھ سے خوش۔" O---۲۹۔"پس میرے خاص بندوں میں داخل ہو جا۔" O---۳۰۔"اور میری جنت میں چلی جا۔" O میرے وہ بندے جن پر شیطان کا کوئی مکر کارگر نہ ہوا جو عمر بھر میرے بنے رہے اور میری خاطر سب جہان سے روٹھے رہے میری بندگی کے بغیر جن کا اور کوئی کام ہی نہ تھا اے نفس مطمئنہ! تو بھی ان میں داخل ہو جا اور میری وہ جنت جو میری ذاتی اور صفاتی تجلیات کے لئے مخصوص ہے اس میں تشریف لے چل۔(روح البیان) یعنی یہاں دو سعادتوں کا ذکر ہوا۔ایک خاصان بارگاہ خداوندی کی رفاقت، یہ روحانی سعادت ہے۔دوسرا ان کی معیت میں جنت میں دخول، یہ بدنی سعادت ہے۔(از تفسیر ۲۲ ضیاء القرآن)]

نفع نقصان

(سورۃ البقرۃ ۲)---۱۶۔"یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے گمراہی کو ہدایت کے بدلے میں خرید لیا، پس نہ تو انکی تجارت نے انکو فائدہ پہنچایا اور نہ یہ ہدایت والے ہوئے۔" O---۱۷۵۔"یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے گمراہی کو ہدایت کے بدلے اور عذاب کو مغفرت کے بدلے خرید لیا ہے، یہ لوگ آگ کا عذاب کتنا برداشت کرنے والے ہیں۔" O---۲۰۷۔"اور بعض لوگ وہ بھی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی طلب میں اپنی جان تک بیچ ڈالتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بڑی مہربانی کرنیوالا ہے۔" O

Marfat.com

سورۃ آل عمران ۳) ---۷۱ ''اے اہل کتاب! باوجود جاننے کے حق و باطل کو کیوں غلط ملط کر رہے ہو اور کیوں حق کو چھپا رہے ہو؟'' O---۷۷۔ بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ کے عہد اور اپنی قسموں کو تھوڑی قیمت پر بیچ ڈالتے ہیں، ان کیلئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں، اللہ تعالیٰ نہ تو ان سے بات چیت کرے گا نہ ان کی طرف قیامت کے دن دیکھے گا، نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کیلئے دردناک عذاب ہے۔'' O

سورۃ النساء ۴) ---۷۴۔ ''پس جو لوگ دنیا کی زندگی کو آخرت کے بدلے بیچ چکے ہیں، انہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا چاہیے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے شہادت پا لے یا غالب آ جائے، یقیناً ہم اسے بہت بڑا ثواب عنایت فرمائیں گے۔'' O

سورۃ الانعام ۶) ---۱۷۔ ''اور اگر اللہ تعالیٰ تجھے کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا کوئی اسے دور کرنے والا نہیں اور اگر وہ تجھے کوئی بھلائی پہنچائے تو وہ ہر بات پر قادر ہے۔'' O---[یعنی نفع و ضرر کا مالک کائنات میں ہر طرح کا تصرف کرنے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے اور اس کے حکم و قضا کو کوئی رد کرنے والا نہیں ہے۔ ☆ ایک حدیث میں اس مضمون کو اس طرح بیان کیا گیا ہے ''جس کو تو دے اس کو کوئی روکنے والا نہیں اور جس سے تو روک لے اس کو کوئی دینے والا نہیں اور کسی صاحب حیثیت کو اس کی حیثیت تیرے مقابلے میں نفع نہیں پہنچا سکتی'' نبی ﷺ ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---[دعا کے لیے باب نمبر ۵، مضمون: قرآنی دعائیں]---۷۱۔ ''کہہ کیا ہم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اسے پکاریں جو نہ ہمیں نفع دیتا ہے اور نہ ہمیں نقصان دیتا ہے اور اس کے بعد کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں راہ دکھا دی ہے الٹے پاؤں پھر جائیں اس شخص کی طرح جسے شیطانوں نے پھسلا کر زمین میں حیران چھوڑ دیا ہو۔ اگرچہ اس کے ساتھی بھی ہوں جو اسے راہ کی طرف بلا رہے ہوں کہ ہمارے پاس چلا آ۔ کہہ اللہ تعالیٰ کی راہنمائی ہی راہنمائی ہے اور ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم سارے جہان کے رب کے فرمانبردار بنیں۔'' O

سورۃ التوبۃ ۹) ---۱۱۱۔ ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے انکی جانوں کو اور ان کے مالوں کو اس بات کے عوض میں خرید لیا ہے کہ انکو جنت ملے گی۔ وہ لوگ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں جس میں قتل کرتے ہیں اور قتل کیے جاتے ہیں، اس پر سچا وعدہ ہے تورات میں اور انجیل میں اور قرآن میں اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ اپنے عہد کو کون پورا کرنے والا ہے۔ تو تم لوگ اپنی اس بیع پر جس کا تم نے معاملہ ٹھہرایا ہے، خوشی مناؤ اور یہ بڑی کامیابی ہے۔'' O

سورۃ یونس ۱۰) ---۱۸۔ ''اور وہ اللہ تعالیٰ کے سوا ان کی عبادت کرتے ہیں جو نہ انہیں نقصان دیتے ہیں اور نہ انہیں نفع دیتے ہیں اور کہتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے سامنے ہمارے سفارشی ہیں۔ کہو! کیا تم اللہ تعالیٰ کو وہ بات بتاتے ہو جسے وہ نہ آسمانوں میں جانتا ہے اور نہ زمین میں؟ وہ پاک ہے اور ان سے بہت بلند جنہیں وہ اس کا شریک بناتے ہیں۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۰، مضمون: شرک]---۴۹۔ ''کہہ دیجئے! میں تو اپنے لئے بھی کسی نقصان اور نفع کا اختیار نہیں رکھتا۔ مگر جو اللہ تعالیٰ چاہے۔ ہر امت کیلئے ایک مقررہ وقت ہوتا ہے جب ان کا وقت آ جاتا ہے تو وہ نہ ایک گھڑی پیچھے رہ سکتے ہیں اور نہ آگے بڑھ سکتے ہیں۔'' O---۱۰۶۔ اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اسے نہ پکارنا جو نہ تجھے نفع دیتا ہے اور نہ تجھے نقصان دیتا ہے۔ کیونکہ اگر تو نے ایسا کیا تو تو ظالموں میں ہو جائے گا۔'' O

سورۃ ھود ۱۱) ---۲۰۔ ''وہ زمین میں (خدا کو) عاجز نہیں کر سکتے تھے اور نہ اللہ تعالیٰ کے سوا ان کا کوئی دوست تھا۔ ان کا عذاب دگنا کیا جائے گا۔ وہ سننے کے قابل نہ تھے اور وہ دیکھتے بھی نہ تھے۔'' O---۲۱۔ ''یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو نقصان پہنچایا اور جو باتیں وہ گھڑتے تھے ان سے جاتی رہیں۔'' O---۲۲۔ ''بلاشک و شبہ آخرت میں سب سے زیادہ نقصان پانے والے وہی ہیں۔'' O---۶۳۔ ''اس (حضرت صالح) نے کہا۔ اے میری قوم! کیا تم نے غور کیا کہ اگر میں اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل پر ہوا اور اس نے مجھے اپنی طرف سے رحمت عطا کی ہو تو اگر میں اس کی نافرمانی کروں تو کون مجھے اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں مدد دے گا؟ پھر تم میرے لئے نقصان کے علاوہ کچھ زیادہ نہیں کرو گے۔'' O---۱۰۱۔ ''اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ انہوں نے خود اپنے اوپر ظلم کیا۔ پھر جب تیرے رب کا حکم آیا تو ان کے خدا جنہیں وہ اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے تھے۔ ان کے کچھ کام نہ آئے۔ اور انہوں نے ان کی بربادی کے سوا کچھ زیادہ نہ کیا۔'' O

سورۃ الرعد ۱۳) ---۱۷۔ ''اسی نے آسمان سے پانی برسایا۔ پھر اپنی اپنی وسعت کے مطابق نالے بہہ نکلے۔ پھر پانی کے ریلے نے اوپر چڑھے جھاگ کو اٹھا لیا اور اس چیز میں بھی جس کو آگ میں ڈال کر تپاتے ہیں زیور یا ساز و سامان کیلئے اسی طرح کے جھاگ ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ حق و باطل کی مثال بیان فرماتا ہے۔ اب جھاگ تو ناکارہ ہو کر چلا جاتا ہے لیکن جو لوگوں کو نفع دینے والی چیز ہے وہ زمین میں ٹھہری رہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسی طرح مثالیں بیان فرماتا ہے۔'' O

سورۃ النحل ۱۶) ---۹۵۔ ''تم اللہ کے عہد کو تھوڑے مول کے بدلے نہ بیچ دیا کرو، یاد رکھو اللہ کے پاس کی چیز ہی تمہارے لیے بہتر ہے بشرطیکہ تم میں علم ہو۔'' O

سورۃ العنکبوت ۲۹) ---۵۲۔ ''کہہ دیجئے کہ مجھ میں اور تم میں اللہ تعالیٰ گواہ ہونا کافی ہے وہ آسمان و زمین کی ہر چیز کا عالم ہے، جو لوگ باطل کے ماننے والے اور اللہ تعالیٰ سے کفر کرنے والے ہیں وہ زبردست نقصان اور گھاٹے میں ہیں۔'' O---[کیوں کہ یہی لوگ فساد عقلی اور سوء فہم میں مبتلا ہیں اسی لیے انہوں نے جو سودا کیا ہے کہ ایمان کے بدلے کفر اور ہدایت کے بدلے گمراہی خریدی ہے اس میں یہ نقصان اٹھانے والے ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

سورۃ لقمان ۳۱) ---۱۲۔ ''اور ہم نے یقیناً لقمان کو حکمت دی تھی کہ تو اللہ تعالیٰ کا شکر کر ہر شکر کرنے والا اپنے ہی نفع کے لیے شکر کرتا ہے جو بھی ناشکری کرے وہ جان لے کہ اللہ تعالیٰ بے نیاز اور تعریفوں والا ہے۔'' O---۳۳۔ ''لوگو! اپنے رب سے ڈرو اور اس دن کا خوف کرو جس دن باپ اپنے بیٹے کو کوئی

Marfat.com

نفع نہ پہنچا سکے گا اور نہ بیٹا اپنے باپ کا ذرا سا بھی نفع کرنے والا ہوگا (یاد رکھو) اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے (دیکھو) دنیا کی زندگی دھوکے میں نہ ڈالے اور نہ دھوکے باز (شیطان) تمہیں دھوکے میں ڈال دے۔" O

(سورۃ سبا ۳۴) ---۴۲۔ "پس آج تم میں سے کوئی (بھی) کسی کے لیے (بھی کسی قسم کے) نفع نقصان کا مالک نہ ہوگا۔ اور ظالموں سے کہہ دیں گے کہ اس آگ کا عذاب چکھو جسے تم جھٹلاتے رہے۔" O

(سورۃ فاطر ۳۵) ---۱۸۔ "کوئی بھی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا' اگر کوئی گراں بار دوسرے کو اپنا بوجھ اٹھانے کے لیے بلائے گا تو وہ اس میں سے کچھ بھی نہ اٹھائے گا گو قرابت دار ہی ہو۔ تو صرف انہی کو آگاہ کر سکتا ہے جو غائبانہ طور پر اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور نمازوں کی پابندی کرتے ہیں اور جو بھی پاک ہو جائے وہ اپنے ہی نفع کے لیے پاک ہوگا۔ لوٹنا اللہ تعالیٰ ہی کی طرف ہے۔" O---۲۹۔ "جو لوگ کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں اور نماز کی پابندی رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو عطا فرمایا ہے اس میں پوشیدہ اور علانیہ خرچ کرتے ہیں وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جو کبھی خسارہ میں نہ ہو گی۔" O---۳۰۔ "تاکہ ان کو ان کی اجرتیں پوری دے اور ان کو اپنے فضل سے اور زیادہ دے بیشک وہ بڑا بخشنے والا قدردان ہے۔" O

(سورۃ الزُّمَر ۳۹) ---۳۸۔ "اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمان وزمین کو کس نے پیدا کیا ہے؟ تو یقیناً وہ یہی جواب دیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے۔ آپ ان سے فرمایئے کہ اچھا یہ تو بتاؤ جنہیں تم اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو اگر اللہ تعالیٰ مجھے نقصان پہنچانا چاہے تو کیا یہ اس کے نقصان کو ہٹا سکتے ہیں؟ یا اللہ تعالیٰ مجھ پر مہربانی کا ارادہ کرے تو کیا یہ اس کی مہربانی کو روک سکتے ہیں؟ آپ فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کافی ہے' توکل کرنے والے اسی پر توکل کرتے ہیں۔" O (تفسیر کیلئے باب ا، مضمون: اللہ تعالیٰ پر بھروسہ)

(سورۃ الصّف ۶۱) ---۱۰۔ "اے ایمان والو! کیا میں تمہیں وہ تجارت بتلا دوں جو تمہیں دردناک عذاب سے بچا لے؟" O---۱۱۔ "اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جانوں سے جہاد کرو۔ یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم میں علم ہو۔" O

(سورۃ الجن ۷۲) ---۲۱۔ "فرما دیجئے کہ مجھے تمہارے کسی نقصان نفع کا اختیار نہیں۔" O [یعنی مجھے تمہاری ہدایت یا گمراہی کا یا کسی اور نفع کا اختیار نہیں ہے، میں تو صرف اس کا ایک بندہ ہوں جسے اللہ نے وحی و رسالت کیلئے چن لیا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

نکاح

(سورۃ البقرۃ ۲) ---۲۲۱۔ "اور نہ نکاح کرنا تم مشرک عورتوں سے جب تک کہ نہ ایمان لے آئیں وہ اور البتہ ایک مومن لونڈی کہیں بہتر ہے مشرک عورت سے اگرچہ وہ بہت پسند ہو تمہیں اور نہ نکاح کرنا تم (اپنی عورتوں کا) مشرک مردوں سے جب تک کہ نہ ایمان لے آئیں وہ اور البتہ ایک مومن غلام کہیں بہتر ہے مشرک مرد سے اگرچہ وہ بہت پسند ہو تمہیں۔ یہ (مشرک) بلاتے ہیں دوزخ کی طرف اور اللہ تعالیٰ بلاتا ہے جنت اور مغفرت کی طرف اپنے اذن سے اور کھول کھول کر بیان کرتا ہے اپنے احکام لوگوں کیلئے تاکہ وہ نصیحت قبول کریں۔" O---۲۲۸۔ "اور طلاق یافتہ عورتیں روکے رکھیں اپنے آپ کو تین حیض تک اور نہیں جائز ہے ان کیلئے یہ کہ چھپائیں وہ اس کو جو کچھ پیدا کیا ہے اللہ تعالیٰ نے ان کے رحم میں اگر وہ ایمان رکھتی ہیں اللہ پر اور آخرت کے دن پر اور ان کے خاوند زیادہ حقدار ہیں انہیں لوٹا لینے کے (اپنی زوجیت میں) اس (مدت) میں اگر وہ چاہیں صلح کرنا اور عورتوں کے بھی حقوق ہیں ویسے ہی جیسے ان پر ہیں (مردوں کے) دستور کے مطابق البتہ مردوں کو عورتوں پر ایک درجہ حاصل ہے اور اللہ تعالیٰ غالب ہے بڑی حکمت والا۔" O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: طلاق) ---۲۳۲۔ "اور جب طلاق دے دو تم عورتوں کو پھر پوری کر لیں وہ اپنی مدت تو مت روکو انہیں اس سے کہ نکاح کر لیں وہ اپنے (سابقہ یا دوسرے) شوہروں سے جبکہ راضی ہوں وہ دونوں باہم (نکاح کرنے پر) جائز طریقے سے۔ اس حکم کے ذریعے سے نصیحت کی جاتی ہے اس کو جو رکھتا ہے تم میں سے ایمان اللہ تعالیٰ پر اور روز آخرت پر۔ یہی طریقہ ہے نہایت شائستہ تمہارے لئے اور پاکیزہ۔ یہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔" O--- [تفسیر کیلئے باب نمبر ۱۴، مضمون: طلاق] ---۲۳۵۔ "اور نہیں کچھ گناہ تم پر اس میں کہ اشارے کنائے میں دو تم پیغام نکاح ان عورتوں کو یا چھپائے رکھو اپنے دل میں۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ تم ضرور سوچتے ہو گے ان کے بارے میں لیکن نہ وعدہ کرو ان سے (نکاح کا) پوشیدہ طور پر البتہ یہ کہ کہو کوئی بات معروف طریقہ سے اور نہ پختہ کرو ارادہ عقد نکاح کا جب تک کہ نہ پوری ہو جائے عدت اور جان رکھو کہ بیشک اللہ جانتا ہے اس کو جو تمہارے دلوں میں ہے لہٰذا اس سے ڈرتے رہو اور یہ بھی جان رکھو کہ بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا، بردبار ہے۔" O

(سورۃ النساء ۴) ---۳۔ "اور اگر اندیشہ ہو تم کو کہ نہ انصاف کر سکو تم یتیم (لڑکیوں) کے معاملے میں تو نکاح کر لو تم (ان کے علاوہ) ان سے جو پسند آئیں تم کو عورتیں دو دو، تین تین، چار چار پھر اگر خوف ہو تم کو یہ کہ نہ عدل کر سکو گے تو بس ایک یا (پھر) لونڈی جو تمہاری ملک میں ہو یہ زیادہ قریب ہے اس کے کہ نہ کج جاؤ تم نا انصافی

Marfat.com

۔۔۔۱۹۔ ''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو نہیں ہے جائز تمہارے لئے کہ میراث بنالو تم عورتوں کو زبردستی۔ اور نہ دباؤ ڈالو ان پر اس غرض سے کہ ہڑپ کر جاؤ تم کچھ حصہ اس کا جو دیا ہے تم نے ہی انہیں (بصورت مہر و میراث) اِلّا یہ کہ وہ ارتکاب کریں صریح بدکاری کا اور برتاؤ کرو عورتوں کے ساتھ اچھا۔ پھر اگر ناپسند ہوں وہ تم کو تو عجب نہیں کہ ناپسند کرو تم ایک چیز کو اور رکھی ہو اللہ تعالیٰ نے اس میں خیر کثیر۔'' O ۔۔۔۲۰۔ ''اور اگر چاہو تم بدلنا بیوی کی جگہ بیوی اور دے چکے ہو تم ان میں سے کسی ایک کو ڈھیروں مال تو نہ واپس لو اس میں سے کچھ بھی۔ کیا لوگے تم وہ مال اس سے بہتان لگا کر اور صریح ظلم کر کے۔'' O ۔۔۔۲۲۔ ''اور نہ نکاح کرو تم ان سے کہ نکاح کر چکے ہوں تمہارے باپ ان عورتوں سے مگر جو کچھ پہلے ہو چکا (سو ہو چکا) بیشک یہ تھی کھلی بے حیائی قابل نفرت کام اور بہت ہی بری راہ۔'' O ۔۔۔۲۳۔ ''حرام کر دی گئیں ہیں تم پر تمہاری مائیں اور تمہاری بیٹیاں اور تمہاری بہنیں اور تمہاری پھوپھیاں اور تمہاری خالائیں اور تمہاری بھتیجیاں اور تمہاری بھانجیاں اور وہ مائیں جنہوں نے دودھ پلایا ہیں اور بہنیں تمہاری دودھ شریک اور مائیں تمہاری بیویوں کی اور وہ لڑکیاں جو پل رہی ہوں تمہارے گھروں میں جو اولاد ہوں تمہاری ان بیویوں کی جن سے تم مباشرت کر چکے ہو۔ لیکن اگر نہ کی ہو مباشرت تم نے ان سے تو نہیں ہے کوئی گناہ تم پر (نکاح کرنے میں ان لڑکیوں سے) اور بیویاں تمہارے ان بیٹوں کی جو تمہارے صلب سے ہوں اور (حرام کیا گیا ہے) یہ بھی کہ جمع کرو دو بہنوں کو (نکاح میں) مگر جو کچھ پہلے ہو چکا (سو ہو چکا) بیشک اللہ تعالیٰ ہے معاف کرنے والا، ہر حالت میں رحم فرمانے والا۔'' O ۔۔۔۲۴۔ ''اور (حرام کی گئیں ہیں تم پر) شوہر والی عورتیں مگر وہ جو (جنگ میں قید ہو کر) ہاتھ آئیں تمہارے یہ قانون ہے اللہ تعالیٰ کا لازم ہے جس کی پابندی تم پر۔ اور حلال ہیں تمہارے لئے وہ (عورتیں) جو علاوہ ہیں ان کے اس طرح کہ حاصل کرو تم ان کو اپنے مال خرچ کر کے، قید (نکاح) میں لانے کیلئے نہ کہ بدکاری کی خاطر۔ پھر جو لطف اٹھاؤ تم ان عورتوں میں کسی سے تو ادا کرو انہیں ان کے مہر بطور فرض اور نہیں ہے کچھ گناہ تم پر کسی (سمجھوتے) میں جو باہمی رضامندی سے طے پا جائے، بعد مہر مقرر کرنے کے۔ بیشک اللہ ہے ہر بات جاننے والا بڑی حکمت والا۔'' O ۔۔۔۲۵۔ ''اور جو نہ رکھتا ہو تم میں قدرت اس بات کی کہ نکاح کر سکے آزاد مومن عورتوں سے تو (وہ نکاح کرے) ان سے جو تمہاری ملک میں ہوں کنیزیں ایمان والی اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے تمہارے ایمان کا حال۔ تم سب ایک دوسرے ہی سے ہو سو نکاح کرو ان کنیزوں سے، اجازت سے ان کے مالکوں کی اور ادا کرو انہیں ان کے مہر دستور کے مطابق (تا کہ وہ) قید نکاح میں محفوظ رہنے والیاں ہوں۔ نہ بدکاری کرنے والیاں اور نہ چوری چھپے یارانہ گانٹھنے والیاں۔ پھر جب وہ قید نکاح میں محفوظ ہو جائیں تو اگر ارتکاب کریں بدکاری کا تو ان کیلئے ہے نصف اس سزا کا جو آزاد عورتوں کیلئے مقررہ سزا۔ یہ (کنیز سے نکاح کی سہولت) اس کیلئے ہے جسے ڈر ہو بدکاری میں مبتلا ہونے کا تم میں سے اور یہ کہ صبر سے کام لو تم یہ بہتر ہے تمہارے لئے۔ اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا، رحم فرمانے والا ہے۔'' O ۔۔۔۱۲۹۔ ''اور نہیں قدرت رکھتے تم اس بات کی کہ عدل کرو بیویوں کے درمیان خواہ کتنا ہی چاہو تم لہٰذا نہ جھک جاؤ (کسی ایک کی طرف) پوری طرح جھکنا کہ چھوڑ دو دوسری بیویوں کو ادھر لٹکتا۔ اور اگر درست کر لو تم (اپنا طرز عمل) اور ڈرتے رہو اللہ تعالیٰ سے تو بیشک اللہ تعالیٰ ہے بہت معاف کرنے والا اور رحم فرمانے والا۔'' O ۔۔۔۱۳۰۔ ''اور اگر جدا ہو جائیں (میاں بیوی ایک دوسرے سے) تو بے نیاز کر دے گا اللہ تعالیٰ ہر ایک کو (محتاجی سے) اپنی وسیع قدرت سے اور ہے اللہ تعالیٰ وسیع قدرت کا مالک، بڑی حکمت والا۔'' O

سورۃ المائدہ (۵) ۔۔۔۵۔ ''آج تم پر پاکیزہ چیزیں حلال کی جاتی ہیں اور ان کا کھانا بھی جنہیں کتاب دی گئی تھی تمہارے لئے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کیلئے حلال ہے اور مومن شریف زادیاں اور ان لوگوں کی شریف زادیاں جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی (حلال ہیں) جب تم انہیں ان کے مہر اپنی خانہ آبادی کیلئے نہ کہ شہوت رانی اور چوری چھپے آشنائی کرنے کیلئے ادا کر دو۔ اور جو ایمان (کے ان تقاضوں) کو نہ مانے گا اس کا عمل اکارت گیا اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں ہوگا۔'' O

احادیث مبارکہ:

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے جوانوں کی جماعت جو تم میں جماع کے اسباب کی طاقت رکھتا ہے وہ نکاح کرلے نکاح نظر کو نیچا رکھتا ہے اور شرمگاہ کی حفاظت کرتا ہے اور جو اسباب نکاح کی طاقت نہیں رکھتا وہ روزے رکھے کہ روزہ خصی کرتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دنیا مال و متاع ہے اور اس دنیا کا بہتر متاع نیک عورت ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین شخصوں کی امداد اللہ تعالیٰ پر لازم ہے۔ ایک مکاتب جو کتابت ادا کرنے کا ارادہ کرتا ہے۔ دوسرا جو زنا سے بچنے کی غرض سے نکاح کا ارادہ کرے اور تیسرا خدا کی راہ میں جہاد کرنے والا۔

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب ایک تمہارا کسی عورت کی طرف نکاح کا پیغام بھیجے اگر وہ اس کی طرف دیکھ سکتا ہے دیکھ لے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی بیوہ کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر نہ کیا جائے اور کنواری کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر نہ کیا جائے۔ صحابہؓ نے کہا اے اللہ کے رسول اس کا اذن کیونکر ہے۔ فرمایا اس کی خاموشی اختیار کرنا اس کا اذن ہے۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ ﷺ نے شغار سے منع فرمایا۔ شغار یہ ہے کہ ایک آدمی اپنی لڑکی کا نکاح اس شرط پر کرے کہ دوسرا آدمی اپنی

Marfat.com

لڑکی کا نکاح اس کے ساتھ کرے اور دونوں کے درمیان مہر مقرر نہ ہو۔ ایک اور روایت میں ہے کہ نکاح شغار اسلام میں نہیں ہے۔

☆ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہا خیبر کے دن رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کے متعہ سے منع فرمایا اور گھریلو گدھوں کے گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

☆ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم نکاح کو ظاہر کیا کرو اور مسجدوں میں نکاح کرو اور ان میں دف بجایا کرو۔ (احادیث از دستور القرآن صفحہ نمبر ۲۳۸ تا ۲۴۰ مؤلفہ محمد شریف چوہدری)

(سورۃ الاحزاب ۳۳)---۴۹۔ "اے مومنو! جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرو پھر ہاتھ لگانے سے پہلے (ہی) طلاق دے دو تو ان پر تمہارا کوئی حق عدت کا نہیں جسے تم شمار کرو پس تم کچھ نہ کچھ انہیں دے دو اور بھلے طریق پر انہیں رخصت کر دو۔" O

نکاح جن عورتوں سے جائز ہے

(سورۃ البقرۃ ۲)---۲۳۲۔ "اور جب طلاق دے دو تم عورتوں کو پھر پوری کر لیں وہ اپنی مدت تو مت روکو انہیں اس سے کہ نکاح کر لیں وہ اپنے (سابقہ یا دوسرے) شوہروں سے جبکہ راضی ہوں وہ دونوں باہم (نکاح کرنے پر) جائز طریقے سے۔ اس حکم کے ذریعے سے نصیحت کی جاتی ہے اس کو جو رکھتا ہے تم میں سے ایمان اللہ تعالیٰ پر اور روز آخرت پر۔ یہی طریقہ ہے نہایت شائستہ تمہارے لئے اور پاکیزہ۔ یہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔" O---[تفسیر کیلئے باب نمبر ۱۴، مضمون: طلاق]---۲۳۵۔ "اور نہیں کچھ گناہ تم پر اس میں کہ اشارے کنائے میں دو تم پیغام نکاح ان عورتوں کو یا چھپائے رکھو اپنے دل میں۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ تم ضرور سوچتے ہو گے ان کے بارے میں لیکن نہ وعدہ کرو ان سے (نکاح کا) پوشیدہ طور پر البتہ یہ کہ کہو کوئی بات معروف طریقہ سے اور نہ پختہ کرو ارادہ عقد نکاح کا جب تک کہ نہ پوری ہو جائے عدت اور جان رکھو کہ بیشک اللہ جانتا ہے اس کو جو تمہارے دلوں میں ہے لہٰذا اس سے ڈرتے رہو اور یہ بھی جان رکھو کہ بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا، بردبار ہے۔" O---[یہ بیوہ یا وہ عورت جس کو تین طلاقیں مل چکی ہوں یعنی طلاق بائنہ۔ ان کی بابت کہا جا رہا ہے کہ عدت کے دوران ان سے اشارے کنایے میں تو تم نکاح کا پیغام دے سکتے ہو (مثلاً میرا ارادہ شادی کرنے کا ہے یا میں نیک عورت کی تلاش میں ہوں وغیرہ) لیکن ان سے کوئی خفیہ وعدہ مت لو اور نہ مدت گزرنے سے قبل عقد نکاح پختہ کرو۔ لیکن وہ عورت جس کو خاوند نے ایک یا دو طلاقیں دی ہیں اس کو عدت کے اندر اشارے کنایے میں بھی نکاح کا پیغام دینا جائز نہیں کیونکہ جب تک عدت نہیں گزر جاتی اس پر خاوند کا ہی حق ہے۔ ممکن ہے خاوند رجوع ہی کر لے۔ مسئلہ: بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ جاہل لوگ عدت کے اندر ہی نکاح کر لیتے ہیں، اس کی بابت حکم یہ ہے کہ اگر ان کے درمیان ہم بستری نہیں ہوئی ہے تو فوراً ان کے درمیان تفریق کرادی جائے اور اگر ہم بستری ہو گئی ہے تب بھی تفریق تو ضروری ہے، تاہم دوبارہ ان کے درمیان (عدت گزرنے کے بعد) نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں؟ اس میں اختلاف ہے۔ بعض علماء کی رائے یہ ہے کہ ان کے درمیان اب کبھی باہم نکاح نہیں ہو سکتا۔ یہ ایک دوسرے کے لیے ابداً حرام ہیں لیکن جمہور علماء ان کے درمیان نکاح کے جواز کے قائل ہیں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ النساء ۴)---۳۔ "اور اگر اندیشہ ہو تم کو کہ نہ انصاف کر سکو تم یتیم (لڑکیوں) کے معاملے میں تو نکاح کر لو تم (ان کے علاوہ) ان سے جو پسند آئیں تم کو عورتیں دو دو، تین تین، چار چار پھر اگر خوف ہو تم کو یہ کہ نہ عدل کر سکو گے تو بس ایک یا (پھر) لونڈی جو تمہاری ملک میں ہو یہ زیادہ قریب ہے اس کے کہ بچ جاؤ تم نا انصافی سے۔" O---[یعنی ایک ہی عورت سے شادی کرنا کافی ہو سکتا ہے۔ کیونکہ ایک سے زیادہ بیویاں رکھنے کی صورت میں انصاف کا اہتمام بہت مشکل ہے جس کی طرف قلبی میلان زیادہ ہو گا ضروریات زندگی کی فراہمی میں زیادہ توجہ بھی اسی کی طرف ہو گی۔ یوں بیویوں کے درمیان وہ انصاف کرنے میں ناکام رہے گا اور اللہ کے ہاں مجرم قرار پائے گا۔ قرآن نے اس حقیقت کو دوسرے مقام پر نہایت بلیغانہ انداز میں اس طرح بیان فرمایا "اور تم ہرگز اس بات کی طاقت نہ رکھو گے کہ بیویوں کے درمیان انصاف کر سکو اگرچہ تم اس کا اہتمام کرو۔ (اس لیے اتنا تو کرو) کہ ایک ہی طرف نہ جھک جاؤ کہ دوسری بیوی کو بیچ ادھڑ میں لٹکا رکھو۔" النساء: ۱۲۹۔ اس سے معلوم ہوا کہ ایک سے زیادہ شادی کرنا اور بیویوں کے ساتھ انصاف نہ کرنا نامناسب اور نہایت خطرناک ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۲۴۔ "اور (حرام کی گئیں ہیں تم پر) شوہر والی عورتیں مگر وہ جو (جنگ میں قید ہو کر) ہاتھ آئیں تمہارے یہ قانون ہے اللہ تعالیٰ کا لازم ہے جس کی پابندی تم پر۔ اور حلال ہیں تمہارے لئے وہ (عورتیں) جو علاوہ ہیں ان کے اس طرح کہ حاصل کرو تم ان کو اپنے مال خرچ کر کے، قید (نکاح) میں لانے کیلئے نہ کہ بدکاری کی خاطر۔ پھر جو لطف اٹھاؤ تم ان عورتوں میں کسی سے تو ادا کرو انہیں ان کے مہر بطور فرض اور نہیں ہے کچھ گناہ تم پر کسی (سمجھوتے) میں جو باہمی رضامندی سے طے پا جائے، بعد مہر مقرر کرنے کے۔ بیشک اللہ ہے ہر بات جاننے والا بڑی حکمت والا۔" O---[یعنی مذکورہ محرمات قرآنی اور حدیث کے علاوہ دیگر عورتوں سے نکاح کرنا جائز ہے۔ بشرطیکہ چار چیزیں اس میں ہوں۔ اول یہ کہ طلب کرو یعنی دونوں طرف سے ایجاب و قبول ہو۔ دوسری یہ کہ مال یعنی مہر ادا کرنا قبول کرو۔ تیسری یہ کہ ان کی شادی کی قید (دائمی قبضے) میں لانا مقصود ہو، صرف شہوت رانی غرض نہ ہو (جیسے زنا میں یا ابن متعہ میں ہوتا ہے جو شیعوں میں رائج

Marfat.com

ہے یعنی جنسی خواہش کی تسکین کے لیے چندروزیا چند گھنٹوں کا نکاح)۔ چوتھی یہ کہ چھپی یاری دوستی نہ ہو بلکہ گواہوں کی موجودگی میں نکاح ہو۔ یہ چاروں شرطیں اس آیت سے مستفاد ہیں۔ اس سے جہاں شیعوں کے متعہ کا بطلان ہوتا ہے وہیں مروجہ حلالہ کا بھی ناجائز ہونا ثابت ہوتا ہے کیونکہ اس کا مقصد بھی عورت کو نکاح کی دائمی قید میں لانا نہیں ہوتا بلکہ عرفاً یہ صرف ایک رات کے لیے مقرر اور معہود ذہنی ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)

(سورۃ المائدۃ ۵)---۵۔ ''آج تم پر پاکیزہ چیزیں حلال کی جاتی ہیں اور ان کا کھانا بھی جنہیں کتاب دی گئی تھی تمہارے لئے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کیلئے حلال ہے اور مومن شریف زادیاں اور ان لوگوں کی شریف زادیاں جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی (حلال ہیں) جب تم انہیں ان کے مہر اپنی خانہ آبادی کیلئے نہ کہ شہوت رانی اور چوری چھپے آشنائی کرنے کیلئے ادا کردو۔ اور جو ایمان (کے ان تقاضوں) کو نہ مانے گا اس کا عمل اکارت گیا اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں ہوگا۔'' O [اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح کی اجازت کے ساتھ ایک تو پاکدامن کی قید ہے، جو آج کل اکثر اہل کتاب کی عورتوں سے مفقود ہے۔ دوسرے، اس کے بعد فرمایا گیا جو ایمان کے ساتھ کفر کرے، اسکے عمل برباد ہوگئے۔ اس سے یہ تنبیہ مقصود ہے کہ اگر ایسی عورت سے نکاح کرنے میں ایمان کے ضیاع کا اندیشہ ہو تو بہت ہی خسارہ کا سودا ہوگا اور آج کل اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح میں ایمان کو جو شدید خطرات لاحق ہوتے ہیں، محتاج وضاحت نہیں۔ درآں حالیکہ ایمان کو بچانا فرض ہے۔ ایک جائز کام کیلئے فرض کو خطرے میں نہیں ڈالا جاسکتا۔ اس لیے اس کا جواز بھی اس وقت تک ناقابل عمل رہے گا جب تک مذکورہ دونوں چیزیں مفقود نہ ہو جائیں۔ علاوہ ازیں آج کل کے اہل کتاب ویسے بھی اپنے دین سے بالکل ہی بیگانہ بلکہ بیزار اور باغی ہیں۔ اس حالت میں کیا وہ واقعی اہل کتاب میں شمار بھی ہو سکتے ہیں؟ واللہ اعلم (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

نکاح جن عورتوں سے جائز نہیں

(سورۃ البقرۃ ۲)---۲۲۱۔ ''اور نہ نکاح کرنا تم مشرک عورتوں سے جب تک کہ نہ ایمان لے آئیں وہ اور البتہ ایک مومن لونڈی کہیں بہتر ہے مشرک عورت سے اگرچہ وہ بہت پسند ہو تمہیں اور نہ نکاح کرنا تم (اپنی عورتوں کا) مشرک مردوں سے جب تک کہ نہ ایمان لے آئیں وہ اور البتہ ایک مومن غلام کہیں بہتر ہے مشرک مرد سے اگرچہ وہ بہت پسند ہو تمہیں۔ یہ (مشرک) بلاتے ہیں دوزخ کی طرف اور اللہ تعالیٰ بلاتا ہے جنت اور مغفرت کی طرف اپنے اذن سے اور کھول کھول کر بیان کرتا ہے اپنے احکام لوگوں کیلئے تاکہ وہ نصیحت قبول کریں۔'' O

(سورۃ النساء ۴)---۲۲۔ ''اور نہ نکاح کرو تم ان سے کہ نکاح کر چکے ہوں تمہارے باپ ان عورتوں سے مگر جو کچھ پہلے ہو چکا (سو ہو چکا) بیشک یہ تھی کھلی بے حیائی قابل نفرت کام اور بہت ہی بری راہ۔'' O---۲۳۔ ''حرام کردی گئیں ہیں تم پر تمہاری مائیں اور تمہاری بیٹیاں اور تمہاری بہنیں اور تمہاری پھوپھیاں اور تمہاری خالائیں اور تمہاری بھتیجیاں اور تمہاری بھانجیاں اور وہ مائیں جنہوں نے دودھ پلایا تمہیں اور بہنیں تمہاری دودھ شریک اور مائیں تمہاری بیویوں کی اور وہ لڑکیاں جو پل رہی ہوں تمہارے گھروں میں جو اولاد ہوں تمہاری ان بیویوں کی جن سے تم مباشرت کر چکے ہو۔ لیکن اگر نہ کی ہو مباشرت تم نے ان سے تو نہیں ہے کوئی گناہ تم پر (نکاح کرنے میں ان لڑکیوں سے) اور بیویاں تمہارے ان بیٹوں کی جو تمہارے صلب سے ہوں اور (حرام کیا گیا ہے) یہ بھی کہ جمع کرو دو بہنوں کو (نکاح میں) مگر جو کچھ پہلے ہو چکا (سو ہو چکا) بیشک اللہ تعالیٰ ہے معاف کرنے والا، ہر حالت میں رحم فرمانے والا۔'' O---[جن عورتوں سے نکاح کرنا حرام ہے ان کی تفصیل بیان کی جارہی ہے۔ ان میں سات محرمات نسب، سات رضاعی اور چار سسرالی بھی ہیں۔ ان کے علاوہ حدیث رسول سے ثابت ہے کہ بھتیجی اور پھوپھی اور بھانجی اور خالہ کو ایک نکاح میں جمع کرنا حرام ہے۔ سات نسبی محرمات میں مائیں، بیٹیاں، بہنیں، پھوپھیاں، خالائیں، بھتیجی اور بھانجی ہیں اور سات رضاعی محرمات میں رضاعی مائیں، رضاعی بیٹیاں، رضاعی بہنیں، رضاعی پھوپھیاں، رضاعی خالائیں، رضاعی بھتیجیاں اور رضاعی بھانجیاں اور سسرالی محرمات میں ساس، ربائب (مدخولہ بیوی کی پہلے خاوند سے لڑکیاں) بہو اور دو سگی بہنوں کا جمع کرنا۔ ان کے علاوہ باپ کی منکوحہ (جس کا ذکر اس سے پہلی آیت میں ہے) اور حدیث کے مطابق بیوی جب تک عقد نکاح میں ہے اس کی پھوپھی اور اس کی خالہ اور اس کی بھتیجی اور اس کی بھانجی سے بھی نکاح حرام ہے۔ محرمات نسبی کی تفصیل (مائیں) میں ماؤں کی مائیں (نانیاں) ان کی دادیاں اور باپ کی مائیں (دادیاں، پردادیاں اور ان سے آگے تک) شامل ہیں۔ (بیٹیاں) میں پوتیاں، نواسیاں اور پوتیوں، نواسیوں کی بیٹیاں (نیچے تک) شامل ہیں۔ زنا سے پیدا ہونے والی لڑکی بیٹی میں شامل ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے۔ ائمہ ثلاثہ اسے بیٹی میں شامل کرتے ہیں اور اس سے نکاح کو حرام سمجھتے ہیں۔ البتہ امام شافعی کہتے ہیں کہ وہ بنت شرعی نہیں ہے۔ پس جس طرح (اللہ تعالیٰ تمہیں اولاد میں مال متروکہ تقسیم کرنے کا حکم دیتا ہے) میں داخل نہیں اور بالاجماع وہ وارث نہیں۔ اسی طرح وہ اس آیت میں بھی داخل نہیں۔ واللہ اعلم۔ (بہنیں) عینی ہوں یا اخیافی و علاتی (پھوپھیاں) اس میں باپ کی سب مذکر اصول یعنی نانا، دادا کی تینوں قسموں کی بہنیں شامل ہیں۔ (خالائیں) اس میں ماں کی سب مونث اصول (یعنی نانی و دادی) کی تینوں قسموں کی بہنیں شامل ہیں۔ بھتیجیاں، اس میں تینوں قسم کے بھائیوں کی اولاد بواسطہ اور

Marfat.com

بلاواسطہ (یا صلبی وفرعی) شامل ہیں۔ بھانجیاں، اس میں تینوں قسم کی بہنوں کی اولاد بواسطہ یا بلاواسطہ یا صلبی وفرعی) شامل ہیں۔ قسم دوم محرمات رضاعیہ: رضاعی ماں، جس کا دودھ تم نے مدت رضاعت (یعنی دو سال) کے اندر پیا ہو۔ رضاعی بہن، وہ عورت جس کو تمہاری حقیقی یا رضاعی ماں نے دودھ پلایا، تمہارے ساتھ پلایا یا تم سے پہلے یا بعد تمہارے اور بہن بھائیوں کے ساتھ پلایا۔ یا جس عورت کی حقیقی یا رضاعی ماں نے تمہیں دودھ پلایا، چاہے مختلف اوقات میں پلایا ہو۔ رضاعت سے بھی وہ تمام رشتے حرام ہو جائیں گے جو نسب سے حرام ہوتے ہیں۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ رضاعی ماں بننے والی عورت کی نسبی و رضاعی اولاد دودھ پینے والے بچے کی بہن بھائی، اس عورت کا شوہر اس کا باپ اور اس مرد کی بہنیں، اس کی پھوپھیاں، اس عورت کی بہنیں، خالائیں اور اس عورت کے جیٹھ، دیور اس کے رضاعی چچا، تایا بن جائیں گے اور اس دودھ پینے والے بچے کی نسبی بہن بھائی وغیرہ اس گھرانہ پر رضاعت کی بنا پر حرام نہ ہوں گے۔

قسم سوم سسرالی محرمات: بیوی کی ماں یعنی ساس (اس میں بیوی کی نانی دادی بھی داخل ہے) اگر کسی عورت سے نکاح کرکے بغیر ہم بستری کے ہی طلاق دے دی ہو، تب بھی اس کی ماں (ساس) سے نکاح حرام ہوگا۔ البتہ کسی عورت سے نکاح کرکے اسے بغیر مباشرت کے طلاق دے دی ہو تو اس کی لڑکی سے اس کا نکاح جائز ہوگا۔ ربیبہ بیوی کے پہلے خاوند سے لڑکی: اس کی حرمت مشروط ہے یعنی اس کی ماں سے اگر مباشرت کر لی گئی ہوگی تو ربیبہ سے نکاح حرام، بصورت دیگر حلال ہوگا۔ (وہ ربیبہ جو تمہاری گود میں پرورش پائیں) یہ قید غالب احوال کے اعتبار سے ہے، بطور شرط کے نہیں ہے۔ اگر یہ لڑکی کسی اور جگہ بھی زیر پرورش یا مقیم ہوگی تب بھی اس سے نکاح حرام ہوگا۔ بیٹوں میں پوتے نواسے بھی داخل ہیں یعنی ان کی بیویوں سے بھی نکاح حرام ہوگا۔ اسی طرح رضاعی اولاد کے جوڑے بھی حرام ہوں گے۔ (تمہارے صلبی بیٹوں کی بیویوں) کی قید سے یہ واضح ہوگیا کہ لے پالک بیٹوں کی بیویوں سے نکاح حرام نہیں ہے۔ دو بہنیں (رضاعی ہوں یا نسبی) ان سے بیک وقت نکاح حرام ہے۔ البتہ ایک کی وفات کے بعد یا طلاق کی صورت میں عدت گزرنے کے بعد دوسری بہن سے نکاح جائز ہے۔ اسی طرح چار بیویوں میں سے ایک کو طلاق دینے سے پانچویں نکاح کی اجازت نہیں جب تک طلاق یافتہ عورت عدت سے فارغ نہ ہو جائے۔

ملحوظہ: زنا سے حرمت ثابت ہوگی یا نہیں؟ اس میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ اکثر اہل علم کا قول ہے کہ اگر کسی شخص نے کسی عورت سے بدکاری کی تو اس بدکاری کی وجہ سے وہ عورت اس پر حرام نہیں ہوگی اسی طرح اگر اپنی بیوی کی ماں (ساس) سے یا اس کی بیٹی سے (جو دوسرے خاوند سے ہو) زنا کر لے گا تو اس کی بیوی اس پر حرام نہیں ہوگی۔ احناف اور دیگر بعض علماء کی رائے میں زنا کاری سے بھی حرمت ثابت ہو جائے گی۔ اول الذکر مسلک کی تائید بعض احادیث سے ہوتی ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ النساء ۴**) ---۲۴ ''اور (حرام کی گئیں ہیں تم پر) شوہر والی عورتیں مگر وہ جو (جنگ میں قید ہو کر) ہاتھ آئیں تمہارے یہ قانون ہے اللہ تعالیٰ کا لازم ہے جس کی پابندی تم پر۔ اور حلال ہیں تمہارے لئے وہ (عورتیں) جو علاوہ ہیں ان کے اس طرح کہ حاصل کرو تم ان کو اپنے مال خرچ کرکے، قید (نکاح) میں لانے کیلئے نہ کہ بدکاری کی خاطر۔ پھر جو لطف اٹھاؤ تم ان عورتوں میں کسی سے تو ادا کرو انہیں ان کے مہر بطور فرض اور نہیں ہے کچھ گناہ تم پر کسی (سمجھوتے) میں جو باہمی رضامندی سے طے پا جائے، بعد مہر مقرر کرنے کے۔ بیشک اللہ ہے ہر بات جاننے والا بڑی حکمت والا۔'' O --- [قرآن حکیم میں احصان چار معنوں میں مستعمل ہوا ہے (۱) شادی (۲) آزادی (۳) پاک دامنی (۴) اور اسلام۔ اس اعتبار سے محصنات کے چار مطلب ہیں (۱) شادی شدہ عورتیں (۲) آزاد عورتیں (۳) پاک دامن عورتیں (۴) اور مسلمان عورتیں۔ یہاں پہلا معنی مراد ہے۔ اس کی شان نزول میں آتا ہے کہ جب بعض جنگوں میں کافروں کی عورتیں بھی مسلمانوں کی قید میں آگئیں تو مسلمانوں نے ان سے ہم بستری کرنے میں کراہت محسوس کی کیونکہ وہ شادی شدہ تھیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا، جس پر آیت نازل ہوئی جس سے یہ معلوم ہوا کہ جنگ میں حاصل ہونے والی کافر عورتیں، جب مسلمانوں کی لونڈیاں بن جائیں تو شادی شدہ ہونے کے باوجود ان سے مباشرت کرنا جائز ہے۔ البتہ استبرائے رحم ضروری ہے۔ یعنی ایک حیض آنے کے بعد یا حاملہ ہیں تو وضع حمل کے بعد ان سے جنسی تعلق قائم کیا جائے۔

لونڈی کا مسئلہ: نزول قرآن کے وقت غلام اور لونڈیوں کا سلسلہ عام تھا جسے قرآن نے بند نہیں کیا، البتہ ان کے بارے میں ایسی حکمت عملی اختیار کی گئی کہ جس سے غلاموں اور لونڈیوں کو زیادہ سے زیادہ سہولتیں حاصل ہوں تاکہ غلامی کی حوصلہ شکنی ہو۔ اس کے دو ذریعے تھے۔ ایک تو بعض خاندان صدیوں سے ایسے چلے آرہے تھے کہ ان کے مرد اور عورت فروخت کر دیئے جاتے تھے۔ یہی خریدے ہوئے مرد وعورت غلام اور لونڈی کہلاتے تھے۔ مالک کو ان سے ہر طرح کے استمتاع (فائدہ اٹھانے) کا حق حاصل ہوتا تھا۔ دوسرا ذریعہ جنگ میں قیدیوں والا تھا کہ کافروں کی قیدی عورتوں کو مسلمانوں میں تقسیم کر دیا جاتا تھا اور وہ ان کی لونڈیاں بن کر ان کے پاس رہتی تھیں۔ قیدیوں کے لیے یہ بہترین حل تھا۔ کیونکہ اگر انہیں معاشرے میں یوں ہی آزاد چھوڑ دیا جاتا تو معاشرے میں ان کے ذریعے سے فساد پیدا ہوتا۔ بہرحال مسلمان شادی شدہ عورتیں تو ویسے ہی حرام ہیں تاہم کافر عورتیں بھی حرام ہی ہیں الا یہ کہ وہ مسلمانوں کی ملکیت میں آجائیں۔ اس صورت میں استبرائے رحم کے بعد وہ ان کے لیے حلال ہیں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

Marfat.com

نمازِ تہجد

(سورۃ بنی اسرائیل ۱۷)---۷۹۔"رات کے کچھ حصے میں تہجد کی نماز میں قرآن کی تلاوت کریں یہ زیادتی آپ کے لیے ہے عنقریب آپ کا رب آپ کو مقام محمود میں کھڑا کرے گا۔"O---[بعض نے اس کے معنی کئے ہیں یہ ایک زائد فرض ہے جو آپ کے لیے خاص ہے، اس طرح وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ پر تہجد بھی اسی طرح فرض تھی، جس طرح پانچ نمازیں فرض تھیں- البتہ امت کے لیے تہجد کی نماز فرض نہیں- بعض کہتے ہیں کہ نافلۃ (زائد) کا مطلب یہ ہے کہ یہ تہجد کی نماز آپ ﷺ کے رفع درجات کے لیے زائد چیز ہے، کیونکہ آپ ﷺ تو مغفور الذنب ہیں، جب کہ امتیوں کے لیے یہ اور دیگر اعمال خیر کفارۂ سیئات ہیں- اور بعض کہتے ہیں کہ نافلہ ہی ہے- یعنی نہ آپ ﷺ پر فرض تھی نہ آپ ﷺ کی امت پر- یہ ایک زائد عبادت ہے جس کی فضیلت یقیناً بہت ہے اور اس وقت اللہ تعالیٰ اپنی عبادت سے بڑا خوش ہوتا ہے، تاہم یہ نماز فرض و واجب نہ نبی کریم ﷺ پر تھی اور نہ آپ ﷺ کی امت پر ہی فرض ہے- (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]-[تہجد نماز کے لیے نیند کو چھوڑے یا بعد عشا سونے کے بعد جو نماز پڑھی جائے اس کو کہتے ہیں نماز تہجد کی حدیث شریف میں بہت فضیلتیں آئی ہیں- نماز تہجد سید عالم ﷺ پر فرض تھی- جمہور کا یہی قول ہے حضور ﷺ کی امت کے لیے یہ نماز سنت ہے- مسئلہ: تہجد کی کم سے کم دو رکعتیں اور متوسط چار اور زیادہ آٹھ ہیں اور سنت یہ ہے کہ دو دو رکعت کی نیت سے پڑھی جائیں- مسئلہ: اگر آدمی شب کی ایک تہائی عبادت کرنا چاہے اور دو تہائی سونا تو شب کے تین حصے کرلے، درمیانی تہائی میں تہجد پڑھنا افضل ہے اور اگر چاہے کہ آدھی رات سوئے آدھی رات عبادت کرے تو نصف اخیر افضل ہے- مسئلہ: جو شخص نماز تہجد کا عادی ہو اس کیلئے تہجد ترک کرنا مکروہ ہے- (از تفسیر احمد رضا خان بریلوی")]

(سورۃ السجدۃ ۳۲)---۱۶۔"ان کی کروٹیں اپنے بستروں سے الگ رہتی ہیں اپنے رب کو خوف اور امید کے ساتھ پکارتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے وہ خرچ کرتے ہیں۔"O---[یعنی راتوں کو اٹھ کر نوافل (تہجد) پڑھتے توبہ و استغفار تسبیح و تحمید اور دعا و الحاح و زاری کرتے ہیں۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ ق ۵۰)---۴۰۔"اور رات کے کسی وقت بھی تسبیح کریں اور نماز کے بعد بھی۔"O---[رات کے کچھ حصے میں بھی اللہ کی تسبیح کریں یا رات کی نماز (تہجد) پڑھیں- جیسے دوسرے مقام پر فرمایا "رات کو اٹھ کر نماز تہجد پڑھیں جو آپ کے لیے مزید ثواب کا باعث ہے" بعض کہتے ہیں کہ معراج سے قبل مسلمانوں کے لیے صرف فجر اور عصر کی نماز اور نبی کریم ﷺ کے لیے تہجد کی نماز بھی فرض تھی- معراج کے موقعے پر پانچ نمازیں فرض کردیں گئیں۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الذّٰریٰت ۵۱)---۱۸۔"اور وقت سحر استغفار کیا کرتے تھے۔"O---[وقت سحر' قبولیت دعا کے بہترین اوقات میں سے ہے- حدیث پاک میں آتا ہے کہ "جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے اور ندا دیتا ہے کہ کوئی توبہ کرنے والا ہے کہ میں اس کی توبہ قبول کروں؟ کوئی بخشش مانگنے والا ہے کہ میں اسے بخش دوں' کوئی سائل ہے کہ میں اس کے سوال کو پورا کروں- یہاں تک کہ فجر طلوع ہوجاتی ہے۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الطور ۵۲)---۴۹۔"اور رات کو بھی اس کی تسبیح پڑھیں اور ستاروں کے ڈوبتے وقت بھی۔"O---[اس سے مراد قیام اللیل- یعنی نماز تہجد ہے' جو عمر بھر نبی کریم ﷺ کا معمول رہا۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ المزمل ۷۳)---۱۔"اے کپڑے میں لپٹنے والے۔"O---۲۔"رات (کے وقت نماز) میں کھڑے ہوجاؤ مگر کم۔"O---۳۔"آدھی رات یا اس سے بھی کچھ کم کرلے۔"O---[یہ اس مقدار وقت کی تشریح ہے جسے عبادت میں گزارنے کا حکم دیا گیا تھا' اس میں آپ ﷺ کو اختیار دیا گیا کہ خواہ آدھی رات نماز میں صرف کریں یا اس سے کچھ کم کردیں' یا اس سے کچھ زیادہ' لیکن انداز بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ قابل ترجیح آدھی رات ہے' کیونکہ اسی کو معیار قرار دے کر کمی وبیشی کا اختیار دیا گیا۔(از تفسیر ۳ تفہیم القرآن)]---۴۔"یا اس پر بڑھا دے اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر (صاف) پڑھا کر۔"O---۵۔"یقیناً ہم تجھ پر بہت بھاری بات عنقریب نازل کریں گے۔"O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۵، مضمون: قرآن حکیم]---۶۔"بیشک رات کا اٹھنا دل جمعی کے لیے انتہائی مناسب ہے اور بات کو بہت درست کر دینے والا ہے۔"O---[وطی کہتے ہیں پاؤں کے ساتھ کسی کو لتاڑنا' روندنا' کیونکہ رات کو خواب راحت سے بیدار ہونا' نرم اور گرم بستر سے اٹھ کر وضو کرنا' نماز پڑھنا' ذکر اذکار کرنا نفس کے لیے بہت گراں ہے' اس لئے جو شخص شب بیداری اور سحر خیزی کو اپنی عادت بنالیتا ہے' وہ گویا سرکش نفس کی سرکوبی کررہا ہے اور اس کے غرور و نخوت کو پاؤں تلے روندرہا ہے' جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پہلے چند روز تو نفس اس کو ناگوار سمجھتا ہے' اس سے بچ نکلنے کی کوشش کرتا ہے اگر اس کو اٹھا کر مصلیٰ پر کھڑا کردیا جائے تو اونگھنے لگتا ہے' نماز میں خشوع و خضوع پیدا نہیں ہوتا' کم ہمت سالک یہ خیال کرکے کہ اس نماز سے کیا فائدہ جس میں خضوع نہ ہو' نفس کے اس فریب کے سامنے ہتھیار ڈال دیتا ہے' لیکن ارباب عزیمت نفس کی ان چالوں میں نہیں آتے' وہ اس کی ان حرکتوں کے باوجود سحری کو اٹھنے کی مشق جاری رکھتے ہیں' چند روز بعد جب ان کا سرکش نفس سدھائے ہوئے گھوڑے کی طرح ان کے اشارے پر عمل کرنے لگتا ہے تو ان کی خوشی کی کوئی انتہا نہیں رہتی۔ اس لئے فرمایا کہ نفس کے غرور کو کچلنے کے لئے اور اس کی سرکشی ختم کرنے کے لئے یہ نسخہ بڑا کارگر ہے اسے شب بیداری سے خوب لتاڑو' چند دن میں ہی یہ رام ہوجائے گا اور اس کی خرمستیاں باقی نہیں رہیں گی۔(از

Marfat.com

تفسیر ۵ ضیاء القرآن)]---۷۔ ''یقیناً تجھے دن میں بہت شغل رہتا ہے۔'' O---[مقصد یہ ہے کہ دن میں آپ کو ہزاروں مصروفیتیں ہیں' دعوت حق' تبلیغ احکام' سیاسی اور معاشی امور کا انصرام' مقدمات کے فیصلے' لشکروں کی ترتیب وغیرہ اس لئے دن میں فرصت کم ملتی ہے' رات کی خاموشی ذکر الٰہی اور قرأت قرآن کے لئے بہت موزوں ہے۔ ان آیات میں نماز تہجد کی ترغیب دی جا رہی ہے' حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مختلف دلنشین ارشادات سے اپنے ماننے والوں کو سحری کے وقت اٹھ کر سربسجود ہونے کی تلقین فرمائی ہے چند ارشادات نبوی آپ بھی ملاحظہ فرمایئے۔ ☆(۱) ترجمہ ''یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جب رات کا تیسرا حصہ رہ جاتا ہے تو ہمارا پروردگار پہلے آسمان پر (اپنی شان کے شایان) نزول اجلال فرماتا ہے اور فرماتا ہے کون ہے جو مجھ سے دعا مانگ رہا ہے تاکہ میں اس کی دعا قبول کروں' کون ہے جو مجھ سے سوال کر رہا ہے تاکہ میں اس کو دوں' کون ہے جو گناہوں کی بخشش چاہتا ہے' تاکہ میں اس کو بخش دوں''۔ (۲) ترجمہ ''حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم کو رات کو جاگنا ضروری ہے' پہلے زمانے کے نیک لوگوں کا یہ دستور رہا ہے رات کو جاگنا اللہ کے قرب کا ذریعہ ہے اور گناہوں کو ملیامیٹ کرنے والا ہے''۔ (۳) ترجمہ ''حضور ﷺ نے فرمایا تین آدمی وہ ہیں جن کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ ہنستا ہے۔ (۱) وہ شخص جو رات کے وقت اٹھ کر نماز تہجد پڑھتا ہے (۲) وہ لوگ جو نماز کیلئے صفیں باندھتے ہیں (۳) وہ لوگ جو میدان جنگ میں اپنی صفوں کو درست کرتے ہیں''۔ ☆(از تفسیر ۶ ضیاء القرآن)]---۲۰۔ ''آپ کا رب بخوبی جانتا ہے کہ آپ اور آپ کے ساتھ کے لوگوں کی ایک جماعت قریب دو تہائی رات کے اور آدھی رات کے اور ایک تہائی رات کے تہجد پڑھتی ہے اور رات دن کا پورا اندازہ اللہ تعالیٰ کو ہی ہے' وہ (خوب) جانتا ہے کہ تم اسے ہرگز نہ نبھا سکو گے پس اس نے تم پر مہربانی کی لہٰذا جتنا قرآن پڑھنا تمہارے لیے آسان ہو اتنا ہی پڑھو وہ جانتا ہے کہ تم میں بعض بیمار بھی ہوں گے' بعض دوسرے زمین میں چل پھر کر اللہ تعالیٰ کا فضل (یعنی روزی بھی) تلاش کریں گے اور کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد بھی کریں گے' سو تم بہ آسانی جتنا قرآن پڑھ سکو پڑھو اور نماز کی پابندی رکھو اور زکوٰۃ دیتے رہا کرو اور اللہ تعالیٰ کو اچھا قرض دو۔ اور جو نیکی تم اپنے لیے آگے بھیجو گے اسے اللہ تعالیٰ کے ہاں بہتر سے بہتر اور ثواب میں بہت زیادہ پاؤ گے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے رہو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔'' O---[یعنی نفلی نمازیں' صدقات وخیرات اور دیگر نیکیاں جو بھی کرو گے' اللہ کے ہاں ان کا بہترین اجر پاؤ گے]' [سب سے پہلے وحی نازل ہوئی وہ ﴿اقراء باسم ربک الذی خلق﴾ ہے اس کے بعد وحی میں وقفہ ہو گیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سخت مضطرب اور پریشان رہتے۔ ایک روز اچانک پھر وہی فرشتہ' جو غار حرا میں پہلی وحی لے کر آیا تھا' آپ نے دیکھا کہ آسمان و زمین کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا ہے' جس سے آپ پر ایک خوف ساطاری ہو گیا اور گھر جا کر گھر والوں سے کہا کہ مجھے کوئی کپڑا اوڑھا دو' مجھے کپڑا اوڑھا دو۔ چنانچہ انہوں نے آپ کے جسم پر ایک کپڑا ڈال دیا' اسی حالت میں یہ وحی نازل ہوئی اس اعتبار سے یہ دوسری وحی اور فترت وحی کے بعد پہلی وحی ہے۔ (از تفسیر ۶۵ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الدھر ۷۶**)---۲۶۔ ''اور رات کے وقت اس کے سامنے سجدے کر اور بہت رات تک اس کی تسبیح کیا کر۔'' O---[اس کے بعد یہ ارشاد کہ رات کے طویل اوقات میں اس کی تسبیح کرتے رہو' نماز تہجد کی طرف صاف اشارہ کرتا ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نماز کے یہی اوقات ابتداء سے اسلام میں تھے' البتہ اوقات اور رکعتوں کے تعین کے ساتھ پنجوقتہ نماز کی فرضیت کا حکم معراج کے موقع پر دیا گیا۔ (از تفسیر ۳۰ تفہیم القرآن)]

نمازِ جنازہ

(**سورۃ التوبہ ۹**)---۸۰۔ ''تو ان کیلئے بخشش مانگ یا ان کیلئے بخشش نہ مانگ۔ اگر تو ان کیلئے ستر بار بھی بخشش مانگے گا تو بھی اللہ تعالیٰ انہیں نہیں بخشے گا یہ اس لئے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے کفر کیا ہے اور اللہ تعالیٰ بدکار لوگوں کو راہ نہیں دکھاتا۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۰' مضمون: منافق]
---۸۴۔ ''اور ان میں سے کسی پر جو مر جائے کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ ان کی قبر پر کھڑے ہونا۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ سے کفر کیا اور نافرمان مرے ہیں۔'' O

نمازِ جمعہ

(**سورۃ الجمعۃ ۶۲**)---۹۔ ''اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جمعہ کے دن نماز کی اذان دی جائے تو تم اللہ کے ذکر کی طرف دوڑ پڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو۔ یہ تمہارے حق میں بہت ہی بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔'' O[یہ اذان کس طرح دی جائے' اس کے الفاظ کیا ہوں؟ یہ قرآن میں کہیں نہیں ہے۔ البتہ حدیث شریف میں ہے۔ جس سے معلوم ہوا کہ حدیث شریف کے بغیر قرآن کو سمجھنا ممکن ہے نہ اس پر عمل کرنا ہی۔ جمعہ کو جمعہ اس لیے کہتے ہیں کہ اس دن اللہ تعالیٰ ہر چیز کی پیدائش سے فارغ ہو گیا تھا' یوں گویا تمام مخلوقات کا اس دن اجتماع ہو گیا' یا نماز کے لیے لوگوں کا اجتماع ہوتا ہے اس بنا پر کہتے ہیں۔ فاسعوا کا مطلب یہ نہیں کہ دوڑ کر آؤ' بلکہ یہ ہے کہ اذان کے فوراً بعد آجاؤ اور کاروبار بند کر دو۔ کیونکہ نماز کے لیے دوڑ کر آنا ممنوع ہے' وقار اور سکینت کے ساتھ آنے کی تاکید کی گئی ہے۔ اذان سے دوسری اذان مراد ہے' کیونکہ عہد رسالت میں صرف یہ ایک ہی اذان ہوتی تھی' جب آپ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہو جاتے۔ اس لیے اسی اذان نبوی پر اکتفا بہتر ہے۔ بعض حضرات نے (خرید و فروخت چھوڑ دو) سے استدلال

Marfat.com

کیا ہے کہ جمعہ صرف شہروں میں فرض ہے' اہل دیہات پر نہیں۔ کیونکہ کاروبار اور خرید و فروخت شہروں میں ہی ہوتی ہے' دیہاتوں میں نہیں۔ حالانکہ اول تو دنیا میں کوئی گاؤں ایسا نہیں جہاں خرید و فروخت اور کاروبار نہ ہوتا ہو' اس لیے یہ دعویٰ ہی خلاف واقعہ ہے۔ دوسرا بیع اور کاروبار سے مطلب' دنیا کے مشاغل ہیں' وہ جیسے بھی اور جس قسم کے بھی ہوں۔ اذان جمعہ کے بعد انہیں ترک کر دیا جائے۔ کیا اہل دیہات کے مشاغل دنیا نہیں ہوتے؟ کیا کھیتی باڑی' کاروبار اور مشاغل دنیا سے مختلف چیز ہے؟ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]------۱۰۔ "پھر جب نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور بکثرت اللہ کا ذکر کیا کرو تا کہ تم فلاح پا لو۔"O [اس سے مراد کاروبار اور تجارت ہے۔ یعنی نماز جمعہ سے فارغ ہو کر تم پھر اپنے اپنے کاروبار اور دنیا کے مشاغل میں مصروف ہو جاؤ۔ مقصد اس امر کی وضاحت ہے کہ جمعہ کے دن کاروبار بند رکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ صرف نماز کے وقت ایسا کرنا ضروری ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]------۱۱۔ "اور جب کوئی سودا بکتا دیکھیں یا کوئی تماشا نظر آ جائے تو اس کی طرف دوڑ جاتے ہیں اور آپ کو کھڑا ہی چھوڑ دیتے ہیں۔ آپ فرما دیجئے کہ اللہ کے پاس جو ہے وہ کھیل اور تجارت سے بہتر ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بہترین روزی رساں ہے۔"O [ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ جمعے کا خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک قافلہ آ گیا' لوگوں کو پتہ چلا تو خطبہ چھوڑ کر باہر خرید و فروخت کے لیے چلے گئے کہ کہیں سامان فروخت ختم نہ ہو جائے صرف ۱۲ آدمی مسجد میں رہ گئے۔ جس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ یہاں صرف ضمیر تجارت پر اکتفا کیا' اس لیے کہ جب تجارت بھی' باوجود جائز اور ضروری ہونے کے' دوران خطبہ مذموم ہے تو کھیل وغیرہ کے مذموم ہونے میں کیا شک ہو سکتا ہے؟ علاوہ ازیں قائما سے معلوم ہوا کہ خطبہ جمعہ کھڑے ہو کر دینا سنت ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں بھی آتا ہے کہ آپ ﷺ کے دو خطبے ہوتے تھے' جن کے درمیان آپ ﷺ بیٹھتے تھے' قرآن پڑھتے اور لوگوں کو وعظ و نصیحت فرماتے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

چند ضروری مسائل:

جمعہ فرضِ عین ہے۔ اس کی فرضیت کتاب و سنت اور اجماع امت سے ثابت ہے اور اس کا انکار کفر ہے۔ قرآن کریم کی یہ آیت جمعہ کی فرضیت کی محکم دلیل ہے۔ ارشاد ہے کہ جب نمازِ جمعہ کی اذان سنو تو سب کاروبار فوراً چھوڑ دو اور تیزی سے اس کو ادا کرنے کے لیے روانہ ہو جاؤ۔ سعی کا حکم اور خرید و فروخت چھوڑ دینے کا امر اس کی فرضیت پر واضح دلالت کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ بکثرت احادیث موجود ہیں جن سے اس کی فرضیت کا پتہ چلتا ہے۔ حضرت ابن عمر اور حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں ہم نے نبی کریم ﷺ کو منبر پر بیٹھے ہوئے یہ فرماتے سنا جو لوگ جمعہ ترک کرتے ہیں وہ اس سے ضرور باز آ جائیں ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا اور وہ غافل ہو جائیں گے۔ حضور ﷺ نے فرمایا جس نے نمازِ جمعہ کو معمولی اور حقیر سمجھتے ہوئے تین جمعے ترک کیے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دے گا۔ حضرت جابر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اس پر جمعہ فرض ہے۔ سوائے مریض' مسافر' عورت' نابالغ اور غلام کے۔ جو شخص کسی لہو و لعب یا تجارت کے باعث اس سے بے پرواہی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے بے پرواہی کرے گا اور اللہ تعالیٰ غنی اور حمید ہے۔

چند چیزیں نماز جمعہ کے لیے مسنون ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ان کے کرنے کے متعلق ارشاد فرمایا ہے۔ جمعہ کے روز غسل کرے۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں' جب کوئی شخص نمازِ جمعہ ادا کرنے کے لیے آئے تو غسل کرے' نئے یا دھلے ہوئے کپڑے پہننا' مسواک کرنا' خوشبو لگانا مسنون ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے' مسواک کرے' اگر اس کے پاس خوشبو ہو تو وہ لگائے اور اچھا لباس پہنے پھر گھر سے نکل کر مسجد کی طرف آئے۔ پھر لوگوں کی گردنوں کو پھاندتا ہوا آگے نہ جائے اور پھر اللہ تعالیٰ کی توفیق سے نفل پڑھتا رہے اور جب امام خطبہ دینے کے لیے آئے تو خاموشی سے بیٹھ جائے تو اس کا یہ عمل کفارہ بن جائے گا ان کوتاہیوں اور غفلتوں کا جو گزشتہ جمعہ سے اس جمعہ تک اس سے سرزد ہوئی ہیں۔

اوس بن اوس کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے دنوں میں سب سے افضل جمعہ کا دن ہے۔ اسی دن آدم علیہ السلام پیدا ہوئے' اسی دن وفات پائی۔ اسی دن صور پھونکا جائے گا۔ مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وصال کے بعد حضور پر کیسے پیش کیا جائے گا جبکہ آپ خاک میں مل چکے ہوں گے۔ حضور نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء کے جسموں کو کھائے۔ اس ارشاد سے حضور نے صحابہ کی اس غلطی کی اصلاح کر دی۔ ایک دوسری حدیث شریف سماعت فرمایئے۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا جمعہ کے دن کثرت سے مجھ پر درود پڑھا کرو کیونکہ اس دن کثرت سے ملائکہ حاضر ہوتے ہیں اور جب بھی کوئی شخص مجھ پر درود پڑھتا ہے تو اس کے فارغ ہونے سے پہلے وہ درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ میں نے عرض کیا وفات کے بعد بھی؟ حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کے اجساد کو حرام کر دیا ہے۔ پس اللہ کا نبی (اپنے مزار میں) زندہ ہے اسے رزق دیا جاتا ہے۔ اور حدیث شریف میں یہ بھی ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات فوت ہوتا ہے قبر کے فتنے سے اللہ پاک اسے محفوظ رکھتا ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

نمازِ خوف

(سورۃ البقرۃ ۲)------۲۳۹۔ "پھر اگر تم خوف کی حالت میں ہو تو پیدل چلتے ہوئے یا سوار (نماز ادا کر لو) پھر جب امن میسر آ جائے تو یاد کرو اللہ تعالیٰ

Marfat.com

کو (یعنی نماز ادا کرو) جس طرح سکھایا ہے اس نے تم کو، جو تم پہلے نہیں جانتے تھے۔'' O ---[یعنی لڑائی اور دشمن سے خوف کا وقت ہو تو ناچاری کو سواری پر اور پیادہ بھی اشارہ سے نماز درست ہے گو قبلہ کی طرف بھی مُنہ نہ ہو۔ (تفسیر از مولانا شبیر احمد عثمانی)]

(**سورۃ النساء ۴**)---۱۰۲۔ ''اور جب موجود ہو تم مسلمانوں کے ساتھ اور پڑھانے لگو اُن کو نماز، تو چاہیے کہ کھڑا ہو ایک گروہ ان میں سے تمہارے ساتھ اور لیے رہیں اپنے ہتھیار پھر جب سجدہ کر چکیں یہ لوگ تو چاہیے کہ چلے جائیں تمہارے پیچھے اور آجائے گروہ دوسرا جنہوں نے نماز نہیں پڑھی پس وہ نماز پڑھیں تمہارے ساتھ اور ضروری ہے کہ چوکنا رہیں (اور لیے رہیں) اپنے ہتھیار، دل سے چاہتے ہیں وہ لوگ جو کافر ہیں کہ کاش غافل ہو جاؤ تم اپنے ہتھیاروں سے اور سامانوں سے تو ٹوٹ پڑیں وہ تم پر ایک دم۔ اور نہیں ہے کچھ گناہ تم پر اگر ہو تمہیں تکلیف بارش کی وجہ سے یا ہو تم بیمار کہ اتار رکھو اپنے ہتھیار لیکن چوکنا رہو بے شک اللہ تعالیٰ نے تیار کر رکھا ہے کافروں کے لیے رُسوا کن عذاب۔'' O ---[اس میں جماعت نماز خوف کا بیان ہے جہاد میں جب رسول کریم ﷺ کو مشرکین نے دیکھا کہ آپ نے مع تمام اصحاب کے نماز ظہر بجماعت ادا فرمائی تو انہیں افسوس ہوا کہ انہوں نے اس وقت میں کیوں نہ حملہ کیا اور آپس میں ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ کیا ہی اچھا موقع تھا، بعضوں نے اُن میں سے کہا اُسکے بعد ایک اور نماز ہے جو مسلمانوں کو اپنے ماں باپ سے زیادہ پیاری ہے یعنی نماز عصر جب مسلمان اس نماز کیلئے کھڑے ہوں تو پوری قوت سے حملہ کر کے انہیں قتل کر دو اس وقت حضرت جبریل نازل ہوئے اور انہوں نے سیّد عالم ﷺ سے عرض کیا یا رسُول اللہ یہ نماز خوف ہے اور اللہ عزوجل فرماتا ہے واذا کنت فیھم الا یۃ۔ (تفسیر از کنز الایمان)]---[اس آیت میں صلوٰۃ الخوف کی اجازت بلکہ حکم دیا جا رہا ہے۔ صلوٰۃ الخوف کے معنی ہیں' خوف کی نماز۔ یہ اس وقت مشروع ہے جب مسلمان اور کافروں کی فوجیں ایک دوسرے کے مقابل جنگ کیلئے تیار کھڑی ہوں اور ایک لمحے کی بھی غفلت مسلمانوں کیلئے سخت خطرناک ثابت ہو سکتی ہو۔ ایسے حالات میں اگر نماز کا وقت ہو جائے تو صلوٰۃ الخوف پڑھنے کا حکم ہے' جس کی مختلف صورتیں حدیث شریف میں بیان کی گئی ہیں۔ مثلاً فوج دو حصوں میں تقسیم ہو گئی۔ ایک حصہ دشمن کے بالمقابل کھڑا رہا تا کہ کافروں کو حملہ کرنے کی جسارت نہ ہو اور ایک حصے نے آکر نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی۔ جب یہ حصہ نماز سے فارغ ہو گیا تو یہ پہلے کی جگہ مورچہ زن ہو گیا اور مورچہ زن حصہ نماز کیلئے آ گیا۔ بعض روایات میں آتا ہے کہ آپ ﷺ نے دونوں حصوں کو ایک ایک رکعت نماز پڑھائی' اس طرح آپ ﷺ کی دو رکعت اور باقی فوجیوں کی ایک ایک رکعت ہوئی۔ بعض میں آتا ہے کہ دو دو رکعات پڑھائیں' اس طرح آپ کی چار رکعت اور فوجیوں کی دو دو رکعت ہوئیں اور بعض میں آتا ہے کہ ایک رکعت پڑھ کر التحیات کی طرح بیٹھے رہے' فوجیوں نے کھڑے ہو کر اپنے طور پر ایک رکعت اور پڑھ کر دو رکعات پوری کیں اور دشمن کے سامنے جا کر ڈٹ گئے۔ دوسرے حصے نے آکر نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی' آپ ﷺ نے انہیں بھی ایک رکعت پڑھائی اور التحیات میں بیٹھ گئے اور اس وقت تک بیٹھے رہے جب تک فوجیوں نے دوسری رکعت پوری نہیں کر لی۔ پھر ان کے ساتھ آپ ﷺ نے سلام پھیر دیا۔ اس طرح آپ ﷺ کی بھی دو رکعت اور فوج کے دونوں حصوں کی بھی دو رکعات ہوئیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ النساء ۴**)---۱۰۳۔ ''پھر جب تم ادا کر چکو نماز تو یاد کرتے رہو اللہ کو کھڑے بیٹھے اور اپنے پہلوؤں کے بل (ہر حال میں) پھر جب خوف دور ہو جائے تمہارا تو قائم کرو نماز (تمام شرائط و آداب کے ساتھ) بے شک نماز ہے مومنوں پر فرض پابندی وقت کے ساتھ۔'' O ---[اس سے مراد ہے کہ جب خوف اور جنگ کی حالت ختم ہو جائے تو پھر نماز کو اس کے اس طریقے کے مطابق پڑھنا ہے جو عام حالات میں پڑھی جاتی ہے۔ اس میں نماز کو مقرر وقت میں پڑھنے کی تاکید ہے' جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بغیر شرعی عذر کے دو نمازوں کو جمع کرنا صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ اس طرح کم از کم ایک نماز غیر وقت میں پڑھی جائے گی جو اس آیت کے خلاف ہے۔ (تفسیرات از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

نمود و نمائش کی عمارات

(**سورۃ الشعرآء ۲۶**)---۱۲۸۔ ''کیا تم ایک ایک ٹیلے پر بطور کھیل تماشا یادگار (عمارت) بنا رہے ہو۔'' O ---[ٹیلہ' بلند جگہ' پہاڑ' درہ یا گھاٹی یہ ان گزر گاہوں پر کوئی عمارت تعمیر کرتے جو ارتفاع اور علو میں ایک نشانی یعنی ممتاز ہوتی۔ لیکن اس کا مقصد اس میں رہنا نہیں ہوتا بلکہ صرف کھیل کود ہوتا تھا۔ حضرت ہود علیہ السلام نے منع فرمایا کہ یہ تم ایسا کام کرتے ہو' جس میں وقت اور وسائل کا بھی ضیاع ہے اور اس کا مقصد بھی ایسا ہے جس سے دین اور دنیا کا کوئی مفاد وابستہ نہیں۔ بلکہ اس کے بیکار محض اور عبث ہونے میں کوئی شک نہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ القصص ۲۸**)---۵۸۔ ''اور ہم نے بہت سی وہ بستیاں تباہ کر دیں جو اپنی عیش و عشرت میں اترانے لگی تھیں' یہ ہیں ان کی رہائش کی جگہیں جو ان کے بعد بہت ہی کم آباد کی گئیں اور ہم ہی ہیں آخر سب کچھ کے وارث۔'' O [تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴۱، مضمون: باعث عبرت]---۵۹۔ ''تیرا رب کسی ایک بستی کو بھی اس وقت تک ہلاک نہیں کرتا جب تک کہ ان کی کسی بڑی بستی میں اپنا کوئی پیغمبر نہ بھیج دے جو انہیں ہماری آیتیں پڑھ کر سنا دے اور ہم بستیوں کو اسی

Marfat.com

وقت ہلاک کرتے ہیں جب کہ وہاں والے ظلم وستم پر کمر کس لیں۔" O

نور

(سورۃ البقرۃ ۲)۔۔۔۲۵۷ "اللہ تعالیٰ حامی ومددگار ہے ان لوگوں کا جو ایمان لاتے ہیں نکالتا ہے ان کو تاریکیوں سے روشنی کی طرف اور وہ لوگ جو کفر اختیار کرتے ہیں ان کے حامی ومددگار طاغوت ہیں جو نکالتے ہیں ان کو روشنی سے تاریکیوں کی طرف یہی لوگ ہیں اہل دوزخ یہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔" O

(سورۃ المائدۃ ۵)۔۔۔۱۵ "اے اہل کتاب! تمہارے پاس ہمارا رسول آ گیا ہے جو اس میں سے جو تم کتاب خدا سے چھپاتے ہو بہت کچھ تم پر واضح کرتا ہے اور بہت باتوں کو جانے بھی دیتا ہے۔ ہاں! تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اور واضح کتاب آ گئی ہے۔" O۔۔۔۱۶ "جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو اس کی خوشنودی پر چلتے ہیں سلامتی کے رستے دکھائے گا اور اپنے حکم سے انہیں اندھیروں سے روشنی کی طرف نکال لے جائے گا اور سیدھی راہ کی طرف ان کی راہنمائی کرے گا۔" O۔۔۔۴۴ "ہم نے تورات نازل کی جس میں ہدایت اور نور تھا۔ انبیاء اور مشائخ اور علماء جنہوں نے سر تسلیم خم کر دیا تھا اسی کے مطابق یہود کے فیصلے کرتے تھے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے محافظ ٹھہرائے گئے تھے اور وہ اس کے نگران تھے۔ پس لوگوں سے مت ڈرو مگر مجھ سے ڈرو اور میری آیتوں کے عوض تھوڑی سی قیمت نہ لو اور جس نے اس کے مطابق جو اللہ تعالیٰ نے اتارا فیصلہ نہ کیا وہی کافر ہیں۔" O۔۔۔[تفسیر کے لیے باب نمبر ۹، مضمون: دین]۔۔۔۴۶ "اور پیچھے پیچھے، ان کے نقش قدم پر، ہم نے عیسیٰ ابن مریم کو بھیجا جو اس کی تصدیق کرتا تھا جو تورات میں سے سامنے موجود تھا، اور اسے انجیل دی، جس میں ہدایت اور نور تھا، اور ڈرنے والوں کیلئے ہدایت اور نصیحت تھی۔" O

(سورۃ الانعام ۶)۔۔۔۱۲۲ "اور کیا وہ جو مردہ تھا۔ پھر ہم نے اسے زندگی دی اور اس کیلئے روشنی بنائی جس سے وہ لوگوں میں چلتا پھرتا ہے۔ اس کی مانند ہے جو اندھیروں میں ہے۔ جن سے وہ نکل نہیں سکتا۔ مگر اسی طرح کافروں کیلئے ان کے کام خوش نما بنا دیئے گئے ہیں۔" O۔۔۔[کفر وجہل وتیرہ باطنی کی یہ ایک مثال ہے جس میں مومن وکافر کا حال بیان فرمایا گیا ہے کہ ہدایت پانے والا مومن اس مردہ کی طرح ہے جس نے زندگانی پائی اور اس کو نور ملا جس سے وہ مقصود کی راہ پاتا ہے اور کافر اس کی مثل ہے جو طرح طرح کی اندھیریوں میں گرفتار ہوئے اور ان سے نکل نہ سکے ہمیشہ حیرت میں مبتلا رہے۔ یہ دونوں مثالیں ہر مومن وکافر کے لیے عام ہیں اگرچہ بقول حضرت ابن عباسؓ ان کا شان نزول یہ ہے کہ ابوجہل نے ایک دن سید عالم ﷺ پر کوئی نجس چیز پھینکی تھی اس روز حضرت امیر حمزہؓ شکار کو گئے ہوئے تھے جس وقت وہ ہاتھ میں کمان لیے ہوئے شکار سے واپس آئے تو انہیں اس واقعہ کی خبر دی گئی گو ابھی تک وہ ایمان سے مشرف نہ ہوئے تھے مگر یہ خبر سن کر ان کو نہایت طیش آیا اور وہ ابوجہل پر چڑھ گئے اور اس کو کمان سے مارنے لگے اور ابوجہل عاجزی وخوشامد کرنے لگا اور کہنے لگا اے ابو یعلیٰ (حضرت امیر حمزہ کی کنیت ہے) کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ محمد مصطفیٰ ﷺ کیسا دین لائے اور انہوں نے ہمارے معبودوں کو برا کہا اور ہمارے باپ دادا کی مخالفت کی اور ہمیں بد عقل بتایا اس پر حضرت امیر حمزہ نے فرمایا تمہارے برابر بد عقل کون ہے کہ اللہ کو چھوڑ کر پتھروں کو پوجتے ہو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ کے رسول ہیں اسی وقت حضرت امیر حمزہؓ اسلام لے آئے اس پر آیت کریمہ نازل ہوئی تو حضرت امیر حمزہ کا حال اس کے مشابہ ہے جو مردہ تھا ایمان نہ رکھتا تھا اللہ تعالیٰ نے اس کو زندہ کیا اور نور باطن عطا فرمایا اور ابوجہل کی شان یہی ہے کہ وہ کفر وجہل کی تاریکیوں میں گرفتار ہے۔ (از تفسیر آیت نمبر ۱۲۳ مولانا احمد رضا خان بریلویؒ)]

(سورۃ الاعراف ۷)۔۔۔۱۵۷ "جو لوگ بے پڑھے نبی رسول ﷺ کی پیروی کرتے ہیں جسے وہ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں جو انہیں پسندیدہ باتوں کی تلقین کرتا ہے، ناپسندیدہ باتوں سے منع کرتا ہے، پاکیزہ چیزوں کو ان کیلئے حلال کرتا ہے، گندی چیزوں کو ان پر حرام کرتا ہے اور ان کے بوجھ اور طوق جو ان پر پڑے ہیں اتروا تا ہے۔ ہاں! جو لوگ اس پر ایمان لائے اس کی حمایت کی اس کی مدد کی اور اس نور کے پیچھے چلے جو اس کے ساتھ نازل کیا گیا وہی کامیاب ہوں گے۔ (تفسیر کیلئے باب نمبر ۴، مضمون: مرتبہ رسول ﷺ)]

(سورۃ التوبہ ۹)۔۔۔۳۲ "وہ چاہتے ہیں کہ اپنے مونہوں سے اللہ تعالیٰ کے نور کو بجھا دیں۔ مگر اللہ تعالیٰ اپنے نور کو پورا کیے بغیر نہ رہے گا اگرچہ کافر ناپسند کریں۔" O

(سورۃ یونس ۱۰)۔۔۔۵ "اسی نے سورج کو چمک اور چاند کو اجالا (نور) بنایا اور اس کی منزلیں ٹھہرا دیں۔" O

(سورۃ ابراہیم ۱۴)۔۔۔۱ "الٓرٰ۔ یہ عالیشان کتاب ہم نے آپ کی طرف اتاری ہے کہ آپ لوگوں کو اندھیروں سے اجالے (نور) کی طرف لائیں، ان کے پروردگار کے حکم سے زبردست اور تعریفوں والے اللہ تعالیٰ کی طرف۔" O۔۔۔۵ "(یاد رکھو جبکہ) ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں دے کر بھیجا کہ تو اپنی قوم کو اندھیروں سے روشنی میں نکال اور انہیں اللہ تعالیٰ کے احسانات یاد دلا۔ اس میں نشانیاں ہیں ہر ایک صبر شکر کرنے والے کے لئے۔" O

(سورۃ النور ۲۴)۔۔۔۳۵ "اللہ نور ہے آسمانوں کا اور زمین کا اس کے نور کی مثال مثل ایک طاق کے ہے جس میں چراغ ہو اور چراغ شیشہ کی قندیل میں

Marfat.com

ہواور شیشہ مثل چمکتے ہوئے روشن ستارے کے ہووہ چراغ ایک بابرکت درخت زیتون کے تیل سے جلایا جاتا ہو جو درخت نہ مشرقی ہے نہ مغربی خود وہ تیل قریب ہے کہ آپ ہی روشنی دینے لگے اگرچہ اسے آگ نہ بھی چھوئے' نور پر نور ہے' اللہ تعالیٰ اپنے نور کی طرف رہنمائی کرتا ہے جسے چاہے' لوگوں (کے سمجھانے) کو یہ مثالیں اللہ تعالیٰ بیان فرمارہا ہے' اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کے حال سے بخوبی واقف ہے۔" O

(**سورۃ الاحزاب ۳۳**)---۴۳۔ "وہی ہے جو تم پر اپنی رحمتیں بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے (تمہارے لیے دُعائے رحمت کرتے ہیں) تا کہ وہ تمہیں اندھیروں سے اجالے کی طرف لے جائے اور اللہ تعالیٰ مومنوں پر بہت ہی مہربان ہے۔" O

(**سورۃ الزُّمَر ۳۹**)---۶۹۔ "اور زمین اپنے پروردگار کے نور سے جگمگا اٹھے گی' نامۂ اعمال حاضر کیے جائیں گے نبیوں اور گواہوں کو لایا جائے گا' اور لوگوں کے درمیان حق حق فیصلے کر دیئے جائیں گے اور وہ ظلم نہ کیے جائیں گے۔" O---[اس نور سے بعض نے عدل اور بعض نے حکم مراد لیا ہے لیکن اسے حقیقی معنوں پر محمول کرنے میں کوئی چیز مانع نہیں ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الشوریٰ ۴۲**)---۵۲۔ "اور اسی طرح ہم نے بذریعہ وحی بھیجا آپ کی طرف ایک جانفزا کلام اپنے حکم سے، نہ آپ یہ جانتے تھے کہ کتاب کیا ہے اور نہ یہ کہ ایمان کیا ہے۔ لیکن (اے حبیب!) ہم نے بنادیا اس کتاب کو (سراپا) نور۔ ہم ہدایت دیتے ہیں اس کے ذریعہ جس کو چاہتے ہیں اپنے بندوں سے۔ اور بلاشبہ آپ رہنمائی فرماتے ہیں صراطِ مستقیم کی طرف۔" O---[یعنی قرآن کو نور بنایا' اس کے ذریعے سے اپنے بندوں میں سے ہم جسے چاہتے ہیں' ہدایت سے نواز دیتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ قرآن سے ہدایت ورہنمائی انہی کو ملتی ہے جن میں ایمان کی طلب اور تڑپ ہوتی ہے وہ اسے طلب ہدایت کی نیت سے پڑھتے' سنتے اور غور وفکر کرتے ہیں' چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کی مدد فرماتا ہے اور ہدایت کا راستہ ان کے لیے ہموار کر دیتا ہے جس پر وہ چل پڑتے ہیں ورنہ جو اپنی آنکھوں کو ہی بند کر لیں' کانوں میں ڈاٹ لگالیں اور عقل وفہم کو ہی بروئے کار نہ لائیں تو انہیں ہدایت کیوں کر نصیب ہوسکتی ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الحدید ۵۷**)---۹۔ "وہ (اللہ) ہی ہے جو اپنے بندوں پر واضح آیتیں اتارتا ہے تا کہ وہ تمہیں اندھیروں سے نور کی طرف لے جائے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ تم پر نرمی کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔" O---۱۲۔ "(قیامت کے) دن تو دیکھے گا کہ ایمان دار مردوں اور عورتوں کا نور ان کے آگے آگے اور ان کے دائیں دوڑ رہا ہوگا آج تمہیں ان جنتوں کی خوشخبری ہے جنکے نیچے نہریں جاری ہیں جن میں ہمیشہ کی رہائش ہے۔ یہ ہے بڑی کامیابی۔" O---[اہلِ ایمان قبروں سے نکل کر جب حشر کے میدان میں تشریف لائیں گے تو ان کی عجیب شان ہوگی۔ ان کے آگے بھی نور ہوگا۔ ان کے دائیں جانب بھی نور ہوگا۔ یہ نور ہر شخص کی قوتِ ایمان اور اعمالِ حسنہ کے مطابق ہوگا۔ اس دنیا میں جس قدر کسی نے ایمان کی پختگی کا مظاہرہ کیا ہوگا، جس قدر اس نے نیکیاں کی ہوں گی اسی نسبت سے اس کا نور ضوفشاں ہوگا۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ *بعض مومن ایسے ہوں گے جن کے نور سے مدینہ اور عدن کی طویل مسافت جگمگا رہی ہوگی۔ بعض کے نور سے مدینہ اور صنعاء کا درمیانی علاقہ روشن ہو رہا ہوگا۔ بعض کا نور اس سے کم ہوگا اور بعض کے نور سے صرف ان کے قدم رکھنے کی جگہ روشن ہوگی۔*۔ آیت کا مطلب یہ نہیں کہ صرف آگے اور دائیں طرف نور ہوگا اور بائیں طرف اور پیچھے اندھیرا ہوگا' بلکہ مقصد یہ ہے کہ نور تو آگے اور دائیں طرف ہوگا لیکن اس کی روشنی چاروں طرف ہوگی۔ حضرت ابوالدرداءؓ اور حضرت ابوذرؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا *روزِ قیامت سب سے پہلے مجھے سجدہ کرنے کی اجازت دی جائے گی اور سب سے پہلے مجھے ہی سجدہ سے سر اٹھانے کا اذن ملے گا۔ میں آگے پیچھے دائیں بائیں دیکھوں گا اور ساری امتوں سے اپنی امت کو پہچان لوں گا۔* ایک آدمی نے عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی! امتوں کے اس ہجوم میں حضور اپنی امت کو کیسے پہچانیں گے۔ فرمایا میں ان کو پہچان لوں گا ان کے ہاتھ اور پاؤں وضو کے اثر سے چمک رہے ہوں گے۔ یہ چیز کسی دوسری امت میں نہ پائی جائے گی۔ میں انہیں پہچان لوں گا کیونکہ ان کے نامۂ اعمال ان کے دائیں ہاتھ میں دیے جائیں گے۔ میں ان کو اس نشانی سے پہچانوں گا جو ان کے چہروں میں ہوگی۔ میں انہیں اس نور سے پہچانوں گا جو ان کے سامنے ضوفشانی کر رہا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کریم ﷺ کے طفیل ہم غریبوں پر بھی یہ کرم فرمائے۔ آمین۔ بُشریٰکم فرشتے آگے بڑھ کر انہیں جنت کا مژدہ سنائیں گے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]---۱۳۔ "اس دن منافق مرد و عورت ایمان داروں سے کہیں گے کہ ہمارا انتظار تو کرو کہ ہم بھی تمہارے نور سے کچھ روشنی حاصل کر لیں۔ جواب دیا جائے گا کہ تم اپنے پیچھے لوٹ جاؤ اور روشنی تلاش کرو۔ پھر ان کے اور ان کے درمیان ایک دیوار حائل کر دی جائے گی جس میں دروازہ بھی ہوگا۔ اس کے اندرونی حصہ میں تو رحمت ہوگی اور باہر کی طرف عذاب ہوگا۔" O (تفسیر کیلئے باب ۱۰، مضمون: منافق مرد اور منافق عورتیں)---۱۹۔ "اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر جو ایمان رکھتے ہیں وہی لوگ اپنے رب کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں ان کے لیے ان کا اجر اور ان کا نور ہے' اور جو لوگ کفر کرتے ہیں اور ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں وہ جہنمی ہیں۔" O---[یعنی ان میں سے ہر ایک جس مرتبے کے اجر اور جس درجے کے نور کا مستحق ہوگا وہ اس کو ملے گا۔ وہ اپنا اپنا اجر اور اپنا اپنا نور پائیں گے۔ اُن کے لیے ان کا حصہ آج ہی سے محفوظ ہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]---۲۸۔ "اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہا کرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی رحمت کا دوہرا حصہ دے گا اور تمہیں نور دے گا جس کی روشنی میں تم چلو پھرو گے اور تمہارے گناہ بھی معاف فرما دے گا' اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔" O

Marfat.com

(سورۃ الصّف ۶۱)---۸۔ ''وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے منہ سے بجھا دیں اور اللہ اپنے نور کو کمال تک پہنچانے والا ہے گو کافر بُرا مانیں۔'' O[نور سے مراد قرآن یا اسلام یا حضرت محمد ﷺ یا دلائل و براہین ہیں۔ ''منہ سے بجھا دیں'' کا مطلب وہ طعن و تشنیع کی باتیں ہیں جو ان کے مونہوں سے نکلتی تھیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

(سورۃ التحریم ۶۶)---۸۔ ''اے ایمان والو! تم اللہ کے سامنے سچی خالص توبہ کرو۔ قریب ہے کہ تمہارا رب تمہارے گناہ دور کر دے اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ جس دن اللہ تعالیٰ نبی کو اور ایمان داروں کو جو ان کے ساتھ ہیں رسوا نہ کرے گا۔ ان کا نور ان کے سامنے اور ان کے دائیں دوڑ رہا ہوگا۔ یہ دُعائیں کرتے ہوں گے اے ہمارے رب ہمیں کامل نور عطا فرما اور ہمیں بخش دے یقیناً تو ہر چیز پر قادر ہے۔'' O[اہلِ ایمان میدانِ حشر میں بالکل ممتاز ہوں گے۔ ان کے آگے ان کا نورِ ایمان چمک رہا ہوگا۔ ان کی دائیں جانب بھی روشنی ہی روشنی ہوگی اور دوسرے لوگ اندھیروں میں ٹھوکریں کھا رہے ہوں گے۔ مومن عرض کریں گے کہ اے رب ہمارے نور کو اور تابانیاں بخش۔ ایسا نہ ہو کہ راستہ میں بجھ جائے۔ الٰہی جنت کا جو سفر ہمیں درپیش ہے اس میں یہ شمع روشن رہے، یہ چراغ جلتا رہے۔ ہمیں بخش دے۔ بے پایاں رحمتوں کے باوجود ان کے عجز و نیاز کا یہ عالم ہوگا۔ اہلِ حق کی یہی امتیازی شان ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

نیت

(سورۃ الاحزاب ۳۳)---۵۔ ''لے پالکوں کو ان کے (حقیقی) باپوں کی طرف نسبت کر کے بلاؤ اللہ تعالیٰ کے نزدیک پورا انصاف یہی ہے۔ پھر اگر تمہیں ان کے (حقیقی) باپوں کا علم ہی نہ ہو تو وہ تمہارے دینی بھائی اور دوست ہیں تم سے بھول چوک میں جو کچھ ہو جائے اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں البتہ گناہ وہ جس کا تم ارادہ دل سے کرو۔ اللہ تعالیٰ بڑا ہی بخشنے والا مہربان ہے۔'' O---[گفتگو میں جو بات ارادہ اور نیت کے بغیر زبان سے نکل جائے۔ اس پر مواخذہ نہیں ہوگا۔ البتہ جو خلافِ شرع باتیں تم جان بوجھ کر قصداً کرو گے اس کی سزا تمہیں ضرور دی جائے گی۔ اگر غلطی کرنے کے بعد تمہیں ندامت ہو اور تم سچے دل سے توبہ کر لو، تو تمہاری توبہ قبول ہوگی۔ بیشک اس کی بخشش بڑی عام ہے اور اس کا دامنِ رحمت بڑا وسیع ہے۔ تمام علماء تفسیر کا اس پر اتفاق ہے کہ یہ آیت حضرت زید بن حارثہ کے حق میں نازل ہوئی۔ یہ شام کے باشندے تھے۔ تہامہ کے چند سواروں کا ادھر سے گزر ہوا یہ ابھی بچے ہی تھے انہوں نے انہیں پکڑ لیا۔ اپنے ساتھ لائے اور انہیں فروخت کر دیا۔ حکیم بن حزام بن خویلد نے جو ام المومنین حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے بھتیجے تھے انہیں خرید لیا اور خرید کر اپنی پھوپھی صاحبہ کو تحفۃً پیش کیا۔ حضرت ام المومنین نے زید کو حضور ﷺ کی خدمت میں بطور ہدیہ پیش کیا۔ حضور ﷺ نے انہیں آزاد کر دیا اور اپنا متبنیٰ بنالیا۔ زید کے والد حارثہ اپنے لڑکے کے فراق میں دیوانہ ہو گئے اور اس کی تلاش میں ملک ملک کی خاک چھان ماری۔ حارث اپنے بھائی کے ہمراہ بچے کو تلاش کرتا ہوا مکہ آیا اور یہاں اپنے نورِ نظر کو دیکھ کر ان کی خوشی کی کوئی حد نہ رہی۔ حضور ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یہ ہمارا بچہ ہے آپ اس کا فدیہ لے لیجئے اور اسے ہمارے ساتھ جانے کی اجازت دیجئے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ اگر یہ بچہ تمہارے ساتھ جانا چاہے تو کوئی فدیہ لیے بغیر اسے تمہارے ساتھ جانے کی اجازت دی جائے گی۔ تم اسے اختیار دے دو چاہے یہاں رہے یا اپنے وطن لوٹ جائے۔ انہوں نے زید کو اختیار دے دیا۔ خوش بخت زید نے اپنے وطن واپس جانے پر نبی کریم ﷺ کی غلامی کو پسند کر لیا۔ حضور ﷺ نے بھی از راہ بندہ پروری زید کو اپنا متبنیٰ بنالیا۔ اس روز کے بعد زید کو زید بن حارثہ کے بجائے زید بن محمد (ﷺ) کہا جانے لگا۔ قرآن کریم کی جب یہ آیتیں نازل ہوئیں تو سب سے پہلے زید کو اپنے باپ کی طرف منسوب کیا جانے لگا اور انہیں پھر سے زید بن حارثہ کہہ کر پکارا جانے لگا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غلامی نے زید کے بخت خفتہ کو بیدار کر دیا۔ یہی وہ زید ہیں جنہیں اس لشکر کا سپہ سالار بنایا گیا جو قیصرِ روم کی پیشقدمی کو روکنے کے لیے سرکارِ دو عالم ﷺ نے روانہ فرمایا تھا۔ ان کی قیادت میں اس روز بڑے بڑے جلیل القدر صحابہ تھے حتیٰ کہ حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بھائی حضرت جعفر رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔ یہی وہ زید ہے جس نے غزوہ موتہ میں دو لاکھ دشمن کے سپاہ کے مقابلہ میں لشکرِ اسلام کی قیادت کی اور اسلام کے پرچم کو بلند رکھنے کے لیے اپنی جان قربان کر دی۔ مصطفیٰ کریم ﷺ کی غلامی کے صدقے تمہیں تاجِ شہادت نصیب ہوا۔ اسی آقا کی نظرِ کرم نے ان کے نام کو، انکے ذکر کو جاوداں بنا دیا۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

نیک بخت

(سورۃ ھود ۱۱)---۱۰۵۔ ''جس دن وہ آ پہنچے گا تو اس کی اجازت کے بغیر کوئی بول بھی نہ سکے گا۔ پھر ان میں بد بخت بھی ہوں گے اور نیک بخت بھی۔'' O ---۱۰۸۔ ''اور وہ جو نیک بخت ہوں گے وہ جنت میں ہوں گے جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے جب تک آسمان اور زمین رہتے ہیں۔ مگر جو تیرا رب چاہے۔ یہ عطیہ ہوگا نہ ختم ہونے والا۔'' O

Marfat.com

(سورۃ سبا ۳۴) ---۴۔ ''تا کہ وہ ایمان والوں اور نیکوکاروں کو بھلا بدلہ عطا فرمائے' یہی لوگ ہیں جن کے لیے مغفرت اور عزت کی روزی ہے۔''O

(سورۃ حم السجدۃ ۴۱) ---۳۴۔ ''نیکی اور بدی برابر نہیں ہوتی- برائی کو بھلائی سے دفع کرو پھر وہی جس کے اور تمہارے درمیان دشمنی ہے ایسا ہو جائے گا جیسے دلی دوست۔''O ---۳۵۔ ''اور یہ بات انہیں کو نصیب ہوتی ہے جو صبر کریں اور اسے سوائے بڑے نصیبے والوں کے کوئی نہیں پا سکتا۔''O

(سورۃ الجاثیۃ ۴۵) ---۲۱۔ ''کیا ان لوگوں کا جو برُے کام کرتے ہیں یہ گمان ہے کہ ہم انہیں ان لوگوں جیسا کر دیں گے جو ایمان لائے اور نیک کام کیے کہ ان کا مرنا جینا یکساں ہو جائے' برُا ہے وہ فیصلہ جو وہ کر رہے ہیں۔''O ---۲۲۔ ''اور آسمانوں اور زمین کو اللہ تعالیٰ نے بہت ہی عدل کے ساتھ پیدا کیا ہے اور تا کہ ہر شخص کو اس کے کیے ہوئے کام کا پورا بدلہ دیا جائے اور ان پر ظلم نہ کیا جائے گا۔''O

(سورۃ الاحقاف ۴۶) ---۱۵۔ ''اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم دیا ہے' اس کی ماں نے اسے تکلیف جھیل کر پیٹ میں رکھا اور تکلیف برداشت کر کے اسے جنا- اس کے حمل کا اور اس کے دودھ چھڑانے کا زمانہ تیس مہینے کا ہے- یہاں تک کہ جب وہ اپنی پختگی اور چالیس سال کی عمر کو پہنچا تو کہنے لگا اے میرے پروردگار! مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر بجا لاؤں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر انعام کی ہے اور یہ کہ میں ایسے نیک عمل کروں جن سے تو خوش ہو جائے اور تو میری اولاد بھی صالح بنا- میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔''O ---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۸، مضمون: والدین کے حقوق] ---۱۶۔ ''یہی وہ لوگ ہیں جن کے نیک اعمال تو ہم قبول فرما لیتے ہیں اور جن کے بد اعمال سے درگزر کر لیتے ہیں' (یہ) جنتی لوگوں میں ہیں- اس سچے وعدے کے مطابق جو ان سے کیا جاتا تھا۔''O

نیکی

(سورۃ البقرۃ ۲) ---۴۴۔ ''کیا حکم دیتے ہو تم لوگوں کو نیکی کا اور بھول جاتے ہو اپنے آپ کو؟ حالانکہ تلاوت کرتے ہو تم کتاب اللہ کی- تو کیا پھر تم عقل سے بالکل کام نہیں لیتے؟''O ---۱۴۸۔ ''اور ہر ایک کے لیے ہے رخ کرنے کی ایک سمت کہ وہ منہ کرتا ہے اس کی طرف سو سبقت لے جاؤ تم نیک کاموں میں جہاں کہیں بھی ہو گے تم لائے گا تم کو اللہ تعالیٰ اکٹھا بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔''O ---۱۷۷۔ ''نہیں ہے نیکی یہی کہ کر لو تم اپنے چہرے مشرق کی طرف یا مغرب کی طرف بلکہ نیکی (یہ ہے کہ) آدمی ایمان لائے اللہ پر اور روز آخرت پر اور فرشتوں پر اور اللہ کی کتاب پر اور پیغمبروں پر اور دے مال اس کی محبت میں رشتے داروں کو اور یتیموں کو اور مسکینوں کو اور مسافروں کو اور مانگنے والوں کو اور گردنیں چھڑانے میں اور قائم کرے نماز اور دے زکوٰۃ اور (نیک وہ ہیں جو) پورا کرنے والے ہیں اپنے عہد کو جب عہد کریں اور ثابت قدم رہنے والے ہیں تنگدستی میں اور جسمانی تکالیف میں اور جنگ کے وقت یہی لوگ ہیں راست باز اور یہی لوگ ہیں متقی۔''O (تفسیر کیلئے باب ۸، مضمون: رشتہ داروں کے حقوق) ---۱۸۹۔ ''اور نہیں ہے نیکی یہ کہ آؤ تم گھروں میں (بحالت احرام) ان کے پچھواڑے سے بلکہ نیکوکار وہ ہے جو ڈرے اللہ تعالیٰ سے اور آؤ تم گھروں میں ان کے دروازوں سے اور ڈرتے رہو اللہ تعالیٰ سے تا کہ تم فلاح پاؤ۔''O

(سورۃ آل عمران ۳) ---۹۲۔ ''ہرگز نہیں پہنچ سکتے تم نیکی کو جب تک کہ نہ خرچ کرو (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) اس میں سے جو تم محبوب رکھتے ہو اور جو بھی خرچ کرتے ہو تم کوئی چیز تو بیشک اللہ تعالیٰ اس سے باخبر ہے۔''O ---۱۳۴۔ ''(نیکوکار وہ ہیں) جو خرچ کرتے ہیں خوشحالی میں اور تنگی میں اور پی جانے والے ہیں غصے کو اور معاف کر دینے والے ہیں لوگوں کو اور اللہ تعالیٰ محبوب رکھتا ہے حسن عمل کرنے والوں کو۔''O

(سورۃ النساء ۴) ---۳۶۔ ''اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ کرو اور والدین، رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، قریبی پڑوسی، اجنبی پڑوسی، پاس بیٹھنے والے، راہ گیر اور جس پر تمہارا قبضہ ہو (سب) سے نیک سلوک کرو کہ اللہ تعالیٰ کسی اترانے والے شیخی خورے کو پسند نہیں کرتا۔''O

(سورۃ المائدۃ ۵) ---۲۔ ''اور نیکی اور پرہیزگاری میں تعاون کرو مگر گناہ اور دشمنی میں تعاون نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو کہ اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے۔''O

(سورۃ الانعام ۶) ---۱۶۰۔ ''جو نیکی لایا اس کے لیے اس طرح کی دس ہوں گی- اور جو برائی لایا اسے صرف اسی طرح جزا ملے گی اور ان پر کوئی زیادتی نہ کی جائے گی۔''O

(سورۃ التوبہ ۹) ---۱۲۰۔ ''مدینہ والوں اور ان کے ارد گرد کے بدوؤں کو یہ روا نہ تھا کہ رسول خدا ﷺ کے پیچھے رہ جائیں اور نہ یہ کہ اپنی جانوں کو اس کی جان سے عزیز سمجھیں- یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں انہیں نہ پیاس، نہ تھکان، اور نہ بھوک پہنچتی ہے- نہ وہ کسی جگہ کو جو کافروں کو غصہ دلاتی ہے پامال کرتے ہیں- اور نہ وہ دشمن سے کچھ حاصل کرتے ہیں- مگر اس کے عوض ان کیلئے نیک عمل لکھ دیا جاتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتے۔''O

(سورۃ ھود ۱۱) ---۱۱۴۔ ''اور دن کے دوسروں اور رات کے کچھ حصوں میں نماز قائم کر کہ نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں۔ یہ یاد کرنے والوں کے لیے

Marfat.com

ایک یاد دہانی ہے۔" O---۱۱۵۔ "اور صبر کر کہ اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔" O (تفسیر کیلئے باب ۷، مضمون: صبر)

(**سورۃ الحج ۲۲**)---۲۳۔ "ایمان والوں اور نیک کام والوں کو اللہ تعالیٰ ان جنتوں میں لے جائے گا جن کے درختوں تلے سے نہریں لہریں لے رہی ہیں، جہاں وہ سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور سچے موتی بھی۔ وہاں ان کا لباس خالص ریشم ہوگا۔" O

(**سورۃ النمل ۲۷**)---۱۱۔ "لیکن جو لوگ ظلم کریں پھر اس کے عوض نیکی کریں اس برائی کے پیچھے تو میں بھی بخشنے والا مہربان ہوں۔" O---۴۶۔ "آپ نے فرمایا اے میری قوم کے لوگو! تم نیکی سے پہلے برائی کی جلدی کیوں مچا رہے ہو؟ تم اللہ تعالیٰ سے استغفار کیوں نہیں کرتے تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔" O

(**سورۃ القصص ۲۸**)---۸۴۔ "جو شخص نیکی لائے گا اسے اس سے بہتر ملے گا اور جو برائی لے کر آئے گا تو ایسے بداعمالی کرنے والوں کو ان کے انہی اعمال کا بدلہ دیا جائے گا جو وہ کرتے تھے۔" O---[یعنی کم از کم ہر نیکی کا بدلہ دس گناہ تو ضرور ہی ملے گا، اور جس کے لیے اللہ چاہے گا اس سے بھی زیادہ، کہیں زیادہ، عطا فرمائے گا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]۔

(**سورۃ المومن ۴۰**)---۴۰۔ "جس نے گناہ کیا ہے اسے تو برابر برابر کا بدلہ ہی ہے اور جس نے نیکی کی ہے خواہ وہ مرد ہو یا عورت اور وہ ایماندار ہو تو یہ لوگ جنت میں جائیں گے اور وہاں بے شمار روزی پائیں گے۔" O

(**سورۃ حم السجدۃ ۴۱**)---۳۴۔ "نیکی اور بدی برابر نہیں ہوتی۔ برائی کو بھلائی سے دفع کرو پھر وہی جس کے اور تمہارے درمیان دشمنی ہے ایسا ہو جائے گا جیسے دلی دوست۔" O (تفسیر کیلئے باب ۸، مضمون: اخلاق و آداب)

(**سورۃ الشوریٰ ۴۲**)---۲۳۔ "یہی وہ ہے جس کی بشارت اللہ تعالیٰ اپنے ان بندوں کو دے رہا ہے جو ایمان لائے اور (سنت کے مطابق) نیک عمل کیے تو فرما دیجئے! کہ میں اس پر تم سے کوئی بدلہ نہیں چاہتا مگر محبت رشتہ داری کی، جو شخص کوئی نیکی کرے ہم اس کے لیے اس کی نیکی میں اور نیکی بڑھا دیں گے۔ بیشک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا (اور) بہت قدردان ہے۔" O---[یعنی جان بوجھ کر نافرمانی کرنے والے مجرمین کے برعکس، نیکی کی کوشش کرنے والے بندوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا معاملہ یہ ہے کہ (۱) جتنی کچھ اپنی طرف سے وہ نیک بننے کی سعی کرتے ہیں، اللہ ان کو اس سے زیادہ نیک بنا دیتا ہے (۲) ان کے کام میں جو کوتاہیاں رہ جاتی ہیں، یا نیک بننے کی کوشش کے باوجود جو گناہ ان سے سرزد ہو جاتے ہیں، اللہ ان سے چشم پوشی کرتا ہے، اور (۳) جو تھوڑی سی نیک عمل کی پونجی وہ لے کر آتے ہیں اللہ اس پر ان کی قدر افزائی کرتا ہے اور انہیں زیادہ اجر عطا فرماتا ہے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(**سورۃ الرحمن ۵۵**)---۶۰۔ "احسان کا بدلہ احسان کے سوا کیا ہے۔" O---[یعنی آخر یہ کیسے ممکن ہے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی خاطر دنیا میں عمر بھر اپنے نفس پر پابندیاں لگائے رہے ہوں، حرام سے بچتے اور حلال پر اکتفا کرتے رہے ہوں، فرض کو فرض جان کر اپنے فرائض بجا لاتے رہے ہوں، حق کو حق مان کر تمام حق داروں کے حقوق ادا کرتے رہے ہوں، اور شر کے مقابلے میں ہر طرح کی تکلیفیں اور مشقتیں برداشت کر کے خیر کی حمایت کرتے رہے ہوں، اللہ اُن کی یہ ساری قربانیاں ضائع کر دے اور انہیں کبھی اِن کا اجر نہ دے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(**سورۃ المزمل ۷۳**)---۲۰۔ "آپ کا رب بخوبی جانتا ہے کہ آپ اور آپ کے ساتھ کے لوگوں کی ایک جماعت قریب دو تہائی رات کے اور آدھی رات کے اور ایک تہائی رات کے تہجد پڑھتی ہے اور رات دن کا پورا اندازہ اللہ تعالیٰ کو ہی ہے، وہ (خوب) جانتا ہے کہ تم اسے ہرگز نہ نبھا سکو گے پس اس نے تم پر مہربانی کی لہٰذا جتنا قرآن پڑھنا تمہارے لیے آسان ہو اتنا ہی پڑھو۔ وہ جانتا ہے کہ تم میں بعض بیمار بھی ہوں گے، بعض دوسرے زمین میں چل پھر کر اللہ تعالیٰ کا فضل (یعنی روزی بھی) تلاش کریں گے اور کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد بھی کریں گے، سو تم بہ آسانی جتنا قرآن پڑھ سکو پڑھو اور نماز کی پابندی رکھو اور زکوٰۃ دیتے رہا کرو اور اللہ تعالیٰ کو اچھا قرض دو۔ اور جو نیکی تم اپنے لیے آگے بھیجو گے اسے اللہ تعالیٰ کے ہاں بہتر سے بہتر اور ثواب میں بہت زیادہ پاؤ گے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے رہو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔" O---[یعنی نفلی نمازیں، صدقات و خیرات اور دیگر نیکیاں جو بھی کرو گے، اللہ کے ہاں ان کا بہترین اجر پاؤ گے۔ (از تفسیر ۵ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

نیند و بیداری، سونا جاگنا

(**سورۃ آل عمران ۳**)---۵۵۔ "جب کہا اللہ تعالیٰ نے اے عیسیٰ! بیشک میں واپس لے لوں گا تمہیں اور اٹھا لوں گا تم کو اپنی طرف اور پاک کر دوں گا تم کو ان لوگوں کے (گندے ماحول) سے جو کافر ہیں اور کروں گا ان لوگوں کو جنہوں نے اتباع کیا تمہارا غالب ان لوگوں پر جنہوں نے انکار کیا قیامت کے دن تک پھر میری طرف لوٹ کر آنا ہے تمہیں پس فیصلہ کروں گا میں تمہارے درمیان ان باتوں کا جن میں تم باہم اختلاف کرتے تھے۔" O---[المتوفی کا مصدر توفی اور مادہ وفی ہے جس کے اصل معنی پورا پورا لینے کے ہیں۔ انسان کی موت پر جو وفات کا لفظ بولا جاتا ہے تو اسی لیے کہ اس کے جسمانی اختیارات مکمل طور پر سلب کر لیے جاتے ہیں۔

Marfat.com

اس اعتبار سے موت اس کے معنی کی مختلف صورتوں میں سے محض ایک صورت ہے۔ نیند میں بھی چونکہ انسانی اختیارات عارضی طور پر معطل کر دیئے جاتے ہیں اس لیے نیند پر بھی قرآن نے وفات کے لفظ کا اطلاق کیا ہے۔ جس سے معلوم ہوا کہ اس کے حقیقی اور اصل معنی پورا پورا لینے کے ہی ہیں۔ انی متوفیک میں یہ اسی اپنے حقیقی اور اصلی معنی میں استعمال ہوا ہے یعنی میں اے عیسیٰ تجھے یہودیوں کی سازش سے بچا کر پورا پورا اپنی طرف آسمانوں پر اٹھا لوں گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور بعض نے اس کے مجازی معنی کے شہرت استعمال کے مطابق موت ہی کے معنی کیے ہیں لیکن اس کے ساتھ انہوں نے کہا ہے کہ الفاظ میں تقدیم و تاخیر ہے یعنی رافعک (میں اپنی طرف اٹھانے والا ہوں) کے معنی مقدم ہیں اور متوفیک (فوت کرنے والا ہوں) کے معنی متاخر۔ یعنی میں تجھے آسمان پر اٹھالوں گا اور پھر جب دوبارہ دُنیا میں نزول ہوگا تو اس وقت موت سے ہمکنار کروں گا۔ یعنی یہودیوں کے ہاتھوں تیرا قتل نہیں ہوگا بلکہ تجھے طبعی موت ہی آئے گی۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الانعام ۶**)---۶۰۔ ''اور وہی تمہیں رات کو پورا کرتا ہے۔ اور جانتا ہے جو کام تم دن کو کرتے ہو۔ پھر وہ تمہیں اس میں اٹھا دیتا ہے تاکہ مقررہ مدت پوری کی جائے پھر اسی کی طرف تمہاری واپسی ہوگی۔ پھر وہ تمہیں بتائے گا جو تم کیا کرتے ہو۔''O---[یہاں نیند کو وفات سے تعبیر کیا گیا ہے، اسی لیے اسے وفات اصغر اور موت کو وفات اکبر کہا جاتا ہے۔ یعنی دن کے وقت روح واپس لوٹا کر زندہ کر دیتا ہے۔ یہ سلسلہ شب و روز اور وفات اصغر سے ہمکنار ہو کر دن کو پھر اٹھ کھڑے ہونے کا معمول انسان کی وفات اکبر تک جاری رہے گا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الفرقان ۲۵**)---۴۷۔ ''اور وہی ہے جس نے رات کو تمہارے لیے پردہ بنایا اور نیند کو راحت بنائی اور دن کو اٹھ کھڑے ہونے کا وقت۔''O

(**سورۃ القصص ۲۸**)---۷۳۔ ''اسی نے تو تمہارے لیے اپنے فضل و کرم سے دن رات مقرر کر دیے ہیں کہ تم رات میں آرام کرو اور دن میں اس کی بھیجی ہوئی روزی تلاش کرو یہ اس لیے کہ تم شکر ادا کرو۔''O---[دن اور رات یہ دونوں اللہ کی بہت بڑی نعمتیں ہیں۔ رات کو تاریک بنایا تاکہ سب لوگ آرام کر سکیں۔ اس اندھیرے کی وجہ سے ہر مخلوق سونے اور آرام کرنے پر مجبور ہے۔ ورنہ اگر آرام کرنے اور سونے کے اپنے اپنے اوقات ہوتے تو کوئی بھی مکمل طریقے سے سونے کا موقع نہ پاتا' جب کہ معاشی تگ و دو اور کاروبار جہاں کے لیے نیند کا پورا کرنا نہایت ضروری ہے۔ اس کے بغیر توانائی بحال نہیں ہوتی۔ اگر کچھ لوگ سو رہے ہوتے اور کچھ جاگ کر مصروف تگ و تاز ہوتے' تو سونے والوں کے آرام و راحت میں خلل پڑتا' نیز لوگ ایک دوسرے کے تعاون سے بھی محروم رہتے' جب کہ دنیا کا نظام ایک دوسرے کے تعاون و تناصر کا محتاج ہے اس لیے اللہ نے رات کو تاریک کر دیا تاکہ ساری مخلوق بیک وقت آرام کرے اور کوئی کسی کی نیند اور آرام میں مخل نہ ہو سکے۔ اسی طرح دن کو روشن بنایا تاکہ روشنی میں انسان اپنا کاروبار بہتر طریقے سے کر سکے۔ دن کی یہ روشنی نہ ہوتی تو انسان کو جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا' اسے ہر شخص بآسانی سمجھتا اور اس کا ادراک رکھتا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الروم ۳۰**)---۲۳۔ ''اور (بھی) اس کی (قدرت کی) نشانی تمہاری راتوں اور دن کی نیند میں ہے اور اس کے فضل (یعنی روزی) کو تمہارا تلاش کرنا بھی ہے۔ جو لوگ (کان لگا کر) سننے کے عادی ہیں ان کے لیے اس میں بہت سی نشانیاں ہیں۔''O---[نیند کا باعث سکون و راحت ہونا چاہیے وہ رات کو ہو یا بہ وقت قیلولہ اور دن کو تجارت و کاروبار کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کا فضل تلاش کرنا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الزُّمر ۳۹**)---۴۲۔ ''اللہ تعالیٰ ہی روحوں کو ان کی موت کے وقت اور جن کی موت نہیں آئی انہیں ان کی نیند کے وقت قبض کر لیتا ہے' پھر جن پر موت کا حکم لگ چکا ہے انہیں تو روک لیتا ہے اور دوسری (روحوں) کو ایک مقرر وقت کے لیے چھوڑ دیتا ہے۔ غور کرنے والوں کے لیے اس میں یقیناً بہت سی نشانیاں ہیں۔''O---[نیند کی حالت میں رُوح قبض کرنے سے مراد احساس و شعور' فہم و ادراک اور اختیار و ارادہ کی قوتوں کو معطل کر دینا ہے۔ یہ ایک ایسی حالت ہے جس پر اردو زبان کی یہ کہاوت فی الواقع راست آتی ہے کہ سویا اور مُوا برابر۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(**سورۃ الذّٰریٰت ۵۱**)---۱۶۔ ''ان کے رب نے جو کچھ انہیں عطا فرمایا ہے اسے لے رہے ہوں گے وہ تو اس سے پہلے ہی نیکوکار تھے۔''O---۱۷۔ ''وہ رات کو بہت کم سویا کرتے تھے۔''O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۹ مضمون 'متقی']---۱۸۔ ''اور وقت سحر استغفار کیا کرتے تھے۔''O

(**سورۃ النبأ ۷۸**)---۹۔ ''اور ہم نے تمہاری نیند کو آرام کا سبب بنایا۔''O---[انسان کو دُنیا میں کام کرنے کے قابل بنانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے جس حکمت کے ساتھ اس کی فطرت میں نیند کا ایک ایسا داعیہ رکھ دیا ہے جو ہر چند گھنٹوں کی محنت کے بعد اسے چند گھنٹے سونے پر مجبور کر دیتا ہے۔ (از تفسیر تفہیم القرآن)]

وحدت ادیان

(**سورۃ البقرۃ ۲**)---۶۲۔ ''بیشک وہ لوگ جنہوں نے اسلام قبول کیا اور وہ لوگ جو یہودی ہوئے اور عیسائی اور صابی (ان میں سے) جو بھی ایمان لایا اللہ تعالیٰ پر اور روز آخر پر اور کیے اس نے نیک کام تو ان کیلئے ہے اجر ان کا ان کے رب کے پاس اور نہ کسی قسم کا خوف ہے ان کیلئے اور نہ وہ کبھی غمگین ہوں گے۔''O

Marfat.com

---[بعض جدید مفسرین کو اس آیت کا مفہوم سمجھنے میں بڑی غلطی لگی ہے اور اس سے انہوں نے ''وحدت ادیان'' کا فلسفہ کشید کرنے کی مذموم سعی کی ہے۔ یعنی رسالت محمد ﷺ پر ایمان لانا ضروری نہیں ہے۔ بلکہ جو بھی جس دین کو مانتا ہے اور اس کے مطابق ایمان رکھتا ہے اور اچھے عمل کرتا ہے۔ اس کی نجات ہو جائے گی۔ یہ فلسفہ سخت گمراہ کن ہے۔ آیت کی صحیح تفسیر یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے سابقہ آیات میں یہود کی بدعملیوں اور سرکشیوں اور اس کی بنا پر ان کے مستحق عذاب ہونے کا تذکرہ فرمایا تو ذہن میں اشکال پیدا ہو سکتا تھا کہ ان یہودیوں میں جو لوگ صحیح کتاب الٰہی کے پیرو اور اپنے پیغمبر کی ہدایات کے مطابق زندگی گزارنے والے تھے۔ ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا معاملہ فرمایا؟ یا کیا معاملہ فرمائے گا؟ اللہ تعالیٰ نے اس کی وضاحت فرما دی کہ صرف یہودی ہی نہیں نصاریٰ اور صابی بھی اپنے اپنے وقت میں جنہوں نے اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھا اور عمل صالح کرتے رہے وہ سب نجات اخروی سے ہمکنار ہوں گے اور اسی طرح اب رسالت محمد ﷺ پر ایمان لانے والے مسلمان بھی اگر صحیح طریقے سے ایمان باللہ والیوم الآخر اور عمل صالح کا اہتمام کریں تو یہ بھی یقیناً آخرت کی ابدی نعمتوں کے مستحق قرار پائیں گے۔ نجات اخروی میں کسی کے ساتھ امتیاز نہیں کیا جائے گا۔ وہاں بے لاگ فیصلہ ہوگا۔ چاہے مسلمان ہوں یا رسول آخر الزماں ﷺ سے پہلے گزر جانے والے یہودی۔ عیسائی اور صابی وغیرہم۔ اس کی تائید بعض مرسل آثار سے ہوتی ہے۔ مثلاً مجاہد حضرت سلمان فارسیؓ سے نقل کرتے ہیں جس میں وہ کہتے ہیں کہ جس نے نبی کریم ﷺ سے ان اہل دین کے بارے میں پوچھا جو میرے ساتھ تھے، عبادت گزار اور نمازی تھے (یعنی رسالت محمد ﷺ سے قبل وہ اپنے دین کے پابند تھے) تو اس موقعہ پر مندرجہ بالا آیت نازل ہوئی۔ قرآن کریم کے دوسرے مقامات سے اس کی مزید تائید ہوتی ہے۔ مثلاً آل عمران: ۱۹، اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین صرف اسلام ہی ہے۔ اسی طرح آل عمران: ۸۵، جو اسلام کے سوا کسی اور دین کا متلاشی ہوگا وہ ہرگز مقبول نہیں ہوگا۔ ☆ اور احادیث میں بھی نبی کریم ﷺ نے وضاحت فرما دی کہ اب میری رسالت پر ایمان لائے بغیر کسی شخص کی نجات نہیں ہو سکتی۔ مثلاً فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میری اس امت میں جو شخص بھی میری بابت سن لے وہ یہودی ہو یا عیسائی پھر وہ مجھ پر ایمان نہ لائے تو وہ جہنم میں جائے گا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وحدت ادیان کی گمراہی جہاں دیگر آیات قرآنی کو نظر انداز کرنے کا نتیجہ ہے وہاں احادیث کے بغیر قرآن سمجھنے کی مذموم سعی کا بھی اس میں بہت دخل ہے۔ اسی لئے یہ کہنا بالکل صحیح ہے کہ احادیث صحیحہ کے بغیر قرآن کو نہیں سمجھا جا سکتا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ آل عمران ۳) ---۱۹۔ ''بلاشبہ دین اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف اسلام ہے۔ اور نہیں اختلاف کیا (اس دین سے) ان لوگوں نے جنہیں دی گئی کتاب مگر اس کے بعد کہ آ چکا تھا ان کے پاس حقیقی علم (محض) آپس کی ضد اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے اور جو کوئی انکار کرے گا احکام الٰہی کا تو بیشک اللہ جلد چکانے والا ہے حساب کا۔'' ○---۸۵۔ ''اور جو اختیار کرنا چاہے اسلام کے علاوہ کوئی اور دین تو ہرگز نہ قبول کیا جائے گا یہ اس سے اور وہ (ہوگا) آخرت میں خسارہ پانے والوں میں۔'' ○

(سورۃ النساء ۴) ---۱۵۲۔ ''اور جو لوگ ایمان لائے اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسولوں پر اور جدا نہ کیا ان میں سے کسی کو ان کو جلد دے گا ان کے ثواب اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا، مہربان ہے۔'' ○---[یہ ایمانداروں کا شیوہ بتلایا کہ وہ سب انبیاء پر ایمان رکھتے ہیں۔ جس طرح مسلمان ہیں کہ وہ کسی بھی نبی کا انکار نہیں کرتے۔ اس آیت سے بھی ''وحدت ادیان'' کی نفی ہوتی ہے جس کے قائلین کے نزدیک رسالت محمد ﷺ پر ایمان لانا ضروری نہیں ہے۔ وہ ان غیر مسلموں کو بھی نجات یافتہ سمجھتے ہیں جو اپنے تصورات کے مطابق ایمان باللہ رکھتے ہیں۔ لیکن قرآن کی اس آیت نے واضح کر دیا کہ ایمان باللہ کے ساتھ رسالت محمد ﷺ پر ایمان لانا بھی ضروری ہے۔ اگر اس آخری رسالت کا انکار ہوگا تو اس انکار کے ساتھ ایمان باللہ غیر معتبر اور نامقبول ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ المائدۃ ۵) ---۴۶۔ ''اور پیچھے پیچھے ان کے نقش قدم پر ہم نے عیسیٰ ابن مریم کو بھیجا جو اس کی تصدیق کرتا تھا جو تورات میں سے سامنے موجود تھا اور ان کو انجیل دی جس میں ہدایت اور نور تھا اور جو اس کی جو تورات میں سے سامنے موجود تھا تصدیق کرتی تھی اور ڈرنے والوں کیلئے ہدایت اور نصیحت تھی۔'' ○---[یعنی جس طرح تورات اپنے وقت میں لوگوں کیلئے ہدایت کا ذریعہ تھی۔ اسی طرح انجیل کے نزول کے بعد اب یہی حیثیت انجیل کو حاصل ہو گئی اور پھر قرآن کریم کے نزول کے بعد تورات و انجیل اور دیگر صحائف آسمانی پر عمل منسوخ ہو گیا اور ہدایت و نجات کا واحد ذریعہ قرآن کریم رہ گیا اور اسی پر اللہ تعالیٰ نے آسمانی کتابوں کا سلسلہ ختم فرما دیا۔ یہ گویا اسی بات کا اعلان ہے کہ قیامت تک پیدا ہونے والے انسانوں کی فلاح و کامیابی اسی قرآن سے وابستہ ہے۔ جو اس سے جڑ گیا سرخرو رہے گا۔ جو کٹ گیا ناکامی و نامرادی اس کا مقدر ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ''وحدت ادیان'' کا فلسفہ یکسر غلط ہے، حق ہر دور میں ایک ہی رہا ہے متعدد نہیں۔ حق کے سوا دوسری چیزیں باطل ہیں۔ تورات اپنے دور کا حق تھی، اس کے بعد انجیل اپنے دور کا حق تھی انجیل کے نزول کے بعد تورات پر عمل کرنا جائز نہیں تھا۔ اور جب قرآن نازل ہو گیا تو انجیل منسوخ ہو گئی، انجیل پر عمل کرنا جائز نہیں رہا۔ اور صرف قرآن ہی واحد نظام عمل اور نجات کیلئے قابل عمل رہ گیا۔ اس پر ایمان لائے بغیر یعنی نبوت محمدی علی صاحبہا الصلاۃ والسلام کو تسلیم کئے بغیر نجات ممکن نہیں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الاعراف ۷) ---۱۵۷۔ ''جو لوگ بے پڑھے نبی رسول ﷺ کی پیروی کرتے ہیں جسے وہ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں جو انہیں پسندیدہ باتوں کی تلقین کرتا ہے، ناپسندیدہ باتوں سے منع کرتا ہے، پاکیزہ چیزوں کو ان کیلئے حلال کرتا ہے، گندی چیزوں کو ان پر حرام کرتا ہے اور ان کے بوجھ اور طوق

Marfat.com

جوان پر پڑے ہیں اتروا تا ہے۔ہاں! جو لوگ اس پر ایمان لائے اس کی حمایت کی اس کی مدد کی اور اس نور کے پیچھے چلے جو اس کے ساتھ نازل کیا گیا وہی کامیاب ہوں گے۔"O---[یہ آیت بھی اس امر کی وضاحت کیلئے نص قطعی کی حیثیت رکھتی ہے کہ رسالت محمد ﷺ پر ایمان لائے بغیر نجات اخروی ممکن نہیں۔اور ایمان وہی معتبر ہے جس کی تفصیلات محمد رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمائی ہیں۔اس آیت سے بھی "وحدت ادیان" کی جڑ کٹ جاتی ہے۔(از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الزُّمَر ۳۹**)---۶۴۔"آپ فرما دیجئے اے جاہلو! کیا تم مجھ سے اللہ تعالیٰ کے سوا اوروں کی عبادت کو کہتے ہو۔"O---[یہ کفار کی اس دعوت کے جواب میں ہے جو وہ پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ کو دیا کرتے تھے کہ اپنے آبائی دین کو اختیار کر لیں، جس میں بتوں کی عبادت تھی۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۶۵۔"اور بیشک وحی کی گئی ہے آپ کی طرف اور ان کی طرف جو آپ سے پہلے تھے۔کہ اگر (بفرض محال) آپ نے بھی شرک کیا تو ضائع ہو جائینگے آپ کے اعمال اور آپ بھی خاسرین میں سے ہو جائیں گے۔"O---۶۶۔"بلکہ آپ اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرو اور شکر کرنے والوں میں سے ہو جاؤ۔"O

وسوسے

(**سورۃ البقرۃ ۲**)---۲۸۴۔"اللہ تعالیٰ ہی کا ہے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور جو کچھ ہے زمین میں۔اور خواہ ظاہر کرو تم جو تمہارے دلوں میں ہے یا چھپاؤ۔بہر حال حساب لے گا تم سے اس کا اللہ تعالیٰ۔پھر بخش دے گا جسے چاہے اور سزا دے جسے چاہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔"O---[احادیث میں آتا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو صحابہ کرام بڑے پریشان ہوئے۔انہوں نے دربار رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ! نماز، روزہ، زکوۃ و جہاد وغیرہ یہ سارے اعمال جن کا ہمیں حکم دیا گیا ہے ہم بجا لاتے ہیں۔کیونکہ یہ ہماری طاقت سے بالا نہیں ہیں۔لیکن دل میں پیدا ہونے والے خیالات اور وسوسوں پر تو ہمارا اختیار ہی نہیں ہے اور وہ تو انسانی طاقت سے ہی ماوراء ہیں۔لیکن اللہ تعالیٰ نے ان پر بھی محاسبہ کا اعلان فرما دیا ہے۔نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔فی الحال تم "سمعنا و اطعنا" ہی کہو چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے جذبہ سمع و طاعت کو دیکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے اس آیت ترجمہ: "اللہ تعالیٰ کسی جان کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا" سے منسوخ فرما دیا۔صحیحین و سنن اربعہ کی یہ حدیث بھی اس کی تائید کرتی ہے۔☆"اللہ تعالیٰ نے میری امت سے جی آنے والی باتوں کو معاف کر دیا ہے۔البتہ ان پر گرفت ہوگی جن پر عمل کیا جائے یا جن کا اظہار زبان سے کر دیا جائے۔اس سے معلوم ہوا کہ دل میں گزرنے والے خیالات پر محاسبہ نہیں ہوگا صرف ان پر محاسبہ ہوگا جو پختہ عزم و ارادہ میں ڈھل جائیں یا عمل کا قالب اختیار کر لیں۔اس کے برعکس امام ابن جریر طبری کا خیال ہے کہ یہ آیت منسوخ نہیں ہے کیونکہ محاسبہ معاقبہ کو لازم نہیں ہے۔یعنی ایسا نہیں کہ اللہ تعالیٰ جس کا بھی محاسبہ کرے اس کو سزا بھی ضرور دے، بلکہ اللہ تعالیٰ محاسبہ تو ہر ایک کا کرے گا لیکن بہت سے لوگ ہوں گے کہ محاسبہ کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ ان کو معاف فرما دے گا بلکہ بعض کے ساتھ تو یہ معاملہ فرمائے گا کہ اس کا ایک ایک گناہ یاد کرا کے ان کا اس سے اعتراف کروائے گا اور پھر فرمائے گا کہ میں نے دنیا میں ان پر پردہ ڈالے رکھا آج میں ان کو معاف کرتا ہوں۔اور بعض علماء نے کہا ہے کہ یہاں نسخ اصطلاحی معنی میں نہیں ہے بلکہ بعض دفعہ اسے وضاحت کے معنی میں بھی استعمال کر لیا جاتا ہے۔چنانچہ صحابہ کرام کے دل میں جو شبہ اس آیت سے پیدا ہوا تھا، اسے مندرجہ بالا آیت اور حدیث وغیرہ سے دور کر دیا گیا۔اس طرح ناسخ منسوخ ماننے کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔(از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الحج ۲۲**)---۵۲۔"ہم نے آپ سے پہلے جس رسول اور نبی کو بھیجا اس کے ساتھ یہ ہوا کہ جب وہ اپنے دل میں کوئی آرزو کرنے لگا شیطان نے اس کی آرزو میں کچھ ملا دیا، پس شیطان کی ملاوٹ کو اللہ تعالیٰ دور کر دیتا ہے پھر اپنی باتیں پکی کر دیتا ہے۔اللہ تعالیٰ دانا اور باحکمت ہے۔"O[تمنی کے ایک معنی ہیں آرزو کی یا دل میں خیال کیا۔دوسرے معنی ہیں پڑھا یا تلاوت کی۔اسی اعتبار سے امنیۃ کا ترجمہ آرزو، خیال یا تلاوت ہوگا۔پہلے معنی کے اعتبار سے مفہوم ہوگا، اسکی آرزو میں شیطان نے رکاوٹیں ڈالیں تا کہ وہ پوری نہ ہوں، اور رسول و نبی کی آرزو یہی ہوتی ہے کہ لوگ زیادہ سے زیادہ ایمان لے آئیں۔شیطان رکاوٹیں ڈال کر لوگوں کو زیادہ سے زیادہ ایمان سے دور رکھنا چاہتا ہے۔دوسرے معنی ہیں کے لحاظ سے مفہوم ہوگا کہ جب بھی اللہ کا رسول یا نبی وحی شدہ پڑھتا اور اس کی تلاوت کرتا ہے تو شیطان اسکی قرات و تلاوت میں اپنی باتیں ملانے کی کوشش کرتا ہے یا اس کی بابت لوگوں کے دلوں میں شبہے ڈالتا اور مین میخ نکالتا ہے۔اللہ تعالیٰ شیطان کی رکاوٹوں کو دور فرما کر تلاوت میں ملاوٹ کی کوشش کو ناکام فرما کر شیطان کے پیدا کردہ شکوک و شبہات کا ازالہ فرما کر اپنی بات کو یا اپنی آیات کو محکم (پکا) فرما دیتا ہے۔اس میں نبی ﷺ کو جو تسلی دی جا رہی ہے کہ شیطان کی یہ کارستانیاں صرف آپ ﷺ کے ساتھ ہی نہیں ہیں، آپ ﷺ سے پہلے جو رسول اور نبی آئے، سب کے ساتھ یہی کچھ کرتا آیا ہے تاہم آپ ﷺ گھبرائیں نہیں، شیطان کی ان شرارتوں اور سازشوں سے، جس طرح ہم پچھلے انبیاء علیہم السلام کو بچاتے رہے ہیں، یقیناً آپ ﷺ بھی محفوظ رہیں گے اور شیطان علی الرغم اللہ تعالیٰ اپنی بات کو پکا کر کے رہے گا۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن)]---۵۳۔"یہ اس لئے کہ شیطانی ملاوٹ کو اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی آزمائش کا ذریعہ بنا دے جن کے دلوں میں بیماری ہے اور جن کے دل سخت ہیں۔بیشک ظالم لوگ گہری مخالفت میں ہیں۔"O

Marfat.com

(سورۃ ق ۵۰)---۱۶- "ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے اور اس کے دل میں جو خیالات اٹھتے ہیں ان سے ہم واقف ہیں اور ہم اس کی رگ جان سے بھی زیادہ اس سے قریب ہیں۔" O---[یعنی انسان جو کچھ چھپاتا اور دل میں مستور رکھتا ہے وہ سب ہم جانتے ہیں- وسوسہ دل میں گزرنے والے خیالات کو کہا جاتا ہے جس کا علم اس انسان کے علاوہ کسی کو نہیں ہوتا- لیکن اللہ ان وسوسوں کو بھی جانتا ہے- اسی لیے حدیث پاک میں آتا ہے "اللہ تعالیٰ نے میری امت سے دل میں گزرنے والے خیالات کو معاف فرمادیا ہے یعنی ان پر گرفت نہیں فرمائے گا- جب تک وہ زبان سے ان کا اظہار یا ان پر عمل نہ کرے"۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)][مزید تفسیر کیلئے باب ا، مضمون: اللہ تعالیٰ قریب ہے۔)

وسیلہ، ذریعہ

(سورۃ البقرۃ ۲)---۳۷- "پھر سیکھے آدمؑ نے اپنے رب سے کچھ کلمات (اور توبہ کی) اور قبول کرلی اللہ تعالیٰ نے توبہ اس کی بیشک وہی تو ہے بڑا معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا۔" O---[حضرت آدمؑ جب پشیمانی میں ڈوبے دُنیا میں تشریف لائے تو توبہ واستغفار میں مصروف ہو گئے- اس موقعے پر بھی اللہ تعالیٰ نے راہنمائی و دستگیری فرمائی اور وہ کلمات معافی سکھا دیئے جو "الاعراف" میں بیان کئے گئے ہیں- بعض حضرات یہاں ایک موضوع روایت کا سہارا لیتے ہوئے کہتے ہیں کہ حضرت آدمؑ نے عرش الٰہی پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا دیکھا اور محمد رسول اللہ کے وسیلے سے دُعا مانگی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف فرمادیا- یہ روایت بے سند ہے اور قرآن کے بھی معارض ہے- علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ کے بتلائے ہوئے طریقے کے بھی خلاف ہے- تمام انبیاء علیہم السلام نے ہمیشہ براہ راست اللہ تعالیٰ سے دُعائیں کی ہیں- کسی نبی، ولی، بزرگ کا واسطہ اور وسیلہ نہیں پکڑا- اس لئے نبی کریم ﷺ سمیت تمام انبیاء کا طریقہ دُعا یہی رہا ہے کہ بغیر کسی واسطے اور وسیلے کے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دُعا کی جائے۔(از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---[حضرت آدمؑ نے زمین پر آنے کے بعد تین سو برس تک حیا سے آسمان کی طرف سر نہ اٹھایا اگرچہ حضرت داؤدؑ کثیر البکاء تھے- آپ کے آنسو تمام زمین والوں کے آنسوؤں سے زیادہ ہیں مگر حضرت آدمؑ اس قدر روئے کہ آپ کے آنسو حضرت داؤدؑ اور تمام اہل زمین کے آنسوؤں کے مجموعہ سے بڑھ گئے-(خازن) طبرانی وحاکم وابونعیم وبیہقی نے حضرت علی مرتضیٰؓ سے مرفوعاً روایت کی جب حضرت آدمؑ پر عتاب ہوا تو آپ فکر توبہ میں حیران تھے- اس پریشانی کے عالم میں یاد آیا کہ وقت پیدائش میں نے سر اٹھا کر دیکھا تھا کہ عرش پر لکھا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں سمجھا تھا کہ بارگاہ الٰہی میں وہ رتبہ کسی کو میسر نہیں جو محمد رسول اللہ ﷺ کو حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا نام اپنے نام اقدس کے ساتھ عرش پر مکتوب فرمایا- لہٰذا آپ نے اپنی دُعا میں "ربنا ظلمنا" الایہ کہ ساتھ یہ عرض کیا "اسئلك بحق محمد ان تغفرلی" ابن منظر کی روایت میں یہ کلمے ہیں "اللھم انی اسئلك بجاہ محمد عبدك وكرامته عليك ان تغفرلی خطيئة" یعنی یارب میں تم سے تیرے بندے خاص محمد مصطفےٰ ﷺ کے جاہ و مرتبت کے طفیل اور اس کرامت کے صدقہ میں جو انہیں تیرے دربار میں حاصل ہے مغفرت چاہتا ہوں- یہ دُعا کرنی تھی کہ حق تعالیٰ نے ان کی مغفرت فرمائی- مسئلہ: اس روایت سے ثابت ہے کہ مقبولان بارگاہ کے وسیلہ سے دُعا بحق فلاں اور بجاہ فلاں کہہ کر مانگنا جائز اور حضرت آدمؑ کی سنت ہے- مسئلہ: اللہ تعالیٰ پر کسی کا حق واجب نہیں ہوتا لیکن وہ اپنے مقبولوں کو اپنے فضل وکرم سے حق دیتا ہے- اسی تفضیلی حق کے وسیلہ سے دُعا کی جاتی ہے- صحیح احادیث سے یہ حق ثابت ہے جیسے وارد ہوا "جو اللہ اور رسول پر ایمان لایا اور نماز قائم کی اور رمضان کے روزے رکھے تو اللہ تعالیٰ پر اس کا حق ہوا کہ وہ جنت میں داخل ہو گا- حضرت آدمؑ کی توبہ دسویں محرم کو قبول ہوئی- جنت سے اخراج کے وقت اور نعمتوں کے ساتھ عربی زبان بھی آپ سے سلب کر لی گئی تھی- بجائے اس کے زبان مبارک پر سریانی جاری کردی گئی تھی- قبول توبہ کے بعد پھر زبان عربی عطا ہوئی- مسئلہ: توبہ کی اصل رجوع الی اللہ ہے- اس کے تین رکن ہیں- ایک اعتراف جرم، دوسرے ندامت، تیسرے عزم ترک- اگر گناہ قابل تلافی ہو تو اس کی تلافی بھی لازم ہے- مثلاً تارک الصلوٰۃ کی توبہ کیلئے پچھلی نمازوں کی قضا پڑھنا بھی ضروری ہے- توبہ کے بعد حضرت جبرائیلؑ نے زمین کے تمام جانوروں میں حضرت آدمؑ کی خلافت کا اعلان کیا اور سب پر ان کی فرمانبرداری لازم ہونے کا حکم سنایا- سب نے قبول اطاعت کا اظہار کیا۔(از تفسیر مولانا احمد رضا خان بریلویؒ)]

(سورۃ المائدۃ ۵)---۳۵- "اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اس کی طرف ذریعہ ڈھونڈو- اور اس کی راہ میں جہاد کرو تا کہ کامیاب ہو جاؤ۔" O---["وسیلہ" جس کی بدولت تمہیں اس کا قرب حاصل ہو۔(از تفسیر مولانا احمد رضا خان بریلویؒ)]---["وسیلہ" کی تفسیر ابن عباس، مجاہد، ابووائل، حسن وغیرہم اکابر سلف نے قربت سے کی ہے- تو وسیلہ ڈھونڈنے کے معنی یہ ہوں گے کہ اس کا قرب ووصول تلاش کرو- قتادہ نے کہا "خدا کی نزدیکی حاصل کرو- اور وہ جو حدیث میں آیا ہے کہ "وسیلہ" جنت میں ایک نہایت ہی اعلیٰ منزل ہے جو دُنیا میں سے کسی ایک بندہ کو ملے گی- آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم اذان کے بعد میرے لئے خدا سے وہ ہی مقام طلب کیا کرو- تو اس مقام کا نام بھی "وسیلہ" اسی لئے رکھا گیا کہ جنت کی تمام منزلوں میں وہ سب سے زیادہ عرش رحمٰن کے قریب ہے اور حق تعالیٰ کے مقامات قرب میں سب سے بلند واقع ہوا ہے- بہر حال پہلے فرمایا کہ ڈرتے رہو اللہ تعالیٰ سے لیکن یہ ڈر ایسا نہیں جیسے آدمی سانپ، بچھو یا شیر بھیڑیے سے ڈر کر دور

Marfat.com

بھاگتا ہے۔ بلکہ اس بات سے ڈرنا کہ کہیں اس کی خوشنودی اور رحمت سے دور نہ جا پڑو اسی لئے "اتقوا اللہ" کے بعد "وابتغوا الیہ الوسیلۃ" فرمایا۔ یعنی اس کی ناخوشی اور بعد و ہجر سے ڈر کر قرب و وصول حاصل کرنے کی کوشش کرو اور ظاہر ہے کہ کسی چیز سے قریب ہم اسی وقت ہو سکتے ہیں جب کہ درمیانی راستہ قطع کر لیں جس پر چل کر اس کے پاس پہنچ سکتے ہوں۔ اسی کو فرمایا "وجاھدوا فی سبیلہ" جہاد کرو اس کی راہ میں یعنی اس پر چلنے کی پوری پوری کوشش کرو "لعلکم تفلحون" تاکہ تم اس کی نزدیکی حاصل کرنے میں کامیاب ہو سکو۔ (از تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانیؒ)] ---["وسیلہ" کے معنی ایسی چیز کے ہیں جو کسی مقصود کے حصول یا اس کے قرب کا ذریعہ ہو۔ "اللہ تعالیٰ کی طرف وسیلہ تلاش کرو" مطلب ہوگا ایسے اعمال اختیار کرو جس سے تمہیں اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کا قرب حاصل ہو جائے۔ امام شوکانی فرماتے ہیں "وسیلہ جو قربت کے معنی میں ہے، تقویٰ اور دیگر خصال خیر پر صادق آتا ہے جن کے ذریعے سے بندے اپنے رب کا قرب حاصل کرتے ہیں" اسی طرح منہیات و محرمات کے اجتناب سے بھی اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ اس لئے منہیات و محرمات کا ترک بھی قرب الٰہی کا وسیلہ ہے۔ لیکن جاہلوں نے اس حقیقی وسیلے کو چھوڑ کر قبروں میں مدفون لوگوں کو اپنا وسیلہ سمجھ لیا ہے جس کی شریعت میں کوئی بنیاد نہیں ہے۔ البتہ ☆ حدیث میں اس مقام محمود کو بھی وسیلہ کہا گیا ہے جو جنت میں نبی ﷺ کو عطا فرمایا جائے گا۔ اسی لئے آپ نے فرمایا جو اذان کے بعد میرے لئے یہ دعائے وسیلہ کرے گا وہ میری شفاعت کا مستحق ہوگا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الاعراف ۷**) --- ۲۳۔ "وہ (حضرت آدمؑ) بولے "اے ہمارے رب! ہم نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے اور اگر تو نے ہمیں نہ بخشا اور رحم نہ کیا تو ہم ضرور نقصان پانے والوں میں ہو جائیں گے۔" O ---[توبہ و استغفار کے یہ وہی کلمات ہیں جو حضرت آدمؑ نے اللہ تبارک و تعالیٰ سے سیکھے، جیسا کہ سورۂ بقرہ، آیت نمبر ۳۷ میں صراحت ہے۔ گویا شیطان نے اللہ کی نافرمانی کا ارتکاب کیا تو اس کے بعد وہ اس پر نہ صرف اڑ گیا بلکہ اس کے جواز و اثبات میں عقلی و قیاسی دلائل دینے لگا۔ نتیجتاً وہ راندۂ درگاہ اور ہمیشہ کے لیے ملعون قرار پایا اور حضرت آدمؑ نے اپنی غلطی پر ندامت و پشیمانی کا اظہار اور بارگاہ الٰہی میں توبہ و استغفار کا اہتمام کیا۔ تو اللہ کی رحمت و مغفرت کے مستحق قرار پائے۔ یوں گویا دونوں راستوں کی نشاندہی ہو گئی، شیطانی راستے کی بھی اور اللہ والوں کے راستے کی بھی۔ گناہ کر کے اس پر اترانا، اصرار کرنا اور اس کو صحیح ثابت کرنے کے لیے "دلائل" کے انبار فراہم کرنا شیطانی راستہ ہے۔ اور گناہ کے بعد احساس ندامت سے مغلوب ہو کر بارگاہ الٰہی میں جھک جانا اور توبہ و استغفار کا اہتمام کرنا بندگان الٰہی کا راستہ ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ بنی اسرائیل ۱۶**) --- ۵۷۔ "جنہیں یہ لوگ پکارتے ہیں خود وہ اپنے رب کے تقرب کی جستجو میں رہتے ہیں کہ ان میں سے کون زیادہ نزدیک ہو جائے وہ خود اس کی رحمت کی امید رکھتے ہیں اور اس کے عذاب سے خوفزدہ رہتے ہیں، (بات بھی یہی ہے) کہ تیرے رب کا عذاب ڈرنے کی چیز ہی ہے۔" O ---[مذکورہ آیت میں من دون اللہ سے مراد وہ تصویریں اور مجسمے ہیں جن کی وہ عبادت کرتے تھے یا حضرت عزیرؑ و مسیحؑ ہیں جنہیں یہودی اور عیسائی ابن اللہ کہتے اور انہیں الوہی صفات کا حامل مانتے تھے یا وہ جنات ہیں جو مسلمان ہو گئے تھے اور مشرکین ان کی عبادت کرتے تھے۔ اس لیے کہ اس آیت میں بتلایا جا رہا ہے کہ یہ تو خود اپنے رب کا قرب تلاش کرنے کی جستجو میں رہتے اور اس کی رحمت کی امید رکھتے اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں اور یہ صفت جمادات (پتھروں) میں نہیں ہو سکتی۔ اس آیت سے واضح ہو جاتا ہے کہ من دون اللہ (اللہ کے سوا جن کی عبادت کی جاتی رہی ہے) وہ صرف پتھر کی مورتیاں ہی نہیں تھیں، بلکہ اللہ کے وہ بندے بھی تھے جن میں سے کچھ فرشتے، کچھ صالحین کچھ انبیا اور کچھ جنات تھے۔ اللہ تعالیٰ نے سب کی بابت فرمایا کہ وہ کچھ نہیں کر سکتے، نہ کسی سے تکلیف دور کر سکتے ہیں نہ کسی کی حالت بدل سکتے ہیں۔ "اپنے رب کے تقرب کی جستجو میں رہتے ہیں" کا مطلب اعمال صالحہ کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کا قرب ڈھونڈتے ہیں۔ یہی الوسیلۃ ہے جسے قرآن نے بیان کیا ہے۔ وہ نہیں ہے جسے قبر پرست بیان کرتے ہیں کہ فوت شدہ اشخاص کے نام کی نذر نیاز دو، ان کی قبروں پر غلاف چڑھاؤ اور میلے ٹھیلے جماؤ اور ان سے استمداد و استغاثہ کرو۔ کیونکہ یہ وسیلہ نہیں، یہ تو ان کی عبادت ہے جو شرک ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اس سے محفوظ رکھے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

وصیت

(**سورۃ البقرۃ ۲**) --- ۱۸۰۔ "تم پر لازم کیا جاتا ہے کہ جب تم میں سے کسی کی موت آ پہنچے تو اگر وہ پیچھے مال چھوڑ رہا ہے۔ والدین اور رشتہ داروں کے لیے دستور کے مطابق وصیت کرے یہ خدا سے ڈرنے والوں پر ایک ذمہ داری ہے۔" O --- ۱۸۱۔ "پھر کسی نے اسے سننے کے بعد بدل ڈالا تو اس کا گناہ انہی لوگوں پر ہوگا جو اسے بدلیں گے۔ اللہ تعالیٰ سننے والا جاننے والا ہے۔" O --- ۱۸۲۔ "اگر کسی کو وصیت کرنے والے سے جانبداری یا گناہ کا اندیشہ ہو پھر وہ ان میں صلح کرا دے تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔" O --- ۲۴۰۔ "اور جو لوگ وفات پا جائیں تم میں سے اور چھوڑ جائیں بیویاں (لازم ہے ان پر) وصیت کرنا اپنی بیویوں کے لیے نان و نفقہ کی ایک برس تک بغیر گھر سے نکالے۔ پھر اگر وہ خود نکل جائیں تو کچھ گناہ نہیں تم پر اس میں جو وہ کریں اپنی ذات کے بارے میں کوئی جائز اقدام اور اللہ تعالیٰ سب پر غالب بڑی حکمت والا ہے۔" O

Marfat.com

(سورۃ المائدۃ ۵) ---۱۰۶ "اے ایمان والو! جب تم میں سے کسی کو موت آ جائے تو بوقت وصیت تمہارے درمیان گواہی کیلئے تم میں سے دو انصاف والے لئے جائیں یا تم سے علاوہ دوسرے دو (غیر مسلموں سے)۔ اگر تم زمین پر سفر کر رہے ہو اور موت کی مصیبت تم پر آ جائے نماز کے بعد انہیں روک لو پھر اگر تمہیں شبہ ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھائیں۔ ہم اس کے عوض کوئی قیمت نہیں لیں گے اگر چہ وہ رشتہ دار ہی ہو اور نہ اللہ کی گواہی کو چھپائیں گے کہ اس صورت میں ہم گنہگاروں میں ہوں گے۔" O ---۱۰۷ "پھر اگر اطلاع ملے کہ انہوں نے گناہ کا ارتکاب کیا ہے تو ان کی جگہ دوسرے دو ان لوگوں میں سے جن کے خلاف پہلے دو نے ارتکاب کیا تھا کھڑے ہوں۔ پھر اللہ تعالیٰ کی قسم کھائیں کہ ہماری گواہی ان کی گواہی سے زیادہ سچی ہے اور ہم نے زیادتی نہیں کی کہ اس صورت میں ہم ظالموں میں ہوں گے۔" O ---۱۰۸ "یہ طریقہ زیادہ قریب ہے اس سے کہ ادا کریں وہ شہادت کو کما حقہ یا ڈریں اس بات سے کہ رد کر دی جائیں گی ان کی قسمیں کھا لینے کے بعد اور ڈرتے رہو اللہ تعالیٰ سے اور سنو، اللہ تعالیٰ نہیں ہدایت دیتا نافرمان لوگوں کو۔" O --- [ان آیات کا شان نزول یہ ہے کہ ایک شخص بدیل نامی جو مسلمان تھا دو شخصوں تمیم وعدی کے ساتھ جو اس وقت نصرانی تھے بغرض تجارت ملک شام گیا۔ وہاں جا کر بدیل بیمار پڑ گیا۔ اس نے اپنے مال کی فہرست لکھ کر اسباب میں رکھ دی اور اپنے دونوں رفیقوں کو نہ بتایا۔ مرض جب زیادہ بڑھا تو اس نے دونوں نصرانی ساتھیوں کو وصیت کی کہ کل سامان میرے وارثوں کو پہنچا دینا۔ انہوں نے تمام سامان وارثوں کے سپرد کر دیا۔ مگر چاندی کا ایک پیالہ جس پر سونے کے نقش ونگار تھے اس میں سے نکال لیا۔ وارثوں کو اسباب میں فہرست دستیاب ہوئی۔ انہوں نے مال دینے والوں سے پوچھا کہ میت نے کچھ مال فروخت کیا تھا یا کچھ زیادہ بیمار ہوا کہ علاج معالجہ پر خرچ ہوا۔ اس کا جواب ان دونوں نے نفی میں دیا۔ آخر معاملہ نبی کریم ﷺ کی عدالت میں پیش ہوا چونکہ وارثوں کے پاس ثبوت نہ تھا۔ نصرانیوں سے قسم لی گئی کہ انہوں نے میت کے مال سے کوئی چیز نہیں لی نہ خیانت کی ہے۔ آخر قسم پر فیصلہ نصرانیوں کے حق میں ہوا۔ کچھ مدت بعد ظاہر ہوا کہ یہ پیالہ ان دونوں نصرانیوں نے مکہ کے سنار کے ہاتھ فروخت کیا ہے۔ جب سوال ہوا تو کہنے لگے ہم نے پیالہ میت سے خرید لیا تھا چونکہ خریداری کے گواہ موجود نہ تھے اس لیے ہم نے پہلے اس کا ذکر نہیں کیا کہ مبادا ہماری تکذیب کر دی جائے۔ معاملہ پھر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش ہوا۔ شہادت موجود نہ ہونے کی وجہ سے وارثوں میں دو شخصوں جو میت کے قریبی تھے قسم کھائی کہ پیالہ میت کی ملکیت تھا اور نصرانیوں نے جھوٹی قسم کھائی ہے چنانچہ جس قیمت پر انہوں نے فروخت کیا تھا ایک ہزار درہم وارثوں کو دیئے گئے۔ (از تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانیؒ)]

وضو

(سورۃ المائدۃ ۵) ---۶ "اے ایمان والو! جب تم نماز کیلئے اٹھو تو اپنے منہ اور کہنیوں تک اپنے ہاتھ اور ٹخنوں تک اپنے پاؤں دھو لو اور اپنے سر کا مسح کر لو اور اگر تم ناپاکی کی حالت (جنابت) میں ہو تو نہا کر پاک صاف ہو جاؤ لیکن اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی جائے ضرور سے آیا ہو یا تم نے عورتوں کو چھوا ہو پھر پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی لو اور اس سے اپنے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کر لو اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ تم پر تنگی ڈالے مگر چاہتا ہے کہ تمہیں پاک صاف کرے اور تم پر اپنی نعمت پوری کرے تا کہ تم شکر کرو۔" O ["منہ دھو" یعنی ایک ایک، دو دو یا تین مرتبہ دونوں ہتھیلیوں دھونے، کلی کرنے، ناک میں پانی ڈال کر جھاڑنے کے بعد۔ جیسا کہ حدیث سے ثابت ہے کہ منہ دھونے کے بعد ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھویا جائے۔] ["مسح پورے سر کا کیا جائے، جیسا کہ حدیث سے ثابت ہے اپنے ہاتھ آگے سے پیچھے گدی تک لے جائے اور پھر وہاں سے آگے کو لائے جہاں سے شروع کیا تھا۔ اسی کے ساتھ کانوں کا مسح کر لے۔ اگر سر پر پگڑی یا عمامہ ہو تو حدیث کے رو سے موزوں کی طرح اس پر بھی مسح جائز ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ) علاوہ ازیں ایک مرتبہ ہی اس طرح مسح کر لینا کافی ہے۔] [ارجلکم کا عطف وجوھکم پر ہے یعنی اپنے پیر ٹخنوں تک دھوؤ۔ اور اگر موزے یا جرابیں پہنی ہوئی ہیں (بشرطیکہ وضو کی حالت میں پہنی ہوں) تو حدیث کی رو سے پیر دھونے کی بجائے جرابوں پر مسح بھی جائز ہے۔ اگر پہلے سے باوضو ہو تو نیا وضو کرنا ضروری نہیں، تاہم ہر نماز کیلئے تازہ وضو بہتر ہے۔ وضو سے پہلے نیت فرض ہے۔ وضو سے پہلے بسم اللہ پڑھنا بھی ضروری ہے۔ داڑھی گھنی ہو تو اس کا خلال کیا جائے۔ اعضاء کو ترتیب وار دھویا جائے۔ انکے درمیان فاصلہ نہ کیا جائے، یعنی ایک عضو دھونے کے بعد دوسرے عضو کے دھونے میں دیر نہ کی جائے بلکہ تمام اعضا تسلسل کے ساتھ یکے بعد دیگرے دھوئے جائیں۔ اعضائے وضو میں سے کسی بھی عضو کا کوئی حصہ خشک نہ رہے، ورنہ وضو نہیں ہوگا۔ کوئی بھی عضو تین مرتبہ سے زیادہ نہ دھویا جائے ایسا کرنا خلاف سنت ہے۔ (تفسیر ابن کثیر، فتح القدیر وایسر التفاسیر)] [جنابت سے مراد وہ ناپاکی ہے جو احتلام یا بیوی سے ہم بستری کرنے سے لاحق ہو جاتی ہے اور اسی حکم میں حیض اور نفاس بھی داخل ہے۔ جب حیض یا نفاس کا خون بند ہو جائے تو پاکیزگی حاصل کرنے کیلئے طہارت یعنی غسل ضروری ہے۔ البتہ پانی نہ ملنے کی صورت میں تیمم کی اجازت ہے جیسا کہ حدیث سے ثابت ہے۔ (فتح القدیر وایسر التفاسیر)] (تفسیرات از شاہ فہد قرآن)

Marfat.com

وہ کس قصور میں ماری گئی

(سورۃ التکویر ۸۱) ---۸۔ ’’اور جب زندہ گاڑی ہوئی لڑکی سے سوال کیا جائے گا‘‘ O---۹۔ ’’کہ کس گناہ کی وجہ سے وہ قتل کی گئی؟‘‘ O---[اس آیت کے انداز بیان میں ایسی شدید غضبنا کی پائی جاتی ہے جس سے زیادہ سخت غضبنا کی کا تصور نہیں کیا جاسکتا بیٹی کو زندہ گاڑنے والے ماں باپ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں ایسے قابل نفرت ہوں گے کہ ان کو مخاطب کر کے یہ نہ پوچھا جائے گا کہ تم نے اس معصوم کو کیوں قتل کیا' بلکہ ان سے نگاہ پھیر کر معصوم بچی سے پوچھا جائے گا کہ تو بے چاری آخر کس قصور میں ماری گئی' اور وہ اپنی داستان سنائے گی کہ ظالم ماں باپ نے اس کے ساتھ کیا ظلم کیا اور کس طرح اسے زندہ دفن کر دیا۔ اس کے علاوہ اس مختصر سی آیت میں دو بہت بڑے مضمون سمیٹ دیے گئے ہیں جو الفاظ میں بیان کیے بغیر خود بخود اس کے فحویٰ سے ظاہر ہوتے ہیں ایک یہ کہ اس میں اہل عرب کو یہ احساس دلایا گیا ہے کہ جاہلیت نے ان کو اخلاقی پستی کی کس انتہا پر پہنچا دیا ہے کہ وہ اپنی ہی اولاد کو اپنے ہاتھوں زندہ در گور کرتے ہیں' پھر بھی انہیں اصرار ہے کہ اپنی اسی جاہلیت پر قائم رہیں گے اور اس اصلاح کو قبول نہ کریں گے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے بگڑے ہوئے معاشرے میں کرنا چاہتے ہیں دوسرے یہ کہ اس میں آخرت کے ضروری ہونے کی ایک صریح دلیل پیش کی گئی ہے۔ جس لڑکی کو زندہ دفن کر دیا گیا آخر اس کی کہیں تو دادرسی ہونی چاہیے' اور جن ظالموں نے یہ ظلم کیا' آخر کبھی تو وہ وقت آنا چاہیے جب ان سے اس کے دردناک ظلم کی باز پرس کی جائے دفن ہونے والی لڑکی کی فریاد دنیا میں تو کوئی سننے والا نہ تھا۔ جاہلیت کے معاشرے میں اس فعل کو بالکل جائز کر رکھا گیا تھا۔ نہ ماں باپ کو اس پر کوئی شرم آتی تھی۔ نہ خاندان میں کوئی ان کو ملامت کرنے والا تھا۔ نہ معاشرے میں کوئی اس پر گرفت کرنے والا تھا۔ پھر کیا خدا کی خدائی میں ظلم عظیم بالکل ہی بے دادرہ جانا چاہیے؟ عرب میں لڑکیوں کو زندہ دفن کرنے کا یہ بے رحمانہ طریقہ قدیم زمانے میں مختلف وجوہ سے رائج ہو گیا تھا ایک' معاشی خستہ حالی جس کی وجہ سے لوگ چاہتے تھے کہ کھانے والے کم ہوں اور اولاد کو پالنے پوسنے کا باران پر نہ پڑے۔ بیٹوں کو تو اس امید پر پال لیا جاتا تھا کہ وہ بعد میں حصول معیشت میں ہاتھ بٹائیں گے۔ مگر بیٹیوں کو اس لئے ہلاک کر دیا جاتا تھا کہ انہیں جوان ہونے تک پالنا پڑے گا اور پھر انہیں بیاہ دینا ہوگا۔ دوسرے' عام بدامنی جس کی وجہ سے بیٹوں کو اس لئے پالا جاتا تھا کہ جس کے جتنے زیادہ بیٹے ہوں گے اس کے اتنے ہی حامی و مددگار ہوں گے' مگر بیٹیوں کو اس لئے ہلاک کر دیا جاتا تھا کہ قبائلی لڑائیوں میں الٹی ان کی حفاظت کرنی پڑتی تھی اور دفاع میں وہ کسی کام نہ آسکتی تھیں۔ تیسرے عام بدامنی کا ایک شاخسانہ یہ بھی تھا کہ دشمن قبیلے جب ایک دوسرے پر اچانک چھاپے مارتے تھے تو جو لڑکیاں بھی ان کے ہاتھ لگتی تھیں انہیں لے جا کر وہ لونڈیاں بنا کر رکھتے تھے یا کہیں بیچ ڈالتے تھے ان وجوہ سے عرب میں یہ طریقہ چل پڑا تھا کہ کبھی تو زچگی کے وقت ہی عورت کے آگے ایک گڑھا کھود رکھا جاتا تھا تاکہ اگر لڑکی پیدا ہو تو اسی وقت اسے گڑھے میں پھینک کر مٹی ڈال دی جائے۔ اور کبھی اگر ماں اس پر راضی نہ ہوتی یا اس کے خاندان والے اس میں مانع ہوتے تو باپ بادل ناخواستہ اسے کچھ مدت تک پالتا اور پھر کسی وقت صحرا میں لے جا کر زندہ دفن کر دیتا۔ اس معاملہ میں جو شقاوت برتی جاتی تھی اس کا قصہ ایک شخص نے خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک مرتبہ بیان کیا۔ سنن دارمی کے پہلے ہی باب میں یہ حدیث منقول ہے کہ ایک شخص نے حضور ﷺ سے اپنے عہد جاہلیت کا یہ واقعہ بیان کیا کہ میری ایک بیٹی تھی جو مجھ سے بہت مانوس تھی۔ جب میں اس کو پکارتا تو دوڑی دوڑی میرے پاس آتی تھی۔ ایک روز میں نے اس کو بلایا اور اپنے ساتھ لے کر چل پڑا۔ راستہ میں ایک کنواں آیا۔ میں نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے کنویں میں دھکا دے دیا۔ آخری آواز جو اس کی میرے کانوں میں آئی تھی ہائے ابا' ہائے ابا۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رو دیے اور آپ کے آنسو بہنے لگے۔ حاضرین میں سے ایک نے کہا اے شخص تو نے حضور ﷺ کو غمگین کر دیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا اسے مت روکو' جس چیز کا اسے سخت احساس ہے اسکے بارے میں اسے سوال کرنے دو۔ پھر آپ نے اس سے فرمایا کہ اپنا قصہ پھر بیان کر۔ اس نے دوبارہ اسے بیان کیا اور آپ سن کر اس قدر روئے کہ آپ کی ڈاڑھی آنسوؤں سے تر ہو گئی۔ اسکے بعد آپ نے فرمایا کہ جاہلیت میں جو کچھ ہو گیا اللہ نے اسے معاف کر دیا' اب نئے سرے سے اپنی زندگی کا آغاز کر۔ یہ خیال کرنا صحیح نہیں کہ اہل عرب اس انتہائی غیر انسانی فعل کی قباحت کا سرے سے کوئی احساس ہی نہ رکھتے تھے۔ ظاہر بات ہے کہ کوئی معاشرہ خواہ کتنا ہی بگڑ چکا ہو وہ ایسے ظالمانہ افعال کی برائی کے احساس سے بالکل خالی نہیں ہو سکتا۔ اسی وجہ سے قرآن پاک میں اس فعل کی قباحت پر کوئی لمبی چوڑی تقریر نہیں کی گئی ہے بلکہ رونگٹے کھڑے کر دینے والے الفاظ میں صرف اتنی بات کہہ کر چھوڑ دیا گیا ہے کہ ایک وقت آئے گا جب زندہ گاڑی ہوئی لڑکی سے پوچھا جائیگا کہ تو کس قصور میں ماری گئی۔ عرب کی تاریخ سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ بہت سے لوگوں کو زمانہ جاہلیت میں اس رسم کی قباحت کا احساس تھا' طبرانی کی روایت ہے کہ فرزدق شاعر کے دادا صعصعہ بن ناجیۃ المجاشعی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ' میں نے جاہلیت کے زمانے میں کچھ اچھے اعمال بھی کیے ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ میں نے 320 لڑکیوں کو زندہ دفن ہونے سے بچایا اور ہر ایک کی جان بچانے کیلئے دو دو اونٹ فدیے میں دیے کیا مجھے اس پر اجر ملے گا؟ حضور ﷺ نے فرمایا ہاں تیرے لئے اجر ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ نے تجھے اسلام کی نعمت عطا فرمائی۔ درحقیقت یہ اسلام کی برکتوں میں سے ایک بڑی برکت ہے کہ اس نے نہ صرف یہ کہ عرب سے اس انتہائی سنگدلانہ رسم کا خاتمہ کیا بلکہ اس تخیل کو مٹایا کہ بیٹی کی پیدائش کوئی حادثہ اور مصیبت ہے جسے بادل ناخواستہ برداشت کیا جائے اسکے

Marfat.com

برعکس اسلام نے یہ تعلیم دی کہ بیٹیوں کی پرورش کرنا انہیں عمدہ تعلیم و تربیت دینا اور انہیں اس قابل بنانا کہ وہ ایک اچھی گھر والی بن سکیں بہت بڑا نیکی کا کام ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس معاملہ میں لڑکیوں کے متعلق لوگوں کے عام تصور کو جس طرح بدلا ہے اسکا اندازہ آپ ﷺ کے ان بہت سے ارشادات سے ہو سکتا ہے جو احادیث میں منقول ہیں۔ ☆مثال کے طور پر ذیل میں ہم آپ ﷺ کے چند ارشادات نقل کرتے ہیں: جو شخص ان لڑکیوں کی پیدائش سے آزمائش میں ڈالا جائے اور پھر وہ ان سے نیک سلوک کرے تو یہ اس کیلئے جہنم کی آگ سے بچاؤ کا ذریعہ بنیں گی۔ جسنے دو لڑکیوں کو پرورش کیا یہاں تک کہ وہ بالغ ہو گئیں تو قیامت کے روز میرے ساتھ وہ اسطرح آئے گا' یہ فرما کر حضور ﷺ نے اپنی انگلیوں کو جوڑ کر بتایا۔ جس شخص نے تین بیٹیوں، یا بہنوں کو پرورش کیا' انکو اچھا ادب سکھایا اور ان سے شفقت کا برتاؤ کیا یہاں تک کہ اسکی مدد کی احتیاج نہ رہیں تو اللہ اس کیلئے جنت واجب کر دیگا۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ دو؟ حضور ﷺ نے فرمایا اور دو بھی۔ حدیث کے راوی ابن عباس کہتے ہیں کہ اگر لوگ اس وقت ایک کے متعلق پوچھتے تو حضور ﷺ اسکے بارے میں بھی یہی فرماتے۔ یہی وہ تعلیم ہے جس نے لڑکیوں کے متعلق لوگوں کا نقطہ نظر صرف عرب ہی میں نہیں بلکہ دُنیا کی ان تمام قوموں میں بدل دیا جو اسلام کی نعمت سے فیضیاب ہوتی چلی گئیں۔ (از تفسیر ۹ تفہیم القرآن)]

ہامان

(سورۃ المؤمن ۴۰)---۲۴۔ ''فرعون ہامان اور قارون کی طرف تو انہوں نے کہا (یہ تو) جادوگر اور جھوٹا ہے۔'' O---[ہامان فرعون کا وزیر اور مشیر خاص تھا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

ہار جیت

(سورۃ الصّٰفّٰت ۳۷)---۶۰۔ ''پھر تو (ظاہر بات ہے کہ) یہ بڑی کامیابی ہے۔'' O[اس لیے کہ جہنم سے بچ جانے اور جنت کی نعمتوں کا مستحق پا جانے سے بڑھکر اور کیا کامیابی ہوگی؟ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]---۶۱۔ ''ایسی (کامیابی) کیلئے عمل کرنے کرنا چاہیے۔'' O

(سورۃ التغابن ۶۴)---۹۔ ''جس دن تم سب کو اس جمع ہونے کے دن جمع کرے گا وہی دن ہے ہار جیت کا اور جو شخص اللہ پر ایمان لا کر نیک عمل کرے اللہ اس سے اس کی برائیاں دور کر دے گا اور اسے جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔'' O---[یعنی ایک گروہ جیت جائے گا اور ایک ہار جائے گا، اہل حق باطل پر، ایمان والے اہل کفر پر اور اہل طاعت اہل معصیت پر جیت جائیں گے، سب سے بڑی جیت اہل ایمان کو یہ حاصل ہوگی کہ وہ جنت میں داخل ہو جائیں گے اور وہاں ان گھروں کے وہ مالک بن جائیں گے جو جہنمیوں کے لیے تھے۔ اگر وہ جہنم میں جانے والے کام نہ کرتے اور سب سے بڑی ہار جہنمیوں کے حصے میں آئے گی جو جہنم میں داخل ہوں گے، جنہوں نے خیر کو شر سے، عمدہ چیز کو ردی سے اور نعمتوں کو عذاب سے بدل لیا۔ غبن کے معنی نقصان اور خسارے کے بھی ہیں، یعنی نقصان کا دن۔ اس دن کافروں کو تو خسارے کا احساس ہوگی ہی، اہل ایمان کو بھی اس اعتبار سے خسارے کا احساس ہوگا کہ انہوں نے اور زیادہ نیکیاں کر کے مزید درجات کیوں نہ حاصل کیے۔ (از تفسیر نمبر ۳۰ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ المطففین ۸۳)---۲۴۔ ''تو ان کے چہروں سے ہی نعمتوں کی تروتازگی پہچان لے گا۔'' O---۲۵۔ ''یہ لوگ سر بمہر خالص شراب پلائے جائیں گے۔'' O---۲۶۔ ''جس پر مشک کی مہر ہوگی، سبقت لے جانے والوں کو اسی میں سبقت کرنی چاہیے۔'' O[یعنی عمل کرنے والوں کو ایسے عملوں میں سبقت کرنی چاہیے جسکے صلے میں جنت اور اس کی یہ نعمتیں حاصل ہوں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

ہتک عزت

(سورۃ الحجرات ۴۹)---۱۱۔ ''اے ایمان والو! مرد دوسرے مردوں کا مذاق نہ اڑائیں ممکن ہے کہ یہ ان سے بہتر ہو اور نہ عورتیں عورتوں کا مذاق اڑائیں ممکن ہے کہ یہ ان سے بہتر ہوں اور آپس میں ایک دوسرے کو عیب نہ لگاؤ اور نہ کسی کو برے لقب دو۔ ایمان کے بعد فسق برا نام ہے اور جو توبہ نہ کریں وہی ظالم لوگ ہیں۔'' O---[ان بڑی بڑی برائیوں کے سدباب کا حکم دیا جا رہا ہے جو بالعموم ایک معاشرے میں لوگوں کے باہمی تعلقات کو خراب کرتی ہیں۔ ایک دوسرے کی عزت پر حملہ، ایک دوسرے کی دل آزاری، ایک دوسرے سے بدگمانی، اور ایک دوسرے کے عیوب کا تجسس، در حقیقت یہی وہ اسباب ہیں جس سے آپس کی عداوتیں پیدا ہوتی ہیں اور پھر دوسرے اسباب کے ساتھ مل کر ان سے بڑے بڑے فتنے رونما ہوتے ہیں۔ اس سلسلے میں جو احکام آگے کی آیتوں میں دیے گئے ہیں اور ان کی جو تشریحات احادیث مبارکہ میں ملتی ہیں ان کی بنا پر ایک مفصل قانون ہتک عزت مرتب کیا جا سکتا ہے۔ مغربی قوانین ہتک عزت اس معاملے میں

Marfat.com

اتنے ناقص ہیں کہ ایک شخص ان کے تحت دعویٰ کر کے اپنی عزت کچھ اور کھو آتا ہے۔ اسلامی قانون اس کے برعکس ہر شخص کی ایک بنیادی عزت کا قائل ہے جس پر حملہ کرنے کا کسی کو حق نہیں ہے، قطع نظر اس سے کہ حملہ واقعیت پر مبنی ہو یا نہ ہو، اور جس پر حملہ کیا گیا ہے اس کی کوئی 'حیثیتِ عرفی' ہو یا نہ ہو۔ مجرد یہ بات کہ ایک آدمی نے دوسرے آدمی کی تذلیل کی ہے اسے مجرم بنا دینے کے لیے کافی ہے، الا یہ کہ اس تذلیل کا کوئی شرعی جواز ثابت کر دیا جائے۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

ہجرت

(سورۃ البقرۃ ۲)---۲۱۸۔ ''بیشک جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے ہجرت کی اور جہاد کیا اللہ کی راہ میں یہی لوگ امیدوار رہتے ہیں اللہ کی رحمت کے اور اللہ بہت زیادہ معاف کرنے والا، نہایت مہربان ہے۔'' O

(سورۃ آل عمران ۳)---۱۹۵۔ ''پس قبول فرمالی ان کی دُعا ان کے رب نے (اور جواب دیا) کہ بلاشبہ میں نہیں ضائع کرتا عمل کسی عمل کرنے والے کا تم میں سے مرد ہو یا عورت تم سب ایک دوسرے کے ہم جنس ہو۔ سو وہ لوگ جنہوں نے ہجرت کی، نکالے گئے اپنے گھروں سے اور ستائے گئے میری راہ میں اور جنگ کی انہوں نے اور شہید ہوئے ضرور کفارہ بناؤں گا میں ان کی طرف سے (ان عملوں کو) ان کے گناہوں کا اور ضرور داخل کروں گا میں ان کو جنتوں میں بہتی ہیں جن کے نیچے نہریں۔ یہ ہے اجر اللہ تعالیٰ کی جناب خاص سے اور اللہ تعالیٰ کے پاس ہے بہترین اجر۔'' O

(سورۃ النساء ۴)---۹۷۔ ''بیشک وہ لوگ کہ روح قبض کریں گے ان کی فرشتے اس حال میں کہ وہ ظلم کر رہے تھے اپنی جانوں پر پوچھیں گے ان سے فرشتے تم کیا کرتے رہے۔ وہ کہیں گے تھے ہم کمزور اور بے بس اپنی سرزمین میں۔ فرشتے کہیں گے کیا نہیں تھی اللہ تعالیٰ کی زمین وسیع کہ ہجرت کر جاتے تم اس میں۔ سو یہی وہ لوگ ہیں کہ ٹھکانہ ہے ان کا جہنم اور وہ بہت بری جگہ ہے۔'' O---۹۸۔ ''مگر وہ کمزور اور بے بس مرد عورتیں اور بچے جو نہیں کر سکتے کوئی تدبیر اور نہیں پاتے کوئی راستہ۔'' O---۹۹۔ ''سو یہ لوگ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ معاف کر دے انہیں اور ہے اللہ تعالیٰ بے حد معاف کرنے والا بڑا بخشنے والا۔'' O ---۱۰۰۔ ''اور جو شخص ہجرت کرے گا اللہ تعالیٰ کی راہ میں پائے گا وہ زمین میں ٹھکانے بہت سے اور فراخی اور جو نکلا اپنے گھر سے ہجرت کر کے اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی طرف پھر آلیا اس کو موت نے تو ہو گیا اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ اور ہے اللہ تعالیٰ بے حد معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا۔'' O

(سورۃ الانفال ۸)---۷۲۔ ''بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے اور جنہوں نے ہجرت کی اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا اور وہ جنہوں نے جگہ دی اور مدد کی وہ ایک دوسرے کے دوست ہیں اور جو لوگ ایمان لائے مگر انہوں نے ہجرت نہیں کی ان سے تمہاری کوئی دوستی نہیں یہاں تک کہ وہ ہجرت کریں۔ لیکن اگر وہ تم سے دین کے معاملے میں مدد مانگیں تو تم پر مدد کرنا لازم ہے مگر ان لوگوں کے خلاف نہیں جن کے ساتھ تمہارا عہد و پیمان ہو اور اللہ تعالیٰ تمہارے عملوں کو دیکھ رہا ہے۔'' O---۷۴۔ ''اور جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے ہجرت کی اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا۔ اور جن لوگوں نے جگہ دی اور مدد کی وہی سچے مومن ہیں ان کے لیے بخشش ہے اور باعزت روزی۔'' O---۷۵۔ ''اور جو لوگ بعد میں ایمان لائے اور جنہوں نے ہجرت کی اور تمہارے ساتھ مل کر جہاد کیا وہ بھی تم میں سے ہیں مگر کتاب خدا کے مطابق رشتہ دار ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر بات کو جانتا ہے۔'' O
(تفسیر کیلئے باب ۸، مضمون: رشتہ داروں کے حقوق)

(سورۃ التوبہ ۹)---۲۰۔ ''جو لوگ ایمان لائے ہیں اور جنہوں نے ہجرت کی ہے اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت ہی بڑے درجے والے ہیں اور وہی مراد پانے والے ہیں۔'' O---۲۱۔ ''ان کا رب انہیں اپنی رحمت اور خوشنودی اور ایسے باغوں کی خوشخبری دیتا ہے جن میں ان کے لیے دائمی نعمتیں ہوں گی۔'' O---۲۲۔ ''اور جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ بیشک اللہ تعالیٰ کے پاس ہی بڑا اجر ہے۔'' O

(سورۃ النحل ۱۶)---۴۱۔ ''جن لوگوں نے ظلم برداشت کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی راہ میں ترک وطن کیا ہے۔ ہم انہیں بہتر سے بہتر ٹھکانہ دُنیا میں عطا فرمائیں گے اور آخرت کا ثواب تو بہت ہی بڑا ہے۔ کاش کہ لوگ اس سے واقف ہوتے۔'' O---[ہجرت کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے دین کے لیے اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اپنا وطن اپنے رشتے دار اور دوست احباب چھوڑ کر ایسے علاقے میں چلے جانا جہاں آسانی سے اللہ تعالیٰ کے دین پر عمل ہو سکے۔ اس آیت میں ان ہی مہاجرین کی فضیلت بیان فرمائی گئی ہے۔ یہ آیت عام ہے جو تمام مہاجرین کو شامل ہے۔ اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ ان مہاجرین کے بارے میں نازل ہوئی ہو جو اپنی قوم کی ایذاؤں سے تنگ آ کر حبشہ ہجرت کر گئے تھے۔ ان کی تعداد عورتوں سمیت ایک سو یا اس سے زیادہ تھی، جن میں حضرت عثمان غنیؓ اور ان کی زوجہ محترمہ دختر رسول ﷺ حضرت رقیہؓ بھی تھیں۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۴۲۔ ''وہ جنہوں نے دامن صبر نہ چھوڑا اور اپنے پالنے والے ہی پر بھروسہ کرتے رہے۔'' O---۱۱۰۔ ''جن لوگوں نے فتنوں میں ڈالے جانے کے بعد ہجرت کی پھر جہاد کیا اور صبر کا ثبوت دیا۔ بیشک تیرا پروردگار ان باتوں

Marfat.com

کے بعد انہیں بخشنے والا اور مہربانیاں کرنے والا ہے۔" O

(سورۃ العنکبوت ۲۹)---۲۶۔ "پس حضرت ابراہیم (علیہ السلام) پر حضرت لوط (علیہ السلام) ایمان لائے اور کہنے لگے کہ میں اپنے رب کی طرف ہجرت کرنے والا ہوں۔ وہ بڑا ہی غالب اور حکیم ہے۔" O---۵۶۔ "اے میرے ایماندار بندو! میری زمین بہت کشادہ ہے سو تم میری ہی عبادت کرو۔" O---[اس میں ایسی جگہ سے' جہاں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنی مشکل ہو اور دین پر قائم رہنا دوبھر ہو رہا ہو' ہجرت کرنے کا حکم ہے۔ جس طرح مسلمانوں نے پہلے مکہ سے حبشہ کی طرف اور پھر بعد میں مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۶۰۔ "اور بہت سے جانور ہیں جو اپنی روزی اٹھائے نہیں پھرتے' ان سب کو اور تمہیں بھی اللہ تعالیٰ ہی روزی دیتا ہے' وہ بڑا ہی سننے جاننے والا ہے۔" O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴۱' مضمون: رزق]

ہنسنا

(سورۃ التوبہ ۹)---۸۱۔ "پیچھے رہ جانے والے لوگ' رسول اللہ کے پیچھے اپنے بیٹھ رہنے پر خوش ہوئے' اور انہوں نے ناپسند کیا کہ اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کریں اور کہا "گرمی میں مت نکلو۔" کہہ دیجئے "دوزخ کی آگ بہت ہی سخت گرم ہو گی۔" کاش وہ سوچ سکتے۔" O---۸۲۔ "ہاں! انہیں ہنسنا کم چاہئے اور رونا زیادہ چاہئے۔ اس کے بدلے میں جو وہ کماتے ہیں۔" O

(سورۃ النجم ۵۳)---۴۳۔ "اور یہ کہ وہی ہنساتا ہے اور وہی رلاتا ہے۔" O---[چاہے تو کسی کو خوش کر کے ہنسا دے اور چاہے تو کسی کو غم واندوہ میں مبتلا کر کے اسے رُلا دے۔ مسرتیں اور غم اسی کے دستِ قدرت میں ہیں۔ عقل مندی کا تقاضا تو یہ ہے کہ اسی کی بندگی کا قلادہ گلے میں ڈال کر اس کے دربار میں حاضر ہو جاؤ۔ اس سے خوشی کی بھیک مانگو اور حزن وملال سے اسی کی پناہ طلب کرو۔ اس کے در کو چھوڑ کر ادھر ادھر خوشیوں کی تلاش میں بھٹکتے پھرنا محض جہالت اور نادانی ہے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]---۶۰۔ "اور ہنس رہے ہو؟ روتے نہیں؟" O---[تمہیں تو چاہیے تھا کہ گزشتہ برباد ہونے والی قوموں کے حالات پڑھ کر تم خوف الٰہی سے رو پڑتے اور اپنی گزشتہ لغزشوں پر آنسوؤں کے دریا بہا دیتے۔ اُلٹا تم بے حیاؤں کی طرح ہنس رہے ہو۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

یثرب

(سورۃ الاحزاب ۳۳)---۱۳۔ "ان ہی کی ایک جماعت نے ہانک لگائی کہ اے مدینہ والو! تمہارے لیے ٹھکانہ نہیں چلو لوٹ چلو' اور ان کی ایک اور جماعت یہ کہہ کر نبی (ﷺ) سے اجازت مانگنے لگی کہ ہمارے گھر غیر محفوظ ہیں' حالانکہ وہ (کھلے ہوئے اور) غیر محفوظ نہ تھے (لیکن) ان کا پختہ ارادہ بھاگ کھڑے ہونے کا تھا۔" O---[یثرب اس پورے علاقے کا نام تھا' مدینہ اسی کا ایک حصہ تھا' جسے یہاں یثرب سے تعبیر کیا گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس کا نام یثرب اس لیے پڑا کہ کسی زمانے میں عمالقہ میں سے کسی نے یہاں پڑاؤ کیا تھا جس کا نام یثرب بن عمیل تھا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

ید بیضا

(سورۃ الاعراف ۷)---۱۰۴۔ "اور موسیٰ نے کہا فرعون! میں سارے جہان کے آقا کا بھیجا ہوا ہوں۔" O---۱۰۵۔ "مجھ پر لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے متعلق حق کے سوا کچھ نہ کہوں۔ میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک واضح دلیل لایا ہوں۔ پس تو بنی اسرائیل کو میرے ساتھ بھیج دے۔" O---۱۰۶۔ "وہ کہنے لگا اگر تو کوئی نشان لایا ہے تو اسے پیش کر اگر تو سچا ہے۔" O---۱۰۸۔ "اور اس نے اپنا ہاتھ نکالا تو لو! وہ دیکھنے والوں کیلئے سفید تھا۔" O

(سورۃ طٰہٰ ۲۰)---۲۲۔ "اور اپنا ہاتھ اپنی بغل میں ڈال لے تو وہ سفید چمکتا ہوا ہو کر نکلے گا' لیکن بغیر کسی عیب (اور روگ) کے یہ دوسرا معجزہ ہے۔" O---۲۳۔ "یہ اس لیے کہ ہم تجھے اپنی بڑی بڑی نشانیاں دکھانا چاہتے ہیں۔" O

(سورۃ النمل ۲۷)---۱۲۔ "اور اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈال' وہ سفید چمکیلا ہو کر نکلے گا بغیر کسی عیب کے' تو نو نشانیاں لے کر فرعون اور اس کی قوم کی طرف جا' یقیناً وہ بدکاروں کا گروہ ہے۔" O

(سورۃ القصص ۲۸)---۳۲۔ "اپنے ہاتھ کو اپنے گریبان میں ڈال وہ بغیر کسی قسم کے روگ کے چمکتا ہوا نکلے گا بالکل سفید اور خوف سے (بچنے کے لیے) اپنے بازو اپنی طرف ملا لے' پس یہ دونوں معجزے تیرے لیے تیرے رب کی طرف سے ہیں فرعون اور اس کی جماعت کی طرف' یقیناً وہ سب کے سب بے حکم اور نافرمان لوگ ہیں۔" O---[یہ ید بیضاء دوسرا معجزہ تھا جو انہیں عطا کیا گیا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

Marfat.com

یقین محکم

(**سورۃ البقرۃ ۲**)---۳۔ ''جو ایمان لاتے ہیں غیب پر اور قائم کرتے ہیں نماز اور اس میں سے جو رزق ہم نے انہیں دیا ہے خرچ کرتے ہیں۔'' O---[امور غیبیہ سے مراد وہ چیزیں ہیں جن کا ادراک عقل وحواس سے ممکن نہیں۔ جیسے ذات باری تعالیٰ، وحی الٰہی، جنت، دوزخ، ملائکہ، عذاب قبر اور حشر اجساد وغیرہ۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ اور رسول ﷺ کی بتلائی ہوئی ماورائے عقل واحساس باتوں پر یقین رکھنا، جزو ایمان ہے اور ان کا انکار کفر وضلالت ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۴۔ ''اور وہ جو ایمان لاتے ہیں اس پر جو نازل کیا گیا تم سے پہلے اور آخرت پر بھی وہ یقین رکھتے ہیں۔'' O---۱۱۸۔ ''اور کہا ان لوگوں نے جو نادان ہیں کہ آخر کیوں نہیں کلام کرتا ہم سے خود اللہ یا کیوں نہیں آتی ہمارے پاس کوئی نشانی؟ اسی طرح کہہ چکے ہیں وہ لوگ جو ان سے پہلے تھے ان ہی کی سی بات، ایک جیسے ہیں ان سب کے دل۔ بیشک ہم بیان کر چکے ہیں نشانیاں ان لوگوں کے لیے جو صاحب یقین ہیں۔'' O---۱۴۷۔ ''حق یہی ہے تیرے رب کی طرف سے پس تم ہرگز نہ ہونا شک کرنے والوں میں سے۔'' O (پیغمبر پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو بھی حکم اترتا ہے، وہ یقینا حق ہے، اس میں شک وشبہ کی کوئی گنجائش نہیں)

(**سورۃ الانعام ۶**)---۹۲۔ ''اور یہ کتاب جو ہم نے اتاری ہے برکت والی اور اس کی تصدیق کرنے والی ہے جو سامنے موجود ہے اور اس لیے ہے تاکہ تو بستیوں کی ماں (مکہ) کو اور ان کو جو اس کے اردگرد رہتے ہیں خبردار کرے اور جن کو آخرت کا یقین ہے وہ اس پر ایمان لاتے ہیں اور وہ اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔'' O

(**سورۃ الانفال ۸**)---۴۵۔ ''اے ایمان والو! جب تمہارا کسی دستے سے ٹکراؤ ہو تو جے رہو اور اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کرو تاکہ مراد پاؤ۔'' O---[اب مسلمانوں کو لڑائی کے وہ آداب بتائے جا رہے ہیں جن کو دشمن سے مقابلے کے وقت ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ سب سے پہلی بات ثبات قدمی اور استقلال ہے کیونکہ اس کے بغیر میدان جنگ میں ٹھہرنا ممکن ہی نہیں ہے تاہم اس سے تحرف اور تحیز کی وہ دونوں صورتیں مستثنیٰ ہوں گی کیونکہ بعض دفعہ ثابت قدمی کے لیے بھی تحرف یا تحیز ناگزیر ہوتا ہے۔ دوسری ہدایت یہ کہ اللہ کو کثرت سے یاد کرو۔ تاکہ مسلمان اگر تھوڑے ہوں تو اللہ کی مدد کے طالب رہیں اور اللہ بھی کثرت ذکر کی وجہ سے ان کی طرف متوجہ رہے اور اگر مسلمان تعداد میں زیادہ ہوں تو کثرت کی وجہ سے ان کے اندر عجب اور غرور پیدا نہ ہو بلکہ اصل توجہ اللہ کی امداد پر ہی رہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۴۶۔ ''اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا کہنا مانو اور آپس میں جھگڑا نہ کرو ورنہ تم حوصلہ ہار جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی اور صبر کرو کہ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔'' O---[تیسری ہدایت اللہ اور رسول کی اطاعت، ظاہر بات ہے ان نازک حالات میں اللہ اور رسول کی نافرمانی کتنی سخت خطرناک ہو سکتی ہے، اس لیے ایک مسلمان کے لیے ویسے تو ہر حالت میں اللہ اور رسول کی اطاعت ضروری ہے۔ تاہم میدان جنگ میں اس کی اہمیت دو چند ہو جاتی ہے اور اس موقع پر تھوڑی سی بھی نافرمانی اللہ کی مدد سے محرومی کا باعث بن سکتی ہے۔ چوتھی ہدایت کہ آپس میں تنازعہ اور اختلاف نہ کرو اس سے تم بزدل ہو جاؤ گے اور ہوا اکھڑ جائے گی۔ اور پانچویں ہدایت کہ صبر کرو یعنی جنگ میں کتنی بھی شدت آ جائے اور تمہیں کتنے بھی کٹھن مراحل سے گزرنا پڑے لیکن صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹے۔ نبی کریم ﷺ نے بھی ایک حدیث میں فرمایا ہے ''لوگو! دشمن سے مڈبھیڑ کی آرزو مت کرو اور اللہ سے عافیت مانگا کرو! تاہم جب کبھی دشمن سے لڑائی کا موقعہ پیدا ہو جائے تو صبر کرو (یعنی جم کر لڑو) اور جان لو کہ جنت تلواروں کے سائے تلے ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ ھود ۱۱**)---۱۷۔ ''تو کیا جو اپنے رب کی واضح دلیل پر ہے اور اس کی طرف سے ایک گواہ اسے پڑھتا بھی ہے اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب پیشوا اور رحمت تھی؟ وہی اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ان لشکروں میں جو اس کا انکار کرتا ہے آگ اس کے وعدے کی جگہ ہے اور تجھے اس میں کوئی شک نہ ہو بیشک یہ تیرے رب کی طرف سے سچ ہے لیکن اکثر لوگ یقین نہیں کرتے۔'' O

(**سورۃ الرعد ۱۳**)---۲۔ ''اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے آسمانوں کو بغیر ستونوں کے بلند کر رکھا ہے کہ تم اسے دیکھ رہے ہو۔ پھر وہ عرش پر قرار پکڑے ہوئے ہے۔ اسی نے سورج اور چاند کو ماتحتی میں لگا رکھا ہے۔ ہر ایک میعاد معین پر گشت کر رہا ہے۔ وہی کام کی تدبیر کرتا ہے۔ وہ اپنے نشانات کھول کھول کر بیان کر رہا ہے کہ تم اپنے رب کی ملاقات کا یقین کر لو۔'' O

(**سورۃ طٰہٰ ۲۰**)---۱۵۔ ''قیامت یقینا آنے والی ہے جسے میں پوشیدہ رکھنا چاہتا ہوں تاکہ ہر شخص کو وہ بدلہ دیا جائے جو اس نے کوشش کی ہو۔'' O---۱۶۔ ''پس اب اس کے یقین سے تجھے کوئی ایسا شخص روک نہ دے جو اس پر ایمان نہ رکھتا ہو اور اپنی خواہش کے پیچھے پڑا ہو ورنہ تو ہلاک ہو جائے گا۔'' O

(**سورۃ النمل ۲۷**)---۳۔ ''جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔'' O---۸۶۔ ''کیا وہ دیکھ نہیں رہے ہیں کہ ہم نے رات کو اس لیے بنایا ہے کہ وہ اس میں آرام حاصل کر لیں اور دن کو ہم نے دکھلانے والا بنایا ہے یقینا اس میں ان لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں جو ایمان ویقین رکھتے ہیں۔'' O

(**سورۃ لقمان ۳۱**)---۴۔ ''جو لوگ نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور آخرت پر (کامل) یقین رکھتے ہیں۔'' O

Marfat.com

(سورۃ السجدۃ ۳۲) ---۲۳ ''بیشک ہم نے موسیٰ کو کتاب دی پس آپ کو ہرگز اس کی ملاقات میں شک نہ کرنا چاہیے اور ہم نے اسے بنی اسرائیل کی ہدایت کا ذریعہ بنایا۔'' O ---۲۴ ''اور جب ان لوگوں نے صبر کیا تو ہم نے ان میں سے ایسے پیشوا بنائے جو ہمارے حکم سے لوگوں کو ہدایت کرتے تھے اور وہ ہماری آیتوں پر یقین رکھتے تھے۔'' O

(سورۃ الزمر ۳۹) ---۵۳ ''(میری جانب سے) فرمادیجئے کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے تم اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نا امید نہ ہو جاؤ، بالیقین اللہ تعالیٰ سارے گناہوں کو بخش دیتا ہے، واقعی وہ بڑی بخشش بڑی رحمت والا ہے۔'' O

(سورۃ المومن ۴۰) ---۵۹ ''قیامت بالیقین اور بے شبہ آنے والی ہے، لیکن (یہ اور بات ہے کہ) بہت سے لوگ ایمان نہیں لاتے۔'' O

(سورۃ الشوریٰ ۴۲) ---۱۸ ''اس کی جلدی انہیں پڑی ہے جو اسے نہیں مانتے اور جو اس پر یقین رکھتے ہیں وہ تو اس سے ڈر رہے ہیں، انہیں اس کے حق ہونے کا پورا علم ہے۔ یاد رکھو جو لوگ قیامت کے معاملہ میں لڑ جھگڑ رہے ہیں وہ دور کی گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں۔'' O --- [اس لیے کہ ایک تو ان کو اس کے وقوع کا پورا یقین ہے۔ دوسرے ان کو خوف ہے کہ اس روز بے لاگ حساب ہوگا، کہیں وہ بھی مواخذہ الٰہی کی زد میں نہ آجائیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الدخان) ---۶ ''آپ کے رب کی مہربانی سے۔ وہ ہی ہے سننے والا جاننے والا۔'' O ---۷ ''جو رب ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے۔ اگر تم یقین کرنے والے ہو۔'' O ---۸ ''کوئی معبود نہیں اسکے سوا، ہی جلاتا ہے اور مارتا ہے، وہی تمہارا رب ہے اور تمہارے اگلے باپ دادوں کا۔'' O

(سورۃ الجاثیۃ ۴۵) ---۴ ''اور خود تمہاری پیدائش میں اور ان جانوروں کی پیدائش میں جنہیں وہ پھیلاتا ہے یقین رکھنے والی قوم کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں۔'' O ---۲۰ ''یہ (قرآن) لوگوں کے لیے بصیرت کی باتیں اور ہدایت و رحمت ہے اس قوم کے لیے جو یقین رکھتی ہے۔'' O

(سورۃ محمد ۴۷) ---۱۹ ''سو (اے نبی!) آپ یقین کرلیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگا کریں اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے حق میں بھی۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کی آمد و رفت کی اور رہنے سہنے کی جگہ کو خوب جانتا ہے۔'' O

(سورۃ الذٰریٰت ۵۱) ---۵ ''یقین مانو کہ تم سے جو وعدے کیے جاتے ہیں (سب) سچے ہیں۔'' O ---۶ ''اور بیشک انصاف ہونے والا ہے۔'' O

[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱، مضمون: سچا وعدہ]

یوم التناد

(سورۃ الاعراف ۷) ---۴۸ ''اور اہل اعراف بہت سے آدمیوں کو جن کو کہ ان کے قیافہ سے پہچانیں گے پکاریں گے کہیں گے کہ تمہاری جماعت اور تمہارا اپنے کو بڑا سمجھنا تمہارے کچھ کام نہ آیا۔'' O --- [یہ اہل دوزخ ہوں گے جن کو اصحاب الاعراف ان کی علامتوں سے پہچان لیں گے اور وہ اپنے جتھے اور دوسری چیزوں پر جو گھمنڈ کرتے تھے اس کے حوالے سے انہیں یاد دلائیں گے کہ یہ چیزیں تمہارے کچھ کام نہ آئیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۴۹ ''کیا یہ وہی ہیں جن کی نسبت تم قسمیں کھا کھا کر کہا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ان پر رحمت نہ کرے گا ان کو یوں حکم ہوگا کہ جاؤ جنت میں تم پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ تم مغموم ہو گے۔'' O --- [اس سے مراد وہ اہل ایمان ہیں جو دنیا میں غریب و مسکین اور مفلس و نادار قسم کے تھے جن کا استہزا مذکورہ متکبرین اڑایا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ اگر یہ اللہ کے محبوب ہوتے تو ان کا دنیا میں یہ حال نہ ہوتا؟ پھر مزید جسارت کرتے ہوئے دعویٰ کرتے کہ قیامت والے دن بھی اللہ کی رحمت ہم پر ہوگی (جس طرح دنیا میں ہو رہی ہے) نہ کہ ان پر۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۵۰ ''اور دوزخ والے جنت والوں کو پکاریں گے کہ ہمارے اوپر تھوڑا پانی ہی ڈال دو یا اور ہی کچھ دے دو جو اللہ نے تم کو دے رکھا ہے۔ جنت والے کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے دونوں چیزوں کی کافروں کیلئے بندش کر دی ہے۔'' O (نیز ملاحظہ فرمائیں باب ۱۴، مضمون: اعراف)

(سورۃ المومن ۴۰) ---۳۲ ''اور مجھے تم پر ہانک پکار کے دن کا بھی ڈر ہے۔'' O --- [تنادی کے معنی ہیں۔ ایک دوسرے کو پکارنا، قیامت کو (یوم التناد) اس لیے کہا گیا ہے کہ اس دن ایک دوسرے کو پکاریں گے۔ اہل جنت اہل نار کو اور اہل نار اہل جنت کو ندائیں دیں گے۔ بعض کہتے ہیں کہ میزان کے پاس ایک فرشتہ ہوگا، جس کی نیکیوں کا پلڑا ہلکا ہوگا اس کی بدبختی کا یہ فرشتہ چیخ کر اعلان کرے گا۔ بعض کہتے ہیں کہ عملوں کے مطابق لوگوں کو پکارا جائے گا، جیسے اہل جنت کو اے جنتیو! اور اہل جہنم کو اے جہنمیو! امام ابن کثیر فرماتے ہیں کہ امام بغوی کا یہ قول بہت اچھا ہے کہ ان تمام باتوں ہی کی وجہ سے یہ نام رکھا گیا ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

یوم جمعہ

(سورۃ الاعراف ۷) ---۵۴ ''بے شک تمہارا رب اللہ ہے، وہ جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں بنایا پھر تخت پر بیٹھ گیا، وہ دن کو رات سے ڈھانپتا ہے جو

Marfat.com

اس کے پیچھے لپکی چلی آتی ہے، اور سورج اور چاند اور ستارے اس کے حکم میں بندھے ہیں۔ سنو! بنانا اور حکم دینا اسی کا کام ہے۔ کیا برکت والا ہے اللہ تعالیٰ جو سارے جہاں کا رب۔'' O---[یہ چھ دن اتوار، پیر، منگل، بدھ، جمعرات اور جمعہ ہیں۔ جمعہ کے دن ہی حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی۔ ہفتے والے دن کہتے ہیں کوئی تخلیق نہیں ہوئی اسی لئے اسے یوم السبت کہا جاتا ہے۔ کیونکہ سبت کے معنی قطع (کاٹنے) کے ہیں یعنی اس دن تخلیق کا کام قطع ہو گیا۔ پھر ان دن سے کیا مراد ہے؟ ہماری دنیا کا دن، جو طلوع شمس سے شروع ہوتا ہے اور غروب شمس پر ختم ہو جاتا ہے۔ یا یہ دن ہزار سال کے برابر ہے؟ جس طرح کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں کے دن کی گنتی ہے یا جس طرح قیامت کے دن کے بارے میں آتا ہے۔ بظاہر یہ دوسری بات زیادہ صحیح معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ ایک تو اس وقت سورج چاند کا یہ نظام ہی نہیں تھا آسمان وزمین کی تخلیق کے بعد ہی یہ نظام قائم ہوا دوسرے یہ عالم بالا کا واقعہ ہے جس کو دنیا سے کوئی نسبت نہیں ہے اسلئے اس دن کی اصل حقیقت اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ ہم قطعیت کے ساتھ کوئی بات نہیں کہہ سکتے۔ علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ تو لفظ کُن سے سب کچھ پیدا کر سکتا تھا اسکے باوجود اسنے ہر چیز کو الگ الگ تدریج کے ساتھ بنایا اس کی بھی اصل حکمت اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے تاہم بعض علما نے اسکی ایک حکمت لوگوں کو آرام ووقار اور تدریج کے ساتھ کام کرنیکا سبق دینا بتلائی ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ النحل** ۱۶) ---۱۲۴۔ '' ہفتے کے دن کی عظمت تو صرف ان لوگوں کے ذمے ہی ضروری کی گئی تھی جنہوں نے اس میں اختلاف کیا تھا، بات یہ ہے کہ آپ کا پروردگار خود ہی ان میں ان کے اختلاف کا فیصلہ قیامت کے دن کرے گا۔'' O---[ان اختلاف کی نوعیت کیا ہے؟ اس کی تفصیل میں اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کے لیے جمعہ کا دن مقرر فرمایا تھا، لیکن بنو اسرائیل نے ان سے اختلاف کیا اور ہفتے کا دن تعظیم وعبادت کے لیے پسند کیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا 'موسیٰ! انہوں نے جو دن پسند کیا ہے، وہی دن ان کیلئے رہنے دو۔ بعض کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا تھا کہ تعظیم کے لیے ہفتے میں کوئی ایک دن متعین کرلو۔ جس کے تعین میں ان کے درمیان اختلاف ہوا۔ پس یہود نے اپنے اجتہاد کی بنیاد پر ہفتے کا دن اور نصاریٰ نے اتوار کا دن یہودیوں کی مخالفت کے جذبے سے اپنے لیے مقرر کیا تھا اسی طرح عبادت کے لیے انہوں نے اپنے کو یہودیوں سے الگ رکھنے کے لیے صخرہ بیت المقدس کی شرقی جانب کو بطور قبلہ اختیار کیا۔ جمعہ کا دن اللہ تعالیٰ کی طرف سے مسلمانوں کے لیے مقرر کیے جانے کا ذکر حدیث پاک میں موجود ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

یوم سبت

(**سورۃ البقرۃ** ۲) ---۶۵۔ '' اور البتہ خوب جانتے ہو تم ان لوگوں کا (قصہ) جنہوں نے توڑ ڈالا تھا تم میں سے سبت کا قانون جس پر کہا تھا ہم نے ان سے کہ بن جاؤ بندر ذلیل وخوار۔'' O---[سبت (ہفتہ) کے دن یہودیوں کو مچھلی کا شکار، بلکہ کوئی بھی دنیاوی کام کرنے سے منع کیا گیا تھا، لیکن انہوں نے ایک حیلہ اختیار کر کے حکم الٰہی سے تجاوز کیا۔ ہفتے والے دن (بطور امتحان) مچھلیاں زیادہ آتیں، انہوں نے گڑھے کھود لیے، تا کہ مچھلیاں ان میں پھنسی رہیں اور پھر اتوار والے دن ان کو پکڑ لیتے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۶۶۔ '' اس طرح بنا دیا ہم نے اس واقعہ کو باعث عبرت ان لوگوں کے لیے جو اس زمانے میں موجود تھے۔ اور ان کے لیے بھی جو بعد میں آنے والے تھے اور نصیحت ڈرنے والوں کے لیے۔'' O

(**سورۃ النساء** ۴) ---۴۷۔ '' اے لوگو جنہیں دی گئی ہے کتاب، ایمان لاؤ اس کتاب پر جو نازل کی ہے ہم نے جو تصدیق کرنے والی ہے اس کتاب کی جو تمہارے پاس ہے قبل اسکے کہ ہم مسخ کر دیں چہروں کو اور پھیر دیں انکو انکی پیٹھ کی طرف یا لعنت کریں ہم ان پر جیسے لعنت کی تھی ہم نے اصحاب سبت پر اور (یاد رکھو) ہے اللہ تعالیٰ کا حکم نافذ ہو کر رہنے والا۔'' O

(**سورۃ الاعراف** ۷) ---۱۶۳۔ '' اور ان سے اس بستی کا حال پوچھ جو سمندر کے کنارے پر رہتی تھی۔ وہ لوگ سبت میں حد سے نکل جاتے تھے۔ جب سبت کے دن ان کی مچھلیاں تیرتی ہوئی ان کے پاس آ جاتیں اور جس دن ان کا سبت نہ ہوتا وہ ان کے پاس نہ آتیں اس طرح ہم انہیں آزماتے کیونکہ وہ نافرمانیاں کرتے تھے۔'' O---۱۶۴۔ '' اور جب ان کے ایک گروہ نے کہا، تم ان لوگوں کو کیوں نصیحت کرتے ہو جنہیں اللہ تعالیٰ ہلاک کرنے والا ہے یا انہیں سخت سزا دینے والا ہے؟ انہوں نے کہا تمہارے رب کے پاس معذرت کے طور پر اور شاید وہ ڈر جائیں۔'' O---۱۶۵۔ '' پھر جب وہ اس نصیحت کو جو انہیں کی گئی تھی بھول گئے تو ہم نے ان کو جو برائی سے منع کرتے تھے بچا لیا اور ظالموں کو نافرمانیوں کے سبب بہت برے عذاب میں پکڑ لیا۔'' O---۱۶۶۔ '' پھر جب وہ اس بات میں جس سے انہیں منع کیا گیا تھا بالکل سرکش ہو گئے تو ہم نے کہہ دیا، بندر بن جاؤ دھتکارے ہوئے۔'' O

(**سورۃ النحل** ۱۶) ---۱۲۴۔ '' ہفتے کے دن کی عظمت تو صرف ان لوگوں کے ذمے ہی ضروری کی گئی تھی جنہوں نے اس میں اختلاف کیا تھا، بات یہ ہے کہ آپ کا پروردگار خود ہی ان میں ان کے اختلاف کا فیصلہ قیامت کے دن کرے گا۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: یوم جمعہ)

●●●

Marfat.com

باب نمبر ۱۵

قصص القرآن

ہاروت ماروت

(سورۃ البقرۃ ۲) ---۱۰۲۔ "اور پیچھے لگ گئے ان (خرافات) کے جنہیں پڑھتے پڑھاتے تھے شیاطین، سلیمانؑ کے عہد حکومت میں حالانکہ نہیں کفر کیا سلیمانؑ نے بلکہ ان شیطانوں نے کفر کیا، سکھاتے تھے لوگوں کو جادو اور (پیچھے لگ گئے) اس (علم) کے جو نازل کیا گیا دو فرشتوں پر بابل میں یعنی ہاروت اور ماروت پر حالانکہ وہ دونوں نہیں سکھاتے تھے کسی کو (وہ علم) جب تک نہ کہہ لیں یہ کہ ہم تو محض ایک آزمائش ہیں، لہٰذا تو کفر میں مبتلا نہ ہو۔ پھر بھی وہ سیکھتے تھے ان دونوں سے ایسی چیز کہ جدائی ڈال دیں وہ اس سے مرد اور اس کی بیوی کے درمیان حالانکہ وہ نہیں پہنچا سکتے تھے نقصان اس سے کسی کو مگر اللہ تعالیٰ کے اذن سے اور سیکھتے تھے یہ لوگ (ان سے) ایسی چیزیں جو نقصان تو پہنچائیں انہیں لیکن نفع بالکل نہ دیں حالانکہ وہ خوب جانتے تھے کہ بیشک جو اس کا خریدار بنا نہیں ہے اس کے لئے آخرت میں کوئی حصہ۔ اور یقیناً بہت ہی بری تھی وہ چیز کہ بیچ ڈالا تھا انہوں نے اس کے عوض اپنی جانوں کو۔ کاش! وہ جانتے۔" ۞ --- [شیاطین سے مراد شیاطین جن اور شیاطین انس دونوں ہو سکتے ہیں اور دونوں ہی یہاں مراد ہیں۔ جب بنی اسرائیل پر اخلاقی و مادی انحطاط کا دور آیا اور غلامی، جہالت، نکبت و افلاس اور ذلت و پستی نے ان کے اندر کوئی بلند حوصلگی و اولوالعزمی باقی نہ چھوڑی تو ان کی توجہات جادو ٹونے اور طلسمات و "عملیات" اور تعویذ گنڈوں کی طرف مبذول ہونے لگیں۔ وہ ایسی تدبیریں ڈھونڈنے لگے جن سے کسی مشقت اور جدوجہد کے بغیر محض پھونکوں اور منتروں کے زور پر سارے کام بن جایا کریں۔ اس وقت شیاطین نے ان کو بہکانا شروع کیا کہ سلیمانؑ کی عظیم الشان سلطنت اور ان کی حیرت انگیز طاقتیں تو سب کچھ چند نقوش اور منتروں کا نتیجہ تھیں اور وہ ہم تمہیں بتائے دیتے ہیں۔ چنانچہ یہ لوگ نعمت غیر مترقبہ سمجھ کر ان چیزوں پر ٹوٹ پڑے اور پھر نہ کتاب اللہ سے ان کو کوئی دلچسپی رہی اور نہ کسی داعی حق کی آواز انہوں نے سنی۔ اس آیت کی تاویل میں بہت سے اقوال ہیں مگر جو کچھ میں نے سمجھا ہے وہ یہ ہے کہ جس زمانے میں بنی اسرائیل کی پوری قوم بابل میں قیدی اور غلام بنی ہوئی تھی اللہ تعالیٰ نے دو فرشتوں کو انسانی شکل میں ان کی آزمائش کیلئے بھیجا ہوگا۔ جس طرح قوم لوط کے پاس فرشتے خوبصورت لڑکوں کی شکل میں گئے تھے، اسی طرح ان اسرائیلیوں کے پاس وہ پیروں فقیروں کی شکل میں گئے ہوں گے۔ وہاں ایک طرف انہوں نے بازار ساحری میں اپنی دوکان لگائی ہوگی اور دوسری طرف وہ اتمام حجت کیلئے ہر ایک کو خبردار بھی کر دیتے ہوں گے کہ دیکھو ہم تمہارے لئے آزمائش کی حیثیت رکھتے ہیں تم اپنی عاقبت خراب نہ کرو۔ مگر اس کے باوجود لوگ ان کے پیش کردہ عملیات اور نقوش اور تعویذات پر ٹوٹے پڑتے ہوں گے۔ فرشتوں کے انسانی شکل میں آ کر کام کرنے پر کسی کو حیرت نہ ہو۔ وہ سلطنت الٰہی کے کارپرداز ہیں۔ اپنے فرائض منصبی کے سلسلے میں جس وقت جو صورت اختیار کرنے کی ضرورت ہوتی ہے وہ اسے اختیار کر سکتے ہیں۔ ہمیں کیا خبر کہ اس وقت بھی ہمارے گردوپیش کتنے فرشتے انسانی شکل میں آ کر کام کر جاتے ہوں گے۔ رہا فرشتوں کا ایک ایسی چیز سکھانا جو بجائے خود بری تھی تو اس کی مثال ایسی ہے جیسے پولیس کے بے وردی سپاہی کسی رشوت خور حاکم کو نشان زدہ، سکے اور نوٹ لے جا کر رشوت کے طور پر دیتے ہیں تاکہ اسے عین حالت ارتکاب جرم میں پکڑیں اور اس کیلئے بے گناہی کے عذر کی گنجائش باقی نہ رہنے دیں۔]

طالوت

(سورۃ البقرۃ ۲) ---۲۴۶۔ "بھلا نہیں دیکھا تم نے سرداران بنی اسرائیل کے اس واقعہ کو موسیٰؑ کے بعد۔ جب کہا تھا انہوں نے اپنے ایک نبی سے کہ مقرر کر دیجئے ہمارے لئے ایک بادشاہ تاکہ ہم جنگ کریں اللہ تعالیٰ کی راہ میں۔ نبی نے کہا کہیں ایسا تو نہ ہوگا کہ اگر حکم دیا جائے تم کو جنگ کا تو تم نہ لڑو۔ کہنے لگے بھلا کیا ہوا ہے ہمیں کہ نہ لڑیں ہم اللہ تعالیٰ کی راہ میں جبکہ نکالا گیا ہے ہمیں ہمارے گھروں سے اور (جدا کیا گیا ہے) بال بچوں سے۔ پھر جب حکم دیا گیا انہیں جنگ کا تو سب پھر گئے سوائے چند ایک کے ان میں سے اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے ظالموں کو۔" ۞ ---۲۴۷۔ "اور کہا ان سے ان کے نبی نے کہ اللہ تعالیٰ نے مقرر کیا ہے تمہارے لئے طالوت کو بادشاہ۔ کہنے لگے کیونکر ہو سکتا ہے اسے حق حکمرانی ہم پر جب کہ ہم زیادہ حقدار ہیں حکمرانی کے اس سے اور نہیں دی گئی ہے اسے بہت سی دولت۔ نبی نے کہا بیشک اللہ نے فضیلت دی ہے اسے تم پر اور عنایت فرمائی ہے اس کو فراوانی علم و عقل میں اور جسمانی طاقت میں اور اللہ تعالیٰ

Marfat.com

عطا فرماتا ہے اپنا ملک جس کو چاہتا ہے اور اللہ ہے وسعت والا اور سب کچھ جاننے والا۔'' O---۲۴۸۔'' اور کہا ان سے ان کے نبی نے کہ نشانی اس کی بادشاہی کی یہ ہے کہ آئے گا تمہارے پاس وہ صندوق جس میں ہو گی تسکین تمہارے رب کی طرف سے اور کچھ بچی ہوئی چیزیں ہیں جو چھوڑی ہیں آل موسیٰ اور آل ھارونؑ نے اٹھائے لا رہے ہوں گے جسے فرشتے بیشک اس میں ایک بڑی نشانی ہے تمہارے لیے اگر ہو تم مومن۔'' O---۲۴۹۔'' پھر جب چلا طالوت لشکر لے کر تو اس نے کہا بیشک اللہ تعالیٰ آزمائش کرے گا تمہاری ایک دریا سے سو جو شخص پیے گا پانی اس میں سے تو وہ نہیں ہے میرا ساتھی اور جو نہ پیے گا اسے تو وہ بیشک میرا ساتھی ہے۔ ہاں اگر کوئی بھرے چلو بھر (پانی) اپنے ہاتھ سے (تو خیر) مگر پی لیا انہوں نے اس میں سے (سیر ہو کر) سوائے گروہ قلیل کے ان میں سے۔ پھر جب پار ہوا دریا سے وہ خود اور اہل ایمان جو اس کے ساتھ تھے تو کہنے لگے نہیں ہے مقابلے کی طاقت ہم میں آج جالوت اور اس کے لشکر سے۔ کہنے لگے وہ لوگ جو سمجھتے تھے کہ انہیں حاضر ہونا ہے اللہ تعالیٰ کے سامنے کہ بارہا ایک گروہ قلیل غالب آیا ہے بڑے گروہ پر اللہ کے حکم سے اور اللہ تعالیٰ ساتھ ہے صبر کرنے والوں کے۔'' O---۲۵۰۔'' اور جب مقابل آئے وہ جالوت اور اس کے لشکر کے تو انہوں نے دعا کی۔ اے ہمارے رب فیضان کر ہم پر صبر کا اور جمائے رکھ ہمارے قدم اور فتح عطا فرما ہمیں کافر لوگوں پر۔'' O---۲۵۱۔'' پس شکست دے دی انہوں نے کافروں کو اللہ تعالیٰ کے اذن سے اور قتل کر دیا داؤدؑ نے جالوت کو اور عطا کی اس کو اللہ نے سلطنت اور حکمت اور سکھایا اس کو اللہ تعالیٰ نے جو کچھ چاہا۔ اور اگر نہ ہٹاتا رہتا اللہ انسانوں کے ایک گروہ کو دوسرے گروہ کے ذریعہ سے تو نظام بگڑ جاتا زمین کا لیکن اللہ تعالیٰ بڑا مہربان ہے اہل عالم پر۔'' O

ہابیل قابیل

(سورۃ المائدۃ ۵)---۲۷۔'' اور انہیں آدمؑ کے دو بیٹوں کا قصہ ٹھیک ٹھیک سنا دے۔ جب انہوں نے قربانی پیش کی تو وہ ان میں سے ایک سے قبول کر لی گئی اور دوسرے سے قبول نہ کی گئی۔ وہ بولا میں تجھے قتل کر دوں گا (پہلے نے) کہا۔ اللہ تعالیٰ تو صرف اپنے ڈرنے والوں سے قبول کرتا ہے اگر تو نے میری طرف۔'' O---۲۸۔'' ہاتھ بڑھایا کہ مجھے قتل کر دے تو بھی میں اپنا ہاتھ تیری طرف بڑھانے والا نہیں کہ تجھے قتل کر دوں میں اللہ تعالیٰ۔ جہانوں کے رب سے ڈرتا ہوں۔'' O---۲۹۔'' میں چاہتا ہوں کہ تو میرا گناہ اور اپنا گناہ (دونوں) اٹھا لے اور دوزخیوں میں ہو جائے اور ظالموں کی یہی جزا ہے۔'' O ---۳۰۔'' پھر اس کے نفس نے اسے اپنے بھائی کو قتل کرنا منوا لیا اور اس نے اسے قتل کر ڈالا اور نقصان پانے والوں میں ہو گیا۔'' O---۳۱۔'' پھر اللہ تعالیٰ نے ایک کوا بھیجا جو زمین کو کریدتا تھا تاکہ اسے دکھائے کہ وہ کس طرح اپنے بھائی کی لاش کو چھپائے۔ وہ کہنے لگا ہائے افسوس! میں اتنا عاجز ہوں کہ اس کوے کی مثل بھی نہیں کہ اپنے بھائی کی لاش چھپا ہی دوں اور وہ شرمندہ ہو گیا۔'' O---[مندرجہ بالا قصہ اس لئے پیش آیا کہ حضرت آدمؑ اپنے دو بیٹوں ہابیل اور قابیل میں سے جولڑکی ہابیل سے نکاح کرنا چاہتے تھے اس کا قابیل طلبگار ہوا چونکہ یہ لڑکی قابیل کے ساتھ جڑواں پیدا ہوئی اس لئے دستور کے مطابق اس کی بہن تھی لیکن قابیل بضد تھا اس لئے حضرت آدمؑ نے کہا کہ دونوں قربانی پیش کرو جس کی قربانی منظور ہوئی اسی سے نکاح کیا جائے گا۔ چنانچہ ہابیل کی قربانی منظور ہوئی گویا دُنیا میں پہلا قتل حسد اور زن کی وجہ سے پیش آیا۔]

درویش مردود

(سورۃ الاعراف ۷)---۱۷۵۔'' اور انہیں اس شخص کی خبر سنا جسے ہم نے اپنی آیتیں دیں مگر وہ ان سے نکل گیا پھر شیطان اس کے پیچھے لگ گیا اور وہ بھٹکنے والوں میں ہو گیا۔'' O---۱۷۶۔'' لیکن اگر ہم چاہتے تو اس کے ذریعے سے اسے بلند کر دیتے مگر وہ زمین کے ساتھ لگ گیا اور اپنی خواہش پر چل پڑا۔ ہاں اس کی مثال کتے کی سی تھی۔ اگر تو اس پر حملہ کرے تو وہ زبان نکال دیتا ہے یا اسے چھوڑ دے تو بھی زبان نکال دیتا ہے۔ یہی ان لوگوں کی مثال ہے جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں۔ ہاں! یہ قصہ سنا دے شاید وہ غور کریں۔'' O---۱۷۷۔'' ان لوگوں کی مثال کیا بری ہے جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور اپنے اوپر ظلم کرتے تھے۔'' O---۱۷۸۔'' جسے اللہ تعالیٰ راہ دکھائے وہی راہ پر آتا ہے اور جسے گمراہ کر دے وہی نقصان اٹھاتے ہیں۔'' O---[مفسرین کے مطابق یہ قصہ حضرت موسیٰؑ کے زمانہ کا ہے کہ ایک عالم بلعم بن باعور نامی صاحب تصرف جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی آیات سے نوازا تھا ایک بادشاہ کی رعایا تھا جس پر حضرت موسیٰؑ نے حملہ کیا تو اس بادشاہ نے مذکورہ درویش سے کہا کہ ہمارے حق میں دُعا کرو لیکن اسے دُعا کی اجازت نہ ملی کہ حضرت موسیٰؑ کے خلاف دُعا قبول نہ ہو گی۔ بادشاہ اور لوگوں نے اسے ہدیے اور تحفے دینا شروع کئے اور وہ دُنیا کی لالچ میں آ کر لگا حضرت موسیٰؑ کے خلاف دُعائیں کرنے۔ اس طرح اس نے اللہ تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی کی اور دُنیاداری کے لالچ میں آ کر راندہ درگاہ ہو گیا اور اس کی مثال ایک کتے کی سی ہو گی جو ہر حالت میں زبان لٹکا کر ہانپتا

Marfat.com

رہتا ہے اللہ تعالیٰ سے ہر وقت ڈرتے رہنا چاہیے اور صراط مستقیم پر چلنے کی دعا کرنی چاہیے- بیشک جسے اللہ تعالیٰ راہ دکھاتا ہے وہی راہ پر آتا ہے جسے وہ گمراہ کر دے وہی نقصان اٹھاتے ہیں۔ (از تفسیر مولانا احمد رضا خان بریلویؒ و علامہ شبیر احمد عثمانیؒ)

زلیخا

(سورۃ یوسف ۱۲)---۲۱۔ "مصر والوں میں سے جس نے اسے خریدا تھا اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ اسے بہت عزت و احترام کے ساتھ رکھو- بہت ممکن ہے کہ یہ ہمیں فائدہ پہنچائے یا اسے ہم اپنا بیٹا ہی بنا لیں- یوں ہم نے مصر کی سرزمین میں یوسفؑ کا قدم جما دیا کہ ہم اسے خواب کی تعبیر کا کچھ علم سکھا دیں- اللہ تعالیٰ اپنے ارادے پر غالب ہے- لیکن اکثر لوگ بے علم ہوتے ہیں۔" O ---[کہا جاتا ہے کہ مصر پر اس وقت ریان بن ولید حکمران تھا- اور یہ عزیز مصر جس نے یوسفؑ کو خریدا اس کا وزیر خزانہ تھا- اس کی بیوی کا نام بعض نے راعیل اور بعض نے زلیخا بتلایا ہے- واللہ اعلم۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

---۲۳۔ "اس عورت نے جس کے گھر یوسفؑ تھے- یوسف کو بہلانا پھسلانا شروع کیا کہ وہ اپنے نفس کی نگرانی چھوڑ دے اور دروازے بند کر کے کہنے لگی- لو آ جاؤ- یوسفؑ نے کہا- اللہ تعالیٰ کی پناہ! وہ میرا رب ہے مجھے اس نے بہت اچھی طرح رکھا ہے- بے انصافی کرنے والوں کا بھلا نہیں ہوتا۔" O ---۲۴۔ "اس عورت نے یوسفؑ کی طرف کا قصد کیا اور یوسفؑ اس کا قصد کرتے اگر وہ اپنے پروردگار کی دلیل نہ دیکھتے- یونہی ہوا اس واسطے کہ ہم اس سے برائی اور بے حیائی دور کر دیں- بیشک وہ ہمارے چنے ہوئے بندوں میں تھا۔" O ---۲۵۔ "دونوں دروازے کی طرف دوڑے اور اس عورت نے یوسفؑ کا کرتا پیچھے کی طرف سے کھینچ کر پھاڑ ڈالا اور دروازے کے پاس ہی عورت کا شوہر دونوں کو مل گیا تو کہنے لگی جو شخص تیری بیوی کے ساتھ برا ارادہ کرے بس اس کی سزا یہی ہے کہ اسے قید کر دیا جائے یا اور کوئی دردناک سزا دی جائے۔" O ---۲۶۔ "یوسفؑ نے کہا یہ عورت ہی مجھے پھسلا رہی تھی اور عورت کے قبیلے ہی کے ایک شخص نے گواہی دی کہ اگر اس کا کرتا آگے سے پھٹا ہوا ہے تو عورت سچی ہے اور یوسف جھوٹ بولنے والوں میں سے ہے۔" O ---۲۷۔ "اور اگر اس کا کرتہ پیچھے کی جانب سے پھاڑا گیا ہے تو عورت جھوٹی اور یوسفؑ سچوں میں سے ہے۔" O ---۲۸۔ "خاوند نے جو دیکھا کہ یوسفؑ کا کرتا پیٹھ کی جانب سے پھاڑا گیا ہے تو صاف کہہ دیا کہ یہ تو تم عورتوں کی چال بازی ہے- بیشک تمہاری چال بازی بہت بڑی ہے۔" O ---۲۹۔ "یوسفؑ اب اس بات کو آتی جاتی کرو اور (اے عورت) تو اپنے گناہ سے توبہ کر بیشک تو گنہگاروں میں سے ہے۔" O ---۳۰۔ "اور شہر کی عورتوں میں چرچا ہونے لگا کہ عزیز کی بیوی اپنے (جوان) غلام کو اپنا مطلب نکالنے کیلئے بہلانے پھسلانے میں لگی رہتی ہے- اس کے دل میں یوسفؑ کی محبت بیٹھ گئی ہے- ہمارے خیال میں تو وہ صریح گمراہی میں ہے۔" O ---۳۱۔ "اس نے جب ان کی پر فریب غیبت کا حال سنا تو انہیں بلوا بھیجا اور ان کیلئے ایک مجلس مرتب کی اور ان میں سے ہر ایک کو چھری دی اور کہا اے یوسف! ان کے سامنے چلے آؤ- ان عورتوں نے جب اسے دیکھا تو بہت بڑا جانا اور اپنے ہاتھ کاٹ لئے اور زبان سے نکل گیا کہ ماشاء اللہ! یہ انسان تو ہرگز نہیں- یہ تو یقیناً کوئی بہت ہی بزرگ فرشتہ ہے۔" O ---۳۲۔ "اس وقت عزیز مصر کی بیوی نے کہا- یہی ہیں جن کے بارے میں تم مجھے طعنے دے رہی تھیں- میں نے ہر چند اس سے اپنا مطلب حاصل کرنا چاہا لیکن یہ بال بال بچا رہا اور جو کچھ میں اس سے کہہ رہی ہوں اگر یہ نہ کرے گا تو یقیناً یہ قید کر دیا جائے گا اور بے شک یہ بہت ہی بے عزت ہوگا۔" O ---۳۳۔ "یوسفؑ نے دعا کی اے میرے پروردگار! جس بات کی طرف یہ عورتیں مجھے بلا رہی ہیں اس سے تو مجھے جیل خانہ بہت پسند ہے- اگر تو نے ان کا فن فریب مجھ سے دور نہ کیا تو میں ان کی طرف مائل ہو جاؤں گا اور بالکل نادانوں میں جا ملوں گا۔" O ---۳۴۔ "اس کے رب نے اس کی دعا قبول کر لی اور ان عورتوں کے داؤ پیچ اس سے پھیر دیئے- یقیناً وہ سننے والا، جاننے والا ہے۔" O ---۵۰۔ "اور بادشاہ نے کہا یوسفؑ کو میرے پاس لاؤ- جب قاصد یوسفؑ کے پاس پہنچا تو انہوں نے کہا- اپنے بادشاہ کے پاس واپس جا اور اس سے پوچھ کہ ان عورتوں کا حقیقی واقعہ کیا ہے جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لئے تھے؟ ان کے حیلے کو (صحیح طور پر) جاننے والا میرا پروردگار ہی ہے۔" O ---۵۱۔ "بادشاہ نے پوچھا اے عورتو! اس وقت کا صحیح واقعہ کیا ہے جب تم داؤ فریب کر کے یوسفؑ کو اس کی دلی منشا سے بہکانا چاہتی تھیں- انہوں نے صاف جواب دیا کہ معاذ اللہ ہم نے یوسفؑ میں کوئی برائی نہیں پائی- پھر تو عزیز کی بیوی بھی بول اٹھی کہ اب تو سچی بات نتھر آئی- میں نے ہی اسے ورغلایا تھا اس کے جی سے اور یقیناً وہ سچوں میں سے ہے۔" O

اصحاب کہف

(سورۃ الکہف ۱۸)---۹۔ "کیا تو اپنے خیال میں غار اور کتبے والوں کو ہماری نشانیوں میں سے کوئی بہت عجیب نشانی سمجھ رہا ہے؟" O ---[یعنی وہ نوجوان جو اپنا ایمان بچانے کے لئے غار میں پناہ گزین ہوئے تھے اور جن کے غار پر بعد میں یادگاری کتبہ لگایا گیا تھا۔ (از حواشی مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ)]

Marfat.com

---۱۰۔ ''ان چند نوجوانوں نے جب غار میں پناہ لی تو دُعا کی کہ اے ہمارے پروردگار! ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما اور ہمارے کام میں ہمارے لیے راہ یابی کو آسان کر دے۔'' O---۱۱۔ ''پس ہم نے ان کے کانوں پر گنتی کے کئی سال تک اسی غار میں پردے ڈال دیئے۔'' O---۱۲۔ ''پھر ہم نے انہیں اٹھا کھڑا کیا کہ ہم یہ معلوم کر لیں کہ دونوں گروہ میں سے اس انتہائی مدت کو جو انہوں نے گزاری کس نے زیادہ یاد رکھی ہے۔'' O---۱۳۔ ''ہم ان کا صحیح واقعہ تیرے سامنے بیان فرما رہے ہیں۔ یہ چند نوجوان اپنے رب پر ایمان لائے تھے اور ہم نے ان کی ہدایت میں ترقی دی تھی۔'' O---[روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ نوجوان ابتدائی دور کے پیروان مسیح علیہ السلام میں سے تھے۔ اور رومی سلطنت کی رعایا تھے جو اس وقت مشرک تھی اور اہل توحید کی سخت دشمن ہو رہی تھی۔ (از حواشی مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ)]---۱۴۔ ''ہم نے ان کے دل مضبوط کر دیئے تھے جب کہ یہ اٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ ہمارا پروردگار تو وہی ہے جو آسمان و زمین کا پروردگار ہے، ناممکن ہے کہ ہم اس کے سوا کسی اور معبود کو پکاریں اگر ایسا کیا تو ہم نے نہایت ہی غلط بات کہی۔'' O---۱۵۔ ''یہ ہے ہماری قوم جس نے اس کے سوا اور معبود بنا رکھے ہیں۔ ان کی خدائی کی یہ کوئی صاف دلیل کیوں پیش نہیں کرتے اللہ پر جھوٹ افترا باندھنے والے سے زیادہ ظالم کون ہے؟'' O---۱۶۔ ''جب کہ تم ان سے اور اللہ کے سوا ان کے اور معبودوں سے کنارہ کش ہو گئے تو اب تم کسی غار میں جا بیٹھو، تمہارا رب تم پر اپنی رحمت پھیلا دے گا اور تمہارے لیے تمہارے کام میں سہولت مہیا کر دے گا۔'' O---[یعنی جب تم نے اپنی قوم کے معبودوں سے کنارہ کشی کر لی ہے تو اب جسمانی طور پر بھی ان سے علیحدگی اختیار کر لو۔ یہ اصحاب کہف نے آپس میں کہا۔ چنانچہ اس کے بعد وہ ایک غار میں جا چھپے، جب ان کے غائب ہونے کی خبر مشہور ہوئی تو تلاش کیا گیا لیکن وہ اسی طرح ناکام رہے جس طرح نبی کریم ﷺ کی تلاش میں کفار مکہ غار ثور تک پہنچ جانے کے باوجود جس میں آپ ﷺ حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ موجود تھے، ناکام رہے تھے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۷۔ ''آپ دیکھیں گے کہ آفتاب بوقت طلوع ان کے غار سے دائیں جانب کو جھک جاتا ہے اور بوقت غروب ان کے بائیں جانب کترا جاتا ہے اور وہ اس غار کی کشادہ جگہ میں ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ جس کی رہبری فرمائے وہ راہ راست پر ہے اور جسے وہ گمراہ کر دے ناممکن ہے کہ آپ اس کا کوئی کارساز اور راہنما پا سکیں۔'' O---۱۸۔ ''آپ خیال کرتے ہیں کہ وہ بیدار ہیں حالانکہ وہ سوئے ہوئے تھے، خود ہم ہی انہیں دائیں بائیں کروٹیں دلایا کرتے تھے، ان کا کتا بھی چوکھٹ پر اپنے ہاتھ پھیلائے ہوتے تھا۔ اگر آپ جھانک کر انہیں دیکھنا چاہتے تو ضرور الٹے پاؤں بھاگ کھڑے ہوتے اور ان کے رعب سے آپ پر دہشت چھا جاتی۔'' O---۱۹۔ ''اسی طرح ہم نے انہیں جگا کر اٹھا دیا کہ آپس میں پوچھ گچھ کر لیں۔ ایک کہنے والے نے جواب دیا کہ ایک دن یا ایک دن سے بھی کم۔ کہنے لگے کہ تمہارے ٹھہرے رہنے کا بخوبی علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔ اب تو تم اپنے میں سے کسی کو اپنی یہ چاندی دے کر شہر بھیجو وہ خوب دیکھ بھال لے کہ شہر کا کون سا کھانا پاکیزہ تر ہے، پھر اسی میں سے تمہارے کھانے کے لیے لے آئے اور وہ بہت احتیاط اور نرمی برتے اور کسی کو تمہاری خبر نہ ہونے دے۔'' O---۲۰۔ ''اگر یہ کافر تم پر غلبہ پا لیں تو تمہیں سنگسار کر دیں گے یا تمہیں پھر اپنے دین میں لوٹا لیں گے اور پھر تم کبھی بھی کامیاب نہ ہو سکو گے۔'' O---۲۱۔ ''ہم نے اس طرح لوگوں کو ان کے حال سے آگاہ کر دیا کہ وہ جان لیں کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ بالکل سچا ہے اور قیامت میں کوئی شک و شبہ نہیں۔ جب کہ وہ اپنے امر میں آپس میں اختلاف کر رہے تھے کہنے لگے ان کے غار پر ایک عمارت بنا لو۔ ان کا رب ہی ان کے حال کا زیادہ عالم ہے۔ جن لوگوں نے ان کے بارے میں غلبہ پایا وہ کہنے لگے کہ ہم تو ان کے آس پاس مسجد بنا لیں گے۔'' O---۲۲۔ ''کچھ لوگ تو کہیں گے اصحاب کہف تین تھے اور چوتھا ان کا کتا تھا۔ کچھ کہیں گے کہ پانچ تھے اور چھٹا ان کا کتا تھا، غیب کی باتوں میں انکل (کے تیر تکے) چلاتے ہیں، کچھ کہیں گے کہ وہ سات ہیں اور آٹھواں ان کا کتا ہے۔ آپ کہہ دیجئے کہ میرا پروردگار ان کی تعداد کو بخوبی جاننے والا ہے، انہیں بہت ہی کم لوگ جانتے ہیں۔ پس آپ ان کے مقدمے میں صرف سرسری گفتگو ہی کریں اور ان میں سے کسی سے ان کے بارے میں پوچھ گچھ بھی نہ کریں۔'' O

شہر افسوس (Ephesus) جس میں اصحاب کہف کا واقعہ پیش آیا تقریباً گیارھویں صدی قبل مسیح میں تعمیر ہوا تھا اور بعد میں یہ بت پرستی کا بہت بڑا مرکز بن گیا۔ یہاں چاند دیوی کی پوجا ہوتی تھی جسے ڈائنا (Diana) کے نام سے موسوم کیا جاتا تھا۔ اسی کا عظیم الشان مندر عہد قدیم کے عجائبات عالم میں شمار کیا جاتا ہے۔ ایشیائے کوچک کے لوگ اسی کی پرستش کرتے تھے اور رومی سلطنت نے بھی اس کو اپنے معبودوں میں شامل کر لیا تھا۔ حضرت عیسیٰؑ کے بعد جب مسیحی دعوت رومی سلطنت کے مختلف علاقوں میں پہنچنی شروع ہوئی تو اس شہر کے چند نوجوان بھی شرک سے تائب ہو کر خدائے واحد پر ایمان لے آئے۔ ان کے قصے کی جو تفصیلات مسیحی روایات کو جمع کر کے گریگوری آف ٹورز (gregory of Tours) نے اپنی کتاب (Meraculorum Liber) میں بیان کی ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے:

''یہ سات نوجوان تھے۔ ان کی تبدیلی مذہب کا حال سن کر قیصر ڈیسیس نے ان کو اپنے سامنے طلب کیا اور ان سے پوچھا کہ تمہارا مذہب کیا ہے۔ انہیں معلوم تھا کہ قیصر پیروان مسیح کے خون کا پیاسا ہے۔ مگر انہوں نے کسی خوف کے بغیر صاف صاف کہہ دیا کہ ہمارا رب وہ ہے جو زمین اور آسمان کا رب ہے۔ اس کے سوا ہم

Marfat.com

کسی اور معبود کو نہیں پکارتے۔ اگر ہم ایسا کریں تو بہت بڑا گناہ کریں گے۔ قیصر نے پہلے تو سخت مشتعل ہو کر کہا کہ اپنی زبان بند کرو ورنہ میں تمہیں ابھی قتل کرادوں گا۔ پھر کچھ ٹھنڈا ہوا اور بولا تم ابھی بچے ہو۔ میں تمہیں تین دن دیتا ہوں۔ اس مدت میں اگر تم نے اپنا رویہ بدل لیا اور اپنی قوم کے مذہب کی طرف پلٹ آئے تو خیر، ورنہ تمہاری گردن ماردی جائے گی۔ اس مہلت سے فائدہ اٹھا کر یہ ساتوں نوجوان شہر سے بھاگ نکلے اور انہوں نے پہاڑوں کی راہ لی تا کہ کسی غار میں جا چھپیں۔ راستے میں ایک کتا ان کے ساتھ لگ گیا۔ انہوں نے بہتیری کوشش کی کہ وہ ان کا پیچھا چھوڑ دے مگر وہ کسی طرح ان سے الگ نہ ہوا۔ آخر کار ایک بڑے گہرے غار کو اچھی جائے پناہ دیکھ کر وہ اس میں چھپ گئے اور کتا اس کے دہانے پر بیٹھ گیا۔ تھکے ماندے تھے اس لیے فوراً ہی سو گئے۔ یہ ۲۵۰ عیسوی کا واقعہ ہے۔ ۱۹۷ برس بعد ۴۴۷ عیسوی میں وہ یکا یک بیدار ہوئے جب قیصر تھیوڈوسیس دوم کا عہد حکومت تھا، رومی سلطنت مسیحیت اختیار کر چکی تھی اور شہر افسوس کے باشندے بھی بت پرستی ترک کر چکے تھے۔ یہ وہ زمانہ تھا جب رومی باشندوں کے درمیان زندگی بعد موت اور حشر و نشر کے معاملے میں سخت اختلاف برپا تھا اور قیصر اس بات پر بہت فکر مند تھا کہ لوگوں کے دلوں سے انکار آخرت کا خیال کیسے نکالا جائے۔ ایک روز اس نے خدا سے دعا کی کہ وہ کوئی ایسی نشانی دکھا دے جس سے لوگ آخرت پر ایمان لے آئیں۔ اتفاق کی بات ہے کہ ٹھیک اسی زمانے میں یہ نوجوان جاگ اٹھے۔ بیدار ہو کر انہوں نے آپس میں پوچھا کتنی دیر ہم سوئے ہوں گے؟ کسی نے کہا دن بھر۔ کسی نے کہا دن کا کچھ حصہ۔ پھر یہ کہہ کر سب خاموش ہو گئے کہ خدا ہی بہتر جانتا ہے۔ اس کے بعد انہوں نے اپنے ایک ساتھی جین (Jean) کو چاندی کے چند سکے دے کر کھانا لانے کے لیے شہر بھیجا اور اس سے کہا کہ ذرا احتیاط سے کام لینا، کہیں لوگ تمہیں پہچان نہ جائیں۔ انہیں ڈر تھا کہ اگر لوگوں کو ہمارا پتہ چل گیا تو وہ ہمیں پکڑ لے جائیں گے اور ڈائنا کی پرستش پر مجبور کریں گے۔ مگر جین جب شہر پہنچا تو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ دنیا بدلی ہوئی ہے۔ سب لوگ مسیحی ہو گئے ہیں اور ڈائنا کو پوجنے والا کوئی باقی نہیں رہا۔ ایک دکان پر پہنچ کر اس نے کچھ روٹیاں خریدیں اور دکاندار کو چاندی کا ایک سکہ دیا جس پر قیصر ڈیسیس کی تصویر تھی۔ دکاندار یہ سکہ دیکھ کر حیران ہو گیا۔ اس نے پوچھا یہ تمہیں کہاں سے ملا۔ جین نے کہا یہ میرا اپنا مال ہے کہیں سے لایا نہیں ہوں۔ اس پر دونوں میں تکرار ہونے لگی۔ لوگ جمع ہو گئے۔ حتیٰ کہ کوتوال شہر تک معاملہ پہنچا۔ کوتوال نے کہا مجھے وہ دفینہ بتاؤ۔ جہاں سے تم یہ سکہ لائے ہو۔ جین نے جواب دیا دفینہ کیسا؟ یہ میرا اپنا مال ہے میں کسی دفینے کو نہیں جانتا۔ کوتوال نے کہا تمہاری یہ بات ماننے کے قابل نہیں ہے۔ یہ صدیوں پرانا سکہ ہے۔ تم تو ابھی جوان لڑکے ہو، ہمارے بڑے بوڑھوں نے بھی کبھی یہ سکہ نہیں دیکھا۔ یہ ضرور کوئی راز ہے۔ جین نے جب یہ سنا کہ قیصر ڈیسیس کو مرے زمانہ دراز گزر چکا ہے تو وہ دنگ رہ گیا اور کچھ دیر تک بالکل دم بخود رہا۔ پھر آہستہ سے بولا کل ہی تو میں اور میرے چھ ساتھی اس شہر سے بھاگ کر گئے تھے اور ایک غار میں ہم نے پناہ لی تھی تا کہ ڈیسیس کے ظلم سے بچے رہیں۔ جین کی یہ بات سن کر کوتوال بھی حیران ہو گیا اور وہ اس کو لے کر اس غار کی طرف چلا جہاں اس کے بیان کے مطابق یہ لوگ چھپے ہوئے تھے۔ لوگوں کا ایک انبوہ کثیر ان کے ساتھ تھا۔ وہاں پہنچ کر یہ امر پوری طرح تحقیق ہو گیا کہ یہ واقعی قیصر ڈیسیس کے زمانے کے لوگ ہیں۔ قیصر تھیوڈوسیس کو اس کی اطلاع دی گئی۔ وہ خود آ کر ان سے ملا اور ان سے برکت لی۔ اس کے بعد یکا یک یہ ساتوں آدمی غار میں جا کر لیٹے اور وفات پا گئے۔ اس صریح نشانی کو دیکھ کر لوگ مان گئے کہ واقعی زندگی کے بعد موت برحق ہے۔ پھر قیصر کے حکم سے اس غار پر ایک زیارت گاہ تعمیر کر دی گئی۔ (از تفہیم القرآن ضمیمہ نمبر ۱ جلد اول صفحہ نمبر ۲۷۰)]

متکبر مشرک اور مومن کی مثال

(سورۃ الکہف ۱۸) ---۳۲۔ "اور انہیں ان دو شخصوں کی مثال بھی سنا دے جن میں سے ایک کو ہم نے دو باغ انگوروں کے دے رکھے تھے اور جنہیں کھجوروں کے درختوں سے ہم نے گھیر رکھا تھا اور دونوں کے درمیان کھیتی لگا رکھی تھی۔" O ---۳۳۔ "دونوں باغ اپنا پھل خوب لائے اور اس میں کسی طرح کی کمی نہ کی اور ہم نے ان باغوں کے درمیان نہر جاری کر رکھی تھی۔" O ---۳۴۔ "الغرض اس کے پاس میوے تھے، ایک دن اس نے باتوں ہی باتوں میں اپنے ساتھی سے کہا کہ میں تجھ سے زیادہ مالدار ہوں اور جتھے کے اعتبار سے بھی زیادہ مضبوط ہوں۔" O ---۳۵۔ "اور یہ اپنے باغ میں گیا اور تھا اپنی جان پر ظلم کرنے والا۔ کہنے لگا کہ میں خیال نہیں کر سکتا کہ کسی وقت بھی یہ برباد ہو جائے۔" O ---۳۶۔ "اور نہ میں قیامت کو قائم ہونے والی خیال کرتا ہوں اور اگر (بالفرض) میں اپنے رب کی طرف لوٹایا بھی گیا تو یقیناً میں (اس لوٹنے کی جگہ) اس سے بھی زیادہ بہتر پاؤں گا۔" O ---۳۷۔ "اس کے ساتھی نے اس سے باتیں کرتے ہوئے کہا کہ کیا تو اس (معبود) سے کفر کرتا ہے جس نے تجھے مٹی سے پیدا کیا، پھر نطفے سے پھر تجھے پورا آدمی بنا دیا۔" O ---۳۸۔ "لیکن میں تو عقیدہ رکھتا ہوں کہ وہی اللہ میرا پروردگار ہے میں اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ کروں گا۔" O ---۳۹۔ "تو نے اپنے باغ میں جاتے وقت کیوں نہ کہا کہ اللہ کا چاہا ہونے والا ہے، کوئی طاقت نہیں مگر اللہ کی مدد سے، اگر تو مجھے مال و اولاد میں اپنے سے کم دیکھ رہا ہے۔" O ---۴۰۔ "بہت ممکن ہے کہ میرا رب مجھے تیرے اس باغ سے بھی بہتر دے اور اس پر آسمانی عذاب بھیج دے تو یہ چٹیل اور چکنا میدان بن جائے۔" O ---۴۱۔ "یا اس کا پانی نیچے اتر جائے اور تیرے بس میں نہ رہے کہ تو اسے ڈھونڈ لائے۔" O ---۴۲۔ "اور اس کے سارے پھل گھیر

Marfat.com

لیے گئے، پس وہ اپنے اس خرچ پر جو اس نے اس میں کیا تھا اپنے ہاتھ ملنے لگا اور وہ باغ تو اوندھا الٹا پڑا تھا اور (وہ شخص) یہ کہہ رہا تھا کہ کاش! میں اپنے رب کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرتا۔" ○---۴۳۔ "اس کی حمایت میں کوئی جماعت نہ اٹھی کہ اللہ سے اس کا کوئی بچاؤ کرتی اور نہ وہ خود ہی بدلہ لینے والا بن سکا۔" ○---۴۴۔ "وہیں سے ثابت ہوا کہ اختیارات اللہ برحق کے لیے ہیں وہ ثواب دینے اور انجام کے اعتبار سے بہت ہی بہتر ہے۔" ○

قصہ حضرت موسیٰ و حضرت خضر علیہما السلام

(**سورۃ الکھف ۱۸**)---۶۰۔ "جب کہ موسیٰؑ نے اپنے نوجوان (نوجوان سے مراد حضرت یوشع بن نونؑ ہیں جو موسیٰؑ کی وفات کے بعد ان کے جانشین بنے۔) سے کہا کہ میں تو چلتا ہی رہوں گا یہاں تک کہ دو دریاؤں (اس مقام کی تعیین کسی یقینی ذریعہ سے نہیں ہو سکی ہے تاہم قرائن کا اقتضا یہ ہے کہ اس سے مراد صحرائے سینا کا وہ جنوبی راس ہے جہاں خلیج عقبہ اور خلیج سویس دونوں آ کر ملتے اور بحر احمر میں ضم ہو جاتے ہیں۔ دوسرے مقامات جن کا ذکر مفسرین نے کیا ہے ان پر سرے سے مجمع البحرین کی تعبیر ہی صادق نہیں آتی۔) کے سنگم پر پہنچوں خواہ مجھے سالہا سال چلنا پڑے۔" ○---[حقب کے ایک معنی ۷۰ یا ۸۰ سال اور دوسرے معنی غیر معین مدت کے ہیں۔ یہاں یہی دوسرا معنی مراد ہے۔ یعنی جب تک میں مجمع البحرین (جہاں دونوں سمندر ملتے ہیں) نہیں پہنچ جاؤں گا، چلتا رہوں گا اور سفر جاری رکھوں گا چاہے کتنا بھی عرصہ لگ جائے۔ حضرت موسیٰؑ کو اس سفر کی ضرورت اس لیے پیش آئی کہ انہوں نے ایک موقع پر ایک سائل کے جواب میں یہ کہہ دیا کہ اس وقت مجھ سے بڑا عالم کوئی نہیں۔ اللہ تعالیٰ کو ان کا یہ جملہ پسند نہیں آیا اور وحی کے ذریعے سے انہیں مطلع کیا کہ ہمارا ایک بندہ (خضر) ہے جو تجھ سے بھی بڑا عالم ہے۔ حضرت موسیٰؑ نے پوچھا کہ یا اللہ اس سے ملاقات کس طرح ہو سکتی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جہاں دونوں سمندر ملتے ہیں وہیں ہمارا وہ بندہ بھی ہوگا۔ نیز فرمایا کہ مچھلی ساتھ لے جاؤ، جہاں مچھلی تمہاری ٹوکری (زنبیل) سے نکل کر غائب ہو جائے تو سمجھ لینا کہ یہی مقام ہے۔ چنانچہ اس حکم کے مطابق انہوں نے ایک مچھلی لی اور سفر شروع کر دیا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۶۱۔ "جب وہ دونوں دریا کے سنگم پر پہنچے، وہاں اپنی مچھلی بھول گئے جس نے دریا میں سرنگ جیسا اپنا راستہ بنا لیا۔" ○---۶۲۔ "جب یہ دونوں وہاں سے آگے بڑھے تو موسیٰؑ نے اپنے نوجوان سے کہا کہ لا ہمارا ناشتہ دے ہمیں تو اپنے اس سفر سے سخت تکلیف اٹھانی پڑی۔" ○---۶۳۔ "اس نے جواب دیا کہ کیا آپ نے دیکھا بھی؟ جب کہ ہم پتھر سے ٹیک لگا کر آرام کر رہے تھے وہیں میں مچھلی بھول گیا تھا، دراصل شیطان نے ہی مجھے بھلا دیا کہ میں آپ سے اس کا ذکر کروں۔ اس مچھلی نے ایک انوکھے طور پر دریا میں اپنا راستہ بنا لیا۔" ○---[یعنی مچھلی زندہ ہو کر سمندر میں چلی گئی اور اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے سمندر میں سرنگ کی طرح راستہ بنا دیا۔ حضرت یوشعؑ نے مچھلی کو سمندر میں جاتے اور راستہ بنتے ہوئے دیکھا لیکن حضرت موسیٰؑ کو بتلانا بھول گئے۔ حتیٰ کہ آرام کر کے وہاں سے پھر سفر شروع کر دیا، اس دن اور اس کے بعد رات سفر کر کے جب دوسرے دن حضرت موسیٰؑ کو تھکاوٹ اور بھوک محسوس ہوئی تو اپنے جوان ساتھی سے کہا کہ لاؤ بھئی ناشتہ، ناشتہ کر لیں۔ اس نے کہا، مچھلی تو جہاں ہم نے پتھر سے ٹیک لگا کر آرام کیا تھا وہاں زندہ ہو کر سمندر میں چلی گئی تھی اور وہاں عجیب طریقے سے اس نے اپنا راستہ بنایا تھا جس کا میں آپ سے تذکرہ کرنا بھول گیا اور شیطان نے مجھے بھلا دیا تھا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۶۴۔ "موسیٰؑ نے کہا یہی تھا جس کی تلاش میں ہم تھے چنانچہ وہیں سے اپنے قدموں کے نشان ڈھونڈتے ہوئے واپس لوٹے۔" ○---۶۵۔ "پس ہمارے بندوں میں سے ایک بندے کو پایا جسے ہم نے اپنے پاس کی خاص رحمت عطا فرما رکھی تھی اور اسے اپنے پاس سے خاص علم سکھا رکھا تھا۔" ○---۶۶۔ "اس سے موسیٰؑ نے کہا کہ میں آپ کی تابعداری کروں؟ کہ آپ مجھے اس نیک علم کو سکھا دیں جو آپ کو سکھایا گیا ہے۔" ○---۶۷۔ "اس نے کہا آپ میرے ساتھ ہرگز صبر نہیں کر سکتے۔" ○---۶۸۔ "اور جس چیز کو آپ نے اپنے علم میں نہ لیا ہو اس پر صبر کر بھی کیسے سکتے ہیں؟" ○---۶۹۔ "موسیٰؑ نے جواب دیا کہ ان شاء اللہ آپ مجھے صبر کرنے والا پائیں گے اور کسی بات میں میں آپ کی نافرمانی نہ کروں گا۔" ○---۷۰۔ "اس نے کہا اچھا! اگر آپ میرے ساتھ ہی چلنے پر اصرار کرتے ہیں تو یاد رہے کسی چیز کی نسبت مجھ سے کچھ نہ پوچھنا جب تک کہ میں خود اس کی نسبت کوئی تذکرہ نہ کروں۔" ○---۷۱۔ "پھر وہ دونوں چلے، یہاں تک کہ ایک کشتی میں سوار ہوئے، خضر نے اس کے تختے توڑ دیے، موسیٰؑ نے کہا کیا آپ اسے توڑ رہے ہیں کہ کشتی والوں کو ڈبو دیں، یہ تو آپ نے بڑی (خطرناک) بات کر دی۔" ○---[حضرت موسیٰؑ کو چونکہ اس علم خاص کی خبر نہیں تھی جس کی بنا پر حضرت خضرؑ نے کشتی کے تختے توڑ دیے تھے، اس لیے صبر نہ کر سکے اور اپنے علم و فہم کے مطابق اسے نہایت ہولناک کام قرار دیا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۷۲۔ "خضر نے جواب دیا کہ میں نے تو پہلے ہی تجھ سے کہہ دیا تھا کہ تو میرے ساتھ ہرگز صبر نہ کر سکے گا۔" ○---۷۳۔ "موسیٰؑ نے جواب دیا کہ میری بھول پر مجھے نہ پکڑیے اور مجھے اپنے کام میں تنگی میں نہ ڈالیے۔" ○---۷۴۔ "پھر دونوں چلے یہاں تک کہ ایک لڑکے کو پایا، خضرؑ نے اسے مار ڈالا، موسیٰؑ نے کہا کہ کیا آپ نے ایک پاک جان کو بغیر کسی جان کے عوض مار ڈالا؟ بیشک آپ نے تو بڑی ناپسندیدہ حرکت کی۔" ○---۷۵۔ "وہ کہنے لگے کہ میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ تم میرے ہمراہ رہ کر ہرگز صبر نہیں کر سکتے۔" ○---۷۶۔ "موسیٰؑ نے جواب دیا اگر اب اس کے بعد میں آپ سے کسی چیز کے بارے میں سوال کروں تو بیشک آپ مجھے اپنے ساتھ نہ رکھنا، یقیناً

Marfat.com

آپ میری طرف سے (حد) عذر کو پہنچ چکے۔" O ---۷۷۔ "پھر دونوں چلے ایک گاؤں والوں کے پاس آ کر ان سے کھانا طلب کیا تو انہوں نے ان کی مہمانداری سے صاف انکار کر دیا، دونوں نے وہاں ایک دیوار پائی جو گرا ہی چاہتی تھی، اس نے اسے ٹھیک اور درست کر دیا، موسیٰ کہنے لگے اگر آپ چاہتے تو اس پر اجرت لے لیتے۔" O --- [حضرت خضرؑ نے اس دیوار کو ہاتھ لگایا اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ معجزانہ طور پر سیدھی ہوگئی۔ جیسا کہ صحیح بخاری کی روایت سے واضح ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۷۸۔ "اس نے کہا بس یہ جدائی ہے میرے اور تیرے درمیان اب میں تجھے ان باتوں کی اصلیت بھی بتا دوں گا جس پر تجھ سے صبر نہ ہو سکا۔" O ---۷۹۔ "کشتی تو چند مسکینوں کی تھی جو دریا میں کام کاج کرتے تھے۔ میں نے اس میں کچھ توڑ پھوڑ کرنے کا ارادہ کر لیا کیونکہ ان کے آگے ایک بادشاہ تھا جو ہر ایک (صحیح سالم) کشتی کو جبراً ضبط کر لیتا تھا۔" O ---۸۰۔ "اور اس لڑکے کے ماں باپ ایمان والے تھے، ہمیں خوف ہوا کہ کہیں یہ انہیں اپنی سرکشی اور کفر سے عاجز و پریشان نہ کر دے۔" O ---۸۱۔ "اس لیے ہم نے چاہا کہ انہیں ان کا پروردگار اس کے بدلے اس سے بہتر پاکیزگی والا اور اس سے زیادہ محبت اور پیار والا بچہ عنایت فرمائے۔" O ---۸۲۔ "دیوار کا قصہ یہ ہے کہ اس شہر میں دو یتیم بچے ہیں جن کا خزانہ ان کی اس دیوار کے نیچے دفن ہے، ان کا باپ بڑا نیک شخص تھا تو تیرے رب کی چاہت تھی کہ یہ دونوں یتیم اپنی جوانی کی عمر میں آ کر اپنا یہ خزانہ تیرے رب کی مہربانی اور رحمت سے نکال لیں، میں اپنی رائے سے کوئی کام نہیں کیا، یہ تھی اصل حقیقت ان واقعات کی جن پر آپ سے صبر نہ ہو سکا۔" O

ذوالقرنین

(سورۃ الکہف ۱۸) ---۸۳۔ "آپ سے ذوالقرنین کا واقعہ یہ لوگ دریافت کر رہے ہیں، آپ کہہ دیجیے کہ میں ان کا تھوڑا سا حال تمہیں پڑھ کر سناتا ہوں۔" O --- [یہ مشرکین کے اس تیسرے سوال کا جواب ہے جو یہودیوں کے کہنے پر انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کیے تھے۔ ذوالقرنین کے لفظی معنی دو سینگوں والے کے ہیں۔ یہ نام اس لیے پڑا کہ فی الواقع ان کے سر پر دو سینگ تھے یا اس لیے کہ انہوں نے مشرق و مغرب دنیا کے دونوں کناروں پر پہنچ کر سورج کے قرن یعنی اس کی شعاع کا مشاہدہ کیا۔ بعض کہتے ہیں کہ اس کے سر پر بالوں کی دو لٹیں تھیں، قرن بالوں کی لٹ کو بھی کہتے ہیں۔ یعنی دو لٹوں یا دو مینڈھیوں والا۔ قدیم مفسرین نے بالعموم اس کا مصداق سکندر رومی کو قرار دیا ہے جس کی فتوحات کا دائرہ مشرق و مغرب تک پھیلا ہوا تھا۔ لیکن جدید مفسرین جدید تاریخی معلومات کی روشنی میں اس سے اتفاق نہیں کرتے۔ بالخصوص مولانا ابوالکلام آزاد مرحوم نے اس پر جو داد تحقیق دی ہے اور اس شخص کی دریافت میں جو محنت و کاوش کی ہے وہ نہایت قابل قدر ہے۔ ان کی تحقیق کا خلاصہ یہ ہے ا۔ کہ اس ذوالقرنین کی بابت قرآن نے صراحت کی ہے کہ وہ ایسا حکمران تھا جس کو اللہ تعالیٰ نے اسباب و وسائل کی فراوانی سے نوازا تھا۔ ۲۔ وہ مشرقی اور مغربی ممالک کو فتح کرتا ہوا ایک ایسے پہاڑی درے پر پہنچا جس کی دوسری طرف یاجوج اور ماجوج تھے۔ ۳۔ اس نے وہاں یاجوج ماجوج کا راستہ بند کرنے کے لیے ایک نہایت محکم بند تعمیر کیا۔ ۴۔ ۵ وہ عادل، اللہ کو ماننے والا اور آخرت پر ایمان رکھنے والا تھا۔ ۶۔ وہ نفس پرست اور مال و دولت کا حریص نہیں تھا۔ مولانا مرحوم فرماتے ہیں کہ ان خصوصیات کا حامل صرف فارس کا وہ عظیم حکمران ہے جسے یونانی سائرس، عبرانی خورس اور عرب کیخسرو کے نام سے پکارتے ہیں، اس کا دور حکمرانی ۵۳۹ قبل مسیح ہے۔ نیز فرماتے ہیں ۱۸۳۸ء میں سائرس کے ایک مجسمے کا بھی انکشاف ہوا جس میں سائرس کا جسم اس طرح دکھایا گیا ہے کہ اس کے دونوں طرف عقاب کی طرح پر نکلے ہوئے ہیں اور سر پر مینڈھے کی طرح دو سینگ ہیں۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو تفسیر ترجمان القرآن" از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ) ذوالقرنین کی تعمیر کردہ دیوار کے متعلق بعض لوگوں میں یہ غلط خیال پایا جاتا ہے کہ اس سے مراد مشہور دیوار چین ہے۔ حالانکہ دراصل یہ دیوار قفقاز (Caucasus) کے علاقہ داغستان میں دربند اور داریال (Darial) کے درمیان بنائی گئی تھی۔ قفقاز اس ملک کو کہتے ہیں جو بحیرۂ اسود (Black Sea) اور بحیرۂ خزر (Caspian Sea) کے درمیان واقع ہے۔ اس ملک میں بحیرۂ اسود سے داریال تک تو نہایت بلند پہاڑ ہیں اور ان کے درمیان اتنے تنگ درے ہیں کہ ان سے کوئی بڑی حملہ آور فوج نہیں گزر سکتی۔ البتہ دربند اور داریال کے درمیان جو علاقہ ہے اس میں پہاڑ بھی زیادہ بلند نہیں ہیں اور ان میں کوہستانی راستے بھی خاصے وسیع ہیں۔ قدیم زمانے میں شمال کی وحشی قومیں اسی طرف سے جنوب کی طرف غارت گرانہ حملے کرتی تھیں اور ایرانی فرمانرواؤں کو اسی طرف سے اپنی مملکت پر شمالی حملوں کا خطرہ لاحق رہتا تھا۔ انہی حملوں کو روکنے کے لیے ایک نہایت مضبوط دیوار بنائی گئی تھی جو ۵۰ میل لمبی، ۲۹ فٹ بلند اور ۱۰ فٹ چوڑی تھی۔ ابھی تک تاریخی طور پر یہ تحقیق نہیں ہو سکا کہ یہ دیوار ابتداء کب کس نے بنائی تھی۔ مگر مسلمان مورخین اور جغرافیہ نویس اسی کو سد ذوالقرنین قرار دیتے ہیں اور اس کی تعمیر کی جو کیفیت قرآن مجید میں بیان کی گئی ہے اس کے آثار اب بھی وہاں پائے جاتے ہیں۔ (از ضمیمہ ترجمہ تفہیم القرآن جلد سوم صفحہ ۱۷ تالیف مولانا ابوالاعلیٰ مودودیؒ)] ---۸۴۔ "ہم نے اسے زمین میں قوت عطا فرمائی تھی اور اسے ہر چیز کے سامان بھی عنایت کر دیے تھے۔" O ---۸۵۔ "وہ ایک راہ کے پیچھے لگا۔" O ---۸۶۔ "یہاں تک کہ سورج ڈوبنے کی جگہ پہنچ گیا

Marfat.com

اور اسے ایک دلدل کے چشمے میں غروب ہوتا ہوا پایا اور اس چشمے کے پاس ایک قوم کو بھی پایا، ہم نے فرمادیا کہ اے ذوالقرنین! یا تو تو انہیں تکلیف پہنچائے یا ان کے بارے میں تو کوئی بہترین روش اختیار کرے۔" O---۸۷۔ "اس نے کہا کہ جو ظلم کرے گا اسے تو ہم بھی اب سزا دیں گے، پھر وہ اپنے پروردگار کی طرف لوٹایا جائے گا اور وہ اسے سخت تر عذاب دے گا۔" O---۸۸۔ "ہاں جو ایمان لائے اور نیک اعمال کرے اس کے لیے تو بدلے میں بھلائی ہے اور ہم اسے اپنے کام میں بھی آسانی ہی کا حکم دیں گے۔" O---۸۹۔ "پھر وہ اور راہ کے پیچھے لگا۔" O---۹۰۔ "یہاں تک کہ جب سورج نکلنے کی جگہ تک پہنچا تو اسے ایک ایسی قوم پر نکلتا پایا کہ ان کے لیے ہم نے اس سے اور کوئی اوٹ نہیں بنائی۔" O---۹۱۔ "واقعہ ایسا ہی ہے اور ہم نے اس کے پاس کی کل خبروں کا احاطہ کر رکھا ہے۔" O---۹۲۔ "وہ پھر ایک سفر کے سامان میں لگا۔" O---۹۳۔ "یہاں تک کہ جب دو دیواروں کے درمیان پہنچا ان دونوں کے پرے اس نے ایک ایسی قوم پائی جو بات سمجھنے کے قریب بھی نہ تھی۔" O---۹۴۔ "انہوں نے کہا اے ذوالقرنین! یاجوج ماجوج اس ملک میں (بڑے بھاری) فسادی ہیں، تو کیا ہم آپ کے لیے کچھ خرچ کا انتظام کر دیں؟ (اس شرط پر کہ) آپ ہمارے اور ان کے درمیان ایک دیوار بنا دیں۔" O---۹۵۔ "اس نے جواب دیا میرے اختیار میں میرے پروردگار نے جو دے رکھا ہے وہی بہتر ہے تم صرف قوت طاقت سے میری مدد کرو۔" O---۹۶۔ "میں تم میں اور ان میں مضبوط حجاب بنا دیتا ہوں۔ مجھے لوہے کی چادریں لا دو۔ یہاں تک کہ جب ان دونوں پہاڑوں کے درمیان دیوار برابر کر دی تو حکم دیا کہ آگ تیز جلاؤ تاوقتیکہ لوہے کی ان چادروں کو بالکل آگ کر دیا تو فرمایا میرے پاس لاؤ اس پر پگھلا ہوا تانبا ڈال دوں۔" O---۹۷۔ "پس تو ان میں اس دیوار کے اوپر چڑھنے کی طاقت تھی اور نہ اس میں کوئی سوراخ کر سکتے تھے۔" O---۹۸۔ "کہا یہ صرف میرے رب کی مہربانی ہے ہاں جب میرے رب کا وعدہ آئے گا تو اسے زمین بوس کر دے گا بیشک میرے رب کا وعدہ سچا اور حق ہے۔" O

یاجوج ماجوج

(سورۃ الکہف ۱۸)---۹۲۔ "وہ (ذوالقرنین) پھر ایک سفر کے سامان میں لگا۔" O---۹۳۔ "یہاں تک کہ جب دو دیواروں کے درمیان پہنچا ان دونوں کے پرے اس نے ایک ایسی قوم پائی جو بات سمجھنے کے قریب بھی نہ تھی۔" O---۹۴۔ "انہوں نے کہا اے ذوالقرنین! یاجوج ماجوج اس ملک میں (بڑے بھاری) فسادی ہیں، تو کیا ہم آپ کے لیے کچھ خرچ کا انتظام کر دیں؟ (اس شرط پر کہ) آپ ہمارے اور ان کے درمیان ایک دیوار بنا دیں۔" O---۹۵۔ "اس نے جواب دیا میرے اختیار میں میرے پروردگار نے جو دے رکھا ہے وہی بہتر ہے تم صرف قوت طاقت سے میری مدد کرو۔" O---۹۶۔ "میں تم میں اور ان میں مضبوط حجاب بنا دیتا ہوں۔ مجھے لوہے کی چادریں لا دو۔ یہاں تک کہ جب ان دونوں پہاڑوں کے درمیان دیوار برابر کر دی تو حکم دیا کہ آگ تیز جلاؤ تاوقتیکہ لوہے کی ان چادروں کو بالکل آگ کر دیا تو فرمایا میرے پاس لاؤ اس پر پگھلا ہوا تانبا ڈال دوں۔" O---۹۷۔ "پس تو ان میں اس دیوار کے اوپر چڑھنے کی طاقت تھی اور نہ اس میں کوئی سوراخ کر سکتے تھے۔" O---۹۸۔ "کہا یہ صرف میرے رب کی مہربانی ہے ہاں جب میرے رب کا وعدہ آئے گا تو اسے زمین بوس کر دے گا بیشک میرے رب کا وعدہ سچا اور حق ہے۔" O

(سورۃ الانبیاء ۲۱)---۹۶۔ "یہاں تک کہ یاجوج اور ماجوج کھول دیئے جائیں گے اور وہ ہر بلندی سے دوڑتے ہوئے آئیں گے۔" O---[یاجوج و ماجوج کی ضروری تفصیل سورۂ کہف کے آخر میں گزر چکی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موجودگی میں قیامت کے قریب ان کا ظہور ہوگا اور اتنی تیزی اور کثرت سے یہ ہر طرف پھیل جائیں گے کہ ہر اونچی جگہ سے یہ دوڑتے ہوئے محسوس ہوں گے۔ ان کی فساد انگیزیوں اور شرارتوں سے اہل ایمان تنگ آ جائیں گے حتیٰ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اہل ایمان کو ساتھ لے کر کوہ طور پر پناہ گزین ہو جائیں گے، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بددعا سے یہ ہلاک ہو جائیں گے۔ ان کی لاشوں کی سڑاند اور بدبو ہر طرف پھیلی ہوگی، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ پرندے بھیجے گا جو ان کی لاشوں کو اٹھا کر سمندر میں پھینک دیں گے۔ پھر ایک زوردار بارش نازل فرمائے گا جس سے ساری زمین صاف ہو جائے گی۔ (یہ ساری تفصیلات صحیح احادیث میں بیان کی گئی ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۹۷۔ "اور سچا وعدہ قریب آ لگے گا اس وقت کافروں کی نگاہیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی، کہ ہائے افسوس! ہم اس حال سے غافل تھے بلکہ فی الواقع ہم قصوروار تھے۔" O

ملکہ سباء

حضرت سلیمانؑ کے عظیم الشان اور بے مثال دربار میں انسانوں کے علاوہ، جن اور حیوانات بھی درباری خدمات کے لئے فوج در فوج حاضر رہتے تھے اور اپنے اپنے مراتب اور مفوضہ خدمات پر بغیر چون و چرا تابع فرمان۔ ایک مرتبہ دربار سلیمانی اپنے پورے جاہ و حشم کے ساتھ منعقد تھا۔ حضرت سلیمانؑ نے جائزہ لیا تو ہدہد کو

Marfat.com

اپنی جگہ پر غیر حاضر پایا- ارشاد فرمایا میں ہُد ہُد کو موجود نہیں پاتا، اگر واقعی وہ غیر حاضر ہے تو اس کی یہ بے وجہ غیر حاضری سخت قابل سزا ہے- اس لئے میں اس کو یا تو سخت عذاب دوں گا یا ذبح کر ڈالوں گا ورنہ یا پھر وہ اپنی غیر حاضری کی معقول وجہ بتائے- ابھی زیادہ وقفہ نہیں ہوا تھا کہ ہُد ہُد حاضر ہو گیا اور حضرت سلیمانؑ کی باز پرس پر کہنے لگا کہ میں ایک ایسی یقینی اطلاع لایا ہوں جس کی خبر آپ کو پہلے سے نہیں ہے- وہ یہ کہ یمن کے علاقہ میں سبا کی ایک ملکہ رہتی ہے اور خدا نے اس کو سب کچھ دے رکھا ہے اور اس کا تخت سلطنت اپنی خاص خوبیوں کے اعتبار سے عظیم الشان ہے- ملکہ اور اسکی قوم آفتاب پرست ہے اور شیطان نے ان کو گمراہ کر رکھا ہے اور وہ مالک کائنات، پروردگارِ عالم، وحدہ لاشریک لہٗ کی پرستش نہیں کرتے- حضرت سلیمانؑ نے فرمایا: اچھا تیرے سچ جھوٹ کا امتحان ابھی ہو جائے گا تو اگر سچا ہے تو میرا یہ خط لے جا اور اس کو ان تک پہنچا دے اور انتظار کر کہ وہ اس کے متعلق کیا گفتگو کرتے ہیں- ملکہ کی گود میں جب خط گرا تو اس نے اس کو پڑھا اور پھر اپنے درباریوں سے کہنے لگی کہ ابھی میرے پاس ایک معزز مکتوب آیا ہے جس میں یہ درج ہے:- "یہ خط سلیمانؑ کی جانب سے ہے اور اللہ کے نام سے شروع ہے جو بڑا مہربان، رحم والا ہے- تم کو ہم پر سرکشی اور سربلندی کا اظہار نہیں کرنا چاہئے اور تم میرے پاس خدا کے فرمانبردار (مسلم) ہو کر آؤ-"

ملکہ سباء نے خط کی عبارت پڑھ کر کہا: اے میرے ارکانِ دولت! تم جانتے ہو کہ میں اہم معاملات میں تمہارے مشورے کے بغیر کبھی کوئی اقدام نہیں کرتی اس لئے اب تم مشورہ دو کہ مجھ کو کیا کرنا چاہئے؟ ارکانِ دولت نے کہا کہ جہاں تک مرعوب ہونے کا تعلق ہے تو اس کی قطعاً ضرورت نہیں کیونکہ ہم زبردست طاقت اور جنگی قوت کے مالک ہیں- رہا مشورہ کا معاملہ تو فیصلہ آپ کے ہاتھ ہے جو مناسب ہو اس کے لئے حکم کیجئے-

ملکہ نے کہا- بیشک ہم طاقتور اور صاحبِ شوکت ضرور ہیں لیکن سلیمانؑ کے معاملہ میں ہم کو عجلت نہیں کرنی چاہئے- پہلے ہم کو اس کی قوت و طاقت کا اندازہ کرنا ضروری ہے کیونکہ جس عجیب طریقہ سے ہم تک یہ پیغام پہنچا ہے وہ اس کا سبق دیتا ہے کہ سلیمانؑ کے معاملہ میں سوچ سمجھ کر قدم اٹھانا مناسب ہے- میرا ارادہ یہ ہے کہ چند قاصد روانہ کروں اور وہ سلیمانؑ کے لئے عمدہ اور بیش بہا تحائف لے جائیں- اس بہانہ سے وہ اس کی شوکت و عظمت کا اندازہ لگا سکیں گے اور یہ بھی معلوم ہو جائے گا کہ وہ ہم سے کیا چاہتا ہے- اگر واقعی وہ زبردست قوت و شوکت کا مالک اور شہنشاہ ہے تو پھر اس سے ہمارا لڑنا فضول ہے- اس لئے کہ صاحبِ طاقت و شوکت بادشاہوں کا یہ دستور ہے کہ جب وہ کسی بستی میں فاتحانہ غلبہ کے ساتھ داخل ہوتے ہیں تو اس شہر کو برباد اور باعزت شہریوں کو ذلیل و خوار کر دیتے ہیں اس لئے بے وجہ بربادی مول لینے کی کیا ضرورت-

جب ملکہ سبا کے قاصد تحائف لے کر حضرت سلیمانؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا: تم نے اور تمہاری ملکہ نے میرے پیغام کا مقصد غلط سمجھا- کیا تم یہ چاہتے ہو کہ ان ہدایا کے ذریعہ "جن کو تم بیش بہا سمجھ کر بہت مسرور ہو" مجھ کو پھسلاؤ، حالانکہ تم دیکھ رہے ہو کہ خدائے تعالیٰ نے مجھ کو جو کچھ مرحمت فرمایا ہے اس کے مقابلہ میں تمہاری یہ بیش بہا دولت قطعاً ہیچ ہے- لہٰذا تم اپنے ہدایا واپس لے جاؤ اور اپنی ملکہ سے کہو کہ اگر اس نے میرے پیغام کی تعمیل نہیں کی تو میں ایسے عظیم الشان لشکر کے ساتھ سبا والوں تک پہنچوں گا کہ تم اس کی مدافعت اور مقابلہ سے عاجز رہو گے اور پھر میں تم کو ذلیل و رسوا کر کے شہر بدر کر دوں گا-

قاصدوں نے واپس جا کر ملکہ سباء کے سامنے تمام روئیداد سنائی اور حضرت سلیمانؑ کی شوکت و عظمت کا جو کچھ مشاہدہ کیا تھا وہ حرف بحرف کہہ سنایا اور بتایا کہ اس کی حکومت صرف انسانوں ہی پر نہیں ہے بلکہ جن اور حیوانات بھی ان کے تابع فرمان اور مسخر ہیں- ملکہ سبا نے جب یہ سنا تو طے کر لیا کہ حضرت سلیمانؑ سے لڑنا اپنی ہلاکت کو دعوت دینا ہے- بہتر یہی ہے کہ اس کی دعوت پر لبیک کہا جائے-

حضرت سلیمانؑ کے مکتوب گرامی میں یہ جملہ بھی تھا "وأتوني مسلمين" چونکہ ملکہ سبا حضرت سلیمانؑ کے دین و مذہب سے ناواقف تھی اس لئے اس نے لفظِ مسلم کو لغوی معنی پر محمول کرتے ہوئے یہ سمجھا کہ قاہر بادشاہوں کی طرح سلیمانؑ کا مقصد بھی یہ ہے کہ میں اس کی فرمانبرداری اور شانِ حکومت کا اعتراف کرتے ہوئے اس کے ماتحت ہو جانا قبول کر لوں- لہٰذا اس نے یہ طے کر کے سفر شروع کر دیا اور حضرت سلیمانؑ کی خدمت میں روانہ ہو گئی-

حضرت سلیمانؑ کو "وحی" کے ذریعہ معلوم ہو گیا کہ ملکہ سبا حاضرِ خدمت ہو رہی ہے تب آپ نے اپنے درباریوں کو مخاطب کر کے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ ملکہ سبا کے یہاں پہنچنے سے پہلے اس کا تختِ شاہی اٹھا کر یہاں لے آیا جائے- تم میں سے کون اس خدمت کو انجام دے سکتا ہے؟ یہ سن کر ایک دیو پیکر جن نے کہا کہ آپ کے دربار برخاست کرنے سے پہلے میں تخت کو لا سکتا ہوں- مجھ کو یہ طاقت حاصل ہے اور یہ کہ میں اس کے بیش بہا سامان کے لئے امین ہوں، ہرگز خیانت نہیں کروں گا-

دیو پیکر جن کا یہ دعویٰ سن کر حضرت سلیمانؑ کے وزیر نے کہا کہ میں آنکھ جھپکتے اس کو آپ کی خدمت میں پیش کر سکتا ہوں- حضرت سلیمانؑ نے رخ پھیر کر دیکھا تو ملکہ سبا کا تخت موجود پایا- فرمانے لگے: یہ میرے پروردگار کا فضل و کرم ہے- وہ مجھ کو آزماتا ہے کہ میں شکر گزار بنتا ہوں یا نافرمان اور حقیقت تو یہ ہے کہ جو شخص اس کا شکر گزار ہوتا ہے وہ در اصل اپنی ذات ہی کو نفع پہنچاتا ہے اور جو نافرمانی کرتا ہے تو خدا اس کی نافرمانی سے بے پروا اور بزرگ تر ہے اور اس کا وبال خود نافرمانی کرنے والے ہی پر پڑتا ہے-

خدائے تعالیٰ کے اداءِ شکر کے بعد حضرت سلیمانؑ نے حکم دیا کہ اس تخت کی ہیئت میں کچھ تبدیلی کر دی جائے- میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ ملکہ سبا یہ دیکھ کر حقیقت کی طرف راہ یاب ہوتی ہے یا نہیں-

کچھ عرصے کے بعد ملکہ سبا حضرت سلیمانؑ کی خدمت میں پہنچ گئی اور جب دربار میں حاضر ہوئی تو اس سے دریافت کیا گیا: کیا تیرا تخت ایسا ہی ہے؟ عقلمند ملکہ

Marfat.com

نے جواب دیا: ''ایسا معلوم ہوتا ہے گویا وہی ہے'' یعنی تخت کی ساخت اور مجموعی حیثیت تو یہ بتا رہی ہے کہ یہ میرا ہی تخت ہے اور قدرے ہیئت کی تبدیلی اس یقین میں تردد پیدا کر رہی ہے اس لئے یہ بھی نہیں کہہ سکتی کہ یقیناً میرا ہی تخت ہے۔

ملکہ سبا نے ساتھ ہی یہ بھی کہا: مجھ کو آپ کی بے نظیر اور عدیم المثال قوت وطاقت کا پہلے سے علم ہو چکا ہے اسی لئے میں مطیع اور فرمانبردار بن کر حاضرِ خدمت ہوئی ہوں اور اب تخت کا یہ محیر العقول معاملہ تو آپ کی لاثانی طاقت کا تازہ مظاہرہ ہے اور ہماری اطاعت وانقیاد کے لئے مزید تازیانہ۔ اس لئے ہم پھر ایک مرتبہ آپ کی خدمت میں اظہار وفاداری وفرمانبرداری کرتے ہیں۔

ملکہ نے یقین کر لیا کہ ''کنا مسلمین'' (ہم فرمانبردار) ہیں کہہ کر ہم نے سلیمانؑ کے پیغام کی تعمیل کر دی اور اس کے مقصد کو پورا کر دیا اور ملکہ کی مشرکانہ زندگی اور آفتاب پرستی مانع آئی کہ وہ حضرت سلیمانؑ کے پیغام کی حقیقت سمجھ سکے اور ہدایت کی جانب راہ یاب ہو سکے۔ اس لئے اب حضرت سلیمانؑ نے اظہار مقصد کے لئے دوسرا لطیف طریقہ اختیار فرمایا اور اس کی ذکاوت وفطانت کو مہمیز کیا وہ یہ کہ انہوں نے جنوں کی مدد سے ایک عالیشان شیش محل تیار کرایا تھا جو آبگینہ کی چمک، قصر کی رفعت اور عجیب وغریب صنعت کاری کے لحاظ سے بے نظیر تھا اور اس میں داخل ہونے کے لئے سامنے جو صحن پڑتا تھا اس میں بہت بڑا حوض کھدوا کر پانی سے لبریز کر دیا تھا اور پھر شفاف آبگینوں اور بلور کے ٹکڑوں سے ایسا نفیس فرش بنایا گیا تھا کہ دیکھنے والے کی نگاہ دھوکا کھا کر یہ یقین کر لیتی تھی کہ صحن میں صاف وشفاف پانی بہہ رہا ہے۔

ملکہ سبا سے کہا گیا کہ قصر شاہی میں قیام کرے، ملکہ محل کے سامنے پہنچی تو شفاف پانی بہتا ہوا پایا۔ یہ دیکھ کر ملکہ نے پانی میں اترنے کے لئے کپڑوں کو ساق سے اوپر چڑھایا تو حضرت سلیمانؑ نے فرمایا اس کی ضرورت نہیں۔ یہ پانی نہیں ہے سارے کا سارا محل اور اس کا خوبصورت صحن چمکتے ہوئے آبگینہ کا ہے۔ ملکہ کی ذکاوت وفطانت پر یہ سخت چوٹ تھی جس نے حقیقت حال سمجھنے کے لئے اس کے قوائے عقلی کو بیدار کر دیا اور اس نے اب سمجھا کہ اس وقت تک یہ جو کچھ ہوتا رہا ہے ایک زبردست بادشاہ کی قاہرانہ طاقتوں کا مظاہرہ نہیں ہے بلکہ مجھ پر یہ واضح کرنا مقصود ہے کہ سلیمانؑ کو یہ بے نظیر طاقت اور یہ معجزانہ قدرت کسی ایسی ہستی کی عطا کردہ ہے جو شمس وقمر بلکہ کل کائنات کا تنہا مالک ہے اور اس لئے سلیمانؑ مجھ سے اپنی تابعداری اور فرمانبرداری کا طالب نہیں بلکہ اسی ''یکتا ذات'' کی اطاعت وانقیاد کی دعوت دینا اس کا مقصد ہے۔

ملکہ کے دماغ میں یہ خیال آنا تھا کہ اس نے فوراً حضرت سلیمانؑ کے سامنے ایک شرمسار اور نادم انسان کی طرح درگاہِ الٰہی میں یہ اقرار کیا ''پروردگار! آج تک ماسوی اللہ کی پرستش کر کے میں نے اپنے نفس پر بڑا ظلم کیا مگر اب میں سلیمانؑ کے ساتھ ہو کر صرف ایک خدا ہی پر ایمان لاتی ہوں جو تمام کائنات کا پروردگار ہے'' اور اس طرح حضرت سلیمانؑ کے پیغام ''واتونی مسلمین'' کی حقیقی مراد تک پہنچ کر اس نے دین اسلام اختیار کر لیا۔

سبا کی حکومت کا اصل مرکز عرب کے جنوبی حصہ یمن کے مشرقی علاقہ میں تھا اور دار الحکومت کا نام مآرب تھا، اس کو شہر سبا بھی کہتے تھے اور آہستہ آہستہ اس کا دائرہ وسیع ہو کر مغرب میں حضر موت تک وسیع ہو گیا تھا اور دوسری جانب افریقہ تک بھی اس کا اثر پہنچ چکا تھا، چنانچہ حبشہ میں ادینہ کا علاقہ سبا کے ماتحت تھا جس پر معافر ایک سبائی گورنر حکومت کرتا تھا۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ معین کی حکومت زوال پذیر تھی اور سبا نے یمن اور اطراف یمن میں اپنے مشہور قلعے تعمیر کر لئے تھے اور معین کے قلعے کھنڈر کی صورت میں بدلتے جا رہے تھے۔ سبا کی مختلف شاخیں تھیں اور عرصہ دراز کے بعد ان میں سے متعدد شاخوں نے یمن کو مرکز حکومت بنا کر عظیم الشان تمدن اور حکومت کی بنیادیں قائم کر لی تھیں۔ ان میں سے حمیر اور تبابعہ مشہور حکمران شاخیں ہیں اور ان سے قبل کے سبا کے حکمران ملوک سبا کے لقب سے مشہور ہیں اور ملوک سبا کا آخری دور حکومت ۵۵۰ ق م بتایا جاتا ہے۔

ملکہ سبا کا نام: قرآن عزیز نے حضرت سلیمانؑ اور ملکہ سبا کے واقعہ میں نہ یہ بتایا کہ اس ملکہ کا نام کیا تھا اور نہ یہ تعیین کی کہ وہ سبا کے دائرہ حکومت کے تین مرکز یمن، حبشہ، شمالی عرب میں سے کس حصہ سے آئی تھی۔ کیونکہ اس کے مقصد کے لئے یہ دونوں باتیں غیر ضروری ہیں مگر عرب یہود کی اسرائیلی داستانوں میں اس کا نام بلقیس مذکور ہے اور اہل حبشہ ''جن کو یہ دعویٰ ہے کہ وہ ملکہ سبا اور حضرت سلیمانؑ کی نسل سے ہیں'' اپنی زبان میں ملکہ کا نام ماکدہ بیان کرتے ہیں۔ کرجہت کے متعلق ترگوم میں ہے کہ اس کا ملک فلسطین سے مشرق میں ہے اور انجیل میں ہے کہ فلسطین کے جنوب میں ہے۔ یوسیفوس کی تاریخ میں ہے کہ وہ مصر وحبشہ کی ملکہ تھی اور اہل حبش اس کو حبشی نژاد سمجھتے اور شاہان حبش آج تک فخریہ یہ کہتے ہیں کہ وہ ملکہ سبا (بلقیس) کی نسل سے ہیں۔ (از اقتباسات قصص القرآن جلد دوم، صفحہ ۱۲۹ تا ۱۴۰۔ مؤلفہ مولانا محمد حفظ الرحمٰن سیوہاروی)

(سورۃ النمل ۲۷) ـــ ۲۲۔ ''کچھ زیادہ دیر نہ گزری تھی کہ آ کر اس نے کہا میں ایک ایسی چیز کی خبر لایا ہوں کہ تجھے اس کی خبر ہی نہیں، میں سبا کی ایک سچی خبر تیرے پاس لایا ہوں۔''O ـــ [سبا ایک شخص کے نام پر ایک قوم کا نام بھی تھا اور ایک شہر کا بھی۔ یہاں شہر مراد ہے۔ یہ صنعاء (یمن) سے تین دن کے فاصلے پر ہے اور مارب یمن کے نام سے معروف ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ـــ ۲۳۔ ''میں نے دیکھا کہ ان کی بادشاہت ایک عورت کر رہی ہے جسے ہر قسم کی چیز سے کچھ نہ کچھ دیا گیا ہے اور اس کا تخت بھی بڑی عظمت والا ہے۔''O ـــ [کہا جاتا ہے کہ اس کا طول ۸۰ ہاتھ عرض ۴۰ ہاتھ اور اونچائی ۳۰ ہاتھ تھی اور اس میں موتی، سرخ یاقوت اور سبز زمرد جڑے ہوئے تھے واللہ اعلم۔ ویسے یہ قول مبالغے سے خالی نہیں معلوم ہوتا۔ یمن میں بلقیس کا جو محل ٹوٹی پھوٹی شکل میں موجود ہے اس میں اتنے بڑے تخت کی گنجائش

Marfat.com

نہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۲۴۔ ''میں نے اسے اور اس کی قوم کو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر سورج کو سجدہ کرتے ہوئے پایا' شیطان نے ان کے کام انہیں بھلے کر کے دکھلا کر صحیح راہ سے روک دیا ہے پس وہ ہدایت پر نہیں آتے۔'' O---۲۵۔ ''کہ اسی اللہ کے لیے سجدے کریں جو آسمانوں اور زمینوں کی پوشیدہ چیزوں کو باہر نکالتا ہے' اور جو کچھ تم چھپاتے ہو اور ظاہر کرتے ہو وہ سب کچھ جانتا ہے۔'' O---۲۶۔ ''اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہی عظمت والے عرش کا مالک ہے۔'' O ---۲۷۔ ''سلیمان نے کہا' اب ہم دیکھیں گے کہ تو نے سچ کہا ہے یا تو جھوٹا ہے۔'' O---۲۸۔ ''میرے اس خط کو لے جا کر انہیں دے دے پھر ان کے پاس سے ہٹ آ اور دیکھ کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں۔'' O---۲۹۔ ''وہ کہنے لگی اے سردارو! میری طرف ایک باوقعت خط ڈالا گیا ہے۔'' O---۳۰۔ ''جو سلیمان کی طرف سے ہے اور جو بخشش کرنے والے مہربان اللہ کے نام سے شروع ہے۔'' O---۳۱۔ ''یہ کہ تم میرے سامنے سرکشی نہ کرو اور مسلمان بن کر میرے پاس آ جاؤ۔'' O---۳۲۔ ''اس نے کہا اے میرے سردارو! تم میرے اس معاملہ میں مجھے مشورہ دو۔ میں کسی امر کا قطعی فیصلہ جب تک تمہاری موجودگی اور رائے نہ ہو نہیں کیا کرتی۔'' O ---۳۳۔ ''ان سب نے جواب دیا کہ ہم طاقت اور قوت والے سخت لڑنے بھڑنے والے ہیں۔ آگے آپ کو اختیار ہے آپ خود ہی سوچ لیجیے کہ ہمیں آپ کیا کچھ حکم فرماتی ہیں۔'' O---۳۴۔ ''اس نے کہا کہ بادشاہ جب کسی بستی میں گھستے ہیں تو اسے اجاڑ دیتے ہیں اور وہاں کے باعزت لوگوں کو ذلیل کر دیتے ہیں۔ اور یہ لوگ بھی ایسا ہی کریں گے۔'' O---۳۵۔ ''میں انہیں ایک ہدیہ بھیجنے والی ہوں' پھر دیکھ لوں گی کہ قاصد کیا جواب لے کر لوٹتے ہیں۔'' O---۴۰۔ ''جس کے پاس کتاب کا علم تھا وہ بول اٹھا کہ آپ پلک جھپکائیں اس سے بھی پہلے میں اسے آپ کے پاس پہنچا سکتا ہوں۔ جب آپ نے اسے اپنے پاس موجود پایا تو فرمانے لگے یہی میرے رب کا فضل ہے' تا کہ وہ مجھے آزمائے کہ میں شکر گزاری کرتا ہوں یا ناشکری' شکر گزار اپنے ہی نفع کے لیے شکر گزاری کرتا ہے اور جو ناشکری کرے تو میرا پروردگار (بے پروا اور بزرگ) غنی اور کریم ہے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: روحانی علم]---۴۱۔ ''حکم دیا کہ اس کے تخت میں کچھ پھیر بدل کر دو تا کہ معلوم ہو جائے کہ یہ راہ پا لیتی ہے یا ان میں سے ہوتی ہے جو راہ نہیں پاتے۔'' O---۴۲۔ ''پھر جب وہ آ گئی تو اس سے کہا (دریافت کیا) گیا کہ ایسا ہی تیرا (بھی) تخت ہے؟ اس نے جواب دیا کہ یہ گویا وہی ہے' ہمیں اس سے پہلے ہی علم دیا گیا تھا اور ہم مسلمان تھے۔'' O---۴۳۔ ''اسے انہوں نے روک رکھا تھا جن کی وہ اللہ کے سوا پرستش کرتی رہی تھی' یقیناً وہ کافر لوگوں میں سے تھی۔'' O---۴۴۔ ''اس سے کہا گیا کہ محل میں چلی چلو' جسے دیکھ کر یہ سمجھ کر کہ یہ حوض ہے اس نے اپنی پنڈلیاں کھول دیں' فرمایا یہ تو شیشے سے منڈھی ہوئی عمارت ہے' کہنے لگی میرے پروردگار! میں نے اپنے آپ پر ظلم کیا۔ اب میں سلیمان کے ساتھ اللہ رب العالمین کی مطیع اور فرمانبردار بنتی ہوں۔'' O

(سورۃ سبا ۳۴)---۱۵۔ ''قوم سبا کے لیے اپنی بستیوں میں (قدرت الٰہی کی) نشانی تھی ان کے دائیں بائیں دو باغ تھے (ہم نے ان کو حکم دیا تھا کہ) اپنے رب کی دی ہوئی روزی کھاؤ اور اس کا شکر ادا کرو' یہ عمدہ شہر اور وہ بخشنے والا رب ہے۔'' O---[حضور نبی کریم ﷺ سے کسی صحابی نے دریافت کیا: یارسول اللہ! سبا کسی مرد کا نام ہے' کسی عورت کا نام ہے یا کسی وادی کا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: یہ ایک آدمی کا نام ہے۔ اس کے دس بیٹے تھے چھ یمن میں سکونت پذیر ہوئے اور چار شام میں آ کر آباد ہوئے۔ علامہ ابن کثیر نے علماء نسب کے حوالے سے اس کی توثیق کی ہے۔ صرف اتنا اضافہ کیا ہے کہ اس کا نام عبدالشمس تھا اور سبا اس کا لقب تھا کیونکہ اس نے جنگ میں سب سے پہلے قیدی بنائے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]---۱۶۔ ''لیکن انہوں نے روگردانی کی تو ہم نے ان پر زور کے سیلاب (کا پانی) بھیج دیا اور ہم نے ان کے (ہرے بھرے) باغوں کے بدلے دو (ایسے) باغ دیئے جو بدمزہ میووں والے اور (بکثرت) جھاؤ اور کچھ بیری کے درختوں والے تھے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: قومی تنزلی]---۱۷۔ ''ہم نے ان کی ناشکری کا یہ بدلہ انہیں دیا۔ ہم (ایسی) سخت سزا بڑے بڑے ناشکروں ہی کو دیتے ہیں۔'' O---۱۸۔ ''اور ہم نے ان کے اور ان بستیوں کے درمیان جن میں ہم نے برکت دے رکھی تھی چند بستیاں اور (آباد) رکھی تھیں جو برسر راہ ظاہر تھیں' اور ان میں چلنے کی منزلیں مقرر کر دی تھیں ان میں راتوں اور دنوں کو بہ امن و امان چلتے پھرتے رہو۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: قومی ترقی]---۱۹۔ ''لیکن انہوں نے پھر کہا کہ اے ہمارے پروردگار! ہمارے سفر دور دراز کر دے چونکہ خود انہوں نے اپنے ہاتھوں اپنا برا کیا اس لیے ہم نے انہیں (گزشتہ) فسانوں کی صورت میں کر دیا اور ان کے ٹکڑے ٹکڑے اڑا دیئے' بلاشبہ ہر ایک صبر و شکر کرنے والے کے لیے اس (ماجرے) میں بہت سی عبرتیں ہیں۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۱۴، مضمون: قومی تنزلی] ---۲۰۔ ''اور شیطان نے ان کے بارے میں اپنا گمان سچا کر دکھایا یہ لوگ سب کے سب اس کے تابعدار بن گئے سوائے مومنوں کی ایک جماعت کے۔'' O--- [جب شیطان نے مہلت ملنے کے بعد خالق کائنات کے حضور میں یہ لاف زنی کی تھی: یعنی مجھے تیری عزت کی قسم! میں ان سب کو گمراہ کرنے کی کوشش کروں گا۔ اس وقت اسے یہ یقین نہ تھا کہ وہ اپنے اس دعویٰ میں پورا اترے گا لیکن جب اہل سبا نے اس کی انگیخت پر غوایت و ضلالت کی راہ پر چلنا شروع کر دیا اور ناشکری کی انتہا کر دی تو اب اس کا وہ گمان درست ثابت ہو گیا۔ یعنی پہلے تو اس کا یہ غالب گمان تھا کہ وہ انہیں گمراہ کر دے گا۔ لیکن جب اہل سبا نے اس کے اشارہ پر ناچنا شروع کر دیا اور اس کی پیروی اختیار کر لی' تو اب کے گمان کی تصدیق ہو گئی۔ کہ اس نے ایک گمان کیا تھا اور وہ گمان پورا ہو گیا' تو اب گویا اس کے ظن کی تصدیق ہو گئی۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]---۲۱۔ ''شیطان کا ان پر کوئی زور (اور دباؤ) نہ تھا مگر اس لیے کہ ہم ان لوگوں کو جو آخرت پر ایمان رکھتے ہیں ظاہر کر دیں ان لوگوں میں سے جو اس سے شک میں ہیں۔ اور آپ کا رب (ہر) ہر چیز پر نگہبان ہے۔'' O

Marfat.com

قصہ باغ والوں کا

(سورۃ القلم ۶۸)---۱۷۔"بیشک ہم نے انہیں اسی طرح آزمالیا جس طرح ہم نے باغ والوں کو آزمایا تھا جبکہ انہوں نے قسمیں کھائیں کہ صبح ہوتے ہی اس باغ کے پھل اتار لیں گے۔"O---[مفسرین نے لکھا ہے کہ یمن میں صنعا کے قریب ایک نیک آدمی رہتا تھا۔ اس نے اپنی زمین میں باغ لگا رکھا تھا۔ وہ اس باغ سے بڑی دریا دلی سے غریبوں' مسکینوں کی خدمت کیا کرتا' وہ فوت ہو گیا اور اپنے پیچھے تین بیٹے چھوڑ گیا' بدقسمتی سے ان کے ذہن مادیت گزیدہ تھے وہ آپس میں کہنے لگے کہ والد صاحب کے زمانے میں مال بافراط تھا اور اخراجات برائے نام تھے۔ اب ہم تین ہیں۔ ہمارا کثیر بال بچہ ہے۔ اخراجات بہت بڑھ گئے ہیں۔ آمدنی وہی سابقہ ہے۔ اب اس کے بغیر چارہ نہیں کہ خیرات وصدقات کا جو دروازہ ہمارے والد صاحب نے کھول رکھا تھا اسے بند کر دیا جائے۔ اپنے گاڑھے پسینہ کی کمائی ان مفت خوروں میں نہ لٹائی جائے۔ ورنہ افلاس وغربت کی دلدل میں پھنس جاؤ گے۔ چنانچہ انہوں نے اپنا یہ معمول بنالیا کہ فصل بہت سویرے اندھیرے میں برداشت کرتے جبکہ کسی سائل کے آنے کا کوئی امکان بھی نہیں ہوتا تھا۔ ایک دفعہ ان کے باغ کا پھل پک کر تیار ہو گیا۔ انہوں نے اس کو کاٹنے کا پروگرام بنایا۔ رات کو مشورہ کر کے یہ طے کیا کہ منہ اندھیرے جائیں گے اور سویرے سویرے پھل توڑ لیں گے۔ انہوں نے ان شاء اللہ کہنا گوارا نہ کیا۔ جن کی آنکھ پہلے کھلی انہوں نے سونے والوں کو جگایا اور جلدی جلدی اپنے باغ کی طرف روانہ ہوئے۔ راستہ میں چپکے چپکے ایک دوسرے کو تاکید کرنے لگے کہ دیکھو آج تمہارے باغ میں کوئی غریب مسکین داخل نہ ہونے پائے۔ یہ لوگ خواہ مخواہ تنگ کرتے ہیں' مفت میں جھولیاں بھر کر لے جاتے ہیں۔ اس سے ہمیں بڑا نقصان ہوتا ہے جب باغ کے قریب پہنچے تو وہاں منظر ہی اور تھا۔ ہرے بھرے درختوں اور پھلوں سے لدی پھندی ٹہنیوں کی بجائے سیاہ ٹنڈ منڈ دکھائی دیے جیسے کسی نے باغ کو جلا کر راکھ کر دیا ہو۔ پہلے کچھ ٹھٹکے خیال گزرا ہم راہ بھول گئے ہیں اور غلطی سے کسی اور جگہ پہنچ گئے ہیں لیکن جب غور سے دیکھا تو چیخ نکل گئی۔ ہائے رے ہماری قسمت پھوٹ گئی' ہمارا باغ برباد ہو گیا۔ ان میں سے جو قدرے سیانا تھا اس نے کہا کہ میں تو تمہیں بار بار نصیحت کرتا تھا کہ اللہ عزوجل کی حمد وتسبیح کرو اس کے دیئے ہوئے رزق میں سے غریبوں اور مسکینوں کو خوشی خوشی ان کا حق دو' لیکن تم نے تو میری ایک نہ مانی۔ اب چکھو اپنے کیے کا مزا۔ اس وقت ان کی آنکھیں کھلیں اور انہیں اپنی غلطی کا احساس ہوا اور ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے کہ تیرے غلط مشورے نے ہمیں اس انجام سے دوچار کیا ہے۔ (از تفسیر ا ضیاء القرآن)]---۱۸۔"اور ان شاء اللہ نہ کہا۔"O---۱۹۔"پس اس پر تیرے رب کی جانب سے ایک بلا چاروں طرف گھوم گئی اور یہ سو ہی رہے تھے۔"O---۳۱۔"کہنے لگے ہائے افسوس! یقیناً ہم سرکش تھے۔"O---۳۲۔"کیا عجب ہے کہ ہمارا رب ہمیں اس سے بہتر بدلہ دے دے ہم تو اب اپنے رب سے ہی آرزو رکھتے ہیں۔"O---[کہتے ہیں کہ انہوں نے آپس میں عہد کیا کہ اب اگر اللہ نے ہمیں مال دیا تو اپنے باپ کی طرح اس میں سے غربا ومساکین کا حق بھی ادا کریں گے۔ اسی لیے ندامت اور توبہ کے ساتھ رب سے امیدیں بھی وابستہ کیں۔ (از تفسیر ا شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۳۳۔"یوں ہی آفت آتی ہے اور آخرت کی آفت بہت بڑی ہے۔ کاش انہیں سمجھ ہوتی۔"O---[یعنی اللہ کے حکم کی مخالفت اور اللہ کے دیے ہوئے مال میں بخل کرنے والوں کو ہم دُنیا میں اسی طرح عذاب دیتے ہیں۔ (اگر ہماری مشیت اس کی متقضی ہو)۔ (از تفسیر ۲ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

اصحاب رس، اصحاب اخدود، خندق والے

(سورۃ ق ۵۰)---۱۲۔"ان سے پہلے نوح کی قوم نے اور رس والوں نے اور ثمود نے۔"O

(سورۃ البروج ۸۵)---۸۔"یہ لوگ ان مسلمانوں (کے کسی اور گناہ کا) بدلہ نہیں لے رہے تھے' سوائے اس کے کہ وہ اللہ غالب لائق حمد کی ذات پر ایمان لائے تھے۔"O---[گزشتہ زمانے میں ایک بادشاہ کا جادوگر اور کاہن تھا' جب وہ کاہن بوڑھا ہو گیا تو اس نے بادشاہ سے کہا کہ مجھے ایک ذہین لڑکا دو' جسے میں وہ علم سکھادوں' چنانچہ بادشاہ نے ایک سمجھدار لڑکا تلاش کر کے اس کے سپرد کر دیا' لڑکے کے راستے میں ایک راہب کا بھی مکان تھا' یہ لڑکا آتے جاتے اس کے پاس بھی بیٹھتا اور اس کی باتیں سنتا' جو اسے اچھی لگتیں' اسی طرح سلسلہ چلتا رہا۔ ایک مرتبہ یہ لڑکا جا رہا تھا کہ راستے میں ایک بہت بڑے جانور (شیر یا سانپ وغیرہ) نے لوگوں کا راستہ روک رکھا تھا۔ لڑکے نے سوچا' آج میں پتہ کرتا ہوں کہ جادوگر صحیح ہے یا راہب؟ اس نے ایک پتھر پکڑا اور کہا "اے اللہ' اگر راہب کا معاملہ تیرے نزدیک جادوگر کے معاملے سے بہتر اور پسندیدہ ہے تو اس جانور کو مار دے' تا کہ لوگوں کی آمد ورفت جاری ہو جائے"۔ یہ کہہ کر اس نے پتھر مارا اور وہ جانور مر گیا۔ لڑکے نے جا کر یہ واقعہ راہب کو بتلایا۔ راہب نے کہا' بیٹے! اب تم فضل وکمال کو پہنچ گئے ہو اور تمہاری آزمائش شروع ہونے والی ہے۔ لیکن اس دور ابتلا میں میرا نام ظاہر نہ کرنا۔ یہ لڑکا مادرزاد اندھے' برص اور دیگر بعض بیماریوں کا علاج بھی کرتا تھا۔ لیکن ایمان باللہ کی شرط پر' اسی شرط پر اس نے بادشاہ کے ایک نابینا مصاحب کی آنکھیں بھی' اللہ سے دُعا کر کے صحیح کر دیں۔ یہ لڑکا یہی کہتا تھا کہ اگر تم ایمان لے آؤ گے تو میں اللہ سے دُعا کروں گا' وہ شفا عطا فرمادے گا' چنانچہ اس کی دُعا سے اللہ

Marfat.com

شفایاب فرمادیتا۔ یہ خبر بادشاہ تک بھی پہنچی تو وہ پریشان ہوا، بعض اہل ایمان کو تو اس نے قتل کروادیا۔ اس لڑکے کے بارے میں اس نے چند آدمیوں کو کہا کہ اسے پہاڑ کی چوٹی پر لے جا کر نیچے پھینک دو' اس نے اللہ سے دعا کی' پہاڑ میں لرزش پیدا ہوئی' جس سے وہ سب گر کر مر گئے اور اللہ نے اسے بچالیا۔ بادشاہ نے اسے دوسرے آدمیوں کے سپرد کر کے کہا کہ ایک کشتی میں بٹھا کر سمندر کے بیچ میں لے جا کر اسے پھینک دو' وہاں بھی اس کی دعا سے کشتی الٹ گئی' جس سے وہ سب غرق ہو گئے اور یہ بچ گیا۔ اس لڑکے نے بادشاہ سے کہا' اگر تو مجھے ہلاک کرنا چاہتا ہے تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ ایک کھلے میدان میں لوگوں کو جمع کرو اور "بسم اللہ رب الغلام" کہہ کر مجھے تیر مارو۔ بادشاہ نے ایسا ہی کیا' جس سے وہ لڑکا مر گیا لیکن سارے لوگ پکار اٹھے کہ ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے۔ بادشاہ اور زیادہ پریشان ہو گیا۔ چنانچہ اس نے خندقیں کھدوائیں اور اس میں آگ جلوائی اور حکم دیا کہ جو ایمان سے انحراف نہ کرے' اس کو آگ میں پھینک دو۔ اس طرح ایمان دار آتے رہے اور آگ کے حوالے ہوتے رہے' حتیٰ کہ ایک عورت آئی' جس کے ساتھ ایک بچہ تھا' وہ ذرا ٹھٹکی' تو بچہ بول پڑا' اماں' صبر کر' تو حق پر ہے"۔ امام ابن کثیر نے اور بھی بعض واقعات نقل کیے ہیں جو اس سے مختلف ہیں اور کہا ہے' ممکن ہے اس قسم کے متعدد واقعات مختلف جگہوں پر ہوئے ہوں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

اصحابِ فیل

اس کا نام ابطرمس Abrames اور سریانی مؤرخین ابراہام Abraham لکھتے ہیں۔ ابراھہ غالباً اس کا حبشی تلفظ ہے، کیونکہ عربی میں تو اس کا تلفظ ابراہیم ہے۔ یہ شخص رفتہ رفتہ یمن کا خود مختار بن گیا، مگر برائے نام اس نے شاہ حبش کی بالادستی تسلیم کر رکھی تھی اور اپنے آپ کو مفوض الملک (نائب شاہ) لکھتا تھا۔ اس نے جو اثر و رسوخ حاصل کر لیا تھا۔ اس کا اندازہ اس امر سے کیا جا سکتا ہے کہ جب ۵۴۳ء میں وہ سد مارب کی مرمت سے فارغ ہوا تو اس نے ایک عظیم الشان جشن منایا جس میں قیصر روم، شاہ ایران، شاہِ حیرہ اور شاہ غسان کے سُفرا شریک ہوئے۔ اس کا مفصل تذکرہ اس کتبے میں درج ہے جو ابرھہ نے سد مارب پر لگایا تھا۔ یہ کتبہ آج بھی موجود ہے اور گلیزر (Glaser) نے اس کا نقل کیا ہے۔ یمن میں پوری طرح اپنا اقتدار مضبوط کر لینے کے بعد ابرھہ نے اس مقصد کیلئے کام شروع کر دیا جو اس مہم کی ابتدا سے رومی سلطنت اور اس کے حلیف حبشی عیسائیوں کے پیش نظر تھا، یعنی ایک طرف عرب میں عیسائیت پھیلانا اور دوسری طرف اس تجارت پر قبضہ کرنا، جو بلادِ مشرق اور رومی مقبوضات کے درمیان عربوں کے ذریعہ سے ہوتی تھی۔ یہ ضرورت اس بنا اور بڑھ گئی تھی کہ ایران کی ساسانی سلطنت کے ساتھ روم کی کشمکش اقتدار نے بلادِ شرقیہ سے رومی تجارت کے دوسرے تمام راستے بند کر دیے تھے۔ ابرھہ نے اس مقصد کیلئے یمن کی دار السلطنت صنعاء میں ایک عظیم الشان کلیسا تعمیر کروایا جس کا ذکر عرب مؤرخین نے القلیس یا القُلّیس کے نام سے کیا ہے یہ یونانی لفظ کا معرب ہے اور اردو کا لفظ کلیسا بھی اسی کا یونانی تلفظ ہے۔ محمد بن اسحاق کی روایت ہے کہ اس کام کی تکمیل کے بعد اس نے شاہ حبش کو لکھا کہ میں عربوں کا حج کعبہ سے اس کلیسا کی طرف موڑے بغیر نہیں رہونگا۔ ابن کثیر نے لکھا ہے کہ اس نے یمن میں علی الاعلان اپنے اس ارادے کا اظہار کیا اور اس کی منادی کرادی جس سے اس کی اسی حرکت کا مقصد ہمارے نزدیک یہ تھا کہ عربوں کو غصہ دلائے تاکہ وہ کوئی ایسی کارروائی کریں جس سے اس کو مکہ پر حملہ کرنے اور کعبے کو منہدم کرنے بہانہ مل جائے۔ محمد بن اسحاق کا بیان ہے کہ اس کے اس اعلان پر غضبناک ہو ایک عرب نے کسی نہ کسی طرح کلیسا میں گھس کر رفع حاجت کر ڈالی۔ ابن کثیر کہتے ہیں کہ یہ فعل ایک قریشی نے کیا تھا۔ اور مقاتل بن سلیمان کی روایت ہے کہ قریش کے بعض نوجوانوں نے جا کر اس کلیسا میں آگ لگا دی۔ ان میں سے کوئی واقعہ اگر پیش آیا ہو تو کوئی قابل تعجب امر نہیں ہے، کیونکہ ابرھہ کا یہ اعلان یقیناً سخت اشتعال انگیز تھا اور قدیم جاہلیت کے دور میں اس پر کسی عرب یا قریشی کا یا چند قریشی نوجوانوں کا مشتعل ہو کر کلیسا کو گندہ کر دینا یا اس میں آگ لگا دینا کوئی ناقابل فہم نہیں ہے۔ لیکن یہ بھی کچھ بعید نہیں کہ ابرھہ نے خود اپنے کسی آدمی سے خفیہ طور پر ایسی کوئی حرکت کرائی ہو تا کہ اسے مکہ پر چڑھائی کا بہانا مل جائے اور اس طرح وہ قریش کو تباہ اور تمام اہل عرب کو مرعوب کر کے اپنے دونوں مقاصد حاصل کر لے۔ بہرحال دونوں صورتوں میں سے جو صورت بھی ہو، جب ابرھہ کے پاس یہ رپورٹ پہنچی کہ کعبے کے معتقدین نے اس کے کلیسا کی یہ توہین کی ہے اس نے قسم کھائی کہ میں اس وقت تک چین نہ لوں گا جب تک کعبے کو ڈھا نہ دوں۔ اس کے بعد وہ ۵۷۰ء یا ۵۷۱ء میں ۶۰ ہزار فوج اور ۱۳ ہاتھی (اور بروایت بعض ۹ ہاتھی) لیکر مکہ کی طرف روانہ ہوا۔ راستے میں پہلے یمن کے ایک سردار ذونفر نے عربوں کا ایک لشکر جمع کر کے اس کی مزاحمت کی مگر وہ شکست کھا کر گرفتار ہو گیا۔ پھر خثعم کے علاقے میں ایک سردار نفیل بن حبیب خثعمی اپنے قبیلے کو لیکر مقابلے میں آیا مگر وہ بھی شکست کھا کر گرفتار ہو گیا اور اس نے اپنی جان بچانے کیلئے بدرقے کی خدمات انجام دینا قبول کر لیا۔ طائف کے قریب پہنچا تو بنی ثقیف نے محسوس کیا کہ اتنی بڑی طاقت کا وہ مقابلہ نہ کر سکیں گیا اور ان کو خطرہ لاحق ہوا کہ کہیں وہ ان کے معبود لات کا مندر بھی تباہ نہ کر دیں چنانچہ ان کا سردار مسعود ایک وفد لے کر ابرھہ سے ملا اور اس نے کہا کہ ہمارا بت کدہ وہ معبد نہیں ہے جسے آپ ڈھانے آئے ہیں، وہ تو مکہ میں ہے، اس لیے آپ ہمارے معبد کو چھوڑ دیں، ہم مکہ کا راستہ بتانے کیلئے آپ کو بدرقہ فراہم کیے دیتے ہیں۔ ابرھہ نے یہ بات قبول کر لی اور بنی ثقیف نے ابو رغال نامی ایک آدمی کو اس کے ساتھ کر دیا۔ جب مکہ تین کوس رہ گیا تو المغمس نامی مقام پر پہنچ کر ابو رغال مر گیا اور عرب مدتوں تک اس کی قبر پر سنگ باری کرتے

Marfat.com

رہے۔بنو ثقیف کو بھی وہ سالہا سال طعنے دیتے رہے کہ انہوں نے لات کے مندر کو بچانے کیلئے بیت اللہ پر حملہ کرنے والوں سے تعاون کیا۔

محمد بن اسحاق کی روایت ہے المغمس سے ابرھہ نے اپنے مقدمۃ الجیش کو آگے بڑھایا اور وہ اہل تہامہ اور قریش کے بہت سے مویشی لوٹ لے گیا جن میں آپ ﷺ کے دادا عبدالمطلب کے بھی دو سو اونٹ تھے۔اس کے بعد اس نے اپنے ایلچی کو مکہ بھیجا اور اس کے ذریعہ سے اہل مکہ کو یہ پیغام دیا کہ میں تم سے لڑنے نہیں آیا ہوں۔بلکہ اس گھر (کعبہ) کو ڈھانے آیا ہوں۔اگر تم نہ لڑو تو میں تمہاری جان و مال سے کوئی تعرض نہ کروں گا۔نیز اس نے اپنے ایلچی کو ہدایت کہ اہل مکہ اگر بات کرنا چاہیں تو ان کے سردار کو میرے پاس لے آنا۔مکے کے سب سے بڑے سردار اس وقت عبدالمطلب تھے۔ایلچی نے ان سے مل کر ابرھہ کا پیغام پہنچایا۔انہوں نے کہا ہم میں ابرھہ سے لڑنے کی طاقت نہیں ہے۔یہ اللہ کا گھر ہے وہ چاہے گا تو اپنے گھر کو بچالے گا۔ایلچی نے کہا کہ آپ میرے ساتھ ابرھہ کے پاس چلیں۔وہ اس پر راضی ہو گئے اور اس کے ساتھ چلے گئے۔وہ اس قدر وجیہ اور شاندار شخص تھے کہ ان کو دیکھ کر ابرھہ بہت متاثر ہوا اور اپنے تخت سے نیچے اتر کر انکے پاس آ کر بیٹھ گیا۔پھر پوچھا کہ آپ کیا چاہتے ہیں۔انہوں نے کہا میرے جو اونٹ پکڑ لیے گئے ہیں وہ مجھے واپس دیے جائیں۔ابرھہ نے کہا آپکو دیکھ کر تو میں بہت متاثر ہوا تھا۔مگر آپ کی اس بات نے آپ کو میری نظر سے گرا دیا ہے کہ آپ اپنے اونٹوں کی رہائی کا مطالبہ کر رہیں اور یہ گھر جو آپ کو اور آپ کے دین آبائی کا مرجع ہے۔اس کے بارے میں کچھ نہیں کہتے۔انہوں نے کہا میں تو صرف اپنے اونٹوں کا مالک ہوں اور انہی کے بارے میں آپ سے درخواست کر رہا ہوں۔رہا یہ گھر تو اس کا ایک رب ہے وہ اس کی حفاظت خود کرے گا۔ابرھہ نے جواب دیا وہ اس کو مجھ سے نہیں بچا سکے گا۔عبدالمطلب نے کہا آپ جانیں اور وہ جانے۔یہ کہہ کر وہ ابرھہ کے پاس سے اٹھ آئے اور اس نے ان کے اونٹ واپس کر دیئے۔محمد بن اسحاق بیان کرتے ہیں کہ ابرھہ کی لشکر گاہ سے واپس آ کر عبدالمطلب نے قریش والوں سے کہا کہ اپنے بال بچوں کو لیکر پہاڑوں میں چلے جائیں تا کہ ان کا قتلِ عام نہ ہو جائے۔پھر وہ اور قریش کے چند سردار حرم میں حاضر ہوئے اور کعبے کے دروازے کا کنڈا پکڑ کر انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دُعائیں مانگیں کہ وہ اپنے گھر اور اس کی خادموں حفاظت فرمائے۔اس وقت خانہ کعبہ میں ۳۶۰ بت موجود تھے۔مگر یہ لوگ اس نازک گھڑی میں سب کو بھول گئے اور انہوں نے صرف اللہ کے آگے دستِ سوال پھیلایا۔ان کی جو دُعائیں منقول ہوئی ہیں ان میں اللہ واحد کے سوا کسی دوسرے کا نام نہیں پایا جاتا۔یہ دُعائیں مانگ کر عبدالمطلب اور ان کے ساتھی بھی پہاڑوں پر چلے گئے اور دوسرے روز ابرھہ مکے میں داخل ہونے کیلئے آگے بڑھا۔مگر اس کا خاص ہاتھی محمود جو آگے آگے تھا۔یکا یک بیٹھ گیا۔اس کو بہت تبر مارے گئے آنکھوں سے کچوکے دیے گئے،یہاں تک کہ اسے زخمی کر دیا گیا۔مگر وہ نہیں ہلا اسے جنوب،شمالی،مشرق کی طرف موڑ کر چلانے کی کوشش کی جاتی تو وہ دوڑنے لگتا۔مگر مکے کی طرف موڑا جاتا تو فوراً بیٹھ جاتا تو وہ فوراً بیٹھ جاتا اور کسی طرح آگے بڑھنے کیلئے تیار نہ ہوتا۔اتنے میں پرندوں کے جھنڈ اپنی چونچوں اور پنجوں میں سنگریزے لیے ہوئے آئے انہوں نے اس لشکر پر ان سنگریزوں کی بارش کر دی۔جس پر بھی یہ کنکر گرتے اس کا جسم گلنا شروع ہو جاتا۔محمد بن اسحاق اور عکرمہ کی روایت ہے کہ چیچک کا مرض تھا اور بلادِ عرب میں سب سے پہلے چیچک اسی سال دیکھی گئی۔ابن عباس کی روایت ہے کہ جس پر کوئی کنکر گرتی اسے سخت کھجلی لاحق ہو جاتی اور کھجاتے ہی جلد پھٹتی اور گوشت جھڑنا شروع ہو جاتا۔ابن عباس کی دوسری روایت یہ ہے کہ گوشت اور خون پانی کی طرح بہنے لگتا اور ہڈیاں نکل آتی تھیں۔خود ابرھہ کے ساتھ بھی یہی ہوا۔اس کا جسم ٹکڑے ٹکڑے ہو کر گر رہا تھا اور جہاں سے کوئی ٹکڑا گرتا وہاں سے پیپ اور لہو بہنے لگتا۔افراتفری میں ان لوگوں نے یمن کی طرف بھاگنا شروع کیا۔نفیل بن حبیب خثعمی کو جسے یہ لوگ بدرقہ بنا کر بلادِ خثعم سے پکڑ کر لائے تھے،تلاش کر کے انہوں نے کہا کہ واپسی کا راستہ بتائے مگر اس نے صاف انکار کر دیا۔اس بھگدڑ میں جگہ جگہ یہ لوگ گر گر کر مرتے تھے۔عطاء بن یسار کی روایت ہے کہ سب کے سب اسی وقت ہلاک نہیں ہو گئے۔بلکہ کچھ تو وہیں ہلاک ہو گئے اور کچھ بھاگتے ہوئے راستے بھر گرتے چلے گئے۔ابرہہ بھی بلاد خثعم پہنچ کر مرا۔یہ واقعہ مزدلفہ اور منیٰ کے درمیان وادی محصب کے قریب محسر کے مقام پر پیش آیا تھا۔حضرت جابر بن عبداللہ سے نقل کیا ہے اس میں وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب مزدلفہ سے منیٰ کی طرف چلے تو محسر کی وادی میں آپ نے رفتار تیز کر دی۔امام نوویؒ اسکی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اصحاب الفیل کا واقعہ اسی جگہ پیش آیا تھا،اس لیے سنت یہی ہے کہ آدمی یہاں سے جلدی گزر جائے۔موطا میں امام مالک روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ مزدلفہ کا پورا مقام ہے۔مگر محسر کی وادی میں ٹھیرا جائے۔یہ اتنا بڑا واقعہ تھا جس کی تمام عرب میں شہرت ہوگئی اور اس پر بہت سے شعراء نے قصائد کہے ان قصائد میں یہ بات بالکل نمایاں ہے کہ سب نے اسے اللہ تعالیٰ کی قدرت کا اعجاز قرار دیا اور کہیں اشارۃً و کنایۃً بھی یہ نہیں کہا کہ اس میں ان بتوں کا بھی کوئی دخل تھا جو کعبہ میں پوجے جاتے تھے۔یہی نہیں بلکہ ام ہانی اور حضرت زبیر بن العوام کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قریش نے ۱۰ سال (بروایت بعض ۷ سال) تک اللہ وحدہ لاشریک کے سوا کسی کی عبادت نہیں کی۔جس سال یہ واقعہ پیش آیا اہل عرب اسے عام الفیل (ہاتھیوں کا سال) کہتے ہیں اسی سال رسول اللہ ﷺ کی ولادت مبارکہ ہوئی۔محدثین اور مورخین کا اس بات پر قریب قریب اتفاق ہے کہ اصحاب الفیل کا واقعہ محرم میں پیش آیا تھا اور حضور کی ولادت ربیع الاول میں ہوئی تھی۔اکثریت کہتی ہے کہ آپ کی ولادت واقعہ فیل کے ۵۰ دن بعد ہوئی۔(اقتباسات از تفہیم القرآن)

●●●

Marfat.com

باب نمبر ۱۶:

سابقہ اقوام

قوم نوح علیہ السلام

(سورۃ الاعراف ۷)---۵۹۔ ''اور ہم نے نوحؑ کو اس کی قوم کی طرف بھیجا تو اس نے کہا اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو- اس کے علاوہ تمہارا کوئی خدا نہیں۔ میں تم پر ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈراتا ہوں۔'' O---۶۰۔ ''اس کی قوم کے سرداروں نے کہا، ہم تجھے کھلی گمراہی میں دیکھتے ہیں۔'' O---۶۱۔ ''اس نے کہا، اے میری قوم! مجھ میں کوئی گمراہی کی بات نہیں- بلکہ میں سارے جہان کے آقا کی طرف سے پیغام لانے والا ہوں۔'' O---۶۴۔ ''مگر انہوں نے اسے جھٹلا دیا تو ہم نے اسے اور جو لوگ کشتی میں اس کے ساتھ تھے بچا لیا- اور ان لوگوں کو جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے غرق کر دیا- یقیناً وہ اندھے لوگ تھے۔'' O

(سورۃ ھود ۱۱)---۲۵۔ ''اور ہم نے نوحؑ کو اس کی قوم کی طرف بھیجا (کہ کہے) میں تمہیں صاف خبردار کرنے والا ہوں۔'' O---۲۶۔ ''کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو- میں تم پر ایک دردناک دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔'' O---۲۷۔ ''اس کی قوم کے کافر سرداروں نے کہا، ہم تو تجھے صرف اپنی طرح کا ایک بشر دیکھتے ہیں اور ہم تجھے دیکھتے ہیں کہ تیری پیروی صرف وہ لوگ کر رہے ہیں جو ظاہری نگاہ میں سب سے نچلے درجے کے ہیں اور ہم اپنے اوپر تمہاری کوئی فضیلت نہیں دیکھتے- بلکہ ہم تمہیں جھوٹا خیال کرتے ہیں۔'' O---۲۸۔ ''اس نے کہا، اے میری قوم! کیا تم نے غور کیا کہ اگر میں اپنے رب کی طرف سے ایک واضح دلیل پر ہوا اور اس نے مجھے اپنی جناب سے رحمت بھی عطا کی ہو- اگرچہ وہ تم سے اوجھل کر دی گئی ہو؟ کیا ہم اسے تم پر ٹھونس سکتے ہیں جب تم اسے ناپسند کرتے ہو؟'' O---۲۹۔ ''اور اے میری قوم! میں تم سے اس کے بدلے میں کوئی مال نہیں مانگتا- میری اجرت تو صرف اللہ تعالیٰ پر ہے اور میں ایمان والوں کو بھگاؤں گا بھی نہیں- وہ اپنے رب سے ملنے والے ہیں لیکن میں تمہیں نادان لوگ دیکھتا ہوں۔'' O---۳۰۔ ''اور اے میری قوم! اگر میں انہیں بھگا دوں تو کون اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں میری مدد کرے گا- کیا تم نصیحت نہ لو گے؟'' O---۳۱۔ ''اور میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کے خزانے ہیں اور نہ میں چھپی باتیں جانتا ہوں اور نہ میں کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں اور نہ میں ان لوگوں کی نسبت جنہیں تمہاری نگاہیں حقیر دیکھتی ہیں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کوئی بھلائی عطا نہ کرے گا- اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے جو ان کے اندر ہے کہ اس وقت میں ظالموں میں ہو جاؤں گا۔'' O---۳۲۔ ''وہ کہنے لگے- اے نوحؑ! تو نے ہم سے جھگڑا کیا ہے اور ہم سے جھگڑے کو بہت بڑھایا بھی ہے- اب لے آ جس کا تو ہم سے وعدہ کرتا ہے اگر تو سچوں میں ہے۔'' O---۳۳۔ ''اس نے کہا، اس کو صرف اللہ تعالیٰ لائے گا اگر اس نے چاہا اور تم اسے کوئی عاجز کرنے والے نہیں۔'' O---۳۴۔ ''اور اگر اللہ تعالیٰ تمہیں بہکانا چاہے تو میری خیر خواہی اگرچہ میں تمہاری خیر خواہی کرنا چاہوں- تمہیں نفع نہ دے گی- وہی تمہارا رب ہے اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔'' O---۳۵۔ ''یا کیا وہ کہتے ہیں کہ اس نے اسے گھڑ لیا ہے- کہہ دے اگر میں نے اسے گھڑ لیا ہے تو میرا جرم مجھ پر ہے اور جو جرم تم کرتے ہو اس سے میں بے تعلق ہوں۔'' O---[بعض مفسرین کا خیال ہے یہ جملہ معترضہ حضور ﷺ اور مشرکین مکہ کے درمیان گفتگو ہوئی۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۳۶۔ ''اور نوحؑ کی طرف وحی کی گئی کہ تیری قوم میں سے سوائے ان کے جو ایمان لا چکے ہیں اور کوئی ایمان نہ لائے گا سو جو کچھ وہ کرتے ہیں اس پر افسوس نہ کر۔'' O---۳۷۔ ''اور ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہماری وحی کے مطابق کشتی بنا- مگر ظالموں کے بارے میں مجھ سے نہ بولنا کہ وہ غرق ہونے والے ہیں۔'' O---۳۸۔ ''اور وہ کشتی بناتا تھا اور جب کبھی اس کی قوم کے سردار اس کے پاس سے گزرتے، اس کی ہنسی اڑاتے- وہ کہتا اگر تم ہماری ہنسی اڑاتے ہو تو ہم بھی تمہاری ہنسی اڑائیں گے جیسے تم ہنسی اڑاتے ہو۔'' O---۳۹۔ ''ہاں! تم جلدی ہی جان لو گے کہ کس پر وہ عذاب آتا ہے جو اسے رسوا کرے گا اور کس پر ہمیشہ کا عذاب اترتا ہے۔'' O---۴۰۔ ''یہاں تک کہ جب ہمارا حکم آ پہنچا اور تنور نے جوش مارا تو ہم نے کہا کہ اس میں ہر قسم کا جوڑا اور اپنے گھر والے سوائے اس کے جس کے متعلق بات طے ہو چکی ہے اور ایمان والے چڑھا لے اور اس کے ساتھ تھوڑے ہی لوگ ایمان لائے تھے۔'' O---۴۱۔ ''اور اس نے کہا اس میں سوار ہو جاؤ- اس کا چلنا اور ٹھہرنا اللہ تعالیٰ کے نام پر ہو- بیشک میرا رب بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔'' O---۴۲۔ ''اور وہ انہیں لے کر پہاڑوں جیسی موجوں میں چلنے لگی اور نوحؑ نے اپنے بیٹے کو جو الگ جگہ پر تھا، پکارا میرے بیٹے ہمارے ساتھ سوار ہو جاؤ اور کافروں کے ساتھ مت رہ۔'' O---۴۳۔ ''وہ

Marfat.com

بولا میں کسی پہاڑ کی طرف پناہ لے لوں گا جو مجھے پانی سے بچالے گا- اس نے کہا، آج اللہ تعالیٰ کے امر سے کوئی بچانے والا نہیں- مگر جس پر وہ رحم کرے اور ان کے درمیان موج حائل ہوگئی اور وہ ڈوبنے والوں میں تھا۔''O---۴۴ ''اور کہا گیا اے زمین! اپنا پانی نگل لے اور اے آسمان! تھم جا- اور پانی اتر گیا اور کام پورا ہوگیا اور وہ جودی پر جا لگی- اور کہا گیا دور دفع ہوئی ظالم قوم۔''O---۴۵ ''اور نوحؑ نے اپنے رب کو پکارا اور کہا، میرے رب! میرا بیٹا میرے گھرانے میں سے ہے اور تیرا وعدہ سچا ہے اور تو حاکموں کا حاکم ہے۔''O---۴۶ ''اس نے کہا- نوحؑ! وہ تیرے گھرانے میں سے نہیں- اس کا عمل نادرست تھا- پس مجھ سے وہ نہ مانگ جس کا تجھے علم نہیں- میں تجھے نصیحت کرتا ہوں کہ تو کہیں نادانوں میں نہ ہو جائے۔''O---۴۷ ''اس نے کہا- میرے رب! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کہ تجھ سے وہ مانگوں جس کا مجھے علم نہیں اور اگر تو نے مجھے نہ بخشا اور رحم نہ کیا تو میں نقصان اٹھانے والوں میں ہو جاؤں گا۔''O---۴۸ ''کہا گیا- نوحؑ! ہماری طرف سے اپنے اوپر اور ان امتوں میں سے بعض پر جو تیرے ساتھ ہیں سلامتی اور برکتوں کے ساتھ اتر جا- مگر بعض امتوں کو ہم فائدہ دیں گے- پھر انہیں ہماری طرف سے دردناک عذاب پہنچے گا۔''O

قوم نوح علیہ السلام:- حضرت نوحؑ کی بعثت سے پہلے تمام قوم خدا کی توحید اور صحیح مذہبی روشنی سے یکسر نا آشنا ہو چکی تھی اور حقیقی خدا کی جگہ خود ساختہ بتوں نے لے لی تھی، غیر اللہ کی پرستش اور اصنام پرستی ان کا شعار تھا۔

دعوت و تبلیغ اور قوم کی نافرمانی:- آخر سنت اللہ کے مطابق ان کی رشد و ہدایت کے لیے بھی ان ہی میں سے ایک ہادی اور خدا کے سچے رسول نوحؑ کو مبعوث کیا گیا۔

حضرت نوحؑ نے اپنی قوم کو راہ حق کی طرف پکارا اور سچے مذہب کی دعوت دی لیکن قوم نے نہ مانا اور نفرت و حقارت کے ساتھ انکار پر اصرار کیا- امراء و رؤساء قوم نے ان کی تکذیب و تحقیر کا کوئی پہلو نہ چھوڑا اور ان کے پیروؤں نے ان ہی کی تقلید و پیروی کے ثبوت میں ہر قسم کی تذلیل و توہین کے طریقوں کو حضرت نوحؑ پر آزمایا- انہوں نے اس بات پر تعجب کا اظہار کیا کہ جس کو نہ ہم پر دولت و ثروت میں برتری حاصل ہے اور نہ وہ انسانیت کے رتبہ سے بلند "فرشتہ ہیکل" ہے، اس کو کیا حق ہے کہ وہ ہمارا پیشوا بنے اور ہم اس کے احکام کی تعمیل کریں؟

وہ غریب اور کمزور افراد قوم کو جب حضرت نوحؑ کا تابع اور پیرو دیکھتے تو مغرورانہ انداز میں حقارت سے کہتے "ہم ان کی طرح نہیں ہیں کہ تیرے تابع فرمان بن جائیں اور تجھ کو اپنا مقتدر مان لیں" وہ سمجھتے تھے کہ یہ کمزور اور پست لوگ نوحؑ کے اندھے مقلد ہیں، نہ یہ ذی رائے ہیں کہ ہماری طرح اپنی جانچ پرکھی رائے سے کام لیتے اور نہ ذی شعور ہیں کہ حقیقت حال کو سمجھ لیتے اور اگر وہ حضرت نوحؑ کی بات کی طرف کبھی توجہ بھی دیتے تو ان سے اصرار کرتے کہ پہلے ان پست اور غریب افراد قوم کو اپنے پاس سے نکال دے تب ہم تیری بات سنیں گے کیونکہ ہم کو ان سے گھن آتی ہے اور ہم اور یہ ایک جگہ نہیں بیٹھ سکتے۔

حضرت نوحؑ اس کا ایک ہی جواب دیتے کہ ایسا کبھی نہ ہوگا کیونکہ یہ خدا کے مخلص بندے ہیں- اگر میں ان کے ساتھ ایسا معاملہ کروں جس کے تم خواہش مند ہو تو خدا کے عذاب سے میرے لیے کوئی جائے پناہ نہیں ہے- میں اس کے دردناک عذاب سے ڈرتا ہوں- اس کے یہاں اخلاص کی قدر ہے، امیر و غریب کا وہاں کوئی سوال نہیں ہے۔

بہر حال حضرت نوحؑ نے انتہائی کوشش کی کہ بد بخت قوم سمجھ جائے اور رحمت الٰہی کی آغوش میں آ جائے مگر قوم نے نہ مانا اور جس قدر اس جانب سے تبلیغ حق میں جدوجہد ہوئی اسی قدر قوم کی جانب سے بغض و عناد میں سرگرمی کا اظہار ہوا اور ایذا رسانی اور تکلیف دہی کے تمام وسائل کا استعمال کیا گیا اور ان کے بڑوں نے عوام سے صاف صاف کہہ دیا کہ تم کسی طرح ود، سواع، یغوث، یعوق اور نسر جیسے بتوں کی پرستش کو نہ چھوڑو۔ بہر حال جب قوم کی ہدایت سے حضرت نوحؑ بالکل مایوس ہو گئے اور اس کی باطل کوشی اور عناد اور ہٹ دھرمی ان پر واضح ہوگئی اور قرآنی تصریح کے مطابق ساڑھے نو سو سال کی پیہم دعوت و تبلیغ کا ان پر کوئی اثر نہ دیکھا تو سخت ملول اور پریشان خاطر ہوئے تب خدائے تعالیٰ نے ان کی تسلی کے لیے فرمایا "اور نوحؑ کی طرف وحی کی گئی کہ تیری قوم میں سے سوائے ان کے جو ایمان لا چکے ہیں اور کوئی ایمان نہ لائے گا سو جو کچھ وہ کرتے ہیں اس پر افسوس نہ کر" ہود: ۳۶

جب حضرت نوحؑ کو یہ معلوم ہوگیا کہ ان کے ابلاغ حق میں کوتاہی نہیں ہے بلکہ خود نہ ماننے والوں کی استعداد کا قصور ہے اور ان کی اپنی سرکشی کا نتیجہ، تب ان کے اعمال اور کمینہ حرکات سے متاثر ہو کر اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں یہ دعا فرمائی۔ "اے پروردگار تو کافروں میں سے کسی کو بھی زمین پر باقی نہ چھوڑ اگر تو ان کو یونہی چھوڑ دے گا تو یہ تیرے بندوں کو بھی گمراہ کریں گے اور ان کی نسل بھی انہی کی طرح نافرمان پیدا ہوگی۔

بنائے سفینہ:- اللہ تعالیٰ نے حضرت نوحؑ کی دعا قبول فرمائی اور اپنے قانون جزاء اعمال کے مطابق سرکشوں کی سرکشی اور متمردوں کے تمرد کی سزا کا اعلان کر دیا اور حفظ ماتقدم کے لئے پہلے حضرت نوحؑ کو ہدایت فرمائی کہ وہ ایک کشتی تیار کریں تاکہ اسباب ظاہری کے اعتبار سے وہ اور مومنین قانتین اس عذاب سے محفوظ رہیں جو خدا کے نافرمانوں پر نازل ہونے والا ہے- حضرت نوحؑ نے جب حکم رب میں کشتی بنانی شروع کی تو کفار نے ہنسی اڑانا اور مذاق بنانا شروع کر دیا

Marfat.com

اور جب کبھی ان کا ادھر سے گذر ہوتا تو کہتے کہ خوب! جب ہم غرق ہونے لگیں گے تب تو اور تیرے پیرو اس کشتی میں محفوظ رہ کر نجات پا جائیں گے، کیسا احمقانہ خیال ہے۔ حضرت نوحؑ بھی ان کو انجام کار سے غفلت اور خدا کی نافرمانی پر جرأت دیکھ کر ان ہی کے طرز پر جواب دیتے اور اپنے کام میں مشغول رہتے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی ان کو حقیقت حال سے آگاہ کر دیا تھا۔ آخر سفینۂ نوحؑ بن کر تیار ہو گیا۔ اب خدا کے وعدۂ عذاب کا وقت قریب آیا اور حضرت نوحؑ نے اس پہلی علامت کو دیکھا جس کا ذکر ان سے کیا گیا تھا یعنی زمین کی تہہ میں سے پانی کا چشمہ ابلنا شروع ہو گیا۔ تب وحی الٰہی نے ان کو حکم سنایا کہ کشتی میں اپنے خاندان کو بیٹھنے کا حکم دو اور تمام جانداروں میں سے ہر ایک کا ایک جوڑا بھی کشتی میں پناہ گیر ہو اور وہ مختصر جماعت (تقریباً چالیس نفر) بھی جو تجھ پر ایمان لا چکی ہے کشتی میں سوار ہو جائے۔ جب وحی الٰہی کی تعمیل پوری ہو گئی تو اب آسمان کو حکم ہوا کہ پانی برسنا شروع ہو اور زمین کے چشموں کو امر کیا گیا کہ وہ پوری طرح ابل پڑیں۔ خدا کے حکم سے جب یہ سب کچھ ہوتا رہا تو کشتی بھی اس کی حفاظت میں پانی پر ایک مدت تک محفوظ تیرتی رہی تا آنکہ تمام منکرین و معاندین غرق آب ہو گئے اور خدائے تعالیٰ کے قانون ''جزاءِ اعمال'' کے مطابق اپنے کیفر کردار کو پہنچ گئے۔

کوہ جودی:۔ غرض جب حکم الٰہی سے عذاب ختم ہوا تو سفینۂ نوح ''جودی'' پر جا کر ٹھہر گیا۔ توراۃ میں جودی کو اراراط کے پہاڑوں میں سے بتایا گیا ہے، اراراط درحقیقت جزیرہ کا نام ہے یعنی اس علاقہ کا نام جو فرات و دجلہ کے درمیان دیار بکر سے بغداد تک مسلسل چلا گیا ہے، پانی آہستہ آہستہ خشک ہونا شروع ہو گیا اور ساکنان کشتی نے دوسری بار امن و سلامتی کے ساتھ خدا کی سرزمین پر قدم رکھا، اسی بناء پر حضرت نوحؑ کا لقب ''ابو البشر ثانی'' یا ''آدم ثانی'' (یعنی انسانوں کا دوسرا باپ) مشہور ہوا اور غالباً اسی اعتبار سے حدیث میں ان کو ''اول الرسل'' کہا گیا۔ از قصص القرآن صفحہ نمبر ۶۹، ۷۱، ۷۲، ۷۵، ۷۶۔ مؤلفہ مولانا حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ۔ [مزید تفصیل کے لیے باب نمبر ۴، مضمون: حضرت نوح علیہ السلام]

(سورۃ الشعرآء ۲۶)---۱۰۵۔ ''قوم نوح نے بھی نبیوں کو جھٹلایا۔'' O---۱۰۶۔ ''جبکہ ان کے بھائی نوح (علیہ السلام) نے کہا کہ کیا تمہیں اللہ کا خوف نہیں!۔'' O---۱۰۷۔ ''سنو! میں تمہاری طرف اللہ کا امانتدار رسول ہوں۔'' O---۱۰۸۔ ''پس تمہیں اللہ سے ڈرنا چاہیے اور میری بات ماننی چاہیے۔'' O---۱۰۹۔ ''میں تم سے اس پر کوئی اجر نہیں چاہتا' میرا بدلہ تو صرف رب العالمین کے ہاں ہے۔'' O---۱۱۰۔ ''پس تم اللہ کا خوف رکھو اور میری فرمانبرداری کرو۔'' O---۱۱۱۔ ''قوم نے جواب دیا کہ کیا ہم تجھ پر ایمان لائیں! تیری تابعداری تو رذیل لوگوں نے کی ہے۔'' O---۱۱۲۔ ''آپ نے فرمایا! مجھے کیا خبر کہ وہ پہلے کیا کرتے رہے؟'' O---۱۱۳۔ ''ان کا حساب تو میرے رب کے ذمہ ہے اگر تمہیں شعور ہو تو۔'' O---۱۱۴۔ ''میں ایمان داروں کو دھکے دینے والا نہیں۔'' O---۱۱۵۔ ''میں تو صاف طور پر ڈرا دینے والا ہوں۔'' O---۱۱۶۔ ''انہوں نے کہا کہ اے نوح! اگر تو باز نہ آیا تو یقیناً سنگسار کر دیا جائے گا۔'' O---۱۱۷۔ ''آپ نے کہا اے میرے پروردگار! میری قوم نے مجھے جھٹلا دیا۔'' O---۱۱۸۔ ''پس تو مجھ میں اور ان میں کوئی قطعی فیصلہ کر دے اور مجھے اور میرے باایمان ساتھیوں کو نجات دے۔'' O---۱۱۹۔ ''چنانچہ ہم نے اسے اور اس کے ساتھیوں کو بھری ہوئی کشتی میں (سوار کرا کر) نجات دے دی۔'' O---۱۲۰۔ ''بعد ازاں باقی کے تمام لوگوں کو ہم نے ڈبو دیا۔'' O---۱۲۱۔ ''یقیناً اس میں بہت بڑی عبرت ہے۔ ان میں سے اکثر لوگ ایمان لانے والے تھے بھی نہیں۔'' O---۱۲۲۔ ''اور بیشک آپ کا پروردگار البتہ وہی ہے زبردست رحم کرنے والا۔'' O

(سورۃ ص ۳۸)---۱۲۔ ''ان سے پہلے بھی قوم نوح اور عاد اور میخوں والے فرعون نے جھٹلایا تھا۔'' O

(سورۃ المومن ۴۰)---۵۔ ''قوم نوح نے اور ان کے بعد کے گروہوں نے بھی جھٹلایا تھا۔ اور ہر امت نے اپنے رسول کو گرفتار کر لینے کا ارادہ کیا اور باطل کے ذریعہ کج بحثیاں کیں' تا کہ ان سے حق کو بگاڑ دیں پس میں نے ان کو پکڑ لیا' سو میری طرف سے کیسی سزا ہوئی۔'' O---۳۱۔ ''جیسے امت نوح اور عاد و ثمود اور ان کے بعد والوں کا (حال ہوا)' اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر کسی طرح کا ظلم کرنا نہیں چاہتا۔'' O

(سورۃ ق ۵۰)---۱۲۔ ''ان سے پہلے نوح کی قوم نے اور رس والوں نے اور ثمود نے۔'' O

(سورۃ الذٰریٰت ۵۱)---۴۶۔ ''اور نوح (علیہ السلام) کی قوم کا بھی ان سے پہلے (یہی حال ہو چکا تھا) وہ بھی بڑے نافرمان لوگ تھے۔'' O ---۴۷۔ ''آسمان کو ہم نے (اپنے) ہاتھوں سے بنایا ہے اور یقیناً ہم کشادگی کرنے والے ہیں۔'' O

(سورۃ النجم ۵۳)---۵۲۔ ''اور اس سے پہلے قوم نوح کو' یقیناً وہ بڑے ظالم اور سرکش تھے۔'' O

(سورۃ القمر ۵۴)---۹۔ ''ان سے پہلے قوم نوح نے بھی ہمارے بندے کو جھٹلایا تھا اور دیوانہ بتلا کر جھڑک دیا گیا تھا۔'' O---[یعنی قوم نوح نے حضرت نوح علیہ السلام کی تکذیب ہی نہیں کی' بلکہ انہیں جھڑکا اور ڈرایا دھمکایا بھی۔ جیسے دوسرے مقام پر فرمایا۔ ''اے نوح! اگر تو باز نہ آیا تو تجھے سنگسار کر دیا جائے گا۔'' (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۰۔ ''پس اس نے اپنے رب سے دعا کی کہ میں بے بس ہوں تو میری مدد فرما۔'' O---۱۱۔ ''پس ہم نے آسمان کے دروازوں کو زور کے مینہ سے کھول دیا۔'' O---۱۲۔ ''اور زمین سے چشموں کو جاری کر دیا پس اس کام کے لئے جو مقدر کیا گیا تھا (دونوں) پانی جمع ہو

Marfat.com

گئے۔'' O---[یعنی آسمان اور زمین کے پانی نے مل کر وہ کام پورا کر دیا جو قضاء وقدر میں لکھ دیا گیا تھا یعنی طوفان بن کر سب کو غرق کر دیا۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۳۔''اور ہم نے اسے تختوں اور کیلوں والی (کشتی) پر سوار کر لیا۔'' O---۱۴۔''جو ہماری آنکھوں کے سامنے چل رہی تھی۔بدلہ اس کی طرف سے جس کا کفر کیا گیا تھا۔'' O

(سورۃ الحاقۃ ۶۹)---۱۱۔''جب پانی میں طغیانی آ گئی تو اس وقت ہم نے تمہیں کشتی میں چڑھا لیا۔'' O---[کم سے مخاطب عہد رسالت کے لوگ ہیں' مطلب ہے کہ تم جن آبا کی پشتوں سے ہو' ہم نے انہیں کشتی میں سوار کر کے بھرے ہوئے پانی سے بچایا تھا۔ اَلْجَارِيَةِ سے مراد سفینہ نوح علیہ السلام ہے۔(از تفسیر ۶ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۲۔''تا کہ اسے تمہارے لیے نصیحت اور یادگار بنا دیں' اور (تا کہ) یاد رکھنے والے کان اسے یاد رکھیں۔'' O---[یعنی یہ فعل کہ کافروں کو پانی میں غرق کر دیا اور مومنوں کو کشتی میں سوار کرا کے بچا لیا' تمہارے لئے اس کو عبرت و نصیحت بنا دیں تا کہ تم اس سے نصیحت حاصل کرو اور اللہ کی نافرمانی سے بچو۔(از تفسیر ۷ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ نوح ۷۱)---۱۔''یقیناً ہم نے نوح (علیہ السلام) کو ان کی قوم کی طرف بھیجا کہ اپنی قوم کو ڈرا دو (اور خبردار کر دو) اس سے پہلے کہ ان کے پاس دردناک عذاب آ جائے۔'' O---۲۔''(نوح علیہ السلام نے) کہا اے میری قوم! میں تمہیں صاف صاف ڈرانے والا ہوں۔'' O---۳۔''کہ تم اللہ کی عبادت کرو اور اسی سے ڈرو اور میرا کہنا مانو۔'' O---۴۔''تو وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں ایک وقت مقررہ تک چھوڑ دے گا۔یقیناً اللہ کا وعدہ جب آ جاتا ہے تو مؤخر نہیں ہوتا کاش کہ تمہیں سمجھ ہوتی۔'' O---۵۔''(نوح علیہ السلام نے) کہا اے میرے پروردگار! میں نے اپنی قوم کو رات دن تیری طرف بلایا ہے۔'' O---۶۔''مگر میرے بلانے سے یہ لوگ اور زیادہ بھاگنے لگے۔'' O---۷۔''میں نے جب کبھی انہیں تیری بخشش کے لیے بلایا انہوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ڈال لیں اور اپنے کپڑوں کو اوڑھ لیا اور اڑ گئے اور بڑا تکبر کیا۔'' O---۸۔''پھر میں نے انہیں باآواز بلند بلایا۔'' O---۹۔''اور بیشک میں نے ان سے علانیہ بھی کہا اور چپکے چپکے بھی۔'' O---۱۰۔''اور میں نے کہا کہ اپنے رب سے اپنے گناہ بخشواؤ (اور معافی مانگو) وہ یقیناً بڑا بخشنے والا ہے۔'' O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۵' مضمون: قرآنی دعائیں]---۱۲۔''اور تمہیں خوب پے درپے مال اور اولاد میں ترقی دے گا اور تمہیں باغات دے گا اور تمہارے لیے نہریں نکال دے گا۔'' O---۱۳۔''تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی برتری کا عقیدہ نہیں رکھتے۔'' O---۱۴۔''حالانکہ اس نے تمہیں طرح طرح سے پیدا کیا ہے۔'' O---۱۵۔''کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ نے اوپر تلے کس طرح سات آسمان پیدا کر دیئے ہیں۔'' O---۱۶۔''اور ان میں چاند کو خوب جگمگاتا بنایا ہے اور سورج کو روشن چراغ بنایا ہے۔'' O---۱۷۔''اور تم کو زمین سے ایک (خاص اہتمام سے) اگایا ہے (اور پیدا کیا ہے)۔'' O---۱۸۔''پھر تمہیں اسی میں لوٹا لے جائے گا اور (ایک خاص طریقہ) سے پھر نکالے گا۔'' O---۱۹۔''اور تمہارے لیے زمین کو اللہ تعالیٰ نے فرش بنا دیا ہے۔'' O---۲۰۔''تا کہ تم اس کی کشادہ راہوں میں چلو پھرو۔'' O---۲۱۔''نوح (علیہ السلام) نے کہا اے میرے پروردگار! ان لوگوں نے میری تو نافرمانی کی اور ایسوں کی فرمانبرداری کی جن کے مال و اولاد نے ان کو (یقیناً) نقصان ہی میں بڑھایا ہے۔'' O---۲۲۔''اور ان لوگوں نے بڑا سخت فریب کیا۔'' O---۲۳۔''اور کہا انہوں نے کہ ہرگز اپنے معبودوں کو نہ چھوڑنا اور نہ ود اور سواع اور یغوث اور یعوق اور نسر کو (چھوڑنا)۔'' O[تفسیر کے لئے باب نمبر ۱۴' مضمون: بت پرستی]---۲۴۔''اور انہوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا (الٰہی) تو ان ظالموں کی گمراہی اور بڑھا۔'' O---۲۵۔''یہ لوگ بہ سبب اپنے گناہوں کے ڈبو دیئے گئے اور جہنم میں پہنچا دیئے گئے اور اللہ کے سوا اپنا کوئی مددگار انہوں نے نہ پایا۔'' O---۲۶۔''اور (حضرت) نوح (علیہ السلام) نے کہا اے میرے پالنے والے! تو روئے زمین پر کسی کافر کو رہنے سہنے والا نہ چھوڑ۔'' O---۲۷۔''اگر تو انہیں چھوڑ دے گا تو (یقیناً) یہ تیرے (اور) بندوں کو (بھی) گمراہ کر دیں گے اور یہ فاجروں اور ڈھیٹ کافروں ہی کو جنم دیں گے۔'' O

قوم عاد

(سورۃ الاعراف ۷)---۶۵۔''اور عاد کی طرف ان کے بھائی ہودؑ کو۔اس نے کہا اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔اس کے علاوہ تمہارا کوئی خدا نہیں' کیا تم ڈرتے نہیں۔'' O---[عاد حضرت نوحؑ کے پوتے ارم کی اولاد ہیں۔یہ قوم اسی کی طرف منسوب ہے۔ان کی سکونت احقاف (ملتین) میں تھی۔حضرت ہودؑ اسی قوم سے ہیں۔(از تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانیؒ)]---[یہاں عاد اولیٰ مراد ہیں۔یہ حضرت ہودؑ کی قوم ہے۔اور عاد ثانیہ حضرت صالحؑ کی قوم ہے۔اسی کو ثمود کہتے ہیں ان دونوں کے درمیان سو برس کا فاصلہ ہے۔(از تفسیر احمد رضا خان بریلویؒ)]---۶۶۔''اس کی قوم کے کافر سرداروں نے کہا' ہم تجھے جھوٹوں میں خیال کرتے ہیں۔'' O---۶۷۔''اس نے کہا اے میری قوم! مجھ میں کوئی بیوقوفی کی بات نہیں بلکہ میں سارے جہان کے آقا کی طرف سے

Marfat.com

ایک رسول ہوں۔''O---۶۸۔''تمہیں اپنے آقا کے پیغامات پہنچاتا ہوں اور میں تمہارا قابل اعتبار خیر خواہ ہوں۔''O---۶۹۔''کیا تم حیران ہوتے ہو کہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے تم ہی میں سے ایک شخص کے ذریعے سے نصیحت آئی ہے تاکہ تمہیں خبردار کرے؟ مگر یاد کرو جب اس نے قوم نوحؑ کے بعد تمہیں فرمانروا بنایا اور تمہیں بڑی ڈیل ڈول دی۔ پس اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کرو تاکہ فلاح پاؤ۔''O---۷۰۔''وہ کہنے لگے۔ کیا تو اس لئے آیا ہے کہ ہم صرف اکیلے اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور انہیں چھوڑ دیں جن کی عبادت ہمارے باپ دادا کیا کرتے تھے؟ اچھا پھر لے آ جس کا تو ہم سے وعدہ کرتا ہے اگر تو سچا ہے۔''O---۷۲۔''پھر ہم نے اسے اور جو لوگ اس کے ساتھ تھے اپنی رحمت سے بچا لیا اور ان لوگوں کی جڑ کاٹ دی جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا اور ایمان والے نہ تھے۔''O

(**سورۃ ھود ۱۱**)---۵۰۔''اور عاد کی طرف ان کے بھائی ھودؑ کو (بھیجا) اس نے کہا۔ اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی خدا نہیں۔ تم تو محض باتیں گھڑنے والے ہو۔''O---۵۱۔''اے میری قوم! میں تم سے اس کی کوئی مزدوری نہیں مانگتا میری مزدوری تو اس پر ہے جس نے مجھے پیدا کیا ہے تو کیا تم سمجھو گے نہیں؟''O---۵۲۔''اے میری قوم! اپنے رب سے بخشش مانگو پھر اس کی طرف رجوع کرو۔ وہ تم پر موسلا دھار بارش برسائے گا اور تمہاری قوت میں قوت زیادہ کرے گا اور مجرم بن کر منہ نہ موڑ لو۔''O---۵۳۔''وہ کہنے لگے۔ ھودؑ! تو کوئی واضح دلیل نہیں لایا۔ اور تیرے کہنے پر اپنے خداؤں کو چھوڑنے والے نہیں اور ہم تیری بات ماننے والے بھی نہیں۔''O---۵۴۔''ہم تو صرف یہ کہتے ہیں کہ ہمارے خداؤں میں سے کسی نے تجھ پر برا اثر ڈال دیا ہے۔ اس نے کہا، میں اللہ تعالیٰ کو گواہ کرتا ہوں اور تم بھی گواہ رہو کہ جنہیں تم اسے چھوڑ کر اس کا شریک بناتے ہو ان سے میں بیزار ہوں۔''O---۵۵۔''اب تم سب مل کر مجھ پر داؤ چلاؤ پھر مجھے مہلت بھی نہ دو۔''O---۵۶۔''میں اللہ تعالیٰ پر جو میرا رب بھی ہے اور تمہارا رب بھی۔ بھروسہ کرتا ہوں۔ کوئی جاندار ایسا نہیں مگر اس نے اس کی چوٹی کو پکڑ رکھا ہے۔ میرا رب سیدھے راستے پر ہے۔''O---۵۷۔''لیکن اگر تم نے منہ موڑ لیا تو میں نے تو تمہیں پیغام پہنچا دیا ہے جس کے ساتھ مجھے تمہاری طرف بھیجا گیا ہے اور میرا رب تمہارے علاوہ کسی قوم کو حاکم بنا دے گا اور تم اسے کوئی نقصان نہ پہنچا سکو گے۔ میرا رب ہر چیز پر نگران ہے۔''O---۵۸۔''اور جب ہمارا حکم آ پہنچا تو ہم نے اپنی رحمت سے ھودؑ کو اور ان کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے بچا لیا اور ہم نے انہیں سخت عذاب سے بچا لیا۔''O---۵۹۔''اور یہ تھے عاد جنہوں نے اپنے رب کی نشانیوں کا انکار کیا اور اس کے رسولوں کی نافرمانی کی اور ہر جابر دشمن خدا کے حکم پر چل پڑے۔''O---۶۰۔''اور ان کے پیچھے اس دُنیا میں اور روز قیامت کو لعنت لگا دی گئی۔ سنو! عاد نے اپنے رب کا انکار کیا۔ سنو! دور دفع ہوئی عاد، ھودؑ کی قوم۔''O

(**سورۃ الحاقۃ ۶۹**)---۶۔اور عاد بے حد تیز و تند ہوا سے غارت کر دیئے گئے۔''O---[صَرۡ صَرٍ پالے والی ہوا۔ عَاتِیَۃٍ سرکش، کسی کے قابو میں نہ آنے والی۔ یعنی نہایت تند و تیز، پالے والی اور بے قابو ہوا کے ذریعے سے حضرت ہود علیہ السلام کی قوم عاد کو ہلاک کیا گیا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

---۷۔''جسے ان پر لگاتار سات رات اور آٹھ دن تک (اللہ نے) مسلط رکھا پس تم دیکھتے کہ یہ لوگ زمین پر اس طرح گر گئے جیسے کہ کھجور کے کھوکھلے تنے ہوں۔''O---[عاد پر ہمارا عذاب ایسی آندھی کی صورت میں نازل ہوا جو حد درجہ ٹھنڈی تھی۔ اس میں حد سے بڑھی ہوئی تندی اور سرکشی تھی جس نے ان کے تناور پیڑوں کو جڑوں سے اکھاڑ پھینک دیا۔ ان کے پختہ مکانات کی بنیادیں ہلا کر رکھ دیں اور ان کا نام و نشان تک باقی نہ رہنے دیا۔ یہ سلسلہ ایک پہر ایک دن نہیں رہا بلکہ پوری سات راتیں اور آٹھ دن آندھی لگاتار چلتی رہی۔ ایک لحہ کے لئے بھی نہ ٹھہری اور نہ اس کی تندی میں کمی آئی۔ خود سوچئے اگر پچاس ساٹھ میل کی رفتار سے ایک گھنٹہ بھر طوفان چلے تو کیا تباہی مچتی ہے اور جہاں ایک سو اسی گھنٹے تک یہ محشر خیز، یخ بستہ تیز آندھی چلی ہوگی کیا وہاں زندگی کا نشان تک بھی باقی رہا ہوگا۔ وہ صحت مند قوم جو قد و قامت میں بھی اپنا ثانی نہ رکھتی تھی، جب ہوا کے تیز جھونکوں نے ان کے لمبے تڑنگے جسموں کو زمین پر دے مارا ہوگا تو اس نے ان کا خون اور جسم کی تازگی بھی چاٹ لی ہوگی اور کھجور کے بوسیدہ مڈھوں کی طرح راکھ بنے پڑے ہوں گے۔ (از تفسیر ۶ ضیاء القرآن)]---۸۔''کیا ان میں سے کوئی بھی تجھے باقی نظر آ رہا ہے؟''O

عاد عرب کے قبیلے یا اہم سامیہ کے صاحب قوت اقتدار افراد جماعت کا نام ہے۔ تاریخ قدیم کے بعض یورپی مصنفین عاد کو ایک فرضی کہانی (میتھالوجی) یقین کرتے ہیں مگر ان کا یہ یقین بالکل غلط اور سراسر وہم ہے۔ اس لیے کہ جدید تحقیقات کا یہ مسلم فیصلہ ہے کہ عرب کے قدیم باشندے کثرت افراد و قبائل کے اعتبار سے ایک باعظمت و سطوت جماعت کی حیثیت میں تھے جو عرب سے نکل کر شام، مصر اور بابل کی طرف بڑھے اور وہاں زبردست حکومتوں کی بنیادیں قائم کیں۔ اب فرق صرف اس قدر ہے کہ عرب ان باشندوں کو امم بائدہ (ہلاک ہو جانے والی قومیں) یا عرب عاربہ (خالص عرب) اور ان کی مختلف جماعتوں کے افراد کو عاد، ثمود، طسم اور جدیس کہتے ہیں۔ اور مستشرقین یورپ (امم سامیہ) نام رکھتے ہیں۔ پس اصطلاحات و تعبیرات کے فرق سے حقیقت و واقعہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہو جاتی۔ اس لئے قرآن عزیز نے ان کو عاد اولیٰ کہا ہے تاکہ یہ واضح ہو جائے کہ عرب کی قدیم قوم بنو سام اور عاد اولیٰ ایک ہی حقیقت کے دو نام ہیں۔

Marfat.com

اہل جغرافیہ کا قول ہے کہ لفظ عرب دراصل عربہ تھا جس کے معنی صحرا اور بادیہ کے ہیں- خود عربی زبان میں اعراب اہل بادیہ کو کہتے ہیں اور عرابہ کے معنی بدویت کے آتے ہیں- اور بعض اہل تحقیق کی رائے یہی ہے کہ عرب اصل میں غرب (غین معجمہ کے ساتھ) تھا اور چونکہ اس کا جائے وقوع فرات کے غرب میں ہے اس لیے وہ آرامی قومیں (امم سامیہ) جو کہ فرات غربی پر آباد تھیں، اول غرب اور پھر غین کے نقطہ کے سقوط کے بعد عرب کہلائیں- ان میں سے عرب کی وجہ تسمیہ جو بھی صحیح ہو یہ حقیقت ہے کہ یہ مقام قدیم امم سامیہ یا بدوی جماعتوں یا عاد کا مسکن تھا- اس لیے عاد بغیر کسی اختلاف کے عرب نژاد تھے اور لفظ عاد عربی ہے نہ کہ عجمی جس کے معنی عبرانی میں "بلند و مشہور" کے ہیں- قرآن عزیز میں عاد کے ساتھ ارم کا لفظ لگا ہوا ہے اور ارم (سام) کے معنی بھی "بلند و مشہور" ہی کے ہیں- انہی عاد کو توراۃ کی غلط پیروی میں کہیں کہیں عمالقہ بھی کہا گیا ہے-

عاد کا زمانہ:- عاد کا زمانہ تقریباً دو ہزار قبل حضرت مسیحؑ مانا جاتا ہے اور قرآن عزیز میں عاد کو "من بعد قوم نوح" کہہ کر قوم نوح کے خلفاء میں سے شمار کیا ہے- اس سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ شام کی دوبارہ آبادی کے بعد امم سامیہ کی ترقی عاد ہی سے شروع ہوتی ہے-

عاد کا مسکن:- عاد کا مرکزی مقام ارض احقاف ہے یہ حضر موت کے شمال میں اسطرح واقع ہے کہ اس کے شرق میں عمان ہے اور شمال میں ربع الخالی، مگر آج یہاں ریت کے ٹیلوں کے سوا کچھ نہیں ہے اور بعض مؤرخین کہتے ہیں کہ ان کی آبادی عرب کے سب سے بہترین حصہ حضر موت اور یمن میں خلیج فارس کے سواحل سے حدود عراق تک وسیع تھی اور یمن ان کا دار الحکومت تھا-

عاد کا مذہب:- عاد بت پرست تھے اور اپنے پیشرو قوم نوحؑ کی طرح صنم پرستی اور صنم تراشی میں ماہر تھے- تاریخ قدیم کے بعض ماہرین کہتے ہیں کہ ان کے معبودان باطل بھی قوم نوحؑ کی طرح ودّ، سواع، یغوث، یعوق اور نسر ہی تھے اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے ایک اثر منقول ہے- اس میں ہے کہ ان کے ایک صنم کا نام صمود اور ایک کا نام ہتار تھا-

حضرت ہودؑ:- عاد اپنی مملکت کی سطوت و جبروت، جسمانی قوت و صولت کے غرور میں ایسے چکے کہ انہوں نے خدائے واحد کو بالکل بھلا دیا اور اپنے ہاتھوں کے بنائے ہوئے بتوں کو اپنا معبود مان کر ہر قسم کے شیطانی اعمال بے خوف و خطر کرنے لگے تب اللہ تعالیٰ نے انہی میں سے ایک پیغمبر حضرت ہودؑ کو مبعوث فرمایا- حضرت ہودؑ عاد کی سب سے زیادہ معزز شاخ خلود کے ایک فرد تھے، سرخ و سفید رنگ اور وجیہ تھے ان کی ڈاڑھی بڑی تھی-

تبلیغ اسلام:- انہوں نے اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی عبادت کی طرف دعوت دی اور لوگوں پر ظلم و جور کرنے سے منع فرمایا مگر عاد نے ایک نہ مانی اور ان کو سختی کے ساتھ جھٹلایا اور غرور و تکبر کے ساتھ کہنے لگے "آج دنیا میں ہم سے زیادہ شوکت و جبروت کا کون مالک ہے؟" مگر حضرت ہودؑ مسلسل اسلام کی تبلیغ میں لگے رہے وہ اپنی قوم کو عذاب الٰہی سے ڈراتے اور غرور و سرکشی کے نتائج بتا کر قوم نوح کے واقعات یاد دلاتے-

لیکن بد بخت و بد نصیب قوم پر کوئی اثر نہ ہوا بلکہ بغض و عناد اور دوبالا ہو گیا- تب ہولناک عذاب نے ان کو آ گھیرا، آٹھ دن اور سات راتیں پیہم تیز و تند ہوا کے طوفان اٹھے اور ان کو اور ان کی آبادی کو تہ و بالا کر کے رکھ دیا- تنومند اور قوی ہیکل انسان جو اپنی جسمانی قوتوں کے گھمنڈ میں سرمست سرکش تھے اس طرح بے حس و حرکت پڑے نظر آتے تھے جس طرح آندھی سے تناور درخت بے جان ہو کر گر جاتا ہے- غرض ان کو صفحہ ہستی سے مٹا دیا گیا تا کہ آنے والی نسلوں کے لیے عبرت بنیں اور دنیا و آخرت کی لعنت اور عذاب ان پر مسلط کر دیا گیا کہ وہ اس کے مستحق تھے اور حضرت ہودؑ اور ان کے مخلص پیروان اسلام خدا کی رحمت و نعمت میں عذاب الٰہی سے محفوظ رہے اور سرکش قوم کی سرکشی و بغاوت سے مامون ہو گئے- [مکمل تفصیل کے لیے باب نمبر ۴، مضمون: حضرت ہودؑ]

(**سورۃ الشعراء** آیہ ۲۶) --- ۱۲۳- "عادیوں نے بھی رسولوں کو جھٹلایا-" O --- ۱۲۴- "جبکہ ان سے ان کے بھائی ہودؑ نے کہا کہ کیا تم ڈرتے نہیں؟" O --- ۱۲۵- "میں تمہارا امانتدار پیغمبر ہوں-" O --- ۱۲۶- "پس اللہ سے ڈرو اور میرا کہا مانو!" O --- ۱۲۷- "میں اس پر تم سے کوئی اجرت طلب نہیں کرتا، میرا ثواب تو تمام جہان کے پروردگار کے پاس ہی ہے-" O --- ۱۲۸- "کیا تم ایک ایک ٹیلے پر بطور کھیل تماشا یادگار (عمارت) بنا رہے ہو-" O --- ۱۲۹- "اور بڑی صنعت والے (مضبوط محل تعمیر) کر رہے ہو گویا کہ تم ہمیشہ یہیں رہو گے-" O --- ۱۳۰- "اور جب کسی پر ہاتھ ڈالتے ہو تو سختی اور ظلم سے پکڑتے ہو-" O --- ۱۳۱- "اللہ سے ڈرو اور میری پیروی کرو-" O --- ۱۳۲- "اس سے ڈرو جس نے ان چیزوں سے تمہاری امداد کی جنہیں تم جانتے ہو-" O --- ۱۳۳- "اس نے تمہاری مدد کی مال سے اور اولاد سے-" O --- ۱۳۴- "باغات سے اور چشموں سے-" O --- ۱۳۵- "مجھے تو تمہاری نسبت بڑے دن کے عذاب کا اندیشہ ہے-" O --- ۱۳۶- "انہوں نے کہا کہ آپ وعظ کہیں یا وعظ کہنے والوں میں نہ ہوں ہم پر یکساں ہے-" O --- ۱۳۷- "یہ تو بس پرانے لوگوں کی عادت ہے-" O --- ۱۳۸- "اور ہم ہرگز عذاب نہیں دیئے جائیں گے-" O --- ۱۳۹- "چونکہ عادیوں نے حضرت ہودؑ کو جھٹلایا اس لیے ہم نے انہیں تباہ کر دیا یقیناً اس میں نشانی ہے اور ان میں سے اکثر بے ایمان تھے-" O --- [قوم عاد دنیا کی مضبوط ترین اور قوی ترین قوم تھی جس کی بابت اللہ نے فرمایا ہے- "اس جیسی قوم پیدا ہی نہیں کی گئی" یعنی جو قوت اور شدت و جبروت میں اس جیسی ہو- اسی لیے یہ کہا کرتی تھی "کون قوت میں ہم سے

Marfat.com

زیادہ ہے؟'' لیکن جب اس قوم نے بھی کفر کا راستہ چھوڑ کر ایمان وتقویٰ اختیار نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ نے سخت ہوا کی صورت میں ان پر عذاب نازل فرمایا جو مکمل سات راتیں اور آٹھ دن ان پر مسلط رہا۔ باد تند آتی اور آدمی کو اٹھا کر فضا میں بلند کرتی اور پھر زور سے سر کے بل زمین پر پٹخ دیتی۔ جس سے اس کا دماغ پھٹ اور ٹوٹ جاتا اور بغیر سر کے ان کے لاشے اس طرح زمین پر پڑے ہوتے گویا وہ کھجور کے کھوکھلے تنے ہیں۔ انہوں نے پہاڑوں' کھوؤں اور غاروں میں بڑی بڑی مضبوط عمارتیں بنا رکھی تھیں' پینے کے لیے گہرے کنوئیں کھود رکھے تھے' باغات کی کثرت تھی۔ لیکن جب اللہ کا عذاب آیا تو کوئی چیز ان کے کام نہ آئی اور انہیں صفحہ ہستی سے مٹا کر رکھ دیا گیا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۱۴۰۔ ''بیشک آپ کا رب وہی ہے غالب مہربان۔''O

(سورۃ العنکبوت ۲۹) ---۳۸۔ ''اور ہم نے عادیوں اور ثمودیوں کو بھی غارت کیا جن کے بعض مکانات تمہارے سامنے ظاہر ہیں اور شیطان نے انہیں انکی بداعمالیاں آراستہ کر دکھائی تھیں اور انہیں راہ سے روک دیا تھا باوجودیکہ یہ آنکھوں والے اور ہوشیار تھے۔''O ---۴۰۔ ''پھر تو ہر ایک کو ہم نے اس کے گناہ کے وبال میں گرفتار کر لیا' ان میں سے بعض پر ہم نے پتھروں کا مینہ برسایا اور ان میں سے بعض کو زوردار سخت آواز نے دبوچ لیا اور ان میں سے بعض کو ہم نے زمین میں دھنسا دیا اور ان میں سے بعض کو ہم نے ڈبو دیا' اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کہ ان پر ظلم کرے بلکہ یہی لوگ اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے۔''O

(سورۃ ص ۳۸) ---۱۲۔ ''ان سے پہلے بھی قوم نوح اور عاد اور میخوں والے فرعون نے جھٹلایا تھا۔''O

(سورۃ المؤمن ۴۰) ---۳۱۔ ''جیسے امت نوح اور عاد وثمود اور ان کے بعد والوں کا (حال ہوا)' اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر کسی طرح کا ظلم کرنا نہیں چاہتا۔''O

(سورۃ حم السجدۃ ۴۱) ---۱۳۔ ''اب بھی یہ روگرداں ہوں تو کہہ دیجئے! کہ میں تمہیں اس کڑک (عذاب آسمانی) سے ڈراتا ہوں جو مثل عادیوں اور ثمودیوں کی کڑک کے ہوگی۔''O ---۱۴۔ ''ان کے پاس جب ان کے آگے پیچھے سے پیغمبر آئے کہ تم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو تو انہوں نے جواب دیا کہ اگر ہمارا پروردگار چاہتا تو فرشتوں کو بھیجتا۔ ہم تو تمہاری رسالت کے بالکل منکر ہیں۔''O ---۱۵۔ ''اب عاد نے تو بے وجہ زمین میں سرکشی شروع کر دی اور کہنے لگے کہ ہم سے زور آور کون ہے؟ کیا انہیں یہ نظر نہیں آیا کہ جس نے انہیں پیدا کیا ہے وہ ان سے (بہت ہی) زیادہ زور آور ہے' وہ (آخر تک) ہماری آیتوں کا انکار ہی کرتے رہے۔''O ---۱۶۔ ''بالآخر ہم نے ان پر ایک تیز وتند آندھی منحوس دنوں میں بھیج دی کہ انہیں دنیاوی زندگی میں ذلت کے عذاب کا مزہ چکھا دیں' اور (یقین مانو) کہ آخرت کا عذاب اس سے بہت زیادہ رسوائی والا ہے اور وہ مدد نہیں کیے جائیں گے۔''O ---۱۸۔ ''اور (ہاں) ایمان دار اور پارساؤں کو ہم نے (بال بال) بچا لیا۔''O

(سورۃ الاحقاف ۴۶) ---۲۱۔ ''اور عاد کے بھائی کو یاد کرو' جبکہ اس نے اپنی قوم کو احقاف میں ڈرایا اور یقیناً اس سے پہلے بھی ڈرانے والے گزر چکے ہیں اور اس کے بعد بھی یہ کہ تم سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کی عبادت نہ کرو۔ بیشک میں تم پر بڑے دن کے عذاب سے خوف کھاتا ہوں۔''O ---۲۲۔ ''قوم نے جواب دیا' کیا آپ ہمارے پاس اس لیے آئے ہیں کہ ہمیں اپنے معبودوں (کی پرستش) سے باز رکھیں؟ پس اگر آپ سچے ہیں تو جس عذاب کا آپ وعدہ کرتے ہیں اسے ہم پر لا ڈالیں۔''O ---۲۳۔ ''(حضرت ہود نے) فرمایا (اس کا) علم تو اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے' میں تو جو پیغام دے کر بھیجا گیا تھا وہ تمہیں پہنچا رہا ہوں لیکن میں دیکھتا ہوں کہ تم لوگ نادانی کر رہے ہو۔''O ---۲۴۔ ''پھر جب انہوں نے عذاب کو بصورت بادل دیکھا اپنی وادیوں کی طرف آتے ہوئے تو کہنے لگے' یہ ابر ہم پر برسنے والا ہے' (نہیں) بلکہ دراصل یہ ابر وہ (عذاب) ہے جس کی تم جلدی کر رہے تھے' ہوا ہے جس میں دردناک عذاب ہے۔''O ---۲۵۔ ''جو اپنے رب کے حکم سے ہر چیز کو ہلاک کر دے گی' پس وہ ایسے ہو گئے کہ بجز ان کے مکانات کے اور کچھ دکھائی نہ دیتا تھا۔ گنہگاروں کے گروہ کو ہم یونہی سزا دیتے ہیں۔''O ---۲۶۔ ''اور بالیقین ہم نے (قوم عاد) کو وہ مقدور دیے تھے جو تمہیں تو دیئے بھی نہیں اور ہم نے انہیں کان آنکھیں اور دل بھی دے رکھے تھے۔ لیکن ان کے کانوں اور آنکھوں اور دلوں نے انہیں کچھ بھی نفع نہ پہنچایا جبکہ وہ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا انکار کرنے لگے اور جس چیز کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے وہی ان پر الٹ پڑی۔''O ---۲۷۔ ''اور یقیناً ہم نے تمہارے آس پاس کی بستیاں تباہ کر دیں اور طرح طرح کی ہم نے اپنی نشانیاں بیان کر دیں تاکہ وہ رجوع کر لیں۔''O ---۲۸۔ ''پس قرب الٰہی حاصل کرنے کے لیے انہوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا جن جن کو اپنا معبود بنا رکھا تھا انہوں نے ان کی مدد کیوں نہ کی؟ بلکہ وہ تو ان سے کھو گئے' (بلکہ دراصل) یہ ان کا محض جھوٹ اور (بالکل) بہتان تھا۔''O

(سورۃ ق ۵۰) ---۱۳۔ ''اور عاد نے اور فرعون نے اور برادران لوط نے۔''O ---۱۴۔ ''اور ایکہ والوں نے اور تبع کی قوم نے بھی تکذیب کی تھی۔ سب نے پیغمبروں کو جھٹلایا پس میرا وعدہ عذاب ان پر صادق آ گیا۔''O

(سورۃ الذٰریٰت ۵۱) ---۴۱۔ ''اسی طرح عادیوں میں بھی (ہماری طرف سے تنبیہ ہے) جب کہ ہم نے ان پر خیر و برکت سے خالی آندھی بھیجی۔''O ---۴۲۔ ''وہ جس جس چیز پر گرتی تھی اسے بوسیدہ ہڈی کی طرح (چورا چورا) کر دیتی تھی۔''O ---[یہ اس ہوا کی تاثیر تھی جو قوم عاد پر بطور عذاب بھیجی گئی

Marfat.com

تھی۔ یہ تند و تیز ہوا' سات راتیں اور آٹھ دن مسلسل چلتی رہی۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ النجم ۵۳)---۵۰۔ ''اور یہ کہ اسی نے عاد اول کو ہلاک کیا ہے۔''O---[قوم عاد کو اولیٰ اس لیے کہا کہ یہ ثمود سے پہلے ہوئی' یا اس لیے کہ قوم نوح کے بعد سب سے پہلے یہ قوم ہلاک کی گئی۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ القمر ۵۴)---۱۸۔ ''قوم عاد نے بھی جھٹلایا پس کیسا ہوا میرا عذاب اور میری ڈرانے والی باتیں۔''O---۱۹۔ ''ہم نے ان پر تیز و تند مسلسل چلنے والی ہوا' ایک پیہم منحوس دن میں بھیج دی۔''O---۲۰۔ ''جو لوگوں کو اٹھا اٹھا کر دے پٹختی تھی' گویا کہ وہ جڑ سے کٹے ہوئے کھجور کے تنے ہیں۔''O---۲۱۔ ''پس کیسی رہی میری سزا اور میرا ڈرانا؟''O

(سورۃ الحاقۃ ۶۹)---۶۔ ''اور عاد بے حد تیز و تند ہوا سے غارت کر دیئے گئے۔''O

(سورۃ الفجر ۸۹)---۶۔ ''کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے رب نے عادیوں کے ساتھ کیا کیا۔''O[انکی طرف حضرت ہود علیہ السلام نبی بنا کر بھیجے گئے تھے۔ انہوں نے تکذیب کی، بالآخر اللہ تعالیٰ نے سخت ہوا کا عذاب ان پر نازل کیا جو متواتر سات راتیں اور آٹھ دن چلتی رہی (الحاقۃ، ۷۔۱۰) اور انہیں تہس نہس کر کے رکھ دیا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]---۷۔ ''ستونوں والے ارم کے ساتھ۔''O[ارم، عاد سے عطف بیان یا بدل ہے۔ یہ قوم عاد کے دادا کا نام ہے۔ ان کا سلسلہ نسب ہے، عاد بن عوض بن ارم بن سام بن نوح۔ (فتح القدیر) اس کا مقصد یہ وضاحت ہے کہ یہ عاد اولیٰ ہے۔ ذات العماد (ستونوں والے) سے اشارہ ہے ان کی قوت و طاقت اور دراز قامتی کی طرف (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]---۸۔ ''جس کی مانند (کوئی قوم) ملکوں میں پیدا نہیں کی گئی۔''O[یہ قد و قامت میں بھی دوسرے لوگوں سے ممتاز تھے اور جسمانی قوت و طاقت میں بھی اپنی نظیر نہیں رکھتے تھے۔ (تفسیر از ضیاء القرآن)]

قوم ثمود

(سورۃ الاعراف ۷)---۷۳۔ ''اور ثمود کی طرف ان کے بھائی صالحؑ کو۔ اس نے کہا، اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی خدا نہیں۔ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک واضح دلیل آ گئی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی اونٹنی ہے جو تمہارے لئے نشانی ہے۔''O---[کفار نے حضرت صالحؑ کو کہا تھا کہ اگر اس پتھر سے اونٹنی نکل آئے تو ہم ایمان لے آئیں گے تو حضرت صالحؑ نے دعا کی تو پتھر سے ایک عظیم الجثہ اونٹنی نکل آئی۔ پس اسے چھوڑ دو کہ اللہ تعالیٰ کی زمین میں چرے اور اسے کوئی تکلیف نہ پہنچاؤ۔ ورنہ تمہیں دردناک عذاب آئے گا۔ عاد ثانیہ حضرت صالحؑ کی قوم ہے اسی کو ثمود کہتے ہیں۔ عاد اور ثمود کا سو برس کا فاصلہ ہے۔ اور یہ حجاز اور شام کے درمیان وادی القریٰ میں رہائش پذیر تھے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۷۴۔ ''اور یاد کرو جب اس نے عاد کے بعد تمہیں حاکم بنایا اور تمہیں زمین میں جگہ دی اور تم اس کے میدانوں میں محل بناتے ہو اور پہاڑوں کو تراش کر گھر بناتے ہو۔ پس اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کرو اور زمین میں فساد نہ کرتے پھرو۔''O---۷۵۔ ''اس کی قوم کے متکبر سرداروں نے دبے ہوئے لوگوں سے جو ان میں ایمان لے آئے تھے کہا، کیا تم جانتے ہو کہ صالحؑ اپنے رب کا بھیجا ہوا ہے۔ انہوں نے کہا، ہم اس پیغام پر جس کے ساتھ اسے بھیجا گیا ہے ایمان رکھتے ہیں۔''O---۷۶۔ ''متکبر لوگوں نے کہا۔ ہم اس کا جسے تم مانتے ہو انکار کرتے ہیں۔''O---۷۷۔ ''پھر انہوں نے اونٹنی کی کوچیں کاٹ ڈالیں اور اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی اور کہنے لگے، صالح لے آ جس کا تو ہم سے وعدہ کرتا ہے اگر تو رسولوں میں سے ہے۔''O---۷۸۔ ''پھر زلزلے نے انہیں آ لیا۔ اور وہ اپنے گھر میں اوندھے پڑے رہ گئے۔''O---۷۹۔ ''پھر اس نے ان سے منہ موڑ لیا اور کہنے لگا۔ اے میری قوم! میں نے اپنے رب کا پیغام تم کو پہنچا دیا تھا اور تمہاری خیر خواہی چاہی تھی۔ لیکن تم خیر خواہوں کو پسند نہیں کرتے۔''O

(سورۃ هود ۱۱)---۶۱۔ ''اور ثمود کی طرف ان کے بھائی صالحؑ کو (بھیجا) اس نے کہا اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی خدا نہیں۔ اسی نے تمہیں زمین سے پیدا کیا ہے اور تمہیں اس میں بسایا ہے۔ پس اس سے بخشش مانگو پھر اس کی طرف رجوع کرو۔ بیشک میرا رب قریب ہے اور دعا کو قبول کرنے والا ہے۔''O---۶۲۔ ''وہ بولے، صالحؑ! اس سے پہلے تو ہمارے درمیان ایک امید گاہ تھا۔ کیا تو ہمیں ان کی عبادت کرنے سے روکتا ہے جن کی عبادت ہمارے باپ دادا کرتے تھے۔ مگر ہم اس کے بارے میں جس (دین) کی طرف تو ہمیں بلاتا ہے دل میں کھٹکنے والے شک میں ہیں۔''O---۶۳۔ ''اس نے کہا۔ اے میری قوم! کیا تم نے غور کیا کہ اگر میں اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل پر ہوا اور اس نے مجھے اپنی طرف سے رحمت عطا کی ہو تو اگر میں اس کی نافرمانی کروں تو کون مجھے اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں مدد دے گا؟ پھر تم میرے لئے نقصان کے علاوہ کچھ زیادہ نہیں کرو گے۔''O---۶۴۔ ''اور اے میری قوم! یہ اللہ تعالیٰ کی اونٹنی ہے جو تمہارے لئے ایک نشان ہے۔ پس اسے چھوڑ دو کہ اللہ تعالیٰ کی زمین میں چرتی پھرے اور اسے کوئی برائی نہ پہنچاؤ

Marfat.com

ورنہ تمہیں قریبی عذاب پکڑے گا۔"O ---۶۵ "مگر انہوں نے اس کی کونچیں کاٹ ڈالیں۔ پھر اس نے کہا، اپنے گھر میں تین دن فائدے اٹھالو۔ یہ وعدہ ہے جو جھوٹ نہ ہوگا۔"O ---۶۶ "پھر جب ہمارا حکم آ پہنچا تو ہم نے اپنی رحمت سے صالح کو اور ان کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے (اس سے) اور اس دن کی رسوائی سے بچالیا۔ بیشک تیرا رب ہی قوت والا ہے اور غالب ہے۔"O ---۶۷ "اور ظالموں کو ایک چنگھاڑ نے آ پکڑا، سو وہ اپنے گھروں میں یوں اوندھے پڑے رہ گئے۔"O ---۶۸ "گویا وہ کبھی وہاں بسے ہی نہ تھے۔ سنو! ثمود نے اپنے رب کا انکار کیا سنو! دور دفع ہوئے ثمود۔"O

اس قوم کو (جس کے ایک فرد حضرت صالح بھی ہیں) ثمود اس لیے کہا جاتا ہے کہ ان کے نسب نامہ کا جدِ اعلیٰ ثمود ہے اور اسی کی جانب یہ قبیلہ یا قوم منسوب ہے۔ قوم ثمود بھی سامی قوم ہی کی ایک شاخ ہے اور غالباً بلکہ یقیناً یہی وہ افراد قوم ہیں جو عاد اولیٰ کی ہلاکت کے وقت حضرت ہودؑ کے ساتھ بچ گئے تھے اور یہی نسل عاد ثانیہ کہلائی اور بلاشبہ یہ قوم بھی عرب بائدہ (ہلاک شدہ عربی نسل) میں سے ہے۔

ثمود کی بستیاں: ۔ثمود کہاں آباد تھے اور کس خطہ میں پھیلے ہوئے تھے؟ اس کے متعلق یہ طے شدہ امر ہے کہ ان کی آبادیاں حجر میں تھیں، حجاز اور شام کے درمیان وادی قریٰ تک جو میدان نظر آتا ہے یہ سب ان کا مقام سکونت ہے اور آج کل "فج الناقۃ" کے نام سے مشہور ہے۔ ثمود کی بستیوں کے کھنڈرات اور آثار آج تک موجود ہیں اور اس زمانہ میں بھی بعض مصری اہل تحقیق نے ان کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ ان کا بیان ہے کہ وہ ایک ایسے مکان میں داخل ہوئے جو "شاہی حویلی" کہی جاتی ہے اس میں متعدد کمرے ہیں اور اس حویلی کے ساتھ ایک بہت بڑا حوض ہے اور یہ پورا مکان پہاڑ کاٹ کر بنایا گیا ہے۔ حجر کا یہ مقام جو حجر ثمود کہلاتا ہے شہر مدین سے جنوب مشرق میں اس طرح واقع ہے کہ خلیج عقبہ اس کے سامنے پڑتی ہے اور جس طرح عاد کو عاد ارم کہا گیا ہے (حتیٰ کہ قرآن عزیز نے تو ارم کو ان کی مستقل صفت ہی بنادیا) اسی طرح ان کی ہلاکت کے بعد ان کو ثمود ارم یا عاد ثانیہ کہا جاتا ہے۔ بعض کا یہ خیال ہے کہ یہ ان عمالقہ میں سے تھے جن کو مصر کے بادشاہ احمس نے خارج البلد کر دیا تھا اور چونکہ مصر کے زمانہ میں فن سنگ تراشی میں انہوں نے کمال حاصل کر لیا تھا اس لیے حجر جا کر پہاڑوں اور پتھروں کو تراش کر بے نظیر عمارات تعمیر کیں اور عام رائج طریقہ پر بھی عالی شان محل بنائے۔

اہل ثمود کا مذہب: ۔ثمود اپنے بت پرست پیشروؤں کی طرح بت پرست تھے۔ وہ خدائے واحد کے علاوہ بہت سے معبودان باطل کے پرستار اور شرک میں مبتلا تھے۔ اس لیے ان کی اصلاح اور احقاق حق کے لیے ان ہی کے قبیلہ میں سے حضرت صالحؑ کو ناصح پیغمبر اور رسول بنا کر بھیجا گیا تاکہ وہ ان کو راہ راست پر لائیں۔ ان کو خدا کی نعمتیں یاد دلائیں جن سے صبح و شام وہ محظوظ ہوتے رہتے ہیں اور ان پر واضح کریں کہ کائنات کی ہر شے خدا کی توحید اور یکتائی پر شاہد ہے اور یقینی دلائل اور مسکت براہین کے ساتھ ان کی گمراہی کو ظاہر کریں اور بتائیں کہ پرستش و عبادت کے لائق ذات احد کے علاوہ دوسرا کوئی نہیں ہے۔

ناقۃ اللہ: ۔غرض حضرت صالحؑ قوم (ثمود) کو بار بار سمجھاتے اور نصیحت فرماتے رہے مگر قوم پر مطلق اثر نہیں ہوا بلکہ اس کا بغض و عناد ترقی پاتا رہا اور ان کی مخالفت بڑھتی ہی رہی اور وہ کسی طرح بت پرستی سے باز نہ آئی۔ اگرچہ ایک مختصر اور کمزور جماعت نے ایمان قبول کر لیا اور وہ مسلمان ہو گئی مگر قوم کے سردار اور بڑے بڑے سرمایہ دار اسی طرح باطل پرستی پر قائم رہے اور انہوں نے خدا کی دی ہوئی ہر قسم کی خوش عیشی اور رفاہیت کا شکر یہ ادا کرنے کی بجائے کفران نعمت کو شعار بنالیا۔ وہ حضرت صالحؑ کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا کرتے کہ صالح! اگر ہم باطل پرست ہوتے، خدا کے صحیح مذہب کے منکر ہوتے اور اس کے پسندیدہ طریقے پر قائم نہ ہوتے تو آج ہم کو یہ دھن و دولت، سرسبز و شاداب باغات کی فراوانی، سیم و زر کی بہتات، بلند و عالیشان محلات کی رہائش، میوہ جات اور پھلوں کی کثرت، شیریں نہروں اور عمدہ مرغزاروں کی افزائش حاصل نہ ہوتی۔ تو خود کو اور اپنے پیروؤں کو دیکھ اور پھر ان کی تنگ حالی اور غربت پر نظر کر اور بتلا کہ خدا کے پیارے اور مقبول کون ہیں۔ ہم یا تم؟ قرآن عزیز نے اس کو "ناقۃ اللہ" (خدا کی اونٹنی) کہا ہے تاکہ پیش نظر رہے کہ یوں تو تمام مخلوق خدا ہی کی ملکیت ہے مگر ثمود نے چونکہ اس کو خدا کی ایک نشانی کی شکل میں طلب کیا تھا اس لیے اس کی موجودہ خصوصیت اور اعزاز کے لیے اس کو "ناقۃ اللہ" کا لقب دلایا۔ اور نیز اس کو "لکم آیۃ" کہہ کر یہ بھی بتایا کہ یہ نشانی اپنے اندر خاص اہمیت رکھتی ہے لیکن بدقسمت قوم ثمود زیادہ دیر تک اس کو برداشت نہ کر سکی اور ایک روز سازش کر کے قدار بن سالف کو اس پر آمادہ کر لیا کہ وہ اس کے قتل میں پہل کرے اور باقی اعانت کریں اور اس طرح ناقہ کو ہلاک کر ڈالا۔ حضرت صالحؑ کو جب یہ معلوم ہوا تو آبدیدہ ہو کر فرمانے لگے۔ بدبخت قوم! آخر تجھ سے صبر نہ ہو سکا اب خدا کے عذاب کا انتظار کر۔ تین روز کے بعد وہ نہ ٹلنے والا عذاب آئے گا اور تم سب کو ہمیشہ کے لیے تہس نہس کر جائے گا۔

قوم کی ہلاکت اور صالحؑ کا قیام: ۔یہ ایک تاریخی سوال ہے کہ جب ثمود ہلاک و برباد ہو گئے تو صالحؑ اور ان پر ایمان لانے والے مسلمانوں نے کہاں سکونت اختیار کی؟ اس سوال کا جواب یقینی اور حتمی طور پر دینا تو قریب ناممکن ہے البتہ گمان یہ ہے کہ وہ قوم کی ہلاکت کے بعد فلسطین میں آ کر آباد ہوئے اس لیے کہ حجر کے قریب یہی مقام ایسا تھا جو سرسبز و شاداب اور مویشیوں کے پانی اور چارہ کے لیے بہترین تھا اور فلسطین کے علاقہ میں یہ جگہ تو اچھی رملہ ہو گی یا کوئی دوسرا مقام۔ علماء تفسیر اس کے جواب میں متعدد اقوال پیش فرماتے ہیں: ۔(۱) وہ فلسطین کے علاقہ رملہ کے قریب آباد ہوئے۔ خازن نے اسی قول کو اختیار کیا

Marfat.com

ہے۔(۲)وہ حضرموت میں آ کر آباد ہوئے اس لئے کہ ان کا اصل وطن یہی تھا یا اس لئے کہ یہ احقاف ہی کا ایک حصہ ہے۔یہاں ایک قبر ہے جن کے متعلق مشہور ہے کہ یہ صالح کی قبر ہے۔(۳)وہ ثمود کی ہلاکت کے بعد مکہ معظمہ تشریف لے آئے اور وہیں مقیم ہوگئے اور وہیں انتقال فرمایا،اور ان کی قبر مبارک کعبہ سے غربی جانب حرم ہی میں ہے،سید آلوسی اسی کو راجح سمجھتے ہیں۔سید آلوسی نے اپنی تفسیر میں ایک قول نقل کیا ہے جس میں بتایا ہے کہ صالح علیہ السلام پر ایمان لانے والے جو مسلمان ان کے ساتھ عذاب سے محفوظ اور نجات یافتہ رہے ان کی تعداد تقریباً ۱۲۰تھی اور ہلاک شدہ قریباً ڈیڑھ ہزار گھرانے تھے۔[مکمل تفصیل کے لیے باب نمبر۴،مضمون:حضرت صالح علیہ السلام]

(**سورۃ الشعراء ۲۶**)---۱۴۱۔''ثمودیوں نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا۔''O---۱۴۲۔''ان کے بھائی صالح نے ان سے فرمایا کہ کیا تم اللہ سے نہیں ڈرتے؟''O---۱۴۳۔''میں تمہاری طرف اللہ کا امانت دار پیغمبر ہوں۔''O---۱۴۴۔''تو تم اللہ سے ڈرو اور میرا کہا کرو۔''O---۱۴۵۔''میں اس پر تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا'میری اجرت تو بس پروردگار عالم پر ہی ہے۔''O---۱۴۶۔''کیا ان چیزوں میں جو یہاں ہیں تم امن کے ساتھ چھوڑ دیئے جاؤ گے۔''O---۱۴۷۔''یعنی ان باغوں اور ان چشموں۔''O---۱۴۸۔''اور ان کھیتوں اور ان کھجوروں کے باغوں میں جن کے شگوفے نرم و نازک ہیں۔''O---۱۴۹۔''اور تم پہاڑوں کو تراش تراش کر پر تکلف مکانات بنا رہے ہو۔''O---۱۵۰۔''پس اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔''O---۱۵۱۔''بے باک حد سے گزر جانے والوں کی اطاعت سے باز آجاؤ۔''O---۱۵۲۔''جو ملک میں فساد پھیلا رہے ہیں اور اصلاح نہیں کرتے۔''O---۱۵۳۔''وہ بولے کہ بس تو ان میں سے ہے جن پر جادو کر دیا گیا ہے۔''O---۱۵۴۔''تو تو ہم جیسا ہی انسان ہے۔اگر تو سچوں سے ہے تو کوئی معجزہ لے آ۔''O---۱۵۵۔''آپ نے فرمایا یہ ہے اونٹنی'پانی پینے کی ایک باری اس کی اور ایک مقررہ دن کی باری پانی پینے کی تمہاری۔''O---۱۵۶۔''(خبردار!) اسے برائی سے ہاتھ نہ لگانا ورنہ ایک بڑے بھاری دن کا عذاب تمہاری گرفت کرلے گا۔''O---۱۵۷۔''پھر بھی انہوں نے اس کی کوچیں کاٹ ڈالیں'بس وہ پشیمان ہوگئے۔''O---۱۵۸۔''اور عذاب نے انہیں آدبوچا۔بیشک اس میں عبرت ہے۔اور ان میں سے اکثر لوگ مومن نہ تھے۔''O---۱۵۹۔''اور بیشک آپ کا رب بڑا زبردست اور مہربان ہے۔''O

(**سورۃ النمل ۲۷**)---۴۵۔''یقیناً ہم نے ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو بھیجا کہ تم سب اللہ کی عبادت کرو پھر بھی وہ دو فریق بن کر آپس میں لڑنے جھگڑنے لگے۔''O---۴۶۔''آپ نے فرمایا اے میری قوم کے لوگو! تم نیکی سے پہلے برائی کی جلدی کیوں مچا رہے ہو؟ تم اللہ تعالیٰ سے استغفار کیوں نہیں کرتے تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔''O---۴۷۔''وہ کہنے لگے ہم تو تیری اور تیرے ساتھیوں کی بدشگونی لے رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا تمہاری بدشگونی اللہ کے ہاں ہے'بلکہ تم فتنے میں پڑے ہوئے لوگ ہو۔''O---۴۸۔''اس شہر میں نو سردار تھے جو زمین میں فساد پھیلاتے رہتے تھے اور اصلاح نہیں کرتے تھے۔''O---۴۹۔''انہوں نے آپس میں بڑی قسمیں کھا کھا کر عہد کیا کہ رات ہی کو صالح اور اس کے گھر والوں پر ہم چھاپہ ماریں گے'اور اس کے وارثوں سے صاف کہہ دیں گے کہ ہم اس کے اہل کی ہلاکت کے وقت موجود نہ تھے اور ہم بالکل سچے ہیں۔''O---[یعنی صالح علیہ السلام کو اور اس کے گھر والوں کو قتل کر دیں گے،یہ قسمیں انہوں نے اس وقت کھائیں'جب اونٹنی کے قتل کے بعد حضرت صالح علیہ السلام نے کہا کہ تین دن کے بعد تم پر عذاب آجائے گا۔انہوں نے کہا کہ عذاب کے آنے سے قبل ہی ہم صالح علیہ السلام اور ان کے گھر والوں کا صفایا کر دیں۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۵۰۔''انہوں نے مکر (خفیہ تدبیر) کیا اور ہم نے بھی اور وہ اسے سمجھتے ہی نہ تھے۔''O---[ان کا مکر یہی تھا کہ انہوں نے باہم حلف اٹھایا کہ رات کی تاریکی میں اس منصوبہ قتل کو بروئے کار لائیں اور تین دن پورے ہونے سے پہلے ہی ہم صالح علیہ السلام اور ان کے گھر والوں کو ٹھکانے لگا دیں۔(تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۵۱۔''(اب) دیکھ لے ان کے مکر کا انجام کیسا کچھ ہوا؟ کہ ہم نے ان کو اور ان کی قوم کو سب کو غارت کر دیا۔''O---۵۲۔''یہ ہیں ان کے مکانات جو ان کے ظلم کی وجہ سے اجڑے پڑے ہیں'جو لوگ علم رکھتے ہیں ان کے لیے اس میں بڑی نشانی ہے۔''O---۵۳۔''ہم نے ان کو جو ایمان لائے تھے اور پرہیزگار تھے بال بال بچالیا۔''O

(**سورۃ العنکبوت ۲۹**)---۳۸۔''اور ہم نے عادیوں اور ثمودیوں کو بھی غارت کیا جن کے بعض مکانات تمہارے سامنے ظاہر ہیں اور شیطان نے انہیں ان کی بداعمالیاں آراستہ کر دکھائی تھیں اور انہیں راہ سے روک دیا تھا باوجود یکہ یہ آنکھوں والے اور ہوشیار تھے۔''O---۴۰۔''پھر تو ہر ایک کو ہم نے اس کے گناہ کے وبال میں گرفتار کر لیا'ان میں سے بعض پر ہم نے پتھروں کا مینہ برسایا اور ان میں سے بعض کو زوردار آواز نے دبوچ لیا اور ان میں سے بعض کو ہم نے زمین میں دھنسا دیا اور ان میں سے بعض کو ہم نے ڈبو دیا'اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کہ ان پر ظلم کرے بلکہ یہی لوگ اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے۔''O

(**سورۃ ص ۳۸**)---۱۳۔''اور ثمود نے اور قوم لوط نے اور ایکہ کے رہنے والوں نے بھی'یہی (بڑے) لشکر تھے۔''O

(**سورۃ المؤمن ۴۰**)---۳۱۔''جیسے امت نوح اور عاد و ثمود اور ان کے بعد والوں کا (حال ہوا) اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر کسی طرح کا ظلم کرنا نہیں

Marfat.com

چاہتا۔"O

(سورۃ حٰم السجدۃ ۴۱)---۱۳۔"اب بھی یہ روگرداں ہوں تو کہہ دیجئے! کہ میں تمہیں اس کڑک (عذاب آسمانی) سے ڈراتا ہوں جو مثل عادیوں اور ثمودیوں کی کڑک کے ہوگی۔"O---۱۴۔"ان کے پاس جب ان کے آگے پیچھے سے پیغمبر آئے کہ تم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو تو انہوں نے جواب دیا کہ اگر ہمارا پروردگار چاہتا تو فرشتوں کو بھیجتا۔ ہم تو تمہاری رسالت کے بالکل منکر ہیں۔"O---۱۷۔"رہے ثمود' سو ہم نے ان کی بھی رہبری کی پھر بھی انہوں نے ہدایت پر اندھے پن کو ترجیح دی جس بنا پر انہیں (سراپا) ذلت کے عذاب' کی کڑک نے ان کے کرتوتوں کے باعث پکڑ لیا۔"O---۱۸۔

"اور (ہاں) ایمان دار اور پارساؤں کو ہم نے (بال بال) بچا لیا۔"O

(سورۃ ق ۵۰)---۱۲۔"ان سے پہلے نوح کی قوم نے اور رس والوں نے اور ثمود نے۔"O

(سورۃ الذّٰریٰت ۵۱)---۴۳۔"اور ثمود (کے قصے) میں بھی (عبرت) ہے جب ان سے کہا گیا کہ تم کچھ دنوں تک فائدہ اٹھالو۔"O---۴۴۔"لیکن انہوں نے اپنے رب کے حکم سے سرتابی کی جس پر انہیں ان کے دیکھتے دیکھتے (تیز و تند) کڑاکے نے ہلاک کر دیا۔"O---۴۵۔"پس نہ تو وہ کھڑے ہو سکے اور نہ بدلہ لے سکے۔"O

(سورۃ النجم ۵۳)---۵۱۔"اور ثمود کو بھی (جن میں سے) ایک کو بھی باقی نہ رکھا۔"O

(سورۃ القمر ۵۴)---۲۳۔"قوم ثمود نے ڈرانے والوں کو جھٹلایا۔"O---۲۴۔"اور کہنے لگے کیا ہمیں میں سے ایک شخص کی ہم فرمانبرداری کرنے لگیں؟ تب تو ہم یقیناً غلطی اور دیوانگی میں پڑے ہوئے ہوں گے۔"O---۲۵۔"کیا ہمارے سب کے درمیان صرف اسی پر وحی اتاری گئی؟ نہیں بلکہ وہ جھوٹا شیخی خور ہے۔"O---۲۶۔"اب سب جان لیں گے کل کو کہ کون جھوٹا اور شیخی خور تھا؟"O---۲۷۔"بیشک ہم ان کی آزمائش کے لیے اونٹنی بھیجیں گے۔ پس (اے صالح) تو ان کا منتظر رہ اور صبر کر۔"O---۲۸۔"ہاں! انہیں خبر کر دے کہ پانی ان میں تقسیم شدہ ہے' ہر ایک اپنی باری پر حاضر ہوگا۔"O---۲۹۔ "انہوں نے اپنے ساتھی کو آواز دی جس نے (اونٹنی پر) وار کیا اور (اس کی) کوچیں کاٹ دیں۔"O---۳۰۔"پس کیوں کر ہوا میرا عذاب اور میرا ڈرانا۔"O---۳۱۔"ہم نے ان پر ایک چیخ بھیجی پس ایسے ہو گئے جیسے باڑ بنانے والے کی روندی ہوئی گھاس۔"O

(سورۃ الحاقۃ ۶۹)---۴۔"اس کھڑکا دینے والی (قیامت) کو ثمود اور عاد نے جھٹلا دیا تھا۔"O---۵۔"(جس کے نتیجہ میں) ثمود تو بے حد خوفناک (اور اونچی) آواز سے ہلاک کر دیئے گئے۔"O---[طَاغِیَۃ ایسی آواز جو حد سے تجاوز کر جانے والی ہو' یعنی نہایت خوف ناک اور اونچی آواز سے قوم ثمود کو ہلاک کیا گیا' جیسا کہ پہلے متعدد جگہ گزرا۔ (از تفسیر ۶ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۸۔"کیا ان میں سے کوئی بھی تجھے باقی نظر آ رہا ہے؟"O

(سورۃ الفجر ۸۹)---۹۔"اور ثمودیوں کے ساتھ جنہوں نے وادی میں بڑے بڑے پتھر تراشے تھے۔"O---[یہ حضرت صالح علیہ السلام کی قوم تھی' اللہ نے اسے پتھر تراشنے کی خاص صلاحیت و قوت عطا کی تھی' حتیٰ کہ یہ لوگ پہاڑوں کو تراش کر ان میں اپنی رہائش گاہ تعمیر کر لیتے تھے۔ (از تفسیر ۴ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الشمس ۹۱)---۱۱۔"(قوم) ثمود نے اپنی سرکشی کے باعث جھٹلایا۔"O---۱۲۔"جب ان میں کا بڑا بدبخت اٹھ کھڑا ہوا۔"O---۱۳۔"انہیں اللہ کے رسول نے فرما دیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی اونٹنی اور اس کے پینے کی باری کی (حفاظت کرو)۔"O---۱۴۔"ان لوگوں نے اپنے پیغمبر کو جھوٹا سمجھ کر اس اونٹنی کی کوچیں کاٹ دیں' پس ان کے رب نے ان کے گناہوں کے باعث ان پر ہلاکت ڈالی اور پھر ہلاکت کو عام کر دیا اور اس بستی کو برابر کر دیا۔"O---۱۵۔ "وہ نہیں ڈرتا اس کے تباہ کن انجام سے۔"O---[یعنی اللہ دنیا کے بادشاہوں اور یہاں کی حکومتوں کے فرمانرواؤں کی طرح نہیں ہے کہ وہ کسی قوم کے خلاف کوئی قدم اٹھانے کے وقت یہ سوچنے پر مجبور ہوتے ہیں کہ اس اقدام کے نتائج کیا ہوں گے' اس کا اقتدار سب سے بالاتر ہے' اسے اس امر کا کوئی اندیشہ نہیں تھا کہ ثمود کی حامی کوئی ایسی طاقت ہے جو اس سے بدلہ لینے کے لئے آئے گی۔ (از تفسیر ۱۱ تفہیم القرآن)]

قوم ابراہیم علیہ السّلام

(سورۃ الانعام ۶)---۷۹۔"میں (ابراہیمؑ) یکسو ہو کر اپنا منہ اس کی طرف کرتا ہوں جو آسمانوں اور زمین کو وجود میں لایا ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں۔"O---۸۰۔"اور اس کی قوم نے اس سے جھگڑا کیا۔ اس نے کہا' کیا تم اللہ کے بارے میں مجھ سے جھگڑا کرتے ہو حالانکہ اس نے مجھے راہ دکھائی ہے اور میں ان سے نہیں ڈرتا جنہیں تم اس کا شریک بناتے ہو سوائے اس کے کہ میرا رب کچھ چاہے میرے رب کا علم ہر شے پر حاوی ہے تو کیا تم نصیحت نہ لو

Marfat.com

گے؟''O---۸۱۔''اور میں ان سے کیسے ڈروں جنہیں تم اس کا شریک کرتے ہو۔جب تم نہیں ڈرتے کہ تم نے ان چیزوں کو اللہ تعالیٰ کا شریک بنالیا ہے۔ جن کی کوئی سند اس نے تم پر نہیں اتاری؟ پھر دو گروہوں میں سے کون سا امن کا زیادہ حقدار ہے اگر تمہیں علم ہے۔''O---۸۲۔''جو لوگ ایمان لائے ہیں اور اپنے ایمان کو ظلم سے خلط ملط نہیں کرتے ان ہی کے لئے امن ہے اور وہی راہ راست پر ہیں۔''O---۸۳۔''اور یہ تھی ہماری دلیل جو ہم نے ابراہیم کو اس کی قوم کے مقابلے میں دی۔ہم جس کے چاہتے ہیں رتبے بلند کردیتے ہیں۔تیرا رب حکمت والا علم والا ہے۔''O

حضرت ابراہیمؑ کی قوم بت پرستی کے ساتھ ساتھ کواکب پرستی بھی کرتی تھی اور ان کا عقیدہ تھا کہ انسانوں کی موت وحیات، ان کا رزق، ان کا نفع وضرر، خشک سالی اور قحط سالی، فتح وظفر اور شکست وہزیمت، غرض تمام کارخانہ عالم کا نظم ونسق کواکب اور ان کی حرکات کی تاثیر پر چل رہا ہے اور یہ تاثیر ان کے ذاتی اوصاف میں سے ہے اس لیے ان کی خوشنودی ضروری ہے اور یہ ان کی پرستش کے بغیر ممکن نہیں۔اس لیے حضرت ابراہیمؑ نے جس طرح ان کو ان کے سفلی معبودان باطل کی حقیقت واشگاف کرکے راہ حق کی طرف دعوت دی اسی طرح ضروری سمجھا کہ ان کے علوی معبودان باطل کی بے ثباتی اور فنا کے منظر کو پیش کرکے اس حقیقت سے بھی آگاہ کردیں کہ تمہارا یہ خیال قطعاً غلط ہے کہ ان چمکتے ہوئے ستاروں، چاند اور سورج کو خدائی طاقت حاصل ہے۔ہرگز نہیں، یہ خیال خام اور باطل عقیدہ ہے مگر یہ باطل پرست جبکہ اپنے خود ساختہ اصنام سے اس قدر خائف تھے کہ ان کو برا کہنے والے کے لیے ہر آن یہ تصور کرتے تھے کہ وہ ان کے غضب میں آکر برباد وتباہ ہوجائے گا تو ایسے اوہام پرستوں کے دلوں میں بلند ستاروں کی پرستش کے خلاف جذبہ پیدا کرنا کچھ آسان کام نہ تھا۔

اور کلدانیین کی جانب ہجرت:۔ حضرت ابراہیمؑ اپنے والد آزر اور قوم سے جدا ہوکر فرات کے غربی کنارہ کے قریب ایک بستی میں چلے گئے جو اور کلدانیین کے نام سے مشہور ہے۔یہاں کچھ عرصہ قیام کیا اور حضرت لوطؑ اور حضرت سارہ (رضی اللہ عنہا) ہم سفر ہیں اور کچھ دنوں کے بعد یہاں سے حاران یا حاران کی جانب روانہ ہوگئے اور وہاں ''دین حنیف'' کی تبلیغ شروع کردی۔

ہجرت فلسطین:۔ حضرت ابراہیمؑ اس طرح تبلیغ کرتے کرتے فلسطین پہنچے، اس سفر میں بھی ان کے ہمراہ حضرت سارہ، حضرت لوطؑ اور لوطؑ کی بیوی تھیں۔ حضرت ابراہیمؑ نے فلسطین کے غربی اطراف میں سکونت اختیار کی۔اس زمانہ میں یہ علاقہ کنعانیوں کے زیر اقتدار تھا۔پھر قریب ہی شکیم (نابلس) میں چلے گئے اور وہاں کچھ عرصہ قیام کیا اس کے بعد یہاں بھی زیادہ مدت قیام نہیں فرمایا اور غرب ہی کی جانب بڑھتے چلے گئے حتیٰ کہ مصر تک جاپہنچے۔[مکمل تفصیل کے لیے باب نمبر۴، مضمون: حضرت ابراہیمؑ]

قوم لوط علیہ السلام

(سورۃ الاعراف ۷)---۸۰۔''اور لوطؑ کو۔جب اس نے اپنی قوم سے کہا، کیا تم وہ بے حیائی کرتے ہو جو سارے جہان میں تم سے پہلے کسی نے نہیں کی؟''O---[ان کا علاقہ اردن اور بیت المقدس کے درمیان تھا جسے سدوم کہا جاتا ہے۔یہ زمین سرسبز وشاداب تھی یہاں ہر طرح کے غلے اور پھلوں کی کثرت تھی۔(از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۸۱۔''ہاں! تم عورتوں کو چھوڑ کر شہوت رانی کے لئے مردوں کے پاس جاتے ہو۔نہیں بلکہ تم حد سے نکلنے والے لوگ ہو۔''O---[اور اب اسی فطرت صحیحہ سے انحراف اور حدود الٰہی سے تجاوز کو مغرب کی ''مہذب'' قوموں نے اختیار کرلیا ہے اور انسانوں کا ''بنیادی حق'' قرار پا گیا ہے۔جس سے روکنے کا کسی کو حق حاصل نہیں ہے چنانچہ اب وہاں لواطت کو قانونی تحفظ حاصل ہوگیا ہے اور یہ سرے سے جرم ہی نہیں رہا۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔(از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۸۲۔''مگر اس کی قوم کا جواب صرف یہ تھا کہ وہ کہنے لگے انہیں اپنی بستی سے نکال دو۔یہ لوگ پاک رہنا چاہتے ہیں۔''O---۸۳۔''پھر ہم نے اسے اور اس کے گھرانے کو بچالیا۔ماسوا اس کی بیوی کے وہ پیچھے رہ جانے والوں میں تھی۔''O---۸۴۔''اور ہم نے ان پر خوب برساؤ کیا۔پھر دیکھ کہ مجرموں کا انجام کیسا ہوا۔''O

(سورۃ ھود ۱۱)---۷۸۔''اور اس کی قوم اس کے پاس بے اختیار بھاگتی ہوئی آئی۔اور اس سے پہلے وہ برے کام کیا کرتے تھے۔اس نے کہا، اے میری قوم! یہ میری بیٹیاں ہیں جو تمہارے لئے بہت ہی پاکیزہ ہیں۔سو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور مجھے میرے مہمانوں میں رسوا نہ کرو۔کیا تم میں کوئی بھی سمجھدار آدمی نہیں؟''O---[یعنی تمہیں اگر جنسی خواہش ہی کی تسکین مقصود ہے تو اس کے لئے میری اپنی بیٹیاں موجود ہیں۔جن سے تم نکاح کرلو اور اپنا مقصد پورا کرلو۔یہ تمہارے لئے ہر طرح سے بہتر ہے۔بعض نے کہا کہ بنات سے مراد عام عورتیں ہیں اور انہیں اپنی لڑکیاں اس لئے کہا ہے کہ پیغمبر اپنی امت کے لئے بمنزلہ باپ ہوتا ہے۔مطلب یہ ہے کہ اس کام کے لئے عورتیں موجود ہیں ان سے نکاح کرو اور اپنا مقصد پورا کرو۔(از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۷۹۔''(حضرت لوطؑ) وہ کہنے لگے۔تو جانتا تو ہے کہ تیری بیٹیوں پر ہمارا کوئی حق نہیں اور تو یقیناً جانتا ہے جو ہم چاہتے ہیں۔''O---۸۰۔''وہ کہنے لگا۔کاش! مجھ

Marfat.com

میں تمہارے مقابلے کی قوت ہوتی یا میں کسی مضبوط سہارے کے پاس جگہ پاتا۔'' O---[تفسیر کے لئے باب نمبر ۱۴، مضمون: مادی اسباب]---۸۱۔ ''وہ (فرشتے) بولے۔لوط! ہم تیرے رب کے بھیجے ہوئے ہیں۔وہ تجھ تک نہیں پہنچ سکیں گے۔تو اپنے گھر والوں کے ساتھ رات کے ایک حصے میں چل پڑ اور تم میں کوئی پیچھے نہ مڑے۔مگر ہاں! تیری بیوی کہ اس پر وہی مصیبت آنے والی ہے جو ان پر آ پہنچی ہے۔ان کے وعدے کا وقت صبح ہے۔کیا صبح قریب ہی نہیں؟'' O---۸۲۔ ''پھر جب ہمارا حکم آ پہنچا تو ہم نے اس (بستی) کے اوپر کو نیچے کر دیا اور اس پر تیرے رب کے ہاں سے نشان کئے ہوئے۔'' O---۸۳۔ ''کھنگر والے پتھر تہ بہ تہ برسائے اور وہ (جگہ) ان ظالموں سے کچھ دور بھی نہیں۔'' O

قوم لوط:-لوطؑ نے جب سدوم میں آ کر قیام کیا تو دیکھا کہ یہاں کے باشندے فواحش اور معصیتوں میں اس قدر مبتلا ہیں کہ الامان، الحفیظ، دُنیا کی کوئی برائی ایسی نہیں تھی جو ان میں موجود نہ ہو اور کوئی خوبی ایسی نہیں تھی جو ان میں پائی جاتی ہو، دُنیا کی سرکش، متمرد اور بداخلاق و بداطوار اقوام کے دوسرے عیوب و فواحش کے علاوہ یہ قوم ایک خبیث عمل کی موجد تھی، یعنی اپنی نفسانی خواہشات کو پورا کرنے کے لیے وہ عورتوں کی بجائے امرد لڑکوں سے اختلاط رکھتے تھے، دُنیا کی قوموں میں اس عمل کا اس وقت تک قطعاً کوئی رواج نہ تھا، یہی بدبخت قوم ہے جس نے اس ناپاک عمل کی ایجاد کی، اس عمل کا نام ''لواطت'' مشہور ہے۔اور اس سے بھی زیادہ شرارت، خباثت اور بے حیائی یہ تھی کہ وہ اپنی اس بدکرداری کو عیب نہیں سمجھتے تھے اور علی الاعلان فخر و مباہات کے ساتھ اس کو کرتے رہتے تھے۔

ان حالات میں حضرت لوطؑ نے ان کو ان کی بے حیائیوں اور خباثتوں پر ملامت کی اور شرافت و طہارت کی زندگی کی رغبت دلائی اور حسن خطابت، لطافت اور نرمی کے ساتھ جو ممکن طریقے سمجھانے کے ہو سکتے تھے ان کو سمجھایا اور موعظت و نصیحت کی اور گزشتہ اقوام کی بداعمالیوں کے نتائج و ثمرات بتا کر عبرت دلائی مگر ان بدبختوں پر مطلق اثر نہ پڑا۔

''بیشک یہ پاک لوگ ہیں'' قوم لوط کا یہ مذاقیہ فقرہ تھا، گویا حضرت لوطؑ اور ان کے خاندان پر طنز کرتے اور ان کا ٹھٹھا اڑاتے تھے کہ بڑے پاکباز ہیں ان کا ہماری بستی میں کیا کام، یا ناصح مشفق کی مربیانہ نصیحت سے غیظ و غضب میں آ کر کہتے تھے کہ اگر ہم ناپاک اور بے حیا ہیں اور وہ بڑے پاکباز ہیں تو ان کا ہماری بستی سے کیا واسطہ۔ان کو یہاں سے نکالو۔

حضرت لوطؑ نے پھر ایک بھری محفل میں ان کو نصیحت کی اور فرمایا: تم کو اتنا بھی احساس نہیں رہا ہے کہ یہ سمجھ سکو کہ مردوں کے ساتھ بے حیائی کا تعلق، لوٹ مار اور اسی قسم کی بداخلاقیاں بہت برے اعمال ہیں۔تم یہ سب کچھ کرتے ہو اور بھری محفلوں اور مجلسوں میں کرتے ہو اور شرمندہ ہونے کے بجائے بعد میں ان کا ذکر اس طرح سناتے ہو کہ گویا یہ کارنمایاں ہیں جو تم نے انجام دیئے ہیں۔قوم نے اس نصیحت کو سنا تو غم و غصہ سے تلملا اٹھی اور کہنے لگی: لوط! بس یہ نصیحتیں اور عبرتیں ختم کر اور اگر ہمارے ان اعمال سے تیرا خدا ناراض ہے تو وہ عذاب لا کر دکھا جس کا ذکر کر کے بار بار ہم کو ڈراتا ہے اور اگر تو واقعی اپنے قول میں سچا ہے تو ہمارا تیرا فیصلہ ہو جانا ہی اب ضروری ہے۔

توراۃ میں ہے کہ حضرت لوطؑ مع اپنے خاندان کے سدوم سے ہجرت کر کے صوعر یا ضغر کی بستی میں چلے گئے جو سدوم سے قریب ہی آباد تھی۔آفتاب نکلنے کے بعد جب انہوں نے سدوم کی جانب دیکھا تو وہاں ہلاکت و بربادی کے نشانات کے سوائے اور کچھ نہ تھا۔حضرت لوطؑ نے پھر ضغر کو بھی چھوڑ دیا اور اس کے قریب ایک پہاڑی پر جا آباد ہوئے اور امن و امان سے رہنے سہنے لگے اور وہیں ان کا انتقال ہوا۔

سدوم:-اردن کی وہ جانب جہاں آج بحرِ میت یا بحرِ لوط واقع ہے، یہی وہ جگہ ہے جس میں سدوم اور عامورہ کی بستیاں آباد تھیں، اس کے قریب بسنے والوں کا یہ اعتقاد ہے کہ پہلے یہ تمام حصہ جو اب سمندر نظر آتا ہے کسی زمانہ میں خشک زمین تھی اور اس پر شہر آباد تھے، سدوم و عامورہ کی آبادیاں اسی مقام پر تھیں۔یہ مقام شروع سے سمندر نہیں تھا بلکہ جب قوم لوط پر عذاب آیا اور اس سرزمین کا تختہ الٹ دیا گیا اور سخت زلزلے اور بھونچال آئے تب یہ زمین تقریباً چار سو میٹر سمندر سے نیچے چلی گئی اور پانی ابھر آیا، اسی لیے اس کا نام بحرِ میت اور بحرِ لوط ہے۔[مکمل تفصیل کے لیے باب نمبر ۴، مضمون: حضرت لوطؑ]

(سورۃ الشعراء آیۃ ۲۶)---۱۶۰۔ ''قوم لوط نے بھی نبیوں کو جھٹلایا۔'' O---۱۶۱۔ ''ان سے ان کے بھائی لوط (علیہ السلام) نے کہا کیا تم اللہ کا خوف نہیں رکھتے؟'' O---۱۶۲۔ ''میں تمہاری طرف امانت دار رسول ہوں۔'' O---۱۶۳۔ ''پس تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔'' O---۱۶۴۔ ''میں تم سے اس پر کوئی بدلہ نہیں مانگتا میرا اجر تو صرف اللہ تعالیٰ پر ہے جو تمام جہان کا رب ہے۔'' O---۱۶۵۔ ''کیا تم جہان والوں میں سے مردوں کے ساتھ شہوت رانی کرتے ہو۔'' O---۱۶۶۔ ''اور تمہاری جن عورتوں کو اللہ تعالیٰ نے تمہارا جوڑ بنایا ہے ان کو چھوڑ دیتے ہو بلکہ تم ہو ہی حد سے گزر جانے والے۔'' O---۱۶۷۔ ''انہوں نے جواب دیا کہ اے لوط! اگر تو باز نہ آیا تو یقیناً نکال دیا جائے گا۔'' O---۱۶۸۔ ''آپ نے فرمایا، میں تمہارے کام سے سخت ناخوش ہوں۔'' O---۱۶۹۔ ''میرے پروردگار! مجھے اور میرے گھرانے کو اس (وبال) سے بچا لے جو یہ کرتے ہیں۔'' O---۱۷۰۔ ''پس ہم نے اسے اور اسکے متعلقین کو سب کو بچا لیا۔'' O---۱۷۱۔ ''بجز ایک بڑھیا کے کہ وہ پیچھے رہ جانے والوں میں ہو گئی۔'' O---۱۷۲۔ ''پھر ہم نے باقی اور سب کو

Marfat.com

ہلاک کر دیا۔" O ---۱۷۳۔ "اور ہم نے ان پر ایک خاص قسم کا مینہ برسایا' پس بہت ہی برا مینہ تھا جو ڈرائے گئے ہوئے لوگوں پر برسا۔" O ---۱۷۴۔ "یہ ماجرا بھی سراسر عبرت ہے۔ ان میں سے بھی اکثر مسلمان نہ تھے۔" O

(**سورۃ النمل** ۲۷) ---۵۴۔ "اور لوط کا (ذکر کر) جبکہ اس نے اپنی قوم سے کہا کہ کیا باوجود دیکھنے بھالنے کے پھر بھی تم بدکاری کر رہے ہو؟" O ---۵۵۔ "یہ کیا بات ہے کہ تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں کے پاس شہوت سے آتے ہو؟ حق یہ ہے کہ تم بڑی ہی نادانی کر رہے ہو۔" O ---۵۶۔ "قوم کا جواب بجز اس کہنے کے اور کچھ نہ تھا کہ آل لوط کو اپنے شہر سے شہر بدر کر دو' یہ تو بڑے پاکباز بن رہے ہیں۔" O ---۵۷۔ "پس ہم نے اسے اور اس کے اہل کو بجز اس کی بیوی کے سب کو بچا لیا' اس کا اندازہ تو باقی رہ جانے والوں میں ہم لگا ہی چکے تھے۔" O ---۵۸۔ "اور ان پر ایک (خاص قسم کی) بارش برسا دی' پس ان دھمکائے ہوئے لوگوں پر بری بارش ہوئی۔" O

(**سورۃ ق** ۵۰) ---۱۳۔ "اور عاد نے اور فرعون نے اور برادران لوط نے۔" O

(**سورۃ الذّٰریٰت** ۵۱) ---۳۱۔ "(حضرت ابراہیم علیہ السلام) نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے (فرشتو!) تمہارا کیا مقصد ہے؟" O ---۳۲۔ "انہوں نے جواب دیا کہ ہم گناہ گار قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں۔" O ---۳۳۔ "تاکہ ہم ان پر مٹی کے کنکر برسائیں۔" O ---۳۴۔ "جو تیرے رب کی طرف سے نشان زدہ ہیں' ان حد سے گزر جانے والوں کے لیے۔" O ---۳۷۔ "اور وہاں ہم نے ان کے لیے جو دردناک عذاب کا ڈر رکھتے ہیں ایک (کامل) علامت چھوڑ دی۔" O --- [یہ آیت یا کامل علامت وہ آثار عذاب ہیں۔ جو ان ہلاک شدہ بستیوں میں ایک عرصے تک باقی رہے۔ اور یہ علامت بھی انہی کے لیے ہیں جو عذاب الٰہی سے ڈرنے والے ہیں' کیونکہ وعظ ونصیحت کا اثر بھی وہی قبول کرتے اور آیات میں غور وفکر بھی وہی کرتے ہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ النجم** ۵۳) ---۵۳۔ "اور مؤتفکہ (شہر یا الٹی ہوئی بستیوں کو) اسی نے الٹ دیا۔" O --- [اس سے مراد حضرت لوط علیہ السلام کی بستیاں ہیں' جن کو ان پر الٹ دیا گیا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۵۴۔ "پھر اس پر چھا دیا جو چھایا۔" O --- [یعنی ان کے بعد ان پر پتھروں کی بارش ہوئی۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ القمر** ۵۴) ---۳۳۔ "قوم لوط نے بھی ڈرانے والوں کی تکذیب کی۔" O ---۳۴۔ "بیشک ہم نے ان پر پتھر برسانے والی ہوا بھیجی سوائے لوط (علیہ السلام) کے گھر والوں کے' انہیں ہم نے سحر کے وقت نجات دے دی۔" O ---۳۵۔ "اپنے احسان سے ہر ہر شکر گزار کو ہم اسی طرح بدلہ دیتے ہیں۔" O ---۳۶۔ "یقیناً (لوط علیہ السلام) نے انہیں ہماری پکڑ سے ڈرایا تھا لیکن انہوں نے ڈرانے والوں کے بارے میں (شک وشبہ اور) جھگڑا کیا۔" O ---۳۷۔ "اور ان (لوط علیہ السلام) کو ان کے مہمانوں کے بارے میں پھسلایا پس ہم نے ان کی آنکھیں اندھی کر دیں' (اور کہہ دیا) میرا عذاب اور میرا ڈرانا چکھو۔" O ---۳۸۔ "اور یقینی بات ہے کہ انہیں صبح سویرے ہی ایک جگہ پکڑنے والے مقررہ عذاب نے غارت کر دیا۔" O ---۳۹۔ "پس میرے عذاب اور میرے ڈراوے کا مزہ چکھو۔" O

بنی اسرائیل

(**سورۃ البقرۃ** ۲) ---۴۰۔ "اے اولاد یعقوب! (بنی اسرائیل) یاد کرو میری اس نعمت کو جو عطا کی تھی میں نے تم کو اور پورا کرو تم اس عہد کو جو تم نے مجھ سے کیا۔ پورا کروں گا میں وہ عہد جو میں نے تم سے کیا اور مجھ ہی سے ڈرو۔ [اسرائیل بمعنی عبداللہ' حضرت یعقوبؑ کا لقب تھا۔ یہود کو بنی اسرائیل کہا جاتا ہے یعنی یعقوبؑ کی اولاد۔ کیونکہ حضرت یعقوبؑ کے بارہ بیٹے تھے' جن سے یہود کے بارہ قبیلے بنے اور ان میں بکثرت انبیاء ورسل ہوئے۔ یہود کو عرب میں اپنی گزشتہ تاریخ اور علم ومذہب سے وابستگی کی وجہ سے ایک خاص مقام حاصل تھا۔ اس لیے انہیں گزشتہ انعامات الٰہی یاد کرا کے کہا جا رہا ہے کہ تم میرا وہ عہد پورا کرو جو تم سے نبی آخر الزمان کی نبوت اور ان پر ایمان لانے کی بابت لیا گیا تھا۔ اگر تم اس عہد کو پورا کرو گے تو میں بھی اپنا عہد پورا کروں گا کہ تم سے وہ بوجھ اتار دیے جائیں گے جو تمہاری غلطیوں اور کوتاہیوں کی وجہ سے بطور سزا تم پر لاد دیے گئے تھے اور تمہیں دوبارہ عروج عطا کیا جائے گا۔ اور مجھ سے ڈرو کہ میں تمہیں مسلسل اس ذلت وادبار میں مبتلا رکھ سکتا ہوں جس میں تم بھی مبتلا ہو اور تمہارے آباؤ اجداد بھی مبتلا رہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۴۷۔ "اے اولاد یعقوب! (بنی اسرائیل) یاد کرو میری اس نعمت کو جو عطا کی تھی میں نے تم کو بیشک میں نے تمہیں فضیلت بخشی تھی اہل جہان پر۔" O ---۴۹۔ "اور (یاد کرو) جب نجات بخشی ہم نے تمہیں آل فرعون سے جنہوں نے مبتلا کر رکھا تھا تم کو بدترین عذاب میں۔ ذبح کرتے تھے تمہارے بیٹوں کو اور زندہ رہنے دیتے

Marfat.com

تھے تمہاری عورتوں کو اور اس حالت میں تمہاری آزمائش تھی تمہارے رب کی طرف سے بہت بڑی۔'' O ---- ۵۰۔ ''اور جب پھاڑا ہم نے تمہارے لیے سمندر کو پھر نجات دلائی تمہیں اور غرق کر دیا آل فرعون کو تمہارے دیکھتے دیکھتے۔'' O ---- ۶۰۔ ''اور جب پانی مانگا موسیٰ نے اپنی قوم کے لئے۔ تو کہا ہم نے کہ مارو اپنے عصا کو اس چٹان پر سو پھوٹ نکلے اس میں سے بارہ چشمے۔ جان لیا ہر قبیلے نے اپنا اپنا گھاٹ (ہم نے کہا) کھاؤ اور پیو اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے رزق میں سے اور مت پھرو زمین میں فساد پھیلاتے۔'' O

(سورۃ آل عمران ۳) ---۳۳۔ ''بیشک اللہ تعالیٰ نے منتخب فرما لیا آدمؑ کو اور نوحؑ کو اور آل ابراہیمؑ کو اور آل عمران کو اہل عالم (کی راہنمائی) کے لیے۔'' O ---۳۴۔ ''یہ اولاد تھے ایک دوسرے کی اور اللہ تعالیٰ ہر بات سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔'' O

(سورۃ المائدۃ ۵) ---۲۱۔ ''اے میری قوم! پاک ملک میں جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے لکھا ہے داخل ہو جاؤ اور اپنی پیٹھ پیچھے نہ لوٹ جاؤ ورنہ نقصان اٹھا کر پلٹو گے۔'' O ---۲۲۔ ''وہ کہنے لگے۔ موسیٰ! وہاں تو بڑے زبردست لوگ رہتے ہیں۔ اور ہم وہاں ہرگز داخل نہ ہوں گے۔ جب تک وہ وہاں سے نکل نہ جائیں۔ ہاں! اگر وہ وہاں سے نکل جائیں تو ہم داخل ہو جائیں گے۔'' O ---۲۴۔ ''وہ بولے۔ موسیٰ جب تک وہ وہاں رہتے ہیں ہم وہاں کبھی داخل نہ ہوں گے۔ پس تو اور تیرا رب جاؤ اور ان سے جنگ کرو ہم یہاں بیٹھے ہیں۔'' O ---۲۵۔ ''اس نے کہا۔ اے میرے رب میں اپنے اور اپنے بھائی کے سوا کسی پر اختیار نہیں رکھتا۔ سو تو ہمارے اور اس سیہ کار قوم کے درمیان علیحدگی کر دے۔'' O

اسرائیل:۔ حضرت یعقوبؑ کا نام عبرانی میں اسرائیل ہے۔ یہ اسرا (عبد) اور ایل (اللہ) دو لفظوں سے مرکب ہے اور عربی میں اس کا ترجمہ ''عبداللہ'' کیا جاتا ہے۔ حضرت ابراہیمؑ کا وہ اسحاقی خاندان جو ان کی نسل سے ہے اسی لئے ''بنی اسرائیل'' کہلاتا ہے اور آج بھی یہود و نصاریٰ کے قدیم خاندان اسی نسبت کے ساتھ منسوب ہیں۔

اولاد یعقوبؑ:۔ یعقوبؑ کے بارہ لڑکے تھے اور گزشتہ سطور میں واضح ہو چکا ہے کہ بنیامین کے علاوہ ان کی تمام اولاد فدان آرام ہی میں پیدا ہو چکی تھی صرف بنیامین فلسطین (ارض کنعان) میں پیدا ہوئے۔ حضرت یعقوبؑ کی یہ اولاد چونکہ چند بیبیوں سے ہے اس لئے ان کی تفصیل یہ ہے:۔

لیہ یا لیا بنت لابان سے (۱) راؤبین (۲) شمعون (۳) لاوی (۴) یہودا (۵) ویساکر (۶) زلوبون پیدا ہوئے۔

راحیل بنت لابان سے (۷) یوسفؑ (۸) بنیامین پیدا ہوئے۔

بلہا جاریہ راحیل سے (۹) دان (۱۰) نفتالی۔

اور زلفا جاریہ لیہ سے (۱۱) جاد اور (۱۲) اشیر پیدا ہوئے۔

پیغمبری:۔ حضرت یعقوبؑ خدا کے برگزیدہ پیغمبر تھے اور کنعانیوں کی ہدایت کے لئے مبعوث ہوئے۔ انہوں نے برسوں اس خدمت حق کو انجام دیا۔ قرآن عزیز میں ان کا ذکر بیشتر حضرت یوسفؑ کے ساتھ کیا گیا ہے۔

مصر آمد بمطابق قرآن حکیم

(سورۃ یوسف ۱۲) ---۲۱۔ ''مصر والوں میں سے جس نے اسے خریدا تھا اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ اسے بہت عزت و احترام کے ساتھ رکھو۔ بہت ممکن ہے کہ یہ ہمیں فائدہ پہنچائے یا اسے ہم اپنا بیٹا ہی بنا لیں۔ یوں ہم نے مصر کی سرزمین میں یوسفؑ کا قدم جما دیا کہ ہم اسے خواب کی تعبیر کا کچھ علم سکھا دیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے ارادے پر غالب ہے۔ لیکن اکثر لوگ بے علم ہوتے ہیں۔'' O ---۵۴۔ ''بادشاہ نے کہا اسے میرے پاس لاؤ کہ میں اسے اپنے خاص کاموں کے لئے مقرر کر لوں۔ پھر جب اس سے بات چیت کی تو کہنے لگا کہ آپ ہمارے ہاں آج سے ذی عزت اور امانت دار ہیں۔'' O ---۵۵۔ ''(یوسفؑ) نے کہا آپ مجھے ملک کے خزانوں پر مقرر کر دیجئے میں حفاظت کرنے والا اور باخبر ہوں۔'' O --- [اس کا انتظام اپنے ہاتھ میں لینے کی خواہش اس لئے ظاہر کی کہ مستقبل قریب میں (خواب کی تعبیر کی رو سے) جو قحط سالی کے ایام آنے والے ہیں ان سے نمٹنے کے لئے مناسب انتظامات کئے جا سکیں اور غلے کی معقول مقدار بچا کر رکھی جا سکے۔ عام حالات میں اگرچہ عہدہ و منصب کی طلب جائز نہیں ہے۔ لیکن حضرت یوسفؑ کے اس اقدام سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ خاص حالات میں اگر کوئی شخص یہ سمجھتا ہے کہ قوم اور ملک کو جو خطرات درپیش ہیں اور ان سے نمٹنے کی اچھی صلاحیتیں میرے اندر موجود ہیں جو دوسروں میں نہیں ہیں۔ تو وہ اپنی اہلیت کے مطابق اس مخصوص عہدے اور منصب کی طلب کر سکتا ہے۔ علاوہ ازیں حضرت یوسفؑ نے تو سرے سے عہدہ و منصب طلب ہی نہیں کیا۔ البتہ جب بادشاہ مصر نے انہیں اس کی پیشکش کی تو پھر ایسے عہدے کی خواہش کی جس میں انہوں نے ملک اور قوم کی خدمت کا پہلو نمایاں دیکھا۔ (از تفسیر شاہ فہد

Marfat.com

قرآن پرنٹنگ)]---۵۶۔ ''اسی طرح ہم نے یوسفؑ کو ملک کا قبضہ دے دیا کہ وہ جہاں کہیں چاہے رہے سہے۔ ہم جسے چاہیں اپنی رحمت پہنچا دیتے ہیں۔ ہم نیکوکاروں کا ثواب ضائع نہیں کرتے۔'' O---۸۲۔ ''آپ اس شہر کے لوگوں سے دریافت فرمالیں جہاں ہم تھے۔ اور اس قافلہ سے بھی پوچھ لیں جس کے ساتھ ہم آئے ہیں اور یقیناً ہم بالکل سچے ہیں۔'' O---[یہ برادران یوسفؑ نے اپنے والد حضرت یعقوبؑ سے کہا]---[مکمل تفصیل کے لئے مضمون: حضرت یوسفؑ]---۹۹۔ ''جب یہ سارا گھرانہ یوسفؑ کے پاس پہنچ گیا تو یوسفؑ نے اپنے ماں باپ کو اپنے پاس جگہ دی اور کہا کہ اللہ تعالیٰ کو منظور ہے تو آپ سب امن وامان کے ساتھ مصر میں آؤ۔'' O---۱۰۰۔ ''اور اپنے تخت پر اپنے ماں باپ کو اونچا بٹھایا اور سب اس کے سامنے سجدے میں گر گئے۔ تب کہا کہ ابا جی! یہ میرے پہلے کے خواب کی تعبیر ہے۔ میرے رب نے اسے سچا کر دکھایا۔ اس اختلاف کے بعد جو شیطان نے مجھ میں اور میرے بھائیوں میں ڈال دیا تھا۔ میرا رب جو چاہے اس کے لئے بہترین تدبیر کرنے والا ہے۔ اور وہ بہت علم وحکمت والا ہے۔'' O---۱۰۱۔ ''اے میرے پروردگار! تو نے مجھے ملک (مصر) عطا فرمایا اور تو نے مجھے خواب کی تعبیر سکھلائی۔ اے آسمان وزمین کے پیدا کرنے والے تو ہی دُنیا وآخرت میں میرا ولی (دوست) اور کارساز ہے۔ تو مجھے اسلام کی حالت میں فوت کر اور نیکوں میں ملا دے۔'' O---[مکمل تفصیل کے لئے مضامین: انبیاء ورسل، حضرت یعقوبؑ، حضرت یوسفؑ، حضرت موسیٰؑ وھارونؑ]

(سورۃ بنی اسرائیل ۱۷)---۲۔ ''ہم نے موسیٰؑ کو کتاب دی اور اسے بنی اسرائیل کے لیے ہدایت بنا دیا کہ تم میرے سوا کسی کو اپنا کارساز نہ بنانا۔'' O---۴۔ ''ہم نے بنو اسرائیل کے لیے ان کی کتاب میں صاف فیصلہ کر دیا تھا کہ تم زمین میں دو بار فساد برپا کرو گے اور تم بڑی زبردست زیادتیاں کرو گے۔'' O---۵۔ ''ان دونوں وعدوں میں سے پہلے کے آتے ہی ہم نے تمہارے مقابلہ پر اپنے بندے بھیج دیئے جو بڑے ہی لڑاکے تھے۔ پس وہ تمہارے گھروں کے اندر تک پھیل گئے اور اللہ کا یہ وعدہ پورا ہونا ہی تھا۔'' O---[یہ اشارہ ہے اس ذلت وتباہی کی طرف جو بابل کے فرماں روا بخت نصر کے ہاتھوں، حضرت مسیح علیہ السلام سے تقریباً چھ سو سال قبل، یہودیوں پر یروشلم میں نازل ہوئی۔ اس نے بے دریغ یہودیوں کو قتل کیا اور ایک بڑی تعداد کو غلام بنا لیا اور یہ اس وقت ہوا جب انہوں نے اللہ کے نبی حضرت شعیا علیہ السلام کو قتل کیا یا حضرت ارمیا علیہ السلام کو قید کیا اور تورات کے احکام کی خلاف ورزی اور معصیات کا ارتکاب کر کے فساد فی الارض کے مجرم بنے۔ بعض کہتے ہیں کہ بخت نصر کے بجائے جالوت کو اللہ تعالیٰ نے بطور سزا ان پر مسلط کیا جس نے ان پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑے۔ حتیٰ کہ طالوت کی قیادت میں حضرت داؤدؑ نے جالوت کو قتل کیا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۶۔ ''پھر ہم نے ان پر تمہارا غلبہ دے کر تمہارے دن پھیرے اور مال اور اولاد سے تمہاری مدد کی اور تمہیں بڑے جتھے والا بنا دیا۔'' O---۷۔ ''اگر تم نے اچھے کام کیے تو خود اپنے ہی فائدے کے لیے، اور اگر تم نے برائیاں کیں تو بھی اپنے ہی لیے، پھر جب دوسرے وعدے کا وقت آیا (تو ہم نے دوسرے بندوں کو بھیج دیا تا کہ) وہ تمہارے چہرے بگاڑ دیں اور پہلی دفعہ کی طرح پھر اسی مسجد میں گھس جائیں۔ اور جس جس چیز پر قابو پائیں توڑ پھوڑ کر جڑ سے اکھاڑ دیں۔'' O---[یہ دوسری مرتبہ انہوں نے فساد برپا کیا کہ حضرت زکریا علیہ السلام کو قتل کر دیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی قتل کرنے کے درپے رہے، جنہیں اللہ تعالیٰ نے زندہ آسمان پر اٹھا کر ان سے بچا لیا۔ اس کے نتیجے میں پھر رومی بادشاہ ٹیٹس کو اللہ نے ان پر مسلط کر دیا، اس نے یروشلم پر حملہ کر کے ان کے کشتے کے پشتے لگا دیئے اور بہت سوں کو قیدی بنا لیا، ان کے اموال لوٹ لیے، مذہبی صحیفوں کو پاؤں تلے روندا اور بیت المقدس اور ہیکل سلیمانی کو تاراج کیا اور انہیں ہمیشہ کے لیے بیت المقدس سے جلاوطن کر دیا۔ اور یوں ان کی ذلت ورسوائی کا خوب خوب سامان کیا۔ یہ تباہی ۷۰ء میں ان پر آئی۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۸۔ ''امید ہے کہ تمہارا رب تم پر رحم کرے۔ ہاں اگر تم پھر بھی وہی کرنے لگے تو ہم بھی دوبارہ ایسا ہی کریں گے اور ہم نے منکروں کا قید خانہ جہنم کو بنا رکھا ہے۔'' O---[یہ انہیں تنبیہ کی کہ اگر تم نے اصلاح کر لی تو اللہ کی رحمت کے مستحق ہو گے۔ جس کا مطلب دُنیا وآخرت کی سرخ روئی اور کامیابی ہے اور اگر دوبارہ اللہ کی نافرمانی کا راستہ اختیار کر کے تم نے فساد فی الارض کا ارتکاب کیا تو ہم پھر تمہیں اسی طرح ذلت ورسوائی سے دوچار کر دیں گے جیسے اس سے قبل دو مرتبہ ہم تمہارے ساتھ یہ معاملہ کر چکے ہیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا، یہ یہود اپنی حرکتوں سے باز نہیں آئے اور وہی کردار رسالت محمدیہ کے بارے میں دہرایا جو رسالت موسوی اور رسالت عیسوی میں ادا کر چکے تھے، جس کے نتیجے میں یہ یہودی تیسری مرتبہ مسلمانوں کے ہاتھوں ذلیل وخوار ہوئے اور بصد رسوائی انہیں مدینے اور خیبر سے نکلنا پڑا۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۱۰۱۔ ''ہم نے موسیٰؑ کو نو معجزے بالکل صاف صاف عطا فرمائے، تو خود ہی بنی اسرائیل سے پوچھ لے کہ جب وہ ان کے پاس پہنچے تو فرعون بولا کہ اے موسیٰؑ! میرے خیال میں تو تجھ پر جادو کر دیا گیا ہے۔'' O---۱۰۴۔ ''اس کے بعد ہم نے بنی اسرائیل سے فرما دیا کہ اس سرزمین پر تم رہو سہو۔ ہاں جب آخرت کا وعدہ آئے گا ہم تم سب کو سمیٹ اور لپیٹ کر لے آئیں گے۔'' O

(سورۃ طٰہٰ ۲۰)---۴۳۔ ''تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ اس نے بڑی سرکشی کی ہے۔'' O---۴۴۔ ''اسے نرمی سے سمجھاؤ کہ شاید وہ سمجھ لے یا ڈر جائے۔'' O---۴۵۔ ''دونوں نے کہا کہ ہمارے رب! ہمیں خوف ہے کہ کہیں فرعون ہم پر کوئی زیادتی نہ کرے یا اپنی سرکشی میں بڑھ نہ جائے۔'' O

Marfat.com

---۴۶۔ ''جواب ملا کہ تم مطلقاً خوف نہ کرو میں تمہارے ساتھ ہوں اور سنتا دیکھتا رہوں گا۔'' O---۴۷۔ ''تم اس کے پاس جا کر کہو کہ ہم تیرے پروردگار کے پیغمبر ہیں تو ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیج دے' ان کی سزائیں موقوف کر۔ ہم تو تیرے پاس تیرے رب کی طرف سے نشانی لے کر آئے ہیں اور سلامتی اسی کے لئے ہے جو ہدایت کا پابند ہو جائے۔'' O---۸۰۔ ''اے بنی اسرائیل! دیکھو ہم نے تمہیں تمہارے دشمن سے نجات دی اور تم سے کوہ طور کی دائیں طرف کا وعدہ کیا اور تم پر من و سلویٰ اتارا۔'' O---۸۱۔ ''تم ہماری دی ہوئی پاکیزہ روزی کھاؤ' اور اس میں حد سے آگے نہ بڑھو' ورنہ تم پر میرا غضب نازل ہو گا' اور جس پر میرا غضب نازل ہو جائے وہ یقیناً تباہ ہوا۔'' O---۸۲۔ ''ہاں بیشک میں انہیں بخش دینے والا ہوں جو توبہ کریں ایمان لائیں نیک عمل کریں اور راہ راست پر بھی رہیں۔'' O

(**سورۃ الشعراء ۲۶**) ---۵۔ ''اور ان کے پاس رحمٰن کی طرف سے جو بھی نئی نصیحت آئی یہ اس سے روگردانی کرنے والے بن گئے۔'' O---۶۔ ''ان لوگوں نے جھٹلایا ہے اب ان کے پاس جلدی سے اسکی خبریں آجائیں گی جسکے ساتھ وہ مسخراپن کر رہے ہیں۔'' O---۷۔ ''کیا انہوں نے زمین پر نظریں نہیں ڈالیں؟ کہ ہم نے اس میں ہر طرح کے نفیس جوڑے کس قدر اگائے ہیں؟'' O---۸۔ ''بیشک اس میں یقیناً نشانی ہے اور ان میں کے اکثر لوگ مومن نہیں ہیں۔'' O---۹۔ ''اور تیرا رب یقیناً وہی غالب اور مہربان ہے۔'' O---۱۰۔ ''اور جب آپ کے رب نے موسیٰ (علیہ السلام) کو آواز دی کہ تو ظالم قوم کے پاس جا۔'' O---۱۱۔ ''قوم فرعون کے پاس' کیا وہ پرہیزگاری نہ کریں گے۔'' O---۱۲۔ ''موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا میرے پروردگار! مجھے تو خوف ہے کہ کہیں وہ مجھے جھٹلا (نہ) دیں۔'' O---۱۳۔ ''اور میرا سینہ تنگ ہو رہا ہے میری زبان چل نہیں رہی پس تو ہارون کی طرف بھی (وحی) بھیج۔'' O---۱۴۔ ''اور ان کا مجھ پر میرے ایک قصور کا (دعویٰ) بھی ہے مجھے ڈر ہے کہ کہیں وہ مجھے مار نہ ڈالیں۔'' O---۱۵۔ ''جناب باری نے فرمایا! ہرگز ایسا نہ ہو گا' تم دونوں ہماری نشانیاں لے کر جاؤ' ہم خود سننے والے تمہارے ساتھ ہیں۔'' O---۱۶۔ ''تم دونوں فرعون کے پاس جا کر کہو کہ بلاشبہ ہم رب العالمین کے بھیجے ہوئے ہیں۔'' O---۱۷۔ ''کہ تو ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو روانہ کر دے۔'' O---۱۸۔ ''فرعون نے کہا کہ کیا ہم نے تجھے تیرے بچپن کے زمانہ میں اپنے ہاں نہیں پالا تھا؟ اور تو نے اپنی عمر کے بہت سے سال ہم میں نہیں گزارے؟'' O---۱۹۔ ''پھر تو اپنا وہ کام کر گیا جو کر گیا اور تو ناشکروں میں ہے۔'' O---۲۰۔ ''(حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) نے جواب دیا کہ میں نے اس کام کو اس وقت کیا تھا جبکہ میں راہ بھولے ہوئے لوگوں میں سے تھا۔'' O---۲۱۔ ''پھر تم سے خوف کھا کر میں تم میں سے بھاگ گیا' پھر مجھے میرے رب نے حکم و علم عطا فرمایا اور مجھے اپنے پیغمبروں میں سے کر دیا۔'' O---۲۲۔ ''مجھ پر تیرا کیا یہی وہ احسان ہے؟ جسے تو جتلا رہا ہے کہ تو نے بنی اسرائیل کو غلام بنا رکھا ہے۔'' O---۲۳۔ ''فرعون نے کہا رب العالمین کیا (چیز) ہے؟'' O---۲۴۔ ''(حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا وہ آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی تمام چیزوں کا رب ہے' اگر تم یقین رکھنے والے ہو۔'' O---۲۵۔ ''فرعون نے اپنے اردگرد والوں سے کہا کہ کیا تم سن نہیں رہے؟'' O---۲۶۔ ''(حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا وہ تمہارا اور تمہارے اگلے باپ دادوں کا پروردگار ہے۔'' O---۲۷۔ ''فرعون نے کہا (لوگو!) تمہارا یہ رسول جو تمہاری طرف بھیجا گیا ہے یہ تو یقیناً دیوانہ ہے۔'' O---۲۸۔ ''(حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا! وہی مشرق و مغرب کا اور ان کے درمیان کی تمام چیزوں کا رب ہے' اگر تم عقل رکھتے ہو۔'' O---۲۹۔ ''فرعون کہنے لگا سن لے! اگر تو نے میرے سوا کسی اور کو معبود بنایا تو میں تجھے قیدیوں میں ڈال دوں گا۔'' O---۳۰۔ ''موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا اگرچہ میں تیرے پاس کوئی کھلی چیز لے آؤں؟'' O---۳۱۔ ''فرعون نے کہا اگر تو سچوں میں سے ہے تو اسے پیش کر۔'' O---۳۲۔ ''آپ نے (اسی وقت) اپنی لاٹھی ڈال دی جو اچانک کھلم کھلا (زبردست) اژدہا بن گئی۔'' O---۳۳۔ ''اور اپنا ہاتھ کھینچ نکالا تو وہ بھی اسی وقت ہر دیکھنے والے کو سفید چمکیلا نظر آنے لگا۔'' O---۳۴۔ ''فرعون اپنے آس پاس کے سرداروں سے کہنے لگا بھئی یہ تو کوئی بڑا دانا جادوگر ہے۔'' O---۳۵۔ ''یہ تو چاہتا ہے کہ اپنے جادو کے زور سے تمہیں تمہاری سرزمین سے ہی نکال دے' بتاؤ اب تم کیا حکم دیتے ہو۔'' O---۳۶۔ ''ان سب نے کہا آپ اسے اور اس کے بھائی کو مہلت دیجئے اور تمام شہروں میں ہرکارے بھیج دیجئے۔'' O---۳۷۔ ''جو آپ کے پاس ذی علم جادوگروں کو لے آئیں۔'' O---۳۸۔ ''پھر ایک مقرر دن کے وعدے پر تمام جادوگر جمع کیے گئے۔'' O---۳۹۔ ''اور عام لوگوں سے بھی کہہ دیا گیا کہ تم بھی مجمع میں حاضر ہو جاؤ گے؟'' O---۴۰۔ ''تاکہ اگر جادوگر غالب آجائیں تو ہم ان ہی کی پیروی کریں۔'' O---۴۱۔ ''جادوگر آکر فرعون سے کہنے لگے کہ اگر ہم جیت گئے تو ہمیں کچھ انعام بھی ملے گا؟'' O---۴۲۔ ''فرعون نے کہا ہاں! (بڑی خوشی سے) بلکہ ایسی صورت میں تم میرے خاص درباری بن جاؤ گے۔'' O---۴۳۔ ''(حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) نے جادوگروں سے فرمایا جو کچھ تمہیں ڈالنا ہے ڈال دو۔'' O---۴۴۔ ''انہوں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں ڈال دیں اور کہنے لگے عزت فرعون کی قسم! ہم یقیناً غالب ہی رہیں گے۔'' O---۴۵۔ ''اب (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) نے بھی اپنی لاٹھی میدان میں ڈال دی جس نے اسی وقت ان کے جھوٹ موٹ کے کرتب کو نگلنا شروع کر دیا۔'' O---۴۶۔ ''یہ دیکھتے ہی جادوگر بے اختیار سجدے میں گر گئے۔'' O---۴۷۔ ''اور انہوں نے صاف کہہ دیا کہ ہم تو اللہ رب العالمین پر ایمان لائے۔'' O

Marfat.com

---۴۸۔ ''یعنی موسیٰ (علیہ السلام) اور ہارون کے رب پر۔'' O---۴۹۔ ''فرعون نے کہا کہ میری اجازت سے پہلے تم اس پر ایمان لے آئے؟ یقیناً یہی تمہارا وہ بڑا (سردار) ہے جس نے تم سب کو جادو سکھایا ہے' سو تمہیں ابھی ابھی معلوم ہو جائے گا' قسم ہے میں ابھی تمہارے ہاتھ پاؤں الٹے طور پر کاٹ دوں گا اور تم سب کو سولی پر لٹکا دوں گا۔'' O---۵۰۔ ''انہوں نے کہا کوئی حرج نہیں' ہم تو اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں ہی۔'' O---۵۱۔ ''اس بنا پر کہ ہم سب سے پہلے ایمان والے بنے ہیں' ہمیں امید پڑتی ہے کہ ہمارا رب ہماری سب خطائیں معاف فرما دے گا۔'' O---۵۲۔ ''اور ہم نے موسیٰ کو وحی کی کہ راتوں رات میرے بندوں کو نکال لے چل تم سب پیچھا کیے جاؤ گے۔'' O---۵۳۔ ''فرعون نے شہروں میں ہرکاروں کو بھیج دیا۔'' O---۵۴۔ ''کہ یقیناً یہ گروہ بہت ہی کم تعداد میں ہے۔'' O---۵۵۔ ''اور اس پر یہ ہمیں سخت غضب ناک کر رہے ہیں۔'' O---۵۶۔ ''اور یقیناً ہم بڑی جماعت ہیں ان سے چوکنا رہنے والے۔'' O---۵۷۔ ''بالآخر ہم نے انہیں باغات سے اور چشموں سے۔'' O---۵۸۔ ''اور خزانوں سے۔ اور اچھے اچھے مقامات سے نکال باہر کیا۔'' O---۵۹۔ ''اسی طرح ہوا اور ہم نے ان (تمام) چیزوں کا وارث بنی اسرائیل کو بنا دیا۔'' O---[یعنی جو اقتدار اور بادشاہت فرعون کو حاصل تھی' وہ اس سے چھین کر ہم نے بنی اسرائیل کو عطا کر دی۔ بعض کہتے ہیں کہ اس سے مراد مصر جیسا اقتدار اور دنیوی جاہ و جلال ہم نے بنی اسرائیل کو بھی عطا کیا۔ کیونکہ بنی اسرائیل' مصر سے نکل جانے کے بعد مصر واپس نہیں آئے۔ نیز سورۂ دخان میں فرمایا گیا ہے کہ ''ہم نے اس کا وارث کسی دوسری قوم کو بنایا''۔ اول الذکر اہل علم کہتے ہیں کہ قوم کا لفظ اگرچہ عام ہے لیکن یہاں سورۂ شعراء میں جب بنی اسرائیل کو وارث بنانے کی صراحت آ گئی ہے' تو اس سے مراد بھی قوم بنی اسرائیل ہی ہوگی۔ مگر خود قرآن کی صراحت کے مطابق مصر سے نکلنے کے بعد بنو اسرائیل کو ارض مقدس میں داخل ہونے کا حکم دیا گیا۔ اور ان کے انکار پر چالیس سال کے لیے یہ داخلہ مؤخر کر کے میدان تیہ میں بھٹکایا گیا۔ پھر وہ ارض مقدس میں داخل ہوئے چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر' حدیث اسراء کے مطابق بیت المقدس کے قریب ہی ہے۔ اس لیے صحیح معنی یہی ہے کہ جیسی نعمتیں آل فرعون کو مصر میں حاصل تھیں' ویسی ہی نعمتیں اب بنو اسرائیل کو عطا کی گئیں۔ لیکن مصر میں نہیں بلکہ فلسطین میں' واللہ اعلم۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]---۶۰۔ ''پس فرعونی سورج نکلتے ہی ان کے تعاقب میں نکلے۔'' O---۶۱۔ ''پس جب دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھ لیا' تو موسیٰ کے ساتھیوں نے کہا' ہم تو یقیناً پکڑ لیے گئے۔'' O---۶۲۔ ''موسیٰ نے کہا' ہرگز نہیں۔ یقین مانو' میرا رب میرے ساتھ ہے جو ضرور مجھے راہ دکھائے گا۔'' O---۶۳۔ ''ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ دریا پر اپنی لاٹھی مار' پس اسی وقت دریا پھٹ گیا اور ہر ایک حصہ پانی کا مثل بڑے پہاڑ کے ہو گیا۔'' O---۶۴۔ ''اور ہم نے اسی جگہ دوسروں کو نزدیک لا کھڑا کر دیا۔'' O---۶۵۔ ''اور موسیٰ (علیہ السلام) کو اور اس کے تمام ساتھیوں کو نجات دے دی۔'' O---۶۶۔ ''پھر اور سب دوسروں کو ڈبو دیا۔'' O---[موسیٰ علیہ السلام اور ان پر ایمان لانے والوں کو ہم نے نجات دی اور فرعون اور اس کا لشکر جب انہی راستوں سے گزرنے لگا تو ہم نے سمندر کو دوبارہ حسب دستور رواں کر دیا' جس سے فرعون اپنے لشکر سمیت غرق ہو گیا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ السجدۃ** ۳۲)---۲۳۔ ''بیشک ہم نے موسیٰ کو کتاب دی' پس آپ کو ہرگز اس کی ملاقات میں شک نہ کرنا چاہیے اور ہم نے اسے بنی اسرائیل کی ہدایت کا ذریعہ بنایا۔'' O---۲۴۔ ''اور جب ان لوگوں نے صبر کیا تو ہم نے ان میں سے ایسے پیشوا بنائے جو ہمارے حکم سے لوگوں کو ہدایت کرتے تھے' اور وہ ہماری آیتوں پر یقین رکھتے تھے۔'' O---[تفسیر کے لیے باب نمبر ۷' مضمون: صبر]---۲۵۔ ''آپ کا رب ان (سب) کے درمیان ان (تمام) باتوں کا فیصلہ قیامت کے دن کرے گا جن میں وہ اختلاف کر رہے ہیں۔'' O

(**سورۃ ص** ۳۸)---۱۳۔ ''اور ثمود نے اور قوم لوط نے اور ایکہ کے رہنے والوں نے بھی' یہی (بڑے) لشکر تھے۔'' O

(**سورۃ الدخان** ۴۴)---۳۰۔ ''اور بے شک ہم نے (ہی) بنی اسرائیل کو (سخت) رسوا کن سزا سے نجات دی۔'' O---۳۱۔ ''(جو) فرعون کی طرف سے (ہو رہی) تھی۔ فی الواقع وہ سرکش اور حد سے گزر جانے والوں میں سے تھا۔'' O---۳۲۔ ''اور ہم نے دانستہ طور پر بنی اسرائیل کو دنیا جہان والوں پر فوقیت دی۔'' O---۳۳۔ ''اور ہم نے انہیں ایسی نشانیاں دیں جن میں صریح آزمائش تھی۔'' O---[آیات سے مراد وہ معجزات ہیں جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیے گئے تھے' ان میں آزمائش کا پہلو یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ دیکھے کہ وہ کیسے عمل کرتے ہیں؟ یا پھر آیات سے مراد وہ احسانات ہیں جو اللہ نے ان پر فرمائے۔ مثلاً فرعونیوں کو غرق کر کے ان کو نجات دینا' ان کے لیے دریا کو پھاڑ کر راستہ بنانا' بادلوں کا سایہ اور من و سلویٰ کا نزول وغیرہ۔ اس میں آزمائش یہ ہے کہ ان احسانات کے بدلے میں یہ قوم اللہ کی فرماں برداری کا راستہ اختیار کرتی ہے یا اس کی ناشکری کرتے ہوئے اس کی بغاوت اور سرکشی کا راستہ اپناتی ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ الجاثیۃ** ۴۵)---۱۶۔ ''یقیناً ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب' حکومت اور نبوت دی تھی اور ہم نے انہیں پاکیزہ (اور نفیس) روزیاں دی تھیں اور انہیں دنیا والوں پر فضیلت دی تھی۔'' O---۱۷۔ ''اور ہم نے انہیں دین کی صاف صاف دلیلیں دیں' پھر انہوں نے اپنے پاس علم کے پہنچ جانے کے بعد آپس کی

Marfat.com

ضد بحث سے ہی اختلاف برپا کر ڈالا یہ جن جن چیزوں میں اختلاف کر رہے ہیں ان کا فیصلہ قیامت والے دن ان کے درمیان (خود) تیرا رب کرے گا۔'' O

(سورۃ الصف ۶۱) ---۵۔ ''اور (یاد کرو) جبکہ موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم کے لوگو! تم مجھے کیوں ستا رہے ہو حالانکہ تمہیں (بخوبی) معلوم ہے کہ میں تمہاری جانب اللہ کا رسول ہوں پس جب وہ لوگ ٹیڑھے ہی رہے تو اللہ نے انکے دلوں کو (اور) ٹیڑھا کر دیا' اور اللہ تعالیٰ نافرمان قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔'' O (تفسیر کیلئے باب ۱۴، مضمون: دلوں کی ٹیڑھ) ---۶۔ ''اور جب مریم کے بیٹے عیسیٰؑ نے کہا اے (میری قوم) بنی اسرائیل! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں مجھ سے پہلے کی کتاب تورات کی میں تصدیق کرنے والا ہوں اور اپنے بعد آنے والے ایک رسول کی میں تمہیں خوشخبری سنانے والا ہوں جن کا نام احمد ہے۔ پھر جب وہ انکے پاس کھلی دلیلیں لائے تو یہ کہنے لگے' یہ تو کھلا جادو ہے۔'' O [حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قصہ اس لیے بیان فرمایا کہ بنی اسرائیل نے جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نافرمانی کی' اسی طرح انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بھی انکار کیا' اس میں نبی کریم ﷺ کو تسلی دی جا رہی ہے کہ یہ یہود آپ ﷺ ہی کے ساتھ اس طرح نہیں کر رہے ہیں' بلکہ ان کی تو ساری تاریخ ہی انبیاء علیہم السلام کی تکذیب سے بھری پڑی ہے۔ تورات کی تصدیق کا مطلب یہ ہے کہ میں جو دعوت دے رہا ہوں وہ وہی ہے جو تورات کی بھی دعوت ہے۔ جو اس بات کی دلیل ہے کہ جو پیغمبر مجھ سے پہلے تورات لے کر آئے اور اب میں انجیل لے کر آیا ہوں' ہم دونوں کا اصل ماخذ ایک ہی ہے۔ اس لیے جس طرح تم موسیٰ و ہارون اور داؤد و سلیمان علیہم السلام پر ایمان لائے' مجھ پر بھی ایمان لاؤ' اس لیے کہ میں تورات کی تصدیق کر رہا ہوں نہ کہ اسکی تردید و تکذیب۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)] ---۱۴۔ ''اے ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ کے مددگار بن جاؤ' جس طرح حضرت مریم کے بیٹے حضرت عیسیٰؑ نے حواریوں سے فرمایا کہ کون ہے جو اللہ کی راہ میں میرا مددگار بنے؟ حواریوں نے کہا ہم اللہ کی راہ میں مددگار ہیں' پس بنی اسرائیل میں سے ایک جماعت تو ایمان لائی اور ایک جماعت نے کفر کیا تو ہم نے مومنوں کی انکے دشمنوں کے مقابلہ میں مدد کی پس وہ غالب آ گئے۔'' O [یہ یہود تھے جنہوں نے نبوت عیسیٰ علیہ السلام ہی کا انکار نہیں کیا بلکہ ان پر اور ان کی ماں پر بہتان تراشی کی۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ اختلاف و تفرق اس وقت ہوا جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھا لیا گیا۔ ایک نے کہا کہ عیسیٰ علیہ السلام کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے ہی زمین پر ظہور فرمایا تھا' اب وہ پھر آسمان پر چلا گیا ہے' یہ فرقہ یعقوبیہ کہلاتا ہے۔ نسطوریہ فرقے نے کہا کہ وہ ابن اللہ تھے' باپ نے بیٹے کو آسمان پر بلا لیا ہے۔ تیسرے فرقے نے کہا وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول تھے' یہی فرقہ صحیح تھا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن)]

قوم شعیبؑ، مدین والے، اصحاب ایکہ

(سورۃ الاعراف ۷) ---۸۵۔ ''اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیبؑ کو۔ اس نے کہا اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی خدا نہیں۔ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک واضح دلیل آ گئی ہے۔ پس ناپ تول پورا کیا کرو۔ اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم کر کے نہ دو اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد گڑبڑ نہ مچاؤ۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم ایمان والے ہو۔'' O --- [مدین حضرت ابراہیمؑ کے بیٹے یا پوتے کا نام تھا۔ پھر انہی پر بنی قبیلے کا نام بھی مدین اور جس بستی میں رہتے تھے اس کا نام بھی مدین پڑ گیا۔ یوں اس کا اطلاق قبیلے اور بستی دونوں پر ہوتا ہے۔ یہ بستی حجاز کے راستے میں ''معان'' کے قریب ہے۔ انہی کو قرآن میں دوسرے مقام پر اصحاب ایکہ (بن کے رہنے والے) کہا گیا ہے۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۸۶۔ ''اور ہر رستے پر نہ بیٹھو کہ اسے جو اس پر ایمان رکھتا ہے ڈراؤ اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے اس میں ٹیڑھ ڈھونڈ کر۔ روکو اور یاد کرو جب تم تھوڑے سے تھے۔ پھر اس نے تمہیں بہت زیادہ کر دیا اور دیکھو کہ گڑبڑ مچانے والوں کا انجام کیسا ہوا۔'' O ---۸۷۔ ''اور اگر تم میں ایک گروہ اس پیغام پر ایمان رکھتا ہے جس کے ساتھ مجھے بھیجا گیا ہے اور گروہ ایمان نہیں رکھتا تو صبر کرو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہمارے درمیان فیصلہ کرے اور وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔'' O ---۸۸۔ ''اس کی قوم کے متکبر سرداروں نے کہا شعیب! ہم تجھے اور انہیں جو تیرے ساتھ ایمان لائے ہیں اپنی بستی سے نکال کر رہیں گے۔ یا تم ہمارے طور طریقوں پر لوٹ آ ؤ گے۔ اس نے کہا اگرچہ ہم ناپسند کرتے ہوں؟'' O ---۸۹۔ ''ہم اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھوٹ گھڑیں گے اگر ہم تمہارے طور طریقے پر اس کے بعد کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس سے نجات دی ہے لوٹ گئے۔ مگر ہمارے لئے یہ ناممکن نہیں کہ ہم ان پر لوٹ جائیں سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ ہمارا آقا یوں چاہے۔ ہمارے رب کا علم ہر چیز پر حاوی ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہیں۔ اے ہمارے رب! ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حق پر فیصلہ کر دے کہ تو بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔'' O ---۹۰۔ ''اور اس کی قوم کے کافر سرداروں نے کہا: اگر تم نے شعیب کی پیروی کی تب تم ضرور نقصان اٹھاؤ گے۔'' O ---۹۱۔ ''پھر زلزلے نے انہیں آ پکڑا اور وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔'' O ---۹۲۔ ''جن لوگوں نے شعیب کو جھٹلایا گویا وہ کبھی وہاں رہتے ہی نہ تھے۔ جن لوگوں نے شعیب کو جھٹلایا وہی نقصان میں رہے۔'' O

Marfat.com

(سورۃ ھود ۱۱) ---۸۴۔ ''اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیبؑ کو (بھیجا) اس نے کہا اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی خدا نہیں اور ناپ اور تول میں کمی نہ کرو کہ میں تمہیں آسودہ حال دیکھتا ہوں۔ مگر میں تم پر ایک گھیر لینے والے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں'' O---۸۵۔ ''اور اے میری قوم! ناپ اور تول انصاف کے ساتھ پورا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں گھٹا کر نہ دو اور زمین میں فساد کرتے نہ پھرو'' O---۸۶۔ ''اللہ تعالیٰ کی طرف سے بچا ہوا نفع تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم مومن ہو اور میں تم پر کوئی نگہبان نہیں'' O---۸۷۔ ''وہ کہنے لگے۔ شعیب! کیا تیری نماز تجھے تلقین کرتی ہے کہ ہم انہیں جن کی عبادت ہمارے باپ دادا کرتے تھے چھوڑ دیں یا یہ کہ اپنے مال میں جو چاہیں نہ کریں۔ ہاں تو ہی بردبار اور سمجھدار ہے'' O---۸۸۔ ''وہ کہنے لگا۔ اے میری قوم! کیا تم نے غور کیا کہ میں اپنے رب کی واضح دلیل پر ہوں اور اس نے مجھے اپنی طرف سے عمدہ رزق دیا ہے اور میں نہیں چاہتا کہ جس بات سے میں تمہیں روکتا ہوں اس میں تمہارے خلاف کروں۔ میں تو صرف جہاں تک مجھ سے ہو سکے اصلاح چاہتا ہوں۔ اور میری توفیق تو صرف اللہ تعالیٰ کے ہاتھ ہے۔ اسی پر میں بھروسہ کرتا ہوں اور اسی کی طرف میں رجوع کرتا ہوں'' O---۸۹۔ ''اور اے میری قوم! میری مخالفت تمہیں یوں نہ اکسائے کہ تم پر ویسی ہی مصیبت آ جائے جیسی قوم نوحؑ یا قوم ھودؑ یا قوم صالحؑ پر پڑی تھی اور قوم لوط تم سے کچھ دور بھی نہیں'' O---۹۰۔ ''اور اپنے رب سے بخشش مانگو۔ پھر اس کی طرف رجوع کرو میرا رب رحم کرنے والا محبت کرنے والا ہے'' O---۹۱۔ ''وہ کہنے لگے شعیبؑ! جو تو کہتا ہے اس میں سے بہت کچھ ہم نہیں سمجھتے اور ہم تجھے اپنے درمیان کمزور دیکھتے ہیں اور اگر تیری برادری نہ ہوتی تو ہم تجھے سنگسار کر دیتے اور تو ہم پر کچھ زور آور بھی نہیں'' O---۹۲۔ ''اس نے کہا اے میری قوم! کیا میری برادری اللہ تعالیٰ سے زیادہ تم پر زور آور ہے اور اسے تم نے اپنے سے الگ پیٹھ پیچھے ڈال رکھا ہے بیشک میرے رب نے تمہارے عملوں کو گھیرا ہوا ہے'' O---۹۳۔ ''اور اے میری قوم! تم اپنی جگہ کام کرو میں بھی کام کرتا ہوں۔ تم جلدی جان لو گے کہ کس پر وہ عذاب جو اسے رسوا کر دے گا آتا ہے اور کون جھوٹا ہے اور دھیان رکھو میں بھی تمہارے ساتھ دھیان رکھتا ہوں'' O---۹۴۔ ''اور جب ہمارا حکم آ پہنچا تو ہم نے اپنی رحمت سے شعیبؑ کو اور ان کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے بچا لیا۔ اور ظالموں کو ایک چنگھاڑ نے آ پکڑا اور وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے'' O ---۹۵۔ ''گویا وہ کبھی وہاں بسے ہی نہ تھے۔ سنو! دور دفع ہوئے مدین جیسے دور دفع ہوئے ثمود'' O

قوم شعیبؑ:۔ حضرت شعیبؑ کی بعثت مدین یا مدیان میں ہوئی تھی، مدین کسی مقام کا نام نہیں ہے بلکہ ''قبیلہ'' کا نام ہے، یہ قبیلہ حضرت ابراہیمؑ کے بیٹے مدین کی نسل سے تھا جو ان کی تیسری بیوی قطورا سے پیدا ہوا، اس لیے حضرت ابراہیمؑ کا یہ خاندان بنی قطورا کہلاتا ہے۔

''مدین'' اپنے اہل و عیال کے ساتھ اپنے سوتیلے بھائی حضرت اسمٰعیلؑ کے پہلو ہی میں حجاز میں آباد ہو گیا تھا۔ یہی خاندان آگے چل کر ایک بڑا قبیلہ بن گیا اور شعیبؑ بھی چونکہ اسی نسل اور اسی قبیلہ سے تھے اس لیے ان کی بعثت کے بعد ''یہ قوم شعیب'' کہلایا۔

مدین یا اصحاب ایکہ:۔ یہ قبیلہ کس مقام پر آباد تھا؟ اس کے متعلق عبدالوہاب نجار کہتے ہیں کہ یہ حجاز میں شام کے متصل ایسی جگہ آباد تھا کہ جس کا عرض البلد افریقہ کے جنوبی صحرا کے عرض البلد کے مطابق پڑتا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ شام کے متصل معان کے حصہ زمین پر آباد تھا۔

قرآن عزیز نے اس قبیلہ کی آبادی کے متعلق ہم کو دو باتوں سے تعارف کرایا ہے۔ ایک یہ کہ وہ ''مقام مبین'' پر آباد تھا۔ عرب کے جغرافیہ میں جو شاہراہ حجاز کے تاجر قافلوں کو شام، فلسطین، یمن بلکہ مصر تک لے جاتی اور بحر قلزم کے مشرقی کنارے سے ہو کر گزرتی تھی قرآن نے اسی کو ''مقام مبین'' (کھلی اور صاف شاہراہ) کہا ہے۔ کیونکہ صیف (گرمی) اور شتاء (سردی) دونوں زمانوں میں قریشی قافلوں کے لیے یہ متعارف اور بڑی تجارتی سڑک تھی جس کا سلسلہ بری مسافت کے ساتھ بحری کے بھی ڈانڈے ملا دیتا تھا۔

دوسرے یہ کہ وہ ''اصحاب ایکہ'' (جھنڈ والے) تھے، عربی میں ''ایکہ'' ان سرسبز و شاداب جھاڑیوں کو کہتے ہیں جو ہرے بھرے درختوں کی کثرت کی وجہ سے جنگلوں اور بنوں میں اگی رہتی ہیں اور جھاڑیوں کی شکل اختیار کر لیتی ہیں۔

ان دونوں باتوں کے جان لینے کے بعد مدین کی آبادی کا پتہ آسانی سے معلوم ہو سکتا ہے وہ یہ کہ مدین کا قبیلہ بحر قلزم کے مشرقی کنارہ اور عرب کے مغرب شمال میں ایسی جگہ آباد تھا جو شام کے متصل حجاز کا آخری حصہ کہا جا سکتا ہے اور حجاز والوں کو شام، فلسطین بلکہ مصر تک جاتے میں اس کے کھنڈر راہ میں پڑتے تھے اور جو تبوک کے بالمقابل واقع تھا۔

راجح یہی ہے کہ مدین اور اصحاب ایکہ ایک ہی قبیلہ ہے جو باپ کی نسبت سے مدین کہلایا اور زمین کی طبعی اور جغرافی حیثیت سے اصحاب ایکہ کے لقب سے مشہور ہوا۔

دعوت حق:۔ بہر حال شعیبؑ جب اپنی قوم میں مبعوث ہوئے تو انہوں نے دیکھا کہ خدا کی نافرمانی اور معصیت کا ارتکاب صرف افراد و احاد میں ہی نہیں پایا جاتا بلکہ ساری قوم گرداب ہلاکت میں مبتلا ہے اور اپنی بداعمالیوں میں اس قدر سرمست و سرشار ہے کہ ایک لمحہ کے لیے بھی ان کو یہ احساس نہیں ہوتا کہ یہ جو کچھ

Marfat.com

ہو رہا ہے معصیت اور گناہ ہے بلکہ وہ اپنے ان اعمال کو باعث فخر سمجھتے ہیں۔

ان کی بہت سی بداخلاقیوں اور نافرمانیوں سے قطع نظر جن قبیح امور نے خصوصیت کے ساتھ ان میں رواج پالیا تھا وہ یہ تھے۔

(۱) بت پرستی اور مشرکانہ رسوم و عوائد (۲) خرید و فروخت میں پورا لینا اور کم تولنا یعنی دوسرے کو اس کے حق سے کم دینا اور اپنے لئے حق کے مطابق لینا بلکہ اس سے زیادہ (۳) تمام معاملات میں کھوٹ اور ڈاکہ زنی۔

قوموں کے عام رواج کے مطابق دراصل ان کی رفاہیت، خوش عیشی، دولت و ثروت کی فراوانی، زمین اور باغوں کی زرخیزی اور شادابی نے ان کو اس قدر مغرور بنا دیا تھا کہ وہ ان تمام امور کو اپنی ذاتی میراث اور اپنا خاندانی ہنر سمجھ بیٹھے تھے اور ایک ساعت کے لئے بھی ان کے دل میں یہ خطرہ نہیں گزرتا تھا کہ یہ سب کچھ خدائے تعالیٰ کی عطاء و بخشش ہے کہ شکر گزار ہوتے اور سرکشی سے باز رہتے۔ غرض ان کی فارغ البالی نے ان میں طرح طرح کی بداخلاقیاں اور قسم قسم کے عیوب پیدا کر دیئے تھے۔

آخر غیرت حق حرکت میں آئی اور سنت اللہ کے مطابق ان کو راہ حق دکھانے، فسق و فجور سے بچانے اور امین و متقی اور بااخلاق بنانے کے لئے ان ہی میں سے ایک ہستی کو چن لیا اور شرف نبوت و رسالت سے نواز کر اس کو دعوت اسلام اور پیغام حق کا امام بنایا۔ یہ ہستی حضرت شعیبؑ کی ذات گرامی تھی۔

خدا کی توحید اور شرک سے بیزاری کا اعتقاد تو تمام انبیاء علیہم السلام کی تعلیم کی مشترک بنیاد اور اصل ہے جو حضرت شعیبؑ کے حصہ میں بھی آئی تھی مگر قوم کی مخصوص بداخلاقیوں پر توجہ دلانے اور ان کو راہ راست پر لانے کے لئے انہوں نے اس قانون کو بھی اہمیت دی کہ خرید و فروخت کے معاملہ میں یہ ہمیشہ پیش نظر رہنا چاہیے کہ جو جس کا حق ہے وہ پورا پورا اس کو ملے کہ دنیوی معاملات میں یہی ایک ایسی بنیاد ہے جو متزلزل ہو جانے کے بعد ہر قسم کے ظلم، فسق و فجور اور مہلک خرابیوں اور بداخلاقیوں کا باعث بنتی ہے۔

حضرت شعیبؑ بڑے فصیح و بلیغ مقرر تھے، شیریں کلامی، حسن خطابت، طرز بیان اور طلاقت لسانی میں بہت نمایاں امتیاز رکھتے تھے۔ اسی لئے مفسرین ان کو خطیب الانبیاء کے لقب سے یاد کرتے ہیں۔ پس انہوں نے نرم و گرم ہر طریقہ سے قوم کو رشد و ہدایت کے یہ کلمات ارشاد فرمائے مگر اس بدبخت قوم پر مطلق کوئی اثر نہ ہوا اور چند ضعیف اور کمزور ہستیوں کے علاوہ کسی نے پیغام حق پر کان نہ دھرا۔ وہ خود بھی اسی طرح بداعمال رہے اور دوسروں کی راہ بھی مارتے رہے۔ وہ راستوں میں بیٹھ جاتے اور حضرت شعیبؑ کے پاس آنے جانے والوں کو قبول حق سے روکتے اور اگر موقعہ لگ جاتا تو لوگوں کو لوٹ لیتے اور اگر اس پر بھی کوئی خوش قسمت حق پر لبیک کہہ دیتا تو اس کو ڈراتے، دھمکاتے اور طرح طرح سے کج روی پر آمادہ کرتے لیکن ان تمام باتوں کے باوجود حضرت شعیبؑ کی دعوت حق کا سلسلہ برابر جاری رہا تو ان میں سے سربرآوردہ اشخاص نے کہ جن کو اپنی شوکت و طاقت پر غرور تھا، حضرت شعیبؑ سے کہا ''اے شعیب! دو باتوں میں سے ایک بات ضرور ہو کر رہے گی یا ہم تجھ کو اور تجھ پر ایمان لانے والوں کو اپنی بستی میں سے نکال دیں گے اور تیرا دیس نکالا کریں گے یا تم کو مجبور کریں گے کہ پھر ہمارے دین میں واپس آجاؤ۔''

حضرت شعیبؑ نے یہ بھی فرمایا ''دیکھو خدائے تعالیٰ نے مجھ کو اس لئے بھیجا ہے کہ میں اپنے مقدور بھر تمہاری اصلاح کی سعی کروں اور میں جو کچھ کہتا ہوں اس کی صداقت اور سچائی کے لئے خدا کی حجت اور دلیل اور نشانی بھی پیش کر رہا ہوں مگر افسوس کہ تم اس واضح حجت کو دیکھ کر بھی سرکشی و نافرمانی پر قائم ہو اور مخالفت کا کوئی پہلو ایسا نہیں ہے جو تم سے چھوٹا ہوا ہو پھر میں تم سے اپنی اس رشد و ہدایت کے بدلہ میں کوئی اجرت بھی نہیں مانگتا اور نہ کوئی دنیوی نفع کا طالب ہوں۔ میرا اجر تو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور اگر تم اب بھی نہ مانو گے تو مجھے ڈر ہے کہ کہیں خدا کا عذاب تم کو ہلاک و برباد نہ کر ڈالے۔ اس کا فیصلہ اٹل ہے اور کسی کی مجال نہیں کہ اس کو رد کر دے۔

آخر وہی ہوا جو قانون الٰہی کا ابدی و سرمدی فیصلہ ہے ''یعنی حجت و برہان کی روشنی آنے کے بعد بھی جب باطل پر اصرار ہو اور اس کی صداقت کا مذاق اڑایا جائے اور اس کی اشاعت میں رکاوٹیں ڈالی جائیں تو پھر خدا کا عذاب اس مجرمانہ زندگی کا خاتمہ کر دیتا اور آنے والی قوموں کے لئے اس کو عبرت و موعظت بنا دیا کرتا ہے۔''

نوع عذاب:۔ قرآن عزیز کہتا ہے کہ نافرمانی اور سرکشی کی پاداش میں قوم شعیبؑ کو دو قسم کے عذاب نے آگھیرا۔ ایک زلزلہ کا عذاب اور دوسرا آگ کی بارش کا عذاب یعنی جب وہ اپنے گھروں میں آرام کر رہے تھے تو یک بیک ایک ہولناک زلزلہ آیا اور ابھی یہ ہولناکی ختم نہ ہوئی تھی کہ اوپر سے آگ برسنے لگی اور نتیجہ یہ نکلا کہ صبح کو دیکھنے والوں نے دیکھا کہ کل کے سرکش اور مغرور آج گھٹنوں کے بل اوندھے جھلسے ہوئے پڑے ہیں۔

قبر شعیبؑ:۔ حضر موت میں ایک قبر ہے جو زیارت گاہ عوام و خواص ہے۔ وہاں کے باشندوں کا یہ دعویٰ ہے کہ یہ شعیبؑ کی قبر ہے۔ حضرت شعیبؑ مدین کی ہلاکت کے بعد یہاں بس گئے تھے اور یہیں ان کی وفات ہوئی۔ حضر موت کے مشہور شہر ''شیون'' کے مغربی جانب میں ایک مقام ہے جس کو ''شبام'' کہتے

Marfat.com

ہیں۔ اس جگہ اگر کوئی مسافر وادی ابن علی کی راہ ہوتا ہوا شمال کی جانب چلے تو وادی کے بعد وہ جگہ آتی ہے جہاں یہ ''قبر'' ہے۔ یہاں مطلق کوئی آبادی نہیں ہے اور جو شخص بھی یہاں آتا ہے صرف زیارت ہی کے لئے آتا ہے۔ [مکمل تفصیل کے لیے باب نمبر۴، مضمون: حضرت شعیبؑ]

(**سورۃ الشعرآء ۲۶**)---۱۷۴۔ ''یہ ماجرا بھی سراسر عبرت ہے۔ ان میں سے بھی اکثر مسلمان نہ تھے۔''O---۱۷۵۔ ''بیشک تیرا پروردگار ہی ہے غلبے والا مہربانی والا۔''O---۱۷۶۔ ''ایکہ والوں نے بھی رسولوں کو جھٹلایا۔''O---۱۷۷۔ ''جبکہ ان سے شعیب (علیہ السلام) نے کہا کہ کیا تمہیں ڈر خوف نہیں؟''O---۱۷۸۔ ''میں تمہاری طرف امانت دار رسول ہوں۔''O---۱۷۹۔ ''اللہ کا خوف کھاؤ اور میری فرمانبرداری کرو۔''O---۱۸۰۔ ''میں اس پر تم سے کوئی اجرت نہیں چاہتا' میرا اجر تمام جہانوں کے پالنے والے کے پاس ہے۔''O---۱۸۱۔ ''ناپ پورا بھرا کرو کم دینے والوں میں شمولیت نہ کرو۔''O---۱۸۲۔ ''اور سیدھی صحیح ترازو سے تولا کرو۔''O---۱۸۳۔ ''لوگوں کو ان کی چیزیں کمی سے نہ دو بے باکی کے ساتھ زمین میں فساد مچاتے نہ پھرو۔''O---۱۸۴۔ ''اس اللہ کا خوف رکھو جس نے خود تمہیں اور اگلی مخلوق کو پیدا کیا ہے۔''O---۱۸۵۔ ''انہوں نے کہا تو تو ان میں سے ہے جن پر جادو کر دیا جاتا ہے۔''O---۱۸۶۔ ''اور تو تو ہم ہی جیسا ایک انسان ہے اور ہم تو تجھے جھوٹ بولنے والوں میں سے ہی سمجھتے ہیں۔''O---۱۸۷۔ ''اگر تو سچے لوگوں میں سے ہے تو ہم پر آسمان کے ٹکڑے گرا دے۔''O---۱۸۸۔ ''کہا کہ میرا رب خوب جاننے والا ہے جو کچھ تم کر رہے ہو۔''O---۱۸۹۔ ''چونکہ انہوں نے اسے جھٹلایا تو انہیں سائبان والے دن کے عذاب نے پکڑ لیا۔ وہ بڑے بھاری دن کا عذاب تھا۔''O---۱۹۰۔ ''یقیناً اس میں بڑی نشانی ہے اور ان میں کے اکثر مسلمان نہ تھے۔''O---۱۷۶۔ ''ایکہ والوں نے بھی رسولوں کو جھٹلایا۔''O---[أَيْكَة جنگل کو کہتے ہیں۔ اس سے حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم اور بستی ''مدین'' کے اطراف کے باشندے مراد ہیں۔ اور کہا جاتا ہے کہ ایکہ کے معنی ہیں گھنا درخت اور ایسا ایک درخت مدین کی نواحی آبادی میں تھا۔ جس کی پوجا پاٹ ہوتی تھی۔ حضرت شعیب علیہ السلام کا دائرہ نبوت اور حدود دعوت و تبلیغ 'مدین سے لے کر اس نواحی آبادی تک تھا' جہاں ایکہ درخت کی پوجا ہوتی تھی۔ وہاں کے رہنے والوں کو اصحاب الایکہ کہا گیا ہے۔ اس لحاظ سے اصحاب الایکہ اور اہل مدین کے پیغمبر ایک ہی یعنی حضرت شعیب علیہ السلام تھے اور یہ ایک ہی پیغمبر کی امت تھی۔ ایکہ' چونکہ قوم نہیں' بلکہ درخت تھا۔ اس لیے اخوت نسبی کا یہاں ذکر نہیں کیا' جس طرح کہ دوسرے انبیا کے ذکر میں ہے۔ البتہ جہاں مدین کے ضمن میں حضرت شعیب علیہ السلام کا نام لیا گیا ہے' وہاں ان کے اخوت نسبی کا ذکر بھی ملتا ہے' کیونکہ مدین' قوم کا نام ہے۔ بعض مفسرین نے اصحاب الایکہ اور مدین کو الگ الگ بستیاں قرار دے کر کہا ہے کہ یہ مختلف دو امتیں ہیں' جن کی طرف باری باری حضرت شعیب علیہ السلام کو بھیجا گیا۔ ایک مرتبہ مدین کی طرف اور دوسری مرتبہ اصحاب الایکہ کی طرف۔ لیکن امام ابن کثیر نے فرمایا ہے کہ صحیح بات یہی ہے کہ یہ ایک ہی امت ہے' اوفوا الكيل والميزان کا جو وعظ اہل مدین کو کیا گیا' یہی وعظ یہاں اصحاب الایکہ کو کیا جا رہا ہے' جس سے صاف واضح ہے کہ یہ ایک ہی امت ہے' دو نہیں۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(**سورۃ ق ۵۰**)---۱۴۔ ''اور ایکہ والوں نے اور تبع کی قوم نے بھی تکذیب کی تھی۔ سب نے پیغمبروں کو جھٹلایا پس میرا وعدہ عذاب ان پر صادق آ گیا۔''O

قوم عمالقہ

(**سورۃ البقرۃ ۲**)---۲۴۶۔ ''بھلا نہیں دیکھا تم نے سرداران بنی اسرائیل کے اس واقعہ کو موسیٰ کے بعد۔ جب کہا تھا انہوں نے اپنے ایک نبی سے کہ مقرر کر دیجئے ہمارے لئے ایک بادشاہ تاکہ ہم جنگ کریں اللہ تعالیٰ کی راہ میں۔ نبی نے کہا کہیں ایسا تو نہ ہوگا کہ اگر حکم دیا جائے تم کو جنگ کا تو تم نہ لڑو۔ کہنے لگے بھلا کیا ہوا ہے ہمیں کہ نہ لڑیں ہم اللہ تعالیٰ کی راہ میں جبکہ نکالا گیا ہے ہمیں ہمارے گھروں سے اور (جدا کیا گیا ہے) بال بچوں سے۔ پھر جب حکم دیا گیا انہیں جنگ کا تو سب پھر گئے سوائے چند ایک کے ان میں سے اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے ظالموں کو۔''O---۲۴۷۔ ''اور کہا ان سے ان کے نبی نے کہ اللہ تعالیٰ نے مقرر کیا ہے تمہارے لیے طالوت کو بادشاہ، کہنے لگے کیونکر ہو سکتا ہے اسے حق حکمرانی ہم پر جبکہ ہم زیادہ حقدار ہیں حکمرانی کے اس سے اور نہیں دی گئی ہے اسے بہت سی دولت، نبی نے کہا بیشک اللہ تعالیٰ نے فضیلت دی ہے اسے تم پر اور عطا فرمائی ہے اس کو فراوانی علم و عقل میں اور جسمانی طاقت میں اور اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے اپنا ملک جس کو چاہتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہے وسعت والا اور سب کچھ جاننے والا۔''O---۲۴۸۔ ''اور کہا ان سے ان کے نبی نے کہ نشانی اس کی بادشاہی کی یہ ہے کہ آئے گا تمہارے پاس وہ صندوق جس میں ہوگی تسکین تمہارے رب کی طرف سے اور کچھ چیزیں جو چھوڑی ہیں آل موسیٰ اور آل ہارون نے اٹھائے لا رہے ہوں گے جسے فرشتے بیشک اس میں ایک بڑی نشانی ہے تمہارے لیے اگر ہو تم مومن۔''O---۲۴۹۔ ''پھر جب چلا طالوت لشکر لے کر تو اس نے کہا بیشک اللہ تعالیٰ آزمائش کرے گا تمہاری ایک دریا سے سو جو شخص پیئے گا (پانی) اس میں سے تو وہ نہیں ہے میرا ساتھی اور جو نہ پیئے گا اسے تو وہ بیشک

Marfat.com

میرا ساتھی ہے ہاں اگر کوئی بھر لے چلو بھر (پانی) اپنے ہاتھ سے (تو خیر) مگر پی لیا انہوں نے اس میں سے (سیر ہو کر) سوائے گروہ قلیل کے ان میں سے پھر جب پار ہوا دریا سے وہ خود اور اہل ایمان جو اس کے ساتھ تھے تو کہنے لگے نہیں ہے مقابلے کی طاقت ہم میں آج جالوت اور اس کے لشکر سے۔ کہنے لگے وہ لوگ جو سمجھتے تھے کہ انہیں حاضر ہونا ہے اللہ کے سامنے کہ بارہا ایک گروہ قلیل غالب آیا ہے بڑے گروہ پر اللہ کے حکم سے۔ اور اللہ تعالیٰ ساتھ ہے صبر کرنے والوں کے۔'' O ---۲۵۰۔ ''اور جب مقابل آئے وہ جالوت اور اس کے لشکر کے تو انہوں نے دعا کی ''اے ہمارے رب فیضان کر ہم پر صبر کا اور جمائے رکھ ہمارے قدم اور فتح عطا فرما ہمیں کافر لوگوں پر۔'' O ---[جالوت اس دشمن قوم کا کمانڈر اور سربراہ تھا جس سے طالوت اور ان کے رفقا کا مقابلہ تھا۔ یہ قوم عمالقہ تھی جو اپنے وقت کی بڑی جنگجو اور بہادر قوم سمجھی جاتی تھی۔ ان کی اسی شہرت کے پیش نظر، عین معرکہ آرائی کے وقت اہل ایمان نے بارگاہ الٰہی میں صبر و ثبات اور کفر کے مقابلے میں ایمان کی فتح و کامیابی کی دعا مانگی۔ گویا مادی اسباب کے ساتھ ساتھ اہل ایمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ نصرت الٰہی کے لیے ایسے موقعوں پر بطور خاص طلبگار رہیں، جیسے جنگ بدر میں نبی کریم ﷺ نے نہایت الحاح و زاری سے فتح و نصرت کی دعائیں مانگیں، جنہیں اللہ تعالیٰ نے قبول فرمایا اور مسلمانوں کی ایک نہایت قلیل تعداد کافروں کی بڑی تعداد پر غالب آئی۔ (از تفسیر شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۲۵۱۔ ''پس شکست دے دی انہوں نے کافروں کو اللہ تعالیٰ کے اذن سے اور قتل کر دیا داؤدؑ نے جالوت کو اور عطا کی اس کو اللہ نے سلطنت اور حکمت اور سکھایا اس کو اللہ تعالیٰ نے جو کچھ چاہا۔ اور اگر نہ ہٹاتا رہتا اللہ انسانوں کے ایک گروہ کو دوسرے گروہ کے ذریعہ سے تو نظام بگڑ جاتا زمین کا لیکن اللہ تعالیٰ بڑا مہربان ہے اہل عالم پر۔'' O

نمرود

(سورۃ البقرۃ ۲) ---۲۵۸۔ ''کیا نہیں غور کیا تم نے اس شخص (کے حال) پر جس نے جھگڑا کیا تھا ابراہیمؑ سے اس کے رب کے بارے میں اس بنا پر کہ عطا کر رکھی تھی اس کو اللہ نے سلطنت۔ جب کہا تھا ابراہیمؑ نے میرا رب وہ ہے جو زندگی بخشتا ہے اور مارتا ہے۔ اس نے کہا میں بھی زندگی بخشتا ہوں اور مارتا ہوں۔ ابراہیمؑ نے کہا اچھا! اللہ تو نکالتا ہے سورج کو مشرق سے ذرا نکال لا تو اس کو مغرب سے۔ سو مبہوت ہو کر رہ گیا وہ جو کافر تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نہیں دیا کرتا ہدایت بے انصاف لوگوں کو۔'' O

فرعون

(سورۃ الاعراف ۷) ---۱۰۳۔ ''پھر ان کے بعد ہم نے موسیٰؑ کو اپنی نشانیاں دے کر فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف بھیجا مگر انہوں نے ان (نشانیوں) کے ساتھ زیادتی کی۔ پھر دیکھ کہ فسادیوں کا انجام کیسا ہوا۔'' O ---۱۰۴۔ ''اور موسیٰؑ نے کہا فرعون! میں سارے جہاں کے آقا کا بھیجا ہوا ہوں۔'' O ---۱۰۵۔ ''مجھ پر لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے متعلق حق کے سوا کچھ نہ کہوں۔ میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک واضح دلیل لایا ہوں۔ پس تو بنی اسرائیل کو میرے ساتھ بھیج دے۔'' O ---۱۰۹۔ ''قوم فرعون کے سردار کہنے لگے یہ ایک ماہر جادوگر ہے۔'' O ---۱۱۰۔ ''جو چاہتا ہے کہ تمہیں تمہارے ملک سے نکال دے اب تم کیا تلقین کرتے ہو؟'' O ---۱۱۱۔ ''وہ کہنے لگے۔ اسے اور اس کے بھائی کو مہلت دے اور شہروں میں اکٹھے کرنے والے بھیج۔'' O ---۱۱۲۔ ''جو تمام ماہر جادوگروں کو تیرے پاس لے آئیں۔'' O ---۱۱۳۔ ''اور جادوگر فرعون کے پاس پہنچ گئے۔ کہنے لگے اگر ہم ہی غالب ہوئے تو ہمیں اجر تو ضرور ملے گا؟'' O ---۱۱۴۔ ''اس نے کہا ہاں! اور تم مقربوں میں بھی ہو گے۔'' O ---۱۲۳۔ ''فرعون بولا۔ کیا تم اس سے پہلے کہ میں تمہیں اجازت دیتا اس پر ایمان لے آئے ہو؟ یقیناً یہ ایک چال ہے جو تم نے اس شہر میں چلی ہے تا کہ اس کے رہنے والوں کو یہاں سے نکال دو۔ مگر تم جلد ہی جان لو گے۔'' O ---۱۲۴۔ ''میں تمہارے ہاتھ اور تمہارے پاؤں الٹی طرف سے کاٹوں گا پھر تم سب کو سولی پر چڑھا دوں گا۔'' O ---۱۲۷۔ ''اور قوم فرعون کے سردار کہنے لگے کیا تو موسیٰؑ اور اس کی قوم کو چھوڑ دے گا کہ زمین میں فساد مچائیں اور وہ تجھے اور تیرے خداؤں کو چھوڑ دے؟ وہ بولا ہم ان کے بیٹوں کو خوب قتل کریں گے اور ان کی عورتوں کو زندہ رہنے دیں گے اور ہم ان پر غالب ہیں۔'' O ---۱۳۰۔ ''اور ہم نے آل فرعون کو قحط سالی اور پھلوں کی کمی میں پکڑا کہ وہ نصیحت لیں۔'' O ---۱۳۱۔ ''لیکن جب ان پر خوشحالی آتی تو کہتے ہمارے لیے ہی تو یہ ہے اور جب ان پر بد حالی آتی تو موسیٰؑ اور اس کے ساتھیوں کی نحوست بتاتے۔ سنو! ان کی نحوست صرف اللہ تعالیٰ کے ہاں تھی۔ لیکن ان میں اکثر جانتے نہ تھے۔'' O ---۱۳۷۔ ''اور ہم نے ان لوگوں کو جنہیں بے بس کر دیا گیا تھا اس ملک کے مشرق اور اس کے مغرب کا جس میں ہم نے برکتیں رکھی تھیں وارث کر دیا۔ اور تیرے رب کی عمدہ بات بنی اسرائیل کے حق میں ان کے صبر کی وجہ سے پوری ہوئی۔ اور جو کچھ فرعون اور اس کی قوم بناتی اور جو کچھ وہ چڑھاتی تھی سب کو ہم نے ملیا میٹ کر دیا۔'' O

Marfat.com

(سورۃ یونس ۱۰)---۷۵۔ ''پھر ان کے بعد ہم نے موسیٰؑ اور ھارونؑ کو فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف اپنے نشان دے کر بھیجا- پر انہوں نے تکبر کیا اور وہ مجرم قوم بن گئے۔''O---۷۶۔ ''چنانچہ جب ان کے پاس ہماری طرف سے حق پہنچا تو کہنے لگے- یہ تو صاف جادو ہے۔''O---۷۷۔ ''موسیٰؑ نے کہا کیا تم حق کے بارے میں جب وہ تمہارے پاس آ گیا ہے یوں کہتے ہو؟ کیا یہ جادو ہے؟ مگر جادوگر کامیاب نہیں ہوتے۔''O---۷۸۔ ''وہ کہنے لگے- کیا تو ہمارے پاس اس لئے آیا ہے کہ ہمیں اس طریقہ سے پھیر دے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا- اور ملک کی سرداری تم دو کی ہو جائے- مگر ہم تمہاری بات ماننے والے نہیں۔''O---۷۹۔ ''اور فرعون نے کہا- میرے پاس سب سے ماہر جادوگر لے آؤ۔''O---۸۰۔ ''پھر جب جادوگر آ گئے تو موسیٰؑ نے ان سے کہا ڈالو جو تمہیں ڈالنا ہے۔''O---۸۱۔ ''پھر جب وہ ڈال چکے تو موسیٰؑ نے کہا جو تم لائے ہو وہ جادو ہے- اللہ تعالیٰ اسے مٹا دے گا کہ اللہ تعالیٰ مفسدوں کے عمل کو نہیں سنوارتا۔''O---۸۳۔ ''مگر موسیٰؑ کی بات فرعون اور اپنے سرداروں کے ڈر سے اس کی قوم کے کچھ لڑکوں کے سوا کسی نے نہ مانی کہ وہ انہیں فتنے میں نہ ڈال دے- کیونکہ فرعون اس ملک میں اونچے مرتبے والا تھا- اور حد سے نکلنے والوں میں بھی تھا۔''O---۸۸۔ ''اور موسیٰؑ نے کہا ہمارے رب! تو نے فرعون اور اس کے سرداروں کو اس دُنیا کی زندگی میں مال اور زینت دی ہے- ہمارے رب! اس لئے کہ وہ تیری راہ سے ہٹائیں- ہمارے رب ان کے مال برباد کر دے اور ان کے دل سخت کر دے کہ وہ ایمان نہ لائیں جب تک کہ دردناک عذاب کو دیکھ نہ لیں۔''O---۹۰۔ ''اور ہم نے بنی اسرائیل کو سمندر کے پار کر دیا- پھر فرعون اور اس کے لشکر نے سرکشی اور دشمنی سے ان کا پیچھا کیا- یہاں تک کہ وہ غرق ہونے لگا- تو بولا میں ایمان لاتا ہوں کہ کوئی خدا نہیں سوائے اس کے جس پر بنی اسرائیل ایمان رکھتے ہیں اور میں فرمانبرداروں میں ہوتا ہوں۔''O---۹۱۔ ''اب! مگر پہلے تو تو نے نافرمانی کی اور تو فسادیوں میں تھا۔''O---۹۲۔ ''ہاں! آج ہم تجھے تیرے بدن میں بچا لیں گے تاکہ تو ان کے لئے جو تیرے بعد ہوں گے ایک نشان بن جائے- مگر بہت سے لوگ ہماری نشانیوں سے غافل ہیں۔''O

(سورۃ ھود ۱۱)---۹۶۔ ''اور ہم نے موسیٰؑ کو بھی اپنے نشان اور واضح سند دے کر۔''O---۹۷۔ ''فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف بھیجا- مگر وہ فرعون کے حکم پر چلے- حالانکہ فرعون کا حکم کچھ درست نہ تھا۔''O---۹۸۔ ''روز قیامت وہ اپنی قوم کے آگے آگے ہوگا- پھر انہیں آگ میں لے پہنچے گا اور کیا برا ہے گھاٹ پہنچنے والوں کا۔''O---۹۹۔ ''اور ان کے پیچھے یہاں اور روز قیامت کو لعنت لگی ہے- کیا بری ہے بخشش جو بخشی گئی۔''O

(سورۃ بنی اسرائیل ۱۷)---۱۰۲۔ ''موسیٰؑ نے جواب دیا کہ یہ تو تجھے علم ہو چکا ہے کہ آسمان و زمین کے پروردگار ہی نے یہ معجزے دکھانے، سمجھانے کو نازل فرمائے ہیں، اے فرعون! میں تو سمجھ رہا ہوں کہ تو یقیناً برباد و ہلاک کیا گیا ہے۔''O---۱۰۳۔ ''آخر فرعون نے پختہ ارادہ کر لیا کہ انہیں زمین سے ہی اکھیڑ دے تو ہم نے خود اسے اور اس کے تمام ساتھیوں کو غرق کر دیا۔''O

(سورۃ طٰہٰ ۲۰)---۲۴۔ ''اب تو فرعون کی طرف جا اس نے بڑی سرکشی مچا رکھی ہے۔''O---[فرعون کا ذکر اس لیے کیا کہ اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم بنی اسرائیل کو غلام بنا رکھا تھا اور اس پر طرح طرح کے ظلم روا رکھتا تھا- علاوہ ازیں اس کی سرکشی و طغیانی بھی بہت بڑھ گئی تھی حتیٰ کہ وہ دعویٰ کرنے لگا تھا (انا ربکم الاعلی) ''میں تمہارا بلند رب ہوں''۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۴۳۔ ''تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ اس نے بڑی سرکشی کی ہے۔''O---۴۴۔ ''اسے نرمی سے سمجھاؤ کہ شاید وہ سمجھ لے یا ڈر جائے۔''O---۴۵۔ ''دونوں نے کہا کہ ہمارے رب! ہمیں خوف ہے کہ کہیں فرعون ہم پر کوئی زیادتی نہ کرے یا اپنی سرکشی میں بڑھ نہ جائے۔''O---۴۶۔ ''جواب ملا کہ تم مطلقاً خوف نہ کرو میں تمہارے ساتھ ہوں اور سنتا دیکھتا رہوں گا۔''O---۴۷۔ ''تم اس کے پاس جا کر کہو کہ ہم تیرے پروردگار کے پیغمبر ہیں تو ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیج دے ان کی سزائیں موقوف کر- ہم تو تیرے پاس تیرے رب کی طرف سے نشانی لے کر آئے ہیں اور سلامتی اسی کے لئے ہے جو ہدایت کا پابند ہو جائے۔''O---۴۹۔ ''فرعون نے پوچھا کہ اے موسیٰ! تم دونوں کا رب کون ہے؟''O---۵۰۔ ''جواب دیا کہ ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر ایک کو اس کی خاص صورت، شکل عنایت فرمائی پھر راہ سجھا دی۔''O---۵۱۔ ''اس نے کہا اچھا یہ تو بتاؤ اگلے زمانے والوں کا حال کیا ہونا ہے۔''O---۵۲۔ ''جواب دیا کہ ان کا علم میرے رب کے ہاں کتاب میں موجود ہے نہ تو میرا رب غلطی کرتا ہے نہ بھولتا ہے۔''O---۵۳۔ ''اسی نے تمہارے لیے زمین کو فرش بنایا ہے اور اس میں تمہارے چلنے کے لیے راستے بنائے ہیں اور آسمان سے پانی بھی وہی برساتا ہے پھر اس برسات کی وجہ سے مختلف قسم کی پیداوار بھی ہم ہی پیدا کرتے ہیں۔''O---۵۴۔ ''تم خود کھاؤ اور اپنے چوپایوں کو بھی چراؤ- کچھ شک نہیں کہ اس میں عقلمندوں کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں۔''O---۵۵۔ ''اسی زمین میں سے ہم نے تمہیں پیدا کیا اور اسی میں پھر واپس لوٹائیں گے اور اسی سے پھر دوبارہ تم سب کو نکال کھڑا کریں گے۔''O---۵۶۔ ''ہم نے اسے اپنی سب نشانیاں دکھا دیں لیکن پھر بھی اس نے جھٹلایا اور انکار کر دیا۔''O---۵۷۔ ''کہنے لگا اے موسیٰ! کیا تو اسی لیے آیا ہے کہ ہمیں اپنے جادو کے زور سے ہمارے ملک سے باہر نکال دے۔''O---۵۸۔ ''اچھا ہم بھی تیرے مقابلے میں اسی جیسا جادو ضرور لائیں گے پس تو ہمارے اور اپنے درمیان ایک وعدے کا وقت مقرر کر لے کہ نہ ہم اس کا خلاف کریں اور نہ تو

Marfat.com

صاف میدان میں مقابلہ ہو۔''O---۵۹۔''موسیٰ (علیہ السلام) نے جواب دیا کہ زینت اور جشن کے دن کا وعدہ ہے اور یہ کہ لوگ دن چڑھے ہی جمع ہو جائیں۔''O---۶۰۔''پس فرعون لوٹ گیا اور اس نے اپنے ہتھکنڈے جمع کیے پھر آ گیا۔''O---۷۱۔''فرعون کہنے لگا کہ کیا میری اجازت سے پہلے ہی تم اس پر ایمان لے آئے؟ یقیناً یہی تمہارا وہ بڑا بزرگ ہے جس نے تم سب کو جادو سکھایا ہے' (سن لو) میں تمہارے ہاتھ پاؤں الٹے سیدھے کٹوا کر تم سب کو کھجور کے تنوں میں سولی پر لٹکا دوں گا' اور تمہیں پوری طرح معلوم ہو جائے گا کہ ہم میں سے کس کی مار زیادہ سخت اور دیرپا ہے۔''O---۷۸۔''فرعون نے اپنے لشکروں سمیت ان کا تعاقب کیا پھر تو دریا ان سب پر چھا گیا جیسا کچھ چھا جانے والا تھا۔''O---۷۹۔''فرعون نے اپنی قوم کو گمراہی میں ڈال دیا اور سیدھا راستہ نہ دکھایا۔''O

(**سورۃ المؤمنون ۲۳**)---۴۵۔''پھر ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو اور اس کے بھائی ہارون (علیہ السلام) کو اپنی آیتوں اور کھلی دلیل کے ساتھ بھیجا۔''O ---۴۶۔''فرعون اور اس کے لشکروں کی طرف' پس انہوں نے تکبر کیا اور تھے ہی وہ سرکش لوگ۔''O---۴۷۔''کہنے لگے کہ کیا ہم اپنے جیسے دو شخصوں پر ایمان لائیں؟ حالانکہ خود ان کی قوم (بھی) ہمارے ماتحت ہے۔''O---۴۸۔''پس انہوں نے ان دونوں کو جھٹلایا آخر وہ بھی ہلاک شدہ لوگوں میں مل گئے۔''O---۴۹۔''ہم نے تو موسیٰ (علیہ السلام) کو کتاب (بھی) دی کہ لوگ راہ راست پر آ جائیں۔''O

(**سورۃ الشعرآء ۲۶**)---۱۰۔''اور جب آپ کے رب نے موسیٰ (علیہ السلام) کو آواز دی کہ تو ظالم قوم کے پاس جا۔''O---۱۱۔''قوم فرعون کے پاس' کیا وہ پرہیزگاری نہ کریں گے۔''O---۱۴۔''اور ان کا مجھ پر میرے ایک قصور کا (دعویٰ) بھی ہے مجھے ڈر ہے کہ کہیں وہ مجھے مار نہ ڈالیں۔''O---۱۵۔ ''جناب باری نے فرمایا! ہرگز ایسا نہ ہوگا' تم دونوں ہماری نشانیاں لے کر جاؤ' ہم خود سننے والے تمہارے ساتھ ہیں۔''O---۱۶۔''تم دونوں فرعون کے پاس جا کر کہو کہ بلاشبہ ہم رب العالمین کے بھیجے ہوئے ہیں۔''O---۱۷۔''کہ تو ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو روانہ کر دے۔''O---۱۸۔''فرعون نے کہا کہ کیا ہم نے تجھے تیرے بچپن کے زمانہ میں اپنے ہاں نہیں پالا تھا؟ اور تو نے اپنی عمر کے بہت سے سال ہم میں نہیں گزارے؟''O---۱۹۔''پھر تو اپنا وہ کام کر گیا جو کر گیا اور تو ناشکروں میں ہے۔''O---۲۰۔''(حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) نے جواب دیا کہ میں نے اس کام کو اس وقت کیا تھا جبکہ میں راہ بھولے ہوئے لوگوں میں سے تھا۔''O---۲۱۔''پھر تم سے خوف کھا کر میں تم میں سے بھاگ گیا' پھر مجھے میرے رب نے حکم و علم عطا فرمایا اور مجھے اپنے پیغمبروں میں سے کر دیا۔''O---۲۲۔''مجھ پر تیرا کیا یہی وہ احسان ہے؟ جسے تو جتلا رہا ہے کہ تو نے بنی اسرائیل کو غلام بنا رکھا ہے۔''O---۲۳۔''فرعون نے کہا رب العالمین کیا (چیز) ہے؟''O---۲۵۔''فرعون نے اپنے اردگرد والوں سے کہا کہ کیا تم سن نہیں رہے؟''O---۲۶۔''(حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا وہ تمہارا اور تمہارے اگلے باپ دادوں کا پروردگار ہے۔''O---۲۷۔''فرعون نے کہا (لوگو!) تمہارا یہ رسول جو تمہاری طرف بھیجا گیا ہے یہ تو یقیناً دیوانہ ہے۔''O---۲۸۔''(حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا! وہی مشرق و مغرب کا اور ان کے درمیان کی تمام چیزوں کا رب ہے' اگر تم عقل رکھتے ہو۔''O---۲۹۔''فرعون کہنے لگا سن لے! اگر تو نے میرے سوا کسی اور کو معبود بنایا تو میں تجھے قیدیوں میں ڈال دوں گا۔''O---۳۰۔''موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا اگرچہ میں تیرے پاس کوئی کھلی چیز لے آؤں؟''O---۳۱۔''فرعون نے کہا اگر تو سچوں میں سے ہے تو اسے پیش کر۔''O---۳۲۔''آپ نے (اسی وقت) اپنی لاٹھی ڈال دی جو اچانک کھلم کھلا (زبردست) اژدہا بن گئی۔''O---۳۳۔''اور اپنا ہاتھ کھینچ نکالا تو وہ بھی اسی وقت ہر دیکھنے والے کو سفید چمکیلا نظر آنے لگا۔''O---۳۴۔''فرعون اپنے آس پاس کے سرداروں سے کہنے لگا بھئی یہ تو کوئی بڑا دانا جادوگر ہے۔''O---۳۵۔''یہ تو چاہتا ہے کہ اپنے جادو کے زور سے تمہیں تمہاری سرزمین سے ہی نکال دے' بتاؤ اب تم کیا حکم دیتے ہو۔''O---۳۶۔''ان سب نے کہا آپ اسے اور اس کے بھائی کو مہلت دیجئے اور تمام شہروں میں ہرکارے بھیج دیجئے۔''O---۳۷۔''جو آپ کے پاس ذی علم جادوگروں کو لے آئیں۔''O---۳۸۔''پھر ایک مقرر دن کے وعدے پر تمام جادوگر جمع کیے گئے۔''O---۳۹۔''اور عام لوگوں سے بھی کہہ دیا گیا کہ تم بھی مجمع میں حاضر ہو جاؤ گے؟''O---۴۰۔''تا کہ اگر جادوگر غالب آ جائیں تو ہم ان ہی کی پیروی کریں۔''O---۴۱۔''جادوگر آ کر فرعون سے کہنے لگے کہ اگر ہم جیت گئے تو ہمیں کچھ انعام بھی ملے گا؟''O---۴۲۔ ''فرعون نے کہا ہاں! (بڑی خوشی سے) بلکہ ایسی صورت میں تم میرے خاص درباری بن جاؤ گے۔''O---۴۳۔''(حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) نے جادوگروں سے فرمایا جو کچھ تمہیں ڈالنا ہے ڈال دو۔''O---۴۴۔''انہوں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں ڈال دیں اور کہنے لگے عزت فرعون کی قسم! ہم یقیناً غالب ہی رہیں گے۔''O---۴۵۔''اب (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) نے بھی اپنی لاٹھی میدان میں ڈال دی جس نے اسی وقت ان کے جھوٹ موٹ کے کرتب کو نگلنا شروع کر دیا۔''O---۴۶۔''یہ دیکھتے ہی جادوگر بے اختیار سجدے میں گر گئے۔''O---۴۷۔''اور انہوں نے صاف کہہ دیا کہ ہم تو اللہ رب العالمین پر ایمان لائے۔''O---۴۸۔''یعنی موسیٰ (علیہ السلام) اور ہارون کے رب پر۔''O---۴۹۔''فرعون نے کہا کہ میری اجازت سے پہلے تم اس پر ایمان لے آئے؟ یقیناً یہی تمہارا وہ بڑا (سردار) ہے جس نے تم سب کو جادو سکھایا ہے' سو تمہیں ابھی ابھی معلوم ہو جائے گا' قسم ہے میں ابھی تمہارے ہاتھ

Marfat.com

پاؤں الٹے طور پر کاٹ دوں گا اور تم سب کو سولی پر لٹکا دوں گا۔'' O---۵۳۔ ''فرعون نے شہروں میں ہرکاروں کو بھیج دیا۔'' O---۵۴۔ ''کہ یقیناً یہ گروہ بہت ہی کم تعداد میں ہے۔'' O---۵۵۔ ''اور اس پر یہ ہمیں سخت غضب ناک کر رہے ہیں۔'' O---۵۶۔ ''اور یقیناً ہم بڑی جماعت ہیں ان سے چوکنا رہنے والے۔'' O---۵۷۔ ''بالآخر ہم نے انہیں باغات سے اور چشموں سے۔'' O---۵۸۔ ''اور خزانوں سے۔ اور اچھے اچھے مقامات سے نکال باہر کیا۔'' O---۶۰۔ ''پس فرعونی سورج نکلتے ہی ان کے تعاقب میں نکلے۔'' O---۶۱۔ ''پس جب دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھ لیا' تو موسیٰ کے ساتھیوں نے کہا' ہم تو یقیناً پکڑ لیے گئے۔'' O---۶۲۔ ''موسیٰ نے کہا' ہرگز نہیں۔ یقین مانو' میرا رب میرے ساتھ ہے جو ضرور مجھے راہ دکھائے گا۔'' O---۶۳۔ ''ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ دریا پر اپنی لاٹھی مار' پس اسی وقت دریا پھٹ گیا اور ہر ایک حصہ پانی کا مثل بڑے پہاڑ کے ہو گیا۔'' O---۶۴۔ ''اور ہم نے اسی جگہ دوسروں کو نزدیک لا کھڑا کر دیا۔'' O---۶۵۔ ''اور موسیٰ (علیہ السلام) کو اور اس کے تمام ساتھیوں کو نجات دے دی۔'' O---۶۶۔ ''پھر اور سب دوسروں کو ڈبو دیا۔'' O---[موسیٰ علیہ السلام اور ان پر ایمان لانے والوں کو ہم نے نجات دی اور فرعون اور اس کا لشکر جب انہی راستوں سے گزرنے لگا تو ہم نے سمندر کو دوبارہ حسب دستور رواں کر دیا' جس سے فرعون اپنے لشکر سمیت غرق ہو گیا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ النمل ۲۷)---۱۲۔ ''اور اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈال' وہ سفید چمکیلا ہو کر نکلے گا بغیر کسی عیب کے' تو نو نشانیاں لے کر فرعون اور اس کی قوم کی طرف جا' یقیناً وہ بدکاروں کا گروہ ہے۔'' O---۱۳۔ ''پس جب ان کے پاس آنکھیں کھول دینے والے ہمارے معجزے پہنچے تو وہ کہنے لگے یہ تو صریح جادو ہے۔'' O---۱۴۔ ''انہوں نے انکار کر دیا حالانکہ ان کے دل یقین کر چکے تھے صرف ظلم اور تکبر کی بنا پر۔ پس دیکھ لیجئے کہ ان فتنہ پرداز لوگوں کا انجام کیسا کچھ ہوا۔'' O

(سورۃ القصص ۲۸)---۳۔ ''ہم آپ کے سامنے موسیٰ اور فرعون کا صحیح واقعہ بیان کرتے ہیں ان لوگوں کے لیے جو ایمان رکھتے ہیں۔'' O---۴۔ ''یقیناً فرعون نے زمین میں سرکشی کر رکھی تھی اور وہاں کے لوگوں کو گروہ گروہ بنا رکھا تھا اور ان میں سے ایک فرقہ کو کمزور کر رکھا تھا اور ان کے لڑکوں کو تو ذبح کر ڈالتا تھا اور ان کی لڑکیوں کو زندہ چھوڑ دیتا تھا۔ بیشک وشبہ وہ تھا ہی مفسدوں میں سے۔'' O---۳۱۔ ''اور یہ (بھی آواز آئی) کہ اپنی لاٹھی ڈال دے۔ پھر جب اسے دیکھا کہ وہ سانپ کی طرح پھن پھنا رہی ہے تو پیٹھ پھیر کر واپس ہو گئے اور مڑ کر رخ بھی نہ کیا' ہم نے کہا اے موسیٰ! آگے آ ڈر مت' یقیناً تو ہر طرح امن والا ہے۔'' O---۳۲۔ ''اپنے ہاتھ کو اپنے گریبان میں ڈال وہ بغیر کسی قسم کے روگ کے چمکتا ہوا نکلے گا بالکل سفید اور خوف سے (بچنے کے لیے) اپنے بازو اپنی طرف ملا لے' پس یہ دونوں معجزے تیرے لیے تیرے رب کی طرف سے ہیں فرعون اور اس کی جماعت کی طرف' یقیناً وہ سب کے سب بے حکم اور نافرمان لوگ ہیں۔'' O---۳۶۔ ''پس جب ان کے پاس موسیٰ (علیہ السلام) ہمارے دیے ہوئے کھلے معجزے لے کر پہنچے تو وہ کہنے لگے یہ تو صرف گھڑا گھڑایا جادو ہے ہم نے اپنے اگلے باپ دادوں کے زمانہ میں کبھی یہ نہیں سنا۔'' O---۳۸۔ ''فرعون کہنے لگا اے درباریو! میں تو اپنے سوا کسی کو تمہارا معبود نہیں جانتا۔ سن اے ہامان! تو میرے لیے مٹی کو آگ سے پکوا پھر میرے لیے ایک محل تعمیر کر تو میں موسیٰ کے معبود کو جھانک لوں اسے میں تو جھوٹوں میں سے ہی گمان کر رہا ہوں۔'' O---۳۹۔ ''اس نے اور اس کے لشکروں نے ناحق طریقے پر ملک میں تکبر کیا اور سمجھ لیا کہ وہ ہماری جانب لوٹائے ہی نہ جائیں گے۔'' O---۴۰۔ ''بالآخر ہم نے اسے اور اس کے لشکروں کو پکڑ لیا اور دریا برد کر دیا' اب دیکھ لے کہ ان گنہگاروں کا انجام کیسا کچھ ہوا؟'' O---۴۱۔ ''اور ہم نے انہیں ایسے امام بنا دیئے کہ لوگوں کو جہنم کی طرف بلائیں اور روز قیامت مطلق مدد نہ کیے جائیں۔'' O---۴۲۔ ''اور ہم نے اس دنیا میں بھی ان کے پیچھے اپنی لعنت لگا دی اور قیامت کے دن بھی وہ بدحال لوگوں میں سے ہوں گے۔'' O

(سورۃ العنکبوت ۲۹)---۳۹۔ ''اور قارون اور فرعون اور ہامان کو بھی' ان کے پاس حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کھلے کھلے معجزے لے کر آئے تھے پھر بھی انہوں نے زمین میں تکبر کیا لیکن ہم سے بڑھنے والے نہ ہو سکے۔'' O---۴۰۔ ''پھر تو ہر ایک کو ہم نے اس کے گناہ کے وبال میں گرفتار کر لیا' ان میں سے بعض پر ہم نے پتھروں کا مینہ برسایا اور ان میں سے بعض کو زوردار سخت آواز نے دبوچ لیا اور ان میں سے بعض کو ہم نے زمین میں دھنسا دیا اور ان میں سے بعض کو ہم نے ڈبو دیا' اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کہ ان پر ظلم کرے بلکہ یہی لوگ اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے۔'' O

(سورۃ ص ۳۸)---۱۲۔ ''ان سے پہلے بھی قوم نوح اور عاد اور میخوں والے فرعون نے جھٹلایا تھا۔'' O---[فرعون کے لیے ''ذی الاوتاد'' (میخوں والا) یا تو معنی میں استعمال کیا گیا ہے کہ اس کی سلطنت ایسی مضبوط تھی گویا میخ زمین پر ٹھکی ہوئی ہو۔ یا اس بنا پر کہ اس کے کثیر التعداد لشکر جہاں ٹھیرتے تھے وہاں ہر طرف خیموں کی میخیں ہی میخیں ٹھکی نظر آتی تھیں۔ یا اس بنا پر کہ وہ جس سے ناراض ہوتا تھا اسے میخیں ٹھونک کر عذاب دیا کرتا تھا۔ اور ممکن ہے کہ میخوں سے مراد اہرامِ مصر ہوں جو زمین کے اندر میخ کی طرح ٹھکے ہوئے ہیں۔ (تفسیر از تفہیم القرآن)]

(سورۃ المؤمن ۴۰)---۲۴۔ ''فرعون ہامان اور قارون کی طرف تو انہوں نے کہا (یہ تو) جادوگر اور جھوٹا ہے۔'' O---[فرعون' مصر میں آباد قبط کا بادشاہ

Marfat.com

تھا' بڑا ظالم و جابر اور رب اعلیٰ ہونے کا دعوے دار- اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم بنی اسرائیل کو غلام بنا رکھا تھا اور اس پر طرح طرح کی سختیاں کرتا تھا' جیسا کہ قرآن کے متعدد مقامات پر اس کی تفصیل ہے۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۲۶۔ ''اور فرعون نے کہا مجھے چھوڑو کہ میں موسیٰ (علیہ السلام) کو مار ڈالوں اور اسے چاہیے کہ اپنے رب کو پکارے' مجھے تو ڈر ہے کہ یہ کہیں تمہارا دین نہ بدل ڈالے یا ملک میں کوئی (بہت بڑا) فساد برپا نہ کر دے۔''O---
[یہ فرعون کی دیدہ دلیری کا اظہار ہے کہ میں دیکھوں گا' اس کا رب اسے کیسے بچاتا ہے' اسے پکار کر دیکھ لے- یا رب ہی کا انکار ہے کہ اس کا کون سا رب ہے جو بچالے گا' کیونکہ رب تو وہ اپنے آپ کو کہتا تھا۔ (تفسیر از شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)] ---۳۶۔ ''فرعون نے کہا اے ہامان! میرے لیے ایک بالا خانہ بنا شاید کہ میں آسمان کے جو دروازے ہیں۔''O---۳۷۔ ''(ان) دروازوں تک پہنچ جاؤں اور موسیٰ کے معبود کو جھانک لوں اور بیشک میں سمجھتا ہوں وہ جھوٹا ہے اور اسی طرح فرعون کی بدکرداریاں اسے بھلی دکھائی گئیں اور راہ سے روک دیا گیا اور فرعون کی (ہر) حیلہ سازی تباہی میں ہی رہی۔''O---۴۵۔ ''پس اسے اللہ تعالیٰ نے تمام بدیوں سے محفوظ رکھ لیا جو انہوں نے سوچ رکھی تھیں اور فرعون والوں پر بری طرح کا عذاب الٹ پڑا۔''O---۴۶۔ ''آگ ہے جس کے سامنے یہ ہر صبح شام لائے جاتے ہیں اور جس دن قیامت قائم ہوگی (فرمان ہوگا کہ) فرعونیوں کو سخت ترین عذاب میں ڈالو۔''O

(سورۃ الزخرف ۴۳) ---۴۶۔ ''اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو اپنی نشانیاں دے کر فرعون اور اسکے امراء کے پاس بھیجا تو (موسیٰ علیہ السلام نے جا کر) کہا کہ میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔''O---۴۷۔ ''پس جب وہ ہماری نشانیاں لے کر انکے پاس آئے تو وہ بے ساختہ ان پر ہنسنے لگے۔''O---۴۸۔ ''اور ہم انہیں جو نشانی دکھاتے تھے وہ دوسری سے بڑھی چڑھی ہوتی تھی اور ہم نے انہیں عذاب میں پکڑا تا کہ وہ باز آ جائیں۔''O---۴۹۔ ''اور انہوں نے کہا اے جادوگر! ہمارے لیے اپنے رب سے اس کی دعا کر جس کا اس نے تجھ سے وعدہ کر رکھا ہے' یقین مان کہ ہم راہ پر لگ جائیں گے۔''O---۵۰۔ ''پھر جب ہم نے وہ عذاب ان سے ہٹا لیا انہوں نے اسی وقت اپنا قول و قرار توڑ دیا۔''O---۵۱۔ ''اور فرعون نے اپنی قوم میں منادی کرائی اور کہا اے میری قوم! کیا مصر کا ملک میرا نہیں؟ اور میرے (محلوں کے) نیچے یہ نہریں بہہ رہی ہیں کیا تم دیکھتے نہیں؟''O---۵۲۔ ''بلکہ میں بہتر ہوں بہ نسبت اس کے جو بے توقیر ہے اور صاف بول بھی نہیں سکتا۔''O---۵۳۔ ''(اگر یہ سچا نبی ہے) تو کیوں نہ اتارے گئے اس پر سونے کے کنگن یا کیوں نہ آئے اس کے ساتھ فرشتے قطار در قطار۔''O---۵۴۔ ''اس نے اپنی قوم کو بہلایا پھسلایا اور انہوں نے اسی کی مان لی' یقیناً یہ سارے ہی نافرمان لوگ تھے۔''O---۵۵۔ ''پھر جب انہوں نے ہمیں غصہ دلایا تو ہم نے ان سے انتقام لیا اور سب کو ڈبو دیا۔''O---۵۶۔ ''پس ہم نے انہیں گیا گزرا کر دیا اور پچھلوں کے لیے مثال بنا دی۔''O

(سورۃ الدخان ۴۴) ---۱۷۔ ''یقیناً ان سے پہلے ہم قوم فرعون کو (بھی) آزما چکے ہیں جن کے پاس (اللہ تعالیٰ کا) باعزت رسول آیا۔''O---۱۸۔ ''کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کو میرے حوالے کر دو' یقین مانو کہ میں تمہارے لیے امانت دار رسول ہوں۔''O---۱۹۔ ''اور تم اللہ تعالیٰ کے سامنے سرکشی نہ کرو' میں تمہارے پاس کھلی دلیل لانے والا ہوں۔''O---۲۰۔ ''اور میں اپنے اور تمہارے رب کی پناہ میں آتا ہوں اس سے کہ تم مجھے سنگسار کر دو۔''O---۲۱۔ ''اور اگر تم مجھ پر ایمان نہیں لاتے تو مجھ سے الگ ہی رہو۔''O---۲۲۔ ''پھر انہوں نے اپنے رب سے دعا کی کہ یہ سب گنہگار لوگ ہیں۔''O---۲۳۔ ''(ہم نے کہہ دیا) کہ راتوں رات تو میرے بندوں کو لے کر نکل' یقیناً تمہارا پیچھا کیا جائے گا۔''O---۲۴۔ ''تو دریا کو ساکن چھوڑ کر چلا جا' بلاشبہ یہ لشکر غرق کر دیا جائے گا۔''O---۲۵۔ ''وہ بہت سے باغات اور چشمے چھوڑ گئے۔''O---۲۶۔ ''اور کھیتیاں اور راحت بخش ٹھکانے۔''O---۲۷۔ ''اور وہ آرام کی چیزیں جن میں عیش کر رہے تھے۔''O---۲۸۔ ''اسی طرح ہو گیا اور ہم نے ان سب کا وارث دوسری قوم کو بنا دیا۔''O---۲۹۔ ''سو ان پر نہ تو آسمان و زمین روئے اور نہ انہیں مہلت ملی۔''O

(سورۃ ق ۵۰) ---۱۳۔ ''اور عاد نے اور فرعون نے اور برادران لوط نے۔''O

(سورۃ الذّٰریٰت ۵۱) ---۳۸۔ ''موسیٰ (علیہ السلام کے قصے) میں (بھی ہماری طرف سے تنبیہ ہے) کہ ہم نے اسے فرعون کی طرف کھلی دلیل دے کر بھیجا۔''O---۳۹۔ ''پس اس نے اپنے بل بوتے پر منہ موڑا اور کہنے لگا یہ جادوگر ہے یا دیوانہ ہے۔''O---۴۰۔ ''بالآخر ہم نے اسے اور اس کے لشکروں کو اپنے عذاب میں پکڑ کر دریا میں ڈال دیا وہ تھا ہی ملامت کے قابل۔''O

(سورۃ القمر ۵۴) ---۴۱۔ ''اور فرعونیوں کے پاس بھی ڈرانے والے آئے۔''O---۴۲۔ ''انہوں نے ہماری تمام نشانیاں جھٹلائیں پس ہم نے انہیں بڑے غالب قوی پکڑنے والے کی طرح پکڑ لیا۔''O

(سورۃ الحاقۃ ۶۹) ---۹۔ ''فرعون اور اس سے پہلے کے لوگ اور جن کی بستیاں الٹ دی گئیں' انہوں نے بھی خطائیں کیں۔''O---۱۰۔ ''اور اپنے رب کے رسول کی نافرمانی کی (بالآخر) اللہ نے انہیں (بھی) زبردست گرفت میں لے لیا۔''O

Marfat.com

(سورۃ المزمل ۷۳)---۱۵۔''بیشک ہم نے تمہاری طرف بھی تم پر گواہی دینے والا رسول بھیج دیا ہے جیسے کہ ہم نے فرعون کے پاس رسول بھیجا تھا۔''O ---۱۶۔''تو فرعون نے اس رسول کی نافرمانی کی تو ہم نے اسے سخت (وبال کی) پکڑ میں پکڑ لیا۔''O

(سورۃ النازعات ۷۹)---۱۷۔''(کہ) تم فرعون کے پاس جاؤ اس نے سرکشی اختیار کر لی ہے۔''O---۱۸۔''اس سے کہو کہ کیا تو اپنی درستگی اور اصلاح چاہتا ہے۔''O---[یعنی کیا ایسا راستہ اور طریقہ تو پسند کرتا ہے جس سے تیری اصلاح ہو جائے اور وہ یہ ہے کہ مسلمان اور مطیع ہو جا]---۱۹۔''اور یہ کہ میں تجھے تیرے رب کی راہ دکھاؤں تا کہ تو (اس سے) ڈرنے لگے۔''O---۲۰۔''پس اسے بڑی نشانی دکھائی۔''O---[یعنی اپنی صداقت کے وہ دلائل پیش کیے جو اللہ کی طرف سے انہیں عطا کیے گئے تھے۔ بعض کہتے ہیں اس سے مراد وہ معجزات ہیں جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیئے گئے تھے' مثلاً ید بیضا اور عصا اور بعض کے نزدیک آیات تسعہ۔(از تفسیر ۲ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]---۲۱۔''تو اس نے جھٹلایا اور نافرمانی کی۔''O---۲۲۔''پھر پلٹا دوڑ دھوپ کرتے ہوئے۔''O---[اس کی تفصیل دوسرے مقامات پر قرآن مجید میں یہ بیان کی گئی ہے کہ اس نے تمام مصر سے ماہر جادوگروں کو بلوایا اور ایک مجمع عام میں ان سے لاٹھیوں اور رسیوں کے اژدہے بنوا کر دکھائے تا کہ لوگوں کو یقین آ جائے کہ موسیٰ علیہ السلام کوئی نبی نہیں بلکہ ایک جادوگر ہیں' اور لاٹھی کا اژدہا بنانے کا جو کرشمہ انہوں نے دکھایا ہے وہ دوسرے جادوگر بھی دکھا سکتے ہیں اس کی یہ چال الٹی پڑی اور جادوگروں نے شکست کھا کر خود تسلیم کر لیا کہ موسیٰ علیہ السلام نے جو کچھ دکھایا ہے وہ جادو نہیں بلکہ معجزہ ہے۔(از تفسیر ۱۰ تفہیم القرآن)]---۲۳۔''پھر سب کو جمع کر کے پکارا۔''O---۲۴۔''تم سب کا رب میں ہی ہوں۔''O---۲۵۔''تو (سب سے بلند و بالا) اللہ نے بھی اسے آخرت کے اور دنیا کے عذاب میں گرفتار کر لیا۔''O---[یعنی اللہ نے اس کی ایسی گرفت فرمائی کہ اسے دُنیا میں آئندہ آنے والے متمردین کے لئے نشان عبرت بنا دیا اور قیامت کا عذاب اس کے علاوہ ہے' جو اسے وہاں ملے گا۔(از تفسیر ۶ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ)]

(سورۃ الفجر ۸۹)---۱۰۔''اور فرعون کے ساتھ جو میخوں والا تھا۔''O---[عاد و ثمود یہ دو قومیں جزیرۂ عرب کی رہنے والی تھیں ان سے اہل عرب خوب واقف تھے ان کی تباہی کی داستانیں بھی اپنے آباء واجداد سے سنتے آئے تھے فرعون اگرچہ مصر کا فرمانروا تھا' لیکن بنی اسرائیل کے ساتھ اہل عرب کا میل جول تھا۔ انہوں نے اس کے مظالم اور پھر اس کی غرقابی کے قصے بھی بارہا سنے تھے اس لئے فرعون کا ذکر ان کے نزدیک اجنبی ذکر نہ تھا۔(از تفسیر ۸ ضیاء القرآن)]

قوم تبع، قوم سبا

(سورۃ النمل ۲۷)---۲۰۔''آپ نے پرندوں کی دیکھ بھال کی اور فرمانے لگے یہ کیا بات ہے کہ میں ہدہد کو نہیں دیکھتا؟ کیا واقعہ وہ غیر حاضر ہے؟''O ---۲۱۔''یقیناً میں اسے سخت سزا دوں گا' یا اسے ذبح کر ڈالوں گا' یا میرے سامنے کوئی صریح دلیل بیان کرے۔''O---۲۲۔''کچھ زیادہ دیر نہ گزری تھی کہ آ کر اس نے کہا میں ایک ایسی چیز کی خبر لایا ہوں کہ تجھے اس کی خبر ہی نہیں' میں سبا کی ایک سچی خبر تیرے پاس لایا ہوں۔''O---۲۳۔''میں نے دیکھا کہ ان کی بادشاہت ایک عورت کر رہی ہے جسے ہر قسم کی چیز سے کچھ نہ کچھ دیا گیا ہے اور اس کا تخت بھی بڑی عظمت والا ہے۔''O---۲۴۔''میں نے اسے اور اس کی قوم کو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر سورج کو سجدہ کرتے ہوئے پایا' شیطان نے ان کے کام انہیں بھلے کر کے دکھلا کر صحیح راہ سے روک دیا ہے پس وہ ہدایت پر نہیں آتے۔''O---۲۵۔''کہ اسی اللہ کے لیے سجدے کریں جو آسمانوں اور زمینوں کی پوشیدہ چیزوں کو باہر نکالتا ہے' اور جو کچھ تم چھپاتے ہو اور ظاہر کرتے ہو وہ سب کچھ جانتا ہے۔''O--- ۲۶۔''اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہی عظمت والے عرش کا مالک ہے۔''O

(سورۃ ق ۵۰)---۱۴۔''اور ایکہ والوں نے اور تبع کی قوم نے بھی تکذیب کی تھی۔ سب نے پیغمبروں کو جھٹلایا پس میرا وعدۂ عذاب ان پر صادق آ گیا۔''O

(مکمل تفصیل کیلئے باب ۱۵، مضمون: ملکہ سبا)

●●●

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

محمد　احمد　حامد　محمود

قاسم　عاقب　فاتح　شاهد　حاشر

رشید　مشهود　بشیر　نذیر

داع　شاف　هاد　مهد　ماح

منج　ناه　رسول　نبی

امی　تهامی　هاشمی　ابطحی　عزیز

حریص　رءوف　رحیم　طٰہٰ

مجتبی　طٰس　مرتضی　حم　مصطفی

یٰس　اولی　مزمل　ولی

مدثر　متین　مصدق　طیب　ناصر

منصور　مصباح　امر　حجازی

Marfat.com

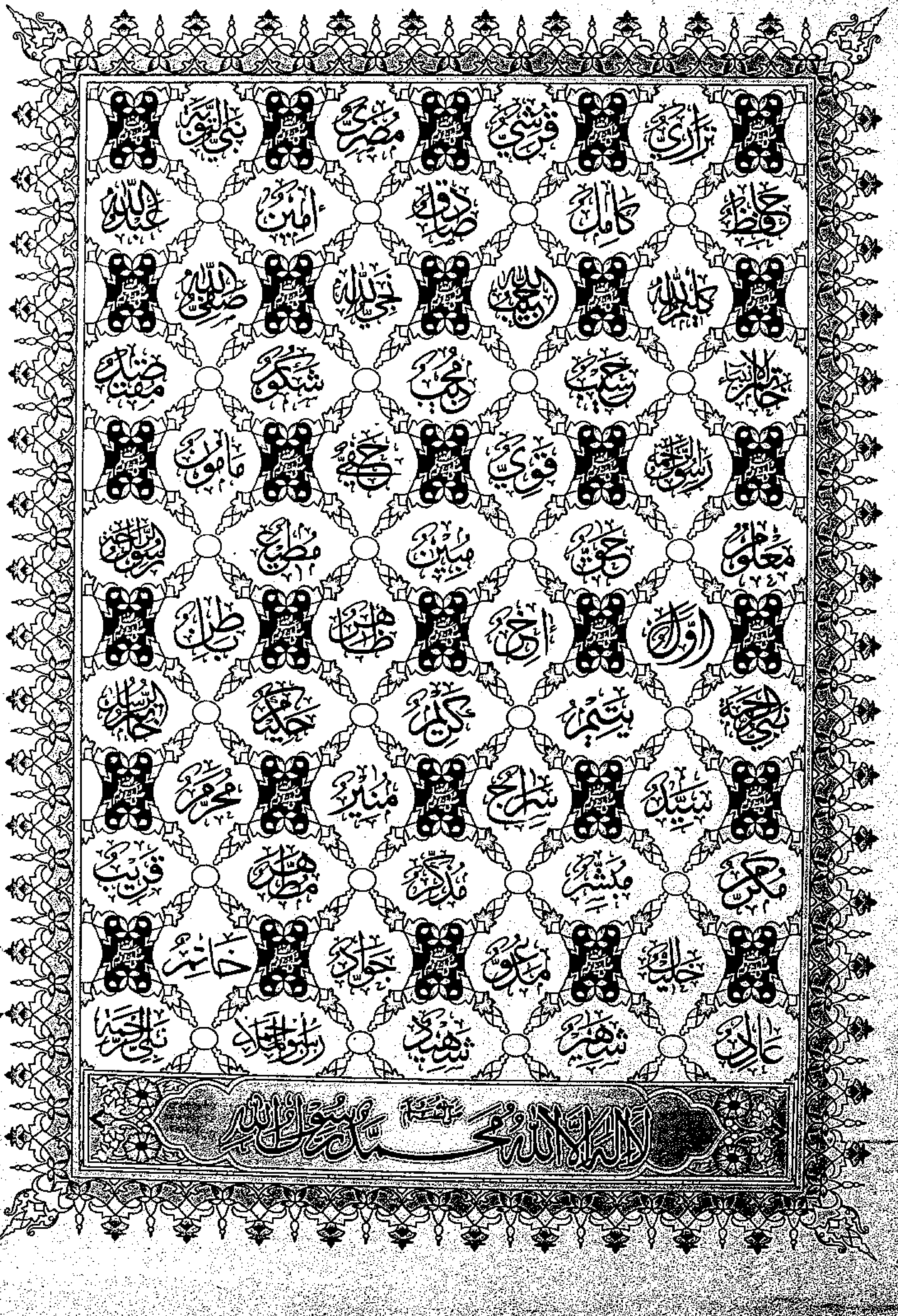
نزاری قرشی مضری نبی التوبة
حافظ کامل صادق امین عبدالله
کلیم الله حبیب الله نجی الله صفی الله
خاتم الانبیاء حسیب مجیب شکور مقتصد
رسول الرحمة قوی حفی مامون
معلوم حق مبین مطیع رسول الراحة
اول آخر ظاهر باطن
نبی الرحمة یتیم کریم حلیم خاتم الرسل
سید سراج منیر محرم
مکرم مبشر مذکر مطهر قریب
خلیل مدعو جواد خاتم
عادل شهیر شهید رسول الملاحم نبی الخیرة
لا اله الا الله محمد رسول الله

Marfat.com